تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء

حصہ اول

اولیاء کی عظمت پر مؤلف کا مقدمہ، مہاجرین صحابہ کرام اور اہل صفہ
صحابہ کرام بشمول انبیاء صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تذکرہ
حضرت ابوبکر صدیقؓ تا حضرت ابوہریرہؓ

امام حافظ علامہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم
مولانا محمد اصغر مغل فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام خلیل اشرف عثمانی
طباعت جنوری ۲۰۰۶ء علمی گرافکس
ضخامت 648 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہوسکے۔ جزاک اللہ

﴿......ملنے کے پتے......﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۂ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت العلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
کتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
کتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
کتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

Azhar Academy Ltd.
At Continents (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلیۃ الاولیاء

حصہ اول و دوم

تالیف: الامام الحافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی رحمہ اللہ

حلیۃ الاولیاء

حصہ دوم

ختم شد

حلیۃ الاولیاء حصہ اول

مقدمہ از مؤلف

حمد و صلوٰۃ...... حضرت شیخ مؤلف امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحٰق بن موسیٰ بن مہران اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو کائنات اور اس کی تمام اشیاء کو وجود بخشنے والا ہے۔ تمام زمانوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ عقول واجسام کا خالق ہے۔ اپنی دوستی کے لئے برگزیدہ ہستیوں کو منتخب کرنے والا ہے۔ دین برہان کے ساتھ اپنے نیک بندوں کے اسرار کو روشن کرنے والا ہے۔ شیاطین شرار کو بصیرت و یقین کے نور سے محروم کر کے تاریکی و ظلمت میں دھکیلنے والا ہے۔ نطق ولسان کو اپنی معرفت بخشنے والا ہے۔ روز قیامت اتمام حجت کیلئے اور اپنی نشانیوں کے اظہار کیلئے ہتھیلیوں اور پوروں کو زبان بخشنے والا ہے۔ تا کہ تنزیل کی بات بھی ثابت ہو اور دلیل ولسان باہم مطابق ہوں۔ پس پروردگار لوگوں پر انبیاء و مرسلین کے ذریعے حجت تام کرنے والا ہے۔ اپنے سچے راستے کو ان برگزیدہ لوگوں کے لئے روشن کرنے والا ہے۔ جن کو انبیاء کا خلفاء بنایا، پاکدامن لوگوں کا دوست بنایا، انہیں میں سے عالی مرتبت مقربین منتخب کئے۔ پست لوگوں کے انساب سے ان کو منزہ کیا۔ معرفت وحق کے ساتھ انکو ہدایت بخشی۔ تصدیق واتباع کے ساتھ انکو ثابت قدم کیا۔ معرفت بالائے معرفت کے ساتھ انکو اپنا مقرب بنایا۔ حق سے مفارقت کو انکے لئے سزا ٹھیرایا۔ دین کی خدمت کو گلے لگانا ان پر لازم کیا۔ اپنے رسول کی شریعت کی موافقت کرنا ان پر لازم کیا۔

حمد الٰہی کے بعد صلاۃ وسلام ہو اس عظیم ذات پر جس نے خدا کی طرف سے دین کا پیغام پہنچایا اور شریعت کی راہ استوار کی۔ امر خداوندی کو لے کر کھڑا ہوا اور حق کا اعلان کیا اور اپنے متبعین کے لئے خیر و برکت کے درخت اگائے ..... یعنی درود وسلام ہو محمد ﷺ اور آپکے دوسرے بھائیوں پر یعنی انبیاء ومرسلین پر، آپ کی آل اور آپ کے منتخب اصحاب پر۔

امابعد! اے طالب اللہ تجھے خیر کی توفیق بخشنے میں اللہ عزوجل سے مدد مانگتے ہوئے تیری فرمائش کو قبول کرتا ہوں اور یہ کتاب تالیف کرتا ہوں، جو ایک برگزیدہ جماعت کے کلام اور احوال پر مشتمل ہے۔ وہ جماعت امت کے صوفیاء اور ائمہ کی ہے۔ جن کا ذکر خیر انکے طبقات کی ترتیب پر ہوگا۔ یعنی پہلے صحابہ، پھر تابعین پھر تبع تابعین اور پھر ان کے بعد آنے والے باصفا لوگوں کا ذکر خیر درجہ بدرجہ ہوگا۔

انہی لوگوں نے دلائل وحقائق کو جانا۔ حالات کا مقابلہ کیا۔ بالآخر بہشت کے ساکن ہوئے۔ دنیوی تعلقات اور دنیوی بکھیڑوں کو خیر باد کہا۔ طعن وتشنیع کرنے والے، کھود کرید کرنے والے، بلند وبانگ دعوے کرنے والے...... کاہلوں اور حوصلہ شکنوں، محض لباس وقول کے ساتھ حلیہ بدلنے والوں اور عقیدہ ومسلک کے گمراہ لوگوں سے براءت کا اظہار کیا۔

اس کتاب کی تالیف اس وجہ سے پیش آئی کہ بہت سے فساق وفجار اور ملحدین وکفار ہر سو چہار اطراف میں اپنے ملحدانہ خیالات اور اپنی ذاتی اختراعات کو بزرگوں کی طرف منسوب کر رہے تھے...... اگرچہ وہ جھوٹ اور باطل شئی سے بلند رتبہ لوگوں کی شان میں کسی قباحت کو پیدا نہیں کر سکتے۔ لہٰذا یہ سعی محض اس بنیاد پر ہے کہ کذاب اور متکبر لوگوں سے اظہار براءت کر کے صادقین اور حق پر کربستہ لوگوں کو ان سے مبرا ومتاز کیا جائے۔

اس لئے کہ ہمارے اسلاف واکابر اپنے خاص احوال اور علم وذکر میں اپنی الگ شان رکھتے ہیں۔ بحمد اللہ میرے دادا محمد یوسف البناء رحمہ اللہ بھی ان بزرگوں میں سے تھے جو اللہ کے ہو رہے تھے اور بہت سے لوگوں کی اصلاح کا سبب تھے، یوں بھی اولیاء اللہ کی تنقیصِ شان کو ہم کیسے برداشت کر سکتے ہیں جبکہ ان کے ایذاء رساں اللہ کے ساتھ اعلان جنگ کرنے والے ہیں، جیسا کہ فرمان نبوی ہے:

(یہاں سے مصنف رحمہ اللہ احادیث ہوں یا بزرگوں کے واقعات یا ان کے اقوال جو بھی ان کو سند کے ساتھ پہنچے ہیں، ان تمام احادیث وواقعات اور اقوال وغیرہ کو سلسلہ وار نمبروں کے ساتھ بیان کرتے جائیں گے۔ اس طرح مکمل کتاب میں تقریباً پندرہ ہزار سات سو نوے نمبرات ہیں، جن کو ذیل کی ایک نمبر حدیث سے شروع کیا جاتا ہے بحمد اللہ بعونہ۔ اصغر)

اولیاءاللہ کی علامات

۱۔خدا کے دوست اور دشمن ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابوعبیدہ محمد بن احمد بن مؤمل وابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق سراج: محمد بن اسحاق بن کرامۃ، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، شریک بن عبداللہ بن ابی نمر، عطاء کی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ عزوجل فرماتے ہیں: جس نے میرے کسی ولی کو ایذاء دی، یقیناً اس کے لئے میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔ اور کوئی بندہ میرا قرب اس چیز سے زیادہ کسی اور شئی سے زیادہ حاصل نہیں کرسکتا جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ بندہ مسلسل نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے...... حتی کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اسکا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ پس اگر وہ بندہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں اور اگر پناہ مانگتا ہے تو اس کو پناہ دیتا ہوں اور میں کسی کام کو کرنے میں اتنا متردد نہیں ہوتا جتنا کہ مؤمن بندے کی روح قبض کرنے میں، وہ اسکو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کے ناپسند کرنے کو اچھا نہیں سمجھتا۔[۱]

۲۔قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن نصر ابومحمد بن مثنیٰ، حسن بن ابی سلمۃ بن ابی کبشہ، ابوعامر عقدی، عبدالواحد، عروۃ کی سند سے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

پروردگار عزوجل فرماتے ہیں: جس نے میرے کسی ولی کو ایذاء دی پس اس سے میری جنگ حلال ہوگئی۔[۲]

۳۔سلیمان بن احمد، یحیٰ بن ایوب، سعید بن ابی مریم، نافع بن یزید، عیاش بن عیاش، عیسیٰ بن عبدالرحمن، زید بن اسلم عن ابیہ کی سند کے ساتھ...... حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ (میرے والد ماجد) حضرت عمرؓ بن خطاب نے حضرت معاذؓ بن جبل کو رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر روتے ہوئے پایا۔

پوچھا: کیوں رو رہے ہو؟ عرض کیا: ایک چیز مجھے رلا رہی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا: تھوڑا سا دکھاوا

۱۔ صحیح البخاری ۸/ ۱۳۱، السنن للبیہقی ۳/ ۳۴۶، ۱۰/ ۲۱۹، صفۃ الصفوۃ ۱/ ۲۹۱، مشکاۃ ۲۲۶۶، اتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۲۰۳، کنز العمال ۲۱۳۲۷، تفسیر القرطبی ۶/ ۱۳۵، تلخیص الحبیر ۳/ ۱۱۷

۲۔ مجمع الزوائد ۲/ ۲۴۷، الاولیاء لابن ابی الدنیا ۲۵، اتحاف السادۃ المتقین ۲/ ۲۷۷، تلخیص الحبیر ۳/ ۱۱۷

بھی شرک ہے اور جس نے اللہ کے اولیاء سے دشمنی مول لی یقیناً اس نے اللہ سے اعلان جنگ کر دیا۔[۱]

اولیاء اللہ کی نشانیاں......حضرت مؤلف فرماتے ہیں: جان لے! اولیاء اللہ کی کچھ ظاہری صفات ہوتی ہیں اور کچھ مشہور علامات ہوتی ہیں۔ عقلاء اور صالحین ان کی محبت اور دوستی کی وجہ سے انکے تابع فرمان ہو جاتے ہیں۔ اور انکے بلند رتبہ پر شہداء اور انبیاء بھی رشک کرتے ہیں: جیسا کہ ذیل کی حدیث میں آیا:

۴۔ محمد بن جعفر بن ابراہیم، جعفر بن محمد الصائغ، مالک بن اسماعیل و عاصم بن علی، قیس بن الربیع، عمارۃ بن القعقاع، ابی زرعہ، عمرو بن جریر......حضرت عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ کے بندوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء، لیکن اللہ کی طرف سے قیامت کے روز ان کو ملنے والے درجے پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں اور انکے اعمال کیا ہیں؟ تا کہ ہم بھی ان سے محبت رکھیں۔ فرمایا وہ ایسی قوم ہیں جو محض اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھیں گے بغیر کسی آپس کی رشتہ داری کے اور بغیر کسی مال کے لین دین کے۔ اللہ کی قسم ان کے چہرے مجسم نور ہونگے اور وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہونگے اور جب دوسرے لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے انکو کوئی خوف نہ ہوگا اور دوسرے لوگ غم واندوہ میں مبتلا ہوں گے تو انکو کوئی غم لاحق نہ ہوگا۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام نے تلاوت فرمائی:

ألا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (یونس ۶۲)

خبردار! اللہ کے اولیاء پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔[۲]

مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں اولیاء اللہ کی خصوصیات میں سے ہے کہ وہ اپنے ہم نشینوں کو ذکر کا شوق اور اس کی رغبت دلاتے ہیں اور اپنے دوستوں کو نیکی کی راہ پر لگا دیتے ہیں۔

۵۔ انصار کے آزاد کردہ غلام......سلیمان بن احمد، احمد بن علی الابار، ہیثم بن خارجہ، رشید بن سعد، عبداللہ بن الولید التجیبی، ابی منصور سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمرو بن الجموح کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے۔

میرے بندوں میں سے میرے اولیاء اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب بندے وہ ہیں جو میرا ذکر کرتے رہتے ہیں اور میں ان کا ذکر کرتا رہتا ہوں۔[۳]

۶۔ احمد بن یعقوب المعدل، الحسن بن علویہ، اسماعیل بن عیسی، الہیاج بن بسطام، مسعر بن کدام، بکیر بن الاخنس، ابوسعیدؓ سے مروی رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا اللہ کے اولیاء کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جب انہیں دیکھا جائے تو خدا یاد آ جائے۔[۴]

۷۔ جعفر بن محمد بن عمر، ابو حصین القاضی، یحیی بن عبدالحمید، داود العطار، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، شہر بن حوشب، حضرت اسماءؓ بنت یزید سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم کو تمہارے بہترین لوگ نہ بتاؤں؟ صحابہؓ نے عرض کیا کیوں نہیں! فرمایا: وہ لوگ جب

۱۔ سنن ابن ماجة ۳۹۸۹. اتحاف السادة المتقين ۱۲۳/۳. الدر المنثور ۳۵۷/۳

۲۔ سنن النسائی ۲۷/۸، وسنن ابی داؤد ۳۵۲۷، والدر المنثور ۳۱۰/۳، ومشكاة المصابيح ۵۰۱۲، ۵۰۱۳، والترغيب والترهيب ۲۱/۴ واتحاف السادة المتقين ۱۷۵/۶.

۳۔ مسند الامام احمد بن حنبل ۴۳۰/۳، والدر المنثور ۳۱۰/۳.

انہیں دیکھا جائے تو خدا کی یاد آجائے۔[1]

مؤلفؒ فرماتے ہیں اولیاء اللہ کی صفات میں سے ہے کہ وہ فتنوں میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہتے ہیں اور (دنیاوی) مشقتوں سے بچے ہوتے ہیں۔

۸-ابواحمد محمد بن احمد ابراہیم، محمد بن القاسم بن الحجاج، الحکم بن موسیٰ، اسماعیل بن عیاش، مسلم بن عبید اللہ، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ خواص بندے ہیں۔ جن کو وہ اپنی رحمت سے روزی دیتا ہے اور جب انکو موت دیتا ہے تو موت کے بعد اپنے سایۂ عافیت میں انکو زندہ رکھتا ہے۔ وہ وہ لوگ ہیں جن پر فتنے تاریک رات کی طرح چھا جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ ان سے عافیت میں رہتے ہیں۔[2]

مؤلف فرماتے ہیں نیز انکی صفات میں سے ہے کہ وہ کھانے پینے اور لباس و اطوار میں بے حال ہوتے ہیں۔ شدت و حادثات میں اگر وہ خدا پر قسم کھالیں تو خدا انکی قسمیں پوری فرماتا ہے۔

۹-ابو اسحق بن حمزۃ، احمد بن شعیب بن یزید، اسحق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، محمد بن عزیز، سلامۃ بن روح، عقیل، ابن شہاب، حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اللہ کے کچھ بندے) کتنے ضعیف، کمزور اور مفلس حال ہوتے ہیں اگر وہ اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ انکی قسم پوری فرما دیتے ہیں۔ انہی میں سے حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔[3]

راوی کہتے ہیں اس کے بعد حضرت براءؓ بن مالک مشرکین کے خلاف ایک لڑائی میں شریک ہوئے۔ اس لڑائی میں مشرکین مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچا چکے تھے۔ مسلمانوں نے حضرت براءؓ کو کہا: اے براء! نبی ﷺ نے تجھے فرمایا ہے کہ اگر تو کسی معاملے میں اپنے رب پر قسم اٹھالے تو تیرا رب تیری قسم پوری کردے گا۔ پس ابھی تو (مشرکین کے خلاف) کوئی قسم اٹھا۔ حضرت براءؓ نے قسم اٹھائی اور بارگاہ ایزدی میں عرض کیا: اے رب! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو ہمیں مشرکین پر غلبہ عطا فرما دے۔ پس اللہ کی طرف سے مسلمانوں کو مشرکین پر غلبہ حاصل ہوگیا۔

اسی طرح جنگ سوس میں مسلمانوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ لوگوں نے براءؓ کو عرض کیا اپنے رب کو قسم دیں۔ حضرت براء نے عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو ہمیں ان پر غلبہ عطا کر اور مجھے اپنے پیغمبر ﷺ کے ساتھ ملادے۔ لہذا مسلمانوں کو کفار پر غلبہ نصیب ہوا اور حضرت براءؓ شہید ہوگئے۔

۱۰-محمد بن احمد بن الحسن، محمد بن نصر الصائغ، ابراہیم بن حمزۃ الزبیری، ابن ابی حازم، کثیر بن یزید، ولید بن رباح۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے پراگندہ حال، مفلس و نادار جن سے لوگ نظریں پھیرلیں اگر وہ اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ انکی

۱۔ مسند الامام احمد بن حنبل ۳۵۹/۲، والسنن الکبری للبیہقی ۱۶۱/۳، ۱۹۴/۱۰، وموارد الظمآن ۱۹۱۹، والأدب المفرد للبخاری ۳۲۳، والأولیاء لابن أبی الدنیا ۱۶، والترغیب والترھیب للمنذری ۲۰۸/۳، ومجمع الزوائد ۲۳۲/۷، ۹۳/۸، وتفسیر ابن کثیر ۲۱۸/۸، والمطالب العالیة لابن حجر ۳۹۷۳.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۸۵/۱۲، والأولیاء لابن ابی الدنیا ۳، ومجمع الزوائد ۲۶۵/۱۰، وکنز العمال ۱۱۲۳۲.

۳۔ المستدرک للحاکم ۲۹۱/۳، ۲۹۲، ودلائل النبوۃ للبیہقی ۳۶۸/۲، والکامل لابن عدی ۱۱۶۱/۳، والجامع الصغیر للسیوطی ۶۲۱۲.

قسم پوری فرمادیں۔

حضرت مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان بزرگوں کے یقین کی طاقت سے چٹانیں شق ہو جاتی ہیں اور انکے ہاتھ کے اشارے سے سمندر راستہ دیتے ہیں۔

۱۱- عبداللہؓ بن مسعود کی کرامت...... سہل بن عبداللہ العسکری، حسین بن اسحٰق، داؤد بن رشید، ولید بن مسلم، ابن لہیعہ، عبداللہ بن ہبیرہ، حنش الصنعانی، عبداللہؓ بن مسعود سے مروی ہے کہ انہوں نے کسی کے درد والے کان میں قرآن کی آیت پڑھی تو وہ صحیح ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہؓ بن مسعود سے دریافت فرمایا: تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا تھا؟ آپؓ نے عرض کیا میں نے:

افحسبتم انما خلقناکم عبثاً و انکم الینا لا ترجعون (الآیۃ المؤمن ۱۱۵)

ختم سورت تک پڑھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص یقین کے ساتھ اس کو پہاڑ پر بھی پڑھے تو وہ اپنی جگہ سے ٹل جائے گا[1]

۱۲- صحابہ کا سمندری موجوں کو مسخر کرنا ..... ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن یزید الکوفی، محمد بن فضیل، صلت بن مطر، مقدمۃ بن حمالۃ بن اشت، سہم بن منجاب، ..... قدامہ بن حمالہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سہم بن منجاب سے سنا: وہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت العلاءؓ بن الحضرمی کے ساتھ جہاد میں شرکت کی۔ ہم چلتے چلتے ایسے علاقے تک پہنچے کہ اس سے پہلے ہمارے درمیان سمندر حائل تھا۔ حضرت العلاءؓ نے بارگاہ رب العزت میں دعا کی:

یا علیم یا حلیم یا علی یا عظیم انا عبید ک و فی سبیلک نقاتل عدو ک اللھم فاجعل لنا الیھم سبیلاً۔

اے علیم! اے حلیم! اے عالی شان! اے عظمت والے! ہم تیرے غلام اور بندے ہیں اور تیری راہ میں تیرے دشمن سے لڑنے نکلے ہیں اے اللہ ان تک ہمارے پہنچنے کا راستہ بنا۔

راوی کہتے ہیں: اس دعا سے سمندر نے ہمیں راستہ دیدیا اور ہم سمندر میں گھس گئے۔ اور پانی ہمارے گھوڑوں کی زین کو نہیں پہنچ رہا تھا۔ حتی کہ ہم سمندر سے نکل کر دشمنوں تک پہنچ گئے۔

۱۳- کافر گورنر پر مسلمانوں کی ہیبت ..... ابو حامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق الثقفی، یعقوب بن ابراہیم الولید بن شجاع، عبداللہ بن بکر، حاتم بن ابی صغیرۃ، سماک بن حرب، حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں میں نے حضرت العلاءؓ بن الحضرمی میں تین ایسی باتیں دیکھی ہیں کہ ہر بات دوسری سے عجیب تر تھی۔ ایک مرتبہ ہم چلے جا رہے تھے کہ حتی کہ ہم بحرین پہنچے اور چلتے چلتے سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔ حضرت العلاءؓ نے فرمایا: چلتے رہو۔ آپؓ نے سمندر پر پہنچ کر اپنی سواری اس میں ڈال دی اور چل پڑے...... ہم بھی آپ کے پیچھے ہو لئے۔ سمندر ہماری سواریوں کے گھٹنوں تک بھی نہیں پہنچ رہا تھا۔ اس حال میں ہمیں ابن مکعبر (مشرک) نے دیکھ لیا جو اس علاقے پر کسریٰ کا گورنر تھا۔ اس نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم! ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور پھر وہ کشتی میں بیٹھ کر فارس کو کوچ کر گیا۔

حضرت مؤلفؒ فرماتے ہیں اولیاء اللہ کی خصوصیات میں سے ہے کہ وہ قوموں اور زمانوں میں (عملاً) سابقین ہوتے ہیں

۱- المستدرک للحاکم ۲۹۱/۳، واتحاف السادۃ المتقین للزبیدی ۶/۷، وکشف الخفاء للعجلونی ۲۹۲/۱، ۲۹۳، وتخریج الاحیاء للعراقی ۵۱۲/۱، وکنز العمال ۲۹۲۵، ومشکل الآثار للطحاوی ۲۹۲/۱، ۲۹۳، الجامع الصغیر للسیوطی ۴۴۰۱، وفیض القدیر ۱۵/۴۔

۲- تاریخ بغداد للخطیب ۳۱۳/۱۲، وتفسیر ابن کثیر ۴۹۰/۵، وتفسیر القرطبی ۱۵۷/۱۲، والدر المنثور ۱۷/۵، وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۶۲۵، والأذکار للنووی ۱۲۱، وکنز العمال ۲۶۸۲، ومجمع الزوائد ۱۱۵/۵۔

اور انکے اخلاص کے سبب سے لوگوں پر بارش ہوتی ہے اور ان کے طفیل لوگوں کی مدد کی جاتی ہے۔

۱۴۔عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، سعید بن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، ابن عجلان، عیاض بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ہر زمانے میں میری امت کے اندر سابقین رہیں گے۔[۲]

سابقین سے مراد نیکیوں میں آگے بڑھنے والے اولیاء اللہ کا مخصوص طبقہ۔

۱۵۔سلیمان بن احمد، محمد بن الخضر الطبرانی، سعید بن ابی زید، عبداللہ بن ہارون الصوری، الاوزاعی، الزہری، نافع، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ہر زمانے میں میری امت میں پانچ سو بہترین لوگ رہیں گے، چالیس ابدال رہیں گے۔ پانچ سو میں سے کچھ کم ہوں گے اور نہ چالیس میں سے کم ہوں گے مگر (ان کی خانہ پری کردی جائے گی اس طرح کہ) ابدال میں سے جو کم ہونگے، پانچ سو خیار میں سے اس کا خلاء پر کردیا جائے گا۔ اور چالیس میں سے انکی کمی کو پورا کیا جائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں انکے اعمال بتادیجئے۔ فرمایا:

وہ لوگ اپنے اوپر ظلم کرنے والے سے درگزر کریں گے اور اپنے ساتھ برا سلوک کرنے والے کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں گے اور جو مال اللہ عزوجل نے ان کو دیا ہوگا وہ اس کے ذریعہ دوسرے لوگوں کی غمخواری کریں گے۔[۳]

۱۶۔محمد بن احمد بن الحسن، محمد بن السری القنطری، قیس بن ابراہیم بن قیس السامری، عبدالرحمن بن یحییٰ الارمنی، عثمان بن عمارۃ، معافی بن عمران، سفیان ثوری، منصور، ابراہیم، حضرت اسود حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے تین سو ایسے خواص بندگان ہیں جن کے قلوب حضرت آدمؑ کے قلب جیسے ہیں اور چالیس ایسے خواص بندگان ہیں جن کے قلوب موسیٰؑ کے قلب جیسے ہیں اور سات ایسے برگزیدہ خواص ہیں جنکے قلوب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب جیسے ہیں۔ اور پانچ ایسے اولوالعزم خواص ہیں جن کے دل حضرت جبرئیل علیہ السلام کے دل جیسے ہیں اور اللہ عزوجل کے تین ایسے خواص بندگان ہیں جنکے دل حضرت میکائیل علیہ السلام کے دل جیسے ہیں اور مخلوق میں ایک ایسا خاص بندۂ خدا ہے جس کا دل حضرت اسرائیل علیہ السلام کے دل کی مانند ہے۔

سو جب اس ایک کی موت آجاتی ہے تو اللہ عزوجل تین میں سے انکی جگہ پر فرمادیتے ہیں اور جب تین میں سے کوئی مرجاتا ہے تو پانچ میں سے اس کی جگہ پر کردی جاتی ہے۔ اور جب پانچ میں سے کوئی مرجاتا ہے تو سات میں سے اس کی جگہ پر کردی جاتی ہے۔ اور جب سات میں سے کوئی انتقال کرجاتا ہے تو چالیس میں سے اس کا خلاء پر کردیا جاتا ہے۔ اور جب چالیس میں سے کوئی انتقال کرجاتا ہے تو تین سو میں سے کوئی اس کی جگہ آجاتا ہے اور جب تین سو میں سے کوئی مرجاتا ہے تو عامۃ الناس میں سے کوئی اس کی جگہ پر کردیتا ہے۔ پس انہی خاصان خدا کی بدولت اہل زمین کو خدا زندگی اور موت دیتا ہے اور انہی کی بدولت بارش ہوتی ہے اور انہی کے طفیل نباتات اگتی ہیں اور مصیبتیں ختم ہوتی ہیں۔

---

[۱] اس روایت میں ایک راوی محمد بن عجلان ہے جس کو امام بخاری نے ضعیف شمار کیا ہے لہٰذا یہ روایت محل کلام ہے۔ فیض القدیر للمناوی ۱۸۸/۵ (اصغر)

[۲] کنز العمال ۳۴۶۲۷، والحاوی للسیوطی ۴۵۲/۲، والجامع الصغیر للسیوطی ۳۲۷۔

[۳] یہ حدیث علامہ ابن جوزیؒ نے موضوعات (من گھڑت احادیث) میں ذکر کی ہے۔ (الموضوعات ۱۵۱/۳) والفوائد المجموعۃ للشوکانی ۲۳۵ واللآلی المصنوعۃ للسیوطی ۱۷۷/۲، واتحاف السادۃ المتقین للزبیدی ۲۹۳/۶، ۳۸۶/۸، وکنز العمال ۳۴۵۹۱، وتذکرۃ الموضوعات للفتنی، والسلسلۃ الضعیفۃ ۹۳۵، وفیض القدیر للمناوی ۱۶۱/۲۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا گیا: انکے سبب سے زندگی و موت کیسے دی جاتی ہے؟ فرمایا: وہ اللہ عزوجل سے امت کی کثرت کا سوال کرتے ہیں پس امت کثیر ہو جاتی ہے اور وہ سرکش لوگوں کے خلاف بددعا کرتے ہیں تو انکی بیخ کنی کر دی جاتی ہے۔ وہ بارش طلب کرتے ہیں تو بارش برسادی جاتی ہے وہ سوال کرتے ہیں تو زمین نباتات دیتی ہے۔ وہ دعائیں کرتے ہیں تو بلا و مصیبتیں دفع کر دی جاتی ہیں۔[1]

۱۷- محمد ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالوہاب بن الضحاک، ابن عیاش، صفوان بن عمرو..... حضرت خالد بن معدان حضرت حذیفہ بن الیمان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری امت کے ہر گروہ میں ایک طبقہ ہوگا جو پراگندہ حال اور گردآلود ہوگا۔ میں ہی ان کا مقصود نظر ہونگا۔ وہ میری اتباع کریں گے۔ کتاب اللہ کو قائم کریں گے۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے، خواہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہو۔

۱۸- سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، عمرو بن ہاشم، سلیمان بن ابی کریمہ،...... ہشام بن عروہ اپنے والد عروہؓ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو میرے متعلق سوال کرے یا اسکو خواہش ہو کہ مجھے دیکھے تو اسے چاہیے کہ غبار آلود، بھوک سے نڈھال اور منت دار شخص کو دیکھ لے۔ جس نے (مکان کی تعمیر میں) اینٹ پر اینٹ نہ رکھی ہوگی اور (چھت پر) سرکنڈا نہ لگایا ہوگا (یعنی مکان و جائیداد کے جھنجٹ سے آزاد ہوگا)۔ اس کا کل علم اٹھالیا گیا ہے پس اس کو تلاش کرو۔ پس آج دوڑ کا میدان ہے اور کل سبقت کا دن، انجام کار جنت ہے یا جہنم؟

شیخ مؤلفؒ فرماتے ہیں: اولیاء اللہ نے دنیا کے باطن کو دیکھا لہٰذا اس کو چھوڑ دیا۔ اس کی ظاہری رونق اور خوبصورتی کو بھی دیکھا چنانچہ اس کی پستی اور گھٹیا پن کو انہوں نے اچھی طرح جانچ لیا ہے۔

۱۹- آخرت کے راہی عیسیٰؑ کا فرمان..... ابوبکر احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو احمد، غوث بن جابر، محمد بن داؤد ابو داؤد، حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: اے عیسیٰ! اللہ کے اولیاء کی صفات کیا ہیں جن پر قیامت کے دن خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہونگے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: وہ لوگ جنہوں نے اس وقت دنیا کے باطن پر نظر رکھی جب کہ دنیادار اس کی ظاہری فریب کاریوں کو دیکھ رہے تھے۔ وہ لوگ جنہوں نے دنیا کے انجام کار کو دیکھا جبکہ لوگ اس کی موجودہ رنگینیوں کو دیکھ رہے تھے..... پس انہوں نے اپنی ان خواہشات کو قتل کر دیا جو ان کے اخلاق کو عیب دار کر سکتی تھیں اور ان دنیاوی چیزوں کو چھوڑ دیا جنکے متعلق گمان تھا کہ وہ انکو چھوڑ دیں گی اور دنیا میں کثرت کے ساتھ دین پر ثابت قدمی رکھی۔ وہ لوگ دنیا کا ذکر فنا کے ساتھ کرتے ہیں اور دنیا کے دیئے ہوئے غموں پر خوش ہوتے ہیں۔ انکے پاس دنیا کی جاہ و قسمت آئی تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور ناحق بلندی و رفعت آئی اس کو پس پشت ڈال دیا۔ انکے پاس دنیا اپنی تمام تر زیب و زینت کے ساتھ ظاہر ہوئی مگر انہوں نے کبھی اس کی پرواہ نہ کی حتی کہ انکے آباد خانے اور ان کے گھر ویران ہو گئے۔ مگر انہوں نے ان کو تعمیر نہ کیا۔ انکی دنیاوی امنگیں انکے سینوں میں سرکھپ گئیں مگر انہوں نے کبھی اسکو زندہ کرنے کی کوشش نہ کی۔ بلکہ انہوں نے تو از خود اپنی دنیا برباد کی اور اس کے عوض دار آخرت آباد کیا..... وہ لوگ دنیا کے عوض آخرت کی وہ چیزیں خریدتے رہے جو ہمیشہ ان کے لئے باقی رہیں گی۔

اسی سبب وہ خوش و خرم رہتے ہیں کیونکہ انہوں نے اہل دنیا کو دیکھ لیا ہے کہ وہ دنیا پر مدہوش مرے پڑے ہیں جس کی وجہ سے

[1] علامہ ابن جوزی نے اس روایت کو من گھڑت احادیث میں شمار کیا ہے۔ انظر۔ الموضوعات لابن الجوزی ۳/۱۵۰، و میزان الاعتدال ۵۵۴۹.

مصیبتیں اور آفتیں ان پر مسلسل نازل ہو رہی ہیں، لہذا انہوں نے موت کی یاد زندہ کرلی اور زندگی کا تذکرہ ختم کردیا۔ وہ لوگ اللہ عزوجل سے محبت رکھتے ہیں اور اس کے ذکر کو محبوب رکھتے ہیں اس کے نور سے روشنی حاصل کرتے ہیں اور اسی کے ساتھ دنیا کی ظلمتوں کو روشن کرتے ہیں۔ ان کے لئے عجیب خبر ہے اور عجیب خبر ہے۔ انہی کے بدولت کتاب اللہ نافذ ہے جبکہ وہ خود اس کے طفیل قائم و دائم ہیں۔ کتاب نے ان کا تذکرہ کیا اور انہوں نے کتاب کا ذکر اپنی زبان کا ورد بنالیا۔ ان کے ذریعہ کتاب کا علم حاصل ہوتا ہے اور وہ کتاب سے علم حاصل کرتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ وہ لوگ کسی دینے والے کو اور نہ اس کی دین کو دیکھتے ہیں اور نہ کسی کی امان و پناہ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ بلکہ صرف اللہ کی عطا اور پناہ کی آس رکھتے ہیں۔ نہ کسی سے ڈرتے ہیں سوائے اس (خدا) کے جس سے انکو ڈرایا جاتا ہے۔

(حضرت مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں وہ دھوکے کی آنکھ کے ساتھ دنیا کو للچائی نظروں سے دیکھنے سے محفوظ ہوتے ہیں بلکہ دنیا میں اپنے محبوب خدا کی صنعت و کارگری کو غور و فکر اور دیدۂ عبرت کے ساتھ دیکھتے ہیں۔

۲۰- موسیٰ کو فرعون کی طرف بھیجتے ہوئے خدا کی نصیحتیں...... احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابراہیم بن عیینہ، ورقاء بن ایاس، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے مروی ہے آپ تحریر فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے جب موسیٰ و ہارون علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا تو فرمایا: تم اس کے لباس سے رعب اور دھوکہ میں نہ آجانا جو میں نے اس کو پہنایا ہے۔ اس کی پیشانی میرے دست قدرت میں ہے وہ کوئی بات یا اشارہ صرف میری اجازت کے ساتھ ہی کر سکتا ہے اور تم کو اس کی زیب و زینت دھوکہ میں نہ ڈال دے جس کو اپنانے سے اس کو منع کیا گیا ہے۔ اگر میں تم کو دنیا کی زیب و زینت کے ساتھ مزین کرنا چاہتا تو ایسی زینت تم کو بخش دیتا کہ فرعون بھی اس سے قطعاً عاجز ہوتا، میں ایسا کر سکتا تھا۔ اور تمہاری یہ حالت (فقیری) اس وجہ سے نہیں ہے کہ تمہاری میرے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہے، بلکہ میں تم کو کرامت و شرافت کا وہ لباس پہنانا چاہتا ہوں جو تمہارا نصیب ہے۔ دنیا کی فانی زینت کے ساتھ تمہارا نصیب کم نہیں کرنا چاہتا۔ میں اپنے دوستوں کو دنیا سے ایسے بچاتا ہوں جیسے چرواہا اپنے اونٹ کو خارشی اونٹوں کے باڑے میں جانے سے بچاتا ہے۔ پس میں اپنے محبوب بندوں کو دنیا کی تروتازگی سے یوں دور رکھتا ہوں جس طرح چرواہا اپنے اونٹ کو ہلاکت زدہ چراگاہوں میں جانے سے دور رکھتا ہے۔ میں چاہتا ہوں فقر و مسکنت کے ساتھ اپنے دوستوں کے مراتب بلند کروں اور ان کے دلوں کو دنیا کی محبت سے پاکیزہ رکھوں۔ اسی نشانی و علامت کے ساتھ تو وہ پہچانے جاتے ہیں اور اسی کے باعث وہ فخر کرتے ہیں۔

اے موسیٰ یاد رکھ! جس نے میرے کسی ولی کو خوفزدہ کیا اس نے میرے ساتھ دشمنی کا اعلان کردیا۔ اور میں کل قیامت کے دن اپنے اولیاء کا انتقام لینے والا ہوں۔

۲۱- احمد بن السری، حسن بن علویۃ القطان، اسماعیل بن عیسیٰ، اسحٰق بن بشر، جویبر، ضحاک، حضرت ابن عباسؓ سے اور مصنف کے والد عبداللہ کی مکمل سند کے ساتھ حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ:

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم کو اس کی دنیاوی زیب و زینت اور ممنوعات دنیوی رعب اور تعجب میں نہ ڈالے دیں۔ اور ہاں! تم ان چیزوں کی طرف اپنی نظریں نہ اٹھانا۔ یہ دنیا کی خوشنمائی اور عیش پرستوں کی زینت ہے۔ اگر میں تم کو دنیا کی زینت کے ساتھ مزین کرنا چاہتا تو ایسا کر دیتا کہ فرعون دیکھ کر عاجز، ششدر اور حیران رہ جاتا۔ لیکن میں تم دونوں کو اس سے بچانا چاہتا ہوں۔ میں اپنے دوستوں کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہوں اور پہلے بھی کبھی میں نے اپنے اولیاء کے لئے ان چیزوں کو اختیار نہیں کیا۔ میں انکو دنیا کی عیش و عشرت اور فراخیوں سے یوں دور رکھتا ہوں جس طرح مہربان چرواہا اپنی

بکریوں کو ہلاکت خیز چراگاہوں سے دور رکھتا ہے اور میں ان کو دنیا کی رنگینیوں اور عیش عشرتوں سے یوں دور رکھتا ہوں جس طرح شفیق چرواہا اپنے اونٹوں کو خارش زدہ اونٹوں کے باڑے سے دور رکھتا ہے۔

اپنے اولیاء کے ساتھ میرا یہ سلوک اس وجہ سے نہیں کہ انکی میرے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے بلکہ یہ اس لئے ہے تا کہ وہ آخرت میں میرے اکرام واعزاز سے اپنا پورا پورا حصہ حاصل کرلیں ہو دنیا اور اس کی خواہشات اس میں کمی نہ کرسکیں۔

جان لے! از ہد فی الدنیا سے بڑھ کر میرے نزدیک کوئی زینت نہیں جس کو بندے اختیار کریں۔ یہی متقیوں کی زیب وزینت ہے۔ پرہیزگاروں پر دنیا کا ایسا لباس ہوتا ہے جس سے عاجزی اور وقار ٹپکتا ہے ان کے چہروں پر سجدوں کی وجہ سے ایک خاص نشانی ہوتی ہے۔ یہی میرے پکے دوست ہیں۔ جب تو ان سے ملے عاجزی وفروتنی سے مل، اپنے دل اور زبان کو ان کے لئے بچھا بچھا دے۔ جان لے! جس نے میرے کسی دوست کی اہانت کی یا اس کو خوفزدہ کیا، پس اس نے میرے ساتھ اعلان جنگ وجدل کر دیا اور اپنی ذات میرے آگے پیش کردی اور مجھے لڑائی کے لئے بلا لیا۔

میں اپنے دوستوں کی مدد کرنے میں سب سے زیادہ تیز ہوں۔ پس جس نے مجھے جنگ کی دعوت دے دی ہے کیا اس کا گمان ہے وہ میرے سامنے کھڑا رہ سکے گا؟ یا اس کا یہ خیال ہے کہ وہ مجھ سے دشمنی مول لے کر مجھے عاجز کر دے گا؟ یا اس کا یہ خیال ہے کہ وہ مجھ سے سبقت لے جائے گا یا مجھ سے بچ جائے گا؟ ہرگز نہیں ...... میں اپنے دوستوں کا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھرپور انتقام لینے والا ہوں۔ میں اپنے دوستوں کی مدد کسی اور کے بھروسہ پر نہیں چھوڑتا۔

اسماعیل بن عیسیٰ اپنی حدیث میں یہ اضافہ کرتے ہیں: جان لے اے موسیٰ! میرے اولیاء وہ ہیں جنہوں نے اپنے دلوں میں میرا خوف بٹھا لیا ہے پس خوف انکے جسموں اور کپڑوں پر عیاں ہے اور انکی وجہ سے وہ جدوجہد میں مبتلا ہیں اسکے سبب وہ قیامت میں کامیاب وکامران ہوں گے۔ وہ لوگ اپنی موت کو یاد رکھتے ہیں اور اپنی نشانیوں کے سبب پہچانے جاتے ہیں۔ جب تو ان سے ملے تو اپنے نفس کو انکے آگے ذلیل وپست رکھ۔

۲۲- ابوالحسن احمد بن محمد بن مقسم، عباس بن یوسف الشکلی، محمد بن عبدالملک، ...... عبداللہ البازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ذوالنون المصری رحمہ اللہ سے عرض کیا مجھے ابدال کی صفات بیان فرمایئے فرمایا: تم نے مجھ سے گھور تاریکیوں کے متعلق سوال کیا ہے۔ خیر! اے عبدالباری میں تمہارے لئے ان تاریکیوں سے پردہ اٹھاؤں گا۔ سنو! وہ لوگ ایسی قوم ہیں جو اللہ عزوجل کا ذکر دلوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ پروردگار عزوجل کی عظمت اور اس کی بزرگی کو جانتے ہوئے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر اس کی حجت ہیں۔ اللہ نے اپنی محبت کے طفیل انکو چمکدار نور سے منور کیا ہے۔ ہدایت کے علم انکے لئے بلند کئے۔ اپنی مدد کے لئے انکو بہادروں کے مقام پر کھڑا کیا۔ اپنی نافرمانی سے بچنے میں ان کو صبر وقوت عطا کی۔ اپنے مراقبہ کے ساتھ انکے بدنوں کو پاکیزہ کیا۔ اچھا برتاؤ کرنے والوں کے ساتھ انکو اچھا کیا۔ اپنی محبت کے دھاگوں سے بنے جوڑے انکو پہنائے۔ اپنی خوشنودی کے تاج انکے سروں پر چمکائے۔ انکے دلوں میں غیب کے خزانے رکھے۔ پس وہ اللہ سے وصل اور ملاقات کے لیے بے تاب ہیں۔ انکے رنج وغم کا محور ایک خدا ہے۔ ان کی آنکھیں اسکو پردہ سے دیکھتی ہیں۔ اللہ نے اپنے قرب کے طفیل انکو اس مقام پر کھڑا کردیا ہے جہاں سے وہ پروردگار کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ پروردگار نے انکو اہل معرفت کی اطباء کی کرسیوں پر بٹھایا اور پھر فرمایا: اگر میرے فقراء میں سے کوئی علیل وبیمار تمہارے پاس آئے تو اس کی دوا دارو کرو۔ اگر کوئی میرے فراق کا مریض آئے تو اس کا علاج کرو۔ یا کوئی مجھ سے خوفزدہ شخص آئے تو اسکو مجھ سے امید دلاؤ۔ اگر کوئی بے خوف شخص آئے تو اس کو مجھ سے ڈراؤ۔ اگر کوئی میرے وصل کا خواہشمند آئے تو اسکو مبارک باد دو۔ اگر کوئی مجھ سے بچھڑا شخص آئے تو اس کو میری طرف لوٹا دو۔ اگر کوئی میری راہ میں لڑنے سے بزدلی دکھانے والا آئے تو اسکو شجاعت وبہادری کا حوصلہ دلاؤ۔ اگر کوئی میرے فضل سے

مایوس شخص آئے تو اس کو میرے وعدے یاد دلاؤ۔ اگر کوئی میرے احسان کا امیدوار آئے تو اس کو خوشخبری دو۔ اگر مجھ سے اچھی امید یں باندھ کر آئے تو اس کی دعا رس بند ھاؤ۔ اگر کوئی مجھ سے محبت کرنے والا آئے تو اس کو عزت دو۔ اگر کوئی میری تعظیم کرنے والا آئے تم بھی اس کی تعظیم کرو۔ اگر کوئی میری راہ کا متلاشی شخص آئے تو اس کی رہنمائی کرو۔ اگر کوئی احسان کے بعد برائی کرنے والا آئے تو اس کو عتاب سے سرزنش کرو۔ اگر کوئی میرے لئے تم سے وصل کا خواہش مند ہو تو اس کے ساتھ میل جول کرو۔ جو تم سے غائب ہو جائے اس کی خبر لو۔ اگر کوئی تم پر کسی طرح کا بوجھ ڈال دے اس کی مدد کرو۔ جو میرے واجب حق میں بھی کوتاہی کرے اسکو چھوڑ دو۔ جو کوئی غلطی کر بیٹھے اسکو نصیحت کرو۔ میرے دوستوں میں سے کوئی مریض ہو جائے تو اس کی عیادت کرو۔ کوئی رنج وغم میں مبتلا ہو جائے تو اس کو بشارت دو۔ اگر کوئی بے آسرا شخص تم سے پناہ مانگے اس کو پناہ دو۔

اے میرے اولیاء! تمہارے لئے ہی میں کسی پر عتاب کرتا ہوں۔ تمہاری طرف ہی رغبت رکھتا ہوں۔ تم ہی سے وفاداری طلب کرتا ہوں۔ تمہارے لئے ہی خدمتگار چنتا ہوں۔ جبکہ تم سے اپنی خدمت چاہتا ہوں اور اسی لئے تمہارے ساتھ خصوصیت برتتا ہوں۔ کیونکہ میں سرکشوں سے خدمت لینا نہیں چاہتا۔ نہ متکبرین سے وصل چاہتا ہوں نہ خلط ملط لوگوں سے داد و رسم رکھنا چاہتا ہوں نہ دھوکہ پسند لوگوں سے بات چیت کرنا چاہتا۔ نہ بڑائی پسند لوگوں سے قرب چاہتا ہوں نہ باطلین سے ہم نشینی چاہتا ہوں اور نہ ہی شر پسندوں کی دوستی چاہتا ہوں۔

اے میرے دوستو! میری طرف سے تم کو بہترین بدلہ ملنے والا ہے۔ میری عطاء تمہارے لئے بہترین عطا ہوگی۔ میرا خرچ کرنا تمہارے لئے بہترین خرچ کرنا ہوگا اور میرا فضل تم پر سب سے زیادہ ہوگا۔ میں تمہارے ساتھ سب سے اچھا معاملہ کرتا ہوں تمہارے لئے میرا مطالبہ سخت ترین مطالبہ ہے۔ میں دلوں کو منتخب کرنے والا ہوں۔ میں علام الغیوب ہوں۔ میں ہر حرکت دیکھ رہا ہوں۔ ہر لحظ کو ملاحظہ کرتا ہوں۔ دلوں کے تمام بھید جانتا ہوں۔ فکر کے میدان کا عالم ہوں۔ پس تم میری طرف بلانے والے بن جاؤ۔ میرے سوا کوئی صاحب بادشاہت تم کو گھبراہٹ اور رعب میں نہ ڈال دے۔ جو تم سے دشمنی مول لے گا میں اس کا دشمن ہوں۔ جو تم سے دوستی رکھے گا میں اس کا دوست ہوں۔ جو تم کو ایذا دے گا میں اس کو ہلاک کر دوں گا جو تمہارے ساتھ اچھا سلوک رکھے گا میں اس کو اچھا بدلہ دوں گا اور جو تم کو چھوڑے گا میرے نزدیک وہ مبغوض ہوگا۔

حضرت شیخ مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ خاصان خدا خدا اور اس کی محبت میں غرق رہتے ہیں اور اس کے حکم اور وعدے کے پابند ہوتے ہیں۔

۲۳- سلیمان بن احمد، الحسن منصور المدائنی، محمد بن اسحق المسیبی، عبداللہ بن محمد بن الحسن بن عروۃ، ہشام بن عروۃ، عن ابیہ، ...... حضرت عائشہؓ آپ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا اے پروردگار! مجھے بتا تیری مخلوق میں تیرے نزدیک کون سب سے زیادہ باعزت ہے؟ فرمایا: وہ شخص جو میری مرضیات کی طرف اس طرح دوڑتا ہے جس طرح گدھ اپنی خواہشات کی طرف دوڑتا ہے اور وہ شخص جو میرے نیک بندوں کے ساتھ ایسی محبت رکھتا ہے جیسے بچے کے ساتھ محبت کی جاتی ہے۔ اور وہ شخص جو میری محرمات کے توڑنے پر چیتے کی طرح غضبناک ہو جاتا ہے کیونکہ چیتا جب غضب آلود ہوتا ہے تو وہ لوگوں کے کم زیادہ ہونے کی پرواہ نہیں کرتا۔ (بلکہ حملہ آور ہو جاتا۔)[1]

۲۴- ذوالنون مصری کا عارفانہ کلام...... ابو نعیم، ابو عبداللہ محمد بن محمد بن مصقلہ، ابو عثمان سعید بن عثمان الخیاط، ابو الفیض ذوالنون

1. اتحاف السادة المتقين ۹/۶۲۶، ومجمع الزوائد للهيثمي ۷/۲۵۶.

بن ابراہیم المصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالی کی مخلوق میں کچھ لوگ اس کے صالحین باصفا بندے ہیں اور کچھ لوگ اس کے ا
بندگان ہیں۔ حاضرین میں سے کسی نے پوچھا: اے ابوالفیض! انکی علامت کیا ہے؟ فرمایا: وہ لوگ جو راحت و آرام کو خیر باد کہہ چکے
طاعت خداوندی میں اپنی جانوں کو صرف کر چکے ہیں۔ جاہ و مرتبے کو چھوڑ چکے ہیں۔ پھر فرمایا

منع القران بوعده ووعيده ...... مقل العيون بليلها ان تهجعا

فهموا عن الملك الكريم كلامه ...... فهما تذل له الرقاب وتخضعا

اس کے وعدے اور وعید کو سن کر سواری کی رسی کھینچ لی۔ آنکھوں کا آرام اچاٹ ہو گیا۔
کریم ذات کا کلام تھا کہ اس کے آگے گردنیں جھک گئیں۔

حاضرین مجلس میں سے کسی نے کہا: اے ابوالفیض! اللہ آپ پر رحم کرے، یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: افسوس! تو نہیں جانتا؟ یہ وہ لوگ جنہوں نے اپنی پیشانیوں کے لئے سواریوں کو تکیہ بنالیا۔ خاک ارض کو اپنے پہلوؤں کے لئے بچھونا بنالیا۔ قرآن ان لوگوں کے خون گوشت میں رچ بس گیا اور اس نے انکو انکی بیویوں سے دور کر دیا۔ ساری ساری رات ان کو پابہ رکاب رکھا۔ پس ان لوگوں نے قرآ اپنے دلوں پر رکھ لیا اور ان کے دل اس کے لئے واہو گئے۔ پھر انہوں نے قرآن کو اپنے سینوں ملایا تو وہ کھل گئے۔ انکی ساری پریشا اور کلفتیں اس کی بدولت دور ہو گئیں۔ ان لوگوں نے قرآن کو اپنی تاریکیوں میں چراغ بنالیا۔ اپنی نیند کے لئے بچھونا بنالیا۔ اپنے را کے لئے نشان سفر بنالیا۔ اپنی صحبت کے لئے دلیل و رہنما بنالیا۔ اور لوگ رنج و خوشی میں ہیں، سو رہے ہیں اور جاگ رہے ہیں، کھا ہیں اور روزے بھی رکھتے ہیں، امن اور خوف میں ہیں ...... لیکن وہ بندگان خاصان خوفزدہ اور چوکنے ہیں۔ ڈرے، سہمے، مستعد اور بیٹھے ہیں۔ عمل کے فوت ہو جانے کے ڈر سے برق رفتار ہیں۔

موت کو لبیک کہنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ آنے والے سانحہ موت کو چھوٹا نہیں سمجھتے۔ متوقع عذاب و ثواب کی وجہ سے قرآن کے راستوں پر گامزن ہیں۔ خالص اللہ کیلئے قربانیوں کو پیش کرنے کے ساتھ مخلص ہیں۔ رحمٰن کے نور سے منور ہیں۔ پس وہ بات کے منتظر ہیں کہ قرآن انکے ساتھ اپنا وعدہ پورا کر دے، ان کو اپنے عمدہ مقام (جنت) میں سکونت بخشے اور اپنی وعیدوں اور سزا سے انکو امن بخشے۔

پس انہوں نے اس قرآن کے طفیل اپنی مرضیات کو پالیا۔ اسکی بدولت ابھرے چھتے والیوں کو گلے لگالیا۔ اسکے ذریعے عذا و عقاب سے مامون ہو گئے، کیونکہ انہوں نے دنیا کی رنگینیوں کو غضب آلود نگاہوں کے ساتھ چھوڑ دیا۔ مہربان نگاہوں کے ساتھ آخر کے ثواب کو دیکھ لیا۔ فانی چیز کے بدلے ہمیشہ باقی رہنے والی شی کو خرید لیا۔ واہ! کیا ہی خوب انہوں نے تجارت کی ہے کہ دونوں جہا نفع پالیا (دین و دنیا دونوں بھلائیوں کو جمع کر لیا)۔ دونوں فضیلتوں کا شرف حاصل کر لیا۔ تھوڑے دنوں کے صبر کے بدلے وہ منزل پا گئے۔ عذاب والے دن کے ڈر سے تھوڑے سے توشے پر دنیا کے سفر کو پورا کر لیا۔ انہوں نے مہلت کے دنوں میں خیر کی طرف جلد حوادث زمانہ کے خوف سے امور خیر میں سبقت کی۔ اپنے دنوں کو لہو و لعب میں برباد نہیں کیا۔

باقی رہنے والی نیکیوں کے لئے سختیوں اور مشقتوں میں گھس گئے۔ اللہ کی قسم! مشقت نے انکی طاقت کو ختم کر دیا۔ تکا اور مصیبت نے انکا رنگ بدل دیا۔ انہوں نے شعلوں والی آگ کو یاد رکھا۔ خیر کی طرف سبقت کی۔ خواہشات کو ختم کر لیا۔ شکوک و اور فحش گوئی سے بری ہو گئے۔ پس وہ عمدہ کلام والے گونگے ہیں۔ اچھی نگاہ والے اندھے ہیں۔ ان کی صفات بیان کرنے سے زبان قاصر وہ لوگ وہی تو ہیں جنکے طفیل عذاب ٹل جاتے ہیں۔ برکات کا نزول ہوتا ہے۔ زبان اور ذوق میں سب سے میٹھے ہیں۔ عہد و میں سب سے زیادہ وفا کرنے والے ہیں۔ وہ مخلوق خدا کے لئے چراغ ہیں۔ شہروں کے منارے ہیں۔ تاریکیوں میں روشنی کی قند

ہیں۔رحمت کی کانیں ہیں۔حکمت کے چشمے ہیں۔امت کے ستون ہیں۔بچھونوں سے انکے پہلو دور رہتے ہیں۔وہ لوگ معذرت کو سب سے زیادہ قبول کرنے والے ہیں۔عفو و درگزر ان کا شیوہ ہے۔جود وسخا انکی فطرت ہے۔پس انہوں نے مشتاق دلوں کے ساتھ اللہ کے ثواب پر نظر کی۔انکی سواریاں دنیا سے دور ہوگئیں۔انہوں نے دنیا سے اپنی امیدوں کو ختم کرلیا۔انکے رب کے خوف نے ان کے دلوں میں انکی کوئی خواہش اور طلب نہیں چھوڑی۔پس اے مخاطب! تو ان کو دیکھے گا کہ وہ مالوں سے خزانے بھرنا نہیں چاہتے۔اور نہ اونوں سے ریشم بنانا چاہتے۔نہ وہ عمدہ سواریوں کے دلدادہ ہیں نہ پختہ محلات کے خواہشمند۔ہاں! لیکن انہوں نے اللہ کی توفیق کے ساتھ دیکھا اور خدا نے ان پر الہام کیا چنانچہ وہ بچھونوں کے لئے صبر پر آمادہ ہوگئے اور انہوں نے اپنے جسموں کو محرمات میں پڑنے سے باز رکھا۔ انواع و اقسام کے کھانوں سے اپنے ہاتھوں کو روک لیا۔اپنی جانوں کو گناہوں سے بچالیا۔اور سیدھے راستے پر گامزن ہوگئے۔رشد وہدایت کے لئے منہمک ہوگئے۔اہل دنیا کے ساتھ انکی آخرت سنوارنے میں شریک ہوگئے۔مصیبتوں پر صبر کیا۔امیدوں کا گلا گھونٹ دیا۔موت اور اس کی پیش آمدہ سختیوں سے ڈر گئے۔قبر اور اس کی تنگی سے خوفزدہ ہوگئے۔منکر نکیر کے سوال وجواب اور زجر وتوبیخ سے کانپ گئے۔خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے انکے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

شیخ مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں وہ لوگ تاریکیوں کے چراغ ہیں۔رشد وہدایت کے چشمے ہیں۔بھیدوں کے مالک ہیں۔ اور ملاوٹ سے پاک اخلاص کے صاف ستھرے چشمے ہیں۔

۲۵۔عبداللہ بن محمد، علی بن احمد بن احمد، فضل بن الحباب، شاذ بن فیاض، ابو قدام، ابی قلابہ، عبداللہ بن عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر حضرت معاذ بن جبل کے پاس سے گزرے۔دیکھا کہ حضرت معاذ رو رہے ہیں۔دریافت کیا: اے معاذ! آپ کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ عرض کیا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین بندے وہ گمنام اتقیاء ہیں کہ اگر غائب ہوں تو کوئی انکی تلاش کی حاجت محسوس نہ کرے اور اگر حاضر ہوں تو پہچانے نہ جائیں (اور لائق التفات نہ ہوں) پس وہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔[1]

۲۶۔ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو موسیٰ اسحٰق بن ابراہیم الہروی، ابو معاویہ عمرو بن عبد الجبار السنجاری، عبیدۃ بن حسان، عبد الحمید بن ثابت بن ثوبان مولیٰ حضور اکرم ﷺ۔۔۔ثوبان فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر تھا آپ ﷺ نے فرمایا: بشارت ہو اخلاص والوں کے لئے؟ یہ لوگ ہدایت کی روشن قندیلیں ہیں، انکے طفیل تمام تاریک فتنے چھٹ جاتے ہیں۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ لوگ حق کی رسی کو تھامنے والے، فضل خداوندی کے لئے کوشاں رہنے والے اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے والے ہیں۔[2]

۲۷۔محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، یحیی بن اسحٰق السیلحینی، ابن لہیعہ، خالد بن ابی عمران، قاسم بن محمد، حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جانتے ہو سایہ خداوندی کی طرف سبقت کرنے والے کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے

[1] اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی ۳۸۸/۷، ومیزان الاعتدال للذھبی ۹۰۸۷، ولسان المیزان ۵۷۹/۶، وکشف الخفا للعجلونی ۵۳/۱.

[2] اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی ۲۳۶/۸، والدر المنثور ۲۳۷/۲، وکنز العمال ۵۲۶۸، والجامع الصغیر ۵۲۸۹، وفیض القدیر للمناوی وقال: وفیہ عمرو بن عبد الجبار السنجاری أوردہ فی الضعفاء، قال ابن عدی، روی عن عمہ مناکیر، وعبیدۃ بن حسان أوردہ الذھبی فی ذیل الضعفاء والمتروکین.

ہیں ا فرمایا: وہ لوگ جنکو حق دیا جائے تو وہ قبول کرلیں، جب ان سے حق مانگا جائے تو دیدیں اور لوگوں کے لئے یونہی فیصلے کریں جس طرح اپنی جانوں کے لئے کرتے ہیں۔[1]

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے یحیی بن اسحق سے بھی اس کے مثل کلام نقل کیا ہے۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ وہ لوگ کھلے بندوں خوش وخرم رہتے ہیں اور خلوت میں افسردہ و پژمردہ رہتے ہیں۔ شوق ملاقات اور پاکیزہ روح ان کو خوش رکھتی ہے اور ہجر و فراق کا خوف انکو غمزدہ کردیتا ہے۔

۲۸۔ اللہ کے خواص بندے، الحدیث...... عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمۃ بن شعیب، ولید بن اسماعیل الحرانی، شیبان بن مہران، خالد بن المطیر، ابن قیس، عن مکحول، عیاض بن غنم۔

عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ مجھے درجات عُلی میں ملاءِ اعلیٰ نے بتایا ہے کہ میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنے رب کی رحمت وسیع ہونے پر جہراً (اور علانیۃ خوش ہوتے ہیں اور) ہنستے ہیں۔ اور اپنے رب کے عذاب کے خوف سے سراً اندر ہی اندر روتے ہیں۔ صبح وشام اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں۔ اپنی زبانوں کے ساتھ امید وڈر کی حالت میں اس کو پکارتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں کو اس کے آگے پھیلا کر پست اور بلند آواز کے ساتھ اس سے سوال کرتے ہیں۔ اپنے قلوب کے ساتھ اس کی ملاقات کے اول و آخر مشتاق ہوتے ہیں۔ انکا بوجھ لوگوں پر ہلکا ہے۔ لیکن اپنی جانوں پر بہت زیادہ ہے۔ وہ لوگ ننگے قدموں زمین پر چیونٹی کی مثل عاجزی وفروتنی کے ساتھ چلتے ہیں۔ وسیلہ کے ساتھ قرب خداوندی پاتے ہیں۔ بوسیدہ کپڑے زیب تن کرتے ہیں۔ برہان (حق) کی اتباع کرتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔ قربانیاں قربان گاہ میں پیش کرتے ہیں۔ ان پر اللہ کی طرف سے گواہ فرشتے اور نگہبان فرشتے مقرر ہیں۔ ان پر خدا کی نعمتیں ظاہر ہیں۔ وہ لوگ نور فراست سے بندوں کو جان لیتے ہیں دنیا میں غور وفکر کرتے ہیں۔ انکے جسم زمین پر ہوتے ہیں لیکن ان کی نگاہیں آسمان میں ہوتی ہیں۔ انکے قدم زمین پر ہوتے ہیں اور قلوب آسمان میں۔ انکے پاکیزہ نفوس زمین پر ہوتے ہیں اور دل عرش پر۔ اور انکی ارواح دنیا میں ہوتی ہیں اور عقلیں آخرت کی سوچ میں۔ پس ان کے لئے وہی ہے جو وہ چاہیں گے۔ انکی قبریں تو دنیا میں ہیں لیکن ان کا مقام اللہ عزوجل کے پاس ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ذیل کی آیت مبارک تلاوت فرمائی:

ذالک لمن خاف مقامی وخاف وعید

یہ اس شخص کے لئے ہے جو میرے آگے کھڑا ہونے سے اور میری وعید سے ڈر گیا۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ لوگ حقوق کی ادائیگی میں آج اور کل کے انتظار میں تاخیر نہیں کرتے۔ اور طاعات کو بغیر کمی کے پورا پورا بجالاتے ہیں۔

۲۹۔ سلیمان بن احمد، محمد بن موسیٰ الایلی، عمر بن یحییٰ الایلی، حکیم بن حزام، ابی جناب الکلبی، ابی الزبیر، حضرت جابرؓ حضور اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے اس کے بندے پر تین واجب حقوق ہیں۔ جب وہ اللہ کے حقوق میں سے کسی حق کو دیکھے تو اس کو آنے والے دنوں تک مؤخر نہ کردے۔ اور یہ کہ وہ عمل صالح جو علی الاعلان کرنا چاہیے اسکو علی الاعلان کرے۔ ان لوگوں کے علم میں لا کر جو اس کو خفیہ کرتے ہیں۔ اور وہ اپنے عمل کے ساتھ ساتھ اپنی نیک امیدوں کی بجا آوری میں بھی مصروف رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے

۱۔ مسند الامام احمد بن حنبل ۶/۶۷، وتفسیر ابن کثیر ۷/۲۹۰، ومشکاۃ المصابیح للتبریزی ۳۷۱۱، وکنز العمال ۴۳۲۶۸، وکتاب الزھد للامام احمد ۳۰۔

ہاتھ مبارک سے تین کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ شخص اللہ کا ولی ہے۔[1]

۳۰- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، داؤد بن المحبر، میسرہ بن عبدربہ، حنظلہ بن وداعہ، عن ابیہ، حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کچھ خواص بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجات میں جگہ مرحمت فرمائیں گے اور وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لوگ سب سے عقل مند کیسے ہوئے؟ فرمایا وہ اللہ رب العزت کی طرف سبقت کرنے میں کوشش کرتے ہیں اور اس کو راضی کرنے کے لئے جلدی کرتے ہیں۔ دنیا، اس کی جاہ وحشمت اور اس کی ناز ونعم سے اعراض برتتے ہیں۔ دنیا ان کے آگے ذلیل وحقیر ہوتی ہے۔ پس وہ لوگ تھوڑی مشقت برداشت کرتے ہیں اور طویل آرام کرتے ہیں۔[2]

تصوف کی حقیقت

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے اولیاء اور اصفیاء کے چند مناقب اور مراحب کو ذکر کئے ہیں۔ اب تصوف کے بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں۔ تصوف اہل شارات اور اہل عبارات کے نزدیک صفاء اور وفاء سے ماخوذ ہے۔

تصوف لغوی حقیقت کے اعتبار سے من جملہ چار چیزوں میں سے کسی ایک سے ماخوذ ہے۔

اول تصوف صوفانہ سے ماخوذ ہے۔ صوفانہ کے معنی سبزی اور گرد وغبار دونوں آتے ہیں۔ دوم تصوف صوفہ سے ماخوذ ہے۔ صوفہ قدیم زمانے کی ایک جماعت ہے جو حاجیوں کی دیکھ بھال اور خانہ کعبہ کی خدمت کرتی تھی۔ سوم تصوف صوفۃ القفا سے ماخوذ ہے اس کے معنی گدی پر اگنے والے بال ہیں۔ چہارم تصوف صوف سے ماخوذ ہے۔ صوف بھیڑ کی اون کو کہتے ہیں۔

اگر تصوف کو صوفانہ سے ماخوذ تسلیم کیا جائے جس کے معنی سبزی کے آتے ہیں تو اس کا مطلب ہوگا کہ پہلے برگزیدہ مسلمانوں نے اللہ عزوجل کی توحید کو تسلیم کیا تو اللہ عزوجل نے سبزی اور گھاس پات وغیرہ ایسی چیزوں کے ساتھ انکو قناعت پر راضی کیا جس سے کسی دوسری مخلوق کو ذبح کرنے کی تکلیف دیئے بغیر شکم سیری کی حاجت پوری کر لی جائے۔ جیسے کہ اولین مہاجرین مسکین کے ساتھ اس کی بار بار نوبت آئی مثلاً......

۳۱- محمد بن احمد بن الحسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ احمد، یزید بن ہارون، اسماعیل بن ابی خالد بن ابی، قیس بن ابی حازم، سعدؓ بن وقاص فرماتے ہیں: اللہ کی قسم میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں تیر چلایا۔ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ اس حال میں جہاد کرتے تھے کہ ہمارے پاس کھانے کے لئے کوئی شئے میسر نہ ہوتی تھی۔ بیری کے پتے کھا کھا کر ہماری باچھیں زخمی ہو گئی تھیں حتیٰ کہ کوئی بھی ہمارا ساتھی اس طرح خشک پاخانہ کرتا تھا جس طرح بکری مینگنی کرتی ہے۔

اور اگر تصوف کو صوفہ سے ماخوذ بتلایا جائے جس سے مراد حاجیوں اور خانہ کعبہ کی خدمت کرنے والا قدیم قبیلہ ہے تو اس صورت میں صوفیاء کے لئے اس لفظ کے استعمال کی توجیہ یہ ہوگی کہ صوفی دنیا کے رنج وغم سے چھٹکارا پالیتا ہے۔ اپنے مال سے دنیا ہی میں فائدہ اٹھالیتا ہے اور اپنی آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیتا ہے۔ دنیا کے اندر رہتے ہوئے ہلاکت خیزیوں سے بچ جاتا ہے۔ بیتے لمحوں سے توشہ پالیتا ہے۔ اپنے اوقات کی حفاظت کر لیتا ہے۔ اور ائمہ ہدایت کی پیروی میں چل کر موت کی سختیوں سے نجات پالیتا ہے اور ہلاکتوں

۱۔ کنز العمال ۳۳۳۱۵۔

۲۔ المطالب العالیۃ لابن حجر ۳۲۹۹، وتنزیہ الشریعۃ ۲۱۶/۱۔

سے بچ جاتا ہے۔اس کی مثال میں مندرجہ ذیل احادیث ملاحظہ فرمائیں:

۳۲-محمد بن الفتح،حسن بن احمد بن صدقۃ،محمد بن عبدالنور الخراز،احمد بن المفضل الکوفی،سفیان،حبیب بن ابی ثابت،عاصم بن ضمرۃ،علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

اے علی:جب لوگ نیکی کے دروازوں میں اپنے خالق کا قرب حاصل کرتے ہیں تو پروردگار انکو رشد و ہدایت کی عقل دے کر اپنا قرب بخشتا ہے۔اور بلند درجات نوازتا ہے۔دنیا میں لوگوں کے نزدیک بھی بلند رتبہ دیتا ہے اور آخرت میں اپنے ہاں اعلیٰ مرتبہ نوازتا ہے۔[1]

۳۳-محمد بن احمد بن الحسن،جعفر بن محمد الفریابی،ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ الغسانی،ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ الغسانی،یحییٰ بن یحییٰ الغسانی،ادریس الخولانی.....

حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ میں نے عرض کیا:یارسول اللہ!ابراہیم کے صحیفوں میں کیا تھا؟فرمایا:اس میں تمام امثال تھیں۔اور ان میں یہ تھا کہ عمل کرنے والے پر لازم ہے کہ جب تک وہ مغلوب العقل نہ ہوا اپنے اوقات کو یوں تقسیم کرے:ایک وقت میں اپنے پروردگار عزوجل سے ذکر و مناجات کرے۔ایک وقت میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔ایک وقت مخلوقات الٰہی میں غور و فکر کے لئے وقف کردے۔اور ایک وقت میں اپنے کھانے پینے کی حاجات پوری کرے۔[2]

اور اگر لفظ تصوف صوف القفا(گدی کے بال)سے ماخوذ ہو تو اس کے معنی ہوں گے کہ صوفی حق کی طرف مائل ہوتا ہے۔اس کے لئے مخلوق سے منہ موڑ لیتا ہے۔اسکے عوض کسی بدلے کا ارادہ کرتا ہے اور نہ حق سے پھرنا چاہتا ہے۔

اس کی مثال میں مندرجہ ذیل احادیث ملاحظہ فرمائیں:

۳۴-ابراہیمؑ کے نذر آتش کئے جانے سے متعلق چند احادیث ـــ قاضی عبداللہ بن محمد بن عمر،عبداللہ بن العباس الطیالسی،عبدالرحیم بن محمد بن زیاد،ابوبکر بن عیاش،حمید،حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:آگ والے روز ابراہیم علیہ السلام کو آگ پر پیش کیا گیا تو آپ نے آگ کو دیکھا اور فرمایا:

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

اللہ ہم کو کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔[3]

۳۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر،محمد بن محمد بن سلیمان،سلیمان بن توبہ،سلام بن سلیمان الدمشقی،اسرائیل،ابی حصین،ابی صالح،ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے کہا:حسبی اللہ ونعم الوکیل۔

۳۶-ابوعمرو بن حمدان،حسن بن سفیان،محمد بن یزید الرفاعی،اسحٰق بن سلیمان،ابوجعفر الرازی،عاصم بن بہدلۃ،ابی صالح،حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:جب ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا تو آپ نے(بارگاہ خداوندی میں)عرض کیا:اے اللہ!تو آسمانوں میں اکیلا ہے اور میں زمین پر تیری عبادت کرنے والا اکیلا ہوں۔[4]

۱۔ میزان الاعتدال ۶۲۵۔ ۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۹/۳۹۰، والدر المنثور ۶/۳۴۱۔

۳۔ کنز العمال ۳۲۲۸۸۔

۴۔ تاریخ ابن عساکر ۲/۱۳۷، (التہذیب) وتاریخ بغداد ۱۰/۳۴۶، وتفسیر ابن کثیر ۵/۳۴۵، والبدایۃ والنہایۃ ۱/۱۴۶، والدر المنثور ۴/۳۲۲، ومجمع الزوائد ۸/۲۰۱، وکنز العمال ۳۲۲۸۶، ۳۲۲۸۷، ۳۲۳۰۱۔

۳۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر القواریری، معاذ بن ہشام عن ابیہ، عامر الاحول، عبدالملک بن عامر ملوف البکالی سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا:

اے پروردگار! زمین میں میرے سوا کوئی تیری بندگی کرنے والا نہیں ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تین ہزار فرشتے ابراہیم علیہ السلام کی تسکین قلب کے لئے نازل فرمائے اور آپ نے آگ میں تین یوم تک انکی امامت فرمائی۔

۳۸- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان ابوہلال، بکر بن عبداللہ المزنی فرماتے ہیں جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا جانے لگا تو ساری مخلوق اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑائی: اے پروردگار! تیرا دوست آگ میں ڈالا جارہا ہے، ہمیں اجازت مرحمت فرما کہ ہم اس کو بجھائیں۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا: وہ میرا دوست ہے۔اس کے سوا زمین پر میرا کوئی دوست نہیں۔ اور میں اس کا رب ہوں اور میرے سوا اس کا کوئی رب نہیں ہے۔اگر وہ تم سے مدد چاہتا ہے تو تم کو اس کی مدد کرنے کی اجازت ہے ورنہ تم اسکو اس کے حال پر چھوڑ دو۔ پھر بارش کا نگران فرشتہ حاضر ہوا اور عرض کیا یا رب! تیرا دوست آگ کی نذر ہورہا ہے، مجھے اجازت مرحمت ہو تو میں آگ کو بارش کے ساتھ سرد کردوں؟۔ فرمایا: وہ میرا دوست ہے اسکے سوا زمین پر میرا کوئی دوست نہیں ہے۔ میں اس کا رب ہوں اور میرے سوا اس کا کوئی رب نہیں ہے۔اگر وہ تجھ سے مدد چاہتا ہے تو تو اس کی مدد کردے ورنہ چھوڑ دے۔ چنانچہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے اپنے رب ہی سے دعا کی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا: اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوجا۔ چنانچہ اس دن آگ مشرق ومغرب ہر جگہ ٹھنڈی ہوگئی اور بکری ایک پایہ پکانے کے قابل نہ رہی۔

۳۹- احمد بن السندی، حسن بن علویہ، اسماعیل ما اسحٰق بن بشر، مقاتل اور سعید رحمہما اللہ فرماتے ہیں ابراہیم علیہ السلام کو آگ برد کرنے کے لئے لایا گیا اور آپ کے کپڑے اتار کے رسی سے آپ کو باندھا گیا اور منجنیق میں رکھا گیا تو آسمان وزمین، پہاڑ، سورج، چاند، عرش، کرسی، بادل، ہوا اور ملائکہ سب ہی رو پڑے۔ سب نے کہا: اے پروردگار! ابراہیم تیرا بندہ ہے نذر آتش کیا جارہا ہے۔ ہمیں اس کی مدد کرنے کی اجازت دیجئے۔ پروردگار عزوجل نے سب کو ارشاد فرمایا: میرے بندے نے میری ہی عبادت کی ہے اور اس کو میری محبت میں لہٰذا ا کا سامنا ہے اگر وہ مجھے پکارے گا تو میں اس کو جواب دوں گا لیکن اگر وہ تم سے مدد کا خواہاں ہے تو تم کو اس کی مدد کرنے کی اجازت ہے۔ چنانچہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کی طرف اچھال دیا گیا تو آپ علیہ السلام منجنیق اور آگ کے درمیان تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا السلام علیکم اے ابراہیم! میں جبرئیل ہوں کیا تم کو میری ضرورت ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: تمہاری حاجت تو نہیں ہے۔ مجھے اللہ رب العزۃ کی حاجت ہے۔ پھر آپ آگ میں ڈال دیئے گئے تو آپ کے آگ میں گرنے سے قبل اسرائیل علیہ السلام آگ پر متوجہ ہوئے اور آگ کو حکم دیا اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈی اور باعث سلامتی ہوجا۔

اگر اللہ رب العزت آگ کو ٹھنڈی ہونے کے ساتھ ساتھ سلامتی والی ہوجانے کا حکم نہ فرماتے تو وہ تکلیف دہ حد تک ٹھنڈی ہوجاتی۔

۴۰- حسین بن محمد بن علی، یحییٰ بن محمد مولی بنی ہاشم، یوسف القطان، مہران بن ابی عمر، اسماعیل بن ابی خالد، منہال بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو چالیس پچاس یوم تک آپ آگ کے احاطہ میں رہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ زندگی کے ان دنوں سے اچھے رات دن مجھے کبھی میسر نہیں ہوئے۔ میری خواہش ہوئی کہ ساری زندگی ہی اس آگ کی نذر ہوجائے۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر تصوف کو معروف لفظ صوف سے ماخوذ سمجھا جائے، جس کے معنی اون کے ہیں تو اس کا مطلب

ہوگا کہ صوفیا کو اون کا لباس اختیار کرنے کی وجہ سے صوفیاء کہا جانے لگا۔ کیونکہ اون کی پیدائش اور نشوونما میں انسان کو کوئی کلفت نہیں اٹھا
بلکہ اس کو پہن کر اپنی نخوت اور غرور کو ختم کر لیتا ہے۔ کیونکہ اون ذلت و سکنت کا پہناوا ہے اور انسان کو قناعت کا عادی بناتا ہے۔
"ملبس صوف" کتاب میں اس کے نتائج کا ذکر کر چکے ہیں۔

۴۱۔حضرت امام جعفر بن محمد الصادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو شخص رسول اللہ ﷺ کی ظاہری زندگی کو اپنائے وہ سنی ہے یعنی سنت پر گامزن
اور جو آپ ﷺ کی باطنی زندگی کو اختیار کرے وہ صوفی ہے باطنی زندگی سے مراد آپ علیہ السلام کے پاکیزہ اخلاق اور رجوع الی اللہ آخرت
ہے۔ چنانچہ جس شخص نے رسول ﷺ کی مرغوب اشیاء میں اپنا دل لگالیا اور آپ علیہ السلام کی کراہت فرمودہ اشیاء سے نفرت اختیار
پس وہ تمام غلاظتوں سے صاف ہوگیا اس صفائی کی بناء پر اس کو صوفی کہا جاتا ہے۔" فقد صفا من الکدر یعنی صوفی ہوگیا صاف
ہوگیا، اور گندگی سے پاک ہوگیا اور اغیار سے نجات پالی"۔ اور جو شخص آپ علیہ السلام کے نشان سفر اور طریقہ زندگی سے منحرف ہو
اور اپنے نفس کے حکم پر عمل پیرا ہوگیا، اپنے پیٹ اور شرمگاہ کی خواہشات کا ہو کر رہ گیا تو وہ شخص درحقیقت تصوف سے خالی ہوگیا۔ اب
شخص اندھیروں کا مسافر اور پیش آمدہ خطرناک احوال سے غافل ہے۔

۴۲۔وہ لوگ جن کے اعمال اکارت اور ضائع گئے...... ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، داؤد بن المحبر، نصر بن طریف
منصور بن المعتمر، ابوسعید بن طلاقہ فرماتے ہیں:...... حضرت ابوبکرؓ ایک دن باہر نکلے، نبی کریم ﷺ سے آپ کا سامنا ہوا۔ آپؓ نے
استفسار کیا: یارسول اللہ! آپ کو کس چیز کے ساتھ مبعوث کیا گیا؟ فرمایا عقل کے ساتھ۔ عرض کیا: ہم کس طرح عقل کو اختیار کرسکتے ہیں
فرمایا: عقل کی انتہاء نہیں ہے لیکن جس شخص نے اللہ کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام جانا تو اس کو عاقل کہا جائے گا...... پھر وہ مزید
خدا میں کوشش کرے۔ لیکن جو شخص اللہ کی عبادت کرے اور مصیبتوں پر صبر کرے لیکن عقل کا سہارا نہ لے جو اس کو صحیح حکم الٰہی پر گامزن
رکھے اور منہیات الٰہی سے باز رکھے تو ایسے لوگ بدترین اعمال والے ہیں جنکی دنیا میں کی گئی عبادتیں اکارت گئیں اور وہ اپنے آپ
اچھے عمل کرنے والے سمجھتے رہے۔

۴۳۔عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عمران بن الجنید، محمد بن عبدک، سلیمان بن عیسیٰ، ابن جریج، عطاء، حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے عقل کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا: جس شخص میں تینوں حصے ہوں وہ کامل العقل ہے اور جس شخص
میں کوئی حصہ نہ ہو اس کا عقل سے کوئی واسطہ نہیں۔ اللہ عزوجل کی معرفت۔ اللہ عزوجل کی طاعت۔ اللہ عزوجل کے حکم پر صبر[1]

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پس ایسے شخص کو تصوف کی طرف کیسے منسوب کیا جاسکتا ہے کہ جب اللہ عزوجل کی معرفت سے اس کا
واسطہ پڑے تو وہ اس میں دوسری غیر مستند باتوں کو خلط ملط کردے اور معرفت حقیقی سے اعراض کرے اور جب اس سے طاعت الٰہی
اور اس کے نتائج کا مطالبہ کیا جائے تو وہ جہالت کا اظہار کرے اور اس کی عقل خبط ہو جائے۔ اور جب کسی مشقت اور مصیبت کے ساتھ
اس کی آزمائش کی جائے جس پر صبر واجب ہے تو وہ بجائے صبر کے جزع فزع اور ہائے واویلا کرے۔

علماء صوفیاء نے تصوف کے بارے میں کلام کیا ہے اور اس کی حدود متعین کی ہیں اور اس کی انواع واقسام پر مفصل بحث کی ہے۔ چنانچہ:

۴۴۔تصوف کے بارے میں جنید بغدادیؒ کا کلام...... شیخ ابونعیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے جعفر بن محمد بن نصیر خواص نے لکھا کہ
مجھے ازدیار بن سلیمان فارسی نے بیان کیا کہ میں نے جنید بن محمد رحمہ اللہ (بغدادی) کو تصوف کے بارے میں کئے گئے سوال کے جواب

۱۔ الموضوعات لابن الجوزی ۱/۱۷۲، واللآلی المصنوعۃ للسیوطی ۱/۶۶، واتحاف السادۃ المتقین ۱/۴۵۳، والدر
المنثور ۱/۱۵۹۔

میں فرماتے ہوئے سنا:

تصوف دس معانی پر مشتمل نام ہے۔ پہلا یہ کہ دنیا کی ہر شی میں کثرت کے بجائے قلت پر اکتفاء کرے۔ دوسرا یہ کہ اسباب پر بھروسہ کرنے کی بجائے اللہ عزوجل پر قلب کا اعتماد رکھے۔ تیسرا یہ کہ نفلی طاعات کے ساتھ فرض پورا کرنے میں رغبت رکھے۔ چوتھا یہ کہ دنیا چھوٹ جانے پر صبر کرے اور دست سوال اور زبان شکوہ دراز نہ کرے۔ پانچواں یہ کہ قدرت کے باوجود کسی بھی شی کے حصول کے وقت (حلال حرام وغیرہ کی) تمیز رکھے۔ چھٹا یہ کہ تمام مشغولیات کے مقابلے میں اللہ کے ساتھ مشغول رکھنے کو ترجیح دے۔ ساتواں یہ کہ تمام اذکار کے مقابلے میں ذکر خفی کو فوقیت دے۔ آٹھواں یہ کہ وساوس آنے کے باوجود اخلاص کو ثابت اور پختہ رکھے۔ نواں یہ کہ شک کی وجہ سے یقین کو متزلزل نہ ہونے دے۔ دسواں یہ کہ اضطراب اور وحشت کو چھوڑ کر اللہ عزوجل کے ساتھ انس اور سکون حاصل کرے...... پس جو شخص ان صفات کا حامل ہو وہ اس نام کا یعنی صوفی کہلانے کا مستحق ہے ورنہ وہ کاذب ہے۔

۳۵۔ **صوفی کے کلام اور سکوت کی صفت**...... شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں محمد بن احمد بن یعقوب نے عبداللہ بن محمد بن میمون سے نقل کیا کہ انہوں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے صوفی کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: صوفی وہ ہے جب بولے تو اس کی زبان حقائق سے پردہ اٹھائے اور اگر سکوت اختیار کرے تو اسکے اعضاء و جوارح دنیا سے ترک تعلقات کی گواہی دیں۔

۳۶۔ ابو محمد الزدیار بن سلیمان، جعفر بن محمد کے واسطے سے ابوالحسن المزین کا قول نقل کرتے ہیں۔ تصوف ایسی قمیص ہے جو اللہ نے لوگوں کو پہنائی ہے پس اگر لوگوں کو اس پر شکر کی توفیق ہوتی ہے تو ٹھیک ورنہ اللہ عزوجل لوگوں سے اس کے بارے میں حجت فرمائے گا۔

۳۷۔ خواص رحمہ اللہ سے تصوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا عامۃ الناس سے اس کی حقیقت اوجھل ہے سوائے اہل معرفت کے، اور وہ انتہائی قلیل ہیں۔

۳۸۔ مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابوالفضل نصر بن ابی نصر الطوسی کو سنا انہوں نے ابوبکر بن الشاقف سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے جنید بغدادی رحمہ اللہ سے تصوف کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: ہر گھٹیا اخلاق سے پاک ہونا اور ہر اچھے اخلاق کو اپنانے کا نام تصوف ہے۔

۳۹۔ **تصوف کی حقیقت شبلی کی زبانی**...... ابوالفضل الطوسی نے ابوالحسن فرغانی سے سنا، ابوالحسن فرماتے ہیں میں نے ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ عارف کی کیا علامات ہیں؟ شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف کا سینہ کھلا، قلب زخمی اور جسم بے حال ہوتا ہے۔ فرغانی فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یہ عارف کی علامات ہوئیں اور عارف کی حقیقت کیا ہے؟ فرمایا: عارف وہ ہے جو اللہ عزوجل کو پہچان لے، اس کی معرفت حاصل کرلے، اللہ عزوجل کی مراد اور منشاء کی معرفت حاصل کرلے، اللہ عزوجل کے حکم پر عمل پیرا ہو جائے، اللہ عزوجل کی منہیات سے اجتناب کرے، اور اللہ عزوجل کے بندوں کو اس کی راہ کی طرف بلائے۔

فرغانی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یہ تو عارف ہوا اور صوفی کون ہے؟ فرمایا: جس شخص کا قلب صاف ہو گیا اور اس نے نبی کریم ﷺ کے طریقہ کو اپنایا ہو، دنیا کو اپنے پیچھے پھینک دیا اور خواہشات کو مشقت کا مزہ چکھایا وہ صوفی ہے۔ فرغانی نے عرض کیا: یہ تو صوفی ہے اور تصوف کیا ہے؟ شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا: احوال کو قابو میں کرنا، دنیا سے کنارہ کرنا اور تکلف سے اعراض کرنا۔ فرغانی نے عرض کیا: اس سے مزید بہتر تصوف کیا ہے؟ فرمایا: علام الغیوب کی بارگاہ میں قلب مصفّٰی کا نذرانہ کرنا۔ فرغانی نے عرض کیا: اس سے اعلیٰ تصوف کیا ہے؟ شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی تعظیم کرنا اور اس کے بندگان کے ساتھ شفقت کا معاملہ رکھنا۔ فرغانی نے عرض کیا: اس سے بڑھ کر صوفی کی صفات کیا ہیں؟ فرمایا جو ہر گندگی سے صاف ہو گیا، رذیل و پست اخلاق سے پاک ہو گیا، فکر الٰہی سے بھر گیا اور اس کے نزدیک

سونا اور مٹی برابر ہو گیا وہ عظیم ترین صوفی ہے۔

۵۰- ابوالفضل نصر بن ابی نصر علی بن محمد مصری سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ سے تصوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: تصوف ایسے اخلاق کریمانہ کا نام ہے جو اپنے حامل شخص کو کرم قوم سے ملا دیں۔

۵۱- مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابو ہمام عبدالرحمٰن بن مجیب صوفی سے صوفی کے بارے میں سوال کیا گیا تو میں نے انکو فرماتے ہوئے سنا: صوفی اپنے نفس کو ذبح کرنے والا، اپنی خواہشات کو رسوا کرنے والا، اپنے دشمن (شیطان) کو نقصان پہنچانے والا، مخلوق کو نصیحت کرنے والا، ہمیشہ خوف خدا رکھنے والا، ایسا شخص ہوتا ہے جو عمل کا مستحکم ہوتا ہے، امیدوں اور آرزؤں سے دور رہتا ہے، وسوسوں اور خلل اندازی سے محفوظ ہوتا ہے۔ لغزشوں کو درگزر کرتا ہے۔ نیز جان لے اس کا عذر ہی اس کا سرمایہ ہے۔ اس کا رنج اس کا ہنر ہے، اسکی عیش وعشرت قناعت میں پوشیدہ ہے۔ وہ حق کا عارف ہے۔ خدا کی چوکھٹ پر سرنگوں ہے۔ دنیا کے بکھیڑوں سے پاک ہے۔ وہ نیکی کا کاشتکار ہے۔ محبت کا گھنا شجر ہے۔ اور اپنے عہد وپیمان کا راعی ہے۔

حضرت شیخ مؤلف فرماتے ہیں حلیۃ الاولیاء کے علاوہ ایک دوسری کتاب میں ہم نے تصوف اور اس کے بارے میں مشائخ کے کلام کو مزید تفصیل سے ذکر کیا ہے اور انکی مختلف انداز کی متنوع عبارتیں سپرد قلم کی ہیں جو درحقیقت انکے اپنے حالات کی عکاس تحریرات ہیں۔ فی الجملہ صوفیاء کا کلام تین انواع پر مشتمل ہے: توحید کی طرف اشارات۔ باطنی نقوش ومراتب کا حصول۔ مرید اور اسکے احوال پر کلام۔ پھر ہر نوع اپنے اندر بے شمار مسائل اور فروع رکھتی ہے۔ جبکہ صوفیاء کے اصول میں سے سب سے اصل عرفان حق ہے یعنی معرفت باری تعالیٰ، اسکے بعد اس کے احکام پر عمل اور پھر اس حالت پر دوام واستمرار۔

۵۲- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن ابی سفیان، امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن القاسم، اسماعیل بن امیہ، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، ابی معبد، ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت معاذؓ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا تم کتاب کی حامل قوم کے پاس جا رہے ہو لہٰذا سب سے اول چیز جس کی تم انکو دعوت دو اللہ عزوجل کی عبادت ہے۔ جب وہ اللہ عزوجل کو جان لیں تو انکو بتاؤ کہ اللہ عزوجل نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ جب وہ اس کو مان لیں تو انکو بتاؤ کہ اللہ عزوجل نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو انکے مالداروں سے وصول کر کے انہی کے فقراء میں تقسیم کی جائے گی۔[1]

۵۳- پہلے کس علم کا حصول ضروری ہے..... عبدالرحمٰن بن العباس، ابراہیم بن اسحٰق الحربی، احمد بن یونس، زہیر بن معاویۃ، خالد بن ابی کریمۃ، عبداللہ بن المسور، عبداللہؓ بن مسعود سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے نادر علوم سکھا دیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اصل علم حاصل کر لیا؟ جو نادر علم کو تلاش کر رہے ہو؟ عرض کیا: اصل علم کیا ہے؟ فرمایا: کیا تم نے رب کی معرفت حاصل کر لی؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: پھر تم نے اسکا کتنا حق ادا کر دیا؟ عرض کیا: جتنا اللہ نے چاہا۔ فرمایا: تم نے موت کو پہچان لیا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: اس کے لئے کس قدر تیاری کر لی؟ عرض کیا: جتنی اللہ نے چاہی۔ فرمایا: جاؤ پہلے ان چیزوں کو مضبوط کرو۔ پھر آ جانا میں تم کو نادر علوم سکھا دوں گا۔[2]

تصوف حقیقی کی بنیاد چار ارکان پر ہے..... حضرت شیخ ابونعیم فرماتے ہیں تصوف حقیقی کی بنیاد چار ارکان پر ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۲/۲۷، ۹/۱۴۰، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۱، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۴/۱۰۱، وسنن الدارقطنی ۲/۱۳۶، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۴۲۶، وفتح الباری ۱۳/۳۴۷۔

۲۔ تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراق ۱/۲۷۷۔

اول اللہ عزوجل کی معرفت، اسکے اسماء وصفات اور افعال کی معرفت: دوم نفس اور اس کے شرور کی معرفت، دشمن کے وساوس، مکروفریب اور گمراہیوں کی معرفت۔ سوم دنیا اس کے دھوکے، اس کی رنگینیوں اور اس کے فناء پزیر ہونے کی معرفت اور اس سے احتراز اور اجتناب کی معرفت۔ چہارم یہ کہ ان چیزوں کی معرفت کاملہ کے بعد اپنے نفس کو مجاہدے اور مشقت کا دائمی عادی بنائے نیز اوقات کی حفاظت کرے۔ طاعت الٰہی کو غنیمت سمجھے۔ راحت وآرام اور لذت وعیش کی زندگی سے جدائی اختیار کرے۔ کرامات کے پیچھے پڑنے سے احتراز کرے۔ لیکن زندگی کے ضروری معاملات سے ناطہ نہ توڑ لے۔ نہ بے جا تاویلات اور باتوں کی طرف مائل ہو۔ تعلقات دنیوی سے اعراض کرے۔ دل کو یاد خدا سے دور کرنے والی چیزوں سے اپنا دامن جھاڑ دے۔

تمام غموں کو ایک غم بنالے۔ مال ومتاع کی ترقی اور اضافے کا خواہشمند نہ ہو۔ مہاجرین وانصار کی اتباع کرنا اپنا شیوۂ زندگی بنالے۔ جاگیروجائیداد سے کنارہ کرے۔ راہ خدا میں خرچ کرنے اور ایثار کرنے کو ترجیح دے۔ اگر ان اوصاف کے ساتھ زمین اور اس کی آبادی اس پر تنگ ہوجائے تو پہاڑوں اور جنگلوں کی طرف نکل جائے۔ اور نگاہوں اور انگلیوں کا نشانہ بننے سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے۔ جو کہ انوار وبرکات سے دوری کا باعث ہے۔ پس ان صفات سے متصف لوگ اتقیاء، انخفیاء، غرباء، اور مکرم لوگ ہیں۔ انکا عقیدہ اور معاملہ خدا کے ساتھ بالکل درست ہے اور انکار از مضمر ہے۔

۵۴- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن عمر الواقدی، بکیر بن مسمار، عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

اللہ پاک گمنام، غنی دل اور متقی بندے کو محبوب رکھتے ہیں۔[1]

۵۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، عبداللہ بن رجاء، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محبوب ترین لوگ اللہ کے نزدیک غرباء ہیں۔ دریافت کیا گیا: غرباء کون ہیں؟ فرمایا: اللہ کے دین کو لے کر بھاگنے والے۔ اللہ پاک ان کو روز قیامت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ مبعوث فرمائیں گے۔[2]

۵۶- ابوقاسم سہل بن اسماعیل الملقب الواسطی، عبداللہ بن الحسن، اسحٰق بن وہب، عبدالملک بن یزید، ابوعوانہ، الاعمش، ابی وائل، عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے فرمایا: جب اللہ پاک کسی بندے کو پسند فرماتے ہیں تو اس کو اپنے لئے خاص کرچن لیتے ہیں اور بیوی بچوں میں اس کو مشغول نہیں ہونے دیتے۔ نیز فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کسی دین دار کا دین سلامت نہیں رہے گا سوائے اس شخص کے جو اپنے دین کو لے کر ایک بستی سے دوسری بستی بھاگے، ایک گھاٹی سے دوسری گھاٹی اور ایک کھوہ سے دوسری کھوہ میں بھاگے۔

۵۷- سلیمان بن احمد، عباس بن الفضل، عبداللہ بن محمد بن عائشہ، عبدالعزیز بن مسلم القسملی، ملیث، عبیداللہ بن زحر، علی بن یزید، القاسم، حضرت ابوامامہؓ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہمارے نزدیک قابل رشک مؤمن تھوڑے مال والا نماز روزے کا پابند شخص ہے، جو اپنے رب کی احسن طریقے سے عبادت کرے اور دل میں اس کی عظمت کا پاس رکھے لوگوں میں یوں گھل مل کر عام بندہ بنا رہے

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الزهد ۱۱، ومسند الامام احمد ۱/۱۶۸، وشرح السنة للبغوی ۱۵/۲۲، ومشکاة المصابیح للتبریزی ۵۲۸۴، واتحاف السادة المتقین ۸/۳۱، ۳۰۸، والبدایة والنهایة ۷/۲۸۳، والترغیب والترهیب ۴/۲۳۹، والعزلة للبستی ۱۲، وتخریج الاحیاء للعراقی ۲/۲۲۵، ۳/۱۷۳، وکشف الخفا ۱/۲۸۷.

۲۔ کنز العمال ۵۹۳۰، الزهد للامام احمد ۱۲۹.

کہ اس کی طرف انگلیاں نہ اٹھیں۔ اس کی معیشت اور روزی گذران کے بقدر ہو اور اس پر دل سے قانع و صابر ہو جائے جلدی اسکا بلاوا آ جائے۔ اس پر رونے والے بھی تھوڑے ہوں اور پس ماندہ مال وراثت بھی قلیل ہو۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ لوگوں شریف احوال اور عمدہ اخلاق کے مالک ہوتے ہیں انکا مقام بلند اور سوال رشک آمیز ہوتا ہے۔

۵۸۔ صلوٰۃ التسبیح ۔۔۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن احمد بن برۃ الصنعانی، ہشام بن ابراہیم ابو الولید المخزومی، موسیٰ بن جعفر بن ابی کثیر، عبدالقدوس بن حبیب، مجاہد:

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے انکو فرمایا: اے لڑکے! کیا میں تجھے ایک ہدیہ نہ کروں؟ کیا میں تجھے ایک بخشش نہ کروں؟ کیا میں تجھے ایک عطیہ نہ دوں؟ ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیوں نہیں یا رسول اللہ! پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: رات دن میں ایک مرتبہ چار رکعت یوں ضرور پڑھ! سورہ فاتحہ اور سورۃ پڑھنے کے بعد "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" چند مرتبہ پڑھ پھر رکوع کر اور اس میں (تسبیح کے بعد) دس مرتبہ اسکو پڑھ پھر کھڑے ہو کر (تحمید کے بعد) دس مرتبہ پڑھ۔ پھر ہر رکعت میں اسی طرح کر۔ آخری رکعت میں تشہد کے بعد لیکن سلام سے پہلے یہ دعا پڑھ:

اللهم انی اسئلک توفیق اهل الهدی، واعمال اهل الیقین، ومناصحة اهل التوبة، وعزم اهل الصبر، وجد اهل الخشیة، وطلبة اهل الرغبة، وتعبد اهل الورع، وعرفان اهل العلم، حتی اخافک. اللهم انی اسئلک مخافة تحجزنی عن معاصیک، وحتی اعمل بطاعتک عملا استحق به رضاک، وحتی اناصحک فی التوبة خوفا منک، وحتی اخلص لک النصیحة حیاء منک، وحتی اتوکل علیک فی الأمور حسن الظن بک سبحان خالق النور.

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہدایت یافتہ لوگوں جیسی توفیق کا، اہل یقین کے اعمال کا، اہل توبہ کے خلوص کا، صابرین کے عزم کا، اہل خشیت کی سعی و کوشش کا، اہل شوق کی طلب کا، پرہیزگاروں کی عبادت کا، اہل علم کی معرفت کا، جس سے میں تجھ سے ڈرنے لگوں..... اے اللہ میں تجھ سے ایسا خوف مانگتا ہوں جو مجھے تیری تمام نافرمانیوں سے باز رکھے۔ اور جس کے طفیل میں تیری ایسی فرمانبرداری کروں کہ تیری رضا کا سزاوار ہو جاؤں۔ اور اس خوف کی بدولت میں تجھ سے خالص اور سچی توبہ مانگوں اور تجھ سے خالص تیرے لئے محبت کروں۔ اور تجھ سے نیک خواہشات رکھتے ہوئے تجھ پر کامل بھروسہ کرنے لگوں بے شک پاک ہے تو اے نور کو پیدا کرنے والے![1]

۱ سنن الترمذی ۲۳۳۷، وسنن ابن ماجة ۳۱۱۷، ومسند الامام احمد ۲۵۵/۵، والمستدرک ۴/۱۲۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۲۳۲، وزوائد الزهد للامام احمد ۱۱، والزهد لابن المبارک ۵۲، والأمالی للشجری ۲/۲۰۱، العلل المتناهیة لابن الجوزی ۲/۱۳۷، والاسرار المرفوعة ۳۸۳، وفیض القدیر ۲/۲۲۷.

ابن القطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی طرف اس روایت کی نسبت غلط ہے۔ المنار میں ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ اس کو عبدالقدوس نے بر علی بن زید نے روایت کیا ہے اور وہ قاسم سے روایت کرتے ہیں اور یہ دونوں ضعیف ہیں۔ امام حاکم کے اس روایت کو صحیح قرار دینے پر علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے اس پر گرفت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ روایت منکر میں اپنی مثل آپ ہے۔ حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں امام ترمذی اور امام ابن ماجہ دونوں نے اسکو ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث قابل صحت نہیں ہے سا کیونکہ اس کے رواۃ مجہول اور ضعیف ہیں بلکہ ممکن ہے کہ یہ روایت اگلی خود ساختہ ہو۔

اس کے بعد آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابن عباس! جب تو یہ کرے گا اللہ پاک تیرے تمام گناہ معاف کردے گا چھوٹے بڑے، نئے پرانے، پوشیدہ وعلانیہ، جان بوجھ کر کئے ہوئے اور بھول سے کئے ہوئے ہر طرح کے گناہ معاف کردے گا۔[1]

حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کے خاص اولیاء مخلوق خدا کی طرف خدا کے سفیر ہوتے ہیں۔ حق نے ان کو اپنا اسیر اور گرویدہ بنا رکھا ہے۔ ہجر وفراق نے انکو مضطرب کردیا ہے۔ بے چینی اور حیرانی نے انکو پراگندہ حال کردیا ہے۔

۵۹۔ حضور ﷺ کی معاذؓ بن جبل کو نصائح...... عباس بن محمد الکنانی، ابو الحریش الکلابی، علی بن یزید بن بہرام، عبد الملک بن ابی کریمۃ، ابی حاجب، عبد الرحمن بن غنمؓ حضرت معاذؓ بن جبل سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! مؤمن بندہ حق کا اسیر ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس پر نگہبان مقرر ہے۔ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں، شکم، شرمگاہ حتی کہ اسکا پلکیں جھپکانا، مٹی کے ریزوں کے ساتھ اس کا کھیلنا اور آنکھوں میں سرمہ لگانا الغرض اس کی ہر حرکت پر نگہبان فرشتہ مقرر ہے۔ مؤمن کا قلب مامون نہیں ہوتا، اسکے اعضاء وجوارح پرسکون نہیں ہوتے اور اس کا اضطراب اور بے چینی ختم نہیں ہوتی۔ وہ صبح وشام موت کی تلوار اپنے سر پر لٹکی دیکھتا ہے۔ پس تقویٰ اسکا ہمنشین ساتھی ہے۔ قرآن اس کا رہبر ورہنما ہے۔ خوف خدا اس کی حجت ہے۔ شرافت اس کی سواری ہے۔ تدبیر واحتیاط اسکی ساتھی ہے۔ خشیت الٰہی اسکا شعار ہے۔ نماز اس کے لئے جائے پناہ ہے۔ روزہ اس کے لئے ڈھال ہے۔ صدقہ اس کی آزادی (کا پروانہ) ہے۔ سچائی اس کی وزیر ہے۔ حیاء اس کی سرپرست ہے۔ ان تمام چیزوں کے پیچھے اس کا پروردگار گھات لگائے ہوئے ہے (اور وہ اس کی ہر ہر حرکت پر نگران ہے)۔

اے معاذ! قرآن نے مؤمن کو بہت سی خواہشات نفس اور شہوات سے قید میں کر رکھا ہے۔ اس کے اور اس کی ہلاکت خیزیوں کے درمیان حائل ہو کر اسکو مرضیات الٰہی کی طرف لے جارہا ہے۔ اے معاذ! میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔ اور تجھے ان باتوں سے منع کرتا ہوں جن سے مجھے جبرئیل نے منع کیا۔ پس میں تجھے قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ خدا نے جو تم کو دیا ہے اس کے ساتھ کوئی اور تم سے زیادہ سعادت مند ہو جائے۔[2]

۶۰۔ ابو عمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، محمد بن یحییٰ بن عبد الکریم، حسین بن محمد، ابی عبد اللہ القشیری، ابی حاجب، عبد الرحمن، معاذ مثلہ وعن غالب بن شبرعن معاذ مثلہ وعن مکحول عن عبد الرحمن بن غنم عن حضرت معاذؓ مذکورہ تین سلسلہ اسناد سے بھی اس کے مثل روایت مروی ہے۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اولیاء اللہ حق کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ اور حق کے ساتھ ہی ان کا مرنا جینا ہوتا ہے۔ حق کے سوا مخلوقات سے اعراض کرتے ہیں اور حق میں مشغول ہو کر تسلی پاتے ہیں۔

۶۱۔ تین باتیں ایمان کی مٹھاس ہیں...... عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، اخبرنی قتادۃ، حضرت انسؓ بن مالک نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تین باتیں جس شخص میں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت پالے گا۔ اللہ اور اس کا رسول ہر چیز سے زیادہ اس کے نزدیک محبوب ہوں۔ اس کو تنور آتش کیا جانا اس سے کہیں زیادہ محبوب ہو کہ وہ کفر میں پڑے جبکہ اللہ نے اس کو کفر سے نکال لیا ہے۔ اور یہ کہ جس سے بھی محبت کرے محض اللہ کے لئے کرے۔[3]

۱۔ الترغیب والترہیب ۱/۴۷، واتحاف السادۃ المتقین ۳/۴۷۷، ومجمع الزوائد ۸/۲۸۲، وکنز العمال ۲۱۵۴۹.

۲۔ تفسیر ابن کثیر ۸/۳۱۹ واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۲۵، ۱۰۳.

۳۔ صحیح البخاری ۱/۱۰، ۱۲، ۹/۲۵، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۶۷، وسنن النسائی ۸/۹۴ ومسند الامام احمد ۳/۱۰۳، ۱۷۴، ۲۳۰، وموارد الظمآن ۲۸۵، ومصنف عبد الرزاق ۲۰۳۲۰، وفتح الباری ۱/۶۰، ۷۲، واتحاف السادۃ المتقین ۵/۵۴۷، والترغیب والترہیب ۳/۱۲، وسنن ابن ماجۃ ۴۰۳۳.

۶۲- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو احمد، عبدالوہاب، ایوب، ابی قلابۃ، حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

تین باتیں جس شخص میں پائی جائیں وہ ایمان کی لذت پائے گا یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں۔ کسی سے محبت کرے تو اللہ ہی کے لئے کرے۔ اور اسلام کی دولت ملنے کے بعد کفر میں جانا ایسا ہی ناگوار ہو جیسا کہ آگ میں جانا ناگوار ہوتا ہے۔[1]

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ وغیرہ کی روایات سے واضح ہوتا ہے کہ تصوف احوال شاقہ اور پاکیزہ اخلاق کا نام ہے (کیفیات والے) احوال صوفیاء کو اپنی تختیوں اور جانفشانیوں کا اسیر بنا لیتے ہیں۔ وہ لوگ اخلاق کا علم حاصل کرتے ہیں اور انکو اپنی زندگی کا اسوہ بنا لیتے ہیں۔ حق کی خدمت خلوص کے ساتھ بجالاتے ہیں۔ حیرت اور شک کے راستوں سے دور رہتے ہیں۔ حق سے انقطاع اور وقفے سے محفوظ رہنے کی سعی کرتے ہیں۔ حق جل شانہ کے ساتھ ہی انس حاصل کرتے ہیں۔ اسی کے ساتھ آرام اور سکون پاتے ہیں پس وہ لوگ دلوں کے بادشاہ ہیں۔ اپنے نور فراست کے ساتھ امور غیب میں جھانکتے ہیں۔ محبوب ذات کبریاء کا مراقبہ کرتے ہیں۔ حق سے منحرف شخص کا راستہ چھوڑ دیتے ہیں۔ حق کے لئے جنگ کرتے ہیں۔ وہ صحابہ اور تابعین کی راہ کے راہرو ہیں۔ اور ان لوگوں کے ہم سفر ہیں جو انکی راہ پر گامزن ہیں جو ظاہر لبد حال ہیں۔ بجا و خفاء کے راز جانتے ہیں۔ اخلاص اور ریاء کے درمیان تمیز رکھتے ہیں۔ چھوٹے بڑے وساوس اور عزم و نیت کی باریکیوں سے آگاہ ہیں۔ وہ لوگ دل کے بھیدوں کا محاسبہ کرنے والے ہیں۔ رازوں کے امین ہیں۔ نفوس امارہ کی مخالفت پر کمربستہ ہیں۔ غور و فکر اور ذکر واذکار کے ساتھ شیطان وسوسہ انداز سے بچتے ہیں۔ قرب حق کا حصول چاہتے ہیں۔ اور راہ حق کی جدوجہد میں سستی و کمزوری سے احتراز کرتے ہیں۔

ان نفوس قدسیہ کی عزت و حرمت کی اہانت دین سے عاری شخص ہی کرتا ہے۔ انکے احوال کا دعوی بیوقوف شخص کرتا ہے۔ اور انکے عقیدے کو عالی ہمت شخص اپناتا ہے۔ اور ان کی دوستی کا ہاتھ مضبوط شخص پکڑتا ہے۔ پس یہ لوگ آفاق کے سورج ہیں۔ انکی زیارت کیلئے گردنیں اٹھی ہوتی ہیں۔ انہی نفوس قدسیہ کی ہم اقتداء کرتے ہیں اور مرتے دم تک انہی کی طرف دوستی اور محبت کا ہاتھ بڑھاتے رہیں گے۔ حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اب ہم ہر اس صحابی کا ذکر کرتے ہیں جو کسی بھی واقعے اور اچھی صفت کے ساتھ مشہور ہے فتور اور کسل مندی سے محفوظ ہیں۔ اچھی یادگاریں اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ حق کی راہ سے کوئی تعب اور ملال اسکو منحرف کرنے والی نہیں ہے۔ چنانچہ مہاجرین میں سے سب سے پہلے رئیس المہاجرین کے ذکر کے ساتھ ان صفحات کو منور کرتے ہیں۔

نوٹ: مصنف ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ تمام بزرگوں کو سلسلہ وار ذکر فرمائیں گے۔ سب سے پہلے ایک نمبر سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ذکر خیر شروع ہوگا اور آخر کتاب تک چھ سو اٹھاسی ۶۸۸ بزرگان دین کے اقوال اور عبرت خیز واقعات بیان کریں گے سب سے آخر میں حضرت محمد بن الحسین الخشوعی رحمہ اللہ کا ذکر ہوگا۔

مقدمہ مصنف تمام شد

محمد اصغر غفرو اللہ

---

[1] صحیح البخاری ۱/۱۰، ۱۲، ۰۰، ۹/۲۵، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۶۷، وسنن النسائی ۸/۹۴ ومسند الامام أحمد ۳/۱۰۳، ۱۷۴، ۲۳۰، وموارد الظمآن ۲۸۵، ومصنف عبد الرزاق ۲۰۳۲۰، وفتح الباری ۱/۶۰، ۷۲، واتحاف السادة المتقين ۵/۵۴۷، والترغيب والترهيب ۴/۱۳، وسنن ابن ماجة ۴۰۳۳.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ[۱]

حضرت ابوبکر صدیقؓ سابق بالتصدیق ملقب بالعتیق اور من جانب اللہ مؤید بالتوفیق ہیں۔ حضر و سفر میں حضور ﷺ کے رفیق ہیں۔ زندگی کے ہر موڑ پر مہربان دوست ہیں..... بلکہ موت کے بعد بھی روضہ اطہر میں آپ ﷺ کے انیس ہیں۔ خدائے ذوالجلال نے اپنے مقدس کلام میں فخر کے ساتھ آپکو یاد فرمایا جسکی وجہ سے آپ کو تمام لوگوں پر فوقیت حاصل ہوئی اور رہتی دنیا تک آپ کے شرف و بزرگی کا علم بلند رہے گا۔ آپؓ کی بلندی تک کوئی صاحب طاقت و بصارت نظر نہیں اٹھا سکتا۔ پروردگار اپنے مقدس کلام میں فرماتا ہے:

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ (سورۃ توبہ ۴۰)

(ابوبکر صدیقؓ) دو میں سے دوسرا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے۔

اسی طرح آپؓ کے بارے میں فرمانِ الٰہی ہے:

لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ

تم میں سے کوئی اس شخص کا ہمسر نہیں ہو سکتا جس نے فتح سے پہلے (راہ خدا میں) خرچ کیا اور قتال کیا۔

اس طرح کی بہت سی آیات و احادیث ہیں جو روز روشن کی طرح عیاں ہیں اور آپ کی فضیلت و منقبت پر دلالت کرتی ہیں۔ ہر صاحب فضل پر آپکی فضیلت بلند ہے۔ ہر مقابل اور حریف پر آپ فائق ہیں۔ تمام حالات میں آپ کی انفرادیت قائم رہی۔ جب جب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپؓ کو راہِ حق کی طرف بلایا تو آپ نے فوراً لبیک کہا۔ اور سب کچھ راہِ خدا میں پروانہ وار لٹا کر مال و متاع سے خالی ہو گئے۔ توحید الٰہی کو قائم کرنا آپ کا ہدف اور نشانِ منزل تھا۔ جس کی وجہ سے پریشانیوں اور مصیبتوں نے آپ کو ہدف بنا لیا۔ دھن دولت سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر زاہد بن گئے اور مخلوق سے منہ موڑ کر حق کی راہ پر چل پڑے۔

تصوف کی حقیقت بھی یہی ہے کہ ہزار راستوں کو چھوڑ کر حق کی رسی کو تھام لیا جائے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۲۶/۹، ۲۸، والاصابة ۴۸۰۸، والكامل لابن الأثير ۱۶۰/۲، وتاريخ الطبري ۲۶/۴، وصفة الصفوة ۸۸/۱، وتاريخ الخطيب ۲۶/۲، وتاريخ الخميس ۱۹۹/۲، والرياض النضرة ۱۸۷،۴۴، ومنهاج السنة ۱۱۸/۴، والبدء والتاريخ ۷۶/۵، والاعلام ۱۰۲/۴۔

۶۳-حضور ﷺ کی وفات کا واقعہ..... مصنف ابو نعیم احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں ابو بکر بن خلاد نے، انہیں احمد بن ابراہیم بن ملحان نے، انہیں یحیٰ بن بکیر نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں ہمیں لیث بن سعد نے عقیل سے روایت کیا انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی ہے کہ:

جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور حضرت عمرؓ لوگوں کو خطاب کر رہے تھے اس وقت حضرت ابو بکرؓ تشریف لائے اور حضرت عمرؓ کو فرمایا: بیٹھ جاؤ اے عمر! لیکن حضرت عمرؓ نے شدت جذبات کی وجہ سے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے پھر انکو بیٹھنے کا فرمایا پھر حضرت ابو بکرؓ نے شہادت دی اور لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

امابعد! تم میں سے جو شخص (محمد رسول اللہ ﷺ) کی عبادت کیا کرتا تھا وہ سمجھ لے کہ بے شک محمد وفات پا گئے ہیں۔ اور جو شخص اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا تو اسے جان لینا چاہیے کہ اللہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افئن مات أو قتل انقلبتم على اعقابكم (۴ پ آل عمران ۱۴۴)

اور محمد (ﷺ) تو صرف (خدا کے) پیغمبر ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں۔ بھلا اگر یہ مر جائیں یا مارے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ (اور مرتد ہو جاؤ گے) اور جو الٹے پاؤں پھرے گا تو خدا کا کچھ نقصان نہیں کر سکے گا۔ اور خدا شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں اللہ کی قسم: لوگ ایسے محسوس ہو رہے تھے گویا انہوں نے یہ آیت مبارکہ پہلے کبھی سنی نہیں تھی حضرت ابو بکرؓ نے تلاوت کی تو انکو معلوم ہوا۔ پھر تمام لوگوں نے اس آیت مبارکہ کو پلے باندھ لیا اس کے بعد ہم کسی بشر کو اس کے علاوہ کچھ تلاوت کرتے نہ سنتے تھے۔

ابن شہاب راوی فرماتے ہیں: مجھے حضرت سعید بن المسیب تابعی رحمہ اللہ نے خبر دی کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا:

اللہ کی قسم! میں نے ابو بکرؓ کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا تو میں (شدت غم سے) گھٹنوں کے بل گر گیا اور میرے قدموں نے میرا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا اور میں زمین بوس ہو گیا اور مجھے یقین آ گیا کہ رسول اللہ ﷺ انتقال فرما گئے ہیں۔ (انا لله وانا اليه راجعون)

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو بکرؓ عزت و وفاداری کے پیکر انسان تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف کی حقیقت: بندہ کا یکتا و تنہا ذات کے ساتھ یکتا و تنہا رہ جانا ہے۔

۶۴-سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروۃ ابن الزبیرؓ کے سلسلۂ سند کے ساتھ حضرت عائشہؓ سے منقول ہے وہ فرماتی ہیں:

جب قریش نے ابن الدغنہ کی ذمہ داری حضرت ابو بکرؓ کے متعلق قبول کر لی تو قریش ابن الدغنہ کو بولے کہ: ابو بکر کو کہو کہ وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کیا کرے۔ اپنے گھر میں جتنی چاہے نماز پڑھے اور جتنا چاہے قرآن پڑھے۔ اور ہم کو ایذاء نہ دے اور اپنے گھر کے علاوہ کہیں نماز کا اعلان (اذان) بھی نہ کیا کرے۔ لہٰذا حضرت ابو بکرؓ نے اس پر عمل کیا اور اپنے گھر کے صحن میں (جائے نماز یعنی عارضی مسجد) بنالی۔ اسی میں نماز پڑھتے اور قرآن کریم کی تلاوت فرماتے۔ یہاں بھی مشرکین کی عورتیں اور بچے آپ کے ارد گرد جمع ہونے لگے۔ وہ آپ کے قرآن پڑھنے کو سنتے اور تعجب کرتے اور آپ کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہتے۔ حضرت ابو بکر قرآن پڑھتے تو آپ اپنے آنسوؤں کو نہ روک پاتے اور رو پڑتے تھے۔

اس چیز سے قریش مکہ کو پھر خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں انکے بیوی بچے کلام الٰہی کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔ لہذا انھوں نے دوبارہ ابن الدغنہ کو پیغام دے کر بلوایا اور ابو بکرؓ کے پاس بھیجا۔ ابن الدغنہ حضرت ابو بکرؓ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے: اے ابو بکر! آپ جانتے ہیں میں نے آپکی ذمہ داری قبول کی ہے۔ لہذا آپ یا تو اسی پر بس کردیں یا میرا ذمہ چھوڑ دیں۔ کیونکہ مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ عرب لوگ میرے ہوتے ہوئے ذمہ کی رسوائی سنیں۔

حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: میں تیرا ذمہ تجھے لوٹاتا ہوں اور اللہ اور اسکے رسول کے ذمہ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ ان دنوں رسول اللہ ﷺ مکہ میں تھے۔

۶۵-عبداللہ بن محمد، احمد بن علی بن الجارود، عبداللہ بن سعید الکندی، عبداللہ بن ادریس الخولانی، حسین بن محمد، حسن، حمید، جریر، ابو اسحٰق الشیبانی، ابی بکر بن ابی موسیٰ، اسود بن ہلال کے سلسلۂ سند کے ساتھ مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے اپنے ساتھیوں کو فرمایا: ان دو آیتوں کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا (الاحقاف ۱۳)

جن لوگوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے پھر اس پر ڈٹ گئے۔

والذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم (الانعام ۸۲)

اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہیں ملایا۔

لوگوں نے جواب دیا: اللہ ہمارا رب ہے اور اس پر مضبوط ہو گئے اور دوسرا دین اختیار نہیں کیا۔ اور نہ اپنے ایمان کو گناہ کے ظلم کے ساتھ ملایا۔

حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: تم نے ان آیتوں کو غیر محل پر محمول کیا ہے۔ ان آیتوں کا مطلب ہے انھوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر کسی اور کی طرف التفات نہیں کیا۔ اور اپنے ایمان کو شرک کے ظلم کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا۔

مؤلف شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیقؓ دنیا کی رنگینیوں سے دور اور آخرت کی یاد میں منہمک رہنے والے تھے۔

تصوف دنیا سے کنارہ کشی اور اس کے مال و متاع سے بے التفاتی کا نام ہے۔

۶۶-احمد بن اسحٰق، ابو بکر بن ابی عاصم، حسن بن علی و فضل بن داؤد، عبدالصمد بن عبدالوارث، عبدالواحد بن زید، اسلم، مرۃ الطیب، زید بن ارقم کے سلسلۂ سند کے ساتھ مروی ہے کہ:

حضرت ابو بکرؓ نے پانی طلب فرمایا: آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں پانی اور شہد ملا ہوا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے پینے کی غرض سے اسکو منہ کے قریب کیا لیکن پھر آپ رو پڑے اور مجلس میں دیگر حاضرین بھی رو پڑے۔ آپ چپ ہو گئے لیکن لوگوں کے آنسو نہ تھمے تو آپ پر بھی دوبارہ گریہ طاری ہو گیا۔ لوگوں کو خیال آیا کہ اس کیفیت میں تو آپ سے رونے کی وجہ بھی نہیں پوچھی جا سکے گی لہذا وہ خاموش ہوئے تو حضرت ابو بکرؓ کو بھی قدرے سکون میسر ہوا۔ پھر لوگوں نے دریافت کیا: کس چیز نے آپ کو رلایا؟

حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ کسی غیر مرئی چیز (ان دیکھی شئی) کو اپنے سے دور کررہے تھے اور فرمارہے تھے: پرے ہٹ اپرے ہٹ! حالانکہ میں انکے ساتھ کسی اور کو نہ دیکھ پاتا تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کسی شئی کو اپنے سے دور فرما رہے تھے جبکہ مجھے آپ کے ساتھ کوئی شئی نظر نہیں آرہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دنیا تھی جو میرے سامنے بن سنور کر آئی تھی۔ میں نے اس کو کہا مجھ سے ہٹ جا تو وہ ہٹ گئی اور کہنے لگی: اللہ کی قسم! آپ تو مجھ سے بچ گئے، لیکن آپ کے بعد آنے والے مجھ سے نہ بچ سکیں گے۔ حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں: اسی سے مجھے خوف پیدا ہوا کہ وہ مجھ پر غالب ہو گئی ہے اور اسی بات نے مجھے رلا دیا۔[۱]

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۸/ ۸۱، و کنز العمال ۸۵۹۸۱۔

شیخ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکرؓ راہ حق میں جدوجہد سے نہ تھکتے تھے اور حدود الٰہی سے تجاوز نہ کرتے تھے۔
قول: تصوف راہ طریقت میں مالک الملک کی طرف مسلسل جدوجہد کا نام ہے۔

۶۷- ابوبکر صدیقؓ کا کھایا ہوا کھانا قے کرنا...... ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، یعقوب بن سفیان، عمرو بن منصور المصری، عبدالواحد بن زید اسلم الکوفی، مرۃ الطیب کے سلسلہ سند کے ساتھ حضرت زید بن ارقم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایک غلام تھا جو کما کر لاتا تھا۔ ایک رات وہ آپ کے پاس کچھ کھانا لایا۔ آپ نے اس میں ایک لقمہ لیا۔ غلام نے کہا: کیا بات ہے آپ ہر رات سوال کرتے تھے آج آپ نے سوال نہیں کیا؟ (کہ یہ کھانا کہاں سے لائے؟) حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: بھوک نے مجھے نڈھال کر رکھا تھا۔ تم بتاؤ کہاں سے لائے یہ؟ عرض کیا: میں نے زمانہ جاہلیت میں کسی کیلئے تعویز اور جھاڑ پھونک کیا تھا۔ انہوں نے مجھے کچھ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ آج جب میں انکے پاس سے گزرا تو انکے ہاں شادی کا کھانا تیار تھا۔ لہذا اس میں سے انہوں نے مجھے بھی دیدیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کر دیتا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ منہ میں ڈالا اور کھایا ہوا قے کرنے لگے۔ لیکن وہ نکل نہ رہا تھا۔ کسی نے کہا یہ پانی سے نکلے گا۔ آپ نے پانی کا برتن منگوایا اور پانی پی پی کر قے کرنے کی کوشش کرتے رہے حتی کہ اسکو باہر پھینک دیا۔ پھر آپ کو کسی نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے یہ (تکلیف) اس لقمے کی نحوست سے پہنچی۔ آپؓ نے فرمایا: اگر یہ لقمہ میری جان لے کر نکلتا تب بھی میں اسکو نکالتا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے:

ہر جسم جس نے حرام سے پرورش پائی جہنم اس کے لئے زیادہ مستحق ہے۔[1]

اس سے مجھے خوف ہوا کہیں میرے جسم کی معمولی پرورش بھی اس لقمے سے نہ ہو جائے۔

عبدالرحمن بن القاسم نے اپنے والد قاسم سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اسکے مثل روایت کیا ہے۔

منکدر بن محمد بن المنکدر نے اپنے والد محمد سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

حضرت شیخ مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکرؓ مشکل کاموں میں سبقت فرماتے تھے کیونکہ ان میں ثواب کی امید زیادہ کی جاتی ہے۔

تصوف خدا کے وصل و شوق کی گرمی میں راحت و سکون پانے اور محبوب سے ملنے کی آس رکھنے میں ہے۔

۶۸- محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، ولید بن کثیر، ابن تدرس، اسماء بنت ابی بکرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے ایک پکارنے والا آل ابی بکر کے پاس آیا۔ اس نے ابوبکرؓ کو کہا اپنے ساتھی (محمد ﷺ) کی خیر خبر لو۔ آپ فوراً ہمارے پاس سے نکلے۔ آپ کے بالوں کی مینڈھیاں بنی ہوئی تھیں۔ آپ مسجد میں داخل ہوئے اور یہ کہہ رہے تھے: افسوس تم لوگوں پر! کیا تم ایسے شخص کے قتل کے درپے ہو جو کہتا ہے: اللہ میرا رب ہے۔ حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے کھلی نشانیاں لیکر آیا ہے پس لوگ رسول اللہ ﷺ (کو مارنے) سے ہٹ گئے اور ابوبکرؓ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ ہماری طرف لوٹے تو آپ کا حال یہ تھا کہ آپؓ بالوں کے جس حصے پر ہاتھ پھیرتے وہ آپ کے ہاتھ میں آجاتے اس حالت میں بھی آپؓ کی زبان پر یہ مبارک کلمات جاری تھے تبارکت یا ذالجلال والاکرام تبارکت یا ذالجلال والاکرام۔ اے ذوالجلال والاکرام تیری ذات بابرکت ہے۔ اے ذوالجلال والاکرام تیری ذات بابرکت ہے۔

[1] اتحاف السادۃ المتقین ۲۲۶/۵، ۸/۶، ۱۰۰، وکشف الخفا ۱۷۶/۲. وکنز العمال ۹۲۵۹، ۳۵۶۹۵، والدر المنثور ۲۸۴/۲، والجامع الصغیر ۶۲۹۶، وفیض القدیر ۱۸/۵.

اس میں ایک راوی عبدالواحد بن زید ہے جس کو محدثین نے متروک قرار دیا ہے۔ جس کی بناء پر یہ روایت اس سند کے ساتھ محل کلام ہے۔

حضرت شیخ مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکرؓ بڑی چیز (آخرت) کے بدلے میں حقیر چیز (دنیا) کو قربان فرمادیا کرتے تھے۔

قول: تصوف اپنی تمام کوششوں کو نعمتوں کے مالک کے لئے وقف کردینا ہے۔

۶۹-ابوبکر صدیقؓ کی سخاوت.....علی بن احمد بن علی المصیصی، ابوعطاء محمد بن ابراہیم بن صلت الطائی، داؤد بن معاذ، عبدالوارث بن سعید بن یونس بن عبید کے طریق سے حضرت حسن بصریؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں صدقہ لیکر حاضر ہوئے اور اس کو مخفی رکھا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میری طرف سے صدقہ ہے۔ اور بارگاہ الٰہی کے لئے میرے ہاں اور بھی ہے۔ پھر حضرت عمرؓ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں صدقہ لے کر حاضر ہوئے لیکن اسکو ظاہر کردیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میری طرف سے صدقہ ہے اور اللہ کے ہاں میرے لئے اس کا بدلہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

اے عمر! تم نے بغیر تانت کے اپنی کمان کو چلہ چڑھانے کی کوشش کی ہے۔

تم دونوں کے صدقے کے درمیان ایسا ہی فرق ہے جیسا کہ تمہاری باتوں کے درمیان فرق ہے۔[1]

حضرت زید بن اسلم نے اپنے والد اسلم کے حوالے سے حضرت عمرؓ سے اسکے مثل نقل فرمایا ہے۔

۷۰-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوبکر اعمی، ہیثم بن عثمان، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابونعیم، ہشام بن سعد، زید بن ارقم، حضرت زید بن ارقم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال تھا میں نے کہا اگر میں کبھی ابوبکر سے سبقت حاصل کرسکتا ہوں تو آج میں ان سے سبقت حاصل کرکے رہوں گا۔

لہٰذا اس خیال کے تحت میں اپنا نصف مال لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ سو میں نے عرض کیا: اتنا ہی اور ہے۔

جبکہ حضرت ابوبکرؓ اپنے پاس موجود سارا مال لے کر حاضر خدمت ہوگئے۔ ان سے بھی رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ ابوبکرؓ نے فرمایا ان کے لئے میں اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں نے کہا میں کبھی بھی آپؓ سے کسی چیز میں سبقت حاصل نہیں کرسکتا۔[2]

عبداللہ بن عمر العمری رحمہ اللہ نے نافع عن ابن عمرؓ عن عمرؓ کے طریق سے اسکو روایت کیا ہے۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکرؓ اصفیاء کی صف میں سب سے آگے اور بھائی چارگی میں سب سے زیادہ اخوت پسند تھے۔

قول: تصوف شوق الٰہی میں اطاعت کا طوق گلے میں ڈالنا اور دلوں کی صفائی میں دنیا کی آلودگیوں سے انکو صاف کرنا ہے۔

۷۱-غار ثور کا واقعہ.....عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن العباس بن ایوب، احمد بن محمد بن حبیب المکاوب، ابومعاویہ، ہلال بن عبدالرحمٰن، عطاء بن ابی میمونہ، ابومعاذ، حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ جب غار (ثور) والی رات کا قصہ پیش آیا تو حضرت ابوبکرؓ نے عرض

۱۔ کنز العمال ۳۲۶۳۳، ۳۵۶۶۶، والجامع الکبیر للسیوطی ۱/۹۷۰۔

۲۔ سنن الترمذی ۳۶۷۵، وسنن ابی داؤد ۱۶۷۸، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۴/۱۸۱، واتحاف السادۃ المتقین ۴/۱۰۳، ۲/۵۲، وتاریخ الاصبہان ۲/۳۵۶، وتفسیر ابن کثیر ۸/۹۔

کیا: یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں غار میں پہلے داخل ہو کر سانپ یا کوئی اور موذی شئے ہو تو اس کا بندوبست کرلوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا جاؤ۔ لہذا حضرت ابوبکرؓ غار میں داخل ہو کر اپنے ہاتھوں سے (سوراخوں کو) تلاش کرکے بند کرنے لگے۔ جہاں کہیں کوئی بل وغیرہ دیکھتے کپڑا پھاڑ کر اس کا منہ بند فرمادیتے حتی کہ سارا کپڑا اس کام آ گیا۔ لیکن ایک سوراخ باقی رہ گیا۔ وہاں حضرت ابوبکرؓ نے اپنے پاؤں کی ایڑی رکھ دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ اندر داخل فرمایا۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں جب صبح نمودار ہوئی تو حضور ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ سے دریافت فرمایا: اے ابوبکر! تمہارا کپڑا کہاں ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے کپڑے کا ماجرا سنایا تو حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور بارگاہ الٰہی میں دعا کی اے اللہ قیامت کے روز ابوبکر کو جنت میں میرے درجے میں جگہ عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اللہ نے تمہاری دعا قبول کرلی ہے۔[1]

۷۲- محمد بن احمد بن محمد الوراق، ابراہیم بن عبداللہ بن ایوب المخرمی، سلمۃ بن حفص السعدی، یونس بن بکیر، محمد بن اسحق، ہشام بن عروۃ، یحیی بن عباد بن عبداللہ بن الزبیر، عن ابیہ عباد بن عبداللہ بن زبیر...... حضرت اسماءؓ بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ جب حضور ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ نے حج کیا تو ابوبکرؓ کا مال حضور ﷺ کے دست تصرف میں تھا۔

۷۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، مصعب الزبیری، مالک بن انس، زید بن اسلم اپنے والد اسلمؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ حضرت ابوبکرؓ کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر کھینچ رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: رک جاؤ۔ اللہ آپ کی مغفرت فرمائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اس نے مجھے ہلاکتوں میں ڈال دیا ہے۔

۷۴- عبدالرحمن بن الحسن، ہارون بن اسحق، عبدۃ، اسماعیل بن ابی خالد، طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا فرمان ہے: خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو نانات میں مرا، پوچھا گیا نانات کیا ہے؟ فرمایا اوائل اسلام (کی تکالیف کے زمانے) میں۔

۷۵- عبدالرحمن بن الحسن، ہارون بن اسحق، ابو معاویہ، الاعمش، حضرت ابوصالح سے مروی ہے کہ جب خلافت ابوبکرؓ میں اہل یمن کا وفد آیا اور انہوں نے قرآن سنا تو اہل وفد رو پڑے۔ راوی کہتے ہیں: اس پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اسی طرح (اوائل اسلام میں) ہمارا حال تھا پھر قلوب پر سختی طاری ہو گئی۔

صاحب حلیہ فرماتے ہیں قست القلوب کے معنی دل مضبوط ہو گئے اور اللہ کی معرفت پر مطمئن ہو گئے۔

حضرت ابوبکرؓ کے الفاظ ہیں "ھکذا کنا ثم قست القلوب" مذکورہ دونوں معنی اس سے مراد لئے جاسکتے ہیں (مترجم)

۷۶- حسین بن محمد بن سعید، محمد بن عزیز، سلامۃ بن روح، عقیل، ابن شہاب، عروۃ ابن الزبیر اپنے والد حضرت زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے ایک مرتبہ لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: اے مسلمانوں اللہ عزوجل سے حیا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب میں کھلی فضا میں حاجت کے لئے جاتا ہوں تو خدا سے حیاء وشرم کرتے ہوئے اپنے اوپر کپڑا ڈال لیتا ہوں۔

ابن المبارک رحمہ اللہ نے یونس سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

۷۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، مالک بن مغول، ابی السفر سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ بیمار پڑے تو لوگ آپ کی عیادت کے لئے حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: اگر آپ اجازت دیں تو ہم آپ کے لئے طبیب کا بندوبست کردیں؟ فرمایا: طبیب مجھے دیکھ چکا ہے۔ لوگوں نے استفسار کیا: پھر اس نے کیا تجویز کیا؟ فرمایا: اس نے کہا ہے: انی فعال لما ارید ..... میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۲۵۳/۲، ۶۸/۷، والدر المنثور ۲۴۲/۳، وکنز العمال ۳۲۶۲۵، والجامع الکبیر للسیوطی برقم ۹۹۳۸.

۷۸۔سلیمان بن احمد، ابو الزنباع، سعید بن عفیر، علوان بن داؤد البجلی، حمید بن عبدالرحمن بن عوف، صالح بن کیسان، حمید بن عبدالرحمن بن عوف اپنے والد حضرت عبدالرحمن بن عوف سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکرؓ کے مرض الوفات میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے (جواب کے بعد) فرمایا: میں نے دنیا کو دیکھا وہ متوجہ ہو چکی ہے لیکن ابھی پوری طرح آئی نہیں ہے، عنقریب وہ آجائے گی۔ اور تم ریشم کے پردے بناؤ گے۔ دیباج کے تکیے بناؤ گے۔ اون کے تکیوں اور بستروں سے تکلف محسوس کرو گے، گویا تم سعدان کے کانٹوں کی طرح سمجھو گے۔ اللہ کی قسم تم میں سے کسی کی ناحق گردن ماردی جائے میرے نزدیک یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ وہ دنیا کی اسی تاریکیوں میں بھٹکتا پھرے۔

۷۹۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ولید بن مسلم، الاوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے: کہاں ہیں خوبصورت چہروں والے؟ جو اپنی جوانیوں پر ناز کرتے تھے؟ کہاں ہیں وہ بادشاہ جنہوں نے شہر بنائے اور ان کے گرد فصیلوں کے ساتھ قلعے تعمیر کئے؟ کہاں ہیں وہ فاتحین، کامیابی جنگوں میں جن کے قدم چومتی تھی؟ زمانے نے ان کا نام ونشان مٹا ڈالا اسباب وہ قبروں کے گھور اندھیروں میں پڑے ہیں۔ افسوس! افسوس! نجات! نجات!۔

۸۰۔حضرت ابوبکرؓ کا خطبہ۔۔۔۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، عبدالرحمن بن اسحٰق، عبداللہ القرشی، عبداللہ بن حکیم سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت ابوبکرؓ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اما بعد!

میں تم کو اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور تم کو تاکید کرتا ہوں کہ اس کی حمد وثناء کرو جس کا وہ اہل ہے۔ خدا سے امید وبیم کی حالت میں دعا کرو اور اس سے الحاح وزاری کے ساتھ سوال کرو۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام اور ان کے اہل بیت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا انھم کانوا یسارعون فی الخیرات ویدعوننا رغباً ورھباً وکانوا لنا خاشعین۔ (الانبیاء:۹۰)

یہ لوگ بڑھ چڑھ کر نیکیاں کرتے تھے۔ اور ہمیں امید وخوف سے پکارتے تھے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے۔

پھر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! جان لو اللہ تعالیٰ نے اپنے حق کے بدلے تمہاری جانوں کو گروی رکھ لیا ہے۔ اس پر تم سے ہماری عہد وپیمان بھی لئے ہیں۔ تم سے تھوڑی سی فانی زندگی خرید لی ہے۔ اور باقی رہنے والی بہت سی زندگی تم کو بخش دی ہے۔ یہ تمہارے بیچ اللہ کی کتاب ہے جس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اس کا نور کبھی بجھ نہیں سکتا۔ اس کی بات کی تصدیق کرو۔ اس سے نصیحت حاصل کرو۔ تاریکی کے دن کے لئے اس سے نور بصیرت حاصل کرلو۔ اللہ نے تم کو عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ تم پر کراماً کاتبین نگران مقرر کردیے ہیں۔ جو تم کرتے ہو وہ ان کے علم میں ہے۔ بندگان خدا! جان لو تم ایک مقررہ وقت کی طرف صبح وشام کررہے ہو۔ جس کا علم تم سے مخفی رکھا گیا ہے۔

اگر تم سے ہو سکے کہ تمہاری عمر اس حال میں پوری ہو کہ تم اللہ کے کام میں مشغول ہو تو ایسا ضرور کرو اور یہ اللہ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں ہے لہٰذا تم موت آنے سے قبل بڑھ چڑھ کر نیکی کرتے رہو۔ کہیں برے اعمال پر تمہارا انجام بدنہ ہو جائے۔ بہت سے لوگوں نے اپنی عمریں دوسروں کے لئے داؤ پر لگادیں جبکہ اپنی ذات کو بھول گئے۔ میں تم کو روکتا ہوں کہ تم ان کے مثل نہ بن جانا۔ خبردار! خبردار! نجات! نجات! موت تمہارے تعاقب میں ہے، جو تیزی سے آن دبوچے گی۔

۸۱۔سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید القاسم بن سلام، ازہر بن عمیر، ابو الھذیل، عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ خدارا! اپنے فقر وفاقہ (اور ہر حال) میں اس سے ڈرتے رہو، اور اس کی حمد وثناء کرتے رہو جس کا وہ اہل ہے۔ اس سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے رہو بے شک وہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔

راوی کہتے ہیں اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے گزشتہ عبداللہ بن حکیم کی روایت کی طرح ارشاد فرمایا پھر فرمایا:
جان لو! کہ جو عمل خالصتاً اللہ کے لئے تم نے کیا ہو بس وہی تم نے اپنے رب کی عبادت کی ہے اور اپنے حق کی حفاظت کر لی ہے۔
پس گزرتے دنوں میں اپنے لئے اعمال کا توشہ تیار کر لو۔ اور نوافلوں کا ذخیرہ اکٹھا کر لو۔ پس تمہارے فقر و حاجت کے وقت یہ سب تمہارے کام آئیں گی۔ اے اللہ کے بندو! سوچ بچار تو کرو۔ تم سے پہلے لوگ کل کہاں تھے اور آج کہاں ہیں؟ کہاں ہیں وہ شاہان دنیا؟ جنہوں نے زمین کے سینے کو چاک کیا اور اس پر آبادکاری کی؟ آج ان کا نام و نشان تک نہیں، آج وہ یوں ہیں گویا کبھی تھے ہی نہیں، اور وہ قبروں کی تاریکیوں میں پڑے ہیں۔

فتلک بیوتھم خاویۃ بما ظلموا (النمل ۵۲)

یہ دیکھو ان کے گھر خالی اور ویران پڑے ہوئے ہیں ان کے ظلم کے سبب سے۔

ھل تحس منھم من احد او تسمع لھم رکزا (مریم ۹۸)

کیا تم ان میں سے کسی ایک کو بھی محسوس کرتے ہو یا کسی کی آہٹ بھی سنتے ہو؟

کہاں ہیں تمہارے وہ دوست اور بھائی بند؟ جن کو تم پہچانتے تھے؟ وہ اپنے کیے کو پہنچ گئے۔ کوئی شقاوت کو پہنچا تو کسی نے سعادت پائی۔ اللہ اور اس کی مخلوق میں سے کسی کے درمیان کوئی رشتہ داری یا قرابت نہیں ہے، جس کی وجہ سے وہ خدا سے خیر پالے یا اپنے سے کوئی برائی دفع کرلے۔ اس کا راستہ تو صرف اس کی اطاعت اور اتباع ہے۔ دیکھو وہ نیکی نیکی نہیں ہے، جس کی پاداش جہنم ہو۔ وہ شر شر نہیں ہے جس کا بدلہ جنت ہو۔ بس مجھے یہی کہنا تھا اور میں اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے مغفرت کا طالب ہوں۔

۸۲- سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب بن نجدۃ، ابوالمغیرۃ، جریر بن عثمان، نعیم بن نمحۃ سے منقول ہے، فرماتے ہیں حضرت ابوبکرؓ کے فرمودات خطبہ میں سے ہے:

لوگو! کیا تم کو معلوم ہے تم ایک مقررہ مدت کی طرف صبح و شام کرتے ہوئے پیش قدمی کر رہے ہو؟ پھر آپؓ نے گزشتہ سے پیوستہ عبداللہ بن حکیم والی روایت کے ارشادات بیان فرمائے۔

پھر فرمایا: اس بات میں کوئی خیر نہیں ہے جس سے اللہ کی رضا مطلوب نہ ہو۔ اس مال میں کوئی خیر نہیں ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے۔ اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے، جس کی جہالت اس کی بردباری پر غالب آجائے۔ اور اس شخص میں بھی کوئی خیر (کا ذرہ) نہیں جو اللہ کے بارے میں کسی ملامت زن کی ملامت کی پرواہ کرے۔

۸۳- محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، فطر بن خلیفہ، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سابط سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے حضرت عمرؓ کو بلایا۔ اور فرمایا: اے عمر! اللہ سے ڈر۔ جان لے! اللہ کا کوئی حکم جو دن میں ادا کرنا ضروری ہے اللہ اس کو رات میں قبول نہ فرمائے گا۔ اور رات کا عمل دن میں قبول نہ فرمائے گا۔ اور پروردگار کسی نفل کو قبول نہ فرمائیں گے جب تک فرض ادا نہ کرلیا جائے۔ اور نامۂ اعمال ان لوگوں کا بھاری ہوگا جنہوں نے دنیا میں حق کی اتباع کر کے آخرت میں نیکیوں کا پلہ جھکا لیا۔ اور میزان ان پر غالب آگیا۔ اور قیامت کے دن ان لوگوں کا نامۂ اعمال ہلکا رہ جائے گا جنہوں نے دنیا میں باطل کی اتباع کر کے آخرت میں اپنا نامہ اعمال ہلکا کر دیا اور میزان میں وہ ہلکے رہ گئے۔ اور کل جس میزان میں حق رکھا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ بھاری ہو جائے۔ اور کل جس میزان میں باطل رکھا جائے گا اس پر لازم ہے کہ وہ ہلکی رہے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کا ذکر ان کے اچھے اعمال کے ساتھ کیا ہے اور ان کی سیئات سے درگزر کر لیا ہے، پس جب میں ان کو یاد کرتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہیں ان میں داخل ہونے سے رہ نہ جاؤں اور اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کا ذکر ان کی برائیوں کے ساتھ فرمایا ہے اور ان کی نیکیوں کو ان پر رد کر دیا ہے، سو جب ان کو یاد

کرتا ہوں تو خوف آتا ہے کہیں ان میں شامل نہ ہو جاؤں۔

بندہ کو خدا سے امید اور ڈر دونوں رکھنے چاہئیں، بے جا امیدیں باندھنے سے احتراز کرے اور اس کی رحمت سے مایوس بھی ہرگز نہ ہو۔

سو اگر تو نے میری ان باتوں کو یاد رکھا تو موت سے زیادہ کوئی چیز تجھے اچھی نہ ہوگی اور اگر ان وصیتوں کو ضائع کر دیا تو موت سے زیادہ کوئی چیز تجھے مبغوض نہ ہوگی۔ حالانکہ موت سے تو چھٹکارا نہیں پا سکتا۔

۸۴- عبدالرحمن بن حسن، جعفر بن محمد الواسطی، خالد بن خلد، سلیمان بن بلال، علقمہ بن ابی علقمہ، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں نے ایک مرتبہ (نئے) کپڑے پہنے اور گھر میں آتے جاتے اپنے دامن کو دیکھنے لگی یوں کپڑوں کی طرف میری توجہ مبذول ہوگئی۔ حضرت ابوبکرؓ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! تو جانتی ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے تجھ سے اپنی نظر ہٹالی ہے؟

۸۵- احمد بن السندی، حسن بن علویہ، اسماعیل بن عیسیٰ، اسحٰق بن بشر، ابن سمعان، محمد بن زید، حضرت عروۃ بن زبیرؓ سے مروی ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک مرتبہ میں نے اپنی نئی چادر زیب تن کی اور اس کو دیکھنے لگی، مجھے وہ پسند آگئی، حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: کیا دیکھ رہی ہے اللہ تعالیٰ تجھے نہیں دیکھ رہے۔ میں نے عرض کیا وہ کیوں؟ فرمایا: کیا معلوم نہیں کہ جب کسی بندہ کے دل میں دنیا کی زیب و زینت کی وجہ سے عجب پیدا ہو جائے پروردگار عزوجل اس سے ناراض ہو جاتے ہیں، حتیٰ کہ وہ اس چیز سے الگ ہو جائے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے وہ چادر اتار دی اور صدقہ کر دی، حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: ممکن ہے اب یہ تمہارے اس گناہ کا کفارہ بن جائے۔

۸۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو المغیرۃ، عتبہ، ابو ضمرۃ، حبیب بن ضمرۃ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ایک فرزند کی وفات کا وقت قریب آ گیا، وہ جوان بار بار تکیے کی طرف دیکھ رہا تھا، پھر جب اس کی وفات ہو چکی تو لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ سے عرض کیا: ہم آپ کے بیٹے کو دیکھ رہے تھے کہ وہ تکیہ کی طرف متوجہ ہو رہا ہے۔ پھر لوگوں نے وہ تکیہ اٹھایا تو اس کے نیچے سے پانچ یا چھ دینار برآمد ہوئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی اور (افسوس کے ساتھ) فرمایا: میرا نہیں خیال کہ تیری کھال اس کی (سزا کی) گنجائش رکھتی ہوگی۔

۸۷- ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، محمد بن ہشام، ابو ابراہیم الترجمانی، عاصم بن طلیق، ابن سمعان، ابوبکر بن محمد الانصاری سے مروی ہے حضرت ابوبکرؓ کو کہا گیا اے خلیفۂ رسول! کیا آپ اہل بدر کو (سرکاری کاموں پر) عامل نہیں بنائیں گے؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: میں ان کا مرتبہ دیکھتا ہوں تو مجھے یہ بات ناپسند محسوس ہوتی ہے کہ انکو دنیا (کی آلودگیوں) میں ملوث کروں۔

۸۸- محمد بن احمد بن الحسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عمہ ابوبکر، سعید بن عمر، سفیان، اسماعیل، حضرت قیس سے مروی ہے کہ ابوبکرؓ نے حضرت بلالؓ کو پانچ اوقیہ سونے میں خریدا جبکہ وہ پتھروں سے مارے جاتے تھے۔ فروخت کرنے والوں نے کہا: اگر آپ صرف ایک اوقیہ پر ہی اڑ جاتے تو ہم اس کو ایک اوقیہ کے بدلے بھی فروخت کر دیتے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اگر تم سو اوقیہ سے کم پر رضامند نہ ہوتے تب بھی میں اس کو خرید کر رہتا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ذکر خیر مکمل ہوا۔

(۲) عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امت کے عظیم انسان حضرت عمر فاروقؓ عالی مقام اور بلند شان کے مالک تھے۔ اللہ نے آپ کے ذریعے اپنے حبیب صادق ومصدوق کی دعوت حقہ کو غلبہ عطا فرمایا۔ آپؓ کے ذریعہ حق اور شبہات کے درمیان فرق کیا۔ آپ علیہ السلام کو انکے ذریعے تقویت بخشی۔ حضرت فاروقؓ نے حضور علیہ السلام کے لئے توحید کے میدانوں کو ہموار کیا۔ مصائب کے منہ بند کئے۔ آپؓ کے طفیل دعوتِ اسلام کو سربلندی نصیب ہوئی۔ اللہ کا کلمہ مضبوط ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کو عسکری قوت وشوکت عطا فرمائی جس کی بدولت دنیا میں اسلام کی حکومت راسخ ہو گئی۔ توحید کے لیے مسلمانوں کی پست آواز بلند ہو گئی۔ مسلمان اپنے کمزور حال ہونے کے بعد ثابت قدم اور مضبوط ہو گئے۔ اللہ کی طرف سے آپؓ کو حق الیقین ایمان نصیب ہوا جس کی بدولت آپ نے مشرکین کی تمام چالیں ان پر الٹ دیں۔ آپؓ نے انکی کثرت اور طاقت کی طرف کبھی التفات نہ فرمایا۔ انکی روک ٹوک اور دارو گیر کی کبھی پرواہ نہ کی۔ صرف اس ذات پر بھروسہ کیا جو سب کی خالق اور سب کو کافی ہے۔ اور اس ذات سے مدد حاصل کی جو کفار کی بیخ کنی کرنے والی اور انکا علاج کرنے والی ہے۔ آپؓ نے اس بوجھ کو اٹھایا جو رسول علیہ السلام نے اٹھایا تھا۔ اور شدائد ومصائب پر صبر کیا کیونکہ اسی میں خدا کا وصل مضمر ہے۔ اور آپؓ نے ہر پروردۂ عیش وعشرت سے دوری اختیار کی اور ہر اس شخص کو گلے لگایا جس نے دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔

آپؓ تمام صحابہ کے درمیان باطل پرستوں سے برسرپیکار رہنے کے لئے آگے آگے تھے۔
آپ کی رائے انجانے میں خدا کے حکم کے موافق ہوتی تھی۔

سکینہ (اور خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت) آپ کی زبان کے ساتھ بولتی تھیں۔ حکمت وبصیرت آپکے بیان سے مترشح ہوتی تھی۔ آپؓ حق کی طرف مائل اور حق کے لئے برسرپیکار رہتے تھے۔ دوسروں کے بوجھوں کو اٹھانے والے تھے۔ اللہ کے حکم کی تعمیل میں کسی لالچ کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔

کہا گیا ہے: تصوف مصیبتوں میں مشقتوں کو برداشت کرنے کا نام ہے۔

۸۹- ابو محمد عبداللہ بن جعفر بن احمد بن فارس، یونس بن حبیب، ابو داؤد، زہیر، ابی اسحق، حضرت براءؓ سے مروی ہے فرمایا: احد کے دن ابوسفیان بن حرب مسلمانوں کے پاس آیا اور آواز دے کر پوچھا کیا تم میں محمد ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو جواب نہ دو۔ ابوسفیان نے پھر آواز لگائی، کیا تم میں محمد ہیں؟ لوگوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ ابوسفیان نے تیسری مرتبہ پھر وہی سوال دہرایا۔ کیا تم میں محمد ہیں؟ لوگوں نے پھر کوئی جواب نہ دیا۔ اسکے بعد اس نے سوال کیا: کیا تمہارے درمیان ابن ابی قحافہ (ابوبکر صدیق) ہیں؟ لوگوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے تین مرتبہ یہ سوال دہرایا۔ اس کے بعد پوچھا کیا تم میں عمر بن الخطاب ہیں؟ تین مرتبہ یہ سوال بھی دہرایا مگر

۱۔ الکامل لابن الأثیر ۳/۱۹، وتاریخ الطبری ۱/۱۸۷، ۲۱۷، ۲/۳، ۸۲، والتاریخ الطبری ۱/۱۰۱، وتاریخ الخمیس ۱/۲۵۹، ۲، ۲۳۹، وأخبار القضاۃ لوکیع ۱/۱۰۵، والبدء والتاریخ ۵/۸۸، ۱۶۷، والکنی والأسماء ۱/۷، والاسلام والحضارۃ العربیۃ ۲/۱۱۱، ۲۶۳، والاعلام ۵/۴۶.

کوئی جواب نہ آیا؟ پھر ابوسفیان کہنے لگا: شاید یہ سب پورے ہو چکے ہیں (شہید ہو چکے ہیں)۔ اس بات پر حضرت عمر بن الخطاب اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے اور بولے اے اللہ کے دشمن تو جھوٹ بولتا ہے۔ یہ رہے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر! اور ہم سب زندہ ہیں۔ ہماری طرف سے تجھ کو بھی ایک برا دن دیکھنا نصیب ہوگا۔ ابوسفیان نے کہا: یہ دن بدر والے دن کا جواب ہے۔ اور جنگ ڈول کی مانند ہے۔ پھر بولا: ہبل کی جے ہبل کی جے۔ (ہبل مشرکین کا ایک بت تھا)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو جواب دو لوگوں نے استفسار کیا: یارسول اللہ! کیا جواب دیں۔ فرمایا: کہو (اللہ اعلیٰ واجل) اللہ کی شان بلند اور عظیم ہے۔

(لوگوں نے یہ جواب دیا تو) ابوسفیان نے دوسرا نعرہ بلند کیا "لنا العزی ولاعزی لکم" ہمارے پاس عزیٰ (بت) ہے جو تمہارے پاس نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو جواب دو لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا جواب دیں؟ فرمایا: کہو "اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم" اللہ ہمارا رب ہے اور تمہارا کوئی رب نہیں ہے۔[1]

۹۰- عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب، ابو معشر الدارمی، عبدالواحد بن غیاث، حماد بن سلمۃ النبانی، حضرت عکرمہؓ سے مروی ہے ابوسفیان بن حرب نے جب نعرہ لگایا: ہبل کی جے تو رسول اللہ ﷺ نے عمر بن خطاب کو فرمایا کہو: "اللہ اعلیٰ واجل" اللہ اعلیٰ و بزرگ ہے۔ ابوسفیان نے (یہ سن کر) کہا "لنا عزی ولاعزی لکم" ہمارا عزی ہے تمہارا عزی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے عمرؓ کو فرمایا کہو: "اللہ مولانا والکفرون لا مولیٰ لھم" اللہ ہمارا آقا و مالک ہے اور کافروں کا کوئی آقا و مالک نہیں ہے۔[2]

۹۱- فاروق الخطابی، زیاد الخلیلی، ابراہیم بن المنذر، محمد بن فلیح، ہارون، موسیٰ بن عقبۃ، ابن شہاب الزہری سے مروی ہے کہ احد کے دن ابوسفیان نے نعرہ مارا: ہبل کی جیت اور یوں وہ اپنے معبودوں کے ساتھ فخر کرنے لگا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! سنیں یہ دشمن خدا کیا کہہ رہا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بھی پکارو: اللہ ہی کی فتح ہے وہی سب سے بزرگ و برتر ہے۔[3]

حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عمرؓ چونکہ جرات اور بہادری میں اپنی مثال آپ تھے اس لئے آپ ﷺ نے دشمن کو للکارنے کے لئے آپؓ کو منتخب فرمایا: نیز رفاقت نبوت میں عمرؓ کے جوہر بے مثال آپ علیہ السلام پر عیاں تھے اور توحید کے لئے عمرؓ کی شدت تو سب پر عیاں تھی جس سے شفقت نبوت نے بھی روک ٹوک نہیں فرمائی اس لئے یہ خصوصیت آپ ہی کا حق تھی۔

حضرت عمر دین کا علی الاعلان اظہار فرماتے تھے۔ جبکہ نیکی کے اعمال کو مخفی رکھتے تھے۔

تصوف نام ہے پوشیدہ حق کو ظاہر کرنے کا۔

۹۲- حضرت عمرؓ کا واقعۂ اسلام — محمد بن احمد بن الحسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عمر ابوبکر بن ابی شیبہ، یحیٰ بن یعلی الاسلمی، عبداللہ بن المؤمل، ابی الزبیر، حضرت جابرؓ سے مروی ہے وہ حضرت عمر بن الخطاب کا قول انہی سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میرے اسلام کی ابتداء یوں پیش آئی کہ ایک مرتبہ میری ہمشیرہ کو درد زہ لاحق ہوا پس میں گھر سے نکل کر بیت اللہ پہنچا آ کر غلاف کعبہ کو تھام لیا یہ ایک سیاہ رات کا واقعہ ہے۔

اسی اثناء میں نبی کریم ﷺ بیت اللہ میں تشریف لائے اور حجر اسود کے پاس پہنچے آپ نے اپنے نعلین مبارک زیب قدم کئے ہوئے تھے۔ پھر آپ نے اللہ کی توفیق کے بقدر نماز ادا فرمائی اور لوٹ گئے۔ میں نے کوئی ایسی عجیب آواز سنی جو اس سے پہلے کبھی

[1] صحیح البخاری ۴/ ۸۰، ومسند الامام أحمد ۱/ ۴۶۳، ۲۹۳، ودلائل النبوۃ للبیھقی ۳/ ۲۱۳، وتاریخ ابن عساکر ۲۹۸/۶، (التھذیب) وفتح الباری ۷/ ۳۴۹، وتفسیر القرطبی ۶/ ۷۶.

[2] دلائل النبوۃ للبیھقی ۳/ ۲۱۳. صحیح البخاری ۴/ ۸۰، ومسند الامام أحمد ۱/ ۴۶۳، ۲۹۳، ودلائل النبوۃ للبیھقی ۳/ ۲۱۳، وتاریخ ابن عساکر ۶/ ۲۹۸، (التھذیب) وفتح الباری ۷/ ۳۴۹، وتفسیر القرطبی ۹/ ۷۶.

میرے کانوں میں نہ پڑی تھی۔ چنانچہ میں بھی بیت اللہ سے نکل کر آپ کے تعاقب میں روانہ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے آواز دی کون ہے؟ میں نے کہا: عمر! آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تو مجھے رات میں چھوڑتا ہے نہ دن میں (ہر وقت در پے ایذا رہتا ہے) حضرت عمر فرماتے ہیں مجھے شدید خوف محسوس ہوا کہ کہیں آپ مجھ پر کوئی بددعا نہ کردیں۔ چنانچہ میں نے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ

حضور ﷺ نے مجھے فرمایا: اس کو چھپائے رکھنا۔ میں نے عرض کیا: قسم ہے اس پاک ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں نے شرک کا جس طرح علی الاعلان ارتکاب کیا حق کا بھی خوب اعلان کروں گا۔[1]

۹۳- محمد بن احمد بن الحسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبدالحمید بن صالح، محمد بن ابان، اسحٰق بن عبداللہ بن ابان بن صالح، مجاہد، ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا کہ آپ کو کس وجہ سے فاروق کہا جاتا ہے؟ فرمایا: مجھ سے تین روز قبل حضرت حمزہؓ نے اسلام قبول کرلیا تھا۔ پھر اللہ نے مجھے بھی اسلام کے لئے شرح صدر فرمادیا۔ تب میں نے کہا: "اللہ لا الہ الا ھو لہ الاسماء الحسنیٰ" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تمام اچھے نام اسی کو لائق ہیں۔ پھر روئے زمین پر کوئی جان مجھے رسول اکرم ﷺ سے محبوب نہیں رہی۔ پھر میں نے پوچھا: محمد کہاں مل سکتے ہیں؟ میری ہمشیرہ نے کہا آپ ﷺ صفا پر ارقم بن ارقم کے گھر ہیں۔ میں وہاں پہنچا تو حضرت حمزہؓ حضور کے دیگر رفقاء کے ساتھ آپ کی خدمت میں تھے۔ رسول اکرم ﷺ اندر کمرے میں تشریف فرما تھے۔ میں نے دروازے پر دستک دی تو رفقاء رسول ﷺ باہر آئے۔ حضرت حمزہؓ نے ان سے پوچھا: تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: عمر آئے ہیں۔ یہ سن کر رسول اکرم ﷺ باہر نکل آئے اور عمر کے کپڑوں کو کھینچ کر چھوڑ دیا۔ شدت ہیبت کا عمر پر ایسا غلبہ ہوا کہ وہ گھٹنوں کے بل گر گئے۔ پھر سرکار دوعالم ﷺ نے پوچھا: اے عمر! تم باز نہیں آؤ گے؟ حضرت عمر فرماتے ہیں : میں نے فوراً کلمہ پڑھ لیا۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ.

یہ سننا تھا کہ دار ارقم میں موجود تمام رفقاء رسول نے اس قدر زور سے اللہ اکبر کہا کہ مسجد حرام میں موجود لوگوں نے اس کی بازگشت سنی۔

حضرت عمر فرماتے ہیں پھر میں نے خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم مریں یا جئیں! کیا ہم ہر حال میں حق پر نہیں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا قسم ہے میری جان کے مالک کی! تم مرو یا جیو ہر حال میں حق پر ہو۔ عمر فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: پھر چھپانا کس بات کا؟ قسم ہے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کرنے والی ذات کی آپ ضرور نکلیں گے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے ہم کو دو گروہوں میں نکالا۔ ایک میں حضرت حمزہؓ تھے اور دوسری میں میں تھا۔ ازدحام کی وجہ سے ہم آٹے کی طرح پس رہے تھے۔ حتیٰ کہ ہم مسجد حرام میں داخل ہوگئے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ قریش نے مجھ اور حمزہؓ کو (آپ کے ساتھ) دیکھا تو انکو ایسی چوٹ اور تکلیف پہنچی کہ اس سے پہلے کبھی ایسی چوٹ نہ پہنچی تھی۔

اسی دن رسول اکرم ﷺ نے مجھے فاروق نام دیا۔ اور اللہ نے حق و باطل کے درمیان فرق فرمادیا۔[2]

۹۴- ابوبکر الطلحی، ابوحصین القاضی الوادعی، یحییٰ بن عبدالحمید، حصین بن عمرو، مخارق، طارق، حضرت عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ابھی صرف ۳۹ انتالیس اشخاص مسلمان ہوئے ہیں اور میں چالیسواں مسلمان تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے دین کو غالب کردیا اور انکی مدد فرمائی اور اسلام کو عزت بخشی۔

حکی عن ابیہ عن عمہ عبدالرحمٰن بن صفوان عن طارق عن عمرؓ کے طریق سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

۱۔ المصنف لابن ابی شیبہ ۱۴/۳۱۹.

۲۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم ۱/۸۰. مشکاۃ للتبریزی ۶۰۴۳. کنزالعمال ۳۵۷۴۲

۹۵- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، علی بن میمون العطار، حسن المروزی، اسحق بن ابراہیم الحنینی، اسامہ بن زید بن اسلم، عن ابیہ، عن جدہ، حضرت عمرؓ کے غلام حضرت اسلم فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے ہم کو فرمایا: کیا خیال ہے تمہارا اگر تم پسند کرو تو میں تم کو اپنے اسلام کا آغاز بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا ضرور۔ فرمایا: میں لوگوں میں حضور ﷺ سے عداوت مول لینے میں سب سے زیادہ پیش پیش تھا ایک مرتبہ میں صفاء کے نزدیک جس گھر میں آپ قیام پذیر تھے (یعنی دارارقم) میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے میری قمیص کو کھینچا اور فرمایا: اے ابن خطاب! اسلام لے آ۔ اے اللہ اس کو بخش دے، حضرت عمر فرماتے ہیں یہ سن کر میں نے کلمۂ اسلام پڑھ لیا۔

اشهد ان لا اله الا الله و اشهد انک رسول الله.

میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔

چنانچہ میرا کلمہ پڑھنا تھا کہ حاضرین نے اس زور سے نعرۂ (اللہ اکبر) بلند کیا کہ اس کی آواز مکہ کی گلیوں میں سنی گئی۔

اس وقت تک مسلمان پوشیدہ تھے چونکہ جب کوئی شخص مسلمان ہو جاتا تھا تو کفار اس کو تکلیف رسانی کے در پے ہو جاتے تھے۔ اور اسکو مارتے تھے اور وہ انکو مارتا تھا۔ چنانچہ میں بھی اپنے ماموں کے پاس آیا اور حقیقت حال اسکو گوش گذار کی۔ لیکن اس نے گھر میں گھس کر دروازہ بھیڑ لیا اور میرے دل کی مراد نہ بر آئی (کہ وہ مجھے مارتے تو میں بھی ان کو مزہ چکھاتا) پھر میں ایک دوسرے قریش کے سردار کے پاس پہنچا اور اس کو اپنا اسلام قبول کرنا سنایا۔ لیکن وہ بھی گھر میں گھس گیا۔ میں نے اپنے دل میں کہا یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ لوگوں کو طرح طرح مارا جاتا ہے اور مجھے کوئی ہاتھ نہیں لگا رہا ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے کہا تو اپنے اسلام کو سب پر ظاہر کرنا چاہتا ہے ناں؟ میں نے کہا: بالکل! اس نے کہا: جب لوگ بیت اللہ میں جمع ہو کر بیٹھ جائیں تو تم فلاں شخص کے پاس جا کر اپنے دین سے پھرنے کی خبر پہنچا دو۔ کیونکہ اس شخص سے کوئی بھی راز راز نہیں رہتا۔ چنانچہ میں اس کے پاس آیا اور اس کو کہا تجھے معلوم ہے کہ میں تمہارے دین سے پھر گیا ہوں۔ لہذا اس شخص کا یہ سننا تھا کہ اس نے فوراً بلند آواز سے اعلان کیا: ابن خطاب بد دین ہو چکا ہے۔ ابن خطاب بد دین ہو چکا ہے۔ پھر میرے ماموں نے آ کر اعلان کیا کہ میں اپنے بھانجے کو پناہ دیتا ہوں، لہذا اس کو کوئی شخص چھونے کی جرات نہ کرے۔ چنانچہ لوگوں کی بھیڑ مجھ سے چھٹ گئی۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی مسلمان زدوکوب کیا جائے اگر ایسا کوئی ناخوشگوار حادثہ پیش آئے تو میں اس کی خبر گیری کروں۔ میں نے پھر (اپنے دل میں) کہا اور مسلمان تو دین میں ستائے جائیں اور میں محفوظ رہوں۔ چنانچہ دوبارہ جب کفار مسجد حرام میں جمع ہوئے تو میں اپنے ماموں کے پاس آیا اور کہا آپ سن رہے ہیں؟ انھوں نے کہا کیا؟ میں نے کہا: آپ کی پناہ کو میں آپ پر واپس کرتا ہوں۔ ماموں نے کہا: ایسا مت کر۔ لیکن میں باز نہ آیا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں چنانچہ میں پٹتا رہا اور خود بھی پٹتا رہا حتی کہ اللہ نے اسلام کو غلبہ عنایت فرما دیا۔[1]

حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عمرؓ حق گوئی میں ممتاز تھے۔ قطع رحمی اور فراق سے دور تھے۔ احکامات خداوندی کو صحیح صحیح مشہور کرنے میں آگے آگے تھے۔

تصوف بھی حق کی موافقت اور خلق سے مفارقت کا نام ہے۔

۹۶- محمد بن احمد بن مخلد، محمد بن یونس الکدیمی، عثمان بن عمر، شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں ہم آپس میں کہتے تھے کہ کوئی فرشتہ ہے جو عمر کی زبان سے بولتا ہے۔

۹۷- محمد بن احمد بن الحسن، حسن بن علی بن الولید، عبدالرحمن بن نافع، مروان بن معاویہ، یحیی بن ایوب البجلی، شعبی، عن ابی جحیفہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرمان ہے ہم اس بات کو بالکل بعید نہیں سمجھتے تھے کہ سکینہ عمر کی زبان سے بولتی ہے۔ (سکینہ رحمت خداوندی اور اس کے

۱۔ دلائل النبوۃ للبیہقی ۲/۲۱۳۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم ۱/۸۰۔ مشکاۃ للتبریزی ۶۰۴۴۔ کنز العمال ۳۵۸۴۲

علاوہ بہت سے اچھے معانی میں استعمال ہوتی ہے)۔

۹۸- سعد بن محمد بن اسحٰق، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، طاہر بن ابی احمد، ابو وابو احمد، ابو اسرائیل، ولید بن العیزار، عمرو بن میمون علیؓ بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: ہم اصحاب رسول کثیر تعداد میں تھے اور کہتے تھے کہ سکینہ ہے جو عمرؓ کی زبان سے بات کرتی ہے۔

۹۹- سلیمان بن احمد، عمرو بن ابی طاہر، سعید بن ابی مریم، عبداللہ بن عمر، جہم بن ابی الجہم، مسور بن مخرمہ، حضرت ابوہریرہؓ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور اس کے دل پر جاری کر دیا ہے۔[1]

۱۰۰- محمد بن علی بن مسلم، محمد بن یحییٰ بن المنذر، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، نافع، حضرت ابن عمرؓ اپنے والد محترم حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا: تین باتوں میں پروردگار عزوجل نے میری موافقت فرمائی۔ مقام ابراہیم پر، حجاب میں اور بدر کے قیدیوں میں۔

حمید نے اس کو روایت کیا اور علی بن زید زہری نے حضرت انسؓ سے بھی اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔

فائدہ: مقام ابراہیم کے متعلق عمرؓ نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا یہاں دو رکعت نماز شروع ہو جائیں تو اچھا ہے۔ چنانچہ پروردگار نے آسمان سے اسکا حکم قرآن میں نازل فرما دیا۔ پھر ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا اگر پردہ کا حکم ہو جائے تو بہتر ہو چنانچہ آسمان سے قرآن میں پردہ کے نزول کا حکم آیا۔ اس طرح بدر کے قیدیوں کے بارے میں جو مشورہ حضرت عمرؓ نے دیا وہی حکم خدا کی مشیت ٹھہرا۔

ان سب مواقع پر حضرت عمرؓ نے جن الفاظ کے ساتھ مشورہ دیا خدا نے انہی الفاظ کو قرآن کا حصہ بنا دیا۔ (احقر)

۱۰۱- محمد بن احمد بن الحسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو نوح قراد، عکرمہ بن عمار، سماک ابو زمیل، حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں مجھے حضرت عمرؓ نے فرمایا: جب بدر کا دن تھا اللہ نے مشرکین کو مکمل شکست سے دوچار کیا۔ ستر کافر مارے گئے اور ستر ہی قید ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے مشاورت فرمائی، فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! تیری (ان قیدیوں کے متعلق) کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا آپ مجھے فلاں شخص (جو کہ حضرت عمرؓ کا رشتہ دار تھا) حوالہ فرمائیں میں اس کی گردن اڑاتا ہوں اور عقیل پر علیؓ کو قدرت دیں وہ اپنے سگے بھائی کی گردن اڑائیں، حمزہؓ کو فلاں پر قدرت دیں وہ ان کی گردن اڑائیں تاکہ اللہ عزوجل جان لے کہ ہمارے دلوں میں مشرکین کی کوئی محبت نہیں ہے۔ یہ لوگ ان کفار قریش کے سرغنہ، ائمہ اور پیشوا ہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے میری بات کا ارادہ نہیں فرمایا۔ اور مشرکین سے فدیہ لے کر ان کو گلو خلاصی مرحمت فرما دی۔ جب اگلے دن میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ اور ابوبکرؓ بیٹھے رو رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بتائیے آپ کو اور آپ کے رفیق کو کیا چیز ہے جو رلا رہی ہے؟ اگر مجھے رونا آیا تو میں بھی روؤں گا ورنہ آپ دونوں کے رونے کو دیکھ کر رونے کی کوشش کروں گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے ساتھیوں کے فدیہ لینے کی وجہ سے عذاب الٰہی اس درخت سے زیادہ قریب پہنچ گیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہیں:

"ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الآخرۃ" سے لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم۔ تک (الانفال ۶۷-۶۸)

---

[1] سنن الترمذی ۳۶۸۲، ومسند الامام أحمد ۵۳/۲، ۴۰۱، والمستدرک ۸۶/۳، ۸۷، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۹/۱، ۱۹/۱۳، وموارد الظمآن ۲۱۸۳، ۲۱۸۵، والسنۃ لابن أبی عاصم، ۵۸۱/۲، وتاریخ أصبہان لأبی نعیم ۲۲۷/۲، وطبقات ابن سعد ۱/۳، ۱۹۳، ۲/۲، ۹۹، والمصنف لابن أبی شیبۃ ۵۱/۱۲۔

پیغمبر کو شایاں نہیں کہ اس کے قبضہ میں قیدی ہوں اور وہ (ان کافروں کو قتل کر کے) زمین میں بکثرت خون (نہ) بہائے۔ تم لوگ دنیا کے مال کے طالب ہو اور خدا آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے اور خدا غالب حکمت والا ہے۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں پھر اللہ نے مسلمانوں کے لئے غنیمت کے اموال کو حلال فرما دیا۔ لیکن جب آئندہ سال کا معرکہ پیش آیا تو مسلمانوں نے جو فدیہ وصول کیا اس کے بقدر سزا دی گئی۔ چنانچہ ستر مسلمان شہید ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ کے رفقاء (عارضی طور پر) آپ سے بھاگ گئے۔ آپ کے سامنے کے چار دندان مبارک شہید ہو گئے سر پر جو خود (جنگی ٹوپی) تھی اسکی کڑیاں آپ کے سر میں گھس گئیں اور خون آپ کے چہرے کو تر کر گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

"اولما اصابتکم مصیبۃ قد اصبتم مثلیھا قلتم انی ھذا، قل ھو من عند انفسکم، ان اللہ علی کل شیٔ قدیر" (آل عمران ۱۶۵)

(بھلا یہ) کیا (بات ہوئی کہ) جب (احد کے دن کفار کے ہاتھوں) تم پر مصیبت پڑی حالانکہ (جنگ بدر میں) اس سے دو چند مصیبت تمہارے ہاتھوں سے ان پر پڑ چکی ہے تو (اب) تم چلا اٹھے کہ (ہائے یہ) آفت کہاں سے آپڑی؟ کہہ دو کہ یہ تمہاری شامت اعمال ہے (کہ تم نے فدیہ لیا) بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔[1]

۱۰۲- حضرت عمرؓ کی بارگاہ نبوت میں جرات...... سلیمان بن احمد، محمد بن شعیب الاصبہانی، احمد بن ابی سریج الرازی، عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابراہیم بن مہاجر، مجاہد، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب بدر کے قیدیوں کو قید کر لیا تو ابوبکرؓ سے مشورہ لیا ابوبکرؓ نے عرض کیا: یہ آپ کی قوم اور خاندان والے ہیں۔ لہذا آپ ان کو آزاد کر دیجئے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ سے مشورہ طلب کیا تو عمرؓ نے عرض کیا: آپ ان کو قتل کر دیجئے۔ بالآخر آپ ﷺ نے ان سے فدیہ لے لیا۔ پھر اللہ پاک نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

"ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الآخرۃ" سے لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم ۔ تک (الانفال ۶۷۔۶۸)

پھر آپ ﷺ نے عمرؓ سے ملاقات فرمایا قریب تھا کہ ہم پر تیری مخالفت میں عذاب نازل ہو جاتا۔[2]

۱۰۳- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالوہاب بن الضحاک، اسماعیل بن عیاش فرماتے ہیں میں نے حضرت عمرؓ بن الخطاب کو فرماتے ہوئے سنا:

جب عبداللہ بن ابی سلول کی وفات ہو گئی تو رسول اکرم ﷺ کو ان پر نماز پڑھنے کے لئے بلایا گیا۔ جب آپ ﷺ اس (منافق) پر نماز کے ارادے سے کھڑے ہوئے تو میں وہاں سے پھر گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اللہ کے دشمن کی نماز جنازہ پڑھائیں گے جو یوں کہتا ہے؟ اور میں عبداللہ بن ابی سلول کی باتیں گنوانے لگا رسول اللہ ﷺ مسکراتے رہے۔

حتی کہ میں نے بہت ہی زیادہ (باتیں) کر دیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! مجھے چھوڑ! مجھے (پڑھنے نہ پڑھنے کا) اختیار دیا گیا تھا۔ لہذا میں نے پڑھنے کو ترجیح دی۔ چونکہ منافقین کے لئے فرمایا گیا ہے کہ (استغفار کریں) یا نہ کریں۔ اگر آپ ستر بار بھی انکے لئے استغفار کریں تب بھی اللہ انکو معاف نہ فرمائے گا پس اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اگر ستر مرتبہ سے زائد استغفار کرنے میں اس کے لئے بخشش ممکن ہے تو میں زیادتی کر لیتا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اس کے ساتھ بھی چلے۔ حتی کہ اس کی قبر پر کھڑے رہے

۱۔ مسند الامام احمد ۱/۳۱،۳۲،۳۳۔

۲۔ الدر المنثور ۳/۲۰۲، والمستدرک ۲/۳۲۹، واسباب النزول للواحدی ۶۰۔

تا آنکہ اس کی تدفین سے فارغ ہو گئے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں اب مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئے ہوئے جرات آمیز رویے پر تعجب ہوتا ہے۔ حالانکہ اللہ اور اس کا رسول سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ پھر اللہ کی قسم تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ یہ دو آیتیں نازل ہوئیں:

ولا تصل علی احد منهم مات ابداً ولا تقم علی قبره (التوبۃ:۸۴،۸۵)

اس کے بعد رسول اکرم ﷺ نے کسی منافق کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی حتی کہ اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے پاس بلالیا۔[1]

حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پھر حضرت عمرؓ نے اپنی تمام تر سعی وجہد مفارقت خلق میں صرف کر دی۔ جس کے صلے میں اللہ نے ان کی موافقت حق میں وحی نازل فرمائی۔ چنانچہ رسول علیہ السلام کو منافقین پر نماز پڑھنے سے روک دیا گیا۔ اور وصول فدیہ کے معاملے سے درگذر کیا گیا۔

۱۰۴-عمر بن الخطاب کا اپنے بعد کسی کو خلیفہ نامزد نہ کرنا...... سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، الزہری، سالم، ابن عمرؓ فرماتے ہیں میں اپنے والد مکرم (حضرت عمرؓ) کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا میں لوگوں کے درمیان ایک بات گردش کرتی سن رہا ہوں میں چاہتا ہوں کہ آپ کے گوش گذار کر دوں؟ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ (اپنے بعد) خلافت کے لئے کسی کو نامزد نہیں فرمارہے آپ ایک مثال لے لیجئے کہ اگر آپ کے اونٹوں یا بکریوں کا کوئی چرواہا ہو اور وہ انکو چھوڑ کر آپ کے پاس چلا آئے تو آپ بھی خیال کریں گے کہ اس نے جانوروں کو تباہی کے سپرد کر دیا۔ لہذا انسانوں کی تو جانوروں سے زیادہ رعایت قابل لحاظ ہے؟ حضرت عمرؓ یہ بات سن کر کچھ دیر کے لئے سوچ میں گم ہو گئے۔ پھر سر اٹھا کر فرمایا:۔
پروردگار عزوجل اپنے دین کی حفاظت فرمائے گا۔ اور میں کسی کو خلیفہ منتخب نہیں کرتا۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے کسی کو خلیفہ نامزد نہیں فرمایا۔ لیکن اگر میں کسی کو خلافت کیلئے منتخب کروں تو اس کی بھی گنجائش ہے کیونکہ حضرت ابوبکرؓ نے اپنا خلیفہ چنا تھا۔
حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں اللہ کی قسم انکے رسول اکرم ﷺ اور ابوبکرؓ کے یوں ذکر فرمانے سے میں جان گیا کہ آپؓ حضور اکرم ﷺ کے مقابلے میں کسی کی متابعت قبول نہیں فرمائیں گے اور خلاصہ کلام اپنی جانب سے کسی کو خلیفہ مقرر نہیں فرمائیں گے۔

۱۰۵-خواب میں آپ ﷺ کا عمرؓ کو روزے کی حالت میں بوسہ لینے سے منع فرمانا..... ابوبکر الطلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عمرو بن حمزۃ، سالم، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ دیکھا کہ آپ میری طرف التفات نہیں فرمارہے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی ہے؟ فرمایا: کیا تم روزے کی حالت میں بوسہ نہیں لیتے؟ میں نے عرض کیا: قسم ہے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کرنے والی ذات کی! آئندہ میں روزہ کی حالت میں کبھی بوسہ نہیں لوں گا۔[2]

۱۰۶-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، اسد بن موسیٰ، یحییٰ بن المتوکل، ابو سلمۃ بن عبید اللہ بن عمر، عن ابیہ، عن جدہ...... ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے نئی قمیص زیب تن فرمائی۔ پھر مجھے چھری لانے کو فرمایا۔ پھر فرمایا اے بیٹے! میری قمیص کی آستین کو اپنی طرف کھینچو اور میری انگلیوں کے پوروں تک آستینیں اپنے ہاتھ سے پکڑ کر زائد حصہ کاٹ دو۔ ابن عمرؓ نے دونوں آستینوں کا بڑھا ہوا حصہ کاٹ دیا۔ حضرت ابن عمرؓ نے عرض کیا: ابا جان اگر آپ فرمائیں تو میں قینچی کے ساتھ اسکو برابر کر دوں؟ فرمایا: چھوڑ دو بیٹے! میں نے

۱۔ صحیح البخاری ۲/ ۱۲۱، ۶/ ۸۵، وسنن النسائی ۴/ ۶۷، ۶۸، وسنن الترمذی ۳۰۹۷، ومسند الامام أحمد ۱/ ۱۶، وتفسیر الطبری ۱۰/ ۱۴۲، ومصابیح السنۃ ۴/ ۱۳۱.

۲۔ المطالب العالیۃ ۹۸۳، وکنز العمال ۲۴۳۰۴.

رسول اکرم ﷺ کو یونہی دیکھا ہے۔

ابن عمرؓ فرماتے ہیں اس کے بعد وہ قمیص آپ کے بدن مبارک پر ہمیشہ رہی حتیٰ کہ چھوٹی پڑ گئی اور اکثر میں اس کے دھاگے آپؓ کے قدموں پر گرتے دیکھا کرتا تھا۔

۱۰۷۔سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، عبداللہ بن محمد بن المغیرۃ، مالک بن مغول، نافع، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عراق سے حضرت عمرؓ کے دربار خلافت میں کافی سارا مال آیا۔ آپؓ نے اسکو تقسیم فرمانا شروع کر دیا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اگر کسی آنے والے دشمن یا کسی پیش آمدہ مصیبت کے واسطے بھی کچھ مال پس انداز کر لیں تو بہتر ہو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: تجھے کیا ہو گیا اللہ کی تجھ پر پھٹکار پڑے۔ شیطان تیری زبان سے بات کر رہا ہے۔ اللہ نے مجھے اس مال کے بارے میں واضح حجت عطا فرمائی ہے اور اللہ کی قسم میں آنے والی کل کی خاطر آج کے روز خدا کی نافرمانی ہرگز نہیں کر سکتا۔ ہاں لیکن رسول اکرم ﷺ نے مسلمانوں کے لئے جو کچھ بندوبست کیا وہ میں بھی کروں گا۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عمرؓ حقائق کے شیفتہ اور بطلان پرستی سے کنارہ کش تھے۔

تصوف نام ہے کھرے کے لئے کھوٹے کو چھوڑنا۔

۱۰۸۔حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحٰق القاضی، حجاج بن منہال، حماد بن سلمۃ، علی بن زید بن جدعان، عبدالرحمٰن بن ابی بکرۃ، الاسود بن سریعؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں اپنے رب کی حمد وثنا کرتا ہوں اور آپکی بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تیرا پروردگار عزوجل تعریف کو بہت پسند فرماتا ہے۔ پھر میں آپ کے ساتھ مصروف گفتگو ہو گیا اور آپ کو اشعار سنانے لگا۔ حضرت اسودؓ فرماتے ہیں پھر ایک دراز قامت شخص جس کے سر کے اگلے حصے کے بال اڑے ہوئے تھے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کی آمد پر آپ ﷺ نے مجھے خاموش ہونے کا حکم دیا۔ پھر وہ شخص آیا اور کچھ دیر آپ ﷺ کے ساتھ گفتگو کرنے کے بعد چلا گیا۔ میں پھر آپ کے ساتھ محو کلام ہو گیا۔ وہ شخص دوبارہ آیا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے دوبارہ خاموش کرا دیا۔ وہ شخص حسب سابق کچھ دیر بات چیت کر کے چلا گیا۔ دو یا تین مرتبہ ایسا واقعہ پیش آیا۔ پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ شخص کون ہے جس کے لئے آپ نے مجھے بار بار چپ کرایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عمر ہے یہ ایسا آدمی ہے جو باطل کو پسند نہیں کرتا۔[1]

۱۰۹۔سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ الحضرمی، مصعب بن بکار السعدی، ابراہیم بن سعد، الزہری، عبدالرحمٰن بن ابی بکرۃ، الاسود التمیمی، عبدالرحمٰن بن ابی بکرۃؓ سے مروی ہے کہ حضرت اسود تمیمیؓ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا اور آپ کے ساتھ مصروف ہو گیا اور آپ کو شعر سنانے لگا اسی دوران ایک بلند بانسہ شخص حاضر ہوا اور رسول اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: تم (ذرا) ٹھہرو۔ پھر جب وہ شخص چلا گیا تو مجھے فرمایا سناؤ میں پھر آپ کے ساتھ محو گفتگو ہو گیا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ شخص پھر حاضر ہوا اور آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ٹھہرو، پھر جب وہ چلا گیا تو فرمایا بولو۔ میں نے عرض کیا اللہ کے پیغمبر! بتائیں تو سہی یہ کون شخص ہے جب بھی وہ آیا تو آپ نے مجھے فرمایا ٹھہر جاؤ اور اس کے جانے کے بعد فرمایا اب بولو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عمر بن خطاب ہے باطل سے اس کو کچھ سروکار نہیں ہے۔

نبی کریم ﷺ کا اسود صحابی کو حضرت عمرؓ کے متعلق خبر دینا کہ یہ شخص باطل کو پسند نہیں کرتا اس کا مطلب ہے یعنی جو شخص کسی کی مدح سرائی کو پیشہ اور کمائی کا ذریعہ بنا لے اور اس کی یہ حرص ولالچ اسکو خوشامد پسند لوگوں کی وادیوں میں گشتی پھرے اور اس کی یہ طمع سازی

---

[1] مسند الامام احمد ۳/۴۳۵، والمستدرک للحاکم ۳/۶۱۳، ۶۱۵، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۲۵۸، ۲۶۵، والکامل لابن عدی ۵/۱۷۶۳.

مجالس ومحافل کو عیب دار بنائے اور دولالچ وطمع کا غلام غیر مستحق شخص کی تعریف وتوصیف میں مبالغہ آرائی کرے اور کسی رفیع المرتبت شخص کی شان کو گرائے بایں وجہ اس کے اس بیجو کو حلیہ سے محروم کرنے کے اور یوں وہ اپنی حرص کی فطرت سے مجبور ہو کر خدا کے پست کردہ کو بلند کرنے کی کوشش کرے یا خدائے لایزل کے رفعت عطا کردہ کو نیچے گرانے کی کوشش کرے تو اس طرح کی حرفت اور پیشہ سراسر باطل ہے اسی وجہ سے آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ بن خطاب کے متعلق فرمایا: یہ باطل کو پسند نہیں کرتا۔ جبکہ ہر شعر باطل نہیں بلکہ جواز کے درجہ میں ہے جس کی اللہ پاک صاحب علم وفن کو صلاحیت مرحمت فرماتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ بھی اشعار پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۰- سلیمان بن احمد، ابو یزید القراطیسی، اسد بن موسیٰ، مبارک بن فضالۃ، حسن، اسود بن سریع سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کو اشعار سنایا کرتا تھا۔ جبکہ مجھے نبی کریم ﷺ کے اصحاب کی خاص پہچان نہ تھی۔ ایک مرتبہ ایک چوڑے شانوں اور سر کے اگلے حصہ سے اڑے ہوئے بالوں کا مالک شخص خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ کسی نے شور مچا دیا چپ ہو جاؤ چپ ہو جاؤ۔ میں نے کہا: اس کی ماں اس کو روئے! یہ کون ہوتا ہے جس کی وجہ سے میں نبی کریم ﷺ کو اشعار سنانے سے خاموش ہو جاؤں؟ کسی نے کہا: یہ عمر بن خطاب ہے۔ حضرت اسودؓ فرماتے ہیں: تب میں نے یہ سمجھ لیا کہ اللہ کی قسم! اس کے لئے کوئی مشکل نہیں کہ اگر مجھے یہ اشعار گاتے ہوئے سن لے تو مجھ سے بات چیت کئے بغیر مجھے پاؤں سے گھسیٹتا ہوا شیخ تک لے جائے۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ شرک اور عناد سے پاک اور معرفت ومحبت سے لبریز بندگان خدا کا یہی راستہ ہے کہ کوئی باطل قول یا فعل انکو خدا سے غافل نہ کر سکے اور حق کی طرف انکے التفات اور توجہ کو کوئی حالت ختم نہ کر سکے۔ وہ لوگ ہمیشہ کامل حال اور مضبوط دل کے ساتھ حق کے شیدائی ہوتے ہیں۔ حضرت عمرؓ ذلت ومسکنت کے ساتھ قوت اور عزت کے مالک مولیٰ کو تلاش کرتے تھے اور اس کی اطاعت شعاری میں ہر طرح کی آسودہ حالی اور نفرت وکراہت کو پس پشت ڈال دیتے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف مراتب دنیا سے کنارہ کر کے مرتبہ علیا کی طرف ملتفت ہونا ہے۔

۱۱۱- محمد بن احمد، عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ المقری، یحییٰ بن الربیع، سفیان، عن ایوب الطائی، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ جب حضرت عمرؓ ملک شام تشریف لائے تو راستے میں ایک جگہ پانی آ گیا۔ آپؓ اپنے اونٹ سے اترے اور اپنے نعلین پاؤں سے نکال کر ہاتھ میں لے لئے۔ پھر اونٹ کی مہار لے کر پانی میں گھس گئے۔ (افواج اسلامیہ کے سربراہ) حضرت ابوعبیدہؓ نے عرض کیا: اہل زمین کے نزدیک آپ نے بہت بڑا کام کر لیا۔ (کہ خلیفہ وقت ہوتے ہوئے اتنا پستی کا کام کیا) حضرت عمرؓ نے حضرت ابوعبیدہؓ کے سینے پر ہاتھ مار کر افسوس بھرے لہجے میں فرمایا: کاش! تمہارے علاوہ کوئی اور یہ بات کرتا اے ابوعبیدہ! تم لوگ انسانیت کے ذلیل ترین لوگ تھے۔ پھر اللہ نے اپنے رسول کے صدقے تم کو (دنیا میں) معزز بنا دیا۔ پس جب بھی تم عزت کو کسی اور راستے سے تلاش کرو گے خدا تعالیٰ تم کو ذلت سے دوچار کر دے گا۔

امام اعمش رحمہ اللہ نے قیس بن مسلم سے اس کی روایت مثل روایت نقل فرمائی ہے۔

۱۱۲- عبیداللہ بن محمد، محمد بن سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، اسماعیل، حضرت قیس سے مروی ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے ارض شام میں رنجہ قدمی فرمائی تو لوگ آپکی پیشوائی اور استقبال کو نکلے۔ آپؓ اپنے اونٹ پر سوار تھے۔ لوگوں نے کہا! اے امیر المؤمنین! اگر آپ (اعلیٰ نسل کے) ترکی گھوڑے پر سوار ہو جائیں تو بہتر ہو گا کیونکہ قوم کے سردار اور عظماء سے آپ کی ملاقات ہو گی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں تمہیں ایسا نہیں سمجھتا تھا۔ پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے ہوئے فرمایا: عزت تو وہاں ہے تم لوگ میرے اونٹ کا راستہ چھوڑ دو۔

۱۱۳- حضرت عمرؓ کا اپاہج بڑھیا کے کام کاج کیلئے روز جانا..... محمد بن معمر، یحییٰ بن عبداللہ الاوزاعی سے مروی ہے ایک مرتبہ

حضرت عمرؓ رات کی تاریکی میں باہر نکلے۔ حضرت طلحہؓ نے انکو دیکھ لیا۔ حضرت عمرؓ ایک گھر میں داخل ہوئے پھر وقفہ کے بعد دوسرے گھر میں داخل ہوئے۔ صبح ہوئی تو حضرت طلحہؓ اس گھر میں پہنچے اور دیکھا کہ ایک اندھی اور اپاہج بڑھیا ہے۔ حضرت طلحہؓ نے اس سے دریافت کیا: یہ شخص جو تیرے پاس آتا ہے اسکا کیا ماجرا ہے؟ بڑھیا گویا ہوئی! یہ فلاں فلاں وقت سے میرے پاس حاضری دے رہا ہے میرے گھر کے کام کاج کرتا ہے اور گندگی صاف کرتا ہے۔ حضرت طلحہؓ اپنے آپ سے مخاطب ہو کر بولے گم ہو جائے تو اپنی ماں سے اے طلحہ! کیا عمر کے نقش قدم پر تو چل سکتا ہے؟

۱۱۴- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، شیبان، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالصمد، ابو الاشہب، حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کا ایک کوڑی پر گزر ہوا تو وہیں رک گئے۔ آپ کے رفقاء کو اس گندگی سے اذیت محسوس ہوئی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: یہ ہے تمہاری دنیا جس کی تم لالچ کرتے ہو اور اس کے گن گاتے ہو۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ عیش و عشرت اور لذت و آرام سے کوسوں دور رہ کر باقی رہنے والی زندگی کے متلاشی تھے۔ مشقتوں کے عادی اور شہوات و خواہشات سے نالاں تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف جان کو سختیوں کا عادی بنانا ہے اور یہی محمود مقام ہے۔

۱۱۵- حضرت عمرؓ کا اپنی جان پر سختی کرنا...... احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو الہیثم محمد بن یعقوب الربالی، عبداللہ بن نمیر، ثابت، حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کا شکم مبارک (بھوک اور سختی سے) گڑ گڑانے لگا۔ یہ ایام قحط کے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اپنی جان پر گھی ممنوع کر رکھا تھا صرف زیتون کے تیل پر اکتفاء فرماتے تھے۔ (جب شکم مبارک میں تکلیف ہوئی تو) اس میں انگلی مار مار کر فرمانے لگے جتنا گڑ گڑانا ہے گڑ گڑا تا رہ۔ جب تک لوگوں سے فاقہ کی سختی ختم نہیں ہو جاتی ہمارے پاس تیرے لئے یہی کچھ ہے۔

۱۱۶- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یزید بن مروان، اسماعیل بن ابی خالد، مصعب، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ (ام المؤمنین) حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ بن خطاب نے اپنے والد حضرت عمرؓ سے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ ان کپڑوں سے اچھے اور نرم کپڑے زیب تن فرمایا کریں اور موجودہ کھانے سے اچھا کھانا تناول فرمایا کریں۔ اللہ عزوجل نے رزق وافر مہیا کر رکھا ہے اور مال کی بہتات ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں اس معاملے میں تمہاری مخالفت کرتا ہوں۔ کیا تمہیں رسول اکرم ﷺ کی مشقت والی زندگی بھول گئی۔ پھر حضرت عمرؓ نے حضور کی زندگی کے اس قدر مصائب و شدائد کے حوالے دیئے کہ حضرت حفصہ کو رلا دیا۔ پھر فرمایا: (اے بیٹی!) اللہ کی قسم تم نے جو کچھ کہا (وہ میں نے سنا) لیکن اللہ کی قسم مجھ سے جس قدر ممکن ہوگا میں ان کی اتباع کروں گا۔ پھر کہیں شاید میں انکی آخرت کی راحت والی زندگی میں انکا شریک ہو سکوں۔

۱۱۷- یوسف بن یعقوب النجیرمی، حسن بن المثنی دھقان، جریر بن حازم، حضرت حسن فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: واللہ! اگر میں پسند کروں تو تم سے اچھا اور نرم لباس پہن سکتا ہوں۔ اچھا کھانا اور سب سے اچھی زندگی بسر کرنے کا متحمل ہوں۔ اللہ کی قسم میں سینے کے عمدہ گوشت، گھی، آگ پر بھنے ہوئے گوشت اور چپاتیوں سے ناواقف نہیں ہوں۔ لیکن بات یہ ہے کہ میں نے اللہ عزوجل کا فرمان سنا ہے جس میں پروردگار نے نعمت و آسائش پانے والی قوم کو عار دلائی ہے فرمان الٰہی ہے:

اذھبتم طیبٰتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بھا. (الاحقاف ۲۰)

تم نے اپنی اچھی چیزیں دنیاوی زندگی میں پالی ہیں اور ان کے ساتھ فائدہ اٹھا چکے ہو۔

۱۱۸- عبداللہ الاصفہانی، ابراہیم بن محمد بن الحسن، احمد بن سعید، عبداللہ بن وہب، عمرو بن الحارث، سعید بن ابی ہلال، موسیٰ بن سعد، حضرت سالم بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب فرمایا کرتے تھے: اللہ کی قسم! ہم بھی چاہتے ہیں عیش وعشرت کرنا (اور ہمارا دل بھی کرتا ہے) کہ چھوٹی بکری کو بھوننے کا حکم دیں اور میدے کی روٹی بنوائیں اور مشکیزے میں نبیذ بنوائیں۔ جب گوشت نرچکور کی طرح ہو جائے تو اس کو کھائیں اور مشکیزے کا مشروب نوش کریں۔ لیکن پھر ہم یہ ارادہ کر لیتے ہیں کہ ان عمدہ اشیاء کو آخرت کے لئے بچالیں کیونکہ ہم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا ہے:۔

اذھبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا و استمتعتم بھا. (الاحقاف-۲۰)

تم نے اپنی اچھی چیزیں دنیاوی زندگی میں پالی ہیں اور ان کے ساتھ فائدہ اٹھا چکے ہو۔

۱۱۹- عبداللہ بن محمد، ابن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، ابی فروۃ، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ عراق سے کچھ لوگوں کا وفد حضرت عمرؓ بن خطاب کے ہاں حاضر ہوا۔ حضرت عمرؓ نے (کھانے کے دوران) انکو دیکھا گویا وہ محض لحاظ اور مروت کا پاس رکھتے ہوئے کھا رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے انکو مخاطب ہو کر فرمایا: اے باشندگان عراق اگر میں چاہوں تو میں بھی تمہاری طرح عمدہ کھانے بنوا سکتا ہوں لیکن ہم دنیا سے جو کچھ پاتے ہیں وہ اپنی آخرت کے لئے باقی رکھتے ہیں۔ کیا تم نے ایک قوم کے متعلق اللہ عزوجل کا فرمان نہیں سنا:۔

اذھبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا و استمتعتم بھا. (الاحقاف-۲۰)

تم نے اپنی اچھی چیزیں دنیاوی زندگی میں پالی ہیں اور ان کے ساتھ فائدہ اٹھا چکے ہو۔

۱۲۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن محمد بن مسلم، ابو معاویہ، الاعمش، حبیب بن ابی ثابت اپنے کسی ساتھی کے حوالہ سے حضرت عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ اہل عراق کا ایک وفد جن میں جابر بن عبداللہ بھی تھے حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمرؓ ایک بڑا تھال لائے جس میں روٹی اور زیتون کے تیل کا کھانا بنا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے انکو فرمایا: لو کھاؤ۔ لیکن انہوں نے اسکو چارو ناچار زہر مار کیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: تم سے یہ کھانا کھایا نہیں جا رہا؟ کیا کھانا چاہتے ہو؟ کھٹا میٹھا، ذائقہ دار، ٹھنڈا اور گرم؟ پھر تم اس کو اپنے شکموں کے حوالے کرو گے؟۔

۱۲۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شجاع بن الولید، خلف بن حوشب سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں نے اس بات کو دیکھ لیا اور جانچ لیا کہ جب بھی میں دنیا کا ارادہ کرتا ہوں تو آخرت کا نقصان ہوتا ہے اور جب آخرت کا ارادہ کرتا ہوں تو دنیا ہاتھ سے جاتی ہے پس جب معاملہ یوں الجھ جائے تو تم فانی شے کا نقصان برداشت کر لو۔

۱۲۲- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، عبداللہ بن محمد العبسی، عبداللہ بن ادریس، اسماعیل بن ابی خالد، سعید ابن ابی بردہؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا:

> اما بعد! کامیاب اور سعادت مند والی وہ ہے جس کی وجہ سے اس کی رعایا کا بھلا ہو۔ اور بدبخت والی وہ ہے جس کی وجہ سے اس کی رعایا بدبخت ہو جائے۔ (ناجائز) چرنے سے اجتناب کرو ورنہ تیرے ارکان مملکت بھی چرتے پھریں گے پھر تیری مثال اس جانور کی طرح ہوگی جس نے زمین کے سبزے کو دیکھا تو اس پر ٹوٹ پڑا اور کھا کھا کر موٹا ہو گیا اور وہی موٹاپا اس کے لئے موت کا پیامبر ثابت ہوا
>
> والسلام علیک۔

۱۲۳- ابومحمد بن حیان، ابو یحییٰ الرازی، ہناد بن السری، محمد بن فضیل، سری بن اسماعیل، عامر شعبیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حضرت

ابوموسیٰؓ کولکھا:

جس کی نیت خلوص پرمبنی ہو اللہ پاک اس کے اور مخلوق کے درمیان معاملات کے لئے کافی ہو جاتے ہیں اور جو شخص لوگوں کے لئے ایسے دکھاوے کا لبادہ اوڑھے جس کا دورن قلب سے کوئی واسطہ نہ ہو...... اللہ پاک ایسے شخص کو رسوا فرمادیتے ہیں۔ پس اے مخاطب! تمہارا کیا خیال ہے جلد حاصل ہونے والے معمولی رزق اور پروردگار کی رحمت کے خزانوں کے درمیان کون سا افضل ہے؟ (والسلام)

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپؓ کے یکتا اقوال حقیقت حال کا راستہ دکھاتے ہیں۔

۱۲۴- احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابومعاویہ، الاعمش، حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ کا قول ہے: ہم نے زندگی کا بہترین راز صبر میں پالیا۔

۱۲۵- ابوبکر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابومعاویہ و وکیع، ہشام بن عروۃ...... حضرت عروۃؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ خطبہ میں ارشاد فرمایا: جان لو کہ لالچ فقر ہے۔ (لوگوں سے) مایوس ہونا غنی اور مالداری ہے۔ کیونکہ جب کسی شے سے ناامیدی ہو جاتا ہے تو انسان اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

ابن وہب رحمہ اللہ نے ثوری عن ہشام عن زید بن صلت کے سلسلہ سند کے ساتھ حضرت عمرؓ سے اس کو نقل کیا ہے۔

۱۲۶- عبداللہ الاصفہانی، ابراہیم بن محمد، احمد بن سعید ابن وہب، ابوحامد بن جبلۃ، محمد بن اسحق الثقفی، عبداللہ، محمد بن فضیل، زکریا بن ابی زائدۃ، عامر شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا:

اللہ کی قسم! میرا دل خدا کے لئے اس قدر نرم ہو گیا کہ مکھن بھی اتنا نرم نہیں ہوگا اور خدا ہی کے لئے میرا دل اس قدر سخت ہو گیا کہ پتھر بھی اس کے سامنے سخت نہ ہوگا۔

۱۲۷- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، مسعر، عون بن عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا:

توابین (توبہ کرنے والوں) کے ساتھ مجالست اپناؤ کیونکہ وہ لوگ سب سے زیادہ نرم دل واقع ہوتے ہیں۔

۱۲۸- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، حضرت ابو خالدؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا:

اے بندگان خدا! کتاب اللہ کے لئے برتن بن جاؤ اور علم کے سرچشمے بن جاؤ اور خدا سے دن بدن کا رزق مانگو۔

۱۲۹- ابن حیان، ابویحیی الرازی، ہناد بن السری، ابومعاویہ، اعمش حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں تیری راہ میں اپنا مال اور اپنی جان خرچ کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے اس کو فرمایا: تم کو ایسی بات کرنے سے باز رہنا چاہیے۔ اگر کبھی آزمائش آ جائے تو صبر کرے ورنہ عافیت پر خدائے عزوجل کا شکر ادا کرے۔

فائدہ: انسان کو از خود خدا سے کسی مشکل کو طلب نہ کرنا چاہیے اگر خدا کی طرف سے کوئی حادثہ یا دشمنوں کے ساتھ جنگ پیش آ جائے تو پھر کھلے دل کے ساتھ جان مال خرچ کرے اور صبر کرے ورنہ معمول کی زندگی میں عافیت پر خدا کا شکر ادا کرے۔

۱۳۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع بن الولید، شجاع بن الولید، زیاد بن خیثمۃ، محمد بن جحادۃ، حبیب بن ابی ثابت، یحیی بن جعدۃؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب کا فرمان ہے اگر تین باتوں کا مزہ نہ ہوتا تو میں خدا سے ملاقات کو زیادہ پسند کرتا۔ اللہ کے سامنے سر ٹیکنے کا مزہ، ایسی مجالس میں شرکت کا مزہ جن میں اس طرح اچھا کلام منتخب کیا جاتا ہے جس طرح عمدہ کھجوروں کو چن لیا جاتا ہے اور اللہ کے راستے میں چلنے کا مزہ۔

حبیب منصور بن المعتمر ثوری اور مسعودی سے اسکو روایت کیا گیا ہے۔

۱۳۱۔احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سلیمان بن داؤد، شعبۃ، سلیمان التیمی، ابوعثمان النہدی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا: موسم سرما عبادت گزاروں کے لئے غنیمت ہے۔

تیمی رحمہ اللہ سے زائدہ اور ایک جماعت نے اسکو نقل کیا ہے۔

۱۳۲۔ابراہیم بن محمد بن الحسین، ابوکریب، مطلب بن زیاد، عبداللہ بن عیسٰی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب کے چہرہ مبارک پر رونے کی وجہ سے دو سیاہ گڑھے پڑ گئے تھے۔

۱۳۳۔عبداللہ بن محمد بن عطاء محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبۃ، عفان، جعفر بن سلیمان، ہشام بن الحسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ پڑھتے پڑھتے کسی آیت پر گزرتے تو ان کا گلا رندھ جاتا اور اس قدر روتے کہ (بے حال ہوکر) گر جاتے۔ پھر گھر میں پڑے رہتے حتی کہ لوگ عیادت کو آتے اور آپ کو مریض سمجھنے لگتے۔

۱۳۴۔محمد بن حمید عبداللہ بن زیدان، ابوکریب، ابن ادریس، عبدالرحمٰن بن اسحٰق، محارب بن دثار، ابن عمر فرماتے ہیں میں نے حضرت عمرؓ کے پیچھے نماز ادا کی تو آپکے رونے کی آواز تین صفوں کے بعد بھی سنائی دی۔

۱۳۵۔محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، جعفر بن برقان، ثابت بن حجاج فرماتے ہیں حضرت عمرؓ بن خطاب کا فرمان ہے:

تم اپنے نفوس کا وزن کر لو قبل اس سے کہ ان کا وزن کیا جائے اور ان کا محاسبہ کر لو قبل اس سے کہ انکا محاسبہ کیا جائے کیونکہ کل حساب کے روز تمہارے لئے اپنی جانوں کا محاسبہ کرنا آسان ہو جائے گا۔ اور بڑی پیشی کے لئے اپنے آپ کو تیار کر لو جس کے متعلق آیا ہے:۔

يومئذ تعرضون لا تخفى منكم خافية (الحاقہ ۱۸)

اس دن تم کو پیش کیا جائے گا تو تم سے کوئی شئی مخفی نہ رہے گی۔

۱۳۶۔عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن مسلم، ہناد، ابومعاویۃ، جویبر، ضحاک رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا: کاش میں اپنے گھر والوں کے لئے ایک مینڈھا ہوتا۔ وہ ایک عرصہ تک مجھے کھلا پلا کر موٹا تازہ کرتے۔ حتی کہ جب میں خوب فربہ ہو جاتا تو گھر والوں کے کچھ مہمان آتے اور پھر میرا کچھ حصہ بھون لیا جاتا اور کچھ حصے کا سالن بنا کر کھا لیا جاتا پھر مجھے وہ کھاتے اور نکال دیتے اور میں بشر نہ ہوتا۔

۱۳۷۔محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، علی بن الجعد، شعبہ، عاصم بن عبیداللہ، ابن عمرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کا سر میری ران پر تھا، یہ آپ کے مرض الوفات کا واقعہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میرا سر زمین پر رکھ دو۔ میں نے عرض کیا: آپ کا سر میری ران پر ہو یا زمین پر...... آپ پریشان نہ ہوں۔ لیکن حضرت عمرؓ نے فرمایا: نہیں تم زمین پر رکھ دو۔ چنانچہ میں نے آپ کا سر زمین پر رکھ دیا۔ پھر آپ نے (آہ وزاری کے ساتھ) کہا: ہلاکت و تباہی ہے میری اور میری ماں کی! اگر پروردگار نے مجھ پر رحم نہ فرمایا۔

۱۳۸۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، ایوب السختیانی، ابن ابی ملیکۃ، مسور بن مخرمہ سے مروی ہے کہ وفات سے قبل جب آپ کو نیزہ مارا گیا تو ایک مرتبہ فرمانے لگے: اللہ کی قسم! اگر میرے پاس زمین کے برابر سونا ہوتا تو میں خدا کے عذاب کو دیکھنے سے قبل اس کے عوض سارا سونا قربان کر دیتا۔

۱۳۹۔محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحیٰی بن عبداللہ، الاوزاعی، سماک، عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں جب حضرت عمرؓ کو نیزہ مارا گیا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: امیر المؤمنین! آپ کو خوشخبری ہو، اللہ نے آپ کے ذریعے شہروں کو فتح کرا دیا۔ نفاق کا

قلعہ فتح کرلیا اور رزق کے دروازے کھول دیئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: کیا امارت سے متعلق تم میری تعریف کر رہے ہو اے ابن عباس؟ عرض کیا: امارت اور غیر امارت دونوں وقتوں کی بات کر رہا ہوں۔ حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے تصرف میں میری جان ہے میری خواہش ہے کہ میں اس باب خلافت سے اس طرح نکل جاؤں کہ مجھ پر ثواب ہو نہ عذاب۔

۱۴۰- خلافت اسلامیہ کے امیر کا لباس ......ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، بہز، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار، حضرت حسنؒ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپؓ نے خطبہ دیا جبکہ آپ خلیفۂ وقت تھے۔ اس وقت آپ کے بدن مبارک پر جو چادر تھی اس میں بارہ جگہ پیوند لگے ہوئے تھے۔

۱۴۱- محمد بن معمر، عبداللہ بن الحسن الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ البابلی، الاوزاعی، داؤد بن علی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا: اگر نہر فرات کے کنارے کوئی بکری کسی سبب سے ہلاک ہو جائے تو مجھے اندیشہ ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مجھ سے اس کی باز پرس فرمائے گا۔

۱۴۲- محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ البابلی، الاوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا: اگر کوئی منادی آسمان سے یہ ندا دے کہ اے انسانو! تم سب جنت میں جاؤ گے سوائے ایک شخص کے تو مجھے خوف ہے کہ وہ شخص میرے سوا کوئی نہ ہوگا۔ اور اگر منادی یوں ندا دے کہ اے انسانو! تم سب جہنم میں داخل ہو گے سوائے ایک شخص کے تو مجھے (خدا سے) امید ہے کہ وہ شخص میں ہونگا۔

۱۴۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، عبدالعزیز الدراوردی، عبیداللہ بن عمر، حضرت نافعؒ فرماتے ہیں حضرت عمرؓ اور آپکے فرزند (یعنی میرے والد) ابن عمرؓ کی نیکی میں کوئی امتیاز اور فرق اس وقت تک نہ ہوتا تھا جب تک دونوں بات نہ کرتے یا ایسا کوئی عمل نہ کرتے جو دونوں میں امتیاز کر دے۔

ابن عیینہ نے زہری، عبیداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے اس کے مثل روایت نقل فرمائی ہے۔

۱۴۴- محمد بن علی بن حبیش، ابوشعیب الحرانی، عبداللہ بن محمد الحمصی، عبدالواحد بن زیاد، عبدالرحمٰن بن اسحٰق، رجل قرشی، ابن حکیمؒ مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ دعا مانگا کرو۔

اللھم اجعل سریرتی خیراً من علانیتی واجعل علانیتی حسنۃ.

اے اللہ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے اچھا بنادے اور میرے ظاہر کو اچھا بنادے۔[۱]

۱۴۵- ابو حامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، محمد بن الصباح، سفیان، مسعر، ابی صخرۃ، جامع بن شداد، اسود بن بلال المحاربی سے منقول ہے کہ جب حضرت عمرؓ کو ولایت سونپی گئی تو آپ برسر منبر کھڑے ہوئے اور حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا: اے لوگو میں دعا مانگتا ہوں تم آمین کہتے جاؤ۔ پھر دعا کی: اے اللہ میں سخت خو ہوں مجھے نرم کر دیجئے۔ میں بخیل ہوں مجھے سخی بنا دیجئے اور میں کمزور ناتواں ہوں مجھے توانا اور

۱۔ مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی ۲۵۰۴، و کنز العمال ۳۶۴۳، والجامع الکبیر للسیوطی ۱/۱۰۷، والجامع الصغیر للسیوطی ۱۴۳۴.

معمولی فرق کے ساتھ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کو نقل فرمایا اور امام ترمذی کی طرف اس روایت کو منسوب کیا اور حضرت عمرؓ سے اسکو نقل کر کے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ امام سیوطی رحمہ اللہ نے الجامع الصغیر میں بھی امام ترمذی کے حوالے سے اسکو نقل کیا اور طویل الفاظ کے ساتھ نقل کیا۔ نیز وہاں بھی اس روایت کو عمرؓ سے نقل کر کے ضعیف قرار دیا۔

طاقتور بنا دیجئے۔

۱۴۶- ابراہیم بن عبداللہ، ابوالعباس الثقفی، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، محمد بن ہشام، زید بن اسلم اپنے والد اسلمؒ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمرؓ بن الخطاب کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! میرا قتل ایسے کسی شخص کے ہاتھوں نہ ہو جس نے تجھے سجدہ کیا ہو، کہیں وہ اس کی وجہ سے قیامت کے روز مجھ پر غالب آ جائے۔

۱۴۷- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہشام، امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن القاسم، زید بن اسلمؒ اپنے والد سے اور وہ حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت حفصہؓ فرماتی ہیں: میں نے حضرت عمرؓ کو دعا کرتے ہوئے سنا:

اے اللہ مجھے اپنی راہ میں قتل ہونا نصیب فرما اور اپنے نبی کے شہر میں موت نصیب فرما۔ حضرت حفصہؓ نے عرض کیا: یہ کیسے ممکن ہے؟ فرمایا: اللہ پاک جب چاہے گا کر دے گا۔

۱۴۸- محمد بن احمد بن یعقوب، احمد بن عبدالرحمن، یزید بن ہارون، یحیٰ بن سعید الانصاری، حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے وادی بطحاء میں ایک جگہ اپنے ہاتھوں سے مٹی ہموار کی پھر اسی پر اپنی چادر کا حصہ بچھا کر چت لیٹ گئے پھر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے دعا کرنے لگے: اے اللہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں میرے اعصاب کمزور پڑ گئے ہیں میری رعایا بکھر چکی ہے۔ پس مجھے اس حال میں اپنے پاس بلا لے کہ میں ضائع نہ ہو جاؤں اور زیادتی کرنے والا نہ ہوں۔

۱۴۹- عبداللہ بن محمد بن عطاء، محمد بن شبل، عبداللہ بن محمد العبسی، ابن فضیل، لیث، ...... سلیم بن حنظلہ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؓ اپنی دعا میں فرماتے تھے:

اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے اچانک (موت کے شکنجہ میں) پکڑ لے، یا مجھے غفلت میں چھوڑ دے یا مجھے غافلین میں شمار کرے۔

۱۵۰- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یعقوب الدورقی، روح، شعبہ، عبداللہ بن خراش اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب اپنے خطبہ میں یوں دعا مانگتے تھے: اے اللہ! اپنی رسی کے ساتھ ہماری حفاظت فرما اور اپنے دین پر ہمیں ثابت قدم رکھ۔

۱۵۱- خدا کی بارگاہ میں حضرت عمرؓ کا حساب بارہ برس تک چلتا ...... ابوبکر احمد بن السندی، حسن بن علویہ، اسماعیل بن عیسیٰ، حیاج بن بسطام، روح بن القاسم، زید بن اسلمؒ، عبداللہؓ بن عمرؓ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ بات یہ تھی کہ میں زیادہ سے زیادہ (اپنے والد ماجد) حضرت عمرؓ کے بارے میں معلومات حاصل کروں۔ چنانچہ ایک دن میں نے خواب دیکھا ایک عالی شان محل ہے۔ میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ کہا: یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ پھر محل سے حضرت عمرؓ باہر تشریف لائے۔ آپ پر چادر زیب تن تھی اور یوں محسوس ہو رہا تھا گویا ابھی غسل فرما کر نکلے ہیں میں نے عرض کیا: آپ کے ساتھ کیا کچھ بیتی؟ فرمایا: بھلا ہو گیا۔ قریب تھا کہ عرش مجھ پر گر جاتا۔ لیکن میں نے اپنے پروردگار کو انتہائی مغفرت کرنے والا پایا۔ پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا مجھے تم سے جدا ہوئے کتنا عرصہ بیت گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: بارہ برس۔ فرمایا اب جا کر حساب کتاب سے گلوخلاصی ہوئی ہے۔

۱۵۲- ابوبکر، حسن بن جعفر، منجاب بن الحارث، علی بن مسہر، محمد بن عمرو، یحیٰ بن عبدالرحمن، حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ فرماتے ہیں میں حضرت عمرؓ کا ہمسایہ تھا۔ میں نے حضرت عمرؓ سے بڑھ کر افضل انسان کوئی نہیں دیکھا۔ آپ کی رات نماز میں اور دن روزے اور لوگوں کی حاجت روائی میں بسر ہوتے تھے۔ جب حضرت عمرؓ وفات فرما گئے تو میں نے اللہ عزوجل سے دعا کی کہ مجھے خواب میں عمرؓ کی زیارت

ہو جائے۔ چنانچہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عمرؓ مدینہ کے بازار کی طرف سے سر پر عمامہ باندھے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ میں نے آپ کو سلام عرض کیا تو آپؓ نے جواب دیا۔ پھر میں نے عرض کیا: آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا: بہتر ہے۔ میں نے پوچھا: آپ کے ساتھ کیا ماجرا پیش آیا؟ فرمایا: میں ابھی حساب کتاب سے فارغ ہوا ہوں۔ قریب تھا کہ عرش تلے دب جاتا اگر میں اپنے رب کو رحیم نہ پاتا۔

۱۵۳- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، محمد بن عجلان، ابراہیم بن مرۃ، محمد بن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا:

ایسے کسی کام میں مشغول مت ہو جس کا تمہیں کوئی فائدہ نہیں۔ اپنے دشمن سے دور رہو۔ دوستی کے لئے صرف امانت دار کو منتخب کرو۔ کیونکہ امین کے برابر قوم کا کوئی فرد نہیں اور فاجر شخص کا ساتھ مت اختیار کرو۔ ورنہ وہ تمہیں گناہ کی راہ پر لگائے گا اور اس کو کبھی اپنا راز داں مت بناؤ بلکہ اپنے معاملات کا مشورہ ایسے لوگوں سے کیا کرو جو اللہ عزوجل سے ڈرتے ہیں۔

۱۵۴- حسن بن عجلان الوراق، عبداللہ بن عبدالمقری، محمد بن عثمان، یوسف بن ابی امیۃ الثقفی، حکم بن ہشام، عبدالملک بن عمیر، ابن زبیرؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا:

اللہ کے خاص بندے وہ ہیں جو باطل کو چھوڑ کر اس کو موت کی نیند سلا دیتے ہیں اور حق کا بول بالا کر کے اس کو زندگی بخشتے ہیں۔ انکو عطائے خداوندی کا مژدہ سنایا گیا تو وہ سحر آگیں ہو گئے۔ عذاب الٰہی سے ڈرایا گیا تو خوف ان کے بدن سے چھلکنے لگا۔ وہ خدا سے خوفزدہ ہو کر دوبارہ اطمینان کی پناہ میں نہیں آئے۔ آنکھوں سے معائنہ کئے بغیر اس یقین کی دولت سے مالا مال ہو گئے جس کو کوئی شی ڈگمگا نہیں سکتی۔ خوف انکی رگ و پے میں یوں سرایت کر گیا کہ باقی رہنے والی زندگی کے مقابلہ میں انہوں نے ہر چیز سے اپنی راہ منقطع کر لی۔ پس زندگی انکے لئے نعمت ہے لیکن موت کرامت ہے۔ جس کے سبب حورعین سے انکا بندھن بندھے گا اور نوعمر حشم و خدم ان کی خدمت کے لئے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔

حضرت عمرؓ کا ذکر خیر تمام ہوا۔

(۳) عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفۂ ثالث، مطیع وفرماں بردار، ذوالنورین، خائف خدا، ذوالہجرتین، مُصَلّی الی القبلتین ..... عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ان خاصان حق میں سے تھے جن کی منقبت خدائے عزوجل نے یوں بیان فرمائی۔

جولوگ ایمان لائے اور اچھے اعمال کئے پھر تقوی اختیار کیا اور ایمان لائے پھر تقوی اختیار کیا اور احسان کیا۔ (ترجمہ المائدہ۹۳)

آپؓ دن رات بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریز رہتے، آخرت سے ڈرتے اور اپنے رب سے آس لگائے رکھتے تھے۔ آپؓ کی خاص الخاص صفات سخاوت وحیا اور خوف ورجاء تھیں۔ دن کے وقت جودوسخا اور صوم وصیام آپ کا محبوب عمل تھا اور رات کو بارگاہ خداوندی میں سجود وقیام آپ کا خاص عمل تھا۔ آپؓ کو ابتلائے آزمائش اور نجات خداوندی کی خوشخبری عنایت کی گئی۔

تصوف راہ حق میں معروف عمل رہ کر منزل تک رسائی پانے کا نام ہے۔

۱۵۵-محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، ابوعون الثقفی، محمد بن حاطب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ بن عفان کا ذکر چل پڑا حضرت حسن بن علی کرم اللہ وجہما نے فرمایا: ابھی امیر المؤمنین (حضرت علیؓ ذکر عثمان کرنے) آئیں گے چنانچہ حضرت علیؓ تشریف لائے اور فرمایا: عثمانؓ ان لوگوں میں سے تھے جن کے متعلق ارشاد خداوندی ہوا:

وہ لوگ ایمان لائے اور پرہیز کیا اور ایمان لائے پھر پرہیز کیا اور نیکی کی اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (المائدہ۹۳)

۱۵۶-ابوبکر بن موسیٰ الباہیری، عمر بن الحسن، ابن شبہ، ابوخلف صاحب الحریر، یحییٰ البکاء، ابن عمرؓ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں: ارشاد خداوندی ہے:

(بھلا مشرک اچھا ہے) یا وہ جو رات کے وقتوں میں زمین پر پیشانی رکھ کر اور کھڑے ہوکر عبادت کرتا ہے اور آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے۔ (الزمر۹)

سے مراد حضرت عثمان بن عفانؓ ہیں۔

۱۵۷-سلیمان بن احمد، احمد بن عمرو الربیعی، زکریا ابن یحییٰ المعقری، الاصمعی، عبدالاعلی السامی، عبیداللہ بن عمر، عن نافع، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: عثمان میری امت میں سب سے زیادہ حیادار معزز ومکرم ہیں۔[۲]

۱۵۸-محمد بن علی بن حبیش، عمر بن ایوب، ابومعمر، ہشیم، کوثر بن حکیم، نافع، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: میری

۱ـ الکامل لابن اثیر (حوادث سنة ۳۵م) وغایة النهایة ۱/۵۰۷، وشرح نهج البلاغة ۲/۲۱، والبدء والتاریخ ۵/۷۹، ۱۹۳، ۲۰۸، وتاریخ الطبری ۵/۱۴۵، وصفة الصفوة ۱/۱۱۲، وتاریخ الخمیس ۲/۲۵۴، والمحبر ۷۷، ۳، والکنی والاسماء ۱/۸، ومنهاج السنة ۲/۱۸۶، ۳/۱۶۵، والریاض النضرة ۲/۸۲، ۱۵۲، والاسلام والحضارة العربیة ۲/۱۳۸، ۳۷۳، والاعلام ۴/۲۱۰۔

۲ـ کنز العمال ۳۲۸۰۲، والجامع الصغیر ۵۳۸۱، وعزاه للمصنف فی هذا الکتاب وحسنه، وقال المناوی فی فیض القدیر ۴/۳۰۲، یہ روایت ضعیف ہے۔ فیض القدیر میں علامہ مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت کو طبرانی اور دیلمی نے نقل کیا ہے۔ اس میں ایک راوی زکریا بن یحییٰ المعقری ہے اور ایک راوی ابوسعید بن یونس ہے جس کو امام ذہبی رحمہ اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

امت کے سب سے زیادہ حیادار انسان عثمانؓ بن عفان ہیں۔[1]

۱۵۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالصمد، ابو جمیع، حضرت حسنؓ سے مروی ہے انہوں نے حضرت عثمانؓ اور آپ کی حیاداری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اگر آپؓ کمرہ میں (تنہا) ہوں اور دروازہ بھی بند ہو تب بھی آپ پانی ڈالنے کے لئے کپڑے نہ اتارتے تھے۔ نیز شدت حیاء کی وجہ سے آپؓ کمر سیدھی نہ کرتے تھے۔

۱۶۰- سلیمان بن احمد، طاہر بن عیسیٰ، سعید بن ابی مریم، ابن لہیعہ، حارث بن یزید، علی بن رباح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: قریش کے تین اشخاص سب سے زیادہ بارونق چہرے والے، اچھے اخلاق والے اور سب سے زیادہ حیاء دار تھے، اگر وہ تجھ سے بات کریں تو کبھی جھوٹ نہ بولیں گے اگر تو ان سے بات کرے تو کبھی تجھے نہیں جھٹلائیں گے: ابوبکر صدیق، عثمان بن عفان اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۱۶۱- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حماد بن خالد، زبیر بن عبداللہ اپنی ایک دادی سے جنکا نام زہیمہ تھا روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں: حضرت عثمانؓ صائم الدہر تھے اور رات کے اول پہر کو چھوڑ کر ساری ساری رات عبادت کرتے تھے

۱۶۲- ایک نماز میں پورا قرآن پڑھنا...... ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، ابوعلقمۃ الفروی (عبداللہ بن محمد)، عثمان بن عبدالرحمٰن التیمی، عبدالرحمٰن تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک رات میں نے مقام (ابراہیم) پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا چنانچہ میں عشاء کی نماز پڑھ کر مقام ابراہیم میں نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔ میں کھڑا تھا کہ کسی شخص نے میرے شانوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا۔ وہ حضرت عثمان بن عفان تھے۔ پھر آپؓ نے سورۃ فاتحہ سے قرآن پڑھنا شروع کیا حتی کہ پورا قرآن کریم ختم کر لیا پھر رکوع اور سجدہ کر کے نماز تمام کی۔ پھر جوتے اٹھا لئے۔ عبدالرحمٰن تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں معلوم نہیں اس سے پہلے بھی آپ نے کچھ نماز ادا کی یا نہیں۔

یزید بن ہارون نے محمد بن عمرو، محمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے سلسلہ سند سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

۱۶۳- سلیمان بن احمد، ابو زید القراطیسی، اسد بن موسیٰ، سلام بن مسکین، محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان کی بیوی (نائلہ) کہتی ہیں کہ جب دشمنوں نے حضرت عثمانؓ کو قتل کے ارادے سے گھیرے میں لے لیا تو آپؓ اس بات سے صرف نظر کر کے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں گے تمام تمام رات عبادت میں معروف رہتے اور صرف ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے۔

۱۶۴- ابو احمد المنظر یحییٰ، سلیمان بن احمد، ابو خلیفہ، حفص بن عمر الحوضی، حسن بن ابی جعفر، مجالد، شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت مسروق کی ملاقات اشتر سے ہوئی حضرت مسروق نے پوچھا: تم نے عثمانؓ کو قتل کر دیا؟ اشتر نے کہا: ہاں۔ مسروق رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے صائم الدھر اور قائم اللیل شخص کے قتل سے اپنے ہاتھ خون آلود کیے ہیں۔

۱۶۵- حسین بن علی، ابراہیم بن محمد، محمود بن خداش، ابو معاویہ، عاصم، حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان کو جب قتل کیا گیا تو انکی بیوی نے قاتلوں سے فرمایا: تم نے ایسے شخص کو قتل کر ڈالا جو ساری ساری رات جاگ کر ایک رکعت میں قرآن کریم مکمل کرتا تھا۔

انس بن مالکؓ سے یوں مروی ہے کہ ایک بڑی جماعت نے اس کو حضرت انس بن سیرین سے نقل کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عثمانؓ کو ان مصائب اور بلوی میں آزمائش کی پہلے خبر دیدی گئی تھی (بزبان مہبط وحی رسول اکرم ﷺ)۔ چنانچہ ان سخت ترین حالات میں آپ کسی قسم کے جزع وفزع کرنے سے محفوظ رہے اور صبر وشکر کر کے بارگاہ حق کا قرب

۱۔ کنز العمال ۳۲۷۹۲، والسنۃ لابن ابی عاصم ۲/۵۸۷، والجامع الکبیر ۱/۱۱۲۔

امت کے سب سے زیادہ حیادار انسان عثمانؓ بن عفان ہیں۔[1]

۱۵۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالصمد، ابو جمیع، حضرت حسنؒ سے مروی ہے انہوں نے حضرت عثمانؓ اور آپ کی حیاداری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اگر آپؓ کمرہ میں (تنہا) ہوں اور دروازہ بھی بند ہو تب بھی آپ پانی ڈالنے کے لئے کپڑے نہ اتارتے تھے۔ نیز شدت حیاء کی وجہ سے آپؓ کمر سیدھی نہ کرتے تھے۔

۱۶۰-سلیمان بن احمد، طاہر بن عیسیٰ، سعید بن ابی مریم، ابن لہیعہ، حارث بن یزید، علی بن رباح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: قریش کے تین اشخاص سب سے زیادہ بارونق چہرے والے، اچھے اخلاق والے اور سب سے زیادہ حیادار تھے، اگر وہ تجھ سے بات کریں تو کبھی جھوٹ نہ بولیں گے اگر تو ان سے بات کرے تو کبھی تجھے نہیں جھٹلائیں گے: ابوبکر صدیق، عثمان بن عفان اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۱۶۱-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حماد بن خالد، زبیر بن عبداللہ اپنی ایک دادی سے جنکا نام زہیمہ تھا روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں: حضرت عثمانؓ صائم الدہر تھے اور رات کے اول پہر کو چھوڑ کر ساری ساری رات عبادت کرتے تھے

۱۶۲-ایک نماز میں پورا قرآن پڑھنا..... ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق ثقفی، یحییٰ بن سعید، ابو علقمۃ الفروی (عبداللہ بن محمد)، عثمان بن عبدالرحمٰن التیمی، عبدالرحمٰن تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک رات میں نے مقام (ابراہیم) پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا چنانچہ میں عشاء کی نماز پڑھ کر مقام ابراہیم میں نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔ میں کھڑا تھا کہ کسی شخص نے میرے شانوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا۔ وہ حضرت عثمان بن عفان تھے۔ پھر آپؓ نے سورۃ فاتحہ سے قرآن پڑھنا شروع کیا حتی کہ پورا قرآن کریم ختم کر لیا پھر رکوع اور سجدہ کر کے نماز تمام کی۔ پھر جوتے اٹھا لئے۔ عبدالرحمٰن تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں معلوم نہیں اس سے پہلے بھی آپ نے کچھ نماز ادا کی یا نہیں۔

یزید بن ہارون نے محمد بن عمرو، محمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے سلسلہ سند سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

۱۶۳-سلیمان بن احمد، ابوزید القراطیسی، اسد بن موسیٰ، سلام بن مسکین، محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان کی بیوی (نائلہ) کہتی ہیں کہ جب دشمنوں نے حضرت عثمانؓ کو قتل کے ارادے سے گھیرے میں لے لیا تو آپؓ اس بات سے صرف نظر کر کے کہ وہ قتل کر دیے جائیں گے تمام تمام رات عبادت میں مصروف رہتے اور صرف ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے۔

۱۶۴-ابو احمد المظفر یحییٰ و سلیمان بن احمد، ابو خلیفہ، حفص بن عمر الحوضی، حسن بن ابی جعفر بطلہ، شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت مسروق کی ملاقات اشتر سے ہوئی حضرت مسروق نے پوچھا: تم نے عثمانؓ کو قتل کر دیا؟ اشتر نے کہا: ہاں۔ مسروق رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے صائم الدھر اور قائم اللیل شخص کے قتل سے اپنے ہاتھ خون آلود کیے ہیں۔

۱۶۵-حسین بن علی، ابراہیم بن محمد، محمود بن خداش، ابو معاویہ، عاصم، حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان کو جب قتل کیا گیا تو انکی بیوی نے قاتلوں سے فرمایا: تم نے ایسے شخص کو قتل کر ڈالا جو ساری ساری رات جاگ کر ایک رکعت میں قرآن کریم مکمل کرتا تھا۔

انس بن مالکؓ سے یوں مروی ہے کہ ایک بڑی جماعت نے اس کو حضرت انس بن سیرین سے نقل کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عثمانؓ کو ان مصائب اور بلوی میں آزمائش کی پہلے خبر دیدی گئی تھی (بزبان مہبط وحی رسول اکرم ﷺ)۔ چنانچہ ان سخت ترین حالات میں آپ کسی قسم کے جزع وفزع کرنے سے محفوظ رہے اور صبر وشکر کر کے بارگاہ حق کا قرب

---

[1] کنز العمال ۳۲۷۹۲، والسنۃ لابن ابی عاصم ۵۸۷/۲، والجامع الکبیر ۱۱۲/۱.

پاتے رہے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف بلوٰی پر صبر کر کے نجویٰ (خدا سے مناجات) کی حلاوت حاصل کرنے کا نام ہے۔

۱۶۶- قتل اور جنت کی بشارت ...... محمد بن معمر، محمود بن المروزی، حامد بن آدم، عبداللہ بن المبارک، سفیان بن غیاث، ابی عثمان النہدی، ابی موسیٰ الاشعری، ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ میں باغہائے (مدینہ) میں سے کسی باغ میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ کوئی شخص آیا اور اس نے دروازہ پر دستک دی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے لئے دروازہ کھول دو اور ایک مصیبت پر انکو جنت کی خوشخبری دیدو۔ ان کو مصیبت (قتل) لاحق ہوگی۔ ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا تو معلوم ہوا کہ وہ عثمانؓ بن عفان ہیں میں نے ان کو خبر سنائی تو فرمانے لگے: اللہ مددگار رہے[1]

۱۶۷- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہمام، قتادہ، محمد بن سیرین، محمد بن عبید الحکمی، عبیداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ مدینہ کے کسی نخلستان میں تھے۔ ایک پست آواز شخص نے آنے کی اجازت طلب کی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: انکو اندر آنے کی اجازت دو اور انکو خوشخبری دو کہ انکو ایک آزمائش سے واسطہ پڑے گا جس کے نتیجہ میں وہ جنت کے حقدار ہوں گے۔ عبیداللہؓ فرماتے ہیں میں نے آنے والے صاحب کو اجازت اور خوشخبری دی وہ عثمانؓ بن عفان تھے۔ آپؓ اس اطلاع پر حمد وثناء الٰہی بجالائے اور قریب آ کر بیٹھ گئے۔

۱۶۸- ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ہریم بن عبدالاعلیٰ، معتمر بن سلیمان، ابوموسیٰؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: انکو اندر آنے کی اجازت دو اور ایک مصیبت کی وجہ سے جنت کی خوشخبری دو[2] حضرت عثمانؓ نے (سن کر) فرمایا: میں اللہ سے صبر کا سوال کرتا ہوں۔

۱۶۹- محمد بن احمد بن الحسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں مجھے ابوسہلہ نے بیان کیا کہ جس دن قتل کے ارادے سے حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کرلیا گیا تو حضرت عثمانؓ بن عفان نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ کیا تھا آج میں اس پر کاربند رہ کر صبر اختیار کرتا ہوں۔

حضرت قیس فرماتے ہیں۔ لوگوں کو اس عہد کی حقیقت کا اندازہ تھا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے کسی صحابی سے راز ونیاز کی کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں؟ لوگوں نے دریافت فرمایا: کیا ہم ابوبکرؓ کو بلا لائیں؟ فرمایا: نہیں۔ پھر دریافت کیا: عمرؓ کو؟ فرمایا: نہیں۔ دریافت کیا علیؓ کو؟ فرمایا نہیں۔ آخر حضرت عثمانؓ کو بلا کر لایا گیا۔ پھر آپ ﷺ ان سے سرگوشیوں میں کچھ بات چیت فرماتے رہے جنہیں سن کر حضرت عثمانؓ کا رنگ بار بار بدلتا تھا[3]

۱۷۰- احمد بن شنبود، عبداللہ بن احمد بن اسید، احمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں حضرت عثمانؓ کی فضیلت ومنقبت میں دو باتیں ایسی تھیں جو حضرات ابوبکرؓ اور عمرؓ میں بھی نہ تھیں آپؓ کا اس حد تک صبر اختیار کیے رکھنا کہ اس کی نوبت قتل پر منتج ہوئی۔ دوسری خاص بات آپؓ کا تمام لوگوں کو ایک مصحف شریف (قرآن کریم) پر جمع کرنا تھی۔

۱۔ صحیح البخاری ۱۶/۵، ۵۹/۸، وصحیح مسلم، کتاب الصحابة ۲۸، وسنن الترمذی ۳۷۱۰، ومسند الامام احمد ۴۰۲/۴، والأدب المفرد للبخاری ۹۶۵، ومشکاۃ المصابیح ۶۰۷۵، وفتح الباری ۳۳/۷، ۵۹۷/۱۰.

۲۔ صحیح البخاری ۱۰/۵، ۶۹/۹، ۸۵، ۱۱۰، وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ۲۹، وسنن الترمذی ۳۷۱۰، ومسند الامام احمد ۱۶۵/۱، ۴۰۸/۴، والأدب المفرد ۱۵۱، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۲۷/۱۲.

۳۔ مسند الامام احمد ۲۱۴/۶، وسنن ابن ماجه ۱۱۳، والمصنف لابن ابی شیبة ۴۵/۱۲، وطبقات ابن سعد ۱/۳/۴۶.

اس کے علاوہ حضرت عثمانؓ رضائے الٰہی پانے کے لئے مال کی بے دریغ قربانی دیا کرتے تھے۔آپ کے مال سے بندگان خدا کے لئے نفلی صدقات وخیرات کا چشمہ بہتا رہتا تھا۔جبکہ آپ خود اپنے مال میں سے تھوڑے سے حصے اور معمولی لباس پر قناعت پذیر رہتے تھے۔

متجائے فضیلت پانے کے لئے وسیلہ حق اختیار کرنا تصوف ہے۔

۱۷۱۔عثمان بن عفان کا دو مرتبہ جنت خریدنا......محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، عیسیٰ بن المسیب، ابو زرعہ، ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ بن عفان نے دو مرتبہ سرکار رسول اللہ ﷺ سے جنت خریدی ایک مرتبہ جب بئر رومہ کو مسلمانوں کے لئے خرید کر وقف فرمایا۔دوسری مرتبہ جب جیش العسرت (جنگ تبوک) کے لئے سامان جہاد فراہم کیا۔

۱۷۲۔عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، فاروق الخطابی، ابو مسلم الکجی، حجاج بن نصر، سکن بن المغیرہ، ولید بن ابی ہشام، فرقد بن ابی طلحہ، عبدالرحمٰن بن ابی حباب سلمیؓ فرماتے ہیں جب نبی کریم نے ﷺ جیش عسرت کے موقع پر لوگوں کو ترغیب دی تو حضرت عثمانؓ بن عفان نے فرمایا: مجھ پر سو اونٹ بمع ٹاٹ اور پالان وغیرہ کے لازم ہوئے۔حضور اکرم ﷺ نے دوبارہ مسلمانوں کو راہ خدا میں مال خرچ کرنے پر ابھارا (چونکہ یہ سفر انتہائی دور دراز کا تھا اور مسلمان فوجیوں کے پاس زادِ راہ کے لئے کچھ سامان سفر نہ تھا) چنانچہ حضرت عثمانؓ ہی دوبارہ بولے: مجھ پر سو اونٹ اور لازم ہوئے بمع ساز وسامان کے۔رسول اکرم ﷺ نے پھر لوگوں کو اکسایا اس مرتبہ بھی حضرت عثمانؓ بولے: مجھ پر مزید سو اونٹ بمع ساز وسامان کے لازم ہوئے۔راوی عبدالرحمٰنؒ فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ (خوشی سے) ہاتھ ہلا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: عثمان پر کوئی گرفت اور مؤاخذہ نہیں اگر آج کے بعد وہ کوئی عمل نہ کریں۔[1]

۱۷۳۔ سلیمان بن احمد، حسین بن اسحٰق التستری، رجاء بن مصعب الادنی، محمد بن اسحٰق الصعانی، عامر الشعبی، مسروق عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے جیش العسرۃ کے موقع پر حضرت عثمانؓ بن عفان کو بار بار آتے جاتے دیکھا تو آپ نے انکو یہ دعا دی:

اے اللہ! عثمان کی مغفرت فرما وہ جب بھی آئیں اور جائیں، جو پوشیدہ رکھیں اور جو ظاہر کریں اور جو سرا کریں یا جہرا کریں انکی ہر طرح سے مغفرت فرما۔[2]

محمد بن اسحٰق الصعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے امام شعبی رحمہ اللہ سے صرف یہ ایک حدیث سنی ہے۔

۱۷۴۔محمد بن علی بن نصر الوراق، یوسف بن یعقوب الواسطی، زکریا بن یحیٰی دحمویہ، عمر بن ہارون البلخی، عبداللہ بن شوذب، عبداللہ بن قاسم، کثیر مولیٰ سمرۃ، عبدالرحمٰنؓ بن سمرۃ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں جیش العسرۃ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔حضرت عثمانؓ ایک ہزار دینار لے کر آئے اور آپ ﷺ کے قدموں میں بکھیر کر چلے گئے۔پھر گئے اور ہزار دینار لے کر آئے اور آپ ﷺ کے قدموں میں بکھیر کر چلے گئے۔پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ان دیناروں کو الٹ پلٹ کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ فرما رہے ہیں: آج کے بعد عثمان کوئی عمل بھی کریں انکیں کوئی نقصان نہیں ہے۔[3]

۱۔ سنن الترمذی ۳۷۰۰، ومسند الامام أحمد ۷۵/۴، وطبقات ابن سعد ۵۵/۷، وتفسیر ابن کثیر ۱۷۱/۴، ومجمع الزوائد ۸۵/۹.

۲۔ کنز العمال ۳۲۸۴۶، والمعجم الکبیر ۹۲۷۱.

۳۔ تاریخ ابن عساکر ۱۱۱/۱. (التہذیب).

قصرہ نے اس روایت کو ابن شوذب عن کثیر بن ابی کثیر مولی عبدالرحمن بن سمرۃ کے طریق سے عبدالرحمن بن سمرۃؓ سے روایت کیا ہے۔

۱۷۵-آج کے بعد عثمانؓ پر کوئی حرج نہیں۔۔۔۔محمد بن عمر بن مسلم، محمد بن ابراہیم بن زیاد، عبدالحمید بن عبداللہ الحلوانی، حبیب بن ابی حبیب (کاتب مالک)، مالک، نافع، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ جیش العسرت کی تیاری فرمانے لگے تو حضرت عثمان بن عفانؓ ایک ہزار دینار لے کر آئے اور فداہ ابی وامی ﷺ کی جھولی میں ڈال دیئے۔ نبی کریم ﷺ نے دعا مانگی:

اے اللہ عثمان کو فراموش نہ کیجئیگا۔ پھر فرمایا آج کے بعد عثمان پر کوئی حرج نہیں کوئی عمل کریں یا نہ کریں۔[1]

۱۷۶-ابو حامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، محمد بن الصباح، سفیان، ابن ابی عروبۃ، حضرت قتادہؓ سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ایک ہزار لوگوں کو ساز وسامان کے ساتھ سواری دی جن میں پچاس گھوڑے بھی تھے۔

۱۷۷-امیر المؤمنین کی حالتِ امیری۔۔۔۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، اسحٰق بن سلیمان، ابو جعفر، یونس، حضرت حسنؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عثمانؓ کو مسجد میں ایک کپڑے میں لپٹے پڑے دیکھا اور آپ کے پاس کوئی نہ تھا۔ امیر المؤمنین ہونے کے باوجود آپ کا یہ حال تھا۔

۱۷۸-سلیمان بن احمد، ابو زید القراطیسی، اسد بن موسیٰ، ابن لہیعۃ، ابو الاسود، عن عبداللہ، عبدالملک بن شداد ابن الہاد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے ایک جمع کے موقع پر حضرت عثمانؓ کو برسرِ منبر دیکھا آپ کے جسم اطہر پر ایک معمولی سی عدنی ازار بند تھی جس کی قیمت بمشکل چار پانچ درہم ہوگی اور اوپری جسم پر کوئی چادر تھی۔

۱۷۹-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عیسیٰ، خلف الخراز، یونس بن عبید، حضرت حسنؓ سے مسجد میں قیلولہ کرنے والوں کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نے عثمانؓ بن عفان کو مسجد میں قیلولہ کرتے ہوئے دیکھا جبکہ آپؓ خلیفہ بھی تھے۔ جب آپ اٹھے تو تنکروں کے نشان آپکے جسم پر نمایاں تھے۔ جبکہ آپکے متعلق یہ کہا جاتا تھا آپ امیر المؤمنین ہیں امیر المؤمنین۔

۱۸۰-احمد بن عبداللہ بن احمد، جعفر بن محمد بن الفضل، محمد بن حمیر، اسماعیل بن عیاش، شرحبیل بن مسلم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ (کی درویشی کا یہ عالم تھا کہ) لوگوں کو امیروں والے کھانے کھلاتے اور پھر گھر جا کر خود سرکہ اور زیتون سے روٹی کھاتے۔ اور کوئی عام سالن بھی استعمال نہ فرماتے۔

۱۸۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان، محمد بن راشد، سلیمان بن موسیٰ سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ کو اطلاع دے کر کچھ لوگوں کو دیکھنے کے لئے بلایا گیا جو کسی غلط کام میں مصروف تھے۔ آپؓ تشریف لائے تو وہ لوگ وہاں سے ہٹ کر جا چکے تھے آپؓ نے ان کے آثار دیکھ کر اس بات پر اللہ کی حمد کی کہ آپ نے انکو ان جیسا لائے عصیان حالت میں نہ دیکھا۔ پھر آپؓ نے ایک غلام آزاد فرمایا۔

۱۸۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو سلمۃ الحرانی، ابی عبدالرحیم، فرات بن سلیمان، میمون بن مہران ہمدانی رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمانؓ بن عفان کو ایک خچر پر سوار دیکھا حالانکہ آپ خلیفہ وقت تھے۔ اور آپ نے اپنے پیچھے اپنے غلام نائل کو بٹھا رکھا تھا۔

۱۸۳-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن بکر بن علی بن مسعدۃ، عبداللہ بن الرومی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: اگر میں جنت اور جہنم کے درمیان ہوں اور مجھے معلوم نہ ہو کہ مجھے کس

۱- کنز العمال ۳۲۸۳۵، والجامع الکبیر ۹۹۵۳.

طرف جانے کا حکم دیا جائے گا تو میری خواہش ہوگی کہ میں مٹی ہو جاؤں قبل اس سے کہ مجھے کسی طرف جانے کا حکم دیا جائے۔

۱۸۴-عثمانؓ کی حیاداری...... ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ ہم (محاصرہ کے دن) گھر میں حضرت عثمانؓ کے پاس تھے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے کبھی زنا نہیں کیا جاہلیت میں اور نہ زمانہ اسلام میں اور اسلام میں میری حیاداری میں اضافہ ہی ہوا۔

۱۸۵-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف الفریابی، سفیان الثوری، صلت بن دینار، عقبہ بن صہبان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ بن عفان نے اپنی شرمگاہ سے متعلق فرمایا کہ جب سے میں مسلمان ہوا کبھی میں نے دائیں ہاتھ سے اسکو چھوا تک نہیں۔

۱۸۶-فاروق الخطابی، ابو مسلم الکشی، علی بن عبداللہ المدینی، ہشام بن یوسف، عبداللہ بن بحیر، حضرت عثمانؓ کے غلام ہانی فرماتے ہیں حضرت عثمانؓ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ آنسوؤں سے آپکی ریش مبارک تر ہو جاتی۔

۱۸۷-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حریث بن السائب، حسن، حمران بن ابان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے سوائے خالی روٹی کے عمدہ کھانے، میٹھا پانی اور سایہ دار گھر ابن آدم کیلئے زائد نعمت ہے۔ ابن آدم کی اسمیں کوئی فضیلت نہیں ہے[1]

۱۸۸-سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب بن نجدۃ، یحیٰی بن صالح الوحاظی، سلیمان بن عطاء الجزری، مسلمۃ بن عبداللہ الجہنی، ابو مشجعہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عثمانؓ بن عفان کی معیت میں ایک مریض کی عیادت کو گئے۔ حضرت عثمانؓ نے اس مریض کو فرمایا: کہو "لا الٰہ الا اللہ" مریض نے کہہ لیا پھر فرمایا: قسم ہے میری جان کی مالک کی اس شخص نے کلمہ کے ساتھ اپنی خطاؤں کو پھینک کر ریزہ ریزہ کر دیا۔ ابو مشجعہ راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا آپ نے ایسی کوئی بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے یا آپ اپنی طرف سے بیان فرما رہے ہیں؟ فرمایا: نہیں تندرست کے لئے بھی زیادہ گناہوں کو مٹانے والا ہے۔[2]

☆☆☆

۱۔ تاریخ اصبہان، للمصنف ۱/۲۵۴۔

۲۔ اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی ۱۰/۲۷۵، و کنز العمال ۲۵۶۸۳۔

(۴) حضرت علیؓ بن ابی طالب[۱]

آپ قوم کے سردار، اللہ تعالیٰ اور اس کی شریعت سے محبت رکھنے والے، باب مدینۃ العلم، بہترین واضح اشارات کا استعمال کرنے والے، مجتہدین کے علم، مطیعین کے نور، متقین کے والی، امام العادلین، اسلام قبول کرنے میں اسبق، فیصلہ کرنے میں اعدل، علم میں اعظم، علم میں اوفر، متقین کے پیشوا، عارفین کی زینت، حقائق توحید سے باخبر کرنے والے عاقل اور لسان سائل کے حامل، عہد ایفا کرنے کے مصداق، فتنوں کا قلع قمع کرنے والے، امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے والے اور دشمنان اسلام کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے اور ان کو نیست و نابود کرنے والے تھے۔

۱۸۹- خیبر کی فتح ---- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحٰق ثقفی، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، ابو حازم کے سلسلہ سند سے سہل بن سعد کی روایت منقول ہے کہ:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خیبر کے روز فرمایا: آج میں علم اللہ اور اس کے رسول کے محبوب کے ہاتھ میں دوں گا، اور جانب اللہ اسی کے ذریعہ خیبر فتح ہوگا۔ صحابہ کرامؓ نے اضطراب کی حالت میں شب گزاری کہ نا معلوم وہ کون خوش نصیب انسان ہوگا۔ صبح ہوئی تو آپ علیہ السلام نے صحابۂ کرام سے حضرت علیؓ کے بابت استفسار فرمایا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ بعد ازاں رسالت مآب ﷺ نے حضرت علی کو بلوا کر ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب مبارک لگایا اور ان کے لئے صحت کی دعا فرمائی، کچھ دیر بعد شیر خدا کی آنکھوں سے الم کا ازالہ ہو گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو علم عطاء فرمایا حضرت علی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دشمنان اسلام کے کلمہ پڑھنے تک میں ان سے قتال کرتا رہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اے علی! تم ان کے پاس جانے کے بعد اولاً انہیں اسلام کی دعوت دینا، اور ان کو حقوق اللہ سے آگاہ کرنا، کیوں کہ تمہاری وجہ سے ایک انسان کا راہ راست پر آنا تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔[۲]

۱۹۰- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، داؤد، عمر، ابو راشد ثقفی بن زرد، محمد بن اسحٰق، بریدہ بن سفیان اسلمی کے والد سفیان کے سلسلہ سند سے سلمہ بن اکوع کا قول مروی ہے ایک بار آپ علیہ السلام نے حضرت صدیق اکبرؓ کو قلعۂ خیبر کی طرف روانہ فرمایا، لیکن وہ بسیار کوشش کے بعد بلا فتح واپس آ گئے۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کل میں ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں علم دوں گا جسکے ذریعہ خیبر فتح ہوگا اور وہ شخص میدان جنگ سے راہ فرار اختیار نہیں کرے گا۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو بلوایا اس وقت ان کی آنکھوں میں درد تھا آپ نے ان کی آنکھوں

۱۔ الکامل لابن الاثیر (حوادث سنة ۴۰) وتاریخ الطبری ۸۳/۶. والبدء والتاریخ ۷۳/۵. وصفة الصفوة ۱۱۸/۱، ومقاتل الطالبین ۱۴، وشرح نهج البلاغة ۵۷۹/۲. ومنهاج السنة ۲/۳، ۷۳، وصفة الصفوة ۱۱۸/۱. ومقاتل الطالبین ۱۴، وشرح نهج البلاغة ۵۷۹/۲، ومنهاج السنة ۲/۳، ۲/۳، وتاریخ الخمیس ۲۷۶/۲، وتاریخ المسعودی ۲/۲، ۳۹، والاسلام والحضارة العربیة ۱۴۱/۲. والریاض النضرة ۱۵۳/۲، ۲۳۹، والاصابة.

۲۔ صحیح البخاری ۷۳/۴، ۲۳/۵، ۱۷۱، وصحیح مسلم، کتاب الفضائل ۳۴، ومسند الامام احمد ۳۳۳/۵. وفتح الباری ۷۰/۷، ۴۷۶، وشرح السنة للبغوی ۱۱۴/۱۴. ودلائل النبوة للبیهقی ۲۰۵/۴، وخصائص الامام علی للنسائی ۱۴، والمستدرک ۱۰۹/۳، واتحاف السادة المتقین ۱۸۸/۷.

میں تھوک ڈالا پھر فرمایا: یہ جھنڈا لو اور اس وقت تک لڑتے رہو جب تک خدا تمہارے ہاتھوں فتح عطا نہ فرمائے۔ راوی سلمۃ بن الاکوع کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت علیؓ نے سفر شروع فرمایا میں نے بھی ان کے ساتھ رخت سفر باندھ لیا، اور ہم چلتے رہے حتی کہ حضرت علی نے قلعہ کے نیچے ایک عظیم پتھر پر علم نصب فرما دیا۔ قلعہ کے اوپر ایک یہودی نے حضرت علیؓ کو دیکھ کر ان سے سوال کیا کہ آپ کون ہیں؟ شیر خدا نے فرمایا میں علی ہوں، اس یہودی نے کہا پھر فتح تمہاری ہوگی، کیوں کہ ہماری کتاب "تورات" میں اسی طرح مرقوم ہے۔[1]

شیخ فرماتے ہیں بریدہ عن ابیہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اس میں ایسی زیادتی ہے جس کی کوئی مثال اور تابع نہیں ہے۔ جبکہ یہی حدیث یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع کے طریق سے صحیح ہے۔

۱۹۱- احمد بن یعقوب بن مہرجان المعدل، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن اسحٰق ضبی، قیس بن ربیع، لیث بن ابی سلیم، ابن ابی لیلی کے سلسلۂ سند سے حضرت حسن بن علی سے مروی ہے ایک موقع پر سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا اے لوگو! سید العرب (عرب کے سردار حضرت علیؓ) کو بلاؤ حضرت عائشہ "فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ سید العرب نہیں ہو؟ اس وقت آپ علیہ السلام نے فرمایا میں اولاد آدم کا اور حضرت علی عرب کے سردار ہیں۔ پھر حضرت علی کے تشریف لے آنے کے بعد آپ ﷺ نے انصار کو بلوا کر ان سے فرمایا اے انصار یہ بات بواسطہ جبرئیل کے اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمائی ہے۔[2]

ابو بشر نے سعید بن جبیر عن عائشہ کے طریق سے اس کو نقل کیا ہے۔

۱۹۲- محمد بن احمد بن علی، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن محمد بن میمون، علی بن عیاش، حارث بن حصیرۃ، قاسم بن جندب کے سلسلۂ سند سے انسؓ کا قول مروی ہے کہ ایک بار آپ ﷺ نے میرے ذریعہ وضو فرما کر دو رکعت نماز ادا فرمائی پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے انس! اس باب سے داخل ہونے والا سید المسلمین ہوگا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں دل ہی دل میں دعا کرتا رہا کہ اے اللہ داخل ہونے والے کا تعلق انصار سے ہو، کچھ دیر بعد اس باب سے حضرت علیؓ داخل ہوئے حضرت علی نے عرض کیا رسول اللہ! آج آپ ﷺ نے میرے متعلق عجیب بات ارشاد فرمائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا۔[3]

جابر جعفی نے ابی الطفیل عن انسؓ سے اس کو نقل کیا ہے۔

۱۹۳- ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، حسن بن سفیان، عبدالحمید بن بحر، شریک، سلمۃ بن کہیل کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ﷺ ہے: میں حکمت کا گھر اور علی اس کا باب ہے۔[4]

اصبغ بن نباتہ اور حارث نے علی سے اس کے مثل نقل کیا ہے اور مجاہد نے عن ابن عباس عن رسول اللہ ﷺ سے اس کے مثل نقل

۱۔ صحیح البخاری ۴/۷۳، ۵/۲۳، ۱۷۱، وصحیح مسلم، کتاب الفضائل ۳۲، ومسند الامام احمد ۵/۳۳۳، وفتح الباری ۷/۷۰، ۴۷۶، وشرح السنۃ للبغوی ۱۴/۱۱۲، ودلائل النبوۃ للبیھقی ۴/۲۰۵، وخصائص الامام علی للنسائی ۱۳، والمستدرک ۳/۱۰۹، واتحاف السادۃ المتقین ۷/۱۸۸۔

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳/۹۰، ومجمع الزوائد ۹/۱۳۲، وکنز العمال ۳۶۴۴۸۔

۳۔ الموضوعات لابن الجوزی ۱/۳۷۶، واللآلیء المصنوعۃ للسیوطی ۱/۱۸۶، وتاریخ اصبھان للمصنف ۲/۷۱، ومجمع الزوائد ۱/۲۱۶۔ یہ روایت موضوع ہے۔

۴۔ سنن الترمذی ۳۷۲۷، والزھد لابن المبارک ۳۱۴، ومشکاۃ المصابیح ۶۰۸۷، واتحاف السادۃ المتقین ۶/۲۲۳، والموضوعات ۱/۳۴۹، ۳۵۰، واللآلیء المصنوعۃ ۱/۱۷۰، والفوائد المجموعۃ ۳۴۸، وتنزیہ الشریعۃ ۳۷۷، وتمییز الاحیاء ۲/۱۸۸۔

کیا ہے۔

۱۹۴- محمد بن عمر بن غالب، محمد بن احمد بن ابی خیثمہ، عباد بن یعقوب، موسیٰ بن عثمان حضرمی، اعمش، مجاہد کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کی روایت ہے کہ فرمان نبوی ﷺ ہے: اللہ نے کوئی آیت ایسی نازل نہیں فرمائی جس میں "یاایھاالذین آمنوا" سے خطاب کیا گیا ہو مگر اس میں علی مومنین کے سردار اور امیر مراد ہیں۔ [1]

۱۹۵- جعفر بن محمد بن عمر، ابو حصین وادی، یحییٰ بن عبدالحمید، شریک، ابی یقظان، ابو وائل کے سلسلۂ سند سے حذیفہ بن الیمان کا قول مروی ہے۔ ایک موقع پر صحابہؓ نے حضرت علی کے بابت آپ علیہ السلام سے استفسار فرمایا کیا آپ علی کو خلیفہ نہیں بنائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم علی کو ولایت سپرد کرو تو تم علی کو ہادی مہدی اور تمہیں صراط مستقیم پر چلانے والا پاؤ گے۔ [2]

نعمان بن ابی شیبہ جندی نے ثوری عن ابی اسحاق عن زید بن یثیع عن حذیفہ کی سند سے اس کو نقل کیا ہے۔

۱۹۶- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن وہیب غزی، ابن ابی السری، عبدالرزاق، نعمان بن ابی شیبہ جندی، سفیان ثوری، ابو اسحٰق، زید بن یثیع کے سلسلۂ سند سے حذیفہؓ کا قول مروی ہے، فرمان نبوی ﷺ ہے: اگر تم علی کو خلیفہ بناؤ اور میں نہیں سمجھتا کہ تم ان کو خلیفہ بناؤ گے تو تب تم ان کو ہادی و مہدی پاؤ گے، جو تم کو شریعت بیضاء پر چلائے گا۔ [3]

ابراہیم بن ہراسہ نے ثوری عن ابی اسحاق عن زید بن یثیع عن علیؓ کے طریق سے اس کو روایت فرمایا ہے۔

۱۹۷- زید بن جناح قاضی، اسحٰق بن محمد بن مہران، محمد بن مہران، ابراہیم بن ہراسہ، ابن اسحٰق، زید بن یثیع، علی کے سلسلۂ سند سے گزشتہ روایت کی مانند آپ علیہ السلام کا قول مروی ہے۔

۱۹۸- ابو احمد غطریفی، ابو الحسن بن ابی مقاتل، محمد بن عبید بن عتبہ، محمد بن علی وہبی کوفی، احمد بن عمران بن سلمۃ، سفیان ثوری، منصور، ابراہیم، علقمہ کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

میرے سامنے حضور علیہ السلام سے حضرت علیؓ کے بابت سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا حکمت دس اجزاء پر تقسیم کیے جانے کے بعد نو اجزاء علی کو اور باقی ایک جز دیگر لوگوں کو عطا کی گئی ہے۔ [4]

۱۹۹- ابو بکر بن خلاد، محمد بن یونس کدیمی، عبداللہ بن داؤد خریبی، ہبیرہ بن حوران، ابی عون، ابی صالح حنفی کے سلسلۂ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے۔

ایک بار میری درخواست پر آپ علیہ السلام نے مجھے دین پر استقامت کی تلقین فرمائی، میں نے جواب میں عرض کیا واللہ ربی وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب، آپ نے فرمایا اے ابو الحسن تجھے علم مبارک ہو علم کے خزانوں سے تو اترے جانے کی خوشخبری سناتا ہوں۔ [5]

۱- الدر المنثور ۱/۱۰۴، وکنز العمال ۳۲۹۲۰، والجامع الکبیر ۱/۶۹۵، وعزاہ للمصنف عن ابن عباس.

۲- کنز العمال ۳۲۹۶۶.

۳- العلل المتناھیۃ لابن الجوزی ۱/۲۵۲.

۴- العلل المتناھیۃ لابن الجوزی ۱/۲۳۹، والبدایۃ والنھایۃ ۷/۳۶۰، وکنز العمال ۳۲۹۸۲، ۳۶۴۶۱، والجامع الکبیر للسیوطی ۱/۶۰۷، وعزاہ للمصنف، والازدی فی الضعفاء، وابو علی الحسن بن علی البرذعی فی معجمہ، وابن النجار، وابن الجوزی فی الواھیات عن ابن مسعود)

۵- المستدرک ۳/۳۰۴، وتاریخ ابن عساکر ۲/۳۲۹، (التھذیب) والدر المنثور ۳/۲۴۷، وکنز العمال ۳۶۵۲۴.

۲۰۰- ابوالقاسم نذیر بن جناح القاضی، اسحٰق بن محمد بن مروان، محمد بن مروان، عباس بن عبیداللہ، غالب بن عثمان الہمدانی، ابو مالک، عبیدۃ، شقیق کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے: قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے کوئی حرف ایسا نہیں جس کا کوئی ظاہر اور باطن نہ ہو اور علی بن ابی طالب کے پاس ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔

۲۰۱- ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن سلیمان بن حارث، عبیداللہ بن موسیٰ، اسماعیل بن ابی خالد، ابواسحٰق کے سلسلۂ سند سے ہبیرۃ بن یریم کی روایت ہے: ایک روز حضرت حسن بن علی نے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا:

اے لوگو! کل گزشتہ تم سے اولین وآخرین میں علم کے اعتبار سے افضل انسان جدا ہو گیا۔ آپ ﷺ جب بھی انہیں جھنڈا دے کر کہیں بھیجتے تو فتح کے بغیر آپ کی واپسی نہیں ہوتی تھی۔ جبرئیلؑ آپ کے دائیں طرف اور میکائیل بائیں طرف ہوتے تھے آپؓ نے کوئی درہم چھوڑا نہ دینار بصرف سات سو (درہم) آپ کی عطاء میں سے بچ گئے تھے جن سے آپ ایک غلام خریدنا چاہتے تھے۔[1]

۲۰۲- محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد صائغ، قبیصہ بن عقبہ، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، سعید بن جبیر کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کی روایت منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابی ہم میں سب سے بڑے قاری اور حضرت علیؓ سب سے بڑے قاضی ہیں۔

۲۰۳- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، خلف بن خالد عبدی بصری، بشر بن ابراہیم انصاری، ثور بن یزید، خالد بن معدان کے سلسلۂ سند سے معاذ بن جبل کی روایت منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اے علی میں تمہارے ساتھ نبوت کے ذریعہ جھگڑتا ہوں اور میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ نیز اللہ نے تمہیں سات فضائل سے نوازا ہے کوئی قریشی ان میں تم سے نہیں جھگڑ سکتا۔ ایمان لانے میں سب سے اول، عہد الٰہی کو سب سے زیادہ پورا کرنے والے، امر الٰہی کو سب سے زیادہ قائم کرنے والے، برابری اور انصاف کے ساتھ تقسیم کرنے والے، رعیت میں عدل و مساوات قائم کرنے والے، فیصلہ کرنے میں سب سے زیادہ صاحب بصیرت، اللہ کے ہاں سب سے زیادہ مرتبہ والے۔[2]

۲۰۴- محمد بن مظفر، عبداللہ بن اسحٰق، ابراہیم الماطی، قاسم بن معاویہ انصاری، عصمہ بن محمد، یحییٰ بن سعید انصاری، سعید بن مسیب کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدریؓ کی روایت منقول ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی کے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: تجھے سات ایسے فضائل میسر ہیں، قیامت کے دن جن میں تجھ سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا ایمان لانے میں سب سے اول، عہد الٰہی کو سب سے زیادہ پورا کرنے والے، امر الٰہی کو سب سے زیادہ قائم کرنے والے، برابری اور انصاف کے ساتھ تقسیم کرنے والے، رعیت میں عدل و مساوات قائم کرنے والے، فیصلہ کرنے میں سب سے زیادہ صاحب بصیرت، قیامت کے روز اللہ کے ہاں سب سے زیادہ مرتبہ والے۔[3]

۲۰۵- محمد بن احمد بن عمر قاضی قصبانی، علی بن عباس بجلی، محمد بن یحییٰ، حسن بن حسین، ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحٰق عن ابیہ کے سلسلۂ سند سے شعبیؒ سے مروی ہے، حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے میرے متعلق ارشاد فرمایا مسلمانوں کے سید اور متقیوں کے امام حضرت علی کو خوش آمدید! حضرت علی سے پوچھا گیا: آپ نے کس شی پر شکر ادا کیا؟ فرمایا: میں نے اللہ کی عطا کردہ نعمت پر اس کی حمد وثناء کی اور ان نعمتوں پر شکر کی توفیق مانگی اور مزید عطا کا سوال کیا۔

۲۰۶- محمد بن عبید علی بن سراج مصری، محمد بن فیروز، ابو عمرو لاہز بن عبداللہ، معتمر بن سلیمان، عن ابیہ، ہشام بن عروۃ، عن ابیہ کے سلسلۂ سند

۱۔ تاریخ اصبہان، للمصنف ۱/ ۲۵۔

۲۔ الموضوعات لابن الجوزی ۱/ ۳۴۳، واللآلی المصنوعۃ ۱/ ۱۶۷، وتنزیہ الشریعۃ ۱/ ۳۵۲، وکنز العمال ۳۲۹۹۴۔

۳۔ اللآلی المصنوعۃ ۱/ ۱۶۱ وکنز العمال ۳۲۹۹۵۔ یہ روایت ضعیف ہے۔

سے حضرت انس کی روایت منقول ہے آپ علیہ السلام نے میرے ذریعہ برزۃ اسلمی کو پیغام بھیجا اور فرمایا: اے ابو برزہ اسلمی! اللہ تعالی نے علی کے بارے میں مجھ سے عہد لیا ہے کہ علی ہدایت کے علم، ایمان کے منارے، میرے اولیاء کے امام، اور میرے فرمانبرداروں کے نور ہیں۔ اے ابو برزہ! علی بن ابی طالب کل قیامت کے دن میرے امین ہونگے، میرے جھنڈے کو اٹھانے والے ہونگے اور علی میرے رب کی رحمت کے خزانوں کی کنجی ہیں۔[1]

۲۰۷- ابو بکر طلحی، محمد بن علی بن دحیم، عباد بن سعید بن عباد جعفی، محمد بن عثمان بن ابی بہلول، صالح بن ابی اسود، ابو مطہر رازی، اصبغ ثقفی، سلام جعفی کے سلسلۂ سند سے ابو برزۃ سے مروی ہے کہ فرمان نبوی ﷺ ہے:

اللہ تعالی نے علی کے بارے میں مجھ سے عہد لیا تو میں نے عرض کیا یا رب العالمین! مجھے بیان کیجئے کہ وہ عہد کیا ہے؟ فرمایا: سنو میں نے عرض کیا میں ہمہ تن گوش ہوں۔ فرمایا: علی ہدایت کے علم، میرے اولیاء کے امام، اور میرے فرمانبرداروں کے نور ہیں۔ یہ وہی کلمہ ہیں جن کو میں نے متقیوں کیلئے لازم کردیا ہے۔ جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ اس بات کی علی کو خوشخبری دیدو۔ چنانچہ علی آئے تو میں نے ان کو بشارت دیدی۔ علیؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اللہ کا بندہ ہوں اس کے قبضۂ قدرت میں ہوں اگر وہ مجھے عذاب دے تو میرے گناہوں کی وجہ سے مجھے عذاب ہوگا اور اگر میرے لئے یہ نعمتیں تمام کردے جو آپ نے بیان فرمائی ہیں تو اللہ میرا اور ان کا مالک ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! علی کا دل دھودے اور ایمان کو اس کے دل کی بہار بنادے۔ اللہ نے فرمایا: میں نے ایسا کردیا۔ اور نیز ان کو ایسی مصیبت کا سامنا ہوگا جو تیرے اصحاب میں سے کسی کو نہیں ہوگا۔ حضور ﷺ نے عرض کیا یا اللہ! یہ میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے خدارا! کچھ رحم فرمائیے اللہ نے فرمایا: یہ بات لکھی جاچکی ہے اور ان کو یہ مصیبت پہنچ کر رہے گی۔[2]

۲۰۸- سعد بن محمد صیرفی، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن محمد بن میمون، حکم بن ظہیر سدی، عبد خیر، حضرت علی فرماتے ہیں آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد میں نے قسم اٹھائی کہ میں قرآن کو جمع کرنے سے قبل اپنی چادر نہیں اتاروں گا چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔

۲۰۹- ابو بکر بن مالک، محمد بن یونس السامی، ابو بکر حنفی، فطر بن خلیفہ، اسماعیل بن رجاء، عن ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابو سعید خدریؓ کی روایت منقول ہے۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں: ایک بار ہم آپ علیہ السلام کے ساتھ سفر میں تھے کہ آپ ﷺ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا حضرت علی نے آپ ﷺ کی جوتی لیکر اسے ٹھیک کردیا۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو! میرے تنزیل قرآن پر قتال کرنے کی مانند تم میرے بعد تاویل قرآن پر قتال کروگے۔ ابو سعید فرماتے ہیں میں نکلا تاکہ اس کی خبر لوگوں کو سناؤں لیکن کوئی اس خبر کو سن کر خوش نہ ہوا۔[3]

۲۱۰- محمد بن عمر بن سلم، ابو محمد قاسم بن محمد بن جعفر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب، عن ابیہ، عن ابیہ جعفر، عن ابیہ محمد بن عبداللہ، عن ابیہ محمد، عن ابیہ عمر کے سلسلۂ سند سے علی کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اے علی! اللہ تعالی کا حکم ہے کہ میں تجھے قریب کروں اور تجھے علم سکھاؤں تاکہ تو اس کو محفوظ رکھے۔ اور یہ آیت "وتعیھا اذن واعیۃ" ترجمہ: تاکہ اس کو محفوظ کرنے والے کان محفوظ کرلیں۔ میرا علم یہ کہتا ہے کہ اس سے تیرے کان مراد ہیں۔[4]

۱۔ الموضوعات لابن الجوزی ۱/۳۸۸، والکامل لابن عدی ۷/۲۶۰۰۔

۲۔ العلل المتناھیۃ ۱/۲۳۶، واللآلی المصنوعۃ ۱/۱۸۸۔

۳۔ مسند الامام احمد ۳/۸۲، والمستدرک ۳/۱۲۳، ودلائل النبوۃ للبیھقی ۶/۴۳۵، وموارد الظمآن ۲۲۰۷، وشرح السنۃ ۱۰/۲۳۳، والعلل المتناھیۃ ۱/۲۳۹، والبدایۃ والنھایۃ ۶/۲۴۷، ۷/۳۰۵، ومجمع الزوائد ۵/۱۸۶، ۹/۱۳۳۔

۴۔ الدر المنثور ۶/۲۶۰، وتفسیر الطبری ۲۹/۳۶، وکنز العمال ۳۶۵۲۵، وتفسیر القرطبی ۱۸/۲۶۴۔

۲۱۱-حسن بن علی بن خطاب، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن یونس، ابوبکر بن عیاش، نصیر، سلیمان احمسی، عن ابیہ کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ کا قول مروی ہے: اللہ کی قسم! میں قرآن کی ہر آیت کے نزول اور مقام نزول سے واقف ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے قلب عاقل اور لسان سائل سے نوازا ہے۔

۲۱۲-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد، مسعر، عمرو بن مرۃ کے سلسلۂ سند سے ابوالبختری کا قول مروی ہے:

حضرت علیؓ سے ان کی ذات کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا مجھے ہر سوال کے جواب سے نوازا گیا ہے۔

۲۱۳-احمد بن یعقوب بن مہرجان العدل، محمد بن حسین بن حمید، محمد بن تسنیم، علی بن حسین بن عیسیٰ بن زید، عن جدہ عیسیٰ بن زید، اسماعیل بن ابی خالد، عمرو بن قیس، منہال بن عمرو، ابوذرؓ کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ کا قول مروی ہے فرمایا: میں نے فلاں فتنہ کی آنکھ پھوڑی تھی اگر میں نہ ہوتا تو فلاں فلاں قتل نہ ہوتے۔

۲۱۴-ابوبکر خلاد، احمد بن علی الخزاز، عبدالرحمٰن بن حفص خناطسی، زیاد بن عبداللہ، ابواسحٰق، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر، سلیمان کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدریؓ کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ کے سامنے علی کی بابت شکایت کی گئی، آپ ﷺ نے لوگوں کو اس سے منع فرما کر فرمایا علی کی شکایت نہ کرو، علی سب سے زیادہ خوف خدا رکھنے والے ہیں۔[1]

۲۱۵-سلیمان بن احمد، ہارون بن سلیمان المصری، سعد بن بشر الکوفی، عبدالرحیم بن سلیمان، یزید بن ابی زیاد، اسحٰق بن کعب بن عجرۃ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے کہ فرمان نبوی ﷺ ہے:

اے لوگو! علی کو برا بھلا مت کہو۔ وہ اللہ کی ذات میں غرق انسان ہیں۔[2]

۲۱۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد الجمال، ابومسعود، سہل بن عبدربہ، عمرو بن ابی قیس، مطرف، منہال بن عمرو، عن التیمی کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ کا قول مروی ہے کہ ہم آپس میں بات چیت کرتے تھے کہ آپ علیہ السلام نے حضرت علی کے تقریباً ستر فضائل بیان فرمائے ہیں جبکہ کسی اور کے اس قدر فضائل نہیں گنوائے۔

اطاعت و فرمانبرداری حضرت علیؓ کی شان تھی اور آپؓ نیکی اور گناہ سے بچنے میں خدا کی ذات پر بھروسہ رکھتے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف پوشیدہ دلوں کو مقلب القلوب کی طرف موڑنے کا نام ہے۔

۲۱۷-محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، عقیل، محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابی کریمۃ، محمد بن سلمۃ، ابی عبدالرحیم، مزید بن ابی انیسہ، زہری، علی بن حسین، کے سلسلۂ سند سے ان کے والد حسینؓ کا قول مروی ہے وہ اپنے والد حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں ایک بار آپ ﷺ شب میں بوقت تہجد ہمارے ہاں تشریف لائے آپ ﷺ نے دروازہ پر کھڑے ہو کر فرمایا تم نماز (تہجد) نہیں پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں جب اللہ تعالیٰ چاہے گا ہم نماز پڑھیں گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ لوٹ گئے اور کوئی بات نہیں فرمائی۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں آپ ﷺ کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارتے جا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں:

وكان الانسان اكثر شيء جدلا (الکہف ۵۴)

انسان بہت زیادہ جھگڑالو ہے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۵/۱۳۰۔

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۱۴۸، و کنز العمال ۱۷/۳۳۰۱۷، والاحادیث الضعیفۃ ۸۹۵۔

حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف، صالح بن کیسان، شعیب بن حمزہ اور کئی لوگوں نے اس روایت کو امام زہری سے نقل کیا ہے۔
بخاری و مسلم نے اس کو قتیبہ بن سعید سے تخریج فرمایا ہے۔[1]

حضرت علی رضوان اللہ علیہ وسلامہ علیہ اوراد پر مواظبت فرمانے والے اور کڑے وقت کیلئے توشوں کو گروی رکھوانے والے تھے
کہا گیا ہے کہ تصوف مطلوب کو پانے کیلئے محبوب کی طرف رغبت رکھنے کا نام ہے۔

۲۱۸- ابوبکر بن خلاد، احمد بن ابراہیم ملحان، یحییٰ بن بکیر، لیث بن سعد، یزید بن عبداللہ بن الہاد، محمد بن کعب قرظی، اشعث بن ربعی کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ کا قول مروی ہے:

کچھ قیدی آپ علیہ السلام کی خدمت میں لائے گئے، شب کو حضرت علی نے فاطمہ سے فرمایا تم آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ سے ایک آدھ قیدی مانگ لاؤ۔ چنانچہ حضرت فاطمہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی لیکن حیاء کی وجہ سے ساکت رہیں پھر دوسری شب بھی آپ گئیں لیکن حیاء کی وجہ سے گزشتہ شب کے مانند خاموش رہیں پھر تیسری شب ہم دونوں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ سے اپنا مقصد بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر کی ہزار نیکیوں والی صبح و شام کی تسبیح تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے مذکورہ تسبیح پڑھنے کا مستقل معمول بنالیا، اور جنگ صفین والی رات کے علاوہ کبھی میں نے اس کا ناغہ نہیں کیا اس شب بھی شب کے ختم ہونے کے وقت میں نے مذکورہ تسبیح پڑھ لی تھی۔[2]

۲۱۹- محمد بن جعفر بن ہیثم، محمد بن احمد بن ابی العوام، یزید بن ہارون، عوام بن حوشب، عمرو بن مرۃ، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ کا قول مروی ہے آپ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے، آپ ﷺ میرے اور فاطمہ کے درمیان بیٹھ گئے، پھر آپ ﷺ نے ہمیں گزشتہ تسبیح کی تعلیم دی، کہ جب ہم اپنے بستروں پر آئیں تو ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر کہہ لیں۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں: اس کے بعد کبھی بھی میرے اس معمول میں فرق نہیں آیا۔ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کیا صفین کی رات بھی کوئی فرق نہیں آیا فرمایا: ہاں جنگ صفین کی رات بھی اس میں کوئی فرق نہیں آیا۔
حکم اور مجاہد نے ابن ابی لیلیٰ سے اس کو نقل کیا ہے۔

۲۲۰- ابوعلی، محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عباس بن ولید، عبدالواحد بن زیاد، جریری، ابوالورد کے سلسلۂ سند سے ابن اعبد کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت علیؓ نے مجھے فرمایا: اے ابن اعبد جانتے ہو کھانے کا کیا حق ہے؟ ابن اعبد نے عرض کیا: ابن ابی طالب! کیا ہے کھانے کا حق؟ فرمایا: کھانے کی ابتداء میں بسم اللہ اللھم بارک لنا فیما رزقتنا کہو فرمایا: کھانے سے فراغت کے بعد اس کا شکر جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا اس کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: آخر میں الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا کہنا۔ نیز فرمایا اے ابن عبد میری زوجہ فاطمہ بنت رسول ہونے کے باوجود خود چکی چلاتی تھی، اور پانی اٹھا کر لانے کی وجہ سے ان کی گردن پر نشان پڑ گئے تھے، اور گھر میں جھاڑو دینے کی وجہ سے ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے تھے، اور چولہے میں آگ جلانے کی وجہ سے ان کے کپڑے میلے ہو جاتے تھے۔ مذکورہ تمام امور خانہ داری کی وجہ سے گویا وہ ایک مستقل مشقت میں مبتلا تھیں، ایک بار آپ علیہ السلام کے پاس کہیں سے چند قیدی

۱۔ صحیح البخاری ۹/۱۳۱، ۱۲۸، وصحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۲۰۶، وسنن النسائی ۳/۲۰۵، ومسند الامام أحمد ۱/۷۷، والمصنف لعبد الرزاق ۳۴۴۴، وفتح الباری ۱۳/۳۱۳، والأدب المفرد ۹۵، وصحیح ابن خزیمہ ۱۱۳۰.
۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۷/۵۰۹، وکنز العمال ۷۷۱۹۔

آئے میں نے ان سے کہا کہ اے فاطمہ اتم اپنے والد کے پاس جا کر ان سے ایک خادم لے آؤ۔

اس کے بعد شبث بن ربعی عن علی سے منقول کلام کے مانند پورا کلام نقل کیا گیا۔

حضرت علیؓ کو جب زندگی میں مشقت اور تنگ دستی جزو لازم بن گئی تو آپ نے مخلوق سے اعراض برتا اور کسب حلال اور محنت مزدوری میں مشغول ہو گئے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف اسباب میں احتیاط کرنا اور مقدرات کی طرف نگاہ کرنا ہے۔

۲۲۱- حضرت علیؓ کے پر مشقت احوال ...... محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن علیہ، عبداللہ بن محمد، احمد بن علی بن مثنی، ابوربیع، حماد، ایوب سختیانی کے سلسلہ سند سے مجاہد کا قول مروی ہے:

ایک روز حضرت علی عمامہ باندھے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے، فرمانے لگے ایک بار میں مدینہ میں شدید بھوک کا شکار ہو گیا، جسکی وجہ سے میں مزدوری کی تلاش میں مدینہ کے اطراف میں نکل گیا، وہاں پر کھجور کے عوض ایک خاتون کی میں نے مزدوری کی، ہر ڈول کے عوض ایک کھجور اجرت طے پائی میں نے سولہ ڈول پانی کے کھینچے حتی کہ میرے ہاتھ شل ہو گئے۔ پھر میں عورت کے پاس گیا اور سولہ کھجوریں لیکر میں آپ ﷺ کے پاس پہنچ گیا، اور میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کھجوریں آج کی میری مزدوری کا عوض ہیں، پھر آپ ﷺ نے بھی میرے ساتھ کچھ کھجوریں تناول فرمائیں۔

حماد بن زید اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ میں نے سولہ یا سترہ ڈول نکالے پھر ہاتھ دھوئے اور کھجوریں لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے میرے لئے خیر کی دعا فرمائی اور مجھے اچھے کلمات ارشاد فرمائے۔

موسیٰ الطحان نے مجاہدؒ سے اس کے مثل روایت نقل فرمائی ہے۔

۲۲۲- احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن حکیم اودی، شریک، موسیٰ طحان، مجاہد کے سلسلہ سند سے حضرت علیؓ کا قول مروی ہے:

ایک بار مجھے بھوک نے ستایا تو میں ایک باغ کے مالک کے پاس گیا اس نے مجھ سے کہا کنوئیں سے چند ڈول پانی نکالو، ایک ڈول کے عوض ایک کھجور ہوگی، چنانچہ میں نے چند ڈول پانی نکال کر اس کے عوض مالک سے کھجوریں وصول کرلیں، بعدازاں میں پانی پی کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا مٹھی بھر کھجور میرے ساتھ تھیں، آپ ﷺ نے بھی ان کھجوروں میں سے چند کھجوریں تناول فرمائیں اور میں نے بھی کچھ کھجوریں کھائیں۔

آپ نیکوکاروں اور زاہدین کی زینت کے ساتھ رنگے ہوئے تھے۔

۲۲۳- ابوالفرج احمد بن جعفر نسائی، محمد بن جریر، عبدالاعلیٰ بن واصل، مخول بن ابراہیم، علی بن حزور، اصبغ بن نباتہ کے سلسلہ سند سے عمار بن یاسر کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ نے تم کو ایک ایسی چیز سے مزین فرمایا ہے جس سے اچھی چیز کے ساتھ آج تک کسی کو مزین نہیں فرمایا، یہ اللہ کی زینت ہے اس کے نیک بندوں کیلئے۔ اور یہ زہد فی الدنیا ہے۔ پس نہ دنیا کو تم سے کچھ سروکار اور نہ تم کو دنیا سے کوئی حاجت۔ اور اللہ ہی نے تمہارے قلب میں مساکین کی محبت ڈالی ہے، چنانچہ آپ ان کے پیروکار ہونے پر اور وہ آپ کے امام ہونے پر خوش ہیں۔[۱]

۱۔ کنز العمال ۳۳۰۵۳.

۲۲۴-ابوبکر طلحی، ابو حصین قاضی، ابو طاہر احمد بن عیسیٰ بن عبداللہ عکبری، ابن ابی فدیک، ہشام بن سعد، زید بن اسلم کے سلسلۂ سند سے علی بن حسین کا قول مروی ہے وہ فرماتے ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا:

قیامت کے روز دنیا انتہائی حسین وجمیل شکل میں اللہ کے سامنے لائی جائیگی۔ وہ عرض کرے گی یا اللہ آپ مجھے اپنا کوئی ولی ہبہ کردیں۔ اللہ کی طرف سے جواب آئیگا تو اس لائق نہیں ہے کہ میں اپنا کوئی دوست تیرے حوالہ کروں۔ اس کے بعد بوسیدہ کپڑے کی مانند لپیٹ کر اسے آگ میں ڈالدیا جائیگا۔

آپؓ دنیا سے کنارہ کش تھے اس لئے دنیا کی حقیقت سے آپ کیلئے پردہ اٹھ گیا تھا آپ کو ہدایت اور بصارت نصیب ہوئی اور راہ میں آپ کے سارے پردے اٹھ گئے تھے۔

۲۲۵-ابوذر محمد بن حسین بن یوسف الوراق، ابن حسین بن حفص، علی بن حفص عبسی، نصیر بن حمزہ، عن ابیہ جعفر بن محمد، محمد بن علی بن حسین حسین بن علی کے سلسلۂ سند سے علیؓ بن ابی طالب کا قول مروی ہے کہ فرمان نبوی ﷺ ہے:

اللہ تعالیٰ زاہد کو دنیا میں بلا تعلم علم اور بغیر کسی واسطہ کے ہدایت سے نوازتے ہیں اور اسے بصیر بنا دیتے ہیں اور پردے اس سے اٹھا دیتے ہیں۔[1]

حضرت علیؓ اللہ کی ذات کے عالم تھے آپ کے سینۂ اقدس میں ذات باری تعالیٰ کا عرفان موجزن تھا۔

کہا گیا ہے کہ حق سے حجاب اٹھانے کا نام تصوف ہے۔

۲۲۶-احمد بن ابراہیم بن جعفر، محمد بن یونس سامی، ابونعیم، حبان بن علی، مجاہد، شعبی کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ کا قول مروی ہے:
حضرت علیؓ نے زید بن صوحان کے پاس پیغام بھیجا تو انہوں نے جواب میں فرمایا: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو اللہ کی ذات کا علیم نہیں جانتا، یہ جانتا ہوں کہ اللہ کی آپ کے دل میں بہت عظمت ہے۔

۲۲۷-خدا کیا ہے؟ علیؓ کا یہود کو جواب ..... ابوبکر بن محمد بن حارث، فضل بن الحباب جمحی، مسدد، عبدالوارث بن سعید، محمد بن اسحٰق کے سلسلۂ سند سے نعمان بن سعد کی روایت ہے:

نعمان بن سعد کہتے ہیں ایک بار میری موجودگی میں دار الامارۃ میں حضرت علیؓ کے پاس نوف بن عبداللہ آئے، اور حضرت علی سے کہا اے امیر المؤمنین! دروازہ پر چالیس افراد پر مشتمل یہودی جماعت کھڑی ہے۔ اور وہ آپ سے چند سوالات کرنے آئے ہیں۔
حضرت علیؓ نے ان کو بلوا کر ان سے کہا سوال کرو۔

انہوں نے حضرت علیؓ سے اللہ تعالیٰ کی حقیقت وماہیت اور کیفیت کے بارے میں چند مختلف سوالات کئے۔ حضرت علیؓ نے جواب میں ارشاد فرمایا اے یہود! سنو اور مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ تم کسی اور سے سوال کرو گے یا نہیں: میرا رب عزوجل وہ اول ہے کسی شی سے اس کی ابتداء نہیں ہوئی۔ وہ کسی شی سے مل کر نہیں بنا۔ وہ حلول ہو جانے والی شی نہیں۔ وہ کسی شبیہ کی حامل ذات نہیں جس کو کوئی مکان گھیر سکے۔ وہ پردہ میں بند نہیں جو کسی مخصوص جگہ پر موجود ہو۔ وہ عدم کے بعد وجود پذیر نہیں ہوا کہ جس کی وجہ سے کہا جائے کہ وہ حادث ہے۔ بلکہ وہ اس بات سے عظیم تر ہے کہ اشیاء میں سے کسی شی کی کیفیت کے ساتھ اس کو مخصوص کیا جائے۔ وہ لازوال ہے۔ کسی زمانے کے اختلاف سے وہ زائل ہونے والا نہیں۔ نہ ایک شان کے دوسری شان کے ساتھ بدلنے کی وجہ سے وہ زائل ہونے والا۔ وہ شبیہوں کے ساتھ کیسے موصوف کیا جاسکتا ہے؟ وہ فصیح زبانوں کے ساتھ کیسے تعریف کیا جاسکتا ہے؟ وہ اشیاء میں سے نہیں تھا کہ کہا جائے وہ

---

[1] اتحاف السادۃ المتقین ۱/۲۰۳، ۸/۸۷، ۹/۳۲۳. و کنز العمال ۶۱۴۹.

ان اشیاء سے جدا ہو گیا۔نہ اس سے کوئی شئی بنی ہے کہ کہا جائے وہ بن گیا۔ بلکہ وہ ہر کیفیت سے پاک ہے۔وہ شہ رگ سے قریب تر ہے شبہ و مثل میں ہر شئی سے بعید تر ہے۔اس کے بندوں کا کوئی لحظہ اس سے مخفی نہیں۔ کسی لفظ کی بازگشت بھی اس سے پوشیدہ نہیں۔ ہوا کا کوئی جھونکا اس سے لاتعلق نہیں۔ کسی قدم کی آہٹ اور کسی مسکراہٹ کا کھلنا اس سے چھپا ہوا نہیں...... انتہائی تاریک رات میں بھی یہ چیزیں اس سے پوشیدہ نہیں۔ چمکتے چاند کی روشنی اس پر نہیں چھا سکتی۔سورج کے روشن ہالہ کی کوئی کرن اس سے باہر نہیں آنے والی رات کے متوجہ ہونے اور جانے والے دن کے پیٹھ پھیرنے۔۔۔۔الغرض وہ ہر شئی کو محیط ہے۔وہ ہر مکان، ہر گھڑی، ہر لحظہ، ہر مدت اور ہر انتہاء کو پوری طرح جانتا ہے۔انتہائیں تو مخلوق کیلئے بیان کی جاتی ہیں۔حدتو اس کے غیر کیلئے منسوب کی جاتی ہیں۔اشیاء پہلے مکمل اصول کے ساتھ پیدا نہیں ہوئی ہیں۔نہ پہلے زمانے کے ساتھ متصف ہو کر پیدا ہوئی ہیں کہ اس سے پہلے وقت کو ابتداء قرار دیا جائے۔ بلکہ رب نے جب چاہا ان کو پیدا کر دیا اور ان کو تخلیق و افزائش بخش دی۔اور جو چاہی صورت بخشی اور کیا ہی حسین صورتیں بخشی ہیں۔وہ اپنی بلندی میں تنہا ہے کوئی شئی اس کیلئے رکاوٹ نہیں۔اس کی مخلوق کی اطاعت سے اس کا کوئی نفع نہیں۔ پکارنے والوں کیلئے اس کا جواب آ ملتا ہے آسمان وزمین میں ملائکہ اس کی اطاعت کیلئے کمربستہ ہیں۔بوسیدہ مردوں کے متعلق اس کا علم ایسا ہے جیسے زندوں کے متعلق آسمان عالی کے متعلق اس کا علم ایسا ہے جیسے زمین کی آخری تہہ اور ہر شئی کے متعلق اس کا علم۔ بہت سی آوازوں کا جمع ہونا اس کو پریشان اور متحیر نہیں کرتا۔مختلف زبانوں کا سننا اس کو کسی ایک سے مشغول نہیں کرتا۔وہ تمام مختلف آوازوں کو سننے والا ہے۔بغیر کسی اعضاء و جوارح ان کو سننے اور جواب دینے والا ہے۔مدبر ہے۔بصیر ہے۔تمام امور کا عالم ہے۔وہ الحی القیوم ذات ہے۔وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بلا جوارح و ادوات کے اور بغیر ہونٹ اور لہوات کے ہم کلام ہوا ہے۔اس کے بارے میں حد بندی کا قول کرنے والا اس کی حقیقت سے جاہل ہے۔اے مخاطب! اگر تو قرآن و برہان کے خلاف خدا کی توصیف کرنا چاہتا ہے تو مجھے اسرافیل میکائیل اور جبریل علیہم الصلوات کی توصیف بیان کر اور تو نہیں کر سکتا پھر جب تو مخلوق کی توصیف نہیں بیان کر سکتا تو خالق کی توصیف تجھ سے کیونکر ممکن ہے جو کہ نوم و اونگھ سے پاک ہے۔تمام آسمان و زمین پر اسی کی حکومت ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

نعمان کی یہ روایت غریب ہے۔ابن اسحاق نے بھی اس کو مرسلاً روایت کیا ہے۔

۲۲۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حارث، سلمۃ بن شبیب، احمد بن ابی الحواری، ابو الفرج کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ کا قول مروی ہے:

معرفت الٰہیہ کے بغیر صغر سنی میں مر کر جنت میں جانے سے کبر سنی میں معرفت الٰہیہ کے حصول کے ساتھ دنیا سے جانا مجھے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۹-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ضرار بن صرد، علی بن ہاشم بن برید، محمد بن عبداللہ بن ابی رافع، عمر بن علی بن حسین کے والد کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ کا قول مروی ہے:

لوگوں کا سب سے بڑا خیر خواہ اور خدا کو سب سے زیادہ جاننے والا وہ شخص ہے جو لا الہ الا اللہ والوں کی سب سے زیادہ تعظیم کرے اور سب سے زیادہ ان کے ساتھ محبت رکھے۔

۲۳۰-احمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ عطار، اسحق بن بشر، مقاتل، قتادہ کے سلسلۂ سند سے خلاس بن عمرو کی روایت منقول ہے: وہ فرماتے ہیں

ایک روز ہمارے سامنے ایک خزاعی شخص نے حضرت علیؓ سے سوال کیا کہ اے امیر المومنین! کیا آپ نے حضور ﷺ سے اسلام کی تفصیل سنی ہے؟ حضرت علی نے جواب میں فرمایا: میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ اسلام کی بنیاد چار چیزوں پر ہے صبر، یقین،

جہاد اور عدل۔ پھر صبر کی چار شاخیں ہیں۔ شوق، شفقت، زہد اور انتظار۔ جنت کا شائق شہوات سے دور رہتا ہے اور دوزخ سے خائف حرام سے محفوظ رہتا ہے۔ زاہد کے لئے مصائب آسان کر دی جاتی ہیں اور موت کا منتظر خیرات کی طرف جلدی کرنے والا ہوتا ہے۔

اسی طرح یقین کی بھی چار چار شاخیں ہیں۔ فطانت اور ذہانت کو نگاہوں میں رکھنا، حکمت کی تاویل اور تفسیر جاننا، عبرت اور نصیحت کی معرفت رکھنا اور سنت کی اتباع کرنا۔ پس جس شخص نے فطانت کو جان لیا اس نے حکمت کی تاویل کر لی اور جس نے حکمت کی تاویل کر لی اس نے عبرت کی معرفت حاصل کر لی۔ اور جس نے عبرت کی معرفت حاصل کر لی اس نے سنت کی اتباع کر لی۔ اور جس نے سنت کی اتباع کر لی وہ اولین میں شامل ہو گیا۔

اسی طرح جہاد کی بھی چار شاخیں ہیں امر بالمعروف، نہی عن المنکر، ہر جگہ سچائی کو اختیار کرنا اور فاسقین سے دشمنی رکھنا۔ پس جس نے امر بالمعروف کیا اس نے مؤمن کی پیٹھ مضبوط کی اور جس نے نہی عن المنکر کیا اس نے منافق کی ناک خاک میں ملا دی۔ جس نے سچائی کو پلے باندھ لیا اس نے اپنا فریضہ پورا کر دیا اور اپنے دین کی حفاظت کر لی۔ جس نے فاسقین سے دشمنی مول لی اس نے اللہ کیلئے غصہ کیا اور جس نے اللہ کیلئے غصہ کیا اللہ اس کیلئے غصہ کرے گا۔

اسی طرح عدل کی بھی چار شاخیں ہیں سمجھ اور فہم کا انتہائی غور کے ساتھ استعمال کرنا، علم کو تر و تازہ رکھنا شریعت کے احکام معلوم رکھنا اور حلم و بردباری کے باغ میں رہنا۔ پس جس نے سمجھ اور فہم کو انتہائی غور کے ساتھ استعمال کیا اس نے جملہ علوم کی تفسیر و تشریح پالی اور جس نے علم کو تر و تازہ رکھا اس نے شریعت کے احکام معلوم کر لئے۔ جس نے شریعت کے احکام حاصل کر لئے وہ حلم و بردباری کے باغوں کا ساکن ہو گیا اور حلم و بردباری میں رہنے والا کسی کام میں کوتاہی نہیں کیا کرتا وہ لوگوں میں یوں جیا کرتا ہے کہ سب اس سے راحت و آرام میں ہوتے ہیں۔

خلاس بن عمرو نے اس کو یونہی مرفوعاً روایت کیا ہے۔ بعض رواۃ نے الاسلام کی تشریح میں یہ کلام نقل کیا ہے جبکہ اصبغ بن نباتہ نے الایمان کی تشریح میں حضرت علیؓ سے مرفوعاً یہ کلام نقل کیا ہے۔ حارث نے اس کو حضرت علیؓ سے مرفوعاً مختصراً نقل کیا ہے۔ قبیصہ بن جابر نے اس کو حضرت علیؓ کے کلام کے طور پر نقل کیا ہے۔ اسی طرح علاء بن عبدالرحمن نے بھی اس کو حضرت علی کا کلام نقل کیا ہے۔

۲۳۱- ابوالحسن احمد بن یعقوب بن المہر جان، ابوشعیب الحرانی، یحیی بن عبداللہ، اوزاعی کے سلسلۂ سند سے یحیی بن ابی کثیر کی روایت منقول ہے کہ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا: کیا ہم آپ کی حفاظت اور چوکیداری نہ کریں؟ فرمایا: آدمی کی حفاظت اس کی موت کیا کرتی ہے۔

علامہ ابونعیم فرماتے ہیں اسی طرح حضرت علیؓ سے بہت سی عمدہ باتیں اور دقیق اشارات منقول ہیں۔

۲۳۲- علی بن محمد بن اسماعیل الطوسی و ابراہیم بن اسحاق، ابوبکر بن خزیمہ، علی بن حجر، یوسف بن زیاد، یوسف بن ابی المتقد، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ کا قول مروی ہے: عمل کی قبولیت کیلئے عمل سے زیادہ شدت کے ساتھ اہتمام کرو۔ کیونکہ تقوی کے ساتھ کوئی عمل قلیل نہیں ہوتا اور یوں بھی جو عمل قبولیت کو پہنچ جائے وہ قلیل کیسے ہو سکتا ہے!!!۔

۲۳۳- عمر بن محمد بن عبدالصمد، حسن بن محمد بن عفیر، حسن بن علی، خلف بن تمیم، عمر بن رحال، علاء بن مسیب، عبد خیر کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! مال و اولاد کی کثرت کے بجائے علم و حلم اور عبادت کی کثرت نیز نیکی پر حمد الہی اور معاصی پر توبہ تمہارے لئے نفع مند ہے۔ اور دنیا میں فقط دو شخصوں کے لئے خیر ہے۔ گناہ کر کے توبہ کرنے والے اور مسارعت الی الخیرات کرنے والے کے لئے۔ اور تقوی

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۹/۷، و کنز العمال ۴۴۳۸۹، الکاف الشاف لابن حجر ۳۰.

کے ساتھ کوئی عمل قلیل نہیں ہوتا اور جو عمل قبولیت کو پہنچ جائے وہ قلیل کیسے ہو سکتا ہے؟۔

۲۳۴- سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس، عکرمہ بن خالد کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ سے منقول ہے:

اے لوگو میری پانچ باتوں کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ جب تم اونٹوں پر سوار ہو تو ان کو تھکانے سے قبل آرام دو۔ اللہ سے امید وابستہ رکھو، اپنے گناہ سے ڈرتے رہو، غیر معلوم بات کے متعلق سوال کرتے رہو۔ سوال کے وقت غیر معلوم شیء کے بارے میں اللہ اعلم کہو۔ صبر کی حیثیت ایمان کے سامنے بقیہ جسم کے سامنے سر کی حیثیت کی مانند ہے۔ غیر صابر کا ایمان غیر کامل ہے۔

۲۳۵- ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ الحضرمی، عون بن سلام، ابومریم، زبید، مہاجر بن عمیر کے سلسلۂ سند سے حضرت علی بن ابی طالب کا قول مروی ہے:

اے لوگو اتباع خواہش اور طول امل تمہارے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ کیوں کہ اتباع ہوئی حق سے دور کرنے والی اور طول امل آخرت کو بھلانے والی ہے۔ اے لوگو دنیا پیٹھ پھیر چکی ہے اور آخرت آنے کیلئے متوجہ ہو چکی ہے۔ ہر ایک کے اپنے اپنے بیٹے ہیں۔ لوگو اہل دنیا کے بجائے اہل آخرت بنو۔ کیوں کہ آج عمل ہے اور حساب نہیں اور کل حساب ہوگا عمل نہیں ہوگا۔

ثوری اور ایک جماعت نے اس کے مثل حضرت علیؓ سے مرسلاً نقل کیا ہے۔ اور انہوں نے مہاجر بن عمیر کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

ابونعیم فرماتے ہیں: مجھے یہ حدیث امام الدارقطنی نے میرے شیخ کے واسطہ سے مجھے پہنچائی ہے اور میں نے اس کو اسی طریق سے لکھا ہے۔

۲۳۶- محمد بن جعفر و علی بن احمد، اسحق بن ابراہیم، محمد بن یزید ابوہشام محاربی، مالک بن مغول، جعفی، ہمدی کے سلسلۂ سند سے ابوارا کہ کی روایت منقول ہے:

ایک روز نماز فجر کے بعد سے طلوع شمس تک حضرت علی افسردہ بیٹھے رہے۔ اس کے بعد فرمایا: اے لوگو! تم صحابہ سے بہت دور نکل گئے ہو۔ اللہ کی قسم! ان کی صبح افسردگی، پریشانی اور غبار آلود حالت میں ہوتی تھی۔ گویا ان کے سامنے کوئی میت رکھی ہوتی تھی۔ وہ رات بسر کرتے تو تلاوت قرآن کرتے ہوئے اپنے قدموں اور پیشانیوں کے بل رات بسر کرتے تھے۔ جب وہ اللہ کا ذکر کرتے تو گویا ہوا والے دن میں درخت ہل جا رہا ہے۔ ان کی آنکھیں روتیں تو اللہ کی قسم! ان کے کپڑے بھیگ جاتے تھے۔ اور اللہ کی قسم اب تو لوگ غفلت کا شکار ہو کر رات گزارتے ہیں۔

۲۳۷- عبداللہ بن محمد، ابویحیٰی رازی، ہناد، ابن فضیل، لیث، حسن کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ کا قول مروی ہے۔

اجنبی انسان کے لئے خوشخبری ہے جو لوگوں کو جانتا ہو لیکن اسے کوئی نہ جانتا ہو۔ اللہ نے رضوان کے ساتھ اس کی جان پہچان کرادی ہو۔ ایسے لوگ ہدایت کے چراغ ہیں اللہ پاک ان سے تمام تاریک فتنے کھول دیتے ہیں۔ اللہ ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا وہ لوگ تشہیر و نا سودی چاہتے ہیں اور نہ ظلم و جفا کرتے ہیں اور نہ ہی اتراتے ہیں اور دکھلاوا کرتے ہیں۔

۲۳۸- عبداللہ الاصفہانی، ابوجعفر محمد بن ابراہیم بن حکم، یعقوب بن ابراہیم دورقی، شجاع بن ولید، زیاد بن خیثمہ، ابواسحق، عاصم بن ضمرۃ کے سلسلۂ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے:

لوگوں کو رحمت الٰہی سے مایوس نہ کرنے والا، ان کو عذاب الٰہی سے ڈرانے والا، گناہوں سے اجتناب کی دعوت دینے والا اور قرآن کو مضبوطی سے پکڑنے والا انسان ہی حقیقت میں فقیہ ہے۔ بلا علم عبادۃ، بلا فہم علم اور بلا تدبر قرات بے فائدہ ہے۔

۲۳۹- محمد بن علی بن حبیش، محمد احمد بن حسن بغدادی، محمد بن کثیر، عمرو بن قیس، عمرو بن مرۃ کے سلسلۂ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے:

اے لوگو علم کے چشمے، سحر کے چراغ، بوسیدہ لباس اور پاکیزہ قلب والے بن جاؤ، اس کی برکت سے آسمانوں میں تمہارے

تذکرے ہوں گے۔

۲۳۰-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن ذکریا، سلمۃ بن شبیب، سہل بن عاصم، عبدۃ، ابراہیم بن مجاشع، عمرو بن عبداللہ، ابومحمد یمانی، بکر بن خلیفہ کے سلسلہ سند سے حضرت علیؓ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! اگر تم بچھڑے کی مانند بے تابی کے ساتھ روؤ، کبوتر کی مانند گڑگڑاؤ، راہبوں کی طرح خدا کے ہو جاؤ پھر تم اپنے اموال اور اولاد کو چھوڑ کر اللہ کی طرف نکلو اور اس کی قربت اور اس کے ہاں بلند رتبہ کی تلاش کرو یا اپنے ان گناہوں سے مغفرت طلب کرو جن کو اس کے فرشتوں نے لکھ لیا ہے تو یہ اس ثواب سے بہت تھوڑا ہوگا جو میرے خیال میں اللہ نے تمہارے لئے لکھا ہے اور میں تم پر اس کے شدید عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اللہ کی قسم اللہ کی قسم! اگر تمہاری آنکھیں اس کے ڈر اور اس کی امید میں بہہ پڑیں پھر تم رہتی دنیا تک جیو اور تمہارے اوپر کسی مشقت کا سایہ نہ پڑے تو تم پر سب سے بڑی نعمت یہ ہوگی کہ تم کو اسلام کی ہدایت بخشی۔ اور تم رہتی دنیا تک عمل کرتے رہو پھر بھی تم اپنے عمل کی بدولت جنت کے مستحق نہیں ہو سکتے بلکہ یہ تو اسی کا رحم ہوگا جس کی وجہ سے تم پر رحم کیا جائے گا اور جس کی وجہ سے اس کی جنت میں تم میں سے عدل پسند لوگ جائیں گے اللہ ہم کو اور تم کو تائبین اور عابدین میں سے بنائے۔

۲۳۱-حضرت علیؓ کا عارفانہ کلام......ابراہیم بن محمد بن الحسن، احمد بن ابراہیم بن ہشام دمشقی، ابوصفوان قاسم بن یزید بن عوانہ، ابن حارث، ابن عجلان، جعفر بن محمد کے والد کے سلسلہ سند سے ان کے دادا سے یہ روایت منقول ہے:

ایک بار حضرت علیؓ کے سامنے ایک شخص کو دفن کیا گیا دفن کے وقت میت کے ورثاء پر شدید گریہ طاری ہو گیا۔ حضرت علی نے ان سے فرمایا: اگر تم پر احوال برزخ منکشف ہو جائیں جو تمہاری میت پر منکشف ہیں تو تم حواس باختہ ہو جاؤ اپنی میت کو بھول جاؤ، موت اس وقت تک تمہارے دروازے پر دستک دیتی رہے گی جب تک تم میں سے کوئی ایک باقی ہے۔ تم سب نے اس دنیا سے جانا ہے۔

پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے اللہ کے بندو! میں تم کو تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں جس کی بہت سی مثالیں تم کو بار بار دی جا چکی ہیں۔ تمہاری عمروں کے مقررہ وقت طے کئے جا چکے ہیں۔ تمہارے لئے وہ کان اللہ نے رکھ دیئے ہیں جو ہر بات کو محفوظ رکھیں گے اور ایسی نگاہیں رکھی ہیں جن سے ہر طرح کا پردہ اٹھ جائے گا۔ ایسے دل رکھے ہیں جو ہر بات کو سمجھیں گے اللہ نے تم کو عبث اور بے کار پیدا نہیں کیا اور نہ تم سے پہلوتہی کی۔ بلکہ کامل اور پوری پوری نعمتوں کے ساتھ تمہارا اکرام کیا ہے۔ عمدہ ترین عطیوں سے تم کو نوازا ہے۔ ہر شئی کو تمہارے لئے گن گن رکھا ہے اچھا اور برا بدلہ تمہارے لئے مقرر کر رکھا ہے۔ اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو۔ طلب میں کوشش اور محنت کرو۔ عمل میں جلدی کرو۔ نعمتوں اور لذتوں کو توڑنے والی شئی کو یاد رکھو۔ دنیا کی نعمتیں ہمیشہ رہنے والی نہیں ہیں۔ اس کی مصیبتوں سے کسی متکبر کا غرور امن نہیں دے سکتا، کسی افواہ ساز کا قول نہیں بچا سکتا، کسی باطل کی طرف مائل شخص کی ٹیک کوئی فائدہ پہنچا سکتی، جو کچی کترا کر گزرتا ہے تو کبھی پیٹھ دے کر جاتا ہے اپنی شہوتوں میں بدمست ہے۔ اے اللہ کے بندو! عبرتوں کے ساتھ نصیحت پکڑو، آیات اور نشانیوں کے ساتھ عبرت حاصل کرو۔ خدا کے ڈراووں کے ساتھ ڈرو۔ پند و وعظ کے ساتھ نفع حاصل کرو۔ موت اپنے پنجے تمہارے لئے گاڑ چکی ہے۔ مٹی کے گھر میں تم کو ملا چکی ہے۔ صور پھونکنے کے ساتھ ہولناک امور تم پر آنے والے ہیں۔ قبروں کے پھٹنے، میدان محشر کے تیار ہونے، حساب کیلئے کھڑے ہونے، جبار کی قدرت کے احاطہ میں آنے کے بڑے بڑے ہولناک واقعات پیش آنے والے ہیں۔ جس دن ہر نفس کے ساتھ محشر کی طرف ایک ہنکانے والا ساتھ ہوگا اور اس کے عمل کا ایک گواہ بھی ساتھ ہوگا:

واشرقت الارض بنور ربها ووضع الكتاب وجيء بالنبيين والشهداء وقضي بينهم بالحق وهم لا يظلمون. (الزمر ۶۹)

ترجمہ: جس دن زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور اعمال کی کتاب کھول کر رکھ دی جائے گی اور پیغمبر اور دوسرے گواہ حاضر

کئے جائیں گے اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور بے انصافی نہیں کی جائے گی۔

اس دن تمام بلاد اور شہر لرز اٹھیں گے۔ منادی ندا دے گا۔ وہ دن ملاقات کا دن ہوگا پنڈلی سے پردہ اٹھ جائے گا۔ سورج بے نور ہو جائے گا۔ محشر میں درندے آپس میں مل جائیں گے۔ رازوں سے پردہ اٹھ جائے گا۔ شریروں کیلئے وہ دن ہلاکت کا دن ہوگا۔ دل کانپ جائیں گے اہل جہنم کیلئے اللہ کی طرف سے ڈانٹ پھٹکار ہوگی۔ جہنم ان کیلئے اپنے آنکڑے اور ناخن نکال لے گی۔ اس دن جہنم جہنمیوں پر بری طرح چیخے اور چلائے گی۔ اس کی آگ ابل رہی ہوگی۔ اس کی ہوائیں جلائے دے رہی ہوگی۔ اس میں رہنے والا ان ہواؤں میں سانس نہیں لے سکے گا۔ نہ اس کی مرنے کی حسرتیں پوری ہو سکیں گی۔ اس کی تکلیفیں بھی ختم نہ ہوں گی۔ ان کے ساتھ ملائکہ ہونگے جو ان کو کھولتے پانی اور جہنم کے داخلہ کی خوشخبری دیں گے۔ وہ لوگ خدا سے پردہ میں ہونگے۔ اس کے دوستوں سے دور ہو گئے۔ جہنم کی طرف ہی آئیں اور جائیں گے۔ اے اللہ کے بندو! اس شخص کی طرح ڈرو جو ڈرا اور جدا ہو گیا۔ خوفزدہ ہوا اور کوچ کیلئے چل پڑا۔ چوکنا ہو کر دیکھا اور ڈر گیا۔ پھر تلاش میں نکلا اور نجات کیلئے بھاگ پڑا۔ قیامت کیلئے تیار ہو گیا اور توشہ کر پر رکھ لیا۔ یاد رکھو! خدا انتقام کیلئے کافی ہے اور دیکھنے والا ہے۔ اعمال کی کتاب کیلئے مضبوط فریق اور حجت والا ہے۔ جنت کا ثواب بخشنے میں کفایت والا اور جہنم کا عذاب دینے میں بھی کافی و وافی ہے۔ پس میں اپنے لئے اور تمہارے لئے بھی استغفار کرتا ہوں۔

۱۴۲- سلیمان بن احمد، ابومسلم کشی، عبدالعزیز بن خطاب، کامل بن شعیب، ابو علی صیقل، عبدالاعلی کے سلسلۂ سند سے نوف بکالی کی روایت مروی ہے:

ایک رات حضرت علیؓ باہر نکلے اور ستاروں کی طرف دیکھا پھر فرمایا: اے نوف! تم سو رہے ہو یا جاگ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا جاگ رہا ہوں اے امیر المومنین! حضرت علی نے فرمایا: زاہدین فی الدنیا اور راغبین فی الآخرت کے لئے خوشخبری ہے۔ انہی لوگوں نے زمین اور اس کی خاک کو بستر بنایا۔ اس کا پانی مشروب بنایا۔ قرآن اور دعا کو ذریعہ ہدایت سمجھا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرز پر دنیا سے بے اتفاقی کی۔ اے نوف! اللہ نے حضرت عیسیٰ سے بذریعہ وحی فرمایا کہ بنی اسرائیل میں اعلان کردو کہ پاک قلوب صاف ہاتھ اور جھکی نظروں کے ساتھ میرے گھر میں داخل ہوں۔ کیوں کہ میں کوئی دعا بھی قبول نہیں کرتا جب تک اس کے پاس کوئی ظلم کی تاریکی ہو۔

اے نوف! شاعر اور نجومی نہ بننا نہ پولیس والا نہ (جھوٹا) خبر رساں اور نہ ٹیکس لینے والا بننا۔

ایک مرتبہ حضرت داؤد علیہ السلام رات کے کسی پہر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اس ساعت کوئی کھڑا ہو کر دعا نہیں مانگتا مگر اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ بشرطیکہ وہ نجومی، پولیس والا، (جھوٹا) خبر رساں ٹیکس والا اور گانے بجانے والا نہ ہو۔

۱۴۳- حبیب بن حسن، موسیٰ بن اسحٰق، سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابونعیم ضرار بن صرد، ابو احمد محمد بن محمد بن احمد الحافظ، محمد بن حسین الخثعمی، اسماعیل بن موسیٰ فزاری، عاصم بن حمید خیاط، ثابت بن ابی صفیہ ابوحمزۃ الثمالی، عبدالرحمٰن بن جندب کے سلسلۂ سند سے کمیل بن زیاد سے مروی ہے:

ایک روز حضرت علی میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جبان کے اطراف کی طرف لے گئے، صحراء میں پہنچ کر حضرت علی ایک جگہ تشریف فرما ہوئے اور ایک ٹھنڈا سانس بھر کر فرمایا: اے کمیل بن زیاد!

میری بات توجہ سے سنو لوگ تین قسم پر ہیں عالم ربانی، متعلم اور گمراہ۔ اے برادرم! علم مال سے بہتر ہے کیوں کہ علم تیرا محافظ اور تو مال کا محافظ ہے۔ عمل سے علم میں اضافہ اور خرچ سے مال میں کمی آتی ہے۔ عالم لوگوں میں محبوب ہوتا ہے۔ نیز علم اطاعت الٰہی کا سبب ہے۔ اہل ثروت و دولت کے دنیا سے جانے کے ساتھ ساتھ ان کا نام بھی زائل ہو گیا لیکن علماء کے دنیا سے جانے کے بعد بھی ان کا نام لوگوں کے قلوب میں باقی ہے۔

پھر آپ نے دل کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہاں ایک علم ہے اگر تم اس کو اٹھانے والوں کو پہنچا دو مگر بات یہ ہے کہ اس کے اٹھانے والے پر اطمینان نہیں رہا۔ وہ دین کا علم دنیا کیلئے حاصل کرتا ہے اللہ کی حجتوں کے ساتھ اس کی کتاب پر غالب آتا ہے۔ اللہ کی نعمتوں کے ساتھ اس کے بندوں پر اتراتا ہے۔ یا وہ اہل حق کی اتباع بھی کرتا ہے تو اس میں کوئی بصیرت نہیں جھلکتی۔ ایسے علم اٹھانے والے کے دل میں شک پہلے ہی جگہ بنالیتا ہے۔ نہ پہلا راہ راست پر نہ دوسرا کامیاب۔ وہ عالم لذات میں منہمک ہے۔ خواہشات کی بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے۔ مال ذخیرہ کرنے اور جمع کرنے میں دن رات لگا ہوا ہے۔ یہ دونوں شخص دین کے داعی کیسے ہو سکتے ہیں؟ ان کی مثال تو چوپائے جانور ہیں۔ اسی طرح علم بھی ایسے لوگوں کے ساتھ مر جاتا ہے۔

لیکن اللہ جانتا ہے کہ زمین اللہ کے حق کو قائم کرنے والوں سے کبھی کبھی خالی نہیں ہوتی، تا کہ اللہ کی حجتیں اور اس کی بینات باطل اور بے کار نہ ہو جائیں۔ لیکن ایسے نفوس قدسیہ تھوڑی تعداد میں ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ کے ہاں ان کی بڑی توقیر ہوتی ہے۔ ان کے ذریعہ اللہ اپنی حجتوں کا دفاع کرتا ہے حتی کہ پھر دوسرے لوگ آ کر ان کی جگہ لے لیتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں وہ حق کی آبیاری کرتے ہیں۔ علم ان کے پاس حقیقی شکل میں آتا ہے۔ جس شئی سے عیش پسند لوگ کتراتے ہیں وہ اس کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ جن چیزوں سے جاہلوں کو وحشت ہوتی ہے انہی چیزوں سے ان کو انس اور سکون حاصل ہوتا ہے۔ ان کے اجسام تو دنیا میں ہیں لیکن ان کی نگاہیں اعلیٰ منظر کو نگران ہیں۔ یہ لوگ اللہ کے شہروں میں اس کے خلفاء ہیں۔ اس کے دین کے داعی ہیں۔ ہائے ہائے ان کو دیکھنے کا کس قدر شوق ہے اپس میں اپنے اور تیرے لئے اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔ اگر چاہو تو کھڑے ہو جاؤ۔

شیخ فرماتے ہیں حضرت علیؓ سے زہد اور قلت کے متعلق جو منقول ہوا ہے اور عبادت اور خوف جو ان کے متعلق مشہور ہوا ہے اس کی کچھ مثالیں:

کہا گیا ہے تصوف سامان دنیوی سے اتر کر بلندیوں کی طرف چڑھنا ہے۔

۲۲۴- حضرت علیؓ کا زہد...... ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وہب بن اسماعیل، محمد بن قیس، علی بن ربیعہ والبی کے سلسلہ سند سے حضرت علیؓ کے متعلق منقول ہے:

ایک بار ابن التباح نے حضرت علیؓ کو آ کر خبر دی کہ اس وقت بیت المال سونے چاندی سے بھرا ہوا ہے۔ حضرت علی ابن التباح کے سہارے بیت المال تشریف لے گئے اور فرمایا:

یہ میری خطاء ہے اور بہترین اموال اس میں ہیں اور ہر خائن کا ہاتھ اس کے منہ میں ہے۔

پھر فرمایا: اے ابن التباح! میرے پاس کوفہ کے لوگوں کو لاؤ پھر لوگوں میں منادی کرادی گئی پھر آپ نے تمام مال لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ اور ساتھ ساتھ فرماتے رہے اے سونا! اے چاندی! میرے پاس سے جا، جا۔ حتی کہ ایک درہم چھوڑا اور نہ ایک دینار پھر بیت المال میں چھڑکاؤ کرنے کا حکم دیا اس کے بعد حضرت علیؓ نے بیت المال میں دو رکعت نفل ادا کی۔

۲۲۵- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن عمر، عمر بن نمیر، ابو حیان تیمی کے سلسلہ سند سے مجمع تیمی کی روایت مروی ہے۔

حضرت علیؓ بیت المال میں صفائی کر کے اس میں نماز پڑھتے تھے، اور یہ امید رکھتے تھے کہ قیامت کے روز یہ جگہ میرے لئے گواہی دے گی۔

۲۲۶- ابوبکر بن خلاد، اسحٰق بن حسن حربی، مسدد، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفیہ، عبدالوارث بن سعید، ابو عمرو بن علاء کے سلسلہ سند سے ان کے والد کی روایت منقول ہے: ایک بار حضرت علیؓ نے اثناء خطبہ میں ارشاد فرمایا:

اے لوگو! خدا کی قسم میرے پاس اس ایک بوتل کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اور یہ میرے غلام و بھاتی نے مجھے ہبہ کی ہے۔

۲۴۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابو غسان، ابو داؤد مکفوف، عبداللہ بن شریک کے سلسلۂ سند سے ان کے دادا کی روایت ہے:

ایک بار حضرت علی کو فالودہ پیش کیا گیا تو انہوں نے اسے سامنے رکھ کر فرمایا یہ بہت عمدہ خوشبو، عمدہ رنگ اور لذیذ شیء ہے۔ لیکن اس کی عادت ڈالکر میں نفس کو خراب کرنا نہیں چاہتا۔

۲۴۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، ہناد، وکیع، سفیان، عمرو بن قیس ملائی کے سلسلۂ سند سے عدی بن ثابت کی روایت ہے: حضرت علی کو فالودہ پیش کیا گیا تو انہوں نے اسے تناول نہیں فرمایا۔

۲۴۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، عبدالصمد، عمران کے سلسلۂ سند سے زیاد بن ملیح کی روایت ہے: حضرت علی کو فالودہ کی مانند کوئی شیء پیش کی گئی حضرت علی نے اسے لوگوں کے سامنے رکھ دیا۔ لوگوں نے تو اسے سامنے رکھ کر کھانا شروع کر دیا لیکن حضرت علیؓ نے فرمایا: اسلام تو خیر اور گمراہ نہیں ہے لیکن قریش نے اس جیسی چیز کو دیکھا تو ایک دوسرے سے لڑ پڑے۔ پھر آپ نے اسے استعمال نہیں فرمایا۔

۲۵۰- حسن بن علی وراق، محمد بن احمد بن عیسیٰ، عمرو بن تمیم، ابونعیم، اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر کے سلسلۂ سند سے عبدالملک بن عمیر کی روایت منقول ہے کہ ایک ثقفی شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت علی نے ان کو عکبری پر عامل مقرر کیا، اور ان سے فرمایا کہ ظہر کے وقت میرے پاس آنا۔ چنانچہ ظہر کے وقت میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دروازہ پر دربان کی عدم موجودگی کی وجہ سے میں سیدھا اندر چلا گیا۔ اس وقت حضرت علی تشریف فرما تھے، ان کے سامنے ایک پیالہ اور پانی کا لوٹا رکھا تھا۔ اس کے بعد حضرت علی نے اپنا تھیلا منگوایا جسکی مہر سیل زدہ تھی۔ حضرت علی نے اس کی مہر توڑ کر اس میں سے کچھ ستو نکالا اور پیالہ میں ڈال کر لوٹے سے اس میں پانی ڈالا۔ اسکے بعد اسے حضرت علی سمیت ہم سب نے نوش کیا۔ پھر میں نے ان سے عرض کیا اے علی! عراق میں طعام کی بہتات کے باوجود آپ کا یہ کھانا کیوں؟ جواب میں فرمایا میں نے ازراہ بخل اس پر مہر نہیں لگائی، بلکہ کفایت شعاری کی وجہ سے میں نے ایسا کیا ہے۔

۲۵۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، ابو اسامہ، سفیان کے سلسلۂ سند سے اعمش کا قول مروی ہے، حضرت علی کے لئے مدینہ سے کوئی معمولی شئے آتی تھی جسے وہ صبح وشام کھاتے تھے۔ (جبکہ کوفہ میں مال کی فراوانی تھی لیکن احتیاط کی وجہ سے نہ کھاتے تھے۔)

۲۵۲- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن ابی الحسین صوفی، یحییٰ بن یوسف زمی، عباد بن العوام، ہارون بن عنترۃ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کی روایت منقول ہے۔ عنترہ فرماتے ہیں:

ایک بار میں حضرت علیؓ کے پاس گیا، وہ اس وقت چادر اوڑھے ہوئے تھے، اور ان پر کپکپی طاری تھی، میں نے عرض کیا اے علی! اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیت المال میں سے مال کے استعمال کی اجازت کے باوجود آپ کی یہ حالت ہے؟ حضرت علی نے جواب میں فرمایا: خدا کی قسم میں نے تمہارے مال سے کوئی چیز استعمال نہیں کی، یہ چادر بھی میں مدینہ سے لایا تھا۔

۲۵۳- حضرت علیؓ کی تنگ دستی کے حالات ...... محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن حکیم، محمد بن علی، ابوالقاسم البغوی، علی بن الجعد، شریک، عثمان بن ابی زرعہ کے سلسلۂ سند سے زید بن وہب کی روایت منقول ہے:

ایک بار بصریوں کا ایک وفد حضرت علی کے پاس آیا، ان میں سے ایک جعد بن نعجہ نامی خارجی شخص نے حضرت علی پر لباس کے بارے میں عتاب کیا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا میرا لباس فاخرانہ لباس نہیں ہے۔ اور مسلمانوں کو میرے لباس کی اقتداء کرنی چاہیے۔

۲۵۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو عبداللہ سلمی، ابراہیم بن عیینہ، ثوری کے سلسلۂ سند سے عمرو بن قیس کا قول مروی ہے:

حضرت علی سے کپڑے میں پیوند لگانے کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: اصل چیز تزکیہ قلب ہے۔ اسی کی مؤمن کو اقتداء کرنی چاہئے۔

۲۵۵- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، عبداللہ بن مطیع، ہشیم، اسماعیل بن سالم کے سلسلۂ سند کے ساتھ ابو سعید ازدی سے مروی ہے:

ایک بار حضرت علیؓ بازار تشریف لائے اور فرمانے لگے کسی کے پاس قمیص ہے؟ جو تین درہم میں اسے فروخت کرنا چاہے؟ ایک شخص نے کہا میرے پاس ہے۔ پھر وہ جا کر ایک قمیص لایا جو حضرت علیؓ کو پسند آئی آپ فرمانے لگے یہ تین درہم سے زیادہ کی ہے آدمی نے کہا: نہیں بس یہی اس کی قیمت ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ آپؓ نے اپنی تھیلی سے تین درہم نکالے اور مالکِ قمیص کو دے دیئے پھر آپ نے قمیص زیب تن فرمائی تو اس کی آستینیں لٹک رہی تھیں آپ نے کہہ کر زائد حصہ کٹوا دیا۔

۲۵۶- محمد بن عمر سلم، موسیٰ بن عیسیٰ، احمد بن محمد تیمی، بشر بن ابراہیم، مالک بن مغول، شریک، علی بن ارقم کے سلسلۂ سند سے ان کے والد سے منقول ہے:

میں نے حضرت علی کو بازار میں تلوار فروخت کرتے دیکھا۔ حضرت علی فرما رہے تھے مجھ سے اس تلوار کو کون خریدے گا اس تلوار نے کئی مرتبہ آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس سے غم کو دور کیا ہے۔ اگر میرے پاس ازار کے پیسے ہوتے تو میں اسے کبھی فروخت نہ کرتا۔

۲۵۷- سلیمان بن احمد، محمد بن حمویہ اہوازی، حسن بن سنان حنظلی، سلیمان بن حکم، شریک بن عبداللہ، علی بن ارقم کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

میں نے حضرت علی کو بازار میں تلوار فروخت کرتے دیکھا اس کے بعد انہوں نے گزشتہ روایت کی مانند روایت نقل کی۔

۲۵۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، زکریا بن یحییٰ کسائی، ابن فضیل، اعمش، مجمع التیمی کے سلسلۂ سند سے یزید بن محسن سے منقول ہے:

ایک بار رحبہ مقام پر میرے سامنے حضرت علی نے تلوار منگوا کر اسکے فروخت کا اعلان کیا، اور فرمایا اگر میرے پاس ازار کے پیسے ہوتے تو میں کبھی اسے فروخت نہ کرتا۔

۲۵۹- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن نمیر و ابو اسامہ، ابو حیان التیمی، مجمع التیمی کے سلسلۂ سند سے ابو رجاء سے منقول ہے: ابو رجاء کہتے ہیں:

میرے سامنے حضرت علی تلوار سونتے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا کون مجھ سے یہ تلوار خریدے گا۔ اگر میرے پاس ازار کی رقم ہوتی تو میں کبھی بھی ایسا نہ کرتا۔ ابو رجاء کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! اس کو میں خریدتا ہوں لیکن وظیفہ ملنے تک میں ادھار کروں گا۔

ابو اسامہ کہتے ہیں پھر جب عطیات ملے تو حضرت علیؓ نے ابو رجاء کو وہ تلوار دے دی۔

۲۶۰- محمد بن حسن الیقطینی، حسین بن حسن بن عبداللہ الرقی، محمد بن عوف، محمد بن خالد بصری، حسن بن زکریا ثقفی کے سلسلۂ سند سے عنبسہ نحوی کا قول مروی ہے۔ میں حسن بن ابی حسن کے پاس آیا ان کے پاس بنی ناجیہ کا کوئی آدمی آیا ہوا تھا اس نے حسن کو کہا اے ابو سعید سنا ہے آپ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے جو کچھ کیا اس سے بہتر تھا کہ وہ مدینہ کی گھاس کھا لیتے۔ حضرت حسن نے فرمایا: اے بھتیجے! یہ باطل بات ہے۔ جس سے ناحق خون حلال کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اللہ کی قسم لوگوں سے ایک تیر گم ہو گیا تھا۔ واللہ حضرت علیؓ اللہ کا مال کبھی چوری کرنے

والے نہیں تھے سنۃ اللہ کے حکم سے سرتابی کرنے والے تھے۔ انہوں نے قرآن کے تمام حقوق کو ادا کیا ہے اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام۔ حتی کہ اس شخص نے ان کو محو حیات ہو جانے سے چھوڑا اسے کیسا صفت انسان یعلی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

۲۶۱۔سلیمان بن احمد، محمد بن زکریا الغلابی، عباس، بکار ضبی، عبدالواحد بن ابی عمرو اسدی، محمد بن سائب کلبی کے سلسلۂ سند سے ابو صالح کا قول مروی ہے:

ایک بار ضرار بن ضمرۃ کنانی معاویہ کے پاس آئے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے کہا مجھے حضرت علیؓ کے اوصاف بیان کرو! اس نے کہا کیا آپ مجھے اس سے معاف نہیں رکھیں گے؟ حضرت امیر معاویہ نے فرمایا: میں آپ کو اس وقت تک معاف نہیں کروں گا جب تک آپ میرے سامنے حضرت علیؓ کے اوصاف بیان نہیں کرو گے۔ حضرت ضرار بن ضمرہ نے فرمایا: جب تو مجبوری ہے۔ لو سنو:

علی فیصلہ کن بات کرتے تھے۔ عادل تھے۔ علم وحکمت کے چشمے ان سے جاری ہوتے تھے۔ دنیا اور اس کی آرائش سے کوسوں دور تھے۔ شب بیدار تھے۔ ہمیشہ متفکر رہتے تھے۔ نفس کا محاسبہ کرنے والے تھے۔ ہم میں سے جب کوئی جاتا تو اسے قریب کرتے تھے۔ ہمارے ہر سوال کا جواب دیتے تھے۔ اتنے رعب دار تھے کہ کسی کو ان کے سامنے بات کرنے کی جرات نہیں ہوتی تھی۔ تکلم کے وقت گویا ان کے دہن سے موتی جھڑتے تھے۔ اہل دین کی تعظیم کرتے تھے۔ مساکین سے محبت فرماتے تھے۔ ان کے دور حکومت میں کسی نے ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا۔ ان کے عدل کی وجہ سے کمزور انسان ناامید نہیں ہوتا تھا۔ میں نے شب کو ان کو روتے دیکھا ہے۔ دنیا سے کہتے کہ میرا تیرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ تیری عمر کم ہے۔

ضرار کہتے ہیں میں حضرت علیؓ کے اوصاف بیان کرتا رہا حتی کہ آنسو آپ کی ریش مبارک کو تر کرتے رہے اور آپ اپنی آستین کے ساتھ ان کو پونچھتے رہے۔ حتی کہ حاضرین بھی رونے پر قابو نہ رکھ سکے پھر معاویہؓ نے فرمایا: ابوالحسن (علیؓ) ایسے ہی تھے۔

۲۶۲۔احمد بن محمد بن موسیٰ، عبداللہ بن احمد بن عامر الطائی، احمد بن عامر الطائی، علی بن موسیٰ رضا، عن ابیہ جعفر بن محمد ماہیہ علی، حسین بن علی کے سلسلۂ سند سے ان کے والد حضرت علیؓ کا قول مروی ہے:

تین عمل اشد ترین ہیں اپنے نفس سے کسی کا حق دلوانا، ہر حال میں ذکر الٰہی کرنا اور دوسرے بھائی کی مالی حاجت کا خیال رکھنا۔

۲۶۳۔احمد بن محمد بن موسیٰ، علی بن ابی قربہ، نصر بن حزام، عن حزام، عمرو بن شمر، محمد بن سوقہ کے سلسلۂ سند سے عبدالواحد دمشقی کا قول مروی ہے:

صفین کے روز حوشب حمیری نے حضرت علیؓ کو اللہ کا واسطہ دیکر کہا اے علی جنگ بند کر دو، ہم آپ کا عراق کا راستہ چھوڑتے ہیں۔ آپ ہمارا شام کا راستہ چھوڑ دیں۔ اس سے خونریزی کا سدباب ہو جائیگا۔ حضرت علیؓ نے جواب میں فرمایا: اے ام ظلیم کے بیٹے! اگر دین میں مداہنت کی گنجائش ہوتی تو میں تمہاری بات قبول کر لیتا۔ یہ میرے لئے بھی آسان تر تھی۔ لیکن یہ چیز عنداللہ ناپسندیدہ ہے کہ خدا کی نافرمانی ہوتی رہے اور ہم دین میں مداہنت اور سکوت سے کام لیں۔

۲۶۴۔محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، محمد بن سعید اصبہانی، شریک، عاصم بن کلیب، محمد بن کعب کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ کے دور میں میں نے دیکھا کہ ہم بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھتے تھے..... لیکن آج ہمارے پاس (بیت المال میں) چالیس ہزار دینار صدقہ کے موجود ہیں۔

۲۶۵۔احمد بن علی بن محمد مرہبی، سلمۃ بن ابراہیم اسماعیل حضرمی کہیلی ماہ علی، عن ابیہ، عن جدہ، عن سلمۃ بن کہیل کے سلسلۂ سند سے مجاہد کا قول مروی ہے۔

والے نہیں تھے۔نہ اللہ کے حکم سے سرتابی کرنے والے تھے۔انہوں نے قرآن کے تمام حقوق کو ادا کیا ہے اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام۔حتی کہ اس شی نے ان کو محرمیاخوں جا چھوڑا۔اے کینہ صفت انسان یہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

۲۶۱-سلیمان بن احمد،محمد بن زکریا غلابی،عباس،بکار ضبی،عبدالواحد بن ابی عمرو اسدی،محمد بن سائب کلبی کے سلسلۂ سند سے ابو صالح کا قول مروی ہے:

ایک بار ضرار بن ضمرۃ کنانی معاویہ کے پاس آئے۔حضرت امیر معاویہؓ نے کہا مجھے حضرت علیؓ کے اوصاف بیان کرو!اس نے کہا کیا آپ مجھے اس سے معاف نہیں رکھیں گے؟حضرت امیر معاویہ نے فرمایا:میں آپ کو اس وقت تک معاف نہیں کروں گا جب تک آپ میرے سامنے حضرت علیؓ کے اوصاف بیان نہیں کرو گے۔حضرت ضرار بن ضمرہ نے فرمایا:تب تو مجبوری ہے۔لو سنو:

علی فیصلہ کن بات کرتے تھے۔عادل تھے۔علم وحکمت کے چشمے ان سے جاری ہوتے تھے۔دنیا اور اس کی آرائش سے کوسوں دور تھے۔شب بیدار تھے۔ہمیشہ متفکر رہتے تھے۔نفس کا محاسبہ کرنے والے تھے۔ہم میں سے جب کوئی جاتا تو اسے قریب کرتے تھے۔ہمارے ہر سوال کا جواب دیتے تھے۔اتنے رعب دار تھے کہ کسی کو ان کے سامنے بات کرنے کی جرات نہیں ہوتی تھی۔تکلم کے وقت گویا ان کے دہن سے موتی جھڑتے تھے۔اہل دین کی تعظیم کرتے تھے۔مساکین سے محبت فرماتے تھے۔ان کے دور حکومت میں کسی نے ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا۔ان کے عدل کی وجہ سے کمزور انسان ناامید نہیں ہوتا تھا۔میں نے شب کو ان کو روتے دیکھا ہے۔دنیا سے کہتے کہ میرا تیرا کوئی تعلق نہیں ہے۔تیری عمر کم ہے۔

ضرار کہتے ہیں میں حضرت علیؓ کے اوصاف بیان کرتا رہا حتی کہ آنسو آپ کی ریش مبارک کو تر کرتے رہے اور آپ اپنی آستین کے ساتھ ان کو پونچھتے رہے۔حتی کہ حاضرین بھی رونے پر قابو نہ رکھ سکے پھر معاویہؓ نے فرمایا:ابو الحسن (علیؓ) ایسے ہی تھے۔

۲۶۲-احمد بن محمد بن موسیٰ،عبداللہ بن احمد بن عامر الطائی،احمد بن عامر الطائی،علی بن موسیٰ رضا،عن ابیہ جعفر بن محمد،ابیہ علی،حسین بن علی کے سلسلۂ سند سے ان کے والد حضرت علیؓ کا قول مروی ہے:

تین عمل اشد ترین ہیں اپنے نفس سے کسی کا حق دلوانا۔ہر حال میں ذکر الٰہی کرنا اور دوسرے بھائی کی مالی حاجت کا خیال رکھنا۔

۲۶۳-احمد بن محمد بن موسیٰ،علی بن ابی قرب،نصر بن مزاحم،عن مزاحم،عمرو بن شمر،محمد بن سوقہ کے سلسلۂ سند سے عبدالواحد دمشقی کا قول مروی ہے:

صفین کے روز حوشب خیری نے حضرت علیؓ کو اللہ کا واسطہ دیکر کہا اے علی جنگ بند کردو،ہم آپ کا عراق کا راستہ چھوڑتے ہیں آپ ہمارا شام کا راستہ چھوڑ دیں۔اس سے خونریزی کا سدباب ہو جائیگا۔حضرت علیؓ نے جواب میں فرمایا:اے ام ظلیم کے بیٹے!اگر دین میں مداہنت کی گنجائش ہوتی تو میں تمہاری بات قبول کر لیتا۔یہ میرے لئے بھی آسان تر تھی۔لیکن یہ چیز عنداللہ ناپسندیدہ ہے کہ خدا کی نافرمانی ہوتی رہے اور ہم دین میں مداہنت اور سکوت سے کام لیں۔

۲۶۴-محمد بن احمد بن الحسن،بشر بن موسیٰ،محمد بن سعید اصبہانی،شریک،عاصم بن کلیب،محمد بن کعب کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ کے دور میں میں نے دیکھا کہ ہم بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھتے تھے......لیکن آج ہمارے پاس (بیت المال میں) چالیس ہزار دینار صدقہ کے موجود ہیں۔

۲۶۵-احمد بن علی بن محمد مرابی،سلمۃ بن ابراہیم،اسماعیل حضرمی کہیلی ابو علی،عن ابیہ،عن جدہ،عن سلمۃ بن کہیل کے سلسلۂ سند سے مجاہد کا قول مروی ہے۔

حضرت علی کے پیروکار علماء، علماء روزے کی وجہ سے خشک ہونٹوں والے ......وہ بہترین لوگ تھے جو اپنی عبادت کی وجہ سے راہب محسوس ہوتے تھے۔

۲۶۶-محمد بن عمرو بن سلم، علی بن عباس البجلی، بکار بن احمد، حسن بن الحسین، محمد بن عیسیٰ بن زید، عن ابیہ، عن جدہ کے سلسلۂ سند سے علی بن حسین کا قول مروی ہے:

ہمارے پیروکار خشک ہونٹوں والے اور ہمارے امام اطاعت الٰہی کی دعوت دینے والے ہیں۔

۲۶۷-فہد بن ابراہیم بن فہد، محمد بن زکریا الغلابی، بشر بن مہران، شریک، اعمش، مزید بن وہب کے سلسلۂ سند سے حذیفہؓ کا قول مروی ہے: فرمان رسول ﷺ ہے: جو میری موت مرنا چاہے میری زندگی جینا چاہے اور اس یاقوتی سرکنڈے کو تھامنا چاہے جو اللہ نے اپنے ہاتھ پیدا فرمایا پھر اس کو کہا ہو جا تو وہ ہو گیا تو اسے چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالب کو میرے بعد امیر بنائے۔[1]

اس روایت کو شریک نے بھی اعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم کی سند سے روایت کیا ہے۔ نیز سدی نے اس کو زید بن ارقم سے روایت کیا ہے اور ابن عباس نے بھی اس کو روایت کیا ہے لیکن یہ روایت ضعیف ہے۔

۲۶۸-محمد بن مظفر، محمد بن جعفر بن عبدالرحیم، احمد بن محمد بن یزید بن سلیم، عبدالرحمٰن بن عمران بن ابی لیلیٰ، یعقوب بن موسیٰ الہاشمی، ابن ابی رواد، اسماعیل بن امیہ، عکرمہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے: جو میری موت مرنا چاہے میری زندگی جینا چاہے اور جنت عدن کا رہائشی بننا چاہے جسے اللہ نے اپنے ہاتھ سے اگایا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالب کو میرے بعد امیر بنائے۔ اور اس کے مقرر کردہ امیر کو امیر بنائے، میرے بعد ائمہ کی پیروی کرے کیونکہ وہ میرے خاندان والے ہیں وہ میری مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ ان کو علم و فہم عطا کیا گیا ہے۔ ہلاکت ہے ان کی فضیلت سے انکار کرنے والوں اور ان سے میرا رشتہ توڑنے والوں کیلئے اللہ ایسے لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہ فرمائے۔[2]

ابونعیم فرماتے ہیں اہل بیت سے دوستی رکھنے والے وہ خشک ہونٹوں والے (روزہ دار) ہیں۔ اپنی پیشانیوں کو خدا کے آگے بچھائے رکھتے ہیں۔ اپنی جانوں میں فناء کو سامنے رکھتے ہیں۔ دنیا کو ترجیح دینے والے سرکشوں سے کنارہ کرتے ہیں۔ وہی لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی راحت کو خیرباد کہا۔ شہوات سے اعراض کیا۔ مختلف اقسام کے کھانوں اور مشروبات کو ترک کیا...... آخرت رسولوں کے دعوے پر چل پڑے، اولیاء وصدیقین کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ فناء پذیر دنیا کو چھوڑ دیا باقی رہنے والی آخرت میں مشغول ہو گئے۔ انعام اور فضل کرنے والی نعمتوں کی مالک ذات کے پڑوس میں مقیم ہو گئے۔

خلفاء راشدین مہدیین کا مختصر تذکرہ تمام ہوا۔

۲۰۱۔ کنز العمال ۳۳۱۹۸، وأمالی الشجری ۱/۱۳۶، واللآلی المصنوعۃ ۱/۱۹۱، والأحادیث الضعیفۃ ۸۹۳، ۸۹۴. یہ روایت ضعیف ہے۔

(۵) طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

آپ مشہور و معروف عارف، عمدہ احوال کے مالک، نفس و مال کے فیاض، ایفاء عہد کے حامل، رضاء الٰہی کے حصول کے لئے کوشش کرنے والے، فراخی و تنگدستی میں راہ خدا میں مال خرچ کرنے والے اور تمام احوال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف احوال کو ابھار کھنے اور بوجھوں کو کم کرنے کا نام ہے۔

۲۶۹- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ابن مبارک، اسحٰق بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ، عیسیٰ بن طلحہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

حضرت ابو بکر یوم احد کے تذکرہ کے وقت فرماتے کہ اس روز حضرت طلحہ نے بڑی قربانی دی۔ واپس لوٹنے والوں میں سب سے پہلا فرد میں ہی تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے اور ابو عبیدہ بن جراح کو حضرت طلحہ کی خبر گیری کا حکم دیا، کیوں کہ وہ اس وقت زخمی تھے۔ سب سے پہلے ہم نے آپ علیہ السلام کا حال درست کیا، بعد ازاں ہم حضرت طلحہ کے پاس گئے، اس وقت ان کے جسم پر ستر سے زائد تیر تلوار اور نیزوں کے زخم تھے اور ان کی ایک انگلی بھی ضائع ہو گئی تھی۔ پھر ہم نے ان کی حالت درست کی۔

۲۷۰- سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان بن صالح، سلیمان بن ایوب بن سلیمان بن طلحہ بن عبید اللہ، عن ابیہ ایوب، عن جدہ سلیمان، موسیٰ بن طلحہ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد طلحہ بن عبید اللہ کا قول مروی ہے:

احد سے واپسی پر آپ علیہ السلام منبر پر جلوہ افروز ہوئے، آپ نے حمد و ثناء کے بعد قرآن کی درج ذیل آیت تلاوت فرمائی:

رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه (الآیۃ الاحزاب ۲۳)

ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں۔

ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ اس وقت میرے جسم پر دو سبز چادریں تھیں، آپ ﷺ نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ ان ہی میں سے ہیں۔[2]

۲۷۱- علی بن احمد بن علی المصیصی، ہاشم بن خالد، عبد الکبیر بن معافی، صالح بن موسیٰ طلحی، معاویہ بن اسحٰق، عائشہ بنت طلحہ کے سلسلۂ سند سے ام المومنین حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

ایک بار میں گھر کے اندر اور صحابۂ کرام صحن میں بیٹھے تھے۔ اسی اثناء میں طلحہ بن عبید اللہ تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا: جو شخص زمین پر اس شخص کو دیکھنا چاہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے کہ انہوں نے اپنی نذر کو پورا کر لیا تو وہ حضرت طلحہ

۱۔ طبقات ابن سعد ۳/ ۱۵۲، وتهذيب التهذيب ۵/ ۲۰، والبدء والتاريخ ۵/ ۸۲، والجمع بين رجال الصحيحين ۲۲۰، وغاية النهاية ۱/ ۳۴۲، والرياض النضرة ۲/ ۲۴۹، ۲۶۲، وصفة الصفوة ۱/ ۱۳۰، وذيل المذيل ۱۱ وتهذيب ابن عساكر ۷/ ۷۱، والمحبر ۳۵۵، ورغبة الآمل ۳/ ۱۶، ۸۹، اللباب ۲/ ۸۸، والاعلام ۳/ ۲۲۹.

(۲) دلائل النبوة للبيهقي ۳/ ۲۶۳، والبداية والنهاية ۳/ ۳۰، والمطالب العالية ۷/ ۳۲۲، وكنز العمال ۳۰۰۲۵، وتاريخ ابن عساكر ۷/ ۷۷ (التهذيب)

کو دیکھ لے۔[1]

٢٧٢-حسن بن محمد بن کیسان نحوی، اسماعیل بن اسحٰق قاضی، علی بن عبداللہ المدینی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، سفیان بن عیینہ، طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ کے سلسلۂ سند سے قتیبہ کا قول مروی ہے۔

ایک روز حضرت طلحہ کو مغموم دیکھ کر میں نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی؟ فرمایا مال کی کثرت کی وجہ سے پریشان ہوں۔ میں نے کہا اسے تقسیم کردو، فرمایا تقسیم کرنے کے بعد بھی ایک درہم بچا ہوا ہے۔

طلحہ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کے خازن سے ان کے مال کی مقدار معلوم کی تو انہوں نے چار لاکھ (دینار یا درہم) بتائی۔

٢٧٣-حبیب بن حسن، خلف بن عمرو حمیدی، سفیان بن عیینہ، مجالد، شعبی کے سلسلۂ سند سے قبیصہ بن جابر کا قول مروی ہے: میں حضرت طلحہ کی صحبت میں رہا ہوں وہ بلا سوال لوگوں کو مال عطاء کرتے تھے۔

٢٧٤-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن الصباح، سفیان کے سلسلۂ سند سے عمرو بن دینار کا قول مروی ہے:

حضرت طلحہ کی یومیہ آمدنی ایک ہزار درہم تھی۔

٢٧٥-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، سفیان، طلحہ بن یحییٰ، کے سلسلۂ سند سے سعدی بنت عوف کا قول مروی ہے: حضرت طلحہ کی یومیہ آمدنی ایک ہزار درہم تھی۔ داد و دہش کی وجہ سے آپؓ طلحہ الفیاض سے مشہور تھے۔

٢٧٦-حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحٰق القاضی، نصر بن علی، اصمعی، نافع بن ابی نعیم، محمد بن عمران کے سلسلۂ سند سے حضرت طلحہ کی اہلیہ کا قول مروی ہے:

ایک روز حضرت طلحہ نے ایک لاکھ درہم صدقہ کیا۔ لیکن پھر بھی اس وجہ سے نہ جا سکے کیونکہ آپ کے کپڑے کا کونا پھٹا ہوا تھا۔

٢٧٧-ابوبکر بن مالک، احمد بن حنبل، حنبل، روح بن عبادۃ، عوف کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے: حضرت طلحہ نے ایک زمین سات لاکھ درہم کی فروخت کی۔ اس پوری شب حضرت طلحہ پریشان رہے۔ صبح ہوتے ہی تمام مال لوگوں میں تقسیم فرمادیا۔

(٦) زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ[2]

مولف کتاب کا قول ہے: آپ ثابت قدم، بہادر وزیرک، اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والے، اعداء اسلام سے قتال کرنے والے، اور راہ خدا میں خرچ کرنے والے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف وفاداری، ثابت قدمی اور خدا کیلئے مال اور محنت خرچ کرنے کا نام ہے۔

٢٧٨-سلیمان بن احمد، ابویزید قراطیسی، اسد بن موسیٰ، عبداللہ بن وہب، لیث بن سعد، ابی الاسود کے سلسلۂ سند سے منقول ہے ابی الاسود فرماتے ہیں زبیر بن عوام آٹھ سال کی عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور اٹھارہ سال کی عمر میں ہجرت فرمائی۔ ان کے چچا انہیں

١۔ المعجم الکبیر للطبرانی ١/٧٦، وتفسیر ابن کثیر ٣٩٤/٦، وتفسیر الطبری ٩٣/٢١، وتاریخ ابن عساکر ٨٠/٧.

٢۔ طبقات ابن سعد ١٠٠/١/٣، والمطالب العالیۃ ٤٠١٣، والدر المنثور ١٩١/٥. والاحادیث الصحیحۃ ١٢٥، ومجمع الزوائد ١٤٨/٩، وکنز العمال ٣٦٥٩٨.

٣۔ تھذیب ابن عساکر ٣٥٥/٥، والجمع ١٥٠، صفۃ الصفوۃ ١٣٢/١، وذیل المذیل ١١، وتاریخ الخمیس ١٦٧/١. والریاض النضرۃ ٢٦٢، ٢٨٠، الاعلام ٤٣/٣.

شدید تکلیف میں مبتلا کرتے اور چٹائی میں لپیٹ دیتے اور ان کو آگ میں جھلساتے اور کہتے کہ کفر کی طرف لوٹ جاؤ، لیکن زبیر جواب میں فرماتے میں کبھی بھی کفر اختیار نہیں کروں گا۔

۲۷۹- ابوعلی بن الصواف، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابی وعمی ابی بکر، ابو اسامہ، ہشام بن عروۃ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد عروہ کی روایت منقول ہے:

حضرت زبیر سولہ سال کی عمر میں مشرف باسلام ہوئے، اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

۲۸۰- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حماد بن اسامہ، ہشام بن عروۃ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کی روایت منقول ہے: ایک روز حضرت زبیر کو خیال آیا کہ آپ ﷺ کو کسی نے گزند پہنچائی ہے۔ حضرت زبیر اسی وقت تلوار سونت کر آپ ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے نماز پڑھ کر حضرت زبیر اور ان کی تلوار کے لئے دعا فرمائی۔

۲۸۱- سلیمان بن احمد، یوسف بن یزید قراطیسی، اسد بن موسیٰ، سکین بن عبدالعزیز، حفص بن خالد، کے سلسلۂ سند سے ایک موصلی شیخ کا قول مروی ہے۔

ایک سفر میں حضرت زبیرؓ کے ساتھ تھا۔ ارض قفر میں حضرت زبیر کو جنابت پیش آ گئی۔ حضرت زبیر نے مجھ سے فرمایا کہ میرے ارد گرد پردہ کرلو، تاکہ میں غسل کرلوں، اس وقت میں نے ان کے جسم پر متعدد زخم کے نشانات دیکھے۔

میرے استفسار پر فرمایا: یہ تمام زخم راہ خدا میں آپ ﷺ کے ساتھ پیش آئے ہیں۔

۲۸۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو عامر عقدی، حماد بن سلمہ کے سلسلۂ سند سے علی بن زید کا قول مروی ہے حضرت زبیر کو ایک دیکھنے والے نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے جسم اور سینے پر زخم کے متعدد نشانات تھے۔

۲۸۳- قاضی عبداللہ بن محمد بن عمر، نوح بن منصور، زبیر بن بکار، ابو غزیہ محمد بن موسیٰ انصاری، عبداللہ بن مصعب بن ثابت، ہشام بن عروۃ، فاطمہ بنت منذر بن زبیر کے سلسلۂ سند سے فاطمہ کی دادی اسماءؓ بنت ابی بکرؓ کا قول مروی ہے:

ایک بار زبیرؓ بن عوام نے صحابہ کی مجلس کے پاس سے گزرتے ہوئے حسان بن ثابت کو اشعار کہتے دیکھا۔ اس موقع پر حسانؓ نے زبیرؓ کی مدح میں بھی درج ذیل اشعار کہے۔

حضرت زبیر نے بارہا آپ ﷺ سے اپنی تلوار کے ساتھ تکلیف دور کی۔
اللہ ان کو اس کا بدلہ عطاء فرمائے وہ اچھے اور پہلے زمانہ کے بے مثال
انسان ہیں وہ افضل الناس ہیں تیرا ان کی تعریف کرنا کسی ہمسر سے
بہت بہتر ہے۔

۲۸۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن مسلم کے سلسلۂ سند سے سعید بن عبدالعزیز کا قول مروی ہے:

زبیر بن عوام کو ایک ہزار غلام خراج دیتے تھے۔ لیکن شب کو گھر پہنچتے وقت زبیرؓ کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔ تمام مال لوگوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔

۲۸۵- ابو حامد بن جبلہ، سراج، حسن بن صباح بن عطیہ اوزاعی نہیک بن مریم کے سلسلۂ سند سے مغیث بن کی کا قول مروی ہے:

حضرت زبیر کو ایک ہزار غلام خراج ادا کرتے تھے، لیکن زبیر اس سب کو لوگوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔

۲۸۶- ابو احمد غطریفی، عبداللہ بن شیرویہ، اسحق بن راہویہ، ہشام بن عروۃ، عن ابیہ کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن زبیر کا قول مروی ہے:

میرے والد نے جنگ جمل کے روز وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے بیٹے! مشکل وقت میں میرے مولیٰ سے مدد طلب کرنا،

میں نے ان سے سوال کیا کہ آپ کا مولیٰ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا اللہ۔ پھر میں نے دیکھا کہ ان کا ترکہ صرف غابہ کی دو زمینیں ہیں، جبکہ قرض بیس لاکھ تھا۔

چنانچہ والد کے قرض کے مسئلہ میں جب میں نے اللہ کی طرف رجوع کیا تو میرا مسئلہ حل ہو گیا۔ اور مکمل طور پر قرض کی ادائگی کے بعد بھی ورثاء کے حصہ میں کثیر مال آیا۔

۲۸۷- ابوسعید حسن بن محمد بن ولید تستری، احمد بن یحییٰ بن زہیر، علی بن حرب، اسحٰق بن ابراہیم کوفی، ابوسہل، حسن وزائدۃ، شریک، جعفر الاحمر کے سلسلۂ سند سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا قول مروی ہے:

جنگ جمل کے روز زبیرؓ کے جنگ میں عدم شمولیت کی وجہ سے ان کے لڑکے نے ان کو بزدلی کا طعنہ دیا۔ زبیرؓ نے فرمایا میں نے بزدلی کے بجائے رسول اللہ سے سنی ہوئی ایک بات کی وجہ سے جنگ نہ کرنے پر قسم اٹھائی ہے، ان کے لڑکے نے قسم کے کفارہ کے طور پر ایک غلام کو بیس ہزار دینار دیئے، لیکن اس کے باوجود بھی حضرت زبیر جنگ میں شامل نہیں ہوئے۔ اور یہ شعر فرماتے ہوئے رخصت ہو گئے:

ترک الامور التی اخشی عواقبھا.........فی اللہ احسن فی الدنیا وفی الدین

بہت سے کام چھوڑنا صرف اس وجہ سے ہے کہ میں ان کے انجام کے متعلق اللہ سے ڈرتا ہوں اور یہی دین و دنیا دونوں کیلئے بہتر ہے۔

۲۸۸- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، محمد بن عمرو بن علقمہ کے سلسلۂ سند سے ابواسامہ کا قول مروی ہے:

جب قرآن کی درج ذیل آیت:

ثم انکم یوم القیامة عند ربکم تختصمون (زمر آیت ۳۱)

پھر تم سب قیامت کے دن اپنے پروردگار کے سامنے جھگڑو گے (اور جھگڑا فیصلہ کر دیا جائیگا)

نازل ہوئی تو حضرت زبیر نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا اس روز دنیا میں نزاع کی طرح ہم نزاع کریں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں حضرت زبیر نے فرمایا پھر تو معاملہ بڑا سخت ہوگا۔

۲۸۹- ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر، ضرار بن صرد، عبدالعزیز دراوردی، محمد بن عمر، یحییٰ بن حاطب، عبداللہ بن زبیرؓ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

جب قرآن کی درج ذیل آیت:

ثم انکم یوم القیامة عند ربکم تختصمون (زمر آیت ۳۱)

پھر تم سب قیامت کے دن اپنے پروردگار کے سامنے جھگڑو گے (اور جھگڑا فیصلہ کر دیا جائیگا)

نازل ہوئی تو حضرت زبیر نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا دنیا میں ہمارے درمیان جن چیزوں کا جھگڑا تھا اس روز ان سب کے متعلق ہم نزاع کریں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں حضرت زبیر نے فرمایا پھر تو معاملہ بڑا سخت ہوگا۔

(۷) سعدؓ بن ابی وقاص[1]

آپ اسلام لانے کے اعتبار سے قدیم، اسلام قبول کرنے کے بعد آپ ﷺ کے ساتھ اسلام کی خاطر تکالیف برداشت کرنے والے دین کی خاطر مال وقبیلہ کو قربان کرنے والے اور دشمنان اسلام کے خلاف آپ ﷺ کی معاونت کرنے والے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور امارت میں بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے۔ آپؓ کی بدولت متعدد شہر اور گاؤں فتح ہوئے پھر آخر میں سب کچھ خیر باد کہہ کر گوشہ نشین ہو گئے ..... حتی کہ گوشہ نشینوں کے امام بن گئے۔

۲۹۰-سلیمان بن احمد، ابو زید قراطیسی، اسد بن موسیٰ، یحییٰ بن ابی زائدۃ، ہاشم بن ہاشم، سعید بن المسیب کے سلسلۂ سند سے حضرت سعدؓ کا قول مروی ہے:

جس روز میں اسلام لایا اس روز کوئی دوسرا اسلام نہیں لایا۔ سات روز تک اسی طرح ماجرا رہا اور میں اسلام لانے میں تیسرے نمبر پر تھا۔

۲۹۱-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، شعبہ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم کے سلسلۂ سند سے سعدؓ کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ کے زمانہ میں روٹی کی جگہ درخت کے پتے ہماری غذا ہوتی تھی اور ہم بکری کی مانند مینگنیاں کرتے تھے۔

۲۹۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، ابراہیم بن سعد، زہری، سعید بن مسیب کے سلسلۂ سند سے حضرت سعدؓ کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کو تجرد (عدم شادی) کی اجازت نہیں دی اگر اجازت ہوتی تو ہم بھی اس پر عمل کرتے۔

۲۹۳-محمد بن احمد بن مخلد، ابو اسماعیل ترمذی، ابراہیم بن یحییٰ بن ہانی، محمد بن احمد بن اسحاق، بکر بن احمد بن مقبل، محمد بن یزید استاطی، ابراہیم بن یحییٰ بن ہانی، عن ابیہ، موسیٰ بن عقبہ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم کے سلسلۂ سند سے حضرت سعد کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے میرے حق میں تیر اندازی کی درستی اور دعا کی قبولیت کے لئے دعا فرمائی ہے[2]

امام ترمذی کی روایت سے موسیٰ بن عقبہ ساقط ہیں۔

۲۹۴-محمد بن عاصم، حسین بن ابی معشر، سفیان بن وکیع، یونس بن بکیر، محمد بن اسحٰق، صالح بن کیسان کے سلسلۂ سند سے بعض آل سعد کا قول مروی ہے:

ہم نے آپ ﷺ کے مکہ کے زمانۂ قیام میں بڑی تکالیف برداشت کی ہیں۔ ایک شب میں آپ ﷺ کے ساتھ باہر نکلا اور پیشاب کرنے لگا اچانک مجھے کسی شی کا احساس ہوا دیکھا تو وہ ایک اونٹ کی کھال کا ٹکڑا تھا میں نے اس کو دھو کر پکا کر کھالیا اور اس پر پانی نوش کر لیا اس کی وجہ سے تین دن تک بھوک سے میرا گزارہ ہو گیا۔

۲۹۵-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامۃ، عباس بن الفضل، مبارک بن فضالۃ کے سلسلۂ سند سے حسن کی روایت منقول ہے:

---

[1] الریاض النضرۃ ۲۹۲/۲، ۳۰۱. وتاریخ الخمیس ۴۹۹/۱، والتهذیب ۴۸۳/۳، والبدء والتاریخ ۸۴/۵، والجمع بین رجال الصحیحین ۱۵۷، وصفۃ الصفوۃ ۱۳۸/۱، وتهذیب ابن عساکر ۹۳/۶. ونکت الهمیان ۱۵۵، والکنی والاسماء ۱۱/۱، وطبقات ابن سعد ۶/۶، والاصابۃ ۳۱۸۷، والاعلام ۸۷/۳.

[2] المستدرک ۵۰۰/۳، والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۴۲۳، وتاریخ ابن عساکر ۹۹/۶. (التهذیب) وتاریخ بغداد

ایک روز عتبہ بن غزوان نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: میں ساتویں نمبر پر اسلام لایا تھا۔ آپ کے زمانہ میں ہم درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرتے تھے۔ اسکی وجہ سے ہمارے جبڑے زخمی ہو گئے تھے۔ حضرت سعدؓ جو امیر مصر ہیں سات میں سے صرف دو اور میں باقی ہیں۔

۲۹۶-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحق بن ابراہیم، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، مغیرۃ الضبی، مصعب بن سعد بن ابی وقاص، عن ابیہ کے سلسلۂ سند سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! مجھے تنگدستی کے بجائے تمہاری خوشحالی سے زیادہ خطرہ ہے۔ تم کو مصیبتوں میں آزمایا گیا تو تم کامیاب نکلے جبکہ دنیا بہت میٹھی اور سرسبز وشاداب ہے۔[۱]

۲۹۷-محمد بن احمد بن الحسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان الثوری، سعد بن ابراہیم، عامر بن سعد بن ابی وقاص کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ مکہ میں میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ جبکہ سعدؓ اس بات سے پریشان تھے کہ ان کی موت اسی جگہ میں آئے جہاں سے وہ ہجرت کر چکے تھے۔ بہر حال حضرت سعدؓ فرماتے ہیں: اس وقت میری صرف ایک لڑکی تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تمام مال صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمام کے بجائے ثلث صدقہ کرو اور یہ بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے تم دنیا سے چلے جاؤ اور لوگ تمہارے مال سے فائدہ اٹھائیں لیکن تمہارے اہل پریشان ہوں۔[۲]

۲۹۸-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن عمرو الواقدی، بکر بن مسمار، عامر بن سعد اور ان کے والد حضرت سعدؓ کے سلسلۂ سند سے فرمان رسول منقول ہے:

اللہ تعالیٰ پوشیدہ رکھنے والے غنی متقی کو پسند کرتا ہے۔[۳]

۲۹۹-محمد بن احمد بن الحسین، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو عامر العقدی، کثیر بن زید، مطلب بن عبداللہ، عمر بن سعد کے سلسلۂ سند سے ان کے والد حضرت سعدؓ کا قول مروی ہے انہوں نے اپنی اولاد کو فرمایا:

اے میرے لڑکے! کیا تم مجھے فتنہ پرستوں کا سردار بنانا چاہتے ہو؟ میں اس وقت تک قتال نہیں کروں گا جب تک کہ ایسی تلوار مجھے نہ لا کر دی جائے جس کو میں مسلمان پر ماروں تو وہ اس سے اچٹ جائے اور اگر کافر کو ماروں تو اس کا کام تمام کر دے۔ بہر حال میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا، کیونکہ میں نے آپ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ تقویٰ کو مخفی رکھنے والا غنی انسان عنداللہ محبوب ہے۔[۳]

۳۰۰-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، عبداللہ بن بشر کے سلسلۂ سند سے ایوب سختیانی کا قول مروی ہے:

ایک بار سعدؓ بن ابی وقاص، ابن مسعود، ابن عمر اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم اجمعین کی مجلس میں فتنہ کا ذکر کیا گیا۔ سعدؓ نے

۱۔ الترغیب والترھیب ۴/ ۱۸۳، ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۴۵، والمطالب العالیۃ ۳۱۵۳، والجامع الصغیر ۱۹۸۷، وعزاہ للمصنف والبیھقی فی الشعب عن سعد، وحسنہ، وقال المناوی فی فیض القدیر ۵/ ۲۵۳۔

۲۔ صحیح البخاری ۴/ ۳، ۷/ ۸۱، ومسند الامام أحمد ۱/ ۱۷۲، وفتح الباری ۵/ ۳۶۹، ۹/ ۴۹۷۔

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الزھد ۱۱، ومسند الامام أحمد ۱/ ۱۶۸، ومشکاۃ المصابیح ۵۲۸۴، وشرح السنۃ ۱۵/ ۲۲، والعزلۃ للخطابی ۱۲، واتحاف السادۃ المتقین ۸/ ۳۱، ۲۰۸، والترغیب والترھیب للمنذری ۴/ ۲۳۹، وکشف الخفا

فرمایا: میں فتنہ میں شمولیت کے بجائے گھر میں گوشہ نشینی کو ترجیح دوں گا۔

۳۰۱-سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ایوب کے سلسلۂ سند سے ابن سیرین کی روایت منقول ہے:

سعدؓ بن ابی وقاص سے کہا گیا: اہل شوریٰ میں سے ہونے کے باوجود آپ قتال سے گریز کیوں کر رہے ہو؟ فرمایا: میں ہرگز قتال نہیں کروں گا تا آنکہ وہ آنکھ، ایک زبان اور دولبوں والی تلوار مجھے لا کر نہ دی جائے جس سے کافر و مسلمان میں تفریق ہو...... اس وقت میں جہاد کی نیت سے اس سے قتال کروں گا۔

۳۰۲-حبیب بن حسن، عمر بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، شعبہ، یحیٰ بن حصین کے سلسلۂ سند سے طارق بن شہاب سے منقول ہے:

خالد اور سعد کے درمیان چپقلش کے زمانے کے دوران ایک شخص نے سعدؓ کے سامنے خالدؓ کی برائی کی۔ سعدؓ نے اسے منع کرتے ہوئے کہا: اب تک ہمارا معاملہ دین کے ضرر کو نہیں پہنچا ہے۔

(۸) سعیدؓ بن زید[۱]

آپ کا مکمل نام سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے۔ آپ حق گو، راہ خدا میں مال خرچ کرنے والے، خواہش کے خلاف کام کرنے والے، اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے، مستجاب الدعوات، حضرت عمرؓ سے قبل اسلام قبول کرنے والے، جنگ بدر میں حاضر ہونے والے، امارت و ریاست سے کوسوں دور رہنے والے، نفس کو مغلوب کرنے والے، دنیا میں سبقت نہ کرنے والے، فتنہ و شر دور سے کنارہ کش، اخروی بلندیوں کے حصول کے لئے کوشاں، دنیاوی مراتب سے بعد اختیار کرنے والے اور خواہش نفس کے خلاف چلنے والے تھے۔ رضی اللہ عنہ

۳۰۳-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحیٰ بن سعید، صدقہ بن مثنیٰ کے سلسلۂ سند سے رباح بن حارث کی روایت منقول ہے:

ایک بار مغیرہؓ کوفیوں کی ایک جماعت کے ساتھ مسجد اکبر میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص آکر سعیدؓ کا پوچھنے لگا۔ مغیرہ نے اسے اپنے پاس کی طرف بٹھا دیا۔ پھر ایک کوئی شخص آکر مغیرہ کے سامنے گالی دینے لگا۔ مغیرہ سے سوال کیا گیا کہ یہ کس کو گالی دے رہا ہے انہوں نے فرمایا حضرت علیؓ کو۔ ایک شخص (حضرت سعیدؓ) نے کہا: اے مغیرہ! آپ کے سامنے صحابہ پر سب وشتم ہوتا ہے، لیکن آپ کچھ نہیں کہتے اور میں علی الیقین کہتا ہوں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے: ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور سعد بن مالک جنتی ہیں۔ اور ایک نویں صحابی بھی جنتی ہیں میں چاہوں تو اس کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔[۲] اہل مسجد نے شور مچایا کہ اللہ کیلئے نویں کا نام بتاؤ۔ انہوں نے فرمایا: تم نے اللہ کا واسطہ دیا ہے تو سنو میں نواں ہوں اور آپ علیہ السلام دسویں ہیں۔ پھر فرمایا: کوئی شخص جو رسول اللہ کے ساتھ کبھی غبار آلود ہوا ہو وہ تم میں سے ہر شخص سے افضل ہے خواہ تم کو نوح علیہ السلام کی عمر دیدی جائے اور تم پوری عمر نیک عمل کرتے رہو۔

عبدالواحد بن زیاد نے صدقہ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۳۰۴-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، علی بن عاصم، حصین، ہلال بن یساف کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن

[۱] طبقات ابن سعد ۳/ ۲۷۵، وتهذيب ابن عساكر ۶/ ۱۲۷، وصفة الصفوة ۱/ ۱۴۱، وذيل المذيل ۱۳، والرياض النضرة ۲/ ۳۰۲، ۳۰۶، والاعلام ۳/ ۹۴.

[۲] سنن أبي داؤد ۴۶۵۰، وسنن الترمذي ۳۷۴۷، وسنن ابن ماجه ۱۳۳، ومسند الامام أحمد ۱/ ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۹۳، والسنة لابن أبي عاصم ۲/ ۶۱۹، ۶۲۰، واتحاف السادة المتقين ۸/ ۲۲۱، ۹/ ۲۸۰.

خالم المازنی کا قول مروی ہے:

حضرت معاویہ کوفہ سے جاتے وقت حضرت مغیرہ کو کوفہ کا عامل مقرر کر گئے تھے۔ حضرت مغیرہ نے خطباء کو خطبہ میں حضرت علی پر سب وشتم کا حکم کیا۔ میں اس وقت سعید بن زید کے پاس تھا۔ وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے وہاں سے لے گئے اور مجھ سے فرمایا جنتی شخص پر لعنت کا حکم دینے والے اس ظالم کو دیکھو! میں حضرت علی کے جنتی ہونے کی گواہی دیتا ہوں۔

۳۰۵- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، عارم ابو النعمان، حماد بن زید، ہشام بن عروۃ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کی روایت منقول ہے:

ایک بار اروی بنت اویس نے خلیفہ مروان کو سعید بن زید کے بابت شکایت کی کہ انہوں نے میری زمین کے ایک حصہ پر ناحق قبضہ کر لیا ہے لہٰذا آپ اسکا فیصلہ کر دیں، سعیدؓ نے کہا کہ میں نے ایسا بالکل نہیں کیا۔ کیوں کہ میرے سامنے یہ حدیث رسول ہے:

ناحق ایک بالشت زمین پر قبضہ کرنے والے کے گلے میں ساتوں زمین کا طوق ڈالا جائیگا[1]

نیز سعیدؓ نے بددعا دیکر کہا اگر یہ خاتون جھوٹی ہے اے اللہ اس کی بصارت زائل کر دے اور اسے اس کی زمین میں موت دیدے۔ چنانچہ اسکی بصارت زائل ہوگئی اور وہ کچھ عرصہ بعد اپنی زمین کے کنویں میں گر کر مر گئی۔

۳۰۶- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ بن یحیٰی، ابن وہب، عبد اللہ بن عمر العمری، نافع کے سلسلۂ سند سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول مروی ہے:

مروان نے سعید بن زید کے پاس اروی کی شکایت کے بابت گفتگو کرنے کے لئے چند افراد کو بھیجا۔ سعید نے فرمایا یہ مجھ پر بہتان ہے۔ کیوں کہ میں نے آپ علیہ السلام کو کہتے سنا ہے کہ ناحق ایک بالشت زمین پر قبضہ کرنے والے کے گلے میں ساتوں زمین کا طوق بنا کر ڈالا جائیگا[2]

نیز فرمایا اگر میں صادق ہوں تو اے اللہ اس کی بصارت زائل فرما کر اسے اسکی زمین میں موت دیدے۔ چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا۔

عبد اللہ بن عبد المجید نے عبید اللہ بن عمر سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۳۰۷- ابو محمد بن حبان، محمد بن سلیمان، بشر بن آدم، عبید اللہ بن عبد المجید کے سلسلۂ سند سے عبد اللہ بن عمر العمری نے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

۳۰۸- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس کے سلسلۂ سند سے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کا قول مروی ہے

اروی نے مروان کو سعید کے بارے میں شکایت کی۔ سعیدؓ نے کہا اگر وہ جھوٹی ہے تو اے اللہ اس کی بصارت زائل کر کے اسے اس کی زمین میں موت دیدینا اور اے باری تعالیٰ میری سچائی بھی لوگوں پر ظاہر فرمانا۔ چنانچہ اروی کا حال حضرت سعید کی بددعاء کے مطابق ہوا اور اللہ نے لوگوں پر حضرت سعیدؓ کا صدق ظاہر فرما دیا۔

۳۰۹- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ربیع بن مہاجر، ابن لہیعۃ، محمد بن زید بن مہاجر کے سلسلۂ سند سے ابو غطفان المری کا قول مروی ہے:

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/۱۱۲. وتاریخ بغداد ۹/۳۶۱، والکنی للدولابی ۱/۱۳۲. والمعجم الکبیر ۱/۸۳، وعزاہ للمصنف، وابن جریر، والبغوی والطبرانی عن یعلی بن مرہ الثقفی، والمصنف عن ابی ثابت ایمن بن یعلی الثقفی.

۲۔ صحیح البخاری ۳/۱۷۱، ۴/۱۳۰، وصحیح مسلم، کتاب المساقاۃ ۱۴۲، ومسند احمد ۲/۶۴، ۲۵۲، فتح الباری ۵/۱۰۳. وسنن الدارمی ۲/۲۶۷.

اروی بنت اویس نے مروان سے حضرت سعیدؓ کے خلاف مدد طلب کی۔ مروان نے عاصم بن عمر کو سعیدؓ کے پاس بھیجا۔ سعیدؓ نے فرمایا اس نے کذب سے کام لیا ہے۔ نیز سعید نے اروی کے بارے میں مذکورہ بددعا کی جو بالآخر قبول ہوئی لے

(۹) عبدالرحمٰن بن عوفؓ ۲

آپ بہت بڑے مالدار ہونے کے باوجود شاکر، قانع، راہِ خدا میں خرچ کرنے والے، فتنوں اور ضلالت سے اللہ کی پناہ طلب کرنے والے، فکرِ آخرت کے حامل، اللہ کے ماسوا سے نہ ڈرنے والے، فیاض، ظاہراً و باطناً دنیا کی فنائیت پر یقین رکھنے والے، مالداروں کے سردار اور یتامیٰ و مساکین کا خیال رکھنے والے تھے۔

۳۱۰- محمد بن احمد بن یعقوب، احمد بن عبدالرحمٰن، یزید بن ہارون، ابوالمعلی جزری، میمون بن مہران کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ سے منقول ہے:

عبدالرحمٰن بن عوف نے اصحاب شوریٰ سے فرمایا: کیا تم میرے فیصلہ پر راضی ہو جاؤ گے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا سب سے پہلے میں آپ کے فیصلہ کو قبول کروں گا۔ اس لئے کہ میں نے آپ ﷺ کو آپ کی بابت فرماتے سنا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف اہل ارض و سماء کے امین ہیں۔ سے

۳۱۱- سلیمان بن احمد، ابویزید قراطیسی، اسد بن موسیٰ، عمارۃ بن زاذان، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت عائشہ نے ایک آواز سنی جس سے پورا مدینہ ہل گیا، حضرت عائشہ نے اس کی بابت تحقیق کی۔ انہیں بتایا گیا کہ شام سے سات سو سواریوں پر مشتمل عبدالرحمٰنؓ بن عوف کا (مال سے لدا) قافلہ آیا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: میرے سامنے آپ علیہ السلام نے فرمایا: عبدالرحمٰن بن عوف گھسٹ گھسٹ کر جنت میں جائیں گے۔ جب ابن عوف کو قول عائشہ کا علم ہوا تو انہوں نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر فرمایا: میں یہ سب کچھ مال جو ان سواریوں پر لدا ہوا ہے بلکہ یہ سواریاں، ان کے پالان اور ان کی رسیاں تک راہِ خدا میں خرچ کرتا ہوں۔ سے

۳۱۲- جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین الوادعی، یحییٰ بن عبدالحمید، عبداللہ بن جعفر مخرومی، ام بکر بنت المسور بن مخرمہ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد مسور بن مخرمہ کا قول مروی ہے:

ایک بار ابن عوفؓ نے حضرت عثمانؓ کو چالیس ہزار دینار کے عوض زمین کا ایک ٹکڑا فروخت کیا۔ لیکن ابن عوف نے وہ تمام اموال بنی زہرہ اور فقراء مسلمین اور امہات المؤمنین میں تقسیم فرما دیا۔ مسور فرماتے ہیں میرے ساتھ کافی مال حضرت عائشہؓ کی خدمت میں بھیجا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ میرے بعد تم پر صرف صالحین توجہ دیں گے۔ ۵

پھر فرمایا: اللہ ابن عوف کو جنت کی نہر سلسبیل سے پلائے۔

۱۔ صحیح البخاری ۱۷۱/۴، ۳۰۲/۴، وصحیح مسلم، کتاب المساقاۃ ۱۴۲، ومسند احمد ۲۵۲، ۶۴/۶، فتح الباری ۱۰۳/۵، وسنن الدارمی ۲۶۷/۲.

۲۔ صفۃ الصفوۃ ۱۳۵/۱، وتاریخ الخمیس ۲۵۷/۲، والبدء والتاریخ ۸۶/۵، والریاض النضرۃ ۲۸۱/۲، ۲۹۱، والجمع بین رجال الصحیحین ۲۸۱، والاصابۃ ۵۱۷/۱، والاعلام ۳۲۱/۳.

۳۔ الجامع الکبیر ۳۱/۲.

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۹۰/۱، ۳۳/۶، واتحاف السادۃ المتقین ۲۱۶/۸، وکنز العمال ۳۳۵۰۰، ۳۶۶۷۶.

۵۔ کنز العمال ۳۳۳۹۳، ۳۷۸۱۸.

۳۱۳-حبیب بن حسین، ابو معشر الدارمی، احمد بن بدیل، محاربی، عمار بن سیف، اسماعیل بن ابی خالد کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن ابی اوفیٰ کا قول مروی ہے:

ایک بار حضور علیہ السلام نے ابن عوفؓ سے تاخیر کی وجہ دریافت فرمائی۔ ابن عوفؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مال کے حساب کی وجہ سے تاخیر ہوئی ہے۔ اور حساب کی وجہ مال کی کثرت ہے۔ پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں مصر سے آئی ہوئی ایک صد سواریاں (مع اموال کے) مدینہ کے دیہاتوں پر صدقہ کرتا ہوں۔[1]

۳۱۴-محمد بن علی بن حبیش، جعفر بن محمد الفریابی، سلیمان بن عبدالرحمٰن الدمشقی، خالد بن یزید بن ابی مالک، عن ابیہ، عن عطاء بن ابی رباح، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کے سلسلۂ سند سے ان کے والد حضرت عبدالرحمٰنؓ کا قول مروی ہے۔

آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا: اے ابن عوف! تم اغنیاء میں سے ہو اور تم گھسٹ گھسٹ کر جنت میں داخل ہو گے۔ لہٰذا تم پاؤں سے چل کر جنت میں جانے کے لئے مہمان کا اکرام کرو، مسکین کو کھانا کھلاؤ اور سائل کا خیال رکھو۔[2]

۳۱۵-سلیمان بن احمد، ابو یزید قراطیسی، اسد بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک، معمر کے سلسلۂ سند سے زہری کی روایت منقول ہے:

ابن عوف نے دورِ نبوی ﷺ میں چار ہزار درہم، پھر چالیس ہزار درہم پھر چالیس ہزار دینار صدقہ کئے۔ پھر پانچ صد سواریاں مع مال کے راہِ خدا میں خرچ کیں۔ آپ کا عام مال تجارت سے حاصل ہوتا تھا۔

۳۱۶-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ابو ہمام السکونی، حسین بن علی کے سلسلۂ سند سے جعفر بن برقان کا قول مروی ہے: ابن عوفؓ کے متعلق تیس ہزار باندیاں صدقہ کرنے کا مجھے علم ہوا ہے۔

۳۱۷-ابو عمر بن حمدان، حسن بن سفیان، دحیم بن ابی فدیک، ابن ابی ذئب، مسلم بن جندب کے سلسلۂ سند سے نوفل بن ایاس ہذلی کا قول مروی ہے:

ابن عوفؓ ہمارے بہت اچھے ہمنشین تھے۔ ایک روز ہم نے ان کے سامنے گوشت روٹی رکھی تو وہ پرنم ہو کر فرمانے لگے: آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل جو کی روٹی سے سیر ہوئے بغیر اس دنیا سے چلے گئے ...... لیکن آج ہمارا یہ حال ہے۔

۳۱۸-محمد بن احمد بن الحسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد بن ابراہیم اپنے والد کے سلسلۂ سند سے اپنے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں:

ایک روز ابن عوفؓ کے سامنے کھانا لایا گیا تو فرمایا حضرت حمزہؓ اور حضرت مصعبؓ بن عمیر کے قتل کے وقت ان کا کفن بھی پورا نہیں تھا، حالانکہ وہ مجھ سے افضل تھے اور ہمارا یہ حال ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ جنت کی نعمتیں ہمیں دنیا ہی میں مل گئی ہیں۔ پھر آپ نے کھانا نہیں کھایا۔

۳۱۹-محمد بن ایوب الرازی، مسدد، معتمر بن سلیمان کے والد کے سلسلۂ سند سے حضرمی کی روایت منقول ہے:

ایک بار دورِ نبوی ﷺ میں آپ ﷺ کے سامنے ایک عمدہ قرات کرنے والے کی قرات پر ابن عوف کے علاوہ سب پر گریہ طاری ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر عبدالرحمٰن کی آنکھ نہیں جاری ہوئی تو کیا ہوا ان کا دل تو رو رہا ہے۔[3]

۱۔ تنزیہ الشریعۃ ۱/۱۳۱. ولسان المیزان ۶/۳۵۱. وتاریخ جرجان ۲۲۵.

۲۔ المستدرک ۳/۳۱۱، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۱۱، ۲۷۰، ۲۷۲، وطبقات ابن سعد ۳/۱/۹۳. والموضوعات لابن الجوزی ۲/۱۳. وتخریج الاحیاء ۳/۲۶۰.

۳۔ کنز العمال ۳۳۴۹۷. والمطالب العالیۃ ۴۰۰۹.

۲۲۰-سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن جابر الطائی، بشر بن شعیب بن ابی حمزۃ، عن ابیہ، عن الزہری، ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کے سلسلہ سند سے ابن عوفؓ کا قول منقول ہے:

مصائب کے وقت ہم نے صبر سے اور خوشحالی کے وقت بغیر صبر کے کام لیا۔

۲۲۱-سلیمان بن احمد، ابویزید قراطیسی، اسد بن موسیٰ، ابراہیم بن سعد بن ابراہیم عن ابیہ عن جدہ کے سلسلہ سند سے منقول ہے: ابراہیم کہتے ہیں جس روز حضرت عبدالرحمن بن عوف کا انتقال ہوا میں نے حضرت علیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

ابن عوف چلے گئے میں نے ان کا اچھا زمانہ پایا لیکن وہ مجھے زمانہ کے مصائب میں چھوڑ گئے۔

(۱۰) ابوعبیدہؓ بن جراح[۱]

آپ امین، مرشد، عادل، مزاہد، امین الامت، محض اسلام کی خاطر لوگوں سے دشمنی اور دوستی قائم کرنے والے، موت تک قلیل زاد پر صبر کرنے والے، اور حقیقتاً قرآن کریم کی درج ذیل آیت کے مصداق تھے:

لاتجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاداللہ ورسولہ(المجادلہ:۲۲)

(ترجمہ) اور جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہیں دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندانی ہی کیوں نہ ہوں۔

آپ دنیاوی اعتبار سے کمزور، ذوالجر تمین، دعاؤں کا اہتمام کرنے والے، اخروی بلندیوں کے لئے کوشاں، عبادت گزار، دنیا سے متاثر نہ ہونے والے اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے مشتاق تھے۔

۲۲۲-ابوبکر محمد بن الحسن، ابوعمارۃ محمد بن احمد بن المہندس، ابوعقیل الجمال وحید بن ربیع، ابواسامہ، عمر بن حمزۃ العمری، سالم عن ابیہ کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ کی روایت مروی ہے فرمان نبوی ﷺ ہے:

ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔[۲]

زہری نے اس کو عن سالم عن عمرو کوثر بن حکیم عن نافع عن ابن عمر عن عمرو عبدالرحمن بن غنم عن عبداللہ بن ارقم عن عمر کی سندوں سے روایت کیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت ابوبکر، ابن مسعود، حذیفہ، خالد بن الولید، انس اور عائشہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کی امانت داری سے متعلق روایات منقول ہیں۔

۲۲۳-ابوعبیدہؓ کا اپنے والد کو قتل کرنا..... سلیمان بن احمد، ابویزید قراطیسی، اسد بن موسیٰ، ضمرۃ کے سلسلہ سند سے ابن شوذب کی روایت مروی ہے:

جنگ بدر میں ابوعبیدہ کے والد آپ کو قتل کے ارادے سے تلاش کرتے رہے حضرت ابوعبیدہؓ ان سے اعراض برتتے رہے لیکن جب ان کے والد بار بار ان کو مارنے کی غرض سے ان کے آڑے آنے لگے تو بالآخر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح نے ان کو قتل کر دیا: ان کے اپنے والد کو قتل کرنے پر قرآن کی درج ذیل آیت نازل ہوئی:

۱۔ صفۃ الصفوۃ ۱/۱۴۲، البدء والتاریخ ۸۶/۵، وتهذیب ابن عساکر ۱۵۷/۷، وتاریخ الخمیس ۲/۲۴۴، والریاض النضرۃ ۲/۳۰۷، والاعلام ۲۵۲/۳، والاصابۃ، وطبقات ابن سعد۔

۲۔ صحیح البخاری ۳۲/۵، وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۵۳، ومسند الامام احمد ۱۸۹/۳، ۲۳۵، والسنن الکبریٰ للبیهقی ۲۱۰/۶، ۷۱/۱۰، وفتح الباری ۹۳/۷، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۳۵/۱۲۔

لاتجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاداللہ ورسولہ ولو کانوا آباءھم

اوابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان (المجادلۃ:۲۲)

جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ ہوں۔ انہی کے دلوں میں خدا نے ایمان کو لکھ دیا ہے۔

۲۲۴-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ابو ہلال، قتادۃ کے سلسلۂ سند سے ابو عبیدۃ بن جراح کا قول مروی ہے:

کوئی گورا ہو یا کالا، آزاد ہو یا غلام، عربی ہو یا عجمی جس کے متعلق مجھے علم ہو کہ وہ تقویٰ میں مجھ سے زیادہ ہونے کی وجہ سے افضل ہے تو میری یہ خواہش ہو گی کہ میں اس کے طعام کا کوئی حصہ ہوتا۔

۲۲۵-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو خالد الاحمر، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، ہشام بن عروۃ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد عروۃ کی روایت منقول ہے:

ایک بار حضرت عمر نے ابو عبیدۃ کو کجاوے کی چٹائی پر لیٹ کر اس کے پالان کو تکیہ بنائے ہوئے دیکھا تو ان سے بستر نہ لینے کی وجہ دریافت کی؟ انہوں نے فرمایا یہی میرے لئے آرام دہ ہے۔

معمر اپنی روایت میں کہتے ہیں: جب حضرت عمرؓ ملک شام تشریف لائے تو ان کے استقبال کیلئے عوام الناس اور ان کے بڑے بڑے سردار حاضر ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا میرے بھائی کہاں ہیں؟ لوگوں نے پوچھا کون آپ کے بھائی؟ فرمایا: ابو عبیدہ۔ عرض کیا گیا: وہ ابھی پہنچنے والے ہیں۔ جب آپ آ گئے تو حضرت عمرؓ اتر کر ان سے بغل گیر ہوئے اور ان کے گھر میں تشریف لے گئے۔ حضرت عمرؓ نے وہاں صرف تلوار، تیروں کا ترکش اور کجاوہ پایا اس کے بعد معمر نے مذکورہ روایت کی طرح باقی روایت نقل فرمائی۔

۲۲۶-محمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبدالرحمٰن مقری، حیوۃ، ابو صخر، یزید بن اسلم کے سلسلۂ سند سے ان کے والد اسلم کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت عمرؓ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا میرے سامنے کسی چیز کی تمنا کرو ایک شخص نے کہا کاش یہ گھر سونے سے بھرا ہوا ہوتا تو میں اسے راہ خدا میں خرچ کر دیتا۔

پھر حضرت عمر نے وہی سوال کیا پھر اسی قسم کا جواب دیا گیا، پھر حضرت عمر نے سہ بارہ سوال کیا ان کے ساتھیوں نے کہا آپ خود ہی اسکا جواب ارشاد فرمادیں۔ اس وقت حضرت عمر نے فرمایا کاش یہ گھر ابو عبیدۃ بن جراح جیسے لوگوں سے بھرا ہوا ہوتا۔

۲۲۷-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشام بن ولید، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، جریر بن عثمان، نمران بن مخمر ابی الحسن کا قول مروی ہے:

ایک بار ابو عبیدۃ نے لشکر میں چلتے ہوئے فرمایا بہت سے سفید پوش افراد دین کے اعتبار سے میلے ہوتے ہیں اور بہت سے اپنے کو مکرم سمجھنے والے حقیر ہوتے ہیں۔ اے لوگو! قدیم سیئات کو جدید حسنات سے ختم کرو۔ نیکی زمین و آسمان کے خلاء کے مساوی سیئات کو بھی ختم کر دیتی ہے۔

۲۲۸-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد العبسی، وکیع، سفیان، ثور بن یزید، خالد بن معدان کے سلسلۂ سند سے ابو عبیدۃ بن جراح کا قول مروی ہے:

مومن کا قلب دن میں متعدد بار چڑیا کی طرح الٹ پلٹ ہوتا ہے۔

(۱۱) عثمان بن مظعون

انہی بزرگان باصفا میں سے ایک دین کے پابند، علم و فکر کے مالک، خدا کی راہ میں آنکھ گنوانے والے، ذوالہجرتین عثمان بن مظعون ہیں۔

اللہ کیلئے قبول کرنے میں پیش پیش، دنیا کی بلندیوں میں پیچھے رہنے والے، عبادت، خداوندی کے ستون اور راہ خدا کے سرفروش تھے۔ دنیا ان میں کوئی عیب نہیں لگا سکی اور ان کو دین کی بلندی سے نیچے نہیں لا سکی۔ آپ نے ملاقات محبوب میں جلدی کی اور غموم والام سے نجات پالی۔

۳۲۹- حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحٰق، صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کے سلسلۂ سند سے بعض حضرات کا قول مروی ہے:

صحابہ کرام جب مشقت کے زمانہ میں تھے، حضرت عثمان بن مظعون ولید کی امان کے زمانہ میں خود آرام میں ہونے کے باوجود صحابہ کرام کو پریشان دیکھ کر ولید کے پاس گئے اور اس سے کہا میں تیری امان تجھے واپس کرتا ہوں۔ اس نے وجہ دریافت کی تو ابن مظعون نے کہا صحابہ کرام کے پریشان ہونے کی وجہ سے میں بھی ان کی طرح جوار الٰہی (خدا کی پناہ) کو پسند کرتا ہوں اور میں کسی مشرک کی پناہ میں نہیں آنا چاہتا۔ ولید نے کہا: جس طرح میں نے تم کو علانیہ امان دی تھی...... اسی طرح تم بھی علانیہ اسے ختم کرو۔ چنانچہ ابن مظعون نے ولید کے ہمراہ مسجد میں جا کر علانیہ ولید کی امان کے ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ پہلے ولید نے کہا یہ عثمان ہے جو میری پناہ مجھے واپس کرنا چاہتا ہے۔ عثمانؓ نے کہا میں نے ولید کو بہت اچھا وعدہ پورا کرنے والا پایا ہے لیکن میں خدا کے سوا کسی کی پناہ میں نہیں آنا چاہتا۔ اس کے بعد ابن مظعون قریش کی مجلس میں بیٹھ گئے۔ اس وقت لبید بن ربیعہ بن مالک بن کلاب القیسی اشعار کہہ رہے تھے۔ ابن مظعون کے پہنچنے کے بعد لبید نے درج ذیل شعر کہا:

اللہ کے علاوہ ہر چیز باطل ہے۔

ابن مظعون نے ان کی تصدیق کی۔ اس نے پھر کہا:

تمام نعمتیں زوال پذیر ہیں۔

ابن مظعون نے اس مرتبہ اس کی تکذیب کر کے کہا جنت کی نعمتیں دائمی ہیں۔

اس پر ابن مظعون اور لبید میں کشیدگی بڑھ گئی حتی کہ ایک شخص نے ابن مظعون کی آنکھ کو نقصان پہنچا دیا۔ اس وقت ولید نے ابن مظعون کو طعنہ دے کر کہا اگر تم میری امان میں ہوتے تو ایسا نہ ہوتا۔ ابن مظعون نے کہا اے ابو عبد شمس! میں تجھ سے بڑے عزت والے اور قادر مطلق کی امان میں ہوں۔ پھر عثمانؓ نے آنکھ کی تکلیف پر درج ذیل اشعار کہے:

اگر رضاء الٰہی کی خاطر میری آنکھ کو تکلیف پہنچی ہے تو پھر مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ کیوں کہ من جانب اللہ اس کے عوض مجھے اجر جزیل ملے گا اور اے قوم! رضاء الٰہی کو حاصل کرنے والا شخص سعید ہوتا ہے۔ تمہارے مجھ پر گمراہی کا فتویٰ لگانے کے باوجود میں دین محمد ﷺ کا پابند ہوں۔ انشاء اللہ قیامت کے روز اللہ ہمارے مابین فیصلہ فرمائیگا۔

پھر حضرت علیؓ نے عثمانؓ کی آنکھ کی تکلیف دیکھ کر درج ذیل اشعار کہے:

کیا یہ لوگ دین محمد ﷺ کی طرف دعوت دینے والے پر گمراہی کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ یہ لوگ
کبھی بھی فحاشی سے باز نہیں آئیں گے۔ ابن مظعون کو تکلیف پہنچانے کی وجہ سے ہم ان
سے ناراض ہیں۔ کیا وہ تکلیف دینے کے وقت ان کے قتل سے مامون ہو گئے تھے۔
عنقریب ان کو عبرتناک سزا ملے گی۔

۳۳۰- جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین قاضی، یحییٰ بن عبدالحمید، ابراہیم بن سعد، زہری، خارجہ بن زید کے سلسلۂ سند سے ام علاءؓ سے مروی ہے، ام العلاء کہتی ہیں:

ابن مظعون نے ہمارے گھر میں وفات پائی۔ شب میں میں نے ابن مظعون پر اپنی آنکھ کو پرنم دیکھا۔ جب میں نے یہ بات آپ ﷺ سے نقل کی تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ ان کا عمل تھا۔

۳۳۱- فاروق الخطابی، زیاد بن الخلیل، ابراہیم بن المنذر، محمد بن فلیح، موسیٰ بن عقبہ کے سلسلۂ سند سے ابن شہاب کا قول مروی ہے:
حبشہ قریش کی تجارت گاہ تھا۔ آپ ﷺ نے بھی صحابہ کرام کو بغرض تجارت حبشہ جانے کو فرمایا۔ چنانچہ حضرت عثمان بن مظعون کی امارت میں ایک قافلہ حبشہ گیا اور ان کی واپسی سے قبل سورۃ نجم نازل ہو گئی۔ ابن مظعون واپسی میں کفار مکہ کے مسلمانوں سے عناد کی بنا پر مکہ میں داخل نہ ہو سکے..... حتیٰ کہ ولید بن مغیرۃ کی امان کے بعد مکہ میں داخل ہوئے۔

۳۳۲- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، حماد بن سلمہ، علی بن زید، یوسف بن مہران کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ کا قول مروی ہے:

حضرت رقیہ بنت رسول ﷺ کی وفات ابن مظعون کی وفات کے بعد ہوئی۔ اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا میری صاحبزادی ہمارے بہترین انسان عثمان بن مظعون کے ساتھ جا ملی ہے۔[1]

۳۳۳- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، سفیان بن وکیع، ابن وہب، عمرو بن حارث، زیاد کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ کا قول مروی ہے:
ابن مظعون کی وفات کے وقت آپ علیہ السلام ابن مظعون کے پاس تشریف لے گئے اور ان پر جھک گئے پھر سر اٹھایا اور دوبارہ جھک گئے پھر تیسری مرتبہ بھی جھکے اس مرتبہ جب اٹھے تو حاضرین نے دیکھا کہ آپ رو رہے ہیں لہٰذا اصحابہ کرام بھی رو پڑے۔ جب آپ ﷺ نے ان کا رونا ملاحظہ کیا تو استغفر اللہ استغفر اللہ کرنے لگے۔ پھر فرمایا: عثمان چلے گئے لیکن ان کے ایمان میں کسی شی کا اختلاط نہیں ہوا۔[2]

۳۳۴- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی سیار بن حاتم، جعفر بن اسماعیل، ایوب کے سلسلۂ سند سے عبدربہ بن سعید مدنی کا قول مروی ہے:
ابن مظعون کی وفات کے وقت آپ ﷺ عثمان کے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے ان کو بوسہ دیکر فرمایا اے عثمان دنیا کے نقصانات سے تم محفوظ رہے۔[3]

۳۳۵- عبداللہ الاصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسین، ابو ربیع رشدینی، ابن وہب، یونس بن یزید کے سلسلۂ سند سے ابن شہاب سے مروی ہے:

۱۔ مسند الامام احمد ۱/۲۳۷، ۳۳۵، ومجمع الزوائد ۳/۱۷. وطبقات ابن سعد ۳/ ۱/ ۲۹۰، ۸/ ۲۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۹/ ۲۵.

۲۔ العلل المتناھیۃ ۲/ ۲۷۹، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۲/ ۵۳۵، والتاریخ الکبیر ۱/ ۲۲۵، ۹/ ۳. ۳۔ کنز العمال ۳۳۶۱۰.

ایک روز ابن مظعون پھٹی ہوئی چادر ڈال کر مسجد میں داخل ہوئے۔ پھر ابن مظعون نے اس پر چمڑے کا پیوند لگایا۔ اس وقت آپ ﷺ اور صحابہ رو پڑے اور آپ نے فرمایا: اے صحابہ اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب صبح وشام تم لباس تبدیل کرو گے، اور تمہارے سامنے یکے بعد دیگرے پیالے رکھے جائیں گے اور تمہارے گھروں پر خانہ کعبہ کی طرح پردے لٹکے ہوں گے۔

کچھ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش وہ حالت آجائے ہم تو آسانی اور سہولت میں ہوجائیں گے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا ہوگا لیکن تم آج اس حال میں ان سے بہتر ہو۔[1]

۳۲۶- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، قیس بن الربیع، عاصم بن عبیداللہ، قاسم کے سلسلہ سند سے عائشہؓ کا قول مروی ہے:

میں نے آپ علیہ السلام کو ابن مظعون کی میت کو بوسہ دیتے دیکھا۔

۳۲۷- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، ہارون فروی، ابو علقمہ کے سلسلہ سند سے زید بن اسلم کا قول مروی ہے:

ابن مظعون کی وفات کے بعد آپ ﷺ نے ان کی تجہیز وتکفین کا حکم فرمایا۔ تدفین کے بعد ان کی اہلیہ نے کہا اے ابو سائب! (عثمان بن مظعون کی کنیت) تجھے جنت کی بشارت ہو۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تم کو اس کا کیسے علم ہوا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے شوہر دن میں روزہ رکھنے اور شب کو عبادت کرنے والے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس کے بجائے یہ کہتی کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھنے والے تھے تو یہ بھی کافی تھا۔[2]

۳۲۸- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، محمد بن محمد بن الحسن، محمد بن الحسن، شریک کے سلسلہ سند سے ابو اسحق سبیعی کا قول مروی ہے:

ایک بار ابن مظعون کی اہلیہ پراگندہ حالت میں ازواج مطہرات کے پاس گئیں۔ انہوں نے ان سے پراگندگی کی وجہ دریافت کی۔ ان کی اہلیہ نے کہا: میرے شوہر دن کو روزہ رکھتے ہیں اور شب کو عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ (یعنی ذریعہ معاش کوئی نہیں ہے اس) کی وجہ سے آپ ﷺ نے ابن مظعون کو بلوا کر اس پر تنبیہ فرمائی اور فرمایا: کیا تمہارے لئے میرا اسوہ کافی نہیں ہے؟[3] حضرت عثمانؓ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیوں نہیں اس کے بعد ایک بار ان کی اہلیہ اچھی حالت میں بھی ازواج مطہرات کے پاس آئیں۔ پھر شوہر کی وفات پر انہوں نے درج ذیل شعر کہے:

> اے ابن مظعون کی وفات پر رونے والی آنکھ! وہ ابن مظعون جس نے خالق کی رضا میں
> راتیں بسر کیں۔ خوش خبری ہو اس مدفون شخص کیلئے بقیع کو بھی خوشخبری ہو کہ اس میں عثمان
> کا ٹھکانہ بنا کہ اس کی وجہ سے بقیع کی زمین روشن ومنور ہوگئی۔ اس کی وفات پر ہمارا قلب
> مسلسل غمزدہ ہے۔۔۔ حتیٰ کہ ہم مرجائیں۔

(۱۲) مصعب بن عمیر الداری[4]

آپ شریعت سے محبت رکھنے والے، قرآن کے قاری، احد میں شریک ہونے والے، سید المتقین، عہد الٰہی کو پورا کرنے والے، تصنع سے پاک اور خوف خدا رکھنے والے تھے۔

---

[1] سنن الترمذی ۲۴۷۶، وکنز العمال ۶۱۶۷، ۶۲۳۰۔ ومشکاۃ المصابیح ۵۳۶۶، والجامع الکبیر ۹۳۲/۱۔

[2] کتاب الأولیاء لابن ابی الدنیا ۷۴۔

[3] المعجم الکبیر للطبرانی ۲۸۱/۹، وطبقات ابن سعد ۲۸۷/۱/۳۔

[4] طبقات ابن سعد ۸۲/۳، والاصابۃ ۸۰۰۳، وصفۃ الصفوۃ ۱۵۲/۱، واسد الغابۃ ۳۸۶/۴، والاعلام ۲۴۸/۷۔

کہا گیا ہے کہ تصوف پاکیزہ باغوں میں انسیت کو تلاش کرنے کا نام ہے۔

۳۲۹-سلیمان بن احمد، محمد بن عمرو بن خالد، عمرو بن خالد، ابن لہیعہ، ابوالاسود کے سلسلہ سند سے عروہ بن زبیر کی روایت منقول ہے:

انصار مدینہ آپ ﷺ سے مطمئن ہو کر آپ ﷺ پر اسلام لے آئے اور آئندہ سال موسم حج پر حاضر ہونے کا وعدہ کر کے مدینہ چلے گئے۔ مدینہ پہنچنے کے بعد انہوں نے آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی بھیجا کہ آپ ﷺ ہمارے پاس قرآن وسنت کی دعوت دینے کے لئے کسی مبلغ کو بھیج دیں۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے بنی عبدالدار کے بھائی حضرت مصعب بن عمیر کو مبلغ بنا کر مدینہ بھیجا۔ آپ بنی غنم کے اسعد بن زرارہ کے ہاں فروکش ہو گئے اور سعد بن معاذ کے پاس جا کر اسلام کی دعوت اور تعلیم دینے میں مصروف ہو گئے۔ حتی کہ مدینہ کے انصار کے گھروں میں سے کوئی گھر باقی بچا ہو گا جس میں اسلام نہ آیا ہو۔ عمرو بن الجموح (جو اسلام دشمنی میں پیش پیش تھے وہ) بھی اسلام لے آئے اور ان لوگوں کے بت ٹوٹ گئے۔۔۔ پھر مصعبؓ واپس آ گئے۔

۳۳۰-فاروق الخطابی، زیاد بن الخلیل، ابراہیم بن المنذر، محمد بن فلیح، موسیٰ بن عقبہ کے سلسلہ سند سے ابن شہاب کی روایت منقول ہے:

اہل عقبہ نے بیعت رسول ﷺ کے بعد معاذ بن عفراء اور رافع بن مالک کو آپ ﷺ کے پاس بھیجا کہ آپ ﷺ ہمارے پاس کسی مبلغ کو بھیج دیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر کو ان کی طرف مبلغ بنا کر بھیج دیا۔ چنانچہ ان کی تبلیغی کاوشوں کی بدولت اکثر لوگ حلقۂ اسلام میں داخل ہو گئے حتی کہ مدینہ کے انصار کے گھروں میں سے کوئی گھر باقی بچا ہو گا جس میں اسلام نہ آیا ہو۔ عمرو بن الجموح (جو اسلام دشمنی میں پیش پیش تھے وہ) بھی اسلام لے آئے اور ان لوگوں کے بت ٹوٹ گئے۔ بعد ازیں حضرت مصعبؓ واپس تشریف لے آئے۔ آپ کو مقری (قاری) کہہ کر یاد کیا جاتا تھا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی مدینہ آمد سے قبل حضرت مصعب ہی نے سب سے پہلے لوگوں کو جمعہ کے لئے جمع فرمایا تھا۔

۳۳۱-ابراہیم بن عبداللہ، احمد بن حسن، محمد بن اسحٰق السراج، قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسمٰعیل، عبدالاعلیٰ بن عبداللہ بن ابی فروۃ، قطن بن وہب کے سلسلہ سند سے عبید بن عمیر کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے مصعب بن عمیر کو احد کے روز مقتول دیکھ کر قرآن کی درج ذیل آیت تلاوت فرمائی:

من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ (الاحزاب ۲۳)

مؤمنین میں سے کچھ لوگوں نے اللہ سے کیا ہوا عہد سچ کر دکھایا۔

۳۳۲-سلیمان بن احمد، عمر بن حفص السدوسی، ابوبلال الاشعری، یحییٰ بن العلاء، عبدالاعلیٰ بن عبداللہ بن ابی فروۃ، قطن بن وہب کے سلسلہ سند سے ابن عمیر کی روایت منقول ہے:

آپ ﷺ نے یوم الاحد میں حضرت مصعب اور دیگر مقتولین کو دیکھ کر فرمایا اے شہداء! میں گواہی دیتا ہوں تم عنداللہ زندہ ہو۔ اے لوگو! تم ان کی زیارت کرو اور ان پر سلام بھیجو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی ان پر سلام نہیں بھیجتا مگر یہ جواب دیتے ہیں قیامت تک یہی رہے گا۔[۱]

۳۳۳-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابراہیم الحورانی، عبدالعزیز بن عمیر، یزید بن ابی زرقاء، جعفر بن برقان، میمون بن مہران، یزید بن اصم کے سلسلہ سند سے عمر بن خطاب کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے حضرت مصعب کو دنبہ کی کھال میں ملبوس دیکھ کر صحابہ سے فرمایا اس شخص کو جس کے قلب کو اللہ نے روشن فرما دیا دیکھو، میں نے ان کی عیش وعشرت والی زندگی بھی دیکھی ہے ان کے والدین ان کو سب سے اچھا کھانا اور سب سے اچھا مشروب دیتے تھے۔

۱۔ کنز العمال ۲۹۸۹۳۔ واتحاف السادۃ المتقین ۴/۴۲۳، ۱۰/۲۸۰۔ مجمع الزوائد ۳/۶۰، ۶/۱۲۳۔

لیکن اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے ان میں کس قدر تبدیلی آئی اور نوبت بایں رسید۔[1]

(۱۳) عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ

آپ اپنے رب پر قسم اٹھانے والے اور محبت الٰہی کو قلب میں جگہ دینے والے سب سے پہلے اسلامی جھنڈا قائم کرنے والے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے اور شرکاء احد میں سے تھے آپ کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب آپ علیہ السلام کی پھوپھی تھی۔ آپ کی بہن زینب بنت جحش سے حضور ﷺ نے رشتہ ازدواج قائم کیا۔

کہا گیا ہے کہ تصوف عالی رتبہ تک رسائی کیلئے راستہ تلاش کرنے کا نام ہے۔

۳۳۴- محمد بن احمد بن الحسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، عاصم کے سلسلۂ سند سے شعبی کی روایت منقول ہے:

دین اسلام میں سب سے پہلے ابن جحش نے جھنڈے کی ابتدا کی۔ نیز سب سے قبل ابن جحش کا حاصل کیا ہوا مال غنیمت تقسیم کیا گیا۔

۳۳۵- سلیمان بن احمد، طاہر بن عیسیٰ المصری، اصبغ بن الفرج، ابن وہب، ابو صخر، یزید عبداللہ بن قسیط، اسحٰق بن سعد بن ابی وقاص کے سلسلۂ سند سے ان کے والد سعد بن ابی وقاص کی روایت منقول ہے:

سعد کہتے ہیں: میرے سامنے احد کے روز ابن جحش نے کہا کیا تم اللہ سے دعا نہیں کرتے؟ چنانچہ پہلے گوشہ نشین ہو کر عبداللہ بن جحش نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ! کل ایسے دشمن سے میرا مقابلہ کروا، جو مجھے مارے میں اسے ماروں پھر وہ میرے ناک اور کان کاٹ دے،۔۔۔ جب کل کو تجھ سے میری ملاقات ہو تو کہے: اے عبداللہ! کس نے تیرے کان اور ناک کاٹ ڈالے؟ میں کہوں یہ تیرے اور تیرے رسول کی راہ میں کاٹے گئے ہیں۔ اور تو کہے تو نے سچ کہا۔ حضرت سعد کہتے ہیں میں نے ان کو اگلے روز دیکھا چنانچہ ان کی دعا قبول ہوئی اور وہ اسی طرح راضی شہید کئے گئے اور ان کی ناک اور کان دھاگے میں پروئے ہوئے تھے۔

۳۳۶- احمد بن محمد بن الحسن، محمد بن اسحٰق الثقفی، حسن بن الصباح، سفیان، ابن جدعان کے سلسلۂ سند سے ابن مسیب کی روایت منقول ہے:

ابن جحش نے احد کے روز دعا کی اے اللہ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ کل میری دشمن سے ایسی مڈبھیڑ کروا کہ ہمارے درمیان سخت مقابلہ ہو اور وہ میرا پیٹ پھاڑ دے پھر وہ میرے ناک اور کان کاٹ دے۔۔۔ جب کل کو تجھ سے میری ملاقات ہو تو کہے: اے عبداللہ! کس نے تیرے کان اور ناک کاٹ ڈالے؟ میں کہوں یہ تیرے اور تیرے رسول کی راہ میں کاٹے گئے ہیں۔ اور تو کہے تو نے سچ کہا۔ سعید بن المسیب کہتے ہیں مجھے خدا سے امید ہے کہ اس نے جس طرح ابن جحش کی پہلی دعا قبول کی اسی طرح آخری دعا بھی قبول کی ہوگی۔[2]

(۱۴) عامر بن فہیرہ

آپ متبع شریعت، حسد سے پاک، موت کے بعد جن کے جسم کو اٹھا لیا گیا، داعی اسلام اور ہجرت کے موقع پر آپ علیہ السلام کے خادم تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف اچھی موت چاہنے کا نام ہے جس میں فرشتوں کی طرف سے پیغام نکاح ملے۔

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۹/۵۴۸، وتخریج الاحیاء ۳/۲۸۷.

۲۔ الاصابۃ ۲/۲۵۷. وامتاع الاسماع ۱/۵۵، وحسن الصحابۃ ۳۰۰، المحبر ۸۶، ۱۱۶، والاعلام ۴/۷۶.

۲۴۷-احمد بن محمد بن الحسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، یونس بن بکیر، ہشام بن عروۃ عن ابیہ کے سلسلۂ سند سے قول عائشہ مروی ہے:

ہجرت کے موقع پر صرف حضرت ابوبکر صدیقؓ، عامر بن فہیرہ اور بنی الدیل کے ایک رہبر آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔

۲۴۸-سلیمان بن احمد، احمد بن عمرو بن الخلال، یعقوب بن حمید، یوسف بن ماجشون عن ابیہ کے سلسلۂ سند سے اسماء بنت ابی بکر کا قول مروی ہے:

حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر ہجرت کے موقع پر نکلے تو تین رات غار میں روپوش رہے۔ اس دوران ابوبکرؓ کے غلام جوان کی بکریاں چراتے تھے یعنی حضرت عامر بن فہیرہ آپ ﷺ اور ابوبکرؓ کو برابر دودھ پہنچاتے رہے۔ آپؓ رات کی تاریکی میں غار کے دونوں ساتھیوں سے جدا ہوتے اور صبح تک چرواہوں کے پاس چراگاہ میں پہنچ جاتے تھے۔ اور شام کو ان کے ساتھ چلتے ہوئے اپنی رفتار سست کر لیتے حتی کہ رات کی تاریکی جب چھا جاتی تو آپؓ اپنی بکریوں کو لے کر غار میں پہنچ جاتے تھے۔ جبکہ چرواہے سمجھتے کہ وہ ان کے ساتھ ہیں۔

۲۴۹-ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن الحسن، خلف بن سالم، ابواسامہ، ہشام بن عروۃ عن ابیہ کے سلسلۂ سند سے قول عائشہ مروی ہے:

رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عامر بن فہیرہ ہجرت کیلئے نکلے --- حتی کہ مدینہ پہنچ گئے۔ حضرت عامر بئر معونہ کے دن شہید کئے گئے اور ان کے ساتھی عمرو بن امیہ قید کر لئے گئے۔ عمرو کو عامر بن الطفیل نے کہا یہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ عامر بن فہیرہ ہیں۔ ابن طفیل نے کہا میں نے ان کو دیکھا کہ قتل کے بعد ان کی نعش آسمان کی طرف اٹھی جا رہی ہے حتی کہ میں ان کو زمین اور آسمان کے درمیان بلند ہوتا دیکھتا رہا۔

۲۵۰-سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری کے سلسلۂ سند سے ابی بن کعب کا قول مروی ہے:

حضور ﷺ نے بنی سلیم کی طرف ایک وفد بھیجا جس میں حضرت عامر بن فہیرہ بھی تھے۔ عامر بن الطفیل جوان کی گھات میں تھا اس نے ان اصحاب رسول کو بئر معونہ کے مقام پر پالیا اور ان کو قتل کر دیا۔ عامر بن فہیرہ بھی اسی بئر معونہ کے روز شہید کئے گئے۔ زہری کے بقول دشمنوں نے ان کا جسم تلاش کیا لیکن وہ ان کے ہاتھ نہیں لگا۔ لوگوں کا خیال تھا کہ ان کو ملائکہ نے دفن کر دیا ہے۔

۲۵۱-حبیب بن حسن، محمد بن یحیٰی، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد بن اسحق، ہشام بن عروۃ کے والد کے سلسلۂ سند سے عامر بن طفیل ایک شخص کا قول نقل کرتے ہیں: میں نے عامر کو شہادت کے بعد آسمان کی طرف اٹھتے دیکھا حتی کہ وہ آسمان سے بھی اوپر اٹھا لئے گئے۔

(۱۵) عاصم بن ثابتؓ[۱]

آپ ظاہری و باطنی گندگیوں سے پاک، اللہ کے وعدہ کو پورا کرنے والے، اور زندگی میں اللہ تعالیٰ سے وفا کرنے والے تھے اسی وجہ سے وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے آپ کے جسم کو محفوظ رکھا۔

بعض کا قول ہے: دنیا کی طرف رغبت کرنے کے بجائے آخرت کی طرف رغبت کرنے کا نام تصوف ہے۔

۲۵۲-محمد بن احمد بن حسن، ابوشعیب حرانی، ابوجعفر نفیلی، محمد بن سلمہ حرانی، محمد بن اسحق کے سلسلۂ سند سے عاصم بن عمرو بن قتادہ کا قول مروی ہے:

۱- حسن الصحابة ۲۶، ۲۹۶، والاصابة ۲/ ۴۳۲۰، والمحبر ۱۱۸، والمرزباني ۲۷۱، والاعلام ۳/ ۲۴۸.

عاصمؓ کے سر کی من جانب اللہ حفاظت ......آپ ﷺ نے چھ افراد پر مشتمل مرثد بن ابی مرثد کی امارت میں ایک دستہ بھیجا تھا ان میں عاصم بن ثابت اور خالد بن البکیر بھی تھے۔ جب یہ لوگ مقام رجیع پر پہنچے تو قبیلہ ہذیل نے ان کو اپنی امان کی پیشکش کی۔ مرثد اور عاصم نے تو کہا ہم کبھی بھی کسی مشرک کی پناہ یا وعدہ پر یقین نہیں کریں گے۔ آخر انہوں نے ان سے قتال کیا حتیٰ کہ ان کو شہید کرڈالا۔ عاصم بن ثابت کو قتل کرنے کے بعد ہذیل کا ارادہ تھا کہ ان کے سر کو ہم سلافہ بنت سعد بن شہید کے ہاتھوں فروخت کردیں۔ اس نے نذر مانی تھی کہ اگر وہ عاصم کے سر کو پالے تو اس کی کھوپڑی میں شراب پیئے گی۔ کیونکہ جنگِ احد کے موقع پر عاصم کے ہاتھوں اس کے دو بیٹے قتل ہوئے تھے۔

چنانچہ جب قبیلہ ہذیل کے مشرکین نے ان کے سر کو کاٹنا چاہا تو شہد کی مکھیوں نے ان کے سر کو ڈھانک لیا۔ مشرکین نے کہا چلو شام کو جب یہ مکھیاں ان سے چھٹ جائیں گی ہم ان کا سر کاٹ لیں گے۔ لیکن پھر بارش کا ایسا ریلا آیا کہ وہ حضرت عاصمؓ کے سر کو بہا لے گیا۔

درحقیقت حضرت عاصم نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ وہ کسی مشرک کو چھوئیں گے اور نہ کسی مشرک کو اپنا جسم چھونے دیں گے کیونکہ مشرک ناپاک ہیں۔

حضرت عاصمؓ نے اپنی زندگی میں اللہ سے کیے ہوئے عہد کا پاس رکھا تو اللہ تعالیٰ نے بعد الوفات ان کی حفاظت فرمائی۔

جب یہ اطلاع حضرت عمرؓ کو پہنچا تو آپؓ نے فرمایا: اللہ نے مؤمن کی حفاظت کی۔

۳۵۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن عبداللہ بن معدان، احمد بن سعید، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبدالرحمٰن بن عبداللہ الزہری کے سلسلہ سند سے بریدہ بن سفیان اسلمی کی روایت منقول ہے:

آپ علیہ السلام نے عاصم بن ثابت مرثد بن دثنہ، خبیب بن عدی اور مرثد بن ابی مرثد پر مشتمل ایک دستہ (دعوت کی غرض سے) بنی لحیان کی طرف بھیجا۔ لیکن دشمن ان سے درپے قتال ہوگئے۔ انہوں نے بھی دشمن سے قتال کیا لیکن مجبوراً عاصم کے علاوہ سب نے دشمن سے امان حاصل کرلی۔ البتہ عاصم نے کہا میں آج کسی مشرک کا عہد قبول نہیں کروں گا۔ پھر انہوں نے یہ دعا فرمائی اے باری تعالیٰ! میرے تیرے دین کی حفاظت کرنے کے باعث تو بھی میرے خون کی حفاظت فرما۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل چند اشعار کہتے ہوئے دشمنوں سے قتال کرتے کرتے شہید ہوگئے۔ ترجمہ

مجھے کوئی مرض نہیں اور میں سخت جان تیر و کمان کا ترکش ہوں۔ اگر میں دشمن سے قتال نہ کروں تو میری ماں (کے مجھے جننے) کا کوئی فائدہ نہیں۔ موت حق ہے اور زندگی باطل۔
جو امر پروردگار نے طے کردیا وہ انسان پر پڑنے والا ہے اور انسان اس کی طرف بھاگنے والا ہے۔

عاصم نے یوم احد میں بنی عبدالدار کے تین اہم فرد قتل کیے تھے۔ آپؓ احد میں تیر اندازی کررہے تھے اور کہہ رہے تھے: لے! یہ ابن الاقلح کی طرف سے ہے۔ اس وقت سلافہ نے عاصم کی کھوپڑی میں شراب نوشی کی قسم اٹھائی تھی۔ اسی قسم کو انہوں نے اب پورا کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے عاصم کا جسم دشمن کے ہاتھ نہیں لگنے دیا۔

(۱۶) خبیب بن عدی

آپ ثابت قدمی اختیار کرنے والے اور دین کے معاملے میں صبر سے کام لینے والے تھے۔ جن کو اللہ کی راہ میں سولی دی گئی۔

۲۵۴- حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب الزہری، عمر بن اسید بن حارثہ ثقفی کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔

آپ علیہ السلام نے عاصم بن ثابت انصاری کی امارت میں ایک دستہ تیار فرمایا۔ جس میں خبیب بن عدی بھی تھے۔ یہ دستہ چلتے چلتے دشمنوں کے چنگل میں آ گیا دشمن نے اسلحہ وغیرہ حوالہ کرنے کی شرط کے ساتھ انہیں امان دینے کا وعدہ کیا۔ امیر قافلہ عاصم نے فرمایا: میں کافر کی امان قبول نہیں کروں گا اس لئے وہ قتال کرتے کرتے سات ساتھیوں سمیت شہید ہو گئے۔ باقی ماندہ تین ساتھی مشرکین کے عہد پر ان کے ہاتھوں امان میں آ گئے۔ کچھ مسافت کے بعد دشمن نے غلبہ کرتے ہوئے تینوں کے ہاتھ باندھ دیئے۔ ان میں سے ایک نے کہا یہ تمہارا پہلا دھوکہ ہے اس لئے میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا چنانچہ وہ بھی قتال کرتے کرتے شہید ہو گئے۔ پھر کہ نیچ کر واقعۂ بدر کا بدلہ لینے کیلئے خبیب اور زید کو انہوں نے بنو حارث کو فروخت کر دیا۔ خبیب نے ہی یوم بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا خبیب ایک عرصہ تک ان کے پاس اسیر رہے۔ اسیری کے دوران من جانب اللہ ان کی بڑی غیبی مدد ہوئی۔ غیر موسم میں بھی انگور کا ایک خوشہ تناول فرماتے۔ ایک عرصہ بعد جب انہوں نے خبیب کے قتل کا ارادہ کیا تو خبیب نے ان سے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت طلب کی۔ چنانچہ مہلت ملنے پر خبیب نے دو رکعت نماز پڑھ کر بارگاہ الٰہی میں التجا کرتے ہوئے کہا: اے باری تعالیٰ ان کو چن چن کر قتل کر اور ان میں سے کسی کو بھی زندہ مت چھوڑ۔ اس کے بعد خبیب نے درج ذیل شعر کہے:

ایمان کی حالت میں ہر حال میں قتل ہونے کو پسند کرتا ہوں۔ یہ تکالیف دین محمدی ﷺ پر ہونے کی خاطر دی جا رہی ہیں۔ اللہ میرے ان کٹے پھٹے ٹکڑوں میں برکت دے۔

اس کے بعد ابو سروعہ عقبہ بن حارث نے خبیب کو قتل کر دیا۔ حضرت خبیب پہلے مسلمان تھے جنہوں نے ظلماً قتل ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنے کی سنت جاری کی۔

۲۵۵- محمد بن احمد بن حسن، ابو شعیب الحرانی، ابو جعفر نفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی نجیح کے سلسلۂ سند سے حجیر بن ابی اہاب کی باندی ماریہ جو بعد میں مسلمان ہو گئی تھیں ...... کی روایت منقول ہے:

خبیب میرے گھر میں محبوس تھے۔ ایک روز میں نے غیر موسم میں ان کے ہاتھ میں انسان کے سر کے جسم کی مانند انگوروں کا خوشہ دیکھا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں: عاصم بن عمر بن قتادہ سے مروی ہے بنی حارث حضرت خبیب کو لے کر مقام تنعیم کی طرف نکلے تا کہ ان کو قتل کریں۔ حضرت خبیب نے کہا اگر تم مجھے دو رکعت پڑھنے کی مہلت دے دو تو اچھا ہے۔ انہوں نے اجازت دے دی۔ پھر آپؓ نے بہت اچھی طرح دو رکعت نماز پڑھی پھر ان کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اگر تم یہ نہ سمجھتے کہ میں موت کے خوف سے نماز میں دیر کر رہا ہوں تو مزید نماز پڑھتا پھر انہوں نے آپ کو اٹھا کر لکڑی سے باندھا تو آپ نے کہا اے اللہ! ہم نے تیرے رسول کے پیغام کو پہنچایا اب تو ہماری طرف سے اپنے رسول کو ہم پر جو سارا ماجرا بیتا ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں جب مشرکین نے حضرت خبیب کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو آپؓ نے یہ اشعار پڑھے:

میرے گرد وہیں گروہ جمع ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے قبائل اور تمام مجمعوں کو بھی جمع کر لیا ہے، بھی کیا ملک اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بھی جمع کر لیا ہے۔ جبکہ میں جزع و فزع کے قریب ہو گیا ہوں۔ اللہ ہی سے میں شکوہ کرتا ہوں ...... غربت کے بعد مصیبت کا اور لوگوں کے مجھے پچھاڑنے کا۔ پس عرش والے ہی نے مجھے اس پر صبر کی توفیق دی جو وہ میرے

ساتھ سلوک روا رکھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے مجھے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا ارادہ کیا ہے اور میری اب جینے کی طمع یاس کی نذر ہو چکی ہے۔ انہوں نے مجھے موت کا علاج کفر کا پیالہ تجویز کیا ہے۔ میری آنکھیں بہہ رہی ہیں بغیر کسی جزع و فزع کے۔ مجھے موت کا کوئی ڈر نہیں مدار ہے تو اس بات کا کہ جہنم کی آگ جھلسا دینے والی ہے۔ یہ سب خدا کیلئے ہے اگر وہ چاہے تو ٹکڑے ٹکڑے جوڑوں میں برکت ڈال دے۔ پس مجھے کوئی پرواہ نہیں جب میں اسلام کی حالت میں قتل ہوؤں...... کہ کس کروٹ اللہ کیلئے موت کی پچھاڑ کھاتا ہوں۔

(۱۷) جعفر بن ابی طالب[۱]

آپ بے مثال واعظ، فیاض، عارف، مساکین کے میزبان، ذوالجناحین وصلی الی القبلتین، دنیا سے بے ثبات، مخلوق سے کنارہ کش اور ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہونے والے تھے۔

بعض کا قول ہے: مخلوق سے بعد اختیار کر کے یکسوئی کے ساتھ تعلق مع اللہ اختیار کرنا تصوف ہے۔

۲۵۶- سلیمان بن احمد، محمد بن زکریا الغلابی، عبداللہ بن رجاء، اسرائیل، ابواسحق، بردہ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: آپ ﷺ نے ہم مسلمانوں کو جعفر کے ساتھ ارض نجاشی کی طرف جانے کا حکم فرمایا۔ جب قریش کو ہمارے جانے کا علم ہوا تو انہوں نے عمرو بن عاص اور عمارۃ بن ولید کو شاہ حبشہ کے پاس بھیجا۔ چنانچہ انہوں نے شاہ حبشہ کے دربار میں پہنچ کر ان کی خدمت میں ہدایا پیش کئے اور ان کے سامنے سجدہ کیا۔ پھر ہمارے خلاف باتیں کیں۔ نجاشی نے ان کی باتوں سے متاثر ہو کر ہمیں بلوایا۔ جب ہم دربار میں پہنچے تو ان کے خادموں نے ہمیں سجدہ کا حکم دیا۔ حضرت جعفر نے فرمایا: ہم اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ نہیں کرتے ہیں۔ نجاشی نے پوچھا اسکی وجہ کیا ہے؟ حضرت جعفر نے فرمایا: ہمیں ہمارے رسول ﷺ نے فقط اللہ کی عبادت کرنے نماز روزہ ادا کرنے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

اس کے بعد عمرو بن عاص نے کہا: اے نجاشی! یہ لوگ حضرت عیسیٰ کے مخالف ہیں۔ شاہ نجاشی نے حضرت جعفر سے حضرت عیسیٰ کے بارے میں موقف واضح کرنے کا کہا۔ حضرت جعفر نے فرمایا: حضرت عیسیٰ ہمارے نزدیک اللہ کی روح اور اسکا کلمہ ہیں۔ اللہ نے ان کو ان مریم کے بطن سے پیدا فرمایا اور ان کو کسی مرد نے نہیں چھوا۔ اس کے بعد نجاشی نے ایک علم بلند کر کے پادریوں کی جماعت سے کہا: تم ان کے موقف کی بابت کیا کہتے ہو؟ کیا اس سے بہتر موقف ہے تمہارے پاس؟ پھر نجاشی نے کہا: میں تمہارے رسول کے بارے میں رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتا ہوں اگر میں بادشاہ نہ ہوتا تو میں خود چل کر ان کی جوتیوں کو بوسہ دیتا اور حضرت جعفر سے فرمایا کہ میں تم کو حبشہ میں اقامت کی کھلی اجازت دیتا ہوں۔ نیز شاہ نجاشی نے ہمارے لئے کھانے پانی کے انتظام کا بھی حکم جاری کیا اور کفار کے ہدایا واپس کرنے کا حکم دیا۔[۲]

۲۵۷- جعفر بن ابی طالب اور نجاشی کا مکالمہ..... حبیب بن الحسن، محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق، ابن شہاب الزہری، ابی بکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام کی سند سے مروی ہے، حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں:

۱۔ الاصابة ۱/ ۲۱۳۷، وصفة الصفوة ۱/ ۲۰۵، ومقاتل الطالبيين ۳، وطبقات ابن سعد ۴/ ۲۲، والاعلام بفضائل الشام ۱۱۵، والاعلام ۲، ۱۲۵.

۲۔ البداية والنهاية ۳/ ۷۰، والمصنف لابن ابی شیبة ۱۴/ ۳۴۶.

جب ہم سرزمین نجاشی میں پہنچ گئے تو وہاں ہم نے بہترین پڑوسی نجاشی کا پڑوس اختیار کیا۔ ہم اپنے پسندیدہ دین پر ایمان لانے میں ثابت قدم رہے ۔اللہ کی عبادت بجالاتے رہے۔ ہمیں کسی قسم کی تکلیف تھی اور نہ کوئی اذیت وہ بات سنتے تھے۔ پھر قریش نے عبداللہ بن ابی ربیعہ اور عمرو بن العاص کو ہدایا دے کر نجاشی اور اس کے عالموں کے پاس بھیجا۔ نجاشی نے اصحاب رسول ﷺ کو بلایا۔ چنانچہ ہم سب لوگ نجاشی کے دربار کی طرف چل پڑے۔ ہم آپس میں کہنے لگے کہ ہم نجاشی سے کیا بات کریں؟ پھر ہم نے اتفاق کیا کہ بس جو ہمارے نبی نے ہمیں تعلیم دی ہے وہی کہیں گے...... جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ جب ہم نجاشی کے پاس پہنچے تو اس نے اپنے عالموں کو بھی بلا دکھا تھا۔ انہوں نے اپنی آسمانی کتابیں کھول رکھی تھیں۔ نجاشی نے مسلمانوں سے پوچھا: وہ کون سا دین ہے جس کی وجہ سے تم لوگ اپنی قوم سے بچھڑ گئے ہو؟ جبکہ تم میرے دین میں داخل ہوئے اور نہ موجودہ اقوام میں سے کسی اور کے دین میں داخل ہوئے؟

اس موقع پر حضرت جعفر بن ابی طالب نے مسلمانوں کی طرف سے بات چیت کی اور فرمایا:

اے بادشاہ! ہم ایک جاہل قوم تھے۔ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ مردار کا گوشت کھاتے تھے۔ فحش کاموں کا ارتکاب کرتے تھے۔ قطع رحمی کرتے تھے اور امان کو توڑتے تھے۔ ہم میں سے قوی ضعیف کو کھا جاتا تھا۔ ہم اسی زبوں حالی کا شکار تھے کہ اللہ نے ہمارے درمیان اپنا ایک رسول بھیجا۔ ہم اس کا نسب، اس کی امانت داری، سچائی اور پاکدامنی کو خوب اچھی طرح پہلے سے جانتے تھے۔ اس نے ہم کو اللہ کی طرف بلایا کہ ہم اس کی توحید کا اقرار کریں اور اس کی پرستش کریں۔ نیز ہم کو حکم دیا کہ ہم ان بتوں اور پتھروں کو چھوڑ دیں جن کو ہم اور ہمارے باپ دادا عرصے سے پوجتے آئے ہیں۔ ہمیں سچائی، امانت داری، صلہ رحمی اور حسن سلوک کا حکم دیا۔ اور محرمات اور خون بہانے سے منع کیا۔ نیز فحش کاموں، جھوٹی گواہی، یتیم کا مال کھانے اور پاکدامن پر تہمت لگانے سے روکا۔ ہمیں حکم دیا کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ ہمیں نماز قائم کرنے، روزے رکھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا۔ اس طرح حضرت جعفرؓ نے بہت سے اسلامی امور کا بیان کیا۔ پھر فرمایا:

اے بادشاہ! ہم اس نبی پر ایمان لے آئے ہیں۔ ہم نے اس کی تصدیق کی ہے۔ وہ برگزیدہ شخص اپنے رب کے پاس سے جو کچھ لے کر آیا ہے ہم اس کی اتباع کرتے ہیں۔ اس کے کہنے پر ہم ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ جو اس نے حرام قرار دیا ہم اس کو حرام جانتے ہیں اور جو اس نے حلال بتایا صرف اسی کو اپنے لئے حلال جانتے ہیں۔

لیکن اس بات پر ہماری قوم نے ہم پر ظلم ڈھائے۔ ہمیں مختلف عذاب دیئے۔ ہمارے دین میں ہمیں آزمائش سے دوچار کیا تاکہ ہم اس بھلے دین سے پھر جائیں اور اللہ عزوجل کی عبادت کو چھوڑ کر بتوں اور پتھروں کی پوجا شروع کر دیں۔ پہلے جن خبیث اشیاء کو حلال سمجھتے تھے دوبارہ ان کا ارتکاب کریں۔ پس جب انہوں نے ہم پر عذاب توڑے، ہمیں ظلم کا تختۂ مشق بنایا، ہماری راہ تنگ کر دی اور ہمارے اور ہمارے دین کے درمیان آڑ بن گئے......تب جا کر ہم تیرے وطن آئے ہیں۔ ہم نے دوسروں کو چھوڑ کر تیرے ملک کو پسند کیا اور تیرے پڑوس کو ترجیح دی ہے۔ ہم نے امید کی ہے کہ ہم کو تیری پناہ میں کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔

نجاشی نے کہا: کیا وہ رسول......اللہ کے پاس سے جو کچھ لایا ہے اس میں سے تمہارے ساتھ اب کچھ ہے؟ حضرت جعفرؓ نے فرمایا: جی ہاں! پھر آپؓ نے نجاشی کے دربار میں سورۂ کہف کی ابتدائی آیات تلاوت کیں...... حتیٰ کہ نجاشی رو پڑا۔ اللہ کی قسم! اس کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی۔ نیز اس کے عالم بھی رو پڑے اور ان کی آسمانی کتابیں آنسوؤں سے بھیگ گئیں۔

نجاشی نے کہا: اللہ کی قسم! یہ اور جو موسیٰ کا کلام تھا ایک ہی نور سے نکلا ہے۔ پھر مشرکین کے دونوں ایلچیوں سے فرمایا: تم میرے پاس سے چلے جاؤ۔ اللہ کی قسم! میں ان لوگوں کو تمہارے سپرد ہرگز نہیں کروں گا۔ پھر ہمیں فرمایا: تم جاؤ آج سے تمہارے لئے میری سرزمین جائے پناہ ہے۔ تمہیں جو چھوئے گا اس سے ہماری جنگ ہے۔ تمہیں جو چھوئے گا اس سے ہماری جنگ ہے۔ تمہیں

جو بھوئے گا اس سے ہماری جنگ ہے۔ قسم بخدا! مجھے پہاڑ کے برابر سونا ملے اس کے بدلہ کہ میں تم کو تکلیف پہنچاؤں مجھے قطعاً پسند نہیں ہے۔ پھر حکم دیا کہ ان دونوں کے ہدایا واپس کر دیئے جائیں، مجھے ان کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ اللہ کی قسم اللہ نے بھی مجھ سے کوئی رشوت نہیں لی تھی جب اس نے مجھے میرا ملک واپس دلایا تھا تو میں اس کیلئے کیسے رشوت وصول کر سکتا ہوں۔ اور اس نے مجھے لوگوں کا مطیع نہیں بنایا کہ میں اس کے خلاف لوگوں کی اطاعت کروں۔

چنانچہ مشرکین مکہ کے دونوں قاصد نامراد ہو کر نکلے اور ان کے تحفے تحائف بھی ان کے منہ پر مار دیئے گئے۔ اور ہم مسلمان نجاشی کے پاس بہترین جگہ میں بہترین پڑوسی کے پاس فروکش ہو گئے۔

۲۵۸- محمد بن علی، حسین بن مودود حرانی، محمد بن یسار، معاذ بن معاذ، ابن عون، عمیر بن اسحق کے سلسلۂ سند سے عمرو بن عاص کا قول مروی ہے:

جب ہم باب نجاشی پر پہنچے تو میں نے کہا عمرو بن عاص کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی جائے۔ اسی وقت میرے خلف سے آواز آئی کہ اللہ کے گروہ کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی جائے۔ نجاشی نے ان کی آواز سن کر مجھ سے قبل ان کو اجازت دیدی۔ پھر میں داخل ہوا اس وقت بادشاہ تخت پر اور جعفر ان کے سامنے کھڑے تھے۔ اور اس کے ساتھی اس کے گرد و پیش تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ ان کو دیکھ کر حسد کی وجہ سے میں جعفر کے مقابلہ میں نجاشی کے زیادہ قریب ہو کر بیٹھ گیا۔ اور جعفر کو میں نے اپنی پشت پر کر لیا اور اس کے ہر دو ساتھیوں کے درمیان اپنا ایک ساتھی بٹھا دیا۔

۲۵۹- محمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد، عبدالرحمن بن عبدالعزیز، زہری، ابو بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کا قول مروی ہے:

نجاشی نے جعفر کو طلب کر کے نصاریٰ کو جمع کیا۔ اسکے بعد جعفر کو قرآن پڑھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ حضرت جعفر نے ان کے سامنے قرآنی سورۃ کھیٰعص تلاوت کی جس سے سامعین کی آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ اس پر نبی ﷺ پر قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی:

تری اعینهم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق (المائدہ ۸۳)

تو ان کی آنکھیں دیکھے گا کہ آنسوؤں سے بہہ رہی ہیں کیونکہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔

۲۶۰- جعفرؓ اور مساکین مسلمین.....ابو بکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحق قاضی، ابراہیم بن حمزۃ زہری، عبدالعزیز بن محمد دراوردی، ابن ابی ذئب، مقبری کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرۃ کا قول مروی ہے:

میں شراب نوشی اور حریر پوشی کا عادی نہیں تھا۔ بھوک کی وجہ سے میں کسی کو قرآن کی ایک آیت سکھا دیا کرتا تھا تاکہ وہ مجھے کھانا کھلا دے۔ جعفرؓ مساکین کا بہت خیال رکھتے تھے وہ ہمیں کھانا کھلانے گھر لے جاتے۔ بعض مرتبہ کچھ اور نہ ہوتا تو وہ کوندے لاتے ہم اسی کو چاٹ چاٹ کر گزارہ کر لیا کرتے تھے۔

۲۶۱- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ الحضرمی، عبداللہ بن سعید کندی، اسماعیل بن ابراہیم تیمی، ابراہیم ابو اسحق مخزومی، سعید مقبری کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرۃؓ کا قول مروی ہے:

حضرت جعفرؓ مساکین سے محبت کرتے، ان سے باتیں کرتے اور ان کی خبر گیری کرتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ علیہ السلام ان کو ابو المساکین کہتے تھے۔[1]

---

[1] کنز العمال ۳۶۹۰۷، ۳۶۹۰۹.

۳۶۲-محمد بن مظفر، عبداللہ بن صالح بخاری، یعقوب بن حمید، مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعید بن ابی ہند، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

غزوۂ موتہ میں جعفرؓ کے جسم پر ہم نے ستر سے زائد تیر اور نیزے کے زخم دیکھے۔

۳۶۳-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق، ابو شیبہ کوفی، اسماعیل بن ابان، ابو اویس، عبداللہ بن عمر، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے: ہم نے یوم موتہ میں جعفر کو غیر موجود پا کر تلاش کیا تو وہ مقتولین میں پڑے ملے۔ ان کے جسم پر نوے سے زائد زخم تھے۔ اور یہ سب نشان جسم کے سامنے والے حصہ میں تھے۔

۳۶۴-حبیب بن حسن، محمد بن عیسیٰ، احمد بن محمد، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحٰق، ابن عباد بن عبداللہ بن زبیر کے سلسلۂ سند سے ان کے والد عباد جو غزوۂ موتہ میں شریک تھے کا قول مروی ہے:

اللہ کی قسم میں نے جعفرؓ کو دیکھا کہ وہ اپنے گھوڑے سے اترے اور اس کو ناکارہ کیا پھر اس وقت تک قتال کرتے رہے جب تک کہ جنگ کرتے کرتے شہید ہو گئے۔

ابراہیم بن سعد عن ابن اسحاق کے علاوہ کسی اور مؤرخ کا قول ہے کہ جعفر قتال کے وقت یہ شعر پڑھتے رہے تھے:

واہ جنت! اس کا قرب اور اس کا ٹھنڈا پانی کیا ہی خوب ہیں۔ یقیناً اہل روم ہلاکت

کے دہانے پر پہنچ گئے ہیں کیونکہ بڑے جنگجوؤں کے ساتھ ان کی ملاقات ہو گئی ہے۔

(۱۸) عبداللہ بن رواحہ الانصاریؓ[۱]

آپ قرآنی آیات میں غور و فکر کرنے والے، ظلم برداری میں صابر، دنیا سے زہد اختیار کرنے والے، لقاءِ الٰہی کے مشتاق اور بلقاء میں شہید ہونے والوں میں سے تھے۔

کہا گیا ہے کہ مصائب برداشت کر کے انس اور رضا کی منازل طے کرنے کا نام تصوف ہے۔

۳۶۵-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، حسن بن سہل، عبدالرحمٰن بن محمد محاربی، محمد بن اسحٰق، محمد بن جعفر بن زبیر کے سلسلۂ سند سے عروہ بن زبیر کا قول مروی ہے:

ابن رواحہ نے شام سے موتہ کی طرف روانگی کا ارادہ کیا تو لوگ ان کو الوداع کرنے آئے۔ ان پر گریہ طاری ہو گیا۔ لوگوں نے ان سے گریہ کی وجہ دریافت کی، انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم مجھے دنیا کی کوئی محبت نہیں ہے اور نہ تم سے جدائی کا ڈر۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے:

وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتماً مقضیاً (مریم ۷۱)

تم میں سے کوئی شخص نہیں مگر اس کو جہنم پر سے گزرنا ہے یہ بات تیرے رب پر لازم ہے۔

پھر فرمایا: مجھے یہ تو پتہ ہے کہ جہنم سے گزرنا ہے لیکن یہ علم نہیں کہ اس سے سلامتی کے ساتھ عبور ہو گا یا نہیں۔

۳۶۶-فاروق بن عبدالکبیر، زیاد بن خلیل، ابراہیم، محمد بن فلیح، موسیٰ بن عقبہ کے سلسلۂ سند سے ابن شہاب الزہری کا قول مروی ہے:

۱۔ تہذیب ۲۱۲/۵، واستیعاب الاسماع ۲۷۰/۱، والاصابۃ ۲۶۷/۳، وصفۃ الصفوۃ ۱۹۱/۱، وتہذیب ابن عساکر ۳۸۷/۷، وطبقات ابن سعد ۷۹/۳، وشرح الشواہد ۱۰۰، وحسن الصحابۃ ۳۵، والکامل لابن الاثیر ۸۶/۲، والمحبر ۱۱۹، ۱۲۱، ۱۲۳، والاعلام ۸۶/۴.

ابن رواحہ کی ارض موتہ کو روانگی کے وقت ان کو روتا ہوا دیکھ کر ان کے اہل خانہ بھی رو پڑے۔ ابن رواحہ نے فرمایا اللہ کی قسم مجھے موت کا ڈر ہے اور نہ تم سے کوئی عشق، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے:

مامنکم الا وارد ھا کان علی ربک حتما مقضیا (مریم ۷۱)

تم میں سے کوئی شخص نہیں مگر اس کو جہنم پر سے گزرنا ہے یہ بات تیرے رب پر لازم ہے۔

پھر فرمایا: مجھے یہ یقین ہے کہ جہنم سے گزرنا ہے لیکن یہ علم نہیں کہ اس سے سلامتی کے ساتھ نجات ہوگی یا نہیں۔

۳۶۷-حبیب بن حسن، محمد بن یحیی، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحق، محمد بن جعفر بن زبیر کے سلسلۂ سند سے عروۃ بن زبیر کا قول مروی ہے:

جب لوگ موتہ کی طرف نکلنے کیلئے تیار ہو گئے تو فرمایا: اللہ تمہارے ساتھ ہو اور تم سے مصائب کو دور کرے۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے فرمایا:

میں اللہ تعالی سے مغفرت اور دشمن کے سخت حملہ کا سوال کرتا ہوں۔ نیز میں اللہ سے کلیجہ اور آنتوں سے پار ہو جانے والے تیر کا سوال کرتا ہوں۔ حتی کہ لوگ میری قبر پر گزرتے ہوئے مجھے غازی کے نام سے پکاریں اور کہیں تو نے صحیح راہ پائی۔

اس کے بعد ابن رواحہ لشکر کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ مسلمانوں کو اطلاع ملی کہ ہرقل نے بلقاء میں پڑاؤ ڈالا ہوا ہے ایک لاکھ رومی جنگجو اس کے ساتھ ہیں۔ نیز لخم، جذام، بلقین، بھرا اور بلی ..... عرب قبیلوں کے ایک لاکھ جنگجو بھی ان کے ساتھ آ ملے ہیں۔ لہذا مسلمان دو راتیں ٹھہرے رہے اور کہنے لگے: ہم آپ ﷺ کو صورت حال لکھ بھیجتے ہیں۔ جس میں دشمن کی تعداد کا ذکر کر دیں گے۔

اس وقت ابن رواحہ نے لوگوں کو جنگ پر برانگیختہ کرتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم اتم اسی چیز سے گھبرا رہے ہو جس کیلئے نکلے ہو اور وہ ہے شہادت۔ ہم لوگ کبھی دشمن سے تعداد و قوت اور کثرت کی بناء پر نہیں لڑے۔ ہم ہمیشہ صرف اس دین کو لے کر لڑے ہیں جس کے ساتھ اللہ نے ہم کو عزت سے نوازا ہے۔ سو چلو دو میں سے ایک سعادت تو لازمی ہے فتح یا شہادت۔ لوگوں نے ابن رواحہ کی تصدیق کی اور جنگ کیلئے چل کھڑے ہوئے۔

۳۶۸-محمد بن احمد بن الحسن، ابو شعیب حرانی، ابو جعفر نفیلی، محمد بن سلمۃ، محمد بن اسحق، عبداللہ بن ابی بکر کے سلسلۂ سند سے زید بن ارقم کی روایت منقول ہے: زید بن ارقم کہتے ہیں میں ایک یتیم تھا اور عبداللہ بن رواحہ کی پرورش میں تھا۔ جنگ موتہ کے سفر میں میں ان کے ساتھ نکلا تھا۔ میں ان کے پالان کے پیچھے بیٹھتا تھا۔ ایک رات جب قافلہ محو سفر تھا میں نے ان کو پرسوز اشعار کہتے ہوئے سنا جس میں وہ شہادت کی طلب کر رہے تھے۔ میں ان کو سن کر رو پڑا۔ آپ نے کوڑا اٹھایا اور فرمایا: اے بے وقوف! تجھے کیا غم ہے اگر اللہ مجھے شہادت نصیب کرے اور تو میرے اس کجاوے پر اکیلا بیٹھا واپس ہو۔

محمد بن اسحق کہتے ہیں مجھے عباد بن عبداللہ بن الزبیر نے بیان کیا اور کہا: مجھے ایسے شخص نے بتایا جو اس غزوہ میں شریک تھا اور میرا کفیل بھی تھا کہ جب حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہما شہید ہو گئے تو اسلامی علم حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اٹھالیا۔ آپ گھوڑے پر چڑھ کر آگے بڑھے لیکن نفس میں بار بار تردد ہو رہا تھا اور آگے بڑھنے میں رکاوٹ کر رہا تھا۔ آخر حضرت عبداللہ نے یہ اشعار پڑھے:

اے نفس! تجھے طوعاً یا کرہاً میدان جنگ میں اترنا پڑے گا۔ جنگ کے لئے لوگوں کے تیار
ہونے کے بعد جنت کو تیرا ناپسند کرنا تعجب خیز ہے۔ اے نفس اطمینان سے زندگی گزارتے
ہوئے تجھے ایک عرصہ ہو گیا حالانکہ ایک نطفہ کے علاوہ تیری حقیقت کچھ نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ نے یہ شعر بھی پڑھے:

اے نفس !! اگر تو جنگ نہیں کرے گا پھر بھی مرے گا ضرور۔ یہ موت کا حمام ہے جس میں
تجھے ضرور داخل ہونا ہے۔ تو نے جو بھی خواہش کی تو نے پالی۔ پس اگر تو نے اپنے دونوں
ساتھیوں کا کام کیا تو ہدایت پا گیا۔

دونوں ساتھیوں سے مراد حضرت زیدؓ اور حضرت جعفرؓ ہیں۔ پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ اترے۔ جب نیچے آئے تو ان کے پاس میرے چچا زاد بھائی گوشت کا ایک ٹکڑا لے کر آئے اور کہنے لگے اس سے اپنی کمر سیدھی کر لو۔ ان دنوں میں تم کو بہت شدائد کا مقابلہ کرنا پڑا ہے۔ حضرت عبداللہ نے گوشت کا وہ ٹکڑا لیا اور نوچنے لگے۔ اچانک لوگوں کی ایک جانب سے کچھ شور سنائی دیا۔ حضرت عبداللہ اپنے آپ سے کہنے لگے: تو دنیا میں مشغول ہے۔ پھر وہ ٹکڑا پھینک دیا اور تلوار اٹھائی اور آگے بڑھ کر قتال کرنے لگے ..... حتیٰ کہ جام شہادت نوش کیا۔

شریک جنگ راوی کہتے ہیں جب قوم جنگ کی چکی میں پس رہی تھی ادھر مدینہ میں رسول اللہ ﷺ صحابہ کو لڑائی کے سب حالات بیان کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: زید نے جھنڈا اٹھایا اور قتال کرنے لگے حتیٰ کہ شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے جھنڈا اٹھایا اور وہ بھی قتال کرنے لگے حتیٰ کہ شہید ہو گئے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے جس کی وجہ سے انصار کے چہروں سے رنگ اڑ گیا اور وہ یہ سمجھے کہ عبداللہ کے متعلق کوئی ایسی بات پیش آئی ہے جس کو نبی کریم ﷺ ناپسند کرتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے خواب کی حالت میں دکھایا گیا کہ جنت میں یہ تینوں حضرات سونے کی چارپائیوں پر خوابیدہ ہیں جبکہ عبداللہ کی چارپائی دونوں سے کچھ کنارے میں ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے پوچھا ایسا کیوں ہے؟ تو کسی نے کہا: اس کے دونوں ساتھی گذر چکے ہیں اور اب عبداللہ میں کچھ تردد کی حالت ہے۔

۳۶۹-سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ابن عیینہ، ابن جدعان کے سلسلہ سند سے سعید بن مسیب کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: میں نے زید، ابن رواحہ اور جعفر کو جنت میں موتیوں کے محل میں تخت پر بیٹھا ہوا دیکھا۔ زید اور ابن رواحہ کی گردن میں صدود (کچھ بل) تھا اور جعفر کی گردن مستقیم تھی۔ مجھے بتایا گیا کہ موت کے وقت ان دونوں نے کچھ اعراض کیا جس کی وجہ ان کی گردنوں میں بل آ گیا جبکہ جعفر نے نہیں کیا جس کی وجہ ان کی گردن سیدھی ہے۔[1]

ابن عیینہ کہتے ہیں کہ ابن رواحہ نے روانگی کے وقت درج ذیل شعر کہے:

اے نفس میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ تجھے خوشی یا بلا خوشی میدان کارزار میں اترنا پڑے گا۔
اے نفس! ایک طویل عرصہ سے تو سکون کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ دیکھ! جنت کی خوشبو کتنی عمدہ خوشبو ہے۔

(۱۹) انس بن نضرؓ[2]

آپ ثابت قدم، مدد الٰہی کو پانے والے، بدر میں حاضر نہ ہو سکنے کے بعد احد میں شہادت حاصل کرنے والے اور خوشبوؤں میں بسنے والے تھے۔ آپؓ نے اعضاء کی قربانی دے کر آخرت کی کامیابیاں حاصل کر لیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف بادِ نسیم کے جھونکے کھانے اور روادارِ تسلیم کا شوق رکھنے کا نام ہے۔

۳۷۰-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن ابی بکر سہمی، حمید کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

۱۔ مجمع الزوائد ۶/ ۱۶۰، والمصنف لعبد الرزاق ۹۵۶۲۔ ۲۔ الاصابہ

حضرت انس بن مالک کے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے کیونکہ وہ اس وقت موجود نہیں تھے۔ حاضر ہونے کے بعد انہوں نے حسرت کے ساتھ فرمایا تھا کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ پہلے ہی معرکہ میں شریک نہیں ہو سکا، اگر مجھے اب کسی معرکہ میں شرکت کا موقع مل جائے تو میں بہت کچھ کروں گا۔

پھر احد کے روز جب لوگ اولاً پسپا ہوئے تو انس بن نضر نے دعا کی کہ اے اللہ! ان مشرکین نے جو کیا میں اس سے بری ہوں اور ان مسلمین نے جو کوتاہی دکھائی میں اس کی معذرت کرتا ہوں۔ پھر تلوار سونت کر جنگ احد میں شرکت کے لئے چلے۔ راستہ میں سعد بن معاذ سے ملاقات ہونے پر فرمایا: اے سعد! قسم بخدا! مجھے جبل احد سے جنت کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے۔

حضرت سعدؓ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا تھا: یا رسول اللہ! اس کے بعد انس کے ساتھ کیا بیتی یہ مجھے معلوم نہیں ہو سکا۔

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ بعد میں ہم نے ان کو مقتولین میں تلاش کیا تو اس وقت ان کے جسم پر اسی سے زیادہ زخم تھے اور ان کی بہن نے ان کے کپڑوں سے انہیں شناخت کیا تھا کیونکہ ان کی شکل ناقابل شناخت تھی۔

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ بعد میں جب یہ آیت نازل ہوئی:

"من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه" (الاحزاب ۲۳)

ترجمہ: مؤمنین میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا کر دکھایا۔

تو ہم کہتے تھے کہ یہ آیت حضرت انس بن نضر اور ان کے ساتھیوں کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(۲۰) عبداللہ ذوالبجادینؓ[۱]

آپ فکر آخرت میں مستغرق قرآن کی تلاوت کرنے والے دنیا سے کنارہ کش اور دو عمرین رضی اللہ عنہما سے بھائی چارگی قائم کرنے والے تھے۔ آپ علیہ السلام نے خود اپنے دست مبارک سے آپ کو قبر میں اتارا اور آپ کی وفات پر اظہار افسوس فرمایا۔

۲۷۱- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، محمد بن نضر ازدی، ابن اصبہانی، یحییٰ بن یمان، منہال بن خلیفہ، حجاج بن ارطاۃ، عطاء کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ بذات خود عبداللہ ذوالبجادین کی قبر میں داخل ہوئے، چراغ روشن کیا اور آپ ﷺ نے ان کو قبلہ کی جانب سے قبر میں داخل فرمایا اور ان کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں اور فرمایا اے عبداللہ! تم پر اللہ کی رحمت ہو، تم اللہ کی طرف رجوع کرنے والے اور قرآن کی تلاوت کرنے والے تھے۔[۲]

۲۷۲- رشک صحابہ صحابی ...... محمد بن احمد بن جعفر، محمد بن حفص، اسحٰق بن ابراہیم، سعد بن صلت، اعمش، ابو وائل کے سلسلۂ سند سے عبداللہ (بن مسعود) کا قول مروی ہے: غزوۂ تبوک میں میں نے خود دیکھا کہ آپ ﷺ اور شیخین یعنی حضرات ابی بکر اور عمر حضرت ذوالبجادین کی قبر میں ہیں اور آپ ﷺ شیخین کو فرما رہے ہیں اپنے بھائی کو میری جانب سے لاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے خود ان کو قبلہ کی جانب سے قبر میں داخل فرمایا اور لحد میں ٹیک لگائی۔ پھر آپ ﷺ نے بقیہ کام شیخین کے سپرد کیا اور باہر نکل آئے۔ تدفین کے بعد رو بقبلہ ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں ان سے راضی ہوں ...... آپ بھی ان سے راضی ہو جائیں۔ یہ شب کا واقعہ ہے[۳] اس وقت میری شدید خواہش ہوئی کہ کاش! ذوالبجادین کی جگہ میں ہوتا۔ میں ان سے پندرہ برس قبل اسلام لایا تھا۔

۱۔ الاصابہ واسد الغابہ۔ ۲۔ سنن الترمذی ۱۰۵۷، والسنن الکبری للبیہقی ۵۵/۴، ومشکاۃ المصابیح ۱۷۰۶. وکنز العمال ۴۲۵۹۳. والدر المنثور ۲۸۵/۳.

۳۔ البدایۃ والنہایۃ ۱۸/۵.

۲۷۳- حبیب بن حسن، محمد بن یحیٰی، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحٰق، محمد بن ابراہیم بن حارث التیمی کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

غزوۂ تبوک کی شب میں آپ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ نصف شب کو میں نے لشکر کے گوشہ میں آگ کا شعلہ جلتے دیکھا۔ میں اسکی طرف گیا تو وہاں آپ ﷺ اور شیخین موجود تھے اور ذوالبجادین کی وفات ہو چکی تھی۔ یہ حضرات ان کی قبر تیار کر رہے تھے۔ تدفین کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا: اے اللہ! میں ان سے راضی ہوں تو بھی ان سے راضی ہو جا۔ عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ کاش میں ان کی جگہ ہوتا۔[1]

مصنف کی ایک تنبیہ

نوٹ: مصنف علامہ ابونعیم فرماتے ہیں اس طبقہ کے بہت سے اصحاب رسول ﷺ کا ذکر ہم سے رہ گیا ہے جن کا نبی کریم ﷺ کی زندگی میں انتقال ہو گیا تھا۔ کیونکہ دیگر مصنفین نے ان کا اپنی کتابوں میں ذکر نہیں کیا، جہاں سے ہم نقل کر پاتے۔ جیسے حضرت زید بن الدثنہ جو مقام رجیع میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ شہید ہوئے۔ منذر بن عمرو بن عمرو اور حرام بن ملحان جو بئر معونہ میں شہید ہوئے۔ لیکن ہم نے ان کے کچھ احوال کتاب المعرفۃ میں بیان کئے ہیں۔ یہ لوگ دنیا کی شادابی کو نہیں دیکھ پائے اور اوائل اسلام میں ہی اپنے رب سے رضا اور طیبت کے ساتھ جا ملے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۲۷۴- محمد بن احمد بن علی بن مخلد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادۃ، سعید بن ابی عروبہ، قتادۃ کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

رعل، ذکوان اور عصیہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے اپنی قوم کے خلاف مدد طلب کی۔ آپ ﷺ نے انصار کے ستر افراد جو قراء مشہور تھے کا ایک دستہ ان کے ساتھ کر دیا۔ یہ لوگ دن میں لکڑیاں اکٹھی کرتے تھے اور رات کو قرآن پڑھتے تھے لیکن بئر معونہ کے قریب انہوں نے فریب کرتے ہوئے اس دستہ کو شہید کر دیا۔ جب آپ ﷺ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے ایک ماہ تک نماز فجر میں ان کے خلاف دعائے قنوت پڑھی۔

حضرت انس فرماتے ہیں ہم ان کے زمانہ میں یہ آیت تلاوت کرتے تھے:

بلغوا عنا قومنا انا لقينا ربنا فرضي عنا وارضانا

ہماری طرف سے اپنی قوم کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب مل لئے وہ ہم سے راضی ہو گیا اور اس نے ہم کو بھی راضی کر دیا ہے۔

لیکن پھر یہ آیت اٹھالی گئی اور منسوخ ہو گئی۔

اس کو ثابت البنانی نے حضرت انس بن مالک سے روایت کیا ہے۔

۲۷۵- سلیمان بن احمد بن ایوب، علی بن عبدالعزیز، عفان بن مسلم، سلیمان بن مغیرۃ، ثابت کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک سے مروی ہے:

ستر انصاری ایسے تھے جن میں صاحب طاقت دن کو لکڑیاں جمع کرتے اور پانی بھرتے اور جو صاحب حیثیت ہوتے وہ بکریوں کے ساتھ اپنا گزر بسر کرتے اور شب میں یہ سب لوگ اپنے معلم سے قرآن کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ صبح ہوتے ہی حجرۂ رسول

---

[1] البدایۃ والنہایۃ ۵/۱۸۔

ﷺ کے گرد پروانہ وار جمع ہو جاتے۔ خبیبؓ کے قتل کے بعد آپ ﷺ نے اس دستہ کو دشمن (بنی طفیل) کے مقابلہ میں روانہ فرما دیا۔ ان میں میرے ماموں حرام بن ملحان بھی تھے۔ چلتے چلتے بنو سلیم کے ایک قبیلہ پر ان کا گزر ہوا۔ حضرت حرام نے امیر لشکر سے کہا ہم ان کو کہتے ہیں کہ ہماری تم سے کوئی جنگ نہیں ہے، اسلئے تم ہمارے راستہ میں رکاوٹ مت بنو۔ امیر لشکر نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ حرام ان کے پاس گئے تو ان کے ایک شخص نے حرام کو ایک نیزہ مارا جو آر پار ہو گیا۔ اس وقت حضرت حرام نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد انہوں نے تمام صحابہ کو قتل کر دیا حتیٰ کہ کوئی خبر دینے کیلئے بھی زندہ نہ بچا۔ آپ ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے اس سریہ پر سب سے زیادہ دکھ کا اظہار فرمایا اور ہر نماز فجر میں ان کے دشمن کے خلاف بددعائیں کرتے رہے۔

(۲۱) عبداللہ بن مسعود[۱]

آپ پہلے مکمل ہجرت کرنے والے، احکام خداوندی کو خوب جاننے والے معمر بزرگ، قاری قرآن، معلم، فقیہ، رموز و اسرار کے مالک، صاحب الوسیلہ والفضیلہ، رسول اللہ کے رفیق، نجیب، وزیر اور رقیب، معبود حق کے عابد، شاہد مشہود، ایفاء عہد کے محافظ اور مستجاب الدعوات تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف دینی محافل میں حضوری، عہد و پیمان کی پاسداری اور حدود کی نگہبانی کا نام ہے۔

۴۲۷- ابن مسعودؓ کی فضیلت ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابونعیم، الاعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے علقمہ کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے حضرت فاروق اعظمؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عبداللہ بن مسعود کے بابت شکایت کی کہ وہ قرآن کو اوپری دل کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ حضرت فاروق اعظم گھبرا گئے اور غضب ناک ہو کر بولے: میں تم سے ان کے بارے میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں کہ ایک شب میں حضرت صدیق اکبرؓ کے گھر میں تھا۔ اس وقت ہم آپ ﷺ کی خدمت میں کسی کام میں مشغول تھے۔ فارغ ہو کر ہم باہر آئے۔ پھر آپ ﷺ کے دائیں بائیں ہم چلتے رہے حتیٰ کہ مسجد میں پہنچ کر ہم نے ایک شخص کی قراءۃ کی آواز سنی آپ ﷺ کھڑے ہو کر توجہ کے ساتھ اس کا قرآن سننے لگے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! لیکن آپ نے مجھے ٹہوکا دیا کہ چپ رہو۔ پھر وہ شخص رکوع سجود کر کے بیٹھ گیا اور استغفار میں مشغول ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا سوال کر تیرا سوال پورا کیا جائیگا۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن کے نزول کی طرح پڑھنے کا ارادہ کرنے والا ابن مسعود کی طرح پڑھے۔ اس وقت ہمیں معلوم ہوا کہ وہ عبداللہ بن مسعود ہیں حضرت فاروق اعظمؓ فرماتے ہیں کہ صبح ہوتے ہی میں ابن مسعود کو بشارت سنانے گیا تو انہوں نے فرمایا تم سے قبل حضرت صدیق اکبر مجھے یہ بشارت سنا گئے ہیں۔ اور میں کبھی حضرت صدیقؓ سے کسی نیک کام میں سبقت نہیں لے جا سکا۔[۲]

ثوری اور زائدہ نے اعمش سے اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔ حبیب بن حسان نے زید بن وہب عن عمر کے طریق سے اس کو روایت کیا ہے۔ شعبہ، زہیر، حجاج اور خدیج نے ابی اسحاق عن ابی خیثمہ بن مالک کے طریق سے اور عاصم نے زر عن عبداللہ کے طریق سے اس کو نقل کیا ہے۔

۱۔ الاصابۃ ۴۹۵۵، وغایۃ النہایۃ ۴۵۸/۱، والبدء والتاریخ ۹۷/۵، وصفۃ الصفوۃ ۱۵۴/۱، وتاریخ الخمیس ۲۵۷/۲، والبیان والتبیین ۵۶/۲، والاعلام ۱۳۷/۴.

۲۔ المستدرک ۵۲۳/۱، ۵۲۶، ۲۲۷/۲، ۳۱۷/۳، ومسند الامام احمد ۲۶/۱، ۳۸، ۳۸۲، ۴۴۷، ۴۴۵، والسنن الکبریٰ للبیھقی ۴۵۲/۱، ۱۵۳/۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۶۱/۹، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۱۸، ۳۰۸/۱، ۳۰۹، والسنۃ لابن ابی عاصم ۲۶۸/۱، ۳۷۶/۲، وموارد الظمآن ۲۴۳۶، وصحیح ابن خزیمہ ۱۱۵۶، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۵۲۰/۱۰.

۲۷۷-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، عمر بن ثابت، ابواسحق، ابوحمید بن مالک کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے: میں نے آپ ﷺ سے قرآن کی ستر سورتیں یاد کیں اس وقت زید بن ثابت بچے تھے۔ اور جو میں حضور اقدس ﷺ کے دہان اقدس سے حاصل کیا اس کو دہراتا رہتا ہوں۔

ثوری اور اسرائیل نے ابی اسحاق سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۲۷۸-سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، حسن بن مدرک، یحییٰ بن حماد، ابوعوانہ، ابی بشر، سلیمان بن قیس، ابوسعید ازدی کے سلسلۂ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

میں نے حضور علیہ السلام سے ستر سورتیں از بر یاد کی ہیں، اس وقت زید بن ثابت بچہ ہونے کی وجہ سے بچوں کے ہمراہ کھیلتے تھے اور ان کے بالوں کی مینڈھی بندھی ہوئی تھی۔

۲۷۹-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حماد بن سلمہ، عاصم، زر کے سلسلۂ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

میں بچپن میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چراتا تھا۔ ایک بار ابوبکرؓ کے ہمراہ آپ علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: تمہارے پاس دودھ ہو تو ہمیں پلاؤ۔ میں نے کہا: کہ میں مالک کے بجائے امین ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے ایک بکری کا بچہ منگوایا جس سے ابھی نر نے جفتی نہیں کی تھی۔ ابوبکرؓ نے اسے پکڑا اور آپ ﷺ نے دعا کر کے اس سے دودھ دوہا، پھر دونوں نے اسے نوش کیا۔ پھر آپ ﷺ نے تھنوں کو فرمایا: واپس اپنی سابقہ حالت پر لوٹ جاؤ۔ چنانچہ وہ ویسے ہی ہو گئے۔ مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا میں نے آپ سے عرض کیا اس مبارک کلام میں سے مجھے بھی کچھ سکھایئے! آپ ﷺ نے فرمایا: تم تو معلم غلام ہو۔

میں نے آپ ﷺ سے قرآن کی ستر سورتیں یاد کی ہیں، جن میں مجھ سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔[1]

اس کو ابوایوب افریقی اور ابوعوانہ نے عاصم سے مذکورہ روایت کے مثل نقل کیا ہے۔

۲۸۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی بن مثنیٰ، سعید بن اشعث، جعفیم بن شراخ، اعمش، یحییٰ بن وثاب، علقمہ کے سلسلۂ سند سے عبداللہؓ بن مسعود سے مروی ہے لوگوں کے میری قرأۃ کے بجائے زید کی قرأۃ کے مطابق تلاوت کرنے پر مجھے تعجب ہے۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے قرآن کی ستر سورتیں یاد کی تھیں ---- جبکہ زید ابھی بچے تھے اور بالوں کی لٹیں لٹکائے مدینہ میں ادھر ادھر پھرتے رہتے تھے۔

۲۸۱-عبداللہؓ بن مسعود کی خصوصیت ...... ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، حسن بن عبداللہ، ابراہیم بن سوید، عبدالرحمن بن یزید کے سلسلۂ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا: میں تمہیں گھر میں پردہ اٹھا کر آنے جانے کی اور میری باتیں سننے کی اجازت دیتا ہوں تاوقتیکہ اس سے منع نہ کروں۔[2]

ثوری، حفص، ابن ادریس اور عبدالواحد بن زیاد نے حسن سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۲۸۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابراہیم، مغیرہ کے سلسلۂ سند سے علقمہ کا قول مروی ہے:

علقمہ کہتے ہیں میں ایک بار ملک شام گیا وہاں ابوالدرداءؓ کی مجلس میں بیٹھا۔ ایک بار ابوالدرداءؓ نے مجھ سے فرمایا تم کون ہو؟

---

[1] مسند الامام احمد ۱/ ۳۷۹، ۴۶۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۹/ ۷۶، ۷۷، ودلائل النبوۃ للبیہقی ۲/ ۱۷۱، ودلائل النبوۃ للمصنف ۱۱۳، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۱/ ۵۱۰۔

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۹/ ۷۶۹، وطبقات ابن سعد ۳/ ۱۰۹، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۲/ ۱۱۲۔

میں نے کہا میں اہل کوفہ میں سے ہوں۔ آپؓ نے فرمایا: کیا تمہارے درمیان صاحب الوساد والسواک نہیں ہیں۔

حضرت ابن مسعودؓ حضور ﷺ کی مسواک، تکیہ، بچھونا اور جوتے سنبھالتے تھے اس کی طرف اشارہ ہے۔

ابوعوانہ اور اسرائیل نے مغیرہ سے اس کو نقل کیا ہے۔

۳۸۳-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، مسعودی، عباس عامری کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن شداد بن الهاد کا قول مروی ہے:

ابن مسعودؓ صاحب الوساد والسواک والسواد والنعلین تھے۔

۳۸۴-عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن ابی عبیدۃ، عن ابیہ، اعمش، قاسم بن عبدالرحمٰن عن ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

میں چھٹے نمبر پر اسلام لایا تھا۔ اس وقت روئے زمین پر ہم چند نفوس کے علاوہ کوئی مسلمان نہیں تھا۔

۳۸۵-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامۃ، عبدالعزیز بن ابان، فطر بن خلیفہ کے سلسلۂ سند سے ابووائل کا قول مروی ہے:

ابن مسعود کی موجودگی میں حذیفہؓ نے فرمایا: اصحاب محمد ﷺ میں سے جن کو حفظ کی دولت میسر ہوئی وہ جانتے ہیں کہ ابن مسعود ان میں قیامت کے روز سب سے زیادہ قریب الوسیلہ ہوں گے۔

۳۸۶-محمد بن احمد بن حسین، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابواسحٰق، ......السند الثانی شعبہ، ابواسحٰق، اعمش کے سلسلۂ سند سے ابووائل کے واسطے سے حذیفہؓ کا قول مروی ہے:

اصحاب محمد ﷺ میں سے جن کو حفظ کی دولت میسر ہوئی وہ جانتے ہیں کہ ابن مسعود ان میں قیامت کے روز سب سے زیادہ قریب الوسیلہ ہوں گے۔

ابی وائل سے اس کو روایت کرنے میں واصل الاحدب وجامع بن ابی راشد وابوعبیدہ وابوسنان الشیبانی وحکیم بن جبیر شامل ہیں۔

نیز عبدالرحمٰن بن یزید نے حضرت حذیفہؓ سے اس کو روایت کیا ہے۔

۳۸۷-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابواسحٰق کی سند سے مروی ہے: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں: ہم نے حذیفہؓ سے سب سے بڑے متبع سنت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ابن مسعود کا نام بتایا۔ نیز فرمایا: اصحاب محمد ﷺ میں سے جن کو حفظ کی دولت میسر ہوئی وہ جانتے ہیں کہ ابن مسعود ان میں قیامت کے روز سب سے زیادہ قریب الوسیلہ ہوں گے۔

اسرائیل اور شریک نے ابی اسحاق سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۳۸۸-فاروق الخطابی، ابومسلم الکشی، حجاج بن منہال، یوسف بن یعقوب النجیرمی، حسن بن مثنیٰ وعفان، حماد، عاصم، زر کے سلسلۂ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

میں رسول اللہ ﷺ کیلئے مسواک توڑا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ہوا چلنے کی وجہ سے میری پنڈلیوں سے کپڑا ہٹ گیا۔ میری پنڈلیاں کمزور اور پتلی پتلی تھیں۔ حاضرین دیکھ کر ہنسنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیوں ہنستے ہو! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میزان میں یہ احد سے زیادہ وزنی ہونگی[1]

جریر اور علی بن عاصم نے مغیرہ عن ام موسیٰ عن علی بن ابی طالب علیہ السلام کے طریق سے اس کو نقل کیا ہے۔

۳۸۹-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابواسحٰق، ابوعبیدہ عن ابیہ، (اعمش، قاسم بن عبدالرحمٰن عن ابیہ عن عبداللہ بن

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۷۵/۹، ۷۸/۱۹، والمستدرک ۳۱۷/۳، والبدایۃ والنہایۃ ۱۶۳/۷، ۱۳۰/۹، وکنز العمال

مسعود) کے سلسلۂ سند سے مروی ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں:

ایک شب میرے نماز پڑھنے کے دوران آپ ﷺ اور شیخین میرے پاس سے گزرے آپ ﷺ نے فرمایا سوال کرو تمہارا سوال پورا کیا جائے گا ۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں یہ سن کر میں ابن مسعود کے پاس گیا تو عبداللہ نے کہا میری ایک دعا ہے میں اسے مانگنا نہیں بھولوں گا: اے اللہ! میں ایسا ایمان مانگتا ہوں جو پرانا نہ ہو، ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو، آنکھ کی ایسی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو زائل نہ ہو اور جنت الخلد میں آپ ﷺ کا ساتھ مانگتا ہوں۔

اعمش نے ابی اسحاق سے بھی اس کے مثل نقل کیا ہے اور عاصم نے زر عن عبداللہ کے طریق سے اس کو نقل کیا ہے۔

۳۹۰-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد، شریک بن ابی نمر کے سلسلۂ سند سے عون بن عبداللہ بن عتبہ کا قول مروی ہے:

ایک روز ابن مسعودؓ دعا کر رہے تھے کہ آپ ﷺ حضرات شیخین کے ساتھ ان کے نزدیک سے گزرے۔ گزرنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا یہ کون ہے؟ اس کا سوال پورا کیا جائیگا۔ بعد میں ابوبکرؓ نے ابن مسعود سے اس دعا کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ دعا یہ ہے:

لا الٰہ انت وعدک حق ولقاؤک حق الجنۃ حق والنار حق ورسلک حق وکتابک حق والنبیون حق ومحمد ﷺ حق

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اے اللہ! تیرا وعدہ سچا ہے، تجھ سے ملاقات یقینی ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، تیرے رسول حق ہیں، تیری کتاب حق ہے، تیرے انبیاء حق ہیں اور آپ ﷺ کی آمد حق ہے۔

سعید بن ابی الحسام نے شریک سے اس کو روایت کیا ہے اور عون اور عبداللہ بن مسعود کے درمیان سعید بن مسیب کو داخل کیا ہے۔

۳۹۱-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سعید بن ابی الربیع السمان، سعید بن سلمہ بن ابی حسام، شریک بن ابی نمر، عون بن عبداللہ، سعید بن مسیب کے سلسلۂ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

گزشتہ دعا کے دوران آپ ﷺ میرے نزدیک سے گزرے اور آپ ﷺ نے گزشتہ قول کے مانند ارشاد فرمایا:

۳۹۲-حبیب بن حسن، ابراہیم بن شریک، ابراہیم بن اسماعیل عن ابیہ اسماعیل، یحییٰ بن سلمہ بن کہیل، سلمہ، ابو زعراء کے سلسلۂ سند سے ابن مسعودؓ کی روایت منقول ہے: کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عبداللہ بن مسعود کے عہد کو لازم پکڑو۔[3]

۳۹۳-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، فطر بن خلیفہ، کثیر بیاع النوی، عبداللہ بن ملیل کے سلسلۂ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے فرمان نبوی ﷺ ہے: ہر نبی کو سات باوفا رفیق، نضرور عطاء کئے گئے اور مجھے درج ذیل چودہ باوفا رفیق عطا کئے گئے ہیں:

(۱) حمزہؓ (۲) جعفرؓ (۳) علیؓ (۴) حسنؓ (۵) حسینؓ (۶) ابوبکرؓ (۷) عمرؓ (۸) عبداللہؓ بن مسعود (۹) ابوذرؓ (۱۰) مقدادؓ (۱۱) حذیفہؓ

۱۔ المسند للامام احمد ۲۶/۱، ۳۸، ۳۸۶، ۴۲۷، ۴۴۵، والسنن الکبری للبیہقی ۴۵۲/۱، ۱۵۳/۲۔ والمستدرک ۵۲۳/۱، ۵۲۶، ۲۲۷/۲، ۳۱۷/۳، وموارد الظمآن ۲۴۳۶.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۶۳/۹.

۳۔ الاحادیث الصحیحۃ ۱۲۳۳.

(۱۲) عمارؓ (۱۳) سلمانؓ (۱۴) اور بلالؓ ملے

مسیب بن نجبہ نے بھی حضرت علیؓ سے اس کے مثل نقل کیا ہے اور رفقاء کی جگہ قرباء کا لفظ ذکر کیا ہے۔

۳۹۴- محمد بن احمد بن الحسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، ابی اسحاق، ابی الاحوص سے مروی ہے، ابی الاحوص کہتے ہیں: جب حضرت ابن مسعودؓ کی وفات ہو گئی تو میں ابوموسیٰ اور ابومسعود رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا۔ ایک دوسرے کو کہہ رہا تھا: تمہارا کیا خیال ہے کہ ابن مسعودؓ نے اپنے جیسا کوئی شخص پیچھے چھوڑا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: لوسنو! جب ہم کو آپ ﷺ کے دربار میں شرف یابی سے روک دیا جاتا تھا تو ان کو پھر بھی اجازت مل جاتی تھی اور جب ہم غائب ہوتے تھے تو وہ حاضر باش رہتے تھے۔ (اب تم خود سوچ لو کہ ان کے مثل کوئی ہوگا)۔

۳۹۵- سلیمان بن احمد، محمد بن نضر، معاویہ بن عمرو، زائدہ، اعمش کے سلسلۂ سند سے زید بن وہب کی روایت منقول ہے:

ایک روز میرے سامنے ابوموسیٰ اشعریؓ اور حذیفہؓ نے ایک دوسرے سے سوال کیا کہ تم نے آپ علیہ السلام سے فلاں حدیث سنی ہے؟ دونوں نے نفی میں جواب دیا۔ پھر حذیفہؓ نے کہا ابن مسعود کا دعویٰ ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے وہ حدیث سنی ہے۔ ابوموسیٰؓ نے فرمایا ان کی بات صحیح ہے کیوں کہ جب ہم کو آپ ﷺ کے دربار میں شرف یابی سے روک دیا جاتا تھا تو ان کو پھر بھی اجازت مل جاتی تھی اور جب ہم غائب ہوتے تھے تو وہ حاضر باش رہتے تھے۔

۳۹۶- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، یوسف بن موسیٰ، ابومعاویہ، اعمش کے سلسلۂ سند سے زید بن وہب کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت عمرؓ نے ابن مسعودؓ کو دیکھ کر فرمایا: یہ شخص کس قدر فقہ سے بھرا ہوا ہے۔

۳۹۷- حبیب بن حسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، مسعودی، ابوحصین کے سلسلۂ سند سے ابوعطیہ کا قول مروی ہے:

ابوموسیٰ اشعریؓ فرمایا کرتے تھے ابن مسعود جیسے بڑے عالم کی موجودگی میں ہم سے کوئی مسئلہ نہ پوچھو۔

۳۹۸- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ابوہمام سکونی، یحییٰ بن زکریا، مجالد، عامر کے سلسلۂ سند سے ابوموسیٰؓ کا قول مروی ہے:

ابن مسعود کی موجودگی میں مسائل کے سلسلہ میں انہی کی طرف رجوع کرو۔

۳۹۹- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ، جریر، اعمش، عمرو بن مرۃ، ابوالبختری کا قول مروی ہے:

کچھ لوگوں نے حضرت علیؓ سے ابن مسعود کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا وہ عالم القرآن والسنۃ ہیں اور علم میں کافی ہیں۔

۴۰۰- محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، مسعود، عمرو بن مرۃ کے سلسلۂ سند سے ابوالبختری کا قول مروی ہے:

حضرت علیؓ سے ابن مسعودؓ کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا انہوں نے قرآن پڑھا اور اس میں غور و فکر کیا حتیٰ کہ اس میں کفایت کر گئے۔

ذیل میں ابن مسعودؓ کے اقوال آفات سے حفاظت اور اوقات کی حفاظت کے بارے میں نقل کئے جاتے ہیں۔

کہا گیا ہے تصوف معاملہ کو صحیح رکھنا ہے تا کہ نزول خیر صحیح ہو۔

۴۰۱- ابن مسعودؓ کے اقوال ...... احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن محمد محاربی، مالک بن مغول، ابویعفور، مسیب بن رافع کے سلسلۂ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۶۵/۶، وتاریخ ابن عساکر ۳۰۹/۳، ۲۱۳/۴، ۳۲۱/۱۰، (التھذیب) ومجمع الزوائد ۱۵۶/۹، وکنز العمال ۳۳۶۹۱.

حامل قرآن (جس سے حافظ اور عالم دونوں مراد ہیں) کو چاہئے کہ جب لوگ خوابیدہ ہوں تو وہ اپنی رات کی حفاظت کرے۔ جب لوگ دن میں کھاپی رہے ہوں تو وہ رب کی رضاء کیلئے بھوکا ہو۔ جب لوگ مسرور اور سرشار ہوں تو وہ رنجیدہ اور کبیدہ خاطر ہو۔ جب لوگ ہنس رہے ہوں تو وہ گریہ وزاری کو اپنا شعار بنائے۔ جب لوگ باہم مل جل رہے ہوں تو وہ خاموش ہو۔ اور جب لوگ تکبر اور بڑائی کا شکار ہوں تو وہ خشوع وخضوع سے مالا مال ہو۔ نیز حامل قرآن کو چاہئے کہ وہ رونے والا اور رنجیدہ خاطر ہو۔ حکیم، حلیم، علیم اور پرسکون ہو۔ اور حامل قرآن کو چاہیے کہ وہ خشک مزاج نہ ہو، غافل نہ ہو، شور وشغب مچانے والا نہ ہو، چیخ وپکار کرنے والا نہ ہو اور سخت اخلاق نہ ہو۔

۴۰۲۔کام کاج سے فارغ انسان ناپسندیدہ ہے..... سلیمان بن احمد، محمد بن علی صائغ، سعید بن منصور، ابو عوانہ، اعمش، یحیی بن وثاب کے سلسلۂ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

دنیا اور آخرت کسی کے بھی عمل سے فارغ انسان مجھے ناپسند ہے۔

۴۰۳۔عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، مسیب بن رافع کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے: میں ایسے شخص سے ناراض ہوں جس کو میں بالکل فارغ دیکھوں کہ وہ دنیا کے کام میں مشغول ہے اور نہ آخرت کے کام میں۔

۴۰۴۔سلیمان بن احمد بن المعتمر ازدی، معاویہ بن عمرو، زائدہ، اعمش، خیثمہ کے سلسلۂ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

میں تم میں سے کسی کو رات کا مردار اور دن کا قطرب نہ پاؤں۔

مصنفؒ فرماتے ہیں ابو بکر بن مالک سے میں نے سنا کہ عبداللہ بن احمد بن حنبل کو ابن عیینہ نے بیان کیا کہ قطرب وہ شخص ہے جو کبھی یہاں بیٹھ گیا اور کبھی وہاں۔

۴۰۵۔محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحیی، مسعر، زبید، مرۃ کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہؓ کا قول مروی ہے:

اے انسان! نماز میں مشغولیت تک تو بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹانے والا ہے اور ایسے انسان کے لئے بالآخر دروازہ کھل کر رہے گا۔

۴۰۶۔احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، مسعر، معن کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے فرمایا:

کوشش کر کہ تو باوضو رہے اور جب تو اللہ کا کلام سنے: یاایھا الذین آمنوا..... تو اپنے کانوں کو اس کی طرف لگا دے کیونکہ یہ کسی خیر کا حکم ہے یا کسی شر سے ممانعت کی جارہی ہے۔

۴۰۷۔قرآن سے خالی گھر ویران ہے..... سلیمان بن احمد، الدبری، اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابی اسحق، ابوالاحوص کے سلسلۂ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے؟

قرآن کریم اللہ کا دستر خوان ہے، جو اس سے کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ حاصل کرلے۔ کتاب اللہ کی تلاوت سے خالی گھر خیر سے خالی ہوتا ہے اور وہ بے آباد گھر کی مانند ہے۔ نیز فرمایا شیطان سورۃ بقرۃ کی تلاوت کی آواز سن کر گھر سے بھاگ جاتا ہے۔

۴۰۸۔عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، عبدالرحمن بن محمد محاربی، ہارون بن عنترۃ، عبدالرحمن بن اسود کے والد کے سلسلۂ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! تمہارے قلوب برتن کے مانند ہیں لہٰذا تم انہیں فقط قرآن کے ساتھ مشغول رکھو۔

۴۰۹۔ابو احمد غطریفی، ابو خلیفہ، مسلم بن ابراہیم، قرۃ بن خالد، عون بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

علم کثرت روایت کے بجائے خشیت الٰہی کا نام ہے۔

۴۱۰۔ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن فضیل، یزید بن ابی زیاد، ابراہیم کے سلسلۂ سند سے علقمہ کا قول مروی

ہے ابن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے: اے لوگو! علم حاصل کر کے اس پر عمل کرو۔

۴۱۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمن، معاویہ بن صالح، عدی بن عدی کے سلسلۂ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

علم حاصل نہ کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔ علم کے حصول کے بعد غیر عامل کے لئے ہلاکت ہے۔ آپ نے سات بار مذکورہ کلمات ارشاد فرمائے۔

۴۱۲- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، یحییٰ بن اسحٰق، ابوعوانہ، ہلال الوزان، عبداللہ بن حکیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن مسعودؓ بات چیت سے پہلے ہاتھ ہلاتے۔ اسی طرح ایک مرتبہ آپ نے ہاتھ ہلا کر فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر انسان سے تنہائی میں سوال کرے گا کہ اے انسان! کس چیز نے تجھے میرے بارے میں دھوکہ میں ڈالا تو نے انبیاء کی بات کیوں قبول نہیں کی؟ اور تو نے علم پر عمل سے پہلوتہی کیوں اختیار کی تھی۔

۴۱۳- محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار مسعودی، قاسم کے سلسلۂ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

میں سمجھتا ہوں کہ انسان کو وہ علم بھلا دیا جاتا ہے جس کو وہ جانتا ہے..... اس خطاء کی وجہ سے جس پر وہ عمل کرتا ہے۔

مصنفؒ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دنیا کی فضولیات سے محافظ اپنے نفس، احوال اور اوراد پرونے والے اور حلیۂ خداوندی توحید کی وجہ سے خدا سے امید رکھنے والے تھے۔

کہا گیا ہے: تصوف نفس کو نجات پر رغبت دلانے کا نام ہے خوف اور امید کی حالت رکھتے ہوئے۔

۴۱۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ہشیم، یزید بن ابی زیاد، ابوجحیفہ کے سلسلۂ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے: دنیا کا خالص اور اچھا حصہ چلا گیا ہے اور گدلا حصہ باقی ہے آج موت ہر مسلمان کیلئے تحفہ ہے۔

۴۱۵- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، یزید بن ابی زیاد، ابی جحیفہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا: دنیا جبل کی چوٹی کا پانی ہے جس کا اچھا پانی تو ختم ہو گیا ہے جبکہ نیچے کا گدلا پانی باقی ہے۔

۴۱۶- سلیمان بن احمد، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، مسعودی، علی بن بذیمہ، قیس بن حبتر کے سلسلۂ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

دو چیزیں موت اور فقر جنکو عام طور پر ناپسند سمجھا جاتا ہے کتنی ہی عمدہ ہیں اور اللہ کی قسم! دو چیزوں میں سے ایک تو ضرور ہے مالداری یا فقر۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ کس کے ساتھ آزمایا جاتا ہوں۔ اگر مالداری میسر ہوگی تو اس میں لوگوں پر مہربانی کا موقع ملے گا اور اگر فقر پیش آیا تو صبر کا موقع ملے گا۔

۴۱۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابویزید، مسعودی، عون بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

انسان اس وقت تک ایمان کی حقیقت حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ فقر فی الحلال کو غنی فی الحرام اور تواضع کو شرف پر ترجیح نہ دے۔ نیز محمود و مذموم اس کے نزدیک برابر نہ ہو جائیں۔

۴۱۸- ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن محمد بن سلم، ہناد بن سری، ابومعاویہ، اعمش، قمر بن عطیہ، مغیرہ بن سعد بن الاخرم، عن ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

اللہ کی قسم! جو شخص صبح اسلام کی حالت میں کرے اور شام کو بھی اسی حالت پر قائم ہو تو کوئی شئی اس کیلئے نقصان دہ نہیں ہے۔

۴۱۹- عبداللہ بن احمد، محمد بن سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، ابومعاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید کے سلسلۂ سند سے ابن مسعود کا قول

مروی ہے:

قسم اس ذات کی! جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میری آل کے پاس صبح کے وقت اور نہ شام کے وقت ایسی کوئی شئ میسر ہوتی جس سے کوئی خیر حاصل کی جائے یا اس سے کوئی تکلیف دور کی جائے۔ مگر الحمد للہ اللہ عزوجل کو یہ علم ہے کہ عبداللہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

۴۲۰-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مکی بن سعید، مجالد، عامر بن مسروق کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس ایک شخص نے کہا: مجھے اصحاب الیمین (جنت کے دوسرے درجہ کے اہل) میں سے ہونا پسند نہیں بلکہ میں تو چاہتا ہوں کہ اصحاب المقربین (جنت کے پہلے درجہ والوں) میں شامل ہو جاؤں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: لیکن یہاں ایک شخص ہے جو چاہتا ہے کہ وہ مر جائے تو دوبارہ اس کو اٹھایا ہی نہ جائے۔

۴۲۱-سلیمان بن احمد، محمد بن علی صائغ، سعید بن منصور، ابو معاویہ، مری بن قطری، حسن کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

جنت دوزخ کے درمیان کھڑا کر کے اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ ان دونوں میں سے کسی شئی کو پسند کر لو یا مٹی ہو جانے کو تو میں مٹی ہو جانے کو پسند کروں گا۔

۴۲۲-عبداللہ بن محمد، محمد بن اسد، ابو داؤد الطیالسی، شعبہ، اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

اگر لوگ میری حقیقت سے واقف ہوتے تو میرے سر پر خاک ڈالتے۔

۴۲۳-ابن مسعودؓ کی ہمدردی اور خوف آخرت ...... عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحٰق حربی، ابو ولید، مبارک بن فضالہ، حسن کے سلسلہ سند سے ابو احوص کا قول مروی ہے:

ابوالاحوص فرماتے ہیں: ہم ابن مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؓ کے پاس آپ کے تین خوبصورت فرزند بیٹھے تھے۔ ہم ان کی طرف دیکھنے لگے تو آپ سمجھ گئے اور فرمایا: شاید تم ان کو دیکھ کر مجھ پر رشک کر رہے ہو۔ ہم نے کہا: کیوں نہیں اکون نہیں چاہے گا کہ اس کی بھی ایسی اولاد ہو؟۔ آپؓ نے چھت کی طرف سر اٹھایا وہاں ایک پرندہ نے انڈے دیئے ہوئے تھے آپؓ نے فرمایا: میں ان بیٹوں کو دفن کر کے مٹی سے ہاتھ جھاڑ لوں مجھے یہ اس سے زیادہ پسند ہے کہ اس پرندے کے انڈے نیچے گر کر ٹوٹ جائیں۔

۴۲۴-عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم حربی، مسدد، اسماعیل، جریری، ابو عثمان کے سلسلہ سند سے ابو مسعود کا قول مروی ہے:

کہ وہ کوفہ میں حضرت ابن مسعودؓ کی مجلس میں بیٹھتے تھے۔ ایک دن آپؓ اپنے چبوترہ پر بیٹھے تھے اور آپ کے پیچھے آپ کی دو خوبصورت اور صاحب حیثیت بیویاں بیٹھی تھیں۔ ان دونوں سے آپ کی خوبصورت اولاد بھی تھی۔ اچانک ابن مسعود کے سر پر ایک چڑیا چہچہائی اور پھر اس نے آپ کے سر پر بیٹ کر دی۔ ابن مسعود نے اسے صاف کر کے فرمایا: اس چڑیا کی موت سے مجھے آل عبداللہ کی موت زیادہ پسند ہے۔

۴۲۵-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبدالرحمٰن مقری، سعید بن ایوب، عبداللہ بن ولید، عبدالرحمٰن بن حجیرۃ عن ابیہ کے سلسلہ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے، آپ فرماتے تھے:

اے لوگو! شب وروز کے مرور کے ساتھ تمہاری عمر کم ہو رہی ہے۔ تمہارے اعمال محفوظ ہو رہے ہیں۔ موت اچانک آنے والی ہے۔ خیر کی کھیتی بونے والے کو خیر اور شر کی کھیتی بونے والے کو ندامت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہر ایک اپنی اگائی ہوئی کھیتی کے مطابق فصل

کاٹے گا۔ سست رو اپنے عمل کے ساتھ آگے نہیں بڑھ سکتا۔ حریص اس شئی کو نہیں پاسکتا جو اس کے مقدر میں نہیں لکھی۔ جس کو خیر ملی اللہ ہی نے اسے عطا کی ہے اور جس کو شر سے نجات ملی اللہ ہی نے اس کی حفاظت فرمائی ہے۔ پرہیزگار لوگ سردار ہیں۔ فقہا امامت کے قائدین ہیں اور ان سے مجالست رکھنا خیر میں زیادتی کا سبب ہے۔

۴۲۶- ابواحمد محمد بن احمد و سلیمان بن احمد، ابوخلیفہ، مسلم بن ابراہیم، قرۃ بن خالد کے سلسلۂ سند سے ضحاک بن حزاحم کا قول مروی ہے:

ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک مہمان اور اس کا مال اس کے پاس عاریت ہے۔ مہمان رخصت ہونے والا ہے اور عاریت اپنے اہل کے پاس پہنچنے والی ہے۔

۴۲۷- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بغوی، علی بن جعد، شریک، عبدالملک بن عمیر، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کے سلسلۂ سند سے ان کے والد عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ابن مسعود سے جامع نافع کلمات کی تعلیم کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور اس کا کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔ قرآن کے مطابق زندگی بسر کرو۔ بعید و بغیض ہونے کے باوجود اس سے حق کو قبول کرو اور حبیب و قریب ہونے کے باوجود اس کی طرف سے آئے ہوئے باطل کو رد کرو۔

۴۲۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن سلم، ہناد بن سری، ابن نمیر، موسیٰ بن عبیدۃ، ابوعمرو کے سلسلۂ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

حق ثقیل اور کڑوا اور باطل خفیف و شیریں ہوتا ہے۔ اور بہت سی خواہشیں طویل رنج و غم مسلط کر دیتی ہیں۔

۴۲۹- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز و بشر بن موسیٰ، ابونعیم، اعمش، یزید بن حیان، عیسیٰ بن عقبہ کے سلسلۂ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

خدا کی قسم زمین پر زبان سے بڑھ کر کوئی شئے نقصان دہ اور لمبی مدت تک قید کئے جانے کے قابل نہیں ہے۔

۴۳۰- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، معن کے سلسلۂ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے: اے لوگو! دلوں کی بھی خواہش اور توجہ ہوتی ہے اور دلوں پر بھی غبار اور پردہ چھا جاتا ہے۔ پس جب ان میں خواہش اور توجہ پیدا ہو تو موقع غنیمت جانو اور جب ان پر پردہ پڑ جائے تو ان کو چھوڑ دو اور ان کو شہوت پرستی سے بچاؤ۔

۴۳۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، جریر، منصور، محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید کے والد کے سلسلۂ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

اے لوگو! قساوت قلبی پیدا کرنے والی چیزوں سے اجتناب کرو۔ اور جو شئی تمہارے دل میں کھٹکنے کا باعث بنے اسے چھوڑ دو۔

۴۳۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویحییٰ رازی، ہناد بن سری، ابواحوص، سعید بن مسروق کے سلسلۂ سند سے منذر سے منقول ہے:

کچھ صحت مند موٹی گردنوں والے دیہاتی ابن مسعودؓ کے پاس آئے۔ لوگوں نے ان پر بڑا رشک کیا۔ اس موقع پر ابن مسعود نے فرمایا کافر جسماً صحت مند اور قلباً مریض ہوتا ہے جبکہ مسلم قلباً صحت مند اور جسماً مریض ہوتا ہے۔ اے لوگو! قلباً مریض ہونے اور جسماً صحت مند ہونے کی حالت میں اللہ کے نزدیک تمہاری وقعت نالی کے کیڑے سے زیادہ نہیں ہے۔

۴۳۳- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، وکیع، اسماعیل بن ابی خالد، حکیم بن جابر، ابوعبیدۃ کے سلسلۂ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

تم اپنے خزانے کو ایسی جگہ رکھو جہاں اس کو کیڑے نہ کھائیں اور وہ چوروں سے بھی محفوظ رہے۔ کیونکہ انسان کا دل اس کے

خزانے کے ساتھ الگ رہتا ہے۔

۴۴۴-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، سفیان، قیس بن مسلم کے سلسلۂ سند سے طارق کا قول مروی ہے:

عتریس بن عرقوب شیبانی نے ابن مسعود کے سامنے کہا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے والا انسان ہلاک ہو گیا۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا: بلکہ اپنے قلب کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے والا انسان ہلاک ہو گیا۔

۴۴۵-ابواحمد محمد بن محمد، سلیمان بن احمد، ابوخلیفہ، ابوولید، شعبہ، ابواسحٰق، ابواسود کے سلسلۂ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

صالحین گزر گئے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے والے لوگ رہ گئے۔

۴۴۶-حبیب بن حسن، عمیر بن حفص، عاصم بن علی، مسعودی کے سلسلۂ سند سے قاسم کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ابن مسعودؓ سے وصیت کی درخواست کی۔ ابن مسعود نے فرمایا گھر کو لازم پکڑو، زبان کی حفاظت کرو اور گزشتہ گناہوں پر ندامت اختیار کرو۔

۴۴۷-ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن یحییٰ بن سلیمان، عاصم بن علی مسعودی، اعمش کے سلسلۂ سند سے ابووائل کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ابن مسعود کے سامنے کہا: زاہدین فی الدنیا اور راغبین فی الاخرۃ کہاں چلے گئے؟...... ابن مسعود نے فرمایا وہ اصحاب جابیہ تھے۔ ان پانچ سو مسلمانوں نے قسم کھائی تھی کہ وہ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے بغیر نہ لوٹیں گے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے سر منڈا دیئے اور دشمن سے جا لڑے اور سب قتل ہو گئے سوائے ان کے ایک حال بتانے والے کے۔

۴۴۸-عبداللہ بن محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش، عمارۃ، عبدالرحمٰن بن یزید کے سلسلۂ سند سے عبداللہ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! تم صحابہ سے صیام و صلوٰۃ کے اعتبار سے بڑھے ہوئے ہو اور وہ پھر بھی تم سے بہتر کیوں ہوئے؟ کیونکہ وہ تم سے ازہد فی الدنیا اور ارغب فی الآخرت تھے۔

۴۴۹-عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحٰق حربی، محمد بن مقاتل، ابن مبارک، سفیان، علاء بن مسیب، ابراہیم کے سلسلۂ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

مؤمنین کے لئے لقاء الٰہی کے علاوہ کسی شے میں راحت نہیں ہے۔

۴۵۰-فتنوں کا دور..... محمد بن حمید، احمد بن الحسن، ابویاسر عمار بن نصر، محمد بن مہان، یزید بن ابی زیاد، ابراہیم النخعی، علقمہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب فتنے تمہیں مغالطہ میں ڈال دیں گے۔ اس وقت تم سنت کو تھام لینا۔ ان فتنوں میں بچہ بڑا ہو جائے گا اور بڑا بوڑھا ہو جائے گا۔ اگر ان سے کوئی بات چھوٹے گی تو ایک دوسرے کو کہے گا: تو نے سنت ترک کر دی۔ (حالانکہ وہ سنت نہیں ہو گی لیکن لوگوں کو سنت اور بدعت کا فرق مٹ جائے گا)۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا: یارسول اللہ! یہ کب ہو گا؟ فرمایا: جب تمہارے قرآء زیادہ ہو جائیں گے۔ علماء کم ہو جائیں گے۔ امراء زیادہ ہو جائیں گے۔ امانت دار تھوڑے رہ جائیں گے۔ دنیا اور آخرت کا عمل خلط ملط ہو جائے گا اور اللہ کے لئے علم نہیں حاصل کیا جائے گا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: اس وقت تم پر ایسا زمانہ آ جائے گا۔[۱]

محمد بن مہان نے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے۔ لیکن حضرت عبداللہ سے یہ روایت موقوف مشہور ہے۔

۴۵۱-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن جعفر ورکانی، شریک، ابوحصین، یحییٰ بن وثاب، مسروق کے سلسلۂ سند سے

۱۔ کنز العمال ۳۱۱۳۸.

ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

جب تم میں سے کوئی روزہ کی حالت میں صبح کرے تو وہ کچھ چلے پھرے۔ اور دائیں ہاتھ کے صدقہ کو بائیں ہاتھ سے بھی پوشیدہ رکھو اور نفلی نماز گھر میں پڑھو۔

۴۳۲۔ سلیمان بن احمد، محمد بن نضر، معاویہ بن عمرو بن زائدۃ، اعمش، سلمۃ بن کہیل، ابو احوص کے سلسلہ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے: اے لوگو گزشتہ لوگوں کی اقتداء کرو، کیوں کہ موجودین پر کوئی اعتماد نہیں ہے۔ کیوں کہ اگر کوئی ایمان لے آیا تو لے آیا اور کفر کر لیا تو کر لیا اسے کوئی فکر نہیں۔ کیونکہ زندہ کا کوئی پتہ نہیں کب کسی فتنہ میں مبتلا ہو جائے۔

۴۳۳۔ حبیب بن حسن، عمرو بن حفص سدوسی، عاصم بن علی مسعودی، سلمۃ بن کہیل، عبدالرحمن بن یزید کے سلسلہ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے، فرمایا:

اے لوگو! امعہ نہ ہو جاؤ۔ لوگوں نے پوچھا امعہ کیا ہے؟ فرمایا: وہ شخص جو کہے کہ میں لوگوں کے ساتھ ہوں اگر وہ ہدایت پر ہیں تو میں بھی ہدایت پر ہوں اگر وہ گمراہ ہیں تو میں بھی گمراہی پر ہوں۔ بلکہ تم کو اپنے آپ کو مجبور کرنا چاہئے کہ خواہ دنیا کچھ بھی ہو جائے وہ کفر اختیار نہیں کرے گا۔ (اے لوگو مستقل مزاجی اختیار کرو)۔

۴۳۴۔ سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابو اسحٰق، ابو عبیدۃ کے سلسلہ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

تین باتوں پر میں قسم اٹھاتا ہوں اگر چوتھی بات پر بھی قسم اٹھاؤں تو میں جھوٹا نہیں ہوں گا۔ عند اللہ وہ شخص جو اسلام میں حصہ رکھتا ہے اور وہ شخص جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں...... دونوں مساوی نہیں ہیں۔ انسان دنیا و آخرت میں سے ایک جگہ (عیش و عشرت کا مالک اور اس کا) والی بنے گا۔ قیامت کے روز انسان اپنے محبوب لوگوں کے ساتھ ہی اٹھے گا۔ اور چوتھی شئی اگر میں اس پر قسم اٹھاؤں تو بری ہو جاؤں گا وہ یہ ہے کہ اگر اللہ نے دنیا میں کسی کی پردہ پوشی فرمائی ہے تو آخرت میں بھی ضرور اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

۴۳۵۔ انگارہ پکڑنا کاش! کرنے سے بہتر ہے...... عبداللہ بن محمد، ابو عبداللہ محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، عباد بن عوام، سفیان بن حسین، ابو الحکم، ابو وائل کے سلسلہ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

قیامت کے روز کوئی ایسا شخص نہ ہوگا جس کی یہ تمنا ہو کہ وہ دنیا میں صرف کفایت کے بقدر ہی کھاتا تو بہت اچھا ہوتا۔ اور کوئی بھی شخص کسی حالت میں صبح و شام کرے کچھ پرواہ نہیں اگر وہ شک و شبہ والی بات سے بری ہو اور انسان کو آگ میں جل جانا اس بات سے کہیں بہتر ہے کہ جس کام کا اللہ نے فیصلہ کر دیا ہو اس کیلئے کہے: کہ کاش ایسا نہ ہوتا۔

۴۳۶۔ سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، یحیی بن اسحٰق، حماد بن سلمۃ، عبداللہ بن کرز کے سلسلہ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

اے لوگو اللہ کے ہاں شب و روز کا کوئی اعتبار نہیں۔ آسمان و زمین کی روشنی اسی کے نور سے قائم ہے۔ اس کے ہاں ایک دن دنیاوی دنوں کے اعتبار سے بارہ گھڑیوں کا ہے۔ اس کے سامنے تمہارے گزشتہ دن کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ وہ تین گھنٹے ان میں نظر کرتا ہے۔ حاملین عرش، عرش کے گرد رہنے والے فرشتے اور مقربین فرشتے اس کی تسبیح بیان کرتے رہتے ہیں۔ پھر رحمن تین گھڑیوں تک رحمت کی نظر کرتا ہے حتیٰ کہ رحمت سے بھر جاتا ہے۔ یہ چھ گھڑیاں ہو گئیں۔ بعد از وہ تین گھنٹے ارحام میں غور کرتا ہے۔ جس کے متعلق ارشاد ہے:

یصورکم فی الارحام کیف یشاء ۔ وہ رحموں میں تمہاری صورت بناتا ہے جیسے چاہتا ہے۔

یھب لمن یشاء اناثا ویھب لمن یشاء الذکور او یزوجھم ذکرانا واناثا ویجعل من یشاء عقیما (الشوریٰ ۵۰)

اور جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے بیٹے
عطا کرتا ہے۔یا بیٹے بیٹی دونوں عطا کرتا ہے۔اور جس کو چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے۔
یہ نو گھڑیاں ہوئیں۔پھر تین گھنٹے ارزاق کے معاملے میں غور کرتا ہے جس کے متعلق فرمان باری ہے:

یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر (الشوریٰ ۱۲)

وہ جس کیلئے چاہتا ہے رزق کھول دیتا ہے۔اور (جس کیلئے چاہتا ہے رزق) تنگ کر دیتا ہے۔

کل یوم ھو فی شان (الرحمٰن ۲۹) وہ ہر گھڑی ایک نئی شان میں ہوتا ہے۔یہ کل بارہ گھنٹے ہو گئے۔اے لوگو! یہ تمہاری شان ہے اور تمہارے پروردگار کی شان ہے۔

۳۳۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، سفیان، ابوقیس اودی، ہذیل بن شرحبیل کے سلسلۂ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

دنیا کا ارادہ کرنے والے کو آخرۃ کے اعتبار سے اور آخرت کا ارادہ کرنے والے کو دنیا کے اعتبار سے نقصان ہوتا ہے۔اے لوگو! دائمی چیز کے بجائے فانی چیز کا نقصان برداشت کرلو۔

۳۳۸- محمد بن اسحٰق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، حبیب بن حسان، مسیب بن رافع، ایاس العجلی کے سلسلۂ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

جس نے دنیا میں بڑائی اختیار کی اللہ قیامت کے دن اس سے بڑائی فرمائیں گے۔جس نے دنیا میں دکھلاوا کیا اللہ قیامت میں اس کے ساتھ دکھلاوا کریں گے۔جس نے تعظیم کی خاطر بڑا بننے کی کوشش کی اللہ اسے گرا دیں گے اور جس نے عاجزی برتتے ہوئے پستی اختیار کی اللہ اس کو بلند فرما دیں گے۔

۳۳۹- محمد بن اسحٰق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، عمرو بن ثابت، عبدالرحمٰن بن عباس کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا:

کتاب اللہ سب سے اصدق کتاب ہے، کلمۂ تقویٰ سب سے زیادہ مضبوط کلمہ، ملت ابراہیمی تمام ملل میں بہترین ملت، تمام سنن میں سنت نبوی ﷺ احسن السنن، تمام طریقوں میں انبیاء کا طریقہ سب سے بہترین طریقہ، تمام باتوں میں بہترین بات ذکر الٰہی اور تمام امور میں نئے پیدا کردہ امور بدترین امور ہیں۔قلیل اور کفایت کرنے والا غافل کرنے والے سے زیادہ بہتر ہے۔قیامت کی ندامت سب سے بدتر ندامت اور ہدایت کے بعد ضلالت سب سے بدتر ضلالت ہے۔بہترین غنی نفس کا غنی، بہترین توشہ تقویٰ، قلب کا اندھا (اندھا) سب سے برا اندھا، شراب نوشی تمام گناہوں کی جڑ، خواتین شیطان کی رسیاں، نوحہ جاہلیت کا عمل، کذب سب سے برا گناہ، مؤمن کو گالی دینا فسق، اس سے قتال کفر اور سود سب سے برا ذریعہ معاش ہے۔

شہداء کی موت بہترین موت ہے۔بلاء و مصیبت کو پہچاننے والا اس پر صبر کرتا ہے۔متکبر انسان ذلیل ہوتا ہے۔ابلیس کا پیروکار اللہ کا نافرمان ہوتا ہے اور اللہ کے نافرمان کو عذاب ہوگا۔

(٢٢) عمار بن یاسرؓ

آپ کا مکمل نام ابوالیقظان عمار بن یاسر ہے۔ آپ پکے مؤمن، اسلام کو دل و جان سے قبول کرنے والے، آزمائش کے وقت ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنے والے، تکالیف پر صبر سے کام لینے والے اور سابقین و اولین میں سے تھے۔ دور نبوی ﷺ میں سرکشوں سے قتال میں سبقت کرنے والے تھے۔ آپ کی آمد پر آپ علیہ السلام مسرت کا اظہار فرما کر آپ کو دعائیں دیتے تھے۔ آپ دنیا کی زحمت سے دور، نفس پر غالب، انصار دین کو بلند کرنے والے، اور امام الصدق کی اتباع کرنے والے تھے۔ اہل بدر میں سے تھے۔ حضرت عمرؓ نے آپ کو کوفہ پر امیر مقرر کر کے اہل کوفہ کو لکھا کہ میں تمہاری طرف آپ علیہ السلام کے ایک رقیب کو امیر بنا کر بھیج رہا ہوں۔ جنت آپ کی مشتاق تھی۔ آپ موت تک حصول جنت کے لئے کوشاں رہے۔ حتی کہ اپنے احباب حضرت محمد ﷺ اور آپ کے صحابہؓ سے جا ملے۔

بعض کا قول ہے دنیا میں مصائب برداشت کر کے آخرت میں جنت حاصل کرنے کا نام تصوف ہے۔

٢٥٠- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حسن بن حماد الوراق و احمد بن مقدام، معاویہ بن ہشام، عمار بن علی، اعمش، ابواسحٰق کے سلسلۂ سند سے ہانی بن ہانی کا قول مروی ہے:

ہمارے سامنے حضرت علیؓ نے عمارؓ کی آمد پر مرحبا بالطیب المطیب فرمایا۔ یعنی خوش آمدید پاکیزہ شخص کو۔ نیز فرمایا میں نے آپ ﷺ سے ان کے بارے میں سنا ہے کہ عمار سر تا قدم ایمان سے بھرپور ہے۔[2]

٢٥١- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن حمید، سلمۃ بن الفضل، ابن اسحٰق، حکیم بن جبیر، سعید بن جبیر کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے عمار سر تا قدم ایمان سے بھرپور ہے۔[3]

٢٥٢- آل یاسر کو دنیا میں جنت کی بشارت...... ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان، قاسم بن الفضل، عمرو بن مرۃ، سالم بن ابی الجعد کے سلسلۂ سند سے عثمانؓ بن عفان کا قول مروی ہے:

ایک بار بطحاء میں رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہوگئی آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں آپ کے ساتھ چل پڑا آپ ﷺ عمار اور ام عمار کے پاس سے گزرے جن کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے آل یاسر! تمہارا ٹھکانہ جنت ہے۔[4]

عبدالملک الجدی نے قاسم بن الفضل سے اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔

٢٥٣- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر، منصور کے سلسلۂ سند سے مجاہد کا قول مروی ہے:

١۔ طبقات ابن سعد ٣/٢٤٦، ٩/١٢، والتاریخ الکبیر للبخاری ٧/ت ١٠٧، والصغیر ١/٧٩، ٨٤، ٨٥، والجرح والتعدیل ٦/ت ٢١٦٥، والاستیعاب ٣/١١٣٥، والجمع بین رجال الصحیحین ١/٣٩٩، وأنساب القرشیین ١٥٧، وسیر النبلاء ١/٤٠٦، والعبر ١/٢٥، ٢٨، ٣٠، والکاشف ٢/ت ٤٠٥٨، وتہذیب التہذیب ٧/٤٠٨، ٤١٠، والاصابۃ ٢/ت ٥٧٠٤، وتہذیب الکمال ٢١/٢١٥، وشذرات الذہب ١/٤٢، ٤٥، ٤٧.

٢۔ المصنف لابن ابی شیبہ ١٢/١١٨، وکنز العمال ٣٣٥٣٠.

٣۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ١١/٢٢، والایمان لابن ابی شیبۃ ٩١، ٩٢، وفتح الباری ٧/٩٢، وکنز العمال ٣٣٥٣٠، ٣٣٥٣١، وأسباب النزول للواحدی ١٩٠.

٤۔ المستدرک ٣/٣٨٣، والمطالب العالیۃ ٤٠٣٢، وکنز العمال ٣٧٣٦٦، ٣٧٣٦٨، والبدایۃ والنہایۃ ٣/٥٩.

سب سے پہلے اسلام لانے والے سات افراد یہ ہیں حضور ﷺ، ابوبکرؓ، خبابؓ، صہیبؓ، بلالؓ، عمارؓ اور ان کی والدہ سمیہ ام عمارؓ۔ حضور اقدس ﷺ کی حفاظت تو آپ کے چچا جناب ابو طالب نے فرمائی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی حفاظت ان کے ہم قوم لوگوں نے کی۔

بقیہ لوگوں کو قریش مکہ نے لوہے کی زرہیں پہنائیں اور ان کو تپتی دھوپ میں ڈالا۔ جو اللہ نے ان کی قسمت میں لکھا تھا اس کے مطابق انہوں نے بہت تکالیف اٹھائیں۔ جب شام کا وقت ہوتا تو ملعون ابوجہل ایک برچھی ساتھ لے کر آتا اور ان مسلمانوں کو گالیاں دیتا اور ان کو ڈانٹ ڈپٹ کرتا (اور برچھی چبھو چبھو کر تکلیف دیتا تھا)۔

۴۵۴- محمد بن علی الحبیشی، حسین بن عبداللہ الرقی، حکیم بن سیف، عبیداللہ بن عمرو، عبدالکریم، ابی عبیدہ محمد بن عمار کی سند سے مروی ہے حضرت عمارؓ کو اپنے معبودوں کی تعریف کرنے پر مجبور کیا۔ جب رسول اللہ ﷺ سے اور ان سے آپ کی ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے پوچھا پیچھے سے کیا معاملہ پیش آیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! بہت برا معاملہ پیش آیا مجھے انہوں نے اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک آپ نہیں آگئے اور میں ان کے معبودان باطلہ کی تعریف کر بیٹھا آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے دل کو کیسا پاتے ہو؟ عرض کیا: میرا دل ایمان پر مطمئن اور مضبوط ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ دوبارہ ستائیں تو تم پھر بھی (مجبوراً) کہہ سکتے ہو۔[۱]

۴۵۵- محمد بن احمد بن علی، محمد بن یوسف بن طباع، ابونعیم، سفیان، ابواسحق، ہانی بن ہانی کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت عمارؓ نے آپ علیہ السلام اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرما کر مرحبا بالطیب المطیب فرمایا۔ یعنی خوش آمدید پاکیزہ شخص کو۔[۲]

زہیر اور شریک وغیرہ نے ابی اسحاق سے اس کو روایت کیا ہے۔

۴۵۶- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبداللہ بن عامر بن زرارۃ، یحیی بن ذکریا، عن ابیہ، ابواسحق، ہانی بن ہانی کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ سے منقول و مروی ہے:

حضرت عمار کبھی اس سے اور کبھی اس سے سورتیں یاد کرتے تھے۔ یہ بات نبی کریم ﷺ کو ذکر کی گئی تو آپ ﷺ نے عمار کو فرمایا: تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ حضرت عمارؓ نے عرض کیا: کیا آپ نے سنا کہ میں نے کبھی غیر قرآن کو قرآن کے ساتھ خلط ملط کر دیا ہو؟ آپ نے فرمایا: نہیں تو آپؓ نے عرض کیا: یہ سارا طیب ہے۔[۳]

۴۵۷- سلیمان بن احمد، عباس بن حمدان، محمد بن سعید بن سوید کوفی، سعید بن سوید کوفی، عبدالرحمن بن قاسم، ابوامامہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عمارؓ بن یاسر کا قول مروی ہے، فرمایا:

تین باتیں جس نے حاصل کر لیں گویا اس نے اپنے ایمان کی تکمیل کر لی۔ آپ کے کسی ساتھی نے عرض کیا: اے ابوالیقظان! وہ کون سی تین باتیں ہیں جن کے متعلق آپ کا خیال ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی ہیں۔ آپؓ نے فرمایا: جس نے کم میں سے خرچ کیا اپنے نفس سے انصاف کیا اور عالم کو سلام کیا۔ (اس نے اپنے ایمان کی تکمیل کر لی۔)[۴]

۴۵۸- محمد بن احمد بن حسن، ابوشعیب حرانی، ابوجعفر نفیلی، محمد بن سلمۃ، محمد بن اسحق، محمد بن یزید بن خیثم، محمد بن کعب قرظی، ابویزید بن خیثم کے سلسلۂ سند سے عمارؓ بن یاسر کا قول مروی ہے:

میں اور علیؓ غزوۂ عشیرہ میں جاتے ہوئے شب کو ایک کھجور کے درخت کے نیچے مٹی پر سو گئے۔ آپ ﷺ نے خود آ کر علیؓ کو اپنے

۱۔ المستدرک ۳۵۷/۲۔ ونصب الرایۃ ۱۵۸/۴۔

۲۔ سنن الترمذی ۳۷۹۸، وسنن ابن ماجۃ ۱۴۶، والمستدرک ۳۸۸/۳۔ والمسند لأحمد بن حنبل ۱۲۶/۱، ۱۳۰۔ ومشکاۃ المصابیح ۶۲۲۶۔ ۳۔ کنز العمال ۳۱۱۴۔ ۴۔ مجمع الزوائد ۵۷/۱۔

قدم مبارک سے بیدار فرمایا، اس وقت ہمارے جسم خاک آلود تھے۔

۳۵۹-سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ثوری، اعمش، عمرو بن مرۃ کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن سلمۃ کا قول مروی ہے:

حضرت علیؓ نے حمام سے نکلنے والے دو شخصوں سے سوال کیا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم مہاجرین میں سے ہیں۔ علیؓ نے فرمایا: تم کاذب ہو کیونکہ مہاجر تو عمار بن یاسر ہیں۔

۳۶۰-حضور ﷺ کا معجزہ......جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین وادعی، یحییٰ بن الحمانی، خالد بن عبداللہ، عطاء بن سائب کے سلسلۂ سند سے ابو البختری اور میسرۃ کا قول مروی ہے:

حضرت عمارؓ کو جنگ صفین کے روز دودھ پیش کیا گیا۔ آپؓ نے نوش کر کے فرمایا: آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق اس کے بعد میرے بطن میں کوئی چیز نہیں جائیگی۔ اس کے بعد عمارؓ قتال میں مشغول ہو گئے اور بالآخر قتال کرتے کرتے دنیا سے چلے گئے۔[1]

۳۶۱-سلیمان بن احمد، حسن بن علی عمیری، محمد بن سلیمان بن ابی رجاء، ابو معشر، جعفر بن عمرو الضمری کے سلسلۂ سند سے ابو سنان دؤلیؓ کا قول مروی ہے:

میں نے دیکھا کہ صفین کے روز عمارؓ نے دودھ طلب فرمایا۔ چنانچہ دودھ لایا گیا تو فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا۔ آج میں بھی اپنے دوستوں سے ملاقات کا متمنی ہوں۔ آپ ﷺ کے بقول یہ میری آخری غذا ہے۔ پھر فرمایا خدا کی قسم اگر دشمن ہمیں عبرت ناک شکست بھی دیدے اور ہمیں مقام ہجر کی چوٹیوں تک دھکیل دے تو پھر بھی میں ان کا حق پر ہونا تسلیم نہیں کروں گا۔[2]

۳۶۲-ابو احمد محمد بن اسحٰق عسکری، احمد بن سہل بن ایوب، سہیل بن عثمان، عبداللہ بن نمیر، موسیٰ بن محمد انصاری، ابو ملیح انصاری کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ سے منقول ہے:

میں نے آپ ﷺ کے سامنے حضرت عمارؓ کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ یہ تمہارے ساتھ ایک عظیم معرکہ میں شریک ہونگے، جس کا بہت اجر اور بہت تذکرہ ہوگا اور اس کی تعریف اچھی ہی ہے۔[3]

۳۶۳-محمد بن مظفر، احمد بن سعید بن عروۃ، احمد بن عثمان بن حکیم، منصور، سفیان، سدی، عبداللہ البہی کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کا قول مروی ہے۔ (جنگ صفین میں) حضرت عمار کے سوا میں کسی کو نہیں جانتا کہ وہ اللہ اور یوم آخرت کیلئے لڑنے نکلا ہو۔

۳۶۴-محمد بن اسحٰق بن ابراہیم، احمد بن سہل بن ایوب، علی بن بحر، سلمۃ بن ابرش، عمران طائی، کے سلسلۂ سند سے انسؓ بن مالک کا قول مروی ہے: فرمان رسول ہے:

جنت چار افراد عمار، علی، سلمان اور مقداد کی مشتاق ہے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔[4]

۳۶۵-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، سفیان، اعمش، ابراہیم تیمی کے سلسلۂ سند سے حارث بن سوید کا قول مروی ہے: ایک شخص نے حضرت عمرؓ کے سامنے حضرت عمارؓ کی برائی کی۔ حضرت عمارؓ کو جب معلوم ہوا تو فرمایا اے اللہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اسے دونوں گھاٹیوں کے بیچ میں روند ڈال اور اس کیلئے دنیا کشادہ فرما۔

۳۶۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، اسود بن شیبان کے سلسلۂ سند سے خالد بن نمیر کا

۱۔ تاریخ بغداد ۱/ ۱۵۲۔ ۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۳۳۰۔ ومجمع الزوائد ۹/ ۲۹۸۔

۳۔ الجامع الکبیر للسیوطی ۲۲۹۶۔ وکنز العمال ۳۳۵۳۹۔

۴۔ المعجم الکبیر للسیوطی ۶/ ۲۶۳۔ ومجمع الزوائد ۹/ ۱۱۷، ۳۰۷۔

قول مروی ہے:

حضرت عمارؓ بہت زیادہ خاموش طبع اور انتہائی افسردہ رہتے تھے۔ وہ اکثر فتنوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتے تھے۔

۳۶۷-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، جریر، ابوسنان، عبداللہ بن ابی ہذیل کا قول مروی ہے:

حضرت ابن مسعود نے گھر تعمیر کروایا تو حضرت عمارؓ کو اس کی زیارت کے لئے مدعو کیا۔ حضرت عمارؓ نے گھر دیکھ کر فرمایا مضبوط عمارت تعمیر کی ہے آپ کی امیدیں لمبی لیکن موت قریب ہے۔

۳۶۸-حضرت عمارؓ کا رضائے الٰہی کی جستجو کرنا......احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، داؤد بن عمرو، ازرق بن علی، حسان بن ابراہیم، محمد بن سلمۃ بن کہیل، سلمۃ، ذر، سعید بن عبدالرحمٰن ابزی کا قول مروی ہے:

حضرت عمار نے ایک روز دریائے فرات کے کنارہ چلتے ہوئے فرمایا

اے باری تعالیٰ اگر مجھے علم ہو کہ آپ کو مجھ سے زیادہ راضی کرنے والی شی، یہ ہے کہ میں گر کر اپنے آپ کو ہلاک کر دوں تو میں اس کیلئے بصد خوشی تیار ہوں اور اگر مجھے علم ہو کہ مجھ سے آپ کو راضی کرنے والی بات یہ ہے کہ میں اس فرات میں چھلانگ لگا کر غرق ہو جاؤں تو میں کر گزروں گا۔

(۲۳) خباب بن الارتؓ[1]

آپ کا مکمل نام ابو عبداللہ خباب بن الارت مولیٰ بنی زہرہ ہے۔ آپ خوشی سے اسلام قبول کرنے والے، طیب قلب سے ہجرت کرنے والے، پوری زندگی جہاد میں بسر کرنے والے، اسلام کے خاطر مصائب پیش آنے پر صبر و شکر سے کام لینے والے اور فقراء مہاجرین و سابقین میں سے تھے۔ آپ علیہ السلام کے ساتھ مجالست اختیار کرنے اور ذکر الٰہی سے انس حاصل کرنے والے تھے۔ بعض مواقع پر آپ اور آپ کے ساتھیوں کے بارے میں قرآنی آیات نازل ہوئیں۔

۳۶۹-ابو حامد احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق الثقفی، عبداللہ بن عمر، محمد بن فضیل، عن ابیہ کے سلسلۂ سند سے کردوس الغلطانی کا قول مروی ہے:

خباب بن الارت چھٹے نمبر پر اسلام لائے تھے۔

۳۷۰-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، حسن بن علی حلوانی، یحییٰ بن آدم، وکیع، عن ابیہ، ابی اسحٰق کے سلسلۂ سند سے معدی کرب کا قول مروی ہے: معدی کربؒ کہتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم عبداللہؓ بن مسعود کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے سورۂ شعراء پڑھنا چاہی۔ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا: یہ میرے پاس نہیں ہے اس کو تم ابو عبداللہ خباب بن الارت سے حاصل کرو۔

۳۷۱-مسعد بن محمد المیرفی، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو اشعثی، سفیان بن عیینہ، مسعر، قیس بن مسلم کے سلسلۂ سند سے طارق

---

[1] طبقات ابن سعد ۳/۱۶۴، ۶/۱۴، والتاریخ الکبیر ۳/ت ۷۳۰، والجرح ۳/ت ۱۸۱۷، والاستیعاب ۲/۴۳۷، والمجمع ۱/۱۲۴، واسد الغابۃ ۲/۹۸، وسیر النبلاء ۲/۳۲۳، والکاشف ۱/۲۷۷، والاصابۃ ۱/۴۱۶، وتہذیب الکمال ۸/۲۱۹.

بن شہاب کا قول مروی ہے:

خباب مہاجرین اولین میں سے تھے۔ اللہ کے راستے میں انہوں نے بڑی تکالیف برداشت کیں۔

۲۷۲- احمد بن محمد بن جبلہ، ابو عباس سراج، اسحق بن ابراہیم الحنظلی، جریر، بیان بن بشر کے سلسلۂ سند سے شعبی کا قول مروی ہے:

حضرت عمرؓ نے حضرت خبابؓ سے کفار کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف کے بابت سوال کیا؟ خبابؓ نے حضرت عمرؓ کو اپنی پشت دکھائی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا ایسی پشت تو میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ خباب نے فرمایا: میری اس پشت کو آگ میں داغا جاتا تھا اور آگ کو میری پشت کی چربی بجھاتی تھی۔

۲۷۳- عبیداللہ بن جعفر بن اسحق موصلی، محمد بن احمد بن مثنیٰ، جعفر بن عون، اسماعیل بن ابی خالد، قیس کے سلسلۂ سند سے خباب کا قول مروی ہے:

ایک روز آپ ﷺ خانہ کعبہ کے سایہ میں لیٹے ہوئے تھے کہ ہم نے آپ سے دعاء کی درخواست کی؟ آپ ﷺ سرخ چہرہ لئے ہوئے بیٹھ گئے اور فرمایا: تم سے پہلے جو مسلمان تھے ان میں کسی کو بھی پکڑا جاتا اور دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا لیکن پھر بھی اس کو اس کے دین سے کوئی شیٔ نہیں روک سکتی تھی۔ یا کسی کا لوہے کی کنگھی کے ساتھ گوشت ادھیڑا جاتا اور اس کو اس کے دین سے کوئی شیٔ نہیں روک سکتی تھی۔ جبکہ اللہ پاک اس دین کے ماننے والوں کیلئے ایسا امن قائم فرمادے گا کہ تم میں سے کوئی بھی سوار صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا اور اس کو خدا کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا اور بھیڑیا بکریوں پر نگہبانی کرے گا۔ لیکن بات یہ ہے کہ تم ایک جلد باز قوم ہو۔[۱]

۲۷۴- سلیمان بن احمد، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، خالد بن یوسف سمتی، ابو عوانۃ، مغیرۃ، شعبی کے سلسلۂ سند سے خباب کا قول مروی ہے:

کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ مشرکین عذاب والے دن اس سے جو سوال کرتے وہ مان لیتا تھا سوائے خبابؓ کے۔ آپؓ فرماتے ہیں مشرکین مکہ مجھے گرم پتھر پر لٹا کر بھی مجھ سے کسی بات کی امید نہیں رکھتے تھے۔

۲۷۵- **حضرت خبابؓ کی تکالیف** ...... عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، ابو اسحق کے سلسلۂ سند سے حارث بن مضرب کا قول مروی ہے:

ایک روز ہم خباب کے پاس گئے تو وہ (جگہ جگہ سے) داغے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: ابتداء اسلام میں سب سے زیادہ تکالیف مجھے دی گئیں۔ آپ ﷺ کے زمانہ میں میرے پاس ایک درہم بھی نہیں ہوتا تھا اور آج میرے پاس اس گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں۔ اگر آپ ﷺ کی طرف سے موت کی تمنا کرنا ممنوع نہ ہوتا تو میں ضرور موت کی تمنا کرتا۔

۲۷۶- ابوبکر بن مالک، موسیٰ بن اسحق انصاری، عبدالحمید بن صالح، ابو شہاب، اعمش، ابو اسحق کے سلسلۂ سند سے حارث بن مضرب کا قول مروی ہے:

ہم حضرت خبابؓ کے پاس گئے ہم نے خباب کو دیکھا کہ ان کے پیٹ کو سات جگہوں سے داغا گیا ہے۔ خباب نے فرمایا اگر موت کی تمنا کرنا شرعاً ممنوع نہ ہوتا تو میں مشرکین مکہ کی تکالیف کی وجہ سے موت کی تمنا کرتا ہے۔ کسی نے کہا آپ نبی کریم ﷺ کی صحبت اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضری کی شروعات بتائیں۔ آپؓ نے اس کے بجائے فرمایا: مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ آپ ﷺ کے پاس جانے تک میرا اجر میرے پاس باقی نہ رہ جائے...... یہ چالیس ہزار درہم گھر میں رکھے ہوئے ہیں۔

۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۵/۹، ۲۰۲/۱۰۔ و دلائل النبوۃ للبیہقی ۱۷/۶، ۳۔ و اتحاف السادۃ المتقین ۱۳۳/۹۔

۲۔ صحیح البخاری ۱۰۳/۹، و سنن ابی داؤد باب ۱۳ من الجنائز، و سنن رواہ النسائی ۳/۴، و سنن ابن ماجہ ۴۲۶۵، والمستدرک ۳۴۳/۳، و کشف الخفا ۵۲۵/۲۔

۲۷۷-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، اسد بن موسیٰ، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع بن آدم، اسرائیل، ابو اسحٰق کے سلسلہ سند سے حارث بن مضرب کا قول مروی ہے:

ہم حضرت خبابؓ کے پاس گئے ہم نے خباب کو دیکھا کہ ان کو سات جگہوں سے داغا گیا ہے۔ خباب نے فرمایا اگر موت کی تمنا کرنے سے نبی کریم ﷺ نے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں موت کی تمنا کرتا۔[۱]

یحیٰی بن آدم یہ اضافہ کرتے ہیں کہ حضرت خبابؓ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں اپنے کو دیکھا تھا کہ ایک درہم بھی میرے پاس نہ ہوتا تھا اور اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم رکھے ہوئے ہیں۔ پھر آپ کا کفن لایا گیا تو آپؓ رو پڑے اور فرمانے لگے حضرت حمزہؓ کے کفن کیلئے سوائے ایک چادر کے کچھ نہ تھا جب اس کے ساتھ سر ڈھانکا جاتا تو پاؤں کھل جاتے تھے اور جب پاؤں پر اس کو ڈالا جاتا تو سر کھل جاتا تھا...... حتیٰ کہ وہ چادر ان کے سر کی طرف کر دی گئی اور ان کے قدموں پر اذخر کے پتے ڈال دیئے گئے۔

۲۷۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، سعید بن یحیٰی بن سعید، ابن ادریس، عن ابیہ ادریس، منہال بن عمرو کی سند سے مروی ہے ابی وائل شقیق بن سلمہ فرماتے ہیں ہم خبابؓ کے مرض الوفات میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا اس تابوت میں اسی ہزار درہم ہیں، خدا کی قسم نہ تو میں نے ان کو دھاگہ سے باندھا اور نہ ہی کسی سائل کو ان سے محروم کیا۔ اسکے بعد رونے لگے۔ ہم نے عرض کیا: آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا: اس لئے روتا ہوں کہ میرے ساتھی چلے گئے اور دنیا ان پر کوئی قدغن نہ لگا سکی اور ہم ان کے بعد رہ گئے ہیں اور ان دراہم کیلئے ہم مٹی کے سوا کوئی جگہ نہیں پاتے ہیں۔

ابو اسامہ ادریس سے نقل کرتے ہیں کہ آپؓ نے یہ بھی فرمایا: میری خواہش ہے کہ یہ دراہم مینگنیاں وغیرہ ہوتے۔

۲۷۹-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، ابو حاتم عبدالصمد بن محمد خطیب استر آبادی، ابو نعیم عبدالملک بن محمد بن عدی، اسحٰق بن ابراہیم طلحی وعفان بن سیار، مسعر بن کدام، قیس بن مسلم کے سلسلہ سند سے طارق بن شہاب کا قول مروی ہے:

کچھ اصحاب رسول ﷺ نے حضرت خباب کی عیادت کی اور کہنے لگے: اے ابو عبداللہ! آپ کو خوش خبری ہو کہ کل آپ اپنے دوستوں اور بھائیوں سے ملنے والے ہیں۔ حضرت خباب یہ سن کر رونے لگے اور فرمایا: مجھے اور کوئی غم نہیں، غم ہے تو اس بات کا کہ تم نے ایسی قوم کا ذکر کیا ہے اور مجھے ان کا بھائی کہا ہے کہ وہ تو اپنا پورا پورا اجر لے گئے اور مجھے خوف ہے کہ میرے گزشتہ اعمال کا ثواب بس وہی ہو جو مجھے اس دنیا میں مل گیا۔ روایت میں عفان کے الفاظ ہیں۔

۲۸۰-عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحٰق حربی، ابو نعیم، یحیٰی بن مسیب، قیس بن ابی حازم کا قول مروی ہے:

میں حضرت خبابؓ کے پاس حاضر ہوا ان کا جسم سات جگہوں سے آگ سے داغا ہوا تھا۔ آپؓ نے فرمایا: اے قیس! اگر میں نے رسول اکرم ﷺ سے نہ سنا ہوتا کہ آپ نے موت کی دعا مانگنے سے منع فرمایا ہے تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

۲۸۱-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، اسماعیل بن ابی خالد کے سلسلہ سند سے قیس کا قول مروی ہے:

ہم حضرت خبابؓ کی عیادت کو گئے۔ آپؓ کو پیٹ میں سات جگہوں پر داغا گیا تھا۔ اگر ہم نے رسول اکرم ﷺ سے نہ سنا ہوتا کہ آپ نے موت کی دعا مانگنے سے منع فرمایا ہے تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔ پھر فرمایا: ہم سے پہلے لوگ گزر گئے اور انہوں نے دنیا سے کچھ نہ لیا۔ ہم ان کے بعد باقی بچ گئے ہیں اور ہم کو اس قدر دنیا ملی ہے کہ ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کو کہاں خرچ کرے

۱- صحیح البخاری ۹/ ۱۰۴، وسنن ابی داؤد باب ۱۳ من الجنائز، وسنن رواہ النسائی ۴/ ۳، وسنن ابن ماجہ ۴۲۶۵، والمستدرک ۳/ ۳۸۳. وکشف الخفا ۲/ ۵۲۵.

سوائے اس کے کہ اس کو مٹی کی نذر کردے (تعمیر وغیرہ میں)۔ لیکن مسلمان کو ہر جگہ خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے سوائے مٹی میں لگانے کے۔
۲۸۲-ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، احمد بن مفضل، اسباط بن نصر، سدی، ابوسعید ازدی، ابوالکنود کے سلسلہ سند سے خباب کا قول مروی ہے:

ایک بار اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن الفزاری آپ ﷺ کے پاس آئے۔ اس وقت عمار، صہیب، بلال اور خباب آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ دونوں کہنے لگے ہمارے آنے کے وقت فرماؤ کو آپ اپنے پاس سے اٹھا دیا کریں۔ آپ ﷺ نے ہاں بھر دی۔

پھر انہوں نے کہا آپ ﷺ ہمارے لئے اپنے ذمہ ایک معاہدہ کسی چیز پر لکھوا دیں چنانچہ آپ ﷺ نے صحیفہ اور حضرت علیؓ کو لکھنے کے لئے طلب فرمایا۔ بلال وغیرہ اس وقت ایک گوشہ میں بیٹھے تھے۔ اچانک حضرت جبرئیل امین یہ آیات لے کر نازل ہوئے:

ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ ماعلیک من حسابھم من شیء وما من حسابک علیھم من شیء فتطردھم فتکون من الظالمین وکذلک فتنا بعضھم ببعض لیقولوا اھؤلاء من اللہ علیھم من بیننا الیس اللہ باعلم بالشاکرین واذا جاءک الذین یؤمنون بآیاتنا (الانعام ۵۲ تا ۵۴)

اور جو لوگ صبح وشام اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں (اور) اس کی ذات کے طالب ہیں ان کو (اپنے پاس سے) مت نکالو ان کے حساب (اعمال) کی جواب دہی تم پر کچھ نہیں اور تمہارے حساب کی جواب دہی ان پر کچھ نہیں (بس ایسا نہ کرنا)۔ اگر ان کو نکالو گے تو ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ اسی طرح ہم نے بعض لوگوں کی بعض سے آزمائش کی ہے کہ (جو دولتمند ہیں وہ غریبوں کی نسبت) کہتے ہیں کیا یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے ہم میں سے فضل کیا ہے! (خدا نے فرمایا) بھلا خدا کیا شکر کرنے والوں سے واقف نہیں ہے"

عمار وغیرہ کہتے ہیں کہ مذکورہ آیات کے نزول کے بعد آپ ﷺ نے وہ صحیفہ پھینک کر ہمیں بلا لیا۔ جب ہم آپ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا تم پر سلامتی ہو۔ پھر ہم آپ ﷺ کے اس قدر قریب ہو کر بیٹھ گئے کہ ہمارے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ مل گئے۔ یوں رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ بیٹھنے لگے۔ جب آپ اٹھنے کا ارادہ کرتے تو ہم کو چھوڑ کر کھڑے ہو جاتے۔ اس کے بعد پھر اللہ نے درج ذیل قرآنی آیات نازل فرمائیں:

واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ ولا تعد عیناک عنھم (الکہف ۲۸)

(ترجمہ) اور جو لوگ صبح وشام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں ان کے ساتھ اپنے آپ کو پابند کرو اور تمہاری نگاہیں ان سے (گزر کر اور طرف) نہ دوڑیں۔

اس کے بعد آپ ﷺ کا یہ حال ہو گیا کہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے جب ہم آپ کے اٹھنے کا وقت جان لیتے تو ہم خود ہی اٹھ جاتے اور پھر آپ ﷺ اٹھ کر تشریف لے جاتے تھے ورنہ ہمارے اٹھنے سے پہلے کبھی نہ اٹھا کرتے تھے۔

۲۸۳-حضرت علیؓ کی حضرت خبابؓ کو خراج تحسین ...... سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن عبدالملک واسطی، معلی بن عبدالرحمن، منصور بن ابی الاسود، اعمش کے سلسلہ سند سے زید بن وہب کا قول مروی ہے:

زید فرماتے ہیں صفین سے واپسی پر ہم حضرت علی کے ساتھ تھے، باب کوفہ کے نزدیک پہنچ کر ہمیں سات قبریں نظر آئیں،

حضرت علیؓ نے ان کے بارے میں معلومات لیں۔ لوگوں نے کہا: اے علی! آپ کے صفین کی طرف تشریف لے جانے کے بعد حضرت خباب کی وفات ہوگئی۔ انہوں نے اسی جگہ کوفہ کی پشت پر دفن کی وصیت کی تھی۔ اس وقت حضرت علیؓ نے فرمایا:
رغبت سے اسلام لانے والے، خوشی سے ہجرت کرنے والے اور مجاہد بن کر زندگی گزارنے والے خباب پر اللہ رحم فرمائے۔ اسلام کے خاطر انہوں نے سخت تکالیف برداشت کیں۔ عمل صالح کرنے والے انسان کے اجر کو اللہ ضائع نہیں کرتا۔ اس کے بعد فرمایا آخرت کو یاد کرنے والے، حساب کے لئے عمل کرنے والے، قلیل پر گزارہ کرنے والے اور اللہ سے راضی ہونے والے کے لئے خوشخبری ہے۔

(۴۴) بلال بن رباحؓ

آپ سید، عابد، گوشہ نشین، حضرت صدیق اکبر کے آزاد کردہ غلام، صاحب فضل، دین کے بارے میں تکالیف برداشت کرنے والے، آپ ﷺ کے خازن اور متوکل انسان تھے۔

بعض کا قول ہے علائق کو ختم کر کے وثائق کے حصول کا نام تصوف ہے۔

۴۸۵-ابوبکر الطلحی، حسین بن جعفر، احمد بن یونس، عبد العزیز الماجشون، ابن المنکدر کی سند سے مروی ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں حضرت عمر بن الخطاب فرمایا کرتے تھے: ابوبکرؓ ہمارے سردار ہیں جنہوں نے ہمارے دوسرے سردار حضرت بلالؓ کو آزاد کیا۔[1]

۴۸۶-حبیب الحسن، سہل بن ابی سہل، محمد بن عبداللہ، یزید بن ہارون، حسام بن مصک، قتادہ، قاسم بن ربیعہ، زید بن ارقم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلالؓ بہترین انسان ہیں اور مؤذنوں کے سردار ہیں۔[2]

۴۸۶-**حضرت بلال حبشیؓ کا اسلام کی خاطر تکالیف اٹھانا**..... حبیب بن الحسن، محمد بن یحیی، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق، ہشام بن عروہ بن الزبیر عن ابیہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت ورقہ بن نوفل حضرت بلال کے پاس سے گزرے۔ حضرت بلالؓ کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ جبکہ حضرت بلالؓ کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے: "احد احد" اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے۔ ورقہ نے حضرت بلال کو کہا اے بلال "احد احد" کرتے رہو۔ پھر حضرت ورقہ امیہ بن خلف کی طرف متوجہ ہوئے۔ جو حضرت بلال کو یہ تکالیف دے رہا تھا۔ اس کو فرمایا: اگر تو نے اس کو ان تکلیفوں کی بھینٹ چڑھا کر مار دیا تو میں قسم اٹھاتا ہوں کہ اس کو حنان بناؤں گا۔

ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت بلالؓ کے پاس سے گزرے اور وہ مشرک آپؓ کے ساتھ یہ ظالمانہ سلوک کر رہا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے امیہ کو کہا: کیا تو اس مسکین کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتا؟ کب تک تو یہ سلسلہ جاری رکھے گا؟ امیہ نے کہا تم نے ہی اس کو خراب کیا ہے کہ (اپنے پہلے دین سے پھیر دیا)۔ لہذا اب تم ہی اس کو اس تکلیف سے آزاد کراؤ۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: میں اس کو آزاد کراؤں گا۔ میرے پاس ایک حبشی غلام ہے جو اس سے زیادہ طاقتور اور مضبوط ہے اور وہ تمہارے مشرکانہ دین پر ہے وہ میں تم کو دیتا ہوں ---- تم مجھے بلال دیدو۔ امیہ نے اس کو قبول کر لیا۔ لہذا حضرت صدیقؓ نے بلالؓ کے ساتھ اس کا تبادلہ

۱۔ طبقات ابن سعد ۲۳۲/۳، ۳۸۵/۷، والتاریخ الکبیر ۱۰۶/۱/۲. والجرح ۳۹۵/۱/۱، والاستیعاب ۱۷۸/۱، ۱۸۲، واسد الغابة ۲۰۶/۱، ۲۰۹، والکاشف ۱۶۵/۱. وسیر النبلاء ۳۴۷/۱، ۳۶۰، والاصابة ۱۶۵/۱، وتهذیب الکمال ۲۸۸/۴.

۲۔ المستدرک ۲۸۵/۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۱۳/۵ والکامل لابن عدی ۸۴۰/۲. ومجمع الزوائد ۳۲۶/۱، ۳۰۰/۹، وتاریخ ابن عساکر ۳۱۳/۳، ۲۹/۱۰ (التهذیب).

کیا اور پھر فوراً آزاد کر دیا۔ اس کے بعد حضرت صدیقؓ نے مکہ سے ہجرت سے قبل ایسے ہی چھ اور مسلمانوں کو آزاد کرایا۔ حضرت بلالؓ ان میں سب سے اول تھے۔

محمد بن اسحاق فرماتے ہیں ابوبکرؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت بلالؓ کا تعلق قبیلہ بنی جمح سے تھا آپؓ نے انہی کے ہاں پرورش پائی تھی۔ آپ کا نام بلال بن رباح تھا۔ رباح آپ کی والدہ کا نام تھا آپ اسلام کے سچے بندے تھے۔ قلب کے پاکیزہ شخص تھے امیہ بن خلف آپؓ کو تپتی دھوپ میں مکہ کی سنگلاخ وادی بطحاء میں لے جاتا اور پشت کے بل چت لٹا دیتا تھا پھر آپ کے سینے پر پتھر کی بڑی چٹان رکھ دیتا تھا۔ پھر کہتا کہ تم اسی حال میں رہو گے...... حتی کہ مر جاؤ یا محمد کو جھٹلاؤ اور لات وعزیٰ کی پرستش کرو۔ لیکن آپؓ مجسم صبر واستقلال کے پہاڑ تھے کہ مصیبتیں سہتے ہوئے بھی "احد احد" کہتے رہے۔

حضرت عمارؓ نے مذکورہ باتوں پر مشتمل حضرت بلالؓ کے بارے میں اشعار کہے۔

اللہ تعالیٰ بلال اور ان کے آزاد کنندہ ابوبکر کو بہترین جزا عطاء فرمائے اور ان کے مخالفین ابوجہل اور فاکہ کو رسوا کرے۔ انہوں نے بلال کی زندگی کو ان کے لئے اذیت ناک بنا دیا تھا۔ اور ان کے قلب خوف خدا سے کلیۃً خالی تھے جب کہ کوئی ذی عقل اس سے غافل نہیں ہوتا۔ ذی عقل رب الانام کی توحید کا قائل ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ میرا اکیلا رب ہے۔ اس ذی عقل نے نے فرمایا میں قتل کے خوف سے شرک اختیار نہیں کر سکتا۔ اے ابراہیم، یونس، موسیٰ اور عیسیٰ کے رب! میرے دشمنوں کا صفایا فرمادے۔ جو آل غالب میں سے ہیں وہ ظلم وسرکشی کے سایہ میں چلتے ہیں اور عدل سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔

۴۸۷۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عن ابیہ عثمان بن ابی شیبہ، عن یحیٰی ابی بکر، ابن ابی بکیر بن زائدۃ، عاصم، عن زرؓ کے سلسلۂ سند سے عبداللہ کا قول مروی ہے:

سب سے قبل سات افراد نے اسلام ظاہر کیا۔ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمار، ام عمار سمیہ، صہیب، بلال اور مقداد رضی اللہ عنہم۔ ان میں سے ایک بلال حبشی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے دشمنوں کو آپ ﷺ کے چچا نے باز رکھا۔ حضرت ابوبکرؓ کی حفاظت ان کی قوم نے فرمائی۔ جبکہ بقیہ سب حضرات کو مشرکین نے اپنی ظلم کی چکی میں لے لیا۔ ان کو لوہے کے لباس پہناتے اور دن کی تیز دھوپ میں پچھاڑ دیتے۔ ان میں سے سب مشرکین کی بات کسی صورت ظاہراً تسلیم کر لیتے تھے۔ لیکن حضرت بلالؓ نے اپنی جان اللہ کی راہ میں بالکل بے قیمت کر دی تھی۔ لہٰذا مشرکین ان کو رسی سے باندھ کر بچوں کے حوالہ کر دیتے اور بچے ان کو مکہ کے گلی کوچوں میں گھسیٹتے پھرتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود بھی ان کی زبان پر احد احد جاری رہتا تھا۔

۴۸۸۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوحذیفہ، عمارہ بن زاذان، ثابت کے سلسلۂ سند سے انسؓ کا قول مروی ہے: فرمان رسول ہے: بلال حبشہ ہجرت کرنے والوں میں پہلے پھل فرد ہیں۔[۱]

۴۸۹۔ سلیمان بن احمد، احمد بن خلید، ابو توبہ، معاویہ بن سلام، زید بن اسلم کے سلسلۂ سند سے عبداللہ ہوزنی کا قول مروی ہے:

میں نے بلالؓ سے آپ ﷺ کے نفقہ کی صورت کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا آپ ﷺ کے پاس کوئی چیز نہیں تھی۔ آپ کے مبعوث ہونے سے وفات تک آپ کے مالی حالات کا حساب کتاب میرے ذمہ تھا۔ تو مسلم مفلس کی آمد پر میں ہی آپ ﷺ کے حکم سے قرض لیکر اس کے طعام ولباس کا بندوبست کرتا تھا۔

۴۹۰۔ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامۃ، عاصم بن علی، قیس بن ربیع، ابی حصین، یحیٰی بن وثاب، مسروق کے سلسلۂ سند سے عبداللہ کا

۱۔ تفسیر الطبری ۲۲/۲۲، ومجمع الزوائد ۹/۳۰۵، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۲/۱۵۲، وطبقات ابن سعد ۳/۱/۱۶۵، ۷/۱۱۲، والدر المنثور ۲/۱۵۳.

قول مروی ہے:

آپ ﷺ حضرت بلال کے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ نے ان کے پاس کھجور کا ڈھیر دیکھ کر فرمایا یہ کس کے لئے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ ﷺ اور آپ کے مہمانوں کے لئے میں نے ان کو جمع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے بلال تم جہنم کے دھوئیں سے نہیں ڈرتے...... جمع کے بجائے خرچ کرتے رہو اور عرش والے سے کمی کا خوف مت کرو۔[1]

۴۹۱- سلیمان بن احمد، محمد بن علی صائغ، حسن بن علی حلوانی، عمران بن ابان، طلحہ، یزید بن سنان، ابی المبارک، ابوسعید خدری کے سلسلۂ سند سے بلال کا قول مروی ہے: آپ ﷺ نے فرمایا:

اے بلال! غنی کے بجائے فقر کی حالت میں دنیا سے جاؤ۔ بلال نے عرض کیا یارسول اللہ یہ کیسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے مال کو پوشیدہ مت رکھو، اور اس سے سائل کو مت محروم کرو۔ بلال نے پھر عرض کیا یارسول اللہ یہ کیسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یا تو اس کو اختیار کرو ورنہ جہنم کی آگ ہے۔[2]

۴۹۲- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عفان، حماد، سلمۃ، ثابت کے سلسلۂ سند سے انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ کی ذات میں اس قدر خوف زدہ کیا گیا کہ کسی کو نہیں کیا گیا ہوگا اور مجھے اس قدر اللہ کے بارے میں اذیتیں دی گئیں کہ کسی کو نہیں دی گئیں۔ اور ایک ایک ماہ تک میرے اور بلال کے لئے کھانے کے واسطے کچھ نہیں ہوتا تھا سوائے اتنی معمولی شئ کے جو بلال کی بغل میں آجائے۔[3]

۴۹۳- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، عبدالعزیز بن ابی سلمۃ، محمد بن منکدر کے سلسلۂ سند سے جابرؓ کا قول مروی ہے، فرمان نبوی ﷺ ہے:

میں نے جنت میں اپنے سامنے قدموں کی آواز سن کر حضرت جبرئیل علیہ السلام سے اس کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا: یہ بلال ہیں۔[4]

۴۹۴- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوبکر بن ابی شیبہ، زید بن الحباب، حسین بن واقد، عبداللہ بن بریدہ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے کہ فرمان نبوی ﷺ ہے:

میں نے جنت میں جوتوں کی آواز سنی تو سوال کرنے پر مجھے بتایا گیا کہ یہ بلال ہیں۔ میں نے بلال سے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا میں ہمیشہ باوضو رہتا ہوں۔ اور نیز ہمیشہ وضوء کے بعد دو رکعت نماز پڑھتا ہوں۔[5]

ابوحیان نے ابی زرعہ عن عمرو بن جریر عن ابی ہریرہ کے طریق سے اس کے مثل روایت نقل فرمائی ہے۔

۱۔ اللآلئ المصنوعۃ ۲/۶۹، وکنز العمال ۱۶۱۸۶. والجامع الکبیر للسیوطی ۱/۱۳۳، ۲/۵۳۷، وعزاہ للحکیم الترمذی عن ابن مسعود، والبیہقی فی الشعب عن ابی ہریرۃ، وللطبرانی عن ابن مسعود، ولابی الخدری، ولابی ہریرۃ للاتہم عن بلال.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/۳۳۳، والترغیب والترہیب للمنذری ۲/۵۲.

۳۔ سنن الترمذی ۲۴۷۲، ومسند الامام احمد ۳/۲۸۶، وموارد الظمآن ۲۵۲۸. ومشکاۃ المصابیح ۵۲۵۳، والشمائل للترمذی ۷۳، والترغیب والترہیب ۴/۱۸۹ واتحاف السادۃ المتقین ۹/۸۸، والدر المنثور ۵/۱۳۲.

۴۔ فتح الباری ۷/۳۰، واتحاف السادۃ المتقین ۹/۳۰.

۵۔ کنز العمال ۳۶۸۷۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۳۲۰.

۴۹۵- ابو حامد بن جبلہ بن اسحٰق، ابو کریب، ابو معاویہ، اسماعیل کے سلسلۂ سند سے قیس کا قول مروی ہے:

ابوبکرؓ نے حضرت بلال کو پانچ اوقیہ کے عوض خرید کر آزاد کیا تھا۔ بلال نے ابوبکر سے کہا اگر آپ نے مجھے اللہ کے لئے خریدا ہے تو مجھے آزاد کر دیجئے تاکہ میں اللہ کیلئے کوئی کام کروں ورنہ اگر خدمت کیلئے مجھے خریدا ہے تو اپنا خادم بنا لیجئے۔ ابوبکر نے پرنم ہو کر فرمایا میں نے تم کو اللہ کے لئے آزاد کر دیا ہے —— لہٰذا اب تم آزاد ہو جہاں جانا چاہو چلے جاؤ اور اللہ کیلئے عمل کرتے رہو۔

۴۹۶- ابو حامد محمد بن اسحٰق، حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، معمر، عطا خراسانی کے سلسلۂ سند سے سعید بن مسیب کا قول مروی ہے:

ابوبکرؓ کے دور خلافت میں حضرت بلالؓ نے شام جانے کی تیار کر لی۔ ابوبکرؓ نے منع کیا اور فرمایا: اے بلال میں نہیں سمجھتا کہ تم ہمیں اس حال میں چھوڑ کر کہیں جاؤ گے۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا: اگر آپ نے مجھے اللہ کے لئے آزاد کیا ہے تو پھر مجھے منع مت کیجئے اور اگر اپنی ذات کیلئے آزاد کیا ہے تو آپ کو مجھے روکنے کا کلی اختیار ہے۔ اس کے بعد ابوبکرؓ نے ان کو اجازت دیدی۔ لہٰذا حضرت بلالؓ شام گئے اور وہیں وفات پائی۔

(۲۵) صہیب بن سنان بن مالک[1]

آپ پہلے مکمل ہجرت کرنے والے، بہادر، خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے والے، تاجر، نفس کو مغلوب کرنے والے، دین میں حق مند، اپنے رب کیلئے گھومنے والے اور اسی کیلئے حملہ کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات کو جلد قبول کرنے والے تھے۔

بعض کا قول ہے: فضولیات کو ترک کر کے اصولیات کے حصول اور رب سے ملاقات کیلئے تیار رہنے کا نام تصوف ہے۔

۴۹۷- ہر غزوہ، ہر سریہ اور ہر بیعت میں شریک صحابی...... محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن زبیر حمیدی، سلیمان بن احمد، محمد بن ابراہیم بن نصر، ہارون بن عبداللہ الحمال، محمد بن حسن مخزومی، علی بن عبدالحمید بن زیاد بن صیفی بن صہیب، عن ابیہ، عن جدہ کے سلسلۂ سند سے صہیبؓ کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ کی زندگی میں کوئی بھی بیعت ہوتی اس میں میں ضرور شریک ہوتا تھا۔ نیز میں آپ ﷺ کی وفات تک تمام غزوات اور سرایا غرض ہر موقعہ پر آپ ﷺ کے ساتھ ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کے دائیں بائیں منڈلاتا رہتا۔ اگر آپ کے سامنے خوف ہوتا تو میں سامنے چلا جاتا اور اگر پیچھے سے دشمنوں کا ڈر ہوتا تو پیچھے پہنچ جاتا تھا۔ میں نے کبھی بھی آپ ﷺ کو اپنے اور دشمنوں کے بیچ میں نہیں چھوڑا۔

یہ روایت محمد بن حسن کے الفاظ کے مطابق ذکر کی گئی ہے جو سب سے کامل ہے۔

۴۹۸- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید بن جدعان کے سلسلۂ سند سے سعید بن مسیب کا قول مروی ہے:

صہیبؓ جب آپ ﷺ کے پاس ہجرت کرنے کے لئے نکلے اس موقع پر کفار مکہ نے ان کے راستہ میں بڑی رکاوٹیں پیدا کیں انہوں نے ترکش سے سارے تیر نکال کر قریش مکہ سے کہا: میں تم سے ان تیروں کے ختم ہونے تک لڑتا رہوں گا۔ بعد ازاں تم سے اپنی تلوار سے لڑوں گا۔ اس لئے تم جو چاہو کرو البتہ اگر تم مکہ میں رکھا ہوا میرا مال لینا چاہو تو لے لو، چنانچہ وہ اس پر راضی ہو گئے۔ پھر جب

۱۔ طبقات ابن سعد ۲۲۶/۳. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۹۶۳. والصغیر ۴۸/۱، ۵۱، ۶۹، والجرح ۴/ت ۱۹۵۰. والاستیعاب ۷۲۶/۲، والجمع ۲۲۷/۱، وسیر النبلاء ۱۷/۲. والکاشف ۲/ت ۲۴۳۶. والعبر ۴۴/۱. وتهذیب التهذیب ۴۳۸/۴، والاصابة ۲/ت ۴۱۰۴. شذرات الذهب ۴۷/۱. وتهذیب الکمال ۲۳۷/۱۳.

صہیب مدینہ میں آپ ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو فرمایا: ابو یحیٰ نے کامیاب تجارت کی۔ ابو یحیٰ نے کامیاب تجارت کی۔ اسی موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں:

ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ (البقرہ ۲۰۷)

لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو اپنی ذات کو خدا کیلئے خرید لیتے ہیں۔

۴۹۹۔ سلیمان بن احمد، احمد بن محمد اسمٰعیل الاصبہانی، یزید بن حریش، یعقوب بن محمد، حصین بن حذیفہ، عن ابیہ وعمومتہ، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے صہیبؓ کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ ہجرت کیلئے نکلے۔ ان کے ساتھ میں نے بھی نکلنے کا عزم صمیم کیا۔ لیکن قریش کے چند جوانوں نے میرے راستہ میں رکاوٹیں پیدا کر دیں۔ اس پوری رات میں کھڑا اکھڑا ابھرتا رہا۔ حتیٰ کہ وہ سمجھے کہ مجھے پیٹ کی تکلیف ہے، میں کہاں جا سکوں گا اور وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے جبکہ مجھے کوئی تکلیف نہیں تھی۔ پس میں اللہ کیلئے نکل پڑا۔ لیکن راستے میں مجھے ان میں سے چند لوگوں نے پکڑ لیا اور مجھے واپس کرنے کا ارادہ کیا۔ میں نے ان کو کہا: دیکھو میں تم کو سونے کے چند اواقی اور دو اچھے جوڑے دیتا ہوں، جو مکہ میں ہیں۔ اس کے بدلے تم میرا راستہ چھوڑ دو۔ انہوں نے آمادگی کا اظہار کیا۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ مکہ گیا اور دروازے کی چوکھٹ کے نیچے جگہ کھودنے کو کہا کہ اس کے نیچے سونے کے سکے ہیں اور اس کے بعد تم فلاں عورت کے پاس جاؤ اور اسے یہ نشانی دکھا کر دو جوڑے وصول کر لو۔ اس کے بعد میں وہاں سے نکلا اور رسول اللہ ﷺ کے قباء سے نکلنے سے پہلے پہنچ گیا۔ آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ابو یحیٰ نے منافع بخش تجارت کی ہے۔ ابو یحیٰ نے منافع بخش تجارت کی ہے۔ ابو یحیٰ نے منافع بخش تجارت کی ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! مجھ سے پہلے آپ تک کوئی پہنچا نہیں پھر آپ کو یہ خبر صرف جبرئیل امین علیہ السلام نے ہی دی ہوگی۔[۱]

۵۰۰۔ حضرت صہیبؓ کی فضیلت ..... سلیمان بن احمد، محمد بن ابراہیم بن شعیب الغسال اصبہانی، ہارون بن عبداللہ، محمد بن حسن بن زبالہ، علی بن عبدالحمید بن زیاد بن صیفی بن وہب، عن ابیہ عن جدہ کے سلسلہ سند سے صہیب کا قول مروی ہے۔

ہجرت کے موقع پر مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو تلاش کیا اور غار کی طرف بھی متوجہ ہو کر واپس ہو گئے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے مجھے یاد فرماتے ہوئے ابو بکر کو میری تلاش میں دو یا تین بار نکالا۔ ابو بکر نے جواب دیا یا رسول اللہ میں نے ان کو نماز کی حالت میں پایا جسکی وجہ سے میں نے ان کی نماز کو قطع کرنا نا مناسب سمجھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا بہتر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ہجرت فرمائی۔ پھر کے بعد میں زوجۂ ابو بکر ام رومان کے پاس گیا۔ انہوں نے فرمایا وہ دونوں چلے گئے ہیں اور انہوں نے تمہارے لئے بھی اپنے زادِ راہ میں کچھ توشہ رکھا ہے۔ صہیبؓ فرماتے ہیں پس میں بھی اس کے بعد اپنے گھر سے تلوار اور تیر و کمان اٹھا کر ہجرت کیلئے نکلا..... حتیٰ کہ میں مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ اس وقت آپ ﷺ اور حضرت صدیق بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت صدیقؓ مجھے دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور مجھے اس آیت کے نزول کی خوشخبری سنائی جو میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میں نے حضرت صدیق اکبرؓ کو کچھ ملامت کی اور آپ نے عذر معذرت کی۔ آپ ﷺ مجھے دیکھ کر بہت مسرور ہوئے اور آپ ﷺ نے مجھے کامیاب تجارت کرنے کی مبارکباد دی۔[۲]

۵۰۱۔ محمد بن علی بن حبیش، احمد بن عبدالرحمٰن بن مرزوق، صالح بن حرب، اسمٰعیل بن یحیٰ، عبیداللہ بن عمیر، نافع، ابن عمر کے سلسلہ سند سے صہیبؓ کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ﷺ ہے:

۱، ۲، ۳۔ المعجم الكبير للطبراني ۸/۳۳۔ وطبقات ابن سعد ۳/۱/۱۶۳۔ وتاريخ ابن عساكر ۶/۴۵۳۔ والبداية والنهاية ۳/۱۷۳۔ ۷/۳۱۹۔ وكنز العمال ۳۳۳۵۴۔

انسان جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ وہ اپنے مال کو یوں یوں دائیں اور بائیں خرچ نہ کرے۔[1]

۵۰۲-محمد بن علی بن حبیش، جعفر بن محمد الفریابی، ابوجعفر النفیلی، محمد بن الحسن النفیلی، حسین بن عبداللہ الرقی، حکیم بن سیف، عبیداللہ بن عمرو، عبداللہ بن محمد بن عقیل، حمزہ بن صہیب، عن ابیہ صہیب کی سند سے مروی ہے کہ:

حضرت عمر بن الخطاب نے حضرت صہیب کو فرمایا: اے صہیب! تم لاولد ہو لیکن تم نے اپنی کنیت رکھ لی ہے۔ اسی طرح تم رومی شخص ہو جبکہ عرب کی طرف اپنے کو منسوب کرتے ہو۔ یہ کیا بات ہے؟ حضرت صہیبؓ نے فرمایا: جہاں تک کنیت کی بات ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کنیت دی ہے اور مجھے ابو یحیٰ کہہ کر یاد کرتے رہے ہیں۔ رہی بات نسب کی تو میں نمر بن قاسط (عرب) قبیلہ کا آدمی ہوں۔ میں موصل (اس وقت کی رومی سلطنت اور موجودہ عراقی سلطنت کے شہر) میں غلام تھا مجھے وہاں قید کر کے لایا گیا تھا۔ اس لئے مجھے اپنا اہل اور نسب معلوم ہوا۔

زہیر بن محمد نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اس کو روایت کیا اور اس میں ابو بکر بن مالک کے بیان کردہ الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

۵۰۳-عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن مہدی، زہیر، عبداللہ بن محمد بن عقیل، حمزہ بن صہیب کی سند سے مروی ہے کہ حضرت صہیبؓ لوگوں کو زیادہ زیادہ کھانا کھلاتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا: اے صہیب! تم بہت زیادہ کھانا کھلاتے ہو اور یہ اسراف ہے۔ حضرت صہیبؓ نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو کھانا کھلائے اور سلام کا جواب دے۔ پس یہی بات مجھے اس پر اکساتی ہے۔

یحیٰ بن عبدالرحمن بن حاطب نے صہیب سے اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔

۵۰۴-ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحاق بن راہویہ، محمد بن بشر، محمد بن عمرو بن علقمہ، یحیٰ بن عبدالرحمن بن حاطب، کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت صہیبؓ کو فرمایا: میں نے اسلام میں تم پر تین باتوں کو قابل اعتراض پایا ہے۔ تم نے ابو یحیٰ کنیت اختیار کی۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "لم نجعل له من قبل سميا" اور ہم نے اس سے پہلے (یہ) نام کسی کیلئے تجویز نہیں کیا۔ (مریم)۔ اسی طرح کوئی شی تمہارے پاس آتی نہیں کہ پہلے ہی تم اس کو خرچ کر ڈالتے ہو۔ تیسری بات یہ کہ تم نمر بن قاسط کی طرف کیوں منسوب کئے جاتے ہو؟ جبکہ تم مہاجرین اولین میں سے ہو جن پر اللہ نے انعام کیا ہے۔ (جن کو غلط نام کی طرف منسوب ہونے کی کوئی حاجت نہیں ہے)۔

حضرت صہیبؓ نے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپ کا یہ کہنا کہ میں نے ابو یحیٰ کنیت اختیار کرلی ہے، اس کی وجہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ابو یحیٰ کنیت سے بلاتے رہے ہیں۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ میں بہت خرچ کرتا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "وما انفقتم من شی فهو يخلفه" اور تم جو کچھ خرچ کرتے ہو اللہ اس کا اچھا بدلہ دیتا ہے۔ (۳۴/۳۹)۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ میں نمر بن قاسط کی طرف منسوب کیوں ہوں! تو جان لیں کہ عرب ایک دوسرے کو قید کرلیا کرتے تھے۔ اسی طرح عرب کے ایک قبیلہ نے مجھے قید کرلیا اور مجھے کوفہ میں بیچ دیا میں نے ان کی زبان سیکھ لی۔ اگر میں رومیوں سے ہوتا تو انہی کی طرف منسوب ہوتا۔

۵۰۵-سلیمان بن احمد، محمد بن حسین بن مکرم، احمد بن عبیداللہ بن کردی، سالم بن نوح، جریری، ابی السلیل کی سند سے مروی ہے کہ حضرت صہیبؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کیلئے کھانا تیار کیا اور آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا آپ ﷺ ایک جماعت کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے روبرو کھڑا ہوا اور کھانے کی طرف اشارہ کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے شرکاء کی طرف اشارہ کیا کہ ان

۱۔ تاریخ بغداد ۹/۳۱۷، وکنز العمال ۱۶۱۷۸.

کیلئے بھی لائے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ ددیا تین مرتبہ آپ ﷺ نے پوچھا اور میں نے یہی جواب دیا پھر تیسری مرتبہ میں نے عرض کیا ہاں ان کے لئے بھی لایا ہوں۔ حالانکہ یہ تھوڑا سا کھانا تھا جو میں نے تیار کیا تھا۔ پھر آپ ﷺ اور آپ کے رفقاء نے مل کر اس کو کھایا پھر بھی کھانا بچ گیا۔

۵۰۶- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، سعید بن منصور، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشیم، عبدالحمید بن جعفر، حسن بن محمد انصاری کی سند سے مروی ہے نمر بن قاسط قبیلے کے ایک شخص نے کہا میں نے صہیب بن سنان سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

جو شخص کسی عورت سے کسی مہر پر شادی کرے اور اس کا مہر کی ادائیگی کا ارادہ نہ ہو تو درحقیقت اس نے عورت کو اللہ کے نام کے ساتھ دھوکہ دیا اور اس کی شرم گاہ کو باطل کے ساتھ اپنے لئے حلال کیا۔ وہ شخص اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حال میں ملے گا کہ وہ زانی ہوگا۔ اور جو شخص کسی سے قرض لے اور اس کی ادائیگی کا ارادہ نہ کرے گویا اس نے اس شخص کو اللہ کے نام پر دھوکہ دیا اور اس کے مال کو باطل کے ساتھ اپنے لئے حلال جانا..... وہ شخص بھی قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ چور ہوگا۔[۱]

۵۰۷- ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن یحییٰ کی، عمار بن خالد، عبدالحکیم بن منصور، یونس بن عبید ثابت، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کے سلسلۂ سند سے صہیب کا قول مروی ہے:

صہیب فرماتے ہیں ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات کی ایک نماز پڑھی۔ جب آپ مڑے تو ہماری طرف ہنستے ہوئے متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم مجھ سے سوال نہیں کرو گے کہ میں کیوں ہنسا؟ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

مسلمان بندے کے لئے اللہ جو بھی فیصلہ کرتے ہیں وہ سارے کا سارا خیر ہے اور کوئی ایسا شخص نہیں جس کے لئے اللہ تمام فیصلے خیر کے کرے سوائے بندۂ مسلمان کے۔[۲]

سلیمان بن مغیرہ اور حماد بن سلمان نے اس کے مثل ثابت سے روایت کیا ہے۔

۵۰۸- فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، ابو عمر ضریر، حماد بن سلمۃ، ثابت بنانی، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کے سلسلۂ سند سے صہیب کا قول مروی ہے رسول اللہ ﷺ کچھ دن صبح کی نماز کے بعد اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے (ہوئے کچھ پڑھتے) تھے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ نماز کے بعد آپ اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہیں جبکہ پہلے کچھ نہ پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا: ہم سے پہلے ایک نبی تھے جو اپنی امت کی کثرت سے خوش ہوئے۔ اس امت کے لوگ لمبی عمریں پاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے امت کے پیغمبر کی طرف وحی کی کہ تیری امت کی بھلائی تین باتوں میں سے ایک میں ہے، ان میں سے ایک کو قبول کر لو۔ میں ان کے اوپر موت کو مسلط کر دوں یا دشمن کو یا بھوک کو۔ پیغمبر نے امت کو یہ بات بتائی اور ان کی منشاء طلب کی۔ انہوں نے عرض کیا ہمیں بھوک سہنے کی تو طاقت نہیں، نہ دشمن سے لڑنے کی طاقت ہے اور موت کو ہم قبول کرتے ہیں۔ چنانچہ تین دنوں کے اندر اس امت کے ستر ہزار افراد موت کے گھاٹ اتر گئے۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: پس آج میں اللہ سے عرض کرتا ہوں اے اللہ! میں تیرا ہی ارادہ کرتا ہوں، تیرے نام ہی سے حملہ کرتا ہوں اور تیرے نام ہی سے قتال کرتا ہوں۔[۳]

۱۔ الجامع الکبیر ۹۴۹۲۔ والمعجم الصغیر ۱/ ۴۳۔ والمعجم الکبیر ۸/ ۳۱۔ ومجمع الزوائد ۴/ ۱۳۱۔ وکنز العمال ۴۴۷۰۶۔ والترغیب والترهیب ۲/ ۷۸۷۔ ۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۸/ ۴۸۔ وکنز العمال ۷۸۷ ۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۸/ ۴۸۔ والمسند ۴/ ۳۳۲، ۳۳۳، ۶/ ۱۶، ۴/ ۳۳۲۔

۵۰۹-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حماد بن سلمۃ، ثابت، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے سلسلۂ سند سے صہیب کا قول مروی ہے آپ علیہ السلام نے قرآنی آیت "للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ" ان لوگوں کے لئے جنھوں نے اچھائی کی نیکی ہے اور زیادتی ہے۔ (یونس ۲۶) تلاوت فرما کر فرمایا اہل جنت کے جنت میں دخول کے بعد ایک منادی ان سے کہے گا ابھی اللہ کا ایک وعدہ باقی ہے۔ اہل جنت کہیں گے: اللہ نے اپنے تمام وعدے ہم سے پورے کردیئے کیا ہمارے چہرے سفید نہیں کردیئے اور کیا ہمارے اعمال نامے بھاری نہیں کردیئے اور کیا ہمیں جنت میں داخل نہیں کردیا۔ ہمارے خیال میں اب کچھ باقی نہیں رہا یہ سوال وجواب تین مرتبہ ہوگا۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ تمام اہل جنت کو اپنا دیدار کرائیگا۔ یہ دیدارالٰہی اہل جنت کے لئے سب سے بڑی نعمت ہوگی۔[1]

۵۱۰-سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم، عمرو بن حصین، ابومحمد بن حبان، ابن رستہ، عمر بن مالک راسبی، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، عطاء بن ابی مروان اسلمی، عن ابیہ، عبدالرحمٰن بن مغیث، کعب احبار کے سلسلۂ سند سے صہیب کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام اکثر وبیشتر درج ذیل دعا فرمایا کرتے تھے۔

اللھم لست باله استحدثناه ولا برب ابتدعناه ولا كان لنا قبلک من الٰہ نلجاالیه ونذرک ولا اعانک علیٰ خلقنا احد فنشر که فیک تبارکت وتعالیت "

اے باری تعالیٰ آپ ہمارے حادث یا ایجاد کردہ رب نہیں ہیں، نہ آپ سے قبل کوئی رب تھا جسکی ہم پناہ حاصل کریں اور آپ کو چھوڑ دیں، ہماری تخلیق پر آپ کا کوئی معاون ومددگار بھی نہیں ہے جسکو ہم آپ کا شریک ٹھہرائیں، آپ بابرکت ذات ہیں اور بلند شان کے مالک ہیں۔

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد اسی طرح دعا فرمایا کرتے تھے۔

یہ الفاظ عمرو بن الحصین کے ہیں۔ عمر بن مالک راسبی یہ اضافہ کرتے ہیں نہ لا ہو رب یبید ذکرہ ولا کان معک الٰہ فندعوہ ونتضرع الیه ولا اعانک علیٰ خلقنا فنشک فیک ان الفاظ کا عبدالرحمٰن بن مغیث نے اپنی روایت میں ذکر نہیں کیا جن کا ترجمہ یہ ہے اور نہ آپ ایسے رب ہیں جس کا ذکر ختم ہوجائے گا اور نہ آپ کے ساتھ کوئی معبود ہے جس کو ہم پکاریں اور اس کی طرف عاجزی کریں اور نہ ہماری تخلیق پر آپ کا کوئی مددگار ہے جس کی وجہ سے ہم آپ کی ذات میں شک کریں۔

۵۱۱-ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، جعفر بن ابی الحسن خوارزمی، عبیداللہ بن عبیداللہ بن اسحٰق بن اسحٰق بن محمد بن عمران بن موسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ، ابی عبیداللہ بن اسحٰق، حصین بن حذیفہ، عن ابیہ حذیفہ، ابی صیفی کے سلسلۂ سند سے صہیب کا قول مروی ہے فرمان رسول ﷺ ہے۔ سبقت کرنے سفارش کرنے، اللہ کی طرف بلانے والے حقیقت میں مہاجرین ہیں۔ خدا کی قسم! قیامت کے روز وہ گردن پر اسلحہ لٹکا کر جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ جنت کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کہ تم کون ہو؟ وہ جواب دیں گے ہم مہاجرین ہیں۔ پھر داروغہ ان سے سوال کریں گے کہ کیا تمہارا حساب ہوچکا ہے؟ پس وہ اپنے گھٹنوں کے بل گر جائیں گے اور ان کے ترکش کے تیر بکھر جائیں گے۔ پھر وہ اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ کے حضور عرض کریں گے: اے باری تعالیٰ اب کچھ تیری راہ میں قربان کرنے کے بعد بھی ہم سے حساب کا سوال کیا جارہا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سونے کے پران کو عطا کرے گا، جن کو زبرجد اور یاقوت جڑا ہوگا۔ ان کے ذریعے وہ اڑ کر جنت میں پہنچ جائیں گے۔ پس یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور شكور الذی احلنا دار المقامة

۱۔ سنن الترمذی ۲۵۵۲، ۳۱۰۵. ومنحة المعبود للساعاتی ۲۸۴۲۔

من فضلہ لا یمسنا فیھا نصب و لا یمسنا فیھا لغوب . (فاطر ۳۴،۳۵)

تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم سے رنج کو دور کر دیا بے شک ہمارا پروردگار مغفرت کرنے والا اور قدر دان ہے۔ جس نے ہمیں اپنے فضل سے اقامت کے گھر میں اتارا جس میں ہمیں کوئی تکلیف ہے اور نہ کوئی شور و شغب۔

صہیب فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پس ان کے لئے جنت میں ایسے گھر ہوں گے جن سے دنیا میں ان کا مرتبہ معلوم ہو گا۔[1]

(۲۶) ابوذر غفاریؓ[2]

آپ عابد، زاہد، قانع، موحد اور چوتھے نمبر پر اسلام قبول کرنے والے تھے۔ قبل از احکام الشرع ہی بت پرستی اور معاصی سے اجتناب کرنے والے، آپ علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کی شہرت سے قبل ہی عبادت کرنے والے اور اول وہ شخص تھے..... جنہوں نے رسول علیہ السلام کو اسلام کا مسنون سلام کیا آپؓ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے سب سے پہلے علم البقاء پر کلام کرنے والے دین کے خاطر مشقتیں برداشت کرنے والے اور موت تک مخلوق سے کنارہ کشی اختیار کرنے والے تھے۔ حضرت ابوذر غفاریؓ رسول اللہ ﷺ کے خادم تھے، جنہوں نے اصول کا علم حاصل کیا فضولیات کو ترک کیا۔

کہا گیا ہے تصوف خدا کی طرف رجوع کرنا اور اس کی طرف دوسروں کو راستہ بتانے کا نام ہے۔

۵۱۲- محمد بن اسحق بن ایوب، یوسف بن یعقوب قاضی، سلیمان بن حرب، ابو ہلال محمد بن سلیم، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن صامت کا قول مروی ہے:

ایک بار ابوذرؓ نے مجھ سے فرمایا اے میرے بھتیجے! میں نے قبل از اسلام بھی چار برس نماز پڑھی ہے۔ میں نے ان سے سوال کیا کہ آپ کس کی عبادت کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا آسمانوں کے خدا کی۔ پھر میں نے ان سے ان کے قبلہ کے بابت سوال کیا، انہوں نے فرمایا: جس طرف اللہ نے میرا رخ پھیر دیا وہی میرا قبلہ تھا۔

۵۱۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوالنضر، سلیمان بن مغیرۃ، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن صامت کا قول مروی ہے:

ایک بار ابوذرؓ نے مجھ سے فرمایا اے بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات سے تین سال پہلے تک نماز پڑھی ہے۔ میں نے پوچھا کس کے لئے پڑھی؟ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے۔ پھر میں نے ان سے ان کے قبلہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا جس طرف اللہ تعالیٰ میرا رخ کر دیتا وہی میرا قبلہ تھا۔ میں عشاء کی نماز پڑھتا حتی کہ جب رات کا آخری پہر ہوتا تو میں گر جاتا اور مجھ میں سکت نہ رہتی حتی کہ سورج بلند ہو جاتا۔

۵۱۴- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن رومی، نضر بن محمد، عکرمہ بن عمار، ابوزمیل، مالک بن مرثد، عن ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابوذرؓ کا قول مروی ہے:

میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا تھا اور مجھ سے پہلے صرف تین افراد اسلام لائے تھے۔

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۶۵۰.

۲۔ الاستیعاب ۴/ ۱۶۵۲. وتھذیب الکمال ۵۱ ص ۱۷۴، ۳۳/ ۲۹۴، وسیر اعلام النبلاء ۲/ ۴۶.

۵۱۵- سلیمان بن احمد، ابو عبدالملک احمد بن ابراہیم قرشی، محمد بن عائذ، ولید بن مسلم، ابو طرفۃ عباد بن الریان اللخمی، عروۃ بن رویم، عامر بن لدین، ابو لیلیٰ اشعری کے سلسلۂ سند سے ابوذرؓ کا قول مروی ہے:

میرے اسلام لانے کی صورت یہ ہوئی کہ ہمیں قحط سالی کا سامنا کرنا پڑا چنانچہ میں اپنی ماں اور بھائی انیس کو اپنے سسرال مقام نجد کی طرف لیکر چلا۔ جب ہم وہاں پہنچے انہوں نے ہمارا خوب اکرام کیا۔ قبیلے کا ایک شخص میرے ماموں کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ انیس نے آپ کی مخالفت کی ہے۔ میرے ماموں کے دل میں اس کی کنک پیدا ہوئی۔ جب میں اونٹوں کو چرا کر واپس پہنچا تو ان کو روتے ہوئے پایا۔ میں نے پوچھا آپ کے رونے کا کیا سبب ہے ماموں! انہوں نے مجھے ساری خبر سنائی۔ میں نے کہا اللہ حفاظت فرمائے ہم فحش کاموں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور اسی میں ایک طویل زمانہ سے مبتلا ہیں۔ پھر میں نے اپنے بھائی اور ماں کو لیا حتیٰ کہ ہم مکہ پہنچ گئے میں مکہ آیا، چونکہ مجھے خبر پہنچ چکی تھی کہ یہاں کوئی بددین، یا مجنون یا جادوگر رہتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ شخص کہاں ملے گا لوگوں نے کہا وہ سامنے دیکھو، میں آپ ﷺ کی طرف چلا گیا اور ان کی حفاظت کرنے کی کوشش کی، اس کے بعد کفار مکہ نے خوب میری پٹائی کی۔ ہڈی پتھر وغیرہ مجھے دے دے کر مارنے لگے حتیٰ کہ میں اپنے ہی خون میں نہا گیا۔ پھر میں خانہ کعبہ آیا اور خانہ کعبہ کے پردوں اور عمارت کے درمیان چھپ گیا۔ وہاں میں نے تیس دنوں تک روزے رکھے نہ کھاتا تھا نہ پیتا تھا سوائے آب زم زم نوش کرنے کے۔ جب میں رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا تو ابو بکرؓ نے میرا ہاتھ تھاما اور کہنے لگے اے ابوذر! میں نے عرض کیا لبیک ابو بکر! آپ نے فرمایا: کیا آپ جاہلیت میں بھی خدا کی عبادت کرتے تھے؟ جی ہاں، مجھے یاد ہے کہ میں سورج نکلنے کے وقت نماز پڑھنے کھڑا ہو جاتا اور مسلسل نماز پڑھتا رہتا حتیٰ کہ سورج کی تپش مجھے ستانے لگتی، پھر میں بوجھل ہو کر گر جاتا حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا تم کس طرف رخ کرتے تھے؟ میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا سوائے اس کے کہ اللہ پاک جہاں میرا رخ کر دیتے وہیں میں نماز پڑھ لیتا حتیٰ کہ اللہ نے مجھے اسلام سے مشرف فرما دیا۔

۵۱۶- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، قطن بن نسیر، جعفر بن سلیم، ابو طاہر، ابو یزید مدنی، ابن عباس کے سلسلۂ سند سے ابوذرؓ کا قول مروی ہے:

مکہ میں اسلام لانے کے بعد اور قرآن کا کچھ حصہ سیکھنے کے بعد میں نے آپ ﷺ سے اسلام کے ظاہر کرنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے قتل کا خوف ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے قتل کی پرواہ نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا اور میں نے مسجد جا کر اسلام کا اظہار کر دیا۔ پھر کیا تھا، کفار مکہ چاروں طرف سے مجھ پر ٹوٹ پڑے اور انہوں نے مار مار کر مجھے سرخ پتھر کی طرح بنا دیا، مجھے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم کو میں نے اس سے منع نہیں کیا تھا؟ میں نے عرض کیا میرے دل میں اسلام ظاہر کرنے کی حاجت تھی میں نے ایسا کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا اب تم اپنے مقام پر چلے جاؤ، میرے غلبے کے بعد آ جانا۔

۵۱۷- حبیب بن حسن، ابو مسلم کشی، عمرو بن حکام، مثنیٰ بن سعید کے سلسلۂ سند سے ابو جمرۃ کا قول مروی ہے:

ابن عباس نے میرے سامنے فرمایا: ابوذر نے ابتداء میں آپ ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو آپ ﷺ کا میرے لئے حکم ہو میں اس پر تیار ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اب تم چلے جاؤ، میرے ظہور کے بعد آ جانا۔ ابوذر نے کہا میں اسلام کا اظہار کئے بغیر نہیں جاؤں گا۔ اس کے بعد ابوذر نے علی الاعلان اسلام ظاہر فرما دیا۔ پھر کیا تھا کفار بد دینی کا طعنہ دیتے ہوئے چاروں طرف سے ان پر ٹوٹ پڑے۔ اور مار مار کر ان کا حلیہ بگاڑ دیا حضرت عباس کا ان پر سے گزر ہوا تو بمشکل انہوں نے ابوذرؓ کو کفار کے چنگل سے آزاد کیا اور کفار کو کہا اے قریش کے گروہ تم تاجر لوگ ہو اور تمہارا گزر بنو غفار کے قبیلے سے ہوتا ہے کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا راستہ بند کر دیا جائے؟ پھر جا کر کفار نے انہیں چھوڑا۔ اگلے روز حضرت ابوذرؓ نے گزشتہ دن کی طرح دوبارہ اسلام کا اظہار کیا۔ قریش مکہ پھر آپ کی پٹائی کرنے لگے۔ حضرت عباسؓ نے دوبارہ آ کر ان کو چھڑا لیا۔[1]

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۱۶۸/۷، وکنز العمال ۳۶۸۹۹۔

۵۱۸-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ منقری، سلیمان بن مغیرۃ، حمید بن ہلال، عبداللہ بن صامت کے سلسلہ سند سے ابوذرؓ کا قول مروی ہے: میں مکہ آیا تو اہل وادی نے خوب میری پٹائی کی، اور پتھر ہڈی وغیرہ دے دے کر مارے حتی کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا، جب اٹھا تو میں ایک سرخ پتھر کی مانند تھا۔

۵۱۹-محمد بن اسحٰق بن ایوب، یوسف بن یعقوب، سلیمان بن حرب، ابو ہلال راسبی، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے ابن صامت کا قول مروی ہے:

ابوذرؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ مکہ آنے کے بعد کفار مکہ چاروں طرف سے مجھ پر ٹوٹ پڑے، حتی کہ انہوں نے سرخ پتھر کی مانند کر کے مجھے چھوڑا، دوسرے روز میری حالت کچھ ٹھیک ہوئی تو زمزم کے پاس آ کر اس کے پانی سے غسل کر کے اسے نوش کیا، اور ایک ماہ تک زمزم کے علاوہ میں نے کچھ نہیں کھایا، حتی کہ میں بہت لاغر ہو گیا، پھر ایک روز آپ علیہ السلام طواف کے لئے تشریف لائے تو سب سے پہلے میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا، آپ ﷺ نے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ فرمایا۔[۱]

۵۲۰-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، سلیمان بن مغیرۃ، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے ابن صامت کا قول مروی ہے:

ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو اس وقت آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تھے، میں نے السلام علیک کہا جواب میں آپ ﷺ نے وعلیکم السلام فرمایا۔ پس میں پہلا شخص تھا جس نے اسلام کا سلام کیا۔

۵۲۱-عبداللہ بن جعفر، حسین بن علی بن ہذیل واسطی ملوی، محمد بن حرب، یحیٰی بن ابی زکریا غسانی، اسماعیل بن ابی خالد بدیل بن میسرۃ، عبداللہ بن صامت کے سلسلہ سند سے ابوذرؓ کا قول مروی ہے:

میرے دوست آپ ﷺ نے مجھے چند چیزوں کی وصیت فرمائی مساکین سے محبت کرنا، اپنے سے کم درجے کے لوگوں پر نظر کرنا اور اپنے سے اونچے درجے کے لوگوں کو نہ دیکھنا، حق بات کہنا اگرچہ وہ کڑوی ہی ہو اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنا۔[۲]

۵۲۲-محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحیٰی بن عبداللہ، اوزاعی، مرثد ابو کثیر کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

ایک بار ابوذرؓ سے ایک شخص نے کہا کہ حضرت عثمانؓ کے صدقہ لینے والے نے مجھ پر زیادتی کی ہے اور مجھ سے زیادہ مال وصول کیا ہے۔ کیا میں ایسا کر سکتا ہوں کہ زیادتی کے بقدر اپنا مال چھپا لوں جس کا وہ صدقہ نہ لے سکیں؟ ابوذرؓ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم مال کو سامنے رکھو ان کو یہ کہو کہ جو تمہارا حق بنتا ہے صرف وہ لو اور جو تمہارا حق نہیں بنتا اسے چھوڑ دو۔ اس کے باوجود بھی اگر وہ تم پر ظلم کریں تو یہ زیادتی قیامت کے دن تمہارے اعمال نامہ میں رکھی جائے گی۔

حضرت ابوذرؓ کے سر پر ایک قریشی جوان کھڑا تھا اس نے کہا: کیا آپ کو امیر المؤمنین حضرت عثمانؓ نے فتوی دینے سے منع نہیں کیا تھا؟ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا: کیا تم میرے نگہبان ہو؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میرے گلے پر چھری بھی رکھ دو اور میں سمجھوں کہ میں نے ایسی کوئی بات جو رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اس کو چھری چلنے سے پہلے نافذ کر سکتا ہوں تو میں اس سے ہرگز نہیں چوکوں گا۔

۵۲۳-محمد بن احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، حسن بن اسماعیل بن راشد رملی، ضمرۃ بن سعید، ابن شوذب، مطرف، حمید بن ہلال، ابن صامت کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

۱- السنن الکبری للبیہقی ۲/۱۴۷، ۵/۱۴۷. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۴/۳۱۸. وفتح الباری ۱۱/۲۶.

۲- کنز العمال ۱۴۳۸۶.

عبداللہ بن الصامت فرماتے ہیں میں اپنے چچا حضرت ابوذرؓ کے ساتھ حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت ابوذرؓ نے ان سے ربذہ کی طرف جانے کی اجازت طلب کی۔ انہوں نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا ہم صبح وشام آپ کے پاس صدقہ کے مویشی بھیجتے رہیں گے۔ (آپ ان کا دودھ نوش کرتے رہنا۔) ابوذرؓ نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں تمہاری دنیا مبارک ہو۔ ہمیں اپنے دین اور اپنے رب کے ساتھ تنہا چھوڑ دو۔

اس وقت عبدالرحمٰن بن عوف کا مال تقسیم کیا جا رہا تھا اور حضرت کعبؓ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عثمانؓ نے کعبؓ سے کہا مال جمع کر کے راہ خدا میں خرچ کرنے اور صدقہ کرنے والے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو جگہ جگہ اپنا مال اللہ کی راہ میں صرف کرتا ہے! کعبؓ نے فرمایا: مجھے اس کے بارے میں خیر کی امید ہے۔ ابوذرؓ نے غضبناک ہو کر کعب احبار پر عصا اٹھا کر فرمایا: تم کیا کہہ رہے ہو اے یہودی عورت کے بیٹے! کیا یہ صاحب مال قیامت کے روز مال کے عوض بچھو کا ڈسنا پسند کرے گا؟۔

۵۲۴- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن ابی معاویہ، موسیٰ بن عبیدہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن خراش کا قول مروی ہے:

میں نے ابوذرؓ کو ربذہ میں ایک خیمہ میں دیکھا۔ ان کے پاس انکی اہلیہ بھی بیٹھی تھی۔ ابوذرؓ سے سوال کیا گیا کہ آپ کی کوئی اولاد زندہ ہے؟ ابوذرؓ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم سے ہماری اولاد کو فانی گھر سے اٹھالیا اور ہمیشہ کے گھر میں اس کو ہمارے لئے ذخیرہ کر دیا۔ آپ کو دوسری شادی کا کہا گیا تو فرمایا: مجھے اسکی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ مجھے ایسی عورت جو (اولاد کی وجہ سے) مجھے بلند نام کرے پسند نہیں بلکہ میرے لئے ایسی عورت ٹھیک ہے جو میرا نام پست کرے۔ لوگوں نے کہا: آپ کچھ اچھا اور نرم بستر لے لیں! فرمایا: اے اللہ ہماری مغفرت فرما۔ تم اپنے لئے جو چاہو کرو مجھے چھوڑ دو۔

۵۲۵- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عفان، ہمام، قتادہ، ابوقلابہ کے سلسلہ سند سے ابو اسماء رحبی کا قول مروی ہے:

ایک روز میں ابوذرؓ کے پاس ربذہ گیا وہاں ان کے پاس ان کی بیوی پراگندہ پریشان حال بیٹھی تھی۔ ابوذرؓ نے فرمایا میری عورت چاہتی ہے کہ میں (اقتدار کیلئے) عراق جاؤں لیکن پھر اہل عراق اپنی دنیا کے ساتھ مجھ پر متوجہ ہو نگے...... حالاں کہ آپ ﷺ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ جہنم کے پل سے پہلے ایک راستہ ہے جو بہت پھسلن کا باعث ہے اور ہم اس پر اقتدار کے بوجھ کے ساتھ پہنچیں اس سے کہیں بہتر ہے کہ ہم اس سے آرام کے ساتھ نجات پا جائیں بجائے بوجھل ہونے کے۔

۵۲۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یزید، محمد بن عمرو کے سلسلہ سند سے ابوبکر بن منکدر کا قول مروی ہے:

امیر شام حبیب بن مسلمہ نے ابوذرؓ کی خدمت میں تین سو دینار ہدیۃً بھیجے اور کہلوایا کہ ان کو اپنی ضروریات میں خرچ کر لیں۔ ابوذرؓ نے ان کو واپس کرتے ہوئے فرمایا: کیا انہوں نے ہم سے زیادہ دھوکہ کھانے والا کوئی اور نہیں پایا۔ ہمیں صرف ایک سایہ درکار ہے جس میں بیٹھ جائیں۔ کچھ بکریاں جو ہمارے پاس شام کو آجایا کریں اور ایک باندی جو ہماری خدمت کر سکے۔ اس کے بعد جو بھی زائد ہو اس سے ہم ڈرتے ہیں۔

۵۲۷- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوحصین عبداللہ بن احمد بن یونس، احمد بن یونس، بکر بن عیاش، ہشام بن حسان کے سلسلۂ سند سے محمد بن سیرین کا قول مروی ہے:

ایک شخص کو ابوذرؓ کی مفلسی کا علم ہوا اس نے تین سو دینار ابوذرؓ کی خدمت میں بھیجے، ابوذرؓ نے فرمایا کیا اس کو میرے علاوہ کوئی دوسرا نظر نہیں آیا۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا ہے چالیس درہم کے مالک کے لئے سوال کرنا درست نہیں اور اس وقت میری ملک میں چالیس درہم، چالیس بکری اور ماہنان ہے (غالباً یہ آپ کی لونڈی کا نام تھا)۔

۵۲۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یزید بن ہارون، محمد بن عمرو، عراک بن مالک کے سلسلۂ سند سے ابوذرؓ کا

قول مروی ہے:

اے لوگو! میں قیامت کے دن تم سے سب سے زیادہ آپ ﷺ کے قریب ہوں گا، کیوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو اس حال پر رہے گا جس حال پر میں اسے چھوڑ کر جارہا ہوں تو وہ قیامت کے روز سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔ خدا کی قسم! میں آج تک اسی حال پر ہوں۔

۵۲۹- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی کے سلسلۂ سند سے ابوذرؓ کا قول مروی ہے: مجھے چند لوگوں نے جائداد بنانے کا مشورہ دیا۔ میں نے ان سے کہا: میں امیر نہیں بننا چاہتا..... مجھے ہر روز دودھ یا پانی کا ایک گھونٹ اور ہر ہفتہ گندم کا ایک قفیز ملتا ہی میرے لئے کافی ہے۔

۵۳۰- محمد بن علی بن حبیش، یوسف بن موسیٰ بن عبداللہ مروزی، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، شعیب بن حسان، ابراہیم تیمی کے والد کے سلسلۂ سند سے ابوذرؓ کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ کے زمانہ میں میرا کھانا (ہفتہ بھر کا) فقط ایک صاع ہوتا تھا اور انشاء اللہ موت تک میرا توشہ یہی رہیگا۔

۵۳۱- سلیمان بن احمد، محمد بن فضل سقطی، ابراہیم بن مستمر عروقی، اسحٰق بن ادریس، بکار بن عبداللہ بن عبیدۃ، ایاس بن سلمۃ بن اکوع کے والد کے سلسلۂ سند سے ابوذرؓ کا قول مروی ہے: ایک روز آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! تم مرد صالح ہو اور میرے بعد تم آزمائش میں مبتلا ہو گے۔ میں نے پوچھا: اللہ کی ذات کی وجہ سے مجھ پر آزمائش آئیگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میں نے کہا مرحبا بامر اللہ۔

۵۳۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، سفیان بن عیینہ، علی بن زید کے سلسلۂ سند سے ابوذرؓ کا قول مروی ہے بنو امیہ نے مجھے قتل اور فقر کی دھمکیاں دیں۔ لیکن مجھے بھی زمین کی پشت سے اس کا بطن زیادہ محبوب ہے اور فقر مجھے مالداری سے زیادہ محبوب ہے۔ ایک شخص نے کہا: اے ابوذر! جب بھی آپ لوگوں کے پاس بیٹھتے ہیں تو وہ آپ کو چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں؟ فرمایا: کیونکہ میں ان کو مال جمع کرنے سے منع کرتا ہوں۔

۵۳۳- سلیمان بن احمد، محمد بن علی بن حبیش، ابو شعیب حرانی، عفان بن مسلم، ہمام، قتادۃ، سعید بن ابی حسن، ابن صامت کے سلسلۂ سند سے ابوذرؓ کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: جو بھی سونا یا چاندی جمع کیا جائے وہ اپنے مالک کیلئے آگ کا انگارہ ہے الا یہ کہ اس کو خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

۵۳۴- ابوذرؓ کی دنیا سے نفرت..... ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالصمد، عبداللہ بن بجیر کے سلسلۂ سند سے ثابت کا قول مروی ہے:

ایک روز ابوذرؓ ابو الدرداءؓ کے پاس سے گزرے۔ ابوذرؓ نے ابوالدرداءؓ کو مکان کی تعمیر کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: تم نے پتھروں کو لوگوں کی پشت پر اٹھوا رکھا ہے۔ ابوالدرداءؓ نے فرمایا: یہ میں گھر بنوا رہا ہوں۔ ابوذرؓ نے پھر پہلے والی بات ارشاد فرمائی۔ حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا: اے بھائی لگتا ہے تم اس کو اچھا نہیں سمجھتے ہو؟ فرمایا: میں تم پر سے اس حال میں گزروں کہ تم اپنے گھر کی گندگی میں ہو اس سے کہیں زیادہ مجھے پسند ہے کہ تم کو اس موجودہ حال میں دیکھوں۔

۵۳۵- عبداللہ الاصبہانی و ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، یحییٰ بن عبید بن زحر کے سلسلۂ سند سے ابوذرؓ

کا قول مروی ہے: ہمیشہ کے بجائے لوگ جانے کے لئے دنیا میں آئے ہیں، لیکن وہ فانی چیز کی تعمیر میں لگ گئے ہیں۔ موت ذخر کتنی ہی لذیز چیزیں ہیں۔

۵۲۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابو یحیٰی رازی، ہناد بن سری، عبدۃ بن سلیمان، عمرو بن میمون، عن ابیہ، عبداللہ بن سیدان کے سلسلۂ سند سے ابوذرؓ کا قول مروی ہے:

مال میں تین شرکاء ہیں۔ آفت سماوی جو تیرے حکم کی محتاج نہیں وہ کبھی بھی ہلاکت اور موت کی صورت میں اتر سکتی ہے۔ دوسرا تیرا وارث جو منتظر ہے کہ کب تیرا سر موت کی چوکھٹ پر ٹکے اور وہ تیری کھٹیا اٹھا کر تجھے مٹی کے حوالہ کرے۔ اور تیسرا شریک تو خود ہے۔ اگر تو پہلے دو شریکوں سے عاجز نہیں بننا چاہتا تو ہمت سے کام لے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون (آل عمران ۹۲)

اے لوگو! تم اپنی محبوب شی خرچ کئے بغیر نیکی نہیں حاصل کر سکتے ہو۔

حضرت ابوذرؓ نے فرمایا: یہ اونٹ میری پسندیدہ ترین چیز ہیں پس میں ان کو اپنے نفس کیلئے آگے بھیجتا ہوں۔

۵۲۷- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابو نعیم، سفیان، عمار دہنی کے سلسلۂ سند سے شعبہ کا قول مروی ہے:

ایک شخص کے نفقہ پیش کرنے پر ابوذرؓ نے فرمایا: خدمت کے لئے بیوی، دودھ کے لئے بکری اور بوجھ اٹھانے کے لئے گدھے ہمارے لئے کافی ہیں، ایک چادر کے ضرورت سے زائد ہونے پر مجھے اللہ سے ڈر لگتا ہے اس حالت میں میں تمہارا تحفہ کیسے قبول کروں۔

۵۲۸- ابو محمد بن حیان، ابو یحیٰی الرازی، ہناد بن سری، ابو معاویہ، اعمش، سلمۃ بن کہیل، ابن الابرق غفاری کے سلسلۂ سند سے ابوذرؓ کا قول مروی ہے:

عنقریب ایک زمانہ آنے والا ہے جس میں صاحب مال پر رشک کیا جائیگا۔ جس طرح زکوۃ وصول کرنے والا سرکاری نمائندہ تم پر رشک کرتا ہے۔

۵۲۹- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر، جریری، ابی السلیل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوذرؓ کی بیٹی آپؓ کے پاس آئی۔ اس کے جسم پر اون کے دو کپڑے تھے۔ گال اس کے پچکے ہوئے تھے اور اس کے ہاتھ میں ایک برتن تھا۔ حضرت ابوذرؓ کے پاس ان کے ساتھی بھی بیٹھے تھے۔ بیٹی کہنے لگی: اے ابا جان! کسان اور کاشت کار کہتے ہیں کہ آپ کے یہ سکے کھوٹے ہیں۔ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا: اے بیٹی ان کو رکھ دے۔ الحمدللہ! تیرے باپ نے اس حال میں صبح کی ہے کہ وہ سونے کا مالک تھا اور نہ چاندی کا سوائے ان کھوٹے سکوں کے۔

۵۳۰- احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحیٰی بن سعید، سفیان، سلیمان، ابراہیم تیمی کے والد کے سلسلۂ سند سے ابوذرؓ کا قول مروی ہے:

دو درہموں والے سے ایک درہم والے کے مقابلہ میں سخت حساب ہوگا۔

۵۳۱- ابو محمد بن حیان، ابو یحیٰی رازی، ہناد بن سری، ابو معاویہ، اعمش، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے سلسلۂ سند سے ابوذرؓ کا قول مروی ہے: اے لوگو اگر تمہیں اس چیز کا علم ہو جائے جسکا مجھے علم ہے تو تم اپنی عورتوں سے انبساط حاصل نہ کرو اور تم کو بستروں پر سکون حاصل نہ ہو۔ کاش اللہ تعالیٰ مجھے درخت بنا دیتا جسے کاٹ دیا جاتا اور اس کا پھل توڑ کر کھا لیا جاتا۔

۵۳۲- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر، حازم عبدی کے سلسلۂ سند سے ایک مصری شیخ کا قول مروی ہے: ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ جنت کے طالب کو چاہئے کہ وہ دنیا کے مال سے بے نیازی برتے۔

۵۴۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالرحمٰن بن فضالہ، بکر بن عبداللہ کے سلسلۂ سند ابوذرؓ کا قول مروی ہے:

کھانے میں نمک کے ضروری ہونے کی طرح دعا کے لئے بھی نیکی کا ہونا ضروری ہے۔

۵۴۴-عبداللہ الاصفہانی، محمد بن ابراہیم بن یحییٰ، یعقوب دورقی، عبدالرحمٰن، قرۃ بن خالد، عون بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابوذرؓ کا قول مروی ہے:

گناہوں سے توبہ کرنے والا اور متقی انسان لوگوں میں سے بہترین افراد ہیں۔

۵۴۵-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عمران، حسین مروزی، ہاشم بن جمیل، صالح مری کے سلسلۂ سند سے محمد بن واسع کا قول مروی ہے: ابوذرؓ کی وفات کے بعد ایک بصری شخص نے ام ذرؓ سے ابوذرؓ کی عبادت کے بارے میں سوال کیا۔ ام ذرؓ نے فرمایا ابوذرؓ تمام دن متفکر رہتے تھے۔

۵۴۶-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، ابوخلیفہ، ابوعظیر، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے حضرت عثمانؓ کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ابوذرؓ کو آرام کے لئے کوئی جگہ تلاش کرتے دیکھا تو انہوں نے فرمایا میں آرام کے لئے کوئی جگہ تلاش کر رہا ہوں، کیوں کہ میرا نفس میری سواری ہے، اگر میں نے اس کے ساتھ نرمی نہیں کی تو پھر وہ بھی مجھے میری منزل تک نہیں پہنچائے گا۔

۵۴۷-عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر اہوازی، حسن بن عثمان، محمد بن ادریس، محمد بن روح، عمران بن عمر کے سلسلۂ سند سے سفیان ثوری کا قول مروی ہے:

ایک روز ابوذرؓ نے کعبہ کے سامنے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا: اے لوگو! سفر میں جانے کے وقت تم اس کی تیاری کرتے ہو؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ ابوذرؓ نے فرمایا قیامت کا سفر بڑا طویل ہے۔ لہٰذا اس کے لئے بھی تم تیاری کرو۔ اس کے بعد فرمایا بڑے بڑے امور کیلئے تیاری کرو۔ عظیم دن کی تپش سے حفاظت کے لئے روزہ رکھو۔ قبر کی وحشت سے بچنے کے لئے تہجد کی پابندی کرو۔ عظیم دن میں پیشی کے لئے اچھی بات کہو ورنہ سکوت اختیار کرو اور اس روز کی سختی سے بچنے کے لئے مال صدقہ کرو۔ دنیا میں فقط طلب آخرت یا طلب حلال کے لئے مجلس کرو اور مال فقط اہل خانہ اور راہ خدا میں خرچ کرو۔ اے لوگو! طمع نے تم کو ہلاک کر دیا کبھی بھی تمہاری طمع پوری نہیں ہوگی۔

۵۴۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبداللہ بن محمد اپنے ایک شیخ کے سلسلۂ سند سے ابوذرؓ کا قول نقل کرتے ہیں:

اے لوگو! قبر کی وحشت دور کرنے کے لئے تہجد پڑھو، قیامت کے روز کی گرمی اور اس کی سختی سے حفاظت کے لئے روزہ رکھو اور مال صدقہ کرو۔ اے لوگو! میں تمہیں یہ باتیں برائے خیر خواہی کہہ رہا ہوں۔

۵۴۹-ہر مسئلہ کا حل ...... حبیب بن حسن، ابومسلم کشی، عبدالرحمٰن بن حماد شعیثی، کہمس، ابوالسلیل کے سلسلۂ سند سے ابوذرؓ کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام مجھے بار بار قرآن کی درج ذیل آیت:

"ومن یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب" (الطلاق ۲)

اور جو اللہ سے ڈرا اللہ اس کیلئے ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق مہیا کرے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا۔

سنایا کرتے تھے۔

۵۵۰- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن ابی بکر المقدمی، معتمر بن سلیمان، کہمس، ابی السلیل کے سلسلۂ سند سے ابو ذرؓ کا قول مروی ہے فرمان رسول ﷺ ہے:

اے ابو ذر! اگر لوگوں کو قرآن کی درج ذیل آیت "و من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب" (الطلاق ۲،۳) کا علم ہوتا تو یہ آیت ان کے لئے کافی ہو جاتی۔[۱]

۵۵۱- ابو ذرؓ کا وعظ ...... محمد بن احمد بن حسن، جعفر فریابی، سلیمان بن احمد، احمد بن انس بن مالک، ابراہیم بن ہشام بن یحیٰی غسانی، عن ابیہ عن جدہ، ابو ادریس خولانی کے سلسلۂ سند سے ابو ذرؓ کا قول مروی ہے:

ایک بار میں مسجد گیا تو آپ علیہ السلام تن تنہا مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنے کو فرمایا چنانچہ میں نے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کی۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے نماز کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا نماز کم ہو یا کثر وہ بہترین چیز ہے۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے افضل الاعمال کے بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ ایمان کے اعتبار سے کون اکمل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو حسن اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھا ہے۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے اسلم الناس کے بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جس کی زبان و ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ سب سے افضل کونسی ہجرت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا معاصی کا ترک کرنا۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ کونسی نماز سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا طویل قیام والی نماز۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے روزہ، جہاد اور غلام کے بارے میں بھی سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا فرض روزہ کی پابندی کرنا، راہ خدا میں قتل ہو جانا اور وہ غلام آزاد کرنا سب سے زیادہ افضل ہے جو مہنگا ہو اور سب سے زیادہ اللہ کا فرمانبردار ہو، پھر یہی سوال میں نے آپ ﷺ سے صدقہ کے بارے میں کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھوڑے میں سے بھی فقیر کی حاجت پوری کرنا۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ اللہ نے آپ ﷺ پر سب سے بڑی کونسی آیت نازل کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا آیت الکرسی۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے انبیاء کی تعداد کے بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ پھر میں آپ ﷺ سے رسولوں کے بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تین سو تیرہ۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے سب سے اول نبی کے بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے آسمانی کتب کے بابت سوال کیا تو آپ نے فرمایا حضرت شیث پر پچاس، حضرت خنوخ (ادریس) پر تیس، حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ پر دس دس صحیفے نازل کئے گئے۔ اور چار کتابیں تورات، انجیل، زبور، اور قرآن نازل کی گئیں۔ پھر میرے سوال کرنے پر آپ ﷺ نے فرمایا صحف ابراہیمی امثال اور صحف موسیٰ عبرت پر مشتمل ہیں۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے مزید وصیت کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا تقویٰ اختیار کرو کیوں کہ وہ تمام امور کی جڑ ہے۔ نیز فرمایا قرآن کی تلاوت کرو کیوں کہ وہ زمین میں نور اور آسمان میں ذکر کا ذریعہ ہے۔ نیز فرمایا: کثرت ضحک (ہنسی مذاق) سے اجتناب کرو، کیونکہ وہ قلب کو مردہ کرنے اور چہرہ کے نور کو ختم کرنے والی ہے۔

نیز فرمایا سکوت اختیار کرو، کیوں کہ یہ شیطان کو دفع کرنے والا ہے۔ نیز فرمایا جہاد کو لازم پکڑو، کیوں کہ وہ میری امت کی رہبانیت ہے۔ نیز فرمایا مساکین سے محبت اور ان کی مجالست کو لازم پکڑو، نیز فرمایا ہمیشہ اپنے سے اعلیٰ درجہ کے لوگوں پر نظر کرنے کے بجائے ادنیٰ پر نظر کرو۔ نیز فرمایا قرابتداروں کی طرف سے قطع تعلقی کے باوجود بھی ان سے صلہ رحمی کرو۔ نیز فرمایا اللہ کے بارے میں کسی

۱۔ کنز العمال ۳۶۶۲، ۳۶۶۳، ۳۶۶۳۔

بھی ملامت کی پرواہ نہ کرو۔ نیز فرمایا حق بات کہو اگر چہ وہ کڑوی کیوں نہ ہو۔ اس کے بعد میرے سینہ پر ہاتھ مار کر آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! تدبیر سے بڑھ کر عقل مندی نہیں۔ معاصی سے اجتناب کرنے سے بڑھ کر کوئی تقویٰ نہیں۔ حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی حسب نسب نہیں ہے[1]

یہ الفاظ حسن بن سفیان کے ہیں۔

۵۵۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس بن ایوب، محمد بن مرزوق، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر کے سلسلہ سند سے ابوذرؓ کا قول مروی ہے:

ایک بار میں مسجد گیا تو آپ ﷺ تشریف فرما تھے۔ میں آپ ﷺ کی خلوت کو موقع غنیمت سمجھ کر آپ کے پاس جا کر بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے گزشتہ نصائح فرمائیں۔ اس موقع پر میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ صحف ابراہیم و موسیٰ کی باتیں قرآن میں بھی ہیں؟ آپ ﷺ نے اثبات میں جواب ارشاد فرمایا: اے ابوذر! قد افلح من تزکی (سورت) پڑھو۔

۵۵۳- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن خالد بن عبداللہ، خالد بن عبداللہ، ابن ابی لیلیٰ، حکم، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے سلسلہ سند سے ابوذرؓ کا قول مروی ہے:

میں نے ہر چیز کے بابت آپ ﷺ سے سوال کیا..... حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ سے نماز میں کنکریوں کو ہٹانے کے متعلق بھی سوال کیا جس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ ہٹالو یا رہنے دو۔

۵۵۴- ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، اسحق بن راہویہ، وہب بن جریر، ابیہ جریر، محمد بن اسحق، بریدۃ بن سفیان کے سلسلہ سند سے قرظی کا قول مروی ہے:

ابوذر ربذہ کی طرف نکلے تو وہاں ان کو تقدیر نے آلیا، آپؓ نے ربذہ میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! مجھے غسل دیکر اور کفنا کر راستہ پر ڈال دینا۔ اس کے بعد سب سے پہلے گزرنے والے قافلہ سے میرا حال بیان کر دینا کہ یہ ابوذر حضور ﷺ کے صحابی ہیں تم لوگ اس کے غسل اور کفن پر ہماری مدد کرو۔ چنانچہ سب سے قبل عراق سے آنے والے ابن مسعودؓ کے قافلہ کا گزر ہوا تو ہم نے ان کو ابوذرؓ کا پیغام پہنچا دیا۔

۵۵۵- حضرت ابوذرؓ کا آخری وقت اور حضور ﷺ کا معجزہ..... ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عباس بن الولید، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق الثقفی، حسن بن الصباح، یحییٰ بن سلیم، عبداللہ بن عثمان بن خثیم مجاہد، ابراہیم بن الاشتر، ابیہ الاشتر کی سند سے مروی ہے کہ:

ام ذرؓ کہتی ہیں: جب حضرت ابوذرؓ کی وفات کا وقت آیا تو میں رو پڑی۔ ابوذر نے پوچھا تم کس وجہ سے رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا: آپ کے کفن کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ میرا بھی ایسا کوئی کپڑا نہیں ہے جو آپ کو کفن کیلئے کافی ہو جائے اور نہ آپ کے پاس ایسا کوئی کپڑا ہے۔ ابوذرؓ نے فرمایا: تو مت رو کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے ایک جماعت کو جس میں بھی شریک تھا فرمایا: تم میں سے ایک شخص صحراء میں وفات پائے گا۔ مؤمنین کی ایک جماعت اس کے جنازے وغیرہ کیلئے حاضر ہو جائے گی۔ اب اس جماعت میں سے کوئی شخص نہیں بچا جو کسی بستی میں نہ مرا ہو یا کسی جماعت کے ہمراہ شہید نہ ہوا ہو۔ بس میں ہی اکیلا اس صحراء میں

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۲/۱۶۸، واتحاف السادۃ المتقین ۷/۳۲۳، ۸/۱۶۵، والترغیب والترھیب ۳/۴۰۵، ومشکاۃ المصابیح ۵۰۶۶. وتفسیر ابن کثیر ۲/۲۲۶، وتخریج الاحیاء ۳/۵۰. وتاریخ ابن عساکر ۲/۳۵۸. وکنز العمال ۴۳/۸۲۳.

مرنے کیلئے باقی بچا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں نے جھوٹ بولا ہے اور نہ مجھے جھوٹ بولا گیا ہے۔ ام ذرؓ نے عرض کیا: اب تو حجاج کے قافلے بھی منقطع ہو گئے ہیں۔ اب یہاں کون سا قافلہ آئے گا؟ بہرحال وہ ایک ٹیلے پر چڑھ کر دیکھنے لگیں، کوئی نظر نہیں آیا تو واپس لوٹ آئیں اور دیکھا کہ ابوذرؓ مزید بیمار ہو گئے ہیں۔ وہ پھر ٹیلے کی طرف آئیں۔ اس مرتبہ دیکھا کہ ایک قافلہ ہے جس کو ان کی سواریاں لئے آرہی ہیں، گویا کجاووں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ حضرت ام ذرؓ نے کپڑا ہلا ہلا کر ان کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ حتیٰ کہ وہ متوجہ ہو کر ان کے پاس آئے۔ قافلہ والوں نے پوچھا: کیا بات ہے؟ ام ذر نے کہا: ایک مسلمان شخص ہے جو مرنے کے قریب ہے تم اس کو کفن دفن دیدو۔ انہوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ ام ذر نے کہا: ابوذرؓ۔ چنانچہ قافلہ والے سب اپنی سواریوں کو ہانک لائے اور اپنے اپنے کوڑے اونٹوں کو باندھ دیئے۔ پھر آپؓ کے پاس پہنچے۔

حضرت ابوذرؓ نے ان کو فرمایا: تم کو خوشخبری ہو...... کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے ایک جماعت کو جس میں بھی شریک تھا فرمایا: تم میں سے ایک شخص صحراء میں وفات پائے گا۔ مؤمنین کی ایک جماعت اس کے جنازے وغیرہ کیلئے حاضر ہو جائے گی۔ اب اس جماعت میں سے کوئی شخص نہیں بچا جو کسی بستی میں نہ مرا ہو یا کسی جماعت کے ہمراہ شہید نہ ہوا ہو۔ بس میں ہی اکیلا اس صحراء میں مرنے کیلئے باقی بچا ہوں۔ تم سن رہے ہو اور دیکھو اگر میرے پاس یا میری عورت کے پاس ایسا کوئی کپڑا ہوتا جو میرے کفن کیلئے کافی ہو جاتا تو میں اسی میں مکفون ہوتا۔ سنو! میں تم کو اللہ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے ایسا کوئی شخص کفن نہ دے جو کسی علاقے کا امیر ہو یا احوال بتانے والا نجومی ہو یا سرکاری عامل ہو یا ڈاکیہ ہو۔

پس قافلہ میں کوئی شخص نہ تھا جس میں ابوذرؓ کی تمام باتیں پوری ہوں..... سوائے ایک انصاری شخص کے۔ اس نے کہا: اے چچا! میں تم کو کفن دوں گا کیونکہ جو باتیں آپ نے ذکر کی ہیں میں ان تمام باتوں سے بری ہوں۔ میں آپ کو ایک اس چادر میں کفن دوں گا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔ اور مزید دو کپڑوں جو میری ماں کے بنے ہوئے سوت سے تیار کیا گیا ہے۔ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا: ہاں تم مجھے کفن دو۔ آخر اس انصاری شخص نے آپؓ کو کفن دیا۔ اس قافلہ میں حجر ابن الادبر اور مالک بن الاشتر بھی تھے اور یہ سب یمانی تھے۔[1]

(۲۷) عتبہ بن غزوانؓ[2]

آپ امارت و بادشاہت میں بھی زاہد رہنے والے، علاقوں کی ولایت سے دستبردار ہونے والے اور ساتویں نمبر پر اسلام لانے والے تھے۔ آپ نے بصرہ کی جامع مسجد اور اس کے منبر کی تعمیر کی تکمیل کے بعد امارت سے استعفیٰ دیدیا تھا۔ آپ نے بھی ربذہ میں وفات پائی۔ دنیا کی بے ثباتی اور حوادثات زمانہ پر آپ نے بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۵۔ محمد بن اسحٰق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، سلیمان بن احمد، فضیل بن محمد الملطی، ابو نعیم، قرۃ بن خالد، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے خالد بن عمیر کا قول مروی ہے:

ایک روز عتبہ بن غزوان نے خطبہ کے اثناء میں فرمایا: اے لوگو دنیا فانی ہے اور تم خود بھی جہان فانی میں ہو، اس میں سے صرف

۱۔ المسند للامام احمد ۱۵۵/۵ والمستدرک ۳۴۵/۳، وطبقات ابن سعد ۱/۱/۴، ۱۷۱، ۱۷۲. وموارد الظمآن ۲۲۶۰. ودلائل النبوۃ للبیہقی ۴۰۱/۶، ۴۰۲. والترغیب والترھیب ۲۲۰/۴. ومجمع الزوائد ۳۱۳/۹. والبدایۃ والنھایۃ ۲۳۵/۶. وکنز العمال ۳۶۸۹۲.

۲۔ طبقات ابن سعد ۹۸/۳، ۵/۷. والتاریخ الکبیر ۶/ت ۳۱۸۳. والجرح ۶/ت ۲۰۶۰. والاستیعاب ۱۰۲۶/۳، والجمع ۳۹۹/۱، والکامل لابن الاثیر ۱۱۱/۲. وسیر النبلاء ۳۰۴/۱. واسد الغابۃ ۳۶۳/۳. والکاشف ۲/ت ۳۷۱۹. وتھذیب التھذیب ۱۰۰/۷. والاصابۃ ۲/ت ۵۴۱۱، وشذرات الذھب ۲۷/۱. وتھذیب الکمال ۳۱۶/۱۹.

اتنا حصہ باقی ہے جتنا برتن کی تہہ میں کچھ باقی رہ جاتا ہے۔لہذا تم دار ابدی کے لئے تیاری کرو۔کیونکہ اس گھر سے تم کو منتقل ہو جانا ہے۔ پس تم یہاں سے جس قدر ہو سکے خیر لے کر جاؤ۔ میں تکبر سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ اپنی جان میں بڑا ہوں اور خدا کے ہاں بے وقعت ہو جاؤں۔ اللہ کی قسم! میرے بعد تم کو امراء کی طرف سے آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔اللہ کی قسم! ہمیشہ نبوت نہیں رہتی ......بعد میں ملوکیت اور مطلق العنانی کا دور آجاتا ہے۔میں ساتویں نمبر پر اسلام لایا تھا۔آپ ﷺ کے زمانہ میں ہم نے روٹی کی جگہ درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کیا ہے۔ایک مرتبہ مجھے ایک چادر ملی جس کو میں نے دو ٹکڑے کر لیا۔ایک حصہ میں نے حضرت سعد بن مالک کو دیدیا اور دوسرے سے خود گزارہ کیا۔اب ان سات اشخاص میں سے کوئی باقی نہیں اگر ہے بھی تو وہ کسی نہ کسی شہر کا حاکم ہے۔ہائے تعجب اور افسوس! جہنم اتنی گہری ہے کہ اگر اس میں پتھر لڑھکایا جائے تو ستر سال تک وہ گہرائی میں سفر کرتا رہے گا۔قسم ہے جان کے مالک کی! اس جہنم کو بالکل بھرا جائے گا۔اور کیا تم کو یہ خوشی نہیں ہوتی کہ جنت کے ہر دو کواڑوں کے بیچ میں چالیس سال تک کا سفر ہے۔ایک وقت ایسا آئے گا کہ ان پر اس قدر رش ہوگا کہ دروازے چرچرا اٹھیں گے۔

۵۵۷-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو عبیدۃ، فضیل بن عیاض، ابو سعد مولی بنی ہاشم، شعبہ، ابو اسحق، قیس بن ابی حازم کے سلسلہ سند سے عتبہ بن غزوان کا قول مروی ہے:

میں ساتویں نمبر پر اسلام لایا۔آپ ﷺ کے زمانہ میں ہم نے درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کیا۔حتی کہ ہم میں سے کوئی بھی شخص اس طرح حاجت کرتا تھا جیسے بکری مینگنیاں کرتی ہے۔اس میں کوئی چیز ملی نہیں ہوتی۔

(۲۸) مقداد بن اسود[۱]

آپ کا مکمل نام مقداد بن عمرو بن ثعلبہ مولی الاسود بن عبد یغوث ہے۔آپ قبولیت اسلام میں سابق، یوم جنگ کے شہسوار اور صاحب کرامات انسان تھے۔آپ نے حضور ﷺ کو کھلانے اور پلانے پر کمر باندھ لی تھی۔آپ نے ہمیشہ جہاد و عبادت کو دیگر چیزوں پر ترجیح دی۔آپ سرکاری منصب اور فتنوں سے ہمیشہ دور رہے۔

۵۵۸-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عن ابیہ، عمہ ابو بکر، یحیی بن بکیر، زائدۃ، عاصم، زر کے سلسلہ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

سب سے قبل اسلام ظاہر کرنے والے سات شخص تھے۔حضور ﷺ، ابو بکر، عمار، ام عمار سمیہ، صہیب، بلال اور مقداد رضی اللہ عنہم اجمعین۔ان میں سے ایک مقداد بھی تھے۔دیگر افراد کی طرح انہیں بھی کفار کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔حضور ﷺ کی حفاظت تو ان کے چچا ابو طالب نے کی۔ابو بکر کی حفاظت ان کی قوم کے لوگوں نے کی۔بقیہ افراد کو مشرکین نے ظلم کے ہاتھوں پر اٹھا لیا۔کفار ان کو لوہے کی قمیصیں پہناتے اور انہیں تپتی دھوپ میں ڈال دیتے تھے۔

۵۵۹-حبیب بن حسن، ابراہیم بن عبداللہ بن ایوب، علی بن شبرمہ کوفی، شریک، ابو ربیعہ ایادی، عبداللہ بن بریدۃ کے والد کے سلسلہ سند سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے:

اللہ تعالی نے مجھے چار افراد سے محبت کا حکم دیا اور مجھے خبر دی کہ خود بھی اللہ تعالی ان سے محبت کرتا ہے۔اے علی! تم ان میں

۱۔ طبقات ابن سعد ۳/ ۱۶۱، ۱۶۳، والتاریخ الکبیر ۸/ت ۲۱۲۶. والجرح ۸/ ۱۹۳۲. والاستیعاب ۴/ ۱۲۸۰. والجمع ۲/ ۵۱۵. وسیر النبلاء ۱/ ۳۸۵، والعبر ۱/ ۳۲، والکاشف ۳/ت ۵۷۱۰، والاصابۃ ۳/ت ۸۱۸۳. وتھذیب التھذیب ۱۰/ ۲۸۵، وشذرات الذھب ۱/ ۳۹، وتھذیب الکمال ۲۸/ ۴۵۲.

سے ہوا اور ان میں مقداد، ابوذر، اور سلمان بھی ہیں۔[1]

۵۶۰- مخلد بن جعفر، محمد بن جریر، محمد بن عبید محاربی، اسماعیل بن ابراہیم، مخارق، طارق کے سلسلۂ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

مجھے مقداد کے کئی کاموں میں حاضری کا موقع ملا۔ ہر موقع پر میری شدید خواہش ہوئی کہ میں دنیا بھر کا خزانہ بھی دے کر وہ فضیلت حاصل کرلوں۔ مقداد شہسوار انسان تھے۔ حضور ﷺ جب بھی غصہ میں ہوتے تو آپ کے رخسار سرخ ہوجاتے۔ ایک بار غصہ میں آپ ﷺ کا چہرہ سرخ تھا۔ اسی اثناء میں مقداد نے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ! خوشخبری لیں، ہم موسیٰ کی قوم کی طرح نہیں ہیں...... جنہوں نے موسیٰ کو جنگ کے موقع پر کہا تھا کہ:

اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون (المائدہ/۲۴)

(اے موسیٰ!) آپ اپنے رب کے ساتھ جایئے اور قتال کیجئے ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

خدا کی قسم! ہر موڑ پر ہم آپ ﷺ کے شانہ بشانہ ہوں گے۔ آپ کے دائیں بائیں، آگے اور پیچھے ہر طرف سے لڑیں گے..... حتی کہ اللہ عزوجل آپ کو فتح عطا فرمادیں۔

۵۶۱- حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ مروزی، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد کے سلسلۂ سند سے محمد بن اسحٰق کا قول مروی ہے:

بدر کے موقع پر آپ ﷺ کے صحابہ سے مشورہ کے وقت حضرت مقداد نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ حکم خداوندی کے مطابق عمل کیجئے۔ خدا کی قسم! ہم آپ کا ہر حکم بسروچشم قبول کریں گے۔ ہم موسیٰ کی قوم کی طرح نہیں ہیں...... جنہوں نے موسیٰ کو جنگ کے موقع پر کہا تھا کہ:

اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون (المائدہ/۲۴)

(اے موسیٰ!) آپ اپنے رب کے ساتھ جایئے اور قتال کیجئے ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

بلکہ ہم آپ کو کہتے ہیں کہ آپ اپنے رب کی مدد کے ساتھ ہم کو لے چلئے ہم قتال کریں گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اگر آپ ہمیں برک الغماد (دور دراز جگہ) میں لے جائیں گے تو آپ کے ساتھ ساتھ ہوں گے۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ان کی تعریف فرمائی اور ان کیلئے دعائے خیر کی۔

۵۶۲- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد الطیالسی، سلیمان بن مغیرۃ، ثابت بنانی، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے سلسلۂ سند سے مقدادؓ کا قول مروی ہے:

ایک بار ہم تین ساتھیوں نے اس قدر مشقت اور برداشت کی کہ قریب تھا ہمارے کان اور آنکھیں ضائع ہوجائیں۔ ہم مختلف صحابہ سے ملتے رہے مگر کسی نے ہماری خبر گیری نہیں کی...... حتی کہ ہم آپ ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کے ہمراہ اقامت کرلی۔ اس وقت آپ کے اہل خانہ کے پاس تین بکریاں تھیں۔ ان کا دودھ آپ ﷺ ہمارے مابین تقسیم فرماتے تھے۔ ہم آپ ﷺ کا حصہ اٹھا کر رکھ دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ رات کو تشریف لاتے اور اس طرح سلام کرتے کہ بیدار سن لیتا تھا اور سونے والے کو پتہ بھی نہیں چلتا تھا۔ ایک روز ابلیس نے مجھے بہکایا کہ اگر آپ ﷺ کے حصہ کا دودھ بھی میں نوش کرلوں تو کیا حرج ہے کیونکہ نبی ﷺ کی تو انصار خدمت کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کے حصہ کا دودھ نوش کرلیا لیکن بعد میں آپ ﷺ سے خوف زدہ رہا— کہ کہیں آپ ﷺ مجھے کوئی بددعا نہ دیدیں اور ہم ہلاک ہوجائیں۔ جب کہ میرے دونوں ساتھی اپنے حصہ کا دودھ پی کر سوگئے۔ جبکہ مجھے نیند نہیں

۱- المستدرک ۱۳۰/۳، وسنن الترمذی ۳۷۱۸، وسنن ابن ماجۃ ۱۴۹، ومشکاۃ المصابیح ۶۲۴۹، ولسان المیزان ۳۲۳/۴، والکامل لابن عدی ۱۱۳۷/۳، والتاریخ الکبیر ۳۱/۹.

آرہی تھی میں اپنی ایک چادر آنکھوں پر رکھتا تو پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں پر رکھتا تو سر کھل جاتا تھا۔

حتی کہ آپ ﷺ تشریف لے آئے، آپ ﷺ نے نماز پڑھ کر دعا فرمائی۔ پھر اپنے دودھ کو دیکھا تو کچھ نظر نہیں آیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے اور میں ڈر گیا کہ اب آپ ﷺ میرے حق میں بددعا فرمائیں گے اور میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے یوں دعا فرمائی:

اللھم اطعم من اطعمنی واسق من سقانی

اے اللہ اس کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اس کو پلا جس نے مجھے پلایا۔

چنانچہ میں نے چھری اٹھائی اور چادر لی پھر میں فربہ بکری کی تلاش میں کھڑا ہو گیا تاکہ اس کو رسول اللہ ﷺ کیلئے ذبح کروں۔ لیکن دیکھا تو سب دودھ سے بھری پڑی ہیں۔ میں نے اسی وقت ایک بکری کا دودھ دوہ کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اس دودھ میں اس قدر برکت ہوئی کہ آپ ﷺ نے اور میں نے کئی بار اسے نوش کیا۔ حتیٰ کہ میں ہنس پڑا اور بقیہ دودھ میں نے زمین پر ڈال دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے مقداد! یہ تمہاری برائیوں میں سے ایک بات ہے۔ تب میں نے آپ ﷺ کو ساری بات بتائی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ صرف اللہ کی رحمت تھی اگر میں تیرے دونوں ساتھیوں کو بھی اٹھا لیتا تو وہ بھی اس سے پی لیتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم اس ذات کی! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا جب آپ نے پی لیا اور آپ کا بچا ہوا میں نے پی لیا تو اوروں کی مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔[1]

حماد بن سلمہ نے ثابت سے اس کے مثل نقل کیا ہے اور طارق بن شہاب نے مقداد سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۵۶۳- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود بن عامر، ابوبکر بن عیاش، اعمش، سلیمان بن میسرۃ، طارق بن شہاب کے سلسلہ سند سے مقداد بن اسود کا قول مروی ہے:

مدینہ آمد کے بعد آپ ﷺ نے ہماری دس دس آدمیوں کی جماعت بنادی، میں آپ ﷺ کی جماعت والے افراد میں تھا۔ اس وقت ہمارے پاس فقط ایک بکری تھی، اسی کا دودھ دوہ کر ہم نوش کرتے تھے۔

ابن غیاث نے اعمش سے عن قیس بن مسلم عن طارق کی سند سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۵۶۴- ابوبکر بن احمد بن سدی، موسیٰ بن ہارون حافظ، عباس بن الولید، بشر بن مفضل، ابوعون، عمیر بن اسحٰق، کے سلسلہ سند سے مقداد کا قول مروی ہے: ایک بار آپ ﷺ نے مجھے امیر بنا دیا۔ واپسی پر آپ ﷺ نے مجھ سے حال دریافت فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا لگا گویا کہ تمام لوگ میرے ماموں ہیں (جو طرح طرح سے میری خدمت کرنے پر مامور ہیں)۔ آئندہ میں کسی کام پر امیر نہیں بنوں گا جب تک کہ زندہ ہوں۔

۵۶۵- محمد بن محمد، احمد بن موسیٰ بن اسحٰق خطمی، احمد بن محمد بن اصغر، مسلم بن ابراہیم، سوادبن ابی اسود، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے حضرت مقداد کو ایک سریہ کا امیر بنا کر بھیجا۔ واپسی پر آپ ﷺ نے ان سے احوال لئے اور پوچھا اے ابومعبد امارت کو کیسے پایا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اٹھایا جاتا اور بٹھایا جاتا...... جس سے میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ شاید میں دوسرے لوگوں پر افضل ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بات تو ہے اب تمہاری مرضی ہے اس کو قبول کرو یا چھوڑ دو۔ تب میں نے عرض کیا:

---

[1] المستدرک ۳/۱۳۰، وسنن الترمذی ۲۷۱۸. وسنن ابن ماجۃ ۱۴۹، ومشکاۃ المصابیح ۶۲۴۹. ولسان المیزان ۳/۳۳۳. والکامل لابن عدی ۳/۱۱۳۷. والتاریخ الکبیر ۹/۳۱.

قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا آئندہ میں دو آدمیوں کا بھی امیر نہیں بنوں گا۔[1]

۵۶۶۔سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، عبداللہ بن صالح، معاویہ بن صالح، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر کے سلسلۂ سند سے ان کے والد جبیر کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت مقدادؓ کسی کام سے ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے کہا تشریف رکھیں ہم آپ کے کام میں جاتے ہیں آپ بیٹھ گئے اور فرمایا: میں ابھی ایک قوم کے پاس سے گزرا تو میں نے انہیں فتنہ کی تمنا کرتے دیکھا کہ جن مصائب کا سامنا حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب کو ہوا وہ مصائب ہمیں بھی پیش آئیں۔ مجھے ان کی بات پر بڑا تعجب ہوا۔ حالانکہ خدا کی قسم میں نے اللہ کے رسول کو فرماتے سنا ہے: نیک بخت ہے وہ شخص جسے فتنوں سے محفوظ رکھا جائے اور اگر اسے آزمائش میں مبتلا کر دیا جائے تو وہ صبر سے کام لے۔[2] نیز میں اس حدیث رسول ﷺ پر کہ انسان کا قلب جوش مارنے والی ہانڈی سے بھی جلد بدلنے والا ہے، کے سننے کے بعد کسی شخص کے بابت جنتی ہونے کی گواہی نہیں دے سکتا جب تک کہ مجھے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کی موت کس حالت میں آئی ہے۔

۵۶۷۔جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین الوادعی، یحیی الحمانی، عبداللہ بن المبارک، صفوان بن عمرو، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر، جبیر بن نفیر کی سند سے مروی ہے جبیر کہتے ہیں ایک دن ہم حضرت مقدادؓ بن اسود کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص گذرا۔ اور حضرت مقدادؓ سے کہنے لگا: خوشخبری ہے ان دو آنکھوں کیلئے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔ اللہ کی قسم ہماری بھی چاہت ہے کہ ہم بھی آپ کی طرح رسول اللہ ﷺ کو دیکھتے اور آپ جن معرکوں میں شریک ہوئے ان میں ہم بھی شریک ہوتے۔ آپ نے حضور ﷺ سے عمدہ باتیں سنی ہیں۔

حضرت مقدادؓ ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: کسی کو یہ تمنا نہیں کرنی چاہئے کہ جس موقع سے اللہ نے اسے غائب رکھا وہ اس میں حاضر ہوتا۔ وہ نہیں جانتا کہ اگر وہ حاضر ہوتا تو کیا نقصان دہ امر پیش آتا۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کو بہت سی ایسی قوموں نے بھی پایا جن کو اللہ عزوجل جہنم میں منہ کے بل گرا دیں گے۔ جنہوں نے آپ علیہ السلام کی تصدیق کی اور نہ آپ کی بات کو قبول کیا۔ کیا تم اللہ کی حمد نہیں کرتے کہ جب اللہ نے تم کو پیدا کیا تو تم صرف اپنے رب ہی کو معبود جانتے تھے اور نبی ﷺ کی تصدیق کرتے تھے۔ دوسرے لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کیا گیا اور تم کو محفوظ رکھا گیا۔ اللہ کی قسم! حضور ﷺ کو سب سے سخت حالت میں مبعوث کیا گیا! ایسے حالات میں کسی پیغمبر کو مبعوث نہیں کیا گیا۔ اس وقت ایسی جہالت اور دین سے دوری کا دور تھا کہ مشرکین بتوں کی عبادت سے افضل دین کوئی سمجھتے ہی نہ تھے۔ ایسے میں حضور ﷺ فرقان لے کر آئے جس نے حق اور باطل کے درمیان امتیاز کر دیا۔ والد اور اولاد کے درمیان جدائی اور فراق کر دیا۔ کوئی بھی شخص اپنے کسی نہ کسی عزیز کو کافر دیکھتا تھا۔ جبکہ اللہ عزوجل نے اس کا دل ایمان کیلئے کھول دیا تھا۔ اب وہ جانتا تھا کہ جہنم جانے والا تباہ و برباد ہو گیا...... لہٰذا اپنے مسلمان ہونے کے باوجود اس کی آنکھیں ٹھنڈی نہیں ہوتی تھیں کیونکہ اس کا بھائی والد یا بیٹا تو جہنم میں جا رہا ہے۔ یہی بات ہے جس کیلئے دعا کرنے کا اللہ نے ہمیں حکم فرمایا:

ربنا ھب لنا من ازواجنا و ذریاتنا قرۃ اعین (الفرقان ۷۴)

اے پروردگار! ہمیں ہماری ازواج اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔

۵۶۸۔محمد بن احمد، حسن بن محمد بن حمید، جریر، اعمش تیمی کے سلسلۂ سند سے حارث بن سوید کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت مقدادؓ ایک سریہ میں تھے کہ دشمن نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ امیر لشکر نے اعلان کیا کہ کوئی شخص اپنی سواری کو کھڑا

۱۔ الکنی للدولابی ۱/۸۷، و مجمع الزوائد ۵/۲۰۱.

۲۔ السنۃ لابن ابی عاصم ۱/۱۰۲، و مجمع الزوائد ۷/۲۱۱، و تاریخ بغداد ۳/۱۲۹. و مسند الامام احمد ۶/۴. والمستدرک ۲/۲۸۹، و کنز العمال ۱۲۱۲. والاحادیث الصحیحۃ.

نہ کرے۔ ایک شخص نے لاعلمی میں اپنی سواری کھڑی کردی۔ امیر لشکر نے حکم عدولی پر اسے سزا دی۔ اس شخص نے حضرت مقدادؓ کو شکایت کردی۔ حضرت مقدادؓ اسی وقت امیر لشکر کے پاس آئے اور ان کو اس شخص سے معافی مانگنے کا کہا۔ امیر لشکر نے اس سے معافی مانگی حضرت مقدادؓ کی واپسی پر اس شخص نے کہا خدا کی قسم! میں اسلام سے محبت کی حالت میں اس دنیا سے جاؤں گا۔

۵۶۹-عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی عاصم، حوطی، بقیہ، حریز بن عثمان، عبدالرحمٰن بن میسرۃ حضرمی کے سلسلۂ سند سے ابوراشد حبرانی کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت مقدادؓ غزوہ میں تشریف لے جارہے تھے کہ ابوراشد حبرانی نے کہا: اللہ نے آپ کو معذور قرار دیا ہے۔ آپ نے فرمایا قرآنی آیت "انفروا خفافا وثقالا" کے نزول کے بعد گھر میں بیٹھے رہنے کی ہمارے لئے گنجائش نہیں۔

(۲۹) سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ

آپ جید حافظ مجود قاری اور امام تھے۔ آپ کتاب اللہ کے ساتھ گفتگو کرنے والے اور مخلص عابد تھے۔

۵۷۰-فاروق خطابی، ابوحبیب بن حسن، ابومسلم کشی، ابوولید طیالسی، شعبہ، عمرو بن مرۃ، ابراہیم، مسروق کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن عمرؓ کی روایت منقول ہے، فرمان رسول ﷺ ہے:

اے لوگو چار افراد کا قرآن سنو ابن مسعود، سالم مولیٰ ابی حذیفہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم۔[۲]

۵۷۱-سالم کی ابوبکر وعمر جیسے حضرات کی امامت کرانا..... یوسف بن یعقوب النجیرمی، حسن بن مثنیٰ، عفان، حفص بن غیاث ابن جریج، نافع، ابن عمر، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، انس بن عیاض، عبیداللہ بن عمر، نافع، کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کا قول مروی ہے:

جب مہاجرین اولین نے نبی کریم ﷺ سے قبل مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو ان کی امامت حضرت سالم کروایا کرتے تھے کیونکہ یہاں میں سب سے زیادہ قرآن کو یاد کرنے والے تھے۔ جبکہ ان میں حضرات شیخین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی موجود ہوتے تھے۔

۵۷۲-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن حماد بن سفیان، ذکریا بن یحییٰ بن ابان، ابوصالح کاتب اللیث، ابن لہیعہ، عبادۃ بن نسی، عبدالرحمٰن بن غنم، عبداللہ بن ارقم کے سلسلۂ سند سے حضرت عمر کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے سالم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: سالم اللہ تعالیٰ سے شدید محبت رکھنے والے ہیں۔[۳]

حبیب بن نجیح نے عبدالرحمٰن بن غنم سے اس کو روایت کیا ہے۔

۵۷۳-سعید بن سلیمان، یونس بن بکیر، محمد بن اسحٰق، جراح بن منہال، حبیب بن نجیح کے سلسلۂ سند سے عبدالرحمٰن بن غنم کا قول مروی ہے: حضرت عثمان کے زمانہ میں میں عبداللہ بن ارقم کے پاس گیا۔ عبداللہ نے فرمایا میں ابن عباس اور مسور بن مخرمہ کے ہمراہ حضرت عمرؓ کے مرض الوفاۃ میں ان کے پاس گیا تو انھوں نے ہمارے سامنے قول رسول ﷺ بیان کیا کہ سالم مولیٰ ابی حذیفہ محبت الٰہی میں شدید ہیں اور اگر وہ اللہ عزوجل سے ڈرنے والے نہ ہوتے تو اس کی نافرمانی کرتے۔[۳]

۱۔ طبقات ابن سعد ۳/۹۳، وتاریخ الطبری ۳/۲۸۹، ۲۹۱، ۳/۲۲۷.

۲۔ صحیح البخاری ۵/۳۴، ۳۵، وصحیح مسلم، کتاب الفضائل الصحابة ۱۱۸، ومسند الامام أحمد ۲/۲۲۷، (التهذیب) وتاریخ بغداد ۸/۱۶۰، ومنحة المعبود للساعاتی ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، والبدایة والنهایة ۶/۲۷۹،

۳۔ اتحاف السادة المتقین ۹/۶۱۸، وتخریج الاحیاء للعراقی ۴/۳۲۱، والدر المنتثرة ۱۹۶، وكشف الخفا ۲/۴۳۶.

عبدالرحمن بن غنم کہتے ہیں کہ اس کے کچھ روز بعد ابن عباس سے میری ملاقات ہوئی میں نے ان کے سامنے ابن ارقم کا گزشتہ قول ذکر کیا تو انہوں نے اسکی تصدیق فرما کر مزید تسلی کے لئے مجھے مسور بن مخرمہ کے پاس بھیجا۔ چنانچہ میں مسور کے پاس گیا اور میں نے ان کے سامنے ابن ارقم کا قول بیان کیا تو انہوں نے فرمایا ابن ارقم سے سننے کے بعد کسی کی تصدیق کی ضرورت نہیں ہے۔

۵۷۴- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی سراج، محمود بن خداش، مروان بن معاویہ، سعید، شہر بن حوشب کے سلسلۂ سند سے حضرت عمر کا قول مروی ہے:

اگر میں سالم کو خلیفہ بناؤں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ مجھ سے اسکی وجہ دریافت کریں تو میں بارگاہ الٰہی میں بصد التجا عرض کروں گا کہ میں نے ارشاد رسول ﷺ "کہ سالم محبت الٰہی میں شدید ہیں" کی وجہ سے ایسا کیا ہے۔[1]

۵۷۵- محمد بن احمد بن علی، احمد بن ہاشم، مسلم بن ابراہیم، بشر بن مطر بن حکیم بن دینار الطفلی، عمرو بن دینار وکیل آل الزبیر، مالک بن دینار کے سلسلۂ سند سے ایک انصاری شیخ کے حوالے سے سالمؓ کی روایت منقول ہے فرمان رسول ﷺ ہے:

قیامت کے روز جبل تہامہ کے مثل کثیر اعمال والی قوم کو دربار الٰہی میں لایا جائیگا پھر اللہ تعالیٰ ان کی تمام نیکیوں کو اکارت فرما کر ان کو دوزخ میں داخل کردے گا۔ حضرت سالمؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کونسی قوم ہوگی تاکہ میں ان سے احتراز کروں؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ ایسے روزہ دار اور نمازی پرہیزی ہونگے جو حرام سے اجتناب نہ کرتے ہونگے۔ پس اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو ضائع فرمادیں گے۔

مالک بن دینارؒ کہتے ہیں: اللہ کی قسم ایہ نفاق ہے۔ پھر معلیٰ بن زیادؒ نے کہا ہاں اے ابو یحییٰ تم نے سچ کہا اللہ کی قسم یہ نفاق ہے۔[2]

(۳۰) عامر بن ربیعہ[3]

آپ کا پورا نام ابو عبداللہ عامر بن ربیعہ ہے۔ آپ زاہد اور شرکاء بدر میں سے ہیں۔ آپ مساجد اور دیگر مقامات کو ذکر الٰہی سے آباد کرنے والے فتنوں سے محفوظ اور سلامتی کی حالت میں زندگی بسر کرنے والے تھے۔

۵۷۶- سلیمان بن احمد، احمد بن حماد بن زغبہ، سعید بن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، یحییٰ بن سعید کا قول مروی ہے:

میں نے سنا ہے کہ فتنہ کے زمانہ میں ایک شب عامر نماز پڑھ کر سوئے تو خواب میں ان سے کہا گیا کہ بیدار ہو کر اللہ سے اس فتنہ سے پناہ طلب کرو جس سے صالحین پناہ طلب کرتے ہیں، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد عامر بیمار ہو گئے ۔۔۔ حتیٰ کہ جنازہ کے لئے گھر سے باہر ان کالاشہ نکالا گیا۔

۵۷۷- یحییٰ بن سعید قطان، یحییٰ بن سعید انصاری کے سلسلۂ سند سے ابن عامر سے مروی ہے:

حضرت عثمانؓ پر لوگوں کے اعتراض کے وقت میرے والد شب میں نماز پڑھ کر دعا کرتے یا الٰہی اپنے نیک بندوں کی حفاظت کے مانند میری بھی اس فتنہ سے حفاظت فرما۔ اس کے بعد عامر کا جنازہ ہی گھر سے باہر نکلا۔

۵۷۸- محمد بن علی، ابو عباس بن قتیبہ، محمد بن متوکل عسقلانی، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی

۱۔ کشف الخفاء ۲/ ۳۴۷   ۲۔ الدر المنثور ۵/ ۱۷. واتحاف السادة المتقين ۸/ ۸۶. ۱۰/ ۲۷.

۳۔ طبقات ابن سعد ۳/ ۳۸۶، و۹۰ زيبع الكبير ۶/ت ۲۹۴۳. والجرح ۶/ت ۱۷۹۰، والاستيعاب ۲/ ۷۹۰، والجمع ۱/ ۳۷۵، وسير النبلاء ۲/ ۳۳۳. والكاشف ۲/ ۲۵۴۹. والاصابة ۲/ت ۴۳۸۱. وتهذيب التهذيب ۵/ ۶۲. وتهذيب الكمال ۱۴/ ۱۷. وشذرات الذهب ۱/ ۴۰.

ہے:

حضرت عثمانؓ کے قتل کے فتنہ کے وقوع کے وقت ایک شخص نے اپنے اہل سے کہا مجھے مجنون ہونے کی وجہ سے زنجیروں سے باندھو۔ پھر حضرت عثمانؓ کے قتل کے بعد اس نے اہل خانہ کو بیڑیاں کھولنے کا حکم دیا اور کہا تمام تعریفیں مجھے جنون سے شفا دینے اور قتل عثمان سے دور رکھنے والی ذات کے لئے ہیں۔

ابن طاؤوسؒ سے اس کو کئی حضرات نے روایت کیا ہے اور اس شخص کا نام جس کے متعلق یہ روایت منقول ہے عامر بن ربیعہ ہے۔

۵۷۹- محمد بن احمد بن محمد، احمد بن موسیٰ الحطمی، قاسم بن نصر مخرمی، احمد بن قاسم لیثی، ابو امام محمد بن زرقان، موسیٰ بن عبیدۃ، عبدالرحمن بن زید بن اسلم کے والد کے سلسلۂ سند سے عامر بن ربیعہ کا قول مروی ہے:

ایک عرب میرے پاس آیا، میں نے اس کا خوب اعزاز واکرام کیا، اس نے مجھ سے کہا میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں زمین کا ایک نہایت ہی عمدہ ٹکڑا پیش کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اسی زمین کا ایک ٹکڑا آپ اور آپ کی اولاد کی ضروریات کے لئے میں آپ کے نام وقف کرنا چاہتا ہوں۔ عامر نے جواب میں فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ کیوں کہ قرآن کی درج ذیل آیت نے مجھے دنیا سے غافل کردیا ہے:

اقترب للناس حسابهم وهم في غفلة معرضون . (الانبیاء۱)

لوگوں کا حساب (اعمال کا وقت) نزدیک آپہنچا ہے اور وہ غفلت میں (پڑے اس سے) منہ پھیر رہے ہیں۔

حضرت مصنفؒ فرماتے ہیں: وہ شخص جس نے آپؓ کو زہد اور فقر پر مضبوط کیا اور آپ کو اللہ کے ذکر سے ہمیشہ سرشار رکھا نبی کریم ﷺ کے ارشادات اور غزوات وسرایا میں شمولیت ہے۔

۵۸۰- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، مسعودی، ابو بکر بن حفص، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

جب آپ ﷺ ہمیں کسی سریہ میں روانہ کرتے تھے..... تو ہمارے پاس زادراہ صرف کھجور کا ایک تھیلا ہوتا تھا۔ امیر لشکر ایک ایک مٹھی کھجور تقسیم کردیتے تھے۔ آہستہ آہستہ ایک ایک کھجور کی نوبت آجاتی تھی۔ عامر کے بیٹے عبداللہ نے عرض کیا: اے اباجان! ایک کھجور کیا کفایت کرتی ہوگی؟ فرمایا: یہ نہ پوچھو بیٹا اس کی اہمیت ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب وہ بھی نہ رہی۔

۵۸۱- علی بن احمد مصیصی، احمد بن خلید حلبی، ابونعیم، ابو ربیع سمان، عاصم بن عبید اللہ، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد عامر کا قول مروی ہے:

ایک تاریک شب میں میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا، ہم نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا۔ ایک شخص نے پتھر صاف کرکے نماز کے لئے جگہ بنائی، پھر نماز ادا کی گئی۔ صبح کو معلوم ہوا نماز میں ہمارا رخ غیر قبلہ کی طرف تھا، ہم نے آپ ﷺ کو اس سے مطلع کیا، اس وقت قرآن کی درج ذیل آیت نازل ہوئی:

ولله المشرق والمغرب فاينما تولوا فثم وجه الله (بقرۃ ۱۱۵)

اور مشرق اور مغرب سب خدا ہی کا ہے تم جدھر رخ کرو ادھر خدا کی ذات ہے بیشک خدا صاحب وسعت اور باخبر ہے۔

۵۸۲- جعفر بن محمد بن عمرو، محمد بن حسین الوادعی، یحیٰ بن عبدالحمید، شریک، عاصم بن عبید اللہ، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ ﷺ کے پیچھے نماز میں ایک شخص کو چھینک آگئی۔ اس شخص نے نماز ہی میں کہا الحمد لله كثيرا طيبا مباركا

لہ کما یرضی ربنا عزوجل وبعد الرضی والحمدللہ علیٰ کل حال) آپ ﷺ نے سلام پھیر کر اس کے قائل کا نام دریافت فرمایا، اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے مذکورہ کلمات کہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے بارہ فرشتوں کو اس کے لکھنے میں سبقت کرتے ہوئے دیکھا۔[۱]

۵۸۳-سلیمان بن احمد ، اسحٰق بن ابراہیم ، عبدالرزاق ، عبداللہ بن عمر ، عبدالرحمٰن بن قاسم ، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کی روایت منقول ہے، فرمان رسول ﷺ ہے:

مجھ پر ایک بار درود بھیجنے والے پر اللہ دس بار رحمت نازل کرتا ہے۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر کم یا زیادہ درود بھیجو۔[۲]

۵۸۴-شعبہ ، عاصم بن عبید اللہ ، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

میں نے آپ ﷺ کو اثناء خطبہ میں فرماتے سنا مجھ پر درود بھیجنے والے کے لئے درود کے بھیجنے تک فرشتے دعائیں کرتے ہیں اب تم کم یا زیادہ جتنا چاہو مجھ پر درود بھیجو تمہاری مرضی ہے۔[۳]

(۳۱) ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ

آپ قانع ، پاکدامن ، ظریف الطبع ، آپ علیہ السلام کی کفالت میں زندگی بسر کرنے والے ، ترک سوال اور بادشاہوں سے کنارہ کشی کی وجہ سے جنت کی سیر کرنے والے تھے۔

۵۸۵-حضرت ثوبان اہل بیت میں سے ...... فاروق خطابی ، ابومسلم کشی ، عبداللہ بن عبدالوہاب حجبی ، خالد بن حارث ، ظریف بن عیسیٰ عنبری کے سلسلۂ سند سے یوسف بن عبدالحمید کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت ثوبانؓ نے میرے کپڑے اور انگوٹھی کو دیکھ کر فرمایا: تم ان کا کیا کرو گے؟ انگوٹھی تو بادشاہوں کے لئے ہوتی ہے۔ یوسف کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے انگوٹھی نہیں پہنی۔ نیز فرمایا: ایک بار آپ ﷺ نے حضرت علیؓ اور فاطمہؓ وغیرہ کے لئے دعاء فرمائی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں بھی اہل بیت سے ہوں؟ آپ نے فرمایا سوال کیلئے امیر کے دروازہ پر جانے سے قبل تک تم اہل بیت سے ہو۔

۵۸۶-حبیب بن حسن ، عاصم بن علی ، حبیب بن حسن ، ابومسلم کشی ، عاصم ، ابن ابی ذئب ، محمد بن قیس ، عبدالرحمٰن بن یزید بن معاویہ کے سلسلۂ سند سے ثوبانؓ کا قول مروی ہے: حضور ﷺ نے فرمایا: جو مجھے ایک چیز کی ضمانت دے گا اس کو میں جنت کی ضمانت دوں گا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں بھی اس کا مصداق ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کا مصداق بننے کے لئے سوال ترک کردو۔ چنانچہ اس

۱۔ صحیح مسلم ، کتاب المساجد باب ۲۷، رقم: ۱۴۹. وسنن أبي داؤد ، كتاب استفتاح الصلاة باب ۲ ، وسنن النسائي ۱۳۳/۲ ، ومسند الامام أحمد ۱۰۶/۳ ، ۱۶۸ ، ۱۸۸ ، ۲۵۲ ، والسنن الكبرى للبيهقي ۲۴۸/۳ . وصحيح ابن خزيمة ۴۶۶ ، وفتح الباري ۲۸۷/۲ ، ۱۰ / ۶۰۰ . ومجمع الزوائد ۱۰۷/۲ . وشرح السنة ۱۱۶/۳ .

۲۔ سنن الترمذي ۴۸۴ ، ۴۸۵ ، والمستدرك ۵۵۰/۱ . ومسند الامام أحمد ۱۶۸/۲ . والمعجم الكبير للطبراني ۱۰۳/۵ . والصغير ۲۰۹/۱ ، ۳۸/۲ ، ومجمع الزوائد ۱۶۲/۱۰ . ۱۶۳ ، وأمالي الشجري ۱۳۰/۱ ، وكشف الخفا ۳۵۶/۲ .

۳۔ اتحاف السادة المتقين ۴۸/۵ . وكنز العمال ۲۲۰۴ .

۴۔ طبقات ابن سعد ۴۲۴/۷ ، والتاريخ الكبير ۱۸۱/۱/۲ . والجرح ۴۶۹/۱/۱ . والاستيعاب ۲۱۸/۱ ، وأسد الغابة ۲۴۹/۱ ، ۲۵۰ . والكاشف ۱۷۵/۱ ، وسير النبلاء ۱۵/۳ ، والاصابة ۲۰۴/۱ ، وتهذيب الكمال ۴۱۳/۴ .

کے بعد اگر ثوبان کے اونٹ سے کوڑا بھی گر جاتا تو اس کے لئے بھی کسی سے سوال نہیں کرتے تھے۔ بلکہ از خود اتر کر اسے اٹھاتے تھے۔

۵۸۷- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، عبداللہ بن معاذ، معاذ، شعبہ، عاصم احول، ابو عالیہ کے سلسلۂ سند سے ثوبانؓ کی روایت منقول ہے فرمان رسول ﷺ ہے:

مجھے ایک چیز کی ضمانت دینے والے کو میں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ حضرت ثوبانؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ضمانت دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر آئندہ کسی سے سوال مت کرنا۔ اس کے بعد حضرت ثوبانؓ کا اگر اونٹ پر بیٹھے ہوئے کوڑا بھی نیچے گر جاتا تو وہ کسی سے سوال کرنے کے بجائے خود اتر کر اس کو اٹھاتے تھے۔[1]

۵۸۸- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، امیۃ بن بسطام، عباس بن ولید، یزید بن زریع، سعید، قتادۃ، سالم بن ابی جعد، معدان بن ابی طلحہ کے سلسلۂ سند سے ثوبان کا قول مروی ہے فرمان نبوی ﷺ ہے:

بلا ضرورت سوال کرنے والے کے چہرے پر قیامت کے روز عیب کا نشان ہوگا۔[2]

۵۸۹- ابو احمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، امیۃ بن بسطام، یزید بن زریع، سعید، قتادۃ، سالم، معدان کے سلسلۂ سند سے ثوبانؓ کا قول مروی ہے فرمان نبوی ﷺ ہے:

ورثہ میں خزانہ چھوڑنے والے کا مال قیامت کے روز گنجے سانپ کی شکل میں صاحب مال کو ڈسے گا۔ اس سانپ کی دو آنکھیں ہوں گی اور اس کو صاحب مال کہے گا: ہائے تیری ہلاکت! تو کون ہے؟ سانپ کہے گا: میں تیرا وہ خزانہ ہوں جس کو تو نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے۔ پھر وہ سانپ اس کا پیچھا کرتا رہے گا حتی کہ اس کا ہاتھ چبا ڈالے گا اسی طرح آہستہ آہستہ اس کا سارا جسم نگل جائے گا۔[3]

۵۹۰- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالوہاب بن ضحاک، ابو عبدالرحمٰن، عیسیٰ بن یزید ازرق، ارطاۃ بن منذر، ابو عامر کے سلسلۂ سند سے ثوبانؓ کی روایت مروی ہے فرمان نبوی ﷺ ہے:

سونا چاندی جمع کر کے دنیا سے جانے والے کو قیامت کے روز قدموں سے ٹھوڑی تک تلوار سے داغا جائے گا۔ ابو عامر کہتے ہیں: مجھے حضرت ثوبانؓ نے فرمایا: اے ابو عامر! اگر تمہارے پاس بکری ہو اور اس کا دودھ باقی بچ جاتا ہو اس دودھ کو بھی تقسیم کر دو۔[4]

۵۹۱- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ بن مسعود، سعید بن سلیمان، مبارک بن فضالۃ، مرزوق ابی عبداللہ حمصی، ابو اسماء کے سلسلۂ سند سے ثوبانؓ کا قول مروی ہے فرمان رسول ﷺ ہے:

اے لوگو! عنقریب چاروں طرف سے لوگ تم پر اقوام عالم کو دعوت دیں گے۔ جس طرح کھانے پر لوگ ایک دوسرے کو دعوت دیتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہماری قلت کی وجہ سے ایسا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس وقت تمہاری تعداد زیادہ ہوگی لیکن سیلاب کے خس و خاشاک کی طرح تم بے ہیبت ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے قلب سے تمہارا رعب ختم کر دے گا۔ اور

۱۔ المستدرک ۱/۴۱۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۹۵. واتحاف السادۃ المتقین ۹/۳۰۲. وکشف الخفا ۱/۲۹۹، وکنز العمال ۱۶۶۹۷، ۲۰۰۰۹.

۲۔ مسند الامام احمد ۱/۳۶۶، والسنن الکبری للبیہقی ۷/۲۵، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۵۶، واتحاف السادۃ المتقین ۴/۱۲۰. ۹/۳۰۲.

۳۔ المستدرک ۱/۳۸۸، وصحیح ابن خزیمۃ ۲۲۵۵. وموارد الظمآن ۸۰۳. والمطالب العالیۃ ۸۷۱، ومجمع الزوائد ۳/۶۳، وتفسیر الطبری ۱۰/۸۷. وتفسیر ابن کثیر ۲/۱۵۲. ۴/۸۳.

۴۔ المسند الامام احمد ۵/۲۶۸، وکنز العمال ۶۲۹۲، ۶۲۹۴، والجامع الکبیر للسیوطی ۱/۱۱۷.

تمہارے قلوب میں دنیا کی محبت اور موت سے نفرت پیدا کرے گا۔

۵۹۲- مؤمن کیلئے بہترین مال ...... ابو احمد بن محمد بن احمد ، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ ، اسحق بن راہویہ ، جریر ، منصور ، سالم بن ابی جعد کے سلسلہ سند سے ثوبان کا قول مروی ہے:

ایک موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ مہاجرین نے کہا: کاش ہمیں معلوم ہو جاتا کہ کونسا مال بہتر ہے! حضرت عمرؓ نے ان کی خواہش پر یہی سوال آپ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: لسان ذاکر، قلب شاکر اور زوجہ مؤمنہ تمہارے لئے بہترین مال ہے۔ یہ تمہارے ایمان میں تمہاری مدد کریں گے۔[1]

ابو الاحوص اور اسرائیل نے اس کے مثل منصور سے روایت نقل کی ہے۔ نیز اس کو عمرو بن مرہ نے بھی سالم سے روایت کیا ہے۔

۵۹۳- ابو بکر بن مالک ، عبداللہ بن احمد بن حنبل ، احمد بن حنبل ، وکیع ، عبداللہ بن عمرو بن مرۃ ، عن ابیہ ، سالم بن ابی جعد کے سلسلہ سند سے ثوبانؓ کا قول مروی ہے:

سونا چاندی کے بابت نزول آیات کے بعد صحابہؓ نے بواسطہ عمرؓ آپ سے سوال کیا کہ ہمارے لئے کونسا مال افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قلب شاکر، زبان ذاکر اور زوجہ مؤمنہ جو آخرت کے کام پر تمہاری مدد کرے..... تمہارے لئے بہترین مال ہیں۔[2]

اعمش نے اس کو سالم سے روایت کیا ہے۔

(۳۲) مولیٰ حضور ﷺ حضرت رافعؓ

آپ رذائل سے اجتناب کرنے والے، فکر آخرت رکھنے والے اور آپ علیہ السلام کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) تھے۔

۵۹۴- سلیمان بن احمد ، مقدام بن داؤد ، اسد بن موسیٰ ، سفیان بن عیینہ ، عمرو بن دینار کے سلسلہ سند سے محمد بن سعید کا قول مروی ہے:

بنی سعید کے ایک شخص کے علاوہ تمام افراد نے ایک غلام کا اپنا اپنا حصہ آزاد کر دیا۔ اس غلام نے باقیماندہ حصہ کے بارے میں آپ ﷺ سے سفارش کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے اسکی سفارش کر دی۔ مالک نے اپنا حصہ آپ ﷺ کو ہبہ کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے بھی اسے آزاد کر دیا۔ اس کے بعد سے وہ اپنے کو "مولیٰ النبی" کہلواتے تھے۔ ان کا نام رافع ابو البہی تھا۔

۵۹۵- سلیمان بن احمد ، طالب بن قرۃ ، محمد بن عیسیٰ طباع ، قاسم بن موسیٰ ، زید بن واقد ، مغیث بن سمی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرو کی روایت مروی ہے:

حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے افضل شخص کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مخموم القلب اور صادق اللسان مؤمن۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ مخموم القلب کیا ہے؟ فرمایا اللہ عزوجل سے ڈرنے والا..... جو ہر گناہ سے پاک ہو، اس میں سرکشی نہ ہو، دھوکہ نہ ہو اور نہ وہ کسی سے حسد رکھتا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کس طرح کوئی ان صفات کا مالک بن سکتا ہے؟ فرمایا: جو شخص دنیا سے نفرت کرے اور آخرت سے محبت رکھے وہ ان صفات کا مالک بن سکتا ہے۔

صحابہ کہتے ہیں: ہم آپس میں صرف حضرت رافعؓ کو ہی ان صفات کا مالک کہتے تھے۔ نیز صحابہ نے پھر (خدمت نبوی ﷺ

---

[1] سنن أبي داؤد ۱۶۹۷، ومسند الامام أحمد ۲۷۸/۵، ومشكاة المصابيح ۵۳۶۹. والتاريخ الكبير للبخاري ۳۲۰/۴، وتاريخ ابن عساكر ۲۷۰/۶، والاحاديث الصحيحة ۹۵۸.

[2] سنن ابن ماجة ۱۸۵۶. ومسند الامام أحمد ۲۸۲/۵، واتحاف السادة المتقين ۳۱۲/۵، ۲۸/۹، ۳۳۲، وتفسير ابن كثير ۸۱/۴، والمطالب العالية ۳۱۰۲.

میں) عرض کیا: کون شخص اس کا عامل ہے؟ فرمایا: اچھے اخلاق والا مؤمن ہے[1]

(۴۳) اسلم ابو رافع ؓ

آپ جنگ بدر سے قبل اسلام قبول کرنے والے تھے۔ آپ نے ابتدا میں حضرت عباس کے ساتھ مل کر اسلام ظاہر نہیں کیا۔ بعد میں مدینہ میں آپ علیہ السلام کو قریش کا خط پہنچانے کے وقت اسلام ظاہر فرمایا اور آپ ﷺ کے ساتھ قیام کی تمنا ظاہر کی۔ لیکن آپ علیہ السلام نے عہد کی پاسداری کرتے ہوئے آپ کو واپس فرمادیا اور فرمایا ہم ایلچی کو محبوس کرتے ہیں اور نہ عہد شکنی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے آپؓ سے فرمایا تھا کہ میرے بعد تم پر افلاس وفقر آئیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ ؐ کو اس بات سے بھی منع فرمایا تھا کہ فاضل مال جمع کریں اور آپ ؐ کو اس کی سزا سے بھی آگاہ فرمادیا تھا۔

۵۹۶- سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، اسد بن موسیٰ، حاتم بن اسماعیل، کثیر بن زید، المطلب کے سلسلۂ سند سے ابو رافع کا قول مروی ہے:

ایک روز آپ ﷺ نے بقیع کے پاس سے گزرتے ہوئے اف اف کیا۔ اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ میرے علاوہ کوئی نہیں تھا میں نے آپ ﷺ سے اف اف کرنے کی وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا اس قبر والے کو میں نے فلاں قبیلہ کا عامل بنایا تھا، اس نے اس وقت ایک چادر میں خیانت کی تھی، اب وہی چادر آگ بنکر اس پر پڑی ہوئی ہے۔[2]

۵۹۷- ابو رافع کا فقر اور مالداری ..... عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابو بکر بن ابی عاصم، صالح بن زیاد، محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد مغیرہ بن عبدالرحمن، عثمان بن عبدالرحمن، ابو جعفر محمد بن اسماعیل، حسن بن علی حلوانی، یزید بن ہارون، جراح بن منہال جزری، سلیم مولی ابی رافع کے سلسلۂ سند سے مولی النبی ابی رافعؓ کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو رافع! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو مفلس بن جائیگا؟ میں نے عرض کیا: کیا میں ابھی مفلس نہ بن جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں؟ پھر پوچھا: تمہارے پاس کتنا مال ہے؟ میں نے عرض کیا چالیس ہزار درہم اور میں اس سب کو راہ خدا میں خرچ کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کچھ صدقہ کردو اور کچھ اولاد کے لئے رہنے دو۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ اولاد کا والدین پر کیا حق ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ان کو قرآن کی تعلیم دو، تیر اندازی سکھاؤ، تیراکی سکھاؤ اور اچھا حلال مال دے کر جاؤ۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ میں کب مفلس بنوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا میرے بعد۔

ابو سلیم فرماتے ہیں: کہ میں نے ابو رافع کو بعد میں اس قدر مفلس دیکھا کہ وہ لوگوں میں اعلان کرتے تھے کون شیخ کبیر اعمیٰ پر صدقہ کرے گا؟ کون اس پر صدقہ کرے گا جسکے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا: کہ میرے بعد تم پر مفلسی آئیگی۔ اے لوگو! اللہ کا ہاتھ علیا (سب سے اوپر)، معطی کا ہاتھ وسطی (درمیان میں) اور سائل کا ہاتھ سفلی (سب سے نیچے) ہوتا ہے۔ بلاوجہ سوال کرنے والے کے چہرہ پر قیامت کے روز نشان ہوگا۔ غنی اور مالدار کے لئے صدقہ ناجائز ہے۔

راوی کہتے ہیں: کہ ایک بار میرے سامنے ایک شخص نے ابو رافع کو چار درہم دیئے۔ ابو رافع نے اصرار کے باوجود یہ کہہ کر "آپ ﷺ نے مجھے فضول مال جمع کرنے سے منع فرمایا" ایک درہم واپس کردیا۔ راوی کہتے ہیں کہ بعد میں ابو رافع غنی ہوگئے تھے۔

[1] اتحاف السادۃ المتقین ۷/۲۳۵، ۹/۳۲۶، والدر المنثور ۳/۲۹۱.

[2] طبقات ابن سعد ۴/۷۳. وتھذیب الکمال ۳۳/۳۰۱.

[3] کنز العمال ۱۱۶۰۳. والجامع الکبیر ۲/۶۵۱.

حتیٰ کہ ان کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا بھی آیا۔ اسی حالت میں ان کی وفات ہوئی۔ اسی وجہ سے فرمایا کرتے تھے کاش فقر کی حالت میں میری موت آتی۔ آپؓ کسی غلام کو مکاتب صرف قیمت خرید پر ہی بناتے تھے۔ زائد مال وصول نہ کرتے تھے۔[1]

(۳۴) سلمان فارسیؓ[2]

اہل فارس میں سابق، عرصہ دراز تک بغیر صلہ کے مشقت جھیلنے والے، آخرت کے لئے ذخیرہ کرنے والے، حکمت کے مالک اور صاحب علم عابد تھے۔ آپؓ اسلام کا جھنڈا بلند کرنے والے، آپ علیہ السلام کے نجیب و رفیق تھے۔ جنت آپ کی مشتاق تھی۔ قلیل پر کفایت کرنے والے اور دین کی خاطر مصائب برداشت کرنے والے تھے...... جس کے صلہ میں اجر عظیم پا کر سرخرو اور کامیاب ہوئے۔

بعض کا قول ہے: تکالیف برداشت کر کے محبت الٰہی کے حصول کا نام تصوف ہے۔

۵۹۸-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابو حذیفہ، عمارۃ بن زاذان، ثابت، کے سلسلۂ سند سے انسؓ کا قول مروی ہے فرمان رسول ہے: میں عرب کا، صہیب روم کے، سلمان فارس کے اور بلال حبش کے سابق ہیں۔[3]

۵۹۹-ابو سعید احمد بن ابن ابراہیم بن شیبان عبادانی، حسن بن ادریس آستانی، قتیبہ بن سعید، و سیم بن جمیل، محمد بن حرام بصدق، ابو عبدالرحمٰن سلمی کے سلسلۂ سند سے سلمانؓ کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بری خاتون سے شادی کی، رخصتی کی شب میرے ساتھی گھر تک میرے ساتھ آئے۔ میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اب تم واپس چلے جاؤ۔ میں نے بے وقوفوں کی طرح ان کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں دی۔ میں نے گھر کو زیب و زینت سے آراستہ دیکھا تو میں نے کہا: کیا بات ہے اس گھر میں بخار آ گیا ہے یا کعبہ کندہ میں منتقل ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا: دونوں باتوں میں سے کوئی بھی پیش نہیں آئی ہے۔ سلمان کہتے ہیں آخر میں دروازہ کے پردہ کے علاوہ تمام پردے اتروا کر گھر میں داخل ہوا۔ پھر بے تحاشا سامان دیکھ کر میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ اور آپکی اہلیہ کے لئے ہے۔ میں نے کہا آپ ﷺ نے مجھے وصیت کی تھی دنیاوی مال تمہارے پاس ایک مسافر جتنا ہونا چاہیے۔ پھر میں نے خادم دیکھ کر اس کے بارے میں لوگوں سے سوال کیا، لوگوں نے کہا: یہ آپ اور آپ کی اہلیہ کے لئے ہے۔ میں نے کہا: اس سے بھی میرے خلیل (ﷺ) نے مجھے منع فرمایا ہے۔ پھر میں نے اسکی سہیلیوں سے پوچھا کہ تم یہاں سے جاؤ گی یا نہیں؟ انہوں نے کہا ہم جاتی ہیں۔ چنانچہ اسی وقت انہوں نے گھر خالی کر دیا۔ پھر میں دروازہ بند کر کے اپنے اہلیہ کے پاس آ کر بیٹھا۔

میں نے اس کی پیشانی کو بوسہ دیکر اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر میں نے اس سے کہا تم میرے حکم کی تابعداری کرو گی؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے کہا اللہ کے رسول نے ایسے وقت میں ہمیں عبادت کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ ہم نے نماز پڑھی، پھر میں نے اس سے صحبت کی۔ صبح ہونے پر میرے ساتھیوں نے مجھ سے احوال دریافت کئے، میرے سکوت پر تین بار انہوں نے یہ سوال مجھ سے کیا۔ بالآخر میں نے ان سے کہا: گھروں پر دروازے اور پردے اسی لئے لگائے جاتے ہیں کہ اندر کی بات اندر رہے۔ اس لئے تم

۱۔ کنز العمال ۳۵۳۳۵

۲۔ طبقات ابن سعد ۱۶/۲، ۳۱۸/۷، والتاریخ الکبیر ۴/ت۲۲۳۵، والجرح ۴/ت۱۲۸۹، واخبار اصبھان ۴۸/۱، وتاریخ بغداد ۱۶۳/۱، والاستیعاب ۶۳۴/۲، وسیر النبلاء ۵۰۵/۱، ۵۵۸، والکاشف ۱/ت۳۳۵۷، والعبر ۱۱۹/۱، والاصابۃ ۲/ت۳۳۵۷، وشذرات الذھب ۴۴/۱، وتھذیب التھذیب ۱۳۷/۴، وتھذیب الکمال ۲۴۵/۱۱.

۳۔ المستدرک ۲۸۴/۳، ۴۰۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۴/۸، وتاریخ اصبھان للمصنف ۴۹/۱، ومجمع الزوائد ۳۱۸/۹، (التھذیب) والکامل لابن عدی ۵۰۷/۲.

باہر کی باتوں کے بابت مجھ سے سوال کرو۔ کیوں کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ گھر کے اندر کی باتیں کرنے والے، راستہ میں جفتی کرنے والے دو گدھوں کی طرح ہیں۔[1]

۶۰۰- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن بکار صیرفی، حجاج بن فروخ واسطی، ابن جریج، عطاء کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ کا قول مروی ہے:

حضرت سلمانؓ کی ایک سفر سے واپسی پر حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا: میں تم سے اللہ تعالیٰ کیلئے غلام ہونے پر خوش ہوں۔ حضرت سلمانؓ نے عرض کیا: پھر آپ میری شادی اپنے خاندان کی کسی عورت سے کرا دیں! حضرت عمرؓ خاموش ہو گئے۔ (گویا یہ بات حضرت عمرؓ کو اچھی نہیں لگی)۔ حضرت سلمانؓ نے عرض کیا: آپ مجھے اللہ کا غلام بنانے پر تو خوش ہیں اپنی ذات کیلئے غلام بنانے پر کیوں خوش نہیں؟ پھر جب صبح ہوئی تو حضرت سلمانؓ کے پاس حضرت عمرؓ کے قاصد آئے۔ حضرت سلمانؓ کے پوچھنے پر فرمایا: ہم اس لئے آئے ہیں کہ آپ حضرت عمرؓ کو شادی کا پیغام دینے کا ارادہ ملتوی کر دیں۔ حضرت سلمانؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! آپ کی حکومت یا سلطنت نے مجھے اس بات کا خواہش مند نہیں کیا بلکہ میرا خیال تھا یہ نیک مرد ہیں ان کے خاندان کی کسی عورت سے شادی کروں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ سے اور اس سے کوئی نیک اولاد عطا فرما دے گا۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر آپؓ نے ایک کندی خاتون سے شادی کر لی۔ گھر کو مزین دیکھ کر فرمایا خانہ کعبہ اور بخار میں سے کونسی چیز یہاں منتقل ہوئی ہے۔ میرے خیال میں (آپ ﷺ) نے مجھے ایک مسافر کے سامان کے بقدر سامان رکھنے کی وصیت فرمائی اور یہ کہ منکوحہ کے علاوہ کوئی عورت نہ ہو۔ اس کے بعد سب خواتین گھر سے نکل گئی۔ پھر سلمانؓ نے اپنی اہلیہ سے فرمایا ایسے وقت آپ ﷺ نے ہمیں نماز کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ ہم دونوں نے نماز پڑھی۔ صبح کے بعد آپؓ مجلس میں بیٹھے تو بار بار ایک شخص کے حال دریافت کرنے کے جواب میں فرمایا: گھر سے باہر کی باتوں کے بابت سوال کرو، گھر کے اندر کی باتوں کے بابت سوال سے احتراز کرو۔

۶۰۱- محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، عمرو بن مرہ، ابو البختری کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ سے حضرت سلمانؓ کے متعلق پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا:

حضرت سلمانؓ پہلے علم اور آخری علم کے پیروکار ہیں اور جہان کے پاس ہے اس کو کوئی نہیں پا سکتا۔

۶۰۲- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو غسان مالک بن اسماعیل، حبان بن علی، عبد الملک بن جریج، ابو حرب بن ابی اسود کے سلسلۂ سند سے زاذان کندی کا قول مروی ہے:

زاذان کہتے ہیں: ہم ایک روز حضرت علیؓ کے پاس تھے آپؓ کو خوش گوار موڈ میں دیکھ کر ہم ان سے ان کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھنے لگے: فرمایا کس ساتھی کا حال بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا: حضور ﷺ کے کسی ساتھی کا حال بتائیں۔ فرمایا: تمام صحابیٔ رسول میرے ساتھی ہیں، کس کے متعلق بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا: حضرت سلمان فارسی کا حال بتائیں؟ فرمایا: لقمان حکیم جیسا تم میں سے کوئی ہو سکتا ہے؟ (وہ گویا لقمان حکیم ہیں)۔ وہ ہم میں سے اور اہل بیت میں سے ہیں۔ انہوں نے پہلے علوم حاصل کئے اور آخری علوم بھی حاصل کئے۔ نیز وہ تورات و قرآن دونوں کے ایسے عالم ہیں، جو نہ ختم ہونے والے سمندر ہیں۔

۶۰۳- اہل و عیال اور جسم و جان سب کا تم پر حق ہے..... عبد اللہ بن محمد بن عطاء، احمد بن عمرو، بزاز عمری بن محمد کوفی قبیصہ بن عقبہ، عمار بن رزیق، ابو صالح، ام الدرداءؓ کے سلسلۂ سند سے ابو الدرداءؓ کا قول مروی ہے:

۱۔ کنز العمال ۲۴۹۰۷، وتاریخ ابن عساکر ۲۰۶/۶.

ایک روز سلمان ابو الدرداء کے پاس تشریف لائے۔ ان کی بیوی ام الدرداءؓ کی پراگندہ حالت دیکھ کر سلمانؓ نے ان سے اس کی وجہ پوچھی، انہوں نے کہا: تمہارے بھائی کو میری ضرورت ہی نہیں ہے۔ کیوں کہ وہ تو شب کو عبادت گزار اور دن میں روزہ دار رہتے ہیں اس کے بعد سلمانؓ نے ابو الدرداءؓ سے فرمایا: تم پر تمہارے اہل کا بھی حق ہے۔ اس وجہ سے نماز پڑھو، نیند کرو، روزہ رکھو اور افطار بھی کرو۔ جب اس بات کا علم آپ ﷺ کو ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا سلمان کو علم عطاء کیا گیا ہے۔[1]

اعمش نے ابن شمر بن عطیہ عن شہر بن حوشب عن ام الدرداءؓ سے اس کو روایت کیا ہے۔

۶۰۴۔ ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن حمزۃ، احمد بن علی بن مثنیٰ، زہیر بن حرب، جعفر بن عون، ابو العمیس، عون بن ابی جحیفہ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

ایک بار سلمانؓ ابو درداءؓ کی زیارت کے لئے گئے۔ ام درداء کو پراگندہ حال دیکھا تو ان سے اس کی وجہ دریافت کی، انہوں نے فرمایا: آپ کے بھائی کے مسلسل نماز روزہ میں مشغول رہنے کی وجہ سے ان کو میری ضرورت ہی نہیں ہے۔ پھر ابو درداءؓ نے سلمانؓ کو کھانا پیش فرمایا۔ سلمانؓ نے کہا: تم بھی کھاؤ، انہوں نے فرمایا میرا روزہ ہے۔ سلمانؓ نے فرمایا جب تک تم نہیں کھاؤ گے میں بھی نہیں کھاؤں گا چنانچہ دونوں نے کھایا۔ شب کو سلمان ان کے پاس رہے...... جب وہ نماز کے لئے بیدار ہوئے تو سلمانؓ نے فرمایا اے ابو درداء اللہ، اہل وعیال اور جسم سب کا تم پر حق ہے۔ اس لئے ہر ایک کا حق ادا کرو۔ روزہ رکھو، افطار بھی کرو، نماز پڑھو اور آرام بھی کرو اور اپنے اہل کے پاس بھی جاؤ۔ چنانچہ قبیل صبح دونوں نے نماز پڑھی۔ نماز فجر کے بعد ابو درداءؓ نے آپ ﷺ کو سلمانؓ کی باتوں سے آگاہ فرمایا تو آپ ﷺ نے سلمان کی باتوں کی تصدیق فرمائی۔[2]

۶۰۵۔ علم حاصل کرنے سے کم نہیں ہوتا...... ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبداللہ بن براد اشعری، محمد بن بشر، مسعر، عمرو بن مرۃ کے سلسلۂ سند سے ابو البختری کا قول مروی ہے:

ایک بار سلمانؓ ایک حبشی شخص کے رفیق بنے۔ اس حبشی نے دجلہ سے پانی نوش کیا۔ سلمان نے اسے مزید پانی نوش کرنے کا کہا، اس نے کہا میں سیراب ہو چکا ہوں، پھر سلمانؓ نے اس سے پوچھا: کیا پانی سے کچھ کم ہوا؟ اس نے کہا نہیں۔ سلمانؓ نے فرمایا اسی طرح علم حاصل کرنے سے کم نہیں ہوتا لہذا تم علم نافع حاصل کرو۔

۶۰۶۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن حسن بن علی بن بحر، محمد بن مرزوق، سعید بن واقد، حفص بن عمر سعدی کے سلسلۂ سند سے ان کے چچا کا قول مروی ہے:

حضرت سلمانؓ نے حذیفہؓ سے فرمایا: اے بھائی علم کثیر ہے اور عمر قصیر ہے لہذا اپنی ضرورت کے مطابق علم ضرور حاصل کرو اور اس کے ماسوا کو چھوڑ دو کیونکہ اس پر تمہاری مدد کی جائے گی۔

۶۰۷۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، قتیبہ بن سعید، ابو کامل، ابو عوانہ، عطاء بن سائب کے سلسلۂ سند سے ابو البختری کا قول مروی ہے

ایک بار سلمانؓ ایک لشکر کے سپہ سالار بنے۔ انہوں نے ایک فارسی قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ لوگوں نے ان سے دشمن پر حملہ کی اجازت مانگی۔ سلمانؓ نے فرمایا: میں اس موقع پر آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق عمل کروں گا۔ اس کے بعد سلمانؓ نے اہل قلعہ سے فرمایا

---

[1] اتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۱۶۷۔

[2] السنن الکبری للبیھقی ۴/ ۲۷۶، وکنز العمال ۲۵۴۰۳ بھذا اللفظ، وانظر الحدیث باختلاف فی: صحیح البخاری ۳/ ۵۱، ۸/ ۳۸۔ وصحیح مسلم، کتاب الصیام ۱۹۳۔ وصحیح ابن حبان ۱۲۸۷۰ (موارد) وفتح الباری ۴/ ۲۱۸، ۹/ ۲۹۹، ۱۰/ ۵۳۱۔ والترغیب والترھیب ۲/ ۱۲۲۔

میں تمہارا اقاری شخص ہوں۔ دیکھو یہ عرب میری کس قدر اطاعت کرتے ہیں۔ اگر تم اسلام قبول کرلو تو جو حکم ہمارے لئے وہی تمہارے لئے اور جو ممانعت ہمارے لئے اسی کی ممانعت تمہارے لئے۔ اگر تم نہیں مانو گے تو پھر ہم تم کو تمہارے دین پر چھوڑ دیں گے لیکن تم کو ذلت کے ساتھ ہمیں جزیہ دینا پڑے گا۔

لہذا تین باتوں میں سے ایک بات قبول کر لو اسلام، جزیہ یا جنگ۔ انھوں نے کہا: ہم جنگ کے لئے تیار ہیں۔ حضرت سلمانؓ نے تین روز تک ان کا انتظار کیا۔ اس کے بعد ساتھیوں کو ان پر حملہ کی اجازت دیدی۔ اللہ نے مسلمانوں کے ہاتھوں اس قلعہ کو آزاد کرادیا۔

حماد، جریر، اسرائیل اور علی بن عاصم نے عطاء سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۶۰۸-سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، اسرائیل، ابی اسحق کے سلسلہ سند سے ابولیلی کندی کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت سلمان صحابہ کی ایک جماعت جو بارہ یا تیرہ افراد پر مشتمل تھی کے ساتھ تھے۔ نماز کے وقت سب نے ان کو امام بنانا چاہا تو حضرت سلمانؓ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا: اللہ نے تمہاری وجہ سے مجھے ہدایت عطا فرمائی ہے، (تم مجھ سے افضل ہو) اس لئے میں ایسا نہیں کروں گا اور نہ تمہاری عورتوں سے بیاہ رچاؤں گا۔ اس کے بعد ایک شخص نے چار رکعتیں پڑھائی۔ سلمانؓ نے فرمایا: ہمارے لئے دو ہی کافی ہیں۔ عبدالرزاق کہتے ہیں: آپ در حقیقت سفر میں تھے۔

۶۰۹-سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ثوری، عن ابیہ، مغیرہ بن شبل کے سلسلہ سند سے طارق بن شہاب کا قول مروی ہے:

میں نے سلمانؓ کے معمولات سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے ایک شب ان کے پاس گزاری۔ شب کے آخری حصہ میں جا کر وہ بیدار ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی، جو ان کا خیال تھا (کہ وہ تو ساری ساری رات نماز پڑھتے ہونگے) ایسی بات نہیں نکلی۔ پھر میں نے ان سے یہ بات بیان کی تو انہوں نے فرمایا: پانچ وقتہ نماز کی پابندی کرو یہ درمیانی گناہوں کیلئے کفارہ ہیں جب تک کہ وہ گناہ کبیرہ کی حد کو نہ پہنچیں۔ اور جب رات ہو جاتی ہے تو لوگ تین قسموں میں منقسم ہو جاتے ہیں۔ کچھ لوگ تو ایسے ہیں جن پر یہ رات وبال ہے نہ کہ فائدہ مند۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کیلئے یہ رات سراسر خیر ہے اور ان پر کچھ وبال نہیں۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جن پر اس رات کا وبال ہے اور نہ ان کیلئے کچھ فائدہ۔ جن کیلئے یہ رات سراسر خیر ہے وہ ایسے بندگان خدا ہیں جو رات کی ظلمت اور تاریکی کو غنیمت سمجھتے ہیں جبکہ دوسرے لوگ محو خواب ہوتے ہیں۔ وہ کھڑے ہو کر خدا کے آگے عبادت کرتے ہیں۔ اور جن کیلئے یہ رات وبال ہے نہ نقصان وہ لوگ عشاء کی نماز پڑھ کر سو جاتے ہیں۔ پس تم شب میں بیدار ہو کر اللہ کی عبادت کرو۔ غفلت اور گناہ میں پڑنے سے بچو۔ قصد اور دوام کو لازم پکڑو۔

۶۱۰- قاسم بن احمد بن قاسم، محمد بن حسین خثعمی، عباد بن یعقوب، موسیٰ بن عمیر، ابوربیعہ ایادی، ابوبریدہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ﷺ ہے حضرت جبرئیل نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے اصحاب میں چار شخصوں سے محبت کرتا ہے۔ کسی حاضر نے کہا: یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: علی، سلمان، ابوذر اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم اجمعین [۱]۔

۶۱۱-محمد بن احمد بن حسن، جعفر بن محمد بن عیسیٰ، محمد بن حمید، ابراہیم بن المختار، عمران بن وہب الطائی کے سلسلہ سند سے انسؓ کا قول مروی ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: جنت چار افراد علی، مقداد، عمار اور سلمان کی مشتاق ہے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین [۲]۔

۱۳۴۷ا۔ کنز العمال ۳۳۶۷۵۔ وتاریخ ابن عساکر ۱/۲۰۰۔ واتحاف السادۃ المتقین (۲) المستدرک ۳/۱۳۷

۶۱۲۔قبل از اسلام سلمان فارسیؓ کے احوال کا بیان ...... حبیب بن حسن، حسین بن علی بن ولید فسوی، احمد بن حاتم، عبداللہ بن عبدالقدوس رازی، عبید المکتب، ابو طفیل عامر بن واثلہ کے سلسلۂ سند سے سلمانؓ کا قول مروی ہے:

میں ایک دیہاتی انسان تھا، ہمارے لوگ پتھر کے ایک گھوڑے کی عبادت کرتے تھے ... لیکن مجھے ان کا طریقہ غلط لگتا تھا۔ چنانچہ میں صحیح طریقہ کی تلاش میں نکلا۔ مجھے بتایا گیا کہ صحیح طریقہ مغرب کی طرف ہے۔ چنانچہ میں چلتے چلتے ارض موصل پہنچ گیا۔ میں نے اہل موصل سے ان کے بڑے عالم کے بابت پوچھا تو انہوں نے ایک صومعہ کی طرف مجھے بھیج دیا۔ وہاں پہنچ کر صومعہ کے پادری سے انکی خدمت میں رہنے کی درخواست کی۔ ان کی اجازت کے ساتھ میں چند سال ان کی خدمت میں رہا۔ حتی کہ ان کی وفات کا وقت قریب آ گیا۔ مجھے اس کے فراق میں رونا آ گیا۔ اس وقت انہوں نے مجھے روتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے اس کی وجہ دریافت کی؟ میں نے کہا: آپ نے خوب میری تربیت کی لیکن اب میں کہاں جاؤں؟ انہوں نے فرمایا فلاں جگہ چلے جاؤ، ان کو میرا اسلام کہکر میری طرف سے ان کی خدمت میں رہنے کی درخواست پیش کر دینا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو پھر مجھ پر گریہ طاری ہو گیا۔ انہوں نے مجھے روم کے ایک پادری کے پاس بھیج دیا۔ پھر میں چند سال ان کی خدمت میں رہا پھر حسب سابق ان کی وفات کے وقت بھی مجھ پر گریہ طاری ہو گیا، انہوں نے مجھے روم کے ایک پادری کے پاس بھیج دیا۔ پھر میں چند سال ان کی خدمت میں رہا پھر حسب سابق ان کی وفات کے وقت مجھ پر گریہ طاری ہو گیا۔ انہوں نے مجھ سے وجہ پوچھی تو میں نے تمام واقعہ ان کے سامنے بیان کر دیا۔ انہوں نے کہا کوئی عالم میرے ذہن میں تو نہیں ہے۔ البتہ اس وقت ارض تہامہ میں ایک شخص کا ظہور ہونے والا ہے۔ اسلئے میری وفات کے بعد تم یہیں رہنا، جب حجازی قافلہ گزرے تو اس سے اس شخص کے ظہور کا پوچھنا اور اس کی نشانی یہ ہے کہ ان کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔ نیز وہ صدقہ کے بجائے ہدیہ کا مال کھائیگا۔

چنانچہ اس پادری کی وفات کے بعد میں وہیں گوشہ نشین ہو گیا۔ ہر گزرنے والے قافلہ کے بارے میں میں معلومات حاصل کرتا تھا۔ حتی کہ ایک روز مجھے بتایا گیا کہ یہ حجازی قافلہ گزر رہا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہاری زمین پر نبوت کا دعوی کرنے والے کسی شخص کا ظہور ہوا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے ان سے کہا مجھے اپنا غلام بنا کر اپنے ساتھ لے چلو۔ میں راستہ میں تمہاری خدمت کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے اپنے ساتھ کر لیا۔ اور مکہ پہنچنے کے بعد حبشیوں کے ساتھ مجھے ایک باغ میں مالی مقرر کر دیا۔ ایک روز میں طواف کے لئے آیا تو ایک خاتون سے میں نے آپ ﷺ کے بابت سوال کیا تو اس نے بتایا کہ شب کے آخری حصہ میں آپ حجر اسود کے پاس بیٹھتے ہیں اور صبح ہوتے ہی آپ ﷺ کے ساتھی آپ ﷺ سے منتشر ہو جاتے ہیں۔ پھر میں دوسرے روز صبح صبح آپ ﷺ کے پاس گیا اور میں مہر نبوۃ دیکھنے کے لئے آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ سمجھ گئے۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر اٹھا دی۔ میں نے مہر نبوت دیکھ کر دل میں کہا: یہ ایک نشانی ہو گئی۔ پھر دوسرے روز میں نے چند کھجوریں صدقہ کے نام سے آپ کی خدمت اقدس میں پیش کیں۔ آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو حکم فرمایا کہ کھا لو۔ لیکن خود بالکل نہیں کھائیں۔ میں نے کہا یہ دو نشانی ہو گئیں۔ پھر تیسری شب کچھ کھجور ہدیہ کے نام سے میں نے آپ ﷺ کو پیش کیں تو آپ ﷺ نے دیگر ساتھیوں کے ساتھ خود بھی تناول فرمائیں میں نے اسی وقت کھڑے ہو کر کلمہ پڑھ لیا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے حال دریافت کیا تو میں نے تمام واقعہ آپ ﷺ کے سامنے بیان کر دیا۔

پھر میں آپ ﷺ کی کوشش اور دعا کی برکت سے آزاد بھی ہو گیا۔[1]

ثوریؒ نے عبید مکتب سے اس کو مختصراً روایت کیا ہے۔ جبکہ مسلم بن صلت عبدی نے ابوالطفیل سے تفصیل کے ساتھ نقل کیا ہے۔

---

[1] تاریخ ابن عساکر ۶/ ۱۹۳. (التهذيب) وتاريخ بغداد ۱/ ت ۱۲.

۶۱۳- سلیمان بن احمد، ابو حبیب یحییٰ بن نافع مصری، سعید بن ابی مریم، ابن لہیعہ، یزید بن ابی حبیب، سلم بن صلت عبدی، ابو طفیل بکری کے سلسلۂ سند سے سلمانؓ کا قول مروی ہے:

میں ایک اصبہانی باشندہ تھا، ایک روز آسمانوں اور زمین کے خالق کے بارے میں میرے قلب میں خیال آیا۔ میں نے ایک خاموش شخص سے یہی سوال کیا تو اس نے مجھے اس کے لئے موصل کے ایک راہب کے پاس بھیج دیا۔ میں چند سال اسکی خدمت میں رہا۔ اس نے اپنی وفات کے وقت ایک دوسرے راہب کے پاس مجھے بھیج دیا۔ میں چند سال اسکی خدمت میں رہا اس نے وفات کے وقت عموریہ کے ایک شیخ کے پاس مجھے بھیج دیا۔ پھر میں نے چند سال اسکی خدمت کی اس نے وفات کے وقت مجھ سے کہا کہ اس وقت میرے خیال میں زمین پر کوئی راہب نہیں ہے۔ البتہ سرزمین مکہ پر ایک شخص نبوۃ کا دعویٰ کرنے والا ہے، اسکی نشانی یہ ہے کہ اس کی قوم اسے ساحر، مجنون اور کاہن کہے گی اور وہ صدقہ نہیں کھائیگا، البتہ ہدیہ کھائیگا، اور اس کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوۃ ہوگی۔

سلمان کہتے ہیں کہ میں اسی انتظار میں رہا حتیٰ کہ مدینہ سے ایک قافلہ آیا، میں نے ان سے آپ ﷺ کے بابت سوال کیا تو انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے ان کو غلام بنا کر اپنے ساتھ لے جانے پر راضی کر لیا۔ انہوں نے مدینہ پہنچ کے بعد ایک باغ کے پودوں کو پانی دینے پر مجھے مقرر کر دیا۔ پھر ایک انصاری خاتون سے میں نے حضور علیہ السلام کے بارے میں معلوم کیا اس نے کہا کہ وہ صبح کے وقت آتے ہیں۔ صبح کو میں نے آپ ﷺ کی آمد پر آپکو چند کھجوریں ہبہ کیں، آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا صدقہ ہے۔ آپ ﷺ نے مجھے دوسرے ساتھیوں کے سامنے رکھنے کا حکم دیا اور آپ ﷺ نے خود اس سے کچھ تناول نہیں فرمایا۔ دوسرے روز میں نے کچھ کھجوریں ہدیۃً آپ کی خدمت میں پیش کیں تو آپ ﷺ نے صحابہ کے ساتھ خود بھی تناول فرمائیں۔ پھر میں نے مہر نبوۃ کا بھی مشاہدہ کر لیا ان تمام نشانیوں کے دیکھنے کے بعد میں نے آپ ﷺ پر کلمہ پڑھ لیا۔ اور آپ ﷺ کے سامنے تمام واقعہ بیان کر دیا۔

پھر نبی ﷺ نے حضرت سلمانؓ کو اس قیمت پر خرید لیا کہ سلمانؓ اپنے مالکان کو تین سو درخت کھجور کے لگا کر دیں گے اور چالیس اوقیہ سونا دیں گے۔ حضور ﷺ نے سلمانؓ کو فرمایا: درخت اگاؤ۔ انہوں نے درخت اگائے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم ڈول کنویں میں ڈالو جب وہ بھر کر اوپر آجائے تو اسے اٹھاؤ اور پودوں کی جڑ میں یہ پانی بہاؤ۔ حضرت بلالؓ نے حضور ﷺ کی تعلیم کے مطابق کام کیا تو درخت بہت اگ آئے۔ مالکان نے کہا: سبحان اللہ! ایسا تو ہم نے کہیں دیکھا ہی نہیں۔ اس کی تو بڑی شان ہے۔ پھر لوگ بلالؓ کے پاس جمع ہو گئے اور نبی ﷺ نے (اصحاب سے لے کر) سونے کا ایک ٹکڑا حضرت بلالؓ کو دیا، دیکھا گیا تو اس میں چالیس اوقیہ سونا تھا۔[1]

محمد بن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ عن محمود بن لبید عن ابن عباس عن سلمان کے طریق سے اس کو مکمل ذکر کیا ہے۔ ابن ابی ہند نے سماک عن سلامہ العجلی عن سلمان کی سند سے اس کو مکمل ذکر کیا ہے۔ جس میں حضرت سلمانؓ نے اپنے رامہرمزی ہونے کا ذکر کیا ہے۔ اور سیار نے موسیٰ بن سعید الراسبی عن ابی معاذ عن ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن عن سلمان کی سند سے مکمل ذکر کیا ہے۔ اور اسرائیل نے ابو اسحاق السبیعی عن ابی قرہ کندی عن سلمان کی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۶۱۴- قاضی ابو احمد محمد بن احمد، محمد بن محمد بن سلیمان، عبداللہ بن عباس بن عنبری، خالد بن حارث، بن حباب، سلیمان تیمی، ابو العہدی کے سلسلۂ سند سے سلمانؓ کا قول مروی ہے:

دس سے زائد راہبوں کی خدمت میں رہنے کے بعد مجھے سچا دین ملا ہے۔

۱۔ المسند للإمام أحمد ۴۴۰/۵. والسنن الکبری للبیهقي ۳۲۱/۱۰. والمستدرک ۲۱۸/۲. والمعجم الکبیر للطبراني ۲۸۵/۶. ومجمع الزوائد ۲۳۶/۴.

۶۱۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر محمد بن شعیب تا محمد بن عیسیٰ دامغانی، جریر، اعمش، ابوسفیان کے سلسلۂ سند سے جابرؓ کا قول مروی ہے:

حضرت سعدؓ نے سلمانؓ کے مرض الوفات میں ان کی عیادت کے موقع پر فرمایا: اے ابوعبداللہ! آپ کے لئے خوشخبری ہے، کیوں کہ اللہ کے رسول اس دنیا سے آپؓ سے راضی ہو کر گئے ہیں۔ سلمان نے فرمایا اے بھائی! یہ کیسے ہوگا جبکہ فرمان نبوی ﷺ ہے: اے لوگو! ایک مسافر کے توشے کے مانند تمہارے پاس سامان دنیا ہونا چاہیے۔[1]

دامغانی نے جریر عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر کی سند سے اس کو روایت کیا ہے۔ اور ابومعاویہ وغیرہ نے عن الاعمش عن ابی سفیان عن اشیاخہ کے طریق سے اس کو روایت کیا ہے۔

۶۱۶-ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن راہویہ، ابومعاویہ، اعمش، ابوسفیان کے سلسلۂ سند سے بعض شیوخ کا قول مروی ہے:

حضرت سعد بن ابی وقاص سلمان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے ان کو دیکھ کر سلمان پر گریہ طاری ہو گیا۔ سعدؓ نے ان سے فرمایا: روتے کیوں ہو انشاء اللہ حوض کوثر پر تمہاری آپ علیہ السلام اور دیگر صحابہ سے ملاقات ہوگی۔ علاوہ ازیں آپ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے جاتے وقت تم سے راضی تھے۔ انہوں نے فرمایا میں فقط اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ آپ ﷺ نے ہم سے عہد لیتے ہوئے فرمایا تھا: اے لوگو! ایک مسافر کی دنیا کے مساوی تمہارے پاس دنیا ہونی چاہیے۔ لیکن آج ہمارے ارد گرد کافی ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ پھر سعدؓ نے ان سے وصیت کی درخواست کی تو فرمایا: اے سعد! جب کسی کام کا ارادہ کرو تو اللہ کو یاد کر لینا، جب کوئی فیصلہ کرو تو اللہ کو یاد کر لینا اور کوئی شئی تقسیم کرو تب بھی خدا کو یاد رکھنا۔[2]

مورق العجلی، حسن بصری، سعید بن المسیب اور عامر بن عبداللہ نے حضرت سلمانؓ فارسی سے اس کو روایت کیا ہے۔

۶۱۷-عبداللہ الاصفہانی، ابوزکریا ساجی، محمد بن خالد، حماد بن سلمہ، حبیب، حسن، حمید کے سلسلۂ سند سے مورق عجلی کا قول مروی ہے:

سلمان پر وفات کے وقت گریہ طاری ہو گیا ان سے اسکی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا آپ ﷺ نے ہمیں وصیت فرمائی تھی کہ اے لوگو! ایک مسافر کے سامان کے بقدر اپنے پاس سامان رکھو۔ لیکن آج ہمارا حال اس کے برعکس ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ وفات کے بعد ان کے گھر میں فقط بیس درہم کا سامان تھا۔

۶۱۸-ابو مکی محمد بن حسن بن کوثر، بشر بن موسیٰ، عبدالصمد بن حسان، سری بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

وفات کے وقت سلمانؓ کو روتا دیکھ کر لوگوں نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی کہ وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ تم سے راضی تھے پھر تم کیوں روتے ہو؟ حضرت سلمانؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے موت کا کوئی خوف نہیں ہے، بلکہ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ایک وعدہ لیا تھا کہ تم میں سے کسی کا بھی توشہ ایک مسافر کے توشے جتنا ہونا چاہیے۔[3]

۶۱۹-سعید بن مسیب کی ذیل کی روایت کو مصنف کے والد عبداللہ الاصفہانی نے ابی زکریا ساجی محمد بن خالد، حماد بن سلمہ، علی بن زید کے سلسلۂ سند سے اپنے فرزند ابونعیم کو بیان کی..... حضرت سعید بن المسیب کا قول مروی ہے:

سعد بن مالک اور عبداللہ بن مسعود عیادت کے لئے سلمانؓ کے پاس تشریف لائے تو سلمانؓ پر گریہ طاری ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا: اے سلمان! تم پر گریہ طاری کیوں ہوا؟ انہوں نے فرمایا آپ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ مؤمن کے پاس دنیاوی مال مسافر کے مال کے مساوی ہونا چاہیے لیکن آج ہم میں سے کسی نے اس عہد کا پاس نہیں رکھا۔[4]

۱- اتحاف السادة المتقين ۱۰/۳۲۹. والدر المنثور ۴/۲۳۸. و كنز العمال ۶۲۶۰.

۲- انظر التخريج السابق وطبقات ابن سعد ۴/۱/۶۵، ۶۶. واتحاف السادة المتقين ۱۰/۹۴. وتخريج الاحياء ۴/۱۰۳.

۳،۴- انظر التخريج السابق واتحاف السادة المتقين ۹/۹۵، ۱۰/۳۲۹.

۶۲۰- عامر بن عبداللہ کی حدیث...... ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، ابو ہانی، ابو عبدالرحمن حبلی، عامر بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے سلمان الخیر کا قول مروی ہے:

ہم نے سلمانؓ کی وفات کے وقت ان پر غم کے آثرات دیکھ کران سے اصل وجہ پوچھی: اے سلمان! (رسول اللہ کے ساتھ غزوات میں شریک ہونے اور متعدد فتوحات کے حاصل ہونے کے باوجود) تم پر گریہ طاری کیوں ہوا؟ انہوں نے فرمایا اس کی وجہ فقط یہ ہے کہ اللہ کے رسول نے ہم سے جدا ہوتے وقت ہمیں ایک مسافر کے سامان کے بقدر توشہ رکھنے کی وصیت فرمائی تھی۔ اس بات نے مجھے رنجیدہ و غم زدہ کر رکھا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ سلمان کا مال جمع کیا گیا تو اس کی قیمت پندرہ درہم تھی۔[1]

عامر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ پندرہ دینار تھے اور باقی حضرات اس پر اتفاق کرتے ہیں کہ آپ کے متروکہ مال کی قیمت فقط دس درہم سے کچھ اوپر تھی۔

انس بن مالک نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہما سے اس کو نقل کیا ہے۔

۶۲۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عمرو والمیز از، حسن بن ابی الربیع جرجانی، عبدالرزاق، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے انسؓ کا قول مروی ہے:

میں سلمانؓ کے پاس گیا، میں نے انہیں روتا ہوا دیکھ کران سے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا آپ ﷺ نے ایک مسافر کے زادِ راہ کے مساوی زادِ راہ رکھنے کی ہمیں تاکید فرمائی تھی۔ (لیکن موجودہ صورت حال کو دیکھ کر مجھے خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔)

۶۲۲- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن عبید بن میمون جدعانی، عتاب بن بشیر کے سلسلہ سند سے علی بن بذیمہ کا قول مروی ہے:

حضرت سلمانؓ کے گھریلو سامان کو فروخت کیا گیا تو اس کی قیمت چودہ درہم سے تجاوز نہیں تھی۔

۶۲۳- سلیمان بن احمد، احمد بن داؤد مکی، قیس بن حفص دارمی، مسلمہ بن علقمہ مازنی، داؤد بن ابی ہند، سماک بن حرب کے سلسلہ سند سے سلامہ عجلی کا قول مروی ہے:

سلامہ کہتے ہیں: ایک بار گاؤں سے میرے بھانجے قدامہ میرے پاس آئے انہوں نے مجھ سے حضرت سلمان کی زیارت کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ اس کے لئے ہم نے مدائن کا سفر کیا۔ سلمانؓ اس وقت مدائن میں بیس ہزار مسلمانوں کے امیر تھے۔ آپؓ کے سامنے پہنچ کر میں نے ان سے کہا یہ میرے بھانجے قدامہ ہیں جو آپ کی محبت کی وجہ سے آپکو سلام کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ انہوں نے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے فرمایا اللہ ان سے محبت کرے۔ اس وقت سلمانؓ کھجور کے پتوں سے ٹوکرے بنا رہے تھے۔

۶۲۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر، ہشام کے سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے: سلمان تیس ہزار مسلمانوں کے امیر تھے۔ اس وقت ان کا وظیفہ پانچ ہزار درہم تھا۔ اور وہ ایک چادر جسم پر ڈال کر لوگوں کو خطبہ دیتے تھے۔ اسی چادر کا کچھ حصہ سونے کے وقت بچھا لیتے اور کچھ حصہ اوڑھ لیتے تھے۔ جب آپ کی تنخواہ آتی تو مسلمانوں کیلئے واپس کر دیتے اور اپنا گزارہ اپنے ہاتھ کی کمائی پر کرتے تھے۔

۶۲۵- ابوبکر آجری، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، مسعر، عمرو بن قیس، عمرو بن ابی قرہ کندی کی سند سے مروی ہے۔ عمرو کہتے ہیں میرے والد ابوقرہ نے حضرت سلمانؓ کو کہا کہ وہ ان کی بہن سے شادی کرلیں۔ لیکن حضرت سلمانؓ نے اس سے انکار فرمادیا۔ بعد میں

۱- اتحاف السادۃ المتقین ۹/۹۵، ۱۰/۳۲۰، وصحیح ابن حبان ۲۴۸۰، (موارد) والترغیب والترھیب ۴/۲۲۳۔

حضرت سلمانؓ نے ایک قبیلہ کی لونڈی سے شادی کر لی۔

ادھر ابو قرہ کو علم ہوا کہ حضرت حذیفہؓ اور حضرت سلمانؓ کے درمیان باہمی تعلقات ہیں لہٰذا ان کے واسطے بات چیت کی جائے۔ چنانچہ میرے والد ابو قرہ حضرت حذیفہؓ کی تلاش میں نکلے تو ان کو بتایا گیا کہ وہ اس وقت اپنے سبزی خانہ میں ہوں گے۔ ابو قرہ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ حضرت حذیفہؓ نے ایک لاٹھی اپنے کاندھے پر رکھی ہوئی ہے اور لاٹھی کے سرے میں ایک زنبیل لٹک رہی ہے جس میں سبزی وغیرہ ہے۔ یہ دونوں حضرات سلمانؓ کے گھر پہنچے --- پہلے حضرت حذیفہؓ اندر داخل ہوئے اور سلام کیا پھر حضرت سلمانؓ نے ابو قرہ کو بھی اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ وہاں ایک چٹائی بچھی ہوئی تھی اور حضرت سلمانؓ کے سر کی طرف کچھ اینٹیں اور کچھ معمولی چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔ (حضرت سلمانؓ ان کے آنے کا مقصد سمجھتے ہوئے) بولے: بیٹھو اس چٹائی پر جو تمہاری باندی نے اپنے لئے تیار کی ہے۔ (یعنی وہ اس چٹائی والی باندی سے شادی کر چکے ہیں اس لئے اب اس موضوع پر گفتگو ممکن نہیں۔)

۶۲۶- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبداللہ بن عمار، معافی بن عمران، عبدالاعلیٰ بن ابی مساور، عکرمہ کے سلسلۂ سند سے حارث بن عمیرہ کا قول مروی ہے:

میں چل کر مدائن پہنچا وہاں میں نے بوسیدہ لباس میں ملبوس ایک شخص دیکھا وہ میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا اے عبداللہ! اپنی جگہ پر جاؤ، میں نے ساتھ والے ساتھی سے اس کا نام پوچھا تو اس نے ان کا نام سلمان بتایا۔ پھر وہ اپنے گھر چلا گیا اور سفید کپڑے تبدیل کر کے واپس آ کر مجھ سے کہنے لگا: کیا تم حارث بن عمیرہ نہیں ہو؟ میں نے کہا ہاں، تم نے مجھے کیسے پہچان لیا؟ جبکہ ہماری یہ پہلی ملاقات ہے۔ انہوں نے فرمایا فرمان نبوی ﷺ ہے: عالم ارواح میں جن روحوں کی ملاقات ہوگئی تو ان میں انس پیدا ہوگیا۔ ورنہ ان میں اجنبیت برقرار رہی۔ اس لئے معلوم ہوگیا ہے کہ عالم ارواح میں ہماری روح کی ملاقات ضرور ہوئی ہوگی۔[1]

۶۲۷- محمد بن احمد بن حسن، حسن بن علی بن ولید، محمد بن صباح، سعید بن محمد، موسیٰ جہنی، زید بن وہب کے سلسلۂ سند سے عطیہ کا قول مروی ہے:

میں نے ایک کھانے پر سلمانؓ کو دیکھا گویا وہ (روکھا پھیکا) کھانا زبردستی کھا رہے ہوں اور ساتھ ساتھ آپؓ یہ فرما رہے تھے یہ کھانا کافی ہے کافی ہے۔ کیوں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ دنیا میں زیادہ سیر ہونے کے بقدر انسان آخرت میں زیادہ بھوکا ہوگا۔ اے سلمان! دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

۶۲۸- ابو احمد محمد بن احمد غطریفی و محمد بن عاصم، ابو قاسم بغوی، علی بن جعد، شعبہ، عمرو بن مرۃ، ابو البختری کے سلسلۂ سند سے ایک عبسی شخص کا قول مروی ہے:

میں سلمانؓ کی خدمت میں رہا ہوں ایک بار انہوں نے کسریٰ کے خزائن کی فتح کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اللہ ہی نے تم کو یہ چیزیں عطا کی ہیں اور تمہارے ہاتھوں فتح کرائی ہیں۔ اللہ پاک چاہتے تو یہ خزانے محمد ﷺ کی زندگی میں عطا فرما دیتے حالانکہ صحابہ کرام کی صبح اس حالت میں ہوتی تھی کہ ان کے پاس درہم و دینار نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی تھی نہ ایک مٹھی کسی طعام کی۔ پھر اے بنی عبس کے

---

[1] صحيح البخاري ۴/ ۱۶۲. وصحيح مسلم، كتاب البر والصلة ۱۵۹، ۱۶۰. وسنن أبي داؤد ۴۸۳۴. ومسند الإمام أحمد ۲/ ۲۹۵، ۵۲۷، ۵۳۹. والمعجم الكبير للطبراني ۹/ ۳۴۳، ۱۰/ ۲۸۳. وشرح السنة ۱۳/ ۵۷. ومشكاة المصابيح ۵۰۰۳، ۵۰۰۴. وتاريخ أصبهان للمصنف ۱/ ۲۳۸، ۲/ ۹۳. وتفسير ابن كثير ۲/ ۷۰. ۵/ ۱۴۷، ۷/ ۳۰۲، ۳۰۳. وتخريج الإحياء ۲/ ۱۵۹. والأدب المفرد ۹۰۰. والمطالب العالية ۳۴۴۸. ومجمع الزوائد ۸/ ۸۷، ۸۸، ۱۰/ ۲۷۳. وكشف الخفا ۱/ ۴۲۱. والدر المنثور ۱۳.

بھائی! ہم ان بیتے خزانوں کے پاس سے گذرے۔ پھر آپؓ نے دوبارہ فرمایا: اللہ ہی نے تم کو یہ چیزیں عطا کی ہیں اور تمہارے ہاتھوں فتح کرائی ہیں۔ اللہ پاک چاہتے تو یہ خزانے محمد ﷺ کی زندگی میں عطا فرما دیتے حالانکہ صحابہ کرام کی صبح اس حالت میں ہوتی تھی کہ ان کے پاس درہم و دینار نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی تھی سے ایک مٹھی طعام ہی ہوتا تھا۔ پھر اے بنی عبس کے بھائی! ہم ان بیتے خزانوں کے پاس سے گذرے۔

اعمش اور مسعر نے عمرو سے اس کے مثل نقل کیا ہے اور عطاء بن السائب نے بھی ابوالبختری سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۶۲۹- ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ہناد بن سری، وکیع، جعفر بن برقان، حبیب بن ابی مرزوق، میمون بن مہران کے سلسلۂ سند سے بنی عبدالقیس کے ایک شخص کا قول منقول ہے:

میں نے سلمان کو دیکھا کہ وہ ایک سریہ کے امیر تھے۔ اس وقت وہ گدھے پر سوار تھے اور ایک شلوار پہنی ہوئی تھی جس کے سرے پھڑ پھڑا رہے تھے۔ لشکر والے امیر کی آمد کا اعلان کر رہے تھے: امیر آگئے ہیں امیر آگئے ہیں۔ سلمانؓ نے فرمایا خیر و شر آج کے بعد شروع ہو گیا ہے۔

۶۳۰- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو صالح حکم بن موسیٰ، ضمرۃ کے سلسلۂ سند سے ابن شوذب کا قول مروی ہے:

حضرت سلمان حجام سے سر کا حلق کرواتے تھے ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے۔

۶۳۱- سلیمان بن احمد، مسعود بن سعد عطار، ابراہیم بن منذر، سفیان بن حمزۃ، کثیر بن زید کے سلسلۂ سند سے ولید بن رباح کا قول مروی ہے، سہل بن حنیف کہتے ہیں کہ سلمانؓ اور ایک شخص کے درمیان تنازع پیدا ہو گیا سلمان نے بارگاہ الٰہی میں التجا کرتے ہوئے فرمایا اے باری تعالیٰ اگر میں سچا ہوں تو اسے موت نہ دے جب تک اسے تین باتوں میں سے کوئی ایک پیش نہ آجائے۔ جب آپ کا غصہ فرو ہو گیا تو میں نے عرض کیا: اے ابو عبداللہ! آپ نے اس کے خلاف کیا مانگا ہے؟ فرمایا: فتنہ دجال، امیر کا فتنہ جو دجال کے فتنہ کی طرح ہوتا ہے اور وہ بخل و حرص کہ جس کو لاحق ہو جائے پھر وہ پرواہ نہیں کرتا کہ کہاں سے آ رہا ہے کہاں سے نہیں۔

۶۳۲- حضرت سلمانؓ کا تقویٰ و احتیاط ...... محمد بن علی، عبداللہ بن محمد العیشی، علی بن جعد، شعبہ، عمرو بن مرۃ کے سلسلۂ سند سے ابوالبختری کا قول مروی ہے: سلمان نے ایک شخص کو کھانے پر بلایا۔ (آپؓ اور وہ شخص کھانا کھا رہے تھے کہ) ایک مسکین آگیا۔ وہ شخص نے ایک ٹکڑا اٹھا کر اس کو دے دیا۔ سلمان نے اس شخص سے فرمایا جہاں سے ٹکڑا اٹھایا ہے وہیں رکھ دو، کیوں کہ ہم نے تم کو...... کھانے کے لئے بلایا ہے۔ نہ کہ اس لئے کہ اجر کسی اور کیلئے ہو جائے اور وبال تم پر پڑ جائے۔ (کیونکہ اگر تم نے میری اجازت کے بغیر میرا کھانا کسی کو دیا تو اس کا ثواب تو میرے لئے ہو گا لیکن تم پر وبال ہو گا کہ کسی کی چیز کسی دوسرے کو بغیر اس کی اجازت کے عطا کی)۔

۶۳۳- محمد بن احمد حسن، عبداللہ بن احمد حنبل، احمد حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، حبیب بن شہید کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن بریدۃ سے منقول ہے کہ حضرت سلمانؓ ہاتھ سے کما کر گوشت یا مچھلی خریدتے تھے۔ پھر مجذومین کو بلا کر اپنے ساتھ کھانا کھلاتے تھے۔

۶۳۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد حنبل، سفیان بن وکیع، ابو خالد احمر، ابو غفار کے سلسلۂ سند سے ابو عثمان نہدی کہتے ہیں کہ حضرت سلمانؓ کا قول مروی ہے: کہ مجھے صرف اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا پسند ہے۔

۶۳۵- حبیب بن حسن، ابو مسلم کشی، محمد بن عبداللہ انصاری، سلیمان تیمی، ابو عثمان کے سلسلۂ سند سے سلمانؓ کا قول مروی ہے:

اگر لوگوں کو خدا کی طرف سے ضعیف کی مدد کا علم ہو جائے تو وہ غربت کو ترجیح دینے لگیں۔

۶۳۶- ابوالدرداءؓ اور سلمانؓ کا ایک دوسرے کے ساتھ ایثار ...... سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، عبداللہ بن سوار، حماد بن سلمۃ

کے سلسلۂ سند سے ثابت بنانی کی روایت منقول ہے ابو درداءؓ ایک خاتون کو سلمانؓ سے شادی کیلئے خطبہ نکاح دینے کے واسطے سلمانؓ کے ساتھ گئے۔ ابو درداء نے ان کے سامنے سلمانؓ کے فضائل پر روشنی ڈالی کہ وہ پہلے اسلام لانے والوں میں سے ہیں اور وہ آپ لوگوں کی فلاں خاتون سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ تیار نہیں ہوئے۔ البتہ ابو درداءؓ سے شادی کرانے پر تیاری کر گئے۔ چنانچہ ابو درداءؓ نے اس سے شادی کرلی۔ جب باہر نکلے تو ابو درداءؓ نے شرماتے ہوئے سلمانؓ کو سارا قصہ بتایا۔ سلمانؓ نے فرمایا جس خاتون کا اللہ نے آپ کے حق میں فیصلہ فرمادیا تھا اس کو خطبہ دیتے ہوئے تو مجھے شرم آنی چاہئے۔

۶۲۷۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم و محمد بن عبدالرحمن طفاوی، ایوب کے سلسلۂ سند سے ابو قلابہ سے مروی ہے:

ایک شخص نے سلمانؓ کو آٹا گوندھتے ہوئے دیکھ کر ان سے اسکی وجہ دریافت کی، سلمانؓ نے فرمایا: خادم کو میں نے کسی کام سے بھیجا ہے۔ اس لئے میں نے اس کو دو کاموں میں مشغول رکھنا ناپسند سمجھا۔ اس کے بعد اس شخص نے سلمانؓ سے کہا فلاں شخص نے آپ کو سلام کیا ہے۔ سلمانؓ نے فرمایا: اگر تم مجھے اسکا سلام نہ پہنچاتے تو یا امانت میں خیانت کے مترادف ہوتا۔

۶۲۸۔ باہمی سلام کی اہمیت...... سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن ابی عبیدۃ بن معن، عن ابیہ، عن ابیہ، اعمش کے سلسلۂ سند سے ابوالبختری کا قول مروی ہے:

اشعث بن قیس اور جریر بن عبداللہ بجلی...... سلمانؓ کے پاس آئے، انہوں نے سلام کے بعد پوچھا: سلمان آپ ہی ہیں؟ سلمانؓ کے اثبات میں جواب دینے کے بعد انہوں نے دوسرا سوال کیا آپ صحابی ہیں؟ سلمان نے لاعلمی کا اظہار فرمایا: جس کی وجہ سے ان کو ان کے سلمانؓ ہونے کا شک پیدا ہو گیا۔ اس وقت سلمانؓ نے فرمایا میں نے آپ علیہ السلام کی زیارت اور آپ علیہ السلام کی مجالست اختیار کی ہے، باقی صحابیت سے میں نے اسلئے انکار کیا کہ صحابی تو وہ ہے جو آپ ﷺ کے ساتھ جنت میں جائیگا۔ اس کے بعد سلمانؓ نے ان سے پوچھا تم کس کام سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا ہم آپ کے بھائی ابو درداءؓ کے پاس سے آئے ہیں۔ سلمانؓ نے ان سے فرمایا: میرے نام سے ان کا عطاء کردہ ہدیہ میرے حوالہ کردو۔ انہوں نے عرض کیا ابو درداءؓ نے آپ کے نام سے ہمیں کوئی چیز نہیں دی۔ سلمانؓ نے فرمایا: یہ ضروری ہے کہ انہوں نے کچھ بھیجا ہو کیونکہ ان کی طرف سے جب بھی کوئی آیا ہے وہ اس ہدیہ کے ساتھ آیا ہے۔ وہ بہت پریشان ہو گئے اور کہنے لگے اگر آپ کو کسی مال کی ضرورت ہے تو ہم آپ کو دیتے ہیں باقی حضرت ابوالدرداءؓ نے آپ کیلئے کچھ نہیں بھیجا۔ حضرت سلمانؓ نے فرمایا: نہیں مجھے تو وہی ہدیہ چاہئے مجھے تمہارے اموال کی کوئی حاجت نہیں۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! انہوں نے ہمارے ساتھ آپ کیلئے کچھ نہیں بھیجا سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا تھا: کہ تم میں ایک ایسے شخص موجود ہیں کہ اگر وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تو رسول اللہ ﷺ کو کسی اور کی طلب نہ رہتی تھی۔ پس جب تم اس کے پاس جاؤ تو اس کو میری طرف سے سلام کہنا۔ اس وقت سلمانؓ نے فرمایا یہی سلام تو میں کہنا چاہتا تھا، ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑا کوئی ہدیہ نہیں ہے۔

۶۲۹۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، عطاء بن بدر، ابی نہیک کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن حنظلہ کا قول مروی ہے:

ہم ایک بار سلمانؓ کے لشکر میں تھے، ایک شخص نے سورۃ مریم کی تلاوت کی، ایک دوسرے شخص نے حضرت مریم اور ان کے لڑکے (حضرت عیسیٰ) کو گالی دیدی۔ ہم نے اسے مار مار کر خون آلود کردیا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس مضروب نے سلمان سے شکایت کی سلمانؓ نے ہمیں بلوا کر ہم سے وجہ پوچھی تو ہم نے بتادیا کہ حضرت مریم اور ان کے لڑکے کو گالی دینے کی وجہ سے ہم نے اس کے ساتھ یہ

سلوک کیا ہے۔ اس وقت سلمانؓ نے فرمایا: تم نے قرآن کی درج ذیل آیت پر غور کیوں نہیں کیا:

ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم کذلک

زینا لکل امۃ عملھم ثم الی ربھم مرجعھم فینبئھم بما کانوا یعملون (الانعام ۱۰۸)

اور جن لوگوں کو یہ مشرک خدا کے سوا پکارتے ہیں ان کو برا نہ کہنا کہ یہ بھی کہیں خدا کو بے ادبی سے بے سمجھے برا (نہ)

کہہ بیٹھیں اسی طرح ہم نے ہر ایک فرقے کے اعمال (انکی نظروں میں) اچھے کر دکھائے ہیں پھر ان کو اپنے پروردگار

کی طرف لوٹ کر جانا ہے جب وہ ان کو بتائے گا کہ وہ کیا کیا کرتے تھے۔

اس کے بعد سلمانؓ نے فرمایا اے جماعت عرب! کیا تم اشر الناس نہیں تھے، لیکن اس کے باوجود اللہ نے تمہیں عزت عطاء کی، کیا تم ان کے ذریعہ لوگوں کا مواخذہ کرنا چاہتے ہو..... تم باز آ جاؤ ورنہ اللہ یہ عزت تم سے سلب کر کے دوسروں کو دیدے گا۔ اس کے بعد آپ انہیں تعلیم دینے لگے اور فرمایا: مغرب اور عشاء کے درمیان بھی کچھ نوافل پڑھا کرو کیونکہ اس سے وہ ہلکان ہو جائے گا اور شروع رات کے بوجھ سے بچ جائے گا جو آخر رات کو اکارت کرنے والا ہے۔

ابو اسرائیل الملائی نے اس کو علاء سے روایت کیا ہے۔

۶۴۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن آدم، یزید بن عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے اعمش کا قول مروی ہے میں نے لوگوں سے سنا ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے سلمانؓ سے ان کے لئے گھر تعمیر کرنے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے منع کر دیا۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: آپ انکار کرنے میں عجلت سے کام نہ لیں پہلے سن لیں کہ ہم آپ کیلئے ایسا گھر بنانا چاہتے ہیں جس کی ایک جانب آپ کا سر ہو اور دوسری جانب آپ کے پاؤں تو اسی لمبائی میں وہ گھر ختم ہو جائے اور جب آپ کھڑے ہوں تو اس کی چھت آپ کے سر کو چھوئے۔ حضرت سلمانؓ نے فرمایا: تم تو میرے دل میں بیٹھے ہو۔

۶۴۱- عبداللہ بن احمد بن جعفر، عبدالرحمن بن محمد بن سالم، ہناد بن سری، ابو معاویہ، اعمش، ابو ظبیان، جریر کے سلسلۂ سند سے سلمان کا جریر کو فرمان منقول ہے:

اے جریر! اللہ کیلئے تواضع اختیار کر، کیوں کہ اللہ تعالیٰ متواضع انسان کو قیامت کے روز رفعت عطاء کرے گا۔ اے جریر! دنیا میں لوگوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم کرنا قیامت کے روز ان کے لئے تاریکی کا سبب ہوگا۔ اس کے بعد ایک نہایت باریک لکڑی جو آپ کے ہاتھ میں صحیح طرح نظر بھی نہیں آ رہی تھی ہاتھ میں لیکر فرمایا: اے جریر! اگر تم جنت میں اس کا سوال کرو تو تمہارا سوال پورا نہیں کیا جائیگا کیونکہ جنت میں اتنی سی لکڑی بھی نہیں ہے۔ میں نے کہا جنت کے درخت کہاں جائیں گے؟ سلمان نے فرمایا جنت کے درختوں کی جڑ موتیوں اور سونے کی ہوگی اور اس کا بالائی حصہ پھلوں سے لدا ہوگا۔

جریر نے اس کے مثل ایک روایت قابوس بن ابی ظبیان عن ابیہ سے نقل فرمائی ہے۔

۶۴۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، اعمش، شمر بن عطیہ کے سلسلۂ سند سے سلمان کا قول مروی ہے:

اللہ کی نافرمانی میں زیادہ باتیں کرنے والا قیامت کے روز سب سے بڑا گناہگار ہوگا۔

۶۴۳- محمد بن علی، ابوقاسم بغوی، علی بن جعد، زہیر، ابو اسحٰق، حارث بن مضرب کے سلسلۂ سند سے سلمانؓ فارسی کا قول مروی ہے:

میں اپنا کھانا خود تیار کرتا ہوں اس خوف سے کہ کہیں خادم کے متعلق بدگمان نہ ہو جاؤں (کہ وہ کھانے میں سے کھالیتا ہے)۔

ثوریؒ نے ابی اسحاق سے اس کے مثل ایک روایت نقل کی ہے۔

۶۴۴- ابراہیم بن عبداللہ، ابو عباس سراج، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، عبید بن ابی جعد کے سلسلۂ سند سے ایک اشجعی شخص کا قول مروی

ہے:

ایک بار مدائن میں حضرت سلمانؓ کے بارے میں لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہ اس وقت مسجد میں ہیں۔ اسی وقت ایک ہزار افراد ان کے گرد جمع ہو گئے۔ حضرت سلمانؓ نے ان کو بٹھا کر سورۂ یوسف کی تلاوت شروع کر دی۔ لوگوں نے آہستہ آہستہ مسجد میں سے نکلنا شروع کر دیا آخر میں صرف ایک سو کے قریب افراد رہ گئے۔ حضرت سلمانؓ نے غصہ میں فرمایا اے لوگو! تم (آپس کی بنائی ہوئی) باتیں سننا چاہتے تھے جبکہ میں نے تم کو اللہ کا کلام سنایا تو تم بھاگ گئے۔

۶۴۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، عمرو بن مرۃ کے سلسلۂ سند سے ابوالبختری کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے سلمانؓ سے کہا: آج لوگوں میں بڑی اچھائی ہے۔ میں سفر میں تھا میں نے جب بھی کسی کے ہاں قیام کیا گویا وہ میرا سگا بھائی ہے، اس طرح وہ شخص راستے کے مہمان نوازوں کی باتیں سنانے لگا۔ سلمانؓ نے فرمایا: اے بھائی کے بیٹے! یہ ان کے ایمان کی علامت ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب سواری پر اس کا بوجھ رکھا جاتا ہے تو وہ تیزی سے چل پڑتی ہے لیکن اگر مسافت لمبی ہو جائے (اور درمیان میں پڑاؤ نہ کیا جائے) تو وہ سست ہو جاتی ہے۔ (یعنی کسی کے ہاں لمبا قیام کرو گے تو تمہارے ساتھ بھی یہی صورت پیش آئے گی اور سابقہ لطف و مہربانی کم ہو جائے گی۔)

۶۴۶-حسن بن علان، محمد بن ہارون بن بدینا، محمد بن صباح، جریر، عطاء بن سائب، ابوالبختری کے سلسلۂ سند سے سلمانؓ کا قول مروی ہے: ہر شخص کی کچھ اچھائیاں اور کچھ برائیاں ہوتی ہیں۔ جو شخص اپنی برائیاں درست کرنا چاہے تو اللہ پاک اس کی اچھائیاں درست فرما دیتے ہیں اور جو اپنی برائیاں مزید بگاڑنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کی اچھائیاں بھی بدنام کر دیتے ہیں۔

ثوری اور وہیب بن خالد نے عطاء سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

۶۴۷-مکھی کا نذرانہ ..... ابواحمد محمد بن احمد جرجانی، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحق بن راہویہ، جریر، ابومعاویہ، اعمش، سلیمان بن میسرۃ طارق بن شہاب کے سلسلۂ سند سے سلمانؓ کا قول مروی ہے:

گزشتہ زمانہ میں دو شخص ایک بت پرست قوم کے پاس سے گزرے، اس بت پرست قوم نے ان میں سے ایک سے کہا ہمارے بتوں کو کچھ نہ کچھ اگر چہ وہ مکھی کیوں نہ ہو ..... نذرانہ میں پیش کرو۔ چنانچہ اس نے نذرانہ میں مکھی پیش کر دی۔ بعد میں اسکا انتقال ہو گیا وہ شخص اپنے عمل کی وجہ سے دوزخ میں چلا گیا۔ پھر انہوں نے دوسرے سے بھی یہی سوال کیا، اس کے انکار پر انہوں نے اسکو قتل کر دیا اور وہ جنت میں چلا گیا۔ دونوں میں سے ایک مکھی کی وجہ سے دوزخ اور دوسرا اسی کی وجہ سے جنت میں چلا گیا۔

شعبہ نے اس کے مثل قیس بن مسلم سے روایت کی اور جریر بن منصور نے منہال بن عمرو عن حیان بن مرثد عن سلمان کے طریق سے اس کو نقل کیا ہے۔

۶۴۸-ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحق بن راہویہ، جریر، سلیمان تیمی، ابوعثمان کے سلسلۂ سند سے سلمانؓ کا قول مروی ہے:

ایک شخص غلاموں پر خرچ کرنے اور دوسرا تلاوت اور ذکر میں شب بسر کرے تو تلاوت و ذکر کرنے والا افضل ہے۔

۶۴۹-درجہ بدرجہ انسان کا کفر کی طرف اترنا ..... ابومحمد بن حیان، احمد بن علی جارود، عبداللہ بن سعید کندی، حفص بن غیاث و ابویحییٰ تیمی، ملیح، عثمان بزاذان کے سلسلۂ سند سے سلمانؓ کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کے بارے میں برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اولاً اس سے حیاء چھین لیتا ہے جس کی وجہ سے تم اس کو ترش رو پاؤ گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے رحم و ترحم چھین لیتا ہے جس کی وجہ سے تم اس کو سخت خو اور بداخلاق پاؤ گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس

سے امانت داری چھین لیتا ہے، پس تم اس کو خائن پاؤ گے۔ پھر آخر میں اللہ اس سے اسلام کی دولت سلب کر لیتا ہے جس کی وجہ سے وہ لعین دلعون بن جاتا ہے۔

۶۵۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابو یحییٰ عبدالرحمن بن محمد رازی، ہناد بن سری، وکیع، محمد بن قیس کے سلسلۂ سند سے مسلم بن عطیہ اسدی کا قول مروی ہے:

حضرت سلمانؓ ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ اس وقت اس پر نزع کی کیفیت طاری تھی ما سے دیکھ کر سلمانؓ نے فرمایا: اے فرشتے! اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ کر۔ مریض نے کہا فرشتہ کہہ رہا ہے کہ میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرتا ہوں۔

۶۵۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، زہیر، ابواسحٰق کے حوالہ سے اوس بن ضمعج کا قول مروی ہے:

ہم نے سلمانؓ سے وصیت کی درخواست کی، فرمایا: سلام کو رواج دو، لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور لوگوں کے آرام کے وقت اللہ کے حضور نماز پڑھو۔

۶۵۲- ابو محمد بن شیب، عبداللہ بن محمد بغوی، عبداللہ بن محمد یمی، حماد بن سلمۃ، سلیمان یمی، ابو عثمان کے سلسلۂ سند سے سلمان کا قول مروی ہے:

جس بیابان زمین پر کوئی مسلمان شخص وضو یا تیمم کر کے اذان کہتا ہے پھر اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس قدر فرشتے اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں کہ ان کے دونوں سرے نظر آنا ممکن نہیں۔

۶۵۳- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، مصعب بن عبداللہ، مالک بن انس کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن سعید کا قول مروی ہے:

ایک بار ابو درداءؓ نے بذریعہ خط سلمان کو ارض مقدس (شام) تشریف لانے کی دعوت دی۔ سلمانؓ نے جواب میں لکھا: اے برادرم! ارض مقدس کے بجائے انسان اپنے عمل سے مقدس بنتا ہے۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے حکمت کا کام شروع کر دیا ہے۔ یاد رکھو! اگر تمہارے علاج کی وجہ سے کوئی صحت یاب ہو گیا تو یہ تمہارے حق میں نیک شگونی ہے اور اگر تم جعلی طبیب بنے ہوئے تو لوگوں کو قتل کرنے سے ڈرو کیونکہ قتل کی سزا دوزخ ہے۔ چنانچہ حضرت ابو الدرداءؓ جب بھی دو شخصوں کے درمیان فیصلہ فرماتے اور وہ واپس چل پڑتے تو ان کو دیکھ کر اپنے کو مخاطب کر کے فرماتے: اللہ کی قسم! تم جعلی طبیب ہو۔

جریر نے یحییٰ بن سعید عن عبداللہ بن ہبیرہ کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت سلمانؓ نے ان کی طرف ایسا ہی خط لکھا۔

۶۵۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالصمد بن حسان، سری بن یحییٰ، مالک کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن دینار کا قول مروی ہے:

سلمانؓ نے ابو درداءؓ کو لکھا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم حکیم بن گئے ہو، لیکن یہ خیال رکھنا کہ کہیں تم کسی کو قتل کر کے دوزخ کے مستحق نہ بن جاؤ۔

۶۵۵- قلب اور جسم کی عجیب مثال...... ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، قاسم بن محمد عبسی، ابوبکر بن عیاش، اعمش، عمرو بن مرۃ، ابو البختری کے سلسلۂ سند سے سلمانؓ کا قول مروی ہے:

قلب اور جسم کی مثال ایک اندھے اور ایک لنگڑے کی ہے۔ لنگڑے نے اندھے کو کہا: میں ایک پھل دار درخت دیکھ رہا ہوں لیکن خود اٹھ کر پھل نہیں توڑ سکتا...... لہٰذا تم مجھے اوپر اٹھاؤ۔ چنانچہ اندھے نے لنگڑے کو اوپر اٹھایا، اس نے پھل توڑ کر خود بھی کھایا اور اندھے کو بھی

کھلایا۔ دل اندھا ہے اور جسم اندھا ہے۔

۶۵۶-بعد المرگ سلمان کی نصیحت..... محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن جعفر ورکانی، ابو معشر محمد بن کعب کے سلسلۂ سند سے مغیرۃ بن عبدالرحمٰن کی روایت منقول ہے:

سلمان فارسی عبداللہ بن سلام سے ملے۔ دونوں نے اس میں معاہدہ کیا کہ دونوں میں سے جو پہلے دنیا سے جائیگا وہ دوسرے کو اپنی حالت سے آگاہ کریگا۔ چنانچہ سلمان کی وفات پہلے ہوگئی۔ عبداللہ بن سلام نے خواب میں ان سے خیریت دریافت کی تو فرمایا میں خیریت سے ہوں، پھر عبداللہ نے ان سے پوچھا کونسے عمل کو تم نے افضل پایا؟ فرمایا: توکل کو میں نے عجب شے پایا۔

علی بن زید اور یحییٰ بن سعید انصاری نے حضرت سعید بن مسیب سے اس کے مثل نقل کیا ہے، نیز حضرت سلمان نے فرمایا: تم توکل کو لازم پکڑو..... توکل بہترین چیز ہے توکل بہترین چیز ہے توکل بہترین چیز ہے۔

۶۵۷-ابو احمد، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحٰق بن راہویہ، جریر، سلمان تیمی، ابو عثمان کے سلسلۂ سند سے سلمان کا قول مروی ہے:

فرعون کی بیوی (آسیہ) کو عذاب دینے والے جب فارغ ہوجاتے تو ملائکہ آسیہ پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہوجاتے تھے اور جب انہیں عذاب میں مبتلا کیا جاتا تو اس وقت جنت میں ان کو اپنا محل نظر آتا تھا۔

۶۵۸-ابو محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحٰق بن راہویہ، جریر، سلمان تیمی، ابو عثمان کے سلسلۂ سند سے سلمان کا قول مروی ہے:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے دو شیر بھوکے رکھے جاتے پھر ان کو آپ علیہ السلام پر چھوڑ دیا جاتا۔ بھوک کے باوجود وہ شیر ان کو اپنی زبان سے چاٹتے اور ان کے آگے سجدے میں پڑ جاتے تھے۔

۶۵۹-سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ثوری، حبیب بن ابی ثابت کے سلسلۂ سند سے نافع بن جبیر بن مطعم کی روایت مروی ہے:

حضرت سلمان نماز کیلئے پرسکون جگہ کی تلاش کرتے تھے۔ ایک عورت علجہ نامی نے ان کو کہا: تزکیہ قلب حاصل کرکے جہاں چاہو نماز پڑھ لو۔ حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے اصل بات سمجھ میں آ گئی۔

اس روایت کے مثل جعفر بن برقان نے میمون بن مہران سے روایت کی ہے۔

۶۶۰-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کے سلسلۂ سند سے میمون بن مہران کا قول مروی ہے:

حذیفہ اور سلمان رضی اللہ عنہما نے ایک علجیہ عورت سے نماز کے لئے مکان کے بارے میں سوال کیا: اس نے کہا اس سے قبل تو تزکیہ قلب ضروری ہے۔ دونوں نے ایک دوسرے کو کہا: کافر کے قلب سے حکمت کی بات حاصل کر۔

۶۶۱-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابو نعیم، عبدالسلام بن حرب، عطاء بن سائب کے سلسلۂ سند سے ابوالبختری کا قول مروی ہے:

حضرت سلمان کے حصہ میں ایک لونڈی آئی۔ آپ نے فارسی میں اس کو کہا نماز پڑھ لو۔ اس نے انکار کردیا۔ آپ نے فرمایا: اچھا خدا کو ایک سجدہ ہی کرلو۔ اس نے اس سے بھی انکار کردیا۔ آپ کو کسی نے کہا: اے ابو عبداللہ! اس کا سجدہ اس کو کیا فائدہ دے گا؟ (کیونکہ یہ تو کافرہ ہے)۔ آپ نے فرمایا: اگر یہ ایک سجدہ بھی کرلیتی تو (میرا خیال تھا کہ خدا اس کو اسلام اور) پنج وقتہ نماز کی توفیق بخش دیتا۔ پس جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں اس کا خیر میں کوئی حصہ نہیں۔

۶۶۲-مؤمن اور فاجر کے مبتلائے آزمائش ہونے میں فرق..... عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابو یحییٰ رازی، ہناد بن سری، ابو معاویہ

اعمش، عمارۃ کے سلسلۂ سند سے سعید بن وہب کا قول مروی ہے:

سعید کہتے ہیں میں حضرت سلمانؓ کے ساتھ ان کے ایک کندی دوست کی عیادت کیلئے گیا۔ حضرت سلمانؓ نے اس کو فرمایا: مؤمن بندہ من جانب اللہ بیماری میں مبتلا کیا جاتا ہے، پھر آزمائش کے دور ہونے کے بعد اس کو گزشتہ معاصی کے لئے کفارہ بنا دیا جاتا ہے اور وہ آئندہ احتیاط سے چلتا ہے۔ لیکن فاجر شخص میں بیماری سے شفایابی کے بعد بھی کوئی تبدیلی نہیں آتی ...... بلکہ اس کی حالت اپنی جگہ برقرار رہتی ہے۔ اس کی مثال تو اس اونٹ کی سی ہوتی ہے جس کو باندھ دیا جاتا ہے پھر کھول دیا جاتا ہے۔ اس کو نہیں پتہ چلتا کہ اس کو کس وجہ سے باندھا گیا تھا اور کس وجہ سے کھول دیا گیا۔

۶۶۳- ابوبکر محمد بن احمد، عبدالرحمن بن داؤد، احمد بن عبدالوھاب، ابوالمغیرۃ، صفوان بن عمرو، ابوسعید وہبی کے سلسلۂ سند سے سلمان الخیر رضی اللہ عنہ کا قول مروی ہے:

مؤمن کی مثال اس مریض کی سی ہے جس کے ساتھ اس کا طبیب ہر حال میں موجود ہو۔ جو اس کا مرض اور دوا دونوں کو جانتا ہو۔ جب بھی مریض کو کسی مضر صحت شئی کی خواہش پیدا ہو تو وہ طبیب اس کو منع کر دے اور کہے کہ اس کے قریب بھی نہ لگ کیونکہ اگر یہ شئی تو نے استعمال کر لی تو یہ تجھ کو ہلاک کر دے گی۔ وہ اس کو مسلسل منع کرتا رہتا ہے ...... حتیٰ کہ وہ مریض شفایاب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مؤمن بھی بہت سی چیزوں کی خواہش کرتا ہے، جن کے ساتھ دوسرے لوگ عیش اڑا رہے ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ پاک مؤمن کو منع فرماتے ہیں اور اس کو ان چیزوں سے باز رکھتے ہیں ...... حتیٰ کہ پھر اس کو موت دے کر جنت میں داخل کر دیتے ہیں۔

۶۶۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، کثیر بن ہشام کے سلسلۂ سند سے جعفر بن برقان کا قول مروی ہے:

مجھے تین چیزوں نے ہنسایا اور تین چیزوں نے رلایا۔ میں مؤمن کی امیدوں سے ہنستا ہوں جبکہ موت اس کی تلاش میں ہے، اس غافل پر بھی ہنستا ہوں جو اپنی غفلت سے لاتعلق نہیں ہے۔ اور مجھے منہ پھاڑ کر ہنسنے والے شخص پر بھی ہنسی آتی ہے کہ اس کو معلوم نہیں کہ وہ اپنے رب کو راضی کرنے والا ہے یا ناراض کرنے والا۔ اور مجھے تین چیزیں رلاتی ہیں محمد (ﷺ) اور اس کے یاروں کا بچھڑنا، موت کے وقت سختیوں کا پیش آنا اور تیسری چیز جو مجھے رلاتی ہے ...... خدا کے آگے کھڑا ہونا ہے کیونکہ مجھے علم نہیں کہ میں جہنم کی طرف لوٹوں گا یا جنت کی طرف بھیجا جاؤں گا۔

۶۶۵- سلیمان بن احمد، محمد بن علی صائغ، محمد بن معاویہ، ہذیل بن بلال فزاری کے سلسلۂ سند سے سالم سوئی زید بن صوحان کا قول مروی ہے:

ایک بار میں اپنے ولی زید بن صوحان کے ساتھ بازار میں تھا کہ سلمانؓ نے ہمارے سامنے وہاں سے ایک وسق آٹا خریدا۔ زید نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! صحابیٔ رسول ہونے کے باوجود آپ ایسا کر رہے ہیں؟ (کیا تنا زیادہ طعام خرید رہے ہیں؟) سلمانؓ نے فرمایا: جب رزق موجود ہوتا ہے تو اس سے نفس کو اطمینان حاصل ہوتا ہے اور وہ عبادت کے لئے فارغ ہوتا ہے نیز وہ وساوس کا شکار نہیں ہوتا۔

۶۶۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوالمعمر، سفیان بن عیینہ، ابن شبرمہ کے والد کے سلسلۂ سند سے سلمانؓ کا قول مروی ہے: نفس جب اپنا رزق حاصل کر لیتا ہے تو مطمئن ہو جاتا ہے۔

۶۶۷- حضرت سلمانؓ کا آخری وقت ...... ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، علی بن حجر، حماد بن عمرو، سعید بن معروف کے سلسلۂ سند سے سعید بن سوقہ کا قول مروی ہے:

ایک بار ہم سلمانؓ کی عیادت کے لئے گئے آپؓ پیٹ کی بیماری میں مبتلا تھے، ہماری طویل مجالست سے تنگ ہو کر انہوں نے اپنی اہلیہ کو بستر کے ارد گرد خوشبو چھڑ کنے کا کہا کہ اب میرے پاس ایسی قوم آنے والی ہے جو انس ہے نہ جن۔ چنانچہ ان کی اہلیہ نے ان کی بات پوری کردی، پھر اسی وقت ہم واپس آ گئے۔ دوبارہ جب ہم گئے تو ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔

۶۶۸- سلیمان بن احمد، احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابو ہاشم رفاعی، عبداللہ بن موسیٰ، شیبان، فراس، شعبی، بقیرہ ... کے سلسلۂ سند سے سلمانؓ کی اہلیہ بقیرہ کا قول مروی ہے:

سلمانؓ وفات کے وقت مجھے بلایا اس وقت آپؓ چار دروازوں والے کمرے میں تھے۔ سلمانؓ نے فرمایا: ان سب دروازوں کو کھول دو کیونکہ زائرین آنے والے ہیں اور معلوم نہیں کہ وہ کس دروازے سے اندر داخل ہو نگے!! چنانچہ ہم نے کھول دیے۔ پھر انہوں نے مشک منگوائی اور برتن میں ڈال کر بستر کے ارد گرد چھڑ کنے کا حکم دیا۔ میں نے مشک چھڑک دی تو فرمایا: اب تم میرے پاس سے چلی جاؤ تھوڑی دیر کے بعد آجانا۔ بقیرہ کہتی ہیں: پھر میں دوبارہ گئی تو ان کی روح پرواز کر چکی تھی اور وہ بستر پر یوں لیٹے ہوئے تھے گویا سو رہے ہوں۔

(۳۵) ابو الدرداءؓ[1]

آپ عارف متفکر، عالم متذکر، منعم اور نعماء الٰہیہ کو پہچاننے والے، فراخی و تنگدستی میں اللہ کی مخلوقات میں غور و فکر کرنے والے، تجارت پر عبادت کو ترجیح دینے والے، عمل پر دوام اختیار کرنے والے، لقاء الٰہی کے شائق، دنیاوی ہموم و فکرات سے خالی اور صاحب الحکم والعلوم تھے۔

کہا گیا ہے تصوف اللہ کی طرف لے جانے والے کے ساتھ دل کو شوق کی ریاضت کرنا ہے۔

۶۶۹- سلیمان بن احمد، ابو زرعہ دمشقی، ابو نعیم، مالک بن مغول کے سلسلۂ سند سے عون بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

میں نے ام الدرداءؓ سے سوال کیا گیا کہ ابو درداءؓ کا کونسا عمل افضل تھا؟ فرمایا آپؓ غور و فکر کرتے اور عبرت حاصل کرتے تھے۔

وکیع نے مالک سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۶۷۰- حبیب بن حسن، سلیمان بن احمد، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق، مسعودی کے سلسلۂ سند سے عون بن عبداللہ بن عتبہ کی روایت منقول ہے:

ام درداءؓ سے سوال کیا گیا کہ ابو درداءؓ کا اکثر عمل کیا تھا؟ فرمایا عبرت حاصل کرنا۔

اس روایت کو وکیع نے مسعودی سے روایت کیا ہے۔

۶۷۱- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، معاویہ، اعمش، عمرو بن مرۃ کے سلسلۂ سند سے سالم بن ابی جعد سے مروی ہے:

ام درداءؓ سے سوال کیا گیا کہ ابو درداءؓ کا افضل عمل کیا تھا؟ ام درداءؓ نے فرمایا ابو درداء اکثر متفکر رہتے تھے۔

۶۷۲- سعید بن محمد بن ابراہیم، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن اسحٰق، قیس بن عمار دہنی، سالم بن ابی جعد، معدان کے سلسلۂ سند سے

[1] آپ کا اسم گرامی عویمر ہے آپ کی ایک بیٹی الدرداء نامی تھی جس کی وجہ سے آپ کو ابو الدرداء کہا جانے لگا۔ مزید حالات کیلئے دیکھئے: الاصابۃ ۳/۴۶۷، ۲۱۱ واسد الغابۃ ۱۵۸/۴، وسیر النبلاء ۳۳۵/۲، وتھذیب الکمال ۴۶۹/۲۲۔

ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

ایک گھڑی (خدا کی تخلیقات میں) غور وفکر کرنا ایک رات کی عبادت سے بہتر ہے۔

۶۷۳- ابن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابومغیرۃ، جریر کے سلسلۂ سند سے حبیب بن عبداللہ کی روایت منقول ہے:

ایک شخص نے معرکہ میں جاتے وقت ابودرداءؓ سے وصیت کی درخواست کی تو فرمایا خوشحالی میں اللہ کو یاد کرو اللہ تنگدستی میں تم کو یاد کرے گا۔ اور جب کسی دنیاوی شئی پر نظر پڑے تو سوچ لو کہ اس کا آخری انجام کیا ہے۔

۶۷۴- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ، ابوبکر بن ابی شیبہ، معاویہ بن ہشام، ثوری، اعمش، عمرو بن مرۃ کے سلسلۂ سند سے سالم بن ابی جعد سے مروی ہے:

ابودرداءؓ کے سامنے دو بیل جو کھیتی کو جوت رہے تھے...... ان میں سے ایک کھڑا ہو گیا دوسرے نے بھی چلنا موقوف کر دیا۔ ابودرداءؓ نے فرمایا: اس میں بھی انسان کے لئے عبرت ہے۔

۶۷۵- ابوعمرو بن حمدان، احمد بن ابراہیم بن عبداللہ، عمرو بن زرارۃ، محاربی، علاء بن مسیب، عمرو بن مرۃ کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام کے دعوئ نبوت کے ظہور کے وقت میرا مشغلہ تجارت تھا۔ میں نے تجارت اور عبادت کے جمع کرنے کی کوشش کی۔ لیکن نا کام رہا پھر میں تجارت کو ترک کر کے عبادت میں مشغول ہو گیا۔ اب یہ حالت ہو گئی ہے خدا کی قسم! اگر مسجد کے دروازہ پر میری دکان ہو اور اس سے یومیہ چالیس دینار کما کر راہ خدا میں صدقہ کروں اور میری نمازوں میں بھی خلل نہ آئے پھر بھی میں تجارت کا مشغلہ اختیار نہیں کروں گا۔ ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا مجھے شدت حساب کا خوف دامن گیر ہے۔

اس کو محمد بن جنید الحجار نے محاربی سے عمرو بن مرۃ عن ابیہ کی سند سے روایت کیا ہے اور خیثمہ نے ابوالدرداءؓ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۶۷۶- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، ابومعاویہ، اعمش، خیثمہ کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے: میں آپ ﷺ کے دعوئ نبوۃ سے قبل تاجر تھا۔ آپ ﷺ کے دعوئ نبوت کے بعد میں نے عبادت وتجارت کو جمع کرنے کی کوشش کی۔ لیکن میں ناکام رہا جس کی وجہ سے تجارت کو ترک کر کے میں عبادت میں مشغول ہو گیا۔

۶۷۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عن ابیہ احمد، عبدالصمد، عبداللہ بن بحیر، ابوعبدرب کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

میں اسکو پسند نہیں کرتا کہ مسجد کے دروازہ پر میری دکان ہو اور اس میں خرید وفروخت کے ذریعہ تین سو دینار یومیہ میری آمدنی ہو اور میری نمازوں میں بھی خلل نہ آئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اللہ نے خرید وفروخت کو حلال نہیں کیا اور سود کو حرام نہیں ٹھہرایا، اس سے میرا مقصود قرآنی آیات "لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله" کا مصداق بننا ہے۔

۶۷۸- ابوالدرداءؓ کا مرتبہ...... احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوعلاء حسن بن سوار، لیث بن سعد، معاویہ بن صالح، ابوزاہریہ، جبیر بن نفیر کے سلسلۂ سند سے عوف بن مالک کا قول مروی ہے:

میں نے خواب میں ایک قبر کے اردگرد بکریوں کو چرتے اور مینگی کرتے دیکھا، میں نے پوچھا یہ مقبرہ کس کا ہے؟ بتایا گیا کہ یہ عبدالرحمٰن بن عوف کا ہے۔ کچھ دیر بعد وہ خود اندر سے تشریف لائے اور ان سے کہا: اے عوف! اللہ نے قرآن کے عوض ہمیں یہ عطاء کیا ہے۔ اگر میں اس ٹیلہ کے اوپر سے دیکھوں تو مجھے عجیب وغریب نعمتیں نظر آئیں گی..... جن کو آپ کی نگاہیں نہیں دیکھ سکتیں، نہ آپ کے کان ان کو سن سکتے ہیں اور نہ ہی آپ کے دل میں ان کا خیال آسکتا ہے یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ نے تجارت کے ترک کرنے پر

ابوالدرداءؓ کے لئے تیار کی ہیں۔

۶۷۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، محمد بن ابی احمد، اسماعیل بن ابراہیم، یونس بن عبید، حسن کے سلسلہ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:
صرف خورد و نوش کو نعمت الٰہی سمجھنے والا عمل اعتبار سے کمزور ہوتا ہے اور اس کا عذاب سامنے رہتا ہے۔ اور جو دنیا سے استغناء نہ کرے وہ دنیا سے (آخرت کیلئے) کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔

۶۸۰- ابومحمد بن حیان، احمد بن علی بن جارود، ابوسعید اشج، ابوخالد، حسن کے سلسلہ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:
(انسان پر ہر وقت بے شمار نعماء الٰہیہ کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ اور) کتنی ہی خدا کی نعمتیں ایک خاموش رگ میں مضمر ہوتی ہیں۔

۶۸۱- سلیمان بن احمد، احمد بن معلی، محمود بن خالد، عمرو بن عبدالواحد، اوزاعی، حسان بن عطیہ کے سلسلہ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے: اے لوگو! صالحین سے محبت کرنے اور حق کو حق پہچاننے تک تم خیر پر رہو گے --- کیوں کہ حق کا عارف اس پر عامل کے مانند ہے۔ ابن المبارکؒ نے اس کے مثل اوزاعی سے روایت کی ہے۔

۶۸۲- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن صباح، سفیان، مسعر کے سلسلہ سند سے قاسم بن محمد کی روایت منقول ہے:
ابودرداءؓ ذی علم لوگوں میں سے تھے۔

۶۸۳- ابوالدرداءؓ کا علم اور قرآن کا نزول ...... محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، عبدالوہاب حوطی، اسماعیل بن عیاش، ضمضم بن زرعہ کے سلسلہ سند سے شریح بن عبید کا قول مروی ہے:
ایک شخص نے ابودرداءؓ کو لعن طعن کرتے ہوئے کہا: اے قاریو! تمہارا کیا حال ہے کہ تم ہم سے بھی زیادہ بزدل ہو، جب تم سے سوال کیا جائے تو بخیل بن جاتے ہو اور جب تم کھاتے ہو تو سب سے بڑے لقمے اٹھاتے ہو؟ حضرت ابوالدرداءؓ نے سکوت اختیار فرمایا: لیکن کسی ذریعہ سے یہ بات فاروق اعظمؓ تک پہنچ گئی۔ انہوں نے ابودرداءؓ سے پوچھا تو انہوں نے جواب میں فقط اتنا فرمایا: اللہ اس کی مغفرت فرمائے۔ پھر حضرت عمرؓ کو فرمایا: کیا ہم جو بھی سنیں گے اس پر ان سے لڑیں، جھگڑیں گے کیا؟؟ اس کے بعد حضرت عمرؓ اس قائل کے پاس گئے اور اس کو گردن سے پکڑ کے آپ ﷺ کے پاس لے گئے۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا میں نے ازراہ مذاق ایسا کہا تھا۔ اسی وقت قرآن کی درج ذیل آیت نازل ہوئی:

ولئن سالتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب۔ (التوبہ ۶۵)

"اگر تم ان سے (اس بارے میں) دریافت کرو گے تو کہیں گے ہم تو یوں ہی بات چیت
اور دل لگی کرتے تھے! کیا تم خدا اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے؟"

۶۸۴- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، جعفر بن برقان، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:
علم حاصل نہ کرنے والوں کیلئے ہلاکت ہے اور خدا چاہتا تو ان کو علم سے روشناس کر دیتا۔ نیز صاحب علم کیلئے ہلاکت ہے اگر وہ اس پر عمل نہ کرے۔ آپ نے دوسری بات سات بار ارشاد فرمائی۔

۶۸۵- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن علیہ، ایوب سختیانی، ابی قلابہ کے سلسلہ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:
اے لوگو! قرآن کی تعلیم، تعلق مع اللہ اور لوگوں سے لاتعلقی کے بغیر تم فقیہ نہیں بن سکتے۔

۶۸۶- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، فرج بن فضالہ، لقمان بن عامر کے سلسلہ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

فقیہ شخص کی روزی سہل کردی جاتی ہے۔

۶۸۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، داؤد بن عمرو، اسماعیل بن عیاش، شرحبیل بن مسلم شریک بن نہیک کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

چلنے پھرنے، آنے جانے اور ہر حال میں اہل علم کی معیت اختیار کرنے والا انسان ہی اصل میں فقیہ ہے۔

۶۸۸- عقل مند اور بے وقوف کی عبادت میں فرق...... احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابیا احمد، یزید، ابوسعید کندی کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

عقل مندوں (عالموں) کی نیند اور کھانا پینا بھی بے وقوفوں (جاہلوں) کی شب بیداری اور روزوں کو قدغن لگاتا ہے۔ متقی عاقل کی ایک ذرہ قلیل عبادت بے وقوف کی پہاڑ جیسی کثیر عبادت سے بہتر ہے۔

۶۸۹- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمٰن مقری، مسعودی، ابوہاشم کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! جن چیزوں کی مشقت خدا نے انسان پر لازم نہیں تم ان کی تکلیف انسانوں کو مت دو۔ محاسبہ کا کام خدا کیلئے چھوڑ دو۔ دوسروں کے بجائے اپنا محاسبہ کرو، کیوں کہ ایسا شخص راحت میں رہتا ہے۔ ورنہ جو شخص لوگوں کی باتوں کے پیچھے پڑے گا اس کا رنج و غم طویل ہو جائے گا اور وہ اپنی ہی آتش غیظ میں بھڑکتا رہے گا۔

۶۹۰- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش، عبداللہ بن مرۃ کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

اللہ کی عبادت یوں کرو گویا کہ وہ تمہارے سامنے ہے، اپنے کو مردوں میں شمار کرو، خوب سمجھ لو کہ قلیل مال مستغنی کرنے والا غافل کرنے والے کثیر مال سے بہتر ہے۔ نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا۔

۶۹۱- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، ابواسامہ، خالد بن دینار، معاویہ بن قرۃ کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

مال و اولاد کی کثرت کے بجائے علم و حلم کی زیادتی، نیکی پر اللہ کا شکر کرنا اور برائی پر ندامت اختیار کرنا انسان کے لئے باعث خیر ہے۔

۶۹۲- ابوالدرداءؓ کی تین محبوب چیزیں...... محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبدالرحمٰن مقری، سعید بن ابی ایوب، عبداللہ بن ولید، عباس بن جلید حجری کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

اگر تین باتوں کا مزہ نہ ہوتا تو میں موت کو زیادہ پسند کرتا، عباسؒ کہتے ہیں میں نے کہا: وہ کیا ہیں؟ فرمایا: دن و رات میں اگر اپنے خالق کیلئے اپنا چہرہ نہ بچھاتا ہوتا، دن کی کڑی دوپہروں میں پیاسا نہ رہتا ہوتا اور ان مجالس میں بیٹھنا نہ ہوتا جن میں عمدہ کلام عمدہ پھلوں کی طرح چنا جاتا ہے..... تو مجھے دنیا میں جینے کا کوئی شوق نہ ہوتا۔ پھر فرمایا: تقویٰ کا کمال یہ ہے کہ بندہ اللہ سے ڈرے..... حتیٰ کہ ایک ذرہ کے بارے میں بھی اس کا خوف دامن گیر رکھے۔ حتیٰ کہ وہ تھوڑا سا حلال بھی چھوڑ دے جس کے بارے میں حرام ہونے کا معمولی شبہ ہو۔ اس طرح وہ حرام اور اپنے درمیان مضبوط آڑ بنالے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں انجام کا بیان فرمادیا ہے فرمان الٰہی ہے:

من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ (سورۃ الزلزال)

جس نے ایک ذرہ خیر کیا وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ایک ذرہ شر اختیار کیا اس کو بھی دیکھ لے گا۔

پھر فرمایا: اے انسان! قلیل برائی سے بچنے کو معمولی نہ سمجھ اور نہ قلیل نیکی کرنے کو تھوڑا خیال کر۔

۶۹۳- محمد بن بدر، حماد بن مدرک، عمرو بن مرزوق، زائدہ، منصور، سالم بن ابی جعد کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! تمہارے علماء تبلیغ دین اور تمہارے جہال حصول علم کی کوشش نہیں کرتے! حالانکہ خیر کا معلم اور متعلم دونوں کا اجر مساوی ہے۔ اور ان دونوں کے علاوہ دنیا کے کسی شخص میں خیر نہیں۔

۶۹۴- تمام لوگ تین قسموں پر منحصر ہیں...... کے لوگوں پر محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، یحییٰ بن اسحق، فرج بن فضالہ، لقمان بن عامر کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

لوگ تین قسم پر ہیں: عالم، متعلم اور بیکار جس میں کوئی خیر نہیں (اور تمام لوگ ان تینوں میں منحصر ہیں)۔

۶۹۵- مخلد بن جعفر، حسن بن علویہ، علی بن جعد کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! علم حاصل کرو، کیوں کہ اجر میں عالم اور متعلم دونوں برابر ہیں اور ان دونوں کے علاوہ کسی شخص میں خیر نہیں ہے۔

۶۹۶- عبداللہ الاصفہانی، محمد بن ابراہیم بن یحییٰ، یعقوب بن ابراہیم، یزید بن ہارون، جویبر، ضحاک کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

اے اہل دمشق! تم دین کے اعتبار سے آپس میں بھائی اور گھروں میں آپس میں ہمسایہ ہو، لیکن تمہارے علماء تعلیم اور جہال تعلم پر گامزن نہیں ہیں۔ اے لوگو! فکرِ آخرت کے بجائے تم رزق کی فکر میں مگن ہو۔ کان کھول کر سنو! ایک قوم نے بڑے مضبوط محلات تعمیر کئے، بڑا مال جمع کیا اور لمبی لمبی امیدیں وابستہ کیں، لیکن ان کو ناکامی اور ذلت ورسوائی کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوا۔ اے لوگو! تعلیم حاصل کرو، کیوں کہ عالم اور متعلم اجر میں برابر ہیں اور لوگوں کے لئے ان دونوں کے علاوہ تیسرے کسی شخص میں خیر نہیں ہے۔

۶۹۷- علی بن احمد بن محمد، اسحق بن ابراہیم، مسلم بن جنادۃ، عبداللہ بن نمیر، حجاج بن دینار، معاویہ بن قرۃ، عن ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! رفع علم سے قبل علم حاصل کرو اور دنیا سے علماء کا کوچ رفع علم ہے۔ اور درحقیقت لوگوں کی دو ہی قسمیں ہیں: عالم اور متعلم۔

۶۹۸- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن جعفر ورکانی، شریک، منصور، ابووائل کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! مجھے تم کو نیکی کی دعوت دینے پر من جانب اللہ ثواب کی امید ہے، خواہ مجھ سے اس پر عمل نہ ہو سکے۔

۶۹۹- احمد بن اسحق، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، احمد بن سعید، ابن وہب، معاویہ بن صالح، ضمرۃ بن حبیب کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

کوئی شخص متقی نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ عالم نہ ہو اور کوئی اچھا عالم نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اس پر عمل نہ کرے۔

۷۰۰- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمٰن مقری، سلیمان بن مغیرۃ، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے

قیامت کے روز مجھے سب سے زیادہ بارگاہِ الٰہی میں حاضری کے موقع پر اس بات کا خوف دامن گیر ہے کہ مجھ سے یہ سوال کیا جائے: جو علم تم نے حاصل کیا تھا اس پر کیا عمل کیا؟۔

۷۰۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سریج بن یونس، ولید بن مسلم، علی بن حوشب کے والد کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

قیامت کے روز بارگاہِ الٰہی میں حاضری کے موقع پر مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے کہ مجھ سے سوال کیا جائے اے عویمر! (آپؓ کا اصل نام) تم نے علم حاصل کیا یا جاہل کے جاہل رہے؟ اگر میں کہوں کہ میں نے علم حاصل کیا ہے تو کوئی ممانعت اور حکم

والی آیت باقی رہ گئی جس کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ کیا تم نے آیت امر پر عمل کیا اور آیت خوف سے ڈرے۔
نیز فرمایا: میں غیر نافع علم، سیر نہ ہونے والے نفس اور قبول نہ کی جانے والی دعا سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔
۷۰۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، فرج بن فضالہ، لقمان بن عامر کے سلسلۂ سند سے ابو درداء کا قول مروی ہے:
میں اس بات سے بہت خوف زدہ ہوں کہ قیامت کے روز مخلوق کے روبرو پیشی کے موقع پر اللہ مجھ سے حصول علم اور پھر اس پر عمل کے بارے میں سوال کرے۔

۷۰۳-خادم رکھنے سے ممانعت ...... سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالرزاق، معمر کے سلسلۂ سند سے ان کے ایک ساتھی کی روایت منقول ہے:
ابو درداء نے سلمان رضی اللہ عنہما کو درج ذیل باتوں پر مشتمل خط لکھا۔
امابعد:
اے بھائی! بیماری اور مشغولیت سے قبل صحت و فراغت کو غنیمت سمجھ، کیونکہ بیماری کو بندے سے ٹالنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ مظلوم کی بددعا سے ڈر۔ مسجد کو اپنا گھر بنالے، کیوں کہ فرمان نبوی ﷺ کے مطابق مسجد ہر متقی کا گھر ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لئے جن کے گھر مساجد ہیں...... راحت و آرام اور سکون کا وعدہ کیا ہے۔ نیز پل صراط سے سلامتی کے ساتھ گذر کر خدا تک پہنچنے کا وعدہ کیا ہے۔ اے بھائی! یتیم پر رحم کر، اسے اپنے سے قریب کر اور اس کو اپنے کھانے میں سے کھانا کھلا۔ کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو قساوت قلبی دور کرنے کے لئے انہی باتوں کی وصیت فرمائی تھی۔ اتنا مال جمع کر، جس کا آسانی سے شکر ادا ہو سکے۔ کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: قیامت کے روز صاحب مال کو لایا جائے گا جس نے مال میں اللہ کی اطاعت کی ہوگی۔ وہ آگے آگے ہوگا، مال اس کے پیچھے پیچھے ہوگا۔ پل صراط پر گذرتے ہوئے جب بھی اس کو کوئی رکاوٹ آئے گی پیچھے سے اس کا مال اس کو کہے گا: چلو! چلو! تم نے اپنے مال میں اللہ کا حق ادا کر دیا ہے؟ نیز فرمایا: اور قیامت کے دن اس صاحب مال کو بھی لایا جائے گا جس نے اپنے مال میں اللہ کی حکم عدولی کی ہوگی، پل صراط پر گزرتے ہوئے اس کا مال اس کے کاندھوں کے درمیان ہوگا وہ بار بار اس کو پھسلائے گا اور کہے گا تو ہلاک ہو تو نے مجھ میں اللہ کا لازمی حق کیوں ادا نہیں کیا؟ وہ اسی طرح ہلاکت کو پکارتا رہے گا۔ اور اے بھائی! میں نے سنا ہے کہ تم نے ایک خادم رکھ لیا ہے۔ اے بھائی! خادم رکھنے کے بجائے اپنا کام خود کرو، کیوں کہ فرمان نبوی ﷺ ہے: بندہ مسلسل خدا سے قریب رہتا ہے جب تک وہ کسی خادم سے مدد نہ لے، جب وہ خادم رکھ لیتا ہے تو اس پر اس کا حساب واجب ہو جاتا ہے۔ میری اہلیہ ام الدرداءؓ نے مجھ سے ایک خادم رکھنے کا تقاضا کیا حالانکہ میں ان دنوں مالدار تھا لیکن حساب ہونے کی وجہ سے میں نے اس کو ناپسند سمجھا۔ اے میرے بھائی! قیامت کے دن میرا اور تیرا کون مددگار ہوگا اگر ہم سے پورا پورا حساب لیا گیا جبکہ ہمیں حساب کا خوف بھی نہ ہو۔ اور اے میرے بھائی! رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہونے کی وجہ سے دھوکہ میں مت پڑ جانا، کیونکہ ہم آپ ﷺ کے بعد ایک طویل مدت جی چکے ہیں اور اللہ ہی کو علم ہے آپ ﷺ کے بعد ہمارا کیا حال ہے؟

۱۔ المصنف لعبد الرزاق ۲۰۰۲۹. و کنز العمال ۲۵۰۸۷. و مکارم الاخلاق ۷۳، ۷۵.

ابن جابر اور مطعم بن مقدام نے اسی کے مثل ابوالدرداء کا ایک خط حضرت سلمان ؓ کے نام بروایت محمد بن واسع نقل کیا ہے۔

۷۰۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے ثابت بنانی کا قول مروی ہے:

خلیفہ یزید بن معاویہ نے ابودرداء ؓ کو ان کی لڑکی الدرداء کے بارے میں پیغام نکاح بھیجا۔ لیکن ایک شخص نے بالاصرار یزید سے اجازت لیکر اس لڑکی سے شادی کرلی۔ لوگوں نے اس بات کی وجہ سے ابودرداء کو عار دلائی، کہ خلیفہ کا پیغام نکاح مسترد کردیا اور ایک غریب شخص سے بیٹی بیاہ دی۔ لیکن ابودرداء ؓ نے ان کی اس بات پر کوئی توجہ نہیں دی اور فرمایا: میں نے درداء بیٹی کا خیال کیا ہے، اگر اس پر ایک بے غیرت شخص بڑا بن کر کھڑا ہو جاتا اور ایسے گھر میں وہ رہتی جس میں اس کی نظریں بھی چکاچوند ہوتی ہیں تو بتاؤ اس کا دین سلامت رہتا۔

۷۰۵- ابوجعفر احمد بن محمد بن سلیمان، عبداللہ بن احمد مخزومی، ابو یوسف عبدالرحمن بن مرزوق، داؤد بن مہران کا قول مروی ہے:

داؤد کہتے ہیں: میں فضیل بن عیاض کے سامنے دیر تک کھڑا رہا، ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں میں سمجھ رہا تھا کہ وہ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ آپ کافی دیر تک اسی حال میں رہے پھر انہوں نے گردن اٹھائی اور مجھ سے سوال کیا تم کب سے کھڑے ہوئے ہو؟! میں نے عرض کیا بہت دیر سے۔ فرمایا: ہم کسی خیال میں تھے اور تم کسی خیال میں۔ پھر انہوں نے حدیث سنائی کہ ہمیں سلیمان بن مہران (الاعمش) نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کرتے ہوئے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان سنایا:

اللہ اپنے نافرمان کو لوگوں کے قلوب میں مبغوض بنا دیتا ہے۔ لیکن خود اسے معلوم بھی نہیں ہوتا۔ پھر فضیل نے فرمایا: جانتے ہو اس کی کیا وجہ ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: بندہ خلوت میں اللہ عزوجل کی نافرمانی کا ارتکاب کرتا ہے جس کی وجہ سے مؤمنین کے دلوں میں اللہ اس کی نفرت پیدا کردیتے ہیں۔

۷۰۶- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، فرج بن فضالہ، لقمان بن عامر کے سلسلۂ سند سے ابودرداء ؓ کا قول مروی ہے:

اے انسان! تیرے بھائی کا تجھ پر عتاب اس کے غائب ہونے سے بہتر ہے۔ تیرے بھائی سے زیادہ تیرا کون خیرخواہ ہوگا؟ اپنے بھائی کو عطا کر اور اس کے لئے نرم اور منکسار بن۔ اس سے حسد نہ کر ورنہ تو بھی اس کے مثل ہو جائے گا۔ کل موت آنے والی ہے اسی وقت وہ تجھ سے اپنا ساتھ پھیرے گا اور تم کسی کی موت کے بعد کیوں روتے ہو جبکہ اس کی زندگی میں اس سے ملنا بھی نہیں چاہتے۔

۷۰۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، داؤد بن عمر، معتز، برد، حزام بن حکیم کے سلسلۂ سند سے ابودرداء کا قول مروی ہے:

اے لوگو! اگر تمہیں ما بعد الموت کے احوال معلوم ہو جائیں تو تم من پسند خورد ونوش اور سایہ دار گھروں کو چھوڑ کر سینہ پیٹتے ہوئے صحراؤں کی طرف نکل پڑو اور مسلسل تم پر گریہ طاری رہنے لگے اور تم انسان کے بجائے درخت بننے کی تمنا کرنے لگو جس کو کاٹ کر کھالیا جائے۔

۷۰۸- محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون حافظ، ابوالربیع داؤد بن رشید، بقیہ، بحیر بن سعید، خالد بن معدان، ابوعثمان یزید بن مرثد ہمدانی کی سند سے حضرت ابوالدرداء ؓ سے منقول ہے: ایمان کی بلندی خدا کے حکم پر صبر، تقدیر پر رضامندی، توکل میں خلوص اور پروردگار عزوجل کیلئے ہر وقت سر تسلیم خم رہنا ہے۔

۷۰۹- ابوالدرداء کا خط ..... محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن صالح کے سلسلۂ سند سے عبدالرحمن بن محمد محاربی کی روایت منقول ہے:

ابودرداء ؓ نے بذریعہ خط اپنے ایک بھائی کو لکھا اما بعد!

اے میرے بھائی! دنیا کے معاملہ میں تمہاری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ تجھ سے پہلے بھی اس کے گھر والے تھے وہ چلے گئے اور تیرے بعد بھی اس کے گھر والے بنتے رہیں گے۔ اس دنیا سے تیرے فائدہ کی چیز وہی ہے جو تو اپنی آخرت کیلئے آگے بھیج دے۔ اس کے آثار تیری اولاد کی اصلاح پر منتج ہونگے۔ کیونکہ تو مر کر ایسی ذات کی طرف جانے والا ہے جہاں تیرا کوئی عذر قابل قبول نہیں ہوگا۔ جبکہ تم دنیا میں ایسی اولاد کیلئے مال جمع کرتے ہو جو تمہاری تعریف تک نہیں کرتی۔ یاد رکھو! تم دو طرح کی اولاد ہی کیلئے مال جمع کرتے ہو یا تو ایسی اولاد کیلئے جو اس مال میں اللہ کی اطاعت کرے گی، اس صورت میں وہ ایسے مال سے نیک بخت ہو جائے گی جس کے جمع کرنے کی وجہ سے تم بد بخت ہوئے۔ یا ایسی اولاد کیلئے جو اس سے خدا کی نافرمانی کا ارتکاب کرے گی۔ اس صورت میں وہ خود بد بخت ہو جائے گی اس مال کی بدولت جو تو نے اس کیلئے جمع کیا ہے۔ اللہ کی قسم! ان دونوں میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جس کیلئے تم اپنی کمر پر بوجھ لاد دو۔ لہذا آخرت کے معاملہ تم اس کو اپنی ذات پر ترجیح مت دو۔ جو گزر گئے ان کیلئے اللہ سے رحمت کی امید رکھو اور جو پیچھے رہ جائیں گے ان کیلئے اللہ کی روزی پر اعتماد رکھو۔ والسلام

۷۱۰- احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ولید بن مسلم، صفوان بن عمرو، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر عن ابیہ کی سند سے اور ولید کہتے ہیں ثور، خالد بن معدان، جبیر بن نفیر کی سند سے بھی مروی ہے، جبیر کہتے ہیں:

قبرص کی فتح کے بعد اس کے اہلیان میں تفریق کر دی گئی۔ کافر لوگ ایک دوسرے کو یاد کر کے رونے لگے: اس موقع پر ابو درداء بھی رونے لگے۔ جبیر کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے ابو الدرداء! یہ تو ہم مسلمانوں کیلئے خوشی کا وقت ہے، اس دن میں اللہ نے اسلام کو عزت عطا کی ہے۔ آپؓ نے روتے ہوئے فرمایا: افسوس اے جبیر! یہ دیکھو کہ جب کوئی قوم اللہ کی نافرمانی کرتی ہے تو وہ کس قدر اللہ کے ہاں بے وقعت ہو جاتی ہے۔ یہ قوم کیسی طاقت اور غلبہ والی تھی لیکن انہوں نے اللہ کا امر چھوڑ دیا تو اس حال کو پہنچ گئی جو تم دیکھ رہے ہو۔

۷۱۱- آخرت کی یاد میں چند روایات..... احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ولید بن جابر، اسماعیل بن عبیداللہ کے سلسلۂ سند سے ام الدرداءؓ کا قول مروی ہے:

ابو درداءؓ نے بوقت وفات فرمایا: (موت کو بالکل سامنے دیکھتے ہوئے) کون میرے اس دن کے عمل کی طرح عمل کرے گا؟ میری اس گھڑی کی طرح کون عمل کرے گا؟ میرے اس لیٹنے کی طرح کون عمل کرے گا؟ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

ونقلب افئدتهم وابصارهم كمالم يؤمنوا به اول مرة (الانعام ۱۱۰)

اور ہم ان کے دلوں اور آنکھوں کو الٹ پلٹ دیں گے جیسے وہ اس پر پہلی بار ایمان نہیں لائے تھے۔

۷۱۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، معمر بن سلیمان رقی کے سلسلۂ سند سے فرات بن سلیمان کا قول مروی ہے:

ابو درداءؓ فرمایا کرتے تھے: مال جمع کرنے والے کے لئے ہلاکت ہے۔ وہ مست بھرا ہوا مجنون ہے۔ لوگوں کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کو نظر آتا ہے اور خود کے پاس جو ذخیرہ جمع ہے وہ اس کی آنکھوں سے اوجھل رہتا ہے۔ اگر اس کی طاقت میں ہو تو وہ کمانے کیلئے رات کو بھی دن میں شامل کر دے۔ ہلاکت ہے اس کیلئے سخت حساب اور شدید عذاب کی۔

۷۱۳- عبدالرحمن بن عباس بن عبدالرحمن، ابراہیم بن اسحق حربی، ہاشم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش کے سلسلۂ سند سے شرحبیل کا قول مروی ہے:

ابو درداءؓ جنازہ کو دیکھ کر فرمایا کرتے تھے: تم صبح کو چل پڑے شام کو ہم بھی آنے والے ہیں۔ یا تم شام کو چلے گئے ہم صبح کو آنے والے ہیں۔ موت بہت اچھی نصیحت ہے لیکن غفلت بھی سخت ہے۔ وعظ و نصیحت کیلئے موت کافی ہے۔ ایک ایک کر کے اچھے لوگ چلے گئے بے حلم لوگ رہ گئے ہیں۔

۷۱۴- عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن حربی، علی بن جعد، شعبہ، معاویہ بن قرۃ کے سلسلۂ سند سے ابو درداءؓ کا قول مروی ہے:

لوگوں کے تین چیزوں کو ناپسند کرنے کے باوجود مجھے ان سے محبت ہے۔ فقر، مرض اور موت۔

۷۱۵- عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم حربی، علی بن جعد، شعبہ، عمرو بن مرۃ عن شیخ کے سلسلۂ سند سے ابو درداءؓ کا قول مروی ہے:

اللہ سے ملاقات کے اشتیاق کی وجہ سے میں موت کو پسند کرتا ہوں۔ تواضع پیدا کرنے کی وجہ سے فقر کو پسند کرتا ہوں۔ اور معاصی کے لئے کفارہ بننے کی وجہ سے مرض کو پسند کرتا ہوں۔

۷۱۶- عبداللہ الاصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو ربیع رشدینی، ابن وہب، یحیٰی بن ایوب، خالد بن یزید کے سلسلۂ سند سے ابو ہلال کی روایت منقول ہے، ابو درداءؓ فرمایا کرتے تھے:

اے اہل دمشق! نہ کھائے جانے والے مال کو جمع کرنے، نہ رہنے والے گھروں کی تعمیر کرنے اور پوری نہ ہونے والی امیدوں کے وابستہ کرنے سے تمہیں شرم نہیں آتی۔ تم سے پہلے لوگوں نے مال جمع کئے اور ان کی حفاظت کی، امیدیں باندھیں اور بہت لمبی باندھیں، عمارات تعمیر کیں اور خوب مضبوط کیں..... لیکن اس کے باوجود ناکامی کے علاوہ ان کو کچھ حاصل نہیں ہوا اور وہ سب تباہ و برباد کردیئے گئے۔ ان کی امیدیں دھوکہ کی نذر ہو گئیں، ان کے گھر انہی کیلئے قبر بن گئے۔ یہ قوم عاد تھی، جس نے عدن سے عمان تک مال واولاد جمع کی۔ لوگو! کوئی ہے جو تمام آل عاد کا ترکہ مجھ سے دو درہموں کے عوض خریدے؟۔

۷۱۷- عبداللہ الاصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو ربیع رشدینی، ابن وہب، یحیٰی بن ایوب، عمرو بن عیاش، صفوان بن عمرو کے سلسلۂ سند سے ابو درداءؓ کا قول مروی ہے:

اے مال والو! اپنے اموال سے اپنے تن و توش موٹے کر لو قبل اس سے کہ یہ اموال ہمارے اور تمہارے لئے (موت کے بعد بے فائدہ اور) برابر ہو جائیں۔ ورنہ اب بھی ہم اور تم اس میں برابر ہیں تم ان کو صرف دیکھ دیکھ کر جیتے ہو اور ہم بھی تمہارے ساتھ ان کو دیکھ لیتے ہیں۔

نیز فرمایا: اے لوگو! کھانے سے سیرابی اور علم سے عدم سیرابی کے وقت تمہارے لئے خطرہ ہے۔

نیز فرمایا: تم میں سے وہ شخص بہترین ہے جو اپنے ساتھی کو کہے: آؤ ہم موت سے پہلے روزے رکھتے ہیں۔ اور وہ شخص بدترین ہے جو کہے: آؤ ہم کھائیں پئیں اور کھیل کود کریں۔

ایک قوم کو تعمیر میں مشغول دیکھ کر ابو درداءؓ نے ان سے فرمایا: تم دنیا کو نیا کرنے میں مشغول ہو جبکہ اللہ پاک اس کو خراب اور ویران کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ بے شک اللہ کا ارادہ ہی سب پر غالب ہے۔

۷۱۸- ابو محمد بن حیان، ابو یحیٰی رازی، ہناد بن سری، وکیع، اسامہ بن زید کے سلسلۂ سند سے مکحول کی روایت منقول ہے:

ابو درداءؓ منہدم عمارتوں کے پاس جا کر کہتے: ہائے ویرانوں کے ویرانے! ان کے ہلاک ہونے والے مکین کہاں گئے۔

۷۱۹- حبیب بن حسن، عمرو بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، ابو ہلال کے سلسلۂ سند سے معاویہ بن قرۃ کا قول مروی ہے ایک بار ابو درداءؓ بیمار پڑ گئے۔ آپ کے پاس آپ کے ساتھی آئے اور پوچھا اے ابو الدرداء! آپ کو کیا مرض ہے؟ فرمایا: مجھے گناہوں کا مرض ہے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کو کسی شئی کی خواہش ہے؟ فرمایا: میں جنت چاہتا ہوں۔ لوگوں نے کہا: ہم آپ کیلئے طبیب کو بلائیں؟ فرمایا: اسی نے

تو مجھے بستر پر لٹایا ہے۔

۷۲۰- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، مسعر کی سند سے عون بن عبداللہ سے مروی ہے:

ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں جو تلاش کرتا ہے وہ پالیتا ہے، جو تکلیف دہ امور پر صبر نہیں کرتا وہ حالات سے عاجز آجاتا ہے اگر تم لوگوں کو کاٹنا چاہو گے تو وہ تمہیں کاٹ دیں گے اور اگر تم ان کو چھوڑ دو گے تو وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ عون نے عرض کیا: پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: فقر و فاقہ والے دن کیلئے آج (مستحق) لوگوں کو قرض دو۔

۷۲۱- محمد بن علی بن حبیش، اسماعیل بن اسحاق سراج، داؤد بن رشید، ولید، سعید بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ حضرت ابوالدرداءؓ کو کہا گیا کہ ہمارے لئے اللہ سے دعا کریں! فرمایا: میں تیرنا صحیح نہیں جانتا اور مجھے غرق ہونے کا خوف لگا رہتا ہے۔

۷۲۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، شیبان بن فروخ، ابوالاشہب، حسن کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! مجھے تمہارے علماء کے گمراہ ہونے اور منافق کے قرآن سے جدال کرنے کا خطرہ ہے۔ قرآن حق ہے۔ قرآن پر ایک راہنما منارہ ہے جس طرح راستوں کے سروں پر منارہ ہوتا ہے۔ اور جو شخص دنیا سے غنی نہ ہو اس کیلئے دنیا بے فائدہ ہے۔

۷۲۳- احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، محمود بن خالد، عمرو بن عبدالواحد، اوزاعی کے سلسلۂ سند سے بلال بن سعد کا قول مروی ہے: وہ فرماتے ہیں: حضرت ابودرداءؓ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں دل کے منتشر ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ کسی نے آپ سے سوال کیا کہ دل کا انتشار کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ میرے لئے مختلف جگہوں میں مال رکھ دیا جائے۔

۷۲۴- محمد بن علی بن حبیش، اسحٰق بن سلمۃ، ابوہشام رفاعی، عبدالرحمٰن بن مہدی، معاویہ بن صالح، عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر کے والد جبیر کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

جن لوگوں کی زبان اللہ کے ذکر میں سرشار رہتی ہے ان میں سے ہر شخص جنت میں ہنستا ہوا داخل ہوگا۔

۷۲۵- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، منصور کے سلسلۂ سند سے سالم کی روایت منقول ہے:

ابودرداءؓ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ سعد بن معبد نے ایک سو غلام آزاد کئے ہیں فرمایا: سو غلام بہت بڑا مال ہے اگر تم چاہو تو میں اس سے بھی افضل شی بتاؤں، دن اور رات ہر وقت ایمان کو لازم پکڑنا اور زبان کا ذکر الٰہی میں مشغول رکھنا اس سے بدرجہا بہتر ہے۔

۷۲۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبۃ، عمران القصیر کی سند سے ابودرداء سے منقول ہے ابودرداءؓ کا قول ہے:

میں ایک سو مرتبہ اللہ اکبر کہوں یہ مجھے سو دینار اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے عزیز ہے۔

۷۲۷- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، ابواسامہ، عبدالحمید بن جعفر، صالح بن ابی عریب، کثیر بن مرۃ حضرمی کی سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سب سے اچھا عمل نہ بتاؤں؟ جو تمہارے مالک کے نزدیک محبوب ترین ہے تمہارے درجات میں سب سے زیادہ اجر والا ہے وہ عمل اس سے بہتر ہے کہ تم جنگ میں شریک ہو اور دشمن تمہاری گردن مارے اور تم دشمن کی گردن مارو وہ عمل اللہ کی راہ میں درہم و دنانیر خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ لوگوں نے کہا اے ابوالدرداء وہ کیا عمل ہے؟ فرمایا: اللہ کا ذکر، اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔

۷۲۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعبداللہ محمد بن سالم طائی، فرج بن فضالۃ، اسد بن وداعہ کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

مسلمان اور کافر فقط زبان کی وجہ سے (کلمہ شہادت پڑھنے اور نہ پڑھنے) کی وجہ جنت اور دوزخ میں جائیں گے۔ یہی زبان مؤمن کی ہو تو اللہ کے نزدیک سب سے اچھی ہے۔ اور یہی زبان کافر کی ہو تو اللہ کے ہاں سب سے مبغوض ہے۔

۷۲۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابن نصیر، اسماعیل بن عمرو، مالک بن مغول کے سلسلۂ سند سے ابو درداءؓ کا قول مروی ہے:

موت کو اکثر یاد کرنے والے کی خوشیاں کم ہو جاتی ہیں اور اس کا جسم گھٹ جاتا ہے۔

۷۳۰- عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحٰق حربی، عبداللہ بن عمر، ابن خراش، عوام، ابراہیم تیمی کے سلسلۂ سند سے ابو درداءؓ کا قول مروی ہے: موت کو بہت یاد کرنے والا نفسی حزن کم کرتا ہے اور وہ جسمانی کمزور ہوتا ہے۔

۷۳۱- عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم حربی، عبداللہ بن عمر ابواسامۃ، عبدالرحمٰن بن یزید، اسماعیل بن عبیداللہ کے سلسلۂ سند سے ابو درداءؓ کا قول مروی ہے:

اے باری تعالیٰ! مجھے بروں کے ساتھ زندہ مت رکھ اور مجھے صالحین کے ساتھ دنیا سے اٹھا۔

۷۳۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، فرج بن فضالہ کے سلسلۂ سند سے لقمان بن عامر کا قول مروی ہے:

ابو درداءؓ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! اُس بدر میں مجھے ملامت فرما جس کی وجہ سے میں بروں کے نام سے پکارا جاؤں۔

۷۳۳- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید، ابوبکر بن محمد کے سلسلۂ سند سے ابو عون کا قول مروی ہے، ابو درداء فرمایا کرتے تھے: ہر گزرنے والی شب کے بعد جب میں صبح کرتا ہوں تو لوگ مجھے حسب سابق پاتے ہیں مگر میں خوب جانتا ہوں کہ ہر رات میں اللہ کی مجھ پر نعمتیں اترتی ہیں۔

۷۳۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن عمار، یحییٰ بن سعید، عطاء بن سائب کے سلسلۂ سند سے ابو درداءؓ کا قول مروی ہے: ہر گزرنے والی رات جس میں میں سلامت رہتا ہوں اور کوئی تکلیف نہیں پہنچتی اور ہر گزرنے والا دن جس میں میں سلامت رہتا ہوں اور مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچتی تو میں سمجھتا ہوں کہ میں بہت بڑی عافیت میں ہوں۔

۷۳۵- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، محمد بن فضیل، حصین، سالم بن ابی جعد کے سلسلۂ سند سے ابو درداءؓ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! کیا وجہ ہے کہ تم فکر آخرت کے بجائے دنیا کی فکر کرتے ہو؟ جس (دین) پر تم کو نگہبان بنایا گیا ہے اس کو تم ضائع کرتے ہو، میں تمہارے بدترین لوگوں کی بات بتاتا ہوں، وہ لوگ گھڑسواری میں اکڑتے ہیں نمازوں میں کوتاہی کا شکار ہیں اور آخر میں نماز میں پہنچتے ہیں وہ قرآن میں غور نہیں کرتے اور غلاموں کے آزاد کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتے۔

۷۳۶- عبداللہ الاصفہانی، احمد بن محمد بن حسن، ربیع بن ثعلب، فرج بن فضالہ، لقمان بن عامر کے سلسلۂ سند سے ابو درداءؓ کا قول مروی ہے

اے لوگو! مظلوم و یتیم کی بددعاء سے احتراز کرو، کیوں کہ وہ لوگوں کے آرام کے وقت شب میں اللہ کی طرف جاتی ہیں۔

۷۳۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو جریر، منصور، ابو وائل کے سلسلۂ سند سے ابو درداءؓ کا قول مروی ہے:

اس شخص پر ظلم کرنے والا جس کا خدا کے سوا کوئی نہیں میرے نزدیک ابغض الناس ہے۔

۷۳۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، بکر بن مضر، عبیداللہ بن زحر، جشم بن خالد کے سلسلۂ سند سے ابن محمو کا قول مروی ہے: ہم نے ایک بار کریب بن ابرہہ سے ملاقات کی، اس وقت وہ سواری پر تھے اور ان کا غلام ان کے پیچھے بیٹھا تھا۔ اس وقت انہوں نے فرمایا: میرے سامنے ابو درداءؓ نے فرمایا بندہ اس وقت تک اللہ سے دور ہوتا رہتا ہے جب تک اس کے پیچھے کوئی چلتا رہتا ہے۔

۷۳۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ولید بن مسلم، ابن جابر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے: حضرت ابو درداءؓ جب بھی تہجد گزاروں کو تہجد میں قرآن پڑھتے سنا کرتے تو فرماتے: یہ لوگ قیامت سے قبل ہی اپنی جانوں پر رونے والے ہیں اور ان کے قلوب اللہ کے ذکر سے غافل نہیں ہوتے۔

ہیثم بن خارجہ نے ولید عن ابن جابر عن عطاء عن مرہ عن ابی الدرداءؓ کے طریق سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۷۴۰- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، حکم بن فضیل، زید بن اسلم کے سلسلۂ سند سے ابو درداءؓ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! ہمیشہ خیر تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کی نفحات (برکات) کی جستجو کرو کیونکہ جس کو اللہ چاہتے ہیں اپنی رحمت سے وہ عطاء کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے پردہ پوشی اور امن وسکون کا سوال کرو۔

۷۴۱- عبداللہ الاصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عمرو بن حارث اور ان کے والد حارث کے سلسلۂ سند سے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر کی روایت منقول ہے: ایک شخص نے حضرت ابو الدرداءؓ کو کہا: مجھے ایسے کلمات سکھا دیجئے جن سے اللہ مجھے فائدہ دے۔ فرمایا: دو، تین، چار اور پانچ باتیں ہیں جو ان پر عمل کرلے، اللہ کے ہاں اس کیلئے بلند درجات ہیں۔ پھر فرمایا: حلال کے سوا کچھ نہ کھاؤ، حلال اور پاکیزہ شئی کے علاوہ کچھ نہ کماؤ، اپنے گھر میں پاکیزہ (شئی اور پاکیزہ) شخص کو ہی لاؤ، اللہ عزوجل سے سوال کرو کہ وہ تمہیں صرف دن دن کا رزق دیا کرے اور جب تم صبح کرو تو اپنے کو مردوں میں شمار کرو گویا کہ تم ان سے مل گئے ہو۔ اپنی عزت وآبرو اللہ عزوجل کے سپرد کردو...... پس جو شخص تمہیں گالی دے، برا بھلا کہے یا تم سے لڑائی کرے تم اس کو اللہ عزوجل کے سپرد کر کے کنارہ کرلو اور آخری بات یہ کہ جب بھی تم سے کوئی خطاء سرزد ہو جائے تو اللہ عزوجل سے استغفار کرو۔

۷۴۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان، خلف بن حوشب کے سلسلۂ سند سے ابو درداءؓ کا قول مروی ہے:

بعض لوگوں کے سامنے بظاہر ہم ہنستے ہیں لیکن ہمارے قلوب ان پر لعنت کرتے ہیں۔

۷۴۳- عبداللہ الاصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، ابن لہیعہ، بکر بن سوادۃ کے سلسلۂ سند سے خالد بن حدیر اسلمی کی روایت منقول ہے:

خالد کہتے ہیں: ایک بار میں ابو درداءؓ کے پاس گیا ان کے نیچے اور اوپر اون کی چادر اور پٹی تھی۔ آپؓ بیمار تھے۔ میں نے ان کی خدمت میں امیر المؤمنین کا بھیجا ہوا احمر بچھونا اور مرعزی چادر پیش کرنے کا پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہمارا ایک اصلی گھر ہے، ہمیں اس کی طرف کوچ کرنا ہے لہذا ہم اسی کیلئے عمل کریں گے۔

۷۴۴- محمد بن معمر، ابو شعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، کے سلسلۂ سند سے حسان بن عطیہ کا قول مروی ہے:

ابو درداءؓ سے کچھ لوگوں نے میزبانی طلب کی۔ لہذا آپؓ نے ان کی مہمان نوازی کی۔ رات کو کچھ لوگوں کو عام سے بستر پر سلایا اور باقی لوگوں کو بغیر بستر کے ان کے اپنے کپڑوں میں سلایا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت ابو الدرداءؓ نے ان سے کچھ ناگواری محسوس کی آپؓ فرمانے لگے: ہمارا ایک گھر ہے، جس کیلئے ہم سامان جمع کر رہے ہیں اور اسی کی طرف ہم کو لوٹ کر جانا ہے۔

۷۴۵- سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی کے سلسلۂ سند سے حسان کا قول مروی ہے:

ابو درداءؓ نے اہل دمشق سے فرمایا: سالہا سال سے سیراب ہو کر کھانے کے باوجود تمہاری مجالس ذکر الہٰی سے خالی ہیں۔ تمہارے علماء تعلیم دیتے اور تمہارے جہال تعلیم حاصل کرنے سے دور کیوں ہیں؟ اگر تمہارے علماء چاہیں تو اپنے علم میں مزید اضافہ

کر سکتے ہیں اور تمہارے جہال علم حاصل کرنا چاہیں تو خوب حاصل کر سکتے ہیں۔لہذا جو شی تمہارے لئے مفید ہے اسے لےلو اور نقصان دہ شی کو جھٹک دو۔خدا کی قسم!ہر امت خواہش پرستی اور اپنے کو اچھا سمجھنے کی وجہ سے ہلاک ہوئی ہے۔

۷۴۶-احمد بن بندار،ابوبکر بن ابی داود،علی بن خشرم،عیسیٰ بن یونس،اوزاعی کے سلسلۂ سند سے حسان بن عطیہ کا قول مروی ہے:ابو درداء نے ایک شخص کو اپنے لڑکے کو آراستہ کرتے دیکھا تو فرمایا:یہ اس کی گمراہی کا سبب ہے۔

۷۴۷-احمد بن بندار،ابوبکر بن ابی داؤد،محمود بن خالد،عمرو بن عبدالواحد،اوزاعی کے سلسلۂ سند سے حسان بن عطیہ کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے حضرت ابو درداء سے اپنے بھائی کا شکوہ کیا۔ابو درداء نے اس سے فرمایا عنقریب من جانب اللہ تمہاری مدد کی جائےگی۔کچھ روز بعد شام کی ایک وفد کے ساتھ حضرت معاویہ کے پاس گیا تو انہوں نے ایک سو دینار اسے ہدیہ کئے اور اس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔

۷۴۸-ابو محمد بن حیان،علی بن اسحٰق،حسین بن مروزی،ابن مبارک،یونس بن سیف،ابو کبشہ سلولی کے سلسلۂ سند سے ابو درداء کا قول مروی ہے:

قیامت کے روز غیر عامل عالم.....اللہ کے ہاں سب سے بڑا بد بخت ہوگا۔

۷۴۹-احمد بن اسحٰق،عبداللہ بن سلیمان بن اشعث،علی بن خشرم،عیسیٰ بن یونس،اوزاعی کے سلسلۂ سند سے حسان بن عطیہ کا قول مروی ہے:

ابو درداء فرمایا کرتے تھے:اے باری تعالیٰ!میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ علماء کے قلوب مجھے لعنت کریں پوچھا گیا:وہ کیسے آپ کو لعنت کریں گے؟فرمایا:جب وہ مجھ سے کراہت کرنے لگیں تو سمجھو کہ وہ مجھے لعنت کر رہے ہیں۔

۷۵۰-ابو محمد بن حیان،علی بن اسحٰق،حسین بن مروزی،ابن مبارک،خلف انصاری،یونس بن سیف،ابو کبشہ سلولی کے سلسلۂ سند سے ابو درداء کا قول مروی ہے:

اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھانے والا شخص قیامت کے روز عند اللہ اشر الناس ہوگا۔

۷۵۱-ابوبکر بن مالک،عبداللہ بن احمد بن حنبل،حسن بن عبدالعزیز مصری،ایوب بن سوید،ابن جابر کے سلسلۂ سند سے عمیر بن ہانی کا قول مروی ہے:

ابو درداء فرمایا کرتے تھے:جھٹلانے والے،نافرمانی کرنے والے اور نقض عہد کرنے والے کے لئے ہلاکت ہے۔اس نے نیکی کی اور نہ سچائی اختیار کی۔

۷۵۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر،علی بن اسحٰق،حسین،حسن،عبداللہ بن مبارک،عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر،ابو عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابو درداء کا قول مروی ہے:

اے لوگو!تم بڑھاپے تک دنیا کی محبت میں مستغرق رہتے ہو،البتہ من جانب اللہ حفاظت کئے جانے والے اس سے مستثنیٰ ہیں لیکن ایسے لوگ بہت کم ہیں۔

۷۵۳-ابوبکر بن مالک،عبداللہ بن احمد بن حنبل،احمد بن حنبل،عبداللہ بن یزید مقری،کہمس،عوف،عن رجل کے سلسلۂ سند سے ابو درداء کا قول مروی ہے:

تین چیزیں انسان کے کمال کی علامت ہیں:مصیبت کے وقت کسی سے شکوہ نہ کرنا،اپنا دکھ دوسروں پر عیاں نہ کرنا اور بزرگی کا دعویٰ نہ کرنا۔

۷۵۴- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، حفص، بیان کے سلسلۂ سند سے قیس کا قول مروی ہے ابو درداء اور سلمان رضی اللہ عنہما ایک دوسرے کو بذریعہ خط پیالہ والا واقعہ یاد دلاتے تھے۔ کیوں کہ ایک بار پیالہ اور اس کے کھانے نے ان کے سامنے اللہ کی تسبیح بیان کی تھی۔

۷۵۵- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، ابو اسامۃ، اعمش، عمرو بن مرۃ کے سلسلۂ سند سے ابوالبختری کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت ابوالدرداءؓ ایک ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے۔ حضرت سلمانؓ پاس ہی موجود تھے۔ اچانک حضرت ابوالدرداءؓ نے ہانڈی میں سے ایسی آواز سنی گویا کوئی بچہ اللہ کی تسبیح کر رہا ہو۔ پھر ہانڈی خود بخود الٹ کر اپنی جگہ پر پہنچ گئی...... جبکہ اس میں سے کوئی چیز نہیں گری۔ ابو درداءؓ نے سلمانؓ سے فرمایا: عجیب چیز دیکھو، جو تم نے اور نہ تمہارے والد نے دیکھی ہوگی ہانڈی سے تسبیح کی آواز آرہی ہے۔ سلمانؓ نے فرمایا: اگر تم خاموش رہتے تو اس بھی عجیب تر چیزیں دیکھتے۔

۷۵۶- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، محمد بن سعید انصاری، عبداللہ بن یزید بن ربیعہ دمشقی کے سلسلۂ سند سے ابو درداءؓ کا قول مروی ہے:

ایک شب میں مسجد میں گیا تو وہاں ایک شخص کو سجدہ ریز ہو کر دعاء کرتے دیکھا۔ وہ بارگاہ الٰہی میں عرض کر رہا تھا: اے باری تعالیٰ میں آپ سے خوف زدہ اور آپ کے عذاب سے امان کا طالب ہوں، مجھے اپنے عذاب سے امن دے کر میرا سوال پورا کر دیجئے۔ اے باری تعالیٰ میں سائل فقیر ہوں تجھ سے تیرے فضل کا خواہاں ہوں۔ میں اپنے گناہوں کا عذر نہیں بیان کرتا اور نہ میں صاحب قوت ہوں جو اپنی مدد آپ کر سکوں ---- میں تو تیری معافی کا خواستگار گناہ گار ہوں۔

پھر ابودرداءؓ ہوئے تعجب کے عالم میں اپنے ساتھیوں کے سامنے مذکورہ کلمات بیان کرتے تھے۔

۷۵۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، فرج بن فضالہ، لقمان بن عامر کے سلسلۂ سند سے ام درداءؓ کا قول مروی ہے:

اے باری تعالیٰ ابو درداءؓ نے مجھ سے دنیا میں شادی کی۔ لہٰذا آخرت میں میں ان سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔ ابو درداءؓ نے ان سے فرمایا پھر میری موت کے بعد دوسرے کسی سے شادی مت کرنا۔ حضرت ام الدرداءؓ صاحب حسن و جمال تھیں، چنانچہ ابو درداءؓ کی وفات کے بعد آپؓ نے حضرت معاویہؓ سے ان کے اصرار کے باوجود شادی نہیں کی۔

۷۵۸- سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ایوب کے سلسلۂ سند سے ابوقلابہؒ کا قول مروی ہے:

ابو درداءؓ کے سامنے ایک گناہ گار شخص کو ملامت کی گئی۔ ابو درداءؓ نے ملامت کرنے والوں سے فرمایا: کنویں میں گرے ہوئے شخص کو تم نکالنے کی کوشش نہیں کرو گے؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ ابو درداءؓ نے فرمایا: پھر تم اپنے بھائی کو ملامت مت کرو اور عافیت پر اللہ کا شکر ادا کرو۔ انہوں نے حضرت ابو درداءؓ سے سوال کیا کہ کیا آپ اس کو برا نہیں سمجھتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: میں اس کی ذات کے بجائے اس کے عمل کو برا سمجھتا ہوں۔

آپ کا فرمان ہے: اے لوگو! خوشحالی میں اللہ کو یاد کرو تو وہ تم کو بدحالی میں یاد کرے گا۔

مؤلف فرماتے ہیں: ابوالدرداءؓ صاحب حکمت، عقل مند اور عالم و طبیب تھے۔ آپ حکمت میں بہت کلام کرتے تھے آپؓ کے مواعظ بیش بہا مفید تھے۔ مریضوں کیلئے آپ کی حکمت اور آپ کے علوم کامل شفاء تھے، جبکہ دنیا سے کنارہ کش اور مظلوم لوگوں کیلئے بہترین حفاظت کا ذریعہ تھے۔ آپ کی نظر پر تاثیر اور آپ کا ذکر شفاء بخش تھا۔ دنیا کی زیب و زینت کو دفع کرنے والے اور آخرت کے مراتب کو سمیٹنے والے تھے۔

۷۵۹- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن حنبل، ابو معمر، سفیان بن عیینہ، ابن ابی حسین، ابن ابی ملیکہ کے سلسلۂ سند سے یزید بن معاویہ

کا قول مروی ہے:

ابو درداءؓ خلفاء حکماء اور روحانی معالجین میں سے تھے۔

۷۶۰- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، داؤد بن رشید، سعید بن یعقوب، اسماعیل بن عیاش کے سلسلۂ سند سے محمد بن یزید رحبی کا قول مروی ہے:

ابو درداءؓ سے سوال کیا گیا کہ آپ انصاری ہونے کے باوجود شاعر نہیں ہیں؟ جبکہ ہر انصاری شاعر ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، درج ذیل شعر میں نے ہی کہے ہیں:

یرید المرء ان یعطی مناہ ویأبی اللہ الا ما أراد

یقول المرء فائدتی ومالی وتقوی اللہ افضل ما استفادا

انسان اپنی امیدوں کے پورا ہونے کا متمنی رہتا ہے، جبکہ اللہ کی مرضی کے مطابق ہی اس کی امیدیں پوری ہو سکتی ہیں۔ انسان مال کو نفع بخش شی سمجھتا ہے جبکہ تقویٰ سے بڑی کوئی شی اس کے لئے نفع بخش نہیں ہے۔

۷۶۱- محمد بن محمد بن سوار قصری، محمد بن جعفر بن رمیس، محمد بن خلف، ابراہیم بن ہراسہ، سفیان ثوری، حبیب بن ابی ثابت کے سلسلۂ سند سے نافع بن جبیر کا قول مروی ہے:

ابو درداءؓ سے شعر نہ کہنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب میں گزشتہ دو شعر کہے۔

۷۶۲- محمد بن عبداللہ الکاتب، محمد بن عبداللہ الحضرمی، عبدالحمید بن صالح، ابو معاویہ، موسیٰ صغیر، ہلال بن یساف کے سلسلۂ سند سے ام درداءؓ کا قول مروی ہے:

میں نے ابو درداءؓ سے سوال کیا کہ کیا بات ہے تم اپنے مہمانوں کی وہ خاطر تواضع نہیں کرتے جو دوسرے لوگ کرتے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: تمہارے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے۔ بوجھوں والے لوگ اس کو عبور نہیں کر سکیں گے[1]۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اس گھاٹی کیلئے ہلکا رہوں۔

۷۶۳- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عباس بن الولید بن صبح الدمشقی، مروان بن محمد الطاہری، مسلمہ المعدل، عمیر بن ہانی، ابی العذراء، ام الدرداءؓ کے سلسلۂ سند سے ابو درداءؓ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اے لوگو! اللہ کی عبادت کرو وہ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا[2]۔ راوی مروان نے اس کی تشریح میں کہا: یعنی اللہ کی فرمانبرداری کرو، اللہ تمہارے گناہ معاف فرما دیگا۔

یہ روایت حضرت ابوالدرداءؓ کی اس روایت کے مشابہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ حضرت ابوالدرداءؓ نے تعجب کے ساتھ عرض کیا: خواہ وہ زنا کرے اور چوری کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں خواہ وہ زنا کرے اور چوری کرے اور خواہ ابوالدرداء کی ناک خاک آلود ہو[3]۔

[1] المستدرک ۴/۵۷۳، ومشکاۃ المصابیح ۵۲۰۴، واتحاف السادۃ المتقین ۹/۲۸۴، والدر المنثور ۶/۳۵۴، والجامع الکبیر ۶۲۷۳، وکنز العمال ۱۰۱۹۱.

[2] التاریخ الکبیر للبخاری ۹/۶۳، ومسند الامام أحمد ۵/۱۹۹، ومجمع الزوائد ۱/۳۱، ۱۰/۲۱۷.

[3] صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۵۱، ومسند الامام أحمد ۱/۳۸۳، ۴۲۵، ۷۹۳، ۳۹۱، ۴/۳۲۲، ۳۴۹، ۴۰۳، ۵/۱۶۶، ۲۴۱، ۲۱۶، ۲۲۳، والسنن الکبری للبیہقی ۷/۳۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۴/۲۰۴، ۷/۵۵، ومجمع الزوائد ۱/۱۷، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۱۰۳.

۷۶۴-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام، قتادۃ، خلید بن عبداللہ العصری کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہر صبح دو فرشتے اعلان کرتے ہیں جو جن وانس کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے، اے لوگو! اللہ کی طرف آؤ اور قلیل کفایت کرنے والا مال کثیر غافل کرنے والا مال سے افضل ہے۔[1]

سلیمان تیمی، شیبان بن عبدالرحمن النحوی، ابوعوانہ اور سلام بن مسکین وغیرہ نے قتادہ سے اس کو نقل کیا ہے۔

۷۶۵-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوکریب، محمد بن فضیل، محمد بن سعد، عبداللہ بن ربیعہ بن یزید، عائذ اللہ ابوادریس کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے، آپ ﷺ یوں دعا فرماتے تھے:

اللهم انى اسئلك حبك وحب من يحبك والعمل الذى يبلغنى حبك،

اللهم اجعل حبك احب الى من نفسى واهلى والماء البارد[2]

اے باری تعالیٰ! میں آپ اور آپ کے محبین اور آپ کے محبوب عمل کو پسند کرتا ہوں۔ اے باری تعالیٰ!

اپنی محبت کو میرے نفس، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ میرے لئے محبوب بنا دے۔

۷۶۶-محمد بن احمد بن حسن، احمد بن یوسف بن ضحاک، یوسف بن معرف، زید بن الحباب، جنید بن العلاء بن ابی وہرۃ، محمد بن سعید، اسماعیل بن عبیداللہ، ام الدرداء کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کی روایت منقول ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

جس قدر ہو سکے دنیا کی فکرات سے خالی رہو۔ کیونکہ جس شخص کی سب سے بڑی فکر دنیا بن جائے اللہ تعالیٰ اس کے کام ضائع کر دیتا ہے۔ فقر و فاقہ کا خوف ہر وقت اس کے سر پر مسلط کر دیتا ہے۔ جبکہ جس شخص نے اپنی سب سے بڑی فکر فکر آخرت بنالی..... اللہ تعالیٰ اس کے کام بنا دیتا ہے۔ اس کے دل میں استغناء رکھ دیتا ہے۔ اور کوئی بندہ اپنے دل کو اللہ کے ساتھ نہیں لگاتا مگر اللہ تعالیٰ مؤمنین کے دلوں کو محبت اور دوستی کے ساتھ اس کی طرف مائل کر دیتا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ اس کو ہر خیر پہنچانے میں جلدی کرتا ہے۔[3]

۷۶۷-سلیمان بن احمد، مطالب بن شعیب، بکر بن سہل، عبداللہ بن صالح، معاویہ بن صالح، ابوحلبس یزید بن میسرۃ، ام الدرداء کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کی روایت منقول ہے، نبی ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ سے فرمایا: اے عیسیٰ! تمہارے بعد میں ایک ایسی امت بھیجوں گا جو بلا علم و حلم نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر سے کام لیگی۔ حضرت عیسیٰ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا اے باری تعالیٰ یہ بلا علم و حلم کے کیسے ہوگا؟ اللہ نے فرمایا میں اپنے علم و حلم سے ان کو علم و حلم عطاء کروں گا۔[4]

یہ چار احادیث حضور ﷺ سے صحابہ میں سے صرف حضرت ابودرداءؓ نے روایت کی ہیں۔

۱۔ مسند الامام أحمد ۱۹۷/۵، واتحاف السادۃ المتقین ۲۸۴/۹، والمستدرک ۴۴۵/۲. ومجمع الزوائد ۱۲۲/۳. ۲۵۵/۱۰. وصحیح ابن حبان ۸۱۴، ۲۴۷۶، (موارد الظمآن) الترغیب والترھیب ۴۹/۲، ۵۳۷، ۱۱۸/۳.

۲۔ سنن الترمذی ۳۴۹۰. ومشکاۃ المصابیح ۲۴۹۶. وتاریخ ابن عساکر ۱۷۲/۵. (التھذیب) واتحاف السادۃ المتقین ۵۴۹/۹، ۵۰۸/۵. والجامع الکبیر ۹۹۳۹، وکنز العمال ۳۷۹۴.

۳۔ مجمع الزوائد ۲۴۷/۱۰، والترغیب والترھیب ۱۲۰/۴. والمطالب العالیۃ ۳۲۶۹. وکنز العمال ۶۰۷۷.

۴۔ المستدرک ۳۴۸/۱، والتاریخ الکبیر ۳۵۶/۱، والدر المنثور ۲۳۳/۵.

(۳۶) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

اجلۂ صحابۂ کرام میں سے ایک ابو عبد الرحمن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ آپ پختہ عمل والے لڑائی جھگڑے سے کنارہ کش علماء کے پیشوا، کریم النفس، قاری قرآن، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے لئے سر تسلیم خم کرنے والے، محبت، ثابت قدم، حزم خوردار، دور یا دل تجلی فتنوں سے محفوظ رہنے والے، بندوں اوران کے اموال کے رکھوالے اور احوال وموانع سے محفوظ رہنے والے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف انسانیت کے لئے اپنے آپ کو کھپانے اور معاون قدس کی تلاش کا نام ہے۔

۷۶۸- امت کے سب سے بڑے عالم..... عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، وہیب، خالد، ابو قلابہ، انس۔ (دوسری سند) محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد صائغ، قبیصہ، سفیان، خالد و عاصم، ابو قلابہ، انس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں حلال و حرام کے سب سے بڑے عالم معاذ بن جبل ہیں۔[۱]

۷۶۹- محمد بن احمد بن حسن، احمد بن ابی عوف، سوید بن سعید، عمر بن عبید، عمران، حسن وابان، انس بن مالک کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میری امت میں حلال و حرام کے سب سے بڑے عالم معاذ بن جبل ہیں۔[۲]

۷۷۰- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، احمد بن یونس، سلام بن سلیمان، زید عمی، ابو صدیق ناجی، ابو سعید خدری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

معاذ بن جبل لوگوں میں حلال و حرام کے سب سے بڑے عالم ہیں۔[۳]

۷۷۱- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمود بن خداش، مروان بن معاویہ، سعید بن ابی عروبہ، شہر بن حوشب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب نے (بوقت وفات) فرمایا: اگر معاذ بن جبل زندہ ہوتے تو میں انہیں خلیفہ نامزد کرتا۔ خدا تعالیٰ مجھ سے اس کی وجہ پوچھتا تو میں کہتا: میں اس شخص کو خلیفہ بنا کر آیا ہوں جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب علماء اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضری دیں گے معاذ بن جبل ان میں نمایاں مرتبہ و مقام پر ہوں گے۔[۴]

۷۷۲- ابراہیم بن عبداللہ، ابو عباس ثقفی، قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد، عمارہ بن غزیہ، محمد بن کعب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

معاذ بن جبل شرافت و فضیلت میں امام العلماء ہیں۔[۵]

۱۔ طبقات ابن سعد ۳/۵۸۳، ۷/۳۸۷، والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۵۵۳، والجرح ۸/ت ۱۱۱۰، والاستیعاب ۳/ت ۱۴۰۲، والجمع ۲/۳۸۷، وسیر النبلاء ۱/۴۴۳، والکاشف ۳/ت ۵۵۹۱، وتذکرۃ الحفاظ ۱/۱۹، والاصابۃ ۳/ت ۸۰۳۷، وتهذیب التهذیب ۱۰/۱۸۶، وتهذیب الکمال ۲۸/۱۰۶۔

۲۔ ۳۔ طبقات ابن سعد ۲/۲/۱۰۷، ۳/۲/۱۲۲، ۷/۱۱۳۔

۳۔ الاحادیث الصحیحۃ ۱۲۲۶، وکنز العمال ۳۳۶۳۴، وتاریخ ابن عساکر ۶/۲۰۲۔ (التهذیب)

۴۔ الاحادیث الصحیحۃ ۱۰۹۱، وکنز العمال ۳۳۶۳۳، والجامع الکبیر ۵۳۴۸۔

(عبارت یوں ہے: کان معاذ بین ایدیهم رتوۃ بحجر)

۶۔ مجمع الزوائد ۹/۳۱۱، وکنز العمال ۳۳۶۲۱، ۳۳۶۳۵ والاحادیث الصحیحۃ ۱۰۹۱۔

یہ حدیث یحییٰ بن ایوب نے بھی عمارہ سے روایت کی ہے اور انہوں نے عمارہ اور محمد بن کعب کے درمیان محمد بن عبداللہ بن ازہر انصاری کا واسطہ ذکر کیا ہے۔

۷۷۳-سلیمان بن احمد، احمد بن حماد بن زغبہ، سعید بن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، عمارہ بن غزیہ، محمد بن عبداللہ بن ازہر، محمد بن کعب قرظی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیث بالا کے مثل ارشاد فرمایا۔

۷۷۴-ابو حامد بن ثابت بن عبداللہ ناقد، علی بن ابراہیم، مطر، عبدۃ بن عبدالرحیم، ضمرہ بن ربیعہ، یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی، ابو مجفاء (یا ابو مجاہ، سند میں عبدۃ کو شک ہوا ہے) کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ:

ایک مرتبہ عمرؓ بن الخطاب سے کہا گیا: اگر آپ ہمیں کسی ایسے آدمی کے بارے میں وصیت کرتے جس کو ہم آپ کے بعد خلیفہ بنا لیتے؟ فرمایا: اگر میں معاذؓ بن جبل کو پالیتا میں انہیں خلیفہ بنا تا پھر میں خدا تعالیٰ کے پاس جاتا اور خدا تعالیٰ مجھ سے اس کی بابت پوچھتا کہ تو امت محمد ﷺ پر کس کو خلیفہ مقرر کر کے آیا ہے؟ میں جواب دیتا: میں نے تیرے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: کہ معاذؓ بن جبل قیامت کے دن علماء کے سامنے ایک جماعت کی حیثیت رکھتے ہوں گے۔[1]

۷۷۵- ابو اسحٰق بن حمزہ، ابو خلیفہ، ابو ولید، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابراہیم، مسروق، عبداللہ بن عمروؓ سے بمثل حدیث مذکور مروی ہے۔

۷۷۶-قرآن کے چار صحابی عالم......ابوبکر طلحی، عبید بن عامر، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، شقیق، عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تم قرآن مجید کو چار آدمیوں سے حاصل کرو اور پڑھو: ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود)، (نبی ﷺ نے ان کے نام سے ابتداء کی) معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور ابو حذیفہ رضی اللہ عنہم کے آزاد کردہ غلام سالمؓ سے۔[2]

۷۷۷-احمد بن جعفر بن حمدان بصری، عبداللہ بن احمد دورقی (دوسری سند) ابو اسحٰق بن حمزہ، یوسف قاضی، (دونوں) عمرو بن مرزوق، شعبہ، قتادہ، انسؓ بن مالک کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چار اشخاص نے قرآن مجید جمع کیا ہے۔ اور وہ چاروں انصاری ہیں: ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہم۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے انسؓ سے پوچھا: ابو زید کون تھے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ میرے ایک چچا تھے۔

۷۷۸-شبیہ ابراہیم علیہ السلام......سلیمان بن احمد، ابو یزید قراطیسی، حجاج بن ابراہیم ازرق، عبداللہ بن عمرو، عبدالملک بن عمیر، ابو احوص وغیرہ، عبداللہ بن مسعودؓ (دوسری سند) احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق سراج، سفیان بن وکیع، ابن علیہ، منصور بن عبدالرحمٰن، شعبی، فروہ بن نوفل اشجعی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن مسعودؓ نے فرمایا:

بے شک معاذؓ بن جبل ایک امت (پیشوا) اور قانت (اللہ کے فرمان بردار) اور یک طرفہ مخلص تھے۔ کسی نے کہا: یہ اوصاف تو ابراہیم علیہ السلام کے تھے؟ ابن مسعودؓ نے فرمایا: جی ہاں! میں بھولا نہیں ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ امت اور قانت کیا ہیں؟ میں نے کہا:

۱۔ کنز العمال ۳۳۶۳۶، ۳۳۶۳۸، ۳۳۶۳۹.

۲۔ صحیح البخاری ۳۵/۵، ۲۲۹/۶. وصحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة باب ۲۲، رقم: ۱۱۶. وسنن الترمذی ۳۸۱۰. ومسند الامام احمد ۱۹۰/۲، ۱۹۱. والمستدرک ۲۲۵/۳. ومجمع الزوائد ۵۲/۹، ۳۱۱. وفتح الباری ۱۲۶/۷، ۳۶/۹. والمصنف لابن ابی شیبة ۵۱۸/۱۰. والاحادیث الصحیحة ۱۸۲۷.

اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔ ابن مسعودؓ فرمانے لگے: امت وہ ہوتا ہے جو خیر کی تعلیم دے اور قانت وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا مطیع ہو۔ چنانچہ معاذؓ لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرمانبردار تھے۔

۷۷۹- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحق سراج، زیاد بن ایوب، ہشیم سیار، شعبی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: بے شک معاذؓ بن جبل امت قانت (پیشوا اور مطیع) تھے۔ کسی نے کہا: امت و قانت تو ابراہیم علیہ السلام تھے؟ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: بے شک ہم معاذؓ کو ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دیتے تھے، ان سے پوچھا گیا امت (پیشوا) کون ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جو لوگوں کو خیر و بھلائی کی تعلیم دے وہ امت ہوتا ہے۔

یہ حدیث فراس بن یحییٰ نے شعبی عن مسروق عن عبداللہ بن مسعود کی سند سے روایت کی ہے۔ گویا یہ سند متصل ہے جبکہ متن والی سند بالا منقطع ہے چونکہ شعبی کی ملاقات عبداللہ بن مسعودؓ سے نہیں ہوئی۔

۷۸۰- معاذ بن جبل کی فضیلت ...... ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، کثیر بن ہشام جعفر بن برقان، حبیب بن ابی مرزوق، عطاء بن ابی رباح......

ابو مسلم خولانی کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں حمص کی جامع مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک حلقہ قائم ہے جس میں لگ بھگ تیس صحابہ کرامؓ بیٹھے ہیں اور سب بن کھولت کو پہنچ چکے ہیں۔ ان کے بیچ ایک سرگیں آنکھوں والا اور چمکدار دانتوں والا (خوبصورت) نوجوان بیٹھا ہوا ہے اور کوئی بات نہیں کرتا، خاموش بیٹھا ہوا ہے۔ (جبکہ اور لوگ بات چیت کررہے ہیں) ان لوگوں کا جب کسی چیز میں اختلاف ہوتا ہے تو اس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ میں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے سے پوچھا: یہ کون ہستی ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ معاذؓ بن جبل ہیں۔ چنانچہ معاذؓ کی محبت میرے دل میں جاگزیں ہوگئی۔ میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھا رہا تا وقتیکہ وہ اٹھ کر چلے گئے۔

۷۸۱- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، زیاد بن ایوب، یزید بن ہارون، عبدالحمید بن جعفر، شہر بن حوشب، ابن غنم......

عائذ اللہ بن عبداللہ کہتے ہیں: میں ایک دن صحابہ کرامؓ کے ساتھ عمرؓ بن الخطاب کے ابتدائی دور خلافت میں مسجد میں داخل ہوا، میں ایک مجلس میں بیٹھ گیا جس کے شرکاء کی تعداد تیس سے کچھ اوپر تھی۔ وہ سب کے سب رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیثوں کا ذکر کررہے تھے۔ اس حلقے میں ایک خوبصورت شیریں کلام اور پختہ گندمی رنگ والا نوجوان بھی بیٹھا ہوا تھا، وہ عمر کے اعتبار سے حاضرین میں سے زیادہ نوجوان معلوم ہوتا تھا۔ چنانچہ جب بھی ان لوگوں کو کسی حدیث میں اشتباہ ہوتا فوراً اس نوجوان کی طرف رجوع کرتے۔ وہ انہیں کافی شافی جواب دیتا، وہ بذات خود کوئی حدیث نہیں بیان کرتا تھا الا یہ کہ حاضرین مجلس اس سے پوچھتے۔

میں نے جرأت کرکے پوچھا: اے اللہ کے بندے! آپ کون ہیں؟ جواب دیا: میں معاذ بن جبل ہوں۔

شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث اسی طرح میری کتاب میں عبدالحمید بن جعفر کی سند سے واقع ہوئی ہے۔ اس حدیث کو ایک بڑی جماعت نے بھی روایت کیا ہے اور سب نے ہی تقریباً یوں سند بیان کی ہے: عبدالحمید بن مہران، شہر بن حوشب (گویا متن والی سند میں عبدالحمید بن جعفر ہے جبکہ دیگر محدثین اسے عبدالحمید بن بہران ذکر کرتے ہیں)۔

۷۸۲- ابو حامد بن جبلہ، ابو اسحق سراج، اسحق بن ابراہیم حنظلی، ابو عامر عقدی، ایوب بن سیار زہری، یعقوب بن زید......ابو بحریہ کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ حمص کی جامع مسجد میں داخل ہوا، اچانک دیکھتا ہوں کہ مسجد میں ایک ہلکے گھنگھریالے بالوں والا نوجوان بیٹھا ہوا ہے اور اس کے اردگرد لوگ جمع ہیں۔ جب وہ بات کرتا ہے یوں لگتا ہے گویا کہ وہ اپنے منہ سے نور اور موتی نکال رہا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ معاذؓ بن جبل ہیں۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابو بحریہ کا نام یزید بن قطیب بن قطوف سکونی ہے۔

۷۸۳- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق، ابو کریب، ہشام، اعمش، شمر، شہر بن حوشب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ جب بیٹھے آپس میں گفتگو کر رہے ہوتے اور معاذؓ بن جبل بھی ان میں موجود ہوتے تو صحابہؓ ان سے ڈرتے ہوئے ان کی طرف دیکھتے رہتے کہ کہیں معاذؓ ٹوک نہ دیں۔

۷۸۴- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن کعب بن مالک کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل خوبصورت نوجوان اور فیاض شخص تھے۔ اپنی قوم کے نوجوانوں میں سب سے بہتر نوجوان تھے۔ ان سے جو چیز بھی مانگی جاتی ضرور عطا کرتے تھے۔ (اس فیاضی کی وجہ سے) ان کا مال ادائے قرض کی بھینٹ چڑھ گیا۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بات کی کہ وہ قرض خواہوں سے چھوٹ کے متعلق) بات کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے بات کی لیکن قرض خواہوں نے کچھ نہ چھوڑا۔ اگر کسی کی بات پر کسی کے لئے (قرض) ترک کیا جاتا تو رسول اللہ ﷺ کی بات پر معاذؓ کا قرض چھوڑا جاتا۔ چنانچہ نبی ﷺ نے انہیں اپنے پاس بلایا پھر نبی ﷺ نے ان کا مال بیچ ڈالا اور اس سے حاصل ہونے والی رقم قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کردی اور معاذؓ کے پاس کچھ نہ رہا پھر جب انہوں نے حج کیا تو نبی ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تاکہ کمی پوری کرسکیں، چنانچہ پہلے وہ آدمی جنہوں نے دعوے کی بنا پر مال کو روکا وہ معاذؓ ہیں۔

پھر معاذؓ یمن سے ابوبکرؓ کے پاس تشریف لائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ وصال ہو چکا تھا۔

ابن مبارک نے معمر سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے، جبکہ یزید بن ابی حبیب وعمارہ بن غزیہ نے زہری، عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک کی سند سے روایت کی ہے۔

شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: معاذؓ کے قرض خواہ یہودی تھے تب ہی انہوں نے معاذؓ کو معاف نہیں کیا۔

۷۸۵- احمد بن محمد عبدالوہاب، ابو العباس سراج، یوسف بن موسیٰ، ابو معاویہ، وکیع، اعمش، ابو وائلؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کا وصال ہوا تو لوگوں نے ابوبکرؓ کو خلیفہ بنالیا۔

(کچھ عرصہ قبل) رسول اللہ ﷺ نے معاذؓ کو یمن بھیجا ہوا تھا اور اب ابوبکرؓ نے عمرؓ کو امیر حج بنا کر مکہ بھیجا تھا۔ چنانچہ مکہ میں عمرؓ کی معاذؓ سے ملاقات ہوگئی اور معاذؓ کے پاس کچھ غلام تھے فرمایا: اہل یمن نے یہ غلام مجھے ہدیہ کیے ہیں اور یہ ابوبکرؓ کو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ تم ابوبکرؓ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ دوسرے دن معاذؓ نے حضرت عمرؓ سے پھر ملاقات کی اور فرمایا: اے ابن خطاب! آج رات میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں دوزخ کی طرف بڑھ رہا ہوں اور آپ مجھے اس میں جانے سے روک رہے ہیں لہٰذا مجھے آپ کی بات کی اتباع کے سوا چارہ کار نہیں ہے۔ چنانچہ معاذؓ غلاموں کو لے کر ابوبکرؓ کے پاس گئے اور کہنے لگے: اہل یمن نے یہ غلام مجھے ہدیہ کیے ہیں اور یہ آپ کے لئے ہیں۔ ابوبکرؓ نے فرمایا: ہم نے آپ کا ہدیہ آپ کے سپرد کر دیا۔

پھر حضرت معاذؓ نماز کیلئے نکلے تو دیکھا کہ وہ غلام بھی نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپؓ نے غلاموں سے پوچھا تم لوگ یہ نماز کس کے لئے پڑھ رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا اللہ عزوجل کے لئے فرمایا: پس تم سب اللہ کے لئے آزاد ہو۔

یہ حدیث یزید بن ابی حبیب اور عمارہ بن غزیہ نے زہری عن ابن کعب بن مالک عن کعب بن مالک کی سند سے روایت کی ہے

۷۸۶- معاذؓ بن جبل کے فرمودات...... محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، دحیم، ولید بن مسلم، ابن عجلان، زہری، ابو ادریس خولانی

۱؎ ایک نسخہ میں "ابن قطوف" کا اضافہ ہے۔ اور خلاصہ یہ ہے کہ ابو بحریہ عبداللہ بن قیس ہیں اور یزید بن قطیب (ام مصغر) ابو بحریہ سے روایت کرنے والوں میں سے ہیں۔

ئے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ:

معاذ بن جبل نے فرمایا: بے شک تمہارے پیچھے کچھ ایسے فتنے لگے ہوئے ہیں جن میں مال ودولت کی فروانی ہوگی اور قرآن مجید کھولا جائے گا حتی کہ مؤمن، منافق، چھوٹا، بڑا، امیر غریب سب اس کو پڑھیں گے۔ پھر عنقریب ایک کہنے والا کہے گا: کیا وجہ ہے کہ میں لوگوں کو قرآن مجید پڑھ پڑھ کر سناتا ہوں ۔۔۔ پھر بھی وہ میری اتباع نہیں کرتے؟ میرا گمان نہیں کہ لوگ میری اتباع کریں گے حتی کہ میں ان کی طرف ... ان کے لئے کوئی نئی چیز گھڑوں۔ سو تم اس کی ایجاد کردہ بدعت سے بچتے رہنا۔ چونکہ اس کی ایجاد کردہ بدعت سراسر گمراہی ہے۔

نیز میں تمہیں حکیم کی کجروی سے ڈراتا ہوں، بے شک شیطان کبھی حکیم کی صورت میں گمراہی والی بات کہہ دیتا ہے اور کبھی منافق بھی کلمۂ حق کہہ دیتا ہے۔ پس تم حق کو قبول کر لینا، چونکہ حق سراسر نور ہے۔ کسی حاضر شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! ہمیں معلوم نہیں کہ حکیم کبھی کبھار کیسے ضلالت بھرا کلمہ کہہ دیتا ہے؟ فرمایا: وہ ایسا کلمہ ہے جس کا تم انکار کر دیتے ہو اور کہتے ہو: یہ کیسی بات ہے؟ وہ تمہیں نہیں پھیر سکتا اور کیا بعید کہ وہ رجوع کرلے اور واپس لوٹ آئے۔ بے شک علم اور ایمان روز قیامت تک اپنی اپنی جگہ پر بدستور قائم دموجود ہیں جوان کی تلاش میں لگا رہتا ہے انہیں پالیتا ہے۔

۷۸۷- محمد بن علی، ابوعباس بن قتیبہ، یزید بن موہب، لیث بن سعد، عقیل، ابن شہاب، ابو یزید خولانی، یزید بن عمیرہ (جو معاذ کے صحاب میں سے تھے ان) کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاذ جب بھی کسی مجلس میں بیٹھتے تو کہتے: اللہ تعالیٰ ہی فیصلہ کرنے والا اور انصاف کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ کا نام برکت والا ہے۔ شک کرنے والے ہلاک ہوجائیں۔

معاذؓ نے ایک دن فرمایا: بے شک تمہارے پیچھے کچھ ایسے فتنے لگے ہوئے ہیں جن میں مال کی فراوانی ہوگی، قرآن مجید کھولا جائے گا حتی کہ مؤمن، منافق، مرد، عورت، چھوٹا، بڑا، آزاد اور غلام سب قرآن مجید پکڑیں گے۔ کیا بعید کہ ایک کہنے والا کہے: لوگوں کو کیا ہوا کہ میرے پیچھے نہیں چلتے ...... حالانکہ میں نے قرآن مجید پڑھا ہے۔ وہ میرے پیچھے نہیں چلیں گے حتی کہ میں ان کے لئے کوئی نئی بات ایجاد کرلوں پس تم اس کی ایجاد کردہ بدعت سے بچنا۔ چونکہ اسکی ایجاد کردہ بدعت سراسر گمراہی ہے، میں تمہیں حکیم (وعالم) کی کجروی سے ڈراتا ہوں اس لئے کہ کبھی کبھار شیطان حکیم کی زبان پر بھی کلمۂ ضلالت جاری کر دیتا ہے اور (اسی طرح) کبھی کبھار منافق بھی کلمۂ حق کہہ دیتا ہے۔ فرمایا: حکیم کی خواہشات نفسانیہ سے لبریز کلام سے اجتناب کرو جس کے بارے میں تعجب سے کہا جاتا ہے کہ یہ کیا ہے؟ وہ تو شاید رجوع کرلے اور حق کی اتباع کرلے جب بھی حق اس کے کانوں میں پڑے، بے شک حق پر نور نمایاں ہوتا ہے۔ (جبکہ تم اسکی بات کی وجہ سے ہمیشہ کیلئے ضلالت کے بندے بن جاؤ)۔

۷۸۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن صندل، فضیل بن عیاض، سلیمان بن مہران، عمرو بن مرہ، عبداللہ بن سلمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے معاذؓ بن جبل سے کہا: مجھے تعلیم دیجئے، فرمایا: کیا تم میری بات مانو گے؟ اس آدمی نے اثبات میں جواب دیا اور کہا: میں تو آپکی اطاعت اور آپکی بات ماننے کے لئے حریص ہوں۔ فرمایا: روزے رکھو اور افطار بھی کرو، نماز پڑھو اور نیند بھی کرو، حلال رزق کماؤ اور گناہ کا ارتکاب نہ کرو اور تم ہرگز مت مرو۔ مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہو۔

۷۸۹- احمد بن سہل بن موسیٰ، عمرو بن علی، عون بن عمر راسبی، ثور بن یزید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاذؓ بن جبل رات کو جب تہجد پڑھتے تو کہتے: یا اللہ! آنکھیں سوری ہیں اور ستاروں نے غار نگری ڈال رکھی ہے اور تو زندہ اور سب کا نگہبان ہے۔ یا اللہ! جنت کے لئے میری طلب بہت سست ہے اور دوزخ کی آگ سے میرا بھاگنا ضعیف وکمزور ہے۔ یا اللہ مجھے اپنے پاس سے ہدایت عطا فرما جو

مجھے قیامت کے دن کام آئے بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

۷۹۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سلیمان بن حیان، زیاد (قریش کا آزاد کردہ غلام) معاویہ بن قرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت معاذؓ بن جبل نے اپنے بیٹے سے فرمایا:

اے پیارے بیٹے! جب تم نماز پڑھنے لگو تو قریب المرگ آدمی کی سی نماز پڑھو، تمہیں گمان نہ ہو کہ آئندہ پھر کبھی اس کی طرف لوٹ کر آؤ گے۔ اے پیارے بیٹے! خوب جان لو! کہ بے شک مومن دو نیکیوں کے درمیان مرتا ہے، ایک وہ نیکی جو کر کے آگے بھیج دیتا ہے اور دوسری وہ نیکی جو اپنے پیچھے چھوڑ آتا ہے۔

۷۹۱- سلیمان بن احمد، سہل بن موسیٰ، محمد بن عبدالاعلیٰ، خالد بن حارث، ابن عون، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت معاذؓ کے پاس لایا گیا، اس کے ساتھ اس کے ساتھی بھی تھے اور اسے سلام کر کے رخصت کر رہے تھے۔ آپؓ نے فرمایا: میں تمہیں دو باتوں کی وصیت کرتا ہوں اگر تو نے ان دونوں کی حفاظت کی تو تو بھی محفوظ رہے گا! ایک یہ کہ دنیا سے تمہیں جو حصہ ملتا ہے اس سے تم بے نیاز نہیں ہو اور تم بہ نسبت آخرت کے دنیا کے اس حصہ کو زیادہ محتاج ہو گے، لیکن اس کے باوجود آخرت کے حصہ کو دنیا کے حصہ پر ترجیح دو حتی کہ اسے اپنے لئے سمیٹ لو اور تم جہاں بھی جاؤ وہ تمہارے ساتھ ساتھ رہے گا۔

۷۹۲- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن عبداللہ بن یونس، فضیل بن عیاض، سلیمان، عمرو بن مرہ، عبداللہ بن سلمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی معاذؓ کے پاس آیا اور رونا شروع کر دیا۔ معاذؓ نے پوچھا: تم کیوں رو رہے ہو؟ کہنے لگا: بخدا! میں کسی قرابت (جو میرے اور آپ کے درمیان قائم ہو) کی وجہ سے نہیں رو رہا ہوں اور نہ ہی دنیا کی وجہ سے رو رہا ہوں جو مجھے آپ کی طرف سے ملتی ہو۔ لیکن میں اس لئے رو رہا ہوں کہ میں آپ سے علم حاصل کرتا تھا اب مجھے خوف ہے کہ اب اس کا سلسلہ کہیں منقطع نہ ہو جائے۔ فرمایا: رؤو نہیں، چونکہ جو آدمی علم و ایمان کا ارادہ رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اسے نصیب فرما دیتا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو عطا کیا تھا حالانکہ اس وقت علم و ایمان کا کہیں نام و نشان بھی نہیں تھا۔

۷۹۳- معاذ بن جبل کا اپنی دو بیویوں کے ساتھ انصاف برتنا...... ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، یحییٰ بن سعید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاذؓ بن جبل کی دو بیویاں تھیں، جس دن ایک کی باری ہوتی دوسری کے گھر میں وضو تک نہیں کرتے تھے۔ پھر وہ دونوں ملک شام میں وبائی بیماری (طاعون) میں فوت ہو گئیں۔ لوگ اپنے شغل میں تھے چنانچہ ان دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ دفن کرتے وقت معاذؓ نے قرعہ ڈالا کہ پہلے کس کو قبر میں داخل کریں۔

۷۹۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، لیث بن خالد بلخی، مالک بن انس، یحییٰ بن سعید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاذؓ بن جبل کی دو بیویاں تھیں۔ جب باری کے مطابق ایک کے پاس ہوتے تو دوسری کے پاس پانی تک بھی نہیں پیتے تھے۔

۷۹۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن صندل، فضیل بن عیاض، یحییٰ بن سعید، ابوزبیر، ایک آدمی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاذؓ بن جبل نے فرمایا: اللہ عزوجل کے ذکر سے بڑھ کر اللہ کے عذاب سے ابن آدم کیلئے نجات دہندہ کوئی چیز نہیں۔ لوگوں نے پوچھا: کیا اللہ تعالیٰ کے راستے میں شمشیر زنی بھی نجات دہندہ نہیں ہے؟ (تین مرتبہ لوگوں نے پوچھا) معاذؓ نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا: مگر یہ کہ کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں اسقدر تلوار چلائے کہ تلوار چلاتے چلاتے ٹوٹ جائے۔

یہ حدیث ابو خالد احمر نے یحییٰ بن ابوزبیر عن طاؤس عن معاذؓ کی سند سے مرفوعا روایت کی ہے۔

۷۹۶- ولذکر اللہ اکبر...... ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحٰق بن راھویہ، اسحٰق بن سلیمان "ح" احمد بن جعفر بن

عمران، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حجاج (دونوں) جریر بن عثمان، عن مشائخہ، ابو بحریہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل نے فرمایا:

آدمی کوئی عمل ایسا نہیں کرتا جو ذکر اللہ سے بڑھ کر عذاب الٰہی سے نجات دہندہ ثابت ہو لوگوں نے کہا: اے ابو عبدالرحمن! کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی ذکر اللہ سے بڑھ کر نجات دہندہ نہیں ہے؟ فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں...... الا یہ کہ کوئی آدمی اسقدر اپنی تلوار چلائے کہ اس کی تلوار چلتے چلتے ٹوٹ جائے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں "ولذکر اللہ اکبر" اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے (عنکبوت ۴۵)۔

۷۹۷- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، زہیر، یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل نے فرمایا: میں صبح سویرے سے رات تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہوں، یہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں عمدہ گھوڑوں پر سوار ہو کر صبح سویرے سے رات تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کروں۔

یہ حدیث لیث بن سعد اور ابن عیینہ نے بھی یحییٰ سے بمثل مذکور بالا روایت کی ہے۔

۷۹۸- ابو احمد غطریفی، عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن ابراہیم حنظلی، عبدالملک بن عمرو، ایوب بن یسار، یعقوب بن زید، ابو بحریہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حمص کی جامع مسجد میں داخل ہوا۔ میں نے معاذؓ کو سنا فرما رہے تھے: جسکو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ بے خوف اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری دے وہ آذان ہوتے ہی پانچوں نمازوں کو قائم کرنے کا اہتمام کرے۔ چونکہ وہ سنن ہدایت میں سے ہیں (یعنی پانچوں نمازوں کو باجماعت ادا کرنا سنن ہدیٰ میں سے ہے) اور یہاں سنتوں میں سے ہے جنہیں نبی کریم ﷺ نے جاری کیا ہے۔ نیز کوئی آدمی بھی یہ مت کہے کہ میرے گھر میں جائے نماز ہے، میں اپنے گھر پر ہی نماز پڑھ لوں گا۔ چونکہ اگر تم نے ایسا کر دیا تو تم اپنے نبی ﷺ کی سنت کے تارک ہو گئے اور اگر تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت کو ترک کر دیا تم گمراہ ہو جاؤ گے۔

۷۹۹- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، واصل بن عبدالاعلیٰ، ابو بکر بن عیاش، اعمش، جامع بن شداد، اسود بن ہلال کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہم ایک مرتبہ معاذؓ بن جبل کے ساتھ چل رہے تھے، آپؓ ہمیں کہنے لگے: ہمارے پاس بیٹھو تا کہ ہم تھوڑی دیر ایمان کا تذکرہ کریں۔

۸۰۰- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن مسلم، یزید بن ابی مریم، ابو ادریس خولانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاذؓ نے فرمایا: بے شک تم لوگوں کے پاس بیٹھتے ہو لامحالہ وہ بات چیت میں لگ جاتے ہوں گے۔ پس جب تم انہیں غفلت میں دیکھو تو فوراً اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جاؤ چونکہ اس موقع پر اللہ کی طرف متوجہ ہونے کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

ولید کا بیان ہے کہ یہ حدیث عبدالرحمن بن یزید بن جابر سے ذکر کی گئی تو کہنے لگے: جی ہاں: مجھے ابو طلحہ حکیم بن دینار نے یہ حدیث سنائی ہے کہ صحابہ کرام کہا کرتے تھے کہ مقبول دعا کی نشانی یہ ہے کہ جب تم لوگوں کو غفلت میں دیکھو فوراً اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جاؤ چونکہ یہ رغبت کا موقع ہے۔

۸۰۱- ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ہناد بن سری، جریر، لیث، طاؤس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معاذؓ ہمارے علاقے میں تشریف لائے۔ ہمارے کچھ بزرگوں نے ان سے درخواست کی کہ اگر آپ ہمیں حکم دیں ہم پتھروں اور لکڑیوں کا بندوبست کر دیں تا کہ آپ کے لئے ایک مسجد بنا دیں؟ معاذؓ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ کہیں قیامت کے دن اسکو پیٹھ پر اٹھانے کا مجھے مکلف نہ بنایا جائے۔

۸۰۲- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالاعلیٰ بن حماد، مسلم بن خالد، ابن ابی حسین، ابن سابط، عمرو بن میمون اودی کے سلسلۂ سند

سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معاذؓ بن جبل ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے: اے بنی اود! میں رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں، تمہیں ضرور علم ہونا چاہیے کہ (ہم نے) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر جنت میں ٹھکانہ ہوگا یا دوزخ میں سے وہاں ایسی اقامت ہوگی کہ کوچ کرنے کا نام تک نہیں لیا جائے گا اور ہمیشہ ہمیشہ نہ مرنے والے جسموں میں رہنا ہوگا۔

۸۰۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، سعید بن عبدالعزیز، یزید بن یزید بن جابر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذ بنؓ نے فرمایا: علم حاصل کرو جیسے تم چاہو، اس پر تمہیں ہرگز اللہ تعالیٰ اجر وثواب نہیں دے گا حتی کہ تم علم پر عمل نہ کرو۔

ابونعیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نعیمی نے حدیث بالا کو ابن جابر عن جابر عن معاذؓ کے سلسلہ سند سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۸۰۴- حبیب بن حسن، محمد بن حیان، محمد بن ابی بکر، بشر بن عباد، بکر بن خنیس، حمزہ نعیمی، یزید بن یزید بن جابر، یزید بن جابر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذ بن جبلؓ نبی ﷺ کی حدیث روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس پر عمل کرو، پس اللہ تعالیٰ تمہیں ہرگز علم سے نفع نہیں بخشے گا حتی کہ تم (اس پر) عمل نہ کر لو۔[1]

۸۰۵- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، اشعث بن سلیم اور رجاء بن حیوۃ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذؓ بن جبل نے فرمایا: (پہلے) تم جانی مشقت و مالی تنگدستی میں مبتلاء کیے گئے تھے اور عنقریب تمہیں خوشحالی کے فتنے میں مبتلا کیا جائے گا۔ مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ عورتوں کے فتنے کا خوف ہے۔ جس وقت کہ وہ سونے اور چاندی کے کنگن پہنیں گی۔ شام کے نرم و باریک کپڑے زیب تن کریں گی اور یمن کی خوشنما چادریں اوڑھ لیں گی پس وہ عورتیں مالدار کو تھکا دیں گی اور فقیر کو غیر موجود چیز حاضر کرنے کا مکلف بنائیں گی۔

یہ حدیث زبید بن معاذؓ نے اسی طرح روایت کی ہے۔

۸۰۶- محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، محمد بن طلحہ، زبید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذؓ نے فرمایا: آگے مثل مذکورہ بالا کے حدیث مروی ہے۔

۸۰۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالقدوس بن بکر، محمد بن نضر حارثیؒ کے سلسلہ سند سے (مرفوعاً) مروی ہے کہ معاذؓ بن جبل نے فرمایا: تین چیزیں جو آدمی کرلیتا ہے اسے مایوسی (ناپسندیدگی اور بغض وعناد) کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ہنسی بغیر تعجب کے، نیند بدون بیداری کے اور کھانا بغیر بھوک کے۔

۸۰۸- تمام صحابہ آپس میں بھائی بھائی ہیں...... سلیمان بن احمد، ابو زید قراطیسی، نعیم بن حماد، ابن مبارک، محمد بن مطرف، ابو حازم، عبدالرحمٰن بن سعید یربوع، مالک دارانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عمرؓ بن خطاب نے چار سو دینار ایک تھیلی میں ڈالے اور غلام سے کہا: انہیں عبیدہؓ کے پاس لے جاؤ اور گھر میں ان کے پاس تھوڑی دیر ٹھہرو، دیکھو کہ وہ اس مال کے ساتھ کیا کریں گے؟ چنانچہ غلام تھیلی لے کر عبیدہؓ کے پاس لے آیا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین نے آپ کو حکم دیا ہے کہ یہ دینار اپنی ضرورت میں صرف کرو۔ ابو عبیدہؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین پر رحم و کرم فرمائے۔ پھر لونڈی کو بلا کر کہنے لگے: یہ سات دینار فلاں کے پاس لے جا، یہ پانچ فلاں کے پاس اور یہ پانچ فلاں کے پاس حتی کہ اس طرح سب کے سب دینار ختم کر دیئے۔ پھر غلام حضرت عمرؓ کے پاس واپس لوٹ آیا اور

۱۔ امالی الشجری ۱/۶۲، وتخریج الاحیاء ۱/۶۳، وتاریخ بغداد ۱۰/۹۴، والکامل لابن عدی ۲/۵۰۳، واتحاف السادۃ المتقین ۱/۳۷۳.

انہیں ساری خبر سنادی۔ حضرت عمرؓ نے اتنے ہی دینار ایک تھیلی میں اور ڈال کر غلام کو معاذؓ کے پاس بھیجا اور اسے بھی کہا کہ تھوڑی دیر ان کے پاس ٹھہرنا اور دیکھنا کہ وہ ان دیناروں کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ غلام دیناروں سے بھری ہوئی تھیلی معاذؓ کے پاس لے آیا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین نے آپ کو حکم دیا ہے کہ یہ دینار اپنی ضرورت میں صرف کریں۔ معاذؓ نے فرمایا: امیر المؤمنین پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، پھر معاذؓ نے لونڈی کو بلایا اور کہا اتنے دینار فلاں گھر میں لے جا اور اتنے فلاں گھر میں۔ اتنے میں معاذؓ کی اہلیہ آگئیں اور کہنے لگیں: بخدا ہم مسکین ہیں لہٰذا ہمیں بھی دیجئے۔ چنانچہ اس وقت تھیلی میں صرف دو دینار باقی بچے تھے۔ معاذؓ نے بمعہ تھیلی کے دونوں دینار اہلیہ کی طرف اچھال دیئے۔ پھر غلام حضرت عمرؓ کے پاس واپس لوٹ آیا اور انہیں سارا واقعہ سنا دیا۔ سن کر عمرؓ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: بے شک تمام صحابہؓ آپس میں بھائی بھائی ہیں (اور ایک دوسرے کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں)۔

۸۰۹- معاذ بن جبل، ابو عبیدہ اور عمر رضی اللہ عنہم کی باہم خط و کتابت...... سلیمان بن احمد، ابو یزید قراطیسی، حجاج بن ابراہیم، (دوسری سند) عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عیسیٰ (ہر دو سند) مروان بن معاویہ، محمد بن سوق کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نعیم بن ابی ہند کے پاس آیا انہوں نے مجھے دیکھا اور ایک کاغذ دکھایا، اس میں لکھا تھا:

از طرف ابو عبیدہ بن جراح و معاذ بن جبل بطرف عمر بن الخطاب۔

السلام علیکم، امابعد!

بے شک ہم دونوں آپ کو وصیت کرتے ہیں حالانکہ آپ ہم سے مہتم بالشان ہیں۔ اس امت کے سرخ و سیاہ سب ہی آپ کے پاس حصول عدل کے لئے آتے ہیں۔ پس بخوبی آپ دیکھ لیا کریں کہ اس وقت آپ کس حالت میں ہوتے ہیں۔ اے عمر! بے شک ہم آپ کو اس دن سے ڈراتے ہیں جس دن لوگوں کے سر جھکے ہوئے ہوں گے۔ دلوں کی اکڑ ختم ہو چکی ہوگی۔ تمام ترجتوں کا خاتمہ ہو جائے گا صرف ایک اللہ کی حجت لوگوں پر غضب میں ہوگی۔ ساری مخلوق اس کے سامنے ذلیل و حقیر ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید لگائے ہوگی اور اس کے عقاب و عذاب سے خوفزدہ ہوگی۔ ہم کہتے ہیں کہ اس امت کا معاملہ عنقریب آخری زمانے میں ایسا ہوگا کہ ظاہراً تو آپس میں بھائی بھائی ہوں گے اور باطناً ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔

ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں کہ آپ ہمارے خط کو اس مقام سے دور رکھیں جو مقام کہ ہمارے دلوں میں موجود ہے، ہم نے محض آپ کی خیر خواہی کے لئے یہ خط لکھا ہے والسلام علیک۔

عمرؓ نے انہیں جواب لکھا: عمر بن خطاب کی طرف سے ابو عبیدہؓ و معاذؓ کو۔

السلام علیکم: امابعد!

مجھے آپ دونوں کا خط ملا آپ لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ آپ نے مجھے وصیت کی ہے کہ میرا معاملہ مہتم بالشان ہے اور مجھے اس امت کے سرخ و سیاہ سب کی ولایت سونپ دی گئی ہے۔ میرے سامنے اعلیٰ و ادنیٰ سب بیٹھتے ہیں...... سو یاد رکھو! عمر کو اطاعت پر طاقت اور نافرمانی سے بچنے کی قوت صرف اللہ تعالیٰ ہی دینے والا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ: آپ مجھے اس چیز سے ڈراتے ہیں جس سے گزشتہ امتیں ڈرائی جاتی رہی ہیں۔ چنانچہ دن رات نے ہر جدید کو پرانا کر دیا اور بالآخر دن و رات نے موعود کو لا حاضر کیا...... حتیٰ کہ لوگ اپنے ٹھکانوں کی طرف سدھار گئے جنت میں یا دوزخ میں۔ آپ لوگوں نے لکھا ہے اس امت کا معاملہ آخری زمانے میں اس بات کی

طرف لوٹے گا کہ لوگ ظاہراً ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہوں گے اور باطناً ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے، پس آپ لوگ تو ایسے نہیں ہیں اور نہ ہی یہ وہ زمانہ ہے، اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت اور اس کا خوف ظاہر ہے، لوگ اصلاح دنیا کے لئے ایک دوسرے کی طرف رغبت کرتے ہیں، آپ لوگوں نے لکھا: ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں کہ میں آپ کے خط کو اس کے مقام سے جو تمہارے دلوں میں موجود ہے دور رکھوں، یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ آپ نے مجھے یہ خط خیر خواہی کے طور پر لکھا ہے اور آپ نے جو کچھ لکھا سچ لکھا۔ آئندہ بھی مجھے خط و کتابت کے ذریعے ضرور یاد کرتے رہیں۔ میں آپ حضرات سے بے نیاز نہیں ہوں۔ والسلام علیکما۔

۸۱۰- علم کی فضیلت پر معاذؓ کا بلیغ خطبہ...... عبداللہ اصفہانی، محمد بن ابراہیم بن یحییٰ، یعقوب دورقی، محمد بن موسیٰ مروزی ابوعبداللہ، ابوعصمہ ہاشم بن قاسم (مجہول راوی)، عن رجل، رجاء بن حیوۃ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاذؓ بن جبل نے فرمایا: علم اس لئے حاصل کرو کہ اس کا حاصل کرنا خوف الٰہی ہے اس کا طلب کرنا عبادت ہے۔ اس کا درس دینا تسبیح ہے۔ علمی گفتگو کرنا جہاد ہے۔ جو شخص علم نہ جانتا ہو اسے پڑھانا خیرات ہے۔ جو علم کا اہل ہو اسے علم کی دولت سے نوازنا تقرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ یہی علم تنہائیوں کا ساتھی ہے۔ سفر کا رفیق ہے۔ دین کا رہنما ہے۔ تنگدستی و خوشحالی میں چراغ راہ ہے۔ دوستوں کا مشیر ہے۔ اجنبی لوگوں میں قربت پیدا کرنے والا ہے۔ دشمنوں کے حق میں تیغ براں ہے۔ راہ جنت کا روشن مینار ہے۔ اسی علم کی بدولت اللہ جل شانہ کچھ لوگوں کو عظمت عطا کرتا ہے، انہیں قائد، رہنما اور سردار بناتا ہے۔ لوگ اہل علم کی اتباع کرتے ہیں۔ ان کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ ان کے عمل کو دلیل بناتے ہیں۔ فرشتے ان کی دوستی اور رفاقت کی خواہش کرتے ہیں اپنے بازوئے رحمت ان کے جسموں سے مس کرتے ہیں۔ بحر و بر کی تمام مخلوقات یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں اور کیڑے، خشکی کے درندے اور چوپائے، آسمان کے چاند، سورج اور ستارے سب ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ اس لئے کہ علم دل کی زندگی ہے علم نور ہے۔ اس سے تاریکیاں دور ہو جاتی ہیں۔ علم سے بدن کو قوت ملتی ہے، ضعف دور ہوتا ہے۔ علم کی بدولت انسان نیک لوگوں کے بلند درجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ علمی امور میں غور و فکر کرنا روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ علم کی تدریس میں مشغول رہنا شب بیداری کے برابر ہے۔ علم ہی سے اللہ کی اطاعت، عبادت، تسبیح اور تحمید کا حق ادا ہوتا ہے۔ اسی سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ صلہ رحمی کی توفیق ملتی ہے۔ حلال و حرام میں تمیز کا شعور پیدا ہوتا ہے۔ علم امام ہے..... عمل اس کے تابع ہے خوش قسمت لوگوں کے دل ہی علم کی آماجگاہ بن سکتے ہیں بد قسمت لوگ اس سے محروم رہتے ہیں (ہم اللہ تعالیٰ سے حسن توفیق کے خواہاں ہیں)۔

۸۱۱- معاذ بن جبلؓ کی وفات کا وقت...... احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، شجاع بن ولید، عمرو بن قیس، عن رجل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاذؓ بن جبل بوقت وفات فرمانے لگے: دیکھو کیا صبح ہو چکی ہے؟ انہیں جواب دیا گیا کہ ابھی صبح نہیں ہوئی۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد فرمایا: دیکھو کیا صبح ہو چکی ہے؟ پھر جواب دیا گیا کہ ابھی صبح نہیں ہوئی۔ چنانچہ کچھ وقت کے بعد کسی نے آ کر کہا کہ صبح ہو چکی ہے۔ تب فرمایا: میں ایسی رات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں جس کی صبح آگ کی طرف لے جانے والی ہو۔ موت کو خوش آمدید ہے۔ موت ایسا ملاقاتی ہے جو ناغہ کر کے آیا ہے۔ ایسا دوست ہے جو فاقہ کشی کی حالت میں آیا ہے۔ یا اللہ! میں کبھی تیرے خوف کو دل میں بٹھائے رکھتا تھا اور آج تجھ سے امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہوں۔ یا اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے دنیا سے محبت نہیں کی اور نہ ہی لمبی عمر کا خواہاں ہوا ہوں کہ اس دنیا میں نہریں جاری کروں یا باغات اگاؤں۔ لیکن گلے کی پیاس، سختی والی گھڑیاں، سفر میں مزاحمت، علماء اور ذکر کے حلقے (ایسی چیزیں ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مجھ سے چھوٹ جائیں گی یعنی میں تو مر رہا ہوں اور ان اعمال کی پیاس میرے دل میں باقی ہی ہے)۔

۸۱۱- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن نمیر، اسماعیل بن ابی خالد، طارق بن عبدالرحمن کہتے ہیں: ملک شام میں طاعون کی وبا پھیلی اور ختم ہونے میں نہیں آ رہی تھی، یہاں تک کہ لوگ کہا کرتے کہ یہ ایک طوفان ہے مگر یہ کہ پانی اس میں نہیں ہے۔ لوگوں کی چہ مگوئیوں کا علم جب معاذؓ کو ہوا تو آپ اٹھے اور لوگوں کو تقریر کرنے لگے فرمایا: مجھے تمہاری باتیں پہنچ گئی ہیں، یہ تو اللہ عزوجل کی رحمت ہے اور تمہارے نبی ﷺ کی دعا ہے اور تم سے قبل صالحین کی موت ہے۔ اس کے بجائے تم لوگ اس بات سے خوفزدہ رہو کہ آدمی اپنے گھر پر رات گزارے اور صبح کرے تو اسے معلوم نہ ہو کہ آیا وہ مومن ہے یا منافق اور بچوں کی امارت سے خوفزدہ رہو (یعنی اس وبائی بیماری کی بجائے ان دو چیزوں سے خوفزدہ رہو)۔

۸۱۲- چار صحابہ پر بیک وقت طاعون کا حملہ..... ابوجعفر مطین، حسین بن عبداللہ قطان، عامر بن سیار، عبدالحمید بن بہرام، شہر بن حوشب، عبدالرحمن بن غنم، حارث بن عمیرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل، ابوعبیدہ، شرحبیل بن حسنہ اور ابومالک اشعری رضی اللہ عنہم چاروں پر ایک ہی دن میں طاعون کا حملہ ہوا۔ معاذؓ فرمانے لگے: یہ پروردگار عزوجل کی رحمت ہے اور تمہارے نبی ﷺ کی دعا ہے۔ تم سے پہلے صالحین اسی بیماری میں مبتلا ہو کر دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔ یا اللہ! آلِ معاذ کو اس رحمت کا بھرپور حصہ عطا فرما۔ چنانچہ شام بھی نہیں ہوئی تھی کہ ان کے چہیتے بیٹے عبدالرحمن جن کے نام سے معاذؓ اپنی کنیت ظاہر کرتے تھے اور وہ سب سے زیادہ عزیز تھا..... طاعون میں مبتلا ہو گیا۔ معاذؓ مسجد سے واپس تشریف لائے تو بیٹے کو سخت تکلیف میں گرفتار پایا۔ پوچھا: اے عبدالرحمن! تمہارا کیا حال ہے؟ بیٹا بولا: اے ابا جان! الحق من ربک فلاتکن من الممترین "(آل عمران/۶۰) آپ کے پروردگار کی طرف سے حق یہی ہے آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ معاذؓ نے فرمایا: ان شاء اللہ تم مجھے صبر کرنے والوں میں سے پاؤ گے۔ چنانچہ رات گزاری صبح ہوئی تو اپنے ہاتھوں سے بیٹے کو دفن کیا۔ معاذؓ پر طاعون کا جب حملہ ہوا تو ان پر نزع کا وقت انتہائی شدت اختیار کر گیا۔۔۔ حتی کہ ایسی سختی کا سامنا کسی کو بھی نہ کرنا پڑا تھا۔ چنانچہ انہیں جب بھی (موت کی) سختی سے تھوڑا سا افاقہ ہوتا تو کہتے: اے میرے پروردگار! جتنا رہ سکا گھونٹنا ہے گھونٹ لے، مجھے تیری عزت کی قسم! بے شک تو جانتا ہے کہ میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

۸۱۳- معاذؓ کو حضور ﷺ کی وصیت...... عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی عاصم، یعقوب بن حمید، ابراہیم بن عیینہ، اسماعیل بن رافع، ثعلبہ بن صالح، اہل شام کے ایک آدمی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاذ بن جبلؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! جاؤ اپنی سواری تیار کر لو اور پھر میرے پاس آ جاؤ میں تمہیں یمن بھیجنا چاہتا ہوں۔ (فرمایا) میں چلا گیا اور اپنی سواری تیار کی اور پھر واپس آ گیا اور مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو گیا۔ حتی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اجازت عنایت فرمائی اور پھر میرا ہاتھ پکڑ کر میرے ساتھ چلنے لگے۔ ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور تمہیں سچی بات، ایفائے عہد، ادائے امانت، ترک خیانت، یتیم پر رحمت و شفقت، پڑوسی کی حفاظت، غصہ پر قابو، دوسروں پر مہربانی، سلام کو رواج دینے، نرم کلامی، لزوم ایمان، تفقہ فی القرآن، حب آخرت، خوف حساب، مختصر امید اور حسن عمل کی وصیت کرتا ہوں۔ اور تمہیں کسی مسلمان کو گالی دینے یا سچے آدمی کی تکذیب کرنے یا جھوٹے کی تصدیق کرنے اور امام عادل کی نافرمانی کرنے سے باز رہنے کی تاکید کرتا ہوں۔ اے معاذ! ہر شجر و حجر (درخت و پتھر) کے پاس اللہ کا ذکر کرتے رہنا اور جو گناہ بھی تم سے سرزد ہو اس کے بعد ضرور توبہ کرنا، پوشیدہ کے بدلے میں پوشیدہ اور علانیہ کے بدلے میں علانیہ (توبہ کرنا)[1]

[1] اتحاف السادۃ المتقین ۶/۲۶۲، ۷/۹۵، ۹۰،۳/ ۵۱۹۔

۸۱۵-حسن بن منصور حمصی، حسن بن معروف، محمد بن اسماعیل بن عیاش، اسماعیل بن عیاش، عبید اللہ بن عمرو، ناشئ کے سلسلہ سند سے مرثی روایت مروی ہے کہ نبی ﷺ نے معاذ بن جبل کو یمن بھیجنے کا ارادہ کیا، چنانچہ معاذؓ (اونٹ پر) سوار ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ ان کی ایک طرف وصیت کرتے ہوئے پیدل چل رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں حقیقی بھائی جیسی وصیت کرتا ہوں۔ میں تمہیں اللہ کے تقویٰ کو اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ پھر راوی نے مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا: مریض کی عیادت کرتے رہنا، بیواؤں اور ضعیفوں کی ضروریات کو پورا کرنا، فقیروں اور مسکینوں کے ساتھ مل کر بیٹھنا، لوگوں کو اپنی طرف سے انصاف فراہم کرنا، ہمیشہ حق بات کہتے رہنا اور دیکھنا اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تمہاری راہ میں آڑے نہ آئے۔[۱]

۸۱۶-محبوب صحابی کو ایک اہم دعا کی وصیت...... محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبدالرحمٰن مقری، حیوۃ بن شریح، عقبہ بن مسلم تجیبی، عبدالرحمٰن حبلی، صنابحی، معاذ بن جبل کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن میرا ہاتھ پکڑا پھر ارشاد فرمایا: اے معاذ! بخدا میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ معاذؓ بھی رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگے: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں بخدا! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا مت چھوڑو۔

اللهم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک

یا اللہ! ذکر، شکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرمایئے

چنانچہ معاذؓ نے اس دعا کی وصیت صنابحی کو کی۔ صنابحی نے ابو عبدالرحمٰن کو وصیت کی۔ عبدالرحمٰن نے عقبہ کو وصیت کی۔ عقبہ نے حیوۃ کو وصیت کی۔ حیوۃ نے ابو عبدالرحمٰن مقری کو وصیت کی۔ ابو عبدالرحمٰن مقری نے بشر بن موسیٰ کو وصیت کی۔ بشر بن موسیٰ نے محمد بن احمد بن حسن کو وصیت کی اور مجھے محمد بن احمد بن حسن نے وصیت کی۔ چنانچہ شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تمہیں بھی اسکی وصیت کرتا ہوں۔[۲]

۸۱۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، وکیل بن ابراہیم بن وکیل، عبدالعزیز بن منیب، اسحٰق بن عبداللہ بن کیسان، کیسان، ثابت بنانی، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معاذ بن جبل رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تم نے صبح کس حال میں کی ہے؟ معاذؓ نے جواب دیا: میں نے صبح اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے کی ہے۔ ارشاد فرمایا: بے شک ہر بات کی ایک تصدیق ہوتی ہے اور ہر حق کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ سو تمہاری کہی ہوئی بات کی کیا تصدیق ہے؟ معاذؓ نے جواب دیا: یا نبی اللہ! میں نے کبھی بھی صبح نہیں کی مگر مجھے گمان گزرا کہ میں شام نہیں کر سکوں گا (یعنی شام سے پہلے پہلے مر جاؤں گا) اور میں نے شام بھی کبھی نہیں کی مگر مجھے گمان ہوا کہ میں صبح نہیں کر سکوں گا۔ میں کوئی بھی قدم نہیں چلا مگر مجھے خیال گزرا کہ میں اس کے بعد دوسرا قدم نہیں اٹھا سکوں گا...... گویا کہ میں ہر آنے والی امت کو دیکھتا ہوں کہ اسے اپنی کتاب کی طرف بلایا جا رہا ہے اور ہر امت کے ساتھ اس کا نبی اور بت جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ پوجتی تھی موجود ہے۔ گویا کہ میں اہل نار کی عقوبت اور اہل جنت کے ثواب کو دیکھ رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم صاحب معرفت ہو بس ان امور پر پابندی کرو۔[۳]

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۲۶۲/۶، ۹۵/۷، وکنز العمال ۴۳۵۵۵.

۲۔ سنن ابی داؤد ۱۵۲۲. والمستدرک ۲۷۳/۱، ۲۷۳/۳، وصحیح ابن حبان ۲۳۴۵. (موارد) وصحیح ابن خزیمۃ ۷۵۱. وأمالی الشجری ۲۴۹/۱. ونصب الرایۃ ۲۳۵/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۹۸/۵. والبدایۃ والنہایۃ ۹۵/۷.

۳۔ الأمالی الشجری ۳۲/۱، والدر المنثور ۱۶۳/۳. والایمان لابن ابی شیبۃ ۱۱۴. ۱۱۵. ۱۱۶، وتفسیر ابن کثیر ۵۵۳/۳. وتخریج الاحیاء للعراقی ۲۱۵/۴، واتحاف السادۃ المتقین ۲۳۸/۲.

۸۱۸- فاروق بن عبدالکبیر خطابی، ابو مسلم کشی، ابو عمرو حوضی، ضحاک بن یسار، قاسم بن مخیمرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل جب یمن سے واپس تشریف لائے تو نبی ﷺ نے ان سے پوچھا تم نے اپنے پیچھے لوگوں کو کس حالت میں چھوڑا ہے؟ معاذؓ نے جواب دیا: میں نے انہیں اس حالت میں چھوڑا ہے کہ ان کا مقصد چوپایوں والا مقصد ہے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری حالت کیسی ہوگی جب تم ایسے لوگوں میں باقی رہ جاؤ گے جو اس چیز کا علم رکھتے ہوں گے جس سے یہ لوگ جاہل ہیں اور ان کا مقصد ان لوگوں جیسا مقصد ہوگا۔[1]

۸۱۹- احمد بن یعقوب بن مہرجان، حسن بن محمد بن نصر، محمد بن عثمان عقیلی، محمد بن عبدالرحمن عطاوی، طفیل بن مرہ، ثور بن یزید، خالد بن معدان، مالک بن یخامر، معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے، فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے درپے ہو گیا رسول اللہ ﷺ اس وقت طواف میں مشغول تھے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! مجھے لوگوں میں سب سے برا بتا دیجئے! ارشاد فرمایا: مجھ سے بھلائی کے متعلق سوال کیا کرو اور برائی کے متعلق مجھ سے مت سوال کرو اور لوگوں میں برے علماء بدترین لوگ ہیں۔[2]

۸۲۰- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، احمد بن محمد بن جعفر، حفص بن عمر مقری، عبداللہ بن عبدالرحمن قرشی، محمد بن سعید، عبادہ بن نسی، عبدالرحمن بن غنم کا بیان ہے کہ جب معاذؓ کے بیٹے کو سخت بیماری (طاعون) لاحق ہوئی اور معاذؓ کا وہ بیٹے کی تکلیف پر بے چین ہو گیا تو میں اس وقت معاذؓ کے پاس موجود تھا۔ چنانچہ جب نبی ﷺ کو (بیٹے کی شدت تکلیف کی) خبر ہوئی تو نبی ﷺ نے معاذؓ کو خط لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے معاذ بن جبل کو، السلام علیک۔

میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کی حمد کرتا ہوں: اما بعد!

اللہ تعالیٰ تمہیں اجر عظیم عطا فرمائے، ہمیں بھی اور تمہیں بھی شکر کی توفیق عطا فرمائے۔ بے شک ہماری جانیں ہمارے گھر والے، ہمارے اموال اور ہماری اولاد اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اس کی عاریۃً دی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان چیزوں کے ذریعے ہمیں مدت مقررہ تک نفع اٹھانے دیتا ہے اور جب ان کا وقت آ جاتا ہے انہیں اپنے قبضے میں کر لیتا ہے۔ جب یہ عطیات اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کئے ہیں تو تمہارے اوپر ان کا شکر کرنا بھی واجب کیا ہے اور جب بھی اللہ تعالیٰ آزمائش میں مبتلا کرے تو اس پر صبر واجب کیا ہے۔ سو تمہارا بیٹا بھی اللہ تعالیٰ کے مبارک عطیات میں سے تھا اور اللہ کی عاریت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کے ذریعے رشک و سرور میں نفع بخشا ہے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اجر عطا کر کے اس کو واپس لے لیا۔ (اگر تم صبر کرو گے تو وہ تمہارے لئے رحمت اور ہدایت اور تقرب الٰہی کا ذریعہ بنے گا) اے معاذ! تم میں دو خصلتیں ہرگز جمع نہ ہونے پائیں ورنہ تمہارا اجر وثواب ضائع ہو جائے گا اور انجام کار تمہیں ملامت پر ندامت ہوگی: اگر تم اپنی مصیبت کو باعث ثواب سمجھو گے تمہاری مصیبت کوتاہ ترین ہو کر رہ جائے گی اور اجر وثواب کامل کا کامل باقی رہے گا۔ اس طرح تم اللہ تعالیٰ کے ہاں موجود اجر وثواب کو پالو گے جو پریشانی تم پر نازل ہوئی ہے اس طرح ختم ہو جائیگی گویا ایسا ہی لکھا تھا۔

والسلام۔[3]

۸۲۱- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، احمد بن محمد بن جعفر، حفص بن عمر مقری، عبداللہ بن عبدالرحمن قرشی، محمد بن سعید، عبادہ بن نسی، عبدالرحمن

۱۔ کنز العمال ۲۸۹۷۱۔

۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۱/۲۶۳، ۳۷۰، ۳۔ وکنز العمال ۲۹۱۱۴۔ وکشف الخفاء ۱/۵۵۹۔

۳۔ المستدرک ۳/۲۷۳۔ ومجمع الزوائد ۳/۳۳۔

بن خثیم کا بیان ہے کہ جب معاذ بن جبل کے بیٹے کو بیماری لاحق ہوئی اس وقت میں ان کے پاس موجود تھا۔ معاذ کا غم و دکھ بیٹے کے مرض پر شدت اختیار کر گیا تھا۔ جب نبی ﷺ کو خبر ہوئی تو انہوں نے معاذ کو خط لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی طرف سے معاذ بن جبل کو۔

الحدیث السابق[۱]

۸۲۲- سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد، عمرو بن بکر بن بکار قعنبی، مجاشع بن عمرو بن حسان، عمرو بن حسان، لیث بن سعد، عاصم بن عمر بن قتادہ اور محمود بن لبید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل کا بیٹا وفات پا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بطور تعزیت انہیں خط لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے معاذ بن جبل کو۔ السلام علیک!

بے شک میں تمہیں اللہ تعالیٰ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کی حمد کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

پھر راوی نے محمد بن سعید بن عبادہ کی حدیث بالا کی مثل روایت کی ہے[۲]

ابن جریج کی حدیث ابو جریج عن ابی الزبیر عن جابر کی سند سے مروی ہے۔

معاذ کے بیٹے سے متعلق روایات کے بارے میں مصنف کی رائے گرامی ...... شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ساری روایات ضعیف ہیں اور ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ چونکہ معاذ بن جبل کے بیٹے کی وفات نبی ﷺ کی وفات کے دو سال بعد ہوئی تھی (اس میں نظر ہے چونکہ حدیث نمبر ۸۱۲ میں گزر چکا ہے کہ جب معاذ طاعون زدہ ہوئے انہوں نے اپنی آل اولاد کے لئے بھی اس بیماری میں مبتلا ہونے کی دعا کی تھی چنانچہ پہلے ان کو بیٹا بھی مبتلا ہو گیا حتیٰ کہ خود معاذ نے اپنے ہاتھوں سے بیٹا دفنایا اور یہ مشہور و منصوص ہے کہ طاعون عمواس ۱۸ ہجری میں برپا ہوا تھا جبکہ نبی ﷺ کی وفات ۱۱ھ میں ہوئی ہے۔ لہٰذا نبی ﷺ کی وفات کے سات (۷) سال بعد معاذ کے بیٹے کی وفات ہوئی واللہ اعلم بالصواب۔ تنولی)

حقیقت میں کسی صحابی نے معاذ بن جبل کو خط لکھا تھا۔ راوی کو وہم ہو گیا اور خط کی نسبت نبی ﷺ کی طرف کر دی حالانکہ معاذ بن جبل جلیل الشان بزرگ اور اعلم الناس انسان تھے۔ وہ جزع فزع سے مغلوب ہونے سے بالاتر تھے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے حضور سر تسلیم خم کرنے سے کوئی چیز مغلوب نہیں کر سکتی تھی۔ بلکہ صحیح روایت وہ ہے جو حارث بن عمیرہ اور ابو جرشی نے روایت کی ہے اور معاذ بن جبل کے صبر و استقامت اور اللہ کے حضور سر تسلیم خم کرنے کو روایت کیا ہے۔ نیز معاذ بن جبل نبی ﷺ کی زندگی میں صرف یمن میں گئے تھے...... ورنہ ہمیشہ نبی ﷺ کے پاس حاضر رہے۔ (یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ معاذ کہیں دور چلے گئے اور ان کا بیٹا مر گیا اور تعزیت کے لئے نبی ﷺ کو خط لکھنے کی ضرورت پیش آئی)۔ محمد بن سعید اور مجاشع کی مرویات نا قابل اعتماد ہیں اور ان دونوں کی روایات منفرد و غیر معتمد ہیں۔

۸۲۳- محمد بن علی، ابو عباس بن ابی طفیل، یزید بن موہب، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، عبید اللہ بن زحر، ابن ابی عمران، عمرو بن مرہ، معاذ بن جبل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا ارشاد فرمایا: اپنے دین کو خالص رکھو تو تمہیں عمل قلیل بھی کافی ہوگا۔[۳]

۱،۲۔ المستدرک ۳/۲۷۳، ومجمع الزوائد ۳/۳۴.

۳۔ المستدرک ۴/۳۰۶، والترغیب والترہیب ۱/۵۴۰، وتفسیر ابن کثیر ۲/۳۹۲، والدر المنثور ۲/۲۳۶ وکنز العمال ۵۲۵۷.

(۳۷) سعید بن عامرؓ

حضرات صحابۂ کرامؓ میں سے ایک سعید بن عامر بن جذیم جمحی رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ جادوگر آنکھوں سے لبریز دنیا سے بے رغبت رہے۔ دنیا کے طلبگاروں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے رہے۔ سابقین کے راستے پر چلے۔ خدا سے ڈر اور خوف کو دل میں بٹھائے رکھا۔ حالانکہ انہیں شام کے بعض علاقوں کی گورنری بھی ملی باوجود اس کے پھر بھی دنیا سے کنارہ کش رہے۔ سرکاری عہدے و منصب کو پوری پوری امانت و دیانت سے ادا کیا۔

کہا گیا ہے کہ تصوف احسانات پر قائم رہنے اور بے جا گمانوں سے کنارہ کش رہنے کا نام ہے۔

۸۱۳- حضرت سعیدؓ کا سارا مال راہ خدا میں خرچ کرنے کا عمدہ واقعہ ..... محمد بن معمر ابو شعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ حرانی، اوزاعی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسان بن عطیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جب حضرت عمرؓ بن الخطاب نے حضرت معاویہؓ کو ملک شام کی گورنری سے معزول کیا تو ان کی جگہ حضرت سعید بن عامر بن جذیم جمحی کو بھیجا۔ وہ اپنی نوجوان بیوی کو بھی ساتھ لے گئے، جو بہت خوبصورت اور قریش قبیلہ کی تھی۔ تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ فاقہ کشی اور تنگدستی کا دور شروع ہو گیا۔ حضرت عمرؓ کو اسکی اطلاع ملی تو انہوں نے ان کے پاس ایک ہزار دینار بھیجے۔ وہ ہزار دینار لے کر اپنی بیوی کے پاس گھر گئے اور اس سے کہا تم جو یہ دینار دیکھ رہی ہو یہ حضرت عمرؓ نے بھیجے ہیں۔ اس نے کہا: میرا دل چاہتا ہے کہ آپ ہمارے لئے سالن کا سامان اور غلہ خرید لیں اور باقی دینار سنبھال کر رکھ لیں تا کہ آئندہ کام آسکیں۔ حضرت سعیدؓ نے کہا میں تمہیں اس سے بہتر صورت نہ بتاؤں! کہ ہم یہ سامان ایک تاجر کو دے دیتے ہیں، جو اس سے ہمارے لئے تجارت کرتا رہے، ہم اسکا نفع کھاتے رہیں اور ہمارے اس سرمائے کی ذمہ داری بھی اس پر ہوگی۔ ان کی بیوی نے کہا یہ زیادہ ٹھیک ہے۔ چنانچہ انہوں نے سالن کا سامان اور غلہ خریدا اور دو اونٹ اور دو غلام خریدے۔ غلاموں نے ان اونٹوں پر ضرورت کا سارا سامان اکٹھا کر لیا۔ پھر انہوں نے یہ سب مسکینوں اور ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا۔ کچھ ہی عرصے کے بعد ان کی بیوی نے ان سے کہا: کھانے پینے کا سامان ختم ہو گیا ہے، آپ اس تاجر کے پاس جائیں اور جو نفع ہوا ہے اس میں سے کچھ لے کر ہمارے لئے کھانے پینے کا سامان خرید لیں۔ حضرت سعیدؓ خاموش رہے اس نے دوبارہ کہا مگر وہ پھر خاموش اور خاموش رہے۔ آخر اس نے تنگ آکر ان کو ستانا شروع کیا۔ اس پر انہوں نے دن کو گھر آنا چھوڑ دیا صرف رات کے وقت گھر تشریف لاتے۔ ان کے گھر والوں میں ایک آدمی تھا جو ان کے ساتھ گھر آیا کرتا تھا۔ اس نے ان کی بیوی سے کہا تم کیا کر رہی ہو؟ تم ان کو بہت تکلیف پہنچا چکی ہو، وہ تو سارا مال صدقہ کر چکے ہیں۔ یہ سن کر بیوی کو سارے مال کے صدقہ کرنے کا اتنا افسوس ہوا کہ وہ رونے لگی۔

ایک دن حضرت سعیدؓ اپنی بیوی کے پاس گھر آئے اور اس سے کہا: آرام کے ساتھ بیٹھی رہو، میرے کچھ ساتھی تھے جو تھوڑا عرصہ پہلے مجھ سے جدا ہو گئے تھے، اگر مجھے ساری دنیا بھی مل جائے تو بھی مجھے ان کا راستہ چھوڑنا پسند نہیں ہے۔ اگر جنت کی خوبصورت حوروں میں سے ایک حور آسمان دنیا سے جھانک لے تو ساری دنیا اس کے نور سے روشن ہو جائے اور اس کے چہرے کا نور چاند و سورج

۱۔ طبقات ابن سعد ۲۹۲/۷، والتاریخ الکبیر ۳ ت ۱۶۷۱. والجرح ۴ ت ۲۰۸، والمجمع ۱۶۶/۱. وسیر النبلاء ۳۸۵/۱. والکاشف ۱ ت ۱۹۳۰. وتذکرۃ الحفاظ ۳۵۱/۱. وشذرات الذھب ۲۰/۲. وتھذیب الکمال ۵۱۰/۱۰.

کی روشنی پر غالب آجائے اور جو دوپٹہ اسے پہنایا جاتا ہے وہ دنیا اور مافیہا سے زیادہ قیمتی ہے۔ اب میرے لئے یہ تو آسان ہے کہ ان حوروں کے خاطر تجھے چھوڑ دوں لیکن تیری خاطر ان کو نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ سن کر وہ زم دل ہو گئیں اور راضی ہو گئی۔

۸۲۵- اسلامی عدالت میں خلیفہ کی گورنر سے باز پرس۔۔۔ محمد بن عبداللہ، حسن بن علی بن نصر طوسی، محمد بن عبدالکریم عبدی بن عدی، ثور بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

خالد بن معدان کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے حضرت سعید بن عامر بن حذیم جمحیؓ کو حمص پر ہمارا گورنر بنایا۔ جب حضرت عمرؓ بن الخطاب حمص تشریف لائے تو فرمایا: اے حمص والو! تم نے اپنے گورنر کو کیسا پایا؟ اس پر اہلیان حمص نے حضرت عمرؓ سے اپنے گورنر کی شکایتیں کیں۔ چونکہ حمص والے بھی اپنے گورنر کی ہمیشہ شکایتیں کرتے تھے، اس وجہ سے حمص کو چھوٹا "کوفہ" کہا جاتا ہے۔ لوگوں نے کہا: ہمیں ان سے چار شکایتیں ہیں: اول یہ کہ جب تک اچھی طرح دن نہیں چڑھ جاتا اس وقت تک گورنر صاحب ہمارے پاس گھر سے باہر نہیں آتے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا واللہ یہ تو بہت بڑی شکایت ہے۔ اسکے علاوہ اور کیا شکایت ہے؟ رعایا نے کہا: رات کو کسی کی بات نہیں سنتے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ بھی بڑی شکایت ہے۔ اس کے علاوہ اور کیا شکایت ہے؟ لوگوں نے کہا: ہمارے گورنر مہینے میں کسی ایک پورا دن گھر میں ہی رہتے ہیں باہر نہیں آتے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: یہ بھی بڑی شکایت ہے؟ اس کے علاوہ اور کیا شکایت ہے؟ انہوں نے کہا: کبھی کبھی ان کو بے ہوشی کا دورہ پڑتا ہے جس سے وہ موت کے قریب تر ہو جاتے ہیں۔

حضرت عمرؓ نے اہل حمص اور ان کے گورنر سعید بن عامرؓ کو ایک جگہ جمع کیا اور حضرت عمرؓ نے یہ دعا مانگی یا اللہ! سعید بن عامر کے بارے میں میرا جو اندازہ تھا آج اسے غلط نہ ثابت کرنا۔ اس کے بعد حمص والوں سے فرمایا: تمہیں ان سے کیا شکایت ہے؟ انہوں نے کہا: جب تک اچھی طرح دن نہیں چڑھ جاتا اس وقت تک یہ گھر سے باہر ہمارے پاس نہیں آتے۔ حضرت سعیدؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس کی وجہ بتانا مجھے گوارہ نہیں تھی لیکن مجبوراً بتائے دیتا ہوں۔ بات کچھ یوں ہے کہ میرے گھر میں کوئی خادم نہیں ہے، اس لئے مجھے خود آٹا گوندھنا پڑتا ہے پھر اس انتظار میں بیٹھتا ہوں کہ آٹے میں خمیر پیدا ہو جائے، پھر میں روٹی پکا (کر کھا) تا ہوں پھر وضو کر کے گھر سے ان لوگوں کے پاس آتا ہوں۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا: تمہیں ان سے اور کیا شکایت ہے؟ لوگوں نے رات کو باہر نہ آنے کی شکایت کی۔ حضرت سعیدؓ نے کہا اس کی وجہ بتانا بھی مجھے ناپسند ہے تاہم بات کچھ اس طرح ہے کہ میں نے رات اور دن کو تقسیم کیا ہے۔ دن ان لوگوں کے لیے مختص کر دیا ہے اور رات اللہ تعالیٰ کے لئے خاص کر دی ہے۔ حضرت عمرؓ نے لوگوں سے فرمایا: تمہیں ان سے اور کیا شکایت ہے؟ لوگوں نے کہا: مہینے میں کسی ایک دن میں ہمارے پاس باہر نہیں آتے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: آپ اس بارے میں کیا عذر بیان کرتے ہیں؟ حضرت سعیدؓ نے فرمایا: نہ تو میرے پاس کوئی خادم ہے جو میرے کپڑے دھوئے اور نہ ہی میرے پاس اور متبادل کپڑے ہیں جنہیں میں پہن کر باہر آؤں اس لئے میں خود اپنے کپڑے دھوتا ہوں پھر ان کے خشک ہونے کا انتظار کرتا ہوں چنانچہ جب خشک ہو جاتے ہیں تو وہ بیز ہونے کی وجہ سے اکڑ جاتے ہیں اس لئے میں کپڑوں کو رگڑ رگڑ کر نرم کرتا ہوں، یوں میرا سارا دن اسی میں گزر جاتا ہے۔ پھر میں کپڑے پہن کر شام کو ان کے پاس باہر آتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے لوگوں سے پوچھا: تمہیں ان سے اور کیا شکایت ہے؟ لوگوں نے کہا انہیں کبھی کبھی بے ہوشی کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں، حضرت سعیدؓ نے جواب دیا: میں حضرت خبیب انصاریؓ کی شہادت کے وقت مکہ میں موجود تھا۔ پہلے قریش مکہ نے ان کے جسم کے گوشت کو جگہ جگہ سے کاٹا، پھر ان کو سولی پر لٹکایا اور کہا کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہاری جگہ محمد ﷺ ہوں (تمہاری جگہ محمد ﷺ کو سولی دے دی جائے) حضرت خبیبؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے تو یہ بھی پسند

لی ہے کہ میں اپنے اہل وعیال میں ہوں اور (اس کے بدلہ میں) حضرت محمد ﷺ کو ایک کانٹا بھی چبھے اور پھر (حضور ﷺ کی محبت کے جوش میں آ کر) زور سے پکارا: یا محمد! چنانچہ جب بھی مجھے وہ دن یاد آتا ہے اور یہ خیال آتا ہے کہ میں نے اس حالت میں ان کی مدد نہیں کی اور میں اس وقت مشرک تھا اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لایا تھا تو میرے دل میں زور سے یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اس گناہ کو کبھی معاف نہیں فرمائیں گے۔ بس اس خیال سے مجھے بے ہوشی کا دورہ پڑ جاتا ہے۔

حضرت عمرؓ نے یہ جوابات سن کر فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے میری فراست کو غلط نہیں ہونے دیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے ان کے پاس ایک ہزار دینار بھیجے اور فرمایا: انہیں اپنی حوائج میں صرف کرلو۔ اس پر سعیدؓ کی بیوی نے کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں آپ کی خدمت سے بے نیاز کر دیا۔ حضرت سعیدؓ نے کہا، کیا تم اس سے بہتر بات چاہتی ہو؟ کہ ہم یہ دینار اسے دیدیتے ہیں جو ہمیں سخت ضرورت کے وقت دیدے۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے گھر والوں میں سے ایک آدمی کو بلایا جس پر انہیں اعتماد تھا اور ان دیناروں کو بہت سی تھیلیوں میں ڈال کر اس سے کہا: جا کر یہ دینار فلاں خاندان کی بیواؤں، فلاں خاندان کے یتیموں، فلاں خاندان کے مسکینوں اور فلاں خاندان کے مصیبت زدہ لوگوں کو دے آؤ۔ تھوڑے سے دینار بچ گئے تو اپنی بیوی سے کہا: لو یہ خرچ کرلو پھر اپنے گورنری کے کام میں مشغول ہو گئے۔ چند دن بعد انکی بیوی نے کہا: کیا آپ ہمارے لئے کوئی خادم نہیں خرید لاتے؟ اور ہاں اس مال کا کیا ہوا؟ حضرت سعیدؓ نے فرمایا: وہ مال تمہیں سخت ضرورت کے وقت ملے گا (یعنی قیامت کے دن اسکا اجر وثواب تمہیں ملے گا)۔

یہ حدیث اسی طرح حسان اور خالد بن معدان نے مرسلاً ومرفوعاً روایت کی ہے اور یزید بن ابی زیاد اور موسیٰ صغیر نے عبدالرحمن بن سابط جمحی سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۸۳۶- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعثمان، مالک بن اسماعیل، مسعود بن سعد (دوسری سند) ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحٰق بن ابراہیم، جریر، یزید بن ابی زیاد (تیسری سند) محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبدالحمید بن صالح، ابومعاویہ، موسیٰ صغیر (تینوں راویوں) کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ:

عبدالرحمن بن سابط جمحی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے قبیلہ بنو جمح کے ایک شخص جسے سعید بن عامر کہا جاتا ہے کو اپنے پاس بلا کر فرمایا: میں فلاں فلاں علاقے کا آپ کو گورنر بنا رہا ہوں۔ سعیدؓ بن عامر کہنے لگے: اے امیرالمومنین! مجھے آزمائش میں نہ ڈالیے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: بخدا! میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا، جہاں تم لوگوں نے مجھے نہیں چھوڑا اور میرے گلے میں امارت لا ڈالی۔ پھر حضرت عمرؓ نے ہی فرمایا: کیوں ہم آپ کے لئے کوئی تنخواہ نہ مقرر کردیں؟ سعیدؓ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے میری عطاء میں تنخواہ کے بغیر بھی میرے گزر بسر کا سامان کر دیا ہے تو کیا میں کفایت کے باوجود اور اضافے کا خواہش مند ہو جاؤں؟ چنانچہ جب انہیں روزینہ ملتا تو گھر والوں کے لئے گزارے کا سامان خرید لیتے اور بقیہ کو صدقہ کر دیتے۔ ان کی بیوی ان سے کہتی آپ کی باقی تنخواہ کہاں ہے؟ وہ کہتے: میں نے وہ قرض دے دی ہے۔ (ان کا یہ طرز عمل دیکھ کر) کچھ لوگ ان کے پاس آئے اور ان سے انہوں نے کہا آپ کے گھر والوں کا آپ پر حق ہے۔ آپ کے سسرال والوں کا آپ پر حق ہے۔ حضرت سعیدؓ نے فرمایا: میں نے ان کے حقوق کی ادائیگی میں کبھی کسی کو ان پر ترجیح نہیں دی ہے۔ میں موٹی موٹی آنکھوں والی حوریں حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ میں کسی بھی انسان کو اس طرح خوش کرنا نہیں چاہتا کہ اس سے حوریں نہ مل سکیں۔ کیونکہ اگر جنت کی ایک بھی حور دنیا میں جھانک لے تو اس کی وجہ سے ساری زمین ایسے چمکنے لگے گی جیسے سورج چمکنے لگتا ہے۔ میں جنت میں سب سے پہلے جانے والی جماعت سے پیچھے رہنے کے لئے بالکل تیار نہیں ہوں، کیونکہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو حساب کے لئے جمع فرمائیں گے تو فقراء مومنین

جنت کی طرف ایسی تیزی سے جائیں گے جیسے کبوتر اپنے گھونسلے کی طرف تیزی سے پر پھیلا کر اترتا ہے۔ فرشتے ان سے کہیں گے ٹھہرو حساب دے کر جاؤ۔ وہ کہیں گے ہمارے پاس حساب کے لئے کچھ ہے ہی نہیں، بھلا ہمیں دیا ہی کیا گیا ہے جسکا ہمیں حساب چکانا پڑے گا اس پر ان کا رب فرمائے گا: میرے بندے ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ پھر ان کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور وہ لوگوں سے ستر سال پہلے جنت میں چلے جائیں گے۔[1]

حدیث کے الفاظ جریر سے مروی ہیں۔ موسیٰ صغیر کی حدیث میں کچھ اضافہ ہے وہ یوں ہے کہ:

حضرت عمرؓ کو خبر پہنچی کہ حضرت سعیدؓ کو کڑے دنوں کا سامنا ہے۔۔۔۔حتیٰ کہ ان کے گھر میں آگ تک نہیں جلائی جاتی۔ چنانچہ عمرؓ نے ان کی طرف بہت سارا مال بھیجا۔ انہوں نے وہ مال بہت ساری تھیلیوں میں ڈال کر اپنے دائیں بائیں (اڑوس پڑوس میں) صدقہ کر دیا اور پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اگر کوئی حور اپنی انگلیوں میں سے ایک انگلی بھی (اہل دنیا کی طرف) ظاہر کر دے تو ہر ذی روح شئے اس کی خوشبو پائے گی۔ اے رب! میں ان حوروں کی خاطر دنیا کی عورتوں کو چھوڑتا ہوں، بخدا! تم زیادہ ولائق ہو کہ میں تمہیں ان کی خاطر چھوڑ دوں۔

یہ حدیث مالک بن دینار نے عن شہر بن حوشب عن سعید بن عامر کی سند سے مسند اً مختصراً روایت کی ہے۔

(۴۸) عمیر بن سعدؓ[2]

صحابہ کرامؓ میں سے ایک عمیر بن سعد بھی ہیں۔ عہد کی حفاظت کرنے والے، وعدہ پورا کرنے والے، نفس کے لئے سخت اقدام کرنے والے، خوبصورت والی اور رعایا پر اللہ کی حجت تھے۔ بے مثال ہونے کی وجہ سے انہیں ''نسیج وحدہ'' (اکیلا بنایا گیا) کا لقب ملا۔

۸۱۷۔ عمیرؓ کا بے مثل زہد و فقر۔۔۔۔ سلیمان بن احمد، محمد بن مرزبان اُدمی، محمد بن حکیم رازی، عبدالملک بن ہارون بن عنترہ، ہارون بن عنترہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمیر بن سعد انصاریؓ کو حضرت عمرؓ بن خطاب نے حمص کا گورنر بنا کر بھیجا۔ ایک سال تک حضرت عمرؓ کے پاس ان کی کوئی خیر خبر نہیں آئی۔ حضرت عمرؓ نے اپنے کاتب کو فرمایا: عمیر کو خط لکھو، اللہ کی قسم! میرا تو یہی خیال ہے کہ عمیر نے ہم سے خیانت کی ہے (خط کا مضمون یہ تھا)۔

''جونہی میرا خط تمہیں ملے فوراً میرے پاس آ جاؤ اور میرا خط پڑھتے ہی تم وہ سارا مال ساتھ لے کر آؤ جو تم نے مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے جمع کر رکھا ہے''۔

خط پڑھتے ہی حضرت عمیرؓ چلنے کیلئے تیار ہو گئے۔ اپنا چمڑے کا تھیلا لیا۔ اس میں اپنا توشہ اور پیالہ رکھا اور اپنا چمڑے کا لوٹا (تھیلے سے باندھ کر) لٹکایا اور اپنی لاٹھی لی اور حمص سے پیدل چل کر مدینہ منورہ پہنچے۔ جب وہاں پہنچے تو آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ چہرہ غبار آلود تھا اور بال لمبے ہو چکے تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں گئے اور کہا: السلام علیک یا امیر المؤمنین! حضرت عمرؓ نے پوچھا: آپ کا کیا حال ہے؟ حضرت عمیرؓ نے کہا: آپ میرا کیا حال دیکھ رہے ہیں؟ کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ میں صحت مند اور پاک خون والا ہوں

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۲۸۱. و کنز العمال ۱۶۶۲۳.

۲۔ طبقات ابن سعد ۴/ ۳۷۴، ۷/ ۴۰۲. والتاریخ الکبیر ۶/ ت ۳۲۲۵. والجرح ۶/ ت ۲۰۷۹. والاستیعاب ۳/ ۱۲۱۵. وسیر النبلاء ۲/ ۱۰۳، ۵۵۷. والکاشف ۲/ ت ۴۳۴۹. والاصابۃ ۳/ ت ۶۰۳۶. وتھذیب الکمال ۲۲/ ۳۷۱، ۳۷۶.

اور میرے ساتھ میری دنیا ہے، جسکی میں باگ پکڑ کر اسے کھینچ لایا ہوں۔ حضرت عمرؓ سمجھے کہ یہ بہت سامال لائے ہوں گے جو ابھی پیچھے ہے۔ اس لئے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کیا ہے؟ حضرت عمیرؓ نے کہا میرے ساتھ میرا تھیلا ہے جس میں اپنا توشہ اور پیالہ رکھتا ہوں پیالہ میں کھا بھی لیتا ہوں اور اسی میں اپنا سر اور اپنے کپڑے بھی دھو لیتا ہوں اور ایک لوٹا ہے جس میں وضو اور پینے کا پانی رکھتا ہوں۔ میری ایک لاٹھی ہے، جس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اور اگر کوئی دشمن سامنے آجائے تو اسی سے اسکا مقابلہ کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم! دنیا میرے اس سامان کے علاوہ ہے۔ (یعنی میری ساری ضروریات اسی سامان سے پوری ہو جاتی ہیں)۔ پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا: تم وہاں سے پیدل چل کر آئے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا تمہارا وہاں (تعلق والا) کوئی ایسا آدمی نہیں تھا جو تمہیں سواری کے لئے کوئی جانور دے دیتا؟ انہوں نے جواب دیا: وہاں کے لوگوں نے مجھے سواری نہیں دی اور نہ ہی میں نے ان سے مانگی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا! وہ برے مسلمان ہیں جن کے پاس سے تم آئے ہو (کہ انہوں نے اپنے گورنر کا ذرا خیال نہیں کیا) حضرت عمیرؓ نے کہا: اے عمر! آپ اللہ سے ڈریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیبت سے منع کیا ہے اور میں نے ان کو دیکھا ہے کہ وہ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے (اور جو صبح کی نماز پڑھ لے وہ اللہ کی ذمہ داری میں آجاتا ہے)۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں نے تمہیں کہاں بھیجا تھا؟ اور تم نے کیا کیا؟ عمیرؓ نے کہا: اے امیر المومنین آپ کیا پوچھ رہے ہیں (میں کچھ نہیں سمجھ سکا)؟ حضرت عمرؓ نے (تعجب سے) کہا: سبحان اللہ! (سوال تو بالکل واضح ہے) حضرت عمیرؓ نے کہا: اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ نہ بتانے سے آپ غمگین ہو جائیں گے تو میں آپ کو نہ بتاتا۔ آپ نے مجھے جہاں بھیجا وہاں پہنچ کر میں نے وہاں کے نیک لوگوں کو جمع کیا اور مسلمانوں سے مال غنیمت جمع کرنے کا ان کو ذمہ دار بنایا۔ چنانچہ جب وہ مال جمع کر کے لے آئے تو میں نے وہ سارا مال صحیح مصرف پر خرچ کر دیا۔ اگر اس میں شرعاً آپ کا حصہ بھی ہوتا تو میں آپ کے پاس ضرور لے کر آتا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: کیا تم ہمارے پاس کچھ نہیں لائے؟ حضرت عمیرؓ نے جواب دیا: نہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: (یہ تو بہت اچھے گورنر ہیں کچھ لے کر نہیں آئے ہیں لہذا) عمیر کے لئے (حمص کی گورنری کا) عہدنامہ پھر لکھ دو۔ حضرت عمیرؓ نے کہا: اب میں آپ کی طرف سے گورنر بننے کو تیار ہوں اور نہ آپ کے بعد کسی اور کی طرف سے۔ کیونکہ اللہ کی قسم! میں (اس گورنری میں خرابی سے) بچ نہ سکا۔ میں نے ایک نصرانی سے (امارت کے زعم میں) کہا تھا: اے فلانے! اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے۔ (جبکہ ذمی کو تکلیف پہنچانا برا کام ہے)۔ اے عمر! آپ نے مجھے گورنر بنا کر بڑی خرابیوں میں مبتلا کر دیا ہے۔ اے عمر! میری زندگی کے سب سے برے دن وہ ہیں جن میں میں آپ کے ساتھ پیچھے رہ گیا (اور دنیا سے چلا نہیں گیا)۔ پھر انہوں نے حضرت عمرؓ سے اجازت مانگی! حضرت عمرؓ نے ان کو اجازت دے دی۔ وہ اپنے گھر واپس لوٹ آئے۔ ان کا گھر مدینہ سے چند میل کے فاصلے پر تھا۔

جب عمیرؓ چلے گئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: میرا تو یہی خیال ہے کہ عمیر نے ہم سے خیانت کی ہے (یہ حمص سے ضرور مال لے کر آئے ہیں جسے میرے پاس نہیں لائے بلکہ سیدھے اپنے گھر بھیج دیا ہے)۔ پھر عمرؓ نے حارث نامی ایک آدمی کو سو (۱۰۰) دینار دے کر کہا یہ دینار لے جاؤ اور جا کر عمیرؓ کے ہاں اجنبی مہمان ٹھہرو۔ اگر ان کے گھر میں فراوانی دیکھو تو ایسے ہی میرے پاس واپس لوٹ آؤ اور اگر تنگی کی حالت دیکھو تو انہیں سو دینار دے دینا۔ حضرت حارث رحمہ اللہ نے وہاں جا کر دیکھا کہ حضرت عمیرؓ دیوار کے ساتھ ایک کونے میں بیٹھے اپنی قمیص سے جوئیں نکال رہے ہیں۔ انہوں نے جا کر حضرت عمیرؓ کو سلام کیا۔ حضرت عمیرؓ نے سلام کا جواب دیا اور کہا: اللہ آپ پر رحم کرے! آجاؤ اور ہمارے مہمان بن جاؤ۔ حارث رحمہ اللہ سواری سے اتر کر ان کے ہاں ٹھہر گئے۔ پھر حضرت عمیرؓ نے ان سے پوچھا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟ انہوں نے کہا: مدینہ سے۔ حضرت عمیرؓ نے پوچھا: آپ نے امیر المومنینؓ کو کس حال میں چھوڑا؟ جواب دیا: اچھے حال میں تھے۔ حضرت عمیر نے پوچھا: مسلمانوں کو کس حال میں چھوڑا؟ انہوں نے کہا: وہ بھی ٹھیک تھے۔ حضرت عمیرؓ نے پوچھا کیا امیر المومنین شرعی حدود قائم نہیں کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: کرتے ہیں۔ ان کے بیٹے سے ایک کبیرہ

گناہ ہو گیا تھا چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس پر حد شرعی قائم کی تھی۔ درے سے کوڑے لگائے تھے جس سے اسکا انتقال ہو گیا تھا۔ حضرت عمیرؓ نے کہا: اے اللہ! عمرؓ کی مدد فرما جہاں تک میں جانتا ہوں وہ آپ سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔

چنانچہ حارثؓ حضرت عمیرؓ کے پاس تین دن تک مہمان رہے۔ ان کے ہاں صرف جو کی ایک روٹی ہوتی تھی جسے وہ حارث رحمہ اللہ کو کھلا دیا کرتے اور خود بھوکے رہتے۔ آخر جب فاقہ بہت زیادہ ہو گیا تو انہوں نے حارث سے کہا: تمہاری وجہ سے ہم لوگوں پر فاقے آ گئے ہیں۔ اگر تم مناسب سمجھو تو کہیں اور چلے جاؤ اس پر حارث نے ان کو وہ دینار نکال کر دے دیئے اور کہا: امیر المؤمنین نے یہ دینار آپ کے لئے بھیجے ہیں تا آپ انہیں اپنے کام میں لائیں۔ آپؓ نے فرمایا: یہ دینار واپس لے جاؤ۔ ان کی بیوی نے کہا: واپس نہ کرو، اگر آپ کو ضرورت پڑ گئی تو اس میں سے خرچ کر لینا ورنہ مناسب جگہ خرچ کر دینا۔ حضرت عمیرؓ نے کہا: اللہ کی قسم میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں میں ان کو رکھ لوں۔ اس پر ان کی بیوی نے اپنی قمیص کا نیچے کا دامن پھاڑ کر ان کو دیا، جس میں انہوں نے وہ دینار رکھ لئے اور پھر فوراً گھر سے باہر گئے اور شہداء کی اولاد اور فقراء میں سب تقسیم کر کے واپس آ گئے۔ حضرت عمرؓ کے قاصد حارث کا خیال تھا کہ حضرت عمیر ان کو بھی کچھ دیں گے اور عمیرؓ نے قاصد کو کہا کہ امیر المؤمنین کو میرا اسلام کہہ دینا۔

حارث حضرت عمرؓ کے پاس واپس آئے۔ انہوں نے پوچھا: ان کا کیا حال دیکھا؟ عرض کیا وہ بہت تنگی میں ہیں۔ پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا: ان دیناروں کا کیا کیا؟ حارث بولے: مجھے پتہ نہیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے حضرت عمیرؓ کو خط لکھا کہ "جونہی تمہیں میرا یہ خط ملے..... ملتے ہی خط رکھنے سے پہلے میری طرف چلے آؤ"۔ چنانچہ وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔ حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا آپ نے ان دیناروں کا کیا کیا؟ انہوں نے کہا: مجھے جو مرضی آئی کیا۔ آپ ان دیناروں کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے کہا: میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ تم مجھے ضرور بتاؤ کہ تم نے ان کا کیا کیا ہے؟ حضرت عمیرؓ نے کہا: میں نے ان کو اپنے لئے آگے جہاں میں بھیج دیا ہے (یعنی ضرورتمندوں میں تقسیم کر دیئے ہیں)۔

حضرت عمرؓ نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے! پھر حکم دیا کہ حضرت عمیرؓ کو ایک وسق (یعنی پانچ من دس سیر) غلہ اور دو کپڑے دیئے جائیں۔ حضرت عمیرؓ نے کہا اللہ کی مجھے ضرورت نہیں ہے، چونکہ میں گھر میں دو صاع (سات سیر) جو چھوڑ کر آیا ہوں اور ان دو صاع کے کھانے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اور رزق پہنچا دیں گے۔ چنانچہ غلہ تو لیا نہیں، البتہ دونوں کپڑے لے لئے اور یوں کہا: فلاں ہم فلاں کے پاس کپڑے نہیں ہیں (اسے دے دوں گا) پھر اپنے گھر واپس آ گئے اور تھوڑے ہی عرصہ بعد ان کا انتقال ہو گیا اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے۔

جب حضرت عمرؓ کو ان کے انتقال کی خبر ملی تو ان کو بہت رنج وصدمہ ہوا اور ان کے لئے خوب دعائے رحمت ومغفرت کی۔ پھر (ان کو دفن کرنے) حضرت عمرؓ پیدل (مدینہ کے قبرستان) جنۃ البقیع گئے اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی پیدل چل رہے تھے۔

حضرت عمرؓ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم میں سے ہر آدمی اپنی اپنی تمنا وآرزو ظاہر کرے۔ چنانچہ ایک آدمی بولا: اے امیر المؤمنین میرا دل چاہتا ہے کہ میرے پاس بہت سا مال ہو اور میں اس سے غلام خرید خرید کر بہت سے غلام اللہ تعالیٰ کے لیے آزاد کروں دوسرا بولا: میرا دل چاہتا ہے کہ میرے پاس بہت سا مال ہو میں اسے اللہ کے راستے میں خرچ کر دوں۔ تیسرا بولا: میرا دل چاہتا ہے کہ مجھے اتنی جسمانی طاقت مل جائے کہ میں زمزم سے ڈول نکال نکال کر بیت اللہ کے حاجیوں کو زمزم کا پانی پلاؤں۔ تاہم حضرت عمرؓ نے فرمایا: میرا دل چاہتا ہے کہ میرے پاس عمیر بن سعدؓ جیسا آدمی ہو جسے میں مسلمانوں کے مختلف کاموں میں اطمینان سے لگا سکوں۔

(اللّٰھم ارزقنا اتباع ھذہ النفوس المقدسۃ۔ یہ تھے حضرات صحابہ کرامؓ۔ مجھے رہ رہ کر حسن بصری رحمہ اللہ کا قول یاد آتا ہے کہ صحابہ کرام اگر ہمیں دیکھ لیتے تو ہمیں پکا منافق کہتے۔ اے کاش! ان لوگوں سے بچھڑ کر آج کوئی عمیر یا سعید پیدا ہو جاتا

مگر زمانے نے ہم سے بے وفائی کی۔ یوں لگتا ہے جیسے یہ حضرات گوشت پوست کے بنے ہی نہیں تھے یا انسانیت سے ورا ماورا کوئی اور ہی مخلوق تھے۔)

۸۲۸- عبداللہ بن شعیب، عبداللہ بن محمد بغوی، عبداللہ بن محمد بن حفص، حماد بن سلمہ، ابی سنان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

ابوطلحہ خولانی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم عمیر بن سعدؓ کے پاس فلسطین میں ان کے گھر گئے۔ انہیں "نسیج وحدہ" (یکتا و منفرد کے لقب سے) پکارا جاتا تھا۔ آپؓ اس وقت گھر میں واقع ایک بڑی دکان پر کھڑے تھے اور گھر میں پتھروں سے بنا ہوا ایک بڑا حوض تھا۔ انہوں نے کہا: اے غلام! گھوڑوں کو (پانی پینے کے لئے) حوض پر لاؤ۔ (چنانچہ غلام جب حوض پر گھوڑے لایا تو عمیرؓ نے ایک گھوڑی کو گم پایا)۔ عمیرؓ نے اس گھوڑی کا نام لے کر پوچھا: فلاں گھوڑی کہاں ہے؟ عبیداللہ کہتے ہیں: غلام نے جواب دیا: وہ گھوڑی خارش زدہ ہے اور (خارش کی وجہ سے) اس کے بدن سے خون ٹپک رہا ہے۔ عمیرؓ نے فرمایا: اسے بھی پانی پینے کے لئے لاؤ۔ غلام نے کہا: تب دوسرے گھوڑوں کو بھی خارش ہو جائے گی۔ عمیرؓ نے فرمایا: اسے بھی حوض پر لاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ "ایک سے دوسرے کو بیماری کا لگنا اور بدشگونی اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں" [1] کیا تم ایک اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ وہ صحراء میں ہوتا ہے اس کے سینے کے ابھار پر خارش کا ایک نکتہ ظاہر ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ نکتہ اس سے پہلے موجود نہیں ہوتا تو پہلے اونٹ کو کس نے بیماری لگائی؟

(ہامہ: گھر پر الو بیٹھ کر گھر کے قتل ہونے والوں کی طرف سے انتقام کا مطالبہ کرتا ہے یا اس گھر کی بربادی کی آواز لگاتا ہے، یہ عرب کا جھوٹا عقیدہ تھا۔ مترجم)

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ عمیرؓ نے حدیث بالا کے علاوہ کوئی اور حدیث بھی نبی ﷺ سے روایت کی ہو۔

(۳۹) حضرت ابی بن کعبؓ [2]

حضرات صحابہ کرام اجمعین میں سے ایک حضرت ابی بن کعبؓ بھی ہیں۔ مسائل عامضہ کا کافی شافی جواب دینے والے تھے خدا اور رسول کے عشق و محبت سے سرشار تھے اور سید المسلمین کے لقب سے ملقب تھے۔

۸۲۹- سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم دبری، عبدالرزاق، ثوری، (دوسری سند) ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ (دونوں راوی) سعید جریری، ابی سلیل، عبداللہ بن رباح انصاری کے سلسلۂ سند سے روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابومنذر! قرآن مجید کی کونسی عظیم الشان آیت تمہارے پاس ہے (یعنی تمہیں زبانی یاد ہے)؟ میں نے کہا: اللہ اور اسکا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اے ابومنذر! قرآن مجید کی کونسی عظیم الشان آیت تمہارے پاس ہے؟ میں نے کہا: "اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم" (آل عمران ۱/۲) ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ زندہ ہے اور نگہبان ہے"۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا: "اے ابومنذر! تمہیں یہ

---

[1] مسند الامام أحمد ۱/۱۸۰، ومجمع الزوائد ۵/۱۰۲، یہ حدیث بہت سے الفاظ کے ساتھ مروی ہے دیکھئے: صحیح البخاری ۷/۱۶۳، وصحیح مسلم، کتاب السلام باب ۳۳، رقم: ۱۰۲، ۱۰۳، وسنن الترمذی ابی داؤد ۲۴، من کتاب الطب وسنن الترمذی ۲۱۴۳. وسنن ابن ماجۃ ۳۵۳۵، ۳۵۴۰. المعجم الکبیر ۱۷/۵۳. وفتح الباری ۱۰/۲۱۵.

[2] طبقات ابن سعد ۳/۵۹/۱. وتاریخ ابن معین ۲/۱۹. والتاریخ الکبیر ۱/۲/۳۹. والجرح ۱/۱/۲۹۰. وتاریخ ابن عساکر ۲/۳۲۲. (التھذیب) وتھذیب الکمال ۲/۲۶۲، ۲۷۲.

علم مبارک ہو"۔[1]

۸۳۰- حضور ﷺ کو ابی بن کعب کو قرآن سنانے کا حکم الٰہی ..... عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی بن مثنی، ہدبہ، ہمام، قتادہ، انس بن مالکؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن مجید سناؤں۔ ابی بن کعبؓ کہنے لگے: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر آپ کو حکم دیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام لے کر مجھے حکم دیا ہے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں: یہ سن کر ابیؓ نے رونا شروع کر دیا۔[2]

۸۳۱- جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین قاضی، یحییٰ بن عبدالحمید، ابن مبارک، اجلح، عبداللہ بن عبدالرحمن، ابن ابزی، ابزی کے سلسلۂ سند سے حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں قرآن مجید سناؤں، میں نے کہا: کیا میرے رب عزوجل نے آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی:

قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون " (یونس ۵۸) کہہ دیجئے (یہ) اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت سے ہے۔ پس چاہیے کہ اس سے خوش رہیں اور وہ ان کی جمع کی ہوئی (دنیا) سے بہتر ہے۔[3]

سفیان ثوری رحمہ اللہ نے یہ حدیث ثوری عن اسلم منقری عن ابن ابزی کی سند سے روایت کی ہے۔

۸۳۲- عبدالملک بن حسن، قاضی یوسف، محمد بن کثیر، سفیان ثوری، اسلم منقری، عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابزی، عبدالرحمن بن ابزی کے سلسلۂ سند سے ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہیں کوئی سورت پڑھ کر سناؤں![4] میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ کے سامنے میرا نام لیا گیا ہے؟ ارشاد فرمایا: "ہاں"۔

عبدالرحمن بن ابزی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے کہا: آپ اس سے خوش ہوئے تھے؟ ابیؓ نے فرمایا: مجھے خوش ہونے سے کیا چیز روکتی! حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون"۔

۸۳۳- سلیمان بن احمد بن خلید حلبی، محمد بن عیسیٰ الطباع، معاذ بن محمد بن معاذ بن ابی بن کعب، محمد بن معاذ بن ابی بن کعب، معاذ بن ابی بن کعب کے سلسلۂ سند سے حضرت ابی کعبؓ کی روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک مجھے حکم ہوا ہے کہ میں قرآن مجید کو تمہارے اوپر پیش کروں (یعنی تمہیں سناؤں) ابیؓ کہنے لگے: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا، آپ کے دست اقدس پر مشرف بہ اسلام ہوا اور آپ ہی سے علم حاصل کیا (آپ مجھ پر کیسے قرآن پیش کرتے ہیں) نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں ملا اعلیٰ (فرشتوں کی جماعت مقدسہ) میں تمہارے نام اور تمہارے نسب کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہا: یا رسول اللہ تب (قرآن مجید) پڑھیے۔[5]

۸۳۴- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن مثنی قصری مروزی، سلیمان بن عامر مروزی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن

۱۔ الدر المنثور ۳۲۳/۱. والمستدرک ۳۰۳/۳. وسنن ابی داؤد ۱۳۶۰. وشرح السنة ۴۵۹/۴.

۲۔ صحیح البخاری ۲۱۷/۶، ومسند الامام احمد ۱۳۰/۳، ۱۸۵، ۲۷۳، ۲۸۴، ۱۳۲/۵، والمستدرک ۲۲۴/۲. ومنحة المعبود ۱۹۱۳. وطبقات ابن سعد ۶۰/۲/۳. ومجمع الزوائد ۱۲۰/۷. وفتح الباری ۷۲۵/۸.

۳۔ المصنف لابن ابی شیبة ۱۴۱/۱۲.   ۴۔ المسند الامام احمد ۱۲۳/۵.

۵۔ طبقات ابن سعد ۱۰۳/۲/۲. والمصنف لابن ابی شیبة ۵۶۴/۱۰. وتاریخ ابن عساکر ۳۲۷/۲. والدر المنثور ۳۰۸/۳.

انس نے ابو عالیہ کو قرآن مجید سنایا۔ ابو عالیہ (ریاحی) نے ابی بن کعب کو قرآن مجید سنایا اور حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہیں قرآن مجید پڑھ کر سناؤں۔ ابیؓ کہتے ہیں: میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا وہاں میرا تذکرہ کیا گیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، چنانچہ ابیؓ رو پڑے۔ مجھے معلوم نہیں آیا شوق کی وجہ سے رو پڑے یا خوف کی وجہ سے۔

۸۳۵- جعفر بن محمد بن عمرو، محمد بن حسن بن حبیب، یحیٰی بن عبدالحمید، ابو احوص، عمار بن رزیق، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے سلسلۂ سند سے:

ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست اقدس میرے سینے پر مارا پھر ارشاد فرمایا: میں تجھے شک اور تکذیب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ ابی بن کعبؓ کہتے ہیں: میں پسینے میں شرابور ہو گیا اور (میری یہ کیفیت تھی) گویا کہ میں ڈر کے مارے اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

یہ حدیث اسماعیل بن ابی خالد نے بھی عبداللہ بن عیسیٰ سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۸۳۶- عبداللہ بن جعفر، ابن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، ابو حمزہ، ایاس بن قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

قیس بن عباد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں محمد ﷺ کے صحابہ کرامؓ کی ملاقات کے لئے مدینہ منورہ آیا۔ مجھے سب سے زیادہ ابی بن کعبؓ کی ملاقات محبوب تھی، چنانچہ میں (نماز میں) صف اول میں جا کھڑا ہوا۔ حضرت ابیؓ نماز کے لیے تشریف لائے۔ جب نماز پڑھ لی تو بیان کرنے لگے۔ میں نے لوگوں کی گردنوں کو جتنی توجہ سے ان کی طرف اوپر اٹھتے ہوئے دیکھا اس طرح کہیں نہیں دیکھا۔ میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا کہ امراء کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے ہلاک ہو گئے۔ رب کعبہ کی قسم! (انہوں نے تین مرتبہ یہ کلمات دہرائے اور فرمایا) وہ خود بھی ہلاک ہو گئے اور دوسروں کو بھی انہوں نے ہلاک کر دیا۔ مجھے تو ان پر کوئی افسوس نہیں ہے، مجھے ہلاک ہونے والے مسلمانوں پر افسوس ہے۔

ابو مجلز نے بھی یہ حدیث قیس بن عباد سے بمثلہ روایت کی ہے۔

۸۳۷- احمد بن جعفر بن سعید، احمد بن عصام، یوسف بن یعقوب، سلیمان تیمی، ابو مجلز، قیس بن عباد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ کی جامع مسجد میں آگے والی صف میں نماز پڑھ رہا تھا اچانک میرے پیچھے سے ایک آدمی آیا اور اس نے مجھے زور سے کھینچا اور مجھے ایک طرف کر کے خود میری جگہ کھڑا ہو گیا۔ جب اس نے سلام پھیرا تو میری طرف متوجہ ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت ابی بن کعبؓ ہیں۔ کہنے لگے: اے لڑکے! اللہ تعالیٰ تجھے پریشان نہ کرے۔ اس بات کا ہمیں نبی ﷺ نے حکم دیا تھا پھر وہ قبلہ رو ہو گئے اور فرمایا: رب کعبہ کی قسم اہل عقد (بیعت لینے والے) ہلاک ہو گئے۔ مجھے ان پر کوئی افسوس نہیں ہے۔ انہوں نے تین مرتبہ یہ کلمات دہرائے۔ لہٰذا مجھے ان پر کوئی افسوس نہیں ہے لیکن مجھے ان لوگوں پر افسوس ہے جنکو انہوں نے گمراہ کر دیا ہے۔

۸۳۸- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، محمد بن سعید بن اصبہانی، عبداللہ بن مبارک، ربیع بن انس، ابو عالیہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابی بن کعبؓ نے فرمایا:

تم سیدھے راستے اور سنت رسول اللہ ﷺ کو لازمی پکڑے رکھو، پس کوئی بندہ ایسا نہیں جو سیدھے راستے اور سنت پر قائم ہوتے ہوئے اللہ عزوجل کا ذکر کرے اور مارے خوف خدا کے اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں اور پھر اسے دوزخ کی آگ چھو لے، اور کوئی ایسا بندہ نہیں جو سیدھے راستے اور سنت پر قائم ہوتے ہوئے اللہ کا ذکر کرے اور اس کے بال کھڑے ہو جاتے ہوں اللہ تعالیٰ کے خوف سے مگر اس کی مثال اس درخت جیسی ہے جسکے پتے خشک ہو گئے ہوں، چنانچہ اسی حالت میں اس درخت پر ہوا چلتی ہے اور اس کے

پتے گرنے لگتے ہیں۔اس آدمی کے گناہ بھی (ذکر اللہ سے) اس طرح گرتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے راستے میں تمہارے اعمال انبیاء کرام کے طریقے اور انکی سنت کے مطابق ہونے چاہئیں۔

۸۳۹- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، علی بن حسن بن سلیمان، ابوخالد، مغیرہ بن مسلم، ربیع بن انس، ابوعالیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابی بن کعبؓ سے کچھ وصیت کرنے کی درخواست کی۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا: کتاب اللہ کو اپنا امام بنالو اور اس کے قاضی اور حاکم ہونے سے راضی رہو۔اس لئے کہ یہی وہ چیز ہے جسکو تمہارے رسول نے تمہارے بیچ چھوڑا ہے۔ کتاب اللہ ایسا سفارشی اور بلاتہمت گواہ ہے جس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ اس میں تمہارا اور تم سے پہلوں کا بھی ذکر ہے۔ کتاب اللہ تمہارے درمیان بہترین حاکم ہے اور وہ تمہیں تمہارے بعد کی بھی خبریں دیتا ہے۔

۸۴۰- چار عذاب اس امت پر واقع ہو کر رہیں گے..... ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، ابوجعفر، ربیع، ابوعالیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ نے ارشاد باری تعالیٰ:

"قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابًا من فوقکم (انعام ۶۵)"---

آپ کہہ دیجئے کہ اس پر بھی وہ قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب نازل کردے۔

کے بارے میں فرمایا: وہ چار چیزیں ہیں اور وہ سب کی سب عذاب الٰہی ہیں اور وہ لامحالہ ساری کی ساری واقع ہو کر رہیں گی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے پچیس سال بعد دو چیزیں تو ان میں سے واقع ہو چکی ہیں ایک یہ کہ لوگ مختلف گروہوں میں بٹ گئے دوسری یہ کہ ان کے آپس میں جھگڑے چھڑ گئے۔ اور دو چیزیں فی الحال ابھی تک باقی ہیں لیکن لامحالہ وہ بھی واقع ہو کر رہیں گی ایک خسف (زمین میں دھنسنا) اور دوسری رجم (آسمان سے پتھروں کی بارش)۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ نے بھی یہ حدیث ربیع سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۸۴۱- حضور ﷺ کی برکات..... ابومحمد حامد بن حیان، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، ہناد بن سری، وکیع، یزید بن ابراہیم، ابوہارون غنوی، مسلم بن شداد، عبید بن عمیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں جو اللہ کے لئے کوئی چیز ترک کرتا ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ بدلے میں اس چیز سے بہتر چیز ایسی جگہ سے عطا فرماتے ہیں جہاں سے اسے گمان تک نہیں ہوتا اور کوئی بندہ ایسا نہیں جو کسی فعل کا لاپرواہی میں ارتکاب کرتا ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے اس فعل سے زیادہ سخت بوجھ اس پر ڈال دیتے ہیں اور اسے گمان تک بھی نہیں ہوتا۔

۸۴۲- محمد بن اسحٰق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ابن عون، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے اور ہم یکسو ہوتے تھے (یعنی ہماری سوچ ہمارا مقصود، ہماری مراد ہماری تڑپ ایک ہوتی تھی) جب نبی ﷺ دنیا سے اٹھالئے گئے ہم نے یوں اور یوں دیکھنا شروع کردیا۔

یہ حدیث روح نے ابن عون سے روایت کی ہے اور انھوں نے عتی عن ابی بن کعبؓ کی سند سے بیان کی۔

۸۴۳- حسن بن احمد بن صالح سبیعی، حسن بن حباب مقری، محمد بن اسماعیل مبارکی، روح بن عبادہ، عبداللہ بن عون، حسن، عتی بن ضمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا! ہم نبی ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے اور ہمارے چہرے ایک ہوتے تھے، حتی کہ وہ ہم سے جدا ہوگئے اور ہمارے چہرے دائیں بائیں ہوگئے۔

۸۴۴- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ابوالاشہب، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا: خبردار!

بے شک دنیا کی مثال ابن آدم کے کھانے کے ساتھ بیان کی گئی ہے اور بے شک اسکا کھانا نمک اور مسالہ ہے۔

شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ حدیث بالا کو ابو حذیفہ نے ثوری سے مرفوعا روایت کیا ہے اور انہوں نے عتی کا واسطہ ذکر کیا ہے۔

۸۲۵- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابو حذیفہ، سفیان ثوری، یونس بن عبید، حسن، عتی کے سلسلۂ سند سے حضرت ابیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک ابن آدم کے کھانے کی چیز کی دنیا کے لئے ایک مثال بیان کی گئی ہے، پس دیکھ لو ابن آدم سے کیا خارج ہوتا ہے اور بے شک اس کے نمک اور مسالے کی حقیقت وہ جانتا ہے کہ اس نے کس چیز کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔[1]

۸۲۶- ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ہناد بن سری، محمد بن عبید، محمد زابی رجاء، صدقہ، ابراہیم بن مرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت ابی بن کعبؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابو منذر! کتاب اللہ کی ایک آیت نے مجھے (سخت) غمزدہ کر دیا ہے!۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے پوچھا: بھلا وہ کونسی آیت ہے؟ آدمی نے کہا: "من يعمل سوءاً يجز به" (نساء ۱۲۳) جس نے کوئی برا عمل کیا اسکا اسے بدلہ دیا جائے گا۔ ابیؓ نے فرمایا: یہ وہ بندہ مومن ہے جسے (گناہ کے بعد) کوئی مصیبت پیش آتی ہے اور وہ صبر کر لیتا ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملتا ہے تو اس پر کوئی اس کا گناہ نہیں ہوتا۔

۸۲۷- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن طارق، عباد بن عوام، سعید، قتادہ، حسن، عتی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام لمبے آدمی تھے اور ان کے سینے پر بہت زیادہ بال تھے۔ وہ یوں لگتے تھے جیسے کھجور کا کھوکھلا درخت۔ (جنت میں) جب ان سے خطا سرزد ہو گئی تو ان کے بال جھڑ گئے۔ چنانچہ جنت میں بھاگنے لگے ایک درخت میں ان کا سر الجھ گیا، آدم علیہ السلام حواء سے کہنے لگے: کیا تو مجھے کہیں چھپا سکتی ہے؟ حواء علیہ السلام نے جواب دیا: میں تجھے تنہائی میں کہیں بھی نہیں چھپا سکتی۔ آدم علیہ السلام کے پروردگار نے آواز دی: اے آدم! کیا تو مجھ سے بھاگ رہا ہے؟ آدم علیہ السلام نے جواب دیا: اے میرے پروردگار مجھے تجھ سے حیاء آ رہی ہے۔

۸۲۸- **مومن کی خصلتیں**..... احمد بن جعفر بن معبد، ابو بکر بن نعمان، محمد بن سعید بن سابق، ابو جعفر رازی، ربیع بن انس، ابو عالیہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا: مومن چار چیزوں کے درمیان ہے۔ اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو صبر کرے، اگر اسے کوئی چیز عطا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرے، اگر بات کرے تو سچ بولے اور اگر فیصلہ کرے تو انصاف کرے۔

مومن نور کی پانچ چیزوں میں الٹتا پلٹتا ہے اور وہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "نور على نور" (نور ۳۵) روشنی پر روشنی ہے۔ مومن کا کلام نور ہے، اسکا علم نور ہے، اسکا مدخل نور ہے، اسکا مخرج بھی نور ہے۔ قیامت کے دن اسکا لوٹنا نور کی طرف ہوگا اور کافر پانچ قسم کی تاریکیوں میں الٹتا پلٹتا ہے اسکا کلام تاریکی ہے۔ اسکا عمل تاریکی ہے۔ اسکا مدخل تاریکی ہے۔ اسکا مخرج تاریکی ہے اور اس نے قیامت کے دن تاریکیوں کی طرف لوٹنا ہے۔

۸۲۹- محمد بن اسحٰق بن ایوب، ابراہیم بن سعد، بکر بن بکار، عبدالحمید بن جعفر، جعفر، سلیمان بن یسار کی سند سے مروی ہے:

عبداللہ بن حارث بن نوفل کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعبؓ کے ساتھ جھاڑیوں میں کھڑا تھا۔ لوگ فروٹ

---

[1] المعجم الكبير للطبراني ١/١٦٦. وصحيح ابن حبان ٢٤٨٩. (موارد) ومسند الامام احمد ١٣٦/٥. ومجمع الزوائد ٢٨٨/١٠. والترغيب والترهيب ١٧٣/٣. واتحاف السادة المتقين ١١٢/٨.

منڈی میں (خریدنے بیچنے میں) مصروف تھے: حضرت ابیؓ کہنے لگے: کیا تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے ہو کہ ان کی گردنیں طلب دنیا میں کس قدر مشغول ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب دریائے فرات سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر کرے گا پس لوگ جونہی اس کے بارے میں سنیں گے فوراً اس کی طرف دوڑ پڑیں گے (کوئی نگران آدمی) اس پہاڑ کے پاس کھڑے ہوا کہے گا اگر ہم لوگوں کو چھوڑ دیں سونے کے اس پہاڑ کو سارے کا سارا لے جائیں گے اور ہمارے لئے انہیں سے کچھ بھی نہیں چھوڑیں گے۔ (پس اس وقت) لوگوں میں قتل عام شروع ہو جائے گا۔ ہر سو (۱۰۰) میں سے ۹۹ لوگ مارے جائیں گے۔[۱]

یہ حدیث زبیدی نے زہری عن اسحق سولی منیرہ عن ابیؓ کی سند سے روایت کی ہے۔

۸۵۰- نیکیوں کی طلب میں بخار قبول کرنا..... سلیمان بن احمد، احمد بن خلید حلبی، محمد بن عیسیٰ بن طباع، معاذ بن معاذ بن ابی بن کعب، معاذ بن ابی بن کعب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ:

حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بخار کی کیا جزا (اجر و ثواب) ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخار زدہ آدمی کے جب تک پاؤں لڑکھڑاتے رہتے ہیں اور وہ پسینے میں شرابور ہوتا رہتا ہے اس وقت تک اس کے لئے نیکیاں جاری کی جاتی ہیں (یعنی اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی رہتی ہیں) حضرت ابی بن کعبؓ کہنے لگے: یا اللہ میں تجھ سے بخار کا سوال کرتا ہوں، جو مجھے تیرے راستے (جہاد) میں نکلنے اور تیرے گھر کی طرف جانے اور تیرے نبی ﷺ کی مسجد کی طرف نکلنے سے نہ روکے۔ راوی کہتے ہیں: چنانچہ جب بھی ابی بن کعبؓ کو چھوا گیا انہیں بخار زدہ پایا گیا۔[۲]

۸۵۱- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابراہیم بن حجاج، عبدالعزیز بن مسلم، ربیع بن انس، ابو عالیہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اس امت کو بلندی رتبہ، نصرت و مدد اور غلبہ و قدرت کی بشارت دے دو۔ اور جو آدمی اس امت میں سے آخرت والا عمل دنیا کے حصول کے لئے کرے گا آخرت میں اس کے لئے کچھ حصہ نہیں ہوگا۔[۳]

۸۵۲- سلیمان بن احمد، حفص بن عمر، قبیصہ بن عقبہ، سفیان ثوری، عبداللہ بن محمد بن عقیل، طفیل بن ابی بن کعب کے سلسلۂ سند سے حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ جب رات کا ایک چوتھائی حصہ گزر جاتا تو رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو لرزا دینے والی آگ اور اس کے پیچھے آنے والی آ گئی۔ موت اپنے متعلقات کو لے کر آ گئی۔ رسول اللہ ﷺ یہ کلمات تین مرتبہ ارشاد فرماتے تھے۔[۴]

۸۵۳- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، شیبان بن ابی شیبہ، سلام بن مسکین، عصمہ، ابو حکیمہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں کچھ ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے تھے؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ! جی ہاں (ضرور مجھے سکھلایئے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو:

۱۔ مسند الامام احمد ۳۳۶/۲، ۳۱۵، وفتح الباری ۸۱/۱۳.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۹/۱. وفتح الباری ۱۱۰/۱۰. ومجمع الزوائد ۳۰۵/۲، والترغیب والترھیب ۳۰۰/۴. وتاریخ ابن عساکر ۳۲۹/۲. (التھذیب) واتحاف السادۃ المتقین ۱۲۵/۹.

۳۔ شرح السنۃ للبغوی ۳۳۵/۱۴. والمستدرک ۳۱۱/۴، ۳۱۸، ومسند الامام احمد ۱۳۴/۵. ومجمع الزوائد ۲۲۰/۱۰. والدر المنثور ۵۵/۵، ۵/۶.

۴۔ سنن الترمذی ۲۴۵۷. والمستدرک ۵۱۳/۲. والاحادیث الصحیحۃ ۹۵۴.

اللهم اغفرلي خطاياي و عمدي وهزلي وجدي و لاتحرمني من بركة مااعطيتني و لاتفتني فيماحرمتني

یا اللہ میری خطائیں معاف فرمادے اور جو گناہ میں نے عمداً کیے یا ہنسی مذاق میں کیے یا سنجیدگی سے کئے وہ بھی معاف فرما اور مجھے اپنی عطا کردہ نعمتوں سے محروم نہ کرنا اور اپنی حرام کردہ چیزوں کے قصے میں مجھے مبتلا نہ کرنا۔[1]

(۴۰) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ[2]

حضرات صحابہ کرام اجمعین میں سے ایک سریلی آواز والے صاحب قرات، اپنے آپ کو میدان سیاست سے دور رکھنے والے ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس بن حضار اشعری بھی ہیں۔ آپؓ احکام و مسائل کے بڑے عالم تھے۔ محبت و مشاہدہ کی وادیوں میں سرگرداں رہتے تھے۔ تاریک راتوں میں ترنم کے ساتھ قرات قرآن کرتے تھے۔ راتوں کو بیدار رہتے۔ ایام طویلہ میں شدت گرمی کے باوجود روزے کی حالت میں رہتے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف سرگرداں دل کی پژمردگی کو دائمی عزت کی چراگاہوں میں آسودگی بخشنے کا نام ہے۔

۸۵۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن نمیر، طلحہ بن یحییٰ، ابو بردہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوموسیٰؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذؓ اور ابوموسیٰؓ کو (گورنر بنا کر) یمن بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم دیں۔

۸۵۵- محمد بن اسحٰق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، قرہ بن خالد، ابورجاء عطاردی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

ابورجاء کہتے ہیں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بصرہ کی اس مسجد میں ہمارے اوپر اکثر چکر کاٹتے رہتے تھے اور مسجد میں لگے حلقوں میں بیٹھ جاتے تھے۔ گویا کہ (مجھے یوں لگتا ہے جیسے) میں انہیں دو سفید چادروں میں ملبوس بیٹھے ہوئے اور مجھے قرآن مجید پڑھاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ میں نے انہی سے سورت "اقرأ باسم ربك الذي خلق" (سورۂ علق) حاصل کی ہے۔

وکیع اور خالد بن الحارث نے قرہ سے اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔

۸۵۶- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن اسید، زکریا بن یحییٰ ابوالخطاب، ابوداؤد طیالسی، شعبہ، ابی عامر خراز، حسن ابی موسیٰؓ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمرؓ نے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ تمہیں اللہ عزوجل کی کتاب اور تمہارے نبی ﷺ کی سنت سکھاؤں اور تمہارا راستہ صاف کردوں۔

۸۵۷- محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد صائغ، عفان، وہیب، داؤد بن ابی ہند، ابوحرب بن اسود (دیلی) ابواسود دیلی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ نے قرآء کو جمع کیا اور حکم دیا کہ ہمارے پاس وہی آئے جس نے قرآن مجید جمع کر رکھا ہو (یعنی پورا قرآن مجید زبانی یاد کر رکھا ہو اور اس کے علم سے واقف ہو)۔ ابواسود رحمہ اللہ کہتے ہیں چنانچہ ہم تقریباً تین سو قراء ابوموسیٰؓ کے پاس آئے۔ انہوں نے ہمیں وعظ و نصیحت کی اور فرمایا: تم لوگ اس علاقے کے قراء ہو تمہارے اوپر ہرگز مدت طویل نہ ہونے پائے ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے جس طرح اہل کتاب کے دل سخت ہو گئے تھے پھر فرمایا:

تحقیق ایک سورت نازل کی گئی تھی جسے ہم طول و تشدید میں سورت برأت کے ساتھ تشبیہ دیتے تھے، مجھے اس کی ایک آیت

---

[1] المطالب العالية ۳۳۳۹، ومجمع الزوائد ۱۰/۱۷۲.

[2] ابو موسى الأشعري: اسمه: عبد الله بن قيس، انظر ترجمته في: الاستيعاب ۳/۹۷۹، ۳/۱۷۶۲، والإصابة ۲/۳۸۹۸، وأسد الغابة ۳/۳۳۵، وتهذيب الكمال ۱۵/۳۴۹۱/۳۳۶.

یاد ہے (وہ یہ کہ)''

لو کان لابن آدم وادیان من ذهب لابتغی الیهما ثالثا ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب

(ترجمہ) اگر کسی آدمی کے لئے سونے کی دو وادیاں ہوں وہ پھر بھی تیسری وادی کی تلاش میں لگا رہتا ہے۔
ابن آدم کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔

(اسی طرح) ایک اور سورت نازل کی گئی جسے ہم (جماعت صحابہؓ) مسبحات جن کے شروع میں ''سبح اللہ'' وغیرہ کا لفظ آتا ہے کے ساتھ تشبیہ دیتے تھے۔ اس کی ایک آیت مجھے یاد ہے اس میں تھا:

یاایها الذین آمنوا لم تقولون مالا تفعلون فتکتب شهادة فی اعناقکم ثم تسألون عنها یوم القیامة.

''اے ایمان والو! وہ بات تم مت کہو جسے تم کرتے نہیں ہو پس شہادت لکھ کر تمہاری گردنوں میں لٹکا دی جائے گی۔
پھر قیامت کے دن اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

۸۵۸- ابو احمد محمد بن احمد حافظ جرجانی، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعد کسائی، ابن علیہ، مزیاد بن مخراق، معاویہ بن قرہ، ابی کنانہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے حضرات قراء کو جمع کیا۔ چنانچہ تین سو کے لگ بھگ قراء جمع ہو گئے، ابوموسیٰؓ نے قرآن مجید کی عظمت بیان کی اور پھر فرمایا: بے شک یہ قرآن مجید تمہارے لئے اجر و ثواب ہوگا ورنہ تمہارے اوپر ایک قسم کا بوجھ ہوگا۔ پس قرآن مجید کی اتباع کرو اور قرآن مجید ہرگز تمہاری اتباع نہ کرے۔ چونکہ جو آدمی قرآن مجید کی اتباع کرتا ہے وہ جنت کے باغات میں فروکش ہوتا ہے اور جس نے قرآن مجید کو اپنے تابع بنایا وہ گدی پر مار کھا کر دوزخ میں جا پڑتا ہے۔

یہ حدیث شعبہ نے زیاد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۸۵۹- فاروق خطابی، ابومسلم کشی، عمرو بن مرزوق، مالک بن مغول، (دوسری سند) سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ابن عیینہ، مالک بن مغول، عبداللہ بن بریدہ کے سلسلۂ سند سے بریدہؓ کی روایت ہے کہ:

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو با آواز بلند قرآن مجید پڑھتے ہوئے سنا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کو آل داؤد کے لحن (خوش آوازی) سے حصہ ملا ہے۔[1] بریدہؓ فرماتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت ابوموسیٰؓ کو سنائی کہنے لگے: جب آپ نے مجھے یہ خبر سنائی تو اب سے آپ میرے دوست ہیں۔

یہ حدیث ابو اسحاق سبیعی و ثوری و شریک اور دیگر محدثین نے مالک رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

۸۶۰- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، خالد بن نافع، سعید بن ابی بردہ، ابوموسیٰ اشعریؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی ﷺ کہیں تشریف لے جا رہے تھے اور ابوموسیٰ اشعریؓ اپنے گھر میں قرآن مجید پڑھ رہے تھے نبی ﷺ کے ساتھ حضرت عائشہؓ بھی تھیں۔ دونوں ابوموسیٰؓ کی قراءت سننے وہیں کھڑے ہو گئے۔ اگلے دن ارشاد فرمایا: اے ابوموسیٰ! گزشتہ رات کو میں تمہارے پاس سے گزرا۔ میرے ساتھ عائشہؓ بھی تھی اور تو اپنے گھر میں قرآن مجید پڑھ رہا تھا ہم (دونوں) تمہاری قرأت سننے کھڑے ہو گئے۔[2] ابوموسیٰ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! اگر مجھے آپ کی موجودگی کا علم ہوتا تو میں آواز میں اور دلکشی پیدا کر کے آپ

۱۔ سنن النسائی، کتاب الافتتاح باب ۸۱. ومسند الامام أحمد ۳۵۹/۵. والمصنف لعبد الرزاق ۴۱۷۸. وتلخیص الحبیر ۲۰۱/۴. واتحاف السادة المتقین ۴۹۹/۴. وکذالک: سنن ابن ماجة ۱۳۴۱. وصحیح ابن حبان ۲۲۶۳. (موارد) طبقات ابن سعد ۷۹/۱/۴، ۸۰، ۱۰۶/۲/۲.

۲۔ مجمع الزوائد ۳۵۹،۳۷۱/۷.

کواور زیادہ خوش کرتا۔

۸۶۱- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، مسلم بن ابراہیم، سعید بن زربی (ایک نسخہ میں ابن رزین ہے) ثابت بنانی، انس بن مالک کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ ابوموسیٰ کو آل داؤد کے لحن سے حصہ دیا گیا ہے۔[1]

۸۶۲- محمد بن عمر بن سلم، علی بن ابی الازہر مصری، ابوعمیر عیسیٰ بن محمد، ایوب بن سوید، یونس بن یزید، زہری، ابوسلمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب ابوموسیٰ ؓ کو کہتے تھے: ہمیں اپنے رب عزوجل کی یاد تازہ کراؤ، چنانچہ حضرت ابوموسیٰ ؓ تلاوت شروع کر دیتے تھے۔

۸۶۳- احمد بن یوسف، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، عبید اللہ بن عمر (ایک نسخہ میں عبداللہ بن عمر ہے) صفوان بن عیسیٰ، سلیمان تیمی، ابو عثمان نہدی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے تھے ان کی آواز اتنی سریلی اور دلکش ہوتی تھی کہ چنگ و بربط میں بھی وہ دلکشی نہیں۔

۸۶۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، جعفر بن علی، عیسیٰ بن یونس، اعمش، مسلم بن صبیح، مسروق رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم ابوموسیٰ اشعری ؓ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ہم نے رات کو اتر کر ایک باغ میں پناہ لی۔ ابوموسیٰ ؓ رات کے وقت اٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔ کیا ہی آپ ؓ کی آواز تھی۔ آپ کا دوران تلاوت جس مضمون پر گزر ہوتا اسے تلاوت کرنے کے بعد کہتے:

اللھم انت السلام ومنک السلام وانت المؤمن تحب المؤمن

وانت المھیمن تحب المھیمن وانت الصادق تحب الصادق

یا اللہ تو سلامتی والا ہے اور تمام تر سلامتی تجھی سے وابستہ ہے، تو امن دیتا ہے اور مومن سے محبت کرتا ہے،

تو نگہبان ہے اور تو نگہبان سے محبت کرتا ہے اور تو سچا ہے اور سچے سے محبت کرتا ہے۔

۸۶۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم ایک سفر میں حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ کے ہمراہ تھے۔ (ایک جگہ) انہوں نے لوگوں کو فصیح و بلیغ کلام کرتے سنا۔ کہنے لگے: اے انس! مجھے کیا ہو گیا؟ آؤ ہم اپنے رب کو یاد کریں۔ کیا بعید! یہ لوگ اپنی زبان سے لگاتار جھوٹ بولیں۔ پھر فرمایا: اے انس! کس چیز نے لوگوں کو آخرت کی طلب سے بے رغبت کر دیا ہے اور کس چیز نے انہیں اطاعت خداوندی سے روک دیا ہے۔ میں نے کہا: خواہشات (نفس) اور شیطان نے۔ فرمایا: بخدا! ایسا نہیں بلکہ دنیا انہیں فی الفور مل گئی ہے اور آخرت میں ابھی تاخیر ہے۔ کاش! اگر یہ کھلی آنکھوں سے آخرت کا معائنہ کر لیتے کبھی آخرت سے غافل ہو کر دنیا کی طرف مائل نہ ہوتے۔

۸۶۶- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حسن بن موسیٰ اشیب، شیبان، قتادہ، ابو بردہ بن ابی موسیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے ان کو فرمایا: اے پیارے بیٹے! اگر تم ہمیں اس وقت دیکھ لیتے جب ہمارے اوپر آسمان برس رہا ہوتا اور ہم نبی ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے، بخدا تم ہمیں بھیڑ کی طرح محسوس دیکھتے جو ہوا کے دوش پر جم نہ سکے۔

یہ حدیث ابوعوانہ، سعید، محمد بن حفصہ، وخالد بن قیس وغیرہم نے بھی قتادہ سے روایت کی ہے۔

۸۶۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالصمد، ابو ہلال، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک

---

۱. سنن النسائي، كتاب الافتتاح باب ۸۱. ومسند الامام أحمد ۳۵۹/۵. والمصنف لعبد الرزاق ۴۱۷۸. وتلخيص الحبير ۲۰۱/۴. واتحاف السادة المتقين ۴۹۹/۴. وكذالك: سنن ابن ماجة ۱۳۴۱. وصحيح ابن حبان ۲۲۶۴. (موارد) طبقات ابن سعد ۷۹/۱/۴، ۸۰، ۱۰۶/۲/۴.

مرتبہ حضرت ابوموسیٰؓ کو خبر ملی کہ کچھ لوگوں کے پاس اتنے کپڑے بھی دستیاب نہیں ہیں کہ وہ پہن کر جمعہ کی نماز پڑھ سکیں، چنانچہ انہوں نے ایک جبہ پہنا اور پھر گھر سے باہر نکلے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔

۸۶۸- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن موسیٰ، ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع، صالح بن کیسان، یزید رقاشی، عن ابیہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تحقیق روحاء سے چل کر ستر وہ کر ستر انبیاء ننگے پاؤں اور صرف ایک جبہ کے ساتھ چلتے ہوئے گزرے ہیں۔

۸۶۹- سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، محمد بن سعید اصفہانی، ابواسامہ، بریدہ، ابوبردہ بن ابوموسیٰؓ کی روایت ہے، حضرت ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں: کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلے۔ ہم چھ آدمی تھے اور ہمارے پاس صرف ایک ہی اونٹ تھا تاہم ہم لوگ اسی پر باری باری سوار ہوتے (اور اکثر ہمیں پیدل ہی چلنا پڑتا تھا جس سے) ہمارے پاؤں گھس گئے۔ (بالخصوص) میرے پاؤں بہت زیادہ گھس گئے...... حتیٰ کہ میرے پاؤں کے ناخن بھی گر گئے۔ ہم (بچاؤ کے لئے) پاؤں پر چیتھڑے لپیٹتے تھے۔ اسی وجہ سے اس غزوے کو غزوۂ ذات الرقاع کے نام سے موسوم کیا گیا چونکہ ہم نے اپنے پاؤں پر چیتھڑوں کی پٹیاں باندھی تھیں۔ ابوبردہ کہتے ہیں: ابوموسیٰ اشعریؓ نے ہمیں یہ حدیث سنائی اور پھر اس حدیث کے سنانے کو ناپسند کرنے لگے۔ کہنے لگے: مجھے اچھا نہیں لگتا کہ میں اس حدیث کو بیان کرتا۔ گویا وہ اپنے کسی نیک عمل کو افشا کرنا ناپسند سمجھتے تھے۔

۸۷۰- حبیب، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، مہدی بن میمون، واصل (ابوعیینہ کے آزاد کردہ غلام)، لقیط، ابوبردہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے حضرت ابوموسیٰؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ ہم جہاد کی نیت سے براستہ سمندر چل پڑے۔ اسی دوران ہم چلے جارہے تھے۔ جوا بہت اچھی تھی اور بہت سارے بادبان پھڑپھڑا رہے تھے۔ چنانچہ ہم نے ایک منادی کو آواز لگاتے سنا جو کہہ رہا تھا: اے کشتی والو! رک جاؤ، میں تمہیں ایک خبر سنانا چاہتا ہوں۔ حتیٰ کہ اس نے سات مرتبہ پے در پے آوازیں لگائیں۔ ابوموسیٰؓ نے فرمایا: میں نے کشتی کے نمایاں حصے پر کھڑے ہوکر کہا: تم کون ہو اور کہاں ہو؟ کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ ہم کہاں ہیں اور کیا ہم رکنے کی استطاعت رکھتے ہیں؟ فرمایا: چنانچہ مجھے جواب دینے کے لئے ایک آواز بلند ہوئی، کسی نے کہا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر ایک فیصلہ کر رکھا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ ہمیں ضرور خبر دو۔ کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر فیصلہ کرلیا ہے کہ جو آدمی سخت گرم دن میں اپنے آپ کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے پیاسا رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سیراب کرے گا۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ ایسے شدید گرمی والے دن کی تلاش میں رہتے تھے جس میں انسان کی گرمی کی وجہ سے جان نکل جائے، ایسے دن میں ابوموسیٰؓ روزہ رکھتے تھے۔

۸۷۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن، حماد بن سلمہ، قتادہ، ابی مجلز کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰؓ نے فرمایا بے شک میں بہت زیادہ تاریک گھر میں غسل کرتا ہوں (اور جب غسل سے فارغ ہوتا ہوں) اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا ہوں۔ حتیٰ کہ میں (اسی حالت میں) اپنے کپڑے لے لیتا ہوں اس لئے کہ مجھے اپنے پروردگار سے حیاء آتی ہے (کہ میں عریاں حالت میں ہوں)۔

۸۷۲- ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، ہناد بن سری، ابن مبارک، شعبہ، سعید بن ابی بردہ، ابوبردہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا: ما ینتظر من الدنیا الا کلا محزنا او فتنة تنتظر" (کہ دنیا میں رہ کر صرف کسی غمزدہ کرنے والی مصیبت یا کسی فتنے کا انتظار ہی کیا جاسکتا ہے)[2]

---

[1] مجمع الزوائد ۳/۲۲۰. والتلخيص الحبير ۲/۲۲۴. وكنز العمال ۳۴۲۷۰.

[2] (ظاہری عبارت سے یہی ترجمہ واضح ہوتا ہے ورنہ اصل عبارت نقل کردی ہے)۔

۸۷۳- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش، ابووائل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا: یقیناً تم سے پہلے والے لوگوں کو ان دینار و درہم نے ہلاک کردیا وہ دونوں تمہیں بھی ہلاک کردیں گے۔[1]

۸۷۴- محمد بن علی، ابوقاسم دمشقی، علی بن جعد، شعبہ، سعید جریری، غنیم بن قیس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا: یقیناً قلب (دل) کو قلب کے نام سے اس کے منقلب ہونے (الٹنے پلٹنے) کی وجہ سے موسوم کیا گیا ہے۔ بے شک قلب (دل) کی مثال اس پر کی سی ہے جو کسی وسیع بیابان میں پڑا ہو (اور اسے ہوا کبھی ایک طرف الٹ دیتی ہے اور کبھی دوسری طرف۔ اسی طرح دل بھی جب دنیا کو دیکھتا ہے تو بے چین و بے قرار ہو جاتا ہے)۔

ابن علیہ نے بھی یہ حدیث جریری سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۸۷۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالوہاب، عوف، قسامہ بن زہیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰؓ نے بصرہ میں ہمیں خطبہ دیا کہنے لگے: اے لوگو! خوب روؤ اور اگر رو نہیں سکتے ہو تو کم از کم رونے کی صورت تو بناؤ، اہل دوزخ اس قدر روئیں گے کہ آنسو خشک ہو جائیں گے۔ پھر خون کے آنسو روئیں گے، آنسوؤں کی فراوانی کا یہ حال ہوگا کہ اگر اس میں کشتیاں چلائی جائیں تو بہہ نکلیں۔

۸۷۶- عبداللہ الاصفہانی و ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سنان، یزید بن ہارون، سلام بن مسکین، قتادہ، ابوبردہ، ابوموسیٰؓ نے فرمایا: اہل دوزخ اس قدر روئیں گے کہ اگر ان کے نکلتے ہوئے آنسوؤں پر کشتیاں چلائی جائیں لامحالہ چل پڑیں۔ جہنمیوں کے رونے سے جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو وہ خون کے آنسو روئیں گے۔ پس اس حالت میں وہ پڑے ہوں گے اس کو یاد کرکے خوب رویا جائے۔

یہ حدیث رقاشی نے صبیح عن ابی موسیٰؓ کے طریق سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۸۷۷- احمد بن اسحٰق، ابوبکر بن ابی داؤد، محمود بن خالد، ولید بن مسلم، اوزاعی، ہارون بن رباب، عتبہ بن غزوان رقاشی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے عتبہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے مجھے کہا: مجھے کیا ہوگیا کہ میں تمہاری آنکھ سوجھی ہوئی دیکھ رہا ہوں۔ میں نے کہا: میں نے ایک مرتبہ لشکر میں شریک کسی آدمی کی لونڈی کو لمحہ بھر کے لئے گوشۂ چشم سے دیکھ لیا تھا، پھر میں نے اسے ایک طمانچہ مارا۔ پس تب سے میری آنکھ سوجھ گئی اور آپ اسے جس حالت میں دیکھ رہے ہیں تب سے ایسی ہے۔ ابوموسیٰؓ نے فرمایا: اپنے رب سے مغفرت طلب کرو تم نے تو اپنی آنکھ پر ظلم کردیا۔ بے شک (غیر محرم کی طرف) پہلی نظر معاف ہے اور دوبارہ نظر کرنا تمہارے اوپر وبال ہے۔

۸۷۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، احمد بن سنان ابومعاویہ، اعمش، ابی ظبیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰؓ نے فرمایا: بے شک قیامت کے دن سورج لوگوں (کے سروں) پر ہوگا اور ان کے اعمال انہیں سایہ اور کسی کو دھوپ کئے ہوں گے (یعنی اعمال اگر اچھے تھے تو وہ سایہ کئے ہوں گے اور اگر برے تھے تو وہ دھوپ اور گرمی کو دوچند کریں گے)۔

۸۷۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، محمد بن مسعود، عثمان بن عمر، ابوعامر خراز، ابوعمران جونی، ابوبردہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰؓ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک بندہ لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اپنے دست قدرت سے اس کے درمیان اور لوگوں کے درمیان پردہ کردیں گے۔ وہ بندہ بھلائی کا مشاہدہ کرے گا اور کہے گا: بھلائی قبول ہو چکی۔ برائی کو دیکھ کر کہے گا کہ معاف کردی گئی۔ پس (خوش ہوکر) وہ بندہ بھلائی و برائی دونوں سے بے پرواہ ہوکر سجدہ کرے گا۔ (اسے دیکھ کر) مخلوقات کہے گی: بشارت ہے اس

۱- مجمع الزوائد ۱۰/ ۲۳۷، والترغیب والترھیب ۳/ ۱۸۲۔

بندے کے لئے جس نے کبھی کوئی برائی نہیں کی۔

۸۸۰- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، حسین بن علی، زائدہ، عاصم، شقیق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے فرمایا: مومن کی روح نکال لی جاتی ہے اور اس کی خوشبو مشک سے بھی زیادہ عمدہ اور اچھی ہوتی ہے۔ سو جن فرشتوں نے اس بندہ مومن کو وفات دی ہوتی ہے وہ روح کو لے کر آسمانوں کی طرف چڑھ جاتے ہیں تاہم آسمان سے پہلے ہی انہیں کچھ دوسرے فرشتے ملتے ہیں، وہ پوچھتے ہیں کہ تمہارے ساتھ یہ کون ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں یہ فلاں ہے اور ساتھ اس (بندہ مومن) کے اعمال حسنہ کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ دوسرے فرشتے کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ تمہاری اور جو بندہ مومن تمہارے ساتھ ہے اس کی عمر دراز کرے۔ چنانچہ اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور خوشی سے اس بندہ مومن کا چہرہ چمک اٹھتا ہے۔ پس وہ اپنے رب عزوجل کے دربار میں حاضری دیتا ہے اور اس کے چہرے پر سورج کی سی چمک ہوتی ہے۔

ابو موسیٰؓ نے فرمایا: چنانچہ ایک دوسرے بندے کی روح نکالی جاتی ہے اور وہ مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوتی ہے، اسے بھی موت دینے والے فرشتے اوپر آسمان کی طرف لے جاتے ہیں۔ چنانچہ آسمان تک پہنچنے سے پہلے ہی انہیں کچھ اور فرشتے مل جاتے ہیں وہ پوچھتے ہیں کہ یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ لانے والے فرشتے جواب دیتے ہیں کہ یہ فلاں آدمی ہے اور ساتھ ساتھ اس کے برے اعمال کا بھی تذکرہ کرتے ہیں۔ ملنے والے فرشتے کہتے ہیں: اسے واپس لے جاؤ، چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر کچھ ظلم نہیں کیا۔ پھر حضرت ابو موسیٰؓ نے آیت کریمہ "لا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط" (الاعراف ۴۰) وہ لوگ کبھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل نہ ہو جائے۔ تلاوت کی۔

۸۸۱- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، عیسیٰ بن یونس، عیسیٰ بن سنان، ضحاک بن عبدالرحمن بن عرزب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بوقت وفات اپنے لڑکوں کو بلایا (جب سب حاضر ہو گئے ان سے) کہنے لگے: جاؤ اور قبر کھودو اسے کشادہ رکھو اور خوب گہری کھودو۔ چنانچہ سارے لڑکے آ گئے اور کہنے لگے: ہم نے قبر کھودی ہے اور کشادہ اور گہری کھودی ہے۔ ابو موسیٰؓ نے فرمایا: بخدا! شان یہ ہے کہ دو منزلوں میں سے ایک متعین ہے: یا تو میری قبر میں وسعت پیدا کر دی جائے گی حتی کہ قبر کا ہر کونہ چالیس زراع (ہاتھ) وسیع کر دیا جائے گا اور پھر میرے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا جس سے میں اپنی بیویوں، اپنے محلات، عزت و اکرام، اور اپنے لئے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی نعمتوں کو دیکھ سکوں گا۔ پھر میں اتنے درست اور اچھے طریقے سے اپنے ٹھکانے کو آ جاؤں گا جتنا میں دنیا میں اپنے گھر کی طرف بھی نہیں آتا تھا۔ پھر مجھے جنت کی دلکش خوشبو لحہ بہ لحہ پہنچتی رہے گی حتی کہ مجھے دوبارہ زندہ کر کے اٹھا لیا جائے۔

اگر میری منزل دوسری ہوئی اور اللہ تعالیٰ اس سے پناہ دے تو میری قبر مجھ پر بہت تنگ کر دی جائے گی حتی کہ نیزے کی نچلی نوک سے بھی زیادہ باریک (تنگ) ہو جائے گی۔ پھر میرے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا پھر میں اپنے لئے تیار زنجیروں اور طوقوں (گلے کے پھندے) اور رسیوں کو دیکھوں گا پھر میں اپنے جہنم میں متعین ٹھکانے کی طرف تیزی سے لپک کر جاؤں گا پھر مجھے ضرور جہنم کی لو اور تپش پہنچتی رہے گی حتی کہ مجھے زندہ کر کے اٹھا لیا جائے۔

یہ حدیث جریری نے عن ابی العلاء عن حمید (لواسطہ) ابی موسیٰؓ کی سند سے بمثل مذکورہ بالا روایت کی ہے۔

۸۸۲- روٹی والے کو یاد رکھو! عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، معتمر بن سلیمان، سلیمان، ابوعثمان، ابو بردہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰؓ بوقت وفات کہنے لگے: اے پیارے بیٹو! روٹی والے کو یاد رکھو فرمایا: ایک آدمی اپنے گرجے میں

عبادت کیا کرتا تھا۔

(راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ ابو موسیٰؓ نے اس کی عمر ستر سال ہونے کا غالباً ذکر کیا ہے) وہ اپنے گرجے سے صرف ایک دن نیچے اترتا تھا۔ چنانچہ شیطان نے اس کے دل و دماغ کو ایک عورت کے حسن و جمال کا گرویدہ بنا دیا۔ وہ عورت اس کے ساتھ سات دن اور سات راتوں سے رہ رہی تھی۔ پھر اس کے دل و دماغ پر پڑے ہوئے پردے پھٹ گئے اور تو بتائب ہو کر باہر نکلا۔ چنانچہ جو قدم بھی اٹھاتا ضرور سجدہ کرتا۔ یوں چلتے چلتے اس نے رات کو ایک دکان پر پناہ لی۔ اس دکان پر پہلے سے بارہ مسکین رہتے تھے۔ وہ عبادت گزار بہت زیادہ تھکا ہوا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے آپ کو دو آدمیوں کے سامنے گرا لیا۔ ایک راہب ان مسکینوں کے پاس ہر رات روٹیاں بھیج دیتا تھا۔ ہر آدمی کو ایک ایک روٹی ملتی تھی، چنانچہ روٹی والا آ گیا اس نے ہر مسکین کو ایک ایک روٹی دی۔ روٹی والا جب اس عبادت گزار تائب کے پاس سے گزرا اس نے اسے بھی مسکین سمجھ کر ایک روٹی دے دی۔ (جسکی وجہ سے بارہ مسکینوں میں سے ایک مسکین باقی بچ گیا) جس مسکین کو روٹی نہ ملی وہ روٹی والے سے کہنے لگا: تجھے کیا ہوا مجھے روٹی کیوں نہیں دی بھلا تو آج مجھ سے بے نیاز کیوں ہو گیا؟ روٹی والا بولا کیا تم بھی سمجھتے ہو کہ میں نے تمہیں روٹی نہیں دی؟ پوچھ لے کیا میں نے تم میں سے کسی کو دو روٹیاں دی ہیں سب مسکین بولے: تم نے کسی کو دو روٹیاں نہیں دیں۔ تم سمجھتے ہو کہ میں نے تمہیں روٹی سے محروم رکھا بخدا! آج رات میں تمہیں کچھ نہیں دوں گا۔ چنانچہ عبادت گزار تائب نے لی ہوئی روٹی باقی بچے ہوئے آدمی کو دیدی اور خود تائب بھوک سے مر گیا۔

ابو موسیٰؓ نے فرمایا: اس کی عبادت کے ستر سالوں کا سات راتوں کے ساتھ وزن کیا گیا چنانچہ سات راتیں بھاری نکلیں پھر سات راتوں کا ایک روٹی کے ساتھ وزن کیا گیا چنانچہ ایک روٹی بھاری نکلی۔ حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا: اے پیارے بیٹو! روٹی والے کو یاد رکھو۔

۸۸۳- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عاصم، ابی کبشہ، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا: بے شک (قلب) کو قلب کے نام سے اس کے منقلب ہونے (الٹنے پلٹنے) کی وجہ سے موسوم کیا گیا ہے اور دل کی مثال کپڑے کی سی ہے جو کسی درخت کے ساتھ فضاء میں لٹکا ہوا ہو، تیز ہوا اسے کبھی الٹا کر دیتی ہے اور کبھی سیدھا۔

۸۸۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، فرج بن فضالہ، ازہر بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے ایک مرتبہ حمص میں یوحنا کے کنیسہ میں نماز پڑھی۔ پھر کنیسہ سے باہر نکلے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا: اے لوگو! بے شک تم آج ایسے زمانے میں ہو جس میں اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرنے والے کو ایک اجر ملتا ہے عنقریب تمہارے بعد ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرنے والے کو دوگنا اجر ملے گا۔

(۴۱) حضرت شداد بن اوسؓ [۱]

حضرات صحابہ کرام میں سے ایک خاموش طبع مفید بات کرنے والے، خوف خدا اور تقویٰ و ورع سے سرشار، راتوں کو اٹھ کر رونے والے اور اللہ کے حضور عاجزی کرنے والے حضرت ابو یعلیٰ شداد بن اوس انصاریؓ بھی ہیں۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۰۱، والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۵۹۱. والجرح ۴/ت ۱۴۴۴. والاستیعاب ۲/۶۹۴. والمجمع ۱/۲۱۱. وسیر النبلاء ۲/۴۶۹. والکاشف ۲/۲۲۶۵. والاصابۃ ۲/ت ۳۸۴۷. وشذرات الذھب ۱/۶۴. وتھذیب الکمال ۱۲/۳۸۹.

۸۸۵- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، فرج بن فضالہ، اسد بن وداعہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت شداد بن اوسؓ اپنے بستر میں گھستے تو کروٹیں بدلتے رہتے انہیں نیند نہیں آتی تھی۔فرماتے: یا اللہ! دوزخ کی آگ (کے خوف) نے میری نیند اڑادی ہے۔ مصلی پر اٹھ کر کھڑے ہوجاتے اور صبح تک نماز پڑھتے رہتے۔

۸۸۶-علم و عقل کے جامع ...... عبداللہ الاصفہانی وابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ابی معشر، ابومعشر، مزیاد بن مالک کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت شداد بن اوس نے فرمایا: تم بھلائی وبرائی کے صرف اسباب ہی دیکھ سکتے ہو۔ چنانچہ بھلائی بتمامہ جنت میں لے جانے والی ہے اور برائی بتمامہ دوزخ میں لے جانے والی ہے۔ دنیا ایک حاضر شدہ سامان ہے جس سے نیک وبد سب کھارہے ہیں اور آخرت ایک سچا وعدہ ہے...... جس کے بارے میں غالب بادشاہ فیصلہ کرے گا۔ دنیا وآخرت میں سے ہر ایک کے سپوت ہیں۔ پس تم آخرت کے سپوت بنو اور دنیا کے بیٹے مت بنو۔

ایک مرتبہ حضرت ابودرداءؓ نے فرمایا: بعض آدمیوں کو علم عطا ہوتا ہے انہیں عقلمندی عطا نہیں ہوتی لیکن ابویعلیٰ (شداد بن اوسؓ) کو علم اور عقلمندی دونوں عطا کی گئی ہیں۔

ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض محدثین نے یہ حدیث کثیر بن مرہ عن شدادؓ کی سند سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۸۸۷- سلیمان بن احمد ابوزید احمد بن یزید حوطی، یحیٰی بن صالح وحاظی، ابومہدی سعید بن سنان، ابوزاہریہ، ابوشجرہ کثیر بن مرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت شداد بن اوسؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اے لوگو! بے شک دنیا سامان حاضر ہے، اس سے نیک وبد سب کھارہے ہیں اور آخرت ایک سچا وعدہ ہے اس کے متعلق قادر بادشاہ ہی فیصلہ کرے گا۔ اس میں احقاق حق اور ابطال باطل ہوگا۔ اے لوگو! آخرت کے بیٹے (آخرت کے متلاشی) بنو دنیا کے بیٹے مت بنو چونکہ ہر ماں کا بیٹا اسی کے پیچھے چلتا ہے۔

یہ حدیث لیث بن ابی سلیم نے کسی تابعی عن شداد بن اوسؓ کی سند سے باضافہ الفاظ مرفوعاً روایت کی ہے۔

۸۸۸- ابوعمرو حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن یحیٰی بن عبدالکریم، نضر بن ادریس، حسان بن ابراہیم ہلیث بن ابی سلیم، ایک نامعلوم محدث کے سلسلۂ سند سے حضرت شداد بن اوسؓ کی روایت نبی ﷺ سے بمثل مذکور بالا کے مروی ہے اس میں اتنا اضافہ ہے کہ

''تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے عمل کرتے رہو اور بے شک تمہیں تمہارے اعمال کے سامنے پیش کیا جائے گا اور تم نے بہر طور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنی ہے۔ سو جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی نیک عمل کیا وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی برا عمل کیا وہ اسے بھی دیکھ لے گا۔''

۸۸۹-عبداللہ الاصفہانی وابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوحمید حمصی احمد بن محمد بن یسار، شریح بن یزید حضرمی ابوحیوۃ، معاذ بن رفاعہ، ابویزید غوثی، ایک محدث کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابودرداءؓ فرمایا کرتے تھے: ہر امت کا ایک فقیہ ہوتا ہے اس امت کے فقیہ حضرت شداد بن اوس ہیں۔

۸۹۰-ایک زائد بات منہ سے نکلنے کا رنج ...... ابونعیم اصفہانی، ابوعمر بن حمدان، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحق بن راہویہ، معاذ بن ہشام، ہشام، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت شداد بن اوس ایک آدمی سے کہنے لگے: دسترخوان لاؤ تا کہ ہم اپنے جی کو بہلالیں۔ ان کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی کہنے لگا: جب سے میں نے آپ کی صحبت اختیار کی ہے آپ سے اس جیسی

۲۰۱۔ السنن الکبری ۲۱۶/۳. ومیزان الاعتدال ۳۲۰۸.

بات نہیں سنی۔ شداد نے فرمایا: جب سے میں رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوا میری زبان سے کوئی بات نہیں نکلی مگر یہ کہ میں نے اپنی زبان پر لگام لگائے رکھی۔ بخدا! اس بات کے علاوہ اور کوئی بات آئندہ زبان سے نہیں نکلے گی۔

۸۹۱- ابو عمرو بن حمدان، عبداللہ بن محمد شیرویہ، اسحق بن راہویہ، عبدالوہاب ثقفی، برد بن سنان، سلیمان بن موسیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت شداد بن اوس نے فرمایا: دسترخوان لاؤ تا کہ ہم تھوڑا جی بہلالیں۔ لوگوں نے اس بات پر ان کی دارو گیری کی تو فرمایا: ابو یعلیٰ کو دیکھو اس نے کیا بری بات کر دی۔ پھر فرمایا: اے بھتیجو! جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی ہے اپنی زبان کو لگام زدہ رکھا ہے سوائے اس بات کے۔ پس آؤ تا کہ میں تمہیں حدیثیں سناؤں اور اس بات کو چھوڑو اور بھلی بات حاصل کرلو۔ پھر یہ دعا کرنے لگے:

اللھم انا نسالک التثبت فی الامر ونسالک عزیمۃ الرشد ونسالک شکر نعمتک وحسن عبادتک ولسانا صادقا ونسالک خیر ماتعلم ونعوذبک من شر ما تعلم

یا اللہ ہم تجھ سے ثابت قدمی کا سوال کرتے ہیں، ہم تجھ سے اعلیٰ صلاحیت کا سوال کرتے ہیں، ہم تجھ سے تیری نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق طلب کرتے ہیں تجھ سے قلب سلیم کا سوال کرتے ہیں تجھ سے سچی زبان مانگتے ہیں، تیرے علم میں جو خیر و بھلائی ہے اس کا ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں اور تیرے علم میں جو شر ہے اس سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

پھر فرمایا: پس اس کو لے لو اور اس کو چھوڑ دو۔

سلیمان بن موسیٰ نے اسی طرح اس حدیث کو موقوفاً روایت کیا ہے جبکہ یہی حدیث حسان بن عطیہ نے شداد سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۸۹۲- محمد بن معمر، ابو شعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، حسان بن عطیہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک سفر میں حضرت شداد بن اوس نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو فرمایا: زاد سفر لاؤ تا کہ اس سے ہم کھیل لیں۔ کہا گیا: اے ابو یعلیٰ! آپ نے یہ کیسی بات کر دی؟ ان کی طرف سے یہ بات باعث تعجب سمجھی گئی، فرمایا: جب سے میں مسلمان ہوا میرے منہ میں لگام رہی صرف آج یہ کلمہ منہ سے نکل گیا تم اسکو بھول جاؤ اور مجھ سے وہ بات یاد کرلو جو میں تم سے کہنے والا ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ارشاد فرمایا: جب لوگ سونا چاندی جمع کرنے لگیں تم ان کلمات کو اہتمام سے پڑھو:

اللھم انی اسالک الثبات فی الامر والعزیمۃ علی الرشد

یا اللہ! میں تجھ سے امور دین میں ثابت قدمی طلب کرتا ہوں اور رشد و ہدایت میں صبر و پختگی طلب کرتا ہوں۔

آگے مثل مذکور بالا کے پوری دعا ہے جس میں مزید یہ اضافہ ہے: واستغفرک لما تعلم انک انت علام الغیوب کہ "میری جن خطاؤں کا تجھے علم ہے میں ان کی تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں بے شک تو خوب غیبوں کو جاننے والا ہے۔[1]

اس حدیث کو اسی طرح یحییٰ اور اوزاعی کے عام شاگردوں نے اوزاعی سے مرسلاً روایت کیا ہے اور ان سے سوید بن عبدالعزیز نے بھی روایت کیا ہے۔

۸۹۳- محمد بن احمد بن حسن، احمد بن زنجویہ، ہشام بن عمار، سوید بن عبدالعزیز، اوزاعی، حسان بن عطیہ، ابی عبداللہ مسلم بن مشکم کے

۱- مسند الامام احمد ۴/۱۲۳. والدر المنثور ۱/۱۵۳. وتفسیر ابن کثیر ۳/۸۲، ۵/۱۹۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۷/۳۳۵.

سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم شداد بن اوس کے ساتھ سفر پر نکلے ہم نے مقام مرج صفر میں پڑاؤ ڈالا۔ حضرت شداد کہنے لگے: ہمارے پاس زاد سفر لاؤ ہم اس سے کھیل لیں۔ گویا لوگوں نے ان سے یہ کلمہ یاد کر لیا فرمایا: اے بھتیجو اس کلمے کو بھول جاؤ لیکن مجھ سے وہ کلمات یاد کرو جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: جب لوگ سونا چاندی جمع کرنے لگ جائیں تم ان کلمات کو جمع کرو (یعنی کثرت واہتمام سے انہیں پڑھو) یا اللہ! میں تجھ سے امور دین میں ثابت قدم رہنے کا سوال کرتا ہوں [1] ۔ پھر بمثل حدیث مذکور روایت کی۔

یہ حدیث ابو اشعث صنعانی نے شداد سے مرفوعا روایت کی ہے۔

۸۹۴- سلیمان بن احمد، جعفر فریابی، سلیمان بن ایوب معذلم (ایک نسخہ میں جزلم ہے) سلیمان بن عبدالرحمن، اسماعیل بن عیاش، محمد بن یزید رحبی، ابو اشعث صنعانی کے سلسلۂ سند سے حضرت شداد بن اوس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے شداد! جب لوگوں کو سونا چاندی جمع کرتے دیکھو تو تم ان کلمات کو جمع کر لو (یعنی اہتمام سے پڑھو) وہ یہ ہیں:

اللهم انى اسالك الثبات فى الامر والعزيمة على الرشد واسالك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك.

یا اللہ میں تجھ سے امور دین میں ثابت قدمی طلب کرتا ہوں اور رشد وہدایت میں اعلیٰ صلاحیت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کے موجبات واسباب اور تیری مغفرت کے عزائم کا سوال کرتا ہوں۔ پھر راوی نے بمثل مذکورہ بالا مکمل حدیث ذکر کی [2]۔

یہ حدیث جریری نے ابو العلاء بن شخیر عن حنظلی عن شداد کے طریق سے مرفوعا روایت کی ہے۔

۸۹۵- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، وہب بن بقیہ، خالد بن عبداللہ، جریری، ابو العلاء، حنظلی کے سلسلۂ سند سے حضرت شداد بن اوس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اللهم انى اسالك الثبات فى الامر "بمثل حدیث بالا [3]۔

یہ حدیث ثوری وبشر بن مفضل وعدی بن فضل وحماد بن سلمہ نے بھی جریری سے روایت کی ہے لیکن ان حضرات روات میں شیخ اور ابو علاء میں اختلاف ہوا ہے (یعنی بعض نے ابو العلاء کو ذکر کیا ہے اور بعض نے ذکر نہیں کیا) جبکہ محمد بن ابی معشر نے ابو معشر، شعبی، شداد کے طریق سے مثل مذکورہ بالا کے روایت کی ہے۔

۸۹۶- عبداللہ الاصبہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ابو معشر، ابو معشر، محمد بن عبداللہ شعبی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شداد بن اوس نے مجاہدین کو جہاد میں بھیجا۔ لوگوں نے انہیں دستر خوان پر آنے کی دعوت دی۔ فرمایا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی ہے تب سے میں پہلے یہ معلوم کرتا ہوں کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے پھر کھاتا ہوں، لیکن (اب) میرے پاس ہو یہ ہے۔ (سنو!) میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے ارشاد فرمایا: جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ سونا چاندی جمع کرنے میں لگے ہوئے ہیں تم یہ کلمات پابندی سے کہو۔

اللهم انى اسالك الثبات فى الامر وعزيمة الرشد

واسالك شكر نعمتك وحسن عبادتك واسالك قلبا سليما ولسانا صادقا. [4]

---

[1] المعجم الكبير للطبراني ۷/ ۳۳۵. مسند الامام أحمد ۴/ ۱۲۳. والدر المنثور ۱/ ۱۵۴. وتفسير ابن كثير ۴/ ۸۲، ۵/ ۱۶۰. والمعجم الكبير للطبراني ۷/ ۳۳۵.

[2] المستدرك ۱/ ۵۰۸، وتاريخ ابن عساكر ۶/ ۲۹۲ (التهذيب) والمعجم الكبير للطبراني ۷/ ۳۵۱، ۳۵۲.

[3] سنن النسائي ۳/ ۵۴، ۸/ ۲۷۷، وسنن الترمذي ۳۴۰۷. ومسند الامام أحمد ۴/ ۱۲۳، ۱۲۵. وصحيح ابن حبان ۲۴۱۶، ۲۴۱۸. واتحاف السادة المتقين ۵/ ۶۷، وتاريخ أصبهان للمصنف ۲/ ۲۷. والدر المنثور للسيوطي ۱/ ۱۵۴.

[4] المعجم الكبير للطبراني ۷/ ۳۵۴.

ہے۔ اللھم میں تجھ سے امور دین میں ثابت قدمی اور رشد وہدایت میں اعلیٰ صلاحیت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے تیری نعمتوں پر شکر اور تیری حسن عبادت کا سوال کرتا ہوں۔ اور تجھ سے ستھرے دل اور صاف ستھری اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں۔

حدیث بالا شعبیؒ نے اسی طرح روایت کی ہے اور دستر خوان کے قصہ میں راویوں کی جماعت کی مخالفت کی ہے۔

۸۹۷- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد (دوسری سند) ضمرہ بن حبیب کے سلسلۂ سند سے حضرت شداد بن اوسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو ذلیل کیا اور موت کے بعد (آنے والی زندگی) کے لئے عمل کیا، عاجز (بے وقوف وفاسق وفاجر) وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہش کی اتباع کرے اور اللہ عزوجل پر امیدیں لگائے بیٹھا ہو۔[1]

عبداللہ بن مبارک کی حدیث بالا ابوبکر بن ابی مریم سے مروی مشہور حدیث ہے۔ ابوبکر سے متقدمین نے روایت کی ہے اور بشر بن سرح نے ابوبکر بن ابی مریم سے اسی طرح روایت کی ہے اور ثور بن یزید وغالب نے مکحول عن ابن غنم عن شداد عن نبی ﷺ کی سند سے روایت کی ہے۔

۸۹۸- سلیمان بن احمد، مکحول بیروتی، ابراہیم بن بکر بن عمرو، بکر بن عمرو، ثور وغالب سے باسنادہ مروی ہے۔

۸۹۹- ابوعمرو بن حمدان، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحٰق بن راہویہ، سفیان بن عیینہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ زہریؒ ایک دن لوگوں سے کہنے لگے: بیٹھو میں تمہیں حدیث سناتا ہوں۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں نے اس سے پہلے زہری رحمہ اللہ کو لوگوں کو "بیٹھو بیٹھو" کہتے ہوئے نہیں سنا تھا۔ آپؒ نے کہا: محمود بن ربیعؓ نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ جب حضرت شداد بن اوس کا وقت وفات قریب ہوا فرمانے لگے: بے شک مجھے تمہارے اوپر ریاکاری اور شہوت خفیہ کا سب سے زیادہ خوف ہے۔ (شہوت خفیہ یعنی دنیا اور عورتوں کی خواہشات)۔

صالح بن کیسان نے بھی یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے، یہ حدیث عبداللہ بن بدیل نے زہری، عباد بن تمیم، عبداللہ بن زید کے طریق سے روایت کی ہے، یہ حدیث خالد بن محمود بن ربیعؓ نے بھی عبادہ بن نسی، شداد کے طریق سے روایت کی ہے۔

۹۰۰- شرک خفیہ کا شدید خوف...... ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، ابوشعیب حرانی، اپنے دادا سے، موسیٰ بن اعین، بکر بن خنیس، عطاء بن عجلان، خالد بن محمود بن ربیعؓ، عبادہ بن نسی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے، عبادہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شدادؓ بن اوس میرے پاس سے گزرے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے ساتھ گھر تک لے گئے۔ پھر گھر میں بیٹھ کر رونے لگے، میں بھی انہیں روتے دیکھ کر رونے لگا۔ جب انہیں افاقہ ہوا کہنے لگے: تم کیوں روتے ہو؟ میں نے کہا: میں آپ کو روتے دیکھ کر رونے لگا، فرمایا: مجھے ایک حدیث یاد آ گئی جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: بے شک مجھے اپنی امت پر شرک اور شہوت خفیہ کا سب سے زیادہ خوف ہے۔ میں نے کہا: ان دو میں سے ایک کی طرف کوئی سبیل نہیں ہے۔ فرمایا: اسی طرح میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا تھا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ میں ان دونوں سے ڈرتا ہوں، پھر ارشاد فرمایا: سنو! لوگوں نے سورج اور چاند کی عبادت نہیں کرنی اور نہ ہی انہوں نے بتوں کی پوجا کرنی ہے لیکن وہ غیر اللہ کے لئے اعمال کرنے لگ جائیں گے۔

۱۔ المستدرک ۵۷/۱، ۲۵۱/۴، ومسند الامام أحمد ۱۲۴/۴. والسنن الکبری للبیهقی ۳۶۹/۳، ۳۷۹/۳. وشرح السنة ۳۰۸/۱۴، ۳۰۹. والمعجم الصغیر للطبرانی ۳۶/۲. ومشکاة المصابیح ۵۲۸۹. وفتح الباری ۳۴۴/۹. وتاریخ بغداد ۵۰/۱۲. والزهد لابن المبارک ۵۶. والکامل لابن عدی ۴۷۲/۲. والدر المنتثرة ۱۲۷. وکشف الخفا ۱۹۶/۲. واتحاف السادة المتقین ۳۴۴/۷، ۳۲۸/۸، ۲۳۱، ۱۸/۹، ۳۹، ۱۲۶، ۹۳/۱۰، ۱۵۱، ۲۲۱.

ایک بڑی جماعت نے یہ حدیث عبدالواحد بن زیاد عن عبادہ بن نسی کے طریق سے روایت کی ہے۔[1]

۹۰۱- سلیمان بن احمد، احمد بن موسیٰ ساجی بصری، مسلم بن ابراہیم، عبدالواحد بن زید،..... عبادہ بن نسی کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حضرت شداد بن اوس کے پاس گیا۔ وہ بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے پوچھا اے ابوعبدالرحمن! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: میں ایک حدیث کی وجہ سے رو رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: بے شک مجھے اپنی امت پر شرک باللہ اور شہوت خفیہ کا سب سے زیادہ خوف ہے۔ (شہوت خفیہ مثلاً یہ ہے کہ) ایک آدمی بحالت روزہ صبح کرتا ہے وہ کسی چیز کو دیکھ لیتا ہے اور اس کے دل میں اس چیز کا شوق پیدا ہوتا ہے پس وہ اس میں واقع ہو جاتا ہے۔ اور شرک تا ہم لوگ پتھروں کی عبادت نہیں کریں گے اور نہ ہی بتوں کو پوجیں گے لیکن جب کوئی عمل کریں گے تو دکھلاوا کریں گے۔

یہ حدیث عبدالرحمن بن غنم نے بھی شداد سے روایت کی ہے۔

۹۰۲- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، جبارہ بن مغلس، عبدالحمید بن بہرام، شہر بن حوشب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن غنم کا بیان ہے کہ جب میں اور ابو درداء جابیہ کی جامع مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت عبادہ بن صامت سے ہماری ملاقات ہوئی اور ابھی ہم مسجد ہی میں جوں کے توں موجود تھے کہ اچانک حضرت شداد بن اوس اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے۔ حضرت شداد فرمانے لگے: بے شک مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ اس چیز کا خوف ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے یعنی شرک اور شہوت خفیہ۔

حضرت عبادہ اور حضرت ابو درداء بولے: یا اللہ ہم تیری مغفرت کے طالب ہیں۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ حدیث نہیں سنائی "شیطان مایوس ہو چکا ہے کہ جزیرہ عرب میں اس کی پوجا کی جائے (یعنی ہم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث ضرور سنی ہے گویا اب جزیرہ عرب میں شرک کے جراثیم ختم ہو چکے پھر آپ کیوں ہمارے اوپر شرک کا زیادہ خوف رکھتے ہیں) رہی بات شہوت خفیہ کی سو ہم اسے پہچان چکے ہیں اور وہ دنیا عورتوں کی خواہشات اور دیگر خواہشات ہے۔ لیکن اے شداد! یہ کونسا شرک ہے جس سے آپ ہمیں ڈرا رہے ہیں؟ شداد نے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اگر تم لوگ کسی آدمی کو کسی دوسرے آدمی کے (دکھلاوے کے) لئے نماز پڑھتے یا روزہ رکھتے یا صدقہ کرتے دیکھو تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اس نے شرک نہیں کیا۔ حضرت عبادہ حضرت ابو درداء نے جواب دیا: جی ہاں ہم اسے شرک سمجھتے ہیں۔ بخدا! جو آدمی کسی دوسرے آدمی کو دکھلانے کے لئے صدقہ کرے یا روزہ رکھے یا نماز پڑھے بلاشبہ اس نے شرک کا ارتکاب کیا۔ اس موقع پر حضرت عوف بن مالک نے فرمایا: کیا وہ آدمی اس عمل سے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا قصد نہیں کرتا ہے کہ اسکا عمل خالص ہو کر مقبول ہو جائے اور شرک کو چھوڑ دے؟ حضرت شداد فرمانے لگے: بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو آدمی میرے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتا ہے میں اس کے لئے بہترین حصہ دار ہوں اور جو آدمی میرے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتا ہے بے شک اس کا جسم اور اسکا عمل خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ وہ سب اس کے لئے ہے جس کو اس نے میرا شریک ٹھہرایا ہے میں اس سے سراسر بے نیاز ہوں۔[2]

یہ حدیث لیث بن ابی سلیم نے بھی شہر بن حوشب سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۹۰۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، ابن عجلان، رجاء بن حیوۃ، محمود بن ربیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شداد بن اوس میرے ساتھ بازار کی طرف چلے۔ جب واپس لوٹے تو ایک کپڑے سے اپنے آپ کو ڈھانپ کر

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۸/ ۲۳۰، ومجمع الزوائد ۳/ ۲۰۱.

۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۸/ ۲۶۳، ۲۶۷، والدر المنثور ۴/ ۲۵۶.

پٹ گئے اور (زور زور سے) رونے لگے اور کثرت سے کہے جارہے تھے "انا الغریب لا یبعد الاسلام" میں اجنبی پردیسی ہوں اسلام سے دور نہیں ہوں گا۔ جب ان سے یہ کیفیت چھٹ گئی تو میں نے کہا: آپ نے آج کچھ ایسا کام کیا ہے اس سے پہلے میں نے آپ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا؟ فرمایا: مجھے تمہارے اوپر شرک و شہوت خفیہ کا سب سے زیادہ خوف ہے۔ میں نے ان سے کہا: کیا اسلام کی حالت سے مالا مال ہونے کے بعد بھی آپ کو ہمارے اوپر شرک کا خوف ہے؟ فرمایا: اے محمود! تیری ماں تجھے گم کرے! کیا شرک بس اتنا ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود لا کھڑا کر دیا جائے؟ (یعنی اور بھی بہت سارے امور شرک کی قبیل سے ہیں)۔

یہ حدیث ابو خالد احمر نے ابن عجلان سے روایت کی ہے۔

۹۰۴- محمد بن علی، احمد بن علی بن مثنی، یحییٰ بن حجر، محمد بن یعلیٰ، عمر بن صبیح، ثور بن یزید، مکحول، شداد بن اوس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ توبہ گناہوں کا صفایا کر دیتی ہے اور نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں اور جب بندہ مومن اپنے رب عزوجل کو فراخی میں یاد کرتا ہے...... اللہ تعالیٰ اسے بلاء (آزمائش) میں نجات سے ہمکنار کرتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے بندے کے لئے کبھی بھی دو امن نہیں جمع کرتا ہوں اور نہ ہی اس کے لئے دو خوف جمع کرتا ہوں۔ اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا (یعنی قیامت کے دن) وہ اس دن مجھ سے خوفزدہ ہوگا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے خوفزدہ رہا تو جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا اس دن اسے امن فراہم کروں گا اور اس کا امن برقرار رہے گا میں اسے ختم نہیں کروں گا۔[1]

(۴۲) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ[2]

حضرات صحابہ کرامؓ میں سے ایک مشفقوں اور احوال قلوب کی معرفت رکھنے والے، فتن، آفات، اور عیوب سے واقف کار، شر کے متعلق سوال کرنے والے اور اس سے خود بچنے والے، خیر و بھلائی میں غور و فکر کر کے اسے سیکھنے والے، فقر و فاقہ میں زندگی بسر کرنے والے، انابت کی طرف مائل ہونے والے اور زمانے میں عزت و اصلاح کی طرف سبقت کرنے والے ابو عبداللہ حذیفہ بن یمان بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف اللہ تعالیٰ کی کاریگری کو دیکھنے اور رکاوٹوں کے باوجود حال سے موافقت رکھنے کا نام ہے۔

۹۰۵- فتنوں کی بہتات اور دلوں کا اندھا ہونا...... ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب، احمد بن عبدالرحمن سقطی، یزید بن ہارون، ابو مالک اشجعی، ربعی بن خراش کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہؓ حضرت عمرؓ کے پاس سے ہو کر واپس آئے اور کہنے لگے: جب ہم عمرؓ کے پاس بیٹھے تو حضرت عمرؓ محمد ﷺ کے صحابہ کرامؓ سے سوال کرنے لگے کہ تم میں سے کس نے رسول اللہ ﷺ سے سمندر کی موج کی طرح جوش مارنے والے فتنوں کے متعلق حدیث سنی ہے؟ چنانچہ (مجلس میں موجود) صحابہ کرام خاموش رہے۔ میں سمجھ گیا کہ حضرت عمرؓ نے مجھ کو مراد لیا ہے۔ میں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتنوں کے متعلق حدیث سنی ہے۔ فرمایا: تیرے باپ کا بھلا ہو۔ تم ہی نے سنی ہوگی؟ میں نے کہا لوگوں کے دلوں پر فتنے اس طرح ڈالے جائیں گے جس طرح چٹائی کے تنکے

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۵۲۵/۸۔ وکشف الخفا ۳۵۲/۱۔ وکنز العمال ۵۸۹۹، ۱۰۲۷۲، ۳۵۵۵۹۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۲۷/۵، ۶/۱۵، ۷/۱۷، ۳۱۷۔ والتاریخ الکبیر ۳/ت ۳۳۲۔ والجرح ۳/ت ۱۱۳۰۔ والاستیعاب ۳۳۴/۱۔ واسد الغابۃ ۳۹۰/۱، ۳۹۲۔ والکاشف ۲۱۰/۱ وسیر النبلاء ۳۶۱/۲۔ والاصابۃ ۱۶۳۷۔ وتہذیب الکمال ۴۹۵/۵۔

ہوتے ہیں۔ پس جو دل ان فتنوں کو قبول کرے گا اس میں سیاہ نکتہ ڈال دیا جائے گا اور جو دل ان فتنوں کو قبول کرنے سے انکار کرے گا اس میں سفید نکتہ پیدا کر دیا جائے گا پس تمام دل دو قسموں میں بٹ جائیں گے، ایک تو سفید جیسا سنگ مرمر کے ہوگا۔ چنانچہ اس طرح کے دل پر کوئی بھی فتنہ اثر انداز اور ضرر رساں نہیں ہوگا جب تک زمین و آسمان قائم و باقی ہیں۔ اور دوسرا راکھ کے رنگ جیسا سیاہ دل اوندھے برتن کی طرح اندھا ہوگا۔ چنانچہ اس طرح کا دل نہ تو نیک و اچھے کاموں کو جانے گا اور نہ ہی برے کاموں کو برا سمجھے گا وہ تو بس اس چیز سے مطلب رکھے گا جو از قسم خواہشات اس میں رچ بس گئی ہے اور جس کی محبت کا وہ اسیر بن چکا ہے۔

میں نے حضرت عمرؓ کو ایک اور حدیث بھی سنائی کہ آپ کے اور ان فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے۔ کیا بعید کہ وہ دروازہ عنقریب ہی توڑ دیا جائے۔ حضرت عمرؓ تعجب سے بولے: کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا تیرے باپ کو اللہ سلامت رکھے۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے: اگر وہ کھول دیا جائے تو ہو سکتا ہے کہ اسے پھر سے دوبارہ بند کر دیا جائے۔ میں نے کہا: نہیں، بلکہ توڑ دیا جائے گا۔ میں نے حضرت عمرؓ کو بتایا کہ یہ دروازہ دراصل ایک مرد قلندر ہے جو قتل کر دیا جائے گا یا خود طبعی موت مر جائے گا (پھر فتنوں کا دروازہ توڑ کر کھول دیا جائے گا) یہ بات پکی سچی بات ہے کوئی اغلوطہ (ڈھکوسلا) نہیں ہے۔

اس حدیث کو ابو مالک اشجعی سے ایک بڑی جماعت نے روایت کیا ہے ان میں زہیر و مروان فزاری اور ابو خالد احمر سرفہرست ہیں۔

۹۰۶- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، مسعودی، قیس، اعمش، مزید بن وہب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ:

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں۔ ان میں سے ایک کو تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا مجھے انتظار ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا کہ: امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتاری گئی ہے پھر لوگوں نے (اس امانت کے نور سے) قرآن مجید کو جانا اور سنت کو جانا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے امانت کے اٹھ جانے کے متعلق ہم سے حدیث بیان کی (امانت سے مراد ایمان، ثمرات ایمان اور برکات ایمان ہیں)۔ چنانچہ ارشاد فرمایا: کہ آدمی (حسب معمول) سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی پس امانت کا اثر یعنی نشان وقت کے نشان کی طرح رہ جائے گا (حاصل یہ ہے کہ ایمان کا نور دھندلا اور اسکا اثر و ثمرہ ناقص ہو جائے گا) پھر جب وہ دوبارہ سوئے گا تو اس کی امانت کا وہ حصہ بھی ناقص کر دیا جائے گا اور نکال لیا جائے گا جو باقی رہ گیا تھا، پس اس کے دل میں آبلے جیسا نشان رہ جائے گا جیسا کہ تم آگ کی چنگاری کو اپنے پاؤں پر ڈال دو اور اس سے آبلہ پڑ جائے جو بظاہر پھولا ہوا اور ابھرا ہوا ہو گا لیکن اس کے اندر (گندے پانی کے علاوہ) کچھ نہیں ہوگا پس لوگ صبح کو اٹھیں گے اور ان میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہوگا جو امانت کو ادا کرے۔ لوگوں پر ضرور ایک ایسا وقت آئے گا کہ ایک آدمی کے بارے میں کہا جائے گا کہ وہ کتنا چالاک اور عقلمند ہے اور وہ کتنا زبردست عالم ہے حالانکہ اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا

اعمش سے یہ حدیث بہت سارے محدثین نے روایت کی ہے۔

۹۰۷- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، (دوسری سند) ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابونضر، (دونوں) سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ:

نصر بن عاصم لیثی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں قبیلہ بنو لیث کی ایک جماعت کے ساتھ یشکری کے پاس آیا (اس کے بعد) میں کوفہ میں آیا اور (کوفہ کی جامع) مسجد میں داخل ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد میں لوگوں کا ایک حلقہ لگا ہوا ہے۔ (ان کی یہ کیفیت تھی کہ) گویا ان کے سر کاٹ دیے گئے ہیں اور وہ سب ایک آدمی کی حدیث کی طرف اپنے کان لگائے ہوئے ہیں۔ میں بھی ان لوگوں کے پاس کھڑا ہو گیا۔ پھر میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ کہا گیا کہ یہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ چنانچہ میں انکے قریب ہو گیا اور ان کی بیان کردہ حدیث کو سننے لگا۔ وہ فرما رہے تھے: لوگ تو اکثر رسول کریم ﷺ سے خیر و بھلائی کے بارے میں پوچھا کرتے تھے اور میں آپ

ﷺ سے شر و برائی کے بارے میں دریافت کرتا تھا۔ (چونکہ) میں جانتا تھا کہ بھلائی مجھ پر سبقت نہیں لے جا سکتی۔ چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا اس خیر و بھلائی (اسلام اور ہدایت) کے بعد کوئی شر و برائی پیش آنے والی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک فتنہ اور شر پیش آنے والا ہے۔ ابو داؤد نے یوں روایت کی کہ ھدنۃ علی دخن (یعنی ایک دھواں پیش آنے والا ہے جو صاف شفاف چیزوں کو مکدر کردے گا یعنی بھلائی و اسلام کو غبار آلود کر دے گا) میں نے پوچھا: یا رسول اللہ الھدنۃ علی دخن کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: لوگوں کے دل پھر اس خیر و بھلائی پر واپس نہیں لوٹیں گے جس پر وہ پہلے برقرار تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایک گونگے، اندھے اور بہرے فتنے کا ظہور ہوگا۔ اس فتنے کی دعوت دینے والے سراپا ضلالت ہوں گے۔ لہٰذا! تم کسی درخت کے تنے کو اپنے دانتوں سے کاٹ لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اس سے کہ تم ان فتنہ پردازوں میں سے کسی کی اتباع کرو۔[1]

یہ حدیث قتادہ نے بھی نصر سے روایت کی ہے اور یشکری کا نام خالد بتایا ہے۔

۹۰۸- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن مثنیٰ، ولید بن مسلم، عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر، بشر بن عبید اللہ حضرمی، ابو ادریس خولانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ فرمایا کرتے تھے: کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر و بھلائی کے بارے میں پوچھتے تھے۔۔۔ جبکہ میں آپ ﷺ سے شر و برائی کے بارے میں پوچھتا تھا مجھے خوف تھا کہ میں کہیں برائی میں مبتلا ہو جاؤں (یعنی آپ ﷺ سے پوچھ کر شر سے بچنے کی کوشش کرتا تھا) میں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم جاہلیت و شر میں پڑے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے (ہمارے اوپر فضل کیا) ہمیں اس خیر و بھلائی (دولت اسلام اور رشد و ہدایت) کی دولت سے سرفراز کیا تو کیا اس خیر و بھلائی کے بعد کوئی شر و برائی پیش آنے والی ہے؟ رسول کریم ﷺ نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے پھر پوچھا: کیا اس شر کے بعد پھر خیر و بھلائی کا ظہور ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ہاں اس شر کے بعد خیر و بھلائی کا ظہور ہوگا لیکن اس خیر و بھلائی میں کدورت ہوگی۔ میں نے عرض کیا کہ اس بھلائی کی کدورت کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میرے طریقہ اور میری ہدایت کے خلاف طریقہ و سنت اختیار کریں گے اور میرے بتائے ہوئے راستے کے خلاف راستے پر چلیں گے (یعنی میری سیرت و کردار کے خلاف کریں گے)۔ تم ان میں دیندار بھی دیکھو گے اور بے دین بھی۔ میں نے عرض کیا: کیا اس خیر و بھلائی کے بعد بھی کوئی شر و برائی پیش آئے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ایسے لوگ (پیدا) ہوں گے جو دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر مخلوق کو اپنی طرف بلائیں گے۔ سو جس نے ان کی پکار کا جواب دیا اس کو دوزخ میں دھکیل دیں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں اس زمانے کو پالوں تو میرے لئے آپ کا کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا: جماعت مسلمین (عامۃ المسلمین) اور ان کے امام (پیشوا و بادشاہ) کے ساتھ جڑے رہو۔ میں نے عرض کیا اگر مسلمانوں کی کوئی قابل اعتماد جماعت ہی نہ ہو اور نہ ہی ان کا کوئی امام ہو؟ (تو اس صورت میں میرے لئے آپ کا کیا حکم ہے؟) ارشاد فرمایا: تب ان سارے فرقوں سے علیحدگی اختیار کر لو لہٰذا اگرچہ تمہیں اس علیحدگی و یکسوئی کے لئے کسی درخت کی جڑ میں پناہ ہی کیوں نہ لینی پڑے۔۔۔ یہاں تک کہ اسی علیحدگی کی حالت میں موت تمہیں اپنی آغوش میں لے لے۔[2]

۹۰۹- فتنوں میں پڑنے نہ پڑنے کی حقیقی نشانی...... محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، سعید بن منصور، ابو معاویہ، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابی عمار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ:

---

[1] مسند الامام أحمد ٣٨٦/٥، ٤٠٣. والمستدرک ٤٣٢/٤. والمصنف لابن أبي شيبة ١٥/ ٩. وكنز العمال ٣١٠٠٤، ٣١٣١٤.

[2] صحيح البخاري ٢٤٢/٤، ٦٥/٩. وصحيح مسلم كتاب الامارة باب ١٣، رقم: ٥١. والسنن الكبرى للبيهقي ١٩٠/٨. وكنز العمال ٣١٢٩٢. ومشكاة المصابيح ٥٣٨٢. ودلائل النبوة للبيهقي ٤٩٠/٦.

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: بے شک ایک بڑا فتنہ لوگوں کے دلوں کو پیش آئے گا۔ پس جس دل میں وہ فتنہ رچ بس گیا اس دل میں ایک سیاہ نکتہ پڑ جائیگا اور اگر دل نے اس فتنے کا انکار کر دیا تو اس میں ایک سفید نکتہ ڈال دیا جائے گا۔ سو تم میں سے کون آدمی چاہتا ہے کہ اسے معلوم ہو کہ آیا اسے فتنہ پیش آیا ہے یا کہ نہیں (یعنی فتنہ میں پڑنے کی علامات جاننے کا خواہشمند کون ہے؟) پس اسے چاہیے کہ غور کرے! اگر وہ جس چیز کو حلال سمجھتا تھا اب اسے حرام سمجھنے لگا ہے یا جس چیز کو پہلے حرام سمجھتا تھا اب اسے حلال سمجھنے لگا ہے تو لامحالہ فتنہ میں مبتلا ہو گیا۔

۹۱۰- ابو محمد بن حیان، احمد بن علی بن جارود، ابو سعید اشج، ابو خالد احمر، اعمش، سلیمان بن میسرہ، طارق بن شہاب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: جب کسی بندے سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے (وہ پھر) اگر گناہ کرتا ہے تو اسکے دل میں ایک (اور) سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے حتی کہ اس کا دل خاکستری رنگ کی بکری کی طرح ہو جاتا ہے۔

۹۱۱- عبداللہ بن محمد، احمد بن عبداللہ بن سعید، سلیمان بن حیان، اعمش، عمارہ بنت عمیر، ابی عمار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! بلاشبہ ایک آدمی صبح کو اٹھتا ہے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوتا ہے وہ شام کرتا ہے لیکن وہ آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا۔

۹۱۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق ثقفی، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، زید بن وہب کی سند سے مروی ہے:

حذیفہؓ نے فرمایا: تمہیں مختلف فتنے پیش آنے والے ہیں جو نشف برسا رہے ہوں گے (نشف: وہ چیز جو پانی وغیرہ کو جذب کرے یعنی یہ فتنے ہلکے ہوں گے اپنے ہلکے پن کی وجہ سے لوگوں کے ادیان میں اثر نہیں کر پائیں گے) ان کے بعد تمہیں ایسے فتنے پیش آئیں گے جو تمہارے اوپر گرم پتھروں کی بارش برسائیں گے یعنی پہلے فتنوں کی بہ نسبت زیادہ سخت ہوں گے) پھر ان کے بعد تمہیں سیاہ تاریک اندھیرا پیش آئے گا (یعنی اندھا دھند اور بہت سخت فتنہ پیش آئے گا)۔

۹۱۳- ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحق بن راہویہ، فضل بن موسیٰ، ولید بن جمیع، ابو طفیل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا:

تین فتنے پیش آنے والے ہیں اور ایک چوتھا فتنہ پیش آئے گا جو لوگوں کو دجال کی طرف ہانک کر لے جائے گا۔ (ایک فتنہ وہ) جو گرم پتھر برسائے گا (دوسرا فتنہ وہ) جو نشف برسائے گا، اور (تیسرا فتنہ وہ) جو سیاہ تاریک اندھیرے (کی مانند) ہوگا جو کہ سمندر کی موج کی طرح جوش مارے گا۔ اور چوتھا فتنہ لوگوں کو دجال کی طرف ہانک کر لے جائے گا۔

۹۱۴- سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابو اسحق، عمارہ بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حذیفہؓ نے فرمایا:

فتنوں سے دور رہو۔ ان (فتنوں) میں کوئی بھی نہ پڑے۔ بخدا! جو بھی ان میں پڑے گا وہ اسکو اندھا دھند سیلاب کی مانند بہا کر لے جائیں گے۔ بلاشبہ وہ فتنے (حق کے) مشابہ ہو کر پیش آئیں گے...... حتی کہ جاہل کہے گا کہ یہ تو (حق کے) مشابہ ہیں۔ چنانچہ جب وہ فتنے ختم ہوں گے تب ان کی حقیقت حال واضح ہوگی۔ پس جب تم ان فتنوں کو دیکھو تو اپنے گھروں میں بیٹھے رہو اور اپنی تلواروں اور کمانوں کے چلے توڑ ڈالو۔ (یعنی ان فتنوں میں بالکل حصہ مت لو ورنہ ان کے تیز دھارے میں بہہ جاؤ گے)

۹۱۵- ابو عبداللہ حسین بن حمویہ بن حسین خثعمی، محمد بن عبداللہ حضرمی، مصرف بن عمرو، عبدالرحمن بن محمد بن طلحہ، محمد بن طلحہ، اعمش، ابو وائل، زید بن وہب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا:

بلاشبہ فتنہ ناغہ بھی کر دیتا ہے اور لگاتار بھی برپا رہتا ہے۔ پس جو آدمی فتنے کے ناغہ میں مرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ ضرور

مرجائے۔ (نافے سے مراد اسلحہ کا استعمال کچھ وقت کے لئے موقوف کردینا اور نیام میں کر لینا)۔

یہ حدیث شعبہ نے بھی اعمش مزید حذیفہؓ کے طریق سے روایت کی ہے۔

۹۱۶- ابو اسحٰق ابراہیم بن حمزہ، حسن بن ابراہیم بن بشار، عبداللہ بن عمران، جریر، اعمش، ابراہیم، ہمام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: لوگوں پر ضرور بضرور ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے، اس میں کوئی آدمی نجات نہیں پائے گا بجز اس آدمی کے جو ایسی دعا کرتا ہو جیسی دعا پانی میں ڈوبنے والا کرتا ہے۔

۹۱۷- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سوید بن سعید، علی بن مسہر، مسلم، حب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

ایک مرتبہ حضرت ابو مسعودؓ نے حضرت حذیفہؓ سے درخواست کی کہ بلاشبہ فتنہ واقع ہو چکا ہے، آپ نے اس کے بارے میں جو حدیث سن رکھی ہے مجھے بیان کردیں۔ حذیفہؓ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس یقین نہیں آیا؟ (یعنی) اللہ عزوجل کی کتاب۔

۹۱۸- حسین بن حمویہ کمی، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن بلال، عمران قطان، اعمش، ابو وائل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا:

شراب مردوں کی عقلوں کو کیا خراب کرتا ہے فتنہ تو اس سے بھی کہیں زیادہ مردوں کی عقلوں کو خراب کردیتا ہے۔

۹۱۹- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، اعمش، زید بن وہب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

حضرت حذیفہؓ نے ایک مرتبہ فرمایا: فتنے کا تمام تر وبال تین آدمیوں کے سر پر ہے، ایک وہ حاذق اور بے راہرو آدمی کہ جس کے سامنے کوئی چیز سر نہیں اٹھاتی مگر وہ صرف تلوار ہی سے اس کا قلع قمع کردیتا ہے۔ دوسرا وہ خطیب جو (اپنی تقریروں سے) لوگوں کو اس فتنے کی دعوت دیتا ہے۔ ان دونوں کو فتنہ انکے چہروں کے بل اوندھے منہ کردے گا۔ تیسرا شخص وہ سردار ہے جس کو فتنہ برانگیختہ کرتا رہے گا حتیٰ کہ جو کچھ بھی اس کے پاس ہوگا وہ سب کچھ تباہ برباد ہو کر رہ جائے گا۔

۹۲۰- ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، (دوسری سند) ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، (دونوں سند) اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، بکار بن عبداللہ، خلاد بن عبدالرحمٰن، ابوطفیل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: اے لوگو! تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں ہو؟ لوگ تو رسول اللہ ﷺ سے خیر و بھلائی کے بارے میں پوچھتے تھے جبکہ میں رسول اللہ ﷺ سے شر و برائی کے بارے میں پوچھتا تھا۔ کیا تم "میت احیاء" زندوں کے مردہ کے بارے میں نہیں پوچھتے ہو؟ چنانچہ حضرت حذیفہ خود ہی بیان کرنے لگے کہ بے شک! اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث کیا ہے۔ انہوں نے لوگوں کو ضلالت و گمراہی سے نکال کر ہدایت کی طرف آنے کی دعوت دی اور کفر سے نکل کر ایمان کی طرف آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ جس نے ان کی دعوت کو قبول کرنا تھا اس نے قبول کر لیا پس جو پہلے (روحانی اعتبار سے) مردہ تھا وہ اب حق پر زندہ رہنے لگا اور جو پہلے (ظاہری اعتبار سے) زندہ تھا وہ (ان کی دعوت کا انکار کرکے) باطل پر مر گیا، پھر نبوت کا خاتمہ ہو گیا۔ چنانچہ نبوت کے بعد اسی کی نہج پر خلافت قائم ہوئی پھر اس کے بعد "ملک عضوض" کٹکھنی بادشاہت ہو گی۔ پس بعض لوگ اپنے دل، اپنے ہاتھ اور اپنی زبان سے اس بادشاہت کا انکار کریں گے لامحالہ انہوں نے کامل حق پر برقرار رہنے کی پابندی کی اور بعض لوگ ایسے ہوں گے جو اپنے دل و زبان سے اس بادشاہت کا انکار کریں گے لیکن اپنے ہاتھوں کو اس کے انکار سے روکے رکھیں گے لامحالہ ایسے لوگ حق کا ایک شعبہ ترک کریں گے اور بعض لوگ ایسے ہوں گے جو اس بادشاہت کا دل سے تو انکار کریں گے لیکن اپنے ہاتھ اور زبان کو اس کے انکار سے روکے رکھیں گے لامحالہ ایسے لوگ حق کے دو شعبے ترک کردیں گے اور بعض لوگ ایسے ہوں گے جو اسکی بادشاہت کا نہ دل سے انکار کریں گے اور نہ ہی زبان سے پس ایسے لوگ "میت احیاء" زندوں میں مردہ ہیں۔

۹۲۱-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، عثمان بن ابی شیبہ، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان، اعمش، خیثمہ، طلفاء اعجلی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا ہے! اگر میں چاہوں تمہیں ایک ہزار ایسے کلمات سنا سکتا ہوں...... جنکو سن کر تم مجھ سے محبت کرنے لگ جاؤ اور میرے پیچھے چلنا شروع کردو اور تم میری تصدیق بھی کرو۔ ان کلمات کا تعلق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے ہے۔ اور اگر میں چاہوں تمہیں ایک ہزار ایسے کلمات سنا سکتا ہوں جنہیں سن کر تم مجھ سے بغض وعداوت کرنے لگ جاؤ اور مجھ سے کوسوں دور ہو جاؤ اور میری تکذیب بھی کرنے لگ جاؤ۔

۹۲۲-ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن راہویہ، جریر، اعمش، عمرو بن مرہ، ابو البختری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے ایک مرتبہ فرمایا: اگر میں چاہوں تمہیں ایک ہزار ایسے کلمات سنا سکتا ہوں...... جن پر تم لوگ میری تصدیق کرنے لگ جاؤ میرے پاس بار بار آنا شروع کردو اور میری مدد کرنے لگ جاؤ۔ اگر میں چاہوں تمہیں ایک ہزار ایسے کلمات سنا سکتا ہوں جنہیں سن کر تم لوگ میری تکذیب کردو، مجھ سے کوسوں دور ہو جاؤ اور مجھے گالیاں دینی شروع کردو حالانکہ وہ کلمات اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سراسر سچے ہوں گے۔

۹۲۳- ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ، اسحٰق، معتمر بن سلیمان، سلیمان، حسن، جندب بن عبداللہ بن سفیان کی سند سے مروی ہے:

حذیفہؓ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ ایک قوم کا قائد (راہنما) جنت میں جائے گا جبکہ اس کے متبعین دوزخ میں جائیں گے۔ ہم نے کہا: کیا یہ وہی تو نہیں جس کے بارے میں آپ نے ہمیں بتایا تھا؟ حذیفہؓ نے فرمایا: تمہیں کیا معلوم کہ اس کے لئے پہلے سے کیا چیز تیار کرلی گئی ہے۔

۹۲۴-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفیہ، جریر، اعمش، عبدالرحمٰن بن سعید بن وہب، سعید بن وہب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: گویا کہ میں ایک سوار آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے درمیان موجود ہے اور وہ دعویٰ کرتا ہے کہ ساری زمین ہماری اپنی ہے۔ سارا مال ہماری ملکیت میں ہے۔ چنانچہ وہ بیواؤں اور مسکینوں کے درمیان حائل ہے اور جو مال اللہ تعالیٰ نے اس کے آباؤ اجداد کو عطا فرمایا ہے اس میں بھی وہ حائل ہے۔ (یعنی ایک ایسا بادشاہ آنے والا ہے جو اموال مسلمین اور ان کی املاک پر خود براجمان ہوگا بیت المال وہ اپنی ذاتی ملکیت سمجھے گا۔ غریبوں یتیموں، مسکینوں اور بیواؤں کا مطلق خیال نہیں رکھے گا)۔

۹۲۵- محمد بن عبدالرحمٰن، حسن، عمرو بن مرہ، ابو البختری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: دل چار قسموں کے ہوتے ہیں: ایک وہ دل ہے جو پردوں میں پڑا غیر محفوظ ہو وہ کافر کا دل ہے۔ دوسرا دل وہ ہے جس میں ایمان ونفاق کا اختلاط رہتا ہے لیکن ایمان کی دولت سے محروم ہی رہتا ہے یہ منافق کا دل ہے۔ تیسرا دل صاف ستھرا دل ہے اس میں نور ہدایت کا ایک روشن چمکتا ہوا چراغ ہوتا ہے، یہ مومن کا دل ہے۔ اور چوتھا دل وہ ہے جس میں نفاق اور ایمان دونوں ہوں۔ ایمان کی مثال اس درخت کی سی ہے جسے پاکیزہ پانی سیراب کرتا ہے اور نفاق کی مثال اس زخم جیسی ہے، جس میں پیپ اور خون بھرا ہوا ہو، پس ان میں سے جس نے بھی غلبہ پالیا وہ غالب ہو جاتا ہے۔

۹۲۶-احمد بن جعفر بن احمد ابن البصری، عبداللہ بن احمد دورقی، مسدد، ابو الاحوص، ابو اسحٰق، ابو مغیرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے تیز زبان ہونے کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم طلب مغفرت کے کس درجہ پر ہو؟ بلاشبہ میں تو ہر دن اللہ عزوجل سے ایک سو مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں۔[1]

یہ حدیث عمرو بن قیس ملائی نے ابو اسحٰق، عبید بن مغیرہ، حذیفہ کی سند سے روایت کی ہے۔

۹۱۷- احمد بن مہران، محمد بن عباس بن ایوب، حسن بن یونس، محمد بن کثیر، عمرو بن قیس ملائی، ابو اسحٰق، عبید بن مغیرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے: حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ! گھر والوں پر میری زبان تیز ہو جاتی ہے، مجھے ڈر لگتا ہے کہ مجھے یہ چیز دوزخ میں نہ داخل کر دے۔ ارشاد فرمایا: تم طلب مغفرت کیوں نہیں کرتے؟ بلاشبہ میں ہر روز سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۹۱۸- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبداللہ بن عمار، معافی بن عمران، یمان بن مغیرہؓ کے سلسلۂ سند سے ہے کہ ابو ایض مدنی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: سب سے زیادہ میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والا دن وہ ہوتا ہے جس دن میں گھر واپس لوٹوں اور میرے گھر والے مجھ سے فقر و فاقہ کی شکایت کر رہے ہوں۔

۹۱۹- ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ہناد، قبیصہ، سفیان، (دوسری سند) ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، قاسم بن خلیفہ، حسین بن علی بن زائدہ، (دونوں سند) ابان بن ابی عیاش، ابو تمیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا:

سب سے زیادہ میری آنکھوں کو ٹھنڈک اس وقت پہنچتی ہے جب میرے گھر والے مجھ سے سخت فقر و فاقہ کی شکایت کر رہے ہوں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بندہ مومن کو دنیا سے اس طرح پرہیز کراتے ہیں جس طرح کسی مریض کے گھر والے اپنے مریض کو کھانے سے پرہیز کراتے ہیں۔

شیخ ابو نعیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ زائدہ نے پرہیز کے متعلق آخری کلام مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۹۲۰- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابو کریب، عمر بن بزیع، حارث بن حجاج، ابو معمر تیمی، ساعد بن سعد بن حذیفہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حذیفہؓ فرمایا کرتے تھے کہ سب سے زیادہ محبوب اور میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والا دن وہ ہے کہ جس دن میں اپنے گھر آؤں اور میں اپنے گھر والوں کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہ پاؤں اور گھر والے کہہ رہے ہوں کہ تم تھوڑے، بہت پر بھی قدرت نہیں رکھتے ہو۔

چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک جتنی پرہیز مریض کے گھر والے مریض کو کھانا کھانے سے کرواتے ہیں اس سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ مومن کو دنیا سے پرہیز کرواتے ہیں۔ جس قدر والد اپنی اولاد کو خیریت میں رکھنا چاہتا ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ مومن کو آزمائش میں رکھنا چاہتا ہے۔[2]

۹۲۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن محمد بن مسلم، ہناد، قبیصہ، سفیان، اعمش کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے حضرت سعد بن معاذ سے کہا: آپ ہمیں کس کیفیت میں دیکھیں گے جب ہم دنیا میں مبتلا ہو جائیں گے؟ حضرت سعدؓ نے کہا: ہم ایمان نہیں پائیں گے۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: اعطی علی ظنه واعطیت علی ظنی۔ یعنی دنیا اس کو اس کے گمان کے مطابق عطا ہوگی اور مجھے میرے گمان کے مطابق۔

---

[1] مسند الامام احمد ۵/۳۹۴، ۳۹۶، ۴۰۲. وسنن الدارمی ۲/۳۰۲. والمستدرک ۱/۵۱۰، ۵۱۱، ۲/۴۵۷. وأمالی الشجری ۱/۲۳۲. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۰/۱۹۷، ۱/۲۶۳. وتاریخ بغداد ۱۲/۲۸۱. وکشف الخفا ۲/۱۲۱ واتحاف السادة المتقین ۵/۵۷، ۷/۵۵۹. وعمل الیوم واللیلة لابن السنی ۳۵۶.

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۳/۱۸۰. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۸۵. وکنز العمال ۶۱۳۶. والجامع الکبیر ۴۶۷۹.

ثوری نے یہ حدیث اسی طرح منقطع روایت کی ہے جبکہ جریر نے اعمش سے متصلاً روایت کی ہے اور یوں سند بیان کی ہے:
عن الاعمش عن طلحۃ بن مصرف عن ہذیل عن حذیفہؓ۔

۹۳۲- عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن محمد، ہناد، وکیع، سلام بن مسکین، ابن سیرین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ جب مدائن تشریف لائے تو ایک گدھے پر سوار ہو کر تشریف لائے ان کے ہاتھ میں ایک روٹی تھی جسے وہ گدھے پر بیٹھ کر کھا رہے تھے۔

۹۳۳- ہناد، وکیع، مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف کے سلسلۂ سند سے بمثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے اور اس میں اضافہ ہے کہ انہوں نے ایک جانب ٹانگیں لٹکائی ہوئی تھیں۔

۹۳۴- سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابواسحٰق، عمارہ بن عبد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: تم لوگ مواضع فتن سے دور رہو۔ لوگوں نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! مواضع فتن کیا ہیں؟ فرمایا: امراء کے دروازے۔ چنانچہ تم میں سے کوئی کسی امیر کے پاس جاتا ہے اور جھوٹ سے اس کی تصدیق کرتا ہے اور اس کے بارے میں ایسی ایسی باتیں کہتا ہے جو در حقیقت اس میں موجود نہیں ہوتیں۔

۹۳۵- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ، جریر، اعمش، ابوظبیان (دوسری سند) محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، اعمش، زید بن وہب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حضرت حذیفہؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میرے لئے استغفار کیجئے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت نہ کرے۔ میں کیسے اس برائیوں سے بھرپور شخص کیلئے استغفار کر سکتا ہوں۔[۱]

۹۳۶- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بغوی، علی بن جعد، شعبہ، عبدالملک بن میسرہ، زیاد، ربعی بن خراش کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رحلت کے وقت حضرت حذیفہؓ کہنے لگے: بسا اوقات میرے پاس موت آتی ہے اور مجھے کچھ شک اور تردد نہیں ہوتا۔ لیکن آج موت آئی ہے تو مختلف اشیاء دل میں گزر رہی ہیں۔

۹۳۷- موت سے ملاقات کی خواہش...... عبداللہ بن محمد، ابن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبید، اعمش، موسیٰ بن عبداللہ بن یزید، ام سلمہ (ابوبکر کی والدہ) کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ میرے پاس ایک آدمی ہو جو میرا دروازہ بند کر دے اور میرے پاس کسی کو نہ آنے دے حتیٰ کہ میرے رب عزوجل سے میری ملاقات ہو جائے۔

۹۳۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن ایوب، ابوبکر بن عیاش، عاصم، ابووائل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: سب سے زیادہ محبوب حالت جس پر اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو پاتا ہے (وہ یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے چہرے پر مٹی ملتے ہوئے پائے (یعنی بندہ اپنی مغفرت کے لئے اپنے چہرے پر مٹی ملے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ندامت اور عاجزی کا اظہار کرے یہ حالت اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہے)۔

۹۳۹- ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، ہناد، عبدہ بن سلیمان، جویبر، ضحاک کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: مجھے اس امت پر سب سے زیادہ خوف اس کا ہے کہ امت مظاہر (مادیت اور دنیا کی ظاہری زیب و زینت وغیرہ) کو اپنے علم پر ترجیح دینے لگ جائے اور مجھے زیادہ خوف ہے کہ یہ امت گمراہ ہو جائے اور اسے شعور تک نہ ہو۔

۹۴۰- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ فرمایا کرتے تھے کہ تم

---

[۱] حدیث کے مکمل الفاظ یہ ہیں: جاء رجل الی حذیفۃ فقال استغفرلی فقال لا غفر اللہ لک ثم قال لو استغفرت لہ لاتی نساءہ فقال استغفر لی حذیفۃ أترضی ان یجعلک اللہ مع حذیفۃ؟ اللہم اجعلہ مع حذیفۃ الفاظ کے حق بندہ پر واضح نہیں ہو سکے۔

میں سے بہترین لوگ وہ نہیں ہیں جو آخرت کے لئے دنیا کو ترک کر دیں اور نہ ہی وہ لوگ ہیں جو دنیا کی خاطر آخرت کو ترک کر دیں، لیکن بہترین لوگ وہ ہیں جو دونوں سے برابر سرابر حصہ لیں۔

۹۲۱- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابواسحٰق، صلہ بن زفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

ایک مرتبہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: (قیامت کے دن) سارے لوگ ایک وسیع میدان میں جمع کئے جائیں گے وہاں کسی کو بھی بات کرنے کی جرأت نہیں ہوگی۔ چنانچہ سب سے پہلے محمد ﷺ کو بلایا جائے گا پس آپ ﷺ فرمائیں گے: اے اللہ! میں تیرے حضور میں حاضر ہوں، تمام تر بھلائی تیرے قبضۂ قدرت میں ہے اور برائی کا مرجع تو نہیں ہے۔ ہدایت جسکو تو نے دے دی (سو دے دی)۔ تیرا بندا تیرے سامنے حاضر ہے۔ میرا تعلق اور واسطہ تجھی سے ہے اور میں نے تیری طرف لوٹنا ہے۔ تیرے سوا میرے لئے کوئی پناہ گاہ نہیں۔ تو بہت برکت والا ہے اور تیرا مرتبہ بہت بلند ہے اور تو ہی بیت اللہ کا مالک ہے۔ پس یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے " عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً " (اسراء ۷۹) عنقریب تیرا رب تجھے مقام محمود سے سرفراز کرے گا

اس حدیث کو ابواسحٰق سے ایک بڑی جماعت نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۹۲۲- ابومحمد بن حیان، محمد بن عباس، ابوکریب، محمد بن حازم، اعمش، سلیمان بن مسہر، طارق بن شہاب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے حضرت حذیفہؓ سے پوچھا: کیا ایک ہی دن میں بنی اسرائیل نے اپنے دین پر چلنا چھوڑ دیا تھا؟ فرمایا: نہیں لیکن جب انہیں کسی چیز کے کرنے کا حکم دیا جاتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب انہیں کسی چیز سے باز رہنے کی تاکید کی جاتی وہ اس کو کر گزرتے تھے حتیٰ کہ (آہستہ آہستہ) وہ اپنے دین سے اس طرح نکل گئے جس طرح کوئی آدمی اپنی قمیص سے نکل جاتا ہے۔

یہ حدیث جریر نے اعمش، عمرو بن مرہ، ابوالبختری، حذیفہؓ کی سند سے اسی طرح روایت کی ہے اور یعلی بن عبید نے اعمش، عبداللہ بن عبداللہ، ابن ابی لیلیٰ، حذیفہؓ کی سند سے روایت کی ہے۔

۹۲۳- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تاکید...... محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، زہیر، اعمش، میمون بن مہران، عبداللہ بن سیدان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: جو ہم میں سے نہ ہو اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے۔ خبردار تم ضرور بالضرور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ تم ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جاؤ گے اور بالآخر تمہارے برے لوگ تمہارے اچھوں پر غالب آجائیں گے۔ وہ برے اچھوں کا اس قدر قتل عام کریں گے کہ ان میں کوئی بھی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والا باقی نہیں رہے گا۔ پھر تم اللہ تعالیٰ کو پکاروں گے وہ تمہاری پکار کا جواب نہیں دے گا۔

۹۲۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبداللہ بن نمیر، رزین جہنی:

ابورقاد کہتے ہیں میں ایک مرتبہ اپنے آقا کے ساتھ حضرت حذیفہؓ کے پاس چلا گیا میں اس وقت غلام تھا۔ حذیفہؓ فرمارہے تھے: بے شک رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی کوئی ایسی بات کردیتا تھا جس سے وہ منافق ہوجاتا تھا اور اب میں مجلس میں تم سے چار چار مرتبہ وہ بات سن لیتا ہوں۔ تم ضرور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے رہو اور دوسروں کو خیر کے کاموں پر ابھارتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب میں گرفتار کرے گا اور پھر تمہارے اوپر ضرور برے لوگ حکمرانی کرنے لگ جائیں گے پھر تم اپنے اچھوں کو پکاروگے لیکن تمہاری پکار کا مطلق جواب نہیں دیا جائے گا۔

۹۲۵- احمد بن اسحٰق، ابویحییٰ رازی، ابویزید خراز، عبیدہ، اعمش، ابوظبیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: جو قوم بھی آپس میں لعن طعن کرتی ہے اس پر بات ثابت و پختہ ہوجاتی ہے (یعنی وہ قوم دوزخ کی مستحق ہوجاتی ہے)۔

۹۴۶- احمد بن اسحق، ابراہیم بن متویہ، عبید بن اسباط، اسباط، اعمش، عبدالملک بن میسرہ، نزال بن سبرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

نزال بن سبرہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم حذیفہؓ کے ساتھ گھر میں تھے۔ حضرت عثمانؓ ان سے کہنے لگے: مجھے آپ کے بارے میں یہ کیا بات پہنچ رہی ہے؟ حذیفہؓ نے کہا: میں نے تو یہ بات نہیں کہی۔ عثمانؓ نے فرمایا: تم سب سے زیادہ سچے اور سب سے زیادہ نیک ہو۔ جب باہر نکلنے لگے: تو میں نے عرض کیا: اے ابو عبداللہ! جو بات آپ کی طرف منسوب کی جاتی ہے کیا وہ آپ نے نہیں کہی؟ حذیفہؓ نے فرمایا: کیوں نہیں کہی، لیکن میں دین کے بعض کو بعض کے بدلے میں خریدتا ہوں اس خوف سے کہ کہیں سارے کا سارا دین نکل جائے۔

۹۴۷- حسین بن حمویہ خثعمی، محمد بن عبداللہ حضرمی، عمر بن ابی الرطیل، حبیب بن خالد، اعمش، عمرو بن مرہ، ابوالبختری، ابو عمرو (زاذان) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: ضرور تمہارے اوپر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں تم میں سے بہترین آدمی وہ ہوگا جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرتا ہو۔

۹۴۸- احمد بن محمد بن علی حارث مرمی کندی، حسن بن علی بن جعفر وشاء، ابونعیم، فطر بن خلیفہ، حبیب، ابن ابی ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: مومن کافر کے ساتھ اختلاط رکھ لیکن اپنے دین کو داغدار مت بنا۔

۹۴۹- محمد بن اسحق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، شعبہ، حبیب بن ابی ثابت، ابوالشعثاء محاربی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: نفاق کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اب ایمان کے بعد کفر ہی کفر ہے۔ (یعنی اب یا تو ایمان کا درجہ ہے یا کفر کا، درمیان میں نفاق کا درجہ نہیں رہا)۔

۹۵۰- کل اور آج کے منافق کا امتیاز...... عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، اعمش، ابووائل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: آج کل کے منافقین رسول اللہ ﷺ کے زمانے کے منافقین سے بدتر جا رہے ہیں۔ چونکہ اس وقت کے منافقین اپنے نفاق کو چھپا کر رکھتے تھے اور آج کل کے منافقین اپنے نفاق کو ظاہر لیے پھرتے ہیں۔

۹۵۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، شمر بن عطیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہؓ نے ایک آدمی سے کہا: کیا تمہیں یہ بات خوش کرے گی کہ تم نے لوگوں میں سے بدترین فاجر آدمی کو قتل کیا ہو؟ اس آدمی نے اثبات میں جواب دیا حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: تب تو تم اس سے بھی زیادہ فاجر ہو گے۔

۹۵۲- علی بن ہارون، قاضی یوسف، عمرو بن مرزوق، زہیر، ابواسحق، سعد بن حذیفہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

سعد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب حضرت حذیفہؓ کو فرماتے سنا: بخدا! جس آدمی نے ایک بالشت کے برابر بھی جماعت (مسلمین) کو چھوڑ لامحالہ اس نے اسلام کو چھوڑ دیا۔

۹۵۳- ابواسحق بن حمزہ، عبید بن غنام، ابن نمیر، وکیع، اعمش، ابراہیم بن ہمام کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: اے جماعت قراء! سیدھے راستے پر چلتے رہو چونکہ اگر تم سیدھے راستے پر چلو گے تو سیدھے آگے بڑھتے جاؤ گے اور اگر تم بچل کر دائیں بائیں ہو گئے تو دور کی ضلالت و گمراہی میں جا پڑو گے۔

۹۵۴- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن جعد، شریک، سماک، ابی سلامہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: ضرور بالضرور تمہارے اوپر کچھ ایسے امراء حکمرانی کریں گے کہ ان میں سے کسی ایک کا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں جو کے چھلکے کے برابر بھی درجہ (مرتبہ و مقام) نہیں ہوگا۔

۹۵۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہدبہ بن خالد، ہمام، عطاء بن سائب ..... ابو عبدالرحمن سلمی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدائن میں اپنے والد کے ساتھ نماز جمعہ کے لئے گیا۔ ہمارے اور جامع مسجد کے درمیان تقریباً ایک فرسخ کا فاصلہ ہوگا۔ اس وقت حذیفہؓ بن یمان مدائن کے گورنر تھے۔ چنانچہ آپؓ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور حمد وثناء کے بعد فرمایا: قیامت قریب ہوگئی اور چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔ چاند کے دولخت ہونے کا واقعہ پیش آچکا ہے اور دنیا جدائی کے قریب تر ہوچکی ہے۔ خبردار! آج میدان گھڑ دوڑ میں جانا ہے اور کل مقابلہ دوڑ ہوگا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا دوڑ کے مقابلے کا کیا مطلب؟ انہوں نے جواب دیا جنت کی طرف سبقت۔

عطاء سے ایک بڑی جماعت نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۹۵۶-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحق بن ابراہیم بن قدامہ، نضر بن شمیل، محمد بن ثور کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہؓ نے مدائن میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو! اپنے غلاموں کی آمدنی میں اچھی طرح سے غور وفکر کرلیا کرو۔ اگر وہ آمدنی حلال کی ہے تو اسے استعمال میں لے آؤ اور اگر حرام کی ہے تو اسے پھینک دو۔ چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا ہے ارشاد فرمایا: بلاشبہ کوئی گوشت ایسا نہیں جو حرام سے پروان چڑھا ہو اور پھر وہ جنت میں داخل ہوا ہو۔ (یعنی جس جسم کی پرورش حرام سے ہوئی ہو وہ جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا اس معنی میں ایک دوسری حدیث بھی مروی ہے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: لا یدخل الجنۃ جسد غذی بالحرام)۔

۹۵۷-عبداللہ بن محمد بن شمل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، اعمش، حلیم عامری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: آدمی کو علم کی اتنی بات ہی کافی ہے کہ وہ دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت ذر رکھتا ہو اور آدمی کو جھوٹ کی اتنی بات کافی ہے کہ وہ "استغفر اللہ" کہہ کر پھر لوٹ آئے (یعنی جس گناہ سے اللہ کی مغفرت طلب کی اسے دوبارہ کرنا شروع کردے)۔

۹۵۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، فضیل بن غزوان، ابوفرات، مالک اشعری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا:

شراب کا بیچنے والا پینے والے کی طرح ہے اور خنزیروں کی رکھوالی کرنا ان کے کھانے کی طرح ہے۔ (لہذا) تم لوگ اپنے غلاموں کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کرلیا کرو اور دیکھا کرو کہ وہ اپنی آمدنی کہاں سے لاتے ہیں؟ اس لئے کہ کوئی ایسا گوشت (جسم) جنت میں داخل نہیں ہوتا جسکی پرورش حرام سے کی گئی ہو۔

۹۵۹-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، وکیع، عکرمہ بن عمار، ابوعبداللہ فلسطینی، عبدالعزیز (یا عبداللہ) حذیفہؓ کے بھتیجے کے سلسلۂ سند سے مروی ہے۔ عبدالعزیز کہتے ہیں:

میں پینتالیس سال سے حضرت حذیفہؓ کو فرماتے سن رہا ہوں کہ پہلی چیز جسکو تم لوگ اپنے دین میں گم پاؤ گے وہ خشوع ہے اور آخری چیز جسکو تم اپنے دین میں گم پاؤ گے وہ نماز ہے۔ (یعنی سب سے پہلے خشوع وخضوع اور آخر میں نماز اٹھالی جائے گی)۔

۹۶۰- ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحق بن راہویہ، وکیع، اعمش وسفیان، ثابت بن ہرمز ابومقدام، ابویحیٰی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہؓ سے پوچھا گیا کہ منافق کون ہے؟ جواب دیا: جو زبان سے اسلام اسلام کہتا ہو (یعنی زبانی کلامی اسلام کے محاسن واحکام بیان کرتا ہو) لیکن اس پر عمل نہ کرتا ہو۔

۹۶۱-حضرت حذیفہؓ کا آخری وقت..... عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحق حربی، محمد بن یزید ادمی، یحییٰ بن سلیم بن اسماعیل بن کثیر،

زیاد مولیٰ ابن عباس کہتے ہیں مجھے ایک آدمی جو حضرت حذیفہؓ کے پاس ان کے مرض وفات میں آتا جاتا رہتا تھا نے بتایا کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: اگر میرا یہ دن دنیا کا آخری اور آخرت کا پہلا دن نہ ہوتا تو میں کوئی بات نہ کرتا۔ پھر دعائیہ انداز میں فرمایا: یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے فقر وفاقہ کو مالداری پر ترجیح دی ہے اور موت کو حیات پر ترجیح دی ہے۔ ایک دوست (موت کا فرشتہ) فاقہ کے عالم میں میرے پاس قدم رنجہ ہوا ہے۔ یا اللہ! وہ اپنے کام میں کامیاب رہے اسے کسی قسم کی ندامت نہ اٹھانی پڑے۔ پھر حضرت حذیفہؓ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

۹۶۲- عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحق حربی، سلیمان بن حرب، سری بن یحییٰ، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب حضرت حذیفہؓ کا وقت وفات قریب ہوا کہنے لگے: ایک دوست فاقہ کے عالم میں تشریف لایا ہے وہ اپنے کام میں کامیاب رہے اسے کسی قسم کی ندامت کا سامنا نہ ہو۔ میں اللہ عزوجل کی تعریف کرتا ہوں جس نے مجھے فتنے اور اس کے قائدین سے پہلے ہی اپنے پاس بلا لیا۔

۹۶۳- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق سراج، یعقوب بن ابراہیم، ہشیم، حصین، ابو وائل کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

ابو وائل کہتے ہیں: جب حضرت حذیفہؓ کے مرض الموت نے زیادہ شدت اختیار کر لی تو قبیلہ بنو عبس کے لوگ ان کے پاس آنے لگے۔ مجھے خالد بن ربیع عبسی نے بتایا کہ ہم حضرت حذیفہؓ کے پاس آئے اور وہ اس وقت مدائن میں تھے۔ ہم تقریباً آدھی رات کے وقت ان کے پاس آئے حضرت حذیفہؓ نے ہم سے پوچھا: اب کیا وقت ہوا ہے؟ ہم نے جواب دیا: آدھی رات گزر چکی ہے فرمایا: میں ایسی صبح سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں جو دوزخ کی طرف لے جانے والی ہو۔ پھر فرمایا: تم لوگ آئے ہو کیا اپنے ساتھ کفن لائے ہو؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا: میرے کفن میں زیادہ غلو نہیں کرنا چونکہ اگر تمہارے ساتھی کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں خیر و بھلائی ہے تو یقیناً اسکا کفن اس سے بہتر کپڑوں میں تبدیل کر دیا جائے گا ورنہ تو یہ کفن بھی چھین لیا جائے گا۔

۹۶۴- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، محمد بن صباح، جریر، اسماعیل، قیس، ابو مسعود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب حضرت حذیفہؓ کا کفن لایا گیا تو ان کا کفن نئے کپڑوں میں تھا حضرت حذیفہؓ نے اس وقت ابو مسعود کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ حذیفہؓ نے فرمایا: تم لوگ اس کفن کو کیا کرو گے اگر تمہارا ساتھی (یعنی خود حذیفہؓ) نیک صالح آدمی ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کفن کو بہتر کپڑوں میں بدل دیں گے ورنہ یہ کپڑے (کفن) بھی قیامت کے دن تک قبر کے ایک کونے میں پھینک دیے جائیں گے۔

۹۶۵- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابو کریب، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، زکریا بن ابی زائدہ، اسحق، صلہ بن زفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

صلہ کہتے ہیں: حضرت حذیفہؓ نے مجھے اور ابو مسعود رحمہ اللہ کو کفن خریدنے کے لئے بھیجا۔ چنانچہ ہم ان کے لئے عمدہ چادروں پر مشتمل تین سو درہموں کا کفن خرید لائے۔ (جب ہم کفن ان کے پاس لے کر حاضر ہوئے) فرمانے لگے: مجھے دکھاؤ تم نے میرے لئے کیسا کفن خریدا ہے اچنانچہ ہم نے انہیں کفن دکھایا۔ کہنے لگے: یہ کفن میرے لیے ٹھیک نہیں ہے مجھے تو ایک پاٹ کی دو سفید (عام قسم کی) چادریں کافی ہیں، جن کے ساتھ قمیص بھی نہ ہو۔ میں یقیناً قلیل مدت ہی چھوڑنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے ان دو چادروں کے بدلہ میں ان سے بہتر یا بدتر کپڑوں میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ چنانچہ ہم ان کے لئے ایک پاٹ کی دو سفید چادریں خرید لائے۔

۹۶۶- حبیب بن حسن، قاضی یوسف، ابو ربیع، ہشیم، مجالد، شعبی، صلہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: تم لوگ صبر کو اپنی گھٹی میں باندھ لو۔ عنقریب ہی تمہارے اوپر ایک بلاء (آزمائش و مصیبت) نازل ہونے والی ہے اور سنو! تمہیں اس آزمائش سے زیادہ سخت آزمائش نہیں پیش آئے گی جو کہ ہمیں اس وقت پیش آئی جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوا کرتے تھے۔

۹۶۷- محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالرحیم بن سلیمان، مجالد، محمد بن منتشر، ابن خراش کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: قبر میں بھی حساب ہوگا اور قیامت کے دن بھی۔ سو جس کا محاسبہ کرلیا گیا وہ عذاب میں پڑ گیا۔

(۴۳) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص[1]

حضرات صحابہ کرامؓ میں سے ایک قوی، صاحب خشوع، متواضع قاری، روزے دار اور قائم اللیل حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ حق کی باتوں کے قائل اور باطل سے سراسر غافل، عمل کے دیوانے اور نزاع وخصومت سے کوسوں دور رہنے والے تھے۔ لوگوں کو کھانا کھلاتے سلام میں پہل کرتے عمدہ اور پاکیزہ کلام کرتے تھے۔

اسی لئے کہا گیا ہے کہ عمدہ اخلاق کو اپنانے اور نازل شدہ احکام کے آگے سر خم کرنے کا نام تصوف ہے۔

۹۶۸- **نفلی عبادت میں طاقت سے زیادہ بوجھ اٹھانا ممنوع ہے**...... اپنے اوپر سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، ابو یمان، شعیب بن ابی حمزہ، زہری، سعید بن مسیب وابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کے سلسلہ سند سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اطلاع کی گئی کہ میں (عبداللہ بن عمرو بن العاص) نے کہا ہے کہ جب تک میں زندہ ہوں ضرور بضرور دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو قیام کروں گا۔ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: تم ہی ہو جو کہتے ہو کہ جب تک میں زندہ ہوں ضرور بضرور دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو قیام کروں گا؟ میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں میں یہ بات کہہ چکا ہوں۔ ارشاد فرمایا یقیناً تم اسکی طاقت نہیں رکھ سکو گے۔[2]

یہ حدیث معمر وابن مسافر وعیسیٰ بن مطیب وبکر بن وائل نے زہری کے عام تلامذہ میں متفردانہ روایت کی ہے۔

۹۶۹- سلیمان بن احمد، ادریس بن جعفر عطار، یزید بن ہارون، محمد بن عمرو بن علقمہ، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن عمروؓ کی روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو بن عاص! کیا مجھے اطلاع نہیں دی گئی کہ تم دن کو روزہ رکھنے اور رات کو قیام کرنے میں تکلف کررہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یقیناً میں ایسا کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک تمہیں یہ کافی ہے کہ تم ہر جمعہ (ہفتہ میں) تین دن کے روزے رکھ لو۔ عبداللہ کہتے ہیں: پس میں نے سختی کی میرے اوپر بھی سختی کی گئی، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں (لہٰذا مجھے زیادہ روزے رکھنے کی اجازت مرحمت فرمادیجئے)۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تیرے اوپر تیری آنکھوں کا بھی حق ہے یعنی نیند کا اور یقیناً تیرے اوپر تیرے مہمان کا بھی حق ہے اور بے شک تیرے اوپر تیرے گھر والوں کا بھی حق ہے۔[3]

۹۷۰- ابراہیم بن عبداللہ، ابن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد دراوردی، محمد بن طحلاء...... ابو سلمہ رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے عرض کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے تشریف لانے اور آپ کو حکم دینے کے بارے میں حدیث سنائیے۔ عبداللہؓ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! کیا مجھے خبر نہیں دی گئی کہ تم رات کو

---

[1] طبقات ابن سعد ۲/۳۷۳، ۴/۲۶۱، والتاریخ الکبیر ۵/ت ۲. والجرح ۵/ت ۵۲۹. والاستیعاب ۳/۹۵۶ والجمع ۱/۲۳۹، واسد الغابۃ ۳/۲۳۳. وتذکرۃ الحفاظ ۱/۴۱. والعبر ۱/۷۲. ۳۷۹، ۳۸۰، وسیر النبلاء ۳/۷۹. والاصابۃ ۲/۳۸۴. وتہذیب الکمال ۱۵/۳۵۷.

[2] المسند الامام احمد ۲/۱۸۸. وطبقات ابن سعد ۴/۲/۱۰. وصحیح البخاری ۳/۱۹۵.

[3] صحیح البخاری ۳/۵۲. وصحیح مسلم، کتاب الصیام، ۱۸۶، وسنن النسائی ۴/۲۱۵. والسنن الکبری للبیہقی ۴/۲۹۹. والمسند الامام احمد ۲/۱۹۹. وفتح الباری ۴/۲۱۸، ۹/۹۹، ۱۰/۵۳۱.ط.

قیام اور دن کو روزہ رکھنے میں تکلف کر رہے ہو؟ میں نے جواب دیا: یا رسول اللہ! بلاشبہ میں ایسا تو کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: تمہیں یہ کافی ہے کہ تم ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھ لو پس جب تم ایسا کرلو گے گویا تم نے پورے زمانے کے روزے رکھ لئے۔ پس میں نے اپنے اوپر سختی کی تو مجھ پر بھی سختی کی گئی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس سے (کہیں) زیادہ کی قوت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک سب سے افضل اور انصاف پسند طریقہ صیام وہ ہے جو داؤد علیہ السلام نے روزے رکھنے میں اپنایا تھا (یعنی ایک دن روزہ دوسرے دن افطار)۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہنے لگے: اب مجھے بڑھاپے اور کمزوری نے دبوچ لیا ہے میں چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے مال اور اہل کو تاوان میں دے دیا ہوتا اور رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی رخصت یعنی ہر مہینے میں تین روزے کی قبول کی ہوتی۔[۱]

۹۷۱- علی بن ہارون، جعفر فریابی، ابو مصعب زہری، عبدالعزیز بن ابی حازم، یزید بن حماد، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کی سند سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے (مجھے) فرمایا کیا مجھے خبر نہیں دی گئی کہ تم (ہمیشہ) دن کو روزہ رکھتے ہو اور افطار کرتے ہی نہیں ہو (یعنی ہر روز روزہ رکھتے ہو کسی دن بھی چھوڑتے نہیں۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ شام کو افطار ہی نہیں کرتے۔) اور رات کو نماز پڑھتے رہتے ہو سوتے نہیں؟ فرمایا: تم ہر جمعہ میں (یعنی ہر ہفتہ میں) دو دن کے روزے رکھو تو تمہیں کافی ہیں۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں اپنے آپ کو اس سے زیادہ (روزے رکھنے کے لئے) قوی پاتا ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے لئے داؤد علیہ السلام کے طریقہ روزہ داری میں گنجائش ہے کہ تم ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے اندر اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: شاید تم اس طریقے پر بڑھاپے کو پہنچ جاؤ اور کمزور ہو جاؤ (یعنی جب تم بڑھاپے اور کمزوری کو پہنچ جاؤ گے اس وقت اس طرح روزے نہیں رکھ سکو گے چونکہ بہترین عمل وہ ہے جو دائمی ہو (اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو)۔[۲]

یہ حدیث محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان و یحییٰ بن کثیر نے بھی ابو سلمہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ جبکہ ابو سلمہ کے علاوہ دیگر راویوں نے اور ایک بڑی جماعت نے عبداللہؓ سے روایت کی ہے (یعنی حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی یہ حدیث ابو سلمہ کے علاوہ ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے)۔

۹۷۲- سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، یحییٰ بن حکیم (ایک نسخہ میں حسان بن حکیم ہے) بن صفوان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: میں نے قرآن مجید جمع کرلیا (یعنی جتنا قرآن مجید نازل ہو چکا تھا وہ میں نے اپنے پاس جمع کر کے یاد کرلیا) اور میں ہر رات میں اس کو پورا پڑھ لیتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ (کو جب اس بات کی اطلاع ہوئی تو انہوں) نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ تمہارے اوپر زیادہ زمانہ گزرے گا اور تم قرآن مجید کے پڑھنے سے اکتا جاؤ گے (یعنی اس طرح زیادہ زیادہ پڑھنے سے کچھ عرصے کے بعد تمہاری طبیعت قرأت قرآن سے اکتا جائے گی)۔ پھر فرمایا: مہینے بھر میں قرآن مجید پڑھ لیا کرو حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے (اپنی حالت پر) چھوڑ دیجئے تاکہ میں اپنی قوت (خداداد) اور جوانی سے (پورا) فائدہ اٹھا سکوں۔ ارشاد ہوا: چلو دس دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے چھوڑ دیجئے! کہ میں اپنی قوت اور جوانی سے نفع اٹھا سکوں۔ حکم ہوا: چلو سات دنوں میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے چھوڑ دیجئے تاکہ میں اپنی قوت اور جوانی سے نفع اٹھا سکوں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے رخصت قبول کرنے سے انکار کردیا۔[۳]

[۱،۲] صحیح البخاری ۴/ ۵۲. وصحیح مسلم، کتاب الصیام، ۱۸۶، وسنن النسائی ۴/ ۲۱۵. والسنن الکبری للبیہقی ۴/ ۲۹۹. والمسند الامام أحمد ۲/ ۱۹۹. وفتح الباری ۴/ ۲۱۸، ۹/ ۹۹، ۱۰/ ۵۳۱. ط.

[۳] سنن ابن ماجۃ ۱۳۴۶. ومسند الامام أحمد ۲/ ۱۹۹.

۹۷۳-ابو عمرو بن حمدان، عبداللہ بن شیرویہ، اسحق بن راہویہ، عیسیٰ بن یونس، عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی، عبدالرحمٰن بن رافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بوڑھے ہو گئے تو ان پر قرأت قرآن گراں ہونے لگی۔ فرمایا: جب میں نے قرآن مجید جمع کر لیا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میرے لئے قرآن مجید پڑھنے کی مقدار مقرر کر دیجئے۔ حکم ہوا کہ مہینہ بھر میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں۔ حکم ہوا: مہینے میں دو مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ میں نے پھر عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی قوت وطاقت رکھتا ہوں۔ حکم ہوا: مہینے میں تین مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ میں نے پھر عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں: ارشاد فرمایا: پھر ہر تین دنوں میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے بھی زیادہ کی قوت رکھتا ہوں: چنانچہ رسول کریم ﷺ غصہ ہو گئے اور فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور پڑھو۔

۹۷۴-عبداللہ بن عمرو کے عورت کے حقوق ادا نہ کرنے پر تنبیہ...... ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشیم، حصین بن عبدالرحمٰن و مغیرہ ضبی، مجاہد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: میرے والد عمروؓ نے قریش کی ایک (خوبصورت) عورت کے ساتھ میری شادی کرادی۔ چنانچہ وہ عورت جب میرے پاس لائی گئی میں نے اس سے علیحدہ رہنا شروع کر دیا۔ چونکہ مجھ میں عبادت یعنی نماز روزے کی بے پناہ قوت موجود تھی۔ (لہذا میں ہر وقت عبادت میں مشغول رہتا اور اس عورت کی طرف مطلق توجہ نہیں کرتا تھا) چنانچہ میرے والد حضرت عمروؓ بن عاصؓ اپنی بہو کے پاس تشریف لائے۔ بہو سے پوچھا: تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟ کہنے لگی: (میں نے اپنے شوہر کو) مردوں یا شوہروں میں سے بہترین پایا۔ وہ ایسا شوہر ہے کہ اس نے پہلو تک کو نہیں ڈھونڈا (یعنی صحبت کے لئے میرے قریب نہیں آیا)۔ میرے چہرے پر سے چادر کے پلو کو ہٹایا تک نہیں اور نہ ہی بستر پر ہمارے قریب ہوا ہے۔

میرے والد حضرت عمروؓ بن عاص مجھے سرزنش کی اور کہنے لگے: میں نے قریش کی اونچے حسب ونسب والی عورت سے تمہارا نکاح کرایا اور پھر عورتوں نے اسے تجھ تک پہنچا دیا اور پھر تم نے اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا! پھر حضرت عمرو بن عاصؓ نبی ﷺ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے میری شکایت کی۔ چنانچہ نبی ﷺ نے مجھے پیغام بھیج کر بلایا۔ تاہم میں نبی ﷺ کے پاس آ گیا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم دن کو روزہ رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ ارشاد ہوا: کیا تم رات کو عبادت کے لئے کھڑے رہتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیکن میں تو روزے بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں۔ نماز بھی پڑھتا ہوں اور نیند بھی کرتا ہوں اور عورتوں کے پاس بھی (صحبت کے لئے) جاتا ہوں۔ پس جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: ہر مہینے میں صرف ایک مرتبہ قرآن پڑھا کرو۔ میں نے عرض کیا: میں اپنے اندر اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: پھر ہر دس دنوں میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا: میں اپنے آپ کو اس سے زیادہ قوی پاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: پھر ہر تین دنوں میں ایک مرتبہ قرآن مجید پڑھ لیا کرو۔ آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: ہر مہینے میں صرف تین دن کے روزے رکھا کرو۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں، ارشاد فرمایا: پھر ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو چونکہ روزہ داری کا یہ افضل ترین طریقہ ہے اور یہی طریقۂ صیام میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کا بھی ہے۔

حصین نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ: پھر نبی ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ہر عبادت گزار کے لئے ایک تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی کے لئے ایک ناغہ (فترت سستی وکمزوری) ہوتا ہے جو یا تو سنت کی طرف لے جاتا ہے یا بدعت کی طرف۔ سو جس کا ناغہ (فترت) سنت کی

ا۔ مسند الامام احمد ۲/ ۱۶۳، ۱۶۵، ۱۸۵، ۱۸۸، ۲۱۵، وطبقات ابن سعد ۴/ ۲/ ۱۰.

طرف لے جائے اس نے ہدایت پائی اور جسکی فترت وناغہ سنت کے علاوہ کسی اور چیز (بدعت وغیرہ) کی طرف لے جائے وہ ہلاک ہوگیا۔[۱]

امام مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ جب بوڑھے ہوگئے اور جسم ناتواں ہوگیا تو کئی کئی دنوں تک لگاتار روزے رکھتے (یعنی درمیان میں کوئی روزہ نہ چھوڑتے) پھران دنوں کے بعد افطار کرتے۔اس سے اپنے اندر قوت جمع کرتے اور اسی طرح اپنے وظائف کو بھی کبھی کبھی اضافہ کے ساتھ پڑھتے اور کبھی کبھی ان میں کمی کر دیتے۔صرف اتنی بات تھی کہ وہ اپنے وعدے پر پورے اترتے تھے یا تو سات دنوں میں پڑھ لیتے یا پھر تین دنوں میں مگر اس کے بعد فرمایا کرتے: کاش میں رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی رخصت قبول کر لیتا۔یہ رخصت مجھے ہر چیز سے زیادہ پسند ہے،افسوس میں نبی ﷺ سے اس حال میں جدا ہوا کہ میں نے اپنے اوپر بہت زیادہ بوجھ لاد لیا تھا اب میں اس کی مخالفت بھی نہیں کر سکتا۔

یہ حدیث ابو عوانہ نے مغیرہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۹۷۵-عبداللہ بن عمرو کے فضائل اور اقوال ......ابوبکر بن مالک،عبداللہ بن احمد بن حنبل،احمد بن حنبل،قتیبہ،ابولہیعہ،واهب بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب دیکھا: گویا کہ میری ایک انگلی میں مکھن ہے اور دوسری میں شہد اور میں ان دونوں انگلیوں کو چاٹ رہا ہوں۔جب صبح ہوئی تو میں نے خواب رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دو کتابیں تورات اور فرقان حمید پڑھو گے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ دونوں کتابیں پڑھتے تھے۔[۲]

۹۷۶-محمد بن احمد بن حسن وسلیمان بن احمد،بشر بن موسیٰ،مقری ابو عبدالرحمن،حیوۃ،شرحبیل بن شریک،ابو عبدالرحمن حبلی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ ایک مرتبہ فرمارہے تھے کہ میں آجکل کوئی بھلائی کا عمل کروں مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہونا اس جیسا دو گنا عمل کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔چونکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے اور ہمیں آخرت فکرمند کیے رکھتی تھی اور دنیا کا ہمیں کچھ غم نہیں ہوتا تھا جبکہ آج ہمیں دنیا نے اپنی طرف مائل کر لیا ہے۔

۹۷۷-ابوبکر بن خلاد،حارث بن ابی اسامہ،یونس بن محمد مودب،لیث بن سعد،یزید بن ابی حبیب،ابوالخیر کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کونسا اسلام (کا حکم) سب سے زیادہ بہتر ہے؟ ارشاد فرمایا: کہ تم (دوسروں کو) کھانا کھلاؤ اور اس آدمی کو بھی سلام کرو جسے تم پہچانتے ہو اور اسے بھی سلام کرو جسے تم پہچانتے نہیں ہو۔(یعنی ہر آدمی کو سلام کرو خواہ وہ تمہارا کوئی معروف آدمی ہو یا غیر معروف)۔[۳]

(حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ دین اسلام کے ہر حکم سے کھانا کھلانا اور دوسروں کو سلام کرنا افضل ہے۔ورنہ جہاد فی سبیل اللہ، نماز اور روزہ وغیرہ کہاں جائیں گے۔بلکہ رسول اللہ ﷺ نے سائل کے احوال کا بخوبی مشاہدہ کر کے یہ جواب دیا ہے کہ اس آدمی میں نماز،روزہ اور جہاد وغیرہ کے احکام علی وجہ الاتم پائے جاتے ہیں ہاں ان دو چیزوں میں اس سے بسا اوقات کوتاہی ہو جاتی ہے اس لئے اس آدمی کو ترغیباً حکم دیا کہ یہ احکام افضل ہیں۔)

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/۱۵۸، ۱۸۸، ۵/۴۰۹، وصحیح ابن حبان (موارد) مجمع الزوائد ۲/۲۹۵، والزھد لابن المبارک ۳۸۹، وکنز العمال ۴۴۴۳۹. ۴۴۴۵۷، ومسند الشھاب للقضاعی ۱۰۲۶،۱۰۲۷.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/۲۲۲، ومجمع الزوائد ۷/۱۸۳ وفتح الباری ۱۲/۴۳۶.

۳۔ صحیح البخاری ۱/۱۰، ۱۴، ۸/۶۵، وصحیح مسلم ۶۵، وسنن ابی داؤد ۵۱۹۴، وسنن النسائی، کتاب الایمان باب ۱۲، وسنن ابن ماجۃ ۳۲۵۳. وفتح الباری ۱/۵۵، ۱۱/۲۱. وشرح السنۃ ۱۲/۲۶۰، ومشکاۃ المصابیح ۴۶۲۹.

۹۷۸- ابونعیم اصفہانی، ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحٰق بن راھویہ، جریر، عطاء بن سائب کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رب رحمٰن کی عبادت کرو، سلام پھیلاؤ (یعنی ایک دوسرے کو زیادہ سے زیادہ سلام کرو) اور (دوسروں کو) کھانا کھلاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔[1]

یہ حدیث ابوعوانہ، عبدالوارث اور خالد واسطی نے عطاء سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۹۷۹- ابوعمرو بن حمدان، عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن ابراہیم، جریر، لیث، ابوسلیم، عمرو بن شعیب، شعیب کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (یادگار) مجلس اختیار کی میں نے اس سے پہلے ایسی مجلس اختیار کی اور نہ اس کے بعد۔ چنانچہ اس مجلس کے بارے میں مجھے اپنے آپ پر رشک آنے لگا۔

۹۸۰- ابوعمرو بن حمدان، ابن شیرویہ، اسحٰق بن راھویہ، عیسیٰ بن یونس، مثنیٰ بن صباح، عمرو بن شعیب، شعیب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن عاص کے ساتھ بیت اللہ کی طرف جا رہا تھا جب ہم کعبہ کی پچھلی طرف سے ہو کر آئے تو میں نے کہا: کیا آپ پناہ نہیں مانگتے؟ فرمایا: میں دوزخ کی آگ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر آگے چل پڑے حتیٰ کہ جب استلام حجر کیا تو رکن اور باب کے درمیان کھڑے ہو گئے اور اپنا سینہ اور چہرہ رکھ لیا اور دونوں ہاتھ باندھ لئے۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۹۸۱- محمد بن حسن، بشر بن عمرو بن خالد، حسین بن شفی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن عاص کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک سامنے سے ایک خچر آتا ہوا دکھائی دیا۔ عبداللہؓ بن عمرو" فرمانے لگے: اس پر جو آدمی سوار ہو کر آیا ہے میں اسے پہچانتا ہوں۔ جب سوار آ کر بیٹھ گیا تو حضرت عبداللہؓ نے فرمایا: ہمیں تین بھلائیوں اور تین برائیوں کے بارے میں خبر دو۔ وہ صاحب بولے: جی ہاں! تین بھلائیاں یہ ہیں، سچی زبان، تقویٰ والا صاف ستھرا دل اور نیک بیوی اور تین برائیاں یہ ہیں، جھوٹی زبان، فسق و فجور والا دل اور بری بیوی۔ حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ کہنے لگے: یہی چیزیں میں تم سے بیان کر چکا ہوں۔

۹۸۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد و ابن لہیعہ، عیاش بن عیاش، ابوعبدالرحمٰن حبلی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ نے فرمایا: مجھے دس مالداروں میں سے دسواں ہونے سے زیادہ محبوب ہے کہ میں قیامت کے دن دس مسکینوں میں سے دسواں ہوں۔ چونکہ قیامت کے دن کثرت اموال والے قلت توشہ میں ہوں گے بجز اس آدمی کے جو اپنے دائیں بائیں خرچ کرتا ہو۔

حدیث کے الفاظ لیث کے روایت کردہ ہیں

۹۸۳- محمد بن معمر، موسیٰ بن ہارون، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، عیاش بن عیاش، ابوعبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: جنت میں داخل ہونا ہر فاحش پر حرام ہے۔

۹۸۴- محمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن یزید مقری، ابولہیعہ، ابی قبیل، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عاص نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی پلایا اللہ تعالیٰ اسے گھوڑے کے ایک چکر کے برابر جہنم سے دور کر دیں گے۔

۹۸۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن یزید مقری، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت

---

۱. سنن الترمذی ۱۸۵/۵، وسنن الدارمی ۱۰۹/۲، ومسند الامام احمد ۱۷۰/۲، ۱۹۶، وصحیح ابن حبان ۱۳۶۰، (موارد) والمصنف لابن ابی شیبۃ ۳۴۶/۸، وفتح الباری ۱۹/۱۱. والترغیب والترھیب ۴۳/۲.

عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: دع ماليست منه في شيء یعنی اس چیز کو چھوڑ دو جسکا کوئی فائدہ نہ ہو۔ لایعنی (فضول) بات مت کہو اور اپنی زبان کو اس طرح محفوظ رکھو جس طرح تم سونے چاندی کو محفوظ رکھتے ہو۔

۹۸۶- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، مقری، ابن لہیعہ، ابن ہبیرۃ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے ناموس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں تین آدمیوں سے بغض رکھتا ہے ایک آدمی وہ جو دو باہمی محبت کرنے والوں کے درمیان جدائی ڈالے۔ دوسرا وہ جو تحویذات لئے چلتا ہو (یعنی انہی کے درپے ہو یا ان کو ذریعہ معاش بنا رکھا ہو) اور تیسرا وہ آدمی جو کسی بری الذمہ کی تلاش میں رہتا ہو تاکہ اس کے عیب کو بیان کرکے اسے شرمندہ کردے۔

۹۸۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، ابن لہیعہ، خالد بن یزید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا: تورات میں لکھا ہے: "من تجر فجر" یعنی جس نے شراب کا کاروبار کیا اس نے فجور کیا۔ اور جس نے اپنے کسی ساتھی کے لئے برائی کا گڑھا کھودا وہ خود اس میں پڑ جاتا ہے۔

۹۸۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، ابن لہیعہ، ابی قبیل، حیوۃ بن شریح، شراحیل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا: شیطان نچلی والی زمین میں جکڑا ہوا ہے۔ پس جب وہ حرکت کرتا ہے تو اس کی حرکت سے زمین پر واقع ہر شر دو یا اس سے زیادہ حصوں میں بٹ جاتا ہے۔

۹۸۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، عبدالجبار بن ورد، ابن ابی ملیکہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا:

جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اگر تم بھی جان لو بخدا اتم ہنسو تھوڑا اور روؤ زیادہ اور اگر تم اس طرح علم رکھو جو علم رکھنے کا حق ہے بخدا تم اتنا چیخو کہ تمہاری آواز کٹ جائے اور یوں سجدہ کرو کہ تمہاری کمر ٹوٹ جائے۔

۹۹۰- دنیا کی آگ جہنم کی آگ سے پناہ مانگتی ہے۔۔۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمرو قواریری، ابی عمران کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

ابی عمران کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے آگ کی آواز سنی۔ آپ کہنے لگے "اور میں" (یعنی بے اختیاری کے عالم میں ان کی زبان پر یہ کلمہ جاری ہوگیا)۔ ان سے کسی نے پوچھا: اے ابن عمرو! کیا بات ہے؟ فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے قدرت میں میری جان ہے: یہ آگ نار کبریٰ سے پناہ مانگ رہی ہے کہ دوبارہ اس میں لوٹائی جائے

۹۹۱- ابوعمرو بن حمدان، عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن راہویہ، مقری، حیوۃ بن شریح، ابو ہانی خولانی، ابوعبدالرحمٰن حبلی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے کہنے لگا: کیا ہم فقراء مہاجرین میں سے نہیں ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے جواب دیا: کیا تمہاری بیوی ہے جسکے پاس تم جاتے ہو؟ اس آدمی نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر فرمایا: کیا تمہاری کوئی رہائش ہے جس میں تم سکونت اختیار کرتے ہو؟ کہا: جی ہاں۔ فرمایا: پھر تم فقراء مہاجرین میں سے نہیں ہو۔ اگر تم چاہو ہم تمہیں عطا کریں اور اگر چاہو تمہارا معاملہ ہم سلطان کے سامنے رکھتے ہیں۔ وہ آدمی بولا ہم صبر کریں گے اور کسی چیز کا سوال نہیں کریں گے۔

۹۹۲- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبداللہ بن حارث، ابوکثیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: محشر میں تمہیں جمع کیا جاوے گا پس پوچھا جائے گا کہ اس امت کے فقراء اور

مساکین کہاں ہیں؟ پس تم لوگ ظاہر ہو گے۔ فرشتے کہیں گے تمہارے پاس کیا ہے؟ تم جواب دو گے: اے ہمارے پروردگار ہمیں آزمائشوں میں مبتلا کیا گیا لیکن ہم نے صبر کا مظاہرہ کیا تو یہ خوبی جانتا ہے اور تو نے اموال اور سلطنت ہمارے علاوہ اوروں کو سونپا۔ کہا جائے گا: تم نے سچ کہا۔ فرمایا: چنانچہ فقراء و مساکین تمام لوگوں سے ایک (طویل) زمانہ پہلے جنت میں جائیں گے اور مالداروں پر حساب و کتاب کی شدت بدستور باقی رہے گی۔

۹۹۳- حبیب بن حسن، ابو مسلم کشی، ابو عاصم، ثور بن یزید، خالد بن معدان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن عاص نے فرمایا: جنت لپٹی ہوئی...... سورج کے کناروں کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ ہر سال صرف ایک مرتبہ کھولی جاتی ہے۔ مومنین کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہوتی ہیں۔ وہ پرندے جسامت و شباہت میں زرازیر (پرندوں کی ایک قسم جو چڑیا سے تقریباً بڑے ہوتے ہیں) پرندوں جیسے ہوتے ہیں اور وہ وہاں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور انہیں جنت کے پھلوں سے رزق دیا جاتا ہے۔

۹۹۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مسکین بن بکیر (ایک نسخہ میں ابن مسکین ہے) شعبہ، یعلی بن عطاء اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ میری والدہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے لئے سرمہ تیار کرتی تھیں۔ چونکہ حضرت عبداللہؓ بہت کثرت سے روتے تھے...... حتی کہ دروازہ بند کروا کر رویا کرتے تھے، جسکی وجہ سے ان کی آنکھیں شدید رطوبت زدہ ہو گئی تھیں۔ چنانچہ میری والدہ ان کے لئے سرمہ بنایا کرتی تھی۔

۹۹۵- ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحق بن راہویہ، عثمان بن عمرو، ابن ابی ذئب، ابراہیم بن سعید مولی بنی رفاعہ زرقی، عبداللہ بن بابا، کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے پاس عرفہ کے موقع پر آیا۔ میں نے دیکھا کہ انہوں نے حرم ہی میں خیمہ گاڑ رکھا ہے۔ میں نے ان سے عرض کیا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا: تاکہ میری نماز حرم میں ہوتی رہے اور جب میں اپنے گھر والوں کے پاس جاؤں تو میں حلال ہوں۔

۹۹۶- سلیمان بن احمد، ہارون بن ملول، عبداللہ بن یزید مقری، سعید بن ابوایوب، خالد بن یزید و عبداللہ بن سلیمان، عمرو بن نافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ ایک آدمی کے پاس سے گزرے۔ وہ آدمی سو رہا تھا یہ صلوٰۃ فجر کے بعد کا وقت تھا۔ انہوں نے اس آدمی کو پاؤں سے حرکت دی حتی کہ وہ آدمی جاگ گیا۔ اس کو فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ اس وقت اپنی مخلوقات کی طرف نظر رحمت سے جھانکتے ہیں اور مخلوق میں سے بعض کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرتے ہیں!۔

۹۹۷- ابو احمد، ابن شیرویہ، اسحق بن راہویہ، مقری کی سند سے بمثل حدیث بالا کے مروی ہے اور مقری نے عمرو بن نافع کا نام ذکر کیا ہے۔

۹۹۸- سلیمان بن احمد، محمد بن اسحق بن راہویہ، اسحق بن راہویہ، یحیی بن آدم، زہیر بن معاویہ، ابوزبیر، عمرو بن شعیب، شعیب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے غلام نے فاضل پانی عبداللہ بن عمروؓ کے ایک بھائی کو بیس ہزار میں بیچ دیا حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: اسے مت بیچو چونکہ اسکی بیع حلال نہیں ہے۔

۹۹۹- محمد بن محمد بن ہارون طحان، اسحق بن محمد بن مروان، محمد بن مروان، ابراہیم بن براسہ، محمد بن مسلم طائفی، ابراہیم بن میسرہ، یعقوب بن عاصم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا:

جس سے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کیا گیا اور پھر اس نے سائل کو عطا کر دیا اس کے نامہ اعمال میں ستر اجر لکھ دیے جاتے ہیں۔

۱۰۰۰- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، عبدالوارث، ابن عبدالصمد بن عبدالوارث، عبدالصمد بن عبدالوارث، حسین بن معلم، عبداللہ بریدہ کی سند سے:

سلیمان بن ربیعہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاویہؓ کی امارت میں حج کیا اور میرے ساتھ منتصر بن حارث ضبی اہل بصرہ کے قراء کی ایک جماعت تھی۔ چنانچہ یہ سب لوگ کہنے لگے: بخدا! ہم واپس نہیں لوٹیں گے حتی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابیؓ سے ملاقات نہ کرلیں، جو ہمیں حدیثیں سنائے۔ چنانچہ ہم لوگوں سے برابر صحابہ کرامؓ کے بارے میں پوچھتے رہے...... حتی کہ ہمیں بتایا گیا کہ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عاص مکہ کی نچلی طرف اترے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ہم ان سے ملاقات کے ارادے سے ان کی طرف چل پڑے۔

اچانک ہم دیکھتے ہیں کہ ایک عظیم لاؤ لشکر ہے، جس میں تین سو کے لگ بھگ اونٹ ہیں ان میں سے سو اونٹ سواری کے لئے اور سو اونٹ بار برداری کے لئے ہیں۔ ہم نے لوگوں سے پوچھا یہ لشکر کس کا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عاصؓ کا ہے۔ ہم نے کہا: کیا یہ سارے کا سارا انہی کا ہے؟ ہم آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بہت عاجزی اور تواضع والے ہیں۔ لوگ کہنے لگے: یہ سو اونٹ ان کے بھائیوں کے لئے ہیں جنہیں وہ ان پر سوار کراتے ہیں اور بقیہ دو سو اونٹ ان لوگوں کے لئے جو مختلف شہروں والے ان کے پاس آ جاتے ہیں اور ان کے مہمانوں کے لئے ہیں۔ ہم نے اس پر بڑا شدید تعجب کیا۔ خدام کہنے لگے: اس پر تعجب نہ کرو چونکہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ مالدار آدمی ہیں علاوہ ازیں وہ ہر آنے والے مہمان کو توشہ دینا ضروری و لازم سمجھتے ہیں۔

ہم نے خدام سے کہا کہ ہماری ان تک رہنمائی کرو۔ کہنے لگے: وہ مسجد حرام میں ہیں۔ چنانچہ ہم ان کی طلب میں چل پڑے ہم نے انہیں کعبہ کی پچھلی طرف بیٹھے ہوئے پایا۔ چھوٹے قد کے آدمی ہیں اور آشوب چشم کے مریض ہیں۔ وہ چادریں اوڑھ رکھی ہیں اور سر پر عمامہ سجا رکھا ہے ان پر قمیص وغیرہ نہیں تھی اور اپنی بائیں طرف جوتے لٹکا رکھے تھے۔

۱۰۰۱- محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ حرانی، صفوان بن عمرو، ذہیر حمصی ابو مخارق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: کیا میں تمہیں افضل ترین شہید کے بارے میں نہ بتلاؤں جس کا مرتبہ قیامت کے دن اللہ کے ہاں بہت بلند ہوگا؟ وہ لوگ جو دشمن سے مڈبھیڑ کرتے ہیں درآنحالیکہ وہ صف بستہ ہوتے ہیں پس جب اپنے دشمن کا سامنا کرتے ہیں تو ان کا دشمن نہ دائیں دیکھتا ہے اور نہ ہی بائیں وہ تلوار اپنے کاندھے پر رکھے وار کرنا چاہتا ہے۔ پس یہ بندہ مومن کہتا ہے کہ یا اللہ! آج میں گزرے ہوئے دنوں کے بدلے میں تجھی کو اختیار کرتا ہوں، چنانچہ وہ قتل ہو جاتا ہے پس یہ ان شہداء میں سے ہے جو جنت کے بالا خانوں میں جہاں چاہیں گے لوٹ پوٹ ہوں گے۔

۱۰۰۲- محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عاص کے پاس سے اہل یمن کی ایک جماعت گزری۔ جماعت کے شرکاء پوچھنے لگے: آپ کا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو اسلام لائے اور بہت اچھا ہوا سکا اسلام لانا، پھر وہ ہجرت کرے اور اس کی ہجرت بھی بہت ہی اچھی ہو، وہ جہاد کرے اس کا جہاد بھی بہت اچھا ہو، علاوہ پھر وہ اپنے والدین کے پاس یمن میں ان کی خدمت کرنے واپس لوٹ آئے؟ عبداللہؓ نے فرمایا: تمہارا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ لوگ کہنے لگے: یہ تو الٹے پاؤں واپس لوٹ آیا۔ فرمایا: نہیں، بلکہ وہ جنت میں جائے گا۔ میں تمہیں الٹے پاؤں واپس لوٹنے والے کے بارے میں خبر دیتا ہوں وہ یہ کہ ایک آدمی اسلام لایا اور اس کا اسلام اچھا رہا، اس نے ہجرت کی اور اس کی ہجرت بھی اچھی رہی اور اس نے اچھی طرح سے جہاد میں بھی حصہ لیا پھر اس نے کسی زمین کا قصد کرلیا اور اس کو خرید کر اس کی تعمیر و ترقی میں مصروف ہو جاتا ہے اور جہاد کو بالکلیہ ترک کر دیتا ہے یہ ہے الٹے پاؤں واپس لوٹنے والا۔

(۴۴) حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ بن الخطاب ؒ

حضرات صحابہ کرامؓ میں سے ایک امارت ومراتب سے کنارہ کش، قربت خداوندی اور مناقب عالیہ میں رغبت کرنے والے، عبادت گزار، تہجد گزار، سنت رسول اللہ ﷺ کے متلاشی، مساجد اور سخت جگہوں پر پڑاؤ کرنے والے، مشاہد میں غور وفکر کرنے والے، اپنے آپ کو دنیا میں اجنبی اور پردیس شمار کرنے والے اور ہر پیش آنے والی چیز کو قریب تر سمجھنے والے اور استغفار وتوبہ کرنے والے حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف سرکشی سے دور رہنا اور بلند مراتب میں رغبت کرنا ہے۔

۱۰۰۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق ثقفی، قتیبہ بن سعید، محمد بن یزید خنیسی، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک مرتبہ کعبہ میں داخل ہوئے اور پھر سجدے میں جا کر کہنے لگے: یا اللہ تو جانتا ہے کہ مجھے اس دنیا میں قریش کی مزاحمت سے بجز تیرے خوف کے کسی چیز نے نہیں روکا۔

۱۰۰۴- قاضی عبداللہ بن محمد بن عمر، علی بن سعید عسکری، عباد بن ولید، قرہ بن حبیب غنوی، عبداللہ بن بکر بن عبداللہ مزنی، عبیداللہ بن عمر (ایک نسخہ میں عبداللہ بن عمر ہے) نافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ عمرؓ کے بیٹے اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔ اس آدمی نے ان کے مناقب ذکر کرنے شروع کر دیئے پھر کہا: آپ کو اس معاملہ (یعنی میدان میں تلوار لے کر نکل آنے) سے کس چیز نے روک رکھا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کسی مسلمان کے خون بہانے کو حرام کر دیا ہے۔ آدمی بولا بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فقاتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين لله (بقرہ/۱۹۳)

یعنی ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین خالص خدا کے لئے ہو جائے۔

فرمایا: بے شک ہم لڑے یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہا اور دین خدا کے لئے ہو گیا اور تم لوگ چاہتے ہو کہ لڑتے رہو یہاں تک کہ دین غیر اللہ کے لئے ہو جائے۔

یہ حدیث جعفر بن حارث نے بھی عبیداللہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم نے عبداللہ بن بکر حرنی کی حدیث بالا صرف قاضی عبداللہ بن محمد بن عمر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۰۰۵- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حکم بن موسیٰ، اسماعیل بن عیاش،..... مطعم بن مقدام صنعانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حجاج بن یوسف نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو خط لکھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ خلافت کے خواستگار ہیں حالانکہ کلام سے عاجز آدمی، جو بخیل اور غیور ہو وہ خلافت کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ حضرت ابن عمرؓ نے اسے جواب لکھا: تم نے جو خلافت کا تذکرہ کیا ہے کہ میں نے خلافت طلب کی ہے، میں نے اسے قطعاً طلب نہیں کیا اور نہ ہی میرے دل میں اسکا کھٹکا پیدا ہوا اور تم نے جو کلام سے عاجز ہونے اور بخیل ہونے کا تذکرہ کیا ہے، سو بلاشبہ جو آدمی قرآن مجید کا حافظ ہو وہ کلام سے عاجز نہیں ہوتا اور جو آدمی اپنے مال کی (زکوٰۃ) دیتا ہو وہ بخیل نہیں ہو سکتا اور جو تم نے غیرت کا تذکرہ کیا ہے سو بلاشبہ جس بات پر میں نے غیرت کی ہے وہ اس کی زیادہ حقدار ہے۔ وہ یہ کہ میری اولاد میرے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے۔

۱۰۰۶-خلافت سے کوسوں دور رہنے والے...... ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عمر بن محمد بن حسن اسدی، ابو سلام بن مسکین کے سلسلۂ سند سے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ جب لوگوں کا معاملہ طول پکڑتا گیا اور فتنہ میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا۔ کچھ لوگ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے: آپ سردار کے بیٹے اور لوگوں کے سردار ہیں، نیز لوگ آپ سے راضی بھی ہیں، آپ باہر نکلئے تاکہ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کرلیں، فرمایا: بخدا! پچھنے لگوانے کی جگہ کے برابر بھی خون نہیں بہایا جائے گا (یعنی انہوں نے سراسر انکار کردیا)۔ پھر انہیں ڈرایا دھمکایا گیا کہ اگر آپ بیعت کے لئے باہر نہ نکلے تو آپ کو اپنے بستر پر ہی قتل کردیا جائے گا۔ انہوں نے پھر پہلے کی طرح انکار کردیا۔ حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: بخدا لوگ ان کے پائے ثبات میں ذرہ برابر بھی لغزش نہ پیدا کرسکے حتی کہ اللہ تعالیٰ سے جاملے۔

۱۰۰۷-احمد بن سنان، ابو عباس ثقفی، عبداللہ بن جریر بن جبلہ، سلیمان بن حرب، جریر، حکی، نافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اور حضرت عمرو بن عاصؓ ایام تحکیم میں تشریف لائے، ابو موسیٰؓ کہنے لگے: میں اس امر خلافت کا مستحق عبداللہ بن عمرؓ کے علاوہ کسی کو نہیں سمجھتا ہوں۔ عمروؓ نے عبداللہ بن عمرؓ سے فرمایا: ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں! کیا آپ کے لئے گنجائش ہے کہ آپ کو مال عظیم دے کر اس امر خلافت کو اس آدمی کے لئے چھوڑ دیں جو بہ نسبت آپ کے اس کا زیادہ حریص ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمرؓ غضب ہوگئے اور مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابن زبیرؓ نے ان کا کپڑا پکڑا اور کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! عمروؓ نے تو یہ کہا ہے کہ: آپ کو مال دیا جائے گا اس شرط پر کہ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: اے عمرو! بڑا افسوس ہے تم پر۔ عمروؓ نے فرمایا: میں نے یہ بات آپکو آزمانے کے لئے کہی ہے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: بخدا! اس پر میں کچھ نہیں دوں گا، اور نہ ہی میں امر خلافت کو قبول کروں گا۔ الا یہ کہ تمام مسلمان راضی ہوجائیں۔

۱۰۰۸-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن صباح، ولید بن مسلم، ابن جابر، قاسم بن عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے فتنہ ہوئی میں لوگوں نے حضرت ابن عمرؓ سے درخواست کی کہ آپ بھی نکلیں اور لوگوں سے قتال کریں؟ ابن عمرؓ نے فرمایا: بلاشبہ میں قتال کرچکا ہوں جبکہ رکن اور باب کے درمیان بتوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے سرزمین عرب سے بتوں کا صفایا کردیا۔ میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ اس آدمی کے ساتھ قتال کروں جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو۔ لوگوں نے کہا: بخدا! آپ کی یہ رائے درست نہیں ہے لیکن آپ کا ارادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ ایک دوسرے کو فنا کرتے رہیں حتی کہ آپ کے سوا کوئی باقی نہ رہے اور تب کہا جائے: عبداللہ بن عمر کے ہاتھ پر امارت کے لئے بیعت کرلو۔ فرمایا: بخدا! میرے دل میں یہ خیال مطلق نہیں ہے۔ لیکن جب تم کہو گے کہ نماز کی طرف آؤ تو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا اور جب تم کسی بھلائی کی طرف بلاؤ گے تب بھی میں جواب دوں گا لیکن جب تم تفرقہ کا شکار ہوجاؤ گے میں تمہارے ساتھ نہیں مل بیٹھوں گا اور جب تم سب مجتمع ہوگے تو میں تم سے علیحدہ نہیں ہوں گا۔

۱۰۰۹-عبداللہ بن محمد، محمد بن یوسف البنا صوفی، عبدالجبار بن علاء، سفیان، اعمش، ابراہیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا نوجوانان قریش میں اپنے آپ کو سب سے زیادہ دنیا کی رعنائیوں سے قابو میں رکھنے والا حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہے۔

۱۰۱۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن ادریس، حصین، سالم بن ابی جعد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا: میں نے: بجز حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے کسی ایک کو بھی نہیں دیکھا کہ دنیا کی دلفریبیوں نے اسے اپنی طرف مائل نہ کیا ہو یا وہ خود نہ مائل ہوا ہو۔

۱۰۱۱-خدا کے محبوب بندے نہیں بن سکتے جب تک تم اپنی محبوب شی کو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کردو...... ابراہیم بن عبداللہ،

محمد بن اسحق ،قتیبہ بن سعید ،محمد بن یزید بن خنیس ،عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے دل کو جب کوئی چیز زیادہ بھانے لگتی اسے تقرب الی اللہ کے لئے صدقہ وخیرات کردیتے تھے۔ نافع کا بیان ہے کہ ابن عمرؓ کے غلاموں کو اس بات کا پتہ چل گیا کہ ابن عمرؓ کے دل کو جو چیز زیادہ اچھی لگ جائے اسے اللہ کے لئے خیرات کردیتے ہیں۔ چنانچہ غلام خوب بن سنور کر مسجد کے ساتھ چمٹ جاتے اور ایسی جگہ بیٹھتے جہاں سے ابن عمرؓ کا گزر ہوتا۔ چنانچہ ابن عمرؓ جب غلاموں کو اس بہتر حالت میں دیکھتے انہیں اچھے لگ جاتے اور فوراً انہیں آزاد کردیتے۔

بار ہا لوگوں نے انہیں آگاہ کیا کہ حضرت! غلام اس طرح بن سنور کر آپ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ ابن عمرؓ جواب دیتے: کوئی حرج نہیں، جو ہمیں اللہ کے لئے دھوکہ دے گا ہم بھی اس سے اللہ کے لئے دھوکہ کھاتے رہیں گے۔

نافع کا بیان ہے میں نے ایک مرتبہ شام کے وقت ابن عمرؓ کو ایک عمدہ اونٹنی پر سوار ہو کر آتے ہوئے دیکھا۔ اس اونٹنی کو انہوں نے مال عظیم کے بدلے میں خریدا تھا۔ جب اونٹنی کی چال نے ان کے دل کو موہ لیا تو اونٹنی کو ایک جگہ بٹھایا پھر اس سے نیچے اتر آئے اور فرمایا: اے نافع! اس کی لگام، کجاوہ وغیرہ اتار دو اور اس کو بناؤ سنوار دو اور اسے بدن (قربانی وغیرہ کے اونٹوں) میں داخل کردو۔

۱۰۱۲-ابو حامد بن جبلہ ،ابو عباس ثقفی ،محمد بن صباح ،سفیان بن عبداللہ ،نافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

حضرت ابن عمرؓ اپنی ناقہ (اونٹنی) پر سوار کہیں جا رہے تھے۔ اچانک سواری کے دلکش انداز چال نے ان کا دل موہ لیا۔ فرمایا: اخ اخ: (یہ کلمہ اونٹ بٹھانے کے لئے بولا جاتا ہے)۔ چنانچہ سواری بٹھا دی پھر فرمایا: اے نافع! کجاوہ اس سے نیچے اتار لو۔ نافع کہتے ہیں: میں دیکھ رہا تھا کہ وہ کسی چیز کے درپے ہو چکے ہیں۔ تاہم میں نے کجاوہ نیچے اتارا۔ پھر آپؓ مجھے فرمایا: دیکھو اس جیسی سواری کوئی اور بھی ہو سکتی ہے؟ میں نے کہا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ اس کو بیچ دیں اور حاصل شدہ رقم سے اور خرید لیں۔ فرمایا: اسے آزاد کردو اور اس میں قلادہ لٹکادو چنانچہ اس ناقہ کو قربانی کے اونٹوں میں شامل کردیا۔ اس طرح انہیں جب بھی کوئی چیز اچھی لگی اسے ضرور خیرات وصدقات کے لئے پیش کردیا۔

۱۰۱۳-احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحق سراج، عمرو بن زرارہ، ابو عبیدہ حداد، عبداللہ بن ابی عثمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی رمیثہ نامی لونڈی آزاد کردی، پھر فرمایا: قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون" تم ہرگز نیکی نہیں پا سکتے ہو تاوقتیکہ تم اپنی محبوب ترین اشیاء میں سے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) خرچ نہ کرلو۔ (آل عمران ۹۲)

فرمایا اللہ کی قسم! بلاشبہ میں تجھ سے (اے رمیثہ!) دنیا میں شدید محبت کرتا ہوں۔ پس تم اللہ عزوجل کی رضاجوئی کے لئے آزاد ہو۔

۱۰۱۴-قاضی ابو احمد محمد بن ابراہیم، جعفر بن محمد بن شعیب (ایک نسخہ میں محمد بن شعیب ہے) محمد بن سعید بن یزید بن ابراہیم، ابو عاصم، مالک بن مغول، ابراہیم بن مہاجر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

مجاہد فرماتے ہیں جب آیت کریمہ "لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون" نازل ہوئی تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی ایک محبوب لونڈی کو بلایا اور اسے آزاد کردیا۔

۱۰۱۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالاعلیٰ، برد، نافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو اپنے مال میں سے جو چیز اچھی لگتی اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خیرات کردیتے۔ بسا اوقات تیس تیس ہزار دراہم ایک ہی مجلس میں صدقہ کردیتے۔ چنانچہ ابن عامر نے انہیں دو مرتبہ تیس تیس ہزار دراہم دیئے۔ آپؓ فرمایا: اے نافع! مجھے خوف ہے کہ ابن عامر کے دراہم مجھے فتنے میں نہ مبتلا کردیں۔ جاؤ پس تم آزاد ہو۔

ابن عمرؓ ایک ایک مہینے تک گوشت نہیں کھاتے تھے الا یہ کہ مسافر ہوتے یا رمضان کا مہینہ آ جاتا۔

نافع کا بیان ہے کہ ایک ایک مہینہ تک گوشت کی بوٹی نہیں چکھتے تھے۔

۱۰۱۶-سلیمان بن احمد، محمد بن سری بن مہران، حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، برد بن سنان، نافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

ابن عمرؓ نے بسا اوقات ایک ہی مجلس میں تیس تیس ہزار درہم تقسیم کر دیئے۔ پھر ان پر ایسا مہینہ آ جاتا کہ گوشت کی بوٹی تک نہ چکھ پاتے۔

۱۰۱۷-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، خالد بن حیان، عیسیٰ بن کثیر، میمون بن مہران کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بائیس ۲۲۰۰۰ ہزار دینار کہیں سے آئے۔ انہوں نے مجلس سے کھڑے ہونے سے پہلے پہلے سب دینار لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔

۱۰۱۸-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ابو ہمام، عمر بن عبدالواحد، عمر بن محمد عمری...... نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ دنیا سے اس وقت تک رخصت نہیں ہوئے جب تک کہ انہوں نے ایک ہزار (۱۰۰۰) سے زائد انسانوں کو آزاد نہیں کر دیا۔

۱۰۱۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہاشم بن قاسم، عاصم بن محمد اپنے والد محمد سے روایت کرتے ہیں:

محمد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن عمرؓ کو ان کے غلام نافع کے بدلہ دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار کی پیش کش ہوئی۔ میں نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! آپ کو کس چیز کا انتظار ہے؟ اس کو کیوں فروخت نہیں کر دیتے؟ فرمایا: کیا وہ ان پیسوں سے بہتر نہیں ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے آزاد ہے۔

۱۰۲۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، مغیرہ بن زیاد موصلی کے سلسلۂ سند سے:

نافع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ نے اپنی ایک زمین دوسو اونٹوں کے بدلے میں بیچ ڈالی۔ ان میں سے سو اونٹ اللہ تعالیٰ کے راستے میں سواری کیلئے وقف کر دیئے اور سوار ہونے والوں پر شرط لگا دی کہ ان اونٹوں میں سے کوئی بھی نہ بیچا جائے حتیٰ کہ وادی قریٰ کو عبور نہ کر جائیں۔

۱۰۲۱-احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس سراج، عمرو بن زرارہ، اسماعیل، ایوب، نافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ نے حضرت ابن عمرؓ کے پاس ایک لاکھ درہم بھیجے، سال نہیں گزرنے پایا تھا کہ ان کے پاس ان دراہم میں سے کچھ باقی نہیں بچا تھا۔

۱۰۲۲-حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحٰق قاضی، سلیمان بن حرب، ابو ہلال کی سند سے مروی ہے:

ایوب بن وائل راسبی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ آیا۔ مجھے ابن عمرؓ کے ایک پڑوسی نے بتایا کہ ابن عمرؓ کے پاس معاویہؓ کی طرف سے چار ہزار درہم آئے اور ایک دوسرے آدمی کی طرف سے بھی چار ہزار درہم آئے اور ایک تیسرے آدمی کی طرف سے دو ہزار درہم اور ایک اعلیٰ شان چادر آئی ہے۔

چنانچہ ابن عمرؓ بازار تشریف لائے تا کہ سواری کے لئے چارہ وغیرہ خرید لائیں۔ انہوں نے چارے کے لئے ایک کھوٹا درہم آگے بڑھایا، جسے میں نے پہچان لیا۔ میں ان کی اہلیہ کے پاس آیا اور کہا: میں تجھ سے ایک شیء کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں اور مجھے پسند ہے کہ تو مجھ سے سچ بولے؟ میں نے کہا: کیا ابو عبدالرحمٰن کے پاس معاویہؓ کی طرف سے چار ہزار درہم نہیں آئے اور ایک دوسرے آدمی کی طرف سے بھی چار ہزار درہم اور ایک تیسرے آدمی کی طرف سے دو ہزار درہم اور ایک چادر نہیں آئی؟ کہنے لگی: جی ہاں ضرور آئے ہیں۔ میں نے کہا: بلاشبہ میں نے ابن عمرؓ کو کھوٹے درہم کے بدلے میں چارہ خریدتے دیکھا ہے۔ بولی: انہوں نے رات کو ہی ساری رقم لوگوں میں تقسیم کر دی تھی پھر چادر اپنے کاندھے پر ڈالی اور کہیں چل پڑے۔

میں نے کہا: اے تاجروں کی جماعت! تم دنیا کے ساتھ کیا کر رہے ہو؟ حالانکہ ابن عمرؓ کے پاس رات کو (۱۰) دس ہزار درہم آئے اور انہوں نے راتوں رات سب خیرات کر دیئے اور جب صبح کو اٹھے تو اپنی سواری کے لئے کھوٹے درہم کے بدلے میں چارہ خریدا

۱۰۲۳-سلیمان بن احمد، ابو یزید قراطیسی، نعیم بن حماد، ابن مبارک، عمر بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے

ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیمار ہو گئے۔ نافع رحمہ اللہ ان کے لئے انگوروں کا ایک خوشہ خرید لائے۔ اتنے میں ایک مسکین آ گیا فرمایا: خوشہ اسے تھما دو۔ ایک اور آدمی ان سے ملنے آیا اور وہ انگوروں کا ایک خوشہ اسی فقیر سے ایک درہم کے بدلے میں خرید لایا۔ لیکن پھر مسکین ان کے پاس آ کھڑا ہوا اور سوال کرنے لگا فرمایا: یہ خوشہ اسے دے دو۔ پھر ایک آدمی ابن عمرؓ سے ملنے آیا اور اس سے ایک درہم کے انگور خرید لایا۔ لیکن مسکین پھر سوال کرنے آ گیا۔ فرمایا: یہ خوشہ اسے دے دو۔ ایک اور آدمی ابن عمرؓ سے ملنے آیا اور ایک درہم کے بدلے میں اس سے انگور خرید لایا۔ مسکین نے دوبارہ سوال کرنے کا ارادہ کیا لیکن اس آدمی نے اسے آنے سے منع کر دیا۔ اگر ابن عمرؓ کو اس کا علم ہو جاتا تو انگور کبھی نہ چکھتے۔

۱۰۲۴-ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یزید بن ہارون، مسلم بن سعید ثقفی، حبیب بن عبد الرحمٰن کے سلسلہ سند سے مروی ہے: نافع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ کو انگور کھانے کی خواہش ہوئی آپؓ اس وقت مریض تھے۔ میں ایک درہم کے بدلے میں انگوروں کا ایک خوشہ ان کے لئے خرید لایا اور ان کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اتنے میں دروازے پر ایک مسکین آن کھڑا ہوا اور سوال کرنے لگا۔ ابن عمرؓ بولے: یہ انگور اسے دیدو! میں نے عرض کیا: آپ اس میں سے کچھ کھا لیں، تھوڑا سا چکھ تو لیں۔ فرمایا: نہیں چکھتا ہوں، اسے دے دو۔ چنانچہ انگور میں نے مسکین کو دے دیئے۔ میں دوبارہ اسی سے ایک درہم کے بدلے وہ انگور خرید لایا اور ان کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔ سائل نے دوبارہ سوال کر دیا ابن عمرؓ نے فرمایا: انگور اسے دیدو میں نے عرض کیا، آپ اس میں سے کھا لیں۔ تھوڑا چکھ تو لیں! فرمایا: نہیں چکھتا ہوں، اسے دے دو۔ میں اسے دے کر دوبارہ خرید لایا۔ لیکن اس سائل نے دوبارہ سوال کر دیا ابن عمرؓ نے فرمایا: انگور اسے دیدو۔ میں نے کہا: آپ کچھ کھا لیں تھوڑا چکھ لیں۔ فرمایا نہیں بلکہ اسے دیدو۔ چنانچہ میں نے انگور سائل کو دیدیئے الغرض اسی طرح تین چار مرتبہ واقعہ پیش آیا۔ بالآخر میں نے سائل سے کہا: تیری ہلاکت ہو! کیا تجھے حیا نہیں آتی؟ چنانچہ میں پھر ایک درہم کے انگور خرید لایا اور ابن عمرؓ کو دیدیئے پھر انہوں نے تناول فرمائے۔

۱۰۲۵-ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ مقام جحفہ میں اترے۔ آپؓ کچھ مریض تھے۔ فرمایا: مجھے مچھلی کی خواہش ہے۔ چنانچہ خدام نے مچھلی تلاش کی مگر صرف ایک ہی مچھلی کہیں سے دستیاب ہو سکی۔ چنانچہ ان کی بیوی صفیہ بنت ابی عبید نے مچھلی لے لی اور اچھی طرح تیار کی اور پھر انہیں پیش کی۔ اتنے میں ایک مسکین ادھر آ نکلا اور ابن عمرؓ کے سر پر آ کر کھڑا ہو گیا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا یہ لو پکڑو۔ گھر والے سارے تعجب سے کہنے لگے: سبحان اللہ! اس مچھلی نے تو ہمیں تھکا دیا حالانکہ ہمارے پاس اور بھی توشہ ہے ہم اس مسکین کو مچھلی کے علاوہ اور کچھ دیدیتے ہیں! فرمایا: لیکن عبد اللہ تو اس مچھلی کو پسند کرتا ہے۔ (یعنی جسے پسند کرتا ہے اسے ہی خیرات کرے گا۔)

۱۰۲۶-ابو محمد بن حیان، ابو یحیٰی رازی، ہناد بن سری، قبیصہ بن عقبہ بن سلیم جبری، ابو بکر بن جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن سعد کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ کو کسی مرض کی شکایت ہو گئی اور انہوں نے مچھلی کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ مچھلی تیار کر کے جونہی ان کے سامنے رکھی گئی اتنے میں ایک سائل آ گیا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: مچھلی اٹھا کر اسے دے دو۔ ان کی بیوی کہنے لگی: ہم اسے ایک درہم دے دیں گے وہ درہم اس کے لئے مچھلی سے زیادہ نفع بخش ہے آپ اپنی خواہش پوری کر لیں۔ فرمایا: اب میری خواہش وہی ہے جو میں کہہ رہا ہوں۔

۱۰۲۷-محمد بن علی، حسین بن ابی معشر، ابوخطاب، حاتم بن وردان، ایوب، نافع کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ نے مچھلی کا شوق ظاہر کیا۔ چنانچہ میں ان کے لئے مچھلی خرید لایا اور بھون کر ان کے سامنے رکھ دی۔ اتنے میں ایک سائل آ گیا۔ ابن عمرؓ نے مچھلی جیسی تھی ویسی ہی اٹھا کر اسے دے دینے کا حکم دیا۔ انہوں نے مچھلی سے ذرہ برابر بھی نہیں چکھا تھا۔ گھر والوں نے کہا ہم سائل کو اس مچھلی کی قیمت دے دیتے ہیں جو کہ سائل کے لئے بہتر بھی ہے لیکن ابن عمرؓ نے انکار کر دیا۔

۱۰۲۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ کی بیوی کو ڈانٹا گیا، اس سے کہا گیا: کیا تم اس بوڑھے کے ساتھ نرمی والا برتاؤ نہیں کرتی ہو، کہنے لگی: میں ان کے ساتھ کیا کروں؟ ہم ان کے لئے کھانا تیار کرتے ہیں تو یہ کسی کو کھانے کے لئے بلا لیتے ہیں۔ چنانچہ میں کھانا کچھ مسکینوں کے پاس بھیج دیتی ہوں جو ان کے راستے میں بیٹھے ہوتے ہیں۔

ابن عمرؓ کی بیوی ان مسکینوں سے کہتی تھی کہ ابن عمرؓ کے راستے میں مت بیٹھو۔ پھر ابن عمرؓ گھر آتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ فلاں فلاں کے پاس کھانا بھیج دو۔ چنانچہ ان کی بیوی ان لوگوں کے پاس کھانا بھیج دیتی تھی اور ساتھ کہہ دیتی: اگر تمہیں ابن عمرؓ بلائیں مت آنا، ابن عمرؓ فرماتے: تم چاہتے ہو کہ میں آج کی رات کھانا نہ کھاؤں چنانچہ وہ اس رات کھانا تناول نہ فرماتے تھے۔

۱۰۲۹-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن بکار، ابومعشر، محمد بن قیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ مسکینوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے تھے حتی کہ اس طرح سے ان کے جسم میں نقاہت پیدا ہوگئی چنانچہ ان کی اہلیہ کھجوروں سے بنا ہوا شیرہ ان کے لئے تیار کر لیتی تھی اور جب ابن عمرؓ کھانا تناول فرماتے وہ شیرہ انہیں ساتھ پلاتی رہتی تھیں۔

۱۰۳۰-سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری، حمزہ بن عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ اگر کھانا زیادہ ہوتا اور ابن عمرؓ کسی کھانا کھانے والے کو پا لیتے تو خود پیٹ بھر کر نہیں کھانا کھاتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ابن مطیع ان کی تیمارداری کرنے ان کے پاس آئے۔ آپؓ کا جسم بہت کمزور ہو چکا تھا۔ ابن مطیع صفیہ سے کہنے لگے: تم ان کے ساتھ نرم برتاؤ کیوں نہیں کرتی ہو (یعنی انہیں اچھا اچھا کھانا کیوں نہیں بنا کر دیتی ہوتا کہ ان کے جسم کی قوت وطاقت لوٹ آئے) تم ان کے لئے عمدہ قسم کا کھانا تیار کرو! بیوی بولی: ہم لوگ کھانا تیار کرتے ہیں لیکن وہ اہل خانہ میں سے ہر آدمی کو اور جو آدمی ان کے پاس حاضر ہوتا ہے ضرور اپنے ساتھ کھانے میں شریک کر لیتے ہیں۔ ابن مطیع کہنے لگے: اے ابوعبدالرحمٰن! اگر آپ عمدہ کھانا استعمال کریں ممکن ہے آپ کا جسم اصلی حالت پر لوٹ آئے۔ فرمایا: میری عمر کے اسی (۸۰) سال بیت چکے ہیں۔ میں نے اس عمر میں ایک بار بھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔ اب تم چاہتے ہو کہ میں پیٹ بھر کر کھانا کھاؤں ..... اب جبکہ میری عمر صرف اتنی باقی رہ گئی ہے جس قدر گدھا اپنی پیاس مٹانے کے لئے پانی کی طرف مڑتا ہے (یعنی اب تو میری عمر بہت قلیل رہ گئی ہے، جانوروں میں گدھے سے پیاس بالکل برداشت نہیں ہوتی اور وہ بہت جلد جلد پانی پیتا ہے۔)

یہ حدیث عمر بن حمزہ نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۰۳۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہاشم بن قاسم، عاصم بن محمد، عمر بن حمزہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد حمزہ بن عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا۔ اچانک ایک آدمی گزر کر کہنے لگا: ایک مرتبہ میں نے تمہیں (حمزہ بن عبداللہ) کو عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ مقام جرف میں کچھ باتیں کرتے دیکھا تھا بتاؤ تم عبداللہ بن عمرؓ سے کیا کہہ رہے تھے؟ میرے والد نے جواب دیا: میں نے کہا تھا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کا جسم دبلا اور لاغر ہو چکا ہے اور اب آپ کی عمر بڑھاپے کو پہنچ چکی ہے۔ آپ کے جلساء آپ کا حق نہیں پہچانتے اور نہ ہی آپ کے شرف ومرتبہ سے واقف ہیں۔ آپ اپنے اہل خانہ کو حکم دیں کہ آپ کے لئے کھانا بنائیں اور آپ سے نرم

خوشگوار برتاؤ کریں تا کہ آپ کا جسم از سر نو طاقتور ہو جائے۔ ابن عمرؓ نے جواب میں فرمایا: تیری ہلاکت ہو، بخدا میں نے گیارہ سالوں سے اور نہ ہی بارہ سالوں سے اور نہ ہی تیرہ سالوں سے اور نہ ہی چودہ سالوں سے پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہے، اور نہ ہی ایک آدھ مرتبہ پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہے اور اب یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ میری عمر تو بس اتنی ہی باقی ہے جتنا کہ گدھے کا شدت پیاس سے پانی پینا (یعنی جس طرح جانوروں میں پیاسا گدھا فورا پانی کی طرف بڑھتا ہے اسی طرح میں بھی انتہائے عمر کی طرف جلدی سے بڑھ رہا ہوں۔ یعنی اب تو میری بہت تھوڑی سی عمر باقی رہی ہے اس قسم کے تکلفات کرنے کی اب کیا ضرورت ہے)۔

۱۰۳۲- سلیمان بن احمد، محمد بن نصر بن صالح، ابراہیم بن حمزہ، عبدالعزیز بن محمد، عبیداللہ بن عمر، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: جب سے میں اسلام کی دولت سے مالا مال ہوا ہوں شکم سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔

۱۰۳۳- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، لیث بن خالد بلخی، علاء بن خالد مجاشعی، ابوبکر بن حفص کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جب بھی کھانا تناول فرمایا ان کے دسترخوان پر ضرور کوئی نہ کوئی یتیم موجود ہوتا تھا۔

۱۰۳۴- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، سری بن یحییٰ، حسن (دوسری سند) ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشیم، منصور، حسن، امام احمد کی دوسری سند یزید بن ہارون، سفیان بن حسن، حسن بصری رحمہ اللہ تینوں اسناد سے مروی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب بھی دوپہر یا شام کا کھانا تناول فرماتے اپنے گردو پیش کے یتیموں کو ضرور بلا لیتے۔ چنانچہ ایک دن دوپہر کا کھانا تناول فرمانے بیٹھے اور ایک یتیم کی طرف پیغام بھیجا لیکن اتفاقا یتیم نہ ملا۔ اس وقت ان کے سامنے کوٹے ہوئے ستو تھے جنہیں وہ عموماً دوپہر کے کھانے کے بعد نوش فرماتے تھے۔ چنانچہ جب کھانے سے فارغ ہوئے تب یتیم آ گیا اور ابن عمرؓ ہاتھ میں پینے کے لیے ستو اٹھائے ہوئے تھے، انہوں نے وہی ستو یتیم کو تھما دیا اور فرمایا: پکڑو میں نہیں سمجھتا کہ تم نے دھوکہ کھایا ہے۔

۱۰۳۵- سالم بن عصام، یحییٰ بن حکیم، عمر بن ابی خلیفہ، افلح بن کثیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سائل کو نامراد واپس نہیں لوٹاتے تھے حتیٰ کہ بسا اوقات کوئی جذامی آ جاتا اور برتن میں ان کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھ جاتا اور اس کی انگلیوں سے خون ٹپکتا رہتا۔

۱۰۳۶- عبداللہ اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، ابن لہیعہ، عبیداللہ بن مغیرہ، عبیداللہ بن عدی (ابن عمرؓ کا آزاد کردہ غلام) ایک مرتبہ عراق سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا اور سلام کیا پھر کہنے لگا: میں آپ کو ایک ہدیہ پیش کرتا ہوں۔ فرمایا: وہ کیا ہدیہ ہے؟ جواب دیا: جوارش (ایک دوائی جو ہاضمے کے لئے مؤثر ہوتی ہے)۔ فرمایا: جوارش کیا ہے؟ عبیداللہ بن عدی نے جواب دیا: یہ (دوائی ہے جو) کھانا ہضم کر دیتی ہے، ابن عمرؓ نے فرمایا: میں نے چالیس سال سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا لہذا میں اسے کیا کروں گا۔

۱۰۳۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہشیم، منصور، ابن سیرین رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمرؓ سے کہا: کیا میں آپ کے لئے جوارش نہ بناؤں؟ ابن عمرؓ نے فرمایا: جوارش کیا چیز ہے؟ آدمی نے کہا: جوارش ایک دوائی ہے، جب آپ کا کھانا ہضم نہ ہونے پائے تو آپ اسے استعمال کریں کھانا فورا ہضم ہو جائے گا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: میں نے چار مہینوں سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ مجھے اس کے استعمال کی ضرورت نہیں۔ میں کچھ ایسے لوگوں کے ساتھ رہا ہوں جو کبھی پیٹ بھر کر کھانا کھاتے تھے اور کبھی بھوکے رہتے۔

۱۰۳۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو معاویہ، مالک (بن مغول) نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس ایک مرتبہ ایک چیز لائی گئی جسے کبر کہا جاتا ہے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: ہم اسے کیا کریں گے؟ لانے والے نے کہا: یہ آپ کے پیٹ میں پڑے ہوئے کھانے کو خوشگوار بنائے گی (یعنی زود ہاضم ہے)۔ فرمایا: میرے اوپر مہینہ بھر گزر جاتا ہے میں پیٹ بھر کر نہیں کھاتا ہوں مگر ایک آدھ مرتبہ۔

۱۰۳۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، میمون بن مہران کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

ایک مرتبہ نجدہ حروری (خارجی) کے کچھ ساتھی حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اونٹوں کے پاس سے گزرے اور اونٹوں کو اپنے ساتھ ہانک کر لے گئے۔ مگر اونٹوں کا چرواہا (رکھوالا) واپس آ گیا اور کہنے لگا: اے ابوعبدالرحمٰن! اپنے اونٹوں کو اب عنداللہ باعث قربت سمجھئے! ابن عمرؓ نے اس سے پوچھا: بھلا اونٹوں کو ہوا کیا؟ چرواہے نے جواب دیا: نجدہ کے کچھ لوگ اونٹوں کے پاس سے گزرے اور ہانک کر انہیں اپنے ساتھ لیتے گئے۔ فرمایا: یہ کیسے ہو گیا کہ وہ لوگ اونٹوں کو تو لے گئے اور تمہیں چھوڑ گئے؟ چرواہا بولا: وہ لوگ مجھے بھی اپنے ساتھ لے گئے تھے لیکن میں ان کے ہاتھ سے نکل بھاگا۔ فرمایا: تجھے کیا داعیہ پیش آیا جو تو انہیں چھوڑ کر میرے پاس آ گیا؟ کہا: آپ مجھے ان سے زیادہ محبوب ہیں۔ فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا واقعۃً میں تجھے ان سے زیادہ محبوب ہوں؟ چنانچہ چرواہے نے قسم اٹھا کر اقرار کیا۔ فرمایا: بلاشبہ میں تجھے بھی اونٹوں کے ساتھ باعث قربت سمجھتا ہوں (یعنی عنداللہ باعث اجر و ثواب سمجھتا ہوں) چنانچہ حضرت ابن عمرؓ نے چرواہے کو آزاد کر دیا (وہ غلام تھا اس لئے آزاد کر دیا)۔ چنانچہ کچھ ہی عرصہ کے بعد ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: کیا آپ کو فلاں اونٹنی میں رغبت ہے؟ وہ بازار میں بک رہی ہے۔ فرمایا: مجھے میری چادر دے دو۔ جب انہوں نے چادر اپنے کاندھوں پر ڈالی، چلنے ہی لگے تھے کہ تھوڑی دیر کیلئے کھڑے ہو گئے پھر فوراً بیٹھ گئے اور کاندھوں سے چادر اتار کر رکھ دی۔ پھر فرمایا: میں تو اس اونٹنی کو عنداللہ باعث اجر و ثواب سمجھ چکا ہوں (اور اللہ کی راہ میں دے چکا ہوں) اب میں اسے کیوں طلب کروں؟۔

۱۰۴۰- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، میمون بن مہران کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے اپنے ایک غلام کو مکاتب بنا دیا (مکاتب وہ ہوتا ہے جسے کہا جائے تم اتنے پیسے لاؤ تو تم آزاد ہو) اور بدل کتابت (کی رقم) قسط وار غلام پر مقرر کر دی۔ چنانچہ جب پہلی ہی قسط کی ادائیگی کا وقت ہوا غلام ابن عمرؓ کے پاس آیا۔ پوچھا: تم یہ قسط کہاں سے کما کر لائے ہو؟ غلام بولا: میں کام بھی کرتا تھا اور مانگتا بھی تھا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: کیا تم میرے پاس لوگوں کے اوساخ (وسخ کی جمع بمعنی میل کچیل) لائے ہو اور مجھے وہ کھلانا چاہتے ہو؟ جاؤ تم اللہ کے لئے آزاد ہو اور جو کچھ تم اپنے ساتھ لائے ہو وہ تمہاری اپنی ملکیت ہوا۔

۱۰۴۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، کثیر، جعفر، میمون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بیٹوں میں سے ایک نے عبداللہ بن عمرؓ سے ازار (تہبند) مانگا اور کہا: میرا ازار پھٹ چکا ہے۔ فرمایا: اپنا ازار کاٹو اور پھر اسے پہن لو۔ یعنی عام کپڑوں میں سے اپنے لئے ازار بنا لو)۔ لیکن لڑکے نے ایسا کرنا ناپسند سمجھا۔ ابن عمرؓ نے اس سے فرمایا: بڑا افسوس ہے! اللہ سے ڈرو! تم ان لوگوں میں سے نہ ہو! جنہوں نے اللہ کے دیئے ہوئے سارے رزق کو اپنے بطون میں ڈال لیا اور جسموں پر پہن لیا۔

۱۰۴۲- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حسن بن عبدالعزیز جروی، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، میمون بن مہران کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

میمون کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت ابن عمرؓ کے گھر میں داخل ہوا میں نے ان کے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی جو میری اس چادر کے برابر قیمت کی ہو۔

۱۰۴۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، یوسف بن ماجشون، ماجشون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو نبی کریم ﷺ کے ان صحابہ کرامؓ کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہو جو دھاری دار چادروں میں دفن کر دیئے گئے (یعنی ابوبکرؓ، عمرؓ و عثمانؓ اور دیگر اکابر صحابہ کرامؓ)۔

۱۰۴۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، موسیٰ بن داؤد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن انس رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ مجھے حدیث سنائی گئی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ مقام جحفہ میں اترے۔ابن عامر بن کریز نے اپنے نان بائی کو حکم دیا کہ یہاں کھانا ابن عمرؓ کے پاس لے جاؤ۔ چنانچہ نان بائی ایک برتن اٹھا کر لے گیا۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: اسے یہاں رکھ دو، نان بائی پھر ایک دوسرا برتن اٹھا لایا۔ نان بائی نے پہلے برتن کو اٹھانا چاہا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا تم کیا کررہے ہو؟ کہا: میں اسکو اٹھانا چاہتا ہوں! فرمایا: اسے چھوڑ دو اور دوسرے کو اسی میں انڈیل دو۔ چنانچہ نان بائی جب بھی کھانے سے بھرا ہوا برتن (جو کہ پیالہ نما تھا) لاتا اور پہلے والے برتن پر بہا جاتا۔ آخر کار خادم ابن عامر کے پاس واپس گیا اور کہنے لگا: اس اعرابی (دیہاتی) کا پیٹ بہت بھوکا ہے۔ ابن عامر نے غلام کو جواب دیا: یہ تو تمہارے سردار ابن عمرؓ ہیں۔

۱۰۴۵-غلام سے محبت......ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، موسیٰ بن داؤد، مالک بن انس.....،

ابوجعفر قاری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میرے آقا نے کہا: ابن عمرؓ کے ساتھ جاؤ اور ان کی خدمت کرو۔ چنانچہ میں نے راستے میں دیکھا کہ حضرت ابن عمرؓ جب بھی کسی پانی پر اترتے تو اس پانی کے مالکان کو بلاتے اور اپنے ساتھ کھانے میں شریک کر لیتے۔ چنانچہ ان کے بڑے بیٹے آتے اور کھانا کھاتے لیکن وہ خود صرف دو یا تین لقمے تناول فرماتے۔ چنانچہ جب مقام جحفہ میں پہنچے وہاں ان کے پاس ایک سیاہ فام عریاں بدن غلام آیا۔ ابن عمرؓ نے اسے اپنے پاس بلایا۔ غلام بولا: میں کوئی ایسی جگہ نہیں پاتا ہوں جس میں بیٹھوں چونکہ آپ کے اردگرد لوگ بیٹھے ہیں۔ چنانچہ میں نے ابن عمرؓ کو دیکھا کہ وہ ایک جانب کھسک گئے اور غلام کو اپنے سینے سے چمٹا لیا۔

۱۰۴۶-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوکامل، ابوعوانہ، ہلال بن خباب قوم کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمرؓ پر کھردرے کپڑے دیکھے۔ میں نے ان سے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں آپ کے لئے کپڑے لایا ہوں جو کہ خراسان میں بنائے جاتے ہیں۔ (اگر آپ پہن لیں تو) میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی، چونکہ آپ پر کھردرے کپڑے ہیں۔ فرمایا: مجھے دکھاؤ تاکہ میں انہیں ایک نظر دیکھ تو لوں۔ چنانچہ ابن عمرؓ نے کپڑے لے کر ہاتھ سے چھوئے پھر فرمایا: کیا یہ ریشم کے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں بلکہ یہ تو روئی کے ہیں۔ فرمایا: مجھے خوف ہے کہ میں انہیں لے لوں اور شیخی اور فخر میں مبتلا نہ ہو جاؤں، اور اللہ تعالیٰ شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے۔

۱۰۴۷- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، عثمان بن ابی شیبہ، یونس بن ابی یعفور، ابویعفور کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا: میں کیسے کپڑے پہنوں؟ فرمایا: ایسے کپڑے پہنو جنہیں پہن کر تمہیں بے وقوف لوگ حقیر نہ سمجھیں اور نہ ہی حلیم الطبع لوگ تمہیں ڈانٹیں۔ اس آدمی نے عرض کیا وہ کیسے کپڑے ہیں؟ ابن عمرؓ نے فرمایا: وہ کپڑے ایسے ہیں کہ جنکی قیمت پانچ درہم سے لیکر بیس درہم تک ہو (یعنی درمیانہ درجہ کے کپڑے پہنو)۔

۱۰۴۸-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، عارم ابونعمان، ابوعوانہ، عبداللہ بن حنش کا بیان ہے کہ میں نے ابن عمرؓ پر معافری کپڑے (ایک قسم کا کپڑا جسے یمن کا قبیلہ معافر تیار کرتا تھا) دیکھے اور ان کی تہبند نصف پنڈلی تک تھی۔

۱۰۴۹-احمد بن سنان، ابوعباس سراج، ابومعمر، سفیان، عمرو بن دینار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: جب سے نبی ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے ہیں میں نے اینٹ پر اینٹ نہیں رکھی (یعنی مکانات تعمیر نہیں کیے) اور نہ ہی کھجوروں کے باغات لگائے۔

۱۰۵۰-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن صباح، سفیان، عمر بن محمد بن زید (جو کہ صدوق اور نیکوکار ہیں)، محمد بن زید کے سلسلۂ سند سے

روایت کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی ایک حویلی تھی جسے چھوڑ کر دوسری جگہ منتقل ہو گئے۔ چنانچہ جب بھی اس حویلی کے پاس سے گزرتے اپنی آنکھیں بند کر لیتے اور لمحہ بھر کے لئے بھی اسکی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے تھے اور نہ ہی کبھی اس میں پڑاؤ ڈالنے کے لئے اترتے۔

۱۰۵۱-ابن عمرؓ کی عبادت کا حال...... سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے عہد میں غیر شادی شدہ نوجوان لڑکا تھا اور رات کو مسجد میں سو جایا کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جب کوئی آدمی خواب دیکھتا تو دوسرے دن رسول کریم ﷺ کو بیان کرتا (تا کہ آپ ﷺ سے خواب کی تعبیر سن لے)۔ چنانچہ مجھے بھی آرزو ہوئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں تا کہ رسول اکرم ﷺ کو بیان کر سکوں۔ تاہم میں نے (ایک رات) خواب دیکھا (وہ یوں) گویا کہ دو فرشتے مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے جا رہے ہیں۔ (کیا دیکھتا ہوں کہ) کنویں کی طرح دوزخ کا بھی منڈیر بندھا ہوا ہے اور دوزخ کے بھی کنویں کے کناروں کی طرح دو کنارے ہیں۔ اچانک میں نے دوزخ میں الٹے لٹکے ہوئے کچھ لوگ دیکھے اور میں نے انہیں پہچان بھی لیا، پھر میں نے "اعوذ باللہ من النار اعوذ باللہ من النار" دوزخ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ، دوزخ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ، کہنا شروع کر دیا۔ (وہیں) مجھے ایک اور فرشتہ ملا جو مجھے کہہ رہا تھا: مت ڈرو مت ڈرو۔ چنانچہ میں نے یہ خواب اپنی بہن حفصہ" کو سنایا۔ پھر حفصہؓ نے رسول اللہ ﷺ کو بیان کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے اگر وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ سالم رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کے بعد عبداللہؓ رات کو بہت کم سوتے تھے۔

یہ حدیث امام احمد و اسحٰق نے عبدالرزاق سے روایت کی ہے اور ایوب نے نافع عن ابن عمرؓ کے طریق سے مختصر روایت کی ہے۔

۱۰۵۲-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحیٰی، عبدالعزیز بن ابی رواد، (دوسری سند) ابو محمد بن حیان، ابو یعلیٰ، محمد بن حسین برجلانی، زید بن حباب، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ کی عشاء کی نماز جب جماعت سے فوت ہو جاتی تو بقیہ پوری رات بیدار رہتے (اور نماز پڑھتے رہتے)۔

۱۰۵۳-سلیمان بن احمد، یزید قراطیسی، اسد، ولید بن مسلم، ابن جابر، سلیمان بن موسیٰ، نافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ رات بھر نماز میں مشغول رہتے پھر کہتے: اے نافع! کیا سحری کا وقت ہو چکا ہے؟ نافع رحمہ اللہ جواب دیتے: ابھی سحری نہیں ہوئی، چنانچہ ابن عمرؓ دوبارہ نماز میں مشغول ہو جاتے پھر پوچھتے: اے نافع! کیا ہم نے سحری کا وقت کر لیا ہے۔ نافع رحمہ اللہ جواب دیتے: جی ہاں۔ چنانچہ ابن عمرؓ بیٹھ جاتے اور استغفار و دعا کرنے لگ جاتے تاوقتیکہ صبح ہو جائے (یعنی نماز فجر کا وقت ہو جائے)۔

۱۰۵۴- محمد بن علی، حسین بن مودود، بندار، ابن ابی عدی، ابن عون، محمد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ رات کو جب بیدار ہوتے نماز میں مشغول ہو جاتے۔

۱۰۵۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو عامر عقدی، داؤد بن ابی فرات کی سند سے مروی ہے:

عبداللہؓ کے غلام ابو غالب کہتے ہیں: آپ مکہ میں ہمارے ہاں اترے۔ میں نے انہیں دیکھا کہ رات کو تہجد پڑھتے تھے۔ چنانچہ ایک رات صبح سے تھوڑی دیر پہلے مجھ سے فرمانے لگے: اے ابو غالب! کیا تم اٹھ کر نماز نہیں پڑھتے ہو؟ کاش کہ آپ ایک تہائی قرآن مجید پڑھ لیتے! میں نے عرض کیا: اب تو صبح قریب ہو چکی ہے میں ایک تہائی قرآن مجید کیسے پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا سورت اخلاص یعنی "قل ھو اللہ احد" تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۱۰۵۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، صالح بن عبداللہ ترمذی، محمد بن فضیل بن غزوان، نافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ

حضرت عبداللہؓ ظہر اور عصر کے درمیان عبادت یعنی نماز وغیرہ میں مشغول رہتے تھے۔

۱۰۵۷- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، محمد بن صباح، ولید، ابن جریج، ابراہیم بن میسرہ، طاؤس رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی طرح نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ چنانچہ میں نے قبلہ کی طرف منہ، ہتھیلیاں اور پاؤں کیے ہوئے ان سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۰۵۸- محمد بن حسن یقطینی، صالح بن احمد، قاسم بن احمد، بشر بن معروف، سفیان بن عیینہ، مسعر، سعید بن ابی بردہ، ابوبردہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ چنانچہ میں نے انہیں سنا آپؓ سجدے میں کہہ رہے تھے: یا اللہ! تو اپنی ذات کو میرے لئے محبوب ترین شئی بنا دے اور سب سے زیادہ اپنی ذات کا ڈر مجھے عطا فرما دے۔ نیز میں نے انہیں سجدے میں کہتے ہوئے سنا: اے میرے پروردگار! اپنے فضل و کرم کا مجھ پر انعام کرتا کہ میں گناہگاروں کی پشت پناہی نہ کرسکوں۔

ابن عمرؓ بسا اوقات فرمایا کرتے: جب سے میں اسلام لایا ہوں اس وقت سے جو نماز بھی پڑھی اس میں میں نے یہ امید کی کہ وہ نماز کفارہ بن جائے۔

۱۰۵۹- سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، مسدد، ابو عوانہ، حصین، عبداللہ بن سبرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب صبح کو اٹھتے تو کہتے: یا اللہ! تو نے اپنے بندوں میں صبح کو جو خیر و بھلائی تقسیم کرنی ہے سب سے زیادہ حصہ مجھے عطا فرما اور مجھے سب سے زیادہ نور عطا فرما، جس کے ذریعے تو ہدایت فرماتا ہے، وہ رحمت عطا فرما جسے تو روئے زمین پر پھیلا دیتا ہے، مجھے اپنے کشادہ رزق میں سے عطا فرما، میری تنگی و تنگی کو دور فرما دے، پیش آنے والی مصیبت و بلا کو مجھ سے ہٹا دے اور جو فتنہ پیش آنے والا ہے اسے مجھ سے پھیر دے۔

۱۰٦۰- محمد بن علی، حسین بن محمد بن بشار، محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیبؒ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جس دن حضرت عبداللہ بن عمرؓ دنیا سے رخصت ہوئے روئے زمین پر ایسا کوئی آدمی نہیں تھا جو ان جیسا عمل لے کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا۔

۱۰٦۱- ابن عمرؓ کی خشیت خداوندی...... احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، وکیع، ہشام دستوائی، قاسم بن ابی بزہ ایک آدمی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں جس نے ابن عمرؓ سے سنا۔ ابن عمرؓ نے ایک مرتبہ سورۂ مطففین تلاوت کی اور جب آیت کریمہ "یوم یقوم الناس لرب العالمین" (مطففین ٦) جس دن کہ لوگ تمام جہانوں کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے، پر پہنچے تو بہت روئے حتیٰ کہ گر پڑے۔ کوشش کے باوجود اس آیت کے بعد تلاوت نہ کر سکے۔

۱۰٦۲- احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، اسماعیل بن عمر، ورقاء بن سلیم، نافع (ابن عمرؓ کے آزاد کردہ غلام) کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ نے سورت بقرہ کی آخری آیت کی قرأت کی اور جب آیت "ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ" (بقرہ ۲۸۴) جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خواہ تم اسے ظاہر کرو یا چھپائے رکھو اس کا اللہ تعالیٰ تم سے حساب لے گا" پر پہنچے تو بہت روئے پھر فرمایا: بلاشبہ یہ شدید حساب ہے۔

۱۰٦۳- احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، بہز، جعفر بن سلیمان، اسماعیل بن عبید (ایک نسخہ میں اسماء بن عبید ہے):

نافع رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں دوزخ کی آگ کا ذکر ہوتا تو وقف کر لیتے اور پھر دعا کرتے اور دوزخ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے۔

۱۰٦۴- احمد بن سنان، محمد بن اسحق ثقفی، عبداللہ بن مطیع و یعقوب، ہشیم، ابی قیس، یوسف بن ماہک کا بیان ہے:

ایک مرتبہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو عبید بن عمر کے پاس دیکھا۔ عبید کچھ بیان کر رہے تھے اور ابن عمرؓ کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہورہی تھیں۔

۱۰۶۵- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عثمان بن واقد، نافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے ایک مرتبہ آیت کریمہ "الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ" (الحدید/۱۶) کیا ابھی تک ایمان والوں کے لئے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے جھک جائیں، کی تلاوت کی اور پھر رونے لگے حتی کہ رونے سے ان کی ہچکی بندھ گئی۔

۱۰۶۶- محمد بن احمد بن محمد، احمد بن موسیٰ بن اسحٰق، موسیٰ بن سفیان، عبداللہ بن جہم، عمرو بن ابی قیس، ابوسفیان، عمر بن نبہان، حسن (بصری) رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: جو آدمی کسی کی پیروی کرنا چاہتا ہو تو وہ مقتدمین کی پیروی کرے اور وہ محمد ﷺ کے صحابہ کرامؓ ہیں۔ وہ حضرات اس امت کے بہترین لوگ تھے۔ ان کے قلوب سب سے زیادہ نیکوکار، ان کا علم سب سے زیادہ گہرا اور وہ پوری امت میں سب سے کم تکلف کرنے والے تھے۔ وہ ایسے لوگ تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی صحبت کے لئے منتخب کیا پس تم لوگ ان نفوس قدسیہ کے اخلاق وعادات اور ان کے طریقہ کار کے ساتھ مشابہت اختیار کرو، چونکہ وہ محمد ﷺ کے صحابہ کرامؓ تھے۔ رب کعبہ کی قسم! یہ حضرات ہدایت کے سیدھے راستے پر تھے۔ نیز اے ابن آدم! محض اپنے بدن کی حد تک دنیا کی مصاحبت اختیار کر اور اپنے دل کے اعتبار سے دنیا سے کوسوں دور رہ، چونکہ تیرا اسارادارومدار تیرے عمل پر ہے۔ پس دنیا سے آخرت کے لئے حاصل کرتا کہ تمہیں خیر وبھلائی سے واسطہ پڑے۔

۱۰۶۷- ابو حامد بن جبلہ، ابو عباس سراج، عمر بن محمد بن حسن، محمد بن حسن، محمد بن ابان، سدی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

سدی کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عمرو، ابوسعید، ابوہریرہ رضی اللہ عنہم وغیرہم کو دیکھا ہے۔ چنانچہ یہ حضرات صحابہ کرامؓ اپنے میں سے کسی کو بھی بجز حضرت ابن عمرؓ کے اس حالت پر نہیں دیکھتے تھے جس حالت پر محمد ﷺ (ان سے) جدا ہوئے۔

۱۰۶۸- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، یحییٰ بن یمان، سفیان، لیث ایک آدمی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: کوئی آدمی بھی علم سے بلند مرتبہ نہیں حاصل کر سکتا حتی کہ وہ علم میں اپنے سے اوپر والے پر حسد نہ کرے اور اپنے سے کمتر کو حقیر نہ سمجھے اور نہ ہی علم سے روپے پیسے کا متلاشی ہو۔ (یعنی علم کا مرتبۂ کمال یہ ہے کہ ہر عالم اپنے سے اوپر والے ذی علم پر حسد کرے اور اپنے سے کمتر کو حقیر نہ سمجھے اور علم کو ذریعہ معاش نہ بنائے)۔

۱۰۶۹- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد (عبسی) وکیع، سفیان، منصور، سالم بن ابی الجعد کی سند سے مروی ہے: ابن عمرؓ نے فرمایا: کوئی بندہ حقیقت ایمان تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ لوگ اسے دین پر سختی سے کاربند رہنے کی وجہ سے بے وقوف نہ کہیں۔

۱۰۷۰- یوسف بن یعقوب، نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، عفان، خالد بن ابی عثمان، سلیط کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: خیر وبھلائی کے کاموں میں مشورہ کیا کرو اور شر وبرائی کے کاموں میں مشورہ نہ کیا کرو۔

۱۰۷۱- ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ہناد بن سری، ابو معاویہ، اعمش، مجاہد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: جو بندہ بھی دنیا کی کسی چیز کو پاتا ہے (یعنی دنیاوی معاملہ میں ترقی کرتا ہے) تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے درجات گھٹا دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ دنیاوی چیز (یا دنیاوی ترقی) اس کے نزدیک کتنی ہی عمدہ ہو۔

یہ حدیث اسرائیل نے بھی ثویر عن مجاہد کی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۰۷۲- محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ہناد بخاری، عمرو بن میمون، میمون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ سے کہا گیا کہ زید بن حارثہ انصاریؓ وفات پا گئے ہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ ابن عمرؓ سے کہا گیا: اے ابو عبدالرحمٰن! انہوں نے تو ترکہ میں ایک لاکھ درہم چھوڑے ہیں۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: لیکن ایک لاکھ نے تو ان کو نہیں چھوڑا۔

۱۰۷۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، ہناد بن سری، محاربی، عاصم احول ایک آدمی کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن عمرؓ نے ایک آدمی کو کہتے سنا: کہاں ہیں دنیا سے کنارہ کشی کرنے والے اور آخرت میں رغبت کرنے والے؟ تاکہ میں انہیں نبی ﷺ، ابو بکر اور عمرؓ کی قبریں دکھاؤں! ابن عمرؓ نے فرمایا: کیا تم ان لوگوں کے بارے میں سوال کرتے ہو؟۔

۱۰۷۴- اولئک آبائی فجئنی بمثلهم..... محمد بن معمر، ابو شعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، سلیمان بن حبیب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر فرمایا کرتے تھے: اگر میں اپنی انگلی شراب میں رکھ دوں مجھے پسند نہیں کہ وہ جوں کی توں میرے ساتھ واپس لوٹے (یعنی مجھے پسند یہ ہے کہ وہ میرے جسم سے کٹ کر علیحدہ ہو جائے)۔

۱۰۷۵- یوسف بن یعقوب، حسن بن مثنیٰ، عفان، حماد، علی بن زید، یوسف بن مہران کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے ایک مرتبہ فرمایا: میں کھجوروں کی چینڈی (کھجور کا شیرہ) لے لوں۔ جو اس طرح پکائی جائے کہ جتنی جلنی تھی جل جائے اور جتنی باقی رہنی تھی باقی رہ جائے یہ مجھے مٹکے میں بنی ہوئی نبیذ کے پینے سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۰۷۶- یوسف بن یعقوب، حسن بن مثنیٰ، عفان، جریر بن حازم، قیس بن سعد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس آدمی کے بارے میں فرمایا کرتے تھے جسے شراب پینے اور خنزیر کا گوشت کھانے پر مجبور کیا گیا ہو کہ اگر شراب نہ پئے اور خنزیر کا گوشت نہ کھائے اور قتل ہو جائے تو اس نے خیر و بھلائی کو پالیا اور اگر شراب پی لے اور خنزیر کا گوشت کھالے تو وہ معذور ہے۔

۱۰۷۷- ابوبکر بن محمد بن احمد بن ہارون، ابراہیم، حماد قاضی، محمد بن جوان، موسل، سفیان، یحییٰ، نافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: آدمی پر زیادہ حق ہے کہ وہ اپنی زبان کو پاکیزہ رکھے (یعنی جھوٹ، عیب، طعنہ زنی، فحش گوئی، لایعنی گفتگو اور فضولیات سے پرہیز کرے)۔

یہ حدیث فریابی اور قبیصہ نے سفیان، عبداللہ بن دینار، ابن عمرؓ کے طریق سے روایت کی ہے۔

۱۰۷۸- سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کبھی بھی کسی خادم کو لعنت نہیں کی۔ صرف ایک خادم کو لعنت کی پھر اس کی پاداش میں اسے آزاد کر دیا۔

امام زہری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابن عمرؓ نے اپنی ایک خادمہ کو لعنت کرنی چاہی اور صرف (یعنی لام اور عین) ہی کہہ پائے تھے اور لفظ پورا نہیں کہا تھا کہ فرمانے لگے: میں اس کلمے کو کہنا پسند نہیں کرتا ہوں۔

۱۰۷۹- سلیمان بن احمد، اسحق، عبدالرزاق، معمر، ایوب، نافع وغیرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے ابن عمرؓ کو یاخیر الناس! یا ابن خیر الناس! کہہ کر پکارا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: نہ تو میں خیر الناس ہوں اور نہ ہی خیر الناس کا بیٹا۔ لیکن میں اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں۔ نیز میں اللہ تعالیٰ سے بھلائی کی امید رکھتا ہوں اور اس کے عذاب سے ڈرتا ہوں، بخدا! تم لوگ آدمی کو اسی طرح عجب و بڑائی میں جکڑے رکھتے ہو حتیٰ کہ اسے ہلاک کر دیتے ہو۔

۱۰۸۰- حج و عمرہ میں ابن عمرؓ کا طریقہ..... ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحق، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، نافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نبی ﷺ کا بتایا ہوا تلبیہ کہتے اور اس میں کچھ اضافہ بھی کر دیتے اور یوں فرماتے: لبیک لبیک لبیک وسعدیک لبیک والخیر فی یدیک لبیک والرغباء الیک والعمل (واضح رہے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ

ماثور تلبیہ میں اضافہ کے قائل ہیں)

۱۰۸۱- محمد بن احمد، بشر بن موسی، خلاد بن یحیی، عمر بن ذر، .....وبرہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ ابن عمرؓ کے ساتھ مناسک حج ادا کرنے جارہے تھے کہ انہوں نے ابن عمرؓ کو تلبیہ پڑھتے سنا آپ پڑھ رہے تھے: لبیک لبیک والرغباء الیک والعمل۔

۱۰۸۲- سلیمان بن احمد، محمد بن یحیی بن منذر، حفص بن عمر حوضی، ہمام بن یحیی، نافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

حضرت ابن عمرؓ (سعی کرتے وقت) صفا پر یوں دعا کرتے تھے: یا اللہ اپنے دین اپنی اطاعت اور اپنے رسول کی اطاعت کے ذریعے میری حفاظت فرما، یا اللہ مجھے اپنی مقرر کردہ حدود کے تجاوز کرنے سے بچالے یا اللہ: مجھے ان لوگوں میں سے کردے جو تجھ سے محبت کرتے ہوں، تیرے رسول سے محبت کرتے ہوں، تیرے فرشتوں سے محبت کرتے ہوں اور تیرے نیک بندوں سے محبت کرتے ہوں، یا اللہ! مجھے آسان راستے (یعنی نیکی) کی سہولت عطا فرما اور تنگی ومشکل (یعنی برائی ومعصیت) سے مجھے بچالے دنیا وآخرت میں میری مغفرت فرما، مجھے پرہیزگاروں کا امام بنادے یا اللہ تو کہتا ہے: مجھے پکارو! میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا بیشک تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ یا اللہ! جب تو نے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے تو یہ نعمت مجھ سے نہ چھینا اور نہ ہی مجھے اس نعمت سے دور کرنا یہاں تک کہ تو میری روح قبض کرلے۔ اور میری روح اس وقت قبض کرنا جب میں دین اسلام پر سختی سے کاربند ہوں۔

ابن عمرؓ صفا ومروہ پر لمبی دعا کرتے تھے۔ اس لمبی دعا کا کچھ حصہ ذکر کیا ہے یہی دعا ابن عمرؓ عرفات، دو جمروں کے درمیان اور طواف کے وقت مانگا کرتے تھے۔

یہ حدیث ایوب نے نافع سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۰۸۳- ابوبکر بن خلاد، ابراہیم حربی، ابو عمر حوضی، حسن بن ابی جعفر، سعید بن ابی حرہ، نافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ جب حجر اسود کا استلام کرتے تو کہتے: بسم اللہ واللہ اکبر۔

۱۰۸۴- سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، عبیداللہ بن عمر، نافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ رکن کا استلام کرتے وقت سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا حتی کہ نکسیر پھوٹ جاتی پھر تشریف لاتے اور خون وغیرہ دھوتے۔

۱۰۸۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحیی، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عمرؓ مدینہ منورہ تشریف لاتے تو نبی ﷺ کے روضہ اقدس پر آتے اور قبلہ رو ہو کر نبی ﷺ پر درود بھیجتے: اللہ سے ان کے لئے دعا کرتے۔ پھر ابوبکرؓ کی قبر پر تشریف لاتے اور قبلہ رو ہو کر ان پر درود بھیجتے اور دعا کرتے پھر عمرؓ کی قبر مبارک کے پاس آتے اور قبلہ رو ہو کر ان پر درود بھیجتے اور ان کے لئے دعا کرتے پھر کہتے: اے ابا جان! اے ابا جان!

اس حدیث کو حماد بن زید نے ایوب سے بمثل مذکورہ بالا روایت کیا ہے۔

۱۰۸۶- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسی، ابو عبدالرحمن مقری، حرملہ، ابو اسود کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

عروہ بن زبیرؓ نے فرمایا: میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو ان کی بیٹی کے لئے پیغام نکاح دیا۔ ہم اس وقت طواف کررہے تھے۔ چنانچہ ابن عمرؓ آگے سے خاموش رہے اور مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ میں سمجھا کہ اگر راضی ہوتے ضرور مجھے جواب دیتے، میں نے دل میں کہا: بخدا! آئندہ میں اس بارے میں کبھی کوئی بات نہیں کروں گا۔ تاہم واقعہ ایسا پیش آیا کہ وہ مجھ سے پہلے ہی مدینہ کی طرف کوچ کر آئے پھر میں مدینہ آیا اور آتے ہی رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں داخل ہوا۔ روضۂ اقدس پر ہدیہ سلام پیش کیا پھر میں ابن عمرؓ کے پاس آیا چنانچہ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور پوچھا: تم کب آئے ہو؟ میں نے جواب دیا۔ ابھی آرہا ہوں۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: تم نے مجھ سے سودہ بنت عبداللہ کا ذکر کیا تھا۔ اس وقت ہم طواف میں مشغول تھے اور وہاں اللہ عزوجل کی کبریائی ملحوظ تھی (اس لئے وہاں میں تمہیں کچھ

طلب نہ کرسکا)۔ کیونکہ تم مجھے اس جگہ کے علاوہ کہیں اور بھی مل سکتے ہو۔

میں نے کہا: تقدیر میں اسی طرح معاملہ لکھا جا چکا تھا۔ ابن عمرؓ نے پوچھا: آج تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے جواب دیا: میں جس خیال پر تھا اسی پر اب بھی برقرار ہوں۔ چنانچہ ابن عمرؓ نے اپنے دو بیٹوں سالم وعبداللہ کو بلایا اور اپنی بیٹی سے میری شادی کرادی۔

۱۰۸۷- سلیمان بن احمد، احمد بن زید بن حریش، ابو حاتم سجستانی، اصمعی، عبدالرحمن بن ابی زناد،

ابو زناد کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مصعب بن زبیر، عروہ بن زبیر، عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ اکٹھے ہو گئے۔ ان حضرات میں یہ طے پایا کہ ہر آدمی اپنی اپنی آرزو ظاہر کرے۔ چنانچہ عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا مجھے خلافت کی تمنا ہے۔ عروہ بن زبیرؓ نے کہا میری تمنا ہے کہ مجھ سے علم حاصل کیا جائے۔ مصعب بن زبیر نے کہا: میری آرزو ہے کہ مجھے عراق کی وزارت ملے اور میں دو نوں عائشہ بنت طلحہ اور سکینہ بنت حسین کو اپنے عقد نکاح میں لاؤں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: مجھے مغفرت کی تمنا ہے۔ ابو زناد کہتے ہیں: ان تمام حضرات نے اپنی اپنی تمنا پالی۔ ان شاء اللہ ابن عمرؓ کی مغفرت بھی ہو جائے گی۔

۱۰۸۸- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، احمد بن یونس، ابو شہاب، یونس بن عبید، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

ایک مرتبہ ابن زبیرؓ، خوارج اور خشبیہ کے زمانے میں ابن عمرؓ سے کسی نے کہا: کیا آپ ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لیتے ہیں حالانکہ وہ ایک دوسرے کے قتل کے درپے ہیں؟ ابن عمرؓ نے جواب دیا۔ جس نے حی علی الصلوۃ کہا، میں اسے جواب دوں گا اور جس نے حی علی الفلاح کہا، اسے بھی جواب دوں گا اور جس نے حی علی القتل (آؤ قتل کی طرف) کہا تو میں اس کی بات قبول کرنے سے انکار کر دوں گا

۱۰۸۹- ابن عمرؓ کی اتباع سنت اور آپؓ کے فرمودات ...۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ہارون بن ابراہیم، عبداللہ بن عبید بن عمیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک مرتبہ فرمایا: فتنہ میں ہماری مثال ان لوگوں کی طرح ہے جو سیدھے راستے پر چلتے جا رہے ہوں اور وہ لوگ اس راستے کو بخوبی پہچانتے ہوں کہ اچانک بادلوں نے انہیں گھیر لیا ہو اور سخت تاریکی ان کے راستے میں رکاوٹوں کے پہاڑ کھڑے کر دے۔ پھر وہ لوگ راستے سے بچل کر دائیں بائیں ہو جائیں اور راستہ ہی انہیں بھول جائے۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم اس موقع پر جہاں ہوں وہیں کھڑے کے کھڑے رہ جائیں .....۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے راستے کو صاف ستھرا کر دیں اور ہم راستے کو واضح دیکھ لیں اور اسے پہچان بھی لیں پھر اس پر چلنا شروع کریں۔

یہ کچھ قریش کے نوجوان ہیں جو آپس میں سلطنت کے لئے لڑ رہے ہیں اور اس دنیا کے پیچھے مرمٹ رہے ہیں۔ مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ وہ ایک دوسرے کو میرے ان دو جوتوں کے بدلے میں قتل کریں۔ (یعنی حقیر چیز پر ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں۔ جس کی مجھے کچھ پرواہ نہیں لہٰذا میں ان کا شریک نہیں ہوں گا)۔

۱۰۹۰- محمد بن حسن کوثر، بشر بن موسیٰ، عبدالصمد بن حسان، خارجہ بن مصعب، موسیٰ بن عقبہ، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے: کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ کو نبی ﷺ کے نقش قدم کی پیروی کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو میں کہتا ہوں کہ یہ تو مجنون ہیں۔ (یعنی اتنے متبع سنت تھے کہ دیکھنے والا انہیں دیوانہ سمجھتا یہی قول حسن بصری رحمہ اللہ کا بھی ہے کہ اگر تم صحابہ کرام کو دیکھ لیتے انہیں دیوانے سمجھتے لیکن وہ اگر تمہیں دیکھ لیتے تمہیں منافق سمجھتے)۔

۱۰۹۱- عبداللہ بن محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، عاصم احول ایک آدمی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی ابن عمرؓ کی طرف دیکھتا تو ان کو آثار نبی ﷺ کی اتباع کی وجہ سے مجنون کہتا۔

۱۰۹۲- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابومودود، نافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب ابن عمرؓ مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لاتے تو اپنی سواری کو سر سے پکڑ کر ادھر ادھر موڑتے رہتے اور فرماتے: شاید میری سواری کا کھر کہیں ایسی جگہ پڑ جائے جس جگہ نبی ﷺ کی سواری کا کھر پڑا ہو (یعنی اتباع سنت کا یہ عالم تھا کہ جس جگہ نبی ﷺ کی سواری کا پاؤں لگا ہوتا اس جگہ اپنی سواری کا پاؤں لگوانے کی تلاش میں سواری کو ادھر ادھر موڑتے رہتے)۔

۱۰۹۳- ابوبکر محمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبدالصمد بن حسان، مخارجہ بن مصعب، زید بن اسلم، اسلم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جس طرح کسی اونٹنی کا بچہ بیابان جنگل میں گم ہو جاتا ہے اور اونٹنی اس کی تلاش میں سرگرداں مارے مارے پھرتی ہے اس سے بھی کئی گنا زیادہ ابن عمرؓ اپنے والد ماجد عمرؓ بن خطاب کے آثار کی تتبع و تلاش میں رہتے تھے۔

۱۰۹۴- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، مالک، اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ،..... طفیل بن ابی کعب کا بیان ہے کہ میں عبداللہ بن عمرؓ کے پاس جاتا اور پھر ان کے ہمراہ بازار کی طرف چلا جاتا۔ چنانچہ جب ہم بازار میں پہنچ جاتے تو ابن عمرؓ جس مسکین، غریب بیچنے والا ہو یا خریدنے والا کے پاس سے گزرتے اسے ضرور سلام کرتے۔ میں نے عرض کیا: آپ بازار میں کیا کرنے آتے ہیں؟ چونکہ آپ نہ ہی خریداری کرنے کھڑے ہوتے ہیں، نہ ہی اشیاء کے بھاؤ کے بارے میں آپ پوچھتے ہیں، نہ ہی کہیں آپ بھاؤ تاؤ لگاتے ہیں اور نہ ہی آپ بازار کی مجالس میں بیٹھتے ہیں؟ آپ یہاں بیٹھیں ہم بات چیت اور گفتگو کریں۔ فرمایا: اے ابوبطن! طفیل رحمہ اللہ کی توند باہر نکلی ہوئی تھی (اس وجہ سے ابوبطن پیٹ کے باپ فرمایا) ہم تو صرف لوگوں کو سلام کرنے بازار آتے ہیں پس جس سے بھی ملو ضرور سلام کرو۔

۱۰۹۵- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ نیکی اسوقت تک نہیں پہچانی جاتی تھی جب تک کہ عمرؓ اور ان کے بیٹے ابن عمرؓ اس کے بارے میں کچھ نہ کہہ دیں یا اسے کر لیں۔

یہ حدیث قاسم بن عدی نے بھی مالک سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۰۹۶- محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، شعبہ، حکم، مجاہد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن سعدانؓ نے مجھے فرمایا: اے ابوحازی! نوح علیہ السلام اپنی قوم میں کتنا عرصہ ٹھہرے رہے؟ میں نے عرض کیا: ساڑھے نو سو سال۔ فرمایا: بلاشبہ وہ لوگ اپنی عمروں جسموں اور عقلوں میں ترقی کرنے کی بجائے نقصان کر گئے۔

۱۰۹۷- سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، قتادہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابن عمرؓ سے سوال کیا گیا کیا نبی ﷺ کے صحابہ کرامؓ ہنستے بھی تھے؟ ابن عمرؓ نے فرمایا: جی ہاں، لیکن ان کے دلوں میں ایمان پہاڑوں سے بھی زیادہ عظیم تر ہوتا تھا۔

۱۰۹۸- عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب، محمد بن عبدوس بن کامل، علی بن جعد، زہیر، آدم بن علی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: بے شک قیامت کے دن کچھ لوگ بلائے جائیں گے، جو نقصان اور کمی کے مرتکب ہوں گے۔ پوچھا گیا: نقصان اور کمی کرنے والے کون لوگ ہیں؟ فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنی نماز میں قلت التفات اور وضوء میں بے توجہی کر کے کمی کی۔

۱۰۹۹- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، ابوحصین، یحییٰ بن وکیع، جریر، اعمش، نافع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن عمرؓ ایک آدمی کے پاس بطور مہمان کے ٹھہرے۔ چنانچہ جب تین دن گزر گئے فرمایا: اے نافع اب ہمارے اوپر ہمارے اپنے مال میں سے خرچ کرو۔

۱۱۰۰- سلیمان، اسحٰق، عبدالرزاق، معمر، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن عمرؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا "لا الٰہ الا اللہ" کے ہوتے ہوئے کوئی عمل ضرر رساں ہو سکتا ہے جس طرح کے بدون "لا الٰہ الا اللہ" کے کوئی عمل نفع بخش نہیں ہو سکتا؟ ابن عمرؓ نے فرمایا: زندگی بسر کرو اور دھوکہ مت کھاؤ (یعنی کلمہ طیبہ پر مطلق بھروسہ مت کئے رکھو اور برے اعمال کرتے جاؤ یوں دھوکے میں پڑ جاؤ گے)۔

۱۱۰۱- حبیب بن حسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی قاسم بن فضل حدانی، معاویہ بن قرہ، معبد جہنی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے ابن عمرؓ سے کہا: ایک آدمی ہے کہ وہ بھلائی کا کوئی عمل نہیں چھوڑتا بلکہ اس پر ضرور عمل کرتا ہے الا یہ کہ وہ اللہ عزوجل کے بارے میں شک میں مبتلا ہے (یعنی اسے شک ہے کہ اللہ مجھ پر رحمت نہیں کرے گا اس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے)؟ ابن عمرؓ نے فرمایا: البتہ وہ یقینی طور پر ہلاک ہوگیا۔ میں نے پھر پوچھا: ایک آدمی جو کہ ہر قسم کی شرو برائی پر عمل پیرا ہو صرف اتنی بات ہے کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کی گواہی دیتا ہے (اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے)؟ فرمایا: زندگی گزارو اور دھوکے میں مت پڑو۔ (عمل کی بہرحال ضرورت ہے)۔

۱۱۰۲- احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، عباس بن ولید، ابوعوانہ، عمر بن ابی سلمہ، ابو سلمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ ایک قصہ گو کے پاس سے گزرے۔ درآں حالانکہ لوگ اس کے پاس ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے۔ ابن عمرؓ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ ان ہاتھوں کو کاٹ دے تمہاری ہلاکت ہو اللہ تعالیٰ تو تمہارے زیادہ قریب ہے حتیٰ کہ اللہ تمہاری رگ جان سے بھی تمہارے زیادہ قریب ہے۔

۱۱۰۳- یوسف بن یعقوب، حسن بن مثنیٰ، عفان، جویریہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ نافع کہتے ہیں کہ میں ایک جنازے میں ابن عمرؓ کے ساتھ حاضر تھا، جب اسکو دفن کر کے فارغ ہو چکے تو ایک کہنے والے نے کہا: اللہ تعالیٰ کے نام پر اٹھو، ابن عمرؓ نے فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ کا نام ہر چیز پر موجود ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نام سے اٹھو۔ (بسم اللہ کہہ کر اٹھو)

۱۱۰۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابومعاویہ، مالک، ابی حصین، مجاہد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ابن عمرؓ کے ساتھ جا رہا تھا چنانچہ ایک کھنڈر کے پاس سے ہمارا گزر ہوا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: اے مجاہد ذرا پوچھو: اے کھنڈرات! تمہارے باسیوں کا کیا بنا؟ میں نے کہا: اے کھنڈرات تمہارے باسیوں کا کیا بنا؟ ابن عمرؓ نے فرمایا: وہ تو دنیا سے چل بسے صرف ان کے اعمال ہی باقی رہ گئے ہیں۔

۱۱۰۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سریج بن یونس، سعید بن عبدالرحمٰن جمحی، ابوحازم کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابن عمرؓ اہل عراق کے ایک آدمی کے پاس سے گزرے، جو بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ فرمایا: اس آدمی کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جب اس کے پاس قرآن مجید پڑھا جاتا ہے تو اس پر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ فرمایا: یقیناً ہم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور اس طرح کی بے ہوشی سے پناہ مانگتے ہیں۔

۱۱۰۶- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، اسحٰق بن عیسیٰ بن طباع، حماد بن زید (دوسری سند) حبیب بن حسن، قاضی یوسف، عمرو بن مرزوق، زائدہ، (تیسری سند) احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد دورقی، احمد بن یونس، زہیر (چوتھی سند) سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، سفیان (حدیث کے الفاظ سفیان ہی کے روایت کردہ ہیں) (چاروں رواۃ حدیث کی سند سے) لیث بن ابی سلیم عن مجاہد کی روایت ہے:

ابن عمرؓ فرماتے ہیں: کہ نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: اللہ ہی کے لئے محبت کرو، اللہ ہی کے لئے بغض وعداوت کرو، اللہ ہی کے لئے دوستی کرو اور اللہ ہی کے لئے دشمنی کرو، چونکہ تم اسی چیز سے اللہ کی محبت کو پا سکتے ہو۔ اور کوئی آدمی بھی ایمان کا ذائقہ نہیں پا سکتا خواہ وہ کتنے ہی زیادہ روزے رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو...... جب تک کہ وہ ایسا نہ ہو جائے (یعنی مذکورہ صفات کا حامل نہ ہو جائے)۔ لوگوں کی دوستیاں دنیاوی امور میں ہوتی ہیں حالانکہ یہ چیز انہیں کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی۔

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا اے ابن عمر! جب تم صبح کر لو تو اپنے نفس کو شام کی فکر میں مبتلا مت کرو۔ نیز اپنی

حالت صحت میں اعمال کرلو جو تمہاری بیماری کے موقع پر کارآمد ہوں اور اپنی حیات میں اعمال کرلو جو تمہاری موت کے لئے نفع بخش ہوں چونکہ اے عبداللہ! تم نہیں جانتے کل تمہارا کیا نام ہوگا؟ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میرے جسم کا ایک حصہ پکڑ کر ارشاد فرمایا: دنیا میں ایک اجنبی مسافر کی طرح ہو کر رہو یا ایک راہ گیر کی طرح اور اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کرو (یعنی گویا کہ تم مر چکے ہو اور اعمال کو تیار رکھو)۔[1]

شیخ ابونعیم اصفہانی کہتے ہیں کہ عمار و زہیر و زائدہ نے دوستی دشمنی کا ذکر اپنی اپنی اسناد میں نہیں کیا ہے اور بقیہ حدیث میں سفیان کی موافقت کی ہے۔ یہ حدیث حسن بن حر و فضیل بن عیاض و جریر و ابومعاویہ نے لیث سے روایت کی ہے اور اعمش نے مجاہد و ابن عمرؓ کے طریق سے اسی جیسی روایت کی ہے۔

۱۱۰۷- عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحٰق حربی، حکم بن موسیٰ، اسماعیل بن عیاش، معلا بن قتبہ، عطاء بن ابی رباح کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ ایک بڑے لڑکے نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! مومنین میں سب سے زیادہ سمجھدار کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومنین میں جو سب سے زیادہ سمجھدار ہیں وہ موت کو کثرت سے یاد کرتے ہیں، اس کے آنے سے پہلے اس کی پوری پوری تیاری کرتے ہیں۔[2]

یہ حدیث ابوسہیل بن مالک و حفص بن غیلان و یزید بن ابی مالک و قرہ بن قیس و معاویہ بن عبدالرحمن نے عطاء سے اسی طرح روایت کی ہے جبکہ امام مجاہد نے بھی ابن عمرؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۱۰۸- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن مخلد، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، داؤد بن المحبر، عباد بن کثیر، عبداللہ بن دینار کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنے عاقل لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کو سمجھے اور عمل کرتے ہیں..... جبکہ وہ لوگوں کے نزدیک حقیر اور کریہ المنظر ہوتے ہیں لیکن کل وہ نجات پا جائیں گے اور کتنے ہی زبان کے تیز اور لوگوں کو خوش شکل لگنے والے کل قیامت کو ہلاک ہوں گے۔[3]

۱۱۰۹- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، عبداللہ بن نافع، نافع کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے مسجد بنائی تو عورتوں کے لئے (مخصوص) ایک دروازہ بنایا اور پھر ارشاد فرمایا: اس دروازے سے ہرگز کوئی آدمی داخل نہ ہو اور نہ ہی باہر نکلے۔

۱۱۱۰- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، علی بن محمد بن عبدالوھاب، ابوبلال اشعری، ابوبکر، یحیٰی، عطاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: ہمارے اوپر ایک ایسا زمانہ بھی گزرا ہے کہ (ہم میں سے) ہر آدمی اپنے بجائے اپنے مسلمان بھائی کو اپنے دینار و درہم کا زیادہ حقدار سمجھتا تھا حتیٰ کہ کوئی ضرورت نہ پیش آئے۔

بخدا! میں نے نبی ﷺ کو سنا ہے ارشاد فرما رہے تھے: کہ جب لوگ درہم و دینار میں بخل کرنے لگ جائیں اور آپس میں خرید و فروخت اور کاروبار میں بہ تن مشغول ہو جائیں یعنی کھیتی باڑی میں مگن ہو جائیں اور گائے بیلوں کی دموں کے پیچھے ہو جائیں اور جہاد فی سبیل اللہ کو ترک کر دیں تو اللہ تعالیٰ ان پر ذلت و رسوائی کو مسلط کر دے گا اور انہیں اس ذلت سے چھٹکارہ نہیں ملنے پائے گا تاوقتیکہ وہ

---

[1] ۔ صحیح البخاری ۸/۱۱۰، وسنن الترمذی ۲۳۳۳، وسنن ابن ماجه ۴۱۱۴، والمعجم الكبير للطبرانى ۱۲/۳۹۹، ۳۱۸، والصغير ۱/۳۰، والزهد لابن المبارك ۵، وتاريخ بغداد ۹۶/۴، ۱۳/۷۳، والأمالى للشجرى ۲/۱۹۳، ومشكاة المصابيح ۵۲۷۴.

[2] ۔ سنن ابن ماجة ۴۲۵۹، والمستدرك ۴/۵۴۰. والأمالى للشجرى ۲/۲۹۴، وتفسير الطبرى ۸/۲۰، وتفسير ابن كثير ۴/۲۲۷، واتحاف السادة المتقين ۱۰/۲۲۹.

[3] ۔ المطالب العالية ۲۷۵۹. وكنز العمال ۵۹۳۰. وتنزيه الشريعة ۱/۲۱۵.

اپنے دین پر واپس لوٹ آئیں گے۔[۱]
اس حدیث کو اعمش نے بھی عطاء و نافع سے روایت کیا ہے جبکہ راشد حمانی نے ابن عمرؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

(۴۵) حضرت عبداللہ بن عباسؓ[۲]

حضرات صحابہ کرامؓ میں سے ایک زود فہم معلم، مجمع العلم، قابل فخر سید العلماء، قطب الافلاک، عنصر الافلاک، بحر بیکراں، بہتے ہوئے چشمے، مفسر قرآن، تاویل و تفسیر کے واضح کرنے والے، باریکیوں کے جاننے والے، عالیشان لباس زیب تن کرنے والے، پاس بیٹھنے والوں کا اکرام کرنے والے اور لوگوں کو کھانا کھلانے والے حضرت عبداللہ بن عباسؓ بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف عمدہ اخلاق و عادات کو اپنانے میں دوسروں پر سبقت لے جانا اور نفس کو تعلقات دنیوی سے چھڑانا ہے۔

۱۱۱۔ احمد بن محمد بن ابراہیم، حسن بن محمد بن ابراہیم، یحییٰ بن ایوب، عباد بن عباد، حجاج بن فرافصہ، رجلان ذکرا اسمہا الحجاج، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا:

اے لڑکے! کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن سے اللہ تم کو نفع بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق واحکام کی حفاظت کرو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ فراخی اور خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو پہچانو وہ تمہیں تنگی و شدت میں پہچانے گا۔ جب سوال کرو تو صرف اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کرو اور جب مدد طلب کرو تو صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مدد طلب کرو۔ جو کچھ ہونا تھا اسے لکھ کر قلم خشک ہو چکے (یعنی تقدیر لکھی جا چکی ہے)۔ اگر ساری مخلوق تجھے کوئی چیز عطاء کرنے پر جمع ہو جائے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تیرے مقدر میں وہ چیز نہیں لکھی تو مخلوق (کسی صورت میں) وہ چیز تجھے دینے پر قدرت نہیں رکھتی اور اگر ساری مخلوق اس پر جمع ہو جائے کہ تجھے کسی چیز کے حاصل کرنے سے منع کرے حالانکہ وہ چیز اللہ تعالیٰ نے تیرے مقدر میں لکھ دی ہے تو ساری مخلوق تجھے اس چیز سے نہیں روک سکتی اور بلاشبہ صبر کے ساتھ فتح ہے اور وسعت و کشادگی تنگی و تکلیف کے ساتھ ہوتی ہے اور ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔[۳]

۱۱۲۔ محمد بن جعفر بن ہیثم، محمد بن احمد بن عبیداللہ بن ابی عوام، عبداللہ بن بکر سہمی، حاتم بن ابی صغیرۃ، عمرو بن دینار، کریب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے رات کے آخری حصہ میں نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ (نماز ہی میں) نبی ﷺ نے مجھے اپنے برابر کرنا شروع کر دیا۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے میں نے ان سے عرض کیا: کیا کسی کے لئے مناسب ہے کہ آپ کے برابر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھے حالانکہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اللہ سے دعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ میرے فہم و علم میں ترقی عطا فرمائے۔

۱۱۳۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابو یزید قراز، نضر بن شمیل، یونس، ابی اسحٰق، عبدالمومن انصاری کے سلسلۂ سند سے

۱۔ مسند الامام احمد ۲/۲۸، ونصب الرایۃ ۳/۱۶، وتلخیص الحبیر ۳/۱۹، والدر المنثور ۱/۲۴۹، وکنز العمال ۱۰۵۰۴، ۱۰۷۵۱.

۲۔ طبقات ابن سعد ۲/۳۶۵، والتاریخ الکبیر ۵/ت ۵۲۷، والجرح ۵/ت ۵۲۷، والاستیعاب ۳/۹۳۳، وسیر النبلاء ۳/۳۳۱. وتذکرۃ الحفاظ ۴۰، والکاشف ۲/ت ۲۷۱۸، وتہذیب الکمال ۱۵/۱۵۴.

۳۔ مسند الامام احمد ۱/۳۰۷، والدر المنثور ۱/۲۲، والضعفاء للعقیلی ۳/۱۲۸، وکشف الخفا ۲/۳۳۸، وکنز العمال ۲۳۱، ۱۵۹۰.

مروی ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا چنانچہ رسول اللہ ﷺ مشکیزے کی طرف اٹھے وضو کیا اور کھڑے کھڑے پانی پیا۔

میں نے کہا: بخدا! میں بھی ضرور اسی طرح کروں گا جس طرح کہ نبی ﷺ نے کیا ہے، چنانچہ میں بھی کھڑا ہوا وضو کیا اور کھڑے ہو کر پانی پیا پھر میں نبی ﷺ کے پیچھے صف بستہ ہوگیا۔ (نماز ہی میں) نبی ﷺ نے اشارہ کیا تاکہ میں ان کے برابر دائیں طرف کھڑا ہو جاؤں۔ لیکن میں نے انکار کر دیا، جب نبی ﷺ نے اپنی نماز پوری کر لی ارشاد فرمایا: تم میرے برابر میں کیوں نہ کھڑے ہوئے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے مقابلہ میں آپکا مرتبہ جلیل الشان ہے اور آپ بالاتر ہیں اس سے کہ میں آپ کے برابر ہو جاتا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ! اسے حکمت (علم، دانائی نقل اور عمل) عطا فرما۔[1]

۱۱۱۴- حسن بن علان، جعفر فریابی، قتیبہ بن سعید، محبوب بن حسن بصری، خالد حذاء، عکرمہ، ابن عباس ؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے سینے کے ساتھ چمٹایا اور پھر فرمایا: یا اللہ! اسے علم وحکمت عطا فرما۔[2]

۱۱۱۵- ابوبکر طلحی، محمد بن علی بن مہدی، زبیر بن بکار، ساعدہ بن عبداللہ، داؤد بن عطاء، زید بن اسلم کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمر ؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے عبداللہ بن عباس ؓ کے لئے دعا فرمائی: یا اللہ! اس کے علم میں برکت عطا فرما اور اسے پوری دنیا میں علم پھیلانے کا ذریعہ بنا۔[3]

داؤد بن عطاء مدنی اس سند میں متفرد ہیں۔

۱۱۱۶- محمد بن مظفر، عمر بن حسن بن علی، عبداللہ بن محمد بن سعید اموی، محمد بن صالح عدوی، لاحز بن جعفر تیمی، عبدالعزیز بن عبدالصمد عمی، علی بن زید بن جدعان، سعید بن مسیب کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہ ؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے تو باہر حضرت عباس ؓ سے ملاقات ہوگئی ارشاد فرمایا: اے ابوالفضل (حضرت عباس ؓ کی کنیت ہے) کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں؟ عباس ؓ نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! ضرور سنائیے۔ ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل نے میرے ہاتھ پر اس امر (یعنی امور دین وامور خلافت) کی ابتداء کی ہے اور تیری اولاد کے ہاتھوں اسکا خاتمہ فرمائے گا۔[4]

سند حدیث میں لاحز بن جعفر متفرد ہیں اور یہ حدیث عزیز ہے۔

۱۱۱۷- محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، نصر بن محمد، علی بن احمد سواق، عمر بن راشد حیاوی، عبداللہ بن محمد بن صالح، محمد بن صالح، عمرو بن دینار کے سلسلۂ سند سے حضرت جابر ؓ بن عبداللہ ؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عباس کی اولاد میں کچھ بادشاہ ہوں گے جو میری امت کے امور خلافت کے ذمہ دار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے دین اسلام کی عزت کو دوبالا کریں گے۔[5]

۱۱۱۸- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، ابواسامہ، اعمش، مجاہد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۵۹، وتاریخ بغداد ۸/ ۹۸. واتحاف السادۃ المتقین ۲/ ۵۳۲.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۲۹۳، ۱۱/ ۳۳۵، وطبقات ابن سعد ۲/۲/ ۱۱۹. وشرح السنۃ ۱۴/ ۱۳۶، ومشکاۃ المصابیح ۶۱۳۸. واتحاف السادۃ المتقین ۱/ ۲۵۸، ۳/ ۵۳۲ والبدایۃ والنھایۃ ۸/ ۲۹۷.

۳۔ المستدرک ۱/ ۳۰۰، والبدایۃ والنھایۃ ۸/ ۲۹۶. واتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۶۳۷. والجامع الکبیر ۱۰۰۱. وکنز العمال ۳۳۵۸۵.

۴۔ الاحادیث الضعیفۃ ۸۲، وکنز العمال ۳۳۴۲۱.

۵۔ کنز العمال ۳۳۴۲۰.

عباس ؓ کو کثرت علم کی وجہ سے بحر بیکراں کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔

۱۱۱۹- محمد بن جعفر ابو عیسیٰ ختلی، احمد بن منصور، سعدان بن جعفر مروزی (ثقہ اور امین راوی) عبدالمومن بن خالد، عبداللہ بن بریدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس گیا ان کے پاس اس وقت جبریل علیہ السلام تشریف فرما تھے۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے کہنے لگے: بلاشبہ وہ (یعنی ابن عباس ؓ) اس امت کے حبر (یعنی بہت بڑے عالم) ہوں گے، انہیں خیر و بھلائی کی وصیت کیجئے۔

عبدالمومن بن خالد متفرد ہیں اور یہ انہیں کی مروی حدیث ہے۔

۱۱۲۰- علم و حکمت سے بھرپور..... سلیمان بن احمد، عبداللہ بن سعید رقی، عامر بن سیارۃ، فرات بن سائب، میمون بن مہران، عبداللہ بن عباس ؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے عبداللہ بن عباس ؓ کے سر پر دست شفقت رکھا اور فرمایا: یا اللہ! اسے علم و حکمت عطا فرما اور تاویل کے علم سے اسے نواز دے۔ اور پھر آپ ﷺ نے دست اقدس ان کے سینے پر رکھا جس سے عبداللہ بن عباس ؓ نے دست اقدس کی ٹھنڈک اپنی پشت میں محسوس کی پھر فرمایا: یا اللہ! علم و حکمت سے اسکا پیٹ بھر دے۔ چنانچہ عبداللہ بن عباس حکمت سے بھرپور تھے لوگوں کے محتاج نہیں ہوئے حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے اس امت کے حبر کو اپنے پاس بلالیا۔

۱۱۲۱- ابو بکر طلحی، جعفر بن عمران، ابراہیم بن یوسف صیرفی کوفی، عبداللہ بن خراش، عوام بن حوشب، مجاہد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے خیر کثیر کی دعا کی تھی اور ارشاد فرمایا تھا: تم قرآن مجید کے بہت اچھے ترجمان ہو گے۔[۱]

۱۱۲۲- ابو حامد بن جبلہ، ابو عباس سراج، محمد بن محمد بن حسن، ابو شریک، سعید بن مسروق، منذر ثوری، ابن حنفیہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ اس امت کے حبر تھے (یعنی بہت بڑے عالم)۔

۱۱۲۳- ابن عباس ؓ کی دیگر اکابر صحابہ پر فضیلت..... سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، عارم ابو نعمان، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس ؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ شیوخ بدر کے ساتھ مجھے اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ بعض حضرات نے کہا: آپ ہمارے ساتھ اس لڑکے کو کیوں لے آتے ہیں؟ حالانکہ اس جیسے تو ہمارے بھی بیٹے ہیں! حضرت عمر ؓ نے فرمایا: بے شک اس کا تعلق ان لوگوں سے ہے جنہیں تم جانتے ہو۔ چنانچہ ایک دن عمر ؓ نے ان حضرات شیوخ کو بھی بلایا اور مجھے بھی بلایا۔ میں صرف یہی سمجھا کہ عمر ؓ نے مجھے اس لئے بلایا ہے تا کہ میرے مرتبے سے انہیں آگاہ کریں۔ حضرت عمر ؓ "اذا جاء نصر الله والفتح" پوری سورت تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: تم اس کی تفسیر میں کیا کہتے ہو؟ بعض حضرات نے کہا کہ اس سورت میں ہمیں حکم دیا جارہا ہے کہ جب مدد و فتح آجائے تو ہم اللہ تعالیٰ کی حمد اور استغفار کریں۔ بعض نے کہا: ہم کچھ نہیں جانتے اور بعض نے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر عمر ؓ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابن عباس! جو کچھ ان حضرات نے کہا ہے کیا تمہارا بھی یہی خیال ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: پھر تم کیا کہنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اس سورت میں اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے وصال کے متعلق بتلایا ہے۔ "اذا جاء نصر الله والفتح" "جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے"، میں فتح سے مراد فتح مکہ ہے اور یہی نبی ﷺ کے وصال کی علامت ہے۔ اور "فسبح بحمد ربک واستغفره انه كان توابا" "پس اپنے رب کی حمد و تسبیح کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو بلاشبہ

۱۔ المعجم الكبير للطبراني ۱۰/ ۲۹۱، ومجمع الزوائد ۹/ ۲۷۶.

۲۔ مجمع الزوائد ۹/ ۲۷۶. وكنز العمال ۳۳۵۸۲.

اللہ عزوجل رجوع کرنے والا ہے۔

عمرؓ نے فرمایا: اس سورت سے میں بھی وہی کچھ سمجھتا ہوں جو کچھ تم سمجھتے ہو۔

۱۱۲۴- عدد سات کی فضیلت...... احمد بن جعفر بن مالک، محمد بن یونس کدیمی، ابوبکر حنفی، عبداللہ بن وہب مدنی، محمد بن کعب قرظی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت عمر بن الخطاب مہاجرین صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے اور یہ سب حضرات آپس میں لیلۃ القدر کا تذکرہ کر رہے تھے۔ تاہم ان حضرات میں سے جس نے لیلۃ القدر کے متعلق جو کچھ سن رکھا تھا اس نے وہ کہہ دیا۔ یہ حضرات لیلۃ القدر کے بارے میں مختلف باتیں کرنے لگے۔ اتنے میں عمرؓ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابن عباس! تمہیں کیا ہوا جو خاموش بیٹھے ہو اور کوئی بات نہیں کر رہے ہو؟ کچھ کہو اور کمسنی تمہارے کہنے میں رکاوٹ نہ بنے۔ چنانچہ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! بلاشبہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایام دنیا کو ایسی نہج پر پیدا کیا کہ وہ سات کے عدد پر چکر لگائے جا رہے ہیں (یعنی ہفتے میں سات دن ہیں)۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بھی سات چیزوں سے پیدا کیا۔ ہمارے رزق کو بھی سات چیزوں سے پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر سات آسمان پیدا کیے ہیں۔ ہمارے نیچے سات زمینیں پیدا کی ہیں۔ قرآن مجید میں سات بڑی سورتوں کو مثانی کا نام عطا کیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سات قسم کے اقرباء سے نکاح کرنے کو منع فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سات قسم کے ورثاء پر وراثت تقسیم کی ہے۔ ہم اپنے سات اعضاء پر سجدہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے اردگرد طواف سات چکر لگائے ہیں۔ صفا و مروہ کے درمیان بھی سات چکر لگائے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے رمی جمار سات کنکریوں کے ساتھ کی ہے۔ چنانچہ میں لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں سمجھتا ہوں۔ واللہ اعلم۔

حضرت عمرؓ سن کر متعجب ہوئے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی حدیث میں میری موافقت کسی نے نہیں کی سوائے اس لڑکے کے جس کے اعلیٰ کردار اور روحانی صلاحیتوں کا کوئی مساوی نہیں۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لیلۃ القدر کو آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے لوگو! اس طرح میری تائید کون کر سکتا ہے جس طرح کہ ابن عباسؓ نے کی ہے۔[1]

۱۱۲۵- سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم دبری، عبدالرزاق، عیینہ، ابی بکر ہذلی کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس آیا وہ کہنے لگے: بلاشبہ حضرت ابن عباسؓ تفسیر قرآن میں بلند مقام رکھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے: تم لوگ بوڑھوں کے اس نوجوان لڑکے کے ساتھ لازم رہو۔ بلاشبہ یہ سیر کر دینے والی زبان اور سمجھدار دل کا مالک ہے۔ چنانچہ عرفہ کی رات ابن عباسؓ ہمارے منبر پر تشریف فرما ہوتے اور سورت بقرہ و سورت آل عمران پڑھتے ان کی ایک ایک آیت کی تفسیر بیان فرماتے چنانچہ ان کے کلام کی روانی بے مثال ہوتی تھی۔

۱۱۲۶- حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحٰق قاضی، علی بن مدینی، ابو اسامہ، مجالد، عامر شعبی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ میرے والد (یعنی حضرت عباسؓ) نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے پیارے بیٹے! بلاشبہ میں دیکھتا ہوں کہ امیر المؤمنین (حضرت عمرؓ) تمہیں صحابہ کرامؓ کے ساتھ بلا لیتے ہیں تمہیں اپنے قریب بٹھاتے ہیں اور تجھ سے امور

---

[1] صحيح البخاري ۳/ ۶۰، وصحيح مسلم، كتاب الصيام، ۲۰۹، ۲۱۳، ۲۱۵۶، ۲۱۷، وسنن أبي داؤد ۱۳۸۱، وسنن الترمذي ۷۹۲، وسنن النسائي ۳/ ۸۰، ومسند الأحمد ۱/ ۱۴، ۲۳۱، ۲۵۹، ۲۶۵/ ۲، ۷۸، ۲۹۱، ۶۰/ ۳، ۲۳۲، ۳۶/ ۵، ۳۹، ۴۰، ۱۷۱، ۳۱۸، ۳۲۱، ۳۲۴، السنن الكبرى للبيهقي ۲/ ۲۸۵، ۳۰۷/ ۴، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۱، ۳۱۳، ۳۱۹، ۳۲۰، وفتح الباري ۴/ ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۷۱، ۲۸۰۔

خلافت وغیرہ کے بارے میں مشورے لیتے رہتے ہیں لہذا مجھ سے تین خصلتیں اچھی طرح یاد کرلو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور امیر المؤمنین تجھ پر کبھی جھوٹ کا تجربہ نہ کریں (یعنی ان سے سچی سچی بات کہو)۔ ان کا راز ہرگز افشا نہیں کرنا اور ان کے پاس ہرگز کسی کی غیبت نہیں کرنا۔

عامر شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے ابن عباسؓ سے عرض کیا: یقیناً ان میں سے ہر خصلت ایک ہزار دینار سے بدرجہا افضل ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: نہیں، بلکہ دس ہزار دیناروں سے بھی بدرجہا بہتر ہے۔

۱۱۱۷- ابن عباسؓ اور خوارج کے درمیان مناظرہ...... سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوحذیفہ موسیٰ بن مسعود نہدی، (دوسری سند) سلیمان، اسحاق، عبدالرزاق، عکرمہ بن عمار، ابوزمیل حنفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: جب خوارج نے علیحدگی اختیار کی تو میں نے حضرت علیؓ سے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھیں (یعنی تھوڑی تاخیر سے پڑھیں) تاکہ میں ان لوگوں کے پاس جاؤں اور ان سے بات کروں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: مجھے ان لوگوں کا خوف ہے کہ آپ کو کوئی گزند نہ پہنچائیں۔ میں نے کہا: ان شاء اللہ ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ چنانچہ میں نے یمن کا عمدہ سے عمدہ جوڑا زیب تن کیا اور پھر خوارج کے پاس آگیا۔

وہ لوگ عین دوپہر کے وقت قیلولہ کر رہے تھے۔ چنانچہ میں ایسے لوگوں کے پاس گیا کہ ان جیسے میں نے کبھی نہیں دیکھے وہ لوگ شدت وریاضت سے عبادت خداوندی کرتے تھے۔ ان کے ہاتھ کثرت عبادت کی وجہ سے اونٹ کے بدن کی طرح پھٹے ہوئے تھے اور ان کے چہروں پر کثرت سجود کی وجہ سے نمایاں نشانات پڑے ہوئے تھے۔ تاہم میں ان کے پاس داخل ہوا۔ وہ لوگ کہنے لگے: اے ابن عباس! مرحبا (خوش آمدید) یہاں آپ کیوں تشریف لائے؟ میں نے کہا: میں تمہارے پاس آیا ہوں تاکہ تم سے بات کروں۔ المہاجرین والانصار رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے زمانے میں وحی نازل ہوتی تھی لہذا اصحابہ کرامؓ وحی کی تاویل سے باخوبی واقف ہیں۔ تاہم بعض خارجیوں نے کہا: ابن عباس کے ساتھ بات مت کرو اور بعض نے کہا: ہم ان سے ضرور بات کریں گے۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں: میں نے کہا: مجھے بتاؤ! تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی، ان کے داماد اور رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے (یعنی حضرت علیؓ) پر کیوں طعن وتشنیع کرتے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ بھی ان کے ساتھ ہیں؟ خوارج بولے: ہم لوگ ان پر تین چیزوں کی وجہ سے طعن وتشنیع کرتے ہیں۔ میں نے کہا: بھلا وہ ہیں کیا کیا؟ کہنے لگے: پہلی چیز یہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملہ میں مردوں کو حکم (منصف) بنایا ہے، حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ " ان الحکم الا للہ" (الانعام: ۵۷) حکم وفیصلے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ میں نے کہا: اس کے علاوہ اور کیا چیز ہے؟ کہنے لگے: حضرت علیؓ معاویہؓ کے ساتھ قتال کرتے ہیں اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قیدی نہیں بناتے اور نہ ہی ان کے اموال کو غنیمت سمجھ کر تقسیم کرتے ہیں۔ سو اگر وہ کافر ہیں تو لامحالہ ان کے اموال ہمارے لئے حلال ہیں اور اگر وہ مؤمنین ہیں پھر تو ہمارا ان کی طرف تلوار اٹھانا بھی حرام ہے۔ میں نے کہا ان دو کے علاوہ اور کونسی بات ہے جو طعن وتشنیع کے قابل ہو؟ کہنے لگے: انہوں نے اپنے نام سے "امیر المؤمنین" لقب مٹا دیا ہے۔ پس اگر وہ امیر المؤمنین نہیں تو پھر وہ امیر الکافرین ہوں گے۔ میں نے کہا: اگر میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی محکم کتاب سے آیات اور نبی ﷺ کی سنت سے احادیث پڑھ کر (بطور دلائل کے) تمہیں سناؤں تو کیا تم رجوع کرلو گے؟ کہنے لگے: جی ہاں ہم ضرور رجوع کرلیں گے۔ میں نے کہا: رہی تمہاری یہ بات کہ حضرت علیؓ نے اللہ کے دین کے معاملہ میں مردوں کو حکم بنایا ہے سو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

یاایھا الذین آمنوا لاتقتلوا الصید وانتم حرم ومن قتلہ منکم متعمدا فجزاء۔ الی قولہ یحکم بہ ذوا عدل منکم۔

اے ایمان والو (وحشی) شکار کو قتل مت کرو جبکہ تم حالت احرام میں ہو اور جو شخص تم میں سے اسکو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس پر فدیہ واجب ہے۔ جسکا فیصلہ تم میں سے دو معتبر آدمی کر دیں۔ (مائدہ)

نیز شوہر اور اسکی بیوی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وان خفتم شقاق بینهما فابعثوا حكما من اهله وحكما من اهلها (نساء ۳۵)

"تمہیں میاں بیوی کے درمیان آپس کی ان بن کا خوف ہو تو ایک منصف (یعنی حکم)

مردوالوں میں سے اور ایک عورت کے گھروالوں میں سے مقرر کرو"

پھر ابن عباسؓ نے ان سے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں آیا کہ مردوں کے خون وجان کی حفاظت اوران کے باہمی امور کی اصلاح کی خاطر مردوں کو حکم و منصف بنانا زیادہ بہتر ہے یا ایک شکار کئے ہوئے خرگوش جسکی قیمت چوتھائی درہم ہے کے بارے میں مردوں کو حکم بنایا زیادہ بہتر ہے؟ کہنے لگے جی ہاں مردوں کی جان کی حفاظت اوران کے باہمی امور کی اصلاح کے لئے مردوں کو حکم بنانا زیادہ بہتر ہے۔ فرمایا: کیا میں اس اعتراض کے جواب سے بری الذمہ ہو گیا ہوں؟ کہنے لگے جی ہاں۔

فرمایا: رہی تمہاری یہ بات کہ وہ قتال تو کرتے ہیں مگر فریق مخالف کی عورتوں اور بچوں کو قید نہیں کرتے اور نہ ہی ان کے اموال غنیمت کے طور پر تقسیم کرتے ہیں۔ تو مجھے بتاؤ! کیا تم لوگ اپنی ماں کو قید کرو گے اور پھر تم اس سے ایسے تعلقات کو حلال سمجھو گے جن کو تم لوگ دیگر عورتوں سے حلال سمجھتے ہو؟ اگر تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ وہ (یعنی حضرت عائشہؓ جو جنگ میں امیر معاویہ کے ساتھ ہے) تمہاری ماں نہیں ہے تو بلاشبہ تم نے کفر کا ارتکاب کرلیا چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے: النبي اولى بالمؤمنين من انفسهم وازواجه امهاتهم (احزاب ۶) نبی (ﷺ) مومنوں پر خودان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور نبی کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔

پس تم لوگ دوطرح کی گمراہیوں میں منڈلا رہے ہو (عائشہؓ کو قید کرنا روا سمجھو تو کفر اور اگر انہیں نبی ﷺ کی بیوی نہ جانو تو کفر) پس ان میں سے جس کو چاہو تو ترجیح دو۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: کیا میں اس اعتراض سے بھی بازیاب ہو کر صحیح سالم نکل گیا؟ کہنے لگے: جی ہاں۔

فرمایا: رہی تمہاری یہ بات کہ حضرت علیؓ نے اپنے نام سے امیر المؤمنین کا لقب مٹایا ہے سو رسول اللہ ﷺ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کو شرائط صلح طے کرنے اور لکھنے کے لئے دعوت دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لکھو کہ یہ وہ معاہدہ ہے جسے محمد رسول اللہ نے طے کیا ہے۔ قریش کہنے لگے: اگر ہم آپ کو رسول اللہ ﷺ مانتے تو ہم آپ کا راستہ قطعاً نہ روکتے اور نہ ہی آپ کے ساتھ قتال کرتے۔ لیکن صرف محمد بن عبداللہ لکھوا (یعنی معاہدے کے شروع میں جو نام کے ساتھ رسول اللہ کا لفظ لکھایا ہے اسے کاٹ دو)۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخدا! میں اللہ کا رسول ہوں اگر چہ تم میری تکذیب ہی کیوں نہ کرتے ہو۔ اے علی! لکھو: محمد بن عبداللہ..... پس رسول اللہ ﷺ حضرت علیؓ سے بدر جہا افضل ہیں (یعنی جہاں نبی ﷺ نے اپنے نام سے رسول اللہ کا لفظ مٹا دیا وہاں حضرت علیؓ نے اپنے نام سے امیر المؤمنین کا لقب مٹا دیا تو کونسا کفر ہو گیا)۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: کیا میں اس اعتراض سے بھی بری الذمہ ہو گیا؟ کہنے لگے: جی ہاں۔

چنانچہ خوارج میں سے تقریباً بیس ہزار افراد نے نے رجوع کرلیا اور تقریباً چار ہزار اپنے حال پر بدستور قائم رہے بعد میں انہیں قتل کر دیا گیا۔

ا۔ سنن ابی داؤد ۴۰۳۷، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰ / ۳۱۲، ونصب الرایۃ ۳ / ۱۳۰، ومجمع الزوائد ۶ / ۲۴۰، وکنز العمال ۳۰۱۵۳.

۱۱۲۸- تین عجیب سوال اور ان کا جواب...... محمد بن علی بن حبیش، ابراہیم بن شریک اسدی، عقبہ بن مکرم ہاشم، ابو بشر، سعید بن جبیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

حضرت معاویہؓ نے ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ کی طرف خط لکھا اور خط میں ان سے تین چیزوں کے بارے میں دریافت کیا۔ سعید بن جبیرؒ کہتے ہیں اصل میں ہرقل نے یہ تین چیزیں لکھ کر معاویہؓ سے پوچھی تھیں۔ حضرت معاویہؓ نے خط ملتے پر پوچھا تھا کہ ان کا جواب کون دے گا؟ کسی نے کہا: حضرت ابن عباسؓ ان کا باخوبی جواب دے سکتے ہیں۔

چنانچہ حضرت معاویہؓ نے ابن عباسؓ کو خط لکھا اور پوچھا کہ مجرہ کیا ہے؟ کمان کس چیز کی علامت ہے؟ اور پوچھا کہ وہ کونسی جگہ ہے جس میں صرف ایک ہی مرتبہ سورج طلوع ہوا نہ اس سے پہلے سورج کبھی طلوع ہوا تھا نہ اس کے بعد کبھی طلوع ہوگا؟

ابن عباسؓ نے جواب لکھ بھیجا: (فرمایا:) مجرہ ایک دروازہ ہے جو آسمان میں کھلتا ہے۔ کمان اہل زمین کے لئے غرق ہونے سے امان کی علامت ہے (بارش کے دنوں میں آسمان پر بننے والی قوس قزح کو کمان کہا گیا ہے، اصغر) اور رہی وہ جگہ جہاں صرف ایک ہی مرتبہ سورج طلوع ہوا یہ وہ راستہ ہے جو بنی اسرائیل کو سمندر نے اپنے بیچ سے دیا تھا۔ اس جگہ پر ان کے گزرتے گزرتے سورج طلوع ہوا پھر جب وہ گزر گئے تو سمندر بدستور مل گیا۔

۱۱۲۹- زمین و آسمان جڑے ہوئے تھے کی تفسیر...... ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحٰق قاضی، ابراہیم بن حمزہ، حمزہ بن ابی محمد، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمرؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور آیت کریمہ "کانتا رتقا ففتقناھما" (انبیاء) یعنی آسمان و زمین آپس میں باہم ملے ہوئے تھے ہم نے انہیں الگ الگ کر دیا کے متعلق دریافت کرنے لگا: ابن عمرؓ نے فرمایا: اس شیخ یعنی ابن عباسؓ کے پاس چلے جاؤ اور اس سے پوچھو! پھر میرے پاس آؤ اور مجھے بھی بتاؤ۔

چنانچہ وہ آدمی ابن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے سوال کیا: ابن عباسؓ نے فرمایا: آسمان و زمین کے جڑے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آسمان بارش نہیں برساتا تھا اور زمین سبزہ نہیں اگاتی تھی چنانچہ آسمان بارش سے پھٹ پڑا (اور برسنے لگا) اور زمین پھٹ کر سبزہ اگانے لگی۔ وہ آدمی جواب سن کر ابن عمرؓ کے پاس گیا اور انہیں بھی جواب سنایا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: یقیناً ابن عباس کو بہت بڑا عظیم علم عطا کیا گیا ہے جو کچھ انہوں نے کہا سچ کہا۔ زمین و آسمان ایسے ہی تھے۔ پھر ابن عمرؓ نے فرمایا: میں کہا کرتا تھا کہ ابن عباس تفسیر قرآن پر جرأت کر لیتے ہیں جو مجھے تعجب میں ڈال دیتی تھی سو اب مجھے پتہ چل گیا ہے کہ انہیں واقعی علم عظیم سے نوازا گیا ہے۔

۱۱۳۰- علم کا بحر ذخار...... ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، عبداللہ بن عمر ابان جعفی، یونس بن بکیر، ابو حمزہ ثمالی،

ابوصالح کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ کو ایک عظیم الشان مجلس میں دیکھا کہ اگر سارے کے سارے قریش مل کر اس مجلس پر فخر کریں تو واقعتہً یہ بات ان کے لئے قابل فخر ہوگی۔ حتی کہ کثرت ہجوم کی وجہ سے راستہ بھی تنگ پڑ گیا تھا اور کوئی آدمی اس ہجوم سے گزر کر آنے جانے کی قدرت نہیں رکھتا تھا۔ چنانچہ میں (اللہ اللہ کر کے) ابن عباسؓ کے پاس داخل ہوا اور انہیں دروازے پر لوگوں کے جمع ہونے کی خبر سنائی۔ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میرے لئے وضو کے واسطے پانی رکھو۔ پھر انہوں نے وضو کیا اور ایک جگہ تشریف فرما ہو گئے اور پھر فرمایا: باہر جاؤ اور ان لوگوں سے کہو: جو آدمی قرآن مجید یا قرآن مجید کے حروف یا کسی بات کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہو وہ اندر آجائے۔

ابوصالحؒ کہتے ہیں: میں باہر نکلا اور لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دی۔ لوگ اندر داخل ہو گئے اور پورا گھر اور حجرہ بھر گیا۔

چنانچہ لوگوں نے ابن عباسؓ سے جس چیز کے متعلق بھی دریافت کیا انہوں نے بھرپور جواب دیا بلکہ ان کے سوال کے مقررہ جواب میں اضافہ کر کے انہیں مطمئن کیا۔ پھر فرمایا: تم اپنے بھائیوں کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ سب لوگ باہر نکل گئے۔ پھر مجھے حکم دیا کہ باہر جاؤ اور لوگوں سے کہو جو آدمی تفسیر قرآن اور تاویل قرآن کے متعلق پوچھنا چاہتا ہو وہ اندر داخل ہو جائے۔ میں باہر نکلا اور لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دی تاہم لوگوں نے پھر گھر اور حجرہ بھر دیا۔ لوگوں نے ابن عباسؓ سے جس چیز کے متعلق بھی سوال کیا انہوں نے لوگوں کو بالا ضافہ کافی شافی جواب دیا۔ پھر فرمایا: اپنے بھائیوں کے پاس لوٹ جاؤ، چنانچہ وہ لوگ باہر نکل آئے۔ اس کے بعد مجھے پھر فرمایا باہر جاؤ اور کہو: جو آدمی حلال وحرام اور فقہ کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہو وہ اندر داخل ہو جائے۔ میں نے باہر نکل کر لوگوں تک پیغام پہنچایا۔ چنانچہ اتنی کثرت سے لوگ داخل ہوئے کہ گھر اور حجرہ پورا بھر دیا۔ لوگوں نے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا ابن عباسؓ نے خوب اچھی طرح اسکا جواب دیا۔ پھر فرمایا: تم لوگ اپنے بھائیوں کے پاس چلے جاؤ چنانچہ وہ سب نکل گئے۔ پھر فرمایا: باہر جاؤ اور کہو کہ جو آدمی فرائض (مسائل میراث) اور ان جیسے دیگر مسائل کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہو، اندر آ جائے۔ جب میں نے باہر نکل کر لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دی تو اتنی کثرت سے لوگ اندر داخل ہوئے کہ گھر اور حجرے کو بھر دیا۔ سو جس نے بھی پوچھا اسے توقع سے بھی زیادہ عمدہ جواب ملا۔ پھر فرمایا: تم لوگ باہر چلے جاؤ چنانچہ وہ سب باہر نکل گئے۔ فرمایا: باہر جاؤ اور کہو کہ جو آدمی عربیت، اشعار اور عمدہ نادر کلام کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہو وہ اندر آ جائے۔ چنانچہ لوگوں کا اتنا بڑا ہجوم داخل ہوا کہ گھر و حجرہ دونوں لوگوں سے بھر گئے۔ پھر جس آدمی نے بھی سوال کیا اسے بھرپور اور بالا ضافہ جواب دیا۔

ابو صالح کہتے ہیں: اگر سارے کے سارے قریش اس مجلس پر فخر کریں تو یقیناً یہ بات ان کے لئے قابل فخر ہوگی۔ میں نے لوگوں میں ان جیسا کوئی نہیں دیکھا (یہ صفت تمام ہی صحابہ کرامؓ کے اندر بدرجہ اتم پائی جاتی تھی چنانچہ دیکھنے والوں نے صحابہ کرامؓ کو اگر میدان جنگ میں دیکھا تب بھی کہا ان جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ علم کے میدان میں انہیں کسی نے دیکھا تب بھی دیکھنے والے نے کہا، ان جیسا کوئی نہ دیکھا۔ امور خلافت کی زمام کو اگر انہیں تھامتے ہوئے دیکھا تب بھی کہا ان جیسا کوئی نہ دیکھا۔ اگر سخاوت اور جود و کرم کے مواقع پر صحابہ کو دیکھا تب بھی دیکھنے والوں نے کہا ان جیسا کوئی نہ دیکھا......... الغرض ان جیسی دیگر صفات سے صحابہ کرامؓ کی پوری زندگی عبارت تھی اور وہ مرقع محاسن تھے رضوان اللہ علیہم اجمعین۔)

۱۱۳۱- بیت ابن عباسؓ کی فضیلت ...... ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ کاتب، حسین بن علی طوسی، محمد بن عبدالکریم، جشم بن عدی، ابن جریج، عطاء کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے کوئی گھر ابن عباسؓ کے گھر جیسا نہیں دیکھا، کیونکہ ابن عباسؓ کا گھر کھانا کھلانے اور پانی پلانے میں سب سے بڑھا ہوا تھا۔

۱۱۳۲- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن عمر، ابو معاویہ، شعیب بن شیبہ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عباسؓ کے گھر سے بڑھ کر کوئی گھر ایسا نہیں دیکھا کہ جس میں علم کی کثرت ہو، کھانے پینے کی فراوانی ہو اور کثرت سے لوگوں کو میوہ جات کھلائے جاتے ہوں۔

۱۱۳۳- فرمودات ابن عباسؓ ...... بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری، ابن جریج، عثمان بن ابی سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن عباسؓ نے ایک ہزار درہم کے بدلے میں ایک عالیشان جوڑا خرید کر زیب تن کیا۔

۱۱۳۴- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبدالرحمٰن مقری، کہمس بن حسن بریدہ (ایک نسخہ میں کہمس بن حسن ابو بریدہ ہے) کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ کو ایک آدمی نے گالی دی۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: تم مجھے گالی دے رہے ہو حالانکہ مجھ میں تین خصلتیں ہیں: جب میں کتاب اللہ کی کسی آیت کو دہراتا ہوں تو میں چاہتا ہوں کہ کاش سارے کے سارے لوگ اس آیت کے بارے میں جانتے ہوں جتنا کہ میں جانتا ہوں۔ میں مسلمانوں کے حکام میں سے کسی حاکم کو فیصلوں میں عدل وانصاف کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو مجھے دلی خوشی ہوتی ہے خواہ میں اس کے پاس اپنا کوئی فیصلہ بھی نہ لے کر آؤں پھر بھی مجھے خوشی ہوتی ہے۔ اور جب کبھی میں زمین کے کسی قطعہ پر بارش کی برسات سنتا ہوں تو مجھے بہت خوشی ہوتی ہے حالانکہ وہاں میرے جانور چر رہے ہوں یا نہیں۔

۱۱۳۵- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، سفیان، ضرار بن مرہ، سعید بن جبیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے ایک مرتبہ فرمایا: بالفرض اگر فرعون بھی مجھے کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت کرے (یعنی تیری عمر وعلم میں برکت کرے) تو میں بھی اسے جواباً کہہ دوں گا کہ اللہ تعالیٰ تجھ میں بھی برکت کرے۔

۱۱۳۶- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، فطر، ابی یحییٰ قتات، مجاہد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: اگر ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ پر سرکشی کرنے کیلئے اتر آئے تو سرکش پہاڑ اس کی پاداش میں ریزہ ریزہ ہو کر ہموار ہو جائے۔

۱۱۳۷- حبیب بن حسن، یوسف قاضی، سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، حسن بن مسلم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: جس قوم میں بھی بغاوت ظاہر ہوئی اس میں اموات کی کثرت واقع ہوئی۔

۱۱۳۸- احمد بن مخلد، ابو اسماعیل ترمذی، ابونعیم، یونس بن ابی اسحٰق، منہال بن عمرو، سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: جب تم کسی ہیبت ناک سلطان کے پاس آؤ اور تمہیں اس کے غلبے کا خوف ہو تو تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لیا کرو:

اللہ اکبر اللہ اعز من خلقہ جمیعاً اللہ اعز مما اخاف واحذر، اعوذ باللہ الذی لا الہ الا ھو الممسک السموات السبع ان تقع علی الارض الا باذنہ من شر عبدہ فلان وجندہ واتباعہ واشیاعہ من الجن والانس اللھم کن لی جاراً من شرھم جل ثناؤک وعز جارک وتبارک اسمک ولا الہ غیرک۔

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ساری کی ساری مخلوق سے غالب تر ہے۔ جس چیز سے میں خوفزدہ اور ڈر رہا ہوں اس سے بھی اللہ تعالیٰ غالب تر ہے۔ میں اس اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی سات آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے مگر اسی کے حکم سے۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے فلاں فلاں بندے کے شر سے، اسکی جماعت کے شر سے، اس کے متبعین کے شر سے اور اس کے مددگاروں کے شر سے۔ خواہ ان کا تعلق جنات سے ہو یا انسانوں سے۔ یا اللہ! میرا نگہبان رہیو تمام مخلوق کے شر سے۔ تو جلیل الشان تعریف والا ہے۔ محفوظ تیرا ہی پناہ دیا ہوا ہے۔ بابرکت ہے تیرا نام اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۱۱۳۹- سلیمان، بکر بن سہل، عمرو بن ہاشم، سلیمان بن ابی کریمہ، جویبر، ضحاک کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: جس نے بسم اللہ کہہ لیا اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیا۔ جس نے الحمد للہ کہا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ جس نے اللہ اکبر کہہ لیا اس نے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کر دی۔ جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کر لیا اور جس نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا اس نے اللہ کیلئے سر تسلیم خم کر دیا اور یہ اذکار اس کے لئے جنت میں روش ذخرانہ ہوں گے۔

۱۱۴۰- حبیب، ابو مسلم کشی، ابو عاصم نبیل، عبدالحمید بن جعفر، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ انار کا ایک دانہ اٹھاتے اور اسے تناول فرماتے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ زمین میں کوئی بھی ایسا انار نہیں جس میں تلقیح کے لئے جنت کے انار سے دانہ نہ ڈالا جاتا ہو ممکن ہے یہ وہی دانہ ہو (تلقیح کہتے ہیں کہ نر درخت کا شگوفہ مادہ درخت میں ڈالنا)۔

۱۱۴۱-عمرو بن احمد، عبداللہ بن احمد بن ثابت، علی بن عیسیٰ، ہشام بن عبداللہ رازی، رشدین بن سعد، معاویہ بن صالح، عکرمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

عکرمہ کہتے ہیں حضرت ابن عباسؓ نے ایک مرتبہ ابن حنفیہ کے ہاں ناشتہ کیا (میں بھی آپؓ کے ساتھ تھا) ۔یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب ابن عباسؓ کی آنکھوں سے بینائی ختم ہو چکی تھی۔ اچانک ہمارے سامنے دسترخوان پر ایک ٹڈی آ پڑی۔ میں نے پکڑ کر حضرت ابن عباسؓ کو تھما دی اور کہا: اے رسول اللہ کے چچا زاد بھائی! ہمارے دسترخوان پر یہ ٹڈی گری ہے۔ آپؓ نے فرمایا: عکرمہ! میں نے کہا: جی لبیک! فرمایا: اس ٹڈی پر سریانی زبان میں لکھا ہے کہ: بلاشبہ میں اللہ ہوں اور میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میرا کوئی شریک نہیں۔ ٹڈی دل میرے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے، اسے میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں مسلط کر دوں۔

۱۱۴۲-احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، یحییٰ بن عمرو بن مالک نکری، عمرو بن مالک، ابو جوزاء (ربعی) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے آیت کریمہ: " الامن اتی اللہ بقلب سلیم " (شعراء ۸۹) مگر جو آدمی اللہ تعالیٰ کے پاس قلب سلیم لے کر آیا، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: جو آدمی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کی شہادت لے کر آیا۔

۱۱۴۳-حبیب بن حسن، حامد بن شعیب، حسین بن حریث، علی بن حسین بن واقد، حسین بن واقد، اعمش، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے آیت کریمہ " یعلم خائنة الاعین " اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والی آنکھوں کا علم رکھتا ہے، کے بارے میں فرمایا: جب تم کسی عورت کی طرف دیکھو آیا کہ تم اس سے خیانت کرنا چاہتے ہو یا نہیں۔ " وما تخفی الصدور " یعنی اللہ تعالیٰ دلوں میں پوشیدہ باتوں کو بھی بہ خوبی جانتا ہے۔ فرمایا: کہ جب تمہیں کسی عورت کے نفس پر قدرت حاصل ہو جائے آیا کہ تم اس سے زنا کرتے ہو یا کہ نہیں۔

حسین بن واقد راوی کہتے ہیں: تھوڑی دیر اعمش خاموش ہو گئے۔ پھر بولے: کیا میں تمہیں ان آیات کے ساتھ ملی ہوئی آیت کے بارے میں خبر نہ دوں؟ میں نے کہا ضرور خبر دیجئے! فرمایا: " واللہ یقضی بالحق " اور اللہ تعالیٰ برحق فیصلے کریں گے یعنی اللہ تعالیٰ قدرت رکھتے ہیں کہ اچھائی کا بدلہ اچھائی سے اور برائی کا بدلہ برائی سے دیں " ان اللہ ھو السمیع البصیر " (غافر ۲۰) بے شک اللہ تعالیٰ سننے اور دیکھنے والے ہیں۔

۱۱۴۴-حبیب بن حسن، عبداللہ بن محمد، عبدالعزیز، داؤد بن عمرو، نافع بن عمر، ابن ابی ملیکہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ آپ کو یوسف علیہ السلام کے "ھَمَّ" یعنی ارادے کے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے؟ ابن عباسؓ نے جواب میں فرمایا: یوسف علیہ السلام بیٹھ کر ہمیان (پٹی، ازار بند) کھولنے لگے تھے کہ انہیں آواز دی گئی کہ اے یوسف! اس پرندے کی طرح مت ہو جاؤ جس کے پر ہوں پس جب وہ زنا کرتا ہے اور بیٹھ جاتا ہے اس کے پر باقی نہیں رہتے۔ (آیت کریمہ یعنی " ولقد ھمت بہ وھم بھا " کی یہ تفسیر مرجوح ہے۔ ان کے دل میں تو ارادہ تک نہیں پیدا ہوا ہمیان کھولنا کہاں؟ تفصیل کے لئے تفاسیر کو دیکھ لیا جائے)۔

۱۱۴۵-احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، جریر، قابوس بن ابی ظبیان، ابو ظبیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے آیت کریمہ:

"یاایھا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شھداء للہ" (نساء ۱۳۵)

اے ایمان والو! عدل و انصاف پر مضبوطی سے جم جانے والے اور اللہ تعالیٰ کے لئے سچی گواہی دینے والے ہو۔

کے بارے میں فرمایا: کہ دو آدمی قاضی کے پاس بیٹھ جائیں اور پھر قاضی کسی کا لحاظ نہ رکھے اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر پیش کرے۔

۱۱۴۶- احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، صالح بن عبداللہ ترمذی، سہل بن یوسف، سلیمان تیمی، ابو نضرہ کے سلسلہ سند

سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: ایک منادی قیامت کے قریب آواز لگائے گا: قیامت آ چکی ہے! قیامت آ چکی ہے! یہاں تک کہ اس کی آواز کو ہر زندہ و مردہ سن لے گا۔ پھر وہی منادی آواز لگائے گا: آج کے دن بادشاہت کس کے لئے ہے؟ صرف ایک غالب رہنے والے اللہ تعالیٰ کے لئے ہی آج بادشاہت ہے۔

۱۱۴۷- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن عمر جعفری، ابو معاویہ، اعمش، شقیق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ نے ہمیں خطاب کیا اور وہ ان دنوں امیر حج تھے۔ چنانچہ انہوں نے سورۃ بقرہ پڑھنی شروع کر دی۔ پڑھتے جاتے اور اس کی تفسیر بیان کرتے جاتے۔ جبکہ میں کہتا جا رہا تھا: میں نے ان جیسا کلام کسی آدمی سے سنا اور نہ ان جیسا کوئی دیکھا۔ بخدا! اگر ان کے کلام کو اہل فارس و اہل روم سن لیں لامحالہ اسلام لے آئیں۔

۱۱۴۸- گناہ درجہ بدرجہ...... احمد بن سندی، حسن بن علی، اسماعیل بن عیسیٰ عطار، اسحٰق بن بشر بن جویبر، ضحاک کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: اے گناہگار انسان! اپنے گناہ کے برے انجام سے بے خوف مت رہ، جو کچھ گناہ کے نتیجے میں ہونے والا ہے وہ گناہ سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے۔ بشرطیکہ تم اسے جانتے ہو۔ بلاشبہ تجھے کراماً کاتبین سے حیاء میں کمی ہے۔ نیز جس گناہ کا تجھے علم نہیں وہ اس گناہ سے عظیم تر ہے جس کا تجھے علم ہے۔ حالانکہ تو بے خبر ہے کہ گناہ کی پاداش میں اللہ تعالیٰ تجھ سے کتنا خطرناک معاملہ کرنے والے ہیں۔ جب تو گناہ کرنے میں کامیاب ہو جائے اور پھر تجھے خوشی حاصل ہو یہ خوشی گناہ سے بھی عظیم تر ہے۔ اسی طرح جب تم گناہ پر خوفزدہ نہ ہو یہ بھی گناہ سے بڑھی ہوئی بات ہے۔ اسی طرح جب تم پردے لٹکائے گھر کے اندر گناہ کرنے میں مصروف ہو کہ ہوا سے پردے ہلنے لگیں اور تیرا دل ہوا کی حرکت سے خوفزدہ نہ ہو یہ بھی گناہ سے عظیم تر بات ہے۔ تیری ہلاکت! کیا تمہیں معلوم ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کا کوئی گناہ نہیں تھا پھر بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں امتحان میں ڈال دیا کہ ان کے جسم میں لاعلاج بیماری ہو کر آ گئی اور ان کا مال بھی ختم ہو گیا۔ ان سے صرف اتنی خطا ہوئی تھی کہ ایک مظلوم مسکین نے اپنے ظلم کو دفع کرنے کے لئے ان سے مدد مانگی تھی ناچار ایوب علیہ السلام اسکی مدد نہ کر سکے، نہ بھلی بات کا حکم دیا اور نہ ہی ظالم کو ظلم سے باز رہنے کی تاکید کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمائش میں ڈال دیا۔

۱۱۴۹- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، خلف بن ہشام، ابوشہاب، ابراہیم بن موسیٰ، ابن منبہ، (دوسری سند) ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن آدم، ابوبکر بن عیاش، ادریس بن وہب بن منبہ، وہب بن منبہ کی سندین سے ذیل کا کلام مروی ہے۔

۱۱۵۰- حسین بن علی، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، احمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مہدی، مروان بن عبدالواحد، موسیٰ بن ابی دارم، وہب بن منبہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

حضرت ابن عباسؓ کو ایک مرتبہ خبر دی گئی کہ باب بنی سہم کے پاس کچھ لوگ مسئلۂ تقدیر کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ چنانچہ ابن عباسؓ ان لوگوں کی طرف جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اپنی چھڑی عکرمہ کو دی، ایک بازو عکرمہ کے کاندھے پر رکھا اور دوسرا طاؤس کے کاندھے پر (یہ دونوں آپ کے شاگرد تھے)۔ جب ابن عباسؓ ان لوگوں کے پاس پہنچے...... انہوں نے ابن عباسؓ کو مرحبا! کہا اور کھسک کر ان کے لئے جگہ بنانے لگے۔ لیکن ابن عباسؓ ان کے پاس تشریف فرما نہ ہوئے۔

ابوشہاب راوی نے اپنی سند میں کہا ہے کہ: ابن عباسؓ نے ان لوگوں سے فرمایا: تم لوگ اپنی نسبت بیان کرو تاکہ میں تمہیں پہچان لوں۔ چنانچہ ان لوگوں نے اپنی اپنی نسبت بیان کی۔ پھر ابن عباسؓ نے فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ نیکوکار بندے

ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی خشیت خاموش کئے رکھتی ہے...... حالانکہ وہ لوگ گونگے نہیں ہوتے نہ ہی کلام کرنے سے عاجز ہوتے ہیں اور ایسے علماء، فصحاء، آزاد منش دانشور ہیں جو اللہ تعالیٰ کے امور وایام سے واقف کار ہیں۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا تذکرہ کرتے ہیں ان کی عقلیں زائل ہوجاتی ہیں۔ ان کے دل ٹوٹ جاتے ہیں۔ ان کی زبانیں گنگ ہوجاتی ہیں اور جب انہیں افاقہ ہوتا ہے وہ از سرِ نو اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزہ اعمال کرنے کی طرف لپکنے لگتے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن مہدی نے اپنی حدیث میں اضافہ کیا ہے: کہ وہ حضرات اپنے آپ کو افراط کرنے والوں کے ساتھ شمار کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ عقلمند، قوی الاعضاء والا ایمان، ظالموں اور خطا کاروں کے ساتھ رہتے ہیں، وہ نیکوکار گناہوں سے بری الذمہ ہیں وہ اللہ کے لئے کسی قسم کی کثرت کے خواہاں نہیں ہوتے اور نہ ہی قلت اعمال کو اللہ تعالیٰ کے لئے پسند کرتے ہیں۔ تم جہاں کہیں بھی ان سے ملو گے انہیں غمگین، خوفزدہ، ڈرے ہوئے اور خائف پاؤ گے موجب کہتے ہیں پھر حضرت ابن عباسؓ اپنی مجلس کو واپس لوٹ آئے۔

۱۱۵۱- سلیم بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، عبداللہ بن ولید عجلی، بکیر بن شہاب، سعید بن جبیرؒ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: بخدا! میں چاہتا ہوں کہ اہل قدر کا کوئی آدمی میرے پاس ہو میں اس کے سر کو کچو کے لگاتا رہوں (یعنی اس کے سر کی ٹھکائی کروں) لوگوں نے پوچھا: بھلا وہ کیوں؟ فرمایا: اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ کو سفید موتی سے پیدا کیا۔ اس کے دونوں پہلو سرخ یاقوت کے ہیں، اسکا قلم نور ہے، اسکی کتابت (لکھائی) نور سے ہوئی ہے اور اسکی چوڑائی آسمان وزمین کے درمیان کی فضاء کے بقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس لوح محفوظ میں ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ نظر کرتا ہے اور ہر مرتبہ کی نظر سے نئی نئی شان کی مخلوق پیدا کرتا ہے مردوں کو زندہ کرتا ہے اور زندوں کو مارتا ہے، عزت دیتا ہے اور رسوا کرتا ہے۔ الغرض ہر مرتبہ کی نظر میں جو چاہتا ہے کرتا ہے

۱۱۵۲- احمد بن جعفر بن سعید، جعفر بن محمد بن شریک، محمد بن سلمان، اسماعیل بن ذکریا، محمد بن عون خراسانی، ابوغالب تیمیؒ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: تم فرائض کو اپنے اوپر لازم کرلو اور جو احکام اللہ نے تمہارے اوپر واجب کئے ہیں ان کا حق ادا کرو۔ ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کی صدق نیت اور اس کے حسن ثواب والے عمل کو دیکھتا ہے اس کی تنگی وتکلیف کو موخر کردیتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ عظیم تر بادشاہ ہے جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

۱۱۵۳- عبداللہ اصفہانی، حسن بن محمد، محمد بن حمید، یعقوب بن عبداللہ اشعری، جعفر بن ابی مغیرہ، سعید بن جبیرؒ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: نہ کوئی مومن ایسا ہے اور نہ ہی کوئی ایسا کافر جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے رزق حلال نہ لکھا ہو اگر وہ اس رزق حلال کے آنے تک صبر کرے اللہ تعالیٰ اسے عطا کردیتا ہے۔ لیکن اگر بے صبری سے کام لے اور حرام کو حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق حلال میں کمی کردیتا ہے۔

۱۱۵۴- محمد بن علی بن حبیش، حسن بن ذکریا، حسن بن سلیمان، اسماعیل بن ذکریا، محمد بن عون، عکرمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمان باری تعالیٰ:

"احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون . (عنکبوت:۲) کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ انہیں بس اتنا کہہ دینے پر چھوڑ دیا جائے گا کہ ہم ایمان لائے اور ان کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔"

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بھی نبی کو اس کی امت کی طرف مبعوث کرتے۔ چنانچہ جتنا عرصہ نبی نے اس امت میں ٹھہرنا ہوتا ٹھہرتا، پھر اللہ تعالیٰ اسکی روح قبض کرلیتے۔ پس اس نبی کی امت نبی کی وفات کے بعد کہتی: ہم اپنے نبی کے طریقہ کار اور اس کے راستے پر کاربند ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا امتحان لینے کے لئے انہیں کسی آزمائش میں مبتلا کردیتے۔ پس ان میں سے جو آدمی اپنے نبی کے طریقہ کار پر ثابت قدمی رکھتا وہ سچا وصادق ہوتا اور جو اپنے نبی کے طریقہ کار کی مخالفت کرتا اور کہیں اور بھٹک جاتا وہ جھوٹا وکاذب ہوتا۔

۱۱۵۵- منکر کے تقدیر کے ساتھ کھوپڑی کا واقعہ ...... سلیمان بن احمد، یوسف قاضی، ابو ربیع زہرانی، عون بن عمارہ، محمد بن ابی عیینہ اور محمد بن علی بن حسین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا: تم سے پہلے ایک آدمی تھا جو تقدیر کا انکار کرتا تھا وہ اپنی بیوی کے ساتھ برا برتاؤ کرتا تھا۔ چنانچہ ایک دن بیابان کی طرف نکل پڑا۔ راستے میں اسے ایک کھوپڑی پڑی ہوئی ملی۔ اس پر لکھا ہوا تھا" کھوپڑی جلادی جائے گی اور پھر اس کی خاک ہوا میں اڑادی جائے گی" قدری نے (دل میں خیال کیا کہ میں دیکھوں کہ کیسے اس کو جلایا جائے گا چنانچہ اس نے) کھوپڑی اٹھائی اور ایک جامہ دان میں رکھ کر بیوی کو دیدی۔ پھر بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ کر کے سفر میں نکل گیا۔ چنانچہ قدری کی بیوی کے پاس اسکی پڑوسنیں جمع ہو گئیں اور اس سے کہنے لگیں: اے ام فلاں! تیرے شوہر نے تیرے ساتھ اچھا برتاؤ کیسے کیا؟ در حقیقت تمہیں رکھنے کے لئے ایک معشوقہ کا سر دیا ہے اور جامہ دان (ٹوکری) میں تیرے خاوند کی ایک معشوقہ کا سر ہے۔ چنانچہ قدری کی بیوی سن کر آگ بگولہ ہوگئی اور فوراً ٹوکری کی طرف لپکی، جو ٹوکری کھولی تو اس میں واقعۃً کھوپڑی پائی۔ عورتوں نے کہا: اے ام فلاں! تم اس کھوپڑی کے ساتھ کیا برتاؤ کروگی؟ پھر عورتوں نے ہی اسے مشورہ دیا کہ اسے جلاؤ اور پھر اس کی خاک ہوا میں اڑادو۔ چنانچہ قدری کی بیوی نے ایسا ہی کیا۔ جب اسکا خاوند سفر سے واپس آیا تو بیوی کو آگ بگولہ پایا۔ قدری نے ٹوکری کے متعلق دریافت کیا۔ بیوی نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ قدری سن کر کہنے لگا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور تقدیر کی تصدیق کی چنانچہ اس نے انکار تقدیر سے رجوع کرلیا۔

۱۱۵۶- مجھے ضرور پڑھو ...... احمد بن سندی، حسن بن علویہ، اسماعیل بن عیسیٰ، اسحاق بن بشر، ابی بکر ہذلی، ہشام بن حسان و مقاتل، ایک تابعی کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں:

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا اس نے اسی سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی پھر اچانک اس سے کوئی خطا سرزد ہوگئی، جس سے وہ بہت زیادہ خوفزدہ ہوا۔ چنانچہ وہ بیاباں میں آیا اور بیاباں کو مخاطب کرکے کہنے لگا: اے بیاباں! تیری ریت کے ڈھیر کثرت سے ہیں تجھ میں جھاڑ کے درخت و جھاڑیاں بے شمار ہیں تجھ میں رینگنے والے حیوانات بہت زیادہ ہیں اور تیرے ٹیلوں کی تعداد بھی بے حساب ہے، کیا تجھ میں کوئی ایسی جگہ ہے جو مجھے میرے پروردگار عزوجل سے پوشیدہ کردے؟ چنانچہ بیاباں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے جواب دیا: اے آدمی! مجھ میں موجود ہر درخت، جھاڑی اور ہر قسم کی نباتات کے پاس کوئی نہ کوئی ذمہ دار فرشتہ موجود ہے۔ میں تجھے اللہ تعالیٰ سے کیسے چھپا سکتا ہوں؟ پھر وہ آدمی سمندر کے پاس آیا اور اسے مخاطب کرکے کہنے لگا: اے گہرے پانی والے اور کثیر مچھلیوں والے سمندر! کیا تجھ میں کوئی جگہ ایسی ہے جو مجھے اللہ عزوجل سے چھپادے؟ سمندر نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے جواب دیا: اے آدمی! بخدا! مجھ میں پائی جانے والی ہر کنکری اور ہر جاندار شئے کے پاس ایک ایک نگہبان فرشتہ موجود ہے۔ تا میں اللہ عزوجل سے تجھے کیسے پناہ دے سکتا ہوں! یہاں سے بھی مایوس ہوکر وہ پہاڑوں کے پاس آیا اور انہیں مخاطب کرکے کہنے لگا: اے بے پناہ بلندیوں والے اور ان گنت غاروں والے پہاڑو! کیا تمہارے اندر کوئی ایسی جگہ ہے جو مجھے اللہ عزوجل سے روپوش کردے؟ پہاڑوں نے جواب دیا: بخدا! ہم میں موجود ہر کنکری اور ہر غار کے پاس ضرور ایک موکل فرشتہ موجود ہوتا ہے۔ تاہم تجھے اپنے اندر کیسے خدا سے روپوش کرسکتے ہیں! تاہم وہ آدمی ہر طرف سے ناامید ہوکر توبہ کرنے لگا۔ پھر موت اس کے پاس آئی تو رونے لگا اور دعا کی: اے میرے پروردگار! میری روح قبض کرکے ارواح مقبوضہ کے ساتھ شامل کردے اور میرے جسم کو فوت شدہ جسموں میں شامل کردے اور مجھے قیامت کے دن دوبارہ زندہ نہیں کرنا۔

۱۱۵۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو عبید حداد و اسماعیل بن علیہ، صالح بن رستم، عبداللہ بن ابی ملیکہ کے

سلسلۂ سند سے مروی ہے:

عبداللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ کی مکہ سے مدینہ تک صحبت اختیار کی۔ چنانچہ آپ جب راستے میں کہیں اترتے تو آدھی رات کے وقت نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ سے ایوب نے پوچھا: ابن عباسؓ کی قرأت کیسے تھی؟ عبداللہ بن ابی ملیکہ نے جواب دیا: ابن عباسؓ نے آیت کریمہ:

"وجاءت سكرة الموت بالحق ذالك ما كنت منه تحيد(ق۔۱۹)

اور موت کی بے ہوشی حق لے کر آن پہنچی۔ یہی ہے وہ جس سے تو بھاگتا تھا۔

تلاوت کی اور اس آیت کو ترتیل کے ساتھ بار بار پڑھنا شروع کیا اور بہت زیادہ روئے۔ الفاظ حدیث ابوعبیدہ کے ہیں۔

۱۱۵۸- زبان کی وجہ سے انسان گھٹن کا شکار ہوگا...... احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالوہاب، سعید جریری، ایک آدمی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی زبان کی نوک ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہے اور کہہ رہے ہیں: تیری ہلاکت! بھلی بات کہہ! اس میں تیرے لئے فائدہ ہے اور بری بات سے خاموش رہ تاکہ تو سلامتی میں رہے۔ آدمی نے ابن عباسؓ سے کہا: اے ابن عباس! کیا ہوا کہ میں آپ کو زبان کا ایک کنارہ پکڑے ہوئے دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ قیامت کے دن آدمی اسی زبان کی وجہ سے سب سے زیادہ گھٹن کا شکار ہوگا۔

۱۱۵۹- نفلی حج بہتر ہے یا کسی بے کس کی مدد..... محمد بن احمد بن حسن، حسن بن علی بن ولید فسوی، خلف بن عبدالحمید، ابوصباح، عبدالغفور بن سعید، ابوہاشم رمانی، عکرمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: بخدا! میں مسلمانوں کے کسی گھرانے کی مہینہ بھر یا ہفتہ بھر کے لئے کفالت کروں مجھے پے در پے حج کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ میں ایک دانق کے بقدر مال اپنے کسی بھائی کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہدیہ کروں مجھے اللہ کے راستے میں دینار خرچ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۱۶۰- عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن اسحٰق، علی بن حسین بن اشکاب (اصل نسخوں میں اشکیب ہے) کثیر بن ہشام، عیسیٰ بن ابراہیم، محمد بن عبیداللہ الفزاری، ضحاک کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: جب درہم و دینار ڈھالے گئے ابلیس نے انہیں پکڑ کر اپنی آنکھوں کے ساتھ لگایا اور کہا: تم میرا ثمرۂ قلب اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ تمہارے ذریعے میں لوگوں کو سرکشی پر آمادہ کروں گا اور تمہاری وجہ سے لوگوں کو کافر بناؤں گا اور تمہاری وجہ سے میں لوگوں کو دوزخ میں داخل کروں گا۔ پس میں ابن آدم سے راضی ہوں خواہ وہ خدا کی عبادت کرے، لیکن دنیا سے لگاؤ رکھے۔

۱۱۶۱- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، سفیان ثوری، ابن جریج، ابوملیکہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: کامل لوگ تو ختم ہو گئے صرف نسناس رہ گئے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا: نسناس کیا ہے؟ فرمایا: وہ لوگ جو کامل لوگوں کے ساتھ مشابہت اختیار کریں۔۔۔ فی الواقع وہ کامل لوگ نہ ہوں۔

۱۱۶۲- عمر بن احمد بن عثمان، علی بن محمد مصری، محمد بن اسماعیل سلمی، ابونعیم، شریک، ملیث، مجاہد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں لوگوں کی عقلیں ماند پڑ جائیں گی حتیٰ کہ تم اس زمانے میں کوئی ایک عقلمند بھی نہیں پاؤ گے۔

۱۱۶۳- ابوبکر بن خلاد، اسحٰق بن ابراہیم حربی، عباد بن موسیٰ، سفیان، ابن طاؤس، طاؤس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن

عباسؓ نے فرمایا: کہ ایک مرتبہ معاویہؓ نے مجھے کہا: کیا تم علیؓ کی ملت پر ہو؟ میں نے جواب دیا: میں تو عثمانؓ کی ملت پر بھی نہیں ہوں، میں تو صرف رسول اللہ ﷺ کی ملت پر ہوں۔

۱۱۶۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل و یحییٰ بن معین، معمر، شعیب، ابورجاء کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کے (کثرت سے رونے کی وجہ سے ان کے) چہرے پر آنسو بہنے کی جگہ پرانے تسمے کی طرح ہوگئی تھی۔

۱۱۶۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب سختیانی، طاؤس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حرمات کی تعظیم کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ بخدا! میں انہیں یاد کرکے جب بھی رونا چاہوں رولیتا ہوں۔

۱۱۶۶-ابن عباسؓ کی وفات کا واقعہ...... امام ابوالحسن علی بن محمد بن ابراہیم، محمد بن عیسیٰ بن سلیمان بصری، ابوعمر حفص بن عمر بکی، فرات بن سائب، میمون بن مہران کہتے ہیں کہ میں طائف میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے جنازے میں حاضر ہوا۔ جب ان کے جنازے کو نماز پڑھنے کے لئے رکھا گیا اچانک سفید رنگ کا ایک پرندہ آیا اور ان کے کفن میں گھس گیا۔ لوگوں نے اسے کفن میں تلاش کیا مگر نہ ملا، چنانچہ جب ان کی قبر پر اینٹیں درست کی گئیں ہم نے ایک آواز سنی لیکن آواز والا دکھائی نہیں دیتا تھا۔ کہنے والا کہہ رہا تھا:

یاایتھاالنفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی (فجر ۳۰،۲۷)

اے اطمینان والی روح! تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل، اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ پس میرے خاص بندوں میں داخل ہوجا اور میری جنت میں چلی جا۔

(۴۶) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ [1]

حضرات صحابہ کرامؓ میں سے ایک حق کی خاطر حملہ آور ہونے والے، صدق کے قائل، جنہیں بعد از ولادت نبی اکرم ﷺ نے اپنے منہ مبارک سے کھجور چبا کر کھلائی، ماں باپ کے خاندانوں کی شرافتوں کے جامع، قیام اللیل میں مشاہدہ کرنے والے، لگاتار روزے رکھنے والے، بے مثال شمشیر زن، پختہ رائے والے، بہادروں کو للکارنے والے، حافظ قرآن، نبی ﷺ کے طریقہ کار پر چلنے والے، صدیق اکبرؓ کے رفیق سفر و حضر، نبی ﷺ کی پھوپھی صفیہ کے پوتے اور نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ صدیقہؓ کے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف مخلوق کی کثرت پر فخر کرنے والوں پر حق کو غالب کرنا ہے۔

۱۱۶۷- نبی ﷺ کا مبارک خون اپنے جسم میں محفوظ کرتے والے...... سلیمان بن احمد، دران بن سفیان بصری، موسیٰ بن اسماعیل، ہنید بن قاسم بن عبدالرحمن بن ماعز معامر بن عبداللہ بن زبیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

عبداللہ بن زبیرؓ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس آیا اس وقت نبی ﷺ پچھنے لگوا رہے تھے۔ جب فارغ ہوئے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! یہ خون (جو کہ پچھنے لگوانے کی وجہ سے نکلا ہے) لے جاؤ اور اسے ایسی جگہ گرادو جہاں تمہیں کوئی نہ دیکھ رہا ہو۔ چنانچہ

---

[1] التاریخ الکبیر ۵/ت ۹. والجرح ۵/ت ۲۶۱، والجمع ۱/ ۲۳۰، واسد الغابۃ ۳/ ۱۶۱، والکاشف ۲/ت ۲۷۳۵. وسیر النبلاء ۳/ ۳۶۳. والاصابۃ ۲/ ۳۶۸۴. وتھذیب الکمال ۱۴/ ۵۰۸.

جب میں نبی ﷺ کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تو میں نے گھونٹ گھونٹ کر کے سارا خون پی لیا۔ جب میں واپس لوٹا نبی ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: میں نے خون کو ایسی جگہ پہنچا دیا ہے (جو سب کی نظروں سے اوجھل ہے)۔ مجھے گمان تھا کہ آپ کو لوگوں کے مطلع ہونے کا خوف ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاید تم اسے پی چکے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تمہیں خون پینے کا حکم کس نے دیا تھا! (ویل لک من الناس وویل الناس منک۔)[۱]

۱۱۶۸- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن حماد بن سفیان، محمد بن موسیٰ حرشی، سعد ابو عاصم مولی سلیمان بن علی، کیسان مولی عبداللہ بن زبیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سلمانؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اچانک سلمانؓ دیکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے پاس ایک طشت ہے اور اس میں جو کچھ ہے اسے پیئے جا رہے ہیں۔ سلمانؓ نے عرض کیا: یہ کیا ہے یا رسول اللہ؟ ارشاد فرمایا: میں نے اسے (یعنی عبداللہ بن زبیرؓ) کو پچھنے سے نکلا ہوا خون گرانے کے لئے دیا تھا۔ سلمانؓ نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے، وہ تو اسے پی چکا ہے۔ آپ ﷺ نے ابن الزبیر سے ارشاد فرمایا: کیا تم اسے پی چکے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: وہ کیوں؟ میں نے عرض کیا: مجھے پسند تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا خون میرے پیٹ میں چلا جائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست شفقت ابن الزبیرؓ کے سر پر رکھا اور ارشاد فرمایا: تیرے لئے ہلاکت ہے لوگوں سے اور لوگوں کے لئے ہلاکت ہے تجھ سے۔ تجھے آگ نہیں چھوئے گی مگر قسم پوری کرنے کے لئے۔ (یہ اس آیت کی طرف اشارہ ہے جس میں فرمان ایزدی ہے کہ تیرے رب نے اپنے اوپر یہ بات لازم کرلی ہے کہ جہنم سے ہر ایک کو گزرنا ہوگا۔)[۲]

۱۱۶۹- محمد بن علی، حسین بن مودود، سلیمان بن یوسف، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، ابن شہاب، قاسم بن محمد بن ابی بکر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

حضرت معاویہؓ کو خبر دی گئی کہ عبداللہ بن عمر، عبدالرحمن بن ابی بکر اور عبداللہ بن زبیرؓ مدینہ منورہ سے نکل کر مکہ مکرمہ چلے گئے ہیں۔ تاکہ وہاں یزید بن معاویہ کی بیعت سے کعبہ میں پناہ حاصل کرسکیں۔ چنانچہ جب حضرت معاویہؓ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مقام تنعیم میں عبداللہ بن زبیرؓ کے ساتھ ان کی ملاقات ہوگئی۔ معاویہؓ نے عبداللہؓ سے صرف رشتہ داروں کے حال احوال دریافت کئے اور جو شکایت انہیں پہنچی تھی اسکے متعلق مطلق کچھ نہ کہا۔ پھر حضرت معاویہؓ کی حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ سے ملاقات ہوئی۔ ان دونوں حضرات نے یزید کی ولی عہدی میں حضرت معاویہؓ سے بات چیت کی۔ پھر معاویہؓ نے عبداللہ بن زبیر کو بلایا اور ان سے کہا: یہ سارا کام تمہارا ہے اور تم نے ان دونوں کو پھسلایا اور ان کو یہاں لے کر آئے۔ تم تو اس دھوکہ باز لومڑی کی مانند ہو جو ایک سوراخ سے نکلنے نہیں پاتی کہ دوسرے میں گھس جاتی ہے۔ ابن زبیرؓ نے فرمایا: میں کسی قسم کی مخالفت کے درپے نہیں ہوں لیکن میں دو آدمیوں کے ہاتھ پر بیعت کرنا ناپسند کرتا ہوں۔ سو جب میں تم دونوں سے عہد ومعاہدہ کر چکوں گا پھر تم دونوں میں سے کس کی اطاعت کروں گا؟ سو اگر آپ کہتے ہیں کہ آپ امارت کے مالک ہیں تو آپ یزید کے ہاتھ پر بیعت کرلیں ہم بھی آپ کے ساتھ اس کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گے۔ الغرض ان سب حضرات نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا تو حضرت معاویہؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: خبردار! مجھے بہت سارے لوگوں کی باتیں پہنچی ہیں جو قابل غور ہیں۔ نیز مجھے ان لوگوں کے بارے میں مختلف افواہیں پہنچی ہیں۔

۱۔ المستدرک ۳/۵۵۴، والمطالب العالیۃ ۳۸۴۷، ومجمع الزوائد ۸/۲۷۰، وتفسیر القرطبی ۲/۱۰۳، وکنز العمال ۳۷۳۳۶.

۲۔ سنن الدارقطنی ۱/۲۲۸، وتلخیص الحبیر ۱/۳۱، وتاریخ ابن عساکر ۷/۴۰۱، (التہذیب) وکنز العمال ۳۳۵۹۱، ۳۷۳۳۳.

جنہیں میں سراسر جھوٹ پاتا ہوں۔ حالانکہ یہ لوگ بات سنتے ہیں اطاعت بجالاتے ہیں اور جس صلح میں پوری امت داخل ہے یہ لوگ بھی داخل ہیں۔

۱۱۶۱- عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی عاصم، حوطی وعمرو بن عثمان، شعیب بن اسحٰق، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

ایک مرتبہ یزید بن معاویہ نے عبداللہ بن زبیرؓ کی طرف خط لکھا: میں نے چاندی کی بنی ہوئی ایک ہتھکڑی اور سونے کی بنی ہوئی دو بیڑیاں اور چاندی کا بنا ہوا ایک طوق بھیجا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ آپ ضرور بالضرور ان اوزار میں اپنے آپ کو گرفتار کروائیں گے۔ چنانچہ عبداللہ بن زبیرؓ نے خط دور پھینکا اور ذیل کا شعر پڑھا:

ولا الین لغیر الحق اساله حتی یلین لضرس الماضغ الحجر

جس ناحق کا مجھ سے مطالبہ کیا گیا ہے میں اسکے لئے نرمی نہیں دکھلاؤں گا تاوقتیکہ چبانے والی داڑھوں کے لئے پتھر نہ نرم ہو جائے۔

۱۱۶۲- ابن الزبیر کا آخری وقت..... سلیمان بن احمد جلی مبارک صنعانی، یزید بن مبارک، عبدالملک بن عبدالرحمٰن زماری، قاسم بن معن، ہشام بن عروہ، :

عروہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ جب معاویہؓ وفات پا گئے تو عبداللہ بن زبیرؓ جان بوجھ کر یزید بن معاویہ کی اطاعت بجالانے سے پہلوتہی کرنے لگے اور علانیہ طور پر اسے برا بھلا کہنے لگے۔ یزید کو جب اسکی خبر ملی تو کہنے لگا: بخدا! ابن زبیر کو بیڑیوں اور طوقوں میں گرفتار کر کے لایا جائے ورنہ میں اس پر لشکر کشی کروں گا۔ ابن زبیرؓ سے کہا گیا: کیا ہم آپ کے لئے چاندی کا ایک طوق نہ بنادیں جسے آپ کپڑوں تلے پہن لیں یوں یزید کی قسم پوری ہو جائے گی اور آپ صلح کرلیں۔ ابن زبیرؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا نہ کرے پھر مندرجہ ذیل شعر پڑھنے لگے:

ولا الین لغیر الحق اساله حتی یلین لضرس الماضغ الحجر

جس ناحق کا مجھ سے مطالبہ کیا گیا ہے میں اسکے لئے نرمی نہیں دکھلاؤں گا تاوقتیکہ چبانے والی داڑھوں کے لئے پتھر نہ نرم ہو جائے۔

پھر فرمایا: بخدا! عزت کی تلوار ذلت کے کوڑے سے بدرجہا بہتر ہے۔ پھر لوگوں کو اپنے ہاتھ پر بیعت کرنے کی دعوت دی اور یزید کی مخالفت کا اعلان کر دیا۔ یزید نے ابن زبیرؓ کے پاس حصین بن نمیر کندی کو لڑنے کیلئے بھیجا اور اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا: اے ابن بردعۃ الحمار! (گدھے کے بچے) قریش کی دھوکہ بازیوں سے بچ کر رہنا اور ان کے ساتھ صرف نیزوں اور گھوڑوں سے معاملہ کرنا (یعنی تابڑتوڑ حملے کرنا اور صلح جوئی کے دھوکہ میں نہ آنا)۔ چنانچہ حصین مکہ آن وارد ہوا ابن زبیرؓ نے اسکے ساتھ بھرپور جنگ کی۔ مگر حصین کی فوجوں نے کعبہ کو جلا ڈالا۔ پھر حصین کو یزید کی موت کی خبر پہنچی تو وہ خبر سنتے ہی بھاگ نکلا۔

جب یزید مر گیا تو مروان بن حکم نے لوگوں کو اپنے ہاتھ پر بیعت کرنے کی دعوت دی۔ پھر جب مروان مر گیا تو عبدالملک نے اپنے ہاتھ پر بیعت کرنے کی لوگوں کو دعوت دی۔ چنانچہ عبدالملک نے حجاج کو اپنے ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے مکہ بھیجا۔ حجاج مکہ میں وارد ہوا اور ابوقبیس پہاڑ پر چڑھ گیا۔ وہیں پہاڑ پر اس نے منجنیق نصب کی اور ابن زبیرؓ اور ان کے ہمراہیوں پر پتھر برسانے شروع کئے۔

(اس وقت ابن زبیرؓ اپنی فوج کے ساتھ مسجد حرام میں موجود تھے حجاج نے مسجد پر بھرپور سنگباری کی)، چنانچہ جب وہ دن طلوع ہوا جس میں ابن زبیرؓ کو شہید کیا گیا تو حضرت ابن الزبیرؓ صبح صبح اپنی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کے پاس گئے۔ وہ اس وقت سو سال کی عمر کی تھیں۔ ابھی تک ان کا ایک دانت بھی نہیں گرا تھا اور نہ ہی ان کی بینائی میں کچھ فرق آیا تھا۔ اسماءؓ کہنے لگیں: اے عبداللہ تم نے اپنی جنگ کے بارے میں کیا کیا؟ ابن زبیرؓ نے جواب دیا: دشمن فلاں فلاں جگہ تک پہنچ گیا ہے یہ کہتے ہوئے ابن زبیرؓ ہنس

پڑے۔ پھر فرمایا: بلاشبہ موت میں راحت و آرام ہے۔ اسماءؓ نے فرمایا: اے پیارے بیٹے! شاید تم نے موت کی تمنا میرے لئے کی ہے مجھے مرنا پسند نہیں تاوقتیکہ تمہارا کچھ نہ کچھ فیصلہ ہو جائے۔ یا تو تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں یا پھر تمہیں قتل کر دیا جائے اور میں تمہاری جان و جسم کو عند اللہ باعث ثواب سمجھوں۔ پھر ابن زبیرؓ نے والدہ کو الوداع کیا اور اسماءؓ نے تاریخی وصیت فرمائی اور فرمایا: اے پیارے بیٹے! خبردار! تم قتل کے ڈر سے اپنے دین کی کوئی خصلت نہ چھوڑ بیٹھو۔ پھر ابن زبیر والدہ کے پاس سے نکل آئے اور مسجد میں تشریف لے آئے یہاں ان سے کہا گیا: کیا ہم شامیوں کے ساتھ صلح کے بارے میں بات چیت نہ کریں؟ فرمایا: کیا یہ وقت صلح کا ہے؟ بخدا! اس وقت اگر شامی تمہیں کعبہ کے بیچوں بیچ بھی پالیں تمہیں ضرور ذبح کر ڈالیں گے پھر درج ذیل شعر پڑھا:

ولست بمبتاع الحیاۃ بسبۃ ولا مرتق من خشیۃ الموت سلماً

میں ذلت و رسوائی کے بدلے میں زندگی کو خریدنے والا ہوں اور نہ ہی میں موت کے ڈر سے سیڑھی پر چڑھنے والا ہوں۔

پھر ابن زبیرؓ نے اپنے ہمراہیوں کو وعظ و نصیحت کی اور فرمایا: جس طرح تمہارے چہرے غصے سے آگ اگل رہے ہیں اسی طرح تمہاری تلواریں بھی آگ اگلیں۔ کسی کی تلوار نہ ٹوٹنے پائے کہ پھر وہ عورت کی طرح ہاتھوں سے اپنی جان کا دفاع کرنے لگ جائے۔ بخدا! جب بھی میری کسی لشکر سے مڈبھیڑ ہوئی میں ہمیشہ صف اول میں رہا نیز مجھے جنگوں کے دوران جو زخم بھی آیا اسکا درد مجھے صرف اتنا محسوس ہوا جس طرح بیماری کے لئے دوائی کا اثر محسوس ہوتا ہے۔

پھر ابن زبیرؓ نے شامیوں پر حملہ کر دیا اور ان کے ساتھ سفیان بھی تھے۔ سب سے پہلے اسود نامی آدمی سے ان کا مقابلہ ہوا اس پر تلوار کا ایک ہی وار کیا وہ لڑکھڑاتا ہوا دور جا گرا۔ وہ اسود نامی شخص بولا: آخ! اے ابن زانیہ! ابن زبیرؓ نے اسے جواباً فرمایا: بخش! اے حام! کیا اسماء زانیہ ہے؟ پھر شامیوں کو مسجد سے مار بھگایا اور مسلسل اسی طرح لگاتار ان پر حملے کرتے رہے اور انہیں مسجد سے باہر نکالتے رہے اور ساتھ ساتھ فرماتے رہے کاش: مسجد کا ایک کونہ میرے ذمہ ہوتا تو میں اس کے لئے کافی ہوتا۔ عروہ کہتے ہیں: مسجد کی چھت پر ابن زبیرؓ کے کچھ مددگار چڑھے ہوئے تھے جو دشمنوں پر اینٹیں برسا رہے تھے اتفاقاً ایک اینٹ ابن زبیرؓ کے سر پر بھی آن لگی حتی کہ ان کا سر پھٹ گیا لڑکھڑے رک گئے اور زبان سے فرمائے جا رہے تھے۔

ولسنا علی الاعقاب تدمی کلومنا ولکن علی اقدامنا تقطر الدما

ہم وہ نہیں کہ پیٹھ پھیرنے کی وجہ سے ہماری ایڑیوں پر خون گرتا ہو بلکہ سینہ سپر ہونے کی وجہ سے ہمارے قدموں پر خون ٹپکتا ہے۔

عروہ کہتے ہیں: پھر ابن زبیر گر گئے اور ان کے دو آزاد کردہ غلام یہ کہتے ہوئے ان کی طرف متوجہ ہوئے: بندہ اپنے رب کی خاطر حملہ کرتا ہے اور اس سے دوچار رہتا ہے۔ عروہ کہتے ہیں: پھر شامیوں کے انبوہ نے آگے بڑھ کر ابن زبیرؓ کا سر تن سے جدا کر دیا۔

۱۱۷۱۔سلیمان بن احمد بلخی بن مبارک مزید بن مبارک ابراہیم بن اسحق، ابواسحق کہتے ہیں:

جس دن حضرت عبداللہ بن زبیر کو مسجد حرام میں شہید کیا گیا تھا میں ادھر موجود تھا۔ شامیوں کے لشکر مسجد کے مختلف دروازوں سے داخل ہوتے تھے۔ چنانچہ جب بھی شامیوں کی کوئی جماعت مسجد میں داخل ہوتی ابن زبیرؓ تنہا مردانہ حملہ کرتے اور ان سب کو مسجد سے باہر نکال دیتے۔ وہ اسی حالت پر بدستور قائم تھے کہ اچانک مسجد کے اوپر سے ایک اینٹ ان کے سر پر لگی جس کے کاری زخم سے وہ گر پڑے آپؓ رجزیہ یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

اسماء ان قتلت لا تبکین لم یبق الا حسبی ودینی

وصارم لانت بہ یمینی

اے اسماء! اگر مجھے شہید کر دیا جائے تم نے نہیں رونا چونکہ باقی صرف میرا حسب و دین ہی رہا ہے اور ایک تیغ کاٹنے والی تلوار

ہے جس سے میرا دایاں ہاتھ نرم پڑ گیا ہے۔

۱۱۷۳- فاروق بن عبد الکبیر خطابی، عبدالعزیز بن معاویہ قعنبی، جعفر بن عون، ہشام بن عروہ:
عروہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر شامیوں پر حملہ کرتے اور انہیں مسجد کے مختلف دروازوں سے باہر نکال دیتے اور یہ رجز پڑھتے تھے:

لو کان قرنی واحداً کفیتہ

یعنی اگر مسجد کا ایک کونہ میرے سپرد ہوتا تو میں اکیلا اس کے لئے کافی ہوتا۔

نیز یہ رجز بھی پڑھتے تھے:

ولسنا علی الاعقاب تدمی کلومنا ولکن اقدامنا تقطر الدما.

یعنی ہم وہ نہیں کہ پیٹھ پھیرنے کی وجہ سے ہماری ایڑیوں پر خون گرتا ہو بلکہ سینہ سپر ہونے کی وجہ سے ہمارے قدموں پر خون ٹپکتا ہے۔

۱۱۷۴- جعفر بن محمد بن عمرو احمس، ابو حصین وداعی، یحییٰ بن عبد الحمید، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، عروہ، اسماء بنت ابی بکرؓ (دوسری سند) عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی عاصم، دحیم، شعیب بن اسحاق، ہشام بن عروہ و فاطمہ بنت منذر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کی، اس وقت ان کے بطن میں حضرت عبداللہ بن زبیر بصورت حمل تھے۔ چنانچہ جب اسماءؓ نے انہیں جنم دیا اس وقت تک انہیں دودھ نہ پلایا جب تک کہ نبی ﷺ کے پاس لے کر نہ آ گئیں۔ چنانچہ ولادت کے بعد ان کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئیں اور آغوشِ رسالت میں دیدیا آپ ﷺ نے گود میں لیکر خیر و برکت کی دعا کی اور تبرکاً کھجور چبا کر ان کے منہ میں ڈالی۔ اس دنیا میں آنے کے بعد اس عالم سے جو سب سے پہلی نعمت عبداللہ بن زبیرؓ کے منہ میں گئی وہ آنحضرت ﷺ کا لعاب دہن تھا۔[۱]

۱۱۷۵- ابوبکر طلحی، ابو حصین وداعی، احمد بن یونس، ابو الحیاۃ یحییٰ بن یعلی تیمی، یعلی تیمی کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر کے سانحہ شہادت کے تین دن بعد مکہ مکرمہ میں داخل ہوا۔ وہ اس وقت سولی پر لٹکائے ہوئے تھے۔ ابن زبیرؓ کی والدہ لاش کے پاس تشریف لائیں وہ اس وقت بوڑھی ہو چکی تھیں۔ قد لمبا تھا اور آنکھوں کی بینائی جواب دے چکی تھی۔ حجاج سے کہنے لگیں: کیا ابھی تک اس شہسوار کو نیچے اتارنے کا وقت نہیں آیا؟ حجاج بولا: (یہ شہسوار کہاں) یہ تو منافق ہے۔ اسماءؓ نے جواب دیا: بخدا! یہ منافق نہیں تھا بلاشبہ یہ تو نیکوکار تھا اور دن کو روزہ رکھتا اور رات کو مصلے پر کھڑا رہتا تھا۔ حجاج بولا: اے بڑھیا! واپس لوٹ جا، تیری عقل میں فساد آ گیا ہے۔ اسماءؓ نے جواب دیا: بخدا! ایسی بات نہیں، جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اس وقت سے میری عقل میں فساد نہیں آیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبیلہ ثقیف میں سے ایک کذاب اور ایک مبیر (ہلاکو یعنی لوگوں کا قتل عام کرنے والا) ظاہر ہوگا، رہا کذاب سو ہم اسے (مختار ثقفی کو) دیکھ چکے، اور مبیر تو تم ہی ہو۔

۱۱۷۶- علی بن حمید واسطی، اسلم بن سہل واسطی، محمد بن حسان، عبدالوہاب بن عطاء، مزیاد جصاص، علی بن زید بن جدعان، مجاہد کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ تھا: وہ ابن زبیرؓ کی سولی پر لٹکی ہوئی لاش کے پاس سے گزرے اور تھوڑی دیر ان کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے تو یقیناً دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا اور رشتہ داری کی پاسداری رکھتا تھا۔ مجھے اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ وہ تجھے کسی صورت عذاب نہیں دے گا۔ مجاہد کہتے ہیں: پھر ابن عمرؓ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: مجھے ابوبکر صدیقؓ نے

۱۔ دلائل النبوۃ للبیہقی ۶/ ۴۸۲، ومسند الحمیدی ۳۲۶. البدایۃ والنہایۃ ۶/ ۲۶۸، ۸/ ۳۴۰، ۳۴۴، ۳۴۶.

حدیث سنائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی برا عمل کمائے گا اسے اس کا بجرپور بدلہ دیا جائے گا۔

۱۱۷۷- ابو بکر طلحی، ابو حصین وداعی، احمد بن یونس، مندل، سیف ابو ہذیل، نافع کا بیان ہے کہ میں نے ابن عمرؓ کو کھجور کے جس تنے پر ابن زبیرؓ کو لٹکایا گیا تھا اس کے قریب کیا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل فرمائے۔ بخدا تو دنوں کو روزے رکھتا تھا اور راتوں کو قیام کرتا تھا۔

۱۱۷۸- ابن زبیرؓ سو زبانوں کے عالم...... ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق ثقفی، احمد بن سعید الدارمی، ابو عاصم، ...... عمر بن قیس کہتے ہیں حضرت ابن زبیرؓ کے سو غلام تھے۔ ہر ایک دوسری سے زبان میں مختلف تھا۔ حضرت ابن زبیرؓ ہر ایک سے اس کی زبان میں بات چیت کرتے تھے۔ جب میں آپ کو دنیا میں مشغول دیکھتا تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ کو ایک گھڑی کیلئے بھی آخرت کا خیال نہیں۔ لیکن جب آخرت کے کام میں مشغول دیکھتا تو یوں معلوم ہوتا کہ دنیا سے آپ کو کچھ لگاؤ ہی نہیں ہے۔

۱۱۷۹- احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس سراج، محمد بن صباح، محمد بن میمون، سفیان، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ کے پاس ابن زبیرؓ کا ذکر کیا۔ ابن عباسؓ کہنے لگے: بلاشبہ ابن زبیر اسلام میں عفیف و پاکدامن ہیں۔ قرآن کے بے مثال قاری ہیں۔ ان کے والد زبیرؓ ہیں۔ ان کی والدہ اسماءؓ ہیں۔ ان کے نانا ابو بکرؓ ہیں۔ حضرت خدیجہؓ ان کی پھوپھی ہیں، صفیہؓ ان کی دادی ہیں اور عائشہؓ ان کی خالہ ہیں۔ بخدا: جیسی جیسی شرافت میں ابن زبیرؓ کی سمجھتا ہوں ایسی شرافت ابو بکر و عمر کے لئے بھی نہیں سمجھتا۔

۱۱۸۰- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عباس بن ولید نرسی، مسلم بن خالد زنجی، عمرو بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں: جس حسن و خوبی کے ساتھ عبداللہ بن زبیر نماز پڑھتے تھے اس طرح میں نے کبھی کسی نمازی کو نہیں دیکھا۔

۱۱۸۱- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عباس، سفیان، ہشام بن عروہ کہتے ہیں مجھے ابن منکدر نے بتایا کہ اگر تم ابن زبیرؓ کو نماز پڑھتے دیکھ لیتے تم ضرور کہتے کہ یہ کسی درخت کی ٹہنی ہے، جسے ہوا جھٹکی دے رہی ہے۔ نماز کے دوران حجاج کی فوجیں منجنیق سے پتھر برساتی تھیں اور پتھر ان کے آس پاس لگتے تھے مگر انہیں پرواہ تک نہیں ہوتی تھی۔

۱۱۸۲- ابو بکر طلحی، ابو حصین وداعی، احمد بن یونس، زائدہ، منصور، مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب نماز میں مشغول ہوتے یوں لگتے جیسے وہ کوئی لکڑی ہوں (جو کھڑی کر دی گئی ہو) ان کی یہ کیفیت نماز میں کمال خشوع و خضوع کی وجہ سے تھی۔

۱۱۸۳- سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ابن جریج، عطاء رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن زبیرؓ جب نماز پڑھ رہے ہوتے یوں لگتے گویا کہ وہ ابھری ہوئی کوئی چیز ہے، جو حرکت نہیں کر پا رہی۔

۱۱۸۴- محمد بن علی بن عاصم، حسین بن حرانی، عبدالوارث بن عبدالصمد، عن امہ، عاطرہ مہدیہ، عن خالتہ ام جعفر بنت نعمان سے روایت کرتی ہیں کہ:

ام جعفر ایک مرتبہ اسماء بنت ابی بکرؓ کے پاس گئیں اور انہیں سلام کیا اور پھر ان کے پاس عبداللہ بن زبیرؓ کا ذکر کرنے لگیں اسماءؓ بولیں: ابن زبیر راتوں کو قیام کرتا اور دنوں کو روزہ رکھتا تھا کثرت عبادت کی وجہ سے اسے حمام المسجد (مسجد کا کبوتر) کہا جاتا تھا۔

۱۱۸۵- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، احمد بن سعید، علی بن حسن بن شقیق، نافع بن عمر، ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں مجھے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ

۱- مسند الامام احمد ۱/۶۲، ۶/۶۶. والمستدرک ۳/۵۵۳. والدر المنثور ۲/۲۲۶، وتاریخ ابن عساکر ۷/۳۲۲، وتفسیر القرطبی ۵/۱۹۹. وتفسیر ابن کثیر ۲/۲۷۰، ۳۷۱، ۳/، والکامل لابن عدی ۳/۱۰۳۵. والعلل ۲/۷۹.

نے کہا تمہارے دل میں ابن زبیرؓ کی اتنی زیادہ محبت کیوں بھری ہوئی ہے؟ میں نے جواب دیا: کاش اگر آپ انہیں دیکھ لیتے یقیناً ان جیسا اللہ تعالیٰ کے ساتھ سرگوشی کرنے والا کسی کو نہ پاتے۔

۱۱۸۶- محمد بن علی، حسین بن محمد بن حرانی، محمد بن بشار، روح بن عبادہ، حبیب بن شہید، ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سات سات دن لگاتار روزے رکھتے جب ساتواں دن ہوتا وہ پھر بھی ہم سے زیادہ طاقتور اور زور آور ہوتے۔

۱۱۸۷- سلیمان، زکریا ساجی، حوثرہ بن محمد، ابو اسامہ، سعید بن مرزبان ابو سعید، محمد بن عبداللہ ثقفی کہتے ہیں ایک مرتبہ حج کے موقع پر ابن زبیرؓ نے خطبہ دیا میں ان کے خطبہ میں موجود تھا چنانچہ یوم ترویہ (یعنی آٹھ ذوالحجہ) سے ایک دن قبل ہمارے پاس تشریف لائے انہوں نے احرام باندھا ہوا تھا انہوں نے تلبیہ پڑھا اور کیا ہی خوب تلبیہ پڑھا میں نے کبھی ایسا تلبیہ نہیں سنا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے کے بعد فرمایا:

امابعد!

یقیناً تم لوگ مختلف آفاق وجہات سے وفود کی حالت میں اللہ تعالیٰ (کے عالیشان گھر بیت اللہ) کے پاس تشریف لائے ہو۔ اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ اپنے وفود کا اکرام کرے پس جو آدمی اللہ تعالیٰ کی خیر و بھلائی کو طلب کرنے آیا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے طالب کو رسوا نہیں کرتا۔ اپنے قول کو فعل سے سچا کر دکھاؤ چونکہ قول کا اصل سرچشمہ فعل ہے نیت کو خالص رکھو اور دل کو صاف ستھرا رکھو اور ان دنوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، بلاشبہ ان دنوں میں گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ تم لوگ مختلف آفاق سے آئے ہو تم لوگ کسی تجارت یا مال یا کسی قسم کی دنیا کو یہاں طلب کرنے نہیں آئے ہو۔ پھر ابن زبیرؓ نے تلبیہ پڑھا اور ان کے ساتھ لوگوں نے بھی تلبیہ پڑھا، چنانچہ ابن زبیرؓ کو جتنا زیادہ روتے ہوئے میں نے آج دیکھا اتنا زیادہ روتے ہوئے انہیں کبھی نہیں دیکھا۔

۱۱۸۸- ابو عمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، حبیب بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک، مالک بن انس، وہب بن کیسان کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے میری طرف ایک نصیحت نامہ لکھ کر بھیجا:

امابعد!

بلاشبہ اہل تقویٰ کی کچھ علامات ہوتی ہیں جن کے ذریعے انہیں پہچان لیا جاتا ہے اور اہل تقویٰ بذات خود بھی ان علامتوں کو پہچانتے ہیں: جس نے مصیبت پر صبر کیا، تقدیر وقضاء پر راضی رہا، نعمتوں کا شکر ادا کیا اور حکم قرآن کے آگے سرنگوں ہوا یہ متقی ہے۔ یقیناً امام (سلطان) کی مثال بازار جیسی ہے کہ جو چیز بھی بازار سے ختم ہو جاتی ہے اس چیز کی رسد کا بازار میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ سو اگر امام نے حق کو رائج کیا اس کے پاس اہل حق آئیں گے اور اگر امام نے باطل کو رائج کیا اس کے پاس اہل باطل کا ہجوم ہوگا اور اس کے پاس سے باطل ہی کو رواج ملے گا۔

۱۱۸۹- ابوبکر کجی، محمد بن حسین وداعی، احمد بن عبداللہ بن یونس، معاویہ، ہشام بن عمرو، وہب بن کیسان کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے سلطان یا سفیر سلطان سے ڈر کر کسی سلطان کے کارندے کو صلح کا پروانہ یا پیغام دیا ہو۔

۱۱۹۰- ابوبکر کجی، محمد بن حسین وداعی، احمد بن عبداللہ بن یونس، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، وہب بن کیسان کہتے ہیں کہ اہل شام حضرت ابن زبیرؓ کو "یا ابن ذات النطاقین" (نطاق بمعنی کمر بند یعنی اے دو کمر بندوں والی کے بچے) کہہ کر عار دلاتے تھے۔ حضرت اسماءؓ نے ابن زبیر سے فرمایا: اہل شام تجھے نطاقین کا لفظ بول کر عار دلاتے ہیں۔ اس کی حقیقت سن! بلاشبہ میرے پاس ایک نطاق (کمر بند) تھا جسے میں نے دو حصوں میں پھاڑ لیا تھا چنانچہ ایک حصہ کے ساتھ میں نے رسول اللہ ﷺ کا زادراہ (ہجرت مدینہ کے موقع پر) باندھا تھا

اور دوسرے حصے کے ساتھ میں نے مشکیزہ باندھ لیا تھا جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے ذات النطاقین کہہ کر خاطب کیا تھا۔ چنانچہ اس کے بعد جب بھی اہل شام نطاقین (کا لفظ بول کر) ابن زبیرؓ کو عار دلاتے تو ابن زبیرؓ کہتے: رب کعبہ کی قسم یقیناً وہ (میری والدہ اسماءؓ) ذات النطاقین ہیں۔

تلک شکاة ظاهر عنک عارها.

یہ شکوہ تجھ سے عار کو زائل کر دے گا۔

۱۱۹۱- فاروق بن عبدالکبیر خطابی، ابو مسلم کشی، ابراہیم بن بشار، سفیان بن عیینہ، محمد بن عمرو، یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب، ابن زبیرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب آیت کریمہ:

"ثم انکم یوم القیامة عند ربکم تختصمون" (الزمر ۳۱)

پھر تم یقیناً قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑے کرو گے۔

نازل ہوئی تو آپؓ کے والد حضرت زبیرؓ (بن عوام) نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہمارے درمیان کے حساب و کتاب کا پھر تکرار ہوگا دوسرے گناہوں کے ساتھ؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں! یہاں تک کہ ہر ذی حق کو اپنا حق مل جائے۔[1]

۱۱۹۲- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان، محمد بن عمرو، یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب، ابن زبیرؓ کی روایت ہے کہ جب آیت کریمہ: "ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم"۔ (التکاثر-۸) پھر ضرور تم سے نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا، نازل ہوئی تو حضرت زبیر (بن عوام) نے پوچھا: یا رسول اللہ! کونسی نعمتوں کے بارے میں ہم سے سوال کیا جائے گا؟ ہمیں تو (گزارے کے لئے) صرف کھجور اور پانی میسر ہوتا ہے؟ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! ان نعمتوں کی عنقریب فراوانی ہو جائے گی۔[2]

۱۱۹۳- سلیمان، فضیل بن محمد ملطی وابو زرعہ الدمشقی، ابو نعیم، عبدالرحمن بن غسیل، عباس بن سہل بن سعد ساعدی انصاری کہتے ہیں میں نے ابن زبیرؓ کو مکہ مکرمہ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا وہ فرما رہے تھے: اے لوگو! رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے: اگر کسی آدمی کو سونے کی ایک وادی مل جائے وہ چاہے گا کہ اسے ایک اور مل جائے۔ اگر اسے دوسری بھی مل جائے وہ تیسری کا بھی خواہاں ہوگا آدمی کے پیٹ کو بس مٹی ہی بھرتی ہے اور جو آدمی توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر رجوع فرماتے ہیں۔[3]

۱۔ مسند الحمیدی ۶۲، ومشکل الآثار ۳۹/۱.

۲۔ مسند الامام احمد ۱۶۴/۱، والدر المنثور ۳۸۸/۶، وتفسیر ابن کثیر ۴۹۶/۸.

۳۔ صحیح البخاری ۱۱۵/۸، وفتح الباری ۲۵۳/۱۱، والترغیب والترهیب ۵۴۴/۴.

اہل صفہ کا بیان

شیخ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے بعض زاہدین وعبادت گزار صحابہ کرام کے کچھ احوال واقوال کا تذکرہ کیا ہے یہ حضرات صحابہ کرام اعلام وآئمہ صحابہ کرام میں سے ہیں۔ جوکہ اپنے معبود اور اس کے ذکر پر بہت فریفتہ تھے سب یکسا اور انکی محبت میں ہمہ تن مستغرق تھے، جنہیں عارفین وعاملین کے لئے پیشوا بنایا گیا ہے، جنہیں دنیا کے امتحان میں مبتلا ہونا پڑا۔ بالآخر دنیا پر حجت قائم کرکے اس سے رخصت ہوئے۔

اب ہم اہل صفہ کی شان عالی اور ان کے اخلاق واحوال کا اللہ تعالی سے مدد طلب کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں۔ نیز اسانید مشہورہ اور شواہد مذکورہ کے بل بوتے پر ان حضرت کے ناموں کا بھی تذکرہ کریں گے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہیں حق تعالی نے مادیت سے سراسر غافل رکھا اور اللہ تعالی نے انہیں سامان دنیوی کے امتحان سے محفوظ رکھا حق تعالی نے انہیں تنگدست فقراء کے لئے پیشوا بنایا جس طرح مذکورہ بالا حضرات صحابہ کرام کو حق تعالی نے عارفین کے لئے نمونہ بنایا، چنانچہ ان حضرات اہل صفہ کو اہل وعیال کی فکر تھی اور نہ ہی کسی قسم کے مال کی۔ انہیں حق تعالی کی یاد سے تجارت غافل کرسکی اور نہ ہی کوئی مال۔ وہ حضرات دنیا کے مافات پر غمگین نہیں ہوئے وہ صرف اخروی انجام پر ہی خوش ہوئے۔ ان کی کل خوشی معبود باری تعالی اور مالک مختار کی ذات تھی۔ ان کا غم ہاتھ سے نکل جانے والے وقت اور فوت ہونے والے وظیفے پر تھا۔ وہ ایسے لوگ تھے جنہیں اللہ تعالی کی یاد سے تجارت غافل کرسکتی تھی اور نہ ہی بیع وشراء۔ مافات پر انہوں نے کبھی افسوس نہیں کیا اور جو کچھ انہیں مل گیا اس پر بھی اترائے نہیں۔ مالک قادر مطلق نے ان کی حفاظت فرمائی اور دنیاوی آسودگی سے انہیں محفوظ رکھا اور رزق کی فراوانی کے امتحان میں انہیں مبتلا نہیں کیا تاکہ کہیں سرکشی پر نہ اتر آئیں، مافات پر غمزدگی انہوں نے دور پھینک دی، دنیاوی بکھیڑوں سے بے سروکار تھے اور حسب ونسب کا فخر وغرور ان کے ہاں معدوم تھا۔

۱۱۹۴- عبداللہ اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عبداللہ بن وہب، ابوہانی، عمرو بن حریث ودیگر حضرات کا بیان ہے کہ آیت کریمہ: "ولو بسط الله الرزق لعباده لبغوا فى الارض" (شوریٰ ۲۷) اگر اللہ تعالی اپنے خاص بندوں کے لئے رزق کی فراوانی کردے تو وہ زمین میں سرکشی کرنے لگ جائیں، اصحاب صفہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ چونکہ اصحاب صفہ کہتے تھے: کاش کہ ہمارے لئے بھی دنیا ہوتی، پس وہ حضرات دنیا کی تمنا کرتے تھے۔ یہ حدیث حیوۃ نے بھی ابوہانی سے روایت کی ہے۔

۱۱۹۵- سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، عبداللہ بن مبارک، حیوۃ بن شریح، ابوہانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمرو بن حریث نے فرمایا: کہ یہ آیت "ولو بسط الله الرزق لعباده لبغوا فى الارض" اہل صفہ کے بارے میں نازل ہوئی چونکہ وہ دنیا کے متمنی تھے۔

شیخ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالی نے دنیا کو اہل صفہ سے دور رکھ کر اور انہیں دنیاوی آسودگی سے دور رکھ کر ان پر شفقت فرمائی اور انہیں محفوظ رکھا تاکہ سرکش نہ بن جائیں۔ چنانچہ وہ اللہ تعالی کی حفاظت میں دنیاوی بکھیڑوں سے مامون رہے، دنیاوی اشغال سے بچے رہے، اموال نے انہیں رسوا نہیں کیا اور نہ ہی ان کے احوال حقیر ہوئے۔

۱۱۹۶- ابوعمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، عبیداللہ بن معاذ، معتمر بن سلیمان، سلیمان، ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرؓ نے حدیث سنائی کہ اصحاب صفہ تنگدست لوگ تھے۔ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو

وہ تیسرے کو اپنے ساتھ لے جائے، جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچویں اور چھٹے کو اپنے ساتھ لے جائے۔" ابو بکرؓ اپنے ساتھ تین (اہل صفہ کے) آدمیوں کو لیکر آئے اور خود نبی ﷺ اپنے ساتھ دس آدمیوں کو لیکر گئے۔[1]

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱۹۷- سلیمان، علی بن عبدالعزیز، ابو نعیم، عمر بن ذر، مجاہد کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بلا لاؤ۔[2]

ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے وہ اہل وعیال کے پاس جاتے تھے اور نہ ہی مال کے پاس۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس صدقے کی کوئی چیز آجاتی اسے اہل صفہ کے پاس بھیج دیتے اور اس سے خود کچھ بھی نہیں لیتے تھے اور جب آپ ﷺ کے پاس بطور ہدیہ کے کوئی چیز آجاتی اسے اہل صفہ کے پاس بھیج دیتے اور خود بھی اس میں سے کچھ لے لیتے تھے اور اہل صفہ کو اس میں شامل کر لیتے تھے۔

۱۱۹۸- ابو عمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، وہب بن بقیہ، خالد بن عبداللہ، داؤد بن ابی ہند، ابو حرب بن ابی الاسود دؤلی کے سلسلۂ سند سے طلحہ بن عمروؓ کی روایت ہے کہ جب کوئی آدمی نبی ﷺ کے پاس آتا اور اس کی جان پہچان والا کوئی آدمی مدینہ میں ہوتا تو وہ (آنے والا) اس کے پاس ٹھہرتا اور اگر اس کا پہچاننے والا کوئی نہ ہوتا تو اصحاب صفہ کے پاس ٹھہرتا۔ چنانچہ میں ان لوگوں میں سے تھا جو صفہ میں ٹھہرتے تھے اور میری ایک آدمی سے موافقت اور جان پہچان بھی ہوگئی تھی اور رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ہمارے اوپر کھجوروں کا ایک مد (ایک پیمانہ) دو آدمیوں کے درمیان جاری کیا جاتا۔[3]

۱۱۹۹- سلیمان بن احمد، محمد بن نضر ازدی، موسیٰ بن داؤد، شریک، عبداللہ بن محمد بن عقیل، علی بن حسین کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو رافعؓ کی حدیث ہے کہ جب فاطمہؓ کے ہاں حسینؓ کی ولادت ہوئی تو فاطمہؓ کہنے لگیں: یا رسول اللہ! کیا میں اپنے بیٹے کا عقیقہ نہ کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں لیکن اسکا سر صاف کرو اور بالوں کے وزن کے برابر مساکین واوفاض پر صدقہ کرو۔ اوفاض سے مراد اہل صفہ ہیں۔

۱۲۰۰- محمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبدالرحمٰن مقری، حیوۃ، ابو ہانی، ابو علی جنبی، فضالہ بن عبیدؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہوتے تو ان میں سے بعض بھوک کی وجہ سے نماز میں قیام کرنے سے عاجز ہو کر نیچے گر جاتے۔ یہ گرنے والے اصحاب صفہ ہوتے تھے۔۔ حتی کہ گنوار کہتے کہ یہ لوگ تو دیوانے ہیں۔

یہ حدیث ابن وہب نے بھی ابو ہانی سے روایت کی ہے۔

۱۲۰۱- محمد بن محمد بن اسحٰق، زکریا ساجی، احمد بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن وہب، فضیل بن غزوان، ابی حازم، ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ اہل صفہ کے ستر آدمی تھے ان میں سے کسی ایک کے پاس چادر تک بھی نہیں ہوتی تھی۔

۱۲۰۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابو ایوب مقری، جریر، عطاء، شعبی کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت

۱۔ صحیح البخاری ۱/۱۵۶، ۳/۲۳۶، وصحیح مسلم، کتاب الاشربۃ ۱۷۶.

۲۔ صحیح البخاری ۸/۹۸، ۱۲۰، وسنن الترمذی ۲۴۷۷. والسنن الکبری للبیہقی ۷/۸۳، ۸/۳۳۰. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۳۰۶.

۳۔ مسند الامام احمد ۶/۳۹۰، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳/۱۶۷. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۸/۳۷، ومجمع الزوائد ۳/۵۶.

ہے میں صفہ میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف عجوہ کھجوریں بھیجیں۔ ہم بھوک کی وجہ سے دو دو کھجوریں اٹھانے لگے نبی ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ سے فرماتے تھے: میں بھی دو دو اٹھا رہا ہوں تم بھی دو دو اٹھا کر کھاؤ۔

۱۱۰۳- ابو محمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، ھناد بن سری، ابو معاویہ، ہشام، حسن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اہل صفہ کے پاس تشریف لائے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے صبح کس حال میں کی ہے؟ اصحاب صفہ نے جواب دیا ہم نے خیریت سے صبح کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج تم لوگ بدرجہا بہتر ہو (اس وقت سے کہ) جب تم میں سے کسی ایک کے پاس صبح کے کھانے کے لئے ایک بڑا پیالہ لایا جائے گا اور شام کے وقت ایک دوسرا کھانے سے بھرا ہوا پیالہ لایا جائے گا اور تم میں سے کوئی ایک اپنے گھر پر اس طرح پردے لٹکائے گا جس طرح کعبہ پر پردے لٹکائے جاتے ہیں۔ اصحاب صفہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا ہم اس آسودگی کو پائیں گے درآں حالانکہ ہم اپنے دین پر کاربند ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں، کہنے لگے: پھر تو ہم اُس وقت (آج سے بدرجہا) بہتر ہوں گے۔ چونکہ ہم صدقات کریں گے اور غلاموں کو آزاد کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تم لوگ بہ نسبت اُس وقت کے آج بدرجہا بہتر ہو۔ چونکہ جب تم دنیاوی آسودگی و فراوانی کو پالو گے آپس میں حسد کرنے لگ جاؤ گے ایک دوسرے سے قطع تعلق کرو گے اور ایک دوسرے سے بغض و عداوت کرنے لگ جاؤ گے۔

۱۱۰۴- عبداللہ بن محمد، ابو یحییٰ رازی، ھناد بن سری، یونس بن بکیر، ستان بن سیسن حنفی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جب ضعفاء مسلمین کے لئے صفہ بنایا گیا تو مسلمانوں نے حسب استطاعت جو کچھ میسر ہوسکا لے کر ان کے پاس آنا شروع کر دیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اہل صفہ کے پاس تشریف لاتے اور ارشاد فرماتے: السلام علیکم: یا اہل الصفۃ! اصحاب صفہ جواب دیتے "وعلیک السلام یا رسول اللہ" آپ ﷺ ارشاد فرماتے: تم لوگ آج کے دن بدرجہا بہتر ہو اس دن سے کہ جب تم میں سے کسی ایک کے پاس کھانے سے بھرا ہوا ایک بڑا پیالہ صبح کے کھانے کے لئے لایا جائے گا اور پھر ایک شام کے وقت اور وہ صبح کو ایک عالیشان جوڑے میں ملبوس ہو کر نکلے گا اور شام کے وقت دوسرے میں۔ تم لوگ اپنے گھروں پر اس طرح پردے لٹکاؤ گے جس طرح کعبہ پر پردے لٹکائے جاتے ہیں۔ (یعنی تم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جس میں تمہارے پاس مال و دولت کی خوب ریل پیل ہو گی) اہل صفہ کہنے لگے: ہم تو اس دن بہت بہتر ہوں گے چونکہ اللہ تعالیٰ ہمیں آسودگی عطا فرمائے گا ہم اس کا شکر ادا کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ تم لوگ آج بہت بہتر ہو۔

شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صفہ میں رہنے والوں کی تعداد مختلف اوقات میں مختلف ہوتی رہتی تھی۔ بسا اوقات اہل صفہ متفرق ہو جاتے اور پردیسیوں اور آنے والوں کی تعداد کم ہو جاتی جسکی وجہ سے اہل صفہ کی مجموعی تعداد بھی کم ہو جاتی اور بسا اوقات باہر سے آنے والوں اور وفود کی تعداد بڑھ جاتی اور انہیں اہل صفہ کے ساتھ شامل کرلیا جاتا۔ یوں اہل صفہ کی تعداد بڑھ جاتی، ہاں البتہ ان کے حالات واخبار میں مشہور بات یہ تھی کہ ان پر فقر و فاقہ کا غلبہ زیادہ رہتا تھا، اس کے باوجود وہ حضرات پھر بھی ایثار سے کام لیتے اور فقر و فاقہ کو اپنے لئے پسند کرتے تھے۔ ان پر ایسا وقت بھی آیا کہ ان کے پاس دو کپڑے گزارے کے لئے بھی نہیں ہوتے تھے۔ رنگ برنگ کے کھانوں کا تو ان کے ہاں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا ان کے فقر و فاقہ اور ایثار پر ذیل کی حدیث خوب دلالت کرتی ہے۔

۱۱۰۵- فقر و ناداری کی انتہاء...... ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، وکیع، فضیل بن غزوان، ابو حازم کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ میں نے ایک مرتبہ ستر اہل صفہ کو ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ان میں سے بعض ایسے تھے کہ

۲۰۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۲۲، ۳۲۳. والسنن الکبری للبیهقی ۷/ ۴۷. والتاریخ الکبیر ۵/ ۱۳. والترغیب والترهیب

کپڑا صرف ان کے گھٹنوں تک پہنچا اور بعض کا تھوڑا نیچے تک۔ جب ان میں سے کوئی رکوع کرتا تو وہ اپنے کپڑے کو ہاتھ سے پکڑ لیتا چونکہ اسے ستر کھلنے کا خوف دامن گیر ہوتا تھا۔

۱۲۰۶- عبداللہ بن احمد، اسماعیل بن عبداللہ، ہشام بن عامر، صدقہ بن خالد، مزید بن واقد، بسر بن عبیداللہ حضرمی کے سلسلۂ سند سے واثلہ بن اسقع کی روایت ہے کہ میں اصحاب صفہ میں سے ہوتا تھا۔ چنانچہ ہم اہل صفہ میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہوتا تھا کہ جس کو پورا کپڑا (جو ستر کے لئے کافی ہو) میسر ہو سکے۔ ہماری اس تنگدستی کی حالت میں ہمارے جسموں پر میل اور غبار اٹار رہتا تھا جب پسینہ آتا میل اور غبار گھل کر ہمارے جسموں پر بہہ جاتا جس کے نشانات جسم پر واضح نظر آتے تھے۔

۱۲۰۷- اہل صفہ کی گزر بسر کا طریقہ...... عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن محمد بن سلم، ہناد بن سری، ابو اسامہ، جریر بن حازم کے سلسلۂ سند سے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب شام کے وقت تشریف لاتے تو اہل صفہ کو صحابہ میں (کھانا کھلانے کے لئے) تقسیم کردیتے چنانچہ ایک صحابی اٹھتے وہ اپنے ساتھ اہل صفہ کا ایک آدمی لے جاتے کوئی اور صحابی اٹھتے وہ اپنے ساتھ دو کو لے جاتے اور کوئی تین کو لے جاتے حتی کہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے دس تک کا ذکر کیا۔ چنانچہ حضرت سعد بن عبادہؓ ہر رات اپنے گھر والوں کے پاس اسی (۸۰) آدمیوں کو لے کر آتے اور انہیں شام کا کھانا کھلاتے ان سب کا تعلق اہل صفہ سے ہوتا۔[1]

۱۲۰۸- عبداللہ بن محمد بن ابی بکر، عبداللہ بن محمد بن نعمان، ابونعیم (دوسری سند) ابوبکر طلحی، عبید بن غنام- (ایک نسخہ میں غنام اور ایک میں عثام ہے) الفاظ حدیث انہی کے ہیں- ابوبکر بن ابی شیبہ، ابونعیم، موسیٰ بن علی، اپنے والد علی سے حضرت عقبہ بن عامرؓ کی روایت ہے:

کہ ایک دن رسول کریم ﷺ باہر ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم صفہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم میں سے کون شخص پسند کرے گا کہ وہ ہر روز بطحان یا عقیق کی طرف جائے اور وہاں سے دو اونٹنیاں بڑے کوہان والی بغیر کسی گناہ کے اور بغیر انقطاع صلہ رحمی کے لے آئے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سب ہی پسند کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا (تو پھر سن لو) تم میں سے جو شخص مسجد میں جاتا ہے اور وہاں کتاب اللہ کی دو آیتیں کسی کو سکھلاتا ہے یا خود پڑھتا ہے تو وہ اس کے لئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے تین آیتیں اس کے لئے تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آیتیں اس کے لئے چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں، حاصل یہ کہ آیتوں کی تعداد اونٹنیوں کی تعداد سے بہتر ہے۔[2]

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عقبہ بن عامرؓ کی حدیث بالا میں تصریح ہے کہ نبی ﷺ اصحاب صفہ کو دنیاوی پیشہ کشوں سے الگ تھلگ رکھنا چاہتے تھے اور انہیں ہمہ وقت عبادت ذکر و فکر اور تعلیم و تعلم میں مشغول رکھنا چاہتے تھے، جس میں ان کی حالت خوش اسلوبی کے ساتھ استوار رہ سکتی تھی۔ چونکہ وہ ان اشغال میں مصروف رہ کر ہلاکتوں اور خطرات سے محفوظ رہ سکتے تھے۔ نیز یوں وہ حضرات اپنی بے پایاں امیدوں سے راحت بھی پا سکتے تھے۔

۱۲۰۹- محمد بن احمد بن مخلد، ابو اسماعیل ترمذی، یحییٰ بن بکیر، ابن لہیعہ، عمارہ بن غزیہ، ربیعہ بن ابو عبدالرحمن کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی حدیث ہے کہ ایک دن حضرت ابوطلحہؓ اہل صفہ کے پاس گئے۔ اچانک دیکھتے ہیں کہ نبی ﷺ کھڑے ہیں اور اصحاب صفہ کو پڑھا رہے ہیں اور آپ ﷺ نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا ہے تاکہ اس سے ان کی کمر سیدھی رہے۔

چنانچہ اہل صفہ کتاب اللہ کو سمجھنے اور سیکھنے میں مشغول رہتے تھے ان کا مطمع نظر یہی تھا کہ دین اسلام کی نئی بات سننے کو مل جائے

---

[1] تاریخ ابن عساکر ۹۱/۶. (المهذب)

[2] المصنف لابن ابی شیبة ۵۰۳/۱۰، ومسند الامام أحمد ۱۵۴/۴، والمعجم الكبير للطبراني ۲۹۰/۱۷.

ذیل کی حدیث اس امر کی باخوبی گواہی دیتی ہے۔

۱۲۱۰- جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین وداعی، یحییٰ بن عبدالحمید، حماد بن زید، معلی بن زیاد، علاء بن بشیر، ابو صدیق ناجی کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ میں ایک دن غرباء یعنی اصحاب صفہ کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا ان میں سے کچھ ننگے بدن ہونے کی وجہ سے اپنے ساتھیوں کی اوٹ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص ہمارے سامنے قرآن پڑھ رہا تھا اور ہمارے لئے دعا بھی کرتا جاتا کہ اچانک نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہوگئے۔ پڑھنے والے نے جب نبی کریم ﷺ کو کھڑے دیکھا تو وہ خاموش ہوگیا۔ اس وقت آپ ﷺ نے ہمیں سلام کیا اور فرمایا: تم لوگ کیا کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم کتاب اللہ سن رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے میری امت میں وہ لوگ پیدا کئے جن کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا کہ میں ان کے ساتھ بیٹھوں۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ فرما کر آپ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے ہاتھ سے حلقہ بنا کر بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ چنانچہ سب لوگ حلقہ بنا کر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: اے مفلسین کی جماعت! تمہیں خوشخبری ہو اس بات کی کہ قیامت کے دن تمہیں بھرپور نور حاصل ہوگا اور تم دولتمند طبقے سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور یہ آدھا دن پانچسو برس کے برابر ہوگا۔ چنانچہ یہ فقراء جنت میں عیش وعشرت کر رہے ہوں گے اور دولتمندوں کا طبقہ حساب دے رہا ہوگا۔[1]

یہ حدیث جعفر بن سلیمان نے معلی بن زیاد سے اپنی اسناد سے بمثلہ روایت کی ہے اور جعفر نے ثابت بنانی، سلمان کے طریق سے مرسلا روایت کی ہے۔

۱۲۱۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سلمانؓ ایک جماعت میں بیٹھے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے کہ اچانک نبی ﷺ کا ادھر سے گزر ہوا چنانچہ یہ حضرات چپ ہوگئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کیا کہہ رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے، ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو بلاشبہ میں نے تمہارے اوپر رحمت نازل ہوتی ہوئی دیکھی تو میں نے بھی چاہا کہ تمہارے ساتھ شریک ہو جاؤں، پھر ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگوں کو پیدا کیا جن کے ساتھ مجھے جم کر بیٹھنے کا حکم دیا گیا۔[2]

یہ حدیث مسلم بن عبداللہ نے عبدالرحمٰن سلیمان کے طریق سے طویل قصے کے ساتھ روایت کی ہے ہم نے اسے کتاب شرف الفقر میں ذکر کیا ہے۔

شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: حضرات صحابہ کرامؓ اور تابعین کرام میں سے جن حضرات نے فقر وفاقہ کو گلے لگایا وہ تاقیامت دین کی ایک واضح علامت ہیں۔ ان کے صدق کے جھنڈے لہراتے ہیں، ان کا باطنی مشاہدہ حق سے آباد تھا، جبکہ حق انکا مشاہد وانتظام کردہ ہے۔ رسول کریم ﷺ ان کے کفیل اور ان کے مؤدب تھے۔ جو دنیا اور اس کے دھوکے سے فروتنی برتے اور آخرت اور اسکی عشرتوں کی طرف متوجہ ہو، اس آدمی کا حق ہیکہ حق تعالیٰ جو یکتا اور باقی رہنے والا ہے اسکی کاریگری کا مشاہدہ کرے۔ آنے والی آخرت کی راحتوں کی دھن میں لگا ہو جو کہ آخرت کے دوام اور خوشنمائی سے تعلق رکھتی ہیں، دائمی سکونت واسکی رونق افروزی، ملاقات حق تعالیٰ اور اسکی جلوہ افروزی، معائنہ معبود اور اسکی لذت یہ سارے امور اسکے قیمتی انعامات ہیں۔ اس کا حق ہے کہ وہ حق تعالیٰ کے پسند فرمودہ فقر وفاقہ پر راضی رہے اور جن دنیا کے امور سے اللہ تعالیٰ نے اسے پھیر دیا ہے اس سے الگ رہے اور جو چیز اس کے لئے مقید کردی ہے اسکی کوشش میں لگا رہے۔ اپنے دل کی کڑی نگرانی کرتا ہو، اپنے آپ کو زمرہ مساکین میں سے سمجھتا ہو، اللہ کے مقرب بندوں نے جن خصلتوں کو اپنے لئے مختص کیا ہے ان کے در پے ہو، اپنے اوقات کو قیمت سمجھتا ہو اور اختلاط سے پرہیز کرتا ہو، اپنے اوقات کی حفاظت

۱۔ سنن ابی داؤد، کتاب العلم باب ۱۳، ودلائل النبوۃ للبیھقی ۳۵۱/۵، ومشکاۃ المصابیح ۲۱۹۸۔

کرتا ہو اور اپنے آپ کو باطل پرستوں کی مصالحت سے کنارہ کش رکھتا ہو، رب العالمین کے معاملہ میں کوشش و اجتہاد سے کام لیتا ہو اور تمام احوال میں سید المرسلین ﷺ کی اقتداء کرتا ہو۔

۱۲۱۲- حسین بن اسحق تستری، محمد بن ابی خلف، یحیی بن عباد، محمد بن عثمان واسطی، ثابت کے سلسلہ سند سے حضرت انس (ایک نسخہ میں ابن عباس) کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کسی آدمی کی دھوتی بھلی لگتی اسے نماز کا حکم دیتے۔

شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان حضرات نے صفہ کو اپنا ٹھکانا بنایا اور باطنی گندگیوں سے اپنے قلوب کو صاف کیا، افیون سے فروتنی برتی، نفوس کی چاپلوسی سے محفوظ رہے، نیکوکاروں کے طریقہ کار پر جمے رہے، پس انہیں دائمی نعمتوں کی بستیوں میں اتارا گیا اور انہیں خالص تسنیم (جنت کی شراب) پلائی گئی۔

۱۲۱۳- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبداللہ بن نمیر، عمران بن عیینہ، اسماعیل، ابو صالح کہتے ہیں "ومزاجه من تسنيم " (مطففین ۲۷) میں تسنیم اہل جنت کی اعلیٰ ترین شراب ہے جو کہ مقربین کو خالص ملے گی اور بقیہ لوگوں کو تسنیم کی محض ملاوٹ ملے گی۔

شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اہل صفہ مختلف قبائل کے اچھے لوگ تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے سروں پر نور کا تاج سجایا، انہوں نے اذکار سے اپنے دلوں کو پاکیزہ کیا، ان کے اعضاء نے راحت پائی، ان کے باطنی اسرار منور چاند کی طرح کھل اٹھے، چونکہ حق تعالیٰ نے اپنی رضا ان کے شامل حال کردی تھی۔ انہوں نے دنیاوی بکھیڑوں میں مشغول ہونے والوں سے اعراض کیا، وہ دنیا جمع کرنے والوں سے دور رہے، حاسد دشمن کے ساتھ مصالحت سے کنارہ کشی کی، حق تعالیٰ کی حمایت کو انہوں نے تھامے رکھا، دنیا سے بالکل قطع تعلق تھے دنیاوی ملبوسات ان کے سامنے ہیچ تھے، حق تعالیٰ کے سوا کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوئے، انہوں نے حق تعالیٰ کی محبت ورضا کو اپنا مرجع بنایا حتی کہ فرشتوں نے بھی ان کی زیارت و دوستی میں رغبت کی اور رسول اللہ ﷺ کو بھی ان کے ساتھ مل بیٹھنے اور گفتگو کرنے کا حکم ہوا۔

۱۲۱۴- اصحاب صفہ کی اہمیت...... ابوبکر طلحی، عبید بن ہشام، ابوبکر بن ابی شیبہ، احمد بن مفضل، اسباط بن نصر، سدی، ابو سعید ازدی، ابوالکنود کے سلسلہ سند سے حضرت خباب بن ارت کی روایت ہے کہ آیت کریمہ: " والعشي يريدون وجهه " (انعام ۵۲) اور خاص اسی کی رضامندی کا قصد کرتے ہیں، کے سبب نزول کے متعلق فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن فزاری آئے اور انہوں نے نبی ﷺ کو بلال و عمار و صہیب اور خباب کے ساتھ بیٹھے ہوئے پایا۔ یہ حضرات ضعفاء مومنین میں سے تھے۔ جب ان دونوں نے ضعفاء مومنین کو دیکھا تو انہیں حقیر سمجھا اور آپ ﷺ کو خلوت میں لے گئے اور کہنے لگے: ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے خصوصی مجلس کا اہتمام کریں تاکہ عرب ہمارے شرف و فضل کا امتیاز کرسکیں۔ چونکہ آپ کے پاس مختلف اطراف سے وفود آتے رہتے ہیں ہمیں حیاء آتی ہے کہ عرب ہمیں ان غلاموں کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھیں۔ پس جب ہم آپ کے پاس آئیں آپ انہیں وہیں چھوڑ کر ہماری طرف اٹھ آیا کریں اور جب ہم فارغ ہوجائیں آپ بے شک ان کے پاس جا کر بیٹھ جایا کریں۔ آپ ﷺ نے ان کے مطالبے کو منظور کرلیا، پھر وہ دونوں کہنے لگے: ہمارے لئے ایک تحریر لکھ دیجئے جو بطور معاہدہ کے ہمارے پاس رہے چنانچہ نبی ﷺ نے ورق منگوایا تاکہ ان کے لئے معاہدہ لکھ دیں اور بطور کاتب کے حضرت علی کو بلایا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے معاہدہ لکھنے کا قصد کیا اس وقت ہم ایک کنارے میں بیٹھے ہوئے دیکھ رہے تھے اچانک جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے فرمایا: "لا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون وجهه" الی قولہ تعالیٰ: فتكون من الظالمين" (انعام ۵۲)۔ پھر اقرع بن حابس اور ان کے ساتھی کا ذکر

کیا۔اور فرمایا:

وکذالک فتنا بعضھم ببعض لیقولوا اھولآء من اللہ علیھم من بیننا الیس اللہ باعلم بالشاکرین (انعام ۵۳)

اور اسی طرح ہم نے بعض کو بعض کے ذریعے آزمائش میں ڈال رکھا ہے تاکہ یہ لوگ کہا کریں: کیا یہ لوگ ہیں کہ ہم سب میں سے ان پر اللہ نے فضل کیا ہے؟ کیا یہ بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ شکرگزاروں کو خوب جانتا ہے۔

آگے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: واذا جاء ک الذین یومنون بآیاتنا فقل سلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ (انعام ۵۴) اور یہ لوگ جب آپ کے پاس آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو یوں کہہ دیجئے کہ تم پر سلامتی ہے (اور) تمہارے رب نے (تمہارے لئے) مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کرلیا ہے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ورق دور پھینک دیا اور ہمیں اپنے پاس بلایا۔ ہم ان کے پاس گئے آپ ﷺ کہہ رہے تھے: "سلام علیکم" یعنی تمہارے اوپر سلامتی ہو۔ ہم آپ ﷺ کے قریب تر ہوگئے حتی کہ ہم نے اپنے گھٹنے ان کے گھٹنوں کے ساتھ ملا لئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے اور جب چلے جانے کا قصد کرتے تو اٹھ کر چلے جاتے اور ہمیں چھوڑ دیتے پس اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی: "واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ ولا تعد عیناک عنھم ترید زینۃ الحیاۃ الدنیا" (سورۃ کہف ۲۸) اور اپنے آپ کو انہی لوگوں کے ساتھ رکھئے جو اپنے پروردگار کو صبح وشام پکارتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں۔ خبردار آپ کی نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں کہ آپ دنیاوی زندگی کی ٹھاٹھ کے ارادے میں لگ جائیں۔

یعنی آپ اپنی آنکھیں ان سے نہ ہٹایئے کہ آپ اشراف کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ھواہ وکان امرہ فرطا (کہف ۲۸) اور اس آدمی کا کہنا نہ مانیے جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کردیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا معاملہ حد سے گزر چکا ہے۔

جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے اپنی یاد سے غافل کردیا ہے وہ عیینہ بن حصن فزاری اور اقرع بن حابس ہے اور معاملے کا حد سے گزرنا ہلاکت ہے۔ پھر قرآن میں اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں اور دنیاوی زندگی کی مثال بیان فرمائی ہے، خباب بن ارتؓ کہتے ہیں: ہم اس کے بعد نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھتے تھے اور جب ہم دیکھتے کہ آپ ﷺ کے اٹھنے کا وقت آن پہنچا ہے تو ہم خود ہی اٹھ کھڑے ہوتے اور آپ ﷺ کو وہیں چھوڑ دیتے پھر آپ ﷺ بھی کھڑے ہوجاتے ورنہ ایسا ہوتا کہ آپ ﷺ جم کر بیٹھے رہتے حتی کہ ہم کھڑے نہ ہوجائیں۔

یہ حدیث عمر بن محمد عنقزی علی اسباط نے بھی بشکل بالا کے روایت کی ہے۔

۱۲۱۵- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابووہب حرانی، سلیمان بن عطاء، مسلمہ بن عبداللہ، اپنے چچا سے حضرت سلمان فارسیؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مؤلفۃ قلوب (وہ لوگ جنہیں کچھ مال دے دیا جاتا تھا تاکہ اسلام کی طرف راغب ہوجائیں) یعنی عیینہ بن حصین فزاری، اقرع بن حابس اور ان کے خیرخواہ آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! اگر آپ مسجد کے بیچ میں بیٹھیں اور آپ ہمارے لئے مسجد کے ایک کونے میں ان لوگوں سے الگ ہوکر بیٹھا کریں۔ ان کی مراد ابوذرؓ، سلمانؓ اور فقراء مسلمین یعنی اہل صفہ تھے۔ تاکہ ہمیں ان لوگوں کے جبوں سے بدبو نہ آئے۔ کیونکہ اہل صفہ نے اون کے بنے ہوئے جبے پہن رکھے تھے، ان کے پاس اور کچھ ہوتا ہی نہیں تھا۔ کہنے لگے: (آپ ہمارے لئے مسجد میں ایک کنارے میں الگ ہوکر بیٹھ جایا کریں تاکہ) ہم آپ کے ساتھ بیٹھا کریں اور آپ صرف ہمارے ساتھ بیٹھیں اس طرح ہم آپ سے علم حاصل کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی: واتل ما اوحی الیک من کتاب ربک لا مبدل لکلماتہ ولن تجد من دونہ ملتحدا. واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ ..... الی قولہ تعالیٰ ..... نارا احاط بھم سرادقھا" (الکہف ۲۷،۲۹)

آپ کی طرف جو آپ کے رب کی کتاب وحی کی گئی ہے اسے پڑھتے رہئے۔اس کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں آپ اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہیں پائیں گے اور اپنے آپ کو انہی کے ساتھ رکھا کریں جو اپنے رب کو صبح وشام پکارتے رہتے ہیں اور اسی کی رضا مندی چاہتے ہیں۔۔۔۔۔الخ۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں دوزخ کی آگ کی دھمکی دی چنانچہ آپ ﷺ اٹھے اور اہل صفہ کو تلاش کرنے لگے۔تاہم انہیں مسجد کی پچھلی جانب اللہ کے ذکر میں مشغول پایا پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے مجھے اس وقت تک موت نہیں دی جب تک کہ مجھے اپنی امت کے کچھ لوگوں کے ساتھ جم کر بیٹھنے کا حکم نہ دے دیا سو میں نے تمہارے ہی ساتھ زندہ رہنا ہے اور تمہارے ہی ساتھ مرنا ہے۔[1]

۱۲۱۶-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوحذیفہ، سفیان ثوری، مقدام بن شریح، شریح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کی روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ:

"ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ (انعام،۵۲) اور ان لوگوں کو نہ نکالئے جو صبح وشام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا قصد کرتے ہیں۔

نبی ﷺ کے چھ صحابہ کے بارے میں نازل ہوئی ان میں سے ایک ابن مسعودؓ بھی ہیں، اور ابن ابی وقاصؓ کہتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے پاس آتے اور ان کے قریب تر ہو کر بیٹھتے تھے۔قریش ہمیں دیکھ کر کہنے لگے: آپ ہمارے علاوہ ان لوگوں کو اپنے پاس قریب کر کے بٹھاتے ہیں؟ چنانچہ نبی ﷺ نے انہیں خوش کرنے کے لئے کچھ ارادہ کیا کہ ان کو کچھ خصوصیت دیں لیکن یہ آیت نازل ہوگئی۔

۱۲۱۷-ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن راھویہ، عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، مقدام بن شریح حارثی، شریح کے سلسلہ سند سے حضرت سعد بن ابی وقاص کی روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اور ہم چھے آدمی تھے، مشرکین کہنے لگے: انہیں اپنے سے دور کیجئے چونکہ یہ لوگ ہمارے ہم پلہ نہیں ہیں۔سعدؓ کہتے ہیں ایک میں تھا ایک ابن مسعود، ایک قبیلہ ہذیل کا آدمی تھا ایک بلال اور دو آدمی اور تھے جنکے میں نام بھول گیا ہوں۔(غالباً ان دو میں سے ایک حضرت خبابؓ بن ارت تھے اور دوسرے عمارؓ)۔چنانچہ نبی ﷺ کے دل میں مشرکین کی رعایت کرنے کے واسطے کچھ خیال پیدا ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: "ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ" (انعام،۵۲)

۱۲۱۸-محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن راھویہ، جریر، اشعث بن سوار، کردوس، عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ قریش کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزری اس وقت آپ ﷺ کے پاس صہیبؓ، بلالؓ، خبابؓ، عمارؓ اور ان جیسے دیگر حضرات اور کچھ ضعفاء مسلمین (یعنی اہل صفہ) بیٹھے ہوئے تھے، قریش کہنے لگے: یا رسول اللہ! کیا آپ اپنی قوم کے بجائے ان لوگوں سے راضی ہوگئے ہیں؟ کیا ہم ان لوگوں کے تابع ہوگئے ہیں؟ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل واحسان کیا ہے؟ اپنے سے انہیں دور کیجئے شاید ہم آپ کی اتباع کرلیں۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت نازل فرمائی۔"وانذر بہ الذین یخافون ان یحشروا الی ربھم" سے لیکر "فتکون من الظالمین" تک۔(انعام ۵۱،۵۲) ترجمہ اور ایسے لوگوں کو ڈرایئے جو اس بات سے اندیشہ رکھتے ہیں کہ اپنے رب کے پاس ایسی حالت میں جمع کئے جائیں گے کہ جتنے بھی غیر اللہ ہیں نہ کوئی ان کا مددگار ہوگا اور نہ ہی کوئی سفارشی

---

[1] تاریخ ابن عساکر ۶/۱۹۹ (التھذیب) واتحاف السادۃ المتقین ۸/۲۶۵، ۹/۲۷۸، والدر المنثور ۴/۲۱۹، وتفسیر القرطبی ۱۰/۳۹۱، وتفسیر الطبری ۱۵/۱۵۶. وزاد المسیر لابن الجوزی ۵/۱۳۲. واسباب النزول للواحدی ۲۰۱.

اس امید پر کہ شاید وہ ڈر جائیں۔ ان کا حساب ذرا بھی آپ کے متعلق نہیں اور آپ کا حساب ذرا بھی ان کے متعلق نہیں کہ آپ ان کو ٹال دیں، ورنہ آپ ظلم کرنے والوں میں سے ہوجائیں گے۔

۱۲۹- عمر بن محمد بن حاتم، محمد بن عبیداللہ بن مرزوق، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، معاویہ بن قرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائذ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ ابوسفیان (جب مدینہ آئے اور ایک موقع پر) صحابہ کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے سلمان فارسیؓ، صہیب رومیؓ اور بلال حبشیؓ کے سامنے سے گزرے تو ان تینوں نے ابوسفیان کو دیکھ کر کہا: اللہ کی تلواروں نے ابھی تک اس دشمن خدا کی گردن کیوں نہیں اڑائی؟ حضرت ابوبکرؓ بولے! تم قریش کے اس بڑے آدمی کے بارے میں ایسی بات کہہ رہے ہو جو اپنی قوم کا سردار بھی ہے پھر حضرت ابوبکرؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ کو اس بات کی اطلاع کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر! شاید تم نے ان کو ناراض کردیا ہے۔ اگر تم نے ان کو ناراض کردیا ہے تو خدا کی قسم تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کردیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ فوراً ان تینوں کے پاس آئے اور بولے: اے میرے بھائیو! شاید میں نے تم پر غصہ کردیا ہے (جسکی وجہ سے مجھ سے ناراض ہوگئے ہو) ان تینوں نے جواب دیا: نہیں ہم ناراض نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔[۱]

۱۳۰- **اہل صفہ کی فضیلت** ...... محمد بن عبداللہ، عبدالمومن بن احمد جرجانی، حسین بن علی سمسار، ابوعبدالرحمن کاتب، مسیب بن شریک، حمید کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس علم کے ذریعے کچھ لوگوں کو بلند مقام عطا فرماتا ہے اور انہیں قائد و راہنما بنا دیتا ہے چنانچہ دوسرے لوگ (عوام الناس) خیر و بھلائی کے امور میں ان کی اقتداء کرتے ہیں۔ ان کے نقش قدم پر چلتے ہیں اور ان کے اعمال کو بنظر غائر دیکھ کر ان کی پیروی کرتے ہیں۔۔۔ حتیٰ کہ فرشتے بھی ان کی دوستی میں رغبت کرتے ہیں اور ان کے قدموں تلے اپنے پر بچھاتے ہیں۔[۲]

۱۳۱- سلیمان بن احمد، ہارون بن طول، ابوعبدالرحمن مقری، سعید بن ایوب، معروف بن سوید جذامی، ابوعشانہ معافری کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ جنت میں سب سے پہلے کون لوگ داخل ہوں گے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے فقراء مہاجرین (داخل ہوں گے)۔ جن کے ذریعے مصیبتوں کا تحفظ کیا جاتا ہے اور وہ اپنی حسرتیں اور تمنائیں سینوں میں لئے ہوئے دنیا سے رخصت ہوتے ہیں۔ قضاء وقدر انہیں حسرتیں پوری کرنے کی مہلت ہی نہیں دیتی۔ فرشتے بھی رشک آمیز لہجہ میں کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہم تیرے فرشتے ہیں اور تیرے آسمانوں کے باسی ہیں لہذا انہیں ہم سے پہلے جنت میں داخل نہ کیجئے۔ رب تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے ان برگزیدہ بندوں نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا...... بلکہ مصیبتوں میں ان کے طفیل لوگوں کا تحفظ کیا جاتا تھا۔ وہ اپنے دلوں ہی میں آرزوئیں لئے ہوئے دنیا کو خیرآباد کہہ آئے۔ تقدیر نے انہیں آرزوئیں پوری کرنے کا موقع ہی نہیں دیا۔ پس یہ جواب سن کر فرشتے ان کے پاس ہر دروازے سے داخل ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے "سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار" یعنی تمہارے صبر کے بدلے میں تمہارے اوپر سلامتی ہو۔ سو آخرت کا ٹھکانا بہت اچھا ہے۔[۳]

۱۳۲- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن سوار، ابوہلال اشعری، محمد بن مروان، ثابت ثمالی ابوحمزہ، محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی

۱۔ مسند الامام أحمد ۵/۶۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۱۸، ومشکاۃ المصابیح ۶۲۰۵. وتفسیر القرطبی ۶/۴۳۵.
وتاریخ ابن عساکر ۳/۳۱۲. (التهذیب) ۲۔ کنز العمال ۲۸۹۲۰.
۳۔ مسند الامام أحمد ۲/۱۶۸. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۵۹. وتفسیر ابن کثیر ۴/۳۷۳.

طالب نے آیت کریمہ تلاوت کی:

اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا (فرقان ۷۵) یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے میں جنت کے بلند و بالا خانے میں دیئے جائیں گے'' اور پھر فرمایا: بالا خانوں سے مراد جنت ہے چونکہ انہوں نے دنیا میں فقر و فاقہ پر صبر کر لیا تھا۔

شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: رہی بات اہل صفہ کے اسماء کی سو جس نے بعض متاخرین کو دیکھا ہے کہ انہوں نے اہل صفہ کے تذکرے میں تتبع سے کام لیا ہے اور ان کے احوال کو حروف معجمہ کی ترتیب پر ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اہل صفہ کے ساتھ فقراء مہاجرین کو بھی ذکر کر دیا ہے جنکا تذکرہ ہم نے پیشتر کر دیا ہے۔ چنانچہ میرے ایک شاگرد نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ میں بھی ان متاخرین کی کتاب کی پیروی کروں حالانکہ اس کتاب میں ایک موہوم جماعت کا بھی ذکر ہے چونکہ ایک جماعت مدینے وارد ہوئی تھی جو کہ ''اہل قبہ'' کے لقب سے مشہور ہوئی تو ان بعض متاخرین نے انہیں (یعنی اہل قبہ کو) بھی اہل صفہ کی طرف منسوب کر دیا ہے حالانکہ یہ بعض ناقلین سے تصحیف ہوئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جب ہم اس مقام پر پہنچیں گے اسکی وضاحت کریں گے، پس جن کے نام سے ہم نے ابتداء کی ہے وہ یہ ہیں۔

(۴۷) اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ [۱]

ایک قول کے مطابق ان کا نام اوس بن حذیفہ ہے۔ چنانچہ انہیں اہل صفہ کی طرف منسوب کرنا تو اوہم ہے۔ چونکہ وہ بنی ثقیف کے وفد کے ساتھ مدینہ آئے تھے اور بنو ثقیف کا وفد نبی ﷺ کے آخیر عہد میں مدینہ آیا تھا۔ اوس کا تعلق مالکین سے ہے چنانچہ نبی ﷺ نے مالکین کو احلافیوں کے ساتھ قبہ میں ٹھہرایا تھا نہ کہ صفہ میں۔ اوس بن اوس نے رسول اللہ ﷺ سے بہت ساری احادیث روایت کی ہیں اور ان سے اہل صفہ کے بارے میں کوئی بات نقل نہیں کی گئی۔ تاہم ان کی سند سے کچھ مرویات ذیل میں ہیں۔

۱۲۲۳- سلیمان بن احمد، محمد بن عمرو بن خالد حرانی، عمرو بن خالد، زہیر، سماک بن حرب، نعمان بن سالم کے سلسلۂ سند سے حضرت اوس بن اوس ثقفی کی روایت ہے کہ (جب ہمارا وفد مدینہ آیا اس موقع پر) رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم مسجد نبوی میں بنائے گئے ایک قبہ میں بیٹھے تھے۔ چنانچہ ایک آدمی آیا اور نبی ﷺ کے ساتھ اس نے کچھ سرگوشی کی، ہمیں معلوم نہیں تھا کہ یہ کیا کہہ رہا ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور ان سے کہو کہ اسے قتل کر دیں۔ پھر ارشاد فرمایا: شاید کہ وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہو؟ اس آدمی نے جواب دیا: جی ہاں! ارشاد فرمایا: جاؤ اور ان سے کہو کہ اسے چھوڑ دیں، چونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک قتال کروں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی نہ دے دیں۔ پس جب وہ اس کلمے کا اقرار کر لیں تو میرے اوپر ان کی جانیں اور ان کے اموال حرام کر دیئے گئے ہیں الا یہ کہ کوئی برحق معاملہ پیش آ جائے اور ان کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔ [۲]

یہ حدیث شعبی اور ان کے دیگر معاصرین نے بھی سماک سے روایت کی ہے۔ شعبہ کی حدیث میں اضافہ ہے کہ: میں قبے کی نچلی طرف بیٹھا ہوا تھا۔

۱۲۲۴- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، عبداللہ بن عبدالرحمن طائفی، عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی اپنے دادا اوس بن حذیفہ سے روایت کرتے ہیں:

اوس کہتے ہیں کہ ہم بنو ثقیف کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ میں آیا چنانچہ احلافیوں کو مغیرہ بن شعبہ کے پاس ٹھہرایا گیا

۱۔ تهذيب الكمال ۳/۳۸۷، ۳۸۸۔

۲۔ المعجم الكبير للطبراني ۱/۱۸۸۔

ورائیوں کو قبہ میں ٹھہرا گیا۔ چنانچہ آپ ﷺ ہمارے پاس عشاء کے بعد تشریف لاتے اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر گفتگو کرتے۔ اکثر قریش کی شکایت کا ذکر ہوتا اور فرماتے: ہمیں مکہ میں بے یار و مددگار اور کمزور سمجھا جاتا تھا پس جب ہم مدینہ آئے تو ہم کو قوم سے انصاف ملا۔[1]

(۴۸) اسماء بن حارثہؓ

حضرت اسماء بن حارثہ اسلمی جو کہ حضرت ہند رحمہ اللہ کے بھائی ہیں، انہیں بھی اہل صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرمایا کرتے تھے: میں اسماءؓ اور ہندؓ کو رسول اللہ ﷺ کے خاص الخاص خادم سمجھتا ہوں۔ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے ساتھ چمٹے رہتے اور ہر وقت ان کی خدمت میں مشغول رہتے تھے، چنانچہ بعض متاخرین نے انہیں بھی اہل صفہ میں شمار کیا ہے۔

۱۲۲۵- احمد بن یوسف صرصری، عبداللہ بن محمد بغوی کہتے ہیں میں نے محمد بن سعد واقدی کی کتاب میں لکھا ہوا دیکھا تھا کہ اسماء بن حارثہ بن سعید بن عبداللہ بن عباد بن سعد بن عامر بن ثعلبہ بن مالک بن افصی رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے مشرف ہوئے اور اہل صفہ میں سے تھے۔ ۶۰ھ میں بصرہ میں وفات پائی اور بوقت وفات ان کی عمر ۸۰ سال تھی۔

ان کی سند سے مروی ایک حدیث:

۱۲۲۶- فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، ابن بکار مو ہیب، عبدالرحمن بن حرملہ، یحییٰ بن ہند بن حارثہ کے سلسلۂ سند سے حضرت اسماء بن حارثہؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا اور ارشاد فرمایا: اپنی قوم کو جا کر حکم دو کہ وہ آج کے دن کا روزہ رکھیں۔ میں نے عرض کیا اگر میں انہیں کھانا کھاتے ہوئے پاؤں تو پھر؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بس اپنے دن کے بقیہ حصے کو پورا کریں۔ یعنی بقیہ دن بھوکے رہیں۔ یہ یوم عاشوراء کا روزہ تھا۔[2]

(۴۹) حضرت اغر مزنیؓ [3]

ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ نے اغر مزنیؓ کو موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے اہل صفہ میں شمار کیا ہے۔

۱۲۲۷- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہدبہ بن خالد، حماد بن ثابت، ابو بردہ کے سلسلۂ سند سے حضرت اغر مزنیؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دل پر پردے پڑ جاتے ہیں حتیٰ کہ میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔[4]

۱۲۲۸- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابو النضر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو بردہ کہتے ہیں میں نے قبیلہ جہینہ کے ایک آدمی کو حدیث بیان کرتے سنا اسے اغر کہا جاتا تھا: کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو اپنے رب کے حضور توبہ کرو میں بھی دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔[5]

حضرت بلالؓ بن رباح

بعض متاخرین نے بلال بن رباحؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے تاہم ان کا تذکرہ ہم نے پہلے کر دیا ہے۔ نیز بلالؓ سابقین

۱۔ سنن ابن ماجہ ۱۳۴۵۔ وتفسیر ابن کثیر ۷/۲۷۰۔

۲۔ مسند الامام أحمد ۳/۴۸۴، ۴/۷۸۔ والمستدرک ۳/۵۲۹، ۵۳۰۔ وصحیح ابن حبان ۹۳۳ (موارد)۔ والبدایۃ والنہایۃ ۵/۲۳۳۔

۳۔ طبقات ابن سعد ۶/۳۲۔ والجرح ۱/۱/۳۰۸، والتاریخ الکبیر ۱/۲/۴۳۔

۴۔ اتحاف السادۃ المتقین ۸/۵۱۷۔

۵۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر ۴۲، وسنن ابن ماجہ ۳۸۱۵، وفتح الباری ۱۱/۱۰۱۔ وشرح السنۃ ۵/۷۱۔

اولین میں سے ہیں انہیں اللہ عزوجل کی توحید کے اقرار پر بہت سخت صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں نیز بلال نبی ﷺ کے خازن بھی تھے۔

۱۳۲۹۔دعائے رسول ﷺ کا فوری اثر...... جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین وداعی، یحیی بن عبدالحمید، ایوب بن سیار، محمد بن منکدر، جابرؓ کے سلسلۂ سند سے بلالؓ کی حدیث مروی ہے کہ حضرت بلالؓ کہتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ سخت ٹھنڈی رات میں صبح کی اذان دی لیکن میرے پاس کوئی آدمی حاضر نہ ہوا (یعنی مسجد میں نماز پڑھنے کوئی نہ آیا) میں نے پھر اذان دی مگر اس بار بھی کوئی نہ آیا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: شدید سردی نے لوگوں کے لئے رکاوٹ کھڑی کر دی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ سردی کو لوگوں کی راہوں سے ہٹا دے۔ چنانچہ حضرت بلالؓ کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ لوگ صبح کے وقت گرمی کی وجہ سے ہوا جھول رہے تھے۔[1]

(۵۰)حضرت براء بن مالکؓ

بعض متاخرین نے حضرت براء بن مالکؓ برادر حضرت انسؓ بن مالک کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے اور محمد بن اسحق کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ حضرت براءؓ اہل صفہ میں سے تھے۔ لیکن ان کی مسانید کا تذکرہ نہیں کیا۔ چنانچہ حضرت براءؓ احد اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہے اور معرکہ تستر میں شہید ہوئے۔ پاکیزہ و طیب دل کے مالک تھے اور سماع کی طرف بھی ان کا قدرے میلان تھا اچھے اچھے اشعار گنگناتے تھے اور اسلام کے مشہور شہسواروں اور جرنیلوں میں سے ایک تھے۔

۱۳۳۰۔ ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابو محمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابو معمر، سعید بن محمد، مصعب بن سلیم کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت سے پراگندہ، غبار آلود چہرے والے جنکی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی جب خدا کی قسم کھا بیٹھتے ہیں تو خدا ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے اور براءؓ بن مالک بھی انہیں لوگوں میں سے ہیں۔ چنانچہ معرکہ تستر میں مسلمانوں کو عارضی طور پر ہزیمت ہوئی تو مسلمان ان سے کہنے لگے: اے براء! آج اپنے خدا پر قسم کھا لیجئے! چنانچہ براءؓ کہنے لگے: اے میرے پروردگار! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ اس معرکے کو ہمارے حق میں فتح کر دے اور مجھے اپنی نبی ﷺ کے ساتھ ملا دے، چنانچہ اسی معرکے میں براءؓ بن مالک کو شہید کیا گیا۔[2]

۱۳۳۱۔علی بن ہارون، موسیٰ بن ہارون حافظ، حسن بن حماد وراق، عبیدہ، محمد بن اسحق، عبداللہ بن مثنی، ثمامہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ حضرت براءؓ بن مالک خوش گلو انسان تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں رجزیہ اشعار پڑھتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں کسی سفر کے موقع پر رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے کہ چلتے چلتے اچانک عورتوں کے قریب ہو گئے (انہیں دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان شیشوں سے بچو، ان شیشوں سے بچو (یعنی دلکش آواز میں اشعار نہ پڑھو کہیں ان عورتوں پر غلبۂ حال نہ طاری ہو جائے چونکہ عورتوں کے دل بہت زیادہ نرم ہوتے ہیں اس حدیث کی آڑ میں بعض بد باطن منافقین نے جان دو عالم ابر کرم سرکار دو عالم ہادی کل نور ہدایت سرور کونین رسول کریم ﷺ کی ذات پر اشکال کیا ہے جسکا تذکرہ کرنا بھی کفر ہے)۔[3]

۱۳۳۲۔سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ایوب، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی حدیث

۱۔ تنزیہ الشریعۃ ۲/۷۹. والموضوعات لابن الجوزی ۲/۹۴. والضعفاء للعقیلی ۱/۱۱۳.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ باب ۴۰، رقم ۱۳۸، والجنۃ باب ۱۳، رقم: ۴۸. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۶۴. وکشف الخفا ۱/۵۱۲، وشرح السنۃ ۱۳/۲۶۹.

۳۔ المستدرک ۳/۲۹۱، وکنز العمال ۳۳۶۲۰. والجامع الکبیر ۹۹۲۹۸.

ہے کر (غالباً سر کر کسر میں) براء بن مالک کمر کے بل لیٹ گئے۔ پھر کچھ گنگنانے لگے، حضرت انس نے ان سے کہا: سیدھے ہو کر بیٹھ جایئے۔ حضرت براء نے فرمایا: کیا تم سمجھ رہے ہو کہ میں اپنے بستر پر مرا جا رہا ہوں؟ حالانکہ میں نے ایک سو مشرکین کو للکار کر ڈنکے کی چوٹ پر قتل کر دیا ہے ماسوائے اس مقتول کے کہ جس کے قتل میں تم بھی شریک ہو گئے تھے۔

ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ

بعض متاخرین نے عمرو بن علی کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان کو بھی اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے، چنانچہ ہم نے ان کا ذکر کر پہلے کر دیا ہے کہ ثوبان قناعت کرنے والے، عفیف، وفادار اور شریف الطبع انسان تھے۔

۱۲۲۳- سلیمان بن احمد، احمد بن خلید، ابوتوبہ ربیع بن نافع، معاویہ بن سلام، زید بن سلام، ابو سلام، ابو اسماء رحبی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان نے فرمایا: میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں یہودیوں کا ایک بڑا عالم آ گیا اور کہنے لگا میں آپ سے کچھ سوالات کرنے آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو سوالات کرنا چاہتے ہو کرو۔ یہودی بولا: جس دن زمین کو تبدیل کر دیا جائے گا اور آسمانوں کو بھی تبدیل کر دیا جائے گا اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ پل سے پہلے تاریکی و ظلمت میں ٹھہرے ہوں گے۔ یہودی بولا: جنت میں داخل ہونے کی سب سے پہلے کن لوگوں کو اجازت دی جائے گی: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فقراء مہاجرین کو۔[1]

۱۲۲۴- حبیب بن حسن، ابراہیم بن عبداللہ بن ایوب، ابوطالب عبدالجبار بن عاصم، عبیداللہ بن عمرو رقی، ایوب، ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے ثوبان کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: افضل ترین دینار (یعنی روپیہ پیسہ) وہ ہے جسے آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے یا اللہ کے راستے میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔[2]

(۵۱) ثابت بن الضحاک[3]

بعض متاخرین نے ثابت بن ضحاک انصاری ابو زید اشہلی کو بھی اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ حالانکہ وہ اہل شجرہ (شرکاء صلح حدیبیہ) میں سے ہیں اور اہل صفہ سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا۔

۱۲۲۵- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، یحییٰ بن بشر حریری، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ثابت ضحاک نے (صلح حدیبیہ کے موقع پر) درخت (جو کہ ببول کا تھا) کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی اور آپ نے یہ روایت بھی نقل کی ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مومن کو کفر کی تہمت لگائی تو وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے مومن کو قتل کر دیا۔[4]

۱۲۲۶- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے ثابت ضحاک کی حدیث ہے کہ نبی

۱- صحیح مسلم، کتاب الحیض باب ۳۴، والسنن الکبریٰ ۱/۱۶۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۸۸. ومسند ابی عوانۃ ۱/۲۹۴، والدر المنثور ۳/۹۰.

۲- مسند للامام احمد ۵/۲۷۷، ۲۸۴.

۳- التاریخ الکبیر ۲/۱/۱۶۵. والجرح ۱/۱/۴۵۳، والاستیعاب ۱/۲۰۵، والجمع ۱/۶۵. واسد الغابۃ ۱/۲۲۶، والکاشف ۱/۱۷۱. والاصابۃ ۱/۱۹۳. وتهذیب الکمال ۴/۳۵۹.

۴- صحیح البخاری ۸/۱۹، ومسند ابی عوانہ ۴۵. وفتح الباری ۱۰/۴۶۵. والبدایۃ والنہایۃ ۸/۳۴۷.

ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام کے علاوہ دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھائے تو وہ ایسا ہی ہے۔[1]

(مثلاً یوں قسم کھائے کہ "اگر میں فلاں کام کروں تو یہودی یا نصرانی یا ہندو یا کافر یا اسلام سے خارج۔ حدیث کے بظاہر مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی آدمی نے ایسی قسم کھائی اور پھر قسم توڑ دی چونکہ اس نے اس طرح قسم کھا کر صریحاً حرام فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ لیکن بعض علماء نے لکھا ہے کہ حدیث میں تہدید ہے یعنی آدمی واقعی کافر ہو جاتا ہے بلکہ یہ کبیرہ گناہ ہے اور قسم کا کفارہ اسکے ذمے واجب ہوگا بہر حال اس طرح کی قسم سے حتی الامکان بچنا چاہیے)

(۵۲) ثابت بن ودیعہ انصاریؓ[2]

بعض متاخرین نے ثابت بن ودیعہ انصاریؓ کو اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ وہ کوفہ میں سکونت پذیر ہوئے تھے کہ صفہ میں۔ ان کی سند سے مندرجہ ذیل حدیث روایت کی گئی ہے۔

۱۴۳۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابو نصر، شعبہ، حکم، زید بن وہب، براء بن عازب کے سلسلۂ سند سے ثابتؓ کی حدیث مروی ہے کہ نبی کریم کے پاس ایک گوہ لائی گئی۔ آپ ﷺ نے (اسے دیکھ کر) ارشاد فرمایا: یہ ایک امت تھی جسے مسخ کر دیا گیا۔[3] واللہ اعلم۔ یعنی گوہ فی الواقع مسخ شدہ ایک امت ہے جو معصیت خدا کی مرتکب ہوئی اور اسے بطور سزا عذاب کے گوہ بنا دیا گیا۔

(۵۳) حضرت ثقیف بن عمروؓ[4]

بعض متاخرین نے حضرت ثقیف بن عمرو بن شمیط اسدی جو کہ بنو امیہ کے حلیفوں میں سے تھے کو خلیفہ بن خیاط کے حوالے سے اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ حضرت ثقیفؓ بن عمرو غزوۂ خیبر میں شہید ہوئے تھے۔

اسی طرح بعض متاخرین نے حضرت جندب بن جنادہ ابوذر غفاریؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ ہم نے ان کا ذکر پہلے کر دیا ہے۔ ہم نے ان کے حالات، ان کی مکہ میں آمد، ان کے قبول اسلام کہ وہ چوتھے نمبر پر اسلام لائے اور یہ کہ جب وہ مدینہ منورہ ہجرت کر کے تشریف لائے تو مسجد نبوی میں مقیم ہو گئے (اور ہر وقت مسجد میں رہتے اور مسجد کے اعمال کا کما حقہ اہتمام کرتے تھے) ذکر کیا ہے۔ آپؓ موحد اور کمال درجے کے عبادت گزار تھے جس کا ذکر ہو چکا۔ حضرت ابوذر غفاریؓ بسا اوقات اہل صفہ کے پاس تشریف لاتے اور ان کے ساتھ گفتگو کرتے اس وجہ سے بعض متاخرین نے اہل صفہ میں سے ان کو بھی ذکر کر دیا ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۲/ ۱۲۰، ۸/ ۳۲، ۱۶۲، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۷۷، وسنن ابی داؤد، کتاب النذور باب ۹، وسنن الترمذی ۱۵۴۳، وسنن النسائی ۷/ ۶، وسنن ابن ماجۃ ۲۰۹۸، ومسند الامام أحمد ۴/ ۳۳، ۳۴، والمعجم الکبیر ۲/ ۶۴، ۶۷.

۲۔ طبقات ابن سعد ۴/ ۳۷۳، ۶/ ۵۲، والتاریخ الکبیر ۲/ ۱/ ۱۷۰، والجرح ۱/ ۱/ ۴۵۹، والاستیعاب ۱/ ۲۰۵، ۲۰۶ واسد الغابۃ ۲/ ۲۳۳، والکاشف ۱/ ۱۷۴، والاصابۃ ۱/ ۱۹۷. وتہذیب الکمال ۴/ ۳۸۱.

۳۔ مسند الامام أحمد ۴/ ۱۹۶، ۲۲۰، وسنن الدارمی ۲/ ۹۲. والسنن الکبری للبیہقی ۹/ ۳۲۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/ ۵۴. والکبیر ۲/ ۳۷. وطبقات ابن سعد ۱/ ۲/ ۱۱۱.

۴۔ طبقات ابن سعد ۳/ ۷۴، والمغازی ۱۵۴، ۶۶۹، ۷۴۳.

۱۴۲۸- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، جبارہ بن مغلس، عبدالحمید بن بہرام، شہر بن حوشب، اسماء بنت یزید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوذر غفاریؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت کے فرائض سرانجام دیتے تھے اور جب خدمت سے فارغ ہوتے تو مسجد میں آ جاتے یہی مسجد ان کا گھر ہوتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ مسجد میں آئے اور لیٹ گئے، رات کے وقت رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں مسجد کے ننگے فرش پر سوئے ہوئے پایا آپ ﷺ نے انہیں ایک لات ماری حتی کہ ابوذرؓ اٹھ کر سیدھے بیٹھ گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: میں تمہیں مسجد میں کیوں سوئے ہوئے دیکھ رہا ہوں؟ ابوذرؓ نے جواب دیا: پھر میں کہاں سوؤں؟ میرے پاس کوئی اور گھر بھی نہیں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ بھی ابوذرؓ کے پاس بیٹھ گئے۔[1]

۱۴۲۹- منہ کے بل الٹا سونا ممنوع ہے..... ابوسعید بن محمد بن زیاد، محمد بن عبداللہ عامری، بکر بن عبدالوہاب، محمد بن عمر اسلمی، موسیٰ بن عبیدہ، نعیم مجمر اپنے والد سے حضرت ابوذر غفاریؓ کی حدیث روایت کرتے ہیں، ابوذر غفاریؓ نے فرمایا: میں بھی اہل صفہ میں سے تھا، چنانچہ جب شام ہو جاتی ہم اہل صفہ رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر حاضر ہو جاتے، آپ ﷺ کسی صحابی کو حکم دیتے وہ اپنے ساتھ اہل صفہ کے ایک آدمی کو لے کر چلا جاتا حتی کہ اہل صفہ کے کم و بیش دس آدمی باقی رہ جاتے۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ کے پاس شام کا کھانا لایا جاتا چنانچہ ہم بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھ کر شام کا کھانا کھا لیتے۔ جب ہم کھانے سے فارغ ہو جاتے رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے: (جاؤ اور) مسجد میں سو جاؤ" چنانچہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے میں (مسجد میں) منہ کے بل سویا ہوا تھا آپ ﷺ نے اپنے پاؤں مبارک سے مجھے ہلایا اور پھر ارشاد فرمایا: اے جندب! یہ سونے کی کونسی حالت ہے؟ بلاشبہ یہ تو شیطان کے سونے کی ہیئت ہے۔[2]

(منہ کے بل لیٹنے کے بارے میں متعدد احادیث میں نہی وارد ہوئی ہے ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس طرح لیٹنے کی حالت کو ناپسند فرماتے ہیں۔ واقعۃً عقلاً بھی اس طرح سونا برا محسوس ہوتا ہے، بہت سارے لوگ اس بارے میں لاپرواہی سے کام لیتے ہیں اور جو لوگ اس طرح سوتے ہیں وہ یہ عذر بیان کرتے ہیں کہ ہمیں اور طرح سونے سے نیند نہیں آتی۔ ان سے پوچھا جائے یوں لیٹنے سے کیسے نیند آ جاتی ہے؟ لامحالہ جواب دیں گے کہ عادت جو اس طرح بن گئی ہے۔ عادت بھی تو خود ہی بنا رکھی ہے اسے تبدیل کیجئے قربان جاؤں پیارے نبی ﷺ کی تعلیمات پر جو ہمیں سونے پیشاب کرنے اٹھنے بیٹھنے اور حکومت کرنے کے انداز بھی سمجھا گئے)۔

(۵۴) حضرت جرہد بن خویلدؓ

بعض متاخرین نے جرہدؓ بن خویلد کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے، ایک قول کے مطابق ان کا نام جرہد بن رزاح اسلمی ہے صفہ میں سکونت اختیار کی اور صلح حدیبیہ میں شریک رہے۔[3]

۱۴۳۰- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، مالک بن انس، ابوالنضر، زرعہ بن عبدالرحمن بن جرہد اپنے والد حضرت جرہدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جرہدؓ اصحاب صفہ میں سے تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف فرما تھے اور میری ران ننگی تھی۔ آپ

۱۔ مسند الامام أحمد ۵/۱۵۶، ۶/۴۵۷، والسنة لابن أبي عاصم ۲/۵۱۱. وصحيح ابن حبان ۲۰۴۹ (موارد) ومجمع الزوائد ۵/۲۲، ۲۲۳. وكنز العمال ۱۴۳۸۴، ۱۷۳۷۹.

۲۔ المعجم الصغير للطبراني ۲/۶۳، وسنن ابن ماجة ۳۷۲۴. والترغيب والترهيب ۳/۵۷.

۳۔ طبقات ابن سعد ۴/۲۹۸، والتاريخ الكبير ۲/۱/۲۴۸، والجرح ۱/۱/۵۳۹. والاستيعاب ۱/۲۷۰، وأسد الغابة ۱/۲۷۷، والكاشف ۱/۱۸۱. والاصابة ۱/۲۳۱، وتهذيب الكمال ۴/۵۲۳.

ﷺ نے (دیکھ کر) ارشاد فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ران ستر کی جگہ ہے؟ [1]

(۵۵) حضرت جعیل بن سراقہؓ

بعض متاخرین نے حضرت جعیل بن سراقہ ضمریؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے کہ انہوں نے صفہ میں سکونت اختیار کی تھی۔

۱۲۳۱- حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحٰق کے سلسلۂ سند سے محمد بن ابراہیم بن حارث رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ:

کسی صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس کو ایک ایک سو اونٹ دیئے اور جعیل بن سراقہ ضمری کو کچھ نہیں دیا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جعیل بن سراقہ اقرع وعیینہ جیسے روئے زمین بھر کے آدمیوں سے بہتر ہیں۔ ان دونوں کو میں نے تالیف قلب کے لئے دیا ہے تا کہ وہ اسلام لے آئیں اور جعیل کو ان کے اسلام کے سپرد کر دیا ہے۔ [2]

۱۲۳۲- محمد بن عبداللہ بن سعید، مہران، یونس بن وہب، عمر بن حارث، بکر بن سوادہ، ابوسالم جیشانی کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوذرؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم جعیل کو کیسا سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: وہ لوگوں میں سے ایک مسکین آدمی ہے جیسا کہ اکثر شکل ہے۔ پھر فرمایا: تم فلاں آدمی کو کیسا سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں اسے لوگوں کے سرداروں میں سے ایک سردار سمجھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جعیل اس جیسے روئے زمین بھر کے آدمیوں سے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں آدمی بھی تو اسی طرح ہے لیکن آپ جعیل کے ساتھ اس طرح معاملہ نہیں کرتے جس طرح کہ آپ اس کے ساتھ کرتے ہیں؟ (یعنی جس طرح آپ عیینہ کو نوازتے ہیں آپ اس طرح جعیل کو تو نہیں نوازتے؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ وہ (یعنی عیینہ بن حصن فزاری) اپنی قوم کا سردار ہے اس لئے میں اسے تالیف قلب کے لئے دیتا ہوں۔ [3]

(۵۶) حضرت جاریہ بن حمیلؓ

بعض متاخرین نے حضرت جاریہ بن حمیل بن شبہ بن قرط (ایک نسخہ میں حارثہ بن جمیل بن شبیلہ ہے) کو بھی دار قطنی کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے اور جریر سے نقل کیا ہے کہ انہیں صحابیت کا شرف حاصل ہے۔ [4]

حذیفہؓ بن یمان

حضرت حذیفہؓ کو بھی بعض متاخرین نے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ وہ اہل صفہ کے ساتھ مل جلتے تھے۔ حذیفہ اور ان کے والد یمان مہاجرین میں سے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں ہجرت اور نصرت میں اختیار دیا تھا بہر حال انہوں نے اپنے لئے نصرت کو ترجیح دی۔ انصار کے حلیف تھے تب بعض متاخرین نے انہیں جملہ اہل صفہ میں شمار کر لیا۔ چنانچہ ہم نے طبقہ اولیٰ میں ان کے احوال

---

[1] سنن أبي داؤد ۴۰۱۴، ومسند الامام أحمد ۲۷۸/۳، ۲۷۹، والسنن الكبرى للبيهقي ۲۲۸/۲، وسنن الدارمي ۲۸۱/۲، ونصب الراية ۲۴۲/۱، ۲۴۳، والمعجم الكبير للطبراني ۳۰۳/۲، ومشكاة المصابيح ۳۱۱۴.

[2] التاريخ الكبير ۲/ت ۲۳۵۶، والجرح ۲/ت ۲۲۳۹، والاستيعاب ۲۴۶/۱، وأسد الغابة ۲۹۰/۱، والكاشف ۱۸۷/۱، والاصابة ۱۱۷۱، وتهذيب الكمال ۱۱۷/۵.

[3] طبقات ابن سعد ۱۸۱/۱/۴، والجامع الكبير للسيوطي ۳۲۶۶.

[4] فتح الباري ۸۰/۱، وكنز العمال ۱۷۱۰۰، والاحاديث الصحيحة ۱۰۳۷.

واقوال کا بخوبی تذکرہ کردیا ہے۔

حذیفہؓ فتن وآفات سے بہ خوبی واقف تھے علم وعبادت کے متوالے تھے۔ دنیاوی فوائد سے دوری برتی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہی کو غزوہ احزاب میں ایک رات جاسوسی کے لئے بھیجا تھا۔ یہ جب اپنے مشن سے واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنا جبہ پہنایا تھا تاکہ انہیں تند وتیز ہوا اور شدید سردی سے تحفظ مل سکے۔

۱۱۲۳-محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحق بن راہویہ، جریر، اعمش، ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حذیفہ بن یمانؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمانے لگے: غزوہ احزاب کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ چنانچہ ایک رات تند وتیز ہوا چلی اور شدت کی سردی برپا ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی ایسا آدمی ہے جو میرے پاس قریش کی خبر لائے اور وہ قیامت کے دن میری معیت میں ہو؟ لیکن تمام لوگ خاموش رہے۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ فرمایا: پھر تیسری مرتبہ فرمایا: (مگر لوگ پھر بھی خاموش رہے) پھر ارشاد فرمایا: اے حذیفہ! میرے پاس قریش کی خبر لاؤ، چنانچہ جب آپ ﷺ نے میرا نام لیکر مجھے پکارا۔ اب حکم بجالانے کے سوا میرے لئے کوئی چارہ کار نہیں رہا۔ ارشاد فرمایا: میرے پاس قریش کی خبر لاؤ اور سنو! ادھر کوئی نئی بات نہیں کھڑی کردینا بہر حال میں چل پڑا اور مجھے یوں محسوس ہوا گویا کہ میں کسی گرم حمام میں چل رہا ہوں۔ حذیفہؓ کہتے ہیں: جب میں واپس لوٹا تب بھی مجھے یوں محسوس ہوا جیسا میں کسی گرم حمام میں چل رہا ہوں، میں (قریش کے سارے حالات معلوم کرکے) واپس آیا اور نبی کریم ﷺ کو ساری خبر سنادی۔ چنانچہ جب میں اس مہم سے فارغ ہوا تب مجھے ٹھنڈک محسوس ہونے لگی۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے جبہ جو کہ آپ پر تھا کے فاضل حصہ کو میرے اوپر اوڑھا دیا میں صبح تک میٹھی نیند سویا رہا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "قم یانومان" یعنی اے سونے والے اٹھ جا۔[۱]

۱۱۲۴-محمد بن احمد غطریفی، عبداللہ بن محمد، اسحق بن راہویہ، جریر، عبداللہ بن یزید اصفہانی، یزید بن احمر کے سلسلہ سند سے حضرت حذیفہؓ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صفہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں بلالؓ نے اذان دینے کا ارادہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! تھوڑی دیر ٹھہرو، پھر آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ کھانا کھالو چنانچہ ہم نے کھانا کھایا پھر ارشاد فرمایا: پانی بھی پی لو، چنانچہ ہم نے پانی بھی پی لیا پھر حضرت بلالؓ اذان کے لئے کھڑے ہوگئے۔ جریر کہتے ہیں کہ یہ سحری کا کھانا تھا۔

(۵۷) حضرت حذیفہ بن اسید[۲]

بعض متاخرین نے حضرت حذیفہ بن اسید ابوسریحہ غفاریؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے، حضرت حذیفہؓ بیعت شجرہ میں حاضر تھے۔

۱۱۲۵-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، مسعودی، فرات قزاز، ابوطفیل کے سلسلہ سند سے حضرت حذیفہ بن اسید غفاریؓ جو کہ اہل صفہ میں سے تھے کی حدیث مروی ہے: حضرت حذیفہ بن اسیدؓ کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ آپس میں قیامت کا تذکرہ کررہے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دس نشانیاں ننظاہر ہوجائیں۔ (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابۃ الارض (جانور) (۴) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور تین خسوف (یعنی تین جگہوں سے زمین کا دھنسنا) (۶) ایک خسف مشرق میں (۷) دوسرا خسف مغرب میں (۸) تیسرا خسف جزیرہ عرب میں (۹)

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الجهاد ۹۹. السنن الکبری للبیهقی ۱۴۸/۹. وتفسیر القرطبی ۱۳۷/۱۴. وتفسیر ابن کثیر ۳۸۶/۶.

۲۔ طبقات ابن سعد ۲۴/۶. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۳۳۳. والجرح ۳/ت ۱۱۴۱. والجمع ۱/ت ۴۱۵. والکاشف ۲۱۰/۱. وأسد الغابة ۱/ ۴۸۱. والاصابة ت ۱۶۴۴. وتهذیب الکمال ۴۹۳/۵.

یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا (۱۰) اور ایک آگ کا ظاہر ہونا جو کہ عدن میں ظاہر ہوگی اور لوگوں کو محشر کی طرف ہانک کرلے جائے گی۔[1]
شیخ ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا بھی ذکر کیا ہے۔

۱۲۲۶- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، نصر بن عبدالرحمٰن وشاء، زید بن حسن انماطی، معروف خربوذ کی، ابوطفیل عامر بن واثلہ کے سلسلۂ سند سے حضرت حذیفہؓ بن اسید کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! یقیناً میں تمہارے لئے میر سامان ہوں اور بلاشبہ تم نے حوض کوثر پر وارد ہونا ہے اور جب تم میرے پاس آؤ گے بے شک میں تم سے دو محکم چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا پس غور وفکر کرو کہ تم میرے بعد ان دونوں کے بارے میں کس کیفیت میں ہوگے، بڑی محکم چیز کتاب اللہ ہے، اس کی رسی کا ایک کنارہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا کنارہ تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ پس کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور گمراہ مت ہو جاؤ اور نہ ہی تبدیل ہو جاؤ، دوسری محکم چیز میری عترت یعنی میرے اہل بیت ہیں۔ بلاشبہ خدائے تعالیٰ جو کہ لطیف وخبیر ہے اس نے آگاہ کیا ہے کہ یہ دونوں افتراق کا شکار نہیں ہوں گی تاوقتیکہ حوض پر وارد ہو جائیں گے۔[2]

(۵۸) حضرت حبیب بن زیدؓ[3]

بعض نے حضرت حبیب بن زید بن عاصم انصاری ازدی جن کا تعلق قبیلے بنو نجار سے ہے کو بھی اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے، حالانکہ وہ اہل عقبہ میں سے ہیں (یعنی وہ ان حضرات صحابہ کرام میں سے ہیں جو بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے)۔

انہیں مسیلمہ کذاب نے پکڑ لیا تھا اور ان سے پوچھنے لگا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ حبیبؓ نے جواب دیا: جی ہاں میں گواہی دیتا ہوں۔ مسیلمہ نے پھر پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حبیبؓ نے جواب دیا: میں گواہی نہیں دیتا ہوں۔ چنانچہ مسیلمہ نے انہیں اسی وقت شہید کر دیا۔ حبیبؓ کی والدہ کا نام نسیبہ تھا اور بیعت عقبہ میں وہ بھی شریک تھیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں مسلمانوں کے ہمراہ مسیلمہ کے خلاف جہاد میں نکلیں چنانچہ بذات خود جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا حتی کہ مسیلمہ کذاب کو واصل جہنم کیا گیا اور وہ مدینہ واپس لوٹ آئیں ان کے جسم پر نیزوں اور تلواروں کے بے شمار زخم آئے تھے۔

۱۲۲۷- حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، ابن اسحٰق کی سند سے ہمیں مذکورہ بالا حدیث پہنچی ہے۔

(۵۹) حضرت حارثہؓ بن نعمان

بعض متاخرین نے حارثہ بن نعمان انصاری نجاریؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے اور انہیں ابوعبدالرحمٰن نسائی کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔ یہ بدری صحابی ہیں اور غزوہ حنین میں ان اسی (۸۰) جانثاران اسلام میں سے تھے جنہوں نے ثابت قدمی کے جوہر دکھائے اور سینہ سپر رہے، پشت نہیں پھیری۔ آخری عمر میں ان کی بینائی ختم ہوگئی تھی۔

۱۲۲۸- سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک مرتبہ سو گیا اور اپنے آپ کو (غالباً خواب میں) جنت میں پایا پس میں نے ایک (عظیم الشان) قاری کی آواز سنی میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے مجھے جواب دیا: یہ حارثہ بن نعمان ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسی طرح

۱۔ مسند الامام أحمد ۷/۳، والمعجم الكبير للطبراني ۱۹۰/۳، والجامع الكبير ۵۵۷۸، ومنحة المعبود ۲۶۱۹، وفتح الباري ۳۷۸/۱۱، وكنز العمال ۳۸۶۳۹.

۲۔ المعجم الكبير للطبراني ۶۵/۳، وكنز العمال ۲۹۱۹۹، والجامع الكبير ۹۶۳۵.

۳۔ التاريخ الكبير ۲/ت ۲۶۰۵، والجرح ۳۶۸/۳، والكاشف ۲۰۲/۱، وتهذيب الكمال ۳۷۳/۵.

سلامت وفرمانبرداری ہوتی ہے، اسی طرح اطاعت وفرمانبرداری ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت حارثہؓ بن نعمان لوگوں میں سے سب سے زیادہ اپنی والدہ کے فرمانبردار تھے۔

یہ حدیث ابن ابی عتیق نے زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہؓ کے طریق سے روایت کی ہے۔

۱۱۴۹- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، یعقوب بن یوسف صفار، ابن ابی فدیک، محمد بن عثمان، عثمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حارثہؓ بن نعمان کی بینائی ختم ہوگئی تھی انہوں نے اپنی جائے نماز سے حجرے کے دروازے تک ایک رسی باندھ رکھی تھی اور اپنے پاس کھجوروں سے بھری ہوئی ایک ٹوکری رکھ لیتے تھے چنانچہ جب کوئی مسکین آتا اور سلام کرتا تو حارثہؓ ٹوکری سے کچھ کھجوریں لیتے اور رسی پکڑ کر چلتے ہوئے مسکین کے پاس آتے اور کھجوریں اسے تھما دیتے۔ گھر والوں نے بار با اصرار کیا کہ آپ کی بجائے ہم خود یہ کام سر انجام دے سکتے ہیں آپ کیوں زحمت کرتے ہیں؟ آگے سے جواب دیتے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے ارشاد فرمارہے تھے کہ مسکین کو کوئی چیز تھمانا بری موت سے بچادیتا ہے۔[۲]

(۶۰) حضرت حازم بن حرملہؓ [۳]

بعض متاخرین نے حضرت حازمؓ بن حرملہ کو بھی حسن بن سفیان کے حوالے سے اہل صفہ کی طرف سے منسوب کیا ہے۔

۱۱۵۰- ابواحمد غطریفی، حسن بن سفیان، ابراہیم بن منذر، محمد بن معن بن فضلہ غفاری، خالد بن سعید، حازم بن حرملہ کے آزاد کردہ غلام ابوزینب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت حازمؓ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا آپؐ نے مجھے پکارا جب میں آپ ﷺ کے پاس آکر کھڑا ہوا تو ارشاد فرمایا: اے حازم اتم "لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم" زیادہ سے زیادہ کہا کرو چونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔[۴]

(۶۱) حضرت حنظلہ بن ابی عامرؓ [۵]

بعض متاخرین نے حضرت حنظلہ بن ابی عامر (راہب فنش) انصاریؓ کو بھی موسیٰ محمد بن مثنیٰ کے حوالے سے اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ حضرت حنظلہؓ کو غسیل الملائکہ بھی کہا جاتا ہے۔

۱۱۵۱- محمد بن احمد بن حسن، ابوشعیب حرانی، ابوجعفر نفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحٰق، عاصم بن عمر بن قتادہ، محمود بن لبیدؓ کی روایت ہے کہ غزوۂ احد میں حضرت حنظلہؓ بن ابی عامر جو عمرو بن عوف کے بھائی ہیں کا ابوسفیان کے ساتھ آمنا سامنا ہوگیا۔ جب حضرت حنظلہؓ نے ابوسفیان کو مغلوب وزیر کرلیا تو انہیں شداد بن اسود جسے ابن شعوب کہا جاتا تھا نے دیکھ لیا چنانچہ اس نے آگے بڑھ کر حضرت حنظلہؓ پر حملہ کرکے انہیں شہید کردیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تمہارے ساتھی یعنی حنظلہؓ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں۔ چنانچہ بعد

۱۔ مسند الامام أحمد ۱۵۱/۱، ۱۶۷. والمستدرک ۱۵۱/۳. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۱۱۹. والدر المنثور ۱۷۳/۴.

۲۔ المعجم الكبير للطبراني ۲۵۸/۳. ۲۶۰. ومجمع الزوائد ۱۱۲/۳، ۹۰/۳. وكنز العمال ۱۶۰۷۷. والبداية والنهاية ۵۷/۸.

۳۔ التاريخ الكبير ۳/ت ۳۷۰. والجرح ۳/ت ۱۲۴۲. والاستيعاب ۳۱۰/۱. وأسد الغابة ۳۶۰/۱. والكاشف ۱۹۹/۱. والاصابة ت ۱۵۳۳. وتهذيب الكمال ۳۱۹/۵.

۴۔ سنن ابن ماجة ۳۸۲۶. وكنز العمال ۱۹۶۵.　　۵۔ طبقات ابن سعد ۳۳/۲، ۱۸۶/۳.

میں صحابہ کرامؓ نے ان کے گھر والوں سے ان کے متعلق دریافت کیا تو ان کی بیوی کہنے لگی: جونہی صبح کو جنگ کے لئے کوچ کرنے کی آواز لگی..... حنظلہؓ حالت جنابت میں ہی اٹھ کر چل پڑے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی وجہ سے فرشتوں نے انہیں غسل دیا ہے۔[1]

(۶۲) حضرت حجاجؓ بن عمروؓ

بعض متاخرین نے حضرت حجاج بن عمرو اسلمیؓ کو حافظ عبداللہ کے حوالہ سے اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ حالانکہ انہیں اہل صفہ کی طرف منسوب کرنا وہم ہے۔ چونکہ حجاج اسلمی دراصل حجاج بن مالک ابوحجاج بن حجاج ہیں جبکہ حجاج بن عمرو وہ مازنی انصاری ہیں۔ حجاج بن عمرو انصاریؓ کو کسی نے بھی اہل صفہ میں سے قرار نہیں دیا۔ بہرحال ان کی سند سے ذیل کی حدیث روایت کی گئی ہے۔

۱۲۵۲- محمد بن جعفر بن ہاشم، محمد بن احمد بن ابی عوام، ابوعاصم، حجاج بن ابی عثمان، یحیٰی بن ابی کثیر، عکرمہ مولی ابن عباس کے سلسلہ سند سے حضرت حجاجؓ بن عمرو کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کا پاؤں ٹوٹ گیا یا وہ لنگڑا ہو گیا تو وہ احرام سے حلال ہو جائے اس پر دوسرا حج واجب ہے۔ (یعنی جس آدمی نے حج کی نیت کر لی اور احرام باندھ لیا پھر وہ محصور ہو گیا تو وہ ہدی ذبح کرکے احرام کھول لے اور پھر آئندہ سال دوبارہ حج کرلے)۔[2]

(۶۳) حضرت حکم بن عمیرؓ

بعض متاخرین نے حکم بن عمیرؓ کو بھی اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے۔

۱۲۵۳- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن مصفی، بقیہ، عیسیٰ بن ابراہیم، موسیٰ بن ابی حبیب کے سلسلہ سند سے حضرت حکمؓ بن عمیر صحابیؓ رسول اللہ ﷺ کی حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اے لوگو!) دنیا میں مہمان بن کر رہو! (یعنی جس طرح مہمان میزبان کے گھر میں ایک دو دن ہی ٹھہرتا ہے پھر رخصت ہو جاتا ہے اسی طرح دنیا کو عارضی قیامگاہ بناؤ) اور مساجد کو اپنے گھر بناؤ (یعنی تمہارے اوقات زیادہ سے زیادہ مساجد میں گزریں) اپنے دلوں کو رقت و مہربانی کا عادی بناؤ اور کثرت سے غور و فکر کرو (یعنی غمگین رہو اور آخرت کی فکر کرو) اور کثرت سے رویا کرو (خواہشات نفسانیہ کا تمہارے دلوں میں دور دورہ نہ ہو۔) تم ایسی عمارتیں بناؤ گے جن میں تم سکونت نہیں کر سکو گے تم ایسے اموال جمع کرو گے جنہیں کھا نہیں سکو گے، ایسے امور کی آرزوئیں کرو گے جنہیں تم پا نہیں سکو گے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے دین میں ناقص ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ اس کی خطائیں کثیر ہوں اور اس کی بردباری

۱۔ المستدرک ۲۰۴/۳، وتلخیص الحبیر ۱۱۸/۲. ودلائل النبوۃ ۲۳۶/۳. والبدایۃ والنہایۃ ۲۱/۴. وکنز العمال ۳۳۲۵۸.

۲۔ طبقات ابن سعد ۲۶۷/۵. والتاریخ الکبیر ۲/ت ۲۸۰۶. والجرح ۳/ت ۸۱. والاستیعاب ۳۲۶/۱. واسد الغابۃ ۳۸۲/۱، والکاشف ۲۰۷/۱. والاصابۃ ت ۱۶۲۳. وتہذیب الکمال ۴۴۳/۵.

۳۔ سنن الترمذی ۹۴۰. وسنن النسائی ۱۹۹/۵. والسنن الکبری للبیہقی ۲۲۰/۵. والمستدرک ۴۸۳/۱، ۴۷۰. وسنن الدارمی ۶۱/۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۵۳/۳. وطبقات ابن سعد ۴۷/۲/۴. وسنن ابن ماجۃ ۳۰۷۷، ۳۰۷۸، وسنن الدارقطنی ۲۷۸/۲.

۴۔ طبقات ابن سعد ۴۵۲/۷. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۹۴. والجرح ۳/ت ۸۹۵. والکاشف ۲۴۹/۱. وتہذیب الکمال ۱۹۹/۷.

بخیل ہو۔

"ویقبل حقیقتہ جیفۃ باللیل" (عبارت مشوش ہے مفہوم واضح نہیں لہذا عبارت ہی نقل کر دی گئی ہے) بہر حال مفہوم زیر حاضر ہے) اور اس کی حقیقت ایمان کم ہو، وہ آدمی رات کو مردے کی طرح پڑا ہوتا ہے اور دن کو بیکار ملاریوک بخیل اور خیر کی باتوں سے رکا ہوا اور آسودہ زندگی گزارنے کی فکر میں لگا رہتا ہو۔[1]

۱۲۵۴-سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبدالباقی، محمد بن مصفّی، بقیہ، عیسیٰ بن ابراہیم، موسیٰ بن ابی حبیب کے سلسلۂ سند سے حضرت حکم بن عمیر کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے جس طرح حیاء کرنے کا حق ہے اس طرح حیاء کرو۔ سر کی حفاظت کرو اور جس چیز کا اس نے احاطہ کر رکھا ہے اس کی بھی حفاظت کرو۔ بطن (پیٹ) کی حفاظت کرو اور جو اس نے اپنے اندر جمع کر رکھا ہے اس کی بھی حفاظت کرو، موت اور بوسیدگی کو یاد رکھو، پس جو آدمی ان امور کو عمل میں لائے گا اس کا ثواب ٹھکانا جنت ہے۔[2]

(۶۴) حضرت حرملہ بن ایاس[3]

بعض متاخرین نے حذیفہ بن خیاط کے حوالے سے حضرت حرملہ بن ایاس کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ حرملہؓ کا نام حرملہ بن عبداللہ عنبری ہے۔

۱۲۵۵-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، قرہ بن خالد، ضرغامہ بن علیبہ بن حرملہ، علیبہ بن حرملہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

حضرت حرملہؓ کہتے ہیں: کہ میں ایک مرتبہ ایک بستی کے سواروں کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس آیا جب میں نے واپس لوٹنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وصیت کیجئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جب تم مجلس سے اٹھ کر جانے لگو اور اہل مجلس کو ایسی باتیں کرتے سنا ہو جو تمہیں اچھی لگیں تو ان باتوں کو بجالاؤ اور اگر تم نے انہیں ایسی باتیں کرتے سنا ہو جسے تم ناپسند کرتے ہو تو ان باتوں سے اجتناب کرو۔[4]

۱۲۵۶-احمد بن محمد بن یوسف، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، ابوخیثمہ، عبدالصمد بن عبدالوارث، عبداللہ بن حسان، حبان بن عاصم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے: حضرت حرملہ بن ایاس نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ ہی کے پاس اقامت کی...... حتی کہ انوار نبوت سے اپنے دل و دماغ کو منور کر لیا جب واپس لوٹنے کا ارادہ کیا تو کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حرملہ! بھلی باتوں کو بجالاؤ اور بری باتوں سے اجتناب کرو۔ میں آپ ﷺ کے پاس سے چل پڑا پھر مجھے خیال آیا کہ اگر میں دوبارہ پلٹ کر آپ ﷺ سے عرض کروں ممکن ہے کہ آپ ﷺ مجھے مزید کچھ وصیت کریں، چنانچہ میں نے (دوبارہ پلٹ کر) عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وصیت کیجئے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بری باتوں سے اجتناب کرو اور بھلی باتوں کو بجالاؤ۔ اہل مجلس جو باتیں تم سے کہہ رہے ہوں وہ تمہارے کانوں کو مسرور کر رہی ہوں تو ان کے پاس سے اٹھ کر جانے کے بعد ان باتوں کو بجالاؤ اور ان پر عمل کرو چونکہ وہ اچھی باتیں یعنی دین اسلام کی باتیں ہیں۔ اور اگر وہ ایسی باتیں کر رہے ہوں جو تمہارے

۱۔ تفسیر القرطبی ۲۷۷/۱۲، و کنز العمال ۴۳۸۳۹، ۴۳۸۹۵.

۲۔ سنن الترمذی ۲۴۵۸، والمستدرک ۳۲۳/۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۴۶/۳، ۱۸۸/۱۰، والصغیر ۱۷۷/۱، والمسند للامام أحمد ۳۸۷/۱، ومجمع الزوائد ۲۸۴/۱۰، وکشف الخفا ۱۳۸/۱، وأمالی الشجری ۱۹۷/۲، ومشکاۃ المصابیح ۵۴۱/۵.

۳۔ التاریخ الکبیر ۳/ت ۲۳۰، والجرح والتعدیل ۳/ت ۱۲۲۱، والکاشف ۲۱۲/۱، ومیزان الاعتدال ۴۷۲/۱، وتهذیب الکمال ۵۴۱/۵. ۴۔ مسند الامام أحمد ۳۰۵/۴، ومنحۃ المعبود ۲۱۲۳، وکنز العمال ۴۴۵۲.

کانوں کو بری لگیں جب تم ان کے پاس سے جانے لگو تو ان باتوں سے اجتناب کرو۔[1]

یہ حدیث احمد بن اسحٰق حضرمی نے عبداللہ بن حسان، حیان بن عاصم کے طریق سے روایت کی ہے۔ نیز احمد بن اسحٰق کہتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث علیبہ کی دو بیٹیوں نے بھی سنائی ہے کہ حضرت حرملہ نے انہیں حدیث سنائی کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث سنائی، اس میں اضافہ ہے کہ جب میں باہر نکلا تو سوچا کہ بھلی بات بجالانے اور بری باتوں سے اجتناب کرنے میں تقریباً تمام امور شامل ہو جاتے ہیں۔

حضرت خباب ؓ بن ارت

بعض متاخرین نے حضرت خباب ؓ بن ارت کو کردوس کے حوالے سے اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ خباب ؓ سابقین اولین میں سے تھے اور مہاجرین میں سے تھے۔ ہم نے ان کے احوال کا تذکرہ پہلے کر دیا ہے، چنانچہ اسلام کی خاطر انہوں نے بھی بہت مصیبتیں برداشت کیں۔ غزوۂ بدر میں شریک رہے اس کے علاوہ دیگر غزوات میں بھی شریک رہے۔ (چھٹے نمبر پر اسلام لائے تھے ۳۷ھ میں انہوں نے کوفہ میں وفات پائی حضرت علیؓ نے نماز جنازہ پڑھائی ان کی مرویات کی تعداد ۳۲ ہے۔)

۱۲۵۷- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو، سفیان بن عیینہ، مسعر، قیس بن مسلم کے سلسلۂ سند سے حضرت طارق ؓ بن شہاب کی روایت ہے کہ حضرت خباب ؓ مہاجرین صحابہ کرام ؓ میں سے تھے۔ اور یہ ان حضرات میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی خاطر سخت عذاب دیا گیا۔

۱۲۵۸- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابوبکر، محمد بن فضل، فضیل، کردوس رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حضرت خباب ؓ بن ارت چھٹے نمبر پر اسلام لائے گویا وہ اس وقت اسلام کے ایک سدس (چھٹے حصے) تھے۔

۱۲۵۹- محمد بن احمد، محمد بن عثمان، علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید، سفیان، ابو اسحٰق، ابو لیلیٰ کندی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خباب ؓ حضرت عمرؓ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت عمرؓ ان سے فرمانے لگے: قریب ہو جائیے میں آپ کے سوا اس مجلس کا زیادہ حقدار کسی کو نہیں سمجھتا ہوں۔ چنانچہ حضرت خباب ؓ حضرت عمرؓ کو اپنے پیٹ پر زخموں کے نشانات دکھانے لگے جو انہیں مشرکین کی مصیبتوں سے پہنچے تھے۔

۱۲۶۰- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، آدم بن ابی ایاس، شعبہ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم حضرت خباب ؓ بن ارت کے پاس ان کی عیادت کرنے گئے۔ چنانچہ ان کے جسم پر جلائے جانے سے سات نشانات پڑے ہوئے تھے، پھر فرمانے لگے: بلاشبہ ہمارے کچھ ساتھی دنیا سے سدھار گئے ہیں۔ تاہم دنیا ان کی عزت و شرف میں کچھ کمی نہ کرسکی جبکہ ہم دنیا میں اسقدر مبتلا ہو گئے کہ صرف مٹی ہی کو اپنے لئے جائے پناہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ایک دوسری مرتبہ ہم ان کے پاس آئے۔ اس وقت اپنے گھر کی ایک دیوار بنا رہے تھے، کہنے لگے: ہر چیز میں مومن کے لئے اجر ہے بجز اس چیز کے جسکو وہ مٹی میں بنا رہا ہو۔ کاش! اگر ہمیں رسول اللہ ﷺ نے موت کی دعا مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا میں ضرور موت کی دعا مانگ لیتا۔

یہ حدیث یزید بن ابو انیسہ نے ایک بڑی جماعت میں اسماعیل سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۱۲۶۱- سلیمان بن احمد، ابو زرعہ دمشقی وموسیٰ بن عیسیٰ، ابو یمان، شعیب بن ابی حمزہ، زہری، عبداللہ بن حارث بن نوفل، عبداللہ بن خباب بن ارت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ان کے والد حضرت خباب ؓ بن ارت نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کی نگہبانی کی آپ ﷺ فجر

۱- الأدب المفرد للبخاری ۲۴۳. والترغیب والترھیب ۳۱۰. وکنز العمال ۴۳۲۰۹.

تک نماز میں مشغول رہے۔ خباب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آج رات میں نے آپ کو ایسی نماز میں مشغول دیکھا ہے اس سے پہلے اس طرح نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں بلاشبہ یہ رغبت اور خوف کی نماز تھی۔ تاہم میں نے اپنے پروردگار سے تین چیزوں کا سوال کیا میرے رب نے مجھے دو عطا فرما دیں اور ایک سے منع کر دیا: میں نے رب تعالیٰ سے ایک اس چیز کا سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہلاک نہ کردے جس طرح کہ دیگر امتوں کو عذاب دے کر ہلاک کر دیا گیا، میرا یہ مطالبہ اللہ تعالیٰ نے منظور کر لیا، دوسری چیز کا میں نے اللہ سے یہ مطالبہ کیا کہ ہمارے اوپر دشمن کو مسلط نہیں کرنا جو ہمارا استیصال کر دے سو اللہ تعالیٰ نے میرا یہ مطالبہ پورا کیا، تیسرا مطالبہ یہ کیا کہ میری امت آپس میں دست و گریباں ہو کر مختلف گروہوں کا شکار نہ ہو جائے مجھے اس مطالبے سے باز رہنے کی تاکید کی گئی۔[1]

یہ حدیث صالح بن کیسان و معمر و نعمان بن راشد و زبیدی نے آخرین میں زہری سے روایت کی ہے۔

۱۳۶-ابوبکر طلحی، عبید بن حازم، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، عمرو بن دینار، یحییٰ بن جعدہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ کرام سے بعض حضرات نے حضرت خباب کی تیمارداری کی۔ یہ حضرات کہنے لگے: اے اللہ کے بندے! خوش ہو جایئے ابھی آپ نبی ﷺ کے پاس حوض پر جا پہنچتے ہیں۔ خباب نے فرمایا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ حالانکہ مکان کی یہ نچلی منزل ہے اور اس کے اوپر ایک اور منزل بھی ہے (یہ بات حضرت خباب نے عاجزی میں کہی کہ ہم تو دنیاوی بکھیڑوں میں گھسے ہوئے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے) حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا تھا کہ تمہیں دنیا میں سے اتنا کافی ہے جتنا مسافر کا زادِ سفر۔[2]

(۶۵) حضرت خنیس بن حذافہ

بعض متاخرین نے حضرت خنیس بن حذافہ سہمی کو بھی حافظ ابو طالب اور محمد بن اسحٰق بن یسار کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ خنیس مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ انہی کے نکاح میں پہلے ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر تھیں، مہاجر اور جیش تھیں۔ بدر میں شریک رہے (وہیں انہیں زخم آئے) اور مدینہ منورہ میں اول اسلام میں وفات پائی۔ حفصہ ان سے بیوہ ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ اپنے نکاح میں لے آئے۔

۱۳۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم، ابن عمر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: حفصہ بنت عمر خنیس بن حذافہ سہمی سے بیوہ ہو گئیں۔ حذافہ نبی ﷺ کے صحابہ کرام میں سے تھے۔ بدر میں شریک رہے اور مدینہ میں وفات پائی۔ عمر فرماتے ہیں: میری حضرت ابوبکر سے ملاقات ہوئی میں نے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ بنت عمر سے آپ کا نکاح کرا دوں۔ انہوں نے خاموشی اختیار کی اور مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ پس میں چند ہی دن ٹھہرا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حفصہ کے نکاح کا پیام دے دیا۔ میں نے حفصہ کے ساتھ آپ ﷺ کا نکاح کر دیا۔ پھر مجھ سے ابوبکر ملے اور فرمایا جب تم نے مجھ سے حفصہ کے ساتھ نکاح کرنے کی خواہش ظاہر کی اور میں خاموش رہا ممکن ہے آپ کو ناگوار گزرا ہو لیکن میں نے اسی بنا پر کچھ جواب نہیں دیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حفصہ کا ذکر کیا تھا اور میں ان کا راز فاش کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اگر رسول اللہ ﷺ ان سے نکاح کا قصد نہ ہوتا تو میں ان کے لئے آمادہ تھا۔[3]

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۴/ ۶۵۔ وصحیح ابن حبان ۱۸۳۰۔ (موارد) ومشکاۃ المصابیح ۵۴۳۔

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۲۵۴۔ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۳/ ۲۱۹۔ وأمالی الشجری ۲/ ۱۹۹۔ وتاریخ أصبهان للمصنف ۱/ ۸۹۔

۳۔ طبقات ابن سعد ۳/ ۳۰۰۔ وتاریخ الطبری ۲/ ۴۹۹۔ وابن هشام ۱/ ۲۵۶۔

(۶۶) حضرت خالد بن زید (ابوایوب انصاریؓ)[1]

بعض متاخرین نے خالد بن زید ابوایوب انصاریؓ کو محمد بن جریر کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے اور ابوایوب دا مشہور صحابی اور اس گھر کے مالک ہیں جس میں رسول اللہ ﷺ ہجرت مدینہ کے موقع پر مدینہ پہنچ کر جلوہ افروز ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ مسجد بنائی اور ایک حجرہ بھی بنایا اور وہ مشہور گھر آج بھی مدینہ میں موجود ہے۔ ابوایوبؓ قیام صفہ سے مستغنی تھے آپ تبرکاً بدر میں سے ہیں اور بیعت عقبہ میں بھی حصہ لیا لہذا وہ اہل عقبہ میں سے ہیں نہ کہ اہل صفہ میں سے۔ قسطنطنیہ میں (۵۲ھ میں) وفات پائی اور شہر کی سرحد پر انہیں دفن کیا گیا۔

۱۲۶۴- فاروق الخطابی، زیاد بن خلیل، ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، موسیٰ بن عقبہ، ابن شہاب زہری سے مروی ہے کہ ابوایوب خالد بن زید ان لوگوں میں سے ہیں جو بیعت عقبہ میں شریک رہے۔

۱۲۶۵- ابوایوبؓ کی چند مسانید...... ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، داؤد بن محبر، میسرہ بن عبدربہ، موسیٰ بن عبیدہ، زہری، عطاء بن زید کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوایوب انصاریؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً دو آدمی مسجد کی طرف جاتے ہیں اور دونوں نماز پڑھتے ہیں پھر ان میں سے ایک واپس لوٹ آتا ہے اور اسکی نماز (از روئے قبولیت) احد کے پہاڑ سے بھی زیادہ وزن دار ہوتی ہے۔ جبکہ دوسرا آدمی واپس لوٹتا ہے تو اسکی نماز ایک ذرہ کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ حضرت ابوحمید ساعدیؓ کہنے لگے: یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب وہ آدمی اس دوسرے سے عقلاً اچھا ہو۔ انہوں نے پھر عرض کیا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ان اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء سے زیادہ سے زیادہ بچنے والا ہو اور بھلائی کے امور میں سے زیادہ سبقت کرنے والا ہو اگرچہ نفلی عبادت میں دوسرے سے کمتر ہی کیوں نہ ہو۔[2]

زہری رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے اسی طرح موسیٰ بن عبیدہ کی سند سے بھی غریب ہے۔ ہاں البتہ زبیدی نے موسیٰ بن عبیدہ کی متابعت کی ہے اور انہوں نے ابوحمیدؓ کے قول کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۶۶- حبیب بن حسن، ابوشعیب حرانی، عاصم بن علی، علی، عبداللہ بن خثیم، ابن جبیر، جبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوایوبؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے مختصری تعلیم کیجئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز میں کھڑے ہو جاؤ تو رخصت کیے ہوئے آدمی کی سی نماز پڑھو اور ایسی بات ہرگز ہرگز مت کرو جس سے تمہیں معذرت کرنی پڑے اور لوگوں کے پاس موجود مال و دولت سے اپنی امیدیں وابستہ نہ رکھو۔[3]

شیخ ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں حضرت ابوایوبؓ کی حدیث بالا غریب ہے اسے صرف عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے ہی

۱۔ طبقات ابن سعد ۳/ت ۴۸۳. والتاریخ ۳/ت ۴۶۲، والجرح ۳/ت ۱۴۸۴. وتاریخ بغداد ۱/۱۵۳. والاستیعاب ۱۶۰۶/۴. والجمع ۱/۱۱۸. واسد الغابة ۲/۸۰. وسیر النبلاء ۲/۴۰۲. والکاشف ۱/۲۶۸، والاصابة ۱/۴۰۵. وتهذیب الکمال ۸/۶۶.

۲۔ المطالب العالیة ۲۷۵۲. والبدایة والنهایة ۸/۵۹.

۳۔ سنن ابن ماجة ۴۱۷۱. ومسند الامام أحمد ۵/۴۱۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۴/۱۸۵. ومشکاة المصابیح ۵۲۲۶. واتحاف السادة المتقین ۸/۱۶۰، ۱۰/۲۵۱.

روایت کیا ہے ہاں البتہ ابن عمرؓ نے اس جیسی ایک اور حدیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔
۱۲۹۷- سلیمان بن احمد، احمد بن حماد بن زغبہ، سعید بن ابی مریم، ابن لہیعہ، ابو قبیل، عیاد بن ناشرہ، ابو رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: بلاشبہ میرے پروردگار نے مجھے اختیار دیا ہے اس میں کہ ستر ہزار آدمی بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں یا اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے لپ بھر جنت میں داخل کر دے۔ ایک صحابی بولے: یا رسول اللہ: کیا اللہ تعالیٰ آپ کے لئے لپ بھریں گے؟ پس رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے پھر باہر نکل کر صحابہ کے پاس تشریف لائے در آں حالانکہ آپ ﷺ تکبیر پڑھ رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: بلاشبہ میرے رب نے میرے لئے اضافہ کیا ہے کہ ہر ہزار کے پیچھے ستر ہزار لوگ ہوں گے (جو جنت میں داخل ہوں گے) اور ان کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے لپ بھر بھی جنت میں داخل فرمائیں گے۔ راوی حدیث ابو رحم کہنے لگے: اے ابو ایوب! اللہ تعالیٰ کی لپ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اسے تو لوگ اپنے مونہوں سے کھالیں گے۔ چنانچہ ابو ایوب انصاریؓ نے جواب دیا۔ چھوڑو اپنی ساتھی کو (آؤ) میں تمہیں نبی ﷺ کی لپ کے بارے میں خبر دیتا ہوں، جیسا کہ مجھے گمان ہے بلکہ یقین ہے۔ نبی ﷺ کی لپ یہ ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: اے میرے پروردگار! جو آدمی گواہی دے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تیری توحید کا اقرار کرے اور تیرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور گواہی دیتا ہو کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں پھر اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق بھی کرتا ہو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے

یہ حدیث غریب ہے چونکہ ابو قبیل متفرد ہیں عیاد سے اس حدیث کو روایت کرنے میں۔ یہ حدیث کبار نے سعید بن ابی مریم سے مثل محمد بن سہل بن عسکر کی روایت کے نقل کی ہے۔[1]

(۶۷) حضرت خریم بن فاتکؓ[2]

بعض متاخرین نے حضرت خریم بن فاتک اسدیؓ کو بھی احمد بن سلیمان مروزی کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ خریم غزوۂ بدر میں شریک رہے یہ وہی صحابی ہیں جنھیں قیام ابرق عراق میں رات ہوگئی تھی اور ایک غیبی آواز سنائی دی تھی اور کسی نے ذیل کے دو اشعار پڑھے تھے۔

ویحک عذ باللہ ذی الجلال	والمجد والبقاء والافضال.

تیری ہلاکت، اس اللہ تبارک وتعالیٰ کی پناہ مانگ جو جلال والا ہے بزرگی والا ہے بقاء والا ہے اور فضل والا ہے۔

واقرا لآیات من الانفال	ووحد اللہ ولا تبالی.

اور انفال کی آیتیں پڑھ اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کر اور بے پرواہ ہو جا۔

چنانچہ اس کے بعد خریم نے مدینہ منورہ کا قصد کیا اور مدینہ آن پہنچے اس وقت نبی ﷺ منبر پر کھڑے خطبہ ارشاد فرمارہے تھے پس اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے اور پھر غزوۂ بدر میں بھی شرکت کی (حضرت معاویہؓ کے عہد خلافت میں شام میں وفات پائی)۔
۱۲۹۸- عبداللہ بن ابراہیم، ابو برزہ فضل بن محمد حاسب، محمد بن صباح، مسلمہ بن صالح، ابو اسحق، شمر بن عطیہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت خریم بن فاتکؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے میری طرف نظر کی اور ارشاد فرمایا: اے آدمی! اگر تم میں دو خصلتیں نہ ہوتیں تو[3] (کیا ہی

---

[1] المعجم الکبیر ۱۵۱/۴. واتحاف السادۃ المتقین ۵۶۸/۱۰، وکنز العمال ۳۹۱۰۱.

[2] طبقات ابن سعد ۳۸/۶، والتاریخ الکبیر ۳/ت۷۵۷. والجرح ۳/ت۱۸۴۷. واسد الغابۃ ۱۱۴/۲. والکاشف ۲۷۹/۱. والاصابۃ ۴۴۳/۱. وتہذیب الکمال ۲۳۹/۸.

[3] الجامع الکبیر للسیوطی ۹۶۵۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۴۷/۴.

اچھا ہوتا)؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! علاوہ وہ کونسی دو خصلتیں ہیں ابلاشبہ (ایسی خصلت تو برائی کیلئے) ایک بھی کافی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تہبند کا لٹکانا اور بالوں کا بڑھا ہوا ہونا۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ خریم ؓ نے اپنی تہبند کو اوپر کر لیا اور بال بھی چھوٹے کرا لئے۔

یہ حدیث قیس بن ربیع نے ابواسحٰق سے روایت کی ہے۔

(۶۸) حضرت خریمؓ بن اوس[۱]

بعض متاخرین نے حضرت خریم بن اوس طائی کو ابوالحسن بن عمر دار قطنی کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے حضرت خریمؓ مہاجرین میں سے ہیں یہ۔ وہی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کو حیرہ پیش کیا گیا (یعنی فتح حیرہ کی خوشخبری دی گئی) تو انہوں نے شیماء بنت بقیلہ کو چادر اوڑھے ہوئے سیاہی مائل ایک طاقتور خچر پر سوار دیکھا۔ خریمؓ نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے حیرہ کو فتح کر لیا اور ہم نے شیماء کو اسی حالت میں پایا تو کیا وہ میری ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں وہ تیری ہوگئی، پھر خریمؓ خالد بن ولیدؓ کے ساتھ مسیلمہ کذاب کو قتل کرنے چل پڑے۔ چنانچہ حضرات صحابہ کرامؓ نے مسیلمہ کذاب کو جہنم واصل کیا پھر خریمؓ حضرت خالد بن ولیدؓ کے ساتھ حیرہ کی طرف چل دیئے۔ جب مسلمانوں کا لشکر حیرہ میں داخل ہوا تو سب سے پہلے انہیں (شیماء) بنت بقیلہ سیاہی مائل ایک طاقتور خچر پر سوار ملی جیسا کہ نبی ﷺ نے اس کی حالت بیان فرمائی تھی، چنانچہ اسے دیکھتے ہی خریمؓ اس کے ساتھ چمٹ گئے اور اسکا دعویٰ کرنے لگے: ان کے متعلق حضور کے فرمان کی گواہی محمد بن مسلمہ اور عبداللہ بن عمرؓ نے دی۔ لہٰذا خالد بن ولیدؓ نے شیماء خریمؓ کے سپرد کر دی۔ پھر شیماء کے پاس اسکا بھائی عبدالمسیح قلعے سے نیچے اتر کر آیا اور خریمؓ سے کہنے لگا: شیماء کو مجھے بیچ دے۔ خریمؓ نے جواب دیا بخدا! میں ایک ہزار سے کم نہیں کروں گا چنانچہ عبدالمسیح نے ایک ہزار دے کر شیماء کو لے لیا اور پھر کہنے لگا: اگر تم ایک لاکھ بھی مانگتے میں وہ بھی دینے کو تیار تھا۔ حضرت خریمؓ کہنے لگے: میں تو یہ سمجھتا رہا کہ مال دس سو (یعنی ایک ہزار) سے زیادہ ہوتا ہی نہیں۔ (یہاں نبی کریم ﷺ کا فرمان: المومن غر کریم والفاجر خب لئیم۔ (مشکوٰۃ) کہ مومن بھولا بھالا شریف آدمی ہوتا ہے اور کافر دھوکہ باز کمینہ ہوتا ہے صادق آتا ہے۔)

۱۲۶۹- یحییٰ بن محمد، ابوسکین زکریا بن یحییٰ، ابوزحر بن حصن کے چچا، حمید بن منہب کے سلسلہ سند سے خریم بن اوسؓ کی حدیث مروی ہے کہ خریمؓ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی چنانچہ میں آپ ﷺ کے پاس اس وقت پہنچا جب آپ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ پھر میں نے اسلام قبول کیا: اس موقع پر حضرت عباسؓ نے خریم بن اوسؓ سے کہا: بلاشبہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی مدح کروں! خریمؓ نے جواب دیا: کیجئے: فرمایا: یہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دانت نہ توڑے یعنی اللہ تعالیٰ آپکو فصیحانہ و بلیغانہ انداز میں گفتگو کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔[۲]

(۶۹) حضرت خبیب بن یسافؓ[۳]

بعض متاخرین نے حضرت خبیب بن یساف عتبہ ابوعبدالرحمٰنؓ کو حافظ ابوعبداللہ نیشاپوری کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے اور ابوبکر بن ابوداؤد کے حوالے سے کہا ہے کہ وہ بدری صحابی ہیں۔

۱۲۷۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یزید بن ہارون، مسلم بن سعید ثقفی، خبیب بن عبدالرحمٰن بن خبیب، عبدالرحمٰن بن خبیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت خبیبؓ کہتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس وقت آپ ﷺ کسی غزوے

۱۔ المنتظم لابن الجوزی ۴/۲۷۱۔ ۲۔ المستدرک ۳/۳۲۶۔

۳۔ طبقات ابن سعد ۳/۲۰۳۔ والمغازی ۳۶، ۴۷، ۸۱، ۸۳، ۸۴۔

کے ارادے سے نکلنا چاہتے تھے میں اور میری قوم کا ایک اور آدمی مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے۔ ہم دونوں آپس میں کہنے لگے: یقیناً ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم جہاد میں حصہ لے اور ہم ان کے ساتھ مل کر حصہ نہ لے سکیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم دونوں مسلمان ہو چکے ہو؟ ہم نے نفی میں جواب دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ ہم مشرکین سے مدد نہیں حاصل کرتے۔ خبیب کہتے ہیں: ہم مشرف بہ اسلام ہوئے اور آپ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی چنانچہ جہاد میں میں نے ایک آدمی کو قتل کیا اس نے بھی مجھ پر تلوار سے حملہ کیا مگر دسکا وار ضائع گیا لیکن معمولی زخم آیا بعد میں میں نے اس کی بیٹی کے ساتھ شادی کر لی۔ وہ کہا کرتی تھی "تم نے کسی اور ایسے آدمی کو قتل نہیں کیا جس نے تمہارے گلے میں یہ خوبصورتی سجائی اور میں کہا کرتا تھا تم بھی کسی ایسے آدمی کو چھوڑ کر نہیں جا سکتی جس نے تمہارے باپ کو آناً فاناً جہنم واصل کیا۔[1]

یہ حدیث ابو جعفر رازی نے مسلم سے روایت کی ہے۔

(۷۰) حضرت دکین بن سعید رضی اللہ عنہ

بعض متاخرین نے حضرت دکین بن سعید حزنی ایک قول کے مطابق خثعمی کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی۔ دکین چار سو آدمیوں کی ایک جماعت میں نبی ﷺ کے پاس آئے تھے انہوں نے آ کر نبی ﷺ سے کھانا طلب کیا چنانچہ آپ ﷺ نے ان تمام لوگوں کو کھانا کھلایا اور ان کے لئے زاد سفر کا بھی بندوبست کیا۔

شیخ ابو نعیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ دکین نے صفہ کو ٹھکانا بنایا ہو یا صفہ میں کبھی ٹھہرے ہوں۔ اس بارے میں مجھے کوئی اثر صحیح نہیں معلوم ہو سکا۔

۱۱۲۱۔ معجزۂ نبوت..... محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت دکین کہتے ہیں ہم چار سو سواروں (مسافروں) کی ایک جماعت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہم نے آپ ﷺ سے کھانا طلب کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! جاؤ اور ان لوگوں کو کھانا دو اور انہیں ساتھ لے جانے کے لئے بھی دو۔ عمر نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس تو صرف چند ایک صاع (ایک پیمانہ جو تین کلو کے برابر ہوتا ہے) کھجوریں ہوں گی اور کھجوروں کی یہ مقدار میری اور میرے اہل وعیال کی موسم گرما میں بمشکل کفایت کر سکے گی۔ ابوبکر نے فرمایا (اے عمر!) بات سنو اور بس اطاعت کرو۔ عمر بولے: ہم نے حکم سنا اور اسکی اطاعت کی چنانچہ عمر چل پڑے حتیٰ کہ ایک کمرے میں داخل ہوئے اور چابی نکال کر اپنے ایک حجرے میں تشریف لے گئے۔ حجرہ کھولا اور پھر لوگوں سے کہا: داخل ہو جاؤ (وہ اندر جا کر کھانے لگے اور) میں لوگوں میں سے سب سے آخر میں داخل ہوا میں نے کھجوریں لیں اور پھر نظر ڈالی کیا دیکھتا ہوں کہ کھجوروں کا ایک بڑا ڈھیر ابھی باقی ہے۔

یہ صحیح حدیث ہے اور اسے اسماعیل سے بہت سارے محدثین نے روایت کیا ہے یہ حدیث نبی ﷺ کے دلائل نبوت میں سے ہے (یعنی معجزۂ نبوت ہے)۔

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۴/۲۶۳، وکنز العمال ۳۶۸۱۰.

۲۔ طبقات ابن سعد ۶/۳۸. والتاریخ الکبیر ۳ ت ۸۸۱. والجرح ۳ ت ۱۹۹۴. والاستیعاب ۲/۴۶۲. واسد الغابۃ ۲/۱۳۳. والکاشف ۱/۲۹۲. والاصابۃ ۱/۴۷۶، وتھذیب الکمال ۸/۴۹۲.

حضرت عبداللہ ذوالبجادین ؓ

بعض متاخرین نے حضرت عبداللہ ذوالبجادین ؓ کو بھی علی بن مدینی کے حوالے سے اہل صفہ میں شمار کیا ہے، ہم نے انہیں جملہ مہاجرین سابقین میں پہلے ذکر کر دیا ہے۔ ان کا نام ذوالبجادین پڑنے کی وجہ یہ ہوئی کہ وہ اپنے چچا کی کفالت کے زیر سایہ تھے اور، چچا ہی ان کی پرورش کرتے تھے۔ چنانچہ جب ذوالبجادین مشرف بہ اسلام ہوئے تو چچا نے جمیع مشفقانہ اقدار کو سلب کر لیا لیکن چچے تھے کہ ان کی زبان پر صرف اسلام اور اسلام کا نعرہ تھا۔ والدہ نے ترس کھا کر انہیں ایک بڑی دھاری دار چادر عنایت فرمائی انہوں نے چادر کو دو حصوں میں پھاڑ لیا ایک حصہ کی تہبند بنائی اور دوسرا حصہ اوپر اوڑھ لیا۔ پھر نبی ﷺ کے دربار اقدس میں تشریف لائے آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میرا نام "عبدالعزیٰ" ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "نہیں بلکہ تمہارا نام "عبداللہ ذوالبجادین" (یعنی دو چادروں والا) ہے۔ غزوۂ تبوک میں مرتبہ شہادت سے سرفراز ہوئے اور سرکار دو عالم ﷺ بذات خود ان کی قبر میں اترے اور اپنے نبوت والے مبارک ہاتھوں سے انہیں دفنایا۔[1]

(۷۱) حضرت رفاعہ ابولبابہ ؓ

بعض متاخرین نے حضرت رفاعہ ابولبابہ انصاری ؓ کو بھی حافظ ابو عبداللہ نیشاپوری کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ ایک دوسرے قول کے مطابق ان کا نام بشیر بن عبدالمنذر ہے اور ان کا تعلق قبیلہ بنو عمرو بن عوف سے بتایا گیا ہے۔ رفاعہ ؓ بدری صحابی ہیں مال غنیمت میں سے انہیں بھی حصہ ملا تھا۔

۱۲۷۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن ابی بکیر، زہیر بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عقیل، عبدالرحمن بن یزید کے سلسلہ سند سے حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر ؓ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام دنوں کا سردار ہے اور تمام دنوں میں سب سے زیادہ باعظمت ہے اور خدا کے نزدیک جمعہ کے دن کی عظمت عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر سے بھی زیادہ ہے۔ اس دن کی پانچ خصلتیں ہیں (۱) اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی (۲) اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جنت سے نیچے اتارا (۹۳) اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو وفات دی (۴) اس دن میں ایک ساعت آتی ہے کہ اس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے حرام چیز کے سوا جو کچھ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور عنایت فرماتا ہے۔ (یعنی حرام چیز مانگنا مقبول نہیں) (۵) اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ تمام مقرب فرشتے، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ، اور دریا سب جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ قیامت جمعہ کے دن آنی ہے نہ معلوم کس وقت آ جائے۔[2]

(۷۲) حضرت ابورزین ؓ[3]

بعض متاخرین نے حضرت ابورزین ؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے اور اس پر مندرجہ ذیل حدیث سے استشہاد پیش کیا ہے۔ اس حدیث کو روایت کیا ہے عمرو بن بکر سکسکی، محمد بن یزید، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، عبدالرحمن ؓ نے کہ نبی ﷺ نے اہل صفہ میں سے ایک آدمی

۱۔ مجمع الزوائد ۸/ ۵۱، ۵۳.

۲۔ سنن ابن ماجۃ ۱۰۸۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۵/ ۲۳. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۲/ ۱۵۰. ومشکاۃ المصابیح ۱۳۶۳. والترغیب والترھیب ۱/ ۴۹۰. وکنز العمال ۲۱۰۶۱.

۳۔ تھذیب الکمال ۳۳/ ۳۱۲، ۳۱۳.

جسے ابورزین کہا جاتا تھا سے فرمایا: اے ابورزین! جب تم خلوت میں ہو تو اپنی زبان کو ذکر اللہ سے تر رکھو چونکہ جب تک تم ذکر اللہ میں مشغول رہو گے اس وقت تک تم برابر نماز میں رہو گے، (یعنی نماز جیسا ثواب ملے گا) اگر تم علانیہ ذکر کرو گے تو وہ علانیہ نماز کی طرح ہوگا اور اگر تم تنہائی میں ذکر کرو گے تو وہ خلوت کی نماز کی طرح ہوگا۔ اے ابورزین! جب لوگ راتوں کے قیام اور دنوں کے روزوں کی مشقتیں جھیل رہے ہوں تو اس وقت تم مسلمانوں کے لئے خیر خواہی کی مشقتیں جھیلو۔ اے ابورزین! جب لوگ جہاد فی سبیل اللہ میں مشغول ہوں اور تم پسند کرو کہ تمہارے واسطے بھی انہی جیسا اجر و ثواب ہو تو تم مسجد کو لازم پکڑ لو اس میں آذان دو اور آذان پر اجرت مت لو۔ (تمہیں بھی ان جیسا اجر و ثواب ملے گا)[1]

۱۷۷۳- ابراہیم بن عبداللہ، عبدالملک بن محمد بن عدی، عباس بن ولید، ولید، عثمان بن عطاء، عطاء، حسن رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابورزین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں اس امر یعنی دین کی جڑ نہ بتادوں جس کے ذریعے تم دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کر سکو؟ (تو سنو) ان چیزوں کو تم اپنے اوپر لازم کرلو: اہل ذکر کی مجالس میں بیٹھا کرو (تاکہ تمہیں بھی ذکر اللہ کی توفیق نصیب ہو) جب تنہا رہو تو جس قدر ممکن ہو ذکر اللہ کے ذریعہ اپنی زبان کو حرکت میں رکھو، اگر کسی کو دوست رکھو تو محض اللہ کی خوشنودی کے لئے دوست رکھو اور (جسکو دشمن رکھو) محض اللہ کی کی رضا و خوشنودی کے لئے اس سے بغض رکھو، اے ابورزین! کیا تمہیں معلوم ہے! کہ جب کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی زیارت و ملاقات کے ارادے سے گھر سے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں اور وہ فرشتے اس کے لئے دعا استغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار اس شخص نے محض تیری رضا کی خاطر (ایک مسلمان بھائی سے) ملاقات کی ہے تو اس کو اپنی رحمت و مغفرت کے ساتھ منسلک کردے پس (اے ابورزین) اگر تمہارے لئے ان (مذکورہ) چیزوں میں اپنی جان کو لگانا (یعنی ان پر عمل کرنا) ممکن ہو تو ان چیزوں کو ضرور اختیار کرو۔[2]

یہ حدیث علی بن ہاشم نے عثمان بن عطاء، ابورزین کے طریق سے روایت کی اور حسن بصری رحمہ اللہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

(۷۳) حضرت زید بن خطاب[3]

بعض متاخرین نے حضرت زید بن خطاب کو حافظ ابو عبداللہ کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے، زید مسیلمہ کذاب والے معرکہ میں شہید ہوئے۔ بدری صحابی تھے ان کی کنیت ابو عبدالرحمن تھی۔

۱۷۷۴- **خطاب کے دو فرزندوں کا شوق شہادت**...... سلیمان بن احمد، عبدالعزیز، ابراہیم بن حمزہ، عبدالعزیز بن محمد بن عبداللہ بن عمر، نافع، ابن عمر کی روایت ہے کہ غزوۂ احد میں عمر نے اپنے بھائی حضرت زید سے کہا: میری ذرہ پکڑ و۔ زید نے جواب دیا: جس طرح آپ شہادت کے متمنی ہیں اسی طرح میں بھی شہادت کا متمنی ہوں، چنانچہ دونوں نے ذرہ کو چھوڑ دیا۔

۱۷۷۵- سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم، ابن عمر کی روایت ہے کہ مجھے ایک مرتبہ حضرت ابولبابہ یا زید بن خطاب نے اس حال میں دیکھا کہ میں ایک سانپ پر حملہ کر کے اسے قتل کرنا چاہتا تھا انہوں نے مجھے سانپ کو قتل کرنے سے روک دیا

۱۔ تاریخ ابن عساکر ۲۳۲/۴. (التھذیب)

۲۔ تاریخ ابن عساکر ۲۳۳/۶. ومشکاۃ المصابیح ۵۰۲۵. وکنز العمال ۲۴۳۲۹.

۳۔ طبقات ابن سعد ۳۷۶/۳. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۲۷۳. والجرح ۳/ت ۲۵۳۹. والاستیعاب ۵۵۰/۲. والجمع ۱۳۵/۱. واسد الغابۃ ۲۲۸/۲. وسیر النبلاء ۲۹۷/۱. والکاشف ۱/ت ۱۷۵۴. والاصابۃ ۵۶۵/۱. وتھذیب الکمال ۶۵/۱۰.

اور کہنے لگے: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے گھروں کے اندر رہنے والے سانپوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔
یہ حدیث ابراہیم بن سعد و ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع و زمعہ بن صالح نے زہری، ابولبابہؓ و زیدؓ سے بدون شک کے روایت کی ہے۔

حضرت سلمان فارسیؓ

بعض متاخرین نے حضرت ابوعبداللہ سلمان فارسیؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ ہم نے ان کے بعض احوال پہلے ذکر کردیے ہیں کہ وہ نجیب شریف ذکی الفہم اور پردیسی منش انسان تھے۔

۱۲۷۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن حیان، عمر بن حصین، عبدالعزیز بن مسلم، اعمش، ابوسلمان (نسخہ میں اسی طرح ہے) کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے (یعنی جہاد میں) جب مومن کا دل کپکپاتا ہے تو اس کے گناہ اس سے اس طرح جھڑتے (گرتے) ہیں جس طرح کھجور کی شاخ دار ٹہنی سے پتے گرتے ہیں۔[1]

۱۲۷۷- ابومحمد بن حیان، محمد بن عبدالرحیم بن شعیب، اسحق طائی کوفی، عمرو بن خالد کوفی، ابوہاشم رمانی، زاذان ابوعمر کندی کے سلسلۂ سند سے سلمان فارسیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ہر ان دو آدمیوں کے لئے اپنی بعثت سے لیکر قیامت کے دن تک سفارش کرنے والا ہوں جو محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر آپس میں محبت کررہے ہوں۔[2]

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ

بعض متاخرین نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے اور اپنے اس قول پر درج ذیل آیت سے استدلال کیا ہے کہ حضرت سعدؓ نے فرمایا: یہ آیت کریمہ ہمارے بارے میں نازل ہوئی:

ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی الآیۃ. (انعام۵۲)

اور انہیں دور نہ کیجئے جو صبح و شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں۔

ہم نے سعد بن ابی وقاصؓ کا ذکر پہلے کردیا ہے کہ وہ سابقین مہاجرین میں سے تھے۔ ان کی کنیت ابواسحق ہے اور انہوں نے (۵۲ھ) میں مدینہ منورہ میں مقام عقیق میں وفات پائی۔

۱۲۷۸- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ و ہشام و حماد بن سلمہ، عاصم بن بہدلہ، مصعب بن سعد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ان کے والد حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا:

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ مشقتوں کا سامنا کسے کرنا پڑتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ مشقتوں کا سامنا انبیاء کرام علیہم السلام کو کرنا پڑتا ہے۔ پھر درجہ بدرجہ (یعنی پھر انبیاء سے جو لوگ کم درجہ میں ہوں یعنی انبیاء کے صحابہ کو پھر ان کے تابعین کو یا یوں کہہ لیجئے کہ انبیاء کے بعد صدیقین کو پھر شہداء کو پھر صالحین کو یعنی اولیاء کرام کو) حتیٰ کہ آدمی کو اسی کے (مرتبہ و درجہ کے) بقدر آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مومن پر لگاتار آزمائشیں آتی رہتی ہیں حتیٰ کہ وہ سطح زمین پر چل رہا ہوتا ہے اور اس کے ذمہ میں کوئی گناہ باقی نہیں رہتا (یعنی آزمائشیں اس کے گناہوں کا صفایا کردیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ امتحان سے انہیں اپنی پناہ میں

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۲۸۹/۶. ومجمع الزوائد ۲۷۶/۵. والترغیب والترھیب ۲۷۳/۲. والدر المنثور ۲۴۸/۱. وکنز العمال ۱۰۴۸۵.

[2] کنز العمال ۲۴۶۴۳.

...کو اگر آزمائشوں سے واسطہ پڑ جائے تو صبر کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ [۱]

...ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن عمر واقدی، بکیر بن مسمار، عامر بن سعد اپنے والد حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ارشاد فرما رہے تھے: یقیناً اللہ تعالیٰ اس بندے کو بہت پسند کرتے ہیں جو متقی وغنی اور گوشہ نشین ہو (یعنی جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء سے پرہیز کرتا ہو اور مالدار وغنی ہو کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتا ہو یا دل کا غنی ہو اور لوگوں سے کنارہ کش ہو فتنوں میں نہ پڑتا ہو)۔ [۲]

سعید بن عامر بن جزیم جمحی ...... اسی طرح بعض متاخرین نے حضرت سعید بن عامر بن جزیم جمحیؓ کو بھی واقدیؒ کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے نیز یہ کہ ان کا کوئی گھر مدینہ میں معروف نہیں تھا بہر حال ہم نے ان کے احوال کا تذکرہ پہلے کر دیا ہے کہ وہ دنیا سے بالکل تہی دست تھے اور انہوں نے جملہ مہاجرین میں فقر کو ترجیح دی تھی۔

(۷۴) حضرت سفینہ ابوعبدالرحمٰنؓ [۳]

اور بعض متاخرین نے حضرت سفینہ ابوعبدالرحمٰنؓ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام کو یحییٰ بن سعید قطان کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ انہیں حضرت ام سلمہؓ نے آزاد کیا تھا اور یہ شرط لگا دی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کریں جب تک زندہ رہیں چنانچہ سفینہؓ نے آپ ﷺ کی دس سال تک خدمت کی۔ حضرت سفینہؓ اہل صفہ کے ساتھ میل جول رکھتے تھے اور ان سے انہیں محبت والفت بھی تھی۔

۱۱۴۰- جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین، یحییٰ بن حمانی، عبدالوارث بن سعید، سعید بن جمہان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت سفینہؓ نے فرمایا: مجھے حضرت ام سلمہؓ نے خرید لیا تھا اور پھر انہوں نے مجھے اس شرط پر آزاد کر دیا کہ میں جب تک زندہ رہوں نبی ﷺ کی خدمت کرتا رہوں گا میں نے عرض کیا کہ مجھے قطعاً یہ پسند نہیں کہ جب تک میں زندہ رہوں لمحہ بھر کے لئے بھی نبی ﷺ سے جدا ہو جاؤں۔

۱۱۴۱- سلیمان بن احمد، حفص سدوسی، عاصم بن علی، حشرج بن نباتہ، سعید بن جمہان کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ حضرت سفینہؓ سے ان (ان کا) نام "سفینہ" پڑنے کے متعلق دریافت کیا فرمانے لگے: میں تمہیں اپنے نام کے متعلق خبر دیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے میرا نام "سفینہ" رکھا ہے۔ میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی: کہنے لگے: ایک مرتبہ آپ ﷺ کوئی مہم سر کرنے کے لئے اپنے صحابہ کے ساتھ گھر سے نکلے چنانچہ ان حضرات پر ان کے ساز و سامان کا زیادہ بوجھ ہو گیا، تاہم آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اپنی چادر بچھاؤ، میں نے اپنی چادر بچھائی اس میں صحابہ کرام کا ساز و سامان رکھ دیا پھر (باندھ کر) میرے اوپر لاد دی اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اٹھاؤ تم نہیں ہو مگر ایک

۱۔ سنن الترمذی ۲۳۹۸. وسنن ابن ماجة ۴۰۲۳، ومسند الامام أحمد ۱/ ۱۷۲، ۱۸۰، ۱۸۵، والمستدرک ۱/ ۴۱،
۴/ ۳۰۷، وشرح السنة ۵/ ۲۴۴، والأدب المفرد للبخاری ۵۱۰. وفتح الباری ۱۰/ ۱۱۱، ومنحة المعبود ۲۰۹۱. وطبقات ابن سعد ۲/ ۲/ ۱۲. والترغیب والترهیب ۳/ ۲۸۰.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الزهد ۱۱، ومسند الامام احمد ۱/ ۱۶۸، وشرح السنة ۱۵/ ۲۴. ومشکاة المصابیح ۵۲۸۴، وکشف الخفا ۱/ ۲۸۷، واتحاف السادة المتقین ۸/ ۳۱، ۳۰۸.

۳۔ التاریخ الکبیر ۴/ ت ۲۵۲۴. والجرح ۴/ ت ۱۳۹۲. والاستیعاب ۲/ ۶۸۴. والجمع ۱/ ۲۰۶. وأسد الغابة ۲/ ۳۲۴، وسیر النبلاء ۳/ ۱۷۲. والکاشف ۱/ ت ۱۰۲۶. والاصابة ۲/ ت ۳۳۳۵. وتهذیب الکمال ۱۱/ ۲۰۴.

سفینہ (یعنی کشتی) کا سفینہؓ نے فرمایا: اگر میں اس دن ایک اونٹ یا دو اونٹوں یا پانچ اونٹوں یا چھ اونٹوں کا بوجھ اٹھاتا پھر بھی وہ میرے لئے بھاری نہ ہوتا۔

۱۲۸۲- ابراہیم بن عبداللہ بن ابی عزائم، ابو عمرو بن ابی غرزۃ، عبید بن موسیٰ، اسامہ بن زید، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سفینہؓ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ سمندر میں کشتی پر سوار ہوا۔ سمندری طوفان کی وجہ سے کشتی ٹوٹ گئی میں ایک تختے پر سوار ہو گیا چنانچہ مجھے سمندری لہروں نے جھاڑیوں میں لا پھینکا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ان جھاڑیوں میں ایک شیر کھڑا ہے۔ میں نے کہا: اے ابو حارث! (ابو حارث شیر کی کنیت ہے یعنی اے شیر) میں رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام سفینہ ہوں۔ شیر نے سنتے ہی سر جھکا لیا اور اپنے پہلو سے مجھ ایک طرف ہونے کا اشارہ کرنے لگا حتی کہ مجھے ایک راستے پر لا چھوڑا جب میں راستے پر پہنچ گیا تو شیر نے اپنی راہ لی میں یہی سمجھا کہ شیر مجھے الوداع کر رہا تھا۔

۱۲۸۳- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل، عبداللہ، مسلم بن ابراہیم، حماد بن سلمہ، سعید بن جمہان کے سلسلہ سند سے حضرت سفینہؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے عمدہ کھانا بنا کر ایک آدمی کی مہمان نوازی کی۔ فاطمہؓ نے حضرت علیؓ سے کہا: نبی ﷺ سے پوچھئے کیوں واپس لوٹ گئے ہیں؟ حضرت علیؓ نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے لئے جائز ہے اور نہ ہی کسی نبی کے لئے کہ وہ کسی مزین گھر میں داخل ہو۔ (غالباً آپ ﷺ کو بھی دعوت دی ہوگی لیکن آپ ﷺ گھر کو مزین دیکھ کر واپس لوٹ گئے۔)[۲]

(۷۵) حضرت سعد بن مالک[۳]

بعض متاخرین نے حضرت ابو سعید سعد بن مالک خدریؓ کو بھی ابو عبیدہ قاسم بن سلام کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے چنانچہ ابو سعید خدریؓ کے احوال اہل صفہ کے قریب قریب تھے۔ اگرچہ وہ انصاری تھے لیکن انہوں نے صبر و فاقہ کو ترجیح دی اور کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا اللہ تعالیٰ نے انہیں جوہر استغناء سے مالا مال کیا ہوا تھا۔

۱۲۸۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، ابن عجلان، سعد مقبری کے سلسلہ سند سے حضرت ابو سعید خدریؓ کی سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ میرے گھر والوں نے مجھے فقر و فاقہ کی شکایت کی چنانچہ میں حضور ﷺ کی طرف چل پڑا تاکہ آپ ﷺ سے کوئی چیز مانگ لاؤں۔ ابو سعید خدریؓ نے آپ ﷺ کو منبر پر بیٹھے ہوئے پایا اور آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے: اے لوگو! اب وہ گھڑی آن پہنچی ہے کہ تم لوگوں سے سوال کرنے سے بچو اور جو لوگ سوال کرنے سے بچتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بری باتوں سے بچاتا ہے اور انہیں لوگوں کا محتاج نہیں کرتا اور جو لوگ بے پروائی ظاہر کرتے ہیں (یعنی مخلوق سے مستغنی ہو جاتے ہیں) اللہ تعالیٰ انہیں بے پرواہ (یعنی غنی) کر دیتا ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے اپنے کو صبر سے زیادہ بہتر وسیع کوئی دوسری چیز عطا نہیں کی گئی اور اگر تم نے انکار کیا کہ مجھ سے سوال نہیں کرو گے تو میں جو کچھ پاؤں گا تمہیں عطا کروں گا۔[۴]

۱۔ مسند الامام احمد ۲۲۱/۵. والمستدرک ۲۰۲/۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۹۷/۷. ودلائل النبوۃ للبیہقی ۴۷/۶. ومجمع الزوائد ۳۶۶/۹.

۲۔ المستدرک ۱۸۶/۲. ومسند الامام احمد ۲۲۱/۵. ۲۲۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۹۹/۷. وتاریخ ابن عساکر ۲۹۷/۲. (التہذیب) وکنز العمال ۴۱۵۸۳. والبدایۃ والنہایۃ ۳۲۳/۸.

۳۔ التاریخ الکبیر ۴/ت ۱۹۱۰. والجرح ۳۰۲/۴. وتاریخ بغداد ۱۸۰/۱. والاستیعاب ۶۰۲/۲. ۱۶۷۱/۴. والجمع ۱۵۸/۱. واسد الغابۃ ۲۸۹/۲. وسیر النبلاء ۱۶۸/۳. والکاشف ۱/ت ۱۸۶۰. والاصابۃ ۳۱۹۶/۲. وتہذیب الکمال ۲۹۳/۱۰.

۴۔ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ۴/۹.

یہ حدیث عطاء بن یسار نے بھی ابوسعیدؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۸۵- سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، خالد بن نزار، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، عطاء بن یسار کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق عطا فرماتے ہیں اور جو لوگوں سے سوال کرنے سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دولت غنا سے مالا مال کر دیتے ہیں اور جو ہم سے سوال کرتا ہے (یعنی کوئی چیز مانگتا ہے) ہم اسے عطا کر دیتے ہیں۔ لیکن سنو! کسی بندے کو صبر سے زیادہ بہتر وسیع کوئی دوسری چیز عطا نہیں کی گئی۔[1]

۱۲۸۶- سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، خالد بن نزار، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، عطاء بن یسار کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کن لوگوں کو سخت آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نبیین کو۔ میں نے عرض کیا: پھر کن کو؟ ارشاد فرمایا: پھر صالحین کو۔ یقیناً نبیین وصالحین کو (بسا اوقات) فقر وفاقہ کی آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے۔۔۔ حتی کہ وہ اپنے پاس کھجور تک نہیں پاتے (جسے وہ کھا کر اپنے جی کو بہلا سکیں) اور یقیناً ان میں سے کسی کو جوؤں کی آزمائش میں مبتلا کر دیا جاتا ہے کہ اس کے جسم اور سر میں جوئیں ہی جوئیں پڑ جاتی ہیں حتی کہ وہ اپنے جسم سے جوئیں اٹھا اٹھا کر پھینکتا رہتا ہے لیکن سنو! نبیین وصالحین کو فراخی کی نسبت بلاء وآزمائش سے زیادہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔[2]

۱۲۸۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوعبدالرحمن مقری، حیوۃ، سالم بن غیلان، ابوالسمح، ابوالہیثم کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب بندے سے راضی ہوتے ہیں تو اسے خیر وبھلائی کا سات گنا بڑھا کر اجر وثواب دیتے ہیں۔۔۔۔ حالانکہ اس نے اس قدر خیر وبھلائی کے کام کئے نہیں ہوتے اور جب اللہ تعالیٰ بندے پر ناراض ہو جاتے ہیں اس کی شر وبرائی کو سات گنا تک بڑھا دیتے ہیں حالانکہ اس نے اس قدر برے اعمال کئے نہیں ہوتے۔[3]

ابوحذیفہؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالمؓ

بعض متاخرین نے ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالمؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ حالانکہ ہم نے ان کا ذکر پہلے کر دیا ہے انہیں جنگ یمامہ میں شہید کیا گیا۔ جنگ میں انہوں نے جھنڈا پہلے دائیں ہاتھ میں پکڑے رکھا جب دایاں ہاتھ کٹ گیا تو جھنڈا بائیں ہاتھ میں لے لیا جب وہ بھی کٹ گیا تو جھنڈے کو کٹے ہوئے ہاتھوں کے سہارے سینے سے چمٹا لیا تاکہ لمحہ بھر کے لئے بھی جھنڈا سرنگوں نہ ہونے پائے اور زبان سے تلاوت کئے جا رہے تھے:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افئن مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم

حضرت محمد ﷺ صرف رسول ہیں ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں کیا اگر ان کا انتقال ہو جائے یا یہ شہید ہو جائیں تو تم اسلام سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟

حتی کہ پڑھتے پڑھتے جان اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دی۔

۱۲۸۸- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، صفوان بن صالح، محمد بن مصفی، ولید، حنظلہ بن ابی سفیان، عبدالرحمن بن سابط کے سلسلۂ سند

۱۔ صحیح البخاری ۲/۱۵۱. وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۱۲۴. وسنن الترمذی ۲۰۲۴. وسنن النسائی، کتاب الزکاۃ باب ۸۳. ومسند الامام احمد ۳/۴۷. والسنن الکبری للبیہقی ۴/۱۹۵. والتمہید ۱۰/۱۳۲.

۲۔ مسند الامام احمد ۳/۳۸. وتاریخ أصبهان للمصنف ۲/۱۹۶. والعلل المتناهية لابن الجوزی ۲/۳۴۴. والجامع الکبیر للسیوطی ۳۶۴۴.

سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہونے میں دیر ہوئی آپ ﷺ نے توقف کی وجہ دریافت کی تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مسجد میں ایک آدمی تلاوت کر رہا ہے میں اسے سن رہی تھی۔ خوش الحانی کی اسقدر تعریف کی کہ آنحضرت ﷺ باہر تشریف لے آئے میں بھی ان کے پیچھے پیچھے ہولی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا چاہتی ہو؟ میں نے عرض کیا: کچھ نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو سالم مولی ابی حذیفہ ہیں پھر فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اس جیسا آدمی میری امت میں پیدا کیا۔[1]

یہ حدیث ابن مبارک نے بھی حنظلہ سے روایت کی ہے۔

(۷۶) حضرت سالم بن عبید اشجعیؓ[2]

حضرت سالم بن عبید اشجعی صفہ میں سکونت پذیر رہے پھر کوفہ منتقل ہو گئے تھے اور وہیں رہائش اختیار کی۔

۱۲۸۹- ابوبکر طلحی، حسن، وہب بن بقیہ، اسحق بن یوسف سلمہ بن عبید و نعیم بن ابی ہند، عبید بن شریط کے سلسلہ سند سے حضرت سالم بن عبیدؓ کی روایت ہے (سالم بن عبیدؓ اہل صفہ میں سے تھے) کہ نبی کریم ﷺ کے مرض نے جب شدت اختیار کرلی تو آپ ﷺ پر بیہوشی طاری ہوگئی جب افاقہ ہوا ارشاد فرمایا: بلال سے کہو کہ آذان دے اور ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سالم بن عبیدؓ کہتے ہیں: آپ ﷺ پر پھر بیہوشی طاری ہوگئی۔ حضرت عائشہؓ کہنے لگیں: بلاشبہ میرے باپ (یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ) نرم دل انسان ہیں اگر تم کسی اور کو نماز پڑھانے کا کہہ دو۔ (جب افاقہ ہوا تو) آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تم یوسف علیہ السلام کے قصہ والی عورتیں ہو (یعنی ایک بات پر مسلسل اصرار کئے جارہی ہو) بلال سے کہو کہ آذان دے اور ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں۔[3]

(۷۷) حضرت سالم بن عمیرؓ[4]

بعض متاخرین نے ابوعبداللہ کے حوالے سے حضرت سالم بن عمیرؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ بدر میں شریک رہے اور قبیلہ بنو ثعلبہ بن عمرو بن عوف کی شاخ اوس سے ہیں۔ آپ ان صحابہ کرام میں سے ہیں۔ آپ "تواجین میں سے تھے انہی کے بارے میں اور ان کے دیگر ساتھیوں کے بارے میں آیت کریمہ: "تولوا و اعینهم تفیض من الدمع" (توبہ۹۲) نازل ہوئی۔

۱۲۹۰- خدا کے برگزیدہ...... سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، عبدالغنی بن سعید، موسیٰ بن عبدالرحمن، ابن جریج، عطاء، ابن عباسؓ (دوسرا طریق حدیث) مقاتل، ضحاک کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آیت کریمہ:

ولا على الذين اذا ما اتوك لتحملهم قلت لا اجد ما احملكم عليه تولوا و اعينهم تفيض من الدمع (توبہ۹۲)

۱۔ سنن ابن ماجة ۱۳۳۸ والمستدرک ۲۲۵/۳۔ ومسند الامام احمد ۱۶۵/۶۔ مجمع الزوائد ۱۶۵/۵۔ ۳۰۰/۹۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۳۳/۶۔ والتاريخ الكبير ۴/ت ۲۱۳۰۔ والجرح ۷۹۵/۴۔ والاستيعاب ۵۶۶/۲، واسد الغابة ۳۴۷/۲۔ والكاشف ۱/ت۱۷۹۶۔ وتهذيب الكمال ۱۶۲/۱۰۔

۳۔ سنن ابن ماجة ۱۲۳۴۔ وصحيح ابن خزيمة ۱۵۴۱۔ ۱۶۲۴۔ والمعجم الكبير للطبراني ۶۵/۷۔ والمصنف لابن ابی شيبة ۲۰۳/۱۔ والشمائل للترمذي ۲۰۷۔ ومجمع الزوائد للطبراني ۶۵/۷۔ والمصنف لابن ابی شيبة ۲۰۳/۱۔ والشمائل للترمذي ۲۰۷۔ ومجمع الزوائد ۱۸۲/۵۔

۴۔ المنتظم ۲۱۸/۵۔ وطبقات ابن سعد ۳/۲/۴۶۔

اور ان لوگوں پر بھی کوئی حرج نہیں جو آپ کے پاس آئے ہیں کہ آپ انہیں سواری مہیا کر دیں تو آپ جواب دیتے ہیں کہ میں تو آپ کی سواری کے لئے کچھ نہیں پاتا تو وہ واپس لوٹتے ہیں دراں حالانکہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوتے ہیں۔
ابن عباسؓ نے فرمایا سواری مانگنے والے سالم بن عمیرؓ ہیں جو کہ قبیلہ بنو عمرو بن عمرو بن ثعلبہ بن زید کے ایک آدمی ہیں۔

(۷۸) حضرت سائب بن خلاد[۱]

بعض متاخرین نے حضرت سائبؓ بن خلاد کو بھی حافظ ابو عبداللہ کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۲۹۱- علی بن ہارون، جعفر فریابی، قتیبہ بن سعید، اسماعیل بن جعفر، یزید بن حصیفہ، عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ، عطاء بن یسار، سائب بن خلادؓ (جو کہ ابو حارث بن خزرج کے بھائی ہیں) کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اہل مدینہ کو ظلماً ڈرایا دھمکایا اللہ تعالیٰ اسے ڈرائے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، فرشتوں کی لعنت ہو اور تمام کے تمام لوگوں کی لعنت ہو، اللہ تعالیٰ اس سے صرف عدل (فرض و نفل کچھ بھی) قبول نہیں فرمائیں گے۔[۲]

(۷۹) شقرانؓ مولیٰ رسول اللہ ﷺ[۳]

بعض متاخرین نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت شقرانؓ کو بھی جعفر بن محمد بن صادقؒ کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔
۱۲۹۲- عمر بن محمد زیات، عبداللہ بن عمر مثنی، محمد بن عبدالوھاب، مسلم بن خالد زنجی، عمر بن یحییٰ مازنی، یحییٰ مازنی کے سلسلۂ سند سے حضرت شقرانؓ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو گدھے پر سوار خیبر کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔

(۸۰) حضرت شداد بن اسید[۴]

بعض متاخرین نے حضرت شداد بن اسیدؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے اور اس سند سے استدلال کیا ہے، عمرو بن قیظی بن عامر بن شداد، قیظی بن عامر بن شداد، عامر بن شداد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت شداد بن اسیدؓ نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے انہیں صفہ میں رہائش دی۔

۱۲۹۳- سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنی، علی بن مدینی، زید بن حباب، عمرو بن قیظی بن عامر بن شداد بن اسید سلمی مدنی، قیظی بن عامر بن شداد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میرے دادا حضرت شداد بن اسیدؓ نبی ﷺ کے پاس آئے اور ان کے ہاتھ پر ہجرت کی بیعت کی اور (چند ہی دن کے بعد) انہیں کسی مرض کی شکایت ہوگئی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے شداد! تمہیں کیا ہو گیا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایک مرض کی شکایت ہے کاش کہ میں بطحان کے پانی کو چند مرتبہ پی لوں! آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تمہیں کس نے روکا ہے؟ عرض

۱۔ التاریخ الکبیر ۴/ت ۲۲۸۵. والجرح ۴/ت ۱۰۲۷. والاستیعاب ۲/ ۵۷۱. واسد الغابة ۲/ ۲۵۱. والکاشف ۱/ت ۱۸۰۸. والاصابة ۱/ت ۳۰۶۲. وتهذیب الکمال ۱۰/ ۱۸۹.

۲۔ مسند الامام احمد ۴/ ۵۵،۵۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۷/ ۱۶۹. ۱۷۱. وصحیح ابن حبان ۱۰۳۹ (موارد) والکنی والاسماء ۱/ ۴۲. ۱۲۳. والترغیب والترهیب ۲/ ۲۳۲. والتاریخ الکبیر ۱/ ۱۱۷. ۳/ ۱۸۶.

۳۔ التاریخ الکبیر ۴/ت ۲۷۵۸. والجرح ۴/ت ۱۲۹۲. والاستیعاب ۲/ ۷۰۹. ۷۳۵. واسد الغابة ۲/ ۲. والکاشف ۲/ت ۲۲۲۰. والاصابة ۲/ت ۳۹۱۹. وتهذیب الکمال ۱۲/ ۵۴۴.

۴۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۴۰۱ والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۵۹۱. والجرح ۴/ت ۱۴۳۴. والاستیعاب ۲/ ۳۸۷ والکاشف ۲/ ۲۲۶۵. والاصابة ۲/ت ۳۸۴۷. وتهذیب الکمال ۱۲/ ۳۸۹.

کیا: میری ہجرت نے مجھے جلحان جانے سے روک رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ تم جہاں بھی ہو بس تم مہاجر ہو لے

حضرت صہیب بن سنانؓ

بعض متاخرین نے حضرت صہیبؓ بن سنان کو ابو ہریرہؓ کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ ہم نے ان کا تذکرہ پہلے کر دیا ہے کہ وہ سابقین اولین میں سے تھے۔

۱۲۹۴- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم بغوی، عمرو بن حصین، فضل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، عطاء بن ابی مروان، مروان، عبدالرحمن بن مغیث، کعب احبار کے سلسلۂ سند سے حضرت صہیبؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللھم لست باله استحدثناه و لا برب ابتد عناه و لا کان لنا قبلک من اله نلجأ الیه و ندعک و لا اعانک علی خلقنا احد فنشر که فیک تبارکت وتعالیت.

یا اللہ تو ایسا خدا تو نہیں ہے جسے ہم نے گھڑ لیا ہو اور نہ ایسا پروردگار ہے جس کا ذکر ناپائیدار ہے کہ ہم نے اسے اختراع کر لیا ہو اور نہ تجھ سے پہلے ہی ہمارا کوئی خدا تھا جس سے ہم پناہ حاصل کرتے رہے ہوں اور تجھ کو چھوڑ دیتے ہوں اور نہ کسی نے ہمارے پیدا کرنے میں تیری مدد کی ہے کہ ہم اس کو تیرے ساتھ شریک سمجھیں تو بابرکت ہے اور تو برتر ہے، کعب احبار رحمہ اللہ کہتے ہیں: اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد علیہ السلام دعا کیا کرتے تھے۔

(۸۱) حضرت صفوان بن بیضاءؓ[۲]

بعض متاخرین نے حضرت صفوانؓ بن بیضاء کو حافظ ابو عبداللہ کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو فہر سے ہے۔ بدر میں شریک تھے۔ نبی ﷺ نے انہیں ایک سریہ میں بھی بھیجا تھا حضرت عبداللہ بن جحشؓ سے مروی ہے کہ انہی کے بارے میں آیت نازل ہوئی:

ان الذین آمنوا والذین هاجروا وجاهدوا فی سبیل الله اولئک یرجون رحمة الله (بقرہ:۲۱۸) یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی پھر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی کرتے رہے یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں۔

(۸۲) حضرت طخفہؓ بن قیس[۳]

بعض متاخرین نے حضرت طخفہ بن قیس غفاریؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور مدینہ ہی میں وفات پائی۔

۱۲۹۵- فاروق خطابی وحبیب بن حسن، ابو مسلم، حجاج بن نصیر، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، انس بن طخفہ بن قیس غفاری اپنے والد حضرت طخفہ بن قیس (جو کہ اہل صفہ میں سے ہیں) سے روایت کرتے ہیں طخفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ کو حکم دیا چنانچہ کوئی صحابی اہل صفہ کے ایک آدمی کو اپنے ساتھ لے جا رہا ہے اور کوئی صحابی دو آدمیوں کو اپنے ساتھ (گھر میں کھانا کھلانے کے لئے)

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۸/۳۲۷، ومجمع الزوائد ۹/۴۱۱، وکنز العمال ۳۷۲۱۶.

۲۔ طبقات ابن سعد ۳/۴۱۸، ۱۲/۲.

۳۔ التاریخ الکبیر ۴/ت ۳۱۶۷، والجرح ۴/ت ۲۲۰۱، والکاشف ۲/ت ۲۴۸۲، والاصابۃ ۲/ت ۴۲۹۶، وتھذیب الکمال ۱۳/۳۷۵، التاریخ الصغیر للبخاری ۱/۱۵۱، ۱۵۲.

نے گزرجارہا ہے...... حتی کہ پانچ آدمی باقی رہ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے ساتھ چلنے کا حکم دیا چنانچہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑے اور عائشہؓ کے پاس جا پہنچے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ ہمیں کھانا کھلاؤ اور پانی بھی پلاؤ۔ چنانچہ عائشہؓ ہمارے پاس جشیشہ (ایک حلوہ قسم کا کھانا کہ گندم کو اچھی طرح پیس کر ہانڈی میں پکنے کے لئے ڈال دیا جائے اور اس میں گوشت یا کھجور ملا لی جائے) لے کر آئیں۔ ہم نے وہ کھایا۔ پھر عائشہؓ حیس (ایک کھانا جو گھی ستو اور کھجور سے بنتا ہے) جو کہ قطاۃ کی مانند تھا لے کر آگئیں ہم نے وہ بھی کھایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اب ہمیں کچھ پلاؤ۔ چنانچہ عائشہؓ دودھ سے بھرا ہوا ایک چھوٹا سا برتن اٹھالائیں۔ ہم نے دودھ بھی پیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہیں سو جاؤ اور اگر چاہو تو مسجد میں چلے جاؤ۔ ہم نے عرض کیا: ہم مسجد میں جائیں گے طخفہؓ کہتے ہیں: اسی دوران میں مسجد میں پیٹ کے بل سو رہا تھا اچانک کسی آدمی نے مجھے پاؤں کے ساتھ ہلایا اور کہا: یقیناً اللہ تعالیٰ سونے کی اس ہیئت کو ناپسند کرتے ہیں۔ میں نے نظر جو اوپر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔[1]

یہ حدیث عبدالوہاب ثقفی و ابن علیہ و خالد بن حارث نے بھی ہشام سے بمثل مذکور بالا روایت کی ہے جبکہ شیبان و اوزاعی نے یحییٰ بن کثیر سے اس جیسی روایت نقل کی ہے۔

(۸۳) حضرت طلحہؓ بن عمروؓ[2]

بعض متاخرین نے طلحہ بن عمرو بصریؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے انہوں نے پہلے صفہ میں قیام کیا پھر وہ بصرہ میں مقیم ہو گئے

۱۲۹۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن نمیر، حفص بن غیاث، (دوسری سند) ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، وہب بن بقیہ، خالد بن عبداللہ (دونوں راوی) داؤد بن ابی ہند، ابو حرب بن ابی اسود دؤلی کے سلسلۂ سند سے حضرت طلحہ بن عمروؓ کی روایت نقل کرتے ہیں:

ایک صحابی کی کھانے کی شکایت...... طلحہ فرماتے ہیں: کہ جب کوئی آدمی نبی ﷺ کے پاس آتا اگر مدینے میں اس کی جان پہچان والا کوئی ہوتا تو وہ اس کے پاس ٹھہرتا اور اگر مدینے میں اسکو جاننے والا کوئی نہ ہوتا تو اہل صفہ کے پاس ٹھہرتا چنانچہ میں ان لوگوں میں سے تھا جو اہل صفہ کے ہاں ٹھہرتے تھے صفہ میں ایک آدمی کے ساتھ میری رفاقت ہو گئی تھی۔ نبی ﷺ کی طرف سے ہمارے لئے روزانہ ایک مد کھجوریں جاری کی جاتیں جو دو آدمی مل کر کھا لیتے (یعنی ہر دو آدمیوں کے لئے ایک مد کھجوریں جاری کی جاتیں) ایک دن آپ ﷺ نے نماز سے سلام پھیرا ہم اہل صفہ میں سے ایک آدمی پکار کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! کھجوروں نے ہمارے پیٹ جلا دیئے اور ہماری چادریں اور کپڑے وغیرہ پھٹ گئے۔ نبی ﷺ اٹھے اور منبر پر چڑھ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد اپنی قوم کے برے کردار کا ذکر کیا اور پھر ارشاد فرمایا: یقیناً میں اور میرا ساتھی (یعنی ابوبکر صدیقؓ) دس سے زیادہ دن اس حالت میں (ایک جگہ) ٹھہرے کہ ہمارے پاس کھانے کو بجز پیلو کے درخت کے پھل کے کچھ نہیں تھا۔ پھر ہم اپنے بھائیوں یعنی انصار کے پاس آئے ان کا بڑا کھانا کھجوریں ہوتا تھا ہم نے کھجوروں سے مدد حاصل کی۔ بخدا! اگر میں تمہارے لئے گوشت روٹی پاتا تمہیں ضرور کھلاتا۔ لیکن عین ممکن ہے کہ تم ایک زمانے کو پاؤ گے جس میں تم کعبہ کے پردوں جیسے (نرم و ملائم) کپڑے پہنو گے۔ تم لوگ بھرے پیالوں میں صبح کو بھی شکم سیر ہو کر کھاؤ گے اور شام کو بھی۔[3]

۱۔ سنن الترمذی ۵۰۴۰. ومسند الامام احمد ۴۳۰/۳، ۴۲۶/۵، والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۸۰۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۹۳/۸، ومشکاۃ المصابیح ۴۷۱۹. والتاریخ الکبیر ۳۶۶/۴. والترغیب والترھیب ۵۷/۳.

۲۔ طبقات ابن سعد ۳۹۳/۵. التاریخ الکبیر ۴/ت ۳۱۰۴. والجرح ۴/ت ۲۰۹۷. والکاشف ۲/ت ۲۴۹۸. وتھذیب التھذیب ۲۳/۵. وتھذیب الکمال ۴۲۷/۱۳.

۳۔ کنز العمال ۱۸۶۳۱.

یہ حدیث وہب بن بقیہ کی ہے۔

(۸۴) حضرت طفاوی دوسیؓ

حضرت طفاوی دوسیؓ کو بھی ابونضرہ کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

۱۲۹۷- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہدبہ، حماد بن سلمہ، جریری، ابونضرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت طفاویؓ کہتے ہیں میں مدینہ آیا اور ابوہریرہؓ کے پاس ایک مہینہ قیام کیا اس دوران مجھے سخت بخار ہو گیا رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور پوچھا کہاں ہے وہ دوسی نوجوان؟ کسی نے کہا: وہ ہے مسجد کے کونے میں اور اسے سخت بخار ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے ساتھ اچھی اچھی باتیں کیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

بعض متاخرین نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو بھی یحییٰ بن معین کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے ہم نے ان کے بعض احوال واقوال کا ذکر پہلے کر دیا ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ مہاجرین کے طبقہ سابقین میں سے تھے۔ آثار ونصوص کے متبع تھے، نبی کریم ﷺ کے محفوظین صحابہ کرام میں سے ہیں (یعنی مشاجرات سے محفوظ رہے صحابہ کے باہمی جھگڑوں سے پہلے ہی دنیا سے رخصت ہو گئے تھے ۳۲ھ میں وفات پائی) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ وسیلہ کے اعتبار سے اقرب الی اللہ تھے۔

۱۲۹۸- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، مسعودی، عاصم، ابووائل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں دیکھا تو محمد ﷺ کو منتخب کیا اور انہیں اپنی مخلوق کی طرف مبعوث کیا اور انہیں رسول بنا کر بھیجا اور انہیں اپنے علم سے منتخب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر بندوں کے دلوں میں دیکھا تو محمد ﷺ کے لئے ان کے صحابہ کو منتخب کیا اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کا مددگار بنا دیا اور ان کو اپنے نبی ﷺ کے وزراء بنا دیا۔ سو جس چیز کو مومنین اچھی سمجھیں سو وہ اچھی ہے اور جس چیز کو بری سمجھیں وہ بری ہے۔

۱۲۹۹- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم بغوی، سلیمان بن داؤد، شاذ کونی، ربیع بن زید، اعمش، ابووائل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہؓ کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ دو طرح کے ہو سکتے ہیں یا عالم یا متعلم ان دو کے علاوہ کسی سے خیر و بھلائی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔[1]

۱۳۰۰- ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن جعفر رافقی، محمد بن ہارون بن بکار دمشقی، محمد بن سلیمان تستری، ابن سماک، اعمش، ابووائل شقیق کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہؓ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے اس سے اس قدم کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے کہ اس کے اٹھانے سے بندے کا کس کام کا ارادہ ہے۔[2]

۱۳۰۱- محمد بن حمید، عبداللہ بن صالح بخاری، حسن بن علی حلوانی، عون بن عمارہ، بشر مولی ہاشم، اعمش، ابووائل کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہؓ بن مسعود کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم (یعنی جماعت صحابہؓ) رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک مسافر سوار سامنے سے نمودار ہوا اور نبی ﷺ کے سامنے راستے میں سواری لا بٹھائی اور کہنے لگا: یا رسول اللہ میں آپ کے پاس نو دن کی مسافت طے کر کے آیا ہوں۔ میری سواری لاغر ہو چکی۔ میں تو راتوں کو بیدار رہا دنوں میں بھوکا پیاسا رہا میں ضرور آپ سے دو خصلتوں کے متعلق

۱۔ مجمع الزوائد ۱۲۲/۱۔ ۲۔ تاریخ ابن عساکر ۳۷۶/۱، ۱۰۶/۲۔ (التهذيب) و كنز العمال ۴۱۶۱۶۔

سوال کروں گا جنہوں نے مجھے بیدار رکھا ہے! نبی ﷺ نے فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ عرض کیا: زید الخیل، ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ تمہارا نام "زید الخیر" ہے اور اب سوال کرو ہاں! بہت ساری بیکار چیزوں کے متعلق سوال کیا جاتا ہے، وہ آدمی بولا: میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ جس آدمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کی کیا علامت ہے اور جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہیں رکھتا اس کی کیا علامت ہے؟ نبی کریم ﷺ نے اس آدمی سے پوچھنے لگے: تم نے صبح کسی حالت میں کی ہے؟ اس آدمی نے جواب دیا: میں نے صبح کی ہے کہ میں خیر و اہل خیر اور جو خیر پر عمل کرے ان سب سے مجھے محبت ہے اور اگر میں خود خیر و بھلائی پر عمل پیرا ہوں تو مجھے اس کے اجر و ثواب کا یقین ہے اور اگر خیر و بھلائی پر عمل مجھ سے فوت ہو جائے تو میرے دل میں اسکے کرنے کا شوق ابھر رہتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: پس جس آدمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے اس کے بارے میں اللہ کی یہی علامت ہے اور اللہ تعالیٰ جس آدمی کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ نہیں رکھتا اس میں اللہ تعالیٰ کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ میں مذکور اوصاف کے برعکس کرنے کا ارادہ پیدا کر دے اور تجھے اس کیلئے تیار بھی کر دے۔ پھر اللہ تعالیٰ کو تیری کچھ پرواہ نہیں تو جس وادی (جگہ) میں چاہے ہلاک ہو جائے۔[1]

(۸۵) حضرت ابو ہریرہؓ

ابو ہریرہؓ کا نام گرامی...... بعض متاخرین نے حضرت ابو ہریرہؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے، ان کے نام میں شدید اختلاف ہے بعض نے کہا ان کا نام عبد الشمس تھا بعض نے کہا: "عبد الرحمٰن" بعض نے "عمیر" کا بھی قول کیا ہے۔ بہر حال حضرت ابو ہریرہؓ صفہ کے مشہور مساکین میں سے ہیں جب تک نبی ﷺ دنیا میں رہے حضرت ابو ہریرہؓ نے صفہ ہی کو اپنا مسکن بنائے رکھا اور لمحہ بھر کے لئے بھی وہاں سے منتقل نہیں ہوئے۔ صفہ میں رہنے والے حضرات سے باخوبی واقف تھے اور ان کو بھی باخوبی جانتے تھے جو کچھ وقت کے لئے مدینہ آتے اور صفہ میں قیام کرتے تھے۔

جب نبی ﷺ ارادہ کرتے کہ اہل صفہ کو کھانے پر جمع کریں تو حضرت ابو ہریرہؓ کو انہیں بلانے کے لئے بھیجتے تھے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ حسن و خوبی کے ساتھ اہل صفہ کو جمع کرلاتے چونکہ وہ اہل صفہ کے ہر فرد کو جانتے تھے ان کے منازل و مراتب سے بھی باخوبی واقف تھے۔ آپؓ فقراء و مساکین کے اعلام (نشانیوں) میں سے ہیں۔ انہوں نے شدید فقر و فاقہ پر صبر کیا حتیٰ کہ یہی صبر انہیں دائمی سائے (جنت) کی طرف لے گیا۔ دنیاوی بکھیڑوں سے کنارہ کش رہے، باغبانی سے اعراض کیا، نہریں جاری کرنے کی فکر انہیں ذرہ برابر بھی دامن گیر نہیں ہوئی، اغنیاء اور تاجروں کے میل جول سے دوری اختیار کی، عارضی دنیا سے الگ تھلگ رہے، معبود حقیقی کے دائمی تحائف سے نفع اٹھانے کی فکر میں رہے نرم و ملائم اور ریشم پہننے سے پرہیز کیا اور اپنے آپ کو حق تعالیٰ کے حکم کے سپرد کر دیا (نیز ان کی مرویات کی تعداد ۵۳۷۴ ہے تمام صحابہ میں انہوں نے سب سے زیادہ احادیث روایت کی ہیں، ۵۷ھ میں وفات پائی رضی اللہ عنہ وارضاہ)۔[2]

۱۳۰۲- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو نعیم، عمر بن ذر، مجاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے تھے: یقیناً میں اپنے پیٹ پر شدت بھوک کی وجہ سے سب سے زیادہ پتھر باندھتا تھا، چنانچہ میں ایک دن ایک راستے پر بیٹھ گیا جس پر صحابہ کی کثرت سے

۱- المطالب العالية ٣١٦٨/٩ . وتاريخ ابن عساكر ٣٧/٦ . (التهذيب) والسنة لابن أبي عاصم ١٨١/١ . وتخريج الإحياء ١٣١/٤ . وكنز العمال ٣٠٨٠٩ .

۲- تهذيب الكمال ٣٦٦/٣٤ ، ٣٧٩ ، وسير النبلاء ٥٨٣/٢ . ٥٨٤ . وطبقات ابن سعد ٣٢٥/٤ . والتاريخ الكبير ١٣٥/٥ . والجرح ١٣٩٣/٥ .

آمدورفت ہوتی رہتی تھی۔میرے پاس سے حضرت ابوبکرؓ کا گزر ہوا میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے متعلق سوال کیا، میں نے ان سے سوال صرف اس لئے کیا تھا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں (اور کچھ کھلا پلا دیں)۔مگر وہ (بتلا کر) آگے بڑھ گئے اور میرے حال پر انہوں نے کچھ توجہ نہ دی پھر میرے پاس سے حضرت عمرؓ کا گزر ہوا میں نے ان سے بھی کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں سوال کیا اور ان سے بھی سوال صرف اس لئے کیا تاکہ مجھے اپنے ساتھ لیتے جائیں (اور کچھ کھلا پلا دیں) مگر وہ بھی بتلا کر آگے بڑھ گئے اور میرے حال پر انہوں نے بھی توجہ نہیں کی۔پھر میرے پاس سے ابوالقاسم ﷺ کا گزر ہوا آپ ﷺ میرے چہرے پر بھوک کے اثرات کو فوراً بھچ گئے اور فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حاضر خدمت ہوں، فرمایا: آجاؤ پھر آپ ﷺ چل پڑے اور میں ان کے پیچھے پیچھے ہو لیا آپ ﷺ گھر میں داخل ہوئے میں نے اجازت طلب کی مجھے اجازت ملی میں بھی اندر داخل ہو گیا آپ ﷺ نے ایک پیالے میں دودھ رکھا ہوا پایا گھر والوں سے دریافت کیا کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے جواب دیا فلاں عورت نے آپ کے لئے ہدیہ کیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حاضر ہوں، ارشاد فرمایا: جاؤ اور اہل صفہ کو بلالاؤ کہا۔

فرمایا: اہل صفہ اسلام کے مہمان ہیں ان کے پاس نہ کوئی ٹھکانا ہے جس میں وہ رات گزارتے ہوں اور نہ ہی ان کے پاس مال و دولت ہے۔جب آپ ﷺ کے پاس صدقہ آجاتا اسے اہل صفہ کے پاس بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہ لیتے اور جب آپ ﷺ کے پاس ہدیہ آجاتا تو اہل صفہ کے پاس بھی بھیج دیتے اور خود بھی اس میں سے لے لیتے۔گویا ہدیہ میں بھی اہل صفہ کو شریک کرتے۔

۱۳۰۳-ابواسحق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن یحیٰی بن مندہ، محمد بن علاء، محمد بن فضیل، فضیل، ابوحازم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: اصحاب صفہ کے ستر (۷۰) آدمیوں میں ایک میں بھی تھا، اہل صفہ میں ایک آدمی بھی ایسا نہیں تھا جس پر پوری بڑی چادر ہو کسی کے پاس یا تو چھوٹی سی دھوتی ہوتی یا رومال جتنا چھوٹا سا کپڑا ہوتا جسے اہل صفہ گردن میں باندھ لیتے تھے۔

۱۳۰۴-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن ہیثم دوری، محمد بن علی بن حسن بن شقیق، علی بن حسن شقیق، ابوحمزہ، جابر، عامر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: میں اصحاب صفہ میں سے تھا، میں ایک مرتبہ دن بھر روزے میں رہا اور شام کو مجھے سخت بھوک نے ستایا، میں قضائے حاجت کے لئے چلا گیا واپس آیا تو اہل صفہ کھانا کھا چکے تھے۔قریش کے مالدار لوگ اہل صفہ کے پاس کھانا بھیجتے تھے۔میں نے پوچھا کس کی طرف (کھانے کیلئے جاؤں)؟: جواب ملا عمر بن خطاب کی طرف۔چنانچہ میں حضرت عمرؓ کے پاس آگیا اور وہ نماز کے بعد تسبیحات کر رہے تھے، میں نے ان کا انتظار کیا جب تسبیحات سے فارغ ہوئے ان کے قریب گیا عرض کیا: مجھے سورۃ آل عمران کی آیات پڑھا دیجئے؟ میں نے صرف کھانے کا ارادہ کیا تھا۔چنانچہ چلتے چلتے جب عمرؓ اپنے گھر پہنچے تو خود اندر داخل ہو گئے اور مجھے دروازے پر چھوڑ گئے۔کافی دیر ہو گئی مگر باہر تشریف نہ لائے میں یہی سمجھا کہ شاید کپڑے اتار رہے ہوں اور گھر والوں کو میرے لئے کھانے کا حکم دیا ہو۔لیکن میں نے کچھ نہ پایا جب مجھے ادھر کھڑے کھڑے کافی دیر ہو گئی میں چل پڑا راستے میں مجھے رسول اللہ ﷺ سامنے سے آتے ہوئے ملے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! آج رات تیرے منہ کی بدبو بہت سخت ہے۔میں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ چونکہ میں دن بھر روزے میں رہا ہوں اور ابھی تک افطاری نہیں کی اور نہ ہی میں اپنے پاس کوئی ایسی چیز پاتا ہوں جس سے میں روزہ افطار کروں ارشاد فرمایا: میرے ساتھ چلو، چنانچہ میں آپ ﷺ کے ساتھ چل دیا حتی کہ آپ ﷺ اپنے گھر پہنچے۔ایک سیاہ فام لونڈی کو آواز دی اور پھر فرمایا: پیالہ ہمارے پاس لے آؤ۔ابوہریرہؓ کہتے ہیں: لونڈی ہمارے پاس پیالہ اٹھا لائی، پیالے کے کناروں پر

۱۔ صحیح البخاری ۹۸/۸، ۱۲۰. وسنن الترمذی ۲۴۷۷. والسنن الکبری للبیهقی ۸۳/۷، ۳۴۰/۸. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۳۰۶. والدر المنثور ۳۵۸/۱.

کچھ کچھ کھانا لگا ہوا تھا۔ دراصل اس پیالے میں کسی نے کھانا کھایا تھا اور کچھ چکناہٹ سی پیالے پر باقی لگی رہ گئی تھی۔ تاہم میں نے وہی کھایا حتی کہ میں شکم سیر ہو گیا۔[۱] (یہ نبی ﷺ کا معجزہ ہے واضح رہے، کہ اس حدیث میں اور اس طرح کی دیگر احادیث میں بیان کیا گیا ہے کہ ابوبکر و عمر ابوہریرہؓ کے پاس سے گزر گئے مگر ان حضرات نے ابوہریرہؓ کی طرف کوئی توجہ نہ دی یعنی انہیں کھانے کی دعوت نہ دی پہلی بات تو یہ ہے کہ عین ممکن ہے حضرات شیخین کو ان کی بھوک کا احساس ہی نہ ہوا ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خود ان حضرات کے گھر میں کچھ نہ دستیاب ہو جو ابوہریرہؓ کو کھلاتے چونکہ ان حضرات کے گھروں میں مہینہ مہینہ چولہا تک نہیں جلتا تھا۔ کیا خیال ہے جب ایک غزوہ کے موقع پر ابوبکر صدیق نے سوئی تک بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیدی تھی تو کیا ابوہریرہؓ کو بھوکے واپس لوٹاتے؟)

۱۳۰۵- ابومحمد بن حیان، ابوعباس احمد بن محمد خزاعی، موسیٰ بن اسماعیل، ابوہلال، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: بلاشبہ میں نے اپنے آپ کو بارہا دیکھا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر اور حضرت عائشہؓ کے حجرے کے درمیان غشی کھا کر گر جاتا تھا لوگ مجھے دیکھ کر کہتے اسے جنون آ گیا ہے حالانکہ مجھے جنون کی شکایت نہیں ہوتی تھی بلکہ میری یہ کیفیت صرف بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔

یہ حدیث یحییٰ بن حسان نے بھی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے جبکہ وکیع نے یزید بن ابراہیم، ابن سیرین کے طریق سے روایت کی ہے اور یہی حدیث مقبری و ابوحازم وغیرہ ہما نے بھی ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے۔

۱۳۰۶- سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، ابویمان، شعیب بن ابی حمزہ، زہری، سعید و ابوسلمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: تم لوگ کہتے ہو کہ ابوہریرہ کثرت سے نبی ﷺ کی احادیث روایت کرتا ہے، مہاجرین اور انصار کو کیا ہوا کہ وہ ابوہریرہ کی طرح اتنی کثرت سے نبی ﷺ کی احادیث روایت نہیں کرتے؟ دراصل بات یہ ہے کہ میرے مہاجرین بھائیوں کو بازاروں میں تجارت مشغول رکھتی تھی اور میرے انصاری بھائیوں کو مالی شغل سے فرصت نہیں ملتی تھی حالانکہ میں صفہ کے مسکینوں میں سے ایک مسکین آدمی تھا اور محض پیٹ بھر جانے کے سوا کوئی فکر نہ رکھتا تھا اور نبی ﷺ کے ساتھ احادیث سننے کیلئے لازم رہتا تھا پس جب مہاجرین وانصار موجود نہ ہوتے میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا اور جب وہ احادیث کو بھول جاتے میں یاد کر رہا ہوتا۔

۱۳۰۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح، ہشام، محمد بن سیرین کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم حضرت ابوہریرہؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس کتان کے عمدہ دو کپڑے تھے ان میں وہ رینٹ صاف کرتے۔ ایک مرتبہ کہنے لگے: واہ واہ ابوہریرہ آج تو کتان کے کپڑے میں رینٹ صاف کرتا ہے، حالانکہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر اور حضرت عائشہؓ کے حجرے کے درمیان غشی کھا کر گر جاتا تھا کوئی راہ گیر آتا اور عارضۂ جنون سمجھ کر میرے سینے پر بیٹھ جاتا۔ میں کہتا ہوں کہ مجھے جنون کا عارضہ نہیں پیش آتا تھا میری یہ کیفیت تو صرف بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔

۱۳۰۸- ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحق قاضی، ابراہیم بن حمزہ، عبدالعزیز بن محمد بن ابی ذئب، مقبری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ کثرت سے احادیث بیان کرتا ہے حالانکہ بخدا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محض پیٹ بھرنے کے لئے چمٹا رہتا تھا۔ حتی کہ میں خمیری روٹی نہیں کھاتا تھا اور نہ ہی ریشم پہنتا تھا اور نہ ہی مجھے فلاں مرد اور فلاں عورت حدیثیں سناتی تھی۔ میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ کو سنگریزوں کے ساتھ چمٹا کر رکھتا تھا اور کسی آدمی سے کتاب اللہ کی آیت کے متعلق سوال کرتا حالانکہ اس آیت کا علم میرے پاس ہوتا میں صرف اس لئے سوال کرتا تاکہ یہ آدمی میری طرف متوجہ ہو اور مجھے کچھ کھانا کھلا دے۔

۱۔ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ۸/۱۱۱۔

۱۳۰۹-ابو احمد بن احمد، ابو بکر بن خزیمہ، حوثرہ بن محمد، ابو اسامہ، اسماعیل، قیس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: جب میں اسلام قبول کرنے نبی ﷺ کے پاس آیا راستے میں یہ شعر پڑھتا آیا:

یالیلۃ من طولھا و عنائھا علی انھا من دارۃ الکفر نجت.

اے رات! تیرے طول اور دشواری کا مجھے سامنا ہے مگر تیرا احسان بھی ہے کہ تو نے مجھے کفر کے گڑھے سے نجات دی۔

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں: راستے میں میرا ایک غلام بھاگ گیا جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور ان کے دست اقدس پر بیعت کی ابھی میں آپ ﷺ کے پاس کھڑا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے سے وہی غلام نمودار ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تیرا غلام تو یہ ہے۔ میں نے کہا: وہ خدا کی رضا کے لئے آزاد ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ نے غلام آزاد کر دیا۔[1]

۱۳۱۰-ابو بکر بن خلاد، ابراہیم بن اسحٰق حربی، عفان بن مسلم بن حیان، مسلم بن حیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: میں نے یتیمی کی حالت میں پرورش پائی اور مسکینی کی حالت میں ہجرت کی، میں بنت غزوان کے پاس روٹی کپڑے پر ملازم تھا اور یہ خدمت بھی میرے سپرد تھی کہ جب اس کے قافلہ کے لوگ کہیں جانے لگتے میں ان کی سواری کے ساتھ پاپیادہ چلتا جب سوار ہوتے تو میں ان کی سواری کو حدی لگاتا اور جب کسی جگہ اترتے میں ان کے لئے لکڑیاں جمع کرتا، شکر ہے اس اللہ کا جس نے دین کو سیدھا اور درستی والا بنایا اور ابو ہریرہ کو پیشوا بنایا۔

۱۳۱۱-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، ابن لہیعہ، ابو یونس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو بآواز بلند فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے ہمارے اس دین اسلام کو درستی والا بنایا اور ابو ہریرہ کو امام بنایا بعد اس کے کہ وہ تھا بنت غزوان کا ملازم پیٹ بھرنے اور ان کے باربرداری کے اونٹوں کو ہنکانے پر۔

۱۳۱۲-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، یعقوب دورقی، اسماعیل بن علیہ، جریری، مضارب بن حزن کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رات کو چلا جارہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی میرے آگے تکبیر کہتا جارہا ہے میرے اونٹ نے آگے بڑھ کر اسے پکڑ لیا میں نے کہا: یہ کون تکبر ہے؟ جواب ملا: میں ابو ہریرہ ہوں۔ میں نے کہا: یہ تکبیر کیسی ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا ہوں۔ میں نے پوچھا آپ کس چیز پر شکر ادا کر رہے ہیں؟ فرمایا: اس بات پر کہ میں بسرہ بنت غزوان کا ملازم تھا یہ خدمت میرے سپرد تھی کہ میں انکی سواری کے ساتھ پیدل چلوں، حصے میں مجھے صرف پیٹ بھرنے کے لئے کھانا ملتا تھا۔ چنانچہ جب وہ لوگ اونٹوں پر سوار ہوتے میں ان کے اونٹوں کو پیچھے سے ہنکاتا تھا اور جب کسی جگہ اترتے میں ان کی خدمت کرتا پھر اسی بسرہ بنت غزوان سے اللہ تعالیٰ نے میری شادی کرادی اور وہ آج میری بیوی ہے اور جب وہ لوگ سوار ہوتے میں بھی سوار ہو جاتا اور جب کسی جگہ اترتے میں ان کی خدمت کرتا۔

۱۳۱۳- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن بشر، مسعر، عثمان بن مسلم کہتے ہیں ہمارا ایک آزاد کردہ غلام تھا جو ہر وقت ابو ہریرہؓ کے ساتھ لازم رہتا۔ جب ابو ہریرہؓ اس کو سلام کرتے تو کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو ہمیشہ جلد باز رہے اور اللہ تیرے مال کو بڑھائے اس میں کمی نہ کرے۔

۱۳۱۴-سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ایوب، (دوسری سند) ابو نعیم، ابو محمد بن حیان، فریابی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ایوب، محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ اپنی بیٹی سے فرمایا کرتے تھے: سونے کے زیورات مت پہنو چونکہ مجھے تم پر دوزخ کی آگ کے شعلوں کا ڈر ہے۔

۱۔ المسند الامام أحمد ۲/ ۲۸۶. وفتح الباری ۵/ ۱۶۲، ۸/ ۱۰۱، ودلائل النبوۃ للبیھقی ۵/ ۳۶۰، وطبقات ابن سعد ۴/ ۲/ ۵۳. والبدایۃ والنھایۃ ۵/ ۶۸.

یہ حدیث بشر بن بکر نے اوزاعی، ابن سیرین، ابو ہریرہؓ کے طریق سے بھی روایت کی ہے۔

۱۳۱۵-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، ابن طاؤس، طاؤس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ اپنی بیٹی سے کہہ رہے تھے: بیٹی یوں کہہ: ابا جان ابا جان! مجھے سونے کے زیورات نے حزین کر دیا ہے اور مجھ پر میرا باپ آگ کے شعلوں سے ڈرتا ہے۔

۱۳۱۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حجاج، شعبہ، سماک بن حرب، ابو ربیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: یہ کوڑا کرکٹ (یعنی زیورات) تمہاری دنیا و آخرت دونوں کو ہلاک و تباہ کر دے گا۔

۱۳۱۷-سلیمان بن احمد، محمد بن اسحٰق، شاذان، اسحٰق، سعید بن صامت، یحیٰی بن علیاء، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن الخطاب نے انہیں کسی علاقے کا گورنر بنانا چاہا مگر انہوں نے انکار کر دیا عمرؓ نے فرمایا: کیا تم گورنری کو ناپسند کرتے ہو حالانکہ اس عہدے کا مطالبہ تم سے بدرجہا افضل آدمی نے کیا تھا؟ ابو ہریرہؓ نے کہا: وہ کون ہے؟ عمرؓ نے فرمایا: وہ یوسف بن یعقوب علیہ السلام ہیں۔ ابو ہریرہؓ کہنے لگے: یوسف علیہ السلام خود بھی اللہ کے نبی تھے اور اللہ کے نبی کے بیٹے بھی تھے۔ میں تو ابو ہریرہ بن امیہ ہوں۔ میں تین اور دو سے ڈرتا ہوں! عمرؓ نے فرمایا: تین اور دو پانچ ہوتے ہیں تم نے پانچ کیوں نہ کہا؟ حضرت ابو ہریرہؓ بولے: میں ڈرتا ہوں کہ بغیر علم کے کوئی بات کہہ دوں گا اور بغیر عدل و انصاف کے کوئی فیصلہ کر دوں گا اور میں ڈرتا ہوں کہ میری پیٹھ پر کوڑے برسائے جائیں گے میرا مال چھین لیا جائے گا اور مجھے بے عزت کیا جائے گا۔

۱۳۱۸-سلیمان بن احمد، ابو زرعہ، ابو الیمان، شعیب بن ابی حمزہ، زہری، سعید و ابو سلمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث سنائی اس میں فرمایا: جو آدمی بھی اپنا کپڑا (چادر وغیرہ) پھیلائے گا حتی کہ میں اپنی بات پوری کر لوں پھر وہ کپڑا سمیٹ کر اپنے پاس رکھ لے میں نے جو کچھ بھی کہا ہوگا وہ اسے ازبر ہوگا، چنانچہ میں نے اپنی چادر پھیلا دی حتی کہ جب نبی ﷺ نے بات پوری کی میں نے چادر سمیٹ کر اپنے سینے کے ساتھ لگا لی، پس میں آپ ﷺ کے اس مقالے میں کچھ بھی نہیں بھولا ہوں۔

یہ حدیث مالک، ابن عیینہ نے زہری، اعرج، ابو ہریرہؓ کے طریق سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۹-محمد، حسین بن محمد بن مودود، محمد بن مثنیٰ، ابوبکر حنفی، عبداللہ بن ابی یحیٰی، سعید بن ابی ہند، ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اے ابو ہریرہ) کیا تم مجھ سے یہ علم طلب نہیں کرتے ہو جسے تمہارے ساتھی مجھ سے طلب کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میں آپ سے وہ علم طلب کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے؟ میں نے اپنی چادر اتاری اپنے اور آپ ﷺ کے درمیان بچھا دی پھر مجھے یوں لگا جیسا میرے بدن پر جوئیں رینگ رہی ہوں، آپ ﷺ نے مجھے حدیثیں سنائیں حتی کہ میں نے آپ ﷺ کی حدیثوں کو اچھی طرح ازبر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: چادر سمیٹ کر اپنے سینے کے ساتھ لگا لو، پس اس وقت سے آپ ﷺ کی احادیث سے ایک حرف بھی نہیں بھولا ہوں۔[1]

۱۳۲۰-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن اصم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ لوگ اعتراض کرتے کہ اے ابو ہریرہ! آپ اتنی کثرت سے احادیث کیوں بیان کرتے ہیں، ابو ہریرہؓ کہتے: جتنی احادیثیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں وہ سب کی سب اگر تمہیں کہہ سناؤں لامحالہ تم لوگ مجھے ٹھیکریوں سے مارنا شروع کر دو اور پھر تم مجھ سے آمنے سامنے بھی نہ

۱۔ صحیح البخاری ۱۳۳،۶۸/۳.

۲۔ البدایۃ والنہایۃ ۱۱۱/۸.

ہو سکو۔

۱۳۲۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، عمر بن عبداللہ رومی، عبداللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پانچ تھیلوں کی بقدر احادیث یاد کی ہیں میں نے ان میں سے صرف دو ہی تھیلے باہر نکالے ہیں اگر میں تیسرا باہر نکال دوں تو تم لوگ مجھے پتھروں کے ساتھ سنگسار کردو۔

۱۳۲۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہدبہ بن خالد، ہمام، قتادہ، انسؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ٹھنڈی غنیمت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے پوچھا: اے ابو ہریرہ وہ کیا ہے؟ سردیوں کے روزے۔

۱۳۲۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن علی رستہ، محمد بن عبید بن حساب، حماد بن زید عباس بن فروخ، ابوعثمان نہدی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے سات روز تک حضرت ابو ہریرہؓ کی مہمان نوازی کی۔ اس دوران میں نے ان سے پوچھا: آپ روزے کیسے رکھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں ہر مہینے کے شروع میں تین روزے رکھ لیتا ہوں۔ اگر کوئی نیا واقعہ پیش آجائے اور میں روزے نہ رکھ سکوں تو یہ تین دن کے روزے میرے پورے مہینے کے روزوں کا ثواب بن جاتے ہیں۔ (من جاء بحسنة فله عشر امثالها)۔

۱۳۲۴- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالاعلیٰ بن حماد، حماد بن سلمہ، ثابت، ابوعثمان نہدی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ ایک سفر پر تھے...... جب ایک جگہ رفقائے سفر نے پڑاؤ کیا انہوں نے دسترخوان لگایا اور ایک آدمی کو حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس بھیجا حضرت ابو ہریرہؓ اس وقت نماز میں مشغول تھے کہنے لگے: میں روزے میں ہوں چنانچہ لوگ جب کھانا کھا کر فارغ ہوگئے حضرت ابو ہریرہؓ آئے اور کھانا کھانا شروع کردیا۔ سارے لوگ قاصد کو گھورنے لگے، قاصد بولا: تم لوگ مجھے کیا دیکھتے ہو؟ بخدا! انہوں نے تو مجھے یہی خبر دی کہ میں روزے میں ہوں۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا:

یہ آدمی سچ کہتا ہے: بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رمضان کے مہینے کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے زمانہ بھر کے روزوں کے برابر ہوتے ہیں، میں تو شروع مہینہ میں تین دن کے روزے رکھ چکا ہوں، سو میں اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی تخفیف کے اعتبار سے افطار کررہا ہوں اور اسکی تضعیف کے اعتبار سے روزے میں ہوں۔

۱۳۲۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالملک بن عمرو، اسماعیل، ابو متوکل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ اور ان کے تلامذہ جب روزہ رکھتے تو مسجد میں بیٹھ جاتے اور کہتے: ہم اپنے روزے کو پاکیزہ کررہے ہیں۔

۱۳۲۶- حبیب بن حسن، ابومسلم کشی، ابوعاصم، ابن ابی ذئب، عثمان بن شیخ، سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ بازار میں چکر لگا کر واپس گھر آتے اور گھر والوں سے پوچھتے: کیا تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ اگر جواب نفی میں ملتا تو کہتے: پھر میں روزے کی نیت کرتا ہوں۔

۱۳۲۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوعبید حداد، عثمان شحام ابوسلمہ، فرقد سبخی سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ گھر کا چکر لگاتے اور پھر کہتے: مجھے اپنے پیٹ کا بڑا افسوس ہے اگر میں اسے بھر دیتا ہوں تو مجھے سانس نہیں لینے دیتا اور اگر اسے بھوکا رکھتا ہوں تو مجھے گالیاں دیتا ہے۔

۱۳۲۸- ابومحمد بن حیان، عبداللہ رستہ، محمد بن عبید بن حساب، حماد بن زید، عباس بن فروخ، ابوعثمان نہدی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ سات دن تک حضرت ابو ہریرہؓ کی مہمان نوازی کی۔ اس دوران وہ خود اور ان کا خادم اور ان کی بیوی رات کو باری باری اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔

۱۳۲۹- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن الصباح، زید بن الحباب، عبدالواحد بن موسیٰ، نعیم بن محرر بن ابی ہریرہ

ہو سکو۔

۱۳۲۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، عمر بن عبداللہ رومی، عبداللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پانچ تھیلوں کی بقدر احادیث یاد کی ہیں میں نے ان میں سے صرف دو ہی تھیلے باہر نکالے ہیں اگر میں تیسرا باہر نکال دوں تو تم لوگ مجھے پتھروں کے ساتھ سنگسار کر دو۔

۱۳۲۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہدبہ بن خالد، ہمام، قتادہ، انسؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ٹھنڈی غنیمت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے پوچھا: اے ابوہریرہ وہ کیا ہے؟ سردیوں کے روزے۔

۱۳۲۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن علی رستہ، محمد بن عبید بن حساب، حماد بن زید، عباس بن فروخ، ابوعثمان نہدی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے سات روز تک حضرت ابوہریرہؓ کی مہمان نوازی کی۔ اس دوران میں نے ان سے پوچھا: آپ روزے کیسے رکھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں ہر مہینے کے شروع میں تین روزے رکھ لیتا ہوں۔ اگر کوئی نیا واقعہ پیش آ جائے اور میں روزے نہ رکھ سکوں تو یہ تین دن کے روزے میرے پورے مہینے کے روزوں کا ثواب بن جاتے ہیں۔ (من جاء بحسنة فله عشر امثالها)۔

۱۳۲۴- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالاعلیٰ بن حماد، حماد بن سلمہ، ثابت، ابوعثمان نہدی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ ایک سفر پر تھے...... جب ایک جگہ رفقائے سفر نے پڑاؤ کیا انہوں نے دستر خوان لگایا اور ایک آدمی کو حضرت ابوہریرہؓ کے پاس بھیجا حضرت ابوہریرہؓ اس وقت نماز میں مشغول تھے کہنے لگے: میں روزے میں ہوں چنانچہ لوگ جب کھانا کھا کر فارغ ہو گئے حضرت ابوہریرہؓ آئے اور کھانا کھانا شروع کر دیا۔ سارے لوگ قاصد کو گھورنے لگے، قاصد بولا: تم لوگ مجھے کیا دیکھتے ہو؟ بخدا! انہوں نے تو مجھے یہی خبر دی کہ میں روزے میں ہوں۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا:

یہ آدمی سچ کہتا ہے: بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رمضان کے مہینے کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے زمانہ بھر کے روزوں کے برابر ہوتے ہیں، میں تو شروع مہینہ میں تین دن کے روزے رکھ چکا ہوں، سو میں اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی تخفیف کے اعتبار سے افطار کر رہا ہوں اور اس کی تضعیف کے اعتبار سے روزے میں ہوں۔

۱۳۲۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالملک بن عمرو، اسماعیل، ابومتوکل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ اور ان کے تلامذہ جب روزہ رکھتے تو مسجد میں بیٹھ جاتے اور کہتے: ہم اپنے روزے کو پاکیزہ کر رہے ہیں۔

۱۳۲۶- حبیب بن حسن، ابومسلم کشی، ابوعاصم، ابن ابی ذئب، عثمان بن نجیح، سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ بازار میں چکر لگا کر واپس گھر آتے اور گھر والوں سے پوچھتے: کیا تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ اگر جواب نفی میں ملتا تو کہتے: پھر میں روزے کی نیت کرتا ہوں۔

۱۳۲۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوعبیدہ حداد، عثمان شحام ابوسلمہ، فرقد سبخی سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ گھر کا چکر لگاتے اور پھر کہتے: مجھے اپنے پیٹ کا بڑا افسوس ہے اگر میں اسے بھر دیتا ہوں تو مجھے سانس نہیں لینے دیتا اور اگر اسے بھوکا رکھتا ہوں تو مجھے گالیاں دیتا ہے۔

۱۳۲۸- ابومحمد بن حیان، عبداللہ رستہ، محمد بن عبید بن حساب، حماد بن زید، عباس بن فروخ، ابوعثمان نہدی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ سات دن تک حضرت ابوہریرہؓ کی مہمان نوازی کی۔ اس دوران وہ خود اور ان کا خادم اور ان کی بیوی رات کو باری باری اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔

۱۳۲۹- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن الصباح بزار، زید بن الحباب، عبدالواحد بن موسیٰ، نعیم بن محرر بن ابی ہریرہ

اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: میں اللہ تعالیٰ سے ہر روز بارہ ہزار دفعہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔اور یہ میرے دین کے بقدر ہوتا ہے۔

۱۳۳۰- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن صباح، زید بن حباب، عبدالواحد بن موسیٰ، نعیم بن محرر بن ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میرے دادا جان حضرت ابوہریرہؓ کے پاس ایک دھاگہ تھا جسکو انہوں نے ایک ہزار گرہیں دے رکھی تھیں چنانچہ رات کو اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک اس دھاگے پر تسبیحات نہ مکمل کر لیتے۔

۱۳۳۱- احمد بن بندار، ابراہیم بن محمد بن حارث، عباس نرسی، عبدالوھاب بن ورد، سالم بن بشر بن جحل سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ اپنے مرض وفات میں رونے لگے۔ان سے کسی نے رونے کی وجہ دریافت کی؟ فرمایا: میں تمہاری اس دنیا کے چھوٹ جانے پر نہیں رو رہا ہوں لیکن میں تو اپنے سفر کی دوری اور زادراہ کی قلت پر رو رہا ہوں چونکہ آنے والی صبح کو میں نے یا تو جنت کے بالاخانوں میں سدھار جانا ہے یا دوزخ کی پستی میں۔ مجھے معلوم نہیں ان دونوں میں سے کس ٹھکانے میں میری داروگیری ہوتی ہے۔(سبحان اللہ! یہ حضرت ابوہریرہؓ کی عاجزی تھی ورنہ جنت الفردوس تو ان کا یقینی ٹھکانہ ہے ان شاء اللہ)۔

۱۳۳۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، ۔ بن سعید، فرج بن فضالہ، ابوسعید، ابوہریرہؓ نے فرمایا: جب تم اپنی مساجد کو مزین کرو گے اور قرآن مجید کے نسخوں کو آراستہ کرو گے اس وقت ہلاکت تمہارا مقدر بن جائے گی (یعنی محض ظاہری کروفر ہو گی عمل کچھ نہیں ہو گا)۔

۱۳۳۳- سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر کہتے ہیں: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ جب کسی جنازے کے پاس سے گزرتے تو (جنازے کو مخاطب کر کے) کہتے: تم شام کو اپنے اصل ٹھکانے پر پہنچ گئے ہو ہم صبح کو آنے والے ہیں۔یایوں کہتے تم صبح کو چل پڑے ہو ہم شام کو آنے والے ہیں، یہ موت ایک بلیغ وعظ ہے لیکن تیز رفتار غفلت ساتھ ساتھ لگی ہوئی ہے۔اول جا رہا ہے دوسرا باقی ہے لیکن سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔

۱۳۳۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر لیث بن خالد بلخی، عبدالمومن بن عبداللہ سدوسی، ابویزید مدینی کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہؓ مدینہ منورہ میں منبر رسول اللہ ﷺ پر آپ ﷺ کے کھڑے ہونے کی جگہ سے ایک زینہ نیچے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ابوہریرہؓ کو ہدایت اسلام سے مالا مال کیا۔اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ابوہریرہ کو قرآن مجید کے علوم سے نوازا۔اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے محمد ﷺ کے ذریعے ابوہریرہ پر احسان عظیم فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ابوہریرہ کو خیر و بھلائی کی نعمت عظمیٰ عطا فرمائی اور مجھے ریشم پہنایا۔تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے بنت غزوان سے میری شادی کرائی حالانکہ اس سے پہلے میں محض پیٹ پالنے پر اسکا ملازم رہ چکا تھا۔وہ مجھے سوار کراتی ہے جیسے میں اسے سوار کراتا تھا۔پھر فرمایا: ہلاکت ہے عربوں کے لئے اس شر و برائی سے جو قریب تر ہو چکی ہے، عربوں کے لئے لونڈوں کی بادشاہت سے ہلاکت ہے، جس بادشاہت کے تحت وہ اپنے من پسند فیصلے کریں گے، محض غصے کی بنیاد پر معصوم لوگوں کا قتل عام کریں گے، اے عجمی لوگو! خوشخبری ہے تمہارے لئے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بالفرض اگر دین ثریا پر بھی ہوتا وہاں سے بھی عجمیوں کے کچھ لوگ اسے اتار لاتے۔

۱۳۳۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، علی بن ثابت، اسامہ بن زید، ابوزیاد موتی ابن عباس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ میرے پاس پندرہ عدد کھجوریں تھیں پانچ کھجوروں سے میں نے روزہ افطار کر لیا پانچ سے سحری کھائی اور پانچ کھجوریں افطاری کے لئے میرے پاس باقی بچ گئیں۔

۱۳۳۶- خدا خریدار ہے، ہے کوئی فروخت کرنے والا؟ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالملک بن

عمرو، اسماعیل عبدی، ابو متوکل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک حبشیہ لونڈی تھی اس نے حضرت ابو ہریرہؓ کو کچھ پریشان کررکھا تھا ایک دن ڈنڈے سے اسکی پٹائی کرنے لگے لیکن فرمایا: اگر قصاص کی بات نہ ہوتی تجھے میں اس ڈنڈے سے مار مار کر بیہوش کر دیتا لیکن عنقریب میں تجھے ایسے خریدار کے ہاتھ بیچ دوں گا جو مجھے تیری پوری پوری قیمت ادا کرے گا پس چلی جا اللہ کی رضاء کے لئے تو آزاد ہے۔

۱۲۳۷- عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحٰق حربی، عبید اللہ بن عمر، حماد، ایوب، یحیٰی بن ابی کثیر، ابو سلمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہؓ بیمار ہو گئے۔ میں ان کی تیمارداری کرنے گیا اور ان کے پاس بیٹھ کر کہا: یا اللہ! ابو ہریرہ کو شفاء عطا فرما۔ حضرت ابو ہریرہؓ بولے: یا اللہ! شفا عطا مت فرمانا۔ پھر فرمایا: اے ابو سلمہ! عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں انکی موت سرخ سونے سے بھی زیادہ محبوب ہوگی۔

۱۲۳۸- عبداللہ بن عباس، ابراہیم حربی، محمد بن منصور، حسن بن موسیٰ، حاتم بن راشد، عطاء کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: جب تم چھ چیزیں دیکھو اگر تمہاری جان تمہارے اپنے قبضے میں ہو تو جان کو ختم کر کے مر جاؤ۔ اسی لئے میں بھی موت کی آرزو کرتا رہتا ہوں مجھے خوف ہے کہیں میں ان چھ چیزوں کو نہ دیکھ لوں وہ چھ چیزیں یہ ہیں (۱) جب سفہاء (بے وقوفوں) کو امارت (حکومت) مل جائے۔ (۲) عدالتی فیصلوں کی بولی لگائی جانے لگے (یعنی بدون علم کے فیصلے ہونے لگیں یا رشوت لے دے کے فیصلے ہونے لگیں)۔ (۳) معصوم جانوں کا ضیاع ہیچ و کمتر سمجھا جانے لگے۔ (۴) قطع تعلقی کی جانے لگے۔ (۵) حکومت کے سپاہی راہزنی کرنے لگیں (۶) اور جب قرآن مجید کو گانے بجانے کا سامان بنالیا جائے۔

۱۲۳۹- عبداللہ الاصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید بن وہب، عمرو بن حارث، یزید بن زیاد قرظی، ثعلبہ بن ابی مالک قرظی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہؓ بازار سے واپس آئے اور پیٹھ پر لکڑیوں کا ایک گٹھا اٹھالائے وہ اس وقت مروان کے نائب تھے۔ فرمانے لگے: اے ابن ابی مالک امیر کے لئے راستہ کشادہ کرو، میں نے ان سے کہا: یہ راستہ تو کافی ہے، فرمایا: امیر کیلئے راستہ کشادہ کرو چونکہ امیر نے پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھا رکھا ہے۔

۱۲۴۰- عبداللہ الاصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، ابراہیم بن نشیط، عبدالرحمٰن بن عباس بنی الاسود کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

عبدالرحمٰن کہتے ہیں: کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک آدمی نے گھر بنایا جب اس کی تعمیر سے فارغ ہوا تو گھر کے پاس سے حضرت ابو ہریرہؓ کا گزر ہوا مالک مکان دروازے پر کھڑا تھا، کہنے لگا: اے ابو ہریرہ! ذرا ٹھہرئیے۔ مجھے بتائیے: میں اپنے گھر کے دروازے پر کیا لکھوں؟ راوی کہتا ہے: اتفاق سے وہاں ایک اعرابی بھی موجود تھا۔ حضرت ابو ہریرہؓ بولے: اس گھر کے دروازے پر لکھو "ابن للخراب، ولد للثکل واجمع للوارث" یعنی کھنڈر وخراب ہونے کے لئے گھر بناؤ اور ضائع ہونے کے لئے بچے جنو اور مال و دولت ورثاء کے لئے جمع کرو۔ اعرابی سن کر کہنے لگا اے شیخ! تو نے بہت بری بات کہی۔ گھر کے مالک نے اعرابی سے کہا: (اے کمبخت!) تیری ہلاکت ہو! (جانتا نہیں) یہ تو رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابو ہریرہؓ ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین فلتم ترجمته الی اللغة الاردیة بعون اللہ نسئل اللہ ان یقبل قبولا حسنا ویرزقنا الصلاح والسداد والاجتناب عن المعاصی واتباع سنة نبینا محمد ﷺ واصحابه. وسبحان اللہ وبحمده وسبحان اللہ العظیم واللہ مولانا ولا رب غیره.

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء

حصہ دوم

اہل صفہ صحابہ کرامؓ، صحابیاتؓ، مکرمات، تابعین کرام کا طبقہ اولیٰ اور

اہل مدینہ کے تابعین کرامؒ کا تذکرہ

عبداللہ بن الاسود المخزومیؓ تا مالک بن دینار رحمہ اللہ

امام حافظ علامہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم

مولانا محمد یوسف تنولی فاضل جامعہ [illegible]

استاذ مدرسہ عربیہ [illegible]

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 2213768

حلیۃ الاولیاء حصہ دوم

دیباچہ

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

ایمانی جوش وجذبہ، دینی غیرت، مذہبی واخلاقی روحانیت اور علمی وعملی میدانوں میں خیر القرون کے تین سنہری ادوار ہیں جنہیں بالترتیب صحابہؓ، تابعین اور تبع تابعین کے خوبصورت القاب سے تعبیر کیا جاتا ہے یہ وہ نفوس قدسیہ ہیں جنکے مقدر کا ستارہ اوج ثریا پر چمکا اور چمک رہا ہے۔ان حضرات کا مسلک ومشرب تقویٰ وورع وزہد اور علم وعمل تھا دنیا ان کے آگے بازیچہ اطفال تھی۔

خیر القرون کے سنہری تین ادوار میں سے دوسرا دور اس جلد کا اصل موضوع ہے۔یہی وہ امت کے سرخیل ہیں جنہوں نے صحابۂ کرام کو اٹھتے، بیٹھتے سوتے، جاگتے، علم وعمل غرض ہر میدان میں جانچا، تالا اور حسن وخوبی کے ساتھ ان کا مشاہدہ کیا خصوصا دین حنیف کو انہی سے حاصل کر کے امت تک پہنچایا اور صحابۂ کرامؓ کی علمی اور اخلاقی برکتوں کو سارے عالم میں پھیلایا۔

کلام اللہ اور احادیث نبوی دونوں میں ان کے فضائل بے شمار وارد ہوئے ہیں۔مہاجرین وانصار کے ساتھ جہاں رضوان اللہ علیہم کا سنہری مخصوصہ ذکر کیا گیا وہاں ان حضرات تابعین کرام کو بھی اس دولت سے سرفراز کیا گیا۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ
رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ.

مہاجرین وانصار میں سے جن حضرات نے قبول اسلام میں سبقت کی اور جن لوگوں نے خوشدلی کے ساتھ ان کا اتباع کیا خدا ان سے خوش ہیں اور وہ خدا سے خوش ہیں خدا تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے عظیم الشان باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے سے پانی کی نہریں بہتی ہیں

عربی سے معمولی واقفیت بھی اتنی بات سمجھنے کے لئے کافی ہے کہ مذکورہ بالا آیت کریمہ "وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ" کے جملے کا مصداق حضرات تابعین کرام ہیں۔

احادیث مبارکہ میں اس سے بھی واضح الفاظ کے ساتھ ان حضرات کا تعارف خیر القرون کے لقب کے ساتھ کیا گیا ہے۔

چنانچہ متفق علیہ حدیث ہے، جو آئندہ صفحات میں بھی آرہی ہے:

خیر الناس قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم

سب سے بہتر لوگ میرے زمانہ کے ہیں (صحابۂ کرامؓ) پھر وہ جو ان سے متصل ہیں (تابعین) پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہیں (تبع تابعین)۔

آپ ﷺ کا ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:

خیر امتی قرنی الذین یلونی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم الخ۔

میری امت میں اس زمانہ کے لوگ بہتر ہیں جو مجھ سے ملے ہوئے ہیں (صحابہؓ) پھر وہ لوگ جو ان سے ملے ہوئے ہیں (تابعین) پھر وہ لوگ جو ان سے ملے ہوئے ہیں (تبع تابعین)۔

تابعین کرام کی یہ مقدس جماعت علم و عمل میں صحابۂ کرامؓ کا عکس پر تو تھی، خلاف سنت امور کا ان سے اظہار تو محال تھا جب کسی سے خلاف سنت کام کو ہوتے دیکھتے بے باکانہ انداز اختیار کر کے مرتکب کو تنبیہ کرتے تھے، یہی وجہ ہے بارہا ان حضرات نے خلفاء بنی امیہ کو کھری کھری سنائیں حتیٰ کہ پاس بیٹھے ہوئے لوگ ان کے سخت رویہ پر انھیں غمز کرتے یا بالکل ساتھ بیٹھا ہوا کہنی مارتا کہ آپ نے بہت سخت بات کر دی، لیکن یہ حضرات ہیں کہ دین کے معاملہ میں نہ رشتہ داری کا پاس رکھا نہ بادشاہی تاج و تخت کی رعایت رکھی۔

آپ اس کتاب میں تابعین کرام کے ایمان افروز واقعات نصائح، وصایا اور زریں اقوال پڑھیں گے، سچ یہ ہے کہ ان نفوس قدسیہ کے حالات و واقعات پڑھ کر خیال گزرتا ہے کہ کیا یہ اس امت کے لوگ تھے؟ یا کیا یہ انسانی گوشت پوست کے بنے ہوئے تھے؟ یا ان کے جسم اینٹ و پتھر سے تعمیر کئے گئے تھے یہ وہ خیالات ہیں جو اس جزء کے مطالعہ کے دوران پردۂ دماغ پر محو گردش رہتے ہیں حسن بصریؒ نے صحابۂ کرامؓ کے بارے میں فرمایا تھا اگر تم صحابۂ کرامؓ کو دیکھ لیتے انھیں مجنون گمان کرتے اور اگر صحابۂ کرام تمہیں دیکھ لیتے تمہیں پکا منافق سمجھتے، آج بھی الفاظ میں ان حضرات تابعین کرام کے لئے کہتا ہوں کہ اگر ہم تابعین کو دیکھ لیتے انھیں کوئی تیسری مخلوق اینٹ پتھر سے بنی ہوئی گمان کرتے اور اگر وہ ہمیں دیکھ لیتے منافق نہیں بلکہ کافر گمان کرتے، والعیاذ باللہ۔

الغرض بزرگان سلف کے واقعات و اقوال انسان کی اصلاح کے لئے انتہائی مفید اور مؤثر ہوتے ہیں چونکہ ان سے اسلامی احکام کی عملی تطبیق سامنے آتی ہے اور بزرگوں کا وہ مزاج و مذاق واضح ہوتا ہے جو آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرامؓ و تابعین کرامؒ سے لے کر آخری دور تک عملی طور پر نسلاً بعد نسل منتقل ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ لمبی چوڑی نصیحت آمیز تقریریں ایک طرف اور کسی بزرگ کا کوئی واقعہ دوسری طرف رکھا جائے تو بسا اوقات یہ ایک واقعہ ان طویل تقریروں سے کہیں زیادہ دل پر اثر انداز ہوتا ہے، اس لئے ہر دور کے مصنفین نے بزرگوں کے متفرق واقعات جمع کر کے انھیں امت کے لئے محفوظ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ابو نعیم اصفہانیؒ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انھوں نے تابعین کرام اولیاء عظام کے حالات واقعات اور ان کے اقوال زریں جمع کر کے امت مسلمہ پر احسان عظیم کیا ہے تاہم مصنفؒ نے حضرات صحابہ کرام خصوصاً اہل صفہ کے ذکر کے بعد حضرات تابعین کرام کا طبقہ وار تذکرہ کیا ہے۔ طبقۂ اولیٰ میں چوٹی کے زاہدین عبادت گزار تابعین کرامؒ جیسے اویس بن عامر قرنی، عامر بن عبداللہ بن قیس، مسروق بن عبدالرحمٰن ہمدانی، علقمہ بن قیس نخعی، اسود و ربیع بن خثیم، ہرم بن حیان، ابو مسلم خولانی، اور حسن بصری کو ذکر کیا ہے یہ وہ حضرات ہیں جن پر زہد و تقویٰ اور ورع کی تابعین کرامؒ میں سے انتہا ہوئی، مصنف نے طبقۂ اولیٰ کے بعد طبقۂ اہل مدینہ کو ذکر کیا ہے اور ان میں سے فقہاء سبعہ سعید، عروہ، قاسم، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، عبیداللہ بن عتبہ، خارجہ، سلیمان اور سالم کو اولاً ذکر کیا ہے، ان کے بعد فرداً فرداً تابعین کرام کو لائے ہیں اور اس جلد کے آخر میں مالک بن دینارؒ کا تفصیلاً ذکر کیا ہے، ان میں سے اکثر بلکہ سب ہی محدثین (بخاری

علم) کے رجال ہیں جیسے فقہائے سبعہ محمد بن سیرین، مسلم بن یسار، ثابت بن اسلم بنانی، قتادہ، مورق عجلی، ابوعالیہ، علاء بن زید اور دیگر حضرات تابعین ایسے محدثین ہیں جن کی روایات سے بخاری و مسلم کی صحیحین بھری پڑی ہیں۔

حضرات قارئین کرام! آپ بخوبی جانتے ہیں کہ مغربی تہذیب کی برق پاشیوں نے اہل اسلام کو عموماً اور اہل مشرق کو خصوصاً کس قدر مبہوت کر دیا ہے کہ اصل ہوش وحواس گم ہو چکے ہیں مغربی تہذیب کے سیل رواں نے ہماری ملی اقدار اور روایات کو کچھ اس طرح خس وخاشاک میں ملا دیا ہے کہ اب خالص اور غش کی تمیز کرنا مشکل ہو چکی ہے تاہم تابعین کرام کا سنہری دور جو کہ سراسر مادیت سے عاری اور کوسوں دور ہے اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور مغربی تہذیب کے خلاف ممد ومعاون اور ڈھال کا کام دیتا ہے، ان حضرات کے حالات کے مطالعہ سے اسلام کی اصل روحانیت کھل کر سامنے آتی ہے اور نظریں کھل جاتی ہیں کہ اسلام ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے۔

ان حضرات تابعین کرام نے زہد تقویٰ اور ورع کو اپنا مسلک ومشرب بنایا، وہ دنیا و مافیہا سے کنارہ کش تھے مادیت سے ایسے دست کش ہوئے گویا انہیں دنیا کی ہوا لگی ہی نہ ہو، حالانکہ سب کچھ ان کی قدرت میں تھا اگر یہ حضرات چاہتے وقت کے سب سے بڑے صاحب حول بن سکتے تھے۔ اگر چاہتے اپنے ساتھ دو چار ملا کر حکومتیں کر سکتے تھے، ان کی بے نیازی کا یہ عالم تھا کہ وقت کا کوئی فرمانروا اگر ان کے پاس ہدایا اور تحائف بھیجتا تو بے باکانہ انداز میں تحائف کو ٹھکرا دیتے ہاں اگر دنیا سے ہاتھ ڈال کر کچھ لیا بھی تو محض اتنا، جتنے سے ستر پوشی ہو اور بدن میں جس سے حرارت باقی رہے، الغرض ان حضرات نفوس قدسیہ کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے مشعل راہ ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ان جیسے سو فیصد نہ بنیں چند فیصد بننے کی کوشش تو ضرور کریں۔

دوسری جلد کا ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔ ہم نے حتی الامکان سلیس اور سادہ زبان میں ترجمہ کرنے کی پوری کوشش کی ہے اور ادبی طرز تحریر سے کلیتہً احتراز کیا ہے تا کہ کتاب سے استفادہ ہر خاص وعام زیادہ سے زیادہ کر سکیں، تاہم قارئین اگر کسی مقام پر کسی غلطی پر مطلع ہوں تو ادارہ کو ضرور مطلع فرمائیں۔

آخر میں قارئین سے گزارش ہے کہ جن جن حضرات نے اس کتاب کے ترجمہ میں سعی کی ہے ٹھنڈے دل کے ساتھ ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ مترجمین معاونین اور کمپوزروں کی مغفرت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

فقط

مترجم بندہ ناچیز مولوی محمد یوسف تنولی ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

(۸۶) عبداللہ بن عبدالاسد المخزومی[۱]

ابن الاعرابی نے عبداللہ بن عبدالاسد مخزومی کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عبدالاسد مخزومی ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے دو ہجرتیں کی ہیں۔ اُحد کے موقع پر انہیں ایک زخم آیا تھا اسی کے صدمہ میں ان کی وفات ہوئی۔
۱۳۴۱۔ محمد بن محمد، محمد بن عبداللہ الحضرمی، عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ھارون، عبدالملک بن قدامۃ جمحی، قدامۃ جمحی، عمرو بن ابی سلمہ کی سند سے ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ...... ابو سلمہؓ حدیث بیان کر رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ "انا للہ و انا الیہ راجعون اللهم عندک احتسب مصیبتی فاجرنی واعطنی منها خیراً" پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے"۔[۲]

(۸۷) عبداللہ بن حوالہ ازدی[۳]

ابن الاعرابی نے عبداللہ بن حوالہ ازدی کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے عبداللہ بن حوالہ ازدیؓ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے

---

[۱] طبقات ابن سعد ۳/ ۲۳۹ ۔ والتاریخ الکبیر ۵ / ت ۸. تهذیب الکمال ۲۹ ۳۳ (۵ ۱ م ۸۷ ۱) . الجرح والتعدیل ۵/ت ۲۹۳ . الاستیعاب ۳ / ۹۳۹ ، ۳/ ۱۶۸۲ . اسد الغابة ۳/ ۱۹۵ . الكاشف ۲ / ت ۲۸۳۰ والاصابة ۲ / ت ۴۷۸۳ والتقريب ۱ / ۴۲۷ والخلاصة ۲ / ت ۳۶۰۳

[۲] اتحاف السادة المتقين ۹/ ۳۷، ۱۳۲ . وكنز العمال ۸ ۲۳ ۶۶ . وطبقات ابن سعد ۸/ ۶۱

[۳] طبقات ابن سعد ۷/ ۴۱۳ ، والتاريخ الكبير ۵/ت ۵۷ ، والجرح والتعديل ۵/ت ۱۲۶ ، والاستيعاب ۳/ ۸۹۳ واسد الغابة ۳/ ۱۴۸ . والكاشف ۲/ ت ۲۷۲۱ ، وتهذيب التهذيب ۵/ ۱۹۳ . والتقريب ۱/ ۴۱۱ ، والخلاصة ۲/ ت ۳۳۶۴ وتهذيب الكمال ۳۲۳۸ (۱۴ / ۴۴۰)

شام میں سکونت اختیار کی تھی۔

۔۔۔۔ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، یحییٰ بن حمزہ، نصر بن علقمہ، جبیر بن نفیر کی سند سے ...... عبداللہ بن حوالہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے ہم نے نبی ﷺ سے تنگدستی، قلت لباس اور قلت مال و اسباب کی شکایت کی نبی ﷺ نے فرمایا، کہ خوش ہو جاؤ اللہ کی قسم مجھے تمہارے اوپر قلت اسباب کی نسبت کثرت اسباب کا زیادہ خوف ہے اللہ کی قسم کم مانگی کا تمہیں مسلسل سامنا کرنا پڑے گا، یہانتک کہ تمہارے لئے فارس، روم اور حمیر کی زمین فتح ہو جائے اور تم تین لشکروں میں بٹ جاؤ، ایک لشکر شام میں، ایک عراق میں اور ایک یمن میں، اور یہاں تک کہ مالدار آدمی سو دینار دے گا مگر ان کو بھی کم سمجھے گا۔[1]

(۸۸) عبداللہ بن ام مکتومؓ

عبداللہ بن ام مکتومؓ کو بھی اہل صفہ میں شمار کیا گیا ہے۔ ابورزین نے کہا ہے کہ عبداللہ بن ام مکتومؓ بدر کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مدینہ تشریف لائے اور بعد اپنے اہل دعیال کے اہل صفہ میں شامل ہو گئے۔ نبی ﷺ نے انھیں دار القراء میں بھیج دیا، دار القراء مخرمہ بن نوفل کا گھر تھا۔ عبداللہ بن ام مکتومؓ کے بارے میں سورت عبس نازل ہوئی۔

۱۳۳۲۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبۃ اپنے چچا ابوبکر اور عبداللہ بن عمر بن ابان سے وہ دونوں اسحاق بن سلیمان، ابی سنان شیبانی، ابن مرۃ، ابوالبختری الطائی کے سلسلۂ سند سے ..... عبداللہ بن ام مکتومؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورج بلند ہو جانے کے بعد اپنے حجرہ سے نکل کر ہمارے پاس آتے اس دوران صحابۂ کرام حجرات کے پاس جمع تھے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! اے حجرات والو! آگ بھڑکا دی گئی ہے اور اندھیری رات کی طرح فتنے امڈ آئے ہیں۔ جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اگر تم بھی جانتے تم لوگ ہنستے کم اور روتے زیادہ۔[2]

(۸۹) عبداللہ بن عمرو بن حرام الانصاریؓ

عبداللہ بن عمرو بن حرام انصاری کو اہل صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن حرام حضرت جابرؓ کے والد ہیں، احمد بن ہلال قطوی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو بن حرام غزوۂ احد میں شہید ہوئے بیعت عقبہ میں بھی شامل رہے اور نقباء بدر میں سے ہیں۔

۱۳۳۔ محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، فیض بن الوثیق، ابو عبادہ انصاری، ابن شہاب زہری، عروۃ ...... حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جابرؓ سے فرمایا! میں تمہیں خیر کی بشارت دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ (عبداللہ بن عمروؓ) کو زندہ کیا اور اسے اپنے سامنے بٹھا کر فرمایا اے میرے بندے! جو چاہے مانگ میں تجھے دوں گا تمہارے باپ نے جوابا کہا، اے میرے رب! جسطرح تیری عبادت کرنے کا حق تھا اس طرح میں عبادت نہیں کر سکا، اب میری صرف اتنی تمنا ہے کہ مجھے دنیا میں واپس لوٹا دے تاکہ میں تیرے نبی ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کروں اور تیرے راستے میں دوسری مرتبہ شہید کیا جاؤں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ بات

---

[1] دلائل النبوۃ للبیہقی ۶/ ۳۲۷ وتاریخ ابن عساکر ۱/ ۴۹ (التھذیب) ومجمع الزوائد ۶/ ۲۱۲ ومشکل الآثار للطحاوی ۲/ ۳۵۰، وکنز العمال ۳۱۷۸۵، ۳۱۷۸۶، ۳۸۲۱۸)

[2] المطالب العالیۃ ۴۳۰۷، والضعفاء للعقیلی ۳/ ۱۲۱، وکنز العمال ۳۱۰۲۳، ۳۱۳۳۶)

پکی ہو چکی ہے کہ تجھے دنیا کی طرف واپس نہیں بھیجا جائے گا۔[1]

(۹۰) عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ[2]

ابن اعرابی نے عبداللہ بن انیس کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ ابو عبداللہ حافظ نیشاپوری کہتے ہیں کہ عبداللہ بن انیس قبیلہ جہینہ میں سے ہیں، انھوں نے دیہات میں سکونت اختیار کرلی تھی، رمضان میں مدینہ طیبہ آتے اور صرف ایک ہی رات میں مسجد نبوی ﷺ میں آکر صفہ میں قیام کرتے نبی ﷺ نے عبداللہ بن انیس کو ایک چھڑی عنایت فرمائی تھی تاکہ اس چھڑی کو لیکر قیامت کے دن نبی ﷺ سے ملاقات کریں اسی وجہ سے انھیں صاحب المخصرۃ بھی کہا جاتا ہے۔

۱۳۳۵- علی بن احمد مصیصی، ہاشم بن خالد مصیصی، سعید بن داؤد، ہاشم ابو بشر جعفر بن ایاس، نافع بن جبیر...... عبداللہ بن انیس سے روایت ہے کہ میں مدینہ کے مضافات میں سکونت پذیر تھا میں نے نبی ﷺ سے پوچھا مجھے مسجد میں رمضان کے مہینے میں ایک رات گذارنے کا حکم دے دیں، نبی ﷺ نے رمضان کی تئیسویں رات کا حکم دیا چنانچہ جب بھی رمضان کی تئیسویں رات آتی اہل مدینہ مسجد میں جمع ہو جاتے۔

دشمن رسول خالد بن نبیح کا قتل ۱۳۳۶- قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یحییٰ بن ابی عمر، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن عبداللہ بن الہاد، محمد بن کعب...... عبداللہ بن انیس جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے خالد بن نبیح (قبیلہ ہذیل کے ایک آدمی) سے کون نجات دے گا؟ خالد بن نبیح اس وقت عرفہ کے پہاڑ میں مقام عرنہ میں تھا۔ عبداللہ بن انیس نے فرمایا: یا رسول اللہ! اس کا کام تمام کرنے کے لئے میں تیار ہوں۔ آپ مجھے اس کی کچھ علامات وصفات بتلا دیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے جب دیکھو گے ڈر جاؤ گے۔ عبداللہ بن انیس نے فرمایا یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے میں کبھی کسی چیز سے نہیں ڈرا چنانچہ عبداللہ بن انیس خالد بن نبیح کی تلاش میں نکل پڑے اور سورج ڈوبنے ہی کو تھا کہ اس سے جبال عرنہ میں آن ملے۔ عبداللہ بن انیس فرماتے ہیں میں ایک دم اسے دیکھتے ہی مرعوب ہو گیا اور جب اس کے قریب ہوا تو میں اسے پہچان گیا اور نبی ﷺ کی پیشین گوئی بھی میری سمجھ میں آ گئی۔ خالد بن نبیح نے مجھ سے کہا کون آدمی ہے؟ میں نے کہا: میں ایک حاجت مند ہوں اور کیا تمہارے پاس رات گزارنے کا بندوبست ہے؟ اس نے ہاں میں جواب دیا اور اپنے ساتھ چلنے کو کہا چنانچہ میں اس کے پیچھے چل پڑا۔ اتنی دیر میں عصر کا وقت ہو گیا میں نے ہلکی پھلکی دو رکعتیں نماز عصر کی پڑھیں اس ڈر کی وجہ سے کہ وہ کہیں مجھے دیکھ نہ لے چنانچہ موقع ملتے ہی میں نے تلوار سے اس کا سر قلم کیا اور واپس آکر نبی ﷺ کو سارا واقعہ سنایا۔

محمد بن کعب کہتے ہیں اسی موقع پر نبی ﷺ نے عبداللہ بن انیس کو چھڑی عطا فرمائی تھی اور ساتھ ارشاد فرمایا تھا: اس چھڑی سے سہارا لیتے رہو تاوقتیکہ قیامت کے دن مجھ سے ملاقات کرو اور قیامت کے دن چھڑیوں والے بہت کم ہوں گے۔[3]

محمد بن کعب کہتے ہیں کہ عبداللہ بن انیس نے جب وفات پائی ان کے حکم کے مطابق چھڑی ان کے سینے پر رکھی دی گئی اور اس چھڑی سمیت انھیں دفن کیا گیا۔

---

[1] اتحاف السادۃ المتقین ۵ / ۲۲ . وتخریج الاحیاء ۱/ ۳۰۵ وتفسیر القرطبی ۱۶ / ۲۹۷)

[2] التاریخ الکبیر ۵ / ۲۶ والجرح والتعدیل ۵ / ت ۱ والاستیعاب ۳ / ۸۶۹ . والجمع ۱ / ۲۳۵ . والکاشف ۲ / ۲۶۵۸ . والاصابۃ ۲ / ت ۴۵۵۰ . والتقریب ۱ / ۴۰۲ والخلاصۃ ۲ / ت ۳۳۹۰ . وتھذیب الکمال (۱۴ / ۳۱۳)

[3] کنز العمال ۳۳۵۹۶

(۹۱) عبداللہ بن زید جہنیؓ

ابن اعرابی نے عبداللہ بن زید جہنیؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے واقدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زید جہنیؓ فتح مکہ کے موقع پر قبیلہ جہینہ کا جھنڈا اٹھانے والے چار آدمیوں میں سے ایک ہیں۔ عبداللہ بن زیدؓ نے حضرت معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں وفات پائی۔

۱۳۲۷- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن محمد بن میمون، سعید بن خثیم ابو معمر، حزام بن عثمان بن معاذ بن عبداللہ، عبداللہ بن زیدؓ جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی کی چوری کرے اس کا ہاتھ کاٹو اگر دوسری بار چوری کرے اس کا پاؤں کاٹو، اگر تیسری بار چوری کرے اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دو، اگر چوتھی بار چوری کرے اس کا دوسرا پاؤں کاٹ دو، اس کے بعد اگر پھر چوری کرے تو اس کا سر قلم کر دو۔[1]

اس روایت میں حزام منفرد ہیں اور مزید برآں وہ انتہائی درجہ کے ضعیف ہیں۔

(۹۲) عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدیؓ

ابن اعرابی نے عبداللہ بن حارث بن جزءؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ عبداللہؓ مصر منتقل ہو گئے تھے نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ عبداللہ بن حارث بن جزء محمیہ بن جزء زبیدی کے بھتیجے تھے آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے لیکن انھوں نے لوگوں کو دیکھنے کی بجائے ذکر اللہ میں مشغول رہنے پر اکتفا کر لیا تھا۔

۱۳۲۸- عبداللہ بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، احمد بن منصور، ابن ابی مریم، ابن لہیعہ کی سند کے ساتھ ... ابن وہب سے روایت ہے کہ عبدالعزیز بن مروان نے عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدیؓ کے بارے میں کہا کہ عبداللہ اگر مر جائیں ان پر گناہوں کا کچھ بوجھ نہیں ہوگا۔

عبداللہ بن حارث بن جزءؓ کا قول ہے کہ ایک آدھ تکبیر یا تسبیح میزان میں زیادہ ہو جائے مجھے زیادہ پسند ہے۔ رہی بات خطایات (صغیرہ گناہوں) کی وہ ختم ہو چکے ہیں۔

۱۳۲۹- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ بن یحییٰ، ابن وھب، حیوۃ بن شریح، عقبہ بن مسلم ... عبداللہ بن حارث بن جزءؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک دن نبی ﷺ کے پاس صفہ میں بیٹھے تھے کہ اتنے میں کھانا لگا دیا گیا ہم نے کھانا کھایا پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی ہم نے نماز پڑھی اور تازہ وضو نہیں کیا۔

(۹۳) عبداللہ بن عمر بن خطابؓ

ابن اعرابی نے عبداللہ بن عمرؓ کو ابو عبداللہ حافظ نیشاپوری کے حوالہ سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ ہم نے ان کے بعض حالات کا ذکر کر دیا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ اپنا زیادہ تر وقت مسجد میں گزارتے تھے حتی کہ کئی کئی دن تک مسجد میں ہی سکونت کر لیتے۔

۱۳۵۰- سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، یزید بن حریش، عبداللہ بن خراش، ابن حوشب، مسیب بن رافع ... ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس آدمی نے کسی کو کسی بات یا عمل کی دعوت دی اور وہ خود اس پر عمل نہیں کرتا مسلسل اس پر اللہ تعالیٰ کا

---

[1] نصب الرایۃ ۳ر ۳۷۲ . و کنز العمال ۱۳۳۴۳

[2] الاصابۃ ۲ر ۳۴۷، والاستیعاب ۲ر ۳۳۱ وتهذيب التهذيب ۵ر ۱۷۸، والتقریب ۱ر ۴۰۵

غصہ ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اس عمل سے باز آجائے یا اس عمل پر کاربند ہو جائے جس کی دعوت دیتا ہے۔ [1]

۱۳۵۱-سلیمان بن احمد، اسحاق بن حسن تستری، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، ابوتوبہ نمیری، عباد بن کثیر (یا بکیر)، ابن طاؤس اپنے والد سے وہ...... عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کپڑے کا صاف ستھرا رکھنا تھوڑی چیز پر راضی رہنا مومن کی شان اور اس کے اعزاز میں سے ہے۔ [2] [3]

(۹۴) عبدالرحمٰن بن قرطؓ

۱۳۵۲-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، معاذ بن المثنی، محمد بن علی کی صائغ، سعید بن منصور، مسکین بن میمون مؤذن مسجد رملہ، عروۃ بن رویم...... عبدالرحمٰن بن قرطؓ سے روایت ہے کہ جس رات رسول اللہ ﷺ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف معراج کے لئے لے جایا گیا، رسول اللہ ﷺ آب زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑے تھے اور جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کی دائیں جانب تھے اور میکائیل بائیں جانب وہ دونوں آپ ﷺ کو لیکر پرواز کر گئے اور آپ ﷺ سات آسمانوں پر پہنچ گئے جب واپس آئے ارشاد فرمایا: میں نے بلند و بالا آسمانوں میں ہیبت والی ذات کی طرف سے تسبیح سنی ہے اور آسمان بھی اس بلند و بالا ذات والے کے آگے سر تسلیم تھے پاکی ہے اس بلند و بالا ذات کے لئے۔

۱۳۵۳-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن منصور کے طریق سے بھی ابوسلیمان فرماتے ہیں ہمیں مسکین نے مذکورہ بالا کی مثل روایت پہنچائی۔

(۹۵) عبدالرحمٰن بن جبر بن عمرو

ابن اعرابی نے حافظ ابوعبداللہ نیشاپوری کی طرف منسوب کر کے عبدالرحمٰن بن جبر بن عمرو ابوعبس انصاری حارثیؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ [4]

۱۳۵۴-عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب، اسحاق بن خالویہ، علی بن بحر، ولید بن مسلم...... یزید بن ابی مریم کہتے ہیں میں نماز جمعہ کو جا رہا تھا کہ اسی دوران عبایہ بن رفاعہ رافع بن خدیج میرے ہمراہ ہو گئے اور فرمایا میں نے ابوعبسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیتے ہیں۔ [5]

---

[1] مجمع الزوائد ۷/ ۲۷۶، وتفسیر ابن کثیر ۱/ ۱۴۳ والدرالمنثور ۱/ ۶۵، وکنزالعمال ۵۰۸۴۱

[2] کشف الخفاء ۱/ ۳۴۱، ۳۴۲، ومجمع الزوائد ۵/ ۱۳۲ وکنزالعمال ۶/ ۱۷۱۸۶ وفیض القدیر ۶/ ۱۶

[3] علامہ مناوی فرماتے ہیں کہ علامہ ہیثمی کا کہنا ہے کہ اس روایت میں عباد بن کثیر ایک راوی ہے جس کو ابن معین نے ثقہ جبکہ دوسرے حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے اور اس کی کئی روایات منکر اور ناقابل اعتبار ہیں روایت کے بقیہ رواۃ ثقہ ہیں۔ دیکھئے فیض القدیر ۶/ ۱۶

[4] الاصابۃ ۲/ ۳۱۹، والاستیعاب ۲/ ۳۱۹، وتہذیب التہذیب ۶/ ۲۵۵، والتقریب ۱/ ۴۹۵

[5] (ص.۹) (صحیح البخاری ۲/ ۹، وسنن الترمذی ۱۶۳۲، ومسند الامام احمد ۳/ ۳۶۷، ۴۷۹، ۵/ ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۵۵، وسنن الدارمی ۲/ ۲۰۲، وصحیح ابن حبان ۱۵۸۸ (موارد) والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/ ۲۲۹، ۹/ ۱۶۲، وفتح الباری ۲/ ۳۹۰، وشرح السنۃ ۱۰/ ۳۵۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/ ۲۹۷، ۲۹۸، والمطالب العالیۃ ۱۸۸۴، ۱۹۰۳، وسنن النسائی ۶/ ۱۴ والمصنف لابن ابی شیبہ ۵/ ۳۱۰ ونصب الرایۃ ۲/ ۲۰۴، ومجمع الزوائد ۵/ ۲۸۵، ۲۸۶۔

یحییٰ بن حمزہ نے بھی یزید بن ابی مریم سے اس کے مثل روایت نقل فرمائی ہے۔

عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ

ابن اعرابی نے محمد بن اسحٰق سے عتبہ بن غزوان کو، عمار بن یاسر کو سعید بن مسیب سے اور عثمان بن مظعون کو ابوعیسیٰ ترمذی سے نقل کرتے ہوئے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے کتاب کے اوائل حصہ 'مہاجرین' میں ان کے کچھ حالات مذکور ہو چکے ہیں۔ تینوں صحابہ سابقین اور کبار صحابہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

(۹۶) عتبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ[1]

عتبہ بن عامر کو اہل صفہ میں ذکر کیا گیا ہے عتبہ بن عامر نے مصر میں سکونت اختیار کی تھی اور وہیں وفات پائی۔

۱۲۵۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبدالرحمٰن المقری، سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، عبداللہ بن صالح، عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد نعمان، ابونعیم، موسیٰ بن علی بن رباح، علی بن رباح...... عتبہ بن عامر کہتے ہیں کہ ہم (جماعت صحابہ) صفہ میں تھے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور ارشاد فرمایا تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ بطحان کی طرف جائے اور ہر دن دو خوبصورت بڑے کوہان والی اونٹنیاں پکڑ کر لے آئے؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، بخدا تم میں سے کوئی مسجد میں جا کر کتاب اللہ کی دو آیتیں سیکھ لے وہ دو خوبصورت اونٹنیوں سے بہتر ہیں، تین آیتیں تین اونٹنیوں سے اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں، حتیٰ کہ بے شمار اونٹوں سے بہتر ہیں۔[2]

۱۲۵۶- جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین، یحییٰ بن عبدالحمید، ابن المبارک، یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن زحر، علی بن زید، قاسم، ابی امامۃ...... عتبہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! میری نجات کیسے ہوگی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھ، تیرے لئے تیرا گھر کشادہ رہے اور اپنی خطا پر آنسو بہاتا رہ۔[3]

۱۲۵۷- ابوعمرو حمدان، حسن بن سفیان، احمد بن عباس، ابوالاحوص، ابواسحاق عبداللہ بن عطاء...... عتبہ بن عامر سے روایت ہے کہ ہم نے آپس میں اونٹ چرانے کی باریاں مقرر کی ہوئی تھیں جب میری باری ہوتی میں اونٹ چرنے کے لئے چھوڑ دیتا اور خود نبی ﷺ کے پاس آ جاتا، اسی طرح ایک دفعہ میں آیا تو نبی ﷺ صحابہ کرام سے خطاب فرما رہے تھے میں نے آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن لوگ ایک چٹیل میدان میں جمع کر دیئے جائیں گے اور نظر انہیں نفوذ کرے گی پھر ایک منادی تین مرتبہ آواز لگائے گا، اب جمع ہونے والے عنقریب سمجھ جائیں گے کہ عزت و شرافت کس کے لئے ہے؟ پھر کہے گا کہاں ہیں وہ لوگ جن کی صفت ہے: "تتجافى جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفاً وطمعاً" (السجدہ ۱۶:۳۲) جو لوگ اپنے پہلوؤں کو بستروں سے دور رکھتے ہیں اور خوف و امید سے اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں۔"

پھر آواز لگائے گا اب پھر جمع ہونے والے عنقریب سمجھ جائیں گے کہ عزت و کرامت کس ذات کے لئے ہے پھر کہے گا کہاں

---

[1] (الاصابۃ ۲/ ۴۸۹، والاستیعاب ۳/ ۱۰۶ وتهذيب التهذيب ۷/ ۲۴۳. والتقریب ۲/ ۲۷.

[2] مسند الامام احمد ۴/ ۱۵۴.

[3] سنن الترمذي ۲۴۰۶، وفتح الباري ۱۰/ ۴۴۷، ۱۱/ ۳۰۹ وامالي الشجرة ۲/ ۱۹۹. وتاريخ بغداد ۸/ ۲۷۱، وتفسير القرطبي ۱۰/ ۶۱، ۳. والاذكار ۲۹۶. والترغيب والترهيب ۳/ ۵۲۳، ۳/ ۲۳۴. واتحاف السادة المتقين ۶/ ۳۳۹، ۵۰/۷، ۹/ ۲۱۴.

ہیں اس آیت کے مصداق لوگ "لا تلهيهم تجارة و لا بيع عن ذكر الله " (النور: ۳۷) جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں رکھتی تھی۔ پھر کہے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے تھے[1]

۱۳۵۸- جبر بن عرفہ، عبداللہ بن عبدالحکم، ابن لہیعہ، ابو عشانہ ...... عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا میری امت کے لوگوں میں سے ایک شخص رات کو اٹھتا ہے اپنے نفس کو مشقت میں ڈال کر طہارت حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس پر کرم کی نظر میں فرماتے ہیں دیکھو میرا بندہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر مجھ سے مانگتا ہے یہ جو بھی مانگے گا میں اسے دوں گا[2]

(۹۷) عباد بن خالد غفاریؓ

ابن اعرابی نے واقدی سے حکایت کر کے عباد بن خالد غفاریؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے واقدی کہتے ہیں عباد بن خالدؓ حدیبیہ کے موقع پر تیر کے ساتھ کنویں میں اترے تھے۔

۱۳۵۹- محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد صائغ، مالک بن اسماعیل، مسعود بن سعد، عطاء بن سائب، ابن عباد ..... عباد بن خالد غفاریؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنولیث کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کی مدح میں اشعار نہ کہوں رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا "نہیں" حتیٰ کہ تین مرتبہ اصرار کیا اور چوتھی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی مدح میں اشعار کہنے شروع کر دیئے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر شعراء میں کسی کو شاباش ملتی تھی تو تو اس شاباش کا مستحق ہے۔[3]

(۹۸) عمرو بن عوف مزنیؓ[4]

عمرو بن عوف مزنیؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

۱۳۶۰- محمد بن اسحاق، احمد بن سہل بن ایوب، اسماعیل بن ابی اویس، کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف، عبداللہ بن عمرو بن عوف .... حضرت عمروؓ بن عوف سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں گئے۔ جب ہم روحاء میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ مقام عرق ظبیہ میں تھوڑی دیر کے لئے اترے اور نماز پڑھی پھر ارشاد فرمایا! مجھ سے پہلے اس جگہ ستر انبیاء کرام نماز پڑھ چکے ہیں اور اس جگہ موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تھے انہوں نے دو لمبے چغے پہن رکھے تھے وہ خاکستری رنگ کی اونٹنی پر سوار تھے اور ان کے ہمراہ ستر ہزار (۷۰،۰۰۰) بنی اسرائیل تھے۔

اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک عیسیٰ بن مریم (جو کہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں) حج و عمرہ کی غرض سے ادھر سے نہ گزر جائیں۔[5]

۱۳۶۱- سلیمان بن احمد، علی بن مبارک، اسماعیل بن ابی اویس، کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف، عبداللہ بن عمروؓ بن عوف ..... حضرت عمرو بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا: دنیا سے مجھے چلے جانے کے بعد اپنی امت پر تین چیزوں کا

---

[1] المستدرک ۲/ ۳۶۳، ۳۹۹، واتحاف السادة المتقين ۱۰/ ۴۷۲، والدر المنثور ۵/ ۵۰، ۵۳، وکنز العمال ۴۳۳۹۱.

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/ ۳۰۶.

[3] المعجم الکبیر للطبرانی ۵/ ۶۰ والمصنف لابن ابی شیبہ ۸/ ۵۲۹، ومجمع الزوائد ۸/ ۱۱۹. وکنز العمال ۳/ ۳۳۰.

[4] الاصابة ۳/ ۹ والاستیعاب ۲/ ۵۱۶. وتهذيب التهذيب ۸/ ۸۵. والتقريب ۲/ ۷۵.

[5] مصنف ابو نعیم اصفہانی ان الفاظ میں منفرد ہیں ان کے علاوہ کوئی اور ان کے روایت کنندہ نہیں ہیں۔

خوف ہے عالم کے پھسل جانے کا، حاکم کے فیصلہ جاری کرنے کا اور اتباع ھویٰ کا[1]

۱۳۶۲- ابوبکر محمد بن احمد بن عبدالوہاب، علی بن جبلۃ، اسماعیل بن ابی اویس، کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف، عبداللہ بن عمرو بن عوف...... حضرت عمرو بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک دین کی ابتدا غریب حالت میں تھی اور دین غریب ہو کر لوٹے گا پس خوشخبری ہے ان غرباء کے لئے جو میری سنت میں پیدا شدہ بگاڑ کو درستگی کی سطح پر لائیں گے۔[2]

(۹۹) عمرو بن تغلبؓ[3]

عمروؓ بن تغلب بھی اہل صفہ میں سے تھے اور بصرہ میں سکونت اختیار کی۔

۱۳۶۳- سلیمان بن محمد بن رزیق بن جامع، محمد بن ہشام سدوسی، محمد بن عدی، اشعث، حسن...... حضرت عمروؓ بن تغلب کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسا کلمہ ارشاد فرمایا تھا جو مجھے سرخ رنگ کے قیمتی چوپایوں سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ایک دن اہل صفہ کے پاس آئے اور ارشاد فرمایا: بے شک میں کچھ لوگوں کو (مال و اسباب) دیتا ہوں چونکہ مجھے ان کی بے صبری اور جزع فزع کا ڈر ہوتا ہے اور کچھ دوسرے لوگوں کو میں نہیں دیتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں استغناء کی عظمت کو جاگزیں کر دے۔ عمرو ابن عوفؓ فرماتے ہیں کہ میں دوسری قسم کے لوگوں میں سے تھا۔[4]

(۱۰۰) حضرت عویم بن ساعدہ انصاریؓ[5]

ابن اعرابی نے ابو عبداللہ نیشاپوری سے نقل کیا ہے کہ عویم بن ساعدہ انصاری بھی اہل صفہ کے فقراء اولیاء میں سے ہیں۔ عویم بن ساعدہؓ غزوہ بدر میں شریک رہے ہیں اور قبیلہ بنو عمرو بن عوف کے حلیفوں میں سے ہیں۔ کہا گیا ہے وہ انہی میں سے ہیں۔

۱۳۶۴- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، محمد بن طلحہ تیمی، عبدالرحمٰن بن سالم بن عویم بن ساعدۃ، سالم بن عویم بن ساعدۃ...... حضرت عویم بن ساعدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب کیا اور میرے لئے میرے صحابہؓ کو چنا ہے ان میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے سسرالی قرابت بخشی ہے اور بعض کو انصار ہونے کی عظمت سے سرفراز فرمایا اور بعض کو میرے وزیر و معاون بنایا سو جو میرے ان صحابہ کو گالی دے اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/۱۷. ومجمع الزوائد ۵/۲۳۹، ۱/۱۸۷.

[2] سنن الترمذی ۲۶۳۰. ومسند الامام احمد ۲/۳۸۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/۱۲. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۳/۲۹۷. ومشکل الآثار للطحاوی ۱/۲۹۸.

[3] طبقات ابن سعد ۷/۶۷، والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۴۷۷. والجرح والتعدیل ۶/ت ۱۴۳۵ والاستیعاب ۳/۱۱۶۶. والجمع ۱/۳۷۱. واسد الغابۃ ۴/ورقۃ. والکاشف ۲/ت ۴۱۹۴، والاصابۃ ۲/ت ۵۷۸۳.

[4] صحیح البخاری ۴/۱۱۴. وکنز العمال ۳۵۷۹۳.

[5] طبقات ابن سعد ۳/۵۹،الاستیعاب ۳/۲۴۸، اسد الغابۃ ۵/۱۸۵، ۴/۵۸، وسیر النبلاء ۱/۵۰۳. ۲/۳۳۵. والکاشف ۲/ت ۴۳۸۶، والاصابۃ ۳/ت ۶۱۱۲. والتقریب ۲/۹۰. وتہذیب التہذیب ۸/۱۷۴. وتہذیب الکمال ۴۵۵۱ (۲۲/۴۶۶)

قیامت کے دن ان گالیاں دینے والوں سے کوئی فدیہ وسفارش قبول نہیں کرے گا"۔[1]

حافظ ابو عبداللہ نے عویمرؓ اور ابوالدرداءؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے ان کے حالات صدر کتاب میں گزر چکے ہیں۔

۱۳۶۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحیی بن سعید مکی، عبداللہ بن سعید- ابن ابی ہند مولیٰ ابن عباس- زیاد بن ابی زیاد، ابی بحریہ ...... حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بہتر عمل کے متعلق نہ بتاؤں؟ جو کہ تمہارے رب کے پاس زیادہ پاکیزہ اور عمدہ سمجھا جاتا ہو اور تمہارے درجات کو بھی زیادہ بلند کرنے والا ہو سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہو اور ایسی جنگ میں حصہ لینے سے بھی افضل ہو جس میں تم دشمن کی گردنیں اڑاؤ اور دشمن تمہاری گردنیں اڑائیں؟ صحابۂ کرامؓ نے فرمایا یارسول اللہ! وہ کون سا اتنا عظیم عمل ہے ضرور بتلائیں ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر سب سے افضل عمل ہے۔[2]

۱۳۶۶-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، سلیمان بن عتبہ، یونس بن میسرۃ بن حلبس، ابوادریس خولانی ...... حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی بھی ایمان کی حقیقت تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اسے یقین نہ ہو جائے کہ جو مصیبت اسے پہنچنے والی ہے وہ اس سے کبھی چوک نہیں سکتی، اور جس مصیبت نے اس سے چوک کر نکل جانا ہے اس میں کبھی گرفتار نہیں ہوگا۔[3]

۱۳۶۷-سلیمان بن احمد، ابوزرعہ واحمد بن خلید، عبداللہ بن جعفر الرقی عبید بن عمرو، زید بن ابی انیسہ، جنادۃ بن ابی خالد، مکحول، ابو ادریس۔ حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی رات کی تاریکی میں مسجد کی طرف چلے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ایک نور عطا فرمائیں گے (جس کی روشنی میں وہ بلا خوف وخطر چلے گا)۔[4]

(۱۰۱) عبید مولیٰ رسول اللہ ﷺ

مستملی اور ابن اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام عبید کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے ان کا پورا نام عبید ابو عامر اشعری ہے غزوۂ حنین میں شہید ہوئے۔

۱۳۶۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، (حدثنی ابی) احمد، معتمر بن سلیمان، (عن ابیہ) سلیمان، رجل ...... رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام عبید سے پوچھا گیا: کیا نبی ﷺ فرض نماز کے علاوہ بھی کسی نماز کا حکم دیتے تھے؟ فرمایا "جی ہاں مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

---

[1] المستدرک ۲/ ۱۳۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/ ۱۴۰. والسنۃ لابن ابی عاصم ۲/ ۴۸۳ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۱۷. وتفسیر القرطبی ۱۶/ ۲۹۷. والجامع الکبیر للسیوطی ۳۶۲۹، ۳۶۳۱، ۳۶۳۲، ۳۶۳۳.

[2] سنن الترمذی ۳۳۷۷. ومسند الامام احمد ۵/ ۱۹۵. وسنن ابن ماجۃ ۳۷۹۰ والمستدرک ۱/ ۴۹۶. ومشکاۃ المصابیح ۲۲۶۹. وشرح السنۃ ۵/ ۱۵. والترغیب والترہیب ۲/ ۳۹۵ واتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۷. والاذکار ۱۹. وتخریج الاحیاء ۱/ ۲۹۶.

[3] السنۃ لابن ابی عاصم ۱/ ۱۱۰.

[4] صحیح ابن حبان ۴۴۳ (موارد) والمصنف لابن ابی شیبۃ ۲/ ۵۴. ومجمع الزوائد ۲/ ۳۰. وکنز العمال ۲۰۲۸۸ والعلل المتناہیۃ ۱/ ۴۱۰. والدر المنثور ۳/ ۲۱۷

(۱۰۲) عکاشہ بن محصن اسدیؓ

حضرت عکاشہ بن محصن اسدیؓ بھی اہل صفہ میں سے ہیں عکاشہؓ کو بزاخہ کے موقع پر ایام ردۃ میں طلیحہ نے شہید کیا تھا۔

۱۳۶۹- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام بن قتادۃ، یحیٰی، عمران بن حصین ..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم (جماعت صحابہ) رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام اپنے متبعین اور امتوں کے ساتھ مجھے سامنے دکھلائے گئے ہیں میں نے کہا اے میرے رب! بھلا میری امت کہاں گئی؟ کہا گیا: اپنی دائیں جانب دیکھو، دیکھا تو اچانک میری دائیں جانب کی زمین چھوٹے قد کے لوگوں سے اٹی پڑی ہے۔ میں نے کہا اے میرے رب یہ کون لوگ ہیں؟ کہا گیا یہ تیری امت ہے پھر کہا گیا: تم راضی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ پھر ارشاد ہوا: اپنی بائیں جانب دیکھو؟ پس اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ میرے بائیں جانب کا افق بہت سارے لوگوں سے اٹا پڑا ہے۔ میں نے پھر پوچھا اے میرے رب! یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد ہوا یہ بھی تیری امت ہے پھر ارشاد ہوا کیا تو راضی ہے میں نے کہا اے میرے مالک میں راضی ہوں۔ پھر ارشاد ہوا ان کے ساتھ ستر ہزار لوگ بغیر حساب وکتاب جنت میں جائیں گے۔

حضرت عکاشہؓ بن محصن کھڑے ہوکر کہنے لگے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے مجھے اس جماعت میں سے کردے، رسول اللہ ﷺ نے دعا کی "اللھم اجعلہ منھم" یا اللہ عکاشہ کو اس جماعت کا شریک بنادے، اتنے میں ایک دوسرا آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ! میرے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ مجھے بھی اس جماعت کا شریک بنادے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس فضیلت کو حاصل کرنے میں عکاشہ تجھ پر سبقت لے گیا۔

بعد میں صحابہ کرامؓ اس حدیث کا آپس میں تذکرہ کرنے لگے کہ یہ خوش قسمت ستر ہزار کون لوگ ہوں گے ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو نہ صاد اور تکبر نہیں کرتے، چوری نہیں کرتے، بدفالی نہیں نکالتے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔[1]

(۱۰۳) حضرت عرباضؓ بن ساریہ[2]

مسلمی نے حضرت عرباضؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے فکر آخرت سے ان کی آنکھ ہمیشہ تر رہتی تھی عرباضؓ اور ان کے دیگر ساتھیوں کے بارے میں آیت "تولوا واعینھم تفیض من الدمع حزناً ان لا یجدوا ما ینفقون" وہ واپس لوٹتے ہیں حالت ان کی یہ ہوتی ہے کہ ان کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہوتی ہیں خرچ کرنے کی کوئی چیز نہ پانے پر غم کرنے کی وجہ سے، نازل ہوئی۔

۱۳۷۰- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، حسن بن موسیٰ اشیب شیبان بن عبدالرحمٰن، یحیٰی بن ابوکثیر محمد بن ابراہیم تیمی، خالد بن معدان جبیر بن نفیر کے سلسلہ سے..... عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ میں اہل صفہ میں ہوا کرتا تھا اور رسول اللہ ﷺ پہلی صف میں تین مرتبہ نماز پڑھتے اور دوسری صف میں ایک مرتبہ۔

---

[1] صحیح البخاری ۷/ ۱۶۳، ۱۷۵، ۸/ ۱۲۴. وصحیح مسلم کتاب الایمان ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۵، ۳۷۴، ۳. وسنن الترمذی ۲۴۴۶، ومسند الامام احمد ۱/ ۳۲۱، ۳۵۴، والسنن الکبری للبیهقی ۱/ ۳۵۳، واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۵۶۷، والتوکل لابن ابی الدنیا ۱۳.

[2] طبقات ابن سعد ۴/ ۲۷۶، ۷/ ۴۱۲. والتاریخ الکبیر ۷/ ت ۳۸۱، والجرح والتعدیل ۷/ ت ۲۰۸. والاستیعاب ۳/ ۱۲۳۸ واسد الغابۃ ۴/ ۳۹۹، وسیر النبلاء ۳/ ۴۱۹. والکاشف ۲/ ت ۳۸۱۸، وتهذیب التهذیب ۷/ ۱۷۴، والاصابۃ ۲/ ت ۵۵۰۱. والتقریب ۲/ ۱۷.

یہی حدیث احمد بن حنبل عن حسن بن موسیٰ اشیب عن ولید بن مسلم عن شیبان کے طریق سے بھی مروی ہے۔

۱۳۷۱- ابو اسحاق بن حمزہ، احمد بن مکرم، ابن عبداللہ المدینی ولید بن مسلم، ثور بن یزید، خالد بن معدان، عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر کی سند سے روایت ہے کہ حجر بن حجر کہتے ہیں۔۔۔۔ عرباضؓ کے بارے میں آیت "ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملهم قلت لا اجد ما احملکم علیه" ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں جو آپ کے پاس آتے ہیں تا کہ آپ انھیں سواری دیں اور آپ آگے سے کہہ دیتے ہیں کہ میرے پاس سواری نہیں جس پر میں تمھیں سوار کروں، نازل ہوئی۔ حجر بن حجر کہتے ہیں: ہم عرباض بن ساریہؓ کے پاس گئے انھیں سلام کیا اور ہم نے کہا: ہم آپ کے پاس آپ سے ملاقات کرنے آئے ہیں تا کہ آپکی مزاج پرسی کریں اور آپ سے علم حاصل کریں۔

۱۳۷۲- ابوعمرو بن حمدان حسن بن سفیان، عبدالرحمٰن بن ضحاک، ابن عیاش، ضمضم، شریح کی سند سے...... حضرت عرباضؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کو ہمارے پاس آئے اور ارشاد فرمایا کاش تم اگر جان لیتے ان خزانوں کو جو تم سے بچا کر کے اکٹھے کیے جا رہے ہیں تو تم کسی فوت شدہ شی، پر رنج نہ کرتے، بخدا تم ضرور فارس اور روم کو فتح کر کے رہو گے۔[1]

۱۳۷۳- سلیمان بن احمد، ابوزنباع، سعید بن عفیر، ابن وہب، سعید بن مقلاص، سعید بن ابراہیم، عروہ بن رویم کی سند سے روایت ہے کہ۔۔۔ عرباضؓ بڑی عمر کے بوڑھے ہو چکے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے تھے وہ پسند کرتے تھے کہ ان کی روح قبض کر لی جائے اور دعا کیا کرتے تھے کہ اے میرے رب! میری عمر زیادہ ہوگئی، میرا جسم کمزور ہو گیا پس میری روح قبض کر لے۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عرباضؓ کو ابن اعرابی نے حرف عین کی بحث میں اہل صفہ میں سے ذکر کیا ہے جبکہ سلمی نے انھیں ذکر نہیں کیا۔

(۱۰۳) عبداللہ بن حبشی الخثعمیؓ[2]

ابوسعید بن اعرابی نے عبداللہ بن حبشیؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۷۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حجاج، ابن جریج، عثمان بن ابوسلیمان، ازدی، عبید بن عمیر کی سند سے۔۔۔۔ عبداللہ بن حبشی خثعمیؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ایسا ایمان جس میں ذرہ شک نہ ہو، ایسا جہاد جس میں دھوکہ نہ ہو اور حج مبرور۔ پھر کسی نے سوال کیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لمبے قیام والی نماز افضل ہے، پھر کہا گیا کہ کونسا صدقہ افضل ترین ہے؟ فرمایا بھوکے کی مصیبت کو دور کرنا افضل ترین صدقہ ہے۔[3]

---

[1] مسند الامام احمد ۴/ ۱۲۸. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۶۱. وكنز العمال ۱۶۹۰۳

[2] طبقات ابن سعد ۵/ ۶۰۳، والتاريخ الكبير ۵/ ت ۲۱. والجرح والتعديل ۵/ ت ۲۰۶. والاستيعاب ۳/ ۸۸۷. واسد الغابة ۳/ ۱۴۰. والكاشف ۲/ت ۲۷۰۳. وتهذيب التهذيب ۵/ ۱۸۳. والتقريب ۱/ ۴۰۸ والخلاصة ۲/ ت ۳۴۴۴.

[3] سنن النسائي ۵/ ۸۵. ومسند الامام احمد ۳/ ۴۲۸، ۳/ ۴۱۲، ومشكاة المصابيح ۳۸۳۳، والتاريخ الكبير ۵/ ۲۵، والترغيب والترهيب ۲/ ۹۳. والدر المنثور ۱/ ۲۴۹ والجامع الكبير ۹۵۵۹.

(۱۰۵) عتبہ بن عبد سلمیؓ [۱]

ابوسعید بن اعرابی نے عتبہ بن عبد سلمیؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۲۷۵- محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، ابوطالب وابوہمام، بقیہ، بحیر بن سعد، خالد بن معدان سے بالترتیب --- عتبہ بن عبد سلمیؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا، اگر کوئی آدمی پیدائش کے دن سے لیکر مرنے کے دن تک اللہ کی رضا کے لیے سجدے میں پڑا رہے قیامت کے دن اسقدر عبادت کو بھی کم سمجھے گا"۔[۲]

۱۲۷۶- حبیب بن حسن، خلف بن عمرو، اسماعیل بن عیاش، عقیل بن مدرک، لقمان بن عامر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ..... عتبہ بن عبد فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ سے کپڑے مانگے نبی ﷺ نے کتان کے دو کپڑے مجھے پہنائے، تم مجھے ان دو کپڑوں کو پہنے ہوئے دیکھ رہے ہو اور میں اپنے ساتھیوں کو بھی پہناؤں گا۔

(۱۰۶) عتبہ بن ندر سلمیؓ [۳]

عتبہ بن ندر سلمیؓ کو ابوسعید بن اعرابی نے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۲۷۷- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عثمان بن صالح، ابن لہیعہ، حارث بن یزید کی سند سے..... علی بن رباح کہتے ہیں کہ عتبہ بن ندر سلمیؓ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے تھے میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ سے کسی نے پوچھا، موسیٰ علیہ السلام نے دو مقررہ مدتوں میں سے کون سی مدت پوری کی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان میں سے جو کامل اور اچھی تھی اس کو پورا کیا۔[۴]

(۱۰۷) عمرو بن عبسہ سلمیؓ [۵]

حضرت عمرو بن عبسہ کو ابوسعید بن اعرابی نے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۲۷۸- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، داؤد، ربیع بن صبیح، قیس بن سعد، نقیر شام کے سلسلہ سند کے ساتھ --- عمروؓ بن عبسہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے اپنی یادداشت ہے کہ میں اسلام میں چوتھا شخص تھا، میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ آپ کے اس

---

[۱] طبقات ابن سعد ۷/ ۴۱۳، والتاریخ الکبیر ۶/ ت ۳۱۸۶، والجرح والتعدیل ۶/ ت. ۲۰۵۰ والاستیعاب ۳/ ۱۰۳۱. واسد الغابة ۳/ ۳۶۲، وسیر النبلاء ۳/ ۴۱۶، والکاشف ۲/ ت ۳۷۱۸. وتهذیب ۷/ ۹۸. والاصابة ۲/ ت ۵۴۰۷. والتقریب ۲/ ۵.

[۲] مسند الامام احمد ۴/ ۱۸۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/ ۱۲۳. ومجمع الزوائد ۱/ ۵۱، ۳۵۸، ۱۰/ ۲۲۵، ۳۵۸، والادب المفرد ۱/ ۱۵ والترغیب والترهیب ۴/ ۹۷، ۳. والاحادیث الصحیحة ۴۴۶ والبدایة والنهایة ۹/ ۴۷.

[۳] طبقات ابن سعد ۷/ ۴۱۳. والتاریخ الکبیر ۶/ ت ۳۱۸۷. والجرح ۶/ ت ۲۰۶۷ والاستیعاب ۳/ ۱۰۳۱. واسد الغابة ۳/ ۳۶۷ وسیر النبلاء ۳/ ۴۱۷، والکاشف ۲/ ت ۳۷۲۳. والاصابة ۲/ ت ۵۴۱۵. والتقریب ۲/ ۵ والخلاصة ۲/ ت ۴۷۰۸.

[۴] مجمع الزوائد ۷/ ۸۸، ۸/ ۲۰۳. وتفسیر ابن کثیر ۶/ ۲۴۱. وتفسیر الطبری ۲/ ۴۴. والبدایة والنهایة ۱/ ۲۴۵. والدر المنثور ۵/ ۱۲۶.

[۵] الاصابة ۳/ ۵. والاستیعاب ۲/ ۴۹۸. وتهذیب التهذیب ۸/ ۶۹. والتقریب ۲/ ۷۳.

دعویٰ نبوت کی کون اتباع کرے گا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک آزاد آدمی اور ایک غلام۔ آپ ﷺ کی مراد ابو بکر اور بلال تھے۔ ل

۱۳۷۹-محمد بن علی بن حبیش، ابراہیم بن شریک، عقبہ بن مکرم ہاشم، یعلی بن عطاء، عبدالرحمٰن بن عمرو بن عبسہ، عمرو بن عبسہ کے طریق سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۳۸۰-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، عباد بن عوام، حصین، عمران بن حارث کے سلسلہ سند سے۔ مولیٰ کعب کی روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم عمرو بن عبسہ مقداد بن اسود اور نافع بن حبیب کے ساتھ سفر میں چلے اور ہم میں سے ہر آدمی کے ماتحت کچھ لوگ تھے، جب عمرو بن عبسہ کا دن آتا ہم گروہوں کی شکل میں نکل جاتے، چنانچہ ایک دن حضرت عمرو بن عبسہ کچھ ماتحتوں کے ساتھ نکل گئے، میں دوپہر کے وقت میں بھی ان کے پیچھے چل پڑا اچانک دیکھتا ہوں کہ بادلوں نے حضرت عمرو بن عبسہ پر سایہ کیا ہوا ہے میں نے انہیں جگایا تو وہ فرمانے لگے اس چیز کو ہم لائے ہیں بخدا اگر مجھے پتہ چلا کہ تو نے اس راز کی کسی کو خبر دی پھر میرے اور تیرے درمیان اچھائی والا معاملہ نہیں رہے گا سولی کعب فرماتے ہیں اللہ کی قسم ان کے مرنے تک اس راز کی کسی کو خبر نہیں کی، اللہ ان پر رحم وکرم فرمائے۔

(۱۰۸)عبادہ بن قرص

عبادہ بن قرص (یا قرط) کو ابن اعرابی نے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۱-محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعد، ابن بکار، قرہ بن خالد، حمید بن ہلال کی سند سے..... عبادہ بن قرص کہتے ہیں: بہت سارے ایسے اعمال تم کرتے ہو جنکی حیثیت تمہاری نظروں میں بال سے بھی کم ہے حالانکہ ہم ان اعمال کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں انتہائی مہلک گناہوں میں شمار کرتے تھے (یعنی تم انہیں کچھ سمجھتے ہی نہیں ہو)۔

(۱۰۹)عیاض بن حمار مجاشعی ع

عیاض بن حمار مجاشعی کو بھی ابن اعرابی نے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام، قتادہ، مطرف بن عبداللہ بن شخیر کے سلسلہ سند سے..... عیاض بن حمار کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ جنتی ہوں گے انصاف پرور سلطان جو خدا کی راہ میں خلوص کے ساتھ صدقہ کرے، دوسرا وہ آدمی جو ہر قرابت دار اور ہر مسلمان کے ساتھ نرمی سے پیش آئے اور تیسرا وہ پاکباز فقیر جو کسی سے نہ مانگے۔ ۳

۱۳۸۳-ابراہیم بن احمد بزوری مقری، جعفر فریابی، احمد بن سعید دارمی، علی بن حسین بن واقد، حسین بن واقد، مطر وراق، قتادہ، مطرف بن عبداللہ بن شخیر کے سلسلہ سند سے..... عیاض بن حمار کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام سے خطاب فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری

ل صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۲۹۴ وسنن النسائی ۱/ ۲۸۳ وسنن ابن ماجۃ ۱۳۶۴ . ومسند الامام احمد ۴/ ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۳۸۵، والسنن الکبری للبیہقی ۲/ ۳۶۹،۴۵۳، وطبقات ابن سعد ۴/ ۱/ ۱۵۷، ۱۵۸، ومشکاۃ المصابیح ۳۶ . ومجمع الزوائد ۱/ ۵۴. ۶۰ .

ع طبقات ابن سعد ۷/ ۳۶ . والتاریخ الکبیر ۷/ ت ۸۱ والجرح ۶/ ت ۲۲۴۷ . والاستیعاب ۳/ ۱۲۳۴ . والکاشف ۲/ ت ۴۳۲۱ والاصابۃ ۳/ ۶۱۲۸ . والتقریب ۲/ ۹۵ وتہذیب التہذیب ۸/ ۲۰۰ .

۳ صحیح مسلم، کتاب الجنۃ ۶۳، ومسند الامام احمد ۴/ ۱۶۲ . والسنن الکبری للبیہقی ۱۰/ ۸۷ . ومشکاۃ المصابیح ۴۹۶۰، والترغیب والترہیب ۳/ ۶۷ ۱.

طرف وحی بھیجی ہے کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ اور کوئی کسی دوسرے پر فخر و تکبر نہ کرے۔[ا]

(۱۱۰) فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ[۲]

ابن اعرابی نے فضالہ بن عبید کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۴- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابو اسامہ، محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبدالرحمٰن مصری، حیوۃ، ابو ہانی، ابو علی جنبی کی سند سے فضالہ بن عبید کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ لوگوں کو جب نماز پڑھاتے اکثر لوگ شدت بھوک کی وجہ سے قیام کرتے ہوئے گر جاتے، یہ صفہ والے ہوتے تھے ان کی حالت دیکھ کر دیہاتی کہتے کہ یہ لوگ تو دیوانے ہیں۔ نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے اہل صفہ کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے اگر تمہیں اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ عزت معلوم ہو جائے یقیناً تم بھوک و حاجت میں زیادتی کے خواہاں ہو جاؤ گے۔[۳] فضالہ کہتے ہیں اس دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔

۱۳۸۵- محمد بن ابراہیم بن حکم، یعقوب بن ابراہیم دورقی، ابن زازان، رشدین، شراحیل بن یزید کے سلسلہ سند سے ..... فضالہ بن عبید کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں مجھے معلوم ہو گیا اللہ تعالیٰ نے رائی کے ایک دانے کے برابر بھی میرا کوئی عمل قبول فرما لیا ہے یہ مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ پسند ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "انما یتقبل اللہ من المتقین"۔ (مائدہ ۲۷) بے شک اللہ تعالیٰ متقین کے اعمال قبول فرماتا ہے۔

(۱۱۱) فرات بن حیان عجلی رضی اللہ عنہ[۴]

ابو عبدالرحمٰن سلمی نے فرات بن حیان عجلی کو سفیان ثوری کے قول کے مطابق اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۶- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابو ہمام دلال، سفیان ثوری، ابو اسحاق، حارث بن مضرب کی سند سے ..... فرات بن حیان عجلی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو فرات بن حیان کے قتل کرنے کا حکم دے رکھا تھا چونکہ اسلام لانے سے پہلے فرات بن حیان ابوسفیان کے خصوصی جاسوس اور حلیف بھی تھے، چنانچہ ایک مرتبہ انصار کی ایک جماعت پر سے ان کا گزر ہوا (انصاری ان کو قتل کرنے کی تاک میں تھے) یہ کہنے لگے میں مسلمان ہوں، انصار کی جماعت میں سے ایک صحابی نے نبی ﷺ سے کہا، یا رسول اللہ! وہ کہتا ہے میں تو مسلمان ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "بے شک تم میں سے بہت سارے ایسے لوگ ہیں ہم ان کے (زبانی، کلامی) ایمان پر بھروسہ کر کے انہیں چھوڑ دیتے ہیں" فرات بن حیان بھی انہیں میں سے ہیں۔[۵]

[ا] صحیح مسلم، کتاب الجنۃ ۶۴۔ سنن ابی داؤد ۴۸۹۵۔ سنن ابن ماجۃ ۴۲۱۴، ۴۱۷۸۔ السنن الکبری للبیہقی ۱۰/ ۲۳۲ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/ ۳۶۵، وفتح الباری ۱۰/ ۴۹۱، ۱۱/ ۳۴۷۔ والادب المفرد ۴۲۸، ۴۶۳، والترغیب والترہیب ۳/ ۵۸۸۔ ومشکاۃ المصابیح ۴۸۹۸۔

[۲] الاصابۃ ۳/ ۲۰۶۔ والاستیعاب ۳/ ۱۹۷۔ وتہذیب التہذیب ۸/ ۲۶۷۔

[۳] سنن الترمذی ۲۳۶۸۔ ومسند الامام احمد ۶/ ۱۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/ ۳۱۰، ۳۱۱۔ ابن حبان ۲۵۳۸۔ امالی الشجری ۲/ ۱۸۵۔ الترغیب ۴/ ۲۱۵۔

[۴] طبقات ابن سعد ۶/ ۳۰۔ التاریخ الکبیر ۷/ ت ۵۷۶۔ الاستیعاب ۳/ ۱۲۵۸۔ اسد الغابۃ ۴/ ۱۷۵۔ الکاشف ۲/ ت ۴۵۰۸۔ الاصابۃ ۳/ ت ۶۲۹۹۔ التقریب ۲/ ۱۰۷۔ تہذیب التہذیب ۸/ ۲۵۸۔ الخلاصۃ ۲/ ت ۵۶۹۱۔

[۵] ابو داؤد ۲۶۵۲۔ مسند احمد ۴/ ۳۳۶۔ السنن للبیہقی ۸/ ۱۹۷۔ المستدرک ۲/ ۱۱۵، ۳۶۶۴۔ الاحادیث الصحیحۃ ۱۷۰۱۔

بشر بن سری نے سفیان ثوری سے اس کے مثل روایت کیا ہے۔

(۱۱۲) ابو فراس اسلمیؓ

محمد بن عمرو بن عطاء نے ابو فراس اسلمیؓ کو اہل صفہ میں شمار کیا ہے۔ ابن اعرابی نے بھی ابو فراس کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۷- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، قتیبہ بن سعید، ابن لہیعہ، محمد بن عبداللہ بن مالک، محمد بن عمرو بن عطاء...... ابو فراس اسلمیؓ سے روایت ہے کہ وہ نوجوان تھے اور اپنے آپ کو نبی ﷺ کے ساتھ لازم کر لیا تھا، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے تنہائی میں ان سے فرمایا مانگ میں تجھے عطا کروں گا میں نے کہا، یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے قیامت کے دن مجھے آپ کی معیت عطا فرمائے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ضرور عطا کروں گا لیکن تم بھی زیادہ سے زیادہ عبادت کر کے میری مدد کرنا۔[۱]

اسماعیل بن عیاش نے عبدالعزیز بن عبیداللہ عن محمد بن عمرو کے طریق سے اس کو نقل کیا ہے۔

قرۃ بن ایاس مزنیؓ[۲]

قرہ بن ایاس ابو معاویہ مزنیؓ کو ابن اعرابی نے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۸- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابو اسامہ، روح بن عبادہ، بسطام، معاویہ بن قرۃ کی سند سے روایت ہے...... قرۃ بن ایاسؓ فرماتے ہیں ہم عمر بھر نبی ﷺ کے ساتھ رہے۔ ہمارے پاس کوئی کھانے کی چیز نہیں ہوتی تھی سوائے اسودان (دو کالی چیزوں) کے کیا تم جانتے ہو اسودان (دو کالی چیزیں) کیا ہیں؟ معاویہ بن قرۃ نے عرض کیا: مجھے معلوم نہیں آپ ہی بتلا دیجئے فرمانے لگے پانی اور کھجور۔

جعفر بن سلیمان نے بسطام سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

(۱۱۴) کنازؓ بن حصین[۳]

ابن اعرابی نے کناز بن حصین ابو مرثد غنویؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ واقدی اور حافظ ابو عبداللہ نے بھی انہیں اہل صفہ میں شمار کیا ہے۔ غزوہ بدر میں شریک رہے اور حمزہؓ کے حلیف بھی تھے۔

۱۳۸۹- عبداللہ بن احمد، ابو بکر بن ابو عاصم ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد عبدالرحمن بن یزید بن جابر، بشر بن عبداللہ، واثلہ بن اسقع کے سلسلہ سند سے...... ابو مرثد غنوی کنازؓ بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبروں پر نماز پڑھو اور نہ ہی ان پر بیٹھو۔[۴]

(۱۱۵) کعب بن عمروؓ[۵]

ابن اعرابی نے کعب بن عمرو ابو یسر انصاری کو بقول ابو عبداللہ حافظ نیشاپوری کے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ کعب بن عمروؓ غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشانہ رہے۔

---

[۱] ابو داؤد ۱۳۲۰۔ النسائی باب ۱۶۵ من الافتتاح۔ مسند احمد ۴/ ۵۹۔

[۲] الاصابہ ۳/ ۲۳۲۔ الاستیعاب ۳/ ۲۵۲۔ تہذیب التہذیب ۸/ ۳۷۰ التقریب ۲/ ۱۲۵۔

[۳] تہذیب التہذیب ۸/ ۴۴۸۔ التقریب ۲/ ۱۳۶۔ الاصابہ ۳/ ۳۰۷، ۴/ ۱۷۷۔ الاستیعاب ۳/ ۳۲۰، ۴/ ۱۷۱۔

[۴] صحیح مسلم باب ۳۳ کتاب الجنائز۔ ابو داؤد ۳۲۲۹ الترمذی ۱۰۵۰، ۱۰۵۱۔ مسند احمد ۴/ ۱۳۵۔ الکبری للبیہقی ۳/ ۴۳۵، ۴/ ۷۹۔ المستدرک ۳/ ۲۲۰، ۲۲۱۔ الصغیر للطبرانی ۱/ ۲۵۲۔ مشکوۃ ۱۶۹۸۔

[۵] الاصابہ ۳/ ۳۰۰، ۴/ ۲۲۱۔ الاستیعاب ۳/ ۲۹۱، ۴/ ۲۱۹۔ تہذیب التہذیب ۸/ ۴۳۔ التقریب ۲/ ۱۳۵۔

۱۳۹۰-سلیمان بن احمد، مسعدۃ بن سعد، ابراہیم بن منذر، عبدالعزیز بن عمران محمد بن موسیٰ عمار بن ابویسر کی سند سے...کعب بن عمرو ابو یسرؓ روایت ہے کہ بدر کے دن میں نے عباسؓ بن عبدالمطلب کی طرف دیکھا وہ بت کی مانند کھڑے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے جب میں نے انھیں دیکھا تو کہا اللہ تعالیٰ تمہیں اچھا بدلہ دے کیا تم اپنے بھتیجے کے دشمنوں کے ساتھ مل کر اس سے جنگ کرنا چاہتے ہو؟ کہنے لگے ایسا نہیں کیا اور کیا وہ قتل ہوئے ہیں؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ انھیں (نبی ﷺ کو) عزت دینے والا ہے اور ان کا مددگار ہے انہوں نے کہا: میرے متعلق تیرا کیا ارادہ ہے؟ میں نے کہا تجھے قیدی بنا کر اپنے ساتھ لے جاؤں گا چونکہ نبی ﷺ نے تجھ کو قتل کرنے سے ہمیں روک دیا ہے۔ عباس بن عبدالمطلب کہنے لگے یہ تیری پہلی صلہ رحمی نہیں (بلکہ اس سے پہلے بھی وہ ایسا کئی بار کر چکے ہیں)

چنانچہ میں عباس بن عبدالمطلب کو قیدی بنا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔

۱۳۹۱-جعفر بن عمرو، ابو حصین وادعی، یحییٰ بن عبدالحمید، حاتم بن اسماعیل ابو حزرہ عبادہ بن ولید کی با ترتیب سند سے ابو یسرؓ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں، رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ جس آدمی نے کسی تنگدست مقروض کو (ادائیگی قرض کے لئے) مہلت دی یا قرض اسے چھوڑ دیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے تلے جگہ دیں گے اور اس دن عرش باری تعالیٰ کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔[1]

(۱۱۶) ابو کبشہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ

ابن اعرابی نے حافظ ابو عبداللہ سے نقل کر کے ابو کبشہؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۹۲-سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، عبداللہ بن صالح، معاویہ بن صالح، ازہر بن سعد کی سند سے روایت ہے کہ.....ابو کبشہؓ صحابیٔ رسول فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اچانک ان کے پاس سے ایک عورت گزری، رسول اللہ ﷺ فوراً اٹھے اور اپنے گھر والوں کے پاس چلے گئے جب واپس آئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، ہم (جماعت صحابہ) نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ کے دل میں کوئی خواہش پیدا ہوگئی تھی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جی ہاں میرے قریب سے فلاں عورت گزری، میرے دل میں عورتوں کی خواہش پیدا ہوئی تب میں جلدی سے اپنے گھر والوں کے پاس گیا اور اپنی حاجت پوری کی، تمہیں بھی جب بھی ایسا مسئلہ پیش آجائے ایسا ہی کرو، بے شک تمہارے اعمال میں افضل ترین عمل حلال کے پاس آنا ہے۔[2]

۱۳۹۳-حبیب بن حسن، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق، مسعود، اسماعیل بن اوسط، ابن ابی کبشہ عن ابیہ کی سند سے.....ابو کبشہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: استقامت دکھلاؤ اور راہ راست پر رہو، خواہ تم کو اللہ تعالیٰ کو تمہیں عذاب دینے میں کوئی غرض نہیں ہے عنقریب کچھ ایسے لوگ آنے والے ہیں جنہیں اپنے نفسوں سے بھی دور کرنے کی کچھ پرواہ نہیں ہوگی۔[3]

ابن اعرابی نے محمد بن اسحٰق کے حوالے سے مصعب بن عمیرؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے اور محمد بن یحییٰ ذہلی کے حوالے سے مقداد بن اسودؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے جبکہ ہم نے ان کے احوال کو طبقات مہاجرین میں ذکر کر دیا ہے۔

---

[1] مسلم، کتاب الزھد ۷۴. الترمذی ۱۳۰۶ . مسند احمد ۳/ ۳۵۹، ۳/ ۴۲۷ السنن الکبریٰ للبیھقی ۵/ ۳۵۷ . الدارمی ۲/ ۲۶۱ . الکبیر للطبرانی ۱۹/ ۱۶۶ . مجمع الزوائد ۴/ ۱۳۳، ۱۳۴ . مشکوٰۃ ۲۹۰۳، ۲۹۰۴ . الکنیٰ للدولابی ۱/ ۹۲ .

[2] مجمع الزوائد ۴/ ۲۹۲ . کنز العمال ۴۵۰۷۹ . التاریخ الکبیر ۹/ ۱۳۹ .

[3] مسند احمد ۴/ ۲۲۳ . الدر المنثور ۳/ ۹۹ . تفسیر ابن کثیر ۳/ ۲۳۵

(۱۱۷) ابو عباد مسطح رضی اللہ عنہ بن اثاثہ

ابن اعرابی نے حافظ ابو عبداللہ کے حوالے سے مسطح بن اثاثہ ابو عباد رضی اللہ عنہ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ حدیث افک میں ان کا تذکرہ آتا ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسطح رضی اللہ عنہ بن اثاثہ کے فقر و قرابت کی بنا پر ان پر اپنا مال خرچ کرتے تھے۔ لیکن واقعۂ افک میں مسطح بھی شریک تھے۔ اس وجہ سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان پر خرچ کرنا بند کر دیا، لیکن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یہ ادا، باری تعالیٰ کو پسند نہ آئی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم " (النور۲۲)..... اصحاب وسعت کو چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر سے کام لیں کیا تمہیں پسند نہیں کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ چنانچہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ سے حضرت مسطح پر خرچ کرنا شروع کر دیا اور ارشاد فرمایا کیوں نہیں؟ مجھے بہت پسند ہے کہ اللہ میری مغفرت کرے۔

(۱۱۸) مسعود بن الربیع قاری رضی اللہ عنہ

ابن اعرابی نے حافظ ابو عبداللہ کے حوالے سے مسعود بن ربیع رضی اللہ عنہ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۹۴- ابوبکر طلحی، احمد بن حماد بن سفیان، حمید بن مسعدہ، حصین بن نمیر، ابن ابی لیلی، عبدالکریم، سعید بن یزید کے سلسلہ سند سے مسعود بن ربیع کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی مسلسل کسی چیز کا سوال کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ اس سے بے نیاز ہوتا ہے، یہاں تک کہ اس کے حصول کی کوئی نہ کوئی صورت نکال لیتا ہے جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں اس کی کوئی صورت موجود نہیں ہوتی۔[1]

(۱۱۹) معاذ ابو حلیمہ قاری رضی اللہ عنہ

ابن اعرابی نے حافظ ابو عبداللہ نیشاپوری کے حوالہ سے معاذ ابو حلیمہ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۹۵- احمد بن محمد بن یوسف، عبداللہ بن محمد بغوی، عبداللہ بن عمر، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید کے سلسلہ سند سے..... ابوبکر بن محمد روایت کرتے ہیں کہ ہم ابن عمر کی زیارت کے لئے گئے وہاں بنت عبدالرحمٰن بھی موجود تھیں، میں رات کو نماز پڑھنے اٹھا اور قرات آہستہ آواز سے کرنی شروع کر دی، بنت عبدالرحمٰن مجھ سے کہنے لگیں اے بھتیجے! بلند آواز سے قرآن کیوں نہیں پڑھتے؟ ہمیں تو رات کو صرف قاری معاذ اور افلح (مولی ابوایوب) کی جہری قرات ہی جگایا کرتی تھی۔

(۱۲۰) واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ[2]

واقدی اور یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ اہل صفہ میں سے تھے اور صفہ ہی میں سکونت (کرتے تھے) واقدی کہتے ہیں واثلہ بن اسقع اس وقت اسلام لائے جب نبی ﷺ غزوۂ تبوک کی تیاری میں مصروف تھے۔

۱۳۹۶- محمد بن علی، عبداللہ بن مسلم، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، واقد بشر بن عبیداللہ کی سند سے..... واثلہ بن اسقع سے مروی ہے کہ ہم صفہ والے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں رہتے تھے ہم (اہل صفہ والوں) میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہیں تھا جس کے پاس کفایت کرنے والا ایک آدھ کپڑا ہو، بلکہ پسینے اور غبار سے ہمارے جسموں پر موٹی تہہ جم گئی تھی، اچانک رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور ارشاد

---

[1] مجمع الزوائد ۹۶/۳، الترغیب ۵۷۲/۱، اتحاف السادۃ المتقین ۳۰۴/۹، کنز العمال ۱۶۷۴۱، کشف الخفاء ۲۸۵/۱۔

[2] تہذیب التہذیب ۱۰۱/۱۱۔ المطویب ۳۲۸/۲ الاصابۃ ۶۲۶/۳۔ الاستیعاب ۶۴۳/۳۔ طبقات ابن سعد ۴۰۷/۷۔ التاریخ الکبیر ۸/ت ۲۶۳۶۔ الجرح والتعدیل ۹/ت ۲۰۲۔ سیر النبلاء ۳۸۳/۳۔ الکاشف ۲۶/۳ ۲۱۔

فرمایا: خوش خبری ہو فقراء مہاجرین کو۔ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یہ جملہ دھرایا۔

۱۳۹۷۔ محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحق بن منصور، سلیمان بن عبد الرحمن، عثمان بن بشر بن سرح حمصی، ولید بن سلیمان بن ابو سائب، واثلہ بن خطاب، خطاب بن واثلہ کی سند سے...... واثلہ بن اسقع کی روایت ہے کہ ہم صفہ میں تھے، اسی دوران رمضان المبارک کا مہینہ آ گیا اور صفہ ہی میں رمضان کے روزے رکھے، جب افطاری کا وقت آتا ایک ایک آدمی آتا اور ہم اہل صفہ میں سے کسی ایک کو اپنے ساتھ لے جاتا اور اسے شام کا کھانا کھلاتا ایک رات ایسی بھی آئی ہمارے پاس افطار کرانے کوئی نہ آیا چنانچہ ہم نے صبح روزے کی حالت میں کی، دوسری رات بھی کوئی نہ آیا، بالآخر ہم نبی ﷺ کے پاس گئے اور ان سے بھوک کی شکایت کی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ساری ازواج مطہرات کے پاس پیغام بھیجا کہ گھر میں جو کچھ بھی ہو حاضر کر دو، مگر ازواج مطہرات قسمیں کھائیں کہ ہمارے پاس ایسی چیز بھی نہیں جسے کوئی جاندار کھائے رسول اللہ ﷺ نے اہل صفہ سے فرمایا ایک جگہ جمع ہو جاؤ جب صحابہؓ ایک جگہ جمع ہوئے رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگنی شروع کر دی "اے اللہ! ہم تیرے فضل و رحمت کا سوال تجھ ہی سے کرتے ہیں بے شک فضل و رحمت تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہیں اور تیرے سوا ان دونوں چیزوں کا کوئی مالک نہیں، پس تھوڑی دیر گزری تھی ایک آدمی نے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اپنے ساتھ بھونی ہوئی بکری اور روٹیاں لایا چنانچہ بکری اور روٹیاں ہمارے سامنے رکھ دی گئیں ہم نے سیر ہو کر کھایا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے اللہ سے اس کے فضل و رحمت کا سوال کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس رحمت کو ہمارے لئے ذخیرہ کر رکھا ہے۔[2]

۱۳۹۸۔ سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر، محمد بن مالک، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن حیان عذری کی سند سے...... واثلہ بن اسقع کی روایت ہے واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں: میں صفہ والوں میں سے تھا، میرے ساتھیوں نے بھوک کی شکایت کی اور مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تاکہ میں رسول اللہ ﷺ سے ان کے لئے کھانا مانگ کر لاؤں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے جا کر کہا، یا رسول اللہ! میرے کچھ ساتھی بھوک کی شکایت کر رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو آواز دی کیا تمہارے پاس کچھ ہے کہنے لگیں یا رسول اللہ! میرے پاس روٹی کے چند خشک ٹکڑوں کے علاوہ کچھ نہیں ارشاد فرمایا ہاں لے آؤ چنانچہ عائشہ صدیقہؓ روٹی کے چند خشک ٹکڑے ایک تھیلے میں ڈال کر لے آئیں اور رسول اللہ ﷺ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا اور اپنے ہاتھ سے اس میں ثرید بنانے لگے چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ پیالہ ثرید سے بھر گیا رسول اللہ نے مجھ سے کہا اے واثلہ! جاؤ اور دس آدمیوں کو اپنے ساتھ لے آؤ اس طرح کہ دسویں تم خود ہو، پس میں جلدی سے گیا اور دس آدمیوں کو اٹھا لایا جبکہ ان کا دسواں میں خود تھا، ارشاد فرمایا سب بیٹھ جاؤ اور بسم اللہ پڑھ کر کھاتے جاؤ اور پیالے کے اطراف سے کھاؤ، درمیان میں اوپر والے حصہ سے مت کھاؤ چونکہ برکت اوپر سے نیچے گرتی رہتی ہے۔

ان دس آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھایا اور پیالہ ثرید سے جوں کا توں بھرا ہوا تھا، آپ ﷺ پیالے میں پڑی ثرید کو اپنے ہاتھ مبارک سے درست کرنے لگے دیکھتے ہی دیکھتے پیالہ پھر ثرید سے بھر گیا ارشاد فرمایا اے واثلہ! جاؤ اور (صفہ سے) اپنے اور دس ساتھیوں کو لیتے آؤ میں گیا اور دس آدمیوں کو لے آیا فرمایا بیٹھ جاؤ چنانچہ وہ بیٹھ گئے اور سیر ہو کر کھانا کھایا اور پھر اٹھ کر چلے گئے ان کے بعد میں پھر گیا اور دس آدمیوں کو اور لیتا آیا انھوں نے بھی اسی طرح سیر ہو کر کھانا کھایا آپ ﷺ نے فرمایا کیا کوئی باقی ہے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ دس آدمی باقی بچ گئے ہیں فرمایا جاؤ ان کو بھی ساتھ لیتے آؤ چنانچہ میں گیا اور ان کو بھی ساتھ لے آیا آپ ﷺ نے انھیں بٹھایا اور ان دس آدمیوں نے بھی پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور پھر چلے گئے مگر پیالہ گزشتہ کی طرح ثرید سے جوں کا توں بھرا رہا، آپ ﷺ نے فرمایا اے

---

[1] الدارمی ۲/ ۳۳۹۔ الترغیب ۴/ ۱۲۹۔ مشکوٰۃ ۵۲۵۸۔

[2] کنز العمال ۳۵۵۰۷۔

واثلہ! اس پیالے کو عائشہ کے پاس لے جاؤ۔

۱۳۹۹- محمد بن احمد بن محمد، عبدالرحمن بن عبداللہ قرشی، احمد بن یحییٰ صوفی، تغلبی، ولید بن عبداللہ حمصی، خیثمہ، سلیمان بن حیان کی سند سے روایت ہے کہ...... واثلہ بن اسقعؓ فرماتے ہیں میں اہل صفہ کے فقراء مسلمانوں میں سے تھا ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: میرے بعد تمہارا کیا حال ہوگا جب تم گندم کی روٹی اور زیتون سے پیٹ بھر کر کھاؤ گے اور تم (اس کے علاوہ) قسم قسم کے کھانے کھاؤ گے اور طرح طرح کے کپڑے پہنو گے، کیا تم اس وقت بہتری میں ہو گے یا آج ہو؟ ہم نے یک زبان ہو کر کہا ہم اس وقت بہتری میں ہوں گے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تم آج بہتری میں ہو۔

۱۴۰۰- حضرت واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں زمانہ گزر گیا ہم نے مختلف رنگوں کے کھانے کھائے، مختلف انواع کے کپڑے پہنے اور عمدہ قسم کی سواریوں پر سوار بھی ہوئے۔[1]

(۱۲۱) وابصہ بن معبد جہنیؓ[2]

ابن اعرابی کہتے ہیں کہ وابصہ بن معبد جہنیؓ اہل صفہ میں سے تھے ایوب بن مکرز کہتے ہیں کہ وابصہ بن معبد فقراء کے ساتھ مل بیٹھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں میرے بھائی تھے۔ وابصہؓ اور عتبہؓ کا انہی لوگوں کے ساتھ ٹھکانہ رہا۔

۱۴۰۱- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، زبیر ابو عبدالسلام، ایوب بن عبداللہ بن مکرز کی سند سے..... وابصہؓ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور اپنے طور پر یہ طے کر لیا کہ آپ ﷺ سے ہر قسم کی نیکی اور برائی کے متعلق سوال کروں گا، میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانے لگا، صحابہ کرامؓ نے مجھے روکا لیکن میں نے کہا، مجھے چھوڑ دو، میں لوگوں کی رعایت کی بہ نسبت آپ ﷺ کے قریب جانے کو ترجیح دیتا ہوں، ارشاد فرمایا وابصہ! قریب آ جاؤ چنانچہ میں آپ ﷺ کے اتنے قریب پہنچا کہ میرے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں کو مس کرنے لگے، ارشاد فرمایا بتلاؤں تو کیا سوال کرنے آیا ہے؟ میں نے کہا بتلا دیجئے، ارشاد فرمایا تو نیکی اور برائی کے بارے میں پوچھنے آیا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں جمع کر کے میرے سینے پر ٹھوکیں اور ارشاد فرمایا اے وابصہ! اپنے دل اور اپنے نفس سے پوچھ، نیکی وہ ہے جس پر تیرا دل اور نفس مطمئن ہوں اور بدی وہ ہے جو تیرے نفس میں کھٹکا پیدا کرے اور تیرے سینہ میں تردد لائے۔ اور یہ کہ لوگ تجھ سے پوچھیں اور تو انہیں بتلائے۔[3]

(۱۲۲) ہلال مولیٰ مغیرہ بن شعبہؓ

۱۴۰۲- محمد بن محمد حافظ ابو احمد کرابیسی کی کتاب میں محمد بن ابراہیم بن شعیب غازی بن یحییٰ ازدی، عبداللہ بن محمد، یوسف بن خشاب، عطاء خراسانی کے سلسلہ سند سے...... ابو ہریرہؓ کی روایت منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دروازے سے ضرور ایک ایسا آدمی داخل ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے دیکھتا ہے چنانچہ ہلالؓ اس دروازے سے داخل ہوئے۔ آپ نے ان سے فرمایا: اے ہلال محمد پر درود پڑھو تم کس قدر اللہ کے ہاں محبوب اور ذی مرتبہ ہو۔[4]

---

[1] الکنی ۱/ ۱۹۲ . کنز العمال ۶۲۲۹ . ابن عساکر ۲ / ۲۵۰ .

[2] تہذیب الکمال ۷۲۵۸ (۳ / ۲۹۲) . طبقات ابن سعد ۷/ ۲۷۶ . التاریخ الکبیر ۸ / ۶۴۷ / ۲۶ . الجرح ۹/ ت ۲۰۳ . الاستیعاب ۴/ ۲۳ ۱۵ . الکاشف ۳/ ت ۶۱۲۵ . الاصابۃ ۳/ ۸۵ ۹۰ .

[3] مسند احمد ۴/ ۲۲۸ . مشکل الآثار ۲/ ۳۳ تاریخ ابن عساکر ۳/ ۲ ۴ ۲ (التہذیب) . الدر المنثور ۲/ ۲۲۵ . اتحاف السادۃ المتقین ۱/ ۱۶۰ .   [4] کنز العمال ۲ ۳۷۵۴ .

(۱۲۳) یسار ابو فکیہہؓ

ابن اعرابی نے محمد بن اسحاق کے حوالے سے صفوان بن امیہ کے آزاد کردہ غلام یسار ابو فکیہہ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۴۰۳-حبیب بن حسن، ابن مکی، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد ...... محمد بن اسحٰق کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں بیٹھتے تو ان کے پاس صحابہ کرامؓ میں سے کمزور حضرات خباب، عمارؓ، ابو فکیہہؓ، صہیبؓ بن سنان اور ان جیسے دوسرے حضرات صحابہ کرام آ کر بیٹھ جاتے، انھیں دیکھ کر قریش استہزاء کرتے اور آپس میں کہتے: یہ ہیں محمد کے ساتھی جن پر ہمارے علاوہ اللہ نے ہدایت اور حق پرستی کا انعام کیا، اگر محمد ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات بہتر ہوتیں یہ گھٹیا قسم کے لوگ ہم سے سبقت نہ لے جاتے اور نہ ہی اس دین کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمارے علاوہ انھیں خصوصیت بخشتا: اللہ تعالیٰ نے ان حضرات صحابۂ کرامؓ کے بارے میں آیت نازل فرمائی " ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ " (الانعام ۵۲) ان لوگوں کو اپنے سے علیحدہ مت کیجئے جو صبح و شام اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں اور صرف اس کی رضا کے متلاشی ہیں۔

عندیہ

شیخ کہتے ہیں: ہم نے اب تک ان حضرات اصحاب صفہ کا تذکرہ کیا ہے جنھیں شیخ ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ذکر کیا ہے اور انھیں اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ شیخ ابو عبدالرحمٰن سلمی سے ہماری ملاقات ہوئی ہے۔ شیخ ابو عبدالرحمٰن کو صوفیاء کرام کے مذہب کی عنایت کاملہ حاصل ہے۔ اس سلسلہ میں وہ اسلاف متقدمین کی آراء سے بھی باخوبی واقف ہیں۔ مزید برآں آپ ان کی اقتداء کرنے والے ہیں، ان کے رستہ پر چلنے والے ہیں، ان کے آثار کی بھرپور پیروی کرتے ہیں، طائفہ صوفیاء کرام میں سے جاہلوں اور نفس کے بندوں کو اہل حق صوفیاء کرام سے علیحدہ کرنے والے ہیں۔ ان کی پرزور تردید فرماتے ہیں، چونکہ تصوف کی حقیقت اتباع رسول اللہ ﷺ ہے اور جس چیز کو مشروع کیا گیا ہے اسے عمل میں لانا ہے۔ پھر پیروی ان حضرات کی ہے جو علماء صوفیاء اور آثار کے راوی ہیں اور پائے کے فقہاء ہیں۔ اسی طرح ابو سعید ابن اعرابی رحمہ اللہ نے بھی ان حضرات کا ذکر کیا ہے۔ ابن اعرابی بلند پایہ صوفی، بزرگ، راوی حدیث ہیں، صوفیاء اور رواۃ کے حالات میں ان کی بے شمار تصانیف ہیں۔

کتاب کے بقیہ حصہ میں ان شاء اللہ تابعین کے ذکر پر اکتفا کروں گا جیسا کہ ابن اعرابی نے کیا ہے۔ میں ہر جماعت کے ایک طبقہ کے تذکرے پر اکتفا کروں گا اور ان کے اثبات کے لئے حدیث مسند ذکر کروں گا اور زیادہ سے زیادہ ایک یا دو یا تین حکایتیں ذکر کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مستعینا بہ ومعتمدا علیہ اذھو الولی والمعین۔

ان حضرات اہل صفہ کا ذکر جنہیں ابو یعلیٰ اور ابن اعرابی نے چھوڑ دیا جبکہ محققین کی
ایک مستقل جماعت نے ان حضرات کا اہل صفہ میں ذکر کیا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱۲۴) بشیر بن خصاصیہؓ

نسب و نام — ان کا نسب یوں ہے بشیر بن معبد بن شراحیل بن سبع بن ضباری بن سدوس، جاہلیت میں ان کا نام نذیر تھا، بعض نے زحم نام کہا ہے۔ جب نبی ﷺ کے پاس ہجرت کر کے تشریف لائے آپ ﷺ نے ان کا نام بشیر تجویز کیا۔

۱۴۰۴- محمد بن عبداللہ شین، حسن بن علی بن نصر طوسی، محمد عبدالکریم ہاشم بن عدی، ابو جناب کلبی، ایاد بن لقیط ذہلی، جہدمہ زوجہ بشیر بن خصاصیہ کی سند سے ..... بشیر بن خصاصیہؓ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ نے مجھے اسلام کی دعوت دی پھر مجھ سے میرا نام پوچھا میں نے اپنا نام نذیر بتایا آپ نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تیرا نام بشیر ہے پھر مجھے صفہ میں ٹھہرا دیا۔

چنانچہ جب کبھی آپ ﷺ کے پاس ہدیہ آتا اس میں ہمیں بھی شریک کرتے اور جب آپ ﷺ کے پاس صدقے کی کوئی چیز آتی اسے ہمارے پاس بھجوا دیتے ایک رات آپ ﷺ گھر سے باہر تشریف لے گئے، میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلا گیا چنانچہ آپ بقیع میں تشریف لے گئے، اور ارشاد فرمایا السلام علیکم اے قوم مومنین! ہم بھی عنقریب تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں "انا للہ وانا الیہ راجعون" تم نے بہت بڑی بھلائی کو پالیا ہے اور ایک طویل شر و فساد پر سبقت لے گئے ہو پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے کہا میں بشیر ہوں ارشاد فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے کان دل اور آنکھوں کو قبیلہ ربیعہ میں سے چن کر اسلام کی طرف مائل کیا، حالانکہ یہی ربیعہ فرس یہ گمان کرتے ہیں کہ اگر یہ نہ ہوتے زمین اپنے اوپر رہنے والوں کو لے کر اپنی جگہ سے ہٹ جاتی، میں نے کہا یا رسول اللہ جی ہاں، ایسا ہی ہے، ارشاد فرمایا کس چیز نے تمہیں یہاں لانے پر مجبور کیا؟ میں نے کہا خوف ہوا کہیں آپ کو کوئی بچھو سانپ گزند نہ پہنچائے۔[2]

محمد بن عبدالکریم کہتے ہیں: ربیعہ کے باپ نزار بن معد کے پاس ایک فرس (گھوڑا) ایک چمڑے کا قبہ (خیمہ) اور ایک گدھا تھا اور نزار کے تین بیٹے تھے، بڑے بیٹے ربیعہ کو فرس گھوڑا دے دیا، دوسرے بیٹے مضر کو قبہ دے دیا اور تیسرے کو گدھا دے دیا اسی مناسبت سے ان کو ربیعۃ الفرس، مضر حمراء اور ایاد حمار کہا جاتا ہے۔

اسحاق بن ابی اسحاق شیبانی نے اس کو اپنے والد کے توسط سے حضرت بشیر سے مختصراً نقل کیا ہے۔

(۱۲۵) ابو مویہبہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابو مویہبہ مسجد نبوی میں رات گزارتے اور اہل صفہ کے ساتھ مل بیٹھتے تھے۔

---

[1] طبقات ابن سعد ۶/ ۵۰، ۷/ ۵۵. التاریخ الکبیر ۲/ ۱/ ۹۷ الجرح ۱/ ۱/ ۳۷۳. الاستیعاب ۱/ ۱۷۳. اسد الغابۃ ۱/ ۱۹۳. الاصابۃ ۱/ ۱۵۹. تہذیب الکمال ۴۲۶ (۴/ ۱۷۵)

[2] السنن الکبریٰ، کتاب الجنائز باب ۷۸. المستدرک ۳/ ۷۵ ۴. الادب المفرد ۸۲۹. عمل الیوم واللیلۃ ۸۵ التاریخ ابن عساکر ۳/ ۲۶۹، ۲۷۱. ۱۰/ ۱۶۵. کنز العمال ۳۶۸۶۲، ۳۶۸۶۳.

١٤٠٥-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، ابو مالک بن ثعلبہ، عمر بن حکیم بن ثوبان، عبداللہ بن عمرو بن عاص کی سند سے...... ابو مویہبہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ آدھی رات کو میرے پاس آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے کر بقیع کی طرف چلے گئے اور ارشاد فرمایا اے ابو مویہبہ! مجھے حکم ملا ہے کہ میں اہل بقیع کے لئے استغفار کروں، چنانچہ آپ ﷺ بقیع میں آئے اور استغفار کیا، پھر ارشاد فرمایا اے اہل بقیع جو صبح تم کرتے ہو وہ تمہارے حق میں لکھی ہوتی ہے بہ نسبت اس صبح کے جو لوگ دنیا میں کرتے ہیں، رات کی تاریکی کی مانند فتنے امڈ آئے ہیں اور ہر بعد والا فتنہ پہلے والے فتنے سے زیادہ خطرناک ہے پھر ارشاد فرمایا اے ابو مویہبہ! مجھے دنیا کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں اور یہ بھی اختیار دیا گیا کہ جب تک چاہوں دنیا میں رہوں پھر مجھے جنت دی گئی لیکن اے ابو مویہبہ میں نے اپنے رب کی ملاقات اور جنت کو اختیار کیا ہے پھر رسول اللہ ﷺ واپس گھر تشریف لے آئے اور مرض وفات میں مبتلا ہو گئے[1]

ابو عسیب مولیٰ رسول اللہ ﷺ

ابو عسیبؓ مسجد میں رات بسر کرتے اور اہل صفہ کے ساتھ مل کر بیٹھتے تھے

١٤٠٦-محمد بن سابق بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، محمد بن سابق نے حشرج بن نباتہ، ابو نصیرۃ کی سند سے...... ابو عسیبؓ کی روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر باہر تشریف لائے میں بھی آپ ﷺ کی طرف نکل آیا آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس سے گزرے انھیں آواز دی وہ بھی باہر نکل آئے پھر آپ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہو گئے اور باغ کے مالک سے گدری کھجور مانگی۔ اس نے کھجوروں کا ایک خوشہ لا کر سامنے رکھ دیا پس انھوں نے کھایا پھر پانی مانگا اور نوش فرمایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخدا! قیامت کے دن اس خوشے کے متعلق بھی تم سے ضرور سوال کیا جائے گا حضرت عمرؓ نے کھجوروں کا خوشہ اٹھایا اور زمین پر دے مارا آپ ﷺ کے سامنے ساری کھجوریں بکھر گئیں اور کہنے لگے یا رسول اللہ اس خوشے کے متعلق بھی قیامت کے دن ہم سے سوال کیا جائے گا!؟ آپ نے ارشاد فرمایا جی ہاں ضرور اس کے متعلق سوال کیا جائے گا صرف تین چیزوں کے متعلق تم سے سوال نہیں کیا جائے گا روٹی کا اتنا ٹکڑا جس سے بھوک مٹ جائے، اتنا کپڑا جس سے ستر پوشی کی جائے اور اتنا جھونپڑا جس میں گرمی سردی میں سر چھپا لیا جائے[2]

(١٢٧) ابو ریحانہ شمعون ازدیؓ[3]

ابو ریحانہ شمعون ازدی انصاری بہت زیادہ رونے والے تھے اور بہت مجاہدہ کرتے انھیں بھی اہل صفہ میں شمار کیا گیا ہے۔

١٤٠٧-سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، عبداللہ بن صالح، عبدالرحمن بن شریح ابو شریح، سکندرانی، ابو صباح محمد بن سمیر رعینی ابو علی ہمدانی کی سند سے..... ابو ریحانہؓ کی حدیث مروی ہے کہ وہ (ابو ریحانہؓ) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے، ہم نے ایک رات ایک اونچے (بلند) ٹیلے پر گزاری، ہم شدید سردی میں مبتلا ہو گئے حتیٰ کہ بعض لوگوں کو دیکھا کہ وہ سردی سے بچاؤ کی خاطر گڑھا

---

[1] المستدرک ٣/ ٥٦ . مسند احمد ٣/ ٤٨٨ ، ٤٨٩ . طبقات ابن سعد ٢/ ٢/ ٩ . والکنیٰ للدولابی ١/ ٥٧ . ودلائل النبوۃ للبیہقی ٧/ ١٦٢ . ومجمع الزوائد ٣/ ٥٩ .

[2] مسند الامام احمد ٥/ ٨١ . ومجمع الزوائد ١٠/ ٢٦٧ . ومشکاۃ المصابیح ٤٣٥٣ وتفسیر ابن کثیر ٨/ ٤٩٦ . وتفسیر الطبری ٣/ ١٨٦ . والمعجم الکبیر للطبرانی ١٩/ ٥٨ ٢ . والترغیب والترهیب ٤/ ١٦٣ .

[3] طبقات ابن سعد ٦/ ١٠ ٣ . والتاریخ الکبیر ٤/ ت ٢٢ ٢٧ . والجرح ٤/ ت ١٦١٧ . والکاشف ٢/ ت ٢٧ ٢٣ . والمیزان ٢/ ٣٤٣٢ . وتهذیب التهذیب ٤/ ٣٦٣ . والتقریب ١/ ٣٥٣ .

کھود کر اس میں داخل ہو جاتے ، جب آپ ﷺ نے صحابۂ کرام کی یہ کیفیت دیکھی تو ارشاد فرمایا: جو آدمی آج رات ہماری چوکیداری کرے گا میں اس کے لئے فضل و مرتبے کے حصول کی دعا کروں گا، اتنے میں ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ اس کام کے لئے میں تیار ہوں آپ ﷺ نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں فلاں بن فلاں انصاری ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قریب ہو جا، جب وہ آپ ﷺ کے قریب ہوا آپ ﷺ نے اس کے کپڑوں کا کچھ حصہ ہاتھ میں پکڑ کر دعا کرنی شروع کر دی جب میں نے دعا سنی میں نے بھی اٹھ کر کہا یا رسول اللہ میں بھی تیار ہوں پھر مجھ سے بھی اسی طرح سوال جواب کیا جس طرح پہلے سے کیا تھا، پھر مجھے بھی اپنے قریب کیا اور میرے لئے بھی دعا فرمائی مگر میرے لئے پہلی دعا کے علاوہ دوسری دعا کی پھر ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے آگ کو اس پر حرام کر دیا ہے جو اللہ کے راستے میں بیدار رہے اور اس آنکھ پر بھی جو اللہ کے خوف سے آنسو بہائے۔ راوی کہتے ہیں آپ نے ایک تیسری چیز بھی ارشاد فرمائی جو میں بھول گیا۔ ابو شریح کہتے ہیں وہ تیسری چیز: اللہ نے اس آنکھ پر بھی جہنم کی آگ حرام کر دی ہے جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو دیکھنے سے جھک جائے۔[1]

۱۴۰۸-ابوریحانہ کا تقویٰ: اسحاق بن حمزہ، ابراہیم بن یوسف، یحییٰ بن طلحہ یربوعی، ابوبکر بن عیاش حمید کندی، عبادہ بن نسی کی سند سے..... ابوریحانہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک ابلیس اپنے تخت کو سمندر پر بچھاتا ہے حالانکہ اس کے درے پردے ہی پردے ہوتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی مشابہت ہو جائے پھر اس کا لشکر رات گزارتا ہے اور وہ اعلان کرتا ہے کہ فلاں آدمی کو گمراہ کرنے کا کام کون سرانجام دے گا اسکے دو چیلے کھڑے ہوتے ہیں اور ان سے کہتا ہے میں نے تمہیں ایک سال کی مدت دی، سو اگر تم اسے گمراہ کرنے پر کامیاب ہو گئے تو تمہارے کام میں وسعت کروں گا اور اگر تم ناکام ہوئے میں تمہیں سولی پر چڑھا دوں گا۔[2]

راوی کہتے ہیں ابوریحانہ کے متعلق کہا جاتا تھا کہ آپ کے بارے میں شیطان اپنے چیلوں کو کئی بار سولی پر چڑھا چکا ہے۔

۱۴۰۹-محمد بن حسن بن قتیبہ یحییٰ بن عثمان، محمد بن حمید، ضمیرہ بن عبدالرحمٰن یحییٰ، یحییٰ بن حسان بکری کی مسلسل سند سے..... ابوریحانہ صاحب النبی ﷺ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر (حافظے سے) قرآن کے جلدی نکل جانے اور مشقت حفظ کی شکایت کی ارشاد فرمایا: جس چیز کو اٹھانے کی تمہارے اندر طاقت نہیں اس کا بوجھ اپنے اوپر کیوں ڈالتے ہو تم کثرت سے (نماز) کا اہتمام کرو۔ ابو ضمیرہ کہتے ہیں ابوریحانہؓ عسقلان تشریف لائے وہ کثرت سے نماز کا اہتمام کرتے تھے۔[3]

۱۴۱۰-عباس بن محمد بن حاتم، محمد بن مصعب، ابوبکر بن ابو مریم، ضمرہ بن حبیب کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ..... ابوریحانہؓ گھر سے کہیں غائب تھے، جب اپنے اہل و عیال کے پاس تشریف لائے شام کا کھانا کھایا اور مسجد کی طرف چلے گئے عشاء کی نماز پڑھی اور گھر واپس پلٹ کر پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور ایک لمبی سورت شروع کر دی، جب وہ سورت ختم ہو جاتی دوسری سورت شروع کر دیتے یہاں تک کہ صبح کر دی اور مؤذن کی آذان سنی مسجد کی طرف نکلنے کے لئے اپنے کپڑوں کی حالت درست کی اتنے میں ان کی اہلیہ کہنے لگیں اے ابوریحانہ چلو پہلے تم جہاد کرنے گئے تھے اب تو تم تشریف لا چکے ہو کیا تمہارے اوپر میرا کوئی حق نہیں ہے؟ فرمایا ضرور تیرا بھی حق ہے

---

[1] سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب ۱۷ و مسند الامام احمد ۱/ ۳۹۱. والسنن الکبری للبیہقی ۹/۷/۲، ۱۴۹. و دلائل النبوۃ للبیہقی ۳/ ۲۷۵، ۵/ ۱۲۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۶/ ۱۱۲، ۸/ ۱۰، ۲۷۸. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۵/ ۳۵۰. ومجمع الزوائد ۱/ ۳۱۸. ونصب الرایۃ ۳/ ۲. وتاریخ ابن عساکر ۶/ ۳۱۸. وتفسیر ابن کثیر ۲/ ۱۷۳، ۵/ ۱۱.

[2] تاریخ ابن عساکر ۶/ ۳۴۳ (التہذیب) وشرح السنۃ ۱۴/ ۴۱۰. وکنز العمال ۱۲۹۰. والجامع الکبیر ۳۰۲۷.

[3] مجمع الزوائد ۲/ ۲۵۰. والکنیٰ للدولابی ۱/ ۳۰. وتاریخ ابن عساکر ۶/ ۳۴۳ (التہذیب) وکنز العمال ۲۸۱۹.

لیکن ایک چیز نے مجھے تم سے دور رکھا ہے وہ بولیں: اے ابو ریحانہ بھلا کس چیز نے تمکو مجھ سے دور رکھا؟ ارشاد فرمایا میرا دل مسلسل اس چیز کی تمنا میں رہا جس کے لباس ازواج اور نعمتوں کے اوصاف اللہ تعالیٰ نے بڑھا چڑھا کر بیان کئے ہیں، میرے دل میں (تیرے بارے میں) خیال تک پیدا نہیں ہوا حتی کہ صبح ہوگئی۔

(۱۴۸) ابو ثعلبہ خشنیؓ

ابو ثعلبہ خشنیؓ عبادت گزار صحابہؓ میں سے ہیں انھیں بھی اہل صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔[1]

۱۴۱۱- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی الابار، ابو ربیع زہرانی، عبداللہ بن مبارک، عتبہ بن ابو حکیم، عمرو بن جاریہ لخمی، ابو امیہ شعبانی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے۔۔۔۔ ابو امیہ شعبانی کہتے ہیں میں ابو ثعلبہ خشنیؓ کے پاس آیا اور ان سے کہا: اے ابو ثعلبہ تم اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم " (المائدۃ ۱۰۵) تم اپنے نفسوں کو لازمی پکڑے رکھو جب تم خود ہدایت پہ ہوگے تمھیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ کہنے لگے: بخدا! اس آیت کے بارے میں میں نے باخبر ذات یعنی رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا، انھوں نے ارشاد فرمایا تم اچھی باتوں پر عمل کرتے رہو اور بری باتوں سے باز رہو، یہاں تک کہ گھناؤنے بخل، اتباع خواہشات، خوشنما دنیا اور ہر ذی رائے کا اپنی رائے پر مغرور ہونا نہ دیکھ لو، اس وقت تو اپنے ذاتی معاملے کی سوچ بچار کر اور عوام الناس کے معاملہ کو چھوڑ دے چونکہ تمہارے بعد ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس میں صبر کرنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا انگارے کو مٹھی میں لینا، اس زمانے میں عمل کرنے والے کو پچاس عاملین کا ثواب ملے گا اس طور کہ وہ پچاس آدمی وہی عمل کرنے والے ہوں۔

اس کے علاوہ روایت میں ہے کہ ابو ثعلبہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ان کے پچاس عاملین کا ثواب ملے گا؟ ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تمہارے پچاس عاملین کا ثواب ملے گا۔[2]

۱۴۱۲- محمد بن احمد بن حسن، ادریس بن عبدالکریم، احمد بن حنبل، زید بن یحیی دمشقی، عبداللہ بن علاء، مسلم بن مشکم کی سند سے روایت ہے۔۔۔۔ ابو ثعلبہ خشنی فرماتے ہیں میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: خبر دیجئے کہ میرے لئے کیا حلال ہے اور میرے اوپر حرام کیا ہے آپ ﷺ نے پہلے مجھے غور سے دیکھا پھر میرے مدعا کی تصدیق کی اور ارشاد فرمایا: جس چیز سے نفس کو سکون ملے اور قلب مطمئن ہو وہ نیکی ہے اور بدی وہ ہے جس سے نفس کو سکون نہ ملے اور نہ ہی دل مطمئن ہو اگرچہ کوئی مفتی تجھے فتوی دے دے۔[3]

۱۴۱۳- علی بن محمد بن اسماعیل طوسی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن ابان، یونس بن بکیر، ابو فروہ یزید بن سنان رہاوی، عروہ بن رویم کے سلسلۂ سند سے روایت ہے۔۔۔۔ عروہ بن رویم کہتے ہیں: میں نے ابو ثعلبہ خشنیؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوکر دو رکعت نماز پڑھی اور پھر ازواج مطہرات کے گھروں میں جانے سے پہلے حضرت فاطمہؓ کے گھر پر تشریف لائے حضرت فاطمہؓ نے گرمجوشی سے استقبال کیا اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک اور آنکھوں کو بوسے دینے لگیں، آپؐ نے فاطمہؓ کو روتے دیکھ کر وجہ پوچھی، کہنے لگیں میں آپ کے جسم میں بہتا ہوا خون دیکھ کر رو رہی ہوں، ارشاد فرمایا اے فاطمہ تم اللہ عزوجل نے

---

[1] الاصابة ۴/ ۲۹. والاستيعاب ۴/ ۲۷. وتهذيب التهذيب ۱۲/ ۴۹. والتقريب ۲/ ۴۰۲.

[2] سنن الترمذي ۳۰۵۸. وسنن ابي داؤد ۴۳۴۱. وسنن ابن ماجة ۴۰۱۴ والسنن الكبرى للبيهقي ۱۰/ ۹۲. وشرح السنة للبغوي ۱۴/ ۳۴۷. ومشكاة المصابيح ۵۱۴۴. ومشكل الآثار للطحاوي ۲/ ۶۵، واتحاف السادة المتقين ۷/ ۷. والدر المنثور ۲/ ۳۳۹.

[3] المسند للامام احمد ۴/ ۱۹۳، ۲۲۸. ودلائل النبوة للبيهقي ۶/ ۲۹۸،۷/ ۴۴. ومجمع الزوائد ۱/ ۱۷۵. والترغيب والترهيب ۲/ ۵۵۸. وتاريخ بغداد ۸/ ۲۴۵. وتخريج الاحياء ۲/ ۴۴ واتحاف السادة المتقين ۶/ ۴۳،۷/ ۲۹۸.

تیرے باپ کو ایسا کام سونپ کر مبعوث کیا ہے کہ یہ کام ہر گھر اور خیمے میں جہاں رات پہنچتی ہے داخل ہوگا خواہ عزت سے یا ذلت سے[1]

۱۳۱۴- احمد بن بندار، ابو بکر بن ابو عاصم، عمرو بن عثمان، خالد بن محمد کندی- ابو محمد بن خالد وہبی والو احمد بن خالد وہبی- ابو راہویہ کی سند سے..... ابو ثعلبہ خشنی ؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں مجھے امید ہے کہ موت کے وقت اللہ تعالیٰ میرا گلا نہیں گھونٹے گا جیسا کہ موت کے وقت تمہارے گلے گھونٹ دیئے جاتے ہیں۔ ابو زاھد کہتے ہیں کہ ابو ثعلبہ ؓ آدھی رات کے وقت نماز پڑھ رہے تھے کہ سجدے کی حالت میں ان کی روح قبض ہوگئی۔ بیٹی نے خواب میں باپ کو مرتے ہوئے دیکھا خوف کی ماری فوراً بیدار ہوئی اور اپنی ماں کو آواز دی کہ میرے ابو کہاں ہیں؟ ماں نے جواب دیا وہ مصلی پر نماز پڑھ رہے ہیں، بیٹی نے باپ کو آواز دی مگر کوئی جواب نہ آیا فوراً گئی باپ کو جگانا چاہا مگر انھیں سجدے کی حالت میں پایا جب انھیں حرکت دی تو پہلو کے بل گر پڑے چونکہ ان کی روح پرواز کر چکی تھی۔

۱۳۱۵- محمد بن علی بن حبیش اسماعیل بن اسحاق سراج داؤد بن رشید ولید بن مسلم کی سند سے روایت ہے کہ..... ابو ثعلبہ خشنی ؓ فرمایا کرتے تھے، مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ موت کے وقت میرا گلا نہیں گھونٹے گا جیسا کہ تمہارا گلا گھونٹتا ہے۔ راوی کہتے ہیں اسی دوران ابو ثعلبہ ؓ اپنے گھر کے صحن میں بیٹھے تھے کہ اچانک غیبی آواز آئی اے عبدالرحمن حالانکہ عبدالرحمن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ میں شہید کر دیئے گئے تھے جب انھیں موت کا یقین ہوا فوراً گھر میں نماز کے لئے مقرر جگہ پر تشریف لائے اور سجدے میں گر پڑے چنانچہ ان کی وفات ہوئی، جبکہ وہ سجدے کی حالت میں تھے۔

(۱۲۹) ربیعہ بن کعب اسلمی[2]

ربیعہ بن کعب اسلمی مسجد نبوی کے مقیمین میں سے ہیں جنھوں نے آپ ﷺ کی خدمت کو اپنے لئے لازم کر رکھا تھا۔ وہ بھی اہل صفہ میں سے تھے۔

۱۳۱۶- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن بکر سہمی، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے..... ربیعہ بن کعب اسلمی ؓ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر رات گزارتا تھا اور رسول اللہ ﷺ کو وضو کے لئے پانی دیتا تھا، میں آپ ﷺ کو رات کے سناٹے میں سمع اللہ لمن حمدہ اور الحمد للہ رب العالمین کہتے ہوئے سن لیتا تھا۔

۱۳۱۷- محمد بن محمد مقری، محمد بن عبداللہ حضرمی، حکم بن موسیٰ ہقل بن زیاد، اوزاعی، یحییٰ بن کثیر، ابو سلمہ..... ربیعہ بن کعب ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات گزارتا اور انھیں وضو کے لئے پانی دیتا، ایک مرتبہ ارشاد فرمایا، کچھ مانگ، میں نے کہا میں جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں، ارشاد فرمایا اس کے علاوہ کچھ اور بھی مانگ لے؟ میں نے کہا میں اسی کو آپ سے دوبارہ مانگتا ہوں ارشاد فرمایا کہ کثرت سجود (نماز) سے میری مدد کرنا۔ یعنی محض بھروسہ کر کے بیٹھ نہیں جانا بلکہ زیادہ سے زیادہ عبادت بھی کرنا[3]۔

---

[1] المستدرک ۱/ ۴۸۹. وکنز العمال ۳۲۱۶۴. امام حاکم فرماتے ہیں اس روایت کے تمام روات ثقہ ہیں سوائے ابو فروہ یزید بن سنان کے لیکن ابراہیم بن قیس کی حدیث میں اس کا شاہد اور نظیر موجود ہے لہذا یہ روایت قابل اعتبار ہے۔ المستدرک ۱/ ۴۸۹۔

[2] تهذيب الكمال ۱۸۸۶ (۹/ ۱۳۹) وطبقات ابن سعد ۴/ ۳۱۳. والجرح والتعديل ۳/ ۳۱۱۱. والاستيعاب ۲/ ۴۷۶ ۱۷. والجمع ۱/ ۱۳۶. واسد الغابة ۲/ ۱۷۱. والكاشف ۱/ ۳۰۷. والاصابة ۱/ ۵۱۱. وتهذيب التهذيب ۳/ ت ۶۳ ۲. والخلاصة ۱/ ت ۲۰۴۹.

[3] اس حدیث کی تخریج ما قبل میں گزر چکی۔

(۱۳۰)ابو برزہ اسلمیؓ

ابو برزہ اسلمی نضلہ بن عبیدؓ دنیا سے کنارہ کش اور ذکر اللہ میں بڑے مشہور تھے ،صفہ میں داخل ہوئے اور اہل صفہ کے ساتھ گھل مل گئے۔[1]

۱۳۱۸-حبیب بن حسن ،عمرو بن حفص سدوسی ،عاصم بن علی ،ابو اشہب ،ابو حکم ......ابو برزہؓ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے ، مجھے تمہارے پیٹوں اور شرمگاہوں کے بارے میں مالداری کی ہوس اور خواہشات کا خوف ہے۔[2]

۱۳۱۹-ابو بکر بن خلاد ،حارث بن ابی اسامہ ،ہوذہ بن خلیفہ ،عوف اعرابی کی سند سے روایت ہے ......ابو منہال کہتے ہیں حوادثات زمانہ نے جب ابن زیاد کو لا کھڑا کیا ،مروان شام میں پہنچ گیا ،ابن زبیر مکہ میں آ گئے اور وہ حضرات جنھیں قراء کے لقب سے پکارا جاتا تھا بصرہ میں آ گئے تو میرے والد شدید غم میں مبتلا ہو گئے اور مجھ سے کہا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے اس آدمی یعنی ابو برزہ اسلمیؓ کے پاس چلا چل چنانچہ میں اپنے والد کے ہمراہ ابو برزہؓ کے گھر آ گیا ،چنانچہ دیکھا کہ ابو برزہ شدت لو سے بچنے کے لئے نرکل کے بنے ہوئے ایک سائبان میں بیٹھے ہیں ۔میں بھی ان کے پاس جا بیٹھا ،میرے والد نے بات کرنے میں ابتدا کی تا کہ ابو برزہ بھی بات کریں ،کہا اے ابو برزہ! آپ آجکل کے حالات کو نہیں دیکھ رہے؟ ابو منہال کہتے ہیں ابو برزہؓ نے جواب میں سب سے پہلی بات جو کہی تو فرمایا: بے شک میں اللہ کے ہاں باعث ثواب سمجھتا ہوں کہ میں قریش کے قبیلوں پر غضبناک ہو جاؤں ،اور تمہیں جہالت کمتری رسوائی اور گمراہی جیسے حالات کا سامنا ہے تم جماعت عرب ان حالات سے بخوبی واقف ہو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام کی دولت سے مالا مال کیا ہے اور تمام مخلوق کے سرتاج محمد ﷺ سے تمہیں سرفراز کیا حتی کہ تم اس حالت کو پہنچ گئے جس کا تم مشاہدہ کر رہے ہو اسی دنیا نے تمہارے اندر بربادی کو جنم دیا ہے۔اور وہ شخص (مروان) جو شام میں ہے اللہ کی قسم محض دنیاداری کے لئے قتال کر رہا ہے اور وہ حضرات جنھیں تم اپنے قراء (عبادت گزار) سمجھتے ہو بخدا وہ بھی دنیا کی خاطر لڑ رہے ہیں۔

ابو منہال کہتے ہیں جب ابو برزہؓ نے ہر ایک کی اچھی طرح سے خبر لی تو میرے والد نے ان سے پوچھا پھر آپ اس وقت کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا میں آج لوگوں میں بہتر کسی کو نہیں پایا صرف زمین پر چپک دینے والی ایک جماعت ہے جو اپنے بطون کو لوگوں کے اموال سے بھرنا اور اپنے آپ کو ان کے خون سے رنگنا چاہتے ہیں۔

مبارک بن فضالہ نے ابی منہال سے اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔

۱۳۲۰-ابراہیم بن نائلہ ،شیبان ،ابو ہلال ،جابر بن عمرو کی سند سے روایت ہے کہ......ابو برزہ اسلمی فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اللہ کے راستے میں جھولیاں بھر بھر کر خیرات کر رہا ہو اور دوسرا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو تو ذکر اللہ کرنے والا خیرات کرنے والے سے افضل ہے۔

(۱۳۱)معاویہ بن حکم سلمیؓ[3]

معاویہ بن حکم سلمی بھی صفہ میں رہتے تھے۔

۱۳۲۱-عبدالملک بن حسن معدل سقطی ،ابو بردہ فضل بن محمد حاسب ،عبداللہ بن عمر ابو عبدالرحمن ،عمر بن محمد ،صلت بن دینار ،یحیی بن ابو کثیر،

---

[1] تهذيب التهذيب ١٠ / ٤٤٦ . والتقريب ٢ / ٣٠٣ والاصابة ٣ / ٥٥٦ . والاستيعاب ٣ / ٥٤٣ ، ٤ / ٢٢ .

[2] مسند الامام احمد ٤ / ٩١ ، ٤٢٠ ، ٤٢٣ ، ٤ . والكنى للدولابي ١ / ١٥٤ .

[3] التاريخ الكبير ٧ / ت ١٣٠٦ . والجرح ٨ / ت ١٨٢٠ . والاستيعاب ٣ / ١٤١٤ . واسد الغابة ٤ / ٣٨٤ . والكاشف ٣ / ت ٥٦١٤ . والاصابة ٣ / ت ٨٠٦٤ . والتقريب ٢ / ٢٥٨ . والخلاصة ٣ / ت ٧٠٤٥ .

ھلال بن ابی میمونہ عطاء بن یسار کی سند سے..... معاویہ بن حکمؓ کی روایت ہے کہ ہم جماعت صحابہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صفہ میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ کسی انصاری کو ایک مہاجر کے ساتھ بھیج رہے تھے اور کسی انصاری کے ساتھ دو کو اور کسی کے ساتھ تین کو آخر میں ہم چار آدمی باقی بچ گئے اور پانچویں خود رسول اللہ ﷺ تھے۔ ارشاد فرمایا ہمارے ساتھ چلو، جب ہم آ گئے تو حضرت عائشہؓ سے فرمایا، اے عائشہ ہمیں (شام کا) کھانا کھلاؤ، وہ چکی کے پیسے ہوئے آٹے سے پکی روٹیاں لے آئیں۔ جب کھالیں ارشاد فرمایا اے عائشہ ہمیں کچھ اور کھلاؤ وہ حیسہ (کھجور اور گھی سے تیار کردہ کھانا) لے آئیں وہ بھی ہم نے کھایا پھر ارشاد فرمایا اے عائشہ ہمیں کچھ پینے کے لئے دو۔ وہ دودھ سے بھرا برتن لے آئیں ہم نے دودھ پیا پھر فرمایا اے عائشہ ہمیں پانی پلاؤ وہ پانی سے بھرا مشکیزہ اٹھالائیں ہم نے سیر ہو کر پانی پیا آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا جو مسجد میں جانا چاہتا ہے وہ چلا جائے اور جو یہاں رات گزارنا چاہتا ہے وہ یہاں رہے، ہم نے کہا: ہم مسجد میں جائیں گے، معاویہ بن حکم کہتے ہیں اسی دوران میں مسجد میں اپنے پیٹ کے بل سو رہا تھا آدھی رات کے وقت کسی آدمی نے میرے پیٹ پر لات ماری، میں نے جلدی سے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے ارشاد فرمایا اوپر اٹھو، اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں۔[1]

شیخؒ کہتے ہیں اس حدیث کو اوزاعی، ہشام اور شیبان نے بھی یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، طخفہ، ابوطخفہ کی سند سے بمثل مذکورہ بالا کے روایت کیا ہے۔

☆☆☆

[1] فتح الباری ۱۱/ ۲۸۶، والمستدرک ۴/ ۲۷۰، ۲۷۱، والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/ ۳۹۳، ومسند الامام احمد ۳/ ۴۳۰، ۵/ ۴۲۶، وصحیح ابن حبان ۱۹۶۰ (موارد)

حضور ﷺ کے عزیز واقارب

شیخؒ کہتے ہیں اہل صفہ نبی ﷺ کے بعد آپ کے عزیز واقارب اور دیگر اکابرِ صحابہ کی زیارت کے لئے آتے اور ان کے خصائل حمیدہ سے برکتیں حاصل کرتے اور اپنے آپ کو اسراف اور خود آرائی سے بچاتے تھے۔

۱۴۳۲- سلیمان بن احمد، جعفر بن سلیمان نوفلی، ابراہیم بن حمزہ زبیری، عبد العزیز بن محمد دراوردی، زید بن اسلم ہو واپنے باپ اسلم سے سند متصل کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ..... عمر بن خطابؓ نے حضرت علیؓ کو صفہ میں بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی کی پھر حضرت علیؓ صفہ میں واپس آئے اور عباسؓ عقیلؓ اور حسینؓ کے ساتھ ام کلثوم کے حضرت عمرؓ کے ساتھ نکاح کرنے کے متعلق مشورہ کیا، پھر حضرت علیؓ فرمانے لگے کہ مجھے حضرت عمرؓ نے خبر دی ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ قیامت کے دن ہر طرح کا تعلق اور رشتہ منقطع ہوجائے گا صرف میرا تعلق اور رشتہ باقی رہے گا۔[1]

شیخؒ کہتے ہیں کہ اسی طرح نبی ﷺ کے اہل بیت اور ان کی اولاد، اہل صفہ کے فقراء کے ساتھ دوستی سے پیش آتے تھے، اور نبی ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے، اور ان کی سنتِ مطہرہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اہل صفہ کے ساتھ اکثر مل بیٹھتے اور ان کے ساتھ مجالست کرتے۔ حضرت حسن بن علیؓ اور عبداللہ بن جعفرؓ اپنا زیادہ وقت اہل صفہ کے ساتھ گزارتے تھے۔ چونکہ یہ حضرات اہل صفہ کے ساتھ مجالست اور دوستی کو معین دین، باعث شرافت اور نسبت رسول اللہ ﷺ کا ذریعہ سمجھتے تھے، اور اہل صفہ کی دعاؤں کو غنیمت سمجھتے اور انکی عادات وآداب کو اپنانا اپنی شرافت سمجھتے تھے، صحابہؓ بھی اہل صفہ کے ساتھ اختلاط اور ان کی دعائیں لینے کو غنیمت سمجھتے تھے۔

۱۴۳۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی کی سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ ہم ایک دوسرے کے لئے دعا کیا کرتے تھے چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر نیک لوگوں سے دعائیں لینا لازم کر دیا ہے کیونکہ وہ نیک لوگ راتوں کو اٹھ کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور دن کو روزے رکھتے ہیں اور ان سے فسق وفجور کی کوئی بات سرزد نہیں ہوتی۔

۱۴۳۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، بسطام بن مسلم کی سند سے..... معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ والد صاحب نے کہا اے بیٹے جب تم ایسے لوگوں میں بیٹھو جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہوں اس مجلس میں تمہیں کوئی ضرورت پیش آئے تو اٹھتے وقت انھیں سلام کرو، چونکہ جب تک وہ بیٹھے رہیں گے تو ان کا برابر شریک رہے گا۔

(۱۳۲) حسن بن علیؓ[2]

جنتی نوجوانوں کے سردار، مخلوق کے محبوب، حکیم مقرب حسن بن علیؓ میں بے شمار صوفیانہ خصلتیں تھیں اور ان کے کلام میں تصوف کی جھلکیاں نمایاں تھیں اور وہ خود عالی شان، بلند مقام کے مالک تھے۔

---

[1] المستدرک ۳/ ۱۴۲. والسنن الکبری للبیهقی ۷/ ۱۱۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۳۶. ۱۱/ ۲۴۳. والمطالب العالیة ۴۲۵۸. ومجمع الزوائد ۴/ ۲۷۱. ۲۷۲. ۹/ ۱۷۳. ۱۷۴.

[2] الاصابة ۱/ ۳۲۸. والاستیعاب ۱/ ۳۶۹. وتهذیب التهذیب ۲/ ۲۹۵. والتقریب ۱/ ۱۶۸. وتهذیب الکمال ۳۸ ۱۲(۶/ ۲۲۰) والتاریخ الکبیر ۲/ ت ۲۳۹۱. والکاشف ۱/ ۲۲۴ وسیر النبلاء ۳/ ۲۴۵.

۱۴۲۵-محمد بن احمد بن حسن، قاضی یوسف، ابو ولید طیالسی، مبارک بن فضالہ، حسن، ابو بکرۃ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو نماز پڑھا رہے تھے سجدے میں گئے ہی تھے کہ اتنے میں حسن آ گئے وہ ابھی چھوٹے بچے تھے آپ ﷺ کی کمر یا گردن پر چڑھ بیٹھے آپ ﷺ نے انھیں آہستہ سے اوپر اٹھالیا جب نماز پوری کرلی صحابہ اجمعین کہنے لگے، یا رسول اللہ! آپ اس بچے سے اس انداز سے پیش آتے ہیں کہ کسی اور سے اس طرح پیش نہیں آتے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ میرا پھول اور جنت کے نوجوانوں کا سردار ہے، عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کروائے گا۔[1]

اس روایت کو حسن سے یونس بن عبید، منصور بن زاذان علی بن زید، اشعث اور ابو موسیٰ اسرائیل نے روایت کیا ہے۔

۱۴۲۶-عبداللہ بن جعفر یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ عدی بن ثابت کی سند سے روایت ہے کہ...... حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسنؓ کو کاندھے پر اٹھائے ہوئے فرماتے دیکھا: جو مجھ سے محبت کرتا ہو وہ حسنؓ سے بھی محبت کرے۔[2]

اس روایت کو اشعث بن سوار اور فضیل بن مرزوق نے عدی سے بھی نقل کیا ہے۔

۱۴۲۷-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ہشام بن سعد، نعیم کی سند سے روایت ہے کہ...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی حسنؓ کو دیکھا تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، وہ اس لئے کہ ایک مرتبہ حسنؓ دوڑتے ہوئے آئے اور رسول اللہ ﷺ کی گود میں بیٹھ گئے اور ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک میں بچگانہ چھیڑ چھاڑ کرنے لگے اور رسول اللہ ﷺ حضرت حسنؓ کا منہ کھولتے اور اپنے منہ مبارک کو ان کے منہ میں لے جاتے پھر ارشاد فرمایا: اے میرے اللہ! میں حسن سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر، رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات ارشاد فرمائے۔[3]

۱۴۲۸-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابن منذر، عثمان بن سعید، محمد بن عبداللہ ابو رجاء حبطی، شعبہ بن حجاج، ابو اسحاق، ہمدانی، حارث کی سند سے روایت ہے کہ...... حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حضرت حسنؓ سے ذیل میں دی گئی چیزوں کے متعلق سوال کیا۔

حضرت علیؓ	حضرت حسنؓ
اے بیٹے راست بازی کیا ہے؟	اے ابا جان اچھائی سے برائی کو مٹانا راست بازی ہے۔
شرف کیا ہے؟	قبیلہ پروری اور جرأت۔
مروّت کیا ہے؟	عفت مآبی اور مال کی درستی۔
مہربانی کیا ہے؟	تھوڑے پر نظر رکھنا اور نظر حقارت سے باز رہنا۔
ملامت کیا ہے؟	آدمی کا اپنے کو چھوڑ کر دوسرے کو الزام دینا۔
سماحت (سخاوت) کیا ہے؟	مالداری و تنگدستی میں خرچ کرنا۔
بخل کیا ہے؟	جو تیرے پاس ہو اسے غنیمت سمجھے اور جو خرچ کرے اسے تلف ضائع سمجھے۔
بھائی چارہ کیا ہے؟	بیماری و تندرستی میں غمگساری کرنا۔

---

[1] السنن الکبریٰ للبیہقی ۶/ ۱۶۵، ۷/ ۶۳، ۸/ ۱۷۳۔ ومسند الحمیدی ۷۹۳. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۲/ ۹۶، ۱۵/ ۹۶۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۲۳۔ صحیح البخاری اور سنن کی دیگر کتب میں اس روایت کے مختلف الفاظ مروی ہیں۔

[2] المستدرک ۳/ ۱۷۳۔ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۲/ ۹۹۔ ومسند الامام احمد ۵/ ۳۶۶۔ والتاریخ الکبیر للبخاری ۳/ ۲۲۸۔ وکنز العمال ۳۷۶۳۹، ۳۷۶۵۰۔

[3] صحیح البخاری ۵/ ۳۳، ۷/ ۲۰۵۔ وصحیح مسلم ۱۸۸۲ وغیرھما۔

سوال	جواب
جبن (سستی) کیا ہے؟	دوست پر بہادری دکھانا اور دشمن سے بھاگ جانا۔
غنیمت کیا ہے؟	تقویٰ میں رغبت اور دنیا سے بے رغبتی غنیمت ہے
بردباری کیا ہے؟	غصے کو پی جانا اور نفس پر قابو پالینا۔
غنیٰ کیا ہے؟	اللہ کے دیے پر نفس کو راضی رکھنا بے شک اصل غنی تو نفس کا غنی ہے۔
فقر کیا ہے؟	نفس کا ہر چیز پر حریص ہونا۔
قوت وطاقت کیا ہے؟	لڑائی کی شدت میں اور طاقتوروں کے مقابلہ میں جم جانا۔
ذلت کیا ہے؟	بہادری دکھانے کے وقت گھبرا جانا
عاجزی کیا ہے؟	داڑھی سے کھیلنا اور باتوں کے دوران تھوک کا کثرت سے آنا۔
جرأت کیا ہے؟	ہم عمروں کی موافقت
تکلف وکلفت کیا ہے؟	لایعنی باتیں کرنا۔
بزرگی کیا ہے؟	عزم اور نیک جگہ میں عطاء کرنا اور جرم کی جگہ میں روکنا۔
عقلمندی کیا ہے؟	جو کچھ تو نے جمع کیا ہے دل کا اس کو یاد رکھنا عقلمندی ہے۔
اختلاف کیا ہے؟	دشمنیوں کو آگے رکھنا اور باتوں کو بلند کرنا۔
چمک، خوبصورتی کیا ہے؟	اچھے کام کرنا برے کام چھوڑنا۔
دانش مندی کیا ہے؟	بردباری کرنا اور حاکموں کے ساتھ نرمی کرنا۔
بے وقوفی کیا ہے؟	دھنائی کی اتباع اور گمراہوں کی مصاحبت
غفلت کیا ہے؟	اچھائی کو چھوڑ کر برائی کے پیچھے پڑ جانا۔
حرمان کیا ہے؟	تیرا حصہ تجھ کو پیش کردیا جائے اور تو اس کو چھوڑ دے۔
سرداری کیا ہے؟	اپنے مال میں حماقت کرنے والا، اپنی عزت کا خیال نہ رکھنے والا جسے گالی دی جائے اور وہ جواب نہ دے اور قبیلے کے معاملہ میں پریشان سردار ہے۔

حضرت علیؓ یہ جوابات سن کر کہنے لگے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جہالت سے بڑھ کر کوئی فقر نہیں اور عقلمندی سے بڑھ کر کوئی مال نہیں۔[1]

۱۴۲۹- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، یزید بن حمیر، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر، جبیر بن نفیر کی سند سے روایت ہے کہ..... جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسنؓ سے کہا، لوگ کہتے ہیں کہ آپ خلافت کے خواہشمند ہیں؟ ارشاد فرمایا سارے کا سارا عرب میرے ہاتھ میں تھا جس سے میں لڑتا وہ بھی لڑتے، جس سے میں صلح کرتا وہ بھی کرتے میں محض اللہ کی رضا کی خاطر اور امت محمد ﷺ کی جانوں کو محفوظ رکھنے کی خاطر خلافت سے دستبردار ہوں۔

۱۴۳۰- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبیداللہ بن سعد، سفیان بن عیینہ، مجالد کی سند سے..... امام شعبیؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن بن

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۲۸. وکنز العمال ۴۴۱۳۵، ۴۴۲۳۷، ۴۴۳۸۹. وتاریخ ابن عساکر ۴/ ۲۲۱ (التھذیب) ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۸۳. وکشف الخفاء ۲/ ۴۹۹. والبدایہ والنھایۃ ۴/ ۸۰.

علیؓ کے پاس گیا جب انھوں نے حضرت معاویہؓ کے ساتھ کچھ حلیہ پر صلح کر لی تھی حضرت معاویہؓ نے کہا کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کے سامنے خلافت سے دست برداری کا اعلان کرو اور خلافت کو میرے سپرد کرو، (چنانچہ حضرت حسنؓ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد ارشاد فرمایا امابعد! بے شک بہترین عقلمندی پرہیزگاری ہے اور مجھ بدترین حماقت ہے، بے شک مسئلہ خلافت میں میرا معاویہ کے ساتھ اختلاف رہا ہے یا تو معاویہ مجھ سے زیادہ خلافت کے حقدار تھے تو میں خلافت سے دست کش ہو چکا ہوں اور معاویہ کو اپنا حق مل چکا اور اگر معاویہ کی بنسبت مسئلہ خلافت کا میں زیادہ حقدار تھا تو سن لو میں اصلاح امت اور ان کی جانوں کی حفاظت کی خاطر دستبردار ہو چکا ہوں، یقیناً میں جانتا ہوں کہ ہو سکتا ہے خلافت تمہارے لئے باعث فتنہ بنے اور کچھ وقت کے لئے متاع ہو (سامان دنیا) ہو۔

۱۴۳۱......احمد بن محمد بن حارث بن حلف ابوبکر، احمد بن محمد بن سعید، محمد بن احمد بن حسن، کی سند سے روایت ہے کہ۔...ابان بن طفیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو حضرت حسنؓ سے فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے جسم کے اعتبار سے دنیا میں رہو اور اپنے دل کے اعتبار سے آخرت میں رہو۔

۱۴۳۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، عباس بن فضل، قاسم بن عبدالرحمن، محمد بن علی کی سند سے روایت ہے کہ ......حضرت حسنؓ نے ارشاد فرمایا مجھے اپنے رب سے حیاء آتی ہے کہ میں اس سے ملاقات کروں حالانکہ میں اس کے گھر کی طرف کبھی چلا نہ ہوں چنانچہ بیس مرتبہ مدینہ سے پیادہ پا بیت اللہ کی طرف چلے۔

۱۴۳۳-ابو احمد محمد بن احمد بن اسحاق انماطی، احمد بن سہل بن ایوب، خلیفہ بن خیاط، عبداللہ بن داؤد، مغیرہ بن زیاد، ابن نجیح کی سند سے روایت ہے کہ......حضرت حسن بن علیؓ نے پاپیادہ حج کیا اور اپنا آدھا مال اللہ کے راستے میں تقسیم کیا۔

۱۴۳۴-محمد بن احمد بن اسحٰق، احمد بن سہل بن ایوب، خلیفہ بن خیاط، عامر بن حفص، شہاب بن عامر کی سند سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علیؓ نے دو مرتبہ اپنا آدھا آدھا مال اللہ کے راستے میں صدقہ کیا حتی کہ اپنا ایک جوتا بھی دے دیا۔

۱۴۳۵-عبداللہ بن محمد، حسن بن علی بن نصر، زبیر بن بکار، محمد، علی بن یزید بن جدعان کی سند سے روایت ہے کہ......حضرت حسنؓ نے دو مرتبہ اپنا کل مال اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیا اور تین مرتبہ اپنا آدھا مال صدقہ کیا حتیٰ کہ ایک جوتہ دے دیا ایک رکھ لیا اور ایک موزہ صدقہ کر دیا ایک رکھ لیا۔

۱۴۳۶-محمد بن ابراہیم، حسین بن حماد، سلیمان بن سیف، مسلم بن ابراہیم، قرہ بن خالد کی سند سے روایت ہے۔...قرہ بن خالد کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین کے گھر کھانا کھایا جب میں سیر ہو گیا تو کھانے سے ہاتھ اٹھا لیا اور ہاتھ میں رومال لے لیا۔ محمد بن سیرین کہنے لگے کہ حسن بن علیؓ فرماتے تھے کھانا بڑی ہلکی چیز ہے۔اس سے کہ کھانے میں تقسیم کی جائے۔

۱۴۳۷-سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق، عثمان بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ ہشام بن حسان کی سند سے روایت ہے کہ......محمد بن سیرین کہتے ہیں: حسن بن علیؓ نے ایک خاتون سے شادی کی تو اس کے پاس بطور مہر کے ایک سو کنیزیں بھیجیں ہر کنیز کے پاس ایک ہزار درہم تھے۔

۱۴۳۸-سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ثوری، سفیان، عبدالرحمن بن عبداللہ، عبداللہ، حسن بن سعد، سعد کی سند سے روایت ہے کہ......حسن بن علیؓ نے بطور تحفہ کے دو عورتوں کو بیس ہزار درہم اور شہد کے بہت سارے مشکیزے دے دیئے، اس حلیہ کو کم سمجھ کر ایک کہنے لگی (راوی کہتے ہیں وہ حنفیہ ہو سکتی ہے) متاع قلیل من حبیب مفارق ......یعنی جدا ہونے والے دوست کی طرف سے بہت کم حلیہ ملا ہے۔

۱۴۳۹-محمد بن علی، ابوعروبہ حرانی، سلیمان بن عمر بن خالد، ابن علیہ، ابوعون، عمیر بن اسحاق، کی سند سے روایت ہے کہ......عمیر بن اسحاق کہتے ہیں میں اور ایک اور آدمی حضرت حسن بن علیؓ کے پاس ان کی عیادت کرنے آئے۔ حسنؓ فرمانے لگے، اے آدمی! مجھ سے

مانگا کہا بخدا ہم آپ سے اس وقت تک نہیں مانگیں گے جب تک اللہ آپ کو عافیت نہ بخشے، حضرت حسن تھوڑی دیر کے لئے اندر تشریف لے گئے اور پھر باہر آ کر ارشاد فرمایا: اس سے پہلے کہ تم مجھ سے نہ مانگ سکو اس سے پہلے پہلے مجھ سے مانگ لو۔ اس نے کہا بلکہ اللہ آپ کو پہلے صحت یاب کرے پھر ہم آپ سے مانگیں گے۔ ارشاد فرمایا میں دل برداشتہ ہوں، مجھے کئی مرتبہ زہر پلایا گیا مگر اس مرتبہ زہر نے کچھ زیادہ اثر کردیا ہے۔ پھر میں دوسرے دن حضرت حسنؓ کے پاس گیا وہ زندگی کے آخری مراحل میں تھے حضرت حسینؓ پاس تھے کہا اے بھائی آپ زہر پلانے کے سلسلے میں کس کو ملوث سمجھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا کیوں؟ تاکہ تم اسے قتل کردو؟ کہا جی ہاں ارشاد فرمایا جس کے بارے میں مجھے گمان ہے اگر حقیقت میں وہی مجھے زہر پلانے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے خوب بدلہ لینے والا ہے۔ اور اگر اس کے بارے میں میرا محض گمان ہی ہو تو مجھے پسند نہیں کہ بری الذمہ کو میرے بدلے میں قتل کیا جائے۔ بس اتنی بات کہی تھی کہ ان کی روح پرواز کر گئی۔

۱۴۲۰- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، عثمان بن ابوشیبہ، ابواسامہ سفیان بن عیینہ، رقبہ بن مصقلہ کی سند سے روایت ہے کہ...... جب حضرت حسنؓ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو فرمایا مجھے صحراء کی طرف لے جاؤ تاکہ میں ملکوت سماویہ میں غور کرسکوں، جب انہیں خدام باہر لے گئے فرمانے لگے، اے میرے رب! میں اپنی جان کو تیرے دربار میں باعث ثواب سمجھتا ہوں بے شک جان کنی کا عالم میرے اوپر بہت گراں گزر رہا ہے، چنانچہ حضرت حسنؓ اپنی جان کو اللہ کے ہاں باعث اجر وثواب سمجھتے تھے۔

اہل صفہ کے ساتھ حضرات صحابۂ کرامؓ کا لگاؤ...... شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں، حضرت حسنؓ اہل بیت میں سے تھے اور فقراء اہل صفہ کے نگران بھی تھے۔ حسنؓ بن علیؓ اور جعفرؓ بن ابی طالب نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اہل صفہ کے ساتھ کثرت کے ساتھ مجالست کرتے تھے۔ چونکہ اہل صفہ کے ساتھ مجالست کا انہیں حکم دیا گیا تھا۔

اسی طرح نبی ﷺ کے بعد صحابۂ کرامؓ اجمعین اہل صفہ سے محبت کرتے، ان کے پاس اٹھتے بیٹھتے اور ان کے ساتھ مجالست کو باعث ثواب سمجھتے تھے، یہاں تک کہ صحابہ کرامؓ اہل صفہ کے ساتھ زندگی بسر کرنے کو ثواب سمجھتے تھے، اور ان کے اختلاط کو بلندی مقام سے تعبیر کرتے اور ان سے جدائی کو برے حال سے گردانتے تھے، جیسا کہ حسین بن علیؓ کے خیالات کو ذیل میں حکایت کیا گیا ہے:

۱۴۲۱- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، زبیر بن بکار، محمد بن حسن کی سند سے روایت ہے کہ...... جب شرپسند لوگوں نے حضرت حسینؓ پر دھاوا بول دیا تو آپ تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور حمد وثناء کے بعد ارشاد فرمایا تم دیکھ رہے ہو کہ فتنہ ہمارے سروں پر منڈلا رہا ہے۔ دنیا تبدیل اور اجنبی ہوچکی ہے، اس کی اچھائیاں بھاگ رہی ہیں، حتی کہ اچھائی دنیا میں ایسے ہی باقی رہ گئی ہے جیسا کہ بچا ہوا پانی۔ دنیا میں زندگی گزارنا ایسا ہی ہے جیسا کہ چوپائے کو مضر صحت چراگاہ میں چھوڑ دیا جائے، کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ حق پر کچھ عمل نہیں کیا جارہا اور باطل کی پرستش کی جارہی ہے، مومن آدمی تو اللہ تعالیٰ کی ملاقات میں رغبت رکھتا ہے۔ میں تو موت کو باعث سعادت اور ظالموں کے ساتھ زندگی بسر کرنے کو باعث جرم سمجھتا ہوں۔

صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن

(۱۴۳) فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں آپ رضی اللہ عنہا بزرگ، پاکباز، سیدہ وبتول، جگر گوشہ رسول اللہ ﷺ، اولاد میں آپ ﷺ کو سب سے پیاری اور آپ ﷺ کی رحلت کے بعد آپ ﷺ سے سب سے پہلے ملنے والی ہیں۔ دنیا اور آسائش دنیا سے کنارہ کش تھیں، اور دنیا کی آفات وعیوب سے باخوبی واقف تھیں۔

کہا گیا ہے وفاق میں ثبات اور لحاق میں قطعیت کا نام تصوف ہے۔

۱۴۳۲- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ابوعوانہ، فراس، بن عمی، شعبی، مسروق، کی سند سے روایت ہے کہ...... حضرت عائشہ فرماتی ہیں ہم (ازواج مطہرات) سب کی سب نبی ﷺ کے پاس ان کی مرض وفات میں موجود تھیں کہ اتنے میں حضرت فاطمہ آگئیں (ان کی چال نبی ﷺ کی چال سے بہت مشابہ تھی) جب نبی ﷺ نے انھیں دیکھا تو فرمایا میری بیٹی خوش آمدید، چنانچہ آپ ﷺ نے انھیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھادیا پھر ان سے سرگوشی کی جسکی وجہ سے وہ رو پڑیں میں آپ ﷺ کی ازواج میں موجود تھی میں نے فاطمہؓ سے کہا، بھلا وہ کونسا راز ہے جس سے نبی ﷺ نے تمہیں کو خاص کیا ہے، جسے تم سن کر رو بھی پڑیں پھر رسول اللہ ﷺ نے تم سے سرگوشی کی تو تم ہنس پڑیں، میں نے فاطمہؓ سے کہا میں تمہیں اپنے اس حق کی قسم دیتی ہوں جو میرا تمہارے اوپر ہے کہ مجھے اس راز کے بارے میں بتاؤ کہنے لگیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو افشاء نہیں کروں گی، خیر جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی میں نے دوبارہ حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہنے لگیں ہاں اب بتائے دیتی ہوں میرا رونا اس وجہ سے تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جبرئیل امین سال میں صرف ایک مرتبہ مجھے قرآن سنایا کرتے تھے مگر اس سال انھوں نے مجھے دو مرتبہ قرآن سنایا ہے، جس سے میں سمجھتا ہوں کہ میری وفات کا وقت اب قریب آچکا ہے چنانچہ میں یہ بات سن کر رو پڑی، پھر مجھ سے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈرتی رہو اور صبر سے کام لو میرا تم سے پہلے جانا تمہارے لئے بہتر ہے۔

پھر ارشاد فرمایا اے فاطمہ کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم تمام جہانوں اور اس امت کی عورتوں کی سردار ہو؟ میں یہ بات سن کر ہنس پڑی۔[2]

جابر جعفی نے شعبی سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔ جابر نے ابی طفیل عن عائشہ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔ عروہ بن زبیر ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، یحیٰی بن عباد نے عائشہؓ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔ فاطمہ بنت الحسین وعائشہ بنت فاطمہ نے بھی حضرت عائشہؓ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۱۴۳۳- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن یونس مشد بن سعد، ابن ابی ملیکہ کی سند سے روایت ہے کہ...... مسور بن

---

[1] تھذیب الکمال ۹۹ ۷۸ (۳۵/ ۲۴۷) والاستیعاب ۴/ ۹۳ ۱۸ . وطبقات ابن سعد ۷/ ۲۳ ۴.

[2] صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ ۹۸ . وصحیح البخاری ۸/ ۷۹ . والمستدرک ۳/ ۱۵۶ . وفتح الباری ۱۱/ ۸۰

فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک فاطمہ میری بیٹی اور میرا گوشۂ جگر ہے جس نے فاطمہ کو بے قرار کیا اس نے مجھے بے قرار کیا اور جس نے فاطمہ کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی۔[1]

عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ عن المسور اور ایوب سختیانی نے ابن ابی ملیکہ عن عبداللہ بن الزبیر کے طریق سے اس کو نقل کیا ہے۔

۱۳۳۴- فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، سلیمان بن داؤد، عباد بن عوام، ہلال بن خباب، عکرمہ کی سند سے...... ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہؓ سے ارشاد فرمایا: میرے گھر والوں میں سے تم سب سے پہلے مجھ سے ملو گی۔[2]

۱۳۳۵- عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، یعقوب بن ابراہیم بن عباد بن عوام، عمرو بن عون، ہشیم، یونس، حسن...... انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "عورتوں کے لئے بھلائی ہے؟ ہم جماعت صحابہ آپ ﷺ کے فرمان کو نہ سمجھے، حضرت علیؓ کھسک گئے اور جا کر حضرت فاطمہؓ سے پوچھا، کہنے لگیں تم نے آپ ﷺ سے کیوں نہیں کہہ دیا کہ عورتوں کے لئے بھلائی اس میں ہے کہ وہ غیر محرم مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ہی مرد انھیں دیکھیں۔ حضرت علیؓ نے واپس آ کر آپ ﷺ کو جواب دیا ارشاد فرمایا یہ جواب کس نے تمھیں بتایا ہے، کہا فاطمہؓ نے۔ ارشاد فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔[3]

سعید بن المسیبؒ نے حضرت علیؓ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۱۳۳۶- ابراہیم بن احمد بن ابو حصین، ابو حصین، حمی حمانی، قیس، عبداللہ بن عمران، علی بن زید...... سعید بن المسیب کی سند سے روایت ہے کہ علیؓ نے فاطمہؓ سے فرمایا: عورتوں کے لئے بہتر کیا ہے؟ کہنے لگیں وہ مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ہی مرد انھیں دیکھیں، حضرت علیؓ نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ ارشاد فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ٹکڑا ہے۔[4]

حضرت فاطمہ کی سختیاں ۱۳۳۷- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عباس بن ولید، عبدالواحد بن زیاد، سعید جریری، ابو الورد، ابن اعبد کی سند سے روایت ہے کہ...... حضرت علیؓ کہنے لگے اے ابن اعبد! کیا میں تمھیں اپنے اور فاطمہؓ کے متعلق خبر نہ دوں؟ فرمانے لگے فاطمہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی آپ ﷺ کے اہل میں سب سے زیادہ عزت و اکرام والی اور میری زوجۂ محترمہ تھیں، چنانچہ وہ چکی پیسا کرتی تھیں جس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں نشانات پڑ گئے تھے مشکیزے کے ساتھ کنویں سے پانی نکالا کرتی تھیں جس کی وجہ سے ان کے سینے پر نشان پڑ گیا تھا۔ گھر میں جھاڑو دیتیں جس سے ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے، ہنڈیا کے نیچے آگ جلایا کرتی تھیں جس سے ان کے کپڑے پراگندہ ہو جاتے الغرض ان امور سے انھیں بہت تکلیف پہنچی تھی۔

۱۳۳۸- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، ولید بن مسلم، اوزاعی کی سند سے...... امام زہریؒ کی روایت ہے کہ فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ سے چکی پیسا کرتی تھیں جس سے ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے میرے رب کی قسم چکی کا پاٹ ان کے ہاتھوں میں نشانات ڈال دیتا تھا۔

۱۳۳۹- فاروق بن عبدالکبیر خطابی، ابراہیم بن عبداللہ، ابراہیم بن بشار، سفیان بن عیینہ، عطاء بن سائب، کی سند سے حضرت علی کرم اللہ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۹۳۔ وسنن الترمذی ۳۸۶۹۔ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۲ / ۱۲۶۔
[2] طبقات ابن سعد ۲/ ۲/ ۳۰۔ والدر المنثور ۶/ ۲۰۷۔ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۲/ ۱۲۷۔
[3] تخریج الاحیاء ۲/ ۴۸۔
[4] کنز العمال ۳۷۷۳۷، ۳۴۲۴۱، ۳۴۲۴۴، ۳۶۰۱۲۔ صحیح مسلم کتاب الفضائل الصحابۃ ۹۳۔ وسنن الترمذی ۳۸۶۹۔ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۲ / ۱۲۶۔

وجہ کی روایت ہے کہ فاطمہؓ حاملہ تھیں، جب تنور پر روٹیاں پکاتیں تو ان کا بطن مبارک تنور کے کنارے پر لگتا جس سے انہیں تکلیف ہوتی، چنانچہ وہ نبی ﷺ کے پاس خادم مانگنے آئیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں خادم نہیں دے سکتا چونکہ میں اہل صفہ کے پاس سے آیا ہوں۔ حالانکہ ان کے پیٹ بھوک سے سکڑے جارہے تھے۔ کیا میں تمہیں اس (خادم) سے بہتر چیز نہ بتلادوں؟ جب اپنے بستر پر سونے کے لئے آؤ تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔[1]

۱۳۵۰- محمد بن احمد بن حسن، ابراہیم بن ہاشم، امیہ، یزید بن زریع، روح بن قاسم، عمرو بن دینار کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں بخدا میں نے آپ ﷺ کے سوا حضرت فاطمہؓ سے بڑھ کر کسی کو سچا نہیں پایا باوجود ہمارے درمیان لوگ جھوٹ کے افک کے مسئلہ میں کہا تھا: یا رسول اللہ! آپ عائشہؓ سے پوچھیں وہ جھوٹ نہیں بولتی۔

۱۳۵۱- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، علی بن ہاشم، کثیر نواء..... عمران بن حصینؓ کی سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میرے ساتھ فاطمہؓ کی عیادت کو نہیں چلتے؟ چونکہ اسے کسی بیماری کی شکایت ہے، میں نے کہا یا رسول اللہ! ضرور جاؤں گا، چنانچہ جب ہم ان کے دروازے پر پہنچے تو نبی ﷺ نے سلام کیا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی اور فرمایا کیا میں اور میرے ساتھ جو آدمی ہے، ہم دونوں اندر آجائیں؟ کہنے لگیں جی ہاں لیکن اے ابا جان میرے پاس تو صرف ایک جبہ ہے (میں اس سے پورے ستر کا سامان کیسے کر پاؤں گی؟) ارشاد فرمایا کہ تم اس جبہ کو اس طرح اوڑھ لو (یعنی آپ ﷺ نے انہیں ستر کی کیفیت سمجھادی) پھر حضرت فاطمہؓ کہنے لگیں میرے سر پر کوئی اوڑھنی نہیں ہے۔؟ چنانچہ آپ ﷺ کے پاس ایک پرانی چادر تھی اسے فاطمہؓ کی طرف پھینک کر فرمایا: اسے اپنے سر پر اوڑھ لو۔ تو انہوں نے ہم دونوں کو اندر آنے کی اجازت دی اور آپ ﷺ نے فرمایا اے بیٹی! اپنے آپ کو کس حال میں پاتی ہو؟ کہنے لگیں مجھے سخت تکلیف ہے اور تکلیف کی شدت میں اضافہ ہو رہا ہے چونکہ اس وقت میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں۔ ارشاد فرمایا بیٹی! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہو؟ کہنے لگیں مریم بنت عمران کہاں گئیں؟ ارشاد فرمایا وہ اپنے جہان کی عورتوں کی سردار ہے اور تم اپنے جہان کی عورتوں کی سردار ہو، بخدا کیا میں نے تمہاری شادی ایسے آدمی سے نہیں کرائی جو دنیا و آخرت میں سردار ہوگا۔

علی بن ہاشم نے اس کو مرسلا اور ناصح ابوعبداللہ نے جابر بن سمرہؓ سے متصلا روایت کیا ہے۔

۱۳۵۲- محمد بن احمد، عبدالرحمن بن عبداللہ بن محمد مقری، محمد بن یحییٰ صوفی کوفی، اسماعیل بن ابان وراق، ناصح ابو عبداللہ، سماک کی سند سے..... جابر بن سمرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے پھر ارشاد فرمایا فاطمہ کو سخت تکلیف ہے، صحابہ کرامؓ کہنے لگے اگر ہم ان کی عیادت کو جائیں؟ چنانچہ آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کے ساتھ چل پڑے جب دروازے پر پہنچے (دروازہ بند تھا) تو فاطمہؓ کو آواز دی اپنے کپڑے درست کرلو، میرے ساتھ تمہاری عیادت کو کچھ لوگ آرہے ہیں فاطمہؓ کہنے لگیں یا نبی اللہ میرے اوپر صرف ایک جبہ ہے؟ چنانچہ نبی ﷺ نے ایک چادر لی اور دروازے کے پیچھے سے حضرت فاطمہؓ کی طرف پھینک دی اور فرمایا اس سے اپنا سر باندھ لو، پس آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ اندر تشریف لے گئے تھوڑی دیر اندر بیٹھے اور پھر واپس نکل آئے، صحابہؓ کہنے لگے بخدا ہمارے نبی ﷺ کی بیٹی اس حالت میں ہیں؟ ارشاد فرمایا: سن لو، فاطمہ قیامت کے دن عورتوں کی سردار ہوگی۔[2]

۱۳۵۳- سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، ابوالیمان، شعیب بن ابی حمزہ، زہری، عروہ، کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے چھ مہینے بعد حضرت فاطمہؓ نے وفات پائی اور حضرت علیؓ نے انہیں رات کے وقت دفن کیا۔

---

[1] كنز العمال ٣٦١٩٨ . ومسند الامام احمد ١/ ٧٩ . ومجمع الزوائد ٨/ ١٢٨ . والجامع الكبير ٢/ ٣٣.

[2] اتحاف السادة المتقين ٨/ ٢٢٧ . ٩/ ٢٨٠ . وكنز العمال ٣٤٢٦١ .

۱۴۵۴-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبد الجبار بن علاء، سفیان، عمرو، کی سند سے۔۔۔۔ابو جعفر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد فاطمہؓ کو میں نے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا صرف ایک مرتبہ تھوڑا سا ہنسی تھیں، اور رسول اللہ ﷺ کے بعد صرف چھ ماہ دنیا میں رہیں۔

۱۴۵۵-سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، عبد اللہ بن محمد بن عقیل کی سند سے روایت ہے کہ۔۔۔۔۔ جب حضرت فاطمہؓ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو انھوں نے حضرت علیؓ کو غسل کے لئے پانی رکھنے کا حکم دیا حضرت علیؓ نے پانی رکھ دیا، پھر حضرت فاطمہؓ نے غسل کیا اور طہارت حاصل کی اور اپنے کفن کے کپڑے منگوائے، چنانچہ موٹے کھردرے کپڑے لائے گئے جن کو انھوں نے پہن لیا اور خوشبو بھی لگائی، پھر حضرت علیؓ سے کہا کہ جب میری روح پرواز کر جائے میرے کپڑے نہ اتارے جائیں، اور کپڑوں سمیت مجھے کفنایا جائے، عبد اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا، کیا آپ نے اس معاملے کا کسی کو بتلایا تھا؟ کہنے لگے ہاں کثیر بن عباس کو؟ اور اس نے کفن کی اطراف میں لکھا تھا کہ "کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

۱۴۵۶-ابراہیم بن عبد اللہ، ابو عباس السراج، قتیبہ بن سعید، محمد بن موسیٰ مخزومی، عون بن محمد بن علی بن ابو طالب، ام جعفر بنت محمد بن جعفر، عمارۃ بن مہاجر۔۔۔۔ام جعفر کی سند سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ فرمانے لگیں، اے اسماء! جو کچھ عورتوں کے ساتھ کیا جاتا ہے مجھے ناپسند ہے، عورت پر کپڑا ڈال دیا جاتا ہے جو اس کے اوصاف کو ظاہر کر دیتا ہے، حضرت اسماءؓ کہنے لگیں، اے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کیا میں آپ کو وہ چیز نہ دکھاؤں جسکو میں نے حبشہ میں دیکھا تھا؟ چنانچہ حضرت اسماءؓ نے چند تر شاخیں منگوائیں اور انھیں (کمان کی طرح) ٹیڑھا کرنے لگیں۔ پھر ان ٹہنیوں پر ایک کپڑا پھیلا دیا۔ حضرت فاطمہؓ کہنے لگیں یہ کپڑا کتنا اچھا اور کتنا خوبصورت لگ رہا ہے، اس کے ذریعے عورت مرد سے ممتاز ہو جاتی ہے سو جب میں مر جاؤں مجھے صرف تو اور علی غسل دینا اور میرے پاس اس وقت اور کوئی نہ آئے۔ چنانچہ جب حضرت فاطمہؓ نے وفات پائی تو حضرت علیؓ اور حضرت اسماءؓ نے انھیں غسل دیا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(۱۳۳) حضرت عائشہ صدیقہؓ زوجۂ رسول اللہ ﷺ[1]

اہل صفہ پر رحم کرنے والے صحابۂ کرام میں سے ایک صدیقہ بنت صدیق، عتیقہ بنت عتیق، محبوبۂ حبیب ﷺ، سید المرسلین ﷺ سے الفت قربی رکھنے والی، تمام عیوب سے پاک، دلوں کے شبہات سے پاک، خداوند تعالیٰ کے قاصد جبرئیل امین کو دیکھنے والی ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بھی ہیں۔ دنیا سے نفرت اور لذات دنیا سے کنارہ کش تھیں اور اپنے محبوب ﷺ کی جدائی پر ہمیشہ آنسو بہاتی تھیں۔ سبحان اللہ!

کہا گیا ہے کہ بے شک خدا کے ساتھ ذوق شوق کو گلے لگانا اور دنیا کے رنج میں رونے دھونے سے جدائی اختیار کرنا تصوف ہے۔

۱۴۵۷-محمد بن معمر، ابو بکر بن ابی عاصم، ابو بکر بن ابو شیبہ، جعفر بن عون، مسعر بن کدام، حبیب بن ابی ثابت، ابو الضحیٰ کی سند سے روایت ہے کہ۔۔۔۔ مسروقؒ حدیث بیان کرتے وقت فرماتے کہ مجھے صدیقہ بنت صدیقؓ نے حبیبۂ حبیب اللہ ﷺ کہ جس کی برأت کتاب اللہ میں بیان کی گئی ہے نے حدیث سنائی۔

ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن صباح، جریر، اعمش، مسلم بن صبیح کی سند سے مروی ہے کہ جب مسروق حضرت عائشہؓ سے منقول کوئی حدیث سناتے تو کہتے مجھے صدیقہ بنت صدیقؓ حبیبۂ حبیب اللہ ﷺ نے حدیث سنائی۔

۱۴۵۸-عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، زمعہ، ابن ابی ملیکہ کی سند سے روایت ہے کہ۔۔۔۔ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ کی طرف

---

[1] الاصابۃ ۴ / ۳۵۹. والاستیعاب ۴ / ۳۵۶. وتھذیب التھذیب ۱۲ / ۴۳۳، والطبقات ۲ / ۶۰۹، وتھذیب الکمال ۷۸۸۵ (۳۵ / ۲۲۷) وطبقات ابن سعد ۸ / ۶۶. وسیر النبلاء ۲ / ۱۳۵، ۲۰۱.

سے فریاد رسی کی آواز سنی انھوں نے اپنی لونڈی بھیجی تا کہ دیکھ آئے حضرت عائشہؓ کو کیا معاملہ پیش آیا، چنانچہ لونڈی واپس آ کر کہنے لگی، عائشہؓ اللہ کو پیاری ہو گئی ہیں ام سلمہؓ کہنے لگیں اللہ تعالیٰ عائشہؓ پر رحم فرمائے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عائشہؓ اپنے باپ کے علاوہ سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو محبوب تھی۔

۱۴۵۹-محمد بن حمید، احمد بن عیسیٰ بن سکین، عبداللہ بن حسین مصیصی ابو طاہر مقدسی، ولید بن محمد موقری، زہری کی سند سے مروی ہے کہ حضرت انسؓ نے فرمایا، اسلام میں پہلی محبت جو ہوئی وہ نبی ﷺ نے عائشہؓ سے کی۔

۱۴۶۰-سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد بن حیان رقی، محمد بن بشر مصری، عثمان بن عبداللہ، مالک بن انس، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے مروی ہے کہ...... حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا، یارسول اللہ! مجھ سے آپ کی محبت کیسی ہے۔ ارشاد فرمایا: جیسے رسی کی گرہ، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ سے کہا کرتی، یارسول اللہ! گرہ کا کیا حال ہے؟ ارشاد فرماتے وہ اپنے حال پر جوں کی توں برقرار ہے۔

۱۴۶۱-محمد بن احمد بن حسن، ابو عیسیٰ موسیٰ بن علی ختلی، جابر بن سعید، بقیہ محمد بن حسن، یونس بن ابو اسحاق، اسحاق...... عریب بن حمید کی سند سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عائشہؓ کی شان میں گستاخی کی، حضرت عمارؓ کہنے لگے، خاموش ہو جا، تیرا ناس ہو اور تجھے گالیاں دی جائیں، کیا تو حبیب رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے، بے شک عائشہؓ جنت میں بھی رسول اللہ ﷺ کی بیوی ہوں گی۔

حضور ﷺ اور حضرت عائشہؓ کی محبت ۱۴۶۲-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، حفص بن عمر، مبارک بن فضالہ، علی بن زید، ام محمد کی سند سے روایت ہے کہ...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت عائشہؓ کے متعلق کچھ بات کرنے لگیں آپ ﷺ نے فرمایا: اے بیٹی! وہ تیرے باپ کی محبوبہ ہے۔

۱۴۶۳-ابو عمر بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن جنادہ، یحییٰ بن سلیم، عبداللہ بن عثمان بن خثیم کی سند سے ابن ملیکہ کہتے ہیں ...... ابن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی کہنے لگیں مجھے اس کی خودستائی کی کوئی ضرورت نہیں۔ عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ کہنے لگے، امی جان! ابن عباسؓ آپ کے گھر کے نیک آدمی ہیں وہ آپکی عیادت کرنے آئے ہیں۔ کہنے لگیں ٹھیک ہے اسے اندر آنے کی اجازت دے دو، چنانچہ ابن عباس حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے یا ام المؤمنین خوش ہو جایئے، اللہ کی قسم، آپ کے درمیان اور حضرت محمد ﷺ کے دوسرے حضرات کے ساتھ ملاقات کرنے کے درمیان صرف آپکی روح پرواز کرنے کی دیر ہے۔ آپ ازواج مطہرات میں سے، سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو محبوب تھیں اور رسول اللہ ﷺ صرف خوشبو...... سے محبت کرتے تھے فرمانے لگیں کیا ایسی ہی بات ہے؟ کہنے لگے آپ کا عقد (ہار) ابواء مقام پر گم ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ اس کی تلاش میں مصروف ہو گئے جسکی وجہ سے صحابہؓ کو وضو کے لئے پانی بھی نہ مل سکا، چنانچہ اسکی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے آیت "فتیمموا صعیداً طیباً" پس تم تیمم کرو پاک مٹی کے ساتھ، نازل فرمادی، مسلمانوں کو اس رخصت کا حکم آپ کے سبب اور آپ کی برکت کی وجہ سے ملا، نیز مسطح نے آپ کے متعلق جو افواہ پھیلائی تھی، اس کے بارے میں بھی آپ کی برأت اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے نازل فرمائی، سو کوئی مسجد ایسی نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہو مگر دن اور رات میں ہر وقت آپ کی شان میں نازل کی جانے والی آیات تلاوت نہ کی جاتی ہوں، فرمانے لگیں اے ابن عباس! مجھے اپنے آپ اور اپنی خودستائی سے دور رہنے دیجئے سنو! مجھے پسند ہے کہ میں بھولی بسری ہوتی۔

بشر بن مفضل بن خثیم، ابن ابی ملیکہ، ذکوان، یحییٰ بن سعید القطان، عمر بن سعید، ابی ملیکہ سے بھی اسی طرح روایت منقول ہے اور حسین بن علی، سفیان بن عیینہ، محمد بن عثمان، ابی ملیکہ کی سند سے بھی اسی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۔ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق ۲/ ۲۱۵ . والفوائد المجموعۃ للشوکانی ۳۹۹ . والتذکرۃ للفتنی ۱۰۰ .

۱۴۶۴- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ بن زبیر کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت عائشہؓ (واقعہ افک اور جنگ جمل کو یاد کر کے) فرمایا کرتی تھیں اے کاش میں بھولی بسری ہوتی۔

۱۴۶۵- ابراہیم بن احمد ہمدانی، اوس بن احمد بن اوس ، داؤد بن سلیمان بن خزیمہ، محمد بن اسماعیل بخاری، عمرو بن محمد دستکی، ابوعبیدہ معمر بن مثنیؒ، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر کی سند سے..... حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جوتے سیا کرتے تھے اور میں دھاگہ کات رہی تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتی ہوں کہ پسینہ جبین اقدس پر برق پاشیاں کر رہا ہے۔ کہتی ہیں آپ ﷺ کے حسن وجمال کو دیکھ کر مبہوت ہوگئی مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا" کیوں مبہوت سی ہوگئی ہو؟" میں نے کہا، یارسول اللہ! میں نے آپ کی جبین اقدس پر پسینے کو نور کی برق پاشیاں کرتے دیکھا ہے، اگر اس حالت میں ابوکبیر ہذلی آپ کو دیکھ لیتا، اسے یقین ہو جاتا اس کے شعر کے اصل حقدار (مصداق) آپ ہی ہیں۔ فرمایا: عائشہ! ابو کبیر ہذلی کیا کہتا ہے؟ حضرت عائشہؓ نے شعر پڑھے:

و مبرء من کل غبر حیضۃ   وفساد مرضعۃ وداء مغیل

و اذا نظرت الی اسرۃ وجھہ   برقت کبرق العارض المتھلل

وہ حیض کے باقی ماندہ حصے سے اور دودھ پلانے والی کے فساد سے اور حالت حمل میں دودھ پلانے والی کی بیماری سے پاک ہے۔ جب تو اس کے چہرے کے چمکتے خطوط کو دیکھے گا تو وہ تجھے چمکیلے بادلوں کی سی چمک کی طرح چمکتی ہوئی نظر آئے گی۔

یہ اشعار سن کر نبی ﷺ اپنے کام سے دست کش ہو کر میری طرف اٹھے اور مجھے آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تجھے اچھا بدلہ عطا فرمائے تو بھی مجھ سے اسی طرح لطف اندوز ہوتی ہے جس طرح میں تجھ سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔[1]

۱۴۶۶- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، مجالد، شعبی، ابوسلمہ کی سند سے..... حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ یا رسول اللہ! میں نے آپ کو گھوڑے کی گردن پر ہاتھ رکھے دیکھا ہے درآنحالیکہ آپ کھڑے کھڑے دحیہ کلبیؓ سے باتیں کر رہے ہیں فرمایا کیا تو نے اسے دیکھا ہوا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں میں نے اسے دیکھا ہوا ہے فرمایا، وہ جبرئیل امین تھے اور تجھے سلام کہہ رہے تھے۔[2] حضرت عائشہؓ نے کہا وعلیہ السلام اللہ تعالیٰ ملاقاتی اور بار یاب کو اچھا بدلہ عطا فرمائے، جبرئیل بہت اچھے ساتھی اور احتیاط کردہ ہیں۔

ابوبکر عیاش نے مجالد عن شعبی عن مسروق عن عائشہ کے طریق سے اور امام زہری نے ابی سلمہ عن عائشہ کے طریق سے اس کو نقل کیا ہے۔

۱۴۶۷- ابوبکر طلحی، اسماعیل بن محمد حرنی، ابونعیم، زکریا بن ابی زائدہ، عامر شعبی، مسروق کی سند سے..... حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے کہا" جبرئیل تجھے سلام کہتے ہیں" میں نے کہا وعلیہ السلام۔

۱۴۶۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، سفیان بن عیینہ، مجالد، شعبی، مسروق کی سند سے روایت ہے..... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے نبی ﷺ کے بعد پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا ہاں الا ماشاء اللہ اور اگر میں رونا چاہتی رو لیتی۔ الغرض محمد ﷺ کے گھر والوں نے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔

۱۴۶۹- عباس بن احمد بن ہاشم کنانی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح، ابن مبارک، ابومعاویہ، مسعر، سعید بن ابی بردہ، ابوبردہ،

---

[1] السنن الکبری للبیہقی ۷ / ۴۲۲. وتاریخ بغداد ۱۳ / ۲۵۳.

[2] مسند الحمیدی ۲۷۷. ومجمع الزوائد ۳/ ۵۷، ۶/ ۸۰. وتاریخ ابن عساکر ۵/ ۳۷ (التھذیب) والدر المنثور ۲/ ۱۵۹.

[3] فتح الباری ۷/ ۱۰۷، ۱۱/ ۳۸.

اسود بن یزید، کی سند سے روایت ہے...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں بے شک تم تواضع کو افضل ترین عبادت کھو گے۔

۱۴۷۰-محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، عبداللہ بن عون..... قاسم بن محمد کی سند سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ بہت روزے رکھتیں، جسکی وجہ سے وہ کمزور ہو جاتی تھیں۔

حضرت عائشہؓ کی سخاوت ۱۴۷۱-حسن بن محمد بن کیسان، قاضی اسماعیل بن اسحاق علی بن عبداللہ مدینی، محمد بن حازم، ہشام بن عروہ، ابو سکندر، ام ذرہ کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت عائشہؓ کے پاس دراہم سے بھرے ہوئے دو تھیلے بھیجے گئے جن میں اسی ہزار یا ایک لاکھ کے لگ بھگ دراہم ہوئے ہوں گے چنانچہ ایک طشتری منگوائی اور لوگوں میں دراہم تقسیم کرنے بیٹھ گئیں اور خود اس دن روزہ میں تھیں، جب شام ہوئی ان کے پاس ایک درہم بھی باقی نہیں بچا تھا اور لونڈی کو افطاری لانے کا کہا، چنانچہ لونڈی نے خشک روٹی اور زیتون کا تیل خدمت میں حاضر کر دیا، اتنے میں ام ذرہ حضرت عائشہؓ سے کہنے لگی آپ نے جو درہم آج تقسیم کئے ان میں سے کچھ بچالیتیں تاکہ ہم ایک آدھ درہم میں افطاری کے لئے کچھ گوشت خرید لائیں۔ فرمانے لگیں۔ مجھے تم کو اس وقت اگر تم مجھے یاد کراتیں تو میں کچھ تمہارے لئے رکھ لیتی۔

۱۴۷۲-کاتب محمد بن عبداللہ، حسن بن علی طوسی محمد بن عبدالکریم ہیثم بن عدی، ہشام کی سند سے مثل مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۴۷۳-محمد بن علی محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن عبداللہ تمیمی، مالک بن سعید، اعمش، تمیم بن سلمۃ..... کی سند سے حضرت عروہؓ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ کو ستر ہزار درہم تقسیم کرتے دیکھا ہے۔ اس قدر مال و دولت ہونے کے باوجود، اپنی قمیص کے گریبان پر پیوند لگاتی تھیں۔

۱۴۷۴-ابو حامد بن جبلہ محمد بن اسحاق، محمد بن بکر، ہشام بن حسان، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے مروی ہے کہ..... حضرت معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کے پاس ایک لاکھ درہم بھیجے بخدا سورج اس دن ابھی غروب نہیں ہوا تھا کہ وہ سب اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیئے، ایک لونڈی ان سے کہنے لگی اگر آپ ان میں سے ایک درہم کے بدلے میں ہمارے لئے گوشت خرید لاتیں، فرمانے لگیں، اگر تقسیم کرنے سے پہلے مجھ سے کہہ دیتی تو میں ایسا کر لیتی۔

۱۴۷۵-محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابو زرعہ رازی، یوسف بن یعقوب، ایوب بن سوید، عبداللہ بن شوذب، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے روایت ہے..... حضرت عائشہؓ نے اپنا مال و اسباب ایک لاکھ درہم کے بدلے میں بیچ ڈالا اور درہم اللہ کے راستے میں تقسیم کر دیئے پھر جو کی خشک روٹی کے ساتھ روزہ افطار کیا۔ خادمہ کہنے لگی اگر آپ اس مال سے ایک آدھ درہم بچالیتیں تاکہ ہم گوشت خرید لاتیں، آپ بھی کھاتیں ہم بھی کھاتیں، فرمایا تو پھر مجھے یاد کیوں نہ کرایا۔

۱۴۷۶-ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن قاسم کی سند سے روایت ہے کہ ......معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کو بطور ہدیہ کے بہت سارے کپڑے، چاندی اور دوسری اشیاء بھیجیں، یہ مال و اسباب حضرت عائشہؓ کے حجرے کے باہر ڈھیر کی شکل میں رکھ دیا گیا تھا۔ چنانچہ جب حضرت عائشہؓ باہر تشریف لائیں، اس کی طرف دیکھ کر رونے لگیں اور فرمایا "لیکن رسول اللہ ﷺ نے تو اس طرح کا مال و اسباب نہیں پایا تھا، پھر وہ سارے کا سارا تقسیم کر دیا اور اس میں سے کچھ بھی نہیں بچا تھا حالانکہ ان کے مہمان بھی تھے، چنانچہ جب روزہ افطار کرنے لگیں (رسول اللہ ﷺ کے بعد مسلسل روزے میں رہا کرتی تھیں (تو خشک روٹی اور زیتون کا تیل سامنے رکھوا دیا، خادمہ کہنے لگیں، یا ام المؤمنین ہدیہ کے اس مال میں سے ایک درہم کا اگر آپ حکم دیں تاکہ ہم اس کا گوشت خرید لائیں فرمایا جو کچھ ہے کھالو، اللہ کی قسم میرے پاس کچھ نہیں بچا۔ عبداللہ بن قاسم کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کو انگور کی بہت ساری ٹوکریاں ہدیہ کی گئیں انھیں بھی تقسیم کر دیا، اسی اثناء میں لونڈی نے حضرت عائشہؓ سے آنکھ چرا کر ایک ٹوکری اٹھالی تھی، چنانچہ

رات کو لونڈی نے ٹوکری حاضر خدمت کر دی، آپؓ نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ کہنے لگی یا ام المؤمنین میں نے ایک ٹوکری اپنے کھانے کے لئے اٹھالی تھی، آپؓ نے فرمایا: ایک خوشہ (گچھا) کیوں کر نہ اٹھایا؟ تم نے پوری ٹوکری اٹھالی، بخدا میں اس سے کچھ نہیں کھاؤں گی۔

۱۴۷۷-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، عارم ابونعمان حماد بن زید، شعیب بن حبحاب، ابوسعید..... حضرت عائشہؓ کے رضاعی بھائی کہتے ہیں میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا وہ اپنے لئے ایک زرہ جامہ سی رہی تھیں میں نے کہا، یا ام المؤمنین! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو وسعت نہیں دے رکھی؟ فرمانے لگیں اس آدمی کا نئی چیز میں کوئی حق نہیں جو پرانا نہ کرے۔

۱۴۷۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، اعمش کی سند سے.....ابوالضحیٰ کہتے ہیں مجھے حضرت عائشہؓ کو سن کر ایک آدمی نے بتایا کہ حضرت عائشہؓ نے نماز میں آیت کریمہ "فمن اللہ علینا و وقانا عذاب السموم" ترجمہ اللہ نے ہمارے اوپر احسان کیا اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچایا۔ تلاوت کی اور پھر کہنے لگیں یا اللہ! مجھ پر احسان کر اور مجھے آگ کے عذاب سے بچا۔

۱۴۷۹-ابوالضحیٰ کسی تابعی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ جب آیت کریمہ "وقرن فی بیوتکن" تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہو) تلاوت کرتیں تو دھاڑیں مار مار کر رونے لگتیں حتیٰ کہ ان کا دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔

حضرت عائشہؓ کا سانپ کو قتل کرنا۔ ۱۴۸۰-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، روح بن عبادہ، حاتم بن ابوصغیرہ، عبداللہ بن ابی ملیکہ کی سند سے روایت ہے کہ..... عائشہؓ نے ایک سانپ مار دیا، چنانچہ خواب میں ان سے کہا گیا، بخدا تم نے مسلمان سانپ کو قتل کر دیا ہے کہنے لگیں اگر وہ مسلمان ہوتا تو نبی ﷺ کی ازواج کے پاس کیوں کر آتا، کہا گیا سانپ تمہارے پاس آیا اور آتا تھا کہ تم اپنے کپڑوں میں پردہ میں تھیں چنانچہ حضرت عائشہؓ نے صبح کی وہ بہت گھبرائی ہوئی تھیں اور اس قتل کی پاداش میں بارہ ہزار درہم اللہ کے راستے میں خیرات کرنے کا حکم دیا۔

۱۴۸۱-سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی، زہری، عوف بن حارث بن طفیل کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت عائشہؓ نے اپنی جائیداد فروخت کر دی ابن زبیرؓ نے ان کے ان پر (امور معاملات) پابندی لگانا چاہی، آپؓ نے نذر (منت) مان لی کہ بخدا مرتے دم تک ابن زبیر سے بات نہیں کروں گی، چنانچہ ان کی قطع تعلقی کو طویل مدت گزر گئی اس دوران ابن زبیرؓ نے بہت جتن کیے حتیٰ کہ بہت سارے حضرات کو بطور سفارشی کے بھی لائے تاکہ کسی طرح عائشہؓ بات کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ مگر کہنے لگیں میں بڑی اور کبھی بخدا قطع تعلقی پر مجھے کچھ گناہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ جب قطع تعلقی میں طویل مدت بیت گئی ایک مرتبہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود باتیں کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ کے پاس گئے ان کے ہمراہ ابن زبیرؓ بھی تھے، جونہی اندر داخل ہوئے ابن زبیر حضرت عائشہؓ سے لپٹ گئے، اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگے حضرت عائشہؓ بھی بہت روئیں اور ابن زبیرؓ نے انھیں اللہ تعالیٰ اور صلہ رحمی کا واسطہ دیا اور دوسرے حضرات نے بھی بہت اصرار کیا پھر انھوں نے ابن زبیرؓ سے بات کی پھر خادم بھیج کر یمن سے چالیس غلام خریدے اور انھیں کفارہ کے طور پر آزاد کیا۔ عوف کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ کو اپنی نذر یاد کرتے سنا وہ رو پڑتیں حتیٰ کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتیں۔

۱۴۸۲-عبدالملک بن حسن، قاضی یوسف، محمد بن عبید بن حساب، حماد بن زید، ہشام بن عروہ کی سند سے روایت ہے کہ..... معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ سے ایک لاکھ درہم کے بدلے میں گھر خریدا شام تک حضرت عائشہؓ نے سب کچھ خیرات کر دیا اور خشک روٹی اور زیتون کے ساتھ روزہ افطار کیا، لونڈی کہنے لگی: ام المؤمنین! اگر آپ ہمارے لئے ایک درہم کا گوشت خرید لیتیں فرمایا مجھے یاد کیوں نہیں کرایا؟

۱۴۸۳-حسن بن علان وراق، جعفر فریابی، منجاب بن حارث، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے روایت ہے کہ..... عروہ

۱۔ تهذيب الكمال ۲ ۴ ۸ ۷ (۳۵ / ۱۸۴) وطبقات ابن سعد ۸ / ۱۱۴.

ہیں لوگوں میں حضرت عائشہؓ سے بڑھ کر قرآن، فرائض، حلال وحرام، اشعار، محاورات عرب، حالات عرب اور نسب شناسی کا عالم کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۸۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبداللہ بن معاویہ زبیری، ہشام بن عروہ کی سند سے روایت ہے کہ۔۔۔ عروہؒ حضرت عائشہؓ سے کہا کرتے، اے امی جان! مجھے آپ کی فقاہت پر تعجب نہیں ہوتا چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ اور ابوبکرؓ کی بیٹی ہیں نہ ہی مجھے آپ کے اشعار اور عربوں کے حالات وواقعات جاننے پر تعجب ہے کیونکہ آپ ابوبکر کی بیٹی ہیں اور وہ ان چیزوں میں اعلم الناس تھے، لیکن مجھے تعجب آپ کی طبی مہارت پر ہے۔ وہ آپ کو کیسے اور کہاں سے مل گیا؟ نیز وہ ہے کیا؟ عروہ کہتے ہیں حضرت عائشہؓ نے میرے کاندھے پر ہاتھ مارا پھر کہنے لگیں۔ اے عروہ! رسول اللہ ﷺ کو آخر عمر میں زہر پلایا گیا تھا، آپ ﷺ کے پاس ہر طرف سے وفود آتے اور آپ ﷺ کے لئے ہر طرح کا علاج بیان کر جاتے چنانچہ میں آپ ﷺ کا معالجہ کرتی تھی، پس اس طرح مجھے علم طب سے واقفیت حاصل ہوئی۔

(۱۳۵) حضرت حفصہ بنت عمرؓ[1]

صحابیات میں سے ایک نماز گزار، روزہ دار، اپنے آپ کو مشقتوں میں ڈالنے والی حضرت حفصہ بن عمر بنت خطاب بھی ہیں، حضرت عمرؓ کے بعد انھوں ہی نے صحیفہ اپنے پاس رکھا تھا۔

۱۳۸۵- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابو اسامہ، یونس بن محمد، عفان، محمد بن مکی بن حسن، علی بن محمد بن ابی شوارب، موسیٰ بن اسماعیل التبوذکی نے کہا کہ حماد بن سلمہ، ابو عمران جونی، قیس بن زید کی سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حفصہ بنت عمرؓ کو طلاق دیدی، اسی اثناء میں حفصہؓ کے پاس ان کے دو ماموں قدامہ بن مظعون اور عثمان بن مظعون آئے سو وہ انھیں دیکھ کر رونے لگیں اور فرمایا: بخدا آپ ﷺ نے مجھے شکم سیر ہو کر طلاق نہیں دی، اتنے میں نبی ﷺ تشریف لائے حفصہؓ نے انھیں دیکھ کر اپنے اوپر چادر اوڑھ لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرئیل نے کہا ہے کہ حفصہؓ سے رجوع کر لو چونکہ وہ روزہ دار اور نماز گزار ہے نیز جنت میں وہ آپ کی زوجہ محترمہ ہوگی۔[2]

۱۳۸۶- سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، حسن بن ولید جارودی، ولید، حسن، بن ابوجعفر، عاصم، منذر، عمار بن یاسر کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہؓ کو طلاق دینے کا ارادہ کیا، پس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا: انھیں طلاق نہ دیجئے چونکہ وہ روزہ دار اور نماز گزار خاتون ہیں اور جنت میں آپ کی زوجہ محترمہ ہوں گی۔[3]

۱۳۸۷- محمد بن مظفر، جعفر بن احمد، بن یحییٰ خولانی، احمد بن عبدالرحمن بن وہب، عبداللہ بن وہب، عمر بن صالح، موسیٰ بن علی، موسیٰ بن رباح، رباح، عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حفصہ بنت عمرؓ کو طلاق دی اور عمرؓ کو خبر پہنچی تو سخت پریشان ہوئے اور کہنے لگے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کو عمرؓ کی کچھ پرواہ نہیں ہوگی، چنانچہ صبح کے وقت آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عمرؓ کی خاطر حفصہؓ سے رجوع کرنے کا حکم دیتا ہے۔

۱۳۸۸- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبداللہ بن نمیر، یونس بن بکیر، اعمش، ابوصالح، ابن عمرؓ کی سند سے روایت ہے کہ عمرؓ حفصہؓ کے پاس گئے وہ آگے رو رہی تھی فرمایا کیوں رو رہی ہو؟ شاید رسول اللہ ﷺ نے تجھے طلاق دے دی ہو؟

۱۔ تهذيب الكمال ١٧٨١٧ (٣٥/ ١٥٣) وطبقات ابن سعد ٨/ ٨١. والاصابة ٤/ ١٨١١

٢۔ المستدرك ٤/ ١٥، وسكت عنه الذهبي في التلخيص. وكنز العمال ٣٣٣٨٠.

٣۔ المستدرك ٤/ ١٥.

۱۴۸۹ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد، عمارہ بن غزیہ، ابن شہاب، خارجہ بن زید بن ثابت، زید بن ثابتؓ کی سند سے روایت ہے، زید بن ثابت فرماتے ہیں جب ابوبکرؓ نے مجھے جمع قرآن کا حکم دیا میں نے چمڑے کے ٹکڑوں شانوں اور کھجور کی ٹہنیوں سے جمع کر کے لکھا، جب ابوبکرؓ نے وفات پائی تو عمرؓ نے اس مجموعہ کو ایک صحیفہ میں لکھ لیا، جب عمرؓ نے وفات پائی یہ صحیفہ حضرت حفصہ زوجۂ نبی ﷺ کے پاس تھا، پھر عثمانؓ نے حفصہؓ کو پیغام بھیجا کہ صحیفہ دے دیں اور قسم کھائی بخدا میں ضرور اس کو واپس کروں گا، پھر نئے مرتب مصحف کو حفصہؓ والے صحیفے پر پیش کیا، اور حفصہؓ کو صحیفہ واپس کر دیا۔ حضرت حفصہ صحیفہ واپس لے کر بہت خوش ہوئیں، حضرت عثمانؓ نے لوگوں کو صحائف لکھنے کا حکم دیا۔ جب حفصہؓ نے وفات پائی تو ان کا صحیفہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بھیج دیا گیا اور انھیں صاف کر کے مستقل طور پر اپنے پاس رکھ لیا۔

(۱۳۶) زینب بنت جحشؓ

صحابیات میں سے ڈرنے والی، راضی رہنے والی، خشوع خضوع کرنے والی زینب بنت جحش ہیں

۱۴۹۰-سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، حسین بن ابی سری عسقلانی، حسن بن محمد، محمد بن امین حرانی، حفص بن سلیمان، کمیت بن زید اسدی، مولیٰ زینب بنت جحش کی سند سے روایت ہے کہ زینب بنت جحشؓ فرماتی ہیں مجھے قریش کے چند ہا اثر حضرات نے نکاح کا پیغام بھیجا۔ میں نے اپنی بہن حمنہؓ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس مشورہ لینے بھیجا، آپ ﷺ نے فرمایا "اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو تمہیں کتاب اللہ اور سنت نبی ﷺ سکھائے؟ حمنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون ہے؟ فرمایا: زید بن حارثہؓ۔ چنانچہ حمنہؓ سن کر غصہ میں آپ سے باہر ہو گئیں اور کہا یا رسول اللہ! آپ اپنی پھوپھی زاد بہن کا نکاح ایک آزاد کردہ غلام سے کرنا چاہتے ہیں؟ چنانچہ حمنہؓ میرے پاس آئیں اور مجھے حالات سے آگاہ کیا مجھے ان کی بات سن کر بہت زیادہ غصہ آیا اور میں نے بھی بہت سخت الفاظ کہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت "ما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا" ترجمہ (جب اللہ اور اللہ کا رسول کوئی فیصلہ کریں تو اس میں کسی مومن مرد اور نہ ہی کسی مومن عورت کے لئے پہلو تہی کا اختیار ہے) نازل فرمائی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پیغام بھیجا کہ میں اللہ سے استغفار کرتی ہوں اور اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت بجالاتی ہوں یا رسول اللہ! میری اب کچھ رائے نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے زید سے میرا نکاح کر دیا۔ میں زیدؓ پر زبان درازی کر جاتی تھی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی جس پر رسول اللہ ﷺ نے میری سرزنش کی لیکن میں نے پھر سے زیدؓ پر بدحالی کرنا شروع کر دی انھوں نے دوبارہ آپ ﷺ سے میری شکایت کی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا اپنی زوجہ کو اپنے پاس روکے رکھو (طلاق نہ دو) اور اللہ سے ڈرو، زیدؓ کہنے لگے میں اسے طلاق دیتا ہوں، چنانچہ انھوں نے مجھے طلاق دیدی، جب میری عدت گزر گئی مجھے پتہ تک نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے اس وقت میرے بال کھلے ہوئے تھے، میں فوراً سمجھ گئی کہ امر سماوی پیش آنے والا ہے، میں نے کہا: یا رسول اللہ! بغیر پیغام اور گواہوں کے (ہمارا نکاح ہو گیا)؟ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے نکاح کر دیا اور جبرئیل گواہ ہیں۔

۱۴۹۱-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن محمد بن صباح، عمرو بن محمد عنقزی، عیسیٰ بن طہمان، مالک بن انس کی سند سے روایت ہے کہ زینبؓ ازواج نبی ﷺ پر فخر کر کے کہا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر میرا نکاح کیا اور آپؐ نے ولیمہ میں روٹی اور گوشت کھلایا۔

۱۴۹۲-احمد بن جعفر بن حمدان، محمد بن یونس کدیمی، حبان بن ہلال، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، بنانی، انس بن مالکؓ کی سند سے روایت ہے کہ جب زینبؓ بنت جحشؓ کی عدت گزر چکی تو رسول اللہ ﷺ زیدؓ سے کہنے لگے، جاؤ زینب سے میرا تذکرہ کرو، زیدؓ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس بات کا حکم دیا مجھے یہ بات بہت ہی گراں گزری بہر حال میں زینب کے پاس چلا گیا اور اس کے گھر کی طرف

چینو کر کے کہا: اے زینب رسول اللہ ﷺ تجھے یاد کرتے ہیں، کہنے لگی میں کوئی نیا فیصلہ نہیں کر سکتی، تاوقتیکہ میرے رب کا کوئی حکم نہ آجائے۔ چنانچہ زینبؓ گھر میں نماز پڑھنے کی مقررہ جگہ میں تشریف لے گئیں اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "فلما قضیٰ زید منھا وطراً زوجنکھا" ترجمہ: (جب زید نے اپنی حاجت اس سے پوری کر لی ہم نے اسے آپ کے نکاح میں دے دیا) نازل فرمائی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے بغیر اذن زینب کے پاس آنا شروع کر دیا۔

۱۳۹۳- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن عبدالرزاق، محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، سلمہ بن شبیب وعبدالرزاق، معمر و زہری، عروہ، کی سند سے عائشہؓ کی روایت ہے کہ زینب بنت جحشؓ رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں سے مجھ پر زیادہ فخر کیا کرتی تھیں اللہ تعالیٰ نے انہیں ورع وتقویٰ کے ذریعے محفوظ رکھا، میں نے زینبؓ بنت جحشؓ سے زیادہ کسی عورت کو کثرت خیر والی، بے تحاشا صدقات کرنے والی، صلہ رحمی کا زیادہ خیال رکھنے والی اور اپنے آپ کو تقرب ایزدی میں کھپانے والی نہیں پایا۔ صرف ایک سورت جوان کی شان میں نازل ہوئی ہے اس کی وجہ سے کیا بعید ہے کہ ان کے مراتب کو دیکھ کر رشک کیا جائے۔

۱۳۹۴- محمد بن احمد بن موسیٰ۔۔۔۔ عباس بن محمد، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، صالح، ابن شہاب زہری، محمد بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کی سند سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات میں زینب بنت جحشؓ اپنے مرتبہ ومقام کو ملحوظ رکھ کر مجھ پر فخر کیا کرتی تھیں۔ حالانکہ زینبؓ سے زیادہ دین میں بھلائی والی، اللہ عزوجل سے زیادہ ڈرنے والی، بات میں سچی، بڑھ چڑھ کر صلہ رحمی کرنے والی، بہت زیادہ صدقات کرنے والی اور تقرب الی اللہ کے لئے اعمال میں اپنے آپ کو کھپانے والی کسی عورت کو نہیں دیکھا۔ تنہا سورۂ احزاب جوان کی شان میں نازل ہوئی وہ ان کے مراتب کے اظہار کے لئے کافی ہے۔

۱۳۹۵- ابوبکر بن مالک، محمد بن یونس، روح بن عبادہ، عبدالحمید بن بہرام، شہر بن حوشب، عبداللہ بن شداد کی سند سے میمونہ بنت حارث زوجۂ نبی ﷺ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مہاجرین کی ایک جماعت میں مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے آپ ﷺ کے پاس پیغام بھیجا اور اس وقت نبی ﷺ کے پاس عمر ابن خطاب بھی تھے، جب آپ ﷺ نے اپنی ازواج کو عطیات بھر پور دے دیئے تو زینب بنت جحشؓ کہنے لگیں یا رسول اللہ! آپ کی عورتوں میں سے ہر ایک اپنے بھائی یا باپ یا کسی نہ کسی رشتہ دار کو آپ کے پاس دیکھ رہی ہے۔ مجھ سے اس کا تذکرہ کیجئے جس نے آپ سے میرا نکاح کرایا، آپ ﷺ سن کر غصہ سے بھر پور ہو گئے، عمرؓ نے زینبؓ کو ڈانٹا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عمر! چھوڑو، اگر آپ کی بیٹی ہوتی تو آپ اس انداز سے راضی نہ ہوتے، رہنے دو چونکہ زینب اواہ ہے ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اواہ کیا ہوتا ہے" فرمایا: خشوع وخضوع کرنے والی پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ان ابراھیم لاواہ حلیم بے شک ابراہیم علیہ السلام بڑے خشوع کرنے والے اور حلیم الطبع انسان تھے۔[1]

۱۳۹۶- ابومحمد حسن بن محمد بن کیسان، قاضی اسماعیل بن اسحاق، علی بن عبداللہ مدینی، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، محمد بن عمرو، یزید بن خصیفہ، عبداللہ بن رافع مولیٰ ام سلمہ، برہ بنت رافع کی سند سے روایت ہے کہ جب عطیات دینے کا وقت آیا حضرت عمرؓ نے زینب بنت جحشؓ کے پاس ان کا حصہ بھیج دیا۔ برہ کہتی ہیں میں حصہ لے گئی اس وقت ہم ان کے پاس موجود تھیں۔ زینب کہنے لگیں، یہ کیا ہے؟ کہا یہ آپ کا حصہ ہے جسے عمرؓ نے آپ کے پاس بھیجا ہے کہنے لگیں خدا میرے علاوہ میری دوسری بہنوں کے لئے ہے جو کہ مجھ سے زیادہ اس کی مستحق ہیں۔ ہم نے کہا یہ سارے کا سارا آپ کے لئے ہے کہنے لگیں سبحان اللہ! کیا تم میرے اور اس حصہ کے درمیان پردہ کرتے ہو؟ اسے ادھر رکھ کر اس پر ایک کپڑا ڈال دو۔ پھر کہا اسے لے جاؤ اور میرے فلاں رشتہ دار اور فلاں یتیم کو تقسیم کر دو کہ کپڑے کے نیچے کچھ تھوڑا سا بچ گیا چنانچہ کپڑے کے نیچے سے اسی درہم سے کچھ زیادہ نکلے جنہیں ہم نے اٹھا لیا، پھر زینبؓ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگیں اے

[1] تاریخ ابن عساکر ۲/۱۵۶ (التھذیب)

میرے اللہ اس سال کے بعد عمر کا حلیہ مجھے کبھی نہ مل پائے، چنانچہ آپؓ وفات پا کر نبی ﷺ سے لاحق ہونے والی پہلی زوجہ مطہرہ تھیں۔

۱۴۹۷- سلیمان بن احمد، عباس بن فضل، اسفاطی، اسماعیل بن ابو اویس، ابو اویس یحیی بن سعید، عمرہ کی سند سے روایت ہے کہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے فرمایا تم میں سے لمبے ہاتھوں والی سب سے پہلے میرے پیچھے آئے گی!(یعنی لمبے ہاتھوں والی پہلے وفات پائے گی) چنانچہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد جب بھی ہم جمع ہوتیں دیوار کے ساتھ ہاتھ لگا کر ناپا کرتیں، ہم مسلسل ایسا ہی کرتی رہیں حتی کہ زینب بنت جحشؓ کی وفات سب سے پہلے ہوئی حالانکہ وہ چھوٹے قد والی خاتون تھیں اور ہم سے لمبی نہیں تھیں، تب بات ہماری سمجھ میں آئی کہ آپ ﷺ کے فرمان طول ید سے کثرت صدقہ مراد تھی۔ چنانچہ وہ اپنے ہاتھ سے مصنوعات تیار کرتیں اور انھیں فروخت کر کے آمدنی کو اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیتی تھیں۔

(۱۳۷) صفیہ زوجۂ نبی کریم ﷺ

صحابیات میں سے ایک انتہائی پرہیزگار، پاکباز، خوف خدا سے بہت زیادہ رونے والی صفیہؓ زوجۂ نبی ﷺ بھی ہیں۔

۱۴۹۸- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ثابت، انسؓ کی سند سے مروی ہے کہ صفیہؓ کو خبر ملی کہ حفصہؓ نے انھیں "یہودی کی بیٹی" کہا ہے تو رونے لگیں۔ اتنے میں نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ کہنے لگیں مجھے حفصہ نے "یہودی کی بیٹی" کہا ہے نبی ﷺ نے فرمایا بے شک تو نبی کی بیٹی ہے، تیرے چچا بھی نبی اور تو نبی کی بیوی بھی ہے۔ حفصہ کیونکر تجھ پر فخر کرے؟ پھر حفصہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا اے حفصہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔[۳]

۱۴۹۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین مروزی، عبدالعزیز بن ابوعثمان، موسیٰ بن عبیدہ ربذی، عبداللہ بن عبیدہ کی سند سے روایت ہے کہ کچھ لوگ صفیہؓ کے حجرے میں جمع ہو گئے اور اللہ کا ذکر، تلاوت قرآن مجید اور سجدے کرنے لگے اتنے میں صفیہؓ نے آواز دی کہ یہ تو سجدے اور تلاوت قرآن ہے۔ اس کے ساتھ رونا کہاں گیا"؟

(۱۳۸) اسماء بنت ابی بکرؓ

صحابیات میں سے صادقہ، ذاکرہ، صابرہ، شاکرہ، حضرت اسماء بنت صدیقؓ بھی ہیں جنھوں نے اپنا کمربند دو حصوں میں تقسیم کر دیا، ایک حصہ کے ساتھ نبی ﷺ کا مشکیزہ باندھا اور دوسرے کے ساتھ زاد راہ۔

۱۵۰۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن نمیر، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے روایت ہے، عروہ کہتے ہیں میں اسماءؓ کے پاس آیا وہ نماز پڑھ رہی تھیں، میں نے انھیں آیت کریمہ "فمن الله علينا ووقانا عذاب السموم" ترجمہ:

۱۔ صحيح البخاري ۲/ ۱۳۷ . وسنن النسائي ۵/ ۶۷ . ومسند الامام احمد ۶/ ۱۲۱ ودلائل النبوة للبيهقي ۶/ ۳۷۱.

۲۔ ۳ . وطبقات ابن سعد ۸/ ۷۷ .

۳۔ وهي صفية بنت حيي بن اخطب ام المؤمنين .

انظر ترجمتها في: تهذيب الكمال ۳/ ۷۸ (۳۵/ ۲۱۰) والاستيعاب ۴/ ۱۸۷۱ وطبقات ابن سعد ۸/ ۱۲۸ . والاصابة ۴/ ۳۴۶.

۳۔ المصنف لعبد الرزاق ۲۰۹۲۱ . وتاريخ ابن عساكر ۱/ ۳۰۸

۴۔ انظر ترجمتها في: تهذيب التهذيب ۱۲/ ۳۹۷. والتقريب ۲/ ۵۸۹. والاصابة ۴/ ۲۲۹ والاستيعاب ۴/ ۲۳۲ وتهذيب الكمال ۷۸۰.

اللہ تعالیٰ نے ہمارے پر احسان کیا اور ہمیں آ کر عذاب سے بچایا، تلاوت کرتے ہوئے سنا اور انھوں نے اللہ کے عذاب سے پناہ مانگی میں کچھ دیر وہاں کھڑا رہا وہ اسی حال میں پناہ مانگ رہی تھیں، جب کافی وقت ہو گیا میں بازار چلا آیا پھر بازار سے واپس ہوا دیکھا تو وہ جوں کی توں روتے ہوئے پناہ مانگ رہی ہیں۔

۱۵۰۱- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت منذر کی سند سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ ہجرت کا ارادہ کیا، میں نے ابو بکرؓ کے گھر میں ان کا زاد راہ تیار کیا۔ ابو بکرؓ کہنے لگے، میرے لئے ایک رسی تلاش کر لاؤ جس سے میں رسول اللہ ﷺ کا زاد راہ لٹکاؤں اور ان کے مشکیزہ کو باندھوں، میں نے کہا، میرے پاس صرف اپنا کمر بند ہے، کہنے لگے ''اسی کو لے آ'' کہتی ہیں میں نے کمر بند دو حصوں میں کاٹ لیا ایک حصہ سے زاد راہ باندھ لیا اور دوسرے کے ساتھ مشکیزہ باندھ کر لٹکا لیا، چنانچہ اسی وجہ سے مجھے ذات النطاقین کہا جانے لگا۔

۱۵۰۲- حبیب بن حسن، محمد بن یحیٰ، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق، یحیٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر، عباد بن عبداللہ، عبداللہ بن زبیر، زبیر کی سند سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکرؓ کہتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت مدینہ کی تو ان کے ہمراہ ابو بکرؓ نے اپنا کل مال لے لیا تھا (وہ مال تقریباً پانچ ہزار کی تعداد کے لگ بھگ ہوا ہوگا) ہمارے پاس ہمارے دادا ابو قحافہ آئے اس وقت وہ نابینا ہو چکے تھے، کہنے لگے بخدا ابو بکر نے اپنے آپ اور اپنے مال سے تمہیں محروم کر دیا ہے۔ میرا خیال ہے جو کچھ تھا ساتھ لے گیا ہے۔ اسماء کہتی ہیں میں نے ان کا دل بہلانے کے لئے کہا نہیں دادا جان وہ ہمارے لئے کافی مال گھر پر چھوڑ گئے ہیں کہتی ہیں میں نے گھر کے ایک روشندان میں کچھ کنکریاں جمع کیں اور ان پر کپڑا پھیلا دیا، میرے والد صاحب اسی روشندان میں اپنا مال رکھا کرتے تھے، چنانچہ میں دادا جان کا ہاتھ پکڑ کر اس روشندان کے پاس لے گئی، قریب جا کر کہا، دادا جان! آپ ہاتھ لگا کر دیکھیں ابو بکرؓ ہمارے لئے کتنا مال چھوڑ گئے ہیں۔ چنانچہ ابو قحافہؓ نے اپنا ہاتھ ان کنکریوں پر لگایا اور کہنے لگے، کوئی بات نہیں، بے شک تمہارے لئے اس نے جو کچھ چھوڑا بہت اچھا کیا، اس سے تمہارا گزارہ چل سکتا ہے۔ اسماء فرماتی ہیں بخدا! ابو بکرؓ نے کچھ نہیں چھوڑا تھا میں نے یہ حیلہ صرف بوڑھے دادا کو تسلی دینے کے لئے کیا تھا۔

ابن اسحاق سے مروی ہے کہ اسماء کہتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ ہجرت مدینہ کے موقع پر مکہ سے نکل گئے ہمارے پاس قریش کے بااثر لوگ آئے جن میں ابو جہل بھی تھا، ابو بکرؓ کے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو گئے میں باہر نکلی کہنے لگے تمہارا باپ کہاں گیا ہے؟ میں نے کہا وہ بخدا مجھے پتہ نہیں کہاں چلے گئے، ابو جہل لعین نے مجھے رخسار پر زوردار طمانچہ مارا جس سے میری بالی کان سے گر گئی، ابو جہل بڑا فاحش اور گندا انسان تھا۔ پھر وہ واپس لوٹ گئے۔

۱۵۰۳- محمد بن علی، حسین بن سوودہ، ابراہیم بن سعید جوہری، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ عروہ کی سند سے روایت ہے، عروہ کہتے ہیں میں اور عبداللہ بن زبیر حضرت اسماءؓ کے پاس گئے، ابن زبیر کے قتل ہونے سے دس دن پہلے، چنانچہ اسماءؓ بہت زیادہ بیمار تھیں، عبداللہ کہنے لگے، اس وقت آپ کا کیا حال ہے؟ کہنے لگیں مجھے بہت تکلیف ہے کہنے لگے بے شک موت میں بڑی عافیت ہے کہنے لگیں شاید تمہیں میرے مرنے کا بہت شوق ہے اسی لئے موت کی تمنا بھی کر رہا ہے عروہ کہتے ہیں میں عبداللہ کی طرف متوجہ ہوا اور مجھے ہنسی آ گئی، کہنے لگیں بخدا میں موت کی مشتاق نہیں ہوں، حتیٰ کہ تمہارا کچھ نہ کچھ فیصلہ ہو جائے، یا تمہیں قتل کیا جائے اور میں تمہارے قتل کو عند اللہ باعث ثواب سمجھوں یا تم فتحمند ہو جاؤ تاکہ میں اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر سکوں، تم جاگیروں کے پیش کئے جانے سے بچنا اور ہرگز موافقت نہ کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ موت سے ڈر کر قبول کر لو اور حق کو چھوڑ بیٹھو، عروہ کہتے ہیں ابن زبیرؓ نے موت کو عافیت کی چیز اس لئے قرار دیا کہ لامحالہ انہیں قتل کیا جائے گا اسماء کہیں ان کا اس کر غم وحزن میں مبتلا نہ ہو جائیں اس وقت ان کی عمر (۱۰۰) سال کے لگ بھگ تھی۔

۱۵۰۴-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، ابن علیہ، عبداللہ بن ابی ملیکہ کی سند سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن زبیرؓ کے قتل ہو جانے کے بعد حضرت اسماءؓ کے پاس آیا کہنے لگیں مجھے پتہ چلا ہے کہ فتنہ پردازوں نے عبداللہؓ کو الٹا سولی پر لٹکا دیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ مجھے اس وقت تک موت نہ آئے جب تک عبداللہ مجھے نہ دیا جائے اور میں اسے غسل نہ دے دوں اور اسے خوشبو لگاؤں، کفناؤں اور پھر میں اسے اپنے ہاتھوں سے دفن نہ کرلوں، چنانچہ تھوڑے ہی وقت میں عبدالملک بن مروان کا خط آگیا ''کہ عبداللہ کی نعش اس کے ورثاء کو دی جائے'' چنانچہ عبداللہؓ کی لاش حضرت اسماءؓ کے پاس لائی گئی انھوں نے غسل دیا، خوشبو لگائی، حنوط لگائی، کفن دیا اور پھر انھیں دفن کیا، ایوب کہتے ہیں امیرا خیال ہے کہ اسماءؓ حضرت عبداللہؓ کے وفات کے بعد صرف تین دن تک زندہ رہیں۔

۱۵۰۵-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، داؤد بن عمرو ضبی، اسماعیل بن زکریا، یزید بن ابی زیاد، قیس بن احنف ثقفی، قاسم بن محمد کی سند مسلسل سے روایت ہے کہ حضرت اسماءؓ اپنی چند لونڈیوں کے ہمراہ تشریف لائیں اور کہنے لگیں حجاج کہاں ہے؟ ہم نے کہا وہ یہاں پر نہیں ہے بولیں ہمارے پاس ان ہڈیوں کو لانے کا حکم دیدے چونکہ میں نے خود نبی ﷺ کو مثلہ (ناک، کان، ہونٹ کاٹنے) سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، ہم نے کہا جب آئے گا ہم اسے کہہ دیں گے، پھر کہنے لگیں جب آجائے اسے خبر دے دو کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''قبیلہ بنو ثقیف میں ایک کذاب ہوگا اور ایک ظالم ہوگا'' [1]

(۱۳۹) رمیصاء ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا[2]

صحابیات میں سے ایک ام سلیمؓ ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے آگے سر جھکالیا اور بہت سارے غزوات میں شرکت بھی کی۔

کہا گیا ہے کہ تصوف فراخی و مرضی کو چھوڑنا اور آزمائش کے وقت فراخی و مرضی کو لے لینا ہے۔

۱۵۰۶-عبداللہ بن جعفر، یونس، ابوداؤد، حسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون، محمد بن منکدر کی سند سے جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے آپ کو جنت میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا بس اچانک میں ابوطلحہ کی بیوی رمیصاء کے پاس ہوں۔[3]

۱۵۰۷-فاروق خطابی، عبداللہ بن محمد بن ابی قریش، محمد بن عبداللہ انصاری، حمید کی سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ابو طلحہ کا ایک بیٹا جو کہ ام سلیمؓ کے بطن سے تھا، بیمار ہوگیا، چنانچہ اسی بیماری میں وہ بچہ کوٹھڑی میں مرگیا، ام سلیم نے اسے ڈھانپ دیا اور ابوطلحہ نے گزشتہ روز کی طرح حسب دستور بچے کا حال پوچھا کہنے لگیں وہ پہلے کی بہ نسبت اچھے حال میں ہے، ابوطلحہؓ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور ام سلیم نے ان کے آگے کھانا بڑھا دیا، چنانچہ رات کو دونوں آرام سے بستر پر سو گئے اور ابوطلحہؓ نے ام سلیم کے ساتھ نسوانی خواہش بھی پوری کی، جب سحری کا وقت ہوا ام سلیم کہنے لگیں اے ابوطلحہ! مجھے بتاؤ اگر فلاں آدمی کے گھر والوں نے کسی سے کوئی چیز عاریۃً (ادھار) مانگ لائی ہو اور وہ اس سے پوری طرح نفع لے چکے ہوں اور پھر واپسی کے لئے اس چیز کا جب مطالبہ کیا جائے تو ان پر گراں گزرے؟

---

[1] صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابة ۲۲۹. ومسند الامام احمد ۶/ ۸۷، ۹۱، ۹۲، والمستدرک ۴/ ۵۵۳ ومشکاة المصابیح ۵۹۸۵. والکنی للدولابی ۲/ ۳۶. ودلائل النبوة للبیهقی ۶/ ۴۸۱، ۴۸۲.

[2] تهذیب الکمال ۸۳۷۹ (۳۵/ ۳۶۵) والاستیعاب ۴/ ۱۹۴۰

[3] صحیح مسلم للبخاری ۵/ ۱۲. ومسند الامام احمد ۳/ ۳۷۲ وفتح الباری ۷/ ۴۰. والاحادیث الصحیحة ۱۰۳۵.

ابوطلحہ کہنے لگے لینے والوں نے واپسی کے معاملے میں انصاف سے کام نہیں لیا، بولیں تیرا بیٹا ہم نے اللہ سے عاریۃً لیا تھا اور اب اللہ تعالی نے اسے واپس لے لیا ہے۔ چنانچہ ابوطلحہؓ نے اللہ کی حمد کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، پھر صبح کو رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور انھیں سارا واقعہ سنایا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ابوطلحہ اللہ تعالی تمہاری گزشتہ رات کی ہم نشینی میں برکت کرے" چنانچہ اللہ تعالی نے ان دونوں کو نعم البدل کے طور پر عبداللہ بن ابوطلحہ کی شکل میں بچہ عطا فرمایا۔[1]

۱۵۰۸- حبیب بن حسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، سلیمان بن مغیرہ، ثابت بن انس کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ابوطلحہ کا ام سلیم کے بطن سے ایک لڑکا تھا جو مر گیا ام سلیمؓ نے اپنے گھر والوں سے کہہ دیا کہ ابوطلحہ کو لڑکے کے مر جانے کی خبر نہ دو تاوقتیکہ میں خود انھیں نہ بتادوں، اتنے میں ابوطلحہؓ آگئے انھیں شام کا کھانا اور پانی وغیرہ پیش کیا ام سلیم نے اپنے آپ کو اچھی طرح سے سنوارا جب ابوطلحہؓ کھا پی چکے تو اپنی خواہش نفس پوری کی۔ام سلیمؓ نے دیکھا کہ ابوطلحہ کھا پی چکے ہیں اور اپنی حاجت بھی پوری کر لی ہے پھر ان سے کہنے لگیں اے ابوطلحہ! مجھے بتاؤ ایک گھر والے دوسرے گھر والوں سے کوئی چیز عاریۃً طلب کر لائیں اور پھر اسے واپس نہ کریں؟۔ کہنے لگے انھوں نے اچھا برتاؤ نہیں کیا، ام سلیم کہنے لگیں جب ایسی بات ہے جب پھر اپنے بیٹے کو عند اللہ باعث ثواب سمجھو، حضرت انسؓ کہتے ہیں ابوطلحہؓ پہلے غصے ہو گئے اور پھر کہنے لگے تو نے مجھے چھوڑے رکھا اور یہاں تک کہ میں جن امور میں ملوث ہوا سو ہوا اور پھر تو مجھے میرے بیٹے کی موت کی خبر سناتی ہے۔ چنانچہ ابوطلحہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور ان سے شکایت کی کہ ام سلیم نے میرے ساتھ ایسا ویسا کیا، ارشاد فرمایا: اللہ تعالی تمہاری اس رات میں برکت کرے۔[2] کہتے ہیں میری اس رات کی صحبت سے اللہ نے عبداللہ بن ابوطلحہ عطا فرمایا۔

۱۵۰۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، محمد بن موسیٰ مخزومی فطری، عبداللہ بن عبداللہ بن ابوطلحہ کی سند سے انسؓ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ام سلیمؓ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا اور وہ بیمار ہو گیا آئے دن اس کی بیماری میں اضافہ ہوتا رہا بالآخر وہ اللہ کو پیارا ہو گیا ابوطلحہ نبی ﷺ کے پاس تھے اور مغرب کی نماز پڑھ کر واپس آئے، ان کے آنے سے پہلے پہلے ام سلیم نے بچے کو لپیٹ کر گھر کے ایک خانے میں رکھ دیا، ابوطلحہؓ نے بچے پر جھکنے کا ارادہ کیا کہ اتنے میں ام سلیم بول اٹھیں، میں آپ کو حق کا واسطہ دیتی ہوں بچے کے قریب نہ جایئے چونکہ وہ آج کی رات پہلے سے بہتر ہے چنانچہ ام سلیمؓ نے ابوطلحہؓ کو کھانا پیش کیا پھر انھیں خوشبو لگائی اور آرام سے سو گئے ابوطلحہؓ نے اپنی حاجت بھی پوری کی۔ پھر ام سلیم کہنے لگیں اے ابوطلحہ مجھے بتایئے اگر کچھ پڑوسی دوسرے پڑوسیوں سے کوئی چیز عاریۃً لے آئیں اور پھر گمان کر بیٹھیں کہ دوسرے پڑوسیوں نے وہ چیز انھیں کے پاس چھوڑ دی اور جب پہلے والے چیز کا مطالبہ کریں دوسرے والے اپنے لئے اس چیز کو پسند کریں اور واپس نہ دیں؟ کہنے لگے تب تو انھوں نے بہت برا برتاؤ کیا کہنے لگیں جب حق یونہی ہے تو پھر اللہ نے تجھے وہ بچہ عاریۃً دیا تھا اب اس نے واپس لے لیا ہے اور وہ اس بچے کا زیادہ حقدار ہے کہ اسے واپس لے لے۔ چنانچہ ابوطلحہؓ صبح کو نبی ﷺ کے پاس تشریف لے گئے اور انھیں سارا واقعہ کہہ سنایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالی تمہاری اس رات میں برکت کرے۔[3] سو پھر اللہ تعالی نے انھیں عبداللہ بن ابوطلحہ کی شکل میں نعم البدل عطا فرمایا۔

۱۵۱۰- سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، محمد بن مسلم بن وارہ، محمد بن سعید بن سابق، عمرو بن ابوقیس، سعید بن مسروق، عبای بن رفاعہ،

۱۔ مسند الامام احمد ۳/ ۱۰۵، ۱۰۶، ودلائل النبوۃ للبیہقی ۶/ ۱۹۸، والامالی للشجری ۱/ ۳۰۱، وصحیح ابن حبان ۷۳۵، والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۱۴۰، واتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۳۰.

۲، ۳۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۱۰۷، والسنن الکبری للبیہقی ۴/ ۶۶، ومسند الامام احمد ۳/ ۱۹۶ وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۶۱۲

کی سند سے روایت ہے ام سلیم فرماتی ہیں میرا بیٹا مر گیا اور میرے شوہر گھر سے غائب تھے میں نے اس مردہ بچے کو گھر کے ایک کونے میں ڈھانپ کر رکھ دیا۔ اتنے میں میرے شوہر آگئے میں اٹھی اور خوشبو وغیرہ لگائی۔ انھوں نے نفس کی خواہش پوری کی پھر میں نے انھیں کھانا پیش کیا وہ انھوں نے کھایا۔ پھر میں نے کہا کیا آپ کو پڑوسیوں کی عجیب بات نہ سناؤں؟ کہنے لگے کیا عجیب بات؟ کہا ایک چیز عاریۃً لی اور جب واپسی کا مطالبہ کیا جائے تو انکار کر بیٹھیں، کہنے لگے بہت برا برتاؤ کیا کہنے لگیں یہ تیرا بیٹا ہے جو اللہ سے ہم نے عاریۃً لیا تھا۔ کہنے لگے کوئی حرج نہیں، تم نے صبر کو گزشتہ رات نہ چھوڑنے دیا۔ صبح کو نبی ﷺ کے پاس جا کر انھیں سارا واقعہ سنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ ان کی رات میں برکت ڈال۔ راوی کہتے ہیں اسکے بعد میں نے مسجد میں ان کے سات بیٹے دیکھے جو سب کے سب قرآن کے قاری تھے۔[1]

۱۵۱۰- ابراہیم بن عبداللہ بن محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، محمد بن موسیٰ مخزومی غطری، عبداللہ بن عبداللہ بن ابی طلحہ، کی سند سے حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ابوطلحہؓ نے ام سلیمؓ کے ساتھ نکاح کیا تو انکا مہر قبول اسلام ٹھہرا تھا۔ چنانچہ ام سلیمؓ ابوطلحہ کے پیغامؓ کے نکاح سے پہلے اسلام قبول کر چکیں تھیں۔ کہنے لگیں میں تو مسلمان ہوں تمہارے ساتھ کیسے نکاح کر سکتی ہوں چنانچہ ابوطلحہؓ نے اسلام قبول کر لیا اور ان دونوں کے درمیان بطور مہر ابوطلحہ کا قبول اسلام تھا۔

۱۵۱۱- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، جعفر بن سلیمان ثابت کی سند سے روایت ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں ابوطلحہؓ نے قبول اسلام سے پہلے ام سلیمؓ کو پیغام نکاح دیا کہنے لگیں مجھے تو آپ سے نکاح کرنے میں رغبت ہے اور آپ جیسوں کو رد نہیں کیا جا سکتا لیکن تو کافر ہے اور میں مسلمان ہوں ہاں اگر تو اسلام لے آئے تو یہی اسلام میرا مہر ہوگا۔ اس کے علاوہ میں تجھ سے کچھ نہیں مانگوں گی، چنانچہ ابوطلحہؓ نے اسلام قبول کر لیا اور ام سلیمؓ سے نکاح کر لیا۔

۱۵۱۲- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، سلیمان بن مغیرہ، حماد بن سلمہ، جعفر بن سلیمان، ثابت، انسؓ کی سند سے روایت ہے ابو طلحہؓ نے آ کر ام سلیم کو پیغام نکاح دیا اور اس بارے میں بات کی کہنے لگیں ابوطلحہ تم جیسے آدمی کو رد نہیں کیا جاتا لیکن تو کافر ہے اور میں مسلمان عورت ہوں مجھے اسلام تیرے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ کہنے لگے کونسی چیز تیرا مہر ہوگی بولیں میرا مہر کیا ہو سکتا ہے۔ کہنے لگے سونا چاندی، بولیں مجھے تم سے سونے چاندی کی ضرورت نہیں مجھے تمہارا قبول اسلام چاہیے۔ کہنے لگے قبول اسلام میں بڑی حفاظت کون کرے گا؟ بولیں رسول اللہ ﷺ! ابوطلحہ نبی ﷺ کی تلاش میں چل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ میں بیٹھے ہوئے تھے جب ابوطلحہ کو دیکھا فرمایا: ابوطلحہ تمہارے پاس پیشانی میں اسلام کی چمک لے کر آیا ہے۔ انھوں نے آپ ﷺ کو سارا واقعہ سنایا اور ام سلیم کے ساتھ قبول اسلام پر نکاح کر لیا۔ ثابت کہتے ہیں ہم نے نہیں سنا کہ اتنا عظیم الشان مہر کسی عورت کا ہوا ہو کہ وہ قبول اسلام کو مہر مقرر کر کے نکاح کرلے ام سلیم خوبصورت عورت تھیں ان کی آنکھوں میں ہلکی سی زردی تھی۔

۱۵۱۳- محمد بن علی، حسین بن محمد حرانی، احمد بن سنان، یزید بن ہارون، حماد، ثابت، اسماعیل بن عبداللہ ابوطلحہ کی سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ ابوطلحہ نے ام سلیمؓ کو پیغام نکاح بھیجا کہنے لگیں، ابوطلحہ تمہیں پتہ نہیں کہ تمہارا معبود جسکی تم عبادت کرتے ہو وہ ایک لکڑی ہے جو زمین سے اگی ہے اور اسے فلاں حبشی نے بنایا ہے۔ کیا تمہیں حیا نہیں آتی کہ زمین سے اگنے والی لکڑی کی تم عبادت کرتے ہو جس کو فلاں حبشی نے تمہارے معبود کی شکل میں بنایا۔ اگر تو اسلام لے آئے تو میں تجھ سے قبول اسلام کے علاوہ کسی مہر کا مطالبہ نہیں کروں گی۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۱۰۷. والسنن الکبریٰ للبیھقی ۳/ ۲۲. ومسند الامام احمد ۳/ ۱۹۶. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۲۱۲.

۲۔ السنن الکبریٰ للبیھقی ۳/ ۶۶. وتاریخ ابن عساکر ۲/ ۷ (التھذیب)

ابوطلحہ کہنے لگے مجھے کچھ مہلت چاہیے تا کہ میں غور و فکر کر لوں، اس وقت ابوطلحہ چلے گئے پھر جب دوبارہ آئے تو کلمہ شہادت کا اقرار کیا اور مسلمان ہو گئے ام سلیم حضرت انس سے کہنے لگیں اے انس ابوطلحہ کا نکاح کر دو۔

۱۵۱۵- فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، حجاج بن منہال، حماد، ثابت کی سند سے روایت ہے کہ ام سلیم غزوۂ حنین کے موقع پر ابوطلحہ کے ساتھ تھیں اور ان کے پاس ایک خنجر تھا، ابوطلحہؓ نے پوچھا ام سلیم! یہ کیا ہے؟ کہنے لگیں یہ خنجر میں نے اس لئے اپنے پاس رکھا ہے ممکن ہے کوئی مشرک میرے قریب آنے کی جسارت کرے تا کہ میں اسے خنجر کے ساتھ کچوکے لگا سکوں۔ ابوطلحہؓ بولے! یارسول اللہ آپ نے نہیں سنا ام سلیم کیا کہتی ہے؟ چنانچہ انھوں نے آپ ﷺ کو ساری بات سنائی [۱]

ارشاد فرمایا اے ام سلیم! اللہ عزوجل شانہ نے ہماری بھرپور اور احسن طریقے سے کفایت فرمائی ہے۔

۱۵۱۶- عبداللہ بن جعفر، ابن حبیب، ابوداؤد، حماد، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انسؓ کی سند سے روایت ہے کہ غزوۂ حنین کے موقع پر ابوطلحہؓ نے ام سلیمؓ کو ایک خنجر اٹھائے دیکھا کہنے لگے تم اس کے ساتھ کیا کر رہی ہو؟ بولیں ممکن ہے کوئی بھولا بھٹکا مشرک میرے قریب آجائے تا کہ میں اسکے پیٹ میں کچوکے لگا سکوں۔ چنانچہ ابوطلحہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کر دیا۔ فرمانے لگے ام سلیم اللہ تعالیٰ نے ہماری بھرپور اور بڑے اچھے طریقے سے کفایت کی ہے۔ [۲]

۱۵۱۷- ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، علی بن علی بن مثنیٰ، جعفر بن مہران، عبدالوارث، عبدالعزیز کی سند سے روایت ہے کہ انس بن مالکؓ فرماتے ہیں میں نے غزوۂ احد کے دن عائشہؓ اور ام سلیمؓ کو دیکھا کہ انھوں نے پائنچے اوپر کئے ہوئے ہیں اور جلدی سے آ جا رہی ہیں میں نے ان کی پنڈلیوں پر بندھی پازیب دیکھی چنانچہ دونوں اپنی پیٹھوں پر مشکیزے پانی سے بھر کر لا رہی ہیں اور لوگوں کو پلاتی جا رہی ہیں پھر واپس جاتی ہیں اور آ جاتی ہیں اور لوگوں کو پانی پلاتی جا رہی ہیں۔

۱۵۱۸- ابو احمد محمد بن احمد، یحییٰ بن محمد بن سکن، حبان، ہمام، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انسؓ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں ازواج مطہرات کے گھروں کے علاوہ صرف ام سلیمؓ کے گھر میں جایا کرتے تھے اور ان کے علاوہ کسی کے گھر میں نہیں جاتے تھے۔ آپ ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی؟ فرمایا مجھے ام سلیم پر رحم آتا ہے چونکہ اسکا بھائی میرے ساتھ شہید ہوا ہے۔ [۳]

۱۵۱۹- حبیب بن حسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی سلیمان بن مغیرہ، ثابت انسؓ کی سند سے روایت ہے کہ انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے سو گئے اور آپ ﷺ کے چہرے مبارک پر پسینے کی لڑیاں بہنے لگیں، ام سلیمؓ نے موقع غنیمت سمجھا ایک بوتل لائی اور اس میں پسینہ بھر لیا، اتنے میں نبی ﷺ بیدار ہو گئے اور فرمایا ام سلیم! تم کیا کر رہی تھیں؟ بولیں یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اسے خوشبو میں ڈالیں گے چونکہ وہ خوشبو سے بھی زیادہ خوشبودار ہے۔

(۱۴۰) حضرت ام حرام بنت ملحانؓ [۴]

صحابیات میں سے ایک نیکوکار، سمندری لشکر میں شہید ہونے والی نہایت ہی پرہیزگار ام حرام بنت ملحانؓ ہیں۔ کہا گیا ہے کہ اپنے آپ کو کھپانے، ایثار اور اخیار کی خدمت بجالانے کا نام تصوف ہے۔

۱-۲۰۱ صحیح مسلم کتاب الجهاد ۱۳۴. ومسند الامام احمد ۳/ ۱۰۸ والسنن الكبرى للبيهقي ۶/ ۳۰۷. ودلائل النبوة للبيهقي ۵/ ۱۰۵. وطبقات ابن سعد ۸/ ۳۱۱.

۳- صحيح البخاري ۴/ ۳۳ وصحيح مسلم ۱۹۰۸ وطبقات ابن سعد ۸/ ۳۱۳).

۴- تهذيب الكمال ۱۲ ۹ ۷ع (۳۵ / ۳۲۸) وطبقات ابن سعد ۸/ ۳۳۴. وسير النبلاء ۲/ ۳۱۷

١٥٢٠- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب بھی قبا کی طرف تشریف لے جاتے تو حضرت ام حرام کے گھر آتے اور کھانا نوش فرماتے تھے اور ام حرامؓ عبادہ بن صامتؓ کے عقد نکاح میں تھیں چنانچہ ایک روز آپ ﷺ تشریف لائے اور کھانا کھا کر آرام فرمایا۔ ام حرامؓ نے آپ ﷺ کے سر مبارک میں جوئیں تلاش کرنا شروع کیں آپ ﷺ کو نیند آ گئی۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد مسکراتے ہوئے اٹھ گئے اور فرمایا میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور وہ یہ کہ میری امت کے کچھ لوگ سمندر میں غزوہ کے ارادے سے سوار ہیں۔ حضرت ام حرامؓ نے کہا یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ میں بھی ان میں شامل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے دعا کی اور پھر آرام فرمایا، کچھ دیر کے بعد پھر مسکراتے ہوئے اٹھے۔ ام حرامؓ نے مسکرانے کی وجہ پوچھی فرمایا میں نے ایک اور خواب دیکھا ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں۔ ام حرامؓ نے پھر اپنی شرکت کی دعا کی درخواست کی فرمایا "تم پہلی جماعت کے ساتھ ہو گی" حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ام حرامؓ نے معاویہؓ کے عہد میں ایک لشکر کے ہمراہ سمندر کے راستے سفر کیا۔ جب سمندر سے نکل کر ساحل پر آئیں اور گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہوتے گر پڑیں اور وہیں شہید ہو گئیں۔[1]

١٥٢١- ابو اسحاق بن حمزہ، محمد بن یحییٰ مروزی، حماد بن زید، یحییٰ بن سعد، محمد بن یحییٰ بن حبان، انس بن مالکؓ کی سند سے روایت ہے کہ ام حرامؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور تھوڑی دیر کے لئے آرام فرمایا پھر اچانک مسکراتے ہوئے اٹھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں آپ کیوں مسکرا رہے ہیں، فرمایا میں نے خواب میں اپنی امت کے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ سمندر کے راستے بادشاہوں کی طرح تختوں پر (جہاد کے ارادے سے) سفر کر رہے ہیں۔[2] بولیں یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شریک کر دے" حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ام حرامؓ کے ساتھ عبادہ بن صامتؓ نے نکاح کر لیا اور عبادہؓ کے ہمراہ سمندر میں سفر کیا جب ساحل سمندر پر پہنچیں اور جونہی سواری پر بیٹھیں تو سواری نے انہیں پچھاڑ دیا جس سے زمین پر گر کر ان کی گردن ٹوٹ گئی اور پھر اس کے صدمے میں وفات پائی۔

یہ روایت ثوری، حماد بن سلمہ، لیث بن سعد اور عبدالوارث سے بھی مروی ہے اور اسماعیل بن جعفر اور زائدہ نے ابی طوالہ عن انس بن مالک کی سند سے اس کو روایت کیا ہے اور حسین جعفی نے زائدہ عن مختار بن فلفل عن انس کی سند سے منفرد اروایت کیا ہے۔

١٥٢٢- ابو عمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، ہشام بن عمار، یحییٰ بن حمزہ، ثور بن یزید، خالد، بن معدان، عمیر بن اسود عنسی کی سند سے روایت ہے، عمیر کہتے ہیں میں عبادہؓ بن صامت کے پاس گیا اور وہ اس وقت ایک خیمے میں اپنی بیوی ام حرامؓ کے ساتھ تھے، ام حرام کہتی ہیں میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ میری امت میں سے پہلا گروہ جو سمندر کی جنگ لڑے گا ان کے لئے جنت واجب کر دی گئی ہے۔[3] کہنے لگیں یا رسول اللہ! کیا میں ان میں سے ہوں گی؟ فرمایا، ہاں تو ان میں سے ہو گی۔

ثور کہتے ہیں میں نے ام حرامؓ سے یہ حدیث سنی در آنحالیکہ وہ سمندر میں محو سفر تھیں، ہشام کہتے ہیں میں نے ان کی قبر ساحل سمندر پر قابس مقام پر دیکھی ہے اور میں ان کی قبر پر کھڑا بھی رہا۔

١٥٢٣- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابو کریب، حسین بن علی جعفی کی سند سے ہشام بن عاز کہتے ہیں کہ حرام بنت ملحانؓ کی قبر قبرص میں ہے اور وہاں کے لوگ کہا کرتے ہیں کہ یہ ایک برگزیدہ نیک صالحہ عورت کی قبر ہے۔

---

[1] صحیح البخاری ٣/ ١٩ . وصحیح مسلم ١٥١٨، ١٥١٩ . وسنن الترمذی ١٦٢٥ . وسنن النسائی . کتاب الجہاد باب ٤٧ . والسنن الکبری للبیہقی ٩/ ١٦٥ ، ١٦٦ ، ١٦٧ . ومشکاۃ المصابیح ٥٨٥٩.

[2] صحیح البخاری ٣/ ٥١ . والمستدرک ٣/ ٥٥٦ . ودلائل النبوۃ ٦/ ٤٥٢ . والبدایۃ والنہایۃ ٦/ ٢٥٣.

(۱۴۱) ام ورقہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا[۱]

صحابیات میں سے ایک شہیدہ قاریہ ام ورقہ انصاریہ ؓ بھی ہیں۔ مہاجر عورتوں کی امامت کراتی تھیں اکثر رسول اللہ ﷺ ان سے ملنے جاتے۔

۱۵۲۴- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، ابونعیم، ولید بن جمیع، وہ اپنی دادی سے ام ورقہ ؓ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام ورقہ ؓ سے ملنے آتے اور انھیں شہیدہ کے نام سے پکارتے تھے، ام ورقہ قرآن پڑھی ہوئی تھیں اور اکثر تلاوت میں مصروف رہتیں، رسول اللہ ﷺ جب غزوۂ بدر کے لئے نکلے تو آپ ﷺ سے شرکت کی اجازت مانگی کہ زخمیوں کا علاج اور مریضوں کی تیمارداری کروں گی ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس خدمت کے بدلے میں مجھے شہادت عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "تم گھر میں رہو خدا تم کو وہیں شہادت عطا فرمائے گا"۔ (رسول اللہ ﷺ نے ام ورقہ ؓ کو اپنے گھر کی عورتوں کا امام بنایا تھا)۔

(ام ورقہ ؓ نے اپنی ایک لونڈی اور غلام کو مدبر بنایا تھا (یعنی اس شرط پر آزاد کیا تھا کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو) ان بدبختوں نے اس وعدے سے ناجائز فائدہ اٹھایا، اور رات کو ایک چادر ڈال کر ان کا کام تمام کردیا، یہ خلافت عمرؓ کا واقعہ ہے، چنانچہ حضرت عمرؓ سے کہا گیا کہ ام ورقہ ؓ کو ان کے غلام اور لونڈی نے قتل کردیا ہے فرمانے لگے) رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا تھا چنانچہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ "شہیدہ کے گھر چلو"۔[۲]

وکیع اللہ بن جمیع نے اس کے مثل روایت کیا ہے۔

(۱۴۲) ام سلیط انصاریہ ؓ

صحابیات میں سے ایک حصول جنت کے لئے محنت کرنے والی، نمازی ام سلیط انصاریہ بھی ہیں نبی ﷺ کے ساتھ احد میں شریک رہیں کبھی اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈریں۔

۱۵۲۵- ابوبکر بن خلاد، احمد بن ابراہیم بن ملحان، ابن بکیر، لیث بن سعد، یونس بن یزید کے ابن شہاب، ثعلبہ بن ابو مالک کی سند سے روایت ہے کہ عمرؓ نے اہل مدینہ کی عورتوں میں کپڑے تقسیم کئے ان میں سے ایک عمدہ قسم کا کپڑا باقی بچ گیا، حاضرین میں سے کسی نے کہا یا امیر المومنین یہ عمدہ کپڑا رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ام کلثوم بنت علیؓ) کو دے دیں، حضرت عمرؓ فرمانے لگے "ام سلیط اس کپڑے کی زیادہ حقدار ہے، ام سلیطؓ انصار کی ان عورتوں میں سے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور غزوۂ احد میں ہمارے لئے مشکیزے بھر کر لاتی تھیں۔

(۱۴۳) خولہ بنت قیس ؓ[۳]

صحابیات میں سے ایک نیک صالحہ خولہ بنت قیس بھی ہیں۔

۱۵۲۶- حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، ابومعشر، سعید بن مقبری، عبید بن سنوطا کی سند سے روایت ہے عبید کہتے ہیں

۱۔ تھذیب الکمال ۱۹ ۸۰ (۳۵/ ۹۰ ۳) والاستیعاب ۴/ ۱۹۶۵.

۲۔ السنن الکبری للبیھقی ۳/ ۱۳۰. ۱/ ۲۰۶. وطبقات ابن سعد ۸/ ۳۳۵. وکنز العمال ۹۲ ۳۷۵. والمسند للامام احمد ۶/ ۴۰۵. والمطالب العالیۃ ۴۱۵۹. ودلائل النبوۃ للبیھقی ۶/ ۳۸۱)

۳۔ تھذیب الکمال ۳۰ ۸۶ (۳۵/ ۱۶۴)

ہم خولہ بنت قیس کے پاس گئے ہم نے کہا اے ام محمد ہمیں حدیث سناؤ ان کے شوہر کہنے لگے اے ام محمد! جو حدیث تم سنانا چاہتی ہو پہلے اسے اچھی طرح سے دیکھ لو چونکہ نبی ﷺ کی طرف منسوب کرکے بلا دلیل حدیث بیان کرنا بڑا گناہ ہے بولیں میرے لئے برا ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرکے کوئی ایسی حدیث بیان کروں جو تمہیں نفع پہنچائے لیکن فی الواقع میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولوں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ یہ دنیا بڑی لذیذ اور خوشگوار ہے جو آدمی حلال مال لے اس میں برکت کی جاتی ہے۔ بہت سارے لوگ تکلف کرکے جو جی چاہے اللہ کا مال لے اڑتے ہیں قیامت کے دن ان کے لئے جہنم کی آگ ہوگی۔[1]

رواہ اللیث بن سعد عن عمر بن کثیر بن افلح عن عبید سنوطا مثلہ۔

(۱۴۴) ام عمارہؓ

صحابیات میں سے ایک ام عمارہؓ ہیں بیعت عقبہ میں شریک رہیں اور انھوں نے کفار کے رو برو ہو کر جنگیں لڑیں۔ بڑی محنت کرنے والی تھیں صوم وصلوٰۃ اور احکام شریعت کی پابند تھیں۔

۱۵۲۷- حبیب بن حسن، محمد بن یحیی مروزی، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق کی سند سے روایت ہے کہ بیعت عقبہ کے موقع پر صرف دو عورتیں حاضر ہوئی تھیں اور ان دونوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی ان دو میں سے ایک نسیبہ بنت کعب بن عمرو ام عمارہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت سارے غزوات میں شریک ہوئیں خاص طور پر غزوہ احد میں اپنے شوہر زید بن عاصم اور دو بیٹوں حبیب بن زید اور عبداللہ بن زید کے ساتھ شریک ہوئیں۔

ام عمارہؓ کے بیٹے حبیب وہ ہیں جنہیں مسیلمہ کذاب علیہ لعنۃ اللہ نے قید کر لیا تھا چنانچہ مسیلمہ نے ان سے پوچھا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ حبیب فرماتے ہیں جی ہاں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، پھر پوچھا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ فرمایا ہرگز گواہی نہیں دیتا۔ چنانچہ مسیلمہ نے اقرار نہ کرنے پر انھیں قید رہنے دیا۔ جب ام عمارہؓ نے سنا تو مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ وہ بھی سینہ سپر ہو کر چل پڑیں، یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ابوبکرؓ کی خلافت میں پیش آیا، ام عمارہؓ نے جرأتمندانہ طریقے سے بنفس نفیس جنگ میں حصہ لیا اور مسیلمہ کو اللہ تعالیٰ نے جہنم واصل کیا، چنانچہ ام عمارہؓ فتحمند ہو کر واپس لوٹیں اور ان کے جسم پر تیروں اور نیزوں کے دس زخم لگے ہوئے تھے۔

قال ابن اسحاق حدثنی ھذا الحدیث عنہا ابن یحیی بن حبان ومحمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ۔

۱۵۲۸- احمد بن جعفر ابن یوسف ترکی، علی بن جعد، شعبہ، حبیب، ابن زید، لیلی، ام عمارہ بنت کعبؓ کی سند سے روایت ہے ام عمارہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے میں نے آپ ﷺ کے لئے کھانا منگوایا، جب کھانا آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا گیا تو آپ نے مجھے بلایا تاکہ میں بھی کھانا کھاؤں، بولیں، میں روزے میں ہوں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا" بے شک روزہ دار کے پاس جب

---

[1] مجمع الزوائد ۱۰/ ۲۴۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/ ۳۵۰. وشرح السنۃ للبغوی ۸/ ۱۲. والتاریخ الکبیر للبخاری ۵/ ۳۵. واتحاف السادۃ المتقین ۸/ ۸۲. وکشف الخفاء ۱/ ۳۹۲ ومسند الحمیدی ۳۴۰. والمصنف لعبد الرزاق ۲۹۶۲. والترغیب والترھیب ۲/ ۵۵۲. وفتح الباری ۱۱/ ۲۴۶. والدر المنثور ۳/ ۲۰۳. وتاریخ ابن عساکر ۳/ ۴۱۹ (التھذیب) وتاریخ بغداد ۹/ ۱۸۶.

تک کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں تاوقتیکہ کھانا کھانے والے فارغ نہ ہو جائیں۔[۲]
رواہ شریک عن حبیب نحوہ۔

(۱۴۵) حولاء بنت تویت ؓ

صحابیات میں سے ایک اللہ کی طرف رجوع کرنے والی، عبادت گزار اور ثابت قدم رہنے والی حولاء بنت تویت بھی ہیں۔

۱۵۲۹-ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابو اسامہ، عثمان بن عمر، یونس بن یزید، زہری، عروہ کی سند سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ تھے اتنے میں حولاءؓ ادھر سے گزریں، حضرت عائشہؓ کہنے لگیں یہ حولاء ہے اور لوگ اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ رات کو نہیں سوتی آپ ﷺ فرمانے لگے، کیا رات کو نہیں سوتی؟ اتنا ہی عمل کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو بخدا، اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا تاوقتیکہ تم خود نہ اکتا جاؤ۔[۱]

۱۵۳۰-ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابراہیم بن حجاج، حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ان کے پاس ایک عورت بیٹھی تھی جب جانے لگی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ یہ کون عورت ہے؟ بولیں: یا رسول اللہ! کیا آپ اسے نہیں جانتے؟ یہ فلاں عورت ہے رات کو سوتی نہیں اور اہل مدینہ میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہے ارشاد فرمایا چھوڑ، چھوڑ، پھر فرمایا تم اپنے اوپر اتنا ہی عمل لازم کرلو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا حتی کہ تم نہ اکتا جاؤ" اللہ تعالیٰ کو وہ عمل زیادہ پسند ہے جو دائمی ہو اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔[۲]

(۱۴۶) ام شریک اسدیہ ؓ[۳]

صحابیات کرمات میں سے ایک ام شریک اسدیہؓ بھی ہیں جنکے بڑے عجیب حالات ہیں۔

۱۵۳۱-ابراہیم بن احمد بن فرح، عمر مقری، محمد بن مروان، محمد بن سائب کلبی، ابو صالح کی سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ام شریک مکہ میں تھیں کہ وہ اسلام کی عظمت سے متاثر ہو کر اسلام لے آئیں (ام شریک قریش اور بنو عامر بن لوئی کی عورتوں میں سے ایک ہیں) اور وہ اس وقت ابو عسکر دوسی کے عقد نکاح میں تھیں، اسلام لانے کے بعد وہ چپکے سے قریش کی عورتوں سے ملتیں اور انھیں اسلام لانے کی دعوت و ترغیب دیتیں، حتی کہ ان کے اس کردار کا اہل مکہ کو پتہ چل گیا، چنانچہ انھوں نے ام شریکؓ کو پکڑا اور کہنے لگے اگر ہمیں تیری قوم کا لحاظ نہ ہوتا ہم تجھے سخت سزا دیتے لیکن ہم تجھے مسلمانوں کے پاس بھیج کر ہی دم لیں گے، ام شریکؓ فرماتی ہیں کہ اہل مکہ نے مجھے ننگی پیٹھ والے اونٹ پر سوار کیا، میرے نیچے کوئی کپڑا یا زین وغیرہ نہ تھی پھر انھوں نے مجھے تین دن تک اسی حالت میں چھوڑے رکھا، مجھے کھانا کھلاتے اور نہ ہی پانی پلاتے، تین دن میرے اوپر ایسے بیتے کہ زمین میں موجود کوئی شی ایسی نہیں تھی جسکو میں سن

۲۔ مسند الامام احمد ۲/ ۳۶۵. وسنن الدارمی ۲/ ۱۷. والسنن الکبری للبیہقی ۳/ ۳۰۵. وصحیح ابن حبان ۱۹۵۳(موارد) والزھد لابن المبارک ۵۰۰. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۳/ ۸۶. وشرح السنۃ ۲/ ۴۷۶. ومشکاۃ المصابیح ۸۱ ۲۰. والدر المنثور ۱/ ۱۸۱ وطبقات ابن سعد ۸/ ۳۰۳. وفی المطبوعۃ: صبت علیہ.

۱۔ صحیح مسلم، باب ۳۱ من صلاۃ المسافرین. ومسند الامام احمد ۶/ ۲۴۷.

۲۔ صحیح مسلم، باب ۳۱ من صلاۃ المسافرین، ومسند الامام احمد ۶/ ۱۴۴، ۲۱۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/ ۲۲۸. ومجمع الزوائد ۲/ ۲۵۹. وشرح السنۃ ۴/ ۴۸. والشمائل للترمذی ۱۵۵، ۱۶۰. وکنز العمال ۵۳۰۲.

۳۔ تھذیب الکمال ۸۵ ۶۹ (۳۵/ ۳۶۷)

چنانچہ انھوں نے ایک جگہ پڑاؤ کیا، جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے دھوپ میں باندھ دیتے اور خود سائے میں جا بیٹھتے، اور مجھے کھانے پینے کو کچھ نہ دیتے۔ میں مسلسل اسی حالت پر رہتی یہاں تک کہ وہ اگلی منزل کی طرف کوچ کر جاتے، اسی اثناء میں وہ ایک جگہ رکے، انھوں نے مجھے دھوپ میں باندھ دیا اور خود سائے میں جا بیٹھے، اچانک میں اپنے سینے پر کسی ٹھنڈی چیز کے بوجھ کو محسوس کرنے لگی میں نے اسے پکڑا، کیا دیکھتی ہوں کہ وہ ٹھنڈے پانی کا ایک ڈول ہے میں نے اس سے تھوڑا سا پانی پیا مگر مجھ سے ہٹالیا گیا اور بلند ہو گیا، وہ ڈول پھر لوٹ آیا میں نے دوبارہ پکڑا اور تھوڑا سا پانی پیا مگر پھر اوپر اٹھالیا گیا حتی کہ میرے ساتھ اس طرح کئی بار ہوا بالآخر میں نے سیر ہو کر پانی پیا اور جو باقی بچا اسے اپنے جسم اور کپڑوں پر انڈیل دیا جب وہ لوگ (اہل مکہ) بیدار ہوئے تو وہ پانی کے اثرات محسوس کرنے لگے اور انھوں نے مجھے اچھی حالت میں پایا، کہنے لگے تو کھل گئی تھی اور ہمارے مشکیزے سے تو نے پانی پی لیا ہے؟ میں نے کہا بخدا، میں نے ایسا نہیں کیا لیکن میرے ساتھ یہ یہ معاملہ پیش آیا ہے۔ کہنے لگے اگر تو سچی ہے تو پھر تیرا دین ہمارے دین سے بہتر ہے چنانچہ جب انھوں نے اپنے مشکیزے کو دیکھا تو انھیں جوں کا توں پایا۔ اب کی بار انھیں ڈھائے گئے ظلم پر افسوس ہوا، اس کے بعد ام شریک نبی ﷺ کی طرف کوچ کر گئیں اور انھیں اپنا نفس بلا مہر ہبہ کیا، آپ ﷺ نے قبول فرمالیا اور ان کے پاس داخل ہو گئے۔

(۱۲۷) ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ام ایمنؓ نے مدینہ کی طرف پیدل ہجرت کی تھی، عبادت گزار، قائمۃ اللیل اور صائمۃ النہار تھیں۔

۱۵۲۲-ابو عمرو عثمان بن محمد عثمانی، امیہ بن محمد باہلی، محمد بن یحیٰی ازدی بن عبادۃ، ہشام بن حسان، عثمان بن قاسم کی سند سے مروی ہے کہ ام ایمنؓ نے مکہ سے مدینہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی حالانکہ ان کے پاس سواری کا بندوبست تھا اور نہ ہی زاد راہ کا، اسی بے سروسامانی کے عالم میں روزہ رکھ کر چل پڑیں، راستے میں شدید پیاس لگی قریب تھا کہ مرجائیں، کہتی ہیں، جب میں روحاء مقام پر پہنچی سورج غروب ہو چکا تھا اچانک میں اپنے سر پر ہلکی سی سرسراہٹ محسوس کرنے لگی سر اٹھا کر اوپر دیکھنے لگی کیا دیکھتی ہوں کہ ایک پانی سے بھرا ڈول سفید رسی کے ساتھ بندھا آسمان سے لٹکا ہوا ہے، وہ ڈول میرے اور قریب ہوا یہاں تک کہ میں نے اس پر اپنی گرفت مضبوط کر لی، میں نے سیر ہو کر پانی پیا، اس کے بعد مجھے کبھی پیاس نہیں لگی حتی کہ میں دھوپ کے اندر بھی چکر لگاتی رہتی ہوں تاکہ مجھے پیاس لگے۔

۱۵۲۳-ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن بہلول، شبابہ بن سوار، عبدالملک بن حسین بن ابو مالک نخعی، اسود بن قیس، ...عنزی کی سند سے ام ایمنؓ کہتی ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے گھر پر رات گزاری، رات کو اٹھے اور گھر پر رکھے ٹھیکرے میں پیشاب کیا، اسی اثناء میں مجھے سخت پیاس لگی حتی کہ ٹھیکرے میں جو کچھ تھا میں نے پی لیا، مجھے پتہ تک بھی نہیں چلا کہ اس میں کیا ہے۔ جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ام ایمن! ٹھیکرے میں جو پیشاب ہے اسے باہر گرادو۔ میں نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے ٹھیکرے میں جو کچھ تھا وہ میں رات کو پی چکی ہوں، نبی ﷺ ہنس پڑے حتی کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے پھر فرمایا سن لو تمہارے پیٹ میں اس کے بعد کبھی تکلیف نہیں ہوگی۔[۲]

۱۵۲۴-سلیمان بن احمد، عمر بن عبدالعزیز بن مقلاص، عبدالعزیز بن مقلاص، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکر بن سوادہ، حنش بن عبداللہ کی سند سے ام ایمنؓ روایت کرتی ہیں کہ انھوں نے آٹا چھان کر نبی ﷺ کے لئے روٹی پکائی آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ کہنے لگیں

۱۔ تہذیب الکمال ۵۰۹۰ (۳۵/۳۲۹) والاصابۃ ۴/۴۹۳ (۱۷)۔

۲۔ المستدرک ۴/۶۳، ۶۴ (ودلائل النبوۃ المصنف ۱۵۹۔ ومجمع الزوائد ۸/ ۲۷۱ واتحاف السادۃ المتقین ۷/ ۱۱ والتاریخ الاحیاء ۲/ ۶۴، ۳ وکنز العمال ۳۲۲۵۶

انہیں آٹا بنایا جاتا ہے، میں نے چاہا آپ کے لئے روٹی پکالاؤں، ارشاد فرمایا اسے بھوسی کے ساتھ ملا کر دوبارہ گوندھو لے

۱۵۳۵-محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، عبدالقدوس، عمرو بن عاصم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت کی سند سے روایت ہے، حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ ام ایمن سے ملنے گیا، ام ایمن نے کھانا یا شربت پیش کیا لیکن رسول اللہ ﷺ یا تو روزے میں تھے یا اس وقت کھانا تناول فرمانے کی خواہش نہیں تھی، ام ایمن آپ ﷺ سے جھگڑنے لگیں اور بار بار کہتی یا رسول اللہ تناول فرمایئے۔

جب رسول اللہ ﷺ نے انتقال فرمایا تو ابوبکر اور عمر ام ایمن سے ملنے گئے، جب انہیں دیکھا تو رو پڑیں، دونوں نے پوچھا کیوں، کیوں رو رہی ہو؟ کہنے لگیں مجھے معلوم ہے کہ آپ ﷺ کے لئے خداتعالیٰ کے پاس بہتر چیز موجود ہے لیکن میں اس لئے رو رہی ہوں کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے، چنانچہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ پر اس جواب کا اس قدر اثر ہوا کہ وہ بھی ان کے ساتھ مل کر زاروقطار رونے لگے۔

۱۵۳۶-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوحذیفہ، سفیان، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب کی سند سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انتقال فرمایا تو ام ایمنؓ زاروقطار رونے لگیں، ان سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں رو رہی ہیں؟ کہنے لگیں اب ہم سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ (ام ایمن اسامہ بن زید کی والدہ تھیں)

(۱۴۸) یسیرہؓ[2]

یسیرہؓ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی ہر وقت تسبیح و تہلیل میں مشغول رہتی تھیں۔

۱۵۳۷-جعفر بن محمد عمرو، ابوحصین، یحیٰی حمانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن بشر، ہانی بن عثمان، ام حمیصہ کی سند سے یسیرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم (عورتوں) سے ارشاد فرمایا اے مومن عورتو! تم تسبیح و تہلیل اور تقدیس کو اپنے اوپر لازم کر لو اور ان اذکار کو انگلیوں پر شمار کیا کرو کیونکہ قیامت کے دن انگلیوں سے سوال کیا جائے گا اور ان سے باتیں کروائی جائیں گی، غفلت سے کام مت لو کہیں تم اللہ کی رحمت کو بھول نہ جاؤ۔[3]

(۱۴۹) زینب ثقفیہؓ[4]

زینبؓ بھی صحابیات ولیات مکرمات میں سے ایک ہیں، بڑی نماز گزار اور صدقات کرنے والی تھیں کہ اپنے زیورات بھی تقرب الی اللہ کی خاطر اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیئے۔

۱۵۳۸-حبیب بن حسن، قاضی یوسف، ابوربیع زہرانی، اسماعیل بن جعفر، عمرو بن ابوعمرو، ابوسعید مقبری کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے واپس لوٹے اور عورتوں کے پاس آ کر ارشاد فرمایا اے عورتوں کی جماعت! میں

۱۔ سنن ابن ماجۃ ۳۳۴۳، والزھد لابن المبارک ۵۵، ۲۵۵، والترغیب والترھیب ۴/ ۱۸۳، وکنزالعمال ۹۳۵۱۔

۲۔ تھذیب الکمال ۷۹۳۶ (۳۵/ ۳۲۵)، وتھذیب التھذیب ۱۲/ ۳۵۸، والتقریب ۲/ ۶۱۸، والاصابۃ ۴/ ۴۲۹، والاستیعاب ۴/ ۴۲۹

۳۔ طبقات ابن سعد ۸/ ۲۲۷، وکنزالعمال ۱۹۴۸، ومسند الامام احمد ۶/ ۳۷۱۔

۴۔ تھذیب التھذیب ۱۲/ ۴۲۲، والتقریب ۲/ ۶۰۰، والاصابۃ ۴/ ۳۱۹، والاستیعاب ۴/ ۳۱۷۔

۱۰/ ۱۴۸، والمستدرک ۲/ ۱۹۰، ۴/ ۶۰۳، وفتح الباری ۱/ ۴۰۵۔

تمہاری اکثریت کو جہنم میں دیکھتا ہوں لہٰذا جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرو! ان حاضر عورتوں میں عبداللہ بن مسعودؓ کی اہلیہ بھی تھیں، وہ فوراً عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گئیں اور انھیں سارا قصہ سنایا اور اپنے زیورات سنبھالنے لگیں، انھیں دیکھ کر عبداللہ بن مسعودؓ فرمانے لگے ان زیورات کو لے کر کہاں جا رہی ہو؟ کہنے لگیں میں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی قربت حاصل کرنے جا رہی ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اہل نار (جہنمیوں) کا شریک نہ ٹھہرائے، کہنے لگے! ان زیورات کو میرے پاس لاؤ اور انھیں میرے اور میرے بیٹے پر صدقہ کرو چونکہ ہم بھی اس کے مستحق ہیں۔

۱۵۳۹- حبیب بن حسن، یوسف قاضی، عبدالواحد غیاث، حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ، عروہ، عبداللہ بن عبداللہ ثقفی کی سند سے روایت ہے کہ ریطہ (زینبؓ) عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی تھیں اور اپنے ہاتھ سے اشیاء بنا کر فروخت کرتی تھیں ایک دن عبداللہ بن مسعودؓ کہنے لگیں تم نے اور تمہاری اولاد نے مجھ کو صدقہ وخیرات سے روک رکھا ہے لہٰذا رسول اللہ ﷺ سے پوچھو اگر (تمہارے اوپر خرچ کرنے میں) مجھے کچھ ثواب ملتا ہے تو ٹھیک ورنہ اللہ کے راستے میں خیرات کروں گی کہنے لگے اگر تمہیں کچھ ثواب نہ ملتا ہو تو مجھے ناپسند ہے کہ تم ہم پر خرچ کرنے سے ہاتھ روک لو، چنانچہ زینبؓ نے آپ ﷺ سے پوچھا ارشاد فرمایا تمہیں ان پر خرچ کرنا چاہیے یقیناً تمہارے لئے اجر وثواب ہے۔[1]

۱۵۴۰- عبداللہ بن جعفر، یونس، ابوداؤد، شعبہ، اعمش، ابوزائدہ، عمرو بن حارث، زینب ثقفیہؓ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے ارشاد فرمایا صدقہ کرو، اگرچہ تمہیں اپنے زیورات ہی کیوں نہ دینے پڑیں" زینبؓ اپنے خاوند عبداللہ بن مسعودؓ سے کہنے لگیں کیا میری طرف سے کافی ہو جائے گا کہ میں آپ اور اپنے یتیم بھتیجے اور بھانجوں پر صدقہ کروں؟ یعنی کیا مجھے ان پر صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا (عبداللہ بن مسعودؓ کا کوئی ذریعہ معاش نہیں تھا) کہنے لگے رسول اللہ ﷺ سے جا کر پوچھ لو، زینب کہتی ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اچانک ایک انصاری عورت اسی مسئلے کو لئے وہاں موجود تھی، چنانچہ ہمیں آنے کی وجہ پوچھنے بلالؓ باہر آئے، ہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھ لاؤ اور ہمارے متعلق نہیں بتلانا کہ ہم کون ہیں، بلالؓ واپس آپ ﷺ کے پاس اندر چلے گئے اور انھیں ساری بات بتلا دی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" ان سے کہو کہ تمہارے لئے دو اجر ہیں، ایک قرابت (صلہ رحمی) رکھنے کا اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔[2]

(۱۵۰) ماریہؓ

ماریہؓ رسول اللہ ﷺ کی خاص خادمہ ہیں اور اللہ کے راستے میں جہاد بھی کیا۔

۱۵۴۱- سلیمان بن احمد، حفص بن عمر بن صباح، معلی بن اسد، محمد بن عمران، عبداللہ بن حبیب، ام سلیمان، وہ اپنی ماں سے، مذکورہ سند مسلسل سے ماریہؓ روایت کرتی ہیں کہ انھوں نے ایک غزوہ کے موقع پر اپنے آپ کو جھکایا تا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے واسطے سے دیوار پر چڑھ کر مشرکین کو تیر ماریں۔

---

[1] صحيح البخاري ۱/ ۸۳، ۲/ ۱۴۹. وصحيح مسلم، كتاب الايمان ۱۳۲. وسنن الترمذي ۲۶۱۳. وسنن ابن ماجة ۴۰۰۳. ومسند الامام احمد ۱/ ۴۲۳، ۲/ ۳۲۵، ۳۳۳، ۶۶/۲، ۶۴. ۳، والسنن الكبرى للبيهقي ۱/ ۳۰۸، ۴/ ۲۳۵.

[2] صحيح البخاري ۲. ۱۵۱. ومسند الامام احمد ۳/ ۵۰۳، ۳۱۰. وصحيح ابن حبان ۸۳۱ (موارد) ومشكاة المصابيح ۱۹۳۳. وشرح السنة ۶/ ۱۸۵.

(۱۵۱) عمیرہ بنت مسعود اور ان کی بہنیں

۱۵۴۲- محمد بن علی، حسین بن حماد، ہلال بن بشیر، اسحاق بن ادریس احول، ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن سلمہ، جعفر بن محمود، عمیرہ بنت مسعود کی سند سے روایت ہے، عمیرہؓ اپنی پانچ بہنوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے گئیں اور آگے رسول اللہ ﷺ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیا ہوا گوشت تناول فرما رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے کچھ گوشت چبا کر انھیں دیا اور انھوں نے آپس میں تقسیم کر لیا اور ایک ایک ٹکڑا چبا لیا جعفر کہتے ہیں کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئیں مگر کسی کو بھی گندہ دہنی یا کسی قسم کے درد والم کی شکایت کبھی نہیں ہوئی۔

(۱۵۲) سوداءؓ

صحابیات میں سے ایک سوداءؓ بھی ہیں جنھوں نے اکثر اوقات مساجد کو اپنے لئے قیام گاہ بنایا۔

۱۵۴۳- عروہ، عبداللہ بن زبیر کی سند سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ عربوں کے ایک قبیلے کی ایک لونڈی تھی جسے انھوں نے آزاد کر دیا تھا آزادی ملنے کے بعد انہیں کے ساتھ سکونت پذیر تھی، چنانچہ ایک دن قبیلے والوں کی ایک بچی گھر سے باہر کھیلتی ہوئی نکل آئی اور اس کے گلے میں قیمتی موتیوں کا بنا ہوا ہار پڑا تھا، بچی نے وہ ہار گلے سے نکال کر کہیں رکھ دیا یا اس سے کہیں گر گیا، اتفاقاً ادھر سے ایک چیل گزری اور اس نے ہار کو گوشت کا ٹکڑا سمجھ کر اچک لیا، چنانچہ قبیلے والوں نے ہار کی تلاش شروع کر دی سو وہ لونڈی کہتی ہے کہ انھوں نے مجھے متہم کرنا شروع کر دیا۔ آپ کہتی ہیں کہ انھوں نے ہر طرف ہار کو تلاش کیا حتی کہ میری شرم گاہ میں بھی تلاش کیا۔ اللہ کی قسم میں مبہوت کھڑی تھی کہ اچانک ادھر سے ایک چیل گزری اور اس نے ہار ان کے درمیان لا کر پھینک دیا میں نے کہا یہ رہا وہ ہار جس کے چرانے کا تم مجھ پر شک کر رہے تھے حالانکہ میں اس سے بالکل بری الذمہ ہوں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ وہ ہمارے نبی ﷺ کے پاس آئی اور اسلام قبول کر لیا، اور اس کا خیمہ مسجد میں نصب کیا گیا، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ لونڈی میرے پاس آ کر باتیں کرتی رہتی اور جب بھی بیٹھتی تو اس کی زبان پر یہ شعر ہوتا۔

ویوم الوشاح من تعاجیب ربنا. الا انه من بلدة الكفر نجاني.

(ہار کا واقعہ میرے رب کے عجائبات میں سے ہے خوب سن لو اس واقعہ نے مجھے کفرستان سے نجات دی ہے) میں نے کہا تجھے کیا ہوا کہ جب بھی تو بیٹھتی ہے تیری زبان پر یہی شعر ہوتا ہے؟ چنانچہ اس نے مجھے یہ واقعہ سنایا۔

(۱۵۳) انصاریہ رضی اللہ عنہا

انصاریہؓ محنت کش عورت تھیں حوادث پر صبر کرتی تھیں۔

۱۵۴۴- امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی، محمد بن احمد بن ہارون بن حمید، محمد بن حمید، عبدالرحمن بن مغراء، مفضل بن فضالہ، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ غزوہ احد کے موقع پر اہل مدینہ میں کچھ کھلبلی سی مچ گئی ہر طرف سے لوگوں کی چہ مگوئیاں بلند ہونے لگیں کہ محمد ﷺ شہید کر دیے گئے۔ اچانک ایک انصاری عورت سامنے آئی اور اپنے بھائی، بیٹے، باپ اور خاوند کا استقبال کیا (یہ سب حضرات شہید ہو چکے تھے) کہنے لگی یہ کون لوگ ہیں صحابہؓ نے کہا یہ تیرا بھائی باپ شوہر اور بیٹا ہیں، کہنے لگی نبی ﷺ کا کیا بنا؟ صحابہ کہنے لگے وہ تیرے آگے ہیں۔ چنانچہ وہ انصاریہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلی آئی اور آپ ﷺ کا دامن پکڑ کر کہنے

ل ایک روایت میں حفش کا لفظ آتا ہے جس کا معنی جھونپڑے ہے اس وقت مطلب یہ ہوگا کہ آپ ﷺ کی اجازت سے صحابہؓ نے اس لونڈی کے لئے چادروں وغیرہ کی تان کر جھونپڑی نما کوٹھڑی بنائی ہوگی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو کتاب الصلوۃ کی بحث میں ذکر کیا ہے ۱۲ اصحول۔

کی یارسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان جائیں جب آپ محفوظ ہیں تو مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے۔

(۱۵۴) سوداءؓ

صحابیات میں سے ایک سوداءؓ بھی ہیں جنھوں نے آزمائشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

۱۵۴۵- ابو اسحاق، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمود بن محمد، عبدالاعلیٰ، یحییٰ بن سعید، عمران ابوبکر عطاء بن ابی رباح کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ سے کہا کیا میں تمھیں ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا ضرور دکھلائیں یہ کالی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی یارسول اللہ! مجھے مرگی کا عارضہ پیش آیا ہے جس کی وجہ سے (بدحالی کے عالم میں) میرا ستر کھل جاتا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میرا ستر نہ کھلا کرے ارشاد فرمایا اگر تو صبر کرے تو جنت میں جائے گی، اور اگر تو چاہتی ہے تو میں تیرے لئے صحتیابی کی دعا کروں! کہنے لگی میں صبر کرتی ہوں لیکن اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تاکہ میرا ستر نہ کھلے، آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا کی۔[1]

(۱۵۵) ام بُجَید الجہنیہ رضی اللہ عنہا[2]

٭ ام بجیدؓ نے اللہ کے راستے میں بہت خرچ کیا ہے۔

۱۵۴۶- حبیب بن حسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، ابن ابی ذئب، مقبری، عبدالرحمٰن بن بجید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ام بجیدؓ نے ایک مرتبہ آپ ﷺ سے فرمایا، یارسول اللہ! بسا اوقات میرے دروازے پر کوئی مسکین آکر کھڑا ہو جاتا ہے حتی کہ مجھے اس سے حیاء آنے لگتی ہے چونکہ میں اتنی چیز بھی نہیں پاتی جسے اس کے ہاتھ میں رکھ دوں تو پھر میں اسے کیا دوں؟ ارشاد فرمایا کچھ نہ کچھ اس کے ہاتھ میں ڈال دیا کرو اگرچہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔[3]

۱۵۴۷- ابونعیم اصفہانی، ابو احمد محمد بن احمد، موسیٰ بن سہل جونی، طالوت بن عباد، حماد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، سعید بن ابو سعید مقبری، عبدالرحمٰن بن بجید کے سلسلہ سند سے روایت ہے، ام بجید کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں ہمارے پاس تشریف لائے تو میں ایک کونڈی میں آپ ﷺ کے لئے ستو تیار کرتی اور انھیں پلاتی، ایک مرتبہ میں نے کہا یارسول اللہ! میرے پاس کوئی سائل آجاتا ہے میں اسکے لئے کوئی چیز بچا کر رکھتی ہوں ارشاد فرمایا اے ام بجید سائل کے ہاتھ میں کچھ رکھ دیا کرا گرچہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔[4]

(۱۵۶) حضرت ام فروہؓ[5]

۱۵۴۸- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، منصور بن سلمہ، عبداللہ بن عمر، قاسم بن غنام بیاضی، کے سلسلہ سند سے ام فروہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے افضل ترین عمل کے بارے میں سوال کیا گیا، ارشاد فرمایا "اول وقت میں نماز پڑھنا افضل عمل ہے۔"[6]

۱۔ صحیح البخاری ۸/ ۱۵۰ . وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۵۴، ومسند الامام احمد ۱/ ۳۴۷ . وفتح الباری ۱۰/ ۱۱۴.

۲۔ تهذیب الکمال ۵۴ ۷۹ (۵ /۳ ۳۴۲)

۳،۴۔ التمهید لابن عبد البر ۴/ ۲۹۹.

۵۔ تهذیب الکمال ۷۹۹۹ (۳۵ / ۸۷ ۳) وتهذیب التهذیب ۱۲ / ۴۷۶. والاستیعاب ۴/ ۱۹۴۹ .

۶۔ صحیح البخاری ۹/ ۱۹۱ . وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۳۷.

۱۵۴۹-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، عبداللہ بن عمر، قاسم، ام ابیہ (نیا، کے سلسلہ سند سے ام فروہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے افضل ترین عمل کے بارے میں پوچھا گیا...... پھر حسب بالا کے حدیث کو ذکر کیا۔

اس حدیث کو عبداللہ بن عمر اور ضحاک بن عثمان نے بھی قاسم سے روایت کیا ہے۔

(۱۵۷) ام اسحاقؓ

ام اسحاقؓ بھی ہجرت کر کے مدینہ پہنچی اور تکالیف پر صبر و استقامت سے کام لیا۔

۱۵۵۰-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، موسیٰ بن اسماعیل، بشار بن عبدالملک، ام حکیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے۔ام حکیم فرماتی ہیں کہ میں نے ام اسحاق کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے بھائی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف مدینہ ہجرت کی راستے میں بھائی کہنے لگا، ام اسحاق! تم یہاں بیٹھو میں مکہ میں اپنا مال بھول آیا ہوں کہنے لگی، مجھے فاسق[۱] کا ڈر ہے کہیں تمہیں قتل نہ کر دے کہنے لگا ہرگز اس کو قتل کے اقدام پر جرأت نہ ہوگی، چنانچہ میں کافی دن تک وہاں بھائی کے انتظار میں ٹھہری رہی۔ایک دن ایک آدمی جسے میں پہچانتی تھی لیکن اسکا نام نہیں جانتی تھی میرے پاس سے گزرا کہنے لگا ام اسحاق! تم یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ میں بولی میں اسحاق کا انتظار کر رہی ہوں وہ مکہ میں اپنا مال لینے گیا ہے۔ کہنے لگا اسحاق تجھے نہ مل سکے گا اسے فاسق نے قتل کر دیا ہے چنانچہ میں مدینہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئی اور رسول اللہ ﷺ وضو کر رہے تھے، کہنے لگی: یا رسول اللہ! اسحاق قتل ہو چکا ہے، کہتے ہوئے میں رو رہی تھی اور رسول اللہ ﷺ میری طرف دیکھ رہے تھے۔میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ وضو کرنے کیلئے جھکے ہوئے تھے۔نبی ﷺ نے چلو میں پانی لیا اور میرے منہ پر چھینٹے دے مارے۔بشار کہتے ہیں کہ میری دادی جان کہہ رہی تھیں کہ اس عورت کو بہت بڑی مصیبت پیش آئی تھی، اس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈباتے تھے۔مگر اس کے رخساروں پر نہیں بہتے تھے۔

(۱۵۸) اسماء بنت عمیسؓ[۲]

اسماء بنت عمیسؓ نے دو ہجرتیں کی ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ، دو قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، انھیں بحریہ حبشیہ بھی کہا جاتا ہے۔جعفر طیارؓ کا ان کے ساتھ عقد نکاح ہوا جعفرؓ کی شہادت کے بعد ابوبکرؓ کے عقد نکاح میں آ گئیں۔

۱۵۵۱-ابونعیم اصفہانی، ابو اسحاق بن حمزہ، احمد بن علی، احمد بن زہیر، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں ہم حبشہ سے نبی ﷺ کے پاس فتح خیبر کے موقع پر آئے آپ ﷺ نے مال غنیمت سے ہمیں بھی حصہ عطا فرمایا! جبکہ ہمارے علاوہ غزوہ خیبر غیر حاضر ہونے والے کسی فرد کو حصہ نہیں دیا صرف حضرت جعفرؓ اور ان کے اصحاب (اہل سفینہ[۳]) کو عطا کیا۔ اہل مدینہ کہتے کہ تم ہمارے اوپر ہجرت میں سبقت لے گئے چنانچہ حضرت اسماءؓ بنت عمیس حضرت حفصہ کے گھر گئیں، راستے میں حضرت عمرؓ بھی آ گئے اور فرمایا: کیا یہ حبشہ والی اور سمندر والی ہیں؟ حضرت اسماءؓ نے کہا ہاں وہی" حضرت عمرؓ نے کہا ہم کو تم پر فضیلت ہے چونکہ ہم نے مدینہ کی طرف تم سے پہلے ہجرت کر لی ہے" حضرت اسماءؓ کو یہ فقرہ سن کر غصہ آیا بولیں "کبھی نہیں۔تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور جاہلوں کو تعلیم دیتے تھے لیکن ہماری حالت بالکل جدا تھی۔ہم دور دراز مقام حبشہ میں صرف خدا

---

[۱] اس سے ام اسحاق کا شوہر مراد ہے جو ابھی تک اسلام نہ لایا تھا۔محولی

[۲] تھذیب الکمال ۸۳۷۷ (۳۵ / ۱۲۶) والثقات لابن حبان ۳/ ۲۳. وسیرۃ ابن ھشام ۱/ ۲۵۷. والاصابۃ ۴/ ۲۳۱.
والاستیعاب ۴/ ۲۳۴. وتھذیب التھذیب ۱۲/ ۳۹۸. والتقریب ۲/ ۵۸۹.

[۳] اہل سفینہ سے مراد وہ صحابہ ہیں جنھوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور پانچ چھ سال تک وہیں مقیم رہے۔محولی

اور رسول ﷺ کی خوشنودی کے لئے پڑے رہے۔ بخدا میں اس وقت تک نہ جاؤں گی اور نہ پیوں گی جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے تمہاری اس بات کا تذکرہ نہ کردوں، ہمیں وہاں اذیتیں دیجاتیں اور ڈرایا جاتا، بس میں ابھی آپ ﷺ سے اس کا ذکر کروں گی اور آپ ﷺ سے پوچھوں گی بخدا میں اتنی ہی بات کہوں گی نہ جھوٹ بولوں گی اور نہ ہی کج روی سے کام لوں گی۔ چنانچہ جب نبی ﷺ تشریف لائے کہنے لگیں یا رسول اللہ! عمرؓ یوں کہہ رہے ہیں پھر واقعہ سنایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ان سے کیا کہا؟ حضرت اسماء فرماتی ہیں میں نے کہا میں نے ایسا ایسا کہا تو حضور ﷺ نے فرمایا: انہوں نے ایک ہجرت کی اور تم نے دو ہجرتیں کی اسماء کہتی ہیں کہ ابو موسیٰ اور دوسرے حضرات حبشہ سے آنے والے میرے پاس گروہ در گروہ آتے اور اس بارے میں دریافت کرتے چونکہ ہمیں آپ ﷺ کے فرمان سے اس قدر مسرت ہوئی کہ دنیا کی تمام تر فضیلتیں ہیچ معلوم ہوتی تھیں۔ ابو بردہؓ کہتے ہیں حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ ابو موسیٰؓ بار بار مجھ سے یہ حدیث سنتے کہ تمہاری دو ہجرتیں ہیں، ایک نجاشی کی طرف اور دوسری میری طرف"۔

۱۵۵۲- ابو نعیم اصفہانی سلیمان بن احمد، محمد بن علی صائغ، ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل قیس کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اسماءؓ بنت عمیس سے کہا کہ ہم ہجرت میں تمہارے اوپر سبقت لے گئے کہنے لگیں "جی ہاں آپ لوگ ہمارے اوپر ہجرت میں سبقت لے گئے حالانکہ ہم دور دراز علاقہ میں پڑے ہوئے تھے اور تم لوگ حضور ﷺ کے پاس تھے۔ اور تمہارے جاہلوں کو آپ ﷺ تعلیم دیتے اور عالم کو فقہ پڑھاتے اور تمہیں اعلیٰ اخلاق اپنانے کا حکم دیتے۔

۱۵۵۳- سلیمان بن احمد، اسحاق، ابن ابراہیم، عبدالرزاق، یحییٰ بن علاء رازی، شعیب بن خالد، حنظلہ بن سمرہ بن مسیب بن نجبہ، مسیب بن نجبہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فاطمہؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے کرا دیا تو عورتیں بن سنور کر لوٹ پڑیں، آپ ﷺ اور عورتوں کے درمیان پردہ حائل تھا لیکن پردے کے پیچھے صرف اسماءؓ بنت عمیس باقی رہیں، آپ ﷺ نے فرمایا تم بدستور یہاں ہی ہو، تم کون ہو؟ کہنے لگیں میں آپ کی بیٹی کو مانوس کرنے کے لئے رک گئی ہوں چونکہ نوجوان لڑکی کو سہاگ رات میں کسی چیز کی ضرورت پیش آسکتی ہے لہٰذا کسی نہ کسی عورت کا موجود رہنا ضروری ہے تاکہ اسکی ضرورت کو پورا کرسکے اس لئے میں آپ کی بیٹی کی پاسبانی کے لئے یہاں رک گئی ہوں۔ ارشاد فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہارے سامنے، پیچھے دائیں بائیں ہر طرف سے شیطان مردود سے تمہاری حفاظت فرمائے[۱]۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اسماءؓ نے کن انکھیوں سے آپ ﷺ کی طرف اشارہ کیا اور آپ ﷺ اٹھ کر چلے گئے اور اپنے حجرہ میں گھسنے تک ان کے لئے دعائیں کرتے رہے۔

۱۵۵۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، وزیاد بن ایوب، ابو زکریا یحییٰ بن ابی زائدہ، ابو زائدہ، اسماعیل بن ابو خالد، شعبی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے انتقال فرمانے کے بعد اسماء بنت عمیسؓ سے حضرت علیؓ نے نکاح کرلیا تھا اور حضرت اسماءؓ کے دو بیٹے تھے محمد ابوبکرؓ سے اور عبداللہ جعفرؓ سے یہ دونوں ایک دوسرے پر فخر کرتے، حضرت علیؓ نے اسماءؓ سے کہا "ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرو عبداللہ سے کہنے لگیں اے بیٹے تمہارے باپ جعفرؓ سے بڑھ کر میں نے عربوں کا کوئی جوان نہیں دیکھا اور محمد سے کہنے لگیں، اے بیٹے تمہارے باپ سے بڑھ کر افضل تر کسی بوڑھے کو نہیں دیکھا۔ حضرت علی ہنس کر فرمانے لگے تم نے فضائل کی عجیب تقسیم کی ہمارے لئے کوئی فضیلت تم نے چھوڑی ہی نہیں، اگر اس کے علاوہ کچھ اور کہتی تو میں تجھے چوم لیتا۔ کہنے لگیں بخدا آپ تینوں میں سے بہتر ہیں۔

۱۔ کنز العمال ۳۲۸۹۲۔ یہ حدیث محل نظر ہے اور محض اہل تشیع کا کلفف ہے چونکہ غزوہ خیبر صلح حدیبیہ کے بعد سن ۶ ہجری میں ہوا اور اسماء غزوہ خیبر کے موقع پر حبشہ سے تشریف لائیں اور وہ حبشہ میں ۷، ۸ سال تک مقیم رہیں۔ جبکہ حضرت فاطمہؓ کا نکاح ۲ھ میں ہوا گویا اسماء حضرت فاطمہؓ کے نکاح کے وقت حبشہ میں تھیں۔ من المترجم تتولی۔

(۱۵۹) حضرت اسماء بنت یزیدؓ

حضرت اسماءؓ بنت یزیدؓ انصاریہ ہیں اور ہر طرح کے فتنوں سے اپنے آپ کو دور رکھا۔

۱۵۵۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، داؤد، اودی، شہر بن حوشب کے سلسلۂ سند سے روایت ہے اسماء بنت یزیدؓ فرماتی ہیں کہ میں بیعت کرنے نبی ﷺ کے پاس آئی، جب قریب ہوئی تو آپ ﷺ نے میرے ہاتھوں میں لگے دو سونے کے کنگنوں کی چمک کو دیکھ کر ارشاد فرمایا، اسماء ان کنگنوں کو اتار کر پھینک دے کیا تو اس بات سے نہیں ڈرتی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے آگ کے بنے ہوئے کنگن پہنائے۔ کہتی ہیں کہ میں نے ان دونوں کو اتار کر پھینک دیا مجھے معلوم نہیں کہ ان کو کس نے اٹھایا۔[۲]

۱۵۵۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالوہاب بن عطاء، عبدالجلیل قیسی، شہر بن حوشب کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اسماء بنت یزیدؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ میری خالہ آپ ﷺ کے پاس آ گئیں اور کچھ سوال کرنے لگیں دراں حالانکہ انھوں نے ہاتھوں میں دو کنگن پہنے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان سے بہتر ہے کہ تم آگ کے کنگن پہنتی، میں نے کہا اے خالہ جان رسول اللہ ﷺ آپ کے کنگنوں کے بارے میں ارشاد فرما رہے ہیں چنانچہ انھوں نے دونوں کنگن اتار کر پھینک دیئے اور کہنے لگی یا رسول اللہ اگر عورتیں بناؤ سنگھار نہیں کریں گی تو وہ اپنے خاوندوں کے قریب بے وقعت ہو کر رہ جائیں گی؟ آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا کیا عورتیں اتنی طاقت بھی نہیں رکھتیں کہ چاندی کی بالیاں یا چاندی کا ہار بنالیں اور پھر اس پر زعفران کا رنگ چڑھالیں وہ سونے کی طرح محسوس ہونے لگے گا جس آدمی نے بھی ٹڈی کے وزن کے برابر سونے کے ساتھ اپنے آپ کو مزین کیا قیامت کے دن اسے داغا جائے گا۔[۳]

۱۵۵۷- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ بن یوسف، محمد بن مہاجر، مہاجر، کی سند سے اسماء بنت یزیدؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے دو دینار بھی باقی چھوڑے اور انھیں اللہ کی راہ میں خیرات نہ کیا اس نے جہنم کی آگ کے دو داغ اپنے ذمہ میں لازم کر دیئے۔[۴]

(۱۶۰) ام ہانی انصاریہؓ

ام ہانیؓ نے نبی آپ ﷺ سے پوچھا تھا کہ کیا مرنے کے بعد ہماری آپس میں باہمی ملاقات ہوگی؟

۱۵۵۸- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن حسن مصیصی، حسن بن شبیب، ابن لہیعہ، ابو اسود، عروہ بن معاذ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ام ہانی انصاریہ نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت فرمایا: کیا مرنے کے بعد ہم ایک دوسرے کو دیکھ سکیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روحیں پرندوں کی شکل میں درختوں کے ساتھ لگی ہوئی ہوں گی جب قیامت کا دن ہوگا جسموں میں دوبارہ لوٹ آئیں گی۔[۶]

۱۔ تہذیب الکمال ۷۷۸۵ (۳۵ / ۱۲۸) وتہذیب التہذیب ۱۲ / ۳۹۹. والتقریب ۲ / ۵۸۹. والاصابۃ ۴ / ۲۳۳. والاستیعاب ۴ / ۲۳۷.

۲۔ مسند الامام احمد ۶ / ۴۵۳. ومجمع الزوائد ۵ / ۱۴۸.

۳۔ مسند الامام احمد ۶ / ۴۶۰.

۴۔ مسند الامام احمد ۳ / ۴۳۲. ومجمع الزوائد ۱۰ / ۲۴۰. وکنز العمال ۶۲۹۷. ۴۷۰۰۷.

۵۔ الاصابۃ ۴ / ۵۰۳. والاستیعاب ۴ / ۵۰۳. وتہذیب التہذیب ۱۲ / ۴۸۱.

۶۔ مسند الامام احمد ۶ / ۴۲۵. وکنز العمال ۴۲۷۵۴. ومجمع الزوائد ۲ / ۳۲۹. واتحاف السادۃ المتقین ۱۰ / ۳۸۷. وتفسیر ابن کثیر ۸ / ۴۷. والاحادیث الصحیحۃ ۹۷۶.

(۱۶۱) سلمٰی بنت قیسؓ

سلمٰی بنت قیسؓ نے بھی قبلتین کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے اور دونوں بیعتوں میں شریک رہی ہیں۔

۱۵۵۹- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق، سلیط بن ایوب، حکم بن سلیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سلمٰی بنت قیسؓ رسول اللہ ﷺ کی خالاؤں میں سے تھیں اور دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے ان کا تعلق قبیلہ بنوعدی بن نجار سے تھا۔ کہتی ہیں کہ میں انصاری عورتوں کے ساتھ آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے آئی آپ ﷺ نے اس شرط پر ہمیں بیعت کیا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، نہ چوری کریں، نہ زنا کریں، نہ ناحق قتل کریں، نہ کسی قسم کے بہتان کا اپنے زوبڑ وار تکاب کریں اور نہ ہی ہم کسی بھلی بات میں نافرمانی کریں۔ پھر فرمایا تم اپنے شوہروں کے ساتھ دھوکہ مت کرو، ہم نے ان شرائط کو قبول کر کے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور پھر ہم اپنے گھروں کو واپس لوٹ گئیں، میں نے ایک عورت سے کہا "تم واپس جاؤ اور رسول اللہ ﷺ سے پوچھو کہ شوہروں کے حقوق کے سلسلے میں ہمارے اوپر کیا چیز حرام کی گئی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس عورت کو جواب دیا کہ "عورت چپکے سے اپنے خاوند کا مال لے اور پھر اس کے ذریعے غیر کے ساتھ رشتہ محبت جوڑ دے" یہ چیز عورتوں پر حرام کی گئی ہے۔[1]

---

[1] مسند الامام احمد ۶/ ۳۸۰، وتفسیر ابن کثیر ۸/ ۱۲۳۔

طبقۂ تابعین

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آئندہ صفحات میں جن تابعین کرام کا تذکرہ آپ پڑھیں گے یہ وہ حضرات ہیں جو اتباع احکام شریعت، کمال درجہ کی عبادت، کم مائیگی پر گزارہ اور صددرجہ کے زہد کے ساتھ مشہور تھے، انھوں نے ہمیشہ دنیا اور اس کے دھوکے سے پہلو تہی کی، عبادت اور اسکی لذات سے راحت پائی ان حضرات تابعین کرام کی جماعت کثیر ہے لیکن ہم نے ان میں سے صرف مشاہیر پر ہی اکتفا کیا ہے ان حضرات کے فضائل میں بے شمار احادیث وآثار مروی ہیں۔

۱۵۶۰- ابونعیم اصفہانی، یونس ابوداؤد، شعبہ، منصور و اعمش، ابراہیم عبیدہ سلمانی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے افضل ترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے۔[1]

اس حدیث کو بمثل مذکور بالا کے ابن عون نے ابراہیم سے بھی روایت کیا ہے۔

۱۵۶۱- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوالنضر، شیبان ابو معاویہ، عاصم، خیثمہ، شعبی، نعمان بن بشیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سے افضل ترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے اور پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے۔

اس حدیث کو حماد بن سلمہ، زید بن ابی انیسہ، زائدہ اور ابوبکر بن عیاش نے عاصمؒ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے لیکن ان حضرات نے شعبی کا واسطہ بیچ میں ذکر نہیں کیا۔

۱۵۶۲- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، دوران بن سفیان، بصری، محمد بن کثیر، ہمام، قتادۃ، زرارہ بن ابواوفی کے سلسلہ سند سے عمران بن حصینؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "میرے زمانے کے لوگ افضل ترین لوگ ہیں پھر وہ افضل ترین ہیں جوان کے بعد آئیں گے"۔

اس حدیث کو مطر و ہشام و ابوعوانہ نے بمثل مذکور بالا کے قتادہ سے روایت کیا ہے نیز زھدم جرمی اور ہلال بن یساف نے بھی حدیث عمران بن حصین سے بمثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۱- صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ با ۵۲ . وسنن ابی داؤد باب ۹ من کتاب السنۃ وسنن الترمذی ۲۲۲۲. والسنن الکبریٰ للبیھقی ۱۰ / ۱۶۰ . ومسند الامام احمد ۲ / ۲۲۸. ۴ / ۴۴۰. والحدیث له الفاظ عدیدۃ کما سیاتی فی النصوص التالیۃ .

۱۵۶۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، عثمان، حماد بن سلمہ، جریری، ابونضرہ، عبداللہ بن مولہ، بریدہ اسلمی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا" افضل ترین لوگ اس زمانے کے ہیں جس میں میں موجود ہوں پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے۔

۱۵۶۴- حبیب بن حسن، ابومسلم کشی، ابوعاصم، محمد بن عجلان، ابوہریرہؓ کی سند سے روایت ہے کہ ہم جماعت صحابہ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ لوگوں میں سے افضل ترین لوگ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا" میں اور میرے صحابہ" کسی نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا: ان کے بعد جوان کے نقش قدم پر چلیں گے" راوی کہتے ہیں کہ چوتھی مرتبہ پوچھنے پر آپ ﷺ نے جواب دینے سے احتراز کیا۔

اس حدیث کو صفوان بن عیسیٰ نے ابن عجلان سے بھی اسی طرح روایت کیا۔

۱۵۶۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، سدی، عبداللہ بہی کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ کونسے لوگ افضل ترین ہیں؟ ارشاد فرمایا، اس زمانے کے لوگ افضل ترین ہیں جس میں میں موجود ہوں پھر دوسرے زمانے کے پھر تیسرے زمانے کے۔

اس حدیث کو ابوسعید خدری، ابوبرزہ اسلمی، سمرہ بن جندب، سعد ابوبلال بن سعد نے بھی نبی ﷺ سے بمثل مذکورہ بالا کے روایت کیا ہے۔

☆☆☆

تابعین کا پہلا طبقہ

(۱۶۲) اویس بن عامر قرنی رحمہ اللہ

سید عابدین اور اولیاء عظام کی نشانی اویس بن عامر قرنی رحمہ اللہ کے بارے میں نبی ﷺ نے بشارت دی تھی اور صحابہ کرام کو ان سے ملاقات کرنے کی وصیت بھی کی تھی۔

۱۵۶۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر محمد بن جعفر بن ہیثم احمد بن خلیل ترجلانی، ابونضر، سلیمان بن مغیرہ، سعید جریری، ابونضرہ، اسیر بن جابر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ کوفہ میں ایک محدث ہمیں حدیثیں سنایا کرتے تھے ایک دن اس حدیث کے بعد شاگردوں سے کہنے لگے کہ چلے جاؤ چنانچہ اکثر حضرات چلے گئے لیکن چھوٹی سی جماعت ادھر بیٹھی رہی اس جماعت میں ایک آدمی اس طرح سے آہستہ آہستہ باتیں کررہا تھا کوئی دوسرا نہ سن پائے، مجھے اس سے سننے کا شوق پیدا ہوا میں نے اسے تلاش کیا مگر گم پایا۔ اسیر کہتے ہیں میں نے اپنے دوستوں سے پوچھا، کیا تم اس آدمی کو جانتے ہو؟ ایک آدمی کہنے لگا جی ہاں میں جانتا ہوں۔ وہ "اویس قرنی" ہیں، میں نے کہا کیا تمہیں اس کے گھر کا پتہ معلوم ہے۔ کہنے لگا جی ہاں مجھے معلوم ہے، چنانچہ میں اس آدمی کے ساتھ اویس کی تلاش میں نکل پڑا، جب ان کے گھر پہنچے تو وہ باہر نکلے، میں نے کہا میرے بھائی! کس چیز نے آپ کو ہم سے روک رکھا ہے؟ کہنے لگے میرے پاس اتنے کپڑے نہیں کہ میں ان سے کفایت کا کام لے سکوں دراصل اویس کے ساتھی ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے اور انھیں اذیت پہنچاتے، میں نے کہا یہ چادر لو اور اس سے ستر پوشی کا کام لو، کہنے لگے ایسا نہ کرو شریر لوگ اس چادر کو دیکھ کر مجھے اور اذیت پہنچائیں گے۔ اسیر رحمہ اللہ کہتے ہیں میں برابر اصرار کرتا رہا آخر مجبوراً ان کو چادر اوڑھنی پڑی، میں شریروں کی مجلس میں آیا اور ان سے کہا، آخر تم کیا چاہتے ہو کہ تم اس آدمی کو اذیتیں پہنچاتے ہو آدمی کبھی ننگا بھی ہوتا ہے کپڑے میسر ہوں تو پہن لیتا ہے۔ (اس میں دوسروں کو ستانے کی کیا بات ہے) چنانچہ میں نے ان کی زبانی کلامی خوب خبر لی، راوی کہتے ہیں کہ اتفاقاً اہل کوفہ کا ایک وفد عمرؓ کے پاس گیا ان میں ایک مذاق اڑانے والا بھی شریک تھا، عمرؓ نے پوچھا کیا یہاں کوئی قرنی ہے؟ یہ آدمی آیا اور کہنے لگا میں ہوں کہنے لگے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "یمن سے تمہارے پاس "اویس" نامی ایک آدمی آئے گا اور وہ اپنے پیچھے یمن میں صرف اپنی ماں کو چھوڑے گا اس کے علاوہ اس کا کوئی رشتہ دار یمن میں نہیں ہوگا، اس کے چہرے پر چیچک کے داغ تھے اس نے اللہ سے دعا کی جس سے اکثر داغ ختم ہوگئے تاہم پھر بھی ایک دینار یا ایک درہم کے بقدر باقی رہ گئے۔ تم میں سے جو آدمی بھی اس سے ملاقات کرے اس سے اپنے لئے استغفار کرائے۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ اویس رحمہ اللہ ہمارے پاس آئے میں نے ان سے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟ کہنے لگے میں یمن سے فرمایا تمہارا نام کیا ہے، کہنے لگے "اویس" فرمایا یمن میں تمہارا کوئی رشتہ دار ہے جسے تم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہو؟ کہنے لگے اپنی والدہ کو پیچھے یمن میں چھوڑا ہے فرمایا کیا تمہارے چہرے پر چیچک کے داغ تھے اور پھر تم نے اللہ سے دعا کی اور وہ ختم ہوگئے؟ کہا جی ہاں، فرمایا میرے لئے استغفار کرو کہنے لگے میرے جیسا عام آدمی آپ جیسی شخصیت کے لئے استغفار کرنے کا اہل کیسے ہوسکتا ہے؟ بہر حال انھوں نے حضرت عمرؓ کے لئے استغفار کیا پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا: میرے بھائی! مجھ سے اب جدا نہیں ہونا۔ لیکن وہ کھسک گئے اب مجھے پتا چلا ہے کہ وہ تمہارے پاس کوفہ میں آئے ہوئے ہیں، راوی کہتے ہیں کہ وہ مذاق اڑانے والا آدمی اویس رحمہ اللہ کی تحقیر کرنے لگا اور کہا یہ آدمی ہم میں نہیں ہے اور نہ ہی

ہم اسے جانتے ہیں عمرؓ نے فرمایا جی ہاں وہ ایسا ہی آدمی ہے گویا حضرت عمرؓ ان کی شان کو اس آدمی کے سامنے گنتا رہے تھے۔اس نے کہا اے امیر المومنین! ہمارے ہاں ایک شخص ہے جسے اویس کہتے ہیں فرمایا: اسے پالو لیکن میرا خیال ہے کہ تم اسے نہیں پا سکتے چنانچہ وہ آدمی اویس رحمہ اللہ کی طرف محو سفر ہو گیا اور اپنے گھر آنے سے پہلے اویس رحمہ اللہ کے پاس گیا، انھوں نے اس آدمی کو دیکھ کر فرمایا تم نے خلاف عادت سنجیدگی کس طرح اختیار کی؟ کہنے لگا میں نے عمرؓ سے تمہاری شان میں ایسا ایسا سنا ہے۔لہٰذا اویس! میرے لئے استغفار کرو! فرمایا میں نہیں کروں گا تاوقتیکہ تم میرے ساتھ عہد کرو کہ آج کے بعد میرا مذاق نہیں اڑاؤ گے اور جو کچھ میرے متعلق تم نے عمرؓ سے سنا ہے اسکا کسی سے ذکر نہیں کرو گے چنانچہ اویس رحمہ اللہ نے اس آدمی کے لئے استغفار کیا۔

اسیر کہتے ہیں کہ تھوڑے سے عرصہ میں اویس رحمہ اللہ کا چرچا کوفہ میں عام دام ہو گیا میں بھی ان کے پاس گیا اور کہا اے میرے بھائی کیا میں آپ کو ایک عجیب بات نہ بتاؤں حالانکہ ہمیں اس کا شعور تک نہیں؟ فرمانے لگے، اس میں وہ بات نہیں جس کی وجہ سے میں لوگوں کے بیچ میں پہنچوں گا، اور ہر بندے کو اس کے عمل کا بدلہ دیا جائے گا اسیر کہتے ہیں اویس کھسک کر کہیں چلے گئے[1]

حماد بن سلمہ نے جریری سے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور زرارہ بن ابی اوفی نے اسیر بن جابر سے روایت کی ہے۔یہ صحیح حدیث ہے امام مسلم نے اسکی تخریج ابوخیثمہ عن ابی نضر کے طریق سے کی ہے۔

۱۵۶۷-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام دستوائی، ہشام دستوائی، زرارہ، اسیر بن جابر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس جب بھی اہل یمن کی امداد آتی، پوچھتے کیا تمہارے اندر اویس بن عامر قرنی ہیں ــــــــ پھر مذکورہ بالا حدیث ابونضر کو بیان کی اسیر بن جابر کے طریق سے پوری طوالت کے ساتھ۔

ضحاک بن مزاحم نے اس حدیث کو ابوہریرہؓ سے زائد الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔لیکن اس کا کوئی تابع نہیں ہے۔اس حدیث کو نوفل سے نقل کرنے میں مخالد بن یزید منفرد ہے۔

۱۵۶۸-ابونعیم اصفہانی، ابوہ، حامد بن محمود، سلمہ بن شعیب، ولید بن اسماعیل حرانی، محمد بن ابراہیم، بن سعید، مخالد بن یزید، نوفل بن عبداللہ، ضحاک بن مزاحم، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کل صبح تمہارے ساتھ ایک جنتی آدمی نماز پڑھے گا حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں مجھے امید ہوئی کہ ہوسکتا ہے وہ میں ہوں" چنانچہ صبح کو میں نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی لوگ واپس لوٹ گئے مگر میں برابر مسجد میں ہی بیٹھا رہا اور رسول اللہ بھی بیٹھے رہے، اسی دوران ایک کالا آدمی معمولی کپڑے کا ازار باندھے ہوئے برقعہ اوڑھے ہوئے سامنے آیا اور نبی ﷺ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ رکھ کر کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کیجئے، چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے لئے شہادت کی دعا کی، بخدا! ہم اس آدمی سے مشک اذفر کی خوشبو سونگھ رہے تھے میں نے کہا، یا رسول اللہ کیا یہی آدمی جنتی ہے؟ فرمایا "جی ہاں یہ فلاں قبیلے کا غلام ہے" میں نے کہا یا نبی اللہ! آپ اسے خرید کر آزاد کیوں نہیں کر دیتے؟ فرمایا میرے اختیار میں نہیں ہے۔بے شک اللہ تعالیٰ اسے جنت کا بادشاہ بنانا چاہتا ہے اور اے ابوہریرہ! جنتیوں کے کچھ سردار اور بادشاہ ہوں گے یہ کالا آدمی بھی جنتیوں کا سردار اور بادشاہ ہوگا، ارشاد فرمایا اے ابوہریرہ بے شک اللہ تعالیٰ اچھے بزرگوں، نیکوکاروں سے محبت کرتا ہے جن کے سر پراگندہ ہوتے ہیں، ان کے چہرے غبار آلود ہوتے ہیں، پیٹ ان کے بھوکے ہوتے ہیں بصرف حلال رزق کھاتے ہیں، جو امراء کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے، ہیں تو انھیں اجازت نہیں دی جاتی، اگر عیش پرست عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کا ان کو پیغام دیا جائے تو نکاح نہیں کرتے، اگر غائب ہو جائیں ان کی تلاش نہیں کی جاتی، اگر حاضر ہو جائیں تو انھیں آواز نہیں لگائی جاتی، انکی آمد

---

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۲۲۳، والمستدرک ۴۰۵/۳، ومشکاۃ المصابیح ۶۲۵۷، وطبقات ابن سعد ۱۱۴/۶.

باعث مسرت نہیں ہوتی، مریض ہوں تو ان کی عیادت نہیں کی جاتی، اور اگر مر جائیں تو ان کے پاس کوئی حاضر نہیں ہوتا۔

صحابہ کرامؓ کہنے لگے یا رسول اللہ! ان بزرگوں میں سے ہمیں کوئی آدمی مل سکتا ہے؟ فرمایا ہاں "اویس قرنی" ہے جس سے تمہاری ملاقات ہوگی، صحابہؓ نے اویس قرنی کی علامات پوچھیں، ارشاد فرمایا: اس کی آنکھیں سرخ مائل ہوں گی، سرخ بالوں والا ہوگا، کشادہ کاندھوں والا، میانے قد والا، گندم گوں، سینے پر بالوں والا ہوگا، دایاں بائیں پر رکھتا ہوگا۔ قرآن کی تلاوت کرے گا اور اپنے پر بہت روتا ہوگا، اہل سماء میں مشہور ہے، اگر اللہ پر کسی کام کے کرنے کی قسم کھالے تو اللہ اسے اپنی قسم میں بری کر دیتا ہے، سنو! اس کے بائیں کاندھے کے نیچے ایک چمک ہوگی، اہل زمین میں اسے کوئی نہیں جانتا، اون کا ازار باندھا ہوگا، اون ہی کی چادر اوڑھی ہوگی خوب سن لو، قیامت کے دن عام لوگوں سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ اور اویس سے کہا جائے گا کہ ادھر کھڑے ہو جاؤ اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، اے عمروعلی! جب تمہاری ان سے ملاقات ہوگی تو ان سے استغفار کرانا اللہ تمہاری مغفرت فرمائے گا،

چنانچہ حضرت عمرؓ دس سال تک ان کی تلاش میں رہے مگر ان سے ملاقات نہ ہوگی چنانچہ جس سال حضرت عمرؓ نے انتقال فرمایا: اس سال جبل ابوقبیس پر کھڑے ہو کر بلند آواز لگائی کہ اے یمن والو کیا تمہارے ساتھ قبیلہ مراد، کا اویس ہے؟ ایک لمبی داڑھی والا بوڑھا اٹھا اور کہنے لگا ہم نہیں جانتے کون اویس؟ لیکن میرا ایک بھتیجا بھی ہے جس کا نام اویس ہے لیکن وہ ایک گمنام اور سفید پوش آدمی ہے۔ اگی کیا حیثیت کہ ہم اسے آپ کے پاس لائیں، وہ تو ہمارے اونٹ چراتا ہے اور گھٹیا تصور کیا جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے اس آدمی کے سامنے اویس رحمہ اللہ کے معاملہ کو ایسے پوشیدہ کیا گویا کہ انھوں نے ان کے متعلق پوچھا ہی نہیں۔ فرمایا: تیرا بھتیجا کہاں ہے، کیا وہ ہم سے زیادہ بڑا ہے؟ کہنے لگا جی ہاں۔ فرمایا: وہ ہمیں کہاں مل سکتا ہے؟ کہنے لگا مقام عرفات کے پہلو کے درختوں میں۔

چنانچہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ جلدی سے عرفات کی طرف اس کی تلاش میں روانہ ہو گئے۔ جب وہاں پہنچے انھیں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے ہوئے پایا، اور اونٹ ان کے ارد گرد چر رہے تھے۔ چنانچہ ان دونوں نے اپنی سواریوں کو آگے بڑھایا اور ان کے سامنے جا کھڑے ہوئے کہنے لگے السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اویس رحمہ اللہ نے سن کر نماز کو خفیف کر لیا۔ جب فارغ ہوئے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فرمایا: تم کون ہو؟ کہا: اونٹ چراتا ہوں اور ایک قبیلے کا مزدور ہوں فرمایا: ہم تجھ سے اونٹ چرانے اور مزدوری کے بارے میں نہیں پوچھ رہے بلکہ تیرا نام پوچھنا چاہتے ہیں، کہا: میرا نام عبداللہ ہے۔ حضرت عمرؓ و حضرت علیؓ فرمانے لگے، آسمانوں اور زمینوں میں رہنے والے سب کے سب اللہ تعالیٰ کے بندے (عبداللہ) ہیں ہم تمہارا وہ نام پوچھنا چاہتے ہیں جو تمہاری ماں نے رکھا ہے۔ کہا: بھلا آخر تمھیں مجھ سے کیا غرض ہے؟

کہنے لگے محمد عربی ﷺ نے ہمیں خیر التابعین اویس قرنی رحمہ اللہ کی کچھ علامات بتائی ہیں۔ تاہم ہم نے بالوں کی سرخی اور آنکھوں کی سرخی دیکھی نیز آپ ﷺ نے ہمیں یہ بھی خبر دی ہے کہ تمہارے دائیں کاندھے کے نیچے ایک سفید چمکدار نشان ہے۔ سو ہمیں اپنا کاندھا دکھاؤ تا کہ ہم اسے دیکھ سکیں اگر وہ ہے تو پھر تم اویس قرنی ہو چنانچہ انھوں نے اپنا کاندھا دکھایا اور وہ علامت ان حضرات نے حسب بیان اسی طرح پائی، دیکھ کر فرمانے لگے، ہم گواہی دیتے ہیں کہ تم ہی اویس قرنی ہو، پس ہمارے لئے استغفار کرو اللہ تمہاری مغفرت فرمائے۔

حضرت اویس نے کہا: میں تو ہر جاندار کے لئے استغفار کرتا ہوں حتی کہ مسلمان مرد اور عورتوں کے لئے بھی، اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے حال سے آگاہ کر دیا ہے اور میرے پوشیدہ معاملہ کو تمہارے سامنے آشکار کر دیا ہے۔ ذرا مجھے خبر دو تم دونوں کون ہو؟ حضرت علیؓ نے فرمایا: یہ تو امیر المومنین حضرت عمرؓ ہیں اور میں علی بن ابی طالب ہوں، چنانچہ حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ نے ان حضرات کا تعارف سنا تو سیدھے کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: السلام علیک یا امیر المومنین اور اے ابن ابی طالب اللہ تعالیٰ آپ کو اس

امت کی جانب سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: اللہ آپ کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضرت عمرؓ فرمانے لگے، تم اسی جگہ ٹھہرو تا کہ میں مکہ میں جا کر تمہارے لئے کچھ خرچہ اور کپڑے لے آؤں حضرت عمرؓ نے کہا: میرے اور تمہارے درمیان یہ جگہ مقرر ہے۔ حضرت اویسؒ نے کہا اے امیر المؤمنین! ہمارے ٹھہرنے کا میرے اور آپ کے درمیان کوئی عہد نہیں اور ممکن ہے آج کے بعد آپ مجھے نہ پہچان سکیں، تاہم میں نے خرچہ اور کپڑے کو کیا کرنا؟ کیا آپ میرے اوپر اون کا نیا ازار اور چادر نہیں دیکھ رہے؟ آپ نے کب انھیں کنگھی میں دیکھا؟ کیا آپ کو علم نہیں مجھے اونٹ چروانے کے چار درہم ملتے ہیں۔ آپ نے مجھے کب انھیں کھاتے ہوئے دیکھا؟ یا امیر المؤمنین میرے اور آپ کے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے۔ اسے وہی عبور کرسکا جو دبلا پتلا ہوگا۔

حضرت عمرؓ نے جب ان کی زہد بھری باتیں سنیں تو اپنے دُرے کو زمین پر مار کر با آواز بلند پکار اٹھے۔ اے کاش عمرؓ کو اس کی ماں نے نہ جنا ہوتا ہوتا یا بچھڑی رہتی، اور اس نے عمرؓ کے حمل کی مشقت نہ اٹھائی ہوتی۔

اویس قرنی رحمہ اللہ نے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ اپنی راہ میں اپنی راہ لیتا ہوں، چنانچہ حضرت عمرؓ مکہ کی طرف چل پڑے اور اویس رحمہ اللہ اپنے اونٹ ہانک کر اپنے قبیلے سے جا ملے۔

پھر وہ مزید اونٹ چرانے سے دست کش ہو گئے۔ اور حق تعالیٰ سبحانہ کی بندگی میں مصروف ہو گئے۔

ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں خیر التابعین اویس قرنی کے بارے میں یہ قصہ ہمیں اسی طرح پہنچا ہے اور سلمہ بن شعیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اویس رحمہ اللہ کے بارے میں ہم نے بہت سی احادیث لکھیں مگر اس حدیث سے بڑھ کر اتم واکمل کوئی حدیث نہیں لکھی۔

۱۵۶۹- ابونعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، محمد بن جریر، محمد بن حمید، زافر بن سلیمان، شریک، جابر، شعبی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ قبیلہ مراد کا ایک آدمی اویس قرنی رحمہ اللہ کے پاس سے گزرا اور اویس قرنی سے کہنے لگا تم نے صبح کس حال میں کی ہے؟ اویس کہنے لگے میں نے صبح اللہ کی حمد کرتے ہوئے کی ہے۔ اس نے پھر کہا: اور زمانہ تمہارے اوپر کیسا گزر رہا ہے؟ فرمایا: ایک عام آدمی پر زمانہ کیسے گزرتا ہے اگر صبح کرے تو اسے شام کرنے کا تعین نہیں ہوتا، اگر شام کرے تو اسے صبح کرنے کا تعین نہیں ہوتا، اور یہ کہ وہ جنت کی بشارت پانے والا ہے یا جہنم کی اسے کچھ علم نہیں۔ اے قبیلہ مراد کے آدمی! بے شک موت کی یاد مومن کی خوشبو کو لے اڑتی ہے۔ اور حقوق اللہ کی معرفت اس کے مال میں سونا چاندی نہیں چھوڑتی اور اس کا حق پر کھڑا ہو جانا اس کے کسی دوست کو باقی نہیں چھوڑتا۔

۱۵۷۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، زکریا بن یحییٰ بن رحمویہ، ہیثم بن عدی، عبداللہ بن عمرو بن مرہ، عمرو بن مرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے عبداللہ بن سلمہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں اویس قرنی رحمہ اللہ کے ساتھ مل کر آذر بائیجان میں جہاد کیا۔ جب ہم واپس لوٹنے لگے اویس قرنی رحمہ اللہ بیمار پڑ گئے۔ ہم انھیں اپنے ساتھ اٹھالائے مگر رستے میں جانبر نہ ہوسکے اور وفات پاگئے۔ ہم راستے میں ایک جگہ رکے دیکھا کہ اچانک ایک قبر کھدی ہوئی ہے اور پانی، کفن اور حنوط تیار رکھا ہے۔ ہم نے انہیں غسل دے کر کفنایا اور نماز پڑھی پھر انھیں دفن کر دیا۔ ہمارے ساتھی ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اگر ہم اسطرف کبھی لوٹے بھی تو ان کی قبر پہچان لیں گے۔ لیکن بعد میں ہم اس طرف لوٹے تو وہاں نہ قبر تھی اور نہ قبر کا نشان۔

۱۵۷۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد وعبید اللہ بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن اشعث بن سوار، محارب بن دثارؓ کے سلسلہ سند سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ بے شک میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کپڑا نہ ہونے کی وجہ سے مسجد اور مصلی میں آنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ان کے ایمان نے انھیں لوگوں کے آگے سوال کرنے سے روکے رکھا۔ ان ہی

برگزیدہ ہستیوں میں سے اویس قرنی رحمہ اللہ اور فرات بن حیان رحمہ اللہ بھی ہیں۔[1]

۱۵۷۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عثمان بن ابی شیبہ، ابوبکر بن عیاش، مغیرہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اویس قرنی رحمہ اللہ اللہ کے راستے میں اپنے کپڑے بھی صدقہ کر دیتے اور ننگے بیٹھ جاتے اور اتنا کپڑا بھی نہیں پاتے تھے جسے پہن کر جمعہ پڑھنے جائیں۔

۱۵۷۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، قیس بن بشیر بن عمرو، بشیر بن عمرو کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ بشیر بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے اویس قرنی رحمہ اللہ کو ننگا دیکھا تو میں نے انہیں دو کپڑے پہنائے۔

۱۵۷۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن عباس بن ایوب، یحیی بن محمد بن سکن، یحیی بن کثیر عنبری ابوغسان، ہیثم بن جریر، مؤذ حمدان، سلیمان تیمی، اسلم عجلی، ضحاک جرمی کے سلسلہ سند سے روایت ہے ہرم بن حیان عبدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اویس قرنی کی زیارت کی تمنا میں کوفہ گیا، اور تلاش کرتے کرتے فرات کے کنارہ گیا، وہاں دیکھا کہ ایک شخص تنہا بیٹھا نصف النہار کے وقت وضو کر رہا ہے اور کپڑے دھو رہا ہے۔ جبکہ میں اویس قرنی رحمہ اللہ کے اوصاف وعلامات قبل ازیں سن چکا تھا اس لئے فوراً پہچان گیا، وہ فربہ اندام تھے، رنگ گندم گوں تھا، بدن پر بال زیادہ تھے سر منڈا ہوا تھا، داڑھی گھنی تھی، بدن پر ایک صوف کا ازار اور ایک صوف کی چادر تھی، چہرا بہت بڑا اور مہیب تھا، قریب پہنچ کر میں نے انہیں سلام کیا میں نے مصافحہ کرنے کیلئے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا تو انہوں نے مصافحہ کرنے سے انکار کر دیا حالانکہ ان کی حالت دیکھ کر میرے گلے کو اچھو لگ گیا تھا، پھر میں نے کہا اے اویس! السلام علیکم، اے بھائی آپ کیسے ہیں؟۔ اویس نے کہا اے ہرم بن حیان! اللہ تمہیں سلامت رکھے تم کیسے ہو؟ یہ تو بتاؤ تمہیں میرا پتہ کس نے بتایا ہے؟ میں نے کہا خدا نے کہنے لگے، میرا رب پاک ہے بے شک میرے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے"۔ ہرم بن حیان کہتے ہیں کہ اس سے پہلے نہ کبھی میں نے ان کو دیکھا تھا اور نہ انھوں نے مجھے دیکھا تھا۔ اس لئے میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے میرا اور میرے باپ کا نام کیسے جانا ہے؟ خدا کی قسم آج سے پہلے میں نے کبھی آپ کو نہ دیکھا تھا۔ فرمایا علیم وخبیر نے مجھے بتایا۔ جب تمہارے نفس نے میرے نفس سے باتیں کیں اسی وقت میری روح نے تمہاری روح کو پہچان لیا۔ زندہ اور چلتے پھرتے لوگوں کی طرح روحوں کے بھی جان ہوتی ہے مؤمنین خواہ آپس میں کبھی نہ ملے ہوں اور ان میں کوئی تعارف نہ ہو، اور نہ ان کو ایک دوسرے سے باتیں کرنے کا اتفاق ہوا ہو۔ پھر بھی وہ سب ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور خدا کی روح کے وسیلہ سے باتیں کرتے ہیں خواہ وہ ایک دوسرے سے کتنے ہی دور کیوں نہ ہوں۔

میں نے درخواست کی کہ آپ مجھے حضور ﷺ کی کوئی حدیث سنا سکتے ہیں؟ تا کہ میں آپ کی زبان سے سن کر اس کو یاد کرلوں۔

فرمایا! میں نے آپ ﷺ کو پایا اور نہ ہی آپ ﷺ کی صحبت سے بہرہ ور ہوا۔ البتہ آپ ﷺ کے دیکھنے والوں کو دیکھا اور تم لوگوں کی طرح مجھے بھی آپ ﷺ کی حدیثیں پہنچی ہیں لیکن میں نے اپنے لئے یہ دروازہ کھولنا پسند نہیں کیا کہ میں قاضی یا مفتی بنوں، مجھے خود اپنی ذات کے بہت سارے کام ہیں۔ میں نے یہ جواب سن کر عرض کیا کہ چلو قرآن کی کچھ آیات ہی مجھے سنا دیجئے۔ آپ کی زبان سے قرآن سننے کی خواہش ہے۔ میں خدا کے لئے آپ کو محبوب رکھتا ہوں۔ میرے لئے دعا فرمایئے اور کچھ وصیتیں کیجئے۔ تا کہ میں انکو ہمیشہ یاد رکھوں۔

چنانچہ انھوں نے میری درخواست سن کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرات کے کنارے چلنے لگے پھر فرمایا میرے رب کا قول ہے جو سب سے سچا ہے سب سے اچھا کلام اس کا کلام ہے پھر پڑھا اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ان یوم الفصل میقاتھم اجمعین (الدخان: ۴۰) بے شک قیامت کا دن ان سب کیلئے مقرر وقت ہے" تلاوت کر کے چیخ مار کر ایسے خاموش ہوئے کہ میں سمجھا یہ

۱۔ کنز العمال: ۳۴۲۰۶۰۔ والزھد للامام احمد ۱۳۰، ۳۴۱۔

بوش ہو گئے۔ پھر آیت کریمہ "یوم لا یغنی مولی عن مولی شیئاً و لاھم ینصرون الامن رحمہ اللہ انہ ھو العزیز الرحیم" (ترجمہ) جس دن کوئی دوست کسی دوست کو کچھ فائدہ نہ پہنچائے گا اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی مگر اس آدمی کی جس پر اللہ رحم کرے، بیشک وہ غالب رحم والا ہے۔ تلاوت کی، پھر میری طرف دیکھ کر فرمایا اے ہرم بن حیان! تمہارے باپ مر چکے، عنقریب تم نے بھی مرجانا ہے۔ ابو حیان مرچکے، ان کے لئے جنت ہے یا دوزخ۔ ابن حیان! آدم مر گئے۔ حوا مر چکیں۔ ابن حیان! نوح اور ابراہیم خلیل مر گئے۔ ابن حیان! موسیٰ نجی الرحمٰن مر گئے۔ ابن حیان! داؤد خلیفۃ الرحمٰن مر گئے۔ ابن حیان! محمد رسول الرحمٰن ﷺ والصلوٰۃ والسلام علیہ مر گئے۔ ابن حیان! ابو بکر خلیفۃ المسلمین مر گئے۔ ابن حیان! میرے بھائی عمر بن خطاب مر گئے۔ یہ کہہ کر واعمراہ کا نعرہ لگایا اور ان کے لئے رحمت کی دعا کی۔ عمر فاروق اس وقت تک زندہ تھے اور ان کی خلافت کا آخری زمانہ تھا۔ اس لئے میں نے کہا خدا آپ پر رحم کرے، عمر ابھی زندہ ہے۔ اویس قرنی نے فرمایا: جو کچھ میں نے کہا ہے اگر تم اس کو یونہی سمجھو تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ ہمارا تمہارا شمار مردوں ہی میں ہے۔ ہونے والی بات ہو چکی ہے۔ اس کے بعد آپ نے نبی ﷺ پر درود بھیجا اور چند مختصر دعائیں پڑھ کر کہا: اے ہرم بن حیان! تم کو کتاب اللہ، صلحاء امت کی ملاقات اور انبیاء پر درود وسلام بھیجتے رہنے کی میری وصیت ہے۔ میں نے اپنی خبر موت دی اور تمہاری خبر موت دی، آئندہ ہمیشہ موت کو یاد رکھنا۔ اور ایک لحہ کے لئے بھی اس سے غافل نہ ہونا اور واپس جا کر اپنی قوم کو ڈرانا اور اپنے ہم مذہبوں کو نصیحت کرنا اور اپنے نفس کے لئے کوشش کرنا، خبردار جماعت کا ساتھ نہ چھوڑنا، ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں تمہارا دین چھوٹ جائے۔ اور قیامت میں تم کو آتش دوزخ کا سامنا ہو، پھر فرمایا، خدایا! اس شخص کا گمان ہے کہ وہ تیرے لئے مجھ سے محبت کرتا ہے اور تیرے لئے مجھ سے ملاقات کی ہے اس لئے خدایا جنت میں اسکا چہرہ مجھے یاد کرا دینا۔ اور اپنے گھر دارالاسلام میں مجھے اس سے ملانا اور دنیا میں جہاں کہیں بھی رہے اسکو اپنے حفظ وامان میں رکھنا اس کی کھیتی باڑی کو اس کے قبضہ میں رہنے دے۔ اس کو تھوڑی دنیا پر خوش رکھ، اور دنیا سے جو حصہ تو نے اس کو دیا ہے وہ اس کے لئے آسان کر اور اپنے عطیات اور نعمتوں پر اس کو شاکر بنا، اور اس کو جزائے خیر عطا فرما۔

اویس نے یہ دعائیں دے کر مجھ سے خطاب فرمایا کہ ہرم بن حیان! اب میں تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں، اچھا السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اچھا اب میں تم کو آج کے بعد نہ دیکھوں۔ میں شہرت ناپسند کرتا ہوں، اور تنہائی اور عزلت کو دوست رکھتا ہوں، جب تک میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ زندہ رہوں گا، انتہائی غم والم میں مبتلا رہوں گا، اس لئے آئندہ نہ تم میرے متعلق پوچھنا اور نہ مجھے تلاش کرنا، تمہاری بات میرے دل میں ہمیشہ رہے گی، لیکن اس کے بعد نہ میں تم کو دیکھوں گا اور نہ تم مجھ کو دیکھ سکو گے۔ مجھے یاد کرتے رہنا اور میرے لئے دعائے خیر کرنا۔ میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ تم کو یاد اور تمہارے لئے دعائے خیر کرتا رہوں گا۔ یہ کہہ کر وہ ایک سمت چلے میں بھی ساتھ ساتھ ہو گیا کہ ایک ہی ساعت اور ساتھ ہو جائے لیکن اس پر بھی وہ راضی نہ ہوئے۔ اور ہم دونوں روتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہو گئے حد نظر تک میں انہیں دیکھتا رہا تا آنکہ وہ ایک گلی میں چلے گئے، اس کے بعد میں نے ان کو بہت تلاش کیا اور لوگوں سے پوچھا لیکن کسی سے کچھ سراغ نہ ملا خدا ان پر رحمت نازل فرمائے اور ان کی مغفرت فرمائے، اس ملاقات کے بعد سے کوئی ہفتہ ایسا نہیں جاتا کہ میں ان کو ایک دو مرتبہ خواب میں نہ دیکھتا ہوں۔

۱۵۷۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد غطریفی، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید کسائی، عبدالصمد بن حسان، ابو صباح، ابو عصمہ (جو ہرم بن حیان کے پڑوسی تھے) ورجل من عبدالقیس، ہرم بن حیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے، ہرم کہتے ہیں کہ میں نے اویس قرنی سے کہا: مجھے کوئی حدیث سنائیے تاکہ میں اسے حفظ کرلوں، چنانچہ وہ رو پڑے اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا پھر کہا: میں نے نبی ﷺ کو نہیں پایا نہ ہی ان کی صحبت سے مشرف ہوا ہوں، لیکن میں نے نبی ﷺ کے صحابہ عمرؓ وغیرہ کو دیکھا ہے رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ پھر مذکورہ حدیث کی

نقل ذکر کیا۔

۱۵۷۶-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن حکیم، شریک، یزید بن ابی زیاد، عبدالرحمن بن ابی لیلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جنگ صفین کے موقع پر ایک شامی نے آواز لگائی کہ کیا تمہارے اندر اویس قرنی ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "اویس قرنی خیر التابعین ہیں" چنانچہ اس نے اپنی سواری کا رخ حضرت علیؓ کے لشکر کی طرف پھیر دیا۔

۱۵۷۷-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ، احمد بن معاویہ بن ھذیل، محمد بن ابان عنبری، عمرو، شیخ کوفی، ماہ بستان، حمید بن صالح کی سند سے مروی ہے کہ میں نے اویس قرنی رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ صحابہ کے معاملہ میں میری حفاظت کرو اور قیامت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس امت کے بعد میں آنے والے پہلوں پر لعنت کریں گے جب ایسا ہونے لگے گا تو اس وقت زمین اور اہل زمین اللہ کی پھٹکار کے سزاوار ہوجائیں گے۔ جو بھی اس زمانے کو پائے گا اسے چاہیے کہ تلوار اپنے کاندھے پر رکھے اور اپنے رب تعالیٰ سے بحالت شہید جاملے اور اگر ایسا نہ کرے تو صرف اپنے نفس کو ہی ملامت کرے۔

۱۵۷۸-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عیاش، ضمرہ، اصبغ بن زید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اویس قرنی رحمہ اللہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لانے سے والدہ کی خدمت نے باز رکھا۔

۱۵۷۹-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن احمد، حسن بن محمد، عبیداللہ بن عبدالکریم، سعید بن اسد بن موسیٰ، ضمرہ بن ربیعہ، اصبغ بن زید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اویس قرنی جب شام کرتے تو کہتے کہ یہ رات حالت رکوع میں گزارنی ہے چنانچہ صبح تک حالت رکوع میں رہتے اور پھر جب شام ہوتی کہتے کہ آنے والی رات حالت سجدہ میں گزارنے کی ہے۔ پس پوری رات سجدہ میں رہتے تاآنکہ صبح ہوجائے، ان کا یہ دستور تھا کہ سر شام بچا ہوا کھانا اور کپڑے اللہ کی راہ میں صدقہ کردیتے اور کہتے اے میرے اللہ! جو بھوک میں مرے میرا اس میں مواخذہ نہ کرنا اور جو ننگا رہے اسکی بھی میرا مواخذہ نہ کرنا۔

(۱۶۳) عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ

تابعین طبقہ اولیٰ میں سے ایک تارک الدنیا، عیش وعشرت سے کنارہ کش عامر بن عبداللہ بن عبد قیس رحمہ اللہ بھی ہیں وہ زاہدانہ صفات کے ساتھ متصف ہونے کے علاوہ کمال درجہ کے مجاہد بھی تھے۔

۱۵۸۰-ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، شعیب حرانی، خالد بن یزید عمری، عبدالعزیز بن ابی رواد، علقمہ بن مرثد کے سلسلہ سند سے روایت ہے علقمہ فرماتے ہیں کہ زہد کی انتہا آٹھ آدمیوں پر ہوئی جو کہ یہ ہیں: عامر بن عبداللہ بن عبد قیس، اویس قرنی، ہرم بن حیان، ربیع بن خثیم، مسروق بن اجدع، اسود بن یزید، ابومسلم خولانی، حسن بن ابی حسن رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین۔ رہی بات عامر بن عبداللہ بن عبد قیس کی تو وہ کہا کرتے تھے کہ دنیا غموں اور حزنوں کا نچوڑ ہے اور آخرت آگ وحساب کا، سو راحت وآرام کہاں ہوا، اے میرے مالک! تو نے مجھے پیدا کیا حالانکہ تجھے میری تخلیق کا حکم نہیں کیا گیا تھا۔ اور تو نے مجھے دنیا کی بلاؤں اور آزمائشوں میں جکڑ دی پھر میں اپنے آپ سے کہتا ہوں کہ اے نفس امارہ! میں کیسے باز رہ سکتا ہوں جب تو مجھے باز نہ رکھے گا۔ اے میرے معبود! یقیناً تو جانتا ہے کہ اگر یہ ساری کی ساری دنیا میرے قدموں میں ہو اور پھر تو مجھ سے اسکا مطالبہ کرے، تیری ذات کی قسم! میں تیرے لئے اس سے دستبردار ہوجاؤں گا۔

عامر بن عبداللہ کہا کرتے تھے کہ دنیا کی لذتیں چار چیزوں میں ہیں مال، عورتیں، نیند اور کھانے میں۔ سو رہی بات مال اور عورتوں کی تو سو مجھے ان میں کچھ رغبت نہیں۔ رہی بات نیند اور کھانے کی سو ان کے سوا کوئی چارۂ کار ہے نہیں۔ بخدا! میں ان دونوں کو دور کرنے کی حتی الامکان کوشش کرتا ہوں۔ عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ رات نماز میں کھڑے کھڑے گزار دیتے اور دن کو روزہ کی حالت میں

رہتے۔ حتی کہ ابلیس سانپ کی شکل میں ان کی سجدہ کی جگہ میں لیٹ جاتا، جب اس کی بدبو سونگھتے تو ہاتھ سے اسے دور ہٹا کر سجدہ کر لیتے اور کہتے اگر تیری بدبو نہ ہوتی میں بلا رعایت تیرے اوپر سجدہ کر دیتا۔ علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے عامر بن عبداللہ کو نماز پڑھتے دیکھا دوراں حالیکہ شیطان بشکل سانپ ان کی قمیص میں داخل ہوتا اور انہیں محو نماز دیکھ کر نکل جاتا اور انہیں اپنی گرفت میں نہیں لے سکتا تھا۔ انہیں مستغرق دیکھ کر کہا جاتا: جناب والا آپ سانپ کو اپنے آپ سے دور کیوں نہیں ہٹاتے؟ کہتے: بخدا! مجھے اللہ سے حیا آتی ہے کہ میں اس کے علاوہ کسی چیز سے ڈر محسوس کروں۔ بخدا مجھے اس کے داخل ہونے اور نکلنے کا کچھ پتا نہیں چلتا۔

جنت کے حصول اور جہنم سے چھٹکارے کا طریقہ...... بسا اوقات عامر بن عبداللہ سے کہا جاتا کہ حضرت! جنت بدوں مشقت بھرے مجاہدات کے بھی پائی جا سکتی ہے اور بدوں ان تکلفات کے بھی جہنم سے بچا سکتا ہے؟ فرماتے انہیں میں اس وقت تک جنت کو نہیں پا سکتا اور جہنم سے نہیں بچ سکتا جب تک اپنے نفس کو خوب ذلیل نہ کر لوں چنانچہ ایک مرتبہ کسی مرض میں مبتلا ہو گئے رونے لگے، انہیں دیکھ کر سادہ لوح کہنے لگے جناب آپ تو بڑے متقی پرہیزگار اور زاہد انسان ہیں بھلا پھر رونا کیسا؟ کہتے ہیں کیونکر نہ روؤں، کون مجھ سے زیادہ رونے کا حقدار ہے؟ میں دنیا کی حرص پر نہیں رو رہا اور نہ ہی مجھے موت کا ڈر ہے۔ لیکن میں بُعدِ مسافت اور قلتِ زادِ پر لو حزن ہوں۔ میں رات یا تو جنت میں گزاروں گا یا جہنم میں مجھے کچھ پتہ نہیں کہ میں کس کی طرف سیدھا جاؤں گا۔

۱۵۸۱- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو حمید احمد بن محمد حمصی، یحییٰ بن سعید، یزید بن عطاء، علقمہ بن مرثد کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ زہد وتقویٰ کی انتہا تابعین میں سے آٹھ آدمیوں پر ہوئی (پھر مذکور بالا حدیث ذکر کی نیز اس میں کچھ زیادتی بھی ہے) کہ میں اپنی کوشش جاری رکھوں گا اگر کامیاب ہو گیا تو محض اللہ کا فضل وکرم ہو گا اور اگر جہنم میں داخل ہوا تو اپنی کوشش کی کوتاہی کا سزاوار ہوں گا۔ کہا کرتے کہ میں تمہاری دنیا میں رغبت پر نہیں رو رہا ہوں تو گرمیوں کے روزے اور سردیوں کے قیام اللیل پر رو رہا ہوں۔

۱۵۸۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد عبدی، احمد بن محمد، ابو بکر بن عبید قرشی، محمد بن یحییٰ ازدی، جعفر رازی، ابو جعفر سائح، ابن وہب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عامر بن عبداللہ افضل ترین عبادت گزار تھے۔ انہوں نے اپنے نفس پر ایک ہزار رکعتیں لازم کر رکھی تھیں طلوع آفتاب کے بعد نماز پڑھنے لگتے تا عصر مسلسل پڑھتے رہتے۔ واپس لوٹتے تو ان کی پنڈلیوں اور پاؤں میں آبلے پڑے ہوتے۔ کہتے! اے نفس امارہ تجھے تو محض عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ بخدا! میں تجھے سرگرم عمل رکھوں گا حتی کہ بستر پر تجھے آرام نہیں لینے دوں گا۔

علقمہ کہتے ہیں کہ عامر بن عبد قیس ایک مرتبہ وادی سباع (درندوں کی وادی) میں تشریف لائے اور اس وادی میں ایک حبشی حممہ نامی عبادت گزار بھی تھا۔ چنانچہ دونوں حضرات چالیس دن تک دن رات عبادت میں مصروف رہے۔ انہوں نے نہ اس کی طرف التفات کیا اور نہ ہی اس نے ان کی طرف، جب فرض نماز کا وقت ہوتا تو دونوں اکٹھے نماز پڑھ لیتے اور پھر اپنی مقررہ جگہوں میں چلے جاتے اور نوافل میں مشغول ہو جاتے۔

چالیس دن کے بعد عامر حممہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم کون ہو؟ اللہ تمہارے اوپر رحم فرمائے۔ کہنے لگے مجھے اپنے کام میں لگے رہنے دو اور میرے تعارف کو چھوڑ دو۔ فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں مجھے بتلاؤ، کہا میں حممہ ہوں۔ فرمایا: اگر تم وہی حممہ ہو جس کا قبل ازیں مجھ سے تذکرہ کیا گیا ہے تو پھر تم دنیا میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو، براہ کرم مجھے افضل ترین خصلت کے متعلق بتلاؤ؟ کہنے لگے مجھ سے عمل میں کوتاہی ہوتی ہے اگر فرض نماز کے اوقات مقرر نہ ہوتے جو کہ میرے قیام وسجدہ کو توڑ دیتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میری ساری عمر حالت رکوع میں گزرے اور میرا چہرہ حالت سجدہ میں رہے حتی کہ میں اللہ سے ملاقات کر لوں۔ لیکن فرض نمازیں مجھے ایسا نہیں کرنے دیتیں۔

اللہ آپ پر رحم فرمائے ذرا اپنے متعلق تو کہو، آپ کون ہیں؟ فرمایا میں عامر بن عبد قیس ہوں۔ کہا: اگر آپ وہی عامر ہیں جنکی شہرت میں نے سن رکھی ہے، تو پھر آپ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہیں۔ کہا مجھے بھی کسی افضل ترین خصلت کا بتلایئے؟ فرمایا: مجھ سے اعمال میں تقصیر ہو جاتی ہے لیکن میں خوف خدا کو اپنے سینے میں عظیم الشان سمجھتا ہوں حتی کہ میں کسی چیز سے اللہ کے سوا نہیں ڈرتا۔

* درندوں کا عامر بن قیس سے شغف رکھنا۔۔۔ایک مرتبہ درندوں نے عامر بن قیس کو آن گھیرا حتی کہ ایک درندے نے ان پر چھلانگ لگائی اور اپنے ہاتھ عامر رحمہ اللہ کے کاندھے پر ڈال دیے مگر وہ آیت کریمہ " ذالک یوم مجموع لہ الناس وذالک یوم مشہود " (یہ لوگوں کے جمع ہونے کا دن ہے اور یہ حاضری کا دن ہے) تلاوت کرنے لگے، جب درندے نے دیکھا کہ انہیں اس کی کچھ پرواہ نہیں تو وہ خود ہی ان سے الگ ہو گیا۔ ہم کہنے لگے کونسی چیز تیرے لئے مہلک ہے؟ فرمایا مجھے اللہ سے حیاء آتی ہے کہ میں اس کے سوا کسی سے ڈروں۔ ہم کہنے لگے اگر اللہ تعالی نے ہمیں پیٹ کی آزمائش میں نہ مبتلا کیا ہوتا چونکہ جب ہم کھاتے ہیں تو پاخانے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں، تو میرا رب مجھے سدا دیکھتا مگر حالت رکوع و سجدہ میں۔ چنانچہ ہم آٹھ سو رکعتیں روزانہ پڑھتے پھر بھی کہتے ہیں میں نے عبادت میں بہت کوتاہی کی ہو وہ اپنے نفس کو بہت ڈانٹتے تھے۔

۱۵۸۳- ابو نعیم اصفہانی اپنے والد سے، ابو الحسن، شعیب بن محرز، سھل حزم کے بھائی کہتے ہیں کہ ہمیں عامر بن قیس کے بارے میں خبر پہنچی ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالی کی محبت نے میرے لئے ہر مصیبت کو آسان کر دیا ہے اور ہر معاملہ میں مجھ سے راضی رہتا ہے اس سے محبت کرتا ہوں تب مجھے کچھ پرواہ نہیں میں کس حالت پر صبح کروں اور کس حالت پر شام کروں۔

۱۵۸۴- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، ابن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ بصرہ کے امیر نے عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کے پاس قاصد بھیجا تاکہ ان سے پوچھے کہ وہ عورتوں سے نکاح کیوں نہیں کرتے؟ عامر بن عبد قیس نے فرمایا: میں عورتوں سے نکاح اس لئے نہیں کرتا چونکہ عورتوں کے معاملہ میں میں تھکا ماندہ ہوں۔ قاصد کہنے لگا آپ پنیر کیوں نہیں کھاتے؟ فرمایا میں ایسی جگہ رہائش پذیر ہوں جہاں مجوسی کثرت سے آباد ہیں سو جس چیز کے بارے میں دو مسلمان گواہی دے دیں کہ اس میں مردار کی ملاوٹ نہیں میں اسے کھالیتا ہوں۔ کہنے لگا: آپ امراء کے پاس کیوں نہیں تشریف لاتے؟ فرمایا: تمہارے دروازوں پر حاجتمندوں کا ہجوم لگا رہتا ہے۔ تم ان کی ضروریات کو پورا کرو، اور جن لوگوں کو تمہاری چنداں حاجت نہیں انہیں چھوڑ دو تاکہ اپنے کام میں لگے رہیں۔

۱۵۸۵- ابو نعیم اصفہانی، اپنے والد محترم سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن علی بن سھل بن قیس عبدی، جعفر بن ابو جعفر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن قیس فرمارہے تھے کہ کیا میں اہل جنت میں سے ہوں گا۔ یا یوں فرمایا کہ کیا میں جنتی ہوں گا؟ یا یوں فرمایا کہ کیا میرے جیسا بھی کوئی جنت میں جائے گا؟

۱۵۸۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل سیار، جعفر، حوشب، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت معاویہؓ نے عبداللہ بن عامر کو حکم دیا کہ جلدی سے عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کے پاس جاؤ اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو ان کا اکرام کرو نیز ان سے کہو کہ جس عورت کو چاہیں نکاح میں لائیں، ان کا مہر بیت المال سے ادا کردو۔ چنانچہ اس نے عبداللہ نے حضرت معاویہؓ کا پیغام عامر بن عبد قیس تک پہنچادیا کہ امیر المؤمنین نے مجھے آپ کے ساتھ اچھا برتاؤ اور اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ عامرؒ نے فرمایا۔ فلاں شخص اس کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر قاصد نے کہا کہ مجھے اس بات کا بھی فرمایا ہے آپ جس عورت سے چاہیں نکاح کرلیں

میں اس کا مہر بیت المال سے ادا کروں گا۔ عامر بن عبد قیس فرمانے لگے کہ میں نکاح کے معاملہ میں تھکا ماندہ ہوں۔ کہا پھر بھی آپ کسی عورت کو نکاح میں لانا چاہتے ہیں؟ جو خشک روٹی کا ایک ٹکڑا اور ایک بوسیدہ چادر قبول کرے۔ پھر اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ مجھے بتاؤ، کیا تم میں کوئی ایسا ہے کہ اس کے دل میں اپنے اہل خانہ کی محبت نہ ہو؟ کہنے لگے جی ہاں کوئی ایسا نہیں۔ فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میرے پہلو میں پڑی پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جائیں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میرے دل میں غیر اللہ کی محبت گھر کرے۔ بخدا، میں صرف ایک ہی چیز (اللہ کی محبت) کو اپنا مقصد بناؤں گا۔ حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انھوں نے پھر ایسا کر بھی دکھلایا۔

۱۵۸۷- دنیا کا ماحصل...... ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعد، خلف بن خلیفہ، ابوہاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دنیا کا اصل ماحصل چار چیزوں میں ہے مال، عورتیں، نیند اور کھانا، سو مجھے مال اور عورتوں کی چنداں حاجت نہیں رہی مگر بات کھانے اور نیند کی سو اللہ کی قسم! اگر میری طاقت میں ہوتا تو میں ان پر بھی قابو پا لیتا۔

۱۵۸۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار، فلاں کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عامر بن عبد قیس ایک مرتبہ ایک وسیع میدان میں سے گزرے، اچانک ایک ذمی کو دیکھا کہ اس پر ظلم ڈھایا جا رہا ہے چنانچہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ نے اپنی چادر ایک طرف رکھی اور کہا میں اللہ تعالیٰ کے ذمہ کو ٹوٹتے نہیں دیکھ سکتا پھر اس مظلوم ذمی کی جان چھڑائی

۱۵۸۹ ابونعیم اصفہانی احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبیداللہ بن محمد، عبداللہ بن عیاش مولی بنی جشم، عیاش شیخ حدیث کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن عبداللہ ایک مرتبہ سلطان کے کسی معاون کے پاس سے گزرے جو کہ ایک ذمی کو کھینچے جا رہا تھا اور وہ ذمی اپنی مدد کے لئے پکار رہا تھا۔ چنانچہ عامر بن عبداللہ نے ذمی کے پاس آ کر کہا۔ کیا تو نے جزیہ ادا کر دیا ہے؟ کہنے لگا جی ہاں میں نے ادا کر دیا ہے۔ پھر عامل سے کہا: تمھیں اب اس سے کیا مطلب ہے؟ عامل کہنے لگا میں اسے لے جا رہا ہوں تا کہ امیر کے گھر کو جھاڑ دے۔ عامر رحمہ اللہ نے ذمی سے کہا: تم یہ کام خوشی سے کر لو، کہنے لگا مجھے اپنی جاگیر میں کام کرنا ہے۔ عامر بن عبد قیس نے عامل سے کہا اس کو چھوڑ دے کہنے لگا میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔ حتی کہ آپ نے تین مرتبہ اصرار کیا مگر عامل نہ مانا۔ بالآخر جبراً ذمی کی جان اس سے چھڑائی اور فرمایا مجھے گوارہ نہیں کہ میرے زندہ رہتے ہوئے محمد عربی ﷺ کے ذمہ کو توڑا جائے۔ پس یہ بات ان کی جلاوطنی کا سبب بنی[1]۔

۱۵۹۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، عفان، جعفر بن سلیمان، سعید جریری کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ جب عامر بن عبداللہ کے جلاوطن ہوتے وقت مقام مربد میں انھیں مریدوں نے الوداع کیا تو فرمایا میں دعا کرتا ہوں تم سب مل کر آمین کہو مریدین کہنے لگے ہم بھی اسی کے خواہشمند تھے۔ کہنے لگے اے میرے اللہ! جس نے میری چغلی کھائی، میرے خلاف جھوٹ بولا، مجھے میرے شہر سے نکالا اور مجھے اپنے مریدوں سے جدا کیا اسکے مال و اولاد کو بڑھا دے اسے صحت بخش اور اسے لمبی عمر عطا فرما۔

۱۵۹۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبیداللہ بن محمد، سعید بن عامر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن قیس[2] سے کہا گیا اگر آپ بصرہ چلے جائیں تو بہتر ہوگا کہنے لگے بخدا بصرہ ایسا شہر ہے جسکی طرف میں نے ہجرت کی ہے اور اس میں رہ کر قرآن سیکھا ہے لیکن یہ سفر عشق و محبت کی راہوں کا سفر ہے جسکا کوئی ٹھکانا مقرر نہیں ہوتا۔

---

[1] الطبقات لابن سعد ۷/۷۹

[2] عامر بن قیس اور عامر بن عبداللہ دونوں طرح صحیح ہے۔ عبداللہ ان کے والد کا نام ہے جبکہ قیس ان کے دادا کا نام۔ متولی

۱۵۹۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، اشعث، حسن کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ جب عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ کو شام کی طرف بھیجا گیا تو کہنے لگے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے سوار کر کے جلا وطن کیا۔

۱۵۹۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوعباس ہروی، محمد بن منصور طوسی، عمرو بن عاصم، ہمام، قتادہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے میرے رب! موسم سرما میں حصول طہارت میرے لئے آسان فرما چنانچہ جب وہ ٹھنڈا پانی استعمال کرتے تو ان کے جسم سے بخارات نکل رہے ہوتے تھے۔

۱۵۹۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن یحییٰ ازدی، مسلم بن ابراہیم، عمارہ بن ابوشعیب ازدی، مالک بن دینار کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کا گزر ایک رکے ہوئے قافلے کے پاس سے ہوا۔ پوچھا تم لوگ آگے چلتے کیوں نہیں؟ کہنے لگے شیر ہمارے راستے میں حائل ہو کر بیٹھ گیا ہے۔ فرمایا: شیر کیسا یہ تو ایک کتا ہے چنانچہ عامر رحمہ اللہ شیر کے پاس سے بے پرواہ گزر گئے حتی کہ ان کے جسد کے کپڑوں نے شیر کے منہ کو مس کیا۔

۱۵۹۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ ازدی، جعفر بن ابوجعفر، احمد بن ابوحواری، ابوسلیمان دارانی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ آپ کے گھر کا قرب وجوار آگ کی لپیٹ میں آچکا ہے (لہٰذا اپنے گھر کی آپ کچھ فکر کریں) کہنے لگے، آگ کو چھوڑ دو وہ اللہ کی طرف سے مامور ہے۔ اتنا کہہ کر پھر اپنی نماز میں مشغول ہو گئے چنانچہ آگ ان کے قرب وجوار کو ہڑپ کر گئی اور جب ان کے مکان تک پہنچی تو دوسری طرف پھر گئی۔

۱۵۹۶- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن محمد بن احمد، عباس بن ابراہیم قراطیسی، علی بن مسلم، سیار، جعفر، مالک بن دینار کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے خواب میں ایک منادی کو آواز لگاتے دیکھا، کہہ رہا تھا کہ لوگوں کو بتا دو کہ عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو رہی ہے اور جس دن ان کی ملاقات ہوگی ان کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکے گا۔

۱۵۹۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، عبدالجبار بن محمد، عبدالاعلیٰ، ہشام، حسن کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ کچھ لوگ بیٹھے عامر رحمہ اللہ کے بارے میں جائداد وغیرہ کا تذکرہ کر رہے تھے۔ انھوں نے دوران نماز ان کے تذکرات کو سن لیا۔ فرمانے لگے، کیا تم اس کو پاسکتے ہو؟ کہنے لگے جی ہاں، فرمایا: بخدا میرا پیٹ نیزوں سے چھلنی ہو جائے مجھے پسند ہے اس سے کہ دوران نماز ایسی باتیں کی جائیں۔

۱۵۹۸ ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ اپنے چچازاد بھائیوں سے کہنے لگے کہ تم اپنے معاملات اللہ کے سپرد کر دو راحت پاؤ گے۔

۱۵۹۹ ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالصمد بن عبدالوارث، جعفر، جریری، ابوعلاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی عامر بن قیس رحمہ اللہ سے کہنے لگا، میرے لئے استغفار کیجئے، فرمایا تو نے ایسے آدمی سے سوال کیا ہے جو اپنے متعلق بھی اس کی امید سے عاجز ہے۔ لیکن اتنی بات کرو کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور پھر اس سے دعا مانگو۔

۱۶۰۰ ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبیداللہ بن محمد، شیخ ابوزکریا، مشائخ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن قیس کی ایک عبیدہ نامی چچازاد بہن تھی وہ انھیں مجاہدات شاقہ میں دیکھ کر ان کے لئے ثرید بناتی اور ان کے پاس لے آتی، عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ ثرید محلے کے یتیموں کی طرف لے جاتے اور انھیں بلا کر ان میں تقسیم کر دیتے چچازاد بہن کہتی ہیں، میں نے تو ثرید اپنے ہاتھ سے اس لئے بنائی ہے کہ آپ خود تناول فرمائیں، جواب میں فرماتے کیا تو نے کچھ نفع اٹھانے کا قصد نہیں کیا؟

(نیموں کے کھانے میں تیرے لئے زیادہ نفع ہے) نیز آپ اپنی چچازاد بہن سے فرمایا کرتے ہیں تجید واد دنیا سے الگ تھلگ ہو کر قرآن کے ساتھ نسبت پیدا کرو، جو قرآن کے ساتھ نسبت پیدا نہیں کرتا وہ پھر دنیا پر افسوس و حسرت ہی کرتا رہ جاتا ہے۔

۱۶۰۱- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبیداللہ بن محمد، عبدالعزیز، بن مسلم، حرب، حسن بصری کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ مسجد میں مجلس درس لگاتے تھے چنانچہ انہوں نے مجلس ترک کر دی، ہم سمجھے شاید وہ اہل بدعت سے فروتنی برت رہے ہوں، ہم نے ان کے پاس آ کر ترک مجلس کی وجہ پوچھی، جواب میں فرمانے لگے، دراصل مجلس میں فضول باتوں اور اختلاط کا وقوع زیادہ ہونے لگا تھا۔ ہم نے کہا ہم یہ سمجھے کہ آپ اہل بدعت کے معاملہ میں فروتنی سے کام لے رہے ہوں۔ بہر حال آپ ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ کہنے لگے عنقریب میں ان کے متعلق کچھ کہوں گا۔ میں نے نبی ﷺ کے صحابہؓ کی ایک اچھی خاصی جماعت کو دیکھا ہے اور ان کی صحبت میں مشرف بھی ہوا ہوں۔ انھوں نے ہمیں حدیث سنائی ہے کہ قیامت کے دن ایمان کے اعتبار سے افضل ترین لوگ وہ ہوں گے جنھوں نے سختی کے ساتھ دنیا میں اپنے نفس کا محاسبہ کیا ہوگا اور جو دنیا میں خوشیاں زیادہ دیکھے گا اسے آخرت میں غموں کا زیادہ سامنا کرنا پڑے گا اور جو دنیا میں زیادہ ہنسا وہ آخرت میں زیادہ روئے گا۔

اور صحابہ کرامؓ نے ہمیں یہ حدیث بھی سنائی کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض فرض کیے ہیں کچھ سنتیں جاری کی ہیں اور کچھ حدود مقرر کی ہیں سو جس نے فرائض و سنت پر عمل کیا اور مقررہ حد سے اجتناب کیا وہ بلا حساب جنت میں داخل ہو جائے گا جس نے فرائض و سنن پر عمل کیا لیکن مقررہ حدود کی کچھ پرواہ نہیں کی اسے شدائد، تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا بہر حال جنت میں داخل ہوگا چونکہ تجاوز حدود سے اس نے توبہ کر لی تھی۔ اور جس نے فرائض و سنن کی بجا آوری کا اہتمام کیا، لیکن حدود اللہ کی کچھ پرواہ نہ کی تجاوز حدود پر مصر رہا پھر بغیر توبہ کے مر گیا، ہاں مسلمان ہے، پس اللہ چاہے اس کی مغفرت کرے چاہے اسے عذاب دے۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اسی طرح موقوف (بدون ذکر صحابی کے) روایت کیا ہے۔ اور یہی الفاظ مرفوعاً نبی ﷺ سے بہت سارے واسطوں کے ساتھ روایت کئے گئے ہیں چنانچہ یہ حدیث ابو درداء، ابو ثعلبہ، ابو عبادہ بن صامت وغیرھم رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہے۔

۱۶۰۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابو الحلی مالکی، محمد بن عبدالرحمٰن بن سہم انطاکی، عبداللہ بن مبارک، علی بن علی رفاعی، حسن بصری کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر تین امور کی پیشی ہوگی، دو پیشیاں حساب و کتاب اور عذر بازیوں کی شکل میں ہوں گی اور تیسری پیشی اعمال ناموں کی تقسیم کی شکل میں ہوگی پس کوئی دائیں ہاتھ میں لینے والے ہوں گے اور کوئی بائیں ہاتھ میں لینے والے، پھر ابن مبارک رحمہ اللہ نے عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کی طرف منسوب کر کے اشعار پڑھے۔

قد طارت الصحف فی الایدی منشرۃ ..... فیھا السرائر والجبار مطلع .

تحقیق اعمال ناموں کی تقسیم ہو چکی اور وہ لوگوں کے ہاتھوں میں کھلے پڑے ہیں۔ ان میں پوشیدہ راز ہیں حالانکہ رب جبار ان کو بخوبی جانتا ہے۔

فکیف سھوک والانباء واقعۃ ..... عما قلیل و لا تدری بما تقع.

تیری بھول کیسی تھی حالانکہ خبریں تیرے پاس آتی رہیں اور تو نہیں جانتا کہ کیا چیز واقع ہونے والی ہے۔

اما الجنان و عیش لا انقضاء لہ ..... اما الجحیم فلا تبقی و لا تدع.

یا تو جنت میں عیش پسند زندگی ہوگی جس کا خاتمہ نہیں ہوگا یا تو جہنم میں جائے گا جہاں نہ تجھے باقی رکھا جائے گا اور نہ ہی تجھے چھوڑا جائے گا۔

تهوی بسکانها طوراً وترفعه...... اذا رجوا مخرجاً من غمها قمعوا.

جہنم اپنے رہائشیوں کو کبھی نیچے پھینکے گی اور کبھی اوپر اچھالے گی اور جب جہنم کے غم سے چھٹکارہ پانے کی خاطر باہر نکلنے کی امید ظاہر کریں گے انھیں ذلیل وخوار کیا جائے گا۔

لینفع العلم قبل الموت عالمه.... قد سال قوم بها الرجعی فمار جعوا.

عالم کو چاہیے کہ مرنے سے پہلے اپنے علم سے نفع اٹھالے۔ چونکہ کچھ لوگ سوالی ہوں گے کہ انھیں واپس بھیجا جائے تا کہ اپنے علم سے نفع اٹھالیں لیکن انھیں دوبارہ جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

مصنف کے شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عامر بن عبد قیس نے اس مذکورہ بالا حدیث کو یوں ہی موقوفاً روایت کیا ہے اور اس حدیث کو علی بن زید نے ،حسن ،ابوموسیٰؓ ،رسول اللہ ﷺ کے طریق سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور یہ بھی شبہ ہو سکتا ہے کہ عامر بن عبد قیس نے مذکورہ بالا روایت ابوموسیٰؓ سے روایت کی ہو اور آگے اسے مرسل روایت کیا ہو چونکہ عامرؒ نے قرآن مجید ابوموسیٰؓ سے پڑھا تھا جب وہ بصرہ تشریف لائے تھے۔اس حدیث کو مروان اصفر نے ابووائل ،عبداللہؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

ہم نے اویس قرنی رحمہ اللہ کو اولاً ذکر کیا ہے چونکہ وہ خیر التابعین اور عبادت گزار تابعین کے سردار ہیں ،ان کے بعد دوسرے نمبر پر عامر بن عبد قیس کو ذکر کیا ہے چنانچہ وہ قبیلہ بنو تمیر سے ہیں وہ پہلے ولی کامل بزرگ ہیں جنھوں نے بصرہ میں زاہدانہ صوفیانہ اقدار کو پھیلایا اور عبادت گزار تابعین میں مشہور ہوئے۔اور بصرہ کے تابعین کو اس لئے مقدم کیا چونکہ بصرہ ،کوفہ پر طبعاً مقدم ہے چونکہ بصرہ کی بنیاد کوفہ سے چار سال قبل رکھی گئی۔اسی طرح اہل بصرہ ،اہل کوفہ سے عبادت ،زہد وتقویٰ میں زیادہ مشہور ہیں۔عامر بن قیسؒ عبادت واحکام میں ابوموسیٰ اشعریؓ کے تربیت یافتہ تھے اور انہی سے قرآن سیکھا اور انہی کے طریقہ سلوک کے راہی بنے۔

۱۶۰۳ ابونعیم اصفہانی ،عبداللہ بن محمد بن سہل ،ابوبکر بن ابی شیبہ ،معاذ بن معاذ ،ابوعون بن سیرین ،کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ اشعریؓ نے عامر بن عبداللہ بن عبد قیس جنھیں عامر بن عبد قیس کی کنیت سے پکارا جاتا تھا۔کی طرف خط لکھا کہ امابعد! میں تم سے ایک بات کا عہد لیتا ہوں اور مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے راستہ تبدیل کر دیا ہے ،اللہ سے ڈرو اور واپس لوٹ آؤ۔

(۱۶۳) مسروق[۱]

مصنف کے شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اولیاء تابعین میں سے ایک عالم باللہ ،اللہ کی محبت میں سرگرداں رہنے والے ،سراپا علم ،اللہ پر بھروسہ کرنے والے ،اللہ کے بندوں کے مشتاق ،ابوعائشہ مسروق رحمہ اللہ بھی ہیں ان کا نسب مسروق بن عبدالرحمٰن ہمدانی کوفی ہے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف تشمیر لحوق (وصل کیلئے تیار رہنے) اور تبحر فی الوجود (کائنات میں غور وفکر کرنے) کا نام ہے۔

۱۶۰۴۔ابونعیم اصفہانی ،ابوبکر بن مالک ،حسین بن جعفر قتات ،احمد بن عبداللہ بن یونس ،زائدہ ،اعمش ،مسلم ،کے سلسلہ سند سے روایت ہے ،مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی کو عالم ہونے میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور جاہل ہونے میں بھی اتنی بات کافی ہے کہ وہ اپنے عمل کو بڑا سمجھے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۶ / ۷۶ ، والتاریخ الکبیر ۸/ ت ۲۰۶۵ . والجرح ۸/ ۱۸۲۰ . وتاریخ بغداد ۱۳ / ۲۳۲ . وسیر النبلاء ۴/ ۶۳ . والکاشف ۳/ ت ۵۴۸۳ . وتهذیب التهذیب ۱۰ / ۱۰۹ والتقریب ۲/ ۲۴۲ . والخلاصة ۳/ت ۶۹۴۲ .
حضرت مسروقؒ اسلام اور جاہلیت دونوں زمانے پائے ہیں۔ان کا تذکرہ عہد فاروقی میں منظر عام پر نمایاں ہوا۔۶۳ھ میں وفات پائی۔سیر الصحابہ ۷/ ۲۵۰۔

۱۶۰۵-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو، سفیان بن عیینہ، ایوب طائی، کے سلسلہ سند سے روایت ہے، ایوب طائی کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ شعبی رحمہ اللہ سے ایک مسئلہ پوچھا، کہنے لگے آفاق میں علم کا طالب مسروق سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۶۰۶-محمد بن ابی احمد بن حسن، محمد بن عثمان، سعید بن عیش، یحییٰ بن آدم، عبدالسلام، ابو خالد دولانی، شعبی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مسروق بصرہ کی طرف کسی عالم سے ایک آیت کریمہ کے بارے میں پوچھنے لگے، جب وہاں پہنچے تو اس نے کچھ بتانے سے انکار کیا البتہ اس نے مسروق رحمہ اللہ کو اہل شام کے کسی عالم کے پاس جانے کی رہنمائی کردی چنانچہ مسروق رحمہ اللہ آیت کی تفسیر کے طلب میں شام کی طرف روانہ ہوگئے۔

۱۶۰۷-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن حمید، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبیدہ بن حمید، منصور، ہلال بن یساف کے سلسلہ سند سے روایت ہے۔ کہ مسروق رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو آدمی اولین وآخرین، دنیا اور آخرت کے علم کے جاننے کا شوقین ہو وہ سورۂ واقعہ تلاوت کیا کرے۔

۱۶۰۸-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، علی بن جعد، شعبہ، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ مسروق رحمہ اللہ ایک مرتبہ حج کرنے چلے گئے چنانچہ وہ ساری رات سجدہ میں گزارتے۔

۱۶۰۹-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابوہمام ابوعمرو، علاء بن ہارون، کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ مسروق رحمہ اللہ ایک مرتبہ حج پر چلے گئے سجدہ کے سوا اپنے آپ کو زمین پر لٹکایا نہیں۔

۱۶۱۰-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید، سفیان، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے، سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مسروق رحمہ اللہ سے میری ملاقات ہوگئی۔ کہنے لگے: اے سعید! میرے لئے کوئی چیز مرغوب نہیں بجز اس کے کہ اپنے چہرے کو مٹی میں آلودہ کروں۔

۱۶۱۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، ابن ادریس، حسن بن عبیداللہ، ابوالضحیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ نے فرمایا، بندہ اللہ کے قریب تر حالت سجدہ میں ہوتا ہے۔

۱۶۱۲ ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، یوسف بن موسیٰ، عبدالرحمن بن مغراء، اعمش، ابوالضحیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ جب نماز میں مشغول ہوتے یوں لگتے گویا کہ وہ کوئی راہب ہیں چنانچہ اپنے اہل خانہ سے کہا کرتے کہ تمہاری جو کچھ مجھ سے حاجت ہے اسے بیان کرو قبل ازیں کہ میں نماز کے لئے کھڑا ہو جاؤں۔

۱۶۱۳ ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ہناد بن سری، ابوخالد احمر، مسعر، ابراہیم بن محمد بن منتشر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ اپنے اور اہل خانہ کے درمیان پردہ لٹکا لیتے اور نماز میں متوجہ ہوجاتے اہل خانہ اور ان کی دنیا سے بالکل کنارہ کش ہوجاتے۔

۱۶۱۴ ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، علی بن جعد، شعبہ، ابراہیم بن محمد منتشر، محمد بن منتشر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ عہدہ قضا پر اجرت نہیں لیتے تھے اور یہ آیت تلاوت کرتے "ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ" کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنین سے ان کی جانیں اور ان کے اموال جنت کے بدلے میں خرید لیے ہیں۔

۱۶۱۵ ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، فضل بن سہل، محمد بن بشر، مسعر، ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن منتشر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ ہر جمعہ کو اپنے خچر پر سوار ہوتے اور مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیتے پھر مقام حیرہ میں ایک قدیم کوڑا کرکٹ

کے ڈھیر پر تشریف لاتے اور فرماتے دنیا ہمارے قدموں تلے ہے۔

۱۶۱۶ ابونعیم اصفہانی، قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن کنانہ، محمد بن ایوب، سعید بن منصور، یعقوب بن عبدالرحمٰن، ضمرہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مسروق اپنے بھتیجے کا ہاتھ پکڑ کر ایک مزبلہ (کوڑے کے ڈھیر) پر لے گئے اور فرمایا کیا میں تجھے دنیا نہ دکھاؤں؟ دیکھو یہ ہے دنیا اسکو کھا کر فنا کر دیا، پہن کر پرانا کر دیا، سوار ہو کر لاغر کر دیا اس کے لئے خون بہایا، محارم اللہ کو حلال سمجھا گیا اور رحم کو قطع کیا۔

۱۶۱۷- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، مسعر، ابراہیم بن محمد بن منتشر، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ قبر سے بڑھ کر مومنین کے لئے کوئی چیز بہتر نہیں چونکہ مومن قبر میں جا کر دنیا کے غموں سے راحت پاتا ہے اور عذاب خداوندی سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۶۱۸- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن محمد بن سالم......[1] ھناد بن سری، ابومعاویہ، اعمش، مسلم کے سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ کہتے تھے کہ گمان کی بہتر حالت میں، میں اس وقت ہوتا ہوں جب میرا خادم مجھ سے کہتا ہے کہ گھر پر کھانے کی کوئی چیز ہے اور نہ ہی کوئی روپیہ پیسہ۔

اس فرمان کو ثوری، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق کے طریق سے بھی روایت کیا ہے۔

۱۶۱۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن حسن صائغ، ابوعباس سراج......کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ آدمی اس بات کا حقدار ہے کہ ایسی مجالس کا انعقاد کرے جن میں وہ اپنے گناہوں کو یاد کر کے استغفار کرے۔

۱۶۲۰ ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ اسدی، سفیان، ابووائل،[2] کے سلسلہ سند سے مروی ہے مسروق کہتے ہیں جو گھر مال سے بھر جائے وہ آنسوؤں سے بھی بھر جاتا ہے۔

۱۶۲۱- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن عتبہ سے مروی ہے محمد بن عتبہ کہتے ہیں کہ میں نے اصمعی کو کہتے سنا کہ مسروق یہ اشعار پڑھتے تھے۔

بحسبک مما اغلق الباب دونہ...... وارخی علیہ الستر ملح وجردق

ترجمہ: وہ نمک اور روٹی تجھے کافی ہے جسے اندر رکھ کر دروازہ بند کر لیا جاوے اور پردہ لٹکا یا جائے۔

وماء فرات بارد ثم تغتدی...... تعارض اصحاب الثرید الملبق

اور کافی ہے تجھے فرات کا ٹھنڈا پانی پھر تو سادہ کھانا کھا کر نرم مزیدار ثرید کھانے والوں کے ساتھ بات کر۔

تجشأ انعاھم تجشؤ اکانما...... غلیت بالوان الطعام المنلق

جب تیرے ساتھی ڈکار لینے لگیں تو یہ کھانا کھا کر تو بھی یوں ڈکار لے گویا کہ تجھے مختلف رنگوں کا مزیدار کھانا کھلایا گیا ہے۔

مسروق رحمہ اللہ کی بہت ساری مسانید ہیں جنکی کثرت شمار سے باہر ہے تاہم ذیل میں ان کی دو حدیث کیا ہی عجیب ہیں۔

۱۶۲۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، داؤد، قیس بن ابوحصین، یحییٰ بن وثاب، مسروق کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بے شک خبیث آدمی برے کی تکفیر نہیں کرتا لیکن پاکباز آدمی برے کی تکفیر کرتا ہے۔

---

[1] یہاں عبدالرحمٰن بن محمد بن مسلم ایک راوی ساقط ہے۔

[2] اصل نسخہ میں یہاں کوئی راوی متروک ہے۔

۱۶۲۳- ابونعیم اصفہانی نے محمد بن جعفر بن ہیثم جعفر بن محمد صائغ سعدان، عاصم بن بہدلہ، ابوالضحیٰ، مسروق، عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آنکھیں زنا کرتی ہیں۔ ہاتھ زنا کرتے ہیں، پاؤں زنا کرتے ہیں اور شرمگاہ بھی زنا کرتی ہے۔[1]

(۱۶۴) علقمہ بن قیس نخعی رحمہ اللہ[2]

اولیاء تابعین میں سے عالم ربانی فقیہ بے مثال ابوشبل علقمہ بن قیس نخعی ہمدانی بھی ہیں۔ حسن تلاوت اور زہد و تقویٰ کے امام تھے۔

۱۶۲۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن اسحاق سیلی قیس بن ربیع، ابواسحاق، مرۃ الطیب کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ علقمہ ان دینداروں میں سے ہیں جو قرآن مجید کو حسن و خوبی کے ساتھ پڑھتے تھے۔

۱۶۲۵- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابوحارث، عبدالعزیز بن ابان، مالک بن مغول، معقل، ابوسفر ہمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ بن قیس اس امت کے ربانی تھے۔

۱۶۲۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، محمد بن عبید، اعمش، عمارہ، ابومعمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم عمرو بن شرحبیل کے پاس گئے وہ کہنے لگے میرے ساتھ چلو میں تمہیں ایک شخصیت کے پاس لے کر جاؤں گا جو سیرت و انداز و ادا کے اعتبار سے عبداللہ بن مسعودؓ کے زیادہ مشابہ ہے چنانچہ ہم علقمہ رحمہ اللہ کے پاس گئے۔

۱۶۲۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ جریر، قابوس بن ابی ظبیان کی سند سے مروی ہے، قابوس کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آپ علقمہ کے پاس کیا لینے جاتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کو چھوڑ دیتے ہیں؟ کہنے لگے میں نے خود صحابہ کرامؓ کو علقمہ سے سوال کرتے اور فتوے پوچھتے دیکھا ہے۔

۱۶۲۸- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید، محمد بن جعفر دوائی، مہلب بن عثمان ازدی، ضرار بن عمرو، اسحاق بن عبداللہ، اصحاب عبداللہ بن مسعود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ ایک مرتبہ ایک جماعت کے پاس سے گزرے جو کہ حلقہ لگائے بیٹھے تھے ان میں علقمہ، اسود، مسروق اور ان کے تلامذہ بیٹھے تھے۔ چنانچہ عبداللہ بن مسعودؓ ان کے پاس ٹھہرے اور فرمایا کہ میرے ماں باپ علماء پر قربان جائیں، تم اللہ کے حکم سے اکٹھے ہوئے ہو، کتاب اللہ کو تلاوت کرتے ہو، اللہ کی مساجد تعمیر کرتے ہو اور اللہ کی رحمت کے منتظر ہو پس اللہ تم سے محبت کرے اور جو تم سے محبت کرے اس سے بھی اللہ محبت کرے۔

۱۶۲۹- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبیداللہ بن سعید، وہ اپنے چچا سے، شریک، ابواسحاق، عبدالرحمن بن عبدالرحمن بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: کہ جو چیز بھی میں پڑھتا ہوں اور جس چیز کا بھی میں علم رکھتا ہوں علقمہ

۱- المسند الامام احمد ۲/ ۳۴۳، ۳۴۴، ۵۲۸، ۵۳۵، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۱۹۲، ومجمع الزوائد ۶/ ۲۵۶، ۷/ ۱۲۵، وتلخیص الحبیر ۳/ ۲۲۵، ونصب الرایۃ ۳/ ۲۲۸، واتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۳۲۱، وکشف الخفاء ۲/ ۱۰۰، والترغیب والترهیب ۳/ ۳۶، والتمهید لابن عبدالبر (۳/ ۲۹).

۲- تهذیب التهذیب ۷/ ۲۷۶، والتقریب ۲/ ۳۰، والتاریخ الکبیر ۷/ ۴۱، والجرح والتعدیل (۶/ ۴۰۴) وطبقات ابن سعد ۶/ ۸۶.

بھی اسے پڑھتا ہے اور اس کا علم رکھتا ہے۔ کہا گیا اے ابو عبد الرحمٰن! علقمہ تو ہم سے زیادہ پڑھنے والے (قاری) نہیں فرمایا بخدا علقمہ تم سب سے بڑا قاری ہے۔

۱۶۳۰- ابونعیم اصبہانی، سلیمان بن احمد، یحیٰی بن ایوب، عبد الغفار بن داؤد، ابو عبیدہ، سعید بن رزین، حماد بن ابی سلیمان، ابراہیم نخعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ بن قیس رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خوش آوازی کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے کی نعمت عطا کی ہے۔ عبد اللہ بن مسعودؓ مجھے اپنے پاس بلوا لیتے اور مجھ سے قرآن پڑھوا کر سنتے اور جب میں پڑھ کر فارغ ہو جاتا فرماتے اور پڑھو۔

۱۶۳۱- ابونعیم اصبہانی، احمد بن محمد بن حسین، محمد بن اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ہشیم، منصور، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ، عبد اللہ بن مسعودؓ کو قرآن پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ اور علقمہ رحمہ اللہ خوش آواز تھے چنانچہ ایک آدمی ان سے کہنے لگا ترتیل کے ساتھ قرآن پڑھیے، میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں بے شک ترتیل قرآن کی زینت ہے۔

۱۶۳۲- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، جریر، منصور، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ ہر جمعرات کو قرآن ختم کرتے تھے۔

۱۶۳۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابوشیبہ، عثمان بن ابوشیبہ، ابن ابو الفضل، ابو فضیل، مشابک، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ اپنے تلامذہ سے فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے ساتھ چلو ایمان زیادہ کریں یعنی مسائل فقہ کا مذاکرہ کریں۔

۱۶۳۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، وکیع، اعمش، مسیب، بن رافع کے سلسلہ سے مروی ہے کہ تلامذہ جب علقمہ رحمہ اللہ کے پاس جاتے وہ اپنی بکریوں کو ادھر ادھر مار رہے ہوتے، دودھ دھو رہے ہوتے اور ان کو چارا دے رہے ہوتے۔

۱۶۳۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابوشیبہ، ابن نمیر، حفص بن غیاث، اعمش، مسیب بن رافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے علقمہ رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ اگر آپ مجلس لگا کر قرآن پڑھتے اور اپنے تلامذہ کو حدیثیں سناتے؟ فرمایا مجھے پسند نہیں کہ لوگ میرے پیچھے پیچھے چلیں اور میری طرف اشارہ کیا جائے کہ یہ علقمہ ہیں۔ چنانچہ وہ خود اپنے گھر پر بکریوں کے لئے چارہ اور چورے وغیرہ کا بندوبست کرتے، ان کے پاس ایک چھڑی ہوتی جب بکریاں ایک دوسرے کو سینگ مارتیں تو اس چھڑی کے ساتھ بکریوں کو ادھر ادھر مارتے تھے۔ اس حدیث کو یزید بن عبد العزیز نے اعمش سے بھی روایت کیا ہے۔

۱۶۳۶- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، معاویہ، عمرو، زائدہ، اعمش، مالک بن حارث، عبد الرحمٰن بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ آپ مسجد میں کیوں نہیں جاتے تاکہ آپ کے پاس لوگ جمع ہوں، آپ سے سوالات کئے جائیں اور ہم آپ کے ساتھ مجلس کریں چونکہ جو آپ سے علم میں کمتر ہے اس سے سوالات کیئے جاتے ہیں (آپ سے کیوں نہیں کیے جائیں گے)؟ فرمانے لگے مجھے ناپسند ہے کہ لوگ میرے پیچھے پیچھے چلیں اور میری طرف اشارہ کر کے کہا جائے کہ یہ علقمہ ہیں۔

۱۶۳۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان، اسماعیل، ابو الحکم، فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ جب تلامذہ میں نشاط پاتے تو ان سے جنگہائے اسلام کا تذکرہ کرتے۔

۱۶۳۸- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحیٰی بن آدم، ابوبکر، حسین بن عبد اللہ نخعی کے سلسلہ سند سے

مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ نے اپنے ترکہ میں صرف ایک گھر، ایک ترک گھوڑا اور ایک قرآن مجید کا نسخہ باقی چھوڑا، ان اشیاء کی بھی اپنے ایک آزاد کردہ غلام کے لئے وصیت کی تھی جو کہ مرض وفات میں ان کی دیکھ بھال کرتا تھا۔

۱۶۳۹- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابن کرامہ، ابواسامہ، اعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ نے اہل بیت میں سے نکاح کیا تھا اپنے اہل بیت کے علاوہ، اس سے ان کا ارادہ تواضع کا ہوتا تھا۔

۱۶۴۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن حسن، اسحاق بن ابراہیم ہاشمی، اسماعیل بن عبداللہ، شریک، ابوحمزہ، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ اپنی بیوی سے مرض وفات میں کہا کرتے کہ سنور کر میرے سر کے پاس بیٹھ جا شاید اللہ تعالیٰ تجھے میری کچھ مہربانیاں عطا فرمادے۔

۱۶۴۱- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن سعید، مالک بن عبید، اعمش، ابراہیم، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے علقمہ رحمہ اللہ کے پاس آکر انہیں گالیاں دینی شروع کردیں، علقمہ رحمہ اللہ اسکو گالیوں کا جواب دینے کے بجائے آیت کریمہ " والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانا واثما مبینا" جولوگ مومن مردوں اور عورتوں کو ان کے قصور کے بغیر اذیت پہنچاتے ہیں سو وہ بہتان اور کھلے گناہ کے مستحق ٹھہرے ہیں" تلاوت کرتے رہے، وہ آدمی کہنے لگا، کیا تم مومن ہو؟ فرمایا اللہ سے مجھے یہی امید ہے۔

۱۶۴۲- ابونعیم اصفہانی، حسن بن احمد بن طارق، محمد بن حسن بن ساعد، ابونعیم، اعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ جوانی میں یاد کیا وہ میرے حافظہ میں ایسا پیوست ہے گویا کہ میں کسی ورق پر لکھے کو دیکھ رہا ہوں۔

۱۶۴۳- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن علی خزاعی، قعنبی، عابس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ علم کی زندگی مذاکرہ کرنے میں ہے۔

۱۶۴۴- ابونعیم اصفہانی، اپنے والد سے، محمد بن ابراہیم بن حکم، یعقوب بن ابراہیم دورقی، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ حدیث کا بار بار مذاکرہ کیا کرو چونکہ حدیث کی حیات مذاکرہ میں ہے۔

۱۶۴۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ میں نے علقمہ رحمہ اللہ سے درخواست کی کہ حضرت! مجھے علم میراث سکھلایئے مجھے فرمایا کہ اپنے پڑوسیوں کے پاس جاؤ۔

۱۶۴۶- ابونعیم اصفہانی، محمد بن حیان، احمد بن علی بن جارود، ابوسعید اشج، ابوخالد، اشعث، حکم، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ نے وصیت کی تھی کہ میری موت کی خبر کسی کو نہ کرنا ایسا نہ ہو جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں مشہور کی جاتی تھی، میرے پاس کسی کو نہ آنے دینا اور دروازہ بند کردینا، میرے پیچھے کوئی عورت نہ آئے اور نہ ہی میرے پیچھے آگ لے کر چلنا اگر تم سے ہو سکے تو مجھے کلمہ شہادت کی تلقین کرنا تا کہ میرا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو۔

۱۶۴۷- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جریر، منصور، علی بن مدرک کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ علقمہ رحمہ اللہ نے اسود رحمہ اللہ سے فرمایا کہ اگر میں مرجاؤں تو مجھے کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنا، جب میں مرجاؤں تو میری موت کی خبر کسی کو نہ کرنا چونکہ مجھے خوف ہے کہیں زمانہ جاہلیت کی شہرت نہ بن جائے جب میرا جنازہ لے کر گھر سے نکل جاؤ تو دروازہ بند کر دو دراں حالیکہ مرد سب نکل جائیں اور عورت کوئی نہ نکلنے پائے چونکہ عورتوں کے میرے ساتھ جانے میں مجھے کوئی حاجت نہیں۔

علقمہ رحمۃ اللہ کی سند سے مروی چند احادیث...... علقمہ رحمہ اللہ کی سند سے بے شمار احادیث مروی ہیں تاہم چند ایک بطور

نمونہ درج ذیل ہیں۔

۱۶۴۸- ابونعیم اصفہانی، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، معمر بن عبداللہ، شعبہ، حکم، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی دی ہوئی رخصتوں کو قبول کیا جائے جس طرح کہ عزیمتوں کے بجالانے کو پسند فرماتا ہے۔[1]

اس حدیث کو معمر سے صرف شعبہ ہی مرفوعاً روایت کرتے ہیں اور منفرد و بکر بن بکار بھی اس کو مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

۱۶۴۹- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، مسعودی، عمرو بن مرہ، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں "رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ننگی چٹائی پر لیٹ گئے، جب اٹھے تو اس چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کے جسم پر نمایاں نظر آنے لگے پھر ارشاد فرمایا "میرا دنیا کے ساتھ کیا رشتہ ہو، دنیا کے ساتھ میرا تعلق ایسا ہے جس طرح ایک مسافر سایہ حاصل کرنے کسی درخت کے نیچے بیٹھ جائے پھر کچھ ہی دیر کے بعد اسے وہیں چھوڑ کر آگے چل پڑے۔"[2]

اس روایت کو سند متصل اور سند مرفوع کے ساتھ مسعودی کے علاوہ کسی نے بھی عمرو بن مرۃ سے روایت نہیں کیا۔

۱۶۵۰- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، خلیفہ بن خیاط، یعقوب بن یوسف، فرقد، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم اس وقت تک زاہد نہیں بن سکتے جب تک تم تواضع نہ اختیار کرو۔"[3]

۱۶۵۱- ابونعیم اصفہانی، حسن بن علان، حسن بن عمر، ابراہیم، جبارہ بن مغلس، موسیٰ بن عمیر، حکم بن عتیبہ، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ساری مخلوق اللہ کا عیال ہے۔ تم میں اللہ کو زیادہ پسندیدہ ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھائی سے پیش آئے۔"[4]

۱۶۵۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس، احمد بن یحییٰ بن منذر رجری، یحییٰ بن منذر، ابن اجلح، اعمش، یحییٰ بن وثاب، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "تم سے پہلی امتوں کو دینار و درہم نے ہلاک کیا یہ دونوں تمہارے لئے بھی مہلک ہیں۔"[5] ھذا حدیث غریب من حدیث یحییٰ بن وثاب ورواہ ابن الاجلح.

(۱۶۵) اسود بن یزید نخعی رحمہ اللہ

اسود بن یزید رحمہ اللہ بھی اولیاء تابعین میں سے ہیں۔ اسود رحمہ اللہ جلیل القدر فقیہ، قاری، صائم النہار و قائم اللیل تھے۔

۱۶۵۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن صندل، فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اسود رحمہ اللہ رمضان المبارک میں صرف دو دن میں قرآن ختم کرتے تھے اور صرف مغرب و عشاء کے درمیان سویا کرتے

۱۔ مسند الامام احمد ۲/ ۱۰۸. والسنن الکبری للبیهقی ۳/ ۱۴۰. وصحیح ابن حبان ۵۴۵، ۹۱۳، ۹۱۴ (موارد) وصحیح ابن خزیمة والمصنف لابن ابی شیبة ۹/ ۶۰. ومجمع الزوائد ۳/ ۱۶۲. والترغیب والترهیب ۲/ ۱۳۵. والدر المنثور ۱/ ۱۹۳. ومسند الشهاب ۱۰۷۸، ۱۰۷۹ ونصب الرایة ۱/ ۱۶۹.

۲۔ صحیح البخاری ۳/ ۲۱۳. ومسند الامام احمد ۱/ ۳۰۱، ۴۴۱. والمستدرک ۴/ ۳۱۰ وفتح الباری ۱۱/ ۲۹۲. وسنن الترمذی ۲۳۷۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/ ۳۲۷.

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۱۱۰. والکامل لابن عدی ۷/ ۲۶۰۸ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۸۵.

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۱۰۵. والکامل لابن عدی ۵/ ۱۸۱۰. وتاریخ بغداد ۶/ ۳۳۴. وکشف الخفا ۱/ ۴۵. ومجمع الزوائد ۸/ ۱۹۱. والدر المنثور ۸۷ ومشکاة المصابیح ۴۹۹۸، ۴۹۹۹ والعلل المتناهیة لابن الجوزی ۲/ ۲۸.

۵۔ کنز العمال ۶۲۵۷. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۳۷ والترغیب والترهیب ۴/ ۱۸۲.

۶۔ تهذیب ۱/ ۳۴۲ تقریب ۱/ ۷۷ والتاریخ الکبیر ۱/ ۴۴۹. والجرح والتعدیل ۲/ ۲۹۱. طبقات ابن سعد ۶/ ۶۸.

تھے جبکہ رمضان کے علاوہ باقی ایام میں صرف چھ دنوں میں قرآن ختم کرتے تھے۔

۱۶۵۴- ابونعیم اصفہانی ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن شعبہ، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اسود بن یزید رحمہ اللہ نے اسی کے لگ بھگ حج اور عمرے کیے۔ ابن علیہ نے بھی اس روایت کو میمون بن حمزہ، ابراہیم کی سند سے اسی طرح مذکورہ بالا کے مثل روایت کیا ہے۔

۱۶۵۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، ابن عون، شعبی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عامر شعبی سے اسود رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا گیا جواب دیا کہ وہ تقریباً ہر دن روزہ رکھتے، راتوں کو قیام کرتے اور ہر سال حج کرتے تھے۔

۱۶۵۶- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، محمد بن عمرو باہلی، ازہر، کے سلسلہ سے مروی ہے کہ ابن عون نے شعبی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ علقمہ افضل ہیں یا اسود؟ فرمایا علقمہ افضل ہیں، تاہم اسود بڑے حاجی تھے اور علقمہ تیز کردیتے تھے اور وہ جلد باز کو پالیتے تھے

۱۶۵۷- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عمر بن محمد بن حسن، محمد بن حسن، احمد بن بشر، اسماعیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اہل بیت یعنی علقمہ، اسود اور عبدالرحمٰن کو جنت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

۱۶۵۸- ابونعیم اصفہانی، اپنے والد سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوحمید حمصی احمد بن محمد بن سیار، یحییٰ بن سعید، یزید بن عطاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حد کی انتہاء آٹھ تابعین پر ہوئی اسود رحمہ اللہ بھی ان میں سے ایک ہیں۔ محنت ولگن کے ساتھ عبادت کرتے، استقدر روزے رکھتے کہ ان کا جسم سبزی وزردی مائل ہوجاتا۔ ان کی حالت کو دیکھ کر علقمہ بن قیس ان سے کہتے، تم اپنے جسم کو کیوں عذاب دیتے ہو؟ فرمایا میں اس جسم کو آئندہ راحت میں رکھنا چاہتا ہوں۔ اسود رحمہ اللہ وفات کے وقت رونے لگے: کسی نے پوچھا، یہ کیسی جزع وفزع ہے؟ فرمایا میں کیوں نہ روؤں اور مجھ سے زیادہ رونے کا حقدار کون ہے؟ بخدا اگر میں اللہ کی مغفرت سے سرشار ہوجاؤں تو جو کچھ میں نے کیا ہے اس کے بارے میں اللہ سے حیاء مجھے غمگین رکھتی ہے۔ اللہ اور بندے کے درمیان صغیرہ گناہ کا معاملہ ہوتا ہے سو وہ اسے معاف کردیتا ہے پس بندہ اس سے مسلسل حیاء دار رہے۔ اسود رحمہ اللہ نے اسی (۸۰) کے لگ بھگ حج کیے۔

۱۶۵۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، اپنے باپ احمد بن حنبل سے، حجاج، محمد بن طلحہ، عبدالرحمٰن بن ثروان ابوقیس اودی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اسود بن یزید رحمہ اللہ اپنے نفس کو روزہ اور عبادت کی مشقت میں ڈالے رکھتے تھے حتیٰ کہ ان کا جسم سبز وزردی مائل ہوجاتا، علقمہ رحمہ اللہ انھیں تنبیہ کرتے اور کہتے تم اپنے جسم کو کیوں عذاب دیتے ہو، جواب دیتے کہ معاملہ بڑا عظیم ہے معاملہ بڑا عظیم ہے۔ (یعنی قیامت کا معاملہ بڑا سخت ہوگا خوف میرے لئے راحت کے مانع ہے۔ تمولی)

۱۶۶۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، اپنے والد احمد بن حنبل سے، معتمر بن سلیمان...... عبداللہ بن بشر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ علقمہ رحمہ اللہ اور اسود رحمہ اللہ اکٹھے حج پر تشریف لے گئے۔ اسود رحمہ اللہ عبادت گزار تھے۔ اثناء سفر حج میں انھوں نے ایک دن روزہ رکھ لیا حالانکہ لوگ گرمی کی شدت سے بدحال تھے چنانچہ شدت گرمی کی وجہ سے اسود رحمہ اللہ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ علقمہ رحمہ اللہ ان کے پاس آئے اور ان کی ران پر مار کر کہا: اے ابوعمرو! اپنے جسم کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتے، اس جسم کو کیوں عذاب میں مبتلا کررکھا ہے؟ فرمانے لگے اے ابوشبل، معاملہ بہت ہی بڑا ہوگا۔

۱۶۶۱- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، فضل بن سہل، ابواحمد محمد بن عبداللہ، حنش بن حارث، علی بن مدرک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ علقمہ رحمہ اللہ نے اسود رحمہ اللہ سے کہا (اسود رحمہ اللہ روزہ کی حالت میں تھے) تم اپنے جسم کو کیوں عذاب دیتے ہو؟ فرمایا در اصل میں تو اس کے لئے راحت وآرام کا متلاشی ہوں۔

۱۶۶۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، فضل بن دکین، حنش بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے، حنش

بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے اسود رحمہ اللہ کو دیکھا دراآنحالیکہ لگاتار روزے رکھنے کی وجہ سے ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی۔

۱۶۶۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، ابوبکر، ابوخالد احمر، اعمش، عمارہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ اسود رحمہ اللہ ایک راہب لگتے تھے۔

۱۶۶۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سلیمان احمر، شعبہ، مغیرہ، ابراہیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے ابراہیم کہتے ہیں کہ جب میں اسود رحمہ اللہ کو عبادت میں مشغول دیکھتا ہوں تو برملا پکار اٹھتا ہوں کہ وہ کوئی راہب ہے اور جب نماز کا وقت آتا ہے تو تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جاتے ہیں اگرچہ پتھر پر ہی کیوں نہ بیٹھ جائیں۔

اسود رحمہ اللہ کی سند سے چند غرائب احادیث

۱۶۶۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن محمد بن ابراہیم ناقد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن ابی عبید، موسیٰ بن عمیر، حکم، ابراہیم، اسود کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "زکوٰۃ ادا کر کے اپنے اموال کو پاکیزہ کر لیا کرو، صدقہ کر کے اپنے مریضوں کا علاج کیا کرو اور دفع بلا کے لئے دعاؤں کا اہتمام کیا کرو۔[1]

۱۶۶۶- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شیبان، جابر، عبدالرحمن بن اسود، اسود بن یزید، عبداللہ بن مسعودؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب قیدیوں کو لے کر آتے تو اہل بیت کو دے دیتے اور ناپسند رکھتے کہ صحابۂ کرامؓ کے درمیان تقسیم کیے جائیں۔[2]

۱۶۶۷- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسین بن جعفر قتات، اسماعیل بن طلیل خزاز، علی بن مسہر، اعمش، ابراہیم، علقمہ، اسود کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "عنقریب تم کچھ ایسے امراء ہوں گے جو نمازوں کی کچھ پرواہ نہیں کریں گے اور نمازوں کو بالکل خفیف کر کے ادا کریں گے شرق موتی (طلوع آفتاب کے وقت) تک لے جائیں گے، وہ اس آدمی کی نماز ہوگی جو گدھے سے بھی زیادہ شریر ہوگا اور اس آدمی کو جو اس کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں پائے گا۔ تم میں سے جو بھی اس زمانے کو پائے وہ اپنے وقت پر نماز پڑھے اور اپنی نمازوں کو ان کے ساتھ بطور نوافل کے پڑھے۔[3]

یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ اعمش کی حدیث سے غریب ہے اور دونوں حدیثیں علقمہ و اسود سے مروی ہیں یہ حدیث ہم نے صرف علی بن مسہر کے طریق سے لکھی ہے۔

۱۶۶۸- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، معاویہ نصری (ثقہ راوی تھے) نہشل، ضحاک، اسود کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ اگر اہل علم اپنے علم کی حفاظت کریں اور اسے اپنے زمانے کے لوگوں کو سکھلائیں تو

۱۔ السنن الکبریٰ للبیهقی ۳/ ۳۸۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۱۵۸. وتاریخ بغداد ۶/ ۳۳۴، ۱۳/ ۲۱. والکامل لابن عدی ۲/ ۲۳۳۰. ومجمع الزوائد ۳/ ۶۳. والترغیب والترهیب ۱/ ۵۲۰. وکشف الخفا ۱/ ۴۳۲ والعلل المتناهیة ۲/ ۳. والامالی للشجری ۱/ ۲۲۳ وکنزالعمال ۱۵۷۵۹، ۱۵۷۶۰، ۲۳۳۰۵، ۴۳۳۵۳، ۴۳۳۵۳.

۲۔ سنن ابن ماجة ۲۲۴۸. والسنن الکبریٰ للبیهقی ۹/ ۱۲۲۸. والمصنف لابن ابی شیبة ۷/ ۱۹۲. ومشکاة المصابیح ۳۳۷۳. والسنن الکبریٰ للبیهقی ۹/ ۱۲۸. والمصنف لابن ابی شیبة ۷/ ۱۹۲. ومشکاة المصابیح ۳۳۷۳. وکنزالعمال ۳۸۱۴۴.

۳۔ السنن الکبریٰ للبیهقی ۷/ ۳۰۱. وکنزالعمال ۱۴۸۴۵. وسنن ابن ماجة ۱۲۵۷. ومسند الامام احمد ۶/ ۷، والجامع الکبیر للسیوطی ۲/ ۱۲۲. والصحیحة. ۱۷۷۷.

کیا ہی اچھا ہو لیکن وہ اس علم کو اہل دنیا کے لئے خرچ کریں گے تاکہ ان کی دنیا کو پالیں اس زمانے کے لوگوں میں ان کی کچھ حیثیت نہیں ہوگی، میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس آدمی نے ایک ہی چیز (آخرت) کو غم بنایا اور اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے غم کی کفایت فرمائے گا اور جس نے بہت سارے غموں کو اپنا مقصد بنالیا پھر اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں ہوگی وہ آخرت کی جس وادی میں جاتا ہے جاتا رہے۔[1]

اسود کی حدیث غریب ہے ضحاک ہی نے صرف اس کو مرفوعا روایت کیا ہے اور ان سے صرف نہشل نے مرفوعا روایت کیا ہے اور حکم کی حدیث میں موسیٰ بن عمیر متفرد ہیں۔ اور جابر جعفی کی حدیث میں شبان متفرد ہیں۔

(۱۹۶) ابو یزید ربیع بن خثیم رحمہ اللہ[2]

اولیاء تابعین میں سے ایک متواضع متقی، قانع محتاج الی اللہ، چوٹی کے آٹھ تابعین زاہدوں میں سے ایک ابو یزید ربیع بن خثیم رحمہ اللہ بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف سرائر میں دلچسپی اور محسوسات مظاہر میں عارضی مصروفیت ہے۔

۱۶۶۹- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، ماذ حر بن مروان، عبدالواحد بن زیاد، عبداللہ بن ربیع بن خثیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم جب عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آتے اور عبداللہ بن مسعودؓ کے ہاں کسی کے لئے اجازت اس وقت تک نہیں ہوتی تھی جب تک وہ اپنے صاحب سے فارغ نہ ہوجائے عبداللہ بن مسعودؓ انہیں دیکھ کر فرماتے ابو یزید! اگر رسول اللہ ﷺ تمہیں دیکھ لیتے لازما تجھ سے محبت کرتے، میں نے جب بھی تمہیں دیکھا مجھے مواضعین کی یاد تازہ ہوگی۔

۱۶۷۰- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، جریر، اسماعیل، حماد بن ابی سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ جب ربیع بن خثیم کو دیکھتے فرماتے ابو یزید مرحبا انہیں اپنے ساتھ بٹھاتے اور فرماتے، اگر رسول اللہ ﷺ تجھے دیکھ لیتے لازما تجھ سے محبت کرتے۔

۱۶۷۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، کامل بن محمود، مبارک بن سعید، یاسین زیات کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن کواء ربیع بن خثیم کے پاس آئے اور کہا مجھے کسی ایسے آدمی کی طرف رہنمائی کیجئے جو آپ سے بہتر ہو فرمایا جی ہاں وہ آدمی مجھ سے بہتر ہے جسکی باتیں ذکر خدا ہوں، جس کا سکوت فکر آخرت کا مظہر ہو اور جسکی چال سے تدبر ٹپکے وہ مجھ سے بہتر ہے۔

۱۶۷۲- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن محمد بن سلم، ہناد بن سری، محاربی بن عبدالملک بن عمیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ دوران مرض ربیع بن خثیم سے کہا گیا کیا ہم آپ کے علاج کے لئے کسی طبیب کو نہ بلائیں؟ ربیع بن خثیم کچھ دیر سوچتے رہے

۱۔ سنن ابن ماجۃ ۲۱۰۶. والترغیب والترہیب ۴/ ۱۲۲. والدر المنثور ۲/ ۵۹ . ۶/ ۵. وکشف الخفاء ۲/ ۲۱۷. واتحاف السادۃ المتقین ۱/ ۷۸، ۶/ ۱۲۷.

۲۔ تہذیب الکمال ۱۸۵۹ (۹/ ۷۰) وطبقات ابن سعد ۶/ ۱۸۲. ۱۹۳. والجرح والتعدیل ۳/ ت ۲۰۶۸. وثقات ابن شاہین ت ۳۵۲. والجمع ۱/ ۱۳۴. وسیر النبلاء ۴/ ۲۵۸. ۲۶۲. وتذکرۃ الحفاظ ۱/ ۵۷. والکاشف ۱/ ۲۰۴. وتہذیب التہذیب ۳/ ۲۴۲. والخلاصۃ ۱۲۰۲)

ربیع بن خثیم بن عائذ بن عبداللہ بن موھب بن منقذ بن نصر ثوری نے خصوصاً عبداللہ بن مسعود اور ابو ایوب انصاری سے زیادہ فائدہ اٹھایا۔ زہد و ورع نے نور علم کو مدہم کردیا، جب عبیداللہ بن زیاد کوفہ کے امیر تھے اس وقت ان کی وفات ہوئی۔

پھر آیت کریمہ "وعاداً وثمود واصحاب الرس وقروناً بین ذلک کثیراً" ہلاک کیا ہم نے عاد، ثمود، کنویں والوں اور بہت ساری امتوں کو، تلاوت کرنے لگے اور ان اقوام فانیہ کی دنیا پر حرص ورغبت اور دوسری خرابیوں کا ذکر کرنے لگے نیز فرمایا کہ ان میں بھی اطباء اور مریض ہوا کرتے تھے، میں معالج کو باقی دیکھتا ہوں اور نہ ہی علاج کرنے والے کو نا عت و نعوت سب ہلاک کر دیئے گئے مجھے طبیب کی چنداں کوئی ضرورت نہیں۔

اس روایت کو سیر بن زطوق نے بھی بکر بن ماعز مدربیع سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۶۷۳- ابونعیم اصفہانی، اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوعبید احمد بن محمد حمصی، بقی بن سعید، یزید بن عطاء، کے سلسلۂ سند سے علقمہ بن مرثد فرماتے ہیں: تابعین میں سے آٹھ حضرات پر زہد کی انتہی ہوئی مری بات ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کی تو جب انہیں فالج کا عارضہ پیش آیا ان سے کسی نے کہا: اگر آپ علاج کروائیں (افاقہ ہوگا)، جواب دیا: میں جانتا ہوں کہ دوا حق ہے، لیکن عاد، ثمود، کنویں والے اور دوسری فانی امتیں مجھے یاد ہیں ان میں بیماریاں کثیر الوقوع تھیں، اور ان میں اطباء بھی موجود تھے پس نہ معالج باقی رہا اور نہ ہی علاج کرانے والا ان سے پھر کہا گیا: آپ لوگوں کو نصیحت کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: میں اپنے نفس کے بارے میں راضی نہیں ہوں کہ اسکی مذمت سے فارغ ہو جاؤں اور لوگوں کی مذمت کی طرف توجہ دوں، لوگ دوسروں کے گناہوں کے معاملہ میں خوفزدہ ہیں حالانکہ وہ اپنے گناہوں کے معاملہ میں بے خوف ہیں، ان سے پھر پوچھا گیا: آپ نے کس حال میں صبح کی؟ فرمایا: ہر صبح کے وقت گناہ گار تھے؟ ہم اپنے رزق کھا رہے ہیں اور موت کی انتظار میں لگے ہوئے ہیں عبداللہ بن مسعودؓ تمہیں دیکھ کر فرماتے تو اضع کرنے والوں کو خوشخبری سناؤ، بن لو اگر محمد عربی ﷺ تجھے دیکھ لیتے لامحالہ تجھ سے ضرور محبت کرتے، ربیع رحمہ اللہ فرمایا کرتے: اما بعد! اپنے لئے توشے کا بندوبست کرو، اپنے نفس کے جہاد میں مصروف رہو اور اپنے نفس کے وصی بنو۔

۱۶۷۴- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ہناد، وکیع، اعمش، منذر ثوری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم نے اپنے اہل خانہ سے کہا: ہمارے لئے گھی اور کھجوریں ملا کر حلوہ بناؤ۔ چنانچہ گھر والوں نے حلوہ تیار کیا تو انہوں نے ایک دیوانے آدمی کو حلوہ کھانے کی دعوت دی اس آدمی نے لقمے اٹھانا شروع کئے اور اس دوران لعاب اس کے منہ سے بہنے لگا، جب وہ آدمی کھا کر چلا گیا ربیع رحمہ اللہ کے اہل خانہ کہنے لگے: ہم نے محض تکلف کیا اور حلوہ بنایا، یہ کیا جانے کہ اس نے کیا کھایا ربیع رحمہ اللہ فرمانے لگے: لیکن اللہ تو سب کچھ جانتا ہے۔

۱۶۷۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، خلاد بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سفیان رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کی اہلیہ نے خبر دی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ کا سارا عمل پوشیدہ ہوتا تھا حتیٰ کہ اگر وہ قرآن مجید سے دیکھ کر تلاوت کر رہے ہوتے اور اچانک کوئی آدمی آجاتا تو قرآن مجید کو کپڑے سے ڈھانپ دیتے تھے۔ اعمش نے بھی سفیان سے اسی طرح یہ واقعہ روایت کیا ہے۔

۱۶۷۶ ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن اسمٰعیل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، ایک آدمی سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر وہ عمل جس سے خدائے تعالیٰ کی رضامندی مطلوب نہ ہو وہ نیست ونابود ہو جاتا ہے۔

۱۶۷۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، وہ اپنے والد اور چچا سے، عبداللہ بن ادریس، وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ شعبی رحمہ اللہ نے عبداللہ بن مسعودؓ کے تلامذہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ربیع کی بات ربیع کی سو وہ پرہیزگاری میں ان سب پر فائق تھے۔

۱۶۷۸- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، محمد بن عثمان، عبید بن یعیش، یحییٰ بن آدم، مالک بن مغول، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ شعبی رحمہ

اللہ نے کہا: میں تجھ سے عبداللہ بن مسعودؓ کے تلامذہ کے اوصاف بیان کرتا ہوں تو ایسا محسوس کرے گا گویا کہ تو نے انہیں دیکھا ہے، ربیع بن خثیم ورع میں ان سب پر فائق تھے۔

۱۶۷۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن حنبل، ہناد بن سری، ابواحوص، سعید بن مسروق، منذر ثوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ نے فرمایا: قرآن مجید کی ایک سورت ایسی ہے لوگ اسے چھوٹی سمجھتے ہیں حالانکہ میں اسے بہت طویل سمجھتا ہوں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خصیۃ الشمائل سورت عطاء فرمائی ہے۔ سوتم میں سے جو بھی پڑھے گا تو بالاستقلال اس سورت کے مضامین سے جامع کسی چیز کو نہیں پائے گا، اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ وہ سورت کفایت کرنے والی ہے یعنی سورۃ الاخلاص۔

۱۶۸۰- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، ہناد بن سری، ابواحوص، سعید بن مسروق، منذر ثوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب کوئی آدمی ربیع رحمہ اللہ کے پاس آ کر کچھ پوچھتا، جواب میں فرماتے: تمہیں جتنا علم ہے اس کے متعلق اللہ سے ڈرو اور جس چیز کو مخصوص کر لیا جائے اسکا مرجع اسکا عالم ہی ہوتا ہے۔ میں تمہارے اوپر عمد کے متعلق زیادہ خوفزدہ ہوں بنسبت خطاء کے آج میں نے تمہارے لئے کسی خیر کا انتخاب نہیں کیا، لیکن وہ بعد میں آنے والی شر سے بہتر ہے۔ تم نے خیر کی اتباع اس طرح نہیں کی جس طرح کہ اس کی اتباع کا حق ہے، تم لوگوں سے اس طرح نہیں بھاگے جس طرح ان سے بھاگنے کا حق ہے، جو کچھ محمد عربی ﷺ پر نازل ہو گیا ہے اس سب کا تم نے ادراک نہیں کر لیا۔ اور جو کچھ تم پڑھتے ہو، تم نہیں جانتے وہ سب کا سب کیا ہے؟ پھر فرمانے لگے: وہ پوشیدہ راز جنہیں لوگوں کی نظروں سے اوجھل رکھا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ظاہر ہیں۔ ان امور کی دوائی کے متلاشی رہو اور ان امور کی دوائی ایسی توبہ ہے جسکے بعد ان کی طرف پھر نہ لوٹا ہو۔

۱۶۸۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، عبداللہ بن محمد عبسی، ابواسامہ، سفیان، اپنے والد سے، بکر بن ماعز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے فرمایا: اے بکر بن ماعز! اپنی زبان کو روکے رکھو بجز اس چیز کے جو تیرا حق ہو نہ کہ تیرے خلاف، میں اپنی دینداری کے معاملے میں لوگوں کو بدگمان سمجھتا ہوں، جتنا تجھے علم ہے اس کے مطابق اللہ کی اطاعت کر جس چیز کو خاص کیا گیا ہے اس کا مرجع اس کا عالم ہی ہوتا ہے۔ بخدا، مجھے تمہارے اوپر خطا کا اتنا خوف نہیں جتنا کہ عمد کا ہے۔ (پھر مذکورہ بالا حدیث احوص کی طرح ذکر کی)۔

اسرائیل نے سعید بن مسروق، منذر کی سند سے اس حدیث کی مثل ذکر کی ہے۔

۱۶۸۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، جعفر بن اسماعیل، عبدالملک بن اصبہانی، اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اپنے مریدوں سے پوچھا، کیا تم جانتے ہو کہ بیماری، دوائی اور شفا کیا چیز ہیں؟ کہنے لگے ہم نہیں جانتے، فرمایا گناہ بیماری ہیں، استغفار دوائی ہے اور گناہ سے توبہ کر کے پھر اسکی طرف نہ لوٹنا استغفار ہے۔

۱۶۸۳- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابوجعفر مکی، عبیداللہ بن موسیٰ، سفیان، نسیر بن ذعلوق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ بہت روتے حتی کہ آنسوان کی داڑھی کو تر کر دیتے اور فرماتے، ہم نے ایسی اقوام کو پایا ہے کہ ہم ان کے پہلوؤں میں چور بن کر بیٹھے تھے۔

۱۶۸۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی بن مثنیٰ، عبدالصمد بن یزید، فضیل بن عیاض، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم دعا کرتے وقت فرماتے: یا اللہ! میں اپنی حاجت کا شکوہ تجھ سے کرتا ہوں۔ اس کی بیان بازی تیرے سامنے اچھی نہیں لگتی میں اس سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

۱۶۸۵- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، احمد بن عمرو بن عبید عصفری، عثمان بن زفر کے سلسلہ سند سے مروی

ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی کف دست پر عذاب سے حفاظت لکھ دیتے ہیں۔

۱۶۸۶- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سفیان، ابوعباس سراج، سفیان، وکیع، سفیان بن عیینہ، عمر بن ذر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ربیع بن خثیم سے پوچھا گیا، اے ابویزید! آپ نے صبح کس حالت میں کی: فرمایا ہم نے کمزور گناہ گاروں کی شکل میں صبح کی ہے اپنے رزق کھائے جا رہے ہیں اور موت کی مقررہ مدت کی انتظار میں ہیں۔

۱۶۸۷- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان ثوری، ابویعلیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب ربیع رحمہ اللہ سے کہا جاتا، آپ نے صبح کس حال میں کی؟ فرماتے: ہم نے کمزور گناہ گاروں کی شکل میں صبح کی اپنا رزق کھائے جا رہے ہیں اور موت کے مقرر وقت کی انتظار میں لگے ہوئے ہیں (اس حدیث کو بسیر بن ذعلوق نے بکر بن ماعز سے اسی طرح روایت کیا ہے)

۱۶۸۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، حفص بن غیاث، اشعث، ابن سیرین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے فرمایا: کلام کم کرو بجز نو (۹) چیزوں کے تسبیح، تہلیل، تکبیر، بھلائی کا سوال شر سے پناہ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور قراۃ قرآن کے۔ غالباً نویں چیز کسی راوی سے یا ربیع سے رہ گئی ہے۔ (امتر)

یہ حدیث منذر ثوری نے ربیع سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۶۸۹- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، ابوہمام ابونعیم، سفیان، منصور، ابراہیم ہلال کی سند سے مروی ہے کہ میں نے ربیع رحمہ اللہ کو بیس سال سے نہیں دیکھا کہ ان کی زبان سے ایسا کلام نکلا ہو جس پر نکتہ چینی کی جا سکے بجز ایسے کلمے کے جس کو آسمانوں میں شرف قبولیت ملے۔

۱۶۹۰- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، سفیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سفیان کہتے ہیں: ہم بیس سال تک ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کی مصاحبت میں رہے ہم نے ان کی زبان سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جس پر نکتہ چینی کی جا سکے بجز ایسے کلمے کے جو اوپر عنداللہ مقبول ہو۔

۱۶۹۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، شجاع بن ولید، سفیان ثوری، بنوتیم اللہ کے ایک آدمی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں دس سال تک ربیع کے پاس بیٹھا اس دوران انہوں نے مجھ سے انسانوں کے دنیاوی حالات کے متعلق کوئی سوال نہیں کیا، بجز دو مرتبہ کے ایک مرتبہ پوچھا: کیا تمہاری والدہ بقید حیات ہیں؟ اور دوسری مرتبہ پوچھا: تمہارے محلے میں کتنی مسجدیں ہیں؟

۱۶۹۲- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن مساور، سہل بن عثمان، سعید بن عبداللہ بن ربیع، بسیر بن ذعلوق، بکر بن ماعز کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ربیع بن خثیم اور عبداللہ بن مسعودؓ دریائے فرات کے کنارے چل نکلے تو وہاں آہن لوہاروں کے پاس سے گزرے، ان کی بھٹی میں آگ کے بلند شعلوں کو دیکھ کر ربیع بے ہوش ہو گئے، عبداللہ بن مسعودؓ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں یا ربیع! کہہ کر آواز دی، مگر انہوں نے کچھ جواب نہ دیا چنانچہ عبداللہ بن مسعودؓ چل پڑے اور لوگوں کو عصر کی نماز پڑھائی اور پھر ربیع کی طرف واپس پلٹ آئے اور انہیں پھر دوبارہ پکارا مگر اس بار بھی ربیع نے کچھ جواب نہ دیا۔ عبداللہ بن مسعودؓ پھر واپس لوٹ گئے اور لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھائی اور پھر تیسری بار ربیع رحمہ اللہ کی طرف واپس پلٹ آئے اور انہیں بار بار آوازیں دیں مگر اب کی بار بھی انہوں نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ وقت سحر کی سردی نے ان میں حرکت پیدا کی۔ یہ حدیث ابووائل نے عبداللہ سے روایت کی ہے۔

۱۶۹۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم دورقی، ابو بکر بن عیاش، عیسیٰ بن سلیم کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابو وائل کہتے ہیں: ہم عبداللہ بن مسعودؓ کی معیت میں باہر نکلے اور ہمارے ساتھ ربیع بن خثیم بھی تھے، چنانچہ ہم ایک لوہار کے قریب سے گزرے، عبداللہ بن مسعودؓ کھڑے ہو کر اس کی بھٹی میں تپتے ہوئے لوہے کو دیکھنے لگے جونہی ربیع رحمہ اللہ نے بھٹی میں تپتے ہوئے لوہے کو دیکھا تو ایک طرف جھک گئے اور بے چین ہونے لگے، عبداللہ بن مسعودؓ چل پڑے اور ہم جلدی سے فرات کے کنارے پر واقع ایک بھٹی پر آئے، عبداللہ بن مسعودؓ نے جب بھٹی میں بھڑکتی ہوئی آگ دیکھی تو یہ آیت کریمہ تلاوت کرنے لگے " اذا رأتھم من مکان بعید سمعوا لھا تغیظاً و زفیراً ۔۔۔ ثبوراً تک ۔ ربیع رحمہ اللہ بیہوش ہو کر گر پڑے اور ہم انہیں گھر کی طرف اٹھا لائے پھر مغرب تک عبداللہ بن مسعودؓ ان کے پاس رہے مگر انہیں کچھ افاقہ نہ ہوا، کچھ دیر کے بعد انہیں قدرے افاقہ ہوا تب عبداللہ بن مسعودؓ گھر واپس لوٹے۔

۱۶۹۴- ابو عبداللہ بن کواء نے ایک مرتبہ ربیع رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آپ لوگوں کو برا نہیں کہتے اور نہ ہی کسی کی مذمت کرتے ہیں؟ فرمایا: ابن کواء: تیرا ناس ہو، مجھے خود اپنے نفس پر اطمینان نہیں ہے، میں کیسے اپنے گناہوں کو نظر انداز کر کے دوسروں کی عیب جوئی میں لگ جاؤں، لوگوں کا عجب حال ہے کہ وہ دوسروں کے گناہوں پر تو خدا سے ڈرتے ہیں لیکن خود اپنے گناہوں کی جانب سے بے خوف ہیں۔

۱۶۹۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، ابو عباس سراج، ابو ہمام، سعید بن عبداللہ بن ربیع، نسیر بن ذعلوق، بکر بن ماعز کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں کی دو قسمیں ہیں، مومن اور جاہل، رہی بات مومن کی اسکو اذیت مت پہنچاؤ اور جاہل سے بدسلوکی مت کرو۔

۱۶۹۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، خلف بن خلیفہ، یسار، ابو الحکم، ابو وائل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہم ربیع بن خثیم کے پاس آئے انہوں نے ہمارے آنے کی وجہ دریافت کی، ہم نے کہا: ہم آپ کے پاس آئے ہیں کہ آپ اللہ کی حمد کرتے ہیں تا کہ ہم بھی آپ کے ساتھ اللہ کی حمد کریں اور آپ اللہ کا ذکر کرتے ہیں تا کہ ہم بھی آپ کے ساتھ اللہ کا ذکر کریں، کہنے لگے: الحمد للہ: جب تم میرے پاس نہیں آتے ہو گے پھر تو تم کہتے ہو گے: آپ شراب پیتے ہیں تا کہ ہم بھی آپ کے ساتھ شراب پئیں اور آپ زنا کرتے ہیں تا کہ ہم بھی آپ کے ساتھ زنا کریں۔

۱۶۹۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ولید بن شجاع، عطاء بن مسلم، علاء بن مسیب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کا گھوڑا چوری ہو گیا۔ لوگوں نے کہا: آپ چور کے لئے بددعا کریں۔ فرمایا: بلکہ میں اس کے لئے دعا کرتا ہوں اے اللہ! چور اگر مالدار ہے تو قبول فرما اور اگر فقیر ہے تو اسے مالدار بنا دے۔

۱۶۹۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، عبدالرحمٰن، سفیان، نسیر، ہمیرہ بن خزیمہ سند متصل سے روایت کرتے ہیں کہ میں وہ پہلا آدمی ہوں جو ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کے پاس حسینؓ بن علیؓ کے قتل کی خبر لایا۔

۱۶۹۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ہاشم بن قاسم، زکریا بن سلام بلال بن منذر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کہنے لگا: اگر میں آج ربیع کی کوئی غلطی نہ نکال سکا کسی کے سامنے تو پھر کبھی بھی نہیں نکال سکوں گا، کہنے لگا: اے ابو یزید: فاطمہؓ کے بیٹے قتل کر دیئے گئے، چنانچہ ربیع رحمہ اللہ نے اطمینان کے ساتھ " انا للہ وانا الیہ راجعون " پڑھا اور پھر یہ آیت کریمہ تلاوت کی " قل اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون " کہہ دیجئے اے میرے اللہ! تو ہی آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور تو ہی غیب و حاضر کا جاننے والا ہے اور تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان کے اختلافات کا فیصلہ کرتا ہے: کہنے لگا آپ اس بارے میں کیا فرمائیں گے؟ ربیع رحمہ اللہ نے کہا: میں کیا کہوں

گا: اللہ ہی کی طرف انہوں نے لوٹنا ہے اور اللہ ہی ان کا حساب لے گا: (یہ ہاشم بن قاسم کے الفاظ ہیں)

۱۷۰۰- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید، جریر، ابوحیان تیمی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے ربیع رحمہ اللہ کی ایک وصیت تھی، اور اس چیز کی ربیع رحمہ اللہ نے وصیت کی تھی۔

۱۷۰۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع سفیان، منذر ثوری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ نے وفات کے وقت وصیت ان الفاظ میں کی تھی "ربیع نے اس چیز کی وصیت اپنے پر لازم کر رکھی تھی، اور اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنایا تھا اور اللہ ہی بطور گواہ کے کافی ہے، اور اپنے نیک بندوں کو وہی بدلہ دینے والا ہے، سو میں اللہ سے راضی ہوں کہ وہ میرا رب ہے اور محمد سے راضی ہوں نبی ہونے کے ناتے اور اسلام سے راضی ہوں حالانکہ وہ دین ہے۔ میں اپنے اوپر اپنی اطاعت کرنے والوں کے لئے پسند کرتا ہوں کہ میں عبادت کروں عبادت گزاروں میں، اسکی حمد کروں حامدین میں اور سب مسلمانوں کے لئے نصیحت کرتا ہوں۔

اس حدیث کو شعبہ نے سعید بن مسروق سے، اس نے ربیع سے روایت کیا ہے، شعبہ کہتے ہیں: میں نے سعید بن مسروق سے پوچھا آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ کہنے لگے: ایک زندہ آدمی نے ربیع سے مجھے سنائی ہے۔

۱۷۰۲- ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم حربی، محمد بن مقاتل، ابن مبارک، سفیان، ابومحمد بن حیان، جعفر بن صباح، یعقوب دورقی، اشجعی، سفیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے فرمایا: اس خیر و بھلائی سے تم اللہ کا ارادہ کرو تو اسے پالو گے ورنہ اس کے بغیر نہیں پاسکتے، اور اس موت کو کثرت سے یاد کرو جسے تم نے اس سے پہلے چکھا نہیں ہے، اس لئے کہ غائب آدمی کو جب طویل مدت گزر جائے تو اسکی محبت دلوں میں گھر کر لیتی ہے، اس کے اہل خانہ اسکی انتظار میں لگے رہتے ہیں حالانکہ وہ عنقریب ان کے پاس آنا ہی چاہتا ہے۔

۱۷۰۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن مصعب، عبدالجبار بن علاء، مروان بن معاویہ، ربیع بن منذر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ کہنے لگے: اے منذر! میں نے کہا: لبیک، فرمانے لگے: لوگوں کا تمہاری تعریف کرنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے تمہارے کام کی چیز تمہارا عمل ہے۔

۱۷۰۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، زیاد بن ایوب، علی بن یزید صدائی، عبدالرحمن بن عجلان کے سلسلۂ سند سے روایت ہے عبدالرحمن فرماتے ہیں: میں نے ربیع کے ہاں ایک رات گزاری۔ ربیع نے نماز پڑھنا شروع کی جب وہ تلاوت کرتے ہوئے اس آیت "ام حسب الذین اجترحوا السیئات" الآیۃ (الجاثیہ ۲۱) "جو لوگ برے کام کرتے ہیں کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کی طرح کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے" --- پر پہنچے تو کثرت بکاء کی وجہ سے اس سے آگے نہ بڑھ سکے..... حتی کہ اسی حالت میں پوری رات بسر کر دی۔

۱۷۰۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، زیاد بن ایوب، علی بن یزید، حماد اصم حمانی، ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کے کسی مرید سے روایت کرتے ہیں کہ ہم شام کے وقت ربیع رحمہ اللہ کے بالوں میں کوئی نشانی مقرر کر لیتے تھے۔ ربیع رحمہ اللہ نے زلفیں رکھی ہوئی تھیں جب صبح کرتے تو وہ نشانی جوں کی توں بالوں میں دیکھ لیتے۔ اس سے سمجھا جاتا کہ ربیع رحمہ اللہ رات کو بستر پر نہیں لیٹے۔

۱۷۰۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، یوسف صفار، ابوبکر بن عیاش، عاصم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آپ شعر کیوں نہیں پڑھتے حالانکہ آپ کے اکابر حضرات اشعار پڑھتے تھے؟ فرمایا: جو کچھ بھی تم پڑھو گے وہ سب کچھ لکھا جائے گا میں نہیں پسند کرتا کہ قیامت کے دن اپنے سامنے نامہ اعمال میں اشعار لکھے ہوئے پڑھوں۔

۱۷۰۷- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ہناد بن سری، ابن فضیل، ابوہ (فضیل)، ابن مسروق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ ایک سنبلانی قمیص زیب تن کی جسکی قیمت تین، چار درہم ہوتی ہو گی، اسکی آستینیں ناخنوں تک پہنچی تھیں، اور جب اسے لٹکتی چھوڑتے تو پیچھے تک آ جاتی، کہنے لگے اے عبید اپنے رب کے لئے تواضع کرو، پھر فرمایا اے طعمہ اے دمیا تمہارا کیا حال ہو گا جب پہاڑوں کو چلایا جائے گا؟ پھر سورۂ فجر کی آیات تلاوت کیں۔

"وذکت الارض دکادکا وجاء ربک والملک صفا صفا وجیء یومئذ بجھنم" اور زمین برابر کر دی جائے گی، تیرا رب آ جائے گا اور فرشتے صف در صف آئیں گے اور جس دن جہنم ٹھاٹھ کے ساتھ لائی جائے گی۔

۱۷۰۸- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، اپنے باپ احمد بن حنبل، یحیٰ بن سعید، ابوحیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے ابوحیان اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کو فالج کا عارضہ پیش آنے کے بعد دو آدمیوں کے سہارے پر محلے کی مسجد میں لایا جاتا تھا اور عبداللہ بن مسعودؓ کے تلامذہ ان کی مشقت کو دیکھ کر کہتے: اے ابو یزید اللہ تعالیٰ نے آپ کو رخصت دے رکھی ہے اگر آپ گھر ہی میں نماز پڑھ لیں تو یہ مشقت نہ کرنی پڑے، جواب دیتے: بات تو ایسی ہی ہے جیسے تم کہتے ہو، لیکن میں نے مؤذن کو حی علی الفلاح کہتے ہوئے سنا ہے سو تم میں سے جو بھی مؤذن کو حی علی الفلاح کہتے ہوئے سنے، اُسے اس ندا کا جواب دینا چاہیے خواہ ہاتھ پاؤں کے بل گھسٹ کر کیوں نہ ہو۔

۱۷۰۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس، ثقفی، محمد بن صباح، جریر، ابوحیان تیمی، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ کو فالج کا عارضہ پیش آ گیا تو انہیں نماز کی طرف اٹھا کر لایا جاتا، ان سے کہا جاتا: آپ کو رخصت ہے پھر یہ تکلیف کیونکر فرماتے ہیں؟ فرماتے ایسی جانتا ہوں لیکن اذان میں حی علی الفلاح کی ندا سنی ہے۔

۱۷۱۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن مہدی، سفیان، ابوہ، ابو یعلیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ نے فرمایا: بندے کا اپنے رب کے سامنے قسمیں اٹھانا پسند نہیں ہے، جیسا کہ یوں کہے: اے میرے رب تو نے اپنی ذات پر رحمت مغفرت لازم کر رکھی ہے چونکہ اس سے بندے میں سستی آ جاتی ہے۔ میں نے کسی کو کہتے ہوئے نہیں دیکھا، کہ میں نے اپنی ذمہ داری نبھا دی اب تو اپنی ذمہ داری پوری کر۔

۱۷۱۱- ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم حربی، ابوبکر، سعید بن عبداللہ نسیر، بکر بن ماعز کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ نے فرمایا: اس موت کو کثرت سے یاد کرو جسکا مزہ تم نے اس سے پہلے نہیں چکھا۔

۱۷۱۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، عبداللہ بن محمد، وکیع، سفیان اپنے والد سے اور وہ ابو یعلیٰ کے سلسلۂ سند سے روایت کرتے ہیں کہ ربیع رحمہ اللہ نے فرمایا: موت سے بڑھ کر بہتر کوئی بھی ایسی غائب چیز نہیں جسکی انتظار میں مؤمن لگا ہو۔

۱۷۱۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن مہدی، سریۃ الربیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کی اہلیہ سریہ کہتی ہیں: ربیع رحمہ اللہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا ان کی بیٹی رونے لگی، پوچھا: بیٹی! تم کیوں روتی ہو؟ بلکہ کہو: میری خوشخبری جو خیر و بھلائی آئی۔

۱۷۱۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، حسین بن علی، محمد کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو اسلم کا ایک آدمی جو کہ صبح سویرے مسجد میں آتا تھا، کہتا ہے: ربیع بن خثیم رحمہ اللہ جب سجدہ کرتے یوں لگتے گویا کہ کوئی کپڑا پھینکا ہوا ہے، چنانچہ چڑیاں آ کر ان کی پیٹھ پر بیٹھ جاتیں۔

۱۷۱۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید بن خنیس، سفیان کے سلسلۂ سند سے مروی

ہے کہ ہمیں بات پہنچی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کی والدہ انہیں عبادت میں زیادہ مصروف دیکھ کر آوازیں دیتیں اور کہتیں اے بیٹے اے ربیع! تم سوتے کیوں نہیں ہو۔؟ جواب دیتے اے ماں ارات چھاجائے اور کسی آدمی کو اپنے اوپر شبخون کے مارے جانے کا خوف ہو گیا اسکا حق نہیں کہ رات کو وہ بیدار رہے؟ جب آدھی رات ہوئی اور والدہ نے ان کے رونے کی آواز سنی پھر انہیں پکارنے لگیں اور کہا: اے بیٹے شاید تم نے کسی کو قتل کیا ہو، کہنے لگے امی ہاں میں نے کسی کو قتل کیا ہے۔ کہنے لگیں اے بیٹے! یہ مقتول کون ہے؟ ذرا بتلا دو تو سہی تا کہ ہم اس کے وارثوں کے پاس اسے لے جائیں اور وہ معاف کر دیں، بخدا اگر مقتول کے ورثاء تیری آہ وزاری اور بیداری کو دیکھ لیتے مجھے یقین ہے کہ وہ تجھ پر رحم کریں گے۔ کہنے لگے اے اماں جان! وہ مقتول میرا اپنا نفس ہے۔

۱۷۱۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابو ایوب، سلیمان، مالک بن دینار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ کی بیٹی ان سے کہنے لگی اے ابا جان! آپ راتوں کو کیوں نہیں سوتے جبکہ اور لوگ سو جاتے ہیں؟ فرمانے لگے: رات کو آگ بھرا شبخون ہونا چاہتا ہے جو تیرے باپ کو سونے نہیں دیتا۔

۱۷۱۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ہناد بن سری، محمد بن فضیل، عبدالرحمن بن عجلان نسرین بن ذعلوق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی مانگنے والا آیا کرے سائے شکر کھلا دیا کرو چونکہ ربیع شکر پسند کرتا ہے۔

۱۷۱۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ہناد بن سری، ابو معاویہ، اعمش، عمرو بن مرہ، بکر بن ماعز کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ربیع رحمہ اللہ کے جسم میں فالج کی وجہ سے کچھ گڑ بڑ پیدا ہو گئی تھی اور ان کے منہ سے لعاب بہنے لگا تھا میں نے ایک مرتبہ ان کے منہ سے لعاب صاف کی اور انہوں نے میری ناپسندیدگی کو محسوس کر لیا کہنے لگے: مجھے خود علم کی انگری کا اظہار ناپسند ہے کہ اللہ کے سامنے بڑائی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

۱۷۱۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، مبارک بن سعید، سعید، ابو وائل کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابو وائل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا آپ بڑے ہیں یا ربیع بن خثیم؟ جواب دیا میں عمر میں ان سے بڑا ہوں اور وہ عقل میں مجھ سے بڑے ہیں۔

۱۷۲۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، سریج بن یونس، اسماعیل بن جعفر بن حبیب بن حسان، مسلم بطین کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کے پاس ان کی ایک چھوٹی بیٹی آئی اور کہنے لگی، ابو جان! کیا میں کھیلنے جاؤں؟ فرمایا: جاؤ اور اچھی بات کہو۔

۱۷۲۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس سراج، ابو قدامہ، عبداللہ بن سعید، سفیان، سالم بن ابی حفصہ، منذر ثوری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک بات ہے اور وہ بات یہ کہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

۱۷۲۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس، مامن بن یزید، حصین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن حصین رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے ملک الموت اور دیگر تین آدمیوں پر بڑی تعجب ہے۔ اول مجھے اس بادشاہ پر تعجب ہے جو اپنی قوت وطاقت کے گھمنڈ میں قلعہ بند ہوتا ہے اور اس کے پاس بھی موت کا فرشتہ آجاتا ہے اور اس کی روح قبض کر لیتا ہے اور اس کی بادشاہت اس کے پیچھے دھری کی دھری رہ جاتی ہے۔ دوسرے اس مسکین پر مجھے تعجب ہوتا ہے جو بے حال راستے میں پڑا ہوتا ہے، لوگ اس کی میل کچیل کی وجہ سے اس کے قریب نہیں جاتے لیکن ملک الموت اسکی روح قبض کر لیتا ہے اور اس کی میل کچیل کی طرف چنداں خیال نہیں کرتا۔

۱۷۲۳- ابو نعیم، اصفہانی، ابو محمد بن حیان، بغوی، احمد بن زبیر، غسان بن مفضل غلابی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ غلابی کہتے ہیں:

میں نے ایک آدمی کو ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ اہواز میں تھے اور ان کے ساتھ ان کے ایک مرید بھی تھے، ایک عورت نے ان کی طرف دیکھ کر ان سے تعرض کرنے لگی اور اپنے اوپر قدرت حاصل کرنے کی دعوت دی۔ لیکن شیخ رحمہ اللہ کی چیخیں نکل گئیں۔ مرید کہنے لگا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: وہ عورت بوڑھوں میں طمع کرنے لگی ہے۔ کیا اس نے ہماری طرح کے بوڑھے نہیں دیکھے۔

۱۷۲۴ ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، سعید بن یحییٰ اموی، یحییٰ اموی، مالک بن مغول، حسن بن صالح کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آپ ہمارے ساتھ مجلس کیوں نہیں کرتے؟ فرمانے لگے اگر ایک لحہ بھی میرا دل موت کی یاد سے غافل ہو جائے میری روحانیت پر فساد بپا ہو جائے گا۔

۱۷۲۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، مالک بن مغول، شعبی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب سے ربیع رحمہ اللہ نے تہبند پہنی تب سے کسی مجلس میں نہیں بیٹھے اور کہا کرتے تھے: میں ڈرتا ہوں کہ کسی مرد پر ظلم ڈھایا جائے اور میں اس کی مدد کو نہ پہنچوں یا کسی کو تہمت کی نشانہ بنایا جائے اور مجھے گواہی قائم کرنے کے لئے مکلف بنایا جائے۔ میں نگاہ کو نیچا رکھوں اور درست پر ہدایت نہ پاؤں یا کوئی مزدور بوجھ اٹھاتے ہوئے گر پڑے اور میں اسے نہ اٹھاؤں۔

۱۷۲۶- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، منذر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ خود بیت الخلاء میں جھاڑو دیتے تھے ان سے کہا گیا، آپ یہ کام خود کرتے ہیں اس سے استثناء کیوں نہیں برتتے؟ جواب دیتے: میں چاہتا ہوں کہ گھریلو کام میں میرا بھی کچھ ہو۔

۱۷۲۷- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد غطریفی، حسین بن شفیق، غالب بن وزیر مغربی، ضمرہ، حفص بن عمر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ سائل کو ایک روٹی سے کم نہیں دیتے تھے۔ فرماتے تھے: مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے کہ میں کل کے دن اپنی میزان میں نصف روٹی دیکھوں۔

۱۷۲۸- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبدالحسن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی سلیمان، حفص بن عمر قبیصہ بن عقبہ، سفیان، اسحاق بن حمزہ، احمد بن حسین صوفی ابو خثیمہ، یحییٰ بن سعید، سفیان، ابوہ، ابویعلیٰ منذر ثوری، ربیع بن خثیم، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چوکور خط کھینچا اور اس کے وسط میں ایک خط کھینچا اور اس خط کو چوکور خط سے تجاوز کر کے کھینچا، اور اس خط وسطی کے اردگرد بہت سارے خطوط کھینچے، ارشاد فرمایا خط (چوکور) موت ہے خط وسطی انسان ہے۔ خط وسطی کا باہر نکلا ہوا حصہ امیدیں ہیں اور چھوٹے چھوٹے خطوط انسان کو لاحق ہونے والی تکالیف، مصائب، اور حوادث ہیں پس ہر طرف سے مصائب اسکا پیچھا کیے ہوئے ہیں کہ ایک سے جان نہیں چھوٹی دوسری پیش آ گئی۔ حالانکہ امید سے پہلے موت نے انسان کو اپنے حصار میں لے رکھا ہے[1]

امیدیں — انسان — حوادث — چاروں طرف سے موت کا حصار
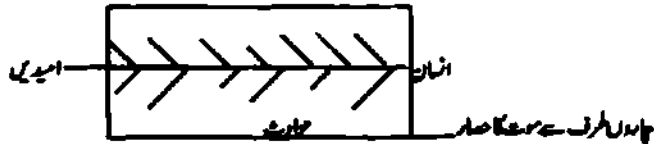
حدیث کے الفاظ سلیمان کے ہیں۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: وہ خطوط جو خط وسطی کی ایک جانب میں ہیں وہ حوادث ہیں جو اسے

[1] انظر الحدیث فی: صحیح البخاری ۸/ ۱۱۰. ومسند الامام احمد ۱/ ۳۸۵. وسنن الدارمی ۲۷۳۲ وسنن ابن ماجۃ ۴۲۳۱. وسنن الترمذی ۲۴۵۴. وتحفۃ الاشراف. ۹۲۰۰. واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۲۳۹.

ہر جانب سے ڈستے ہیں اگر ایک تکلیف سے بچ نکلا تو دوسری کی زد میں آجاتا ہے خط چوکور موت ہے جس نے انسان کا احاطہ کر رکھا ہے اور خط خارج امید ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ حدیث ہے۔ ربیع سے صرف منذر نے ہی روایت کیا ہے۔

۱۷۲۹- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبداللہ کاتب، محمد بن عبداللہ حضرمی، عبید، معاذ، شعبہ، علی بن مدرک، ابراہیم نخعی، ربیع بن خثیم کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ہر رات کو ایک تہائی قرآن پڑھنے سے بھی عاجز ہے؟ صحابہؓ کہنے لگے: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: سورت اخلاص یعنی قل ھو اللہ احد الخ ایک تہائی قرآن کے مساوی ہے۔[1]

ربیع کی یہ حدیث مذکور سند کے ساتھ غریب ہے معاذ بن معاذ متفرد ہے شعبہ سے۔ اس حدیث کو ہلال بن یساف نے ربیع سے روایت کیا ہے اور ابراہیم نخعی کی مخالفت کی ہے۔

۱۷۳۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ... ابو حذیفہ، زائدہ، منصور، ہلال بن یساف، ربیع بن خثیم، عمرو بن میمون، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، ایک انصاری عورت کے سلسلۂ سند سے ابوایوب انصاریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم رات کو ایک تہائی قرآن پڑھنے سے بھی عاجز ہو؟ ہم جماعت صحابہ ڈر گئے کہ کہیں آپ ﷺ ہمیں مشکل عمل کا حکم نہ دے دیں جس کے بجالانے سے ہم عاجز ہو جائیں؟ چنانچہ ہم نے خاموشی اختیار کر لی اور جب آپ ﷺ نے تین مرتبہ اس امر کی تلقین کی پھر ارشاد فرمایا کہ جس نے رات کو سوتے وقت سورہ اخلاص پڑھی گویا اس نے ایک تہائی قرآن پڑھ لیا۔[2]

یہ حدیث فضیل بن عیاض سے بھی منصور، ہلال کے طریق سے مروی ہے۔ (متفق علیہ)

۱۷۳۱- ابونعیم اصفہانی، محمد بن جعفر بن محمد بن ہاشم، جعفر بن محمد صائغ، غسان بن ربیع، جعفر بن میسرہ، ہلال ابوضیاء، ربیع بن خثیم کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی جو دیتا ہے وہ اس کے نامۂ اعمال میں بطور صدقہ کے لکھ دیا جاتا ہے۔[3]

ہلال اور ربیع کی یہ حدیث غریب ہے جعفر بن میسرہ اس میں متفرد ہیں اور ہم نے اس طرف غسان کے طریق سے لکھا ہے اور فضل بن سہل بھی غسان سے روایت کرتے ہیں۔

۱۷۳۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالرحیم بن واقد، مسعود ابن صدقہ ابوالحسن، سفیان ثوری، ابوہ، ربیع بن خثیم کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں گوشہ نشینی اختیار کرنا حلال ہوگی، اس وقت وہی دیندار آدمی اپنے دین کو سلامت رکھ سکتا ہے جو اپنے دین کو لے کر ایک بلند پہاڑ سے دوسرے بلند پہاڑ کی طرف منتقل ہوتا رہے اور ایک گھر سے دوسرے گھر میں جاتا رہے جس طرح کہ پرندہ اپنے بچوں کو ساتھ لے کر نقل مکانی کرتا رہتا ہے اور لومڑی اپنے بچوں کو لے کر کبھی یہاں کبھی وہاں۔ پھر ارشاد فرمایا: اس زمانے میں وہ گذر رہا جو اپنے علم کے مطابق نماز قائم کرے گا زکوۃ ادا کرے گا اور لوگوں سے کنارہ کش رہے گا ایسا وہ محض بھلائی کی وجہ سے کر سکتا ہے، بلکہ اختفاء کی وہ بکریاں جو سلع مقام میں چریں گی مجھے بنونضیر کی بادشاہت سے زیادہ پسند ہیں یہ تمام امور اس وقت ہوں جب فلاں فلاں فتنوں کا ظہور

---

[1] صحیح البخاری ۶/ ۲۳۳. مسند الامام احمد ۳/ ۴، ۳۴۳، ۱۲۲، وسنن الدارمی ۲/ ۴۶۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/ ۲۵۵. والتمھید لابن عبدالبر ۷/ ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷.

[3] المعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۱۴۳. والکامل لابن عدی ۲/ ۶۱۷. والدر المنثور ۲/ ۴۰. وکنز العمال ۱۵۳۷۵.

ہوگا ہ ربیع اور ثوری کی یہ حدیث غریب ہے اور ثوری صرف مسعر والی سے روایت کرتے ہیں [1]
اور ہم نے اسے صرف عبدالرحیم بن واقد کی حدیث سے لکھا ہے۔

۱۷۳۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن سعید طبری، ابوعمان، سعید بن سنان، ابوزاہریہ، کثیر بن مرہ، ربیع بن خثیم کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ طالب شہرت، ریاکار، بیہودہ کاموں میں مبتلا اور فضول کھیل کود اور لہو ولعب کرنے والے کی عبادت دعا کو قبول نہیں فرماتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو رات کے وقت گاتا گاتے ہوئے سنا ارشاد فرمایا: اس کی نماز نہیں ہوئی حتی کہ وہ اس طرح کی تین نمازیں پڑھ لے۔ [2]
ربیع رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے اور ہم نے صرف اسی مذکورہ سند سے اسے لکھا ہے۔

(۱۶۷) ہرم بن حیان رحمہ اللہ

ہرم بن حیان اجلہ تابعین میں سے ہیں محبت باری تعالیٰ میں ہمیشہ سرگرداں رہے۔ دنیا سے یکسر علیحدگی اختیار کی اور دنیا میں پیاسے رہے اور آخرت میں سیراب ہوئے۔ اس لیے بعض نے کہا ہے کہ تصوف احتراق کے ڈر میں جلنا اور آخرت کے گھر کی طرف سدھارنے کا شوق ہے۔

۱۷۳۴- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابیہ (احمد بن حنبل)، جعفر، مطر الوراق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہرم بن حیان نے حممہؓ صحابیٔ رسول اللہ ﷺ کے پاس رات گزاری اور حممہ نے وہ رات آہ و بکا میں گزاری، صبح کے وقت ہرم نے پوچھا: اے حممہ: آپ رات کو کیوں روتے رہے؟ جواب دیا: مجھے اس رات کی یاد پڑ گئی جس کی صبح کو قبریں اکھاڑ دی جائیں گی اور مردے ان کے بیچ سے نکل رہے ہوں گے اور آسمان کے ستارے بکھر جائیں گے، پس مجھے ان حوادث نے رُلا دیا۔
راوی کہتے ہیں کہ ہرم بن حیان اور حممہ طویل عرصہ تک آپس میں دن دن کے وقت اکٹھے رہے، اور خوشبوؤں کے بازار میں آتے اللہ سے جنت مانگتے اور خوب دعائیں کرتے۔ پھر لوہاروں کے پاس آتے اور ان کی بھٹی دیکھ کر جہنم سے پناہ مانگتے پھر اپنی اپنی منزل کی طرف تشریف لے جاتے۔

۱۷۳۵- ابونعیم اصفہانی، ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، احمد بن طوانی، سعید بن سلیمان، یوسف بن عطیہ، معلی بن زیاد سے روایت ہے کہ ہرم بن حیان رحمہ اللہ رات کے کسی حصہ میں باہر تشریف لے جاتے اور بلند آواز سے پکارتے: میں تعجب کرتا ہوں جنت سے کہ کیسے اس کا طالب سو رہا ہے؟ اور میں جہنم پر بھی تعجب کرتا ہوں کہ اس سے بھاگنے والا کیسے آرام کی نیند سو رہا ہے؟ پھر سورت اعراف کی آیت ۹۷ تلاوت کی:

"افامن اھل القری ان یاتیھم باسنا" کیا بستیوں والے لوگ بے خوف ہیں کہ شبخون میں وہ سوئے پڑے ہیں۔
اس آیت کریمہ کے بعد سورۂ عصر اور "الھاکم التکاثر" تلاوت کی اور پھر اہل خانہ کی طرف لوٹ آئے۔

۱۷۳۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان بن ابی، ابوحمزہ عطار، اسحاق بن ربیع، حسن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان عبدی فرمایا کرتے تھے: میں نے جنت جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس کا طلبگار سویا رہے اور جہنم جیسی بھی کوئی چیز

۱۔ المطالب العالیۃ ۳۴۲۷. واتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۲۹۱. وکشف الخفا ۱/ ۶۳۲. وقال الزبیدی فی الاتحاف ۵/ ۲۹۱. لحدیث الباب شواھد کثیرۃ کلھا واھیۃ منھا: فذکر الحدیث.

۲۔ العلل المتناھیۃ لابن الجوزی ۲/ ۳۳۴.

نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا آرام سے سویا رہے۔ فرمایا کرتے تھے: اپنے دلوں سے دنیا کی محبت کو نکال دو اور اپنے دلوں میں آخرت کی محبت بھر دو۔

۱۷۳۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو ہمام ولید بن شجاع مخلد بن حسین، ہشام، حسن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہرم بن حیان اور عبداللہ بن عامر حجاز کے ارادہ سے نکل پڑے، ان کی سواریاں درختوں میں الجھنا شروع ہو گئیں، چنانچہ ہرم، ابن عامر سے کہنے لگے: کیا تم پسند کرتے ہو کہ ان درختوں میں سے تم ایک درخت ہوتے؟ ابن عامر کہنے لگے: نہیں بخدا! ہم تو اللہ کی رحمت کے متمنی ہیں درخت ہونے میں ہم اللہ کی رحمت کے سزاوار ٹھہر سکتے ہیں۔ ہرم رحمہ اللہ کہنے لگے (ہرم بن عبداللہ ابن عامر سے افقہ اور اعلم تھے) بخدا! مجھے پسند ہے کہ میں ایک درخت ہوتا مجھے یہ سواری کھا جاتی، پھر مجھے گوبر یا مینگنی کی شکل میں کہیں سے کہیں پھینک دیتی، مجھے قیامت کے دن حساب و کتاب کی تکلیف نہ دی جاتی۔ یا جنت میں جاتا یا جہنم میں ملاے ابن عامر! تیرا ناس ہو، میں تو بہت بڑی ہولناکی (قیامت) سے ڈر رہا ہوں۔

۱۷۳۸- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، ابراہیم عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ بن مظفر، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان رحمہ اللہ کو حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں حکومتی عہدہ مل گیا۔ انہوں نے اپنے اعزہ واحباب کی پورش کے خیال سے غالباً گزرگاہ پر اس طرح آگ جلوادی کہ وہ ان کے اور باہر سے آنے والوں کے درمیان حائل ہو جائے۔ چنانچہ کچھ لوگ آئے اور دور سے سلام کر کے کھڑے ہو گئے ہرم رحمہ اللہ نے ظاہری طور پر مرحبا (خوش آمدید) کہا اور اپنے قریب ہونے کی دعوت دی۔ لوگ کہنے لگے: قریب آئیں تو آئیں کس طرح؟

ہمارے اور آپ کے درمیان آگ حائل ہے؟ ہرم رحمہ اللہ نے بڑا سبق آموز جواب دیا: تم لوگ اتنی سی آگ کو عبور نہیں کر سکتے حالانکہ تم لوگ مجھے اس سے زیادہ آتشِ سوزاں میں جھونکنا چاہتے ہو۔

۱۷۳۹- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ خلف بن خلیفہ، اسماعیل بن ابی خالد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان رحمہ اللہ کہتے تھے: اے اللہ! میں اس زمانے کی شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جس میں چھوٹے سرکش ہو جائیں گے، بڑے حکم کرنے لگ جائیں گے اور اس وقت ان کی عمریں موت کے قریب تر ہوتی جائیں گی (حسن رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ہرم سے اسی طرح روایت کیا ہے)

۱۷۴۰- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ خلف بن خلیفہ، ابو صبیح وراق، ابو جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں گھوڑوں کی نگرانی کا عہدہ ہرم بن حیان کے سپرد کیا، اسی دوران کسی ماتحت پر غصہ ہو گئے اور اسکا حکم دیا کہ اسکی گردن الگ کر دی جائے پھر اپنے مریدین کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ تمہیں بہتر بدلہ نہ دے تم نے مجھے فلاں بات کہتے وقت نصیحت کیوں نہیں کی اور مجھے غصہ سے باز کیوں نہیں رکھا، بخدا! میں تمہارے عہدے سے دست کش ہوتا ہوں پھر حضرت عمرؓ کی طرف دستبرداری لکھ بھیجی، اے امیر المومنین! مجھ میں اس عہدہ کو نبھانے کی قوت نہیں ہے لہٰذا آپ کسی اور کو ممنون فرمائیں۔

۱۷۴۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن حسن حذاء، احمد بن ابراہیم، عبدالصمد بن عبدالوارث، ابو اشہب، حسن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان کسی غزوہ میں شریک تھے کہ ایک آدمی نے آکر ان سے اجازت طلب کی حالانکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ آدمی اپنی کسی ضرورت کی خاطر طالب اجازت ہے۔ لیکن وہ اپنے اہل خانہ کے پاس چلے گئے اور حسب خواہش ان کے پاس رہے۔ پھر تشریف لائے اور کہا تم کہاں تھے؟ وہ آدمی کہنے لگا فلاں دن میں نے آپ سے اجازت طلب کی اور آپ نے اجازت دے دی تھی۔ کہنے لگے: کیا میں نے اس کام کا ارادہ کیا تھا؟ کہنے لگا جی ہاں۔

ابو اشہب کہتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ انہوں نے اس حاجتمند کو سخت باتیں کہی تھیں، ان کے غیظ وغضب کو دیکھ کر ان کے جلساء میں کسی کو بھی بات کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی، جلساء سے کہنے لگے: تمہیں اللہ برا بدلہ دے تم دیکھتے جارہے ہو کہ میں اپنے مسلمان بھائی کو کتنا برا بھلا کہے جارہا ہوں اور مجھے کوئی باز نہیں کرتا اے اللہ برے لوگوں کو برے بنانے کے لئے رکھ دے۔

۱۷۴۲- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، حسین بن محمد، شیبان، قتادہ کہتے ہیں کہ ہم سے ہرم بن حیان کا تذکرہ کیا گیا: کہ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو ان سے کچھ وصیت کرنے کا کہا گیا۔ فرمانے لگے: میں نہیں جانتا ہوں کہ کیا وصیت کروں لیکن اتنا کردو کہ میری ذرع بیچ کر میرا قرض ادا کرنا، بفرض محال اگر قرض کی ادائیگی اس سے نہیں ہوئی تو میرے غلام کو بیچ کر اس سے قرض کی تمام ادائیگی کرنا اور میں تمہیں سورہ نحل کی آخری آیات کے پڑھنے کی وصیت کرتا ہوں۔

"ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ" الخ

۱۷۴۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، ابو عبدالرحمٰن مصری، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان عبدی رحمہ اللہ سے کہا گیا: آپ کچھ وصیت کریں۔ کہنے لگے: زندگی میں میرے نفس نے صدقات کئے ہیں اور اب میرے پاس کچھ چیز نہیں جسکی میں وصیت کروں، لیکن میں تمہیں سورہ نحل کی آخری آیات کے پڑھنے کی وصیت کرتا ہوں۔

۱۷۴۴- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن اسماعیل، خلف بن خلیفہ، عون بن شداد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان کی وفات کے وقت لوگ ان کو کچھ وصیت کرنے کا کہنے لگے، فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم میرا قرضہ ادا کردو اور میں تمہیں سورہ نحل کی آخری آیات کی وصیت کرتا ہوں پھر پڑھنے لگے، "ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ" سے "والذین ھم محسنون" تک۔

س حدیث کو شعبہ نے ابن یونس، ابو قزعہ سے روایت کیا ہے اور جریر نے ابو جعفر، ہشام، ابو حمزہ، حسن، ہرم سے اسی طرح روایت کیا ہے

-

۱۷۴۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالواحد حداد، منذر، ثعلبہ، محمد بن یزید عبدی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ جب ہرم بن حیان اہل خانہ کو زیادہ ہنستے ہوئے دیکھتے تو انہیں نماز کا حکم دیتے۔

۱۷۴۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو احمد، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان کہتے تھے کہ اگر مجھ سے کہا جائے کہ تم جہنمی ہو تو میں عمل نہیں چھوڑوں گا تا کہ میرا نفس مجھے ملامت نہ کرے کہ تم نے ایسا کیوں نہ کیا۔

۱۷۴۷- ہرم کی قبر پر خدا کی رحمت برسنا...... ابونعیم اصفہانی، ابو اسحاق بن حمزہ، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، عبدالواحد بن سلیمان براء، ہشام بن حسان، حسن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان رحمہ اللہ نے انتہائی سخت گرمی کے دن وفات پائی جب لوگ اپنے ہاتھ جھاڑ کر چلے گئے تو بادلوں کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا چلتا ہوا قبر پر آیا، نہ قبر سے لمبا اور نہ ہی قبر سے چھوٹا، بادلوں کے ٹکڑے نے قبر پر پانی کی پھوار چھینکی حتی کہ قبر کو سیراب کر دیا اور پھر واپس چلا گیا۔

۱۷۴۸- ابونعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن حسن بن عبدالملک، ایوب بن محمد وزان، ضمرہ، سری بن یحییٰ، قتادہ سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان رحمہ اللہ جس دن قبر میں دفنائے گئے اسی دن ان کی قبر پر بارش برسی اور اسی دن قبر پر گھاس بھی اُگ گئی۔

۱۷۴۹- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین مروزی، عمرو بن حمران، ابو جعفر، ہشام، حسن بصری سے روایت ہے کہ جس دن ہرم بن حیان رحمہ اللہ نے وفات پائی اس دن بادلوں نے ان کے جنازہ پر سائبان بنالیا تھا اور جب دفن کر دیے گئے تو

ان کی قبر پر بادلوں نے پتلی پتلی پھوار برسائی حتی کہ سر مو برابر بھی قبر کے ارد گرد پھوار نہیں پہنچی۔

(۱۶۸) ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ

اولیاء تابعین میں سے ایک ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ بھی ہیں جنہوں نے مشکلات و تکالیف کو اپنے سینے سے لگایا، ذکر اللہ اور اوراد سے دل کا اطمینان حاصل کرتے، انہیں حکیم الامت اور نمونہ امت کا لقب دیا گیا، ساری عمر خدمت بندگان خدا کو اپنا شعار بنائے رکھا۔

کہا گیا ہے کہ تصوف نتسنائے فانی سے علیحدگی اور بقائے اصلی کو حاصل کرنے کا نام ہے۔

۱۷۵۰- دنیاوی امور سے کنارہ کشی ابو نعیم اصفہانی، ابو عبداللہ، ابراہیم بن حسن، ابو حمید بن محمد بن سیار حمصی، یحیی بن سعید عطاء بن یزید، علقمہ بن مرثد کہتے ہیں کہ تابعین میں سے آٹھ آدمیوں پر زہد کی انتہاء ہوئی، ان میں سے ایک ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ بھی ہیں، ابو مسلم رحمہ اللہ نے کسی کے ساتھ کبھی بھی دنیاوی معاملات میں مجلس نہیں کی، اور نہ ہی دنیوی امور کے متعلق کبھی بات کی، جب بھی ایسی نوبت پیش آئی فوراً پہلو تہی سے کام لیا، ایک مرتبہ لاعلمی کے عالم میں مسجد میں ایک جماعت کو بیٹھے دیکھ کر داخل ہوئے وہ سمجھے کہ ممکن ہے کہ ذکر خیر انکا موضوع گفتگو ہو۔ اسی کشمکش میں ان کے پاس جا بیٹھے۔ اچانک ایک آدمی کہنے لگا: میرا غلام آگیا ہے اور اسنے فلاں فلاں چیز پائی ہے دوسرا کہنے لگا: میں نے اپنے غلام کو سامان تجارت دے کر تیار کر رکھا ہے، ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ ان کی طرف حیرت سے دیکھنے لگے اور فرمایا: سبحان اللہ! کیا تم جانتے ہو کہ میری اور تمہاری مثال کیسی ہے؟ جس طرح موسلا دھار بارش میں بھیگا ہوا ایک آدمی ہو اور وہ کسی پناہ کی تلاش میں ہو، اچانک وہ ایک چوپٹ کھلے دروازے پر ہو اور کہے: کاش میں اس دروازے سے داخل ہو جاؤں تاکہ بارش ٹل جائے، چنانچہ وہ اندر داخل ہو جائے اور اندر جا کر کیا دیکھا کہ اس گھر کی چھت ہی نہیں ہے۔ چنانچہ میں تمہارے پاس بیٹھا کہ ممکن ہے تمہارا موضوع گفتگو ذکر خیر ہو مگر تم تو سب کے سب نکھٹو دنیا دار نکلے۔ ابو مسلم رحمہ اللہ سے ایک آدمی کہنے لگا: جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس کے متعلق اگر آپ تفسیر سے کام لیتے؟ فرمانے لگے: مجھے بتلاؤ اگر تم نے گھڑ دوڑ میں چند گھوڑوں کو مقرر کر رکھا ہو کیا تم گھڑ سوار سے نہیں کہو گے کہ اس گھوڑے کو چھوڑ دو اور اس سے ذرا نرمی سے پیش آؤ؟ حتی کہ جب تم انتہاء کو دیکھ لیتے ہو اس سے آگے ایک قدم بھی نہیں بڑھتے، کہنے لگے جی ہاں ایسی ہی بات ہے۔ فرمایا: میں سبقت کی انتہائی علامت کو دیکھ چکا ہوں اور ہر کوشاں رہنے والے کے لئے ایک غایت ہے اور ہر کوشاں شخص کی غایت موت ہے سو کوئی سبقت لے جانے والا ہوتا ہے اور کوئی پیچھے رہ جانے والا ہوتا ہے۔

۱۷۵۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین مروزی، ابن مبارک، ابراہیم بن نشیط، حسن بن ثوبان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ ایک مسجد میں داخل ہوئے اور انہوں نے مسجد میں ایک جماعت کو مجتمع دیکھا ...... اسطرح پوری حدیث ذکر کی ..... مگر تم تو سب دنیادار نکلے تک۔

۱۷۵۲- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، محمد بن عمرو، صفوان بن مسلم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ خالص پتوں کی مانند ہوتے تھے کہ ان میں کانٹوں کا نام و نشان تک نہ ہوتا تھا، آجکل لوگ خالص کانٹے ہیں جن میں پتوں کا شائبہ تک نہیں ہے۔ اگر تو ان کو بالفرض گالیاں دے گا وہ بھی تجھے جواب میں گالیاں سنائیں گے اور اگر تو ان سے جھگڑے گا وہ بھی ترکی بہ ترکی تجھ سے جھگڑیں گے اور اگر تم چشم پوشی سے کام لیتے ہوئے انہیں چھوڑے گا وہ تجھے نہیں چھوڑیں گے۔

اس حدیث کو صفوان بن عمرو نے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر، ابومسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور اس میں اتنی زیادتی ہے کہ: اگر تو ان سے بھاگے گا وہ تیرا پیچھا کرتے ہوئے تجھے پالیں گے مخاطب کہنے لگا: پھر میں کیا کروں؟ فرمایا: اپنی عزت کو اپنے فقر کے دن کیلئے ہبہ کر دے اور کچھ نہ لینے سے کچھ لے لے۔

۱۷۵۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر، مالک بن دینار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ، کعب رحمہ اللہ نے ابومسلم خولانی رحمہ اللہ کو دیکھ کر لوگوں سے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ ابومسلم خولانی ہیں، کہنے لگے یہ اس امت کے حکیم ہیں۔

۱۷۵۴- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، محمد بن صباح، سفیان، ابوہارون موسیٰ بن عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہا جاتا تھا کہ ابومسلم خولانی نمونۂ امت ہیں۔

۱۷۵۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحیٰ بن عثمان حربی، ابوشیخ، یزید بن جابر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابومسلم خولانی رحمہ اللہ کثرت سے آواز بلند تکبیر کہتے تھے حتی کہ بسا اوقات بچوں کے ساتھ بھی تکبیر کہہ دیتے، فرمایا کرتے تھے: اللہ کا ذکر اتنی کثرت کے ساتھ کرو کہ جاہل تمہیں دیکھ کر مجنون کہنے لگے۔

۱۷۵۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن ابی عدی، ابن عون، حسن بصری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابومسلم خولانی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے بتلاؤ کہ ایک شخص کا اگر میں اکرام کروں، اسکو عیش و عشرت میں رکھوں اور اسے آزاد چھوڑے رکھوں تو کل کے دن اللہ کے ہاں وہ میری مذمت کرے گا اور اگر اسے میں تنگی میں رکھوں، مصائب کا شکار بنائے رکھوں اور اسے کسی نہ کسی عمل میں معروف رکھوں تو کل کے دن وہ مجھ سے راضی رہے گا؟ لوگوں نے پوچھا: اس کا آپ کے ساتھ اے ابومسلم! کیا تعلق ہے؟ فرمایا: تعجب اوہ میرا اپنا نفس ہے۔

۱۷۵۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عبدالرحمن سمرقندی، مروان، ظاہری، سعید بن عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابومسلم خولانی رحمہ اللہ نے فرمایا: بالفرض اگر کہا جائے کہ جہنم کی آگ کے شعلے بھڑک اٹھے ہیں تو میں اپنے عمل میں کچھ کمی بیشی نہیں کروں گا۔

۱۷۵۸- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حارث، ہدبہ، حماد بن سلمہ، قاسم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابومسلم خولانی رحمہ اللہ نے معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں اسلام قبول کیا ہے۔

چنانچہ ان سے پوچھا گیا نبی ﷺ، ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کے زمانہ میں آپ کو اسلام قبول کرنے سے کس چیز نے روکے رکھا؟ فرمایا: میں نے اس امت کو تین قسموں پر پایا ہے، ایک قسم جنت میں بغیر حساب و کتاب کے داخل ہوگی، دوسری قسم سے تھوڑا بہت حساب و کتاب لیا جائے گا اور تیسری قسم کو کچھ تھوڑی سی سزا ہوگی اور پھر وہ بھی جنت میں داخل ہو جائیں گے سو میں نے چاہا کہ میں پہلی دو قسموں سے ہوں۔ اگر ان میں سے نہ ہوں تو پھر ان لوگوں میں سے ہوں جن کا تھوڑا بہت حساب و کتاب لیا جائے گا، اگر ان میں سے بھی نہ ہوں تو پھر ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں معمولی سزا ہوگی اور پھر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اسی طرح روایت کی گئی ہے کہ ابومسلم خولانی معاویہؓ کے عہد خلافت میں اسلام لائے ہیں لیکن دراصل انہوں نے معاویہؓ کے عہد خلافت میں ارض مقدس کی طرف ہجرت کی ہے اور پھر وہیں سکونت اختیار کی۔

۱۷۵۹- سربراہ قوم کی حیثیت ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، علی بن ثابت، جعفر بن برقان، ابوعبداللہ

حربی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ حضرت معاویہؓ کے پاس گئے اور کہا: اے مزدور! السلام علیکم۔ لوگوں نے کہا اے ابو مسلم! یہ تو امیر المؤمنین ہیں۔ ابو مسلم پھر کہنے لگے: اے مزدور! السلام علیکم۔ لوگ نے پھر متنبہ کیا کہ ابو مسلم: یہ تو امیر ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ فرمانے لگے ابو مسلم کو چھوڑ دو اسے کچھ نہ کہو وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس سے بخوبی واقف ہے۔

ابو مسلم حضرت معاویہ سے کہنے لگے: آپ کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا ہو، بکریاں چرانے کا کام اس کے ذمہ لگایا ہو اور مزدوری اس شرط پر دیا کہ وہ اچھی طرح سے بکریاں چرائے گا، اون بڑھ جائے گا اور دودھ میں اضافہ کرے گا اگر اس نے اپنی ذمہ داری اچھی طرح نبھائی اور اون وغیرہ میں اضافہ کیا حتیٰ کہ اس کی محنت سے کمسن بکری بھی بچے دیے گی اور کمزور بکری موٹی ہو گئی تو لامحالہ مالک اسے مزدوری دے گا بلکہ اپنی طرف سے مزید دے گا۔ اور اگر اس نے بکریوں کے چرانے کی طرف پوری توجہ نہ دی اور اپنی ذمہ داری کو نہ نبھایا، بکریاں ضائع ہو گئیں حتیٰ کہ کمزور بکری مرگئی۔ بکری کمزور پڑ گئی، اون اور دودھ میں قابل ذکر اضافہ نہیں ہوا بلکہ ان میں الٹا نقصان ہوا تو یقیناً اسکا مالک اس پر غصے ہوگا، اسے سزا دے گا اور اسے مزدوری بھی نہیں دے گا۔ امیر معاویہؓ اس کو سن کر فرمانے لگے: جو اللہ چاہے ہو کر رہتا ہے۔

۱۷۶۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبداللہ، عبداللہ سیار، عبداللہ بن شمیلہ، ابو شمیلہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی لوگوں کے پاس چکر لگاتے اور اسلام کی خبر گیری کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ کے پاس تشریف لائے اور انہیں بلا کر ان سے نام پوچھا فرمایا میرا نام معاویہ ہے کہنے لگے: بلکہ آپ تو آغاز قبر میں ہیں اگر آپ بہتر عمل کریں گے تو اسکا بدلہ بھی آپ کو بہتر ملے گا اور اگر برا عمل کریں گے تو اس کا بدلہ بھی برا ملے گا۔ اے معاویہ! اگر آپ سب اہل زمین پر عدل کریں اور پھر ایک آدمی آپ کے ظلم کا نشانہ بنے یقیناً آپ کا ظلم عدل کو نیست و نابود کر دے گا۔

۱۷۶۱- ابو نعیم اصفہانی، عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، ہیثم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، شرحبیل بن مسلم کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی جب کسی ویران جگہ پر ٹھہرتے تو فرماتے: اے ویران جگہ! تیرے اہل و عیال کہاں ہیں؟ جنہوں نے اس دنیا سے کوچ کیا اور ان کے اعمال باقی رہ گئے، خواہشات ختم ہوگئیں اور گناہ باقی رہ گئے۔ اے ابن آدم! گناہ چھوڑنا آسان ہے طلب توبہ سے۔

۱۷۶۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مغیرہ، ہشام بن غاز، یونس بن ہرم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ کو آواز دی در آں حالیکہ حضرت معاویہؓ دمشق میں منبر پر تشریف فرما تھے، کہنے لگے: اے معاویہ! تو تو ایک قبر ہے اگر اپنے ساتھ اچھائی لائے گا اسکا اچھا بدلہ اپنے ہاں پائے گا اور اگر کچھ اچھائی اپنے ساتھ نہ لائی تو اسکا بدلہ بھی تیرے لئے کچھ نہ ہوگا۔ اے معاویہ! یہ گمان نہ کرو کہ خلافت مال جمع کرنے اور خرچ کرنے کا نام ہے۔ لیکن حق پر عمل پیرا ہونے، عدل بھری بات کرنے اور حدود اللہ کو تجاوز نہ کرنے پر لوگوں کو پکڑنے کا نام خلافت ہے۔ اے معاویہ! ہمیں نہروں کے گدلا ہونے کی کوئی پرواہ نہیں جب ہمارے چشمے سے صاف ستھرا پانی آرہا ہو، آپ ہمارا سرچشمہ ہیں۔ اے معاویہ! عربوں کے کسی قبیلہ کے خوف سے بچو چونکہ تیرا خوف وار تیرے عدل کو ختم کر دے گا جب ابو مسلم رحمہ اللہ نے اپنا مقالہ ختم کیا تو معاویہؓ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ آپ پر رحمت برسائے۔

۱۷۶۳- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم دبری، عبدالرزاق، معمر، ایوب، ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی نے فرمایا: قوم کے پیشوا کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک صاف ستھرا، پاک و شفاف پانی والا چشمہ ہو، اس سے پانی بہہ کر ایک بڑی نہر میں جا گرتا ہو، لوگ اس نہر میں گھستے ہوں تو اس میں پانی کی کدورت کو محسوس کرتے ہوں تو چشمہ کا صاف پانی ان تک پہنچے

ہو اور کدورت ختم ہو جائے گی، لیکن اگر یہ کدورت چشمے کی طرف سے ہو تو نہر قابل استعمال نہیں رہے گی۔

اسی طرح فرمایا: پیشوا اور عام لوگوں کی مثال خیمے کی سی ہے جو کہ ستونوں کے بغیر کھڑا نہیں رہ سکتا۔ اور ستون رسیوں اور میخوں کے بغیر نہیں قائم رہ سکتے، جب بھی ایک میخ نکل جائے گی ستون میں کمزوری آجائے گی۔ اسی طرح لوگوں میں امام پیشوا کے بغیر کھڑا رہنے کی صلاحیت نہیں ہے اور امام لوگوں کے بغیر کھڑے رہنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

۱۷۶۴- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین زہری، ابن مبارک، اسماعیل بن عیاش، شرحبیل بن مسلم خولانی، عمر بن سیف خولانی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی فرمایا کرتے تھے میرا ایک بیٹا ہو جسے اللہ تعالیٰ پالے اور بڑھ جائے پس جب وہ جوانی کے جوبن کو پہنچے اللہ تعالیٰ اس کی روح قبض کرلے (میرے ساتھ ایسا ہو) مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میرے لئے دنیا و مافیہا ہو۔

۱۷۶۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حکم بن نافع، اسماعیل بن عیاش، شرحبیل بن مسلم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ دو آدمی ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کے پاس ان کے گھر آئے (ابو مسلم رحمہ اللہ ارض روم میں جہاد کر چکے تھے)، انہوں نے ابو مسلم رحمہ اللہ کو اس حال میں پایا کہ انہوں نے خیمہ میں ایک گڑھا کھودا ہوا ہے اور گڑھے میں ایک کپڑے کا ٹکڑا بچھایا ہوا ہے اور اس پر پانی ڈال رکھا ہے اور وہ خود اس گڑھے میں گھسے ہوئے ہیں درآں حالیکہ وہ روزے سے ہیں۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا: آپ کو روزہ رکھنے کی کیا مجبوری پیش آئی حالانکہ آپ مسافر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے حالتِ سفر اور جہاد میں رخصت دے رکھی ہے۔ فرمانے لگے جب جہاد باقاعدہ شروع ہو جائے گا تو میں افطار کرلوں گا اور فی الحال جہاد کے لئے قوت حاصل کر رہا ہوں۔ اس لئے کہ گھوڑے جب خوب موٹے ہو جائیں تو وہ انتہائی حد تک دوڑ کر نہیں پہنچ سکتے۔ وہ تو آخری حد تک اس وقت پہنچتے ہیں جب وہ دبلے پتلے (مضبوط) ہوں۔ ہمارے سامنے کچھ دن آنے والے ہیں ہم ان کے لئے عمل کر رہے ہیں۔

۱۷۶۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابو العباس سراج، ولید بن شجاع، ولید بن مسلم، عثمان بن ابی عاتکہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی کا معمول تھا کہ وہ مسجد میں ایک کوڑا لٹکا رکھتے تھے اور فرماتے: چوپائے اس کوڑے کے زیادہ حقدار ہیں سو جب چوپائے میں سستی آجائے تو ایک یا دو کوڑے اس کی پنڈلی پر برسا دیئے جائیں۔

فرمایا کرتے تھے: اگر میں جنت کو اپنے سامنے کھلی آنکھوں دیکھ لوں تو میں اپنے عمل میں کچھ زیادتی نہیں کروں گا اور اگر جہنم کو اپنے سامنے کھلی آنکھوں دیکھ لوں تب بھی میں اپنے عمل میں ذرہ کی بیشی نہیں کروں۔ (یعنی ان کا عمل علی وجہ الکمال تھا جیسا کہ جنت جہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ مترجم)

۱۷۶۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، عمرو بن علی، معتمر، سلیمان بن یزید عدوی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ام مسلم! اپنی سواری کو درست کرلو اس لئے کہ جہنم کو عبور کرنے کے لئے اس پر کوئی پل موجود نہیں ہے۔

۱۷۶۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن یونس، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، سلیمان بن عبدالملک بن عمیر کی سند سے روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی کہتے ہیں کہ چار چیزیں، چار چیزوں میں قابل قبول نہیں۔ جہاد، حج، عمرہ اور صدقہ میں دھوکہ، یتیم کا مال، خیانت اور چوری (قابل قبول نہیں)۔

۱۷۷۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالملک، ابوالیمان، اسماعیل، شرحبیل بن مسلم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ سے کعب احبار رحمہ اللہ نے کہا: اے ابو مسلم! اپنی قوم کو اپنے لئے کیسا پاتے ہو؟ جواب دیا: اے ابو اسحاق! میری قوم نے مجھے جلا وطن بھی کیا ہے اور میرا اکرام بھی کرتی ہے۔ کعب احبار رحمہ اللہ کہنے لگے: اے ابو مسلم! التورات تو اس طرح نہیں

کہتی ہے فرمایا: اے ابو اسحاق! تورات پھر کس طرح کہہ رہی ہے؟ کہا: اے ابو مسلم! تورات میں لکھا ہے نیک وصالح آدمی کے بڑے دشمن اسکی قوم کے لوگ ہوتے ہیں۔ اس کے قریبی رشتہ دار اس سے جھگڑتے ہیں۔ ابو مسلم رحمہ اللہ کہنے لگے: تورات نے ٹھیک کہا۔

۱۷۷۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، محمد بن شعیب، دمشق کے ایک شیخ کہتے ہیں کہ ہم روم سے واپس آرہے تھے جب حمص سے دمشق کی طرف آئے تو راستے میں حمص سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پر واقع عمیر نامی جگہ سے گزرے۔ وہاں ایک راہب نے ہماری باتیں سنی اور پوچھا تم کون ہو؟ ہم نے جواب دیا ہم اہل دمشق کے کچھ لوگ ہیں اور روم سے واپس آرہے ہیں کہنے لگا کیا تم ابو مسلم خولانی کو جانتے ہو؟ ہم نے کہا ہاں میں جواب دیا۔ کہنے لگا جب تم اس کے پاس جاؤ تو اسے میرا اسلام کہنا اور خوب سمجھ لو! ہم انھیں اپنی کتابوں میں عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کا دوست پاتے ہیں اور سنو! اگر تم اسے واقعۃً جانتے ہو تو تم اسے زندہ نہیں پاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں: چنانچہ جب ہم غوطہ مقام پر پہنچے تو ہمیں ان کی موت کی خبر ملی۔

۱۷۷۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد محمد بن احمد، عبدالملک بن محمد بن عدی، صالح بن علی نوفلی، عبدالوہاب بن نجدہ، اسماعیل بن عیاش، شرحبیل خولانی کہتے ہیں کہ جب اسود بن قیس بن ذی حمار عنسی نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تو ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کو اپنے پاس بلوایا اور ان سے پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ کہنے لگے جی ہاں میں گواہی دیتا ہوں۔ پھر پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ کہنے لگے: مجھے کچھ سنائی نہیں دیتا۔ اسود عنسی نے بہت بڑی آتش سوزاں جلوائی اور اس میں ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کو ڈلوایا مگر بفضل اللہ تعالیٰ آگ نے انھیں ذرہ برابر بھی ضرر نہیں پہنچایا۔

لوگ اسود عنسی سے کہنے لگے اگر تم نے اسے اپنے ملک میں زندہ چھوڑ دیا تو تمہاری شان اور رعب میں بگاڑ پیدا کردے گا۔ چنانچہ اسود عنسی نے انھیں یمن سے نکل جانے کا حکم دیا۔ ابو مسلم مدینہ تشریف لے آئے۔ اس وقت حضور ﷺ انتقال فرما چکے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ خلیفہ نامزد ہو چکے تھے۔ ابو مسلم خولانی نے مسجد کے ستون کے ساتھ سواری باندھی اور ستون کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے۔ اتفاق سے حضرت عمرؓ نے انھیں دیکھ لیا چنانچہ حضرت عمرؓ ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: یمن سے۔ فرمایا: بتاؤ تو سہی دشمن خدا نے ہمارے اس ساتھی کے ساتھ کیا کیا جس کو اس نے آگ میں ڈالنے کا حکم دیا تھا، مگر آگ نے اس کو ضرر نہیں پہنچایا؟ ابو مسلم نے عرض کیا: وہ عبداللہ بن ثوب ہے حضرت عمرؓ کہنے لگے: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں مجھے بتاؤ کیا وہ تم ہی ہو؟ فرمایا: اللہم! جی ہاں وہ میں ہوں۔ چنانچہ عمرؓ نے انھیں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا پھر انھیں لائے اپنے اور ابو بکرؓ کے درمیان بٹھایا، کہنے لگے: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے اس وقت تک موت نہیں دی جب تک کہ میں نے اپنے آپ کو امت محمد ﷺ میں نہیں دیکھ لیا۔ میرے ساتھ بھی ایسا کیا گیا جیسا کہ ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے ایک ایسی قوم کو پایا ہے جو یمن سے جہاد میں بطور مدد کے آئے تھے وہ ایک دوسری عنسی قوم سے کہہ رہے تھے۔ تمہارے وڈیرے نے ہمارے ساتھی کو آگ میں جلایا لیکن آگ نے اسے کچھ نقصان نہ پہنچایا۔

۱۷۷۳- ابو نعیم اصفہانی، ثابت بن احمد، محمد بن اسحاق، عبدالملک کے سلسلہ سند سے بھی حدیث بالا اسی طرح مروی ہے۔

۱۷۷۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن حیان، سعید اللہ بن عبدالرحمن بن واقد، عبدالرحمن، ضمرہ، بلال بن کعب کی کہتے ہیں کہ ہرن ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کے پاس سے گزرتا تو بچے ان سے کہتے: اللہ سے دعا کیجئے تاکہ اس ہرن کو روک دے اور ہم اپنے ہاتھوں سے اسے پکڑ لیں، چنانچہ حضرت ابو مسلم اللہ سے دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ ہرن کو چلنے سے روک دیتے اور بچے اپنے ہاتھوں سے اس کو پکڑ لیتے۔

۱۷۷۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، ابو زرعہ، سعید بن اسد، ضمرہ، عثمان بن عطاء، عطاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے عطاء کہتے ہیں: ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ جب مسجد سے اپنے گھر واپس جاتے مین گیٹ پر آواز تکبیر کہتے اور آگے سے سن کر ان کی بیوی بھی تکبیر کہتی،

جب گھر کے صحن میں پہنچتے وہاں بھی تکبیر کہتے اور بیوی بھی آگے سے تکبیر کہتی اور جب گھر کے دروازے پر پہنچتے وہاں بھی تکبیر بلند کرتے آگے سے بیوی بھی تکبیر کا جواب دیتی، چنانچہ ایک رات مسجد سے واپس گھر گئے گیٹ سے داخل ہوتے وقت تکبیر کہی مگر آگے سے جواب نہ آیا پھر صحن اور گھر کے دروازے پر بھی تکبیر بلند کی مگر بیوی کی طرف سے کچھ جواب موصول نہ ہوا۔

ابو مسلم رحمہ اللہ جب گھر میں داخل ہوتے تھے معمول یہ تھا کہ بیوی ان کی چادر اور جوتے آگے بڑھ کر لیتی اور کھانا سامنے لا کر رکھتی۔ مگر آج کی رات جب داخل ہوئے تو بیوی سر جھکائے لکڑی کے ساتھ زمین کریدتے ہوئے خاموش بیٹھی ہوئی دیکھی، بیوی کو ناراض دیکھ کر پوچھا، تجھے کیا ہوا؟ کہنے لگی معاویہؓ کے ہاں آپ کا ایک مقام و مرتبہ ہے ہمارے پاس کوئی خادم نہیں ہے۔ اگر آپ ان سے کسی خادم کو مانگ لائیں جو ہماری خدمت کرے؟ فرمانے لگے: اے میرے اللہ کسی نے میری بیوی کی سوچ کو بگاڑ دیا اور اس کی آنکھیں اندھی کر دیں۔ دراصل ان کی اہلیہ کے پاس اس سے پہلے ایک عورت آئی تھی اور اس نے ان کی بیوی سے کہا تھا تمہارے شوہر کا معاویہؓ کے ہاں ایک مقام ہے ان سے کہو کہ معاویہؓ سے خدمت کے لئے ایک خادم، مانگ لائیں۔ اور تم لوگ آرام سے رہو۔ چنانچہ وہ عورت اپنے گھر میں بیٹھی تھی کہ اچانک اس کی نظر جواب دے گئی کہنے لگی: تمہارے چراغ کو کیا ہوا جو بجھ گیا؟ گھر والے کہنے لگے ایسی بات نہیں چراغ حسب سابق جوں کا توں جل رہا ہے۔ چنانچہ وہ عورت اپنے گناہ اور اس پر مرتب سزا کو فوراً بھانپ گئی اور فوراً ابو مسلم رحمہ اللہ کے پاس روتی ہوئی پہنچی اور درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تاکہ میری نظر دوبارہ عطا فرمائے۔ ابو مسلم رحمہ اللہ کو اس عورت پر رحم آیا اور اس کے لئے دعا کی اللہ نے اس کو نظر پھر سے دوبارہ عطا فرمائی۔

☆☆☆

مسانید ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ

۱۷۷۶-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، ابوعباس سراج، زبیر بن بکار، عبدالمغنی، یاسین بن عبداللہ بن عروہ، ابو مسلم خولانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معاویہ بن ابی سفیان لوگوں سے خطاب کر رہے تھے اور انہوں نے دو یا تین مہینے کے عطیات لوگوں میں تقسیم نہیں کئے تھے۔ ابو مسلم رحمہ اللہ ان سے کہنے لگے: اے معاویہ! یہ مال نہ تیرا ذاتی ہے نہ تیرے باپ کا اور نہ ہی تیری ماں کا ہے۔ حضرت معاویہؓ نے اس دوران لوگوں کی طرف ضبط وتحمل کے لئے اشارہ کردیا۔ پھر منبر سے اترے غسل کیا اور واپس آئے کہا۔ اے لوگو! ابو مسلم کہتا ہے یہ مال نہ میرا ہے نہ میرے باپ کا اور نہ ہی میری ماں کا ہے۔ اس نے صاف حق کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان آگ سے ہے اور پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، پس تم میں جس کو غصہ آئے وہ غسل کرے"۔ صبح آنا اور اپنے عطیات وصول کرنا۔[1]

۱۷۷۷-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، حبیب بن ابی مرزوق، عطاء بن ابی رباح، ابو مسلم خولانی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں دمشق کی مسجد میں گیا اچانک تیس کے لگ بھگ بوڑھے صحابہ کرام کو بیٹھے دیکھا، انہیں سرمگیں آنکھوں چمکیلے دانتوں والا خاموش نوجوان بیٹھا دیکھا، ان لوگوں کو جب بھی کوئی شک وشبہ پیش آتا فوراً اس نوجوان کی طرف متوجہ ہوتے اور اس سے پوچھتے، میں نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے پوچھا یہ کونسی شخصیت ہیں؟ جواب دیا: یہ معاذ بن جبل ہیں۔ چنانچہ ان کی رعب داب شخصیت میرے جسم وجان میں اتر گئی، میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھا رہا تاوقتیکہ سب اٹھ کر چلے گئے کچھ دیر کے بعد میں پھر مسجد کی طرف آیا دیکھا کہ معاذ بن جبلؓ ایک ستون کی طرف منہ کئے نماز پڑھ رہے ہیں، میں نے بھی نماز پڑھی پھر میں اپنی چادر سے احتباء بنا کر بیٹھ گیا اور معاذؓ بھی آبیٹھے میں بھی خاموش ہوں وہ بھی خاموش ہیں نہ ہی ان سے بات کرتا ہوں اور نہ وہ مجھ سے بات کرتے ہیں۔ پھر ہمت کرتے ہوئے میں نے ہی بات کی: بخدا! مجھے آپ سے محبت ہے۔ کہنے لگے مجھ سے محبت کیوں ہے؟ میں نے کہا، اللہ کے لئے، انہوں نے سنکر مجھے لطف بھرے انداز میں احتباء بندھی چادر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور فرمایا: اگر تم سچے ہو تو خوش ہوجاؤ چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ خالص میری رضاء کے لئے باہم محبت کرنے والوں کے لئے قیامت کے دن نور کے بڑے بڑے منبر ہوں گے اور انہیں دیکھ کر انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ ان کے پاس سے نکل کر میں نے عبادہ بن صامتؓ سے ملاقات کی اور ان سے کہا: اے ابوولید! کیا میں آپ کو ایک ایسی حدیث نہ سناؤں جو میں نے معاذ بن جبلؓ سے باہمی محبت کرنے والوں کے بارے میں سنی ہے؟ عبادہ بن صامتؓ کہنے لگے میں آپ کو سناتا ہوں جو اللہ باری تعالیٰ سے نبی ﷺ مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ فرمایا: میری رضاء کے لئے باہمی محبت کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوچکی ہے۔ میری رضا کے لئے آپس میں زیارت وملاقات کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوچکی ہے اور میری خاطر آپس میں نصیحت کرنے والوں کے لئے بھی میری محبت واجب ہوچکی ہے۔[2]

۱۷۷۸-ابونعیم اصفہانی، جبیر بن نفیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی فرمارہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ

۱۔ كشف الخفاء ۲/ ۱۰۳ . واتحاف السادة المتقين ۷/ ۶۶ . والتاريخ الكبير ۷/ ۸ . وتخريج الاحياء ۲/ ۲۳۸ . ۳/ ۱۶۳ . والاحاديث الضعيفة ۵۸۲.

۲۔ سنن الترمذي ۲۳۹۰ . ومسند الامام احمد ۵/ ۲۳۹ . والترغيب والترهيب ۴/ ۱۹ . واتحاف السادة المتقين ۶/ ۱۷۳ . کچھ روایت دوسرے الفاظ میں دیکھئے مسند الامام احمد ۵/ ۲۳۶ . والمستدرک ۴/ ۱۷۰ . وصحيح ابن حبان ۲۵۱۰ (موارد) والمعجم الكبير للطبراني ۳/ ۱۷۹ . وامالي الشجري ۲/ ۱۳۸ . ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۷۷ .

تعالٰی نے میری طرف وحی نہیں بھیجی کہ میں مال جمع کرتا رہوں اور تاجر بن جاؤں لیکن اللہ رب العزت نے میری طرف وحی کی ہے کہ میں اپنے آپ تسبیح کروں، اسکو سجدہ کروں اور موت آنے تک اسکی عبادت کرتا رہوں۔[1]

جبیر نے اس حدیث کو ابو مسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔

(۱۶۹) حسن بصری رحمہ اللہ تعالٰی[2]

اولیاء تابعین میں سے ایک حسن بصری رحمہ اللہ بھی ہیں جو عمر بھر غمگین و حزین رہے۔ جنھوں نے فکر آخرت کو اپنا مقصد بنایا، نیند اور اونگھ ان کے قریب تک نہیں آتی تھی۔ بے مثال متزاہد، تارک دنیا، دنیا اور اس کی عارض خوبی و حسن سے کنارہ کش، شہوت نفس اور اسکی نخوت سے سراسر بیزار رہنے والے تھے۔ کہا گیا ہے کہ باطنی میل و کچیل سے صفائی ستھرائی اور بدن کے بچاؤ کا نام تصوف ہے۔

۱۷۷۹- ابونعیم اصفہانی، ابو عبداللہ محمد بن احمد بن مخلد، احمد بن موسیٰ شوطی، محمد بن سابق، مالک بن مغول، محمد بن جحادہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تم کسی عارف باللہ کے پاس جاؤ اور تمہاری بری باتیں باقی رہیں اور مسلمانوں میں جو باقی رہنے والا ہے وہ مغموم ہو سکتا ہے۔

۱۷۸۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حارث، محمد بن مغیرہ، عمران بن خالد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: کامل مؤمن صبح کرتا ہے تو غمگین شام کرتا ہے تو غمگین اس کے علاوہ مؤمن کے لئے کسی چیز کی گنجائش نہیں ہے۔ چونکہ مؤمن خوف کی دو حالتوں میں رہتا ہے، ایک گناہ میں جو گزر گیا اس کے بارے میں اسے پتہ نہیں کہ اللہ تعالٰی اس کے ساتھ کیا کرنے والا ہے۔ اور دوسری موت جس کے بارے میں اسے پتہ نہیں کہ اسکو کتنی دشواریاں پیش آنے والی ہیں۔

۱۷۸۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، ابو عباس سراج، حاتم بن لیث، قبیصہ، سفیان ثوری، یونس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ کا دل ہر وقت غمگین رہتا تھا۔

۱۷۸۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، محمد بن لیث، حاتم بن اسحاق، ابو غسان مالک بن اسماعیل، عبدالرحمٰن بن محمد محاربی، حجاج بن دینار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حکم بن حجل ابن سیرین رحمہ اللہ کے دوست تھے جب ابن سیرین رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو حکم اتنے غمگین ہوئے کہ بیماری کی طرح ان کی تیمارداری کی جانے لگی، افاقہ کے بعد بیان کرنے لگے کہ میں نے اپنے بھائی ابن سیرین رحمہ اللہ کو خواب میں ایک عالی شان محل میں تشریف فرما دیکھا جو انتہائی درجے کی فضیلت میں تھے، میں نے ان سے پوچھا: اے میرے بھائی! آپکی بہتر حالت نے مجھے خوش کر دیا ہے ذرہ مجھے بتائے کہ حسن بصری رحمہ اللہ کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا؟ کہنے لگے: ان کو مجھ پر ستر درجے بلند فوقیت دی گئی ہے، میں نے کہا وہ کیسے؟ کہا ان کو یہ مرتبہ زیادہ غمگین رہنے کی وجہ سے عطا کیا گیا۔

۱۷۸۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، عبداللہ بن حمید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: مؤمن صبح کرتا ہے غمگین ہو کر شام کرتا ہے غمگین ہو کر اور اسے موت آتی ہے در آں حالیکہ وہ

۱۔ الزهد للإمام احمد ۲۹۱. ومشكاة المصابيح ۵۲۰۶ . والكامل لابن عدي ۵/ ۱۸۹۷ . وتفسير القرطبي ۱۰/ ۶۳ .
وتاريخ جرجان ۳۴۲ . وكنز العمال ۶۳۷۳ ، ۶۳۷۵۰ .

۲۔ تهذيب التهذيب ۲/ ۲۶۳ . والتقريب ۱/ ۱۶۵ . والتاريخ الكبير ۲/ ۲۸۹ . والجرح والتعديل ۳/ ۴۰ . وطبقات ابن سعد ۷/ ۱۵۶ . واخبار اصبهان ۱/ ۲۵۴ . والجمع ۱/ ت ۳۰۴ وسير النبلاء ۴/ ۵۶۳ . ۵۸۸ . وتذكرة الحفاظ ۱/ ۷۱ .
والكاشف ۱/ ۲۲۰ والميزان ۱/ ۵۲۷ . وتهذيب التهذيب ۲/ ۲۶۳ . ۲۷۰ .

غمگین ہوتا ہے، دنیا میں اس کے لئے اتنی مقدار کافی ہوتی ہے جتنی بکری کے بچے کے لئے کافی ہوتی ہے یعنی مٹھی بھر کھجوریں اور ایک گھونٹ پانی۔

۱۷۸۴- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن ابوداؤد، علی بن مسلم، سیار، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مومن صبح شام ہروقت غمگین رہتا ہے اور دنیا سے غمگین حالت میں کوچ کرتا ہے نیز اسکو اتنی چیز کافی ہوتی ہے جتنی بکری کے بچے کو کافی ہے۔

۱۷۸۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، ابوعروبہ، ابواشعث، حزم بن ابی حزم کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ قسم اس اللہ کی جسکے علاوہ کوئی معبود نہیں، مومن کے لئے اس کی دینداری میں غمگین کے علاوہ کسی چیز کی گنجائش نہیں۔

۱۷۸۶- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، جعفر بن سلیمان، ابراہیم بن عیسیٰ یشکری کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی کو زیادہ غمگین نہیں دیکھا، میں نے ان کو نہیں دیکھا مگر میں یہی سمجھا کہ انہیں کسی نئی مصیبت سے پالا پڑا ہے۔

۱۷۸۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، محمد بن عباس بن ایوب، علی بن مسلم، مزاحم بن سلیمان، ابومروان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو آدمی جانتا ہو کہ موت اس کا گھاٹ ہے، قیامت مقرر وقت پر آنے والی ہے اور قیامت کے دن اس نے اللہ کے سامنے حاضری دینی ہے، اسکا حق بنتا ہے کہ وہ زیادہ غمگین رہے۔

۱۷۸۸- ابونعیم اصفہانی، مخلد بن جعفر، سعید بن محمد، سعید بن بہلوان، عمارہ بن کلیب، اسد بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا میں غم وحزن عمل صالح کے لئے بہتری ہے۔

۱۷۸۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبدالصمد بن حسان، سری بن یحییٰ، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بخدا! لوگوں میں سے جس آدمی نے بھی صحابۂ کرام کو اپنے درمیان صبح کرتے ہوئے پایا ہے مگر یہ کہ وہ صبح بھی غمگین ہوتا تھا شام کو بھی غمگین ہوتا تھا۔

۱۷۹۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام بن حسان، سری بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! بندے کا اس قرآن پر پختہ ایمان اس وقت ہوتا ہے جب وہ غمگین ہو، مرجھایا ہوا ہو، تھکا ماندہ، پگھلا ہوا اور مصیبت زدہ ہو۔ (یعنی قرآنی تعلیمات سے اس کی مذکورہ حالت آشکارہ ہوتی ہو۔ مترجم)۔

۱۷۹۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، حوشب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! اے ابن آدم! اگر تو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور پھر اس پر ایمان لاتا ہے تو ضرور دنیا میں تیرا حزن طویل تیرا خوف انتہائی شدت والا اور کثرت کے ساتھ تیری آہ وبکا ہونی چاہیے۔

۱۷۹۲- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوحمید احمد بن محمد حمصی، یحییٰ بن سعید، یزید بن عطاء، علقمہ بن مرثد کہتے ہیں تابعین میں آٹھ نفوس قدسیہ پر زہد کی انتہاء ہوئی ان میں سے ایک حسن بن ابی حسن بصری رحمہ اللہ بھی ہیں ہم نے لوگوں میں ان سے بڑھ کر غمگین کسی کو نہیں دیکھا، جب بھی ہم نے انہیں دیکھا ایسا لگا جیسے ابھی کسی نئی مصیبت سے ان کو واسطہ پڑا ہے۔ پھر فرمایا: ہم ہنستے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کو بنظر غائر دیکھ رہا ہوا اور فرماتا ہو: میں تمہارے کسی عمل کو قبول نہیں کروں گا: اے ابن آدم تیرا ناس ہو، کیا تجھ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھگڑا کرنے کی طاقت ہے؟ چونکہ جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے وہ اللہ کے ساتھ جھگڑنے کی ہمت کرتا ہے۔ بخدا! میں نے ستر سے زیادہ بدری صحابۂ کرام کو پایا ہے ان کا زیادہ تر لباس اون ہوتی تھی۔ اگر تم انہیں دیکھ لیتے یقیناً دیوانے سمجھتے اور اگر وہ تمہارے اچھوں کو دیکھ لیں لامحالہ کہیں گے: ان لوگوں کے لئے بھلائی کا کچھ حصہ نہیں ہے۔ اور اگر تمہارے بروں کو دیکھ لیں کہیں گے کہ

قیامت پر ان کا پکا ایمان نہیں۔ بخدا میں نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں دنیا جن کے آگے پاؤں تلے روندی جانے والی بے قدر مٹی سے بھی کمتر حیثیت رکھتی تھی۔ اور میں نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے کہ ان میں سے کوئی ایک، کہیں چلتا وہ اپنے پاس معمولی زاد راہ رکھتا تھا، اس کے متعلق بھی کہتا کہ میں اس سارے کے سارے کو اپنے پیٹ کا ایندھن نہیں بناؤں گا بلکہ اس میں سے کچھ اللہ کے راستے میں دیتا ہوں چنانچہ وہ اس معمولی زاد راہ سے بھی صدقہ کرتا اگرچہ حقیقت میں صدقہ کرنے والا صدقہ کی ملنے سے کتنا ہی زیادہ محتاج کیوں نہ ہو۔

حسن بصری کا عمر بن عبدالعزیز کو عبرت آموز خط

۱۷۹۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، ابو عباس سراج، عبداللہ بن حرب بن جبلہ، حمزہ بن رشید ابو علی، عمرو بن عبداللہ بن قرشی، ابو حمید شامی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا:

دوسری سند: ابو نعیم اصفہانی، محمد بن بدر، حماد بن مدرک، یعقوب بن سفیان، محمد بن یزید لیثی، معن بن عیسیٰ، ابراہیم عبداللہ بن ابی اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا:

ابو حمید شامی کے سیاق کے مطابق ذیل کی حدیث ذکر کی گئی ہے۔

جان لو! غور و فکر نیکی اور اس پر عمل کرنے کی طرف لیجاتی ہے۔ برائی پر اظہار ندامت اس کو چھوڑنے کا سبب بنتا ہے۔ جو فنا ہو جائے وہ باقی رہنے والی کے برابر نہیں ہو سکتا اگرچہ فانی کثیر ہی کیوں نہ ہو اور اس کی طلب بھی زیادہ ہو۔ منقطع ہونے والی سختی جس کے بعد طویل راحت و آرام میسر آئے اس کا برداشت کرنا بہتر ہے اس راحت سے جو جلدی ملنے والی ہو لیکن کسی بھی گھڑی منقطع ہو جائے اور اس کے بعد سختی اور مشقت دائمی ہو۔ آخرت اس دھوکہ باز، فریبی اور بچھڑنے والی دنیا سے بہتر ہے۔ یہ دنیا دھوکہ دینے کے واسطے مزین ہوتی ہے اور خوب دھوکہ دیتی ہے۔ اپنے اہل کو امیدوں ہی امیدوں میں قتل کر دیتی ہے۔ یہ تمام نکاح دیتی ہے اور آراستہ دلہن کی طرح ہو جاتی ہے، آنکھیں اس سے لطف اندوز ہونے کے لئے اوپر اٹھ جاتی ہیں، لوگ اس پر فریفتہ ہو جاتے ہیں، دلوں میں اسکا والہانہ لگاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے حسن و جمال کے سبب دماغوں کو چھو جاتی ہے۔ پھر وہ نکاح کے بعد اپنے شوہر کو دردناک انداز میں قتل کر دیتی ہے۔

ماضی پر کچھ اعتبار نہیں۔ مستقبل ہاتھ میں نہیں۔ دوسرا پہلے کے انجام سے عبرت نہیں پکڑتا۔ عقلمند تجربوں کی کثرت سے نفع نہیں اٹھاتا۔ عارف باللہ اس سے نصیحت نہیں پکڑتا: دلوں میں دنیا کی محبت گھٹی کی مانند پڑ گئی ہے۔ لوگوں کے نفس ہیں کہ اس پر مرے جاتے ہیں۔ ہم ہیں کہ اس سے عشق سے کم پر راضی نہیں۔ جو مرض عشق میں مبتلا ہو اس کو سوائے عشق کے کچھ سمجھ نہیں آتا۔ اسکی طلب میں لگا مر جاتا ہے یا پالیتا ہے۔ دنیا اور اس کا طلب گار دونوں ایک دوسرے کے عاشق و طالب ہیں۔ اسکا عاشق اپنے خیال میں کامیاب ہو جاتا ہے اور دھوکہ کھا جاتا ہے۔ اسکی محبت میں گرفتار ہو کر مبدأ و معاد کو بھول جاتا ہے، اسکی عقل اسمیں مشغول ہو جاتی ہے۔ اس میں پڑے پڑے اسکی عقل غفلت کا شکار ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اسکے قدم پھسل جاتے ہیں۔ اسکی تمنا کا شجر اشکار ہو جاتا ہے۔ اسکی پشیمانی بڑھ جاتی ہے۔ اس کی حسرتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اسکی سختیوں میں شدت آ جاتی ہے۔ اس پر سکرات موت کے درد و الم کا اجتماع ہو جاتا ہے۔ موت کی آمد اسے غصہ دلاتی ہے۔ جس کرب و مصیبت میں وہ گرفتار رہتا ہے وہ قابل بیان نہیں۔ بلا خرد وہ عقلمند ہونے سے پہلے موت کا لقمہ بن جاتا ہے۔ اسکے ساتھ اسکا غم اور اس کی الجھنیں ختم ہو جاتی ہیں لیکن وہ اپنے مطلوب کو نہیں پا سکتا۔ اسکا نفس مشقت و تھکاوٹ سے آرام نہیں پا سکتا۔ اس کا حال ایسا ہے جیسے کوئی فکل پڑا بغیر توشہ کے اور بدون ٹھکانے کے۔

سو اس دنیا سے خوب ڈرو وہ اس سانپ کی طرح ہے جسکا چھونا نرم ہے اور اسکا زہر قاتل ہے لہٰذا جو تجھے اس دنیا میں بھلا لگے

اس سے اعراض کرو اسکے فتنوں کو اپنے سے اتار پھینک چونکہ تو اس کے دکھ درد کا معاینہ کر چکا ہے، اسکی جدائی کا تجھے سو فیصد یقین ہے تو اس سے زیادہ ڈرنے والا ہو، چونکہ دنیا کا عاشق جب بھی اس سے لطف اندوز ہو کر اطمینان پاتا ہے وہ بڑے برے طریقے سے اسکو بے قرار کرتی ہے، جب بھی اس دنیا کی کسی چیز کے پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور کسی سے اسکی تعریف بیان کرتا ہے تو دنیا اس پر پلٹ آتی ہے، اس سے سرور پانے والا دھوکے کا شکار ہو جاتا ہے، اس سے نفع اٹھانے والا نقصان اٹھاتا ہے، اس کی نرمی تک پہنچنے کے لئے مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اسمیں بقا فناء ہے اسکے سرور میں غم و حزن کی ملاوٹ ہوتی ہے، اس میں زندگی کا انجام ضعف و کمزوری ہے، اسکی طرف نظر زاہد کی طرح کر، مرمٹ جانے والے عاشق کی نظر سے اسکو نہ دیکھ اور جان لے کہ یہ اپنے ساکن کو زائل کر دیتی ہے، اس میں دھوکہ کھانے والا بڑا اعتماد پریشان ہو جاتا ہے، جو یہاں سے گیا وہ واپس نہ پلٹا، یہ کوئی نہیں جانتا کہ آنے والا کس کے پاس آئے گا کہ وہ اس کا انتظار کرے۔

اس دنیا سے ڈر و چونکہ اسکی امیدیں جھوٹی اور باطل ہیں، اسمیں زندگی محض تنگی ہے، اسکا خالص گدلا ہے، تو اس میں خطرہ پر ہے یا زائل ہو جانے والی نعمت یا سر پڑنے والی مصیبت یا فیصلہ کن تمنا، پس اگر سمجھے تو حقیقت یہ کہ معیشت تنگ پڑ گئی ہے، نعمتوں کے معاملہ میں خطرے پر ہے، آزمائش خدا پر ہے، موت کے بارے میں یقین ہے۔ اگر خالق باری تعالیٰ نے اس دنیا کی خبر نہ دی ہوتی اسکی مثال بیان نہ کی ہوتی اور اسمیں زہد کا حکم نہ دیا ہوتا تو یہ دنیا سونے والے کو کب کی جگا چکی ہوتی، غافل کو بیدار کر چکی ہوتی، یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھلی ڈانٹ آ چکی ہے۔ اسمیں واعظ بھی ہے، اللہ کے ہاں اسکی کوئی وقعت نہیں اسکے انتہائی کم وزن ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا کچھ وزن نہیں ہے، یہ دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک کنکری سے بھی زیادہ وزن نہیں رکھتی، حتیٰ ذرہ میں ذرات کے بقدر بھی اسکی مقدار نہیں ہے۔ اہل اللہ کے ہاں دنیا مبغوض ترین شی ہے۔ جب سے اس کو پیدا کیا گیا اس کی طرف بطور سزا کے دیکھا نہیں۔ نبی کریم ﷺ کو یہ دنیا بتا جاتیں کی گئی اور اسکے خزانوں کی چابیاں آپ ﷺ کو دی گئیں مگر آپ ﷺ نے قبول فرمانے سے انکار کر دیا حالانکہ آپ ﷺ کو اس کے قبول کرنے سے باز نہیں رکھا گیا تھا اور نہ اس کی وجہ سے اللہ کے ہاں آپ کے مرتبہ میں کوئی کمی واقع ہونے والی تھی مگر صرف یہ بات آپ ﷺ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس چیز کو ناپسند کرتے ہیں لہذا آپ بھی اس کو ناپسند کرنے لگے اور اللہ نے اس کو چھوٹا اور حقیر کر دیا تو آپ ﷺ کے ہاں بھی یہ حقیر اور چھوٹی ہو گئی۔ اگر اسے قبول فرما لیتے تو تمنا آپ کے اسے قبول کرنے ہی سے اس کی محبت پر دلیل ہو جاتی۔ لیکن خالق باری تعالیٰ جس چیز سے بغض رکھتے ہیں اس کو ناپسند کرتے ہیں۔

اگر یہ دنیا حقیر نہ ہوتی بلکہ کسی قدر بھی وقعت والی ہوتی تو اللہ تعالیٰ فرمانبرداروں کیلئے اس کا حصول باعث ثواب بناتے اور نافرمانوں کیلئے اس کو باعث عذاب قرار دیتے مگر حقیقت اس کے خلاف ہے۔ پس طاعت کا ثواب اس سے نکال دیا اور معصیت کی عقوبت کو خارج کر دیا۔ تیری رہنمائی کی ہے اس دنیا کے شر پر اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور دوستوں کو اس سے الگ رکھا، دنیا سے دھوکہ کھانے والا اور اس میں مبتلا آدمی یہ گمان کرتا ہے کہ اسکا تو دنیا کے ساتھ اکرام کیا جا رہا ہے، اور بھول جاتا ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اور موسیٰ کلیم اللہ المختار کے ساتھ اللہ باری تعالیٰ نے کیا کیا، رہی بات محمد عربی ﷺ کی سو وہ بھوک کے عالم میں پیٹ پر پتھر باندھتے تھے اور موسیٰ علیہ السلام کے انتہائی کمزور ہونے کی وجہ سے پیٹ کی کھلی میں پڑی ترکاری کا سبز رنگ دکھائی دیتا تھا، جس دن انہوں نے سائے میں ٹھکانا پکڑا اللہ سے صرف اتنا کھانا مانگا جس سے بھوک بند ہو جاتی، روایات میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ اے موسیٰ! جب فقر و فاقہ کو اپنی طرف آتے دیکھو تو صالحین کے شعار کو مرحبا کہو اور جب غنی و مالداری کو اپنی طرف آتے دیکھو تو کہو: گناہ ہے جسکی عقوبت جلد ہی پیش آنے والی ہے۔ اگر چاہو تو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مماثلت کرو۔ ان کا معاملہ عجیب ترین ہے وہ کہا کرتے تھے: میرا سالن بھوک اور میرا شعار خوف ہے، میرا لباس اون میری سواری پاؤں ہے۔ چاند اندھیرے میں میرا چراغ ہے۔

سردیوں میں میری سینک دھوپ ہے۔ میرے پھل اور خوشبودار نباتات ہیں جو درندوں اور چوپاؤں کے لئے زمین سے اُگتے ہیں، میں رات گزارتا ہوں میرے پاس کچھ نہیں ہوتا اور مجھ سے بڑھ کر کوئی غنی نہیں اور اگر چاہو تو میں سلیمان علیہ السلام کا ذکر کروں ان کا معاملہ بھی بڑا عجیب تھا، وہ اپنے خواص میں جو کی روٹی کھاتے اور اپنے اہل کو بھوسی اور لوگوں کو عمدہ کھانے کھلاتے۔ جب رات چھاجاتی تو ٹاٹ پہنتے اور ہاتھ کو گردن سے لگا لیتے اور روتے ہوئے رات گزارتے حتی کہ اسی عالم میں صبح کرتے مکرر وہ کھانا کھاتے اور بالوں کے بنے کپڑے پہنتے۔

انہی کے نقش قدم پر نیک لوگ چلے۔ ان کے آثار کو لازم پکڑا۔ غور وفکر سے لطف اندوز ہوئے۔ تھوڑی مدت انہوں نے صبر کیا اس دھوکے سے جو فنا کی طرف لے جانے والا تھا۔ آخر دنیا کی طرف انہوں نے نظر کی اول کی طرف نہیں۔ اس کی دائمی کڑواہٹ پر نظر رکھی اور وقتی حلاوت کو خاطر میں نہیں لائے پھر انہوں نے اپنے نفسوں پر صبر کو لازم کیا۔ اور دنیا کو اس مردہ کے بمنزلہ شمار کیا جس سے بقدر ضرورت سیرابی پانا حلال ہے اور اس سے اتنا کھایا جس سے نفس میں حرکت اور روح میں کسی قدر بقا ہو۔ انہوں نے دنیا کو اس مردار کی طرح سمجھا کہ جس کے قریب سے ہر گزرنے والا اس کی بدبو کی وجہ سے ناک پر ہاتھ رکھ لیتا ہے۔ پاس سے گزرنے والوں کو مردار کی بدبو ضرر پہنچتی ہے نہ کہ بھوک سے سیری ملتی ہے۔ یہ ان کا نفسیاتی مرتبہ تھا وہ اس مردار سے سیر ہو کر نہیں کھاتے تھے۔ وہ کہتے تھے: کیا تم نہیں دیکھتے ان لوگوں کو کہ سیر ہو کر کھانے سے ڈرتے نہیں، اس سے لذت اٹھاتے ہوئے پاک نہیں محسوس کرتے، کیا انہیں بدبو نہیں آتی؟ بخدا! یہ دنیا آخرت میں مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوگی، ہاں کچھ لوگ جلدی کرتے ہیں اور بدبو نہیں پاتے، عقلمند کو اتنی بات کافی ہے، کہ جو بھی دنیا سے مرا اور اپنے پیچھے مال کثیر چھوڑا وہ تمنا کرے گا کہ کاش وہ دنیا میں فقیر ہوتا یا کوئی شرافت والا آدمی چاہے گا کہ وہ کمتر ہوتا یا آسائش مند آدمی تمنا کرے گا کہ وہ دنیا میں مصیبتوں میں گرفتار ہوتا یا اگر صاحب اقتدار تھا تو وہ تمنا کرے گا کہ معمولی آدمی ہوتا، کیا یہ بات بطور دلیل کے کافی نہیں ہے کہ دنیا ذلت کا استعارہ ہے۔

بخدا! اگر کوئی آدمی دنیا سے کوئی چیز حاصل کر لینے کا ارادہ کرے اور پھر اسے کچھ نہ کچھ مل جائے تو لامحالہ حقوق اللہ اس پر لاگو ہوں گے اور بعد الموت اس کے بارے میں پوچھ ہوگی اور حساب لیا جائے گا، لہٰذا عقلمند آدمی کے لئے مناسب ہے کہ دنیا سے صرف بقدر کفایت لے جس سے اس کی بھوک رو کی جا سکے۔ لہٰذا اپنے آپ کو بچاؤ اور شدت حساب سے ڈرو اور جب تو دنیا کے معاملہ میں غور وفکر کرے گا تو تیرے سامنے تین طرح کے دن ہیں ایک وہ دن جو گزر چکا اور ایک وہ دن جس میں تو آج موجود ہے تیرے لئے بہتر ہے کہ تو اس دن کو غنیمت سمجھے اور ایک دن وہ ہے جو آئندہ آنے والا ہے اس کے متعلق تجھے پتہ نہیں کہ کل تو اہل دنیا میں سے ہوگا یا نہیں۔ یہ بھی تو نہیں جانتا کہ تو کل آنے سے پہلے ہی مر جائے۔ گزشتہ میں تو حکیم موءدب ہے، آج کے دن تو دوست ہے جو الوداع کیا جا سکتا ہے، اگر تو گزشتہ دن کو اچھا گزار چکا تو بہتر ہے ورنہ ایک دن اور آیا ہے اسکو بہتر بنانے کا سوچ لے۔ پس عمل پر اعتماد کر امید کے دھوکے چھوڑ دے، مشغل میں کثرت ہوگی حزن میں اضافہ ہو گیا تھکاوٹ بڑھ گئی اور بندے نے عمل کو امید سے ضائع کر دیا۔

اگر لالچ آج کے دن تیرے دل سے نکل چکی تو آج تو عمل کرنے میں بہتر رہا۔ اور ان کے لئے اپنے دن کو چھوٹا کر دے چونکہ لالچ تجھے تفریط کی طرف لے جائے گی اور طلب میں تجھ سے اضافہ کا مطالبہ کرے گا۔ اگر چاہو تو اکتفا کر لو میں تمہارے لئے ایک ساعت کا تذکرہ دو ساعتوں کے درمیان ایک ہے ساعت گزشتہ ایک آنے والی اور ایک وہ ساعت جس میں تو ابھی موجود گزارے اور آنے والی ساعت کے بارے میں راحت وامن میں نہیں رہ سکتا اور نہ ان کی آزمائش میں دکھ درد دنیا ایک ساعت ہے اور تو اس میں موجود ہے یہ ساعت تجھے جنت سے دھوکہ دے رہی ہے اور تجھے جہنم کی طرف لے جا رہی ہے، آج کا دن تیرا مہمان ہے اگر تو نے اس کی اچھی میزبانی کی اور اسکا ساز وسامان اچھا رکھا تو تیری تعریف کرے گا، اور اگر تو نے اس کی مہمانی اچھی نہیں کی تو وہ تیری آنکھوں میں

چکر لگاتا ہی رہے گا۔ اور یہ دو دن بمنزلہ دو بھائیوں کی طرح ہیں ایک دن تیرے پاس آ چکا اگر اس کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کیا تو اس دن کے بعد ایک دوسرا دن آنے والا ہے۔ یہ دن کہتا ہے کہ میں گزشتہ دن کا بھائی ہوں اگر تو نے میرے ساتھ اچھائی کی تو کل کے ساتھ کی گئی برائی مٹ جائے گی جو کچھ تو نے کیا وہ اس کی مغفرت ہوگی، اور جو عمر باقی رہی اسکا ضامن وہ دن نہیں ہے۔ معبود کی زیادہ عظمت کے ساتھ اس کی تعظیم نہیں ہوتی، چونکہ سب کچھ تیرے سامنے ہے، جو تو نے دنیا کمائی اب تو قبر میں مدفون ہو چکا اور تیرا مال تیرے بیٹے بہو کے لئے ہو گیا اور وہ تیرے بعد عیش و عشرت کریں گے۔ دنیا تو تھا اور وہ نہیں تھے، یہ تجھے زیادہ پسند ہے حالانکہ تو اپنے لئے عمل کرے۔ جو بھی تو جمع کرے آج کے دن کے ساتھ مگر یہ کہ آج کا دن تو نے اختیار کیا رغبت کرتے ہوئے، اگر تو اقتصار کرے اس ساعت پر جو بہتر ہے اور انصاف اس کا غیر کے لئے ہے، اگر تو صرف ایک کلمہ کہے تب بھی وہ لکھا جائے گا۔ سمجھا جائے گا کہ تو نے اپنے لئے صرف ایک کلمہ پسند کیا ہے۔ لہٰذا آج کے دن کو اپنے لئے خالص کر لے۔ موجودہ ساعت کو دیکھ اور بات کو بڑا سمجھ۔ موت کے وقت حسرت کرنے سے ڈر اور یہ سمجھ کہ کلام اس وقت حجت ہوگا۔ اللہ ہمیں اور تمہیں وعظ و نصیحت سے نفع بخشے اور انجام سے نوازے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

-

۱۷۹۴۔ ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابو طالب بن محمد، یوسف بن سوادہ، یوسف بن بحر مروزی، عبدالوہاب بن عطاء، حمید و من سعید بن رزین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بصری رحمۃ اللہ اپنے مریدین کو وعظ کرنے لگے فرمایا دنیا دار عمل ہے جو اس دنیا سے کنارہ کش رہا وہ کامیابی سے ہمکنار ہوا اور دنیا کی پاسداری اسے نفع بھی پہنچاتی ہے اور جس نے دنیا کی مصاحبت اختیار کی اور اس میں رغبت اور محبت کو سہارا حصول بنایا اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا اور نتیجۃً اسکے اخر حصہ کے حصول سے ہلاکت کا منہ دیکھنا پڑا اور پھر اسے اسکی ہلاکت کی طرف دھکیل دیا جسکی برداشت کی اس میں نہ صبر ہے اور نہ ہی اس میں طاقت ہے۔ اس دنیا کا معاملہ بہت چھوٹا اور اسکا متاع بہت قلیل ہے، اس پر فنا کا حکم لکھا جا چکا اور پھر اس کی میراث کا ولی اللہ ہی ہوگا۔ اس کے اہل کو ایسے ٹھکانوں کی طرف پھیر دیا جائے گا جو بوسیدہ نہیں ہوں گے اور طول قیام کی وجہ سے ان میں تبدیلی نہیں ہوگی۔ اللہ کے سواہ کسی کو قوت حاصل نہ ہوگی۔ پس یہی موطن ہوگا اس انقلاب کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو۔ اے ابن آدم اپنے ارادے کو دنیا کے لگاؤ سے قطع کر دے، کیونکہ تو نے جو اس کے ساتھ تعلقات وابستہ کر رکھے ہیں وہ توڑ دیئے جائیں گے، پھر جس مقصد کے لئے تجھے پیدا کیا گیا ہے اس کا ذکر بھی تجھ سے منقطع ہو جائے گا حق سے تیرا دل کجروی کا راستہ اختیار کرے گا۔ تو دنیا کی طرف مائل ہو جائے گا اور دنیا تجھے ہلاک کر دیگی۔ یہ دنیاوی ٹھکانے اس کے ضرر سے بدترین ہیں۔ اس کا نفع منقطع ہو جائیگا۔ لہٰذا یہ تجھے نہ ختم ہونے والی ندامت اور عذاب شدید کی طرف لے جائے گی۔ اے ابن آدم اس دنیا کے مکر سے دھوکہ نہ کھانا۔ بے شک عظیم تر ہولناکی تیرے سامنے ہے۔ ابھی تک ان سے تجھے خلاصی نہیں ملی۔ اس طریقہ چال کے سوا تیرے لئے کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ یہ امور یا تو تجھے اپنے شر سے نجات دیں گے یا تو ان میں گرفتار ہو جائے گا۔ یہ منازل سخت ڈراؤنی اور دلوں کو دھچکا لگانے والی ہیں۔ ان سے نبرد آزما ہونے کے لئے ہر وقت تیار رہ۔ ان کے شر سے بھاگنے کی سوچ۔ تجھے قلیل متاع جو کہ فانی ہے غفلت میں نہ ڈالے۔ انتظار میں نہ رہ، چونکہ یہ بہت جلد تیری عمر کو گذار رہے ہیں۔ آج کا کام کل پر نہ چھوڑ چونکہ تجھے کیا معلوم کب اللہ تعالیٰ کی طرف تو کوچ کر جائے۔ صاحبو! خوب جان لو کہ لوگ دنیا میں رہ کر صبح کرتے ہیں اور ہر اندھا اپنے کام ان کی اگلی منزل ہوتا ہے۔ دنیا کا بندہ اس سے خوش رہتا ہے اور ہر وقت مزید ترقی کا خواہاں رہتا ہے۔ یاد رکھا جب تک محض اللہ کے لئے اس کی فرمانبرداری نہیں کرے گا خسارہ اسکا مقدر رہے گا اور اسکی کوشش ضائع ہو جائے گی۔ اور جو کچھ اس میں سے اللہ کی اطاعت کے واسطے کر لے گا وہی آگے کام آئے گا اور یقیناً ایسے ہی خوش نصیبوں نے رلو کامیابی پائی۔ ان کے پاس اللہ کی کتاب ہے۔ اس میں ماضی اور مستقبل کی تمام خبریں اور ان سے پچھلے لوگوں کی خبریں ہیں۔ اللہ کا فیصلہ آج بھی وہی ہے جو پہلے لوگوں کیلئے تھا۔ اللہ کی حجت نافذ

ہو کر رہتی ہے۔ عذر واضح ہے۔ سب کچھ اللہ کی مرضی کے مطابق ہو کر رہے گا۔ پھر اللہ کی قضا اس کے بندوں کے ساتھ دو طرح ہوگی، ایک یہ کہ یا تو اس کے لئے رحمت و مغفرت کا فیصلہ ہوگا اور پھر اس کے لئے نعمت و کرامت عیش و عشرت ہوگی۔ یا اس کے لئے غیظ و غضب اور سزا و عقوبت کا فیصلہ ہوگا۔ تب اس کے لئے حسرت و ندامت ہے۔ جس کے پاس اللہ کی طرف سے پیغام پہنچ گیا کہ یہ امر ہونے والا ہے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے سو اس پر خدا کا حق ہے کہ وہ اس (دنیا) کو چھوٹا اور حقیر سمجھے جس کو خدا نے حقیر کر دیا اور اس (آخرت) کو بڑا سمجھے جس کو خدا نے عظیم قرار دے دیا۔ کیا اللہ نے اس چیز کو اور اس کے اہل کو کراہت ذکر نہیں کیا؟ کیا تمہیں بتایا کہ دنیا کوچ کا نقارہ بجا چکی ہے اور اس کی نعمتوں کو زوال لازم ہے۔ اس کی مصیبتوں سے امن نہیں مل سکتا۔ اس کا جدید پرانا ہو جاتا ہے۔ اسکا تندرست بیمار پڑ جاتا ہے۔ اسکا غنی محتاج بن جاتا ہے۔ یہ دنیا اپنے اہل کو گھائل کرنے والی ہے۔ ہر حال میں ان کے ساتھ کھیلنے والی ہے اس میں عبرت ہے لیکن اس کیلئے جو عبرت حاصل کرنا چاہے۔ جب سب کچھ واضح ہے تو پھر تیرا انتظار کیسا؟

اے ابن آدم! آج تو ایک ایسے گھر میں ہے جس کا معاملہ واضح ہو چکا اس کی پیٹھ رفت خاتمے کی طرف ہے۔ یہ اپنے اہل کو فتنوں کی طرف دھکیلنے والی ہے جو انتہائی خطرناک ہیں۔ اے ابن آدم اللہ سے ڈر۔ دنیا میں تیری تمام تر کوششیں آخرت کے لئے ہونی چاہئیں۔ چونکہ دنیا میں تیرے لئے کچھ نہیں مگر یہ کہ تو اس کو آخرت کے لئے بھیج دے۔ تو وقتی حوائج کے سوا اپنا مال ذخیرہ ہرگز نہ کر۔ جسکو ایک دن تجھے چھوڑنا ہے اس کیلئے اپنی جان کو مت تھکا۔ لیکن دور کے پر مشقت سفر کے لئے زاد راہ تیار کر رکھ۔ ان دنوں کو شمار کر کے استعمال کر قبل اس سے کہ خدا کی طرف سے آنے والا آ جائے اور وہ تیرے ارادوں کے درمیان حائل ہو جائے۔ اے ابن آدم اب تو ندامت کا اظہار کر لے کیونکہ بعد میں ندامت تجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ دنیا کو اپنے سے اتار پھینک اور جو بچا کھچا ہے اسکو چھوڑ دے۔ چونکہ جب تو نے ایسا کر لیا تو تو اس وقت حقیقی بدلہ کو پالے گا۔ یعنی وہ نعمتیں میسر ہوں گی جو کبھی زائل ہونے والی نہیں ہوں گی۔ اور ایسے عذاب سے نجات پا جائے گا جس میں مبتلا انسانوں کو راحت و آرام کبھی میسر نہیں ہوتا۔ محنت کر اس مقصد کے لئے جس کے لئے تجھے پیدا کیا گیا ہے قبل اس کے کہ تجھ پر ایسے کام آن پڑیں جن کا انجام تیرے لئے مشقت آمیز ہوگا۔ دنیا کی مصاحبت صرف جسم کی حد تک اختیار کر۔ دل سے اس کو دور رکھ۔ تاکہ جو عمر تو نے دیکھ لی اس کا تجھے کچھ نفع ہو۔ اہل دنیا اور ان کے شغل کو چھوڑ۔ اسکا وبال خوفناک ہے۔ لہذا تو اس میں زندگی کنارہ کشی کے عالم میں بسر کر۔ چونکہ یہی طریقہ صالحین کا رہا ہے۔

اے ابن آدم! تو امر عظیم کا طلبگار ہے اس کی کتنی ہی محروم ہی کرتا ہے۔ تو دیکھنے بھالنے والا کر کہیں نہیں پھنس جانا، جو تیرا حصہ تجھے پیش کیا جائے اسکو نہیں چھوڑنا۔ تجھ سے سوال کیا جائے گا لہذا اپنے عمل کو خالص کر لے۔ جب صبح کرے تو موت کا انتظار کر۔ جب شام کرے تو تب بھی تیرا یہی حال ہو۔ اللہ کے علاوہ کسی کی قوت نہیں اور اطاعت پر طاقت صرف وہی بخشتا ہے۔ لوگوں میں نجات یافتہ وہی ہے جو منزل حق پر تنگی و فراخی دونوں حالتوں میں عمل پیرا رہے۔ وہ اطاعت خدا اور اطاعت رسول کو اپنا شعار بنائے جس کا بندوں کو حکم ملا ہے۔ تم صبح کرتے ہو برے گھر میں، جسے بطور آزمائش کے پیدا کیا گیا ہے۔ اس کے اہل کے لئے مدت مقرر کی گئی ہے جب اس تک ان کی انتہاء ہوتی ہے خود ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یہ ایسی نبات اگاتی ہے اس میں ہر طرح کا جانور پھیلا ہوا ہے۔ پھر خبر دی انکو اس چیز کی جس کی طرف وہ رواں دواں ہیں۔

پھر اپنے بندوں کو اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا اور اس کا رستہ صاف واضح کیا۔ یعنی فرمانبرداری کا رستہ۔ ان سے جنت کا وعدہ کیا وہ اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ لوگوں کے اعمال میں سے کچھ بھی اس پر مخفی نہیں ہے۔ عاصی و مطیع کی کوشش الگ الگ ہے۔ اللہ کی طرف سے ہر ایک کو اپنے عمل کا بدلہ ملے گا اور پورا پورا حصہ ملے گا۔ وہ سب کا سب اللہ نے تمہیں بتایا جو اپنے بندوں سے وعدے کر رکھا ہے اور کتاب میں اس بات کو نازل کیا ہے۔ اپنی مخلوق میں سے جس کو اس کی طرف راغب کیا ہے۔ حالانکہ اطمینان کے ساتھ انکی

رضامندی نہیں ہوتی اور نہ اسکی طرف اسکا جھکاؤ ہوتا ہے بلکہ ان کی نشانیاں اور علامات بیان کردی ہیں۔ ان کا عیب بیان کیا اور نہی وارد کی اس کے غیر میں رغبت دلائی اپنے بندوں کے لئے بیان کیا کہ وہ عظیم الشان مقصد ہے جسکے لئے دنیا اور اہل دنیا کو پیدا کیا گیا۔ اسکا مطلع ہونا کب ہوگا۔ میں اس دنیا کو ایسا گھر سمجھتا ہوں جسکا ثواب کسی اور ثواب کے مشابہ نہیں ہوسکتا نہ عقاب کسی سزا کے۔ لیکن یہ دار خلود ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس میں بدلہ دے گا۔ پھر انہیں اپنے اپنے ٹھکانوں میں اتارے گا۔ انہیں کسی کی پریشانی حقیر نہیں ہوگی نہ ہی نعمتوں میں تغیر ہوگا۔ اللہ اس پر رحمت فرمائے جو حلال کا طالب ہوحتی کہ جب اس میں تصرف کرنا چاہتا ہے تو اس کو نیک راستے کی طرف پھیر دیتا ہے۔

اے ابن آدم تیرا اس ہو تجھے ضرر نہیں پہنچائے گا وہ آدمی جس نے دنیا کے شدائد کا مقابلہ کیا ہو جب تیرے لئے آخرت کی بھلائی خالص ہو۔ تمہیں کثرت سامان نے ھلاکت میں ڈال دیا حتی کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔ کثرت مال نے لوگوں کو رسوا کردیا۔ کثرت مال نے تمہیں اللہ تعالیٰ سے غافل کردیا حالانکہ اللہ کی دعوت تمہیں پہنچی ہے۔ بخدا! ہم ایسے لوگوں کے ساتھ مصاحب رہے ہیں جو کہا کرتے تھے کہ دنیا میں ہمیں کوئی حاجت نہیں، اس کے لئے ہم پیدا بھی نہیں کیے گئے۔

وہ صبح شام جنت کی طلب میں لگے رہتے تھے، بخدا! اس طلب میں انہوں نے اپنے خون تک بہادیئے۔ ہمیشہ با امید رہے کامیاب ہوئے اور نجات پائی۔ مبارک ہے ان کو ان میں سے کوئی بھی اپنے کپڑے نہیں لپیٹتا تھا اور نہ بچھاتا تھا۔ تو ان سے ملاقات کرے گا در آں حالانکہ وہ روزہ دار، عاجز، مسکین اور خوفزدہ ہوں گے...... حتی کہ جب وہ اپنے اہل خانہ کے پاس آتے ہیں اگر اہل خانہ انہیں کچھ کھانے کو دے دیں تو کھالیتے ہیں ورنہ خاموشی اختیار کرلیتے ہیں اور یہ نہیں پوچھتے کہ یہ کیا ہے اور یہ کیا ہے؟۔ سنا ۔

لیس من مات فاستراح بمیت. انما المیت میت الاحیاء.

جو آدمی مر کر راحت و آرام میں ہو وہ مردہ نہیں ہے اگر کوئی مردہ ہوسکتا ہے تو وہ زندوں کا مردہ ہے۔

حسن بصریؒ کا بلیغ خطبہ

۱۷۹۵- ابونعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، طالوت بن عباد، عبدالمؤمن بن عبیداللہ، حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

اے ابن آدم! تیرا عمل عمل ہے وہ نفس الامر میں تیرا گوشت اور خون ہے۔ سو غور کر دیکھ تو کس حال میں اپنے عمل کو پاتا ہے۔ بے شک اہل تقویٰ کی علامتیں ہوتی ہیں جن سے انہیں پہچان لیا جاتا ہے۔ وہ علامتیں یہ ہیں سچی بات، عہد وفا، صلہ رحمی، کمزوروں پر شفقت و مہربانی، فخر و تکبر سے سراسر دوری، بھلائی کرنے کی عادت، لوگوں پر نہ اترانا، حسن خلق، ایسی عادات کا خوگر ہونا جو قربت الٰہی کے لئے ممد و معاون ہوں۔ اے ابن آدم! بے شک تو اپنے عمل کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے اسکی بھلائی و اچھائی کا وزن کیا جائے گا۔ معمولی نیکی کو بھی کمتر و حقیر نہ سمجھ بے شک جب تو معمولی نیکی کو دیکھے گا اس کا تیرے نامہ اعمال میں ہونا تجھے خوش کرے گا۔ اور چھوٹی سے چھوٹی برائی کو بھی ہرگز معمولی نہ سمجھ چونکہ نامۂ اعمال میں تو اسے دیکھ کر پریشان ہوجائے گا۔ پس اللہ اس آدمی کو غریق رحمت کرے جو حلال کمائے اور پھر اسے اللہ کی رضاجوئی کی خاطر خرچ کرے اپنے فقر و فاقہ کے دن کے لئے ذخیرہ کرنے کے واسطے۔ افسوس افسوس یہ دنیا بہری حالت کے ساتھ انجام کار کے طور پر ختم ہوچکی اور اعمال گردنوں میں ہار بن کر اٹک گئے۔ تم لوگوں کو ہانک رہے ہوگے اور قیامت تمہیں ہانک رہی ہوگی۔ تمہارے ساتھیوں کو جلد بازی کا سامنا کرنا چاہیے۔ بھلا تم کس انتظار میں ہو؟ معاینہ اور مشاہدہ ہوچکا ہے۔ تمہاری کتاب کے بعد کوئی اور کتاب نہیں۔ اور تمہارے نبی آخر الزمان کے بعد کوئی اور نبی نہیں۔ اے ابن آدم! اپنی دنیا کو آخرت کے بدلے میں بیچ ڈالو۔ اس طرح دونوں سے نفع کماؤ گے، آخرت کو دنیا کے بدلے میں ہرگز مت بیچو ان دونوں سے خسارے میں رہوگے۔

۱۷۹۶- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ احمد بن حنبل، محمد بن سابق، مالک بن مغول، حمید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ ماہ رجب میں مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے منہ میں پانی لیا اور اسکی کلی کر دی اٹھتے میں لمبے لمبے سانس لیے اور پھر رونے لگے حتی کہ ان کے جسم پر کپکپی طاری ہوگئی پھر فرمانے لگے: اے کاش! دلوں کو حیات جاودانی ملی ہوتی اور انہیں موت ہوتی تو بخدا! اس میں تمہیں قیامت کی صبح تک ڈلاتا رہتا۔ بے شک وہ رات جو قیامت کی صبح کو طلوع کرے گی اس دن کے متعلق مخلوق نے کبھی نہیں سنا ہوگا کہ اس میں کھلی بے پردگی کی کثرت ہو اور کسی روتی آنکھ کو اس دن سے بڑھ کر نہیں دیکھا ہوگا یعنی قیامت کے دن۔

۱۷۹۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوہ احمد بن حنبل، محمد بن سابق، ابن مغول، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہر بندہ صبح کر کے اپنے مطلوب میں مصروف ہو جاتا ہے اور آدمی اپنے مطلب ومقصود کا ذکر کثرت سے کرتا ہے، جسکی آخرت نہیں اسکی دنیا نہیں اور جس نے آخرت پر دنیا کو ترجیح دی نہ اس کی دنیا رہی نہ اس کی آخرت رہی۔

۱۷۹۸- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ابراہیم بن عیسی یشکری کے سلسلہ سند سے مروی ہے حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! دنیادار کے لئے دنیا باقی نہیں رہی اور نہ ہی وہ دنیا کے لئے باقی رہا اور جس نے دنیا کی اتباع کی وہ سلامتی میں نہیں رہا اور اس کے شر و حساب سے محفوظ بھی نہیں رہا۔ (البتہ اس دنیا کو جس نے ذخمی کیا وہ سلامتی کے ساتھ نکال لیا گیا)۔

۱۷۹۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سعید، عبداللہ بن محمد بن نعمان، محمد بن آدم مصیصی، مخلد بن حسین، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے آیت کریمہ: "ھاؤم اقرء واکتابیہ انی ظننت انی ملاق حسابیہ" کی تفسیر کے متعلق فرمایا: بے شک مومن اپنے رب کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہے اور عمل بھی اچھا کرتا ہے اور کافر اپنے رب کے بارے میں برا گمان رکھتا ہے اور پھر عمل بھی برا کرتا ہے۔

۱۸۰۰- ابونعیم اصفہانی، ابومسعود عبداللہ بن محمد بن احمد ادیب، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، ابوحاتم سجستانی، اصمعی، عیسی بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دلوں کو ذکر کی جلا بخشا کرو چونکہ دل سستی کی طرف جلدی سے پیش رفت کرتے ہیں نفوس کو جھنجوڑا کرو چونکہ یہ بڑے دھوکے باز ہیں اور اگر تم نے ان کی فرمانبرداری کی تو یہ تمہیں شر و فساد کی گہری کھائیوں میں پھینک دیں گے۔

۱۸۰۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن عبداللہ قاری، حمید بن حسن، سلیمان بن داؤد، ابومعاویہ ضریر، عوام بن حوشب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس میں چار چیزیں ہوں اللہ تعالی اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتے ہیں اور شیطان سے اسے پناہ دیتے ہیں۔ وہ چار چیزیں رغبت، رہبت، شہوت اور غضب ہیں۔ ان کی کیفیت کے وقت جو اپنے نفس پر قابو پائے وہ اس خوشخبری کا مستحق ہے۔

۱۸۰۲- ابونعیم اصفہانی، ابو عبداللہ بن محمد بن محمد بن عبداللہ کاتب، حسن بن علی طوسی، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، ابوبکر ہذلی کہتے ہیں کہ ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے تھے ایک مرتبہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا: ہم ابھی عبداللہ بن اہتم کے پاس گئے ان کی روح بس ابھی پرواز کرنا چاہتی ہے۔ ہم (وہاں پہنچے اور ہم) نے کہا: اے ابو معمر! اس وقت تمہاری طبیعت کیسی ہے؟ کہنے لگا: بخدا! مجھے سخت تکلیف ہے اور موت اب پہنچی ہے۔ لیکن تم لوگ صندوق میں پڑے ایک لاکھ درہم کے بارے میں کیا کہتے ہو جن سے زکوۃ ادا کی گئی اور نہ ہی رشتہ داروں پر خرچ کیے گئے؟ ہم نے کہا: اے ابو معمر! تم انہیں کس لئے جمع کرتے رہے؟ کہا گردش زمانہ، سلطان کی جفاکشی، اور کثرت خاندان کے لئے میں نے انہیں جمع کیا تھا۔ حسن بصری رحمہ اللہ فرمانے لگے: اس مصیبت زدہ فقیر کو

دیکھو۔ دراصل اس کے پاس شیطان آیا اور اسے گردش زمانہ، سلطان کی جفاکشی اور اہل وعیال سے ڈراتا رہا، حالانکہ اللہ نے یہ دولت اسکو ودیعت کی تھی اور اسے مروی تھی۔ بخدا! وہ اس دنیا سے غمگین شکستہ دل اور ذلیل وخوار ہو کر نکلے گا۔ اے مخاطب! دھوکے میں مت رہ جس طرح کہ تیرا وہ قریب المرگ ساتھی دھوکے میں رہا۔ یہ مال تیرے پاس حلال طریقے سے آیا سو اپنے آپ کو خوب بچا، کہیں وہ تمہارے لئے وبال جان نہ بن جائے۔ بخدا! جو آدمی مال جمع کرنے والا ہو، کنجوس ہو، دن رات لگاتار اسکو گردش رکھتا ہو یا اور کہے کہ اس میں بیابان اور جنگل قطع ہو جاتے ہیں، اسکا جمع کرنا باطل ہے اور اسکی قوت حق ہے چنانچہ وہ دولت کو جمع کرتا ہے اور پھر اسکی حفاظت کرتا ہے اور پھر اسے سنبھال کر رکھتا ہے اس سے زکوٰۃ تک نہیں ادا کرتا اور صلہ رحمی بھی اس دولت کے ذریعے نہیں کرتا، قیامت کے دن محض حسرتوں کو لئے ہوگا، بڑی حسرت کی بات یہ ہے کہ بندہ کل کے دن اپنے مال کو دوسرے کے ترازو میں دیکھے، کیا تمہیں معلوم ہے یہ کس طرح ہوتا ہے؟ وہ اس طرح کہ ایک آدمی کو اللہ نے مال دولت سے نوازا اور اسے حکم دیا کہ حقوق اللہ میں خرچ کرو لیکن وہ بخل سے کام لیتا ہے اور اسکی دولت وہیں کی وہیں پڑی رہ جاتی ہے جاتے میں اسکا کوئی وارث اسے سمیٹ لیتا ہے چنانچہ وہ آدمی اپنے مال کو غیر کے ترازو میں دیکھتا ہے جب اس کے لئے بے مثال ٹھوکر ہے اور اسکی توبہ جو ہاتھوں سے نکل چکی۔

۱۸۰۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن وزیر، یزید بن ہارون، ابو عبیدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو صاحب معرفت ہو اور صبر کرے پھر صاحب بصارت ہو۔ بے شک بہت سارے لوگ صاحب معرفت ہوتے ہیں جنکی جزع وفزع نے ان کی آنکھوں کو بیکار بنا دیا وہ اپنے مطلوب کو نہیں پا سکے اور جو چھوڑ آئے اس کی طرف واپس نہیں لوٹیں گے مان گمراہ کن خواہشات سے بچو جو کہ اللہ سے دور کرنے والی ہیں ان کے مقتضی پر چلنا سراسر گمراہی ہے اور انکا انجام جہنم ہے جس نے انہیں پالیا وہ گمراہ ہوا اور جس کو ان خواہشات نے پالیا وہ مقتول ہوا۔ اے ابن آدم تیرا دین سلامتی میں ہے تو تیرا خون اور گوشت بھی سلامتی میں ہے اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور صورت حال ہو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگ چونکہ وہ نہ بجھنے والی آگ ہے۔ نہ مندمل ہونے والا زخم ہے۔ نہ ختم ہونے والا عذاب ہے اور نہ مرنے والا نفس ہے۔ اے ابن آدم! تجھے اپنے رب کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور تو اپنے عمل کا مرہون ہے۔ جو کچھ تیرے پاس ہے اسے اپنے پیش آنے والے حالات کے لئے لے لے۔ موت کے وقت تجھے خبر ہوگی، تجھ سے سوال ہوگا تجھے اسکا جواب نہیں آئے گا۔ بے شک بندہ اس وقت تک ہمیشہ بھلائی میں رہتا ہے جب تک وہ اپنے نفس کو نصیحت کرتا رہتا ہے اور نفس کا محاسبہ اسکا اہم ترین مقصد ہو۔

۱۸۰۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو احمد بن حنبل، صفوان بن عیسیٰ ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! میں نے ایسے لوگوں کو بھی پایا ہے جس کے ہاں گھر پر لیٹنے کے لئے معمولی کپڑا بھی میسر نہیں ہوتا تھا اور ان میں سے کوئی اپنے اہل خانہ کو کھانا تیار کرنے کا بھی حکم نہیں دیتا تھا زمین پر چلتے ہوئے کبھی اس سے باعث فساد بات سرزد نہیں ہوئی بسا اوقات ان میں سے کوئی یہ بھی کہہ دیتا کہ میں پسند کرتا ہوں میرے پیٹ میں کھانے کی بجائے پکی اینٹ پڑی ہو، حسن بصری رحمہ اللہ ہم سے کہا کرتے تھے: اینٹ پانی میں تین سو سال تک باقی رہتی ہے میں نے ایسے لوگوں کو بھی پایا ہے کہ ان میں سے اگر کوئی مال عظیم کا وارث بنے تو کہے گا بخدا یہ میرے لئے بڑی مشقت کی چیز ہے وہ اپنے بھائی سے کہتا: اے میرے بھائی! مجھے معلوم ہے کہ یہ میراث میرے لئے حلال طیب ہے لیکن میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ میرے دل کی روحانیت پر موت کو نہ واقع کردے سو بس مال ودولت تو رکھ لے مجھے اسکی کوئی ضرورت نہیں۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ وہ سارے کا سارا مال اپنے بھائی کے حوالے کر دیتا تھا اور اسمیں سے کبھی اپنے لئے نہیں روکتا تھا حالانکہ حقیقت میں وہ اس مال کا شدت سے محتاج ہوتا تھا۔

۱۸۰۵- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن وزیر، یزید بن ہارون، ابو عبیدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ

اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! تو سب کچھ ہڑپ کر چکا، مال و دولت خوب جمع کر کے رکھا اور تھیلیوں کو خوب کس کس کے باندھا، عمدہ گھوڑے پر سوار ہوا اور نرم و ملائم لباس پہنے پھر کہا گیا فلاں مر گیا اور اس دنیا کو سدھار گیا اور آخرت کی طرف کوچ کر گیا۔ بے شک مؤمن محض اللہ کے لئے تھوڑے دنوں تک عمل کرتا ہے اور پھر اسے ملنے والی نعمتوں پر ندامت نہیں ہوتی۔ لیکن دنیا اس کے لئے بڑی خوشگوار ہے اس کو سہولت کے ساتھ نگل کر آخرت کے لئے ہضم کر لیتا ہے۔ وہ اس دنیا سے گزارے کے لئے زادِ راہ لیتا ہے حالانکہ وہ نفس الامر میں اس دنیا کو ٹھہرنے کا گھر نہیں بناتا وہ اس دنیا کی عیش و عشرت چمک دمک کی طرف راغب نہیں ہوتا، کتنی بڑی سے بڑی آزمائش میں وہ مبتلا ہو جائے اس کی نظر لاشی کے درجے میں ہوتی ہے اور جوانمردی سے اسکا مقابلہ کرتا ہے اور اسے عند اللہ باعث اجر و ثواب سمجھتا ہے اور دنیا کے عطایا کو نظر انداز کرتا ہے حتی کہ وہ اس دنیا سے رغبت، خوف اور خوشگوار انداز میں سدھار جاتا ہے۔ پس اپنے اس رویے کے زیر سایہ اپنی روح کو بے خوف کر دیتا ہے اور اپنی بے پردگی کو چھپا لیتا ہے اور اپنے حساب سے ہر وقت خوش و خرم رہتا ہے مسلمانوں میں سے سمجھدار لوگ کہا کرتے تھے: وہ تو ایک صبح کا آنا یا شام کا جانا ہے۔ اے ابن آدم! استقامت تیرا شعار ہونا چاہیے۔ حتی کہ بندے کو اللہ اگر جنت عطا فرمائے تو وہ کامیاب ہوا اور اللہ اپنی جنت کے بارے میں کسی کو دھوکہ نہیں دینا چاہتا اور محض خواہشات کے بل بوتے پر کسی کو جنت عطا بھی نہیں فرماتا حالانکہ اب بخل و حرص میں شدت آ گئی ہے۔ خواہشات کا ظہور ہو چکا ہے اور شخص اپنی تمناؤں کے دھوکے میں گرفتار ہے۔

۱۸۰۶-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسامہ، سفیان، عمران قصیر کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ سے ایک چیز کے متعلق دریافت کیا چنانچہ میں نے کہا: فقہاء یوں اور یوں کہتے ہیں فرمانے لگے: کیا تو نے اپنی آنکھوں سے کسی فقیہ کو دیکھا ہے؟ فقیہ تو تارک الدنیا، اپنے دین پر گہری نظر رکھنے والا اور اپنے رب عزوجل کی ہر وقت عبادت کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۸۰۷-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، معمر، سفیان بن عیینہ کے سلسلۂ سند سے ایوب کہتے ہیں کہ اگر تم حسن بصری رحمہ اللہ کو دیکھ لیتے کہتے کہ میں تو کبھی کسی فقیہ کے پاس بیٹھا نہیں ہوں۔

۱۸۰۸-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن ابی کامل، ہوذہ بن خلیفہ، عوف بن ابی جمیلہ اعرابی کہتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ ام سلمہ زوجۂ رسول اللہ ﷺ کی ایک لونڈی کے بیٹے تھے۔ چنانچہ ام سلمہؓ لونڈی کو کسی کام میں مشغول کر دیتیں حسنؒ بہت رونے لگتے ام سلمہؓ کو ان پر ترس آتا اور انہیں اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیتی اور حسن کے منہ میں اپنا پستان دے دیتیں چنانچہ اس طرح ان کے پستان میں دودھ اتر آیا اور حسن رحمہ اللہ نے اسے چوسنا شروع کر دیا اس وجہ سے کہا جانے لگا کہ حسن بصری رحمہ اللہ کو علم و حکمت کا یہ مرتبہ ام سلمہؓ زوجۂ رسول اللہ ﷺ کا بابرکت دودھ پینے کی وجہ سے ملا ہے۔

۱۸۰۹-ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، محمد بن عبدوس ہاشمی، عیاش بن یزید، حفص بن غیاث کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ اعمش رحمہ اللہ کہتے ہیں حسن بصری رحمہ اللہ حکمت کے بیان سے عاجز تھے حتی کہ بالآخر اسکی نطق پر قادر ہو گئے اور جب بھی ان کا تذکرہ ابوجعفر محمد بن علی بن حسن رحمہ اللہ کے سامنے کیا جاتا فوراً گویا ہوتے کہ ان کا کلام انبیاء کے کلام کے مشابہ ہے۔

۱۸۱۰-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبدالوارث بن عبدالصمد بن عبدالوارث، ابوعبدالصمد، محمد بن ذکوان، خالد بن صفوان کی سند سے مروی ہے، خالد کہتے ہیں: جب حیرہ میں مسلمہ بن عبدالملک سے میری ملاقات ہوئی کہنے لگا: اے ابوخالد! مجھے اہل بصرہ کے حسن کے بارے میں خبر دو، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ امیر کی حالت بہتر کرے میں آپ کو ان کے متعلق بخوبی آگاہ کروں گا بایں طور کہ میں ان کا پڑوسی اور شریک مجلس ہوں، چنانچہ جو بات ان کے دل میں ہے وہ اسی کو علی الاعلان ظاہر کرتے ہیں اور جو بات ان کے قول میں ہے وہی بات ان کے عمل میں آتی ہے۔ جس حالت میں وہ بیٹھتے ہیں اسی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں اور جس بات پر قائم

رہتے ہوئے وہ کھڑے ہوتے ہیں اسی پر مصروف رہتے ہوئے بیٹھتے ہیں۔ اگر کسی بات کا حکم کرتے ہیں لوگوں میں سب سے زیادہ خود اس پر عمل کرتے ہیں، اور اگر کسی بات سے منع کرتے ہیں لوگوں میں سب سے پہلے خود اسکو چھوڑتے ہیں۔ آپ ان کو لوگوں سے سراسر بے نیاز دیکھیں گے حالانکہ لوگ کئی معنوں میں ان کے محتاج ہیں۔ مسلمہ کہنے لگا: بس خالد! وہ قوم کیسے گمراہ ہو سکتی ہے جس میں ایسا عظیم الشان ولی اللہ موجود ہو۔

۱۸۱۱-ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن موفق، علی بن مسلم، ابو داؤد، طلحہ بن عمرو حضرمی کہتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ ہمارے پاس تشریف لائے: میں ان کے پاس جا بیٹھا اور وہ ارشاد فرما رہے تھے: ہمیں بااوثق ذرائع سے خبر پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ اے ابن آدم! میں نے تجھے پیدا کیا اور تو میرے علاوہ غیروں کی عبادت کرتا ہے، میں تجھے یاد رکھتا ہوں اور تو مجھے بھول گیا ہے، میں تجھے بلاتا ہوں اور تو مجھ سے دور بھاگتا ہے۔ یقیناً تیری یہ ادا میری زمین پر بہت بڑے ظلم کے مترادف ہے، پھر حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے سورۂ لقمان کی آیت کریمہ تلاوت کی:

"یابنی لاتشرک باللہ" اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا چونکہ "ان الشرک لظلم عظیم" شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

۱۸۱۲-ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، عبداللہ بن صالح، معاویہ بن صالح، ابو عبید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس آدمی پر اللہ تعالیٰ کی بار ہا نعمت ہو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہے: "الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات" (تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کی نعمتوں سے نیک اعمال تمام ہوتے ہیں) اللہ تعالیٰ اسے غنی بنا دیتے ہیں اور اس پر نعمتوں کی مزید برسات کرتے ہیں۔

۱۸۱۳-ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، مبارک بن فضالہ، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: فاسقوں کا فاسق وہ آدمی ہے جو ہر کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرے اور فخر و تکبر میں اپنی نمائش کرے اور کہے کہ میرے ایسا کرنے میں مجھ پر کوئی حرج نہیں اسے جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کبھی دنیا میں نقد ہی سزا دے دیتا ہے اور کبھی آخرت تک سزا کو مؤخر کر دیتا ہے

۱۸۱۴-ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن جعفر بن حمال، یعقوب دشتی، عباد بن کلیب، موہب بن عبداللہ کہتے ہیں کہ جب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو خلیفہ نامزد کیا گیا تو حسن بصری رحمہ اللہ نے انکی طرف خط لکھا، جس میں انہوں نے اما بعد کے بعد تحریر کیا:

> بے شک دنیا ایک ڈراؤنا گھر ہے۔ آدم علیہ السلام کو زمین پر سزا کے طور پر اتارا گیا، خوب جان لو! اگر آپ دنیا کو پچھاڑیں گے تو یہ دنیا کا پچھاڑنا ہوگا اور اگر آپ اسکا اکرام کریں گے تو آپ کو رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا، اس دنیا کا ہر زمانے میں کوئی نہ کوئی مقتول موجود ہوتا ہے لہذا آپ اس دنیا میں اے امیر المؤمنین! اس معالج کی طرح رہیں جو اپنے زخم کے سلسلے میں دوائی کی شدت پر صبر کرتا ہے تاکہ اسکا زخم کہیں طول نہ پکڑ جائے۔ والسلام۔

۱۸۱۵-ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، ابو بکر بن نعمان، ابو ربیعہ، محمد بن عبدالرحمن، ابن فضل، زکریا ساجی، یحییٰ بن حبیب، حماد بن زید، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ اس آدمی پر رحم فرمائے جو پرانا کپڑا پہن کر گزر بسر کرے، خشک روٹی کا ٹکڑا کھائے ننگی زمین پر لیٹ جائے اپنے گناہوں پر روئے اور ہمہ وقت عبادت میں مصروف رہے۔

۱۸۱۶-ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن موفق، علی بن ابان، احمد بن شعیب بن یزید، احمد بن معاویہ، ابو خوص عبدی، خوشب بن مسلم کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! اگر عمدہ قسم کے ترکی گھوڑے ان مردوں میں شور و غل مچائیں اور جنگجو

لوگ انہیں پا ؤں میں روند ڈالیں تو بے شک گناہوں کی رسوائی ان کے دلوں میں سرایت کر کے رہے گی نیز جو بندہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ندامت کی دہلیز پر جھکاتے ہیں۔

۱۸۱۷- ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، سعید بن سلیمان، مبارک بن فضالہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا موت نے دنیا کو رسوا کر دیا ہے پس دنیا میں کوئی عقلمند آدمی خوش نہیں رہتا۔

حضرت حسن بصریؒ کی گورنر عراق عمر بن ہبیرہ کو نصیحتیں

۱۸۱۸- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن محمد بن یسار، یحییٰ بن سعید، یزید بن عطاء، علقمہ بن مرثد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عمر بن ہبیرہ کو جب عراق کا گورنر بنایا گیا اس نے حسن بصری رحمہ اللہ اور امام شعبی رحمہ اللہ کو اپنے پاس بلوایا اور انہیں تقریباً ایک مہینہ تک ایک عمدہ قسم کے گھر میں ٹھہرایا ایک دن ان کے پاس غلام آیا اور کہا امیر یعنی عمر بن ہبیرہ آپ کے پاس تشریف لانا چاہتے ہیں چنانچہ عمر بن ہبیرہ عصا کے سہارے آیا اور سلام کر کے بیٹھ گیا اور آداب وتعظیم بجالایا۔ کہنے لگا: امیر المؤمنین یزید بن عبدالملک خطوط کے ذریعے ایسے احکام لاگو کرنا چاہتا ہے کہ اگر میں ان کا نفاذ کر دوں یقیناً اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ٹھہروں گا، اگر اسکی نافرمانی کروں تو اللہ کی فرمانبرداری بجالاؤں گا لیکن اس کے عتاب وسزا کا مستحق بن جاؤں گا۔ کیا اسکی اتباع میں آپ حضرات میرے لئے کچھ گنجائش سمجھتے ہیں؟ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے امام شعبی رحمہ اللہ سے جواب دینے کی درخواست کی۔ چنانچہ امام شعبی نے بات کی اور قدرے نرمی کا پہلو نکالا۔ ابن ہبیرہ حسن بصری رحمہ اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا اے ابوسعید آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے امیر! شعبی کی بات آپ نے سن لی ہاں مزید کان کھول کر سن لو کہ عنقریب اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ جو انتہائی بد خلق، سخت مزاج اور اللہ کے حکم کی ذرہ نافرمانی نہیں کرتا تجھے دنیا کی وسعتوں سے نکال کر قبر کی تنگیوں کی طرف لے جائے گا۔ اگر تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہا تو تجھے یزید بن عبدالملک کے عتاب سے بچالے گا لیکن یزید بن عبدالملک تجھے اللہ تعالیٰ کے عتاب وعذاب سے نہیں بچا سکے گا۔ اے ابن ہبیرہ۔ بے خوف نہ رہ کہ تو یزید بن عبدالملک کی اطاعت میں جن قباحتوں کا ارتکاب کرتا ہے بعد میں ان سے توبہ تائب ہو جائے گا ایسا بھی عین ممکن ہے تجھ سے در ے مغفرت کا دروازہ بند ہو جائے اے ابن ہبیرہ! میں نے اس امت کے نفوس قدسیہ کو دیکھا ہے بخدا وہ دنیا پر رہے درآں حالانکہ دنیا ان کی طرف متوجہ کم ہوتی تھی اور بھاگتی زیادہ تھی۔ اے ابن ہبیرہ مجھے اللہ کے سامنے تیرے کھڑے ہونے کا زیادہ خوف ہے، پھر سورۂ ابراہیم کی آیت تلاوت کی:

ذالک لمن خاف مقامی وخاف وعید یہ مرتبہ ومقام اس آدمی کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے اور میری وعید سے ڈرے۔

اے ابن ہبیرہ! اگر تو اللہ کی اطاعت بجالا کر یزید بن عبدالملک کے عتاب کو مول لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ یزید کی طرف سے تیری کفایت کریں گے اور اگر تو نے معاصی کا ارتکاب کرتے ہوئے یزید بن عبدالملک کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ تجھے اس کے سپرد کر دیگا اور تو پھر اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری سے یکسر دست کش ہو جائے گا۔ چنانچہ ابن ہبیرہ حسن بصری رحمہ اللہ کی دوٹوک نصیحت سن کر چیخ اٹھا اور اشکبار ہو کر وہاں سے کھڑا ہوا۔ دوسرے دن انہیں واپس جانے کی اجازت بھی دی اور ساتھ انعامات وتحائف بھی روانہ کئے اور امام شعبی رحمہ اللہ کو اس کے انعام واکرام کی قدرے حاجت بھی تھی چنانچہ امام شعبی رحمہ اللہ مسجد میں آئے اور کہنے لگے: اے لوگو! جو آدمی اللہ تعالیٰ کو مخلوق پر ترجیح دینا ہو اسے ایسا کرنا چاہیے، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حسن بصری رحمہ اللہ نے جو کچھ ابن ہبیرہ کو نصیحت کی ہے میں اس سے جاہل نہیں تھا لیکن میں نے ابن ہبیرہ کے سوار ہوئے چہرے کو دیکھ کر ایسا کلامی رویہ اختیار کیا میں

اللہ تعالیٰ نے مجھے حسن بصری رحمہ اللہ کے موقف سے دور کر دیا۔

علقمہ بن مرثد کہتے ہیں: ایک دن مغیرہ بن مخادش حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس آ کر کہنے لگا، ہم ان لوگوں کے ساتھ کیسا معاملہ کریں جو ہمیں ڈراتے رہتے ہیں حتیٰ کہ قریب ہے کہ ہمارے دل پھٹ پڑیں؟ حسن بصری رحمہ اللہ فرمانے لگے بخدا! اگر تو ایسے لوگوں کے ساتھ مصاحبت اختیار کرے جو تجھے ڈراتے رہتے ہیں یہاں تک کہ تجھے امن وشانتی میسر آ جائے تو یہ بہتر ہے بنسبت ان لوگوں کی مصاحبت کے جو تجھے بے خوف رکھیں اور بالآخر تجھے خوف وہراس سے دوچار ہونا پڑے۔

کسی نے حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا: ہمیں نبی ﷺ کے صحابہ کرام کی صفات بتلا دیجئے۔ حسن بصری رحمہ اللہ رو پڑے اور پھر فرمایا: حضرات صحابہ کرام سے بہت ساری علامات خیر مترشح ہوئیں، بلند پائیگی ہوشیگی ور استبازی، نمونہ سیرت وصدق، اقتصادیات میں تہی دست، ان کی چال تواضع سے لبریز، جوبات ان کی زبان پر وہی ان کے عمل میں ہوتی تھی، ان کا کھانا اور پینا رزق حلال وطیب تھا، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری خضوع وخشوع کے ساتھ بجالاتے، ان کا استفادہ محض حق کی خاطر تھا، ان کا عطاء بھی حق کے لئے تھا، اللہ کی راہ میں پیاس کو خاطر میں نہیں لاتے تھے، ان کے اجسام کمزور تھے، خالق کو راضی رکھتے اگرچہ مخلوق ناراض ہی کیوں نہ ہو، غیظ وغضب میں افراط سے کام نہ لیتے تھے۔ ظلم کا سامنا کرتے ہوئے ڈرتے نہیں تھے، اللہ کے قرآنی حکم سے سرمو برابر بھی تجاوز نہیں کرتے تھے، اپنی زبانوں کو ہمہ وقت ذکر اللہ میں مشغول رکھتے تھے، جب ان سے مدد طلب کی گئی تو انہوں نے اپنے خون نچھاور کر دیئے، جب ان سے قرض مانگا گیا انہوں نے اموال کی بارش برسادی مخلوق کا خوف انہیں کار خیر سے نہیں روک سکتا تھا۔ ان کے دنیوی اخراجات بہت قلیل تھے اور تھوڑی چیز دنیا میں ان کے لئے کافی ہوتی تھی۔

۱۸۱۹- محمد بن عبدالرحمن بن فضل، محمد بن عبداللہ بن سعید، احمد بن زیادہ، عصمہ بن سلیمان حرانی، فضیل بن جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بصری رحمہ اللہ ابن ہبیرہ کے پاس سے باہر تشریف لائے جونہی دروازے پر پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ قراء کھڑے ہیں اور ابن ہبیرہ کے پاس جانے کے متمنی ہیں۔ فرمایا تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ کیا تم بھی ان خبیثوں کے پاس جانا چاہتے ہو؟ بخدا! خوب سن لو! ان لوگوں کے ساتھ نیکوکاروں کا اٹھنا بیٹھنا زیبا نہیں دیتا، جاؤ مردو، اٹھو اور یہاں سے چلتے بنو، تم بڑے شوق کے ساتھ متکبرانہ حالت میں بال کنوا کر آئے ہو اللہ تمہیں رسوا کرے، بخدا! اگر تم ان امراء کی دنیا سے کنارہ کش رہو تو تمہارے دین میں رغبت کریں گے اور اگر تم ان کی دنیا میں رغبت کرو گے تو تمہارے دین سے کنارہ کش ہو جائیں گے سو جو دور رہوا، اللہ اسے دور ہی کر دیتا ہے۔

اہل اللہ کی صفات

۱۸۲۰- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ، مسلمہ بن جعفر احمسی احمر، عبدالمجید زیادی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ عبادت گزار بندے ہیں جیسا کہ انہوں نے جنتیوں کو جنت میں اور جہنمیوں کو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داخل دیکھ لیا ہو، ان کے دل غمگین رہتے ہیں، برائیوں کا ان کے ہاں نام ونشان تک نہیں، ان کے حوائج بہت قلیل ہیں، ان کے نفوس پاکدامن ہیں، حوادث زمانہ پر چند روز صبر کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ ختم ہونے والی راحت ہی راحت ان کا مقصد ہے۔ راتوں کو ان کے پاؤں صف بستہ کھڑے رہتے ہیں، ان کے رخساروں کو ان کے آنسوؤں کی لڑیاں تر کرتی رہتی ہیں، اپنے رب کے سامنے خوب گڑگڑاتے ہیں، دن کے وقت وہ حلیم الطبع نیکوکار متقی علماء ہوتے ہیں، جیسا کہ سیدھے تیر ہوتے ہیں اور دیکھنے والا انہیں مریض گمان کرتا ہے، حالانکہ مرض ان کے قریب تک نہیں پھٹکتا ہوتا، دراصل فکر آخرت نے ان کی یہ گرگوں حالت بنائی

ہوتی ہے۔

۱۸۲۱-ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابو قدامہ عبید اللہ بن سعید، سعید بن عامر، جویریہ، حمید طویل کہتے ہیں: ایک آدمی نے حسن بصری کو اپنی کسی عزیزہ کے ساتھ نکاح کر لینے کا پیغام بھیجا، حمید طویل کہتے ہیں کہ ان حضرات کے درمیان سفارت کے فرائض میں نے انجام دیئے تھے چنانچہ حسن بصری رحمہ اللہ گویا کہ قریب قریب راضی ہو چکے تھے: بس ایک دن میں ان کے پاس بیٹھ کر سسرال کی تعریفیں کرنے لگا میں نے کہا اے ابو سعید میں آپ کو یہ بھی بتلا دوں کہ آپ کے سسر کے پاس پچاس ہزار درہم بھی ہیں فرمانے لگے: کیا تم انہیں حلال کے سمجھتے ہو؟ میں نے کہا اے ابو سعید! جیسا کہ آپ جانتے ہیں وہ متقی پرہیزگار مسلمان آدمی ہے کہنے لگے جلو مان لیا کہ وہ حلال کے ہیں مگر ان کو جمع کر کے کنجوسی اور بخل سے کام لیا ہے۔ بخدا! ہمارے اور اس کے درمیان کبھی سسرالی رشتہ نہیں چلے گا۔

۱۸۲۲-ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عباس بن محمد زرشکی، محمد بن یوسف، سفیان، ابو سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ ذیل کے دو شعروں کو گنگنایا پڑھا کرتے تھے ان میں ایک ابتدائے دن میں پڑھتے اور دوسرا اختتام دن میں۔

یسر الفتی ما کان قدم من تقی ــــ اذا عرف الداء الذی هو قاتله

نوجوان آدمی کو خوش کر دیتی ہے وہ دوائی جس سے اسکو تقویت ملے خاص کر اس وقت جب اسے بیماری کی پہچان ہو جائے جو اسے قتل کرنے والی ہوتی ہے۔

وما الدنیا بباقیة لحی. ولا حی علی الدنیا بباق

دنیا کسی زندہ کے لئے باقی نہیں رہتی اور نہ زندہ دنیا پر باقی رہتا ہے۔

۱۸۲۳-ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، مسمع بن عاصم، ولید مسمعی کہتے ہیں: میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ اے ابن آدم! چھری تیز کر لی گئی ہے، بکرے کو چارہ دیا جا چکا ہے اور تنور میں آگ جلائی جا چکی ہے۔

۱۸۲۴-ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! جس نے بھی درہم کو باعث عزت سمجھا اللہ تعالیٰ اسے ذلت ورسوائی کا سامنا کرواتے ہیں۔

۱۸۲۴-ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، عبید اللہ بن عمر، منہال، غالب، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! تو نے دو سواریوں کے درمیان صبح کی ہے جو تجھے لے کر لاغر نہیں ہوں گی یعنی رات اور دن کے خطرہ پر تم ہر وقت موجود رہتا وقتیکہ آخرت کا تصور رہو جائے پھر یا تو جنت میں کامیابی یا جہنم میں ناکامی سو تجھ سے بڑا خطرہ اور کس کو ہو سکتا ہے۔

۱۸۲۵-ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، ابو موسیٰ، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: مجھے وصیت کیجئے۔

فرمایا: تم جہاں بھی ہو اللہ کو ہر حال میں قابل عزت سمجھو وہ تمہیں عزت بخشے گا۔

اس آدمی کا کہنا ہے کہ میں نے حسن بصری کی وصیت یاد کر لی تھی کہ مجھے عزت مند سمجھا جانے لگا۔

۱۸۲۶-ابو نعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب، حسن بن مثنیٰ، عفان بن حماد بن سلمہ، ثابت، سالم، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا مؤمن کی ہنسی دراصل اس کے دل کی غفلت ہے، اور ایک دوسرے موقع پر فرمایا: کثرت ضحک دل کی موت ہے۔

۱۸۲۷-ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، ابو موسیٰ کہتے ہیں میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے: اسلام

اور اسلام کیا ہے؟ پوشیدہ وعلانیہ دونوں آپس میں مشتبہ ہوں۔ بایں طور کہ تیرا دل محض اللہ کے لئے اسلام لائے اگرچہ ہر مسلمان اور ہر معاہد آپ سے اسلام کا مطالبہ کر رہا ہو۔

۱۸۲۸- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسن مروزی، عبداللہ بن مبارک، معمر، یحییٰ بن مختار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا انتہا! جس عمل سے جنت کے حصول کے خواہشمند ہوں گے وہ خوف خدا اور آہ وزاری سے بڑھ کر کوئی عظیم الشان چیز نہیں ہے۔

۱۸۲۹- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسن، عبداللہ بن مبارک، طلحہ بن صبیح کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مومن وہ ہے جو یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے جیسے فرمایا ایسا ہی حق ہے، مومن لوگوں کے ساتھ معاملات اچھے رکھتا ہے، لوگوں میں سب سے زیادہ خوفزدہ ہوتا ہے، اگر وہ پہاڑ کے برابر دولت اللہ کے راستے میں خرچ کردے پھر بھی وہ بے خوف نہیں رہتا، مومن اصلاح، نیکی اور عبادت میں جتنی ترقی کرتا ہے اس کے بقدر ترقی خوف خدا میں بھی کرتا ہے اور مومن کہتا ہے میری نجات نہیں ہوگی اور منافق کہتا ہے: لوگوں کا یہ جم غفیر میرے لئے بہت ہے، جب میں مرجاؤں گا وہ میرے لئے استغفار کریں گے اور مجھے کچھ پریشانی نہ ہوگی، چنانچہ عمل کو بھول جاتا ہے اور اللہ پر رحم وکرم کی تمنا کئے بیٹھتا ہے۔

۱۸۳۰- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، حسن، ابن مبارک، مبارک بن فضالہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ جب یہ آیت کریمہ تلاوت کرتے:

فلا تغرنکم الحیاۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور

تمہیں دنیاوی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے رکھے اور نہ ہی شیطان دھوکہ باز اللہ کے بارے میں تمہیں دھوکے میں مبتلا کردے۔

فرماتے ایسا ارشاد کس کا فرمودہ ہے؟ اللہ جل شانہ نے اس ارشاد کا مخاطب اپنی مخلوقات کو بنایا ہے حالانکہ وہ اس آیت کے مصداق سے باخوبی واقف ہے۔ پھر فرمایا: دنیا اور اس کے اشغال سے بچو بندہ جب بھی اپنے اوپر کسی شغل کا دروازہ کھولتا ہے، کیا بعید ہے اس بندے پر اس شغل کے ضمن میں دسیوں دروازے اور کھل جائیں۔

۱۸۳۱- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، مالک بن اسماعیل، مسلمہ بن جعفر کہتے ہیں میں نے سنا ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے محمد عربی ﷺ کو زمین پر مبعوث کیا تو اہل عرب ان کے چہرے اور نسب سے باخوبی واقف تھے۔ فرمایا: یہ میرا پسندیدہ نبی ہے ما کی سنت میں اپنے آپ کو رکھو اور اس کے رستہ پر چلو، اللہ وہ عیش وعشرت سے بعد وقت دور رکھتا ہے، صبح یا شام کسی وقت بھی ان کے ہاں بڑے پیالے زیر استعمال نہیں آتے تھے، ان پر دروازے نہیں بند کئے جاتے تھے۔ آپ ﷺ پر پہرہ دار کھڑے نہیں ہوتے تھے، ننگی زمین پر بیٹھ جاتے، زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا تناول فرمالیتے، موٹا کپڑا زیب تن فرمالیتے، گدھے پر سواری کر لیتے اور اپنے پیچھے ضرورت کے وقت کسی کو بٹھا بھی لیتے، کھانا کھانے کے بعد اپنا ہاتھ چاٹتے تھے۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: نبی ﷺ کی سنت مطہرہ سے اعراض کرنے والے اور تارکین سنت کی تعداد میں کس قدر اضافہ ہوتا جارہا ہے پھر یہ جنگلی گدھے فساق وفجار، سود خور اور دھوکا باز سنت رسول اللہ ﷺ سے دست کش ہیں، اللہ رب العزت نے انہیں دنیوی امور میں ہی مشغول کردیا ہے اور انہیں ذلیل خوار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ وہ کھاتے پیتے ہیں اس میں ان پر کچھ حرج نہیں ہے غیز وہ صلح سازی سے کام لیتے ہیں وہ لوگ کہتے ہیں: کس نے اللہ کی دی ہوئی زینت اور رزق طیب کو حرام کیا، اللہ نے ان خبائث کو اولیاء شیطان کے لئے بنایا ہے۔ زینت وہ ہے جو اس کے بدن پر ظاہر ہو جائے اور طیبات وہ ہیں جس کو اللہ نے ان کے بطون کے لئے مقرر کیا ہے۔ پس کوئی اللہ کی نعمتوں کا ارادہ کرتا ہے تو انہیں اپنے پیٹ، شرمگاہ اور پیٹھ وغیرہ کے لئے لہو ولعب کا سامان

جاسکتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اپنے عطیات دیتے وقت ان چیزوں کو بھی مباح کر دیتا اور پھر ان کے نتیجے میں ان امور کو بھی لاتا جنھیں وہ لوگ ختنے رہتے ہیں۔ سو کھاؤ، پیو اور اسراف نہ کرو چونکہ اللہ تعالیٰ اسراف کو نا پسند کرتا ہے سو جس نے اللہ کی نعمت لی اور اس کے ذائقے سے لطف اندوز ہوا سو اس کے لئے وہ نعمت باعث برکت اور خوشگوار ہے اور جس نے اللہ کی دی ہوئی نعمت کو اپنے پیٹ، شرمگاہ، اور پیشہ کے لئے لہو ولعب کا سامان بنالیا قیامت کے دن وہی نعمت اس کے لئے وبال جان ہوگی۔

۱۸۲۲- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، احمد بن علی بن مثنیٰ، سلیمان بن داؤد، ابو ربیع دمشقی، بقیہ بن ولید، خالد ابو بکر مولیٰ حمید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک نوجوان حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس سے گزرا اور آپ حالانکہ اس نوجوان نے خوبصورت چادر اوڑھ رکھی تھی، حسن بصری رحمہ اللہ نے اسے بلایا اور کہا: ابن آدم! اپنی جوانی، کپڑے اور حسن وجمال پر اتراتا ہے؟ گویا قبر نے اس کے بدن کو چھپا دیا ہے اور گویا کہ تو نے اپنے عمل کو پالیا ہے، بس اپنے دل کا علاج کرلے بے شک اللہ کو بندوں سے صرف دلوں کی اصلاح کی حاجت ہے۔

۱۸۲۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، سلیمان بن داؤد، بقیہ بن ولید، ابان بن محمر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس انتقال کے وقت ان کے کچھ تلامذہ آئے اور کہنے لگے: اے ابوسعید! ہمارے لئے کچھ نصیحت بھرے کلمات ارشاد فرمائیں جو ہمیں تا دم حیات نفع پہنچائیں۔ فرمانے لگے میں تمھیں تین کلمات کی وصیت کروں گا پھر تم یہاں سے چلے جاؤ اور مجھے خلوت میں رہنے دو جس چیز سے میں تمھیں باز رہنے کا کہوں لوگوں میں تم سب سے پہلے اسے چھوڑنے والے ہو، جس بھلی بات کا میں تمھیں حکم دوں اس پر بلا چوں وچرا اس کے تم سب سے پہلے عمل کرنے والے ہو اور خوب اچھی طرح سے سمجھ لو جو قدم تم اٹھاتے ہو ان قدموں کی دو قسمیں ہیں، ایک قدم تمہارے نفع میں ہے اور دوسرا قدم تمہارے نقصان میں ہے لہٰذا بنظر غائر دیکھو تم صبح کو کہاں جاتے ہو اور شام کو کہاں جاتے ہو۔

۱۸۲۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، مالک بن اسماعیل، ابو عبداللہ خالد بن شوذب جشمی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے محمد عربی ﷺ کو دیکھا ہے، تحقیق اس نے محمد عربی ﷺ کو صبح وشام دیکھا ہے۔ اس نے اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ ہی لکڑ پر لکڑ رکھی، علم اس کے لئے اٹھایا گیا اور وہ مستعد چال پر اتر آیا بس نجات اور نجات اس چیز سے جس پر تم مرمٹنے کو تیار ہو تمہارے اخیار اول وہلہ میں آخرت کی طرف سدھار چکے اور تمہارے نبی ﷺ دنیا سے رخصت ہو چکے اور تم ہر روز رذالت کی طرف پیش رفت کرتے ہو۔

۱۸۲۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو احمد بن حنبل ویعقوب دورقی، عبدالرحمن بن مہدی، بکر بن حمران، صالح بن رستم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جسے لوگوں کی دنیا داری دھوکے میں نہ ڈالے، اے ابن آدم! تو نے تنہا مرنا ہے، تو نے قبر میں بھی تنہا داخل ہونا ہے تجھے تنہا ہی قبر سے اٹھایا جائے گا، تیرا حساب بھی تنہائی میں ہوگا اور اے ابن آدم! تو ہی ان تمام امور کا مقصود مطلب ہے اور اصلی مراد بھی تو ہی ہے۔

۱۸۲۶- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن محمد بن سعید، ابن لقمان، ابو ربیعہ زید بن عوف، ابو جمیع سالم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایسے پاکباز لوگوں کو دیکھا ہے جو اچھی بات کا لوگوں میں سب سے زیادہ حکم کرتے اور اسے سب سے زیادہ دل وجان سے قبول کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ بری باتوں سے منع کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ بری باتوں کو وہی چھوڑنے والے تھے، اور اب معاملہ اس کے برعکس ہے یعنی لوگ امر بالمعروف زیادہ کرتے ہیں اور خود اس معروف سے کوسوں دور رہتے ہیں نیز نہی عن المنکر بھی زیادہ کرتے ہیں حالانکہ وہ خود اس منکر میں سب سے زیادہ گرفتار ہیں۔ ان لوگوں کے ساتھ کیسے زندہ رہا جاسکتا ہے۔

۱۸۳۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سالم، محمد بن نعمان سلمی، معدیہ، حزم بن ابی حزم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ دوست بہت برے ہیں یعنی درہم اور دینار، جب تک تم سے جدا نہ ہو جائیں اس وقت تک تمہیں نفع نہیں پہنچائیں گے

۱۸۳۸- ابونعیم اصفہانی، احمد بن عبداللہ، عبدالرحمن بن محمد بن ادریس، یونس بن حبیب، ابوداؤد، مبارک بن فضالہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! اپنے قدموں سے زمین کو روند، وہ عنقریب تیری قبر بننے والی ہے جب سے تو نے جنم لیا تب سے مسلسل تو اپنی عمر کو منہدم کیے جا رہا ہے۔

۱۸۳۹- ابونعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم، محمد بن ھارون بن حمید، علی بن مسلم، زافر بن سلیمان، ابوقیس کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے امروحکم کی مخالفت نہ کرو، بے شک اللہ کے امر کی مخالفت گھروں کے تعمیر کرنے میں ہے جنکا کھنڈرات میں تبدیل ہونا اللہ کی تقدیر میں لکھا جا چکا ہے۔

۱۸۴۰- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبداللہ بن لبان عسقلانی، بکیر بن نصیر، ضمرہ، ابن شوذب کہتے ہیں کہ جب حجاج مرگیا اور اسکی جگہ سلیمان کو گورنر بنایا گیا اس نے لوگوں میں جاگیریں تقسیم کیں، لوگوں نے بڑے جوش وخروش کے ساتھ جاگیریں لینی شروع کیں چنانچہ حسن بصری رحمہ اللہ کے بیٹے نے ان سے کہا: (اگر ہم بھی جائداد کا کچھ حصہ لے لیں جس طرح کہ لوگ لے رہے ہیں، جواب دیا: خاموش ہو جاؤ، مجھے پسند نہیں کہ دو پلڑوں کے درمیان میرے لئے مٹی کی ایک ٹوکری رکھی ہوئی ہو۔

۱۸۴۱- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبداللہ بن شداد، بکیر بن نصیر، ضمرہ، حمید بن رومان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتے ہیں کہ اپنے کسی بندے کو دنیا سے کچھ عطا فرمائیں اگر کچھ عطا فرمائیں گے بھی تو وہ عطیہ کسی بلا؍ آزمائش کے معرض خطر میں ہوگا خواہ وہ آزمائش اس بندے کو فی الحال دنیا میں پیش آئے یا کچھ تاخیر کے ساتھ۔

۱۸۴۲- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، ابوموسیٰ کہتے ہیں: ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے تھے کہ اسی دوران ان کا بیٹا آیا اور کہنے لگا: اے ابا جان! یہ تیر ٹوٹ چکا ہے حسن بصری رحمہ اللہ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: معاملہ اس سے بھی جلدی پیش آنے والا ہے۔

۱۸۴۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن علی بن حارث، محمد بن مغیرہ، عمران بن خالد، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابوسعید! ایمان کیا ہے؟ جواب دیا: صبر اور سماحت (سخاوت) ایمان ہے، اس آدمی نے پھر سوال کیا صبر اور سماحت کیا ہیں؟ جواب دیا اللہ کی نافرمانی سے باز رہنے کا نام صبر ہے اور اللہ کے فرائض کی ادائیگی سماحت ہے۔

۱۸۴۴- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ......[1] ابویحییٰ، عبداللہ بن عائشہ، مروید بن مجاشع، غالب قطان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: فعل کو قول پر فضیلت دینا کرامت ہے اور قول کو فعل پر فضیلت دینا نقصان ہے۔

۱۸۴۵- ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمن بن محمد، عبداللہ بن سہل بن شعیب، ابوولید بن غیاث ضبی، صالح مری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ اور فرقد سنجی کو ایک ولیمہ میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ یہ دونوں حضرات جب ولیمہ میں تشریف لے گئے ان کے سامنے دسترخوان پر رنگا رنگ کھانے چنے گئے۔ چنانچہ فرقد نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور کچھ نہ کھایا، حسن بصری رحمہ اللہ نے دیکھ کر فرمایا: اے فرقد تمہیں کیا ہوا جو کھانا نہیں کھاتے؟ کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ تجھے تیرے بھائیوں پر بوجہ اس فاخرہ لباس کے فضیلت حاصل ہے؟ تحقیق مجھے خبر پہنچی ہے کہ عام اہل نار فاخرہ لباس زیب تن کرنے والے ہوں گے۔

۱۸۴۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ضمرہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حسن بصری

---

[1] یہاں ایک راوی ساقط ہے۔

رحمہ اللہ نے فرمایا: امید اور خوف مؤمن کی دو سواریاں ہیں۔

۱۸۴۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون ، سیار، حوشب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! بنی اسرائیل نے حب دنیا کی وجہ سے اللہ کی عبادت کرنے کے بعد بتوں کی عبادت کرنی شروع کردی تھی۔

۱۸۴۸- ابونعیم اصفہانی ، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو واحمد بن حنبل، فیاض بن محمد، ابوایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بصری رحمہ اللہ مسجد میں تشریف لائے، اور ان کے ساتھ فرقد سنجی بھی تھا، چنانچہ حسن بصری رحمہ اللہ حلقے میں بیٹھے لوگوں کے پاس جا بیٹھے فی الحال انہوں نے لوگوں کی گفتگو کی طرف چند اس توجہ نہ کی پھر فرقد کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے فرقد! بخدا یہ لوگ عبادت کی نیت سے مسجد میں حلقہ لگائے بیٹھے ہیں حالانکہ باتوں میں مصروفیت ان کے نزدیک کچھ حیثیت نہیں رکھتی نیز انکا تقویٰ اور ورع بہت قلیل ہے تب ہی باتوں میں مصروف ہیں۔

۱۸۴۹- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد ، محمد بن شبل، ابوبکر بن شیبہ، ابواسامہ، ابو ہلال کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! بندے کے لئے اسکا رزق تقسیم کرلیا گیا ہے اسے معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے لئے کس چیز کو پسند کیا گیا ہے مگر عاجز اور نا سمجھ آدمی۔

۱۸۵۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد ، محمد بن شبل ، ابوبکر بن مالک، معتمر، یحیی بن مختار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن اپنے نفس کا نگران ہوتا ہے اور اللہ کی خاطر نفس کا محاسبہ کرتا ہے بے شک قیامت کے دن حساب کی تخفیف کی جاتی ہے بشرطیکہ لوگوں نے نفس کا محاسبہ دنیا میں کیا ہو، مؤمن کو پیش آنے والی چیز چونکا دیتی ہے اور اس سے متعجب ہو کر کہتا ہے: بخدا! مجھے تیری خواہش ہے اور تجھ سے میری حاجت بھی وابستہ ہے لیکن بخدا! تجھے پانے کا میرے لئے کوئی راستہ نہیں ہے اب دوریاں ہمارے درمیان حائل ہوگئی ہیں پھر مؤمن اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہتا ہے تجھے اس چیز سے کیا سروکار ہے بخدا مجھے اس کے بارے میں کوئی عذر نہیں ہے بخدا میں اس کی طرف دوبارہ کبھی غور نہیں کروں گا۔ بے شک مؤمنین کی قوم قرآن پر اعتماد کرتی ہے اور قرآن انکی ھلاکت کے درمیان آڑے آجاتا ہے بے شک مؤمن دنیا میں قیدی کی مانند ہے اور اپنی رہائی کی خاطر جستجو ہوتا ہے جب تک اللہ سے اس کی ملاقات نہ ہوجائے تب تک وہ کسی چیز کو خاطر میں نہیں لاتا چونکہ اسے علم ہوتا ہے کہ ممکن ہے اس میں وہ مزید گرفتار ہوجائے۔

۱۸۵۱- ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ ، ابراہیم بن محمد بن حسن ، محمد بن وزیر ، یزید بن ھارون، ابوعبیدہ ناجی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تو لوگوں کو بھلائی کے کام میں مصروف دیکھے تو اس بھلائی کے کام میں ان پر سبقت لے جانے کی کوشش کر اور جب تو انہیں ہلاکت میں دیکھے تو ان سے کنارہ کش ہوجا اور ان کے مطلوب کی طرف سے صرف نظر کر، ہم نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے جنہوں نے دنیا کو عاقبت پر ترجیح دی ہے پھر انہیں ذلت وہلاکت کا سامنا کرنا پڑا ہے، اے ابن آدم! حکم دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جس نے اللہ کے حکم کے مطابق اپنا حکم چلایا وہ امام عادل ہے دوسرا وہ جس نے غیر اللہ کے حکم پر اپنا فیصلہ کیا سو وہ امام جاہلیت ہے، لوگوں کی تین قسمیں ہیں، مؤمن ، کافر، منافق، پس مؤمن اللہ کی اطاعت بجالاتا ہے، اور کافر کو اللہ نے رسوا کیا ہے، جیسا کہ تم مشاہدہ کرچکے ہو اور منافق یہاں مجلس میں ہمارے ساتھ ہوگا بازاروں اور رستوں میں بھی۔ منافق سے اللہ کی پناہ، سو منافق اپنے رب کو پہچانتا نہیں ہے، ان کے اعمال خبیثہ سے رب کا انکار مترشح ہوتا ہے، مؤمن ہمہ وقت صبح شام خوف خدا کو دل میں بٹھائے رکھتا ہے چونکہ وہ دو خوفوں کے بیچ ہوتا ہے ایک وہ گناہ جو ہو چکا اسکا پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق کیا کرے گا دوسرا خوف موت ہے جس کا پتہ نہیں کہ کتنی ہلاکتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

مؤمن بندے زمین پر اللہ کے گواہ ہوتے ہیں، وہ بنی آدم کے اعمال کو کتاب اللہ پر پیش کرتے رہتے ہیں سو جسکا عمل کتاب

اللہ کے ساتھ موافقت رکھے اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور جس کا عمل کتاب اللہ کے مخالف ہو تو مومن بندے فوراً پہچان لیتے ہیں کہ یہ عمل کتاب اللہ کے مخالف ہے اور گمراہ کی گمراہی کو بھی فوراً قرآن سے پہچان لیتے ہیں۔

۱۸۵۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عیسیٰ، حفص بن غیاث کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ اشعث کہتے ہیں جب ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس بیٹھ کر اٹھتے تو دنیا کو ہم لاشئی کے درجے میں بھی نہیں شمار کرتے تھے۔

۱۸۵۳- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق ابوعباس سراج، حاتم بن لیث، اسحاق بن اسماعیل طالقانی، بکیر بن محمد عابدی، ابو زبیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں بے شمار مردوں کو دیکھتا ہوں مگر عقلوں سے خالی بہت ساری آوازوں کو سنتا ہوں لیکن ان میں مانوس کرنے والی آواز کوئی نہیں ہوتی اور زبانوں کو سرسبز مگر دلوں کو قحط زدہ پاتا ہوں۔

۱۸۵۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبداللہ بن شداد، بکیر بن نصیر، ضمرہ، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بندے کی دو خصلتیں جب درست ہو جائیں ان کے علاوہ باقی ساری خصلتیں خود بخود درست ہو جاتی ہیں ظالموں کی طرف میلان اور نعمتوں میں سرکشی سو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار (ھود ۱۱۳)

ترجمہ: مت ظالموں کی طرف جھکاؤ کرو، تاکہ تمہیں آگ میں نہ جانا پڑے۔

ولا تطغوا فیہ فیحل علیکم غضبی

عیش وعشرت میں سرکشی کی حد تک جھکاؤ نہ کرو تاکہ تمہیں آگ میں نہ جانا پڑے۔

۱۸۵۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے: مومن بندے سے گناہ سرزد ہوتا ہے تو پھر وہ ہمیشہ اس پر پریشان و غمگین رہتا ہے۔

۱۸۵۶- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، محمد بن یحییٰ مروزی، عاصم بن علی، جویریہ بن بشیر کہتے ہیں میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو آیت کریمہ "ان اللہ یامر بالعدل والاحسان" الخ الآیۃ پڑھتے ہوئے سنا پھر آپ نے وقف کیا اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ساری کی ساری خیر و شر کو جمع کر دیا ہے بخدا اللہ نے عدل واحسان اور اطاعت خداوندی کو نہیں چھوڑا سب اس آیت میں جمع کر دیا اور معصیتوں میں سے فحش، منکر اور بغاوت کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا مگر سب امور اس آیت میں جمع کر دیئے ہیں۔

۱۸۵۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، حمیدی، عثمان بن عبدالرحمٰن بن علی بن زید بن جدعان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے عثمان کہتے ہیں میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو حجاج کے مرنے کی خبر دی تو انہوں نے سجدہ شکر بجالایا اور فرمایا: اے اللہ! حجاج تیرا دہشت گرد تھا تو نے اسے قتل کیا اب اس کے طریقہ کار کو بھی ختم کر دے اور ہمیں اس کی اور اسکے اعمال خبیثہ کی پیروی کرنے سے بچا، یوں حسن بصری رحمہ اللہ حجاج کے لئے بددعا کرنے لگے۔

۱۸۵۸- ابونعیم اصفہانی، علی بن ہارون بن محمد، یحییٰ بن محمد حناء، عبداللہ بن عمر قواریری، معتمر قاری، عبدالواحد بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر عابدین کو بیتلا دیا جائے کہ وہ قیامت کے دن دیدار خداوندی سے مشرف نہیں ہوں گے وہ لامحالہ ضرور مر جاویں گے۔

مصنف کے شیخ فرماتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ کے اتنے ہی ملفوظات پر اکتفا کرتے ہیں

اور اس کے بعد ان کی سند سے مروی چند احادیث حوالۂ قرطاس کرتے ہیں۔

چند مسانید حسن بصری رحمہ اللہ

۱۸۵۹-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، خسرو ابوجعفر، حسن کے سلسلہ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ یٰس رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے پڑھی اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔[1]

۱۸۶۰-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، اسحاق بن حسن حربی، مسلم بن ابراہیم، یونس بن سہل سراج، حسن بصری رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی بھی اللہ کے فرائض میں سے ایک کلمہ یا دو کلمے یا چار یا پانچ کلمے خود سیکھے یا دوسروں کو سکھلائے مگر یہ کہ اللہ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں میں اس حدیث کو نہیں بھولا جب سے نبی ﷺ سے سنی ہے۔

حضرت حسن بصری سے اس حدیث کو چند راویوں نے روایت کیا ہے اور تابعین میں سے یونس بن سہل سراج نے بھی ان سے روایت کی ہے۔

۱۸۶۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوالنضر ہاشم بن قاسم، ابوجعفر رازی، یونس بن عبید، حسن بصری کے سلسلہ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ قتال کروں تاوقتیکہ وہ کلمہ توحید "لا الہ الا اللہ" کا اقرار کرلیں، نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں۔ سو جب انہوں نے ایسا کرلیا تب انہوں نے اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے محفوظ کرلیا۔۔۔ مگر یہ کہ انہی کا کوئی حق ہو اور ان کے حساب کی ذمہ داری اللہ پر ہے۔[2]

یونس کی حدیث حسن بصری کے واسطے سے غریب ہے۔ نیز ابوجعفر رازی متفرد ہیں۔ اس حدیث کو آئمہ روایت میں سے احمد بن حنبل، ابن ابی شیبہ اور ابوخیثمہ نے نضر سے روایت کیا ہے۔

۱۸۶۲-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، موسیٰ بن زکریا، عمرو بن حصین، ابراہیم بن عطاء، ابی عبیدہ، حسن بصری کے سلسلہ سند سے عمرانؓ بن حصین کی روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اس دین کو محض اپنی ذات کے لئے خالص کیا ہے اور تمہارے دین کے لیے صرف سخاوت اور حسن اخلاق بہتر ہیں۔ سن لو اپنے دین کو ان دونوں کے ساتھ مزین کرو۔[3]

عمران اور حسن بصری کی حدیث غریب ہے اور ابوعبیدہ اس کی روایت میں متفرد ہیں اور محمد بن المنکدر عن جابر بن عبداللہ عن النبی ﷺ کے طریق سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۔ الاذکار للنووی ۱۰۲ وتفسیر القرطبی ۱۵ / ۱. وتفسیر ابن کثیر ۶ / ۵۴۷.

۲۔ صحیح البخاری ۱ / ۱۳، ۱۰۹، ۲ / ۱۳۱، ۴ / ۵۸، ۹ / ۱۹، ۱۱۵، ۱۳۸، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۲، ۳۴، ۳۵.

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸ / ۱۵۹. واتحاف السادۃ المتقین ۷ / ۲۲۰. والترغیب والترہیب ۳ / ۳۸۳. وتخریج الاحیاء ۳ / ۴۹ وکنز العمال ۸۹ ۱۵۹.

۱۸۶۳- ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حارث بن عبداللہ ہمدانی، شداد بن حکیم، عباد بن کثیر، عثمان اعرج، حسن بصری، عمران بن حصین وجابر بن عبداللہ وابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی مجموعی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار جانوروں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹورا نیز تھوک کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نام کو بھی مٹانے سے منع فرمایا۔[1]

حسن بصری کی حدیث عمران بن حصین، جابر، ابوہریرہ کے طریق سے غریب ہے اور ہم نے اسے عباد بن کثیر سے لکھا ہے۔

۱۸۶۴- ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن وفاروق خطابی، ابومسلم کشی، محمد بن عبداللہ انصاری، اسماعیل بن مسلم، حسن بصری کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جس آدمی کی دو زبانیں ہوں گی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے لئے آگ کی دو زبانیں بنائیں گے۔[2]

۱۸۶۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن مخلد، محمد بن یونس کدیمی، خالد بن یزید ارقط، حمید بن حکم جرشی، حسن بصری کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی امت پر تین مہلک ترین چیزوں کا زیادہ خوف ہے بخل، اتباع خواہشات اور ہر ذی رائے کا اپنی رائے پر فخر وتکبر کرنا۔[3]

انس کی حدیث غریب ہے اور حمید حسن بصری سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور اس حدیث کو محمد بن عرعرہ نے حمید سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۸۶۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، سعید بن نصر طبری، علی بن ہاشم بن مرزوق، ابوہاشم، عمرو بن ابی قیس، ابوسفیان، عمر بن نبہان، حسن بصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے حضرت انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے نیکی کو دل میں نور، چہرے پر زینت اور عمل میں قوت کی شکل میں پایا اور برائی کو دل میں سیاہ داغ، چہرے پر عیب اور عمل میں باعث سستی پایا۔[4]

حسن بصری کی یہ حدیث انس سے غریب ہے۔ ہم نے اس حدیث کو طریق مذکور پر لکھا ہے، نیز عمرو بن ابی قیس اور ابوسفیان اسکو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱؎ سنن ابی داؤد ۵۲۶۷. وسنن ابن ماجۃ ۳۲۲۴. والمسند للامام احمد ۱/ ۳۳۲. وتاریخ بغداد ۹/ ۱۲۰. والدر المنثور ۳/ ۱۴۳. ومشکل الآثار ۱/ ۳۷۱.

۲؎ مجمع الزوائد ۸/ ۹۵. والمطالب العالیۃ ۲۶۶۲. والترغیب والترھیب ۳/ ۶۰۳. والاحادیث الصحیحۃ ۲/ ۵۸۴. واتحاف السادۃ المتقین ۲/ ۴۷۱. وفتح الباری ۱۱/ ۳۳۶. وتاریخ بغداد ۱۲/ ۱۰۳.

۳؎ السنۃ لابن ابی عاصم ۱/ ۱۳۲. ومجمع الزوائد ۵/ ۲۲۸. وکنز العمال ۴۳۸۶۳.

۴؎ کنز العمال ۳۴۰۸۳. وعلل الحدیث لابن ابی حاتم ۱۹۰۹.

طبقہ اہل مدینہ

مصنف کے شیخ فرماتے ہیں جن حضرات اولیاء تابعین عظام کا تذکرہ ہوا اب ان کے بعد طبقہ اہل مدینہ کے تابعین کا ذکر کیا جارہا ہے چنانچہ اہل مدینہ پر تفقہ فی الدین اور معرفت کا غلبہ تھا اور لوگوں نے ان حضرات تابعین کے فتاویٰ جات کو قرن اول میں ہاتھوں ہاتھ لیا تھا اور عبادت وسلوک میں یہ حضرات کمال درجے کا مرتبہ رکھتے تھے، عبادت وتقویٰ کو ان حضرات نے حتی الامکان پوشیدہ رکھا ہے ان حضرات میں سے سعید بن المسیب، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد ابی بکر، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث، خارجہ بن زید بن ثابت، عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، سلیمان بن یسار زیادہ شہرت کے حامل ہیں۔ انہی سات حضرات کو فقہاء سبع کا لقب دیا گیا ہے ان کی عبادت اور احکام شرعا کی بے مثال پابندی نے متشرعین میں بھی شہرت بخشی۔ ہم بالترتیب ان حضرات کا مختصرا تذکرہ کریں گے بایں طور کہ ان کے اقوال واحوال مع چند ایسی احادیث کو جوان کی سند سے مروی ہیں حوالہ قرطاس کرتے جائیں گے تاکہ ہدایت ومعرفت کا طلبگار ان حضرات کے نقش قدم پر چلے۔

(۱۷۰) سعید بن المسیب رحمہ اللہ[۱]

ابومحمد سعید بن المسیب بن حزن مخزومی رحمہ اللہ کو بڑی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم حقوق اللہ میں کسی ملامت کار کی ملامت کی پرواہ نہیں کی۔ عبادت گزار تھے۔ جماعت، عفت اور قناعت کے خوگر تھے۔ وہ اپنے دلکش نام کی طرح حقیقت میں بھی خوش بخت تھے۔ نیز معصیت کے شبہ سے بھی کوسوں دور تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف خدمت پر قدرت اور حرمت کی حفاظت ہے۔

۱۸۶۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، فضل بن محمد جندی، صامت بن معاذ، عبدالمجید ابن ابی رواد، معمر بن بکر بن خنیس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے میں نے کہا: آپ نے ایسے نفوس قدسیہ کو دیکھا ہے جو نماز وعبادت میں بے مثال مرتبہ رکھتے تھے۔ اے ابومحمد! آپ ان لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ کہنے لگے: اے ابن الاخ! وہ عبادت نہیں ہے جسے تم سمجھتے ہو۔ میں نے پوچھا: اے ابومحمد! پھر عبادت کیا ہے؟ جواب میں فرمایا: اللہ کے امر میں غوروفکر کرنا، محارم اللہ سے اجتناب اور اللہ کے مقرر کردہ فرائض کو ادا کرنا عبادت ہے۔

۱۸۶۸- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن عاصم، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن عمرو مغربی، عطاف بن خالد، صالح بن محمد بن زائدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قبیلہ بنولیث کے چند نوجوان بڑے جوش وخروش کے ساتھ عبادت کرتے تھے۔ حتی کہ سخت گرمی کے دنوں میں عین دوپہر کے وقت مسجد میں آتے اور تا عصر عبادت میں مصروف رہتے۔ صالح نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا: یہ ہوئی نا عبادت، کاش کہ ہم بھی ان نوجوانوں کی طرح قوت وطاقت رکھتے! سعید بن مسیب نے فرمایا: یہ عبادت نہیں۔ عبادت اللہ کے امر میں غوروفکر کرنا اور

ا۔ تهذیب التهذیب ۴/ ۸۴. والتقریب ۱/ ۳۰۵. والتاریخ الکبیر ۳/ ۵۱۰. والجرح والتعدیل ۴/ ۵۹. وطبقات ابن

دین میں تفقہ (سمجھ بوجھ) پیدا کرتا ہے۔

۱۸۶۹-ابن المسیب کی بے مثال نماز کی پابندی......ابونعیم اصفہانی ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق محمد بن اسحاق قتیبہ بن سعید عطاف بن خالد، عبدالرحمن بن حرملہ کے سلسلہ سند
سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے پانچ نمازوں پر باجماعت پابندی کی اس نے عبادت کے ساتھ بر و بحر کو بھر دیا۔

۱۸۷۰-ابونعیم اصفہانی، ابراہیم وابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق ثقفی، ابن قتیبہ بن سعید عطاف، ابن حرملہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی آنکھوں میں کچھ شکایت ہوگئی ان سے کہا گیا: ابو محمد! اگر آپ عتیق مقام کی طرف تشریف جائیں وہاں سبزہ زار کو دیکھیں اور قدرتی ہوا اپنے آپ کو لگائیں تا کہ آپ کی بصارت کو نفع پہنچے، سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرمانے لگے: لیکن مغرب اور عشاء کی نماز میں حاضری کا کیا کروں گا۔

۱۸۷۱-ابونعیم اصفہانی، احمد بن فضل، ابو عباس سراج، قتیبہ بن سعید عطاف بن خالد، ابن حرملہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: چالیس سال سے میری باجماعت نماز فوت نہیں ہوئی۔

۱۸۷۲-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل وکیع، سفیان، ابو سہل، عثمان بن حکیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: تیس سال سے میں موذن کی اذان سے پہلے ہی مسجد میں موجود رہا ہوں۔

۱۸۷۳-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن یزید رقی، جعفر بن برقان، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب نے چالیس سال تک لوگوں سے یوں ملاقات نہیں کی کہ لوگ نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے نکل چکے ہوں۔ (یعنی لوگ نماز پڑھ کر جارہے ہوں اور آپ رحمہ اللہ تشریف لائیں ایسا نہیں ہوا بلکہ سب سے آخر میں نکلتے تھے)

۱۸۷۴-ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، انس بن عیاض، عبدالرحمن بن حرملہ، برد مولی ابن مسیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ چالیس سال سے جب بھی اذان ہوئی سعید بن مسیب رحمہ اللہ اس سے پہلے سے مسجد میں موجود ہوتے تھے

۱۸۷۵-ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، ابو عباس سراج، یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن واضح، داؤد بن حلبہ، اسماعیل بن امیہ، سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: جو بھی نماز کا وقت ہوا میں نماز کی تیاری میں مصروف ہوگیا اور جو بھی فرض نماز کی ادائیگی آئی میں اس کا شدت سے مشتاق ہوا۔

۱۸۷۶-ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، ابو عباس سراج، عبیداللہ بن سعید، معاذ بن ہشام، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے بیس سال سے ایسے لوگوں کی گدی میں نظر نہیں ڈالی جو نماز میں مجھ پر سبقت لے گئے ہوں۔ (اس کا مطلب جو زیادہ قرین قیاس ہے وہ یہ ہے کہ ہمیشہ صف اول میں آکر پہلے سے تشریف فرما ہوگئے لہٰذا دوران جماعت کبھی کسی کی گدی پر نظر نہیں پڑی۔ بتوکی)

۱۸۷۷-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، عمرو بن ابی سلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ایسا عظیم الشان مرتبہ ہے کہ ہم اسے نہیں جانتے چنانچہ چالیس (۴۰) سال تک ایک وقت بھی نماز باجماعت ناغہ نہ ہوئی اور بیس سال سے انہوں نے لوگوں کی گدیوں میں نظر نہیں ڈالی۔

۱۸۷۸-ابونعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، احمد بن حاتم، عبدالمنعم بن ادریس، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن

مسیب رحمہ اللہ نے پچاس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی اور فرمایا کرتے تھے: پچاس سال سے میری تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی اور پچاس سال سے میں نے نماز میں کسی آدمی کی گدی میں نظر نہیں ڈالی۔

۱۸۷۹- ابن المسیب کا تقویٰ ...... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر فریابی، وہب بن بقیہ، خالد بن داؤد، ابن ابی ہند کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے پوچھا کونسی چیز نماز کو قطع کر دیتی ہے؟ جواب میں فرمایا: فجور نماز کو قطع کر دیتا ہے اور تقویٰ نماز پر پردہ کرتا ہے۔

۱۸۸۰- ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، زکریا بن یحییٰ ساجی، وہب بن خالد، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ یزید بن ابی حازم کہتے ہیں: سعید بن مسیب رحمہ اللہ لگاتار روزے رکھتے تھے۔

۱۸۸۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، جعفر بن محمد رستمی، ابن ابی مریم، سلیمان بن ابی بلال کے سلسلۂ سند سے ابن حرملہ کہتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ: میں نے چالیس حج کیے ہیں۔

۱۸۸۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم، سلام بن مسکین کے سلسلۂ سند سے عمران بن عبداللہ بن طلحہ خزاعی کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا نفس اللہ کی ذات کے معاملہ میں مکھی کے نفس سے بھی زیادہ ہلکا تھا۔ (یعنی معمولی سی نافرمانی بھی ناقابل برداشت تھی۔ مترجم)

۱۸۸۳- ابونعیم اصفہانی، حسن بن عبداللہ بن سعید، محمد بن عمرو بن سعید بصری، محمد بن ذکریا، عبداللہ بن محمد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: عبادت گزار بندے اللہ کی اطاعت کے بجالانے کے مقابلے میں اپنے نفسوں کا اکرام نہیں کرتے اور اللہ کی معصیت میں اپنے نفسوں کی اہانت کرتے ہیں، مؤمن کو اللہ کی اتنی مدد بھی کافی ہے وہ دیکھے کہ اس کا دشمن اللہ کی معصیت کا ارتکاب کرتا ہے۔ (لہٰذا وہ خود اپنے دشمن کو سنبھال لے گا۔ مترجم)۔

۱۸۸۴- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، عطاف بن خالد کے سلسلۂ سند سے ابن حرملہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ رات کے وقت باہر نکلے اور اس رات میں سخت بارش، کیچڑ اور شدید تاریکی چھائی ہوئی تھی اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر واپس تشریف لا رہے تھے۔ اسی اثناء میں ان کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عمرو بن سہل رحمہ اللہ آ ملے اور آں حالیکہ ان کے ہمراہ ایک غلام ایک چراغ اٹھائے ہوئے بھی تھا۔ عبدالرحمٰن نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو سلام کیا اور دونوں آپس میں باتیں کرتے ہوئے چلتے رہے۔ جب عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کا گھر آ گیا تو غلام کو مخاطب کر کے کہنے لگے ابومحمد (سعید بن مسیب) کے ساتھ چراغ لے کر جاؤ اور انہیں گھر تک پہنچا آؤ۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے تمہاری روشنی کی ضرورت نہیں اللہ کی روشنی تمہاری روشنی سے بدرجہا بہتر ہے۔

۱۸۸۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کثرت کے ساتھ مجلس درس میں کہا کرتے تھے "اللھم سلم سلم" اے اللہ سلامتی سلامتی۔

۱۸۸۶- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، عطاف بن خالد، ابن حرملہ کہتے ہیں میں نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی نماز اور ان کے یومیہ عمل کو اچھی طرح یاد کر لیا۔ رہی بات ان کے رات کے عمل کی سو اس کے متعلق میں نے ان کے غلام سے سوال کیا: اس نے مجھے بتلایا کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ ہر رات کو سورۃ "صٓ والقرآن" پڑھتے تھے۔ میں نے ان کے "صٓ والقرآن" کو خصوصیت کے ساتھ پڑھنے کی وجہ دریافت کی؟ غلام کہنے لگا: دراصل ایک مرتبہ ایک انصاری کسی درخت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے

لگا اور اس قرات میں سورہ "ص والقرآن" کی تلاوت کی اور سجدہ کرنے لگا درخت نے بھی اس کے ساتھ سجدہ کیا چنانچہ اس انصاری نے درخت کو کہتے ہوئے سنا: اے اللہ مجھے اس سجدے کے بدلے میں اجر عطا فرما اور اس کے ذریعے مجھ سے گناہوں کا بوجھ اتار دے اس کے بدلے میں مجھے شکر کی توفیق عطا فرما اور اس سجدہ کو میری طرف سے قبول فرما جس طرح تو نے اس سجدہ کو اپنے برگزیدہ بندے داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا تھا۔

۱۸۸۷- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، عبدالرحمن بن حرملہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ جنازہ اٹھائے سعید بن مسیب کے پاس سے گزرے، جنازے کے ساتھ ایک آدمی آواز لگائے جا رہا تھا: اس جنازے کے لئے اللہ سے استغفار کرو، اس جنازے کے لئے اللہ سے استغفار کرو۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ سن کر فرمانے لگے: یہ راجز (منادی) کیا کہتا ہے؟ میرے اہل خانہ کو مجھ پر رجز پڑھنا حرام ہے کہ یوں کہے: سعید مر چکا ہے تم اس کی گواہی دو۔ بلکہ مجھے وہ کافی ہے جو اللہ کی طرف سے میرا سامنا کرے اور میرے ساتھ دھونی دار خوشبوؤں کو لے کر چلے بشرطیکہ کوئی خوشبو...... ہو ورنہ جو اللہ کے پاس ہے وہ تمام تر خوشبوؤں سے افضل ہے۔ (لہٰذا اس کا پکار پکار کر اس کیلئے استغفار کی درخواست کرنا اس کی موت کا اعلان کرنا اور اس پر رجز پڑھنا ہے)

۱۸۸۸- ابن مسیب سے حجاج کا مرعوب رہنا...... ابونعیم اصفہانی، ابویوسف بن محمد تجیری، حسن بن مثنیٰ، عفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید بن جدعان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آخر کیا وجہ ہے کہ حجاج بن یوسف آپ کی طرف کوئی پیغام نہیں بھیجتا؟ آپ کو برا بھلا کہتا ہے اور نہ ہی آپ کو اذیت پہنچانے کے درپے ہوتا ہے؟ فرمایا: بخدا مجھے اس کے علاوہ کچھ علم نہیں کہ ایک دن وہ اپنے باپ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا ایسی حالت کہ وہ رکوع کو ختم کرتا تھا اور نہ ہی سجدہ کو، میں نے مٹھی بھر کنکریاں لیں اور اسکو دے ماریں، حجاج کہتا ہے میں اس کے بعد مسلسل نماز اچھی طرح سے پڑھنے لگا۔

۱۸۸۹- ابن مسیب کا آخرت سے لگاؤ...... ابونعیم اصفہانی، فاروق خطابی، محمد بن احمد بن حیان، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، سلیمان بن بلال، ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر بن قتات، منجاب بن حارث، علی بن مسہر، یحییٰ بن سعید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب توبہ کرنے والوں کو مغفرت کا پیغام سنایا کرتے تھے اور فرماتے تھے: جو آدمی گناہ کرے پھر توبہ کرے پھر گناہ کرے پھر توبہ کرے اور دوبارہ جان بوجھ کر کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرے اللہ اسکی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

۱۸۹۰- ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، عبداللہ بن عمر، ابوغسان، عبدالسلام بن حرب، یحییٰ بن سعید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہم سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس ان کی عیادت کرنے گئے۔ ہمارے ساتھ نافع بن جبیر بھی تھے۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی ام ولد[1] کہنے لگیں انہوں نے تین دن سے کوئی چیز تناول نہیں فرمائی۔ لہٰذا ان سے بات کرو تاکہ کچھ تناول فرمائیں چنانچہ نافع بن جبیر نے لب کشائی کی جسارت کی اور سعید بن مسیب سے کہنے لگے: جب تک آپ دنیا میں بقید حیات ہیں تب تک آپ اہل دنیا میں سے ہیں۔ لہٰذا اہل دنیا کے لئے اس چیز کے سوا کوئی چارہ کار نہیں جس سے ان کی حالت درست رہے۔ بھلا کیا ہی اچھا ہو گا اگر آپ کچھ تناول فرما لیں! فرمانے لگے: بھلا وہ آدمی کیسے کچھ کھا سکتا ہے جسے ہماری جیسی حالت کا سامنا ہو یعنی جس نے تھوڑی دیر کے بعد جہنم یا جنت کی طرف سدھار جانا ہے۔ نافع کہنے لگے: اللہ سے دعا کیجئے کہ آپ کو شفا بخشے چونکہ مسجد میں آپکا ہمہ وقت موجود ہونا شیطان کو غصہ دلاتا ہے (لہٰذا شفا ملے گی تو آپ مسجد جائیں گے اور شیطان کو غصہ آئے گا)۔ فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے

---

[1] ام ولد وہ لونڈی جس سے اس کے مالک کی اولاد پیدا ہوئی ہو۔ اس کو آقا فروخت نہیں کر سکتا اور آقا کے نطفہ سے پیدا ہونے والی اولاد آزاد ہوتی ہے۔ نیز آقا کے مرنے کے بعد یہ لونڈی بھی آزاد ہو جاتی ہے۔ (مترجم)

درمیان سے سلامتی کے ساتھ نکال لیا ہے۔ (میرے لئے یہی بہتر ہے)۔

۱۸۹۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان بن فروخ، سلام بن مسکین، عمران بن عبداللہ بن طلحہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو تینتیس ہزار دراہم سے کچھ زیادہ پیش کیے گئے کہ وہ انہیں قبول فرمائیں، چنانچہ جواب میں انہوں نے فرمایا: مجھے ان دراہم کی حاجت ہے اور نہ ہی بنومروان کو حتی کہ اللہ سے میری ملاقات ہو جائے اور پھر وہ میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمائے۔

۱۸۹۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن بندار، احمد بن محمد خزاعی، قعنبی، مالک بن انس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ اپنے ایک غلام سے دو تہائی درہم کے بارے میں جھگڑا کیا کرتے تھے۔ حالانکہ ان کے چچازاد بھائی نے انہیں ایک مرتبہ چار ہزار درہم پیش کیے مگر انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ (کیونکہ غلام کی کمائی خدا نے مالک کی قرار دی ہے۔ جبکہ ممکن ہے کہ چچازاد بھائی کا کا دیدین میں رخنہ کا باعث ہو۔)

۱۸۹۳- ابن المسیبؒ کی عورتوں سے احتیاط...... ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابوہ (ابی شیبہ)، عفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: میری عمر اسی سال تک پہنچ چکی ہے اس کے باوجود میرے نزدیک عورتوں سے بڑھ کر (از روئے فتنہ کے) کوئی چیز زیادہ خوفزدہ نہیں۔

۱۸۹۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابوہ (عثمان بن ابی شیبہ)، عفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں بلحاظ عمر اسی سال تک پہنچ چکا ہوں میرے نزدیک عورتوں سے بڑھ کر کوئی چیز (بلحاظ فتنہ) زیادہ خوفزدہ نہیں۔ جبکہ اس وقت ان کی بصارت ختم ہو چکی تھی۔

۱۸۹۵- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبداللہ، سفیان بن عیینہ، علی بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: شیطان جب کسی چیز سے مایوس ہو جاتا ہے تو عورتوں کے پھندے کے ذریعے حملہ آور ہوتا ہے۔ علی بن زید کہتے ہیں: مجھے سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے خبر دی ہے (درآں حالیکہ اس وقت وہ اسی سال کی عمر کو پہنچ چکے تھے اور ان کی ایک آنکھ کی بصارت ختم ہو چکی تھی اور دوسری آنکھ کی بھی نگاہ کمزور پڑ چکی تھی) کہ سب سے زیادہ ڈر مجھے عورتوں کے فتنے کا ہے۔

۱۸۹۶- ابونعیم اصفہانی، ابوہ (عبداللہ)، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوالربیع رشدینی، ابن وہب، ابن جریج، سعید اللہ بن عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب ارشاد فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ کی قدرت بندوں پر حاوی ہے۔ پس جس نے اپنے آپ کو بلند کیا اللہ تعالیٰ اُسے نیچا کر دیتے ہیں اور جس نے اپنے آپ کو کمتر سمجھا اللہ اسے برتر بنا دیتے ہیں۔ لوگ اللہ تعالیٰ کے سائے تلے اعمال کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو رسوا کرنا چاہتے ہیں اسے اپنے سائے تلے سے باہر نکال دیتے ہیں جسکی وجہ سے اسکی بے پردگی لوگوں کے سامنے آشکارہ ہو جاتی ہے۔

۱۸۹۷- بنی مروان کیلئے ابن مسیب کا بددعا کرنا...... ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق ثقفی، حاتم بن لیث جوہری، حجاج، حماد بن سلمہ، علی بن زید کہتے ہیں: ہم نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا: آپکی قوم گمان کرتی ہے کہ آپ کو حج سے اس بات نے روک رکھا ہے کہ آپ نے اللہ کے واسطے منت مان رکھی ہے کہ جونہی آپ کی نظر کعبۃ اللہ پر پڑے گی تو آپ مروان کے لئے بددعا کریں گے؟ فرمایا: بہرحال میں نے تو ایسا نہیں کیا ہاں البتہ جب بھی میں نے نماز پڑھی ہے بنی مروان کے لئے ضرور بددعا کی ہے حالانکہ میں نے بیس سے زیادہ مرتبہ حج اور عمرے کیے ہیں جبکہ مجھ پر زندگی میں صرف ایک حج فرض کیا گیا ہے۔

۱۸۹۸- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، ابوعباس ثقفی، قتیبہ بن سعید، عطاف بن خالد، ابن حرملہ کہتے ہیں: میں نے کبھی بھی سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو کسی کو گالی دیتے ہوئے نہیں سنا، مگر انہیں صرف اتنا کہتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ فلاں کو قتل کرے وہ پہلا آدمی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کو تبدیل کیا حالانکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "جس آدمی کے لئے فراش ثابت ہو اس کے لئے ولد کا نسب بھی ثابت ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں"۔[1]

۱۸۹۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان، سلام بن مسکین، عمران بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ دینار، درہم اور کوئی چیز قبول نہ فرماتے تھے، عمران بن عبداللہ کہتے ہیں کہ بسا اوقات سعید بن مسیب کو مشروبات پیش کئے جاتے لیکن وہ اعراض فرما لیتے تھے۔

۱۹۰۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ضمرہ بن ربیعہ، ابراہیم بن عبداللہ کنانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے دو درہم مہر کے عوض میں اپنی بیٹی کی شادی کرا دی تھی۔

۱۹۰۱- ابن المسیب ؒ کی بے مثال قربانی...... ابونعیم اصفہانی، عمر بن احمد بن عثمان، عبداللہ سلیمان بن اشعث، احمد بن حرملہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن ابی وداعہ بیان کرتے ہیں کہ میں سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس پابندی سے جا کر بیٹھتا تو، ایک مرتبہ چند دن غیر حاضری کے بعد جانے کا اتفاق ہوا سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے پوچھا: اتنے دن تک کہاں غائب رہے؟ میں نے کہا: میری بیوی کا انتقال ہو گیا تھا اس لئے حاضر نہ ہو سکا، فرمایا: مجھے کیوں نہ خبر دی، میں بھی تجہیز و تکفین میں شریک ہوتا--- چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد جب میں اٹھنے لگا تو انہوں نے کہا: کیا تم نے دوسری بیوی کا کوئی انتظام کیا؟ میں نے جواب دیا: میں غریب نادار اور دو چار پیسے کی حیثیت کا آدمی ہوں، میرے ساتھ کون شادی کرے گا؟ فرمایا میں کروں گا تم تیار رہو، میں نے کہا بہت خوب۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے اسی وقت حمد و صلوٰۃ اور مختصر سا خطبۂ نکاح پڑھا اور اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے دو تین درہم مہر کے عوض کر دیا۔ میں وہاں سے اٹھا تو فرط مسرت میں میری سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا کروں گھر پہنچ کر رخصتی کے لئے قرض کی فکر میں پڑ گیا۔

شام کے وقت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے اپنی لڑکی کو اپنے ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ پہلے دو رکعت خود پڑھیں اور دو رکعت لڑکی سے پڑھوائیں، اس کے بعد لڑکی کو لئے ہوئے میرے گھر تشریف لائے۔ میں مغرب کے بعد روزہ افطار کرنے کے لئے جا رہا تھا کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ جواب ملا: سعید! میں نے سعید نام کے جتنے حضرات بھی مدینہ میں موجود تھے سوچے، مگر کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ کون سعید ہیں؟ جبکہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی طرف خیال بھی نہیں گیا چونکہ وہ اپنے گھر اور مسجد کے علاوہ کہیں بھی آتے جاتے نہیں تھے۔ اسی تذبذب میں اٹھ کر دروازہ کھولا دیکھا تو سامنے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کھڑے تھے۔ انہیں دیکھ کر میں نے کہا: آپ نے کیوں زحمت گوارا کی؟ مجھے بلا بھیجا ہوتا، فرمایا: نہیں مجھے تمہارے پاس آنا چاہیے تھا، میں نے عرض کیا فرمایئے کیا ارشاد ہے؟ فرمایا: تم تنہا آدمی تھے اور تمہاری بیوی موجود تھی۔ میں نے خیال کیا کہ تنہا تم کیوں رات بسر کرو، اس لئے تمہاری بیوی کو لے کر آیا ہوں۔ وہ ان کے پیچھے کھڑی ہوئی تھی، انہوں نے اس کو دروازے کے اندر کر کے باہر سے دروازہ بند کر دیا، میری بیوی شرم سے گر پڑیں۔ میں نے اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ اس کے بعد چھت پر چڑھ کر پڑوسیوں میں اعلان کیا کہ آج سعید بن مسیب نے اپنی لڑکی کا عقد میرے ساتھ کر دیا ہے اور انہیں میرے گھر پہنچا گئے ہیں، میری ماں نے تین دن تک دستور کے مطابق اسکو خوب بنایا سنوارا، بننے سنورنے کے بعد میں نے اس کو دیکھا تو وہ نہایت حسین و جمیل، کتاب اللہ کی حافظہ، حدیث رسول اللہ ﷺ کی عالمہ اور حقوق شوہر سے

---

[1] صحیح البخاری ۵/ ۱۹۲، ۸/ ۱۴۰، ۲۰۵. وصحیح مسلم، کتاب الرضاع ۳۶، ۳۷.

باخوبی واقف عورت تھی۔

ابن ابی وداعہ کہتے ہیں: اس کے بعد تقریباً ایک مہینے تک میں سعید بن مسیب کے پاس گیا اور نہ ہی وہ میرے پاس تشریف لائے۔ بالآخر میں نے ہی ان کے پاس جانے کی جسارت کی، جب ان کے پاس گیا تو وہ حلقۂ تلمیذاں میں تشریف فرما تھے، میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کے جواب سے مجھے ممنون فرمایا اور اس سے زیادہ مجھ سے کوئی بات نہ کی حتی کہ اہل مجلس منتشر ہو گئے اور جب میرے علاوہ ان کے پاس کوئی نہ رہا، فرمایا: اس انسان کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا: اے ابو محمد! خیریت ہے، بایں حال کہ دوست خوش ہوں اور دشمن رنجیدہ۔ فرمایا: اگر تمہیں کسی قسم کی گزند کا شبہ ہو تو یہ عصاء ساتھ لیتے جاؤ۔ (یعنی اگر میری بیٹی تمہاری فرمانبرداری میں کوئی کمی کرے تو اس لکڑی سے خبر لینا) اس کے بعد میں اپنے گھر کو واپس لوٹ آیا اور دوسرے دن سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے بیس ہزار درہم میری طرف بھجوا دیئے۔

عبداللہ بن سلیمان کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی بیٹی کو عبدالملک اپنی بہو بنانا چاہتا تھا اس نے اپنے ولی عہد ولید بن عبدالملک کے ساتھ اس کی نسبت کا پیغام بھیجا۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے دوٹوک الفاظ میں انکار کر دیا۔ عبدالملک نے ان پر بہت دباؤ ڈالا اور مختلف قسم کی سختیاں کیں۔۔۔ مگر سعید بن مسیب برابر انکار پر قائم رہے۔ حتی کہ عبدالملک نے ناامید ہو کر انہیں سو کوڑے لگوائے، سخت سردی کے دن ان پر ٹھنڈے پانی کا مٹکا بہایا اور اہانت کی غرض سے اون کا بنا ہوا جبہ انہیں پہنوایا۔

عبداللہ کہتے ہیں: ابن ابی وداعہ وہ کثیر بن عبدالمطلب بن ابی وداعہ ہیں۔

۱۹۰۲-ہر مشکل کے حل کی دعا۔۔۔ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبداللہ کاتب، حسن بن علی طوسی، محمد بن عبدالکریم ہیثم بن علی، یحیی بن سعید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک دفعہ میں چاندنی رات میں مسجد میں چلا گیا۔ میرا خیال تھا کہ صبح ہو چکی ہے لیکن رات اپنے حال پر جوں کی توں ہے کہ ختم ہونے کو آتی نہیں۔ میں نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا اور پھر اس کے بعد دعا مانگنے میں مصروف ہو گیا، اچانک مجھے پیچھے سے غیبی آواز سنائی دی کہ اے اللہ کے بندے! کہو، میں نے کہا: کیا کہوں؟ پھر آواز آئی کہ کہو "اے اللہ! میں تجھی سے سوال کرتا ہوں بے شک تو بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ ہر چیز پر تو قدرت رکھتا ہے اور جس امر کو تو چاہے وہ ہو جاتا ہے"۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی ان کلمات کو تمہید بنا کر کسی مشکل کے حل کی اللہ سے دعا مانگی اللہ نے اس مشکل کو میرے لئے آسان فرمایا۔

۱۹۰۳-حدیث رسول کا ادب اور حکمرانوں سے رویہ۔۔۔۔۔ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن ولید، یعقوب بن مسیب، مطلب بن حنطب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطلب بن حنطب سعید بن مسیب کے پاس آئے اور وہ بوجہ مرض کے لیٹے ہوئے تھے۔ مطلب بن حنطب نے ان سے کسی حدیث کے متعلق دریافت کیا، فرمایا: مجھے بٹھاؤ چنانچہ مریدوں نے انہیں بٹھایا آپ فرمانے لگے: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کروں اور میں لیٹا ہوا ہوں۔

۱۹۰۴-ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، ابو عباس، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، میمون بن مہران کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبدالملک بن مروان مدینہ آیا ہوا تھا۔ چنانچہ ایک رات وہ نیند سے بیدار ہوا کوشش کے باوجود اسے دوبارہ نیند نہ آئی۔ حاجب کو حکم دیا کہ مسجد میں جا کر دیکھو اگر مدینہ کا کوئی قصہ خواں مل جائے تو لے آؤ[1]۔ حاجب مسجد میں گیا ایسے وقت میں یہاں کون ملتا۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ ذکر و شغل میں مشغول تھے: حاجب انہیں پہچانتا نہ تھا ان کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور اشارہ سے ان

---

[1] (پہلے زمانہ میں رات بسر کرنے کیلئے لوگ قصہ گویوں کو اجرت پر بلواتے تھے جو ان کو مختلف قصے سنایا کرتے اور سننے والوں کی رات کٹ جاتی تھی۔ مترجم)

کو بلایا۔ یا اپنی جگہ بیٹھے رہے۔ حاجب نے خیال کرکے کہ یہ میری طرف متوجہ نہیں ہو رہا ہے۔ قریب جا کر اشارہ کیا اور کہا میں نے تم کو اشارہ کیا تھا تم نے دیکھا نہیں؟ ابن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا اپنی ضرورت بیان کرو، حاجب نے کہا امیر المؤمنین کی آنکھ کھل گئی ہے انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ کسی قصہ خواں کو لے آؤں، اس لئے تم چلو۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے پوچھا کیا مجھ کو بلایا ہے؟ حاجب نے کہا نہیں، انہوں نے کہا تھا کہ جا کر دیکھو اگر اس شہر میں سے کوئی قصہ خواں ہو تو لے آؤ میں نے تم سے زیادہ مستعد کسی کو نہیں پایا۔ یہ سن کر سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے کہا امیر المؤمنین سے جا کر کہہ دو کہ میں ان کا قصہ خواں نہیں ہوں۔ یہ جواب سن کر حاجب سمجھا کہ یہ کوئی دیوانہ آدمی ہے اس لئے واپس لوٹ گیا اور عبدالملک سے کہا کہ مسجد میں صرف ایک بوڑھا شخص نظر آیا میں نے اس کو اشارہ کیا، مگر وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا، پھر میں نے اس کے پاس جا کر کہا کہ امیر المؤمنین نے مجھے کسی قصہ خواں کو بلانے کے لئے بھیجا ہے، اس شخص نے جواب دیا کہ امیر المؤمنین سے جا کر کہہ دو کہ میں ان کا قصہ خواں نہیں ہوں۔ عبدالملک ان کے مزاج سے بخوبی واقف تھا اس لئے یہ واقعہ سن کر اس نے کہا وہ سعید بن مسیب ہیں انہیں چھوڑ دو۔

۱۹۰۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن شاہین، عبداللہ بن عبدالرحمن، زکریا بن یحییٰ، اصمعی، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا ایک حقیر چیز ہے اور وہ ہر حقیر کی طرف زیادہ مائل ہونے والی ہوتی ہے۔ اس سے بھی زیادہ حقیر وہ ہے جو اسے بغیر کسی حق کے اور بلا وجہ اس کا طالب ہو اور پھر غیر معروف مصرف میں اس دنیا کا استعمال کرے۔

۱۹۰۶- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن عثمان، محمود بن محمد واسطی، عبداللہ بن عبدالوہاب، محمد بن عمرو عسقلانی، ابراہیم بن ادہم، ابوعیسیٰ خراسانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ظالم امراء کے معاونین سے آنکھیں دوچار کرو مگر باہر مجبوری تاکہ تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں۔

۱۹۰۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان، سلام بن مسکین، عمران بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالملک بن مروان کی وفات کے بعد سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو ولید اور سلیمان کی بیعت کی دعوت دی گئی تو آپ نے فرمایا: میں قیامت کی صبح تک دو آدمیوں کے ہاتھ پر بیعت نہیں کروں گا ان سے کہا گیا: چلیں آپ اتنا کر دیں کہ (جس کمرے میں وہ موجود ہیں اس کے) ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے باہر تشریف لے جائیں۔ اسطرح لوگوں میں مشہور ہو جائے گا کہ سعید بن مسیب نے بیعت کر لی ہے: فرمایا مجھے ایسا کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ بخدا! لوگوں میں سے کوئی بھی میری اقتداء نہیں کرے گا، چنانچہ بیعت نہ کرنے پر ابن مسیب رحمہ اللہ کو سو کوڑے لگائے گئے اور لوگوں کے سامنے انہیں رسوا کرنے کے لئے لنگوٹ پہنایا گیا۔

۱۹۰۸- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسین بن عبدالعزیز، ضمرہ، محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، احمد بن زید، رجاء بن جمیل ایلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے فرمایا: عبدالملک بن مروان کے مرنے کے بعد جب ولید اور سلیمان کی بیعت کا معاملہ کھڑا ہوا اس وقت عبدالرحمن بن عبدالقاری نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا: میں آپ کو تین چیزوں کا مشورہ دیتا ہوں، پوچھا: وہ کونسی عبدالرحمن نے کہا: آپ اپنی جگہ کو تبدیل کر دیں چونکہ آپ ایسے مقام پر ہیں جہاں آپ ہشام بن اسماعیل کو نظر آتے ہیں فرمایا میں ہرگز ایسی جگہ کو تبدیل نہیں کروں گا جہاں میں نے چالیس سال سے قیام کر رکھا ہے۔ عبدالرحمن نے کہا: اگر یوں نہیں تو پھر آپ عمرہ کی غرض سے یہاں سے چلے جائیں فرمایا: جس چیز کی میں نے نیت نہیں کی اس میں میں اپنا مال کیوں خرچ کروں اور اپنی جان کیوں کھپاؤں؟۔ اب تم بتاؤ تیسری چیز کیا ہے؟ عبدالرحمن نے کہا پھر آپ بیعت ہی کر لیں۔ فرمایا مجھے بتاؤ، اللہ نے جس طرح تمہاری آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے اس طرح تمہارے دل کو بھی اندھا کر دیا ہے، آخر مجھے کیا مجبوری ہے؟ عبدالرحمن اس وقت نابینا ہو چکا تھا۔

رجاء کہتے ہیں ہشام نے عبدالملک کو سارا واقعہ لکھ بھیجا عبدالملک نے جواب میں لکھا: تمہیں سعید سے کیوں پالا پڑا ہمیں ان

کی جانب سے کسی ناپسندیدہ بات کا سامنا نہیں ، اچھا جب تم انہیں بیعت کی دعوت دو اور وہ انکار کر دیں تو انہیں تیس کوڑے مارو اور لوگوں کے لئے نشان عبرت بنانے کے واسطے انہیں بالوں کا بنا لنگوٹ پہنادو، چنانچہ ہشام نے انہیں بیعت کی دعوت دی فرمایا میں دو آدمیوں کے ہاتھ پر بیعت نہیں کروں گا۔ رجاء کہتے ہیں ہشام نے انہیں تیس کوڑے مروائے بالوں کا بنا لنگوٹ بھی پہنایا اور سر عام لوگوں کے سامنے کھڑے کر دیے گئے۔

رجاء کہتے ہیں مجھے ایلیوں نے بتایا جو کہ مدینہ منورہ میں محکمہ پولیس میں ملازم تھے کہ ہم جانتے تھے کہ بحالت خوشی لنگوٹ نہیں پہنایا جاتا لہٰذا ہم نے کہا: اے ابو محمد! آپ کو قتل کیا جائے گا تب آپ نے یہ لنگوٹ ستر عورت کے لئے پہن لیا۔ جب انہیں کوڑے مارے جا چکے تو سعید بن مسیب نے فرمایا ایلیہ کے جلاد باز و! اگر مجھے قتل کا گمان نہ ہوتا میں لنگوٹ ہرگز نہ پہنتا۔

۱۹۱۰-ابونعیم اصبہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابن ابی ارج، یحییٰ بن غیلان، ابوعوانہ، قتادہ کہتے ہیں میں سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس آیا جبکہ آپ کو بالوں سے بنا ہوا لنگوٹ پہنا کر دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا۔ میں نے اپنے معاون سے کہا مجھے ان کے قریب کر دے۔ اس نے مجھے ان کے قریب کر دیا اور میں ان سے اس خوف کے مارے سوال کرنے لگا کہ کہیں یہ مجھ سے جدا نہ ہو جائیں لیکن وہ مجھے تسلی دینے لگے۔ لوگ اس امر کو دیکھ کر تعجب کر رہے تھے۔

۱۹۱۱-ابونعیم اصبہانی، محمد بن قاسم بن بشار انباری، ابوہ قاسم بن بشار، قاسم بن عبداللہ بن احمد بن حارث، عمرو معدوی، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں مدینہ کے والی نے عبدالملک بن مروان کو خط لکھا: سعید بن مسیب کے علاوہ تمام اہل مدینہ نے ولید اور سلیمان کی بیعت پر اتفاق کر لیا ہے۔ عبدالملک نے جواب لکھا: تلوار کے زور پر ان سے بیعت لو۔ اگر بیعت کر لیں تو ٹھیک ورنہ انہیں پچاس کوڑے مارو اور مدینہ کے بازاروں میں چکر لگواؤ۔ مدینہ میں جب عبدالملک کا خط پہنچا تو موقع غنیمت سمجھ کر سلیمان بن یسار، عروہ بن زبیر اور سالم بن عبداللہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں تاکہ آپ کو خبر دیں کہ والی مدینہ کو عبدالملک بن مروان نے خط لکھا ہے کہ اگر آپ بیعت نہ کریں تو آپ کی گردن اڑادی جائے ہم آپ کے دفاع کی خاطر آپ پر تین باتیں پیش کرتے ہیں ان میں سے کوئی ایک مان لیجئے۔ اول یہ کہ والی نے اتنی بات مان لی ہے کہ عبدالملک کا خط آپ کو پڑھ کر سنایا جائے اور آپ اس کے جواب میں بیعت کا اقرار کریں اور نہ ہی انکار، اس طرح لوگوں میں مشہور ہو جائے گا کہ سعید بن مسیب نے بیعت کر لی۔ فرمایا: میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں سعید بن مسیب رحمہ اللہ جب کسی چیز کا انکار کر دیتے پھر ساری دنیا لگی رہے اس کا اقرار نہیں کروا سکتی تھی۔ پھر ابن المسیبؒ نے فرمایا: اچھا ایک بات ہو چکی دو باتیں باقی رہتی ہیں وہ بھی جلدی کرلو۔ کہنے لگے دوسری یہ کہ آپ کچھ دنوں تک گھر ہی میں نشست و برخاست رکھیں اور مسجد کی طرف تشریف نہ لے جائیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ جب آپ کو مجلس درس میں تلاش کیا جائے گا تو آپ کو وہاں نہیں پایا جائے گا فرمایا؟ میں موذن کو اپنے کانوں سے حی علی الصلاۃ وحی علی الفلاح کہتے سنتا ہوں لہٰذا میں ایسا بھی نہیں کر سکتا۔ کہنے لگے: تیسری بات یہ کہ آپ اپنی مجلس سے کہیں اور منتقل ہو جائیں اور والی آپ کو مجلس سے بلوائے گا تو آپ مجلس سے غائب ہوں گے۔ اس طرح وہ پھر آپ سے بیعت لینے کے اصرار سے رک جائے گا۔ فرمانے لگے: مخلوق سے ڈر کر میں ایک بالشت بھی آگے اور نہ ہی پیچھے رہوں گا۔ یہ حضرات مشیرین ناامید ہو کر ان کے پاس سے چلتے بنے اور ان کے دیکھا دیکھی سعید بن مسیب رحمہ اللہ مسجد کی طرف نماز ظہر پڑھنے چل پڑے اور حسب سابق اسی مجلس میں تشریف فرما تے رہے۔

والی نے ظہر کی نماز پڑھ کر آپ کو اپنے پاس بلایا اور کہنے لگا: امیر المومنین کا خط آیا ہے اور اس میں لکھا ہے: آپ بیعت کر لیں ورنہ ہم آپ کا سر قلم کر دیں گے۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ والی نے جب دیکھا کہ وہ اسکے اصرار کا مثبت جواب نہیں دے رہے تو انہیں کھلی جگہ کی طرف نکال کر لے گیا۔ ان کی گردن کھینچی گئی اور تلواریں سونت لی گئیں

مگر آپ تھے کہ پہاڑ ہلے تو ہلے لیکن ابن المسیب نہ ہلے اور ان کے پائے اثبات میں سر مو برابر بھی لغزش نہ آئی اور اپنے موقف پر ہی مصر رہے چنانچہ جب والی نے انہیں دیکھا کہ وہ ان کو ٹس سے مس نہیں کرسکا تو ان کے کپڑے اتروا لیے گئے اور انہیں لنگوٹ پہنایا گیا۔ اس موقع پر فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ میں قتل نہیں کیا جاؤں گا تو اس لنگوٹ میں میری شہرت نہ کی جاتی۔ بالآخر والی نے انہیں پچاس کوڑے مارے اور پھر انہیں مدینہ کے بازاروں میں چکر لگوائے۔ چنانچہ والی نے جب سعیدؒ بن مسیب کو پاس کیا لوگ اس وقت عصر کی نماز سے فارغ ہو کر گھروں کو واپس جارہے تھے۔ فرمایا گیا: یہ سب کچھ ان چہروں کے لئے ہوا جنکی طرف میں نے چالیس سال سے نظر نہیں کی تھی۔

محمد بن قاسم کہتے ہیں: میں نے اپنے شیخ کو سعید بن مسیب کی حدیث مسند بیان کرتے ہوئے سنا ہے لیکن مجھے بھول ہوگئی ہے وہ کہہ رہے تھے جب سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو کوڑے مارنے کے لئے ان کے کپڑے اتارے گئے تو ایک عورت کہنے لگی یہ تو رسوائی کا مقام ہے۔ چنانچہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے اس عورت کو جواب دیا ہم تو رسوائی کے مقام سے بھاگے ہیں، یہ رسوائی کا مقام نہیں ہے۔

۱۹۱۲- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، ابو عباس بن قتیبہ، احمد بن زید، ضمرہ، ابن شوذب، عبد اللہ بن قاسم کہتے ہیں میں سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس جا بیٹھا فرمانے لگے: مجھے مجالست سے منع کیا گیا ہے میں نے کہا: میں اجنبی آدمی ہوں فرمایا: جب مجھے پسند ہے کہ میں تمہیں علم سکھلاؤں۔

۱۹۱۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ابو شجاع، علاء بن عبد الکریم کہتے ہیں کہ میں سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا فرمانے لگے: مجھے تو مجالست سے روک دیا گیا ہے۔

۱۹۱۴- ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، ابو عباس سراج، حاتم بن لیث جوہری، عفان، ہمام، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس جب کوئی بیٹھنے کا ارادہ کرتا تو وہ فرماتے: ارباب اقتدار نے مجھے کوڑے لگوائے ہیں اور مجھے مجالست سے روک دیا ہے۔

۱۹۱۵- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، عطاف بن خالد، ابن حرملہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب نے فرمایا: قرآن مجید کا نام اسم تصغیر کے ساتھ مُصیحف اور مسجد کا مُسَیجِد نام مت لو چونکہ جو چیز اللہ کی ہو وہ عظیم الشان اور حسین و جمیل ہوتی ہے، نہ کہ مصغر۔

۱۹۱۶- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابو عثمان بن ابی شیبہ، اسماعیل بن عیاش، عبد الرحمن بن حرملہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ کوئی انسان بھی ایسا نہیں تھا جو جرأت کرکے سعید بن مسیب سے کچھ پوچھے مگر پہلے سوال کرنے کی اجازت لیتا تھا جیسا کہ کسی امیر سے اجازت لی جاتی ہے۔

۱۹۱۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، عبد الرحمن مقری، عبد الرحمن بن زیاد بن انعم، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ اس آدمی میں کچھ بھلائی نہیں جو جمع مال کا ارادہ نہ رکھتا ہو تا کہ اس سے اپنے حقوق ادا کرے اور لوگوں کی زبانوں کو غیبت سے باز رکھے۔

۱۹۱۸- ابونعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، احمد بن داؤد سجستانی، حسن بن سوار، لیث بن سعد، یحییٰ بن سعید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے وفات پائی تو انہوں نے دو یا تین ہزار دینار ورثہ کے لئے ترکہ میں چھوڑے اور فرمایا: میں نے ترکہ میں اتنے سارے دینار صرف اس لئے چھوڑے ہیں تا کہ ان کے ذریعے اپنے دین اور حسب کو محفوظ رکھ سکوں۔

یہ حدیث ثوری نے یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب کے طریق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک سو دینار ترکہ میں چھوڑے

ہیں اور فرمایا ان کے ذریعے میں اپنی دینداری، عزت اور حسب کو محفوظ کرنا چاہتا ہوں۔

۱۹۲۰-ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ ثعلب نحوی، ابو ذویب بن عمامہ، محمد بن معن غفاری، محمد بن عبداللہ بن اخی زہری، عمن عمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت سعیدؒ بن مسیب نے فرمایا: جو آدمی اللہ سے مستغنی و بے نیاز ہوا وہ لوگوں کا محتاج ہو جاتا ہے۔

۱۹۲۱-ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عارم، حماد بن زید، علی بن زید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے علی کہتے ہیں ایک مرتبہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے مجھے دیکھا میں نے ریشم کا ایک جبہ پہن رکھا تھا، فرمایا: تو نے بڑا عمدہ جبہ پہنا ہے۔ میں نے کہا یہ جبہ مجھ سے بھی جدا نہیں ہوتا کیونکہ سالم (جلدی بیماری) نے اسکا فساد مجھ پر ڈال دیا۔ (اس وجہ سے یہ جبہ مجبوری پہنتا ہے۔) سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرمانے لگے: اپنے دل کی اصلاح کرو اور جو کچھ چاہے پہنو۔

سعیدؒ ابن مسیب کی سند سے چند احادیث

۱۹۲۲-ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالوہاب بن عطاء، داؤد بن ابی ہند کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: عمرؓ نے مسجد نبوی کے منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا: میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو عنقریب خدا کے حکم رجم (زانی اور زانیہ کو سنگسار کرنے) کو جھٹلائیں گے اور کہیں گے: یہ حکم تو قرآن مجید میں نہیں ہے۔ اگر میں قرآن مجید میں زیادتی کو مکروہ و حرام نہ سمجھتا آخری ورق پر لکھوا دیتا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے حکم رجم پر عمل کیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے بھی عمل کیا اور میں نے بھی حکم رجم پر عمل کیا ہے۔

یحییٰ بن سعید نے بھی اس حدیث کو سعید بن مسیب سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۹۲۳-ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، عبدالرحمن، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب کو بیان کرتے سنا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا: تم آیت رجم کے متعلق ہلاکت میں پڑنے سے بچو۔

۱۹۲۴-ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن منصور رمانی، معافی بن سلیمان، حکیم بن نافع، یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب کے سلسلۂ سند سے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت میں سب سے پہلے امانت اٹھالی جائے گی اور آخر میں صرف نماز باقی رہے گی لیکن بہت سارے ایسے نمازی ہوں گے جن میں بھلائی کی کچھ توقع نہیں ہوگی۔[1]

۱۹۲۵-ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یعقوب بن حمید بن کاسب، عبداللہ بن عبداللہ اموی، حسن بن حر، یعقوب بن عتبہ بن اخنس کے سلسلۂ سند سے سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے غلاموں کو سامان فخر بنایا اللہ تعالیٰ اسے ذلت و رسوائی کی دہلیز پر جھکا دیتے ہیں۔[2]

۱۹۲۶-ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمر، محمود بن مروزی، احمد بن یعقوب، ولید بن سلمہ، یونس بن یزید، ابن شہاب زہری، سالم، سعید بن مسیب کے سلسلۂ سند سے عثمانؓ بن عفان کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم آذان سنو فوراً کھڑے ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۱۳۸ . ومجمع الزوائد ۷/ ۳۲۱ . ولسان المیزان ۳/ ۲۲۶ . وکنز العمال ۵۴۹۵ .

۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۶۳ . والزھد للامام احمد ۳۹۰ . وتخریج الاحیاء ۳/ ۲۵۴ . والضعفاء للعقیلی ۲/ ۲۷۱ . وکشف الخفاء ۲/ ۳۲۳ . والدر المنثور ۱۵۲ . وکنز العمال ۲۵۰۴۲ .

سے بھی عزیمت ہے۔[1]

۱۹۲۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن طلحی، ابوحصین محمد بن حسن وادعی، یحییٰ حمانی، قیس بن ربیع، عبداللہ بن عمران، علی بن زید، سعید بن مسیب کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ بن ابی طالب کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہ کونسی چیز عورتوں کے لیے بہتر ہے؟ جواب دیا کہ عورتیں مردوں کو دیکھیں اور نہ ہی مرد انہیں دیکھیں۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے یہ جواب نبی ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فاطمہؓ تو میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔[2]

۱۹۲۸- اللہ سے ڈرنے والا...... ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سالم، سعید بن علی بن عظیل، اسحاق بن عنبر، نضر بن ثابت، یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ قوی تر ہو جاتا ہے اور اپنے شہر و علاقہ میں امن و سلامتی کے ساتھ چلتا پھرتا ہے۔[3]

۱۹۲۹- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، احمد بن عبدالرحمٰن، یزید بن ہارون، سفیان بن حسین، زہری، سعید بن مسیب کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوران مقابلہ جس آدمی نے ایک گھوڑ اور گھوڑوں کے درمیان داخل کیا درآنحالیکہ اسے اطمینان نہیں کہ وہ سبقت لے جائے گا تو یہ صریح جوا بازی ہے۔[4]

۱۹۳۰- ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، محمد بن بکر بن حیان، عمر بن حصین، ابراہیم بن عطاء، یزید بن عیاض، زہری، سعید بن مسیب کے سلسلۂ سند سے عمارؓ بن یاسر کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسن خلق اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا اخلاق ہے۔[5]

۱۹۳۱- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن داؤد مکی، حبیب کاتب مالک، عن ابن اخیہ الزہری، زہری، سعید بن مسیب کے سلسلۂ سند سے ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: عمرؓ کی وفات پر اسلام کو لبیک ہے۔[6]

۱۹۳۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر محمد بن حسن، احمد بن اسحاق، خشاب رقی، رزیق ابوقاسم حمصی، حکم بن عبداللہ ایلی، زہری، سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی کوئی نہ کوئی عظمت و شرافت ہوتی ہے جس سے لوگ رونق حاصل کرتے ہیں اور میری امت کی رونق و شرافت قرآن مجید ہے۔

---

۱ الاحادیث الضعیفۃ ۱/ ۷۱. وکنز العمال ۲۱۰۰۱.

۲ تاریخ اصبہان للمصنف ۲/ ۹۳، ۲۳۸. واتحاف السادۃ المتقین ۸/ ۲۱۲. وکشف الخفاء ۱/ ۳۷۳.

۳ المستدرک ۲/ ۱۱۳. والسنن الکبری للبیہقی ۱۰/ ۲۰. وسنن ابی داؤد. کتاب الجہاد باب ۶۹. وسنن ابن ماجۃ ۲۸۷۶. وسنن الدار قطنی ۴/ ۱۱۱. ۳۰۵. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۲/ ۴۹۹. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۱۶۹ ومشکاۃ المصابیح ۳۸۷۵.

۵ مجمع الزوائد ۸/ ۲۰. واتحاف السادۃ المتقین ۷/ ۳۲۰. والدر المنثور ۲/ ۷۵ والترغیب والترہیب ۳/ ۴۰۶. وکنز العمال ۵۱۳۰.

۶ مجمع الزوائد ۹/ ۷۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/ ۲۱. واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۳۱۴. وکنز العمال ۳۲۷۳۶.

(۱۷۱) عروہ بن زبیر رحمہ اللہ[1]

مدینہ منورہ کے تابعین کرام میں سے عروہ بن زبیر رحمہ اللہ بھی ہیں مدینہ کے فقہائے سبعہ میں انکا شمار ہوتا ہے۔ طاعت خداوندی کو انہوں نے ساری عمر اپنا شعار بنایا۔ مختلف آزمائشوں میں مبتلا رہے۔ اور باعث ثواب سمجھ کر ان سے سرآزما ہوئے، مجتہد مطلق، عبادت گزار اور دائمی روزہ دار تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف معرفت واحسانات اور آزمائشوں کا مخفاء ہے۔

۱۹۲۳۔ چار لوگوں کی چار دعائیں اور ان کی قبولیت ...... احمد بن بندار، عبداللہ بن سلیمان الاشعث، سلیمان بن معبد ماصمی، عبدالرحمن بن ابی زناد ما بوہ ابوزناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عروہ بن زبیر، عبداللہ بن زبیر، مصعب بن زبیر اور عبداللہ بن عمر ایک حجرے میں جمع تھے۔ کسی نے تجویز کی کہ ہم لوگ اپنی اپنی آرزوئیں پیش کریں۔ سب نے اسے پسند کیا۔ سب سے پہلے عبداللہ بن زبیر نے کہا: میری آرزو یہ ہے کہ مجھے خلافت ملے۔ عروہ رحمہ اللہ کہنے لگے میں چاہتا ہوں کہ مجھ سے علم حاصل کیا جائے۔ مصعب رحمہ اللہ نے کہا میری تمنا یہ ہے کہ عراق کی ایک خوبصورت عورت اور قریش کی دو عورتیں عائشہ بنت طلحہ، سکینہ بنت حسین میرے عقد میں آجائیں۔ عبداللہ بن عمر نے فرمایا: میری تمنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بھرپور مغفرت فرمائے۔

چنانچہ خدا نے ان چاروں کی دعا قبول فرمائی اور ہر ایک کی تمنا پوری ہوئی، امید ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عمر کی مغفرت بھی کردی ہوگی۔

۱۹۲۴۔ ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، سفیان، زہری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کے پاس سماع حدیث کے لئے لوگوں کا اجتماع ہوتا تھا۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں ہم ان کے پاس آئے تو فرمایا: میرے پاس آؤ اور مجھ سے علم سیکھو۔

۱۹۲۵۔ ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عمرو باہلی، ماصمی، ابن ابی زناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے کہا: ہم کہا کرتے تھے کہ کتاب اللہ کے ہوتے ہوئے ہم کسی دوسری کتاب کو نہیں رکھیں گے، سو میں نے اپنی بہت ساری کتابیں مٹاڈالی ہیں۔ اب میں چاہتا ہوں کہ میری کتابیں میرے پاس موجود ہوتیں چونکہ کتاب اللہ کا معاملہ کافی حد تک مضبوط ہو چکا ہے۔

(لہذا اخیر قرآن کا قرآن مجید کے ساتھ خلط ملط ہونے کا شک وشبہ دور ہو چکا ہے چونکہ قرآن مجید کا جمع دوبار ہو چکا اس کے نسخے دنیا میں عام ہو چکے ہیں اب اس میں خلط ملط ہونے کا ڈر نہیں رہا۔ تنوای۔)

۱۹۲۶۔ امانت کے تقاضا میں عروہ کی نرمی ...... ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، زبیر بن بکار، محمد بن ضحاک

۱۔ تهذيب التهذيب ۷/ ۱۸۰ والتاريخ الكبير ۷/ ۳۱. والجرح والتعديل ۶/ ۳۹۵ .وطبقات ابن سعد ۵/ ۱۷۸

۲ نام عروہ، ابوعبداللہ کنیت، مشہور صحابی حواری رسول اللہ ﷺ زبیر بن عوام کے فرزند، ابوبکر صدیق کے نواسے اسماء کے لخت جگر تھے۔ حضرت عمر کے آخر عہد میں پیدا ہوئے ۹۴ ہجری میں وفات ہوئی۔ اپنے زمانہ میں صاحب ثروت لوگوں میں ان کا شمار ہوتا تھا بڑے فیاض تھے روزانہ غسل کرتے لباس فاخرہ زیب تن کرتے تھے۔

کہتے ہیں کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے طلحہ بن عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیقؓ کے پاس مصعبؓ بن زبیر کے بیٹوں کا مال ودیعت رکھا۔ پھر وہ اورام طلحہ عائشہ بنت طلحہ بن عبداللہ شام کی طرف نکل گئے۔ چنانچہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کو خبر ملی کہ طلحہ نے مال ودیعت سے گھر تعمیر کرنے اور غلام اونٹ اور بکریاں خریدنی شروع کردی ہیں۔ عروہؓ جب طلحہ کے پاس آئے تو اپنے آنے کی وجہ ان سے بیان کرنا ناپسند کی اور مال کا تقاضا بھی نہ کیا چنانچہ عروہ رحمہ اللہ ان سے ملتے مگر مال کا تقاضا نہ کرتے۔ طلحہ نے ایک دن ان سے کہا کیا تم اپنا مال واپس نہیں لیتے؟ جواب دیا جی ہاں واپس لیتا ہوں۔ کہا: اپنا ایلچی بھیج کر اپنا مال لے لو۔ عروہ رحمہ اللہ نے پوچھا! کب؟ کہا: جب تم چاہو لے لو۔ چنانچہ عروہ رحمہ اللہ نے اپنا ایلچی بھیجا لیکن اچانک جس گھر میں مال رکھا تھا وہ منہدم ہوگیا۔ مال اس سے نکالا اور ایلچی عروہ رحمہ اللہ کے پاس آ گیا اور آگے سے عروہ رحمہ اللہ نے ذیل کے شعر بطور تمثیل کے پڑھنے شروع کردیئے۔

فما استخبات فی رجل خبیئاً --- کمثل الدین او حسب عتیق

ذوو الاحساب اکرم ما ترات --- واصبر عند نائبۃ الحقوق.

میں نے ایک آدمی کے بارے میں ایک چیز پوشیدہ کی اور پھر اس کا اس سے پوچھا جیسے دین اور عمدہ حسب ونسب،
حسبوں والے خاندانی دسوروثی عزت ووقار کے اعتبار سے اکرم واشرف ہوتے ہیں اور حقوق کا حادثہ جب انہیں
پیش آتا ہے تو صبر آزما ہوتے ہیں۔

۱۹۳۷- عروہؓ کے فرمودات...... ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن شاہین، مصعب بن عبداللہ زبیری، ابوعبداللہ، ہشام بن عروہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر نے فرمایا: بہت سارے ایسے ذلت کے کلمات ہیں جنہیں میں نے سن کر برداشت کیا تو ان کلمات ذلت نے مجھے طویل عزت بخشی۔

۱۹۳۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ہشام بن عروہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں جب تم کسی آدمی کو نیکی کرتے دیکھو تو سمجھ لو کہ اس نیکی کے ضمن میں کچھ اور نیکیاں بھی اس کے پاس موجود ہیں اور جب تم کسی کو برائی کرتے ہوئے دیکھو تو سمجھ لو کہ اس برائی کے ضمن میں کچھ اور برائیاں بھی ہیں پس یقیناً نیکی پوشیدہ نیکیوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور برائی پوشیدہ برائیوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

۱۹۳۹- ابونعیم اصفہانی، حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، نصر بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبداللہ، احمد بن عبدالعزیز جوہری، عمر بن شبہ، ابوزید، اصمعی، عبدالرحمٰن بن ابی زناد، ہشام بن عروہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے --- عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے اپنے بیٹوں سے کہا: اے بیٹو تم میں سے کوئی بھی اپنے رب تعالیٰ کی طرف ہدایت نہیں پاسکتا جب تک وہ اپنے کرم کی طرف اس کو ہدایت نہ دے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا اکرم فرما ہے وہ زیادہ حقدار ہے کہ اسکو اختیار کیا جائے۔ فرمایا کرتے تھے: اے بیٹو! علم حاصل کرو سو اگر تم قوم میں کم مرتبہ ہو تو ان میں تم بڑے مرتبے والے بن جاؤ گے۔ ہائے افسوس ابو بڑھا جاہل قبیح تر ہے۔ اور فرمایا کرتے! جب تم شر کا خوشنما لباس کسی کو پہنے دیکھو تو اس سے ڈرو، اور اگر لوگوں کے ہاں کوئی سچا آدمی ہے تو اس کے صدق کے ماتحت اور بھی سچائیاں ہیں اور جب تم خیر کا خوشنما لباس کسی آدمی کو پہنے دیکھو تو اس سے اپنی امید وابستہ رکھو۔ اگر لوگوں کے درمیان کوئی برا آدمی ہے تو اس میں اور برائیاں بھی ہوں گی۔ لوگ اپنے زمانے کے لحاظ سے اپنے والدین کے مشابہ ہوتے ہیں۔

۱۹۴۰- ابونعیم اصفہانی، حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق، نصر بن علی، اصمعی، ابن ابی زناد، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عروہ فرمایا کرتے تھے: شرف ومرتبے کا بھی عاشق ہوتا ہے جس طرح حسن وجمال کا عاشق ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فلاں

عورت کے دل میں فلاں قبیلہ کی الفت پیدا کردی ہے۔وہ سب لمبے اور سفید ہیں اور تم نے سیاہ بونوں کو قبول کر لیا۔

۱۹۲۱۔ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، ابومعاویہ الضریر، ہشام بن عروہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عروہ رحمہ اللہ نے فرمایا اچھی بات حکمت ہے۔تمہارا چہرا کھلا ہوا ہونا چاہیے اور جنہیں تم عطیات دیتے ہو ان کے ہاں تم سب سے زیادہ پسندیدہ ہو گے۔

۱۹۲۲۔حضرت عروہؒ کی قوت برداشت اور وظائف پر کاربندی۔۔۔۔۔ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن متوکل، ابوحسن مدائنی، مسلمہ بن محارب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے۔۔۔۔۔کہ عروہ بن زبیر ایک مرتبہ ولید بن عبدالملک کے پاس تشریف لائے ان کے ساتھ ان کے بیٹے محمد بھی تھے۔اسی دوران محمد بن عروہ چوپایوں کے اصطبل کے پاس سے گزرے کہ اچانک ان کو کسی چوپائے نے لات ماری جس سے وہ گر پڑے اور وہیں ان کی موت ہوگئی۔اسی دوران عروہ رحمہ اللہ کے پاؤں میں زہریلا پھوڑا نکل آیا انہوں نے اس رات بھی اپنا یومیہ وظیفہ مذکورہ ترک نہیں چھوڑا۔ولید نے ان سے کہا پاؤں کٹوا دیجئے ورنہ یہ پھوڑا آپ کے بدن کو فاسد کر دے گا چنانچہ ان کا پاؤں آری کے ساتھ کاٹ دیا گیا وہ اس وقت بوڑھے ہو چکے تھے اور انہیں پاؤں کٹواتے وقت کسی نے بھی سہارا نہیں دیا تھا۔

جب ولید کے پاس سے واپس لوٹنے لگے فرمایا: ہمیں اس سفر میں عظیم مشقت سے دوچار ہونا پڑا۔

۱۹۲۳۔ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق ثقفی، عبداللہ بن محمد بن عبیدہ کہتے ہیں کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے کبھی اپنا وظیفہ نہیں چھوڑا علاوہ اس رات کے جس میں ان کا پاؤں کاٹا گیا اور وہ معن بن اوس کے یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

لعمرک ما اھویت کفی لریبۃ..... ولا حملنی نحو فاحشۃ رجلی

ولاقادنی سمعی ولا بصری لہ..... ولا دلنی رای علیھا ولا عقلی

واعلم انی لم تصبنی مصیبۃ..... من الدھر الا قد اصابت فتی قبلی

تیری عمر کی قسم! میں نے ہتھیلی کبھی بھی بے قراری کی وجہ سے بلند نہیں کی اور نہ ہی مجھ پر کبھی کسی نے حملہ کیا بجز اس ناسور کے جو میرے پاؤں پر ہو گیا تھا۔میرے کانوں اور آنکھوں نے میری قیادت نہیں کی اور نہ میری رائے وعقل نے اس پر دلالت کی۔اور میں جانتا ہوں کہ مجھے کوئی مصیبت نہیں پہنچی بجز اس کے جو مصیبت زمانہ میں کسی نوجوان کو مجھ سے پہنچی۔

۱۹۲۴۔ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، یحییٰ بن طلحہ، عیسیٰ بن یونس، عبدالواحد مولیٰ عروہ کہتے ہیں کہ میں عروہ رحمہ اللہ کے پاس تھا وہ روزے میں تھے کہ ان کا پاؤں جوڑ سے کاٹا گیا۔

۱۹۲۵۔ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحاق بن ابراہیم، عبیداللہ بن سعد زہری، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ ہر دن مصحف سے دیکھ کر ایک چوتھائی قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے۔اور رات کو بھی اتنا ہی نماز میں پڑھتے۔اپنے اس معمول کو انہوں نے صرف اس رات چھوڑا جس میں انکی زہریلا پھوڑا ہو گیا تھا جسکی وجہ سے پاؤں کٹوانا پڑا۔

۱۹۲۶۔ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، یعقوب بن ابراہیم، عامر بن صالح زبیری، ہشام بن عروہ کہتے ہیں: میرے والد صاحب ایک مرتبہ ولید بن عبدالملک کے پاس تشریف لے گئے وہیں ان کے پاؤں میں ایک زہریلا پھوڑا نکل آیا ولید ان سے کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! میں آپ کو پاؤں کاٹنے کی رائے دیتا ہوں۔چنانچہ ان کا پاؤں کاٹا گیا وہ روزہ میں تھے اور ان کے چہرے پر تکلیف

کے ذرا اثرات بھی نہیں تھے۔ اسی دوران وہیں انکا بیٹا اصطبل میں گیا اور کسی چوپائے نے اس کو ٹانگ ماری جس سے وہ مر گیا، چنانچہ ان کی مدینہ تشریف آوری تک میں نے ان کے منہ سے کچھ نہیں سنا بالآخر یہاں آ کر فرمایا: اے اللہ! میرے چار اطراف تھے ایک تو نے لے لیا اور تین میرے پاس باقی رہنے دیے۔ میں اس پر تیرا شکر ادا کرتا ہوں اور میرے چار بیٹے تھے ایک تو نے لے لیا اور تین میرے پاس باقی رہنے دیے اس پر بھی میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں بخدا اگر تو نے لے ہی لیا ہے تو اُسے باقی رکھا ہے اور اگر تو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے تو عافیت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

۱۹۴۷- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن متوکل، ابوحسن مدائنی، مسلمہ بن محارب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب عروہ بن زبیر ولید بن عبدالملک کے پاس سے مدینہ واپس آئے تو قریش وانصار ان کے پاس ان کے بیٹے کی وفات پر تعزیت کرنے آئے۔ ان سے عیسیٰ بن طلحہ کہنے لگے اے ابوعبداللہ! اللہ نے آپ کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کیا ہے چونکہ بخدا! آپ کو چلنے کی چنداں ضرورت نہیں تھی۔ فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کتنا اچھا کیا، اللہ تعالیٰ نے مجھے سات بیٹے عطا فرمائے ان میں سے ایک کو واپس لے لیا اور باقی میرے پاس رہنے دیے اور ایک عضو واپس لیا اور پانچ اعضاء کو میرے پاس باقی رہنے دیا یعنی دو ہاتھ ایک پاؤں آنکھ اور کان۔

۱۹۴۸- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ، عبدالرزاق، معمر، زہری کہتے ہیں کہ عروہ رحمہ اللہ کے پاؤں میں زہریلا پھوڑا نکل گیا تھا اسکا اثر پنڈلی تک تجاوز کر گیا۔ ولید بن عبدالملک نے ان کے پاس اطباء بھیجے تاکہ خاطر خواہ علاج کرواسکیں۔ طبیبوں نے کہا: اس پھوڑے کی کاٹنے کے سوا کوئی دوائی نہیں ہے چنانچہ پاؤں کاٹا گیا مگر ان کا چہرہ شدت الم کی وجہ سے بسورہ تک نہیں۔

۱۹۴۹- دنیا کی رونق دیکھنے پر حکم خداوندی...... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ہشام بن عروہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کوئی آدمی دنیا کی زینت ورونق کو دیکھے وہ فوراً اپنے اہل خانہ کے پاس آئے انہیں نماز کا حکم کرے اور صبر سے کام لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے ارشاد فرمایا ہے: "ولا تمدن عینیک الی ما متعنا به ازواجا منهم زهرة الحياة الدنيا لنفتنهم فيه" اور لوگوں کو جو ہم نے دنیا کی زندگی میں آرائش کی چیزوں سے بہرہ مند کیا ہے تا کہ ان کی آزمائش کریں ان پر نگاہ نہ کرنا۔

۱۹۵۰- ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد بن عثمان عثمانی، احمد بن سلیمان طوسی، زبیر بن بکار، ابوضمرہ انس بن عیاض، ہشام بن عروہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب عروہ نے عقیق مقام میں محل لیا تو لوگوں نے ان سے کہا: آپ نے مسجد نبوی سے کنارہ کشی کی ہے؟ فرمانے لگے ان لوگوں کی مسجدیں لہو ولعب اور ان کے بازار لغویات کا گہوارہ ہیں ان کے بازار جھگڑے کا گڑھ ہیں اور ان کے راستوں میں بے حیائی کی گرم بازاری ہے لہٰذا ان سے کنارہ کش عافیت میں رہے گا۔

۱۹۵۱- عروہؒ کی سخاوت...... ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن سنان، محمد بن اسحاق ثقفی، عبداللہ بن سعید، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کے پاس جب خوش حالی کے دن آ جاتے تو اپنے مکان کی دیوار میں شگاف بنا لیتے اور لوگوں کو آمد کا اذن عام دیدیتے۔ چنانچہ لوگ ان کے پاس آتے، کھاتے پیتے اور کھانا اپنے ساتھ بھی لے جاتے اور عروہ رحمہ اللہ سورہ کہف اور ذیل کی آیت بار بار تلاوت کرتے:

ولو لا اذ دخلت جنتک قلت ما شاء الله لا قوة الا بالله

جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کیوں نہیں کہا؟

عروہؓ کی سند سے مروی احادیث

شیخ کہتے ہیں کہ عروہ رحمہ اللہ کی سند سے بے شمار احادیث مروی ہیں خاص کر انہوں نے کبار صحابہ کرام اور صحابیات سے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۹۵۲-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، محمد بن فرج ازرق، محمد بن عبداللہ بن کناسہ، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے زبیر بن عوامؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سر کے سفید بالوں کو تبدیل کر لیا کرو اور یہود کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔[1]

عروہ کی حدیث مذکور غریب ہے ابن کناسہ اس میں متفرد ہیں۔

۱۹۵۳-ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، ابن لہیعہ، ابواسود، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ جنت میں اسکا گھر بنائیں گے۔[2]

عروہ کی حدیث غریب ہے عبداللہ بن لہیعہ متفرد ہیں۔ ابن مبارک اور ابن وہب وغیرہ نے اس کو روایت کیا ہے۔

۱۹۵۴-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن اسد بن شیبہ، یحییٰ بن زکریا، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ظلماً ایک بالشت کے برابر بھی زمین قبضہ کی زمین کو اس کا طوق بنا کر سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔[3]

یہ حدیث صحیح مشہور ہے لیکن عروہ سے صرف ہشام روایت کرتے ہیں۔

۱۹۵۵-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد، ہارون، مقدم بن محمد واسطی، قاسم بن محمد، عبیداللہ بن عمر، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے عبدالرحمن بن عوفؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: اے ابومحمد! استلام حجر اسود کے بارے میں تم نے کیا کیا؟ میں نے جواب دیا میں نے اسکا استلام کیا اور پھر اسے چھوڑ دیا ارشاد فرمایا: تو نے درست کیا۔[4]

ایک جماعت نے اس کو ہشام عن عروہؓ کی سند سے مرسلاً روایت کیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں۔ عبیداللہ سے صرف قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں اور مقدم بن محمد اس میں متفرد ہیں۔

۱۹۵۶-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمن، یزید، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، عروہ بن زبیر کے سلسلۂ سند سے عبداللہؓ

---

[1] سنن الترمذی ۱۷۵۲. وسنن النسائی ۸/ ۱۳۷. ۱۳۸، والسنن الکبری للبیهقی ۷/ ۳۱۱. ومسند الامام احمد ۱/ ۱۶۵. ۲/ ۲۶۱. ومجمع الزوائد ۵/ ۱۶۰. وفتح الباری ۱۰/ ۳۵۵. ومشکاة المصابیح ۴۴۵۵.

[2] مسند الامام احمد ۱/ ۲۰ وفتح الباری ۱/ ۵۴۴، ۵۴۵، وصحیح ابن خزیمة ۱۲۹۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/ ۲۶۸. ومشکوة المصابیح ۶۹۷. وکنز العمال ۲۰۷۲۸، ۲۰۷۶۷ . ۱۳۰ . ۲۶۰. سنن الترمذی ۲۱۸. وسنن ابن ماجة ۷۳۶، وصحیح ابن حبان ۳۰۱.

[3] صحیح مسلم، کتاب المساقاة ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، والسنن الکبری للبیهقی ۶/ ۹۸، ۹۹. ومجمع الزوائد ۴/ ۱۷۶، ۱۷۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/ ۹۹. ومسند الامام احمد ۱/ ۱۸۸، ۱۹۰، ۲/ ۳۸۸. صحیح البخاری ۴/ ۱۳۰.

[4] الکنی للدولابی ۱/ ۱۰

بن عمرو کی روایت ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو چھین کر نہیں قبض کریں گے لیکن علماء کو اٹھا لینے سے علم قبض کر لیں گے۔ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا لوگ جاہلوں کو اپنا بڑا بنا لیں گے ان سے مسائل پوچھے جائیں گے وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔[۱]

عروہ بن زبیر کی یہ حدیث ثابت شدہ ہے ان سے ان کا بیٹا ہشام زہری اور ابوالاسود بھی روایت کرتے ہیں۔

۱۹۵۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، ابوہ ابواویس، ہشام بن عروہ اپنے والد عروہ سے وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بہترین صدقہ وہ ہے جو ظہر غنی سے کیا جائے تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ صدقہ کی ابتداء اپنے عیال سے کرے۔ (بہترین صدقہ وہ ہے جو ظہر غنی سے کیا جائے اس کا مطلب ہے کہ تمام مال صدقہ نہ کرے بلکہ اپنے اور اپنے اہل وعیال کیلئے بھی کچھ چھوڑ دے۔ مترجم)

یہ حدیث ثابت ہے۔[۲]

۱۹۵۸- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن مخلد، حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن ہاشم، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عثمان بن ہیثم، ہشام بن زیاد، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو یہ دعا پڑھتے: "اللھم متعنی بسمعی وبصری وعقلی واجعلھما الوارث منی وانصرنی علی عدوی وارنی فیہ ثاری" اے اللہ! مجھے میرے کانوں، آنکھوں اور عقل سے فائدہ پہنچا۔ ان کو میرا وارث بنا، میرے دشمن کے خلاف میری مدد کر اور اس میں مجھے میرا بدلہ دکھلا۔

عثمان بن ہیثم نے اپنی حدیث میں زیادتی کے یہ الفاظ روایت کیے ہیں۔ اللھم انی اعوذ بک من غلبۃ الدین ومن الجوع فانہ بئس الضجیع۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبے سے اور بھوک سے بے شک وہ برا ساتھ لیٹنے والا ساتھی ہے۔[۳]

اس روایت میں عقل کے الفاظ روایت کرنے میں عثمان بن ہیثم منفرد ہیں۔

۱۹۵۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن قاسم بن ریان، احمد بن ابراہیم بن جعفر، محمد بن یونس شامی، مخلد بن عبدالرحمن، سفیان ثوری، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو سر مبارک کو ڈھانپ لیتے تھے۔

۱۹۶۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن ابراہیم بن جعفر، محمد بن یونس شامی، عمر بن سلمہ غفاری، جعفر بن محمد بن زبیر، ہشام، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ بنو غفار کے ایک آدمی کی عیادت کرنے تشریف لے گئے چنانچہ اسکو شدت کے بخار میں پایا جسکی وجہ سے وہ بے چارہ شدید چیخ و پکار میں مبتلا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخار کا تعلق جہنم کی تپش سے ہے اور بخار مومن کیلئے آگ سے حصہ ہے۔[۳]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ۱۳۸، ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ والسنن الکبری للبیھقی ۲/ ۹۸، ۹۹، ومجمع الزوائد ۳/ ۷۶، ۷۹، ۱، والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۹۹۔ ومسند الامام احمد ۱/ ۱۸۸، ۱۹۰، ۲/ ۳۸۸۔ وانظر کذلک: صحیح البخاری ۲/ ۱۳۰۔

۲۔ الکنی للدولابی ۱/ ۱۰

۳۔ صحیح البخاری ۱/ ۳۶۔ وصحیح مسلم، کتاب العلم ۱۳۔ وسنن الترمذی ۲۶۵۲۔ وسنن ابن ماجۃ ۹۔ ومسند الامام احمد ۲/ ۱۶۲۔ ۱۹۰۔ وسنن الدارمی ۱/ ۷۷۔

پھر نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کی جو تمنا ہے وہ اسے عطا فرما چنانچہ اس مریض نے ایک دردناک آہ بھری اور مر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو پوری فرمادیتا ہے۔

عروہ کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ ہشام سے صرف جعفر بن محمد ہی روایت کرتے ہیں۔ اور ہم نے اسے فقط عمر بن سلمہ کی حدیث سے لکھا ہے۔

۱۹۶۱- ابونعیم اصفہانی، ابونصر احمد بن حسین مروانی نیشاپوری، حسن بن موسیٰ سمسار، محمد بن عبدک قزوینی، عباد بن صہیب، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علی کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔[1]

ہشام بن عروہ کی یہ حدیث ضعیف ہے جو صرف عبادہ سے ہی مروی ہے۔

صحابہ کرامؓ کے خلاف جرات کرنے والوں کیلئے وعید...... ۱۹۶۲- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سالم، ابراہیم بن ہاشم، محمد بن خطاب موصلی، عبداللہ بن ولید عدنی، ابوبکر بن ابی شیبہ، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہؓ کے خلاف جرات کرنے والے میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے۔

عروہ کی یہ حدیث غریب ہے ابوبکر بن ابی سبرہ مدنی صاحب غرائب اسکو روایت کرنے میں متفرد ہے۔

(۱۷۲) قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ

ان میں سے ایک فقیہ، پرہیزگار، شفیق، متواضع و عاجزی کرنے والے، عمدہ واعلیٰ حسب نسب والے قاسم بن محمد بن ابی بکر رحمہ اللہ بھی ہیں۔ آپؒ احکام کی باریکیوں پر فائق تھے محاسن اخلاق کی طرف سبقت کرنے والے تھے۔

کہا گیا ہے کہ طالب کیلئے بلندی اور میل جول والے کیلئے صفائی میں تصوف ہے۔

قاسم بن محمد کی عمر بن عبدالعزیز کو نصیحت اور اس کا اثر...... ۱۹۶۳- سلیمان بن احمد، اسحاق بن عثمان بن طلحہ، مالح بن حمید کہتے ہیں کہ جب عبدالملک بن مروان کی موت ہوئی تو حضرت عمر بن عبدالعزیز کو شدید رنج ہوا۔ حتیٰ کہ انہیں عیش و عشرت سے نفرت ہوگئی حالانکہ وہ ناز و نعمت کے پلے ہوئے تھے۔ ستر دن تک ٹاٹ کے کھردرے کپڑے پہنے۔ قاسم بن محمدؒ نے ان سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو ہمارے اسلاف مصائب کا بڑی جوانمردی کے ساتھ استقبال کیا کرتے تھے اور ناز و نعمت کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اسی دن حالت سوگ اور بوسیدگی کو ختم کر کے آٹھ ہزار دینار کی مالیت کے کپڑے زیب تن کئے۔

۱۹۶۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، عبدالرحمن بن قاسم کی سند سے مروی ہے کہ قاسم بن محمدؒ فرمایا کرتے تھے: گناہ اہل گناہ ہی سے سرزد ہوتے ہیں۔

۱۹۶۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعامر اشعری، ابن ادریس، ابن ابی زناد...... ابی زناد کہتے ہیں میں

۱- المستدرک ۱/ ۵۲۳، ۲/ ۱۴۲. والادب المفرد ۶۵۰. والمعجم الصغیر ۲/ ۱۰۸ والمصنف لعبدالرزاق ۱۹۶۶۰ وعمل الیوم واللیلة لابن السنی ۵۵۹، ۵۳۰ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۱۷۸.

۲- التاریخ الکبیر ۱/ ت ۳۶۹. والجرح ۷/ ت ۱۲۳۲. والاستیعاب ۳/ ۱۳۶۲. وسیر النبلاء ۳/ ۴۸۱. واسد الغابة ۴/ ۳۲۲. والکاشف ۳/ ت ۴۸۱۹. والاصابة ۳/ ت ۸۲۹۴. والتقریب ۲/ ۱۲۸.

نے قاسم بن محمد سے افضل فقیہ کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۹۶۶-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ یحیٰ بن سعید نے کہا کہ ہم مدینہ طیبہ میں کسی ایسے آدمی کو نہیں پاتے تھے جس کو قاسم بن محمد پر فضیلت دے سکیں۔

۱۹۶۷-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن سعید دارمی، حیان بن ہلال، حماد بن زید، ایوب کہتے ہیں کہ میں نے قاسم رحمہ اللہ کو مقام منیٰ میں فرماتے سنا جبکہ لوگوں نے ان پر مسائل کی بوچھاڑ کردی تھی فرمانے لگے: بخدا! کہ میں نہیں جانتا، مجھے علم نہیں، جو کچھ تم سوال کرتے ہو اسکا ہم علم نہیں رکھتے۔ اگر ہم جانتے تو علم نہ چھپاتے اور نہ ہی تم سے چھپانا ہمارے لئے حلال ہے۔

یحیٰ بن سعید کہتے ہیں میں نے قاسمؒ کو فرماتے سنا ہے کہ جو کچھ تم پوچھتے ہو وہ سب کچھ ہم بیان نہیں کرسکتے۔ اللہ تعالیٰ کے حق کو جاننے کے بعد آدمی جاہل زندہ رہے اس سے بہتر ہے کہ وہ لاعلمی کے عالم میں کچھ کہے۔

۱۹۶۸-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی حارث، صباح، عبدالرحمٰن بن ابی زناد، ابوزناد کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد سے بڑھ کر سنت رسول اللہ ﷺ کا بڑا عالم کسی کو نہیں دیکھا اور اس زمانے میں کسی آدمی کو کامل اس وقت تک شمار نہیں کیا جاتا تھا جب تک وہ سنت رسول اللہ ﷺ کی معرفت نہ رکھتا ہو۔

۱۹۶۹-قاسم بن محمد رحمہ اللہ کی وفات...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد رحمہ اللہ حج یا عمرہ کرنے کے قصد سے نکلے اور مکہ و مدینہ کے درمیان انتقال فرمایا۔ انتقال کے وقت اپنے بیٹے سے فرمایا: میری قبر پر مٹی ڈال کر برابر کردینا، اہل خانہ کے پاس واپس چلے جانا اور اس طرح کہنے سے بچنا کہ میں ایسا تھا اور ایسا تھا (یعنی واپس جاکر تم میری تعریف میں یوں نہ کہو کہ میرا باپ بہت بڑا محدث، فقیہ اور عالم بالسنۃ تھا وغیرہ)

۱۹۷۰-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس سراج، حاتم بن لیث، ابن نمیر، یونس بن بکیر، محمد بن اسحاق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی قاسم بن محمد کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا آپ بڑے عالم ہیں یا سالم؟ جواب دیا یہ مرتبہ تو سالم کا ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہ کہا حتیٰ کہ دیہاتی وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد نے ناپسند سمجھا یوں کہیں کہ سالم مجھ سے بڑے عالم ہیں چونکہ جھوٹ ہوجاتا یا یوں کہتے کہ میں اس سے بڑا عالم ہوں اس طرح ان کو اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنی پڑتی۔

۱۹۷۱-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبدالوہاب صائغ، محمد بن اسحاق بن ابراہیم، حاتم جوہری، عارم، حماد بن سلمہ کے سلسلۂ سند سے ایوب کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد کے سر پر سبز رنگ کی ریشمی ٹوپی اور نشان زدہ ساہری چادر جو زعفران میں کسی حد تک رنگی گئی تھی دیکھی۔

آپؒ نے اپنے ایسے ایک لاکھ درہم چھوڑ دیئے جنکے متعلق ان کے دل میں کچھ کھٹکا تھا۔

قاسم بن محمد کی سند سے چند مروی احادیث

مصنف رحمہ اللہ کے شیخ فرماتے ہیں کہ قاسم بن محمد کی سند سے کثرت کے ساتھ احادیث مروی ہیں ان کی زیادہ تر مروی احادیث احکام و مناسک حج میں ہیں۔

۱۹۷۲-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، داؤد، قاضی ابو محمد، محمد ایوب، ابوولید طیالسی، یزید بن ابراہیم، حماد بن سلمہ، عبداللہ بن ابی ملیکہ، قاسم بن محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سورہ آل عمران کی آیت ذیل تلاوت کی

"ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ اٰیات محکمات ھن ام الکتاب" الی آخر الآیۃ

اللہ وہ ذات ہے جس نے آپ پر کتاب نازل کی اس میں سے کچھ واضح حکم والی آیات ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں۔

پھر ارشاد فرمایا: جب تم لوگوں کو متشابہات کے بارے میں سوال کرتے دیکھو تو جان لو کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے الذ زیغ سے تعبیر کیا ہے[1]

حدیث کے الفاظ قاضی کے ہیں حماد بن سلمہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور سلسلۂ سند یوں ہے عبدالرحمن بن ابی القاسم عن ابیہ القاسم عن عائشۃ۔ عبدالرحمن متفرد ہیں ولید بن مسلم سے۔

۱۹۷۳-ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو بن حمدان، ابن زنجویہ بن ہیثم، عبدالعزیز بن یحییٰ مدنی، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، قاسم بن محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ان کے سر میں درد ہوا کہنے لگیں: ہائے میرا سر! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تیرے سر میں درد ہو اور میں زندہ ہوں تو میں تیرے لئے استغفار اور دعا کروں گا، حضرت عائشہؓ کہنے لگیں، افسوس بخدا! میں بھی ہوں کہ آپ میری موت چاہتے ہیں۔ اور اگر یہی معاملہ ہے تو آپ کے آخری دن کا پچھلا پہر کسی اور بیوی کے پاس گزرے گا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ میرے خود سر میں درد ہے میں نے ارادہ کیا ہے کہ ابوبکرؓ کو اور ان کے بیٹے کو بلوا کر کچھ وصیت کروں تا کہ لوگ چہ گوئیاں نہ کریں اور میں کہوں کہ اللہ نے انکار کیا اور مؤمنوں نے دفاع کیا یا فرمایا اللہ نے دفاع کیا اور مؤمنوں نے انکار کیا[2]

اس حدیث کو یحییٰ بن حسان نے سلیمان بن بلال کے طریق سے روایت کیا ہے اور زبیدی نے عبدالرحمن بن قاسم، عن ابیہ کے طریق سے روایت کی ہے۔

۱۹۷۴-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ایوب، قاسم بن محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ جب نبی ﷺ بارش دیکھتے تو ارشاد فرماتے "اے اللہ موسلا دھار اور سکون کی بارش عطا فرما"۔[3]

یہ حدیث نافع موسیٰ ابن عقبہؒ نے بھی قاسم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۹۷۵-بابرکت عورت اور نکاح...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن اسامہ، عبدالوہاب بن عطاء، عباد بن منصور، قاسم بن ابی محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے کسی ایک کے لقمہ (کے ثواب) کو اس قدر بڑھا تا ہے جس طرح کسی آدمی کی اونٹنی کے بچے کو بڑھاتا ہے یہاں تک کہ اس لقمہ کو احد کے پہاڑ کے برابر کر دیتا ہے۔

۱۹۷۶-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، موسیٰ بن تلیدان، قاسم بن محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ بلحاظ برکت افضل ترین نکاح وہ ہے جو اخراجات کے اعتبار سے کمتر ہو، حضرت عائشہ فرمانے لگیں یہ حدیث میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے جب تمہیں سنا رہی ہوں۔

یہ حدیث اسی طرح عمر بن علی مقدمی، عبدالصمد اور سعید بن عامر نے موسیٰ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب العلم ۱، وسنن ابی داؤد ۴۵۹۸، وسنن الدارمی ۱/۵۵ وسنن ابن ماجۃ ۴۷، وتفسیر الطبری ۳/۱۱۹، وتفسیر ابن کثیر ۲/۶، وتفسیر الدر المنثور ۲/۵ والاسماء والصفات للبیہقی ۳۵۷۔

۲۔ صحیح البخاری ۷/۱۵۵، ۹/۱۰۰، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۳۸۷، وفتح الباری ۱۰/۱۲۳، ۱۳۸، ۲۰۵۔ ودلائل النبوۃ للبیہقی ۷/۱۶۸، ومشکاۃ المصابیح ۵۹۵۰۔

۳۔ صحیح بخاری ۲/۴۰ وسنن ابی داؤد کتاب الادب باب ۱۱۳ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۳۶۱، وصحیح ابن حبان ۶۰۵ م ۶۰۰ (موارد) وفتح الباری ۲/۵۱۸۔

۱۹۷۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ابن سخبرہ، قاسم بن محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: افضل ترین عورت بلحاظ برکت کے وہ ہے جسکا خرچہ کم ہو۔[1]

۱۹۷۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، یحییٰ بن اسحاق سیلحینی، ابن لہیعہ، خالد بن ابی عمران، قاسم بن محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو اللہ عزوجل کے سائے کی طرف سبقت کرنے والے کون لوگ ہوں گے؟ صحابۂ کرامؓ نے جواب دیا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: وہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کا حق دیا جائے قبول کر لیتے ہیں اور اگر ان سے حق مانگا جائے تو فوراً دے دیتے ہیں: نیز وہ لوگوں کے لئے فیصلے ایسے ہی کرتے ہیں جیسے اپنے لئے ہے۔[2]

یہ حدیث غریب ہے ابن لہیعہ اس میں متفرد ہے۔ احمد بن حنبل نے بھی اس حدیث کو یحییٰ بن اسحاق سے روایت کیا ہے۔

۱۹۷۹- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، انصاری، شعیب بن سلمہ، عصمہ بن محمد، موسیٰ بن عقبہ، قاسم بن محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی قدرت رکھتے ہوئے عورت کے محاسن کو دیکھنے سے اپنی نظر بچا لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں عبادت کا ایسا شوق ڈال دیتے ہیں جسکی حلاوت وہ محسوس کرتا ہے۔[3]

(۱۷۳) ابوبکر بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ

ابوبکر بن عبداللہ فقیہ، بے مثال، وجیہ الشان اور ایسے عبادت گزار تھے جنہیں راہب قریش کہا جاتا تھا۔ آپ بھی فقہاء سبعہ میں سے ہیں ان کی اکثر احادیث قضاء و احکام میں ہیں۔

۱۹۸۰- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن ثعلب کے سلسلۂ سند سے زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو راہب مدینہ کہا جاتا تھا۔

۱۹۸۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی کہتے ہیں کہ میں نے ابو حسان کی کتاب میں لکھا دیکھا کہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو کثرت نماز کی وجہ سے راہب مدینہ کہا جاتا تھا۔

۱۹۸۲- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، زبیر بن بکار، یحییٰ بن عبدالملک ہدیری، مغیرہ بن عبدالرحمٰن مخزومی، (ابوہ) عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ علم تین امور میں سے کسی ایک کے لئے ہو سکتا ہے، اہل نسب والے کے لئے کہ وہ علم سے اپنے نسب کو مزین کرو دیتا ہے۔ یا دین دار کیلئے کہ وہ علم سے اپنے دین کو مزین کرتا ہے۔ یا یہ علم سلطان کے لئے ہو کہ اسے نفع پہنچاتا ہے۔ میں عروہ بن زبیر اور عمر بن عبدالعزیز کے سوا کسی کو نہیں جانتا کہ اس میں یہ تینوں خصائص جمع ہوں، چنانچہ وہ دونوں پختہ دیندار، اہل نسب اور سلطنت کے مرتبہ پر بھی فائز تھے۔

۱۔ المستدرک ۲/ ۱۷۸. ومسند الامام احمد ۶/ ۱۴۵. ومجمع الزوائد ۴/ ۲۵۵. واتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۳۴۶. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۴/ ۱۸۹.

۲۔ مسند الامام احمد ۶/ ۶۷. والزھد ۳۰ ومشکاۃ المصابیح ۳۷۱۱.

۳۔ الکامل لابن عدی ۵/ ۲۰۰۹.

۴۔ تھذیب التھذیب ۷/ ۴۳. وتقریب التھذیب ۱/ ۵۳۵ والتاریخ الکبیر ۵/ ۳۸۵. والجرح والتعدیل ۵/ ۵۱۹.

مسند ابو بکر بن عبدالرحمٰن

۱۹۸۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، عن اخیہ، سلیمان بن بلال، محمد بن عبداللہ بن ابی عتیق، موسیٰ بن عقبہ، ابن شہاب، ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔[1]

(۱۷۴) عبیداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ[1]

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی بحور اربعہ (چار بڑے عالموں) میں سے ایک ہیں۔ شب بیداری ان کا مزاج دنیا سے کنارہ کشی ان کی طبیعت تھی۔ علم وعمل کے بحر بیکراں تھے۔

۱۹۸۴- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، نوح بن حبیب، محمد بن یحییٰ، محمد بن سہل بن عسکر، عبدالرزاق، معمر کے سلسلۂ سند سے زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے قریش کے چار علم کے سمندروں کو پایا ہے سعید بن مسیب، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث، عبیداللہ بن عتبہ اور عروہ بن زبیر رحمہم اللہ تعالیٰ علیہما۔

۱۹۸۵- عبیداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ کے نزدیک دنیا کی بے وقعتی ...... ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی حارث، اسحاق بن اسماعیل، مغیرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اگر عبیداللہ بن عتبہ مجھے پالیتے جس وقت کہ خلافت کا بار عظیم میرے اوپر ڈال دیا گیا تھا تو وہ ضرور مجھے حقارت کی نظر سے دیکھتے۔

۱۹۸۶- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبدالوہاب، ابوعباس ثقفی، محمد بن حسین بن اشکیب، ابوحسین بن اشکیب، ابن ابی زناد، ابوزناد کہتے ہیں کہ بسا اوقات میں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو ان کی امارت کے معاملہ میں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ کے پاس مشورہ لینے کیلئے آتے دیکھا ہے۔ چنانچہ عبیداللہ رحمہ اللہ کبھی انہیں امارت سے روک دیتے اور بسا اوقات اجازت دے دیتے۔

۱۹۸۷- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، جعفر بن سلیمان نوفلی، ابراہیم بن منذر، عبدالرحمٰن بن مغیرہ، عبدالرحمٰن بن ابی زناد، ابوہ ابوزناد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی طرف چند اشعار لکھ کر بھیجے:

باسم الذی انزلت من عنده السور ـــ والحمد لله اما بعد یا عمر

ان کنت تعلم ماتاتی وماتذر ـــ فکن علی حذر قد ینفع الحذر

واصبر علی القدر المحتوم وارض به ـــ وان اتاک بما لاتشتهی القدر

فما صفا لامرء عیش یسر به ـــ الاسیتبع یوماً صفوه کدر

اس ذات کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے پاس سے سورتیں نازل ہوئیں اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اما بعد! اے عمر! اگر تم جانتے ہو جولاتے ہو اور جو چھوڑتے ہو

---

[1] سنن ابن ماجة ۳۸۱۶. ومسند الامام احمد ۲/ ۴۵۰. وصحیح ابن حبان ۵۶ ۲۴، ۵۸ ۲۴.(موارد) ۱/ ۱۰۱. واتحاف السادة المتقین ۵/ ۵۶، ۱۰/ ۱۱۲. والدر المنثور ۶/ ۶۳. والمطالب الشجرة ۱/ ۲۳۴.

[1] طبقات ابن سعد ۵/ ۲۵۰. والتاریخ الکبیر ۵/ت ۱۲۳۹. والجرح ۵/ت ۱۵۱۷. والجمع ۱/ ۳۰۱. وسیر النبلاء ۴/ ۴۷۵. والکاشف ۲/ت ۳۶۰۸. وتهذیب التهذیب ۷/ ۲۳. والتقریب ۱/ ۵۳۵. والخلاصة ۲/ت ۴۵۶۳.

تو پس اللہ سے ڈرتے رہو چونکہ اللہ کا ڈر نفع بخشتا ہے۔ حتمی تقدیر پر صبر کرو اور اس سے راضی رہو اگرچہ تقدیر تمہارے سر پر تمہاری خواہش کے خلاف امور ڈالے۔ آدمی کی صاف وشفاف زندگی جو اُسے بھلی لگتی ہے مگر ایک نہ ایک دن اس کی خوشگوار زندگی کے بعد تکلیف دہ زندگی بھی آجاتی ہے۔

مسانید عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رحمہ اللہ

ان کی اکثر احادیث حقارت دنیا اور زہد سے متعلق ہیں۔

۱۹۸۸- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن سہل بن مہاجر، محمد بن مصعب، اوزاعی، زہری، عبید اللہ بن عتبہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک مردار بکری کے قریب سے گزرے تو ارشاد فرمایا: دنیا اللہ کے ہاں اس مردار بکری سے بھی زیادہ حقیر ہے۔[1]

اوزاعی کی یہ حدیث غریب ہے جو زہری کی سند سے ہے۔

۱۹۸۹- ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ بن وہب، یونس بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کے سلسلۂ سند سے ابی ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس احد کے پہاڑ کی مقدار سونا ہوتا تو مجھے خوش نہ کرتا کہ میرے پاس اس میں سے کچھ بچا ہوا ہو اور تین دن گزر جائیں مگر کچھ تھوڑا بہت قرض کی خاطر روک رکھا ہو۔[2]

۱۹۹۰- ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ مروزی، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعید، محمد بن اسحاق، ابن شہاب زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی کی روح قبض نہیں کرتے یہاں تک کہ اسکو پہلے آگاہ نہ کردے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کی رحلت کا وقت ہوا ان کی آخری بات جو میں نے سنی فرما رہے تھے "جنت کا رفیق اعلیٰ عطا فرما"۔[3] میں نے کہا جب آپ کا یہ ارادہ ہے تب تو وہ ہمیں ترجیح نہیں دیں گے اور میں پہچان گئی کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کسی نبی کی روح قبض نہیں ہوتی مگر انہیں پہلے خبر دی جاتی ہے۔

(۱۷۵) خارجہ بن زید رحمہ اللہ[4]

تابعین اہل مدینہ میں سے ایک فقیہ بن فقیہ خارجہ بن زید بن ثابت انصاری رحمہ اللہ بھی ہیں۔ یہ اللہ کے ان برگزیدہ بندوں میں سے ہیں جنہوں نے فقہ وعلم میں مہارت پیدا کی۔ عزلت کو ترجیح دی۔ ان کا کلام وعلم اس وجہ سے زیادہ نہیں پھیلا کیونکہ ان کی عام احادیث قضا واحکام سے متعلق ہیں۔

۱۔ سنن ابن ماجۃ ۴۱۱۰، ۴۱۱۱، ومسند الامام احمد ۱/ ۳۲۹، ۲/ ۳۳۳، ۳/ ۲۲۹، ۲۳۰، ۳۳۶، والترغیب ۴/ ۱۷۳، والدر المنثور ۳/ ۲۳۸، ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۸۷.

۲۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۷/ ۴۹، ودلائل النبوۃ للبیہقی ۱/ ۳۳۸.

۳۔ مسند الامام احمد ۶/ ۲۳۳. واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۲۸۸.

۴۔ تہذیب التہذیب ۳/ ۷۴، والتقریب ۱/ ۲۱۰، والتاریخ الکبیر ۳/ ۲۰۴. والجرح والتعدیل ۳/ ۳۷۴. وطبقات ابن سعد ۵/ ۲۶۲. والتاریخ الکبیر ۳/ ت ۶۹۲ واخبار القضاۃ ۱/ ۱۰۸ والجمع ۱/ ۱۳۶. وسیر النبلاء ۴/ ۴۳۷، ۴۴۱. والکاشف ۱/ ۲۶۵ وشذرات الذھب ۱/ ۱۱۸.

خارجہ کی سند سے مروی احادیث

۱۹۹۱-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، عبدالرحمٰن بن ابی زناد، ابوزناد، خارجہ بن زید بن ثابت کے سلسلۂ سند سے ان کے والد زید بن ثابت رضی اللہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مال خوشگوار اور لذیذ ہے۔[1]

۱۹۹۲-قاتل کیلئے سخت وعید...... ابونعیم اصفہانی، شافع بن محمد، ابوعوانہ اسفرائنی، احمد بن عبدالعزیز جوہری، علی بن حرب، عبدالعزیز بن یحییٰ بن مدنی، مالک بن انس، ابوزناد، خارجہ بن زید کے سلسلۂ سند سے زید بن ثابتؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وعظ کرتے اور احادیث ارشاد فرماتے تھے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے سطح ہستی پر شرک کے بعد حرام ترین گناہ ناحق قتل کرنا ہے۔ مقتول روز قیامت اللہ کے سامنے چلا اٹھتی ہے اور اجازت مانگتی ہے تاکہ مرتکب قتل کو اپنے اندر دھنسا دے۔[2]

(۱۷۶) سلیمان بن یسارؒ[3]

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ عبادت گزار تھے فتنوں سے کنارہ کش تھے۔ آپؒ نے ساری عمر علم و عمل میں کھپا دی۔

۱۹۹۳-یوسف ثانی...... ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن ثعلب، عبداللہ بن ابراہیم بن بیان، محمد بن خلف بن وکیع، ابوبکر عامری، سلیمان بن ایوب، مصعب بن عبداللہ زبیری، مصعب بن عثمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سلیمان بن یسار بہت خوبصورت تھے۔ ایک مرتبہ ایک عورت نے آپ کو گھر کے اندر غلط کاری پر مجبور کرنا چاہا تو آپ نے انکار کر دیا عورت آپ کی قربت کیلئے التجا کرتی رہی لیکن آپ گھر سے نکل کر بھاگ گئے اور عورت کو وہیں چھوڑ گئے۔

سلیمان بن یسار کہتے ہیں اس فتنہ کے بعد میں نے خواب میں یوسف علیہ السلام کو دیکھا میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ یوسف ہیں؟ فرمایا ہاں میں یوسف ہوں جس نے ارادہ کر لیا تھا اور تو سلیمان ہے جو ارادے سے بھی محفوظ رہا۔

۱۹۹۴-سلیمان بن یسارؒ کے مضبوط کردار کا ایک قصہ...... ابونعیم اصفہانی، جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم، ابوعباس بن مسروق، محمد بن حسین، محمد بن بشر کندی، عبدالرحمٰن بن جریر بن عبید بن حبیب بن یسار کلابی کے سلسلۂ سند سے ابوحازم کہتے ہیں کہ:

ایک مرتبہ سلیمان بن یسار مدینہ سے چلے اور ان کے ساتھ ان کا ایک رفیق سفر بھی تھا چنانچہ دوران سفر مقام ابواء پر پڑاؤ کیا سلیمان بن یسار لوگوں میں زیادہ خوبصورت اور زیادہ پرہیزگار و متقی تھے۔ رفیق سفر نے کھانا لانے کیلئے کپڑا لیا اور بازار کی طرف چل پڑا تاکہ کھانا خرید لائے۔ سلیمان بن یسار خیمے میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں ایک اعرابیہ کی نظر پہاڑی کے بالائی حصہ سے ان پر پڑ گئی۔ اعرابیہ نظر پڑتے ہی ان پر فریفتہ ہو گئی اور ان کے حسن و جمال کو دیکھ کر پہاڑ سے نیچے اتری اور آپ رحمہ اللہ کے خیمے میں آ گئی وہ آں

---

[1] مسند الامام احمد ۵/ ۹۲، ۹۳، ۹۸، ۲/ ۷۸، ۳، وفتح الباری ۹/ ۵۳۹. والمعجم الكبير للطبرانی ۹/ ۵۳۹. ۱۱/ ۲۲۴. والسنن الكبرى للبیهقی ۳/ ۱۹۸. (والنظر فی الحدیث: صحیح مسلم ۷۱۶. وسنن النسائی ۵/ ۹۱، ۱۰۰. والمستدرک ۲/ ۳ وصحیح ابن حبان (۸۵۱) موارد.

[2] کشف الخفاء ۲/ ۷۹. والجامع الكبير ۲/ ۲۱.

[3] طبقات ابن سعد ۵/ ۱۷۳. والتاریخ الكبير ۴/ ت ۱۹۰۱. والجرح ۴/ ت ۶۴۳. والجمع ۱/ ۱۷۷. وسیر النبلاء ۴/ ۴۴۴. والكاشف ۱/ ت ۲۱۵۷. وتهذيب التهذيب ۴/ ۲۲۸ والتقريب ۱/ ۳۳۱.

حالانکہ اس نے برقعہ اور دستانے پہن رکھے تھے۔ ان کے سامنے آ کر کھڑی ہوگئی چہرے سے پردہ جو ہٹایا یوں لگی جیسے چاندی کا ٹکڑا ہو۔ کہنے لگی کیا آپ مجھے ہبہ کرتے ہیں: سلیمان رحمہ اللہ سمجھے کہ وہ بچا ہوا کھانا مانگ رہی ہے۔ اس غرض سے دسترخوان کی طرف اٹھے تا کہ اسے کھانا تھما دیں، کہنے لگی میں اسکی تو خواہشمند نہیں ہوں میں تو آپ سے اس بات کی خواہاں ہوں جسکی خواہاں ہر عورت مرد سے ہوتی ہے۔

فرمایا: تجھے شیطان نے تیار کر کے بھیجا ہے، پھر انہوں نے سر آستینوں کے درمیان رکھ لیا اور گریہ وزاری شروع کر دی۔ جب عورت نے یہ عالم دیکھا تو اپنا برقعہ چہرے پر لٹکایا اور جلدی جلدی اپنے خیمہ کی طرف واپس چلی گئی۔ اتنے میں ان کا رفیق واپس لوٹ آیا اور مطلوبہ سامان اپنے ساتھ خرید لایا۔ جب ان کو دیکھا در آنحالیکہ ان کی آنکھیں رونے سے پھٹی جا رہی تھیں۔ پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ جواب دیا، خیریت ہے۔ پوچھا کیا بچے یاد آگئے؟ فرمایا نہیں۔ عرض کیا: پھر کیا قصہ ہے؟ بچوں سے آپ کو جدا ہوئے لگ بھگ تین دن ہوئے ہیں...... الغرض رفیق سفر مصر رہا۔ بالآخر انہوں نے حقیقت حال سے رفیق سفر کو آگاہ کر دیا۔ رفیق سفر نے دسترخوان لگایا اور اس نے بھی رونا شروع کر دیا۔ سلیمان رحمہ اللہ نے پوچھا تو کیوں رو رہا ہے؟ کہا: میں آپکی بنسبت رونے کا زیادہ حقدار ہوں، پوچھا: وہ کیوں؟ کہنے لگا: اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو میرا صبر کا دامن چھوٹ جاتا، پس دونوں برابر روتے رہے۔

چنانچہ سلیمان رحمہ اللہ جب مکہ پہنچے طواف اور سعی سے فارغ ہو کر حجر اسود کے پاس آئے اور کپڑے سے حبوہ باندھ کر بیٹھے ہی تھے کہ ان کی آنکھ لگ گئی اچانک خواب میں دیکھتے ہیں کہ ایک انتہائی خوبصورت، حسین وجمیل، قد آور اور خوشبو سے مہکتا ہوا شخص دیکھا، آپ رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا: اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ جواب دیا: میں یوسف بن یعقوب ہوں، پوچھا کیا یوسف صدیق؟ جواب دیا: جی ہاں، میں نے کہا: آپکی عزیز مصر کی عورت کے معاملہ میں عجیب شان ہے۔ یوسف علیہ السلام نے ان سے فرمایا: آپکی شان ابواء کی عورت کے ساتھ تو اس سے بھی عجیب ہے۔

مسانید سلیمان بن یسار رحمہ اللہ

مصنف کے شیخ کہتے ہیں ان کی اکثر مسانید ابو ہریرہ، ابن عباس، ابن عمر، اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا وعنہم اجمعین سے مروی ہیں۔

۱۹۹۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالوہاب بن عطاء، ابن جریج، یونس بن یوسف:

سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ لوگ حضرت ابو ہریرہؓ سے منتشر ہوگئے تو آپ سے کہنے لگے اہل شام کا بھائی آگے بڑھ گیا۔ لوگ کہنے لگے آپ ہمیں کوئی حدیث سنائیے فرمایا: میں تمہیں حدیث سناتا ہوں جسکو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جن لوگوں کو اول وہلہ میں فیصلہ سنایا جائیگا ان میں سے ایک وہ شہید بھی ہوگا جسکو بلا کر اللہ تعالیٰ اپنی نعمت کا اظہار فرمائیں گے جو اس پر کی گئی تھی۔ وہ اس کو پہچانے گا اور اقرار کرے گا اس کے بعد سوال کیا جائے گا کہ اس نعمت سے کیا کام لیا؟ وہ کہیگا: تیری رضا کے لئے جہاد کیا حتی کہ میں شہید ہوگیا۔ ارشاد ہوگا کہ جھوٹ ہے یہ اس لئے کیا تھا کہ لوگ بہادر کہیں گے سو کہا جا چکا اور جس غرض کے لئے جہاد کیا گیا تھا وہ حاصل ہو چکی۔ اس کے بعد اس کو حکم سنایا جائے گا اور وہ منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ دوسرا وہ عالم بھی ہوگا جس نے پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پاک حاصل کیا۔ اسکو بلا کر اس پر جو انعامات دنیا میں کئے گئے تھے انکا اظہار کیا جائے گا اور وہ اقرار کرے گا اس کے بعد اس سے بھی پوچھا جائے گا کہ ان نعمتوں میں کیا کام کیئے؟ وہ عرض کریگا کہ تیری رضا کے لئے پڑھا اور لوگوں کو پڑھایا قرآن پاک تیری رضا کے لئے حاصل کیا۔ جواب ملے گا جھوٹ بولا ہے تو نے علم اس لئے پڑھا تھا کہ لوگ عالم کہیں گے اور قرآن اس لئے حاصل کیا تھا کہ لوگ قاری کہیں گے سو کہا جا چکا (جو غرض

پڑھنے پڑھانے کی تھی وہ پوری ہو چکی)۔اس کے بعد اس کو بھی حکم سنا دیا جائے گا اور وہ بھی منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا تیسرا وہ مالدار بھی ہوگا جسکو اللہ تعالیٰ نے وسعت رزق عطا فرمائی ہوگی اور ہر قسم کا مال مرحمت فرمایا ہوگا،اس کو بھی بلایا جائے گا اور اس سے بھی نعمتوں کے اظہار اور اقرار کے بعد پوچھا جائے گا کہ ان انعامات میں کیا کارگزاری کی ہے؟۔وہ عرض کرے گا کہ کوئی مصرف خیر ایسا نہیں جس میں خرچ کرنا تیری رضا کا سبب ہو اور میں نے اس میں خرچ نہ کیا ہو ارشاد ہوگا جھوٹ ہے یہ سب اس لئے کیا تھا تا کہ لوگ تجھے فیاض کہیں سو کہا جا چکا۔پھر اس کو بھی حکم کے موافق کھینچ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔[1]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۹۹۶-ابونعیم اصفہانی،محمد بن احمد بن علی بن مخلد،احمد بن ہیثم معدل،ہانی بن یحییٰ،یزید بن عیاض،صفوان بن سلیم،سلیمان بن یسار کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کفقہ فی الدین سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں ہے۔[2]

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: میں ایک گھڑی فقہ میں مصروف رہوں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ پوری رات صبح تک عبادت میں مشغول رہوں۔مزید!! ایک تنہا فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ قوت رکھتا ہے۔ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے اور دین کا ستون فقیہ ہے۔

یہ حدیث حجاج بن بسطام نے یحییٰ بن سعید انصاری عن سلیمان کی سند سے حسب مذکور بالا کے روایت کی گئی ہے نیز یزید بن عیاض عن صفوان متفرد ہیں۔

۱۹۹۷-ابونعیم اصفہانی،ابوعمرو بن حمدان،حسن بن سلیمان،حمید بن زنجویہ،ابوایوب دمشقی،عبداللہ بن احمد بن نخعی،محمد بن عجلان،سلیمان بن یسار کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین تین چیزیں ایمان اور امانت کا جزو لازم ہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا،اول و آخر تمام رسولوں کی تصدیق کرنا اور دوبارہ زندہ اٹھائے جانے پر ایمان لانا،یہ اجزائے ایمان ہیں۔اور امانت کے اجزائے لازمی: اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کے متعلق اسکی نماز پر اعتماد ہو،اگر چاہے کہے کہ میں نے نماز پڑھ لی حالانکہ اس نے نماز نہ پڑھی ہو۔دوم یہ کہ اسے وضو پر اعتماد ہو اگر چاہے کہے کہ میں باوضو ہوں حالانکہ اس نے وضو نہ کیا ہو سوم یہ کہ اسے اعتماد ہو روزے پر اگر چاہے تو کہے میں نے روزہ رکھا ہے حالانکہ وہ روزے میں نہ ہو۔

سلیمان بن یسار کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے صرف اسی اسناد سے لکھا ہے۔

(۱۷۷)سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ[3]

تابعین اہل مدینہ سے ایک فقیہ با کمال،متبع،خوف خدا سے سیر،خشوع وخضوع میں مستغرق اور ساری عمر قناعت کو اپنا شعار بنانے والے سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف خشوع وخضوع کو لازمی پکڑنا اور جزع وفزع سے بیزاری کا نام ہے۔

۱۔ سنن النسائی ۶/ ۲۳ . ومسند الامام احمد ۲/ ۳۲۲. والسنن الکبریٰ للبیهقی ۹/ ۱۶۸ والمستدرک ۱/ ۱۰۷، ۲/ ۱۱۰ . واتحاف السادة المتقین ۱۰/ ۳۵.

۲۔ السنن الکبریٰ للبیهقی ۱/ ۱۰۲ وسنن الدار قطنی ۳/ ۷۹ واتحاف السادة المتقین ۱/ ۸۱ . ومجمع الزوائد ۱/ ۱۲۱. وکشف الخفاء ۲/ ۲۶۵. ۲۱۷.

۳۔ تهذیب التهذیب ۳/ ۴۳۷. والتقریب ۱/ ۲۸۰. والتاریخ الکبیر ۴/ ۱۱۵. والجرح والتعدیل ۴/ ۱۸۴ . وطبقات ابن سعد ۷/ ۱۹۵.

۱۹۹۸-تیل لگانے میں سنت طریقہ ...... ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبداللہ، حسن بن علی بن نصر، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، یونس بن زید، حکم بن عبداللہ فرماتے ہیں:

سلیمان بن عبدالملک مدینہ آیا تو اس کے پاس قاسم اور موصوف سالم بن عبداللہ بھی آئے۔ سالم دونوں میں سے جسم و جان کے لحاظ سے خوبصورت تھے۔ سلیمان نے سالم رحمہ اللہ کو دیکھ کر کہا آپ کا کھانا کیا ہے؟ جواب دیا روٹی اور زیتون کا تیل (جو عام سی غذا تھی۔) کہا: کیا آپ اسے پسند کرتے ہیں؟ جواب دیا: میں اُسے چھوڑے رکھتا ہوں۔۔۔ حتیٰ کہ اس کی از خود اشتہاء پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر سلیمان نے خوشبو منگوائی تو ایک خوبصورت، خوب سیرت اور لمبے قد والی لونڈی خوشبو لائی اور انہیں لگانے لگی۔ سالم رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم سے دور ہو جا پھر ان دونوں حضرات نے تیل لیا اس سے تھوڑا سا چاٹا اور باقی سر پر لگا لیا پھر کہنے لگے: جب رسول اللہ ﷺ کو استعمال کے لئے تیل پیش کیا جاتا تو پہلے اسے چاٹتے پھر سر پر لگاتے تھے۔

۱۹۹۹-زہری کہتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ میں ولید بن عبدالملک کے پاس گیا وہ کہنے لگا: تیرا جسم کتنا اچھا ہے! آپ کیا چیز تناول فرماتے ہیں؟ جواب دیا کعک[1] اور زیتون کا تیل۔ کہا: کیا آپ اسے پسند کرتے ہیں فرمایا: میں اسے چھوڑ دیتا ہوں حتیٰ کہ اس کا مجھے شوق ہو جاتا ہے، چنانچہ جب مجھے اس کا شوق ہو جاتا ہے تو کھا لیتا ہوں۔

۲۰۰۰-ابونعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ابی صفوان، یحییٰ بن کثیر، عبداللہ بن اسحاق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: تم گوشت کا سالن استعمال کرنے سے بچو چونکہ اس کا بھی شراب کی طرح نشہ اور عادت ہوتی ہے

۲۰۰۱-ابونعیم اصفہانی، ابو عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے حنظلہ کہتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ کو اپنی ضروریات کی خریداری کے لئے بازار جاتے دیکھا۔

۲۰۰۲-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابن ناجیہ، محمد بن عباد بن موسیٰ، ابو عباد بن موسیٰ، غیاث بن ابراہیم، اشعب بن ام حمید کہتے ہیں میں سالم بن عبداللہ کے پاس آیا۔ آپ حضرت عمرؓ کا صدقہ تقسیم کر رہے تھے میں نے بھی ان سے مانگا وہ ترشرو ان سے جھانکے اور کہا: اے اشعب! تیرا ناس ہو سوال مت کر۔

۲۰۰۳-ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبدالعزیز، محمد بن عبداللہ بن مکحول، عثمان بن خرزاد، ابراہیم بن عرعرہ، ابو عاصم، جویریہ بن اسماء، اشعب کہتے ہیں کہ سالم بن عبداللہ نے مجھے کہا: اللہ کے سوا کسی سے نہ مانگ۔

۲۰۰۴-بادشاہوں کا حال ...... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، شریح بن یونس، اسحاق بن سلیمان، حنظلہ بن ابی سفیان کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے سالم بن عبداللہ کی طرف خط لکھا کہ مجھے عمر بن خطاب کے کچھ رسائل و پیغامات لکھ بھیجو۔ چنانچہ انہوں نے جواب میں لکھا: اے عمر! میں آپ سے ان بادشاہوں کا تذکرہ کروں کہ جنکی آنکھیں پھوڑ دی گئیں اور جنکی لذت کبھی ختم نہیں ہوتی تھیں، ان کے پیٹ بھی پھٹ گئے جو کبھی سیر نہیں ہوتے تھے اور وہ زمین کے اوپر اور زمین کے پیٹ میں مردار کی مانند ہیں فرض کیجئے: اگر وہ کسی مسکین کے پہلو میں ہوں تو اس مسکین کو ان بادشاہوں کی بدبو سے سخت اذیت پہنچے گی۔

۲۰۰۵-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، زہیر بن معاویہ، موسیٰ بن عقبہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ انہوں نے سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ وہ جب بھی کسی قبر کے قریب سے گزرتے خواہ دن کو یا رات کو تو قبر پر سلام ضرور کرتے تھے۔ چنانچہ کہتے السلام علیکم۔

---

[1] آٹا، دودھ اور شکر ملا کر بنائی گئی روٹی، غالباً ہم اس کو نان یا شیر مال سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ مامتر۔

مسانید سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ

سالم بن عبداللہ کی سند سے بے شمار مرویات ہیں اور ان کی مسانید خصوصاً اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ اور ان کے اجلہ اصحاب سے مروی ہیں تاہم چند ایک درج ذیل مذکور ہیں۔

۲۰۰۶-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عثمان بن فارس، یونس بن یزید بن زہری، سالم کی سند سے حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان بھائی پر حسد کرنا جائز نہیں مگر دو آدمیوں پر، ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے کتاب اللہ کے علم سے نوازا ہو اور وہ دن رات اس کے مقتضاء پر عمل کرتا ہو، دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ اسے دن رات صدقہ کرتا ہو۔[1]

عثمان نے اسی طرح کہا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۰۷-اللہ کی مدد حاصل کرنے کا طریقہ۔۔۔ابونعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، جعفر فرغانی، ابوعمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، ابراہیم بن محمد بن مکی، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن عقیل، زہری، سالم کے سلسلۂ سند سے عبداللہؓ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے (حوادث کے) سپرد کرتا ہے اور جو بھی اپنے مسلمان بھائی کے کام میں مصروف رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں مصروف رہتا ہے۔ اور جو بھی اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت کو اس سے دور کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں مصروف رہتا ہے۔ جو بھی اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت کو اس سے دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے مصائب کو دور فرمائے گا اور جو اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔[2]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے بخاری و مسلم دونوں نے اس حدیث کی اپنی اپنی صحیح میں تخریج کی ہے نیز یہ حدیث قتیبہ سے کئی ائمہ عظام احمد بن حنبل، ابوبکر بن ابی شیبہ وغیرہم نے بھی روایت کی ہے۔

۲۰۰۸-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سعید، احمد بن عصام، روح بن عبادہ، حنظلہ بن ابی سفیان......سالم بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنو!! اگر مؤمن کا پیٹ پیپ سے بھرا ہو بہتر ہے اس سے کہ وہ اشعار سے بھرا ہو۔[3]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اس حدیث کو کبار محدثین کرام نے بھی روایت کیا ہے۔

۲۰۰۹-ابونعیم اصفہانی، سہل بن اسماعیل فقیہ واسطی، عبداللہ بن سعد رقی، عبداللہ کی والدہ محترمہ مروہ بنت مروان، مروہ کی والدہ محترمہ عاتکہ بنت بکار، وہ اپنے والد بکار سے، وہ زہری عن سالم کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

۱۔ صحیح البخاری ۶/ ۲۳۶ . وصحیح مسلم، کتاب المسافرین ۲۶۷ . ومسند الامام احمد ۱/ ۳۸۵، ۴۳۲، ۲/ ۳۶، ۸۸، ۱۵۲، ۳۵۹. (والحدیث سقط منه الشطر الاول فی الاصل، والشطر الثانی فی (ج)

۲۔ صحیح البخاری ۳/ ۱۶۸، ۹/ ۲۸، وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۳۲، ۵۸، وسنن ابی داؤد، کتاب الادب باب ۸، وسنن ابن ماجة ۲۱۱۹، ۲۲۳۶. ومسند الامام احمد ۲/ ۲۷۷، ۳۱۱، ۳/ ۳۹۱، ۵/ ۲۴، ۲۵، ۷۱، ۶۹، ۳۸۱، والمستدرک ۲/ ۸

۳۔ صحیح البخاری ۸/ ۴۵ . وصحیح مسلم، الشعر ۷، ۸، ۹، ۱۰.

فرمایا: جس آدمی نے کوئی چیز محض اللہ کی رضا جوئی کی خاطر مرنے کے بعد اپنے پیچھے چھوڑی اللہ تعالیٰ اسکو اسکا عوض عطا فرمائیں گے اور وہ عوض اس کے لئے دین و دنیا میں بہتر ہوگا۔ (مثلاً کوئی مسجد بنوادی یا رفاہِ عام کا کوئی بھی کام کر دیا وغیرہ وغیرہ۔)[1]

۲۰۱۰-ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر کمی، محمد بن علی بن حبیب رقی، محمد بن عبداللہ بن عماد، عبدالرحمٰن بن مغراء، ازہر بن عبداللہ، محمد بن عجلان، سالم بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ عمرؓ بن خطاب نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا: کبھی آپ (مجلس رسول میں) حاضر ہوتے ہیں اور ہم غائب ہوتے ہیں اور کبھی آپ غائب ہوتے ہیں اور ہم حاضر ہوتے ہیں، کیا آپ کو ایسے آدمی کا علم ہے جو حدیثیں بیان کرتا ہو جب کوئی بھول جائے تو وہ اسے یاد کرائے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہر دل پر بادل چھائے رہتے ہیں جس طرح چاند پر جبکہ وہ چاند چمک رہا ہو اور اچانک اس پر بادل چھا جائیں اور اسے تاریکی میں تبدیل کر دیں، پھر فوراً بادل چھٹ جائیں اور چاند دوبارہ روشن ہو جائے، بعینہ اسی طرح ایک آدمی حدیثیں بیان کر رہا ہوتا ہے کہ اچانک نسیان کے بادل اس کے دل و دماغ کو ڈھانپ لیتے ہیں جسکی وجہ سے وہ بھول جاتا ہے، پھر اچانک یہ بادل چھٹ جاتے ہیں اور اسے حدیث یاد آجاتی ہے۔[1]

محمد بن عجلان کی یہ حدیث غریب ہے سالم سے روایت کرنے میں عبدالرحمٰن بن مغراء متفرد ہیں۔

۲۰۱۱-ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابو خلیفہ، عباس بن فرج، سہل بن صالح، ولید بن مسلم، ابو سلمہ، سالم کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یوں دعا کیا کرتے تھے: یا اللہ! مجھے برسنے والی آنکھیں نصیب فرما جو دل کو تیری خشیت کی بناء پر آنسوؤں سے سیراب کر دیں قبل اس کے کہ آنسو خون ہو جائیں اور کچلیاں انگارے بن جائیں۔[2]

یہ حدیث دُحیم نے ولید سے بھی روایت کی ہے۔

۲۰۱۲-اللہ کیلئے محبت کرنے کا ادب اور اس کا صلہ.....ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو خالد یزید بن صالح یشکری، خارجہ بن مصعب، عمرو بن دینار ابو یحییٰ، سالم بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں: میں نبی ﷺ کے پاس موجود تھا کہ اچانک ایک آدمی ان کے قریب سے گزرا اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں اس آدمی سے محض اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں نبی ﷺ نے پوچھا: کیا تم اسکا نام جانتے ہو؟ کہا: نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا اس سے اسکا نام پوچھ لو؟ چنانچہ اس آدمی نے اس سے نام پوچھا اس نے نام بتا دیا اور کہنے لگا: وہ اللہ تجھ سے محبت کرے جسکی خاطر تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹ گیا اور انہیں اس آدمی کا جواب بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: جنت واجب ہوگئی ہے۔

عمرو بن دینار کی یہ حدیث غریب ہے خارجہ روایت میں متفرد ہیں۔

۲۰۱۳-ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، عبید بن یعیش، ابوبکر بن عیاش، بشر، زہری، سالم کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجاہرین لوگوں میں سے بدترین لوگ ہیں، صحابۂ کرامؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! مجاہرین کون لوگ ہوئے؟ ارشاد فرمایا: جو رات کو گناہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کر دے لیکن جب صبح ہو تو لوگوں سے بیان کرتا

---

[1] الدر المنثور للسیوطی ۱۵۸۔ وکشف الخفاء ۲/ ۲۷۷۔ وتاریخ ابن عساکر ۴/ ۲۸۷، ۱۰/ ۲۴۴۔

[2] مجمع الزوائد ۱/ ۱۹۲۔ وکنز العمال ۱۲۲۷، ۱۲۰۹۔

[3] الزھد لابن المبارک ۱۲۵۔ والزھد للامام احمد ۱۰ واتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۲۱۴۔ وتاریخ ابن عساکر ۴/ ۳۹۸ (التھذیب)

پھرے اور کہے: میں نے آج رات فلاں فلاں گناہ کیا ہے سو اللہ تعالیٰ بھی اس کے پردے کو پھاڑ دیتے ہیں۔
یہ حدیث صحیح ہے اس حدیث کو زہری سے ان کے بھتیجے نے بھی روایت کیا ہے۔ اور جعفر سعدی کوفی ہیں، ابوبکر بن عیاش متفرد ہیں۔

۲۰۱۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوعبدالرحمٰن مقری، حیوہ، ابی صخر، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، سالم بن عبداللہ بن عمر کے سلسلۂ سند سے ابوایوب انصاریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسراء کی رات جبرئیل امین علیہ السلام مجھے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس سے لیکر گزرے۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے جبرئیل! تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا یہ محمد عربی ﷺ ہیں فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو حکم کیجئے کہ وہ جنت میں پودے کثرت کے ساتھ لگائیں چونکہ جنت کی زمین وسیع تر اور اسکی مٹی پاکیزہ ہے۔ محمد عربی ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا: جنت کے پودے کیا ہیں؟ جواب دیا "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" جنت کے پودے ہیں۔

سالم کی یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن وہ ابوطوالہ انصاری مدنی ہیں یہ حدیث ہم نے صرف حیوہ سے لکھی ہے، اس حدیث کو آئمہ نے ابوعبدالرحمٰن مقری سے روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

(۱۷۸) مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ[1]

تابعین اہل مدینہ میں سے ایک عبادت گزار، شکر گزار، نفس کو ذلیل کرنے والے اور ذکر اللہ کے پیاسے مطرف بن عبداللہ بن شخیر بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف نفس کو ذلیل کرنے اور اعمال پر دوام رکھنے اور تھوڑے میں سے تھوڑا ایثار کرنے کا نام ہے۔

۲۰۱۵- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، خلف بن عمرو عکبری، نصر بن علی، اصمعی، سلیمان بن مغیرہ، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مطرف بن عبداللہ نے ابن ابی مسلم سے کہا: جب بھی کسی نے میری مدح کی میں حقارت کا سزاوار ہوا۔

۲۰۱۶- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبداللہ المستملی المقری، حاجب بن ابی بکر، حماد بن حسن، سیار، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف نے فرمایا: میں رات کو بستر پر لیٹ کر قرآن مجید میں غور و فکر کرتا ہوں اور اپنے عمل کو اہل جنت کے عمل پر پیش کرتا ہوں اچانک ان کے اعمال بھرپور نظر آتے ہیں وہ لوگ رات کو بہت کم سوتے تھے پوری رات اپنے رب کے حضور سجود و قیام میں گزار دیتے تھے۔ جو لوگ راتوں کو سجدے اور قیام کی حالت میں رات گزار دیں، میں ان میں اپنے آپ کو نہیں پاتا۔ پس میں اپنے آپ کو اس آیت پر پیش کرتا ہوں۔ ماسلککم فی سقر (مدثر:۴۲) کیا چیز تمہیں جہنم میں لے گئی؟۔ لوگوں کو میں کلی طور پر اس آیت کو جھٹلاتے دیکھ رہا ہوں

مطرف رحمہ اللہ لوگوں کو ذیل کی آیت پڑھنے کا حکم دیتے تھے:

وآخرون اعترفوا بذنوبھم خلطوا عملا صالحا وآخر سیئا (سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۰۲)

اور کچھ دوسرے لوگ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے، جنہوں نے عمل صالح کو بُرے عمل کے ساتھ خلط ملط کر دیا ہے۔

اور فرماتے تھے کہ مجھے خطرہ ہے کہ میں اور آپ انہی میں سے ہوں گے ہائے افسوس! میرے بھائیو!

۲۰۱۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن مہدی، غیلان بن جریر کے سلسلۂ سند سے مروی

۱۔ تهذيب التهذيب ۱۰ / ۱۷۳. والتقريب ۲ / ۲۳۵. والتاريخ الكبير ۷ / ۳۹۶. والجرح ۸ / ۳۱۲. وطبقات ابن سعد ۷ / ۱۴۱.

ہے مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کریں کہ وہ ہمیں اپنے خوف سے ہلاک کر دے تو ہم اس کے زیادہ مستحق ہیں، لیکن میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے اس کے علاوہ بھی راضی ہو جاتا ہے۔

۲۰۱۸-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، مہدی بن میمون، غیلان بن میمون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ کہا کرتے تھے: رب تعالیٰ کا کوئی قاصد میرے پاس آئے اور مجھے دخول جنت یا دخول جہنم یا دوبارہ مٹی ہو جانے کا اختیار دے تو میں دوبارہ مٹی ہو جانے کو اختیار کروں گا۔

۲۰۱۹-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ نے فرمایا: بالفرض اگر میرے دو نفس ہوتے تو ان میں سے ایک دوسرے پر مقدم ہوتا پھر اگر ایک بھلائی پر آمادہ ہو جاتا تو دوسرا بھی اس کی اتباع کرتا ورنہ کم از کم اسے باز رکھتا لیکن میرا ایک ہی نفس ہے لیکن مجھے پتہ نہیں وہ کس پر آمادہ ہوگا؟ نیکی پر یا برائی پر۔

۲۰۲۰-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق سراج، حسین بن منصور ابوعلویہ صوفی، حجاج بن محمد، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: دل کی اصلاح عمل کی اصلاح سے ہے اور عمل کی اصلاح نیت کی درستی سے ہے

۲۰۲۱-**مطرف بن عبداللہ کا اپنے بیٹے کی وفات پر طرز عمل**..... ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن علی بن متوکل، ابوحسن مدائنی، ابومحمد باہلی، زہیر البابی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مطرف رحمہ اللہ کا ایک بیٹا وفات پا گیا مطرف رحمہ اللہ نے زلفوں میں کنگھی کی اور عمدہ جوڑا زیب تن کر کے محلے میں نکلے۔ لوگ کہنے لگے آپ کا بیٹا مرا ہے آپ یوں اس حالت میں اچھے نہیں لگتے۔ فرمایا: کیا تم لوگ مجھے حکم دیتے ہو کہ میں محض مصیبت کا ہو کر بیٹھ جاؤں، بخدا! اگر دنیا و مافیہا میرے ہوں اور وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ایک گھونٹ پانی کے وعدے پر مجھ سے لے لیں تو میں دنیا و مافیہا کو پانی کی گھونٹ کا اہل بھی نہیں سمجھتا ہوں چہ جائیکہ نمازوں، ہدایت اور رحمت کا اس کے ساتھ تقابل کیا جائے۔

۲۰۲۲-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن عطاء، ابوعبداللہ بن شیرزاد، عبداللہ بن محمد بن ابراہیم حمصی، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ساری دنیا میری ہو پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے لے لیں اس شرط پر کہ اس کے بدلہ میں قیامت کے دن مجھے ایک گھونٹ پانی پینے کے لئے دیا جائیگا تو فی الواقع اللہ تعالیٰ نے مجھے ساری دنیا کی بہترین قیمت عطا کر دی۔

۲۰۲۳-**خدا کا محبوب بندہ**...... ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح بن عبادہ، سعید، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ کہا کرتے تھے، صابر و شاکر اللہ کا محبوب ترین بندہ ہے جو مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو صبر کرے اور اگر اسے نعمتیں عطا ہوں تو شکر کرے۔

۲۰۲۴-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، ابوسلیمان دارانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مطرف رحمہ اللہ صوف کے کپڑے پہن کر مسکینوں کے ساتھ مل بیٹھے۔ اس انوکھی ادا کے متعلق آپ سے جب پوچھا گیا تو جواب دیا: میرا باپ متکبر تھا میں اپنے رب کی خاطر عاجزی و انکساری کرتا ہوں تاکہ میرا رب میرے باپ سے غصے میں تخفیف کرے۔

۲۰۲۵-ابونعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، عفان، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ فرمایا کرتے: میں اس چیز میں نظر کرتا ہوں جس میں سراسر خیر ہو اور اس میں شر و آفت نہ ہو، ہر چیز کی آفت ہوتی ہے میں نے نہیں پایا کہ بندے کو عافیت مل جائے اور وہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔

۲۰۲۶-ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، ابوعوانہ، قتادہ کہتے ہیں مطرف بن عبداللہ نے فرمایا: مجھے عافیت

ملے اور میں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کروں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ مجھے کسی مصیبت میں گرفتار کیا جائے اور میں صبر کروں۔

۲۰۲۷-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، فضل بن سہل، یزید بن ہارون، ابوالاشہب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: میں رات سوتے ہوئے گزاروں اور پھر صبح کو اس پر ندامت کروں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں رات بھر عبادت کرتا رہوں اور صبح کروں تو بڑائی میں گرفتار رہوں۔

۲۰۲۸-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، عبداللہ بن ابی سراج زیاد، سیار، جعفر، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال کرے اور فرمائے اے مطرف! (یہ عمل) تو نے کیوں نہ کیا؟ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اے مطرف! کہہ کر پکارے۔

۲۰۲۹-ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، سلیمان بن حسن، عبدالواحد بن غیاث، حماد بن سلمہ، ثابت، مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں (خدا پر) قسم اٹھاؤں امید ہے کہ میں اپنی قسم میں بری ہو جاؤں گا حالانکہ کوئی آدمی بھی ایسا نہیں کہ وہ اپنے رب کے ساتھ تعلق قائم کرنے میں کوتاہی نہ کرتا ہو۔

۲۰۳۰-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، ابویعلیٰ محمد بن صلت، ابن عیینہ، ابن ابی عروبہ، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت کی "فاطلع فرآه فی سواء الجحيم (سوصفات آیت ۵۵) پس جہاں نکلا اور اسکو جہنم کے بیچ میں دیکھا" کے متعلق فرمایا جہنم میں ان کو دیکھے گا کہ ان کی کھوپڑیاں ابل رہی ہوں گی اور آگ نے ان کی رونق و ہیئت ہی حقیر کر دی ہوگی۔

۲۰۳۱-انسان ہر کام میں اللہ کا محتاج ہے...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی، روح بن مسیب، ثابت بنانی نے مطرف رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے فرمایا: انسان بمنزلہ پتھر کے ہے اگر اللہ تعالیٰ اس میں بھلائی کی صلاحیت رکھے تو وہ اس میں ہوگی۔ پھر تلاوت فرمائی:

ومن لم يجعل الله له نوراً فماله من نور (سورۃ نور آیت ۵۵)

اللہ تعالیٰ جسکے لئے نور کو پیدا نہ فرمائے اس کے لئے نور نہیں ہو سکتا۔

اس کے بعد کہنے لگے: یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جو گمان کرتے ہیں کہ اگر وہ چاہیں جنت میں داخل ہو سکتے ہیں اور اگر چاہیں جہنم میں، پھر مطرف رحمہ اللہ نے تین مرتبہ پکی قسمیں کھائیں کہ کوئی بندہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا مگر یہ کہ کوئی بندہ چاہے کہ وہ جنت میں داخل ہو گا مگر ا۔

۲۰۳۲-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، جریر بن حازم، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ مطرف بن عبداللہ نے کہا: میں بندے کو اللہ تعالیٰ اور شیطان کے درمیان پڑا دیکھتا ہوں، یا تو رب تعالیٰ کے غضب سے بچ گیا تو نجات پا گیا ورنہ اسے چھوڑ دیا تو شیطان اسے لے جاتا ہے۔

۲۰۳۳-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ثابت کی سند مذکور سے مطرف رحمہ اللہ کا قول منقول ہے: اگر میرا دل نکال کر بائیں ہاتھ میں رکھ دیا جائے اور بھلائی لائی جائے اور وہ دائیں ہاتھ میں رکھ دی جائے تو میں اتنی استطاعت نہیں رکھتا کہ دل میں کچھ بھلائی داخل کر دوں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسکو نہ رکھ دے۔

۲۰۳۴-تقدیر کی تشریح...... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی خزاعی، حماد، داؤد بن ابی ہند کے سلسلۂ سند سے مطرف

بن عبداللہ کا فرمان ہے کسی آدمی کے لئے بھی جائز نہیں کہ وہ کنویں کے منڈیر پر چڑھ کر اپنے آپ کو کنویں میں گرائے اور کہے: میرے مقدر میں یہی لکھا تھا۔ لیکن اسے چاہیے کہ ڈرتا رہے، کوشش کرے اور تقویٰ اختیار کرے، ہاں اس کے باوجود اگر اسے کوئی مصیبت پہنچ حالانکہ اسے کچھ علم نہیں تھا تو یہ اس کے مقدر میں لکھا تھا۔

۲۰۳۵- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، قتادہ و بدیل عقیلی کے سلسلۂ سند سے مطرف رحمہ اللہ کا قول مروی ہے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو تقدیر کے سپرد نہیں کر دیا حالانکہ لوگوں نے تقدیر کی طرف لوٹنا ہے۔ (بلکہ ان کو اپنے اختیار سے صحیح راستہ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ مترجم)

۲۰۳۶- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن یعقوب، حنبل بن اسحاق، خلف بن ولید جوہری، ابوبکر ہذلی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: نفس انسانی لوگوں کے سامنے اترانے کیلئے جتنا سنورتا ہے جبکہ اللہ کے ہاں یہ نفس کو ذلت اور برائی کی دلدل پر جھکاتا ہے۔

۲۰۳۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبداللہ مقتولی، حاجب بن ابی بکر، حماد بن حسن، سیار، جعفر، معلی بن زیاد کہتے ہیں کہ مطرف رحمہ اللہ کے پاس ان کے بھائی بند بیٹھے جنت کے موضوع پر محو گفتگو تھے، مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا تم کیا کہتے ہو؟ جبکہ میرے اور جنت کے درمیان جہنم کا تذکرہ حائل ہے۔

۲۰۳۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: گویا کہ دلوں کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے اور گویا کہ حدیث میں ہمارے علاوہ کسی اور کو مراد لیا جا رہا ہے۔

۲۰۳۹- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد عیسیٰ، عفان، حماد، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اگر کوئی شکاری آدمی کسی شکار کو دیکھے حالانکہ شکار اسکو نہ دیکھ رہا ہو اور شکاری اسی پیچ و تاب میں ہو کہ وہ اس کو پکڑ لے؟ مریدین نے جواب دیا: جی ہاں پھر؟۔ فرمایا: اسی طرح شیطان ہمیں دیکھ رہا ہے حالانکہ ہم اسے نہیں دیکھ سکتے پس وہ ہمیں اپنے پھندے میں گرفتار کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

۲۰۴۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن شیبب، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، عبداللہ بن محمد عبسی، وہیب، جریری، ابوعلاء کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: ایمان کے بعد عقل سے افضل ترین چیز کوئی نہیں دی گئی۔

۲۰۴۱- ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحٰق ثلاثائی، زکریا ساجی، محمد بن خالد بن خرطہ، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں کی عقلیں ان کے زمانے کی بقدر ہوتی ہیں۔

۲۰۴۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضیل، محمد بن اسحٰق، عمر بن محمد بن حسن، ابومحمد بن حسن، مہدی، غیلان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: کچھ لوگ ارادہ کرتے ہیں اور کچھ دوسرے لوگ بھی ارادہ کرتے ہیں حالانکہ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ پھر وہ دوسرے لوگوں کے پانی میں گھسے ہوئے ہیں۔

۲۰۴۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبدالوہاب، ابوعباس سراج، عبیداللہ، سعید ابوقدامہ، عبدالرحمٰن، شعبہ، خالد حزاء، غیلان بن جریر بن مطرف کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ "فرماتا ہے" لیکن کہو کہ اللہ "نے فرمایا" پھر کہنے لگے: آدمی دو مرتبہ جھوٹ بولتا ہے، اس سے پوچھا جاتا ہے کہ یہ کیا ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے: کوئی چیز نہیں کوئی چیز نہیں، کیا کوئی چیز بھی نہیں ہے؟ یعنی کچھ نہ کچھ تو ضرور ہے۔

۲۰۴۴-ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبدوست، محمد بن عبید بن حساب، حماد بن یزید، اسحق بن سوید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ہرگز یوں نہ کہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے انعام یافتہ ہوا چونکہ اللہ کی ذات کسی کی بھی انعام یافتہ نہیں بلکہ اسے چاہیے کہ یوں کہے: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر انعام کیا۔

۲۰۴۵-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، حسین بن محمد، شیبان، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ "ان الذین یتلون کتاب اللہ واقاموا الصلاۃ وانفقوا مما رزقناھم سرا وعلانیۃ یرجون تجارۃ لن تبور۔" (فاطر ۲۹) بے شک جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو ہرگز ہلاک (بے سود) نہ ہوگی۔ کے متعلق فرماتے تھے: کہ یہ قراء کی آیت ہے۔

۲۰۴۶-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد عطاء، عبداللہ بن شیراز، عبداللہ بن محمد حمصی، مخلد، شعبہ، یزید رشک کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے آیت کریمہ: ان الذین یتلون کتاب اللہ الایۃ کے بارے میں فرمایا: یہ قراء کی آیت ہے۔

۲۰۴۷-ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحق، حربی، ابوکریب، اسحق بن سلیمان، ابوجعفر رازی، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: موت نے نعمتوں میں زندگی بسر کرنے والوں کی نعمتوں پر فساد برپا کر دیا ہے پس ایسی نعمتوں کو طلب کرو جن میں موت نہ ہو۔

۲۰۴۸-ابونعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب بن نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، عفان، ہمام، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم زید بن صوحان کے پاس آیا کرتے تھے اور وہ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ کے بندو! اکرم کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور اچھا برتاؤ کرو اس لئے کہ بندوں کا وسیلہ اللہ کی طرف دو چیزوں خوف اور امید کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایک دن میں ان کے پاس آیا اور لوگوں نے ایک معاہدہ لکھ لیا تھا، معاہدے کا مضمون کچھ یوں تھا:

"بے شک اللہ ہمارا رب ہے، محمد ہمارے نبی اور قرآن ہمارے سامنے ہے۔ نیز جس نے ہمارا ساتھ دیا ہم اس کے معاون ہوں گے اور جس نے ہماری مخالفت کی تو ہمارا ہاتھ اس کی گردن پر ہوگا اور ہم بھی اس کے مخالف ہوں گے۔"

زید بن صوحان نے معاہدہ ایک ایک کر کے لوگوں پر پیش کیا اور لوگ کہتے اے فلاں! میں نے اقرار کیا حتی کہ لوگ مجھ تک پہنچے اور کہنے لگے اے لڑکے! کیا تو نے اقرار کیا؟ میں نے کہا نہیں۔ زید بن صوحان کہنے لگے لڑکے پر جلدی نہ کرو اے لڑکے تم کیا کہتے ہو؟ اور مدعا بیان کرو۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہم سے عہد لے رکھا ہے میں اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کے سوا کوئی نیا عہد ہرگز نہیں کر سکتا۔ مجھے دیکھ کر لوگوں نے بھی معاہدے سے رجوع کر لیا حتی کہ ایک بھی باقی نہ بچا۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے مطرف سے پوچھا اس وقت تم کتنے لوگ تھے؟ فرمایا تقریباً تیس آدمی تھے۔ قتادہ کہتے ہیں: جب کوئی فتنہ برپا ہوتا تو مطرف اس سے باز رہنے کی تاکید کرتے اور خود بھی اس سے بھاگ جاتے اور حسن رحمہ اللہ فتنے سے باز رہنے کی تاکید تو کرتے مگر خود نہیں بھاگتے تھے۔ مطرف رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ حسن بصری رحمہ اللہ اس آدمی کے مشابہ ہیں جو لوگوں کو سیلاب سے ڈرائے لیکن خود دیوار بن کر اس میں کھڑا ہو جائے۔

۲۰۴۹-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، سفیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: فتنہ لوگوں کو ہدایت دینے کے لئے نہیں برپا ہوتا بلکہ لوگوں کو دین سے ہٹا دیتا ہے۔ بخدا! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے کہ تو نے فلاں کو کیوں قتل نہیں کیا؟ مجھے پسند ہے اس سے کہ اللہ یہ پوچھے تو نے فلاں کو کیوں قتل کیا ہے؟

۲۰۵۰-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، محمد بن سہل، حمید بن مسعدہ، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ

نے فرمایا: فتنہ لوگوں کو ہدایت دینے کے لئے نہیں برپا ہوتا لیکن لوگوں کو ان کے دین سے ہٹا دیتا ہے۔

۲۰۵۱-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن محمد، ہناد بن سری، وکیع، ابوالعلاء، الضحاک بن یسار کی سند سے یزید بن عبداللہ بن الشخیر اپنے بھائی مطرف سے روایت کرتے ہیں: کہ جب بندے کا ظاہر و باطن دونوں برابر ہوں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرا سچا بندہ ہے۔ نیز مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ضرور مخلوق کے درمیان انصاف پر مبنی فیصلہ فرمائے گا حتیٰ کہ سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کو بدلہ دلوائے گا۔

مطرفؒ کی کرامات

۲۰۵۲-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ابوالتیاح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بعض اوقات مطرف بن عبداللہ دیہات میں چلے جاتے جب شب ہو جاتی تو شب کے وقت گھوڑے پر بیٹھ کر چلتے بعض دفعہ تاریکی میں ان کا کوڑا روشن ہو جاتا، اسی طرح ایک مرتبہ رات کو نکل نکلے: ایک قبرستان پر پہنچے اور گھوڑا کھڑا کر کے اس پر نیند کے ارادے سے سر جھکا لیا۔ مطرف کہتے ہیں میں نے ہر قبر والے کو اپنی قبر پر بیٹھے دیکھا اور پھر وہ مجھے کہنے لگے یہ مطرف ہیں جو ہر جمعہ کو تشریف لاتے ہیں۔ مطرف کہتے ہیں: میں نے پوچھا کیا تم جمعہ کا دن پہچان لیتے ہو؟ کہنے لگے جی ہاں، ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ پرندے آپ کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا پرندے کیا کہتے ہیں؟ کہنے لگے: پرندے کہتے ہیں کہ اچھے دن کا سلام ہو سلام ہو۔

۲۰۵۳-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ بن شخیر اور ان کا ایک ساتھی اندھیری رات میں کہیں نکل پڑے اچانک ان کا کوڑا چمک اٹھا۔ قتادہ کہتے ہیں اگر ہم لوگوں کو یہ بات سناتے تو وہ ہمیں جھٹلا دیتے۔ مطرف بولے: مکذب زیادہ جھوٹا ہوتا ہے، کیونکہ وہ مکذب کہتا ہے کہ میں اللہ کی نعمتوں کو جھٹلاتا ہوں۔

۲۰۵۴-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن منصور، حجاج بن محمد، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مطرف رحمہ اللہ اپنے ایک بھتیجے کے ساتھ جنگل کی طرف سے واپس تشریف لائے (وہ خلوت و عبادت کے لئے جنگل و بیابان میں چلے جاتے تھے) وہ چلے جا رہے تھے کہ انہوں نے کوڑے کے کنارے سے تسبیح کی آواز سنی، بھتیجا کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! اگر لوگ اس بات کو بیان کریں گے تو ہمیں جھٹلا دیں گے، فرمایا جھٹلانے والا لوگوں میں سب سے زیادہ جھوٹا ہوتا ہے۔

۲۰۵۵-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہاشم بن قاسم، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ مطرف بن عبداللہ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو ان کے ساتھ گھر میں رکھے برتن بھی تسبیح کرتے۔

۲۰۵۶-جائز بددعا سے مرجانے والے کا کوئی بدلہ نہیں......ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمن سقطی، یزید بن ہارون، جریر بن حازم، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف اور ان کی قوم کے ایک آدمی کے درمیان جھگڑا چل رہا تھا۔ مطرف رحمہ اللہ نے اس سے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے موت دے۔ حمید بن ہلال کہتے ہیں اسی لمحے وہ آدمی گرا اور مر گیا۔

اس وقت زیاد بصرہ کا گورنر تھا۔ میت کے ورثاء اس کے پاس شکایت لے گئے، زیاد نے ان سے پوچھا: کیا مطرف نے اسے مارا ہے یا اسے چھوا تک بھی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا نہیں، کہنے لگا: یہ نیک صالح آدمی کی دعا ہے جو اللہ کی لکھی تقدیر کے موافق ہو گئی۔

۲۰۵۷-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ابوعامر قیسی، بشر بن کثیر اسدی کہتے ہیں کہ: میں نے مطرف بن عبداللہ کو دیکھا کہ بیابان میں اپنی جائے عبادت میں ایک خط کھینچا اور اپنا عصا چہرے کے بالمقابل گاڑ دیا، ایک کتا ان کے سامنے سے گزرتا تھا اور وہ نماز پڑھتے رہتے۔ فرمایا: اے اللہ! اس کتے کو شکار سے محروم کر دے۔ بشر کہتے ہیں: اب وہ کتا شکار کرتا

چاہتا ہے مگر کر نہیں سکتا۔

۲۰۵۸-سورۂ تنزیل السجدہ کی برکت ......ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابو مسعود عبدان، سلمہ بن شبیب، عبداللہ بن جعفر، حسن بن عمرو فزاری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بن بنانی اور ایک دوسرا آدمی مطرف کے پاس آئے اور آں حالانکہ مطرف رحمہ اللہ پر اس وقت بے ہوشی طاری تھی اور ان سے تین نور نکل کر بلند ہو رہے تھے ایک نور سر سے، ایک درمیان سے اور ایک پاؤں سے، اس واقعہ کو دیکھ کر ہم گھبرا گئے چنانچہ جب انہیں افاقہ ہوا تو ان دونوں نے حالت پوچھی، جواب دیا، اچھا ہوں۔ دونوں بولے: ہم نے ایک چیز دیکھی ہے جس نے ہمیں گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا ہے۔ پوچھا: وہ کیا چیز ہے؟ کہنے لگے کچھ نور تھے جو آپ سے نکل کر پھیل رہے تھے، فرمایا کیا تم نے ان انوار کو دیکھا ہے؟ انہوں نے ہاں میں جواب دیا۔ فرمایا: یہ تنزیل السجدہ کی برکت ہے اس کی تیس آیتیں ہیں۔ پہلی دس آیتیں میرے سر کی طرف سے بلند ہوتی ہیں دوسری دس میرے درمیان سے اور آخری دس میرے پاؤں کی طرف سے پس اس سورت کا یہ ثواب ہے جو میری پاسبانی کرتا ہے۔

۲۰۵۹-ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبدالوہاب، ابو عباس سراج، حاتم بن لیث، خالد بن خداش، حماد بن زید، غیلان بن جریر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حجاج بن یوسف نے مورق عجلی کو جیل میں قید کر دیا۔ مطرف بن عبداللہ کہنے لگے: آؤ ہم دعا کرتے ہیں اور تم اس پر آمین کہو۔ چنانچہ مطرف نے دعا کی اور ہم نے آمین کہا، جب عشاء کا وقت ہوا تو اور لوگ داخل ہونے لگے چنانچہ داخلین میں مورق قیدی کے باپ بھی تھے۔ حجاج نے چوکیداروں سے کہا: جیل خانے جاؤ اور اس بوڑھے کے بیٹے کو لا کر اس کے حوالے کر دو۔ خالد کہتے ہیں کہ حجاج نے اس کے علاوہ کسی آدمی سے بات نہیں کی۔

۲۰۶۰-مطرف کے بارگاہ خداوندی میں مناجات کے کلمات ......ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو احوص، ابو غیلان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ دعا کرتے اور یوں فرماتے اے میرے اللہ! میں شیطان سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور اس شر سے جس پر ظالموں کے قلم چل جائیں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات کہنے سے کہ جس کے ذریعے میں تیری اطاعت کے علاوہ غیر کی اطاعت کو طلب کروں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے سامنے ایسی چیز کے ساتھ مزین ہونے سے جو مجھے تیرے سامنے عیب دار بنائے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں مدد چاہوں تیری معصیت کے ساتھ کسی نازل ہونے والی مصیبت سے۔ میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تو مخلوق کے سامنے مجھے نشان عبرت بنائے۔ پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تو کسی کو مجھ سے بڑھ کر اپنے علوم کا سعادتمند بنائے۔ اے اللہ! مجھے رسوا مت کرنا تو مجھے بخوبی جانتا ہے، اے اللہ! مجھے عذاب نہ دینا بے شک تو مجھ پر قدرت رکھتا ہے۔

یہ حدیث احمد بن سلمہ نے عبداللہ بن عبدالرحمن مطرف کی سند سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور ابن عیینہ نے عمرو بن عامر بن مطرف کی سند سے روایت کیا ہے۔

۲۰۶۱-ابو نعیم اصفہانی، منصور بن احمد، عبدالرحمن بن محمد بن عبداللہ مقری، یحییٰ بن ربیع، سفیان بن عیینہ، عمرو بن عامر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ یوں دعا کرتے تھے...... پھر مثل مذکورہ بالا کے حدیث ذکر کی۔

۲۰۶۲-ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن قدامہ، سفیان بن عیینہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ دعا کیا کرتے اور یوں فرماتے: اے اللہ! میں تیری مغفرت طلب کرتا ہوں اس گناہ سے جس سے میں تو بہ کر کے پھر اس کی طرف لوٹوں اور میں مغفرت طلب کرتا ہوں اس حکم سے جسکو تو نے مجھ پر لازم کیا اور پھر میں اسے بجا نہ لاسکوں۔ میں مغفرت طلب کرتا ہوں اس

چیز سے جسکا میں نے تیری رضا کیلئے ارادہ کیا اور پھر میرا دل اس سے ہٹ جائے۔

۲۰۶۳- ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، احمد بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید، عمر بن ابی الحارث، محمد شیخ بنی عقیل، حیان بن یسار، محمد بن واسع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ یوں دعا کرتے اے اللہ! مجھ سے راضی رہ، اگر مجھ سے راضی نہیں رہتا تو مجھے معاف فرما اس لئے کہ آقا اپنے غلام کو معاف کر دیتا ہے حالانکہ وہ اس سے دلی طور پر راضی نہیں ہوتا۔

۲۰۶۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابوعبداللہ بن شیرزاد، ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ دعا کرتے اور یوں فرماتے: اے اللہ میری نماز اور روزہ قبول فرما اور میرے کھانے میں نیکی لکھ دے، پھر فرماتے بے شک اللہ تعالیٰ متقین کے عمل کو قبول فرماتا ہے۔

۲۰۶۵- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، سوار بن عبداللہ بن سوار، ابوعبداللہ بن سوار، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے اس عظیم الشان امر دین پر غور کیا کہ یہ کس ذات کی طرف سے ہے؟ چنانچہ معلوم ہوا کہ وہ اللہ رب العزت کی طرف سے ہے، پھر سوچا کہ اس امر کا تمام کس پر ہوگا، اچانک ظاہر ہوا کہ اسکا تمام بھی اللہ کے حکم پر ہوگا پھر غور کیا کہ اس امر کی بقاء سرمایہ کیا ہے تو اچانک پتہ چلا کہ دعا اسکی بقاء اور سرمایہ ہے۔

۲۰۶۶- بیمار سے دعا کرانا...... ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن محمد، ہناد بن سری، عنبری، ابن مبارک، شکیر بن عبدالعزیز، ابوعبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو ہو سکے تو اس سے اپنے حق میں دعا کراؤ چونکہ اس کو (قبولیت کی) حرکت دی جا چکی ہے۔

۲۰۶۷- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، سفیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر مؤمن کے خوف و رجاء کا وزن کیا جائے تو دونوں یکساں نکلیں گے، کوئی ایک دوسرے سے زائد نہیں ہوگا۔

۲۰۶۸- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، حسن بن محمد بن حماد، سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، معمر، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہم نے اللہ کے بندوں کے لئے سب سے زیادہ خیر خواہ ملائکہ پائے ہیں اور شیاطین کو سب سے زیادہ دھوکہ باز پایا ہے۔

۲۰۶۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن صباح، سفیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: قبیح ترین عمل وہ ہے جس سے دنیا طلب کی جائے حالانکہ نفس الامر میں وہ آخرت کا عمل ہو۔

۲۰۷۰- جماعت کی رغبت...... ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، قرہ بن خالد، یزید بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے عمران بن حصین سے کہا: میں جماعت کا بوڑھی بیوہ عورت سے بھی زیادہ محتاج ہوں چونکہ جب جماعت ہو میں اپنا قبلہ اور جہت پہچان لیتا ہوں اور جب جماعت سے الگ ہوتا ہوں تو مجھ پر معاملہ مشتبہ ہو جاتا ہے عمران بن حصین نے ان سے فرمایا: جب تک آپ ڈرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ آپ کی کفایت کرتا رہے گا۔

۲۰۷۱- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، حسین بن منصور، حجاج بن مہدی، غیلان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: جتنی بیوہ محتاج عورت اپنے دامن پر بیٹھنے کی محتاج ہے میں اس سے زیادہ جماعت کا محتاج ہوں۔

۲۰۷۲- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عمر بن محمد بن حسن، ابومحمد بن حسن، سلیمان بن مغیرہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بالاتر ہے کہ اللہ کا نام گدھے اور کتے کے پاس لیا جائے، جیسے کوئی اپنے کتے یا بکری سے کہے: اللہ تجھے رسوا کرے اور اللہ تجھے ایسا کرے۔

۲۰۷۳-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد محمد بن احمد جرجانی، احمد بن موسیٰ بن عباس عدوی، اسماعیل بن سعید کسائی، ابن علیہ، اسحاق بن سوید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مطرف کو عبادت میں مشغول دیکھ کران کے والد مطرف فرمانے لگے: اے عبداللہ! علم عبادت سے افضل ہے اور برائی دو نیکیوں کے درمیان ہوتی ہے۔

۲۰۷۴-ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید۔ ثوری، ابو داؤد، ابوتیاح کے سلسلۂ سند سے مروی ہے مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں افضل ترین جلد باز ہوگا اور آجکل بردبار افضل ہے۔

۲۰۷۵-ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، ابن علیہ، ایوب ختیانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے جب میرا دین مجھ پر تنگی لائے حتی کہ میں کسی ایسے آدمی کے پاس جاؤں جسکی ملکیت میں ایک لاکھ تلواریں ہوں اور میں اس سے ایک بات کہوں جو مجھے قتل کرڈالے اس وقت میرا دین زیادہ تنگی میں ہوگا۔

۲۰۷۶-ابونعیم اصفہانی، اسحاق بن حسان، احمد بن ابی الحواری، عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مطرف رحمہ اللہ کا ایک بیٹا کہیں غائب ہوگیا انہوں نے جبہ پہنا اور ہاتھ میں عصا لے کر فرمانے لگے: میں اپنے رب کے لئے مسکینی اپناتا ہوں تاکہ وہ مجھ پر رحم فرمائے اور مجھے میرا بیٹا واپس لوٹادے۔

۲۰۷۷-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی زیاد، یسار، جعفر، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہماری یہ مجلس اللہ کی سابق تقدیر کے مطابق ہے تو جو گزرا وہ ہمارے لئے بہت اچھا ہے اگر اللہ نے ہمیں اپنی تقسیم کے مطابق عطا فرمایا تو ہماری تقسیم اچھی ہی ہے۔

۲۰۷۸-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، حسین بن منصور، حجاج بن محمد، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں اپنی تعریف کروں لامحالہ مجھے لوگوں سے بغض رکھنا پڑے گا۔

۲۰۷۹-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس ثقفی، محمد بن محمد بن حسن، ابومحمد بن حسن، مہدی، غیلان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں کے متعلق بدگمانی سے پرہیز کرو۔

۲۰۸۰-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، قرہ بن خالد، یزید بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ چڑیا پر بھی رحم و کرم فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ ایک سرخ رنگ کا پرندہ ان کے ہاتھ لگا اسے مخاطب کرکے کہنے لگے: میں آج تجھے تیرے بچوں پر صدقہ کروں گا چنانچہ پرندے کو چھوڑ دیا۔

۲۰۸۱-**سوال کرنے کی مذمت**..... ابونعیم اصفہانی، محمد بن فتح حنبلی، ابوبکر ازرق، حسن بن عرفہ، ابوبکر السہمی، شیخ ابوبکر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ بن شخیر نے اپنے کسی بھائی سے فرمایا: اے ابوفلاں! اگر تجھے مجھ سے کوئی ضروری کام ہو تو اس کے بارے میں مجھ سے بات مت کرو، لیکن اپنی ضرورت ایک رقعہ میں تحریر کرکے مجھے تھمادو چونکہ میں تمہارے چہرے میں سوال کی ذلت نہیں دیکھنا چاہتا شاعر کا قول ہے

لا تحسبن الموت موت البلیٰ ..... وانما الموت سوال الرجال

موت ہرگز آزمائشوں کی موت نہ سمجھو۔ مردوں کا سوال کرنا حقیقت میں موت ہے۔

کلاهما موت ولکن ذا ..... اشد من ذاک لذل السوال

وہ دونوں ایک طرح کی موت ہیں لیکن سوال کی رسوائی کی وجہ سے وہ موت اس موت سے زیادہ سخت ہے۔

وقال شاعر ایضا

ما اعتاض باذل وجهه بسؤاله ..... عوضاً وان نال الغنیٰ بسؤال

وہ اپنے چہرے کی رسوائی سے سوال کر کے اس کا بدل نہیں لینا چاہتا اگر چہ وہ سوال کر کے مالداری پالے۔

واذا السؤال مع النوال وزنته ..... رجح السؤال وخف کل نوال.

اور جب کسی سوال کا عطا کے ساتھ وزن کیا جائے تو سوال بھاری ہو جائے گا اور ہر عطا ہلکی ہوگی۔

فاذا ابتلیت ببذل وجهک سائلاً ..... فابذله للمتکرم المفضال

اور جب تجھے مجبوراً سوال کرتے ہوئے چہرے کو شرمندہ کرنا پڑے تو اپنے چہرے کو صاحب بخشش اور بڑے فضل کرنے والے کے سامنے پیش کر۔

۲۰۸۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابو بکر بن مکرم، بشر بن سعید واسطی، حارث بن منصور، ایوب بن شعیب، اعمش کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اس غفلت کو جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کے دلوں میں ڈالا ہے رحمت پایا ہے اللہ تعالیٰ اسی سے اپنے مخلوق پر رحمت کرتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ مخلوق کے دلوں میں ان کی معرفت کے بقدر خوف ڈال دیتے تو ان کی زندگی خوشگوار نہ رہتی۔

مسانید مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ

مطرف رحمہ اللہ نے بہت سے صحابۂ کرامؓ سے احادیث روایت کی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد محترم عبداللہ بن شخیرؓ سے بھی بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ تاہم چند ایک درج ذیل ہیں۔

۲۰۸۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن محمد بن حاتم، محمد بن جدہ محمد بن عبیداللہ بن مرزوق، یوسف بن یعقوب نجیری، حسن بن مثنیٰ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، مطرف بن عبداللہ بن شخیر کے سلسلۂ سند سے انکے والد عبداللہ بن شخیر کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے رونے کی وجہ سے دیگ کی سنسناہٹ کی سی آواز آرہی تھی۔[1]

یہ حدیث عبداللہ بن مبارک نے حماد بن سلمہ سے اسی طرح نقل کی ہے۔ سری بن یحییٰ نے بھی یہ حدیث عبدالکریم بن رشید عن مطرف سے روایت کی ہے۔

۲۰۸۴- ابو نعیم اصفہانی، حسن بن محمد بن احمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، مسلم بن ابراہیم، ابان بن یزید، قتادہ، مطرف بن عبداللہ بن شخیر کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس گیا اور وہ سورت الھاکم التکاثر تلاوت کر رہے تھے پھر فرمایا ابن آدم کہتا ہے کہ میرے لئے کیا ہے؟ جبکہ تیرے لئے تیرے مال میں سے کچھ نہیں ہے مگر وہ جو کچھ تو نے کھا کر فنا کر دیا یا صدقہ کر کے اپنے لئے جاری کر دیا اور پہن کر پرانا کر دیا۔[1]

اس حدیث کو قتادہ سے سلیمان تیمی، شعبہ، ہشام اور ہمام نے بھی روایت کیا ہے۔

۲۰۸۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن معمر، ابو شعیب حرانی ..... یحییٰ بن عبداللہ کے والد عبداللہ فرماتے ہیں نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی نے ایک

۱۔ مسند الامام احمد ۴/ ۲۵، ۲۶، والمستدرک ۲/ ۵۳۳، ۴/ ۳۲۲، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/ ۲۱ وسنن الترمذی ۲۳۴۲، ۲۳۵۴، والزھد للامام احمد ۱۱، ۱۰۳، وکشف الخفا ۲/ ۲۲۳، صحیح مسلم کتاب ۲۲۔ والسنن للنسائی کتاب الوصایا باب ۱ والترغیب والترھیب ۴/ ۱۷۲۔ واتحاف السادۃ المتقین ۷/ ۲۰۲

دوسرے مقتدی کا ذکر کیا جو ہمہ وقت روزہ رکھتا تھا ارشاد فرمایا: اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔[1]

یہ حدیث قتادہ سے شعبہ، حجاج بن حجاج، ہشام، ہمام اور سعید نے بھی روایت کی ہے۔

۲۰۸۶- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی و حسین بن اسحاق، ابوہریرہ محمد، مسلم بن قتیبہ، عمران قطان، قتادہ، مطرف کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن شخیر کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کی حالت یہ ہے کہ اس کے پہلو میں ننانوے موتیں گردش لے رہی ہوتی ہیں اگر یہ موتیں اس سے چوک جائیں تو بڑھاپے میں مبتلا ہو جاتا ہے حتی کہ بڑھاپے میں اسکی موت واقع ہو جاتی ہے۔[2]

قتادہ سے عمران روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۲۰۸۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق بن ابراہیم قاضی، احمد بن عمرو بزار، عباد بن یعقوب، عبداللہ بن عبدالقدوس، اعمش، مطرف بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے علم کو فضیلت دینا عبادت کو فضیلت دینے سے زیادہ پسند ہے، نیز ورع اور تقوی تمہارا بہترین دین ہے۔[3]

اس حدیث کو اعمش سے صرف عبداللہ بن عبدالقدوس نے متصلا روایت کیا ہے جبکہ جریر بن عبدالحمید اعمش عن مطرف عن النبی ﷺ کے طریق سے حذیفہ کے واسطے کے بغیر روایت کیا ہے۔ نیز قتادہ بن ہلال نے مطرف کا قول قرار دے کر اسے روایت کیا ہے۔

یزید بن عبداللہ رحمہ اللہ[4]

تابعین اہل مدینہ میں سے یزید بن عبداللہ بھی ہیں یہ مطرف بن عبداللہ کے بھائی ہیں مشہور عبادت گزار تھے۔

بعض لوگوں نے ان سے کہا کیا ہم مسجد کی چھت درست نہ کریں؟ فرمایا: اپنے دلوں کو درست کرو یہ تمہیں مسجد کی درستی سے کفایت کرے گا نیز فرمایا کرتے تھے جنتی وہ آدمی ہے جسے اللہ کا خوف کسی مخفی گناہ سے باز رکھے۔

۲۰۸۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن شریک، شہاب بن عباد، حماد بن زید، بدیل بن میسرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے عافیت ملے اور اس پر میں اللہ کا شکر ادا کروں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں مصیبت میں مبتلا ہو جاؤں اور اس پر صبر کروں...... جبکہ مطرف رحمہ اللہ کے بھائی یزید بن عبداللہ کہا کرتے تھے: یا اللہ ان میں سے جو بھی میرے حق میں بہتر ہو اسکا میرے لئے فیصلہ فرما۔

۲۰۸۹- بہت اہم حکمت کی بات ـــــ ابونعیم اصفہانی، محمد بن حیان، ابوبکر بن کرم، مشرف واسطی، عمرو بن سکن کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ سفیان بن عیینہ کے پاس تھا کہ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر ان سے پوچھا: اے ابو محمد! مجھے مطرف رحمہ اللہ کے قول کے بارے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصیام باب ۳۶، وسنن الترمذی ۷۶۷، وسنن ابی داؤد ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، ۲۴۴، وسنن النسائی ۴/ ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۹، والمستدرک ۱/ ۴۳۵.

[2] سنن الترمذی ۲۱۵۰، ۲۳۵۶. ومشکاۃ المصابیح ۱۵۶۹، ۴۳۸۴، واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۲۳۸.

[3] مجمع الزوائد ۱/ ۱۲۰ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۸/ ۵۴۰، ۱۳/ ۲۵۰. والترغیب والترھیب ۱/ ۹۳، ۲/ ۵۶۰، وکشف الخفاء ۲/ ۱۱۱. والعلل المتناھیۃ لابن الجوزی ۱/ ۶۷.

[4] طبقات ابن سعد ۷/ ۱۵۵. وتھذیب الکمال ۱۴۰۷۰ (۳۲/ ۱۷۵) والتاریخ الکبیر ۸/ ت ۳۲۶۳، والجرح والتعدیل ۹/ ت ۱۱۵۴ والجمع ۲/ ۵۷۵ وسیر النبلاء ۴/ ۴۹۳، والجمع/ ۵۲۵. والاصابۃ ۳/ ت ۹۴۳۵. وتھذیب ۱۱/ ۳۴۱.

میں مبتلا ہے کہ" مجھے عافیت ملے اور اس پر میں اللہ کا شکر ادا کروں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں مصیبت میں مبتلا ہو جاؤں اور اس پر صبر کروں" کیا آپ کو بھی یہی پسند ہے؟ ان کے بھائی کا قول کہ اے اللہ! میں اپنے لئے اس چیز کو پسند کرتا ہوں جسکو تو نے میرے لئے پسند کیا۔ سفیان بن عیینہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر کہا مطرف رحمہ اللہ کا قول مجھے زیادہ پسند ہے۔ اس آدمی نے پوچھا وہ کیوں؟ حالانکہ دوسرے صاحب نے اپنے لئے وہی پسند کیا جو اللہ نے ان کے لئے پسند کیا ہے؟ سفیان نے رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے قرآن پڑھا اچانک مجھے سلیمان علیہ السلام عافیت کے عالم میں نظر آئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "نعم العبد انه اواب" سلیمان علیہ السلام اللہ کے اچھے بندے تھے اور اسکی طرف رجوع کرنے والے تھے۔ جبکہ ایوب علیہ السلام کو آزمائش کی حالت میں پایا ان کے متعلق بھی اللہ کا فرمان ہے" نعم العبد انه اواب" دونوں حالتیں برابر ہوئیں۔ سلیمان علیہ السلام کو عافیت ملی اور ایوب علیہ السلام کو ابتلاء کا سامنا کرنا پڑا، میں نے شکر کو صبر کے قائم مقام پایا ہے جب دو حالتیں برابر ہوئیں تو عافیت مع شکر مجھے ابتلاء مع صبر سے زیادہ پسند ہے۔

۲۰۹۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن، مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن اسحٰق، عبداللہ بن مبارک، سلام بن ابی مطیع، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے اسی دوران ابوالعلاء یزید بن عبداللہ سے درخواست کی گئی کہ آپ کچھ ارشاد فرمائیں، کہنے لگے: کیا میں یہاں کوئی بات کروں؟ ثابت کہتے ہیں مجھے بڑا تعجب ہوا۔

مسانید یزید بن عبداللہ رحمہ اللہ

۲۰۹۱- ابونعیم اصفہانی، حسن بن حمویہ خثعمی، ابراہیم بن ابی حصین وادعی، محمد بن عبداللہ حضرمی، عباس بن فضل بصری، نضر بن حماد عتکی، مالک بن عبداللہ ازدی، یزید بن عبداللہ بن شخیر کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن شخیر کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے اپنے مرض وفات میں سورت اخلاص پڑھی قبر میں وہ اس کے ساتھ رہے گا اور قبر کی جکڑ سے بھی محفوظ رہے گا اور فرشتے اسے اپنی ہتھیلیوں پر اٹھا کر پل صراط عبور کرا کے جنت کی طرف لے جائیں گے۔[1]

۲۰۹۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابوبکر احمد بن عمرو بزار، ازہر بن جمیل، سعید بن راشد جریری، ابوالعلاء یزید بن عبداللہ بن شخیر کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن شخیر کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کو رزق کی آزمائش میں مبتلا رکھتا ہے تا کہ دیکھے کہ وہ کیسے عمل کرتا ہے اگر رضا مند رہا تو اس کے رزق و عمل میں برکت کی جاتی ہے اور اگر راضی نہ ہو تو برکت نہیں کی جاتی ہے۔[2]

احمد بن عمرو بزار کہتے ہیں ہم نے یہ حدیث اسناد مذکور کے ساتھ صرف ازہر سے سنی ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

(۱۷۹) صفوان بن محرز رحمہ اللہ[3]

صفوان بن محرز، عبادت گزار، متواضع جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔

۲۰۹۳- ابونعیم اصفہانی، ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن حمزۃ الحافظ، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، ابن شہاب، ہشام، حسن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ صفوان بن محرز رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اہل خانہ کے پاس آتا ہوں اور وہ میرے سامنے روٹی بڑھا دیتے ہیں تو وہ

۱۔ مجمع الزوائد ۷/ ۱۴۵. والدر المنثور ۶/ ۴۱۲. وتفسیر القرطبی ۲۰/ ۲۴۹. والاحادیث الضعیفۃ ۳۰۱.

۲۔ انظر الحدیث فی: الجامع الکبیر ۵۰۲۱.

۳۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۱۴۷ والتاریخ الکبیر ۴/ ت ۲۹۲۶. والجرح ۴/ ت ۱۸۵۳. وسیر النبلاء ۴/ ۲۸۶. والکاشف ۲/ ت ۲۴۲۵. والاصابۃ ۲/ ت ۴۱۵۰. والتقریب ۱/ ۳۶۸. وتھذیب التھذیب ۴/ ۴۳۰. والخلاصۃ ۱/ ت ۳۱۰۶.

بھوک ختم کر دیتی ہے۔(بس دنیا میں یہ کافی ہے اس کے علاوہ دنیا کیلئے ساری ہمتیں صرف کر دینے والے) اہل دنیا کی طرف سے اللہ دنیا کو برا بدلہ دے۔

۲۰۹۴-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، ابویعلیٰ موصلی، حسن بن ابی حماد، ابومعاویہ، عاصم احول، عبداللہ بن رباح کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ صفوان بن محرز جب یہ آیت "وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون" (سورۃ شعراء آیت ۲۲۷) عنقریب ظالم جان لیں گے کہ انہوں نے کس ٹھکانے کی طرف پلٹنا ہے، پڑھتے تو روتے جاتے حتیٰ کہ میں سمجھتا شدت بکاء کی وجہ سے ان کے سینے کا بالائی حصہ پھٹ گیا ہے۔

۲۰۹۵-جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے جسم کپکپا جاتے ہیں......ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابوعبداللہ بن شیرزاد، ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ صفوان بن محرز اور ان کے بھائی ایک جگہ اکٹھے آپس میں گفتگو کر رہے تھے (اور انہیں رقت کی طرف چنداں کوئی دھیان نہیں تھا) کہنے لگے اے صفوان اپنے تلامذہ کو حدیثیں بیان کرو۔ فرمایا: الحمدللہ۔ صرف اتنا ہی کہا تھا کہ لوگوں پر رقت طاری ہوگئی اور ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کے دریا بہنے لگے یوں لگتا تھا جیسے مشکیزوں کے منہ کھول دیئے گئے ہوں۔

۲۰۹۶-صفوان کی کرامت......ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن احمد بن عتبہ، حماد بن حسن، سیار، جعفر، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبیداللہ بن زیاد نے صفوان بن محرز مازنی کا ایک بھتیجا گرفتار کر لیا۔ صفوان نے لوگوں سے اسکی رہائی کے بارے میں بات کی لیکن وہ کسی کی بات نہ بنا، چنانچہ صفوان رحمہ اللہ نے اپنے مصلی پر رات گزاری یعنی رات کو نماز پڑھتے رہے کہ اچانک مصلی پر آنکھ لگ گئی خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور کہا اے صفوان! بیدار ہو اور اپنی حاجت مانگو۔ فرمایا: اچھا میں ایسا کرتا ہوں۔ چنانچہ اٹھے وضو کیا نماز پڑھی اور دعا مانگی......اسی دوران ابن زیاد صفوان کی حاجت سے متنبہ ہوگیا اور کہنے لگا: صفوان کا بھتیجا میرے پاس لاؤ، چنانچہ چوکیدار اور پولیس کے افراد روشنی لے کر قید خانے گئے اور وہاں سے صفوان کا بھتیجا لے آئے، پوچھا کیا تو صفوان کا بھتیجا ہے؟ اس نے اقرار کیا، ابن زیاد نے اسے رہا کر دیا۔ صفوان کو معمولی خبر بھی نہیں تھی حتیٰ کہ ان کے دروازے پر دستک ہوئی پوچھا کون ہے؟ جواب ملا میں فلاں (یعنی آپ کا بھتیجا) ہوں۔ رات کے کسی پہر میں امیر کو غیب سے متنبہ کیا گیا پس چوکیدار اور پولیس کے افراد روشنی لے کر آئے اور جیل خانے کے دروازے کھولے اور مجھے اپنے ساتھ لائے اور اس نے مجھے بغیر کسی کی کفالت کے رہا کر دیا ہے۔

۲۰۹۷-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن سالم، ہناد بن سری، ابن ابی اسامہ، ابوہلال، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ صفوان بن محرز نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے توبہ واستغفار کے لئے ایک دن مقرر کر رکھا تھا اس دن وہ فرماتے میں اللہ کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں قبل اس کے کہ پناہ کا دروازہ بند ہو جائے۔ ایک مرتبہ صفوان نے اس دن کا ذکر کیا وہ مجلس درس میں تھے، بہت روئے حتیٰ کہ مغلوب ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

۲۰۹۸-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر بن نعمان، محمد بن سعید بن سابق، ابوجعفر رازی، ربیع بن انس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے ربیع کہتے ہیں کہ میں صفوان بن محرز کے پاس تھا اچانک ایک نوجوان ادھر آ نکلا جسکا تعلق اہل بدعت سے تھا، اس نے صفوان سے کچھ بات کی۔ انہوں نے فرمایا: اے نوجوان کیا میں تیری رہنمائی ایک خاص آیت کی طرف نہ کروں جسکے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو خاص کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یاایھا الذین آمنوا علیکم انفسکم لایضرکم من ضل اذا اھتدیتم (مائدہ۔۱۰۵)

اے ایمان والو تم اپنے نفسوں کو لازم پکڑے رکھو جب تم خود ہدایت پر ہو گے تب تمہیں گمراہ آدمی کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

۲۰۹۹- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن ابی یونس، حماد بن زید، محمد بن واسع کہتے ہیں میں نے صفوان بن محرز اور دیگر لوگوں کو مسجد میں دیکھا کہ وہ صفوان سے زور زور سے گفتگو رہے تھے۔ صفوان رحمہ اللہ اپنے کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا تم سب خارشی اونٹ ہو۔

۲۱۰۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، عفان، حماد، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ صفوان بن محرز کا ایک جھونپڑا تھا اتفاقاً اسکا شہتیر ٹوٹ گیا۔ انہیں مشورہ دیا گیا کہ اسے درست کر لیں فرمایا اسے یوں ہی رہنے دو کل میں ہی مر جاؤں گا۔

مسانید صفوان بن محرز رحمہ اللہ

صفوان بن محرز نے بہت سارے صحابہ سے اکتساب حدیث کیا ہے تاہم عبداللہ بن عمر بن خطاب، ابوموسیٰ اشعری، عمران بن حصین اور حکیم بن حزام رضی اللہ عنہم اجمعین سے خصوصاً فیض یاب ہوئے ہیں۔

چند ایک احادیث انکی سند سے مروی درج ذیل ہیں۔

۲۱۰۱- مؤمنین کے ساتھ خدا کا پردہ پوشی کا معاملہ..... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن جعفر بن ہیثم، محمد بن احمد بن ابی عوام، عبدالوہاب بن عطاء خفاف، سعید بن ابی عروبہ، صفوان بن محرز کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن عمرؓ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے..... دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں نے ان کے گرد ہجوم بنالیا۔ پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن! آپ نے رازدارانہ گفتگو کے متعلق رسول اللہ ﷺ کو کیسے ارشاد فرماتے سنا ہے؟ کہنے لگے میں نے آپ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ "قیامت کے دن مؤمن اللہ رب العزت کے قریب ہوگا، پس اللہ تعالیٰ اس پر اپنا سایہ ڈالیں گے وہ اقرار کرے گا اور کہے گا اے میرے رب میں جانتا ہوں۔ ارشاد ہوگا: میں نے دنیا میں بھی تیرے گناہوں کا پردہ کیا آج کے دن بھی پردہ کرتا ہوں جا میں نے تیری مغفرت کر دی، چنانچہ اسے نیکیوں بھرا اعمال نامہ تھما دیا جائے گا رہی بات کافروں کی اور منافقوں کی سو سرعام ان کو آواز لگائی جائے گی کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا سن لو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو۔[1]

قتادہ کہتے ہیں تم مخلوق میں کسی کو بھی نہیں پاؤ گے کہ ایک کی رسوائی دوسرے سے پوشیدہ ہو۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے قتادہ سے یہ حدیث ان کے عام تلامذہ روایت کرتے ہیں۔

۲۱۰۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابومعاویہ، اعمش، جامع بن شداد، صفوان بن محرز کے سلسلۂ سند سے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنوتمیم! بشارت قبول کرو، ہم نے کہا: ہم نے قبول کی، ہم نے قبول کی، آپ ﷺ نے ہمیں ابتدائے آفرینش کے متعلق خبر دی اور فرمایا: اللہ تھا اور کوئی چیز نہیں تھی اور اللہ کا عرش پانی پر تھا اور اللہ نے لوح محفوظ میں سب کچھ لکھا۔ عمرانؓ بن حصین فرماتے ہیں اتنی دیر میں ایک آدمی آیا اور مجھے کہنے لگا: اے عمران! تمہاری اونٹنی رسی سے کھل کر بھاگ گئی ہے۔ میں وہاں سے نکل پڑا، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ وہ دور تک نکل چکی ہے چنانچہ میں اس کے پیچھے چل پڑا مجھے پتہ نہیں میرے بعد کیا ہوا۔[2]

۱۔ صحیح البخاری ۶/ ۹۳. وصحیح مسلم، کتاب التوبة ۵۲.

۲۔ صحیح البخاری ۹/ ۱۵۴. وفتح الباری ۸/ ۸۳.

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اعمش سے ان کے علماء اصحاب روایت کرتے ہیں۔

۲۱۰۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالصمد بن عبدالوارث، ابو عبدالوارث، داؤد بن ابی ہند، عاصم احول، صفوان بن محرز کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو موسیٰ اشعری نے فرمایا: میں اس چیز سے بری الذمہ ہوں جس سے اللہ اور اللہ کا رسول ﷺ بری الذمہ ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ ہر اس شخص سے بری الذمہ ہیں (ممن حلق و سلق و خرق) جس نے حلق کر لیا مذہان کے ساتھ کسی کو ملامت دی اور نوحہ زاری میں کپڑے پھاڑے۔

یہ حدیث صحیح ہے، مسلم کے مطابق ہے اور مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اسکی تخریج بھی کی ہے اور داؤد بن ابی ہند اس میں متفرد ہیں۔

۲۱۰۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو مسعود عبداللہ بن محمد بن احمد زہری، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، محمد بن یزید، عبدالوہاب بن عطاء، سعید بن قتادہ، صفوان بن محرز کے سلسلۂ سند سے حکیم بن حزام کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صحابۂ کرام میں تشریف فرما تھے اچانک صحابہؓ سے فرمایا: کیا جو کچھ میں سنتا ہوں وہ تم بھی سنتے ہو؟ صحابۂ کرامؓ بولے! ہم کچھ بھی نہیں سنتے۔ ارشاد فرمایا: بے شک میں آسمان سے نکلنے والی چرچراہٹ کی آواز سن رہا ہوں اور اس آواز کے نکلنے پر آسمان ملامت کا سزاوار نہیں چونکہ آسمان پر ایک بالشت کے برابر بھی خالی جگہ نہیں مگر یہ کہ ہر جگہ کوئی فرشتہ سجدے کی حالت میں ہے اور کوئی قیام کی حالت میں ہے۔[1]

صفوان بن محرز کی یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۸۰) ابو عالیہ رحمہ اللہ[2]

ابو عالیہ رحمہ اللہ عظیم الشان حالات والے بزرگ ہیں، محرم اتباع کی ہمہ وقت وصیت کیا کرتے تھے، بدعت وغیرہ سے دور رہنے کی تاکید کرتے اور خود بھی ہمیشہ اتباع سنت کو اپنا شعار بنائے رکھا۔

کہا گیا ہے تقسیم پر راضی رہنا اور نعمتوں پر سخاوت کرنا تصوف ہے۔

۲۱۰۵- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، حاجب بن ابی کثیر، محمد بن اسماعیل احمسی، زید بن حباب، خالد بن دینار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے کتابت سیکھی اور قرآن مجید پڑھا حالانکہ میرے اہل خانہ کو اسکا شعور تک بھی نہیں ہوا اور نہ ہی میرے کپڑوں میں کبھی سیاہی کے اثرات دیکھے گئے۔

۲۱۰۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، مسلم بن ابراہیم، ابو خالدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ فرمایا کرتے تھے: بہترین صدقہ یہ ہے کہ تو دائیں ہاتھ سے صدقہ کرے اور بائیں سے پوشیدہ رکھے۔ ایک مرتبہ فرمایا: عبدالکریم ابوامیہ میری ملاقات کرنے آیا اور اس نے صوف کے کپڑے پہنے ہوئے تھے میں نے کہا: یہ تو راہبوں کی ہیئت ہے مسلمان جب آپس میں ملاقات کرتے ہیں اچھی حالت میں ہوتے ہیں۔

۲۱۰۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، نعیم، عاصم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ کے پاس جب چار سے زیادہ آدمی بیٹھ جاتے تو فوراً کھڑے ہو جاتے۔

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۲۲۵. وصحیح ابن حبان ۷۸۴. وتفسیر الطبری ۷/ ۱۰.

۲۔ تہذیب التہذیب ۳/ ۲۸۴. والتقریب ۱/ ۲۵۲. والتاریخ الکبیر ۳/ ۳۲۶. والجرح والتعدیل ۳/ ۵۱۰. وطبقات ابن سعد ۷/ ۱۱۲. واخبار اصبہان للمصنف ۱/ ۳۱۲. والجمع ۱/ ۱۳۰. وسیر النبلاء ۴/ ۲۰۷. وتذکرۃ الحفاظ ۱/ ۶۱. والکاشف ۱/ ۳۱۲. والاصابۃ ۱/ ۵۲۸.

۲۱۰۸-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر بن نعمان، محمد بن سعید بن سابق، ابوجعفر رازی، ربیع، انس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ نے فرمایا: میں اطاعت پر عمل پیرا رہتا ہوں اور جو اس پر عمل کرے اس سے محبت کرتا ہوں، معصیت سے بچتا ہوں اور جو معصیت میں گرفتار ہو اس سے عداوت رکھتا ہوں۔ اگر اللہ چاہے اہل معصیت کو معاف فرمائے چاہے انہیں عذاب دے۔

۲۱۰۹-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن علی بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن سوار، علاء بن عمرو الحنفی، حفص بن غیاث، عاصم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ دو نعمتوں میں سے کونسی نعمت افضل ہے۔ یہ کہ اللہ نے میری اسلام کی طرف رہنمائی فرمائی یا مجھے بدعتوں سے عافیت بخشی۔

۲۱۱۰-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، عاصم احول کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ نے فرمایا: اسلام کو اچھی طرح سیکھو اور دوسروں کو سکھلاؤ جب تم ایسا کرو گے جب تم اسلام سے منہ نہیں پھیرو گے، تم سیدھے رستے یعنی اسلام کو مضبوطی سے پکڑے رکھو، اس سیدھے رستے سے دائیں بائیں مت مڑ جاؤ۔ نبی ﷺ صحابۂ کرامؓ کی سنت مطہرہ کو ہاتھ سے مت چھوڑو اس سے پہلے کہ لوگ اپنے ساتھی کو قتل کریں اور وہ کچھ کریں جو انہوں نے چودہ سال پہلے کیا۔ تم ان مختلف بدعتوں سے بچتے رہو چونکہ یہ بدعتیں بغض وعداوت پیدا کرتی ہیں۔

عاصم کہتے ہیں میں نے یہ تمام باتیں حسن بصری رحمہ اللہ کو سنائیں فرمانے لگے ابو عالیہ نے سچ کہا اور خیر خواہی سے کام لیا۔

۲۱۱۱-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، عاصم احول کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: قرآن مجید سیکھتے رہو جب تک تم اسے سیکھتے رہو گے اس سے اعراض نہیں کرو گے۔ ان پھیلی ہوئی بدعات سے بچتے رہو چونکہ وہ بدعات تمہارے درمیان بغض وعداوت واقع کردیں گی۔ تم اس دین کو مضبوط پکڑے رکھو جس پر صحابۂ کرام قائم رہے قبل اس کے کہ لوگوں میں تفرقہ پڑ جائے۔ چنانچہ ہم نے تمہارے حکمران فرمانروا عثمانؓ کے قتل کیے جانے سے چودہ سال پہلے قرآن پڑھا ہے۔

عاصم کہتے ہیں یہ حدیث میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو سنائی انہوں نے فرمایا: ابو عالیہ نے بخدا تمہیں نصیحت کی اور سراسر سچ بولا۔

۲۱۱۲-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبدالوہاب، ابو عباس سراج، جوہری، ابونعیم، ابوخلدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ نے فرمایا: میں نے ساٹھ یا ستر سال سے اپنا آلۂ تناسل نہیں چھوا۔

مطلب یہ ہے کہ عام حالات میں کھڑے کھڑے جسطرح عام لوگوں کی عادت ہوتی ہے اس طرح نہیں ضرورت اور حاجت شدیدہ مثلاً استنجاء مستثناء ہے۔ (مترجم)

۲۱۱۳-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، سوار بن عبداللہ عنبری، ابوداؤد طیالسی، ابوخلدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے باہمی قتال کا سانحہ رونما ہوا...... میں اس وقت نوجوان تھا، میں نے اچھی طرح سے اپنے بدن پر اسلحہ سجایا تاکہ میں بھی قتال میں حصہ لوں۔ چنانچہ میں لوگوں کے پاس آیا، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ دو صفیں باہم متقابل کھڑی ہیں جو حد نظر تک بڑھتی جارہی تھیں، میں نے فوراً سورۂ نساء کی آیت تلاوت کی:

((ومن یقتل مؤمناً متعمداً فجزاؤہ جہنم خالداً فیہا)) (نساء، ۹۳)

اور جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا اس کا بدلہ جہنم ہے ہمیشہ ہمیشہ اس میں داخل رہے گا۔

اور پھر فوراً واپس لوٹ آیا اور لوگوں کو وہیں چھوڑ آیا۔

۲۱۱۴-ابونعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، محمد بن کثیر، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں یقیناً امید کرتا ہوں کہ بندہ دو نعمتوں کے درمیان ہلاک نہیں کیا جاتا ایک وہ نعمت جسکے حصول پر وہ اللہ کا شکر ادا کرے دوسرا

وہ گناہ جس سے وہ استغفار کرلے۔

۲۱۱۵-اس کائنات میں اور جہان بھی ہیں......ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر بن اسحق موصلی محمد بن احمد بن مثنیٰ جعفر بن عون، ابوجعفر رازی ربیع بن انس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: فللہ الحمد رب السموات ورب الارض رب العالمین (جاثیہ ۳۶) تمام تر جہانوں کا رب ہے اللہ ہے۔ کے بارے میں فرمایا: عالم جن اور عالم انسان کے سوا زمین پر فرشتوں کے اٹھارہ ہزار عالم ہیں زمین کے چار کنارے ہیں، ہر کنارہ چار ہزار عالموں پر مشتمل ہے اور پانچ سو عالم اللہ تعالیٰ نے محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کر رکھے ہیں۔

۲۱۱۶-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، ہناد بن سری، ابومعاویہ، عاصم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم پچاس سال سے بیان کرتے چلے آئے ہیں کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لئے وہ عمل لکھو جو وہ حالت صحت میں کرتا رہا ہے حتیٰ کہ میں اسکی روح قبض کرلوں یا اسکا رستہ (صحت) خالی کردوں۔ پچاس سال تک ہم بیان کرتے رہے تھے کہ اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں سو جو عمل اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ عمل میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا اور جو عمل غیر اللہ کے لئے ہو فرماتے ہیں: اسکا ثواب اس سے طلب کرو جس کے لئے یہ عمل تم نے کیا ہے۔

۲۱۱۷-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، ابوخلدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: قرآن مجید کو پانچ پانچ آیتیں کرکے سیکھو چونکہ یہ طریقہ حفظ و یادداشت کے زیادہ لائق ہے چنانچہ جبرئیل امین علیہ السلام قرآن مجید کی پانچ پانچ آیتیں نازل کرتے تھے۔

۲۱۱۸-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی و جماعت محدثین، عبداللہ بن محمد، علی بن جعد، ابوصغیر رازی، ربیع بن انس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فرمان:

ولا تشتروا بآیتی ثمنا قلیلا

میری آیات کو ثمن قلیل کے ساتھ نہ بیچو

کے بارے میں فرمایا: اپنے علم پر اجرت مت لو چونکہ علماء حکماء اور حلماء کی اجرت اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر ہے۔ چنانچہ وہ حضرات اپنے اجر کو تورات میں لکھا پاتے ہیں کہ: اے ابن آدم علم دوسروں کو مفت سکھا جس طرح تو نے مفت سیکھا ہے۔

۲۱۱۹-حصول علم کیلئے صحیح استاد کی پہچان......ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد جرجانی، احمد بن موسیٰ بن عباس، ربیع بن انس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں کئی دن کی مسافت کا سفر طے کرکے کسی آدمی کے پاس حصول علم کی خاطر جاتا ہوں، پہلی چیز جسکی میں خصوصیت کے ساتھ جانچ پڑتال کرتا ہوں وہ اسکی نماز ہے، اگر وہ نماز کا حسن و حسن اہتمام کرتا ہے تو میں اس کے پاس اقامت اختیار کرتا ہوں اور اس سے حدیث بھی سنتا ہوں۔ اگر اسے نماز ضائع کرتے ہوئے پاؤں تو میں واپس لوٹ آتا ہوں اور اس سے حدیث کا سماع نہیں کرتا ہوں اور یوں کہتا ہوں کہ یہ نماز کے علاوہ باقی امور دینیہ کو بطریق اولیٰ ضائع کرنے والا ہوگا۔

۲۱۲۰-ابونعیم اصفہانی، احمد بن حسین، ابوعبداللہ قاضی، یوسف بن موسیٰ، جریر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: حصول علم میں حیاء کرنے والا اور متکبر شخص علم نہیں حاصل کرسکتا۔

۲۱۲۱-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، عثمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ رحمہ اللہ

نے فرمایا: نبی ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے مجھے نصیحت کی ہے غیر اللہ کے لئے عمل نہ کرو سو جس کے لئے تم نے عمل کیا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اسی کے سپرد کر دیگا۔

۲۱۲۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، یحیی بن سعید جمحی، ابن رجل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہؒ جب دن کے آخری حصہ میں قرآن مجید ختم کرنے کا ارادہ کرتے تو اسے شام تک مؤخر کرتے اور جب رات کے آخری حصہ میں ختم کرنے کا ارادہ کرتے تو صبح تک مؤخر کر دیتے۔

۲۱۲۳- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر، مغیرہ کہتے ہیں: ورائے نہر میں سب سے پہلے ابو عالیہ رحمہ اللہ نے اذان دی ہے۔

۲۱۲۴- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، علی بن انس عسکری، ابوعبیدہ حداد، سعید بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے مہاجر ابو خالد فرماتے ہیں کہ ابو عالیہ میرے پڑوسی تھے اور مجھے کہا کرتے: مجھ سے سوال کر لے اور مجھ سے علمی مسائل لکھ لے قبل اس کے کہ تو حصول علم کے لئے میرے علاوہ کسی اور کے پاس جائے اور علم کو تو اس کے پاس نہ پا سکے۔

۲۱۲۵- طلبۂ علم کی قدر...... ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، علی بن مسلم، روح، ابوخلدہ کہتے ہیں کہ ابو عالیہ کے پاس جب ان کے شاگرد آتے تو انہیں مرحبا کہتے اور پھر آیت کریمہ "واذا جاءک الذین یؤمنون بآیاتنا" جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو میری آیات پر ایمان رکھتے ہیں تو انہیں "فقل سلام علیکم" السلام علیکم کہو چونکہ اللہ تعالیٰ نے (ایسے لوگوں کیلئے) اپنے اوپر رحمت لازم کر رکھی ہے "کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ" (انعام ۵۴) تلاوت کرتے تھے۔

۲۱۲۶- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، عاصم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ فرمایا کرتے تھے "لا الٰہ الا اللہ" کے ساتھ کلام کرنے میں جلدی کرو۔ یعنی کثرت کے ساتھ "لا الٰہ الا اللہ" کا ورد کرو۔

۲۱۲۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن حسین، حسین بن محمد لخمی، یوسف بن سعید، ابن مسلم، علی بن بکار، ابوخلدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرمایا تھا: خوبصورت آوازوں کے ساتھ حق تعالیٰ کی تقدیس کیا کرو چونکہ اس طرح کی تقدیس کو اللہ تعالیٰ زیادہ سنتے ہیں۔

۲۱۲۸- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معمر بن ابی عالیہ نے کہا: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو جب آسمانوں پر اٹھایا گیا تو انہوں نے اپنے پیچھے اون کا ایک جبہ، دو عدد موزے اور ایک عدد کمان جس سے پرندے شکار کرتے تھے چھوڑیں۔

۲۱۲۹- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن سعید بن ولید، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلام، محمد بن مصعب، ابوجعفر رازی، ربیع بن انس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لازم کر رکھا ہے کہ جو صدق دل سے اس پر ایمان لائے گا اسے ہدایت دے گا۔ اس امر کی تصدیق قرآن میں موجود ہے "ومن یؤمن باللہ یھد قلبہ" جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اسکے دل کو ہدایت کے نور سے بھر دیتے ہیں۔ جو توکل علی اللہ کا دامن تھامے رکھے اللہ اسکی کفایت کرتے ہیں اسکی تصدیق کتاب اللہ میں موجود ہے فرمایا باری تعالیٰ نے: "ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ" جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ اسے کافی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے اللہ تعالیٰ اسے بہتر بدلہ عطا فرماتے ہیں اسکی تصدیق قرآن میں موجود ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضاعفہ لہ اضعافا کثیرۃ" جس نے اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دیا اللہ تعالیٰ اسے چند در چند بڑھا دیتے ہیں۔ جس نے اللہ کے عذاب

(تفرقہ) سے اس کی پناہ مانگی اللہ اسے پناہ دیتے ہیں اس کی تصدیق بھی کتاب اللہ میں ہے فرمان باری تعالیٰ ہے: "واعتصموا بحبل اللہ جمیعا" سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور اسی طرح جو اللہ سے دعا مانگے اللہ تعالیٰ اسکی دعا قبول فرماتے ہیں اسکی تصدیق بھی قرآن میں موجود ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: "واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان" جب میرے بندے میرے متعلق آپ سے پوچھیں گے تو میں ان کے بہت قریب ہوں ان کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب مجھ سے دعا مانگیں۔

۲۱۳۰- ابونعیم اصبہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، مدلج بن بدر، سیار ابی منہال کہتے ہیں میں نے ابوعالیہ کو وضو کرتے دیکھا میں نے کہا "ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین" اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکی حاصل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ فرمایا پانی سے پاکی حاصل کرنے والوں کو نہیں بلکہ گناہوں سے پاکی حاصل کرنے والوں کو۔

مسانید ابوعالیہ رحمہ اللہ

ابوعالیہ نے ابوبکر صدیق، علی بن ابی طالب، سہل بن حنظلہ، ابی بن کعب اور کئی دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے اکتساب حدیث کیا ہے۔

۲۱۳۱- ابونعیم اصبہانی ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن حمید، حکام بن مسلم وہارون بن مغیرہ، عنبسہ بن سعید، عثمان طویل، رفیع ابوعالیہ ریاحی کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق نے ایک مرتبہ ہمیں خطاب کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسافر کے لئے دو رکعتیں اور مقیم کے لئے چار رکعتیں ہیں۔ میری جائے پیدائش مکہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہے۔ میں جب ذوالحلیفہ سے نکل جاتا ہوں تو دو رکعت نماز پڑھتا ہوں حتی کہ واپس لوٹ آؤں۔[1]

عنبسہ بن سعید اس حدیث میں متفرد ہیں۔

۲۱۳۲- ابونعیم اصبہانی، محمد بن معمر، محمد بن احمد بن داؤد، ابوصفوان قاسم بن یزید عامری، یحییٰ بن کثیر ابوالنضر، عاصم احول، داؤد بن ابی ہند، ابوعالیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کی ایک جماعت سفر پر نکلی اچانک موسلا دھار بارش نے انہیں گھیر لیا انہوں نے ایک غار میں پناہ لی اچانک بلندی سے ایک سل لڑھکی جس سے غار کا دہانہ بند ہو گیا۔ حدیث غار پوری ذکر کی ہے۔[2]

ابوداؤد بن ابی ہند کی یہ حدیث غریب ہے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کرنے میں واہر بن نوح متفرد ہیں۔

۲۱۳۳- ابونعیم اصبہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ہوذہ بن خلیفہ، عوف اعرابی، زیاد بن حصین، ابی عالیہ کے سلسلہ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمرہ عقبہ کی صبح سواری کی حالت میں مجھے کہا: قد لا ؤ میں نے کنکریاں چن کر آپ ﷺ کے ہاتھ پر رکھ دیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں کے بہت اچھے امثال ہیں تین مرتبہ یہی فرمایا۔ غلو سے بچو تم سے پہلی امتیں غلو کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں اور انہوں نے دین میں مبالغہ آرائی سے کام لیا۔[3]

۱۔ الکامل لابن عدی ۳/ ۲۶ ۱۰ ۲ و کنز العمال ۱۸۷۰۲، ۹۳ ۲۲۶.

۲۔ انظر الحدیث فی فتح الباری ۱۱/ ۵۲۰ .

۳۔ سنن النسائی ۵/ ۲۶۸، ۲۶۹ . والمستدرک ۱/ ۴۶۶. ومسند الامام احمد . وصحیح ابن خزیمۃ ۲۸۶۷ . صحیح ابن حبان ۱۰۱۱ (موارد) واتحاف السادۃ المتقین ۴/ ۳۹۱ . والدر المنثور ۱/ ۲۳۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۱۵۶، ۱۸۰/ ۲۸۹.

۲۱۳۴- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ادریس بن جعفر عطار، یزید بن ہارون، سعید بن ابی عروبہ، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، ہشام، قتادہ، ابوعالیہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مصیبت کے وقت دعا کرتے اور یوں فرماتے: "لا الٰہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الٰہ الا رب العالمین رب العرش الکریم، لا الٰہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش العظیم"۔[1]

۲۱۳۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حسن بن موسیٰ اشیب، عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، داؤد بن ابی ہند، ابوعالیہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ وادی ازرق میں تشریف لائے اور صحابۂ کرامؓ سے پوچھا یہ کونسی وادی ہے؟ جواب دیا گیا یہ وادی ازرق ہے۔ ارشاد فرمایا: گویا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں درآنحالیکہ تلبیہ پڑھتے ہوئے اپنے رب کے سامنے گزگزا رہے ہیں، پھر ایک گھاٹی سے گزرے پوچھا یہ کونسی گھاٹی ہے؟ صحابہؓ نے جواب دیا: فلاں گھاٹی ہے۔ فرمایا: گویا کہ میں یونس بن متی علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ سرخ نیالے رنگ کی اونٹنی پر تشریف فرما ہیں اونٹنی کی لگام چھال کی ہے اور یونس علیہ السلام نے صوف کا جبہ پہن رکھا ہے۔[2]

(۱۸۱) بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ[3]

شیخ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ تابعین کرام میں سے ایک بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ بھی ہیں۔ آپ نے اللہ پر بھروسہ رکھا آپ خیرخواہ اور عبادت گزار شخص تھے۔

۲۱۳۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن حسن آجری، جعفر بن محمد الفریابی، قتیبہ بن سعید، معاویہ بن عبدالکریم الضال الثقفی کہتے ہیں میں نے بکر بن عبداللہ المزنیؒ کو جمعہ کے دن لوگوں سے اسی بڑی مسجد میں فرماتے سنا: اگر مجھ سے کہا جائے کہ اہل مسجد میں جو سب سے بہتر ہو اسے پکڑ دو میں کہوں گا اس آدمی کے متعلق رہنمائی کرو جو عوام الناس کے لئے سب سے زیادہ خیرخواہ ہو۔ کیونکہ وہی شخص سب سے زیادہ اچھا ہے۔ اور میں بھی ایسے ہی شخص کو ترجیح دوں گا۔ اگر مجھے کہا جائے کہ ان میں سے بدتر کو پکڑ دو میں پوچھوں گا کہ مجھے وہ آدمی بتاؤ جو عامۃ الناس کو دھوکہ دینے والا ہو اور اگر کوئی منادی آسمان سے آواز لگائے کہ تم میں سے جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر ایک آدمی، تو ہر انسان کو ڈرنا ہوگا کہ وہی اس پکار کا مطلوب ہو۔

۲۱۳۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اسماعیل، معتمر، بکر مزنیؒ نے فرمایا: اگر میں مسجد تک پہنچ جاؤں اور مسجد لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہو اور کوئی مجھ سے کہے کہ ان میں سے بدترین کون ہے؟ میں اس کو جواب دوں گا کہ جماعت کو زیادہ دھوکہ دینے والا کون ہے؟ جب وہ کہے کہ یہ ہے۔ میں کہوں گا یہی بدترین ہے۔ اور میں ان کے بہتر پر گواہی نہیں دیتا کہ وہ کامل ایمان مؤمن ہے کیونکہ تب تو میں یہ گواہی بھی دے سکتا ہوں کہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔ نہ ہی میں ان کے بدتر پر گواہی دیتا کہ وہ منافق اور ایمان سے بری ہے کیونکہ تب تو میں نے گواہی دے دی کہ وہ جہنمی ہے۔ لیکن مجھے ان کے نیکوکار (کے مبتلائے عصیان ہونے) کا خوف ہے اور گناہگار (کے رجوع الی التوبہ ہونے) کی امید ہے۔ بتلایئے! مجھے تو ان کے نیکوکار کا خوف ہے تو گناہگار کے

۱۔ صحیح البخاری ۸/ ۹۳، ۹/ ۱۵۳، ۱۵۵۔ وصحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب ۲۱ ومسند الامام احمد ۱/ ۲۲۸، ۲۵۹، ۲۸۰، ۲۸۴، ۳۳۹۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۷۴ والمستدرک ۲/ ۳۳۲، ۵۸۴۔

۳۔ تهذیب الکمال ۷۴۷ (۳/ ۲۱۶) وطبقات ابن سعد ۷/ ۲۰۹۔ والتاریخ الکبیر ۲/ ۱/ ۹۰۔ والجرح ۱/ ۱/ ۳۸۸۔ والجمع ۱/ والکاشف ۱/ ۱۶۲۔ وسیر النبلاء ۴/ ۵۳۲۔ وتهذیب التهذیب ۱/ ۴۸۴۔

بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟۔

۲۱۳۸- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبداللہ بن ادریس، حصین، بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی آدمی اس وقت تک متقی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ طمع وغصہ کو ختم نہ کرے۔

۲۱۳۹- تقدیر کے متعلق جھگڑنے والوں کے ساتھ رویہ...... ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن بکر بن عبداللہ مزنی کہتے ہیں مجھے میری والدہ نے خبر دی کہ تمہارے والد صاحب تقدیر کے مسئلے میں جھگڑنے والے آدمیوں کی بات نہیں سنتے تھے بلکہ فوراً کھڑے ہو جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے۔

۲۱۴۰- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن محمد بن احمد جرجانی، عمر بن غیلان، داؤد بن عمرو، فضیل بن عیاض، اسلم بن عبدالملک...... ابوحمزہ کہتے ہیں ہم بکر بن عبداللہ مزنی کے پاس ان کے مرض وفات میں عیادت کرنے گئے۔ انہوں نے سر اوپر اٹھا کر فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس کو قوت (وصحت) عطا کی ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کرے اور جس پر بیماری مسلط کی یہ بھی اس کا انعام ہے تا کہ وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے۔

۲۱۴۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن عبداللہ، علی بن مسلم، سیار، جعفر، کہمس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی نے فرمایا: تمہاری دنیا سے تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے جس سے تمہارے لئے قناعت کا سامان ہو سکے اگر چہ مٹھی بھر کھجوریں اور ایک گھونٹ پانی ہی کیوں نہ ہو۔ یاد رکھا جب بھی کوئی چیز تیرے اوپر دنیا کا دروازہ کھولے گی تو تیرا نفس غم وغصہ میں بڑھتا جائے گا۔

۲۱۴۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہاشم بن قاسم، مبارک بن فضالہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی یہ دعا کیا کرتے تھے:

اے اللہ ہمارے لئے اپنی رحمت کے خزانے کھول دے پھر اس کے بعد ہمیں نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں عذاب دے اور اپنے وسیع فضل وکرم سے رزق حلال عطا فرما پھر اس کے بعد ہمیں رزق کا اپنے سواء کسی کا محتاج نہ کرنا۔ ہمیں ان دونوں کے بدلے میں زیادہ سے زیادہ شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما فقر وفاقہ میں ہمارا سوال بھی تجھ سے ہے اور تیرے سوا ہر کسی سے بے نیازی برتتے ہیں۔

۲۱۴۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حسین بن محمد، سہل بن اسلم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی جب کسی بوڑھے آدمی کو دیکھتے تو کہتے یہ مجھ سے افضل ہے اور مجھ سے پہلے اللہ کا بندہ ہونے کا مستحق ہوا ہے اور جب کسی نوجوان کو دیکھتے تو کہتے یہ بھی مجھ سے بہتر ہے چونکہ میں نے اس سے زیادہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے، تم ایسی سوچ کو لازمی پکڑے رکھو اگر اسکو بجالاؤ تو تمہیں ثواب ملے گا اور اگر تم سے خطا ہو جائے گناہ گار نہ ہو اور ایسے امر سے بچو کہ اگر اسے بجالاؤ تو گناہ نہ کرتے ہوئے بھی گناہ لازم ہو جائے۔ پوچھا گیا وہ کیا ہے جواب دیا لوگوں سے بدگمانی رکھنا سو اگر تمہارا گمان درست ثابت ہوا تمہیں اس پر ثواب نہیں ملے گا اور اگر گمان غلط ثابت ہوا تمہیں گناہ ہوگا۔

۲۱۴۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، اسحٰق بن فیض، تمیم بن شریح، کنانہ، سہل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تمہیں ابلیس پیش آ جائے اور کہے کہ تمہیں فلاں پر فضیلت حاصل ہے سو دیکھو اگر وہ آدمی

تم سے بڑا ہے تو کہو کہ یہ ایمان لانے میں مجھ پر سبقت لے گیا اور اگر تم سے چھوٹا ہو تو کہو کہ میں نافرمانی اور گناہ میں اس پر سبقت لے گیا دریں اثنا عقوبت و سزا کا مستحق ہوا، سو دنیا میں جسے بھی تو جانتا ہے وہ یا تو تجھ سے بڑا ہو گا یا چھوٹا۔ اگر تو اپنے مسلمان بھائیوں کو اپنے ساتھ اکرام، عظمت اور صلہ رحمی پر کاربند دیکھے تو کہہ کہ یہ فضیلت ان کے حصہ میں آئی اور اگر ان کی طرف سے جفا و سرکشی دیکھنے میں آئے تو کہہ لے کہ کوئی گناہ مجھ سے سرزد ہوا ہے۔

۲۱۴۵-کسی کو حقیر سمجھنے کی سزا......ابونعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن حکیم، ابوحاتم محمد بن مکی، محمد بن حسین، فہد بن حیان، ابو سلمہ شقفی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مازنی رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کا اپنے بھائیوں کے سامنے عاجزی و انکساری کرنا دراصل ان کے ہاں اس کی عظمت ہے۔

(۲۱۴۶-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن جعفر بن زیاد احمر، وزیر عکلی، معاویہ بن عبدالکریم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ نے فرمایا: بنو اسرائیل کا ایک آدمی جب کسی منزل تک جاتا تو لوگوں میں چلا جاتا بایں طور کہ بادل اس پر سائبان بنائے رکھتے۔ ایک مرتبہ یہ صاحب کرامت آدمی ایک دوسرے آدمی کے پاس سے گزرا کہ بادلوں نے اس پر سائبان کیا ہوا تھا اس آدمی نے اس صاحب کرامت کو بڑی عظمت والا سمجھا بوجہ اس کرامت کے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہوئی تھی۔ لیکن صاحب کرامت نے اس (عام) آدمی کو حقیر سمجھا۔ چنانچہ بادلوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اس کے سر کے اوپر سے ہٹ کر اس عام آدمی کے سر پر سائبان بنا لیں جس نے اللہ تعالیٰ کے امر کو عظیم سمجھا تھا۔

۲۱۴۷-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبدالوارث بن ابراہیم عسکری، عبدالملک بن مروان حذاء، یزید بن زریع، حمید طویل کہتے ہیں کہ میں نے بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ کے جوڑے کی قیمت چار ہزار درہم لگائی تھی۔

۲۱۴۸-ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، مخلد بن جعفر قرشی، عمرو بن علی، معتمر کے سلسلۂ سند سے حمید کہتے ہیں کہ بکر بن عبداللہ مزنی کے کپڑوں کی قیمت چار ہزار درہم تھی جبکہ وہ خود فقراء اور مساکین کے ساتھ مل بیٹھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میرا ان کے ساتھ مل بیٹھنا انہیں عجیب لگتا ہے۔

۲۱۴۹-ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، عمرو بن ابی وہب، بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرامؓ عمدہ کپڑے پہنتے اور کم قیمت کپڑے پہننے والوں کو طعنہ بھی نہیں دیتے تھے۔ اسی طرح نہ پہننے والے پہننے والوں کو بھی طعنہ نہیں دیتے تھے۔

۲۱۵۰-زندگی ثروت میں موت غربت میں......ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سعید بن سلیمان، مبارک بن فضالہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اغنیاء کی سی زندگی بسر کرتا ہوں حالانکہ فقراء کی موت مرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ مبارک بن فضالہ کہتے ہیں کہ جب ان کی وفات ہوئی تو ان پر کچھ قرض بھی تھا۔

۲۱۵۱-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد بن ایوب، محمد بن قاسم بن مساور، عفان، احمد بن ابی اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، شیبان، ابو ہلال کہتے ہیں کہ ہم بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ کی عیادت کرنے ان کے پاس گئے اور وہ مریض تھے، لوگوں نے داخل ہونا اور باہر نکلنا شروع کیا اور وہ تعجب کرنے لگے پھر فرمایا: مریض کی تو عیادت کی جاتی ہے نہ کہ ملاقات۔ عفان کہتے ہیں کہ مریض کی عیادت کی جاتی ہے اور تندرست آدمی سے ملاقات۔

۲۱۵۲- ایک بادشاہ کے مسلمان ہونے کا واقعہ ...... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہدبہ بن خالد، ابن سلمہ، ثابت وحمید، حنبل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک بادشاہ تھا جو کہ سخت سرکش تھا، مسلمانوں نے اس کے ساتھ جہاد کیا اور اسے زندہ صحیح سالم گرفتار کرلیا۔ مسلمان آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ ہم اسکو کس چیز کے ساتھ قتل کریں؟ سب نے اس رائے پر اتفاق کیا کہ سب مل کر ایک بڑی دیگ لاتے ہیں اور اس کے نیچے خوب آگ جلائیں اسکو اس وقت تک قتل نہ کریں جب تک یہ اس عذاب کا ذائقہ چکھ نہ لے چنانچہ مسلمان اس کے ساتھ ایسا کرگزرے اور اس نے اپنے ایک ایک معبود کو باری باری مدد کے لئے پکارا اور واسطے دیئے کہ میں تیری عبادت کرتا تھا، تیرے آگے سجدے کرتا تھا اور تیرے چہرے کو صاف کرتا تھا لہٰذا مجھے اس مصیبت سے چھٹکارا دے۔ جب اس نے دیکھا کہ اس کے معبود بالکل توجہ نہیں کررہے اس نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہنے لگا "لا الٰہ الا اللہ" پھر اللہ تعالیٰ سے خلوص دل کے ساتھ دعا مانگی، اللہ تعالیٰ نے اسی لمحے آسمان سے پانی نازل کیا جس نے آگ بجھادی اور تند و تیز ہوا آئی جس نے دیگ فضاء میں اٹھالی چنانچہ دیگ آسمان اور زمین کے درمیان فضا میں گھومنے لگی اور وہ لگاتار "لا الٰہ الا اللہ" کا ورد کئے جارہا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسکو ایسی قوم میں پھینکا جو اللہ کی عبادت نہیں کرتی تھی اور وہ برابر کلمہ طیبہ کا ورد کئے جارہا تھا۔ اس قوم نے اس بادشاہ کو دیگ سے باہر نکالا اور پوچھا تیرا ناس ہو تجھے کیا ہوا؟ کہا میں فلاں قوم کا بادشاہ ہوں الغرض سارا قصہ ان کو سنا ڈالا چنانچہ وہ قوم دولت ایمان سے بہرہ مند ہوگئی۔

۲۱۵۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبیداللہ بن محمد، حماد بن سلمہ، حمید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کو مصائب کے کڑوے گھونٹ پلاتا رہتا ہے تاکہ اس سے مومن کی عاقبت درست ہوجائے پھر فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ عورت کو بچے کی ولادت اور دیگر امور پر صبر کرنے کی وجہ سے ثواب ملتا ہے۔

۲۱۵۴- چغل خور کی سزا، ایک بادشاہ کا قصہ ...... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، محمد بن حمزہ، علی بن سہل، عفان، حماد بن سلمہ، حمید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا پہلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا اسکا ایک دربان تھا جسے وہ ہر وقت اپنے قریب رکھتا۔ دربان بادشاہ سے کہا کرتا تھا: اے بادشاہ سلامت! نیکوکار کے ساتھ اچھائی سے پیش آئیں اور برے کو چھوڑ دیں چونکہ اسکی برائی نے آپکو اس کے ساتھ اچھائی کرنے سے روک دیا ہے۔ چنانچہ ایک آدمی کو اس پر حسد ہوگیا کہ یہ بادشاہ کے اسقدر قریب کیوں ہوگیا۔ اس نے بادشاہ کے سامنے دربان کی چغلی کردی کہا: بادشاہ سلامت! اس دربان نے لوگوں میں یہ بات پھیلادی ہے کہ آپکے منہ سے بدبو آتی ہے۔ بادشاہ نے پوچھا مجھے اس کی حرکت کا کیسے علم ہوسکتا ہے؟ جواب دیا: وہ اس طرح کہ جب وہ آپ کے پاس آئے آپ اسے قریب بلائیں تاکہ آپ اس سے کوئی بات کرسکیں تو آپ دیکھیں گے کہ اس نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھا ہوگا۔

چنانچہ چغلخور آدمی نے دربان کی دعوت کی اور سالن میں لہسن کی مقدار حد سے زیادہ بڑھادی۔ صبح کو جب دربان بادشاہ کے پاس گیا اور بادشاہ نے اسے بات کرنے کے لئے اپنے قریب بلایا تو دربان نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تاکہ اس کے منہ کی بدبو بادشاہ کو نہ پہنچے۔ بادشاہ نے کہا: دور ہوجا پھر فوراً قلم دوات منگوائی۔ خط لکھ کر مہر زدہ کیا اور دربان کو تھماتے ہوئے کہا اس خط کو فلاں آدمی کے پاس لے جاؤ اور اس پر اسکا ایک لاکھ انعام بھی مقرر کیا۔ دربان جونہی بادشاہ کے پاس سے نکلا۔ چغلخور نے گرمجوشی کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور پوچھا: یہ کیا چیز ہے؟ جواب دیا یہ خط مجھے بادشاہ سلامت نے دیا ہے۔ چغلخور نے خط مانگا دربان نے اسے دے دیا اور وہ خط لے کر خود مکتوب الیہ کی طرف روانہ ہوگیا۔ مکتوب الیہ نے خط پڑھ کر جلاد لوگوں کو بلایا۔ اس نے کہا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو یہ غلط حکم

ہے جسکا وبال مجھ پر پڑ گیا تم اپنے امیر کی بات نہ مانو بلکہ بادشاہ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ بولے کہ بادشاہ کے پاس واپس جانا ہمیں زیب نہیں دیتا۔ خط میں لکھا تھا کہ جب حامل خط تمہارے پاس آئے اسے ذبح کر دو اور اسکی کھال اتار کر بھوسہ بھر دو اور میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ انہوں نے چغلخور کو ذبح کیا اور کھال اتار کر بادشاہ کے پاس حاضر ہو گئے۔ بادشاہ نے جب یہ مضحکہ خیز واقعہ دیکھا تو اس پر تعجب کی انتہا نہ رہی۔ بادشاہ نے اپنے دربان سے کہا: ادھر آؤ اور مجھے سچ سچ واقعہ سناؤ کہ جب میں نے تمہیں اپنے پاس بلایا تم نے اپنی ناک پر ہاتھ کیوں رکھ لیا تھا؟ کہنے لگا اے بادشاہ سلامت! اس چغلخور نے میری دعوت کی اور سالن میں لہسن کی مقدار بڑھا دی جب آپ نے مجھے اپنے قریب بلایا..... تو میں سمجھا کہیں آپکو لہسن کی بدبو محسوس نہ ہونے لگے جب میں نے اپنے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ کہا: اپنے عہدے پر واپس لوٹ جاؤ اور اپنے کام میں مصروف رہو پھر بادشاہ نے دربان کو مال عظیم سے نوازا۔

۲۱۵۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، معاویہ غلابی، عبیداللہ بن عبدالرحمن، ابوحرہ کہتے ہیں کہ ہم بکر بن عبداللہ کے پاس ان کی عیادت کرنے گئے..... پہنچے تو وہ قضائے حاجت کے لئے نکل رہے تھے۔ ہم ادھر ہی گھر میں اتنی دیر بیٹھے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ دو آدمیوں کے سہارے واپس لوٹے، ہمیں سلام کیا اور ہماری طرف نظر کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جسے قوت و طاقت عطا کی گئی ہو اور وہ اللہ کی فرمانبرداری میں عمل کرتا ہو اور اس پر بھی رحم فرمائے کہ کمزوری جس کے عمل کو مختصر کر دے اور وہ کم از کم اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچتا رہے۔

۲۱۵۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر قواریری، منہال بن عیسیٰ عبدی، غالب قطان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی نے فرمایا: جو ہنستے ہوئے گناہ کا ارتکاب کرے گا وہ جہنم میں روتے ہوئے داخل ہوگا۔

۲۱۵۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبیداللہ بن عمر، سیار، جعفر، ابراہیم بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی نے فرمایا: اے ابن آدم! تیرے جیسا کون ہو سکتا ہے؟ تیرے اور خدا کے درمیان راستہ خالی چھوڑ دیا گیا ہے جب تو چاہتا ہے اپنے رب کے پاس آ جاتا ہے۔ تیرے درمیان اور تیرے رب کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے اور نہ ہی کسی ترجمان کی ضرورت ہے، یہ نمکین پانی (آنسو) مومنین کی خوشبو ہے۔

۲۱۵۸- ابونعیم اصفہانی، ابو احمد جرجانی، ابو خلیفہ، ابو عمرو حوضی، یزید بن یزید، حبیب ابو محمد..... بکر بن عبداللہ استاذ مذکور کے ساتھ فرماتے ہیں آدمی کے وہ اخراجات جو وہ اپنے اہل خانہ پر صرف کرتا ہے قیامت کے دن میزان کے دائیں پلڑے میں ہوں گے اور یاد رہے دایاں پلڑہ جنت ہے۔

۲۱۵۹- ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی، ابو یزید خالد بن نضر بصری، عمرو بن علی، عفان، حماد بن سلمہ، حمید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ مستجاب الدعوات تھے۔

۲۱۶۰- توبہ کی اہمیت، ایک گناہگار کا قصہ..... ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسن بن صباح، زید بن حباب، محمد بن شبیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک قصاب اپنی کسی پڑوسی کی لونڈی پر عاشق ہو گیا اور اسے اپنے دام وفریب میں پھنسانا چاہا۔ وہ کہنے لگی: ایسا نہ کر میں تجھ سے زیادہ محبت کرتی ہوں بنسبت تیرے۔ لیکن مجھے خوف خدا دامن گیر ہے۔ کہنے لگا: تو اللہ سے ڈرتی ہے میں تو اس سے نہیں ڈرتا ہوں۔ اس بات کا قصاب پر اتنا اثر ہوا کہ اسی وقت توبہ تائب ہوا اور واپس لوٹ گیا۔ اسی دوران اسے شدید پیاس لگی بہت تلاش کی مگر پانی نہ ملا۔ اچانک بنی اسرائیل کے کسی نبی علیہ السلام کے ایک قاصد سے اسکی ملاقات ہو گئی۔ قاصد نے اسے سرگرداں دیکھ کر پوچھا تمہیں کیا ہوا؟ جواب دیا: مجھے شدت پیاس نے

تنگ کر دیا ہے۔ قاصد نے کہا آؤ ہم دونوں دعا کریں حتی کہ بادل ہمارے سروں پر سائباں بنا ڈالے اور اس طرح ہم بستی میں داخل ہو جائیں۔ قصاب نے کہا میرا کوئی نیک عمل نہیں جسکے سہارے میں دعا کرسکوں! قاصد نے کہا اچھا میں دعا کرتا ہوں تم اس پر آمین کہتے رہو...... چنانچہ قاصد نے دعا کی اور قصاب آمین کہتا رہا۔ بالآخر بادلوں کے ایک ٹکڑے نے انہیں ڈھانپ لیا حتی کہ وہ چلتے ہوئے بستی میں داخل ہو گئے بستی میں پہنچ کر قصاب اپنے رستے پر ہولیا اور بادل بھی اسی کے سر پر منڈلاتے ہوئے اس کے ہمراہ چل پڑے۔ قاصد نے کہا اے قصاب تو تو کہتا تھا میرا کوئی عمل نہیں تب میں نے دعا کی تو نے اس پر آمین کہی پھر بادلوں نے ہمیں ڈھانپ لیا اور بالآخر وہ تیرے سر پر منڈلاتے ہوئے چل پڑے۔ بخدا! حقیقت حال سے مجھے ضرور آگاہ کر۔ قصاب نے سارا واقعہ سنا دیا قاصد نے کہا: اللہ کے حضور توبہ کرنے والا اتنے بلند مرتبے پر ہوتا ہے کہ لوگوں میں سے کوئی بھی اس مرتبے پر نہیں ہوتا۔

۲۱۶۱- ابونعیم اصبہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون حمال، یونس بن عبید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ نے فرمایا: تم کثرت سے گناہ کرتے ہو لہذا کثرت سے استغفار بھی کیا کرو، اس لئے کہ جب آدمی اپنے صحیفہ میں کثرت کے ساتھ استغفار پاتا ہے تو اس کی خوشی کی انتہا نہیں ہوتی۔

مسانید بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ

بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ نے انس بن مالک، ابن عمر، جابر اور عبداللہ بن مغفل بن یسار رضی اللہ عنہم اجمعین سے سماع حدیث کیا ہے۔ ان کی چند ایک مرویات ذیل میں ہیں۔

۲۱۶۲- بچوں کی وجہ سے والدین بھی خدا کی رحمت پا لیتے ہیں..... ابونعیم اصبہانی، احمد بن جعفر بن معبد، یحیی بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، عبدالرحمن بن فضالہ، بکر بن عبداللہ مزنی کے سلسلۂ سند سے انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ ایک سائل عورت حضرت عائشہؓ کے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے۔ حضرت عائشہؓ نے اسے تین کھجوریں تھما دیں عورت نے ایک ایک کھجور دونوں بچوں کو دے دی چنانچہ بچوں نے جب اپنی اپنی کھجور کھالی تو پھر ماں کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگے۔ اس نے تیسری کھجور کے دو حصے کئے اور دونوں بچوں کو نصف نصف دے دی، اسی اثناء میں نبی ﷺ تشریف لے آئے۔ حضرت عائشہؓ نے آپ سے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھے اس واقعے سے کیا تعجب ہو رہا ہے؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس عورت پر رحم فرمایا ہے بوجہ اسکے بچوں پر رحم کرنے کے۔

بکر بن عبداللہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ نیز مسلم بن ابراہیم متفرد ہیں۔

۲۱۶۳- ابونعیم اصبہانی، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عمرو بن ابی عاصم، ابوہ ابو عاصم، کثیر بن فائد، سعید بن عبید السماک، بکر بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے استغفار کرے میں ضرور تیری مغفرت کر دوں گا اور مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوگی۔ ابن آدم! اگر تو زمین کے برابر کثیر گناہ لے کر آئے اور پھر مجھ سے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں بھی زمین کے برابر تجھے مغفرت عطا کروں گا۔[۱]

یہ حدیث غریب ہے سعید بن عبید متفرد ہیں۔

۲۱۶۴- ابونعیم اصبہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہمام، قتادہ، بکر بن عبداللہ و بسر بن عائذ ہلالی کے سلسلۂ سند سے ابن

۱۔ المصنف لعبد الرزاق ۲۰۳۰۵. وتفسیر القرطبی ۲۰ / ۶۵

عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشم وہی آدمی پہنتا ہے جسکا آخرت میں (جنت کا) کچھ حصہ نہ ہو۔[۱]

بکر بن عبداللہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ صرف قتادہ ان دونوں سے اکٹھے روایت کرتے ہیں۔

۲۱۶۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحٰق بن ابراہیم، احمد بن حسن مقری، ابوعاصم عیسیٰ بن میمون، بکر بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کی مثال بارش کی سی ہے جسکا پتہ نہیں ہوتا کہ اسکا اول حصہ بہتر ہے یا آخری حصہ۔[۲]

۲۱۶۶- دو واجب کرنے والی چیزیں...... ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، اسد بن موسیٰ، مبارک بن فضالہ، بکر بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دو واجب کرنے والی چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا؟ ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی درآنحالیکہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا ہو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جس نے اللہ کی ملاقات کی درآنحالیکہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہو اس کے لئے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔[۳]

(۱۸۲) خلید بن عبداللہ عصری رحمہ اللہ[۴]

خلید بن عبداللہ رحمہ اللہ متفکر فی اللہ، مشغول فی ذکر اللہ اور راتوں کو بیدار رہنے والے تھے۔

۲۱۶۷- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوعباس بن ماہان، محمد بن داؤد غفاری، عفان، عمر بن نبہان، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے خلید عصری کو جامع مسجد میں فرماتے ہوئے سنا: ہر محب اپنے محبوب سے ملنا چاہتا ہے، سنو! اپنے رب سے محبت کرو اور اسکی طرف اچھی طرح سے چلتے جاؤ۔

جعفر بن سلیمان نے بھی عمر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۱۶۸- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان، سیار، جعفر بن عمر بن شہاب، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ خلید عصری جمعہ کے دن تشریف لائے اور دروازے کے دونوں دستے پکڑ کر فرمایا اے بھائیو! تم میں سے ہر ایک پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے محبوب سے ملے سنو! اپنے رب سے محبت کرو اور اسکی طرف اچھی طرح سے چلتے جاؤ۔

۲۱۶۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہدبۃ بن خالد، ہمام، قتادہ..... خلید بن عبداللہ عصریؒ فرماتے ہیں: مؤمن سے تم تین حالتوں ہی میں ملاقات کرو گے یا تو وہ مسجد میں ہوگا اس کو آباد کر رہا ہوگا یا اپنے گھر میں عافیت کے ساتھ پڑا ہوگا یا اپنی دنیا کے کسی جائز معاملہ میں مشغول ہوگا جس میں کوئی حرج نہیں۔

۲۱۷۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ گھر میں جھاڑو دلواتے پھر وہ تکیے منگواتے اور دروازہ بند کر کے بستر پر بیٹھ جاتے اور کہتے: میرے رب

۱۔ صحیح البخاری ۷/ ۱۹۳ . ۸/ ۲۸ وصحیح مسلم ، کتاب اللباس ۶، ۱۰ . وفتح الباری ۱۰/ ۲۸۵.

۲۔ سنن الترمذی ۲۸۶۹ . ومسند الامام احمد ۳/ ۱۴۳ . وصحیح ابن حبان ۷۲۰۴ . وفتح الباری ۷/ ۶ . ومجمع الزوائد ۱۰/ ۶۸ . والمطالب العالیۃ ۴۲۱۲.

۳۔ صحیح البخاری ۱/ ۴۴ وصحیح مسلم کتاب الایمان ۱۵۲ . ومسند الامام احمد ۳/ ۱۵۷ ، ۲۴۴ ، ۳۲۵ ، ۳۷۴ ، ۴/ ۱۵۲ ، ۲۶۰ ، ۵/ ۲۸۵ . والمستدرک ۳/ ۲۴۷ ، ۴/ ۳۵۱.

۴۔ التاریخ الکبیر ۳/ ت ۶۷۳ . والجرح والتعدیل ۳/ ت ۱۷۵۴ . وتاریخ بغداد ۸/ ۳۴۰ . والکاشف ۱/ ۲۸۴ . وتہذیب الکمال ۱۷۱۶ (۸/ ۳۰۹)

کے فرشتوں کو خوش آمدید، مقدرا میں تمہیں ضرور آج بھلائی پر گواہ بناؤں گا۔ پھر اللہ کا نام تسبیح تحمید اور تہلیل وتکبیر کہتے رہتے۔ ہر دن اسی طرح کرتے..... حتی کہ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے یا نیند کا غلبہ ہو جاتا۔

۲۱۷۱-ابونعیم اصفہانی، ابو عبداللہ، احمد بن حنبل، عبید اللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، ابو عمر ضریر، محمد بن حزم، محمد بن واسع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔

۲۱۷۲-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مومن سے عاجزی وانکساری کے ساتھ ملاقات کرو، لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھو اور لوگوں میں سب سے کم تمہاری مشقت ہو۔

۲۱۷۳-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابو احمد بن حنبل، یونس، شیبان، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تم مومن سے طوعفیف وسوالی بن کر۔ مومن سے طوغنی وفقیر بن کر۔ پھر تشریح کرتے ہوئے فرمایا: لوگوں سے عفیف، خدا سے سوالی اور فقیر، اپنے آپ میں عزت دار اور لوگوں سے بے نیاز بن کر رہو۔ قتادہ فرماتے ہیں: یہ مومن کے اخلاق آسان اور بغیر مشقت والے ہیں۔

۲۱۷۴-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابو احمد بن حنبل، یونس، شیبان، سلام بن مسکین، ابو سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ کہا کرتے تھے: ہر گھر کی ایک زینت ہوتی ہے اور مساجد کی زینت وہ لوگ ہیں جو ذکر اللہ کے لئے اکٹھے ہو جائیں۔

۲۱۷۵-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، محمد بن فرج، یوسف بن فرق، سلام بن مسکین، عقبہ بن ابی بیت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ نے کہا کہ ہر چیز کی زینت ہوتی ہے اور مساجد کی زینت یہ ہے کہ لوگ اللہ کا ذکر کرنے کیلئے جمع ہو جائیں۔

خلید عصری رحمہ اللہ کی چند مسانید

۲۱۷۶-ہر روز دو فرشتوں کا اعلان..... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر محمد بن حسین، محمد بن یونس بن حبیب، ابو داؤد، ہشام، قتادہ، خلید عصری کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو درداء کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے اللہ تعالیٰ دو فرشتے بھیجتے ہیں جو آواز لگاتے ہیں اور ان کی آواز جن وانس کے سوا تمام مخلوق سنتی ہے وہ فرشتے اعلان کرتے ہیں: اے اللہ دولت خرچ کرنے والے کو فوراً بدلہ عطا فرما اور دولت روکنے والے بخیل کو دولت کا ضیاع دیدے۔ جب بھی سورج غروب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ دو فرشتے بھیجتے ہیں جو آواز لگاتے ہیں اور ان کی آواز جن وانس کے سواء ساری مخلوق سنتی ہے وہ اعلان کرتے ہیں جو چیز تھوڑی اور کفایت کرنے والی ہو بہتر ہے کثیر ہلاکت میں ڈالنے والی سے۔[1]

قتادہ سے یہ حدیث سلیمان تیمی، ابو عوانہ، شیبان، سلام بن مسکین، عباد بن راشد اور حکم بن عبداللہ نے بھی روایت کی ہے۔

۲۱۷۷-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عثمان شقلی، عبید اللہ بن عبدالمجید حنفی، عمران قطان، قتادہ وابان بن ابی عیاش، خلید عصری کے سلسلۂ سند سے ابو درداء کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پانچ چیزیں ایمان کے ساتھ بجالائیں وہ جنت میں داخل ہوگا..... جس نے اچھی طرح وضو کیا اور رکوع سجدہ اور وقت کی رعایت کرکے پانچ نمازوں کی پابندی کی، رمضان کے روزے رکھے، استطاعت کے مطابق بیت اللہ کا حج کیا، دلی رضامندی سے زکوۃ ادا کی اور امانت اچھی طرح سے ادا کردی۔ کسی نے پوچھا: اے

۱۔ المستدرک ۲/ ۴۴۵. وصحیح ابن حبان ۸۱۴، ۲۴۷۶. ومجمع الزوائد ۳/ ۱۲۲، ۱۰/ ۲۵۵

ابوالدرداء! امانت کیا ہے؟ جواب دیا، غسل جنابت امانت ہے۔ اللہ عزوجل نے ابن آدم کو اس کے دین میں سے اس کے سوا کسی شئ کی امانت سپرد نہیں کی ہے۔[1]

نعمان نے یہ حدیث عبدالسلام عن عمران قطان عن قتادہ کی اسناد سے بمثل بالا روایت کی ہے اور ابان عن ابی عیاش کا ذکر نہیں کیا۔

۲۱۷۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن نائلہ، محمد بن مغیرہ، نعمان بن عبدالسلام، عمران کے سلسلۂ سند سے مثل مذکورہ بالا کے حدیث مروی ہے۔

(۱۸۳) مورق عجلی رحمہ اللہ[2]

مورق بن مشرخ عجلی رحمہ اللہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔..... عبادت گزار، حق کا بول بالا کرنے والے اور ہمیشہ تقدیر کے فیصلوں پر راضی رہنے والے تھے۔

۲۱۷۹- ابونعیم اصفہانی، ابواسحق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، احمد بن یحیٰی حلوانی، سعید بن سلیمان، یوسف بن عطیہ، معلی بن زیاد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو بات بھی مجھے پہنچی اپنے اہل خانہ کی موت سے بڑھ کر کوئی زیادہ اچھی نہیں تھی۔ (جس پر میں نے صبر کر کے خدا کے ہاں بلند درجات پائے۔)

۲۱۸۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن حسان، حفصہ بنت سیرین کہتی ہیں کہ مورق عجلی رحمہ اللہ ہمارے ہاں تشریف لاتے میں ان سے ان کے اہل خانہ اور بچوں وغیرہ کا حال پوچھتی تو وہ جواب دیتے! بخدا! وہ تو زیادہ ہوتے جارہے ہیں، میں پوچھتی کہ ایسا کیوں ہے؟ تو (اس کے جواب کے بجائے) فرماتے کہ مجھے ڈر ہے کہیں وہ میری ہلاکت کا سامان اکٹھا نہ کر رہے ہوں۔ فرمایا کرتے تھے: زمین میں کوئی نفس ایسا نہیں کہ اس کی موت میں میرے لئے اجر و ثواب ہو اور میں نے اس کی موت نہ چاہی ہو۔

۲۱۸۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، ہمام، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے مؤمن کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی اچھی مثال نہیں دیکھی کہ وہ ایک لکڑی پر بیٹھا دریا میں بہتا جارہا ہو اور زبان سے کہتا جارہا ہو اے میرے رب میری مدد کر! اے میرے رب میری مدد کر! کیا بعید اللہ تعالیٰ اسے نجات دے دے۔

۲۱۸۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوکامل، حماد بن سلمہ، حماد بن زید، سعید بن زید، ابو تیاح کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی اطاعت بجالانے والا جبکہ لوگوں نے اس اطاعت سے منہ پھیر لیا ہو ایسا ہے جیسے جہاد سے بھاگ کر دوبارہ پلٹ کر حملہ کرنے والا۔

۲۱۸۳- غصہ ہمیشہ پچھتاوے کا سبب ہے..... ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، حسن بن ابراہیم بن بشار، ابوایوب، یزید شنی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے بہت کم غصہ آتا ہے، کم از کم جب بھی مجھے غصہ آیا پر سکون ہونے کے بعد مجھے سخت ندامت ہوئی۔ ایک آدمی نے کہا: میں آپ سے اپنے سنگدل ہونے کی شکایت کرتا ہوں اور میں صوم و صلوٰۃ کی طاقت نہیں رکھتا ہوں؟ مورق رحمہ اللہ نے اسے جواب دیا اگر تم کو بھلائی کرنے میں کمزوری کا سامنا ہے تو برائی سے زیادہ سے زیادہ بچو۔ مجھے بھی

۱۔ سنن ابی داؤد ۲۴۹۔ والمعجم الصغیر للطبرانی ۲/ ۲۵۔ ومجمع الزوائد ۱/ ۲۷۰۔ وتاریخ اصبہان للمصنف ۲/ ۱۸۹۔ والدر المنثور ۱/ ۲۹۶۔ والترغیب والترہیب ۱/ ۲۳۱۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۱۱۳ والتاریخ الکبیر ۸/ ۲۱۱۷۔ والجرح ۸/ ت ۱۸۵۱۔ والکاشف ۳/ ت ۵۷۲۸۔ وسیر النبلاء ۴/ ۳۵۳۔ وتہذیب التہذیب ۱۰/ ۳۳۱۔ والتقریب ۲/ ۲۸۰۔ والخلاصۃ ۳/ ت ۷۳۴۳۔

جب نیند میں فرحت ملتی ہے سو جاتا ہوں۔ (اس سے بھلائی تو نہیں ملتی لیکن برائی سے تو بچ جاتا ہوں)۔

۲۱۸۴- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن حمزہ، احمد بن یحییٰ، سعید بن سلیمان، یوسف بن عطیہ، علی بن زیاد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے دس سال میں خاموشی سیکھی اور میں نے حالت غضب میں جب بھی کوئی بات کی اس پر بعد میں نادم ہوا۔

۲۱۸۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو واحمد بن حنبل، ابوعبیدہ، ہشام، مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بھی میں نے حالت غصہ میں کوئی بات کی راضی ہونے کے بعد مجھے اس پر ندامت ہوئی۔

۲۱۸۶- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، احمد بن یحییٰ، سعید بن سلیمان، یوسف بن عطیہ، معلّی بن زیاد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے بیس سال سے فلاں فلاں حاجت کا سوال کرتا رہا لیکن وہ مجھے نہیں عطا کی گئی اور نہ ہی میں اس سے ناامید ہوا ہوں، ان کے اہل خانہ کے کسی فرد نے پوچھا کہ وہ کیا حاجت ہے؟ جواب دیا: کہ میں لایعنی باتیں کرنا چھوڑ دوں

جعفر بن سلیمان نے بھی یہ حدیث سلیمان معلّی سے روایت کی ہے۔

۲۱۸۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح، ابوالاشہب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مورق رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے پاس مال زکوٰۃ کبھی نہیں پایا گیا۔

۲۱۸۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، عفان، جعفر، من بعض الشیوخ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مورق رحمہ اللہ تجارت کرتے تھے جس سے انہیں کثیر نفع حاصل ہوتا تھا، لیکن ہفتہ نہیں گزرتا تھا اس حال میں کہ ان کے پاس اس میں سے کچھ باقی بچا ہو۔ کسی بھائی سے ملتے اسے تین ہزار چار ہزار پانچ ہزار عطا کر دیتے اور فرماتے انہیں اپنے پاس رکھو حتیٰ کہ تمہیں اس کی ضرورت پیش آئے۔ تھوڑی مدت کے بعد پھر اس سے ملتے اور (مزید رقم لے جا کر) فرماتے: تمہیں اس رقم میں بھی اختیار ہے بھائی کہتا: مجھے اس کی چنداں ضرورت نہیں فرماتے: بخدا! ہم اسے واپس کبھی نہیں لیں گے، جہاں چاہو اسے خرچ کرو۔

یہ حدیث حماد بن زید نے جمیل عن مورق کے طریق سے بمثل بالا روایت کی ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ آپ کسی کو بطور صدقہ دینے کو بھی ناپسند کرتے تھے۔

۲۱۸۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، سیار، جعفر، سعید جریری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر لوگ ہمارے متعلق وہ باتیں جان لیں جو ہمارے خاندان والوں کو معلوم ہیں تو ہمارے پاس بیٹھنا بھی گوارہ نہ کریں۔

۲۱۹۰- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابوالعباس المطرانی، اسماعیل بن ابی الحارث، اخنس، ابن مہدی، حماد بن زید، عاصم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت مورق اپنا خرچہ سر کے نیچے پالیتے تھے۔

مسانید مورق عجلی رحمہ اللہ

مورق عجلی نے بہت ساری احادیث مرسل روایت کی ہیں جبکہ ابوذر اور سلمان رضی اللہ عنہ سے مسند احادیث بھی روایت کی ہیں۔
انکی سند سے مروی چند ایک احادیث درج ذیل ہیں۔

۲۱۹۱- حضور ﷺ کی خشیت کا حال ...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو وابو شیبہ، ابراہیم بن محمد حسن علی بن محمد کوفی، عبداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابراہیم بن مہاجر، مجاہد، مورق عجلی رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ میں دیکھتا ہوں وہ تم نہیں دیکھتے جو کچھ میں سنتا ہوں وہ تم نہیں سنتے، بے شک آسمان چرچرارہا ہے اور وہ چرچرانے کا سزاوار بھی ہے۔ چونکہ آسمان میں چار انگلیوں کے بقدر بھی خالی جگہ نہیں مگر فرشتے اللہ کے حضور پیشانی لیے سجدے میں پڑے ہوئے ہیں کاش جو کچھ میں جانتا ہوں وہ کچھ اگر تم جانتے تو ہنستے کم روتے زیادہ، اپنے بستروں پر عورتوں سے لذات بھی نہ حاصل کرپاتے، بخدا اتم بلند مقامات کی طرف نکل پڑتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور خوب گڑگڑاتے، بخدا! میں پسند کرتا ہوں، کہ کاش میں جنت کا کوئی درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔[1]

۲۱۹۲- **سلمان فارسیؓ کے آخری وقت کا حال**..... ابونعیم اصفہانی، ابو عبداللہ، زکریا بن یحییٰ الساجی ہدبہ بن خالد، حماد بن سلمہ، حبیب، حسن وحمید، مورق عجلی رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سلمانؓ بوقت وفات رونے لگے کسی نے پوچھا آپ کیوں رورہے ہیں؟ فرمایا ایک عہد مجھو ڑ رہا ہے جو ہم سے رسول اللہ ﷺ نے لیا تھا، وہ یہ کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا" دنیا میں تمہارا گزر بسر کا سامان صرف اتنا ہونا چاہیے جتنا کہ ایک مسافر کا توشہ ہوتا ہے"۔[2]

مورق عجلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب سلمانؓ وفات پا گئے لوگوں نے ان کے گھر جا کر دیکھا صرف ایک پالان، معمولی بستر اور کچھ ہلکا پھلکا سامان جسکی قیمت بیس درہم کے لگ بھگ ہوگی پایا۔

۲۱۹۳- ابونعیم اصفہانی، فاروق خطابی وسلیمان بن احمد، ابو مسلم کشی، داؤد بن شبیب، ہمام بن یحییٰ، قتادہ، مورق عجلی، ابوالاحوص کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: باجماعت نماز پڑھنا آدمی کے تنہا نماز پڑھنے پر پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔[3]

(۱۸۴) صلہ بن اشیم عدوی رحمہ اللہ

ابوصہباء صلہ بن اشیم عدوی رحمہ اللہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں، کتاب اللہ پر عمل پیرا، اللہ کے بندوں کے محبوب، حوادث پر صابر اور تاریک راتوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے تھے۔

۲۱۹۴- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبدالصمد، رزیک صاحب الطعام — ابوسلیل کہتے ہیں میں ایک مرتبہ صلہ عدوی کے پاس آیا اور ان سے کہا: مجھے علم سکھایئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے۔ فرمایا: تم نے آج میری طرح سوال کیا ہے جس طرح کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرامؓ کے پاس گیا اور ان برگزیدہ ہستیوں سے کہا: مجھے علم سکھاؤ جو اللہ عزوجل نے تمہیں سکھلایا ہے انہوں نے فرمایا: قرآن مجید کی خیر خواہی قبول کرو، مسلمانوں کے لئے خیر خواہ رہو کثرت سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، فتنوں میں حصہ مت لو اور نہ ہی فتنوں میں پڑ کر مقتول بنو اور تم اس قوم سے بچتے رہو جو اپنے آپ کو مؤمن ظاہر کرتے ہیں حالانکہ وہ ایمان سے کوسوں دور ہیں اور وہ خوارج ہیں۔

۲۱۹۵- **صلہ بن اشیمؒ کی نصیحت کا اثر** ابونعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، عفان، حماد بن زید، ثابت کے سلسلۂ

۱۔ سنن الترمذی ۲۳۱۲. وسنن ابن ماجۃ ۴۱۹۰ والمستدرک ۲/ ۵۱۰. ۴/ ۵۴۴. ومسند الامام احمد ۵/ ۱۷۳. ودلائل النبوۃ للمصنف ۱۵۸. ومشکاۃ المصابیح ۵۳۴۷. والدر المنثور ۳/ ۲۶۵. ۵/ ۲۹۳. ۶/ ۲۹۷.

۲۔ طبقات ابن سعد ۴/ ۱/ ۶۵، ۶۶، واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۹۳. وتخریج الاحیاء ۴/ ۱۰۳.

۳۔ مسند الامام احمد ۲/ ۲۶۴، ۳۹۶، وفتح الباری ۸/ ۳۹۹.

سند سے مروی ہے کہ صلہ بن اشیم اور ان کے تلامذہ کے پاس سے ایک نوجوان اپنے کپڑے گھسیٹتا ہوا گزرا صلہ رحمہ اللہ کے تلامذہ نے چاہا کہ زبانی کلامی اس کی اچھی طرح خبر لی جائے۔

لیکن صلہ رحمہ اللہ فوراً بول اٹھے اور فرمایا: اے بھتیجے تھوڑی دیر کے لئے رک جاؤ! مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے پوچھا: کیا کام ہے؟ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی تہبند اوپر کرلو، کہا: جی ہاں، اس نے فوراً اپنی تہبند ٹخنوں سے اوپر کرلی۔ صلہ نے اپنے تلامذہ سے فرمایا: یہ طرز تمہیں افضل ہے اگر تم اسے برا بھلا کہتے وہ بھی جواب میں تمہیں برا بھلا کہتا۔

۲۱۹۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمن، حماد بن سلمہ، ثابت، معاذہ کہتی ہیں کہ صلہ رحمہ اللہ کے تلامذہ جب آپس میں ملتے ایک دوسرے کے ساتھ معانقہ کرتے تھے۔

۲۱۹۷- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ہارون بن سلیمان، ہارون بن عبداللہ، معیار، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے صلہ بن اشیم عدوی رحمہ اللہ ہمیشہ بیابان کی طرف چلے جاتے اور وہاں جا کر اللہ عزوجل کی عبادت کرتے ہر ستے میں چند نوجوان کے پاس سے گزرتے جولہو ولعب میں مشغول ہوتے آپ ان سے کہتے: مجھے ایسے لوگوں کے متعلق بتلاؤ جو کہیں سفر کے ارادے سے نکلے ہوں۔ دن کے وقت سید ھے راستے سے ہٹ جاتے ہوں اور رات کو بے غم سو جاتے ہوں وہ کب تک سفر قطع کر کے منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں؟ یوں وہ روزانہ ان نوجوانوں کے پاس سے گزرتے اور انہیں نصیحت کر جاتے۔ ایک دن ان کے پاس سے گزرے اور یہی مقولہ انہیں دہرایا۔ ایک نوجوان کی سمجھ میں بات آ گئی اور کہنے لگا: اے ساتھیو! ان کی بات کا مقصود صرف ہم ہیں کوئی اور نہیں ہے ہم دن کے وقت لہو ولعب میں مشغول رہتے ہیں اور رات کو بے غم سو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس نوجوان نے سب کچھ ادھر ہی چھوڑا اور صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کے پیچھے پیچھے چل پڑا حتی کہ ان کے ساتھ بیابان تک پہنچ گیا اور مرنے تک ان کے ساتھ عبادت کرتا رہا۔

۲۱۹۸- موت سے پہلے موت کی خبر...... ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن یحیٰی بن منده، حمید بن مسعدہ، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کے پاس آیا وہ کھانا تناول فرما رہے تھے، اس نے کہا: آپکا بھائی قتل کیا جا چکا ہے، آپ نے اس سے کہا: تب کھانا کھالو میرے بھائی کی موت کی خبر ایک زمانے سے دی جا رہی ہے۔ سو اللہ عزوجل کا فرمان ہے "انک میت وانھم میتون" آپ نے بھی مرنا ہے اور انہوں نے بھی مرنا ہے۔ (زمر ۳۰)

۲۱۹۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کا بھائی انتقال کر گیا، ان کے پاس بھائی کی موت کی خبر دینے ایک آدمی آیا اور وہ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے فرمایا آؤ کھانا کھالو سو ہمیں تم سے پہلے ہی بھائی کی موت کی خبر دی جا چکی ہے قریب ہو جاؤ اور کھانا کھالو۔ اس نے پوچھا: آپ کو کسی نے خبر دی ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "انک میت وانھم میتون" آپ نے بھی مرنا ہے اور انہوں نے بھی مرنا ہے۔ (زمر ۳۰)

۲۲۰۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ صلہ بن اشیم رحمہ اللہ ایک غزوہ میں شریک تھے اور ان کے ساتھ ان کا بیٹا بھی تھا فرمانے لگے: اے بیٹے! آگے بڑھو اور خوب قتال کرو حتی کہ میں تمہاری بہادری کو باعث اجر و ثواب سمجھوں، چنانچہ بیٹے نے پلٹ کر خوب حملہ کیا حتی کہ شہادت سے سرفراز ہوا۔ عورتیں تعزیت کرنے ان کی بیوی معاذہ عدویہ کے پاس جمع ہوئیں۔ ان کی بیوی کہنے لگیں: خوش آمدید! اگر تم مجھے بیٹے کی شہادت کی مبارک دینے آئی ہو تو میں تمہیں مرحبا کہتی ہوں اور اگر تم کسی اور مقصد کے لئے میرے پاس آئی ہو تو فوراً واپس لوٹ جاؤ۔

۲۳۰۱-صلہؒ کے صبر کی کرامت ......ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحق، حسین بن حسن مروزی، عبداللہ بن مبارک، جریر بن حازم، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ صلہ بن اشیم عدوی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نہر تیری کی ایک بستی میں نکلے۔ میں گھوڑے پر سوار تھا یہ سیلاب کا موسم تھا۔ میں نہر کی پگڈنڈی پر پورا دن چلتا رہا مجھے کھانے کو کوئی چیز نہ ملی ..... بھوک نے مجھے بہت تنگ کیا، راستے میں مجھے ایک مضبوط غلام ملا۔ اس نے کاندھے پر کوئی چیز اٹھا رکھی تھی، میں نے اسے پیچھے رکھنے کو کہا اس نے وہ بوجھ نیچے رکھا، اچانک دیکھتا ہوں کہ وہ روٹیاں ہیں۔ میں نے کہا: مجھے ان میں سے کچھ کھلاؤ کہنے لگا جی ہاں اگر آپ پسند فرمائیں تو کھا لیں لیکن ان میں خنزیر کی چربی ملی ہوئی ہے میں نے اسے چھوڑ دیا اور آگے چل دیا۔ پھر مجھے ایک دوسرا غلام ملا اس نے کاندھے پر کھانا اٹھا رکھا تھا، میں نے اسے کہا: اس کھانے سے مجھے بھی کچھ کھلاؤ! کہنے لگا: میں نے فلاں فلاں آدمیوں کا زادِراہ اٹھا رکھا ہے، اگر آپ نے اس میں سے کچھ لے لیا تو آپ مجھے تکلیف پہنچائیں گے اور پریشان کریں گے۔ میں نے اسے بھی چھوڑ دیا اور خود آگے چل پڑا...... بخدا! اچانک میں نے اپنے پیچھے آواز سنی جس طرح پرندہ پھڑ پھڑا کر گرتا ہے، میں اس کی طرف متوجہ ہوا..... کیا دیکھتا ہوں کہ کتاف کے خوبصورت کپڑے میں کوئی چیز لپٹی ہوئی ہے، میں گھوڑے سے اتر کر اس کی طرف گیا اچانک دیکھتا ہوں کہ کپڑے میں رطب (تروتازہ) کھجوروں کی زنبیل لپٹی ہوئی ہے۔ حالانکہ یہ موسم رطب کھجوروں کا نہیں تھا۔ میں نے اس زنبیل سے سیر ہو کر کھجوریں کھائیں۔ بخدا! میں نے اس سے پہلے کبھی اتنی عمدہ رطب کھجوریں نہیں کھائیں اور نہ ہی ایسا پانی پیا۔ پھر میں نے باقی ماندہ کھجوریں لپیٹ کر رکھ لیں اور دوبارہ گھوڑے پر سوار ہو گیا اور اپنے ساتھ کھائی ہوئی کھجوروں کی گٹھلیاں اور باقی ماندہ کھجوریں اٹھا لایا۔

جریر بن حازم کہتے ہیں مجھے اوفی بن دلہم نے بتایا ہے کہ میں نے کتان کا وہ خوبصورت کپڑا ان کی بیوی کے پاس دیکھا ہے اس میں انہوں نے قرآن مجید لپیٹا ہوا تھا چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد وہ کپڑا مفقود ہو گیا۔ گھر والوں کو کچھ پتہ نہیں آیا کہیں چوری ہو گیا یا کہیں چلا گیا اس کے ساتھ کیا ہوا؟

۲۳۰۲-صلہؒ بن اشیم کے آگے شیر کا رام ہونا.....ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، مسلم بن سعید واسطی، حماد بن جعفر بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جعفر بن زید کہتے ہیں: ہم کابل کی طرف جہاد پر گئے اور لشکر میں صلہ بن اشیم رحمہ اللہ بھی تھے۔ چنانچہ ان کا معمول تھا کہ رات کے تاریک ہوتے ہی لوگوں کو ادھر چھوڑ کر کہیں چلے جاتے، میں ان کی ٹوہ میں لگ گیا تا کہ میں ان کی عبادت کو دیکھوں جس کا چرچا لوگوں میں عام ہے۔ چنانچہ انہوں نے عشاء کی نماز پڑھی پھر چکما دینے کے لئے تھوڑی دیر لیٹ گئے اور لوگوں کی غفلت کے متلاشی ہو گئے جب تقریباً لوگوں کی آنکھ لگ گئی تو انہوں نے چھلانگ لگائی اور نچلی جگہ میں داخل ہو گئے میں چپکے سے ان کے پیچھے ہو لیا۔ پس انہوں نے وضو کیا اور پھر نماز پڑھنے میں مشغول ہو گئے ..... اسی لمحے ایک شیر رونما ہوا اور ان کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک درخت پر چڑھ گیا، میں سمجھا ابھی ان کو پھاڑ کھائے گا۔ مگر وہ تھے کہ انہیں ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ بلکہ انہوں نے آرام و سکون کے ساتھ نماز پڑھی اور سلام پھیرا پھر فرمایا: اے درندے! کہیں اور اپنے رزق کو تلاش کر۔ شیر وہاں سے چنگھاڑتا ہوا واپس لوٹ گیا میں اس کی زوردار بھبک سے سمجھا کہ جیسے پہاڑ پھٹ گئے ہوں۔ آپ رحمہ اللہ برابر صبح تک نماز پڑھتے رہے صبح ہوئی تو حمد و ثناء کرنے بیٹھ گئے۔ میں نے شاذو نادر ہی ایسی دلکش حمد و ثناء سنی ہوگی پھر کہنے لگے: اے میرے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے جہنم کی آگ سے پناہ دے، کیا میرے جیسا تجھ سے جنت مانگنے کی جرأت کر سکتا ہے؟ پھر آپ رحمہ اللہ واپس لوٹ آئے اور اپنے بستر پر لیٹ گئے۔ صبح ہوئی تو یوں لگا جیسے انہوں نے اطمینان کے ساتھ پہلو کے بل سو کر رات گزاری ہو۔ حالانکہ میں رات کو بیدار رہنے کی وجہ سے نڈھال سا ہو گیا تھا، واللہ اعلم۔

۲۲۰۳-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن شقیق بحیرۃ بن مبارک، مالک بن مغول کہتے ہیں کہ بصرہ میں تین پائے کے عبادت گزار تھے صلہ بن اشیم کلثوم بن اسود اور ایک اور بزرگ۔ صلہ رحمہ اللہ جونہی رات ہوتی ایک جھاڑی کی طرف چلے جاتے اس جھاڑی میں اللہ کی عبادت کرتے رہتے، ان کی ٹوہ میں ایک آدمی لگ گیا اور ایک اونچے ٹیلے پر جا بیٹھا تا کہ ان کی عبادت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے۔ اچانک ایک درندہ آیا جسے صلہ رحمہ نے دیکھ لیا آپ نے فرمایا اے درندے! کھڑا ہو جا اور یہاں سے چلتا بن، کہیں اور اپنے رزق کی تلاش کر۔ درندے نے انگڑائی لی اور چل پڑا۔ پھر آپ عبادت میں مشغول ہو گئے حتی کہ صبح ہو گئی فرمایا: اے میرے اللہ! بے شک صلہ جنت مانگنے کا اہل نہیں ہے لیکن جہنم کی آگ سے پروہ مانگتا ہے۔

۲۲۰۴-دن دن کے رزق پر قناعت...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل احمد بن حنبل، اسود و روح حماد بن زید، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ صلہ بن اشیم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: میں نہیں سمجھتا کہ میں کس دن زیادہ خوش ہوتا ہوں؟ آیا اس دن کہ جس دن میں صبح سویرے ہی سے اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جاؤں یا اپنے کسی کام میں مصروف ہونا چاہوں لیکن اللہ کا ذکر آڑے آجائے۔

۲۲۰۵-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن عبداللہ رستہ، شیبان، ابوہلال، حسن، ابوصہباء صلہ بن اشیم کہتے ہیں، میں نے جب مال کو مال سمجھ کر طلب کیا تو اس نے مجھے تھکا دیا، مگر دن دن کا رزق تنگ نہیں تھکاتا، میں نے سمجھ لیا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے۔ حسنؒ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! جس آدمی کو دن دن کا رزق عطا ہوتا ہو اور وہ نہ سمجھتا ہو کہ یہ اس کیلئے خیر اور بہتر تو وہ صرف کمی الرائے اور عاجز ہی ہو سکتا ہے۔

۲۲۰۶-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، اسماعیل، یونس، حسن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو صہباء صلہ بن اشیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے دنیا حلال جگہوں سے طلب کی ہے اور میں اس سے صرف اتنا ہی حاصل کرتا تھا جس سے وقتی گزارا چل سکے۔ رہی میری بات تو میں طلب دنیا میں اپنے آپ کو تھکاتا نہیں ہوں۔ رہی بات دنیا کی سو وہ مجھ سے چوک کر آگے تجاوز نہیں کر سکتی، جب میں اس سوچ کو پاتا ہوں تو اپنے نفس کو خطاب کر کے کہتا ہوں: اے میرے نفس! تیرے لئے اتنا رزق رکھا گیا ہے جس سے تیری کفایت ہو سکے پس راضی رہ چنانچہ میرا نفس راضی ہو جاتا ہے۔

۲۲۰۷-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، محمد بن سہل بن صباح، حمید بن مسعدہ، جعفر بن سلیمان، ہشام، حسن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن کہتے ہیں کہ ہمارا ایک بھائی وفات پا گیا نماز جنازہ کے بعد قبروں میں رکھ دیا گیا اور کپڑا وغیرہ کھینچ لیا گیا اتنے میں صلہ بن اشیم رحمہ اللہ آ گئے کپڑے کا ایک کنارہ پکڑا اور پھر آواز بلند کی: اے فلاں! اے فلاں!

فان تنج منها تنج من ذی عظیمة..... والا فانی لا اخالک ناجیاً

اگر تو پیش آنے والی ہولناکی سے نجات پا گیا تو بے شک بڑی مصیبت سے نجات پا گیا ورنہ میں تجھے نجات پانے والا نہیں سمجھتا۔

پھر صلہ بن اشیمؒ خود بھی رو پڑے اور لوگوں کو بھی رلایا۔

۲۲۰۸-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، عبدالرحمن بن یزید بن جابر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں صلہ نامی ایک آدمی ہوگا اس کی شفاعت سے اتنے اتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔[1]

۲۲۰۹-ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن مسلم، عبدالرحمن بن محمد بن مغیرہ، محمد بن خالد بن خداش، ابو خالد بن خداش، حماد بن زید، ابن عون

---

[1] - طبقات ابن سعد ٧/ ٩٨. ودلائل النبوة للبيهقي ٦/ ٣٧٩. وكنز العمال ٣٣٥٨٩.

کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے صلہؒ بن اشیم سے کہا: میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں باقی (زندگی) میں (نیکی کی) رغبت دے، جس شئی سے بے نیاز کرتا ہے اس میں تم کو کنارہ کشی عطا فرماتے، تجھے ایسا یقین عطا فرمائے جسکا حاصل اللہ ہی ہو اور دین کا مآل کار تیرے حق میں ہو۔

مسانید صلہؒ بن اشیم

شیخ فرماتے ہیں کہ صلہؒ کی ملاقات کافی صحابہؓ سے ہوئی اور ان سے علم سیکھا خصوصاً ابن عباسؓ سے خوب اکتساب حدیث کیا۔

۲۲۱۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن نصر، معاویہ بن عمرو، زائدہ، منصور، حکم، یحییٰ جزار، ابو صہباء صلہؒ کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں گدھے پر سوار ہو کر آیا اور میرے پیچھے بنو مطلب کا ایک آدمی بھی سوار تھا۔ نبی ﷺ کھلی فضاء میں زمین پر نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم گدھے سے اتر کر آئے اور نبی ﷺ کے زیر امامت نماز پڑھنے لگے، گدھے کو میں نے ان کے سامنے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے اسکی پرواہ نہیں کی۔ تھوڑی دیر کے بعد بنو مطلب کی دو لڑکیاں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑی ہوئی آ گئیں حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ گئیں اور آپ ﷺ اس جگہ نماز پڑھ رہے تھے اور وہ لڑکیاں الگ الگ ہو گئیں آپ ﷺ نے اسکی بھی کچھ پرواہ نہیں کی۔

یعنی چلا نمازی کے سامنے جانور یا عورت وغیرہ آ جائے تو اسکی نماز منقطع نہیں ہوتی۔ مترجم۔

شیخ کہتے ہیں کہ ابو صہباء اور صلہ ایک ہی شخصیت ہیں یا الگ الگ دو آدمیوں کے نام ہیں؟ ہمیں ذیل کی اسناد سے شواہد ملے ہیں کہ ابو صہبا صلہ ہی ہیں۔ ابو احمد غطریفی، عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن راہویہ، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، یحییٰ جزار، رجل بصری، ابن عباسؓ سے حسّل مذکورہ بالا کے روایت مروی ہے بعض کا قول ہے کہ ابو صہبا صہیب کی کنیت ہے۔

(۱۸۵) علاء بن زیاد رحمہ اللہ[1]

تابعین کرام میں سے ایک علاء بن زیاد بھی ہیں غمگین، پوشیدہ عبادت کرنے والے، دنیا سے کنارہ کش، آخرت کے لئے ہر وقت تیار اور لوگوں سے الگ تھلگ رہنے والے تھے۔

اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ تصوف ہمہ وقت تیار رہنے، جہد مسلسل، ما سوا کی ذلت اور اعتماد کی عزت تصوف ہے۔

۲۲۱۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مبارک بن فضالہ، حمید بن ہلال کہتے ہیں: میں حسن بصری رحمہ اللہ کے ساتھ علاء بن زیاد عدوی کے پاس آیا در آنحالیکہ وہ غمگین رہ رہ کر لاغر ہو چکے تھے۔ ان کی ایک ہمشیرہ تھیں جو صبح و شام ان کے پاس روٹی و حلقتی رکھتی تھی۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا: اے علاء! آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ حزن پر حزن ہے۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے لوگوں کو فرمایا: ان کیلئے کھڑے ہو جاؤ، ان پر استقلال حزن کی انتہا ہو گئی ہے۔

۲۲۱۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح، سعید، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاءؒ فرماتے ہیں: ایک آدمی تھا جو عمل بھی کرتا اس کا مقصد اس سے محض ریا کاری ہوتا لہٰذا کپڑے اوپر کر لیتا، جب بھی قرات کرتا آواز بلند کر لیتا، کسی سے ملتا تو لعن، طعن اور گالیوں کے سوا بات نہیں کرتا تھا...... پھر کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے یقین و خلوص کی دولت

---

[1] تهذيب التهذيب ۸/ ۱۸۱. والتقريب ۲/ ۹۲. والتاريخ الكبير ۶/ ۵۰۷. والجرح والتعديل ۶/ ۳۵۵. وطبقات ابن سعد ۷/ ۲۱۷.

سے سرفراز کیا۔اس نے آواز دیکھی کر لی نماز خالصۃً للہ پڑھنے لگا اس کے بعد جب بھی کسی کے پاس آیا اسے دعا دی اور اچھے کلمات سے اسے پکارا۔

۲۲۱۳-علاء بن زیاد کا ترک دنیا...... ابونعیم اصفہانی، ابو عبداللہ، احمد بن لبان، ابوبکر بن عبید، عبدالسلام بن مطہر، جعفر بن سلام، ہشام، ابن حسان، ماولی دلیلم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاءؒ بن زیاد کے پاس مال و دولت اور غلاموں کی کافی ریل پیل تھی۔ کچھ غلام آزاد کردیے، کچھ رشتے داروں کو دے دیے، کچھ بیچ دیے اور ایک یا دو غلام اپنے پاس حسب سابق روک لئے جنکی کمائی سے گزر بسر کرتے تھے۔ عبادت کرتے اور ہر دن دو روٹیاں کھاتے تھے، لوگوں کے ساتھ مجالست ترک کردی تھی، کسی کے پاس نہیں بیٹھتے تھے۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے اور پھر اہل خانہ کے پاس واپس لوٹ آتے۔ جمعہ پڑھتے پھر اہل خانہ کے پاس لوٹ آتے۔ جنازہ کے ساتھ بطور مشایعت کے چلتے پھر اہل خانہ کے پاس گھر واپس لوٹ آتے۔ بتقاضائے عمر کمزور پڑ گئے تو ان کے بھائیوں اور دوستوں کو خبر ہوئی۔ انسؓ بن مالک، حسن بصری رحمہ اللہ اور دوسرے لوگ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نے تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیا، اب اس مجاہدے کی گنجائش نہیں ہے۔ لوگوں نے ان سے بات کی لیکن وہ برابر خاموش رہے جب کلام سے فارغ ہوئے فرمایا: میں عاجزی وانکساری اللہ کے لئے کرتا ہوں تا کہ مجھ پر رحم فرمائے۔

۲۲۱۴-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، ہثیم بن جمیل، مخلد بن حسین، ہشام بن حسان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد کا گزر وقت صرف ایک دن میں ایک روٹی ہوتی تھی، دائمی روزہ رکھتے تھے جسکی وجہ سے ان کا جسم سبز پڑ گیا تھا، طویل رکعتوں والی نماز پڑھتے حتی کہ گر جاتے۔ ان کی عیادت کرنے انسؓ بن مالک اور حسن بن بصری رحمہ اللہ تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تو اس مجاہدہ کا حکم نہیں دیا؟ جواب دیا: میں بندہ مملوک ہوں جس عمل کو بہتر سمجھتا ہوں بجالاتا ہوں۔

۲۲۱۵-دنیا کی اصل شکل ــــ ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، وہب بن جریر، ابو جریر، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاءؒ بن زیاد نے فرمایا: ایک مرتبہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک بوڑھی، بڑی عمر والی ٹوٹے ہوئے دانتوں والی ایک آنکھ سے محروم بھینگی عورت ہے اور اپنے اوپر خوب زیور سجا کر سنوری ہوئی ہے۔ میں نے پوچھا: تو کون ہے؟ کہنے لگی میں دنیا ہوں۔ میں نے کہا: میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے تیرا بغض عطا فرمائے کہنے لگی: جی ہاں اگر مجھ سے بغض وعداوت رکھنی ہے تو درا ہم سے بغض رکھو۔

۲۲۱۶-ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، ابو عباس سراج، ہارون بن عبداللہ سیار، حارث بن نبہان، ہارون بن رباب اسدی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد عدوی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب میں قبیح المنظر عورت دیکھی اس نے ہر طرح کی زیب و زینت سے اپنے آپ کو آراستہ کیا ہوا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: اے اللہ کی دشمن تو کون ہے؟ میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہنے لگی میں دنیا ہوں اگر تم چاہتے ہو کہ مجھ سے بغض وعداوت رکھو اور اللہ تمہیں مجھ سے پناہ دے تو دراہم سے بغض رکھو۔

۲۲۱۷-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، معتمر، اسحٰق بن سوید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنی نظر عورت کی چادر پر بھی نہ ڈال چونکہ نظر دل میں شہوت پیدا کرتی ہے۔

۲۲۱۸-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ہشام بن زیاد، اخ العلاء بن زیاد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد رحمہ اللہ شب جمعہ کو پوری پوری رات بیدار رہتے اور عبادت میں مشغول رہتے چنانچہ ایک رات ان پر سستی وکمزوری کا حملہ ہوا۔ بیوی سے کہنے لگے: اے اسماء! میں کچھ سستی وکمزوری پاتا ہوں جب تو ایسا ایسا ہو تا دیکھے

تو مجھے جگا دینا۔ کہنے لگی اچھی ٹھیک ہے۔ اسی اثناء میں ان کی آنکھ لگی تھی کہ اچانک خواب میں ایک آدمی آیا اور پیشانی سے پکڑ کر کہا: اے ابن زیاد! کھڑے ہو جایئے اور اللہ کا ذکر کیجئے اللہ بھی آپ کو یاد فرما رہے ہیں۔ چنانچہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور ذکر اللہ میں مشغول ہو گئے اور پیشانی کے وہ بال جن سے آنے والے نے پکڑ کر جگایا تھا مرتے دم تک باقی رکھے۔

۲۲۱۹- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن عبداللہ، احمد بن عبدالعزیز جوہری، زکریا بن یحییٰ، اصمعی، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد عدوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو اتار لے یہ سمجھ کر کہ اسے موت آ چکی ہے اور اپنے رب سے اقالہ (توبہ) کی درخواست کرے اور اللہ سے اقالہ کرے تو اسے چاہیے کہ اللہ کی اطاعت میں عمل کرے۔

۲۲۲۰- ابونعیم اصفہانی، عمر بن احمد بن شاہین، عبداللہ بن سلیمان، علی بن صدقہ جیلانی، مخلد بن حسین، ہشام بن حسان نے کہا کہ میں ایک مرتبہ علاء بن زیاد رحمہ اللہ کے پیچھے چل رہا تھا اور مٹی گارے سے بچنے کی اپنی سی کوشش کر رہا تھا، انہیں کسی آدمی کا دھکا لگا جس سے ان کا پاؤں کیچڑ میں گھس گیا، جب گھر پہنچے مجھے کہا اے ہشام کیا دیکھ لیا؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا: اسی طرح مسلمان آدمی گناہوں سے بچتا رہتا ہے اور جب گناہوں میں پڑ جاتا ہے تو پھر اچھی طرح سے ان میں گھستا چلا جاتا ہے۔

۲۲۲۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن مصعب، مخلد بن حسین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد سے ایک آدمی کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ جنت میں ہیں، آپ اس سے فرمانے لگے: تیرا ناس ہو گیا شیطان کو میرے اور تیرے علاوہ کوئی اور مذاق کے لئے نہ ملا۔

۲۲۲۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبدالصمد، ہمام، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد نے فرمایا: ہم ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو جہنم میں لا رکھا ہے، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ہمیں نکال لے اس طرح ہم نکالے جا سکتے ہیں۔

۲۲۲۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبدالصمد، جریر بن حمید عدوی، ابو حمید عدوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حمید فرماتے ہیں علاء بن زیاد سے میں نے کہا کہ جب میں تنہا نماز پڑھتا ہوں تو مجھے اپنی نماز کی سمجھ نہیں آتی، فرمایا: تجھے خوشخبری ہے کہ یہی علم خیر ہے۔ کیا تم نے چوروں کو نہیں دیکھا کہ جب وہ کھنڈر کے پاس سے گزرتے ہیں اس کی طرف مطلق توجہ نہیں کرتے اور جب آباد گھر کے پاس سے گزرتے ہیں جس میں کوئی ساز و سامان دیکھ لیں فوراً اس کی تلاشی لینا شروع کر دیتے ہیں حتیٰ کہ کچھ نہ کچھ اس گھر سے لے اڑتے ہیں۔

۲۲۲۴- علاء بن زیاد کو جنت کی خوشخبری کا واقعہ..... ابونعیم اصفہانی، ابو احمد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی زیاد عدوی، سیار، جعفر کہتے ہیں میں نے مالک بن دینار کو ہشام بن زیاد عدوی سے اس قصہ کے بارے میں سوال کرتے سنا؟ چنانچہ ہشام بن زیاد نے ہمیں ساری بات سنائی کہا: اہل شام کے ایک آدمی نے ساز و سامان تیار کیا تا کہ حج کرنے جائے کہ خواب میں اس کے پاس کوئی آدمی آیا اور کہنے لگا: عراق جاؤ پھر بصرہ جاؤ پھر قبیلہ بنو عدی کے علاء بن زیاد کے پاس جاؤ۔ ان کے سامنے والے دو دانت ٹوٹے ہوئے ہیں اور ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رہتی ہے، انہیں جنت کی خوشخبری سناؤ۔ چنانچہ وہ آدمی سمجھا محض برائے نام دھکوسلا خواب ہے۔ حتیٰ کہ جب دوسری رات آئی پھر ایک آنے والا آیا اور کہا: کیا تو عراق نکل گیا اور گزشتہ رات والی ساری بات دہرائی، حتیٰ کہ جب تیسری رات آئی تو آنے والا دھمکی دیتے ہوئے آیا کہ تو عراق کیوں نہیں گیا پھر بصرہ اور پھر بنو عدی کے علاء بن زیاد کے پاس کیوں نہیں گیا؟ علاء بن زیاد میانے قد والے ہیں سامنے کے دو دانت ٹوٹے ہوئے ہیں اور مسکراتے رہتے ہیں انہیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔

چنانچہ اس نے صبح ہوتے ہی زادِ سفر اور دیگر ضروری سامان تیار کیا اور عراق کی طرف کوچ کر گیا۔ جب اپنے محلے کے گھروں سے نکلا اچانک دیکھتا ہے کہ وہ آدمی جو خواب میں آتا رہا تھا اس کے سامنے چلتا جا رہا ہے۔ جب وہ آدمی اپنے گھوڑے سے نیچے اترتا آگے چلنے والا غائب ہو جاتا اسی شش و پنج کے عالم میں کوفہ پہنچ گیا اور وہاں جا کر اسے غائب پایا۔ چنانچہ جب کوفہ سے مطلوبہ سامان لے کر چل پڑا، پھر اسے اپنے سامنے چلتا دکھا حتی کہ بصرہ آ گیا اور قبیلہ بنو عدی میں علاءؒ بن زیاد کے گھر میں داخل ہوا دروازے پر تھوڑی دیر توقف کے بعد سلام کیا۔ ہشام کہتے ہیں میں اندر سے باہر آیا، مجھے دیکھ کر پوچھنے لگا کیا آپ علاء بن زیاد ہیں، میں نے نفی میں جواب دیا اور کہا اے اللہ کے بندے! اللہ تم پر رحم کرے اترو اور اپنا سامان بھی اتار کر ادھر رکھو کہنے لگا کہیں علاء بن زیاد کہاں ہیں؟ میں نے جواب دیا۔ وہ مسجد میں ہیں، (علاء بن زیاد مسجد میں بیٹھتے تھے دعا ئیں مانگتے اور حدیثیں سناتے رہتے تھے)۔

ہشام کہتے ہیں میں علاء کے پاس مسجد میں گیا انہوں نے حدیث میں کسی قدر تخفیف کی پھر دو رکعت نماز پڑھی اور اس آدمی کے پاس آئے، جب مسکرائے تو ان کے سامنے کے دو دانت (ٹوٹے ہوئے) ظاہر ہو گئے۔ وہ آدمی کہنے لگا اللہ کی قسم! یہی آدمی میرا صاحب اور میرا مطلوب ہے۔ ہشام کہتے ہیں کہ علاءؒ نے مجھے کہا: تو نے اس آدمی کا سامان کیوں نہیں اتارا؟ جواب دیا: میں نے اس کو کہا تھا مگر یہ مانا۔ علاءؒ نے کہا: نیچے اترو اللہ تم پر رحم فرمائے۔ اس آدمی نے کہا: میں آپ سے تنہائی میں کوئی بات کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ علاء رحمہ اللہ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور بیوی سے کہا: اے اسماء! تو دوسرے کمرے میں چلی جا، وہ دوسرے کمرے میں چلی گئی اور وہ آدمی علاءؒ کے پاس کمرے میں داخل ہو گیا اور اپنے خواب کی خوشخبری انہیں کہہ سنائی، پھر باہر نکلا اور دوبارہ گھوڑے پر سوار ہو گیا اور واپس چلتا بنا۔ ہشام کہتے ہیں علاءؒ نے اٹھ کر دروازہ بند کیا اور مسلسل تین دن (یا سات دن تک) روتے رہے ان دنوں میں کھانا چکھا اور نہ ہی پانی پیا اور نہ ہی دروازہ کھولا۔

ہشام کہتے ہیں میں ان کے رونے کے دوران سنتا وہ کہتے: کیا میں......؟ کیا میں......؟ ہم ان کے بارے میں ڈرتے رہے کہ کہیں وہ وفات نہ پا جائیں۔ حسن بصریؒ اسی دوران تشریف لائے، میں نے ان سے سارا واقعہ ذکر کیا نیز میں نے کہا: میں انہیں مردہ تصور کرتا ہوں چونکہ نہ کھانا کھاتے ہیں اور نہ ہی پانی پیتے ہیں، بس انہیں صرف رونے سے آسرا ہے۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دروازہ کھولیے اے میرے بھائی! جب انہوں نے حسن بصری رحمہ اللہ کی بات سنی...... اٹھے اور دروازہ کھولا۔ حسن بصریؒ نے انہیں تکلیف زدہ پایا اور ان سے بات کی اور کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے ان شاء اللہ آپ اہل جنت میں سے ہیں تو کیا پھر آپ اپنے آپ کو قتل کر دیں گے؟ ہشام کہتے ہیں: علاء رحمہ اللہ نے بذات خود ہمیں اس آدمی کے خواب کا پورا واقعہ سنایا پھر ہمیں تاکیداً کہا: جب تک میں زندہ ہوں تب تک کسی سے نہ کہنا۔

۲۲۲۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو مسلم محمد بن معمر، سلیمان بن احمد، ابو شعیب حرانی، یحیی بن عبداللہ، اوزاعی، اسید بن عبدالرحمن فلسطینی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد رحمہ اللہ نے فرمایا: تم ایسے زمانے میں موجود ہو کہ تم میں سے کمتر درجے میں وہ ہے جس کے دین کا دسواں حصہ بھی ضائع ہوا ہو، عنقریب تمہارے اوپر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں کمتر درجے کا وہ آدمی ہوگا جسکے دین کا دسواں حصہ باقی ہوگا۔

۲۲۲۶- ابو نعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنی، عفان، ہمام، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد رحمہ اللہ نے فرمایا: جو چیز تیرے لئے سب سے زیادہ ضرر رساں ہے وہ یہ ہے کہ تو کسی مسلمان پر اس کے کافر ہونے کی گواہی دے یا اگر اسے قتل کر دے تو دونوں میں کوئی فرق نہیں۔

مسانید علاء بن زیاد رحمہ اللہ

مصنف رحمہ اللہ کے شیخ کہتے ہیں: علاء بن زیاد رحمہ اللہ نے صحابہ کرامؓ کی کثیر جماعت سے احادیث روایت کی ہیں خصوصاً عمران بن حصین اور ابو ہریرہ سے مسند اًروایات نقل کی ہیں اور معاذ بن جبل، ابو ذر غفاری عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم اجمعین سے مرسلاً روایات سے نقل کی ہیں۔

۲۲۲۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ علاء بن زیاد کے سلسلۂ سند سے معاذ بن جبل کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جس طرح بکریوں کا بھیڑیا تنہا اور الگ تھلگ کنارے میں چلتی بکری کو پکڑ لیتا ہے پس تم الگ الگ گھاٹیوں سے بچو اور عامۂ جماعت کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔[1]

یہ حدیث یزید بن زریع اور عنبسہ بن عبدالواحد نے سعید سے مثل بالا کے ذکر کی ہے۔

حدیث میں الگ الگ مختلف گھاٹیوں سے مراد بدعات ہیں۔

۲۲۲۸- ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، محمد بن حیان بن بکر، محمد بن ابی بکر مقدمی، ابوداؤد، عمران قطان، قتادہ علاء بن زیاد کے سلسلۂ سند سے معاذ بن جبل کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ پسندیدہ دعا اس آدمی کی ہے جو یوں کہے: میں دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت مانگتا ہوں۔[2]

معاذ بن جبل سے روایت کرنے میں قتادہ کے اصحاب میں سے عمران قطان کی کسی نے بھی اتباع نہیں کی۔ قتادہ علاء بن زیاد سے ہمام وغیرہ نے بھی روایت کی ہے اور وکیع نے یہ حدیث ابو ہریرہؓ کے واسطے سے روایت کی ہے۔

۲۲۲۹- جنت میں مسلمانوں کی کثرت..... ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، خلف بن موسیٰ بن خلف عمی، ابو موسیٰ بن خلف، قتادہ، حسن بصری، علاء بن زیاد، عمرانؓ بن حصین کے سلسلۂ سند سے عبداللہؓ بن مسعود کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات ہمیں حدیث سنائی جس نے ہمیں بے چین کر دیا۔ صبح کو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے انبیاء کرام علیہم السلام بمعہ اپنی متبع امتوں کے پیش کیے گئے۔ ایک نبی علیہ السلام ایسے بھی تھے کہ ان کے ساتھ صرف تین امتی تھے، ایک نبی علیہ السلام کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں قوم لوط علیہ السلام کے متعلق خبر دی ہے کہ انہوں نے (اپنی قوم سے بے کسی کے عالم میں) فرمایا: کیا تم میں سے کوئی عقلمند آدمی نہیں ہے (یعنی ان کی قوم میں سے صرف ان کا گھرانہ ہی مسلمان ہوا تھا بلکہ ان کی بیوی بھی شامل نہیں تھی۔ اصغر) حتی کہ موسیٰ بن عمران علیہ السلام اور ان کے متبعین بنی اسرائیل کا گزر ہوا میں نے پوچھا: اے میرے رب! میری امت کہاں ہے؟ ارشاد ہوا اپنی دائیں جانب دیکھو، اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے دائیں جانب کی جگہ (مکہ کے قریب ٹیلوں والی جگہ) لوگوں کے چہروں سے اٹی پڑی ہے۔ ارشاد ہوا کیا اے محمد! راضی ہو؟ میں نے جواب دیا اے میرے رب میں راضی ہوں۔ پھر فرمایا: اپنی بائیں جانب دیکھو میں نے اپنی بائیں جانب دیکھا کہ افق لوگوں کے چہروں سے کھچا کھچ بھرا پڑا ہے۔ ارشاد ہوا: کہ اے محمد راضی ہو؟ میں نے جواب دیا: اے میرے رب! میں راضی ہوں۔ ارشاد ہوا ان لوگوں کے ساتھ ستر ہزار لوگ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے، اتنی دیر میں عکاشہ بن محصن اسدی آ نکلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے مجھے ان لوگوں کا

۱۔ مسند الامام احمد ۵/ ۲۳۲، ۲۳۳. ومشكاة المصابيح ۱۸۴. ومجمع الزوائد ۲/ ۲۳، ۵/ ۲۱۹ واتحاف السادة المتقين ۶/ ۲۳۷. والترغيب والترهيب ۱/ ۲۱۹.

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۷۵. والزهد للامام احمد ۲۵۵. وكنز العمال ۳۲۷۱.

شریک بنائے، فرمایا: اے اللہ عکاشہ کو ان کا شریک بنادے۔

اتنے میں ایک اور صحابی کھڑے ہوگئے کہنے لگے میرے لئے بھی دعا کیجئے تا کہ مجھے بھی اللہ تعالیٰ ان میں سے بنائے۔ارشاد فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گیا۔ پھر صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اگر تم استطاعت رکھو تو ستر ہزار والوں میں سے ہونے کی کوشش کرو اور اگر عاجز آ جاؤ یا عمل میں کوتاہی برتو تو پھر اصحاب ظراب (ٹیلے والوں) میں سے ہونے کی کوشش کرو اگر ان کے شریک ہونے سے بھی عاجز ہو جاؤ اور کوتاہی کر بیٹھو تو پھر کم از کم افق والوں کے شریک ضرور بنو، یقیناً میں نے بہت سارے لوگوں کو جمع ہوتے دیکھا ہے پھر ارشاد فرمایا: اگر تم میری اتباع کرو گے تو تم اہل جنت کا ایک چوتھائی ہو گے۔ صحابہؓ نے زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ پھر فرمایا: میں امید کرتا ہوں تم اہل جنت کا ایک بڑا حصہ ہو گے۔ صحابۂ کرامؓ نے پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا، آپ ﷺ نے پھر سورۂ واقعہ کی آیت "ثلة من الاولين وقليل من الآخرين" ایک بڑی جماعت اولین میں سے ہوگی اور ایک قلیل جماعت آخرین میں سے، تلاوت فرمائی۔اس کے بعد صحابۂ کرامؓ باہم مذاکرہ کرنے لگے کہ یہ ستر ہزار (جنتی) کون لوگ ہوں گے؟ بعض صحابۂ کرامؓ کہنے لگے: وہ لوگ ہیں جو چوری نہیں کرتے، بدفالی نہیں نکالتے، اپنے جسموں کو آگ سے داغتے نہیں اور اپنے رب پر بھرپور توکل رکھتے ہیں۔[1]

یہ حدیث ابن عدی نے سعید بن ابی عروبہ عن قتادہ سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔امیہ جحملی نے بھی قتادہ سے علاء بن زیاد کے واسطے سے بدون ذکر حسن کے روایت کی ہے۔ معمر اور ہشام نے بھی قتادہ سے روایت کی ہے۔

۲۲۳۰- ابونعیم اصفہانی، فاروق خطابی وحبیب بن حسن، ابومسلم کشی، عمرو بن مرزوق، عمران قطان عن قتادہ علاء بن زیاد کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی ایک اینٹ سونے کی ہوگی اور ایک اینٹ چاندی کی۔[2]

۲۲۳۱- ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن منہال، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، علاء بن زیاد عدوی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی اور جنت کی مٹی زعفران کی اور گارا مشک کا ہوگا۔

یہ حدیث معمر نے قتادہ، علاء، ابی ہریرہؓ سے موقوفاً روایت کی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے اس کے درجات (گھر) یاقوت اور لولو کے ہوں گے اس کی نہروں کے کنارے لولو کے اور اس کی مٹی زعفران کی ہوگی۔[3]

۲۲۳۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، ابوربیع حسین بن ہیثم مہری، ہشام بن خالد، ابوخلید عتبہ بن حماد، (دمشق میں ان سے بڑھ کر کتاب اللہ کا بڑا حافظ اور کوئی نہیں تھا) سعید بن بشیر عن قتادہ علاء بن زیاد کے سلسلۂ سند سے ابوذرؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ جواب میں ارشاد فرمایا: تو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے اپنے نفس اور اپنی خواہش نفس سے جہاد کرے یہ افضل ترین جہاد ہے۔

اسی طرح قتادہ نے اس کو روایت کیا ہے۔ سعید بن بشیر ان سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ جبکہ سوید بن حجیر قتادہ سے مختلف طریق سے یوں روایت کرتے ہیں عن العلاء عن عبداللہ بن عمرو بن العاص۔

۲۲۳۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن طاہر بن یحییٰ بن قبیصہ فلقی، ابووطاہر بن یحییٰ بن قبیصہ، حجاج بن حجاج، سوید بن حجیر علاء بن زیاد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا کہ کونسا مجاہد افضل ترین ہے؟ فرمایا جو مجاہد صرف اللہ کی ذات کی رضا جوئی کے لئے اپنے نفس سے جہاد کرے وہ افضل ترین مجاہد ہے۔ اس آدمی نے پلٹ کر پھر پوچھا یا عبداللہ بن عمرو! کیا یہ

---

[1] المستدرک ۴/ ۵۷۷. ومسند الامام احمد ۱/ ۳۰۷ والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۵۱۹. والمعجم الكبير للطبرانی ۱۰/ ۲۰۵ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۴۰۷. واتحاف السادة المتقين ۱۰/ ۵۹۷.

[2] ، [3] مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۹۶. واتحاف السادة المتقين ۱۰/ ۵۳۰، ۵۳۱. وكنز العمال.

آپ کا اپنا قول ہے یا پھر رسول اللہ ﷺ کا فرمان اقدس ہے؟ فرمایا: بلکہ یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

(۱۸۶) ابوالسوار عدوی رحمہ اللہ[۱]

تابعین کرام میں سے ایک ابوسوار عدوی رحمہ اللہ بھی ہیں جو سوز قلب کے مالک للّٰہیت سے سرشار، نفس کو مجاہدات سے مشقت میں رکھنے والے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف وجد اور محبت میں ہیجان کا نام ہے۔

۲۲۳۴-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن احمد، جعفر بن محمد فریابی، عبیداللہ بن معاذ، ابومعاذ، بسطام بن مسلم، ابوتیاح کہتے ہیں کہ میں نے ابو سوار عدوی کوفرماتے سنا انہوں نے سورۂ اسراء کی آیت " و کل انسان الزمناہ طائرہ فی عنقہ " اور ہم نے ہرانسان کے گلے میں اسکا پروانہ لازم کردیا ہے، تلاوت کی اور پھر فرمایا: اے ابن آدم! جب تک تو زندہ ہے تیرا صحیفۂ اعمال کھلا پڑا ہے اس کے متعلق تجھے اختیار ہے جو چاہے عمل کرے جب تو مرجائے گا بند کردیا جائے گا "اقرا کتابک کفیٰ بنفسک الیوم علیک حسیبا" اے بندے اپنا نامۂ اعمال پڑھ لے، آج کے دن یہ تیرا احساب لینے والا کافی ہے۔ (اسراء ۱۴)

۲۲۳۵-کوڑوں کی سزا میں امام احمد بن حنبل کے سرخیل و رہنما.....ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوجعفر محمد بن فرج، علی بن عاصم، بسطام بن مسلم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس امت کے ایک سرکش نے ابوسوار عدوی رحمہ اللہ کو اپنے پاس بلا کر دینی امور کے متعلق کچھ پوچھا: ابوسوار نے اپنے علم کے مطابق اسے مناسب جواب دیا اور کہا اگر ایسا کرو تو نبھاؤ ورنہ تم دین اسلام سے بری الذمہ ہو۔ سن کر وہ غصہ میں آ گیا اور ابوسوار رحمہ اللہ کو چالیس کوڑے لگوائے۔

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: بخدا اس کے کوڑے ختم نہیں ہو گئے۔ ابوجعفر کہتے ہیں: جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر کوڑوں کی بارش برسائی گئی اور انہیں بے جا قید و بند میں رکھا گیا مجھے دلی طور پر سخت قلق و بے چینی ہوئی۔ چنانچہ ایک رات خواب میں مجھ سے کہا گیا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ احمد بن حنبل اللہ تعالیٰ کے حضور ابوسوار عدوی کے مرتبے پر فائز ہوں؟ میں ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس آیا اور انہیں سارا واقعہ سنایا انہوں نے (انا للہ وانا الیہ راجعون "پڑھا۔

۲۲۳۶-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن مصعب، مخلد بن حسین کہتے ہیں کہ ابوسوار عدوی رحمہ اللہ کو ایک آدمی نے سخت اذیت پہنچائی حتی کہ ابوسوار اپنے گھر کے قریب پہنچ گئے فرمایا تجھے اتنا کافی ہے؟ یا اگر کوئی کسر باقی رہتی ہو وہ بھی پوری کرلو تاکہ پھر میں گھر میں داخل ہو جاؤں۔

۲۲۳۷-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، محمد بن مثنیٰ، مسلم بن نوح کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ یونس نے ایک مرتبہ جمعہ کے دن عوف کا حال پوچھا؟ عوف نے جواب دیا کہ ایک مرتبہ ابوسوار عدوی رحمہ اللہ سے ان کا حال پوچھا گیا کہ کیا آپ کا حال درست ہے؟ جواب دیا ممکن ہے دسواں حصہ درست ہو۔

۲۲۳۸-ابوسوار کی معاذہ عابدہ کو مسجد آنے سے ممانعت.....ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عمرو بن علی، ابوداؤد، ابوخلدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابوسوار عدوی نے معاذہ عدویہ سے مسجد بنوعدی میں کہا: تم میں سے کوئی عورت

۱۔ تهذيب الكمال ۱۹ /۳ (۳۳ /۲۹۲) وطبقات ابن سعد ۷ /۱۵۱ .وسوالات الآجری ۳ /ت ۲۱۲. وتهذيب التهذيب ۱۲ /۱۲۳.

مسجد میں آتی ہے اپنا سر نیچے رکھتی ہے اور سرین اوپر بلند کرلیتی ہے۔ کہنے لگی آپ کیوں دیکھتے ہیں؟ اپنی آنکھوں کو نیچے مٹی پر جمائے رکھا کرو اور پر ندیکھا کرو۔ فرمایا: میں حتی الوسع کوشش کے باوجود دیکھ ہی لیتا ہوں۔ پھر اس نے عذر بیان کیا اور کہنے لگی۔ اے ابوسوار! میں جب گھر میں ہوتی ہوں بچے مجھے کشش و پیچ میں مشغول رکھتے ہیں اور جب مسجد میں ہوتی ہوں اپنے اندر نشاط پاتی ہوں فرمایا: اسی نشاط کا مجھے تمہارے اوپر خوف ہے۔

مسانید ابوسوار عدوی

مصنف رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابوسوار عدوی نے عمران بن حصین اور بہت سے دیگر صحابۂ کرام سے احادیث روایت کی ہیں تاہم چند ایک ذیل میں ہیں۔

۲۲۲۹- ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، ابونعامہ عدوی، ابوسوار عدوی کے سلسلۂ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاء سراپا خیر ہے۔[1]

۲۲۳۰- ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، خالد بن رباح قیسی، ابوسوار عدوی کے سلسلۂ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاء سراسر خیر ہی خیر ہے۔[2]

۲۲۳۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، قتادہ، ابوسوار عدوی کے سلسلۂ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاء انجام کار بھلائی لاتی ہے۔[3]

۲۲۳۲- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسین بن علی عمری، محمد بن بکار عیشی، محمد بن سوار، شعبہ، قتادہ، ابوسوار کے سلسلۂ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشین نوجوان لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ جب کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو آپ ﷺ کی ناپسندیدگی کا اظہار چہرۂ اقدس سے نمایاں ہوجاتا تھا۔

(۱۸۷) حمید بن ہلال عدوی رحمہ اللہ[4]

تابعین کرام رحمہ اللہ میں سے ایک حمید بن ہلال عدوی رحمہ اللہ بھی ہیں۔۔۔ فقیہ بے مثال، لوگوں سے کنارہ کش، علم کے طالب و مطلوب، علمی میدان میں نمایاں کردار کے مالک اور میدان تحقیق میں گہرائی رکھتے تھے۔

۲۲۳۳- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق ثقفی، عبداللہ بن سعید، حسن بن موسیٰ، ابوہلال، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علماء وفقہاء میں حمید بن ہلال رحمہ اللہ کا ایک بلند مقام ہے، وہ مذاکرہ کرتے اور نہ ہی کسی سے سوال کرتے تھے لیکن ایک جگہ کنارہ کش ہوکر بیٹھے رہتے تھے۔

۲۲۳۴- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس سراج، عبیداللہ بن جریر بن جبلہ، موسیٰ بن اسماعیل، ابوہلال کے سلسلۂ سند سے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان ۶۱، وسنن ابی داؤد ۴۷۹۶، ومسند الامام احمد ۴/ ۸۴۲۶، ۴۳۶، ۴۴۰، ۴۴۲، ۴۴۵، ۴۴۶، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/ ۱۷۱، ۲۰۲، ۲۰۵، ۲۲۲، والصغیر ۱/ ۸۵ والترغیب والترھیب ۳/ ۳۹۸، وامالی الشجریۃ ۲/ ۱۹۲.

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/ ۱۱۹. ومنحۃ المعبود ۲۰۷۳. وکنزالعمال ۵۷۸۴

[3] تھذیب الکمال ۱۵۴۲ (۷/ ۵۰۳) وطبقات ابن سعد ۷/ ۲۳۱. والتاریخ الکبیر ۲/ ت ۲۷۰۰. والجرح ۳/ ۱۰۱۱ والجمع ۱/ ۹۰. والکاشف ۱/ ۲۵۸. والمیزان ۱/ ت ۲۳۴۵. وتھذیب التھذیب ۳/ ۵۱ والخلاصۃ ۱/ ت ۱۶۴۳.

مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ کہتے تھے: بصریوں میں حمید بن ہلال سے بڑا عالم کوئی نہیں۔ چنانچہ قتادہ حسن اور محمد کو بھی مستثنا نہیں کرتے تھے

۲۲۳۵-بازار میں اللہ کا ذکر کرنے والا.....ابونعیم اصبہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، سلیمان بن حرب، ابوہلال خالد بن ایوب کی سند سے حمید بن ہلال کہتے ہیں بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سرسبز وشاداب درخت سوکھے ہوئے درختوں میں ہو۔

۲۲۳۶-ابونعیم اصبہانی، ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان بصری، عبداللہ بن احمد بن ابراہیم دورقی، محمد بن اسماعیل، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلۂ سند سے حمید بن ہلال رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ جب کوئی نیک آدمی جنت میں داخل ہوتا ہے اسے اہل جنت کی سی صورت میں ڈھالا جاتا ہے، اسے اہل جنت کا لباس پہنایا جاتا ہے اور اسے اہل جنت کے زیورات سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ جنت میں اپنی ازواج، خدام اور اعلیٰ درجے کی رہائش گاہیں دیکھتا ہے۔ ایسے لمحے اسے جتنی قیمت کنگن کی مسرت پکڑ لیتی ہے۔ صرف اس کی فرحت ومسرت میں وہ مرنا چاہے تو مرسکتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے: کیا آپ نے اپنی فرحت ومسرت دیکھ لی؟ یہ فرحت آمیز لمحات تیرے لئے ہمیشہ ہمیشہ باقی رہیں گے۔

۲۲۳۷-ابونعیم اصبہانی، ابواحمد بن احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسحاق، محمد بن بکار، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حمید بن ہلال رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو اس آیت پر پہنچے: "ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال و الاکرام" اور جلال وشرافت والے کی ذات باقی رہے گی، اور پھر وہ اس باقی رہنے والی ذات کریم سے سوال کرے۔

۲۲۳۸-اللہ کی کتاب میں تین عظیم چیزیں.....ابونعیم اصبہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمن مقری، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حمید بن ہلال رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کعب نے فرمایا: تین چیزیں میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بڑی عظمت کی حامل پاتا ہوں جس نے ان پر پابندی کی وہ اللہ کا سچا بندہ ہے اور جس نے انہیں ضائع کردیا وہ اللہ کا دشمن ہے وہ تین چیزیں نماز، روزہ، اور غسل جنابت ہیں۔

۲۲۳۹-ابونعیم اصبہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمن مقری، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلۂ سند سے حمید بن ہلال کہتے ہیں کچھ لوگوں نے کعب کے ساتھ سفر کیا اور دن رات سفر میں مشغول رہے حتیٰ کہ تھکن سے نڈھال ہوگئے اور انہوں نے کعب سے مشقت آمیز سفر کی شکایت کی انہوں نے فرمایا: تم نے کسی جہنمی کے ٹھکانے کو نہیں پایا۔ (یعنی اس وقت کی شدت کو یاد کرو تو یہ شدت بھول جاؤ گے)

۲۲۴۰-ابونعیم اصبہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، یونس، حمید بن ہلال رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے بتایا گیا ہے کہ جہنم میں بہت سارے ایسے تنور ہوں گے جن کی تنگی نیزے کی شام کی سی ہوگی۔ جہنم لوگوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے تنگ ہوگی۔

مسانید حمید بن ہلال رحمہ اللہ

حمید بن ہلال نے کئی صحابۂ کرام سے احادیث روایت کی ہیں خصوصا عبداللہ بن مغفل، انس بن مالک، ہشام بن عامر اور ابو رفاعہ عدوی رضی اللہ عنہم اجمعین سے۔

۲۲۵۱-ابونعیم اصبہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابونضر، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مغفل

کی روایت ہے کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر مجھے چربی کے چمڑے کا تھیلا لٹکا ہوا ملا۔ میں اس کے ساتھ چمٹ گیا اور کہا کہ میں آج اس میں سے کسی کو کچھ بھی نہیں دوں گا۔ اسی کشمکش میں میں نے التفات کیا کہ اچانک میرے پاس رسول اللہ ﷺ کھڑے (میرے فعل پر) مسکرارہے ہیں پس مجھے آپ ﷺ سے حیاء آ گئی۔

یہ حدیث یحییٰ بن سعید قطان نے سلیمان بن مغیرہ سے روایت کی ہے اور سفیان رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اہل بصرہ کے پاس اس حدیث سے بہتر سند احدیث کوئی نہیں شعبہ نے بھی حمید بن ہلال سے روایت کی ہے۔

۲۲۵۲- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن محمد بن احمد جرجانی، عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن راہویہ، نضر بن شمیل، شعبہ، حمید بن ہلال عدوی کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے اور مذکورہ بالا کے مثل حدیث ذکر کی۔

۲۲۵۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کو جعفر، زید بن حارثہ اور ابن رواحہ کی شہادت کی خبر دی گئی جبکہ آپ ﷺ نے انہیں یہ خبر شہادت سے پہلے ہی دیدی تھی۔ آپ ﷺ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا رہی تھیں۔

۲۲۵۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمٰن مقری، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے ہشام بن عامر کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ خلق آدم اور قیامت کے درمیان دجال کا بڑا فتنہ برپا ہوگا۔[1]

یہ حدیث ایوب سختیانی نے حمید سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

(۱۸۸) اسود بن کلثوم رحمہ اللہ

تابعین کرام میں سے ایک اسود بن کلثوم بھی ہیں جو جہاد فی سبیل اللہ میں نہایت ہی شہید ہوئے۔ زندگی کے ایام کم دیکھے مگر ان کی عظمت و کرامت بھرپور دیکھنے میں آئی۔

۲۲۵۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم بن علیہ، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حمید بن ہلال رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہمارے درمیان ایک آدمی موجود ہوتے تھے جنہیں اسود بن کلثوم کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ جب رستے میں چلتے ان کی نظر قدموں سے آگے تجاوز نہیں ہوتی تھی۔ اسود عورتوں کے پاس سے گزرتے اس زمانے میں دیواریں نسبتاً کم بلند ہوتی تھیں، بسا اوقات کوئی عورت اپنے کپڑے یا چادر اتار دیتی تھی، جب عورتیں انہیں دیکھتیں وہ انہیں ڈراتے دھمکاتے۔ عورتیں کہتیں ہرگز نہیں، یہ تو اسود بن کلثوم ہیں۔

اسود کا شوقِ شہادت...... ایک مرتبہ غزوہ میں نکلے اور کہا: اے اللہ! میرا نفس بڑی سراحت و آرام میں تیری ملاقات کا خواہاں ہوتا ہے اگر یہ واقعہ سچا ہے تو اسے بچ بچ اپنی ملاقات نصیب فرما اور اگر یہ تیری ملاقات کو ناپسند کرے تو زبردستی اسے اپنی ملاقات پر مجبور کردے اور پھر میرا گوشت پوست درندوں اور پرندوں کی خوراک بنادے۔ چنانچہ وہ کچھ شہسواروں کے ہمراہ چل پڑے ایک باغ میں داخل ہوئے (جس میں دشمن موجود تھے) دشمنوں نے انہیں کافی ڈرایا دھمکایا۔ لیکن مسلمان باغ کی دیوار میں سوراخ کرکے داخل ہوگئے اسود اپنے گھوڑے سے نیچے اتر گئے اور زوردار حملہ کیا پھر واپس آتے ہی وضو کیا اور نماز پڑھی پھر کہنے لگے کہ عجمی کہتے ہیں: عرب جب کسی کو زیر کرنے پر آتے ہیں تو اس طرح زیر کرتے ہیں پھر حملہ کرتے ہوئے آگے بڑھے حتیٰ کہ جام شہادت نوش کیا، پھر کچھ دیر کے بعد لشکر کا ایک بڑا حصہ باغ کے پاس سے گزرا لوگوں نے اسود کے بھائی سے کہا اگر آپ اس دیوار سے اندر داخل ہو کر دیکھیں شاید آپ کے

۱۔ مسند الامام احمد ۴/ ۱۹. وصحیح مسلم، کتاب الفتن ۲۵. والمستدرک ۴/ ۵۲۸. وفتح الباری ۱۳/ ۹۲.

بھائی کا گوشت اور ہڈیاں کچھ باقی رہی ہیں کہ نہیں۔ چنانچہ اسود کے بھائی اندر گئے واپس آ کر بتایا کہ گوشت ہڈیوں میں سے کچھ باقی نہیں رہا اور میرے بھائی اسود رحمہ اللہ نے بہت ساری دعائیں کی تھیں میں نہیں چاہتا کہ انہیں ذکر کروں۔

(۱۸۹) شویس بن حیاش رحمہ اللہ[1]

شیوخ بنی عدی میں سے ایک ابوالرقاد شویس بن حیاش رحمہ اللہ بھی ہیں۔ آپ ہجرت کے سال پیدا ہوئے۔ نبی ﷺ کا عہد مبارک پایا اور عمرؓ سے عطیات پائے۔

۲۲۵۶- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل نصر بن علی، ابوعلی، ابوخلدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے ابوخلدہ کہتے ہیں کہ ابوعالیہ نے مجھ سے پوچھا کہ قبیلہ بنی عدی کے شیوخ میں سے کون باقی رہا ہے؟ میں نے جواب دیا ابوسوار، ابوعالیہ نے فرمایا وہ تو نوجوان ہیں میں نے کہا: ابوسوار کی داڑھی اور سر کے بال سفید ہیں۔ فرمایا نہیں بہر حال وہ نوجوان ہیں، میں تو تم سے شیوخ کا پوچھ رہا ہوں؟ میں نے کہا: اچھا شویس عدوی! فرمایا: ہاں یہ وہی ہیں جو عمرؓ کے عہد میں وہ درہم لیتے تھے۔

۲۲۵۷- رحمت خداوندی ...... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن عمرو بن عباس سعید عامر، جسر ابوجعفر، ابو مسعود جریری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ شویس عدوی دو درہم لینے والوں میں سے تھے۔ انہوں نے فرمایا: دائیں جانب والا فرشتہ بائیں جانب والے پر امین ہے۔ جب آدمی کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے تو بائیں طرف والا فرشتہ لکھنا چاہتا ہے تو فوراً دائیں طرف والا فرشتہ اسے روک دیتا ہے کہ جلدی نہ کر شاید نیکی کرنے پہ اتر آئے اور گناہ کا ارادہ ترک کردے اور جب آدمی نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو دائیں طرف والا فرشتہ فوراً لکھ لیتا ہے حتی کہ دس گنا بڑھا کر اس کی نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ شیطان دیکھ کر کہتا ہے: ہائے میری ہلاکت! کون ہے جو ابن آدم کے کھوئے ثواب کو پا سکے۔

۲۲۵۸- ابونعیم اصفہانی، عمرو بن محمد بن حاتم، (جدہ) محمد بن عبداللہ بن مرزوق، عفان، سلیمان بن مغیرہ --- ثابت کہتے ہیں کہ میں نے قبیلہ بنی عدی کے ایسے مردوں کو پایا ہے کہ ان میں سے ہر ایک نماز کو (پابندی اور جماعت کے ساتھ) پڑھتا ہے خواہ وہ اپنے بستر پر سرینوں کے بل گھسٹ کر پہنچے۔

مسانید شویس رحمہ اللہ

شویس رحمہ اللہ نے عتبہ بن غزوان سے حدیث روایت کی ہے۔

۲۲۵۹- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ادریس بن جعفر، یزید بن ہارون، ابونعامہ عدوی، خالد بن عمیر و شویس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عتبہ بن غزوانؓ نے ہمیں خطاب کیا: خبردار! دنیا نے اپنے تعلق کی رسی کاٹنے کی اجازت دیدی ہے اور جلدی سے بھاگنا چاہتی ہے تیز دنیا صرف اتنی باقی رہی ہے جتنا برتن کی تلچھٹ باقی بچ جاتی ہے۔

تم ایسے گھر کے رہائشی ہو جس سے تم نے آخرت کے لئے منتقل ہو جانا ہے۔ پس بھلائی کو لے کر منتقل ہو جاؤ۔ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں ساتواں نمبر پایا ہے ہمارے پاس کھانے کو طعام نہیں ہوتا تھا اور ہم صرف درختوں کے پتے کھاتے تھے جنہیں چبا چبا کر ہمارے جبڑے زخمی ہو چکے تھے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۱۲۸۔ والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۷۵۲۔ والجرح ۴/ت ۱۷۰۱ وتهذيب التهذيب ۴/ ۳۷۲۔ والتقريب ۱/ ۳۵۶۔ والاصابة ۲/ت ۳۹۸۸۔ والخلاصة ۱/ت ۳۰۰۷۔ وفي الاصول: شويس بن حيان

(۱۹۰) عبداللہ بن غالب رحمہ اللہ[۱]

تابعین کرام میں سے ایک ابوفراس عبداللہ بن غالب رحمہ اللہ بھی ہیں، ابوفراس عبادت گزار، دنیا سے کنارہ کش اور طلب آخرت کے سچے مشتاق تھے۔

کہا گیا ہے کہ دنیا سے بھاگنا اور عاقبت وآخرت کی طلب صادق رکھنا تصوف ہے۔

۲۲۶۰- عبداللہ بن غالب کی کثرت عبادت...... ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس ثقفی، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر مالک بن دینار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن غالب کے دو گھر تھے ایک میں وہ اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے اور دوسرے میں ان کے اہل وعیال رہتے تھے اور وہ دوطرح کے ورد پڑھتے تھے ایک دن کو اور دوسرا رات کو۔

۲۲۶۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی، نوح بن قیس، عون بن ابی شداد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن غالب چاشت کے وقت سو رکعات نماز پڑھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اسی کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا اور اس کا حکم دیا گیا ہے۔

۲۲۶۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابوعمرو ازدی، نوح بن قیس، خالد بن قیس، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن غالب جامع مسجد میں دعا کیا کرتے تھے ایک دن حسن بصری رحمہ اللہ ان کے قریب سے گزرے تو کہنے لگے: تو نے اپنے مریدوں کو مشقت میں مبتلا کر دیا ہے۔ فرمایا: میں ان کی آنکھیں پھٹی ہوئی اور ان کی کمریں جھکی ہوئی دیکھ رہا ہوں..... اے حسن! اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اسکا زیادہ سے زیادہ ذکر کریں اور آپ حکم دے رہے ہیں کہ ہم اللہ کا ذکر کم کریں۔ ہرگز نہیں ایسے ہی شخص کے متعلق فرمان الٰہی ہے: اسکی اطاعت مت کرو سجدہ کرو اور اللہ کے قریب تر ہو جاؤ (سورۂ علق الآیۃ)۔ پھر عبداللہ بن غالب نے سجدہ کیا۔ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں بخدا! مجھے آج سمجھ میں نہیں آیا کہ میں سجدہ کروں یا نہ کروں؟۔

۲۲۶۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحٰق سراج، عبداللہ بن ابی زیاد، محمد بن حارث، سیار..... جعفر کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن غالب کو دعا کرتے ہوئے یوں سنا: اے اللہ ہم اپنی کم عقلی کا، عمل کی کمی کا، آجال (آخری وقتوں) کے قریب آنے کا اور بزرگوں کے دنیا سے رخصت ہونے کا شکوہ تجھی سے کرتے ہیں۔

۲۲۶۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوعمرو ازدی، مسلم بن ابراہیم، نوح بن قیس، نصر بن علی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن غالب صبح کرتے تو یوں کہتے: اللہ نے مجھے خیر بھری رات نصیب فرمائی میں نے اسقدر قرآن پڑھا اور اتنی رکعات نماز پڑھی، اتنا ذکر کیا اور فلاں نیک عمل کیا۔ ان سے کسی نے پوچھا: اے ابوفراس! آپ جیسے لوگ اسطرح اپنے عمل کو نہیں گنتے؟ فرمانے لگے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "اما بنعمۃ ربک فحدث" اپنے رب کی نعمت کو بیان کیجئے۔ اور تم مجھے کہتے ہو کہ اللہ کی نعمت کو بیان نہ کرو۔

۲۲۶۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالصمد، غسان، سعید بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن غالب نے سجدہ کیا اور ان کے قریب سے ایک آدمی گزرا۔ وہ کہیں پل کے پاس سے چارہ خریدنے جا رہا تھا۔ چنانچہ وہ آدمی اپنے کام سے فارغ ہو کر واپس آ گیا لیکن عبداللہ بن غالب برابر سجدے میں سر رکھے ہوئے تھے۔

۱۔ التاریخ الکبیر ۵/ت ۵۲۶. والجرح ۵/ت ۶۲۹. والکاشف ۲/ت ۲۹۳۵. وتہذیب التہذیب ۵/ ۳۵۳. والتقریب ۱/ ۴۴۰. والخلاصۃ ۲/ت ۳۷۲۱.

۲۲۶۶-عبداللہ بن غالب کی شہادت کیلئے بے تابی.... ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس ثقفی، عبداللہ بن ابی زیاد، محمد بن الحارث، سیار، جعفر، مالک بن دینار کہتے ہیں 'واقعہ زاویہ میں عبداللہ بن غالب کہنے لگے: میں یہ ایسا معاملہ دیکھ رہا ہوں جس پر مجھے صبر نہیں ہو رہا۔ ہمارے ساتھ جنت کی طرف چلو، سو انہوں نے تلوار کا نیام توڑ ڈالا آگے بڑھے زوردار حملہ کیا حتی کہ شہادت سے سرفراز ہو گئے اور ان کی قبر سے مشک کی خوشبو آتی رہی۔

۲۲۶۷-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبیداللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان، ابوعیسیٰ کہتے ہیں واقعہ زاویہ میں میں نے عبداللہ بن غالب کو دیکھا کہ انہوں نے پانی مانگا اور اپنے سر پر انڈیل دیا آپ روزے کی حالت میں تھے اور سخت گرم دن تھا، ان کے اردگرد ان کے تلامذہ اور مریدین تھے، پھر انہوں نے تلوار کا نیام توڑا اور کہا ہمارے ساتھ جنت کی طرف چلو۔

عبدالملک بن مہلب نے آواز دی کہ اے ابوفراس! تو صاحب ایمان ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے اسکی طرف چنداں توجہ نہ کی آگے بڑھے تلوار سے پے در پے وار کیے اور بالآخر شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ جب انہیں دفن کیا ان کی قبر سے خوشبو پھوٹ پڑی۔ لوگ مشک سمجھ کر اس مٹی کو اپنے کپڑوں پر لگاتے تھے۔

مسانید عبداللہ بن غالب رحمہ اللہ

عبداللہ بن غالب رحمہ اللہ نے ابوسعید خدریؓ سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۲۶۸-ابونعیم اصفہانی، عبدالعزیز بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن غالب، مسلم بن ابراہیم، صدقہ بن موسیٰ، مالک بن دینار، عبداللہ بن غالب حدانی کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دو خصلتیں بخل اور بد خلقی مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں۔[1]

(۱۹۱) زرارۃ بن اوفی رحمہ اللہ[2]

تابعین کرام میں سے ایک زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ بھی ہیں۔ رقیق القلب، رحمدل، عبادت گزار، لوگوں اور دنیا سے کنارہ کش اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے دل و دماغ کو سرشار رکھنے والے تھے۔

۲۲۶۹-زرارہؒ کی خشیت ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہدبہ بن خالد کے سلسلۂ سند سے عون بن ذکوان کہتے ہیں کہ زرارہ بن اوفی نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور سورت مدثر نماز میں قرات کی جب "فاذا نقر فی الناقور" سو جب صور پھونکا جائے گا، پر پہنچے تو غش کھا کر نیچے گر پڑے اور روح پرواز کر گئی ان کو گھر اٹھا کر لانے والوں میں میں بھی شامل تھا۔

۲۲۷۰-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، روح بن عبدالمومن، خیاث بن مثنیٰ قشیری، بہز بن حکیم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ زرارہ بن اوفی نے ہمارے ساتھ بنو قشیر کی مسجد میں نماز پڑھی، جب آیت فاذا نقر فی الناقور تلاوت کی تو غش کھا کر گر پڑے اور روح پرواز کر گئی اور انہیں گھر اٹھا کر لایا گیا۔

---

[1] سنن الترمذی ۱۹۶۲. واتحاف السادة المتقین ۸/ ۱۹۳

[2] طبقات ابن سعد ۷/ ۱۵۰. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۴۶۱. والجرح ۳/ت وتهذیب الکمال ۲۰۱۹ (۹/ ۳۴۰) والخلاصة ۱/ت ۲۱۳۱

آپ اپنے گھر ہی میں حدیثیں بیان کرتے تھے۔ حجاج جب بصرہ آیا وہ اپنے گھر میں درس حدیث دیتے تھے۔

(مسانید زرارہ بن اوفیٰ رحمہ اللہ)

زرارہ بن اوفیٰ رحمہ اللہ نے کئی صحابہ کرامؓ سے احادیث روایت کی ہیں تاہم چند ایک درج ذیل ہیں۔

۲۲۷۱-**وساوس اور ناجائز عشق کب تک معاف ہیں؟** ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ محمد بن احمد مخلد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمن، یزید بن ہارون، مسعر، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کو دلوں میں پیدا ہونے والے وسوسے معاف کر دیے ہیں جب تک ان پر عملی اقدام نہ کریں یا ان وساوس کو موضوع گفتگو نہ بنائیں۔[1]

یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔ قتادہ سے شعبہ، ہمام، ہشام، ابان، شیبان، ابوعوانہ، حماد بن سلمہ، عمران بن خالد، قاسم بن ولید اور مجاہد بن زبیر روایت کرتے ہیں۔ اور زرارہ و عمرانؓ سے بھی یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۲۲۷۲-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد عبداللہ، احمد بن محمد بن حسن بغدادی، مسیب، سفیان بن عیینہ، مسعر، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عاشق کا عشق اسے معاف ہے جب تک اس کے تقاضے پر عمل نہ کرے یا موضوع گفتگو نہ بنائے۔[2]

۲۲۷۳-ابونعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، ان کے دادا محمد بن عبداللہ بن مرزوق، عبیداللہ، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت اپنے شوہر کے بستر کو چھوڑ دے اللہ کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔[3]

یہ حدیث ثابت ہے۔ اس کو قتادہ سے شعبہ، مسعر اور سعید روایت کرتے ہیں۔

۲۲۷۴-**امت کا برا طبقہ** ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلۂ سند سے عمران بن حصینؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جن میں مجھے مبعوث کیا گیا ہے پھر وہ جو ان کے بعد آنے والے ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد آنے والے ہیں۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو نذریں مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے، خیانت کریں گے اور انہیں امانت کی پاسداری کا ذرا خیال نہ ہوگا، خود (جھوٹی) گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی دینے کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا اور ان میں موٹاپا خوب پھیل جائے گا۔[4]

۲۲۷۵-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ہشام، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی قرآن مجید پڑھتا ہے درآنحالیکہ وہ اس میں ماہر ہے وہ لکھنے والے نیک فرشتوں کی معیت میں ہوگا اور جو آدمی قرآن مجید پڑھتا ہو درآنحالیکہ اسے قرآن مجید پڑھنے میں مشقت ہوتی ہو اس کے لئے دو اجر ہیں۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ قتادہ سے پوری ایک جماعت یہ حدیث روایت کرتی ہے ان میں سے روح بن قاسم، سعید بن ابی عروبہ اور ابوعوانہ بھی ہیں۔[5]

۱۔ مشکاۃ المصابیح ۶۳۔ وشرح السنۃ ۱/ ۱۰۸، ۹/ ۲۱۳۔ ومسند الحمیدی ۱۱۷۳ والدر المنثور ۱/ ۳۷۶۔

۲،۳۔ انظر الحدیث فی المسند للامام احمد ۲/ ۳۴۸

۴۔ صحیح البخاری ۶/ ۲۰۶ وصحیح مسلم ۲/ ۱۹۵

۲۲۷۶- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، ابراہیم بن ابی سوید، صالح بن مری، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ جواب میں ارشاد فرمایا: حال مرتحل، صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! حال مرتحل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ صاحب قرآن جو اول سے پڑھتا ہوا آخر تک پہنچ جائے پھر آخر سے شروع کی طرف لوٹ آئے۔[1]

زرارہ کی یہ حدیث غریب ہے زرارہ سے صرف قتادہ نے روایت کی ہے۔

۲۲۷۷- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن جریر، سعید بن عثمان تنوخی، ابن ابی سری، عبدۃ بن سلیمان، ابن ابی عروبہ، قتادہ، زرارہ بن اوفی، سعد بن ہشام کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا اور مافیہا دونوں سے دور بھاگو۔[2]

یہ حدیث تنوخی نے اسی طرح ابن ابی سری سے روایت کی ہے اگر یہ حدیث محفوظ ہے تو غریب ہے اور درست حدیث وہ ہے جو سلیمان تیمی اور ابوعوانہ نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ "فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں"۔

(۱۹۲) عتبہ بن عبدالغافر رحمہ اللہ[3]

عتبہ بن عبدالغافر رحمہ اللہ والی، شاکر، غم اور خوشی ہر حال میں اللہ کا ذکر کرنے والے تھے۔

۲۲۷۸- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عفان، حماد، ثابت ۔ عتبہ بن عبدالغافر رحمہ اللہ نے فرمایا: خاموشی میں دعا کرنا ستر مرتبہ علانیہ دعا کرنے سے افضل ہے۔ جب کوئی بندہ علانیہ نیک عمل کرتا ہے اور پھر پوشیدگی میں بھی اسی جیسا عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرا سچا بندہ ہے۔

۲۲۷۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عفان، حماد، حمید، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عتبہ بن غافر کہتے ہیں: عشاء کی نماز باجماعت ایک حج کی طرح ہے اور فجر کی نماز باجماعت ایک عمرے کی طرح ہے۔

۲۲۸۰- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن محمد بن سلم، ہناد بن سری، محمد بن عبید طنافسی ... وائل بن داؤد کہتے ہیں میں نے عتبہ بن غافر رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے اس کے دونوں کناروں پر دو فرشتے آواز لگاتے ہیں اور ان کی آواز جن وانس کے علاوہ اہل زمین سب سنتے ہیں وہ کہتے ہیں: اے میرے اللہ خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ دے اور اپنے پاس دولت جمع کرنے والے کی دولت کو تلف کر دے۔

مسانید عتبہ بن عبدالغافر رحمہ اللہ

عتبہ بن عبدالغافر رحمہ اللہ نے ابوسعید خدریؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں اور انہی سے تمام حدیث بھی کیا۔

۲۲۸۱- خوفِ خدا کا ایک واقعہ۔ ابونعیم اصفہانی، ابوالحسن سہل بن عبداللہ تستری، حسین بن اسحٰق تستری، عبیداللہ بن معاذ، معتمر بن

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۱۲۸۱ وسنن الدارمی ۲/ ۴۶۹ وکنز العمال ۴۱۲۹

۲۔ کنز العمال ۶۱۵۰

۳۔ تہذیب الکمال ت/ ۱۲۰۹۔ وتہذیب التہذیب ۸/ ۲۱۴ والتقریب ۲/ ۱۹۴ والتاریخ الکبیر ۱/ ۴۰ والجرح والتعدیل ۷/ ۲۹۰۔ وطبقات ابن سعد ۷/ ۱۹۳

سلیمان تیمی، ابو سلیمان تیمی، قتادہ، عقبہ بن عبدالغافر کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدریؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا جسے اللہ تعالیٰ نے خوب مال و دولت اور اولاد سے نوازا تھا۔ جب وہ مرنے لگا اپنے بیٹوں سے پوچھا: میں تمہارا کیسا باپ تھا؟ بیٹوں نے جواب دیا تو ہمارا اچھا باپ تھا۔ کہا میں نے اللہ کے ہاں کوئی نیکی ذخیرہ نہیں کررکھی۔ اللہ چاہے تو مجھے عذاب دے گا۔ سو جب میں مرجاؤں، مجھے دہکتی آگ میں جلانا، جب میں راکھ بن جاؤں مجھے جمع کر لینا اور پھر جب تند و تیز ہوا چلے تو میری راکھ اس ہوا میں اڑا دینا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے اپنے بیٹوں سے ایسا کرنے پر پختہ عہد لیا چنانچہ جب وہ مرا تو بیٹوں نے حسب وصیت اس کی میت کے ساتھ ایسا ہی کیا۔

اللہ تعالیٰ نے اسکی راکھ کو حکم دیا تو وہ جیتا جاگتا انسان بن گیا اللہ تعالیٰ نے اس سے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی، جواب دیا: اے میرے رب! میں نے یہ وصیت اپنے بیٹوں کو محض تیرے خوف کی وجہ سے کی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیئے۔[1]

یہ حدیث ثابت متفق علیہ ہے۔

۲۲۸۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، سلام بن ابی مطیع، قتادہ، عقبہ بن عبدالغافر کے سلسلۂ سند سے ابوسعیدؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کررکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دل میں ان کا خیال پیدا ہوا۔

قتادہ کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف سلام ہی روایت کرتے ہیں۔

۲۲۸۳- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن معلی دمشقی، ہشام بن عمار، معبد بن عثمان، خلید بن دعلج، قتادہ، عقبہ بن عبدالغافر کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جہنم کی آگ سے ہر وہ آدمی نکال لیا جائے گا جس نے زندگی میں کبھی بھی " لاالہ الا اللہ " پڑھا ہو اور اس کے دل میں ایک جو کے برابر بھی ایمان موجود ہو۔ یونہی آگ سے ہر وہ آدمی نکال لیا جائے گا جس نے " لاالہ الا اللہ " صدق دل سے پڑھا ہو اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان موجود ہو۔ اللہ تعالیٰ آگ میں کسی کو باقی نہیں چھوڑیں گے اگر اس میں کوئی خیر و بھلائی پائیں گے تو اسے نکال لیں گے۔[2]

قتادہ کی یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۹۳) ابن سیرین رحمہ اللہ[3]

تابعین کرام میں سے ایک ابوبکر محمد بن سیرین رحمہ اللہ بھی ہیں۔ پختہ عقل کے مالک، متقی پرہیزگار، ملاقاتوں اور بھائیوں کو

۱۔ مسند الامام احمد ۳/ ۳۶۶. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۳/ ۱۰۹. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۲۶. ومشکاۃ المصابیح ۵۶۱۲ وفتح الباری ۸/ ۵۱۵. واتحاف السادۃ المتقین ۸/ ۵۲۸. ۱۰/ ۵۳۵ ومسند الحمیدی ۱۱۳۳.

۲۔ فتح الباری ۱۱/ ۴۴۰،۱۳/ ۴۹۳.

۳۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۱۹۳. والتاریخ الکبیر ۱/ ۹۰۱. والجرح ۷/ت ۱۵۱۸ وتاریخ بغداد ۵/ ۳۳۱. والجمع ۲/ ۴۴۹ وسیر النبلاء ۴/ ۶۰۶. والکاشف ۳/ت ۴۹۷۱. وتاریخ الاسلام ۴/ ۱۹۴. وتہذیب التہذیب ۹/ ۲۱۴ والتقریب ۲/ ۱۶۹

کو خوب کھانا کھلانے والے، گنہ گاروں کی ڈھارس بندھانے والے، راتوں کو اٹھ کر رونے والے اور دن کے وقت چہرے پر مسکراہٹ سجانے والے تھے۔ ایک دن روزہ رکھتے دوسرے دن افطار کرتے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف بھلائی میں خرچ کرنا دوسروں کو کھانا کھلانا اور انعام کرنا ہے۔

۲۲۸۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، ازہر بن سعد، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے کہا گیا: اے ابوبکر! ایک آدمی نے آپ کی غیبت کی ہے اب اسکی غیبت کرنا آپ کے لئے حلال ہوگئی ہے۔ فرمانے لگے: میں اس چیز کو حلال نہیں سمجھتا ہوں جسکو اللہ نے حرام کردیا ہے۔

۲۲۸۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیر، ضمرہ، سری بن یحییٰ نے ابن سیرینؒ سے کہا میں نے آپکی غیبت کی ہے سو میرے لئے اب اس کو حلال سمجھیں۔ (یعنی آپ بھی غیبت کر کے بدلہ لے لیں) فرمایا: میں کیونکر وہ سمجھتا ہوں اس چیز کو حلال سمجھتا جسکو اللہ نے حرام کیا ہو۔

۲۲۸۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبیداللہ بن محمد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک عمر رسیدہ آدمی محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے بارے میں ذکر کررہا تھا کہ ایک مرتبہ ان سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا بہر حال انہوں نے اس کا بہتہ جواب دے دیا۔ سائل نے کہا اے ابوبکر بخدا! آپ نے بہت اچھا فتویٰ دیا ہے اور صحابہؓ کرام بھی اس سے زیادہ کسی کو اچھا فتویٰ نہیں دے سکتے تھے۔ ابن سیرین رحمہ اللہ فرمانے لگے: اگر ہم صحابہ کرامؓ کی فقہ کا ارادہ کرلیں، ہماری عقلیں اس کے ادراک سے قاصر ہوں گی۔

۲۲۸۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ تجارت کے لئے سفر کرنے والے سے کہا کرتے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تقدیر میں جتنا حلال تمہارے لئے لکھ دیا گیا ہے بس اس کو طلب کرو اور اگر تو نے حلال کے ماسوا کچھ اور طلب کیا تو تب بھی تیرے لئے اتنا ہی ہوگا جتنا تیرے مقدر میں لکھ دیا گیا۔

۲۲۸۸- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، علی بن مسلم، روح، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کسی چیز کے متعلق کچھ فرما رہے تھے میں نے اس میں مراجعت چاہی تو کہنے لگے: میں تجھ سے ایسی بات نہیں کہہ رہا جس میں کوئی حرج ہو۔ میں تو تجھ سے وہ بات کرتا ہوں جس کے متعلق جانتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج اور گناہ نہیں ہے۔

۲۲۸۹- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عباس بن فضل اسقاطی، سلیمان بن حرب، حسن بن ابی بکرہ باہلی، سلیمان بن احمد، عثمان بن عمر ضبی، قاسم بن امیہ حذاء، حکم بن سنان یحییٰ بن عتیق کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین سے پوچھا کہ لوگ جنازے کے ساتھ ثواب سمجھ کر نہیں جاتے بلکہ اس کے اہل وعیال سے حیاء کے مارے اس کے ساتھ ہو لیتے ہیں کیا اس نیئے اس میں اجر وثواب ہے؟ ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا: ایک اجر نہیں بلکہ اس کے لئے دو اجر ہیں ایک نماز جنازہ کا دوسرا صلہ رحمی کا۔

۲۲۹۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود بن عامر، حبیب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے دل میں ایک واعظ پیدا فرمادیتے ہیں جو اسے اچھے کاموں کا حکم دیتا ہے اور برے کاموں سے روکتا ہے۔

۲۲۹۱- فتویٰ دینے میں خوف خدا ...... ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، احمد بن فضل، محمد بن عبداللہ انصاری، اشعث کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ سے جب فقہ کا کوئی مسئلہ حلال وحرام کے متعلق پوچھا جاتا تو ان کے چہرے کا

رنگ حقیقیہ ہو جاتا یوں لگتا گویا خوش طبعی ان کے قریب ہی نہیں پھٹکی۔

۲۲۹۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن علیہ، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے مشقت میں پڑ کر اپنے بھائی کا اکرام نہ کر۔

۲۲۹۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، حسن بن عبدالعزیز، حمزہ، رجاء بن ابی سلمہ، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن ہبیرہ نے پیغام بھیج کر محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو اپنے پاس بلوایا۔ ابن ہبیرہ نے پوچھا آپ نے اہل شہر کو کس حال میں چھوڑا ہے فرمایا: میں نے انہیں چھوڑا تو وہ ظلم وستم کی بھینٹ چڑھے ہوئے تھے۔

ابن عون کہتے ہیں او وہ سمجھتے تھے کہ یہ شہادت ہے لیکن اس کا چھپانا مکروہ سمجھا۔

۲۲۹۴- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، یعقوب بن اسحق مخرمی، مسلم بن ابراہیم، شعیب بن شیبہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ کلام ظریف الطبع آدمی کے جھوٹ بولنے سے وسیع تر ہے۔

۲۲۹۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ابن عون کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین سے ایک آدمی کے بارے میں بات کی میں نے کہا اے ابوبکر! وہ آدمی اہل علم میں سے ہے۔ صبح کو میں ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس واپس لوٹا پوچھا کہ آپ نے اس آدمی کو کیسا پایا؟ فرمایا: جیسا تم پاتے تھے اس سے کوسوں دور ہے۔ اسکا خیال ہے کہ جتنا وہ جانتا ہے بس علم اتنا ہی ہے اور جو علم کی باتیں اس نے نہیں سنیں ان کے متعلق کہتا ہے: میں نے تو یہ بات نہیں سنی۔

۲۲۹۶- ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ابوحرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ جو آدمی قرآن پڑھے اور پھر غش کھا کر گر پڑے اسکی کیا حقیقت ہے؟ جواب دیا میرا ایسے لوگوں کے ساتھ وعدہ ہے کہ یہ لوگ کسی دیوار پر بیٹھیں اور پھر قرآن مجید شروع تا آخر ان کے روبرو پڑھا جائے اگر وہ گر جائیں تو سمجھو کہ انہوں نے سچ بولا۔

۲۲۹۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ابوحرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ مکروہ سمجھتے تھے کہ حائضہ عورت کے لئے "طامث" کا لفظ استعمال کیا جائے جبکہ حائض کا لفظ بولنے کی ترغیب دیتے تھے۔

۲۲۹۸- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد، ابوخلیفہ...... محمد بن سلام کہتے ہیں کہ مسلم بن قتیبہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس برذون (ترکی گھوڑے) پر آیا کرتے تھے؟ پھر پیدل آنا شروع کیا، ابن سیرین نے پوچھا: تمہارے برذون کے ساتھ کیا ہوا؟ جواب دیا: میں نے اسے بیچ دیا ہے۔ پوچھا وہ کیوں؟ جواب دیا اس کا زیادہ خرچہ ہونے کی وجہ سے۔ فرمایا کیا تم اس کے رزق کے بعد اسے اپنے پاس دیکھے ہو؟

۲۲۹۹- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد، محمد بن جشم، ابوسعید اشج، عمر بن ہارون، قرہ بن خالد ابن سیرین ذیل کا شعر پڑھا کرتے تھے۔

انک ان کلفتنی مالم اطق ۔۔ ساءک ماسرک منی من خلق

جس چیز کی میں طاقت نہیں رکھتا تو نے اگر اس کا مجھے مکلف بنایا تو میرا وہ اخلاق برا ہے جو تجھے خوش کرے۔

۲۳۰۰- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن یحیی ثعلب، محمد بن سلام جمحی کہتے ہیں میں ایک مرتبہ ابن ابی عطارد سے ملا وہ اس وقت بوڑھے عمر رسیدہ ہو چکے تھے۔ میں نے ان سے کہا آپ نے ابن سیرین کے بارے میں اپنے باپ کی سند سے کیا کچھ یاد کر رکھا ہے؟ کہنے لگے: مجھے میرے والد نے بتایا ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے ان سے کہا کہ ایسی عورت سے شادی کرو جو تمہارے ہاتھ میں دیکھتی ہو ایسی عورت سے شادی نہ کرو جسکے ہاتھ میں تو دیکھتا ہو۔

۲۳۰۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب محمد بن سیرین رحمہ اللہ کی وفات کا وقت ہوا اپنے بیٹے سے کہنے لگے: اے بیٹے: میری طرف سے میرا قرضہ ادا کر دینا اور میرے وعدے پورے کرنا، بیٹے نے جواب دیا اے ابا جان! کیا میں آپکی طرف سے غلام آزاد کروں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ مجھے اور تجھے ہمارے عمل کا بہتر اجر عطا فرمائے۔

۲۳۰۲-ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحق، ابراہیم بن نائلہ، شیبان، ابوہلال، غالب، بکر بن عبداللہ مزنی کہا کرتے تھے جو آدمی اس زمانے کے لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب تقویٰ کو دیکھنا پسند کرتا ہو وہ محمد بن سیرین کو دیکھ لے۔ بخدا ہم نے ان سے بڑا متقی کسی کو نہیں دیکھا

۲۳۰۳-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، علی بن سہل، عفان، حماد بن زید، عاصم احول، مورق عجلی کہتے تھے میں نے کسی آدمی کو تقویٰ میں افقہ اور فقہ میں اورع کسی کو نہیں پایا سوائے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے۔

۲۳۰۴-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، محمد بن عمر باہلی، سفیان بن عیینہ کہتے تھے ورع وتقویٰ میں ابن سیرین جیسا کوئی بصری ہے اور نہ کوئی کوفی۔

۲۳۰۵-ابن سیرینؒ کا تقویٰ ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، احمد بن عبداللہ بن یونس، ابوشہاب، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے ایک بیع کی جس میں انہیں اسی ہزار درہم کا منافع ہوا لیکن اس کے متعلق ان کے دل میں کچھ سود کا خلجان سا پیدا ہو گیا انہوں نے اس بیع کو ترک کر دیا۔ ہشام کہتے ہیں کہ بیع میں سود کا شائبہ تک نہیں تھا۔

۲۳۰۶-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابواسحق طالقانی، ضمرہ، سری بن یحییٰ کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے چالیس ہزار درہم کا نفع ایک بیع میں چھوڑ دیا تھا انہیں اسکے متعلق کچھ شبہ تھا، سلیمان تیمی کہتے ہیں انہیں ایسی چیز کا شبہ پیدا ہوا تھا جسکا علماء میں کچھ اختلاف نہیں۔

۲۳۰۷-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، موسیٰ بن ہلال، ہشام بن حسان کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین کو جب کسی ولیمہ کی دعوت دی جاتی تو وہ اپنے گھر میں داخل ہوتے اور اہل خانہ سے کہتے مجھے ایک آدھ گھونٹ ستو کی پلاؤ گھر والے کہتے: آپ ولیمہ میں جا رہے ہیں اور ستو نوش فرما رہے ہیں؟ فرماتے: میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ اپنی بھوک لوگوں کے کھانے پر جا کر نکالوں۔

۲۳۰۸-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ابراہیم بن حبیب بن شہید، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ انسؓ بن مالک نے وصیت کی تھی کہ مرنے کے بعد مجھے محمد بن سیرین رحمہ اللہ غسل دیں۔ اتفاق سے محمد بن سیرین ان دنوں قید خانے میں محبوس تھے جب انہیں وصیت کا کہا گیا تو کہنے لگے میں کیسے غسل دے سکتا ہوں میں تو محبوس ہوں؟ لوگوں نے کہا ہم امیر سے اجازت لے لیتے ہیں۔ چنانچہ لوگوں نے امیر سے اجازت لی، فرمانے لگے مجھے امیر نے محبوس نہیں کیا مجھے تو صاحب حق نے محبوس کیا ہے، چنانچہ صاحب حق نے اجازت دی وہ قید خانے سے باہر تشریف لائے اور غسل دیا۔ (انہیں قرضے کے سلسلے میں قید کر لیا گیا تھا۔ تولی)

۲۳۰۹-ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحق، احمد بن یحییٰ بن نصر، عبیداللہ بن معاذ، ابو معاذ، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین کسی کے ہاں کھانا تناول نہیں فرماتے تھے انہیں جب ولیمہ وغیرہ کی دعوت دی جاتی دعوت قبول فرما لیتے لیکن کھانا تناول نہیں فرماتے تھے اور اپنے مال سے کھوٹے دراہم نکال دیا کرتے تھے۔

۲۳۱۰-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، احمد بن علی بن مثنیٰ، ابوربیع، حماد بن زید، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے

تھے : آج کل تو مسلمان درہم و دینار کا بندہ ہے۔

۲۳۱۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ازہر..... ابن عون کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ موجودہ رائج الوقت دیناروں اور درہموں کے ساتھ بیع وشراء کرنا مکروہ سمجھتے تھے چونکہ ان پر اللہ کا نام لکھا ہوتا تھا۔ کہا کرتے: مسلمان درہم کا بندہ ہے۔

۲۳۱۲-ابونعیم اصفہانی، ابوخلید بن جبلہ، محمد بن اسحق، علی بن سہل، عفان، حماد بن زید ایوب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابوقلابہ کے پاس محمد بن سیرین کا تذکرہ کیا گیا کہنے لگے: ہم میں سے کون محمد بن سیرین کی سی طاقت رکھتا ہے محمد بن سیرین تیروں کی دھار پر سوار ہوتے ہیں

۲۳۱۳-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر، سفیان بن عیینہ، عاصم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ اپنے ساتھ کسی کو نہیں چلنے دیتے تھے۔ (جیسا کہ آج کل اس کے خلاف علماء کی عادت ہے کہ وہ لوگوں کے جلو میں چلتے ہیں۔ المترجم)

۲۳۱۴-فتویٰ دینے میں ابن سیرینؒ کی احتیاط.... ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد جرجانی، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید کسائی، نجم بن بشر، اسماعیل بن زکریا، عاصم احول کہتے ہیں کہ میں محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے ہاں تھا ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابوبکر! فلاں مسئلہ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ جواب دیا: مجھے اس کے متعلق کچھ یاد نہیں۔ ہم نے ان سے کہا آپ اپنی رائے سے کچھ جواب دے دیں۔ کہنے لگے: ابھی اپنی رائے سے کچھ کہہ لوں اور بعد میں رجوع کرتا رہوں بخدا! ایسا نہیں کروں گا۔

۲۳۱۵-امیر ابن ہبیرہ کا چار بزرگوں کی دعوت کرنا ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبداللہ بن حسین بن معبد، عبداللہ بن سعد انجح، محاربی، جعفر بن مرزوق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن ہبیرہ نے محمد بن سیرین، حسن بصری اور امام شعبی رحمہ اللہ کو بلایا جب تینوں حضرات اس کے پاس تشریف لائے ابن سیرین رحمہ اللہ سے کہنے لگا: یا ابا بکر! جب سے آپ ہمارے دروازے کے قریب ہوئے آپ نے کیا محسوس کیا؟ فرمایا: میں نے بے انتہا ظلم وستم دیکھا ہے۔ ابن سیرین کے بھتیجے نے انکا کاندھا دبا کر انہیں چپ رہنے کی تلقین کی۔ ابن سیرین اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے سوال مجھ سے کیا گیا ہے تجھ سے تو نہیں۔

بعد میں ابن ہبیرہ نے حسن بصری رحمہ اللہ کو چار ہزار درہم، ابن سیرین کو تین ہزار اور امام شعبی رحمہ اللہ کو دو ہزار درہم بھجوائے ان دو حضرات نے تو قبول فرمالیے لیکن ابن سیرین رحمہ اللہ نے انکار کر دیا۔

۲۳۱۶-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، حسن بن عبدالعزیز جروی، ضمرہ - حازم بن رجاء بن ابی سلمہ کہتے ہیں ایک مرتبہ یونس بن عبید حسن بصری رحمہ اللہ اور ابن سیرین رحمہ اللہ کے اوصاف بیان کرنے لگے کہا: رہی بات ابن سیرین رحمہ اللہ کی انہیں جب بھی کیف لخت دین کے معاملے میں دو امور پیش آئے ان میں سے جو زیادہ قابل اعتماد ہوتا آپ اسے اختیار کرتے تھے۔

۲۳۱۷-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود بن عامر، جریر بن حازم کہتے ہیں میں نے ابن سیرین رحمہ اللہ کو فرماتے سنا وہ مجھ سے کہہ رہے تھے۔ کیا تم نے اس کالے آدمی کو دیکھا؟ پھر فوراً بولے: استغفر اللہ! میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ ہم نے اس آدمی کی غیبت کر دی۔

۲۳۱۸-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن احمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، جعفر بن عامر بزار، احمد بن عبدالمجید، حماد بن زید، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ کے بہت سارے رہائشی مکان تھے جو لوگوں کو رہائش کے لئے مفت دے رکھے تھے اور کرایہ صرف زمینوں سے لیتے تھے۔ جب ان سے کرایہ نہ لینے کی وجہ پوچھی گئی تو جواب دیا کہ جب مہینہ ختم ہو جاتا ہے میں اس سے ڈرتا ہوں کہ

کی مسلمان کو ذرا دوں۔

۲۳۱۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، ازہر بن سعید، ابن عون کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس گیا ان کے سامنے شہد رکھا ہوا تھا کہنے لگے آؤ کھانا کھاؤ چونکہ کھانا اس لائق نہیں کہ اسکو تقسیم کیا جائے۔

۲۳۲۰- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن منصور، مسلم بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قرہ بن خالد کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے محمد بن سیرین کے گھر میں کھانا کھایا میں ابھی سیر نہیں ہوا تھا کہ ہاتھ روک لیا اور رومال اٹھالیا۔ ابن سیرین رحمہ اللہ مجھے مخاطب کر کے کہنے لگے حسن بن علی نے فرمایا کھانا تقسیم سے بالاتر ہے۔

۲۳۲۱- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابومسلم کشی، بکار، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے ابن عون کہتے ہیں: ہم جب بھی محمد بن سیرین کے پاس آئے انہوں نے ہمیں حلوہ اور فالودہ ضرور کھلایا۔

۲۳۲۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، ابوخلدہ کہتے ہیں میں، ابن عون اور ہم قرائنس ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس گئے۔ کہنے لگے: میں نہیں جانتا کہ تمہیں تحفہ میں کیا کھلاؤں گوشت روٹی یا کچھ اور؟ لونڈی کو آواز دی اے کنیز! شہد لے آؤ چنانچہ لونڈی شہد لائی اور اپنے ہاتھ سے ڈالنے لگے ہم مزے سے کھاتے رہے۔

۲۳۲۴- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن وہب الغزی، محمد بن ابی سری عسقلانی، رجاء بن ابی سلمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن عون کہتے ہیں: ایک مرتبہ ابن سیرین کے اہل خانہ میں خوشی کا موقع آیا انہیں مبارک باد دینے کیلئے ان کے ہاں فرقد سبخی آئے اہل خانہ نے فرقد کو خبیص (حلوہ جو گھی، شہد اور روٹی سے بنتا ہے) پیش کیا لیکن فرقد نے کھانے سے انکار کر دیا، اہل خانہ نے گھی، شہد اور تازہ روٹی پیش کی۔ فرقد نے کھانی شروع کر دی۔ انہیں دیکھ کر ابن سیرین کہنے لگے: جس چیز کا تم نے کھانے سے انکار کیا ابھی وہی کھا رہے ہو۔

۲۳۲۵- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم، ابراہیم بن حبیب بن شہید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حبیب بن شہید کہتے ہیں: میں ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس گیا۔ اس دن سخت گرمی تھی انہوں نے میرے چہرے میں کمزوری کے اثرات دیکھ کر کہا: اے جاریہ! حبیب کے لئے جلدی سے کھانا لے آؤ حتی کہ کئی بار کہا: میں نے کہا مجھے کھانے کی ضرورت نہیں چنانچہ جب لونڈی نے کھانا پیش کیا میں نے پھر کہا مجھے ضرورت نہیں فرمایا: ایک لقمہ لے لو پھر تمہیں اختیار ہے جب میں نے ایک لقمہ لیا تو میرے اندر کھانے کا نشاط پیدا ہو گیا اور میں نے سیر ہو کر کھانا کھالیا۔

۲۳۲۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، احمد بن حنبل، ابراہیم بن حبیب۔ ہشام کہتے ہیں کہ ابن سیرین رحمہ اللہ کے اہل خانہ کے پاس جب بھی کوئی آتا اسے ضرور کھانا پیش کرتے تھے حتی کہ جب کھانا ختم ہو جاتا اور کوئی آدمی آتا تو بازار سے کھجوریں خرید کر لاتے اور وہ پیش کرتے۔

۲۳۲۷- ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی، ابوروق، عبداللہ بن فضل، اصمعی، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب ابن سیرین مقروض ہو جاتے کھانے کی مقدار میں تخفیف کر دیتے حتی کہ اس حالت میں میں ان کے پاس جاتا تو انکا سالن ایک چھوٹی سی مچھلی ہوتا تھا۔

۲۳۲۸- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن سلیمان احمد، احمد بن یحییٰ، محمد بن سلام، اصمعی کے سلسلۂ سند سے ابوہلال راسبی کہتے ہیں محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے ہمیں دوپہر کے کھانے میں شرکت کی دعوت دی۔ چنانچہ ان کا سالن ایک چھوٹی مچھلی تھا ہم میں سے صرف ابوعطارد کھانا کھانے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

۲۳۲۹- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عمرو بن زرارہ، ابومحمد بن زرارہ، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن حسن، یعقوب دورقی، ابن علیہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن عون کہتے ہیں میں نے موحدین کے لئے امید بہار رکھنے والا ابن سیرین سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ چنانچہ وہ ذیل کی آیات تلاوت کرتے تھے:

انهم كانوا اذا قيل لهم لااله الاالله يستكبرون. (الصافات ۳۵)

جب ان سے توحید کے اقرار کی تلقین کی جاتی ہے وہ آگے سے انکار کرتے ہوئے تکبر کرتے ہیں۔

ماسلككم في سقر قالوالم نك من المصلين (مدثر ۴۲)

تمہیں کیا چیز جہنم میں لے گئی وہ جواب دیں گے ہم دنیا میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

لايصلاها الاالأشقى الذى كذب وتولى (الليل ۱۵،۱۶)

جہنم میں وہی آدمی پڑے گا جو سخت بدبخت ہوگا جس نے توحید کو جھٹلایا اور اس سے منہ موڑا۔

۲۳۳۰- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، احمد بن علی بن مثنیٰ، عبدالصمد بن یزید، فضیل بن عیاض کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ تو صرف اللہ کی اطاعت ہے یا آگ اور ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ تو صرف اللہ کی رحمت ہے یا آگ۔

۲۳۳۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، ازہر بن سعد، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ (کفار) لوگ موقوف شئے کی امید رکھتے تھے حتیٰ کہ ماں کے پیٹ میں پڑے حمل (کو بھی بیچ ڈالتے)۔

۲۳۳۲- ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحٰق، احمد بن یحییٰ بن نصر، عبیداللہ بن معاذ، معاذ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن عون کہتے ہیں ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس آیت "لئن لم ينته المنافقون والذين في قلوبهم مرض" تلاوت کی ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا منافقین کے لئے اس آیت سے بڑھ کر کوئی آیت امید ورجاء نہیں سو آپ ﷺ تادم وفات منافقین کو ایمان پر آستاتے رہے۔

۲۳۳۳- ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو عثمان بن محمد العثمانی، نعمان بن احمد، محمد بن عبدالملک، ہیثم بن عدی، سہیل کہتے ہیں کہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ حجاج کو گالیاں دے رہا تھا اس سے کہا اے آدمی! رک جا اس لئے کہ دنیا میں تو نے جو صغیرہ گناہ کیا ہوگا وہ تجھے آخرت میں حجاج کے دنیا میں کئے ہوئے کبیرہ گناہ سے بھی بڑا لگے گا اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ حاکم عادل ہے اگر حجاج سے اس نے ظلم کا بدلہ لے گا تو حجاج پر جس نے ظلم کیا ہوگا اس کا بدلہ بھی اس کو دلوائے گا لہٰذا اپنے آپ کو کسی کو گالیاں دینے میں مشغول مت کرو۔

۲۳۳۴- **چالیس سال قبل کہے ایک الفاظ کی سزا**..... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن حسن باہلی، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب ابن سیرین رحمہ اللہ مقروض ہوجاتے تو سخت مغموم ہوجاتے اور کہا کرتے میں جانتا ہوں کہ یہ غم مجھے چالیس سال سے ایک گناہ کی وجہ سے ہورہا ہے.....

۲۳۳۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی الحواری، عبداللہ بن سری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا بے شک میں اس گناہ کو باخوبی جانتا ہوں جسکی وجہ سے مجھے قرضے کی پریشانی سے دوچار ہونا پڑتا ہے چنانچہ میں نے ایک آدمی کو چالیس سال قبل یا مفلس کہا تھا۔

۲۳۳۶- ابونعیم اصفہانی کہتے ہیں ابن سیرین نے یہ بات ابوسلیمان دارانی کو سنائی اور کہا حضرات تابعین کرام کے گناہ بہت قلیل ہوتے تھے لہٰذا وہ جانتے تھے کہ یہ کہاں سے سرزد ہوئے جبکہ آجکل لوگ کثرت سے گناہ کرتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ مصائب کہاں سے ہم

پر نوٹ رہے ہیں۔

۲۳۳۷-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، احمد بن محمد بن ابی نصر التمار، جدو ابونصر، حماد بن سلمہ ...... ثابت کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے کہا اے ابومحمد! مجھے تمہارے ساتھ مجالست سے صرف شہرت کے خوف نے باز رکھا ہے میں مسلسل آزمائشوں کا شکار رہتا ہوں حتی کہ چبوترہ میں میں اقامت اختیار کرتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ محمد بن سیرین ہے لوگوں کے اموال کھاتا ہے۔ جبکہ ان پر لوگوں کا بہت قرضہ تھا۔

۲۳۳۸-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ابوعبداللہ، عبدالملک بن قریب، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب ابن سیرین رحمہ اللہ مقروض ہو گئے انہوں نے کھانے وغیرہ میں تخفیف کر دی حتی کہ ایک مرتبہ میں نے ہی انہیں اپنے ہاں ٹھہرایا اور ان کا سالن فقط ایک چھوٹی سی مچھلی ہوتا تھا۔

۲۳۳۹-**ابن سیرین کا تقویٰ و عبادت** ابونعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، جعفر فریابی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، انس بن سیرین کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ کے سات وظیفے (ورد) ہوتے تھے جنہیں وہ دن میں پڑھتے تھے اگر کوئی وظیفہ فوت ہو جاتا تو رات کے وقت پڑھتے۔

۲۳۴۰-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابویعلیٰ موصلی، محمد بن حسن، ازہر، ابوعون، یوسف، عبداللہ بن حارث کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین عشاء کے بعد تھوڑا سو جاتے جب عشاء کا وقت گزر جاتا پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو جاتے اور پوری رات عبادت میں گزار دیتے۔

۲۳۴۱-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے جس دن افطار کرتا ہوتا صرف صبح کا کھانا تناول فرماتے شام کا نہیں، پھر سحری کھا لیتے اور یوں صبح روزے کی حالت میں کرتے۔

۲۳۴۲-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، نصر بن علی، بشر بن عمر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہشام بن حسان کی بیوی ام عباد کہتی ہیں کہ ہم محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے گھر مہمان بن کر آتے رہتے تھے چنانچہ رات کے وقت ہم انہیں روتے ہوئے دیکھتے اور دن کو ہنستے ہوئے۔

۲۳۴۳-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، خلیفہ بن خیاط، سیدان، یزید بن زریع ...... ابوعوانہ کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو ایک مرتبہ بازار میں چلتے دیکھا، جو بھی انہیں دیکھتا اسے اللہ یاد آ جاتا تھا۔

۲۳۴۴-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی موسیٰ بن مغیرہ کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو دوپہر کے وقت بازار میں آتے دیکھا چنانچہ وہ تکبیر و تسبیح اور ذکر اللہ میں مشغول تھے۔ ایک آدمی کہنے لگا اے ابوبکر! آپ اس وقت بازار میں تشریف لائے؟ فرمایا: یہ غفلت کی گھڑی تھی اسی میں بازار آنا مناسب سمجھا۔

۲۳۴۵-ابویعلیٰ محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحٰق حربی، اسحٰق بن اسماعیل، سفیان بن عیینہ، زہیر اقطع کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ جب موت یاد کرتے تو ان کے جسم کا ہر عضو بے حس ہو جاتا تھا۔

۲۳۴۶-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن اسحٰق، مہدی بن میمون، جریر کہتے ہیں کہ ہم محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس تھے جب ہم اٹھنے لگے تو ہم نے کہا اے ابوبکر! ہمارے لئے دعا فرما دیجئے چنانچہ دعا کرنے لگے "اے اللہ

ہمارے اچھے اعمال قبول فرما اور اہل جنت کے لئے جو صدق وسچائی کے وعدے کئے گئے ہیں ان پر ہمیں پورا اترنے کی توفیق عطا فرمایا۔

۲۳۴۷- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابو یعلیٰ، شیبان، سلام بن مسکین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے تھے جب بندہ بیداری میں اللہ سے ڈرتا ہے تو نیند میں دیکھنے والا خواب اسے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

۲۳۴۸- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن اسحق، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن یزید، وہب بن جریر، جریر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب کوئی آدمی محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے خواب کی تعبیر پوچھتا فرماتے بیداری میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرو نیند میں خواب تمہیں کچھ ضرر نہیں پہنچائے گا۔

۲۳۴۹- راہ سے تکلیف وہ شئی ہٹانے کا اجر ... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسن بن ہارون، عبداللہ بن محمد مکی، جعفر بن عبداللہ بن کردوس، عبداللہ بن کردوس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے مجھ سے اپنا خواب بیان کیا کہ نیند میں میں نے ایک آدمی بیٹھا ہوا دیکھا کہ اسکی پنڈلیاں سونے کی ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیسا معاملہ کیا؟ جواب دیا اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی، مجھے جنت میں داخل کیا اور مجھے گوشت پوست کی پنڈلیوں کی بجائے سونے کی دو پنڈلیاں عطا فرمائیں جن سے میں جنت میں جہاں چاہتا ہوں چلتا پھرتا ہوں۔ میں نے پوچھا تجھے یہ انعام کس چیز کے بدلے میں ملا؟ کہا: میں رستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیتا تھا۔

۲۳۵۰- ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، علی بن حسن قطان، محمد بن زیاد زیادی، حماد بن زیاد، ہشام بن حسام کہتے ہیں مجھے ابن سیرین کے خاندان کے کسی فرد نے بتایا ہے کہ میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو دیکھا کہ جب بھی والدہ کے ساتھ بات کرتے تو نہایت عاجزی وانکساری سے بات کرتے۔

۲۳۵۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، اسماعیل، ابن عون کہتے ہیں ایک آدمی محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے ہاں آیا اور وہ اس وقت اپنی والدہ کے پاس موجود تھے۔ وہ آدمی (ان کی پریشانی دیکھ کر) بولا: محمد کا کیا حال ہے؟ کیا انہیں کسی تکلیف اور مرض وغیرہ کی شکایت تو نہیں؟ تلامذہ نے جواب دیا نہیں۔ لیکن وہ جب بھی اپنی والدہ کے پاس تشریف فرما ہوتے ہیں ان پر یہی (عاجزی وانکساری کی) کیفیت چھائی رہتی ہے۔

۲۳۵۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، ازہر بن سعید، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: جنگل میں ایک درخت تھا جسکی لوگ عبادت کرتے تھے ایک آدمی نے کلہاڑا لیا اور درخت کاٹ دیا اس فعل پر اسکی مغفرت ہوگئی۔

۲۳۵۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم، احمد بن حسن بن عبدالجبار، شجاع بن مخلد، ازہر، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابہ کرام دین میں مدد کرنے کو حسن خلق سمجھتے تھے۔

۲۳۵۴- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن احمد جرجانی، ذکریا ساجی، عباس الباکسائی، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، شجاع بن مخلد، ازہر، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین نے فرمایا: صحابہ کرام شک وتہمت سے پاک عشق کرتے تھے۔

۲۳۵۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مشاور، خالد بن خداش، مہدی بن میمون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین بعض اوقات اشعار بھی پڑھتے تھے، لطیفے بیان کرتے اور اس پر ہنستے بھی تھے حتیٰ کہ جب سنت نبوی ﷺ کے متعلق کوئی حدیث شریف آتی تیوری چڑھ جاتی اور خود بھی سکڑ جاتے۔

۲۳۵۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ضمرہ، سری بن یحییٰ وابن شوذب کے سلسلۂ سند

سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین بسا اوقات اسقدر ہنستے کہ گودی کے بل چت لیٹ جاتے اور ایڑیاں رگڑنے لگتے۔

۲۳۵۷- ابن سیرین کی خوش دلی اور بذلہ سنجی ابونعیم اصبہانی، عثمان بن محمد عثمان، حسین بن احمد بن بسطام، معتوم سخی بن حکیم، قریش بن انس، حبیب بن شہید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ آزمائشوں سے پریشان نہیں ہوتے تھے بسا اوقات اسقدر ہنستے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے۔

۲۳۵۸- ابونعیم اصبہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عمرو بن رست، ابوسہل یوسف بن عطیہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ زیادہ مزاح کرتے اور زیادہ ہنستے تھے۔

۲۳۵۹- ابونعیم اصبہانی، احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، ابن حیان، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ اپنے تلامذہ کے ساتھ ہنسی مزاح کیا کرتے تھے۔ اور کہتے مدفنشین کو خوش آمدید یقیناً تم جنازوں کے پاس حاضری دیتے ہو اور مردوں کو اٹھاتے ہو۔

۲۳۶۰- ابونعیم اصبہانی، ابواحمد محمد بن احمد، علی بن محمد بن حاتم، حامد بن محمد، محمد بن عباد، حسن بن اسحٰق بصری، سعید بن ابی عروبہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: انار پھلوں کے درمیان ایسی فضیلت کا حامل ہے جس طرح جبرئیل فرشتوں کے درمیان۔

۲۳۶۱- ابونعیم اصبہانی، سلیمان بن احمد، خلف بن عبیداللہ ضبی، نصر بن علی، اصمعی جویریہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے کہا: میں نے ایک بڑے ہونٹوں والی لونڈی خریدی ہے۔ کہنے لگے پھر حرے سے اسکے بوسے لو۔

۲۳۶۲- ابونعیم اصبہانی، سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، حسن بن علی حلوانی، ابوعاصم، قرہ بن خالد کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا صحابۂ کرام بھی آپس میں مزاح کیا کرتے تھے؟ جواب دیا وہ بھی تو ہم جیسے لوگ تھے (یعنی بشری تقاضوں سے منسلک) چنانچہ ابن عمر مزاح کرتے اور ذیل کے اشعار پڑھتے تھے۔

یحب الخمر من کیس الندامی ویکرہ ان تفارقہ الفلوس

شراب کے ہم جلیسوں میں سے عقلمند آدمی شراب پسند کرتا ہے لیکن روپیہ پیسا اپنی جیب سے نکالنا ناپسند کرتا ہے۔

۲۳۶۳- ابونعیم اصبہانی، ابوبکر طلحی، احمد بن سفیان، احمد بن محمد بن شعیب، عبدالقوی بن محمد بن شعیب بن حبحاب، صالح بن عبدالکبیر، ابوبکر بن شعیب کہتے ہیں: میں محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا نماز عصر سے تھوڑی دیر پہلے کی بات ہے کہ اچانک ایک آدمی آیا اور ان سے اس شعر کے متعلق کچھ پوچھنے لگا چنانچہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے ذیل کے اشعار پڑھے:

کأن المدامۃ والزنجبیل وریح الخزامی وذوب العسل

شراب اور کمزور جسم والا امرد گویا کہ خزامی بوٹی کے پھول کی خوشبو اور شہد کا پگھلنا

یعلل مہ بردانیابہا اذا النجم وسط السماء اعتدل

یہ چیزیں معشوق کے دانتوں کی ٹھنڈک کے برابر ہیں اس وقت جبکہ ستارہ آسمان کے وسط میں معتدل ہو۔

یہ اشعار پڑھنے کے بعد ابن سیرین رحمہ اللہ نے نماز کے لئے تکبیر تحریمہ کہہ لی۔

۲۳۶۴- ابونعیم اصبہانی، ابوبکر طلحی، احمد بن حماد، ابراہیم جوہری، یحیٰی بن خلیف بن عقبہ.... خلیف بن عقبہ کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا آدمی شعر پڑھ سکتا ہے اس طرح کہ اس کا وضو نہ ٹوٹے؟ ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب میں ذیل کے شعر

پڑھے۔

نبئتُ ان فتاة كنت اخطبها ...... رقوبها مثل شهر الصوم في الطول

مجھے آگاہ کیا گیا ہے کہ بے شک ایک دوشیزہ جسے میں نکاح کا پیغام دیتا ہوں اسکی مصیبت طول میں روزوں کے مہینے کی سی ہے۔

اسنانها مائه او زدن واحدة ...... سائر الخلق منهابعد مسطول

اسکی عمر سو سال سے ایک آدھ سال اوپر ہوگئی ہے ساری مخلوق اس سے تال مثول میں ہے۔

پھر ابن سیرین رحمہ اللہ نے تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کردی۔

۲۳۶۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن سندی، محمد بن عباس مؤدب، خالد بن خداش، حماد بن زید، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی کی مثال جو جوتے اتارے بغیر بیٹھ جائے اس سواری کی طرح ہے جس کے اوپر سے بوجھ اتار لیا جائے اور پالان جوں کا توں اس پر بنے دیا جائے۔

۲۳۶۶- ابونعیم اصفہانی، جعفر بن محمد بن نصر، ابوعمر وعثمانی، ابوعباس بن مسروق، محمد بن سنان، عمر بن حبیب، ابن عون کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین کو فرماتے سنا ہے کہ تین چیزوں کے ساتھ کوئی اجنبیت نہیں ہوتی حسن ادب، تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا اور شک و تہمت سے علیحدگی۔

۲۳۶۷- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن سمیدع، موسیٰ بن ایوب، علی بن بکار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: دو آدمی آپس میں زمین کے معاملہ میں جھگڑنے لگے اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا جس سے وہ بول اٹھی کہ اے مسکینو! بدبختو! تم دونوں میرے متعلق جھگڑ رہے ہو حالانکہ تجھ لوگوں کو چھوڑ کر ایک ہزار اندھے میرے مالک بن چکے ہیں۔

۲۳۶۸- ابونعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، محمد بن عبید اللہ بن مرزوق، عفان، حماد بن زید، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت حسین بن علی کے قتل سے پہلے آسمان کے کناروں پر سرخی نہیں دیکھی گئی اور حضرت عثمانؓ کے قتل سے پہلے غزوات میں چتکبرے گھوڑے کم نہیں پائے گئے۔

۲۳۶۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مشاور، احمد بن محمد صفار مرحوم بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب کو فرماتے سنا ہے کہ جب یزید بن ملہب کا فتنہ برپا ہوا میں اور ایک اور آدمی ابن سیرین کے پاس گئے۔ ہم نے کہا آپ اس فتنہ کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں؟ فرمایا: لوگوں میں جو زیادہ سعادتمند ہوا اس کو دیکھو (یعنی حضرت عثمان کا قتل)۔ پھر اسکی اقتداء کرو، ہم کہتے تھے کہ یہ ابن عمرؓ ہیں جنہوں نے اپنا ہاتھ روک لیا۔

۲۳۷۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، عبداللہ بن عون، ابویحییٰ حمانی، قطبہ بن عبدالعزیز، یوسف صباغ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے خواب میں اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

خوابوں کی تعبیر (از ابن سیرینؒ)

۲۳۷۱- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، مروان بن سالم، مسعود بن یسع ...... خالد بن دینار کہتے ہیں میں ایک مرتبہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس تھا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابوبکر! میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں ایک کوزے سے پانی پی رہا ہوں اور اس کی دو ٹونٹیاں ہیں۔ ایک ٹونٹی سے میٹھا پانی آرہا ہے جبکہ دوسری سے کھاری پانی، ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو، تیری اپنی بیوی موجود ہے جبکہ تو اسکی بہن کو اپنے دام میں پھنسانا چاہتا ہے۔

۲۲۲۳- ابونعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، محمد بن عبداللہ، عفان، حماد بن زید و وہب، ایوب، ابو قلابہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے خواب کی تعبیر پوچھی اور کہا: میں نے خواب دیکھا کہ پیشاب کے رستے مجھے خون نکل رہا ہے فرمایا: تم اپنی بیوی سے حائضہ ہونے کی حالت میں صحبت کرتے ہو، کہنے لگا کہ ہاں، فرمایا: اللہ سے ڈرو اور آئندہ پھر نہیں کرنا۔

۲۲۲۴- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، مروان بن سالم، مسعدہ، ابوجعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے خواب دیکھا گویا کہ اس کے حجرے میں ایک بچہ چیخ رہا ہے، اس آدمی نے اپنا خواب ابن سیرین رحمہ اللہ سے بیان کیا، جواب دیا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو چھڑی کے ساتھ مت مارو۔

۲۲۲۵- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، مروان، مسعدہ، سلیمان، حبیب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک عورت نے خواب دیکھا کہ وہ ایک سانپ کا دودھ دوھ رہی ہے اس نے ابن سیرین رحمہ اللہ سے خواب کی تعبیر پوچھی، جواب میں فرمایا دودھ فطرت ہے اور سانپ دشمن ہے اسکا فطرت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں لہٰذا اس عورت کے پاس اہل بدعت نشست و برخاست رکھتے ہیں۔

۲۲۲۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحق، احمد بن عمرو بن ضحاک، ابو ہشام رفاعی، ابوبکر بن عیاش، مغیرہ بن حفص کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حجاج بن یوسف نے خواب دیکھا کہ دو حوریں اس کے پاس آئیں ایک اس نے پکڑ لی جبکہ دوسری اس کے ہاتھوں سے نکل گئی حجاج نے خواب عبدالملک کو لکھ بھیجا عبدالملک نے جواب لکھا کہ یہ مبارک خواب ہے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ جب ابن سیرین رحمہ اللہ کو پتہ چلا فرمانے لگے بلکہ اس کی سرین تز سمجھ سے چوک گئی۔ یہ دو کنویں ہیں ایک کو اس نے پالیا جبکہ دوسرا اس کے ہاتھ سے نکل گیا چنانچہ اس نے ایک کنواں پایا اور دوسرا خطا ہو گیا۔

۲۲۲۶- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحق، احمد بن عمرو، ہشام، ابوبکر، مغیرہ کہتے ہیں ابن سیرین رحمہ اللہ نے خواب دیکھا کہ جوزاء ستارہ ثریا سے آگے بڑھ گیا ہے اور ثریا اس کے نقش قدم پر چل پڑی ہے۔ فرمایا: حسن بصری رحمہ اللہ وفات پا جائیں گے اور ان کے بعد میری موت واقع ہوگی اور وہ مجھ سے افضل ہیں۔

۲۲۲۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن بندار، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن یزید، یحییٰ بن یمان، حارث بن مشکف کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے خواب کی تعبیر پوچھی کہا: میں نے دیکھا گویا میں جوہر کے جام سے شہد چاٹ رہا ہوں، فرمایا اللہ سے ڈرو قرآن مجید کو دوہرانے کی عادت بناؤ تم نے قرآن مجید پڑھا اور پھر اسے بھلا دیا ہے۔

ایک آدمی نے پوچھا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں زمین میں ہل چلا رہا ہوں لیکن اس سے کچھ اگتا نہیں فرمایا تو اپنی بیوی سے عزل کرتا ہے۔ (یعنی دوران صحبت انزال بیوی کے رحم سے باہر کرتا ہے)۔

۲۲۲۸- ابونعیم اصفہانی، احمد بن بندار، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن یزید، یحییٰ بن یمان، مبارک بن یزید بصری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے کہا میں خواب دیکھتا ہوں کہ میں کپڑا دھو رہا ہوں لیکن وہ صاف نہیں ہونے پاتا؟ فرمایا: تو نے اپنے بھائی سے قطع تعلقی کر رکھی ہے۔ ایک آدمی نے کہا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں فضا میں اڑ رہا ہوں؟ جواب دیا تو بے شمار آرزوئیں اور تمنائیں رکھتا ہے۔

۲۲۲۹- **ایک خواب اور اس کی فوری تعبیر** ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، ہشام بن حسان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس آیا میں وہاں ان کے پاس موجود تھا کہنے لگا: میں نے خواب

میں دیکھا کہ میرے سر پر سنہری تاج رکھا ہوا ہے۔ ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا: اللہ سے ڈرو! تمہارا باپ وطن سے دور کہیں پردیس میں پڑا ہے اس کی آنکھوں کی بصارت ختم ہو چکی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ تو فوراً اس کے پاس جائے۔

ہشام کہتے ہیں آدمی نے ابھی تک ابن سیرین کو بات کا جواب بھی نہیں دیا تھا کہ اس نے ہاتھ تہبند کے حجزہ (نیفہ) میں ڈالا اور باپ کا خط نکالا۔ واقعۃً اس میں باپ کی بصارت ختم ہونے اور وطن سے دور پردیس میں بے یار و مددگار پڑے ہونے کا ذکر تھا نیز اسے اپنے پاس آنے کا حکم بھی لکھا تھا۔

۲۳۸۰- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، عبدالوہاب بن عطاء، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ علم دین ہے لہٰذا خوب اچھی طرح سے غور کر لیا کرو کہ یہ دین تم کس سے حاصل کر رہے ہو۔

۲۳۸۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر بن اسحٰق موصلی، محمد بن احمد بن مثنیٰ، اسماعیل بن زکریا، عاصم احول کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابہ کرامؓ سے اسناد کے بارے میں نہیں پوچھا جاتا تھا چنانچہ جب فتنہ برپا ہوا (یعنی فتنہ اہل بدعت، خوارج اور معتزلہ وغیرہ) تو محدثین کہنے لگے کہ اپنے رجال کا ہمارے سامنے نام لو تاکہ ہم اہل سنت کی حدیثوں کو ہاتھوں ہاتھ لیں اور اہل بدعت کی حدیثوں کو رد کر دیں۔

مسانید محمد بن سیرین رحمہ اللہ

محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے بہت سارے صحابہ کرامؓ سے احادیث روایت کی ہیں خصوصاً ابوہریرہ، ابوسعید خدری، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، عمران بن حصین، ابوبکرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم اجمعین سے اکتساب حدیث کیا ہے۔ تاہم چند ایک احادیث ان کی سند سے مروی درج ذیل ہیں۔

۲۳۸۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، بشر بن موسیٰ، ہوذہ بن خلیفہ، عوف، محمد و خلاس کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی ایک دن روزہ رکھے اور پھر بھول کر کچھ کھا پی لے اسے چاہیے کہ وہ اپنا روزہ مکمل کرے چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا ہے۔[1]

۲۳۸۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو روزہ دار بھول کر پانی پی لے اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا ہے۔[2]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے تابعین کرام قتادہ، ایوب سختیانی، خالد حذاء اور حبیب بن شہید روایت کرتے ہیں۔

۲۳۸۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر بن بکار، ابن عون ... محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھتے ہوئے اس کے موافق ہو جائے اور اللہ سے بھلائی مانگے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرمائیں گے۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اس گھڑی کی

۱۔ مسند الامام احمد ۲/ ۲۹۵. والسنن الکبریٰ للبیهقی ۴/ ۲۲۹

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام ۱۷۱ ومشکاة المصابیح ۲۰۰۳. ونصب الرایة ۲/ ۴۴۵.

مقدار قلیل بتارہے تھے۔[1]

۲۳۸۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حجاج بن محمد، شعبہ، عبداللہ بن عون، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث نبی ﷺ سے مثل مذکور بالا کے مروی ہے۔ مذکورہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۲۳۸۶- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد، محمد بن احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن زہیر، مکی بن ابراہیم، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلیمان علیہ السلام نے ایک مرتبہ کہا کہ میں آج رات اپنی سو بیگمات کے پاس (ہمبستری) کرنے جاؤں گا، تاکہ ہر عورت ایک ایک لڑکا جنم دے اور وہ جوان ہو کر میدان جہاد میں تلوار کے جوہر دکھلائیں چنانچہ سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ کہنا بھول گئے انہوں نے اپنی سو بیویوں پر رات کو چکر لگایا اور ہمبستری کی لیکن صرف ایک عورت نے انسانی جسم کا نصف حصہ جنم دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ کہہ دیتے ہر عورت ایک ایک لڑکا جنم دیتی جو اللہ کے راستے میں تلوار کے جوہر دکھاتا۔[2] یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے۔

۲۳۸۷- خرچ کرو، عرش والے سے کمی کا خوف نہ کرو　ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن و فاروق خطابی، ابومسلم کشی، بکار سیرینی، عبداللہ بن عون، محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بلالؓ کے ہاں تشریف لائے اور بلالؓ کے پاس اس وقت کھجوروں کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا۔ پوچھا: اے بلال یہ کیا ہے؟ جواب دیا۔ کچھ کھجوریں میں نے جمع کر رکھی تھیں ارشاد فرمایا: اے بلال! تمہارا ناس ہو: کیا تم ڈرتے نہیں ہو کہ قیامت کے دن یہ دوزخ کی آگ کی بھاپ ہوں، اے بلال خرچ کرو اور عرش والے کی جانب سے کم ہونے سے نہ ڈرو۔[3]

یہ حدیث غریب ہے، ہشام بن حسان بھی محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۳۸۸- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمرو بن اسلم حافظ، جعفر بن محمد فریابی، بشیر بن سیحان، حرب بن میمون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بلال! خرچ کرو اور عرش والے سے کمی کا خوف اور ڈر نہ رکھو۔[4]

۲۳۸۹- ابونعیم اصفہانی، قاضی محمد بن اسحق بن ابراہیم اہوازی، محمد بن نعیم، ابوعاصم، ابن عون، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نومولود پر اسکی قبر کی مٹی میں سے تھوڑی چھڑکی جاتی ہے۔[5]

ابوعاصم کہتے ہیں: تم ابوبکرؓ و عمرؓ کی اس جیسی فضیلت نہیں پاؤ گے کہ ان دونوں کی قبر کی مٹی اور رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اطہر کی مٹی ایک ہے۔

۱۔ صحیح مسلم: کتاب الجمعۃ ۱۳، ۱۵. وسنن النسائی ۳/ ۱۱۵، ۱۱۶. وسنن ابن ماجۃ ۱۱۳۷ ومسند الامام احمد ۲/ ۱۹۳، ۱۸۵، ۲۳۰، ۲۳۳، ۲۵۵، ۲۷۲، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۴، ۳۰۱، ۳۸۱، ۳۸۹، ۴۹۸، ۳/ ۹۵، ۵/ ۵۳ والسنن الکبری للبیہقی ۳/ ۹ وصحیح ابن خزیمۃ ۱۷۳۲، ۱۷۳۰. ومشکاۃ المصابیح ۱۳۵۷. والمطالب العالیۃ ۵۸۳.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۳، ۲۵، وصحیح ابن البخاری ۳/ ۲۷، ۱۹۷، ۷/ ۵۰، ۸/ ۱۲۲، ۱۸۲

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰۲۲

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/ ۳۴۳ والزہد للامام احمد ۹، ۷، وامالی الشجری ۲/ ۲۰۷ ودلائل النبوۃ ۱/ ۳۵۸ والترغیب والترہیب ۲/ ۵۱. وتخریج الاحیاء ۳/ ۲۰۷. وکشف الخفاء ۱/ ۲۴۴ واللآلی المصنوعۃ ۲/ ۱۲۹

۵۔ تفسیر القرطبی ۱۱/ ۲۱۰. واللآلی المصنوعۃ ۱/ ۱۲۰

ابن عون کی یہ حدیث غریب ہے یہ حدیث ہم نے صرف ابو عاصم نبیل کے واسطے سے لکھی ہے۔

۲۲۹۰- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمرو بن اسلم حافظ، محمد بن بکر، محمد بن جامع معلی بن میمون، مجاشع اسود، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "ومن یقتل مؤمناً متعمداً فجزاء ہ جھنم " جس نے جان بوجھ کر کسی مؤمن کو قتل کیا اسکا بدلہ جہنم ہے، کے بارے میں ارشاد فرمایا: اگر اسکو اللہ تعالیٰ بدلہ دے۔ (تو یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں پڑا رہتا رہے گا۔)

یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف اسی وجہ سے لکھی ہے (تاکہ عوام کے علم میں آجائے)۔

۲۲۹۱- ابونعیم اصفہانی، ابواسحق بن محمد بن حمزہ، محمد بن خلف وکیع، محمد بن ابراہیم مرثی، سعید بن اسد بن موسیٰ، ابوعوام قطان، قتادہ، مطر الوراق، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل یمن کا ایمان بہت اچھا ہے یہاں تک کہ قبیلہ لخم اور جذام کا بھی، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں قبیلہ جذام پر جو خوب بڑھ چڑھ کر اللہ کے راستے میں کفار کا قتل عام کرتے ہیں۔[1]

محمد بن سیرین کی یہ حدیث غریب ہے اس حدیث کو تابعی تابعی سے روایت کرتا ہے چونکہ قتادہ بھی تابعی مطر بھی تابعی ابن سیرین بھی تابعی ہیں اور ابوعوام متفرد ہیں۔

۲۲۹۲- ابونعیم اصفہانی، محمد بن محمد بن مکی، محمد بن عمرو بن ہشام، احمد بن یوسف، عمر بن عبداللہ بن رزین، محمد بن فضل تیمی، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتی ہیں۔ زمین بارش سے عورت مرد سے، آنکھ دیکھنے سے اور عالم علم سے۔[2]

محمد اور تیمی کی حدیث غریب ہے اور تیمی وہ سلیمان بن طرخان تیمی ہے جو محمد بن فضل سے متفرد ہے۔ اور محمد بن فضل محمد بن عطیہ ہے۔

۲۲۹۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، احمد بن علی خزاز، سعید بن سلیمان، سلام طویل، زید عمی، منصور بن زاذان، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ آسمان میں اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو بنی آدم کا بنی آدم کے ساتھ عمل دیکھتے ہیں چنانچہ یہ فرشتے جب بندے کو اللہ کی اطاعت میں عمل کرتا ہوا دیکھتے ہیں تو اسکا آپس میں ذکر کرتے ہیں اور اس کا نام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں آدمی آج رات کامیاب رہا اور جب کسی آدمی کو معصیت میں پڑا دیکھتے ہیں کہتے ہیں آج رات فلاں آدمی خسارے میں رہا اور ھلاک ہوگیا۔[3]

---

[1] مسند الامام احمد ۲/ ۲۲۶، ۳/ ۳۸۷. والسنن الکبری للبیھقی ۱/ ۳۸۹. والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۸۸۷ وصحیح ابن حبان ۲۲۹۹ (موارد) وفتح الباری ۱۳/ ۷۸. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۴۱، ۵۵، ۵۹. والکنی للدولابی ۱/ ۱۲۳ وطبقات ابن سعد ۲/ ۲/ ۳ والدر المنثور ۲/ ۹۰۸. والتاریخ الکبیر ۵/ ۸۷. وتفسیر ابن کثیر ۸/ ۵۳۰ ۵۳۲ والطبری ۲۷/ ۱۲۷ ۳۰/ ۲۱۵. ومیزان الاعتدال ۱۳۰۶

[2] اللآلی المصنوعة ۱/ ۱۰۹ ومیزان الاعتدال ۲۰۲۷، ۵۰۵۳. ولسان المیزان ۲/ ۱۲۳۳ ۱۳۷۳/ والمجروحین ۱/ ۲۵۴ والفوائد المجموعة ۲۷۵ وتنزیه الشریعة ۲/ ۲۹۲. والاحادیث الضعیفة ۲۷۹. وکنز العمال ۹۲، ۴۴. ومجمع الزوائد ۱/ ۱۳۵ وتذکرة الموضوعات ۲۱. والضعفاء للعقیلی ۲/ ۲۹۷ والموضوعات لابن الجوزی ۱/ ۲۳۵. والکامل لابن عدی ۵/ ۱۹۹۷

[3] کنز العمال ۱۰۵۵۵. واتحاف السادة المتقین ۹/ ۱۲۲ ۱۰/ ۲۱۷

محمد کی یہ حدیث غریب ہے منصور بن زاذان متفرد ہیں اور یہ واسطہ قریہ کے تابعی ہیں۔

۲۳۹۴- جھاڑ پھونک کی اصل ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحق بن ایوب، ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ابوعمرو، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ ایک سریہ کے ساتھ نکل گیا لشکر کو سخت بھوک لگی چنانچہ جو ہم ہیں نے ایک بستی میں پڑاؤ ڈالا ان کے پاس ایک لونڈی آئی اور کہنے لگی ہمارے سردار اختلاف کرتے ہیں حالانکہ ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے کیا آپ میں کوئی دم درود کرنے والا ہے؟ چنانچہ میں بستی میں چلا گیا اور سورت فاتحہ پڑھ کر اسکو دم کیا حتیٰ کہ وہ ٹھیک ہو گیا بستی والوں نے ہمیں ایک بکری دی اور کھانا بھی کھلایا خیر ہم نے کھانا تو کھایا لیکن بکری کھانے سے ہم ڈر گئے۔ جب نبی ﷺ کے پاس ہم واپس آئے انہیں واقعہ کی خبر دی فرمایا تمہیں کہاں سے پتہ چلا کہ سورۂ فاتحہ دم بھی ہے؟ جواب دیا: بخدا! مجھے کچھ پتہ نہیں صرف میں نے اسے اپنی طرف سے کہہ لیا اور دم کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بکری لے لو اور مجھے بھی اس سے حصہ دو۔[1]

۲۳۹۵- ابونعیم اصفہانی، علی بن حمید واسطی، بشر بن موسیٰ، محمد بن مقاتل، محمد بن فضل، زید العمی، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے عمران بن حصینؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مؤمن فقیر ہو اور سوال کرنے سے بچتا ہو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں۔[2]

محمد بن سیرین کی یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۹۳) م۔ عبداللہ بن زید الجرمی (المعروف ابوقلابہ رحمہ اللہ)[3]

ابوقلابہ عبداللہ بن زید رحمہ اللہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں طبیب، متبع، خطیب بے بدل، تنگی دل اور خوف خدا کو ساری عمر اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھنے والے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف تحسن فی الاشفاق (ڈرانے میں خیرخواہی) اور تسیح فی الاخلاق (اخلاق میں کشادگی) کا نام ہے۔

۲۳۹۶- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، صالح بن رستم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ایوب! جب اللہ تعالیٰ نے تجھے علم کے لئے منتخب کیا ہے تو تجھے اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کرنی چاہیے اور عوام الناس کی پیدا کردہ فضولیات میں تجھے دلچسپی نہیں لینی چاہیے۔

۲۳۹۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سالم، احمد بن علی ابار، قاسم بن عیسیٰ، حماد بن زید، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا لقمان علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں بڑا عالم کون ہے؟ جواب دیا: جو لوگوں کے علم سے اپنے علم میں اضافہ کرتا رہے۔

۲۳۹۸- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالوہاب، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا کوئی آدمی بھی ایسا نہیں جو خیر یا شر کا طالب ہو مگر وہ اپنے دل میں ایک آمر پاتا ہے اور ایک زاجر، آمر بھلائی کا حکم دیتا ہے اور زاجر اسے برائی سے باز رہنے کی تاکید کرتا ہے۔

1- صحیح البخاری ٧/ ١٠٥ وسنن الدارقطني ٣/ ٦٤

2- في المعجم الكبير للطبراني ١٨/ ٢٩٢ وكنز العمال ١٦٢٣٩ والجامع الكبير ٥٢٢٢

3- تهذيب الكمال ١٨٣ وتهذيب التهذيب ٥/ ٢٢٤ والتقريب ١/ ٤١٧ والتاريخ الكبير ٥/ ٩٢ والجرح والتعديل ٥/ ٢٧٥ وطبقات ابن سعد ٧/ ١٨٣

۲۳۹۹-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبداللہ بن عمر، عبدالوہاب بن عبدالمجید، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: علماء کرام کی مثال ان ستاروں جیسی ہے جن کے ذریعے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے یا ان نشانات کی سی ہے جن کی اقتداء کی جاتی ہے۔ سو جب ستارے غائب ہوجاتے ہیں راہگیر حیران ہوجاتے ہیں اور جب ستاروں اور نشانات کا اعتبار چھوڑ دیں راستہ بھول جاتے ہیں۔

۲۴۰۰-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبدالوہاب، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: علماء کی تین قسمیں ہیں، ایک عالم وہ ہے جو اپنے علم کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے اور لوگ بھی اس کے علم کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ دوسرا وہ ہے کہ وہ خود اپنے علم کے مطابق تو زندگی گزارتا ہے لیکن لوگ اس کے علم کے مطابق زندگی نہیں گزارتے اور تیسرا وہ ہے کہ وہ خود اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے اور نہ ہی لوگ اس کے علم کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

۲۴۰۱-ابونعیم اصفہانی، علی بن ہارون، جعفر بن محمد فریابی، قتیبہ بن سعید، عبدالوہاب بن عبدالمجید، ایوب، کیسان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں اور ملکی فرمانرواکی مثال خیمے کی سی ہے کہ خیمہ بغیر ستون کے کھڑا نہیں رہ سکتا اور ستون بغیر کھونٹیوں کے کھڑا نہیں رہ سکتا۔ جب بھی کسی کھونٹی کو اکھاڑا جائے ستون کی کمزوری میں اضافہ ہوتا ہے۔

۲۴۰۲-ابونعیم اصفہانی، حبیب بن الحسن، یوسف بن قاضی، ابوربیع، حماد بن زید، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی سے اجروثواب میں کون بڑھ سکتا ہے جو اپنے چھوٹے عیال پر خرچ کرتا ہے انہیں ہاتھ پھیلانے سے روک دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں نفع پہنچاتا ہے اور انہیں اس کی وجہ سے بے نیاز بنادیتا ہے۔

۲۴۰۳-رحمن اور شیطان کا مکالمہ ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالوہاب، ایوب کے سلسلۂ سند سے ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب ابلیس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈالا اس نے اللہ تعالیٰ سے مہلت مانگی، سو تا قیامت اللہ تعالیٰ نے اسے مہلت دیدی۔ ابلیس لعین نے کہا: اے اللہ! مجھے تیری عزت کی قسم! جب تک ابن آدم میں روح باقی رہے گی تب تک میں اس کے دل سے باہر نہیں نکلوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ڈنکے کی چوٹ پر فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! جب تک ابن آدم میں روح باقی رہے گی اس وقت تک میں اس کے لئے توبہ کے دروازے چوپٹ کھلے رکھوں گا۔

۲۴۰۴-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالوہاب ثقفی، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ اپنی نمازوں میں یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے حصول طیبات، ترک منکرات، مساکین سے محبت اور مجھ پر تیری عنایت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو کسی فتنے میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے مجھے فتنہ میں مبتلا کئے بغیر موت دیدینا۔

۲۴۰۵-ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن محمد بن احمد، حسن بن سفیان، عبیداللہ بن معاذ، معاذ، ابن عون، ایوب، مولیٰ ابی قلابہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اسی اثناء میں قسامت کا تذکرہ چھڑ گیا تو میں نے انس سے مروی قصۂ عرینیین بیان کیا۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمانے لگے: اے اہل شام! تم اس وقت تک خیر وبھلائی پر قائم رہوگے جب تک یہ عظیم الشان شخصیت تمہارے درمیان موجود رہے گی۔

۲۴۰۶-ابونعیم اصفہانی، ابواسحق بن حمزہ، ابراہیم بن ہاشم، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم، حجاج بن ابی عثمان، ابورجاء مولیٰ ابی قلابہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ منصور بن سعید نے ابوقلابہ رحمہ اللہ کے متعلق کہا کہ یہ لشکر اس وقت تک خیر پر باقی رہے گا جب تک یہ شیخ ان کے درمیان زندہ ہے۔

۲۲۰۷- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، حاتم بن لیث، عارم، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایوب کہتے ہیں بخدا! ابوقلابہ عقلمند فقہاء میں سے تھے۔ نیز ایوب رحمہ اللہ نے مسلم بن یسار کا قول نقل کیا ہے کہ اگر ابوقلابہ عجمی ہوتے تو اہو معاملہ دو عجمیوں کے قاضی القضاۃ ہوتے۔

۲۲۰۸- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، حاتم، عارم، ثابت بن یزید، عاصم احول کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا جب انسان لوگوں کی بنسبت اپنے نفس سے باخوبی واقف ہے تو وہ نجات پانے کے زیادہ قریب ہے اور جب لوگ انسان کے نفس سے بنسبت خود اس کے زیادہ واقف ہوں تو وہ ہلاکت کے زیادہ قریب ہے۔

۲۲۰۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر، حماد بن زید، ایوب رحمہ اللہ کہتے ہیں میں ابوقلابہ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا اچانک ایک قصہ گو اور اس کے ساتھیوں کی آوازیں بلند ہوئیں ابوقلابہ رحمہ اللہ فرمانے لگے: بے شک صحابہ کرامؓ سکون و آرام کی موت کو باعث عظمت سمجھتے تھے۔

۲۲۱۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، حمید طویل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تجھے تیرے بھائی کی طرف سے کوئی ایسی بات پہنچے جو تجھے تکلیف پہنچائے تو تو اپنی طرف سے اس کا کوئی عذر اور توجیہ تلاش کر! بالفرض اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تب بھی یوں کہہ کہ شاید میرے بھائی سے یہ بات سرزد ہوئی اس کا کوئی عذر ہوگا جو میں نہیں جانتا۔

۲۲۱۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، محمد بن وہیب، حماد بن زید، ایوب... حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے ابن آدم! میں نے تجھے دو چیز عطا کیں لیکن ان دونوں میں سے ایک بھی تیرے لئے نہیں ہے۔ ایک تو یہ کہ تو اپنی ملکیت میں بخل سے کام لیتا ہے حتیٰ کہ جب تیرا گلا گھونٹ کر تیری دارو گیری کی جاتی ہے وہ ملکیت تیرے غیر کے لئے ہو جاتی ہے اور تیرا اس میں ایک حصہ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ دوسری یہ کہ موت کی وجہ سے تیرے عمل کے منقطع ہو جانے کے بعد میرے بندے تجھ پر نماز پڑھتے ہیں سو اس میں تیرا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔

۲۲۱۲- ابوقلابہ کا عہدۂ جج سے فرار ... ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عمرو بن زرارۃ، اسماعیل بن علیۃ، ایوب عبدالرحمٰن بن اذینہ کا انتقال ہوا تو ارباب اقتدار میں عہدۂ قضاء کا بوجھ ابوقلابہ کے سر ڈالنے کا تذکرہ چھڑ گیا چنانچہ جب ابوقلابہ رحمہ اللہ کو علم ہوا تو وہ بھاگ کر شام آ گئے۔

۲۲۱۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابن حسان، حماد بن زید، ایوب رحمہ اللہ کہتے ہیں: عہدۂ قضاء سے دور بھاگنے والا ابوقلابہ سے بڑھ کر میں نے کسی کو نہیں پایا حالانکہ اس شہر میں میں نے قضاء کا بڑا عالم ابوقلابہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔

۲۲۱۴- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، حاتم، عفان، وہیب، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ غیلان بن جریر کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے ابوقلابہ رحمہ اللہ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ فرمایا: اگر تمہارا تعلق خوارج کے ساتھ نہیں تو داخل ہو جاؤ۔

۲۲۱۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ابوعبداللہ، عمر بن نبہان، یزید رشک کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک منادی عرش کی جانب سے آواز لگائے گا: خوب کان کھول کر سن لو کہ اللہ کے اولیاء کو کوئی خوف ہے اور نہ ہی حزن۔ سو ہر آدمی اس آواز کی طرف متوجہ ہونے کے لئے اپنا سر اوپر اٹھائے گا، منادی کہے گا اللہ کے اولیاء وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیا، پس یہ سن کر منافق آدمی اپنا سر نیچے جھکا لے گا۔

۲۲۱۶- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالوہاب ثقفی، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ

نے فرمایا: اس آدمی سے حدیث نہ بیان کرو جسے تم نہیں جانتے ہو چونکہ جسے تم جانتے نہیں ہو اسے حدیث بجائے نفع کے الٹا ضرر پہنچائے گی۔

۲۴۱۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمر، ابن مبارک، معمر، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: خیر الامور اوساطہا یعنی میانہ روی بہترین چیز ہے۔

۲۴۱۸- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، صالح بن رستم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے ایوب سختیانی سے فرمایا: اے ایوب! اپنے بازار کو (تجارت وغیرہ کیلئے) لازمی پکڑے رکھ چونکہ غنی عافیت میں سے ہے۔

۲۴۱۹- ابونعیم اصفہانی، فاروق خطابی، ہشام بن علی سیرانی، سہل بن بکر، وہیب، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: تجھے دنیا کچھ ضرر نہیں پہنچائے گی جب اس پر تو اللہ کا شکر ادا کرلے۔

۲۴۲۰- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، ہناد بن سری، ابواسامہ، حارث بن عمیر، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وسعت رکھی ہے پس یہ دنیا تمہارے لئے نقصان دہ نہیں جب تم اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے رہو۔

۲۴۲۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن حسن، رجاء بن جارود، زکریا بن یحییٰ، مبارک، وہیب، خالد حذاء کہتے ہیں میں نے ابوقلابہ رحمہ اللہ سے نماز میں رفع یدین کے متعلق پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ تعظیم ہے۔

۲۴۲۲- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن علیہ ایوبؒ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابوقلابہ نے ردی کھجوریں خریدتے ہوئے دیکھ لیا تو فرمانے لگے میں تو سمجھتا تھا کہ ہمارے پاس بیٹھنے سے تم نے کوئی نفع اٹھایا ہے مگر لگتا نہیں ہے۔ کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ ہر گھٹیا چیز سے اللہ تعالیٰ نے برکت کو کھینچ لیا ہے۔

۲۴۲۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن شریک اسدی، شہاب بن عباد، حماد بن خالد حذاء کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: تم اصحاب اکسیہ سے بچو (یعنی چادروں والوں سے جو بڑائی کی خاطر چادریں ڈالتے ہیں)

۲۴۲۴- ابونعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، حاتم، عفان، بشر بن فضل، خالد حذاء کہتے ہیں جب ابوقلابہ ہمیں تین حدیثیں سنا دیتے تو کہتے میں نے بہت سنا دیں۔

۲۴۲۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، عبدالرحمن بن محمد بن سلم، ابویزید خراز، ابن علیہ، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: روح سے بڑھ کر زیادہ کوئی چیز بھی پاکیزہ نہیں چنانچہ جب کسی چیز سے روح نکال لی جاتی ہے وہ چیز بدبودار ہو جاتی ہے۔

۲۴۲۶- ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، محمد بن ابراہیم دزیاد بن یحییٰ، حاتم بن وردان، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: قصہ گوؤں نے علم کو برباد کر دیا ہے۔ ایک آدمی کسی قصہ گو کے پاس سال بھر بیٹھا رہتا ہے۔ قصہ گو کے ساتھ اسے ذرہ برابر بھی تعلق پیدا نہیں ہوتا جبکہ ایک آدمی کسی ذی علم کے پاس لمحہ بھر کے لئے بیٹھتا ہے اٹھنے سے پہلے عالم کے ساتھ اسے گہرا تعلق ہو جاتا ہے۔

۲۴۲۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود بن عامر، ابوبکر بن عیاش، عمرو بن میمون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس تشریف لائے۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ان سے کہا اے ابوقلابہ! ہمیں کچھ حدیثیں سناؤ۔ ابوقلابہ کہنے لگے: بخدا میں کثرت حدیث اور کثرت سکوت دونوں کو مکروہ سمجھتا ہوں۔

۲۴۲۸) ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث، شریح بن نعمان، مصعب بن حیان، مقاتل بن حیان کے سلسلۂ سند

سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی کسی بھی بدعت کو ایجاد کرتا ہے وہ تلوار کو (اپنے لئے) حلال سمجھتا ہے۔

۲۲۲۹- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل بدعت کے ساتھ بیٹھو اور نہ ہی ان کے ساتھ باتیں کرو چونکہ مجھے خوف ہے کہ کہیں تم ان کے رنگ میں نہ رنگے جاؤ اور وہ تمہیں التباس واشتباہ میں ڈال دیں گے۔

۲۲۳۰- ابونعیم اصفہانی، ابوحمد بن محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید، ابن علیہ، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل بدعت کی مثال منافقوں کی سی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کا ذکر کیا ہے کہ وہ کہتے کچھ اور کرتے کچھ ہیں ان کے اس رویے کا سارا دارومدار گمراہی پر ہے چونکہ اہل بدعات بدعات میں مختلف ہوتے ہیں اور تلوار پر مجتمع ہوجاتے ہیں۔

مسانید ابی قلابہ رحمہ اللہ

شیخ فرماتے ہیں کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے بہت سارے صحابہ کرامؓ سے احادیث روایت کی ہیں تاہم چند ایک ذیل میں ہیں۔

۲۲۳۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن حسن بن بندار، محمد بن اسماعیل صائغ، یعلیٰ بن عبید، محمد بن اسحٰق، ایوب سختیانی، ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کنواری عورت کے لئے سات دن اور ثیبہ کے لئے تین دن ہیں۔

ایوب سے ثوری، حماد بن زید، سفیان بن عیینہ، ابن علیہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ اور ابوقلابہ سے خالد حذاء اور قتادہ مثل مذکور کے نقل کرتے ہیں۔

۲۲۳۲- **تین چیزیں ایمان کی حلاوت پیدا کرتی ہیں** ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالوہاب، ایوب، ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں جس میں ہوں وہ ان کی وجہ سے دل میں ایمان کی مٹھاس پاتا ہے۔ یہ کہ آدمی محض اللہ کی رضا جوئی کے لئے محبت کرے، یہ کہ اللہ اور اللہ کا رسول اسے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں اور یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسے کفر سے نکالا ہو اب اسے کفر کی طرف دوبارہ لوٹنا ایسا ہی ناپسند ہو جیسا اسے ناپسند ہے کہ آگ جلا کر اسمیں اسے ڈالا جائے۔[1]

یہ حدیث عبداللہ بن عمرو، عباد بن منصور، وہیب بن خالد نے بھی ایوب سے اسی طرح روایت کی ہے اور یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۲۲۳۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن المظفر، ابورافع اسامہ بن علی بن سعید، عبدالرحمٰن بن خالد بن نجیح، علی بن حسن، سفیان ثوری، ایوب بن ابی تمیمہ، ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عیدین کو تہلیل، تقدیس، تحمید اور تکبیر کے ساتھ مزین کرو۔[2]

ثوری، ایوب اور قلابہ کی حدیث غریب ہے۔ یہ سب اس کو علی بن حسن سے روایت کرتے ہیں، وہ شامی ہیں لیکن مصر کے مقیم ہیں اور ثوری سے کئی روایات میں متفرد ہیں۔

تہلیل لا الہ الا اللہ کہنا، تقدیس سبحان اللہ کہنا، تحمید الحمد للہ اور تکبیر اللہ اکبر کہنا۔ متوفی

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۶۷ وصحیح البخاری ۱/ ۱۰، ۱۲، ۹/ ۲۵۔

۲۔ کشف الخفاء ۱/ ۵۳۶ وکنز العمال ۲۴۰۹۵۔

۲۲۳۴-ہم سب کیلئے سردار کی دعوت ابونعیم اصفہانی، محمد بن محمد بن احمد ابوجعفر بغدادی، محمد بن عبداللہ حضرمی، عبدالرحمن بن سلام، ریحان بن سعید، عباد بن منصور، ایوب، ابوقلابہ، عطیہ کے سلسلۂ سند سے ربیعہ جرشیؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کو فرشتوں کی طرف سے کہا گیا: چاہیے کہ آپ کی آنکھیں سو جائیں، کان سنیں، اور دل بات سمجھے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری آنکھیں سو گئیں کانوں نے سنا اور دل نے بات سمجھی۔

پھر کہا گیا: ایک سردار نے گھر بنایا، اس میں وسیع دستر خوان لگایا اور ایک داعی (دعوت دینے والا) کو بھیجا (جو لوگوں کو عمومی دعوت دے رہا ہے) سو جس نے داعی کی دعوت کو قبول کیا، گھر میں داخل ہوا اور دستر خوان سے کچھ کھالیا۔ سردار اس سے راضی ہو گیا، جس آدمی نے داعی کی دعوت کو قبول نہ کیا، گھر میں داخل نہ ہوا اور دستر خوان سے کچھ نہ کھایا سردار اس سے ناراض ہوگا، پس اللہ تعالیٰ سردار ہے محمد داعی ہیں، گھر دین اسلام ہے اور بچھا ہوا دستر خوان جنت ہے۔

ایوب کی یہ حدیث غریب ہے صرف ریحان بن سعید عن عباد بن منصور سے ہم نے روایت کی ہے۔

۲۲۳۵-قرب قیامت اور حضور ﷺ کی دعا ابونعیم اصفہانی، فاروق بن عبدالکبیر خطابی، ابومسلم کشی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابی قلابہ، ابواسماء کے سلسلۂ سند سے ثوبانؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ لیا سو میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو دیکھا اور میری امت کی خلیت اس زمین میں آتی ہوگی جتنی سمیٹ کر مجھے دکھائی گئی مجھے دو خزانے سرخ و سفید (سونا چاندی) دیے گئے میں نے اپنی امت کے لئے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ اللہ! انہیں عمومی قحط میں مبتلا کر کے ہلاک نہ کرے اور اللہ تعالیٰ ان پر کسی ایسے دشمن کو مسلط نہ کر دے، جو ان کے انڈے بچے کو مباح سمجھ کر ان کا خاتمہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کر دیتا ہوں پھر وہ ٹلتا نہیں اگر انکے خلاف زمین کے کناروں سے لوگ جمع ہو جائیں حتیٰ کہ ایک دوسرے کو قید کریں، ایک دوسرے کو ہلاک بنائیں اور ایک دوسرے کو جلاوطن کریں۔ مجھے اپنی امت پر گمراہ فرمان رواؤں کا خوف ہے جب تلوار ان میں واقع ہوگی پھر اٹھنے کا نام نہیں لے گی۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ میری امت کا ایک قبیلہ مشرکین کے ساتھ نہ مل جائے اور میری امت کے قبائل بتوں کو پوجنا نہ شروع کر دیں اور میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی جو ان کی مدد نہیں کرے گا انہیں کچھ ضرر نہیں پہنچائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے[1]

ایوب کی یہ حدیث ابوقلابہ سے ثابت شدہ ہے۔ یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ صرف ثوبان نے نبی ﷺ سے روایت کی اور ان سے ابواسماء رحبی نے اور پھر انہی الفاظ کے ساتھ ان سے ابوقلابہ نے روایت کی ہے۔

(۱۹۴) مسلم بن یسار رحمہ اللہ (م ۱۰۱ھ یا ۱۰۲ھ)

تابعین کرام میں سے ایک شاہد، صاحب بصیرت، مجاہد، عبادت گزار ابوعبداللہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ بھی ہیں۔[2]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الفتن ۱۹. وسنن ابی داؤد ۴۲۵۲. وسنن الترمذی ۲۱۷۶. ومسند الامام احمد ۵/ ۲۷۸، ۲۸۴. والسنن الکبری للبیهقی ۹/ ۱۸۱. ومشکاة المصابیح ۵۷۵۰. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۱/ ۴۵۸.

[2] طبقات ابن سعد ۵/ ۳۰۴. والتاریخ الکبیر ۷/ ت ۱۱۶۷. والجرح ۸/ ت ۸۶۲. وسیر النبلاء ۴/ ۵۱۴. والکاشف ۳/ ت ۵۵۲۸. والمیزان ۴/ ت ۸۵۰۹. وتهذیب التهذیب ۱۰/ ۱۴۱. والتقریب ۲/ ۲۴۸. والخلاصة ۳/ ت ۱۹۹۲.

کہا گیا ہے کہ تصوف حضور حق میں استغراق اور اس راہ کے خطرات سے نمٹنے کا نام ہے۔

۲۲۳۶- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، جعفر بن حیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار سے نماز میں ان کی قلت التفات کا تذکرہ کیا گیا۔ فرمایا: تمہیں کیا پتہ میرا دل کہاں جاتا ہے؟

۲۲۳۷- **ابومسلم کا استغراق فی الصلاۃ** ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، حوثرہ بن اشرف، حماد بن سلمہ، حبیب بن شہید کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ ہمیشہ نماز میں مشغول رہتے اتفاقاً ایک دن ان کے پڑوس میں آگ لگ گئی انہیں شور شرابے کا ذرا پتہ نہ چلا یہاں تک کہ آگ بجھا دی گئی۔

۲۲۳۸- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، معتمر، کہمس، عبداللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ان کے والد مسلم بن یسار ایک دن نماز میں مشغول تھے کہ اچانک ایک شامی گھر میں داخل ہوا اور گھر والے گھبرا کر اس کے اردگرد جمع ہو گئے جب گھر والے شامی کے آس پاس سے ہٹ گئے ام عبداللہ ابوعبداللہ کو کہنے لگیں: یہ شامی گھر میں داخل ہوا ہم لوگ گھبرا کر اس کے آس پاس جمع ہو گئے آپ کے کان پر جوں تک نہ رینگی فرمانے لگے: مجھے تو کچھ پتہ ہی نہیں چلا۔

معتمر کہتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے کہ مسلم بن یسار اہل خانہ سے کہہ دیتے تھے: جب تمہیں کچھ ضرورت ہو تو آپس میں گفتگو کرتے رہو میں نماز پڑھتا ہوں۔

۲۲۳۹- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن حسن، محمد بن ابی سری، معتمر، کہمس، عبداللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد مسلم بن یسار رحمہ اللہ کو جب بھی نماز پڑھتے دیکھا تو انہیں مریض تصور کیا۔

۲۲۴۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ جب نماز میں مشغول ہونا چاہتے اہل خانہ سے کہتے: تم آپس میں باتیں کرتے رہو میں تمہاری باتیں نہیں سنتا۔

۲۲۴۱- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد جرجانی، عون بن موسیٰ کہتے ہیں ایک مرتبہ مسجد کی دیوار گر گئی اور مسلم بن یسار رحمہ اللہ مسجد میں کھڑے برابر نماز پڑھتے رہے انہیں پتہ تک نہ چلا۔

۲۲۴۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، احمد بن یحییٰ بن نصر غسال، حسین بن حسن، ابن مبارک، مبارک بن فضالہ، میمون بن حیان کہتے ہیں میں نے مسلم بن یسار رحمہ اللہ کو نماز میں کبھی التفات کرتے نہیں دیکھا کم نہ زیادہ۔ بخدا! ایک مرتبہ مسجد کی دیوار منہدم ہو گئی جس سے بازار والوں میں کھلبلی مچ گئی مگر مسلم بن یسار تھے کہ بے حال مسجد میں کھڑے نماز پڑھتے رہے انہیں کچھ پتہ نہ چلا۔

۲۲۴۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالحمید بن عبداللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ جب گھر میں داخل ہوتے تو گھر والے سب خاموش ہو جاتے اور جب وہ نماز میں مشغول ہو جاتے گھر والے باتوں میں مشغول ہو جاتے اور خوب ہنستے۔

۲۲۴۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن محمد بن حاتم، محمد بن عبیداللہ، عفان، سلیمان بن مغیرہ، غیلان بن جریر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ جب نماز پڑھ رہے ہوتے یوں سمجھے جاتے گویا کہ وہ پڑا ہوا ایک بے حس و حرکت کپڑا ہے۔

۲۲۴۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ الحنزی، ابن ابی عدی، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ کی نماز سے باہر بھی وہی کیفیت ہوتی جو نماز میں ہوتی تھی۔

۲۲۴۶- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن احمد بن جعفر، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، سفیان، عن رجل مذکورہ سلسلۂ سند

سے منقول ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے ایک طویل سجدہ کیا اور آپ رحمہ اللہ کے سامنے کے دو دانت گر پڑے۔ ابوایاس ان کے پاس آئے اور تعزیت کرنے لگے لیکن مسلم بن یسار رحمہ اللہ ان سے اللہ عزوجل کی بڑائی بیان کرتے رہے۔

۲۲۴۷- **مسلم بن یسار کے کثرت سجود کی وجہ سے دانت ٹوٹنا** ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ہارون بن معروف ضمرہ، خالد بن ابی یزید معاویہ بن قرہ کہتے ہیں کہ میں مسلم رحمہ اللہ کے پاس آیا فرمانے لگے: آپ میرے پاس آئے حالانکہ میں اپنے جسم کا کچھ حصہ دفن کر رہا ہوں، معاویہ کہتے ہیں: مسلم بن یسار طویل سجدے کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کے دانتوں میں چیپ پڑ گئی اور سامنے کے دو دانت گر گئے جنہیں انہوں نے دفن کیا۔

۲۲۴۸- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، معاذ بن معاذ عون کہتے ہیں میں نے مسلم بن یسار رحمہ اللہ کو نماز پڑھتے دیکھا آپ یوں لگتے تھے جیسے وہ میخ ہوں۔ آپ قدموں پر مائل نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی ان کے کپڑے میں حرکت پیدا ہوتی تھی۔ معاذ کہتے ہیں: مسلم بن یسار رحمہ اللہ نماز میں ایک پاؤں پر سہارا نہیں لیتے تھے۔

۲۲۴۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ ہروی، موسیٰ بن اسماعیل، عبدالحمید بن عبداللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے، عبداللہ بن مسلم بن یسار کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ اپنے والد صاحب کو حالت سجدہ میں دیکھا وہ یوں کہہ رہے تھے: میں تجھ سے کب ملاقات کروں گا؟ درآں حالانکہ تو مجھ سے راضی ہو اور مسلسل یوں دعا کئے جا رہے تھے۔

۲۲۵۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ، شیبان بن ابی، ابوہلال، قتادہ مسلم بن یسار نے فرمایا: تو عام آدمی کی طرح عمل کر چونکہ عمل ہی آدمی کو نجات دیتا ہے اور اللہ پر توکل کر چونکہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ ضرور مل کر رہتا ہے۔

۲۲۵۱- **ایمان کی کیفیت کا تقاضا** ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، سفیان، ہمن رجل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی کسی چیز کی امید رکھتا ہے اسکی طلب میں لگا رہتا ہے اور جو کسی کا خوف رکھتا ہے اس سے دور بھاگتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ آدمی کی امید کے موافق کیا ہے؟ کہ اسے کوئی بلاء و آزمائش پیش آجائے تو اس پر صبر نہیں کرتا بوجہ امید کرنے کے، اور میں نہیں جانتا کہ آدمی کے خوف کے موافق کیا ہے؟ کہ اسے کوئی نفسانی خواہش پیش آتی ہے اسے چھوڑتا نہیں خدا سے ڈر کے مارے۔

۲۲۵۲- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن محمد بن احمد جرجانی، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، عفان، اسود بن عامر حماد، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ آدمی کا کیسا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے ناپسند کرتا ہے اسے وہ چھوڑتا نہیں۔

۲۲۵۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ہارون بن معروف، ضمرہ، خالد ابی یزید، معاویہ بن قرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں مسلم بن یسار رحمہ اللہ کے پاس آیا میں نے ان سے کہا: میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں بصرف اللہ کی رحمت کی امید ہے اور اسکا خوف دامن گیر رہتا ہے۔ فرمایا: ماشاء اللہ جو کسی چیز کا خوف رکھتا ہے اس سے کوسوں دور بھاگتا ہے اور جو کسی چیز کی امید رکھتا ہے اسکی طلب میں سرگرم عمل رہتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ بندے کے خوف کے موافق یہ کیوں نہیں ہے کہ اسے کوئی نفسانی خواہش پیش آتی ہے پھر اسے وہ چھوڑتا نہیں اور اسے کسی آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اور وہ امید کی خاطر اس پر صبر نہیں کرتا۔

۲۲۵۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، علی بن جمیلہ، ابن ابی ادریس عائذ اللہ نے اپنے والد سے کہا کہ کیا آپ کو ابوعبداللہ مسلم بن یسار کی طویل خاموشی تعجب میں نہیں ڈالتی؟ جواب دیا: اے بیٹے! بھلی بات کر، خاموشی

سے بہتر ہے۔ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: باطل سے خاموشی اختیار کرنا باطل کے متعلق گفتگو کرنے سے بہتر ہے۔
۲۲۵۵-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں تمہیں حدیث قدسی سنا رہا ہوں تو رک جایا کرو اور اس کے ماقبل اور مابعد کو اچھی طرح سے جان لیا کرو۔

۲۲۵۶-اللہ کیلئے محبت بے بدل ہے ابونعیم اصفہانی، عمر بن محمد حاتم، محمد بن عبیداللہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے اپنے ہر عمل کے بارے میں خوف رہتا ہے کہ اس میں کہیں ایسی چیز نہ داخل کردے جو اسے بگاڑ ڈالے، علاوہ حب فی اللہ کے سو میں صرف اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں۔
۲۲۵۷-ابونعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عمرو بن مرزوق، عمران، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک مرض میں مبتلا ہوگیا میں اپنا کوئی ایسا عمل نہیں پاتا جس پر میں اعتماد کرسکوں صرف اس کے کہ ایک قوم سے محض اللہ عزوجل کے لئے محبت کرتا ہوں۔
۲۲۵۸-ابونعیم اصفہانی، عبیداللہ بن محمد، محمد بن عبداللہ بن رستہ، شیبان، مبارک بن فضالہ، عبداللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: صدیق کے لئے مناسب نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو اگر میں کسی چیز کو لعنت کرتا اسے میں اپنے گھر میں باقی نہ چھوڑتا۔
۲۲۵۹-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ عنزی، داؤد، مبارک، عبداللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے مسلم بن یسار اپنے ذکر (شرمگاہ) کو چھونا قطعاً مکروہ سمجھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اپنا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں پکڑوں گا۔

۲۲۶۰-مسلم بن یسار کا مضبوط کردار ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابوکریب ہمدانی، ابوبکر بن عیاش کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے حج کیا تھا اور اپنے خیمہ میں بیٹھے کھانا پکا رہے تھے کہ اچانک ایک عورت آئی اور کچھ چیز مانگنے لگی چنانچہ انہوں نے اسے کچھ کھانا دیا۔ کہنے لگی میں آپ سے کھانا تو نہیں طلب کر رہی ہوں میں تو آپ سے وہ کچھ طلب کرتی ہو جو عورت اپنے شوہر سے طلب کرتی ہے۔ مسلم بن یسار کے ہاتھ میں جو کچھ تھا اسے ایک طرف پھینکا اور باہر نکل کر بھاگ گئے۔ نکلتے وقت کہا یا اللہ! میں اس لئے تو یہاں نہیں آیا ہوں۔
۲۲۶۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہاشم بن قاسم، مبارک بن فضالہ، عبداللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کپڑا زیب تن کرو اور تمہیں خیال گزرے کہ تم ان کپڑوں میں دوسرے کپڑوں کی نسبت اچھے لگتے ہو تو سمجھ لو یہ کپڑا تمہارے لئے بہت برا ہے۔

۲۲۶۲-مسلم بن یسار کی ایک گناہ سے توبہ کرنے میں الحاح وزاری ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویحییٰ رازی، ہناد بن سری، ابواسامہ، ربیع بن صبیح کے سلسلۂ سند سے مکحول کہتے ہیں: اے اہل بصرہ! میں نے تمہارا ایک سردار دیکھا کہ وہ کعبہ میں داخل ہوا اور سامنے والے دو ستونوں کے درمیان اس نے دو رکعت نماز پڑھی اور پھر وہ سجدے میں اسقدر رویا کہ اس کے آنسوؤں سے زمین تر ہوگئی چنانچہ میں نے اسے سنا وہ کہہ رہا تھا اے اللہ! میرے گناہ معاف کردے اور جو برا عمل اس سے پہلے کر چکا ہوں وہ بھی مجھے معاف

فرمایا، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ وہ مسلم بن یسار تھے۔ مکحول کہتے ہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ جنگ دیر جماجم میں شریک ہوئے تھے (یعنی اس جنگ میں شرکت کو فتنہ میں شرکت سمجھتے تھے اس لئے استغفار کرتے تھے)۔

۲۲۶۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان، عون بن موسیٰ اللیثی ابوروح، عبداللہ بن مسلم بن یسار کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب کا ایک غلام تھا وہ نماز نہیں پڑھتا تھا والد صاحب اس پر اسے مارتے نہیں تھے میں انہیں کہتا کہ آپ اسے نماز پڑھنے کی تاکید کیوں نہیں کرتے؟ جواب دیتے: میں نہیں جانتا کہ کیا کروں یہ مجھ پر غالب ہوگیا ہے۔

۲۲۶۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، حسین بن الکمیت، معلی بن مہدی، حماد بن زید، محمد بن واسع سے مروی ہے کہ حضرت مسلم بن یسار فرماتے تھے: تم جدائی سے بچو! کیونکہ یہ ایسی گھڑی ہے جو عالم کو بھی پھسلا دیتی ہے اور اسی کے ساتھ شیطان آدمی کو پھسلاتا ہے۔

۲۲۶۵- ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن ادریس، محمد بن حواری، عمر بن ابی سلمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ فرماتے تھے: لذت اٹھانے والوں کو خلوت میں اللہ عزوجل کی مناجات جیسی کوئی لذیذ چیز میسر نہیں۔

۲۲۶۶- ابونعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، محمد بن عبیداللہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کسی صحابی کو مرض سے خلاصی ملتی ان سے کہا جاتا آپ کو گناہوں سے خلاصی مبارک ہو۔

۲۲۶۷- **مسلم بن یسار کا موت کے بعد حال** ابونعیم اصفہانی، فہد بن ابراہیم، محمد بن ذکریا الغلابی، ولادۃ بنت ابراہیم، عن امہا مالک بن دینار کہتے ہیں مسلم بن یسار رحمہ اللہ کو ان کی وفات کے ایک سال بعد میں نے خواب میں دیکھا اور میں نے انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں نے ان سے سلام کا جواب نہ دینے کی وجہ پوچھی؟ جواب میں فرمایا: میں تو میت ہوں سوال کا جواب کیسے دوں۔ میں نے پوچھا موت کے دن آپ کو کیسے حالات کا سامنا کرنا پڑا؟ فرمایا: تمہیں ایک کریم ذات سے کیا توقعات وابستہ ہوسکتی ہیں؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری نیکیاں قبول فرمالیں، برائیاں درگزر کیں اور ان کے بدلے نیکیاں لکھ دیں۔

ولادۃ بنت ابراہیم کی والدہ کہتی تھیں: مالک بن دینار رحمہ اللہ اکثر یہ حدیث بیان کرتے اور بہت روتے تھے حتیٰ کہ سسکیاں لیتے لیتے بیہوش ہوجاتے تھوڑی دنوں بعد وہ لاعلاج مرض میں مبتلا ہوگئے۔ پھر اسی مرض میں انکا انتقال ہوگیا۔ ہم یہی سمجھے کہ ان کا دل پھٹ گیا ہے۔

۲۲۶۸- **خدا کی بے پایاں رحمت** ..... ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن حبیب بن الشہید، عبدالحمید بن عبداللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ اسحٰق بن سوید کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ مکہ کے سفر میں مسلم بن یسار کے ساتھ رہا میں نے ان کی زبان سے ایک بات بھی نہیں سنی جو انہوں نے کی ہو حتیٰ کہ ہم ذات عرق تک پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے ہمیں ایک حدیث سنائی۔ فرمایا: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک گناہگار بندہ لاکر کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے کہ اس کے نامۂ اعمال میں دیکھو! کیا اس کے پاس نیکیاں ہیں؟ چنانچہ نامۂ اعمال بغور دیکھا جائے گا لیکن اس میں سے کوئی نیکی دستیاب نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم صادر فرمائیں گے کہ اسکی برائیاں دیکھو! چنانچہ اسکی برائیوں کا ایک طومار پایا جائے گا۔ حکم ہوگا کہ اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے چنانچہ اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ اسی اثناء میں وہ پیچھے مڑ کر دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اسے میرے پاس واپس لے آؤ۔ پوچھیں گے تو نے پیچھے مڑ کر کیوں دیکھا؟ بندہ کہے گا: یا اللہ مجھے تو تیری رحمت سے یہ توقع نہیں تھی! اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: تو نے سچ کہا: چنانچہ اسے جنت میں داخل کردیا جائے گا۔

۲۲۶۹-ایوب علیہ السلام کی مثل ایک عورت سے مسلم بن یسار کی ملاقات ...... ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو بن محمد بن عثمان، ابن مکرم، منصور بن ابی مزاحم، عثمان بن عبدالحمید بن لاحق بصری، عبدالحمید بن لاحق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا:

ایک مرتبہ میں تجارت کرنے بحرین اور یمامہ گیا وہاں لوگوں کو میں نے ایک گھر کی طرف آتے جاتے دیکھا۔ چنانچہ میں بھی اسی طرف چل پڑا اچانک وہاں دیکھتا ہوں کہ ایک عورت اپنے مصلی پر بیٹھی ہوئی ہے اور اس نے موٹے دبیز کپڑے پہن رکھے ہیں۔ وہ غمگین، پریشان حال اور باتیں کم کرتی تھی۔ اس کے غلام نوکر چاکر بیچنے اور دیگر لوگ خریدنے بیچنے میں مشغول تھے۔ میں نے اپنی حاجت پوری کی اور اس عورت کے پاس آ گیا: کہنے لگی: ہمیں تجھ سے ایک کام ہے کہ جب تم ادھر کا دوبارا ارادہ کرو تو ہمارے ہاں قیام کرنا۔ میں واپس لوٹ آیا اور ایک عرصہ تک کہیں نہیں گیا۔

پھر اس کے شہر کی طرف جانے کا اتفاق ہوا۔ جب میں وہاں پہنچا تو اس عورت کے گھر کی طرف ارادہ کیا تاکہ جو کچھ شان وشوکت گزشتہ دیکھ چکا ہوں پھر اسے دیکھ لوں۔ چنانچہ میں نے اسکی وہ شان وشوکت نہ دیکھی۔ دروازے پر دستک دی اندر سے عورت کے ہنسنے کی آواز آئی اور کچھ بات کر کے دروازہ کھولا۔ میں اندر داخل ہوا دیکھا کہ وہ عورت گھر میں بیٹھی ہے اور اس نے باریک کپڑے پہن رکھے ہیں۔ میں پھر اس کے ہنسنے اور کلام کو سننے لگا مگر اس کے پاس گھر میں کچھ نہ تھا۔ میں نے اس پر تعجب کیا نیز میں نے کہا: میں نے تجھے دو حالوں میں دیکھا ہے دونوں حالوں میں مجھے سخت تعجب ہوا۔ ایک تیرا حال وہ تھا جو مجھے پہلی مرتبہ آنے پر دیکھنے میں آیا اور دوسرا حال آج دیکھ رہا ہوں کہنے لگی پہلی حالت جو تو نے دیکھی وہ ہماری شان وشوکت تھی۔ سو مجھے اولاد، نوکر چاکر، غلام اور تجارت میں کبھی خسارہ نہیں ہوا۔ حالانکہ میں پسند کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرا امتحان لے   چونکہ وہ امتحان نہ لے تو سمجھو وہ مجھ سے روٹھ ہوا ہے۔ میں امتحان کے لئے سخت غمگین رہتی تھی کہ اگر اللہ کے ہاں میرے لئے بہتری ہوتی تو مجھے اللہ تعالیٰ آزمائش میں ڈالتے۔ سو اس لئے یہ حالت اب تو دیکھ رہا ہے کہ مجھے اولاد، نوکر چاکر، غلام اور تجارت میں مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ اب مجھے یقین ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ بھلائی کرنے کا ارادہ فرمایا ہے سو تب مجھے آزمائش میں مبتلا کیا اور مجھے یاد کیا۔ اب میں خوش وخرم ہوں۔

مسلم بن یسار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں واپس لوٹ آیا اور عبداللہ بن عمرؓ سے میری ملاقات ہوئی میں نے یہ سارا واقعہ سنایا۔ فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے اسکی اور ایوب علیہ السلام کی آزمائش میں تھوڑا ہی فرق ہے۔

مسانید مسلم بن یسار رحمہ اللہ

مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے کافی صحابہؓ سے ملاقات کی ہے اور ان سے متصلاً ومرسلاً احادیث روایت کی ہیں۔ مسلم بن یسار رحمہ اللہ سے ابوقلابہ، محمد بن سیرین، قتادہ وغیرہم حضرات تابعین روایت کرتے ہیں۔

۲۲۷۰-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، حارث بن ابی اسامہ، عبدالوہاب بن عطاء، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، مسلم بن یسار، حمران بن ابان، عثمان بن عفان، عمر بن خطاب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے کوئی بندہ صدق دل سے پڑھ لے تو اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے اور وہ کلمہ " لاالہ الااللہ " ہے۔[1]

---

[1] المستدرک ۱/ ۷۲، ۳۵۱. ومسند الامام احمد ۱/ ۶۳. وصحیح ابن حبان ۱/ ۴ ومجمع الزوائد ۱/ ۱۵. والترغیب والترھیب ۲/ ۴۱۶. واتحاف السادۃ المتقین ۸/ ۱۸۰. والدر المنثور ۶/ ۶۲. ۸. وکنز العمال ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۳۱۵.

۲۲۷۱- ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن منہال، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، مسلم بن یسار، حمران کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ نے پانی منگوایا دونوں ہاتھ دھوئے، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، بازو دھوئے اور سر اور پاؤں کا مسح کیا پھر ہنسنے لگے: فرمایا: مجھ سے پوچھتے نہیں ہو کہ میں ہنستا کیوں ہوں؟ حاضرین نے کہا: یا امیر المومنین! آپ کیوں ہنسے؟ فرمایا: میں اس لئے ہنسا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی جگہ پانی منگوایا جس طرح میں نے وضو کیا اسی طرح آپ ﷺ نے بھی وضو کیا اور پھر ہنسے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے کہ میں کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیوں ہنستے ہیں؟۔ ارشاد فرمایا: مجھے اس بات نے ہنسایا ہے کہ بندہ جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے اس کے سارے وہ گناہ جو اس کے چہرے سے صادر ہوئے ہوں اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں۔ جب بازو دھوتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور جب سر کا مسح کرتا ہے اور پاؤں دھوتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے۔ حمران سے راویوں کی کثیر تعداد روایت کرتی ہے۔ سعید بن بشر نے بھی قتادہ، ابوقلابہ، مسلم، حمران کے طریق سے روایت کی ہے۔

۲۲۷۲- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن جریر صوری، محمد بن ہارون بن بکار، عباس بن ولید خلال، مروان بن محمد، سعید بن بشیر، قتادہ، ابوقلابہ، مسلم بن یسار، حمران، عثمانؓ کے سلسلۂ سند سے حدیث بالا بمثلہ مروی ہے۔

۲۲۷۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن معمر، یوسف بن یعقوب قاضی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابوقلابہ کہتے ہیں میں شام میں ایک جماعت میں تھا جس میں مسلم بن یسار رحمہ اللہ بھی تھے۔ اتنے میں ابواشعث صنعانی آ گئے اور لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: ابواشعث! ابواشعث! میں نے کہا اپنے بھائی کو عبادہ بن صامت کی حدیث سناؤ۔ کہنے لگے ہم حضرت معاویہؓ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے جس میں ہمیں کثیر مال غنیمت حاصل ہوا، مال غنیمت میں چاندی کے برتن بھی تھے۔ معاویہؓ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ چاندی کے برتن لوگوں کو ان کے عطیات کے حساب میں بیچ دیئے جائیں۔ حضرت عبادہ بن صامت کو اس کی خبر ہوئی وہ اٹھے اور کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے کہ وہ منع فرما رہے تھے کہ سونے کو سونے کے بدلے میں، چاندی کو چاندی کے بدلے، میں گندم کو گندم کے بدلے میں، جو کو جو کے بدلے میں، کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے میں اور نمک کو نمک کے بدلے میں بیچا جائے مگر مثل کے بدلے میں برابر سرابر ہو، جس نے زیادتی کی یا زیادتی کا مطالبہ کیا اس نے سود لیا۔ چنانچہ لوگوں نے جو کچھ لیا تھا فوراً واپس لوٹا دیا، ایک آدمی حضرت معاویہؓ کے پاس گیا اور انہیں ساری بات سنائی۔ حضرت معاویہؓ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا: کیا حال ہے لوگوں کا رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر کے حدیثیں سناتے ہیں حالانکہ ہم آپ ﷺ کی صحبت میں رہے اور انہیں دیکھا ہم نے آپ ﷺ سے یہ حدیث نہیں سنی۔ پس فوراً عبادہ بن صامت کھڑے ہوئے اور دوبارہ حدیث سنائی اور فرمایا: بخدا! ہم وہی حدیثیں بیان کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے سنتے ہیں اگرچہ معاویہؓ کا کچھ اور گمان کیوں نہ ہو۔ بخدا! مجھے پرواہ نہیں ہے کہ میں اپنی زندگی میں ایک کالی رات بھی معاویہؓ کی صحبت میں نہیں رہا ہوں۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں قواریری کے واسطے سے روایت کی ہے۔

۲۲۷۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، قرہ بن حبیب قنوی، دثم بن قیس فائشی، عبداللہ بن مسلم بن یسار، مسلم بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے ان کے دادا یسارؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: موزوں پر مسح کی مدت مسافر کے لئے

تین دن اور تین راتیں ہیں اور مقیم کے لئے ایک دن ایک رات ہے[1]

مسلم کی یہ حدیث غریب ہے، مرفوعا روایت کرنے میں ہاشم بن قیس متفرد ہیں۔

(۱۹۴) معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ[2]

تابعین کرام میں سے ایک دن کو مسکرانے والے اور راتوں کو رونے والے ابوایاس معاویہ بن قرہ ہیں۔

۲۲۷۵- ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، محمد بن یونس عصفری، محمد بن معمر، روح، حجاج بن اسود کہتے ہیں کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میری رہنمائی کون کرے گا راتوں کو رونے اور دن کو مسکرانے والے پر۔

۲۲۷۶- **تابعین کا زمانہ صحابہ کے زمانہ سے بدل چکا ہے** ابونعیم اصفہانی، ابومحمد عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد، ابویمان، اسماعیل بن عیاش، ہشام بن نجیح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے محمد عربی ﷺ کے ستر صحابہ کرامؓ کو پایا ہے۔ بالفرض اگر وہ تمہارے پاس دنیا میں واپس آ جائیں تو تمہاری آ ذان کے سوا آج تمہاری کسی چیز کو بھی پہچان نہ سکیں گے جس پر تم عمل پیرا ہو۔

۲۲۷۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سعید، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، شداد بن سعید ابوطلحہ راسبی کے سلسلہ سند سے مذکور ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے ایسے تیس صحابہ کرامؓ کو پایا ہے جنہوں نے نبی ﷺ کی معیت میں دوسروں کو نیزہ مارا یا خود نیزے کا زخم کھایا۔ یا تلوار دوسروں کو ماری یا خود تلوار کا گھاؤ کھایا۔

۲۲۷۸- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان بن ابی شیبہ، ابوہلال، معاویہ بن قرہ نے فرمایا: میرے والد صاحب اپنے بیٹوں سے کہا کرتے تھے: اے بیٹو! جب تم نماز عشاء پڑھ لو سو جاؤ تا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ رات کی بھلائی نصیب فرمائے۔

۲۲۷۹- ابونعیم اصفہانی، عمر بن احمد بن شاہین، عبداللہ بن محمد بغوی، عبیداللہ بن عمر، عون بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے تھے اور آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے کہ کونسا عمل افضل ہے؟ شرکاء مجلس نے اتفاق کر لیا کہ قیام اللیل افضل عمل ہے۔ میں نے کہا: ترک محارم افضل عمل ہے، فرمایا: اس پر حسن بصری رحمہ اللہ کو تنبہ ہوا اور فرمایا: ہاں پھر درجہ بدرجہ فلاں چیز اور پھر فلاں چیز۔

۲۲۸۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوکریب، محاربی، عبداللہ بن میمون بصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کو ایک دن میں مہینے بھر کا رزق عطا فرما دیتے ہیں بندہ اگر رزق کو درست استعمال کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے ہاتھوں میں درستی پیدا کر دیتے ہیں وہ اور اس کا عیال پورا مہینہ خیریت سے گزارتا ہے۔

۲۲۸۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر طلحی، حسن بن جعفر قتات، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر، حجاج بن اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اللہ! جس طرح تو نے صحابہ کرامؓ کو رزق عطا فرمایا اور تو ان سے راضی رہا ہمیں بھی اسی طرح رزق عطا فرما تا کہ ہم تیری طاعت میں عمل کر سکیں اور ہم سے راضی رہ۔

۲۲۸۲- ابونعیم اصفہانی، حسن بن علی الوراق، یزداد بن عبدالرحمٰن کاتب، محمد بن مثنیٰ، معتمر بن سلیمان، سلیمان، مسلم رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک

۱۔ مجمع الزوائد ۱/ ۱۵۹، ۲۵۸، ۲۶۰

۲۔ تهذيب التهذيب ۱۰/ ۲۱۶ والتقريب ۲/ ۲۶۱ والتاريخ الكبير ۷/ ۳۳۰ والجرح ۸/ ۳۷۸ وطبقات ابن سعد ۷/ ۲۲۱

مرتبہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ مجھے سے میں مویشیوں کے لئے چارے کا بندوبست کرکے واپس آرہا تھا، انہوں نے مجھ سے پوچھا: آپ کیا کررہے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ میں اپنے اہل خانہ کے لئے فلاں فلاں چیز خریدنے گیا تھا۔ فرمایا: کیا یہ سب حلال طریقے سے حاصل کر کے لائے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں، فرمایا: مجھے وہی دن زیادہ پسند ہے جسکی رات میں اللہ کی عبادت ہو اور دن کو روزہ رکھا ہو۔

۲۲۸۳-**معاویہ بن قرہ کا خواب اور اس کی تصدیق میں آپ کی وفات** ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عباس بن حمدان، اسحق بن ابراہیم شہید، قریش بن انس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معاویہ بن قرہ سفر سے واپس تشریف لائے اور اپنے بیٹے ایاس بن معاویہ بن قرہ کے پاس گئے فرمایا: میرے لئے آج کے دن مناسب نہیں کہ میں زندہ رہوں چونکہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اور میرے والد صاحب ہم دونوں مقرر رفتار تک پہنچنے کے لئے دوڑ لگائے جارہے ہیں تاہم مقرر رفتار تک ہم دونوں اکٹھے پہنچے، سو آج میں اپنے والد کی عمر کو پہنچ چکا ہوں، چنانچہ معاویہ بن قرہ کو اسی دن گھر سے میت کی حالت میں نکالا گیا۔

۲۲۸۴-ابونعیم اصفہانی، ابواحمد، محمد بن احمد جرجانی، اسحق بن دیمر، جوہری، یونس بن محمد، شعیب بن مہران کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: قوم کے سرداروں کے ساتھ بیٹھا کرو چونکہ دوسروں کی بنسبت ان کی عقول پختہ اور کامل ہوتی ہیں۔

۲۲۸۵-**چند روایات اور حکمت کی باتیں** ابونعیم اصفہانی، ابوعلی حسین بن محمد زجاجی فقیہ طبری، عبدالرحمن بن محمد بن ادریس، محمد بن وہیم، منہال بن بحیر، شعیب بن شیبہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے معاویہ رحمہ اللہ سے کہا: میں آپ سے محبت کرتا ہوں، جواب دیا: تو مجھ سے محبت کیوں نہیں کریگا میں تمہارا پڑوسی ہوں اور نہ ہی تمہارے ساتھ کوئی قرابت ہے۔ (یعنی محبت قرابت یا پڑوس کی وجہ سے ہو جاتی ہے سو یہ دونوں چیزیں تمہارے لئے مجھ میں نہیں)۔

۲۲۸۶-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن حسین بن طفیل، محمد بن ابی سری، رواد، ضمرہ بن ربیعہ، بقیہ بن ولید، خلید بن دعلج معاویہ بن قرہ نے فرمایا: لوگ درس و تدریس کی مجالس کا انعقاد کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں جہاد کرتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں قیامت کے دن لوگوں کو ان کی عقلوں کے بقدر صلا ہوگا۔

۲۲۸۷-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، عباس بن احمد بن محمد البرتی، ابوبکر بن ابی شیبہ، ہشیم، عوام بن حوشب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: دین میں جھگڑے کرنا اعمال کو ضائع کر دیتا ہے۔

۲۲۸۸-ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحق، محمد بن یحیی بن مندہ، محمد بن معمر، ہارون بن اسماعیل خزاز، علی بن مبارک کے سلسلۂ سند سے معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ حکمت میں لکھا ہے: اپنی عقلمندی کے ہوتے ہوئے بیوقوفوں کے ساتھ نہ بیٹھو اور اپنی بے وقوفی کے ہوتے ہوئے علماء کے ساتھ مت بیٹھو۔

۲۲۸۹-ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، محمد بن ابراہیم بن حکم، یعقوب بن ابراہیم دورقی، یوسف بن عرق، سوادہ بن حیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو علم کو لکھتے نہیں ان کے علم کو علم نہیں شمار کیا جاتا۔

۲۲۹۰-ابونعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن مثنیٰ، عبدان بن بشار، ابوقتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن قرہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہم اس آدمی کو جو علم کو لکھے نہیں، عالم نہیں شمار کرتے تھے۔

۲۲۹۱-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن حارث، عبیداللہ بن معاذ، معاذ، بسطام بن مسلم کے سلسلۂ سند سے معاویہ بن قرہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں، قرہ نے فرمایا کہ اے بیٹا! جب تم کسی خیر و بھلائی کی مجلس میں بیٹھے ہو اور تمہیں اس مجلس سے اٹھنے کی

ضرورت پیش آ جائے تو اٹھتے وقت السلام علیکم کہہ کر تو بھی اس مجلس کو ملنے والے ثواب میں شریک رہے۔

مسانید معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ

معاویہ بن قرہ نے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے احادیث روایت کی ہیں، ان کی صحاح روایتیں عموماً انس بن مالک سے مروی ہیں اور یہ روایات متفق علیہ بھی ہیں جو ذیل میں ہیں۔

۲۲۹۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابونضر، شعبہ، ابوایاس معاویہ بن قرہ کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! صرف آخرت کی زندگی اصل ہے، انصار اور مہاجرین کو اچھا اور نیک بنا دے۔[1]

۲۲۹۳- ابونعیم اصفہانی، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، ابوعمر حوضی، سلام طویل، زید العمی، معاویہ بن قرہ کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں سلام پھیرتے تو جبین اقدس کو دائیں ہاتھ سے پونچھ لیتے اور یہ دعا پڑھتے:[2]

بسم اللہ الذی لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم اللھم اذھب عنی الھم والحزن

اس اللہ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ رحمن و رحیم ہے اے اللہ! مجھ سے میرے غم و حزن کو دور کر دے۔

معاویہ کی یہ حدیث غریب ہے معاویہ سے روایت کرنے میں زید العمی متفرد ہیں۔

۲۲۹۴- ابونعیم اصفہانی، ابواسحق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابراہیم بن ہاشم بغوی، علی بن جعد، علی بن فضال، یونس بن عبید، معاویہ بن قرہ اپنی اس سند سے اپنے والد کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگا: یا رسول اللہ! جب میں کسی بکری کو پکڑ کر ذبح کرتا ہوں مجھے اس پر رحم آ جاتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو بکری پر رحم کرے گا اللہ تجھ پر بھی رحم فرمائیں گے۔[3]

معاویہ سے عبدالعزیز بن مختار، حجاج بن اسود اور زیاد بن مخراق بھی یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۲۲۹۵- ابونعیم اصفہانی، علی بن احمد واسطی، اسلم بن سہل، احمد بن محمد بن ابی حنیفہ، محمد بن ابی حنیفہ، حجاج بن اسود، عبداللہ بن مختار، معاویہ بن قرہ، قرہؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میں کسی بکری کو ذبح کرنے کے لئے لٹاتا ہوں مجھے اس پر رحم آ جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بکری پر اگر تو نے رحم کیا اللہ تعالیٰ بھی تجھ پر رحم فرمائیں گے۔[4]

۲۲۹۶- ابونعیم اصفہانی، بشر بن علی بن علی العمی العطاکی، عبداللہ بن نصر العطاکی، اسحق بن عیسیٰ الطباعؒ، مالک بن انس، زیاد بن مخراق، معاویہ بن قرہ، قرہؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے قرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں بکری ذبح کرتا ہوں مجھے اس پر رحم آ جاتا ہے ارشاد فرمایا: اگر تم بکری پر رحم کرو گے اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم کرے گا۔[5]

مالک کی یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۹۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، بسطام بن مسلم، معاویہ بن قرہ، قرہؓ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ عمرہ کیا ہمارے پاس کھانے کو صرف دو سیاہ چیزیں تھیں، پھر کہا: کیا تم جانتے ہو وہ دو سیاہ چیزیں

---

[1] صحیح البخاری ۱/ ۱۱۷، ۴/ ۴۱، ۵/ ۴۳، ۱۳۷، ۱۳۸، ۸/ ۱۰۹. وصحیح مسلم، کتاب الطہارۃ ۱۲۹ ۱۲۷
۱۲۸ وفتح الباری ۷/ ۱۱۸، ۳۹۳، ۱۱/ ۲۲۹

[2] کنز العمال ۵ ۱۷۹۱۵

[3،4،5] مسند الامام احمد ۳/ ۴۳۶، ۵/ ۳۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/ ۲۳، ۲۳. والترغیب والترھیب ۳/ ۲۰۴. وکنز العمال ۱۵۶۱۳ ۳۵۲۳۳.

کیا ہیں؟ میں نے جواب دیا ہم نہیں جانتے، کہا کھجور اور پانی۔

آئمہ حدیث نے یہ حدیث روح سے روایت کی ہے۔

۲۴۹۸- ابونعیم اصفہانی، محمد بن محمد الحافظ، عمر بن عبداللہ زیادی، اسحٰق بن اسرائیل، جعفر بن سلیمان، بسطام بن مسلم، معاویہ بن قرہ مثل مذکور وبالا کے اپنے والد قرہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۴۹۹- **بتوں کے پجاریوں کے ساتھ شیطان کا کھیل** ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن لیث، محمد بن جہضم، ماز بن سنان، شعیب بن محمد واسع، معاویہ بن قرہ کے سلسلۂ سند سے قرہؓ کی روایت ہے انہوں نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا میں اسلام لانے کی نیت سے آیا۔ میں نے کہا شاید میں بھی اسلام میں دو یا تین آدمیوں کو داخل کرلوں۔ چنانچہ میں مدینہ میں "مجمع الماء" کی جگہ گیا اچانک میں نے بستی کے چرواہے کو دیکھا وہ کہہ رہا تھا: اے بستی والو! میں تمہاری بکریاں نہیں چراؤں گا چونکہ ہر رات بھیڑیا آتا ہے اور ایک بکری لے اڑتا ہے حالانکہ تمہارا بت سامنے کھڑا دیکھ رہا ہوتا ہے، وہ ضرر پہنچاتا ہے اور نہ ہی نفع اور اس میں تغیر آتا ہے اور نہ ہی وہ انکار کرتا ہے۔ قرہؓ کہتے ہیں بستی والے گذریے کی باتیں سن کر واپس چلے گئے۔ جب صبح ہوئی گذریا بھاگا بھاگا آیا اور کہہ رہا تھا: خوشخبری! خوشخبری! بھیڑیا تمہارے بت کے سامنے جکڑا پڑا ہے بغیر پھندے کے بستی والے بھی وہاں پہنچ گئے اور میں بھی ان کے ساتھ چلا گیا چنانچہ انہوں نے بھیڑیا قتل کیا اور اپنے بت کو سجدہ کیا! اور کہنے لگے! اے ہمارے خدا! تو اسی طرح کرتا رہ۔ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور انہیں سارا واقعہ سنایا۔ ارشاد فرمایا: شیطان نے بستی والوں کے ساتھ ایک کھیل کھیلا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف شعیب بن محمد سے لکھی ہے از ہر متفرد ہیں۔

۲۵۰۰- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عثمان بن عمر ضبی، حفص بن عمر حوضی، سلام، زید العمی، معاویہ بن قرہ کے سلسلۂ سند سے معقلؓ بن یسار کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے رب تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہوجا میں بے نیازی سے تیرے دل کو بھر دوں گا اور تیرے ہاتھوں کو رزق سے بھر دوں گا۔ اے ابن آدم! مجھ سے دوری نہ اختیار کر ورنہ میں تیرے دل کو فقر سے اور تیرے ہاتھوں کو مشغولیت سے بھر دوں گا۔[1]

۲۵۰۱- ابونعیم اصفہانی، علی بن احمد بن غسان بصری، محمد بن خالد راسبی، محمد بن احمد بن حکم، حکم بن مروان، سلام بن سلیم، زید العمی، معاویہ بن قرہ کے سلسلۂ سند سے معقلؓ بن یسار کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دن بھی ابن آدم پر آتا ہے اس میں اسے آواز لگائی جاتی ہے: اے ابن آدم! میں جدید مخلوق ہوں تو جو بھی عمل کرے گا میں تجھ پر کل گواہ ہوں گا۔ لہٰذا مجھ میں تو عمل اچھا کرلے تاکہ کل میں تیرے حق میں گواہی دوں، اس لئے کہ جب میں گزر جاؤں گا پھر تو مجھے کبھی نہیں دیکھ سکے گا۔ پھر رات بھی اسی طرح کا مکالمہ کہتی ہے۔[2]

معاویہ کی یہ حدیث غریب ہے ان سے روایت کرنے میں زید متفرد ہیں۔ مرفوع کا صرف یہی ایک طریق ہے۔

۲۵۰۲- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن قاسم بن مساور جوہری، عصمہ بن سلیمان، سلام طویل، زید العمی، معاویہ بن قرہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے حق میں نظر نہیں کرتا ہوں تاوقتیکہ میرا بندہ میرے حق میں نظر نہ کرے۔[3]

۱۔ العلل المتناهية لابن الجوزي ۲/ ۳۱۷، والكامل لابن عدي ۳/ ۱۱۴۷ وعلل الحديث لابن ابي حاتم ۱۸۲۶.

۲۔ تفسير القرطبي ۱۲/ ۳۵۳ وكنز العمال ۴۳۱۶۱.

۳۔ في كنز العمال ۴۳۱۷۲، والمعجم الكبير للطبراني ۱۲/ ۲۱۲

معاویہ بن قرہ کی یہ حدیث غریب ہے اور زیر روایت میں ان سے متفرد ہیں۔ ابن عباس کی حدیث نبی ﷺ سے مرفوع صرف اسی طریق اسناد پر ہے۔

(۱۹۵) ابو رجاء عطاردیؒ[۱]

تابعین کرام میں سے ایک ابو رجاء عطاردی رحمہ اللہ بھی ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں کافی لمبی عمر سے نوازا تھا قرآن وحدیث کے بے مثال عالم، نیکوکار اور عبادت گزار تھے، جب نبی ﷺ کی دعوت پہنچی اسے صدق دل سے قبول کیا اور اقبال ووصول کے ساتھ اس پر ثابت قدم رہے۔

(ابو رجاء العطاردی ان مسلمانوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا لیکن آپ ﷺ کو نہ پاسکے۔ اصغر)

کہا گیا ہے کہ تصوف وصول حق تک پہنچنے کے لئے قبول پیغام رسول کا نام ہے۔

۲۵۰۳- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، مسلم بن ابراہیم، عمارۃ والمعولی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو رجاء عطاردی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

بعث النبی ﷺ وانا خماسی بدعوالی الجنۃ۔

نبی ﷺ مبعوث ہوئے اور میں پانچواں آدمی ہوں جو جنت کی طرف بلائے گا۔

۲۵۰۴- آپ ﷺ کے ہاتھوں مسلمان ہونے والے جنوں میں سے کیا کوئی باقی ہے؟

ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ بن اسحٰق، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن عبداللہ ابی ابو ہاشم کہتے ہیں ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس تھے اور ابن سیرین رحمہ اللہ بھی وہاں موجود تھے۔ دو آدمی داخل ہوئے کہنے لگے: ہم اس لئے آئے ہیں تاکہ آپ سے ایک شئے کے متعلق کچھ دریافت کریں! حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: پوچھ لو جو پوچھنا چاہتے ہو۔ کہنے لگے: کیا آپ کو ان جنات کے بارے میں علم ہے، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی، کیا ان میں سے کوئی باقی ہے؟ حسن بصری رحمہ اللہ مسکرانے لگے اور فرمایا: مجھے گمان نہیں تھا کہ کوئی مجھ سے یہ سوال کرے گا، لیکن تم ابو رجاء عطاردی کے پاس جاؤ۔

۲۵۰۵- ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، ابو عباس سراج، قتیبہ، کثیر بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: ہم ابو رجاء عطاردی کے پاس آئے ہم نے انہیں کہا: کیا آپ کو ان جنات کا علم ہے جنہوں نے نبی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی، کیا ان میں سے کوئی باقی ہے؟ فرمایا: میں تمہیں اس بارے میں عجیب خبر دیتا ہوں:

ایک مرتبہ ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ ہم نے اپنے خیمے گاڑے اچانک ایک سانپ حالت اضطراب میں دیکھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے دم گیا اور میں نے اسے دفن کیا، اچانک میں نے بہت ساری آوازیں سنیں: السلام علیکم! السلام علیکم! جبکہ میں کسی کو نہیں دیکھ رہا تھا میں نے پوچھا: تم کون ہو؟ جواب ملا ہم جنات ہیں۔ اللہ تمہیں ہماری طرف سے جزائے خیر دے تم نے ہمارا ہاتھ بٹایا۔ میں نے پوچھا وہ کیسے؟ جواب ملا وہ سانپ جس کو تم نے دفن کیا ہے یہ آخری جن باقی رہ گیا تھا جس نے نبی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ پھر ابو رجاء رحمہ اللہ کہنے لگے۔ آج میری عمر ۱۳۵ سال ہے۔

---

[۱]- آپ کا نام عمران ملحان ہے۔ تهذيب التهذيب ۸/ ۱۴۰. والتقريب ۲/ ۸۵. والتاريخ الكبير للطبراني ۶/ ۴۱۰. والجرح ۶/ ۳۰۳ وطبقات ابن سعد ۷/ ۱۳۸

۲۵۰۶-قبل الاسلام مشرکین کی حالت کا اندازہ...... ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبدالوہاب، ابوعباس سراج، فضل بن غسان، وہب بن جریر کے سلسلۂ سند سے جریر کہتے ہیں میں نے ابورجاء رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب ہمیں رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی خبر پہنچی ہم اس وقت اپنے چشمے "سند" نامی پر جمع تھے۔ ہم اپنے اہل وعیال کو لے کر ایک قبیلہ کی طرف بھاگ گئے اس دوران میں لوگوں کے پیچھے پیچھے رہا۔ اچانک مجھے ہرن کے تازہ پائے ملے میں انہیں اٹھا کر بیوی کے پاس لایا اس سے پوچھا کیا تیرے پاس جو ہیں؟ کہنے لگی برتن میں کچھ باقی بچے ہوئے تھے، معلوم نہیں ابھی ہیں یا نہیں سو دیکھے تو مٹھی بھر جو بچے ہوئے تھے۔ میں نے جو دو پتھروں پر پیس لئے، پھر وہ جو اور پائے ایک دیگچی میں ڈال دیے پھر میں ایک اونٹ کی طرف اٹھا اور اسکی رگ چاک کر کے اس سے خون نکالا پھر اسے بھی دیگچی میں ڈال کر اس کے نیچے آگ جلانا شروع کی اور ایک لکڑ سے میں نے اسے ہلایا اور پھر ہم نے کھالیا۔ ایک آدمی پوچھنے لگا اے ابورجاء! آپ نے خون کا ذائقہ کیسا پایا تھا؟ جواب دیا میٹھا۔

۲۵۰۷-ابونعیم، ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، محرز بن عون، یوسف بن عطیہ، عطیہ کہتے ہیں میرے والد صاحب ایک مرتبہ ابورجاء کے پاس گئے۔ ابورجاء نے ہمیں حدیث سنائی کہ:

نبی ﷺ کی بعثت کے زمانے میں ہم اپنے ایک چشمے پر رہتے تھے، ہمارا ایک گولائی میں تراشا ہوا بت تھا جسے ہم نے کجاوہ میں لاد لیا تھا۔ ہم اس چشمے سے ایک دوسری جگہ کی طرف منتقل ہونے لگے۔ ریتلی زمین سے گزرتے وقت پتھر کا بنا ہوا وہ بت کھسک کر ریت میں گر پڑا اور پھر ریت میں دھنس کر غائب ہوگیا۔ منزل مقصود پر پہنچ کر ہم نے بت کو گم پایا۔ سو ہم اسکی تلاش میں واپس نکل پڑے۔ چنانچہ ہم نے بت ریت میں دھنسا ہوا نکال لیا۔ یہی وہ پہلی بات تھی جو میرے اسلام قبول کرنے کا سبب بنی۔ میں نے کہا۔ یہ کیسا معبود ہے جو ریت سے اپنا دفاع نہیں کرسکتا حتی کہ ریت میں گم سم ہوگیا تھا! یہ تو بہت برا معبود ہے، جبکہ ایک بکری اپنی حیاء (شرم گاہ) کا دفاع اپنی دم سے کرلیتی ہے۔ بس یہی بات میرے اسلام لانے کا سبب بنی اور میں مدینہ کی طرف واپس لوٹ آیا لیکن جب تک رسول اللہ ﷺ وفات پاچکے تھے۔

۲۵۰۸-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، احمد بن حسن خراش، مسلم بن ابراہیم، عمارہ معولی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابورجاء رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم ریت جمع کرتے اور پھر اس پر دودھ دوہتے اور اسکی عبادت کرنا شروع کردیتے بسا اوقات کوئی سفید پتھر تلاش کر کے اس کی عبادت کرنے لگتے اور کچھ عرصہ کے بعد پھر اس کو پھینک دیتے۔ نیز ہم جاہلیت میں حرم شریف کی اتنی تعظیم کرتے تھے جتنی تم اب بھی نہیں کرتے۔

۲۵۰۹-ابونعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، عبیداللہ بن احمد بن عتبہ، محمد بن عبدالملک، ابوعلی حنفی، سلم بن رزین کہتے ہیں کہ میں نے ابورجاء رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ جاہلیت میں ہم مٹی جمع کرتے اور اس کے درمیان میں ایک گڑھا بناتے پھر اسمیں دودھ دوہتے اور اس کے اردگرد جمع ہو کر اسکی عبادت کرتے اور یوں کہتے: اے معبود! ہم تیرے دربار میں حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں سوائے خدا کے جبکہ تو اس کا مالک ہے وہ تیرا مالک نہیں۔

۲۵۱۰-ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحق، ابراہیم بن سعدان، بکیر بن بکار، قرہ بن خالد کہتے ہیں میں نے ابورجاء رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو تیر مارا تھا حتی کہ مجھے سخت افسوس ہوا کہ اے کاش وہ تیر ان تک پہنچنے سے پہلے ہی ٹوٹ گیا ہوتا۔

۲۵۱۱-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ازہر، ابن عون کہتے ہیں میں نے ابورجاء کو کہتے سنا: میں اپنے بعد کسی چیز کی تمنا نہیں کرتا صرف ایک چیز کی کہ میں پانچ مرتبہ اپنے رب عزوجل کے لئے اپنے چہرے کو خاک آلود کرلوں۔

۲۵۱۲-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن عبداللہ رستہ، محمد بن عبید بن حساب، حماد بن زید، ایوب کہتے ہیں میں نے ابورجاء رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: بخدا مؤمن فی نفسہ اونٹ کے بیٹھنے سے بھی زیادہ عاجزی وانکساری کرنے والا ہوتا ہے۔

۲۵۱۳-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبدالصمد، ابوالاشہب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابورجاء رحمہ اللہ ہمارے ساتھ قیام رمضان میں ہر دس دنوں میں ایک قرآن مجید ختم کرتے تھے۔

۲۵۱۴-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، محمد بن سہل، حمید بن مسعدہ، جعفر بن سلیمان، جعد ابوعثمان یشکری کہتے ہیں۔ میں نے ابورجاء عطاردی رحمہ اللہ سے کہا: اے ابورجاء! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرامؓ کو اس حالت میں پایا ہے کہ وہ اپنے اوپر نفاق کا خوف رکھتے ہوں؟ جواب دیا میں نے صحابۂ کرامؓ میں سے بہت اچھے حضرات کو پایا ہے۔ابوعثمان کہتے ہیں کہ ابورجاء رحمہ اللہ نے عمرؓ بن خطاب کو پایا ہے اور کہا کرتے تھے کہ عمرؓ بہت اچھے شدت پسند تھے، بہت اچھے شدت پسند تھے۔

۲۵۱۵-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، معتمر، شعیب بن درہم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابورجاء رحمہ اللہ نے فرمایا: ابن عباسؓ کے آنسو بہنے کی جگہ بوسیدہ تسمے کی طرح ہوگئی تھی۔

۲۵۱۶-ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحٰق حربی، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ میرے ایک پڑوسی نے کہا: میں ایک مرتبہ اپنے بیٹوں کے ساتھ ابورجاء عطاردی رحمہ اللہ کے پاس گیا اس سے پہلے میں نے اپنے بیٹوں کو اچھا لباس پہنایا اور انکی حالت کو بہتر بنایا۔ میں نے ابورجاء رحمہ اللہ سے کہا: اللہ سے میرے بیٹوں کے بارے میں برکت کی دعا کیجئے! چنانچہ دعا کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! تو نے ان کی روئید گی کو بہتر بنایا ان کی کٹائی کو بھی بہتر بنا۔

۲۵۱۷-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، محمد بن ایوب، محمد بن اسماعیل، جریر بن حازم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابورجاء رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! مجھے آگاہ کیا گیا ہے کہ کچھ لوگ عوام الناس کو واہی تباہی قصے سناتے رہتے ہیں جس سے وہ انہیں کتاب اللہ کے بارے میں تھکاوٹ میں ڈال دیتے ہیں ایسامت کرو بلکہ کتاب اللہ کی اتباع کرو اور پھر لوگوں کو آزاد چھوڑ دو چونکہ ان کو بھی ضروریات اور اہل خانہ سے نمٹنا ہوتا ہے۔

۲۵۱۸-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ، عمرو بن علی، ابن ابی عدی..... عوف کہتے ہیں میں نے ابورجاء سے کہا: میں چپکے سے ایک چور کو جھانک رہا اور وہ میرے گھر میں نقب زنی کر رہا تھا میرے پاس ایک سل نما پتھر بھی تھا۔ابورجاءؒ نے فرمایا: یہ سل اس پر گرا دیتے نا۔ کہا: میں سمجھا کہ یہ مسلمان ہے: فرمایا: اسلام کہاں؟ اسلام تو وہ دیوار کے پیچھے چھوڑ آیا تھا۔

مسانید ابورجاء عطاردی رحمہ اللہ

ابورجاء رحمہ اللہ کی اکثر مسانید عمرؓ بن خطاب اور عبداللہؓ بن عباس سے مروی ہیں تاہم ابن عباسؓ سے منقول چند روایات درج ذیل ہیں:

۲۵۱۹-ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ، جعفر بن سلیمان، جعد ابوعثمان، ابورجاء عطاردی کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب نہایت رحیم ذات ہے سو جس آدمی نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس نے نیکی کی نہ ہو اس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔اگر وہ نیکی کرے تو اسے دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔اور اگر کسی نے برائی کا ارادہ کیا اور اس کا ارتکاب نہیں کیا تب بھی اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اگر اس برائی کا ارتکاب کر بیٹھے تو اس کے کھاتے میں صرف ایک برائی لکھی جاتی ہے یا مٹا دی جاتی ہے۔اللہ کے ہاں تو وہی ہلاک ہوتا ہے جو واقعۃً ہلاک ہو۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے مسلم رحمہ اللہ نے بھی روایت کیا ہے امام احمد رحمہ اللہ نے یحییٰ بن سعید سے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔[1]

۲۵۲۰-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، بشر بن موسیٰ، ہوذہ بن خلیفہ، عوف، ابورجاء کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی پس میں کیا دیکھتا ہوں کہ اکثر اہل جنت فقراء لوگ ہیں۔[2]

عوف نے ابورجاء سے اسی طرح یہ حدیث روایت کی ہے۔ قتادہ سے اس کا تابع بھی ثابت ہے جبکہ ایک جماعت یہ حدیث عمران بن حصین اور ابن عباس سے روایت کرتی ہے۔

۲۵۲۱-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، اشہب، جریر بن حازم، مسلم بن زریر، حماد بن نجیح، صخر بن جویریہ، ابورجاء کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین اور ابن عباس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ اکثر اہل جنت فقراء ہیں اور مجھے جہنم دکھلائی گئی جبکہ اہل جہنم کی اکثریت عورتیں ہیں۔[3]

۲۵۲۲-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن یعقوب بن سورۃ البغدادی، محمد بن ابراہیم بن کثیر طیالسی بصری، ابوولید طیالسی، سالم بن زریر، ابورجاء کے سلسلہ سند سے ابن عباس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے پوچھا کہ میں نے تیرے لئے ایک چیز چھپا رکھی ہے بتا وہ کیا ہے؟ ابن صیاد بولا: "دخ (دھواں)"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دفع ہو جا۔[4]

ابورجاء کی یہ حدیث صحیح عزیز ہے، سالم متفرد ہیں۔ بخاری نے بھی اسکی تخریج کی ہے۔

۲۵۲۳-ابونعیم اصفہانی، احمد بن سندی بن بحر، حسین بن محمد بن حاتم بن عبید عجلی حافظ، بشر بن ولید، زکریا بن حکیم حبطی، ابورجاء عطاردی کے سلسلہ سند سے ابن عباس کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قوس قزح نہ کہا کرو چونکہ قزح شیطان ہے لیکن اللہ کی قوس کہا کرو وہ اہل زمین کے لئے امن کا پیغام ہے۔[5]

ابورجاء کی یہ حدیث غریب ہے اور زکریا بن حکیم نے اسے صرف مرفوعاً روایت کیا ہے۔

(۱۹۶) ابوعمران عبدالملک بن حبیب جونی رحمہ اللہ

تابعین کرام میں سے ایک واعظ، بیدار مغز، اونگھتے ہوؤں کو بیدار کرنے والے، شیطان سے دور بھاگنے والے، ابوعمران جونی بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف متنبہ اور بیدار رہنے اور اشتباہ و توہم سے دوری اختیار کرنے کا نام ہے۔

۲۵۲۴-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن صقر، صلت بن مسعود، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں طول مناجات اور حسن طلب دھوکے میں نہ ڈالے اگرچہ تمہیں سختیوں کا کیوں نہ

۱۔ مسند الامام احمد ۱/ ۲۷۹ وسنن الدارمی ۲/ ۳۲۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۱۶۱. وتاریخ بغداد ۹/ ۳۱۵ وتفسیر ابن کثیر ۳/ ۳۷ وکنز العمال ۱۰۳۱۵

۲۔ صحیح البخاری ۴/ ۱۴۲، ۸/ ۱۱۹، ۱۲۱ وصحیح مسلم، وکتاب الذکر والدعاء ۹۴

۳۔ مسند الامام احمد ۱/ ۲۳۴ والتخریج السابق.

۴۔ صحیح البخاری ۸/ ۴۹، ۵۰. وسنن الترمذی ۲۲۴۹ ومسند الامام احمد ۱/ ۳۸۰ وفتح الباری ۱۰/ ۵۶۱. والدر المنثور ۶/ ۲۵ وتفسیر ابن کثیر ۷/ ۲۳۱.

۵۔ اللآلی المصنوعۃ ۱/ ۵۳. والموضوعات لابن الجوزی ۱/ ۱۴۴ والفوائد المجموعۃ ۴۶۲. وتنزیہ الشریعۃ ۱/ ۱۹۱ وکشف الخفاء ۲/ ۴۹۹ والاذکار ۳۲۷. والاحادیث الضعیفۃ ۸۷۲. والدر المنثور للسیوطی ۳۵/۱

سامنا کرنا پڑے۔

۲۵۲۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر ان قواریری جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے: احمقوں کی غفلت کو غنیمت سمجھو، اس جگہ چلے جاؤ جسے میں جانتا ہوں اور جن امور کو تم نہیں جانتے انہیں عالم الغیب کے سپرد کردو، اس سے پہلے کہ تمہیں موت کا سامنا کرنا پڑے اور بڑے بڑے امور سے نبرد آزما ہونا پڑے۔

۲۵۲۶- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن صقر، صلت بن مسعود، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ فرماتے تھے: اولیاء اللہ کب تک مٹی کے رہیں گے اور بے شک وہ اپنی بقیہ عمر ان کو بھس کئے ہوئے ہیں تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت وثواب نصیب فرمائے۔

۲۵۲۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن الحباب و سیار، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران رحمہ اللہ نے اللہ عزوجل کے فرمان "سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار" تمہارے اوپر سلام ہے بوجہ تمہارے صبر کرنے کے پس (جنت) بہت اچھا ٹھکانا ہے، کی تفسیر کے متعلق فرمایا کہ تمہارے اوپر سلام ہو بوجہ اس کے جو تم نے اپنے دین پر صبر کیا اور دنیا کے بعد بہت اچھا ٹھکانا جنت تمہیں دے۔

۲۵۲۸- اپنا ایمان اللہ کے پاس امانت رکھوانا ابونعیم اصفہانی، ابوحامد احمد بن محمد بن جبلہ، ابوعباس سراج، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمہارے دلوں میں اپنے ذکر کی بدولت محبت پیدا کرے نیز ہمارے اور تمہارے دلوں کو اس کے مناسب بنادے تاکہ اس کی طرف مائل ہوتے رہیں۔ ہمارے اور تمہارے اوپر مغفرت جاری کردے جس طرح ہمارے اور تمہارے اوپر گناہ جاری کئے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس جو چیز بھی بطور ودیعت رکھی گئی اللہ تعالیٰ نے اسکی ضرور حفاظت فرمائی اور میں اپنا دین تمہارا دین، اپنے اور تمہارے اعمال کا خاتمہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ودیعت دیتا ہوں، جس طرح ام موسیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی ودیعت میں دے دیا تھا اور یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو اللہ کی ودیعت میں دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی ودیعتیں آسمانوں اور زمینوں میں ضائع نہیں ہوتی ہیں بس تمہارے اوپر سلامتی ہو۔

۲۵۲۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن سندی، محمد بن عباس مؤدب، عبیداللہ بن عمر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران رحمہ اللہ نے آیت "ان لدینا انکالا وجحیما" ہمارے ہاں بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی ہوئی جہنم ہے، کے بارے میں فرمایا کہ جہنم میں ایسی زنجیروں میں لوگ جکڑے ہوں گے جو بخدا! کبھی نہیں کھولی جائیں گی۔

۲۵۳۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر، ابوعمران جونی رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگرچہ ہم نے لاپرواہی کا سامنا کیا جبکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ نیک بندے ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت وعبادت کو اپنی خواہشات پر ترجیح دیتے ہیں۔ وہ دنیا سے آہستہ آہستہ چلے، گویا وہ تلواروں کی دھار پر چلے ہوں اور ان کے پیٹوں کی نازک آنتیں بھوک کی وجہ سے ان کے منہوں میں آجاتی تھیں۔ وہ اپنی اس جانفشانی سے صرف آخرت کے متلاشی تھے۔

۲۵۳۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عفان، ہمام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر آنے والی رات آواز لگاتی ہے کہ جہاں تک ہو سکے بھلائی والے اعمال کرتے رہو میں پھر قیامت تک واپس لوٹ کر نہیں آؤں گی۔

۲۵۳۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ فرماتے تھے جنت اور دوزخ کے درمیان راستے نہیں ہیں، نہ ہموار جگہ اور نہ پڑاؤ کی جگہیں ہیں، جو جنت سے چوک گیا وہ سیدھا جہنم میں جائے گا۔

۲۵۳۳- قیامت کے دن انسانوں کو دیکھ کر جانوروں کی خوشی ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے حدیث سنائی گئی ہے کہ چوپائے جب بنی آدم کو دیکھیں گے درآں حالانکہ بنی آدم اللہ تعالیٰ کے سامنے دو قسموں میں بٹے ہوئے ہوں گے ایک قسم اہل جنت کی ہوگی اور دوسری قسم اہل دوزخ کی تو اس وقت چوپائے ندا لگائیں گے کہ اے بنی آدم! تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے آج کے دن ہمیں تمہاری مثل نہیں بنایا۔ ہم جنت کی توقع رکھتے ہیں اور نہ ہی سزا کا ڈر رکھتے ہیں۔

۲۵۳۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن سعید، عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور، محمد بن منصور، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران رحمہ اللہ نے آیت "**یومئذ تعرضون لاتخفی منکم خافیۃ**" "اس دن تم روبرو لائے جاؤ گے اور تم سے کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی" کے بارے میں فرمایا: جس طرح کہ پانی شیشے میں ہو مگر اللہ تعالیٰ جس کا پردہ کردے وہ بات چھپی رہے گی۔

۲۵۳۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبیداللہ بن عمر، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے آیت کریمہ: **ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین** (الحاقہ:۴۴-۴۶) "اور اگر یہ پیغمبر ہمارے اوپر کوئی بات جھوٹ بنا لاتے تو البتہ پکڑ لیتے ہم ان کا دایاں ہاتھ، پھر ہم ان کی رگ جان کاٹ ڈالتے" پڑھی اور کہنے لگے الوتین یعنی دل کی رگ۔ اور آیت "**وجعلنا جہنم للکافرین حصیرا**" (بنی اسرائیل:۸) "اور جہنم کو ہم نے کافروں کے لئے ٹھکانا بنایا ہے" کے بارے میں فرمایا کہ یعنی قید خانہ بنایا ہے اور ایک تیسری آیت "**اولی الایدی والابصار**" (ص:۴۵) "وہ انبیاء کرام علیہم السلام ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے" کے بارے میں تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ایدی سے مراد عبادت میں قوت اور ابصار سے مراد ہدایت میں بصارت کا حاصل ہونا ہے۔

۲۵۳۶- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، محمد بن محمد بن سعید، معتمر بن سلیمان، سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "**ولتصنع علی عینی**" (طٰہٰ:۳۹) "تاکہ میرے سامنے آپ کی پرورش کی جائے" کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں آپ کی پرورش ہو۔

۲۵۳۷- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبیداللہ بن زیاد، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف اس قرآن مجید میں ایسے مضامین بیان کیے ہیں اگر وہ مضامین پہاڑوں کے لئے بیان کئے گئے ہوتے تو وہ چکنا چور ہو جاتے۔

۲۵۳۸- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، بشر بن بلال، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا کہ

- **لا اعبد الارض لاحد بعدک ابدا**

میں زمین پر آپ کے بعد کسی کی عبادت نہیں کروں گا۔

۲۵۳۹-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، وہب بن جریر، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی نے فرمایا: نہیں رلایا کسی شیٔ نے آنکھوں کو اس قدر جتنا کہ علم نے رلایا۔

۲۵۴۰-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، مسلم المنبوذکی، سلام بن مسکین کے سلسلۂ سند سے ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے فرمایا: آنکھوں کو پہلے کی لکھی تقدیر ہی رلاتی ہے۔

۲۵۴۱-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، ابوعباس ثقفی، عبداللہ، عن ابیہ (احمد بن حنبل)، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ اپنی دعا میں یوں فرماتے تھے: اے اللہ اپنے علم کے بقدر ہماری مغفرت فرما! اس لئے کہ تو ہمارے بارے میں وہ کچھ جانتا ہے جو ہمارے بارے میں کوئی نہیں جانتا، تیرا علم کافی ہے عقوبت کو مکمل کرنے کے اعتبار سے مگر جو تو معاف کر دے اور رحمت فرمائے۔

۲۵۴۲-قیامت میں خدا کی آواز ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس ثقفی، عبداللہ بن ابی زیاد، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران فرماتے تھے: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ حکم صادر فرمائیں گے کہ ہر ظالم و جابر، ہر شیطان اور ہر وہ جسکے شر سے لوگ دنیا میں ڈرتے تھے کو زنجیروں میں جکڑ دیا جائے پھر انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور ان پر جہنم کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے بخدا! ان کے قدم کبھی قرار نہیں پکڑ سکتے: بخدا! آسمان کا چہرہ انہیں کبھی نظر نہیں آئے گا بخدا! ان کی آنکھیں سکون کے لئے لمحہ بھر کے لئے بند نہ ہوں گی بخدا! جہنم میں ٹھنڈے پانی کا گھونٹ انہیں چکھنے تک نہ ملے گا، پھر اہل جنت سے کہا جائے گا آج دروازے کھول دو اور شیطان کا ڈر دل سے نکال دو اور اب کوئی ظالم یا جابر تمہیں نہیں دبائے گا۔ آج کے دن حرے سے کھاؤ اور پیو اس کے بدلے میں جو تم نے گزشتہ دنوں میں کیا۔ ابوعمران کہنے لگے: اے میرے بھائیو! یہی تمہارے سے دن ہیں۔

۲۵۴۳-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن عمرو عسقلانی، ابوعمرو، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے کاش مجھے علم ہوتا کہ ہمارے رب عزوجل نے اہل خواہشات کی کونسی چیز دیکھ کر ان کے لئے جہنم واجب کر دی ہے؟

۲۵۴۴-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، محمد بن ابی بکر مقدمی، بشر بن حازم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی نے کسی اللہ والے کا قول نقل کیا ہے کہ جو آدمی موت کو اپنے دل کے قریب کرتا ہے وہ اپنے اعمال کی کثرت کا طالب ہوتا ہے۔

۲۵۴۵-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس موت کو بھیجا گیا تو پریشان ہوگئے اور ارشاد فرمایا: میں موت کی وجہ سے پریشان نہیں ہوں لیکن میں اس لئے پریشان ہوں کہ موت کے وقت میری زبان ذکر اللہ سے روک دی جائے گی۔ موسیٰ علیہ السلام کی تین بیٹیاں تھیں فرمایا: اے میری بیٹیو! میرے بعد بنی اسرائیل تمہارے اوپر دنیا کو پیش کریں گے تم دنیا کو قبول نہ کرنا، یہ روٹی ملی دل کے استعمال کرنا اور اسی سے گزارہ کرنا تم جنت میں پہنچ جاؤ گی۔

۲۵۴۶-ابونعیم اصفہانی، حسین بن محمد، احمد بن محمد حسین، سلیمان بن داؤد قزاز، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ ایک مرتبہ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے معبود آج میں کیسے صبح کروں؟ تیرا دشمن شیطان مجھے پیش آتا ہے اور کہتا ہے: اے داؤد! جب کوئی گناہ ہو جاتا ہے اس وقت آپکی رائے کہاں ہوتی ہے۔

۲۵۴۷-سلیمان کا دنیا کی بادشاہت اور ایک تسبیح کا موازنہ فرمانا... ابونعیم اصفہانی وابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے فرمایا: سلیمان بن داؤد علیہ السلام ایک مرتبہ اپنی فوج

کے ہمراہ چلے جا رہے تھے اور پرندے ان پر سایہ کئے ہوئے تھے، جن وانس ان کے دائیں بائیں چل رہے تھے کہ اسی اثناء میں بنی اسرائیل کے ایک عابد کے پاس سے گزرے۔ وہ کہنے لگا: اے ابن داؤد! بخدا! اللہ تعالیٰ نے آپ کو عظیم الشان بادشاہت عطا فرمائی ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے اس کی بات سنی اور ارشاد فرمایا: نامۂ اعمال میں ایک تسبیح کا ہونا افضل ہے ابن داؤد کی بادشاہت سے۔ چونکہ ابن داؤد کی بادشاہت ختم ہوجانے والی ہے جبکہ تسبیح باقی رہنے والی ہے۔

سلیمان علیہ السلام بوڑھیوں اور یتیموں کو صاف شفاف میدے کی روٹی کھلاتے تھے جبکہ خود جو کی روٹی تناول فرماتے تھے جس دن ان کی وفات ہوئی دینار چھوڑا اور نہ ہی کوئی درہم۔

۲۵۴۸-نیت کا علم فرشتوں کو بھی نہیں ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ہارون بن عبداللہ، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی نے فرمایا: ملائکہ اعمال کو لے کر اوپر جاتے ہیں اور آسمان دنیا میں انہیں بیان کرتے ہیں، ایک فرشتہ ندا لگاتا ہے کہ یہ صحیفہ پھینک دے، یہ صحیفہ پھینک دے۔ ملائکہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تیرے بندے نے نیک بات کی ہے اور اس پر ہم نے اس کی حفاظت بھی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس نے میری ذات کا ارادہ نہیں کیا۔ فرشتہ دو مرتبہ آواز لگائے گا کہ فلاں کے لئے ایسا ایسا لکھ دے، پھر کہے گا: اے میرے رب اس نے یہ عمل تو نہیں کیا پھر کیوں نامہ اعمال میں لکھا جائے اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے اس نے اس عمل کی نیت کی ہے۔

۲۵۴۹-ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، حمید بن مسعدہ، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر طرح کا تعلق ختم ہوجائے گا صرف اللہ تعالیٰ کا تعلق باقی رہے گا۔

۲۵۵۰-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان ومحمد بن احمد، محمد بن سہل، حمید بن مسعدہ، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی نے فرمایا: ابوموسیٰ اشعریؓ کے پاس ہدیہ بھیجا گیا اس میں کچھ ڈبے تھے۔ حضرت عمرؓ نے ڈبے کھلوائے ان میں سے ایک ڈبہ لیا اور اس میں سے چکھا۔ فرمانے لگے: اسے واپس کردو اسے واپس کردو ہم اسے نہیں چکھیں گے۔ قریش اسی پر تو ایک دوسرے کو ذبح کرتے رہے ہیں۔

۲۵۵۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن عبداللہ بن محمد مقتولی مقری، حاجب بن ابی بکر، محمد بن مثنیٰ، مرحوم عطار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے فرمایا: زمین آگ بن جائے گی اس کے لئے تم نے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا، ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیھا جثیا" (مریم ۷۲،۷۱) اور تم میں سے ہر ایک نے اس جہنم کے اوپر سے ہوکر گزرنا ہے، یہ فیصلہ تیرے رب پر لازم ہے، پھر پرہیزگاروں کو ہم نجات دیں گے اور ظالموں کو جہنم میں گرتا چھوڑ دیں گے۔

۲۵۵۲-ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمن بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی انسان کی طرف نہیں دیکھتا مگر اس پر رحم ضرور کرتا ہے۔ اور آگ اہل نار کی طرف نظر کرے لامحالہ ان پر ضرور رحم فرمائے لیکن اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کردیا ہے کہ وہ اہل نار کی طرف نہیں دیکھے گا۔

۲۵۵۳-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے چار نفوس قدسیہ کو پایا ہے اور میں نے جتنے حضرات کو پایا ہے وہ ان میں سے افضل ترین ہیں۔ چنانچہ وہ مکروہ سمجھتے تھے کہ یوں کہا جائے: اے اللہ! ہمیں آگ سے آزاد کردے۔ وہ فرماتے تھے: آگ سے وہ آزاد کیا جاتا ہے جو آگ میں داخل ہوا ہو؟ ہم صحابہ کرامؓ یوں فرمایا کرتے تھے: ہم آگ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

۲۵۵۴-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ہارون بن عبداللہ سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: " ان شجرۃ الزقوم " کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ابن آدم زقوم کے درخت سے جب بھی کچھ کھائے گا تو آگے سے زقوم کا درخت اسے چھیلے گا۔

۲۵۵۵-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن صقر، صلت بن مسعود، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران رحمہ اللہ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ اپنی قوم بنی اسرائیل کو وعظ کیا جسے سن کر ایک آدمی نے اپنی قمیص پھاڑ ڈالی، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ صاحب قمیص سے کہہ دیجئے: وہ اپنی قمیص نہ پھاڑے تا کہ مجھے اپنا دل سامنے دکھاتا پھرے۔

مسانید ابوعمران جونی رحمہ اللہ

ابوعمران جونی نے صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت سے ملاقات کی اور خصوصاً انس بن مالک، جندب بن عبداللہ، عائذ بن عمرو اور ابوبرزہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے احادیث روایت کی ہیں۔ تاہم ان کی سند سے مروی چند احادیث ذیل میں ہیں۔

۲۵۵۶-ابونعیم اصفہانی، ابواسحق بن حمزہ، حامد بن شعیب، عبیداللہ بن عمر، خالد بن حارث، ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوعمران جونی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ انسؓ بن مالک نبی ﷺ کی حدیث شریف روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب سے کم تر عذاب والے سے پوچھیں گے کیا اگر تیرے پاس زمین بھر کے خزانے ہوں تو کیا تو وہ سب اس عذاب کے بدلہ دے کر خلاصی چاہے گا؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں اے پروردگار! پروردگار فرمائے گا: میں نے تو تجھ سے اس سے بھی کم تر شئی کا سوال کیا تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا جس کا تو نے آدم کی صلب میں بھی اقرار کیا تھا لیکن تو نہ مانا اور شرک کرنے پر ڈٹا رہا۔[1]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے بخاری نے قیس بن حفص دارمی عن خالد بن الحارث سے اسکی تخریج کی ہے۔

۲۵۵۷-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عفان، حسن بن محمد بن کیسان و محمد بن محمد و علی بن ہارون، موسیٰ بن ہارون، عبدالرحمٰن بن سلام جمحی، حماد بن سلمہ، ثابت و ابوعمران جونی کے سلسلۂ سند سے انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم سے (ثابت کی روایت کے مطابق دو آدمی اور ابوعمران کی روایت کے مطابق) چار آدمی نکالے جائیں گے انہیں رب عزوجل کے روبرو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ انہیں جہنم واصل کرنے کا حکم صادر فرمائیں گے۔ چنانچہ فرشتے انہیں جہنم کی طرف لے جائیں گے اچانک ان میں سے ایک آدمی پیچھے مڑ کر دیکھے گا اور کہے گا: پس اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے نجات دے دیں گے۔[2]

یہ حدیث صحیح ہے اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اسکی تخریج کی ہے۔

۲۵۵۸-حضور ﷺ کی آسمانوں پر سیر حبیب بن حسن، خلف بن عمرو العکبری و سہل بن عبداللہ العسکری، سعید بن منصور، ابو قدامہ حارث بن ابی عبید کی سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی انسؓ بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک جبرئیل امین علیہ السلام تشریف لائے اور میرے کاندھوں کے درمیان ہاتھ مارا۔ میں ایک درخت کی طرف اٹھ

---

[1] صحیح البخاری ۴/۱۶۳۔

[2] صحیح مسلم کتاب الایمان ۳۲۱۔ مسند الامام احمد ۳/۲۲۱۔

انہیں پرندے کے گھونسلوں کی طرح دو جگہیں بنی ہوئی تھیں چنانچہ ایک جگہ میں میں بیٹھ گیا اور دوسری میں جبرئیل۔ میں بلند ہوتا گیا حتی کہ (مشرق ومغرب کی) دونوں جانبین بھر گئیں میں اپنی کروٹ بدلتا رہا اور اگر میں چاہتا تو آسمان کو چھو سکتا تھا، میں نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف توجہ کی وہ اپنی جگہ پر چپٹے ہوئے تھے میں نے ان کا علمی فضل پہچانا۔ پس میرے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور میں نے ایک عظیم الشان نور دیکھا، میرے سامنے پردے ڈال دیئے گئے جنہیں موتیوں اور یاقوت کے ساتھ مزین کیا گیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے میری طرف جو چاہا وحی کیا۔[۱]

یہ روایت غریب ہے ہم نے اس کو صرف ابوعمران سے نقل کیا ہے۔

۲۵۵۹- ابونعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم بن محمد، محمد بن زکریا غلابی، حکم بن اسلم، معتمر بن سلیمان تیمی، سلیمان، ابوعمران جونی کے سلسلہ سند سے جندب بن عبداللہ بجلی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے قسم اٹھا کر کہا: اللہ فلاں آدمی کی مغفرت نہیں فرمائے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ آدمی جس نے میرے متعلق قسم کھائی ہے کہ میں فلاں کی مغفرت نہیں کروں گا، میں نے فلاں آدمی کی مغفرت کردی ہے اور قسم اٹھانے والے کی بات لغو کردی ہے۔

یہ حدیث ثابت ہے یہ حدیث تابعی تابعی سے روایت کرتا ہے چونکہ سلیمان اور ابوعمران دونوں تابعی ہیں یہی حدیث حماد بن سلمہ نے ابوعمران سے موقوفاً روایت کی ہے گویا مرفوعاً روایت کرنے میں سلیمان متفرد ہیں۔

۲۵۶۰- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، حارث بن عبید ابوقدامہ، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحق بن ابراہیم، عبدالعزیز بن عبدالصمد العمی، ابوعمران جونی، ابوبکر بن عبداللہ بن قیس کی سند سے ..... ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو جنتیں چاندی کی بنی ہوئی ہیں ان دونوں کے برتن چاندی کے ہیں اور جو کچھ ان میں ہے وہ بھی چاندی کا بنا ہوا ہے اور دو جنتیں سونے کی ہیں انکے برتن اور جو کچھ اس میں ہے سونے کا بنا ہوا ہے۔ جنت عدن میں جنتیوں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے درمیان دیکھنے کے لئے کبریائی کی چادر حائل ہوگی۔ حدیث کے الفاظ العمی کے ہیں اور حارث کی روایت میں ہے کہ جنات فردوس چار ہیں دو سونے کی جنتیں ہیں ان کی زیب وزینت، برتن اور جو کچھ ان میں ہے سب سونے کا ہے اور دو جنتیں چاندی کی ہیں ان کی زیب وزینت، برتن اور جو کچھ ان میں ہے وہ سب چاندی کا ہے۔[۲]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ بخاری ومسلم دونوں نے اسے اپنی صحیحین میں ذکر کیا ہے۔

۲۵۶۱- نبی ﷺ کے فرمان پر یقین ..... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوغسان مالک بن اسماعیل نہدی جعفر بن محمد بن عمرو الحسی، ابوحصین وادعی، یحیی بن عبدالحمید حمانی، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی، ابوبکر بن ابی موسیٰ اشعری کے سلسلہ سند سے -- ابوموسیٰ اشعری کی روایت ہے کہ دشمنوں کے سامنے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے کے نیچے ہیں۔ لوگوں میں سے ایک آدمی پراگندہ حالت میں کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے ابوموسیٰ! کیا آپ نے خود یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں چنانچہ وہ آدمی واپس اپنے ساتھیوں میں واپس چلا گیا اور کہنے لگا میں تمہیں السلام علیکم کہتا ہوں، اس نے اپنی تلوار کا نیام توڑا اور پھر چل پڑا چنانچہ میدان کارزار میں تلوار کے جوہر دکھلائے حتی کہ دشمن نے انہیں شہید کردیا۔[۳]

۱۔ فتح الباری ۸۲۰۹، ومجمع الزوائد ۱/ ۷۵. والحبائک للسیوطی ۱۵۹. وکشف الاستار ۵۸.

۲۔ صحیح البخاری ۶/ ۱۸۱، ۱۸۲، ۹/ ۱۶۲. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۹۶. وفتح الباری ۸/ ۶۲۴.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ ۱۴۶. وسنن الترمذی ۱۶۵۹. ومسند الامام احمد ۴/ ۳۹۶، ۴۱۰، والترغیب والترھیب ۲/ ۲۹۰. ومشکاۃ المصابیح ۳۸۵۲. وشرح السنۃ ۱۰/ ۳۵۳.

یہ حدیث ثابت ہے، امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

۲۵۶۲- قاتل و مقتول دونوں جنت میں اور آپس میں سب سے زیادہ محبت کرنے والے ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن حسین بن مکرم، احمد بن ابراہیم دورقی، عتاب بن زید، عبداللہ بن مبارک، عبدالرحمن بن عبیداللہ، ابوعمران جونی، ابوبکر بن ابی موسیٰ اشعری کے سلسلۂ سند سے ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک غزوہ پر تشریف لے گئے۔ میدان کارزار میں ایک مشرک نے ایک مسلمان کو مقابلہ کے لئے پکارا، چنانچہ مشرک نے مسلمان کو شہید کر دیا پھر ایک دوسرا مسلمان مقابلے کے لئے نکلا اسے بھی مشرک نے شہید کر دیا، پھر وہ نبی ﷺ کے روبرو آ کر کھڑا ہوا اور کہا: تم کس وجہ سے قتال کر رہے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم اپنے دین کی خاطر لوگوں سے قتال کر رہے ہیں حتیٰ کہ لوگ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ تم اللہ کے حق کو پورا کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ مشرک کہنے لگا: خدا! یہ بہت اچھی بات ہے میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں پھر وہ مسلمانوں کی طرف پلٹ آیا اور مشرکین کے خلاف حملہ آور ہوا حتیٰ کہ اللہ کے حضور شہادت سے سرفراز ہوا چنانچہ مسلمانوں نے اسے اٹھا کر پہلے والے دو شہیدوں کے پاس اسے رکھ دیا جنہیں اس نے شہید کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حضرات باہمی محبت کے اعتبار سے اہل جنت میں سے افضل ترین ہیں۔[1]

یہ حدیث غریب ہے اس کے رواۃ بڑے بڑے اعلام اور ثقہ ہیں ابوعمران کی یہ حدیث ہم نے عبداللہ بن مبارک کے طریق سے روایت کی ہے۔

(۱۹۷) ثابت بنانی رحمہ اللہ[2]

تابعین کرام میں سے ثابت بن اسلم بنانی رحمہ اللہ بھی ہیں جنکی عبادت، ریاضت، سوز و گداز علم و عمل اور صوم و صلوٰۃ کی چہار دانگ عالم شہرت تھی۔

۲۵۶۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر احمد بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر قواریری، حماد بن زید، زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ انس بن مالک ایک دن فرمانے لگے: خیر و بھلائی کی کنجیاں ہوتی ہیں اور ثابت بنانی بھلائی کی ایک کنجی ہیں۔

۲۵۶۴- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، شیبان بن فروخ، ابو ہلال، غالب قطان، بکر، عبداللہ، عبداللہ بن محمد و احمد بن حسین بن نصر حذاء، دورقی، موسیٰ بن اسماعیل، ابوہلال، غالب مذکورہ اسنادوں سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ فرمایا کرتے تھے:

جو اپنے زمانے کے سب سے بڑے عبادت گزار کو دیکھنا چاہتا ہو وہ ثابت بنانی رحمہ اللہ کو دیکھ لے ہم نے ان سے بڑا عبادت گزار کسی کو نہیں دیکھا۔ موسیٰ بن اسماعیل کی سند میں ہے کہ شدید گرمی والے دن ان پر قدرتی سائبان بنا رہتا تھا اور روزے کی حالت میں آپ ٹھنڈک محسوس کرتے تھے۔

۲۵۶۵- احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس ثقفی، عباس بن ابی طالب، سعید بن سلیمان، سلیمان بن مغیرہ کہتے ہیں میں نے ثابت بن بنانی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: کوئی آدمی عبادت گزار نہیں کہلایا جا سکتا اگر چہ اس میں ہر طرح کی بھلائی کیوں نہ موجود ہو جب تک اس میں دو

---

[1] مجمع الزوائد ۵/۲۹۶۔

[2] تہذیب الکمال ۱۸۱۱ (۳۴۲/۴) وطبقات ابن سعد ۲۳۲/۳/۷، والتاریخ الکبیر ۱۵۹/۱/۲، والجرح والتعدیل ۱/ ۱۴۴۹، والجمع ۶۵/۱ والکاشف ۱۷۰/۱ والمیزان ۳۶۲/۱، وتہذیب التہذیب ۲/۲۔

خوبیاں صوم وصلوٰۃ نہ پائی جاتی ہوں چونکہ نماز روزے کا اس کے گوشت پوست کے ساتھ تعلق ہے۔

۲۵۶۶-نماز سے محبت کا عالم...... ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن فضل عکی، ضمرہ بن ربیعہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے اللہ! اگر تو کسی کو یہ فضیلت نصیب فرمائے کہ وہ اپنی قبر میں بھی نماز پڑھے تو یہ فضیلت مجھے ضرور عطا فرما۔

۲۵۶۷-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق سراج، عمران بن شبہ، یوسف بن عطیہ کہتے ہیں میں نے ثابت بنانی رحمہ اللہ کو حمید رحمہ اللہ سے فرماتے ہوئے سنا ہے، ثابت حمیدؒ سے دریافت فرمارہے تھے: کیا کسی نے اپنی قبر میں نماز پڑھی ہے؟ حمیدؒ نے جواب دیا: نہیں۔ ثابت رحمہ اللہ فرمانے لگے: اے اللہ! اگر تو کسی بندے کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائے تو ثابت کو بھی اجازت عطا فرمانا کہ وہ بھی اپنی قبر میں نماز پڑھے۔ حمید طویل رحمہ اللہ کہتے ہیں: ثابت رحمہ اللہ کھڑے کھڑے نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ تھک کر گر جاتے، پھر بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے حتی کہ بسا اوقات حبوہ باندھ کر قرات کرتے اور جب سجدہ کرنا چاہتے بیٹھے بیٹھے حبوہ کھول کر سجدہ کر لیتے۔

(حبوہ باندھنا، اکڑوں بیٹھ کر اپنی کمر اور ٹانگوں کے گرد کپڑا باندھ لینا تاکہ اس کپڑے کے سہارے بیٹھا رہے اس طرح طویل وقت تک بیٹھنا ممکن ہو جاتا ہے۔ اصغر۔)

۲۵۶۸-ثابت بنانیؒ کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی، اسماعیل بن علی کرابیسی، محمد بن سلمان قزاز، شیبان بن جسر، جسر کہتے ہیں قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میں نے ثابت بنانی رحمہ اللہ کو ان کی قبر میں داخل کیا اور میرے ساتھ حمید طویل رحمہ اللہ بھی تھے، جب ہم نے ان کی اینٹیں درست کر کے رکھ دیں تو اتفاقاً ایک اینٹ قبر سے گر گئی۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں! میں نے اپنے ساتھ موجود حمید طویل رحمہ اللہ سے کہا: کیا تم ادھر نہیں دیکھتے ہو؟ وہ کہنے لگے خاموش ہو جاؤ، جب ہم انہیں دفن کر کے فارغ ہوئے تو ہم نے ان کی بیٹی سے آ کر کہا: تیرے والد صاحب یعنی ثابت رحمہ اللہ کا کیا عمل تھا: کہنے لگی آپ نے کیا دیکھا ہے؟ ہم نے اسے سارا واقعہ سنایا تو کہنے لگی! پچاس سال سے رات کو اللہ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے اور جب سحری کا وقت ہوتا تو دعا میں یوں فرماتے: اے میرے اللہ! اگر تو اپنی مخلوق میں سے کسی کو اپنی قبر میں نماز پڑھنے کی فضیلت عطا فرمائے! تو مجھے ضرور عطا فرمانا، سو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔

۲۵۶۹-کوڑھی کی دعا کی قبولیت ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عیسیٰ، اپنے کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی اندھا، اپاہج، کوڑھی غرض بہت ساری آزمائشوں میں مبتلا تھا، چنانچہ ایک دن حبیب، ثابت محمد بن واسع اور مالک کہنے لگے: چلو آج سب آزمائشوں میں مبتلا فلاں آدمی کے پاس چلتے ہیں۔ صالح مری بھی ان کے پیچھے پیچھے چل پڑے وہ اس وقت کم سن تھے۔ یہ حضرات نہر عبور کر کے اس آدمی کے پاس جا پہنچے، سلام کیا اور اس کے پاس ہی بیٹھ گئے۔ ثابت رحمہ اللہ نے اس سے کچھ باتیں کیں! اس نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ثابت بنانی ہوں۔ کہنے لگا آپ وہی ہیں جس کے بارے میں آج کل لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ لوگوں میں سب سے بڑے عبادت گزار ہیں۔ مجھے آپ سے ملاقات کا بہت اشتیاق تھا اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تھا کہ مجھے آپ سے ملائے۔

۲۵۷۰-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر طلحی، حسن بن جعفر قتات، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ

فرماتے تھے: زمین میں اللہ تعالیٰ کی صف ہے اگر اللہ تعالیٰ نماز سے افضل کسی چیز کو جانتے تو قرآن مجید میں یوں نہ فرماتے: "فنادتہ الملٰئکۃ وھو قائم یصلی فی المحراب" آواز دی ان کو فرشتوں نے در آں حالیکہ وہ مسجد میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے" (آل عمران ۳۹)

۲۵۷۱- وہ لوگ جن کا دنیا میں جینے کا مقصد صرف عبادت ہے ۔ ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر حذاء، دورقی، سعید بن سلیمان، مبارک بن فضالہ کہتے ہیں: میں ثابت بنانی رحمہ اللہ کے مرض وفات میں گیا اور وہ اس وقت اپنے گھر کی بالائی منزل میں تھے اور مسلسل اپنے شاگردوں کو یاد کر رہے تھے چنانچہ جب ہم ان کے پاس گئے فرمانے لگے: اے بھائیو! افسوس میں آج رات اس طرح نماز پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا جیسا کہ پہلے رکھتا تھا، گزشتہ دنوں کی طرح روزہ رکھنے کی قدرت بھی نہیں رکھتا، اور نہ ہی اس بات کی طاقت رکھتا ہوں کہ نیچے اپنے شاگردوں کے پاس اتروں تاکہ ان کے ساتھ مل کر اللہ عزوجل کا ذکر کروں جس طرح پہلے ان کے ساتھ مل کر کیا کرتا تھا۔ پھر فرمایا! اے میرے اللہ! اگر تو نے مجھے نماز روزہ اور اپنے ذکر سے روکنا ہے تو مجھے دنیا میں گھڑی بھر کے لئے بھی باقی نہ رکھ۔ چنانچہ اسی وقت اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

۲۵۷۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے ہمیں بتایا ایک عبادت گزار بندہ تھا وہ کہا کرتا تھا: جب میں سو جاتا ہوں پھر جاگتا ہوں اور دوبارہ سونے کی طرف لوٹوں تو اے اللہ! میری آنکھ کو نہ سلانا۔

جعفر کہتے ہیں کہ ثابت رحمہ اللہ نے یہ اپنا ہی واقعہ سنایا تھا۔

۲۵۷۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، عمرو بن عاصم، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: بخدا! عبادت پیہم حملوں سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۲۵۷۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم بن کثیر، ابن مالک مقبری، عمرو بن محمد بن ابی رزین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: بیس سال میں نے نفس پر مشقت کر کے نماز پڑھی اور بیس سال خوشی کے ساتھ پڑھی۔

۲۵۷۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح، شعبہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ ایک دن اور ایک رات میں پورا قرآن مجید پڑھتے تھے اور دوائی روزہ رکھتے تھے۔

۲۵۷۶- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، عثمان بن ابی شیبہ، یحییٰ بن یمان، منہال بن خلیفہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہا جاتا تھا کہ فقہ کوفی ہے اور عبادت بصری۔

۲۵۷۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار بن حاتم، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے جامع مسجد میں کوئی ستون ایسا نہیں چھوڑا جس کے پاس بیٹھ کر قرآن ختم نہ کیا ہو اور رویا نہ ہوں۔

۲۵۷۸- ثابت کا مسجد کی تعظیم کرنا - ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق سراج، ابوہمام، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے بسا اوقات میں ثابت بنانی رحمہ اللہ کے ساتھ چہل قدمی کرتا آپ جس مسجد کے پاس سے بھی گزرتے تھے اس میں ضرور نماز پڑھتے تھے۔

۲۵۷۹- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، ابوہمام، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بسا اوقات ہم ثابت

رحمہ اللہ کے ساتھ کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتے: چنانچہ ثابت رحمہ اللہ پہلے مریض کے گھر کی مسجد میں جا کے نماز پڑھتے اور پھر مریض کے پاس تشریف لاتے۔

۲۵۸۰-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عفان، حماد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حمید رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم انسؓ بن مالک کے پاس آتے تھے اور ہمارے ساتھ ثابت رحمہ اللہ بھی ہوتے تھے: چنانچہ ثابت رحمہ اللہ جب بھی کسی مسجد کے پاس سے گزرتے اس میں ضرور نماز پڑھتے۔ ہم انسؓ کے پاس آتے تو وہ پوچھتے: ثابت کہاں ہے؟ میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں۔

۲۵۸۱-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن ولید، محمد بن یزید مستملی، سعید بن عامر، جرمی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی ثابت رحمہ اللہ کے ساتھ قاضی کے پاس کسی ضروری کام کے لئے گیا۔ ثابت رحمہ اللہ راستے میں جب مسجد کے پاس سے گزرتے اتر کر اس میں ضرور نماز پڑھتے یہاں تک کہ قاضی تک پہنچ گئے۔ قاضی سے آپ رحمہ اللہ نے اس آدمی کے ضروری کام کے متعلق بات کی۔ چنانچہ قاضی نے اس آدمی کی حاجت کو پورا کیا۔ اس کے بعد ثابت رحمہ اللہ اس آدمی کو مخاطب کر کے فرمانے لگے: شاید تمہیں آتے ہوئے مشقت کا سامنا کرنا پڑا ہوا کہنے لگا جی ہاں: ثابت رحمہ اللہ فرمانے لگے۔ میں نے راستے میں آتے ہوئے جو نماز بھی پڑھی اس میں اللہ تعالیٰ سے تیری حاجت کو ضرور طلب کیا۔

۲۵۸۲-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے دعا میں یوں فرمایا: اے باعث! اے وارث! مجھے اکیلا نہ چھوڑنا اور تو بہترین وارث ہے۔ بسا اوقات ثابت رحمہ اللہ ہمارے پاس تشریف لاتے اور ہم ان سے پہلے ہی قبلہ رو بیٹھ چکے ہوتے۔ فرماتے: اے نوجوانوں کی جماعت: تم میرے اور میرے رب کو سجدہ کرنے کے درمیان حائل ہو چکے ہو۔ آپ نماز کے بہت شوقین تھے۔

۲۵۸۳-ثابتؒ کی قبر سے قرآن کی آواز آنا ... ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، محمد بن مالک عبری، محمد بن عبداللہ بن انصاری، ابراہیم بن صمیع بلخی کہتے ہیں مجھے ان لوگوں نے فرمایا جو ثابت بنانی رحمہ اللہ کی قبر کے پاس سے سحری کے وقت گزرتے تھے کہ جب بھی ہم ثابت رحمہ اللہ کی قبر کے پاس سے گزرتے ہیں قرآن پڑھے جانے کی آواز سنتے ہیں۔

۲۵۸۴-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، عباس سراج، عبداللہ بن ابی زیاد، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اپنے والد صاحب ثابت بنانی رحمہ اللہ کو موت کے وقت کلمہ توحید کی تلقین کرنی شروع کی تو فرمایا: مجھے چھوڑ دے میں اپنے چھٹے ساتویں وظیفے میں مشغول ہوں۔

۲۵۸۵-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، احمد بن اسحٰق، محمد بن حارث، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم جنازہ کے ساتھ چلتے تھے اور ہر آدمی کو سر ڈھانپے ہوئے غمگین اور روتے ہوئے دیکھتے تھے۔

۲۵۸۶-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، خالد بن خداش، حماد بن زید کہتے ہیں میں نے ثابت بنانی رحمہ اللہ کو روتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ رونے سے ان کی پسلیاں دوہری ہو جاتی تھیں۔

۲۵۸۷-ثابتؒ کی آنکھیں کثرتِ گریہ کی وجہ سے خراب ہونا..... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر بن ابان، ابوخالد احمر، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ اتنا زیادہ روتے تھے، قریب تھا کہ ان کی آنکھیں چلی جاتیں۔ چنانچہ مریدین کسی معالج کو لائے۔ معالج نے کہا: میں علاج کروں گا بشرطیکہ آپ میری بات مانیں پوچھا کونسی

بات؟ کہا آپ روئیں گے نہیں، فرمایا: آنکھوں کی بھلائی صرف رونے ہی میں ہے چنانچہ علاج کرانے سے انکار کر دیا۔

۲۵۸۸- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سلام، احمد بن علی ابار، عبیداللہ بن محمد بن عائشہ، محمد بن عائشہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بن بنانی رحمہ اللہ سے کہا گیا اگر آپ کثرت سے رونا بند کر دیں آپکی آنکھوں کی تکلیف جاتی رہے گی، فرمایا: مجھے آنکھوں کی چنداں ضرورت نہیں۔

۲۵۸۹- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر حذاء، احمد بن ابراہیم، ابوظفر جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہو گئے۔ طبیب نے ان سے کہا: اگر آپ مجھے ایک بات کی ضمانت دیں آپکی آنکھیں درست ہو سکتی ہیں پوچھا وہ کونسی بات؟ کہا آپ روئیں گے نہیں، فرمانے لگے: اس آنکھ میں کچھ بھلائی نہیں جو روتی نہیں۔

۲۵۹۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل کہتے ہیں: مجھے خبر پہنچی ہے کہ انسؓ بن مالک نے ثابت سے فرمایا: تیری آنکھیں نبی ﷺ کی آنکھوں کے کتنی مشابہ ہیں۔ یہ سن کر ثابت رحمہ اللہ اتنے روئے کہ ان کی آنکھیں چندھیا گئیں۔

۲۵۹۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر، ابوخالد احمر، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "تطلع علی الافئدۃ" جہنم کی آگ دلوں تک پہنچ جائے گی، کی تلاوت کی اور فرمایا: جہنم کی آگ جہنمی کو کھاتی جائے گی حتی کہ اس کے دل تک پہنچ جائے گی اور پھر بھی وہ زندہ رہے گا اور عذاب انتہا تک پہنچ جائے گا۔ چنانچہ ثابت رحمہ اللہ رونے لگے اور اپنے اردگرد بیٹھے ہوؤں کو بھی رلا دیا۔

۲۵۹۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عمرو بن عاصم، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے تم میں سے جو کوئی دن میں گھڑی بھر کے لئے اللہ کا ذکر کرے گا سمجھو اس کا وہ دن منافع والا ہوگا۔

۲۵۹۳- **ایک نیکی کا دس گنا ثواب** ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، بشر بن مبشر، حماد بن سلمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابۂ کرامؓ ذکر اللہ کی مجالس قائم کرتے تھے اور کہتے تھے: کیا تم دیکھتے ہو کہ آج کے دن کا ہم دسواں حصہ بیٹھے؟ جب کہتے کہ جی ہاں اتنا بیٹھ چکے ہیں تب فرماتے الحمدللہ ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آج کا پورا دن ہمیں (ثواب) عطا فرمائے گا۔

۲۵۹۴- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر و عبیداللہ بن یعقوب، اسحق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کی طرف وحی کرتے ہیں کہ اے جبریل! فلاں بن فلاں آدمی کی عبادت کی حلاوت زائل کر دے۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام اس آدمی کی عبادت کی حلاوت زائل کر دیتے ہیں اور وہ آدمی پریشان، غمزدہ اور غمگین ہو کر رہ جاتا ہے اللہ تعالیٰ پھر جبرئیل کو وحی کرتے ہیں کہ اے جبرئیل امین! میں نے اس آدمی کو آزمالیا اور اسے بدر جہا بہتر پایا لہٰذا اسکی حلاوت اسے واپس لوٹا دے میں نے بندے کو آزمائش میں سچا پایا اور عنقریب میں اسے زیادہ حلاوت عطا کروں گا۔

۲۵۹۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد دورقی، ابوظفر جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ مؤمن کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے روبرو سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے اے بندے! کیا مشکلات میں تو نے مجھے پکارا؟ وہ اثبات میں جواب دیگا۔ پھر سوال ہوگا اے بندے! کیا تو نے میرا ذکر کیا؟ جواب دیگا جی ہاں۔ ارشاد ہوگا مجھے عزت و جلال کی قسم! جہاں بھی تو نے میرا ذکر کیا میں نے بھی وہاں تجھے یاد کیا، تو نے جب بھی مجھے پکارا میں نے تیری پکار کا تجھے جواب دیا۔ ثابت رحمہ اللہ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بندۂ مسلمان کی دعا رد نہیں کی

جاتی یا تو دنیا ہی میں آنا فانا قبول کر لی جاتی ہے یا آخرت کے لئے ذخیرہ کر لی جاتی ہے یا اس کی دعا کے بدلے میں اس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

۲۵۹۶-دعا کی قبولیت کی نشانی ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، بکر بن محمد، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک عبادت گزار نے اپنے بھائیوں سے کہا: میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کب یاد فرماتے ہیں، چنانچہ اس کے ساتھی اسکی بات سن کر پریشان ہو گئے اور کہنے لگے: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کس وقت تمہیں یاد کرتے ہیں؟ جواب دیا جی ہاں میں جانتا ہوں وہ پوچھنے لگے بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کس وقت تمہیں یاد کرتے ہیں؟ کہا: جس وقت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہوں وہ بھی مجھے یاد کرتے ہیں۔ پھر کہنے لگا میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کب میری دعا قبول فرماتے ہیں چنانچہ اس کے بھائی اسکی بات سن کر پھر تعجب میں ڈوب گئے اور کہنے لگے کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کب تیری دعا قبول فرماتے ہیں؟ کہنے لگا جی ہاں میں جانتا ہوں۔ پوچھا: بتاؤ وہ کیسے؟ کہنے لگا: جب میرا دل خوف محسوس کرے، میرے رونگٹے کھڑے ہو جائیں، میری آنکھیں آنسو بہانے لگیں اور میرے لئے دعا کے دروازے کھول دیئے جائیں اس وقت میں جان لیتا ہوں کہ میری دعا قبول کر لی گئی ہے چنانچہ اس کا جواب سن کر اس کے بھائی خاموش ہو گئے۔

۲۵۹۷-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے ذکر اللہ کی مجالس قائم کرتے ہیں درآنحالیکہ وہ گناہوں کے پہاڑوں تلے دبے ہوتے ہیں چنانچہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے فارغ ہو کر اٹھتے ہیں گناہوں سے آزاد ہو چکے ہوتے ہیں اور کوئی گناہ ان کے ذمہ نہیں باقی رہتا ہے۔

۲۵۹۸-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی مالدار تھا اس نے ایک جگہ اپنا بہت سارا مال جمع کیا، جب اسکی موت کا وقت قریب آیا سارا مال اس کے سامنے بکھیر دیا گیا وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا: ہائے افسوس، کاش! یہ مال ٹھیکریاں ہوتا۔

۲۵۹۹-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی سے بڑھ کر کون صاحب عظمت ہو سکتا ہے جس کے پاس تنہا فرشتہ آتا ہے۔ تنہا اس کی قبر میں داخل ہوتا ہے اور تنہا اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جاتا ہے اس سب کچھ کے باوجود اس کے گناہوں کی کثرت ہوتی ہے لیکن اس پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بھی کثیر ہوتی ہیں۔

۲۶۰۰-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بندہ مؤمن کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اسکے نیک اعمال اسے ڈھانپ لیتے ہیں۔

۲۶۰۱-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، حسین بن محمد، ابوزرعہ، عبدالسلام بن مطہر، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ سورت حٰم سجدہ تلاوت کی یہاں تک کہ اس آیت کریمہ پر پہنچے: "ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا و لاتحزنوا" "بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہی ہمارا رب ہے پھر انہوں نے اس پر استقامت دکھلائی ان پر (رحمت) کے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور انہیں کہتے ہیں: تم خوف وحزن نہ رکھو۔ (فصلت ۳۰)، پھر رک کر کہنے لگے: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ جب بندۂ مؤمن کو قبر سے دوبارہ اٹھایا جائے گا وہ دو فرشتے جو دنیا میں اس کے ساتھ ہوتے تھے اس سے ملاقات کریں گے اور کہیں گے۔ خوف وحزن نہ رکھو تمہیں تو جنت کی خوشخبری ہے جسکا تم سے وعدہ کیا گیا تھا پس اللہ تعالیٰ بندۂ مؤمن کو خوف سے مامون

وسالم رکھیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے۔ واہ! ایک طرف کس قدر مصیبت قیامت کے دن لوگوں کو ڈھانپے گی مگر مؤمن کو رحمت اور آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہوگی چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت دی اور اس نے دنیا میں نیک عمل کیا۔

۲۶۰۳- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن عباس مؤدب، عفان، حماد بن سلمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو آدمی بھی کثرت کے ساتھ موت کو یاد کرتا ہے اسے اس کے نامہ اعمال میں یہ یاد کرنا دکھلا دیا جاتا ہے۔

۲۶۰۳- ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم حربی، عبیداللہ بن عائشہ، حماد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو گھڑی بھر کے لئے بھی موت کو یاد کرے۔ جو بندہ بھی کثرت کے ساتھ موت کو یاد کرتا ہے اسے اس کے نامہ اعمال میں یہ یاد کرنا دکھلا دیا جاتا ہے۔

۲۶۰۴- ہر جاندار نفس کے پاس ہر روز موت کا فرشتہ آنا ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن حسین بن علی بن بحر، عبدۃ الصفار، زید بن حباب، عبداللہ بن بجیر بن حمران قیسی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: رات اور دن میں چوبیس گھنٹے ہیں اور کوئی گھنٹہ نہیں گزرتا جس میں موت کا فرشتہ کسی جاندار شی پر گھڑا نہ ہوتا ہو اگر اس جاندار کی روح قبض کرنے کا حکم ہو تو قبض کر لیتا ہے ورنہ واپس چلا جاتا ہے۔

۲۶۰۵- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، حسن بن ہارون بن سلیمان، ہارون بن عبداللہ بن سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے تھے: مؤمن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ بلیغ (پہنچی ہوئی) ہے چونکہ مؤمن نیت کرتا ہے کہ وہ قیام اللیل کرے دن کو روزہ رکھے اور اپنے مال سے زکوٰۃ نکالے لیکن اسکا نفس اسکی اتباع نہیں کرتا پس معلوم ہوا مؤمن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ پہنچنے والی اور ابلغ ہے۔

۲۶۰۶- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، حسن بن ہارون، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک نوجوان تھا جس میں قدرے فخر و تکبر پایا جاتا تھا اسکی ماں اسے تنبیہ کرتی اور کہتی: اے بیٹے! تجھے ایک عظیم دن سے پالا پڑنے والا ہے لہٰذا اس دن کو یاد کر! جب بھی اس پر کوئی مصیبت نازل ہوتی اس کی ماں اس پر فمزدہ ہو کر جھک جاتی اور کہتی: میں تجھے اس مصیبت سے ڈراتی رہتی تھی اور تجھے ایک آنے والے دن کے یاد رکھنے کی تلقین کرتی رہتی تھی۔ وہ اپنی ماں سے کہتا: اے امی: میرا رب بہت مہربانیوں والا ہے میں توقع رکھتا ہوں کہ وہ مجھے عذاب نہیں دے گا اگر وہ میری مغفرت نہیں فرمائے گا تب بھی وہ میرا اولیٰ ہے۔
ثابت رحمہ اللہ فرماتے تھے: دیکھو! باوجود اس حالت کے اس نوجوان کا اللہ تبارک وتعالیٰ کے بارے میں حسن ظن ہے۔

۲۶۰۷- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن اسحٰق طالقانی، ضمرہ، سری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کر لیا ایک آدمی رات کو اپنے کاندھے پر ثابت رحمہ اللہ کو اٹھا کر منکوحہ کے پاس لے آیا۔ لوگ کہنے لگے: اگر معاملہ ثابت کے گوشت پوست کا ہوتا تو خود چلے جاتے لیکن یہ معاملہ ان کی ہڈیوں کا ہے۔

۲۶۰۸- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، سری بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی چنانچہ انہیں ایک آدمی اپنے کاندھے پر اٹھالایا اور نئی منکوحہ کو ہدیہ کر دیا۔

۲۶۰۹- ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، ابومسلم کشی، محمد بن عبداللہ انصاری، عبیداللہ، جمیلہ مولاۃ انس (انس کی آزاد کردہ باندی جمیلہ) کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت انس بن مالک کے پاس تشریف لاتے اور انس کہتے اے جمیلہ! مجھے خوشبو لا کر دے تا کہ میں اپنے ہاتھوں کو لگاؤں چونکہ ثابت اس وقت تک راضی نہیں ہوتا جب تک میرے ہاتھ نہ چوم لے اور کہتا ہے کہ ان ہاتھوں نے رسول اللہ ﷺ

کے ہاتھ مبارک کو چھوا ہے۔

۲۶۱۰-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل وعلی بن مسلم سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام بہت طویل نماز پڑھتے پھر رکوع کرتے اور پھر سر اوپر اٹھا لیتے اور فرماتے: اے آسمانوں کے بنانے والے! میں نے تیری طرف اپنا سر اٹھایا ہے، بندے اپنے معبودوں ہی کی طرف نظر کرتے ہیں اے آسمانوں کو سکون بخشنے والے!

۲۶۱۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے دن رات کے گھنٹوں کو اپنی آل واولاد پر تقسیم کر رکھا تھا دن رات میں جو گھنٹہ بھی گزرتا مگر ان کی اولاد کا کوئی فرد ضرور نماز کے لئے کھڑا ہوتا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کو ذیل کی آیت کریمہ میں ذکر کیا ہے: "اعملوا آل داؤد وقلیل من عبادی الشکور" (۳۴/۱۳)۔ اے آل داؤد! عمل کرتے رہو اور میرے بندوں میں سے بہت کم لوگ شکر گزار ہیں۔

۲۶۱۲-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ فرماتے تھے: داؤد علیہ السلام بالوں کی بنی سات مینڈھی لیتے اور انہیں راکھ میں ملا کر رکھ لیتے پھر خدا کے ساتھ مناجات میں رونے لگتے حتی کہ آنسوؤں کی لڑی بہنے لگتی۔ پھر جب بھی پانی پینا چاہتے تو پانی کے ساتھ ساتھ گلاس میں ٹپکے آنسو بھی پینے پڑتے۔

۲۶۱۳-**فاجر کی دعا مؤمن کی نسبت جلد قبول ہوتی ہے**...... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، موسیٰ بن اسماعیل، سلام بن مسکین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن نے جب بھی کسی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ کو پکارا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کی حاجت براری کا کام جبریل کے سپرد کیا اور ساتھ میں جبریل کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جلدی نہیں کرنا تاکہ میں اپنے بندے کی پکار دوبارہ سن لوں اور جب کوئی فاجر آدمی اپنی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت جبریل علیہ السلام کے سپرد فرماتے ہیں اور ساتھ حکم دیتے ہیں کہ اس فاجر آدمی کی حاجت جلدی پوری کردو۔ حتی کہ میں فاجر آدمی کی پکار دوبارہ نہ سننے پاؤں۔

۲۶۱۴-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ جو لوگ بھی کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور جنت کا سوال کرنے اور دوزخ سے پناہ مانگنے سے پہلے اٹھ جاتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ مسکین لوگ دو عظیم الشان چیزوں سے غافل کر دیے گئے۔

۲۶۱۵-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، محمد بن سلیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ کے عذاب کا ذکر کرتے ان کے اعضاء پر کپکی طاری ہو جاتی اور جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ذکر کرتے ان کے اعضاء اپنی جگہ پر واپس لوٹ آتے۔

۲۶۱۶-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعامر عدوی، حماد بن سلمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں مصعب بن زبیرؓ کے خیموں کی طرف ایک ایسی جگہ بیٹھا تھا جہاں سے چوپائے نہیں گزرتے تھے میں نے سورہ حم شروع کی: حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب قابل التوب شدید العقاب (۴۰/۲) حم۔ یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو غالب اور علم والا ہے۔ گناہوں کا بخشنے والا توبہ کا قبول کرنے والا اور سخت عذاب میں گرفتار کرنے والا ہے۔

پس جب میں نے "غافر الذنب" پڑھا اچانک ایک آدمی نے کہا کہو اے گناہوں کے معاف کرنے والے! میرے گناہ معاف کر دے۔ میں نے کہا اے گناہوں کے معاف کرنے والے! میرے گناہ معاف فرما۔ جب میں نے "قابل التوب" پڑھا

کہنے لگا کہو: اے توبہ کے قبول کرنے والے! میری توبہ قبول فرما، اور جب میں نے آیت "شدید العقاب" پڑھی کہا: یوں کہو: اے شدید عقاب والے میری سزا معاف فرما۔ ثابت نے فرمایا: اس کے بعد میں نے دائیں بائیں دیکھا لیکن مجھے کوئی نظر نہ آیا۔

۲۶۱۷- شکم سیری کے ذریعہ شیطان انبیاء پر بھی حملہ آور ہو جاتا ہے ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ۔

ایک مرتبہ شیطان یحییٰ بن ذکریا علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا۔ یحییٰ علیہ السلام نے اس کے پاس لوگوں کو پھنسانے کے لئے بہت ساری چالبازیاں دیکھیں، پوچھا اے ابلیس! یہ تمہارے پاس کیسی چالبازیاں ہیں، جنہیں تمہارے پاس دیکھ رہا ہوں جواب دیا: یہ شہوات ہیں جن کے ذریعے میں ابن آدم کو اپنے چکر میں گرفتار کر لیتا ہوں۔ یحییٰ علیہ السلام نے پوچھا! کیا میرے لئے بھی ان میں کوئی چکر ہے؟ جواب دیا: بسا اوقات آپ پیٹ بھر کر کھانا کھاتے ہیں جس سے ہم آپ کو نماز اور ذکر سے بوجھل بنا دیتے ہیں پوچھا کیا اس کے علاوہ کوئی اور تو نکا بھی ہے؟ جواب دیا نہیں۔ یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: بخدا میں کبھی بھی شکم سیر ہو کر کھانا نہیں کھاؤں گا۔ شیطان کہنے لگا: بخدا میں کبھی بھی کسی مسلمان کو نصیحت نہیں کروں گا۔

مسانید ثابت بنانی رحمہ اللہ

ثابت رحمہ اللہ نے صحابۂ کرام کی ایک جماعت کثیرہ سے احادیث روایت کی ہیں تاہم خصوصاً ابن عمر، ابن زبیر، شداد اور انس رضی اللہ عنہم سے زیادہ اکتساب حدیث کیا اور ان میں بھی زیادہ تر روایات حضرت انسؓ سے مروی ہیں تابعین کرام کی بھی ایک بڑی جماعت نے ان سے احادیث روایت کی ہیں ان میں سے عطاء بن ابی رباح، قتادہ، ایوب، یونس بن عبید، سلیمان تیمی، حمید، داؤد بن ابی ہند، علی بن زید بن جدعان اور اعمش قابل ذکر ہیں۔ تاہم ثابت رحمہ اللہ کی سند سے مروی چند احادیث ذیل میں ہیں۔

۲۶۱۸- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن ابی بکر سہمی، حمید، ثابت کے سلسلۂ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک مسلمان کی تیمارداری کرنے تشریف لے گئے۔ وہ آدمی بیماری کی وجہ سے کمزور ہو کر چوزے کی طرح ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے مریض سے پوچھا کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگی ہے؟ کہنے لگا میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ: اے میرے اللہ! تو نے آخرت میں مجھے جو سزائیں دینی ہیں وہ مجھے دنیا میں دیدے۔ ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! تو ان کی طاقت نہیں رکھتا تو نے یوں کیوں نہیں کہا: "اللهم ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار" اے اللہ! مجھے دنیا اور آخرت میں بھلائیاں نصیب فرما اور مجھے آگ کے عذاب سے بچالے۔[1]

یہ حدیث صحیح ثابت ہے امام احمد بن حنبل نے یہ حدیث عاصم بن نضر اور خالد بن حارث دونوں سے روایت کی ہے نیز قتادہ بھی انسؓ سے روایت کرتے ہیں مگر ان کی روایت میں دعا بے قصہ کا ذکر نہیں۔

۲۶۱۹- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمن، یزید بن ہارون، حمید، ثابت کے سلسلۂ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے گھسٹتا ہوا چلا جا رہا ہے۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے؟ اس کے بیٹوں نے جواب دیا: ہمارے باپ نے منت مانی ہے کہ بیت اللہ تک پیادہ پا چل کر جائے گا ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے اپنے آپ کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے سوار ہونے کا حکم دیا اور وہ سوار ہو گیا۔

۱۔ صحیح مسلم۔ کتاب الذکر باب ۷ ومسند الامام احمد ۳/۱۰۷۔ ومشکاۃ المصابیح ۲۵۰۲ والادب المفرد للبخاری ۷۲۷، ۷۲۸۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اور امام احمد بن حنبل نے بھی اسے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے نیز بخاری رحمہ اللہ نے یحییٰ بن قطان اور مروان فزاری عن حمید کی سند سے ذکر کیا ہے جبکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے ہشیم عن حمید کی سند سے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

۲۶۲۰- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، وفاروق خطابی، ابومسلم کشی، محمد بن عرعرہ، شعبہ، یونس بن عبید، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ انسؓ بن مالک نے فرمایا: میں جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہا اور وہ میری خدمت کیا کرتے تھے حالانکہ جریر بن عبداللہ انسؓ سے عمر میں بڑے تھے۔ جریرؓ فرمایا کرتے تھے! میں نے انصارؓ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو کچھ کرتے دیکھا ہے اسکی مثال نہیں ملتی اس لئے میں نے جس انصاری کو دیکھا اس کا ضرور اکرام کیا۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے محمد بن عرعرہ شعبہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ مسلم رحمہ اللہ نے یہ حدیث بندار وابوموسیٰ ونصر بن علی عن محمد بن عرعرہ کی سند سے ذکر کی ہے۔

۲۶۲۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عفان، عبدالعزیز بن مختار، ثابت کے سلسلۂ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی خواب میں دیکھا اس لئے کہ شیطان میری شکل و صورت نہیں اختیار کرسکتا۔ ارشاد فرمایا مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔[1]

یہ حدیث صحیح ثابت ہے آئمہ حدیث نے اسے ذکر کیا ہے، امام بخاری رحمہ اللہ نے معلیٰ بن شداد، عبدالعزیز بن مختار کی سند سے ذکر کی ہے ابومسلم رحمہ اللہ نے شعبہ، ثابت، انسؓ کی سند سے ذکر کی ہے۔

۲۶۲۲- **مغرب سے قبل دو رکعات** ابونعیم اصفہانی، فاروق خطابی، عباس بن فضل اسفاطی، ابویعلیٰ محمد بن صلت، ابوصفوان، ابن جریج، عطاء، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ انسؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مؤذن جب مغرب کی آذان دے کر فارغ ہوجاتا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرامؓ جلدی جلدی مسجد کے ستونوں کی طرف بھاگتے اور (جماعت کھڑی ہونے سے پہلے پہلے) دو رکعت نماز پڑھ لیتے۔

ثابت سے عطاء کی یہ حدیث غریب ہے اور ابوصفوان روایت میں متفرد ہیں۔ وہ ابوصفوان اموی ہیں انکا نام عبداللہ بن سعید ہے وہ ثقہ اور مامون ہیں۔

۲۶۲۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، طلحہ بن عمرو، ثابت کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لاتے جبکہ مؤذن مغرب کی آذان دے چکا ہوتا ہم (جماعت کھڑے ہونے سے پہلے) دو رکعت نماز میں مشغول ہوتے چنانچہ آپ ﷺ ہمیں ان دو رکعتوں کا حکم دیتے اور نہ ہی ان سے منع فرماتے تھے۔

یہ حدیث معتمر بن سلیمان نے ابوداؤد سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۲۶۲۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، ابراہیم بن ہاشم، سعید بن یعقوب، زید بن حباب، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ انسؓ نے مجھے کہا: اے ثابت! مجھ سے علم حاصل کرلو مجھ سے بڑھ کر زیادہ قابل اعتماد کسی کو نہیں پاؤ گے چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے علم حاصل کیا ہے انہوں نے جبرئیل علیہ السلام سے اور جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے۔

ثابت رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے اور یہ حدیث ہم نے صرف زید بن حباب کے واسطے سے ذکر کی ہے، اور اس پر پھر اختلاف ہوا ہے۔ تاہم ابوکریب نے اس کو زید بن حباب عن میمون عن ثابت کی سند سے روایت کیا ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۱/ ۳۸، ۸/ ۵۴، ۹/ ۴۲، ۴۳، وصحیح مسلم، کتاب الرؤیا، ۱۳.

۲۶۲۵-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار بن حاتم، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلۂ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (ان پڑھ) امیوں کو اس قدر معاف فرمائے گا اتنا علماء کو معاف نہیں فرمائے گا۔[1]

یہ حدیث غریب ہے سیار، جعفر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں ہم نے صرف احمد بن حنبل کے واسطے سے یہ حدیث لکھی ہے

۲۶۲۶-ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن محمد بن احمد جرجانی، سلیمان بن حسن عطار، ابوفضل واسطی، یوسف بن عطیہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا آخری زمانے میں جاہل عبادت گزار ہونگے اور فاسق قرآء ہوں گے۔

ثابت رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف یوسف بن عطیہ کی سند سے ذکر کی ہے اور یوسف بن عطیہ بصری قاضی ہیں اور ان کی حدیثیں منکر ہیں۔

۲۶۲۷-ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سعید بن اشعث، حارث بن عبید، ثابت کے سلسلۂ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ صحابۂ کرامؓ نے کہا: یارسول اللہ! جب ہم آپ کی صحبت میں ہوتے ہیں ہماری عجیب کیفیت ہوتی ہے جب ہم آپ کی صحبت سے اٹھ جاتے ہیں ہماری وہ حالت باقی نہیں رہتی ہم ڈرتے ہیں کہیں نفاق تو ہمارے اندر سرایت نہیں کر گیا!۔ فرمایا تمہارا رب کے ساتھ معاملہ کیسا ہوتا ہے؟ صحابہؓ نے جواب دیا: اللہ ظاہر و باطن میں ہمارا رب ہے۔ فرمایا: نبی کے بارے میں تمہارا کیا حال ہوتا ہے؟ صحابۂ کرامؓ نے جواب دیا: آپ سرا و علانیۃً ہمارے نبی ہیں۔ ارشاد فرمایا یہ نفاق نہیں ہے۔[2]

ثابت رحمہ اللہ کی اس حدیث میں حارث بن عبید ابوقدامہ متفرد ہیں۔ یہ حدیث حسن بن محمد بن صالح زعفرانی نے سعید بن منصور عن ثابت کی سند سے روایت کی ہے۔

۲۶۲۸-ایک عورت کی نبی ﷺ سے محبت کا عالم ..... ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد، محمد بن شعیب تاجر، عبدالرحمن بن سلمہ، ابوزہیر عبدالرحمن بن مغراء، مفضل بن فضالہ، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے انسؓ بن مالک کی حدیث ہے کہ غزوۂ احد کے موقع پر مسلمانوں کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا لوگ کہنے لگے محمد قتل کئے جا چکے ہیں..... حتیٰ کہ مدینہ تک یہ افواہ پھیل گئی۔ اسی اثناء میں ایک انصاری عورت پریشانی کے عالم میں باہر نکلی اور اس نے اپنے باپ، بیٹے، بھائی اور شوہر کو شہید پایا۔ مجھے معلوم نہیں اس نے اول وہلہ میں کس کو دیکھا جب آخری آدمی کے پاس سے گزری کہنے لگی یہ کون ہیں؟ صحابۂ کرامؓ نے جواب دیا: یہ تیرا باپ، بھائی، شوہر اور تیرے بیٹے ہیں سب شہید ہو چکے ہیں۔ پھر وہ کہنے لگی رسول اللہ ﷺ کا کیا بنا؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا: وہ تیرے سامنے سلامت ہیں: چنانچہ وہ عورت فوراً رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور رسول اللہ ﷺ کا کپڑا پکڑ کر کہنے لگی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، جب آپ کسی پریشانی سے سلامت ہیں تب مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

ثابت کی یہ حدیث غریب ہے اور مفضل بن فضالہ، مبارک بن فضالہ کے بھائی ہیں اور وہ بصری ہیں۔ ابوزہیر عبدالرحمن بن مغراء متفرد ہیں۔

۲۶۲۹-اہل عرب سے محبت کا حکم ..... ابونعیم اصفہانی، فاروق خطابی، حبیب بن احمد، ابومسلم کشی، معقل بن مالک، ہیثم بن جماز،

۱۔ العلل المتناهيه لابن الجوزي ۱/ ۱۳۳. واللآلي المصنوعة ۱/ ۱۱۷. وميزان الاعتدال ۵۰۰۵. وجامع الكبير للسيوطي ۵۲۶۸. وكنز العمال ۲۸۹۸۳.

۲۔ الدر المنثور ۳/ ۵۴. وتفسير ابن كثير ۸/ ۲۰۵.

ثابت کے سلسلۂ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عربوں کے ساتھ محبت کرنا ایمان ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر ہے سو جس نے عربوں سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے عربوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔[1]

ثابت کی یہ حدیث غریب ہے اور ہیثم بن جماز متفرد ہیں۔

۲۶۳۰- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، فضیل بن محمد، موسیٰ بن داؤد، ہیثم بن جماز، ثابت کے سلسلۂ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے عمل کو لایا جائے گا اور ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا چنانچہ اس کا عمل پلڑے میں اس وقت تک بھاری نہیں ہوگا جب تک کہ صحیفہ اللہ کے ہاتھ سے مہر زدہ کر کے نہیں لایا جائے گا پس صحیفہ مہر زدہ کر کے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور بھاری ہو جائے گا اور اس صحیفے میں کلمۂ توحید "لا الٰہ الا اللہ" ہوگا۔[2]

ثابت کی یہ حدیث غریب ہے ہیثم بن عمران متفرد ہیں اور وہ ایک بصری قصہ گو ہیں۔

(۱۹۸) قتادہ بن دعامہ رحمہ اللہ[3]

ابوالخطاب قتادہ بن دعامہؒ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپؒ حافظ، عالم، عامل، واعظ، خطیب، حافظ حدیث اور خوف خدا سے سرشار تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف شرعی اقدار کی رعایت اور نصیحت قبول کرنے کا نام ہے۔

۲۶۳۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن محمد بن حارث، شیبان، ابوہلال، غالب قطان، بکر بن عبداللہ مزنی کہا کرتے تھے، جو اپنے زمانے کے سب سے بڑے حافظ قرآن اور حافظِ حدیث کو دیکھنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ قتادہ رحمہ اللہ کو دیکھ لے۔ ان سے بڑا حافظ ہم نے کوئی نہیں پایا۔

۲۶۳۲- **قتادہ کا قوی حافظہ**..... ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق ثقفی، رجاء بن جارود، یحییٰ بن حماد، ابوعوانہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں چار دن مسلسل سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس رہا اور وہ مجھے حدیثیں سناتے رہے ایک دن کہنے لگے: تم حدیثیں لکھتے نہیں ہو؟ کیا تمہارے پلے کچھ حدیثیں ہیں جو میں نے تمہیں سنائی ہیں؟ میں نے کہا: اگر آپ چاہیں میں آپ کی بیان کردہ حدیثیں جوں کی توں سنا دوں! پس میں نے وہ ساری سنی ہوئی احادیث انہیں ہو بہو اسی طرح سنا دیں اور سعید رحمہ اللہ میری طرف دیکھتے اور کہتے: تم اس کے اہل ہو کہ تمہیں حدیثیں سنائی جائیں، سوال کرتے جاؤ پس میں ان سے سوال کرنے لگا۔

(سعید بن المسیبؒ وہ بارعب شخصیت تھیں جن کے حلقۂ درس میں کسی کو بغیر اجازت سوال کرنے کی جرأت نہیں تھی لہذا حضرت سعید بن المسیب کا حضرت قتادہؒ کو کھلے عام ہمیشہ کیلئے سوال کرنے کی اجازت عطا فرمانا قتادہؒ کیلئے باعث فخر ہے۔ اصغر)

۲۶۳۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابن اخیہ سعدان بن نصر، حسین بن مہدی، عبدالرزاق، معمر کے سلسلۂ سند سے مروی

۱۔ انظر الحدیث۔ المستدرک ۴/ ۸۷ وکشف الخفاء ۱/ ۲۱۳. والاسرار المرفوعۃ ۱۸۲. وکنز العمال ۳۳۹۲۲.

۲۔ الکامل لابن عدی ۷/ ۲۵۶۱.

۳۔ تهذیب التهذیب ۸/ ۳۵۱. والتقریب ۲/ ۱۲۳. والتاریخ الکبیر ۷/ ۱۸۵. والجرح والتعدیل ۷/ ۱۳۳. وطبقات ابن سعد ۷/ ۲۹۹.

ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: میرے کانوں نے جو بات بھی سنی دل نے اسے ضرور محفوظ کیا ہے۔

۲۶۳۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی عاصم، ہدبہ، ہمام ..... قتادہ کہتے ہیں: سعید بن مسیب رحمہ اللہ مجھ سے کہنے لگے: میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جو اس مسئلہ میں زیادہ سوال کرنے والا ہو جس میں تمہاری رائے اس سے مختلف ہو۔ قتادہ نے عرض کیا سوال وہی کرے گا جو اس کو سمجھے گا۔

۲۶۳۵- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، محمد بن عبدالملک، عبدالرزاق، معمر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس آٹھ دن اقامت کی۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ آٹھویں دن ان سے بطور محبت کہنے لگے: اے نابینا آدمی! کیا تم کوچ کر رہے ہو تم نے مجھے سرکش بنا دیا ہے۔

۲۶۳۶- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، محمد بن مسعود طرسوی، عبدالرزاق، معمر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: مجلس حدیث میں تکرار حدیث مجلس کی نورانیت کو ختم کر دیتا ہے۔ میں نے بھی کسی کو نہیں کہا کہ مجھے حدیث دوبارہ دہراؤ۔

۲۶۳۷- قتادہؒ کی فضیلت ..... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حارث، علی بن بشر، عبدالرزاق، معمر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے خواب میں ایک کبوتری دیکھی ہے جو موتی اٹھاتی ہے اور پھر پھینک دیتی ہے ابن سیرین رحمہ اللہ نے تعبیر دی اور فرمایا: وہ قتادہ ہیں۔ میں نے ان سے بڑا حافظ نہیں دیکھا۔

۲۶۳۸- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن یعقوب، محمد بن ہارون، موسیٰ بن اسماعیل، ابوہلال، مطر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ علم کے شہسوار تھے۔

۲۶۳۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق، محمد بن مسعود، عبدالرزاق، معمر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہؒ نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا: قرآن مجید لیجیے اور مجھ سے سنیے! چنانچہ قتادہؒ نے سورت بقرہ پڑھی اور ایسی صاف صاف پڑھی کہ نہ واؤ چھوڑا اور نہ الف چھوڑا، اور نہ ہی کوئی اور حرف چھوڑا۔ سعیدؒ کہنے لگے: اے ابونضر! آپ نے تو خوب پختہ یاد کی ہے! قتادہؒ نے عرض کیا: ہاں میں نے پختہ یاد کی ہے۔ لیکن مجھے سورت بقرہ کی بہ نسبت صحیفۂ جابر زیادہ اچھی طرح حفظ ہے حالانکہ جابرؓ کے پاس میں نے صرف اس کو ایک دفعہ پڑھا ہے۔

۲۶۴۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن سنان، محمد بن اسحٰق، حرف بن ہیثم ابومحفوظ، ابن علیہ، روح بن قاسم، مطر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ جب کوئی حدیث سنتے اسے فوراً اچک لیتے اور جب حدیث سنتے گریہ وزاری کرنے لگتے اور حرکت میں آجاتے حتیٰ کہ حدیث ازبر حفظ کر لیتے۔

۲۶۴۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی خزاعی، ہدبہ، حزم ..... عاصم احول کہتے ہیں میں قتادہؒ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران آپ عمرو بن عبید کا تذکرہ کرنے لگے اور ان پر شدومد سے تنقید فرمانے لگے۔ میں نے کہا اے ابوخطاب! میں علماء کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک دوسرے کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔ فرمانے لگے: اے حیلہ گر انسان! کیا تم نہیں جانتے ہو کہ جب کوئی آدمی بدعت ایجاد کرتا ہے تو مناسب ہے کہ اس کی ایجاد کردہ بدعت کا تذکرہ کیا جائے حتیٰ کہ وہ اس بدعت کو ذکر کر چھوڑ دے۔

۲۶۴۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ مروزی، خالد بن خداش، عوانہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے! میں نے تیس سال سے رائے کے ساتھ فتویٰ نہیں دیا۔

۲۶۴۳- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، حاتم بن لیث، موسیٰ بن اسماعیل، ابوہلال، مطر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ علم کے بندے تھے وہ مرتے دم تک ایک متعلم کی حیثیت سے رہے۔

۲۶۴۴- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، محمد بن سہل بن عسکر، عبدالرزاق، معمر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: مستحب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کو طہارت کے ساتھ پڑھا جائے۔

۲۶۴۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحق بن حسن حربی، حسین بن محمد، شیبان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء" اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں علماء ہی ڈرتے ہیں کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا علم کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ دل میں اللہ کا خوف وخشیت ہو۔

۲۶۴۶- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، اسحق، حسین، شیبان، قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "والیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ" اور اسی کی طرف اچھے کلمات چڑھتے ہیں اور نیک عمل کو اللہ تعالیٰ اوپر اٹھا لیتے ہیں۔(فاطر ۱۰) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کوئی قول عمل کے بغیر قابل قبول نہیں سو جس نے اچھا عمل کیا اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔

۲۶۴۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر، حجاج اسود قسملی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا اے ابن آدم! اگر تو چاہتا ہے کہ نیکی تب کرے گا جب تو اپنے اندر نشاط پائے گا تو تیرا نفس سستی اور آسانیت کی طرف زیادہ مائل رہے گا لیکن بندہ مومن ہوشیار، سخت جان اور قوی ہوتا ہے اور مومنین اللہ تعالیٰ کے سامنے دن رات گڑگڑانے والے ہوتے ہیں اور مومنین ہمہ وقت سراً وعلانیۃ (پوشیدہ اور ظاہر) ہمارا ربنا! ہمارا ربنا! کہتے رہتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کی پکار سن لیتے ہیں۔

قتادہؒ کے خطابات

۲۶۴۸- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحق حربی، حسین بن محمد مروزی، شیبان بن عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! لوگوں کے مال واولاد پر اعتبار نہ کر! لیکن ان کے ایمان اور نیک عمل کا اعتبار کر۔

جب تم کسی نیک بندے کو اللہ کے حضور عمل کرتا دیکھو تو اس کی اتباع کرو اور اس سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو جہاں تک ہو سکے، جبکہ ساری قوت وطاقت اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ نیز فرمایا: صغیرہ گناہ تھوڑے تھوڑے جمع ہو کر اپنے کرنے والے کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ بخدا! ہم جانتے ہیں کہ چھوٹے گناہوں سے ڈرنے والا ہی بڑے گناہوں سے بچنے والا ہوتا ہے۔

قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "فمن الناس من یقول ربنا آتنا فی الدنیا وما لہ فی الآخرۃ من خلاق" ترجمہ لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں عطا فرما ان کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا یہ بندہ دنیا کی نیت کرتا ہے۔ اسی کے لئے خرچ کرتا ہے۔ اسی کے لئے اس کی تگ ودو ہے۔ اس کا مقصد اور مطلب دنیا ہے۔ جبکہ کچھ لوگ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دنیا وآخرت میں اچھائیاں نصیب فرما، اس بندے نے آخرت کی نیت کی اس کے لئے اس نے خرچ کیا اور اس کی طلب ومقصد آخرت رہی۔ تحقیق اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ عنقریب پچھلے والے پچھلیں گے سو اس کا اعلان اللہ نے پہلے کر دیا اور دھمکی بھی دے دی تاکہ مخلوق پر اللہ کی حجت قائم ہو جائے۔

۲۶۴۹- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، عمرو بن علی، یزید بن زریع، ہشام دستوائی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ گناہ سے روکتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بندہ اس گناہ میں پڑے گا لیکن یہ اللہ کی حجت ہے۔

۲۶۵۰-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، اسحق بن حسن، حسین بن محمد، شیبان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس معاہدہ کو توڑنے سے اجتناب کرو سو اللہ تعالیٰ نے اس معاہدے کا اعلان پہلے ہی کر دیا اور اس کی دھمکی دے دی اور قرآن مجید کی آیات میں جگہ جگہ بطور نصیحت اور حجت کے اس معاہدہ کو ذکر کر دیا۔ عقل فہم اور علم والوں کے ہاں وہ امور حکمت والے ہیں جن کو اللہ نے حکمت دی۔ اور اللہ تعالیٰ نے کسی گناہ کی شدت کو نقض عہد سے زیادہ شدید نہیں بنایا۔ بے شک مؤمن زندہ دل اور صاحب بصیرت ہوتا ہے کتاب اللہ کو سن کر اس سے نفع اٹھاتا ہے اسے یاد کرتا ہے حفظ کرتا ہے اور اللہ کے بیان کردہ مفہومات کو سمجھتا ہے..... جبکہ کافر گونگا، بہرہ، پتھر دل ہوتا ہے، بھلائی کی کوئی بات نہیں سنتا نہ یاد کرتا ہے نہ حفظ اور نہ ہی اسکا علم رکھتا ہے۔ الغرض وہ ضلالت و گمراہی میں سر تاپاؤں دھنسا ہوتا ہے۔ ضلالت و گمراہی سے نکلنے کا کوئی رستہ نہیں پاتا۔ شیطان کا پیروکار ہوتا ہے اور اس کے چکروں میں مکمل گرفتار ہوتا ہے۔ پھر قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ پڑھی: " وامرنا لنسلم لرب العالمین " (انعام ۷۱) اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم تمام جہانوں کے پروردگار کے آگے سر تسلیم خم کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کی تعلیم محمد عربی ﷺ اور ان کے صحابۂ کرام کو دی ہے تا کہ اہل ضلالت کے ساتھ خصومت و حجت قائم کر سکیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں تعلیم دی اور بہت اچھی تعلیم دی تمہیں ادب سکھلایا اور کیا خوب اچھا ادب سکھلایا۔ پس آدمی اللہ کے سکھائے ہوئے کو اپناتا ہے اور اس میں پڑنے کا تکلف نہیں کرتا جس کا اسے علم نہیں ہوتا جس سے وہ اللہ کے دین سے نکل جائے۔ تم اپنے آپ کو تکلف غلو اور تکبر سے بچاؤ۔ اللہ کے لئے تواضع کرو اللہ تمہیں رفعتیں عطا فرمائے گا۔ بخدا! ہم نے بہت سارے لوگوں کو فتنوں کی طرف پیش رفت کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ فتنوں میں وہ گھستے چلے گئے جبکہ کچھ دوسرے لوگ فتنوں سے سراسر دست کش رہے۔ ان کا مطمح نظر خوف اور خشیت رب تھی۔ چنانچہ جب فتنوں کا سدباب ہوا تو فتنوں سے دور رہنے والے طبعی طور پر خوش تھے۔ ان کے دل ٹھنڈے تھے، ان کی کمریں بوجھ سے بالکلیہ آزاد تھیں۔ جبکہ فتنوں میں حصہ لینے والے ان کے بالکل برعکس تھے، ان کے اعمال ان کے دلوں پر کھٹن بن کر رہ گئے، اللہ کی قسم! اگر لوگ فتنوں کو آتے ہوئے اچھی طرح دیکھ لیں جس طرح انہیں ختم ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں تو انہیں لوگوں کی بے عقلی سمجھ میں آتی۔ بخدا! جب بھی کوئی فتنہ پروان چڑھا شک وشبہ کی وجہ سے اٹھا۔ جبکہ میں صاحب دنیا کو اس سے کبھی خوش خوش، کبھی غمزدہ، کبھی راضی اور کبھی ناراض..... ہر حالت میں دیکھتا ہوں۔ بخدا! اگر دنیا کے گرداب میں اسکا گھناؤنا پاؤں پڑتا تو انسان اسکا تحفظ کرتا اور اسکے لئے اسکا فیصلہ ہو جاتا۔

۲۶۵۱-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحق بن حسن، حسین بن محمد، شیبان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہارے اوپر معاہدہ کو پورا کرنا واجب ہے۔ ان معاہدوں کو مت توڑو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے توڑنے سے منع فرمایا ہے، اور ان معاہدوں کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی ذکر کر دیا ہے تقریباً بیس سے زیادہ آیات میں ان معاہدوں کو بطور نصیحت، مقدمہ اور حجت کے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "ولنسکننکم الارض من بعدھم" ہم تمہیں ضرور ان کے بعد زمین میں سکونت بخشیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین سے دنیا میں مدد اور آخرت میں جنت کا وعدہ کر دیا ہے، سو اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا ہے کہ کس کو زمین پر بسائے گا..... پس فرمان باری تعالیٰ ہے: " ولمن خاف مقامی وخاف وعید " (ابراہیم ۱۴) (یہ وعدہ) اس آدمی کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور میری وعید سے بھی ڈرا۔ ایک دوسرا فرمان ہے " ولمن خاف مقام ربہ جنتان " (الرحمٰن/۴۶)۔ جو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا ثابت ہے اور اہل ایمان اس مقام سے ڈرتے ہیں اور پھر اس کی تیاری میں دن رات جانفشانی سے اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے رہتے ہیں۔ اسکا فرمان ہے "فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ" اللہ تعالیٰ کو اپنے رسولوں کے ساتھ وعدہ خلافی کرنے والا نہ گمان کرو۔ اللہ کے رسولوں نے خوف دل میں بٹھائے رکھا اور دن رات جانفشانی سے کام لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیہ ولا خلال" اس دن کے آنے سے پہلے،

جس میں نہ پیچ ہوگی نہ دوستی (ابراہیم ۳۱)۔ دنیا میں گہری دوستی ہوتی ہے اور لوگ آپس میں دنیاوی دوستی کرتے ہیں۔ آدمی کو چاہیے وہ دیکھے کہ کس کے ساتھ دوستی رکھتا ہے اور کس کو اپنا ساتھی بناتا ہے۔ پس اگر اس کی دوستی اللہ کی رضا جوئی کے لئے ہو تو اسکو چاہیے کہ اس دوستی پر مداومت کرے اور اگر اسکی دوستی غیر اللہ کے لئے ہو تو پھر اسے جان لینا چاہیے کہ ہر دوستی قیامت کے دن عداوت میں بدل جائے گی صرف پرہیزگاروں کی دوستی باقی رہے گی۔

۲۶۵۲-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالصمد، ابراہیم ابو اسماعیل قنات کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: نیکی نے نیند کو روک دیا ہے چنانچہ اسلام سے پہلے صحابہ کرام سوتے تھے جب اسلام کا سورج طلوع ہوا انہوں نے اپنی نیند، اموال اور جسموں کو دن رات قربت خداوندی کا ذریعہ بنالیا۔

۲۶۵۳-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالوہاب، سعید، قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابہ کرام کے زمانہ میں کہا جاتا تھا کہ منافق رات کو بہت کم جاگتا ہے۔

۲۶۵۴-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حسن بن موسیٰ، عبدالوہاب، سلام بن مسکین ابوروح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: کہا جاتا تھا کہ لوگ آگ کو نہیں روندتے صرف نشانات کو روندتے ہیں۔ اور لوگ ردی باتیں کرتے ہیں۔ نیک آدمی نیک کے نقش قدم پر چلتا ہے اسکا عمل نیک کے عمل کی طرح ہوتا ہے۔ برا آدمی برے کے نقش قدم پر چلتا ہے اور اس کا عمل برے آدمی کے عمل کی طرح ہوتا ہے اور دونوں کا اجر اور سزا برابر ہوتی ہے۔ برے کی سزا برے جیسی۔ نیک کا اجر نیک جیسا۔ اور نیک پرہیزگار آدمی اپنے فعل کے قریب ہوتا ہے اسی کو کرتا ہے۔ اور فاسق فاجر بدبخت آدمی اپنے فعل کے پاس ہوتا ہے اور اسی پر اس کا کام ہے۔ ہر ایک کا معاملہ اس کے گزشتہ عمل کے مطابق ہوگا اور وہ اپنے کئے ہوئے اعمال کا معاینہ کرے گا۔ اگر عمل اچھا ہے تو اس کے ساتھ بھی اچھائی والا معاملہ ہوگا اور اگر اسکا عمل برا ہے تو اس کے ساتھ بھی برائی والا معاملہ ہوگا۔

۲۶۵۵-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، محمد بن ایوب، موسیٰ بن اسماعیل، سلام بن ابی مطیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ ایک ہفتہ میں قرآن ختم کرتے جب رمضان آتا ہر تین دنوں میں ختم کرتے اور جب ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن آتے ہر دن ایک قرآن ختم کرتے۔

۲۶۵۶-ابونعیم اصفہانی، ابوعلی محمد بن احمد بن اسحٰق بن حربی، حسین مروزی، شیبان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان " **وتطمئن قلوبهم بذكر الله** " (الرعد ۲۸) اور مؤمنین کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اطمینان پاتے ہیں، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: مؤمنین کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف مائل اور مانوس ہوتے ہیں۔ آیت کریمہ "**فلو لا انه كان من المسبحين**" (الصافات ۱۴۳) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یونس علیہ السلام کثرت سے نماز پڑھتے تھے لہٰذا اپنی مصیبت سے نجات پا گئے۔ حکمت میں کہا جاتا تھا کہ جب عامل کو ٹھوکر لگتی ہے عمل صالح اس کو بلند کر دیتا ہے اور جب پچھاڑ دیا جاتا ہے تو کوئی نہ کوئی سہارا پالیتا ہے۔ اور قتادہ نے آیت کریمہ " **والذين هم عن اللغو معرضون** " (المؤمنون ۳) اور اللہ کے بندے لغو باتوں سے اعراض کرجاتے ہیں، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: بخدا! اللہ تعالیٰ کا امر انہیں باطل سے پھیر دیتا ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کی تخلیق شروع کی تو فرشتے کہنے لگے: اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق کی تخلیق نہیں کرے گا جو ہم سے زیادہ علم والی ہو اور ہم سے افضل واشرف ہو، سو فرشتے آدم علیہ السلام کی تخلیق کی آزمائش میں مبتلا کر دیے گئے۔ سو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جس آزمائش میں چاہے مبتلا کرتا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ظاہر کردے کہ کون اسکا فرمانبردار ہے اور کون نافرمان، جو دنیا اور آخرت میں غور وفکر کرتا ہے وہ ان دونوں میں سے ایک کی برتری دوسری پر جانتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ دنیا دار بلا اور دار فنا ہے آخرت دار بقاء اور دار جزاء ہے۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو تو ان لوگوں میں

سے ہو جاؤ جو دنیا کی حاجت کو آخرت کی حاجت کے لئے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور قوت و طاقت کا اصل سر چشمہ اللہ کی ذات ہے۔

۲۶۵۷-ابونعیم اصفہانی، ابو عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمر عدنی، سفیان، حسن جعفی، ابن قاسم بن ولید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے اللہ عزوجل کے فرمان "والباقیات الصالحات" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ہر وہ نیک عمل جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی مقصود ہو وہ باقیات صالحات میں داخل ہے۔

۲۶۵۸-ابونعیم اصفہانی، ابو عبداللہ، عبداللہ بن محمد، ابن ابی عمر، سفیان، ابن ابی عروبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: موت کی تمنا کسی نے بھی نہیں کی، نبی نے اور نہ ہی غیر نبی نے۔ صرف یوسف علیہ السلام ایسے تھے کہ جب اللہ کی نعمتیں ان پر کامل ہو گئیں اور ان کے کام سب پورے ہو گئے تو وہ اللہ کی ملاقات کے مشتاق ہو گئے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "رب قد اتیتنی من الملک وعلمتنی من تاویل الاحادیث" (یوسف ۱۰۱) اے میرے رب تو نے مجھے بادشاہت نصیب فرمائی اور خوابوں کی تعبیر سکھلائی۔

۲۶۵۹-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، ابو عمار، فضل بن موسیٰ، حسن بن واقد، مطر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو جائیں اس کے ساتھ ایسی جماعت ہو جاتی ہے جو مغلوب نہیں ہوتی اس کے ساتھ ایسا چوکیدار ہوتا ہے جو سوتا نہیں اور ایسا رہنما ہوتا ہے جو راستہ گم نہیں کرتا۔

۲۶۶۰-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن سعید، محمد بن یحییٰ ازدی، عبدالوہاب، سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے آخرت میں اللہ کی کرامت اس کے لئے خاص ہو جاتی ہے۔

۲۶۶۱-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، حسین بن محمد، نوح بن حبیب، عبدالرزاق، معمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے قتادہ رحمہ اللہ کے بیٹے کو تھپڑ مارا۔ ان کا بیٹا بلال بن ابی بردہ کے پاس اپنی فریاد لے گیا۔ لیکن بلال نے ان کی طرف کوئی التفات نہ کیا۔ پھر وہ شکایت قسری کے پاس لے گئے۔ قسری نے لکھا: تو نے ابو خطاب (قتادہ) کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ لہٰذا بلال نے دوبارہ اس آدمی کو بھی بلایا اور اہل بصرہ کے بڑے بڑے لوگوں کو بھی بلا لیا۔ وہ لوگ بانی (جس نے تھپڑ مارا تھا اس) کے لئے سفارش کرنے لگے لیکن قتادہ رحمہ اللہ نے سفارش قبول نہ کی اور کہنے لگے میرا بیٹا بھی اس آدمی کو تھپڑ مارے گا جس طرح اس نے اس کو مارا ہے۔ قتادہ رحمہ اللہ اپنے بیٹے سے کہنے لگے: اے بیٹے! اپنی آستینیں اوپر چڑھا لو اور اپنا ہاتھ بلند کر کے زور کا تھپڑ مارو چنانچہ اس نے اپنی آستینیں چڑھالیں اور اپنا ہاتھ اٹھا کر طمانچہ مارنے ہی کو تھا کہ قتادہ رحمہ اللہ نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور کہنے لگے: ہم اسے طمانچے کا بدلہ محض اللہ کے لئے ہبہ کرتے ہیں چونکہ کہا جاتا ہے معافی کا اختیار بدلہ لینے پر قدرت رکھنے کے بعد ہوتا ہے۔

۲۶۶۲-ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن احمد بن حسین، محمد بن جعفر بن ملاس، احمد بن ابراہیم بن ملاس، وزید بن یحییٰ، سعید بن بشیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جنت میں ایک کھڑکی ہوگی جو جہنمیوں کی طرف کھلتی ہوگی پس اہل جنت اس کھڑکی سے جہنمیوں کی طرف جھانکیں گے اور کہیں گے! تم بدبختوں کا کیا حال ہے ہم تمہاری تادیبی کارروائیوں کی بدولت جنت میں داخل ہوئے۔ جہنمی جواب دیں گے ہم تمہیں دنیا میں حکم کرتے تھے اور خود فرمانبرداری نہیں کرتے تھے۔ تمہیں برائیوں سے روکتے تھے اور خود نہیں رکتے تھے۔

۲۶۶۳-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحق حربی، حسین بن محمد، شیبان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

اے ایمان والو! جو اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس پر صبر کرو، اہل باطل کو مغلوب کرتے رہو چونکہ تم ہی حق پر ہو اور اہل باطل گمراہی پر ہیں، اللہ کے راستے میں سرحدوں کی حفاظت کرتے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

۲۶۶۴-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن روح شعرانی، ابوالمیخ بن یزید، مریم بن عثمان، سلام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب" جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسا راستہ نکال لیتے ہیں اور اسے اس جگہ سے رزق پہنچاتے ہیں جو اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتی۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: دنیا کے شبہات اور موت کے وقت کی سختیوں سے نکلنے کے اسباب پیدا فرما دیتے ہیں اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتے ہیں جس جگہ کے بارے میں اسے امید ہوتی ہے اور ایسی جگہ سے بھی جس کے بارے میں اسے امید نہیں ہوتی۔

۲۶۶۵-ابونعیم اصفہانی، خیثمہ بن سلیمان، عمر بن احمد بن عثمان، عمر بن عمرو الحمصی، خلید بن دعلج کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ" جس دن آدمی اپنے بھائی اپنے ماں باپ بیوی اور بیٹوں سے بھاگے گا، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ہابیل قابیل سے بھاگے گا اور ہمارے نبی ﷺ اپنی ماں سے بھاگیں گے۔ اور ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ سے بھاگیں گے۔ لوط علیہ السلام اپنی بیوی سے اور نوح علیہ السلام اپنے بیٹوں سے بھاگیں گے۔

(حضور ﷺ کے والدین کے متعلق خاموشی رکھنا بہتر ہے وہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں مبادا ہماری ان کے متعلق بحث و تمحیص سے سرکار دوعالم حضور ﷺ کو اذیت پہنچے۔ قیامت کے دن خدا جو فیصلہ فرمائے گا اس کا صحیح علم خدا ہی کو ہے۔ نیز مذکورہ آیت کی مشہور تفسیر جو جمہور مفسرین سے مروی ہے وہ یہ ہے کہ ہر گناہ گار انسان اپنے متعلقین یعنی ماں باپ، بہن بھائیوں اور بیوی بچوں سے اس لئے بھاگے گا کہ کہیں وہ اپنے کسی حق کا مطالبہ نہ کردیں یا کسی نیکی کا سوال نہ کرنے لگ جائیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اصغر)

۲۶۶۶-ایک باب علم کا حاصل کرنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے ابونعیم اصفہانی، ابوالفرج احمد بن جعفر نسائی، محمد بن جریر، یونس بن عبدالاعلی، محمد بن عبدالعزیز، شہاب بن خراش کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اپنے نفس اور لوگوں کی اصلاح کی خاطر علم کا ایک باب حفظ کرے اس کا ایسا کرنا ایک کامل سال کی عبادت سے افضل ہے۔

۲۶۶۷-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ایوب، روح، قرہ بن خالد کہتے ہیں قتادہ رحمہ اللہ کی یہ عادت تھی کہ جب کوئی حدیث گزرتی تو یوں کہتے: الاالی اللہ تصیر الامور! تمام امور اللہ ہی کی طرف لوٹیں گے۔

۲۶۶۸-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابوکامل، ابوعوانہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن صرف تین جگہوں میں پایا جاتا ہے: وہ گھر جس میں اپنا سر چھپائے، وہ مسجد جسے وہ آباد کرے اور روزی کیلئے دنیا کا کوئی کام، اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

۲۶۶۹-ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبداللہ بن فضل، محمد بن حسین بن مکرم، یعقوب دورقی، وکیع، ابوہشیب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: شر سے دور رہو جس طرح کہ شر تم سے دور رہتا ہے۔ چونکہ ایک شر دوسرے شر کو پیدا کردیتا ہے۔

مسانید قتادہ بن دعامہ

قتادہ رحمہ اللہ نے صحابۂ کرام کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی ہیں۔ خصوصاً ان میں سے انس بن مالک ابوطفیل، عبداللہ بن سرجس اور حنظلہ رضی اللہ عنہم سے آپ نے اکتساب حدیث کیا۔ اور قتادہ سے تابعین کی بھی ایک بڑی جماعت

احادیث روایت کرتی ہے۔ ان میں سے سلیمان تیمی، حمید طویل، ایوب سختیانی، مطر الوراق، محمد بن جحادہ، اور منصور بن زاذان قابل ذکر ہیں، نیز قتادہ رحمہ اللہ سے بڑے بڑے آئمہ نے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

تاہم قتادہ رحمہ اللہ کی سند سے مروی حضرت انس کی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۲۶۷۰- ابونعیم اصفہانی، حسن بن محمد کسان قاضی یوسف، مسدد، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابواحمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، ہدبہ، ہمام بن یحییٰ قتادہ رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انس کی روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جسے میرے بعد تمہیں کوئی نہیں سنائے گا اور میں نے وہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا جہل کا دور دورہ ہوگا، بلاتردد شراب پی جائے گی۔ عورتیں بکثرت ہوں گی اور مرد قلت میں ہوں گے یہاں تک کہ ایک مرد پچاس عورتوں کا نگہبان ہوگا۔[1]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے یہ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے ہشام اور شعبہ کی سند سے روایت کی ہے۔ یہ حدیث قتادہ رحمہ اللہ سے مطر الوراق، معمر، حماد بن سلمہ، ابوعوانہ، جعفر بن حزن، خالد بن قیس، حکم بن عبدالملک، حبیب بن ابی حبیب، قرہ بن خالد، ابو مرزوق اور سعید بن بشیر روایت کرتے ہیں۔ بعض نے حدیث کو طول کے ساتھ بیان کیا ہے اور بعض نے اختصار کے ساتھ۔

۲۶۷۱- ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، احمد بن محمد بن یوسف، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، قاضی یوسف، عمرو بن مرزوق، شعبہ، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انس کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی نماز میں مشغول ہو تو جان لے کہ بے شک وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے۔ وہ ہرگز اپنے سامنے اور اپنی دائیں طرف نہ تھوکے لیکن اپنی بائیں جانب یا پاؤں تلے تھوکے۔[2]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی سندات سے اس کو ذکر کیا ہے۔

۲۶۷۲- ابونعیم اصفہانی، محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد بن شاکر، حسین بن محمد مروزی، شیبان، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انس کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ سے پوچھا کافر کو قیامت کے دن چہرے کے بل چلا کر میدان حشر میں کیسے لایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ ذات جو اس کو پاؤں کے بل چلانے کی قدرت رکھتی ہے وہی ذات اس کو چہرے کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۲۶۷۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، ایوب، عتبہ، فضل بن بکر، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں۔ یہ حرص کی بخل، اتباع خواہشات، اور آدمی کا عیب میں مبتلا ہونا۔ (یہ تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں) پوشیدہ اور ظاہراً خوف خدا، فقر اور مالداری میں میانہ روی اور غضب و رضا میں عدل سے کام لینا۔ (یہ تین چیزیں نجات دینے والی ہیں)۔[3]

قتادہ رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو عکرمہ بن ابراہیم نے ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، قتادہ رحمہ اللہ، انس کے

۱۔ صحیح مسلم ۲۰۵۶ وصحیح البخاری ۳۳۰/۹

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۵۴، وصحیح البخاری ۸۲/۲

۳۔ الکنی للدولابی ۱۵۱/۱، وکشف الخفاء ۳۸۶/۱، واتحاف السادۃ المتقین ۱۹۴/۸، ۳۰۲،۳۰۲، ۲۰۰، وتخریج الاحیاء ۱۹۰/۱، ومجمع الزوائد ۹۰/۱، ومشکاۃ المصابیح ۵۱۲۲، وامالی الشجری ۲۱۸/۲، وتفسیر القرطبی ۱۲۷/۱۹۔

سلسلۂ سند سے روایت کیا ہے۔

۲۶۷۴-دنیالا الہ الا اللہ کہنے والوں کے دم سے قائم ہے۔۔۔۔ ابونعیم اصفہانی، قاضی ابواحمد، محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن اسماعیل بن علی بن ابی بکر السلفانی، عبداللہ بن عبیداللہ انصاری، بکر بن ظبیان، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انس کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو وحی کی کہ اے موسیٰ! اگر کلمہ توحید "لا الہ الا اللہ" کی گواہی دینے والا کوئی نہ ہوتا تو میں جہنم کو اہل دنیا پر مسلط کر دیتا۔ اے موسیٰ! اگر میری بندگی کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں نافرمانی کرنے والے کو پل جھپکنے کے برابر بھی مہلت نہ دیتا۔

اے موسیٰ! حقیقت یہ ہے کہ جو ایمان لایا وہ مخلوق میں افضل تر ہے۔ اے موسیٰ! نافرمان کی ایک بات (گناہ کے حساب سے) دنیا میں پائی جانے والی ریت کے سب ذرات کے برابر ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اے میرے رب! نافرمان کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: نافرمان وہ آدمی ہے جسے اس کے والدین پکاریں اور وہ ان کی پکار پر لبیک نہ کہے۔[1]

قتادہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ اور انصاری اس کو روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۲۶۷۵-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابونعیم عبدالرحمن بن ہانی نخعی، محمد بن عبیداللہ عرزمی، قتادہ کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات چیزیں ایسی ہیں جن کا اجر و ثواب بندے کو مرنے کے بعد اس کی قبر میں بھی پہنچتا ہے۔ جس آدمی نے دوسروں کو علم سکھلایا، یا کوئی نہر جاری کی، یا کنواں کھودا، یا درخت لگایا، یا مسجد بنوائی، یا اپنے پیچھے قرآن وراثت میں چھوڑا، یا ایسی اولاد چھوڑی جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے استغفار کرتی رہے۔[2]

قتادہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ ابونعیم عرزمی قتادہ سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۲۶۷۶-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ، داؤد بن الزبرقان، مطر قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال جاری نہر کی طرح ہے جس کا پانی میٹھا ہو اور وہ نہر تم میں سے کسی کے دروازے پر سے گزر رہی ہو اور وہ آدمی روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل باقی رہے گا؟ یعنی گناہوں کی میل۔[3]

انس، قتادہ رحمہ اللہ اور مطر کی یہ حدیث غریب ہے۔ اور داؤد مطر سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۲۶۷۷-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن جریر، ابوالجماہر، سعید بن بشیر، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انس کی روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سوتے تو اپنا دایاں ہاتھ سر کے نیچے رکھتے پھر یہ دعا فرماتے:

اللهم قنی عذابک یوم تبعث عبادک

اے میرے رب! جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے گا اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔[4]

۱۔ کشف الخفا ۱/ ۳۸۸.

۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۱/ ۱۰۴، ۵/ ۵۹. والترغیب والترہیب ۱/ ۷۹. وتفسیر القرطبی ۱۹/ ۹۹ وکنز العمال ۴۳۶۶۲، ۴۳۹۷۱.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۸۴. ومسند الامام احمد ۲/ ۴۲۶، ۳/ ۳۰۵.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین رقم ۶۲. وسنن الترمذی ۳۳۸۹، ۳۳۹۹. ومسند الامام احمد ۴/ ۲۹۰، ۲۹۸، ۳۰۳، ۶/ ۲۸۷.

سعید بن بشیر قتادہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

٢٦٧٨-چار عظیم عورتیں ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انس کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں تمام جہانوں کی عورتوں میں سے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد ﷺ اور آسیہ زوجہ فرعون (ملعون، اقتداء کے لئے) کافی ہیں۔[١]

قتادہ کی اس حدیث کو ان سے روایت کرنے میں معمر متفرد ہیں۔ یہ حدیث آئمہ حدیث نے عبدالرزاق، احمد، اسحٰق، ابو مسعود سے بھی روایت کی ہے۔

٢٦٧٩-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن مخلد، ابراہیم بن ہیثم بلوی، سلیمان بن حرب، ابو ہلال، قتادہ کے سلسلۂ سند سے انس کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ایک لاکھ آدمی جنت میں داخل ہوں گے ابوبکرؓ عرض کرنے لگے۔ یارسول اللہ! ہمارے لئے مزید اضافہ کیجئے؟ ارشاد فرمایا: اور اتنے ہی اور (سلیمان بن حرب نے اپنے کھلے ہاتھ سے اشارہ کیا) ابوبکرؓ نے دوبارہ عرض کیا یارسول اللہ ہمارے لئے مزید اضافہ کیجئے۔ حضرت عمرؓ بولے: اللہ تعالیٰ قدرت رکھتے ہیں کہ سارے لوگوں کو ایک ہی لپ میں ڈال کر جنت میں داخل فرمادیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر نے سچ کہا۔[٢]

قتادہ رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے، ابو ہلال اس حدیث کو روایت کرنے میں متفرد ہیں ابو ہلال کا نام محمد بن سلیم راسبی ہے وہ بصری ہیں اور ثقہ ہیں۔

(١٩٩) محمد بن واسع رحمہ اللہ[٣]

ابوعبداللہ محمد بن واسع رحمہ اللہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ عامل، خشوع وخضوع کے متوالے اور عبادت گزار تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف خشوع وخضوع اور قناعت وتذلل ہے۔

٢٦٨٠-ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو عثمان بن محمد عثمانی، اسماعیل بن علی، ہارون بن حمید، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: کچھ قرآء حضرات دومنہ رکھتے ہیں: جب بادشاہوں سے ملتے ہیں بلا روک ٹوک کے ان کے اخلاق اختیار کر لیتے ہیں اور جب اہل آخرت سے ملتے ہیں تو ان جیسے بن جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے قاری بنو اور محمدؒ بن واسع بھی اللہ کے قاری ہیں۔

٢٦٨١-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ہارون، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: قراء تین قسم پر ہیں ایک قاری رحمٰن کے لئے ہے، ایک قاری دنیا کے لئے ہے اور ایک قاری بادشاہوں کے لئے ہے اے لوگو! محمد بن واسع میرے نزدیک قرآء الرحمٰن میں سے ہیں۔

٢٦٨٢-ابونعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، عبداللہ بن ناجیہ، نصر بن علی، سفیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: امراء کے قراء بھی ہوتے ہیں اور اغنیاء کے قاری بھی ہوتے ہیں اور محمد بن واسع رحمٰن کے قرآء میں سے ہیں۔

٢٦٨٣-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، الورکانی، ابوشہاب الحناط عبدربہ بن نافع، لیث بن ابی سلیم، محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بندہ اپنے دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مؤمنین کے دلوں کو اس کی طرف

١۔ مسند الامام احمد ٣/ ١٣٥ والمستدرک ٣/ ١٥٧.

٢۔ مسند الامام احمد ٣/ ١٩٣. وکنز العمال ٣٥٩٩٩. ٣٤٩١١.

٣۔ تہذیب التہذیب ٩/ ٤٩٩. التقریب ٢/ ٢١٥. التاریخ الکبیر ١/ ٢٥٦. الجرح ٨/ ١١٣. وطبقات ابن سعد ٧/ ٢٤١.

متوجہ کردیتا ہے۔

۲۶۸۴- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس سراج، ابو یحییٰ صاعقہ، عبداللہ بن محمد، سلام بن ابی مطیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع جب مغرب کی نماز پڑھتے اپنے مصلیٰ پر ہی چپک کر بیٹھ جاتے، ایک مرتبہ حیاداان کے قریب بیٹھے ہوئے تھے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن واسع اپنی دعا میں یوں فرمارہے تھے۔ اے اللہ! میں برے مقام، برے ٹھکانے، برے مدخل، برے مخرج، برے عمل، برے قول اور بری نیت سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں میری مغفرت فرمادے۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں تو بھی میرے اوپر رجوع فرما اور میں تیری طرف اطاعت؛ لاتا ہوں پکڑ سے پہلے پہلے۔

۲۶۸۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی، اصمعی، سلیمان تیمی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ صرف محمد بن واسع رحمہ اللہ کے صحیفے جیسا صحیفہ لیکر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دوں۔

۲۶۸۶-محمدؒ بن واسع کی جانفشانی ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی، احمد بن کثیر، شبانہ، ابوطیب موسیٰ بن بشار کہتے ہیں میں ایک مرتبہ محمد بن واسع رحمہ اللہ کی صحبت میں مکہ سے بصرہ تک گیا۔ چنانچہ محمد بن واسع پوری پوری رات نماز پڑھتے رہتے حتیٰ کہ حدی خواں کو حکم دیتے وہ پیچھے ہوجاتا اور آپ رحمہ اللہ بلند آواز سے قرات کرتے، لیکن حدی خواں ان کی آواز کو نہیں سمجھ پاتا تھا۔ بعض دفعہ رات کے آخری حصہ میں کسی جگہ پڑاؤ کرتے اور محمد بن واسع نماز میں مشغول ہوجاتے جب صبح کا وقت ہوتا ایک ایک کرکے ساتھیوں کو جگاتے اور کہتے نماز کا وقت ہوگیا ہے اٹھ جاؤ! اگر پانی دستیاب ہے تو وضو کرلو ورنہ تیمم کرکے نماز پڑھ لو اور جو تھوڑا بہت پانی ہے اسے پینے کے لئے رہنے دو۔

۲۶۸۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبدالرحمن بن فضل، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، اسحٰق بن ابراہیم، حماد بن زید، ہشام بن حسان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ سے کہا گیا۔ اے ابوعبداللہ! آپ نے صبح کس حال میں کی؟ جواب دیتے موت قریب تر ہے، امیدیں کوسوں دور ہیں اور اعمال بد کا بوجھ کاندھے پر لدا ہوا ہے۔

۲۶۸۸- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد دورقی، ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی، نصر، عبدالواحد بن زید کہتے ہیں میں حوشب کے پاس حاضر ہوا اور وہ مالک بن دینار کے پاس تشریف لائے اور کہا۔ اے ابویحییٰ۔ میں نے خواب میں ایک منادی کو دیکھا ہے جو آواز لگاتا ہے کہ اے لوگو! کوچ کرو! کوچ کرو! میں نے صرف محمد بن واسع رحمہ اللہ کو کوچ کرتے دیکھا ہے۔ چنانچہ مالکؒ بن دینار نے ایک زوردار چیخ ماری اور غش کھاکر گر پڑے۔ معتمر کہتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ محمد بن واسع رحمہ اللہ کو زین القراء کا نام دیتے تھے۔

۲۶۸۹- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سالم، عبدالکبیر بن عبدالرحمن هروی، ابن یزید اسفاطی، مسلم بن ابراہیم، اسماعیل بن مسلم عبدی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا۔ قرآن مجید بستان العارفین ہیں تم نے جہاں کہیں اترنا ہو تو اس بستان میں سیر و تفریح کے لئے اترو۔

۲۶۹۰-اللہ کیلئے کیا جانے والا عمل ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن مثنیٰ بن ابی حاتم، یحییٰ بن حریث، یوسف بن عطیہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایسے پاکباز مردوں کو پایا ہے کہ ان کا سر اور ان کی اہلیہ کا سر ایک تکیے پر ہوتا تھا اور ان کے آنسوؤں سے تکیہ بھیگ جاتا تھا جبکہ ان کے پاس لیٹی ہوئی ان کی بیوی کو شعور نہیں ہوتا تھا۔ میں نے ایسے مردوں کو بھی پایا ہے کہ دوران نماز صفوں میں کھڑے کھڑے آنسوؤں سے ان کی ڈاڑھیاں اور رخسار تر ہوجاتے تھے

جبکہ صفوں میں ساتھ کھڑے ہونے والے نمازی کو اس کا شعور تک نہ ہوتا تھا۔

۲۶۹۱- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن عباس، محمد بن نعیم، عبدالعزیز بن ابان، عمران بن خالد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک اللہ والا بیس سال سے رورہا تھا حالانکہ اسکی بیوی کو اس کے ایک آنسو بہانے کی بھی خبر نہیں ہوئی تھی۔

۲۶۹۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن قواریری، حماد بن زید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم محمد بن واسع رحمہ اللہ کے پاس گئے تاکہ ان کی تیمارداری کرآئیں، وہ مرض وفات میں مبتلا تھے۔ اتنے میں یحیی بکاء (بکاء بمعنی زیادہ رونے والا) نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حاضرین کہنے لگے: اے ابوعبداللہ! دروازے پر آپ کے بھائی ابوسلمہ (یحیی) کھڑے ہیں اور اندر آنے کی اجازت طلب کررہے ہیں۔ پوچھا: کون ابوسلمہ! حاضرین نے جواب دیا: یحیی! دوبارہ پوچھا: کون یحیی؟ حاضرین نے جواب دیا؟ یحیی بکاء۔ حماد کہتے ہیں: محمدؒ بن واسع کو پہلے سے معلوم تھا کہ وہ یحیی بکاء ہیں چنانچہ فرمانے لگے: تمہارے وہ دن بہت برے ہوں گے جب تمہیں رونے کی طرف منسوب کیا جائے گا۔

۲۶۹۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، سیار، ابن شوذب کہتے ہیں: محمدؒ بن واسع ایک مرتبہ ایک مجلس میں حاضر ہوئے جس میں حاضرین مجلس اجتماعی طور پر رورہے تھے: جب حاضرین مجلس رونے سے فارغ ہوئے تو کھانا حاضر کیا گیا۔ لیکن محمدؒ بن واسع مجلس سے اٹھ کر دور کونے جا بیٹھے۔ حاضرین نے انہیں کھانے کی دعوت دی، لیکن انہوں نے جواب دیا: کھانا وہی کھائے جس نے مجلس میں رونے کا فریضہ انجام دیا ہو۔ گویا کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ رونے کے بعد کھانا کھانے کو باعث عیب سمجھ رہے تھے۔

۲۶۹۴- ابونعیم اصفہانی، احمد بن سنان، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبداللہ، سیار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے جعفر کہتے ہیں کہ جب میں اپنے دل کو پتھر دل سمجھتا تھا فوراً میں محمدؒ بن واسع کے چہرے کی طرف دیکھتا تھا۔ جب میں ان کا چہرہ دیکھتا یوں لگتا گویا ان کا چہرہ اس عورت کے چہرے کی طرح ہے جس کا بیٹا مرچکا ہو۔

۲۶۹۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق، سعدان بن یزید عسکری، ہیثم بن جمیل، مخلد بن حسین، ہشام بن حسان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ سے جب کہا جاتا: اے ابوعبداللہ! آپ نے صبح کس حال میں کی؟ جواب دیتے: اس آدمی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو ہر روز آخرت کی طرف ایک ایک مرحلہ آگے بڑھ رہا ہو۔

۲۶۹۶- امت کے ابدال ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم بن شبیب، سلیمان بن داؤد شاذکونی، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے وہب بن منبہ کے ایک ہم مجلس کو کہتے سنا: میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا میں نے ان سے کہا: یارسول اللہ! آپ کی امت کے ابدال کہاں پائے جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے شام کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے پھر کہا: یارسول اللہ! کیا ان میں سے کوئی عراق میں بھی پایا جاتا ہے؟ ارشاد فرمایا ہاں! وہاں محمد بن واسع ہے۔

۲۶۹۷- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد دورقی، ابوداؤد، عمارہ بن مہران معولی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: اے عمارہ! مجھے تمہارا گھر بہت اچھا لگتا ہے۔ میں نے پوچھا: میرے گھر میں کونسی چیز آپ کو اچھی لگتی ہے حالانکہ وہ تو قبرستان کے پاس ہے۔ فرمایا: تمہیں کیا پریشانی ہے؟ مردوں سے کبھی تکلیف نہیں پہنچتی ہوگی جبکہ وہ تمہیں آخرت کی یاد ہر وقت دلاتے ہوں گے۔

۲۶۹۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، سعید بن عامر، ابو عامر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب محمد بن واسع رحمہ اللہ بوجھل ہو گئے لوگ ان کی عیادت کرنے ان کے پاس آئے۔ کچھ لوگ کھڑے ہو گئے اور کچھ بیٹھ گئے۔ آپ فرمانے لگے: مجھے بتاؤ یہ لوگ مجھے کیا نفع پہنچا سکتے ہیں جب کل مجھے پیشانی اور قدموں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا؟ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت کی: "یعرف المجرمون بسیماھم فیؤخذ بالنواصی و الاقدام" مجرم لوگ اپنی ظاہری علامتوں سے پہچان لئے جائیں گے اور وہ پیشانیوں اور قدموں سے پکڑ کر (جہنم پر دکھیل دیئے) جائیں گے۔ (الرحمٰن ۴۱)

۲۶۹۹- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر، حزم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے بھائیو! کیا تم جانتے ہو کہ مجھے کہاں دھکیلا جا رہا ہے بخدا! مجھے یا جہنم کی طرف دھکیلا جا رہا ہے یا اللہ چاہے تو مجھے معاف فرما دے۔

۲۷۰۰- اللہ کیلئے محبت کرنے والے سے اللہ بھی محبت کرتا ہے۔۔۔ ابونعیم اصفہانی، ابوبکر محمد بن عبداللہ متولی، حاجب بن ابی بکر، احمد بن ابراہیم، علی بن اسحٰق، ابن مبارک، سفیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع سے کسی نے کہا: میں محض اللہ کی خاطر آپ سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: جس ذات کے لئے تو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ ذات بھی تجھ سے محبت کرتی ہے۔ پھر فرمایا: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ مجھ سے محبت کی جائے حالانکہ تو مجھ سے بغض و عداوت رکھتا ہو۔

۲۷۰۱- ابونعیم اصفہانی، ابو عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسین، ابراہیم بن سعید جوہری، عبداللہ بن عیسیٰ، محمد بن عبداللہ رواد ابو یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنی سرینوں پر ہاتھ مارتے۔ ان سے اسکی وجہ پوچھی گئی جواب دیا: میں ڈرتا ہوں کہیں میری شکل و صورت مسخ کر کے مجھے بندر نہ بنا دیا جائے۔

۲۷۰۲- ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار اور محمد بن واسع رحمہما اللہ دونوں اکٹھے ہو گئے۔ مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے: مجھے اس آدمی پر رشک آتا ہے جس کے پاس دین ہی دین ہو اور دنیا نام کی اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو اور وہ اس حالت میں بھی اپنے رب سے راضی ہو۔ اتنے میں لوگ واپس لوٹنے لگے اور لوگوں کا خیال تھا (کہ مالک کی مراد محمد بن واسع ہیں اور یہ کہ تقویٰ میں ان سے) محمد بن واسع قوی ہیں۔

۲۷۰۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابن علیہ، یونس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر گناہوں کی بدبو ہوتی تم میرے گناہوں کی بدبو کی وجہ سے میرے قریب نہ ہو پاتے۔

۲۷۰۴- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، عبداللہ بن صندل، فضیل بن عیاض، مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: یا تو اللہ کی اطاعت ہے یا جہنم کی آگ۔ محمد بن واسع نے فرمایا یا تو اللہ تعالیٰ کی معافی ہے یا جہنم کی آگ۔

۲۷۰۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو عمرو ازدی، نصر بن علی، زیاد بن ربیع، ربیع کہتے ہیں میں نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ راستے سے گزرتے وقت اپنے ایک گدھے کو بیچ کے لیے پیش کر رہے تھے۔ ایک آدمی کہنے لگا کیا اس گدھے کو میرے لئے پسند کرتے ہیں۔ فرمایا: اگر میں اس سے راضی ہوتا کبھی نہ بیچتا۔

۲۷۰۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سعید بن عامر، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن واسع سے کہا گیا: اے ابو عبداللہ! اگر آپ کچھ بات کرتے؟ فرمایا: الحمد للہ! یہ علانیہ نیکی ہے پھر آیت کریمہ "ان تکونوا صالحین فانہ کان للاوابین غفورا" اگر تم نیک بن جاؤ سو اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو معاف فرماتا ہے۔ تلاوت کی

اور پھر خاموش ہو گئے۔

۲۷۰۷-اللہ کے بندے دنیا کی نظروں میں بیوقوف بن ہوتے ہیں ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن محمد، محمد بن احمد، مخلد بن حسین، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن منذر نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کو بلایا اس زمانے میں مالک بن منذر کو پولیس کا نظام سپرد تھا۔ مالک نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کو عہدۂ قضا پیش کیا لیکن انہوں نے انکار کر دیا، اصرار کیا مگر نہ مانے، مالک نے کہا: عہدہ قضا قبول کرلو ورنہ میں آپ کو تین سو کوڑے ماروں گا! محمدؒ نے فرمایا اگر تو ایسا کرے گا تو مسلط ہوگا اور ہن لو! دنیا کی ذلت آخرت کی ذلت سے بدرجہا بہتر ہے۔ ہشام کہتے ہیں ایک امیر نے انہیں حکومتی عہدہ سپرد کرنا چاہا لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ امیر نے کہا: تو بڑا بیوقوف ہے، محمد بن واسع رحمہ اللہ کہنے لگے: مجھے یہ بات بچپن سے مسلسل کہی جاتی رہی ہے۔

۲۷۰۸-ابونعیم اصفہانی، ابومسعود عبداللہ بن محمد بن احمد، ابوعباس ہروی، ابوحاتم سجستانی، اصمعی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے ایک مرتبہ محمد بن واسع رحمہ اللہ کے ایک بیٹے نے کسی آدمی کو اذیت پہنچادی۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرمانے لگے: تیری یہ مجال اکہ تو لوگوں کو اذیت پہنچا رہا ہے حالانکہ میں تیرا باپ ہوں اور تیری ماں کو ایک سو درہم میں خرید کر لایا تھا۔

۲۷۰۹-محمدؒ بن واسع کی عاجزی اور تربیت......ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس سراج، عباس بن ابی طالب، عبداللہ بن عیسیٰ طفاوی، محمد بن عبداللہ رواد ابو بکی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے اپنے ایک بیٹے کو دیکھا کہ وہ ہاتھ آگے پیچھے کرتے ہوئے چلا جارہا تھا۔ اسے فرمانے لگے: تو بیٹا کس کا ہے؟ تیری ماں کو میں صرف دوسو درہموں میں خرید کر لایا ہوں اور تیرے باپ کا یہ حال ہے کہ اس جیسا اللہ کسی مسلمان کو نہ کرے۔

۲۷۱۰-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، زید بن حباب، محمد بن حوشب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرماتے تھے: طلب حلال جسموں کی زکوۃ ہے، سو اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو خود بھی حلال کھائے اور دوسروں کو بھی حلال کھلائے۔

۲۷۱۱-ابونعیم اصفہانی، ابومسعود، عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن سلیمان، ابوحاتم سجستانی، اصمعی، الاشج الجحی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: میں فاجر آدمی کے فجور کو اس کے چہرے میں پہچان لیتا ہوں۔

۲۷۱۲-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عثمان بن عمر ضبی، عمرو بن مرزوق، عمارہ بن مہران کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر اپنے نفس پر غصے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے غصے سے محفوظ فرماتے ہیں۔

۲۷۱۳-ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، مرزوق بن بکیر عنبری، خزیمہ ابومحمد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کو کہا: مجھے کچھ نصیحت کیجیے! فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی بات کی نصیحت کروں گا جس پر تو عمل پیرا ہو کر دنیا وآخرت میں فرشتہ بن جائے گا۔ اس آدمی نے پوچھا یہ بات میرے لئے کیسے ممکن ہو سکتی ہے؟ فرمایا: دنیا میں زہد اختیار کرو۔

۲۷۱۴-چار اشیاء دل کو مردہ کر دیتی ہیں ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، ابوالحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم، داؤد بن محبر، سلیمان بن حکم بن عوانہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: چار چیزیں دل کو مردہ کر دیتی ہیں، گناہ پہ گناہ کرنا، عورتوں کے ساتھ کثرت میل جول اور کثرت گفتگو، بے وقوف کے ساتھ جھگڑا کرتا اسے گالیاں دے وہ تجھے گالیاں دے اور

سرداروں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا۔ کسی نے پوچھا سرداروں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ہر مالدار، عیش پرست اور ظالم سلطان کے ساتھ مجالست کرنا۔

۲۷۱۵- ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر اموی، محمد بن بشیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے سعید بن عاصم کہتے ہیں: کہ ایک قصہ گو محمد بن واسع رحمہ اللہ کی مجلس کے قریب بیٹھا تھا: ایک دن اپنے جلساء کو ڈانٹتے ہوئے بولا: کیابات ہے کہ میں دلوں میں خشوع آنکھوں کو آنسو بہاتے ہوئے اور جسموں پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہوئے نہیں دیکھ رہا ہوں؟ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرمانے لگے: اے عبداللہ! کیابات ہے میں لوگوں کو تیری طرف سے گناہوں کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھتا ہوں، یاد رکھو! جب اللہ کا ذکر دلوں سے نکل جاتا ہے دلوں پر آفت واقع ہو جاتی ہے۔

۲۷۱۶- **بھوک کے فوائد** ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، عن ابیہ، عبداللہ بن عبید، محمد بن حسین، خالد بن عمرو، خلید بن دعلج کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: جو کھانے کی مقدار کم کر دیتا ہے بات خود بھی سمجھتا ہے، دوسروں کو سمجھاتا ہے، نفس کا تذکرہ کرتا ہے آہوزاری سے سرشار ہوتا ہے۔ کثرت سے کھانا کھانا انسان کو مقاصد سے لاچار کر دیتا ہے۔

۲۷۱۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، عن ابیہ، عبداللہ بن عبید، محمد بن حسین، داؤد بن محبر، عبدالواحد بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو (محمد بن واسع کی موجودگی میں) حوشب سے فرماتے ہوئے سنا: رات کو بھوک کی حالت میں گزارو اور کچھ بھوک بھی باقی ہو کھانا چھوڑ دو۔ حوشب نے فرمایا: یہ اہل دنیا کے اطباء کا وصف ہے۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ کہنے لگے۔ جی ہاں، اطباء کا وصف آخرت کا راستہ ہے مالک بن دینار نے فرمایا: واہ! واہ! یہ تو دین و دنیا دونوں کے لئے بہترین وصف ہے۔

۲۷۱۸- ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، ابوعمر ضریر، محمد بن بہرام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ دائمی روزہ رکھتے تھے اور اپنے روزے کو ہمیشہ پوشیدہ رکھتے تھے۔

۲۷۱۹- **خدا کی شکر گزاری کا انداز** ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن مصعب، یحییٰ بن سلیم، عبدالعزیز بن ابی رواد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کے ہاتھ میں ایک پھوڑا اگا ہوا دیکھا، وہ مجھے چیں بہ جبیں دیکھ کر فرمانے لگے: کیا تم جانتے ہو کہ اس پھوڑے میں میرے اوپر کیا انعام ہوا؟ محمد بن واسع رحمہ اللہ پہلے قدرے خاموش ہو گئے پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ پھوڑا میری آنکھ کی سیاہی پر نہیں نکالا، میری زبان پر اور نہ میرے آلۂ تناسل پر نکالا، بلکہ اللہ نے یہ پھوڑا ہاتھ پر نکال کر اس کو میرے لئے ہلکا کر دیا۔

۲۷۲۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم سیار، حارث بن نبہان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرماتے تھے: افسوس! میرے ساتھی ختم ہو چکے۔ حارث کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! اللہ آپ پر رحم فرمائے (جو چلے گئے چلے گئے لیکن) کیا نوجوان دن کو روزہ نہیں رکھتے؟ رات کو نمازیں نہیں پڑھتے؟ اور اللہ کے راستے میں جہاد نہیں کرتے؟ تھتکارتے ہوئے بولے: جی ہاں! لیکن میرے بھائی! انہیں عجب نے بگاڑ دیا ہے۔

۲۷۲۱- **سلطان کا قرب نقصان دہ ہے** ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، جعفر بن محمد رستمی نخلی، خلید بن دعلج کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! لکڑیاں چبانا اور خاک پھانکنا سلطان کے قریب ہونے سے بدرجہا بہتر ہے۔

۲۷۲۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ۔

ایک مرتبہ محمد بن واسع یزید بن مہلب کے ساتھ خراسان کے محاذ پر جہاد کر رہے تھے۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے یزید سے حج کرنے کی اجازت طلب کی۔ یزید نے انہیں اجازت دے دی یزید نے کہا: ہم آپ کے لئے کچھ زادِ راہ کا حکم دینا چاہتے ہیں؟ فرمایا: لشکر کے لئے انعام و اکرام کا حکم کرو۔ جب یزید نے سخت اصرار کیا تو فرمانے لگے: ہمیں معاف کیجئے ہمیں اس کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

۲۷۲۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، غسان بن مفضل، سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ۔ ایک مرتبہ محمد بن واسع بلال بن ابی بردہ کے پاس تشریف لائے۔ بلال نے انہیں کھانے کے لئے بلایا۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے انکار کیا اور کچھ عذر بیان کیا۔ بلال کو اس پر غصہ آ گیا اور کہنے لگا میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ ہمارے کھانے کو ناپسند کر رہے ہیں! محمد رحمہ اللہ فرمانے لگے: اے امیر! ایسا نہ کہو! آپ لوگوں کی پسند فرمودہ چیزیں ہمیں اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔

۲۷۲۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابواحمد مروزی، علی بن بکار، مخلد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ قتیبہ بن مسلم کے ہمراہ ایک لشکر میں شریک تھے۔ قتیبہ اس وقت خراسان کے علاقوں میں مصروف جہاد تھے۔ چنانچہ ترک ان کی طرف جنگ کرنے نکلا کرتے تھے۔ قتیبہ نے اپنا ایک ایلچی بھیجا کہ مسجد میں جا کر دیکھ آئے وہاں کون ہے؟ قتیبہ سے کہا گیا کہ مسجد میں صرف محمد بن واسع ہیں اور انہوں نے اپنی انگلی اوپر کھڑی کی ہوئی ہے۔ قتیبہ بن مسلم کہنے لگے: ان کی یہ انگلی مجھے تین ہزار اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔

۲۷۲۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمن، حماد بن زید کہتے ہیں ہم محمد بن واسع رحمہ اللہ کے پاس بیٹھتے تھے اور وہ کہا کرتے تھے: اے اللہ! ہم ایسے رزق سے پناہ مانگتے ہیں جو تجھ سے دور کر دے ہمیں ہر طرح کی گندگی سے پاک کر دے اور ہمارے اوپر ظالموں کو مسلط نہ کر دینا، پھر تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو جاتے اور پھر از سر نو یہ دعائیہ کلمات دہرانا شروع کر دیتے۔

۲۷۲۶- ابونعیم اصفہانی، ابو عبداللہ، ابوالحسن احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، عمر بن حارث، شیخ عقیلی، حیان بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! اگر میرے گناہوں نے میرے چہرے کو بگاڑ دیا ہے تو پھر مجھے اس کے سپرد کر دے جو تجھے مخلوق میں زیادہ محبوب ہے۔

۲۷۲۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: میں دیکھتا ہوں کہ دعا کے لئے معمولی تقویٰ بھی کافی ہے۔

۲۷۲۸- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، محمد بن بہرام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرماتے تھے: یہ مال صرف چار صورتوں میں حلال اور پاکیزہ ہوتا ہے حلال کی تجارت ہو، کتاب اللہ کے مطابق طریقۂ شرعیہ پر میراث کی صورت میں ملا ہو، کسی مسلمان بھائی کی جانب سے بطور عطیہ کے ملا ہو یا جماعت مسلمین کے ساتھ مل کر جہاد کے نتیجہ میں امام عادل نے حصہ دیا ہو۔

محمد بن واسع رحمہ اللہ کا بیٹا کہنے لگا ہر گھڑی ایک جیسی تو نہیں ہوتی وقت بدلتا رہتا ہے۔ چنانچہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے روٹی اور نمک منگوا کر کھانا شروع کر دیا پھر فرمایا: تم مجھے دیکھ رہے ہو کہ میں نے اس معمولی کھانے پر قناعت کر لی ہے اور اس پر راضی بھی ہوں۔

۲۷۲۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، وکیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن

واسع رحمہ اللہ کو عہدہ قضاء پیش کیا گیا انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، اس پر ان کی بیوی ان سے ناراض ہوگئی اور کہنے لگی: آپ کا اہل وعیال ہے اور آپ کو اس عہدے کی ضرورت بھی ہے تا کہ اولاد کے اخراجات کا بندوبست ہو جائے، فرمانے لگے: کتنے عرصے تو مجھے دیکھ رہی ہے کہ میں سر کے اور ساگ پر صبر کئے ہوئے ہوں پس اس کے بارے میں تو مجھ سے زیادہ اظہار طمع نہ کر۔

۲۷۳۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بصرہ کے امیر نے قرآء حضرات میں انعامات واکرامات تقسیم کئے۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ کو بھی انعام بھیجا انہوں نے قبول کر لیا لیکن محمد بن واسع رحمہ اللہ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمانے لگے! اے مالک! آپ نے سلطان کے انعامات قبول کر لیے؟ مالک رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ میرے ہم جلیسوں سے پوچھ لیجئے۔ چنانچہ مالک رحمہ اللہ کے ہم جلیس کہنے لگے: اے ابوبکر! مالک بن دینار نے ان انعامات کے بدلے میں غلام خرید کر آزاد کر دیا ہے۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ مالک کو کہنے لگے: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ انعام ملنے سے پہلے تمہارا دل جس حالت پر تھا کیا اس کے بعد ایک گھڑی کیلئے بھی اس کیفیت پر آیا ہے؟ مالکؒ فرمانے لگے قطعاً نہیں۔ پھر مالک بن دینار اپنے ساتھیوں سے فرمانے لگے: مالک تو گدھا ہے اگر کسی کو اللہ کی عبادت کرنی ہو تو محمد سے سیکھے۔

۲۷۳۱- تقدیر کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا ...... ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن صالح البخاری، سلیمان بن شیخ، عتبہ بن منہال بصری ازدی کہتے ہیں کہ بلال بن ابی بردہ نے محمد بن واسع رحمہ اللہ سے کہا: قضاء وقدر (مسئلۂ تقدیر) کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے جواب دیا اے امیر! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن قضاء وقدر کے بارے میں اپنے بندوں سے سوال نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ صرف ان کے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔

۲۷۳۲- ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد بن عثمان، محمد بن عبدالعزیز جوہری، زکریا بن یحییٰ، اصمعی، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ کسی آدمی کی حاجت کی خاطر ایک آدمی کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے فرمایا: میں تمہارے پاس ایک ضروری کام کے لئے آیا ہوں اور تم سے پہلے اس کام کو اللہ سے بیان کر چکا ہوں اگر اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرنے کی اجازت مرحمت فرمادیں تو تم محمود یعنی قابل تعریف ہو گے اور اگر اللہ تعالیٰ اسکو پورا کرنے کی اجازت نہ عطا فرمائیں اور تو اسکو پورا نہ کر سکے تو تو معذور ہوگا۔

۲۷۳۳- ابونعیم اصفہانی، حسن بن علی الوراق، ہیثم بن خلف الدورقی، ابراہیم بن سعید، یونس بن محمد، ابوسعید مؤدب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: اکتا دینے والے کا کوئی دوست نہیں ہوتا اور نہ ہی حاسد کے لئے غنی ہوتا ہے، تم اپنے آپ کو بچاؤ اپنی رائے پر عجب کرنے والے کی طرف اشارہ کرنے سے، اس لئے کہ وہ تمہاری رائے کو قطعاً قبول نہیں کرے گا۔

مسانید محمد بن واسع رحمہ اللہ

شیخ فرماتے ہیں: محمد بن واسع رحمہ اللہ صاحب یادداشت عالم تھے اگر چہ ان کا نقل وروایت کا سلسلہ اتنا زیادہ نہیں تھا، لیکن جو علم تھا اس پر ضرور عمل کیا، جس عمل کی نیت کی اسکو عملی جامہ ضرور پہنایا۔ قلیل الکلام اور قلیل الروایت تھے۔ ہمیشہ روزہ دار رہتے اور صاحب جستجو تھے۔ تا ہم انس بن مالک، مطرف، حسنؒ، ابن سیرینؒ، سالمؒ، عبداللہ بن صامت اور ابوبردہؓ سے احادیث روایت کی ہیں۔

محمد بن واسع رحمہ اللہ کی سند سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۲۷۳۴- ابونعیم اصفہانی، یوسف بن جعفر بن احمد، محمد بن سہل عطار، قاسم بن محمد، یحییٰ بن سلیمان جعفی، یحییٰ بن سلیم طائفی، عمران بن مسلم،

محمد بن واسع رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے اللہ تعالیٰ کے سکھلائے ہوئے علم کو (دوسروں سے) چھپایا قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈال کر (میدان محشر میں) لایا جائے گا۔[1]

انسؓ سے مروی محمد بن واسع کی یہ حدیث غریب ہے، جبکہ یہ حدیث نبی ﷺ سے متعدد وسانید کے ساتھ ثابت ہے۔

۲۳۵-۲-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، مسلم بن ابراہیم، اسماعیل بن مسلم، محمد بن واسع، مطرف بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے عمرانؓ بن حصین کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ دو مرتبہ حج تمتع کیا۔ پس کسی نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

۲۳۶-۲-ایک لاکھ نیکیوں کا عمل ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، ازہر بن سنان قرشی، محمد بن واسع، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلۂ سند سے عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی:

"لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد،

یحی ویمیت وھوحی لا یموت بیدہ الخیر وھوعلی کل شیء قدیر"

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کے لئے ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں،
وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے جبکہ اسے موت نہیں آتی ہر طرح کی بھلائی اس کے قبضۂ قدرت میں ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں، ایک لاکھ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں، ایک لاکھ درجات بڑھا دیئے جاتے ہیں اور جنت میں اس کے لئے عالیشان محل تعمیر کر دیا جاتا ہے۔[2]

محمد بن واسع رحمہ اللہ کہتے ہیں میں خراسان میں قتیبہ بن مسلم کے پاس آیا اور انہیں یہ حدیث سنائی، انہوں نے یہ حدیث دہرائی اور پھر واپس لوٹ گئے۔

یہ حدیث سعید بن سلمان نے ازہر سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن ازہر متفرد ہیں۔

۲۳۷-۲-ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن مخلد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، ازہر بن سنان قرشی، محمد بن واسع کہتے ہیں میں بلال بن ابی بردہ کے پاس گیا، میں نے کہا: اے بلال! آپ کے والد نے آپ کے دادا سے مروی رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم کی ایک وادی ہے اور اسی وادی میں ایک کنواں ہے جسے ہبہب کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس میں ہر ظالم جابر کو ٹھہرائے لہٰذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہیں تم بھی ان میں سے نہ ہو جاؤ۔[3]

محمد بن واسع سے اس حدیث کو روایت کرنے میں ازہر متفرد ہیں یہ حدیث احمد بن حنبل اور ابوخیثمہ نے بھی روایت کی ہے۔

۲۳۸-۲-ابونعیم اصفہانی، محمد بن فتح حنبلی، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، جعفر بن محمد بن مرزبان، خلف بن یحییٰ، عماد الاعمی، محمد بن واسع،

۱۔ ابن حبان ۹۵، ۹۶۔ العلل ۱/ ۹۲، ۹۲۔ الکامل ۴/ ۱۴۱۰۔ تاریخ بغداد ۵/ ۳۹، ۹/ ۹۲۔ کشف الخفاء ۲/ ۳۵۲۔ اتحاف ۱/ ۱۰۹۔ المعجم الکبیر ۱۱/ ۵۔ المستدرک ۱/ ۱۰۲۔ مجمع ۱/ ۱۶۳

۲۔ الترمذی ۳۴۲۸، ۹۔ المستدرک ۱/ ۵۳۸۔ الدارمی ۲/ ۲۹۳۔ مشکاۃ ۲۴۳۱۔ اتحاف ۵/ ۵۱۱۔ الترغیب ۲/ ۵۱۳۔ کشف الخفاء ۲/ ۳۴۲

۳۔ سنن الدارمی ۲/ ۳۳۱۔ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۹۹۔ والمطالب العالیۃ ۳۲۱۹۔ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۳/ ۱۶۵۔ واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۲۰

محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگ حرام کردی گئی ہے ہر اس آدمی پر جو فرماں بردار، نرم دل، نرم اخلاق اور قربت والا ہو۔[1]

یہ حدیث عیسیٰ بن موسیٰ غنجار نے عبداللہ بن کیسان عن محمد بن واسع کی سند سے مثل بالا کے روایت کی ہے۔

۲۷۳۹-ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن حسن، صالح بن عدی نمیری بصری، عبدالرحمن بن عبدالمؤمن ازدی، محمد بن واسع، حسن بصری کے سلسلۂ سند سے جابر بن عبداللہؓ کی روایت ہے کہ:

ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے بالا خانوں کے متعلق خبر نہ دوں؟ ہم نے جواب دیا: ہمارے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، یارسول اللہ! ضرور خبر دیجئے! فرمایا: جنت کے بالا خانے جوہر کے رنگوں میں رنگے ہوئے ہیں۔ ان کا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا ہے۔ ان بالا خانوں میں ہر طرح کا سامان عیش، اجر وثواب اور عزت وکرامت ہے جس کے متعلق کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی آنکھ نے دیکھا۔ ہم نے کہا یارسول اللہ! آپ پر ہمارے ماں باپ قربان جائیں یہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: وہ لوگ جنہوں نے سلام کو رواج دیا، دنوں کو روزہ رکھا، لوگوں کو کھانا کھلایا اس وقت نماز پڑھی جب لوگ سو رہے ہوں۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان جائیں، ان سب کاموں کی طاقت کون رکھتا ہے؟ فرمایا: میری امت میں سے جو اس کی طاقت رکھتا ہے اس کے بارے میں تمہیں عنقریب خبر دوں گا، سو جو آدمی اپنے مسلمان بھائی سے ملا اور اس کو سلام کیا اور اس نے سلام کا جواب دیا تو تحقیق اس نے سلام پھیلا دیا، جس نے اپنے اہل وعیال کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا گویا اس نے دوسروں کو کھانا کھلا دیا، جس نے رمضان المبارک کے پورے مہینے کے روزے رکھے گویا اس نے بالدوام روزے رکھے اور جس نے عشاء اور فجر کی نمازیں باجماعت پڑھیں سو اس نے نماز پڑھی حالانکہ لوگ یعنی یہودی نصرانی مجوسی سوئے ہوئے تھے۔

۲۷۴۰-ابونعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، عفان، سلام ابومنذر، محمد بن واسع کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن صامت کی حدیث ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے۔ ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ

میرے خلیل نبی ﷺ نے مجھے وصیت کی تھی کہ میں اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کروں اور یہ کہ میں دنیاداری کے سلسلے میں اپنے سے کمتر کو دیکھوں نہ کہ برتر کو، نیز مجھے مسکینوں سے محبت کرنے اور ان سے قربت اختیار کرنے کی وصیت کی، مجھے وصیت کی کہ میں حق بات کہوں اگرچہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو، مجھے رشتہ داری جوڑنے کی وصیت کی اگرچہ رشتہ داری مجھ سے پیٹھ ہی کیوں نہ پھیر جائے، مجھے وصیت کی کہ میں لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگوں اور مجھے وصیت کی کہ میں "لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم" کثرت سے کہوں چونکہ یہ کلمات جنت کے پوشیدہ خزانوں میں سے ہیں۔[2]

محمد بن واسع کی یہ حدیث غریب ہے اور صرف سلام ابومنذر نے متصلاً روایت کی ہے۔

۲۷۴۱-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مدینی، سلیمان، صدقہ بن موسیٰ، محمد بن واسع، سمیر بن نہار کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو! کہا گیا: ایمان کی تجدید کس طرح کریں؟ فرمایا: لا الہ الا اللہ کا ورد کثرت کے ساتھ کیا کرو۔

محمد بن واسع کی یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ بن موسیٰ منفرد ہیں، صدقہ المعروف بدقیقی بصری۔ سلیمان بن داؤد وہ ابوداؤد طیالسی ہیں۔

۱۔ الکامل لابن عدی ۱۱۴۷/۳ ومجمع الزوائد ۷۵/۴. والترغیب والترھیب ۴۱۸/۳. وعلل الحدیث للرازی ۱۸۵۱

۲۔ مسند الامام احمد ۱۵۹/۵، ۲۳۹. والکامل لابن عدی ۱۳۹۴/۴. والترغیب والترھیب ۴۱۵/۲. والاحادیث الضعیفۃ ۸۹۶. ومجمع الزوائد ۵۲/۱، ۲۱۱/۲، ۸۱/۱۰.

(۲۰۰) مالک بن دینار رحمہ اللہ[1]

مالک بن دینار رحمہ اللہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ عبادت گزار، خاشع، متواضع اور خوف خدا کو دل میں جگہ دینے والے عارف باللہ تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف لوگوں کیلئے تذلل وافتخار (خودداری) اور خدا کیلئے تذلل وانکسار کا نام ہے۔

۲۷۴۲- اہل دنیا جس شیٔ سے محروم رہے ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابراہیم بن جنید، ہارون بن حسن بن عبداللہ، سلیمان بن خواص کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل دنیا دنیا سے تو چل بسے مگر دنیا میں رہتے ہوئے پاکیزہ ترین چیز نہ چکھ سکے۔ لوگوں نے پوچھا وہ کونسی چیز ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی معرفت۔

۲۷۴۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: عیش پرست اللہ تعالیٰ کے ذکر جیسی عیش کی چیز نہیں دیکھ سکتے۔

۲۷۴۴- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، ابوعباس سراج، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے تورات میں لکھا ہوا پڑھا ہے۔ اے صدیقین! دنیا میں ذکر اللہ سے سرشار ہوتے رہو، سو ذکر اللہ دنیا میں تمہارے لئے نعمت ہے اور آخرت میں عظیم الشان اجر وثواب۔

۲۷۴۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبداللہ بن ابی زیاد، احمد بن محمد بن فضل، ابوعباس سراج، عبداللہ بن ابی زیاد، ہارون، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: صدیقین کے سامنے جب قرآن مجید پڑھا جاتا ہے ان کے دل آخرت کے لئے بے چین ہو جاتے ہیں۔ لہذا قرآن سنو جو عرش والے سچے کا فرمان ہے۔

۲۷۴۶- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، حسین بن محمد، ابوزرعہ، معافی بن سلیمان، جرول بن حنظل، مری بن یحییٰ، کی سند سے مروی ہے مالک بن دینار فرماتے ہیں: بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ اے صدیقو! رنجیدہ آواز کے ساتھ اللہ کی تسبیح کیا کرو۔

۲۷۴۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبدالوہاب بن عیسیٰ بن ابی حیہ، اسحٰق بن اسرائیل، مرحوم بن عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے تمہارے آگے بین بجائی مگر تم رقص میں نہیں آئے۔ یعنی ہم نے تمہیں وعظ ونصیحت کی ہے مگر تمہارے اوپر کوئی اثر نہیں ہوا۔

۲۷۴۸- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار بن حاتم، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے حاملین قرآن! قرآن مجید نے تمہارے دلوں میں کیا کاشت کیا ہے؟ بے شک قرآن مجید مؤمن کی بہار ہے جیسے بادل زمین کیلئے بہار ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرماتے ہیں، پھر بارش خس وخاشاک کے ڈھیر کو بھی پہنچتی

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/۲۴۳. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۳۲۰. والجرح ۸/۱/۲۸۱. والکاشف ۳/ت والمیزان ۳/ت ۷۰۱۶.
والتھذیب ابن حجر ۱۰/۱۴ والتقریب ۲/۲۲۴ والخلاصۃ ۳/ت ۶۷۰۷.

ہے چنانچہ اس جگہ میں پڑا ہوا دانہ اگ جاتا ہے اسے بڑھنے اور سرسبز ہونے سے کوئی چیز نہیں روکتی۔ اے حاملین قرآن! قرآن مجید نے تمہارے دلوں میں کیا بویا ہے؟ کہاں ہیں ایک سورت والے، کہاں ہیں دو سورتوں والے تم نے ان پر کتنا عمل کیا؟۔

۲۷۴۹-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، علی بن مسلم، سیار، ریاح بن عمرو قیسی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ کوئی آدمی بھی صدیقین کے مرتبے کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ اپنی بیوی کو اس حال میں نہ چھوڑے گویا کہ وہ بانجھ ہے اور اس آدمی کا ٹھکانا کتوں کے گھومنے پھرنے کی جگہ نہ ہو۔

۲۷۵۰-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: اے صدیقین کی جماعت! آجاؤ میں تمہیں اللہ کی تعظیم دوں، جو بندہ بھی زندہ رہنا چاہتا ہو اور اعمال صالحہ دیکھنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ وہ برائی کو دیکھے اور نہ ہی زبان سے غلط بات نکالے۔ اللہ تعالیٰ کی آنکھ صدیقین پر بھی ہوئی ہے اور انہیں بروقت سنتا ہے

۲۷۵۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ہارون بن عبداللہ و علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے تورات میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ اے ابن آدم! تو میرے سامنے نماز میں روتے ہوئے کھڑا ہونے سے عاجز نہ ہو اس لئے کہ میں وہ اللہ ہوں جو تیرے دل کے قریب تر ہوں اور غیب سے تو میرے نور کا مشاہدہ کرے گا۔ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: یعنی رقت قلب اور رونا اور انشراح صدر جیسے دروازے اللہ تعالیٰ کھول دیتے ہیں۔

۲۷۵۲-صدق کی نشوونما کمزور پودے کی مانند ہے ...ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: صدق وسچائی کی ابتداء دل میں کمزور ہوتی ہے جس طرح کھجور کے کمزور سے پودے کی ابتداء ہوتی ہے جب اسے کوئی بچہ اکھاڑ دیتا ہے اس کی جڑ ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر اسے کوئی بکری کھا جائے تب بھی اس کی جڑ ختم ہو جاتی ہے اگر کھجور کا کمزور سا پودا باقی رہ جائے پانی سے سیراب ہوتا رہے بالآخر نشوونما پا کر پھل دینے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح صدق وسچائی کی مثال ہے وہ بھی دلوں میں کمزور ہوتی ہے۔ اگر بندہ اس کی جستجو میں لگا رہے اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتے ہیں، اس میں برکت ڈالتے ہیں۔۔۔ حتی کہ اس بندے کا کلام خطا کاروں کے لئے دوائی کا کام کرتا ہے، پھر کہنے لگے کیا تم نے ان اصحاب کو دیکھا ہے؟ پھر بات کی نسبت اپنی طرف کرتے ہوئے فرمایا ہاں ہم نے انہیں دیکھا ہے جیسے حسن بصری، سعید بن جبیر اور ان جیسے دیگر حضرات اولیاء کرام، حتی کہ ان میں سے ایک آدمی کے کلام سے اللہ تعالیٰ نے ہزاروں لوگوں کے دلوں کو زندہ کیا۔

۲۷۵۳-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، وہب بن محمد، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے ہر گناہ کی بنیاد تلاش کی چنانچہ مجھے صرف حب مال ہی تمام گناہوں کی بنیاد ملی۔ سو جس نے حب مال کو اتار پھینکا تحقیق اس نے راحت پائی۔ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: صدق اور کذب دونوں دل میں منڈلاتے اور لڑتے رہتے ہیں حتی کہ ان دونوں میں سے ایک نکل جاتا ہے اور ایک دل میں باقی رہ جاتا ہے۔

۲۷۵۴-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، محمد بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ عبدی، جعفر بن مالک کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: بعض کتابوں میں لکھا ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: عالم جب دنیا سے محبت کرتا ہے تو اس کے دل سے میرے ذکر کی حلاوت نکالنا میرے لئے بہت معمولی کام ہے۔

۲۷۵۵-ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، شیبان بن فروخ، راشد بن نجیح کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار

رحمہ اللہ نے فرمایا: جب دل میں غم وخوف نہ ہو وہ ویران کھنڈر گھر کی طرح ہو جاتا ہے۔ جس طرح جس گھر میں کوئی رہائش نہ ہو وہ دن بدن خراب ہو جاتا ہے۔

۲۷۵۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے اے لوگو! کتے کی طرف جب سونا چاندی پھینکا جائے تو وہ ان کی کچھ قدر نہیں جانتا اور جب اس کی طرف ہڈی پھینکی جاتی ہے فوراً جھپٹ پڑتا ہے اسی طرح تمہارے بے وقوف حق کی کچھ معرفت نہیں رکھتے۔

۲۷۵۸- مالک کی مالک الملک سے مناجات ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ دعا کرتے وقت فرمایا کرتے۔ اے اللہ! ہمارے دلوں کو اپنی طرف متوجہ کر دے حتیٰ کہ تجھے اچھی طرح پہچان لیں حتیٰ کہ تیرے عہد کی اچھی طرح سے رعایت کریں اور تیری وصیت کو اچھی طرح سے یاد رکھیں، اے اللہ! ہمیں نیک لوگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما، ہمیں تقویٰ وطہارت کا لباس پہنا دے، اے اللہ! ہم مرنے سے پہلے توبہ کرنا چاہتے ہیں اور اے اللہ ہماری دعا ہے کہ تجھ سے ہماری ملاقات ہو سلامتی کے ساتھ اور پکڑ سے پہلے پہلے۔ اے اللہ! ہمیں مہلت عطا فرما تاکہ ہم دنیا وآخرت کی ساری بھلائیاں سمیٹ لیں۔ مالک رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگ دنیا کی خیر وبھلائی کو دینار و درہم سمجھتے ہیں جبکہ میں دنیا کی خیر وبھلائی سے عمل صالح مراد لیتا ہوں، اے اللہ! قیامت کے دن تجھ سے ہماری ملاقات ہو اس طرح کہ تو ہم سے راضی ہو۔ اے آسمان اور زمین کے معبود! پھر مالک رحمہ اللہ بلکی آواز سے بہت روئے اور ہم بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

۲۷۵۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا میں اپنے لئے وصیت کر جاؤں گا کہ جب میں مر جاؤں میرے گلے میں رسہ ڈال کر مجھے رب کی طرف لے جایا جائے جس طرح آقا کے سامنے بھاگے ہوئے غلام کو لایا جاتا ہے۔

۲۷۶۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ہدبہ بن خالد، حزم قطعی کہتے ہیں: ہم مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس ان کے مرض وفات کے دوران گئے اور وہ اس وقت موت وحیات کی کشمکش میں تھے، انہوں نے آسمان کی طرف اپنا سر اٹھایا اور پھر فرمانے لگے "اے میرے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں دنیا میں کسی عورت یا پیٹ کی خاطر زندگی کا خواہاں نہیں ہوں۔

۲۷۶۱- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، سعید بن یعقوب طالقانی، علاء بن عبدالجبار، حزم، مغیرہ بن حبیب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پیٹ میں کچھ شکایت ہوگئی۔ ان سے کہا گیا: آپ کے لئے دوائی بنائی جائے جو آپ کے پیٹ کو شفا بخشے۔ فرمانے لگے، مجھے تم لوگ اپنی طب سے الگ رہنے دو۔ اے اللہ! تو بخوبی جانتا ہے کہ میں دنیا میں کسی عورت یا پیٹ کی خاطر باقی نہیں زندہ رہنا چاہتا۔ مجھے دنیا میں باقی نہ رکھو۔

۲۷۶۲- خوف خدا سے مبہوت شخص کی آخری دعا ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر، ابوصالح مغیرہ بن حبیب (مالک بن دینار کے داماد) کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار وفات پا رہے تھے میں ان کے پاس ان کے گھر پر تھا اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ ان کا کیا عمل ہے؟ میں نے ان کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی پھر میں رات کو ایک لمبی چادر اوڑھ کر انہیں دیکھنے کے لئے چھپ کر بیٹھ گیا مالک رحمہ اللہ تشریف لائے کھانا ان کے آگے کر دیا گیا کھانا کھانے کے بعد وہ اپنی آخری نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور پھر اپنی داڑھی پکڑ کر کہنا شروع کیا: اے اللہ! جب تو اولین وآخرین کو جمع کرے تو بوڑھے مالک بن دینار پر آگ

حرام کردیا تھی کہ انہیں یہی کہتے کہتے صبح ہوگئی میں نے اپنے آپ سے کہا خدا! آج مالک بن دینار باہر نکل آئے اور مجھے دیکھ لیا پھر میرا ان کے نزدیک کوئی مقام ومرتبہ نہیں رہے گا۔ چنانچہ میں اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ آیا اور انہیں اسی حالت پر چھوڑ آیا۔

٢٧٦٣- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبیداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر، مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل اپنی کسی عبادت گاہ کی طرف نکلے، ان سے کہا گیا تم مجھے اپنی زبانوں سے پکارتے ہو جبکہ تمہارے دل مجھ سے کوسوں دور ہیں جو تم جانتے ہو وہ بالکل باطل ہے۔

٢٧٦٤- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابراہیم بن جنید، ابراہیم بن بشار، سفیان بن عیینہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اپنی آنکھ کے ذریعے شاکر ہوں۔

٢٧٦٥- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبیداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے حکمت میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر موٹے عالم سے بغض رکھتے ہیں۔

٢٧٦٦- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، محمد بن سہل بن صباح، احمد بن فرات، سیار، ابوسلمہ جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: کیا تم جانتے ہو نیکی کیسے پیدا ہوتی ہے؟ جیسے کہ آدمی نے کوئی لکڑی گاڑ دی ہو اگر کوئی بچہ اس کے پاس سے گزرے اسے اکھاڑ پھینکتا ہے اور اسکی جڑیں ختم ہو جاتی ہے یا اگر اس کے پاس کوئی بکری گزری اسے کھا کر اس کی جڑ کو ختم کر دیتی ہے۔ کیا بعید ہے کہ اسے پانی سے سیراب کیا جائے، اس کی نشوونما ہو اور یوں وہ ایک درخت بن جائے، اس کے سائے تلے بیٹھا جائے اور اس کا پھل کھایا جائے اسی طرح عالم کا کلام خطاکاروں کے لئے دوائی ہے۔

٢٧٦٧- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: کتنے آدمی ہیں جو چاہتے ہیں کہ وہ اپنے بھائی سے ملاقات کریں لیکن انہیں مشغولیت ملنے سے روک دیتی ہے یا کوئی کام اس کے آڑے آ جاتا ہے، کیا بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو ایسے گھر میں جمع کر دیں جس میں فرقت باقی نہ رہے پھر مالک بن دینار رحمہ اللہ فرمانے لگے۔ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ ہمیں طوبیٰ کے سائے تلے جمع فرمائے۔

٢٧٦٨- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، وہب بن محمد بنانی، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: نبی علیہ السلام کے ایک صحابی نے فرمایا: دیکھو! یہ میرا نفس ہے، اگر میں اسکا اکرام کروں، اسکو عیش وعشرت میں رکھوں اور اسے آرام فراہم کروں تو کل آنے والے دن کو اللہ تعالیٰ کے سامنے میری مذمت کریگا اور اگر میں نفس کو تھکاؤں، ذرا دوں اور مشقت میں مبتلا رکھوں تو کل آنے والے دن کو اللہ کے سامنے میری مدح کرے گا۔

ایک دن مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے: جب صالحین کا ذکر ہونے لگتا ہے میں اپنے آپ کو تف کہتا ہوں ایک موقع پر مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ دل جو اللہ کی محبت سے سرشار ہوتا ہے وہ اللہ عزوجل کے لئے مصائب وتکالیف سے بھی محبت کرتا ہے۔

٢٧٦٩- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبداللہ بن عبدالسلام، ابوعمیر عیسیٰ بن محمد بن نصر، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے جب دنیا پر اتفاق کرلیا ہے تو افسوس! ہم ایک دوسرے کو حکم کرتے ہیں اور نہ ہی ایک دوسرے کو روکتے ہیں اللہ تعالیٰ اس پر نہیں چھوڑے گا۔ مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ ہمارے اوپر کون سا عذاب نازل ہوگا؟

٢٧٧٠- ابونعیم اصفہانی، ابواسحٰق بن حمزہ، احمد بن علی، یحییٰ بن معین، سعید بن عامر، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ جہاد کرتے ہیں حالانکہ مجھے اپنے نفس کے ساتھ مستقل جہاد کرنا ہے۔

٢٧٧١- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، ابوظفر، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار

رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جب وہ قراء کے ساتھ ملتے ہیں ان کے ساتھ بھی حصہ لیتے ہیں، اور جب دنیا دار ظالم جابر لوگوں کے ساتھ ملتے ہیں تو ان سے بھی حصہ لیتے ہیں۔ بس رحمٰن کے قراء ہو اللہ تمہیں برکت دے۔

۲۷۷۲- ابونعیم اصفہانی، حسین بن محمد بن عباس نخعی فقیہ ایلی، احمد بن دلال، ابوحاتم، ہدبہ، حزم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: تم ایک دشوار زمانے میں ہو اس زمانے کو صرف صاحب بصارت ہی دیکھ سکتا ہے، تم ایسے زمانے میں ہو جس میں باہمی فخر ومباحات اور دنیاوی دوڑ جاری ہے، اہل زمانہ کی زبانیں ان کے مونہوں میں پھول چکی ہیں۔ انہوں نے دنیا کو آخرت کے عمل سے طلب کیا ہے، ان سے اپنے آپ کو بچاتے رہو کہیں تمہیں بھی اپنے جالوں میں پھنسالیں۔

۳۷۷۲- حب دنیا کے ساتھ کوئی نصیحت کارگر نہیں ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس سراج، ہارون بن عبداللہ سیار جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بدن بیمار پڑ جاتا ہے تو کھانا، پینا، نیند اور راحت وآرام اس کے لئے نجات دہندہ ثابت نہیں ہوتے اسی طرح دل کے ساتھ جب حب دنیا متعلق ہو جاتی ہے تو دل کے لئے وعظ ونصیحت نجات دہندہ نہیں ہوتا۔

۴۷۷۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد، ابوعباس سراج، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر میں سمجھوں کہ میرے دل کی اصلاح کوڑے کے ڈھیر پر بیٹھنے سے ہوتی ہے میں وہاں بھی بیٹھ جاتا ہوں۔

۵۷۷۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد، ابوعباس، ہارون، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ کی کچھ عقوبتیں ہیں۔ تم اپنے دل اور بدن میں اپنے نفسوں کی پاسداری کرو، عبادت میں سستی اور رزق طلبی میں ناجائز امور سے بچ کر۔

۶۷۷۲- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: تم جادوگرنی سے بچو اس لئے کہ وہ علماء کے دلوں پر اپنا جادو چلادیتی ہے۔ مالک جادوگرنی سے دنیا مراد لیتے تھے۔

۷۷۷۲- خدا کو شکستہ دلوں کے پاس تلاش کرو ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ہارون، سیار، جعفر بن سلیمان رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے: اے میرے رب! میں تجھے کہاں تلاش کروں؟ ارشاد ہوا: مجھے ٹوٹے ہوئے دلوں کے پاس تلاش کیا جاسکتا ہے۔

۸۷۷۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، حارث بن نبہان تیمی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں مکہ مکرمہ سے مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس آیا اور انہیں ہدیہ میں ایک چھاگل پیش کی، جبکہ چھاگل ان کے پاس پہلے بھی موجود تھی۔ میں ایک دن آکر ان کی مجلس میں بیٹھا۔ مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے: اے حارث! آؤ اور یہ چھاگل لے لو اس نے میرے دل کو مشغول کر دیا ہے۔ اے حارث! جب میں مسجد میں داخل ہوا مجھے شیطان نے گھیر لیا، اور کہنے لگا: اے مالک! چھاگل چوری ہوگئی، یوں میرا دل مشغول ہوگیا۔

۹۷۷۲- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبیداللہ بن محمد بن زکریا، علی بن قرین، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جو دنیاوی زندگی کی رونقوں سے دور رہا وہ اپنی خواہشات پر قابو پا گیا۔ جو باطل کی مدح وتعریف کر کے خوش ہوا اس نے شیطان کو اپنے دل پر قبضہ پانے کی قدرت دے دی۔ اے قاری! تو قاری ہے اور قاری کے لئے مناسب ہے کہ اس پر صوف کا جبہ ہو اور اس کے ہاتھوں میں نگہبان عصا ہو جو اللہ کی طرف لے جاتا ہو اور بندوں کو ہانک کر اللہ تعالیٰ کے ہاں جمع کرتا ہو۔

۷۸۰۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعبداللہ بن محمد بن کلیب، یوسف بن عطیہ کے سلسلۂ سند سے مروی

ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایک پہاڑ پر راہب کو دیکھا، میں نے اسے آواز دی! اے راہب! مجھے کچھ نصیحت کر جو مجھے دنیا سے کنارہ کشی کے لئے سامان فراہم کرے۔ کہنے لگا کیا تم صاحب قرآن نہیں ہو؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! میں صاحب قرآن ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم بھی مجھے کچھ فائدہ پہنچانے کی خاطر کچھ نصیحت کرو جسے اپنا کر میں دنیا میں زاہد بنوں؟ تو وہ کہنے لگا: اگر تم سے ہو سکے تو اپنے اور شہوات کے درمیان فولادی ایک دیوار حائل کر لو۔

۲۷۸۱-شیطان جس کے سائے سے بھی بھاگے احمد بن جعفر بن معبد، عبید بن الحسن، عبید اللہ بن سلیمان وابراہیم بن محمد بن الحارث، سلیمان بن داود، جعفر بن سلیمان کی سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار فرماتے ہیں جو آدمی دنیوی زندگی کی خواہش پر غلبہ پالے تو شیطان اس کے سائے سے بھی بھاگتا ہے۔

۲۷۸۲-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ہیثم بن معاویہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میرے ایک شیخ نے بتایا کہ بصرہ میں ایک مالدار آدمی رہتا تھا اسکی ایک خوبصورت حسین وجمیل بیٹی تھی۔ ایک دن اس کے باپ نے اس سے کہا کہ بنو ہاشم کے عربوں اور عجمیوں نے تجھے نکاح کا پیغام دیا مگر تو نے انکار کر دیا، میں سمجھتا ہوں کہ تیری نظریں مالک بن دینار اور ان کے مریدوں پر جمی ہوئی ہیں؟ کہنے لگی بخدا! یہی میری غایت ومطلوب ہے۔ باپ نے بیٹے سے کہا: مالک بن دینار کے پاس جاؤ اور انہیں میری بیٹی کے مرتبے، مقام اور اسکی خواہش وتمنا سے آگاہ کرو۔ چنانچہ بیٹا مالک رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: فلاں آدمی آپ کو سلام کہتا ہے اور بعد سلام کہتا ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ میں اس شہر کا مالدار آدمی ہوں اور میری جاگیر سب سے زیادہ ہے میری ایک حسین وجمیل بیٹی ہے جو آپ سے محبت رکھتی ہے لہٰذا اسے نکاح کے لئے قبول فرما لو۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے جواب دیا اے فلاں آدمی تیرے اوپر بڑا تعجب ہے کیا تم نہیں جانتے کہ میں دنیا کو تین طلاقیں دے چکا ہوں۔

۲۷۸۳-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابوعاصم عمران بن محمد انصاری، ابوقتیبہ، حسن بن ابی جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آپ شادی کیوں نہیں کرتے؟ جواب دیا اگر میں طاقت رکھتا اپنے نفس کو طلاق دے دیتا۔

۲۷۸۴-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، عبد ربہ، سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں: ایک مرتبہ رات کے وقت ہم مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس گئے وہ ایک تاریک گھر میں بیٹھے دانتوں کے ساتھ روٹی کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے۔ ہم نے کہا: اے ابویحیی! کوئی چراغ نہیں ہے؟ کیا کوئی اتنی چیز بھی نہیں جس پر آپ روٹی رکھ لیں؟ فرمانے لگے: مجھے چھوڑ دو، بخدا! جو کچھ پہلے ہوا اس پر بھی نادم ہوں۔

۲۷۸۵-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابومعمر عن ابیہ عن جدہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے ابومعمر کے دادا نے کہا کہ میں مالک رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا انہوں نے اپنے بازو کا چمڑہ پکڑا اور فرمایا: اس سال میں نے رطب کھجور کھائی اور نہ ہی انگور کھائے اور نہ ہی خربوزہ کھایا۔ اس طرح انھوں نے بہت ساری چیزوں کا نام لیا: تو مالک بن دینار کا باپ نہیں ہے۔

۲۷۸۶-حضور ﷺ کے نام لیوا اپنے نفوس کے دشمن ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اپنے ایک مرید سے کہا: میں میٹھے دودھ کے ساتھ نرم روٹی کی خواہش رکھتا ہوں: چنانچہ وہ مرید گیا اور روٹی لے آیا: مالک بن دینار رحمہ اللہ نے روٹی کو الٹنا پلٹنا شروع کیا اور حیرت سے اس کی طرف دیکھتے رہے، پھر فرمایا: مجھے چالیس سال سے تیری خواہش تھی اور میں تیرے اوپر غالب رہا، اب تو چاہتی ہے کہ میرے اوپر غالب آجائے، ایسا نہیں ہوگا چنانچہ روٹی کھانے سے انکار کر دیا۔

۲۷۸۷-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورقی، محمد بن عبید، حجاج بن نصر، منذر ابویحیی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے

مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس بکری کے پائے دیکھے، وہ انہیں بار بار سونگھتے آخر وہ راستے پر بیٹھے ہوئے مسکین شخص کے پاس سے گزرے اور پائے انہیں صدقہ کر دیئے اور اپنے ہاتھ دیوار کے ساتھ پونچھ لئے اور اپنی چادر سر پر ڈالی اور چل پڑے۔ میں مالک بن دینار رحمہ اللہ کے ایک دوست سے ملا اور اسے سارا واقعہ سنا دیا وہ کہنے لگا مالک بن دینار رحمہ اللہ کو ایک زمانے سے بکریوں کے پائے کی خواہش تھی چنانچہ پائے خریدا ہے لیکن ان کے کھانے سے راضی نہ ہوئے جس صدقہ کر دیے۔

۲۷۸۸- ابونعیم اصفہانی، ابو محمد بن حسین بن کوثر فرماتے ہیں ہمیں بشر بن موسیٰ، عبدالصمد بن حسان، سری بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے روایت پہنچی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: میرے اوپر سال گزر جاتا ہے مگر دوران سال میں گوشت نہیں کھاتا صرف عیدالاضحیٰ کے دن کھاتا ہوں چونکہ میں قربانی کرتا ہوں اس لئے اس میں سے کچھ کھا لیتا ہوں۔

۲۷۸۹- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جعفر بن زرارہ، عن الثقہ سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ اپنے گھر والوں کے لئے ایک درہم کے بدلے میں ہرن خریدا، میں بیس سال سے اس کے متعلق اپنے نفس کا محاسبہ کر رہا ہوں اور کوئی بھی نکلنے کی جگہ نہیں پاتا ہوں۔

۲۷۹۰- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس، ابویحییٰ، خالد بن خداش، معلی الوراق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اپنا آٹا راکھ کے ساتھ ملا دیا اور نماز کی ادائیگی میں ضعیف ہو گیا لیکن اگر میں نماز پر قوت رکھتا اس کے علاوہ کچھ نہ کھاتا۔

۲۷۹۱- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! میں نے صبح کی تو میں دینار کا مالک تھا اور نہ ہی درہم کا اور نہ ہی کسی دانق کا اگر اللہ کے پاس میری بھلائی نہ ہوتی تو دنیا میرے لئے ہوتی اور نہ آخرت۔ (اب امید ہے کہ آخرت تو انشاء اللہ ہوگی۔)

۲۷۹۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سوید بن سعید، محمد بن عمر ابوکریب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کے لئے صرف دو درہم کافی ہوتے تھے ایک درہم ورق کے لئے اور ایک درہم کھجور کے پتوں کے لئے۔

۲۷۹۳- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، علی بن مسلم، سیار، روح بن عمرو قیسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ جابر بن یزید میرے پاس آئے میں اس وقت لکھ رہا تھا کہنے لگے۔ اے مالک! کیا آپ کا یہی کام ہے کہ آپ کتاب اللہ کو اوراق پر منتقل کرتے رہتے ہیں بخدا! یہ سب حلال ہے۔

۲۷۹۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، ابویعلی بن سعید، احمد بن عبدالرحمٰن، مسکین بن بکیر، شعبہ، ابی بلج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کا سالن دو پیسوں کا نمک ہوتا تھا جو ان کے لئے سال بھر کے لئے کافی ہوتا تھا۔

۲۷۹۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن کلیب، یوسف بن عطیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جس آدمی نے میرے گھر میں داخل ہو کر کوئی چیز اٹھائی وہ اس کے لئے حلال ہے میں تالے اور چابی کا محتاج نہیں ہوں۔ مالک نے سجدے سے کنکریاں اٹھائیں اور فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ یہ دنیا میں میرے لئے کافی ہوتیں جب تک میں زندہ رہوں ان کو چوستے سے زیادہ کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں چاہتا ہوں۔ مالک رحمہ اللہ کہا کرتے اگر میرے لئے درست ہوتا میں کوئی چادر لیتا اور اسے دو حصوں میں کاٹ لیتا ایک حصے کی تہبند باندھ لیتا اور ایک حصے کو چادر کے طور پر اوڑھ لیتا۔

۲۷۹۶- مالک بن دینار کی پر مشقت زندگی ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحٰق سراج، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند

سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا جب فتنہ واقع ہوا میں حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا اے ابوسعید! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ میں پھر ان کے پاس آیا اور کہا: اے ابوسعید تین دن سے میں آپ کے پاس مسلسل آ رہا ہوں آپ نے مجھے کچھ جواب نہیں دیا، حالانکہ آپ میرے معلم ہیں۔ بخدا! میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں زمین کو اپنے قدموں سے روندوں گا اور نہروں کے دہانوں سے پانی پیوں گا اور جنگل و بیابان کی سبزی کھاؤں گا ...... حتی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان کوئی فیصلہ کر دے۔

حسن بصری رحمہ اللہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے پھر فرمایا: اے مالک! جو طاقت تم رکھتے ہو وہ کون رکھ سکتا ہے۔ بخدا! ہم اتنی طاقت نہیں رکھتے۔

۲۷۹۶- ابونعیم اصفہانی، احمد بن سنان، محمد بن اسحق، ہارون بن عبداللہ، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جعفر کہتے ہیں میں مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس تھا: اتنے میں ہشام بن حسان آ گئے اور پوچھا کہاں ہیں ابو یحییٰ؟ ہم نے کہا وہ سبزی فروش کے پاس ہیں کہنے لگے۔ ہمارے ساتھ چلو ان کے پاس چلتے ہیں۔ ہم پہنچے تو انہوں نے ہشام کی طرف ایک نظر ڈالی اور فرمایا اے ہشام! میں اس سبزی فروش کو ہر مہینے میں ایک درہم اور دو دانق دے دیتا ہوں اور ہر مہینہ اس سے ساتھ روٹیاں لے لیتا ہوں بایں طور کہ ہر رات دو روٹیاں لے لیتا ہوں۔ اور جب وہ گرم گرم مجھے ملتی ہیں تو یہی ان کا سالن بھی ہوتا ہے۔ اے ہشام! میں نے داؤد علیہ السلام کی زبور میں پڑھا ہے کہ اے میرے معبود! میں نے اپنا ارادہ دیکھا ہے اور تو بالاتر ہے۔ اے ہشام! خوب اچھی طرح دیکھو تمہارا مقصود و ارادہ کیا ہے۔

۲۷۹۸- مالک بن دینار کا ذریعۂ معاش ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد، محمد بن اسحق، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ صوف کی تہبند باندھتے تھے اور خفیف قسم کا جبہ پہنتے تھے۔ جب سردی کا موسم ہوتا ان کے پاس ایک پوستین اور ایک جبہ ہوتا انہی سے سردی سے بچاؤ کا کام لیتے۔ آپ قرآن مجید کے نسخے لکھا کرتے تھے اس پر اجرت نہیں لیتے تھے ان کا اکثر کام یہی ہوتا تھا: قرآن مجید کا نسخہ لکھ کر سبزی فروش کے پاس چھوڑ دیتے اور اس کے پاس کھانا کھاتے۔ ایک نسخہ چار مہینے میں لکھتے تھے۔

۲۷۹۹- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن عبید، عبدالملک بن قریب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں ایک مرتبہ مالک بن دینار کے گھر میں آگ لگ گئی مالک رحمہ اللہ نے قرآن مجید کا ایک نسخہ اور ایک چادر گھر سے نکالی جب ان سے کہا گیا کہ آپ کا گھر جل رہا ہے بچاؤ کی کچھ تدبیر آپ کیوں نہیں کرتے؟ جواب دیا: یہ کوئی کعبہ تو نہیں ہمیں اس کے جلنے کی کوئی پرواہ نہیں۔ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں بصرہ میں ایک مرتبہ آگ لگ گئی۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے اپنی چادر کا آنچل پکڑا اور کھینچتے ہوئے گھر سے باہر نکل گئے اور کہنے لگے بوجھوں والے ہلاک ہو گئے۔

۲۸۰۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے لوگو! اگر تمہارے بھلا دلوگوں سے پالا پڑتا تو میں ٹوٹ پھٹتا۔ اے لوگو! مچھلی میں اس کے سر سے بڑھ کر کوئی چیز بری نہیں۔ بخدا! مچھلی کا شریر سر مجھے حرام کھانے سے اچھا لگتا ہے۔ اے لوگو! تمہارا پیٹ کتے کی مانند ہے، اس کتے کے سامنے روٹی کا ٹکڑا ڈال دیا کرو، یا مچھلی کا سر ڈال دیا کرو سکون میں آ جائے گا اپنے پیٹوں کو شیطان کا تھیلا نہ بناؤ کہ وہ اس میں جو چاہے بھرتا رہے۔

۲۸۰۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ

اللہ فرماتے تھے، اگر میں بیدار رہنے کی طاقت رکھتا تو کبھی نہ سوتا چونکہ مجھے خوف ہے کہ سوتے سوتے کہیں اللہ کا عذاب نہ نازل ہو جائے، اگر کچھ میرے مددگار ہوتے میں انہیں ساری دنیا میں بھیجتا جو آواز لگاتے کہ اے لوگو! اللہ کی جلائی ہوئی آگ سے بچو۔

۲۸۰۲- ابونعیم اصفہانی، ابومسلم عبدالرحمن بن محمد وا عظ، محمد یوسف بنا، یا، سلمہ بن شبیب، عبیداللہ بن ابی بکر جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں کھانا کھالیتا ہوں اور میرا جی خوش ہو جاتا ہے تب میری شکل محلے میں کوئی غلام نہیں ہوتا۔ مگر وہ غلام جو مجھ سے پہلے خاکر سیر ہو جائے۔

۲۸۰۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم، عبیداللہ بن احمد بن عتبہ، حماد بن حسن، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کی خشیت اور جنت فردوس کی محبت نے دنیا کی رونق کو دور کر دیا ہے اور مشقت پر صبر کرنا ہمیں عطا کر دیا۔

۲۸۰۴- ابونعیم اصفہانی، حاجب بن ابی بکر، حماد بن حسن، سیار، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک نے فرمایا: ایک مرتبہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں برحق کہتا ہوں کہ جو کھانا، کوڑا کرکٹ پر سوجانا اور قلت کلام جنت فردوس کی طلب میں ممدومعاون ثابت ہوتے ہیں۔

۲۸۰۵- **مالک بن دینار کا کل اثاثۂ بیت** ..... عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سالم بن ابراہیم، سلام بن مسکین کہتے ہیں کہ میں مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس ان کے مرض وفات میں گیا۔ اچانک ان کے گھر میں دیکھتا ہوں! ایک معمولی سی چارپائی جھاؤ کے درخت کے نیچے رکھی ہوئی تھی اور اس پر معمولی سی چادر ڈالی ہوئی تھی اور مالک بن دینار رحمہ اللہ نے اپنے سر کے نیچے چادر کا ایک کونا دے رکھا تھا اور مکان کے ایک کونے میں ایک چھاگل اور ایک گلاس رکھا ہوا تھا۔ مالک رحمہ اللہ نے سر اٹھایا اور سر کے نیچے سے دو خشک روٹیاں نکالیں پھر اٹھ کر بیٹھے اور ان روٹیوں کو توڑ کر پانی میں بھگونے لگے: جب روٹیوں کو اچھی طرح پانی میں بھگو ڈالا فرمایا: مجھے یہ چھاگل تھما دو وہاں ایک خشک چھاگل لٹکی ہوئی تھی، میں نے اسے اتار کر ان کے سامنے رکھ دیا۔ انہوں نے اس میں سے ایک پوٹلی نکالی جس میں نمک باندھا ہوا تھا، انہوں نے مجھ سے کہا قریب ہو جاؤ۔ میں نے کہا: اے ابو یحییٰ! مجھے کھانے کی حاجت نہیں: مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے: دور ہو جاؤ، تم تو ان لوگوں میں سے ہو جو میٹھے پانی میں رزق پاتے ہیں تم اب کہاں میرے ساتھ شوریدہ پانی میں کھانا کھاؤ گے۔

۲۸۰۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابوداؤد طیالسی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کے ایک پڑوسی نے کہا: میں ایک مرتبہ مالک رحمہ اللہ کے ساتھ شریک سفر ہو گیا۔ فرمانے لگے۔ میں ایک دعا کرتا ہوں تم اس پر آمین کہو۔ پھر یوں دعا کرنے لگے: اے اللہ! تو مالک بن دینار رحمہ اللہ کے گھر میں تھوڑی اور نہ ہی زیادہ دنیا داخل کر۔

۲۸۰۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن مسلم عقیلی، محمد بن یحییٰ بن منذر قزاز، سعید بن عامر، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرا رزق کسی کنکری میں رکھ دیں تاکہ میں اسے چوس کر اپنا گزارا کر لیا کروں اور مرنے تک مجھے کسی اور چیز کو تلاش نہ کرنا پڑے۔

۲۸۰۸- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورقی، عبیداللہ بن عبیداللہ بحوالہ بن عبیداللہ، موسیٰ بن سعید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے حدیث پہنچی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا: تم اپنے نفسوں کو بھوکا، پیاسا،

---

1 یہ مصنف ابونعیم کے دادا ہیں، احمر

تنگ اور مشقت میں مبتلا رکھا کرو تاکہ تمہارے دلوں کو اللہ کی معرفت حاصل ہو جائے۔

نیز مجالد کہتے ہیں مالک بن دینارؒ کے بیٹے عمرؒ فرماتے تھے کہ والد فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو اس کی دنیا کم کر دیتے ہیں اس کا سامان زندگی تنگ کر دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں میرے سامنے سے نہ ہٹنا۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کی خدمت کیلئے فارغ ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتے ہیں تو اس پر دنیا کو مسلط فرما دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں میرے سامنے سے دور ہو جاؤ میں تجھے اپنے سامنے نہ دیکھوں۔ پس اس کا دل زمین میں تجارت میں اور اس طرح کی مشغولیات میں پھنسا رہتا ہے۔

۲۸۰۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سعید، یحییٰ بن مطرف، ابوظفر، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: نیک لوگوں کے دل نیک اعمال سے ابھرر ہے ہوتے ہیں اور فاجروں کے دل برے اعمال سے ابھر رہے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ تمہارے ارادوں کو دیکھتا ہے لہٰذا تم اپنے ارادوں پر اچھی طرح سے نظر ڈال لیا کرو۔

۲۸۱۰- ابونعیم اصفہانی، محمد بن معمر، موسیٰ بن ہارون، ہدبہ بن خالد، حزم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ مجھے فخر کرنے والے قاری کا اعلانیہ گناہ کرنے والے فاجر سے زیادہ ڈر ہے۔ یہ دونوں ہی تمہاری ان دونوں کے لئے زیادہ مشکل اور پیچیدہ ہیں۔

۲۸۱۱- ابونعیم اصفہانی، حسن بن عبداللہ بن سعید، علی بن حسین بن اسماعیل، محمد بن عبداللہ بن بسطام، عبدالرحمٰن بن بکر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: کامل عقل مند وہ آدمی ہے جو فاجر جاہل آدمی کے ساتھ امن وصلح سے پیش آئے۔

۲۸۱۲- ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد بغدادی، احمد بن محمد بن مسروق، حسین، جعفر بن جسر، حماد بن واقد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: ہم موت کے مرہون ہیں ہمیں موت کی قید میں رکھا گیا ہے۔ اور ہم سب لوگوں کو اکٹھا میدان محشر میں کیا جائے گا۔

۲۸۱۳- **حرام اور حلال کے صدقہ میں فرق**...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوکامل فضیل بن حسین الجحدری، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر میں حلال کی ایک کھجور صدقہ کروں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں حرام کا ایک لاکھ صدقہ کروں۔

۲۸۱۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبیداللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں اپنے پاس مددگار پاتا تو میں رات کو بصرہ کے مینارے پر چڑھ کر آواز لگاتا کہ اے لوگو! آگ سے بچو، اے لوگو! آگ سے بچو۔

۲۸۱۵- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن حارث، یحییٰ بن ابی بکیر، عباد بن ولید قرشی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا کہ لوگ مجھے پاگل اور مجنون نہ کہتے تو میں ٹاٹ پہنتا اور اپنے سر میں مٹی ڈال کر لوگوں کو آواز لگاتا کہ جو مجھے دیکھتا ہے وہ اپنے رب کی نافرمانی نہ کرے۔

۲۸۱۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، رباح بن عمرو قیسی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر نیک عمل کے پیچھے ایک گھاٹی ہے۔ اگر آدمی صبر سے کام لے تو اسے عبور کر کے کشادگی تک پہنچ جاتا ہے۔ اور اگر جزع وفزع کرے تو واپس لوٹ آتا ہے۔

٢٨١٧-خدا کے دوستوں کو خدا کا حکم ابونعیم اصفہانی، ابو عبیداللہ، ابراہیم محمد بن حسن، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی قوم سے کہو کہ میرے دشمنوں کے گھروں میں داخل نہ ہوں، میرے دشمنوں کے کھانے نہ کھائیں، میرے دشمنوں کے لباس نہ پہنیں اور نہ ہی میرے دشمنوں کی سواریوں پر سوار ہوں۔ورنہ تم بھی ان کی طرح میرے دشمن بن جاؤ گے۔

٢٨١٨-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سعید، ابوبکر بن نعمان، زید بن عون، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ عالم جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا وہ چکنے اور ٹھوس پتھر کی مانند ہے جس پر بارش برستی ہے اور پھسل کر بہہ جاتی ہے اور وہ پتھر بارش کو اپنے اندر جذب نہیں کرسکتا۔

٢٨١٩-ابونعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن ابی عاصم، ہدبہ، حزم قطیعی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر وہ ہم نشین جس سے تم خیر و بھلائی کا فائدہ حاصل نہ کرسکو اس سے بچتے رہو۔

٢٨٢٠-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، عثمان ابی ابراہیم جمری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: تورات میں لکھا ہے۔ بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آدمی کی ہڈیوں کو جمع کردے گا جو اس کے سامنے باتیں کریں گی۔

٢٨٢١-اہل دنیا کی مدح وذم دونوں برابر ہیں ......ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوربیع بن سلیمان، مسلم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب سے میں نے لوگوں کو پہچانا ہے اس وقت سے میں ان کی مدح پر خوش نہیں ہوا ہوں اور نہ ہی ان کی مذمت کو ناپسند سمجھتا ہوں۔ کسی نے پوچھا وہ کیوں؟ جواب دیا اس لئے کہ ان کی مدح کرنے والا بھی افراط سے کام لیتا ہے اور مذمت کرنے والا بھی۔

٢٨٢٢-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر وقواریری، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کوئی بندہ عمل کی نیت سے علم حاصل کرتا ہے تو اس کا علم اس میں عاجزی لاتا ہے۔اور جو بندہ عمل سے ہٹ کر کسی اور نیت سے علم حاصل کرتا ہے تو اس میں فخر بڑھتا جاتا ہے۔

٢٨٢٣-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، فیاض، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: بنی اسرائیل کے ایک عالم کے ہاں کثرت سے مرد اور عورتیں جمع ہوجاتیں وہ انہیں وعظ ونصیحت کرتا اور گزرے دنوں کی یاد دلاتا۔اس نے ایک دن اپنے کسی بیٹے کو عورتوں کی طرف اشارہ کرتے دیکھ لیا۔باپ نے بیٹے کو کہا: اے بیٹے رک جاؤ!۔لیکن صرف اس کی اس حرکت کی پاداش میں اچانک وہ چارپائی سے نیچے گرا اور اس کا دماغ پھٹ گیا اور اس کی بیوی کا حمل بھی گر گیا اور لشکر میں اس کے بیٹے بھی قتل کردیے گئے۔اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے نبی کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں عالم کو جا کر خبر دو کہ میں تمہاری اولاد میں سے کسی صدیق کو پیدا نہیں کرتا جب تک تیرا غصہ میرے لئے رہتا......مگر یہ کہ تو نے کہہ لیا کہ اے بیٹے رک جا۔

٢٨٢٤-بنی اسرائیل کے ایک عابد کا قصہ ......ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے۔بنی اسرائیل کا ایک عابد ایک دوسرے عابد کے ہاں رہائش پذیر ہوگیا اس گھر میں اس کی بیٹی بھی رہا کرتی تھی عابد نے اپنی بیٹی سے کہا یہ میرا بھائی ہے اس کا اکرام کرو اور اس کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کرو۔ چنانچہ مہمان عابد

شیطان کے پھندے میں پھنس گیا اور میزبان عابد کی بیٹی سے بدکاری کر بیٹھا جس سے وہ حاملہ ہوگئی اور تھوڑی عرصے بعد اسے لڑکا پیدا ہوگیا۔ ڈر کے مارے اس لڑکے کو پھینک بھی نہ سکی۔ مہمان عابد اس عورت کے باپ عابد سے کہنے لگا اس کا لڑکا مجھے ہبہ کر دو میں اسے نیک بناؤں گا۔ کہا ٹھیک ہے وہ تجھے مل گیا چنانچہ اس عابد نے اس لڑکے کو اپنے کاندھے پر اٹھایا اور بنی اسرائیل کے بازاروں کی مجلسوں میں چکر لگانے لگا اور کہتا اے میرے بھائیو! میں تمہیں اس گناہ سے ڈراتا ہوں جس کا نتیجہ میں اپنے کاندھے پر اٹھائے ہوئے پھرتا ہوں۔

۲۸۲۵- کسی کے ہاں جاؤ تو حسن ظن سے کام لو ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق سراج، ہارون بن عبداللہ سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے جب تم کسی عالم یا واعظ کے پاس آؤ اور اسے گھر میں نہ پاؤ درین اثناء اس کا گھر اسکے احوال کو تمہارے اوپر کھول کر بیان کردے تو تم نماز کے لئے ایک چٹائی، قرآن مجید کا نسخہ اور وضو کے لئے لوٹا وہاں دیکھ لو تو سمجھو گویا تم نے آخرت کی نشانیاں دیکھ لیں۔ مالک رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا: اے لوگو! تمہارے چھوٹوں بڑوں میں فاجر و فاسق لوگوں کی کثرت ہوتی جارہی ہے سو اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس آدمی پر جو اچھی بات، عمل صالح اور اس پر ہمیشگی کو اپنے اوپر لازم کرلے۔ ایک مرتبہ فرمایا آدمی کو خائن ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ خیانت والوں کا امین ہو۔

۲۸۲۶- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جعفر کہتے ہیں ہم مالک بن دینار رحمہ اللہ کے ساتھ بکریوں کے باڑے سے نکلا کرتے اور مردوں کو کفن دفن دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ چھوٹے قد والے ایک گدھے کے اوپر سوار ہوئے، اس کی لگام کھجور کی چھال کی تھی اور اسی طرح کی ایک چادر مالک پر زیب تن تھی۔ جب ہم قبرستان کے قریب پہنچے تو مالک رحمہ اللہ ہمیں اعتنا کرتے ہوئے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور غمگین لہجہ میں یہ اشعار پڑھے:

أ لاحي القبور و من بهنه --- وجوه في التراب احبهنه

اے قبرستان والو! اور مٹی میں ملے ہوئے چہرے والو!... میں ان سے محبت کرتا ہوں

فلو ان القبور اجبن حيا اذا لأجبني اذ زرتهنه

اگر قبریں کسی زندہ آدمی کو جواب دیتیں، جب میں ان کی زیارت کو آیا ہوں تو وہ مجھے ضرور جواب دیتیں

ولكن القبور صمتن عني ... فأبت بحسرة من عندهنه

لیکن قبریں مجھے جواب دینے سے خاموش ہیں اور وہ اپنے یہاں حسرت کے ساتھ جواب دینے سے انکار کررہی ہیں۔

جب ہم نے ان کی آواز سنی ہم ان کے پاس آگئے اور وہ فرمارہے تھے بھلائی تو صرف نوجوانوں میں ہے۔ پھر آپ نے مردوں کو جمع کرایا اور ان پر نماز پڑھی۔

۲۸۲۷- ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو بن عثمان بن محمد عثمان، اسماعیل بن علی، ہارون بن حمید، سیار، جعفر کہتے ہیں ہم نے مالک بن دینار رحمہ اللہ سے کہا: کیا ہم آپ کے لئے کسی قاری کو نہ بلائیں جو آپ کو قرآن پڑھ کر سنائے؟ جواب دیا: جس عورت کا بیٹا مرا ہو، وہ نوحہ کناں کی محتاج نہیں ہوتی۔ ہم نے کہا کیا آپ ہمارے لئے خدا سے بارش نہیں طلب کرتے؟ جواب دیا: تم بارش کی انتظار میں ہو اور میں اوپر سے پتھر برسنے کی انتظار میں ہوں۔

۲۸۲۸- ٹیکس وصول کرنے والوں کے ساتھ مالک بن دینار کی بات چیت ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حسین بن زیاد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک تاجر ٹیکس وصول کرنے والوں کے پاس سے گزرا، انہوں

رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے ایک مرتبہ اچانک ایک پہاڑ پر آواز سنی، کہنے والایوں کہہ رہا تھا: شعر

لبیک علی الاسلام من کان باکیا فقد اوشکوا ھلکی وما قدم العھد

جو آدمی رو رہا ہو اس کو اسلام پر لبیک ہے۔ لوگ ہلاکت اور گزشتہ عہد کے قریب ہو گئے ہیں

وادبرت الدنیا وادبر خیرھا وقد ملھا من کان یوقن بالوعد

دنیا اور اسکی بھلائی ختم ہو چکی اور جس نے وعدہ کی پاسداری کی اس نے دنیا کو اکتاہٹ میں ڈال دیا۔

مالک فرماتے ہیں میں نے ادھر ادھر نظر گھمائی تو کوئی نظر نہیں آیا۔

۲۸۴۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، سوید بن سعید، ابوعون حکم بن سنان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: تورات میں لکھا ہوا ہے: خوبصورت بدکار عورت کی مثال اس خنزیرنی کی طرح ہے جسکے سر پر تاج رکھا ہوا اور اس کے گلے میں سنہری ہار پڑا ہو۔ جس کو دیکھ کر کہنے والا کہتا ہے: یہ زیورات کتنے خوبصورت ہیں اور یہ جانور کتنا برا اور بدصورت ہے۔

۲۸۴۴- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: مؤمن کی مثال اس بکری جیسی ہے جس نے سوئی کھالی ہو اور وہ مزید چارہ کھاتی جارہی ہو وہ اسے نفع نہیں بخشے گا چونکہ اسے سخت غم و حزن کا سامنا ہے۔

۲۸۴۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمرو بن مسلم، جعفر بن محمد، یحیٰی بن معین، سوار بن عمارہ، سری بن یحیٰی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: مؤمن کی مثال خوبصورت موتی جیسی ہے جہاں بھی وہ موتی پڑا ہو اسکی خوبصورتی اسکے ساتھ رہتی ہے۔

۲۸۴۶- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ ثابت بنانی رحمہ اللہ سے کہنے لگے۔ میں لوگوں میں زخم کر کے پیپ اور خون ان کے اندر سے نکالتا ہوں اور آپ انہیں تیل لگا کر مالش کرتے ہیں یعنی میں ان پر سختی کرتا ہوں اور آپ انہیں رخصتیں دیتے ہیں۔

۲۸۴۷- ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، ابوعباس عبدی، ابوبکر بن عبید، ابوجعفر کندی، سعید بن عاصم، مالک بن حمید جمحی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: عمل کو وجود میں لانے سے اس کی عدم مقبولیت کا خوف زیادہ ہوتا ہے۔

۲۸۴۸- ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، ابوعلی مدائنی، ابراہیم بن حسن، شیخ ابوجعفر قریشی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے بعض کتابوں میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم! میری بھلائیاں تیرے اوپر نازل ہو رہی ہیں اور تیری طرف سے برائیاں اوپر میری طرف چڑھتی آرہی ہیں میں تیرے اوپر نعمتیں برسا کر تجھ سے محبت کرنا چاہتا ہوں اور تو معاصی کا ارتکاب کر کے مجھ سے بغض و عداوت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ پاکباز شریف فرشتہ مسلسل میری طرف تیرا قبیح عمل لئے چڑھ رہا ہے۔

۲۸۴۹- ابونعیم اصفہانی، ابواسحٰق بن حمزہ، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحیٰی حلوانی، سعید بن سلیمان، موسیٰ بن خلف کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حکمت و دانائی کی کتابوں میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ: میں اللہ ہوں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں میرے بندوں کے دل میرے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ سو جس نے میری اطاعت کی اس پر میں اپنی رحمت نازل کرتا ہوں اور جو میری نافرمانی کرتا ہے میں اس سے اس کا انتقام لیتا ہوں۔ بادشاہوں کے امور میں مشغول نہ ہو جاؤ اور ان کی مہربانیوں سے توبہ کرو۔

۲۸۵۰- ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمن بن محمد بن ابی مسلم واعظ، احمد بن روح، محمد بن مہاجر، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام اپنے لشکر کے ساتھ ایک ٹہنی پر بیٹھی ہوئی بلبل کے پاس سے گزرے

بلبل چہچہا رہی تھی اور اپنی دم ہلا رہی تھی۔ سلیمان علیہ السلام نے حاضرین سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو یہ بلبل کیا کہہ رہی ہے؟ کہنے لگے: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ فرمایا: بلبل کہہ رہی ہے کہ میں نے آج دنیا میں آدھا پھل پایا ہے۔

۲۸۵۱- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد حسین بن عبداللہ بن سعید، ابوجعفر بن زہیر، عباد بن ولید، منہال بن حماد سراج، حسن بن ابی جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: قاریوں کی گواہی ہر جگہ مقبول ہے صرف ان کی ایک دوسرے کے خلاف گواہی قابل قبول نہیں۔ چونکہ وہ ایک دوسرے پر باڑے میں رکھے ہوئے نر بکروں سے بھی زیادہ حسد کرتے ہیں۔

۲۸۵۲- ابونعیم اصفہانی، محمد بن محمد بن عبداللہ جرجانی، احمد بن یحییٰ تمیمی، مول بن اہاب، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے آیت کریمہ تلاوت کی

لو انزلنا هذا القرآن على جبل لرايته خاشعا متصدعا من خشية الله (حشر:۲۱)

اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر نازل کرتے آپ اسے اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت سے ریزہ ریزہ ہوا ہوا دیکھتے۔

پھر فرمایا: میں تمہارے لئے قسم اٹھاتا ہوں کہ جب کوئی بندہ اس قرآن پر ایمان لاتا ہے اس کا دل خوف خدا سے پھٹ جاتا ہے۔

۲۸۵۳- **مالک کا عالم سے سوال** ابونعیم اصفہانی، ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد بن عبدالحمید، زہیر بن محمد، ابوبہ، حزم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اے عالم! تو ایسا عالم ہے کہ تو اپنے علم کی بدولت کھاتا ہے اور اپنے علم پر فخر کرتا ہے اگر تو نے یہ علم اللہ کی رضا جوئی کے لئے طلب کیا ہے پھر تو اس کا رنگ اپنے عمل میں کیوں نہیں دیکھتا۔

۲۸۵۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن سفیان مصیصی، یحییٰ بن آدم، محمد بن سماک، سفیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے عمل کرنے کے واسطے علم طلب کیا اللہ تعالیٰ اسے علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرماتے ہیں اور جس نے عمل کے علاوہ کسی اور نیت سے علم طلب کیا اس کے علم پر فخر کرنے میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

۲۸۵۵- **سچے خطیب کی پہچان** ابونعیم اصفہانی، حسین بن محمد بن عباس زجاجی فقیہ ایلی، اسحق بن ابراہیم حدادی، احمد بن محمد والی، ابوحاتم، عیسیٰ بن مرحوم مرحوم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو خطیب بھی تقریر کرتا ہے اسکی تقریر اسکے عمل پر پیش کی جاتی ہے اگر اسکا عمل اسکی تقریر کے موافق ہو وہ صادق اور سچا خطیب ہے اگر تقریر عمل کے موافق نہ ہو تو آگ کی بنی ہوئی قینچی کے ساتھ اس کے ہونٹ کاٹے جاتے ہیں۔ اور جب بھی کاٹے جاتے ہیں وہ از سر نو دوبارہ اگ جاتے ہیں۔

۲۸۵۶- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تمہیں کچھ چیزوں کا حکم کرتا ہوں جن تک میرے عمل کو رسائی نہیں ہوتی لیکن جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں اور عملی اعتبار سے میں اسکی مخالفت کروں سمجھ لو میں اس دن جھوٹا کذاب ہوں۔

۲۸۵۷- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر، حزم، غالب قطان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے مالک بن دینار رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا، گویا کہ وہ اپنی مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں جو دنیا میں بقید حیات ہیں، انہوں نے دو قبطی چادریں اوڑھ رکھی تھیں اور ساتھ میں کچھ اشارہ کر رہے ہیں۔ سعید کہتے ہیں کہ اس سے مالک رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے کہ دو قسم کے لوگوں کے پاس نہ بیٹھو ایک وہ بدعتی جو اپنی بدعت میں غور کرتا ہو دوسرا وہ دنیا دار جو اپنی دنیا پر اتراتا ہو۔

۲۸۵۸- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، حسین بن جعفر بن سلیمان ضبعی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بصرہ آیا اس وقت مالک بن دینار زندہ تھے، مجھے ان سے ملاقات کی قدرت نہ ملی البتہ مجھے ان کا فرمان سنا دیا گیا کہ

مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قیامت کا دن متقین کی خوشی وشادی کا دن ہے۔

۲۸۵۹-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں بلال بن ابی بردہ کے پاس تھا اور بلال اس وقت اپنے چبوترے میں بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے کہا آج میں نے اسے تنہا پایا ہے کونسا قصہ اسے سناؤں؟ میں نے خیال کیا کہ لوگوں میں جو اس کے ہم شکل ہیں ان کا کوئی قصہ نہیں سنانا چاہیے، چونکہ یہ ان سے ملا ہوا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو یہ چبوترہ کس نے بنایا ہے۔؟ اس کو عبیداللہ بن زیاد نے بنایا ہے اور اس نے ایک مسجد بھی بنائی تھی۔ چنانچہ عبیداللہ کو امارت ملی پھر اسکا معاملہ یہاں تک پہنچا کہ اسے یہاں سے بھاگنا پڑا اور پھر اسے تلاش کر کے قتل کیا گیا پھر بصرہ کا والی بشر بن مروان کو بنایا گیا۔ لوگ کہنے لگے: بشر امیر المؤمنین کا بھائی ہے۔ بالآخر بصرہ میں وہ بھی مرگیا۔ لوگوں نے اسے اپنے کاندھوں پر اٹھایا اور اس کے جنازہ میں چاروں طرف سے لوگ جوق در جوق شریک ہوئے اسی دوران ایک حبشی مرگیا۔ حبشیوں نے اسے بانس کی چارپائی پر اٹھایا۔ بالآخر امیر المؤمنین کا بھائی بھی چل بسا لوگوں نے اسے بھی دفن کیا اور حبشی بھی چل بسا لوگوں نے اسے بھی دفن کیا۔ چنانچہ میں نے ایک ایک امیر کا قصہ اسکو سنایا حتی کہ اس کی باری آگئی۔ میں نے خیال کیا کہ تو نے کوفہ میں ایک حویلی تعمیر کی ہے اور تو نے ابھی تک اسے دیکھا نہیں تھا کہ اسی اثناء میں تو گرفتار ہوگیا اور تجھے قید خانے میں سخت سزا دی گئی حتی کہ تجھے اسی میں قتل کردیا گیا۔

۲۸۶۰-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے تم میں سے کوئی ایک جاتا ہے اور وہ دیباجۃ الحرم" کے ساتھ شادی کرتا ہے۔ (مالک رحمہ اللہ کے زمانے میں کہا جاتا تھا کہ دیباجۃ الحرم اور روم کے بادشاہ کی بیٹی لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت ہیں) یا تم میں سے کوئی کسی لڑکی کے پاس جاتا ہے جسے اس کے باپ نے موٹا کیا ہوتا ہے اور لوگوں نے اس کی تعریف کی ہوتی ہے گویا کہ وہ مکھن کا ایک پیڑا ہے۔ وہ آدمی اس کے ساتھ شادی کرلیتا ہے اور اسے اپنے دل میں بسالیتا ہے پھر اس سے پوچھتا ہے تجھے کس چیز کی ضرورت ہے؟ وہ کہتی ہے مجھے فلاں فلاں چیز کی ضرورت ہے۔ مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے بخدا! اس کے برخلاف قاری کو چاہیے کہ وہ یتیم اور کمزور لڑکی سے ساتھ شادی کرے اور اس بچاری کو کپڑے پہنائے جس کا اسے اجر وثواب ملے اور اسے تیل لگائے تاکہ اسے اس کا ثواب ملے۔

۲۸۶۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن یونس کدیمی، سعید بن عامر، عون بن مغیرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا ایک آدمی کی عمر پانچ سو سال ہوگئی اس سے کہا گیا کہ تو موت کو پسند کرتا ہے؟ کہنے لگا ہائے افسوس کون ہے جو اس روح سے فرقت کو پسند کرے۔

۲۸۶۲-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، سوید بن سعید، حکم بن سنان ابوعون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کی دعا یہ ہوتی تھی: اے اللہ! تو ہی بندوں کو نیک بناتا ہے ہمیں نیک بنادے حتی کہ ہم نیک بن جائیں۔

۲۸۶۳-زبور کی نصیحت ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن حسن، محمد بن ابی سری، عبدالعزیز بن عبدالصمد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: زبور میں لکھا ہوا ہے: خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو گنہگاروں کے راستہ پر نہ چلے۔ بیہودہ بکواسات بکنے والوں کے پاس نہ بیٹھے اور استہزاء کرنے والوں کے پاس اقامت نہ اختیار کرے۔ اللہ کے بندے کا مقصد تو صرف اور صرف اللہ کی حکمت ہوتا ہے اسی کی طلب میں رہتا ہے اور اسی کے متعلق گفتگو بھی کرتا ہے۔ اسکی مثال اس درخت جیسی ہے جو پانی کے درمیان میں کھڑا ہو اسکا کوئی پتا بھی نیچے نہیں گرتا اسکا ہر عمل تام ہوتا ہے، کچھ بھی اس کے عمل سے ضائع نہیں ہوتا۔

۲۸۶۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبداللہ بن حسین بن معبد، میمون بن اصبغ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے صفائی کا راستہ اختیار کیا اس کے لئے صفائی کے اسباب مہیا کر دیے جاتے ہیں اور جس نے معاملہ خلط ملط کر دیا اس کا انجام بھی خلط ملط ہوگا۔

۲۸۶۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن حسین آجری، عبداللہ بن عبدالحمید، ابراہیم بن جنید، عیسیٰ بن عبدالعزیز بن عبدالصمد العمی، عبدالعزیز بن عبدالصمد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حکمت میں لکھا ہوا پڑھا ہے جس طرح تند و تیز ہوا جب چلتی ہے درختوں کو ہلا کر رکھ دیتی ہے اسی طرح شیطان کو مسلط کیا گیا ہے تاکہ نوع بشر کو ہلاتا رہے۔

۲۸۶۶- انس کی مالک وغیرہم سے محبت ...ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحق ثقفی، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر، مالک بن دینار رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے مالک فرماتے ہیں ہم انس بن مالک کے پاس آئے، نیز میرے ساتھ ثابت بنانی، یزید رقاشی، مزیاد نمیری اور ان جیسے دیگر حضرات بھی تھے۔ انس نے ہماری طرف دیکھ کر فرمایا: تم لوگ محمد عربی ﷺ کے صحابہ کے کتنے مشابہ ہو۔ پھر فرمایا بخدا! تم مجھے اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہو الا یہ کہ میرے بیٹے علم و فضل میں تم جیسے ہو جائیں یقیناً میں سحری کے اوقات میں تمہارے لئے دعائیں کروں گا۔

۲۸۶۷- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس، ابویحیٰی بن بزار، خالد بن خداش، معلی الوراق کہتے ہیں ایک دن ہم مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اسی اثناء میں ابوعبیدہ آئے اور ان کے پاس چھال کی بٹی ہوئی ایک رسی تھی جس کے دونوں طرفوں میں کاج کی مانند دو سر دوان (سوراخ) بنے ہوئے تھے۔ ایک سر دان انہوں نے مالک بن دینار رحمہ اللہ کے گلے میں ڈالا اور دوسرا اپنے گلے میں۔ مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے میں اور آپ دونوں اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں پڑے ہوئے ہیں تم کیا کہتے ہو؟ یوں مالک رحمہ اللہ بھی رو پڑے اور حاضرین کو بھی رُلا دیا۔

۲۸۶۸- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، عبیداللہ بن زیاد، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ہم نے ہر طرح کے گناہ میں تفکر کیا ہمیں صرف حب مال ہر گناہ کی جڑ ملی جس نے حب مال کو دل سے نکال کر پھینک دیا اس نے راحت پائی۔

۲۸۶۹- دنیا دومرتبہ اوندھے منہ گر چکی ہے۔ ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حداء، احمد بن ابراہیم دورقی، محمد بن منصور، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا میں مبعوث کیا گیا دنیا اوندھے منہ ہو کر گر گئی ان کے بعد گری ہوئی دنیا کو لوگوں نے پھر اٹھایا۔ حتیٰ کہ جب محمد ﷺ کو مبعوث کیا گیا دنیا پھر اوندھے منہ ہو کر گر پڑی آپ ﷺ کے بعد ہم نے پھر دنیا کو اٹھا لیا جبکہ ہمیں اس کی حقیقت پتہ چل چکی ہے۔

۲۸۷۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، مسلم بن عفان، ابوعیسیٰ، کہتے ہیں ہم مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس ان کی وفات کے وقت گئے۔ مالک رحمہ اللہ ہماری طرف دیکھنے لگے اور فرمایا۔ آج کے دن کیلئے ابویحیٰی تھکا کرتا تھا۔

۲۸۷۱- اللہ کی عیسیٰ کو عجیب نصیحت ابونعیم اصفہانی، حسین بن محمد بن علی، احمد بن محمد بن معاویہ، سلیمان بن داؤد قزاز، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ! اپنے نفس کو نصیحت کیجئے اگر آپ کا نفس نصیحت قبول کرلے تو لوگوں کو نصیحت کیجئے ورنہ مجھ سے حیاء کرتے رہیے۔

۲۸۷۲- علماء کا مسخ ہونا۔۔۔ ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: آخری زمانے میں تند و تیز ہوائیں چلیں گی اور چاروں طرف تاریکی پھیل جائے گی لوگ اپنے علماء کے پاس جائیں گے لیکن پھر انہیں مسخ شدہ پائیں گے۔

۲۸۷۳- دنیادار عابد۔ ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، مہنا ابوعبداللہ شامی بصرہ، سعید بن شبل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے ایک نوجوان کو دیکھا جو ہمہ وقت مسجد میں بیٹھا رہتا تھا۔ مالک رحمہ اللہ اس کے پاس بیٹھے اور اس سے کہا: کیا میں تیرے بارے میں ٹیکس وصول کرنے والوں سے بات کروں تاکہ وہ تیرے لئے کچھ روزینہ مقرر کر دیں اور تو ان کے ساتھ ہو جائے؟ نوجوان نے کہا: جی ہاں آپ ایسا کر دیں۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے مٹھی بھر خاک اٹھائی اور اس کے سر میں ڈال دی۔ (مطلب یہ تھا کہ تم نے مسجد کو محض دنیا کی خاطر لازم پکڑ رکھا ہے جو کہ اچھا نہیں۔ من المترجم)۔

۲۸۷۴- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، سوید بن سعید، حکم بن سنان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مسجد بیت المقدس میں داخل ہوئے اور لوگ مسجد میں بیع وشراء کر رہے تھے عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی چادر پکڑی اور اس سے لوگوں کو مارنے لگے پھر فرمایا: اے بنو حیات اور افاعی اتم نے اللہ کی مساجد کو بازار بنالیا ہے۔

۲۸۷۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، سوید بن سعید، حکم بن سنان ابوعون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا ایک مرتبہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اپنے حواریین کے ساتھ ایک مردہ کتے کے پاس سے گزرے جس سے بدبو پھیل رہی تھی۔ حواریین کہنے لگے۔ اس کتے سے کتنی سخت بدبو آ رہی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اس مردہ کتے کے دانت کس قدر سفید ہیں عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں کو وعظ و نصیحت کی اور انہیں غیبت سے باز رہنے کی تاکید کی۔

۲۸۷۶- ایک پر مزاح اور دردانگیز قصہ۔۔۔ ابونعیم اصفہانی، فاروق بن عبدالکبیر خطابی، ہشام بن علی سیرانی، فطر بن حماد بن واقد، حماد بن واقد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک نوجوان تھا جو اپنے آپ کو قاری ظاہر کرتا تھا اور میرے پاس آیا کرتا تھا اسے ایک پل پر عشر وصولی کی ذمہ داری سونپ دی گئی۔ اسی دوران کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا اچانک ایسی کشتی ادھر سے گزری جس میں مچھلیاں تھیں۔ اس کے ساتھیوں نے کشتی والوں کو آواز دی کہ قریب آ کر ایک بلج ٹیکس میں دیتے جاؤ۔ یہ جو نماز پڑھ رہا تھا- قاری صاحب- اس نے (نماز کے دوران) آواز کے ساتھ دو مرتبہ سبحان اللہ! سبحان اللہ! کہا۔ یعنی ایک نہیں دو مچھلیں وصول کرو۔ راوی کہتے ہیں حضرت مالکؒ جب بھی یہ قصہ سناتے خود تو رو پڑتے لیکن حاضرین کو خوب ہنساتے۔

۲۸۷۷- ابونعیم اصفہانی، فاروق بن عبدالکبیر، ہشیم بن علی سیرانی، فطر بن حماد، حماد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا میں ایک مرتبہ ایک قبر کے پاس گیا کیا دیکھتا ہوں کہ اس پر یہ شعر لکھا ہوا ہے:

یا ایھا الرکبُ سیروا ان غایتکم ... ان تصبحوا ذات یوم لاتسیرونا

اے شاہسواروں کی جماعت سفر کرتے جاؤ بے شک تمہاری غایت اور مقصود یہ ہے کہ ایک دن صبح کرو اور پھر تم سفر نہ کر سکو گے

حثوا المطایا وار خوامن ازمتھا..... قبل الممات وقضوا ماتقضونا

تم سواریوں کو سرپٹ بھگاتے رہو اور ان کی لگاموں کو ڈھیلا بھی کرتے رہو مرنے سے پہلے پہلے اور جو تم نے اپنی حاجتیں پوری کرنی ہیں پوری کرلو

کنا اناسا کما کنتم فغیرنا .دھر فسوف کما کنا تکونونا.

ہم بھی تمہاری طرح کے لوگ تھے ہمیں زمانے کے ہیر پھیر نے بدل دیا اور عنقریب تم بھی ہم جیسے ہو جاؤ گے۔

۲۸۷۸-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، علی بن مسیح بن حاتم عکلی، عبدالجبار، عبیداللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے وہ آدمی کھجور کے پودے ایک جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ کاشت کر رہا تھا مالک اس کے پاس سے گزر گئے اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے تو وہ آدمی کھانا کھا رہا تھا۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے پوچھا: یہ باغ کس نے لگایا تھا حاضرین نے جواب دیا فلاں آدمی نے جو مر چکا ہے۔

پھر مالک بن دینار رحمہ اللہ نے ذیل کے اشعار پڑھے شعر:

مؤمل دنیا لتبقیٰ له فمات المؤمل قبل الامل

دنیا کی امید رکھنے والے کی دنیا باقی رہ جاتی ہے امید کرنے والا امید پوری ہونے سے پہلے ہی مر جاتا ہے۔

یربی فسیلاً ویعنی به فعاش الفسیل ومات الرجل

کھجوروں کی قلمیں (پودے) پروان چڑھتی رہتی ہیں حتیٰ کہ قلمیں اور پودے زندہ رہتے ہیں اور آدمی مر جاتا ہے۔

۲۸۷۹-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن جعفر الوراق، ابواسحق حشاش، ابوبلال اشعری، فضیل بن عیاض کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو بری طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہ آدمی اپنے اہل وعیال پر رحم نہیں کر رہا کسی نے پوچھا: اے ابویحییٰ، بری طرح تو یہ اپنی نماز پڑھ رہا ہے اپنے عیال پر کیسے رحم نہیں کر رہا؟ جواب دیا یہ اپنے اہل وعیال کا سرپرست ہے اور اسکے اہل وعیال اس سے نماز وغیرہ سیکھتے ہیں۔

۲۸۸۰-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن بکار، ابوتقی، سلمہ بن کلثوم، ابراہیم بن ادہم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: تم آدمی سے ملتے ہو اور وہ آدمی ایک حرف بھی زبان سے نہیں نکالتا حالانکہ اسکا سارے کا سارا عمل باتیں ہوتا ہے (یعنی وہ زبان سے کچھ کلام نہیں کرتا اسکا عمل کلام کرتا ہے)۔

۲۸۸۱-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، شاذکونی، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ جب مصلی پر کھڑے ہوتے کہتے: اے میرے رب! میں نے جنت کے ساکن کو بھی پہچان لیا اور جہنم کے ساکن کو بھی، دونوں ٹھکانوں میں سے کونسا ٹھکانا مالک بن دینار کے لئے ہوگا؟ پھر رونے لگے۔

۲۸۸۲-صدقہ کا فوری اثر ...ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سالم، عبداللہ بن بشر بن صالح، ابوعمیر، ایوب بن سوید، سری بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک درندے نے ایک عورت کا بچہ اٹھالیا عورت نے فوراً ایک لقمہ صدقہ کر دیا اور درندے نے بچہ پھینک دیا غیبی آواز آئی کہ لقمے کے بدلے میں لقمہ۔

۲۸۸۳-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سالم، احمد بن علی ابار، عمرو بن عون، مختار برادر عرز بن عون، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جعفر کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کے ساتھ ایک کتا دیکھا جوان کے پیچھے پیچھے چلا جا رہا تھا میں نے کہا: آپ کے ساتھ یہ کیا ہے؟ جواب دیا: برے ہم نشیں سے کتا بہتر ہے۔

۲۸۸۴-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، احمد بن عبداللہ وکیل، ابراہیم بن جنید، عفار بن زربی، حماد بن واقد کہتے ہیں ایک دن میں مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس آیا وہ تنہا بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس ایک جانب کتا بیٹھا ہوا تھا بایں طور کہ کتے نے اپنی تھوتھنی مالک رحمہ اللہ کے سامنے رکھی ہوئی تھی، میں اس کتے کو دور بھگانے لگا: مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے! چھوڑ یہ برے ہم نشیں سے بدرجہا بہتر ہے۔

یہ مجھے اذیت نہیں پہنچاتا ہے۔

۲۸۸۵-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، احمد بن عبیداللہ، ابراہیم بن جنید، سعید بن حماد انصاری، بکر بن محمد عابد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ بصرہ کے والی کے پاس تشریف لے گئے۔ والی کہنے لگا: میرے لئے دعا کیجئے۔ مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے دروازے پر کتنے مظلوم کھڑے ہیں جو تمہارے لئے بددعائیں کر رہے ہیں۔

۲۸۸۶-انسان کی صحیح پہچان..... ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمن بن عباس، محمد بن یونس کدیمی، جزیم بن عثمان، سلام بن مسکین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ ایک مرتبہ راستے میں امیر بلال بن ابی بردہ سے ملے اور لوگ بلال کے ارد گرد جمع تھے۔ بلال مالک رحمہ اللہ سے کہنے لگا: آپ مجھے کیا جانیں؟ فرمایا جی ہاں میں تمہیں جانتا ہوں کہ تم اول وہلہ میں نطفہ کی شکل میں تھے، درمیان میں (یعنی اب) تم گوشت کی شکل اختیار کر گئے اور آخر کار تم (قبر کے) کیڑے بن جاؤ گے۔ لوگوں نے مالک بن دینار رحمہ اللہ کو مارنا چاہا۔ بلال فوراً بولا یہ مالک بن دینار رحمہ اللہ ہیں۔ چنانچہ مالک بن دینار رحمہ اللہ اسے وہیں چھوڑ کر آگے چل پڑے۔

۲۸۸۷-ابونعیم اصفہانی، علی بن الخطاب الوراق، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن عباس کاتب، اصمعی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مہلب بن ابی صفرہ متکبرانہ چال میں مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس سے گزرا۔ مالک رحمہ اللہ نے اسے دیکھ کر فرمایا: یہ انداز اور چال جہاد کے علاوہ مکروہ ہے۔ مہلب نے ان سے کہا کیا آپ مجھے نہیں جانتے؟ فرمایا میں تجھے اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ بولا: آپ مجھے کس طرح جانتے ہیں؟ فرمایا: اول وہلہ میں تو نطفہ تھا اور آخر کار تو گندی لاش بن جائے گا اور ان کے درمیان تو نے پاخانہ پیٹ میں اٹھایا ہوا ہے۔ مہلب کہنے لگا اب آپ نے مجھے اچھی طرح پہچان لیا ہے۔

۲۸۸۸-ابونعیم اصفہانی، محمد بن فتح حنبلی، عبداللہ بن اسحٰق، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کا قرآن مجید چوری ہوگیا۔ مالک رحمہ اللہ حاضرین کو وعظ و نصیحت کرنے لگے۔ وعظ سن کر حاضرین رو پڑے۔ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا ہم سب نے رونا شروع کر دیا بھلا پھر مصحف کس نے چرایا؟

۲۸۸۹-ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی، اسماعیل بن علی، ہارون بن حمید، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے بازاروں میں مال و دولت کی فراوانی ہوتی ہے اور دینداری کا خاتمہ ہوتا ہے۔

۲۸۹۰-ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی سند مذکور سے یہ حدیث بعینہ اسی طرح مروی ہے۔

۲۸۹۱-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، ابوعباس بن قتیبہ، احمد بن زید خراز، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے مٹکے میں بنائی گئی نبیذ کے متعلق پوچھتے ہو جبکہ مجھ سے اس کی قیمت کے متعلق نہیں پوچھتے ہو نیز یہ کہ وہ کہاں سے آئی اور اس کی قیمت کہاں سے حاصل ہوئی؟

۲۸۹۲-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابن ماہان رازی، عبدالرحمٰن بن یونس، مطرف بن مازن، معمر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ سے کسی نے کہا: آپ لوگوں کو ان کے لباس اور کھانے کے متعلق سختی کرتے ہیں؟ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا۔ حلال کماؤ اور جو چاہو پہنو۔

۲۸۹۳-ابونعیم اصفہانی، علی بن عبداللہ بن عمر، منتصر بن نصر، عمر بن مدرک، ابواسحٰق طالقانی، کنانہ بن جبلہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تمہارے اعمال لکھنے والے دو فرشتے ہر دن تم سے صحیفوں کی ثمن (قیمت) کا مطالبہ کریں جن میں روزانہ وہ تمہارے اعمال لکھتے ہیں تو تم بہت سارے فضول کلام سے رک جاؤ۔ حالانکہ جب صحیفے تمہارے رب کے پاس پہنچتے ہیں

تو پھر تم فضول کلام اور کام سے کیوں نہیں رکتے؟۔

۲۸۹۴- **ندامت بھی نجات دیتی ہے** ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابوعبداللہ تیمی، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے گزشتہ زمانے کی بات ہے کہ ایک نوجوان سے گناہ سرزد ہوگیا وہ نہر پر آیا تاکہ اس میں غسل کرے۔ دریں اثناء اسے اپنے گناہ یاد آ گیا۔ اسے حیاء آ گئی اور غسل کرنے سے رک گیا جب واپس جانے لگا نہر نے اسے آواز دی اے گناہ گار آدمی! اگر تو میرے قریب بھی ہو جاتا تجھے اپنے اندر غرق کر دیتی۔

۲۸۹۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام جب کسی ایسے گھر کے پاس سے گزرتے جس کے رہائشی مرچکے ہوتے تو اس گھر کے پاس کھڑے ہو کر آواز لگاتے: ہلاکت ہے تیرے ان مالکان کیلئے جو تیرے وارث ٹھہرے ہیں۔ تو نے ان کے پہلے لوگوں کے ساتھ جو برتاؤ کیا ہے اس سے یہ وارثین عبرت کیوں نہیں پکڑتے؟۔

مسانید مالک بن دینار رحمہ اللہ

مالک بن دینار رحمہ اللہ کی چند ایک احادیث حضرت انسؓ سے مروی ہیں۔ ان کی زیادہ تر مرویات اجلہ تابعین جیسے حسن بصری ابن سیرین، قاسم بن محمد، سالم بن عبیداللہ وغیرہم سے ہیں تاہم ان کی سند سے حضرت انسؓ سے مروی چند ایک احادیث ذیل میں ہیں۔

۲۸۹۶- **بے عمل خطیبوں کا حال** ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، ابراہیم بن ہاشم، محمد منہال، یزید بن زریع، ہشام دستوائی، مغیرہ بن حبیب، مالک بن دینار کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معراج والی رات مجھے آسمان پر لے جایا گیا اچانک میں کچھ مردوں کو دیکھتا ہوں کہ قینچیوں کے ساتھ انکی زبانیں اور ہونٹ کاٹے جا رہے ہیں۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا آپ کی امت کے خطباء ہیں۔

ہشام سے روایت کرنے میں یزید بن زریع منفرد ہیں اس حدیث کو ابوعتاب سہل بن حماد نے ہشام عن مغیرہ عن مالک عن ثمامہ عن انسؓ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۲۸۹۷- ابونعیم اصفہانی، صدقہ بن موسیٰ، مالک بن دینار، ثمامہ کے سلسلۂ سند سے انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معراج والی رات کچھ لوگوں پر میرا گزر ہوا آگ کی بنی ہوئی قینچیوں سے انکے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے جب بھی وہ ہونٹ کٹتے فوراً ان کے ہونٹ جوں کے توں نئے سرے سے اگ جاتے۔ میں نے پوچھا اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں انہوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں اور کتاب اللہ پڑھتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے۔[۱]

۲۸۹۸- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن ابراہیم بغدادی، قاسم بن ہاشم سمسار، سعیدہ بنت حکامہ، عن امہا حکامہ بنت عثمان بن دینار، عن ابیہا عثمان بن دینار، عن اخیہ مالک بن دینار ۔۔۔ کی سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی خشیت ہر قسم کی دانائی کی سردار ہے۔ تقویٰ عمل کا سردار ہے۔ سو جس آدمی میں تقویٰ اور ورع نہ ہو جواتے اللہ تعالیٰ کی

۱۔ مسند الامام احمد ۳/۱۸۰، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۴/۳۰۸، ومشکاۃ المصابیح ۴۸۰۱، وتفسیر ابن کثیر ۱/۱۲۲، والترغیب والترھیب ۱/۱۲۳، وتخریج الاحیاء ۱/۶۲، وکنز العمال ۲۹۱۰۶، واتحاف السادۃ المتقین

نافرمانی سے رو کے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کسی عمل کی کچھ پرواہ نہیں۔[1]

یہ حدیث ابو یحییٰ معقری نے بھی روایت کی ہے۔

۲۸۹۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن احمد بن سندی، جعفر بن احمد بن محمد بن صباح، یحییٰ بن خذام بن منصور، محمد بن عبداللہ بن زیاد ابومسلم انصاری، مالک بن دینار کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے جبریل نے اللہ تعالیٰ کی حدیث سنائی کہ۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میری عزت! میرے جلال! میری وحدانیت! میری مخلوق کے میرے محتاج ہونے! میرے عرش پر جلوہ افروز ہونے! اور میرے مرتبے کے مرتفع ہونے کی قسم! میں اپنے بندے اور آپ کی امت سے حیاء محسوس کرتا ہوں کہ وہ دونوں اسلام میں رہتے ہوئے بوڑھے ہو جائیں اور پھر میں انہیں عذاب دوں۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں اس موقع پر میں نے رسول اللہ ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا میں اس آدمی پر رو رہا ہوں جس سے اللہ عزوجل کو حیاء آتی ہے مگر اسے اللہ عزوجل سے حیاء نہیں آتی۔

مالک بن دینار رحمہ اللہ سے صرف ابومسلم انصاری نے یہ حدیث روایت کی ہے اور یحییٰ بن خذام متفرد ہیں۔

۲۹۰۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، موسیٰ بن اسماعیل، ابوحارث فراء، مالک بن دینار، حسن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخدا اللہ تعالیٰ ضرور اس دین کی تائید ایسی قوم کے ذریعے سے فرمائیں گے جنکا دین میں کچھ حصہ نہیں۔[2]

مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے کہا اے ابوسعید یہ حدیث کس سے بیان کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا انسؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے۔

ابوحارث فراء، حارث بن نبہان ہیں نیز یہ حدیث ابن وہب نے حارث عن مالک کی سند سے بھی روایت کی ہے۔ یہ حدیث حسن بن ابی جعفر نے ابو خذیمہ عن مالک بن دینار سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۲۹۰۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن ابراہیم بن یوسف، ابراہیم بن فہد، محمد بن اسحٰق اہوازی، محمد بن عثمان بن ابی سوید، حفص بن عمر حوضی، حارث بن وجیہ، مالک بن دینار، ابن سیرین کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے بالوں کو اچھی طرح دھویا کرو اور جلد کو اچھی طرح سے صاف کیا کرو۔[3]

یہ حدیث مالک بن دینار سے روایت کرنے میں حارث متفرد ہیں۔

۲۹۰۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن ابراہیم بن یوسف، ابراہیم بن فہد، جری بن حفص، ابان بن یزید عطار، مالک بن دینار، قاسم بن محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے وہ کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! لوگ (حج قران) حج وعمرہ کر کے واپس لوٹیں گے کیا

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۸/ ۳۴۸. وکنز العمال ۵۸۷۲. وکشف الخفاء ۱/ ۳۵۳، ۵۰۷. والدر المنثور ۲/ ۲۲۵. وتخریج الاحیاء ۳/ ۱۵۸. وکنز العمال ۵۸۷۳. ومسند الشہاب ۵۵.

۲۔ صحیح ابن حبان ۱۲۰۶، ۱۲۰۷. والکنی للدولابی ۱/ ۹۵. واتحاف السادۃ المتقین ۱/ ۴۰۳ و کنز العمال ۲۹۱۲۳، ۲۹۱۴۳.

۳۔ السنن الکبری للبیہقی ۱/ ۱۷۵. والمصنف لعبد الرزاق ۱۰۰۲. ومشکاۃ المصابیح ۴۴۳. وتلخیص الحبیر ۱/ ۱۴۲. وشرح السنۃ ۲/ ۱۸. واتحاف السادۃ المتقین ۲/ ۳۸۰، ۳۸۱، ۴۰۸. وکشف الخفاء ۱/ ۳۵۳.

میں صرف حج افراد کر کے واپس لوٹوں گی؟ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کے ساتھ عبد الرحمن بن ابی بکرؓ کو مقام تنعیم کی طرف بھیجا تا کہ حضرت عائشہؓ عمرہ بھی کر لیں۔ آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو پالان میں سوار کر دیا۔

یہ حدیث مالک بن دینار رحمہ اللہ کی اہم ترین احادیث میں سے ہے اور یہ ان کی صحیح حدیث ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی یہ حدیث اپنی صحیح میں ذکر کی ہے۔

۲۹۰۳- ابونعیم اصفہانی، اسحق بن احمد بن علی، ابراہیم بن خالد، حسن بن حسین الحسن جانی، زہدم بن حارث مکی، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار، سالم بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ عمرؓ بن خطاب نبی ﷺ کے ہمراہ ایک یہودی کے پاس سے گزرے اس وقت نبی ﷺ نے دو قمیص پہن رکھی تھیں۔ یہودی دیکھ کر کہنے لگا: یا ابا القاسم! مجھے کپڑا پہنائیے، چنانچہ آپ ﷺ نے دونوں میں سے جو اچھی قمیص تھی وہ اتاری اور یہودی کو پہنا دی۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں، میں نے کہا: یا رسول اللہ! اگر آپ اس کو دونوں میں سے گھٹیا قمیص پہنا دیتے؟ ارشاد فرمایا: اے عمر! تم نہیں جانتے ہمارے دین حنفی میں بخل نام کی کوئی چیز نہیں، میں نے اسے اچھی عمدہ قمیص پہنائی تا کہ اسے اسلام کی طرف زیادہ رغبت دلائے۔

مالک بن دینار کی یہ حدیث عزیز ہے اور غریب بھی، ابوحاتم رازی نے یہ حدیث محمد عاصم زہدم کے سلسلۂ سند سے روایت کی ہے۔

۲۹۰۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، مسلم بن ابراہیم، صدقہ بن موسیٰ، مالک بن دینار، عبداللہ بن غالب کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو خصلتیں کسی مؤمن میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ یعنی بداخلاقی اور بخل۔[1]

مالک بن دینار رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ یہ حدیث مالک بن دینار سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ نیز اس حدیث کو ائمہ حدیث احمد بن حنبل و دیگر حضرات محدثین کرام نے ابوداؤد عن صدقہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۲۹۰۵- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، مالک بن داؤد، علی بن معبد رقی، وہب بن راشد، مالک بن دینار، خلاس بن عمرو کے سلسلۂ سند سے حضرت ابودرداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، مالک الملک و مالک الملوک ہوں۔ بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں۔ بندے جب میری اطاعت کرتے ہیں تو میں بادشاہوں کے دلوں کو بندوں کی طرف نرمی اور رحمت سے بھر کر پھیر دیتا ہوں۔ اور جب میرے بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو ان کے بادشاہ انہیں برے عذاب و سزا سے دوچار کر دیتے ہیں۔ لہٰذا تم اپنے نفسوں کو بادشاہوں کے لئے بددعا کرنے میں مشغول نہ رکھو بلکہ تم اپنے نفسوں کو ذکر میں مشغول رکھو اور تم اپنی ہتھیلیوں کو اپنے بادشاہوں سے فارغ رکھو۔[2]

مالک بن دینار رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ علی بن معبد وہب بن راشد سے یہ حدیث روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۔ سنن الترمذی ۱۹۶۲. واتحاف السادۃ المتقین ۱۹۳/۸.

۲۔ مجمع الزوائد ۲۴۹/۵. ومشکاۃ المصابیح ۳۷۲۱. والعلل المتناھیۃ ۲۸۲/۲. والاحادیث الضعیفۃ ۲۰۲.

کلمات من المترجم

وقد تم ترجمة الجزء الثاني من حلية الاولياء وطبقات الاصفياء بعون الله وبتوفيقه فأسال الله ان يقبل ذالك الخدمة الحقيرة عند جنابه، وهذا من فضل ربي عز وجل ـ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم. وما انا باهل لهذا الفضل الا ان الله سبحانه وتعالى وفقني، وقد تم هذا الجزء الثاني بيوم السبت بعد العشاء وقد مضت سبع ليال من شوال المكرم ۱۴۲۵ھ أدعو الله تعالى ان يرزقنا صلاحاً والاجتناب عن المعاصي وخصوصاً ادعو لمكرمي الشيخ مولانا محمد اصغر مدظله العالي لانه امرني وكلفني لترجمة هذا الجزء وادعو الله سبحانه وتعالى ان يسلكنا مسلك هؤلاء الاولياء الاصفياء العابدين الكرام الذين اتيت بترجمتهم واحوالهم في الكتاب فالله مولانا ولا رب غيره وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين آمين ثم آمين.

من محمد يوسف التنولي ساكن كشمير

ختم شد

حلیۃ الاولیاء اردو
و
طبقات الاصفیاء

تابعین مدینہ ایوب السختیانی تا حمید بن عجلان اور فقہاء، عارفین، عاملین زین العابدین تا سعید بن فیروز ابو البختری جیسی ۸۵ شخصیات کے احوال واحادیث کا ذکر خیر۔

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

دار الاشاعت

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء

حصہ سوم

تابعین مدینہ، مشہور فقہاء سبعہ اور ایوب سختیانی، امام زین العابدین
امام جعفر صادق اور امام باقر رحمہم اللہ جیسے کثیر بزرگان دین کے احوال

امام حافظ علامہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم
مولانا ثاقب الرحمٰن فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
استاد جامعہ عثمان بن عفان کراچی

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام — خلیل اشرف عثمانی

طباعت — جنوری ۲۰۰۶ء علمی گرافکس

ضخامت — 656 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

......ملنے کے پتے......

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارہ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Azhar Academy Ltd.
At Continental (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

Islamic Books Centre
119-121 Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX 77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حلیۃ الاولیاء

حصہ سوم و چہارم

حلیۃ الاولیاء

حصہ سوم

فہرست

☆☆☆☆

حلیۃ الاولیاء

حصہ چہارم

☆☆☆☆☆

حلیۃ الاولیاء

حصہ سوم

(۲۰۱) ایوب سختیانی رحمہ اللہ[1]

ان نابغۂ روزگار شخصیات میں سے نوجوانوں کے سردار، عبادت گزار، زاہدوں کے سرخیل اور ایمان و یقین سے روشن ایوب بن کیسان سختیانی بھی ہیں، آپ دلائل کی تہہ تک پہنچنے والے فقیہ، کثرت سے حج ادا کرنے والے مخلوق سے مایوس اور حق تعالیٰ شانہ سے مانوس تھے۔

۲۹۰۶- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، عارم ابوالنعمان، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابوعبداللہ قصار نے فرمایا: ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس تھے اور ایوب سختیانی رحمہ اللہ بھی وہاں موجود تھے، پھر آپ اٹھ کر چلے گئے تو حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا یہ نوجوانوں کے سردار ہیں۔

۲۹۰۷- ابومحمد بن حیان، محمد بن ابراہیم بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے ہم سے حدیث بیان کی اور ان کے پاس ایوب سختیانی رحمہ اللہ بھی تشریف فرما تھے پھر آپ اٹھ کر چلے گئے تو حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا یہ نوجوانوں کے سردار ہیں۔

۲۹۰۸- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عباس بن الولید النرسی، وہیب بن خالد کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابوعثمان جعد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایوب بصرہ کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

۲۹۰۹- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابوعباس محمد بن اسحٰق، مفضل بن غسان غلابی، فہد بن حیان کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سعید بن راشد نے بیان کیا کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اہل بصرہ کے نوجوانوں کے سردار ایوب سختیانی ہیں۔

۲۹۱۰- ابویعلیٰ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ امام حمیدی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت سفیان

---

[1] التاریخ الکبیر ۱/۱/۴۱۰ وطبقات ابن سعد ۷/۲/۱۴ والجرح ۱/۱/۲۵۵ والمعرفۃ لیعقوب بن سفیان ۲/۲۳۱ والتاریخ الاسلام ۵/۲۲۸ وسیر اعلام النبلاء ۶/۱۵

بن عیینہ نے چھیاسی تابعین سے ملاقات کی اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ایوب ختیانی جیسا آدمی نہیں دیکھا۔

۲۹۱۱-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، داؤد بن رشید، معتمر بن سلیمان الرقی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن بشر نے ارشاد فرمایا کہ جب محمد بن سیرین سے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کوئی حدیث بیان کرتے تو آپ فرمایا کرتے تھے کہ سچائی کے پیکر نے مجھ سے حدیث بیان کی۔

۲۹۱۲-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، عباس بن محمد اور احمد بن اشکاب کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابوالولید نے ارشاد فرمایا کہ شعبہ نے ہم سے (الفاظ میں) احادیث بیان کی کہ مجھ سے فقہاء کے سردار ایوب نے حدیث بیان کی۔

۲۹۱۳-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور، ابومعمر، جریر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ اشعث نے فرمایا: ایوب پرکھنے والے علماء میں سے ہیں۔

۲۹۱۴-سلیمان بن احمد، ابوحصین ابن فضل، علی بن نصر، بشر بن عبدالملک کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سلام ابن ابی مطیع نے چار آدمیوں ایوب ختیانی، یونس، ابن عون اور سلیمان کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ ان میں سب سے زیادہ دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے ایوب ہیں۔

۲۹۱۵-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن المدینی اور یحییٰ بن سعید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ہشام بن عروہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اہل بصرہ میں سے ایوب جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

۲۹۱۶-محمد بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، سلیمان بن جنادہ اور حفص بن غیاث کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس اہل عراق میں سے اس شخص یعنی ایوب ختیانی سے افضل کوئی آدمی نہیں آیا۔

۲۹۱۷-حبیب بن حسن، یسر بن انس بغدادی، ابویونس مدینی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ اسحق نے فرمایا: میں نے مالک بن انس کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم ایوب ختیانی رحمہ اللہ کے پاس جایا کرتے تھے، چنانچہ ہم ان کے پاس آنحضرت ﷺ کی احادیث کا تذکرہ کرتے تو وہ اتنا روتے کہ ہمیں ان پر ترس آنے لگتا۔

۲۹۱۸-محمد بن مظفر نے عبداللہ بن محمد بن جعفر سے مصر میں روایت کی اس نے عبداللہ بن شبیب سے روایت کی ہے کہ ایوب بن سلیمان بن بلال فرماتے ہیں کہ میں نے عبیداللہ بن عمر رحمہ اللہ سے کہا، میں دیکھتا ہوں کہ تم ایام حج میں اہل عراق سے ملنے کی جستجو کرتے ہو تو انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا اللہ کی قسم میں اپنے پورے سال میں صرف ایام حج میں ہی خوشی محسوس کرتا ہوتا، کیونکہ میں ان دنوں ایسے لوگوں سے ملتا ہوں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے ایمان سے روشن کر دیا ہے۔ چنانچہ جب میں انہیں دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہوتا ہے اور ان لوگوں میں سے ایوب ختیانی رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۲۹۱۹-ابوزرعہ محمد بن ابراہیم استرابادی، ابوبکر محمد بن قارن، ابوحاتم، عبدہ بن سلیمان، مخلد بن حسین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہشام بن حسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایوب ختیانی رحمہ اللہ نے چالیس حج کئے۔

۲۹۲۰-میمون کا حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کو خواب میں دیکھنا: فاروق خطابی، ہشام بن علی سیرانی، عون بن حکم بن سنان باہلی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے حماد بن زید رحمہ اللہ نے فرمایا میمون ابوحمزہ میرے پاس جمعہ کے دن صبح کی نماز سے پہلے تشریف لائے اور فرمایا میں نے آج رات حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو خواب میں دیکھا اور میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ حضرات کیوں تشریف لائے ہیں؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا ہم ایوب ختیانی کی نماز جنازہ پڑھنے آئے ہیں۔ میمون کو ابھی تک ان کی موت کا علم نہیں ہوا تھا تو میں نے ان سے کہا گزشتہ شب ایوب کا انتقال ہو گیا ہے۔

۲۹۲۱- عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، خالد بن نضر قرشی، محمد بن ابی صفوان، ابوداؤد کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ شعبہ بن حجاج فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے جب بھی کسی جگہ کا وعدہ کیا تو میں نے دیکھا کہ وہ مجھ سے پہلے اس وعدے کی جگہ پر پہنچے۔

۲۹۲۲- فاروق خطابی، ہشام بن علی سیرافی، محمد بن حسن ابوعبیداللہ عنزی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن شمیط فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: آدمی اس وقت تک راہ راست پر نہیں آ سکتا (آدمی اس وقت تک سردار نہیں بن سکتا) جب تک کہ اس میں یہ دو اچھی عادتیں موجود نہ ہوں جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوسی اور جو کچھ ان سے سرزد ہوتا ہے اس سے چشم پوشی۔

۲۹۲۳- ایوب سختیانی کا حرا کو دبانا اور پانی کا نکلنا ابوعمرو عثمان بن محمد عثمان، خالد بن نضر قرشی، محمد بن موسیٰ، جرشی، نضر بن کثیر سعدی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبدالواحد نے فرمایا: کہ میں ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے ساتھ حراء پہاڑ پر تھا، چنانچہ مجھے بہت سخت پیاس لگی یہاں تک کہ انہوں نے اس کے اثرات میرے چہرے پر دیکھ لئے تو ارشاد فرمایا: تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ میں نے کہا کہ پیاس لگی ہے اور مجھے اپنی جان کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے تو انہوں نے فرمایا: کیا تم مجھ پر پردہ ڈالو گے؟ میں نے کہا: جی ہاں، اس پر انہوں نے کہا مجھے قسم دو، تو میں نے انہیں قسم دی کہ جب تک وہ زندہ ہیں میں ان کے بارے میں کسی کو نہیں بتاؤں گا، انہوں نے اپنے پاؤں سے حرا کو دبایا تو اس سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا تو میں نے پانی پیا یہاں تک کہ میں سیراب ہوگیا اور میں نے اپنے ساتھ بھی کچھ پانی لایا۔ میں نے اس کے بارے میں کسی کو نہیں بتایا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔

(عبدالواحد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ان کی وفات کے بعد موسیٰ اسواری کے پاس آیا اور ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس شہر میں حسن بصری رحمہ اللہ اور ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے افضل کوئی نہیں۔

۲۹۲۴- سلیمان بن احمد، سہل بن موسیٰ، محمد بن سفیان بن ابی زرد، سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے راویت ہے کہ وہیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جب نیک لوگوں کا ذکر کیا جائے گا تو میں ان سے دور اور الگ رہوں گا۔

۲۹۲۵- سلیمان بن احمد، حسن بن سہل مجوز، ابو عاصم نبیل اور سفیان کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے فرمایا: میری تمنا ہے کہ میں اس حدیث کے معاملے میں برابر سرابر چھوٹ جاؤں۔

۲۹۲۶- سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالعزیز جوہری، زکریا بن یحییٰ منقری اور اصمعی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید نے فرمایا: ایوب سختیانی رحمہ اللہ یزید بن عبدالولید کے دوست تھے۔ پھر جب یزید کو خلافت ملی تو ایوب نے یہ دعا کی اے اللہ! اسے میرا تذکرہ بھلوا دیجئے۔

۲۹۲۷- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، احمد بن ابراہیم موصلی، حماد بن زید رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اگرچہ اس نے زہد ہی اختیار کر رکھا ہو، چنانچہ آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے زہد کو لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث اور عذاب ہرگز نہ بنائے اور آدمی کے لئے اپنے زہد کو چھپانا اس کا اعلان کرنے سے بہتر ہے۔

حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ بھی اپنے زہد کو مخفی اور پوشیدہ رکھنے والے لوگوں میں سے تھے۔ چنانچہ ہم ایک مرتبہ ان کے پاس گئے تو ان کے بستر پر سرخ رنگ کا کتان کا کپڑا پڑا ہوا تھا، پھر میں نے یا ہمارے ساتھیوں میں سے کسی نے اسے اٹھایا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک موٹا کپڑا ہے جس میں پتے بھرے ہوئے ہیں۔

۲۹۲۸- احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل کے سلسلۂ سند سے روایت ہے حجاج کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بعض اوقات میں ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے ساتھ کسی کام کے سلسلہ میں جاتا اور میں ان کے ساتھ ساتھ چلنا چاہتا، تو وہ مجھے نہیں چھوڑتے، چنانچہ وہ نکلتے اور کوئی چیز یہاں سے لیتے اور کوئی چیز وہاں سے لیتے، تاکہ کوئی ان کا ارادہ سمجھ نہ سکے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ ایوب رحمہ اللہ نے فرمایا میرا تذکرہ کیا جاتا ہے اور میں نہیں پسند کرتا ہوں کہ میرا تذکرہ کیا جائے۔

۲۹۲۹- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، عارم، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے زہد کو چھپانا اس کو ظاہر کرنے سے بہتر ہے۔

۲۹۳۰- عبداللہ بن جعفر بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، احمد بن کردوس اور مخلد کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابوبکر بن مفضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ کی قسم جب بھی کسی آدمی نے سچ بولا تو اسے یہ بات خوش کرتی ہے کہ اس کی مجلس کسی کو معلوم نہ ہو۔

۲۹۳۱- عبداللہ بن عمر، ابوبکر بن راشد، ابراہیم بن سعد، حامد بن خداش، حماد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت ایوب سختیانی پر شدت گریہ طاری ہوا تو خود ہی فرمانے لگے انسان جب زیادہ بوڑھا ہو جائے تو وہ مغلوب الحال ہو جاتا ہے اور اس کا منہ (رونا دھونا) شروع ہو جاتا ہے پھر آپ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کبھی کبھار یہ نزلہ پیش آجاتا ہے۔

۲۹۳۲- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، ابراہیم بن سعید جوہری، عبدالرزاق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معمر نے فرمایا: ایوب سختیانی رحمہ اللہ کی قمیص کچھ لمبی تھی جب آپ سے اس بارے میں کہا گیا تو آپ نے فرمایا آج کل شہرت کپڑا اپہننے یعنی چھوٹا کپڑا پہننے میں ہے۔

۲۹۳۳- احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، ابو معاویہ غلابی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سلام بن ابی حمزہ (جو ابو معاویہ غلابی کے ہم نشین تھے) نے فرمایا میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا، دنیا سے بے رغبتی تین چیزوں میں ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ، زیادہ بلند اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے زیادہ بڑی ہیں۔ اللہ کی عبادت کے علاوہ ہر شئے کی عبادت سے بے رغبتی خواہ وہ کوئی بادشاہ ہو، پتھر ہو، نصب بت ہو یا غیر نصب شدہ بت ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا لینا دینا حرام کر دیا ہے اس سے بے رغبتی۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا اے قراء کی جماعت! اللہ کی قسم تمہارا یہ زہد اللہ تعالیٰ کے نزدیک مردود ہے اور تیسری چیز اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء سے بے رغبتی ہے۔

۲۹۳۴- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن سالم، حمزہ بن ابوعمیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حمزہ کے والد عمرؓ نے ارشاد فرمایا اس دوران جبکہ ایوب میرے اور ایک اور آدمی جس کا نام انہوں نے بیان کیا تھا چل رہے تھے، اچانک ٹھہر گئے اور فرمایا لوگ محض اس بات پہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عافیت عطا فرمائی اور ان کی پردہ پوشی کی، حالانکہ ہمارے تمام اعمال اس ٹھنڈے پانی کے ایک گھونٹ کا بدلہ بھی نہیں ہو سکتے جو ہم میں سے کسی نے پیاس کی حالت میں پیا ہو تو اسکے علاوہ باقی نعمتوں کا بدلہ کیسے ہوگا۔

۲۹۳۵- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، محمد بن عبدالعزیز بن ابورزمہ، نضر بن شمیل کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ صالح بن ابی اخضر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت کر دیجئے، تو انہوں نے فرمایا: قلت کلام اختیار کرو۔

۲۹۳۶- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، داؤد بن رشید، معتمر بن سلیمان، کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبداللہ بن بشر نے بیان کیا ہے کہ آدمی جب ایوب سختیانی رحمہ اللہ کی مجلس میں اکثر بیٹھتا ہے تو ان کے جو اعمال دیکھتا ہے ان کی سختی سے پیروی کرنے لگتا ہے۔ اگر ان کی باتیں غور سے سنے۔

۲۹۳۷-ابوحامد بن جبلہ محمد بن اسحٰق محمد بن صباح ،سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سلام نے بیان کیا ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ پوری رات عبادت کیا کرتے تھے اور اس کو پوشیدہ رکھتے تھے۔ چنانچہ جب صبح ہوتی تو اپنی آواز اس انداز سے بلند کرتے کہ گویا ابھی ابھی نیند سے بیدار ہوئے ہوں۔

۲۹۳۸-ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل اور ہارون بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سیار نے بکر بن ایوب سے کہا، اے ابو یحییٰ! کیا آپ کے والد رات کو بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں، آپ بہت زیادہ بلند آواز سے تلاوت کیا کرتے تھے اور آپ صبح کاذب کے وقت اٹھتے تھے۔

۲۹۳۹-سلیمان بن احمد ،علی بن عبدالعزیز ،عارم ،حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے کسی بات کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا، اس کے بارے میں مجھے کوئی روایت نہیں پہنچی، اس پر آپ سے کہا گیا، اپنی رائے سے اس بارے میں کچھ کہہ دیجئے، تو آپ نے فرمایا میری رائے اس تک نہیں پہنچتی ہے۔

۲۹۴۰-محمد بن احمد بن حسن ،جعفر فریابی ،احمد بن ابراہیم ،عبدالرحمٰن بن مہدی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے حماد بن زید رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا جبکہ آپ سے کہا گیا تھا کہ کیا بات ہے آپ رائے میں غور نہیں کرتے ہیں، تو اس پر آپ نے جواب دیا تھا کہ گدھے سے کہا گیا کہ تم جگالی کیوں نہیں کرتے تو اس نے جواب دیا میں خراب چیز کو چبانا پسند نہیں کرتا۔

۲۹۴۱-سلیمان بن احمد ،محمد بن نصر ،خالد بن خداش کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ جب کسی آدمی کو اس کے بچے کی پیدائش پر مبارکباد دیتے تو فرماتے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے لئے اور محمد ﷺ کی امت کے لئے باعث برکت بنائے۔

۲۹۴۲-سلیمان بن احمد ،علی بن عبدالعزیز ،عارم ابوالنعمان کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کے سامنے ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے زیادہ مسکرانے والا آدمی کبھی نہیں دیکھا۔

۲۹۴۳-احمد بن جعفر بن حمدان ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،امام احمد بن حنبل ،حسین بن جنید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں آپ سے بہترین بدلہ حاصل ہوتا ہے سوال کرتا ہوں اور آپ مجھے ان لوگوں سے ایمان کے حقائق اور اس کو مضبوط کرنے والے اعمال اور ان بہترین اعمال کا جن کا آپ نے مجھ پر احسان کیا ہے اور جن کے ذریعے آپ سے بناہ دیجئے جو آپ کی نافرمانی سے بچتے ہیں۔ آپ کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور آپ سے مغفرت کی امید رکھتے ہیں اور آپ سے حیاء کرتے ہیں اے اللہ ہمیں عافیت سے ڈھانپ دیجئے۔

۲۹۴۴-احمد بن جعفر ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابوالمعتمر بصری کے سلسلۂ سند سے روایت ہے بشر بن منصور فرماتے ہیں کہ ہم ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے پاس تھے چنانچہ ہم شور کرنے لگے اور زور زور سے باتیں کرنے لگے تو انہوں نے ہم سے فرمایا، رک جاؤ، اگر میں تمہیں ہر اس بات کے بارے میں بتاؤں جو میں نے آج کی ہے تو میں ضرور درگزر کروں گا۔

۲۹۴۵-ابومحمد بن حیان ،احمد بن نصر ،احمد الدورقی ،یحییٰ عبدی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو جب بھی بازار سے لوٹتے ہوئے دیکھا تو ان کے پاس کوئی نہ کوئی چیز ضرور دیکھی جسے وہ اپنے گھر والوں کے لئے اٹھا کر لا رہے ہوں، یہاں تک کہ میں نے ایک دن ان کے ہاتھ میں تیل کی ایک شیشی دیکھی جسے وہ اٹھا کر لا رہے تھے تو میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ بندۂ مؤمن نے اللہ تعالیٰ سے اچھا ادب حاصل کیا ہے چنانچہ جب اللہ تعالیٰ اس کو مال عطا کرے تو وہ نفقہ میں فراخی کرے اور جب اس کا رزق تنگ کر دیں تو مال کو حفاظت سے روک کر رکھے۔

۲۹۴۶-عبداللہ بن محمد ،ابوبکر بن راشد ،ابراہیم بن سعد ،سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سلام بن مطیع رحمہ اللہ فرماتے

ہیں کہ اہل بدعت میں سے ایک آدمی نے سختیانی رحمہ اللہ سے کہا میں تم سے بات کروں گا، تو انہوں نے جواب نہیں دیا، آدھا لفظ بھی نہیں۔

۲۹۴۷- عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن راشد، ابوسعید اشج، یحییٰ بن یمان، مخلد بن حسین، ہشام بن حسان کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی نے ارشاد فرمایا بدعتی آدمی جتنا زیادہ اجتہاد کرتا ہے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا رہتا ہے۔

۲۹۴۸- احمد بن محمد صائغ، ابوعباس سراج، محمد بن عمرو باہلی، سفیان بن عیینہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی نے ارشاد فرمایا کہ جب مجھے اہل سنت میں سے کسی آدمی کی وفات کی خبر پہنچتی ہے کہ ان کی وفات ہوگئی ہے تو میں ایسا محسوس کرتا ہوں کہ گویا میرا کوئی عضو کم ہوگیا ہے۔

۲۹۴۹- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق الثقفی، عبیداللہ بن سعد، خالد بن خداش کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا اگر تم ایوب کو دیکھو اور وہ تم سے پانی کا ایک گھونٹ طلب کریں تو تم انہیں نہیں پلا سکو گے، ان کے سر کے بال اور مونچھوں کے بال بہت زیادہ ہیں اور انہوں نے عمدہ ہروی قمیض پہنی ہوئی ہے جو زمین سے اوپر ہوتی ہے اور عمدہ تر کی ٹوپی، عمدہ کردی سبز رنگ کی چادر اور عدنی چادر پہنی ہوئی ہے۔

۲۹۵۰- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن حسان ازرق، عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا تم اپنے استاد کی غلطی نہیں پکڑ سکتے جب تک کہ اس کے علاوہ کسی اور عالم کی ہم نشینی نہ اختیار کرلو، لہٰذا لوگوں کے پاس بیٹھا کرو۔

۲۹۵۱- محمد بن جعفر بن ہیثم، محمد بن احمد بن ابی عاصم، سعید بن عامر ضبعی، سلام بن ابی مطیع کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا میرا خیال ہے تعریف چند در چند ہوتی رہتی ہے جیسا کہ نیکیاں چند در چند ہوتی رہتی ہیں۔

۲۹۵۲- سہل بن عبداللہ ابوالحسن تستری، حسین بن اسحٰق تستری، داؤد بن مہر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ان عجیب وغریب باتوں سے ڈرتا ہوں اور حماد کہتے ہیں کہ میں نے ایوب رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا، سرخ چادر مومن کے لئے اس کے دین کے بارے میں سفید چادر سے زیادہ مضر نہیں بلکہ میں تو سفید چادر کے شر سے زیادہ ڈرتا ہوں۔

۲۹۵۳- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور جوہری، بشار خفاف اور حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا میرے اہل وعیال سبزی کے ایک گٹھے کے بھی محتاج ہوں تو میں اسے تم سے پہلے ان کے سامنے پیش کروں گا۔
حماد بن زید روایت کرتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ہمیں کہا، بازار کو لازم پکڑو، کیونکہ مالداری عافیت میں سے ہے۔

۲۹۵۴- احمد بن محمد بن ابراہیم بن معدل، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، یعقوب بن اسحٰق قلوسی، حجاج بن منہال کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ مکہ سے واپس تشریف لائے اور نماز جمعہ کے لئے مسجد تشریف لائے تو سفید دھاری دار باریک کپڑے کی گول ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ آپ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ میں واپس گھر پہنچا اور میرے پاس اس کے علاوہ کوئی اور ٹوپی نہیں تھی اور میں اس کو پہننے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں، چنانچہ میں نے لوگوں کی نگاہیں اٹھنے کی وجہ سے اس کو چھوڑ دینا مناسب نہیں سمجھا۔

۲۹۵۵- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، زید بن اخزم، سلیمان بن حرب، کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ جب مکہ سے تشریف لائے تو آپ نے روٹیاں پکانے کا حکم دیا چنانچہ روٹیاں پکائی گئیں اور گوشت

میں سرکہ اور خوشبودار مصالحے ڈال کر سالن بھی بنایا گیا۔ پھر جو آدمی بھی آپ کو سلام کرنے آتا یہ کھانا اس کے سامنے رکھ دیا جاتا۔ حماد بن زید رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ہمارے سامنے بھی یہ کھانا رکھا گیا تو ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کھاؤ، میں نے آج دس سے زائد مرتبہ کھایا ہے، یعنی جو شخص بھی آیا تو آپ نے اس کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔

۲۹۵۶- سلیمان بن احمد، عباس استاطی، موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن سلمہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض لوگ تو رفعت کی زندگی بسر کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ انہیں پستی ہی میں دھکیلنا چاہتے ہیں اور کچھ لوگ تواضع اختیار کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ انہیں رفعت اور بلندی عطا فرمانا چاہتے ہیں۔

۲۹۵۷- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن عبدالعزیز، عارم ابوالنعمان، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ گندگی اور گندہ رہنے کا دین سے کچھ واسطہ نہیں ہے۔

۲۹۵۸- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ان کے والد امام احمد بن حنبل کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حماد کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا ہوا تھا اور وہ فرمارہے تھے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے ہمیں شرک سے عافیت دی حالانکہ میرے اور شرک کے درمیان صرف ابو تمیمہ تمیمی ان کے والد ہیں۔

۲۹۵۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن راشد، احمد بن فرات، سعید بن عامر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سلام بن ابو مطیع رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا ہمارے پاس سے چلے جاؤ کہیں اپنی برائی کو ہم تک نہ پہنچا دیں۔

۲۹۶۰- سلیمان بن احمد، حماد بن علی احمر، عمر بن قادم، حماد بن یزید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا، اپنے بازار کو لازم پکڑو کیونکہ تم اس وقت تک اپنے بھائیوں پر مہربان ہوں گے جب تک کہ تم ان کے محتاج نہ ہوگے۔

۲۹۶۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم بن سعید، احمد بن عبدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے چالیس سال تک حسن بصری رحمہ اللہ کی مجلس میں شرکت کی لیکن میں نے ان کی ہیبت کی بناء پر ان سے کبھی سوال نہیں کیا۔

۲۹۶۲- عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن مکرم، ابو یوسف القلوسی، ابوہمام الحارثی کے سلسلہ سند سے مروی ہے مالک بن انس نے فرمایا عراق میں کوئی ایک شخص بھی ایوب سختیانی رحمہ اللہ اور محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے زمانے میں ایسا نہیں ہے کہ جسے میں ان دونوں پر مقدم کروں۔

۲۹۶۳- سلیمان بن احمد، زکریا بن یحییٰ، قتادہ بن سعید بن قتادہ، محمد بن سوار کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ سعید نے فرمایا ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے قتادہ رحمہ اللہ کے پاس اعراب کی غلطی کی اور پھر اس پر استغفار کی۔

۲۹۶۴- ابن علی وراق، ہیثم بن خلف الدوری، قاسم بن احمد بن معروف، ابوداؤد، شعبہ رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا لوگوں کو سب سے زیادہ خراب کرنے والی باتیں قصہ گوئیں ہی ہوتی ہیں۔

۲۹۶۵- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، احمد بن حسن بن خراش، سلیمان بن حرب، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ، میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب وہ کام نہیں ہوتا ہے، جسے تم چاہتے ہو تو جو کام ہو رہا ہے اس کا ارادہ کرلو۔

ایوب سختیانی رحمہ اللہ کی مسندات ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے انس بن مالک رحمہ اللہ اور عمرو بن سلمہ جرمیؓ اور قدیم تابعین میں سے ابوعثمان نہدی، ابورجا، عطاردی، ابوالعالیہ، حسن بصری رحمہ اللہ ابن سیرین اور ابوقلابہ سے مسند احادیث روایت کی ہیں۔

۲۹۶۶- ابوبکر بن خلاد، احمد بن علی قزاز، جندل بن والق، زیاد بن عبداللہ، لیث، ایوب سختیانی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجدیں تعمیر کرو اور سب کے سب مل کر انہیں بناؤ۔[1]

اس روایت کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے مالک بن اسماعیل عن ہریم عن لیث کے طریق سے جبکہ علی بن حسن بن شقیق نے عن ابیہ عن ابی حمزہ عن لیث کے طریق سے روایت کیا ہے۔

۲۹۶۷- محمد بن احمد بن علی مخلد، ابراہیم بن ہیثم بلوی، ادم بن ابوایاس، حبیب بن حسن، قاضی یوسف، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، عثمان نہدی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" **لاحول ولا قوۃ الا باللہ** "پڑھا کرو۔[2]

اس حدیث کو عبداللہ بن وھب نے حارث بن نبہان کے واسطے سے ایوب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۹۶۸- قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عبداللہ بن جراح، حماد بن زید، ایوب سختیانی ابورجاء عطاردی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ایک صاع غلہ ادا کرو یعنی صدقہ فطر میں۔[3]

یہ حدیث ایوب عن ابی رجاء کے طریق سے غریب ہے۔

۲۹۶۹- سلیمان بن احمد، محمد بن ایوب رازی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبداللہ بن جراح نے بھی یہ حدیث ان سے بیان کی۔

۲۹۷۰- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، احمد بن اسحق حضرمی، وہیب، ایوب سختیانی، ابوالعالیہ، ابن عباسؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہؓ چار ذی الحجہ کی صبح کو مکہ پہنچے اور وہ سب کے سب حج کا تلبیہ پڑھ رہے تھے، تو آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا اس حج کو عمرے میں تبدیل کردیں سوائے ان کے کہ جن کے ساتھ قربانی کا جانور ہے۔

اس حدیث کو شعبہ نے ایوب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۹۷۱- حسن بن احمد بن صالح سبیعی، ابوحامد احمد بن محمد بن ابراہیم النسائی، عثمان بن یحیی القرقسانی، مؤمل بن اسماعیل، حماد بن زید، ایوب اور معلی بن زیاد اور ہشام، حسن بصری رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید ایسی قوم سے کریگا کہ جن کا کوئی حصہ آخرت میں نہیں ہوگا۔[4]

ایوب کی حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت کردہ احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اس کے علاوہ ریحان بن سعید، عباد بن منصور، ایوب، ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ سے بھی مروی ہے۔

۱- السنن الکبری للبیہقی ۲/۴۳۹ وشرح السنۃ ۱/۳۰۹ ومجمع الزوائد ۲/۹ والترغیب والترھیب ۱/۱۹۷ وکنز العمال ۲۰۷۷۲

۲- صحیح البخاری ۵/۱۷۰ ۸/۱۰۲ ۱۵۶ وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۴۴، ۴۵ وفتح الباری ۷/۴۷۰

۳- السنن الکبری للبیہقی ۴/۱۶۷ وکنز العمال ۲۴۱۱۹ ۲۴۱۳۲

۴- اتحاف السادۃ المتقین ۱/۸۰ ۳۰۳ ۶/۲۷۱ وتخریج الاحیاء ۳/۳۱۰ والجامع الکبیر للسیوطی ۵۰۳۷ ومجمع الزوائد ۵/۳۰۲ والمعجم الصغیر ۱/۵۱. وتذکرۃ الموضوعات ۱۸۴ والکامل لابن عدی ۲/۵۷۳.

۲۹۷۲-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن سفیان، عبیداللہ بن یوسف جبیری، ابوزیاد طحان، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین، ابوہریرۃ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ کے سامنے جب بھی دو کام پیش کئے گئے تو ان میں سے زیادہ آسان کام آپ کو زیادہ محبوب تھا۔[1]

ابوزیاد جن کا نام سہل بن زیاد ہے ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے اس حدیث کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۲۹۷۳-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، مسلم بن ابراہیم، وہیب، ایوب، عکرمہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔[2]

۲۹۷۴-ابوحفص خطابی، ابومسلم کشی، حجاج بن نصیر، ہشام، ایوب سختیانی، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے آباء واجداد پر فخر نہ کرو جو زمانہ جاہلیت میں انتقال کر گئے ہیں۔[3]

۲۹۷۵-عبداللہ بن حسن بن بندار، محمد بن اسماعیل صائغ، یعلی، محمد بن اسحق، ایوب سختیانی، ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کنواری عورت کے لئے سات دن اور شادی شدہ کے لئے تین دن ہوں گے۔[4]

۲۹۷۶-سلیمان بن احمد، محمد بن عمرو بن خالد حرانی، ان کے والد عمرو بن خالد، حکم بن عبدہ بصری، ایوب سختیانی، عمرو بن دینار، ابوسلمہ، ابوہریرۃ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس روایت میں کہ جسے حکم نے روایت کیا ہے تین آدمی یعنی حج کرنے والا عمرہ کرنے والا اور اللہ تعالی کے راستے میں جہاد کرنے والا اللہ تعالی کے ذمے میں ہوتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالی انہیں ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائے یا انہیں موت دیدے۔

۲۹۷۷-اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ایوب سختیانی، قاسم بن محمد اور حضرت عائشہؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے نبی ﷺ جب بادل دیکھتے تو ارشاد فرماتے: اے اللہ اسے خوب برسنے والا اور خوشگوار بنا دیجئے۔[5]

۲۹۷۸-ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن یونس، حجاج بن نصیر، سلیمان بن حیان، ایوب سختیانی، عمرو بن دینار، اور جابرؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔

۲۹۷۹-ابوبکر محمد بن جعفر، جعفر بن محمد صائغ، حسین بن محمد مروزی، جریر بن حازم ایوب، ابوالزبیر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اسے اچھی طرح کفن دے۔[6]

۱۔المستدرک ۳/۳۸۸ ومجمع الزوائد ۹/۱۶

۲۔صحیح مسلم، کتاب الفضائل الصحابۃ باب ۱۔ وصحیح البخاری ۱/۱۲۶ وفتح الباری ۷/۱۷، ۸/۱۲۲

۳۔مسند الامام أحمد ۱/۳۰۱ وصحیح ابن حبان ۱۹۳۳ والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۹۴۱ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۳۱۸ ومجمع الزوائد ۳/۵۳، ۸/۸۵

۴۔صحیح مسلم، کتاب الرضاع باب ۱۲ والسنن الکبری للبیہقی ۷/۳۰۱ والمستدرک ۲/۱۸ والمصنف لعبد الرزاق ۱۰۶۵۰ ومشکاۃ المصابیح ۳۲۳۳

۵۔صحیح البخاری ۲/۴۰ ومسند الامام أحمد ۶/۴۱، ۱۱۹، ۱۹۰ وسنن ابی داؤد، کتاب الادب باب ۱۱۳ والسنن الکبری للبیہقی ۳/۳۶۱

۶۔صحیح مسلم، کتاب الجنائز ۴۹، وسنن ابی داؤد ۳۱۴۸ ومسند الامام أحمد ۳/۳۲۹، والمستدرک ۳۶۹ والسنن الکبری للبیہقی ۳/۴۰۳، ۴۰۲، ۳۲–ومشکاۃ المصابیح ۱۶۳۹

۲۹۸۰-مخلد بن جعفر، ابراہیم بن ہاشم، محمد بن عبداللہ ازدی، عاصم بن بلال بارقی، ایوب، محمد بن منکدر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے حضرت جابر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی تین بیٹیاں یا اتنی ہی بہنیں ہوں۔ پھر وہ ان کی کفالت کرے ان کا بوجھ اٹھائے اور ان کی حفاظت کرے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی تو ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا اگر دو ہوں تو بھی، صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ اگر ہم ایک کے بارے میں پوچھتے تو آپ ایک کا بھی یہی حکم بیان فرماتے۔[1]

یہ حدیث ایوب سختیانی رحمہ اللہ کی محمد بن منکدر سے روایت کردہ احادیث میں سے غریب ہے اور عاصم بن بلال بارقی اس حدیث کی روایت میں منفرد ہیں۔

۲۹۸۱-احمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، عبداللہ بن حارث مخزومی مکی، عبداللہ بن عامر اسلمی، ایوب بن موسیٰ، ایوب سختیانی، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت انس نے ارشاد فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے پاس تھا جب آپ تلبیہ پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا لبیک بحجة و عمرة لبیک، حج اور عمرہ دونوں ایک ساتھ۔

(۲۰۲) یونس بن عبید[2]

اور ان عظیم ہستیوں میں سے ایک ہستی حضرت یونس بن عبید رحمہ اللہ کی تھی۔ آپ انتہائی پرہیزگار، تواضع کا پیکر، ہم وزن کلام کے حامل اور گفتگو میں انتہائی محتاط رہنے والے بزرگ تھے۔

۲۹۸۲-علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن معدان، ابن وارہ، اصمعی اور مومل ابن اسماعیل کے حوالے سے ہم سے نقل کرتے ہیں کہ

ملک شام کا ایک آدمی ریشم فروشوں کے بازار آیا اور آواز لگانے لگا، ریشم کی منقش چادر چار سو درہم میں چاہیے، جب وہ یونس بن عبید رحمہ اللہ کے پاس آیا تو آپ نے کہا ہم یہ چادر دو سو درہم میں فروخت کرتے ہیں۔ اسی گفتگو کے دوران اذان ہوگئی اور آپ بنی قشیر کی مسجد میں اپنی نماز پڑھنے تشریف لے گئے۔ آپ کے جانے کے بعد آپ کے بھتیجے نے وہی چادر اس شامی آدمی کو چار سو درہم میں فروخت کر دی، جب آپ نماز پڑھ کر واپس تشریف لائے تو آپ نے دکان میں کافی مقدار میں درہم رکھے ہوئے دیکھے۔ آپ نے اپنے بھتیجے سے پوچھا یہ درہم کہاں سے آئے؟ اس نے جواب دیا وہی ریشمی منقش چادر میں نے اس شامی آدمی کو چار سو درہم میں فروخت کر دی ہے آپ نے اس آدمی کو تلاش کیا اور اسے کہا، اے اللہ کے بندے! یہ وہی چادر ہے جس کی میں نے تمہیں دو سو درہم میں پیشکش کی تھی، اگر تم چاہو تو اسے بھی لے لو اور دو سو درہم بھی اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو، جب اس شامی نے یہ سنا تو اس نے آپ سے پوچھا آپ کون ہیں؟ آپ نے جواب دیا ایک عام مسلمان ہوں اس پر اس آدمی نے کہا، میں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں آپ کون ہیں اور آپ کا نام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میرا نام یونس بن عبید ہے۔ یہ سن کر اس آدمی نے قسم کھا کر کہا جب ہم دشمن کے گھیرے میں ہوتے ہیں اور سخت پریشانی کے عالم میں ہوتے ہیں تو اس وقت ہم ان الفاظ میں دعا کرتے ہیں۔

اے اللہ! اے یونس بن عبید کے رب! ہم سے اس مصیبت اور پریشانی کو دور فرما دیجئے۔ یونس بن عبید نے یہ سن کر فرمایا: سبحان اللہ،

---

[1] صحیح ابن حبان ۲۰۴۴ (موارد) و مسند الامام احمد ۳-۳۰۳ -والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۰۰-۱۷. والاحادیث الصحیحۃ ۲۰۲.

[2] طبقات ابن سعد ۲۶۰/۷ والتاریخ الکبیر ۸/ت ۳۴۸۸. والجرح ۹/ت ۱۰۲۰. وسیر النبلاء ۲۸۸/۶ والکاشف ۳/ت ۶۵۸۳ وتہذیب الکمال ۱۹۰ ۱۷ (۳۲/۵۱۷)

ہوں ان الله۔

۲۹۸۳- عبداللہ بن محمد، احمد بن علی بن مثنی، عبدہ بن خالد اور امیہ ابن بسطام کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ کے پاس ایک عورت ریشم کا جبہ لے کر آئی اور آپ سے کہا، اسے خرید لیجئے۔ آپ نے پوچھا کتنے میں بیچوگی؟ اس نے کہا پانچ سو درہم میں آپ نے کہا یہ اس سے مہنگا ہے اس نے کہا چھ سو میں وہ ایک ہزار تک پہنچ گئی حالانکہ وہ اسے پانچ سو درہم میں فروخت کر رہی تھی۔

۲۹۸۴- عبداللہ بن محمد، احمد بن علی اور عبدہ کے واسطے سے روایت ہے کہ امیہ ابن بسطام بیان کرتے ہیں۔

(یونس بن عبید رحمہ اللہ ریشم خریدا کرتے تھے بصرہ میں اور اسے اپنے وکیل کے پاس جو سوس میں رہتا تھا بھیجتے تھے اور آپ کا وکیل آپ کے وہاں سے ریشم کا کپڑا بھیجتا تھا اگر ان کا وکیل ان کی طرف یہ پیغام بھیجتا کہ لوگوں کے پاس سامان زائد ہے۔ تو آپ اس خبر کی وجہ سے لوگوں سے کچھ بھی نہیں خریدتے۔

۲۹۸۵- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین اور احمد بن ابراہیم کی سند سے روایت ہے کہ غسان بن مفضل کا بیان ہے کہ۔

ایک عورت ریشم کی ایک منقش چادر یونس بن عبید رحمہ اللہ کے پاس لائی اور اسے آپ کے پاس رکھوایا تاکہ آپ اسے فروخت کر کے اس کی قیمت اسے دیں، آپ نے چادر کو اچھی طرح دیکھ لینے کے بعد اس عورت سے کہا: کتنے میں بیچوگی؟ اس نے کہا، ساٹھ درہم میں آپ نے وہ چادر اپنے پڑوسی دکان دار کو دکھائی اور اس کی قیمت کے بارے میں اس کی رائے لی۔ تو اس نے کہا ایک سو بیس درہم اس کی قیمت ہوسکتی ہے۔ آپ نے فرمایا، میرے خیال میں بھی اس کی قیمت اتنی ہی ہے۔ آپ نے اس عورت سے کہا جاؤ اور اپنے گھر والوں سے ایک سو پچیس درہم میں اسے فروخت کرنے کے بارے میں مشورہ کرلو، اس نے کہا میرے گھر والوں نے مجھے ساٹھ درہم میں فروخت کرنے کا حکم دیا ہے آپ نے دوبارہ فرمایا، واپس چلی جاؤ اور اپنے گھر والوں سے ایک سو پچیس درہم میں فروخت کرنے کا مشورہ کر کے آؤ۔

۲۹۸۶- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، عباس بن ابی طالب، غسان بن مفضل غلابی، بشر بن مفضل اور معاذ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ مسلم بن ابی معتمر فرماتے ہیں کہ

یونس بن عبید رحمہ اللہ کا ہمارے ساتھ کاروبار تھا۔ ایک دن ہم سب حساب کرنے بیٹھے اور حساب کرتے رہے، جب ہم حساب سے فارغ ہو گئے تو یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا اگر کسی آدمی نے کاروباری معاونت کے سلسلے میں ایک لفظ بھی زبان سے ادا کیا تو اسے بھی حساب میں شامل کریں گے ہم نے کہا بالکل ٹھیک ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس نفع کی کوئی ضرورت نہیں میرا اصل سرمایہ مجھے واپس کر دو اور نفع تم رکھ لو۔ چنانچہ آپ نے اپنا اصل سرمایہ لیا اور ہمارے پاس چار ہزار درہم نفع چھوڑ دیا۔

۲۹۸۷- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، احمد بن سعید الداری کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے نضر بن شمیل اور سعید بن عامر فرماتے ہیں۔

ایک مرتبہ ریشم کا کپڑا مہنگا ہو گیا تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا، جب ریشم فلاں جگہ میں جو اس کا اصل مرکز ہے مہنگا ہو گیا تو بصرہ میں بھی مہنگا ہو جائے گا۔ یونس بن عبید رحمہ اللہ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے ایک آدمی سے تیس ہزار کا ریشم خریدا، خریدنے کے بعد آپ نے اس آدمی سے تذکرہ کیا کہ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ ریشم فلاں جگہ میں مہنگا ہو گیا ہے۔ اس پر اس آدمی نے کہا، اگر مجھے اس صورتحال کا علم ہوتا تو میں اتنا سارا مال نہ بیچتا۔ آپ نے اس آدمی کی بات سن کر اس کو سارا مال واپس کر دیا اور اپنے تیس ہزار درہم واپس لے لئے۔

۲۹۸۸- ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن عمرو، رستہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ زہیر فرماتے ہیں۔

یونس بن عبید کے پاس ایک آدمی کپڑا لینے آیا، آپ نے اپنے غلام سے کہا، کپڑوں کی گٹھڑی اس آدمی کے سامنے پھیلا دو،

غلام نے گھڑی پر اپنا ہاتھ مار کر کہا "صلی اللہ علی محمد" اور کپڑے اس آدمی کے سامنے پھیلا دیئے۔ غلام کی یہ حرکت دیکھ کر آپ نے اسے حکم دیا۔ ان کپڑوں کو واپس سمیٹ لو اور اس خوف سے کپڑوں کو فروخت کرنے سے انکار کر دیا کہ کہیں غلام کا "صلی اللہ علی محمد" کہہ کر گھڑی پر ہاتھ مارنا کپڑوں کی تعریف نہ ہو۔

۲۹۸۹- سلیمان بن احمد، احمد بن عبداللہ بزار تستری، محمد بن صدران، عامر بن ابی عامر خزاز کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ۔

یونس بن عبید رحمہ اللہ ان اشعار کو بطور مرثیہ پڑھ رہے تھے۔

(۱) لوگ صبر کی پناہ میں آتے ہیں موت سے اور صبر ہی انہیں موت سے پناہ دیتا ہے اور بے صبرے موت کو ناپسند کرنے والے کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں۔

(۲) میں یقین کرتا ہوں ہر آدمی نے لئے موت کا جمع شدہ زہر ہے۔ اگر چہ اس کی عمر طویل ہو اور کافی عرصے تک زندہ رہے۔

(۳) ہر آدمی نے موت کی سختی کا سامنا کرنا ہے، اس کے لئے ایک گھڑی مقرر ہے جس میں وہ ذلیل ہوگا اور پچھاڑا جائے گا۔

(۴) تو جس آدمی کو پسند کرتا ہے اس جیسا نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ تو اس جیسا کام نہیں کریگا۔

بعض راویوں نے ان اشعار کا اضافہ کیا ہے۔

(۵) اے آدم کے بیٹے اللہ کے واسطے نصیحت حاصل کر، تو جب تک اپنے آپ کو دھوکا دیتا رہے گا تیرا نفس دھوکے میں پڑا رہے گا۔

(۶) اور باقی ماندہ خیر کی طرف متوجہ ہو اور اسے اپنے دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ اور جس چیز میں کوئی خیر نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ۔

۲۹۹۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، حجاج کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سلیمان بن مغیرہ کا بیان ہے میں نے یونس بن عبید رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔

میرے علم میں اس پاکیزہ درہم سے کم کوئی چیز نہیں جسے آدمی کسی حق کی ادائیگی میں خرچ کرتا ہے یا اس بھائی سے جس کے پاس جا کر وہ اطمینان اور سکون حاصل کرتا ہے جب کہ وہ دونوں مسلمان بھی ہوں اور یہ دونوں چیزیں بہت آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں۔

۲۹۹۱- احمد بن جعفر بن سالم، احمد بن علی الابار اور ابن عائشہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے حماد بن سلمہ فرماتے ہیں میں نے یونس بن عبید کو فرماتے ہوئے سنا:

جب بھی کسی آدمی پر دولت کمانے کی دھن سوار ہوئی تو اس کی پستی اور ذلت اس کے مقدر بن گئی۔

۲۹۹۲- نفع بخش درہم...... احمد بن حیان، احمد بن حسن، احمد بن ابراہیم اور سعید بن عامر کے واسطے سے روایت ہے کہ اسماء بن عبید کا بیان ہے کہ میں نے یونس بن عبید رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔

صرف دو ہی درہم نفع بخش ہیں ایک وہ درہم جس کو لینے سے تم نے اجتناب کیا یہاں تک کہ وہ تمہارے لئے حلال ہو گیا اور تم نے اسے لے لیا اور دوسرا وہ درہم جس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کسی کا حق وابستہ کر دیا اور تم نے وہ حق ادا کر دیا۔

اور ابوالفضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

اے ابوالفضل! مضاربت کا مال بہت ہی بری چیز ہے ہاں البتہ قرض سے بہتر ہے۔

اور مجھے جو سو درہم حاصل ہوتے ہیں میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ ان میں سے دس بھی میرے لئے حلال اور پاکیزہ ہوں گے او آپ نے کئی مرتبہ ارشاد فرمایا اللہ کی قسم، اگر میں قسم کھاؤں کہ پانچ بھی کہہ دوں تب بھی میں اپنی قسم میں سچا ہوں گا۔

(اور ایک دوسرے موقع پر آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا اور جو لوگوں کا مال چراتا ہے میرے نزدیک اس شخص سے برا نہیں ہے جو کو

مسلمان کے پاس آیا اور اس سے ایک مقررہ مدت تک قیمت کی ادائیگی کا وعدہ کر کے کچھ سامان خریدا، پھر ادائیگی کا وقت آ گیا لیکن اس کے باوجود وہ اس سامان کو لے کر شہر شہر گھوم رہا ہے اور تجارت کر رہا ہے اللہ کی قسم وہ آدمی اگر اس سے ایک درہم بھی نفع حاصل کریگا تو وہ اس کے لئے حرام ہوگا۔

۲۹۹۳-ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم اور عبدالملک بن قریب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اصمعی فرماتے ہیں۔

یونس بن عبید رحمہ اللہ میرے پاس ایک بکری لے کر آئے اور فرمایا اسے فروخت کرو اور خریدنے والے سے اس بات کا اظہار کر دینا کہ یہ چارے کو الٹ پلٹ کرتی ہے اور کھونٹے کو اکھاڑ دیتی ہے پھر فرمایا بیچنے کے بعد اس کا اظہار نہیں کرنا بلکہ خریداری کا معاملہ مکمل ہونے سے پہلے ان عیبوں کا اظہار کرنا اور خریدنے والے کو ان کے بارے میں مطلع کرنا۔

۲۹۹۴-ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابو عبدالرحمن المقری کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ

یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ ایک آدمی کے ہاتھ ایک کپڑا فروخت کیا آپ کے ہم مجلس لوگوں میں سے ایک آدمی نے سبحان اللہ کہا تو آپ نے اسے کہا یہاں سے اٹھ جاؤ تسبیح کی جگہ یہ نہیں ہے۔

۲۹۹۵-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ضمرہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن شوذب فرماتے ہیں

یونس بن عبید رحمہ اللہ اور ابن عون رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ حلال اور حرام کے موضوع پر مذاکرہ کیا اور دونوں نے فرمایا: ہم نہیں جانتے ہیں کہ ہمارے مال میں کوئی درہم حلال ہے۔

۲۹۹۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، ابو احمد المروزی، احمد بن حجاج، عطاء الخفاف کے واسطے سے روایت ہے کہ جعفر بن برقان فرماتے ہیں۔

مجھے یونس بن عبید کے علم و فضل اور ان کے صحیح تقویٰ کی خبر ملی تو میں نے انہیں خط لکھا اور اس میں ان سے ان اعمال و احوال کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ نے مجھے جواباً لکھا میرے پاس آپ کا خط آیا جس میں آپ نے مجھ سے میرے اعمال کے متعلق سوال کیا تو میں آپ کو بتاتا ہوں میں نے اپنے نفس سے یہ مطالبہ کیا کہ لوگوں کے لئے اسی چیز کو پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور لوگوں کے لئے اسی چیز کو ناپسند کرو جسے اپنے لئے ناپسند کرتے ہو، لیکن میرا نفس اس سے کوسوں دور ہے۔ دوسری میں نے اس سے مطالبہ کیا کہ لوگوں کا تذکرہ بالکل چھوڑ دو سوائے نیکی اور خیر خواہی کے تذکرے کے، لیکن میں نے بصرہ کی آگ برساتی ہوئی شدید ترین گرمی کے دن چلچلاتی ہوئی دوپہر کے وقت روزہ رکھنا لوگوں کا تذکرہ چھوڑنے سے آسان پایا۔ اے میرے بھائی میرے اعمال و احوال کا یہ حال ہے۔ والسلام

۲۹۹۷-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسن حذاء، احمد بن ابراہیم الدورقی اور سعید بن عامر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے:

یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا میں نیکی کی عادات میں سے سو عادات شمار کرتا ہوں لیکن ان میں سے ایک بھی میرے اندر نہیں ہے۔

۲۹۹۸-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم اور سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابو جعفر جسر نے بیان کیا

میں عیدالاضحیٰ کے دنوں میں یونس بن عبید کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابو جعفر میرے لئے اتنی بکریاں خرید لاؤ، میرا خیال ہے کہ میری کوئی قربانی قبول نہیں ہوگی۔ یا آپ نے فرمایا، مجھے ڈر ہے کہ مجھ سے کوئی چیز بھی قبول نہ کی جائے پھر آپ نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ میں اہل جہنم میں سے نہ ہوں۔

۲۹۹۹-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابو عبیداللہ محمد بن یعقوب، سعید بن عامر اور سلام بن ابی مطیع کے حوالے سے نقل

کیا گیا ہے:

یونس بن عبید رحمہ اللہ اپنے ہم عصر بزرگوں سے زیادہ نفلی نماز اور نفلی روزوں کا اہتمام نہیں کرتے تھے لیکن جب حقوق اللہ میں سے کسی حق کا مطالبہ ہوتا تو آپ اس کو پورا کرنے کے لئے بالکل تیار رہتے تھے۔

۳۰۰۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، هارون بن عبداللہ، ابواسامہ، مخلد بن حسین کے سلسلۂ سند روایت ہے کہ ہشام بن حسان فرماتے ہیں:

میں نے علم کے ذریعے اللہ کی رضا اور خوشنودی طلب کرنے والا یونس بن عبید سے بڑھ کر کوئی نہیں دیکھا۔

۳۰۰۱- احمد بن جعفر بن سالم، احمد بن علی الابار، عبید بن عائشہ، سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس ابن عبید فرماتے ہیں:

مجھے کیا ہو گیا، مجھے کیا ہو گیا: میری ایک مرغی بھی گم ہو جائے تو میں اسے ڈھونڈ نکالتا ہوں لیکن میری نماز فوت ہوتی ہے اور میں اس کی کوئی تلافی نہیں کر پاتا ہوں۔

۳۰۰۲- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، غسان بن مفضل اور سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ یونس ابن عبید رحمہ اللہ نے فرمایا:

مجھے یہ بات آسان لگتی ہے کہ میں اپنا حق ناقص وصول کروں اور میری طبیعت پر یہ بات غالب ہوگئی ہے کہ میں دوسرے کا حق زیادہ ادا کروں۔

۳۰۰۳- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین اور احمد بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

یونس ابن عبید رحمہ اللہ نے اپنی موت کے وقت اپنے پاؤں کی طرف دیکھا اور رونے لگے آپ سے پوچھا گیا: آپ کیوں رو رہے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پاؤں اللہ کے راستے میں غبار آلود نہیں ہوئے۔

۳۰۰۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، علی بن حفص، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

میں نے حسن بصری رحمہ اللہ سے زیادہ غمگین رہنے والا آدمی کوئی نہیں دیکھا، چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے: ہم لوگ ہنستے ہیں حالانکہ ممکن ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کو دیکھ کر فرمائیں تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی ہمارے ہاں مقبول و معتبر نہیں۔

۳۰۰۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ان کے والد امام احمد بن حنبل کے حوالے سے منقول ہے کہ میں نے ابن ابی عدی سے سنا، انہوں نے یونس بن عبید رحمہ اللہ کے واسطے سے حسن بصری رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ

مؤمنین کے گرجے ان کے گھر ہیں۔

۳۰۰۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ، زکریا بن یحیی حزاز، عبداللہ بن سعید الرقاشی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ یونس ابن عبید نے حسن بصری رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا:

تم اس وقت تک لوگوں کے درمیان باعزت اور قابل احترام ہو گے جب تک کہ تم ان کے پاس موجود مال کو ان سے لینے کی کوشش نہ کرو، جب تم ایسا کرو گے تو وہ تمہیں حقیر سمجھیں گے، تم سے بغض رکھیں گے اور تمہاری باتوں کو ناپسند کریں گے۔

۳۰۰۷- **نماز اور زبان کی اہمیت** ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ضمرہ اور ابن شوذب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن شوذب کا بیان ہے کہ میں نے یونس بن عبید رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

آدمی میں دو باتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ درست ہو جائیں تو اس کے باقی تمام معاملات درست ہو جائیں گے، نماز اور زبان۔

۳۰۰۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن سلیمان کے سلسلہ سند کے نقل کیا گیا ہے کہ مبارک ابن فضالہ یونس ابن عبید سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

آپ زبان کی نیکی کے علاوہ کوئی ایسی نیکی نہیں پائیں گے کہ تمام نیکیاں اس کے تابع ہوں، بلاشبہ آپ کو ایسے لوگ بھی ملیں گے جو دن بھر روزہ رکھتے ہیں لیکن مال حرام سے روزہ افطار کرتے ہیں، رات بھر عبادت کرتے ہیں لیکن ان کو جھوٹی گواہی دیتے ہیں انہوں نے کئی چیزوں کو شمار کیا اور پھر فرمایا: آپ کوئی ایسا شخص نہیں پائیں گے جو حق بات کرتا ہو اس کا عمل اس بات کے مخالف ہو۔

۳۰۰۹-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، غسان بن مفضل، کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عبدالملک بن موسیٰ (جو یونس بن عبید کے پڑوسی ہیں) نے فرمایا:

میں نے یونس رحمہ اللہ سے زیادہ استغفار کرنے والا آدمی نہیں دیکھا، آپ اپنی نگاہ آسمان کی طرف بلند کرتے اور استغفار کرتے اور بار بار اسی عمل کا اعادہ کرتے۔

۳۰۱۰-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، غسان، سعید بن عامر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

آدمی جب بات کرتا ہے تو اس کے تقویٰ اور پرہیزگاری کو اس کے کلام میں پہچانا جا سکتا ہے۔

۳۰۱۱- **یونس بن عبید کی اپنے بیٹے کو عمرو بن عبید کے نظریات سے بچنے کی تلقین** ابواحمد بن محمد بن احمد جرجانی، احمد بن موسیٰ بن عباس عدوی، اسماعیل بن سعید کسائی، سعید بن عمر اور عبداللہ بن محمد، حرب بن میمون کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ خویل بیان کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ میں یونس بن عبید کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک آدمی آیا اور آپ سے کہا: آپ ہمیں عمرو بن عبید کی صحبت میں جانے سے منع کرتے ہیں حالانکہ آپ کا بیٹا تھوڑی دیر پہلے اس کے پاس گیا ہے آپ نے اس آدمی سے کہا: اللہ سے ڈرو اور آپ کو غصہ آ گیا اتنے میں آپ کا بیٹا آیا، آپ نے اسے کہا: اے میرے بیٹے تمہیں عمرو بن عبید کے بارے میں میری رائے کا علم ہے اس کے باوجود بھی تم اس کے پاس آتے جاتے ہو آپ کا بیٹا آپ سے معذرت کرنے لگا اور کہا ابا جان میرے ساتھ فلاں آدمی تھا جس کی وجہ سے مجھے مجبوراً اس کے پاس جانا پڑا۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا، میں تمہیں زنا، چوری اور شراب پینے سے منع کرتا ہوں لیکن تمہارا اللہ تعالیٰ کے سامنے ان اعمال کو لے کر حاضر ہونا مجھے اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے سامنے عمرو اور اس کے ساتھیوں کی نظریات کو لے کر حاضر ہو۔

۳۰۱۲-احمد بن جعفر بن حمدان اور حماد بن زید کے واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

تین باتیں میری طرف سے آپ دامن کے ساتھ باندھ لو تم میں سے کوئی بھی بادشاہ کے پاس جا کر قرآن کریم کی تلاوت نہ کرے، تم میں سے کوئی آدمی بھی جوان عورت کو تنہائی میں قرآن کریم نہ پڑھائے۔ تم میں سے کوئی آدمی بھی اہل بدعت سے حدیث کا سماع نہ کرے۔

۳۰۱۳- **یونس بن عبید اور فرقہ معتزلہ** ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی، خالد بن خداش اور خویل بن واقد صفار کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ۔

ایک آدمی نے یونس بن عبید سے سوال کیا، میرے ایک پڑوسی کا تعلق فرقہ معتزلہ سے ہے کیا میں اس کی عیادت کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا، ثواب کی نیت سے نہیں، میں نے کہا: وہ مر گیا ہے اس کا جنازہ پڑھوں؟ فرمایا: ثواب کی نیت سے نہیں۔

۳۰۱۴- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی اور سعید عامر کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے حزم بن ابو حزم فرماتے ہیں۔

ہم ابن لاحق کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ ہمارے پاس سے گدھے پر سوار ہو کر گزرے، ہمیں دیکھ کر ٹھہر گئے اور فرمایا وہ شخص چونکنا ہو جائے جس کے سامنے سنت بیان کی جائے اور وہ اسے اجنبی سمجھے اور جو شخص سنت کو جانتا ہے اسے اور زیادہ اجنبی سمجھے۔

۳۰۱۵- معتزلہ کا فتنہ سلیمان بن احمد، حسن بن علی المعمری، محمد بن بکار عیشی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبدالعزیز رقاشی فرماتے ہیں میں نے یونس ابن عبید رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔

معتزلہ کا فتنہ اس امت کے لئے رومیوں کے فتنے سے بھی سخت ہے کیونکہ ان کا گمان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ گمراہ ہو گئے تھے اور انہوں نے نئی نئی بدعات ایجاد کیں اس لئے ان کی گواہی درست نہیں اور یہ لوگ شفاعت، حوض کوثر کی احادیث کو جھٹلاتے ہیں اور عذاب قبر کا انکار کرتے ہیں۔

یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برستی ہے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اندھا اور بہرا بنا دیا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے خلیفہ پر لازم ہے کہ انہیں ان گمراہ کن عقائد سے توبہ کرنے پر مجبور کرے اور اگر توبہ نہ کریں تو مسلمانوں کے شہروں سے انہیں بیدخل کر دیا جائے۔

۳۰۱۶- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی اور سعید بن عامر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو جعفر جسر فرماتے ہیں:

میں نے یونس ابن عبید رحمہ اللہ سے کہا، میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا، جو مسئلہ تقدیر کے بارے میں ایک دوسرے سے بحث کر رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اگر انہیں اپنے گناہوں کی فکر ہوتو وہ اس مسئلے میں نہ الجھتے۔

۳۰۱۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم اور غسان بن مفضل کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ قریش میں سے ایک آدمی نے یونس بن عبید رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔

ابن زیاد کے کسانوں کی اولاد میں سے ایک آدمی سے کہا، تمہارے اندر کون سے مردانہ کمالات ہیں؟ تو اس نے جواب دیا میرے اندر چار مردانہ کمالات ہیں، (۱) شک کو اس طرح ترک کرنا کہ کسی مشکوک چیز کے قریب نہ پھٹکنا کیونکہ جب آدمی کسی معاملے میں شک کرے گا تو اس میں ذلیل ہوگا، (۲) اپنے مال کو عمدہ طریقے سے سنبھال کر استعمال کرنا، کیونکہ جو شخص اپنے مال کو برباد کر دیتا ہے وہ اعلیٰ صفات کا حامل نہیں ہو سکتا، (۳) اور اپنے اہل وعیال کی تمام ضرورتوں کو پورا کرنا یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ ہر آدمی سے بے نیاز ہو جائیں کیونکہ جس کے اہل وعیال لوگوں کے محتاج ہوں وہ کامل مرد نہیں ہو سکتا، (۴) اور یہ دیکھنا کہ کونسا کھانا اور پانی اس کی طبیعت اور مزاج کے موافق ہے اور اسے لازم پکڑنا، کیونکہ یہ بات بھی عمدہ صفات میں سے ہے اور اپنے کھانے اور پانی کو بے ترتیبی سے استعمال کرنا اور خلط ملط کر دینا اچھی عادت نہیں۔

۳۰۱۸- یونس بن عبید سے معاشی تنگی کی شکایت اور آپ کا جواب۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم اور غسان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اہل بصرہ میں سے ایک آدمی کا بیان ہے۔

ایک آدمی نے یونس بن عبید رحمہ اللہ سے اپنی معاشی تنگی اور اس کی وجہ سے فکرمندی کی شکایت کی، تو آپ نے اسے کہا کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تمہاری یہ آنکھ جس کے ذریعے تم دیکھتے ہو ایک لاکھ درہم کے بدلے تم سے لے لی جائے، تو اس نے کہا نہیں۔

پھر آپ نے اس سے اس کے کان، زبان، دل، ہاتھ اور پاؤں کے بارے میں بھی ایسا ہی سوال کیا اور ہر مرتبہ اس آدمی نے نفی میں ہی جواب دیا، اس کے بعد آپ نے اللہ تعالیٰ کی دوسری نعمتوں کا تذکرہ کیا اور اس کی طرف متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے پاس لاکھوں درہم موجود ہیں لیکن اس کے باوجود بھی تنگی معاش کی شکایت کرتے ہو۔

۳۰۱۹- عبداللہ، احمد بن ابراہیم، وھب بن جریر بن حازم، حماد بن زید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ایک دن اپنے آپ سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا

قریب ہے کہ تمہاری آنکھیں ایسی چیز دیکھیں جو انہوں نے اس سے قبل نہیں دیکھی اور تمہارے کان ایسی باتیں سنیں جو انہوں نے اس سے قبل نہیں سنی، پھر تم جس مرحلے سے بھی گزرو گے تو اگلا مرحلہ اس سے زیادہ سخت ہوگا یہاں تک کہ اس سختی کی انتہاء پل صراط کو عبور کرنے پر ہوگی۔

۳۰۲۰- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم اور سلمہ بن عبدالرحمن بن مہدی کے واسطے سے روایت ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے یونس بن عبید رحمہ اللہ سے پیٹ کے درد کی شکایت کی تو آپ نے اسے کہا، اے ابو عبداللہ! یہ گھر تمہیں موافق نہیں ہے لہٰذا ایسا گھر تلاش کرو جو تمہیں موافق ہو۔

۳۰۲۱- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم، خالد بن خداش، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ میں نے یونس بن عبید کو کہتے ہوئے سنا کہ جو چیز لوگوں کے لئے مفید ہو ہم اس کا قصد کرتے ہیں پس اسے لوگوں کے لئے لکھ لیتے ہیں اور اس چیز کا قصد کرتے ہیں جو ہمارے لئے مفید ہو پس ہم اسے ترک کر لیتے ہیں۔ خالد نے کہا یعنی تسبیح، تہلیل اور خیر و بھلائی کی بات۔

۳۰۲۲- ابو محمد بن حیان، احمد بن ابراہیم، اسماعیل بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ اسماء بن عبید نے یونس بن عبید رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا:

نیکی سے جاہل اور نا آشنا آدمی کے لئے جنت کی امید کی جا سکتی ہے اور نافرمانی کے ذریعے حد سے گزرنے والے کے بارے میں جہنم کا خوف ہے۔

عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن جعفر بن ہبیرہ، احمد بن روح اھوازی، عثمان بن عمر سے نقل کیا گیا ہے یونس بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تین آدمیوں نے ایسی بات کی کہ انہیں اس بات کے بارے میں تہمت کا نشانہ نہیں بنایا جا سکتا ہے (۱) ابن سیرین رحمہ اللہ نے کہا، میں نے کبھی کسی آدمی سے حسد نہیں کی اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء میں سے ہو تو میں دنیا کی حقیر چیزوں پر اس سے کیسے حسد کروں، حالانکہ اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔ (۲) اور مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے کبھی ایسا غصہ نہیں کیا کہ اس میں مجھ سے کوئی ایسی بات صادر ہوئی ہو کہ غصہ ٹھنڈا ہونے کے بعد مجھے اس بات پر شرمندگی اور ندامت ہوئی ہو (۳) اور حسان بن ابی سنان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا میرے نزدیک کوئی چیز پرہیزگاری سے زیادہ آسان نہیں مجھے جب بھی کسی چیز کے بارے میں شک ہو جاتا ہے تو میں اسے چھوڑ دیتا ہوں۔

۳۰۲۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمن بن مہدی اور حماد کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

یونس بن عبید رحمہ اللہ بیمار ہوگئے تو ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا آپ کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد زندہ رہنے میں کوئی خیر نہیں

یونس بن عبید رحمہ اللہ کی مسندات۔ ... آپ نے صحابہ کرام میں سے صرف حضرت انس بن مالک سے احادیث روایت کی ہیں

جبکہ تابعین میں سے حسن بصری، ابن سیرین، ابوقلابہ، حمید بن ھلال، وغیرہ و اہل بصرہ سے جبکہ حجاز سے تعلق رکھنے والے تابعین سے عطا، عکرمہ، محمد بن منکدر، نافع اور ہشام بن عروہ وغیرہ سے آپ نے احادیث روایت کی ہیں۔

۳۰۲۴- حضرت انسؓ سے آپ کی روایت کردہ احادیث درج ذیل ہیں۔

حبیب بن حسن، احمد بن یحییٰ حلوانی و عبداللہ بن ایوب القربی، ابونصر عبدالملک بن عبدالعزیز نسائی محمد بن یحییٰ بن موسیٰ ... بحر، عبدالصمد بن نعمان دونوں حماد بن سلمہ عن علی بن زید و حمید اور یونس ابن عبید کے سلسلۂ سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ... بیان ہے۔

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کامل مومن وہ شخص ہے جس سے مسلمان مطمئن ہوں اور کامل مسلمان وہ شخص ہے جس کے ہاتھ اور اس کی زبان سے لوگ محفوظ ہوں اور حقیقی مہاجر وہ ہے جو برائی کو ترک کر دے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ ہو۔[1]

یہ حدیث یونس عن انسؓ کے طریق سے غریب ہے۔ اس کے علاوہ بقیہ طرق سے صحیح اور ثابت ہے اور آنحضرت ﷺ تک مسند ہے

۳۰۲۵- حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ و عثمانؓ کو جنت اور خلافت کی بشارت...... ابوبکر الطلحی، حسن بن طیب، ابوکامل، عمرو بن ازھر، یونس بن عبید اور ابان بن عیاش کے سلسلۂ سند سے روایت ہے حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا:

رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق آئے اور داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انہیں داخلے کی اجازت دو اور جنت کی اور میرے بعد خلافت کی بشارت دو۔ پھر حضرت عمر آئے اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انکار فرمایا انہیں داخلے کی اجازت دو اور جنت کی اور ابوبکر کے بعد خلافت کی بشارت دو

پھر حضرت عثمانؓ حاضر خدمت ہوئے اور داخلے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"انہیں داخل ہونے کی اجازت دو اور جنت اور عمر کے بعد خلافت کی بشارت بھی دو۔"[2]

یہ حدیث یونس عن انسؓ کے طریق سے ان الفاظ کے ساتھ غریب ہے اور ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو روایت کرنے میں ابوکامل جحدری عمرو بن ازھر سے متفرد ہیں اور اسی حدیث کو ابن فضیل نے مختار بن فلفل کے واسطے سے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کا درست ترین طریق وہ ہے جسے سعید بن مسیب اور ابوعثمان نہدی نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کیا ہے اور اس میں خلافت کا ذکر نہیں۔

۳۰۲۶- حافظ عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، نوح بن محمد ایلی، حسن بن عرفہ ھشیم بن بشیر، یونس بن عبید، حسن بصری کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ بن مالک نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہوئے فرمایا:

مجھ پر ہونے والے میرے رب کے انعامات میں سے ایک انعام یہ ہے کہ میں ختنہ کی ہوئی حالت میں پیدا ہوا اور کسی نے میرا ستر نہیں دیکھا۔[3]

۱- صحیح البخاری ۱/۹، ۱۲۷/۸ وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۶۵. وفتح الباری ۱/۵۳، ۳۱۶/۱۱.

۲- صحیح البخاری ۱۰/۵، ۹۹/۹، ۸۵، ۱۱۰، ۱۱۰ وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۲۹ وفتح الباری ۳۸/۱۳

۳- مجمع الزوائد ۲۲۴/۸ ودلائل النبوۃ للمصنف ۴۲/۱ والعلل المتناھیۃ ۱۶۵/۱. وکنز العمال ۳۱۹۲۴، ۳۲۱۳

یونس عن الحسن کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور صرف اسی ایک طریق سے مصنف نے اس کو نقل کیا ہے۔

۳۰۲۷- ابواسحٰق ابراہیم بن حمزہ، محمد بن طاہر بن خالد، عبید اللہ بن محمد تیمی، حماد بن سلمہ، یونس، حسن بصری رحمہ اللہ سمرہ بن جندبؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

قریب ہے کہ میرا رب تمہارے ہاتھوں کو اہل عجم کے اموال سے بھر دے، پھر انہیں ایسے شیر بنادے جو میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر نہیں بھاگتے ہیں، چنانچہ وہ تمہارے سپاہیوں کو قتل کریں گے اور تمہارے اموال کو کھائیں گے۔[1]

یہ حدیث بھی یونس کی احادیث میں سے غریب ہے اور حماد بن سلمہ اس کو یونس سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۰۲۸- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن جریر، عمرو بن علی مولی عنفرہ، یزید بن زریع، یونس، حسن بصری کے طریق سے حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی مدد کی اور وہ اس کی طاقت بھی رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا میں بھی اور آخرت میں مدد فرمائیں گے۔''[2]

یہ حدیث یونس عن الحسن کے طریق سے غریب ہے اور یونس سے اس حدیث کو یزید بن زریع اور معاذ بن محمد ہذلی نے روایت کیا ہے۔

۳۰۲۹- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس مؤدب، عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، یونس بن عبید، حسن بصری رحمہ اللہ کے اسنادی واسطے سے حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد عالی ہے۔

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے اس کے گناہ کی سزا جلد دنیا ہی میں دیدیتے ہیں اور جب کسی بندے کے ساتھ شر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے گناہ کی سزا دنیا میں نہیں دیتے، یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے اس گناہ کی پوری پوری سزا دیں گے گویا کہ وہ پھر پہاڑ کے برابر ہوں گے۔[3]

یہ حدیث یونس عن الحسن کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں حماد متفرد ہیں۔

۳۰۳۰- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوالنضر ہاشم بن قاسم، ابوجعفر الرازی، یونس بن عبید، حسن بصری اور حضرت ابوہریرہؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ توحید (اور رسالت) کا اقرار کرلیں گے تو ان کے خون اور ان کے مال مجھ سے محفوظ ہوجائیں گے مگر کسی اسلامی حق کی وجہ سے اور ان کا باقی حساب اللہ کے سپرد ہے''۔

یہ حدیث یونس عن الحسن کے طریق سے غریب ہے، یونس سے روایت کرنے میں ابوجعفر رازی اور ان سے روایت کرنے میں ابوالنضر متفرد ہیں اور متقدمین علماء نے اسے ابوالنضر سے روایت کیا ہے۔

۳۰۳۱- عبداللہ بن محمد بن عثمان، حسین بن عبدالمجیب، شعیب بن محمد کوفی، ہشیم بن بشیر، یونس، حسن کے حوالے سے منقول ہے کہ حضرت

---

[1] مسند الامام احمد ۵/۱۱، ۲۰ والمعجم الکبیر للطبرانی ۷/۲۶۸، وتاریخ اصبهان للمصنف ۱/۳۰ والضعفاء للعقیلی ۲/۱۹ وکنز العمال ۳۱۱۶۵

[2] السنن الکبری للبیهقی ۸/۱۶۸

[3] سنن الترمذی ۲۳۹۶ والمستدرک ۴/۶۰۸ ومشکاة المصابیح ۱۵۶۵ وشرح السنة ۵/۲۳۵ ومجمع الزوائد ۱۰/۱۹۲

ابوھریرۃ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

آنحضرت ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارشاد "وجعلنی مبارکا اینما کنت" (ترجمہ: مجھے بابرکت بنادیجئے جہاں کہیں بھی میں ہوں) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اور مجھے زبردست نفع پہنچانے والا بنادیجئے جہاں کہیں بھی میں جاؤں جاؤں[1]

یہ حدیث بھی یونس کی احادیث میں سے غریب ہے ہشیم بن بشیر اس حدیث کو یونس سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور شعیب بن محمد کوفی ہشیم سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۰۳۲- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالرحیم بن واقد، عدی بن فضل یونس بن عبید رحمہ اللہ، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت انس ارشاد فرماتے ہیں۔

"رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ لوگوں کے ساتھ لطف وکرم کا معاملہ کرنے والے تھے۔ اللہ کی قسم آپ سردیوں کی صبح بھی کسی غلام، باندی اور بچے کو منع نہیں کرتے تھے کہ وہ ٹھنڈا پانی لائے اور آپ ﷺ کے چہرے اور آپ کے ہاتھوں کو دھلوائے، آپ ﷺ سے جب بھی کسی سوال کرنے والے نے سوال کیا تو کان لگا کر اس کی بات ضرور سنی اور آپ اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے جب تک کہ وہ خود ہی پیچھے نہیں ہٹا اور جب بھی کسی نے آپ کا ہاتھ پکڑنا چاہا تو آپ نے اپنا ہاتھ اس کو پکڑوا دیا اور آپ اس کا ہاتھ نہیں چھوڑتے تھے یہاں تک کہ وہی پہلے اپنا ہاتھ چھڑا لیتا۔[2]

یہ حدیث ثابت بنانی اور یونس کی سند سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں عبدالرحیم بن واقد متفرد ہیں۔

۳۰۳۳- **عشرۂ ذی الحجہ کی فضیلت** ... محمد بن عمر بن سالم اور محمد بن اسحق اہوازی، محمد ... ہارون بن مجمع، عمر بن یزید، عبدالوھاب، یونس بن عبید، نافع، ابن عمر کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کو نیک عمل جتنا (ذی الحجہ کے) دس دن میں پسند ہے اتنا کسی اور دن میں نہیں، آپ ﷺ سے پوچھا گیا، (باقی دنوں میں) اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہونے والا جہاد بھی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا جہاد بھی نہیں، سوائے اس شخص کے جو اپنی جان اور مال کے ساتھ (اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے) نکلا اور ان میں سے کچھ بھی واپس نہیں لایا۔[3]

یہ حدیث محمد بن ہارون بن مجمع کی احادیث میں سے غریب ہے اور محمد بن عمر بن سالم نے فرمایا: میں نے اسے محمد بن ہارون کے واسطے سے نقل کیا ہے۔

۳۰۳۴- محمد بن احمد مخلد، محمد بن یونس کدیمی، عمر بن حبیب عدوی، یونس بن عبید، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر اور حضرت عائشہؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ

"رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو مسواک سے اپنے منہ کی صفائی فرماتے"[4]

یہ حدیث بھی یونس کی احادیث میں سے غریب ہے اور عمر بن حبیب اس میں متفرد ہیں۔

۳۰۳۵- احمد بن ابراہیم جعفر، محمد بن یونس کدیمی، عبداللہ بن یونس بن عبید، ان کے والد یونس بن عبید، محمد بن المنکدر اور حضرت جابرؓ کے

۱۔ زاد المسیر ۲۲۹/۵۔

۲۔ دلائل النبوۃ للمصنف ۵۷/۱ والمطالب العالیۃ ۳۸۵۹۔

۳۔ مسند الامام أحمد ۱۶۷/۲، ۲۲۴ والمعجم الصغیر للطبرانی ۵۴/۲ وسنن ابن ماجۃ ۱۷۲۷ والسنن الکبری للبیھقی ۲۸۴/۴ وفتح الباری ۴۵۹/۲ وسنن الترمذی ۷۵۷۔

۴۔ صحیح البخاری ۷۰/۱، ۵/۲ وصحیح مسلم، کتاب الطھارۃ باب ۱۵ وفتح الباری ۳۷۵/۲

اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

میرے منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔[1]

۳۰۳۶- حافظ محمد بن عمر بن سالم، محمد بن حسین بن مرداس، احمد بن حسن کوفی، اسماعیل بن علیہ، یونس بن عبید، سعید بن جبیر، رسول اللہ ﷺ کی صحابی ابوحمراء کے حوالے سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لیلۃ الاسراء، یعنی معراج کی رات میں نے دیکھا کہ باری تعالیٰ عرش پر (اپنی شان کے مطابق) متمکن ہیں (اور فرما رہے ہیں) میں نے ہمیشہ رہنے والی جنت (کے پودوں) کو اگایا، محمد (ﷺ) میری مخلوق میں سے میرے انتخاب کردہ ہیں اور میں نے علیؓ کے ذریعے ان کی تائید کی ہے۔[2]

یہ حدیث یونس عن سعید بن جبیر کے طریق سے غریب ہے اور ہم نے اس کو صرف اسی ایک طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۰۳۷- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، احمد بن موسیٰ بن عراد، ولید بن ابی بدر، عنبسہ بن عبدالواحد، ایوب سختیانی اور حضرت ابوقلابہؒ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے آنحضرت کا ارشاد گرامی ہے: دو عمل ایسے ہیں کہ ان سے افضل عمل نہیں، مقبول حج اور عمرہ۔[3]

یہ حدیث بھی یونس کی احادیث میں سے غریب ہے اس کے علاوہ یہ ابوقلابہ کے مراسیل سے ہے۔

۳۰۳۸- محمد بن احمد بن حسن، احمد بن موسیٰ بن عراد، ولید بن ابی بکر، عنبسہ بن عبدالواحد، یونس بن عبید، ایوب سختیانی اور ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے ارشاد فرمایا: کسی کے نماز روزے کی طرف نہ دیکھو، بلکہ اس کی سچائی کی طرف جب وہ بات کرے اس کی امانت داری کی طرف دیکھو جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے اور اس کی پرہیزگاری کی طرف دیکھو جب وہ گناہ کے قریب ہو جائے۔

(۲۰۳) سلیمان بن طرخان ابوالمعتمرؒ[4]

ان بزرگ ہستیوں میں سے ایک ہستی سلیمان بن طرخان ابوالمعتمر کی ہے آپ عبادت میں مشقت اٹھانے والے، شب بیدار، دینی عقائد وافکار میں پختہ اور ان پر ثابت قدم رہنے والے بزرگ تھے۔

۳۰۳۹- ابوحامد احمد بن محمد بن عبداللہ الصائغ، محمد بن سراج، جوہری اور ولید بن صالح کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حماد بن سلمہ فرماتے ہیں:

ہم جب کسی بھی ایسی گھڑی میں کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کیجاتی ہے سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے پاس آئے تو ہم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول پایا، اگر نماز کا وقت ہوتا تو ہم انہیں نماز میں مشغول پاتے اور اگر نماز کا وقت نہ ہوتا تو ہم انہیں وضو کرتا

۱۔ صحیح البخاری ۲/۷۷، ۳/۲۹، ۸/۱۵۱، ۹/۱۲۹ وصحیح مسلم، کتاب الحج باب ۹۲. وفتح الباری ۴/۹۹، ۱۰۰، ۱۱/۲۶۵، ۱۳/۳۰۹

۲۔ تاریخ ابن عساکر ۵/۱۷۰ (التھذیب) ومجمع الزوائد ۸/۱۳۱ والعلل المتناھیۃ ۱/۲۳۳ وکنز العمال ۳۳۰۴۰

۳۔ مسند الامام أحمد ۴/۱۱۳. والترغیب والترھیب ۳/۱۶۵

۴۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۵۲ والتاریخ الکبیر ۴/ت ۱۸۲۸ والجرح ۴/ت ۵۳۹ والجمع لابن القیسرانی ۱/۱۷۸. والانساب للسمعانی ۳/۱۱۸ وسیر النبلاء ۶/۱۹۵. وتذکرۃ الحفاظ ۱/۱۵۰ والکاشف ۱/ت ۲۱۲۴. والعبر ۱/۱۹۴، ۲۳۹، ۳۶۷، ۳۷۰. وتاریخ الاسلام ۶/۷۶ ومیزان الاعتدال ۲/ت ۳۴۸۱. وتھذیب التھذیب ۴/۲۰۱. والخلاصۃ ۱/ت ۲۷۰۸. وتھذیب الکمال ۲۵۳۱ (۱۲/۵)

ہوا یا کسی بیمار کی عیادت کرتا ہوا یا کسی جنازے کے ساتھ چلتا ہوا یا مسجد میں بیٹھا ہوا پاتے، حماد بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کا یہ حال دیکھ کر ہم گمان کرنے لگے، کہ ان کے اندر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صلاحیت ہی نہیں ہے

۳۰۴۰-محمد بن اسحٰق، سلیمان بن توبہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ علی ابن المدینی رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

ہم نے یحییٰ بن سعید قطان کے پاس سلیمان تیمی کا تذکرہ کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا، ہم ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے آدمی کے پاس نہیں بیٹھے۔

۳۰۴۱-احمد بن محمد بن عبدالوھاب، ابوالعباس الثقفی، احمد بن ولید، محمد بن بشیر الدعا، یحییٰ بن یمان کی سند سے مروی ہے حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں خشبیہ (اہل تشیع کا ایک فرقہ مجھے خراب کرنے کے قریب ہو گیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے چار اشخاص کے طفیل ان سے بچا لیا ایوب، یونس، ابن عون اور سلیمان تیمی رحمہم اللہ، ان میں سے کوئی شخص خدا کا عاصی نہیں تھا۔

۳۰۴۲-چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کرنا..... عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن حسن بن علی بن بکر، محمد بن عبدالاعلیٰ کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ معتمر بن سلیمان التیمی نے مجھ سے کہا اگر تم میرے گھر کے افراد میں سے نہ ہوتے تو میں تم سے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نہ نقل کرتا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔

میرے والد نے چالیس سال اس طرح بسر کئے کہ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے تھے البتہ آپ بعض اوقات بغیر نیند کے نیا وضو کر لیتے تھے۔

۳۰۴۳-عبداللہ بن محمد، ابوالولید بن ابان، ابوحاتم، یحییٰ بن مغیرہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ جریر کا خیال ہے کہ

سلیمان تیمی ہر گزرنے والی گھڑی میں کوئی چیز صدقہ ضرور کرتے اور اگر ان کے پاس کچھ نہ ہوتا تو دو رکعتیں نفل نماز پڑھتے پھر جریر نے یہ آیت تلاوت کی "یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا" (المؤمنون:۵۱)

۳۰۴۴- عبداللہ، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم بن کثیر، محمد بن عبداللہ انصاری کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

سلیمان تیمی نے اپنی اکثر عمر عشاء، اور صبح کی نماز ایک ہی وضو سے پڑھی اور جب بھی نماز کا وقت ہوتا آپ نماز میں مشغول رہتے اور آپ عصر کے بعد سے مغرب تک تسبیح میں مشغول رہا کرتے تھے اور ہمیشہ روزے سے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ لوگ عید کے دن مقام جبان سے واپس آرہے تھے کہ بارش لگ گئی۔ چنانچہ لوگ بارش سے بچنے کے لئے مسجد میں داخل ہوئے اور گفتگو میں مشغول ہو گئے اچانک انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی منہ ڈھانپا ہوا نماز میں مشغول ہے۔ جب لوگوں نے غور سے دیکھا تو وہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ تھے۔

۳۰۴۵-عبداللہ، احمد، عباس بن ولید بن نصر، یحییٰ بن سعید قطان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

سلیمان تیمی رحمہ اللہ مکہ تشریف لے گئے اور وہاں آپ فجر کی نماز عشاء کے وضو سے ادا کیا کرتے تھے اور آپ نیند سے وضو ٹوٹنے کے مسئلے میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے قول پر عمل کیا کرتے تھے کہ جب نیند دل پر غالب ہو جائے تو وضو واجب ہو جاتا ہے اور یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ سلیمان تیمی کے اس صبر پر تعجب کیا کرتے تھے۔

۳۰۴۶-محمد بن ابراہیم بن عاصم، محمد بن تمام حمصی، مسیب بن واضح، عبداللہ بن مبارک یا کسی اور کے سلسلۂ سند سے روایت کرتے ہیں۔

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے چالیس سال تک بصرہ کی جامع مسجد میں امامت کی اور آپ عشاء اور فجر کی نماز ایک ہی وضو سے ادا کیا کرتے تھے۔

۳۰۴۷-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم الدورقی، عبدالملک بن قریب اصمعی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ:

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے اپنے گھر والوں سے کہا آؤ کل کی رات کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیں اور اگر تم چاہو تو میں تمہاری

نہ بیت کرلوں ،رات کے پہلے حصے میں اور اگر چاہو تو رات کے آخری حصے میں تمہاری کفایت کرلوں۔

۳۰۴۱-ابو محمد بن حیان ،احمد بن نصر ،احمد الدورقی ،خلف بن ہشام ،ابوعلی بصری ،سلیمان تیمی کے موذن معمر کے حوالے سے منقول ہے کہ

سلیمان تیمی نے میرے پہلو میں عشاء کی نماز کے بعد نماز پڑھنی شروع کی اور میں نے انہیں تبارک الذی بیدہ الملک پڑھتے ہوئے سنا اور جب آپ اس آیت پر پہنچے: فلما راوہ زلفۃ سیئت وجوہ الذین کفروا (الملک: ۲۷) تو اسے بار بار دہرانے لگے یہاں تک کہ مسجد میں سے اکثر آدمی چلے گئے اور بہت کم باقی رہ گئے اور میں بھی انہیں چھوڑ کر چلا گیا اور جب میں فجر کی اذان کے لئے دوبارہ مسجد گیا تو میں نے دیکھا آپ اسی جگہ کھڑے ہوئے ہیں اور جب میں نے قریب جا کر آپ کی آواز سنی تو آپ اسی آیت کو دہرا رہے تھے اور ابھی تک اس سے آگے نہیں بڑھے تھے۔

۳۰۴۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر ،احمد بن حسین ،احمد بن ابراہیم ،احمد بن مخلد ابوعبدالرحمن ،علی بن محمد منجورانی کے اسنادی سلسلے سے منقول ہے کہ

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے چالیس سال تک اپنے بستر کو لپیٹے رکھا اور بیس سال تک اپنا پہلو زمین پر نہیں لگایا، حالانکہ آپ کی دو بیویاں بھی تھیں۔

۳۰۵۰-ابوبکر بن عاصم ،حسن بن علی حلوانی ،محمد بن ابراہیم بن عرعرہ ،یحیی بن سعید ،کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ۔

سفیان ثوری بصری علماء میں سے کسی کو سلیمان تیمی پر فوقیت نہیں دیتے تھے۔

۳۰۵-ابومسلم عبدالرحمن بن محمد بن جعفر ،محمد بن نصیر ،اسماعیل بن عمرو ،کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے علم وعمل کے چار پیکروں کا جیسا اجتماع بصرے میں دیکھا ایسا کہیں اور نہیں دیکھا اور وہ چار ہستیاں ایوب، یونس، سلیمان تیمی اور عبداللہ بن عون ہیں۔

۳۰۵۲-سلیمان بن احمد ،خلف بن عبداللہ الضبی ،نصر بن علی ،اصمعی ،کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

معتمر نے اپنے والد سلیمان تیمی رحمہ اللہ کا ارشاد نقل کیا ہے نیکی دل میں نورانیت اور عمل میں قوت کا باعث ہے اور برائی دل میں ظلمت اور تاریکی اور عمل میں کمزوری کا باعث ہے۔

۳۰۵۳احمد بن محمد بن یزید ،ابوالعباس سراج ،ابوبکر الوراق ،مردویہ اور فضیل بن عیاض سے روایت ہے کہ

سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی تعریف کرتے ہوئے کسی نے کہا، آپ تو آپ ہیں آپ جیسا کون ہوسکتا ہے، آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا ایسا نہ کہو۔ مجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالی میرے لئے کیا ظاہر کریں گے کیونکہ میں نے اللہ تبارک وتعالی کا یہ ارشاد سن رکھا ہے۔

''وبدالھم من اللہ مالم یکونوا یحتسبون ''(الزمر: ۴۷)

اور اللہ تعالی ان کے ایسے ایسے اعمال کو ظاہر کریں گے جن کو وہ شمار ہی نہیں کیا کرتے تھے۔

۳۰۵۴-ابوحامد بن جبلہ محمد بن اسحق سراج ، حاتم بن لیث جوہری ،اسود بن سالم اور معتمر بن سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معتمر بن سلیمان رحمہ اللہ نے بیان کیا:

ہمارا وہ گھر جس میں میرے والد رہا کرتے تھے گر گیا تو میرے والد صاحب نے ایک خیمہ لگادیا اور آپ نے اپنی بقیہ زندگی اسی میں گزاری، یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا اور اس دوران جب آپ سے کہا جاتا اگر آپ اس مکان کو دوبارہ تعمیر کرلیں تو آپ کافی راحت میں آجائیں گے، تو آپ ارشاد فرماتے ،معاملہ اس سے بھی جلدی کا ہے اور کل ہی میں نے اس فانی دنیا سے کوچ کر جانا ہے۔

۳۰۵۵- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی، عباس بن الولید اور یحییٰ بن سعید قطان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے تیس سال یا اس کا قریبی عرصہ ٹاٹ کے خیمے میں زندگی بسر کرتے ہوئے گزارا۔

۳۰۵۶- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد، معاذ بن معاذ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ معاذ بن معاذ فرماتے ہیں:

سلیمان تیمی رحمہ اللہ جب نوعمر لڑکے تھے تو میں اس وقت ان کو عبادت میں مشغول دیکھتا تھا اور لوگ یہ خیال کیا کرتے تھے کہ انہوں نے عبادت کا ذوق ابو عثمان بصری رحمہ اللہ سے حاصل کیا ہے۔

۳۰۵۷- محمد بن مسلم قاضی یوسف، عمرو بن مرزوق، زائدہ، سلیمان تیمی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو عثمان نہدی رحمہ اللہ کا بیان ہے:

حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا سردیوں کا موسم بندہ مؤمن کے لئے غنیمت ہے۔

۳۰۵۸- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق ثقفی، حاتم بن لیث، غسان بن مفضل اور ابراہیم بن اسماعیل کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ اور ایک شخص کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہو گیا، اس شخص نے سلیمان تیمی رحمہ اللہ کو زدوکوب کیا اور آپ کا پیٹ دبایا۔ راوی کہتے ہیں اس شخص کا ہاتھ شل ہو گیا۔

۳۰۵۹- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، سوار بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ معتمر فرماتے ہیں:

جب میرے والد کے انتقال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھ سے کہا اے معتمر! مجھ سے رخصت والی احادیث بیان کرو۔ شاید میں اللہ سے اچھا گمان رکھنے کی حالت میں ملاقات کروں۔

۳۰۶۰- ابو حامد، محمد بن اسحٰق، سوار بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ معتمر فرماتے ہیں:

میرا ایک دوست جو میرے ساتھ علم حدیث حاصل کیا کرتا تھا انتقال کر گیا میں اس کے انتقال پر بہت غمگین ہوا۔ جب میرے والد نے میری یہ حالت دیکھی تو مجھ سے پوچھا کیا تمہارا دوست سنت پر کاربند تھا۔ میں نے کہا جی ہاں، یہ سن کر والد صاحب نے ارشاد فرمایا: اس کے بارے میں غم زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔

۳۰۶۱- ابو نعیم عبداللہ اصفہانی، محمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، محمد بن علی، اسماعیل جورثی، احمد بن ولید ربیع بن یحییٰ مرادی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ شعبہ نے فرمایا:

میں نے سلیمان تیمی رحمہ اللہ سے سچا آدمی نہیں دیکھا اور آپ جب کوئی حدیث مرفوع بیان کرتے تو آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا۔

۳۰۶۲- سلیمان بن احمد، خلف بن عبیداللہ بصری، نصر بن علی، اصمعی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سلیمان تیمی رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا:

آدمی جب گناہ کرتا ہے تو وہ اس کے لئے ذلت کا باعث بن جاتا ہے۔

۳۰۶۳- سلیمان بن احمد، خلف بن عبیداللہ نے سابقہ سند کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

نبیذ پینے میں کوئی اتنا بڑا فائدہ نہیں ہے کہ جس کی بناء پر آدمی اپنے دین کو خطرے میں ڈال دے۔

۳۰۶۴- احمد بن بندار، محمد بن عباس، عمر بن علی، مفضل بن غسان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معاذ بن معاذ فرماتے ہیں میں نے سلیمان تیمی رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں حج کروں اور نبیذ کی بحکل سے نبیذ پیوں۔

۳۰۶۵-سلیمان، خلف، نصر، اصمعی اور معتمر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ان کے والد سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:
میرے سامنے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے جب بھی کسی کا تذکرہ کیا گیا میں اس کے ورے کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ میرا کلام سننے والا مجھے ان کے درمیان گمان کرنے لگا۔

۳۰۶۶-احمد بن اسحٰق فقیہ، احمد بن بندار حبال، اسحٰق بن ابراہیم شاذان اور اصمعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معتمر نے فرمایا:
میرے والد پر قرض ہو گیا تھا؛ چنانچہ آپ کثرت سے استغفار کرتے تھے۔ آپ سے کہا گیا: اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کے قرض کی ادائیگی کا سامان کریں تو آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرما دیں گے تو میرے قرض کی ادائیگی کا سامان بھی کر دیں گے۔

۳۰۶۷-سلیمان احمد، علی بن عبدالعزیز، عارم ابوالنعمان، ابن المبارک کے سلسلۂ سند سے، روایت ہے کہ رقبہ بن مصقلہ نے فرمایا:
میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی خواب میں زیارت کی آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:
میری عزت اور بڑائی کی قسم میں ضرور سلیمان کو عمدہ ٹھکانہ عطا کروں گا۔

۳۰۶۸-ابو حامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، یوسف بن موسیٰ اور جریر کے حوالے سے منقول ہے کہ رقبہ بن مصقلہ رحمہ اللہ نے بیان کیا:
میں نے اللہ رب العزۃ کی خواب میں زیارت کی، تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:
''میری عزت کی قسم میں ضرور سلیمان (یعنی سلیمان تیمی) کو جنت میں عمدہ ٹھکانہ عطا کروں گا۔

۳۰۶۹-احمد بن محمد بن عبدالوھاب، محمد بن اسحٰق ثقفی، عباس بن ابی طالب، غسان بن مفضل اور خالد بن حارث کے اسنادی سلسلے سے منقول ہے کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:
اگر تم پورا سال رخصتوں پر عمل کرتے رہو گے تو ہر قسم کی برائیاں تمہارے اندر جمع ہو جائیں گی۔

۳۰۷۰-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد، سعید الکریزی اور سعید بن عامر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ۔
سلیمان تیمی رحمہ اللہ بیمار ہو گئے اور آپ بیماری کے دوران بہت زیادہ رونے لگے، آپ سے پوچھا گیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ موت سے ڈر رہے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا میں موت سے نہیں ڈر رہا ہوں بلکہ میں فرقہ قدریہ کے ایک آدمی کے پاس سے گزرا اور میں نے اسے سلام کیا اب میں ڈر رہا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ میرے اس عمل کی وجہ سے مجھ سے مواخذہ نہ فرمائیں۔

۳۰۷۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحٰق بن احمد اور سعید بن عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے معدی بن سلیمان نے ارشاد فرمایا:
میں سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے پاس آیا اور آپ کے پاس حماد بن زید، یزید بن زریع، بشر بن مفضل اور بصرہ کے دوسرے علماء موجود تھے چنانچہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ جب بھی کسی سے حدیث بیان کرتے تو اس سے قبل اس کا امتحان لیتے تھے، چنانچہ آپ سوال کرتے زنا ازلی کی تقدیر میں لکھا ہوا ہے یا نہیں؟ اگر وہ ہاں میں جواب دیتا تو آپ اسے قسم دیتے کہ کیا یہی تمہارا دین اور عقیدہ ہے؟ اگر وہ اس بات پر قسم کھاتا کہ یہی میرا دین اور عقیدہ ہے تو آپ اس سے پانچ حدیثیں بیان کرتے اور اگر وہ قسم نہ کھاتا تو آپ اس سے حدیث بیان نہیں کرتے۔

۳۰۷۲-عبداللہ، محمد بن اسحٰق مسوحی، عبدالرحمٰن بن عمر اور معاذ بن معاذ کے اسنادی سلسلے سے روایت ہے کہ:
جب ہم سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے پاس جاتے تو آپ ہم میں سے کسی کو بھی پانچ سے زیادہ حدیثیں نہیں سناتے، ایک مرتبہ کا قصہ ہے کہ ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا جس نے آپ سے بحث کرنی شروع کر دی، تو آپ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارا تعلق فرقہ جہمیہ سے ہے؟ تو اس آدمی نے جواب دیا، آپ کیا ہی ذہین آدمی ہیں، آپ نے مجھے کیسے پہچان لیا کہ

میرا تعلق اس فرقے سے ہے۔

۳۰۷۳-سلیمان بن احمد، خلف بن عبید اللہ، نضر بن علی، اصمعی اور معتمر بن سلیمان کے واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھے دیکھو کہ میری رائے نبیذ کی حرمت کے مسئلے میں اور تقدیر کے ثبوت کے مسئلے میں تبدیل ہو جائے تو جان لو کہ مجھے کو عارضہ لاحق ہو گیا ہے۔

۳۰۷۴-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، محمد بن عمرو باہلی، اصمعی اور ابوحامد بن جبلہ محمد بن اسحق محمد بن عمرو باہلی، اصمعی اور معتمر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ

سلیمان تیمی رحمہ نے ارشاد فرمایا: میں شمشیرزن آدمی کے پیچھے نماز پڑھوں گا، لیکن فرقہ قدریہ سے تعلق رکھنے والے آدمی کے پیچھے نماز نہیں پڑھوں گا، کیونکہ شمشیرزن لوگ مخلص ہوتے ہیں اور مسلمان پر ان کا تلوار اٹھانا اخلاص کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

۳۰۷۵-ابومسعود عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، ابوحاتم سجستانی، اصمعی اور معتمر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

میرے والد سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ پردہ ہٹا دیں تو قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے والے لوگ خود بخود پہچانے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والے نہیں۔

سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی مسندات

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے حضرت انسؓ سے مسند احادیث روایت کی ہیں جبکہ تابعین میں سے آپ نے ابوعثمان النہدی، ابومجلز، ابونضرہ، حسن بصری، ابن سیرین، ابوالعالیہ، ابوقلابہ، ابوالعلاء، بن شخیر اور بعض دوسرے تابعین سے احادیث روایت کی ہیں۔

۳۰۷۶-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابوعبداللہ محمد بن احمد، حارث بن اسامہ، یزید بن ہارون، فاروق خطابی اور حبیب بن حسن، ابومسلم کشی، محمد بن عبداللہ انصاری، سلیمان تیمی اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔[1]

یہ حدیث صحیح ہے اور سلیمان سے اس حدیث کو علماء اور ائمہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے ان میں شعبہ، زہیر، مبشر، قاسم بن معن، منصور بن ابوالاسود، عیسیٰ بن یونس، جریر، ہشیم، یحییٰ بن سعید قطان، ابن علیہ، معتمر، ابوخالد احمر اور بعض دوسرے علماء بھی شامل ہیں۔

۳۰۷۷-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، عبدالوھاب بن عطاء، محمد بن احمد بن حسن، ابومسلم کشی، معاذ بن عون، سلیمان تیمی اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ

آنحضرت ﷺ باہر تشریف لائے اور حضرت معاذؓ دروازے پر تھے (تو آپ ﷺ نے (حضرت معاذؓ سے خطاب کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: اے معاذ! انہوں نے جواباً عرض کیا اے رسول اللہ (ﷺ) میں حاضر ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا اس حالت میں انتقال ہوا ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا، حضرت معاذؓ نے عرض کیا کیا میں لوگوں کو (

۱- صحیح البخاری ۱/ ۳۸، ۲/ ۱۰۲، ۴/ ۲۰۷، ۸/ ۵۴ وصحیح مسلم، المقدمة ۲، ۳. وفتح الباری ۱/ ۵۷۸

اس بات کی) خبر نہ دوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا انہیں چھوڑ دو اور نیک اعمال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے دو مجھے ڈر ہے کہ وہ (اس بشارت کو سننے کے بعد اسی پر) بھروسہ کر بیٹھیں گے[1]

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے حضرت انسؓ سے سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے علاوہ ایک جماعت نے روایت کیا ہے جن میں قتادہ بھی شامل ہیں۔

۳۰۷۸- حبیب بن حسن اور فاروق خطابی، ابو مسلم، ابو زید نحوی اور سلیمان تیمی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی آپ نے ایک کو "یرحمک اللہ" کہا اور دوسرے کو نہیں کہا تو آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ آپ نے ایک کو تو "یرحمک اللہ" کہا اور دوسرے کو نہیں کہا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس نے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اس لئے میں نے اسے "یرحمک اللہ" کہا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی اس لئے میں نے اسے "یرحمک اللہ" نہیں کہا۔[2]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے اور اسے سلیمان تیمی رحمہ اللہ سے بہت سے ائمہ اور علماء نے روایت کیا ہے ان میں سے بعض یہ ہیں، سفیان ثوری، شعبہ بن حجاج، مالک بن مغول، معمر، سفیان، ابن عیینہ، زهیر، قاسم بن معن، ابوشهاب، جریر، ثابت بن یزید، معاذ بن معاذ، یحییٰ بن سعید قطان، معتمر، ابن علیہ، ابن ابی عدی، یزید بن هارون، عبداللہ بن مبارک، قاضی ابو یوسف، ابیض بن اغر، داود بن اغر برقان وغیرہ۔

۳۰۷۹- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، ابوعمر والزمیلی، ابوالمنذر محمد بن کثیر بصری کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں: تم لوگ سحری کیا کرو، کیونکہ سحری میں برکت ہے۔[3]

یہ حدیث سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی حدیث میں سے غریب ہے اور ابوالمنذر محمد بن کثیر بصری اس حدیث کو آپ سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۳۰۸۰- ابو اسحٰق، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، احمد بن محمد بن نصر ضبعی، مطر بن محمد ضحاک، عبدالمؤمن بن سالم، سلیمان تیمی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

میں فجر کی نماز کے بعد سے سورج طلوع ہونے تک ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں یہ مجھے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔[4]

یہ حدیث بھی سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی احادیث میں سے غریب ہے اور عبدالمؤمن بن سالم انؓ سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۳۰۸۱ سلیمان بن احمد، حسن بن سہل عسکری، محمد بن سنان قزاز، معاذ بن عون اللہ، سلیمان تیمی اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان ۵۱۔ وفتح الباری ۲۲۸/۱، ۲۹۳/۱۱

[2] الأدب المفرد ۹۳۱، ومجمع الزوائد ۱۲۵/۱، ۵۸/۸

[3] صحیح البخاری ۳۸/۳، ۷۹، وصحیح مسلم، کتاب الصیام ۴۵، وفتح الباری ۱۳۹/۴

[4] سنن ابی داؤد ۳۶۶۷، ومجمع الزوائد ۱۰۵/۱۰، وتاریخ أصبهان ۲۰۰/۱، والمطالب العالیۃ ۳۳۹۱

تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھے اور سکھائے۔[1]

سلیمان تیمی کی احادیث میں سے غریب ہے اور معاذ اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۰۸۲-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حوزہ بن خلیفہ، احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عصام، یوسف بن یعقوب سلفی، سلیمان تیمی ابوعثمان نہدی اور حضرت اسامہ بن زید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔[2]

یہ حدیث صحیح ہے اور سلیمان تیمی رحمہ اللہ سے کئی ائمہ حدیث اور علماء نے اسے روایت کیا ہے، ان میں سفیان ثوری، شعبہ، معمر، زہیر، قاسم بن معن وغیرہ ہیں۔

۳۰۸۳-علی بن احمد بن علی مصیصی، محمد بن ابراہیم ابن بطال، عبدالرحمن بن محمد عاقب، سالم، عبدالرحمن بن عبید، سلیمان تیمی، ابوعثمان نہدی اور حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عنقریب آخری زمانے میں بھیڑیوں جیسے قاری ہوں گے اور جو شخص وہ زمانہ پائے تو اسے چاہیے کہ ان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔[3]

۳۰۸۴-ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمن، واسطی، یزید بن ہارون، سلیمان تیمی اور ابومجلز کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے تک قنوت نازلہ پڑھی اور آپ ﷺ نے رعل، ذکوان اور عصیہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی کے خلاف بد عا کی۔

سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی احادیث میں سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے اور آپ سے سفیان ثوری، زائدہ اور دوسرے ائمہ حدیث نے اسے روایت کیا

۳۰۸۵-حبیب بن حسن، فاروق خطابی، حسن عمر واسطی، ابومسلم کشی، انصاری، سلیمان تیمی، ابونضرہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے مٹکے میں نبیذ بنانے، خشک کھجور اور آدھ پکی کھجور کو ملا کر ان کا مشروب بنانے اور کھجور اور کشمش کو ملا کر ان کا مشروب بنانے سے منع فرمایا ہے۔[4]

سلیمان کی مشہور احادیث میں سے ہے اور اس کی یہ سند سب سے زیادہ عالی ہے۔

۳۰۸۶-محمد بن احمد بن علی بن مخلد، حارث بن ابواسامہ، یزید بن ہارون، سلیمان تیمی، حسن بصری اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابلے میں آجائیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ آپ ﷺ

۱۔ سنن ابن ماجۃ ۲۱۲ ومسند الامام احمد ۱/۱۵۳ وسنن الدارمی ۲/۴۳۷ والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۱۲۶ والکبیر له ۸/۳۰۳ وامالی الشجری ۱/۹۲

۲۔ صحیح البخاری ۷/۱۰ وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب ۲۶، وفتح الباری ۹/۱۳۷

۳۔ کنز العمال ۲۸۹۸۹.

۴۔ سنن ابن ماجۃ ۳۳۰۷، ۳۳۰۸.

سے پوچھا گیا، یا رسول اللہ ﷺ قاتل کا معاملہ تو واضح ہے، لیکن مقتول کا کیا گناہ ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔[1]

(اس حدیث کو سلیمان نے اسی طرح حسن بصری رحمہ اللہ سے ابو موسیٰ اشعری کے واسطے سے مرسلاً نقل کیا ہے اور صحیح روایت حضرت احنف بن قیسؒ کے واسطے سے حضرت ابوبکرؓ سے ہے۔

۳۰۸۷- ابو احمد حسین بن علی تمیمی، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، حسان بن عباد بصری ان کے والد عباد، سلیمان تیمی، ابو مجلز، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میری امت میں شرک سب سے چھوٹی چیونٹی کے صفا پہاڑ پر رینگنے سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوگا اور بندہ (مؤمن) اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز کو (جان بوجھ کر) چھوڑنا ہے۔[2]

یہ حدیث سلیمان عن ابی مجلز کے طریق سے غریب ہے اور اسے اسی طریق سے روایت کیا گیا ہے۔

۳۰۸۸- ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، محمد بن شاذان معلوفی، جعفر بن محمد، خالد بن یزید، معتمر بن سلیمان، سلیمان تیمی، عبداللہ بن دینار اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی سلسلے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا:

اللہ تعالیٰ اس امت کو گمراہی پر کبھی جمع نہیں فرمائے گا۔

اور آپ نے مزید ارشاد فرمایا:

میری امت اور اللہ تعالیٰ کی نصرت جماعت کے ساتھ ہوگی اور مسلمانوں کی تعداد والی جماعت کو لازم پکڑو، کیونکہ جو شخص (مسلمانوں کی جماعت سے) علیحدہ رہتا ہے اسے جہنم میں علیحدہ کیا جائے گا۔[3]

یہ حدیث سلیمان عن عبداللہ بن دینار کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

(۲۰۴) عبداللہ بن عون رحمہ اللہ[4]

اور ان عظیم انسانوں میں سے جن پر انسانیت فخر کرتی ہے زبان کی حفاظت کرنے والے، اعمال صالحہ کی پابندی کرنے والے، قلب سلیم رکھنے والے اور سیدھی راہ پر گامزن عبداللہ بن عون رحمہ اللہ بھی ہیں۔ آپ تلاوت کلام پاک کی کثرت، مسلمانوں کی جماعت

---

[1] صحیح البخاری ۹/ ۶۳ وصحیح مسلم، کتاب الفتن ۱۴ وفتح الباری ۱۳/ ۳۱، ۳۲.

[2] مجمع الزوائد ۱۰/ ۲۲۳ والمطالب العالیۃ ۳۱۹۹. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۱۸۱ واتحاف السادۃ المتقین ۲/ ۲۷۰، ۷/ ۳۰۴، ۸/ ۳۱ وتخریج الاحیاء ۱/ ۱۲۲ وانظر کذلک المستدرک ۲/ ۲۹۱ والترغیب والترھیب ۴/ ۲۸. وتفسیر ابن کثیر ۲/ ۳۴۳، ۸/ ۲۸.

[3] المستدرک ۱/ ۱۱۵ والدر المنثور ۲/ ۲۲۲ وکنز العمال ۱۰۳۰

[4] طبقات ابن سعد ۷/ ۲۶۱ وطبقات خلیفۃ ۱۹۴ والتاریخ الکبیر ۵/ ت ۵۱۲. والصغیر ۲/ ۱۱۱. والجرح ۵/ ۲۰۵ والجمع ۱/ ۲۵۶ وسیر النبلاء ۶/ ۳۶۴ والکاشف ۲/ ۲۹۲۸ وتاریخ الاسلام ۶/ ۲۱۱. وتذکرۃ الحفاظ ۱/ ۱۵۶ وتھذیب التھذیب ۵/ ۳۴۶. والتقریب ۱/ ۴۳۹. والخلاصۃ ۲/ ت ۳۷۱۴ وشذرات الذھب ۱/ ۲۳۰ وتھذیب الکمال ۳۴۹۹ (۱۵/ ۳۹۴).

کے ساتھ وابستگی اور مسلمانوں کی آبرو پر دست درازی کرنے سے دور بھاگنا آپ کی خصوصی صفات تھیں۔

۳۰۸۹- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابونصر احمد بن حسین مروانی نیشاپوری نے حسین بن محمد، محمد بن عبدالوھاب اور ابراہیم بن رستم کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے ہمیں بیان کیا کہ خارجہ ابن مصعب کا قول ہے:

میں نے عبداللہ بن عون رحمہ اللہ کے ساتھ چوبیس سال تک زندگی بسر کی اور میں نہیں جانتا کہ فرشتوں نے ان کا کوئی گناہ لکھا ہو۔ اس روایت کو سلمہ ابن شبیب عن ابراہیم عن خارجہ کی سند سے روایت کیا گیا تو اس میں چوبیس کے بجائے چودہ سال کا عرصہ مذکور ہے۔

۳۰۹۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم اور ابوعبید قاسم بن سلام کی اسناد سے روایت ہے یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

عبداللہ بن عون رحمہ اللہ اس وجہ سے لوگوں کے سردار نہیں بنے کہ سب سے زیادہ تارک دنیا تھے بلکہ آپ اپنی زبان کی حفاظت کی بدولت لوگوں کے سردار بنے۔

۳۰۹۱- ابومحمد بن حیان، محمد بن حسین بن مکرم، علی بن نصر اور بشر بن عبدالملک کے اسنادی واسطے سے روایت ہے کہ سلام بن ابی مطیع کا قول ہے ابن عون رحمہ اللہ تمام لوگوں سے زیادہ اپنی زبان کی حفاظت فرماتے تھے۔

۳۰۹۲- ابن عون کی طرح زبان پر کنٹرول کی تمنا۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم اور معاذ بن معاذ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے یونس بن عبید رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے کئی ایک نے روایت کی ہے۔

یونس ابن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں ایک آدمی کو بیس سال سے زائد عرصے سے جانتا ہوں وہ ہر روز یہ تمنا کرتا ہے کہ اس کی زندگی میں کوئی ایک دن ابن عون رحمہ اللہ کی طرح زبان کی حفاظت سے گزرے لیکن وہ اس پورے عرصے میں اس پر قادر نہیں ہوسکا اس کی یہ تمنا اس طرح نہیں تھی کہ وہ خاموش رہے اور بالکل بات ہی نہ کرے بلکہ اس کی یہ تمنا تھی کہ وہ باتیں کرے لیکن اس کے باوجود وہ ابن عون کی طرح زبان کی آفات سے محفوظ رہے۔

۳۰۹۳- ابومحمد بن حیان، محمد بن حسن بن علی بن بحر اور ابوموسیٰ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس ابن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

میں کوئی ایسا آدمی نہیں جانتا کہ جس نے ابن عون رحمہ اللہ کے ایک دن کے ضبط نفس کی طرح پورے چالیس سالوں میں ضبط نفس کیا ہو۔

۳۰۹۴- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن احمد بن یزید، یحییٰ بن معمر بن سہیل بصری اور اصمعی کی سند سے روایت ہے کہ سلام بن ابومطیع نے ارشاد فرمایا:

ابن عون رحمہ اللہ تمام لوگوں سے زیادہ اپنے نفس پر قابو رکھنے والے تھے۔

۳۰۹۵- احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن بندار، محمد بن مسعود اور عبدالرزاق کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مبارک نے ارشاد فرمایا:

میں نے ابن عون رحمہ اللہ جیسا نمازی نہیں دیکھا۔ آپ سے کہا گیا سلیمان تیمی اور فلاں آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارے لئے ابن عون رحمہ اللہ ہی کافی ہیں۔

۳۰۹۶- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحٰق، محمد بن اسحٰق ثقفی اور محمد بن عبداللہ المناوی کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

روح بن عبادہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے ابن عون رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی عبادت گزار نہیں دیکھا۔

۳۰۹۷-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن محمد بن حماد، حفص الربالی اور معاذ بن معاذ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ:
ہشام بن حسان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے ایسے شخص نے حدیث بیان کی کہ میری آنکھوں نے اس جیسا آدمی کبھی نہیں دیکھا، معاذ بن معاذ کہتے ہیں کہ آج حسن بصری رحمہ اللہ اور ابن سیرین رحمہ اللہ میں سے کسی کی فضیلت دوسرے پر ظاہر ہوگی لیکن ہشام نے اپنے ہاتھ سے ابن عون کی طرف اشارہ کیا جبکہ آپ تشریف فرما تھے۔
ربالی کہتے ہیں میں نے اس بات کا تذکرہ خلیل بن شیبان سے کیا تو انہوں نے کہا میں نے عمر بن حبیب سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے عثمان البتی کو فرماتے ہوئے سنا:
میری آنکھوں نے ابن عون جیسا آدمی نہیں دیکھا۔
۳۰۹۸-ابوبکر بن خلاد اور محمد بن یونس کدیمی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبداللہ بن داؤد خریبی کا بیان ہے میرے بصرہ میں داخلے کا سبب ابن عون رحمہ اللہ سے ملاقات تھی، چنانچہ جب میں بنی دارا کی بلند عمارت کی طرف چلا (مائل ہوا) تو میری ملاقات ابن عون سے ہوئی، اس نے مجھے داخل کیا اس حالت میں کہ میں اسے نہیں جانتا تھا
۳۱۹۹-محمد بن علی بن عاصم، محمد بن حیدرہ، مسعر بن ابراہیم بن الربیع اور منہال ابن بحر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ شعبہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:
اگر میں عبداللہ بن عون رحمہ اللہ کی سواری کی رکاب پکڑنے پر قادر ہوتا تو میں یقیناً ایسا ضرور کرتا۔
۳۱۰۰-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، ہلال بن مسلم اور ابوداؤد کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ شعبہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:
میں نے ایوب، یونس اور ابن عون جیسا آدمی کبھی نہیں دیکھا۔
۳۱۰۱-ابومحمد بن حیان، محمد بن حسن بن علی بن بحر، ابوحفص اور ازحر کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ
ابن عون رحمہ اللہ کا غلام آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے اونٹنی کی آنکھ پھوڑ دی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا "بارک اللہ فیک" (اللہ تمہیں برکت دے) تو وہ کہنے لگا میں نے اونٹنی کی آنکھ پھوڑ دی ہے اور آپ برکت کی دعا دے رہے ہیں۔ یہ سن کر ابن عون رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا تم اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہو۔
۳۱۰۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، جوہری اور بکار بن محمد اور ابن قعنب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ
ابن عون رحمہ اللہ کو غصہ نہیں آتا تھا اور جب آپ کو کوئی غصہ دلاتا تو آپ ارشاد فرماتے: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔
۳۱۰۳-عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ اور محمد بن عمر بن حرب کے حوالے سے منقول ہے کہ ان کے بعض ساتھیوں نے ابن عون رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کی ہے کہ
ایک مرتبہ ان کی والدہ نے انہیں بلایا تو جواب دینے میں آپ کی آواز کچھ بلند ہوگئی، اس بے ادبی کی تلافی کے طور پر آپ نے دو غلام آزاد کیے۔
۳۱۰۴-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر اور بکار بن محمد کے اسنادی واسطے سے روایت ہے کہ بکار بن محمد نے بیان کیا:
میں ابن عون رحمہ اللہ کی صحبت میں ایک لمبے عرصے تک رہا، یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہوگیا اور آپ نے میرے بارے میں میرے والد کو وصیت کی، لیکن میں نے اس طویل عرصے میں آپ کو کبھی بھی نہ جھوٹی اور نہ ہی سچی قسم کھاتے ہوئے سنا، یہاں تک کہ موت نے ہمارے درمیان جدائی کر دی۔
۳۱۰۵-ابوبکر بن خلاد حارث بن ابی اسامہ، خالد بن خداش اور حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ محمد بن فضالہ فرماتے ہیں:

میں نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن عون کی زیارت کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں یا فرمایا اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔

۳۱۰۶- محمد بن احمد جرجانی، بکر بن احمد بن سعدویہ، محمد بن یحییٰ ازدی اور مسلم بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ قرہ بن خالد کا بیان ہے:

ہم ابن سیرین رحمہ اللہ کی پرہیزگاری پر تعجب کیا کرتے تھے لیکن ابن عون رحمہ اللہ نے ہمیں ان کا تذکرہ بھلوادیا۔

۳۱۰۷- محمد بن احمد بن ابراہیم محمد بن ایوب اور بکار بن عبداللہ السیرینی سے روایت ہے کہ ابن عون رحمہ اللہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے۔

۳۱۰۸- محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عبداللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، ابوالربیع الزہرانی اور محمد بن عباد مہلبی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عباد نے فرمایا:

ایک مرتبہ میں ابن عون کے پاس حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا، پھر میں اپنے گھر کی طرف لوٹ آیا جب میں اپنے گھر کے قریب آیا تو میں دیکھا کہ ایک آدمی ہمارے گھر کے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔ میں نے غور سے دیکھا تو وہ ابن عون تھے۔ میں نے ان سے عرض کی گھر کے اندر تشریف لے آئیے اور میں نے دل میں سوچا کہ آپ یقیناً کسی بہت ضروری کام کی وجہ سے تشریف لائے ہوں گے کیونکہ میں ابھی ابھی تو آپ کے پاس سے رخصت ہو کر آیا ہوں۔ میں نے ان سے کہا، اے ابن عون کیا بات ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، میں نے آپ کو سلام کرنے کے لئے آنے کا ارادہ کیا تھا، لیکن آپ آگئے تو میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ میں اپنے نفس کو کسی بات کی نیت کرنے اور اس کو پورا نہ کرنے کا عادی بناؤں۔

۳۱۰۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابومعاویہ غلابی اور نضر بن کثیر، کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ نضر بن کثیر نے فرمایا:

میں نے خواب میں ایک آدمی کو مسجد کی دو دیواروں کے درمیان کھڑا ہوا دیکھا اور وہ پکار کر کہہ رہا تھا، یہ ابن عون رحمہ اللہ کا سیدھا راستہ ہے۔

۳۱۱۰- ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم اور ابوعبید قاسم بن سلام، کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابن مہدی رحمہ اللہ نے فرمایا:

عراق میں کوئی بھی ابن عون رحمہ اللہ سے زیادہ سنت کا علم رکھنے والا نہیں۔

۳۱۱۱- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی ابوبکر بن اضرم کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: ابن عون رحمہ اللہ کس عمل کی بناء پر اتنے بلند مرتبے تک پہنچے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: استقامت کے ذریعے انہوں نے یہ بلند مقام حاصل کیا۔

۳۱۱۲- ابراہیم بن عبداللہ، ابوالعباس سراج، محمد بن عمرو باہلی اور اصمعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معاذ بن مکرم نے فرمایا:

ابن عون رحمہ اللہ نے مجھے عمرو بن عبید کے ساتھ بازار میں دیکھا تو مجھ سے منہ موڑ لیا۔ میں نے آپ سے معذرت کی تو آپ نے صرف اتنا ارشاد فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس کے ساتھ نہیں دیکھا تھا۔

۳۱۱۳- ابراہیم بن عبداللہ، ابوالعباس سراج، ابن ابی رزمہ اور نضر بن شمیل کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

ابن عون رحمہ اللہ ایک قریشی آدمی کے پاس سے گزرے جو عمرو بن عبید کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے صرف اسے سلام کیا اور اتنا کہا تم یہاں بیٹھے ہوئے کیا کر رہے ہو۔

۳۱۱۴- ابن عون کا فرقہ قدریہ سے تعلق رکھنے والوں سے حدیث سننے سے اعراض کرنا...... حبیب بن حسن، ابو مسلم کشی اور محمد بن عبداللہ انصاری کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابن عون رحمہ اللہ کے ایک شاگرد کا بیان ہے:

ابن عون رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے پوچھا: کچھ لوگ ہیں جو فرقہ قدریہ سے تعلق رکھتے ہیں کیا میں ان سے احادیث سنوں؟ تو ابن عون رحمہ اللہ نے جواب دیا، باری تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"واذارأیت الذین یخوضون فی ایاتنافاعرض عنهم

حتی یخوضوا فی حدیث غیره..." سے "الظالمین" تک (الانعام:۶۸)

ترجمہ اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات کے بارے جھگڑتے ہیں تو ان سے کنارہ کر یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں اور اگر تجھ کو شیطان بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو انصاری فرماتے ہیں، جو لوگ مسئلہ تقدیر میں بحث و مباحثہ کرتے ہیں ابن عون رحمہ اللہ نے انہیں ظالم قرار دیا۔

۳۱۱۵- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر اور احمد بن ابراہیم کے اسنادی سلسلے سے منقول ہے کہ: معاذ بن معاذ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے مسلمانوں کے بارے میں ابن عون سے زیادہ پر امید کوئی نہیں دیکھا، میری موجودگی میں آپ کے پاس حجاج کا تذکرہ کیا گیا اور کہا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ حجاج کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا مجھے کیا ہوگیا کہ میں لوگوں میں صرف اس کے لئے استغفار نہیں کروں، حالانکہ میرے اور اس کے درمیان کوئی جھگڑا نہیں اور مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میں اس کے لئے ایک گھڑی مغفرت کی دعا کروں۔ معاذ فرماتے ہیں جب آپ کے پاس کسی آدمی کے کسی عیب کا تذکرہ کیا جاتا تو آپ فرماتے، اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے ہیں۔

۳۱۱۶- احمد بن محمد بن موسیٰ، علی بن حسن قافلائی، علی بن سعید اور یحییٰ بن کثیر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابن عون رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اے میرے مسلمان بھائیوں کی جماعت! میں تمہارے لئے تین چیزیں پسند کرتا ہوں۔ (۱) قرآن کریم کی دن رات تلاوت کرو۔ (۲) مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑو (۳) مسلمانوں کی آبروؤں پر دست درازی کرنے سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

۳۱۱۷- ابو محمد بن حیان، ابو الحریش کلابی اور عمر بن ادریس کی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو عاصم کا بیان ہے:

میں نے ابن عون رحمہ اللہ سے عرض کی اگر آپ کو آسانی ہو تو مجھے فلاں حدیث سنا دیجئے۔ آپ نے کہا یہ مت کہو اگر تمہیں آسانی ہو تو، میں نے عرض کیا کیوں، تو آپ نے ارشاد فرمایا میں یہ بات ناپسند کرتا ہوں کہ میں تمہیں کوئی حدیث سناؤں اور اسے سنانا میرے لئے آسان نہ ہو تو یہ تمہارے سوال کے خلاف ہوگا۔

ابن عون رحمہ اللہ کی مسانید آپ نے حضرت انس بن مالکؓ کی زیارت کی اور آپ کی صحبت میں بھی رہے اور بعض حضرات محدثین نے فرمایا، آپ نے حضرت انسؓ سے مسنداً احادیث بھی روایت کی ہیں۔ آپ نے اہل بصرہ میں سے ابن سیرین، حسن بصری وابو رجاء عطاردی اور اہل حجاز میں سے قاسم بن محمد، مجاہد اور نافع وغیرہ سے اکثر مسند احادیث روایت کی ہیں۔

۳۱۱۸- علی بن محمد بن سعید موصلی، اسد بن عمرو واسطی، ابو یزید بن حارون کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن عون رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

میں نے حضرت انسؓ کو جبہ، عمامہ اور خز کی چادر زیب تن کئے ہوئے دیکھا۔

۳۱۱۹- ابن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، عبداللہ بن عون، محمد بن سیرین اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی واسطے سے مروی ہے کہ ابو القاسم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

''جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ جب بھی کوئی بندہ مؤمن اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے کوئی بھلائی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عنایت فرماتے ہیں۔[1]

شعبہ نے ابن عون رحمہ اللہ سے اس جیسی حدیث روایت کی ہے۔

۳۱۲۰- محمد بن احمد بن حسن اور ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ان کے والد امام احمد بن حنبل، حجاج، شعبہ، ابن عون، ابن سیرین اور ابو ہریرہؓ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے اسی جیسی حدیث روایت کی گئی ہے۔

اور کہا گیا ہے کہ یہ روایت احمد عن حجاج عن شعبہ کے تفردات میں سے ہے اور ابن عون سے اس حدیث کو حفص بن غیاث، اسماعیل بن ابراہیم یعنی ابن علیہ، ابن ابی عدی اور یزید بن هارون وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۳۱۲۱- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، بکار بن محمد، ابن عون، ابن سیرین اور حضرت ابو ہریرہؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

''سب سے افضل روزہ (حضرت) داؤد (علیہ السلام) کا روزہ ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے۔[2]

ابن عون کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اسے صرف بکار بن محمد نے ہی ابن عون کے واسطے سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۳۱۲۲- ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس بن موسیٰ، ازہر بن سعد، ابن عون، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس بن موسیٰ، ازہر بن سعد، ابن عون، ابن سیرین اور ابو ہریرہؓ کے حوالے سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

''اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ غمگین کی دادرسی کو پسند فرماتے ہیں۔

یہ حدیث ابن عون کی احادیث میں سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف ازہر بن سعد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

۳۱۲۳- سلیمان بن احمد، یعقوب بن اسحٰق مخرمی، یحییٰ بن زبیر قرشی، ازہر بن سعد، عبداللہ بن عون، ابن سیرین اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی واسطے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

''اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جو ہر نماز کے وقت یہ اعلان کرتا ہے، اے بنی آدم! اپنی ان آگوں کا کچھ انتظام کرو جنھیں تم لوگوں نے (گناہوں کی بدولت) اپنے نفسوں کے لئے بھڑکایا ہوا ہے اور انہیں نماز کے ذریعے بجھاؤ۔[3]

(یہ حدیث بھی ابن عون رحمہ اللہ کی احادیث میں سے غریب ہے اور اس کے رفع میں ازہر متفرد ہیں۔

۳۱۲۴- ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، ازہر بن سعید، عبداللہ بن عون، حسن بصری، آپ کی والدہ حضرت ام سلمہؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ ارشاد فرماتی ہیں:

میں رسول اللہ ﷺ کی وہ حالت کبھی نہیں بھولوں گی، کہ جب آپ خندق کی کھدائی والے دن اینٹیں اٹھا اٹھا کر صحابہ کرام کو دے رہے تھے اور آپ کے سینے کے بال غبار آلود ہو گئے تھے آپ فرما رہے تھے (بھلائی اور خیر تو صرف آخرت کی ہے (اے اللہ) آپ مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما دیجئے۔[4]

۱۔ صحیح ابن خزیمہ ۱۷۳۵ والمصنف لعبد الرزاق ۵۵۶۱، ۵۵۸۲

۲۔ فتح الباری ۲۲۱/۴

۳۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۱۳۰/۲ والترغیب والترهیب ۲۳۵/۱ واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۳ والدر المنثور ۳۵۵/۳، وکنز العمال ۱۸۸۸۱

۴۔ مسند الامام احمد ۲۸۹/۶ والمطالب العالیۃ ۴۳۳۹

یہ حدیث ابن عون، عن الحسن کے طریق سے غریب ہے۔

۳۱۲۵-محمد بن اسحٰق بن ایوب، احمد بن بندار، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ابن عون اور عبدالرحمٰن بن عبید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے ارشاد فرمایا:

''میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں جارہا تھا، جب میں عام رفتار سے چلتا تو آپ مجھ سے آگے بڑھ جاتے اور جب میں دوڑتا تو میں آپ سے آگے بڑھ جاتا آپ ﷺ میری حالت دیکھ کر میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے کہا، آپ کے لئے زمین کو لپیٹ دیا جاتا ہے (جیسا کہ حضرت) ابراہیم خلیل اللہ (علیہ السلام) کے لئے زمین کو لپیٹ دیا گیا تھا یہ حدیث غریب ہے اور صرف عبدالرحمٰن عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے مروی ہے اور عبدالرحمٰن سے روایت کرنے میں ابن عون متفرد ہیں۔

۳۱۲۶-ابوبکر بن خلاد، حارث بن اسامہ، خلیل بن زکریا، ابن عون، نافع اور ابن عمرؓ کے سلسلہ سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک خیر باندھ دی گئی ہے۔[1]

یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے ثابت اور مشہور ہے اور کئی طرق سے مروی ہے لیکن ابن عون کے طریق سے غریب ہے اور خلیل بن زکریا اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۱۲۷-محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، عبداللہ بن عون، نافع اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی سلسلے سے روایت ہے کہ

حضرت عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ایام منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزارنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے حاجیوں کو پانی پلانے کے انتظام کی وجہ سے انہیں اس کی اجازت دیدی۔

نافع کی احادیث میں سے یہ حدیث مشہور ہے لیکن ابن عون کے طریق سے غریب ہے اور بکر اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۱۲۸-ابوالفضل عبیداللہ بن عبدالرحمٰن زہری بغدادی، ابوطیب، کرجی، قعنب بن محرز بن قعنب، سعید بن اوس انصاری، ابن عون، نافع اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ جب کھانے کا پہلا لقمہ لیتے تو آپ یہ دعا کرتے

"یا واسع المغفرة اغفرلی"

ترجمہ اے وسیع مغفرت والی ذات میری مغفرت فرما دیجئے۔

۳۱۲۹-سلیمان بن احمد، ابراہیم بن نائلہ اسماعیل بن عمرو، یوسف بن عطیہ ابن عون، نافع اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ۔ مجھ پر سورۂ انعام ایک دفعہ میں نازل ہوئی اور اس کے ہمراہ ستر ہزار فرشتے تھے اور تسبیح و تحمید کی وجہ سے ایک گنگناہٹ پیدا ہوگئی تھی۔[2]

۳۱۳۰-محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ابن عون، نافع اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

حضرت عمرؓ کو جنابت لاحق ہوگئی تو وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وضو کرو اور سو جاؤ۔[3]

۱۔ صحیح البخاری ۴/۳۳، ۱۰۴، ۲۵۲ وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ باب ۶، کتاب الامارۃ باب ۲۶۔

۲۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۸۱، ومجمع الزوائد ۷/۱۹، والأمالی الشجریۃ ۱/۱۱۴، والدر المنثور ۳/۲۔

۳۔ صحیح البخاری ۱/۸۱، وصحیح مسلم، کتاب الحیض ۸۲۔

یہ حدیث نافع کے حوالے سے صحیح ہے اور مؤلف نے ابن عون کے واسطے سے اس حدیث کو اس سے عالی سند سے نقل نہیں کیا ہے۔

۳۱۳۱- ابو بکر محمد بن حسن، محمد بن غالب، بکر، عثمان بن ہشیم، ابن عون، ابراہیم نخعی، علقمہ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا:

نبی کریم ﷺ ہمیں اس طرح تشہد سکھایا کرتے تھے جیسا کہ آپ ہمیں قرآن کریم کی کوئی سورہ سکھایا کرتے تھے۔

اور وہ تشہد اس طرح ہے۔

التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھاالنبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ السلام علینا وعلیٰ عباداللہ الصالحین اشھد ان لاالہ الااللہ واشھد ان محمد اعبدہ ورسولہ[1]

ابراہیم سے مروی حدیثوں میں یہ صحیح مشہور حدیث ہے ابن عون کی سند سے غریب ہے۔ عثمان بن ہشیم ابن عون سے روایت کرنے میں متفرد ہیں

(۲۰۵) فرقد السبخی[2]

اوران آخرت کے طلبگاروں اور اس کے لئے ہمہ تن تیاریوں میں مصروف اس فانی اور بوسیدہ دنیا سے منہ موڑنے والے اور آنے والی تروتازہ زندگی کی تیاری میں چاق و چوبند ابو یعقوب فرقد سبخی ہیں۔

۳۱۳۲- تین گناہ تمام گناہوں کی بنیاد ہیں...... احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، علی بن قرین، جعفر بن سلیمان اور فرقد سبخی رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا۔

میں نے تورات میں پڑھا تھا تمام گناہوں کی جڑ اور بنیاد تین گناہ ہیں اور پہلا گناہ جو اس دنیا میں صادر ہوا وہ ان کی وجہ سے ہوا اور وہ تین گناہ یہ ہیں، تکبر، حسد اور حرص اور ان تین گناہوں سے چھ گناہ مزید نکلے تو کل نو ہو گئے اور وہ چھ گناہ یہ ہیں، شکم سیری، نیند کی کثرت، راحت و آرام پسندی، مال کی محبت، جماع کی طرف حد سے زیادہ رغبت اور سرداری کی چاہت۔

۳۱۳۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن محمد بن فورک، رجاء بن صہیب، اسماعیل بن حماد، ابن عتبہ اور محمد بن نضر کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ فرقد سبخی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

شکم سیری آدمی کو کفر کی طرف لیجانے والی ہے۔

۳۱۳۴- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، زکریا بن عدی اور جعفر بن سلیمان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے فرقد سبخی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ باب ۱۶۔ وفتح الباری ۳۱۵/۲۔ وسنن الترمذی ۲۹۰۔ ومسند الامام أحمد ۳۹۲/۱، ۴۱۳، ۳۹۴، ۳۱۵، ۴۱۳/۵۔ والسنن الکبری للبیهقی ۱۴۰/۲، ۱۴۲، ۳۷۷۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۶۵،۶۱/۱۰، ۶۶

۲۔ طبقات ابن سعد ۲۴۳/۷۔ والتاریخ الکبیر ۷/ت ۵۹۲۔ والجرح ۷/ت ۴۹۳۔ والمجروحین ۲۰۴/۲۔ والکنی للدولابی ۱۵۸/۲۔ وتاریخ الاسلام ۲۹۱/۵۔ والکاشف ۲/ت ۴۵۱۳۔ والمغنی ۲/ت ۴۸۹۹۔ والمیزان ۳/ت ۶۶۹۹۔ وتھذیب التھذیب ۲۶۲/۸۔ والتقریب ۱۰۸/۲۔ والخلاصۃ ۲/ت ۵۷۵۳۔ وتھذیب الکمال ۴۷۱۵۔

خوب ہلاکت ہے بڑے پیٹ والے کے لئے اس کے پیٹ کی وجہ سے۔

اگر وہ اس کو سیر نہ کرے تو کمزور ہو جاتا ہے اور اگر اس کو خوب سیر کرے تو بوجھل ہو جاتا ہے۔

۳۱۳۵- احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم اور ہشیم بن معاویہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایک شیخ نے ان سے بیان کیا:

اہل کوفہ میں سے بعض عبادت گزار جمع ہوئے اور کہا،

آؤ بصرہ چلتے ہیں تاکہ اہل بصرہ کی عبادت کا مشاہدہ کریں جب وہ لوگ وہاں پہنچ گئے تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا آؤ فرقد سبخی کے پاس چلتے ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے آپ ان سے حدیثیں بیان کرتے رہے۔ جب کافی دیر ہوگئی تو ان لوگوں نے کہا اے ابو یعقوب کھانے کا کچھ انتظام کر دیجئے تو آپ نے فرمایا میں نے اپنی بات اس لئے لمبی کی تھی تاکہ تمہیں بھوک لگے اور جو کچھ میرے پاس موجود ہے تم اسے تناول کرو، پھر آپ نے فرمایا یہ ٹوکری اتارو انہوں نے وہ ٹوکری اتاری اور اس میں سے سیاہ جو کی روٹی کے کچھ ٹکڑے نکالے، جب انہوں نے انہیں چکھا تو اس میں نمک نہیں تھا تو انہوں نے کہا اے ابو یعقوب اس میں نمک نہیں ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا ہم نے آٹا گوندھتے وقت ایک مرتبہ نمک ڈال دیا تھا لہذا اب تم مجھے اس مشقت میں نہ ڈالو کہ میں تمہارے لئے دوبارہ نمک لاؤں۔

۳۱۳۶- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق ثقفی، ہارون بن عبداللہ اور سیار کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ جعفر نے فرمایا، میں نے فرقد سبخی کو فرماتے ہوئے سنا:

دنیا کو اپنی دایہ اور آخرت کو اپنی ماں کی طرح سمجھو، کیا تم نے اس بچے کی حالت پر غور نہیں کیا جو اپنے آپ کو دایہ کے حوالے کر دیتا ہے اور جب سیراب ہو جاتا ہے اور اپنی والدہ کو پہچان لیتا ہے تو اپنے آپ کو اپنی والدہ کے حوالے کر دیتا ہے۔ آخرت بھی تمہاری ماں ہے اور قریب ہے کہ وہ تمہیں اپنی طرف کھینچ لے۔

۳۱۳۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم اور سیار کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ جعفر نے بیان کیا کہ میں نے فرقد سبخی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

میں نے تورات میں پڑھا کہ جو شخص اپنی دنیا کے بارے میں غمگین ہوا گویا کہ وہ اپنے رب سے ناراض ہوا اور جو شخص کسی مالدار کے پاس بیٹھا اور اس کے سامنے جھکا تو اس کے دین کا دو تہائی حصہ ضائع ہو گیا اور جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچی اور اس نے اس کی لوگوں کے سامنے شکایت کی تو گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی شکایت کی۔

۳۱۳۸- ابوبکر، عبداللہ، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر اور جعفر بن سلیمان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ فرقد سبخی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

بنی اسرائیل کے بادشاہ اپنے قاریوں کو دین کی وجہ سے قتل کیا کرتے تھے اور تمہارے بادشاہ تمہیں دنیا کی وجہ سے قتل کرتے ہیں لہذا انہیں چھوڑ دو اور دنیا کو بھی۔

۳۱۳۹- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابو اشعث، اصرم اور معاویہ بن سلمہ کے سلسلۂ اسناد سے نقل کیا گیا ہے کہ فرقد سبخی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا خوش خبری ہے اس شخص کے لئے جو ایسی قوم سے وعظ و نصیحت کی بات کرتا ہے جو اس کی بات سنتی ہے کیونکہ کسی قوم کو نصیحت کرنا جس کی بناء پر وہ جنت میں داخل ہو جائے اس سے بڑا صدقہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر کے اعتبار سے کوئی نہیں ہے۔

۳۱۴۰- ابو نعیم، عبداللہ اصبہانی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر ابن عبید، الحسن بن سکن، معلی بن راشد کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ دیلم بن

غزوان کا بیان ہے کہ میں نے فرقد سنجی کو فرماتے ہوئے سنا جب آدمی کسی گناہ سے سات سال تک اپنے آپ کو محفوظ رکھتا ہے تو اس سے دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب نہیں ہوتا۔

۳۱۴۱-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ہارون بن عبداللہ اور سیار کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ جعفر بن سلیمان نے بیان کیا، میں ایک دن فرقد سنجی رحمہ اللہ کے پاس گیا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا،

میں نے آج رات خواب میں دیکھا، ایک پکار نے والا پکار کر کہہ رہا ہے اے یہودیوں سے مشابہت رکھنے والو! اللہ تعالیٰ سے حیا کرو۔

۳۱۴۲-ابوحامد، محمد بن اسحٰق، ہارون بن عبداللہ اور سیار کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ

میں ایک دن فرقد سنجی کے پاس صبح کے وقت گیا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا، میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک پکارنے والا پکار رہا ہے اے محلات والو! اے محلات والو! اے یہودیوں سے مشابہت اختیار کرنے والو! اگر تمہیں کچھ دیا جاتا ہے تو تم شکر ادا نہیں کرتے اور اگر تمہیں آزمایا جاتا ہے تو تم صبر نہیں کرتے تم میں کوئی نیکی نہیں۔

۳۱۴۳-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، احمد بن عبداللہ بن یونس، ابوشھاب، حسن بن عمرو اور فضیل کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ

فرقد سنجی رحمہ اللہ نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے کہا: اے ابوعمران آج صبح میں اٹھا تو میں اپنے ٹیکس جس کی مقدار چھ درہم ہے کے بارے میں فکرمند تھا کیونکہ مہینہ ختم ہو گیا تھا اور میرے پاس ٹیکس کی ادائیگی کے لئے رقم نہیں تھی، میں نے اللہ تعالیٰ سے اس بارے میں دعا کی اور اسی دوران جبکہ میں دریائے فرات کے کنارے چل رہا تھا اچانک میں نے چھ درہم پڑے ہوئے دیکھے میں نے انہیں اٹھا لیا اور وزن کیا تو وہ پورے چھ درہم کے برابر نکلے نہ ان سے زیادہ تھے نہ کم

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا، انہیں صدقہ کرو کیونکہ وہ تمہارے نہیں ہیں۔

۳۱۴۴-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر قواریری، معتمر القاری کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبدالواحد بن زید رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے فرقد سنجی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

میں جب کبھی بھی نیند سے بیدار ہوا تو مجھے اس بات کا گمان ہوا کہ کہیں میرا چہرہ مسخ نہ کر دیا گیا ہو۔

۳۱۴۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ان کے والد امام احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ اور ابن شوذب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ فرقد سنجی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

تم کام کرنے سے پہلے ہی فراغت کا لباس پہن لیتے ہو۔

کیا تم نے کام کرنے والے کو نہیں دیکھا۔ جب وہ کام کرتا ہے تو اپنے گھٹیا ترین کپڑے پہنتا ہے اور جب کام سے فارغ ہو جاتا ہے غسل کرتا ہے اور صاف ستھرے کپڑے پہنتا ہے لیکن تم لوگوں کا حال یہ ہے کہ فراغت کے کپڑے کام کرنے سے پہلے ہی پہن لیتے ہو۔

۳۱۴۶-عبداللہ بن محمد، ابوالطیب شعرانی، حسن بن حکم بن مسافر، یزید بن ابی حکم اور حکم بن ابان کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے فرقد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

جب کسی بندے کی وفات کا وقت قریب آ جاتا ہے تو بائیں طرف والا فرشتہ دائیں طرف والے فرشتے سے کہتا ہے اس کے ساتھ کچھ نرمی کا سلوک کرو، دائیں طرف والا فرشتہ کہتا ہے میں نرمی نہیں کروں گا کہ وہ " لا الٰہ الا اللہ " کہہ دے پس میں اسے لکھ دوں۔

۳۱۴۷-ابوبکر بن محمد بن عمر بن سلیم ،احمد بن عبداللہ بن الحق ،حماد بن الحق اور معاویہ بن یحیی مازنی کے واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ فرقد تنجی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اجنبی وہ شخص ہے کہ جس کا کوئی دوست نہیں۔

۳۱۴۸-محمد بن احمد بن محمد ،حسن بن محمد ،عبداللہ بن عبدالکریم ابوزرعہ ،عبید بن جناد حلبی ،عطاء بن مسلم اور عمران کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حسن بصری رحمہ اللہ کو ایک مرتبہ کھانے کی دعوت دی گئی وہاں پر فرقد تنجی رحمہ اللہ بھی موجود تھے۔حسن رحمہ اللہ نے فرقد رحمہ اللہ کی طرف دیکھا آپ نے اون کا جبہ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔تو حسن رحمہ اللہ نے آپ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اے فرقد! اگر تم وقوف عرفہ کے وقت میدان عرفات میں حاضری دو اور اللہ کے عفو و درگزر کا مشاہدہ کرو تو تم اپنے ان کپڑوں کو پھاڑ دو گے۔

فرقد تنجی رحمہ اللہ کی مسندات......فرقد تنجی رحمہ اللہ نے حضرت انسؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں اور آپ نے تابعین میں سے ربعی بن حراش ،مرۃ الطیب ،ابراہیم نخعی ،سعید بن جبیر اور جابر بن زید اور ابوالشعثاء سے احادیث روایت کی ہیں۔

۳۱۴۹-سلیمان بن احمد ،مقدام بن داؤد ،علی بن معبد ،وھب بن راشد بصری ،فرقد تنجی اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف وحی کی ،میرے عبادت گزار بندوں سے کہہ دو ،وہ میرے بارے میں دھوکے میں نہ رہیں ،اگر میں ان کے معاملے میں انصاف سے کام لوں تو انہیں بغیر کسی ظلم کے ضرور عذاب ہوگا اور میرے گنہگار بندوں سے کہہ دو وہ میری رحمت سے مایوس نہ ہوں کیونکہ ان کے کسی گناہ کو بخش دینا مجھ پر ذرا بھی گراں نہیں"۔[۱]

۳۱۵۰-سلیمان ،مقدام بن داؤد ،علی بن معبد ،وھب بن راشد ،فرقد اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: اللہ تعالیٰ نے انبیاء میں سے کسی نبی کی طرف وحی کی اور فرمایا" میرے بندوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں اور مجھے ہی دھوکہ دیتے ہیں میری عزت ،بڑائی ،بزرگی اور بلند مرتبے کی قسم ،میں انہیں ضرور ایسی آزمائش میں مبتلا کروں گا کہ انتہائی بردبار آدمی بھی اس میں حیران و سرگرداں ہوگا اور وہ اس سے ہلاکت کے قریب پہنچنے والے آدمی کی طرح دعا کرنے سے ہی نجات پاسکیں گے۔[۲]

۳۱۵۱-احمد بن علی بن محمد بن حارث مرہبی کوفی ،محمد بن علی بن حبیب الطرائفی الرقی ،سلیمان بن عمر رقی ،وہب بن راشد ،فرقد تنجی اور حضرت انسؓ کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کرے اور اس کی فکر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز سے وابستہ ہو تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں اور جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ اسے مسلمانوں کی کوئی پرواہ نہ ہو تو اس کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔[۳]

مؤلف نے بیان کیا ہے کہ ان کے شیخ کا قول ہے کہ گزشتہ تینوں حدیثیں حضرت انسؓ سے فرقد کے علاوہ کسی نے بھی روایت نہیں کی اور فرقد سے روایت کرنے میں بھی وہب متفرد ہیں ،جبکہ فرقد اور وہب کی احادیث حجت نہیں ہیں اور ان کا تفرد معتبر نہیں ہے۔

۱-۲-تاریخ بغداد ۵۴/۳ ،والدر المنثور ۱۸۶/۲ وتنزیہ الشریعۃ ۲۹۷/۲ واللآلی المصنوعۃ ۱۲۰/۱ ۱۲۱ وتذکرۃ الموضوعات ۱۳۸۔

۳-المستدرک ۳۲۰/۴ واتحاف السادۃ المتقین ۸۴/۸ والکامل لابن عدی ۲۵۲۳/۷۔

۳۱۵۲- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، صدقہ بن موسیٰ اور ہمام، فرقد سبخی اور مرہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ارشاد فرمایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''سب سے پہلے جنت کا دروازہ وہ غلام کھٹکھٹائے گا جس نے اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کیے ہوں گے اور اپنے آقا کے بھی''۔[۱]

۳۱۵۳- ابوبکر بن خلاد، حارث، عبدالعزیز بن ابان، ہمام، فرقد، مرۃ الطیب اور حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''وہ شخص ملعون ہے جس نے کسی مسلمان کو نقصان پہنچایا یا (ایسی چیز پہنچائی) جس کو وہ ناپسند کرتا ہے''۔[۲]

اس حدیث کو عنبسہ بن سعید نے بھی فرقد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۱۵۴- احمد بن جعفر بن حمدان بصری، حسن بن مثنیٰ، احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، ابومحمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، مسلم بن ابراہیم، حماد بن سلمہ، فرقد اور سعید بن جبیرؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

میں نے حضور ﷺ کو غیر خوشبودار تیل لگاتے ہوئے دیکھا''

۳۱۵۵- محمد بن جعفر، ہشیم، حسن بن مثنیٰ، مسلم بن ابراہیم، صدقہ بن موسیٰ، فرقد، ابراہیم نخعی، علقمہ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

''ہر نیکی کا کام صدقہ ہے ہر آدمی کے لئے خواہ وہ امیر ہو یا غریب''۔[۳]

۳۱۵۶- ابوالحسن بن عبداللہ، حسن بن عزیز مجوز، مسلم بن ابراہیم، صدقہ بن موسیٰ، فرقد، یزید بن ابی الحکم اور حضرت ابوہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مسواک کرنا سنت ہے لہٰذا دن کے جس حصہ میں بھی چاہو مسواک کیا کرو۔[۴]

یہ حدیث اور اس سے پچھلی حدیث فرقد کی احادیث میں سے غریب ہیں اور صدقہ بن موسیٰ جو دقیقی بصری کے لقب سے مشہور ہیں اس حدیث میں اور اس سے پہلی والی حدیث میں منفرد ہیں۔

۳۱۵۷- محمد بن محمد بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن العلاء، اسماعیل بن ابان اودی، حماد بن عثمان قرشی مولیٰ حسن بن علی، یزید بن ابی زیاد بصری، فرقد، ضمیط مولیٰ ثوبان اور حضرت ثوبانؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

''جس شخص نے کسی مسکین مسلمان کی داد رسی کی اللہ تعالیٰ اس کی تہتر مغفرتیں فرمائیں گے ایک سے اس کی دنیا و آخرت کی اصلاح فرمائیں گے اور بہتر اسے قیامت کے دن پوری پوری عطا فرمائیں گے۔[۵]

یہ حدیث فرقد کی احادیث میں سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۱۵۸- قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن عباس مولیٰ بنی ہاشم، عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، فرقد، (یعنی بن حراش اور حضرت حذیفہؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

۱- سعادۃ المعبود ۱۱۹۸ وکنز العمال ۲۵۱۲۲۔

۲- مشکاۃ المصابیح ۵۰۲۳۔ وتاریخ بغداد ۲۰۳/۱۔

۳- صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ باب ۱۶ وصحیح البخاری ۱۳/۸۔ وفتح الباری ۴۴۷/۱۰۔

۴- کشف الخفا ۵۵۵/۱۔ واتحاف السادۃ المتقین ۳۵۰/۲

اللآلی المصنوعۃ ۳۶/۲، والاحادیث الضعیفۃ ۷۵۰۔

بنی اسرائیل تمہارے کیا ہی اچھے بھائی تھے۔ ان (کے مزاج) میں نرمی تھی جبکہ تمہارے (مزاج) میں سختی ہے۔
(اس حدیث کو فرقد سے روایت کرنے میں حماد متفرد ہیں جبکہ ان سے عفان کے علاوہ کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا۔

(۲۰۵) یزید بن ابان الرقاشی رحمہ اللہ[۱]

اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوبے ہوئے ان عظیم انسانوں میں سے ایک، اللہ تعالیٰ کی خشیت سے اکثر رونے والے، نیک اعمال کی پابندی کرنے والے اور سخت گرمی کے ایام میں روزے رکھنے والے یزید بن ابان الرقاشی ہیں۔

۳۱۵۹- محمد بن علی، حسین بن حماد حرانی اور سلیمان بن سیف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ سعید بن عامر نے بیان کیا:
یزید رقاشی رحمہ اللہ نے اپنے آپ کو بصرہ کی گرمی میں چالیس سال تک پیاسا رکھا اور پھر اپنے شاگردوں سے کہا، آؤ ہم ٹھنڈے پانی کی نعمت کا شکر ادا کر کے روئیں۔

۳۱۶۰- مؤلف حلیہ رحمہ اللہ اپنے والد کے واسطے سے نقل کرتے ہیں کہ احمد بن محمد بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، سورہ بن قدامہ، حیان بن اسود، عبدالخالق بن موسیٰ قیطلی کا بیان ہے کہ
یزید الرقاشی رحمہ اللہ نے اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں ساٹھ سال تک بھوکا رکھا، یہاں تک کہ ان کا جسم کمزور اور لاغر ہو گیا اور آپ کا رنگ متغیر ہو گیا اور آپ فرمایا کرتے تھے میرا پیٹ مجھ پر غالب آگیا ہے اور میں اس کے لئے کوئی تدبیر کرنے پر قادر نہیں ہوں۔

۳۱۶۱- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، علی بن حرب، ابوداؤد حفری اور محمد بن سماک کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اشعث بن سوار نے فرمایا:
میں ایک دن شدید گرمی کی حالت میں یزید رقاشی کے پاس حاضر ہوا، تو انہوں نے مجھ سے کہا، اے اشعث! آؤ ہم سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر کے روئیں، پھر آپ نے فرمایا: ہائے افسوس عبادت گزار مجھ سے آگے بڑھ گئے اور مجھے پیچھے چھوڑ دیا۔ اشعث کہتے ہیں آپ کی یہ حالت تھی حالانکہ چالیس سال روزے رکھے تھے۔

۳۱۶۲- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین اور اسحٰق بن منصور کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ: یزید رقاشی نے ارشاد فرمایا:
دنیا میں اللہ کے لئے بھوکے رہنے والے لوگ قیامت کے دن سب سے آگے رہنے والی جماعت میں ہوں گے۔

۳۱۶۳ محمد بن احمد، احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، بکر بن محمد اور ابوالمطہر سعدی کے اسنادی سلسلے سے روایت ہے کہ یزید رقاشی نے ارشاد فرمایا: نیک لوگوں کی ہمتیں انہیں نیک اعمال تک پہنچاتی ہیں۔
اور وہ ہمت ہی تمہارے لئے کافی خیر ہے جو تمہیں کسی نیکی کی طرف بلائے۔

۳۱۶۴- ابواحمد محمد بن احمد جرجانی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، سریج بن یونس ابو معاویہ اور ابواسحٰق خمیسی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یزید رقاشی رحمہ اللہ اپنے مواعظ میں کہا کرتے تھے اے یزید! تمہارا برا حال ہو کون تمہاری طرف سے تمہارے رب کو راضی کرے گا؟ کون تمہارے لئے نمازیں پڑھے گا اور روزے رکھے گا۔ پھر آپ فرماتے اے میرے بھائیوں کی جماعت قبر جس شخص کا گھر ہو اور موت جس کا وعدہ ہو وہ کیسے راحت سے زندگی بسر کرے گا؟ کیا تم لوگ روتے نہیں ہو۔ پھر آپ اتنا روئے یہاں تک کہ آپ آنکھوں کی

---

[۱] طبقات ابن سعد ۲۴۵/۷ والتاریخ الکبیر ۸/ت ۳۱۹۹ والجرح ۹/ت ۱۰۵۳ والکاشف ۳/ت ۶۳۸۳ وتاریخ الاسلام ۱۸۳/۵. ومیزان الاعتدال ۴/ت ۹۶۹۹ وتھذیب الکمال ۱۹۵۸ (۶۴/۳۲)

چلیں گر گئیں۔

۳۱۶۵-عبداللہ بن محمد املاء، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم الدورقی، احمد بن نصر بن مالک ابوعبداللہ المروزی، سلمہ ابوصالح اور کنانہ بن جبلہ ہروی کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

یزید رقاشی رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے قول کے متعلق فرمایا۔

''یستمعون القول فیتبعون احسنہ'' (الزمر ۱۸)

ترجمہ۔ وہ لوگ بات کوغور سے سنتے ہیں اور اس میں سے اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں۔

کیا تم اس ذات کی تعریف نہیں کرتے جسے تم فانی چیز دیتے ہو تو وہ تمہیں باقی رہنے والی چیز عطا کرتی ہے وہ ذات جو ایک فنا ہونے والے درہم کے بدلے میں دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک باقی رہنے والا بدلہ عطا کرتی ہے کیا اللہ تعالیٰ کے تمہیں کھلانے پلانے اور تمہاری کفایت کرنے کا بدلہ تمہارے پاس ہے، اس ذات نے رات میں تمہاری حفاظت کی اور تمہارے مصائب میں تمہاری ڈھارس باندھی، اس ذات نے تمہاری اس طرح حفاظت کی گویا کہ تم کان کا درد یا کسی رات میں ہونے والا آنکھ کا درد، یا خشکی اور سمندر کا خوف بھول گئے۔ تم نے اس ذات کو پکارا تو اسی نے تمہاری پکار ضرور سنی، تم تو گناہوں کے چوروں میں سے ایک چور ہو، جب بھی کوئی گناہ تمہارے سامنے آیا تم نے آگے بڑھ کر اس کو گلے لگا دیا۔ اگر تمہاری خواہش ہو کہ تم دنیا اور جو کچھ اس میں سونا، چاندی اور رنگینیاں ہیں ان کو دیکھو تو آؤ میں تمہیں ان کے بارے میں بتلاؤں کسی جنازے کے ساتھ ساتھ چلو یہ جنازہ ہی دنیا اور اس کا سونا، چاندی اور رنگینیاں ہے، پھر قبر میں جو کچھ ہے اس سمیت قبر کو اٹھالو لیکن سن لو میں تمہیں اس کی مٹی اٹھانے کا حکم نہیں دیتا ہوں بلکہ قبر کو اٹھانے سے مراد اس کو دیکھ کر انسان کو جو عبرت اور آخرت کے بارے میں فکر حاصل ہوتی ہے اس کو اپنے ذہن پر سوار کرنا ہے۔

۳۱۶۶-محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، عبداللہ بن محمد الشی، ابوغسان لیثی اور مسلم ابوعبداللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یزید رقاشی رحمہ اللہ کا بیان ہے

حضرت نوح علیہ السلام کو کثرت سے رونے کی وجہ سے نوح کہا گیا ہے۔

یزید رقاشی رحمہ اللہ کی مسانید....

یزید رقاشی رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالکؓ سے بہت سی احادیث مسنداً روایت کی ہیں اور تابعین میں سے آپ نے حسن بصری رحمہ اللہ اور غنیم بن قیس رحمہ اللہ وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ آپ سے بڑے بڑے علماء اور ائمہ حدیث نے احادیث سنیں اور آگے روایت کیں ان میں سلیمان بن مہران اعمش رحمہ اللہ، امام اوزاعی، حجاج بن ارطاۃ رحمہ اللہ زید عمی رحمہ اللہ، محمد بن منکدر رحمہ اللہ، صفوان بن سلیم رحمہ اللہ، عطاء بن السائب رحمہ اللہ، حماد بن سلمہ رحمہ اللہ اور حماد بن زید رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۳۱۶۷-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان سے حسن بن حمویہ خثعمی نے ایک جماعت کے ساتھ، عبید بن غنام، اسماعیل بن بہرام، حسن بن محمد بن عثمان، سفیان ثوری، اعمش، یزید اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''لوگوں میں سے سب سے زیادہ فکر مند ایسا مؤمن شخص ہے جو اپنی دنیا اور آخرت دونوں کی فکر کرتا ہو۔

یہ حدیث اعمش عن یزید کے طریق سے غریب ہے اور اعمش سے روایت کرنے میں سفیان ثوری رحمہ اللہ متفرد ہیں البتہ سفیان ثوری رحمہ اللہ سے حسن بن محمد عثمان کے علاوہ مالک اشجعی نے بھی اس حدیث کی روایت کی ہے۔

۳۱۶۸-امت محمدیہ کا تہتر فرقوں میں بٹنے کی پیشین گوئی۔ محمد بن معمر، ابواشعث حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی اور یزید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت انسؓ کا ارشاد ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی کا تذکرہ کیا گیا (تو صحابہؓ نے اس کی تعریف کی) چنانچہ انہوں نے جہاد میں اس کے کارناموں اور عبادات میں اس کی کوششوں کا تذکرہ کیا، اچانک وہ آدمی بھی اس مجلس میں حاضر ہو گیا، اسے دیکھ کر صحابہ کرام نے کہا یہی وہ آدمی ہے جس کا ہم تذکرہ کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے (اسے دیکھ کر) ارشاد فرمایا "میں اس کے چہرے پر شیطان کے طمانچے کے اثرات دیکھ رہا ہوں۔ پھر وہ آدمی قریب آیا اور سلام کیا۔

آپ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: جس وقت تم ہمارے پاس پہنچے اس وقت تمہارے بارے میں یہی بات ہو رہی تھی کہ تم سے زیادہ بہتر آدمی (اس وقت مسلمان) تو ہم میں موجود نہیں" اس نے کہا جی ہاں (ایسا ہی ہے) پھر وہ آدمی وہاں سے گیا اور اس نے کچھ دور جا کر سجدہ کی جگہ پر خط کھینچا اور اپنے دونوں قدموں کو سیدھی لائن میں رکھا اور نماز پڑھنی شروع کر دی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کون ہے جو اس کے پاس جا کر اسے قتل کر دے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: میں (اسے قتل کروں گا) چنانچہ آپ گئے تو آپ نے اسے نماز پڑھتا ہوا پایا اور آپ اسے قتل کرنے سے ڈر گئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹ آئے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا تم نے کیا کیا؟ انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ! میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں اسے قتل کرنے سے گھبرا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو اس شخص کو قتل کرے گا۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا میں (اسے قتل کروں گا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اگر تم نے اسے پا لیا تو تم اس کے کام تمام کر لو گے" حضرت علیؓ گئے تو آپ نے دیکھا کہ وہ آدمی واپس چلا گیا ہے تو آپ نبی کریم ﷺ کے پاس واپس آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اے علی) تم نے کیا کیا؟ حضرت علیؓ نے جواب دیا یا رسول اللہ (ﷺ) میں نے اسے دیکھا کہ وہ چلا گیا۔ تو آپ ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: یہ میری امت میں سے پہلا شخص ہوگا جو خروج کرے گا اور اگر تم اسے قتل کر دیتے تو اس کے بعد میری امت میں کبھی دو آدمیوں میں اختلاف نہیں ہوتا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئی تھی جبکہ میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور سوائے ایک کے سب کے سب جہنمی ہوں گے" اور یزید کا بیان ہے کہ وہ ایک فرقہ اہل سنت والجماعت کا ہوگا۔ اس حدیث کو عکرمہ بن عمار وغیرہ نے بھی یزید سے اسی طرح روایت کیا ہے۔[1]

۳۱۶۹-حبیب بن حسن اور فاروق خطابی، ابومسلم الکشی، ابوعاصم النبیل، سفیان ثوری، حجاج ابن فرافصہ، یزید الرقاشی اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے۔

"قریب ہے کہ غربت (اور تنگدستی) کفر کا باعث بن جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آ جائے"[2]

۳۱۷۰-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ بن عرس مصری، میمون بن کلیب، ابراہیم بن مہاجر بن مسمار، صفوان بن سلیم، یزید بن ابان الرقاشی اور حضرت انس بن مالکؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

"ہر انسان کے لئے آسمان میں دو دروازے ہیں (ایک سے) اس کا عمل اوپر جاتا ہے (اور دوسرے سے) اس کا رزق نیچے اترتا ہے اور جب بندہ مومن کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ دروازے (اس کی جدائی میں) اس پر روتے ہیں۔

[1] دلائل النبوۃ للبیھقی ۲۹۸/۶ والامام احمد فی المسند ۱۲۰/۳ دون ذکر القصۃ

[2] تاریخ اصبھان للمصنف ۲۹۰/۱ والضعفاء للعقیلی ۲۰۶/۳ واتحاف السادۃ المتقین ۵۳/۸، ۱۲۲، ۱۵۰، والدر المنثور ۲۲۰/۲، وکنز العمال ۱۲۶۸۲ ومشکٰوۃ المصابیح ۵۰۵۱ وتخریج الاحیاء ۱۸۲/۳، ۲۲۹ والدر المنثرۃ ۱۲۳. والعلل المتناھیۃ ۳۲۰/۲ وتذکرۃ الموضوعات ۱۷۴

اس حدیث کو موسیٰ بن عبیدہ ربذی نے بھی یزید بن ابان رقاشی سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۱۷۱- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن زہیر حلوانی، مکی بن ابراہیم، موسیٰ بن عبیدہ الربذی، یزید رقاشی اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے

اللہ تعالیٰ نے آٹھ ہزار نبی بھیجے۔ چار ہزار بنی اسرائیل کی طرف اور چار ہزار باقی تمام انسانوں کی طرف۔[1]

صفوان بن سلیم نے بھی اس حدیث کو یزید سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۳۱۷۲- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، محمد بن حرب، عبیدہ، عطاء بن السائب، یزید رقاشی اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

(نماز کی) صفوں میں خوب مل مل کر کھڑے ہوا کرو کیونکہ شیطان خالی جگہ میں کھڑا ہو جاتا ہے۔[2]

اس حدیث کو ابار نے عطاء کے واسطے سے یزید رقاشی سے روایت کیا ہے جبکہ ابوالاحوص نے عطا کے حوالے سے حضرت انسؓ سے یزید رقاشی کے واسطے کے بغیر روایت کیا ہے۔

۳۱۷۳- سلیمان بن احمد، حبوش بن رزق اللہ مصری، سلیمان بن خلف البصری، ابویونس خصاف، یزید رقاشی اور حضرت انس بن مالکؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے۔

''جس شخص نے کسی مؤمن کی خدمت کی یا اس کی ضروریات میں سے کوئی چیز اسے فراہم کی، تو اللہ تعالیٰ پر جنت میں اس کی بہترین خدمت کرنا واجب ہے۔[3]

یزید بن ابان رقاشی کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور مصنف نے اسے اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۱۷۴- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوبلال اشعری، مجاشع، عمرو، خالد عبدی، یزید بن ابان رقاشی اور حضرت انس بن مالکؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

''جس شخص نے اپنے بھائی کو کسی میٹھی چیز کا ایک لقمہ کھلایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے محشر کی تلخی کو دور فرمائیں گے۔[4]

یہ حدیث یزید کے طریق سے غریب ہے اور ان سے روایت کرنے میں خالد عبدی متفرد ہیں۔

۳۱۷۵- ابراہیم بن ابی عبداللہ عزائم، احمد بن موسیٰ کوفی حمار، ابونعیم، مسعودی، ابوالعمیس، یزید رقاشی اور حضرت انس بن مالکؓ کے اسناد کی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔[5]

۳۱۷۶- احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

۱۔ المطالب العالیۃ ۳۴۵۵ ومجمع الزوائد ۲۱۰/۸ وتفسیر ابن کثیر ۴۲۳/۲ وکنز العمال ۳۲۲۷۸.

۲۔ مجمع الزوائد ۹۱/۲ والحاوی للسیوطی ۸۰/۱

۳۔ قضاء الحوائج لابن ابی الدنیا ۳۵

۴۔ الموضوعات لابن الجوزی ۲۸/۳، ۲۹ والفوائد المجموعۃ ۱۸۴، ۴۳۵. والعلل للرازی ۲۴۳۲ وکشف الخفا ۳۴۷/۲ ۵۶۱ وتنزیہ الشریعۃ ۱۴۴/۲، ۱۵۶ وامالی الشجری ۱۴۹/۲. وتاریخ بغداد ۸۵/۴، ۸۶. واللآلی المصنوعۃ ۱۴۳/۲ والاسرار المرفوعۃ ۴۴۰

۵۔ تاریخ بغداد ۲۰۳/۸ وصحۃ المفرد ۳۲۶ وکنز العمال ۳۳۳۳

رسول اللہ ﷺ نے ایک (ایسی سواری پر سوار ہو کر حج کیا جس پر پرانے ہو گئے) کجاوے اور چادر کی قیمت چار درہم تھی، جب آپ ﷺ (مکہ مکرمہ کی طرف) روانہ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا اے اللہ ایسا حج ہے جس میں کوئی دکھلاوا اور شہرت نہیں۔[1]

۳۱۷۷-ابو احمد حسین بن علی تمیمی نیشاپوری، علی بن مبارک مسروری، سری بن عاصم، محمد بن صبیح سماک اور ہشیم بن حماد کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ میں یزید بن ابان رقاشی کے پاس گیا اور آپ رو رہے تھے۔

حالانکہ آپ نے چالیس سال تک اپنے آپ کو پیاسا رکھا تھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اے ہشیم! اندر آؤ اور ہم گرم دن میں ٹھنڈے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر کے روئیں، پھر انہوں نے کہا حضرت انس بن مالک نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر حاضر ہونے والا آدمی پیاسا ہو گا، سوائے اس شخص کے جسے اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ دیں گے۔[2]

(۲۰۶) ہارون بن رئاب الاسدی[3]

اور ان عظیم مخلص انسانوں میں سے اپنے زہد کو پوشیدہ رکھنے والے اور اپنے وعدوں کی پاسداری کرنے والے ہارون بن رئاب اسدی بھی ہیں۔

۳۱۷۸-احمد بن اسحٰق، محمد بن یحییٰ بن مندہ واز ہر بن جمیل اور ابن عیینہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ہارون بن رئاب اپنے زہد کو پوشیدہ رکھتے تھے اور وہ اون کے کپڑے عام کپڑوں کے نیچے پہنا کرتے تھے۔

۳۱۷۹-احمد بن بندار، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابراہیم بن سعید جوہری اور سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

میں نے ہارون بن رئاب کو دیکھا اور ان کا چہرہ اس قدر روشن تھا گویا کہ اس سے نور ٹپک رہا ہے۔

۳۱۸۰-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، علی بن مسلم، سلیمان بن داود، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ہارون بن رئاب کا تذکرہ کیا اور پھر فرمایا: وہ زہد کو چھپایا کرتے تھے۔

۳۱۸۱-محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ رازی، عیسیٰ بن محمد رملی اور ضمرہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن شوذب کا بیان ہے کہ۔

جب میں ہارون بن رئاب کو دیکھا کرتا تھا تو مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ جان بوجھ کر رونے سے باز رہتے ہیں۔

۳۱۸۲-احمد بن اسحٰق، عبد اللہ بن محمد بن حازم غیلی اور ابوبکر بن خلاد کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ انھوں نے ابن عیینہ رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔

ہارون بن رئاب ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے پاس تین یا سات حدیثوں سے زیادہ حدیثیں نہیں تھیں، حالانکہ

---

[1] سنن ابن ماجۃ ۲۸۹۰، ۲۹۹۳ وطبقات ابن سعد ۱۷۷/۲ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۰۶/۴ وکنز العمال ۱۲۶۶۵ والضعفاء للعقیلی ۸/۲.

[2] تاریخ بغداد ۳۵۶/۳ والاحادیث الضعیفۃ ۸۰۳، وکنز العمال ۳۸۹۳۸

[3] طبقات ابن سعد ۲۴۳/۷ والجرح ۹/ت ۳۶۷ والجمع ۵۵۱/۲ والکاشف ۳/ت ۶۰۰۵ وسیر النبلاء ۲۶۳/۵. وتاریخ الاسلام ۱۹۰/۵. وتهذیب الکمال ۶۵۰۱ (۳۰/۹۴) وتهذیب التهذیب ۲/۱۱.

آپ شریف ترین لوگوں میں سے تھے۔

۳۱۸۳- محمد بن معمر، ابوشعیب، حرانی، یحیٰی بن عبداللہ بابلتی اور اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ھارون بن رئاب کا بیان ہے۔

عرش کو اٹھانے والے فرشتے آٹھ ہیں اور وہ دلکش اور نرم آواز میں ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہیں۔ ان میں سے چار کہتے ہیں اے اللہ ہم آپ کے بیان لینے کے بعد آپ کی بردباری پر آپ کی تسبیح بیان کرتے ہیں آپ کی حمد کے ساتھ اور دوسرے چار کہتے ہیں اے اللہ! ہم آپ کے قادر ہونے باوجود معاف کرنے پر آپ کی تسبیح بیان کرتے ہیں آپکی حمد کے ساتھ۔

۳۱۸۴- ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، احمد بن مقدام، حماد بن واقد اور حجاج بن اسود کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ہارون بن رئاب نے بیان فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف وحی کی اپنی قوم کو خبر دو کہ انہوں نے عمارتوں کو آباد کیا ہوا ہے اور اپنے دلوں کو ویران کیا ہوا ہے اور انہوں نے اپنے نفسوں کو اس طرح موٹا کیا ہوا ہے جس طرح کہ ذبح کرنے کے لئے متعین جانور کو ذبح کے دن تک موٹا کیا جاتا ہے۔ پھر یہ نفس ان کی طرف دیکھتا ہے اور ان سے بیزار ہو جاتا ہے۔ پھر اس وقت یہ لوگ مجھ سے دعا کریں گے میں ان کی دعاؤں کو قبول نہیں کروں گا اور یہ مجھ سے مانگیں گے اور میں انہیں عطا نہیں کروں گا۔

ہارون بن رئاب الاسدی رحمہ اللہ کی مسانید

ہارون بن رئاب اسدی رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک، حضرت احنف بن قیس اور کنانہ ابن نعیم رحمہ اللہ سے مسند احادیث روایت کی ہیں۔

۳۱۸۵- مخلد بن جعفر، سعید بن مجیب، احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی، ھارون بن رئاب اور حضرت انس کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اہل جنت کو (حضرت) آدم علیہ السلام کی صورت پر تینتیس سال کی عمر داڑھی اور مونچھوں کے بغیر اٹھایا جائے گا اور اس وقت ان کے سر کے بال سیاہ ہوں گے۔ پھر انہیں ایک درخت کی جانب لیجایا جائے گا اور وہ اس سے لباس پہنیں گے پھر نہ تو ان کا لباس بوسیدہ ہوگا اور نہ ان کی جوانی ختم ہوگی۔[1]

عمر بن عبدالواحد کے علاوہ دوسرے راویوں نے اس حدیث کو اوزاعی رحمہ اللہ سے روایت کیا اور انہوں نے ھارون بن رئاب کے درمیان ایک مجہول راوی کا واسطہ بھی بیان کیا۔ چنانچہ اس طریق کے الفاظ یہ ہیں اوزاعی عن ھارون بن رئاب قال حدثنی من سمع انسا۔

۳۱۸۶- محمد بن احمد بن مخلد، ابراہیم بن ہیثم بلدی، محمد بن کثیر، اوزاعی، ھارون بن رئاب، احنف بن قیس کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابوذر کا بیان ہے، میرے خلیل ابوالقاسم ﷺ نے مجھ سے بیان کیا:

"(جو مؤمن) بندہ بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کا ایک درجہ بلند کرتے ہیں اور ایک گناہ معاف کرتے ہیں۔"

۳۱۸۷- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم املاء، محمد بن ایوب، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبید بن یعیش، احمد بن حسن

[1] تفسیر ابن کثیر ۱۴۳/۸ و کنز العمال ۳۹۳۸۴

بن جعفر حنفی، عبداللہ بن مبارک، اوزاعی، معمر، ہارون بن رئاب۔ کنانہ ابن نعیم اور قبیصہ بن مخارق کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

تم میں سے کسی کا اپنے عضو تناسل کو چمڑے کے ٹکڑے سے باندھ دینا یہاں تک کہ اس کی مردانہ طاقت ختم ہوجائے۔ لوگوں سے نکاح کے بارے میں سوال کرنے سے بہتر ہے۔[1]

یہ حدیث ہارون سے ان الفاظ میں غریب ہے اور اس حدیث کو مصنف رحمہ اللہ نے صرف حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۱۸۸-محمد بن مظفر، عبداللہ بن محمد بن عمر، حرانی، حاشم بن قاسم حرانی محمد بن اسحق عکاشی، اوزاعی، ہارون اور قبیصہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں۔

جس شخص نے کسی مؤمن کو خوش کیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اور جس نے کسی مؤمن کی تعظیم کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی اور جس نے کسی مؤمن کا اکرام کیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کا اکرام کیا"[2]

یہ حدیث اوزاعی عن ہارون کے طریق سے غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف عکاشی کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۲۰۷ منصور بن زاذان[3]

اور ان عظیم انسانوں میں سے قراء اور نوجوانوں کی زینت اور قرآن کریم کی تلاوت سے غیر معمولی شغف رکھنے والے منصور بن زاذان بھی ہیں۔

۳۱۸۹-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم سے ابومحمد بن حیان نے حسن بن ہارون ابومعمر قطیعی کے سلسلۂ سند سے نقل کیا ہے کہ عباد بن عوام کا بیان ہے

میں منصور بن زاذان کے جنازے میں حاضر ہوا، تو میں نے ان کے جنازے میں عیسائیوں، یہودیوں اور مجوسیوں سب کو علیحدہ علیحدہ گروہوں کی شکل میں جنازے کی جگہ پر کھڑے دیکھا اور اس وقت میں نوعمر تھا اور میرے ماموں نے لوگوں کی کثرت کی بناء پر میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔

۳۱۹۰-احمد بن بندار، محمد بن اسحق بن طہ، حاتم بن یونس، ابن ابی شیبہ اور ہشیم کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوحمزہ کا بیان ہے۔

---

[1] سنن الترمذي ۳۸۸، ۳۸۹، وسنن النسائي ۲۲۹/۲ وسنن ابن ماجة ۱۳۲۳. ومسند الامام أحمد ۱۶۳/۵، ۲۸۰، والسنن الكبرى للبيهقي ۲۸۵/۲، ۳۸۹، ۱۰/۳. والمصنف لابن أبي شيبة ۵۱/۲ والمصنف لعبد الرزاق ۳۵۶۱، ۳۹۶۲، ۵۹۱۷ وصحيح ابن خزيمة ۳۱۶

[2] تاريخ أصبهان للمصنف ۲۹۳/۲. والعلل المتناهية ۲۲/۲ واتحاف السادة المتقين ۲۳۸/۵. وتذكرة الموضوعات للفتني ۱۳.

[3] طبقات ابن سعد ۳۱۱/۷. والتاريخ الكبير ۷/ت ۱۳۹۲ والصغير ۳۰/۲ والجرح ۸/ت ۷۵۹. والجمع ۴۹۵/۲. وسير النبلاء ۴۴۱/۵ والكاشف ۳/ت ۵۷۳۳ وتذكرة الحفاظ ۱۴۱/۳ والتقريب ۲۷۵/۲ والخلاصة ۳/ت ۷۲۰۵. وتهذيب التهذيب ۳۰۶/۱۰ وتهذيب الكمال ۶۱۹۱ (۵۲۳/۲۸) وشذرات الذهب ۱۸۱/۱

میں نے منصور بن زاذان کے جنازے کے وقت مردوں، عورتوں، عیسائیوں اور یہودیوں کو علیحدہ علیحدہ گروہوں کی شکل میں دیکھا۔

۳۱۹۱-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن زکریا بن اسماعیل اور مخلد بن حسین کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ہشام نے فرمایا:

میں نے مسجد واسط میں منصور بن زاذان کے پہلو میں جمعہ کے دن نماز پڑھی اور انہوں نے دومرتبہ قرآن کریم ختم کیا اور تیسری مرتبہ طواسین تک پڑھا، اور آپ نے بارہ ہاتھ کا عمامہ باندھا ہوا تھا اور اسے اپنے آنسوؤں سے تر کردیا اور اتار کر اپنے سامنے رکھ دیا۔

۳۱۹۲-بکثرت تلاوت قرآن کریم: ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، محمد بن عیینہ اور مخلد بن حسین کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ہشام بن حسان کا بیان ہے:

میں اور منصور بن زاذان ایک ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور مخلد نے اپنی دونوں انگلیوں سبابہ اور اس کے ساتھ والی کے ساتھ اشارہ کیا۔

اور جب رمضان کا مہینہ آتا تو آپ مغرب اور عشاء کے درمیان دومرتبہ قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے اور تیسری مرتبہ طواسین تک پڑھا کرتے تھے اور اس زمانے میں لوگ رمضان کے مہینے میں عشاء کی نماز کو ایک چوتھائی رات تک مؤخر کیا کرتے تھے۔ چنانچہ بعض اوقات ایسا ہوتا کہ منصور بن زاذان رحمہ اللہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد آتے اور اس وقت حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اپنے شاگردوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور پورا قرآن کریم ختم کرلیتے اور پھر حسن بصری رحمہ اللہ اور آپ کے شاگردوں کے مجلس سے اٹھنے سے پہلے ان کے پاس جا کر بیٹھ جاتے اور آپ ظہر اور عصر کے درمیان بھی ایک قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے اور اسی طرح غیر رمضان میں بھی مغرب اور عشاء کے درمیان ایک قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے۔ آپ جب آتے تو اپنا عمامہ کندھے پر ڈالے ہوتے اور نماز پڑھنا شروع کرتے اور اس دوران روتے اور اپنے آنسوؤں کو عمامے سے پونچھتے اور آپ اس طرح کرتے رہتے یہاں تک کہ عمامے کو آنسوؤں سے تر کردیتے پھر اسے لپیٹ کر اپنے سامنے رکھ دیتے۔

مخلد کا بیان ہے کہ ہشام کے علاوہ کوئی اور اگر مجھے یہ بات سناتا تو میں اس کی تصدیق نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہشام اور مخلد دونوں اکٹھے نماز پڑھا کرتے تھے۔

۳۱۹۳-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن زکریا اور صالح بن عمر خالی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ۔

حسن بصری رحمہ اللہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوتے تھے اور آپ کے مجلس سے اٹھنے سے پہلے پہلے منصور بن زاذان رحمہ اللہ قرآن کریم ختم کرلیا کرتے تھے۔

۳۱۹۴-مخلد بن جعفر، جعفر فریابی، عباس، یحییٰ بن ابی بکیر، شعبہ اور ہشام بن حسان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

انہوں نے مغرب اور عشاء کے درمیان منصور بن زاذان کے پہلو میں نماز پڑھی اور انہوں نے اس دوران ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کیا اور دوسری مرتبہ سورہ نحل تک پہنچے۔

۳۱۹۵-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن علی بن عیاش، یوسف بن یونس اور مخلد بن حسین کے سلسلۂ سند سے نقل کیا ہے کہ

منصور بن زاذان ہر دن رات میں قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے۔

۳۱۹۶-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن عمرو، سعید بن عامر اور عطاء کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

وہ واسط کی مسجد میں داخل ہوئے اور آپ کے داخل ہونے کے بعد موذن نے اذان دی اذان کے بعد منصور بن زاذان تشریف لائے اور انہوں نے نماز پڑھنی شروع کی۔ علاء کا بیان ہے کہ میں نے جماعت کے کھڑے ہونے سے پہلے انہیں گیارہ مرتبہ سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

۳۱۹۷-احمد بن محمد بن سنان، ابوالعباس سراج، محمد بن سعد بن ابراہیم زہری، احمد بن حاتم الطویل، شعیب بن حرب اور ابوعوانہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

اگر منصور بن زاذان سے کہا جائے آپ آج یا کل انتقال کر جائیں گے تو وہ اپنے عمل میں کوئی اضافہ نہیں کریں گے۔

۳۱۹۸-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور جوہری، حارث بن شریح اور ہشیم کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

جب منصور بن زاذان کا انتقال ہو گیا تو ان کی ایک رومی باندی نے ہشیم سے کہا، جس طرح آدمی اپنی بیوی کے پاس لیٹتا ہے منصور اپنی پوری زندگی میں صرف دو مرتبہ اس طرح لیٹے، جس دن ان کی والدہ کا انتقال ہوا اس رات اور جس دن ان کے بیٹے کا انتقال ہوا اس رات، اس کے علاوہ جب بھی انہیں میرے پاس آنے کی ضرورت ہوتی تو وہ اپنی ضرورت پوری کرتے پھر غسل کرتے اور عبادت میں مشغول ہو جاتے۔

۳۱۹۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شریح اور خلف بن خلیفہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ منصور بن زاذان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

فکر اور غم نیکیوں میں جبکہ اکڑنا اور اترانا برائیوں میں اضافہ کرتے ہیں۔

۳۲۰۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، عبدالوھاب خفاف، عثمان ابوسلمہ اور منصور کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں:

مجھے اس بات کی خبر دی گئی کہ جن لوگوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا ان میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے، اہل جہنم ان کی بدبو کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہوں گے تو اس سے کہا جائے گا، تمہارے لئے ھلاکت ہو تم کیا کام کرتے تھے؟ کیا ہمیں وہ بدبو کافی نہیں تھی جس میں ہم تھے یہاں تک کہ ہم اور تیری بدبو کے عذاب میں بھی مبتلا ہو گئے تو وہ آدمی جواب میں کہے گا میں عالم تھا اور میں نے اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا

منصور بن زاذان کی مسانید ..... منصور بن زاذان رحمہ اللہ نے حضرت انسؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں اور آپ کی اکثر احادیث حسن بصری رحمہ اللہ اور ابن سیرین رحمہ اللہ سے ہیں ان حضرات کے علاوہ آپ نے ابوقلابہ، حمید بن ھلال، معاویہ بن قرہ، قتادہ، عطاء بن ابی رباح، عمرو بن دینار، عبدالرحمن بن قاسم، نافع، میمون ابن ابی شبیب اور حارث عکلی وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

۳۲۰۱-محمد بن علی بن حبیش، حسن بن محمد بن حاتم ابن عبید، محمد بن صالح، بقیہ بن الولید، سلام بن مطیع، یزید بن سنان اموی اور منصور بن زاذان رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت انسؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں:

فرقہ قدریہ سے تعلق رکھنے والے لوگ عرب کے مجوسی ہیں اگر چہ وہ نمازیں بھی پڑھیں اور روزے بھی رکھیں حوالہ ۱

۳۲۰۲-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، محمد بن ابونعیم واسطی، ہشیم، منصور اور حسن بصری رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا

۱ سنن أبي داؤد، كتاب السنة باب ١٢ والسنة لابن أبي عاصم ١/ ١٣٦. وتاريخ بغداد ١٣/ ١١٤. والمطالب العالية ٢٩٣٨. والجامع الكبير للسيوطي ٢/ ١٠٢ والعلل المتناهية ١/ ١٤٥، ١٤٨ واللآلئ المصنوعة ١/ ١٣٤، ١٣٥. والدر المنثور ٦/ ١٣٨

ہے کہ حضرت عمران بن حصینؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حیا ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں جانے کا سبب ہے اور فحش گوئی بد اخلاقی میں سے ہے اور بد اخلاقی جہنم میں جانے کا سبب ہے۔[1]

اس روایت کو حسن بصری رحمہ اللہ نے حضرت ابو بکرہؓ سے بھی روایت کیا ہے۔

۳۲۰۳- احمد بن یعقوب بن مہرجان، حسن بن علی عمری، اسماعیل بن موسیٰ فزاری، عبداللہ بن عون، ہشیم، منصور بن زاذان، حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت ابو بکرہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"حیا ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں جانے کا سبب ہے جبکہ فحش گوئی بد اخلاقی میں سے ہے اور بد اخلاقی جہنم میں جانے کا سبب ہے"

اس حدیث کو ہشیم نے جب بغداد میں روایت کیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرنے والے صحابی کا نام ابو بکرہؓ بیان کیا اور جب واسط میں انہوں نے اس حدیث کو روایت کیا تو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرنے والے صحابی کا نام عمران بن حصینؓ بیان کیا۔

۳۲۰۴- احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد، امام احمد بن حنبل، ہشیم، منصور، حسن اور عمران بن حصینؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

انصار میں سے ایک صحابی نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔ جبکہ اس کے پاس اس کے علاوہ مال بالکل نہیں تھا، جب آنحضرت ﷺ کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا پھر آپ نے غلاموں کو بلایا اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کر دیا اور ان میں سے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو دوبارہ غلام بنا دیا۔[2]

۳۲۰۵- علی بن حمید واسطی، اسلم بن سہل واسطی، زکریا بن یحییٰ زحمویہ، ہشیم، منصور، ابن سیرین اور حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

تمہارے پاس اہل یمن آئیں گے وہ سب سے زیادہ نرم دل لوگ ہیں، ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے۔

۳۲۰۶- تین عرب قبائل کے بارے میں حضور ﷺ کا فرمان...... ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابو اسامہ، ابو النضر ہاشم بن قاسم، سلام بن سلیم، زید عمی، منصور، ابن سیرین اور ابو ہریرہؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ سے عرب قبیلوں کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے ان کے بارے میں اس دن کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر صحابۂ کرام نے دوبارہ تین قبیلوں بنو عامر، بنو غطفان اور بنو تمیم کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے بنو عامر کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وہ ایک حسین اور خوشنما اونٹ کے مثل ہیں جو درخت کے کنارے کنارے سے پتے کھاتا ہے۔

بنو غطفان کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک خوبصورت پھول کی مانند ہیں جو پانی میں اگتا ہے۔

اور بنو تمیم کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک بلند ٹیلے کی مانند ہیں اور ان سے دشمنی کرنے والا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۵۹. وسنن الترمذی ۲۰۰۹، ۲۶۱۵. وسنن ابن ماجۃ ۴۱۸۴. ومسند الامام احمد ۹/۱، ۵۰۱. والمستدرک ۱/۵۲، ۵۳، ۱۵۳. وصحیح ابن حبان ۱۹۲۹، ۱۹۲۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۱۷۸ وفتح الباری ۱۰/۵۲۲، ۳۴۸.

۲۔ سنن النسائی ۴/۶۴. ومسند الامام احمد ۴/۴۳۱. وسنن سعید بن منصور ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰. ومشکاۃ المصابیح ۳۳۹۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۱۷۹. ومجمع الزوائد ۴/۲۱۱.

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے بنو تمیم کے بارے میں کچھ اعتراضات کیے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خاموش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ بنی تمیم کے ساتھ صرف خیر ہی چاہتے ہیں وہ بڑے بڑے سروں والے زیادہ عقلوں والے ثابت قدم رہنے والے اور دجال سے شدید ترین قتال کرنے والے اور آخری زمانے میں حق کی حمایت کرنے والے ہیں۔[1]

یہ حدیث منصور کی سند سے غریب ہے اور اس میں ابو النضر۔ سلام سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۲۰۷-ابوبکر بن محمد بن احمد بغدادی، حسن بن سعید التنوخی، عبداللہ بن سلیمان، کثیر بن سلیم، منصور بن زاذان، ابن سیرین اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''اللہ تعالیٰ نے کوئی صبح ایسی نہیں پیدا کی کہ کوئی مقرب فرشتہ یا اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا نبی جانتا ہو کہ اس دن کے آخری حصے میں کیا ہوگا، اللہ تعالیٰ اس میں ہر زمین پر چلنے والے جاندار کی غذا تقسیم فرماتے ہیں یہاں تک کہ ایک آدمی زمین کے آخری کنارے سے آتا ہے اور شیطان اس کے دو کندھوں کے درمیان ہوتا ہے اور اسے کہتا ہے حق معاملے میں جھوٹ بول، چنانچہ لوگوں میں سے بعض اپنا رزق جھوٹ اور گناہ کے ذریعے حاصل کرتے ہیں اور ایسے لوگ سراسر نقصان میں ہیں اور بعض لوگ اپنا رزق نیکی اور خوف خدا سے حاصل کرتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کا پختہ ارادہ کیا ہوا ہے۔[2]

یہ حدیث منصور رحمہ اللہ عن ابن سیرین رحمہ اللہ کے طریق سے غریب ہے اور ابن سیرین رحمہ اللہ سے صرف منصور ہی نے اسے روایت کیا ہے۔

۳۲۰۸-علی بن حمید واسطی، اسلم بن سہل، سعید بن ادریس، ہشیم، منصور، قتادہ، انس بن مالکؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی پھر ہم نماز کے لئے گئے۔ یہ حدیث قتادہ کے طریق سے صحیح اور مشہور ہے جبکہ منصور کے طریق سے غریب ہے اور اسے روایت کرنے میں ہشیم متفرد ہیں۔

۳۲۰۹-**صدرۃ المنتہیٰ کی نہروں کا بیان**...... سعد بن محمد بن ابراہیم الناقد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، مسلم بن سعید، منصور بن زاذان، قتادہ اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

''سدرۃ المنتہیٰ کے نیچے سے چار نہریں نکلتی ہیں دو باطنی اور دو ظاہری اور میں نے ہاتھی کے کانوں جیسے درخت کے پتے دیکھے اور اس کا پھل مقام ہجر کے مٹکوں جیسا تھا۔

قتادہ کے طریق سے یہ حدیث صحیح اور مشہور ہے، جبکہ منصور کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے ابن ابی شیبہ عن منصور کے طریق سے ہی نقل کیا ہے۔

۳۲۱۰-محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمن واسطی، یزید بن ہارون، مستلم بن سعید ثقفی، منصور بن زاذان، معاویہ بن قرہ اور حضرت معقل بن یسار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے:

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا یا رسول اللہ (ﷺ) میں نے ایک اعلیٰ نسب والی، دین دار اور صاحب منصب

---

[1] التاریخ بغداد ۹/۱۹۵ ومجمع الزوائد ۱۰/۴۳، والعلل المتناهية ۱/۳۰۰، والمطالب العالية ۴۲۲۲، وكنز العمال ۳۴۰۰۴، ۳۸۰۴۱.

[2] مجمع الزوائد ۴/۷۲، والترغيب والترهيب ۲/۵۴۷

عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا ہے، مگر وہ بانجھ ہے؟ آپ نے اسے منع فرمایا، وہ آدمی آپ کے پاس دوسری مرتبہ آیا تو آپ نے اسے دوسری مرتبہ بھی منع کر دیا اور پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔[1]

یہ حدیث منصور کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں مستلم متفرد ہیں۔

۳۲۱۱۔ ابوبکر بن مالک عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، یزید بن ہارون، مستلم بن سعید ثقفی، منصور بن زاذان، قرہ بن معقل بن یسارؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''فتنے کے زمانے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے''۔[2]

یہ حدیث بھی منصور کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں مستلم متفرد ہیں۔

۳۲۱۲۔ **اسلام کی پانچ بنیادی باتیں** ابوبکر بن خلاد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، ابوشیبہ، مسلم بن سعید، منصور، حارث عکلی اور حضرت ابووائلؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا، آپ حج تو کرتے ہیں لیکن جہاد نہیں کرتے تو آپ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا''۔[3]

سرور بن مغیرہ نے بھی اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔

(۲۰۸) بدیل بن میسرہ رحمہ اللہ[4]

اور اس کتاب میں مذکور اہل اللہ میں سے ایک ہستی بدیل بن میسرہ عقیلی ہیں۔ آپ انتہائی مخلص، عبادت میں سخت محنت کرنے والے، دنیا سے کنارہ کش انسان تھے۔

۳۲۱۳۔ ابوبکر بن خلاد، حسن بن علی، برقعیدی، سلمہ بن شبیب، فریابی اور سری بن یحییٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ بدیل عقیلی نے ارشاد فرمایا:

۱۔ سنن ابی داؤد ۲۰۵۰ وسنن النسائی، کتاب الحج باب ۱۱ وسنن ابن ماجۃ ۱۸۴۶ والمستدرک ۱۶۲/۲۔ وصحیح ابن حبان ۱۲۲۸، ۱۲۲۹ (موارد) ومشکاۃ المصابیح ۳۰۹۱۔ وتلخیص الحبیر ۱۱۶۱۳ وکشف الخفا ۳۶۲/۱، ۳۸۰۔ والترغیب والترھیب ۴۶/۳۔ واتحاف السادۃ المتقین ۲۸۶/۵

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن ۱۳۰۔ وسنن الترمذی ۲۲۰۱۔ وسنن ابن ماجۃ ۳۹۸۵۔ ومشکاۃ المصابیح ۱۸/۱۳، ۱۹۔ وفتح الباری ۱۸/۱۳۔ ومسند الامام أحمد ۲۷/۵

۳۔ صحیح البخاری ۹/۱ وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۰، ۲۱ وسنن الترمذی ۲۶۰۹۔ ومسند الامام أحمد ۲۶/۲، ۹۳، ۱۲۰، ۳۶۳/۲، ۳۶۴، والسنن الکبری للبیھقی ۳۵۸/۱، ۸۱/۴، ۱۹۹۔ وفتح الباری ۴۹/۱،

۴۔ طبقات ابن سعد ۲۴۹/۷۔ والتاریخ الکبیر ۱۴۲/۱/۲ والجرح ۴۲۸/۱/۱۔ والجمع ۶۳/۱۔ والکاشف ۱۵۰/۱۔ ۱۵۱۔ وتاریخ الکبیر ۱۴۲/۱/۲ وتھذیب الکمال ۶۴۸ (۳۱/۳) وتھذیب التھذیب ۴۲۴/۱۔

جو شخص اپنے علم سے اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں اور بندوں کے دلوں کو بھی اس کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور جو شخص غیر اللہ کے لئے عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی توجہ بھی ہٹا دیتے ہیں اور اپنے بندوں کے دلوں کو بھی اس سے موڑ دیتے ہیں۔

۳۲۱۴- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ان سے احمد بن محمد بن عمر نے عبداللہ بن محمد بن عبید محمد بن حسین، حکیم بن جعفر، مسمع، ولید بن ہشام اور بدیل عقیلی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ:

روزہ عبادت گزاروں کے لئے قید خانہ ہے۔

۳۲۱۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار اور مہدی بن میمون کے اسنادی حوالے سے نقل ہے کہ:

جس رات بدیل عقیلی کا انتقال ہوا، انہوں نے خواب میں دیکھا، ایک کہنے والا کہہ رہا ہے سن لو! بدیل جنت کے مکینوں میں سے ہو گیا

بدیل رحمہ اللہ کی مسانید

بدیل بن میسرہ عقیلی رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالکؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں اس کے علاوہ ابوالجوزاء، اور عبداللہ بن شقیق سے بھی آپ کا سماع ثابت ہے۔

۳۲۱۶- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد الطیالسی، عبدالرحمٰن بن بدیل عقیلی، بدیل بن میسرہ عقیلی اور حضرت انس بن مالکؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے کچھ اپنے بھی ہیں'' اس پر آپ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل قرآن اللہ کے اپنے اور خاص لوگ ہیں۔[1]

۳۲۱۷- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد الطیالسی، عبدالرحمٰن بن بدیل عقیلی، بدیل بن میسرہ عقیلی، ابوالجوزاء کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ

''رسول اللہ ﷺ نماز کی ابتدا تکبیر سے اور قرأۃ کی ابتداء ''الحمد للہ رب العالمین'' سے کیا کرتے تھے اور جب رکوع کرتے تو اپنا سر نہ تو زیادہ بلند کرتے اور نہ زیادہ پست، بلکہ درمیان میں ہوتا۔''

۳۲۱۸- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد الطیالسی، ہارون اعور، بدیل عقیلی، عبداللہ بن شقیق اور حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ نبی ﷺ نے

''فروح وریحان'' کی قرأت کی۔

(۲۰۹) طلق بن حبیب[2]

اور ان عظیم انسانوں میں سے اپنے وعدے کی پاسداری کرنے والے، شریف عبادت گزار اور عقل مند طلق بن حبیب بھی ہیں۔

۳۲۱۹- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر اور عوف کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ طلق بن

۱- سنن ابن ماجة ۲۱۵ ومسند الامام احمد ۳/۱۲۷، ۱۲۸، ۲۴۲ وسنن الدارمی ۲/۴۳۳ والمستدرک ۱/۵۵۶. والمطالب العالیة ۳۵۰۰. والترغیب والترهیب ۲/۳۵۴ وکشف الخفاء ۱/۲۹۳. وتاریخ بغداد ۲/۳۱۱ ومیزان الاعتدال ۷۸۹۶. واللسان ۵/۸۲۴

۲- طبقات ابن سعد ۷/۲۲۷ والتاریخ الکبیر ۴/ت ۳۱۳۸. والجرح ۴/ت ۲۱۵۶ والجمع ۱/۲۳۵ وسیر النبلاء ۴/۶۰۱ والکاشف ۲/ت ۲۵۰۹ والمیزان ۲/ت ۴۰۲۲ والتقریب ۱/۳۸۰ وتهذیب التهذیب ۵/۳۱. والخلاصة ۲/ت ۳۲۰۸

حبیب اپنی دعا میں کہا کرتے تھے:

''اے اللہ میں آپ سے ڈرنے والوں کے علم کا، آپ کے بارے میں علم رکھنے والوں کے خوف کا، آپ پر بھروسہ کرنے والوں کے یقین کا، آپ پر ایمان رکھنے والوں کے توکل کا، آپ کے سامنے تواضع کرنے والوں کے رجوع کا اور آپ کی طرف رجوع کرنے والوں کی تواضع کا اور صبر کرنے والوں کے شکر کا اور شکر کرنے والوں کے اجر کا اور آپ کے محبوب اور نوازے ہوئے لوگوں کی نجات کا آپ سے سوال کرتا ہوں۔''

۳۲۲۰-ابوبکر آجری، عمر بن ایوب سقطی، ابو ہمام، قبیصہ، سفیان اور عاصم احول کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

بکر بن ابی ... کی طلق بن حبیب سے ملاقات ہوئی تو بکر نے ان سے درخواست کی کہ تقویٰ کے بارے میں جو کچھ آپ کو یاد ہے اس میں سے تھوڑا بہت ہمیں بھی بتلا دیجئے، یہ سن کر طلق بن حبیب نے جواب دیا، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے کام اللہ تعالیٰ کے نور کی هدایت میں کرو، اللہ تعالیٰ سے اچھے بدلے کی امید رکھو اور تقویٰ اللہ تعالیٰ کے نور کی هدایت کے مطابق گناہوں کو چھوڑ دینے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے کا نام ہے۔

۳۲۲۱-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر اور ابن عیینہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابونجیح کے بیٹے کا بیان ہے:

ہمارے شہر میں طلق بن حبیب سے زیادہ اچھی طرح نماز کا اہتمام کرنے والا کوئی نہیں۔

۳۲۲۲-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی اور سفیان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبدالکریم نے بیان کیا:

طلق بن حبیب جب قراءۃ کی ابتداء کرتے تو آپ سورۂ عنکبوت تک پہنچنے سے پہلے رکوع نہیں کرتے تھے اور آپ فرمایا کرتے تھے، میری خواہش ہے کہ میں مزید قیام کروں لیکن میری کمر میں درد شروع ہو گیا ہے۔

۳۲۲۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابو معمر، سفیان اور عبدالکریم بن امیہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ طلق بن حبیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت ... یادہ حسین آواز اس شخص کی ہے کہ جسے قرآن کریم پڑھتے دیکھ کر آپ یہ اندازہ لگالیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر رہا ہے۔ عبدالکریم کا بیان ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت طلق کی یہی حالت ہوتی تھی اور طلق رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے، میری خواہش ہے کہ میں اس وقت تک نماز میں کھڑا رہوں جب تک میری کمر میں درد نہ ہو جائے، چنانچہ آپ سورۂ بقرہ سے نماز کی ابتداء کرتے اور سورۂ عنکبوت تک پہنچنے سے پہلے رکوع نہیں کرتے تھے۔

۳۲۲۴-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، عبدالحمید بن عبداللہ بن مسلم بن یسار اور کلثوم بن جبر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

بصرہ میں تمنا کرنے والے ''طلق بن حبیب رحمہ اللہ کی عبادت اور مسلم بن یسار رحمہ اللہ کی بردباری کی تمنا کیا کرتے تھے''۔

۳۲۲۵-محمد بن علی بن عاصم، حسین بن محمد مودود، ابراہیم بن سعید، روح اور ابن عوف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

طلق بن حبیب رحمہ اللہ اپنے وعظ میں کہا کرتے تھے: اے ابن آدم، دنیا تیرا گھر نہیں ہے اور تو اس میں سے کچھ جمع نہیں کر سکے گا، لہٰذا اے ابن آدم تو معمولی بات کے معاملے میں اللہ سے ڈر کیونکہ تو آخرت میں اس کا سامنا کرے گا۔

۳۲۲۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان، معمر اور سعد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

جب یہ لوگ طلق بن حبیب رحمہ اللہ سے ملتے تو ان کی جدائی سے پہلے پہلے طلق بن حبیب رحمہ اللہ یہ دعا ضرور پڑھتے:

''اے اللہ آپ مؤمنین کے لئے هدایت کے معاملے کو پختہ کر دیجئے تاکہ آپ اس کے ذریعے اپنے دوستوں کو عزت دیں اور

اپنے دشمنوں کو ذلیل کریں اور آپ کے دوست اس کی وجہ سے آپ کی اطاعت میں مشغول ہو جائیں اور آپ کے غصے سے بہت دور ہو جائیں"

سعد بن ابراہیم کا بیان ہے کہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق اتنے زیادہ ہیں کہ بندہ ان کی ادائیگی نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں انسان کے شمار سے باہر ہیں لیکن صبح شام اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں سے توبہ کیا کرو۔

۳۲۲۷-ابومحمد بن حیان، علی بن جبلہ، محمد بن عبدالعزیز، عبدالعزیز، مسیب اور یزید بن ابی زیاد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ طلق بن حبیب رحمہ اللہ نے ان سے بیان کیا:

انجیل میں باری تعالیٰ کا یہ ارشاد لکھا ہوا ہے اے ابن آدم، غصے کے وقت مجھے یاد کیا کرو، میں بھی غصے کے وقت تمہیں یاد کیا کروں گا اور میں جن لوگوں کو بے برکتی کی بناء پر گھٹا گھٹا کر کم کرتا ہوں تمہیں ان سے علیحدہ رکھوں گا اور جب تم پر ظلم کیا جائے تو صبر کرو، کیونکہ تمہارا ایک ایسا مددگار موجود ہے، جو تمہارے اپنی ذات کے لئے مددگار بننے سے بہت بہتر ہے۔

۳۲۲۸-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن آدم، ابوبکر نہشلی اور حبیب بن ابی ثابت کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ طلق ابن حبیب نے بیان فرمایا:

بندہ مؤمن کا انتقال دو نیکیوں کے درمیان میں ہوتا ہے ان میں ایک کو وہ ادا کر چکا ہوتا ہے اور ایک کا انتظار کر رہا ہوتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ کی مراد ان دو نیکیوں سے نماز تھی۔

طلق بن حبیب رحمہ اللہ کی مسانید ...... طلق بن حبیب رحمہ اللہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں جبکہ تابعین میں سے بشیر بن کعب اور دوسرے کبار تابعین سے آپ نے مسنداً احادیث روایت کی ہیں۔

۳۲۲۹-محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمود بن غیلان، مؤمل بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، حمید، طلق بن حبیب اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

"چار چیزیں جس شخص کو دیدی گئیں تو اسے دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں دیدی گئیں، شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، مصائب پر صبر کرنے والا جسم اور ایسی بیوی جو اس کی عدم موجودگی میں اپنے نفس اور اس کے مال میں کسی خیانت کا ارتکاب نہ کرے"[1]

یہ حدیث طلق بن حبیب رحمہ اللہ کے طریق سے غریب ہے اور اس کو مرفوعاً اور متصلاً صرف مؤمل نے ہی حماد سے روایت کیا ہے۔

۳۲۳۰-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، شیبان بن فروخ، قاسم بن فضل اور سعید بن مہلب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ طلق بن حبیب کا بیان ہے:

میں اہل جہنم کے بارے میں شفاعت کا انکار کرنے والے لوگوں میں سخت ترین موقف رکھنے والا آدمی تھا، یہاں تک کہ میری ملاقات حضرت جابر بن عبداللہؓ سے ہوئی تو میں نے ان کے سامنے وہ آیتیں کہ جن میں اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کے جہنم سے نہ نکالے جانے کا تذکرہ کیا ہے پڑھنی شروع کیں اور جتنی آیتیں پڑھنے کی میرے اندر طاقت تھی وہ میں نے پڑھ کر انہیں سنا دیں، ان آیتوں کو سن کر حضرت جابرؓ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے طلق! کیا تم اپنے آپ کو مجھ سے زیادہ قرآن و سنت سے واقفیت رکھنے والا سمجھتے ہو، میں نے

---

[1] الجامع الکبیر للسیوطی ۲/ ۲۸

کہا نہیں اور پھر میں نے آپ کے سامنے سر جھکالیا، تو حضرت جابرؓ نے ارشاد فرمایا جو آیتیں تم نے میرے سامنے تلاوت کی ہیں ان کا مصداق تو کفار اور مشرکین ہیں اور جن لوگوں کی بارے میں شفاعت قبول کی جائے گی وہ ایسے مؤمنین ہوں گے جن سے دنیا میں کچھ گناہ سرزد ہوئے ہوں گے چنانچہ انہیں ان گناہوں کے بدلے میں عذاب دیا جائے گا اور پھر انہیں جہنم سے نکالا جائے گا۔ طلق بن حبیب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ پھر حضرت جابرؓ نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو:

(اہل جہنم میں سے گناہ گار مؤمنوں کو) آگ میں داخل ہونے کے بعد آگ سے نکالا جائے گا۔

اس کے بعد حضرت جابرؓ نے ارشاد فرمایا: جو آیتیں تم نے میرے سامنے پڑھیں ہم بھی انہیں پڑھتے ہیں یعنی ہم ان سے غافل نہیں ہیں۔

اس حدیث کو علی بن جعد نے قاسم بن فضل عن طلق بن حبیب کے طریق سے سعید بن مہلب کے واسطے کے بغیر نقل کیا ہے۔

۳۲۳۱- ابوبکر بن محمد بن عبداللہ القاری، عبید اللہ بن حسن، مسدد، ابوعوانہ، ابوبشر طلق بن حبیب، بشیر بن کعب عدوی اور ابوذر غفاریؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

"آپ ﷺ نے (حضرت ابوذرؓ کو خطاب کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا کہ کیا میں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف تمہاری راہنمائی نہیں کروں؟

انہوں نے فرمایا کیوں نہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللہِ"[1]

(۲۱۰) یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ [2]

اور دین کے مؤمنوں میں سے ایک باخبر راوی، صاحب فکر اور صاحب بصیرت مؤمن ابونصر یحییٰ بن ابی کثیر بھی ہیں، آپ جادۂ مستقیم پر گامزن، پرہیزگار و دور اندیش اور فقہی مسائل میں اجتہاد کی صلاحیت رکھنے والے انسان تھے۔

۳۲۳۲- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ سلیمان بن احمد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں انہوں نے معاذ بن مثنیٰ اور مسدد کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر کا بیان ہے میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

علم جسمانی راحت و آرام کے ساتھ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

۳۲۳۳- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی آبار اور مسدد کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر اپنے والد کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

علم کی میراث سونے کی میراث سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر درست اور پختہ یقین موتیوں سے بہتر ہے۔

[1] سنن ابن ماجة ۳۸۲۲، ۳۸۲۵. ومسند الامام أحمد ۲/ ۲۹۹، ۵۲۰، ۵۲۵، ۵۳۵، ۳/ ۴۰۰، ۴۰۳، ۵/ ۱۴۵، ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۵۶، ۱۶۹. والمعجم الكبير للطبراني ۵/ ۲۵۶. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۹۸. واتحاف السادة المتقين ۵/ ۱۶ والترغيب والترهيب ۲/ ۴۴۴

[2] طبقات ابن سعد ۵/ ۵۵۵. والتاريخ الكبير ۸/ ۳۰۸۶. والجرح ۹/ت ۵۹۹. والجمع ۲/ ۵۱۱. وسير النبلاء ۶ وتذكرة الحفاظ ۱/ ۱۲۸. والميزان ۴/ت ۹۶۰۷ وتهذيب الكمال ۷۴۰۶، (۳۱/ ۵۰۴) وتهذيب التهذيب ۱۱/ ۲۶۸

۳۲۳۴-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحق فزاری اور اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر اور قتادہ فرمایا کرتے تھے

ان کے نزدیک خواہشات نفسانی سے زیادہ خوفناک چیز اس امت کے حق میں کوئی نہیں۔

۳۲۳۵-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن حسن، اسحٰق بن وہب علاف، امام حفص بن عمر اور عامر بن یساف کے سلسلۂ سند سے روایت کیا ہے کہ:

یحییٰ بن کثیر عمدہ لباس پہننے والے اور وجیہ صورت انسان تھے، آپ نے انتقال کے وقت صرف تینتیس درہم چھوڑے جس سے آپ کے کفن دفن کا انتظام کیا گیا۔

۳۲۳۶-احمد بن اسحٰق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسین بن ابی کبشہ، محمد بن بکر اور حمید کندی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر نے ارشاد فرمایا:

قرآن کریم اور علم فقہ کی تعلیم میں مشغول رہنا نفلی نماز میں مشغول رہنے کے برابر ہے۔

۳۲۳۷-محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ بابلتی اور اوزاعی کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے:

قیامت کے دن آدمی سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا، اگر اس کی نماز ٹھیک رہی تو اس کے تمام اعمال ٹھیک ہوں گے اور اگر اس کی نماز میں کوئی کوتاہی نکلی تو اس کے بقیہ اعمال میں بھی ضرور کوئی نہ کوئی کوتاہی نکلے گی۔

۳۲۳۸-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی داؤد، محمد بن خالد، ولید بن مسلم اور ابوعمرو اوزاعی کے حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

عالم وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

۳۲۳۹-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی داؤد، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس اور اوزاعی کے اسنادی حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر کا یہ ارشاد منقول ہے:

میں نے جب بھی دو عالموں سے ملاقات کی تو ان میں سے زیادہ وسعت رکھنے والے عالم کو زیادہ فقیہ اور سمجھدار پایا۔

۳۲۴۰-احمد بن اسحٰق، عبداللہ، عمرو بن عثمان اور محمود بن خالد، ولید اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ نے بیان فرمایا:

علماء نمک کے مثل ہیں جو ہر چیز کی صحت اور درستگی کا باعث بنتا ہے لیکن جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو اس کو کوئی چیز درست نہیں کر سکتی اور اسے پاؤں کے نیچے روندنا اور پھینک دینا ہی مناسب ہوتا ہے۔

۳۲۴۱-محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی کے حوالے سے یحییٰ بن کثیر کا یہ ارشاد منقول ہے:

جس شخص میں چھ صفات پائی جائیں گی تو اس کا ایمان مکمل ہوگا، اللہ کے دشمنوں سے تلوار کے ذریعے جہاد، گرمی کے موسم میں روزے رکھنا، سردیوں کے دنوں میں اچھی طرح وضو کرنا، بارش والے دن میں جلدی نماز پڑھنا، حق پر ہونے کے باوجود لڑائی جھگڑے کو ترک کرنا اور مصیبت کے وقت صبر کرنا۔

۳۲۴۲-محمد بن معمر، ابوشعیب، یحییٰ بن عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ

نے ارشاد فرمایا:

لوگ کہتے ہیں فلاں شخص عبادت گزار ہے، حالانکہ عبادت گزار تو صرف پرہیزگار آدمی ہے۔

۳۲۴۳-محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ میں آپ کو نذر رب ہونے دنوں میں سب سے پہلے سے لے کر آج تک اختیار کرتا ہوں۔

منصور بن محمد بن حسن حذاء، عبداللہ بن ابی داؤد، محمود بن خالد، ولید اور ابوعمرو کے حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے:

جس شخص کی گفتگو درست ہوئی تو میں نے اس کے اثر اس کے تمام اعمال میں دیکھا اور جس شخص کی گفتگو میں بگاڑ پیدا ہوتو میں نے اس کا اثر اس کے تمام اعمال میں ضرور دیکھا۔

۳۲۴۴-عمر بن احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بغوی، سریج بن یونس اور ولید کے حوالے سے مروی ہے کہ آدمی کا اپنی نیکیوں کو یاد رکھنا اور اپنے گناہوں کو بھول جانا بڑا سخت دھوکہ ہے۔

۳۲۴۵-محمد بن معمر، عبداللہ بن حسن، یحییٰ بن عبداللہ اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

سب سے افضل عمل پرہیزگاری ہے اور سب سے افضل عبادت تواضع ہے۔

۳۲۴۶-محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، یزید بن خالد، عیسیٰ بن یونس اور امام اوزاعی کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایک شخص نے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے کہا میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

یہ سن کر آپ نے جواب دیا یہ بات میں نے پہلے ہی اپنے دل میں پہچان لی تھی۔

۳۲۴۷-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ یحییٰ سے ایک آدمی نے کہا: جب تو راستہ میں کسی اہل بدعت سے ملے تو دوسرا راستہ اختیار کر لے۔

۳۲۴۸-محمد بن احمد بن حسن، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان اور عامر بن یساف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد (فی روضة یحبرون) کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد سماع ہے۔

۳۲۴۹-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، عباس بن ولید اور ان کے والد ولید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے باری تعالیٰ کے قول (فی روضة یحبرون)(روم ۱۵) کے بارے میں ارشاد فرمایا اس سے مراد سماع ہے۔ جب اہل جنت سماع شروع کریں گے تو جنت میں موجود ہر درخت سے پھول نکل آئیں گے۔

۳۲۵۰-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم اور ابوعمرو اوزاعی کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

یحییٰ ابن کثیر رحمہ اللہ رمضان کی آمد کے موقع پر یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ مجھے رمضان کے لئے سلامت رکھئے اور رمضان کو میرے لئے سلامت رکھئے اور مجھے قبولیت کے ساتھ سلامت رکھئے۔

۳۲۵۱-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، عباس بن ولید اور ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اوزاعی نے بیان کیا میں نے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

آدمی حلال اور پاکیزہ اشیاء سے روزہ تو رکھتا ہے اور حرام اور گندی چیز یعنی اپنے بھائی کے گوشت سے افطار کرتا ہے اور آپ نے

مزید فرمایا: تمہیں کسی شخص کی بردباری اس وقت تک تعجب میں نہ ڈالے جب تک کہ تم غصے کے وقت اس کے مشاہدہ نہ کرلو اور کسی شخص کی امانت تعجب میں نہ ڈالے جب تک کہ اس کے اندر مال حاصل کرنے کا لالچ نہ ہو، کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ وہ کس پہلو پر گرے گا۔

۳۲۵۲-برکت ختم کرنے والی اشیاء احمد، عبداللہ، محمود بن خالد اور ولید کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوعمرو اوزاعی رحمہ اللہ نے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔

تین چیزیں جس گھر میں ہوں گی اس سے برکت اٹھ جائے گی اور وہ تین چیزیں فضول خرچی، زنا کاری اور خیانت ہیں۔

۳۲۵۳-محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ اور امام اوزاعی کے حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

اگر اس امت سے قیامت کا وعدہ نہ کیا گیا ہوتا تو ایک گروہ کے دیکھتے دیکھتے ہی دوسرے گروہ کو زمین میں دھنسا دیا جاتا۔

۳۲۵۴-محمد بن عمر بن سلم، احمد بن خالد بن غزوان، محرز بن عون اور عامر بن یساف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اے ابن آدم اچھے اخلاق کی ابتداء اپنے گھر والوں سے کیجئے کیونکہ دوسرے لوگوں کے ساتھ تمہارا میل جول ان کے مقابلے میں ہوتا ہے۔

۳۲۵۵-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی داؤد، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد اور اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

فرشتہ آدمی کا عمل لے کر خوشی خوشی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس شخص کے بارے میں حکم دیتے ہیں اسے سجین میں ڈال دو، مجھے ایسے عمل کی ضرورت نہیں۔

۳۲۵۶-جنت کو مزین کیا جاتا ہے...... احمد بن اسحٰق، ابوبکر بن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم اور ابوعمرو کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے بیان کیا:

دو وقت ایسے ہیں جن میں جنت کو مزین کیا جاتا ہے اور حورعین کا بناؤ سنگھار کیا جاتا ہے۔ ایک نماز کا وقت اور دوسرا قتال کا وقت اور جب ان دو موقعوں سے کوئی آدمی واپس آتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے نہ تو جنت کا سوال کرتا ہے اور نہ ہی حورعین کا تو جنت کی حوریں اسے مخاطب کر کے کہتی ہیں تیرا برا ہو کہ تو نے اللہ تعالیٰ سے نہ تو جنت مانگی اور نہ ہی ہمیں مانگا اور جہاد کے موقع پر مجاہد کی ہونے والی بیوی اسے خطاب کر کے کہتی ہے آگے بڑھتے رہو اور مجھے میری سہیلیوں کے سامنے رسوا نہ کرو۔

۳۲۵۷-احمد بن علی مرصعی جعفر بن محمد بن حبیب، احمد بن حازم، ہشیم بن عبداللہ اور عامر بن یساف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ نے اپنے شاگردوں کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

نیت کرنا سیکھو کیونکہ نیت عمل سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔

۳۲۵۸-ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، حسین بن یحییٰ، عباس بن عبدالعظیم، نضر بن محمد اور عکرمہ بن عمار کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا

چغل خور اور لگائی بجھائی کرنے والا ایک گھڑی میں جتنا فساد برپا کرتا ہے جادوگر ایک مہینے میں بھی اتنا فساد برپا نہیں کر سکتا۔

۳۲۵۹-حضرت سلیمان کے نصائح:۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب بن نجدہ، ابوالمغیرہ ،عبدالقدوس بن حجاج خولانی اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحیی بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا، اے میرے پیارے بیٹے! چغلی سے بچو، کیونکہ یہ تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ ظالم و جابر بادشاہ کے غصے سے بچو، کیونکہ وہ ملک الموت کی مانند ہے اور جھگڑے سے بچو کیونکہ اس کا نفع بہت کم ہے اور یہ دو بھائیوں کے درمیان دشمنی کو بھڑکا دیتا ہے۔ اے میرے پیارے بیٹے! بنی آدم کے گناہ ان کا فخر کرنا ہے اور زنا کاری تمام گناہوں سے زیادہ سخت ہے۔

اے میرے پیارے بیٹے! خواب بہت ہی کم سچے ثابت ہوتے ہیں اور اکثر و بیشتر جھوٹے ہوتے ہیں، لہٰذا ان کی وجہ سے غمگین نہیں ہونا، کتاب اللہ کو لازم پکڑنا اور بدفالی سے بچتے رہنا۔ اے میرے پیارے بیٹے! غصے کی کثرت سے بچنا، کیونکہ غصے کی کثرت بردبار آدمی کے دل کو ناراض کر دیتی ہے۔

۳۲۶۰-سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب، ابوالمغیرہ اور امام اوزاعی کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحیی بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! اگر تم اپنے دشمن کو غم و غصے میں مبتلا کرنا چاہتے ہو تو اپنی بیوی اور بیٹے سے لاٹھی دور نہ رکھو۔

۳۲۶۱-سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب، ابوالمغیرہ اور امام اوزاعی رحمہ اللہ نے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحیی بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔

اے میرے بیٹے! اپنی بیوی کے معاملے میں حد سے زیادہ غیرت کا مظاہرہ نہ کرنا جب تک کہ تم اس سے کسی گناہ کو صادر ہوتا ہوا نہ دیکھ لو، کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تمہاری وجہ سے کسی گناہ سے بری ہونے کے باوجود بھی اس سے دفاع کرنے کی کوشش کرے گی۔

۳۲۶۲-سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب، ابوالمغیرہ اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحیی ابن ابی کثیر رحمہ اللہ سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔

مالداری کے بعد تنگدستی اور فقر و فاقے کے ساتھ گناہ بہت ہی بری چیزیں ہیں اور ان سے بھی زیادہ بری بات یہ ہے کہ کوئی شخص پہلے عبادت گزار ہو اور پھر عبادت کو ترک کر دے۔

۳۲۶۳-ابو محمد بن حیان، محمد بن عبداللہ رستہ، سلیمان بن داؤد معنزی، نعمان بن عبدالسلام، مفضل بن یونس اور امام اوزاعی رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحیی بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا۔

بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست سے کہے آؤ مرنے سے پہلے کچھ روزے رکھ لیں اور بدترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست سے کہے آؤ ہم مرنے سے پہلے کچھ کھا پی لیں۔

۳۲۶۴-احمد بن بندار عبداللہ بن ابی داؤد، علی بن مسلم اور حسن بن عرفہ، عبداللہ بن مبارک اور امام اوزاعی رحمہ اللہ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحیی بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! اللہ تعالیٰ کی خشیت کو لازم پکڑو کیونکہ یہ ہر چیز پر غالب آجاتی ہے۔

۳۲۶۴-احمد بن بندار عبداللہ بن ابی داؤد، علی بن مسلم اور حسن بن عرفہ، عبداللہ بن مبارک اور امام اوزاعی رحمہ اللہ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! اللہ تعالیٰ کی خشیت کو لازم پکڑو کیونکہ یہ ہر چیز پر غالب آجاتی ہے۔

۳۲۶۵-احمد، عبداللہ، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی کے اسنادی سلسلے سے روایت ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی برائی کرتا ہے تو وہ اپنے نفس کے ساتھ برائی کی ابتداء کرتا ہے۔

۳۲۶۶-احمد بن بندار، عبداللہ بن ابوداؤد، علی بن خشرم اور عبداللہ بن سعید، عیسیٰ بن یونس، امام اوزاعی کے حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

آپ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اے میرے بیٹے! کسی بات کا قطعی فیصلہ کسی راہنما سے مشورے کے بغیر نہیں کرنا، کیونکہ جب تم یہ کام کرلو گے تو تمہیں اس کام پر غم نہیں ہوگا۔

۳۲۶۷-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، ولید بن مسلم اور عمر بن عبدالواحد اور امام اوزاعی کے اسنادی حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا یہ بیان نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا اے میرے پیارے بیٹے! پہلے دوست کو لازم پکڑو کیونکہ دوسرا اس کے مساوی نہیں ہوسکتا ہے۔

۳۲۶۸-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، ولید اور ابوعمرو اوزاعی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا ارشاد نقل کیا ہے:

آپ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! ہلاک ہونے والے کی ہلاکت پر تعجب نہ کر کہ وہ کیسے ہلاک ہوا، بلکہ نجات پانے والے کی نجات پر تعجب کر کہ اس نے کیسے نجات پائی۔

اے میرے بیٹے! جسمانی صحت سے بڑھ کر کوئی مالداری اور آنکھوں کی ٹھنڈک سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔

۳۲۶۹-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان حسن بن عرفہ، عیسیٰ بن یونس اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا:

آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوتے رہنا تنگی کی زندگی ہے۔

یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کی مسانید: آپ نے کئی صحابہ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں، ان میں حضرت انس، ابو کامل، عبداللہ بن ابی اوفیٰ اور یوسف بن عبداللہ بن عبدالسلام بھی شامل ہیں جبکہ اجلہ تابعین میں سے سعید بن المسیب، ابی سلمہ بن

عبدالرحمن، عروہ بن الزبیر، سالم بن عبداللہ، القاسم بن محمد اور عبداللہ بن ابوقتادہ وغیرہ سے مسند ااحادیث روایت کی ہیں۔

۳۲۷۰-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ محمد بن حسن بن کوثر، علی بن فضل، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، یحیٰی بن ابی کثیر رحمہ اللہ اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے پاس روزہ افطار کرتے تو آپ یہ دعا پڑھتے:

افطر عند کم الصائمون واکل طعامکم الابرار وتنزلت علیکم الملائکہ.

ترجمہ: روزے دارتمہارے پاس افطار کریں نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت لے کر نازل ہوں۔[1]

اس حدیث کو وکیع نے عن الثوری عن ہشام عن یحیٰی کے طریق سے روایت کیا ہے اور اس طریق کو روایت کرنے میں زہیر بن عباد متفرد ہیں۔ جبکہ مشہور طریق میں یہ حدیث وکیع عن ہشام کی سند سے سفیان ثوری رحمہ اللہ کے واسطے کے بغیر آئی ہے اور امام اوزاعی نے بھی اس حدیث کو یحیٰی بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کیا ہے جبکہ طلحہ بن زید نے اس حدیث کو خلیل بن مرہ عن یحیٰی بن ابی کثیر عن ابی سلمہ عن ابی ہریرۃؓ کے طریق سے روایت کیا ہے۔

۳۲۷۱-محمد بن علی بن مسلم، عثمان بن عمر الضبی، وھب بن جریر، عیسیٰ بن میمون، یحیٰی بن ابی کثیر اور حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

جس شخص نے غیر محسن کی طرف احسان کی نسبت کی تو اس نے اس چیز کا انکار کیا جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل فرمائی۔

یہ حدیث یحیٰی کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف وھب عن عیسیٰ بن میمون کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۲۷۲-**جمعہ کی فضیلت**...... سلیمان بن احمد، جریر بن عرفہ، یزید بن عبدربہ جرجانی، ولید، اوزاعی، یحیٰی بن ابی کثیر اور حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

میرے سامنے (ہفتے) کے تمام دن پیش کئے گئے ان میں جمعے کا دن بھی تھا جو چمکتا ہوا اور روشن تھا اور اس میں ایک سیاہ نکتہ بھی تھا میں نے اس نکتے کے بارے میں پوچھا تو کہا گیا یہ وہ گھڑی ہے جس میں جمعے کی نماز قائم کی جاتی ہے۔''[2]

یہ حدیث یحیٰی عن اوزاعی کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اس حدیث کو مرفوعا اور متصلا صرف اسی طریق سے نقل کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ولید سے روایت کرنے میں یزید بھی متفرد ہیں۔

۳۲۷۳-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ۔ روح بن عبادہ ہشام بن ابی عبداللہ اور حسین بن ذکوان، یحیٰی ابن کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور حضرت ابوہریرۃؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھا کرو۔ سوائے اس شخص کے جو اس دن میں روزہ رکھا کرتا تھا۔ اسے چاہیے کہ روزہ رکھے۔[3]

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے ابراہیم بن طہمان نے بھی حسین بن ذکوان سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۔ سنن أبی داؤد ۲۳۵۴ وسنن ابن ماجۃ ۱۷۴۷ ومسند الامام أحمد ۳/۱۱۸، ۲۰۱ والسنن الکبری للبیہقی ۴/۲۳۹، ۲۴۰ وصحیح ابن حبان ۱۳۵۳ والمصنف لعبد الرزاق ۷۹۰۷ والمطالب العالیۃ ۳۱۲۵. ونصب الرایۃ ۲/۴۸۰. وأمالی الشجری ۱/۳۳، ۲۸۹، ۲/۱۲۲. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۳/۱۰۰. وعمل الیوم واللیلۃ ۴۷۶

۲۔ المصنف لعبد الرزاق ۵۵۵۹، ۵۵۲۰. ومجمع الزوائد ۲/۱۶۴، ۵۷۸ والاحادیث الصحیحۃ ۱۹۳۳.

۳۔ صحیح مسلم ۶۲ ۷۶ وسنن الترمذی ۶۸۴، ۶۸۵. وسنن ابن ماجۃ ۱۶۵۰ وسنن ابی داؤد ۲۳۳۵، ومسند الامام أحمد ۲/۲۳۴، ۵۲۱ وسنن النسائی. کتاب الصیام باب ۳۰ وفتح الباری ۴/۱۲۸

۴۲۷۴-اہل بدر وحدیبیہ کو آگ نہ چھوئے گی...... عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابوحذیفہ، عکرمہ بن عمار، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ اور حضرت ابوہریرہؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حاطب بن بلتعہؓ کا غلام نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگے. یارسول اللہ! حاطب جنت میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ آپ غلاموں پر سختی کیا کرتے تھے (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم نے جھوٹ بولا ہے'' جو شخص بھی غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ میں شریک ہوا ہے وہ انشاء اللہ آگ میں داخل نہیں ہوگا۔[1]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے لیث کے طریق سے، جبکہ یحییٰ کے طریق سے یہ حدیث عزیز ہے اور مصنف نے اسے صرف ابو حذیفہ کے طریق سے نقل کیا ہے جو تمام طریق میں سب سے زیادہ عالی ہے۔

۴۲۷۵-علی بن احمد بن ابوغسان، عبدالرحمٰن بن خلاد، سعدان بن زکریا دورقی، اسماعیل بن یحییٰ، سفیان بن ابی اسحٰق، حارث، علی، اوزاعی یحییٰ بن ابی کثیر، سعید بن المسیب کے سلسلۂ سند سے اور علی ابن جریج اور ابوالزبیر اور حضرت جابرؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے'' لاالــــہ الااللہ'' کا اقرار کرنے والوں کی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو اور ان کے بارے میں شرک کی گواہی نہ دو اور تقدیر کی اچھائی اور برائی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاننا اور جہاد قیامت کے دن تک جاری رہے گا اور اسے کسی ظالم کا ظلم اور منصف کا انصاف ختم نہیں کرسکے گا۔[2]

یہ حدیث سفیان ثوری، اوزاعی، وابن جریج کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں اسماعیل بن یحییٰ تیمی متفرد ہیں اور ان سے روایت کرنے میں سعدان بن زکریا متفرد ہیں۔

۴۲۷۶-کھانے کے آداب...... ابوبکر بن خلاد اور عیسیٰ بن محمد جریج، حارث بن ابی اسامہ، عبیداللہ بن موسیٰ، عبدالاعلیٰ بن اعین، یحییٰ بن ابی کثیر، عروہ بن زبیر اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب کھانا رکھ دیا جائے تو تم میں سے ہر ایک اپنے سامنے سے کھائے اور برتن کے درمیان میں سے نہ کھائے کیونکہ باقی برتن میں برکت وہیں سے آتی ہے اور کوئی شخص بھی دسترخوان اٹھانے سے پہلے نہ اٹھے اور جب تک سب لوگ اپنے ہاتھ کھانے سے نہ روک دیں اس وقت تک سیر ہونے کے باوجود بھی اپنا ہاتھ نہ روکے کیونکہ ایسا کرنا اس کے ساتھی کو شرمندہ کردے گا اور وہ بھی کھانے سے اپنا ہاتھ روک دے گا۔ حالانکہ ہوسکتا ہے کہ اسے ابھی کھانے کی حاجت ہو اور اپنے ساتھیوں کے سامنے سے کھانا نہ کھائے۔[3]

یہ حدیث یحییٰ ابن کثیر رحمہ اللہ کے طریق سے غریب ہے اور ان سے روایت کرنے میں عبدالاعلیٰ بن اعین اور عبیداللہ بن موسیٰ متفرد ہیں جبکہ عبداللہ بن موسیٰ سے اس حدیث کو بہت سے علماء اور ائمہ حدیث نے روایت کیا ہے جن میں ابوبکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ، ابن کرامہ رحمہ اللہ اور یوسف القطان رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔

---

[1] ـ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب ۳۶ ومسند الامام أحمد ۳/ ۳۴۹. وسنن الترمذی ۳۸۶۴ وفتح الباری ۷/ ۳۰۳. واتحاف السادة المتقین ۱۰/ ۷۹

[2] ـ مجمع الزوائد ۱/ ۱۰۶

[3] ـ سنن ابن ماجة ۳۲۷۳ وکنز العمال ۴۰۷۵۱

[4] ـ صحیح البخاری ۸/ ۱۰۹ وسنن الترمذی ۲۳۰۴ وسنن ابن ماجة ۳۱۷۰. ومسند الامام أحمد ۱/ ۳۴۳. والسنن الکبری للبیهقی ۳۷۰/۳. والمستدرک ۳۰۶/۳. وفتح الباری ۲۴۹/۱۱.

۳۲۷۷- دو عظیم نعمتیں ...... عمر بن محمد سری اور محمد بن حمید، ابو القاسم الجصاص، سعید بن عیسیٰ الکریزی، عبداللہ بن ادریس، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی واسطے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ

دو نعمتوں کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں پڑے ہوتے ہیں (اور وہ دو نعمتیں) صحت اور فراغت (کی نعمتیں ہیں) [1]

یہ حدیث یحییٰ عن عکرمہ کے طریق سے غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۲۷۸- محمد بن حمید، عمر بن ایوب بن مالک السقطی، عبداللہ بن عبدالرحیم مروزی، ابراہیم بن اشعث، یحییٰ بن موسیٰ، عمر بن راشد، یحییٰ بن ابی کثیر، نافع اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص کا کلام زیادہ ہو جاتا ہے تو اس کی لغزشیں بھی زیادہ ہو جاتی ہیں اور جس شخص کی لغزشیں زیادہ ہو جائیں تو اس کے گناہ بھی زیادہ ہو جاتے ہیں اور جس شخص کے گناہ زیادہ ہو جائیں تو آگ اس کی زیادہ حقدار ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔[1]

یہ حدیث مرفوعاً اور متصلاً یحییٰ عن نافع کے طریق سے غریب ہے اور عبداللہ بن عبدالرحیم مروزی کا لقب فجا اور ابراہیم بن اشعث بخاری کا لقب امام ہے اور عمر بن راشد سے روایت کرنے میں یحییٰ متفرد ہیں۔

۳۲۷۹- لعنت، جھوٹی قسم، کفر کی تہمت کا بیان ...... فاروق بن عبدالکبیر خطابی، ابو مسلم کشی، حجاج بن نصیر، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو قلابہ اور ثابت بن ضحاک انصاری کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

آدمی پر اس چیز کی نذر لازم نہیں جس کا وہ مالک نہیں اور کسی مؤمن پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کی طرح ہے اور جس شخص نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا تو قیامت کے دن اسی چیز سے اسے عذاب دیا جائے گا اور جس شخص نے اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھائی، تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا اور جس شخص نے کسی مؤمن پر کفر کی تہمت لگائی تو گویا کہ اس نے اس کو قتل کر دیا۔[2]

مؤ لف اور یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور تابعین میں سے سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے جبکہ غیر تابعین میں سے بہت سے علماء اور ائمہ حدیث نے یہ حدیث روایت کی ہے جن میں امام اوزاعی، معمر بن راشد، معاویہ بن سلام، علی بن المبارک، ابان بن یزید عطار اور حرب بن شداد بھی شامل ہیں۔

۳۲۸۰- سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر حسن بصری اور حضرت انسؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”جب کوئی مسلمان آدمی سات گز یا نو گز مکان بناتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا کہتا ہے اے تمام فاسقوں میں سب سے بڑے فاسق تو کہاں جا رہا ہے۔[3]

یہ حدیث اوزاعی عن یحییٰ عن حسن کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں ولید بن موسیٰ قرشی متفرد ہیں جو کہ

---

[1] مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۰۲ واتحاف السادۃ المتقین ۶/ ۳۵۵، ۲۹۶ وتخریج الاحیاء ۳/ ۱۰۷. وتاریخ ابن عساکر ۷/ ۵۲ والضعفاء للعقیلی ۳/ ۳۸۶ والفوائد المجموعۃ ۹۱ وتذکرۃ الموضوعات ۲۰۵ وکشف الخفا ۲/ ۳۷۹ والکامل لابن عدی ۵/ ۱۹۷۰. والعلل المتناهیۃ ۲/ ۲۱۲

[2] صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۲۷، وسنن ابی داؤد، کتاب الایمان والنذور باب ۹، وسنن النسائی، کتاب الایمان والنذور باب ۳۱. ومسند الامام احمد ۴/ ۳۳

[3] الاحادیث الضعیفۃ ۲۰۱ وکشف الخفا ۲/ ۲۲۹ وتذکرۃ الموضوعات ۱۰۹ وکنز العمال ۴۱۵۵۳

[4] طبقات ابن سعد ۷/ ۱۵۶، والتاریخ الکبیر ۲/ ت ۱۲۵۶ والجرح ۸/ ت ۱۳۱۹ والجمع ۲/ ۵۲۲ وسیر النبلاء ۵/ ۲۵۲ والکاشف ۳/ ت ۵۵۱۴. ومیزان الاعتدال ۴/ ت ۹۵۸۸ والتقریب ۲/ ۳۵۶ والخلاصۃ ۳/ ت ۸۰۲۸.

ایک ضعیف راوی ہیں اور ولید بن مسلم دمشقی کی طرح نہیں۔

۲۱۱۔ابو رجاء مطر الوراق ؒ

اور عظیم لوگوں میں سے سراپا شفقت عالم اور کثرت سے راہ خدا میں خرچ کرنے والے ابو رجا مطر الوراق بھی ہیں۔

۳۲۸۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحق بن احمد، عبدالرحمن بن عمر بن رستہ، ابوداؤد اور جعفر بن سلیمان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے، عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ مطر وراق رحمہ اللہ پر رحم کرے، وہ علم کے غلام تھے۔

۳۲۸۲-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، عباس بن ابی طالب اور خلیل بن عمر بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے چچا ابو عیسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا

میں نے فقہ اور زہد میں مطر وراق رحمہ اللہ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

۳۲۸۳-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان، کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ کا بیان ہے:

اللہ تعالیٰ مطر وراق رحمہ اللہ پر رحم کرے میں اس کے لئے جنت کی قوی امید رکھتا ہوں۔

۳۲۸۴-ابو محمد بن حیان، ابن معدان، محمد بن زید اور عبدالجلیل بن حارث کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ شیبہ بنت اسود کا بیان ہے۔

میں نے مطر وراق رحمہ اللہ کو بیان کرتے ہوئے دیکھا۔

۳۲۸۵-احمد بن محمد بن سنان، ابوالعباس سراج، ابو ہمام السکونی ضمرہ اور ابن شوذب کے اسنادی حوالے سے مطر وراق رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

اگر مؤمن کے خوف اور اس کی امید کو انتظار کے ترازو سے تولا جائے تو ان میں سے کوئی بھی دوسرے سے زیادہ نہیں ہوگا۔

۳۲۸۶-ابوبکر آجری محمد بن حسین، احمد بن حسین حلوانی، حکم بن موسیٰ، ضمرہ بن ربیعہ اور عبداللہ بن شوذب کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مطر وراق رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد:

ولقد یسّرنا القراٰن للذّکر فهل من مّدّکر (القمر:۱۸)

کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا کوئی طالب علم ہے کہ اس کی مدد کی جائے۔

۳۲۸۷-عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن راشد، عبداللہ بن ھانی مقدسی، ضمرہ اور ابن شوذب کے اسنادی حوالے سے مطر وراق کا یہ قول نقل کیا گیا ہے۔

سنت کے مطابق کیا ہوا تھوڑا سا عمل بھی اس عمل سے کئی گنا بہتر ہے جو زیادہ ہو لیکن سنت کے مطابق نہ ہو اور جو شخص سنت کے مطابق کوئی عمل کریگا اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو قبول فرمائیں گے اور جو شخص کسی عمل میں بدعت کی راہ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی بدعت کو اسی کے حوالے کر دیں گے۔

مطر وراق کی مسانید.....آپ نے صحابہ میں سے حضرت انس ؓ جبکہ تابعین میں سے حسن بصری رحمہ اللہ، ابن سیرین رحمہ اللہ، ابو رجاء عطاردی رحمہ اللہ، مطرف بن شخیر رحمہ اللہ، جابر بن زید رحمہ اللہ، ابو قلابہ رحمہ اللہ، عمرو بن دینار رحمہ اللہ، عطاء رحمہ اللہ، نافع رحمہ اللہ، حکم

رحمہ اللہ اور سعید بن
جبیر رحمہ اللہ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں۔

۳۲۸۸-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان سے محمد بن احمد بن حسن نے بشیر بن موسیٰ، حسن بن موسیٰ اشیب، ابو ھلال محمد بن سلیم، مطر وراق اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ اپنی نوازواج مطہراتؓ کے پاس چاشت کے وقت جایا کرتے تھے''۔[1]

یہ حدیث حضرت انسؓ کی احادیث میں سے صحیح اور ثابت ہے لیکن مطر وراق کے طریق سے غریب ہے اور ان سے روایت کرنے میں ابوھلال محمد بن سلیم متفرد ہیں اور مصنف رحمہ اللہ نے اسے اشیب کے طریق سے سب سے زیادہ عالی نقل کیا ہے۔

۳۲۸۹-احمد بن قاسم، معدل اور حسن بن علان، عبداللہ بن سلیمان، مطہر بن حکم، علی بن حسین بن واقد، ابن واقد، مطر وراق اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا اگر تمہارے پاس زمین بھر سونا ہو تو کیا تم اسے بطور فدیہ دے کر اپنی جان چھڑاؤ گے۔ وہ کہے گا اے میرے پروردگار جی ہاں، اسے کہا جائے گا تو نے جھوٹ بولا ہے، تجھ سے تو اس سے بھی زیادہ ہلکی چیز مانگی گئی تھی لیکن تو نے اسے دینے سے انکار کیا۔[2]

یہ قتادہ اور ابوعمران کے واسطے سے حضرت انسؓ سے صحیح ہے جبکہ مطر وراق کے طریق سے غریب ہے اور علی بن حسین بن واقد اپنے والد سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۲۹۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن عبدریہ اہوازی، معمر بن سہل، یوسف بن عطیہ، مطر وراق اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو فرشتوں کے دلوں میں بھی اس کی محبت ڈالدیتے ہیں اور جب کسی بندے سے بغض رکھتے ہیں تو فرشتوں کے دلوں میں بھی اس کا بغض ڈال دیتے ہیں اور پھر مؤمنین کے دلوں میں بھی ڈال دیتے ہیں۔[3]

یہ حدیث ابوصالح عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے۔ جبکہ مطر وراق عن انسؓ کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف معمر عن یونس کے طریق سے ہی نقل کیا ہے۔

۳۲۹۱-عمر بن محمد بن حاتم، ان کے دادا محمد بن عبید اللہ بن مرزوق، عفان اور ہمام کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مطر وراق رحمہ اللہ سے ہمام کی موجودگی میں پوچھا گیا کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو کرنے کا مسلک کس سے اخذ کیا، انہوں نے جواب دیا۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے یہ مسلک حضرت انسؓ سے اور انہوں نے حضرت ابوطلحہؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اخذ کیا۔

یہ حدیث حسن بصری رحمہ اللہ عن انسؓ کے طریق سے مشہور اور ثابت ہے جبکہ مطر کے طریق سے غریب ہے اور ان سے صرف ہمام نے اس حدیث کو روایت کیا ہے جبکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو عفان رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱: مسند الامام احمد ۳/۲۳۹ والکامل لابن عدی ۶/۲۲۲۰ وکنز العمال ۱۸۴۴۵، ۱۸۹۸۵

۲: صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین ۵۲ ومسند الامام احمد ۳/۲۹۱

۳: کنز العمال ۳۰۷۵۹

۴: المعجم الکبیر للطبرانی ۷/۶۰۴ ومجمع الزوائد ۱۰/۱۸۲، وکنز العمال

۳۲۹۲- سلیمان بن احمد، ابوزرعہ الدمشقی، احمد بن محمد یحییٰ بن حمزہ ابوالجماہر محمد بن عثمان، سعید بن بشیر، مطر وراق، حسن بصری اور حضرت سمرہ بن جندبؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے باری تعالیٰ سے مناجاۃ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اَللّٰھُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا زِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا" ترجمہ: اے اللہ! ہماری سرزمین میں سکون اور زینت ودیعت فرمادیجئے"۔[1]

نبی کریم ﷺ سے یہ الفاظ صرف حضرت سمرہؓ نے روایت کئے ہیں اور یہ حدیث مطر وراق رحمہ اللہ کی احادیث میں غریب ہے اور سعید بن بشیر کی وجہ سے اس میں غرابت آئی ہے۔

۳۲۹۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالوھاب بن عطاء، سعید، مطر، محمد بن سیرین، ابوصالح ذکوان اور حضرت جابرؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ

انہیں بیع صرف سے منع کیا گیا اس حدیث کو ان تینوں صحابہ میں سے دو نے رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

مطر وراق کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور ان سے روایت کرنے میں سعید بن ابی عروبہ متفرد ہیں اور مصنف نے اسے صرف عبدالوھاب بن عطاء کی واسطے سے عالی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۳۲۹۴- حافظ ابوبکر محمد بن عمر بن سلم، عبداللہ بن بشیر بن صالح، احمد بن مفضل، داؤد بن الزبرقان، مطر وراق، ایوب، محمد اور حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے نماز میں جلدی کرنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث محمد عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے جبکہ مطر وراق کی احادیث میں سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں داؤد بن الزبرقان متفرد ہیں۔

☆☆☆

[1] سنن ابی داؤد ۵۰۹۳۔ ومسند الامام احمد ۲۴۲/۲، ۲۹۰۔ والسنن الکبریٰ للبیھقی ۲۸۷/۲۔ والمستدرک ۲۶۴/۱۔

(۲۱۲) اوس بن عبداللہ رحمہ اللہ[۱]

اسلام کی حقانیت پر دلالت کرنے والی عظیم ہستیوں میں سے ایک ہستی اوس بن عبداللہ ابوالجوزاء بھی ہیں، آپ خواہشات نفسانی کو دور پھینکنے والے، دین کے مسائل میں اپنی رائے کا اظہار کرنے سے کنارہ کش، لعنت ملامت اور برا بھلا کہنے سے کوسوں دور رہنے والے بزرگ تھے۔

۳۲۹۶-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، عارم بن نعمان، حماد بن زید اور عمرو بن مالک الکندی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اوس بن عبداللہ ابوالجوزاء کا بیان ہے:

مجھے بندروں اور خنزیروں کے پاس بیٹھنا کسی بدعتی شخص کے پاس بیٹھنے سے زیادہ پسند ہے۔

۳۲۹۷-ابواحمد محمد بن احمد جرجانی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، ابوالربیع، حماد بن زید اور عمرو بن مالک کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالجوزاء کا بیان ہے۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میرے گھر کا بندروں اور خنزیروں سے بھر جانا میرے نزدیک کسی بدعتی کا میرے پڑوس میں آجانے سے زیادہ پسندیدہ ہے بیشک اہل بدعت اس آیت کا مصداق ہیں:

"هاانتم اولاء تحبونهم ولايحبونكم وتؤمنون بالكتاب كله واذالقوكم قالوا امنا" (آل عمران:۱۱۹)

ترجمہ: تم وہ لوگ ہو جو انہیں پسند کرتے ہو حالانکہ وہ تمہیں پسند نہیں کرتے ہیں اور تم پوری کتاب پر ایمان لاتے اور یہ لوگ جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے۔

۳۲۹۸-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، علی بن مدینی، حماد بن زید اور عمرو بن مالک کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالجوزاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے کبھی کسی چیز پر لعنت نہیں کی اور نہ ہی کوئی ملعون چیز کھائی اور نہ ہی کسی کو کوئی تکلیف پہنچائی۔

۳۲۹۹-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد اور ابومحمد بن حیان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ان سے ابراہیم بن محمد نے محمد بن عبدالملک بن ابی الشوراب، یحییٰ بن عمرو بن مالک الکندی اور عمرو بن مالک الکندی کے سلسلۂ سند سے نقل کیا ہے کہ:

ابوالجوزاء نے کبھی کسی شئے پر لعنت نہیں کی اور نہ ہی کوئی ایسی چیز تناول کی جس پر کسی نے لعنت کی ہو چنانچہ آپ اپنے خادم کو صرف اس بات پر دو یا تین درہم ہر مہینے دیا کرتے تھے کہ جب اسے تنور کی گرمی اور ہنڈیا کی تپش محسوس ہو تو وہ کھانے پر لعنت نہ کرے۔

۳۳۰۰-علی بن فضل، محمد بن ایوب سلیمان بن حرب، حماد بن زید اور عمرو بن مالک الکندی کے اسنادی حوالے سے ابوالجوزاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پڑوس میں بارہ سال تک رہا اور قرآن کریم میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے کہ جس کے بارے میں نے ان سے سوال نہ کیا ہو اور میرا خادم میرا پیغام لیکر ام المومنین کے پاس صبح شام جایا کرتا تھا۔ چنانچہ میں نے کسی عالم سے کبھی یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی گناہ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہو کہ میں اسے نہیں معاف کروں گا سوائے اپنے ساتھ شرک کرنے کے، اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ میں اسے معاف نہیں کروں گا۔

۱- التاريخ الكبير ۱/۲/۱۷، والجرح ۱/۱/۳۰۵، وسير النبلاء ۴/۳۷۱، وتاريخ الاسلام ۳/۲۱۲، وتهذيب الكمال ۵۸۰ (۳/۳۹۲).

۳۳۰۱-عبداللہ بن محمد، احمد بن سلیمان، محمد بن عبدالملک، یحیٰی بن عمرو بن مالک الکندی اور عمرو بن مالک الکندی کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالجوزاء فرمایا کرتے تھے۔

اگر تم میں سے فقیہ اور مالدار لوگ مل کر ایک فقیہ اور مالدار شخص کے پاس جائیں اور اس سے ایک لوٹا پانی مانگیں تو کیا وہ تمہیں پانی دیدے گا لوگوں نے جواب دیا اے ابوالجوزاء ایک لوٹا پانی دینے سے کون انکار کرتا ہے۔

یہ سن کر ابوالجوزاء نے ارشاد فرمایا: جتنا یہ شخص پانی کے ایک لوٹے کے بارے میں بخی ہے اللہ تعالیٰ اپنی جنت کے بارے میں اسے کہیں زیادہ بخی ہے۔

۳۳۰۲ ابوحامد بن جبلہ محمد بن اسحق، حاتم بن لیث جوہری، مسلم بن ابراہیم اور سعید بن زید بن عمرو بن مالک کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

اوس بن عبداللہ ابوالجوزاء نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

۳۳۰۳-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث جوہری، عفان حماد بن زید اور عمرو بن مالک کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو الجوزاء کا بیان ہے میں نے کبھی کسی غیر محرم کو نہیں دیکھا۔

۳۳۰۴-مؤلف حلیہ بیان فرماتے ہیں محمد بن احمد نے اپنی کتاب سے محمد بن ایوب، حفص بن عمر النمری، حماد بن زید اور عمرو بن مالک الکندی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے:

ایک دن ہم ابوالجوزاء کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہم سے حدیثیں بیان کررہے تھے یکا یک ایک آدمی گرا اور بے چین ہوگیا۔ یہ دیکھ کر ابوالجوزاء فوراً اٹھے اور اس کی طرف لپکے۔ اسی دوران آپ سے کسی نے کہا اے ابوالجوزاء اس شخص پر تو موت طاری ہوگئی ہے۔ آپ نے جواب دیا: ہاں میں اسے ان ستونوں سے دیکھ رہا تھا اور اگر وہ انسانوں میں سے ہوتی تو میں اسکے بارے میں حکم دیتا کہ اسے مسجد سے نکال دیا جائے۔

راوی کہتے ہیں یہ حالت دیکھ کر لوگوں کی آنکھیں بھر آئیں اور ان کے جسم کپکپانے لگے۔

۳۳۰۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر اور عمرو بن مالک کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالجوزاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جب تک آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا ہے اس وقت شیطان اس کے دل کے ساتھ چمٹا ہوتا ہے۔ کیا تم لوگوں نے اپنی مجلسوں میں اس بات کا مشاہدہ نہیں کیا کہ بعض لوگ پورا دن گزرنے کے باوجود سوائے قسم کے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے ہیں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابوالجوزاء کی جان ہے شیطان کو دل سے بھگانے والی چیز صرف لا الٰہ الا اللہ ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

واذا ذکرت ربک فی القرآن وحدہ ولوا علیٰ ادبارھم نفورا (اسراء: ۴۶)

ترجمہ: اور جب آپ قرآن کریم میں اپنے رب کا تنہا ذکر کرتے ہیں تو یہ لوگ نفرت کرتے ہوئے پیٹھ پھیر دیتے ہیں۔

۳۳۰۶-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم ارشاد فرماتے ہیں مجھ سے عبدان بن احمد، ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، سعید بن یزید اور عمرو بن مالک کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالجوزاء کا بیان: منافق آدمی کے لئے پتھروں کو ادھر سے ادھر منتقل کرنا قرآن کریم کی تلاوت سے آسان ہے۔

ابوالجوزاء کی مسانید.....آپ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عائشہؓ اور ایک جماعت سے مسند احادیث روایت کی ہیں۔

۳۳۰۷-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، مسلم بن ابراہیم، ابوھلال راسبی، عقبہ، ابن ابی ہیت الراسبی، ابوالجوزاء، اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے:

جنتی آدمی وہ ہے جس نے اپنے کانوں کو لوگوں کی تعریف سن سن کر بھر دیا ہے اور جہنمی شخص وہ ہے جس نے اپنے کانوں کو لوگوں کی برائی سن سن کر بھر دیا ہے۔[1]

یہ حدیث ابوالجوزاء کے طریق سے غریب ہے اور اسے صرف مسلم نے ابوھلال سے مرفوعاً اور مسنداً روایت کیا ہے۔

۳۳۰۸- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عقبہ بن مکرم، سعید بن سفیان، جحدری، حسن بن ابی جعفر، عقبہ ابن ابی ہیت الراسبی، ابوالجوزاء، اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے:

اللہ تعالیٰ کا اتنی کثرت سے ذکر کرو کہ منافقین تمہیں ریاکار کہنے لگیں۔[2]

یہ حدیث بھی ابوالجوزاء کے طریق سے غریب ہے اور اسے صرف سعید نے حسن سے موصولاً ذکر کیا ہے۔

۳۳۰۹-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، نوح بن قیس، عمرو بن مالک الکندی، ابوالجوزاء، اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایک حسین ترین عورت نماز پڑھا کرتی تھی، چنانچہ بعض لوگ مردوں کی صفوں کے آخر میں کھڑے ہوتے تھے تاکہ اس کو دیکھ سکیں اور ان میں سے کچھ لوگ اسے اپنی بغلوں کے نیچے سے دیکھا کرتے تھے اور بعض اگلی صفوں میں کھڑے ہونے کی کوشش کرتے تھے تاکہ اس پر ان کی نگاہ نہ پڑ سکے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی،

"ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین "(الحجر: ۲۴)

یہ حدیث ابوالجوزاء عن ابن عباسؓ کے طریق سے غریب ہے اور صرف نوح بن قیس نے اسے مرفوعاً ذکر کیا ہے۔

۳۳۱۰-عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عبدالملک بن ابوالشوارب، یحییٰ بن عمرو بن مالک الکندی، عمرو بن مالک، ابوالجوزاء، اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

بعض صحابہؓ نے ایک قبر پر خیمہ لگا دیا اور انہیں معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ قبر ہے اچانک انہوں نے ایک آدمی کی آواز سنی جو سورۃ الملک کی تلاوت کر رہا تھا اور اس نے پوری سورۃ الملک کی تلاوت کی۔ پھر وہ صحابہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم نے لاعلمی میں قبر پر اپنا خیمہ لگا دیا تو اچانک ایک آدمی نے سورۃ الملک کی تلاوت شروع کی اور اسے آخر تک پڑھا، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یہ سورۃ الملک عذاب کو روکنے والی ہے، نجات دینے والی ہے اور عذاب قبر سے نجات دیتی ہے"[3]

یہ حدیث بھی ابوالجوزاء رحمہ اللہ کے طریق سے غریب ہے اور مسنف نے اسے صرف یحییٰ بن عمرو عن ابیہ کے طریق سے مرفوعاً

۱- سنن ابن ماجۃ ۴۲۲۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۱۷۰. وکنز العمال ۳۰۷۴۰. والاحادیث الصحیحۃ ۱۷۴۰.

۲- المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۱۶۹ والدر المنثور ۵/۲۰۵. والاحادیث الضعیفۃ ۵۱۵

۳- سنن الترمذی ۲۸۹۰ ومشکاۃ المصابیح ۲۱۵۴. والترغیب والترہیب ۲/۳۷۷. والدر المنثور ۶/۲۴۶. والاحادیث الصحیحۃ ۳/۱۳۱

نقل کیا ہے۔

۳۳۱۱- فاروق خطابی، ابومسلم کشی، حجاج بن منھال، ھمام، ابان بن ابوعیاش، اوس بن عبداللہ ابوالجوزاء، اور حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو آپ اللہ اکبر کہتے اور ہم بھی اللہ اکبر کہتے اور" سبحانک اللھم و بحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک و لاالہ غیرک" پڑھتے اور آپ جب رکوع کرتے تو آپ فرماتے۔

"اللھم لک رکعت وبک امنت انت ربی وعلیک توکلت"

ترجمہ: اے اللہ میں نے آپ ہی کے لئے رکوع کیا آپ ہی پر ایمان لایا آپ میرے پروردگار ہیں اور آپ ہی پر بھروسہ کیا۔

اور جب آپ ﷺ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے تو اس کے بعد آپ یہ فرماتے۔

"اللھم ربنالک الحمدملء السموات وملء الارض وملء مابینھما وملء ماشئت من شیء بعد اھل الثناء والمجد."

ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے رب! آپ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں تمام آسمانوں اور تمام زمینوں کو بھرنے کے بقدر زمین اور آسمان کے درمیان کو بھرنے کے بقدر اور ان کے علاوہ جس چیز کو آپ چاہیں اسے بھرنے کے بقدر، اے تعریف اور بزرگی والی ذات۔

اور جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

"اللھم لک سجدت وبک امنت وانت ربی علیک توکلت"

ترجمہ: اے اللہ میں نے آپ ہی کے لئے سجدہ کیا اور آپ ہی پر ایمان لایا آپ میرے رب ہیں اور میں نے آپ پر ہی بھروسہ کیا۔

اور جب آپ ﷺ قعدے میں بیٹھتے تو تشہد پڑھتے اور اس کے بعد ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی ثناء کرتے۔

"اشھدانّ وعدک حق، وان لقاءک حق، واشھد ان الجنۃ حق واشھد ان الساعۃ اتیۃلاریب فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور. ان اللہ لایخلف المیعاد"

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا وعدہ حق ہے اور آپ سے ملاقات حق ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جنت (کا وجود) حق ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ قیامت آنے ہی والی ہے اور جو لوگ قبروں میں ہیں اللہ تعالیٰ انہیں (زندہ کرکے) اٹھائیں گے۔

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتے ہیں۔

یہ حدیث ابوالجوزاء عن عائشہ کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے اور سعید بن ابی عروبہ، اسرائیل اور ابان نے بھی اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۳۱۲- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، عبدالرحمن بن بدیل عقیل، بدیل، ابوالجوزاء، اور حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

آپ ﷺ جب (رکوع سے) اپنا سر اٹھاتے، تو اس وقت تک سجدہ میں نہیں جاتے جب تک کہ بالکل سیدھے کھڑے ہو

جائیں اور جب آپ سجدے سے سر اٹھاتے تو دوبارہ سجدہ اس وقت تک نہیں کرتے جب تک کہ بالکل سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں اور آپ اپنے بائیں پاؤں کو بچھاتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرتے تھے اور آپ ہر دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھا کرتے تھے۔

اور آپ شیطان کی طرح ایڑھیاں اٹھا کر پنجوں کے بل بیٹھنے، درندوں اور کتوں کی طرح بازوؤں کو بچھا کر سجدہ کرنے سے منع کیا کرتے تھے اور آپ اپنی نماز کو سلام سے ختم کیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو یزید بن ہارون، یزید بن زریع اور عیسیٰ بن یونس نے حسین معلم عن بدیل عن ابی الجوزاء کے سلسلۂ سند سے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے اور امام مسلم رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

۳۳۱۳-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، سعید بن ابی عروبہ، بدیل، ابوالجوزاء اور حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ سے نماز کی ابتداء اور "الحمد للہ رب العالمین" سے قرأۃ کی ابتداء کیا کرتے تھے۔ اور آپ سلام سے نماز کو ختم کیا کرتے تھے۔[1]

یہ حدیث ابوالجوزاء کی احادیث میں سے صحیح اور ثابت ہے اور اسکا یہ طریق سب سے عالی ہے۔

(۲۱۲) یزید بن حمید الضبعی[2]

اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں میں ایک ہستی ابوالتیاح یزید بن حمید ضبعی کی بھی ہے۔ آپ کثرت سے عبادت کرنے والے اسفار کی کثرت کرنے والے اور ذکر و استغفار میں کثرت کے ساتھ مشغول ہونے والے بزرگ تھے۔

۳۳۱۴-احمد بن جعفر بن حمدان عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب اور جعفر بن سلیمان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو التیاح کا بیان ہے،

ایک آدمی بیس سال تک قرآن کریم کی تلاوت کرتا رہا مگر اس کے پڑوسیوں کو اس کا علم نہیں ہوا۔

۳۳۱۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، سیار اور جعفر کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالتیاح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے اپنے والد اور اپنے محلے کے بزرگوں کو دیکھا جب ان میں سے کوئی روزہ رکھتا تو عمدہ قسم کا لباس زیب تن کرتا اور سر کے بالوں اور داڑھی میں تیل ڈالتا تھا اور اس زمانے میں ایک آدمی بیس برس تک قرآن کریم کی تلاوت کرتا رہا مگر اس کے پڑوسیوں تک کو اس کا علم نہیں ہوا۔

۳۳۱۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

جعفر بن سلیمان اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ ابوالتیاح رحمہ اللہ کی خدمت میں انکی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم ایک مسلمان آدمی جب اللہ تعالیٰ کے احکام کے سلسلے میں لوگوں کی سستی اور غفلت کو دیکھتا ہے تو اس کے لئے

۱۔ سنن ابی داؤد ۷۸۳، ومسند الامام احمد ۶/ ۳۱، ۱۹۴، ۲۸۱، وسنن الدارمی ۱/ ۲۸۱ والسنن الکبری ۲/ ۱۵، ۸۵، ۱۷۲، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱/ ۲۱۰، وتاریخ اصبہان للمصنف ۲/ ۱۵۱۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۲۳۸، والتاریخ الکبیر ۸/ت ۳۱۸۸، والجرح ۹/ت ۱۰۷۶، وسیر النبلاء ۵/ ۲۵۱، والکاشف ۳/ت ۶۳۹۸، وتہذیب التہذیب ۱۱/ ۳۲۰، تہذیب الکمال ۷۹۶۸، (۳۲/ ۱۰۹)

مناسب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کے سلسلے میں اپنی کوششوں کو تیز کرے۔ یہ بات ارشاد فرما کر آپ رونے لگ گئے۔

ابوالتیاح رحمہ اللہ کی مسانید..... آپ نے حضرت انس بن مالکؓ، ابوعثمان النہدی رحمہ اللہ، مطرف بن عبداللہ الشخیر رحمہ اللہ، ابن ابی ملیکہ، ابوحمزہ رحمہ اللہ اور اسحٰق بن سوید رحمہ اللہ سے مستند احادیث روایت کی ہیں، جبکہ آپ سے روایت کرنے والوں میں شعبۃ بن حجاج، حماد بن سلمۃ، حماد بن زید اور عبدالوارث کے نام قابل ذکر ہیں آپکی روایت کردہ احادیث کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے اور ان میں سے اکثر احادیث کو صحاح ستہ کے مؤلفین نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔

۳۳۱۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عباس بن فضل ازرق، عبدالوارث ابوالتیاح اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے مدینے کے بالائی حصے میں قبیلہ بنوعمرو بن عوف کے یہاں قیام فرمایا؛ چنانچہ آپ ﷺ وہاں چودہ دن تک قیام پذیر رہے۔ پھر آپ ﷺ نے بنی نجار کی ایک جماعت کے پاس پیغام بھیجا۔ (پیغام سن کر) وہ لوگ تلواروں سے مسلح ہو کر آئے (آپ ﷺ نے ان کے ساتھ ان کے قبیلے میں آنے کی تیاری کی حضرت انسؓ اس منظر کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں) گویا کہ میں ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر تشریف فرما اور حضرت ابوبکرؓ کو آپکے پیچھے بیٹھا ہوا اور بنی نجار کی جماعت کو آپکی سواری کے اردگرد کھڑا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے وقت میں جس جگہ بھی ہوتے وہیں نماز پڑھ لیتے۔ چنانچہ بکریوں کے باڑوں میں بھی نماز پڑھ لیا کرتے تھے لیکن اونٹوں کے تھان میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے پھر آپ ﷺ نے مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنونجار کے پاس پیغام بھیج کر انھیں بلایا اور ان سے ارشاد فرمایا، مجھ سے اپنے اس باغ کی قیمت لگاؤ! (یہ سن کر) انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم آپ سے اسکی قیمت نہیں وصول کریں گے (بلکہ ہم اسے) اللہ کی رضا کے لئے (بغیر کسی قیمت کے) دیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس باغ میں مشرکین کی قبریں، کھنڈرات اور کھجوروں کے کچھ درخت تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی قبروں کو اکھاڑنے، کھنڈرات کو برابر کرنے اور کھجور کے درختوں کو کاٹنے کا حکم دیا۔ پھر لوگوں نے کھجور کے کٹے ہوئے درختوں کو مسجد کی سامنے والی دیوار میں لگایا، (اور اس دوران) جبکہ صحابہ کرامؓ (مسجد کی تعمیر میں استعمال ہونے والی) چٹانوں کو ادھر سے ادھر) منتقل کر رہے تھے اور اسکے ساتھ ساتھ اشعار بھی پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی اشعار پڑھ رہے تھے چنانچہ صحابہ کرام کہہ رہے تھے،

اللھم لا خیر الا خیر الآخرۃ فاغفر للانصار والمھاجرۃ

ترجمہ: اے اللہ خیر (اور بھلائی) تو صرف آخرت کی ہی ہے پس آپ مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما دیجئے۔

یہ حدیث ابوالتیاح کی احادیث میں سے صحیح اور متفق علیہ ہے شعبۃ حماد بن سلمہ اور عبدالوارث نے اس حدیث کو آپ سے روایت کیا ہے اور ان میں سے عبدالوارث کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۳۳۱۸- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد الطیالسی، شعبہ، ابوالتیاح اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا،

"لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرو ان کے لئے تنگی پیدا نہ کرو، لوگوں کو اطمینان (دلاؤ، اور انہیں (دین سے) دور مت بھگاؤ"۔

[۱] صحیح البخاری ۱/۱۰۷، ۳/۹۹، ۸۳، ۴/۱۳، ۱۹، ۵/۸۱ وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۹

[۲] صحیح البخاری ۱/۲۷، ۸/۳۱ وصحیح مسلم، کتاب الجهاد ۸۰۱، وفتح الباری ۱/۱۶۳

یہ حدیث شعبہ کے طریق سے صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس حدیث کو یحیٰی بن سعید رحمہ اللہ کے واسطے سے شعبہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے۔

۳۳۱۹- فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، سلیمان بن حرب، ابو احمد محمد بن احمد، فضل بن حباب، ابو الولید الطیالسی، شعبہ، ابو التیاح اور حضرت انس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

غزوۂ حنین کے دن جب (رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت قریش کے نومسلم لوگوں میں تقسیم کر دیا تو) انصار نے کہا اللہ کی قسم یہ بھی عجیب معاملہ ہے کہ ہماری تلواروں سے تو قریش کا خون ٹپک رہا ہے اور ہمارا مال غنیمت ان کے پاس ہے، جب رسول اللہ کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ نے صرف انصار کو ایک جگہ بلایا اور ان سے کہا کہ مجھے تمہاری طرف سے ایسی بات پہنچی ہے چونکہ وہ لوگ جھوٹ تو بولتے نہیں تھے اس لئے انہوں نے اس کا اقرار کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" کیا تم لوگ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو مال غنیمت لیکر جائیں اور تم لوگ اللہ کے رسول ﷺ کو اپنے گھروں کی طرف لیکر جائیں" پھر آپ نے ارشاد فرمایا

"اگر انصار کسی گھاٹی میں چلیں (اور باقی سب لوگ دوسری گھاٹی میں چلیں) تو میں ضرور اسی گھاٹی میں سے چلوں گا جس میں انصار چل رہے ہیں"[1]

یہ حدیث صحیح ثابت اور متفق علیہ ہے اور اسے دو جلیل القدر اماموں، امام بخاری رحمہ اللہ اور امام اسحٰق بن راہویہ نے ابو الولید اور سلیمان بن حرب رحمہ اللہ دونوں کے طریق سے شعبہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے۔

۳۳۲۰- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، جعفر بن مہران اور شیبان، عبد الوارث، ابو التیاح اور ابو عثمان النہدی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے ارشاد فرمایا:

"میرے خلیل ﷺ نے مجھے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی"

عبد الوارث عن ابی التیاح کے حوالے سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے۔

۳۳۲۱- سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، علی بن جعد، شعبہ، ابو التیاح، مطرف اور حضرت عمران بن حصینؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ

اہل جنت میں عورتوں کی تعداد کم ہوگی"[2]

یہ حدیث شعبہ عن ابی التیاح کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے اسکے علاوہ حماد بن سلمہ نے بھی اس حدیث کو ابو التیاح سے روایت کیا ہے، جبکہ ابراہیم بن طہمان نے حجاج کے واسطے سے اسے ابو التیاح سے نقل کیا ہے۔

(۲۱۲) جابر بن زید رحمہ اللہ[3]

مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا ان عظیم انسانوں میں سے اپنے علم کے ذریعے شبہات اور تاریکیوں سے

۱- صحیح البخاری ۲/ ۲۱۳، ۵/ ۲۰۱، ۲۰۲ وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵ وفتح الباری ۸/ ۵۳.

۲- صحیح مسلم ۸/ ۸۸. ومسند الامام احمد ۴/ ۴۲۷، ۴۳۶، ۴۴۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/ ۱۴۸ وشرح السنۃ ۱۵/ ۲۲۸

۳- طبقات ابن سعد ۷/ ۱۷۹ والتاریخ الکبیر ۲/ ۱/ ۲۰۴. والجرح ۱/ ۱/ ۴۹۴ والجمع ۱/ ۷۴. والکاشف ۱/ ۱۷۶ وسیر النبلاء ۴/ ۴۸۱ وتہذیب الکمال ۴/ ۴۳۴

کنارہ کش اور مشقت اور سخت تکالیف میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تسلی پانے والے جابر بن زید ابوالشعثاء رحمہ اللہ بھی ہیں آپ علم کا صاف شفاف چشمہ اور عبادت میں ایک مضبوط ستون کی مانند تھے۔

آپ حق کی طرف لپکنے والے اور مخلوق سے دور بھاگنے والے لوگوں میں سے تھے۔

آپ کا تعلق قدیم تابعین سے ہے لیکن آپ کا ذکر آپ کے طبقے سے مؤخر ہو گیا۔

۳۳۴۲-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، عمرو بن دینار اور عطاء کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا

اگر تمام کے تمام اہل بصرہ جابر بن زید رحمہ اللہ کے پاس آجائیں تو آپ ان سب سے زیادہ کتاب اللہ کا علم رکھنے والے ہوں گے"

۳۳۴۳-احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحق الثقفی، محمد بن صباح اور عبدالجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار اور عطاء کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد ہے۔ اگر اہل بصرہ جابر بن زید کے قول پر متفق ہو جاتے تو قرآن کریم کا علم ان کے لئے کافی ہو جاتا۔

۳۳۴۴-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں سے موسیٰ بن اسحق، عمرو بن علی، عکرمۃ بن برند، تمیم بن جریر سلمی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

رباب نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: آپ لوگ مجھ سے سوال کرتے ہیں حالانکہ جابر بن زید تمہارے درمیان موجود ہیں۔

۳۳۴۵-ابوحامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، محمود بن غیلان، فضل بن موسیٰ اور زید بن حباب، یزید بن عقبہ اور ضحاک ضبی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی دوران طواف جابر بن زید سے ملاقات ہوگئی تو آپ نے انہیں نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:
اے جابر! تم تو اہل بصرہ کے فقہاء میں سے ہو اور عنقریب لوگ تم سے فتوے طلب کریں گے چنانچہ تم صرف قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کی سنت کے مطابق فتویٰ دینا۔ اگر تم نے اس کے علاوہ کوئی طریقہ اختیار کیا تو تم خود بھی ہلاک ہو جاؤ گے اور دوسروں کو بھی ہلاک کرو گے۔

۳۳۴۶-مؤلف حلیہ نقل کرتے ہیں کہ مجھ سے عقبہ ابن مکرم کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس ابن بکیر اور سعید بن عبداللہ بصری کے اسنادی سلسلہ کے حوالے سے یہ منقول ہے کہ

زیاد بن جبیر نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے اس کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایا: اور پھر کہا تم لوگ ہم سے کیسے سوال کرتے ہو حالانکہ ابوالشعثاء تمہارے درمیان موجود ہیں۔

۳۳۴۷-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ اور سفیان بن عیینہ کے حوالے سے عمرو بن دینار رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

میں نے جابر بن زید رحمہ اللہ سے زیادہ فتاویٰ کے بارے میں علم رکھنے والا شخص کوئی نہیں دیکھا۔

۳۳۴۸-ابوحامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، حاتم بن لیث جوہری، عارم، حماد بن زید خالد بن فضالہ ازدی کے اسنادی سلسلے سے ایاس بن معاویہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے۔

میں نے اہل بصرہ اور ان کے فقیہ جابر بن زید کو اہل عمان میں سے پایا۔

۳۳۲۹-ابومحمد بن حیان، محمد بن عباس اخرم، نصر بن علی، محمد بن سوار اور ابوالخباب کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ
جس دن جابر بن زید رحمہ اللہ کو دفن کیا گیا تو قتادہ رحمۃ اللہ نے ارشاد فرمایا: آج کے دن زمین کا علم دفن کر دیا گیا ہے۔

۳۳۳۰-احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق الثقفی، محمد بن صباح اور عبدالجبار بن علاء سفیان ابن عیینہ اور عمرو بن دینار کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ
جابر بن زید ابوالشعثاء رحمہ اللہ نے عمرو بن دینار سے بیان کیا حکم بن ایوب نے کچھ لوگوں کو عہدہ قضاء کے لئے نامزد کیا اور میں بھی انہیں میں سے ہوں اے عمرو اگر مجھے اس معاملے میں کسی آزمائش میں ڈالا گیا تو میں اپنی سواری پر سوار ہو کر یہاں سے بھاگ جاؤں گا۔

۳۳۳۱-مؤلف حلیہ اپنے والد اور ابومحمد بن حیان کے واسطے سے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ اور عمرو بن دینار کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ
جابر بن زید نے ان سے بیان کیا میری ایک اونٹنی ہے جس پر سوار ہو کر میں وقوف عرفہ کرتا ہوں اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میدان عرفہ میں موجود تمام کے تمام اونٹ اسکے بدلے میں میرے ہو جائیں۔ مجھے اس کے بدلے میں دو سو دینار کی پیشکش کی گئی تھی مگر میں نے اسے فروخت نہیں کیا اور بعض اہل بصرہ کا بیان ہے کہ جابر بن زید رحمہ اللہ ذی الحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد اس پر سوار ہو کر بصرہ سے مکہ روانہ ہوئے اور ایام حج میں مکہ پہنچ گئے۔

۳۳۳۲-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، جوہری اور فضل بن دکین کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ محمد بن جابر کا بیان ہے:
میں نے ابوالشعثاء جابر بن زید کو تمام حاجیوں میں سب سے آگے دیکھا اور وہ بہت تیز تیز چل رہے تھے۔

۳۳۳۳-ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن عبداللہ بن عبدالعزیز، سوید بن سعید، زیاد بن ربیع، صالح الدہان کے حوالے سے جابر بن زید کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:
میں نے نیکی کے کاموں میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ نماز میں جسمانی مشقت ہے اور مالی مشقت نہیں اور روزے کا بھی یہی حال ہے، لیکن حج میں جسمانی مشقت بھی ہے اور مالی بھی تو میں نے حج کو ان سب سے افضل سمجھا۔

۳۳۳۴-محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بغوی، نصر بن علی، زیاد بن ربیع اور صالح الدھان کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ
جابر بن زید رحمہ اللہ تین چیزوں کی قیمت کم نہیں کروایا کرتے تھے مکہ مکرمہ تک سواری کے کرائے کی قیمت، اس غلام کی قیمت جسے آپ آزاد کرنے کے لئے خریدتے تھے اور قربانی کے جانور کی قیمت، صالح الدھان کا مزید بیان ہے کہ آپ ہر وہ چیز جسے باری تعالیٰ کی رضامندی اور ثواب کے لئے خریدتے تھے اس کی قیمت میں کمی کا مطالبہ نہیں کرتے تھے۔

۳۳۳۵-ابوبکر بن مالک عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر اور مالک بن دینار رحمہ اللہ کے حوالے سے منقول ہے کہ
جابر بن زید رحمہ اللہ ایک مرتبہ رات کے وقت شہر کے علاقے کی طرف نکلے اور آپ نے کتوں کو بھگانے کے لئے باغ میں سے ایک شاخ لی، جب صبح ہوئی تو آپ نے جا کر وہ شاخ وہیں رکھ دی۔

۳۳۳۶-محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بغوی، نصر بن علی اور صالح الدھان کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ:
جابر بن زید رحمہ اللہ اپنے گھر والوں میں سے کسی کے ساتھ گفتگو میں مشغول تھے۔ پھر آپ ایک قوم کے باغ کے پاس سے گزرے اور اس سے ایک شاخ کھینچ لی تاکہ اسے کتوں کو دور بھگائیں پھر جب آپ گھر پہنچے تو اسے مسجد میں رکھ دیا اور مسجد میں موجود لوگوں سے کہا اس کی حفاظت کرنا میں کچھ لوگوں کے باغ کے پاس گزر رہا تھا اور میں نے اسے وہاں سے کھینچ لیا۔ لوگوں نے کہا سبحان اللہ اے ابوالشعثاء اس شاخ کی کیا حیثیت ہے۔ تو آپ نے فرمایا اگر اس باغ کے پاس سے گزرنے والا ہر آدمی اس سے ایک ایک شاخ

لیتا رہے تو اس میں کچھ نہیں بچے گا۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے اسے واپس رکھ دیا۔

۳۳۳۷- ابوبکر محمد بن احمد، محمد بن سہل، حمید بن مسعدہ، فضیل بن علاء اور عثمان بن حکیم کے اسنادی حوالے سے جابر بن زید کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے عثمان بن حکیم کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

جب جمعے کا دن ہو تو مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ دعا کرو۔ اے اللہ! مجھے آج کے دن اپنی طرف متوجہ ہونے والوں میں سب سے زیادہ متوجہ ہونے والا اور آپ کا قرب حاصل کرنے والوں میں سب سے زیادہ قرب حاصل کرنے اور آپ سے دعا کرنے اور مانگنے والوں میں سب سے زیادہ دعا کرنے والا اور مانگنے والا بنا دیجئے۔

۳۳۳۸- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، ھارون بن عبداللہ، سیار، ابن زید اور حجاج بن عیینہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

جابر بن زید ابوالشعثاء رحمہ اللہ ہمارے پاس ہماری مسجد میں آیا کرتے تھے۔ آپ ایک دن آئے اور آپ نے دو بوسیدہ جوتے پہنے ہوئے تھے اور ارشاد فرمایا، میری عمر میں سے ساٹھ برس گزر چکے ہیں اگر میں نے اس عمر میں کوئی نیکی کا کام نہیں کیا تو یہ دو جوتے اس گزری ہوئی زندگی سے زیادہ بہتر ہیں۔

۳۳۳۹- احمد بن محمد بن سنان، ابوالعباس سراج، ابومعمر صالح بن حرب، خالد بن زید حداوی اور صالح الدھان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

جابر بن زید رحمہ اللہ کے پاس اگر کوئی کھوٹا درہم آ جاتا تو آپ اسے توڑ کر پھینک دیتے تاکہ اسے کسی مسلمان کو دھوکہ نہ دیا جا سکے۔

۳۳۴۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، ابوعبدالصمد العمی رحمہ اللہ اور مالک بن دینار کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ

جابر بن زید رحمہ اللہ میرے پاس تشریف لائے اور میں کچھ لکھ رہا تھا میں نے ان سے عرض کی اے ابوالشعثاء میرے اس کام کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے جواب دیا تمہارا یہ کام کیا ہی اچھا ہے کتنی اچھی بات ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کو ایک ورق سے دوسرے ورق پر اور اس کی ایک آیت کے بعد دوسری آیت اور ایک لفظ کے بعد دوسرا لفظ نقل کرتے ہو، اور یہ حلال کام ہے اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۳۴۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبیداللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان اور مالک بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

جابر بن زید رحمہ اللہ سے باری تعالیٰ کے قول:

"ولولا ان ثبتناک لقد کدت ترکن الیھم شیئا قلیلا اذا لاذقناک ضعف الحیاۃ وضعف المماۃ ثم لاتجدلک علینا نصیرا (الاسراء: ۷۴)"

میں "ضعف الحیاۃ" "وضعف المماۃ" کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے اس کا مطلب بیان کیا کہ دنیاوی عذاب کا بھی دوگنا عذاب اور اخروی عذاب کا بھی دوگنا عذاب۔

۳۳۴۲- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان بن ابی شیبہ، سلام بن مسکین اور مالک بن دینار رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

ابوالشعثاء جابر بن زید رحمہ اللہ ان کے پاس تشریف لائے اور کہا ہمارے ساتھ نصر بن عاصم کی قرأۃ سننے کے لئے چلیں۔ جب ہم

وہاں پہنچ کر انکی قرأۃ سننے بیٹھے تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی

''وھو الذی فی السماء الٰہ فی الارض الٰہ وھو الحکیم العلیم'' (الزخرف.۸۴)

ترجمہ، انکی یہ قراۃ سن کر جابر بن زید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہاری اس قرأۃ میں واؤ کے بغیر ''ھو الذی فی السماء الٰہ وفی الارض الٰہ وھو الحکیم العلیم'' (نہیں ہے)

۳۳۴۳-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبدالجبار، سفیان اور عمرو بن ایوب کے اسنادی حوالے سے ابن سیرین رحمہ اللہ کا یہ مقولہ نقل کیا گیا ہے۔

ابوالشعثاء کی حیثیت دینار اور درہم (ہر ایک کے نزدیک) مسلم تھی یعنی آپ سب لوگوں کے نزدیک متقی اور پرہیزگار آدمی تھے۔

۳۳۴۴-ابوحامد محمد بن اسحاق، عبدالجبار بن العلاء، سفیان کے سلسلۂ سند سے عمرو نے کہا کہ ابوالشعثاء نے مجھے کہا اے عمرو! میں دنیا میں ایک گدھے کے علاوہ کسی چیز کا مالک نہیں۔

۳۳۴۵-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ حمیدی، سفیان اور حارث بن عُمیر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

جابر بن زید رحمہ اللہ سے آپکی وفات کے وقت کہا گیا: آپ کو اس وقت کس بات کی تمنا اور خواہش ہے؟ آپ نے جواب دیا حسن بصری رحمہ اللہ کی طرف ایک نظر دیکھنا۔

۳۳۴۶-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں سے محمد بن ایوب، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، حبیب بن الشہید اور ثابت کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

جب جابر بن زید رحمہ اللہ کی وفات کا وقت قریب آگیا تو آپ سے پوچھا گیا آپ کو اس وقت کس بات کی خواہش ہے؟ آپ نے کہا حسن بصری رحمہ اللہ کی طرف ایک نگاہ دیکھنا۔

ثابت کہتے ہیں میں حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس آیا اور آپکو اس بات کی اطلاع دی۔ آپ جلدی سے ایک سواری پر سوار ہو کر آپکے پاس پہنچے جب آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا مجھے اٹھا کر بٹھا دیجئے۔

پھر آپ بیٹھ گئے اور مسلسل یہ کہتے رہے میں آگ سے اور برے حساب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔

۳۳۴۷-عبداللہ بن محمد، محمد بن عبداللہ بن رستہ، محمد بن عبید بن حساب، حماد بن زید اور حجاج بن عیینہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ہند بنت مہلب سے جابر بن زید رحمہ اللہ کا تذکرہ کیا گیا اور کچھ لوگوں نے کہا ان کا تعلق فرقہ اباضیہ سے تھا تو انہوں نے کہا جابر بن زید لوگوں سے بہت الگ تھلگ رہتے تھے اور صرف میرے اور میری والدہ کے پاس آتے جاتے تھے اور میرے علم کے مطابق جتنے بھی کام اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور قرب کے ہیں انہوں نے مجھے ان کا حکم دیا اور جتنے بھی کام اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور دوری کا باعث ہیں انہوں نے مجھے ان سے منع کیا اور انہوں نے نہ تو مجھے کبھی اباضیت کی دعوت دی اور نہ کبھی اس کا حکم دیا اور نہ ہی کبھی انہوں نے مجھے دوپٹہ اتارنے کا حکم دیا۔ (یہ کہنے کے بعد) انہوں نے حیرانی کے عالم میں اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ دیا۔

۳۳۴۸-ابومحمد بن حیان، محمد بن حسن بن علی، بحر، ابوبکر بن نافع، امیہ بن خالد، شعبہ، مطر وراق اور جابر بن زید کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

جابر بن زید نے ارشاد فرمایا میرا کسی مسکین پر ایک درھم صدقہ کرنا مجھے فرض حج کرنے کے بعد نفلی حج کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

۳۳۴۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، حسن بن عبدالعزیز مصری، یحییٰ بن حسان، قریش بن حیان اور مالک بن دینار کے اسنادی

واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

جابر بن زید رحمہ اللہ میرے پاس تشریف لائے اور جب نماز کا وقت ہوا تو میں نے امامت کے لئے کہا تو انہوں نے امامت کرنے سے انکار کر دیا اور کہا تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا مالک ہی ان کا زیادہ حقدار ہے۔ گھر کا مالک اپنے گھر میں امامت کا اور بستر کا مالک اپنے بستر کے مرکزی حصے پر بیٹھنے کا اور جانور کا مالک اس کے اگلے حصے پر بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔

جابر بن زید رحمہ اللہ کی مسانید:- جابر بن زید رحمہ اللہ نے بہت سی احادیث مسنداً روایت کی ہیں اور آپ کی اکثر روایات حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ہیں جبکہ آپ سے روایت کرنے والوں میں عمرو بن دینار، قتادہ اور عمرو بن حرم وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

۴۳۵۰-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حبیب بن یزید انماطی، عمرو بن حرم اور جابر بن زید کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ ظہر اور عصر کی نمازوں کو ایک ہی وقت میں ادا کیا اور آپ کا خیال تھا کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ مدینے میں ظہر اور عصر کو ایک ہی وقت میں ادا کیا تھا۔

۴۳۵۱-حسن بن محمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون، داؤد بن عمرو، محمد بن مسلم اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے ابوالشعثاء کو یہ کہتے ہوئے سنا:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے آٹھ رکعات اکٹھی اور سات رکعات اکٹھی کسی بیماری اور تکلیف کے بغیر ادا فرمائیں۔

اس روایت کو معمر، روح بن قاسم اور حماد بن زید نے بھی عمرو بن دینار سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۴۳۵۲-علی بن ہارون بن محمد، قاضی یوسف بن یعقوب، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عمرو بن دینار اور جابر بن زید کے اسنادی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبے میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

شلوار اس شخص کے لئے ہے جس کے پاس تہبند نہ ہو اور موزے اس شخص کے لئے ہیں جسکے پاس جوتے نہ ہوں"

اس حدیث کو عمرو بن دینار، ایوب سختیانی، اشعث بن سوار، شعبہ، ابن جریج، سعید بن زید اور ہیثم نے بھی روایت کیا ہے۔

۴۳۵۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی بن مثنیٰ، ہدبہ ابن خالد، ہمام، قتادہ، اور جابر بن زید کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے حضرت حمزہؓ کی بیٹی سے نکاح کرنے کا مطالبہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے اور جو رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

۴۳۵۴-سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، جبارہ بن مغلس، حماد بن زید، عمرو بن دینار، جابر اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔

جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ ہی بھول گیا۔

یہ حدیث جابر بن زید اور عمرو بن دینار کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں جبارہ بن مغلس متفرد ہیں اور

مصنف نے اسے صرف انہی کی سند سے نقل کیا ہے۔

۳۳۵۵-سلیمان بن احمد، سری بن سہل، عبداللہ بن رشید، مجاعہ بن زبیر، قتادہ، جابر بن زید اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ

"قیامت کے دن شہید کو لایا جائے گا اور اسے حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا، پھر مصیبت زدہ لوگوں کو لایا جائے گا اور ان کے لئے نہ تو ترازو نصب کیا جائے گا اور نہ ہی اعمال نامہ کے رجسٹر ان کے سامنے پھیلائے جائیں گے اور ان کے لئے اجر وثواب پانی کی طرح بہایا جائے گا یہاں تک کہ دنیا میں عافیت سے رہنے والے لوگ اس وقت تمنا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتنا بہترین بدلہ پانے کے لئے کاش ان کے جسموں کو قینچیوں سے کاٹا جاتا"

یہ حدیث جابر اور قتادہ کے طریق سے غریب ہے اور اسکو روایت کرنے میں مجاعہ بن زبیر متفرد ہیں۔

۳۳۵۶-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن عبدالجبار، ابراہیم بن محمد بن عرعرۃ، معتمر بن سلیمان، حکم بن عفان، غطریف ابو ہارون، جابر بن زید اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ

جبرئیل امین (علیہ السلام) نے ارشاد فرمایا (قیامت کے دن) آدمی کے گناہوں اور اس کی نیکیوں کو (باری تعالیٰ) کے سامنے پیش کیا جائے گا، پھر ان میں سے بعض گناہوں کو بعض نیکیوں کے بدلے میں ختم کر دیا جائے گا (آخر میں) اگر ایک نیکی بھی بچ گئی تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو (اس نیکی کے بدلے میں) جنت عطا فرمائیں گے"

یہ حدیث جابر اور غطریف کی حدیثوں میں سے غریب ہے اور اسکو روایت کرنے میں حکم بن ابان عدنی متفرد ہیں۔

۲۱۴ داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ[1]

اور وہ عظیم لوگ جو اپنے بعد آنے والوں کے لئے مینارہ نور ہیں ان میں سے ایک ہستی جو اپنے علم میں پختہ کار اور دنیا اور اس کی چمک سے بے رغبت داؤد بن ابی ہند کی ذات ہے۔

۳۳۵۷-محمد بن حمید، احمد بن حسن بن عبدالجبار، عمرو الناقد اور سفیان بن عیینہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن جریج رحمہ اللہ کا بیان ہے

میں نے داؤد بن ابی ہند سے ملاقات کی اور میں نے دیکھا کہ علم ان سے چھلک رہا ہے۔

۳۳۵۸-محمد بن حمید، احمد بن حسن، عمرو الناقد اور سفیان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ انکے والد کا بیان ہے:

میں واسط شہر میں داخل ہوا اور اس زمانے میں داؤد بن ابی ہند بھی وہاں مقیم تھے تو میں نے دیکھا کہ لوگ آپ کو داؤد القاری کے لقب سے پکارا کرتے تھے۔

۳۳۵۹-محمد بن علی، علی بن احمد بن سلیمان، محمد بن ابی خیرہ اور سفیان بن عیینہ کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ انکے والد نے ان سے روایت کی:

میں داؤد ابن ہند کی جوانی کے زمانے میں واسط شہر گیا تو میں نے دیکھا کہ لوگ انہیں داؤد القاری کے نام سے پکارتے ہیں اور آپ حسن بصری رحمہ اللہ کے زمانے میں ہی لوگوں کو دینی مسائل کے بارے میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/۲۵۵ والتاریخ الکبیر ۳/رت ۷۸۰ والجرح والتعدیل ۳/رت ۱۸۸۱ والجمع ۱/۱۳۱، وسیر النبلاء ۶/۳۷۶.

۳۳۶۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی عاصم اور ابن عبدالاول کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

داؤد بن ابی ہند اہل بصرہ کے مفتی تھے۔

۳۳۶۱-احمد بن عبید اللہ، عبداللہ بن وھب، ابوعیسی ابن النحاس، ضمرہ بن ربیعہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ داؤد بن ابی ہند کا بیان ہے

جب تم اس چیز کو مضبوطی سے پکڑلو گے جس پر علماء کا اتفاق ہے تو جس چیز میں علماء کا اختلاف ہے وہ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گی اور جس چیز میں علماء کا اختلاف ہے اسی چیز سے انہیں منع کیا گیا ہے۔

۳۳۶۲-ابوالحسن سہل بن عبداللہ تستری، حسن بن سہل مجوز، بصری، مسلم بن ابراہیم اور سلیمان بن حرب کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ کا بیان ہے،

میں نے داؤد بن ابی ہند سے کہا: مسئلہ تقدیر میں تمھاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا میں اس بارے میں وہی کچھ جانتا ہوں جو مطرف نے کہا تھا

ہم (اپنے کاموں کو مکمل طور پر) تقدیر ہی کے حوالے نہیں کرتے ہیں (کہ ان میں کسب کا کچھ دخل ہی نہ ہو) اور اس کی طرف رجوع بھی کرتے ہیں (کہ جو کچھ اس کائنات میں ہوتا ہے وہ تقدیر ہی کے مطابق ہوتا ہے)

۳۳۶۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، سالم بن عصام اور محمد بن مرزوق کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انصاری نے کہا:

میں نے داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ اور عوف بن ابی جمیلہ رحمہ اللہ کو مسئلہ تقدیر کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے دیکھا اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی کو سر سے پکڑا ہوا تھا اور داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ اس مسئلے میں مثبت تھے۔

۳۳۶۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر نے اپنی کتاب میں سے محمد بن ابان مدینی، یحیی بن فضل خرقی اور سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

داؤد بن ابی ہند شام گئے تو ان کی ملاقات غیلان سے ہوئی، انہوں نے کہا، اے داؤد میں تم سے چند مسائل کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں، داؤد نے کہا آپ مجھ سے پچاس مسائل کے بارے میں سوال کر سکتے ہیں لیکن میں بھی آپ سے دو مسئلوں کے بارے میں سوال کروں گا۔ غیلان نے کہا اے داؤد آپ بھی بے شک سوال کر سکتے ہیں داؤد نے ان سے پوچھا: آپ مجھے بتائیے کہ بنی ادم کو دی گئی اشیا میں سب سے افضل چیز کونسی ہے؟ انہوں نے جواب دیا عقل، داؤد نے ان سے دوسرا سوال کیا کہ آپ مجھے عقل کے بارے میں بتائیے، کیا وہ لوگوں کے لئے ایک مباح چیز ہے جو شخص چاہے اسے لے لے اور جو چاہے اسے ترک کر دے یا وہ لوگوں کے درمیان مختلف حصوں میں تقسیم کی ہوئی چیز ہے؟ یہ سن کر غیلان خاموش ہو گیا اور جواب دیئے بغیر ہی چلا گیا۔

۳۳۶۵-ابومحمد بن حیان، ابوالعباس ہروی، ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ اور ابن ابی عدی کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ داؤد بن ابی ہند کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا، اسے دیکھو، اس نے میرے پاؤں کی طرف دیکھا اور کہا کتنی ہی نیکیوں کی طرف یہ پاؤں چلے ہیں۔ پھر اس نے کہا: ابھی تک اس کا وقت نہیں آیا ہے اور وہ دونوں میرے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

۳۳۶۶-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث اور یحیی بن معین کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ سفیان کا بیان ہے میں نے داؤد بن ابی ہند کو فرماتے ہوئے سنا:

مجھے طاعون کے زمانے میں طاعون کی بیماری لگ گئی اور مجھ پر بے ہوشی طاری ہو گئی، اسی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے

پاس آئے اور ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: تم اس کے پاس کیا پاتے ہو؟ اس نے کہا میں اس کے پاس اللہ کی تسبیح، تکبیر، مسجد کی طرف چلنا، اور قرآن کریم کی کچھ تلاوت پاتا ہوں پھر وہ دونوں چلے گئے اور میں ٹھیک ہو گیا۔ اسکے بعد میں نے قرآن کریم کی تلاوت کی طرف بہت توجہ دی یہاں تک میں نے سارا قرآن کریم حفظ کرلیا۔ اس سے قبل میں نے قرآن کریم حفظ نہیں کیا تھا۔

۳۳۶۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سلیمان اور محمد بن مثنیٰ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ میں نے ابن ابی عدی رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

داؤد بن ابی ہند ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے اے نوجوانوں کی جماعت! میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں شاید اس سے تم میں سے کسی کو نفع ہو جائے، جب میں لڑکا تھا تو اس وقت بازار کی طرف کثرت سے آیا جایا کرتا تھا۔ جب میں ایک جگہ پہنچتا تو اپنے اوپر یہ لازم کرلیتا کہ فلاں جگہ تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوا جاؤں گا اور جب اس جگہ تک پہنچ جاتا تو پھر اپنے اوپر لازم کرلیتا اور اسی طرح کرتے کرتے گھر تک پہنچ جاتا۔

۳۳۶۸- عبداللہ بن محمد، فضل بن جعفر، عمرو بن علی اور ابن ابی عدی کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ چالیس سال تک مسلسل روزے سے رہے مگر انکے گھر والوں کو بھی اس کا علم نہیں ہو سکا آپ موچی کا کام کرتے تھے اور صبح کے وقت اپنا صبح کا کھانا گھر والوں سے لیکر چلے جاتے اور راستے میں اسے صدقہ کر دیتے۔ دن بھر کام کرنے کے بعد آپ شام کو گھر لوٹتے اور افطاری کے وقت گھر والوں کے ساتھ شام کا کھانا کھا لیتے۔

۳۳۶۹- ابومحمد بن حیان، یحییٰ بن عبداللہ قسام، ابو یسار، ابوبکر بن خلاد اور سفیان بن عیینہ کے اسنادی واسطے سے انکے والد سے نقل کیا گیا ہے کہ

جب داؤد بن ابی ہند ہمارے پاس تشریف لاتے تو ہم ان سے ملنے کے لئے باہر جایا کرتے تھے اور ہم ان کی شکل وصورت اور انکی ہیئت اور انکے لباس کے انداز کو دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے۔

۳۳۷۰- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں سے احمد بن محمد بن سہل، ابو بشر یحییٰ بن محمد اور ابراہیم بن ابی شیبہ عبدی کے واسطے داؤد بن ابی ہند کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ اگر دو چیزیں نہ ہوں تو دنیا والے اپنی دنیا سے کوئی نفع نہیں اٹھا سکتے ہیں۔ موت اور ایسی زمین جو تری کو خشک کر دیتی ہے۔

داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ کی مسانید...... داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ نے صحابۂ کرام میں سے صرف حضرت انسؓ سے مسند احادیث روایت کی ہیں جبکہ تابعین سے سعید بن مسیب رحمہ اللہ، ابوعثمان نہدی، ابوالعالیہ، ابو قلابہ، حسن، ابن سیرین، زرارہ بن اوفی، ابو الشعثاء، شہر بن حوشب، سماک، عکرمہ، جابر، مجاہد، عطاء بن ابی رباح، ابوالزبیر، نافع، مکحول، عطاء خراسانی اور علی بن ابوطلحہ وغیرہ سے روایت کی ہیں۔

۳۳۷۱- سلیمان بن احمد، محمد بن ابی سفیان بلدی، معلی بن مہدی، ابوشہاب حناط، داؤد بن ابی ہند اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے

''اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، اگر وہ مظلوم ہے تو اس کا دفاع کرو اور اگر ظالم ہے تو اسے اس کے ظلم سے روک دو کیونکہ یہی اسکی مدد ہے۔[۱]

۱۔ صحیح البخاری ۳/۱۶۸، ۹/۲۸. وسنن الترمذی ۲۲۵۵. ومسند الامام أحمد ۳/۹۹، ۲۰۱. والسنن الکبری للبیهقی ۶/۹۴، ۱۰/۹۰. وفتح الباری ۵/۹۸، ۸/۶۴۹، ۱۲/۳۲۳.

یہ حدیث حضرت انسؓ کے طریق سے صحیح ہے جبکہ داؤد بن ابی ہند کے طریق سے غریب اور معلّی بن مہدی اسے روایت کرنے میں ابوشہاب سے متفرد ہیں۔

۴۳۷۲-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد کے واسطے سے عبدان بن احمد ابوالطاہر بن سراج، ابورجاء عبدالرحمٰن بن عبدالحمید، یحییٰ بن ایوب داؤد بن ابی ہند اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشادِ گرامی نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اسے ہر مشرک اور شراب نوشی کے عادی پر حرام کر دیا ہے۔''[1]

یہ حدیث داؤد عن انسؓ کے طریق سے غریب ہے اور اسے داؤد بن ابی ہند سے یحییٰ بن ایوب مصری معافری نے روایت کیا ہے اور ان سے روایت کرنے میں بھی ابورجاء متفرد ہیں۔

۴۳۷۳-محمد بن حمید بن سہیل، عبداللہ بن اسحٰق مدائنی، محمد بن حاتم مووب، عمار بن محمد، لیث بن ابوسلیم، داؤد بن ابی ہند اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے باری تعالیٰ کے ارشاد

"فوربک لنسئلنهم اجمعین عما کانوا یعملون" (الحجر: ۹۲-۹۳)

ترجمہ: ''تمہارے پروردگار کی قسم ہم ان سے ضرور پرسش کریں گے ان کاموں کی جو وہ کرتے ہیں''

کے بارے میں ارشاد فرمایا: ان سے " لا الٰہ الا اللہ " کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

یہ حدیث داؤد بن ابی ہند کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف عمار بن محمد کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۳۷۴-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالوہاب بن عطاء، داؤد بن ابی ہند اور سعید بن مسیب کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

''حضرت عمر بن خطابؓ نے مسجد نبوی ﷺ کے منبر پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا، بے شک میں ان لوگوں کو جانتا ہوں جو عنقریب رجم کا انکار کریں گے اور کہیں گے رجم قرآن کریم میں نہیں ہے اگر قرآن کریم میں ایسی چیز کی زیادتی جو اس میں نہیں ہے مجھے ناپسند نہ ہوتی تو میں قرآن کریم کے آخری ورقے پر لکھ دیتا۔ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا ہے، ابوبکر نے رجم کیا ہے اور میں نے بھی رجم کیا ہے۔

یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے اور اسے سعید بن مسیب سے یحییٰ بن سعید انصاری، داؤد اور دوسرے حضرات نے بھی روایت کیا ہے۔

۴۳۷۵-ابویعلیٰ حسین بن محمد زبیری اور ابونصر احمد بن حسین مروانی، محمد بن سلیمان بن فارس، محمد بن قاسم الطایکانی، عمرو بن حارون، داؤد بن ابی ہند، سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت ابوہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی نقل کیا ہے کہ

نیک آدمی اچھی خبر لاتا ہے اور بدکار آدمی بری خبر لاتا ہے۔[2]

یہ حدیث داؤد بن ابی ہند اور سعید بن مسیب کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف محمد بن قاسم کے حوالے سے عمرو بن حارون بلخی سے نقل کیا ہے۔

۴۳۷۶-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد محمد بن یونس کدیمی، عمر بن حبیب، داؤد بن ابی ہند اور ابوعثمان النھدی کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''اہل مغرب ہمیشہ غالب رہیں گے اور انکی مدد ترک کرنے والے انکو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم

---

[1] الجامع الکبیر للسیوطی ۴۷۳۷ وکنز العمال ۱۳۱۸۵ ۳۹۲۳۱ والدر المنثور ۲۳/۴ ۳۴۳.

[2] کشف الخفاء ۴۴۸/۱ والکامل لابن عدی ۱۹۰۰/۵ والاحادیث الضعیفۃ ۶۵۵.

ہو جائیگی ۔[1]

یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے اور داؤد سے کئی ائمہ حدیث نے اسے روایت کیا ہے جن میں شعبہ ابن عیینہ اور دوسرے ائمہ بھی شامل ہیں اور مصنف کے نزدیک عمر بن حبیب عن داؤد کا طریق سب سے عالی ہے اسی لئے مصنف نے اسی طریق سے اسے نقل کیا ہے۔

۳۳۷۷- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ حسن بن موسیٰ اشیب اور عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ ، داؤد بن ابی ہند، ابوالعالیہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ (ایک سفر) میں جب وادی ازرق کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے صحابۂ کرامؓ سے پوچھا یہ کونسی وادی ہے؟ انہوں نے عرض کیا، یہ وادی ازرق ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گویا کہ میں موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف دیکھ رہا ہوں اور آپ اپنے پروردگار کے سامنے بلند آواز سے تلبیہ پڑھ رہے ہیں" پھر آپ ﷺ ثنیہ کے پاس سے گزرے اور صحابۂ کرام سے استفسار فرمایا یہ کونسی گھاٹی ہے ؟ انہوں نے عرض کیا فلاں گھاٹی ہے آپ نے ارشاد فرمایا گویا کہ میں اس وقت یونس ابن متی (علیہ السلام) کی طرف دیکھ رہا ہوں آپ گھنگھریالے بالوں والی سرخ اونٹنی پر بیٹھے ہوئے ہیں اسکی نکیل چھیوں کی ہے اور آپ نے اون کا جبہ زیب تن کیا ہوا ہے۔[2]

داؤد عن ابی العالیہ کے طریق سے یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے اور اسے بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے۔

۳۳۷۸- محمد بن عمر بن سلم، احمد بن حسین صوفی، عمر بن سہل، عبداللہ بن تمام، داؤد بن ابی ہند اور محمد بن سیرین کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت حکیم بن حزام کا ارشاد ہے کہ" میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، یا رسول اللہ! میرے لیے تجارت میں برکت رکھ دی جاتی ہے میں ایک چیز کو بیچتا ہوں کیا میں اسکو دوبارہ خرید سکتا ہوں آپ نے ارشاد فرمایا

یہ حدیث داؤد کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف اسی سند سے اس شیخ کے شیخ سے نقل کیا ہے۔

۳۳۷۹- سلیمان بن احمد، ادریس بن جعفر، یزید بن ہارون، داؤد، حسن بصری اور حضرت جندبؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے

جس شخص نے صبح کی نماز ادا کر لی تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں آ گیا اور اللہ اس ذمہ داری کے بدلے میں تم سے کچھ بھی نہیں مانگیں گے ۔[3]

یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے اور داؤد سے خالد بن عبداللہ، معتمر بن سلیمان اور بہت سے لوگوں نے اسے روایت کیا ہے اور داؤد کے بعد اس کی سند میں تھوڑا سا اختلاف واقع ہوا ہے چنانچہ ابوبکر بن ابی شیبہ نے اسے یزید بن ہارون عن داؤد عن انس بن سیرین اور حضرت جندبؓ کی سند سے جبکہ عبیداللہ بن تمام نے اسے داؤد، عن حسن، عن سمرہؓ کی سند سے روایت کیا ہے اور درست طریق وہ ہے جسے خالد، معتمر اور دوسرے لوگوں نے داؤد عن حسن عن جندبؓ کی سند سے نقل کیا ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۵۳ والدر المنثور ۳۲۱/۱ وکنز العمال ۳۵۰۲۵ والدر المنثور ۳۲۱/۱، والاحادیث الصحیحۃ ۹۶۵

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۷۴، والمستدرک ۳۴۳/۲ وصحیح ابن خزیمۃ ۲۶۳۳، ومسند الامام احمد ۲۱۵/۱، والسنن الکبری للبیہقی ۴۲/۵ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۰/۱۲، والترغیب والترھیب ۱۸۲/۲.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۹۱، وسنن الترمذی ۲۲۲، ۲۱۶۴، وسنن ابن ماجۃ ۳۹۴۶، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۹/۲ ومسند ابی عوانہ ۱۱/۲.

۳۳۸۰-ابوبکر بن خلاد اور محمد بن احمد بن مخلد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ھارون، داؤد، مکحول اور ابوثعلبہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشادِ گرامی نقل کیا گیا ہے۔

میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور میرے زیادہ قریب بیٹھنے کا حقدار تم میں سے سب سے زیادہ بہترین اخلاق رکھنے والا ہے اور مجھ سے سب سے زیادہ دوری کا حق دار تم میں سب سے زیادہ بدترین اخلاق والے، فضول گوئی کی کثرت والے منہ بنا بنا کر اور جبڑوں کو پھیلا پھیلا کر باتیں کرنے والے ہیں۔[1]

اس حدیث کو وہیب بن خالد، ابوجعفر رازی اور بہت سے لوگوں نے داؤد سے روایت کیا ہے اور ہم نے اسے صرف یزید بن ہارون کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی یزید بن ہارون سے روایت کیا ہے۔

(۲۱۵) منذر بن مالک رحمہ اللہ[2]

اور ان مقدس ہستیوں میں سے جنہوں نے اپنی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزار دی، ایک مقدس ہستی منذر بن مالک بھی ہیں۔ آپ کی پوری زندگی اللہ کے خوف سے آنسو بہانے اور زہد وتقویٰ کا نمونہ تھی۔ آپ کا شمار اہل بصرہ کے طبقے میں سے ابتدائی لوگوں میں ہوتا ہے۔

۳۳۸۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویعلی، مقدمی، مسلم بن ابراہیم اور ابوعقیل کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ میں نے ابونضرہ منذر بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا:

جب آدمی یہ آیت: "افامن اھل القری ان یاتیھم باسنا بیاتاً وھم نائمون" (اعراف: ۹۷) پڑھے تو مستحب ہے کہ بلند آواز سے پڑھے۔

۳۳۸۲-احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر بن نعمان، ابوربیعہ زید بن عوف، عامر بن یساف، سعید جریری اور ابونضرہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

اسلام کی ابتداء میں ان لوگوں کو چار باتوں کی نصیحت کی جاتی تھی:۔

فراغت کے زمانے میں مشغولیت کے زمانے کے لئے کام کرنا، صحت میں بیماری کے لئے کام کرنا، جوانی میں بڑھاپے کے لئے کام کرنا، زندگی میں موت کے لئے کام کرنا۔

۳۳۸۳- ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ شیبان بن فروخ اور ابوالاشہب کے اسنادی حوالے سے ابونضرہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

جس شخص نے رات میں ایک سو سے لے کر ایک ہزار تک آیتوں کی تلاوت کی تو اسے ایک قنطار ثواب ملے گا اور ایک قنطار ثواب کی مقدار ایک بیل کی کھال کے بقدر سونا ہے۔

---

[1] مسند الامام احمد ۱۹۳/۴ وصحیح ابن حبان ۱۹۱۷ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۵۸/۲۔ ومجمع الزوائد ۲۱/۸، ۳۲۷/۹، ۲۵۳/۱۰، ۳۲۵، وتاریخ بغداد ۶۳/۴ وتخریج الاحیاء ۵۰/۳۔ والدر المنثور ۷۲/۲۔ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۳۲۷/۸۔ والترغیب والترھیب ۴۲۱/۳۔ واتحاف السادۃ المتقین ۳۲۲/۷۔ ۳۴۳/۸۔ والاحادیث الصحیحۃ ۳۹۰/۲۔ ومشکاۃ المصابیح ۴۷۹۷، ۴۷۹۸

[2] طبقات ابن سعد ۲۰۸/۷ والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۵۳۵ والجرح ۸/ت ۱۰۸۸۔ وسیر النبلاء ۵۲۹/۴۔ والمیزان ۴/ت ۸۷۲۲۔ والتقریب ۲۷۵/۲ والتھذیب ۳۰۲/۱۰۔ وتھذیب الکمال ۶۱۳۸ (۵۰۸/۲۸)

۳۳۸۴-مؤلف علامہ ابونعیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں سے احمد بن علی اسفذ نی،عمر بن علی بن ابی بکر اسفذ نی،مسعدۃ بن یسع اور جریری کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابونضرہ کا بیان ہے:

ہم لوگ آپس میں قسوۃ یعنی دل کی سختی کے بارے میں گفتگو کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اہل کتاب کا دل جب سخت ہو جائیں تو اس سے زیادہ سخت چیز کوئی نہیں۔

۳۳۸۵-احمد بن اسحٰق،ابراہیم بن نائلہ،عباد بن ولید،جعفر بن سلیمان اور جریری کے اسنادی حوالے سے ابونضرہ منذر بن مالک کا یہ قول نقل کیا گیا ہے۔

تقدیر قرآن کریم کی اس آیت پر آ کر ختم ہو جاتی ہے:

"اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ"(ھود:۱۰۷)

ترجمہ:بے شک آپ کے پروردگار اپنے ارادے کو خوب پورا کرنے والے ہیں۔

۳۳۸۶-مؤلف حلیہ اپنے والد اور عبداللہ بن محمد کے اسنادی حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن محمد بن عمر نے ان سے حسین بن حسن مروزی،معتمر بن سلیمان،ایاس بن فلاں کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ:

حسن بصری رحمہ اللہ اور میں ابونضرہ منذر بن مالک کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔

تو ابونضرہ رحمہ اللہ نے حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا،اے ابوسعید(حسن بصری رحمہ اللہ کی کنیت ہے) میرے قریب آجایئے۔آپ ان کے قریب ہوئے تو انہوں نے اپنا ہاتھ ان کی گردن پر رکھا اور انکے رخسار آپ ان کے قریب ہوئے تو انہوں نے اپنا ہاتھ ان کی گردن پر رکھا اور ان کے رخسار پر بوسہ دیا اسکے بعد حسن بصری رحمہ اللہ نے ابونضرہ رحمہ اللہ سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

اے ابونضرہ!اگر قیامت کے دن خیانت یہاں نہ ہوتیں تو آپ کے بھائیوں میں سے کئی لوگوں کو یہاں کی چیزیں چھوڑنے پر خوشی ہوتی۔پھر لوگوں نے حسن بصری رحمہ اللہ سے درخواست کی قرآن کریم کی کوئی سورت اس وقت کی مناسب سے تلاوت کیجئے۔

اور دعا بھی کیجئے۔آپ نے سورہ اخلاص اور معوذتین کی تلاوت کی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا اور اس کے بعد آپ نے دعا کی،اے اللہ ہمارے بھائی کو بیماری لگ گئی ہے اور آپ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر ابونضرہ نے رونا شروع کر دیا اور ان کو دیکھ کر حسن بصری رحمہ اللہ اور گھر میں موجود افراد نے بھی رونا شروع کر دیا اور میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو اس سے زیادہ روتا ہوا کبھی نہیں دیکھا اور اسی وقت ابونضرہ نے ارشاد فرمایا اے ابوسعید! آپ ہی میری نماز جنازہ پڑھایئے گا۔

ابونضرہ منذر بن مالک کی مسانید......ابونضرہ رحمہ اللہ نے کئی صحابہ سے مسند احادیث روایت کی ہیں جن میں حضرت ابوسعید خدریؓ،جابر بن عبداللہؓ،ابن عباسؓ،ابوموسیٰؓ،ابن عمرؓ اور حضرت انسؓ شامل ہیں اور آپ سے کئی تابعین نے احادیث روایت کی ہیں،ان میں قتادہ،علی بن زید رحمہ اللہ،سلیمان تیمی،داؤد بن ابی ہند،ابوبشر جعفر بن ابی وحشیہ،ابومسلمہ سعید بن زید،ابونعامہ السعدی رحمہ اللہ،عوف بن ابی جمیلہ رحمہ اللہ،یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ،خلید بن جعفر رحمہ اللہ،سعید جریری رحمہ اللہ اور ربیع بن صبیح رحمہ اللہ شامل ہیں۔

۳۳۸۷-عبداللہ بن جعفر،یونس،ابوداؤد الطیالسی،مستمر بن ریان،ابونضرہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے نقل

کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دوران خطبہ ارشاد فرمایا:

کوئی شخص بھی لوگوں کے ڈر سے حق بات کہنے سے باز نہ رہے، جب اس کو اس کے بارے میں علم ہو جائے"[۱]

اس حدیث کو ابونضرہ سے تابعین میں سے قتادہ، علی بن زید اور سلیمان تیمی نے روایت کیا ہے۔

۳۳۸۸- ابوبکر بن محمد بن احمد، احمد بن عبدالرحمن سقطی، یزید بن ہارون، شعبہ، قتادہ، ابونضرہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی منقول ہے

کوئی شخص بھی لوگوں کے خوف سے حق بات کہنے سے باز نہ رہے

جب وہ اسے دیکھ لے یا اس کو اس کے بارے میں علم ہو جائے"[۲]

حضرت ابوسعید خدریؓ کا بیان ہے کہ اس حدیث نے مجھے اس بات پر ابھارا کہ میں سوار ہو کر فلاں آدمی کے پاس جاؤں اور اس کے کان میں یہ بات ڈال کر واپس آ جاؤں۔

شعبہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ یہ حدیث ان سے چار آدمیوں قتادہ، ابوسلمہ، جریری، اور ایک اور راوی نے ابونضرہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۳۳۸۹- حبیب بن حسن، فاروق خطابی، حسن بن عمرو واسطی، ابومسلم کشی، محمد بن عبداللہ انصاری، سلیمان تیمی، ابونضرہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

"رسول اللہ ﷺ نے مٹکے میں نبیذ بنانے، آدھ پکی اور سوکھی ہوئی کھجور کو ملانے (کر نبیذ بنا) نے اور کشمش اور کھجور کو ملانے (کر نبیذ بنانے) سے منع فرمایا ہے"[۳]

اس حدیث کو محمد بن عبداللہ انصاری کے علاوہ شعبہ، جریر، یزید بن ہارون، اور یزید بن زریع نے بھی سلیمان تیمی کے حوالے سے ابونضرہ سے روایت کیا ہے۔

۳۳۹۰- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، جریری، ابونضرہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے:

جب تم میں سے کوئی آدمی اونٹوں کے چرواہے کے پاس آئے تو اسے تین مرتبہ پکارے، اگر وہ جواب دیدے تو ٹھیک ہے ورنہ دودھ دھو کر پی لے اور اونٹوں پر ہرگز سوار نہ ہو اور جب تم میں سے کوئی کسی باغ کی دیوار کے پاس آئے تو باغ کے مالک کو تین مرتبہ پکارے اگر وہ جواب دیدے تو ٹھیک ہے ورنہ (باغ کے پھلوں میں سے) توڑ کر کھائے اور اپنے ساتھ لیکر نہ جائے۔

آپ ﷺ کا ارشاد عالی ہے کہ "مہمان نوازی تین دن تک ہوتی ہے اور اگر اس سے زیادہ ہو جائے تو وہ صدقہ ہے"[۴]

۳۳۹۱- محمد بن احمد بن حسن، احمد بن جعفر بن مالک، سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، ہوذہ بن خلیفہ، عوف اعرابی، ابونضرہ اور حضرت ابو سعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

میری امت دو گروہوں میں بٹ جائے گی اور ان دونوں کے درمیان سے ایک تیسرا گروہ نکلے گا۔

۱، ۲؎ سنن الترمذی ۲۱۹۱. وسنن الترمذی ۲۱۹۱ وسنن ابن ماجۃ ۴۰۰۷. ومسند الامام احمد ۳/ ۵۰، ۸۷. والدر المنثور ۲/ ۲۹۳. ۵/ ۲۰۷. وتفسیر ابن کثیر ۳/ ۱۲۸، ۱۵۴.

۳؎ سنن ابن ماجۃ ۳۴۰۷، ۲۳۰۸

۴؎ صحیح مسلم، کتاب اللقطۃ باب ۱۴. وصحیح البخاری ۸/ ۱۳، ۳۹. وفتح الباری ۱۰/ ۵۳۱

اور حق پر قائم دو گروہوں میں سے ایک اسے قتل کردے گا۔

اس حدیث کو ابونضرہ نے تابعین میں سے داؤد بن ابی ہند، علی بن زید بن جدعان، سے روایت کیا ہے جبکہ قاسم بن فضل حدانی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

۳۳۹۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، فاروق خطابی، حبیب بن حسن، ابومسلم کشی، مسلم بن ابراہیم، صلت بن دینار، اور ابونضرہ کے اسناد کی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ کا بیان ہے

حضرت طلحہؓ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا "شہید زمین پر چل رہا ہے۔[1]

(ابونضرہ کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور ان سے صرف صلت بن دینار نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۳۳۹۳-علی بن محمد بن اسماعیل الطوسی، ابراہیم بن عبداللہ اصبہانی، ابراہیم بن اسحٰق صفار، ابوبکر خزیمہ، عمران بن موسیٰ، عبدالوارث بن سعید، داؤد بن ابی ہند، ابونضرہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابرؓ کا ارشاد ہے:

جب مسجد نبوی کی آس پاس کی زمینیں خالی ہوگئیں تو بنوسلمہ نے مسجد کے قریب آنے کا ارادہ کیا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اسکی اطلاع ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

اے بنی سلمۃ! کیا تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں، اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے بنی سلمہ! اپنے گھروں کو لازم پکڑو، تمھارے نشان قدم لکھے جاتے ہیں۔[2]

امام مسلم رحمہ اللہ کے اصول کے مطابق یہ حدیث صحیح ہے اور آپ نے اسے داؤد بن ابی نضرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے جبکہ شعبہ نے اسے جریری کے حوالے سے ابونضرہ سے نقل کیا ہے۔

۳۳۹۴-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، علاء بن سلمہ بصری، شیبہ ابوقلابہ قیسی، جریری اور ابونضرہ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا:

حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: لوگو! تمہارا پروردگار اور تمہارا پالنہار ایک ہے اور سن لو! کسی عجمی کو عربی پر اور کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے اور نہ ہی گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر مگر تقویٰ کی وجہ سے سو اللہ کے ہاں سب سے مکرم وہ ہے جو سب سے تقویٰ میں بڑھ کر ہو پھر آپ نے فرمایا: کیا میں نے فریضۂ رسالت ادا کر دیا تو سب لوگوں نے یک زبان ہوکر کہا کہ اللہ کے رسول! یقیناً آپ نے ادا کر دیا۔ تو آپ نے فرمایا "جو موجود ہیں وہ یہ باتیں ان کو بتلا دیں جو یہاں موجود نہیں۔[3]

یہ حدیث ابونضرہ اور حضرت جابر کے طریق سے غریب ہے، ہم نے اسے ابوقلابہ اور جریری کے طریق سے لکھا ہے۔

۳۳۹۵-احمد بن جعفر بن سعید، حبیب بن حسن، مسلم بن ابراہیم، شداد بن سعید، جریری، ابونضرہ اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے:

حضور ﷺ نے فرمایا: قریش کے نوجوانو! زنا کاریوں میں نہ پڑو اپنی شرمگاہوں کو بچائے رکھو اور کان لگا کر سن لو کہ جس کو اللہ نے بچائے رکھا اس کے لئے جنت ہے۔[4]

۱۔ سنن ابن ماجۃ ۱۲۵ وتاریخ بغداد ۳/ ۳۸۲، ۳۸۳ و احادیث الصحیحۃ ۱۲۶

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۸۰، ۲۸۱ ومسند الامام أحمد ۳/ ۳۳۳. ومشکاۃ المصابیح ۷۰۰ والدر المنثور ۵/ ۲۶۰ وتفسیر الطبری ۲۲/ ۱۰۰ وتفسیر ابن کثیر ۲/ ۵۵۲۔ ۳۔ مجمع الزوائد ۳/ ۲۶۶ وکنز العمال ۵۱۵۲. والترغیب والترھیب ۳/ ۶۱۲

۴۔ المستدرک ۳/ ۳۵۸ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۱۶۵ ومجمع الزوائد ۳/ ۲۵۲. والسنۃ لابن ابی عاصم ۲/ ۶۳۰. والمطالب العالیۃ ۱۵۸۸

یہ حدیث ابونضرہ کے طریق سے غریب ہے جریری نے ان سے روایت کیا ہے اوران سے نقل کرنے میں شداد متفرد ہیں۔

۳۳۹۶-سلیمان بن احمد، حسین بن اسحٰق تستری، ابوربیع زہرانی، سلام، زید ابونضرہ اور حضرت ابن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ رکوع میں بالکل سیدھے ہوتے اتنے کہ اگر آپ کی کمر مبارک پر پانی انڈیل دیا جائے تو ٹھہرا رہے۔[1]

یہ حدیث ابونضرہ کے طریق سے غریب ہے اسے ان سے صرف زید العمی نے روایت کیا۔

(۲۱۶) بکر بن عمروؒ[2]

ان نابغہ روزگار ہستیوں میں سے ایک ابوصدیق بکر بن عمرو ہیں انکے حالات میں ہے کہ عبادت میں بھی سب سے مقدم رہتے تھے اور مخلوق خدا کی خدمت میں بھی پیش پیش رہتے۔

۳۳۹۷-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر اور زید کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوصدیق نے فرمایا ایک مرتبہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام نماز استسقاء پڑھنے کے لئے جارہے تھے راستے میں ایک چیونٹی کے پاس سے گزر ہوا جو پیٹھ کے بل گری پڑی تھی اور اس حالت میں فریاد کررہی تھی کہ اے اللہ ہم آپ کی مخلوقات میں سے ایک حقیر ترین مخلوق ہیں اور بارش کے محتاج رزق کے طلب گار، یا تو آپ ہمیں ھلاک کردیں یا پھر رزق عطا فرمائیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے (یہ سن کر) فرمایا: واپس لوٹ چلو: دوسروں کی دعاؤں سے تمہارا کام بن گیا۔

۳۳۹۸-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد، مسعر اور زید کے اسنادی حوالہ سے منقول ہے کہ ابوصدیق نے فرمایا" جنازہ تیز قدموں سے لے جاؤ اتنا کہ اگر کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ لوگوں کو نہ پاسکے۔

یہ حدیث ابوالصدیق، ابوسعید اور حضرت ابن عمرؓ سے مسند امروی ہے۔

۳۳۹۹-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حوذہ، عوف اعرابی، ابوصدیق اور ابوسعیدؓ کے حوالہ سے منقول ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا" زمین پوری کی پوری ظلم وسرکشی سے بھر جائے گی پھر میرے اہل بیت سے ایک ایسے شخص کا ظہور ہوگا جو اس کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھردے گا جیسا کہ پہلے یہ ظلم وسرکشی سے بھری پڑی تھی۔[3]

یہ حدیث ابوالصدیق اور حضرت ابوسعید کے طریق سے مشہور ہے انہوں نے اس کو تابعین اور ابوالصدیق منظر الوراق سے بھی روایت کیا اوران سے حماد بن زید نے نقل کی۔

۳۴۰۰-سہل بن عبداللہ بن حفص تستری، حسین بن اسحٰق تستری، عبیداللہ بن معاذ اپنے والد اور شعبہ، قتادہ اور ابوسعید حضور ﷺ سے ناقل ہیں کہ ایک شخص نے ننانوے قتل کئے پھر پوچھتا پھر رہا تھا کہ اسکی توبہ ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اس نے راہب سے پوچھا تو اس نے کہہ دیا کہ تیری توبہ نہیں ہوسکتی اس نے راہب کو بھی قتل کردیا لیکن پھر اچھی طرح توبہ تائب ہوا اور بستی سے نکلا تو اسے موت نے آلیا اب رحمت کے فرشتے بھی آئے اور عذاب کے بھی لیکن وہ نیک لوگوں کی بستی کے بالشت بھر زیادہ قریب تھا اس لئے اس کا شمار نیک لوگوں میں کیا گیا۔

---

[1] المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۲۱۰ ومجمع الزوائد ۲/۱۲۳

[2] طبقات ابن سعد ۷/۲۲۶، والتاریخ الکبیر ۲/۱/۹۳، والجرح ۱/۱/۳۹، والجمع ۱/۵۷، وتهذیب الکمال ۱۵۱ (۲/۲۲۳) وتهذیب التهذیب ۱/۴۸۶.

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے قتادہ سے ہشام اور ہمام نے روایت کی۔

۳۳۰۱- فاروق خطابی، ابومسلم الکشی، حجاج بن منہال، ہمام، قتادہ، ابوصدیق اور حضرت ابن عمر کے حوالہ سے منقول ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تو" بسم الله وعلى ملة رسول الله" پڑھو۔ یہ حدیث قتادہ سے صرف ہمام نے مرفوعاً روایت کی اور ہمام اور شعبہ نے اسے مرفوعاً بھی روایت کیا اور یہ حدیث (علی سنۃ رسول اللہ) ﷺ کے الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے۔

(۲۱۷) فضیل بن زید رقاشی

ان جلیل القدر ہستیوں میں ایک فضیل بن زید رقاشی ہیں۔ حضرت ابن عمر کے دور خلافت میں غزوات میں حصہ لیا۔ ان کے حالات میں لکھا ہے کہ بصرہ میں ان سے بڑھ کر عبادت گزار کوئی نہیں تھا حد درجہ اوقات کی حفاظت کیا کرتے تھے۔ بہت کم غذا لیتے تھے تاکہ گناہوں سے حفاظت رہے کیونکہ شرارت بھرے پیٹ کو ہی سوجھتی ہے تابعین میں سے تھے۔

۳۷۰۲- احمد بن محمد بن حسن بغدادی، محمد بن موسیٰ حرسی، حماد بن زید کے سندی حوالے سے منقول ہے کہ عاصم احول نے کہا:

مجھے فضیل رقاشی نصیحت کرتے ہوئے فرمانے لگے

لوگوں کے جھمگھٹے تجھے اپنے آپ سے غافل نہ کردیں اس لئے کہ مصیبت تجھ پر پڑنے والی ہے ان پر نہیں اپنے اوقات کو ادھر ادھر فضولیات میں گزارنے سے بچو اس لئے کہ سب کچھ محفوظ ہو رہا ہے۔ سب سے زیادہ طلب کئے جانے کے لائق اور جس چیز کی طرف جلدی کی جائے وہ وہ نیکی ہے جو گناہ کے بعد کی جائے گی۔

۳۳۰۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد اپنے والد اور وکیع، سفیان، عاصم سے نقل کرتے ہیں کہ زید رقاشی نے فرمایا

تیرے پاس لوگوں کا ہجوم تجھے اپنی ذات سے غافل نہ کردے اس لئے کہ مصیبت تجھ پر پڑنے والی ہے ان پر نہیں ایام زندگی کو ادھر ادھر گزار دینے سے بچو اس لئے جو کچھ تو نے کیا وہ محفوظ ہو چکا۔ سب سے بہتر اور سب سے پہلے انجام دیئے جانے کے لائق وہ نیکی ہے جو گناہ کے بعد جائے۔

۳۳۰۴- محدث کبیر حافظ ابونعیم اپنے والد عبداللہ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن زید، عبیداللہ بن محمد تیمی سے نقل کرتے ہیں کہ فضیل رقاشی نے فرمایا

کہ ظلم جب شدت کو پہنچتا ہے تو کمزور پڑ جاتا ہے اور پھر ختم ہی ہو جاتا ہے۔

اس حدیث کو رقاشی نے عبداللہ بن مغفل مزنی اور دوسرے صحابہ سے مسنداً روایت کیا ہے۔

۳۳۰۵- سلیمان بن احمد، یعقوب بن اسحٰق تخری، عفان بن مسلم، عبداللہ بن زیاد، عاصم احول، فضیل بن محمد بن زید رقاشی صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں کہ

میں نے حضور ﷺ کو کدو کے برتن، زفت لیپے ہوئے برتن اور سبز رنگ کے ٹھیلوں سے منع کرتے ہوئے سنا۔

۱۔ مسند الامام أحمد ۴۰۷/۲ والسنن الكبرى للبيهقي ۵۵/۴ والمستدرك ۳۶۶/۱ والمصنف لابن أبي شيبة ۳۲۹/۳، وكنز العمال ۴۲۷۰۳

(۲۱۸) قسامہ بن زہیر [1]

محدثین کی سنہری لڑی میں پروئے ہوئے موتیوں میں سے ایک ابوالمنہال، قسامہ بن زہیر ہیں بڑے صابر و شاکر تھے دراصل تصوف نام ہی گزارے لائق متاع کے ہونے اور عجز وانکساری اختیار کرنے کے ہیں۔

۳۳۰۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد اپنے والد احمد سے عبدالوھاب۔ عوف، قسامہ بن زہیر کے سلسلۂ سند سے نقل کرتے ہیں کہ

ابوموسیٰ نے بصرہ میں وعظ فرمایا کہنے لگے: اے لوگو! روؤ اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بنالو اس لئے کہ آخرت میں جہنمی لوگ روئیں گے یہاں تک ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے، اسکے بعد وہ خون کے آنسو روئیں گے اتنا کہ اگر ان آنسوؤں میں کشتیاں ڈال دی جائیں تو وہ بھی تیرنے لگیں۔

۳۳۰۷- ابومحمد بن حیان، عبیداللہ بن احمد بن عقبہ، حسن بن عرفہ، روح بن عبادہ، عوف اور حضرت قسامہ بن زہیر کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ

ایک دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جی میں آیا کہ وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھالیا حتی کہ وہ تمام زمین والوں کو دیکھنے لگے اللہ تعالیٰ نے ان کو زمین والوں کے اعمال دکھائے جب حضرت ابراہیم نے یہ سب کچھ دیکھا تو فرمانے لگے۔ یااللہ! ان سب کو نیست و نابود کردیجئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابراہیم! میں تم سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہوں آپ نیچے جائیں ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ آئیں اور توبہ کرلیں۔

۳۳۰۸- مصنف رحمہ اللہ اپنے والد عبداللہ سے اور محمد بن ابراہیم بن یحییٰ یعقوب دورقی، ھوذہ بن خلیفہ، عوف قسامہ بن زہیر سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت اشعری نے فرمایا:

علم وحکمت والے کے ساتھ بیٹھنا ایسا ہے جیسے مشک وعنبر والوں کے پاس بیٹھنا اگر وہ تجھے کچھ نہ بھی دیں تب بھی اسکی خوشبو کہیں نہیں گئی اور برے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا ایسا ہے جیسا بھٹی کے قریب بیٹھنا اس لئے کہ اور کچھ نہ بھی ہو تو اسکا دھواں اور شعلے تو ضرور پہنچیں گے۔

۳۳۰۹- ابومحمد بن حیان، ابویعلی، محمد بن الحسین برجلانی، روح، عمران بن جابر، حضرت قسامہ بن زہیر کا قول نقل کرتے ہیں

دلوں کو بیدار رکھو ذکر کے ذریعہ۔

یہ حدیث حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابوہریرہؓ سے مسنداً منقول ہے۔

۳۳۱۰- محمد بن احمد بن حسن، احمد بن جعفر بن حمدان، سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ ہوذہ بن خلیفہ، عوف اعرابی، قسامہ بن زہیر صحابی رسول حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے تمام زمین سے ایک ایک مٹھی لی اور اس سے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو لوگ بھی زمین کی طرح ہیں کوئی کالا ہے تو کوئی گورا اور کوئی سرخ ہے تو کوئی بین بین پھر کوئی نرم ہے اور کوئی گرم، کوئی اچھا ہے اور کوئی برا ہے [2]

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/۱۵۲، والجرح ۷/ت ۸۱۷، والکاشف ۲/ت ۴۶۲۷، وتاریخ الاسلام ۳/۲۰۱، وتھذیب التھذیب ۸/۳۷۸، والتقریب ۲/۱۲۶، وتھذیب الکمال ۴۸۵۸ (۲۳/۹۰)، والخلاصۃ ۲/ت ۵۹۱۴.

[2] سنن الترمذی ۲۹۵۵، وسنن ابی داؤد ۴۶۹۳، ومسند الامام احمد ۴/۴۰۰، ۴۰۶، والمستدرک ۲/۲۶۱، ومشکاۃ المصابیح ۱۰۰، وطبقات ابن سعد ۱/۱/۹، والاحادیث الصحیحۃ ۱۶۳۰.

اس حدیث کو معمر، ہشام بن حسان، یحییٰ بن سعید، یزید بن زریع وغیرہ نے حضرت عوف سے نقل کیا ہے۔

۲۴۱۱- سلیمان بن احمد، احمد بن علی الابار، سلیمان بن نعمان الشیبانی قاسم بن فضل حرانی، قتادہ، قسامہ بن زہیر اور صحابی رسول حضرت ابوہریرہؓ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب مؤمن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو فرشتے ریشم کے رومال میں لپٹا ہوا مشک اور گلدستے لاتے ہیں اور اس کی روح ایسی نکالی جاتی ہے جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جائے' پھر کہا جاتا ہے'' اے مطمئن روح! لوٹ اپنے رب کی طرف راضی برضا پھر اسے ریشم پہنا دیا جاتا ہے اس کے بعد اسے علیین لے چلتے ہیں۔[1]

اس حدیث کو ہشام نے حضرت قتادہؓ سے روایت کیا۔

(۲۱۹) ابوالحلال العتکی

محدثین میں ایک بڑا امام ابوالحلال عتکی کا ہے جو زہد فی الدنیا میں ضرب المثل تھے۔

۲۴۱۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل اور عبیداللہ بن ثور اپنی والدہ اور پھوپھی عیناء سے نقل کرتے ہیں کہ ابو الحلال بالاخانے میں رہتے تھے بعض دفعہ یہ کرتے کہ ایک دروازے کو آتے اور وہاں سے بستی والوں کو پکارتے کہ اے فلاں بن فلاں: پھر دوسری طرف آتے اور اسی طرح پکارتے اور ان کو جھنجوڑتے یہاں تک کہ چاروں طرف گھوم کر یہی عمل دہراتے اور پھر قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرماتے۔

''ھل تحس منھم من احد او تسمع لھم رکزا''

ترجمہ: بھلا تم ان میں سے کسی کو دیکھتے ہو یا (کہیں) ان کی بھنک سنتے ہو۔ (مریم: ۹۸) اسکے بعد نماز کو جاتے۔ ان کی وفات ایک سو بیس سال کی عمر میں ہوئی۔

۲۴۱۳- ابوبکر، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبیداللہ بن ثور، عون اور ابن ابی الحلال اپنی والدہ اور پھوپھی عیناء بنت ابی الحلال کا قول نقل کرتے ہیں کہ ''چونے کا پتھر تھا، والد مرحوم بڑھاپے کی وجہ سے کھڑے نہیں ہو پاتے تھے تو اسی پر سجدہ کرلیا کرتے اور دعا کرتے: اے اللہ! مجھ سے قرآن سلب نہ کرنا۔

ابوالحلال کی مسانید..... ابوالحلال نے ایک سے زیادہ صحابہ سے روایات نقل کی ہیں۔ حضرت عثمان غنی سے احادیث سنی ہیں اور ان سے قتادہ اور غیلان بن جریر روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۴۱۴- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، ابن ابی حلال عتکی، صحابی رسول حضرت انسؓ کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو شوربے سے روٹی کھاتے دیکھا اس میں کدو بھی تھے۔ آپ کدو تلاش کر کر کے کھا رہے تھے۔

۲۴۱۵- احمد بن علی بن مثنیٰ، زکریا بن یحییٰ واسطی، روح، ابوحلال عتکی اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے کہ ''میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے دن بھر میں بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کردیں گے۔[2]

حضرت انسؓ فرماتے ہیں، یہ سننے کے بعد میں نے کبھی وہ بارہ رکعتیں نہیں چھوڑیں۔

۲۴۱۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، روح، زرارہ بن ابوحلال عتکی فرماتے ہیں حضرت انسؓ فرماتے ہیں (ایک مرتبہ دوران

۱۔ المستدرک ۱/۳۵۲، واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۳۹۷

۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۳/۳۳۸، وتخریج الاحیاء ۱/۱۹۳، وسنن النسائی ۳/۲۶۳، ۲۶۴، وکنز العمال ۲۱۳۴۳۔

سفر) رسول اللہ ﷺ نے (اونٹوں کے حدی خواں کو) فرمایا: اے انجشہ! آبگینوں (عورتوں) کے ساتھ یوں (نرمی کے ساتھ) رفتار رکھنی چاہئے۔[1]

۳۴۱۷- ابومحمد بن حیان، احمد بن علی بن جارود، ابوسعید اشج، ابن ادریس، شعبہ وصبدی بن میمون، غیلان بن جریر کی سند سے ابوالحلال عتکی فرماتے ہیں میں کسی کام سے حضرت عثمانؓ کے پاس حاضر ہوا۔ جب وہ کام نکل گیا تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا: کیا کوئی اور کام بھی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ بس ایک مسئلہ دریافت کرنا تھا کہ ہمارے ایک دوست نے اپنی عورت کو اس کی طلاق کا مالک بنادیا ہے، اب کیا کیا جائے؟ فرمایا: بس اب عورت جو چاہے فیصلہ کرے۔

(۲۲۰) میمون بن سیاہ[2]

اور ان عظیم شخصیات میں سے بغض و نافرمانی سے اعراض کرنے والے اور باری تعالیٰ منعم و محسن کے ذکر کی طرف متوجہ ہونے والے میمون بن سیاہ بن مہران بھی ہیں۔

۳۴۱۸- محمد بن علی، ابویعلی، ابراہیم بن محمد بن عرعرہ اور مسلم بن ابراہیم، سلام بن مسکین کا قول نقل کرتے ہیں کہ حضرت میمون بن سیاہ قراء کے سردار تھے۔

۳۴۱۹- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ابوعبداللہ السلمی، سعید بن عامر کا قول نقل کرتے ہیں کہ حضرت میمون بن سیاہ کسی کی غیبت نہ کرتے اور نہ اپنے پاس کسی کی غیبت ہونے دیتے۔ اگر کوئی غیبت کر رہا ہوتا تو اسے منع فرماتے پھر بھی نہ رکتا تو مجلس سے ہی چلے جاتے۔

۳۴۲۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبدالصمد بن عبدالوارث، اور عبداللہ بن الجندب کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ میمون بن سیاہ فرماتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کو اپنے ذکر کا عادی بنادیتے ہیں۔

۳۴۲۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، شیبان بن فروخ ابوالاشہب کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ حضرت میمون دعا میں فرماتے

"یا اللہ! جس چیز کے بارے میں ہم تنگی و ترشی کا اندیشہ محسوس کر رہے ہیں اس کو ہمارے لئے آسان فرما، محن، غم اور تکالیف کو دور فرما۔

میمون بن سیاہ کی مسانید... میمون بن سیاہ نے حضرت انس سے کچھ احادیث مسنداً نقل کی ہیں وہ یہ ہیں

۳۴۲۲- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن علی بن مسلم، حسن بن علی بن ولید فسوی، ابراہیم بن محمد بن عرعرہ، یوسف بن یعقوب سدوسی، میمون بن عجلان اور میمون بن سیاہ حضرت انس سے حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان بندہ اللہ کی رضا کے لئے اپنے بھائی سے ملاقات کرنے جاتا ہے تو ایک فرشتہ ندا دیتا ہے کہ خوش و خرم رہ جنت تیرے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ عرش کے فرشتوں سے فرماتے ہیں: گویا میرے بندے نے مجھ سے ملاقات کی اور مجھ ہی پر اس کی مہمان نوازی لازم ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے

---

[1] صحیح البخاری ۸/ ۴۴، ۴۹، ۵۵. وصحیح مسلم، کتاب الفضائل ۷۰. وفتح الباری ۱۰/ ۵۸۱.

[2] طبقات ابن سعد ۷/ ۱۵۲. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۴۵۹. والجرح ۸/ت ۱۰۵۳. والمجمع ۲/ ۵۱۳. والکاشف ۳/ ۵۸۵۸. والمیزان ۴/ت ۸۹۴۴. وتهذیب التهذیب ۱۰/ ۳۸۸. والتقریب ۲/ ۲۹۱. والخلاصة ۳/ت ۷۳۵۰.

مہمان کی ضیافت جنت سے کرتے ہیں۔[1]

ضحاک نے بھی اس حدیث کو حماد بن جعفر اور میمون بن سیاہ سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث ضحاک بن حمزہ نے حماد بن جعفر ابو میمون بن سیاہ سے روایت کی۔

۳۴۲۳- محمد بن اسحٰق بن ابراہیم قاضی، احمد بن ابی صلابہ مسدد، حزم بن ابی حزم میمون اور حضرت انسؓ کے حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو، اس کے رزق میں برکت ہو تو والدین سے حسن سلوک کرے اور رشتہ داریوں کا پاس رکھے۔[2]

۳۴۲۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، محمد بن بکر، میمون المرائی، میمون بن سیاہ اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس کا ذکر کرتے ہیں تو آسمان سے ان کو بشارت دی جاتی ہے کہ کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت ہو چکی اور تمہارے گناہ کو نیکیوں سے تبدیل کر دیا گیا۔[3]

(۲۲۱) حجاج بن فرافصہ[4]

محدثین میں ایک بڑا نام حجاج بن فرافصہ کا ہے، بڑے عبادت گزار تھے۔

۳۴۲۵- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ابوموسیٰ انصاری کے حوالہ سے نضر بن شمیل فرماتے ہیں "حجاج بن فرافصہ نے ایک مرتبہ چودہ دن تک پانی نہیں پیا"

راوی ابوموسیٰ کہتے ہیں: نضر بن شمیل نے ان سے براہ راست حدیث سنی ہے"

۳۴۲۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، اسحٰق بن موسیٰ، ابراہیم بن حراش، حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ: میں نے ایک دفعہ گیارہ دن حجاج بن فرافصہ کے پاس گزارے۔ ان دنوں میں نہ تو انہوں نے کچھ کھایا اور نہ سوئے۔

۳۴۲۷- ابومحمد بن حیان، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن مروزی، عبداللہ بن مبارک کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ حضرت سفیان ثوری نے فرمایا: حضرت حجاج بن فرافصہ نے مجھے خط لکھا اس میں تھا "جس کو عرفان الٰہی حاصل ہو گیا وہ ان سے محبت کرنے لگے گا۔ اور جو شخص رب سے محبت کرتا ہے وہ دنیا کو خیرباد کہہ دیتا ہے اور اس سے اعراض کرنے لگ جاتا ہے، اور مومن غفلت میں کوئی غلط قدم اٹھاتا ہے اور پھر سوچتا ہے تو بے چین ہو جاتا ہے۔

۳۴۲۸- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، ولید بن شجاع بصرہ، ابن شوذب کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے حجاج بن فرافصہ رحمۃ اللہ علیہ کو بازار میں پھل والوں کے پاس کھڑے ہوئے پایا۔ میں نے پوچھا آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ فرمانے لگے: میں ان مقطوع و ممنوع پھلوں کو دیکھنے آیا تھا" (قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ تھا "مقطوعة ولا ممنوعة"

۳۴۲۹- عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک محمد بن مطرف حضرت حجاج بن فرافصہ کا قول نقل کرتے ہیں:

۱۔ الاحادیث الصحیحۃ ۲۷ ۵ ومجمع الزوائد ۸/ ۱۷۳ والکامل لابن عدی ۶/ ۲۴۰۹

۲۔ المستدرک ۴/ ۱۶۰ ومسند الامام أحمد ۳/ ۲۶۶ ومجمع الزوائد ۸/ ۱۳۹، ۱۵۲، والترغیب والترھیب ۳/ ۳۱۷، والکامل لابن عدی ۴/ ۱۵۵۳، ۲۵۲۰/۷ وکنز العمال ۶۹۶۹

۳۔ مسند الامام أحمد ۳/ ۱۴۲ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۷۶، ۸۰، والترغیب والترھیب ۲/ ۴۱۰ واتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۸، والدر المنثور ۱/ ۱۵۱ وتخریج الاحیاء ۱/ ۲۹۷

۴۔ التاریخ الکبیر ۲/ رت ۲۸۲۱ والجرح ۳/ رت ۷۰۶ والکاشف ۱/ ۲۰۷، والمیزان ۱/ ۴۶۳، وتھذیب الکمال ۱۱۲۵ (۴۴۷/۵)

کتابوں میں لکھا ہے: جو شخص بغیر مشورے کے کوئی کام کرے تو فضول کی مشقت برداشت کرے گا اور ظالم سے انتقام نہ لو، نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور جس نے ظالم کے لئے استغفار کیا تو اس نے شیطان کو بھی موت دے دی۔[1]

حضرت انس بن مالک ابوعثمان نہدی، ابی عمران جونی، مکحول سے یہ حدیث مسنداً منقول ہے۔

۳۳۳۰- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سعید بن اشعث السمان، حارث بن جبید، جی بن حی بن فرافصہ اور صحابی رسول حضرت انس سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

استغفار کرو! ہم نے استغفار کیا تو آپ نے فرمایا: ستر بار کرو! تو ہم نے ستر بار استغفار کیا پھر آپ نے فرمایا جو شخص ستر بار استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور یقیناً ایسا شخص تو نامراد و ناکام ہوگا جس نے ایک دن میں سات سو سے بھی زیادہ گناہ کئے ہوں۔[2]

۳۳۳۱- ابوجعفر محمد بن محمد مقری، حسین بن محمد بن حاتم، محمد بن عبداللہ بن عمار، عیسیٰ بن یونس، ابن علاء، حجاج، ابوعثمان، اور صحابی رسول حضرت سلمانؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب باتیں غالب ہوں اور عمل کچھ نہ ہو، لوگوں میں انسیت ہو لیکن دل پھٹے ہوئے ہوں اور لوگ رشتہ داریاں ترک کرنے لگیں ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ان پر پڑتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو اندھا بہرا بنا دیتے ہیں۔[3]

۳۳۳۲- حبیب بن حسن، ابومسلم الکشی، ابوعاصم نبیل، سفیان ثوری، حجاج، یزید رقاشی اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

قریب ہے کہ بہت زیادہ فقر کفر میں مبتلا کرنے لگے اور زیادہ حسد تقدیر پر غالب ہو جائے۔[4]

۳۳۳۳- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبداللہ بن عمار، المعافی بن عمران، سفیان، ابوعمران اور حضرت جندب کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب تک دل لگا رہے قرآن پڑھتے رہو اور جب جی گھبرائے تو بس کر دو۔[5]

۳۳۳۴- سلیمان بن احمد، ابوعمر و محمد بن عثمان بن سعید کوفی، احمد بن عبداللہ بن یونس، فضیل بن عیاض، سفیان ثوری، حجاج، مکحول صحابی رسول حضرت ابوہریرہؓ سے آپ ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ

"جو شخص دنیا حلال طریقے سے حاصل کرے، مانگنے سے بچے اور گھر والوں کی خبر گیری کرتا رہے، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے تو ایسا شخص جب اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش ہوگا تو اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور جو شخص دنیا تو حلال طریقہ سے حاصل کرے لیکن بڑائی جتائے، فخر و مباہات کرے اور اترائے اس شخص سے اللہ تعالیٰ ایسے وقت میں ناراض ہوں گے۔[6]

---

[1] تاریخ بغداد ۹/۴۰۳ وکنز العمال ۶۹۲۸ [2] المعجم الکبیر للطبرانی ۴/۳۲۳ واتحاف السادة المتقین ۱/۳۰۰ وتاریخ ابن عساکر ۳/۱۹۲ والدر المنثور ۶/۲۹ ومجمع الزوائد ۱۰/۲۰۸ وکنز العمال ۳۳۶۵۲

[3] تاریخ اصبهان ۱/۲۹۰ والضعفاء للعقیلی ۳/۲۰۱ واتحاف السادة المتقین ۸/۵۴۷، ۱۵۰ وکنز العمال ۱۹۹۸۴ والدر المنثور ۶/۲۴۰ ومشکاة المصابیح ۵۰۵۱ وتخریج الاحیاء ۳/۱۸۴، ۲۲۹ وتذکرة الموضوعات ۱۷۴ والدر المنتثرة ۱۲۴ والعلل المتناهیة ۲/۳۴۰ [5] مسند الامام احمد ۴/۳۱۳ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۱۶۱ وکنز العمال ۲۸۰۵

[6] المصنف لابن ابی شیبة ۷/۱۹ وامالی الشجری ۲/۱۷۳ واتحاف السادة المتقین ۵/۴۱۳ ومشکاة المصابیح ۵۲۰۷ وکنز العمال ۹۲۳۵ وتخریج الاحیاء ۳/۲۱۷

۳۳۳۵- ابوبکر محمد بن سہل، محمد بن حسن بن عبدالرحمن، ابوداؤد مبارکی، ابوشہاب الحناط سفیان ثوری، حجاج، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ اور حضرت ابوھریرہؓ کے حوالہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مؤمن سیدھا سادھا اور شریف ہوتا ہے جبکہ فاجر و فاسق فریبی اور کمینہ ہوتا ہے۔[1]

(۲۲۲) ایاس بن قتادہ تمیمی

بزرگوں میں ایاس بن قتادہ تمیمی کا نام بھی ملتا ہے۔ یہ احنف بن قیس کے بھانجے تھے اور بنوتمیم کے قاضی تھے۔

۳۳۳۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن زکریا، عبداللہ بن عمر، اصمعی نقل کرتے ہیں کہ: "میں تو بنوتمیم کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کولہوں کا بیل بنا ہوا ہوں اور ادھر موت میرے پیچھے لگی ہوئی ہے یہ کہہ کر شبکہ مقام کی طرف نکل کھڑے ہوئے اور وہیں رہنے لگے وہاں ہی ان کی وفات ہوئی۔

ان سے ان کا یہ قول بھی منقول ہے: "اے بنوتمیم! میں نے اپنی جوانی تمہاری نذر کر دی۔ میرا بڑھاپا تو میرے پاس رہنے دو"

حضرت ایاس نے قیس بن عباد سے مسنداً روایت کیا ہے۔

۳۳۳۷- حبیب بن حسن، یوسف، عمرو بن مرزوق، شعبہ، ابوحمزہ، ایاس بن قتادہ، قیس بن عباد کا قول نقل کرتے ہیں کہ "میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ملنے مدینہ آیا مجھے ابی ابن کعب سے ملنے کا زیادہ اشتیاق تھا۔ میں نماز کے لئے صف اول میں کھڑا تھا۔ حضرت عمر تشریف لائے ان کے ساتھ صحابہ بھی تھے۔ ایک شخص آیا اور اس نے لوگوں کو دیکھا مجھے اجنبی دیکھ کر مجھے جگہ سے ہٹا دیا۔ اور خود اس جگہ کھڑا ہو گیا مجھے نہیں معلوم میں نے کیا نماز پڑھی نماز کے بعد مجھے کہنے لگا"

"نوجوان! اللہ تیرا بھلا کرے یہ جو کچھ میں نے کیا جہالت کی بناء پر نہیں کیا بلکہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا تھا کہ ہم اس صف میں کھڑے ہوں جو آپ کے بالکل متصل ہو، میں نے صف میں دیکھا تو تم اجنبی معلوم ہوئے

پھر حدیث بیان کرنے لگے لوگ سراپا سماع بن کر ان کی بات سننے لگے۔

کہنے لگے:

"اہل حل وعقد تباہی کے دہانے پر پہنچ گئے اور خدا کی قسم! یہ لوگ تباہی کے دہانے پر پہنچ گئے۔ یہ بات انہوں نے تین دفعہ دھرائی، پھر کہا: "واللہ! مجھے ان پر افسوس نہیں جو خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا، واللہ! مجھے ان پر افسوس نہیں، مجھے تو ان پر ترس آتا ہے جو دوسرے لوگ ہلاک ہوئے مسلمانوں میں سے ان کی وجہ سے۔

راوی قیس بن عباد کہتے ہیں: "تب مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص ابی بن کعبؓ ہی تھے"

(۲۲۳) ابوالابیض[2]

عابدین کی طویل فہرست میں ایک نام ابوالابیض کا ہے جو بڑے عابد اور زاھد بزرگ تھے۔

۳۳۳۸- احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، سلمہ، سہل بن عاصم، علی بن غنام بن علی اور عمر ابوحفص جزری حضرت ابوالابیض کے

۱۔ سنن أبي داؤد ۴۷۹۰. وسنن الترمذي ۱۹۶۴ والسنن الكبرى للبيهقي ۱۹۵/۱۰. والمستدرك ۴۳/۱، ۴۴. والمعجم الكبير للطبراني ۸۲/۱۹. والأدب المفرد ۴۱۸. ومجمع الزوائد ۸۲/۱. ومشكاة المصابيح ۴۱۲ وكنز العمال ۶۸۱. وشرح السنة ۸۹/۱۳. والاحاديث الصحيحة ۹۳۵. وكشف الخفا ۲۰۵/۲.

۲۔ الجرح ۶/ت ۱۱۲۳، ۹/ت ۱۴۸۸ وتهذيب الكمال ۴۱۹۲(۸/۳۳)

بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی کو خط لکھا جس میں لکھا تھا:

تسلیم و آداب کے بعد!

دنیا میں ایک نفس کے مکلف بنائے گئے ہو اگر تم نے اس کی اصلاح کر لی تو اس کے بعد مفسدین کا فساد تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر تم نے اسے بگاڑ دیا تو صالحین سے تم کو نفع نہ پہنچے گا اور جان لو! تم دنیا سے اس وقت تک نہیں بچ سکتے جب تک تم اس کی چمک دمک سے بے پرواہ نہ ہو جاؤ حضرت انس بن مالکؓ سے مسنداً نقل کیا گیا۔

۳۳۳۹- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، منصور، ربعی ابوالابیض اور حضرت انس بن مالک کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ: آپ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے جب سورج حلقہ بنا کر چمک رہا ہوتا۔

(۲۲۳) لاحق بن حمید[1]

فقہاء محدثین میں لاحق بن حمید کا نام سرفہرست ہے۔ نہایت زیرک اور معاملہ فہم تھے۔

۳۳۴۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوقطن، منذر بن ثعلبہ، ردینی بن ابی مجلز اپنے والد سے ان کا قول نقل کرتے ہیں کہ مومنوں میں سب سے عقل مند وہ ہے جو حد درجہ محتاط ہو۔

۳۳۴۱- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عمرو بن جبلہ، حرمی بن عمارہ، منذر بن ثعلبہ، ردینی بن ابومجلز اپنے والد ابومجلز سے نقل کرتے ہیں: لوگوں میں سب سے ہوشیار وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

۳۳۴۲- محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن ابی السری، معتمر بن سلیمان، عمران بن جریر، حضرت ابومجلز سے نقل کرتے ہیں: سب سے افضل وہ نماز ہے جو لمبے قیام والی ہو اور سب سے افضل عبادت لمبا رکوع ہے۔

۳۳۴۳- ابومحمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، ابن المبارک، عمران بن جریر، ابومجلز سے نقل کرتے ہیں: اگر تم اس بات کی استطاعت رکھو کہ قرض دار کو قرض کے سلسلے میں کوئی بھی تکلیف نہ پہنچاؤ تو ضرور ایسا کرنا اور جو کچھ تم نے چھوڑ دیا حق واجب ہونے کے بعد اس کا اجر تمہیں یقیناً دیا جائے گا۔

۳۳۴۴- محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عبیداللہ بن معاذ، معتمر بن سلیمان نقل کرتے ہیں کہ حدیث و فقہ کی مجلس ہو رہی تھی اس دوران ایک شخص نے ابومجلز سے کہا" اس کے بجائے قرآن کی کوئی سورت پڑھ لیجئے" ابومجلز نے جواب میں فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ قرآن کی سورۃ پڑھنا زیادہ افضل ہے اس مشغلہ سے جس میں ہم لگے ہوئے ہیں۔

۳۳۴۵- ابومحمد بن حیان، حاجب بن ابوبکر، محمد بن مسعود عجمی، عبدالرزاق ابن التیمی، اپنے والد تیمی سے حضرت ابومجلز کا قول نقل کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی حدیث قرآن کی طرح ہے، ایک دوسری کے لئے ناسخ ہوتی ہے۔

۳۳۴۶- محمد بن ابراہیم، ابوالعباس بن قتیبہ، محمد بن ابی السری، معتمر بن سلیمان، حضرت ابومجلز سے قرآن کریم کی آیت "فجزاؤہ جہنم خالداً" (النساء: ۹۳) کی تفسیر نقل کرتے ہیں: یعنی وہ اس سزا کے لائق ہے جو اللہ نے بیان فرمائی پھر اگر وہ چاہے تو درگزر بھی کر سکتا ہے۔

۳۳۴۷- محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، محمد بن ابی السری، معتمر بن سلیمان، کہمس، عباس جریری، ابومجلز اور قیس بن عباد کے سلسلۂ سند

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/ ۲۱۶، ۲۲۸، والتاریخ الکبیر ۸/ت ۲۹۱۱ والجرح ۹/ت ۵۲۴ والجمع ۲/ ۵۵۷ والکاشف ۳/ت ۲۲۴۳ والمیزان ۴/ت ۹۳۳۹ وتهذیب التهذیب ۱۱/ ۱۷۱ وتهذیب الکمال ۷۴۲۲. (۳۱/ ۱۷۶)

سے منقول ہے کہ ایک شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کے لئے جا رہا تھا کہ ایک شخص اس سے ملا اور پوچھنے لگا:
"تم کہاں جا رہے ہو؟" اس نے جواب میں کہا "فلاں شخص کے پاس" اس نے دوبارہ پوچھا کیا تمہارے آپس میں کوئی رشتہ داری کا تعلق ہے؟ اس نے کہا "نہیں!" اس نے پھر پوچھا "کوئی حاجت یا ضرورت؟" اس نے کہا نہیں میں تو اس سے اللہ کے لئے محبت رکھتا ہوں پس اجنبی شخص نے کہا میں اللہ تعالیٰ کا پیامبر ہوں اور تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ مسلمان بھائی سے محبت کرنے کی بناء پر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے ہیں"

۳۳۴۸- ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،احمد بن ابراہیم ،عبدالصمد بن عبدالوارث ،عمران بن حدیر نقل کرتے ہیں کہ ابن سیرین نے ابومجلز کو پیغام بھیجا ۔۔۔۔۔ پاس تجھے قرآن بھیجے دونوں اس طور پر کہ جب تک ہم نہ بھیج دیں آپ نہ مانگیں حضرت ابومجلد نے تین سوکی ایک تھیلی بنائی اور انکو بھیج دی۔

۳۳۴۹- محمد بن ابراہیم ،ابوالعباس بن قتیبہ ،محمد بن ابی السری ،معتمر ،عمران بن حدیر اور ابومجلز کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا لوگ مجھ پر دو آدمیوں کو حکم بنانے پر طعن کرتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک پرندے کے حق میں بھی دو آدمیوں کو حکم بنایا ہے"

حضرت ابومجلز نے حضرت انس ،عبداللہ بن عمر ،عبداللہ ابن عباس سے مسند اروایت کیا۔

۳۳۵۰- محمد بن احمد بن محمد ،احمد بن عبدالرحمن السقطی ،یزید بن ھارون ،سلیمان تیمی ،ابومجلز اور حضرت انس کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز میں ایک مہینہ تک متواتر قنوت نازلہ پڑھی رکوع کے بعد آپ رعل وذکوان کے خلاف بددعا کرتے اور فرماتے "عصیہ نے اپنے نام کی طرح اللہ کی نافرمانی کی"۔

۳۳۵۱- سلیمان بن احمد ،موسیٰ بن ھارون ،عبدالسلام بن سہل ،محمد بن عبداللہ رازی ،ابوتمیلہ یحییٰ بن واضح ،ابوطیبہ اور ابومجلز اور حضرت ابن عمر حضور اکرم ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں ،آپ نے فرمایا "جو ریشم پہنے ،چاندی کے برتنوں میں پانی پیے وہ ہم میں سے نہیں اور جو شخص بیوی کو شوہر سے بدظن کرے یا غلام کو اپنے آقا سے برگشتہ کرے وہ بھی ہم میں سے نہیں(۱)

۳۳۵۲- ابواحمد حسین بن علی التمیمی النیشاپوری ،محمد بن اسحاق بن خزیمہ ،حسان بن عبد البصری ،سلیمان تیمی ،ابومجلز ،عکرمہ اور حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت میں شرک کی سرایت صفا پہاڑ پر چھوٹی سی چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے اور بندے اور کفر میں نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔(۲)

یہ حدیث ابوالحسن عکرمہ اور سلیمان کے طریق سے غریب ہے۔حسان بصری اور ان کے بیٹے اس حدیث شریف میں متفرد ہیں۔

(۲۲۵) حسان بن ابی سنان ؒ

جماعت صوفیاء میں حضرت حسان بن ابی سنان کا نام نمایاں ہے۔دل اور اعضاء کو ایک اور اپنی زبان اور آنکھوں پر قابو پانے والے تھے۔صاحب دل اور صاحب حال شخص تھے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۳/ ۳۳۲، ۵/ ۷۷ ، والترغیب والترهیب ۳/ ۱۰۳ ، وکنز العمال ۴۱۲۲۲

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۲۲۴ ، واتحاف السادة المتقين ۹/ ۵۳۱ ، ۲۸۱ ، ۲/ ۲۷۳ ، ۷/ ۳۰۲ . والدر المنثور ۳/ ۵۳ وتفسير ابن كثير ۴/ ۳۴۳ . والكامل لابن عدى ۲/ ۵۹۵

۳۔ التاريخ الكبير ۳/ت ۱۳۹ ، والجرح ۳/ ۱۰۳۶ ، وتاريخ الاسلام ۵/ ۲۰ ، وتهذيب الكمال ۱۱۹۰ (۲۹/ ۶) وتهذيب التهذيب ۲/ ۲۴۹

۳۲۵۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن نائلہ، سلیمان بن داؤد شاذکونی جعفر بن سلیمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے وہب بن منبہ کو کہتے ہوئے سنا : میں نے خواب میں آنحضور ﷺ کی زیارت کی، میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کی امت کے ابدال کہاں ہوتے ہیں؟ آپ نے اپنے دست مبارک سے شام کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے پھر پوچھا: یا رسول اللہ! عراق میں بھی کوئی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں ! وہاں محمد بن واسع، حسان بن ابی سنان اور مالک بن دینار ہیں۔

۳۲۵۴- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عبداللہ بن یزید مقری اور حضرت جعفر بن سلیمان سے ایک شخص نقل کرتا ہے کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: اگر حسان دعا کرے کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں تو یقیناً ایسا ہو جائے گا۔"

۳۲۵۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم، غسان بن مفضل اور ابو الحکم سے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ حضرت حسان نماز عید کے لئے گئے، جب لوٹے تو ان کی بیوی کہنے لگی: آج کتنی حسین و جمیل عورتیں دیکھی ہیں؟ جب وہ زیادہ کہنے لگی تو آپ نے تحمل سے جواب دیتے ہوئے فرمایا: بخدا! جب سے میں گھر سے نکلا ہوں، واپس آنے تک میں اپنے انگوٹھوں کی طرف ہی دیکھتا رہا۔

۳۲۵۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، ابو جعفر محمد بن عیسیٰ، حماد بن زید کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے جب حسان کو دیکھا تو مجھے دائمی مریض لگے۔ ابو جعفر کہتے ہیں: یہ بات میں نے مخلد بن حسین سے ذکر کی تو انہوں نے جواب میں کہا: "واقعی! میں نے بھی جب بھی ان کو دیکھا تو مجھے بیمار اور معذور معلوم ہوئے۔"

۳۲۵۷- عبداللہ، احمد، احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عیسیٰ، عبداللہ بن محمد الزراد کہتے ہیں: "حضرت حسان نماز عید ادا کرنے کے لئے گئے، واپسی پر ان سے کسی نے کہا: "اے عبداللہ! اس عید پر تو بہت زیادہ عورتیں تھیں۔ انہوں نے کہا: میں نے تو ایک عورت کی طرف بھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھا یہاں تک کہ گھر آپہنچ گیا۔

۳۲۵۸- ابو محمد بن حیان، ابو یعلیٰ موصلی، محمد بن حسین برجلانی، عبدالجبار بن نصر کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسان کا ایک دفعہ ایک نئے تعمیر شدہ مکان کے پاس سے گزر ہوا تو پوچھا: یہ کب بنایا گیا؟ پھر فوراً ہی اپنے نفس کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: تجھے کیا غرض کہ یہ کب بنا؟ لایعنی باتوں کے بارے میں پوچھتا ہے؟ پھر ایک سال متواتر روزے رکھ کر اپنے نفس کو سزا دی۔

۳۲۵۹- ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن شعیب بن ابراہیم، عبدالرحمن بن عمر رستہ، ابو داؤد، طہارہ بن زاذان کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ "حضرت حسان دکان کا دروازہ کھولتے، ایک طرف دوات رکھتے اور حسابات کے کاغذات پھیلا دیتے اور سامنے سے پردہ ڈال کر نماز میں مشغول ہو جاتے۔ جب کسی انسان کی آہٹ محسوس کرتے کہ دکان کو آ رہا ہے تو حسابات پر جھک جاتے اور یوں ظاہر کرتے کہ گویا حسابات میں لگے ہوئے تھے۔"

۳۲۶۰- ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن ابراہیم، عبدالرحمن بن عمر، ابو داؤد، سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں: حسان بن ابی سنان فرمایا کرتے تھے: اگر مساکین نہ ہوتے تو میں تجارت کا مشغلہ اختیار ہی نہ کرتا۔"

۳۲۶۱- محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن عمر، عبدالرحمن بن عمر رستہ، بن نعیم کے سلسلہ سند سے ثابت ہے کہ یونس بن عبید اور حضرت حسان بن ابی سنان کی ملاقات ہوئی۔ یونس نے کہا: مجھ پر سب سے زیادہ بھاری تقویٰ ثابت ہوئی۔ حضرت حسان نے فرمایا: میں نے آسان ترین راہ کا انتخاب کیا۔ یونس بن عبید نے پوچھا: وہ کیا؟ حضرت حسان نے فرمایا: "شک اور یقین میں تردد کی صورت میں میں نے یقین والی صورت کو اختیار کیا جس کی وجہ سے کافی سہولت رہی۔"

۳۴۶۲-ابوبکر بن مالک،عبداللہ بن احمد،حسن بن عبدالعزیز،ضمرہ،عبداللہ بن شوذب حضرت حسان کا قول نقل کرتے ہیں:ورع کتنا ہی سہل الحصول ہے بس جب کسی شئی میں شک ہو تو اسے چھوڑ دو۔

۳۴۶۳-ابوبکر بن مالک،عبداللہ بن احمد،حسن بن عبدالعزیز،ضمرہ اور شوذب نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسان بصرہ کے تاجر تھے ان کا شراکت دار بصرہ میں رہتا تھا اور یہ خود اھواز میں رہتے تھے۔یہ ہر سال اپنے شراکت دار کے پاس بصرہ تشریف لاتے اور حساب کر کے صدقہ کر دیتے جبکہ ان کا شراکت دار عمارتیں بنانے اور جائیدادیں خریدنے میں لگا ہوا تھا۔ایک مرتبہ حضرت حسان بصرہ تشریف لائے اور جو کچھ تھا سب خیرات کر دیا۔پھر بعد میں کسی نے ذکر کیا یہاں کچھ لوگ ہیں جو حاجت مند ہیں۔حضرت حسان نے فرمایا:''پہلے کیوں نہ بتادیا؟ پھر ان کے لئے تین سو دراہم قرض لئے اور ان لوگوں کو بھجوادیے۔

۳۴۶۴-ابومحمد بن حیان،احمد بن حسین،احمد بن ابراہیم،عبدالملک بن قریب اصمعی اور ولید بن یسار کہتے ہیں۔ ایک عورت آئی جس نے کچھ رنگین کپڑے پہنے ہوئے تھے۔اس نے حضرت حسان کے سامنے دست سوال دراز کیا۔حضرت حسان نے اپنے شراکت دار کو اشارہ کیا شہادت اور درمیانی انگلی سے وہ گیا اور دو درہم لے آیا حضرت حسان نے فرمایا اسے دو سو درہم دے دو اس کے جانے کے بعد لوگوں نے کہا کہ:اے عبداللہ!وہ تو اس سے بہت کم پر بھی راضی خوشی لوٹ جاتی۔حضرت حسان نے فرمایا:میں نے ایک بات نوٹ کی جو تم نوٹ نہ کر سکے:میں نے دیکھا کہ ابھی وہ نوجوان ہے تو مجھے اندیشہ ہوا کہ حاجت اس کو کسی گناہ پر مجبور نہ کردے''

۳۴۶۵-عبداللہ بن محمد،احمد بن نصر،احمد بن ابراہیم بن کثیر،عبداللہ بن محمد،عبدالمؤمن بن عباد ابوعبداللہ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ ''حضرت حسان ایک آدمی کے ساتھ تھے راستے میں ایک شخص ملا جس کو کچھ تکبر بھی تھا۔حضرت حسان نے ساتھ والے شخص سے کوئی بات پوچھی تو اس ملاقاتی نے کہا:آپ یہ مسئلہ اس جیسے سے پوچھتے ہیں وہ اپنے کو کچھ کہہ رہا تھا) حضرت حسان نے جواب میں فرمایا: تم کیا جانو؟ ہوسکتا ہے اس میں ایسی خصلت ہو جس خصلت کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں اور تم میں کوئی ایسی بات ہو جس کو اللہ ناپسند کرتے ہوں''اس شخص نے کہا:''اے ابوعبداللہ!وہ کیا خصلت ہے اور وہ کیا عادت ہے؟ حضرت حسان نے جواب میں فرمایا:''ہوسکتا ہے کہ جب تم ہم سے ملے تو اس کے جی میں آیا ہو کہ تم اس سے بہتر ہو اور جب تم نے اس کو دیکھا تو تمہارے دل میں آیا کہ تم خود اس سے بہتر ہو''

۳۴۶۶-احمد بن جعفر بن حمدان،عبداللہ بن احمد بن حنبل،حسن بن عبدالعزیز،ضمرہ،حضرت رجاء بن ابی سلمہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسان سے پوچھا کہ آپ کا نفس آپ کو فاقہ میں پریشان نہیں کرتا؟ فرمایا:کیوں نہیں؟ میں نے عرض کیا پھر آپ اس کو کس طرح بہلاتے ہو؟ فرمایا:میں اس کو کہتا ہوں اچھا تو پھر ذرا ٹھہر اور عزت داروں کے ساتھ چلا جا اور ایک دو دانق کما لا۔نفس کام کا سن کر چپ ہو جاتا ہے۔

۳۴۶۷-احمد بن جعفر بن حمدان،عبداللہ بن احمد بن حنبل،موسیٰ بن بلال سے نقل کرتے ہیں کہ ''ہمارا ایک ہم مجلس تھا اس کی باندی حضرت حسان کی بیوی تھی وہ بیان کرتی ہیں۔ ''حضرت حسان آتے اور بستر میں میرے ساتھ سو جاتے پھر مجھے اسی طرح بہلاتے جس طرح بچوں کو بہلایا جاتا ہے۔جب جان لیتے کہ میں سو چکی ہوں تو آہستہ سے اٹھتے اور بستر سے نکل پڑتے۔اس کے بعد نماز میں مشغول ہو جاتے۔میں نے ایک دن ان سے کہا کہ:کب تک تم اپنے نفس کو عذاب میں ڈالے رکھو گے؟ اپنے اوپر بھی رحم کرو!تو مجھے کہنے لگے تیرا ناس ہو،خاموش رہو!وہ دن قریب ہے کہ میں آنکھ بند کروں اور پھر کبھی نہ اٹھ سکوں۔

۳۴۶۸-رات کو عبادت کرنا۔ ابومحمد بن حیان،احمد بن نصر،احمد بن ابراہیم،اور محمد بن احمد بن زید اور ابوجعفر خراسانی کہتے ہیں

میں نے مہدی بن میمون سے پوچھا "یہ حسان بن ابی سنان کون ہے؟ تو اس نے کہا: حسان بن ابی سنان کا پوچھتے ہو! میں نے حسان بن ابوسنان کو مرض موت میں دیکھا تھا۔ ان سے کسی نے پوچھا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اچھا ہے اگر آگ سے نجات پالوں۔ پھر کسی نے پوچھا: کیا خواہش ہے؟ جواب دیا ایک ایسی رات ہو جس کے طرفین کے درمیان دوری ہو اور پھر اس رات کو (عبادت کے ساتھ) زندہ رکھوں"

۳۳۶۹- ابو محمد، احمد، احمد بن کثیر، عبداللہ بن محمد بن اسماء کہتے ہیں میں نے ابن عامر کو یہ کہتے ہوئے سنا: کچھ لوگ حضرت حسان کے پاس آئے، ان کے ساتھ ایک ایسا شخص بھی تھا جس کے حالات پہلے اچھے تھے لیکن پھر تنگ دست ہو گیا تو وہ حضرت حسان کے پاس آئے تا کہ ان سے اس کے بارے میں بات کریں اور وہ انکی مدد کریں لیکن انہوں نے حضرت حسان کو غصے میں پایا تو ایک نے کہا میرے خیال میں اس حالت میں بات کرنا مناسب نہیں ہے ان سب نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو حضرت حسان نے دیکھ کر پوچھ لیا: کیا ضرورت درپیش ہے؟ انہوں نے کہا: "ابوعبداللہ! ہم دوبارہ آجائیں گے" تو انہوں نے کہا: نہیں تم بتاؤ کیا بات ہے؟ تو انہوں نے کہا: آپ اس شخص کو جانتے ہیں اس کے حالات پہلے اچھے تھے اب یہ تنگ دست ہو گیا ہے تو ہم نے سوچا کہ اس کے لئے کچھ اکٹھا کر لیں۔
حضرت حسان نے فرمایا: ٹھہرو! اور پھر گھر گئے اور ایک تھیلی لے آئے جس میں چار سو درہم تھے کہنے لگے: میرے پاس اس کے سوا کچھ نہیں ہے پھر کہا: ٹھہرو میں تمہیں بتادوں کہ میرے غصے کی وجہ کیا تھی؟ میرے گھر والوں نے کمرے کے اندر ایک کوٹھڑی بناڈالی جس پر ستائیس درہم خرچ ہوئے اگر چہ اس سے ہمیں راحت حاصل ہوتی لیکن اگر ہم وہ نہ بناتے تب بھی گزارہ ہو جاتا" بس یہ وجہ تھی"

۳۳۷۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، علی بن حسن بن شقیق اور عبداللہ کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ حضرت حسان کے لڑکے نے ان کو مقام "اہواز" سے خط لکھا کہ گنے کی فصل کو نقصان پہنچ گیا ہے آپ پہلے ہی سے چینی خرید لیں تو حضرت حسان نے ایک شخص سے چینی خرید لی گنے کی فصل تو بہت کم ہوئی اور جو چینی خریدی تھی اس میں تیس ہزار کا نفع ہوا۔ ادھر چینی والا آیا اور کہنے لگا: بھائی جان! میرے لڑکے نے مجھے بھی لکھا تھا لیکن میں نے آپ کو نہیں بتایا آپ مجھ سے اقالہ کر لیں۔ انہوں نے کہا: اب تو آپ نے بتادیا لہذا یہ سب میں آپ کے لئے چھوڑتا ہوں راضی برضا وہ شخص لوٹ گیا لیکن اسکا دل بے چین ہی رہا۔ وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا: میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے یہ معاملہ صحیح نہیں کیا آپ اس بیع ثانی کو ختم کر دیں۔ وہ شخص اصرار کرنے لگا یہاں تک کہ یہ بیع رد ہوگئی۔

۳۳۷۱- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عمرو بن محمد کہتے ہیں: ہمیں ہمارے ایک ساتھی نے بتایا کہ حضرت حسان بن ابی سنان کے اصحاب ایک کشتی میں بیٹھ کر تجارت کے لئے جارہے تھے۔ ایک دوسری کشتی والے چاول لے جارہے تھے تو انہوں نے وہ سب چاول ان سے خرید لئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: حسان کے لئے بھی ایک حصہ مقرر کر دو۔ اس کے بعد انہوں نے وہ چاول بیچے تو ان کو ہزاروں دراہم کا نفع ہوا اور ہر شخص کے حصہ میں دو ہزار آئے جبکہ حضرت حسان کا حصہ انہوں نے ایک تھیلی میں رکھ لیا۔ جب وہ واپس پہنچے تو حضرت حسان کے پاس آئے اور ان کو اس کی خبر دی انہوں نے کہا: تم بتلاؤ! اگر تم یہ بیچتے اور اس میں تم کو نقصان ہوتا تو کیا نقصان مجھ پر لازم کرتے؟ انہوں نے کہا نہیں، حضرت حسان نے فرمایا: تب مجھے ان دراہم کی ضرورت نہیں۔

۳۳۷۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، موسیٰ بن بلال اور ہارون اعور کہتے ہیں کہ حضرت حسان سے روایت کرنے والوں میں حسن سے زیادہ کوئی نہ تھا اور ان سے صرف پانچ احادیث مروی ہیں اس لئے کہ یہ بہت عبادت گزار اور صوم وصلوۃ کے پابند تھے۔

۳۳۷۳- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم دورقی، عبداللہ بن محمد بن اسماء، مہدی بن میمون، حجاج بن فرافصہ اور حسان بن ابوسنان کے سلسلہ سند سے منقول ہے:

غافلوں کی مجلس میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ پیٹھ پھیرنے والوں سے جہاد کرنے والا"

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا اسی طرح حضرت حسان نے موقوفاً روایت کیا ہے اور دوسرے حضرات نے حضرت ابن عمر سے متصلاً روایت کیا ہے۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ

۳۳۷۴-محمد بن عباس بن ایوب اخرم، اسماعیل بن بشر بن منصور سلمی، مکی قرشی زبیری، ابو رجاء جند نیساپوری، حسان بن ابی سنان، حسن، ابوہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ان کی حوالے سے ثابت ہے کہ

حضور ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک زمانہ ایک رحم نہ بن جائے اور ورع ختم ہو جائے۔[1]

حضرت حسن سے یہ حدیث غریب ہے جہاں تک میری معلومات ہیں حضرت حسن سے صرف حسان نے ہی مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۳۳۷۵-ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم بن سعید جوہری، یونس بن محمد، سلیمان بن سالم، حسان بن ابو سنان اور صحابیٔ رسول حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگوں کو مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دیا جائیگا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! وہ توحید و رسالت کی گواہی دیں گے اور روزے رکھیں گے؟ آپ نے فرمایا:

ہاں! پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ گانے بجانے کے آلات بنالیں گے اور شراب پر ٹوٹ پڑیں گے۔ شراب پینے اور لہو و لعب کی حالت میں رات گزار دیں گے اور پھر صبح وہ مسخ ہو کر بندر خنزیر بنا دیے ہوں گے۔[2]

حضرت حسان حضرت ابوہریرہؓ سے مرسلاً روایت کی ہے انکے علاوہ سے یہ حدیث حضرت حسن اور حضرت ابوہریرہ سے متصلاً منقول ہے۔

۳۳۷۶-ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سعید بن اشعث سمان، ابو عبداللہ ثابت اور حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ کا انصاری بچیوں کے پاس سے گزر ہوا وہ دف بجا کر یہ شعر پڑھ رہی تھیں، ہم بنو نجار کی بچیاں ہیں، کیا خوش قسمتی ہے کہ محمد ہمارے پڑوسی ہیں حضور ﷺ نے ان کے لئے برکت کی دعا فرمائی"۔[3]

ابو نعیم کہتے ہیں، ابو عبداللہ! اس حدیث میں مختلف ہیں کچھ نے کہا کہ یہ حسان بن ابی سنان ہیں اور کچھ نے کہا کہ رشید ہیں اور یہ دونوں ہی بصری ہیں اور میرے خیال میں یہاں رشید مراد ہے۔

(۲۲۶) عاصم بن سلیمان احول[4]

۳۳۷۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابو حریش احمد بن عیسیٰ کلابی، فطر بن حماد، حماد بن زید عاصم احول کہتے ہیں: "مجھے فضیل رقاشی نے کہا:

"ارے! تیرے پاس لوگوں کا ازدحام تجھے اپنے سے غافل نہ کر دے اس لئے کہ معاملہ تجھ کو پیش آنے والا ہے ان کو نہیں۔

۱۔ الدر المنثور ۲/ ۳۴۴

۲۔ کنز العمال ۳۸۴۹۰

۳۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۶۲۳، ومجمع الزوائد ۱۰/ ۴۲ والمطالب العالیۃ ۴۱۷۹

۴۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۲۵۶ والتاریخ الکبیر ۶/ ت ۳۰۵۶ والجرح ۶/ ت ۱۹۰۰ والجمع ۱/ ۳۸۳، وسیر النبلاء ۶/ ۱۳ والکاشف ۲/ ت ۲۵۲۱ والمیزان ۲/ ت ۴۰۴۲ والتقریب ۱/ ۳۸۴ والخلاصۃ ۲/ ت ۳۲۲۸

اور یوں نہ کہو کہ میں یہاں وہاں چلا جاؤں تاکہ دن گزر جائے اس لئے کہ سب کچھ محفوظ کیا جا رہا ہے۔ مجھے سب سے زیادہ اچھی چیز جس کی طرف جلدی کی جانی چاہیے یہی ہے کہ گناہ کے فوراً بعد آدمی نیکی کرے۔

۳۴۷۸-محمد بن احمد بن ابراہیم،محمد بن ایوب ابو ربیع زہرانی محمد بن عمر کہتے ہیں مجھے میرے والد صاحب نے بتلایا کہ

"عاصم احول اکثر روزے سے ہوتے جب مجھے دیکھتے تو افطار کرتے جب عشاء کی نماز ہو جاتی تو الگ ہو کر کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھنا شروع کرتے اور صبح تک نماز پڑھتے ایک لحظہ کے لئے بھی اپنا بچھونا راس سے لئے نہ رکھتے۔

حضرت عاصم نے حضرت انس اور عبداللہ بن سرجس سے مسند اروایت کیا اور ان سے ابن سیرین،ابو عثمان نہدی،ابو قلابہ وغیرہ سے بھی روایت کی ہے۔

۳۴۷۹-ابوبکر محمد بن احمد بن محمد،احمد بن عبدالرحمن السقطی،یزید بن ہارون،عاصم احول اور انس بن مالک کے اسنادی حوالے سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا "موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہے۔"[1]

یہ حدیث حضرت عاصم نے حضرت انس سے روایت کی۔

۳۴۸۰-حضرت علی کی والدہ کے انتقال پر حضور ﷺ کا ان کے کفن دفن کا بندوبست کرنا اور دعاء مغفرت کرنا

سلیمان بن احمد،احمد بن حماد بن رغبہ،روح بن صلاح،سفیان،عاصم،انس بن مالک فرماتے ہیں۔

جب حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم جو حضرت علی بن ابی طالب کی والدہ تھیں کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ان کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا۔

آپ پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل کریں،میری ماں کے بعد آپ میری ماں تھیں۔خود بھوکی رہتیں اور مجھے کھلاتی،خود ننگا رہ کر لیتیں مجھے کپڑے دلواتیں،اچھے آپ پر اچھے حصے سے محروم رکھتے تھے اور مجھے کھلاتیں اور مقصود صرف آخرت اور اللہ کی رضا تھی۔پھر آپ نے نہلانے کا حکم دیا جب کافور ملا پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے ہاتھ سے پانی ان پر بہایا۔اس کے بعد آپ نے اپنی قمیص اتاری اور ان کو پہنا دی اور اس کے اوپر کفن پہنایا۔

پھر آپ نے اسامہ بن زید،ابو ایوب انصاری،عمر بن خطاب اور ایک حبشی لڑکے کو بلایا اور قبر کھودنے کا حکم فرمایا جب لحد بنائی گئی تو آپ نے خود بھی تھوڑا سا کھودا اور پھر اس میں لیٹ گئے اور فرمانے لگے۔

پاک ہے وہ ذات اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جو زندہ بھی کرتا ہے اور موت بھی دیتا ہے۔وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔اے پاک ذات! میری ماں فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرما اور ان کی رہنمائی فرما اور اپنے آخری نبی کے صدقے اور ان انبیاء کے صدقے جو اس سے پہلے تھے ان کے صدقے ان کی قبر وسیع فرما اس لئے کہ تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

پھر آپ نے انکی نماز پڑھی اور حضرت عباس اور حضرت ابوبکر اور آپ نے اپنے دست مبارک سے ان کو قبر میں اتارا۔[2]

حضرت عاصم اور ثوری سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے روح بن صلاح کے طریق سے لکھی ہے۔

---

[1] تاریخ اصبہان للمصنف ۲/۲۳۰ واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۲۲۰ وکنز العمال ۴۲۱۲۲ وتاریخ بغداد ۱/۳۴۴، وتخریج الاحیاء ۲/۲۳۵، والاسرار المرفوعۃ ۳۶۳، واللآلی المصنوعۃ للسیوطی ۲/۲۲۱ والموضوعات لابن الجوزی ۳/۲۱۹

[2] العلل المتناہیۃ لابن الجوزی ۱/۲۶۸

۳۳۸۱-عبداللہ بن جعفر، ابو مسعود احمد بن فرات، اسماعیل بن عبداللہ، ابو جعفر نفیلی، ابو معاویہ، عاصم بن عبداللہ بن سرجس سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگوانے میں شفاء ہے۔[1]

یہ حدیث حضرت عاصم کے طریق سے غریب ہے، ہم نے ابو معاویہ کے طریق سے نقل کی ہے۔

۳۳۸۲-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، احمد بن محمد بن حسین ماسرجسی، اسحٰق بن راہویہ، جریر اور عاصم احول، عبداللہ بن سرجس سے نقل کرتے ہیں:

"جب حضور اکرم ﷺ سفر کے لئے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے" "اللهم بلغنا بلاغ خير ومغفرة" "پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھتے:[2]

"اللهم انى اعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب، والحور بعد الكور، ودعوة المظلوم، وسوء المنظر فى الاهل والمال"

یہ حدیث مشہور ہے حضرت عاصم سے مروی ہے انہوں نے حضرت معمر، عمران قصیر حماد بن زید، حرب بن خلیل، ابو معاویہ اور حفص بن غیاث نے نقل کیا ہے۔

۳۳۸۳-سلیمان بن احمد، عمرو بن ثور جذامی، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، عاصم، محمد بن سیرین حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ:

حضور ﷺ نے فرمایا" اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے ان کو ضبط کرلیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔"[3]

حضرت عاصم اور ثوری سے یہ حدیث غریب ہے اور فریابی اس میں متفرد ہیں۔

۳۳۸۴-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابو اسامہ، یزید بن ھارون، عاصم احول، ابوعثمان نہدی، حضرت عمرؓ کا قول نقل کرتے ہیں:

"عیش پرستی چھوڑ دو! عجمیوں کے ساتھ مشابہت ترک کردو! اور خبردار! ریشم کے قریب بھی نہ جانا اس لئے کہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا: حریر نہ پہنو مگر صرف اتنا، پھر آپ نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔[4]

حضرت عاصم سے یہ حدیث مشہور ہے ہم نے اسے یزید کے طریق سے لکھا ہے۔

۳۳۸۵-محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد صائغ، قبیصہ، سفیان ثوری، خالد، عاصم اور حضرت انسؓ نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"میری امت میں سب سے زیادہ رحم والے ابوبکر ہیں اور دین کے معاملے میں سب سے اشد عمر ہیں اور سب سے باحیا عثمان ہیں اور علم الفرائض میں سب سے آگے زید بن ثابت ہیں اور سب سے بڑے قاری اُبی ہیں حلال و حرام کی پہچان میں معاذ بن جبل سب سے بڑھ کر ہیں اور ہر امت کا امانت دار ہوتا ہے میری امت کے امانت دار ابوعبیدہ بن جراح ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین[5]

حضرت ثوری سے یہ حدیث غریب ہے خالد اور عاصم سے صرف قبیصہ نے روایت کیا ہے۔

۱۔ المصنف لابن ابی شیبة ۷/ ۲۲۱ وكنز العمال ۲۸۱۳۶

۲۔ عمل اليوم والليلة لابن السنى ۴۸۷ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۱۳۰ وكنز العمال ۱۷۶۰۲

۳۔ صحيح البخارى ۳/ ۲۵۹، ۹/ ۱۴۵ وصحيح مسلم، كتاب الذكر الدعاء ۲. وفتح البارى ۵/ ۳۵۴. ۱۳/ ۳۷۷.

۴۔ فتح البارى ۹/ ۵۵۴ ۱۰/ ۲۶۲، ۲۸۸

۵۔ سنن ابن ماجة ۱۵۴ وسنن الترمذى ۳۳۳/۳ والسنن الكبرى للبيهقى ۶/ ۲۱۰. والمستدرك ۳/ ۴۲۲. ومسند الامام احمد ۳/ ۲۸۱ والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۳۸۷. والمعجم الصغير للطبرانى ۱/ ۲۰۱. وصحيح ابن حبان ۲۲۱۸. ومشكاة المصابيح ۶۱۱۱ وكشف الخفا ۱/ ۱۱۷ ۱۱۸ وتاريخ اصبهان للمصنف ۲/ ۱۳.

(۲۲۷) ایاس بن معاویہ[1]

ان جلیل القدر ہستیوں میں سے جنہوں نے اپنی ساری عمر خدمت احادیث نبوی میں صرف کردی ایاس بن معاویہ ہیں کنیت ابو واثلہ اور نام ایاس بن معاویہ ہے۔

۳۲۸۶- احمد بن اسحٰق اور عبداللہ بن محمد بن جعفر محمد بن یحیٰی ،بلال بن بشیر محمد بن شعیب ثقفی ،محبوب بن بلال کے سلسلہ سند سے ثابت ہے کہ ایاس بن معاویہ سے پوچھا گیا کہ نئے لوگوں کا دنیا میں آنا کب ختم ہوگا کہ پیدائش کا عمل منقطع ہو۔انہوں نے فرمایا یہ اس وقت ہوگا جب اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر ہوگا اور جنت والوں کی تعداد پوری ہوجائے گی اس وقت نہ نئے لوگ آئیں گے اور نہ مزید پیدائش ہوگی۔

۳۲۸۷- **ایاس بن معاویہ کا چار باتوں کی وضاحت کرنا**۔ سلیمان بن احمد ،حسین بن متوکل بغدادی ،ابوالحسن مدائنی ،اسحٰق بن حفص اور نون کہتے ہیں کہ حضرت ایاس بن معاویہ سے کہا گیا آپ میں چار باتیں ہیں ،بدصورتی ،بہت باتیں کرنا ،خود پسندی اور قضا یعنی فیصلے میں جلدی کرنا تو جواب میں کہا

جہاں تک بدصورتی کی بات ہے وہ میرے اختیار میں نہیں اور بہت زیادہ باتیں جو کرتا ہوں وہ صحیح ہوتی ہیں یا غلط؟ لوگوں نے کہا" صحیح اور اچھی باتیں ہوتی ہیں" کہا اچھی باتیں تو زیادہ ہی کرنا چاہئیں۔اور خود پسندی کی جہاں تک بات ہے تو کیا تم لوگوں کو میری حالت وصورت اچھی لگتی ہے؟ انہوں نے کہا" ہاں" کہنے لگے پھر تو مجھے زیادہ حق ہے کہ اپنے آپ کو پسند کروں۔اور تم جو کہتے ہو کہ میں قضاء میں جلدی کرتا ہوں تو میں تم سے پوچھتا ہوں کہ یہ کتنی ہیں (اپنی انگلیوں کی طرف اشارہ کرکے کہا لوگوں نے کہا:

اتنی واضح چیز کو بھی ہم گن کر آپ کو بتائیں گے؟ حضرت ایاس بن معاویہ نے کہا: مجھ پر بھی قضاء اتنا واضح ہوچکا ہوتا ہے۔

۳۲۸۸- سلیمان بن احمد ،حسن بن متوکل ،ابوالحسن مدائنی ،عبداللہ بن مسلم قرشی کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ ایاس بن معاویہ فرمایا کرتے تھے:

"میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ میں کوئی ایسا غلط فیصلہ کروں کہ جسکی وجہ سے دنیا میں تو میرے لئے کشادگی ہو۔اگرچہ وہ فیصلہ ایسا ہی ہو کہ کوئی بھی حقیقت نہ جان سکے سوائے اللہ کے اور اگرچہ وہ ایسا ہو کہ اس پر قیامت میں مجھ سے مواخذہ بھی نہ ہو"

۳۲۸۹- ابوحامد بن جبلہ ،محمد بن اسحٰق سراج ،حاتم بن لیث ،سلیمان بن حرب ،حماد بن سلمہ حمید سے نقل کرتے ہیں کہ

"جب ایاس بن معاویہ کو منصب قضاء سپرد کیا گیا تو حضرت حسن انکے پاس آئے تو حضرت ایاس بن معاویہ رونے لگے۔ حضرت حسن نے پوچھا ابو واثلہ روتے کیوں ہو؟

۳۲۹۰- حسن بن محمد بن کیسان ،اسماعیل بن اسحٰق قاضی ،سلیمان بن حرب ،ابوہلال داؤد بن ابی ہند کہتے ہیں کہ حضرت ایاس بن معاویہ نے ایک مرتبہ فرمایا:

جو شخص اپنے عیب کو نہ پہچان پائے وہ احمق ہے" لوگوں نے پوچھا؟ آپ کا عیب کیا ہے" کہا: زیادہ کلام کرنا۔

۳۲۹۱- ابومحمد بن حیان ،ابن معدان ،علی بن احمد جواربی واسطی ،یزید بن ہارون سفیان ،ابوبشر کہتے ہیں

"لوگوں نے حضرت ایاس بن معاویہ سے قرآن کریم کی آیت" انہ لا یحب المسرفین" کی تفسیر پوچھی۔آپ نے فرمایا:

---

[1] طبقات ابن سعد ۲۳۴/۷ والتاریخ الکبیر ۴۴۲/۱/۱ وتاریخ الاسلام ۴۳/۵ والمیزان ۲۸۳/۱ وسیر النبلاء ۱۵۵/۵ وتھذیب الکمال ۵۹۴ (۴۰۷/۳)

اسراف یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل کے حق میں (کمی) کرو''

۳۴۹۲-سلیمان بن احمد، عباس بن فضل اسفاطی، ابوولید طیالسی، حماد بن سلمہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایاس بن معاویہ کو سنا وہ کہہ رہے تھے ''تر شکر جانا دماغ کو تقویت دیتا ہے''

۳۴۹۳-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن محمد بن سلم، حسن بن قرعہ، سفیان بن خالد حذاء کہتے ہیں لوگوں نے معاویہ بن قرہ سے کہا آپ کا بیٹا کیسا ہے؟ معاویہ بن قرہ کہتے ہیں: بڑا اچھا بیٹا ہے میرے دنیوی کاموں کے لئے کافی ہو گیا اور مجھے اپنی آخرت کے لئے فارغ البال کردیا ہے۔

۳۴۹۴-ابومحمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، سلیمان بن عبدالجبار بن زریق خیاط، سلیمان بن حرب، ابوہلال، داؤد بن ابی ہند کہتے ہیں کہ مجھے ایاس بن معاویہ نے کہا:

''میں لوگوں سے اپنی آدھی عقل و استعمال کر کے بات کرتا ہوں اور جب وہ شخص کوئی فیصلہ لے کر میرے پاس آتے ہیں تو میں اپنی تمام عقل و فہم لگا دیتا ہوں''

۳۴۹۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن رستم، محمد بن محمد، ابوعبدالرحمن مقری، حماد بن زید، حبیب بن شہید کہتے ہیں میں نے ایاس بن معاویہ کو کہتے ہوئے سنا میں نے جاہل لوگوں کے ساتھ بھی پوری عقل کے ساتھ بات کی ہے سوائے قدریہ کے کہ میں نے ان سے کہا تھا

''تم ظلم کسے کہتے ہو؟'' انہوں نے کہا

''کہ انسان اس چیز کو چھپائے جو اس کی نہیں ہے'' میں نے کہا:

سب چیزیں تو اللہ تعالیٰ کی ہیں'' (انسان کی کوئی چیز ہے ہی نہیں کہ اس کو چھپانے کی وجہ سے ظلم کہا جاسکے)

۳۴۹۶-قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن زید، احمد بن یونس، اسرائیل، ابواسحاق کے اسناد کی حوالے سے ثابت ہے کہ حضرت ایاس بن معاویہ نے فرمایا

''گزرے ہوئے لوگوں میں سے سب سے افضل میرے نزدیک وہ تھے جو سلیم الصدر تھے (جن کے دل بغض و حسد سے پاک ہوں) اور غیبت نہ کرتے تھے۔

۳۴۹۷-سلیمان بن احمد، احمد بن داؤد مکی، ابراہیم بن زکریا عبدی، فدیک بن سلیمان، خلیفہ بن حمید اور ایاس بن معاویہ اپنے والد اور دادا کے سلسلۂ سند سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

''جو شخص سورج غروب ہوتے وقت ساحل پر بلند آواز سے تکبیر کہے، اللہ تعالیٰ سمندر کے ہر قطرے کے بدلے دس نیکیاں دیں گے اور دس خطائیں معاف فرمائیں گے اور دس درجات بڑھائیں گے اور ہر درجے کے درمیان تیز رفتار گھوڑے کے ذریعے سو سال کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے''[1]

حضرت ایاس سے حدیث غریب ہے صرف ان سے خلیفہ نے روایت کیا اور ان سے روایت کرنے میں فدیک متفرد ہیں۔

۳۴۹۸-حیاء، پاکدامنی اور زبان کا عجز، اور عقل ایمان کا حصہ ہیں محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن متوکل، بکر

1۔ المستدرک ۳/۵۷۶ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۲۹ ومجمع الزوائد ۵/۲۸۸ والکامل لابن عدی ۳/۱۱۰۰ والضعفاء ۲/۲۱ والموضوعات لابن الجوزی ۲/۲۲۹

بن بشر عسقلانی عبدالحمید بن سوار نقل کرتے ہیں کہ حضرت ایاس بن معاویہ بن قرہ نے فرمایا۔

"ہم عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو حیا کا تذکرہ ہوا انہوں نے کہا حیا دین کا حصہ ہے حضرت عمر نے کہا نہیں حیا ہی پورا دین ہے" میں نے کہا
مجھے اپنے والد و دادا سے روایت پہنچی ہے وہ کہتے ہیں
ہم حضور ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو وہاں حیا کا ذکر آیا لوگوں نے کہا۔
یا رسول اللہ! حیا دین کا حصہ ہے آپ نے فرمایا

حیاء، پاکدامنی اور عجز زبان کا نہ کہ دل کا عجز اور عمل ایمان میں سے ہیں۔ یہ امور آخرت میں بڑھاتے ہیں اور دنیا میں گھٹاتے ہیں اور جتنا یہ آخرت میں بڑھاتے ہیں اس سے زیادہ دنیا میں بڑھاتے ہیں۔[1]

حضرت ایاس کہتے ہیں: "مجھے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس کو املا کرانے کا حکم دیا اور خود اپنے ہاتھوں سے لکھا پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور یہ چیز ان کے ہاتھ میں رہا بہت زیادہ پسند آنے کی وجہ سے۔"

(۲۲۸) شمیط بن عجلان

شمیط بن عجلان کا نام بھی احادیث نبویہ کے خدام اور سچے عاشقوں میں آتا ہے بہت بڑے واعظ تھے ان کا پورا نام ابو ہمام شمیط بن عجلان ہے اور کہا گیا ہے ابو عبیداللہ شمیط بن عجلان ہے۔

۳۴۹۹- ابو بکر طلحی، عبداللہ بن یحییٰ، حسین بن جعفر قتات، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر اور عبیداللہ بن شمیط کہتے ہیں میں نے اپنے والد شمیط بن عجلان سے سنا

"صفت یقین والایمان سے متصف لوگوں کے پاس اللہ کا ایسا امر آیا جس نے ان کو باطل چیزوں سے برگشتہ کر دیا، سو انہوں نے راتیں جاگ کر گزاریں، دنوں کو بھوکا رکھا، اپنے جسموں کو پیاسا رکھا، اپنے بدنوں کو مشقت میں ڈال دیا اور نئے پرانے مال کو خیر باد کہہ دیا۔"

۳۵۰۰- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن قحطبہ، ابن ابی صفوان ثقفی، ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی، عبیداللہ بن شمیط نقل کرتے ہیں۔
میرے والد وعظ میں فرماتے
"متقین کو اللہ کی طرف سے ایسا امر آیا جس نے ان کو حیران و مضطرب کر دیا، سو انہوں نے پراگندگی کی حالت میں نہیں کھایا اور پریشانی میں راتیں گزاریں اور کہتے
متقی لوگ ہی عقل مند ہوتے ہیں وہ نے اللہ کا حلال رزق کھایا اور آخرت میں بھی عیش میں رہیں گے۔"

۳۵۰۱- ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبدالرحمن بن مہدی سے بیان کرتے ہیں کہ شمیط بن عجلان فرماتے ہیں
اللہ کی طرف سے متقین کے پاس امید کی وخوف کی حالت میں سوال اور وقار کے ساتھ بیدار ہوتے ہیں۔

۳۵۰۲- اہل دنیا کی مذمت اور غفلت کا بیان ابو محمد بن حیان، محمد بن عباس، حسن بن عرفہ، محمد بن صباح واسطی، ربان بن عمرو ابوالمہاجر کہتے ہیں۔

---

[1] السنن الکبریٰ ۱۰/۱۹۴، وسنن الدارمی ۱/۱۲۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۳۰، ومجمع الزوائد ۸/۲۶، والترغیب والترہیب ۳/۴۹۹، وکنز العمال ۵۸۰۵۔

اخضر بن عجلان کے بھائی شمیط دنیا والوں کی مذمت اور غفلت بیان کر رہے تھے۔ کہنے لگے: "حیران و سرگرداں اور نشے میں مست ہیں، گھوڑے پر سوار اپنے گھوڑے کو ایڑ پر ایڑ لگا رہا ہے اور پیدل دوڑے جا رہا ہے عشق میں مبتلا ہوئے ہیں اور دوان کو سر کی چوٹی تک لپٹ گئی ہے۔ چمٹے ہوئے ہیں اور چھوڑنے پر تیار نہیں، جب اللہ تعالیٰ نے ان کو کسی نعمت سے سرفراز کرتے ہیں وہ اس پر اترانے اور فخر کرنے لگ جاتے ہیں، سو سرخ و سفید اور لال پیلے سے جنت کے بدلے پھر کہا لوگوں سے:

آؤ دیکھو کیا ہے؟ مومنین تو یقیناً یہ کہیں گے: خدا کی قسم! ان میں کوئی کشش نہیں۔ اگر حلال مال سے ہیں تو اسراف ہے اگر حرام مال سے ہیں تو پھر کچھ کہنے کی کیا ضرورت؟ اور منافقین کہیں گے کیا ہی بہترین ہیں کاش کہ یہ اور زیادہ ہوتے"

خدا کے بندوں کو اور جو کچھ فالودہ وغیرہ آسائشیں انہوں نے اپنے لئے اختیار کرلیں چھوڑ دو اسے! ایک دن سبزی کھاؤ دوسرے دن بھوکے رہو اور تیسرے دن نمک چاٹو اور اللہ کے وعدے پر یقین رکھو۔

دنیا والے بچوں کو گھی اور شہد کھلاتے ہیں پھر ان کو یتیم بچوں کے ساتھ کھیلنے کے لئے بھیجتے ہیں تو یتیم بھی اپنی ماں کے پاس جاکر اسکا دوپٹہ کھینچتے ہیں اور کہتے ہیں فلاں کے بچوں کے پاس میں نے گھی اور شہد دیکھا ہے ہمارے لئے گھی اور شہد لاؤ۔ اس کی ماں اسے کہتی ہے بیٹا! تمہارے لئے نمک کے ساتھ روٹی بھی بہت ہے۔

یہ تو بچی باندی خریدتے ہیں جو مشرکین سے مسلمانوں کے ہاں لائی گئی ہو پھر نہ تو اسے دین کی کچھ تعلیم دیتے ہیں اور نہ انبیاء کی سنن فطرت میں سے کچھ بتاتے ہیں تو وہ رنگدار کپڑے پہنے، زیور سے آراستہ بازاروں میں گھومتی ہے پھر اگر وہ چھوکر جنمتی ہے تو برا بھی انہی کو لگتا ہے۔

۳۵۰۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن شمیط کہتے ہیں میں نے اپنے والد کو دنیا والوں کی مذمت کرتے ہوئے سنا، وہ فرما رہے تھے۔

"ہمیشہ پیٹ کی فکر، سمجھ بوجھ بہت کم، ان کی ساری کوششیں پیٹ، شرمگاہ اور چمڑی کے لئے ہیں، دنیادار کہتا ہے،

"کب صبح ہو کہ کھاؤں، پیوں کھیلوں کودوں اور مستی کروں اور کب شام ہو کہ سو رہوں۔ رات کے مردار، دن کے سرکار۔

۳۵۰۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار، شمیط کے بیٹے عبداللہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں نے اللہ کی رضا کو اپنی خواہشات پر ترجیح دی اگرچہ خواہشات انکے لئے بڑی امتحان تھیں لیکن انہوں نے اپنے رب کی رضا کے لئے اپنے نفسوں کو ذلیل کیا پس وہ کامیاب و کامران ہوئے"

۳۵۰۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار اور عبیداللہ بن شمیط کہتے ہیں کہ میرے والد شمیط اور غیلان کہا کرتے تھے۔

"دنیا سے روزہ رکھ لو! افطاری کا انتہائی وقت موت کو بناؤ

۳۵۰۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ، سیار اور شمیط کے صاحبزادے عبیداللہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں:

بیماری کے مقابلے میں صحت کو غنیمت جانو، مصروفیت کے مقابلے میں فرصت کو غنیمت جانو اور موت کے مقابلے میں زندگی کو غنیمت جانو

۳۵۰۷-حبیب بن حسن، محمد بن حسن بن شہریار، ہارون بن عبداللہ، سیار، عبیداللہ بن شمیط کہتے ہیں میں نے اپنے والد کو سنا، وہ کہہ رہے تھے۔

"اے اللہ! ہمارے لئے پسندیدہ ترین لمحات وہ لمحات بنا دیجئے جو آپکے ذکر اور عبادت میں صرف ہوں اور سب سے ناپسندیدہ وہ لمحات بنا دیجئے جن میں ہمارا کھانا، پینا، سونا ہو۔

۳۵۰۸-ابوبکر طلحی، حسن بن جعفر، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار اور عبیداللہ بن شمیط اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا:

''اے آدم کی اولاد! دنیا تو صبح اور شام کا نام ہے پس اگر تم صبح کے کھانے کو رات تک مؤخر کرلو تو تمہارا دیوان روزہ داروں کے دیوان سے ہو جائے گا۔

۳۵۰۹-محمد بن احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، یحییٰ بن بسطام، محمد بن عبداللہ بن تیمی ازدی کہتے ہیں:
کسی حاکم نے حضرت شمیط کو کھانے پر بلایا۔ انہوں نے عذر کیا اور نہ گئے بعد میں کسی نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: میں کچھ لقمے چھوڑ دوں یہ میرے لئے زیادہ آسان ہے کہ میں ان کی خاطر اپنا دین بیچ دوں۔
مؤمن کا پیٹ اس کے دین سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔

۳۵۱۰-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعاویہ غلابی کے حوالہ سے منقول ہے کہ حضرت شمیط کی بیوی نے ان سے کہا:
ابوہمام! ہم کوئی چیز بناتے اور تیار کرتے ہیں پھر ہماری خواہش ہوتی ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ کھائیں لیکن آپ نہیں آتے اور وہ چیز پڑے پڑے ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔
''بخدا! سب سے ناپسندیدہ میرے لئے وہ لمحات ہیں جن میں، میں کوئی چیز کھاؤں۔''

۳۵۱۱-احمد، عبداللہ، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر، عبیداللہ بن شمیط نے سنا کہ حضرت شمیط فرما رہے تھے:
مؤمن کی کل جمع پونجی اسکا دین ہے جہاں بھی جاتا ہے اسکا ایمان اسکے ساتھ ہوتا ہے کسی سفر میں اس سے پیچھے نہیں رہتا اور نہ لوگوں سے وہ خائف ہوتا ہے۔

۳۵۱۲-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، سیار، جعفر، کہتے ہیں میں نے حضرت شمیط کی ایک بات سنی۔
''دنیا اور مال ومتاع منافقین کے لئے لگام ہیں اس سے ان کو برائیوں کی طرف ہانکا جاتا ہے''

۳۵۱۳-احمد بن جعفر، عبداللہ، ہارون بن عبداللہ، سیار، عبیداللہ بن شمیط بن عجلان کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا:
اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ
منافق کو دیکھئے! مجھے دھوکہ دیتا ہے، میں بھی اسے ڈھیل دیتا ہوں۔ میرا ذکر بھی زبان کے کنارے سے کرتا ہے جبکہ دل اسکا مجھ سے بیزار ہے۔

۳۵۱۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، سیار اور عبیداللہ بن شمیط اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں:
پچھلے وقتوں میں منافق کی علامت یہ ہوتی تھی کہ وہ اللہ کا ذکر کم کرنے والا ہوتا تھا جعفر اور سیار کہتے ہیں:
حضرت شمیط سے پوچھا گیا کیا منافق روتا ہے؟ انہوں نے کہا: اس کی آنکھیں روتی ہیں دل نہیں۔

۳۵۱۵-**بدترین شخص**۔ ۔۔۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار، عبیداللہ بن شمیط اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں۔
بدترین بندہ وہ ہے جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا اور اسے ہوائے نفسانی نے عبادات سے روک دیا۔ بدترین وہ بندہ ہے جو آخرت کے لئے پیدا کیا گیا اور دنیا نے اسے آخرت سے غافل کر دیا سو دنیا جلد ہی ختم ہوگئی اور آخرت بھی ہاتھ سے گئی۔
• عبیداللہ بن شمیط مزید کہتے ہیں میرے والد کہا کرتے تھے
تیری زندگی میں سے کم ہو رہا ہے اور تجھے کچھ غم نہیں اور ہر دن تجھے تیرا مقررہ رزق ملتا ہے اور تمہیں اتنا دے دیا جاتا ہے جو تمہارے لئے کافی ہو لیکن تم مزید سے پیچھے لگ گئے ہو تا کہ سرکشی کرسکو۔
تھوڑے پر نہ تو تم قناعت کرتے ہو اور زیادہ پر نہ تم شکم سیر ہوتے ہو، یہ تو عالم کو ایسے شخص کا جہل کیسے آشکارا ہوگا جو اپنی

موجودہ حالت پر شکر نہ کرے اور مزید کی طلب میں لگا رہے۔
اور وہ شخص آخرت کے لئے کیا تیاری کرے گا جس کی دنیا سے خواہشات ہی پوری ہونے کو نہ آرہی ہوں اور تعجب تو اس پر ہے جو آخرت کی تصدیق بھی کرتا ہے اور پھر دھوکے کے گھر کی تگ ودو میں لگا ہوا ہے۔
۳۵۱۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ابراہیم بن بشار، سلیمان بن داؤد، ابو عاصم عبداللہ بن عبیداللہ عبادانی نقل کرتے ہیں کہ حضرت شمیط نے وعظ میں فرمایا: اے ابن آدم! جب تک خاموش رہو گے محفوظ رہو گے اور جب کوئی بات کرنا چاہو تو احتیاط کرو۔
۳۵۱۷- حبیب بن حسن، محمد بن حسین بن شہریار، ہارون بن عبداللہ سیار، عبیداللہ بن شمیط اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں جب انہوں نے عید پر لوگوں کو دیکھا۔
میں تو ایسے کپڑوں کو دیکھ رہا ہوں جو کل کو پرانے ہونے والے ہیں اور ایسے گوشت جو کل کیڑوں کی غذا ہوگی"
۳۵۱۸- ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، ابراہیم بن جنید، زکریا بن عدی، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں میں نے حضرت شمیط سے ایک دفعہ سنا:
جو شخص موت کو ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھے وہ دنیا کی تنگی یا وسعت کی پروا نہیں کرتا"
۳۵۱۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار، عبیداللہ بن شمیط کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا:
"اللہ تعالیٰ نے مومن کی قوت اس کے دل میں رکھی ہے اس کے اعضاء میں نہیں رکھی کیا تم نہیں دیکھتے کہ بوڑھا آدمی کمزور لاغر کئی دن کا روزہ رکھتا ہے اور رات کو کھڑا نماز پڑھتا رہتا ہے اور نوجوان یہ نہیں کرپاتا۔
۳۵۲۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ، سیار، عبیداللہ بن شمیط حضرت شمیط بن عجلان کا قول نقل کرتے ہیں:
"ایک شخص ارادہ کرتا ہے پھر قرآن اور علم حاصل کرتا ہے جب کچھ علم حاصل کر لیتا ہے تو دنیا کو اپنے سینے سے چمٹاتا ہے اور اسے سر پہ سوار کر لیتا ہے۔ کمزور ذات عورت، جاہل، دیہاتی، اور عجمی شخص اس کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں:
یہ اللہ کو ہم سے زیادہ جانتا ہے اگر دنیا میں کوئی برائی دیکھتا تو یوں نہ کرتا سو وہ بھی دنیا کی رغبت کرتے ہیں اور اسے جمع کرنے لگ جاتے ہیں ان کی مثال اس کی طرح ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" **ومن اوزار الذین یضلونھم بغیر علم**" (النحل: ۲۵)
۳۵۲۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ، سیار، جعفر، عبیداللہ بن شمیط اور حضرت شمیط سے منقول ہے کہ:
اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ تمہیں دانا جب کہوں گا جب تم ہلاکت میں پڑنے والے شخص کو بچاؤ گے۔
۳۵۲۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ، سیار، عبیداللہ بن شمیط اور حضرت شمیط سے منقول ہے کہ:
کہا جاتا تھا کہ جو شخص فسق پر راضی ہو وہ بھی فاسق ہے اور جو شخص اس پر راضی ہو گیا کہ خدا کی نافرمانی کرے اس کا کوئی نیک عمل اٹھایا نہیں جاتا۔
۳۵۲۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن تمیم، سلیمان بن احمد جرجانی، سیار، عبیداللہ بن شمیط کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا:
ابن آدم پر تعجب ہے آخرت میں دل لگا ہوتا ہے کہ اسے گھر یا جوں کا تی ہے تو آخرت بھول جاتی ہے۔
۳۵۲۴- محمد بن احمد بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید، ابراہیم بن عبدالملک کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ حضرت شمیط بن عجلان نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بے سکونی رکھی ہے تاکہ بے سکون نفوس اس سے رجوع کرکے سکون حاصل کرے۔

۳۵۲۵- احمد بن اسحاق، حاجب بن ابی بکر، حماد بن حسن، سیار، ریاح قیسی، عبیداللہ بن شمیط کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت شمیط سے سنا
"دو شخص دنیا ہی میں عذاب میں ہیں ایک وہ شخص جسے دنیا دی گئی اور وہ اسی میں مشغول ہے اور اپنے آپ کو تھکا یا ہوا ہے اور دوسرا وہ غریب جس کے پاس کچھ نہیں اور وہ حسرتوں میں پڑا ہوا ہے۔"

۳۵۲۶- حبیب بن حسن، محمد بن حسین بن شہریار، ہارون بن عبداللہ، سیار، سلسلہ سند سے ریاح اور عبیداللہ بن شمیط اور جعفر کہتے ہیں ہم نے شمیط کو کہتے سنا "میں اللہ کی قسم تمہارے جسموں کو رب کی طرف جانے والی سواریاں دیکھ رہا ہوں سو ان کو اللہ کی اطاعت میں لگاؤ، اللہ تعالیٰ برکت دیں گے۔"

۳۵۲۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، عبیداللہ بن شمیط، جعفر، ریاح حضرت شمیط کا قول نقل کرتے ہیں کہ
اللہ اس شخص پر رحم کرے جس نے اکتفا کیا ایسی عورت پر جو چھوٹے قد والی ہے اور اس کا چہرہ بھی بدشکل ہے اور اسے جنت کی عورتوں کا یقین ہے۔

۳۵۲۸- احمد بن جعفر، عبیداللہ، علی بن مسلم، سیار، جعفر، شمیط بن عجلان سے ان کا یہ قول نقل کرتے ہیں:
رب نے ہمیں اپنی ذات کی رہنمائی اس آیت سے کی ہے "ان ربکم اللہ الذی خلق السموت والارض فی ستۃ ایام" (الاعراف: ۵۴)

۳۵۲۹- احمد بن جعفر، عبداللہ بن علی بن مسلم، سیار، عبیداللہ بن شمیط ہی سے نقل کرتے ہیں
میرے والد نے ایک دفعہ مجلس وعظ میں ارشاد فرمایا
"کامیاب ہے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے چشم بصیرت دی ہے اور فصیح زبان دی ہے اور قبول کرنے والا دل دیا ہے جو خیر کو قبول کرتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔"

۳۵۳۰- ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبداللہ بن عیسیٰ طحاوی، عبیداللہ بن شمیط، شمیط بن عجلان سے نقل کرتے ہیں۔
لوگ تین طرح کے ہیں: ایک وہ جو شروع ہی سے خیر کے کاموں میں لگا پھر وہ اسی پر مداومت کرتا رہا اور اس حالت میں دنیا سے گیا تو یہ مقربین میں سے ہے اور ایک وہ ہے جو بچپن سے گناہوں میں لگا اور غفلت طاری رہی پھر اسے تنبیہ ہوئی اور اس نے توبہ کر لی تو یہ اصحاب الیمین میں سے ہے اور ایک وہ ہے جو گناہوں میں لگا رہا پھر انہی میں لگا رہا یہاں تک اجل آ پہنچی یہ شخص اصحاب الشمال میں سے ہے۔

۳۵۳۱- ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن تمیم، سلیمان بن احمد بن جرجانی، سیار، عبیداللہ بن شمیط، شمیط بن عجلان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اپنے ہم نشینوں سے فرمایا کرتے تھے
ایک ساعت دنیا کے لئے اور ایک ساعت آخرت کے لئے بناؤ، بہت بہت کے درمیان بھی "اللھم اغفرلنا" کہا کرو۔
حضرت شمیط جو کم روایت نقل کرتے ہیں انہوں نے اس حدیث کو کئی تابعین سے مسنداً نقل کیا ہے۔

۳۵۳۲- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، عبیداللہ بن شمیط، اپنے والد اور چچا سے وہ ابوبکر اور حضرت انس سے روایت ہے حضور ﷺ نے ایک پیالہ اور ٹاٹ نیلامی میں بیچا اور فرمایا کون خریدے گا؟ ایک شخص نے کہا میں ایک درہم میں خریدوں گا پھر آپ نے فرمایا کون اس سے زائد لگائے گا؟[1]

---

[1] سنن الترمذی ۱۲۱۸ ومسند الامام احمد ۳/... وصحیح ابوداؤد ... وسنن ابن ماجۃ ۲۱۹۸ ومشکاۃ المصابیح ۲۸۶۲

حضرت شیخ نے فرمایا: ابوبکر سے مراد ابوبکر حنفی ہیں۔

۳۵۳۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالوھاب بن ابی عطاء، اخضر بن عجلان، ابوبکر حنفی، انس بن مالکؓ کے حوالے سے ثابت ہے کہ ایک شخص حضورؐ کے پاس آیا اور فاقہ کی شکایت کی۔ راوی فرماتے ہیں۔

وہ شخص ایک پیالہ اور ٹاٹ کا کپڑا لے آیا۔ آپ نے فرمایا:

کون ایک درہم میں خریدے گا؟ ایک شخص نے کہا:

"میں خریدتا ہوں" آپ نے دوبارہ فرمایا

کون اس سے زیادہ دینے کو تیار ہے" تو ایک شخص نے کہا

"میں دو درہم میں خریدتا ہوں" آپ نے فرمایا یہ لو[1]

۳۵۳۴- ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، محمد بن عبید بن حساب، عبید اللہ بن شمیط، شمیط بن عجلان، الاخضر عطاء، اور زہیر عامری سے منقول ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر سے کہا: "صدقہ کے مال کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں، یہ کیسا مال ہوتا ہے؟" انھوں نے کہا "یہ نامبارک مال ہوتا ہے یہ اندھوں، لنگڑوں اور بے یار و مددگار مسافروں کے لئے ہے" میں نے کہا: مجاہدین اور اس کو وصول کرنے والوں کے لئے حلال کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: "مجاہدین کے لئے تو وہ مال ہے جو اللہ نے ان کے لئے حلال کیا ہے اور عاملین کو بقدر وصول کرنے کا حق ہے اور صدقہ نہ تو غنی کے لئے حلال ہے اور نہ ہٹے کٹے شخص کے لئے"

۳۵۳۵- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن مبارک، جعفر بن حزن، شمیط بن عجلان کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ بنو کعب کے مؤذن کہتے ہیں، میں ایک بیابان میں جا رہا تھا کہ میں نے اذان دی تو میرے پیچھے کسی کہنے والے نے کہا" کیا خوب سکھلایا تجھ کو اللہ نے "میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ابو برزہ اسلمی تھے کہنے لگے میں نے حضور ﷺ سے سنا" جو بندہ جنگل و بیابان میں اذان دیتا ہے تو درخت، مٹی، ریت غرض ہر چیز رونے لگ جاتی ہے ایسی جگہ میں اللہ کا ذکر کبھی کبھی ہونے کی وجہ سے[2]

---

[1] و مسند الامام أحمد ۱۱۴/۳ و مجمع الزوائد ۸۳/۴. و سنن ابن ماجة ۲۱۹۸. و مشكاة المصابيح ۲۸۷۳.

[2] كنز العمال ۲۰۹۴۹ و موضح أوهام الجمع للخطيب البغدادي ۱۲۱/۱

فقہاء سبعہ تابعین مدینہ کا ایک مشہور طبقہ

یہاں ان سات تابعین کا تذکرہ کیا جائیگا جو عبادت وزہد میں ضرب المثل تھے۔ان سے پہلے کے حضرات کا ذکر تابعین کے طبقہ میں ہو چکا ہے۔

(۲۲۹) زین العابدین علی بن حسین[1]

خانوادہ نبوت کے چشم و چراغ علی بن حسین بن علی بن ابی طالبؓ عابد و زاہد، صوفیاء کے سردار اور اتقیاء کے علمبردار تھے۔

۳۵۳۶-سلیمان بن احمد، محمد بن زکریا غلابی، عتبی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں علی بن حسین جب وضو سے فارغ ہو جاتے اور نماز کی تیاری کرتے تو ان کو رعشہ اور لرزہ طاری ہو جاتا تو ان سے پوچھا گیا انہوں نے جواب دیا کیا پوچھتے ہو؟ کیا نہیں جانتے کہ کس کے سامنے کھڑا ہوں گا اور کس سے مناجات کرنے جا رہا ہوں۔

۳۵۳۷-ابوحامد احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحق نیشاپوری، محمد بن صباح، حاتم اور جعفر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ علی بن حسین نے کہا:

بیٹے! استنجاء کے لئے ایک کپڑا بنا لو مکھیاں گندگی پر بیٹھتی ہیں اور پھر آ کر کپڑوں پر بیٹھتی ہیں پھر متنبہ ہوا اور فرمانے لگے:

حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کے پاس تو ایک ہی جوڑا ہوتا تھا" پھر یہ ارادہ ہی ترک کر دیا۔

۳۵۳۸-احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحق، محمد بن صباح، جریر، عمرو بن ثابت سے منقول ہے

علی بن حسین مدینہ مکہ کے راستے میں اونٹ کو مارتے نہیں تھے"

۳۵۳۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابومعمر، جریر، احمد بن علی بن جارود، ابوسعید کندی، حفص بن غیاث، ابوجعفر علی بن حسین کا قول نقل کرتے ہیں

اگر بدن بیمار نہ پڑے تو متکبر ہو جاتا ہے اور ایسے بدن میں کوئی خیر نہیں جس میں تکبر ہو۔

۳۵۴۰-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابومعمر، جریر، فضیل بن غزوان کہتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین نے فرمایا:

جو شخص منہ پھاڑ کر ہنسے اس نے علم کی ایک کلی کی اور اسے باہر پھینک دیا"

۳۵۴۱-ابوحسین بن محمد بن محمد بن عبداللہ، ابوبکر بن انباری، احمد بن صلت، قاسم بن ابراہیم علوی، جعفر بن محمد اپنے والد حضرت علی بن حسین کا قول نقل کرتے ہیں:

"دوستوں اور چاہنے والوں کو گم کر دینا در ماندگی ہے" اور کہا کرتے تھے:

اے اللہ! میں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ میرے علانیہ افعال اچھے ہوں اور پوشیدہ اعمال برے۔اے اللہ! آپ

۱۔ طبقات ابن سعد ۵/ ۲۱۱ والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۳۹۳ والجرح ۶/ت ۹۷۷، والجمع ۱/ ۳۵۳، والکامل فی التاریخ ۴/ ۴۹، وسیر النبلاء ۴/ ۳۸۶ وتذکرۃ الحفاظ ۱/ ۷۴ والکاشف ۲/ت ۳۹۵۵ وتاریخ الاسلام ۳/ ۳۴ وتہذیب الکمال ۲۰۵۰ (۳۸۲:۲۰)

نے میرے ساتھ تنگی وفراخی کا معاملہ فرمایا اگر میں دوبارہ لوٹ جاؤں تو آپ پھر یہی کریں اور کہا کرتے تھے:

کچھ لوگ اللہ کی عبادت رغبت کی بناپر کرتے ہیں یہ تاجروں کی سی عبادت ہے اور کچھ لوگ اس کی عبادت بطور شکر کے کرتے ہیں یہ آزاد منش لوگوں کی عبادت ہے۔

۳۵۴۲-محمد بن محمد،عبداللہ بن جعفر رازی،علی بن رجاء قادسی،عمرو بن خالد،ابی حمزہ ثمالی سے نقل کرتے ہیں کہ

میں علی بن حسین کے پاس آیا مجھے ناگوار گزرا کہ دروازہ کھٹکھٹاؤں میں وہیں بیٹھ گیا جب باہر نکلے تو میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور ایک دیوار کی طرف بڑھے اور مجھ سے کہا:

ابوحمزہ اس دیوار کو دیکھتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں کیوں نہیں اے ابن رسول اللہ! کہنے لگے:

میں ایک دن پریشان تھا اور اس دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے تھا تو اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ہے خوبصورت چہرے اور صاف ستھرے کپڑوں والا اور میری طرف دیکھے جارہا ہے، مجھ سے کہنے لگا:

''اے علی بن حسین! میں تمہیں پریشان اور غمگین دیکھتا ہوں کیا بات ہے؟ کیا دنیا کے متعلق پریشان ہو وہ تو موجود رزق ہے اور ہر نیک وبد اس سے کھا رہا ہے۔ میں نے کہا:

''میں اس پر غمگین نہیں ہوں اس لئے کہ بات وہی ہے جو آپ نے کہی'' پھر پوچھنے لگا کیا آخرت کے متعلق کوئی پریشانی ہے؟ اس کے متعلق وعدہ سچا پکا ہے۔ قہار بادشاہ فیصلہ کر دیں گے'' میں نے کہا: نہیں'' پھر کیا؟ میں نے کہا کہ میں ابن زبیر کے فتنے سے خوف زدہ ہوں پھر اس نے مجھ سے کہا اے علی! کیا آپ نے کسی کو دیکھا ہے جس نے اللہ سے مانگا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے نہ دیا ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ پھر اس نے کہا کہ

وہ اللہ سے ڈرا ہو اور وہ اس کے لئے کافی نہ ہوا ہو۔ میں نے کہا: نہیں، یہ کہہ کر وہ شخص غائب ہوگیا اور مجھ سے کہا گیا:

اے علی! یہ خضر علیہ السلام تھے جو آپ سے باتیں کر رہے تھے۔''

۳۵۴۳-علی بن حسین کی عبدالملک کے سامنے پیش کئے جانے کی کیفیت...... احمد بن محمد بن حجاج بن رشید،عبداللہ بن محمد بن عمرو بلوی،یحییٰ بن زید بن حسن،سالم بن فروخ،ابن شہاب زہری کہتے ہیں:

جس دن علی بن حسین کو مدینہ سے شام عبدالملک بن مروان کے پاس لے جایا جارہا تھا میں نے ان کو دیکھا تھا لوہے سے جکڑا ہوا اور ان پر کچھ لوگ پہرہ داری کر رہے تھے تو میں نے ان کو سلام کرنے اور ان کو رخصت کرنے کی اجازت چاہی تو انہوں نے مجھے اجازت دیدی میں جب ان کے پاس پہنچا تو وہ خیمے میں تھے اور زنجیریں ان کے پاؤں میں تھیں اور طوق ہاتھوں میں، تو میں رو پڑا اور میں نے کہا:

''میری خواہش تھی کہ آپ کی جگہ میں ہوتا اور آپ صحیح وسالم ہوتے'' تو مجھے کہنے لگے:

زہری! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ میرے ہاتھوں اور پاؤں کی چیزیں مجھے تکلیف دے رہی ہیں؟ اگر میں چاہوں تو یہ ہوں ہی نہ۔ یہ چیزیں تو میرے اور تمہارے جیسے لوگوں کو اللہ کا عذاب یاد دلاتی ہیں، پھر انہوں نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو جکڑ بندی سے آزاد کرلیا اور پھر کہا: زہری! مدینہ سے دو منزل میں ان سے نکل لوں گا'' راوی کہتے ہیں:

چار راتیں گزریں اور مدینہ میں لوگ ان کو لینے کے لئے آئے تو ان کو نہیں پایا میں نے بھی ان کے بارے میں ان میں سے ایک سے پوچھا اس نے کہا:

ہم ان کا پیچھا کریں گے ہم ایک جگہ پڑاؤ کئے ہوئے تھے اور ہم سونے کے بجائے ان کے اردگرد پہرہ دے رہے تھے صبح ہوئی تو ہم نے بیڑیوں اور طوق کے سوا کچھ نہ پایا'' زہری کہتے ہیں

اس کے بعد میں عبدالملک بن مروان کے پاس آیا اس نے مجھ سے علی بن حسین کے بارے میں پوچھا تو میں نے اس کو سب کچھ بتا دیا اس نے مجھے بتلا دیا:

جس دن وہ اپنے پہرے داروں سے گم ہوئے تھے اسی دن وہ میرے پاس آئے اور کہا:

"یہاں میں اور تم ہی نہیں" میں نے ان سے کہا:

"تھوڑی دیر ٹھہر جایئے" انہوں نے کہا "مجھے یہ پسند نہیں پھر وہ نکل پڑے اور خدا کی قسم! میں تو خوف سے لرز کے رہ گیا"

زہری کہتے ہیں:

میں نے کہا "امیر المؤمنین! وہ علی بن حسین نہیں تھے جیسا کہ آپ گمان کر رہے ہیں وہ تو اپنے آپ میں مشغول رہتے ہیں"

انہوں نے کہا:

کیا ہی اچھا شغل ہے اور کیا ہی بہتر بات ہے"

زہری جب بھی علی بن حسین کا تذکرہ کرتے تو کہا کرتے زین العابدین اور روتے۔

۳۵۴۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسین بن محمد بن مصعب بجلی، محمد بن تسنیم، حسن بن محبوب، ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں میں نے علی بن حسین سے سنا:

جو شخص اس پر قناعت کرے اللہ نے اس کے لئے مقرر کر دیا ہے تو ایسا شخص سب سے زیادہ غنی اور مالدار ہے۔

۳۵۴۵-حضرت زین العابدین کا مخفی صدقہ کرنا...... حبیب بن حسن، عبداللہ بن صالح، محمد بن میمون، سفیان، ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں علی بن حسین روٹیوں کا تھیلا اپنی کمر پر اٹھاتے اور صدقہ کرتے فرماتے: مخفی طور پر صدقہ اللہ رب العزت کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

۳۵۴۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، جریر، شیبہ بن نعامہ کہتے ہیں: لوگ علی بن حسین کو بخیل کہتے تھے جب ان کا انتقال ہوا تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ اہل مدینہ میں سے سو گھروں کی کفالت کیا کرتے تھے۔

حضرت جریر کہتے ہیں:

"ان کی وفات کے بعد لوگوں نے ان کی کمر پر وہ نشانات دیکھے جو ان تھیلوں کی وجہ سے پڑ گئے تھے جنہیں راتوں کو وہ مساکین کے پاس لے جاتے تھے۔"

۳۵۴۷-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، عثمان بن شیبہ، جریر اور عمرو بن ثابت کہتے ہیں:

جب علی بن حسین کا انتقال ہوا اور لوگ ان کو غسل دینے لگے تو ان کی کمر پر نشانات دیکھے تو پوچھا یہ کیا ہے؟ تو بتلایا گیا، آٹے کے تھیلے کمر پر لاد لیتے اور فقراء مدینہ میں تقسیم کرتے تھے۔

۳۵۴۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ انصاری، یونس بن بکیر، محمد بن اسحٰق سے منقول ہے کہ مدینہ میں کچھ لوگ رہ رہے تھے اور ان کو معلوم تک نہ تھا کہ ان کا گزر بسر کیسے ہو رہا ہے جب علی بن حسین کا انتقال ہوا تو انہوں نے مفقود پایا اس کو جو ان کے پاس رات والا یا جاتا رہا۔

۳۵۴۹-ابوحامد بن جبلہ، ابوالعباس ثقفی، محمد بن زکریا سے منقول ہے کہ میں نے حضرت ابن عائشہ رحمہ اللہ سے سنا:

"ہم نے مخفی صدقہ برابر موجود پایا یہاں تک کہ حضرت علی بن حسین کا انتقال ہو گیا"

۳۵۵۰-ابوبکر مکی، ابوحصین وادعی، محمد بن یحییٰ، احمد بن عبداللہ بن یونس، عاصم بن محمد بن زید، واقد بن محمد اور سعید بن مرجانہ سے منقول

ہے:

"علی بن حسین کا ایک غلام تھا عبداللہ بن جعفر اس کے بدلے دس ہزار درہم یا ہزار دینار دینے کو تیار تھے لیکن انہوں نے اسے ویسے ہی آزاد کر دیا"

۳۵۵۱- ابواحمد غطریفی محمد بن احمد، ابوخلیفہ، عبداللہ بن عبدالوہاب حجمی، حماد، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں میں نے علی بن حسین سے سنا لوگوں کا ان کے پاس مجمع سا لگا ہوا تھا اور ان کو بھی یہ بات کہی گئی تو انہوں نے کہا:

ہم سے اسلام اور اللہ کے لئے محبت رکھو! اس لئے کہ آپ لوگوں کی ہم سے محبت برقرار رہے گی تو ہمارے لئے باعث عار بن جائے گی"

۳۵۵۲- حضرت زین العابدین کا گستاخ صحابہ کو نکال دینا..... احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحٰق سراج، ابومصعب، ابراہیم بن قدامہ، ابن محمد بن حاطب حضرت علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں:

میرے پاس عراق سے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے حضرت ابوبکر، عمر، عثمان کے بارے میں نازیبا باتیں کیں جب وہ کہہ چکے تو حضرت علی بن حسین نے ان سے پوچھا:

کیا تم مجھے بتلاؤ گے کہ اس آیت کے مصداق تم تھے" **الذین اخرجوا من دیارھم واموالھم یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ اولئک ھم الصادقون** " تو انہوں نے کہا: نہیں۔

پھر ان سے پوچھا: کیا اس آیت کے مصداق تم ہو" **الذین تبوؤا الدار والایمان من قبلھم یحبون من ھاجر الیھم یجدون فی صدورھم حاجۃ مما اوتوا ویوثرون علی انفسھم ولوکان بھم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون**" انہوں نے کہا: نہیں۔

پھر کہا:

تم لوگوں نے انکار ہی کر دیا ہے کہ تم ان دونوں فریقوں میں سے کسی ایک سے ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان میں سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں:

"**والذین جاؤ من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخوانناالذین سبقونا بالایمان ولاتجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا ربنا انک رؤف الرحیم**"(حشر:۱۰)(آخر میں فرمایا) جاؤ نکل جاؤ! اللہ تم کو سمجھائے۔

۳۵۵۳- ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس ثقفی، معدان بن یزید، شجاع بن ولید، خلف بن حوشب حضرت علی بن حسین سے ان کا قول نقل کرتے ہیں:

"اے عراق والو! اے اہل کوفہ! ہم سے اسلام کے لئے محبت رکھو اور ہمیں ہمارے مرتبے سے زیادہ بلند نہ کرو"

۳۵۵۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل احمد بن حنبل، سفیان کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ علی بن حسین نے کہا: مجھے پسند نہیں کہ میرے حصہ کی نرمی اور مہربانی کے بدلے میرے لئے سرخ اونٹ ہوں۔

۳۵۵۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن اشکاب، محمد بن بشر اور ابن منہال طاء کہتے ہیں:

"حضرت علی بن حسین جب سائل کو صدقہ دیتے تو پہلے اسے بوسہ دیتے پھر دیتے"

۳۵۵۶- عمر بن احمد بن عثمان، حسین بن محمد بن سعید، ربیع بن سلیمان، بشر بن بکر، خصیب بن ناصح، عبداللہ بن جعفر، عبدالرحمٰن بن حبیب

بن ازدک کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ۔

حضرت نافع بن جبیر نے حضرت علی بن حسین سے کہا:

اللہ آپ کی مغفرت کرے آپ لوگوں کے سردار اور ان سے افضل ہیں اور آپ اس غلام کے پاس جا کر بیٹھتے ہیں مراد زید بن اسلم تھے تو انہوں نے جواب دیا طالب علم کو چاہیے کہ وہ علم کی جستجو میں لگا رہے جہاں بھی ہو۔"

۳۵۵۷-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، ابو یحیی صاعقہ، سعید بن سلیمان، ہشیم، محمد بن عبدالرحمن مدینی کی اسنادی حوالے سے ثابت ہے کہ۔

حضرت علی بن حسین لوگوں کے حلقوں کو چھوڑ کر حضرت زید بن اسلم کے پاس آتے اور ان کے پاس بیٹھتے اور فرماتے:

آدمی اس شخص کے پاس بیٹھتا ہے جو اسے نفع دے۔

۳۵۵۸-عمر بن احمد بن عثمان، عمر بن حسن، عبداللہ بن محمد بن حبیب کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت حسین نے اپنے شدت گریہ کی وجہ بتاتے ہوئے فرمایا:

"مجھے ملامت نہ کرو اس لئے کہ یعقوب نے اپنے ایک بیٹے کو گم پایا تو اتنا روئے کہ آنکھیں سفید ہو گئیں اور ان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ زندہ ہے یا مر گیا اور میں نے تو اپنی ان آنکھوں سے اپنے گھر کے چودہ افراد کو ایک ہی غزوہ میں شہید ہوتے دیکھا ہے تم کیا سمجھتے ہو کہ ان کا غم میرے دل سے زائل ہو جائے گا۔"

۳۵۵۹-سلیمان بن احمد، حسین بن متوکل، ابوحسن مدائنی، ابراہیم بن سعید سے منقول ہے علی بن حسین کے ارد گرد لوگ بیٹھتے تھے اس دوران انہوں نے گھر میں شور کی آواز سنی تو اٹھ کر گھر گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد آ گئے لوگوں نے پوچھا:

کیا کوئی وفات ہوئی ہے جس کی وجہ سے شور تھا انہوں نے جواب دیا:

ہاں! لوگوں کو تعجب بھی ہوا ان کے صبر کی وجہ سے اور تعزیت بھی کی۔ حضرت علی بن حسین نے فرمایا:

ہم اہل بیت اللہ کی اطاعت کرتے ہیں جب کوئی خوشگوار بات پیش آئے اور کسی ناپسندیدہ چیز کے پیش آنے پر اس کی حمد بیان کرتے ہیں۔

۳۵۶۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل عسکری، بطا، مسیب بن محمد، شداد بن علی، اسرائیل، ابوحمزہ ثمالی حضرت علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا پکار کر کہے گا۔"

صابر لوگ کہاں ہیں؟" لوگوں میں سے بہت کم کھڑے ہوں گے ان سے پوچھا جائے گا

کس چیز پر تم نے صبر کیا؟" وہ کہیں گے۔

ہم نے صبر کیا اللہ کی اطاعت پر اور اللہ کی نافرمانی سے ہم نے صبر کر لیا۔ ان سے کہا جائے گا:

سچ کہا تم لوگوں نے جنت میں داخل ہو جاؤ!

۳۵۶۱-**ہشام بن عبدالملک کا علی بن حسین کی تعریف کرنا** احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحق ثقفی، محمد بن زکریا، ابن عائشہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں

ھشام بن عبدالملک خلافت سپرد ہونے سے پہلے حج کرنے گیا اس نے بہت کوشش کی کہ حجر اسود کو چوم لے لیکن نہ چوم سکا، ادھر علی بن حسین آئے تو لوگوں نے ان کے لئے راستہ چھوڑ دیا اور ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے تو انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا۔

راوی کہتے ہیں کہ ھشام کے لئے ایک منبر بنایا گیا جب وہ اس پر بیٹھا تو اہل شام نے ان سے پوچھا: اے امیرالمومنین! یہ کون ہے؟ انہوں نے تجاہل

عارفانہ سے کہا: مجھے نہیں معلوم۔ فرزدق نے کہا: لیکن میں جانتا ہوں یہ علی بن حسین ہیں اور پھر اس نے یہ اشعار کہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

یہ اللہ کے بندوں میں سب سے افضل کے بیٹے ہیں۔ یہ پاکباز، متقی، طاہر و ذی علم، اس کو بطحاء کے سنگریزے تک جانتے ہیں بیت اللہ، حل وحرم اسے جانتے ہیں، قریب ہے کہ ان کے ہتھیلی کی خوشبو ان کو تعظیم کے پاس ہی روک لے جب یہ اسے چومنے آئیں۔ جب قریش نے انہیں دیکھا تو ایک نے کہا اچھائی اور کرم کا منتہا ہیں۔ اگر تم متقی لوگوں کی طرف نظر کرو تو یہ ان کے بھی سردار ہیں یا اگر پوچھا جائے کہ زمین میں سب سے اچھے کون ہیں تو یہی کہا جائے کہ یہی وہ ہیں۔

یہ فاطمہ کے بیٹے ہیں اگر یہ تم نہیں جانتے ہو! ان کے جد امجد پر انبیاء اللہ کا اختتام ہوا ہے اور آپ کا یہ کہنا کہ یہ کون ہے؟ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچاتا، اس لئے کہ جس کو آپ نہ پہچان سکے اسے عرب وعجم جانتے ہیں۔ حیاء سے آنکھیں جھکا لیتے ہیں اور ان کی ہیبت سے آنکھیں جھکائی جاتی ہیں اور تبسم فرماتے ہوئے بات کرتے ہیں۔

۳۵۶۲- اہل فضل سے مراد سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، حفص بن عبداللہ حلوانی، زافر بن سلیمان، عبدالحمید بن ابی جعفر فراء، ثابت بن ابی حمزہ ثمالی، حضرت علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں:

قیامت کے دن پکارا جائے گا کہ فضل والے کھڑے ہو جائیں تو کچھ لوگ کھڑے ہوں گے ان سے کہا جائیگا جنت کو چلے جاؤ، راستے میں فرشتے ان سے ملیں گے اور کہیں گے: کہاں کو؟ وہ کہیں گے جنت کی طرف، فرشتے کہیں گے حساب سے پہلے؟ کہیں گے: ہاں وہ پوچھیں گے کون ہو تم لوگ؟ وہ کہیں گے فضل والے، فرشتے پوچھیں گے فضل سے کیا مراد؟ وہ بتلائیں گے ہم سختی کا جواب بردباری سے دیتے اور ظلم کا صبر سے اور اگر ہمارے ساتھ کوئی زیادتی کرتا تو اسے معاف کر دیتے۔ فرشتے کہیں گے: جنت میں داخل ہو جاؤ عمل کرنے والوں کا کیا ہی بہترین اجر ہے۔

پھر پکارا جائے گا صبر والے کہاں ہیں؟ کچھ لوگ کھڑے ہو جائیں گے، ان سے کہا جائے گا: جنت کو چل پڑو! فرشتے ان سے ملیں گے اور اسی طرح سوال وجواب ہوگا آخر کار کہیں گے۔ ہم صبر والے ہیں ان سے فرشتے پوچھیں گے تم نے کس چیز پر صبر کیا؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر صبر کیا تو فرشتے کہیں گے کہ جنت میں داخل ہو جاؤ کیا ہی اچھا بدلہ ہے عمل کرنے والوں کے لئے۔ پھر پکارا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پڑوسی کھڑے ہو جائیں تو کچھ لوگ کھڑے ہو جائیں گے ان سے کہا جائے گا کہ جنت کی طرف چل پڑو فرشتے ان سے ملیں گے اور ان سے اسی طرح کے سوال وجواب کریں گے اور پھر پوچھیں گے کہ تم اللہ کے پڑوسی کس طرح ہوئے؟ وہ کہیں گے ہم اللہ کے لئے ایک دوسرے سے ملتے تھے اور اللہ کے لئے مجلس جماتے اور اسی کی رضا کے لئے گفتگو کرتے اور خرچ کرتے تھے۔

فرشتے ان سے بھی کہیں گے جنت میں داخل ہو جاؤ عمل کرنے والے کے لئے کیا ہی بہتر اجر ہے۔

۳۵۶۳- محمد بن احمد طریفی، محمد بن اسحق بن خزیمہ، سعید بن عبداللہ بن عبدالحکم، عبدالرحمن بن واقد، یحییٰ بن ثعلبہ انصاری، ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں: میں علی بن حسین کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ چڑیاں ان کے ارد گرد آ کر اڑنے لگیں اور وہ آوازیں نکال رہی تھی۔ انہوں نے کہا:

ابوحمزہ! جانتے ہو یہ چڑیاں کیا کہہ رہی ہیں؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا:

یہ اللہ کی تقدیس بیان کر رہی ہیں اور اس سے دن کی روزی مانگ رہی ہیں۔

۳۵۶۴- محمد بن احمد، محمد بن اسحق، حجاج بن یوسف، یونس بن محمد، ابوشہاب، ابوجعفر کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ:

علی بن حسین نے اپنے مال کا مقاسمہ کیا اللہ سے دو مرتبہ اور فرمایا:

اللہ تعالیٰ گنہگار لیکن تائب مؤمن کو پسند کرتا ہے۔

۳۵۶۵- احمد بن موسیٰ بن اسحٰق، ابو یوسف قلوسی، عبدالعزیز بن خطاب موسیٰ بن ابی حبیب، علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں:

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنے والا ایسا ہے جیسا کتاب اللہ کو پس پشت ڈالنے والا الا یہ کہ کوئی بچاؤ کا راستہ اختیار کرے پوچھا گیا:

کیا مطلب؟ انہوں نے کہا: یعنی کسی جابر اور ظالم بادشاہ سے اس کا اندیشہ ہو کہ وہ کوئی زیادتی یا ظلم کرے گا"

اور علی بن حسین فرماتے تھے۔

جو شخص علم کو چھپائے یا اس پر حد سے زیادہ اجرت لے تو علم اسے کچھ نفع نہیں دیتا

۳۵۶۶- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن صباح، حاتم بن اسماعیل حضرت ابو جعفر سے نقل کرتے ہیں:

میرے والد بزرگوار کی انگوٹھی پر کندہ تھا: تمام طاقت وقوت اللہ کے لئے ہے"۔

۳۵۶۷- محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن یونس، مندل بن علی، عمر بن عبدالعزیز ابو جعفر حضرت علی بن حسین کا قول نقل کرتے ہیں:

کوئی یہ نہ کہے کہ اے اللہ! مجھ پر صدقہ کیجئے جنت کا اس لئے کہ صدقہ گناہ گاروں کی طرف سے ہوتا ہے بلکہ کہے

اے اللہ! مجھے جنت عطا فرمایئے مجھ کو جنت دے کر احسان فرمایئے۔

۳۵۶۸- محمد بن عبداللہ کاتب، حسن بن علی بن نصر طوسی، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، صالح بن حسان سے منقول ہے:

ایک شخص نے حضرت سعید بن المسیب سے کہا:

میں نے فلاں سے زیادہ کوئی پرہیزگار اور متقی نہیں دیکھا انہوں نے پوچھا: کیا تم نے علی بن حسین کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں انہوں نے کہا: میں نے علی بن حسین سے زیادہ ورع وتقوی میں کوئی نہیں دیکھا۔

۳۵۶۹- ابوبکر بن مالک عبداللہ بن احمد بن حنبل، عمرو بن محمد ناقد، سفیان بن عیینہ سے حضرت زہری کا قول مروی ہے۔

میں نے کسی ہاشمی کو علی بن حسین سے زیادہ افضل نہیں دیکھا ہے۔

۳۵۷۰- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ابو معمر کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ ابن ابی حازم نے فرمایا: میں نے ابو حازم کو کہتے سنا: میں نے کوئی ہاشمی علی بن حسین سے افضل نہیں دیکھا۔

۳۵۷۱- حسین بن کیسان، اسماعیل بن اسحٰق قاضی، علی بن عبداللہ، عبداللہ بن حارون بن ابو عیسیٰ، حاتم بن ابو صغیرہ، عمر بن دینار کے سلسلۂ سند سے منقول ہے۔

حضرت علی بن حسین حضرت اسامہ بن زید کے مرض موت میں ان کے پاس تشریف لے گئے تو وہ رونے لگے حضرت علی بن حسین نے پوچھا:

کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھ پر پندرہ ہزار دینار قرض ہے انہوں نے فرمایا آپ بے فکر رہیں وہ مجھ پر ہے۔

۳۵۷۲- روزہ کی چالیس اقسام۔ ابوبکر بن محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی، عبدالصمد بن محمد، جعفر بن محمد بن جعفر، مخلد بن مالک، سفیان بن عیینہ، زہری کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے حضرت زہری کہتے ہیں۔

ہم حضرت علی بن حسین کے ہاں حاضر ہوئے انہوں نے پوچھ لیا زہری تم لوگ کیا کر رہے تھے میں نے کہا: ہم روزہ کے بارے میں بحث کر رہے تھے اور میری اور میرے ساتھیوں کی رائے یہ ہے کہ رمضان کے علاوہ کوئی روزہ واجب نہیں ہے انہوں نے کہا: زہری! بات یوں نہیں ہے، روزہ کی چالیس قسمیں ہیں دس ان میں واجب ہیں جیسے رمضان کے روزے اور دس قسم کے روزے حرام اور ممنوع ہیں

اور چودہ صورتوں میں اختیار ہے، رکھے یا نہ رکھے ۔نذر کا روزہ واجب ہے، اعتکاف کا روزہ واجب ہے۔

میں نے کہا اے ابن رسول اللہ! اس کی وضاحت فرمادیں ۔انہوں نے فرمایا: واجب تو رمضان کے روزے ہیں اور دو مہینے کے متواتر روزے جبکہ قتل خطا کیا ہو اور غلام آزاد نہ کر سکے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"ومن قتل مومنا خطا" (النساء:۹۲) اور کفارہ یمین کے تین روزے جو شخص کھانا نہ کھلا سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں،

"ذلک کفارۃ ایمانکم اذا حلفتم" (المائدہ:۸۹) سر کا حلق کرنے پر روزہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ" (البقرہ:۱۹۶) یہ روزہ رکھنے والے کو اختیار ہے کہ چاہے تین روزے رکھے اور دم تمتع کا روزہ، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج" (البقرہ:۱۹۶) اور شکار کے بدلے کا روزہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ومن قتلہ منکم متعمداً فجزاء مثل ما قتل من النعم" (المائدہ:۹۵) اور پہلے شکار کی قیمت لگائی جائیگی پھر اس قیمت کا موازنہ کیا جائے گا گندم کے ساتھ۔

اور جس روزے کے بارے میں اختیار ہے وہ جمعہ، جمعرات، شوال کے چھ روزے، یوم عرفہ کا روزہ اور یوم عاشوراء کا روزہ ان سب کے بارے میں اختیار ہے کہ رکھے یا نہ رکھے۔

اور بااجازت کا روزہ تو بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ نہ رکھے اور نہ غلام اور نہ باندی۔

اور جن دنوں میں روزہ حرام ممنوع ہے تو وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ، ایام تشریق اور شک کے دن کا روزہ صوم مسلسل اور خاموشی کا روزہ حرام ہے اور معصیت کی نذر کا روزہ اور صوم الدھر حرام ہے۔

مہمان اپنے میزبان کی اجازت سے روزہ رکھے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا"جو شخص کسی کے پاس مہمان ہو کر جائے تو وہ نفلی روزہ ان کی اجازت ہی سے رکھے" اور بچہ جو بالغ ہونے والا ہو اسے روزے کا حکم دیا جائے تا کہ عادی ہو جائے لیکن فرض نہیں ہے اور ایسا شخص بھی روزہ رکھ لے جس نے شروع دن میں کسی عذر کی وجہ سے نہیں رکھا تھا بعد میں اس کو قوت آگئی اب وہ رکا رہے ہر چیز سے اور یہ بھی اللہ کی طرف سے ایک ادب ہے اور لازم نہیں اور اسی طرح مسافر نے شروع دن میں کچھ کھا پی لیا بعد میں سفر سے لوٹ آیا تو اسے بھی ہر چیز سے رکے رہنے کا حکم دیا جائے گا۔

اور صوم الاباحۃ کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے بھولے سے کھا پی لیا ہو تو گویا یہ اس کے لئے مباح ہو گئے تھے لیکن روزہ اس کا برقرار رہا مریض اور مسافر کے روزے کے بارے میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا

رکھنا بہتر ہے اور بعضوں نے کہا نہ رکھنا بہتر ہے اور بعضوں کا قول ہے

چاہے تو روزہ رکھ لے چاہے افطار کرلے اور ہم تو یہ کہتے ہیں کہ دونوں افطار کریں لہٰذا اگر سفر میں یا مرض میں روزہ رکھا بھی تو قضا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"فعدۃ من ایام اخر" (البقرہ:۱۸۴)

حضرت علی بن حسین نے اسے مسند اروایت کیا انہوں نے حضرت ابن عباس جابر، عمران ابن حصین، ام سلمہ اور دوسرے صحابہ سے سنا۔

۳۵۷۳-شیاطین کو ستاروں سے مارا جانا سلیمان بن احمد، ابو عبدالوہاب بن نجدہ، ابو مغیرہ، اوزاعی، زہری، علی بن حسین، عبداللہ بن عباس کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ

صحابہ حضور ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے رات کا وقت تھا کہ ایک ستارہ مارا گیا جس کی وجہ سے وہ خوب روشن ہو گیا تو حضور

ﷺ نے پوچھا:

جاہلیت میں تم کیا کہتے تھے جب اس طرح تارہ مارا جاتا؟ صحابہ نے جواب دیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں ہم تو کہا کرتے تھے

آج کی رات پیدا ہونے والا کوئی عظیم بچہ ہے اور مرنے والا بھی کوئی بزرگ تر ہستی۔ حضور ﷺ نے فرمایا

کسی کی زندگی اور موت سے اس کا کوئی تعلق نہیں بس بات یہ ہے کہ جب رب کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں پھر اس سے متصل آسمان والے فرشتے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں پھر اس سے متصل آسمان والے اور پھر آسمان دنیا کے فرشتے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں پھر عرش کے فرشتوں سے متصل آسمان والے فرشتے کہتے ہیں پروردگار نے کیا فرمایا؟ تو وہ ان کو بتلاتے ہیں تو آسمانوں والے ایک دوسرے سے خبر پوچھتے ہیں یہاں تک کہ یہ خبر آسمان دنیا کو پہنچتی ہے تو شیطان اس کو اچک لیتا ہے اور اسے اپنے اولیاء کے کانوں میں ڈال دیتا ہے تو جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ تو صحیح ہوتا ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملا دیتے ہیں اور زیادتی کرتے ہیں تو شیاطین کو ان ستاروں سے مارا جاتا ہے۔[1]

یہ حدیث صحیح ہے امام مسلم نے اوزاعی، یونس، معقل، صالح بن کیسان سے نقل کیا۔

۳۵۷۴-محمد بن احمد بن ابراہیم، عبید اللہ بن محمد عمری، اسماعیل بن ابی اویس اپنے بھائی سے سلیمان بن ابی بلال، محمد بن ابی عتیق، محمد بن احمد غطریفی، ابو عمرو بن حمدان، ابن شہاب، علی بن حسین اور حسن بن علی کے اسناد کی حوالے سے مروی ہے،

ایک دفعہ حضور ﷺ حضرت علی اور حضرت فاطمہ کے پاس رات کے وقت تشریف لے گئے۔ ان سے کہا

کیا نماز نہیں پڑھی؟ حضرت علی نے کہا۔

یا رسول اللہ! ہمارے نفوس تو اللہ عزوجل کے قبضے میں ہیں اگر وہ چاہے کہ ہمیں توفیق دے تو توفیق دے گا۔ جب میں نے یہ کہا تو حضور ﷺ واپس لوٹ گئے اور کچھ جواب نہیں دیا۔ جاتے ہوئے اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے میں نے سنا وہ فرما رہے تھے "وکان الانسان اکثر شیء جدلا" لیکن انسان سب چیزوں سے بڑھ کر جھگڑالو ہے (الکہف ۵۴)۔[2]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے حضرت زہری سے صالح بن کیسان، یزید بن ابی شیبہ، شعیب بن ابی حمزہ، اسحق بن راشد اور دوسرے حضرات نے نقل کیا۔

۳۵۷۵-ابوبکر محمد بن حسین، محمد بن یونس کدیمی، ابو عاصم نبیل، ابن جریج، ابن شہاب، علی بن حسین، حضرت حسین اور حضرت علی بن ابی طالب سے منقول ہے کہ

بدر کے دن مجھ کو ایک نوجوان اونٹنی ملی اور حضور ﷺ نے ایک نوجوان اونٹنی مجھ کو دی میں نے ان دونوں کو ایک انصاری صحابی کے دروازے کے پاس بٹھا دیا اور میرا ارادہ یہ تھا کہ ان پر اذخر گھاس لادوں تاکہ فروخت کروں اور اسے ولیمہ میں استعمال کروں۔ میرے ساتھ بنو قینقاع کا ایک آدمی تھا۔

گھر میں حمزہ (رضی اللہ عنہ) تھے اور ایک گانے والی گا رہی تھی وہ کہہ رہی تھی اے حمزہ! قریب ہی نوجوان اونٹنی ہے تو حمزہ تلوار لے کر باہر نکلے اور ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے پاؤں بھی اور ان کے جگر نکال لئے۔

میں نے ایک ایسا منظر دیکھا تو حضور ﷺ کے پاس آیا اور میں نے ان کو اس کی خبر دی تو آپ اور حضرت زید بن حارثہ

۱۔ فتح الباری ۸/۵۳۸ ۱۰۰ ۲۲۰ ۹۰۲

۲۔ صحیح البخاری ۲/۴۳ ۱۱۰۷

حضرت حمزہ کے پاس گئے اور آپ حضرت حمزہ سے بہت ناراض ہوئے حضرت حمزہ نے سر اٹھایا اور غنودگی کی کیفیت میں کہا:
کیا تم ہمارے آباؤ اجداد کے غلام نہیں؟
حضور ﷺ یہ دیکھ کر الٹے پاؤں لوٹ آئے۔
حدیث صحیح متفق علیہ ہے ابن جریج عن الزہری کے طریق سے زہری سے یونس بن یزید نے روایت کیا۔
۳۵۷۶- قاضی ابومحمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن زیاد، اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، ابن شہاب علی بن حسین، عمرو بن عثمان اور حضرت اسامہ بن زید کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: مسلمان کا وارث کافر نہیں ہو سکتا۔[1]
ابن جریج، معمر، یونس، سفیان، ہشیم، ابن ابی حفصہ، مالک بن انس اور ایک جماعت نے حضرت زہری سے نقل کیا اس حدیث کو مالک نے فرمایا: عمرو بن عثمان روایت کرتے ہیں اسامہ سے اور قیس بن ربیع نے اسے سفیان بن عیینہ سے بیان کیا ہے۔
۳۵۷۷- سلیمان بن احمد، احمد بن قاسم بن مساور، علی بن جعد، قیس بن ربیع، سفیان بن عیینہ، زہری، علی بن حسین عمرو بن عثمان اور اسامہ بن زید سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے۔
کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں بن سکتا۔[2]
اسی طرح حدیث سلیمان بن قیس نے سفیان سے بیان کی
۳۵۷۸- بعینہ یہی حدیث محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ حمیدی سفیان بن عیینہ کے طریق سے بھی مروی ہے۔
۳۵۷۹- سلیمان بن احمد، عباس اسقاطی، عبداللہ بن محمد عمری، اسماعیل بن ابی اویس نے بھائی سے، سلیمان بن بلال، محمد بن عبداللہ بن ابی عتیق، سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم عبدالرزاق، معمر، شہاب زہری، علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے حضرت صفیہؓ نے بتایا۔
حضور ﷺ اعتکاف میں تھے اور وہ حضور ﷺ سے ملنے رات کو تشریف لے گئیں فرماتی ہیں:
(واپسی میں) میں کھڑی ہوئی تو حضور بھی کھڑے ہو گئے۔ اس وقت حضرت صفیہ اسامہ بن زید کے گھر میں رہا کرتی تھیں۔
اس دوران دو انصاری صحابہ کا گزر ہوا جب انہوں نے حضور کو دیکھا تو جلدی چلنے لگ گئے حضور نے فرمایا:
اطمینان سے جاؤ! یہ صفیہ بنت حیی میرے ساتھ ہیں۔ ان دونوں نے کہا سبحان اللہ! یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا:
یہ میں نے اس لئے کہا کہ شیطان انسان کی شریانوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے تو مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی برا خیال ڈال دے۔ یا فرمایا: کوئی شر ڈال دے۔[3]
الفاظ معمر کی سند کے ہیں اور اسے صالح بن کیسان، ابن مسافر، عبدالرحمن بن اسحٰق شعیب اور دوسروں نے نقل کیا یہ حدیث زہری کی صحیح احادیث میں سے ہے۔
۳۵۸۰- ابوبکر بن خلاد، حارث بن محمد، محمد بن جعفر ورکانی، ابراہیم بن سعید، زہری، علی بن حسین اور ایک اور ذی علم شخص کے سلسلۂ سند سے منقول ہے آپ ﷺ نے فرمایا:
"قیامت کے دن زمین اللہ تعالیٰ کی عظمت کی وجہ سے چمڑے کی طرح پھیلا دی جائے گی تو اولاد آدم میں سے ہر ایک کو دو پاؤں رکھنے کی جگہ ملے گی پھر سب سے پہلے انسان کو بلایا جائے گا وہ سجدے میں گر پڑیں گے اس کے بعد مجھے اجازت دی جائے گی تو

۱۔ ۲۔ صحیح البخاری ۸/۱۹۴ وصحیح مسلم، کتاب الفرائض ۱ وفتح الباری ۱۲/۵۰، ۵۳
۳۔ صحیح البخاری ۳/۶۴، ۴/۱۰۰، ۱۵۰، ۸/۶۰ وصحیح مسلم، کتاب السلام ۲۴ وفتح الباری ۱۰/۵۹۸۔

میں کہوں گا:

پروردگار! یہ بات مجھے جبرئیل نے بتلائی ہے حضرت جبرئیل اس وقت عرش کی داہنی طرف ہوں گے اور بخدا اس سے پہلے حضور نے ان کو نہیں دیکھا ہوگا کہ آپ ہی نے ان کو میرے پاس بھیجا ہے اور جبرئیل خاموش کھڑے ہوں گے کوئی لفظ زبان سے نہ نکالیں گے۔ پھر مجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی جائے گی میں کہوں گا

اے رب! آپ کے بندوں نے اطراف زمین میں تیری بندگی کی ہے" اور یہی ہے مقام محمود۔[1]

(۲۳۰) محمد بن منکدرؒ

محدثین کی فہرست میں ایک بڑا نام محمد بن منکدر کا ہے ان کا پورا نام ابوعبداللہ محمد بن منکدر ہے اور محمد بن منکدر کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔

۳۵۸۱- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم بن کثیر، یحییٰ بن فضل انیسی بعض لوگوں سے محمد بن منکدر کے بارے میں نقل کرتے ہیں

ایک دن وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ رونے لگ گئے اور بہت زیادہ روئے یہاں تک کہ ان کے گھر والے گھبرا گئے اور ان سے پوچھنے لگے کیا وجہ ہے کیوں روتے ہیں؟ لیکن جواب نہ دیا اور مزید رونے لگے گھر والوں نے ابوحازم کی طرف ایک شخص کو بھیجا اور ان کو اس معاملے کی خبر دی۔ ابوحازم آئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ رو رہے تھے انہوں نے پوچھا کس بات نے رلا دیا۔ گھر والوں کو بھی آپ نے پریشان کر دیا کوئی تکلیف ہے یا کوئی اور وجہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔

اللہ عزوجل کے کلام میں ایک آیت نے رلا دیا انہوں نے پوچھا:

وہ کونسی آیت ہے۔ فرمایا: "وبدالهم من الله مالم يكونوا يحتسبون" اور ان کے اعمال کی برائیاں ان پر ظاہر ہو جائیں گی اور جس (عذاب) کی وہ ہنسی اڑاتے تھے (الزمر: ۴۷) یہ سن کر ابوحازم بھی رونے لگے اور بہت زیادہ روئے گھر والوں میں سے کسی نے کہا ہم نے تو آپ کو بلوایا تھا کہ غم دور ہو آپ نے تو اور بھی بڑھا دیا۔ تو ابوحازم نے ان کو بتلایا کہ کس بات نے ان دونوں کو رلا دیا تھا۔

۳۵۸۲- ابوالفرج احمد بن جعفر نسائی، جعفر بن محمد بن فریابی، محمد بن عبداللہ بن عمار، عتیق بن سالم، عکرمہ منقول ہے

"حضرت محمد بن منکدر موت کے وقت گھبرا رہے تھے ان سے کہا گیا

آپ کیوں گھبرا رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا

مجھے کتاب اللہ کی ایک آیت کا ڈر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" وبدالهم من الله مالم يكونوا يحتسبون "اور مجھے اندیشہ ہے کہ میرے لئے بھی وہ کچھ سامنے آ جائے جس کا مجھے گمان تک نہیں۔[2]

۳۵۸۳- ابواحمد محمد بن احمد بن احمد جرجانی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، محمد بن عباد، سفیان اور منکدر کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے:

---

[1] فتح الباری ۸/۴۰۰، ۴۲۹/۱۱ والمستدرک ۵۷۰/۳ والمطالب العالیۃ ۴۲۵۱ والدر المنثور ۱۹۷/۳، ۳۲۹/۴ واتحاف السادۃ المتقین ۵۳۴/۱۰

[2] طبقات ابن سعد ۹/ق ۱۷۳ والتاریخ الکبیر ۲۱۹/۱ والصغیر ۲۸۷/۱ والجرح ۸/ت ۴۲۱، والجمع ۴۴۹/۲، وسیر النبلاء ۳۵۳/۵ وتذکرۃ الحفاظ ۱۲۷/۱ والعبر ۱۸۱/۱ والکاشف ۳/ت ۵۲۵۲ وتاریخ الاسلام ۱۵۵/۵ وتہذیب التہذیب ۴۷۳/۹ والتقریب ۲۱۰/۲ والخلاصۃ ۲/ت ۶۶۲۸ وتہذیب الکمال ۶۳۳ د (۵۰۳/۲۶)

"محمد تہجد کے لئے اٹھتے، وضو کرتے پھر دعا کرتے تو اللہ کی حمد و ثنا، بیان کرتے اسکی ثنا کرتے اور شکر ادا کرتے پھر ذکر کے وقت آواز بلند فرما لیتے۔ ان سے پوچھا گیا آپ آواز کیوں بلند کر لیتے ہیں؟ انہوں نے کہا:
میرا ایک پڑوسی ہے اسے جب تکلیف ہوتی ہے تو وہ تکلیف کی وجہ سے آواز یں بلند کرتا ہے اور میں نعمت کی وجہ سے آواز بلند کر لیتا ہوں۔

۳۵۸۴- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر خداء، احمد بن ابراہیم دورقی، علاء، عطار، اور سفیان سے منقول ہے کہ
محمد بن منکدر تہجد کے لئے اٹھتے نماز پڑھتے اور کہتے۔
کتنے ہی لوگ ہیں جو راتوں کو جاگتے ہیں تکلیف اور مصیبت کی وجہ سے" حضرت محمد بن منکدر کا پڑوسی تھا وہ رات کو تکلیف کی وجہ سے کراہتا اور آہ و فغاں کرتا اور محمد رات و اللہ کی حمد و بلند آواز سے کیا کرتے۔ ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا
"وہ مصیبت کی وجہ سے آواز بلند کر رہا ہے اور میں ایک نعمت کی وجہ سے"

۳۵۸۵- ابو علی بن محمد بن احمد بن حسن، ابو اسمعیل محمد بن اسماعیل ترمذی، عبدالعزیز اویسی حضرت انس بن مالک کا قول نقل کرتے ہیں۔
محمد بن منکدر سید القراء ہیں اور ان سے جب کوئی حدیث پوچھتا تو وہ رو پڑتے"

۳۵۸۶- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم بن کثیر، ابو یعقوب حبشی سے منقول ہے کہ
لوگ ابن منکدر کے گرد جمع ہو گئے وہ عابد و زاہد آدمی تھے نماز میں مشغول تھے ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا:
تم لوگوں نے واعظوں کو تھکا ڈالا ہے کہ تم کو جانوروں کی طرح ہانکا جاتا رہے گا؟

۳۵۸۷- ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، زبیر بن محمد واسطی، ابو حاتم محمد بن عبدالکریم رازی، حارث صواف حضرت محمد بن منکدر کا قول نقل کرتے ہیں
میرے نفس نے چالیس سال تک مشقت برداشت کی اب وہ سیدھا ہوا ہے"۔

۳۵۸۸- ابو محمد بن حیان، محمد بن نصر، احمد دورقی، زکریا بن عدی، ابن المبارک وہیب اور محمد بن منکدر کے بیٹے عمر سے منقول ہے:
میں والد صاحب کے لئے قرآن مجید تھا ما کرتا تھا اس دوران انکی ایک باندی کا گزر ہوا ان سے بات کی تو چپنے لگے پھر فورا کہنے لگے۔
"اناللہ"! یہاں تک کہ میں سمجھا کہ کوئی بات پیش آئی ہے میں نے پوچھا کیا ہوا؟ کہنے لگے:
میں تو قرآن میں مشغول تھا باندی گزری تو میں نے اس سے بات کر لی"

۳۵۸۹- محمد بن احمد بن محمد حسن بن محمد، ابو زرعہ، یزید بن بشر، ابن وہب ابن زید کے اسنادی حوالے سے ثابت ہے
صفوان بن سلیم محمد بن منکدر کے مرض موت میں ان کے پاس آئے اور کہا ابو عبداللہ! میں دیکھ رہا ہوں کہ موت تم پر گراں گزر رہی ہے" اس کے بعد ان کی حالت سنبھلتی گئی یہاں تک کہ ان کا چہرہ چراغ کی طرح دمکنے لگا کہنے لگے۔
میں جس حالت میں ہوں اگر آپ کو معلوم ہو جائے تو آپ مطمئن ہو جائیں" اس کے بعد ان کی وفات ہو گئی۔

۳۵۹۰- ابو محمد بن حیان، جعفر بن محمد بن فارس، سلمہ، عبداللہ بن یزید مقری، سعید بن ابی ایوب، ابو عقیل محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں۔
مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ جب صبح ہوتی ہے تو پہاڑ ایک دوسرے سے اسکا نام لے کر دریافت کرتا ہے کہ اے فلاں! کیا تجھ

پر آج کسی اللہ کے ذکر کرنے والے کا گزر ہوا ہے؟ وہ کہتا ہے ہاں تو پہلا کہتا ہے اللہ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کرے لیکن آج کے دن مجھ پر کسی اللہ کے ذکر کرنے والے کا گزر نہیں ہوا۔

۳۵۹۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوالحسن، جریر بن حازم، وحیب مکی، حضرت محمد بن منکدر کے صاحبزادے سے نقل کرتے ہیں۔

"میں ایک دفعہ اپنے والد صاحب کے ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص کا گزر ہوا جو لوگوں کو حدیث بیان کیا کرتا، فتوے دیتا اور قصے بیان کیا کرتا میرے والد نے اسے بلایا اور کہا

اے ابوفلاں! متکلم اللہ کے غضب وغصہ سے ڈرتا ہے اور سننے والا اللہ عزوجل کی رحمت کا امیدوار ہوتا ہے۔

۳۵۹۲- ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورقی، احمد بن ابراہیم موصلی، حماد بن زید، عمر بن جابر حضرت محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں۔

متکلم اللہ کی ناراضگی سے ڈرتا ہے اور مستمع اللہ عزوجل کی رحمت کا منتظر ہوتا ہے۔

۳۵۹۳- احمد بن اسحٰق، عباس بن حمدان، حنفی، ابوسعید الشج، ابوخالد احمر، محمد بن سوقہ اور حضرت محمد بن منکدر سے منقول ہے:

اللہ تعالیٰ مومن بندے کی اور اس کی اولاد کی حفاظت کرتا ہے اسکے گھر کی اور اس کے ارد گرد کے گھروں کی حفاظت کرتا ہے اور وہ لوگ حفظ وامان میں رہتے ہیں جب تک مومن بندہ انکے درمیان رہے

۳۵۹۴- ابومحمد بن حیان، محمد بن عباس، محمود بن خداش، عبدالعزیز بن ماجشون، اور حضرت محمد بن منکدر سے منقول ہے:

مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے کا انتقال ہوا تو حضرت حوا سے فرمایا: حوا! تمہارا بیٹا مر گیا ہے حضرت حوا نے کہا

موت کیا ہوتی ہے: حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا:

نہ کھائے گا" نہ پیے گا نہ چلے گا نہ پھرے گا اور نہ اب بات کرے گا" حضرت حوا نے چیخ ماری حضرت آدم نے فرمایا:

تو اور حوا زادیاں چیخ کریں گی اور میں اور میرے بیٹے اس سے بری ہوں گے"

۳۵۹۵- ابومحمد، ابوبکر بن معدان، ابراہیم بن جوہری، سفیان سے منقول ہے کہ محمد بن منکدر نے ایک شخص کے لئے دعائے مغفرت کی ان سے کہا گیا:

آپ فلاں شخص کے لئے دعا کرتے ہیں؟ فرمانے لگے

میں اللہ سے اس بات پر شرم محسوس کرتا ہوں کہ وہ میرے بارے میں یہ جانے کہ میں اسکی رحمت کو اسکی مخلوق میں سے کسی سے قاصر سمجھتا ہوں"

۳۵۹۶- ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورقی، حجاج بن محمد اور ابومعشر کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ

محمد بن منکدر نے حضرت صفوان کے پاس چالیس دینار بھیجے پھر اپنے بیٹوں سے فرمایا:

تم اس شخص کے ثواب میں کیا گمان کرتے ہو جس نے صفوان کو پروردگار کی عبادت کے لئے فارغ البال کردیا"

۳۵۹۷- احمد بن اسحٰق، عباس بن حمدان ابوسعید الاشج، عیسیٰ بن یونس اور محمد بن سوقہ سے منقول ہے کہ میں نے محمد بن منکدر کو یہ کہتے ہوئے سنا۔

اللہ عزوجل سے تقویٰ کے لئے بہترین مددگار غنی ہے۔

۳۵۹۸- ابوبکر مکی، عبیداللہ بن غنام، هناد بن سری، ابومعاویہ، عثمان بن واقدی سے منقول ہے کہ

حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا:

کیا آپ کو دنیا محبوب ہے؟ فرمایا:

ہاں! اتنی کہ بھائیوں پر خرچ کروں۔"

۳۵۹۹-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، سفیان بن وکیع سے منقول ہے کہ حضرت سفیان نے محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا:

آپ کی کیا خواہش ہے؟ فرمایا:

مسلمان بھائیوں سے ملاقات اور ان کو خوش کرنا۔"

۳۶۰۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حجاج، ابومعشر سے منقول ہے کہ

" حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ منیٰ میں تھے لوگوں کو کھلا رہے تھے سردار تھے، انکے پاس قراء کا ہجوم رہتا۔

۳۶۰۱-ابوبکر، عبداللہ حسین بن جنید، سفیان اور محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے

مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں بھوکے پیاسے کو کھانا کھلانا ہے۔"

۳۶۰۲-عبداللہ بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابن حیان، حماد بن زید، ایوب حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں:

تمہیں جنت کا مالک بنا کھانا کھلانا اور اچھی گفتگو کرنا"

۳۶۰۳-ابواحمد غطریفی، عبداللہ بن محمد بغوی، اسحق بن ابراہیم مروزی، سفیان وغیرہ حضرات محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں، ان سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل آپ کو بہت زیادہ پسند ہے؟ انہوں نے فرمایا: مومن کو خوش کرنا" کسی نے پوچھا: اس کے علاوہ کوئی بات جو آپ کو پسند ہو؟ فرمایا: بھائیوں کے ساتھ بھلائی کرنا۔"

۳۶۰۴-ابراہیم بن محمد بن یحیی نیشاپوری، اسماعیل بن ابراہیم قطان، اسحق بن موسیٰ انصاری، سفیان بن عیینہ، محمد بن سوقہ نقل کرتے ہیں:

حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ نے حج کا ارادہ کیا اور ان پر قرضہ بھی تھا کسی نے کہا: آج حج کو جا رہے ہو اور آپ پر قرضہ بھی ہے؟ فرمایا: "حج قرض کو جلدی ادا کروا دیتا ہے۔"

۳۶۰۵-ابراہیم بن محمد بن حسین، عبدالجبار بن علاء، اور سفیان نقل کرتے ہیں کہ مجھے حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا:

میرے والد بچوں کے ساتھ حج کر رہے تھے ان سے کہا گیا: آپ بچوں کے ساتھ حج ادا کر رہے ہیں؟ فرمایا:

ہاں! میں ان کو اللہ کے حضور میں پیش کروں گا"

۳۶۰۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، سعید بن عامر، عبداللہ بن مبارک حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں:

میں نے رات تمہاری والدہ کے پاؤں دباتے ہوئے اور عمر نے نماز پڑھتے ہوئے۔ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میری رات ان کی رات کے بدلے۔

۳۶۰۷-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورقی، موسیٰ بن اسماعیل جعفر بن سلیمان حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ

وہ اپنے رخسار کو زمین سے لگا دیتے اور والدہ سے کہتے، آپ اس پر اپنا پاؤں رکھیں۔

۳۶۰۸-ابوحامد بن جبلہ، ابوالعباس ثقفی، عباس بن ابی طالب، مکی ابن معیب، عبدالعزیز بن یعقوب بن ماجشون اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت مجھے نفع دیتی ہے میرے دین کے بارے میں"

۳۶۰۹-ابو حامد بن جبلہ، ابو العباس، عباس ابن مفضل، سعید بن عامر نقل کرتے ہیں: ایک اعرابی مدینہ آیا اس نے بنو منکدر کے حالات لوگوں میں ان کا مقام اور فضیلت وعظمت دیکھی۔ جب مدینہ سے نکلا تو ایک شخص سے ملاقات ہوئی اس نے پوچھا: اہل مدینہ کے کیا حالات ہیں اس نے کہا: بہتر ہیں اور تم اگر استطاعت رکھو کہ آل بنو منکدر میں شامل ہو جاؤ تو ضرور ایسا کرو۔

۳۶۱۰-ابو بکر طلحی، محمد بن حسین ابو حصین، احمد بن یونس، عبد العزیز بن ابی مسلمہ ماجشون حضرت محمد بن منکدر کا قول نقل کرتے ہیں۔ تورات میں ہے: اے آدم کی اولاد! پروردگار سے ڈرو، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو اور رشتہ داریوں کا لحاظ اور پاس رکھو، میں تمہاری عمر بڑھا دوں گا تمہارے لئے آسانیاں پیدا کر دوں گا اور تنگیاں دور کر دوں گا''

۳۶۱۱- محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابو زرعہ رازی، عمرو بن قسیط، عبید اللہ بن محمد بن عمرو، زید بن ابی انیسہ حضرت محمد سے نقل کرتے ہیں:

جب جہنم کی تخلیق ہوئی تو فرشتے گھبرا گئے یہاں تک کہ انکے دل ڈوبنے لگے وہ اسی حالت میں تھے یہاں تک کہ حضرت آدم کی تخلیق ہوئی اس کے بعد ان کے اوسان بحال ہوئے اور وہ حالت زائل ہوئی جو اس سے پہلے تھی۔

۳۶۱۲-ابراہیم بن محمد بن حسین، ابو ربیع رشدینی، ابن وہب، مالک حضرت محمد بن منکدر کا قول نقل کرتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے:

وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنے نفوس اور اپنے کانوں کو لہو ولعب اور بانسریوں سے باز رکھتے، ان کو جنت کے باغوں میں داخل کر دو پھر ملائکہ سے فرمائیں گے:

ان کو میری حمد وثنا سناؤ اور بتلا دو اب نہ تو انکو خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۳۶۱۳-ابراہیم بن محمد بن حسین، احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، ابن عزیمہ اور حضرت محمد بن منکدر کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جس نے دنیا کے غموم کو ایک غم بنالیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہو جائیں گے دنیا اور آخرت کے تمام غموں کے لئے اور جس نے ایسا نہ کیا تو اللہ کو اس کی پرواہ نہیں کہ وہ کس غم کی وجہ سے مرا یا قتل کیا گیا[1]

۳۶۱۴-ابراہیم، احمد بن سعید حمصی، علی بن سعید اور ابو غسان کہتے ہیں: میں نے محمد بن منکدر کو یہ کہتے سنا:

ضرور ایسا وقت آنے والا ہے جس میں کوئی چھٹکارا نہیں پا سکے گا سوائے اس شخص کے جو دعا کرے ایسی جیسے غرق آب ہونے والا کرتا ہے''

۳۶۱۵-عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، احمد بن سعید ہمدانی ابن وہب عبد الرحمن بن زید بن اسلم کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ

حضرت محمد بن منکدر اور انکے اصحاب روم میں تھے ایک نے کہا:

کاش کہ ہمارے پاس تر پنیر ہوا راوی کہتے ہیں۔

کیا دیکھتے ہیں کہ ایک نوکرا ایسا ہے جو اوپر سے سلائی شدہ ہے اور اس میں تر پنیر ہے انہی میں سے دوسرے کسی نے خواہش کی کہ شہد ہونا چاہیے راستے میں ان کو ایک بوتل ملی جس میں شہد تھا۔

۳۶۱۶-حسین بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحٰق قاضی، نصر بن علی، اصمعی، ابو داؤد حضرت محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں۔

---

[1] سنن ابن ماجۃ ۲۵۷، ۴۱۰۶ والمستدرک ۴۴۳/۲، ۳۲۸/۴، والترغیب والترھیب ۱۲۳/۴، ومشکاۃ المصابیح ۲۶۳، ۲۶۴ والأمالی للشجری ۱۸۹/۲ والزھد للامام احمد ۲۴

''میں مسجد میں داخل ہوا تو ایک بڑے بزرگ کو دیکھا جو بارش کی دعا کر رہے تھے فوراً ہی بارش ہونے لگ گئی اور گرج چمک کے ساتھ ہونے لگی انہوں نے کہا: پروردگار اس طرح تو نہیں! سو میں ان کے پیچھے ہولیا وہ آل حزم یا آل عثمان کے محلے گئے میں نے ان کا مکان پہچان لیا میں نے ان کو ایک چیز پیش کی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ میں نے عرض کیا:
کیا آپ میرے ساتھ حج کو چلیں گے انہوں نے جواب دیا:
اس میں آپ کے لئے یقیناً اجر ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ آپ پر اپنا بوجھ ڈالوں اور اگر آپ کچھ دینا چاہتے ہیں تو میں نہیں لوں گا۔''

۳۶۱۷- ابو محمد بن حیان، ابوالعباس ھروی، یونس بن عبدالاعلی، ابن وہب ابن زید حضرت محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں:
میں آدھی رات کو اس منبر کے پاس بیٹھا دعا میں مشغول تھا کہ میں نے ایک انسان کو سر جھکائے ہوئے سنا: اے پروردگار! تیرے بندوں پر قحط شدید ہوتا جا رہا ہے اور اے رب! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ بارش برسائیں! بس تھوڑی دیر کی بات تھی کہ بارش شروع ہوگئی۔
اور یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ حضرت محمد بن منکدر پر کوئی عابد و زاہد مخفی رہ جاتا فرمانے لگے:
یہ مدینہ میں رہتے ہیں اور تجھے خبر تک نہیں جب اس شخص نے سلام پھیرا تو اپنے چہرے پر رومال ڈال دیا اور چل پڑا میں بھی اس کے پیچھے ہولیا درمیان میں وہ کہیں نہ بیٹھا یہاں تک کہ ڈور انس پہنچ گیا اور ایک جگہ گیا اور چابی نکالی تالا کھولا اور اندر داخل ہو گیا میں واپس لوٹ آیا۔
جب صبح ہوئی تو میں وہاں آیا تو میں نے اندر سے لکڑی چھیلنے کی آواز سنی میں نے سلام کیا اور کہا: کیا داخل ہو جاؤں؟ اس نے کہا: آ جاؤ! میں نے دیکھا کہ وہ پیالے نما چیزیں بنا رہا ہے میں نے کہا: صبح کیسی رہی اللہ تیرا بھلا کرے۔
رات میں نے آپ کو اللہ کو قسم دیتے ہوئے سنا تھا جب میں نے یہ دیکھا تو کہا: اگر آپ کو کوئی چیز ضرورت ہو جو آپ کو اس کام سے بے نیاز کرے اور تجھے آخرت کے لئے فارغ کر دے؟ اس نے کہا: نہیں لیکن اس کا تذکرہ آپ کسی سے مت کریں اور کسی کو بھی اس بات کی بھنک نہ پہنچے یہاں تک کہ میں سو جاؤں اور اے ابن منکدر! آئندہ آپ میرے پاس نہ آئیں اس لئے کہ آپ کی وجہ سے میری شہرت ہو جانے کی'' میں نے کہا:
لیکن میں آپ سے ملاقات کا خواہاں ہوں' اس نے کہا: مسجد میں مل لیا کرو! یہ شخص ملک فارس کا رہنے والا تھا۔ ابن منکدر نے اس بات کا تذکرہ کسی سے نہیں کیا یہاں تک کہ وہ شخص وفات پا گیا۔
ابن وہب کہتے ہیں:
مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ شخص پھر اس گھر سے منتقل ہو گیا اس کے بعد اس کو کسی نے نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی کو پتہ چلا وہ کہاں گیا؟ تو ان گھر والوں نے کہا: اللہ ہی ہمارے اور ابن منکدر کے درمیان فیصلہ کرے گا ہم سے ایک نیک اور صالح شخص کو نکال باہر کیا۔

۳۶۱۸- ابوبکر محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، ابوزرعہ، مزید بن یسر حضرمی، ابن وہب، ابن زید نقل کرتے ہیں کہ ابن منکدر نے فرمایا: میرے پاس ایک شخص نے سو دینار امانت رکھوائے میں نے اس سے کہا بھائی! اگر ہمیں ضرورت پڑی تو اسے خرچ کر دیں گے اور پھر آپ کو ادا کر دیں گے اس نے کہا ٹھیک ہے پھر ہمیں ضرورت پڑی تو ہم نے اسے خرچ کر دیا۔ اس کا قاصد میرے پاس آگیا میں نے کہا: ہمیں اس کی ضرورت پڑ گئی تھی اور اب ہمارے گھر میں کچھ نہیں ہے کہتے ہیں میں دعا کیا کرتا کہ یارب! میری امانت خراب نہ ہو جائے میری امانت ادا کروا دیجئے میں یہ دعا کر کے باہر نکلا تو جیسے ہی میں نے قدم رکھا کہ گھر میں داخل ہو جاؤں تو ایک شخص نے

میرے کندھا تھا اور مجھے ایک تھیلی پکڑا دی جس میں سو دینار تھے وہ انہوں نے ادا کردیئے لوگوں کو بھی پتہ نہ چلا کہ وہ شخص کون تھا اور نہ یہ معلوم ہوسکا کہ وہ رقم کس نے دی جب عامر اور منکدر کی وفات ہوئی تو ایک شخص بتلانے لگا کہ مجھے عامر یعنی عبداللہ بن زبیر نے بھیجا تھا اور کہا تھا کہ یہ تھیلی ان کو دے آؤ اور اس کا تذکرہ نہ کرنا یہاں تک کہ میں مرجاؤں یا ابن منکدر مرجائے اب جب کہ وہ دونوں وفات پاگئے تو میں تم لوگوں کو بتلا رہا ہوں۔

حضرت معن بن عیسیٰ نے مالک بن انس سے اسی طرح روایت کیا اور انہوں نے فرمایا انس کو جابر بن عبداللہ ابن زبیر نے سنا وہ آئے اور وزن کیا جب حضرت محمد نے سجدہ کیا تو انکے جوتوں کے پاس رکھ دیئے۔

۳۶۱۹ - اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، ہسنجانی، احمد بن ابی حواری، اسماعیل بن عبداللہ اور سفیان بن عیینہ سے منقول ہے کہ حضرت محمد بن منکدر فرمایا کرتے تھے۔

فقیہ، اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان قاصد اور پیغامبر ہوتا ہے پس اسے اپنا انجام پیش نظر رکھنا چاہیے۔

۳۶۲۰ - عبداللہ، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسین، عبدالجبار بن علی، سفیان اور محمد ابن منکدر سے منقول ہے کہ

ایک فقیہ اللہ اور اس کے بندوں میں رابطے کا ذریعہ ہوتا ہے''

۳۶۲۱ - محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابومحمد زرعہ، حامد بن یحییٰ، مقری، سعید بن ابی ایوب، حسین بن رستم ایلی کہتے ہیں میں نے محمد بن منکدر کو فرماتے ہوئے سنا:

اگر پوری دنیا کے لوہے کو جمع کرلیا جائے پہلے کے بھی اور بعد کے بھی تو اس زنجیر کے حلقوں میں سے ایک حلقے کے برابر نہیں پہنچ سکے گا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔''فی سلسلۃ ذرعھا سبعون ذراعا فاسلکوہ ''(الحاقہ: ۳۲)

۳۶۲۲ - محمد بن علی، احمد بن علی بن مثنیٰ، ابراہیم بن سعید، سفیان بن عیینہ، حضرت محمد بن منکدر کا قول نقل کرتے ہیں

بچوں سے زیادہ مذاق مت کرو تم ان پر ہلکے ہوجاؤ گے اور وہ تمہارے حق میں استخفاف کریں گے۔

۳۶۲۳ - ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، سوار بن عبداللہ عنبری، بشر بن مفضل کہتے ہیں میں محمد بن منکدر کے پاس بیٹھا کرتا تھا جب وہ اٹھنے کا ارادہ کرتے تو کہتے کیا مجھے اجازت ہے؟

۳۶۲۴ - عبداللہ، ابراہیم بن محمد، حسین بن علی بن اسود، عبیداللہ بن موسیٰ ایک شخص کے واسطے سے حضرت محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں:

جب تک آدم علیہ السلام زمین پر رہے تو نہ ہنستے اور نہ اپنی آنکھیں اوپر کو اٹھاتے اور فرماتے:
جو کچھ میں نے کیا ہے اس کی وجہ سے مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ میں اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاؤں۔

محمد بن منکدر کی مسند روایات۔ حضرت محمد بن منکدر نے چند صحابہ سے مسنداً روایت کیا جن میں حضرت جابر، ابوہریرہ، ابو قتادہ، ابن عمر، ابن عباس، انس وغیرہ ہیں اور ان سے بھی ایک تابعین کی جماعت نے روایت کیا جن میں چند یہ ہیں زہری، سعد بن ابراہیم زید بن اسلم یحییٰ بن سعید بن یحییٰ، انصاری، ابوحازم، سہیل، موسیٰ بن عقبہ، یزید رقاشی علی بن زید، محمد عاں، ایوب سختیانی، یونس بن عبید، محمد بن سوقہ، حسان بن عطیہ، ابان بن تغلب اور ان سے بھی بڑے بڑے ائمہ نے روایت کیا جن میں چند یہ ہیں ابن جریج، مالک، معمر، ثوری، شعبہ، اوزاعی، روح بن قاسم وغیرہ۔

۳۶۲۵ - علی بن فضل بن شہریار، محمد بن ایوب، عبیداللہ بن معاذ، شعبہ، سعد بن ابراہیم، حضرت محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں:

میں نے جابر بن عبداللہ کو دیکھا کہ وہ حلف اٹھاتے تھے کہ ابن صائد وہی دجال ہے تو میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ اللہ کا حلف اٹھائیں گے؟ کہنے لگے:

میں حضور ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے عمر بن خطاب کو اس پر حلف اٹھاتے دیکھا اور حضور نے اس پر کوئی نکیر نہیں فرمائی۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے شعبہ کے طریق سے اور اسے معدان نے سعید سے روایت کیا۔

۳۶۲۶- ابوبکر بن خلاد، احمد بن ابراہیم بن ملحان، یحییٰ بن بکیر، لیث بن سعد، یزید بن هاد، ابوحازم، حضرت محمد بن منکدر، اور حضرت جابر کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے کہ

یہود کہا کرتے اگر عورت کے پاس اس کے دبر کی طرف سے آیا جائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی" نساء کم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم "(البقرہ،۲۲۳)

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے اور لوگوں نے اسے محمد بن منکدر سے روایت کیا ہے۔

۳۶۲۷- محمد بن اسحٰق بن ایوب، ابوبکر بن خلاد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، ابراہیم بن یوسف، زیاد بن عبداللہ بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عمرو بن قیس، محمد بن منکدر کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں:

"میرے والد غزوہ احد میں شہید کئے گئے جب مجھے پتہ لگا تو میں بھی گیا۔ میت حضور ﷺ کے سامنے ڈھانپ کر رکھ دی گئی تھی۔ میں نے کپڑا اٹھایا کہ دیکھوں اور اصحابؓ مجھے منع کرتے رہے تاکہ مثلہ ہونے کی وجہ سے مجھے دکھ نہ ہو جبکہ حضور ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ نے مجھے منع نہیں فرمایا آپ نے فرمایا:

"فرشتوں نے ان کو اپنے پروں سے ڈھانپ رکھا تھا یہاں تک کہ کپڑا اٹھالیا گیا" پھر میں کئی دنوں کے بعد آپ سے ملا آپ نے فرمایا:

بیٹا! تمہیں خوشخبری نہ سناؤں کہ اللہ عزوجل نے تمہارے والد کو زندہ کیا اور کہا: تمنا کریں کیا تمنا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: پروردگار! میں اس بات کی تمنا کرتا ہوں کہ میری روح دوبارہ لوٹا دی جائے تاکہ مجھے دوبارہ شہید کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لیکن اس بات کا تو میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ ارواح کو دوبارہ دنیا کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا۔[۱]

حدیث صحیح متفق علیہ ہے اسے شعبہ اور دوسرے حضرات نے روایت کیا۔

۳۶۲۸- محمد بن علی بن حبیش، حسین بن محمد بن حاتم، شعیب بن سلمہ، عصمہ بن محمد، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن منکدر اور حضرت جابر کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے کہ

حضور ﷺ نے کچوکا لگایا حضرت ابوعبیدہ کی کوکھ میں اور فرمایا۔ یہ مؤمن کی کوکھ ہے۔[۲]

یہ روایت محمد بن موسیٰ کے طریق سے غریب ہے اور اس میں عصمہ متفرد ہیں۔

۳۶۲۹- محمد بن حسن، (عبداللہ بن محمد کرخی ابواز ہر محمد بن عاصم سلمی) سفیان بن عیینہ، محمد بن منکدر اور حضرت جابر سے منقول ہے:

حضور ﷺ نے فرمایا ثقیف کے آدمی سے تمہارے ہاں مرات کیا ہے؟ اس نے کہا: انصاف اور اصلاح، آپ نے فرمایا: یہی ہے ہمارے ہاں بھی۔

۱- صحیح البخاری ۲/۹۱، ۱۰۲، ۲۹/۴، ۵/۱۳۱ وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ باب ۲۶

۲- تاریخ ابن عساکر ۷/۱۶۳

حضرت محمد اور سفیان کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے صرف محمد بن عاصم کے طریق سے لکھا۔

۳۶۳۰-عبدالرحمن بن عباس وراق، احمد بن داؤد سجستانی، حسن بن سوار ابوالعلاء، عمر بن موسیٰ بن وجیہ، محمد بن منکدر، اور حضرت جابر سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات انتقال کر جائے وہ عذاب قبر سے محفوظ ہوتا ہے قیامت کے دن وہ آئے گا اور اس پر شہداء کی مہر ہوگی۔[1]

یہ روایت حضرت جابر اور محمد کے طریق سے غریب ہے عمر بن موسیٰ اس میں متفرد ہیں اور یہ مدنی ہے اور یہ اس میں کمزوری ہے۔

۳۶۳۱-احمد بن اسحٰق بن محمد بن زکریا، سلیمان بن کرز، عمر بن صہبان اسلمی، محمد بن منکدر، حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں:

آپ ﷺ نے فرمایا:

خیر تلاش کرو خوبصورت چہروں والے کے پاس۔[2]

حضرت جابر سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے سلیمان اور عمر کے طریق سے لکھی ہے۔

۳۶۳۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، طلحہ بن عمر، محمد بن منکدر، حضرت جابر سے حضور ﷺ کا قول مروی ہے،

افضل ترین اعمال میں اللہ پر ایمان لانا ہے اس کے راستے میں جہاد کرنا ہے اور حج مقبول ہے جابر فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا کہ حج کی قبولیت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کھانا کھلانا اور شائستہ گفتگو کرنا"۔[3]

حضرت محمد کی حضرت جابر سے یہ حدیث غریب ہے اور آخری الفاظ مشہور ہیں۔

۳۶۳۳-عبداللہ بن محمد بن تاجیہ، محمد بن ابی عمر، عبدالمجید بن ابی رواد، ولید بن عباد، محمد بن منکدر سے منقول ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور سے گرمی کی تیزی کی شکایت کی کہ ہمیں تکلیف نہ ہو تو آپ نے فرمایا:

لاحول ولاقوۃ الا باللہ سے مدد طلب کرو اس لئے کہ یہ نقصانات کے ستر دروازوں کو بند کر دیتی ہے ادنیٰ ترین نقصان غم ہے۔[4]

۳۶۳۴-محمد بن احمد بن علی بن محمد بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، محمد بن کثیر، اوزاعی، حسان بن عطیہ اور حضرت جابر سے مروی ہے کہ

آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے کپڑے گندے ہو رہے تھے آپ نے فرمایا:

"کیا اس کو کوئی ایسی چیز نہ ملی جس سے یہ اپنے کپڑے صاف ہی کر لے" آپ نے ایک پراگندہ بال شخص کو دیکھا تو فرمایا:

کیا اسے کوئی ایسی چیز نہ ملی جس سے یہ اپنا سر ٹھیک کر لیتا"۔[5]

---

[1] مسند الامام احمد ۲/۱۶۹، ۲۲۰ وکشف الخفا ۲/۳۸۸ واتحاف السادۃ المتقین ۳/۲۱۷

[2] مجمع الزوائد ۸/۱۹۴ واتحاف السادۃ المتقین ۹/۱۱ وتخریج الاحیاء ۴/۱۰۳. والتاریخ الکبیر ۱/۱۵۲، ۵۱ وامالی الشجری ۲/۱۵۴ والکامل لابن عدی ۳/۱۱۳۸ والدر المنتثرۃ ۳۹. وتاریخ اصبہان للمصنف ۲/۵۹. واللآلی المصنوعۃ ۲/۴۱. والموضوعات لابن الجوزی ۲/۱۵۹، ۱۶۲

[3] کنز العمال ۴۳۱۳۹، ۴۳۲۴۰، ۴۳۲۴۶. وصحۃ المعبود ۱۶

[4] تاریخ اصبہان للمصنف ۲/۹۳، والمطالب العالیۃ ۲۵۶

[5] اتحاف السادۃ المتقین ۱/۳۰۹ والجامع الکبیر ۴۲۷۷ وکشف الخفا ۱/۳۴۱.

محمد اور حسان کے طریق سے غریب ہے حسان سے صرف اوزاعی نے روایت کیا لفظ بن عباد سے عبدالمجید بن ابی داؤد متفرد ہیں۔

۳۶۳۵-محمد بن مظفر حافظ، اسحق بن سنان، حبیش بن محمد فقیہ، وہب بن جریر، شعبہ، ابن منکدر، اور حضرت جابر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

رزق کی تاخیر کا اندیشہ نہ کرو اس لئے کہ کوئی بھی بندہ نہیں مرے گا جب تک اپنے آخری رزق کو نہ پہنچ جائے بس اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ سے مانگنے میں اچھائی اختیار کرو حلال لو اور حرام چھوڑ دو۔[۱]

محمد اور شعبہ کے طریق سے متفرد ہے اور وہب بن جریر اس میں متفرد ہیں۔

۳۶۳۶-علی بن فضل، محمد بن ایوب، عبداللہ بن جراح، عبداللہ بن عمرو عقدی، سفیان بن سعید، محمد اور حضرت جابر سے حضور ﷺ کا قول مروی ہے

دنیا ملعون ہے اور اس کی ہر چیز ملعون ہے سوائے ان چیزوں کے جو اللہ عزوجل کے لئے ہیں"[۲]

حضرت محمد اور ثوری کے طریق سے غریب ہے اور عبداللہ بن جراح متفرد ہیں۔

۳۶۳۷-محمد بن احمد بن علی بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، فائد، محمد اور حضرت جابر کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ایک دفعہ کہے "لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ احداصمدا لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد" تو اس کے لئے دو ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو زیادہ پڑھے اس کے لئے زیادہ ہوں گی"[۳]

محمود اور جابر کے طریق سے غریب ہے ابو ورقا متفرد ہیں۔

۳۶۳۸-محمد بن علی بن حبیش، عمر بن ایوب، داؤد بن رشید، محمد بن منکدر، اور حضرت ابوہریرہ کے اسنادی حوالے سے ثابت ہے کہ

حضور ﷺ کی حمد کے دو جملے تھے جو مشہور و معروف تھے جب کوئی ناپسندیدہ امر پیش آتا تو فرماتے: "الحمد للہ علی کل حال" اور جب کوئی خوش کن بات سامنے آتی تو فرماتے: "الحمد للہ رب العالمین الرحیم بنعمتہ تتم الصالحات"[۴]

حضرت محمد اور فضل رقاشی سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسی طریق سے اسے لکھا ہے

۳۶۳۹-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد، احمد، اسماعیل بن علیہ، محمد بن منکدر سے منقول ہے کہ حضرت قتادہؓ نے فرمایا:

میرے لوسے نیچے تک گھنے اور خوبصورت بال تھے آپ ﷺ نے فرمایا "ان کا اچھی طرح خیال رکھو" تو میں ان کو دن میں دو مرتبہ تیل لگاتا تھا"

۱۔ المستدرک ۴/۲. والسنۃ لابن ابی عاصم ۱۸۳/۱. والترغیب والترھیب ۵۳۴/۲۲. والسنن الکبری ۲۶۵/۵. وصحیح ابن حبان ۱ از ۸۴. وکنز العمال ۹۲۸۸.

۲۔ سنن ابن ماجۃ ۴۱۱۲. ومجمع الزوائد ۱۲۲/۱ ۲۶۵/۷. ۲۲۲/۱۰ واتحاف السادۃ المتقین ۸۰/۸. ۸۱: وکشف الخفا ۴۹۲/۱ والترغیب والترھیب ۹۸/۱ وامالی الشجری ۱۲۱/۲ والعلل المتناھیۃ ۳۱۲/۲. والدر المنثور ۴۵۶/۳.

۳۔ الترغیب والترھیب ۴۴۰/۲.

۴۔ سنن الترمذی ۳۵۹۹ وسنن ابن ماجۃ ۳۸۰۴ ۳۸ ۳۸۳۳. ومسند الامام أحمد ۱۱۷/۲ والمستدرک ۴۹۹/۱. واتحاف السادۃ المتقین ۴۰/۵. ۱۰۵. ۱۱۵. ۲۸۴/۶. ۲۸۵. ۲۸۶. وفتح الباری ۴۰۰/۱۰.

۳۶۴۰- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سوید ابن سعید بن یعقوب ابن ولید بن یوسف مدنی اور حضرت محمد بن منکدر سے بھی یہی مروی ہے۔

۳۶۴۱- محمد بن علی بن حبیش، محمد بن ابراہیم بن ابان سراج، یحییٰ بن ایوب، سالم بن علی غزوۃ محمد اور حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جو اندھے کو چالیس قدم تک رہنمائی کرے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔[1]

۳۶۴۲- عبداللہ بن خالد فقیہ، علی بن عبدان، سعید بن محمد، جعفر بن عمر، محمد بن عجلان، محمد جابر اور ابن عباس حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

مجھے اجازت دی گئی کہ عرش کے اٹھانے والے فرشتے کے بارے میں بتلادوں، اس کے پاؤں ساتویں زمین میں ہیں اور اس کے سر پر عرش ہے، اس کے کانوں سے کندھوں تک کا فاصلہ سو سال کا ہے پرندے کی اڑان کے حساب سے۔[2]

محمد بن ابن عباس کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے ابن عجلان سے حضرت جعفر کے طریق سے ہم نے اس کو لکھا، حدیث جابر حضرت محمد اور دوسرے حضرات نے روایت کی۔

۳۶۴۳- عبداللہ بن جعفر بن اسماعیل بن عبداللہ، احمد بن صالح، ابن وہب، اسامہ بن زید، زہری، ابن منکدر، اور حضرت انس کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے:

آپ ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور عصر میں دو رکعتیں پڑھیں ذوالحلیفہ کے مقام پر۔

حضرت انس ابن منکدر کی یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے ان سے ثوری اور ابن جریج نے روایت کیا اور ابراہیم بن میسرہ نے حضرت انس سے روایت کیا۔

(۲۳۱) صفوان بن سلیم[3]

مجتہد، عابد، تقی اور تصوف کے شہسوار صفوان بن سلیم اپنے زمانے کے بڑے عابد و زاہد بزرگ تھے (پورا نام صفوان بن سلیم زہری ہے۔

۳۶۴۴- مخلد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، ابو اسیہ، یعقوب بن محمد، عبدالعزیز بن ابی حازم سے منقول ہے کہ
مکہ تک کے لئے صفوان بن سلیم میرے ساتھ ہی سوار ہوئے اور واپسی تک انہوں نے اپنا پہلو ایک دفعہ بھی نہ رکھا"

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۵۳ ومجمع الزوائد ۳/۱۳۸ ۱۸۳ والمطالب العالیۃ ۲۵۹۱. وتاریخ بغداد ۹/۲۰۲ وتذکرۃ الموضوعات ۶۹ واللآلی المصنوعۃ ۲/۴۷ والفوائد المجموعۃ ۷۹. وکشف الخفا ۲/۳۷۱ وتنزیہ الشریعۃ ۲/۱۳۸ والموضوعات لابن الجوزی ۲/۱۷۴ ۱۷۵، ۱۷۹ والکامل لابن عدی ۲/۱۰۹۷

[2] سنن ابی داؤد ۴۷۲۷. والاحادیث الصحیحۃ ۱۵۱ ومجمع الزوائد ۱/۸۰. ۸/۱۳۵ والمطالب العالیۃ ۳۳۳۹. والتاریخ بغداد ۱۰/۱۹۵ ومشکاۃ المصابیح ۵۷۲۸. واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۲۹۳، ۲۹۵. والدر المنثور ۵/۳۳۶. والتفسیر ابن کثیر ۸/۲۳۹

[3] التاریخ الکبیر ۴/ت ۲۹۳۰ والجرح ۴/ت ۱۸۵۸ والجمع ۱/۲۲۳ وسیر النبلاء ۵/۳۶۴. والکاشف ۲/ت ۲۴۱۷ وتذکرۃ الحفاظ ۱/۱۳۴. وتاریخ الاسلام ۵/۲۹۳ وتہذیب التہذیب ۴/۴۲۵ والتقریب ۱/۳۶۸.

۳۶۴۵-عبداللہ بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، ابوامیہ، یعقوب بن محمد، سلیمان بن سالم سے منقول ہے کہ
حضرت صفوان بن سلیم گرمیوں میں گھر کے اندر نماز پڑھتے تھے اور سردیوں میں چھت پر نماز پڑھتے تاکہ آنکھ نہ لگ جائے"
۳۶۴۶-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن محمد بن ادریس، علی بن حسین (ہجانی) اسحق بن محمد بن فروی اور حضرت مالک ابن انس سے روایت ہے
حضرت صفوان سردیوں میں گھر کی چھت پر نماز پڑھتے اور گرمیوں میں گھر کے اندر نماز پڑھتے وہ اپنے آپ کو جگائے رکھتے سردی اور گرمی سے یہاں تک کہ صبح ہوجاتی، پھر کہتے یا اللہ! اتنی کوشش صفوان سے تھی آپ تو زیادہ جانتے ہیں انکے پاؤں کیدرم آجاتا یہاں تک کہ وہ سوکھی لکڑی کی طرح ہوجاتے رات کو کھڑے رہنے کی وجہ سے اور ان میں سبز رگیں ظاہر ہوجاتیں۔
۳۶۴۷-حسین بن علی وراق، عبیداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بن یزید الآدمی، ابوضمرہ وانس بن عیاض کہتے ہیں:
"میں نے صفوان بن سلیم کو دیکھا ہے اگر ان سے کہا جاتا کہ کل کو قیامت ہے تب بھی وہ اس سے زیادہ عبادت نہ کر سکتے جو وہ کیا کرتے تھے"۔
۳۶۴۸-عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد ایوب مقری، ابوبکر بن صدقہ، احمد بن یحیی صوفی، ابوغسان مالک بن اسماعیل، سفیان بن عیینہ محمد کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے صفوان بن سلیم نے قسم کھائی کہ وہ پہلو نہ لگائیں گے جب تک کہ اللہ سے ملاقات ہو جائے جب ان کو موت آئی تو وہ کھڑے ہوئے تھے ان کی بیٹی نے ان سے کہا:
پیارے ابا جان! اگر اسی حالت میں آپ کو موت آجائے تو؟ کہنے لگے: بیٹی! اگر ایسا ہوا تو میں نے اپنا قول پورا کردیا۔
۳۶۴۹-محمد بن احمد، ابراہیم، احمد بن عاصم، ابومصعب اور ابن ابی حازم کہتے ہیں میں اور میرے والد صفوان بن سلیم کے بارے میں پوچھ رہے تھے وہ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر تھے میرے والد وہاں انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ ان کو بستر کی طرف لے آئے بعد میں ان کی باندی نے بتایا جب ہم نکلے تو ان کا انتقال ہو چکا تھا۔
۳۶۵۰-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق ثقفی، محمد بن عبدالوہاب، حسین بن ولید کہتے ہیں کہ مالک بن انس نے فرمایا:
صفوان بن سلیم قمیص میں نماز پڑھتے تاکہ سوئیں نہ"
۳۶۵۱-ابراہیم بن محمد بن یحیی، محمد بن اسحق سراج، ابراہیم بن سعید جوہری کہتے ہیں:
مجھ سے علی بن مدینی نے کہا: صفوان کا تذکرہ کیا پھر ان کی عبادت وفضل کو ذکر کیا
۳۶۵۲-احمد بن محمد بن عبدالرحیم ادحی، سعید بن محمد بغدادی، محمد بن یزید الآدمی، ابوضمرہ وانس بن عیاض کے سلسلہ سند سے ثابت ہے
حضرت صفوان اور انکے ایک دوست عید الفطر یا اضحی میں گھر آئے اور اس کے سامنے روٹی اور زیتون رکھا اس دوران ایک سائل آیا حضرت صفوان اٹھے اور اسے ایک دینار دیا۔
۳۶۵۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن راشد، محمد بن عبادہ، یعقوب بن محمد زہری، ابومروان مولی بنی تمیم سے روایت ہے کہ
میں صفوان بن سلیم کے ساتھ عید کے دن انکے گھر آیا تو وہ روٹی اور نمک لائے ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر اس نے صدا لگائی حضرت صفوان گھر میں ایک روشندان کی طرف گئے اور وہاں سے کچھ لیا اور سائل کو دے دیا۔
میں بھی سائل کے پیچھے چل پڑا تاکہ دیکھوں کہ اسے کیا دیا ہے وہ کہے جا رہا تھا آج مجھ کو سب سے بہتر چیز دی ہے اور ان کے لئے دعا کئے جا رہا تھا۔ میں نے ان سے کہا:
انہوں نے کیا دیا ہے؟ کہنے لگا: دینار انہوں نے عطا فرمایا ہے"۔

٣٦٥۴-عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، ابوعمرو فلسطینی اور ابن عیینہ کہتے ہیں۔
صفوان بن سلیم نے حج کیا ان کے پاس سات دینار تھے اس سے انہوں نے ایک اونٹ خرید لیا ان سے کہا گیا آپ کے پاس تو بس سات دینار تھے آپ نے ان سے اونٹ خرید لیا کہنے لگے۔
میں نے اللہ عزوجل کا کلام سنا" لکم فیھا خیر "ان میں تمہارے لئے فائدے ہیں (الحج: ٣٦)

٣٦٥٥-صفوان بن سلیم کا پانچ سو دینار قبول کرنے سے اعراض کرنا محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن عاصم، سعید بن کثیر بن یحیٰی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:
سلیمان بن عبدالملک مدینہ آیا اور مدینہ کے گورنر حضرت عمر بن عبدالعزیز بھی ان کے ساتھ تھے اس نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی اور "باب المقصورہ" کھولا اور محراب سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور لوگ اس کے پاس آنے لگے۔
اچانک اس نے صفوان بن سلیم کو دیکھا وہ انہیں جانتا نہیں تھا کہنے لگا۔ اے عمر! یہ شخص کون ہے؟ میں نے اس جیسا منور چہرہ نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا: امیر المومنین! یہ صفوان بن سلیم ہیں۔ اس نے اپنے غلام سے کہا:
وہ تھیلی لے آ جس میں پانچ سو دینار ہیں۔ وہ پانچ سو دینار والی تھیلی لے آیا امیر المومنین نے خادم سے کہا
تم اس شخص کو دیکھ رہے ہو یہ جو نماز پڑھ رہا ہے اس کو اچھی طرح دکھلایا اور پہچان کروایا وہ غلام تھیلی لے کر گیا اور ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا جب صفوان کی نظر اس پر پڑی تو نماز مختصر کر کے سلام پھیرا اور اس سے مخاطب ہو کر کہا کیا بات ہے؟ اس نے کہا: مجھے امیر المومنین نے حکم دیا ہے اور وہ آپ کی طرف دیکھ بھی رہے ہیں کہ میں یہ تھیلی آپ کو دوں اس میں پانچ سو دینار ہیں انہوں نے کہا ہے ان دیناروں کو اپنے عیال پر خرچ کرو۔ حضرت صفوان نے غلام سے کہا: میں وہ نہیں ہوں جس کی طرف تم بھیجے گئے ہو اس نے کہا: کیا آپ صفوان بن سلیم نہیں؟ انہوں نے کہا ہاں کیوں نہیں میں ہی صفوان بن سلیم ہوں اس نے کہا: مجھے آپ ہی کی طرف بھیجا گیا ہے۔ انہوں نے کہا:
جاؤ! پوچھ کر آؤ! اگر یقین ہو جائے تو دوبارہ چلے آنا اس غلام نے کہا: اچھا یہ تھیلی اپنے پاس رکھیں اور میں آتا ہوں انہوں نے کہا نہیں کیونکہ اگر میں نے رکھ لی تو گویا کہ لے لی اسے لے جاؤ اور پوچھ کر چلے آنا۔ میں یہیں بیٹھا ہوں غلام واپس آ گیا ادھر صفوان بن سلیم نے جوتے اٹھائے اور نکل پڑے اور اس وقت تک مدینہ میں انہیں کسی نے نہ دیکھا جب تک سلیمان مدینہ سے نکل نہ گیا"

٣٦٥٦-ابوحامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، اسماعیل بن اسحٰق، علی بن عبداللہ اور سلیمان کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ:
ایک شخص ملک شام کا آیا اور اس نے کہا: مجھے بتاؤ صفوان بن سلیم کون ہے میں نے اسے جنت میں داخل ہوتے دیکھا ہے اس سے پوچھا گیا کس عمل کی بناء پر؟ اس نے کہا: ایک قمیض کی وجہ سے جو انہوں نے کسی کو پہنائی۔ حضرت صفوان کے بھائیوں میں سے کسی نے ان سے قمیض کا قصہ پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ ایک دن میں مسجد سے نکلا سردی بہت تھی اور رات ہو چکی تھی میں نے ایک ننگے شخص کو دیکھا تو اپنی قمیض اتار کر اس کو دیدی۔

٣٦٥٧-ابوحامد، محمد بن اسحٰق ثقفی، اسماعیل بن علی، علی بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے منیٰ میں ایک شخص سے پوچھا: مجھے صفوان بن سلیم کی طرف رہنمائی کرو! اس شخص نے کہا: جب تم مغرب کی نماز پڑھ لو تو منارہ کے سامنے دیکھنا تم انہیں وہیں بیٹھا ہوا پاؤ گے میں نے اس شخص سے کہا۔
مجھے ان کا حلیہ بتا دو! اس نے کہا تم ان کو ان کے تواضع کی وجہ سے پہچان لو گے" سو میں نے منارہ کے سامنے دیکھا تو ایک

بڑی عمر کے بزرگ کو بیٹھے دیکھا میں انکے پاس آیا اور ان کے ایک طرف بیٹھ گیا اور میں نے ان سے پوچھا: بزرگوا کیا آپ اہل مدینہ میں سے ہیں انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے دل میں کہا: آج رات کو میں ان سے ان کا نام نہیں پوچھتا ہوں کہ یہ کون ہے پس میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے ان کا نام نہیں پوچھا۔

۳۶۵۸- حسین بن غیلان، جعفر فریابی، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعید، عبید اللہ بن ابی جعفر اور حضرت صفوان سے مروی ہے۔

جو بھی فرشتہ زمین پر اترتا ہے کہتا ہے "لاحول ولاقوۃ الا باللہ"

۳۶۵۹- حسن بن سلام، جعفر، عبید بن معاذ، محمد بن عمرو، اور صفوان سے منقول ہے کہ ابو مسلم خولانی کہا کرتے تھے:

پہلے لوگ پتے تھے جن میں کوئی کانٹا نہیں تھا اور تم لوگ کانٹے ہو جن میں کوئی پتہ نہیں۔ حضرت صفوان نے یہ حدیث صحابہ سے مسنداً روایت کی انہوں نے ان کی زیارت بھی کی ان میں سے چند یہ ہیں: انس، جابر بن عبداللہؓ عبداللہ بن جعفر، عبداللہ بن عمرو ابو امامہ بن سہل بن حنیف، ثعلبہ بن مالک القرظی اور کبار تابعین سے انہوں نے حدیث سنی ان میں سعید بن مسیب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، عروہ بن زبیر، سالم بن عبداللہ بن عمر حمزہ بن عبداللہ بن عمر، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف، عطاء بن یسار، سلمان بن یسار، نافع بن جبیر، قاسم بن محمد طاؤس، عکرمہ، نافع ذکوان، ابوصالح کے علاوہ اور قریشؓ انصار اور انکے موالی وغیرہ ہیں اور ان سے ان تابعین نے روایت کیا: محمد بن منکدر، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن عجلان، زید بن اسلم۔

۳۶۶۰- ابوبکر محمد بن حسین، محمد بن شاذان جوہری، زکریا بن عدی، مسلم بن خالد زنجی، زیاد بن سعد، محمد بن منکدر، صفوان بن سلیم اور حضرت انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری بعثت ہوئی آٹھ ہزار نبیوں کے بعد ان میں سے چار ہزار بنی اسرائیل سے تھے۔[1]

یہ روایت زیاد کے طریق سے غریب ہے۔ زکریا اس میں متفرد ہیں اور احمد بن حازم نے صفوان اور محمد نے انس سے روایت کیا ہے۔

۳۶۶۱- (سلیمان بن احمد) یحییٰ بن عثمان بن صالح، عمرو بن ربیع بن طارق، یحییٰ بن ایوب، عیسیٰ بن موسیٰ بن ایاس بن بکیر، صفوان اور حضرت انس کے اسنادی حوالہ سے حضور ﷺ کا قول مروی ہے،

تمام عمر خیر سیکھو اور اللہ کی رحمت کے جھونکوں کو تلاش کرو اس لئے کہ اللہ کی رحمت کے جھونکے ہوتے ہیں وہ جس کو چاہتا ہے اسے پہنچتے ہیں اور اللہ سے اپنے پردوں کو مستور رکھنے کی دعا کرو اور یہ کہ وہ تمہیں خوف سے امان دلائے۔

یہ روایت صفوان کے طریق سے غریب ہے عمرو حضرت یحییٰ بن ایوب سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۶۶۲- حسین بن علی وراق، احمد بن محمد بن زیاد بن عجلان، محمد بن احمد بن حسن قطوانی، یحییٰ بن زید بن عبدالملک نوفلی، صفوان حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آگ سے بچو اگر چہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہی کیوں نہ ہو"۔[2]

یہ حدیث غریب ہے صفوان کے طریق سے

۳۶۶۳- احمد بن محمد بن یوسف اور مطہر بن سلیمان، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، عبداللہ بن عمر بن ابان، عبدالرحیم بن سلیمان، ایوب افریقی، صفوان، سعید بن المسیب اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ طبقات ابن سعد ۱/۱/۱۲۸ والبدایۃ والنہایۃ ۲/۱۵۲ وتفسیر ابن کثیر ۲/۴۴۳ وکنز العمال ۳۲۲۸۰.

۲۔ صحیح البخاری ۲/۱۳۶، ۳/۴۴، ۴/۲۳۳، ۸/۸، ۱۴۰، ۱۴۴، ۹/۱۸۱ وصحیح مسلم کتاب الزکاۃ ۶۸. وفتح الباری ۱۰/۴۴۸، ۱۱/۱۲، ۴۰۰، ۴۱۷.

عنقریب کچھ لوگ تم کو نمازیں پڑھائیں گے اور اگر وہ پوری طرح پڑھائیں تو تمہاری بھی ہوگی اور ان کی بھی اور اگر وہ غلط پڑھائیں تو اس کا وبال ان پر ہوگا۔"[1]

یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے صفوان سے صرف ابوایوب عبداللہ بن علی افریقی نے روایت کیا۔

۳۶۶۴-عبداللہ بن علی، محمد بن جعفر بن قاسم، محمد بن احمد بن عوام، احمد بن عوام، حماد بن عطاء، عمر بن صہبان، صفوان، ابوسلمہ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے

آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز ہر آنکھ رونے والی ہوگی سوائے اس کے جو بند ہوئی ہو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے اور وہ آنکھ جو راتوں کو جاگی ہو اور وہ آنکھ جس سے مکھی کے سر کے برابر آنسو نکلا ہو اللہ کی خشیت کی وجہ سے۔[2]

یہ حدیث حضرت صفوان کے طریق سے غریب ہے اور ابوسلمہ سے روایت کرنے میں عمر بن صہبان منفرد ہیں۔

۳۶۶۵-عبداللہ بن جعفر، ابومسعود، احمد بن فرات، صدقہ، معمر، ابن مبارک، اسامہ، صفوان، عروہ بن زبیر اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا عورت کا مبارک ہونا یہ ہے کہ اس کی شادی میں آسانی ہو اور اس کے مہر میں آسانی ہو۔[3]

صفوان اور عروہ کے طریق سے یہ حدیث ثابت ہے اور اسامہ اس میں منفرد ہیں اور ان سے ابن لہیعہ اور ابن وہب نے روایت کی ہے۔

۳۶۶۶-محمد بن عمر بن سلم حافظ، حسین بن عبداللہ بن مہران، عبدالسلام بن عبدالمجید، ابراہیم بن ابی یحییٰ، صفوان، سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ دونوں ہاتھ اٹھاتے نماز شروع کرتے وقت، رکوع کے وقت اور جب رکوع سے سر اٹھاتے۔

۳۶۶۷-سلیمان بن احمد، جعفر بن سلیمان بن احمد، جعفر بن سلیمان نوفلی، عبداللہ بن محمد عمری، عبدالعزیز اویسی، محمد بن سلیمان ہاشمی، احمد بن عمرو بزار، محمد بن عبدالرحیم، یعقوب بن ابراہیم بن سعید، عبدالعزیز بن مطلب، صفوان، عطاء، حمید اور حضرت ابوہریرہؓ کے حوالہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا

زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور جب کسی شرافت دار مسلمان کو لوٹتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔

صفوان کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور عبدالعزیز بن المطلب اس میں منفرد ہیں۔

۳۶۶۸-عمر بن محمد بن سری، موسیٰ بن سہل جونی، محمد بن رمح، ابن لہیعہ، عبداللہ بن ابی جعفر، صفوان، حمزہ بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے حضور ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں۔ جو بندہ ہمیشہ لوگوں سے مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ عزوجل کے سامنے پیش ہوتا ہے تو اس کے چہرے پر گوشت کا ایک لوتھڑا تک نہیں ہوتا۔[4]

یہ حدیث حمزہ کے طریق سے ثابت ہے اور صفوان کے طریق سے غریب ہے اور ان سے عبداللہ بن ابی جعفر، ابراہیم بن ابی یحییٰ اسلمی روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۳۶۶۹-احمد بن محمد بن یوسف، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، زہیر بن سعید، صفوان، عطاء بن یسار، ابوہریرہؓ آپ

---

[1] الدر المنثور ۲۷۰/۱، ۲۵۱/۲، ۳۶/۳، ۲۳۰/۴، ۵/۱۰۵ وکنز العمال ۴۳۳۶۸، ۴۳۸۴۴، ۴۳۳۵۷۔
[2] المستدرک ۱۸۱/۲ وکنز العمال ۴۵۵۶۳، ۴۵۵۳۔
[3] فتح الباری ۱۱۹/۵، ۸۱/۱۲، ۱۱۳، ۳۲۸/۱۱
[4] کشف الخفا ۲۸۵/۱ ومجمع الزوائد ۹۶/۳ والترغیب والترھیب ۵۷۴/۱ واتحاف السادة المتقین ۳۰۴/۹

ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں:

انسان کوئی بات کرتا ہے جس سے اسکے ہم نشین ہنستے ہیں اور یہ ثریا سے زیادہ دور پڑ جاتا ہے"۔[1]

حضرت صفوان کے طریق سے حدیث غریب ہے اور زبیر اس میں منفرد ہیں۔

۳۶۷۰- ابو بکر بن خلاد، محمد بن یونس کدیمی، عبداللہ بن ابراہیم بن ابی عمرو غفاری، عبداللہ بن ابی بکر بن منکدر، صفوان، سلیمان بن یسار، ابو ہریرہ سے آپ ﷺ کا قول منقول ہے،

اللہ تعالیٰ کے سامنے نور کا ایک ستون ہے جب کوئی بندہ کہتا ہے "لا الـــہ الا اللہ" یہ ستون ہلتا ہے اللہ عزوجل اسے فرماتے ہیں ساکن ہوجا وہ کہتا ہے۔ کیسے ساکن ہوجاؤں؟ آپ نے ابھی تک اس کے کہنے والے کی مغفرت نہیں فرمائی۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں میں نے اسکی مغفرت کردی پس وہ ساکن ہوجاتا ہے"۔[2]

صفوان کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور ابن منکدر اس میں منفرد ہیں اور محمد بن اشرس سے عبدالصمد بن حسان، سفیان ثوری، اور صفوان کی سند سے اسی طرح منقول ہے۔

۳۶۷۱- محمد بن احمد بن ابراہیم، علی بن حسین بن جنید، ہیثم بن یمان، حسین بن محمد بن رزین، محمد بن سلیمان، ابراہیم بن عبداللہ بن حاتم، اسماعیل بن جعفر، عیسیٰ بن موسیٰ بن ایاس، صفوان، نافع بن جبیر، سہل اور سعد کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی سترہ کی طرف نماز پڑھے تو اس کے قریب ہوجائے تاکہ شیطان اس کی نماز قطع نہ کردے"۔[3]

اسی طرح نقل کیا اسماعیل سہل نے حضرت سعد سے اور ان کی متابعت کی عبیداللہ بن ابی جعفر نے صفوان سے آگے اختلاف ہے ابن عیینہ نے صفوان، نافع، اور سہل سے روایت کیا جبکہ یزید بن ھارون شعبہ، واقد بن محمد نے صفوان اور محمد بن سہل ابن حنیف سے روایت کیا۔

۳۶۷۲- سلیمان بن احمد بن یحییٰ بن خالد، روح بن صلاح، سعید بن ابی ایوب، صفوان، طاؤس، معاذ بن جبل حضور ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں: اس کی طلاق نہیں جو مالک نہیں اور اسکا عتاق نہیں جو مالک ہی نہیں"۔[4]

حضرت صفوان کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۷۳- قاضی محمد بن احمد ابراہیم، احمد بن محمد بن عاصم، سعید بن کثیر، یحییٰ، اسحق بن ابراہیم، صفوان، نافع اور عبداللہ بن عمر سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب غلام اپنے آقا کا بھی خیال رکھے اور اللہ کی عبادت بھی اچھے طریقے سے کرے تو اس کو دو اجر ملیں گے"۔[5]

۱۔ مسند الامام أحمد ۴۲/۲، ۴۰۲ والجامع الکبیر للسیوطی ۵۵۳۷، ۵۵۴۴ والزھد لابن المبارک ۳۳۴ واتحاف السادۃ المتقین ۴۶۸/۷، ۴۹۹، ۵۳۰، وتخریج الاحیاء ۱۱۴/۳ والکامل لابن عدی ۸۱۱/۳ز، والضعفاء للعقیلی ۲۰۲/۳

۲۔ الترغیب والترھیب ۴۱۶/۲ ومجمع الزوائد ۸۲/۱۰ وتنزیہ الشریعۃ ۳۱۹/۲

۳۔ سنن أبی داؤد ۶۹۵ ومسند الامام احمد ۲/۴ وسنن النسائی ۶۲/۲ والسنن الکبری للبیھقی ۲۷۲/۲ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱۹/۶، ۱۳۹، ۲۵۱ ومشکاۃ المصابیح ۷۸۲ وصحیح ابن حبان ۴۰۹. والتاریخ الکبیر ۷، ۴۹ ومجمع الزوائد ۵۹/۲ ونصب الرایۃ ۸۲/۲.

۴۔ المستدرک ۴۱۹/۲، ۴۲۰ والسنن الکبری للبیھقی ۳۱۹/۷ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹۳/۱۱. ومجمع الزوائد ۳۳۴/۴. وتاریخ أصبھان للمصنف ۲۹۵/۱.

۵۔ صحیح البخاری ۱۹۶/۳ ومسند الامام أحمد ۲۰/۲ وتاریخ أصبھان للمصنف ۱۱۳/۱ وتاریخ بغداد ۳۶۵/۱۲.

یہ حدیث حضرت صفوان کے طریق سے غریب ہے اور اسحق اس میں منفرد ہیں۔

۳۶۷۴-محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن موسیٰ کندی، غانم بن حسین، محمد بن ابراہیم اسلمی، صفوان، سعید بن یسار اور حضرت ابوہریرہؓ سے آپ کا فرمان منقول ہے "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے بس چاہیے کہ وہ دیکھے کہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔" ۱؎

یہ حدیث سعید اور صفوان کے طریق سے غریب ہے اور محمد بن ابراہیم اسلمی اس میں منفرد ہیں۔

(۲۳۲) عامر بن عبداللہ ۲؎

خادمان حدیث نبوی میں عبداللہ بن زبیر جیسی ذات پانے والی ہستی کے فرزند ارجمند بلیغ، عاقل، حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر بھی ہیں۔

اور کہا گیا ہے "تصوف نام ہے عمل پر جھک جانے کا سبب اور وجہ پوچھے بغیر"

۳۶۷۵-ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، عبداللہ بن سلمہ قعنبی، مالک بن انس فرماتے ہیں کہ

حضرت عبداللہ بن زبیر کے صاحبزادے عامر جنازے کی جگہ کے سامنے کھڑے رہتے اور دعا کرتے ان پر ایک چادر ہوتی تھی اور بعض اوقات وہ گر جاتی جس کا انہیں پتہ ہی نہ چلتا۔

۳۶۷۶-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق سراج، اسماعیل بن ابی حارث، محمد بن یزید، معن، حضرت مالک بن انس کی سند سے منقول ہے کہ

بعض اوقات عامر بن عبداللہ رسول اللہﷺ کی مسجد سے عشاء کی نماز پڑھ کر نکلتے تو انہیں کوئی دعا یاد آجاتی گھر پہنچنے سے پہلے تو اپنے ہاتھ اسی وقت اٹھالیتے یہاں تک کہ صبح کی اذان ہو جاتی دوبارہ مسجد کو لوٹ جاتے اور عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے۔

۳۶۷۷-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ ایک شخص کے توسط سے نقل کرتے ہیں کہ

حضرت عبداللہ بن زبیر کے صاحبزادے عامر نے کہا: والد کی وفات کے بعد ایک سال تک میں نے اللہ سے کسی حاجت کا سوال نہیں کیا سوائے ان کے لئے۔

۳۶۷۸-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، احمد، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں۔ حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر نے اللہ عزوجل کو اپنا آپ چھ مرتبہ بیچا۔

۳۶۷۹-محمد بن احمد بن عثمان، محمد بن احمد بن شیبان رملی، احمد بن شیبان، عمران بن ابی عمران کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے،

حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر نے اپنا نفس اللہ کو فروخت کیا سات دیتوں کے بدلے۔

۳۶۸۰-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق سراج، اسماعیل بن ابی حارث، محمد بن یزید الآدمی، معن بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ

حضرت عامر بن عبداللہ بعض اوقات دس ہزار درہم کی تھیلی لے کر نکلتے اور اسے تقسیم کرتے چلے جاتے اور عشاء تک ان کے پاس ایک درہم بھی نہ بچتا۔

۱؎ و مسند الامام احمد ۳۰۳/۲، ۳۳۴ والمستدرک ۱۷۱/۴: ومشکاۃ المصابیح ۵۰۱۹، واتحاف السادۃ المتقین ۱۹۹/۶، ۲۳۳/۲، ۳۶۹ الدر المنثرۃ للسیوطی (۴)

۲؎ طبقات ابن سعد ۵/ق ۱۵۳/۱ والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۹۵۱ والجرح ۶/ت ۱۸۱۰ والجمع ۳۷۷/۱ وسیر النبلاء ۲۱۹/۵ والکاشف ۲/ت ۲۵۶۰ وتھذیب التھذیب ۷۴/۵ والتقریب ۳۸۸/۱ وتھذیب الکمال ۳۰۴۹ (۵۷/۱۴)

۳۶۸۱-محمد بن اسحق، محمد بن احمد بن یزید، ابوغسان، الاصمعی کے حوالہ سے ثابت ہے کہ

حضرت عامر بن عبداللہ کے چپل چوری ہوئے تو انہوں نے جوتے نہیں پہنے یہاں تک کہ وفات ہو گئی"

حضرت عامر بن عبداللہ کی مسند روایات ۔ عامر بن عبداللہ نے اپنے والد اور دوسرے صحابہ سے مسنداً روایت کیا ہے اور تابعین سے روایت کی ان میں سے چند یہ ہیں: عمرو بن سلیمؒ عوف بن حارث بن طفیل اور ان سے روایت کرنے والوں میں تابعین بھی ہیں جیسے عمرو بن دینار، یحیٰ بن سعید انصاری اور ائمہ اعلام نے بھی ان سے روایت کیا جیسے ابوالاسود، عثمان بن ابی سلیمان، زیاد بن سعید عبداللہ بن سعید، ابن ابی سند، ربیع بن عثمان، عثمان بن حکیم، مالک بن انس، محمد بن ابی حمید وغیرہ۔

۳۶۸۲-محمد بن علی بن سہل بن امام، احمد بن ابراہیم بن ملکان، عمرو بن خالد حرانی، ابن لہیعہ، ابواسود اور حضرت عامر بن عبداللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضورﷺ عصا لے کر خطبہ دیا کرتے"۔

۳۶۸۳-مخلد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قاسم، محمد بن عجلان، عامر بن عبداللہ اپنے والد عبداللہ بن زبیر سے نقل کرتے ہیں کہ حضورﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنا ایک ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور دوسرا ہاتھ بائیں ران پر اور پھر انگلیوں سے اشارہ کر کے بتایا۔

لیث بن سعد، زیاد بن سعید اور سلیمان بن بلال نے ابن عجلان سے روایت کیا اور عمرو بن دینار، عثمان بن حکیم، حجاج بن ارطاۃ نے عامر سے اسی طرح روایت کیا۔

۳۶۸۴-سلیمان بن احمد، محمد بن عباس، زبیر بن بکار، عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر، عامر بن عبداللہ بن زبیر) کہتے ہیں کہ میں اپنے والد صاحب کے پاس آیا انہوں نے پوچھا: کہاں تھے؟ میں نے کہا: میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جن سے بہتر کوئی نہیں تھا، واللہ کا ذکر کرتے ان میں سے ایک کو کپکپی طاری ہو جاتی خشیت الٰہی کی وجہ سے اور پھر وہ بیہوش ہو جاتا تو میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ انہوں نے کہا: اب کے بعد ان کے ساتھ نہ بیٹھنا! جب انہوں نے دیکھا کہ اثر نہیں ہوا ہے تو کہا: میں نے حضورﷺ کو تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے ابوبکرؓ وعمرؓ کو قرآن تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے ان کو تو ایسی حاجت پیش نہیں آتی تھی۔ کیا تم ان کو ابوبکر وعمر سے زیادہ خشیت والا سمجھتے ہو؟

میں نے غور کیا تو یہی لگا جیسے انہوں نے کہا تھا سو میں نے ان کو چھوڑ دیا۔

۳۶۸۵-محمد بن اسحق بن ابراہیم، ابراہیم بن زبیر حلوانی، مکی بن ابراہیم، عبداللہ بن سعید بن ابی ھند، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم ابوقتادہ انصاری، ان سب حضرات کے حوالہ سے ثابت ہے کہ آپﷺ نے فرمایا:

جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت نہ پڑھ لے"۔[۱]

ابوالاسود نے عامر سے روایت کیا۔

۳۶۸۶-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، نصر بن عبدالجبار، بکر بن مضر، جعفر بن ربیعہ، ابوالاسود، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم، ابوقتادہ کے حوالہ سے بھی یہی قول آپﷺ کا منقول ہے۔

۳۶۸۷-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، ابوبکر محمد بن حسین بن کوثر، محمد بن سلیمان بن حارث، ابوعاصم نبیل، مالک بن انس، عامر بن عبداللہ بن زبیر عمرو بن سلیم اور ابوقتادہ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپﷺ نے فرمایا:

---

[۱] صحیح البخاری ۲/۷۰، وفتح الباری ۲/۱۰۴

جب کوئی تم میں سے مسجد میں داخل ہوتو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔

سفیان ثوری نے مالک بن انس اور عامر سے اسی طرح روایت کیا اور عامر سے زیاد بن سعد، علی بن ابی سلیمان، عثمان بن حکیم، ربیعہ بن عثمان وغیرہ نے روایت کیا۔

۳۶۸۸-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن عمر واقدی، فاروق بن عبدالکبیر خطابی، ابومسلم کشی، قعنبی، سعید بن مسلم بن نابک، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن حارث اور حضرت عائشہ کے حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

عائشہ! چھوٹے سمجھے جانے والے گناہوں سے خصوصاً بچنا اس لئے کہ اللہ کی طرف سے اس کا مطالبہ ہوگا۔[1]

سعید عامر سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

(۲۴۳) سعد بن ابراہیم زہری[2]

جلیل القدر محدثین میں اپنے زمانہ کے فقیہ اور صائم الدھر، عابد، قاری، زاہد سعد بن ابراہیم زہری ہیں۔

۳۶۸۹-احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحق زہری، عبیداللہ بن سعد ابراہیم زہری، احمد بن ابراہیم بن سعد کہتے ہیں مجھے میرے والد نے بتلایا:

میں ابوسعید کے پاس پڑھتا تھا میرے ساتھ عبیداللہ بن فضل ہاشمی تھے اور یہ ان معدودے چند لوگوں میں سے تھے جن سے علم حاصل کیا جاتا تھا۔

یعقوب کہتے ہیں میرے والد نے مجھے اشعار سنائے ایک شخص کے جس میں اس نے سعد بن ابراہیم کی مدح کی تھی (انکا ترجمہ یوں ہے)

(۱) ام حاجب! مجھے ملامت کم کرو اور سعد کے بارے میں ایسا گمان کرو جیسا غائب شخص کے بارے میں کیا جاتا ہے (۲) اور میرے بارے میں بھی ہر اس معاملے میں نیک گمان کرو جس معاملے میں میں ان کے شریک رہا۔ (۳) ان کے والد حضور ﷺ کے حواری اور ساتھی تھے اور سعد گھڑ سوار جماعتوں کے سردار ہیں۔

(۴) اللہ کی راہ میں پہلے پہل ری کرنے والے عظیم اجر حاصل کرنے والے صائب الرائے شخص

۳۶۹۰-محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عبید، ابن مسعر بن کدام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

میں نے سعد بن ابراہیم سے پوچھا: اہل مدینہ میں کون سب سے زیادہ فقیہ ہے انہوں نے فرمایا

سب سے بڑا فقیہ وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

۳۶۹۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان کہتے ہیں

سعد بن ابراہیم قاضی تھے پھر معزول کردیئے گئے وہ زمانہ عزلت میں تقوی کے اس مقام پر تھے جس مقام پر وہ زمانہ قضا میں

---

[1] مسند الامام أحمد ۶/ ۷۰. وسنن الدارمی ۲/ ۳۰۳. وسنن ابن ماجة ۴۲۴۳. وصحیح ابن حبان ۲۴۹۷. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۳/ ۲۲۹. والزهد للامام احمد ۱۳ وفتح الباری ۱۱/ ۳۲۹ ومشكاة المصابيح ۵۳۵۶. والترغيب والترهيب ۳/ ۲۱۲

[2] طبقات ابن سعد ۹/ ق ۹ /۱۷۹ والتاریخ الکبیر ۴/ ت ۱۹۲۸ والجمع ۱/ ۱۴۰۰ وسیر النبلاء ۵/ ۴۱۸ والكاشف ۱/ ت ۱۸۳۲ وتذكرة الحفاظ ۱/ ۱۳۶ وتهذيب الكمال ۲۱۹۹ (۱۰/ ۲۴۰)

فائز تھے

۳۶۹۲-ابو حامد بن جبلہ' ابو عباس سراج ،عبیداللہ بن سعد زہری اپنے چچا اور والد سے نقل کرتے ہیں:

میرے والد سعد بن ابراہیم نے چالیس سال تک روزہ رکھا۔"

۳۶۹۳-محمد بن احمد بن حسین ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابوداؤد اور شعبہ سے منقول ہے کہ

حضرت سعد بن ابراہیم صوم الدہر رکھتے تھے"

۳۶۹۴-احمد بن محمد بن فضل صائغ ،محمد بن اسحق ثقفی ،ابوکریب ،ابراہیم بن عیینہ اور سعید بن ابراہیم کہتے ہیں:

میرے والد پیٹ اور پنڈلیوں کو کپڑے سے باندھ دیا کرتے اور قرآن پڑھتے جاتے۔

۳۶۹۵-احمد بن محمد بن فضل ،محمد بن اسحق ،عبیداللہ بن سعد اپنے چچا اور والد ابراہیم بن سعد سے نقل کرتے ہیں:

میرے والد کا ایک حزب سورہ بقرہ سے"یا ایھا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین والمنافقین" اے پیغمبر خدا سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا (احزاب:۱) تک ہوتا"

۳۶۹۶-احمد بن محمد بن فضل ،محمد بن اسحق ،عبیداللہ بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

میرے والد سعد بن ابراہیم اکیسویں ،تیسویں ،پچیسویں ،ستائیسویں اور انتیسویں کو جب تک ختم قرآن نہ ہو جاتا افطار نہ کرتے وہ مغرب اور عشاء کے درمیان آخرت کے متعلق سوچتے اور اکثر جب وہ افطار کرتے تو مجھے مساکین کے پاس بھیج دیتے وہ بھی ان کے ساتھ کھاتے۔

۳۶۹۷-سعد بن ابراہیم کو قراء انتہا درجہ محبوب تھے...... ابو حامد بن جبلہ' ابو عباس ثقفی ،عبیداللہ بن سعد زہری اپنے چچا اور والد سے نقل کرتے ہیں:

کچھ قراء سعد بن ابراہیم کی عیادت کرنے کے لئے آئے ان میں ابن ہرمز اور صالح جو توءمۃ کے مولی تھے وہ بھی تھے۔ابن ہرمز کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں تو حضرت سعد نے کہا:

کیوں روتے ہو؟ انہوں نے کہا: بخدا میں کل کو ایک کہنے والی کی سن رہا ہوں جو کہے گی: واسعداہ!!! حضرت سعد نے کہا:

اگر کوئی کہے بھی تو میں نے بھی چالیس سال تک خدا کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کی" پھر حضرت سعد نے فرمایا:

کیا میرے پروردگار نہیں جانتے کہ تم لوگ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو یعنی قراء حضرات۔

حضرت سعد بن ابراہیم کی مسند روایات .... حضرت سعد نے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب ، انس بن مالک محمد بن حاطب ،ابی امامہ بن سہل سے مسند اروایت کیا انہوں نے حضرت ابن عمر کی زیارت کی اور یہ اپنے والد ،ابوسلمہ حمید بن عبدالرحمن بن عوف سعید بن مسیب ،عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ ،قاسم بن محمد بن ابی بکر ،حفص بن عاصم اور نافع سے روایت کرتے ہیں:

۳۶۹۸-ابوبکر بن خلاد ،حارث بن ابی اسامہ ،حسن بن موسیٰ اشیب ،سلیمان بن داؤد ہاشمی ،ابراہیم بن سعد اپنے والد سے یہی نقل کرتے ہیں

۳۶۹۹-محمد بن احمد بن حسین ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،احمد بن حنبل ابراہیم بن سعد اپنے والد سعد سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے فرماتے تھے:

میں نے حضور ﷺ کو کھجور کے ساتھ ککڑی کھاتے دیکھا۔"

یہ حدیث عبداللہ بن جعفر سے صحیح اور ثابت ہے۔

۳۷۰۰-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، ابراہیم بن سعدؒ سعد اور حضرت انس بن مالک کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

ائمہ قریش سے ہیں جب فیصلہ کریں تو انصاف کریں، جب عہد کریں تو وفا کریں۔ جب رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں اور جو اس طرح نہ کرے تو اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ ایسے لوگوں سے نہ نفل قبول ہیں نہ فرض۔[1]

حدیث مشہور اور ثابت ہے حضرت انس سے۔ سعد سے صرف ابن ابراہیم نے روایت کیا ہے۔

۳۷۰۱- فاروق بن عبدالکبیر، ابومسلم کشی، سلیمان بن حرب، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابوامامہ بن سہل بن حنیف اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے حوالہ سے ثابت ہے کہ:

جب بنوقریظہ کے بارے میں حضرت سعد بن معاذ کے قول فیصل کا فیصلہ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس پیغام بھیجا وہ قریب ہی میں تھے جب وہ آئے تو دراز گوش پر سوار تھے جب قریب پہنچے تو حضور ﷺ نے فرمایا:

اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ! راوی فرماتے ہیں وہ حضور کے قریب ہی بیٹھ گئے۔

حضور نے ان سے فرمایا: یہ لوگ آپ کے فیصلے پر اترتے ہیں انہوں نے فرمایا تو میرا فیصلہ ان کے بارے میں یہ ہے کہ جنگ میں حصہ لینے والوں کو قتل کر دیا جائے اور اولاد کو قیدی بنا لیا جائے۔ آپ نے فرمایا:

"آپ نے فیصلہ کیا بادشاہ (یعنی اللہ عزوجل) کے فیصلے کے مطابق۔"[2]

حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے امام بخاری نے سلیمان بن حرب اور شعبہ کے طریق سے تخریج کی ہے

۳۷۰۲-ابوبکر محمد بن حسین، محمد بن فرج ازرق، عبیداللہ بن موسیٰ، مسعر، سعد بن ابراہیم اپنے والد اور سعد بن ابی وقاص سے نقل کرتے ہیں:

میں نے حضور ﷺ کے دائیں بائیں دو شخص دیکھے جو سفید کپڑوں میں تھے میں نے نہ اس سے پہلے انکو دیکھا اور نہ اس کے بعد"

حضرت سعد سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے مسعر سے ابوامامہ نے روایت کیا اور علی بن مسعر، محمد بن بشر شعیب ابن اسحٰق نے بھی روایت کیا۔

۳۷۰۳-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، زکریا ابن ابی زائدہ، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ اور صحابیٔ رسول حضرت ابوہریرہؓ کے حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ابن آدم کی جان قرض کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ قرضہ ادا کر دیا جائے۔"[3]

---

[1] مسند الامام احمد ۱۸۳/۳، ۱۲۹، ۴۲۱/۴، ۳۲۵ والسنن الکبری للبیہقی ۱۲۱/۳، ۱۴۳/۸، ۱۴۴ والمستدرک ۷۶/۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۴۴/۱. وفتح الباری ۳۲/۷. ۱۱۹/۱۳. والصغیر ۱۵۲/۱. ومجمع الزوائد ۱۹۲/۵، ۱۹۳

[2] صحیح البخاری ۸۱/۴، ۴۴/۵، ۲، ۷۲/۷، ۱۴۴، وصحیح مسلم، کتاب الجہاد باب ۲۲، وفتح الباری ۳۲۰/۱، ۵۱/۵، ۱۷۷، ۱۷۹، ۴۱۱/۷، ۴۹/۱۱،

[3] مسند الامام احمد ۵۰۸/۲

حضرت سعد سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے صالح بن کیسان نے زکریا کی روایت کی طرح اسے روایت کیا سعد عن ابیہ کے طریق سے، ان دونوں کی ثوری اور ابراہیم نے مخالفت کی یہ دونوں سعد عن عمر بن ابی سلمہ عن ابیہ عن ابی ہریرہؓ سند سے نقل کرتے ہیں۔

۳۷۰۴-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، ابن الہاد، سعد بن ابراہیم، حمید بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

کبیرہ گناہوں میں سے اپنے والدین کو برا بھلا کہنا ہے" صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آدمی اپنے والدین کو برا بھلا کہتا ہے؟" آپ نے فرمایا: ہاں کسی کے باپ کو برا بھلا کہتا ہے تو وہ اس کے باپ کو برا بھلا کہتا ہے کسی کی ماں کو برا کہتا ہے وہ اس کی ماں کو برا بھلا کہتا ہے۔[1]

اس حدیث کی صحت پر اتفاق ہے اسے ثوری، شعبہ، مسعر، حماد بن سلمہ، ابراہیم بن سعد وغیرہ نے روایت کیا۔

۳۷۰۵-ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابو طیب محمد بن حمدان نصیبی، ابو حسین رہاوی، یحییٰ بن ادم، مسعر، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، سعید بن مسیب اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ

آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر سے پوچھا: کب وتر پڑھتے ہیں انہوں نے عرض کیا: سونے سے پہلے، حضرت عمرؓ سے پوچھا: وتر کب پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: نیند سے اٹھ کر آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا: تمہاری مثال میرے نزدیک اس شخص کی سی ہے جس نے اپنی نذر شروع کی اور اس سے مقصود نوافل ہے۔

اور دوسرے سے فرمایا: آپ نے عمل کیا قوی لوگوں کے عمل کی طرح"

مسعر سے یہ حدیث غریب ہے اور سعد سے بھی اور شعبہ نے سعد، ابوسلمہ اور سعید سے مرسلاً روایت کیا مصعب بن مقدام نے مسعر، سعد، سعید وغیرہ سے مرسلاً روایت کیا۔

۳۷۰۶-حسن بن محمد بن احمد بن کیسان نحوی، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر مقدمی، سلیمان بن داؤد، شعبہ، سعد بن ابراہیم، عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابن عباسؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے نقل کرتے ہیں کہ

حضرت عمرؓ نے منیٰ میں خطبہ دینے کا ارادہ کیا تو عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا:

"اچھا ہوتا اگر آپ اس کو مدینہ پہنچنے تک مؤخر کردیں انہوں نے کہا: ٹھیک ہے مدینے پہنچے اور خطبہ دیا اپنے خطبہ میں انہوں نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے رجم فرمایا ہم نے بھی آپ کے ساتھ رجم کیا۔

حضرت عبداللہ سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے اور حضرت سعد سے یہ حدیث غریب ہے اور شعبہ اس میں متفرد ہیں۔

۳۷۰۷-ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، ضرار بن صرد، عبدالعزیز بن محمد داروردی، عبدالواحد بن ابی عون، سعد بن ابراہیم، قاسم بن محمد، اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے امر میں سے نہیں تو وہ مردود ہے"[2]

عبدالواحد بن ابی عون نے یہ حدیث بیان کی اور سعد سے چند حضرات نے روایت کیا جیسے عبداللہ بن جعفر مخرمی، ابراہیم بن سعد وغیرہ۔

۳۷۰۸-سلیمان بن احمد، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابن غسان، ابوحذیفہ، سلیمان ثوری، سعد بن ابراہیم، عبداللہ بن کعب بن مالک، اور کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی مثال تسمہ کی طرح ہے جس کو ہوا ایک دفعہ یہاں پھینکتی ہے اور دوسری دفعہ وہاں اسکو

---

۱. صحیح البخاری ۸/۳، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۴۶ وفتح الباری ۱۰/۴۰۳.

۲. صحیح البخاری ۳/۲۴۱ وصحیح مسلم، کتاب الاقضیۃ ۱۷، وفتح الباری ۵/۳۰۱، ۱۳/۲۵۳.

مکمل پچھاڑتی نہیں، اور کافر کی مثال درختوں کے درمیان اس درخت کی طرح ہے جو جڑ پکڑے جس کو کوئی چیز پلٹا نہیں دیتی یہاں تک کہ اس کا جڑ سے اکھڑنا ایک ہی دفعہ ہوتا ہے۔[۱]

حضرت سعد سے یہ حدیث غریب ہے انہوں نے عبداللہ سے روایت کی۔

۴۷۰۹-احمد بن قاسم بن ریان، اسحق بن حسین حربی، ابوحذیفہ، سفیان ثوری، سعد بن ابراہیم، نافع اور حضرت ابن عمرؓ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اگر عذاب قبر سے کوئی نجات پاسکتا تو سعد بن معاذ یقیناً نجات پالیتے اور پھر اپنی تین انگلیوں کی طرف اشارہ کیا اور انہیں جمع کیا۔ گویا کہ کچھ دکھلانا چاہتے ہوں۔ پھر فرمایا: بھینچا گیا پھر چھوڑ دیا گیا۔"[۲]

اسی طرح اسے ابوحذیفہ نے ثوری عن سعد سے روایت کیا اور غندر وغیرہ نے شعبہ، سعد، نافع، سنان، عائشہؓ سے اس کے مثل روایت کیا۔

(۲۳۴) محمد بن حنفیہ[۳]

اپنے وقت کے امام، خطیب، آسمان علم کے شہاب ثاقب ابوالقاسم محمد بن حنفیہ ہیں۔

۴۷۱۰-احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحق، حاتم بن لیب، ہوذہ بن خلیفہ عوف اعرابی، میمون، وردان سے منقول ہے کہ میں اس جماعت میں تھا جو محمد بن حنفیہ کے ارد گرد ہوگئی تھی اور حضرت ابن زبیر نے ان کو مکہ میں داخل ہونے سے روک رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بیعت نہ کرلیں۔ انہوں نے بیعت ہونے سے انکار کر دیا۔ جب ملک شام کا ارادہ کیا تو عبدالملک بن مروان نے کہا کہ پہلے بیعت کریں میرے ہاتھ پر۔ ہم ان کے ساتھ چل پڑے اگر وہ قتال کا فرماتے تو یقیناً ہم کرتے ایک دن انہوں نے ہمیں جمع کیا اور کچھ شئی تقسیم کیا پھر اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا: اپنی سواریوں کے پاس جاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور معروفات کو لازم پکڑو اور منکرات سے اپنے کو بچاؤ۔ تم اپنے موقف پر مضبوط رہو اور دوسرے لوگوں کو چھوڑ دو اور ہمارے امر پر برقرار رہنا جیسا کہ آسمان وزمین قرار پکڑے ہوئے ہیں اس لئے کہ ہمارا معاملہ چمکتے سورج کی طرح واضح ہے۔

۴۷۱۱-محمد بن احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحق، حاتم بن لیث، بن جوہری موسیٰ بن اسماعیل، ابوعوانہ، ابوحمزہ کے حوالہ سے منقول ہے کہ میں محمد بن علی کے ساتھ تھا حضرت ابن عباس کی وفات کو چالیس سے زائد دن گزر چکے تھے ہم طائف سے ایلہ کو روانہ ہوئے دراصل عبدالملک نے محمد بن علی بن حنفیہ سے عہد لیا تھا کہ جب تک ایک آدمی پر اتفاق نہ ہوجائے وہ اور انکے اصحاب ان کے پاس آجائیں جب محمد بن علی شام پہنچے تو محمد بن علی کو پیغام بھیجا کہ میرے اصحاب کو امان دو اس نے دے دی۔

انہوں نے کھڑے ہو کر اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور پھر فرمایا:

۱۔ مسند الامام أحمد ۲۵۴/۳، ۱۴۲/۵ وسنن الدارمی ۳۱۰/۲ والمعجم الکبیر للطبرانی ۹۴/۱۹ والمصنف لابن أبی شیبۃ ۶۰/۱۱، ۲۵۶/۱۳ ومجمع الزوائد ۲۹۳/۲ ومشکاۃ المشکاۃ المصابیح ۱۵۴۱. وشرح السنۃ ۲۴۷/۵ وفتح الباری ۱۰۶/۱۰

۲۔ کنز العمال ۴۲۹۵۲ وإتحاف السادۃ المتقین ۴۲۳/۱۰.

۳۔ طبقات ابن سعد ۹۱/۵ والتاریخ الکبیر ۱/ت ۵۱۱. والجرح ۸/ت۱۱۶ والجمع ۴۴۵/۲. ووفیات الأعیان ۱۶۹/۴ والکاشف ۳/ت ۵۱۴۱. والعبر ۹۴/۱ وتاریخ الاسلام ۲۹۳/۳. وسیر النبلاء ۱۱۰/۴ وتهذیب الکمال ۵۴۸۴. (۱۴۷/۲۶).

اللہ ہی تمام امور کا والی اور حاکم ہے جو اللہ چاہتے ہیں وہ ہوتا ہے اور جو وہ نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا ہر وہ چیز جو آنے والی ہے قریب ہے تم لوگوں نے جلد بازی کی اور خدا کی قسم! میں تمہاری پشتوں میں ایسے لوگ دیکھ رہا ہوں جو آل محمد کے ساتھ مقاتلہ کرے۔ مشرکین پر آل محمد کا معاملہ مخفی نہیں رہا تھا۔ آل محمد کا معاملہ متاخر رہا اور بخدا! تم میں اسی طرح لوٹ کر آئے گا جس طرح شروع ہوا تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے تمہارے خون کو بہنے سے بچالیا۔ تم میں سے جو شخص مامون و محفوظ ہو کر مامون شہر میں داخل ہونا چاہے وہ ضرور ایسا کرلے۔ تو ان کے کچھ اصحاب ان سے علیحدہ ہو گئے اور یہ نوسو آدمی ان کے ساتھ رہ گئے، انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور حج کا جانور ساتھ لے چلے مکہ کو اور ہم بھی ان کے ساتھ ہی تھے۔ جب ہم نے مکہ میں داخل ہونا چاہا تو حضرت ابن زبیر کے گھڑ سوار ہم سے ملے اور ہمیں مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔

حضرت محمد بن حنفیہ نے ان کو پیغام بھیجا کہ میں جب یہاں سے جارہا تھا تو میں نے آپ سے قتال کا ارادہ تک نہیں کیا اور اب جب لوٹ آیا ہوں تو میرا اب کوئی ارادہ نہیں ہمیں چھوڑ دیں کہ ہم حج کریں پھر چلے جائیں گے لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور ہمارے جانوروں کو روک دیا محمد بن علی بھی مدینے چلے گئے اور ہم بھی یہاں تک کہ ابن زبیر کو شہید کر دیا گیا تو وہ مکہ کو نکل کھڑے ہوئے اور ہم بھی ان کے ساتھ تھے تو وہ گھاٹی (مکہ) پر اترے اور حج کیا۔ میں نے جوؤں کو محمد بن علی سے گرتے دیکھا ہم نے جب مناسک ادا کر لیے تو مدینہ لوٹ آئے۔ اس کے بعد محمد بن علی تین مہینے زندہ رہے پھر وفات ہو گئی، رحمہ اللہ۔

۳۷۱۲- سلیمان بن احمد، ابوخلیفہ، عبیداللہ بن عائشہ، عبداللہ بن مبارک، حسین بن محمد عرعمی، منذر ثوری سے ثابت ہے کہ محمد بن حنفیہ نے فرمایا:

وہ دانا نہیں ہے جو معروف طریقے سے معاشرت نہ کر سکے۔ جو شخص کہ کوئی چارہ کار نہ پائے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو کشادگی عطا فرماتے ہیں اور نکلنے کا راستہ بتلاتے ہیں۔

۳۷۱۳- ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس ثقفی، محمد بن صباح، جریر اور عمرو بن ثابت سے منقول ہے کہ محمد بن حنفیہ نے فرمایا:

تمہارا کیا خیال ہے ہمارا معاملہ تو اس سورج سے زیادہ واضح ہے جلدی نہ کرو ورنہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالو

۳۷۱۴- ابوحامد، ابوعباس، علی بن سعید بغدادی ضمرہ بن ربیعہ، سعید بن حسین کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن حنفیہ نے کہا:

جو شخص اپنی زبان بند رکھے اپنے ہاتھوں کو روکے رکھے تب بھی بنوامیہ کے گناہ مسلمانوں کی تلواروں سے زیادہ وہ بخشتے ہیں۔

۳۷۱۵- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحق سراج ثقفی، عمر بن حسین، حماد بن سلمہ، علی بن زید، علی بن حسین سے مروی ہے کہ:

روم کے بادشاہ نے عبدالملک بن مروان کو خط لکھا جس میں اسے دھمکیاں دیں اور ڈرایا دھمکایا اور اس سے حلفاً کہا: لے آؤ ایک لاکھ خشکی سے اور ایک لاکھ سمندری راستے سے یا پھر جزیہ ادا کرو اس کے تو ہوش اڑ گئے اس نے حجاج کو خط لکھا کہ ایسا کرو کہ محمد بن حنفیہ کو خط لکھواتے ڈراؤ، دھمکاؤ وہ جو جواب دیں اس پر مجھے مطلع کرو۔ حجاج نے ایک خط لکھا جس میں اس نے بہت ڈرایا، دھمکایا اور قتل کی دھمکی دی تو محمد بن حنفیہ نے اسے لکھا۔

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے لئے تین سو ساٹھ آنکھیں رکھتا ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ مجھے ایسی نظر سے دیکھتا ہے کہ مجھ کو تجھ سے محفوظ رکھے گا۔ حجاج نے یہ خط عبدالملک بن مروان کے پاس بھیج دیا تو عبدالملک نے بعینہ یہی بات روم کے بادشاہ کو بھیج دی اس نے دیکھ کر کہا

یہ کلمہ نہ تو تم سے نکلا ہے اور نہ تم ایسا لکھ سکتے ہو۔ یہ خانوادہ نبوت میں سے کسی کا ہے"

۳۷۱۶- عبداللہ، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسین، سعید بن عمرو سکونی حمصی، بقیہ بن ولید، صفوان بن رستم صوری، سفیان ابن سعید

ثوری، ابو یعلیٰ محمد بن حنفیہ سے نقل کرتے ہیں:

پہلے زمانے میں ایک قوم تھی جو بہت زیادہ بحث ومباحثہ کرتی اور کھوج کرید کرتی تھی یہاں تک کہ وہ سرگشتہ اور گمراہ ہو گئے ان میں جب کسی کو پیچھے سے بلایا جاتا تو وہ سامنے سے جواب دیتا اور جب سامنے سے بلایا جاتا تو پیچھے سے جواب دیتا۔

۴۷۱۷- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن مصعب، عبدالجبار بن علاء مروان بن معاویہ، ربیع بن منذر، اپنے والد منذر سے نقل کرتے ہیں محمد بن حنفیہ محمد سے فرمایا: منذر! میں نے کہا: لبیک! انہوں نے کہا: ہر وہ چیز جس سے اللہ کی رضامندی حاصل نہ کی جاتی ہو وہ ختم ہو جاتی ہے۔

۴۷۱۸- عبداللہ، ابو حسین بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسین بن عبدالرحمن، ابو عثمان مؤذن محمد بن حنفیہ کا قول نقل کرتے ہیں:

جس کا نفس اس کے لئے زیادہ مکرم ہو گا دنیا کی اس کے سامنے کوئی قیمت نہیں ہوگی۔''

۴۷۱۹- عبداللہ، ابو حسین، ابوبکر بن عبید، محمد بن عبدالمجید حضرت محمد بن حنفیہ کے قول نقل کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے جنت کو تمہارے نفوس کی قیمت قرار دیا ہے ان کو اس کے علاوہ کے بدلے نہ بیچو۔

محمد بن حنفیہ نے صحابہ کی ایک تعداد سے روایت نقل کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں اکثر ان کے بیٹے ہیں اور ان سے روایت کی ہے عمرو بن دینار، منذر، ثوری، عبداللہ بن محمد بن عقیل، محمد بن قیس بن مخرمہ نے۔

۴۷۲۰- محمد بن احمد بن حسین، محمد بن علی بن حبیش، ابو شعیب، عبداللہ بن جعفر رقی، عبداللہ بن عمرو، یحییٰ بن سعید انصاری، زہری، عبداللہ اور حسن ابنی محمد بن حنفیہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں،

حضور ﷺ نے غزوۂ خیبر میں نکاح متعہ حرام کیا تھا''

یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی صحت پر تمام کا اتفاق ہے یحییٰ بن سعید سے حماد بن زید عبدالوہاب ثقفی نے روایت کیا زہری سے معمر، مالک، ابن عیینہ، عبیداللہ بن عمر، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، اسحق بن راشد نے مختلف روایتوں سے نقل کیا عمتر زہری سے حسین اور عبداللہ میں اختلاف کرتے ہوئے بعض نے دونوں سے روایت کی ہے اور بعض نے ایک سے اور بن قاسم نے سفیان ثوری، مالک بن انس اور زہری سے نقل کیا ہے۔ ابو سعد سعید بن مرزبان البقال، عبداللہ عن ابیہ عن علی سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۴۷۲۱- سلیمان بن احمد، فضیل بن محمد ملطی، ابراہیم بن یاسین عجلی، ابراہیم بن محمد بن حنفیہ اپنے والد اور حضرت علی سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوں گے اللہ تعالیٰ ایک رات میں ان کی اصلاح فرمادیں گے یا فرمایا دونوں میں۔''[1]

حضرت محمد سے یہ حدیث غریب ہے وکیع ابن نمیر، ابوداؤد حفری، یاسین اور محمد نے اسے روایت کیا۔

۴۷۲۲- احمد بن یحییٰ بن زجیہ، ابوکریب، یونس بن بکیر، محمد بن اسحق، ابراہیم بن محمد، محمد بن علی بن حنفیہ اپنے والد اور دادا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہیں

حضرت ماریہ (جو حضور ﷺ کے بیٹے ابراہیم کی والدہ تھیں) کے پاس ان کا ایک چچازاد بہت آتا اور ان کے پاس ہوتا۔ مجھے حضور ﷺ نے فرمایا: یہ تلوار لو اور اس کے پاس جاؤ اور اگر تم اس کو ماریہ کے پاس پاؤ قتل کر دینا۔

میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کے حکم میں ایسا رہوں جیسے بل کا گرم بھار جس کو کوئی شی، واپس نہ لوٹائے یہاں تک کہ میں وہ کام کر گزروں جس کے لئے آپ نے مجھے بھیجا ہے یا ایسا رہوں جیسے ایک موجود آدمی وہ دیکھ لیتا ہے جو غائب آدمی نہیں دیکھ سکتا (یعنی لازما قتل ہی کر دوں یا جیسا دیکھوں ویسا فیصلہ کروں) آپ نے فرمایا: بلکہ ایسے رہو جیسے موجود شخص کہ وہ کچھ دیکھتا ہے جو غائب شخص نہیں دیکھ

[1] سنن ابن ماجۃ ۴۰۸۵. المصنف لابن ابی شیبۃ ۱۵/۱۹۷. والدر المنثور ۶/۵۸. والضعفاء للعقیلی ۴/۳۶۶

پاتا" پس میں نے تلوار کندھے کے ساتھ لٹکائی تو میں نے اس کوان کے پاس پایا میں نے تلوار سونتی اور اس کی طرف بڑھا اس نے جان لیا کہ میرا ارادہ کیا ہے؟ تو وہ کھجور کے ایک درخت پر چڑھ گیا پھر وہاں سے اپنے آپ کو گدی کے بل گرایا اور اپنی ایک ٹانگ اوپر کرلی میں نے دیکھا تو وہ ذکر کٹا ہوا شخص تھا مردوں والی علامت نہ تو زیادہ تھی اور نہ کم (یعنی خنثیٰ تھا) سو میں نے اپنی تلوار نیام میں ڈالی اور حضور کے پاس آیا اور ان کو اس کی خبر دی آپ نے فرمایا: الحمدللہ! وہ اہل بیت سے ایسی چیزیں پھیر دیتا ہے"۔[1]

یہ حدیث غریب ہے اس سیاق سے مسند نہیں ہے سوائے محمد بن اسحاق کے حدیث کے۔

۳۷۲۳- محمد بن علی بن حبیش، جعفر بن محمد فریابی، ابوجعفر نفیلی، یونس بن راشد، عون بن محمد بن حنفیہ اپنے والد اور دادا کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اثمد سرمہ کو لازم پکڑلو اس لئے کہ یہ بال اگاتا ہے گندگی دور کرتا ہے اور بینائی کو صاف کرتا ہے۔[2]

ابن حنفیہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف عون اور عون سے صرف یونس نے اسے روایت کیا۔

۳۷۲۴- سلیمان بن احمد، محمد بن محمد بن عقبہ شیبانی، حسین بن علی، محمد بن حنفیہ، حضرت علیؓ کے حوالہ سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ نے مالداروں کے مال میں فقراء کا اتنا حصہ رکھا ہے جو ان کی گنجائش کے مطابق ہے اگر وہ یہ روکیں گے یہاں تک کہ وہ بھوکے رہ جائیں یا ننگے ہو جائیں یا مشقت میں پڑ جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سے سخت حساب لیں گے اور انکو شدید ترین عذاب ہوگا"۔[3]

محمد بن حنفیہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے۔

۳۷۲۵- محمد بن احمد بن حسین، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالاعلیٰ بن حماد، داؤد بن عبدالرحمٰن عطار، ابوعبداللہ مسلم رازی، ابوعمرو بجلی، عبدالملک بن سفیان ثقفی، ابوجعفر محمد بن علی، محمد بن حنفیہ اور ان کے والد کی اس طویل سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ مؤمن محتاج توبہ کرنے والے بندہ کو پسند فرماتا ہے"۔[4]

محمد بن حنفیہ کے طریق سے حدیث غریب ہے اور داؤد عطار اس میں متفرد ہیں۔

۳۷۲۶- **حضور ﷺ کی شفاعت کا حق ہونا**　ابوبکر طلحی، جعفر بن محمد بن عمران، محمد بن احمد بن یزید بصری، عمرو بن عاصم حرب بن شریح کہتے ہیں میں نے ابوجعفر محمد بن علی بن حسین سے کہا: آپ پر فدا ہو جاؤں۔ آپ کی کیا رائے ہے اس شفاعت کے متعلق جس کا اہل عراق تذکرہ کرتے ہیں کیا یہ حق ہے؟ انہوں نے پوچھا: کونسی شفاعت میں نے کہا: مجھے میرے چچا ابن محمد بن علی بن حنفیہ نے حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہوئے یہ حدیث بتائی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کے لئے شفاعت کروں گا یہاں تک کہ اللہ عزوجل مجھے کہیں گے" اے محمد! کیا آپ راضی ہو گئے" میں کہوں گا ہاں یا اللہ! میں راضی ہو گیا۔[5] پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: اے اہل عراق: تم لوگ کہتے ہو کہ سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت کتاب اللہ میں یہ ہے" یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم

---

[1] مجمع الزوائد ۳۲۹/۴، وکنز العمال ۱۳۵۹۳، والاحادیث الصحیحۃ ۱۹۰۴.

[2] المستدرک ۲۰۷/۴ والمعجم الکبیر للطبرانی ۹۷/۱. ومجمع الزوائد ۹۶/۵ وسنن ابن ماجۃ ۳۴۹۵. وسنن الترمذی ۱۷۵۷. والسنن الکبری للبیھقی ۲۶۱/۴ ۲۴۳/۹ وفتح الباری ۱۵۷/۱۰

[3] أمالی الشجری ۱۷۰/۲ وتاریخ بغداد ۳۰۸/۵. والجامع الکبیر ۲۸۸۵ وکنز العمال ۱۵۸۸۳.

[4] کنز العمال ۱۰۱۹۰ ۹۲۳۹ وکشف الخفا ۲۹۱/۱

[5] مجمع الزوائد ۳۷۷/۱۰ والدر المنثور ۳۶۱/۶. والترغیب والترھیب ۴۴۹/۴. واتحاف السادۃ المتقین ۵۷۵/۹ وکنز العمال ۳۹۷۵۸.

لاتقنطوا من رحمه الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا (الزمر ۵۳) اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا خدا تو سب گناہ بخش دیتا ہے تو میں نے کہا ہاں ہم یہ کہتے ہیں انہوں نے فرمایا لیکن ہم اہل بیت کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت یہ ہے'' ولسوف یعطیک ربک فترضی اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔

(الضحیٰ ۵) اور یہ شفاعت ہی ہے۔

ہم نے اسے صرف حرب بن شریح کے طریق سے نقل کیا اور ان سے صرف عمرو بن عاصم نے روایت کیا۔

۳۷۷-ابوبکر بن خلاد، محمد بن احمد بن نصر ترمذی، ابراہیم بن منذر، ھشام بن سلیمان، ابراہیم بن یزید مکی، عمرو بن دینار، حسن بن محمد اپنے والد اور حضرت علی کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

جاؤ لوگوں میں اعلان کر دو اللہ کی طرف سے نہ کہ اس کے رسول کی طرف سے کہ اللہ تعالیٰ بیری کے درخت کاٹنے والے پر لعنت فرماتے ہیں[1]

حسن محمد بن حنفیہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف عمرو نے اور ان سے صرف ابراہیم نے نقل کیا اور یہ جوزی سے معروف ہیں۔

۳۷۸-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالواحد بن غیاث، عنبسہ بن عبدالرحمن، علاق، محمد بن علی بن حنفیہ حضرت علی سے حضور ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کرسی بھی موتی ہے اور قلم بھی موتی ہے اور قلم کی طوالت سات سو سال کی ہے اور کرسی کا طول جاننے والے ہی جان سکتے ہیں[2]

محمد بن علی کے طریق سے حدیث غریب ہے اور عنبسہ علاق سے اس میں متفرد ہیں اور یہ ابومسلم سے معروف ہیں۔

۳۷۹-حبیب بن حسن، ابوشعیب حرانی، عبدالاعلیٰ، حماد بن سلمہ، عبداللہ بن محمد بن عقیل، محمد بن حنفیہ، معاویہ بن ابی سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا عمریٰ[*] جائز ہے اس کے لئے جس کو دیا ہے''[3]

اور یہ حدیث ثابت ہے حضور ﷺ سے اس سند کے علاوہ سند سے اور یہ محمد بن حنفیہ کے طریق سے غریب ہے اور اس میں ابن عقیل متفرد ہیں اور ابن عقیل سے احمد بن اسحق وغیرہ نے نقل کیا۔

(۲۳۵) محمد بن علی باقر[4]

ان خوش قسمت ہستیوں سے جنہوں نے دین اور ابوۃ کو جمع کیا، خاشع اور صابر، بیدار دل اور ذاکر، جنہوں نے اپنے آنسو بہائے اور جھگڑوں اور لڑائیوں سے منع کیا نام ان کا ابوجعفر محمد بن علی باقر ہے۔

۳۸۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ بن محمد، اسحق بن موسیٰ، عبدالسلام بن حرب، خلف بن حوشب، حضرت ابوجعفر محمد بن علی

---

[1] السنن الکبری للبیهقی ۶/۱۴۰

[2] مسند الفردوس للدیلمی ۴۹۳۹ والدر المنثور ۱/۳۲۸

[3] صحیح البخاری ۳/۲۱۶ وصحیح مسلم، کتاب الهبات ۳۰، ۳۲ وفتح الباری ۵/۲۳۸

[4] التاریخ الکبیر ۱/ت ۵۹۴ وطبقات ابن سعد ۵/۳۲۰ والجرح ۸/ت ۱۱۷ وتاریخ بغداد ۳/۵۴ والجمع ۲/۴۴۶ وسیر النبلاء ۴/۴۰۱ والکاشف ۳/ت ۵۱۳۶ وتهذیب الکمال ۸/ت ۵۴۶۶ (۲۶/۱۳۶)

[*] وہ مکان یا زمین جس کو زندگی بھر کے لئے دے دیا جائے۔

سے نقل کرتے ہیں:

ایمان دل میں راسخ ہوتا ہے اور یقین کو خطرات لاحق رہتے ہیں جب یقین کا گزر دل پر ہوتا ہے تو وہ لوہے کے ٹکڑوں کی طرح ہوتا ہے اور جب وہ اس سے نکلتا ہے تو وہ پرانے ٹھیکرے کی طرح ہوتا ہے۔

۳۷۳۱- عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسین، ابوربیع، عبداللہ بن وہب، ابراہیم بن نشیط، عمر مولی عفرۃ اور محمد بن علی سے منقول ہے۔ انہوں نے فرمایا:

جتنا کچھ تکبر انسان کے دل میں داخل ہوتا ہے اتنا ہی اس کی عقل گھٹ جاتی ہے جتنا کہ تکبر داخل ہوا ہے چاہے قلیل ہو یا کثیر۔

۳۷۳۲- قول باری تعالیٰ ''لولا ان رای برھان ربہ'' کی تفسیر ... محمد بن احمد بن حماد بن سفیان، محمد بن عمران ہمدانی، عبدالرحمن بن منصور حارثی، احمد بن عیسیٰ علوی، ابن فدیک، عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی سے منقول ہے کہ

میں اپنے ماموں محمد بن علی کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس یحییٰ بن سعید اور ربیعہ الرائے بھی بیٹھے تھے کہ دربان آیا اور کہا عراق کے کچھ لوگ آئے ہیں تو ابواسحق سبیعی، جابر جعفی، عبداللہ بن عطاء، حکم بن عیینہ اندر آئے اور باتیں کرنے لگے:

محمد علی جابر آئے اور کہا: اہل عراق کے فقہاء اللہ عزوجل کے اس قول کے بارے میں کیا روایت کرتے ہیں ''ولقد ھمت بہ وھم بھا لولا ان رای برھان ربہ'' اور عورت نے ان کا قصد کیا اور انہوں نے اس کا قصد کیا اگر وہ اپنے پروردگار کی نشانی نہ دیکھتے'' انہوں نے کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے دیکھا کہ انگوٹھا چبا رہے ہیں آپ نے فرمایا: نہیں مجھے والد نے دادا اور حضرت علی سے نقل کرتے ہوئے بتلایا کہ انہوں نے ارادہ کیا کہ ازار بند کھولیں تو زلیخا نے ایک بت ... موتیوں اور یاقوت سے لدا ہوا تھا سفید کپڑا ڈال لیا حضرت یوسف نے پوچھا: کیا کر رہی ہو؟ وہ کہنے لگی! میں اپنے معبود سے حیا کرتی ہوں کہ مجھے اس حالت میں دیکھ لے تو حضرت یوسف نے فرمایا: تم بت سے حیا محسوس کر رہی ہو جو نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اور میں حیا نہ کروں اپنے اس پروردگار سے جو ہر اس شخص پر نگہبان ہے جو وہ کیا کرتا ہے پھر فرمایا: خدا کی قسم! تم مجھ سے اپنی خواہش پوری نہ کر سکو گے بس یہی وہ برھان ہے جو انہوں نے دیکھا۔

۳۷۳۳- عثمان بن محمد عثمانی، حسین بن ابی حسن ابوعلی روذباری، ابوعباس مسروقی، بشر بن حارث، ابن داؤد، سفیان ثوری اور منصور، محمد بن علی بن حسین سے ان کا قول نقل کرتے ہیں:

مالداری اور عزت مؤمن کے دل میں گھومتے رہتے ہیں جب اس جگہ پہنچتے ہیں جہاں توکل ہوتا ہے تو اس کو اپنا مستقر بنا لیتے ہیں۔

۳۷۳۴- محمد بن علی بن حبیش، میمون بن محمد بن محمد بن سلیمان، محمد بن عباد، عبدالسلام بن حرب، زیاد بن خیثمہ، ابوجعفر سے نقل کرتے ہیں: مصیبتیں اور عذاب مؤمن اور غیر مؤمن دونوں کو پہنچتے ہیں ذکر کرنے والے کو نہیں پہنچتے۔

۳۷۳۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن سوار، ابوبلال اشعری، محمد بن مروان، ثابت محمد بن حسین سے اللہ عزوجل کے قول ''اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا'' (الفرقان: ۷۵) ان صفات کے لوگوں کو ان کے صبر کے بدلے اونچے اونچے محل دیے جائیں گے کے بارے میں نقل کرتے ہیں دنیا میں فقر اختیار کرنے کی وجہ سے۔

۳۷۳۶- حبیب بن حسن، عبداللہ بن صالح بخاری، احمد بن محمد بن محمد بن سعید صیرفی، محمد بن کثیر کوفی، ابوحمزہ ثمالی، ابوجعفر سے اللہ عزوجل کے قول'' وجزاھم بما صبروا جنۃ وحریرا '' اور ان کے صبر کے بدلے ان کو بہشت (کے باغات) اور ریشم کے ملبوسات عطا کرے گا (الدھر ۱۲) کے بارے میں نقل کرتے ہیں'' یعنی ان کے صبر کرنے کے فقر پر اور دنیا کی مصیبتوں پر''

۴۷۳۷- عبداللہ، ابوحسن احمد بن محمد بن ابان، عبداللہ بن محمد، سلمہ بن شبیب، عبداللہ بن عمرو اسطی، ابوربیع اعرج، شریک اور جابر جعفی کہتے ہیں مجھ سے محمد بن علی نے کہا: اے جابر! میں غمگین ہوں اور میرا دل پراگندہ ہے میں نے کہا: آپ کیوں غمگین ہیں اور کیوں ہیں پراگندہ دل؟ انہوں نے فرمایا:

جس کا دل صاف اور خالص ہو اور اس میں اللہ کا دین داخل ہو جائے تو وہ اس کو ماسوا سے غافل کر دیتا ہے اے جابر! دنیا کیا ہے؟ اور کیا اس کی وقعت ہے؟ یہ تو بس یا تو سواری ہے جس پر تم سوار ہو یا کپڑے ہیں جو تم نے پہن لئے یا کوئی عورت ہے جس کو تم نے پالیا۔ جابر! مومن کبھی اس پر خوش نہیں ہوئے کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں اور نہ کبھی وہ بے خوف ہوئے آخرت کے آنے سے اور نہ وہ اللہ کے ذکر سے بہرے ہوئے ان فتنوں کی وجہ سے بے خوف ہوئے آخرت کے آنے سے اور نہ وہ اللہ کے ذکر سے بہرے ہوئے ان فتنوں کی وجہ سے جو انہوں نے اپنے کانوں سے سنے اور نہ وہ اندھے ہوئے اللہ کے نور سے اس زینت کی وجہ سے جو انہوں نے دیکھی۔

بس وہ نیکوکاروں کا ثواب لے گئے۔ بیشک تقویٰ والے دنیا والوں سے زیادہ آسانی میں ہیں بوجھ کے اعتبار سے اور ان سے زیادہ تمہارے معاون ہیں اگر تم ان کو بھول گئے تو وہ تمہیں یاد رکھیں گے اور اگر تم ان کو یاد کرو تو وہ تمہاری اعانت کریں گے۔

انہوں نے اپنی محبتوں کو قطع کر دیا اللہ کی محبت کی بناء پر اور انہوں نے اللہ عزوجل اور اس کی محبت کو دل کی آنکھوں سے دیکھا، اللہ کی حق بات کہنے والے اور اللہ کے امر کو قائم کرنے والے اور اپنے آقا کی اطاعت کی وجہ سے دنیا سے بے زار ہو گئے اور انہوں نے یقین کر لیا کہ یہی ان کے لئے بہتر ہے تو دنیا ایسی ہو گئی جیسے ابھی تم ایک جگہ اترے اور وہاں سے کوچ کر گئے یا اس مال کی طرح جس کو تم نے نیند میں پایا اور پھر تمہاری آنکھ کھلی تو کچھ بھی نہ تھا اور اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کر و دین اور اس کی حکمت کی"

۴۷۳۸- احمد بن اسحٰق، جعفر بن محمد بن شریک، محمد بن سلیمان، ابویعقوب قوام کہتے ہیں کہ

میں نے ابوجعفر محمد بن علی کو پیلی ازار پہنے دیکھا وہ ہر دن میں فرض نمازوں کے ساتھ پچاس رکعتیں پڑھا کرتے تھے"

۴۷۳۹- حسن بن عبداللہ بن سعید، عبدالعزیز بن یحییٰ جلودی، محمد بن زکریا، قیس بن حفص، حسین بن حسن سے منقول ہے کہ محمد بن علی فرماتے "کمینوں کا سلام بس گندی گفتگو ہے"

۴۷۴۰- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، ابواحوص، منصور، محمد بن علی کا قول نقل کرتے ہیں

"ہر چیز کے لئے آفت ہوتی ہے اور علم کی آفت اسے بھول جانا ہے"

۴۷۴۱- حبیب بن حسن، ابوبکر محمد بن صیرفی، زہیر بن محمد، موسیٰ بن داؤد، مندل حیان، سعد اسکافی، ابوجعفر محمد بن علی سے منقول ہے کہ "ایک عالم جس کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے ہزار عابدوں سے افضل ہے"

۴۷۴۲- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، ابوبکر بن عیاش، سعد اسکافی، ابوجعفر بن علی سے نقل کرتے ہیں کہ

بخدا! ایک عالم کی موت ابلیس کو ستر عابدوں کی موت سے زیادہ پسند ہے"

۴۷۴۳- احمد بن محمد، محمد بن عثمان، عباد بن یعقوب، یونس بن ابی یعقوب اپنے بھائی کے واسطے سے ابوجعفر بن علی سے نقل کرتے ہیں:

ہمیں تین اصناف نے بوڑھا کر دیا ایک وہ قسم جو کہ ہمارے ساتھ کھانا کھاتے ہیں لوگوں میں سے دوسری وہ جو شیشے کی طرح ٹوٹ جاتی ہے اور تیسری وہ جو سرخ سونے کی طرح ہے جب بھی آگ میں ڈالو تو اور زیادہ عمدہ ہو جاتا ہے"

۴۷۴۴- احمد بن محمد بن مقسم، دورید، ریاشی، اصمعی نقل فرماتے ہیں کہ محمد بن علی نے اپنے بیٹے سے فرمایا:

پیارے بیٹے! سستی اور بے قراری سے بچنا اس لئے کہ یہ دونوں ہر شر کی چابی ہیں اس لئے کہ اگر سستی دکھاؤ گے تو حق ادا نہیں کرسکو گے اور اگر بے قراری دکھاؤ گے تو حق پر صبر نہیں کر سکو گے۔"

۳۷۴۵-عبداللہ بن محمد، احمد بن جارود، ابوسعید اشج، ابوخالد احمر، حجاج ابوجعفر سے نقل کرتے ہیں:

تین اعمال۔ یادہ شدید ہیں: اللہ کا ذکر ہر حال میں، اپنے آپ سے انصاف اور بھائی کے ساتھ مال کے معاملے میں وسعت قلبی۔

۳۷۴۶-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یوسف بن ضحاک، محمد بن یزید، محمد بن عبداللہ قرشی، محمد بن عبداللہ زبیری، ابوحمزہ ثمالی، ابوجعفر محمد بن علی فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے وصیت فرمائی

پانچ آدمیوں کے ساتھ نہ رہنا اور نہ ان سے باتیں کرنا اور نہ راستے میں ان کے ساتھ گفتگو کرنا میں نے کہا: میں آپ پر قربان ہوجاؤں وہ پانچ اشخاص کون ہیں؟ انہوں نے کہا:

"فاسق کے ساتھ نہ اٹھنا نہ بیٹھنا اس لئے کہ وہ تجھے ایک لقمہ یا اس سے بھی کم کے بدلے میں بیچ دے گا میں نے کہا ایک لقمہ سے کم سے کیا مراد ہے فرمایا وہ لقمہ کی طمع کرے گا پھر اس سے بھی محروم رہے گا میں نے کہا: محترم! دوسرا کون ہے فرمایا: بخیل کے پاس نہ اٹھنا بیٹھنا اس لئے کہ وہ ایسے وقت میں مال روک لے گا تجھ سے جب تجھ کو حاجت ہوگی۔ میں نے کہا: تیسرا کون ہے؟ فرمایا: جھوٹے کے ساتھ میل ملاپ نہ رکھنا اس لئے کہ وہ شراب کی طرح ہے قریب کو دور اور دور کو قریب کردیتا ہے میں نے کہا: والد بزرگوار! چوتھا کون ہے؟ فرمایا: احمق سے بچنا اس لئے کہ وہ چاہے گا کہ تجھے نفع پہنچائے وہ تمہیں نقصان دے بیٹھے گا میں نے کہا: پانچواں؟ رشتہ داری کا تعلق ختم اور قطع کرنے والوں کے ساتھ میل جول نہ رکھنا اس لئے کہ ایسے شخص کو میں نے کتاب اللہ میں تین مقامات پر ملعون پایا ہے"

۳۷۴۷-حبیب بن حسن، ابوشعیب حرانی، خالد بن یزید، ابوداؤد کہتے ہیں میں نے محمد بن علی سے سنا:

جب تم قاری کو دیکھو کہ وہ مالداروں سے محبت رکھتا ہے تو وہ دنیادار ہے اور جب تم دیکھو کہ بادشاہ کو لازم پکڑے ہوئے ہے تو وہ چور ہے"

۳۷۴۸-محمد بن احمد جرجانی، عمران بن موسیٰ سختیانی، عثمان بن ابی شیبہ، مالک بن اسماعیل، مسعود بن سعد جعفی، جابر اور حضرت ابوجعفر سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے دلوں میں رعب ڈالتے ہیں جب ہمارا قائم مقام کھڑا ہوگا اور مہدی ظاہر ہوں گے تو ایک شخص تیسرے سے زیادہ جرأت مند اور نیزے سے زیادہ تیز ہوگا"

۳۷۴۹-محمد بن احمد، عمران بن موسیٰ، عثمان بن ابی شیبہ، مالک بن اسماعیل، مسعود بن سعد، جابر، حضرت ابوجعفر سے نقل کرتے ہیں:

وہ ہماری جماعت میں ہے جو اللہ کی اطاعت کرے"

۳۷۵۰-ابراہیم بن احمد بن حصین، ابوحصین قاضی، عون بن سلام، صبہ بن مخلد عابد، جعفر بن محمد بن علی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

جھگڑے سے بچو! اس لئے کہ یہ دلوں کو فاسد کردیتا ہے اور نفاق کو پیدا کردیتا ہے"

۳۷۵۱-مخلد بن جعفر دمشقی، حسین بن ابی احوص، احمد بن یونس، ابوشہاب، لیث، حکم، حضرت ابوجعفر کا قول نقل کرتے ہیں:

"الذین یخوضون فی ایات اللہ" میں جھگڑالو لوگ مراد ہیں"

۳۷۵۲-محمد بن علی بن حبیش، ابراہیم بن شریک اسدی، عقبہ بن مکرم، یونس بن بکیر، ابوعبداللہ جعفی، عروہ بن عبداللہ کہتے ہیں:

میں نے ابوجعفر محمد بن علی سے تلوار کو مزین کرنے کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا:

"اس میں کوئی حرج نہیں حضرت ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار کو مزین کیا تھا میں نے کہا۔ آپ بھی صدیق کہتے ہیں؟ یہ سن کروہ اچھل پڑے اور قبلہ کی طرف منہ کرکے فرمایا: ہاں صدیق! جو ان کو صدیق نہ کہے، نہ سچا کرے اللہ اس کا قول دنیا میں اور آخرت میں"

۳۷۵۳-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، عمرو بن شمر اور حضرت جابر سے مروی ہے کہ مجھ سے محمد بن علی نے کہا:
اے جابر! مجھے خبر ملی ہے کہ عراق میں کچھ لوگ ہیں جو گمان کرتے ہیں کہ وہ ہم سے محبت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کو کچھ برا بھلا کہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو اس کام کا حکم دیا ہے ان کو یہ بات پہنچا دو کہ میں اللہ کے روبرو ان سے بری ہوں۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر مجھے زمام کار دے دی جائے تو میں اللہ کا تقرب حاصل کروں ان کے خون سے اور مجھے محمد ﷺ کی شفاعت نصیب نہ ہو اگر میں ان (ابوبکر وعمرؓ) کے لئے دعائے خیر اور دعائے رحمت نہ کروں۔ یہ اللہ کے دشمن ان دو حضرات سے بے زار ہیں"۔

۳۷۵۴-محمد بن عمر بن سالم، عباس بن احمد بن عقیل، منصور بن ابی مزاحم، شعبہ خیاط مولی جابر جعفی سے منقول ہے کہ جب میں نے ابوجعفر محمد بن علی کو رخصت کیا تو انہوں نے مجھ سے کہا: اہل کوفہ کو یہ بتلا دو کہ میں بری ہوں ان سے جو ابوبکرؓ وعمرؓ پر تبری کرتے ہیں"

۳۷۵۵-محمد بن علی بن حبیش، ابراہیم بن شریک، عقبہ بن مکرم، یونس بن بکیر اور محمد بن اسحق سے ابوجعفر محمد بن علی کا قول مروی ہے:
جو شخص حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ کی فضیلت کو نہ پہچانے تو وہ سنت نبوی سے جاہل شخص ہے۔

۳۷۵۶-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق سراج، ابو ہمام، عیسیٰ بن یونس، عبدالملک بن ابی سلیمان کہتے ہیں میں نے ابوجعفر محمد بن علی سے اللہ عزوجل کے اس قول کے بارے میں پوچھا" **ولیکم اللہ رسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلاۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون**" تمہارے دوست تو خدا اور اس کے پیغمبر اور مؤمن لوگ ہی ہیں جو نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے ہیں اور (خدا کے آگے) جھکتے ہیں۔ (المائدہ ۵۵) انہوں نے فرمایا:
اس سے اصحاب محمد مراد ہیں" لوگوں نے کہا: حضرت علی مراد ہیں؟ فرمایا: حضرت علی ان میں سے ایک ہیں"

۳۷۵۷-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، محمد بن ابان، عبداللہ بن نمیر، خالد بن دینار سے مروی ہے کہ:
"حضرت ابوجعفر جب ہنستے تو فرماتے اے اللہ! مجھ سے ناراض نہ ہونا"

۳۷۵۸-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن محمد بن ابی میمون، ابو مالک جنبی، عبداللہ بن عطاء سے نقل کرتے ہیں:
میں نے علماء میں سے کسی کا علم ابوجعفر سے بڑھ کر نہیں دیکھا میں نے حاکموں کو ان کے سامنے طالب علم بنے بیٹھے دیکھا ہے۔

۳۷۵۹-ابراہیم بن عبداللہ بن اسحق ثقفی، ابو عباس سراج، قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد کہتے ہیں
میرے والد کی انگوٹھی پر نقش تھا" القوۃ للہ جمیعاً" (تمام تر قوت اللہ کی ہے)

۳۷۶۰-احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد قرشی، احمد بن محمد کہتے ہیں: مجھ سے محمد بن علی نے کہا:
میرا ایک بھائی تھا جو میری نگاہوں میں عظیم تھا اور اس کی عظمت کی وجہ اس کی آنکھوں میں دنیا کی بے وقعتی تھی۔

۳۷۶۱-عبداللہ اصفہانی، ابوحسن عبدی، ابوبکر بن عبید اموی، محمد بن ادریس، سوید بن سعید، موسیٰ بن عمیر، جعفر بن محمد اپنے والد محمد بن علی سے نقل کرتے ہیں کہ وہ آدھی رات کو کہا کرتے: اے اللہ! آپ نے حکم دیا اور میں نے نہ مانا اور آپ نے منع کیا میں نہ مانا، یہ بندہ آپ کے سامنے ہے اور کوئی عذر بھی نہیں"

۳۷۶۲-عبداللہ احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن ابی دنیا، سوار بن عبداللہ، محمد بن مسعر، محمد بن علی کے صاحبزادے جعفر نقل کرتے ہیں کہ
میرے والد کا ایک خچر گم ہو گیا انہوں نے کہا:
اگر اللہ تعالیٰ دوبارہ لوٹا دے تو میں اس کی ایسی تعریف کروں گا کہ وہ راضی ہو جائے گا تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے

ودلا دیا اس کی زین اور اس کی لگام کے ساتھ اس پر سوار ہوئے اور جب اس پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے سمیٹ لئے تو اپنا سر آسمان کو اٹھایا اور کہا الحمد للہ! اس پر مزید کچھ نہیں کہا ان سے جب کہا گیا اس بارے میں تو انہوں نے کہا: کیا میں نے کچھ چھوڑ دیا اور کچھ باقی رکھا میں نے تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے کر دی ہیں"

۳۷۶۳- ابو عبداللہ مہدی بن ابراہیم بن عبدی، محمد زکریا غلابی، عبداللہ بن محمد بن مبارک محمد بن علی بن حسین سے منقول ہے کہ:

جس واخلاق اور نرمی دے دی گئی اسے تمام خیر اور راحت دی گئی اور دنیا اور آخرت میں اس کی حالت بہتر ہوگی اور جو اخلاق اور نرمی سے محروم کر دیا گیا تو اس کے لئے شر کا راستہ کھلا ہے اور معصیت کا بھی ہاں یہ کہ اللہ ہی بچالیں"

۳۷۶۴- عبداللہ، ابوحسن عبدی، ابوبکر بن عبید محمد بن حسین، سعید بن سلیمان، اسحق بن کثیر اور عبداللہ بن ولید کہتے ہیں:

مجھ سے ابوجعفر محمد بن علی نے کہا: کیا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی جیب میں ہاتھ ڈالتا ہے اور لے سکتا ہے جتنا اس کو ضرورت ہے؟ ہم نے کہا نہیں فرمایا

پھر تم بھائی نہیں ہو جیسے تم گمان کرتے ہو"

۳۷۶۵- عبداللہ، ابوحسن، ابوبکر بن عبید، عبدالرحمن بن صالح، حکم بن یعلی قاسم بن فضل حضرت ابوجعفر کا قول نقل کرتے ہیں:

اپنے بھائی کے دل میں محبت کو پہچان لو گے اس محبت سے جو تمہارے دل میں اس کے لئے ہے"

۳۷۶۶- عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، عبداللہ بن عمرو اسلمی، ابوربیع اعرج، شریک جابر کہتے ہیں:

مجھ سے محمد بن علی نے فرمایا جابر! دنیا کو ایک پڑاؤ جانو' جہاں تم اترے اور پھر کوچ کر جاؤ گے یا اس مال کی طرح جو تم نے نیند میں پایا اور جب بیدار ہوئے تو کچھ بھی نہ تھا۔ دنیا عقلمندوں اور اللہ تعالیٰ پر یقین کرنے والوں کے لئے ایک سایہ کی طرح ہے بس اس دین اور حکمت کی حفاظت کرو جو اللہ نے تمہارے کو عطا کیا ہے۔

۳۷۶۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسماعیل بن موسیٰ حاسب، عبدالملک بن عبدربہ طائی حسین بن قاسم، ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن علی نے کہا

چڑیا چہچہا رہی تھیں انہوں نے کہا ابوحمزہ! جانتے ہو یہ کیا کہہ رہی ہیں؟ میں نے کہا نہیں انہوں نے فرمایا:

اپنے رب کی تسبیح بیان کر رہی ہیں اور آج کے دن کی روزی طلب کر رہی ہیں۔

۳۷۶۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ عمرو بن دینار محمد بن علی کا قول نقل کرتے ہیں:

ہم اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں اپنی پسندیدہ چیزوں میں اور جب ایسی بات واقع ہو جس کو ہم پسند نہیں کرتے تو ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے اس چیز میں جس کو وہ پسند کرتا ہے"

۳۷۶۹- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، علی بن محمد بن حسن، علی بن محمد بن ابی خطیب اسماعیل بن ابان، صباح مزنی، ابوحمزہ، ابوجعفر محمد بن علی فرماتے ہیں:

اللہ کے ہاں سب سے محبوب چیز یہ ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور قضاء کو دعا ہی رد کر سکتی ہے اور نیکی میں سب سے جلد ثواب والی نیکی صلہ رحمی ہے اور گناہ جو جلدی عقوبت اور سزا کو کھینچ لائے وہ بغاوت ہے اور انسان میں یہ عیب کافی ہے کہ وہ دوسرے میں ایسا عیب نکالے جو اس میں ہے اور وہ اس سے اندھا ہے اور لوگوں کو اس چیز کا امر کرے جس سے خود منع نہیں پھیر سکتا اور اپنے ہم نشین کو تکلیف دے لایعنی باتوں سے"

۳۷۷۰- عبداللہ اصبہانی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد اموی، ابراہیم بن یعقوب یوسف بن مسلم، خالد بن یزید قسری، ابوحمزہ ثمالی

حضرت ابوجعفر سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمرؓ کے ساتھ ہوگیا مکہ تک کے لئے وہ راستے ہی میں مرگیا حضرت عمر راستے میں رک گئے اسکی نماز جنازہ پڑھی اور اسے دفن کردیا۔ کوئی دن نہیں گزرتا تھا کہ حضرت عمرؓ نہ کہتے ہوں

وہ پہنچا ایسے امر تک کہ اس سے کم کی امید رکھتا تھا اور اس امید سے پہلے ہی اس کا انتقال ہوگیا"

۳۷۷۱- علی بن احمد بن علی مصیصی، احمد بن خلید حلبی، ابونعیم، بسام صیرفی کہتے ہیں میں نے ابوجعفر محمد بن علی سے قرآن کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے"

۳۷۷۲- ابوالقاسم زید بن ابو بلال مقری، ابی حارث کلابی، عباس بن عبدالعظیم رویم بن یزید، عبداللہ بن عباس خراز، یونس بن بکیر، جعفر بن محمد بن علی بن حسین، عبداللہ بن محمد بن علی سے منقول ہے کہ علی بن حسین سے قرآن کے متعلق پوچھا گیا انہوں نے فرمایا:

نہ تو خالق ہے نہ مخلوق وہ تو بس خالق کا کلام ہے"

حضرت ابوجعفر محمد بن علی نے حضرت جابر بن عبداللہ سے مسنداً روایت کیا اور ابوجعفر نے ابن عباس اور ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے اور ابوسعید خدری، انس، حسین، حسن سے بھی اور سعید بن مسیب اور عبیداللہ بن ابی رافع سے مسنداً روایت کی ہے اور ابوجعفر سے تابعین نے روایت کیا ہے جیسے عمرو بن دینار، عطاء بن ابی رباح اور ائمہ اعلام نے بھی جیسے ابن جریج، لیث نے۔

۳۷۷۳- احمد بن قاسم بن ریان، محمد بن یونس بن موسیٰ قرشی، ابوحذیفہ بن مسعود، سفیان بن سعید ثوری، جعفر بن محمد بن علی اپنے والد اور حضرت جابرؓ سے نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے نفاس والی عورتوں کو حکم دیا احرام باندھنے کا اور یہ کہ وہ اپنے اوپر پانی بہالیں (غسل کرلیں)

فریابی نے ثوری سے روایت کیا اور امر اسماء کے الفاظ سے روایت کی یعنی اسماء بنت عمیس کو حکم دیا گیا۔

۳۷۷۴- حضور ﷺ کا خطبہ دینے کا انداز ... محمد بن احمد، حسن بن سفیان، عقبہ بن عبداللہ، عبداللہ بن مبارک سفیان، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابرؓ سے نقل کرتے ہیں:

حضور ﷺ خطبہ دیتے تو اللہ کی حمد وثناء بیان کرتے پھر فرماتے

جس کو اللہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اللہ گمراہ کردے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا سچی ترین بات کتاب اللہ کی ہے اور سب سے بہتر راستہ محمد کا ہے اور بدترین امر وہ ہے جو گھڑلی جائے اور ہر گھڑی ہوئی بات بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے اور گمراہی آگ میں لیجانے والی ہے پھر فرمایا: میں اور قیامت بھیجے گئے ہیں اس طرح اور جب قیامت کا تذکرہ کیا جاتا تو آپ کے رخسار سرخ ہوجاتے اور آواز بلند ہوجاتی اور غصہ شدید ہوجاتا گویا کہ وہ ایسے لشکر سے ڈرانے والے ہیں جو صبح یا شام کو حملہ کرے۔

اور پھر فرمایا:

جس شخص نے کوئی مال چھوڑا تو وہ اس کے اہل کو ملے گا اور جو شخص لاوارث مرا یا قرض چھوڑ کر مرا تو وہ مجھ پر ہے اور میں مومنوں کے زیادہ قریب ہوں[1]

محمد بن علی کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔ وکیع وغیرہ نے ثوری سے اسے روایت کیا ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ ۴۳، ۴۵۔ ومسند الامام احمد ۳/۳۱۰، ۳۳۸، ۳۷۱، ۳۷۱۔ والسنن الکبری للبیہقی ۳/۲۱۴، ودلائل النبوۃ لہ ۲/۲۲۳، وصحیح ابن خزیمۃ ۱۷۸۵۔

۳۷۷۵- سلیمان بن احمد، حطہ بن شعیب ازدی، محمد بن عبدالعزیز رملی، فریابی، سفیان، جعفر بن محمد، حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کیسے خوش عیش رہوں! صوروالا صور لئے ہوئے ٹھوڑی اٹھائے ہوئے کان لگائے ہوئے بے انتظار میں ہے کہ کب حکم ہو اور وہ صور پھونکے صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم کہو! حسبنا اللہ ونعم الوکیل"[1]

حضرت ابوجعفر سے ثوری کی یہ حدیث غریب ہے اس میں رملی فریابی سے متفرد ہیں اور مشہور طریق یہ ہے کہ ابونعیم وغیرہ نے ثوری، اعمش، عطیہ اور ابوسعید خدری سے روایت کی ہے۔

۳۷۷۶- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، سوید بن سعید، مفضل بن عبداللہ، جابر، ابوجعفر محمد بن علی، حضرت جابرؓ سے مروی ہے: میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا: ابن آدم ہر چیز سے غفلت میں رہتا ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے اللہ وحدہ لاشریک جب اسکی تخلیق کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتے سے فرماتے ہیں:

اسکا رزق اسکا اثر اسکی مدت عمر لکھ لو، لکھدو کہ بد بخت ہوگا یا نیک بخت، پھر یہ فرشتہ اوپر کو چلا جاتا ہے اور اس کی طرف دوسرا فرشتہ مبعوث فرماتے ہیں وہ اس کی حفاظت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جاتا ہے پھر اس کی طرف دو فرشتے مبعوث فرماتے ہیں جو اس کی نیکیاں اور گناہ لکھتے ہیں جب اس کو موت آتی ہے تو یہ دو فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور ملک الموت آ جاتا ہے جو اس کی روح قبض کرتا ہے جب اسکو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے پھر موت کے فرشتے اوپر کو چلے جاتے ہیں پھر قبر کے دو فرشتے آتے ہیں اور اسکا امتحان لیتے ہیں پھر وہ دو بھی اوپر کو چلے جاتے ہیں۔

پھر جب قیامت قائم ہوگی تو نیکیوں کا فرشتہ بھی اترے گا اور گناہوں والا فرشتہ بھی۔ اور دونوں کتاب کھول دیں گے جو اس کی گردن سے بندھی ہوگی پھر دونوں اس کے ساتھ چلیں گے ایک آگے ہوگا اور ایک پیچھے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "لقد کنت فی غفلۃ من ھذا فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم حدید" (ق: ۲۲) (یہ وہ دن ہے) اس سے تو غافل ہو رہا تھا اب ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھا دیا تو آج تیری نگاہ تیز ہوگی۔

"آج میں اس بات کی دل سے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں"

حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "لترکبن طبقاً عن طبق" حال ہے ایک کے بعد دوسرا"

پھر آپ نے فرمایا: تمہارے سامنے ایک عظیم معاملہ ہے تو اللہ عظیم سے استعانت طلب کرو"[2]

حضرت جابر اور ابوجعفر کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے جابر بن یزید جعفی اور مفضل اس میں متفرد ہیں۔

۳۷۷۷- محمد بن علی بن عمر بن سلم، محمد بن احمد، ہیثم بن احمد بن مؤمل لیثی، عبداللہ بن ابراہیم غفاری، نضیر بن سعید اسلمی، سوید، ابوجعفر، حضرت جابرؓ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

جو شخص حسب ونسب والا ہو اور وہ اسے عیب دار نہ بنائے متواضع ہو تو قیامت کے دن اللہ عزوجل کے مخلصوں میں سے ہوگا"[3]

---

[1] سنن الترمذی ۲۴۳۱ ومسند الامام احمد ۱/ ۳۲۶، ۳/ ۷۳، ومجمع الزوائد ۷/ ۱۳۰، ۱۰/ ۳۳، ۳۳۱، والمعجم الکبیر للطبرانی ۵/ ۲۲۴ والمعجم الصغیر له ۱/ ۲۲، والکنی للدولابی ۲/ ۵۰ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۰/ ۳۵۲، وشرح السنۃ ۱۵/ ۱۰۳

[2] تفسیر ابن کثیر ۸/ ۳۸۲، وتفسیر القرطبی ۱۲/ ۱۷، ۱۹/ ۲۷۸، والحبائک للسیوطی ۷۱، والدر المنثور ۶/ ۱۰۶.

[3] اللآلی المصنوعۃ للسیوطی ۱/ ۵۹، والفوائد المجموعۃ ۲۷۳، وکنز العمال ۵۷۳۷

حضرت شیخ نے فرمایا: میری کتاب میں اسی طرح نصیر بن سعید، سوید سے نقل کرتے ہیں اور اوروں نے اسے سفیان بن سعید ثوری سے نقل کیا ہے۔

۳۷۷۸- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن حماد بن سفیان، قتیبہ بن مرزبان، عبداللہ بن ابراہیم غفاری، سفیان بن سعید اسلمی، بسام صیرفی، محمد بن علی اور حضرت جابر کے طریق سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو اچھے حسب نسب کے باوجود تواضع اور مسکنت اختیار کرے وہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کے مخلصوں میں سے ہوگا۔

ابوجعفر محمد بن علی کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے غفاری اسلمی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں

۳۷۷۹- محمد بن علی بن عمر بن سلم، محمد بن جعفر بن زکریا رملی، قسیم بن منصور، یحیٰ بن صالح حاتمی، محمد بن عبداللہ کندی، بسام صیرفی، ابوجعفر محمد بن علی اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ

آپ ﷺ نے حضرت حسن اور حضرت حسین کی طرف سے ایک ایک مینڈھا عقیقہ کیا۔

یہ حدیث ابوجعفر کے طریق سے غریب ہے اور بسام کے طریق سے عزیز ہے اور یہ ان میں سے ہیں جو اہل کوفہ سے حدیثیں جمع کیا کرتے تھے۔

۳۷۸۰- محمد بن عمر بن سلم، قاسم بن محمد بن جعفر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب، ابوعبداللہ جعفر بن محمد بن علی، علی بن حسین بن علی اور حضرت امیر المومنین حضرت علی کے حوالہ سے آنحضور ﷺ کا قول منقول ہے آپ نے فرمایا

جس شخص کو اللہ عزوجل گناہوں کی ذلت سے تقویٰ کی عزتوں کی طرف منتقل کردے اسے مالدار کر دیتے ہیں بغیر مال کے اور اس کو عزت دیتے ہیں بغیر کنبہ قبیلہ کے اور اسے مانوس کر دیتے ہیں بلا کسی انیس وغمخوار کے اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس سے ڈراتے ہیں اور جو اللہ سے نہ ڈرے اسے اللہ تعالیٰ ہر چیز سے ڈراتے ہیں اور جو شخص تھوڑے رزق پر راضی ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے تھوڑے سے عمل سے راضی ہو جاتے ہیں اور جو شخص گزر بسر کی طلب میں حیاء نہ کرے اسکا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے اور اس کا دل آسودہ ہو جاتا ہے اور اسکا عیال خوش ہو جاتا ہے اور جو شخص دنیا سے بے پروائی برتے اللہ تعالیٰ حکمت کو اس کے دل پر ثابت کر دیتے ہیں جس حکمت سے اللہ تعالیٰ اس کی زبان چلاتے ہیں اور اسے دنیا سے سالم نکال لیتے ہیں ہمیشگی گھر کی طرف"

یہ حدیث غریب ہے اسے مرفوع اور مسند صرف شیخ ولید نے نقل کیا ہے۔

۳۷۸۱- ابواسحٰق ابراہیم بن عبداللہ بن اسحٰق معدل، ابوعلی احمد بن علی انصاری نیشاپوری، ابوصلت عبدالسلام بن صالح ہروی، علی بن موسیٰ رضا، ابوموسیٰ بن جعفر، جعفر بن محمد، محمد بن علی، علی بن حسین بن علی، علی بن ابی طالبؓ اور وہ حضور ﷺ سے اور حضور حضرت جبرئیل سے اللہ عزوجل کا قول نقل فرماتے ہیں۔ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میری عبادت کرو جو میرے پاس آیا اور وہ "لاالٰہ الااللہ" کی گواہی دیتا ہوا اخلاص کے ساتھ تو وہ میری پناہ میں آگیا اور جو میری پناہ میں آگیا وہ میرے عذاب سے مامون ہوگیا۔[1]

یہ حدیث مشہور ہے اس سند سے اور طاہرین روایت کرتے ہیں اپنے قابل فخر آباؤاجداد سے اور ہمارے بعض اسلاف جب یہ اسناد بیان کرتے تو کہتے: اگر یہ سند مجنون پر پڑھی جائے تو اسے افاقہ ہو جائے انصاری کہتے ہیں مجھ سے احمد بن رزین نے کہا کہ میں نے رضا سے پوچھا کہ اخلاص سے مراد ہے؟ فرمایا اللہ کی اطاعت۔

۳۷۸۲- یوسف بن ابراہیم بن موسیٰ سہمی جرجانی، علی بن محمد قزوینی، داؤد بن سلیمان قزاز، علی بن موسیٰ رضا، جعفر، محمد بن علی، حسین بن علی، علی بن ابی طالبؓ سے آپ ﷺ کا فرمان منقول ہے علم ایک خزینہ ہے سوال اس کی چابی ہے اللہ تم پر رحم کرے سوال کیا کرو اس لئے کہ

---

[1] اتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۹،۶ والدر المنثور ۶/ ۲۹۳، ۳۱۲، وتذکرۃ الموضوعات ۱۸۹ والفوائد المجموعۃ ۲۵۱.

اس میں چار افراد کو ثواب دیا جاتا ہے: سوال کرنے والا، معلم، سننے والا اور جواب دینے والا۔[1]

یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

شیخ ابو نعیم فرماتے ہیں کہ جعفر اپنے والد کا اتباع کرتے ہیں اگرچہ انکا طبقہ مؤخر ہے ان لوگوں سے یہ اس لئے کہ اصول کے ساتھ فروع کو بھی ملحق کر دیا جائے۔

(۲۳۶) جعفر بن محمد صادق[2]

محدثین میں جعفر صادق کے نام سے مشہور ہیں، انکا سلسلۂ نسب بھی بہت پیارا ہے جعفر صادق جو بیٹے ہیں محمد باقر کے جو بیٹے ہیں علی زین العابدین کے جو بیٹے حسین شہید کے، اپنے وقت کے امام، عبادت کے دلدادہ، خشوع وخضوع اور تنہائی پسند۔ پورا نام ابو عبداللہ جعفر بن محمد صادق ہے۔

۳۷۸۳- علی بن محمد بن محمود بن مالک، احمد بن محمد بن سعید، جعفر بن ہشام، محمد بن حفص بن راشد عمرو بن مقدام کہتے ہیں۔

جب میں نے ابو جعفر بن محمد کو دیکھا تو جان گیا کہ یہ نبیوں کی پشت سے ہیں"

۳۷۸۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس، محمد بن عبدالرحمن بن غزوان، مالک بن انس، جعفر بن محمد بن علی بن حسین سے منقول ہے کہ جب سفیان ثوری نے کہا: میں نہیں جاؤں گا جب تک آپ کوئی حدیث بیان کردیں تو ان سے فرمایا: میں تم کو حدیثیں بیان کروں لیکن زیادہ حدیثیں تو اچھی نہیں ہیں اے سفیان! بس جب اللہ تم کو کسی نعمت سے نوازیں اور تم چاہو کہ وہ باقی اور ہمیشہ رہے تو شکر اور حمد زیادہ کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں " لئن شکرتم لأ زیدنکم" اگر شکر کرو گے تو تمہیں اور زیادہ دوں گا (ابراہیم: ۷) اور جب تم رزق میں تاخیر پاؤ تو استغفار زیادہ کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں "استغفروا ربکم انه کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انهرا" اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے مینہ برسائے گا۔ اور مال و بیٹوں میں تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا۔ (نوح: ۱۲-۱۰)

اے سفیان! جب بادشاہ یا کوئی اور پریشان کرے تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ" زیادہ پڑھو" اس لئے کہ یہ کشادگی کی کنجی ہے اور جنت کے خزانوں میں سے ایک ہے۔ سفیان نے اپنے ہاتھ کا حلقہ بنایا اور کہا۔ تین باتیں ہیں اور کیا ہی بہترین تین باتیں ہیں حضرت جعفر کہتے ہیں:

بخدا! ان باتوں کو ابو عبداللہ نے سمجھ لیا اور وہ یقیناً اس سے مستفید ہوں گے۔

۳۷۸۵- ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن احمد بن مکرم ضبی، علی بن عبدالحمید، موسیٰ بن مسعود، سفیان ثوری کہتے ہیں:

"میں جعفر بن محمد کے پاس گیا انہوں نے اون اور ریشم کا سیاہی مائل جبہ اور ایرجانی ریشم کی چادر اوڑھ رکھی تھی میں ان کی طرف تعجب سے دیکھنے لگا تو مجھ سے کہا: اے ثوری! اس طرح کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کو تعجب ہو رہا ہے میں نے کہا: اے اللہ کے رسول کی

[1] اتحاف السادۃ المتقین ۱/۹۹ وتخریج الاحیاء ۱/۱۰ وکشف الخفا ۲/۸۵، والدر المنتثرۃ ۱۱۵ وکنز العمال ۲۸۶۶۲ والاحادیث الضعیفۃ ۴۷۸

[2] التاریخ الکبیر ۲/ت ۲۱۸۳، والجرح ۲/ت ۱۹۸۷ والجمع ۱/ت ۲۷۱، وسیر النبلاء ۶/۲۵۵، وتذکرۃ الحفاظ ۱/۱۶۶، والمیزان ۱/۴۱۴، والکاشف ۱/۱۸۶ وتهذیب الکمال ۹۵۰(۵/۷۳)

اون وقت تو آپ کا لباس ہے اور نہ آپ کے لباس کا یہ لباس رہا ہے تو مجھ سے کہا اے ثوری وہ زمانہ تنگی و ترشی کا تھا اور لوگ اپنی تنگی و ترشی کو دیکھ کر کام کیا کرتے تھے اور یہ زمانہ ایسا ہے کہ ہر چیز اپنے پورے حسن و سامان کے ساتھ دستیاب ہے اس کے بعد اپنی آستین سے کپڑا اٹھایا تو نیچے اون کا بنا ہوا سفید جبہ تھا جس کا دامن بھی بہت چھوٹا تھا اور آستین بھی تنگ تھی مجھ سے کہا

ثوری! یہ ہم نے اللہ کے لئے پہنا ہوا ہے اور یہ تمہارے لئے جو اللہ کے لئے ہے اسے ہم نے پوشیدہ رکھا ہوا ہے اور جو تمہارے لئے ہے اسے ہم نے ظاہر کر رکھا ہے۔

۳۷۸۶-احمد بن اسحٰق محمد بن عباس، حسین بن عبدالرحمن بن ابی حرب، محمد بن بشر، جعفر بن محمد سے منقول ہے کہ اللہ نے دنیا کی طرف وحی بھیجی کہ

اس کی خدمت گزار بن جا جو میری خدمت کرے اور اس کو تھکا دے جو تمہاری خدمت کرے"

۳۷۸۷-محمد بن عمر بن سلم، محمد بن احمد بن ثابت، محمد بن اسحٰق بن ابی عمارۃ، حسین بن معاذ، عمران بن ابان، اور جعفر بن محمد سے اللہ عزوجل کے قول ان فی ذالک لایات للمتوسمین بے شک اس (قصے) میں اہل فراست کے لئے نشانی ہے (الحجر ۷۵) کے بارے میں مروی ہے متوسمین سے مراد متفرسین ہے"

۳۷۸۸-عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن ادریس، محمد بن علی، محمد بن قاسم سے منقول ہے کہ حضرت جعفر بن محمد فرمایا کرتے "میں کیسے عذر پیش کروں میں تو پہلے ہی عذر تراش چکا ہوں اور میں کیسے دلیل بیان کروں میں تو جانتا ہوں جو کچھ کہ میں نے کہا ہے"

۳۷۸۹-عبداللہ، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین جرجانی، یحیٰی بن ابی بکیر، بیاح بن بسطام سے مروی ہے کہ حضرت جعفر بن محمد کھلاتے یہاں تک کہ ان کے گھر والوں کے لئے کچھ باقی نہ رہتا"

۳۷۹۰-ابوحسن احمد بن محمد بن مقسم، ابوحسن ماقولی، عیسیٰ بن صاحب الدیوان کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت جعفر کے بعض اصحاب نے بتلایا کہ حضرت جعفر سے پوچھا گیا

اللہ تعالیٰ نے ربا کیوں حرام کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا "تاکہ لوگ معروف و مشروع چیز سے نہ رک جائیں"

۳۷۹۱-محمد بن عمر بن سلم، محمد بن قاسم، عباد بن یعقوب، یونس بن ابی یعقوب، عبداللہ بن ابی یعقوب حضرت جعفر بن محمد کا قول نقل کرتے ہیں۔

انسان کی بنیاد چند خصلتوں پر ہے اور ان میں سے جس پر اس کی بناء ہے وہ یہ بھی ہے کہ وہ کبھی جھوٹ اور خیانت پر بنا نہیں کرے گا"

۳۷۹۲-عبداللہ بن محمد، محمد بن عباس، احمد بن بدیل، جریابی، ھشام بن عباد کہتے ہیں میں نے جعفر بن محمد سے یہ سنا کہ

فقہاء رسولوں کے امانت دار ہیں جب تم فقہاء کو سلاطین سے پاس جاتا دیکھو تو ان کو متہم سمجھو۔

۳۷۹۳-سلیمان بن احمد، احمد بن زید بن حریش، عباس بن فرج ریاشی، اصمعی حضرت جعفر کا قول نقل کرتے ہیں

نماز ہر متقی کے لئے ذریعہ تقرب ہے حج ہر ضعیف کا جہاد ہے، بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے اور داعی بغیر عمل کے ایسا ہے جیسا تیر مارنے والا بغیر کمان کے اور رزق میں زیادتی کرو صدقہ کر کے اور اموال کو محفوظ کرو زکوٰۃ سے اور وہ کبھی بھی تنگ دست نہ ہوگا جو میانہ روی اختیار کرے اور تدبیر کرنا آدھا معیشت کا اور محبت نصف عقل ہے اور عیال کا کم ہونا آدھی مالداری ہے اور جس نے اپنے والدین کو غمگین کیا تو بھی اس نے نافرمانی کی اور جس نے مصیبت کے وقت اپنا ہاتھ اپنی ران پر مارا تو اس کے اجر میں کمی ہوئی اور احسان اس وقت احسان ہوگا جب ذی حسب اور دین والے کے ساتھ کیا جائے اور اللہ تعالیٰ مصیبت کے بقدر صبر عطا فرماتے ہیں اور

رزق مشقت کے بقدر دیتے ہیں اور جس نے اپنی معیشت کو جانچ پڑتال سے رکھا اسے اللہ تعالیٰ نوازتے ہیں اور جو فضول میں خرچ کرے اللہ اس کو محروم کرتے ہیں"

۳۷۹۴-حضرت جعفر کا حضرت موسیٰ کو وصیت فرمانا...... احمد بن محمد بن مقسم، ابوالحسین بن علی بن حسن، ہیثم کہتے ہیں کہ جعفر بن محمد صادق کے اصحاب میں سے کسی نے کہا:

میں حضرت جعفر کے پاس گیا انکے پاس موسیٰ بھی بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ان کو وصیت کر رہے تھے جو کچھ میں ان سے یاد کر سکا وہ یہ ہے۔ اے بیٹے! میری وصیت کو قبول کرو! اور میری بات رکھو اسلئے کہ اگر تم نے ان کو یاد رکھا تو تمہاری زندگی بہتر گزرے گی اور تمہاری موت قابل رشک ہوگی۔

بیٹے! جو شخص اس پر راضی ہو جائے جو اس کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے تو وہ غنی ہے جس شخص نے اپنی آنکھیں اس پر لگا دیں جو دوسرے کے پاس ہے تو وہ فقیر ہو کر مرے گا جو شخص اس پر راضی نہ ہوا جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کر دیا ہے تو وہ اللہ کو متہم ٹھہرائے گا قضاء میں اور جو شخص اپنی غلطی کو چھوٹا سمجھے وہ دوسروں کی غلطی کو بڑا سمجھے گا اور جو اپنی غلطی کو بڑا سمجھے گا وہ دوسرے کی غلطی کو چھوٹا سمجھے گا۔

بیٹے! جو شخص دوسرے کا پردہ اٹھائے گا اس کے اپنے گھر کے پردے اٹھیں گے جو شخص بغاوت کے لئے تلوار نکالے گا وہ اسی تلوار سے قتل ہوگا اور جو اپنے بھائی کے لئے گڑھا کھودے گا خود اس میں گرے گا، جو بیوقوفوں کے ساتھ میل جول رکھے وہ حقیر ہو جائیگا اور جو علماء کے ساتھ اٹھے بیٹھے گا وہ ذی وقار ہو جائے گا اور جو گناہوں کے اڈے میں جائے گا وہ متہم ضرور ہوگا۔

بیٹے! لوگوں پر عیب لگانے سے بچو ورنہ تم پر عیب لگے گا اور لایعنی کاموں میں داخل ہونے سے گریز کرنا ورنہ ذلت اٹھانا پڑے گی۔

بیٹے! حق بات کہو چاہے تمہارے فائدے میں ہو یا نقصان میں، تمہیں اپنے دوستوں سے ہی عیب لگے گا

بیٹے کتاب اللہ کی پیروی کرو اور سلام کو پھیلاؤ اور معروف کا حکم کرو اور برائی سے روکو، قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کرو، اور جو تم سے بات نہ کرے اس کے ساتھ بات کرنے میں پہل کرو اور مانگنے والے کو دو، چغلی سے بچو اس لئے کہ تم مردوں کے دلوں میں بغض پیدا کر دیتا ہے، لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑنے سے بچو اس لئے کہ لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑنا اپنے آپ کو ہدف بنانا ہے۔

بیٹے! جب بخشش کے طلب گار ہو تو اس کے لئے لازم ہے اس کی اصل جگہ اس لئے کہ بخشش کی بھی جگہ ہوتی ہے اور اس کی کوئی اصل اور جڑ ہوتی ہے اس کی شاخیں ہوتی ہیں ان شاخوں کے پھل ہوتے ہیں اور پھل اس وقت تک اچھا نہیں ہوگا جب تک کہ اسکی جڑ نہ ہو اور جڑ اس وقت مضبوط ہوگی جبکہ عمدہ اور مناسب ہو۔

بیٹے! اگر ملنے جاؤ بھی تو اچھے لوگوں سے ملو اور برے لوگوں سے میل ملاپ نہ رکھو اس لئے کہ وہ مثل چٹان کے ہیں جو کبھی نہیں پھوٹتی اور ایسا درخت ہیں جو کبھی ثمر دار نہیں بنتا اور ایسی زمین ہے جس پر گھاس تک نہیں اگتی۔

علی بن موسیٰ کہتے ہیں اتنی وصیت کی تھی کہ وفات ہوگئی۔

۳۷۹۵-محمد عمر بن سلم، احمد بن زیاد، حسن بن بزیع، حسن بن علی کلبی، عائذ بن حبیب حضرت جعفر بن محمد کا قول نقل کرتے ہیں:

تقویٰ سے افضل توشہ نہیں ہے اور خاموشی سے زیادہ کوئی چیز اچھی نہیں اور جہالت سے زیادہ بڑا دشمن کوئی نہیں، اور جھوٹ سے بڑی کوئی بیماری نہیں"

۳۷۹۶-عبداللہ، ابوالحسن عبدی، ابوبکر قرشی، فضل بن غسان، مدینہ کے شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت جعفر بن محمد دعا کرتے تھے

یا اللہ! مجھے عزت دیجئے آپ کی اطاعت سے اور مجھے رسوا نہ کیجئے معصیت سے'' ابومعاویہ کہتے ہیں یہ بات میں نے سعید بن سلم کو بتائی انہوں نے فرمایا'' یہ اشراف کی دعا ہے''

۳۷۹۷-ابواحمد محمد بن احمد جرجانی ،اسحٰق بن ابراہیم نحوی ،جعفر بن صائغ ،سعید بن اسحٰق ،نمر بن کثیر کہتے ہیں میں اور سفیان ثوری جعفر بن محمد بن محمد کے پاس گئے میں نے کہا: میں بیت اللہ کا قصد کرتا ہوں آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھلا دیں جس کی میں دعا کیا کروں انہوں نے فرمایا

''جب تم بیت الحرام پہنچو تو اپنا ہاتھ دیوار پر رکھو اور پھر کہو '' یا سابق الفوت ، یا سامع الصوت ، ویا کاسی العظام لحما بعد الموت '' پھر جو دعا بھی کرلو'' پھر حضرت سفیان نے ان سے کچھ کہا جو میں نہ سمجھ سکا انہوں نے سفیان سے کہا:

سفیان! جب کوئی پسندیدہ امر پیش آئے تو الحمدللہ کہو اور جب کوئی ناپسندیدہ بات پیش آئے تو'' لاحول ولا قوۃ الا باللہ'' زیادہ پڑھو اور جب رزق میں تاخیر ہو تو کثرت سے استغفار پڑھو''

۳۷۹۸-عبیداللہ بن محمد ،حسن بن محمد ،سعید بن عنبسہ ،عمرو بن جمیع کے طریق سے مروی ہے کہ میں اور ابن ابی لیلی اور ابوحنیفہ حضرت جعفر بن محمد کے ہاں داخل ہوئے اور پھر محمد بن حبیش ،احمد بن زنجویہ ،ہشام بن عمار ،محمد بن عبداللہ قرشی ،عبداللہ بن شبرمہ کے طریق سے بھی مروی ہے کہ میں اور ابوحنیفہ جعفر بن محمد کے ہاں داخل ہوئے۔ ابن ابی لیلی نے کہا: آپ کے ساتھ یہ کون ہے انہوں نے فرمایا: یہ ایسا شخص ہے جسکی گہری نظر اور نفاذ ہے دین کے امر میں۔ابن ابی لیلی نے کہا شاید یہ وہ ہے جو دین کے امر کو اپنی رائے سے قیاس کرتا ہے انہوں نے فرمایا: ہاں'' حضرت جعفر نے ابوحنیفہ سے فرمایا: آپ کا کیا نام ہے؟ فرمایا: نعمان۔انہوں نے کہا:

''کیا آپ نے اپنے سر کو ناپا ہے؟ کہا: میں کیسے اپنے سر کو ناپوں۔انہوں نے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ تم کچھ کر سکو ۔اچھا یہ بتاؤ کہ آنکھوں کی نمکینی ،کانوں کی کڑواہٹ اور نتھنوں کی حرارت اور ہونٹوں کی مٹھاس کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟ حضرت ابوحنیفہ نے فرمایا

''نہیں'' انہوں نے فرمایا: میں نہیں سمجھ سکتا کہ تم کچھ کر سکو پھر پوچھا: کیا ایسا کلمہ جانتے ہو جس کا شروع کفر ہے اور آخر ایمان ہے؟ تو حضرت ابن ابی لیلی نے کہا آپ ہی بتادیں وہ چیزیں جو آپ نے ان سے پوچھی ہیں فرمایا: میرے والد نے مجھے دادا سے حضور ﷺ کا یہ قول سنایا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل واحسان سے ابن آدم کی آنکھوں میں نمکینی رکھی ہے اسلئے کہ یہ چربی کے ٹکڑے ہیں پگھل نہ جائیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل واحسان سے جو ابن ادم پر کیا ہے کانوں میں کڑواہٹ رکھی ہے جو کیڑے مکوڑوں کے لئے رکاوٹ ہے اس لئے کہ کوئی کیڑا اگر داخل ہو جائے کانوں میں تو وہ دماغ کو پہنچ جائیگا لیکن جب کڑواہٹ چکھتا ہے تو نکل بھاگتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل واحسان سے نتھنوں میں حرارت رکھی ہے جس سے آدمی ہوا حاصل کرتا ہے اگر یہ نہ ہوتو دماغ بدبودار ہو جائے اور اللہ تعالیٰ نے ابن ادم پر احسان کیا ہے کہ ہونٹوں میں مٹھاس رکھی ہے جس سے ہر چیز وہ چکھتا ہے اور لوگ اس کی گفتگو کی مٹھاس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا: مجھے اس کلمہ کے بارے میں بتایئے جس کا شروع کفر ہے اور آخر ایمان ہے انہوں نے فرمایا: اگر بندہ کہے کہ''لاالٰہ'' تو یہ کفر ہے اور اگر ساتھ کہہ دے ''الا اللہ'' تو یہ ایمان ہے پھر حضرت جعفر نے ابوحنیفہ کی طرف رخ کیا اور فرمایا:

اے نعمان! مجھے میرے والد اور دادا سے حضور کا فرمان پہنچا ہے کہ: جس نے سب سے پہلے دین کے معاملے میں رائے سے کام لیا وہ ابلیس تھا۔اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا:

آدم کو سجدہ کرو اس نے کہا انا خیر منه خلقتنی من نار و خلقته من طین

پس جو شخص دین کو اپنی رائے سے قیاس کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ابلیس کے ساتھ کھڑا کریں گے اس لئے کہ اس نے ابلیس کی پیروی کی۔

ابن شبرمہ کہتے ہیں پھر حضرت جعفر نے فرمایا: کونسا گناہ بڑا ہے قتل یا زنا؟ انہوں نے فرمایا: قتل حضرت جعفر نے کہا: اللہ تعالیٰ نے قتل کے سلسلے میں دو گواہوں کی گواہی کو قبول کیا ہے اور زنا کے بارے میں چار گواہوں کی گواہی کو! پھر پوچھا نماز اہم ہے یا روزہ؟ فرمایا نماز' انہوں نے فرمایا حائضہ روزہ رکھتی ہے لیکن نماز اسے معاف ہے اللہ بھلا کرے آپ کیسا قیاس کرتے ہیں زیادہ قیاس میں نہ پڑیں اور تقویٰ کو لازم پکڑیں۔

۳۷۹۹-محمد بن عمر بن سلم، حسین بن عصمہ، احمد بن عمرو بن مقدام رازی سے منقول ہے کہ

ایک مکھی منصور پر بیٹھی اس نے اسے ہٹایا وہ دوبارہ آبیٹھی انہوں نے دوبارہ دفع کیا یہاں تک کہ اسے زچ کر کے رکھ دیا ادھر جعفر بن محمد دربار میں داخل ہوئے منصور نے ان سے کہا ابو عبداللہ! اللہ نے مکھی کو کس لئے پیدا کیا انہوں نے فرمایا:

تاکہ ذلیل کریں اس سے جابر حکمرانوں کو"

۳۸۰۰-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، منصور بن ابی مزاحم، عنبسہ خثعمی کہتے ہیں:

میں نے جعفر بن محمد سے سنا: دین کے معاملے میں جھگڑوں سے بچو اس لئے کہ یہ دل کو مشغول اور نفاق کو پیدا کرتا ہے"

۳۸۰۱-محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، عبدالرحیم بن مطرف، عمرو بن محمد، ابوعبداللہ، جعفر بن محمد سے نقل کرتے ہیں:

جب حضرت یوسف علیہ السلام اس کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے تو گھر میں سونے سے بنا ایک بت تھا تو اس نے کہا: آپ یہیں رہو میں بت کو ڈھانپ دوں اس لئے کہ مجھے اس سے حیا آتی ہے تو حضرت یوسف نے کہا: یہ بت سے حیا محسوس کرتی ہے تو تجھے اللہ سے زیادہ حیا کرنا چاہیے سو اس سے رک گئے اور چھوڑ دیا اس کو"

۳۸۰۲-عبداللہ بن محمد، علی بن رستم، ابومسعود حضرت ابوجعفر کا قول نقل کرتے ہیں جب تم کو اپنے بھائی سے کوئی ایسی بات پہنچے جو تم کو بری لگے تو غمگین نہ ہونا اس لئے کہ اگر ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا تو وہ ایک سزا تھی جو جلدی مل گئی اور اگر ویسا نہ ہوا تو یہ ایک نیکی تھی جو اس نے انجام نہیں دی۔

ایک دفعہ موسیٰ نے کہا: پروردگار! میں آپ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ کوئی میرا تذکرہ نہ کرے مگر اچھے الفاظ کے ساتھ تو حضرت جعفر نے کہا: میں نے کبھی اپنے لئے یہ دعا نہیں کی

۳۸۰۳-عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبداللہ، ولید بن شجاع، ابراہیم بن امین، مثنی بن فرات سے منقول ہے کہ حضرت جعفر نے سفیان ثوری سے فرمایا:

نیک کام تین امور سے انجام پاتا ہے جلدی انجام دینے سے، اسکو مختصر کرنے سے اور پھر اس کو مخفی کرنے سے"

جعفر بن محمد اپنے والد، عطاء بن ابی رباح، عکرمہ، عبید اللہ بن رافع، عبدالرحمن بن قاسم سے روایت کرتے ہیں اور خود ان سے تابعین نقل کرتے ہیں جیسے یحییٰ بن سعید انصاری، ایوب سختیانی، ابان بن تغلب، ابوعمرو بن علاء، یزید بن عبید اللہ بن ھاد اور ان سے ائمہ اعلام نے نقل کیا ہے جیسے مالک بن انس شعبہ بن حجاج، سفیان ثوری، ابن جریج عبداللہ بن عمر، روح بن القاسم سفیان بن عیینہ، سلمان بن بلال اسماعیل بن جعفر، حاتم بن اسماعیل، عبدالعزیز بن مختار وغیرہ اور ان سے مسلم بن حجاج نے اپنی صحیح میں تخریج کی ہے اور ان کی حدیث سے استدلال کیا ہے

۳۸۰۴-عبداللہ، معیبان بن احمد، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، یحیٰ بن سعید، جعفر بن محمد اپنے والد سے حضرت جابر کی حدیث نقل کرتے ہیں جس میں حضرت اسماء بنت عمیس ذوالحلیفہ میں نفاس سے ہوئی تھیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر کو فرمایا کہ انکو غسل کا حکم دیں اور پھر وہ تہلیل کریں"

یہ حدیث صحیح ثابت ہے مسلم نے اپنی صحیح میں ابوغسان محمد بن عمرو عن جریر کی سند سے اس کی تخریج کی ہے اور یحیٰ بن سعید انصاری تابعین اہل مدینہ سے ہیں۔

۳۸۰۵-ابوبکر طلحی، عبداللہ بن محمد بن صبیح، محمد بن عمر بن ولید، اسحٰق بن منصور، سلام بن ابومطیع، ایوب سختیانی، جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ: جب حضرت عمر کو نیزہ مارا گیا تو آپ نے اہل بدر کے پاس پیغام بھیجا جو کہ منبر اور قبر رسول کے پاس بیٹھے تھے فرمایا: عمر تم سے کہتے ہیں کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ یہ تمہاری کمانڈ سے ہوا تو سب رونے لگے پھر حضرت علی بن طالب کھڑے ہوئے اور کہا: ہم نے تو یہ جانا کہ ہماری عمریں بھی انکو لگ جائیں"

یہ ایوب کے طریق سے حدیث غریب ہے جعفر اور ایوب بصرہ کے تابعین میں سے ہیں۔

۳۸۰۶-محمد بن ابراہیم وتمیم المعزوی الربعی، محمد بن خلف قاضی وکیع، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر، ابوالحسین بن موسیٰ علی بن جعفر، ابان بن تغلب جعفر بن محمد اپنے والد دادا سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ ستر کی عمر والے کو محبوب رکھتے ہیں اور اسی کی عمر والے سے حیاء کرتے ہیں"

حدیث جعفر غریب ہے ابان سے بھی غریب ہے ابان بن تغلب کوفہ کے تابعین میں سے ہیں۔

۳۸۰۷-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، جعفر بن محمد حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ کا تلبیہ یہ تھا" **لبیک اللھم لبیک، لبیک لاشریک لک لبیک، ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک**"[۲]

یہ حضرت جعفر اور ثوری کی حدیث صحیح ہے۔

۳۸۰۸-ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، روح بن عبادہ، شعبہ، جعفر بن محمد، حضرت جابر اسی طرح مخول، ابوجعفر اور حضرت جابر سے منقول ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کے غسل جنابت کا ذکر کیا اور پھر آپ نے فرمایا" میں تو اپنے سر پر تین دفعہ پانی بہاتا ہوں"

حضرت جعفر کی یہ حدیث اپنے والد سے غریب ہے ہم نے اسے شعبہ اور روح کے طریق سے ذکر کیا ہے"

۳۸۰۹-فاروق خطابی، ابومسلم کشی، عبداللہ بن مسلم قعنبی مالک بن انس، جعفر بن محمد اور حضرت جابر سے منقول ہے کہ:

میں نے حضور ﷺ سنا جب وہ مسجد سے نکلے اور ارادہ صفا کو جانے کا تھا: ہم وہاں سے ابتداء کریں گے جہاں سے اللہ عزوجل نے کی: پھر آپ نے صفا سے شروع کیا"[۳]

حضرت جعفر کی یہ حدیث صحیح اور ثابت شدہ ہے ان سے جم غفیر نے روایت کیا ہے کسی نے مختصر اور کسی نے قدرے طوالت کے ساتھ"

۱۔ الجامع الکبیر ۱۹۳، د، ۱۸۹۱ وکنز العمال ۴۲۶۳۸ ۴۲۶۳۹ ۴۲۶۹۹ وتاریخ ابن عساکر ۲۲۷/۲ (التھذیب)

۲۔ صحیح البخاری ۱۷۰/۲ ۲۰۹/۷ وصحیح مسلم، کتاب الحج باب ۳ وفتح الباری ۳۶۰/۱

۳۔ سنن الترمذی ۸۶۲، ۲۹۶۷، وسنن النسائی، کتاب الحج باب ۱۵۷، ۱۶۲، ۱۶۶ وسنن ابن ماجۃ ۳۰۷۴، ومسند الامام احمد ۳۲۰/۳، ۳۸۸، وشرح السنۃ ۱۳۹/۷ والسنن الکبریٰ للبیھقی ۸۵/۱، ۳۱۵/۳، ۹۳/۵

۳۸۱۰- سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، امیہ بن بسطار، یزید بن زریع، روح بن قاسم، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابرؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ

''آپ ﷺ نے پڑھا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی'' اور جس مقام پر ابراہیم کھڑے ہوئے تھے اس کو نماز کی جگہ بنالو۔ (البقرۃ ۱۲۵)

یہ جعفر کی حدیث صحیح اور ثابت شدہ ہے حدیث حج ہے اور ان سے لوگوں نے روایت کیا ہے ہم نے اسے روح عن یزید بن زریع کے طریق سے روایت کیا ہے۔

۳۸۱۱- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، محمد بن ثابت، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابر سے حضور ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں:

''میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہوں والوں کے لئے ہے۔[1]

راوی کہتے ہیں کہ حضرت جابر نے فرمایا: جو اہل کبائر میں سے نہیں انکو شفاعت کی ضرورت نہیں ہوتی''

جعفر اور محمد بن ثابت کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اسکو صرف ابوداؤد نے ذکر کیا ہے اور ابوداؤد، عمر بن علی اور حفظ میں سے انکے طبقہ کے لوگوں نے ذکر کیا ہے۔

۳۸۱۲- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن احمد بن مخلد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبادہ بن زیاد، یحیٰ بن علاء، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں ایک اعرابی حضور ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: اے محمد! مجھ پر اسلام پیش کریں آپ نے فرمایا:

تم'' اشھدان لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمداعبدہ ورسولہ '' کی گواہی دو اس نے کہا: آپ مجھ سے اجرت لیں گے آپ ﷺ نے فرمایا نہیں البتہ رشتہ داروں سے محبت۔ اس نے کہا: اپنے رشتہ داروں سے یا آپ ﷺ کے رشتہ داروں سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے رشتہ داروں سے۔ اس نے کہا لائیں میں بیعت کرتا ہوں جو آپ سے محبت نہ رکھے اور نہ آپ کے اقرباء سے اس پر اللہ کی لعنت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: آمین''[2]

یہ حدیث حضرت جعفر بن محمد کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے یحیٰ بن علاء کوفی کے طریق سے لکھا ہے۔

۳۸۱۳- ابوبکر بن خلاد، ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن یونس شامی، حماد بن عیسیٰ جہنی، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا حضرت علی بن ابی طالبؓ سے:

اے دو پھولوں کے باپ! میں تمہیں اپنے پھولوں جیسے فرزندوں کے ساتھ خیر کی وصیت کرتا ہوں عنقریب ہی تمہارے بازو اٹھ جائیں گے اللہ تم پر خلیفہ ہیں میرے بعد''[3] جب حضور ﷺ کی وفات ہوئی تو علیؓ نے فرمایا: یہ ایک بازو ہے جس کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا جب حضرت فاطمہ کا انتقال ہوا تو حضرت علی نے فرمایا یہ دوسرا بازو ہے جس کے بارے میں آپ نے

---

[1] سنن أبي داؤد ۴۷۳۹. وسنن الترمذي ۲۴۳۶ ومسند الامام احمد ۲۱۳/۳. والسنن الكبرى للبيهقي ۱۷/۸، ۱۹۰/۱۰ والمعجم الكبير للطبراني ۲۳۲/۱ ۱۱۱۸۹ ومجمع الزوائد ۳۷۸/۱۰. ومشكاة المصابيح ۵۵۹۸. والترغيب والترهيب ۴۴۶/۴. وكشف الخفا ۱۴/۲. والدرر المنتثرة ۱۰۰

[2] سنن الدارمي ۱۰/۱ والمعجم الكبير للطبراني ۹۳/۲ وصحيح ابن حبان ۲۱۱۰. ومجمع الزوائد ۲۹۲/۸. ومشكاة المصابيح ۵۹۲۵. وتاريخ بغداد ۱۹۵/۱

[3] تاريخ ابن عساكر ۲۰۱/۴. وكنز العمال ۳۴۰۴۴. ۳۷۶۸۸.

فرمایا تھا۔

یہ حدیث جعفر غریب ہے حماد بن عیسیٰ منفرد ہیں ہم نے اسے محمد بن یونس کے طریق سے لکھا ہے۔

۳۸۱۴- عبداللہ، احمد بن حسین انصاری، ابراہیم بن حبیب بن سلام مکی، ابن ابی فدیک، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

(محرم) حسین عورت کے چہرے اور سبزے کو دیکھنا بینائی میں اضافہ کرتا ہے۔[1]

حدیث جعفر غریب ہے ابن ابی فدیک منفرد ہیں مرفوعاً اور متصل ہونے میں۔

۳۸۱۵- عمر بن احمد بن عمر قاضی قصبانی، علی بن سراج مصری، عبید اللہ بن محمد فریابی، عبداللہ بن میمون قداح، جعفر بن محمد اپنے والد حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔''[2]

یہ حدیث جعفر غریب ہے اسکو صرف قداح نے روایت کیا۔

۳۸۱۶- فاروق خطابی، عباس بن فضل اسفاطی، ابوبکر بن خلاد، ابراہیم بن اسحٰق حربی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، سعید بن سلیمان، منصور بن ابی سلیمان اسود، صالح بن حسان، جعفر بن محمد اپنے دادا اور حضرت علی کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں:

آپ ﷺ نے فرمایا:

''علی! مظلوم کی بددعا سے بچو اس لئے کہ وہ اللہ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ حق والے کو حق سے محروم نہیں کرتا''[3]

جعفر بن محمد کی یہ حدیث غریب ہے منصور صالح سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۳۸۱۷- قاضی ابوبکر محمد بن عمر بن سلم حافظ محمد بن حسین بن حفص، علی بن ولید بن جابر، علی بن حفص بن عمر، حسن بن حسین، زید بن علی، جعفر بن محمد اپنے والد سے علی بن حسین، حسین بن علی، علی بن ابی طالبؓ کے سلسلہ سند سے منقول ہے:

آپ ﷺ نے فرمایا:

مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا: محمد! آپ جس سے چاہتے ہیں محبت کرلیں اسلئے کہ آپ اس سے جدا ہونے والے ہیں اور عمل کرلیں جتنا چاہے اسلئے کہ آپ آگے جاکر اس سے ملنے والے ہیں اور خوش عیش رہیے جتنا چاہے اسلئے کہ آپ مرنے والے ہیں''

راوی کہتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا:

حضرت جبرائیل نے خطبہ میں اختصار سے سب کچھ جمع کردیا۔[4]

یہ حدیث جعفر غریب ہے یہ اپنے اسلاف سے متصلاً نقل کرتے ہیں۔

۳۸۱۸- قاضی ابوبکر محمد بن عمر بن سلم، قاسم بن محمد بن جعفر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے اور حضرت جعفر بن محمد

---

[1] تنزیہ الشریعۃ ۱/۲۰۱، وکشف الخفاء ۱/۳۸۷، والاحادیث الضعیفۃ ۱۳۳

[2] سنن أبی داؤد، کتاب الصیام باب ۴۳ وسنن النسائی ۴/۱۷۶، ۱۷۷ وسنن ابن ماجۃ ۱۶۶۴، ۱۶۶۵ وسنن الترمذی ۷۱۰، ومسند الامام أحمد ۳/۳۱۹، ۵/۴۳۴، والمستدرک ۱/۴۳۳ والسنن الکبری للبیہقی ۴/۲۴۲، ۲۴۳ وفتح الباری ۴/۱۸۳

[3] تاریخ اصبہان للمصنف ۲/۲۸۹،

[4] کنز العمال ۴۴۴۴

سے علی بن حسین، حسین بن علی سے روایت ہے کہ

''میں نے رسول اللہ کو دیکھا آپ ﷺ صحابہ کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

''اے لوگو! ایسا لگتا ہے کہ موت ہمارے علاوہ کسی اور کے لئے لکھی ہے اور گویا کہ حق ہمارے علاوہ دیگر لوگوں پر واجب ہوا ہے اور گویا کہ میتوں کو رخصت کرنا کچھ سفر ہے دوبارہ لوٹ آنا ہے ہم ان کی میراث کھاتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ ہم ان کے بعد ہمیشہ رہنے والے ہیں'' ہم نے ہر نصیحت کو بھلا دیا اور ہم ہر زخم سے مامون ہو گئے خوشخبری ہے اس کے لئے جس کو اپنے عیوب لوگوں کے عیوب سے غافل کردیں، خوشخبری ہے اس کے لئے جس کی کمائی طیب ہے اور اس کے پوشیدہ امور صحیح ہیں اور علانیہ امور اچھے ہیں اور اس کا طریقہ مستقیم ہے اور خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے کسی منقصت کے بغیر اللہ کے لئے تواضع اختیار کی اور جو کچھ اس نے جمع کیا اس سے اس نے خرچ کیا بغیر کسی گناہ کے اور اہل فقہ اور اہل حکمت کے ساتھ مجالست اختیار کی اور مسکینوں اور پست لوگوں پر اس نے رحم کیا اور خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے اپنے مال میں سے زائد کو خرچ کیا اور زائد قول سے دور رک گیا اور اس نے سنت کی پیروی کی اور مڑ کر بدعت کی طرف نہیں گیا۔ پھر آپ ﷺ اتر آئے۔''[۱]

حدیث غریب ہے ہم نے اسے قاضی حافظ سے سنا اور حضرت انس سے بھی منقول ہے

۳۸۱۹-محمد بن عمر بن سلم محمد بن حسین بن حفص، علی بن حفص عبسی، حسن بن حسین، جعفر بن محمد، علی بن حسین، حسین بن علی بن ابی طالب سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانے کے بعد انتہائی عقلمندی لوگوں سے محبت کرنا ہے''[۲]

حضرت جعفر کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے۔

۳۸۲۰-حدیث اشہد باللہ واشہد للہ...... قاضی ابوالحسن بن علی بن محمد بن علی بن محمد قزوینی، محمد بن احمد بن عبداللہ بن قضاعہ، قاسم بن علا ہمدانی، حسن بن محمد بن علی بن رضا، ابوجعفر بن محمد، ابن محمد، محمد بن علی، علی بن حسین، حسین بن علی، علی بن ابی طالب رضوان اللہ علیہم اجمعین تمام رواۃ اشہد باللہ واشہد للہ کا قول کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اشہد باللہ واشہد للہ'' مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد! شراب پر دوام اختیار کرنے والا بتوں کی پوجا کرنے والے کی طرح ہے''[۳]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے عترۃ طیبہ نے اس کو روایت کیا اور یہ حضور کے روایتوں میں سے الگ طریقہ سے بھی مروی ہے

۳۸۲۱-ابوبکر حسن بن محمد بن کوثر، احمد بن یونس، ابراہیم بن حسن علاف بصری، عمر بن حفص مازنی، بشر بن عبداللہ، جعفر بن محمد اپنے والد اور دادا حضرت حسین بن علی رضوان اللہ علیہم کے سلسلہ سند سے نقل فرماتے ہیں۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بنفشہ کی فضیلت تیل پر ایسی ہے جیسے اسلام کی فضیلت تمام ادیان پر اور کاسنی کے پتوں میں کوئی پتہ نہیں ہوتا جس پر جنت کے پانی کا قطرہ نہ ہو''[۴]

۱۔ کنز العمال ۴۴۱۷۵. والجامع الکبیر ۹۵۶۳ ولسان المیزان ۴/۲۱۸. ۵/۱۲۷

۲۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ۸/۳۲۱. وتاریخ بغداد ۱۲/۱۲۵. واتحاف السادۃ المتقین ۶/۲۵۶ وتخریج الاحیاء ۲/۱۹۳ ۱۰/۱۰۹ والدرر المنتثرۃ ۸۸. وکنز العمال ۵۱۷۳ ۵۱۷۴ ۴۴۱۶۲ ۴۳۵۸۱ ومسند الشہاب للدیلمی ۲۰۰

۳۔ کنز العمال ۱۳۱۹۰ ۱۳۶۹۸ ولسان المیزان ۱/۹۳۹

۴۔ تاریخ بغداد ۷/۲۴۲ والاسرار المرفوعۃ ۲۸۲ وتنزیہ الشریعۃ ۲/۲۴۲ ۲۷۱ وتذکرۃ الموضوعات ۱۲۸. واللآلی المصنوعۃ للسیوطی ۲/۱۲۰ ۱۲۹ والفوائد المجموعۃ ۱۲۵، ۱۲۶ والموضوعۃ لابن الجوزی ۳/۶۳ ۶۵، ۶۶

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث حضرت جعفر کے طریق سے غریب ہے۔

۳۸۲۱- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، ابوبکر احمد بن محمد سعدی، موسیٰ بن ہارون حافظ، ابراہیم بن منذر حزامی، ابن ابی فدیک، سعید بن سفیان مولی اسلمین، جعفر بن محمد، عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے اسنادی حوالے سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قرض دینے والے کے ساتھ ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کا قرضہ ادا کیا جائے جب تک ایسی چیز میں نہ پڑے جسے اللہ ناپسند کرتے ہیں راوی کہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن جعفر اپنے خازن سے کہا کرتے تھے جاؤ اور قرضہ لاؤ اسلئے کہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں رات گزاروں اور اللہ میرے ساتھ نہ ہو بعد اس کے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن لیا۔

یہ حدیث حضرت جعفر کے طریق سے غریب ہے اور عبداللہ بن جعفر سے صرف سعید نے نقل کیا اور ان سے صرف ابن ابی فدیک نے نقل کیا ہے۔

۳۸۲۲- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عمر بن حفص بن غیاث، جعفر بن محمد اور حضرت ابوسعید خدری کے طریق سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے سینگوں والے کالے نر مینڈھے کی قربانی کی جو کھاتا بھی کالے میں پیتا بھی کالے میں دیکھتا بھی کالے سے اور چلتا بھی کالے میں (یعنی یہ جگہیں کالی تھیں)

حضرت جعفر کی یہ حدیث اپنے والد سے غریب ہے ہم نے اسے صرف حفص کے طریق سے لکھا ہے۔

۳۸۲۳- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنی، قعنبی جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین وادلی، یحییٰ بن عبدالحمید، سلیمان بن بلال، جعفر بن محمد، عطاء، بن ابی رباح سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے سنا:

''حضور ﷺ جب ہوا چلتی یا بادل ہوتے تو انکے چہرے سے جان لیا جاتا آپ آگے جاتے پیچھے کو جاتے جب بارش ہو جاتی تو خوش ہو جاتے اور وہ کیفیت ختم ہو جاتی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: میں ڈرتا ہوں کہ میری امت پر عذاب مسلط نہ ہو جائے''۔[۱]

یہ حدیث صحیح اور ثابت شدہ ہے عطاء اور حضرت عائشہ کے طریق سے امام بخاری نے ابن جریج عطاء، اور مسلم نے قعنبی اور سلیمان بن بلال کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔

۳۸۲۴- نجدہ کا ابن عباس سے پانچ چیزوں کے بارے میں دریافت کرنا..... سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز قعنبی، سلیمان بن بلال جعفر بن محمد، یزید بن ہرمز سے منقول ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس کو خط لکھا وہ ان سے پانچ باتیں پوچھ رہا تھا حضرت ابن عباس نے فرمایا: اگر یہ کتمان علم نہ ہوتا تو میں اسکو جواب نہ دیتا۔ نجدہ نے ان کو لکھا تھا: امابعد! آپ مجھے بتلایئے کہ کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو لے کر جنگ کو جاتے؟ اور کیا ان کا حصہ بھی مقرر کرتے؟ کیا آپ بچوں کو بھی قتل کرتے؟ اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور خمس کس کو ملے گا؟ حضرت ابن عباس نے لکھا:

حضور ﷺ غزوہ میں عورتوں کو بھی لے جاتے وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں حضور ان کو مال غنیمت میں سے کچھ دیتے لیکن مقرر حصہ ان کا نہیں تھا اور رسول اللہ ﷺ نے بچوں کو قتل نہیں کیا اور تم نے پوچھا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو بخدا! آدمی تو بوڑھا

---

[۱] سنن الدارمی ۲/۲۶۳ والمستدرک ۲/۲۳ وکنز العمال ۱۵۴۳۰ والجامع الکبیر ۵۰۶۲ والترغیب والترھیب ۱۰۳/۲ والتاریخ الکبیر ۴۷۱/۳ وتاریخ ابن عساکر ۳۴۹/۷، وفتح الباری ۵۲/۵

[۲] صحیح مسلم ۶۱۶ والسنن الکبری للبیھقی ۳۶۱/۳

ہو جاتا ہے تب بھی وہ اپنے لئے لینے کے معاملے میں کمزور ہوتا ہے اور دینے میں ضعیف ہوتا ہے بس جب وہ بہتر چیز لے لے جو لوگ لیتے تو یتیمی ختم ہوگئی اور تم نے لکھا ہے خمس کے بارے میں تو وہ ہمارے لئے ہے اور ہماری قوم سے کچھ لوگوں نے روک دیا ہے"

یہ حدیث صحیح ہے مسلم نے قعنبی سے اس کو نقل کیا ہے اور حاتم بن اسماعیل نے حضرت جعفر سے اور ان سے روایت کرنے والوں میں محمد زہری کے علاوہ یزید بن ہرمز، قیس بن سعد و سعید المقبری اور عمار بن صلیمن ہیں اور ابو اسحٰق نے ابو جعفر محمد بن علی اور یزید سے اسکو نقل کیا ہے۔

۳۸۲۶- محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب سختیانی، اسحٰق قروی، عبداللہ بن جعفر مخرمی، جعفر بن محمد، عبداللہ بن ابی رافع، مسور بن مخرمہ سے منقول ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے جو چیز مجھے تنگ کرتی ہے اسے بھی تنگ کرتی ہے اور جو مجھے خوش کرتی ہے وہ اسے بھی خوش کرتی ہے۔[1]

یہ حدیث علی بن حسین اور ابن ابی ملیکہ کے طریق سے متفق علیہ ہے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے نقل کیا اور ان سے زہری نے نقل کی اور ابن ابی ملیکہ سے لیث بن سعد نے۔

۳۸۲۷- قاضی محمد بن عمر بن سلم، محمد بن احمد بن اسماعیل عسکری، احمد بن جارود عسکری، ابو عامر اسماعیل بن محمد انصاری، ابراہیم بن محمد اسلمی جعفر بن محمد، عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد اور حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ

آپ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے ایک گائے ذبح کی"

یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے حضرت قاسم کی حضرت عائشہؓ سے اور یہ حدیث جعفر کے طریق سے غریب ہے۔

۳۸۲۸- سلیمان بن احمد، احمد بن رشدین، ہانی بن متوکل، معاویہ بن ابی صالح جعفر بن محمد، عکرمہ، ابن عباس سے منقول ہے کہ

آپ ﷺ نے فرمایا:

جس شخص نے کہا "جزی الله محمداً بما هو اهله" اس نے ستر لکھنے والوں کو ایک ہزار دن تک تھکائے رکھا۔[2]

یہ حدیث غریب ہے عکرمہ، جعفر، اور معاویہ کے طریق سے اور ہانی بن متوکل اسکندرانی اس میں متفرد ہیں۔

۱- صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۹۴ وسنن الترمذی ۳۸۶۹، والمستدرک ۱۵۴/۳ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۲۶/۱۲

۲- الترغیب والترھیب ۵۰۳/۲ ومجمع الزوائد ۱۶۳/۱۰، وتاریخ اصبھان ۲۳۰/۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۰۶/۱۱ وتاریخ بغداد ۲۸۸/۸۔

(۲۳۷) علی بن عبداللہ بن عباس[1]

۳۸۲۹- احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، موئل، سلیمان بن احمد، یحیٰی بن عبدالباقی، ابوعمیر نحاس، ضمرہ بن ربیعہ، علی بن ابی حملہ، اوزاعی سے منقول ہے کہ علی بن عباس ہر دن ایک ہزار سجدے کیا کرتے۔ مراد ان کی پانچ سو رکعتیں ہیں۔

۳۸۳۰- محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، صفوان بن نافع، ولید بن مسلم، احمد بن محمد بن کریب سے بھی منقول ہے کہ دن میں ایک ہزار سجدے کیا کرتے یعنی پانچ سو رکعتیں پڑھتے۔

۳۸۳۱- احمد بن محمد فضل، محمد بن اسحق ثقفی، محمد بن زکریا، محمد بن عبدالرحمن تیمی، ہشام بن سلیمان مخزومی کے سلسلہ سند سے ثابت ہے کہ علی بن عبداللہ بن عباس جب مسجد حرام تشریف لاتے حج یا عمرہ کے لئے قریش مسجد حرام میں اپنی مجالس کو معطل کر دیتے اور اپنے حلقوں کی جگہ کو چھوڑ دیتے اور حضرت علی بن عبداللہ بن عباس کی مجلس کو لازم پکڑ لیتے ان کی عظمت وجلال اور فضیلت کی وجہ سے اگر وہ بیٹھتے تو یہ بھی بیٹھ جاتے اگر وہ کھڑے ہوتے تو یہ بھی کھڑے ہوتے اگر وہ چلتے تو یہ چلنے لگ جاتے اور کوئی بھی قریشی مسجد حرام میں ذکر کی مجلس نہ جماتا جب تک حضرت علی بن عبداللہ مسجد حرام سے تشریف نہ لے جاتے''

۳۸۳۲- ابواحمد بن جبلہ، ابوعباس سراج، عبیداللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر، جعفر بن سلیمان سے مروی ہے

حضرت علی بن عباس کی کنیت ابوالحسن تھی ایک مرتبہ جب وہ عبدالملک کے پاس آئے تو اس نے کہا اپنے نام اور کنیت کو تبدیل کر لیں اس لئے کہ یہ کنیت اور نام میں برداشت نہیں کرسکتا انہوں نے فرمایا:

نام تو نہیں تبدیل کروں گا ہاں میری کنیت ابومحمد ہے آج سے''

عامر نے یہ حدیث عبداللہ بن عباس سے نقل کی تابعین میں سے زہری، سعد، منصور، معتمر وغیرہ نے نقل کی ہے۔

۳۸۳۳- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحیٰی بن سعید، ہشام بن عروہ، زہری علی بن عبداللہ، ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ:

آپ ﷺ نے گوشت یا دستی کھایا پھر نماز پڑھی اور پانی کو ہاتھ تک نہ لگایا'' ہشام کہتے کہ یہ حدیث محمد بن علی، ابن عباس، وہب بن کیسان، محمد بن عمرو، عطاء اور ابن عباس سے بھی مروی ہے۔

انہوں نے اکثر احادیث اپنے والد عبداللہ بن عباس سے نقل کی ہیں تابعین میں سے زہری، سعد بن ابراہیم منصور بن معتمر وغیرہ نے ان سے روایت کی ان کی اولاد نے بھی ان سے حدیث نقل کی ہے۔

۳۸۳۴- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، یونس بن ابی اسحق، منہال بن عمرو، علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ

مجھے حضرت عباس نے حکم دیا فرماتے ہیں میں رات کو آپ ﷺ کے پاس گیا اور مسجد چلا گیا آپ ﷺ نے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی یہاں تک کہ مسجد میں کوئی باقی نہ رہا پھر میرے پاس آپ کا گزر ہوا پوچھا: کون ہو؟ میں نے کہا: عبداللہ آپ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے حضرت عباس نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے ہاں رات گزاروں آپ نے فرمایا: چلو پھر جب آپ لوٹے اور گھر داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا عبداللہ کے لئے بھی بستر بچھاؤ میرے لئے ٹاٹ کا ایک تکیہ لایا گیا اور مجھے عباس کے بچھے

---

[1] طبقات ابن سعد ۳۱۲/۵ والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۲۰۲ والجرح ۶/ت ۱۰۵۱ والجمع ۳۵۹/۱ وسیر النبلاء ۲۵۲/۵ والکاشف ۲/ت ۳۹۹۳ وتهذیب الکمال ۲۰ (۴۰۹۵) ۳۵/۲۰

تھے کہ سوتا نہیں حضور کی نماز دیکھنا آپ ﷺ آئے اور سو گئے یہاں تک کہ میں آپ کی نیند کی حالت میں تیز آواز سننے لگا پھر آپ بستر پر بیٹھ گئے اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا" سبحان الملک القدوس "تین مرتبہ کہا پھر سورۃ آل عمران کی یہ آیت پڑھی یہاں تک اس سورۃ کو ختم کردیا"ان فی خلق السموت والارض" (بقرۃ:۱۶۴) پھر آپ کھڑے ہوئے اور مسواک فرمائی پھر اپنے جائے نماز کی طرف گئے اور دو رکعتیں پڑھیں جو نہ زیادہ لمبی تھیں اور نہ زیادہ چھوٹی پھر آپ اپنے بستر کو آئے اور سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کی آواز سنی پھر بستر پر بیٹھ گئے اور اسی طرح کیا جس طرح پہلے کر چکے تھے (پہلی دفعہ میں، پھر آپ نے مسواک کی اور اپنے جائے نماز کو گئے اور دو رکعتیں پڑھیں جو نہ زیادہ لمبی تھیں اور نہ زیادہ چھوٹی پھر اپنے بستر کو آئے اور سو گئے یہاں تک کہ میں آپ کی آواز سننے لگا پھر آپ بیٹھے اور اسی طرح کیا جس طرح پہلے کیا پھر آپ نے نماز پڑھی پھر آپ نے وتر ادا کئے جب آپ نے نماز ادا کرلی تو میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا

اللھم اجعل فی بصری نوراً، واجعل فی سمعی نوراً، واجعل فی لسانی نوراً، واجعل فی الفمی نوراً، واجعل عن یمینی نوراً، واجعل عن یساری نواً، واجعل من امامی نوراً، واجعل من خلفی نوراً، واجعل من فوقی نوراًواجعل من تحتی نوراً، واجعل لی یوم القیامۃنوراً واعظم لی نوراً"

یہ حدیث ابن عباس سے صحیح اور کئی طریقے سے مروی ہے یونس سے ابواحمد زبیری نے اسی طرح نقل کی اور داؤد بن عیسیٰ نخعی، منصور بن معتمر اور علی نے اس کو روایت کیا اور اسے حبیب بن ابی ثابت محمد بن علی اپنے والد اور دادا سے نقل کرتے ہیں اسے احوص بن حکیم علی بن عبداللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں اور ان تمام روایات میں ابوکریب حضرت ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کریب سے مخرمہ بن سلمان، عمرو بن دینار، شریک بن عبداللہ بن ابی نمر، سلمہ بن کہیل، بکیر طائی نے روایت کیا امام مسلم رحمہ اللہ حبیب بن ابی ثابت اور محمد بن علی کے طریق میں متفرد ہیں۔

۳۸۳۵-محمد بن جعفر بن ہیثم جعفر صائغ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حبیب بن حسن، عمرو بن حفص دوسی، عاصم بن علی، قیس بن ربیع، داؤد بن علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد اور دادا سے نقل کرتے ہیں کہ:

مجھے حضرت عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا میں ان کے پاس شام کو آیا وہ میری خالہ میمونہ کے گھر میں تھے فرماتے ہیں آپ ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے جب فجر سے پہلے دو رکعت پڑھ لیں تو یہ دعا فرمائی:

"'اللھم انی اسالک رحمۃ من عندک تھدی بھاذبنی" وتحفظ بھاغالبی، وترفع بھاشاھدی، وتزکی بھاعملی، وتبیض بھاوجھی، وتلھمی بھارشدی، وتعصمنی بھا من کل سوء، اللھم اعطنی ایمانا صادقا، ویقینا لیس بعدہ کفر، ورحمۃ انال بھا شرف کرامتک فی الدنیا والآخرۃ، اللھم انی اسالک الفوز عندالقضاء، ومنازل الشھداء، وعیش السعداء، والنصر علی الاعداء، اللھم انی انزل بک حاجتی وان قصر رأی، وضعف عملی، وافتقرت الی رحمتک، فاسالک یاقاضی الامور وباشافی الصدور، کماتجیر بین البحور ان تجیرنی من عذاب السعیر، ومن دعوۃ الثبور، وفتنۃ القبور.

اللھم وما عنہ رائی وضعف عنہ عملی، ولم تنلہ مسألتی. ولم تبلغہ امنیتی من خیر وعدتہ احداً من عبادک، اوخیرانت معطیہ احداً من خلقک، فانی ارغب الیک فیہ، واسالک یارب العالمین.

اللھم اجعلنا ھادین مھدیین غیر ضالین ولا مضلین حرباً لاعدائک سلما لأولیائک، نحب بحبک محبیک، ونعادی بعداوتک من خالفک من خلقک

اللھم ھذا الدعاء وعلیک الاجابۃ، واللھم وھذا الجھد وعلیک التکلان، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ، اللھم ذا الحبل الشدید، والأمر الرشید، اسالک الامن یوم الوعید، والجنۃ یوم الخلود، مع المقربین الشھود، الرکع السجود، الموفین بالعھود انک رحیم ودود، تفعل ماترید، سبحان الذی لبس العز وتکرم بہ، سبحان الذی تعطف بالمجد وقال بہ، سبحان الذی لاینبغی التسبیح الا لہ، سبحان ذی العز والبھاء، سبحان ذی القدرۃ، الکرم، سبحان الذی، احصی کل شیء بعلمہ.

اللھم اجعل لی نوراً فی قلبی، ونوراً فی قبری، ونوراً فی سمعی، ونوراً فی بصری ونوراً فی شعری، ونوراً فی بشری، ونوراً فی لحمی، ونوراً فی دمی، ونوراً فی عظامی، ونوراً بین یدی، ونوراً من خلفی، ونوراً من یمینی، ونوراً عن شمالی، ونوراً من تحتی ونوراً من فوقی، اللھم زدنی نوراً، واعطنی نوراً. واجعل لی نوراً''

اس حدیث کو اس سیاق اور دعا کے ساتھ صرف انکے بیٹے داؤد نے نقل کیا ہے اور ان سے محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ متفرد ہیں۔

۳۸۳- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحیی بن معین، ہشام بن یوسف عبداللہ بن سلیمان، محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد اور دادا ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو اس لئے کہ وہ تم کو اپنی نعمتوں میں سے کھلاتا ہے اور مجھ سے محبت کرو اللہ کا مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے اور میرے اہل بیت سے محبت کرو میری ان سے محبت کی بناء پر۔[۱]

ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث غریب ہے حضور سے ماثور نہیں ہے سوائے علی بن عبداللہ بن عباس کے طریق سے اور ان سے بھی ہشام بن یوسف، عبداللہ سے متفرد ہیں اور ہشام بن یوسف قاضی صنعاء تھے ان سے بھی علی بن بحر نے یحیی بن معین کی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۸۴- حبیب بن حسن، حسن بن محمد بن محمد بن سلمان شغوی، ہشام بن عمار، ولید بن مسلم، حکم بن مصعب، محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد اور دادا کے سلسلۂ سند سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''جو استغفار کو لازم پکڑے اللہ تعالیٰ اس کا ہر غم دور کردینگے اور ہر تنگی سے اس کا راستہ نکالیں گے اور اسکو رزق ملے گا جہاں سے وہ گمان بھی نہ کرتا ہوگا۔[۲]

یہ حدیث غریب ہے محمد بن علی کے طریق سے اور اس میں حکم بن مصعب متفرد ہیں۔

۳۸۵- عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب، ابوبکر احمد بن محمد بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ہاشم، عبداللہ بن نمیر، عتبہ بن یقظان، داؤد بن علی اپنے والد اور دادا ابن عباس سے نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا مومن کو ناپسند، توبہ کرنے والا، اور بھول جانے والا پیدا کیا گیا ہے جب نصیحت کی جاتی ہے تو نصیحت قبول کرلیتا ہے''۔[۳]

---

[۱] سنن الترمذی ۳۷۸۹ والمستدرک ۱۴۹/۳ والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۴۲/۱۰ ۳۹/۳ والتاریخ الکبیر ۱۸۳/۱ والتاریخ بغداد ۱۶۰/۴ والعلل المتناھیۃ ۲۶۶/۱

[۲] والسنن الکبری للبیھقی ۳۵۱/۳ والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۴۲/۱۰ وسنن ابی داؤد ۱۵۱۸ وسنن ابن ماجۃ ۳۸۱۹ والترغیب والترھیب ۴۶۸/۲ وشرح السنۃ ۷۹/۵ ومشکاۃ المصابیح ۲۳۳۹

[۳] المعجم الکبیر للطبرانی ۳۴۲/۱۰ ۳۰۴/۱۱ والکامل لابن عدی ۱۹۵۸/۳ واتحاف السادۃ المتقین ۵۹۵/۸، کشف الخفا ۲۴۳/۱

یہ حدیث داؤد بن علی کے الفاظ سے غریب ہے ان سے صرف ابن نمیر اور عقبہ نے نقل کیا۔

۳۸۳۹- ابوعمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، نصر بن علی جہضمی، وہب بن جریر، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی بکر، علی بن عبداللہ بن عباس، اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ

آپ ﷺ فتح والے دن داخل ہوئے کعبہ میں تین سو ساٹھ بت تھے ابلیس نے ان کے قدموں کو سیسہ سے گاڑ دیا تھا آپ ﷺ آئے آپکے پاس ایک شاخ تھی آپ ان سب سے ہر بت کی طرف اشارہ کرتے تو وہ اوندھے منہ گرتا اس دوران آپ فرمارہے تھے: (وقل جآء الحق وزهق الباطل، ان الباطل كان زهوقا) اور کہہ دو حق آ گیا اور باطل نابود ہو گیا بے شک باطل نابود ہونے والا ہے۔ (اسراء ۸۱)

یہاں تک کہ آپ نے وہ شاخ تمام پر پھیر دی۔[1]

یہ حدیث علی بن عبداللہ کے طریق سے غریب ہے اور محمد بن اسحٰق اس میں متفرد ہیں۔

۳۸۴۰- سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، عمرو، ابن ہاشم بیروتی، اوزاعی، اسماعیل بن عبداللہ مخزومی، علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

آپ ﷺ پر پیش کیا گیا اس کو جو آپ کے بعد آپ کی امت کے لئے کھول دیا جائے گا ایک ایک کر کے تو آپ اس سے بہت خوش ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی" ولسوف يعطيك ربك فترضى "اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ (الضحیٰ:۵) یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک ہزار محلات عطا فرمائے ہر محل میں بے شمار بیویاں اور حشم وخدم ہوں گے"

یہ حدیث علی بن عبداللہ بن عباس کے طریق سے غریب ہے ان سے صرف اسماعیل نے روایت کیا اور ان سے سفیان ثوری، اوزاعی، اسماعیل نے اسی طرح روایت کیا ہے۔[2]

۳۸۴۱- (سلیمان بن احمد، احمد بن داؤد مکی، حفص بن عمر حزنی، جعفر بن سلیمان، ابی سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس (علی بن عبداللہ بن عباسؓ) سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے کہ

جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی رکاب پکڑی نہ اس کو اس سے کوئی امید تھی اور نہ کوئی ڈر تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے"۔[2]

یہ علی کی احادیث میں سے ہے اور علی اس میں متفرد ہیں اور ان سے سلیمان اور سلیمان سے انکے بیٹے جعفر متفرد ہیں۔

(۲۳۸) محمد بن کعب قرظی[3]

محدثین کی مبارک جماعت میں شامل ایک مبارک ترین ہستی قرظی، ابوحمزہ محمد بن کعب کی ہے دنیا سے اکثر نفرت دلاتے رہتے اور برائیوں کے نقصانات اور ان کے عواقب پر اکثر گفتگو کرتے۔

۳۸۴۲- عبداللہ بن محمد بن علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، یونس بن عبدۃ اور محمد بن کعب قرظی سے منقول ہے کہ

۱۔ صحیح البخاری ۳/ ۱۷۸، ۱۰۸/۹۔ وصحیح مسلم، کتاب الجهاد ۸۴، ۸۷۔ وفتح الباری ۵/ ۱۲۲، ۱۶/۸، ۲۰۰۔

۲۔ انظر الحدیث فی: المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۳۳۷، ومجمع الزوائد ۱۶/۸۔ والکنی للدولابی ۹۹/۲۔

۳۔ طبقات ابن سعد ۹/ ق ۱/ ۱۹۱ والتاریخ الکبیر ۱/ ت ۶۷۹، والجرح ۳۰۳/۸، والاستیعاب ۳/ ۱۳۷۷، والعبر ۲۲۸/۲۔ وسیر النبلاء ۶۵/۵، الکاشف ۳/ ت ۵۲۱۰ وتهذیب الکمال ۵۵۷۳۔ (۲۶/ ۳۴۰)

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس میں تین خصلتیں پیدا فرما دیتے ہیں: دین میں تفقہ، دنیا سے بے رغبتی و بیزاری، اور اپنے عیوب پر نظر"

۳۸۴۳-عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن علی، عبایۃ بن کلیب، محمد بن نصر حارثی سے منقول ہے کہ حضرت محمد بن کعب قرظی فرمایا کرتے تھے:

دنیا فنا کا گھر ہے اور منزل ہے اس سے نیک بخت لوگوں نے اعراض کیا اور بدبختوں کے ہاتھوں سے یہ نکل بھاگی بس بدبخت لوگ وہ ہیں جو اس کی رغبت رکھتے ہیں اور نیک بخت وہ ہیں جو اس سے زہد اختیار کرتے ہیں، یہ تکلیف میں ڈالنے والی ہے اس کو جو اس کی بات مانے اور ہلاک کرنے والی ہے اسکو جو اس کی پیروی کرے اور خیانت کرنے والی ہے اس سے جو اس کے سامنے جھک جائے اسکا علم جہل ہے اس کی مالداری فقر ہے اس کی زیادتی نقصان ہے اور اس کے ایام گردش میں ہیں"

۳۸۴۴-ابو محمد بن حیان، علی بن اسحق، حسین مروزی، ابن المبارک، داؤد بن قیس کہتے ہیں میں نے ابن کعب سے سنا،

زمین ایک شخص کے لئے روتی ہے اور ایک شخص کے خلاف روتی ہے روتی تو اس کے لئے ہے جو اس کی پشت پر اللہ کی اطاعت کے اعمال انجام دیتا ہے اور روتی اس کے خلاف ہے جو اس کی پشت پر اللہ کی معصیت کے کام کرتا تھا اور اس نے اسے مشقت میں ڈال رکھا تھا پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی:

"فمابکت علیهم السماء والارض وما کانو منظرین" پھر تو ان پر آسمان وزمین کو رونا آیا اور نہ ان کو مہلت ہی دی گئی (الدخان:۲۹)

۳۸۴۵- احمد بن جعفر بن مالک، یحییٰ بن محمد عزی، محمد بن خداش، محمد بن یزید واسطی، محمد بن سلم طائفی، عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے محمد بن کعب سے پوچھا اس آیت کے بارے میں "فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره ۔ ومن یعمل مثقال ذرة شرا یره" تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا (الزلزال: ۸،۷)

انہوں نے فرمایا:

کافر جو بھی نیکی کا ایک ذرہ بھی کرے گا تو اس کا ثواب وہ اپنے آپ یا اپنے اہل یا اپنے مال میں دیکھ لے گا یہاں تک کہ وہ جب اس دنیا سے جائے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی اور جو مومن بھی ایک ذرہ بھی گناہ کا انجام دے گا وہ اس کی عقوبت اپنے آپ میں یا اپنے اہل میں یا اپنے مال میں ضرور پائے گا یہاں تک کہ جب وہ اس دنیا سے جائے گا تو ایک گناہ بھی اس کے ذمہ نہیں ہوگا"

۳۸۴۶-عبداللہ ابو الحسن بن ابان، ابو بکر اموی، ابو عبدالرحمن زہیر بن عباد، ابو بکر بصری سے منقول ہے کہ حضرت ابن کعب کی والدہ نے اپنے بیٹے سے کہا:

بیٹے! اگر میں تمہیں بچپنے اور پھر اب جوانی میں تجھے نہ جانتی کہ تو اچھا انسان ہے تو میں تو یہ سمجھی کہ تو نے کوئی گناہ ایجاد کرلیا ہے اس لئے کہ تم دن رات کیا کرتے ہو انہوں نے فرمایا

امی جان! میں اس بات سے بے خوف نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر مطلع ہوں اس حال میں کہ میں گناہوں میں ہوں پھر وہ مجھ سے ناراض ہو جائے اور کہے جاؤ! تمہاری مغفرت نہیں کرتا۔ مجھ پر قرآن کریم کے عجائب سے ایسے ایسے امور منکشف کرتا ہے کہ رات ساری گزر جاتی ہے اور میں اس سے فارغ تک نہیں ہو پاتا

۳۸۴۷-محمد بن علی، محمد بن حسن بن زیاد، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ غسانی، اپنے والد اور دادا سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے حضرت محمد بن کعب کو خط لکھا کہ اپنا غلام سالم مجھے فروخت کردیں وہ بڑا عبادت گزار تھا انہوں نے فرمایا: میں تو اسے مدبر بنا چکا ہوں

انہوں نے کہلا بھیجا کہ اچھا اسے صرف میرے پاس بھیج دیں حضرت سالم ان کے پاس آئے تو حضرت عمر نے کہا: آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں کس مصیبت میں گرفتار ہو چکا ہوں اور مجھے اندیشہ اس بات کا ہے کہ میری نجات نہ ہوگی تو حضرت سالم نے ان سے کہا: اگر بات ایسی ہی ہے جیسے آپ کہہ رہے ہیں ایک تو یہی نجات ہے آپ کے لئے ورنہ معاملہ وہی ہے جو آپ اندیشہ کر رہے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا سالم! ہمیں کوئی نصیحت کیجئے حضرت سالم نے کہا:

حضرت آدم نے ایک غلطی کی تو جنت سے نکال دیئے گئے اور تم غلطیوں پر غلطیاں کرتے ہو اور یہ امید کرتے ہو کہ جنت میں جاؤ گے بس اتنا کہہ کر خاموش ہو گئے۔

۳۸۴۸-محمد بن محمد بن عبداللہ بن زید، احمد بن اسحٰق قاضی، محمد بن قاسم، اصمعی، ابومقدام ہشام بن زیاد سے منقول ہے کہ حضرت محمد بن کعب سے پوچھا گیا:

رسوائی کی جگہ کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ آدمی، اس کو برا سمجھنے لگے جس کو وہ اچھا سمجھتا تھا اور اس کو اچھا سمجھنے لگے جس کو وہ برا سمجھتا تھا۔

۳۸۴۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک حمید اللہ بن وہب حضرت ابن کعب کا قول نقل فرماتے ہیں

میں پوری رات یہاں تک کہ صبح ہو جائے سورۂ زلزال اور سورۂ قارعہ پڑھوں اور اس سے زائد کچھ نہیں انکو پڑھتا ہوں اور ان میں غور کرتا ہوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں پورا قرآن پڑھ لوں۔

۳۸۵۰-محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن فضل بن موسیٰ، محمد بن بکار، ابومعشر، محمد بن کعب قرظی سے منقول ہے کہ:

اگر ذکر کو چھوڑ بیٹھنے کی رخصت کسی کو ملتی تو حضرت زکریا کو ضرور دے دی جاتی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اٰیتک الا تکلم الناس ثلثة ایام الا رمزا واذکر ربک کثیرا" نشانی یہ کہ تم لوگوں سے تین دن اشارے کے سوا بات نہ کر سکو گے تو اپنے پروردگار کی کثرت سے یاد کرنا۔ (ال عمران:۴۱)

اور کسی کو چھوٹ دی جاتی تو ان کو دی جاتی جو اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "یاایھاالذین امنوا اذالقیتم فئة فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا" مومنو جب تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو۔ (الانفال:۴۵)

۳۸۵۱- ابوبکر محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب ابوصخر، محمد بن کعب قرظی سے اللہ کے قول "اصبروا وصابروا ورابطوا" کے بارے میں منقول ہے۔

صبر کرو اللہ کے دین پر اور صبر شعار رہو اس وعدے کے لئے جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا ہے اور میرے دشمن کے مقابلے میں حفاظت کا فریضہ سرانجام دو اور اللہ سے ڈرو آپس کے معاملات میں "لعلکم تفلحون" "اس وقت جب تم مجھ سے آملو گے"

۳۸۵۲-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ قطب ابن علا، ابومعشر، محمد بن کعب سے اللہ عزوجل کے قول کے بارے میں نقل کرتے ہیں

"لولا ان رای برهان ربه" کہ اللہ نے قرآن میں جو حلال کیا ہے اسے اس نے حلال لیا اس سے جو حرام کیا ہے اسے

۳۸۵۳-حبیب، حسن، ابومسلم کشی، ابوعاصم نبیل، محمد بن رفاعہ، محمد بن کعب قرظی سے "اذ یغشی السدرة ما یغشی" "جبکہ اس بیری پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا (النجم ۱۶) کی تفسیر منقول ہے کہ۔

"وہ سونے کی تتلیاں تھیں جو بیری کو ڈھانپے ہوئی تھیں"

۳۸۵۴-ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم علی بن رستم ہیثم بن خالد یحیی بن صالح ابومعشر محمد بن کعب سے "منها قائم وحصيد" "ان میں سے بعض تو باقی ہیں اور بعض تہس نہس ہو گئے۔ (ھود ۱۰۰) کے بارے میں ہے قائم سے مراد وہ نبات ہے جو کھڑی رہے اور حصید سے مراد وہ ہے جو کاٹ دی گئی ہو"

۳۸۵۵-ابومحمد بن حیان محمد بن یحیی، ابوکریب، وکیع، ابومودود کہتے ہیں میں نے کعب قرظی سے سنا:

حضرت یوسف نے اپنا سر چھت کی طرف بلند کیا تو گھر کی دیوار پر لکھا تھا "ولا تقربوا الزنا انه كان فاحشة وساء سبيلا" اور زنا کے بھی پاس نہ جانا کہ وہ بے حیائی اور برائی کی راہ ہے۔ (اسراء ۳۲)

۳۸۵۶-ابوبکر آجری عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید سعید بن سلیمان، ابومعشر، اور محمد بن کعب سے "ان عذابها كان غراما" بے شک اس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے۔ (الفرقان ۶۵) کے بارے میں مروی ہے کہ یہ سزا ہے اس کی کہ دنیا میں عیش میں رہے"

۳۸۵۷-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن سوید، حسین بن علی بن اسود، مرہ بقری، موسیٰ بن عبیدہ محمد بن کعب سے "ان عذابها كان غراما" کے بارے میں منقول ہے کہ اللہ نے ان سے اپنی نعمتوں کی قیمت مانگی وہ ادا نہ کر سکے تو اللہ نے ان کو اپنی نعمتوں کی قیمت کے قرض کے طور پر جہنم میں داخل کر دیا"

۳۸۵۸-ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحٰق ثقفی، قتیبہ بن سعید، عبدالرحمن بن ابی الموال کہتے ہیں میں نے محمد بن کعب سے اس آیت کے متعلق پوچھا: "وما اتيتم من ربا ليربوفي اموال الناس فلا يربوا عند الله" "اور جو تم سود دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں افزائش ہو تو خدا کے نزدیک اس میں افزائش نہیں ہوتی۔ (الروم ۳۹) انہوں نے فرمایا

وہ شخص جو اپنا مال اس لئے دیتا ہے کہ اسکو اسکا بدلہ ملے اور زیادہ ملے تو یہ اللہ کے ہاں بڑھوتری نہیں پاتا اور وہ مال جو اللہ کی رضا کے لئے دیا جائے اور اس سے بدلہ مقصود نہ ہو تو ایسے مال واللہ دگنا کرتے ہیں"

۳۸۵۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر محمد بن عباس محمد بن مثنی، ابوبکر حنفی ہمام بن حانی مدنی، کہتے ہیں میں نے محمد بن کعب سے اللہ عزوجل کے قول "ادخلني مدخل صدق واخرجني مخرج صدق" مجھے اچھی طرح (مدینے میں) داخل کیجیو اور (مکے سے) اچھی طرح نکالیو (الاسراء: ۸۰) کے متعلق استفسار کیا تو انہوں نے فرمایا

بندہ کہتا ہے: میرے خفیہ اور اعلانیہ امور کو اچھا کر دیجئے"

۳۸۶۰-ابومحمد بن حیان محمد بن یحیی مروزی، عاصم بن علی، ابومعشر محمد بن کعب، اللہ تعالیٰ کے اس قول "او القى السمع وهو شهيد" یا دل سے متوجہ ہو کر سنتا ہے (ق ۳۷) کے بارے میں فرماتے ہیں

"وہ قرآن پاک سنتا ہے اور اس کا دل اس کے ساتھ ہوتا ہے کہیں دوسری جگہ نہیں ہوتا۔

۳۸۶۱-ابومحمد بن حیان محمد بن عبداللہ بن رستہ ابوایوب نعمان، موسیٰ بن عبیدہ اور محمد بن کعب سے منقول ہے "فاسعوا الى ذكر الله" تو اللہ کی یاد کے لئے جلدی کرو۔ (الجمعہ ۹) کی سے مراد یہ ہے کہ وہ کام ہاتھ سے کر رہا ہو۔

۳۸۶۲-ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحٰق قتیبہ بن سعید عبدالرحمن بن ابی الموال اور محمد بن کعب سے منقول ہے

کبیرہ گناہ تین ہیں تو اللہ کے عذاب سے مامون ہو جائے اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جائے اور تو اللہ کی رحمت و مہربانی سے ناامید ہو جائے پھر حضرت قرظی نے یہ آیات تلاوت فرمائیں "افامنوا مكر الله ولا يامن مكر الله الا القوم الخاسرون" کیا یہ لوگ خدا کے داؤں کا ڈر نہیں رکھتے (سن لو) خدا کے داؤں سے وہی لوگ نڈر ہوتے ہیں جو خسارہ پانے والے ہیں۔ (الاعراف: ۹۹) "ومن يقنط من رحمة ربه الا الضالون" خدا کی رحمت سے مایوس ہونا گمراہوں کا کام ہے (الحجر: ۵۶) اور حضرت یعقوب علیہ

السلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا:("لاتیأسوا من روح اللہ انہ لایأس من روح اللہ الا القوم الکفرون" اور خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو کہ خدا کی رحمت سے بے ایمان لوگ ناامید ہوا کرتے ہیں۔(یوسف:۸۷)

۳۸۶۳-محمد بن علی، احمد بن جعفر بن موسیٰ، ابو ہشام رفاعی، یحییٰ بن یمان اسماعیل بن رافع اور حضرت ابن کعب قرظی سے منقول ہے:

صاحب قرآن کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت سے مشرق و مغرب روشن ہو جائیں گی"

۳۸۶۴-عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ہشام بعلبکی، محمد بن شعیب اور عمر مولی عفرہ سے منقول ہے کہ میں نے محمد بن کعب قرظی کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

جھوٹ بولتے ہیں خدا کی قسم زمین والوں کا کوئی ستارہ آسمان پر نہیں بلکہ یہ لوگ کاہنوں کی پیروی کرتے اور ستاروں کو علت بناتے ہیں پھر یہ آیت پڑھی"ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین تنزل علی کل افاک اثیم "میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں۔ ہر جھوٹے گناہگار پر اترتے ہیں۔(الشعراء ۲۲۱-۲۲۲)

۳۸۶۵- ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، یونس بن عبد الاعلیٰ، ابن وہب، قاسم بن عبداللہ، موسیٰ بن عقبہ حضرت قرظی سے نقل کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی ابتدائے تخلیق ہی کفر پر کی تھی اس نے ملائکہ کی طرح عمل کیا پس اللہ نے اس کو ابتدائے تخلیق کی طرف لوٹا دیا اور جادوگروں کی تخلیق ہی نیک بختی پر تھی انہوں نے جادوگروں کے جیسے اعمال کئے پھر اللہ نے ان کو اس ابتدائے تخلیق کی طرف لوٹا دیا یعنی نیک بختی کی طرف یہاں تک کہ انکی وفات بھی نیک بختی اور سعادت کی حالت میں ہوئی۔

۳۸۶۶-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمن مقری، حیوۃ، ابوصخر محمد بن کعب قرظی سے نقل کرتے ہیں:

"جب مؤمن کی جان نکالی جاتی ہے تو فرشتے موت کے اس کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ کے ولی السلام علیکم، اللہ بھی تم کو سلام کہتے ہیں پھر اس کو یہ آیت سناتا ہے"الذین تتوفھم الملئکۃ طیبین یقولون سلم علیکم" جب فرشتے ان کی جانیں نکالنے لگتے ہیں اور یہ(کفر و شرک سے) پاک ہوتے ہیں تو سلام علیکم کہتے ہیں (النحل ۳۲)

محمد بن کعب نے صحابہ سے روایت کیا جیسے زید بن ارقم، عبداللہ بن عباس، مغیرہ بن شعبہ، ابوہریرہ، انس بن مالک اور تابعین نے بھی ان سے روایت کی ہے جیسے حکم بن عیینہ، محمد بن منکدر۔

۳۸۶۷-ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، عبداللہ بن معاذ، شعبہ، حکم بن عیینہ اور محمد بن کعب قرظی حضرت زید بن ارقم سے نقل کرتے ہیں کہ

میں نے عبداللہ بن ابی کو یہ کہتے سنا:""لاتنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا" (المنافقون)

میں حضور ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی۔ عبداللہ بن ابی بھی آیا اور اس نے حلف اٹھایا کہ میں نے یہ نہیں کہا ہے میرے پاس صحابہ آئے اور مجھے ملامت کی میں گھر آیا اور سو گیا گویا کہ غمگین تھے فرماتے ہیں:

حضور نے میرے پاس پیغام بھیجا میں خود گیا تو آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تم کو سچا کر دیا ہے اور تمہارے عذر کو اور پھر یہ دو آیتیں تلاوت فرمائیں

"ھم الذین یقولون لاتنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا" یہی ہیں جو کہتے ہیں جو لوگ رسول خدا کے پاس (رہتے) ہیں ان پر (کچھ) خرچ نہ کرو(المنافقون ۷)[1]

۱۔ فتح الباری ۸/۶۴۳، ۱۳۶

یہ حدیث معاذ صحیح اور متفق علیہ ہے اور دونوں اماموں نے اسے عبداللہ بن معاذ سے روایت کیا ہے زید بن ارقم سے ایک جماعت نے روایت کی خلیفہ بن حصین، ابو حمزہ انصاری، ابواسحق سبیعی، ابوسعید ازدی وغیرہ حضرات"

۳۸۶۸-عبداللہ بن شعیب، بن مہران، عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد عیسیٰ، ابوالمقدام، علی بن احمد مصیصی، ہیثم بن خالد، عبدالکبیر بن معافی موسیٰ بن خلف، ابومقدام، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، شریح بن یونس، عبدالعزیز بن عبدالصمد، ہشام بن زیاد، ابوالقاسم سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید قاسم بن سلام عباد بن عباد، ہشام بن زیاد ابی المقدام کے طویل سلسلہ سند سے محمد بن کعب قرظی اور ابن عباس کے حوالے سے حضور ﷺ کا قول منقول ہے

جو چاہے کہ سب سے طاقتور ہو جائے وہ اللہ پر توکل کرے اور جو شخص چاہے کہ سب سے زیادہ اکرام والا ہو وہ اللہ سے ڈرے اور جو چاہے کہ سب سے زیادہ مالدار ہو جائے وہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے اس کو زیادہ قابل بھروسہ سمجھے اس سے جو اس کے اپنے ہاتھ میں ہے سنو! میں تم کو تمہارے بدترین لوگوں پر متنبہ نہ کروں؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا

جو لوگوں سے بغض رکھے اور لوگ اس سے بغض رکھیں" کیا میں تم کو اس سے زیادہ برا نہ بتلاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا:

جو شخص لغزش سے درگزر نہ کرے اور معذرت کو قبول نہ کرے اور گناہ کو بخشتا نہیں پھر آپ نے فرمایا:

میں تمہیں اس سے برا بتلاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: جس سے خیر کی امید نہ ہو اور اس کے شر سے مامون نہ ہوا جائے۔

عیسیٰ ابن مریم بنی اسرائیل کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے بنی اسرائیل! حکمت کو جاہلوں کے سامنے بیان نہ کرو تم اس پر ظلم کرو گے اور اہل لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے نہ رکو اس پر ظلم کرو گے اور طالب پر ظلم نہ کرو اور ظالم سے بدلہ نہ لو تمہارا فضل تمہارے پروردگار کے ہاں باطل چلا جائیگا اے بنی اسرائیل! امور تین طرح کے ہوتے ہیں: ایک وہ جس کا اچھا ہونا واضح ہو چکا ہو تو اس کی تو پیروی کرو اور ایک وہ جس کا برا ہونا واضح ہو چکا ہو اس سے بچو اور ایک وہ جس میں معاملہ مختلف ہو گیا ہو اس کو اللہ کی طرف لوٹاؤ۔

عیسیٰ کے الفاظ ہیں محمد بن کعب سے عیسیٰ بن میمون نے اسی طرح روایت کیا اور حدیث اس سیاق کے ساتھ محمد بن کعب اور ابن عباس کے واسطے سے حضور سے اسی طرح مروی ہے۔

۳۸۶۹-ابوبکر محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن شیبان بن فروخ، عیسیٰ بن میمون اور محمد بن کعب حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں: بدترین بخل، خواہش نفسانی جس کی پیروی کی جائے اور ہر شخص کا اپنی رائے کو پسند کرنا۔[1]

۳۸۷۰-احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، سعید بن سلیمان، عیسیٰ بن میمون، محمد بن کعب اور حضرت ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ منبر پر چڑھے اور فرمایا: موسیٰ بن عمران نے جب بنی اسرائیل کو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں تو کہا: اے بنی اسرائیل!

۱۔ انظر الحدیث فی: الکنی للدولابی ۱/۱۵۱ ومجمع الزوائد ۱/۹۰، ۹۱ ومشکاۃ المصابیح ۵۱۲۲ وامالی الشجری ۲/۱۸۶ واتحاف السادۃ المتقین ۸/۳۴، ۱۹۲، ۳۲۲، ۹/۱۸، ۲۸۰، وتخریج الاحیاء ۳/۲۳۵ وکشف الخفا ۱/۳۶۲ والاحادیث الصحیحۃ ۱۸۰۲ وکنز العمال ۴۳۵۹۴، ۴۳۱۰۸، ۴۳۸۹۹.

تم کتنا علم حاصل کرتے ہو اور عمل نہیں کرتے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی علم حاصل کرتے ہو اور عمل نہیں کرتے۔[۱]

(یہ حدیث محمد بن کعب کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے سعید اور عیسیٰ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۸۷۱- سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، آدم بن ابی ایاس، عیسیٰ بن میمون، محمد بن کعب اور حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: دو بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں گھس کر اتنا فساد نہیں مچاتے جتنا ابن آدم کا عزت اور مال کی محبت اس کے دین کو تباہ و برباد کرتے ہیں۔[۲]

یہ حدیث ابن عباس سے محمد بن کعب کے طریق سے غریب ہے

۳۸۷۲- ابوبکر محمد بن فتح حنبلی، علی بن حسن بن سلمان، یعقوب بن ماہان، سعید بن محمد، صالح بن حسان، محمد بن کعب حضرت ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ

آپ ﷺ نے فرمایا: ہر دین کا خلق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔[۳]

یہ حدیث محمد بن کعب کے طریق سے غریب ہے سعید صالح سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۸۷۳- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، فاروق خطابی، ابوقاسم کشی، ابوالمنہال، شعبہ، محمد بن جبار، محمد بن کعب اور حضرت ابوہریرہؓ سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے۔

رحم رحمٰن کا ہی ایک حصہ ہے کہتا ہے: پروردگار! مجھ پر ظلم کیا گیا، پروردگار! میرے ساتھ بری طرح پیش آیا گیا اللہ تعالیٰ اسے جواب دیتے ہیں کیا تو اس پر راضی نہیں کہ میں ملاؤں اس کو جو تجھے ملائے اور قطع کروں اسے جو تجھ کو قطع کرے"[۴]

محمد بن عبدالجبار مدنی ہیں اور انصار میں فقیہ تھے ان سے شعبہ متفرد ہیں۔

۳۸۷۴- علی بن احمد بن علی مصیصی، ایوب بن سلیمان مصیصی، علی بن زیاد مقری، عبدالعزیز بن ابی حازم، موسیٰ بن عبیدہ، قرظی اور حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا ایمان نہیں جو امانت دار نہیں اور اس کا دین نہیں جس کی عقل نہیں"[۵]

یہ حدیث قرظی کے طریق سے غریب ہے اور موسیٰ بن عبیدہ اس میں متفرد ہیں۔

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۱/ ۳۷۵. وتنزیۃ الشریعۃ ۱/ ۲۳۵.

۲۔ سنن الترمذی ۲۳۷۶. ومسند الامام احمد ۳/ ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۶۰. وسنن الدارمی ۲/ ۳۰۴، ۳۰۳. والمستدرک ۳/ ۴۲۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/ ۹۶ والصغیر ۲/ ۱۱ واتحاف السادۃ المتقین ۸/ ۱۴۴، ۱۳۵، ۲۳۸، ۹/ ۹۲. والترغیب والترھیب ۲/ ۵۴۰، ۳/ ۵۳۸، ۴/ ۱۷۷.

۳۔ سنن ابن ماجۃ ۴۱۸۱، ۴۱۸۲ والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۱۴ ومسند الشھاب للدیلمی ۱۰۱۸، ۱۰۱۹. ومشکاۃ المصابیح ۵۰۹۰، ۵۰۹۱. والترغیب والترھیب ۳/ ۳۳۹ والعلل المتناھیۃ ۲/ ۲۲۱ وأمالی الشجری ۲/ ۱۹۶. وکنز العمال ۵۷۵۷.

۴۔ سنن الترمذی ۱۹۲۴. والسنن الکبری ۷/ ۲۶. والمستدرک ۲/ ۳۰۲، ۴/ ۱۵۸، ۱۵۹. والأدب المفرد ۵۳، ۵۵. وصحیح ابن حبان ۲۰۳۵ وأمالی الشجری ۲/ ۱۲۶. والدر المنثور ۶/ ۱۵ واتحاف السادۃ المتقین ۶/ ۳۱۲.

۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۸/ ۲۳۰، ۱۰/ ۲۸۰. ومسند الامام احمد ۳/ ۱۳۵، ۱۵۴، ۲۱۰، ۲۵۱. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۱/ ۱۱ ومجمع الزوائد ۱/ ۹۶، ۲۹۴. ۳/ ۸۳. ومشکاۃ المصابیح ۳۵ والترغیب والترھیب ۳/ ۴۰۰. وأمالی الشجری ۲/ ۱۵۴ وصحیح ابن خزیمۃ ۲۳۳۵. وصحیح ابن حبان ۴۷

۳۸۷۵-سلیمان بن احمد، جبیر بن عرفہ، ہانی بن متوکل، ابوربیعہ سلیمان بن ربیعہ، موسیٰ بن عبیدہ، محمد بن کعب قرظی حضرت ابوہریرہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں: جس نے دنیا میں صدقہ اچھی طرح کیا وہ پل صراط سے گزر جائیگا اور جس نے ضعیف محتاج کی حاجت پوری کی اللہ تعالیٰ اس کے ترکے میں اسکو بدلہ دیں گے۔[1]

محمد بن کعب سے یہ حدیث غریب ہے سلیمان اور موسیٰ اس میں متفرد ہیں۔

۳۸۷۶-ابواحمد محمد بن احمد قاضی، ابراہیم بن زہیر، مکی بن ابراہیم، ھاشم بن ہاشم، عمر بن ابراہیم محمد بن کعب، مغیرہ بن شعبہ سے آپ ﷺ کا قول منقول ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اس کے اور جنت میں داخلے میں مرنا حائل ہے جب مرے گا تو سیدھا جنت میں داخل ہوگا۔[2]

یہ مغیرہ کے طریق سے غریب ہے ھاشم بن ہاشم عمر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

(۲۳۹) زید بن اسلم[3]

حلیم و بردبار، سلیم الطبع، عدل کے قائل، جہالت سے کوسوں دور اور نوافل میں مشغول حضرت ابواسامہ زید بن اسلم کا شمار بھی خدام حدیث نبوی میں ہوتا ہے۔

۳۸۷۷-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعید، ہشام بن سعد، زید بن اسلم سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے جہالت کو چھوڑا اور زائد کو بھی بجالایا اور عدل کے ساتھ عمل کیا۔[4]

۳۸۷۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم اور حضرت زید بن اسلم کے صاحبزادے زید بن سے منقول ہے کہ حضرت زید بن اسلم نے فرمایا:

جو اللہ کا اکرام اس کی اطاعت کر کے کرتا ہے اللہ اس کا اکرام جنت سے کرتا ہے اور جو اللہ کا اکرام ترک گناہ سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا اکرام اس سے کرتا ہے کہ اسکو جہنم سے بچالیتا ہے۔

اللہ سے مدد مانگی اللہ اپنے سوا ہر ایک سے مستغنی کر دیگا اور تجھ سے زیادہ کوئی اللہ کو لیکر تجھ سے زیادہ مالدار نہ ہوجائے اور کوئی تجھ سے زیادہ اس کا محتاج نہ ہوجائے"

۳۸۷۹-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق، حسین مروزی، ابن مبارک، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں وہ ریاء کے بارے میں بتارہے تھے:

جو تیرے اپنے نفس سے ہو اور تیرا نفس اس سے خوش ہو تو وہ تیرے نفس کے لئے ہے اس سے رک جا اور جو تیری طرف سے ہو اور تیرے نفس کو اس سے کراہت ہو تو یہ شیطان کی طرف سے ہے اس سے پناہ مانگو اللہ کی"

---

[1] د تفسیر القرطبی ۵/ ۵۱

[2] د المعجم الکبیر للطبرانی ۸/ ۱۳۴ ومجمع الزوائد ۲/ ۱۴۸. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۱۲۰، ۱۲۱ والکنی للدولابی ۱/ ۱۹۱، ۱۲۰

[3] د طبقات ابن سعد ۹/ ق ۲۱۶. والتاریخ الکبیر ۳/ ت ۱۲۸۷ والجرح ۳/ ت ۲۵۱۱. والجمع ۱/ ۱۴۳، واسد الغابۃ ۲/ ۲۴۰. وسیر النبلاء ۵/ ۳۱۶. والکاشف ۱/ ۳۳۶ وتھذیب الکمال ۲۰۸۸ (۱۰/ ۲)

[4] د کنز العمال ۴۳۰۹۸

۳۸۸۰-عبداللہ، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوربیع، ابن وہب، ہشام بن سعد، زید بن زید اسلم سے منقول ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ عزوجل سے پوچھا فرمایا: پروردگار! مجھے اپنے اہل کے بارے میں بتائیں جو تیرے اہل ہیں اور تو ان کو پناہ دیگا اس دن جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا سوائے تیرے سائے کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وہ پاک دلوں والے، ان کے ہاتھ تنگی، محبت کریں میرے جلال کی وجہ سے آپس میں وہ لوگ ہیں کہ جب میرا تذکرہ ہوتا ہے تو مجھے یاد کرنے لگ جاتے ہیں اور جب ان کا تذکرہ ہوتا ہے تو ان کی وجہ سے میرا بھی تذکرہ ہو جاتا ہے اور جو میرے ذکر کو ایسے آتے ہیں جیسے پرندہ اپنے گھونسلے کی طرف جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کئے جانے پر غصہ ہو گئے ہیں ایسے جیسے چیتا جب چھپے وہ میری محبت کی وجہ سے عاشق زار ہوتے ہیں جیسے بچے لوگوں کی محبت سے"

۳۸۸۱-محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، یزید بن بشر حضرمی، ابن وہب، عبدالرحمن بن زید بن اسلم نقل کرتے ہیں کہ میرے والد کہا کرتے تھے:

بیٹے! تم اپنے آپ کو کیسے اچھا سمجھتے ہو؟ اور تم نہیں چاہتے کہ اپنے سے بہتر کو دیکھو مگر یہ کہ اللہ کے بندوں میں ایسا کوئی دیکھ لیتے ہوا ے بیٹے! یہ نہ سمجھو کہ تم ایسے آدمی سے بہتر ہو جو لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو یہاں تک کہ تم جنت میں چلے جاؤ اور وہ جہنم میں جب تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور وہ جہنم میں تب ظاہر ہوگا تم اس سے بہتر تھے۔

۳۸۸۲-محمد بن علی، ابوعباس بن قتیبہ، محمد بن ابان، ابن وہب، مالک بن انس، زید بن اسلم سے منقول ہے کہ

جو اللہ سے ڈرے اور تقویٰ کی اختیار کرے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اگر چہ اسے کو ناپسندیدہ خیال کرتے ہو"

۳۸۸۳-سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر اور زید بن اسلم سے منقول ہے کہ

پچھلے وقتوں میں ایک عبادت گزار تھا جو عبادت میں بہت زور لگاتا اور اس نے اپنے او پرسختی کر رکھی تھی لوگوں کو بھی اللہ کی رحمت سے مایوس کرتا جب اس کا انتقال ہوا تو اللہ سے پوچھا پروردگار میرے لئے کیا ہے اللہ عزوجل نے فرمایا: آگ کہنے لگا تو میری عبادت ومشقت کیا ہوئی؟ اللہ عزوجل نے فرمایا: تو لوگوں کو میری رحمت سے ناامید کیا کرتا تھا آج کے دن تجھے اپنی رحمت سے میں مایوس کرتا ہوں۔

۳۸۸۴-عمر بن احمد بن عثمان، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، محمد بن بکار، ابومسعر، اور زید بن اسلم سے منقول ہے کہ

نبیوں میں سے ایک نبی نے اپنی قوم کو حکم دیا کہ وہ اللہ عزوجل کو قرضہ دیں ان میں سے ایک نے کہا: یا اللہ میرے پاس میرے گدھے کے چارہ کے علاوہ کچھ نہیں اگر آپ کا بھی گدھا ہے تو آپ میرے چارے سے اپنے گدھے کو کھلائیں یہ شخص نماز میں یہ دعا کیا کرتا تو ان نبی نے اس کو منع کیا تو اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ کیوں منع کیا اسکو؟ وہ دن میں اتنی اتنی بار مجھے ہنسایا کرتا۔

حضرت شیخ فرماتے ہیں: حضور ﷺ سے دوسرے حضرات نے سنداً نقل کیا ہے اس عبارت کو "چھوڑ دو اسے میں بندوں کو انکی عقلوں کے مطابق نوازتا ہوں"۔

۳۸۸۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، ہشام بن سعد اور حضرت زید بن اسلم سے منقول ہے کہ

اللہ کے ایسے بندے ہیں جو خیر کی کنجی اور شر کے لئے تالے ہیں اور اللہ کے بندے ایسے ہیں جو خیر کے لئے تالے اور شر کی کنجی ہیں۔

۳۸۸۶-ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید اور یعقوب بن عبدالرحمن قاری کہتے ہیں میں نے حضرت زید بن اسلم سے "المستغفرین بالاسحار" کی تفسیر پوچھی تو فرمایا

جو لوگ صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں"

۳۸۸۷-محمد بن علی، احمد بن علی بن مثنی، سعید بن عبدالجبار، مالک بن انس اور حضرت زید بن اسلم سے اللہ تعالیٰ کے قول "سواء علینا اجزعنا ام صبرنا مالنا من محیص" کے بارے میں مروی ہے انہوں نے سو سال جزع کیا ہوگا اور سو سال صبر اس کے بعد یہ کہیں گے

۳۸۸۸-ابومحمد بن حیان، احمد بن سہل اشنانی، داؤد بن رشید، بقیہ، مبشر بن عبید، زید بن اسلم سے "وقالوا لجلودھم لم شھدتم علینا" "اور وہ اپنے چمڑوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف کیوں شہادت دی (فصلت: ۲۱) کے بارے میں نقل ہے وہ اپنی شرمگاہوں سے کہیں گے کیوں تم نے ہمارے خلاف گواہی دی؟

۳۸۸۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، ابن عجلان، زید بن اسلم سے نقل کرتے ہیں: حضرت لقمان سے پوچھا گیا: آپ کا کونسا عمل آپ کو زیادہ پسند ہے فرمایا: لایعنی کا ترک۔

۳۸۹۰-محمد بن علی، موسیٰ بن حسن بن موسیٰ، حارث بن مسکین، ابوالقاسم، مالک اور حضرت زید بن اسلم سے منقول ہے کہ

ایک شخص قبرستان میں رہنے لگا کسی نے کچھ کہا تو کہنے لگا یہ سچے دوست ہیں اور ان سے میں عبرت لیتا ہوں"

حضرت زید بن اسلم نے صحابہ سے روایت کیا اور عبداللہ بن عمر بن خطاب سے سنا اور مالک بن انس سے بھی اور ان سے روایت کرنے والوں میں تابعین اور ائمہ کبار ہیں جیسے زہری، ایوب سختیانی، عبیداللہ بن عمر، محمد بن عجلان روح بن قاسم، محمد بن اسحق ثوری مالک بن انس، ابن عیینہ، سلیمان بن بلال وغیرہ حضرات۔

۳۸۹۱-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، خارجہ بن مصعب، زید بن اسلم اور حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

جو شخص بغیر امام کے مرا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جس شخص نے اپنا ہاتھ اطاعت سے چھڑا لیا قیامت کے دن وہ آئے گا اور اس کے لئے کوئی حجت نہیں ہوگی"[1]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے مسلم بن حجاج نے اپنی صحیح میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے عمرو بن علی، ابن مہدی، ہشام بن سعد، زید کے طریق سے اور زید سے تابعین اور ائمہ نے نقل کیا جیسے زہری، سعید بن حلال، ابن عجلان، عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار، داؤد بن قیس، حفص بن میسرۃ یحییٰ بن علاء۔

۳۸۹۲-ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب قعنبی، مالک بن انس، زید بن اسلم عبداللہ بن عمر بن خطابؓ سے نقل کرتے ہیں:

مشرق کی طرف سے دو شخص آئے اور خطبہ دیا لوگوں کو ان کے خطبہ نے تعجب میں ڈالا آپ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں"[2]

یہ حدیث ثابت ہے۔ امام بخاری نے صحیح میں عبداللہ بن یوسف عن مالک بن انس عن زید کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے اور زید سے

---

[1] مسند الإمام أحمد ۹۶/۳ والمعجم الكبير للطبراني ۳۸۸/۱۹، وكنز العمال ۱۴۶۴، ۱۴۸۶۳.

[2] سنن أبي داؤد ۵۰۰۷، ومسند الإمام أحمد ۲۶۹/۱، ۳۰۳، ۳۰۹، ۳۱۳، ۳۲۷، ۳۳۲، ۳۴۵، ۱۶/۲، ۵۹، ۹۴، ۰۳، ۳/۳، ۴۷۰، ۲۶۳/۴، والمستدرك ۶۱۳/۳ والسنن الكبرى للبيهقي ۲۸۰/۳، وموطأ مالك ۹۸۶. وشرح السنة ۳۶۳/۱۲، ومشكاة المصابيح ۴۷۸۳، والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۲۰۹، وفتح الباري ۲۳۷/۱۰، ۵۳۰، ومجمع الزوائد ۱۱۶/۸، ۱۱۷، ۱۲۳.

ائمہ میں سے روح بن قاسم، سفیان ثوری، عبدالعزیز دراوردی، اسماعیل بن جعفر، قلیبر بن محمد، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم، عبداللہ بن عمر العمری نے روایت کی ہے

۳۸۹۳-ابوبکر خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، مالک بن انس، نافع، عبداللہ بن دینار زید بن اسلم ابن عمر سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے جو اپنے کپڑے کو کھینچتا پھرے تکبر سے۔[۱]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے مسلم نے اپنی صحیح میں اسے ذکر کیا ہے یحییٰ مالک بن انس کے طریق سے اور ائمہ اور مشاہیر نے زید بن اسلم، روح بن قاسم، معتمر، دراوردی، اسماعیل بن جعفر ہشام بن سعد، داؤد بن قیس، زھیر بن محمد، حفص بن میسرہ وغیرہ۔

۳۸۹۴-حمید، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں وہ داخل ہوگا جو جنت کی امید رکھتا ہو اور جہنم سے وہ بچے گا جو اس سے خوف رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں رحم کرنے والے پر رحم کرتا ہے۔[۲]

یہ حدیث غریب ہے مرفوع متصل ہے حفص اسمیں متفرد ہیں ابن عجلان نے زید سے مرسلاً نقل کیا ہے۔

۳۸۹۵-سعید بن محمد بن ابراہیم ناقد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن طارق واشی، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد اور حضرت ابن عمر کے سلسلۂ سند سے نقل کرتے ہیں کہ

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کچھ مخلوق ایسی ہے کہ اللہ نے ان کو لوگوں کی حاجات کے لئے پیدا کیا ہے لوگ ان کی پناہ لیتے ہیں اپنی حوائج کے سلسلے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ عزوجل کے عذاب سے مامون ہوں گے"۔[۳]

ابن عمر کے طریق سے حضرت زید کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کیا ہم نے اسے احمد بن طارق سے ذکر کیا ہے۔

۳۸۹۶-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، عبدالملک بن سلمہ اموی، سلیمان بن بلال زید بن اسلم اور حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے پاس دو اشخاص اپنا جھگڑا لے کر آئے آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو بشر ہوں بس اور میں وہی فیصلہ کروں گا جو تم سے سنوں گا اور ہو سکتا ہے کہ تم میں سے ایک دلیل کو زیادہ اچھے طریقے سے بیان کرے دوسرے سے بس جس شخص کو میں اپنے دوسرے بھائی کا حق دے دوں تو میں اسکو آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں۔[۴]

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے عروہ بن زبیر، زینب بنت سلمہ کے طریق سے اور زید بن اسلم کے طریق سے بھی غریب ہے اور سلیمان بن بلال اسمیں متفرد ہیں۔

۳۸۹۷-ابوبکر محمد بن احمد، محمد بن عبید ازدی، حسین بن میمون، معدیل بن حبیب، مقاتل بن سلیمان، زید بن اسلم حضرت عبداللہ بن عمر بن خطابؓ سے نقل کرتے ہیں کہ

جب وہ آیات اتریں جن میں اللہ تعالیٰ نے آگ کو واجب کیا ہے جو اس کے اعمال کرے یعنی "لا تاکلوا اموالکم

۱۔ صحیح البخاری ۷/۱۸۲ وصحیح مسلم، کتاب اللباس باب ۹، وفتح الباری ۱۰/۲۵۲، ۱۳/۲۲۳.

۲۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ۱۳/۲۳۲ والدر المنثور ۲/۲۱۱. وکنز العمال ۵۸۹۶.

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۵۸. ومجمع الزوائد ۸/۱۹۲. والترغیب والترھیب ۳/۳۹۰.

۴۔ صحیح البخاری ۳/۱۶۲، ۹/۸۹، ۹۰ وصحیح مسلم، کتاب الأقضیۃ ۵

بینکم "ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ (النساء:۲۹) ومن یقتل مؤمنا متعمدا "اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے (النساء۹۳)
"ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما" جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں (النساء:۱۰) اور اسی طرح کی آیتیں تو ہم اس کی گواہی دیا کرتے تھے کہ جس نے اس میں سے کچھ بھی کیا تو آگ اس کے لئے واجب ہوگئی یہاں تک کہ آیت "ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء" خدا اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کردے (النساء:۴۸) اتری تو ہم حلفاً شہادت دینے سے رک گئے تو ہم اس کی گواہی نہیں دیتے تھے کہ اس کے لئے آگ واجب ہوگئی اور ہم ان پر تخفیف کیا کرتے بوجہ اسکے کہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے واجب کیا تو حضرت مقاتل نے فرمایا: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے تھے: فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرے اور اللہ عزوجل کی نافرمانی کے لئے بھی انکو کھلا چھوڑ نہ دے"

یہ حدیث مقاتل اور زید کے طریق سے غریب ہے اور نعمان بن عبداللہ نے حماد بن قراط عن مقاتل کی سند سے اس طرح روایت کی ہے

۳۸۹۸- سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، حبیب کاتب مالک، ہشام بن سعد، زید بن انس اور حضرت انس بن مالک سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے: "تین قسم کے لوگ جمع نہیں ہوئے دعا کے لئے مگر یہ کہ اللہ پر حق ہے کہ وہ ان کے ہاتھ نہ لوٹائے"۔[۱]

زید سے یہ حدیث غریب ہے اسے صرف حبیب نے ہشام سے روایت کیا ہے۔

۳۸۹۹- حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، ابومعشر، یعقوب بن زید بن طلحلان، زید بن اسلم اور حضرت انس کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے کہ

ہم حضور ﷺ کے پاس تھے تو لوگوں نے ایک شخص کا تذکرہ کیا اور دشمن پر غالب آنے کا اور غزوہ میں جان مارنے کا آپ ﷺ نے فرمایا: میں اسے نہیں جانتا؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! کیوں نہیں اس کی یہ صفت ہے آپ نے فرمایا میں اسے نہیں جانتا؟ وہ برابر اس کے بارے میں بیان کرتے رہے آپ فرماتے میں اسے نہیں جانتا؟ یہاں تک کہ وہ شخص آ گیا تو صحابہ نے کہا: یہی ہے وہ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: میں اسے نہیں جانتا؟ یہ پہلا قرن ہے جو میں اپنی امت میں دیکھ رہا ہوں اس شخص میں شیطان کی طرف سے مرض ہے وہ آیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے اس سے کہا:

میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ جب ہمارے پاس آئے تو تم نے نہ سوچا کہ مجلس میں کوئی ایسا موجود نہیں جو تم سے بہتر ہو؟ اس نے کہا: واقعی یہ بات ہے پھر وہ شخص مسجد میں داخل ہوگیا آپ ﷺ نے ابوبکر سے فرمایا جاؤ اسے قتل کردو۔ حضرت ابوبکر گئے تو اسے نماز پڑھتے پایا تو اپنے جی میں کہا: نماز پڑھنے والے کا حق ہوتا ہے میں پہلے حضور سے مشورہ کرلوں؟ تو حضور ﷺ کے پاس آئے آپ نے پوچھا کیا اس شخص کو قتل کردیا؟ حضرت ابوبکر نے عرض کیا: نہیں میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا اور نماز پڑھنے والے کا حق ہوتا ہے اور اسکی عزت وحرمت ہوتی ہے اگر اس وقت چاہتا تو قتل کرسکتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: تم نہیں ہو قتل کرنے والے؟ آپ نے فرمایا: عمر! تم جاؤ اسے قتل کردو حضرت عمر مسجد میں داخل ہوئے تو اسے سجدہ میں پایا اسکا کافی انتظار کیا تاکہ سر اٹھائے تو قتل کریں تو اس نے سر نہ اٹھایا حضرت عمر نے جی میں کہا:

سجدہ کرنے والے کا حق ہوتا ہے اگر میں حضور سے مشورہ کرلوں تو اچھا ہے کہ مشورہ ہو جائے گا ایسے شخص سے جو مجھ سے بہتر ہیں تو آپ کے پاس آئے۔ آپ نے استفسار فرمایا: قتل کردیا؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں میں نے اسے سجدہ میں پایا اور سجدہ کرنے والے کا حق ہوتا ہے اور اس کی عزت یا رسول اللہ! اگر آپ چاہیں تو میں اسے قتل کردوں؟ آپ نے فرمایا تم نہیں ہو جو کو قتل کرنے والے علی! تم جاؤ تم اسے قتل

[۱] الکامل لابن عدی ۲/۸۲۰

کر دو گے اگر تم نے اسے پالیا حضرت علیؓ داخل ہوئے تو اسے نہ پایا تو آپ ﷺ کے پاس واپس آئے اور آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا:

اگر آج قتل ہو جاتا تو میری امت کے دو شخصوں میں اختلاف واقع نہ ہوتا یہاں تک کہ دجال کا خروج ہو پھر آپ نے امتوں کے بارے میں گفتگو کی، فرمایا:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت اکہتر فرقوں میں بٹ گئی۔[1]

حضرت انس سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے یعقوب سے ابو معشر کی یہ حدیث لکھی ہے اور حضرت انس سے چند لوگوں نے روایت کیا۔

۳۹۰۰-عبداللہ بن محمد، ابو حفص قنطلائی، عبداللہ بن شبیب، یحییٰ بن محمد جاری، عبدالرحمن بن زید بن اسلم اپنے والد اور حضرت انس کے سلسلۂ سند سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔[2]

حضرت زید کی یہ حدیث غریب ہے اس میں یحییٰ جاری متفرد ہیں۔

۳۹۰۱-سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم قطان مقری، سعید بن ابی مریم، ابو غسان محمد بن مطرف، زید بن اسلم اپنے والد اور حضرت عمر بن خطاب کے سلسلۂ سند سے نقل کرتے ہیں:

آپ ﷺ کے سامنے قیدیوں کو پیش کیا گیا قیدیوں میں ایک عورت تلاش کرتی پھر رہی تھی اس نے قیدیوں میں اپنے چھوٹے بچے کو پایا تو اسے فوراً لیا اپنے ساتھ چمٹایا اور اسے دودھ دینے لگی آپ نے فرمایا:

کیا تم سوچ سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے کہا نہیں خدا کی قسم نہیں جب تک کہ یہ قدرت رکھے نہ پھینکے گی آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس عورت کا بچہ پر رحم کرنے سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔[3]

یہ حدیث متفق علیہ ہے امام بخاری نے اسے سعید بن ابی مریم سے ذکر کیا ہے اور مسلم نے حلوانی سے اسے ذکر کیا ہے۔

۳۹۰۲-احمد بن عبدالرحمن بن عوف، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، اور حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے۔

ایک شخص تھا جسے حمار کے لقب سے بلایا جاتا وہ حضور ﷺ کے پاس گھی کا ڈبہ لاتا اور کبھی شہد کا لاتا جب مالک آتا اور اس سے طلب کرتا تو وہ اسکو حضور ﷺ کے پاس لے آتا اور کہتا: اس کے سامان کی قیمت ادا کر دیجئے تو آپ ﷺ فرماتے اور حکم دیتے تو اس کو قیمت دے دی جاتی ایک دفعہ اسے اس حال میں لایا گیا کہ اس نے شراب پی رکھی تھی۔ ایک شخص نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت فرمایئے کیا کیا چیزیں لے آتا تھا حضور ﷺ کے پاس آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے

حدیث صحیح اور ثابت ہے امام بخاری نے اپنی صحیح میں یحییٰ بن بکیر، لیث، خالد بن زید، سعید بن ابی ہلال، زید بن اسلم کے طریق سے اسے ذکر کیا ہے۔

۳۹۰۳-محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمن سقطی، یزید بن ہارون، محمد بن مطرف، زید بن اسلم، عطاء بن یسار اور حضرت ابو ہریرہ کے سلسلۂ سند سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے

جو صبح کو مسجد جائے یا شام کو اللہ تعالیٰ اس کے لئے مہمان نوازی کرتے ہیں جنت سے جب بھی صبح جائے یا شام کو۔[4]

۱۔ مجمع الزوائد ۲۵۸/۷ والدر المنثور ۲۹۸/۲ والشریعۃ للآجری ۲۶

۲۔ صحیح البخاری ۲/۷ وصحیح مسلم کتاب النکاح ۵، وفتح الباری ۱۰۴/۹، صفحۃ ۲۲۸.

۳۔ صحیح البخاری ۹۱۸ وصحیح مسلم، کتاب التوبۃ ۲۲ وفتح الباری ۴۲۹/۱۰

۴۔ صحیح البخاری ۱۶۸/۱ وصحیح مسلم کتاب المساجد ۲۸۵

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے امام بخاری نے علی بن عبداللہ سے اسے نقل کیا ہے اور مسلم نے اسے ابوبکر، ابوخیثمہ اور یزید بن ھارون سے اسے ذکر کیا ہے۔

۳۹۰۴-ابوعبداللہ محمد بن عیسیٰ ادیب، عمر بن مرداس، محمد بن کثیر، قاسم بن عبداللہ عمری، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، اور حضرت ابوہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تکبر سے بری کر دیتا ہے اون کا پہننا، مسلمان فقراء کے ساتھ بیٹھنا، دراز گوش پر سوار ہونا اور بکری کا دودھ دوہنا۔[1]

یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے مرفوعاً قاسم سے زید سے نقل کیا ہے اور وکیع نے خارجہ بن مصعب، زید بن اسلم سے مرسلاً ذکر کیا ہے۔"

(۲۴۰) سلمہ بن دینار[2]

محدثین کی جماعت میں شامل ایک مبارک ہستی سلمۃ بن دینار کی ہے حکمت کی باتیں اور تصوف کے نکات ان کے منہ سے ایسے جھڑتے جیسے پھول جھڑ رہے ہوں جسکی خوشبو چہار سو پھیل جاتی اور بالتعریف یہ خوشبو ہر ایک کو متاثر کرتی۔ کنیت ان کی ابوحازم ہے۔

۳۹۰۵-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ احمد بن حنبل، ابوموسیٰ انصاری، سفیان بن عیینہ، عبدالرحمن بن زید بن اسلم سے منقول ہے کہ:

میں نے حکمت کو ابوحازم کے منہ سے زیادہ قریب کسی سے نہیں دیکھا"

۳۹۰۶-احمد بن محمد سنان، محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث، سعید بن منصور، یعقوب بن عبدالرحمن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

میں نے عون بن عبداللہ سے سنا: میں نے دنیا سے اتنا تیز بھاگتے کسی کو نہیں دیکھا جتنا اس اپاہج کو یعنی ابوحازم کو۔

۳۹۰۷-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن حضرت ابوحازم سے منقول ہے کہ"

دنیا کا قلیل آخرت کے کثیر سے مشغول کر دیتا ہے اس لئے کہ اپنے آپ کو دوسرے کے غم میں مشغول کر دیتا ہے یہاں تک کہ صاحب غم سے زیادہ غمگین ہوتا ہے"

۳۹۰۸-عبداللہ بن ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن بشیر، عبدالرحمن بن جریر، ابوحازم سے منقول ہے کہ:

پوشیدہ گناہوں کی تسبیح سے بڑے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جب بندہ گناہوں کو چھوڑنے کا عزم کرتا ہے تو اس پر فتوحات ہونے لگتی ہیں"

۳۹۰۹-محمد بن احمد بن محمد بن کثیر بعض اہل حجاز سے حضرت ابوحازم کا قول نقل کرتے ہیں۔

ہر وہ نعمت جو اللہ عزوجل کے تقرب کا ذریعہ نہ ہو وہ مصیبت ہے"

۳۹۱۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابومعمر قطیعی، سفیان حضرت ابوحازم سے نقل کرتے ہیں۔

مؤمن کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان کی ٹھوکر سے زیادہ بچے بنسبت پاؤں کی ٹھوکر کے"

۳۹۱۱-عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن احمد، ابوحاتم، ولید بن زید حضرمی، بقیہ، عبدالرحمن بن معن حضرت ابوحازم کا قول نقل کرتے ہیں:

---

[1] الترغیب والترھیب ۳/۱۱۰ واللآلی المصنوعۃ ۲/۲۰۶ وتنزیہ الشریعۃ ۲/۲۵۲

[2] طبقات ابن سعد ۹/ق ۲۲۰ والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۰۱۹ والجرح ۴/ت ۷۰۱ والجمع ۱/۱۹۱ وسیر النبلاء ۶/۹۶ وتاریخ الاسلام ۵/۲۵۷ والکاشف ۱/ت ۲۰۳۹، وتهذیب التھذیب ۴/۱۴۳ وتهذیب الکمال ۲۴۵۰ (۱م ۲۷۲)

بیٹے! ایسے شخص کی نہ ماننا جو تنہائی میں اللہ سے ڈرتا نہ ہو، عیب سے بچتا نہ ہو اور بڑھاپے میں بھی اصلاح نہ کر سکے"

۳۹۱۲- ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، ابراہیم بن جنید، یعقوب بن عیسیٰ زہری، اسماعیل بن داؤد کہتے ہیں میں نے ابو حازم سے سنا کہ:

اگر آسمان سے کوئی پکارے کہ زمین والے دخول نار سے مامون ہو چکے تب بھی ان کو اس جگہ حاضر ہونے اور اس دن کے پیش آنے سے ڈرنا چاہیے"۔

۳۹۱۳- اسحق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی حواری، مروان بن محمد حضرت ابو حازم سے ان کا قول نقل کرتے ہیں وہ اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے تھے اے اپاہج! قیامت کے دن پکارا جائے گا کہ اے فلاں فلاں گناہ والو! تو ان کے ساتھ کھڑا ہو جائیگا پھر پکارا جائے گا اے فلاں گناہ والو تو ان کے ساتھ بھی کھڑا ہو جائے گا پس اے لولے لنگڑے! کیا تو چاہتا ہے کہ ہر گناہ والوں کے ساتھ کھڑا ہوتا رہے"۔

۳۹۱۴- ابو حامد محمد بن احمد بن غطریفی، ابوبکر بن خزیمہ، ابن عبدالحکم، ابن وہب، حفص بن عمر، سعید بن عبدالرحمن حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں:

جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو ابن آدم کے ساتھ اسکا ضمیر اور اس کی خواہشات بھی بیدار ہوتی ہیں پھر دونوں اس کے سینے میں لڑتے رہتے ہیں پس کسی دن اسکا ضمیر اسکی خواہشات پر غالب آجاتا ہے اور کسی دن اس کی خواہشات اسکے ضمیر پر غالب آجاتی ہیں اور یہ اسکے جرم کا دن ہوتا ہے پھر فرمایا تم اللہ کے ایسے بندوں کو بھی پاؤ گے جن کے ضمیر نے انکی خواہشات کو فتح کرلیا ہے جیسا کہ دو لڑنے والوں میں ایک دوسرے پر غالب آجاتا ہے۔

۳۹۱۵- محمد بن علی، محمد بن محمد بن زید، عبدالرحمن بن یونس، سفیان بن عیینہ، حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں:

اپنی خواہشات سے لڑنا دشمن سے برسر پیکار ہونے سے زیادہ مشکل ہے"

۳۹۱۶- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد اموی، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم، محمد بن ہانی اپنے بعض احباب سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابو حازم سے کہا:

آپ بہت متشدد ہیں انہوں نے فرمایا:

میں کیسے متشدد نہ ہوں میرے پیچھے چودہ دشمن لگے ہوئے ہیں چار تو یہ ہیں شیطان جو مجھے فتنوں میں ڈالتا ہے مؤمن جو مجھ سے حسد کرتا ہے، کافر جو مجھے قتل کرنا چاہتا ہے، منافق جو مجھ سے بغض رکھتا ہے اور دس یہ ہیں بھوک پیاس، سردی، گرمی، بے لباسی، بڑھاپا، مرض، فقر، موت، آگ اور میں انکا سامنا نہیں کرسکوں گا سوائے اس کے کہ مکمل اسلحہ ساتھ ہو اور میں تقویٰ سے زیادہ بہتر ترین اسلحہ نہیں پاتا"

۳۹۱۷- ابوبکر محمد بن حسین آجری، عبداللہ بن محمد بن عطشی، ابراہیم بن جنید، یحییٰ بن ایوب، سعید بن عبدالرحمن جمحی کہتے ہیں میں نے ابو حازم سے سنا:

جب شیطان اس کی عصمت پر قادر ہو جاتا ہے تو اسے نہیں معلوم ہوتا کہ وہ کیا کر رہا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اس کے چہرے کا گوشت گر پڑتا ہے شیطان اس (نماز) سے زیادہ ناپسند کسی چیز کو نہیں کرتا۔

۳۹۱۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان ابو حازم سے نقل کرتے ہیں کہ

ابو حازم سے پوچھا گیا کہ آپ کا مال کیا ہے؟ فرمایا: اللہ پر بھروسا اور مایوسی اس سے جو لوگوں کے پاس ہے"۔

۳۹۱۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن، حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں کہ:

"تم ایک شخص کو گناہ کرتا ہوا پاؤ گے اگر اس سے کہا جائے کہ تم موت کو پسند کرتے ہو وہ کہے گا نہیں اور کیسے میرے پاس سب کچھ ہے اس سے کہا جائے کہ کیا تم گناہ چھوڑنا نہیں چاہو گے؟ تو وہ کہے گا: میں اسے چھوڑنے کا ارادہ تک نہیں کرسکتا اور میں نہیں چاہتا کہ مرجاؤں اسلئے کہ اسے چھوڑنا پڑے گا"

۳۹۲۰-عبداللہ، ابوالحسن ابن ابان، ابوبکر بن عبید محمد بن یحیٰ بن ابی حاتم، ابوداؤد عمری ابوحازم سے نقل کرتے ہیں:

ہم لوگ چاہتے ہیں کہ توبہ سے پہلے مرجائیں اور توبہ اس وقت تک نہیں کریں گے جب تک موت نہ آپہنچے اور جان لو تمہارے مرنے سے بازار بند نہیں ہوجائیں گے تمہاری شان تو بہت صغیر ہے اپنے نفس کو پہچانو

۳۹۲۱-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن اسحٰق، ضمرہ بن ربیعہ، بلال بن کعب نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو حازم کا گزر ہوا ابوجعفر مدنی پر وہ غمگین اور پریشان بیٹھے تھے ان سے کہا میں تمہیں کیوں غمگین اور پریشان دیکھ رہا ہوں اور میں تمہیں بتاؤں کہ تم غمگین کیوں ہو؟ اس نے کہا ہاں مجھے خبر دیجئے حضرت ابوحازم نے فرمایا:

اپنے بعد اپنی اولاد کو سوچ کر؟ انہوں نے کہا: ہاں فرمایا: غمگین نہ ہو اس لئے کہ اگر وہ اللہ کے دوست ہوئے تو ان پر ضیاع کا اندیشہ کرو ہی نہ اور اگر وہ اللہ کے دشمن ثابت ہوئے تو اس کی پرواہ نہ کرو کہ وہ تمہارے بعد کیا کریں گے"

۳۹۲۲-ابوحامد بن جبلہ محمد بن اسحٰق سراج محمد بن یحیٰ ازدی، حسین بن محمد، عبداللہ بن عبدالملک فہری کہتے ہیں میں نے حضرت ابوحازم سے سنا جب کہ وہ سلیمان بن عبدالملک بن ہشام کو نصیحت کررہے تھے کہ

میں نے ایسا یقین نہیں دیکھا کہ جس میں کوئی شک نہ ہو اور یہ یقین مشابہ ہے ایسے شک کہ جس میں یقین کی کوئی آمیزش تک نہیں یعنی وہ جس میں ہم خود پڑے ہوتے ہیں"

۳۹۲۳-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، یحیٰ بن محمد اور حضرت شعبہ بن عبدالرحمٰن حضرت ابوحازم سے نقل کرتے ہیں

"دنیا کا قلیل آخرت کے کثیر سے غافل کردیتا ہے اور اس کا کثیر آخرت کا قلیل تک مجھے بھلادے گا اور اگر دنیا طلب کرنی بھی ہے تو اتنی کرو جو تمہارے لئے کافی ہو اور بقدر کفایت تجھے مستغنی نہ کرے تو یہاں کوئی ایسی چیز نہیں جو تجھے مستغنی کرسکے۔

۳۹۲۴-عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن احمد، احمد بن عبدالرحمٰن بن سعد دشتکی حضرت ابوحازم سے نقل کرتے ہیں:

ہم بادشاہوں کی طرح زندگی گزارتے ہیں اور ہمارا دین فرشتوں کا سا دین ہے"

۳۹۲۵-محمد بن احمد بن عمر، ابوبکر بن عبداللہ، حسن بن عبدالعزیز جروی، حارث بن مسکین، ابووہب، عبدالرحمٰن بن زید سے منقول ہے کہ حضرت ابن منکدر نے حضرت ابوحازم سے کہا،

ابوحازم! اکثر لوگ جو مجھ سے ملتے ہیں وہ میرے لئے دعائے خیر کرتے ہیں میں ان کو جانتا تک نہیں اور نہ کبھی ان کے ساتھ کوئی بھی بھلائی کرنے کی نوبت آتی ہے حضرت ابوحازم نے فرمایا:

"یہ گمان نہ کرنا کہ یہ آپ کے عمل کی بدولت ہے بلکہ دیکھو جس کی طرف سے ایسا ہوا اس کا شکر ادا کرو اور ابن زید نے پھر یہ آیت پڑھی" ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت سیجعل لھم الرحمٰن ودا"

۳۹۲۶-عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد اموی، ابوبکر بن ابی نصر، سعید بن عامر اپنے بعض احباب سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوحازم فرماتے تھے اللہ کی نعمت ہے کہ اس نے دنیا کو مجھ سے پھیر دیا اور یہ اللہ کی نعمتوں میں عظیم نعمت ہے اس لئے کہ بیشتر جن لوگوں کو دیکھیں تو وہ نیست و نابود ہوگئے۔

۳۹۲۷-عبداللہ بن محمد بن محمد بن جعفر، محمد بن زیاد، ابراہیم بن جنید، عمرو بن ہاشم دمشقی، سہل بن حاشم، ابراہیم بن ادہم، ابوحازم مدنی سے منقول ہے:

"مؤمن کی جو خصلت ہونی چاہیے وہ یہ کہ لوگوں میں سب سے زیادہ اپنے نفس سے ڈرتا ہو اور لوگوں میں سب سے زیادہ مسلمان کے لئے خیر خواہ ہو"

۳۹۲۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن عیینہ حضرت ابوحازم سے نقل کرتے ہیں کہ دنیا ان کے سامنے آشکارا ہوئی تو وہ اس پر ٹوٹ پڑے"

۳۹۲۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق ابن زیاد بن ایوب، یعقوب، یحیٰی بن عبدالملک بن عتبہ، زمعہ بن صالح سے منقول ہے کہ زہری نے سلیمان بن ہشام سے کہا: آپ ابوحازم سے نہیں پوچھتے؟ انہوں نے علماء کے بارے میں کیا کچھ فرمایا ہے؟ سلیمان بن ہشام نے کہا:

میں تو علماء کے بارے میں اچھے کلمات ہی کہتا ہوں۔ میں نے ایسے علماء کو پایا ہے جو اپنے علم کی وجہ سے دنیا والوں سے مستغنی تھے جبکہ دنیا والے ہی مال و متاع کے باوجود علماء کے علم کے محتاج تھے جب انہوں نے یہ دیکھا تو اپنے علم کی پونجی لے کر دنیا والوں کے پاس آ گئے لیکن ان اہل دنیا نے ان کو پھر بھی کچھ نہ دیا یہ اور اس طرح کے لوگ حقیقتاً علماء نہیں بلکہ بس روایتیں بیان کرنے والے ہیں زہری نے کہا:

"میرے پڑوسی ہیں اور مجھے علم تک نہیں کہ آپ کے پاس یہ کچھ ہے تو سلیمان بن ہشام نے کہا: سچ کہا اگر میں مالدار ہوتا تو آپ کو علم ہوتا سلیمان نے ان سے پوچھا: اس سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ فرمایا:

کہ تم کرتے جاؤ جس کا تمہیں امر کیا گیا ہے اور رک جاؤ اس سے جس سے تم کو منع کیا گیا ہے انہوں نے کہا: سبحان اللہ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ فرمایا: وہ شخص جو جنت کی طلب رکھے اور جہنم سے بھاگے اور یہی تو ہے جو آپ طلب کرتے ہیں اور جس سے آپ بھاگتے ہیں۔

۳۹۳۰-سلیمان بن عبدالملک کا ابوحازم سے مختلف امور دریافت کرنا...... ابراہیم بن عبداللہ بن اسحق، محمد بن اسحق ثقفی، یونس، محمد بن احمد بن مدینی، ابوحارث عثمان بن ابراہیم بن غسان، عبداللہ بن یحیٰی بن ابی کثیر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ

ایک دفعہ سلیمان بن عبدالملک حج کرنے گیا تو مدینہ بھی گیا اس نے کہا کسی ایسے شخص کو بلاؤ جو صحابہ کی زیارت کر چکا ہو لوگوں نے کہا: ہاں ابوحازم ہے کہا اسے میرے پاس بھیج دو آئے تو کہا: ابوحازم یہ کیا ظلم ہے انہوں نے فرمایا:

امیر المومنین! کیا ظلم اور بے وفائی آپ نے مجھ میں دیکھی؟ اس نے کہا: سب معززین شہر آئے لیکن آپ نہیں آئے۔ فرمایا: بخدا اس سے پہلے آپ مجھے نہ جانتے تھے اور نہ میں نے کبھی آپ کو دیکھا تو بے وفائی کیسی؟ تو سلیمان نے حضرت زہری کی طرف دیکھ کر کہا بزرگوار نے ٹھیک کہا میں غلطی پر تھا پھر اس نے کہا: ابوحازم کیا بات ہے کہ موت ہمیں ناپسند ہے؟

انہوں نے فرمایا تم نے دنیا کو آباد کر رکھا ہے اور آخرت کو ویران اسلئے آبادی سے ویرانے کو جانے میں وحشت ہو رہی ہے اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا پھر کہا: ابوحازم! کاش کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ کل کو ہمارے لئے ہمارے پروردگار کے ہاں کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اپنے اعمال کو کتاب اللہ سے پرکھو اس نے کہا: میں کتاب اللہ میں اس کو کہاں پاؤں گا؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم" "بے شک نیکوکار بہشتوں میں ہوں گے اور بدکردار دوزخ میں پھر سلیمان

نے پوچھا: اللہ کی رحمت کہاں ہے؟ فرمایا: نیک کام کرنے والوں کے قریب ہے پھر اس نے کہا: کاش کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ اللہ کے ہاں کل کو کس طرح پیشی ہوگی فرمایا: نیکو کار تو اس غائب شخص کی طرح ہوگا جو کہ گھر آ جائے اور بدکار ایسے ہوگا جیسے بھاگے ہوئے غلام کو دوبارہ آقا کو لوٹا دیا جائے سلیمان یہ سن کر رونے لگا اتنا کہ اس کی آواز بلند ہوگئی اور داڑھی تر ہوگئی پھر پوچھا: ابو حازم! ہماری اصلاح کیسے ہو؟ فرمایا: ڈینگیں مارنا چھوڑ دو مروت کو لازم پکڑو تقسیم میں برابری کرو اور فیصلے میں عدل سے کام لو پوچھنے لگا: اس کا طریقہ کیا ہو فرمایا: حق سے کام لو اور اہل حق کو حق دو" پھر اس نے پوچھا: مخلوق میں کون افضل ترین ہے فرمایا: مروت اور عقل والے کہا: سب سے بہتر بات کیا ہے؟ فرمایا: سچی بات ہر ایک کے سامنے جس سے کوئی امید یا اندیشہ ہو تو بھی پھر پوچھا: سب سے جلد قبول ہونے والی دعا؟ فرمایا نیکو کاروں کی نیکو کاروں کے لئے سلیمان نے کہا: سب سے افضل صدقہ کیا ہے؟ فرمایا: پریشان اور فقیر کے ہاتھ پر کچھ رکھنا اور اس پر نہ احسان جتایا جائے اور نہ تکلف سلیمان نے پوچھا: ابو حازم! سب سے زیادہ ہوشیار کون ہے؟ فرمایا: وہ شخص جس نے اللہ کی اطاعت کو معلوم کیا پھر اس پر عمل کیا اور پھر لوگوں کو اس کی طرف رہنمائی کی اس نے پوچھا: اچھا تو سب سے احمق کون؟ فرمایا وہ شخص جو اپنے بھائی کی خواہش میں لگا رہا حالانکہ وہ ظالم ہے سو اس نے اپنی آخرت اس کی دنیا کے بدلے دے دی۔ پھر اس نے کہا: ابو حازم! کیا یہ ہو سکتا ہے کہ آپ ہمارے ساتھ رہیں آپ ہم سے اور ہم آپ سے استفادہ کریں؟ انہوں نے فرمایا: ہرگز نہیں اس نے پوچھا کیوں؟ فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ تمہاری طرف تھوڑا سا بھی جھک جاؤں تو اللہ تعالیٰ مجھے لمبی زندگی اور دگنی موت کا مزا چکھائیں اور پھر اس سے بچانے والا مجھے کوئی نہ ہو اس نے کہا ابو حازم! کسی چیز کی حاجت ہو انہوں نے فرمایا: ہاں ہے وہ یہ کہ مجھے جہنم سے بچا لو اور جنت میں داخل کروا دو اس نے کہا: یہ تو میرے اختیار میں نہیں فرمایا: میری اس کے علاوہ کوئی حاجت ہی نہیں اس نے کہا: ابو حازم! میرے لئے اللہ سے دعا فرما دیں آپ نے فرمایا: ہاں کیوں نہیں اے اللہ! اگر سلیمان تیرے دوستوں میں سے ہے تو اس کے لئے دنیا اور آخرت کی خیر کے کام آسان فرما دیجئے اور اگر یہ تیرے دشمنوں میں سے ہے تو اس کو اس کی پیشانی سے پکڑ کر اپنی مرضیات پر چلائیے سلیمان نے کہا: کافی ہے حضرت ابو حازم نے فرمایا جو کچھ میں نے کہا وہ کافی اور کثیر ہے اگر آپ اس کے اہل ہوئے اگر آپ اس کے اہل نہیں تو آپ کو کیا ضرورت تھی کہ ایسی کمان سے تیر پھینکیں جس کی تانت ہی نہ ہو۔

سلیمان نے کہا: ابو حازم! ہماری موجودہ حالت کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں حضرت ابو حازم نے فرمایا: امیر المومنین آپ مجھے معاف فرمائیں اس نے کہا کوئی نصیحت ہی ہم کو کر دیں انہوں نے فرمایا:

تمہارے آباؤ اجداد نے لوگوں سے امارت کو غصب کیا ہے اور اسے چھینا ہے تلوار کی زور پر نہ کوئی مشورہ اور نہ لوگوں کو جمع کیا گیا اور انہوں نے بہت خون خرابہ کیا اور پھر اس دار فانی سے کوچ کر چکے ہیں کاش کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ ان سے کیا سوال جواب ہوا ہے اس کے درباریوں میں سے کسی نے کہا: برا کیا تم نے ابو حازم نے فرمایا: جھوٹ بولتے ہو اللہ تعالیٰ نے علماء سے عہد لیا ہے "لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ" کہ اسے صاف صاف بیان کرتے رہنا اور اس کو نہ چھپانا (آل عمران: ۱۸۷) اس نے کہا ابو حازم مجھے کوئی وصیت کر دیں؟ آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں میں آپ کو مختصر وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تنزیہ اور عظمت کے خلاف ہے کہ وہ تجھ کو ایسی جگہ دیکھے جس جگہ سے تجھ کو منع کیا ہے اور ایسی جگہ نہ پائے جہاں موجود ہونے کا اس نے حکم دیا پھر حضرت ابو حازم کھڑے ہوئے اور جانے لگے تو سلیمان نے کہا: ابو حازم! یہ سو دینار ہیں اور آپ چاہیں تو اور دیدیں انہوں نے وہ تھیلی دور پھینک دی اور فرمایا: جو چیزیں تیرے لئے پسند نہیں کرتا ہوں اس اپنے لئے کیسے پسند کر سکتا ہوں؟ میں آپ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اس بات سے کہ آپ کا مجھ سے یہ کہنا ایک مذاق ہو اور میرا آپ کو لوٹانا بخشش ہو حقیقت یہ ہے کہ جب موسیٰ بن عمران علیہ السلام مدین کے کنویں پر پہنچے تو کہا "رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر" پروردگار میں اس کا محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے

(القصص ۲۴) تو انہوں نے رب العزت سے مانگا اور لوگوں سے سوال نہیں کیا' وہ لڑکیوں نے جان لیا اس بات کو جس کو دوسرے جروا ہے نہ جان سکے وہ دونوں اپنے باپ کے پاس آئیں یعنی حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس اور ان کو خبر دی حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا:

''میرے خیال میں وہ بھوکے ہوں گے پھر ان میں سے ایک سے کہا جاؤ! اسے بلالاؤ جب وہ ان کے پاس آئی تو ان سے ہچکچاہٹ محسوس ہوئی اور اپنے چہرہ کو ڈھانپ لیا پھر کہا: ان ابی یدعوک لیجزیک اجر ماسقیت لنا'' تم کو میرے والد بلاتے ہیں کہ تم نے جو ہمارے لئے پانی پلایا تھا اس کی تم کو اجرت دیں تو حضرت موسیٰ کو یہ بات ناگوار گزری اور ارادہ کیا کہ انکے ساتھ نہ جائیں لیکن اور چارۂ کار بھی نہ پایا، اس لئے کہ وہ اجنبی اور خوف کی جگہ میں تھے تو اس کے ساتھ چل پڑے وہ بڑے سرین والی تھیں تو ہوا چلتی تو کپڑے ادھر ادھر ہوتے تو موسیٰ علیہ السلام اپنی آنکھیں بند کر لیتے اور اعراض کرتے آخر فرمایا: اے اللہ کی بندی! میرے پیچھے چلو یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے ہاں داخل ہوئے تو رات کا کھانا تیار تھا انہوں نے فرمایا: کھایئے! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں حضرت شعیب نے فرمایا: کیا بھوکے نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں لیکن میں ایسے خاندان سے ہوں کہ جو آخرت کے تھوڑے سے تھوڑے عمل کو بھی زمین بھر سونے کے عوض نہیں بیچا کرتے اور مجھے اندیشہ ہے کہ یہ اجر ہو اس کا کہ میں نے ان دونوں کو پانی بھر کر دیا تھا حضرت شعیب نے فرمایا: نہیں نوجوان ہمارے آباؤ اجداد کی عادت یہی رہی ہے کہ مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں اسکے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیٹھے اور کھانا کھایا

پس یہ سو دینار اگر عوض ہیں انکا جن کو میں نے بیان کیا ہے تو مردار اور خنزیر کا گوشت اضطرار کی حالت میں اس سے زیادہ حلال چیز ہے اور اگر یہ مسلمانوں کے بیت المال سے ہو تو میری طرح اور بھی لوگ ہیں آپ ان میں تقسیم کر دیں مجھے اسکی کوئی ضرورت نہیں بنی اسرائیل ہمیشہ رشد وفلاح پر گامزن رہے اس لئے کہ انکے بادشاہ اور امراء علماء کے پاس آتے علم میں رغبت کی وجہ سے جب وہ سرنگوں ہوئے اور اللہ کے ہاں انکا مرتبہ گھٹ گیا اور انہوں نے شیطان اور بتوں کی پوجا کی ان کے علماء انکے امراء کے پاس آتے اور انکی دنیا میں انکے ساتھ شریک ہوتے لہذا وہ انکی تباہی و بربادی میں بھی ان کے شریک رہے۔

ابن شہاب بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے پوچھا: ابو حازم کیا آپکا اشارہ میری طرف ہے کہ آپ مجھ پر اعتراض کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے آپ کا ارادہ تک نہیں کیا لیکن حقیقت وہی ہے جو آپ سن رہے ہیں سلیمان نے ابن شہاب سے پوچھا کیا تم انہیں جانتے ہو اس نے کہا ہاں، یہ میرا پڑوسی ہے لیکن میں نے اس سے تیس سالوں میں ایک دفعہ بھی بات نہیں کی تو حضرت ابو حازم نے فرمایا: تم اللہ کو بھول گئے تو مجھے بھی بھول گئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے تو مجھ سے بھی محبت کرتے ابن شہاب نے کہا: اے ابو حازم! تم نے مجھے برا بھلا کہا: سلیمان نے کہا: بلکہ تیرا ضمیر تم کو برا بھلا کہہ رہا ہے کیا تجھ کو نہیں معلوم تھا کہ پڑوسی کا حق ہوتا ہے جیسے رشتہ دار کا ہوتا ہے۔

جب ابو حازم تشریف لے گئے تو ایک درباری نے کہا: امیر المؤمنین! کیا آپ چاہیں گے کہ تمام لوگ ابو حازم کی طرح ہو جائیں اس نے کہا نہیں''

۳۹۳۱- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن عبد الرحمن، زمعہ بن صالح سے منقول ہے کہ بنو امیہ میں سے کسی نے ابو حازم کو خط لکھا اور ان کو قسم دی کہ آپ اپنی حوائج بتلائیں انہوں نے جواب میں لکھا:

"اما بعد! آپ کا خط آیا جس میں آپ نے حاجات بتلانے کا کہا ہے میں نے تو دنیا سے بہت ہی کم قبول کیا ہے اور جو میرے پاس موجود نہ ہو اس سے میں نے صبر کر لیا ہے"۔

۳۹۳۲- عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع، ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن سعید، احمد بن عبدۃ اور سفیان بن عیینہ سے

ثابت ہے کہ

امیر المؤمنین سلیمان نے امیر حازم سے خط میں کہا اپنی حاجت بتلایئے انہوں نے کہا: میں نے اپنی حاجت اس ذات کو پیش کردی ہے جو حاجات پوری کرتا ہے بس اس نے جو دے دیا اس پر قناعت کر لی اور جو اس نے عطا نہیں کیا اس پر میں نے صبر کر لیا ہے"

۳۹۳۳-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، سفیان سے منقول ہے کہ حضرت ابو حازم نے فرمایا:

میں نے دنیا کو دو چیزیں پایا کہ کوئی بھی چیز میری ہوگی یا دوسرے کی اگر دوسرے کی ہو تو میں زمین آسمان کے حیلوں سے نہیں لے سکتا اور جس طرح میرا رزق دوسرے کو نہیں مل سکتا اسی طرح دوسرے کا رزق بھی مجھے نہیں مل سکتا

۳۹۳۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہاشم بن قاسم اشجعی، داؤد بن ابی وازع مدنی، حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں:

میں نے روزی روزگار میں غور کیا تو میں نے دو چیزیں دیکھیں وہ چیز جو میرے حصے میں ہے اور اس کی مدت مقرر ہے میرے تک پہنچنے کے لئے تو اس میں تو میں ہرگز جلدی نہیں مچاؤں گا اور ایک چیز وہ ہے جو میری ہے ہی نہیں جو مجھے پہلے بھی نہیں مل سکتی تھی اور بعد میں بھی نہیں ملے گی جو میری ہے وہ کسی اور کے پاس نہیں جائے گی اور جو دوسرے کی ہے وہ مجھ تک نہیں آسکتی تو کیوں میں اپنی عمر عزیز اس میں لگادوں!

۳۹۳۵-عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ کہتے ہیں میں نے ابو حازم سے سنا:

اگر جو چیز تجھے کفایت کرے تو ایسی زندگی اچھی ہے جس میں کفایت ہو اور اگر کوئی ایسی چیز نہیں جو تیرے کو کفایت کرے تو پھر دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جو تیرا پیٹ بھر دے۔

۳۹۳۶-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن صباح، سفیان ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

دنیا اور آخرت کا بوجھ بھاری ہو چکا لوگوں نے کہا: دین کی حد تو ٹھیک ہے کہ بوجھ اور مشقت ہے لیکن دنیا کا بوجھ کیسے ہے؟ فرمایا:

اس لئے کہ جب بھی تم کسی چیز کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہو تو تم سے پہلے کوئی سبقت کر چکا ہوتا ہے"۔

۳۹۳۷-ابو محمد احمد جرجانی، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، ابن عبدالحکم نے ابن وہب، حفص بن عمر، زید بن اسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ

میں ابو حازم کے ساتھ ایک دعوت میں شریک تھا۔ عبدالرحمٰن بن خالد نے ابو حازم کو پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے ہاں بھی تشریف لائیں تاکہ آپ سے سوال وجواب کریں اور آپ سے ایک مجلس ہو جائے تو حضرت ابو حازم نے فرمایا:

معاذ اللہ! میں نے اہل علم کو دین دنیاداروں کے ہاں لے جاتے نہیں دیکھا تو میں بھی اس کا آغاز کرنے والا نہیں بننا چاہتا اگر آپ کو کوئی حاجت ہے تو ہمیں بتلائیں تو عبدالرحمٰن ان کے ہاں گیا اور ان سے سوال جواب کیا اور آخر میں کہا:

ہمارے لئے اس سے آپ کی کرامت وشرافت بڑھ گئی"

۳۹۳۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن ابو حازم فرماتے ہیں: اس چیز کی فکر کرو جسے آپ چاہتے ہیں کہ آخرت میں ہمارے ساتھ ہو (یعنی کام آئے) اور اسے آج کرلو۔ اور اس چیز کی فکر کرو جسے آخرت میں اپنے ساتھ ناپسند کرتے ہو اور اسے آج چھوڑ دو۔

۳۹۳۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف ضمرہ، ثوابہ بن رافع حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

جو زندگی گزر چکی وہ ایک خواب تھا اور جو باقی ہے وہ آرزوئیں اور تمنائیں ہیں۔

۳۹۴۰-ابو محمد بن حیان، بہلول بن اسحق، سعید بن منصور، یعقوب بن عبدالرحمن سے نقل کرتے ہیں کہ

حضرت ابو حازم نے ایک دفعہ فرمایا: ہر وہ عمل جس کی وجہ سے تم موت سے ڈرنے لگو اسے چھوڑ دو پھر تمہیں موت کوئی نقصان نہیں دے گی"

۳۹۴۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن عیاش، محمد بن مطرف، حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں کہ

"جو شخص اللہ کے ساتھ معاملہ درست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور بندوں کے درمیان معاملہ درست رکھتا ہے اور ایک کو دوست بنالینا تمام انسانوں کو دوست بنانے سے آسان ہے اگر تم اللہ سے دوستی لگاؤ گے تو تمام لوگوں کا رخ تمہاری طرف ہو جائے گا اور اگر اس سے بگاڑ بیٹھو گے تو تمام لوگ تم سے بگاڑنے کی ٹھان لیں گے"

۳۹۴۲-عبداللہ بن محمد، عبیداللہ بن محمود، عبیداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس، اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ لوگ ابو حازم کے پاس آئے اور شکایت کی کہ ریٹ بڑھ گئے ہیں انہوں نے فرمایا: تمہیں اس کے غم کی کیا ضرورت؟ جو ذات ہمیں سستائی کے زمانے کھلاتی ہے وہی ہمیں مہنگائی میں بھی کھلائے گی۔

۳۹۴۳-محمد بن احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، حارث بن محمد، ابو حسن مدائنی سے منقول ہے کہ حضرت ابو حازم نے فرمایا:

جو دنیا کی حقیقت جان لے وہ اس میں خوش نہیں رہ سکتا اور نہ کسی مصیبت پر وہ پریشان و مضطرب ہوگا"

۳۹۴۴-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن زکریا، سلمۃ بن شبیب، سہل بن عاصم، داؤد بن مہران، شہاب بن خراش، محمد بن مطرف اور حضرت ابو حازم سے منقول ہے کہ

دنیا میں جو بھی چیز خوش کرنے والی ہے ضرور بالضرور اس کے ساتھ ایسی چیز جڑی ہوئی ہے جو غم زدہ کر دینے والی ہے۔

۳۹۴۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، سفیان بن عیینہ سے منقول ہے کہ حضرت ابو حازم نے ایک دفعہ فرمایا:

"میں تم سے اس بات پر بھی خوش ہوں کہ تم اپنے دین کی حفاظت اتنی کرلو جتنی تم اپنے جوتوں کی حفاظت کرتے ہو"

۳۹۴۶-عبداللہ، ابراہیم بن موسیٰ، سفیان بن وکیع، سفیان بن عیینہ سے منقول ہے کہ حضرت ابو حازم نے فرمایا:

"تمہارا نیکیوں کو چھپانا تم کو زیادہ شاق گزرتا ہے گناہوں کو چھپانے سے"

۳۹۴۷-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن عثمان حربی، بقیۃ بن ولید، رشید بن سعد، یحییٰ بن سلیم سے منقول ہے کہ

حضرت ابو حازم فرمایا کرتے: ابن آدم! موت کے بعد تمہیں معلوم ہوگا"

۳۹۴۸-ابوبکر بن مالک عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، سے منقول ہے "بادشاہ تو بازار ہیں جو چیز خرچ کردیں گے وہی ان کے پاس لائی جائیگی"

۳۹۴۹-محمد بن احمد، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں:

"حاکم تو بازاروں میں سے ایک بازار ہے اگر حق آئے گا تو اسے خرچ کرے گا اگر باطل چیز آئیگی تو اسے خرچ کرے گا ایک دفعہ فرمایا: اگر باطل کو خرچ کریگا تو باطل ہی اسکے پاس آئے گا اگر حق کو خرچ کرے گا تو حق اس کے پاس آئے گا"

۳۹۵۰-عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ، سے منقول ہے کہ ایک دفعہ ابو حازم! امیر مدینہ کے پاس گئے اس نے کہا کچھ ارشاد فرمائیں انہوں نے کہا: اپنے دروازے پر رکنے والوں کو دیکھو اس لئے کہ اگر اہل خیر کو قریب کرو گے تو اہل شر خود دور ہو جائیں گے تم سے اور اگر اہل شر کو قریب کرو گے تو اہل خیر تم سے دور ہو جائیں گے"

۳۹۵۱-احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس ثقفی، ابراہیم بن سعید، حجاج، سفیان ثوری ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

لوگ باتوں کے شیر ہیں اور عمل کچھ نہیں کرتے

۳۹۵۲-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن خالد، محمد بن یحیٰی مازنی، حضرت ابو حازمؒ کا قول نقل کرتے ہیں:

لوگ عمل کے بجائے معلومات کے پیچھے پڑ گئے اور کام کرنے کے بجائے باتوں میں لگ گئے"

۳۹۵۳-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو حازم نے فرمایا:

میں نصیحت کرتا ہوں اور میں اپنے آپ کو خطاب کر رہا ہوتا ہوں"

۳۹۵۴-عبداللہ، ابراہیم بن محمد، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

مجھے دعا سے زیادہ اس کے قبول ہونے کی فکر کھائے رہتی ہے"

۳۹۵۵-عبداللہ، ابوحسن بن ابان ابوبکر بن عبید، عصمۃ، ابن فضل، تیمی، داؤد بن مغیرہ حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں:

"پوشیدہ راز کو ظاہر کرنا آسان ہے کسی بات کو راز رکھنے سے اور کرنے سے زیادہ کہنا آسان ہے"

۳۹۵۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سعید بن منصور، یعقوب بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت ابو حازم نے ایک دفعہ فرمایا:

دو چیزیں ایسی ہیں کہ اگر جان لو تو دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کو سمیٹ لو گے ہیں بھی بہت مختصر۔ کسی نے پوچھا وہ دو کونسی ہیں فرمایا: برداشت کرو اس کو جسے تم ناپسند کرتے ہو اگر اللہ اسے محبوب رکھتے ہوں اور جس کو تم محبوب رکھتے ہو اس سے محبت کرو اگر اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتے ہیں۔

۳۹۵۷-محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، زید بن بشر، ابن وہب، ابن زید عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں: "لوگوں نے حلال کو بہت زیادہ چھوڑ رکھا ہے اس میں مشقت زیادہ ہونے کی وجہ سے تو ایسے لوگوں کے بارے میں تم کیا گمان رکھتے ہو جو حلال کو چھوڑ بیٹھے ہیں تاکہ حرام کو کمائیں؟

۳۹۵۸-محمد بن احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، یونس بن یحیٰی اموی، محمد بن مطرف سے منقول ہے ابو حازم کی موت کا وقت آیا تو ہم ان کے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے ہم نے پوچھا: کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ فرمایا: سب ٹھیک ہے امید لگائے ہوئے ہوں حسن ظن بھی ہے فرمایا:

خوش قسمت وہ ہے جو صبح شام گزارتا ہے اس حالت میں کہ اپنی آخرت کو آباد کرتا ہے اور اسے آگے بھیج دیتا ہے موت سے پہلے یہاں تک کہ جب وہ بھی پہنچتا ہے تو یہ آخرت کے لئے بالکل تیار ہوتا ہے اور آخرت اس کے لئے اور جو شخص دنیا کو گزارتا ہے اسطرح کہ اس کو دوسرے کے لئے آباد کرتا ہے جب وہ آخرت کو لوٹتا ہے تو اس کے دامن میں کچھ نہیں ہوتا اور وہ محروم رہتا ہے۔

۳۹۵۹-عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسین، احمد بن سعید، ابن وہب، حفص بن عمر سعید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے ابو حازم کو دنیا کی مذمت کرتے ہوئے سنا:

دنیا کا کچھ حصہ جو ہمیں پہنچا اگر ہم اس کے شر سے نجات پالیں جو حصہ ہمیں نہ ملا ہو وہ ہمیں کوئی نقصان نہیں دے گا اس کے باوجود ہم اس کے کیچڑ میں پھنس گئے ہیں تو جو شخص باقی کو بھی طلب کریگا وہ احمق ترین ہے"

۳۹۶۰-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، محمد بن اسحٰق، جعفر موصلی حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

آخرت کا ساز و سامان بہت سستا ہے تو جتنا چاہو سمیٹ لو اس لئے کہ جس دن اس کے خرچ کا دن آئیگا تو کچھ بھی نہیں دستیاب ہوگا نہ تھوڑا نہ زیادہ

۳۹۶۱-عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع سفیان بن عیینہ سے منقول ہے حضرت ابو حازم فرماتے ہیں:

ایک آدمی گناہ کرتا ہے اس نے کوئی نیکی نہیں کی ہوتی یہ اس کے لئے بہتر اور سود مند رہتا ہے اور کوئی نیکیوں پر نیکی کرتا ہے اس نے کوئی گناہ نہیں کیا ہوتا لیکن آخر کار اسکا انجام صحیح نہیں ہوتا''

۳۹۶۲-عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد، احمد بن سعید ابن وہب، جعفر بن عمر، سعید بن عبدالرحمن، ابوحازم سے نقل کرتے ہیں کہ:

بعض اوقات بندہ نیکی کرتا ہے تو یہ اس کے لئے مضر ہوتا ہے اور بعض اوقات کوئی گناہ کرتا ہے تو یہ اس کے لئے سود مند ہوتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب بندہ کوئی نیکی کرتا ہے تو خوشی سے اتراتا ہے اور تکبر کرتا ہے اور اس نیکی کی وجہ سے وہ اپنے کو دوسروں پر فوقیت دینے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے اس کی نیکی کو اور بعض دفعہ سارے اعمال کو ضائع کر دیتا ہے اور جب بندہ گناہ کرتا ہے تو بعض اوقات اس گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسکے دل میں خوف پیدا فرما دیتے ہیں اور یہ خوف پھر اس میں موجود رہتا ہے''۔

۳۹۶۳-ابوبکر محمد بن حسین آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، احمد بن ابراہیم بن کثیر، ہشم بن جمیل، سفیان بن عیینہ سے منقول ہے کہ حضرت ابوحازم نے فرمایا:

مجھے اپنے اللہ سے کوئی چیز مانگتے ہوئے حیاء آتی ہے ایسا نہ ہو کہ میں اس مزدور کی طرح ہوں جو فوراً اپنی اجرت مانگتا ہے میں تو اللہ کی تعظیم کی وجہ سے اسکی عبادت کرتا ہوں''

۳۹۶۴-محمد بن احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم ازدی، محمد بن حالی نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابوحازم سے پوچھا: آنکھوں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اگر خیر کی بات دیکھو تو اس کو ظاہر کرو اور اس کا اعلان کرو اور اگر عیب دیکھو تو چھپاؤ اس نے پوچھا: کانوں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا اگر خیر ہو تو محفوظ کر لو اگر شر ہو تو اس کو سنا ان سنا کر دو اس نے پوچھا: ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: ان سے کوئی ایسی چیز نہ چھینو جو تمہاری نہ ہو اور ایسے حق سے منع نہ کرو ان دونوں کو جو واجب ہیں تم پر۔ اس نے پوچھا پیٹ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اسکا نچلا حصہ کھانے سے اور اوپری حصہ علم سے بھرا ہوا ہو اس نے پوچھا: شرمگاہ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اس کا شکر وہی ہے جو اللہ نے فرمایا ہے

والذین ہم لفروجہم حفظون الا علی ازواجہم او ماملکت ایمانہم الی قولہ ''اولئک ہم العادون'' اس نے پوچھا: پاؤں کا شکر کیا ہے فرمایا: اگر تم ایسی میت دیکھو جس پر تم کو رشک ہو تو ان دونوں سے اسکے عمل کے موافق اعمال کرو اور اگر ایسی میت دیکھو جس سے تم کو عبرت ہو تو ان دونوں کو روک لو اس کے جیسے اعمال سے اور اللہ کا شکر ادا کرو پس جو زبان سے شکر کرتا ہے اور باقی اعضاء سے شکر نہیں کرتا اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کے پاس چادر ہے لیکن وہ صرف اسکا کنارا اوڑھتا ہے پس یہ اسکو سردی گرمی، بارش اور برفباری سے نہیں بچاتی''

۳۹۶۵-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن احمد بن اسحٰق، حسن بن صباح براز، یزید بن حباب، مبارک بن فضالہ، عبیداللہ بن عمر، حضرت ابوحازم سے نقل کرتے ہیں:

تم اس وقت عالم نہیں جب تک تین خصلتیں تم میں نہ ہوں اپنے سے بڑے کی نافرمانی نہ کرو، اپنے سے چھوٹے کی تحقیر نہ کرو اور اپنے علم سے دنیا نہ کماؤ۔

۳۹۶۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب اور ابوحازم کے صاحبزادے اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: علماء پہلے زمانے کے تھے جب کسی عالم سے ملاقات ہوتی اور وہ اس سے علم میں آگے ہوتے تو وہ ان کی خوش قسمتی کا دن ہوتا اور اگر اپنے برابر کے سے ملاقات ہوتی تو اس سے مذاکرہ کرتے اور اگر اپنے سے کم علم سے ملاقات ہوئی تو اس کا استہزاء نہ اڑاتے اور یہ زمانہ ایسیں تو لوگ ہلاکت میں پڑے ہوئے ہیں''

۳۹۶۷-عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، فرج بن سعید صوفی، یوسف بن اسباط نقل کرتے ہیں کہ ایک بتلانے

والے نے بتلایا کہ

کسی امیر نے ابو حازم کو بلاوا بھیجا آپ تشریف لائے تو وہاں افریقی اور زہری بھی بیٹھے ہوئے تھے اس نے کہا: آپ کچھ فرمایئے! حضرت ابو حازم نے فرمایا: سب سے بہترین امیر ہیں وہ جو علماء سے محبت رکھتے ہیں اور بدترین علماء ہیں وہ جو امراء سے محبت رکھتے ہیں اور پہلے زمانے میں امراء جب بلاوا بھیجتے تو وہ نہ آتے اگر کوئی چیز دیتے تو قبول نہ کرتے، اگر وہ کوئی بات پوچھتے تو ان کو کوئی رخصت نہ دیتے اور امراء علماء کے گھروں پر حاضری دیتے اور ان سے مسائل دریافت کرتے اسی میں امراء اور علماء کی خیر خواہی تھی بس جب یہ دیکھا لوگوں نے تو انھوں نے کہا کہ ہمیں بھی علم حاصل کرنا چاہیے تاکہ ہم کو یہ بھی شان حاصل ہو اور انہوں نے علم حاصل کیا تو خود چل کر امراء کے پاس آئے اور ان کے ساتھ مجلس جماتے اور انہیں رخصتوں پر چلاتے اگر وہ کچھ دیتے تو قبول کر لیتے تو امراء علماء پر جری ہو گئے اور علماء امراء پر"

۳۹۶۸-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ، سہل، یحیی بن محمد مدنی، عبدالرحمن بن یزید بن اسلم کہتے ہیں کہ میں نے ایک دن ابو حازم سے کہا: ایک چیز مجھے پریشان کئے رکھتی ہے انہوں نے پوچھا کیا؟ میں نے کہا: دنیا سے میری محبت: انہوں نے مجھ سے فرمایا:

بھتیجے! یہ ایسی چیز ہے کہ میں اپنے نفس کو اس چیز پر عتاب نہیں کرتا جو اللہ نے میرے لئے محبوب کر دی ہے اسلئے کہ اللہ نے اس دنیا کی محبت ہمارے دل میں ڈالی ہے عتاب تو اس کے بجائے اس پر ہونا چاہیے کہ اس کی محبت ایسی چیز کے لینے کی دعوت نہ دے جو اللہ کو ناپسند ہو اور یہ کہ ہم ایسی چیز سے نہ روکیں کہ جس کو اللہ نے محبوب کر رکھا ہے اگر ہم نے اتنا بھی کر لیا تو اسکی محبت ہمیں نقصان نہیں دے گی۔

۳۹۶۹-عبداللہ بن محمد، عبداللہ، سلمہ، سہل، محمد بن ابی معشر، ابو معشر، حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

جب تم کسی سے اللہ کے لئے محبت کرو تو دنیا کے سلسلے میں اس سے میل جول کم رکھو"

۳۹۷۰-ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد، سلمۃ بن شبیب، سہل بن عاصم، عبداللہ بن ضریس حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

"جب تم دیکھو کہ تمہارا پروردگار تم پر نعمتوں کی بارش برسا رہا ہے اور تم اس کی نافرمانیوں میں لگے ہوئے ہو تو اس سے ڈرتے رہا کرو"

۳۹۷۱-عبداللہ ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسین بن عبدالرحمن نقل کرتے ہیں کہ

ابو حازم سے پوچھا گیا کہ قرابت کیا ہے؟ فرمایا محبت ان سے کہا گیا لذت کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: اتفاق کو، ان سے پوچھا گیا راحت کسے کہتے ہیں؟ فرمایا سنجیدگی کو۔

۳۹۷۲-ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، احمد بن سعید، ابن وہب، عبداللہ بن عباس، عمرو بن عبداللہ قیسی حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں کہ عالم اور جاہل کی مثال مستری اور مزدور کی ہے تم مستری کو بلندی پر بیٹھا دیکھو گے اور ساز وسامان اسکے ساتھ ہی ہوتا ہے اور مزدور اپنے کندھے پر اینٹیں اور ریت اٹھائے لکڑی کے تختے پر چڑھتا ہے جس کے نیچے خالی فضاء ہوتی ہے اگر تھوڑا سا پھسلے تو مر جائے پھر ڈرتے ڈرتے اوپر کو چڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ مزدور مستری کے پاس پہنچ جاتا ہے تو مستری اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتا کہ اپنے اوزار اور اپنے انداز سے ان کو نصب کر دیتا ہے جب فارغ ہو چکتے ہیں تو مستری کو اجرت پھر بھی دوگنی ملتی ہے مزدور سے بس اسی طرح ہے عالم اپنے علم کی وجہ سے ذرا سے عمل پر ثواب حاصل کرتا ہے"۔

۳۹۷۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن اسحق طالقانی، کہتے ہیں میں نے ایک شیخ کو حارث بن عمر کی مسجد میں کہتے ہوئے سنا:

میں نے ابو حازم سے سنا جو شخص اللہ کی بنسبت لوگوں سے زیادہ ڈرے اسکو جو کچھ پہنچے گا وہ اس سے زیادہ نہیں ہے جو اس شخص

کو پہنچے گا جو صرف اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے"۔

۳۹۷۴-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، هارون بن معروف، ولید بن شجاع، ضمرۃ ثعلبۃ بن رافع، حضرت ابوحازم سے نقل کرتے ہیں: ابلیس کیا ہے؟ اگر بخدا اس کی نافرمانی کی جائے تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر اس کی اطاعت کی جائے تو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا"

۳۹۷۵-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، معدان بن زید، سہل بن ابی حلیم، سفیان کہتے ہیں کہ حضرت ابوحازم نے فرمایا:

تمہیں تمہارا مسلمان دشمن نفرت کرے یہ بہتر ہے کہ فاجر و فاسق دوست تجھ سے محبت رکھے"

۳۹۷۶-ابوزرعہ محمد بن ابراہیم استرا باذی، ابونعیم بن عدی، ابویعلی اصمعی، ابن ابی حازم نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوحازم سے پوچھا گیا۔

لذت کیا ہے؟ فرمایا اتفاق۔

۳۹۷۷-محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، حسین بن فرج، زکریا بن منصور قرظی کہتے ہیں میں نے ابوحازم سے سنا:

"تو حامل قرآن کو پچاس آدمیوں میں بھی دیکھے گا تو پہچان لے گا قرآن نے اسے تھکا ڈالا ہے اور میں نے جن قراء کو پایا وہ واقعی قراء تھے آج تو قراء نہیں رہے یہ تو خراء ہیں (یعنی گرے پڑے لوگ)

۳۹۷۸-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، حاتم بن لیث، ابن حمید، جریر سے منقول ہے کہ حضرت ابوحازم جب بازار جاتے اور پھل کی لذت ہوتی تو اپنے آپ سے کہتے تجھے جنت میں ملیں گے"۔

۳۹۸۰-ابوحازم کا زہری کو نصیحت کرنا ابوحسین احمد بن محمد بن مقسم، ابوبکر بن محمد بن احمد بن هارون وراق اصبہانی احمد بن عبداللہ صاحب ابی ضمرۃ، هارون بن حمید، یحیٰی، فضل بن عیینہ، عبدالحمید بن سلیمان، فریال بن عباد نقل کرتے ہیں کہ ابوحازم نے حضرت زہری کو لکھا: ابوبکر اللہ آپ کی اور ہماری فتنوں سے حفاظت فرمائے اور آگ سے حفاظت فرمائے اب تم عمر کے اس حصے میں ہو کہ جو تم کو دیکھے گا تم پر رحم کرے گا بڑھاپے کو پہنچ چکے ہو اور اللہ کی نعمتوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے، اس نے تمہارے بدن کو صحیح و سالم رکھا اور تمہیں لمبی لمبی عمر دی، تو نے اللہ کی ان دلیلوں کو جانا جو تم نے قرآن میں دیکھیں اور اللہ نے تمہیں دین میں فقاہت دی اور پیارے نبی کی سنتوں کی فہم دی پس اللہ تعالیٰ نے تم پر انتہائی حد تک اپنی نعمتیں اور دلیلیں ظاہر کر دی ہیں وہ اس میں تمہارے شکر کو آزمائے گا اور اپنے فضل کو زیادہ کرے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید"

دیکھو تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم اللہ کے روبرو پیش ہوگے تو وہ تم سے اپنی نعمتوں اور دلیلوں کے بارے میں پوچھے گا کہ کیسے برتا اس کی نعمتوں اور دلیلوں کو اور غفلت میں پڑے رہنے سے ہرگز نہ سمجھنا کہ اللہ تم سے راضی ہے اور تمہاری تقصیر کو قبول کرے گا ہرگز ایسا نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں علماء سے "لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ فنبذوہ وراء ظهورهم"

تم۔ کہتے ہو میں بڑے ماہر اور کٹ حجتی میں آگے آگے ہو تم نے لوگوں کو اپنی باتوں سے مغلوب کیا اُن سے تم نے جھگڑا کیا اور تم غالب رہے اپنی فہم اور عقل ورائے پر اعتماد کی وجہ سے بتاؤ میں کہ اللہ کے اس قول سے کیسے چھٹکارا پاؤ گے؟

ھانتم ھؤلاجاء لتم عنھافی الحیوۃ الدنیا فمن یجادل اللہ عنھم یوم القیمۃ" اورکان کھول کر سن لو کہ سب سے بڑا گناہ اور جرم یہ ہے کہ تم ظالم کے لئے مددگار بنو اس کے لئے راستے آسان کرو اپنی قرب سے یا قبول کر کے اگر وہ بلاوا بھیجے، میں نہیں چاہتا کہ کل کو تم اپنے گناہ کیساتھ اسکا جرم بھی لاد کر آ رہے ہو یا کل تجھ سے چشم پوشی کی وجہ پوچھی جائے کہ ظالم کے ظلم سے چشم پوشی کیوں کی کہ جو کچھ تم نے بٹورا وہ اس کا ہے ہی نہیں جس نے تم کو دلا دیا اور یہ کہ کیوں قریب ہوئے ایسے لوگوں کے جو دوسروں کا حق نہیں لوٹاتے اور نہ کوئی گناہ چھوڑتے ہے اور تو نے شریک کار ہو کر دھوکہ دینے والے کو پسند کیا اور مجھے انہوں نے چکی کی کیل بنا دیا ہے انکے گناہوں کی چکی تیرے اردگرد گھومتی ہے اور پل بنا دیا ہے جس سے گزر کر اپنے گناہوں کو جاتے ہیں اور سیڑھی بنا رکھا ہے جسے پھلانگ کر اپنی راہ گم کردہ کو جاتے ہیں انہوں نے تجھے اپنے گمراہیوں اور راستے کے لئے راہبر اور داعی بنالیا ہے۔ تیرے ذریعہ وہ علماء کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں اور تیرے ذریعہ وہ جاہلوں کو ان علماء کے پیچھے لگاتے ہیں۔ تم اب تک انکے خاص وزراء تک نہیں بنے اور نہ انکے قریب ترین ہمنشین، بس تم نے تو ان کی دنیا کو سنوارا ہے اور عوام وخواص کو ان کے گرد جمع کیا ہے سو انہوں نے تمہارے پچھلے کے بہانے تمہارا کیا کچھ بگاڑ دیا ہے اور تجھ سے کتنا زیادہ چھین کر کتنا قلیل دیا ہے۔

اپنی فکر کرو اسلئے کہ تمہارے سوا کون تمہاری فکر کرے گا اور ایسے نفس کا محاسبہ کرو اور دیکھو کہ کیا شکر کرتے ہو اس ذات کا جس نے تم کو چھوٹی بڑی نعمتوں سے نوازا ہے اور دیکھ تجھے اس نے کتنا رتبہ دیا دین کی وجہ سے کہ تیرے جیسے کم ہیں لوگوں میں اور تم اس کا کتنا لحاظ رکھتے ہو جس نے تم کو چھپانے والا لباس دیا ہے اور دیکھو کہ تم اس کے کتنے قریب ہو اور کتنے دور"

تمہیں کیا ہو گیا کہ خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے؟ اور اپنے گناہ کی معافی نہیں مانگتے خدا کی قسم مجھے تو جب بھی موقع ملا میں اس کے دین کا سب سے زیادہ احیاء کرنے والا اور باطل کا تعاقب کرنے والا ہوں گا

تمہیں تو شکر کرنا چاہیے اس ذات کا جس نے تمہیں اپنی کتاب کا حامل بنالیا اور تمہیں علم سے نوازا ورنہ ان لوگوں میں ہوئے جن کے بارے میں ارشاد باری ہے فخلف من بعدھم خلف ورثوا الکتاب یأخذون عرض ھذا الادنی" پھر ان کے بعد ناخلف ان کے قائم مقام ہوئے جو کتاب کے وارث بنے یہ (بے تامل) اس دنیائے دنی کا مال ومتاع لے لیتے ہیں۔ (الاعراف:۱۶۹)

کیا تم ایسی جگہ نہیں ہو جہاں کوچ کا نقارہ بجا دیا گیا ہے؟
آدمی اپنے ہم عمروں کے بعد نہیں رہتا"

خوشخبری ہے اس کے لئے جو دنیا میں خوف کی حالت میں رہا اور بدنصیب ہے وہ جو برا ااور اپنے پیچھے گناہ چھوڑ گیا تمہیں اس بات کا حکم نہیں دیا گیا کہ تم وارثوں کی فکر کرو اپنے آپ کو چھوڑ کر کوئی بھی ایسا نہیں جو تیری پیٹھ پر سوار ہو لذت ختم ہو گئی صرف تھکاوٹ باقی ہے بدبخت ہے وہ کہ جس کی کمائی سے دوسرے لوگ خوش بخت ہیں اب ڈرنا! اس لئے کہ تم ارتکاب کر چکے ہو اور نکلنے کی فکر کرو اس لئے کہ تم پھنس چکے ہو یہ امور اس کے ساتھ کر رہے ہو جو جاہل نہیں ہے اور جو تمہارے اعمال کو محفوظ کر رہا ہے وہ غافل نہیں ہے۔ تیاری کرو ان لمبے سفر در پیش ہے اور اپنے دین کی فکر کرو اس لئے کہ بہت پرمردہ ہو چکا ہے اور یہ نہ سمجھنا کہ ڈانٹ ڈپٹ یا تحقیر وتذلیل کر رہا ہوں بلکہ بھولا ہوا سبق یاد کر رہا ہوں اور یہ کہ تمہیں بتا دی جائے وہ بات جو تمہارے علم کی وجہ سے تم پر مخفی ہو گئی اور میں نے اللہ کا یہ قول یاد کیا

"وذکر فان الذکر تنفع المؤمنین "اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے (الذاریات:۵۵)

تم نے زبردستی کو بھلا رکھا ہے اپنے ساتھ والوں کے لئے جو گزر چکے اور تم رہ گئے ہو ان کے بعد جیسے دو سینگوں میں ایک رہ جائے پس غور کرو کیا وہ بھی اس میں مبتلا کئے گئے جس میں تم کو مبتلا کیا گیا یا وہ بھی گزرے ایسے حالات سے جس سے تم گزر رہے ہو اور کیا

تم سمجھتے ہو کہ تمہیں کوئی ایسی نعمت ملی ہے جس سے وہ محروم رہ گئے؟ یا یہ کہ تم نے ایسی چیز کا علم حاصل کر لیا جس سے وہ بے خبر ہے بلکہ تو ہی ناواقف رہا بوجہ اس کے جس میں تو مبتلا رہا لوگوں کے دلوں میں تمہاری وقعت اور ان کا تم سے انسیت اس درجہ ہو گئی کہ وہ تمہاری رائے کو وقعت دینے لگے اور تمہارے امر کے پیچھے چلنے لگے اگر تم حلال کہتے تو وہ حلال سمجھتے اور تم نے حرام کہا تو انہوں نے حرام سمجھا اور خود ان کو اس کی صلاحیت نہیں تھی لیکن ان کا سارا رجوع تمہاری طرف تھا اور یہ سارا رجوع کی وجہ تھی ان کا عمل کو خیر باد کہنا، اور تم پر اور ان پر جہالت کا غلبہ اور حکومت اور حاکمیت کی محبت، کیا تم غور نہیں کرتے کہ جہالت اور غفلت میں پڑے ہو؟ اور لوگ کس فتنے اور مصیبت میں مبتلا ہیں تم نے اپنے رویے سے ان کو فکر معاش سے آزاد کر دیا ہے وہ فتنہ میں مبتلا ہوئے ہیں اس وجہ سے کہ انہوں نے تجھ پر علم کے آثار ملاحظہ کئے ہیں وہ بھی اس کے مشتاق ہوئے کہ وہ بھی علم حاصل کریں جس طرح اور جتنا تو نے علم حاصل کیا پس تیری وجہ سے وہ ایسے سمندر میں غوطہ لگا بیٹھے جس کی گہرائی کا ادراک نہ کر سکے اور اس مصیبت میں گرفتار ہوئے جس کو دفع کرنے پر قادر نہیں پس اللہ ہمارا تمہارا اور سب کا حامی و ناصر ہے۔

جان لو کہ مرتبہ کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ مرتبہ ہے جو اپنے اولیاء کے ذریعہ اپنے دوستوں کو عنایت فرماتا ہے وہ جو غیر مشہور اور مخفی لوگ ہوتے ہیں انکی توصیف رسول اللہ ﷺ کی زبانی یوں آئی ہے کہ:

اللہ تعالیٰ ایسے مخفی لوگوں، متقی، اور پاک لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو غائب ہوں تو کوئی نہ پوچھے، اگر حاضر ہوں تو پہچانے نہ جائیں انکے دل ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں جو نکل آتے ہیں ہر سیاہ اور اندھیرے فتنے سے۔[1]

یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون" اور دوسرا مرتبہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کے ذریعہ اپنے دوستوں کو عنایت فرماتا ہے اور وہ ناراضگی کا باعث ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں ان دوستوں کے لئے ڈال دیتا ہے لوگ ان کی تعظیم کرتے ہیں حکمرانوں کا انکو تعظیم کرنے کی وجہ سے اور لوگ بھی اس میں رغبت کرتے ہیں جو ان کے پاس ہوتی ہے حکمرانوں کی ان میں رغبت کی وجہ سے" اولئک حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن ھم الخاسرون"

مجھے خوف ہے اس کا کہ تو بھی اس طرح کہ تیرا دین مستور، تیرے رزق میں تنگی ہو، عنفوان شباب، بکمال قوت اور تمام شہوت میں تو مصیبتیں اور فتنے اس کے قریب نہ پھٹکیں جب زیادہ عمر کو پہنچے، ہڈیاں چٹخنے لگیں قویٰ ضعیف ہو جائیں اور شہوت ولذت اپنے اختتام کو پہنچ جائے تو کیا اس کو زیر کر لیتی ہے اسکو اپنے پیچھے دوڑتی ہے اور اسے مبتلائے فتن رکھتی ہے اور اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن کر رہتی ہے اور اپنی منفعت باور کراتی ہے۔

سبحان اللہ!!! کیا عظیم دھوکہ ہے کتنا بڑا خسارہ ہے اور جب دنیا نے تجھے مبتلائے فتن کیا تو کیوں حضرت عمرؓ کا قول یاد نہ کیا جو انہوں نے حضرت سعد کو لکھا تھا اسی خوف کی وجہ سے جس میں تو پڑا ہوا ہے انہوں نے لکھا تھا:

امابعد! دنیا کی رنگینی سے اعراض کر دیہاں تک کہ تمہاری ملاقات ہو جائے ان گزرے ہوئے لوگوں سے جو اپنے ناموں کے ساتھ پیوند خاک ہوئے، ان کے پیٹ ان کی پشتوں سے مل گئے اللہ اور ان کے درمیان اب کوئی حجاب نہیں ہے دنیا نے ان کو فتنے میں نہ

---

[1] سنن ابن ماجة ۳۹۸۹ والمستدرک ۴/۱، ۳۲۸/۳، والمعجم الصغیر للطبرانی ۴۵/۲، والترغیب والترھیب ۹۸/۱ والأولیاء لابن ابی الدنیا ۲، والدر المنثور ۲۵۷/۴ واتحاف السادۃ المتقین ۳۳۶/۸، ۲۶۴، وتخریج الاحیاء ۲۷۱/۳ وتاریخ ابن عساکر ۲۲۵/۹

(۱۱) اور نہ وہ دنیا کے فتنوں میں پڑے انہوں نے رغبت ظاہر کی تو انہیں طلب کرلیا گیا پس کچھ ہی عرصے میں وہ اللہ سے مل گئے''

پس دنیا تجھ جیسی عمر، تجھ جیسے ذی علم وذی رائے اور عقل والے کو متاثر کرسکتی ہے؟ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ کس پر اعتماد کیا جائے؟ کس کو کہا جائے؟

اللہ ہی سے اپنی مصیبت کا بدلہ چاہتے ہیں اور اپنے غم کا شکوہ کرتے ہیں اور اللہ کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں بچائے رکھا اس سے کہ جس میں تم کو مبتلا کیا والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابوحازم کی مسند روایات ۔۔۔ ابوحازم نے سہل بن سعد ساعدی، ابن عمر، انس بن مالک سے مسند انقل کیا ہے اور یہ بھی کہا کہ انہوں نے ابوہریرہؓ کی زیارت کی اور سعید بن مسیب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، محمد بن کعب قرظی، اعرج، ابوصالح سمان نعمان بن عیاش، عبیداللہ بن مقسم، سعید مقبری، طلحہ بن عبیداللہ بن کریز، یحییٰ بن عبداللہ وغیرہ سے سنا ہے

اوران سے تابعین نے نقل کیا ہے ان میں عبیداللہ بن عمر عمری، عمارۃ بن غزیہ، محمد بن عجلان، سعید بن ابی ھلال ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں ائمہ اور امام ہیں جیسے مالک، ثوری، حمادان، ابن عیینہ، معمر، سلیمان بن بلال، مسعودی، زائدہ، خارجہ بن مصعب وغیرہ۔

۳۹۷۹-محمد بن احمد بن جرجانی، قاسم بن زکریا مطرز، محمد بن عبداللہ بن زریع، عبدالاعلیٰ، عبیداللہ بن عمر، ابوحازم، سہل بن سعد، احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یونس بن محمد، حماد بن زید، عبیداللہ بن عمر، ابوحازم، سہل بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت حماد نے فرمایا کہ میں ابوحازم سے ملا انہوں نے مجھے حدیث سنائی کہ حضور ﷺ بنوعمرو بن عوف کے پاس تشریف لائے تاکہ ان سے صلح صفائی کرائیں۔ آپ ﷺ نے حضرت بلال سے فرمایا

اگر نماز کا وقت ہوجائے اور میں نہ آؤں تو ابوبکر کو کہنا کہ وہ نماز پڑھادیں جب نماز کا وقت ہوا اور اقامت کہہ دی گئی تو ابوبکر کو کہا تو وہ آگے ہوگئے جب آگے بڑھ چکے تو حضور بھی تشریف لے آئے تو لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کیں حضرت ابوبکرؓ جب نماز شروع کرلیتے تو ادھر ادھر توجہ نہیں دیتے تھے لیکن جب لوگوں کو دیکھا کہ وہ خاموش نہیں ہورہے تو توجہ کی تو آپ پر نظر پڑی آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کو نماز جاری رکھنے کا حکم فرمایا تو حضرت ابوبکر الٹے پاؤں لوٹے اور نماز پڑھائی نماز کے بعد آپ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا

ابوبکر! کس چیز نے روکے رکھا نماز جاری رکھنے سے جبکہ میں اشارہ کررہا تھا فرمایا قحافہ کے بیٹے کی مجال نہیں کہ وہ رسول اللہ کی امامت کرائے پھر آپ ﷺ نے فرمایا

"جب نماز میں کچھ امر پیش آجائے تو مرد تسبیح پڑھیں اور عورتیں تالیاں پیٹیں" حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے ابوحازم کی احادیث میں سے مسلم نے ابن بزیع عبدالاعلیٰ سے اسے ذکر کیا ہے اور مسلم اور بخاری مالک، یعقوب قاری، اور ابوحازم سے نقل کرنے میں متفق ہیں امام بخاری ثوری کی روایت میں ابوحازم حماد بن زید، محمد بن جعفر ابن کثیر سے منفرد ہیں اور ابوحازم سے روایت کرنے میں معمر، ابو غسان بن مطرف، عبدالعزیز بن ماجشون، محمد بن عجلان، ہشام بن سعد، عبدالرحمٰن بن اسحٰق، سفیان بن عیینہ، حمادان وغیرہ حضرات ہیں۔

۳۹۸۱-ابوبکر احمد بن سندی، محمد بن عباس مؤدب، شریح بن نعمان، اسماعیل بن عیاش عمارہ بن غزیہ انصاری، ابوحازم، سہل بن سعد، حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

تلبیہ پڑھنے والوں کے دائیں بائیں جو بھی چیز ہے وہ تلبیہ پڑھتی ہے پتھر ہوں، مٹی کے ڈھیلے یا درخت یہاں تک زمین یہاں سے بھی

ختم ہو جاتی ہے اور وہاں سے بھی اوراوپر کے درجات والے نیچے والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان پر تارے دیکھتے ہو۔"[۱]

یہ حدیث غریب ہے ابو حازم سے عمارۃ بن غزیہ متفرد ہیں اور یہ اہل مدینہ کے تابعین میں سے ہیں اور عمارۃ سے معاویہ بن صالح اور عبید بن حمید روایت کرتے ہیں:

۳۹۸۲-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، خالد بن قاسم، سعید بن عبدالرحمن ابو حازم، سہل بن سعد حضرت نبی کریم ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں: روزہ داروں کے لئے جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہا جاتا ہے جب آخری شخص ان کا داخل ہو جائے گا تو وہ بند کر دیا جائیگا اور جو اس سے داخل ہوگا وہ پیئے گا اور جو پی لے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔"[۲]

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے بخاری اور مسلم اس میں سلیمان بن بلال عن ابو حازم میں متفق ہیں اور ابو حازم سے روایت کرتے ہیں: سفیان ثوری، حماد بن زید، ہشام بن سعید، عبدالرحمن بن اسحق وغیرہ۔

۳۹۸۳-جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین محمد بن حسین، یحییٰ بن عبدالحمید، سلیمان بن بلال، ابو حازم، سہل بن سعد سے نقل کرتے ہیں:
جب حضور ﷺ کے سامنے نحوست کا تذکرہ آتا تو فرماتے "اگر یہ کسی شئے میں ہوتی تو گھوڑے، عورت، اور گھر میں ہوتی۔"[۳]

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے مالک ابو حازم سے نقل کرتے ہیں، مسلم اس میں ابو حازم عن ہشام بن سعید کی سند سے متفرد ہیں ابو حازم سے امام بخاری و مسلم کے علاوہ حضرات محمد بن جعفر، عبدالحمید بن سلیمان، عمرو بن محمد بن صہبان کے طریق سے نقل کرتے ہیں:

۳۹۸۴-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، عدی بن فضل، ابو حازم حضرت سہل بن سعد سے نقل کرتے ہیں:
حضور ﷺ کے پیچھے عام طور پر گرہ والے نماز پڑھتے تھے میں نے کہا: گرہ والے کون؟ فرمایا ان میں سے کسی کے پاس ایک سے زائد کپڑا نہ ہوتا وہ اس کی گرہ لگا دیتے تھے گردن سے"۔[۴]

یہ حدیث صحیح ہے بخاری نے ابو حازم، ثوری اور سہل بن سعد کے طریق سے اسکو ذکر کیا ہے اور عبدالرحمن بن اسحق مدنی ابو حازم سے یہی نقل کرتے ہیں۔

۳۹۸۵-ابو احمد بن محمد بن احمد جرجانی، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر مقدمی، عمر بن علی، ابو حازم حضرت سہل بن سعد سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے آپ نے فرمایا:
جو شخص اپنے دو جبڑوں کے درمیان اور دونوں ٹانگوں کے درمیان کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

یہ حدیث صحیح ہے بخاری نے مقدمی اور عمر سے اسکو روایت کیا ہے اور اس حدیث کو احمد بن حنبل نے عفان اور عمر سے روایت کیا ہے۔

۳۹۸۶-ابوبکر مکی، حسین بن جعفر قتات، منجاب بن حارث، علی بن مسہر قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن احمد بن ولید، متوکل بن ابی سورۃ، خالد بن زید، سفیان ثوری، ابو حازم، اور سہل بن سعد نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضور ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ کوئی ایسا عمل بتائیں کہ اللہ مجھ سے محبت کرنے لگیں اور لوگ بھی آپ نے فرمایا: دنیا سے زہد اختیار کرو اللہ محبت کرنے لگیں گے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے زہد اختیار کرتو لوگ محبت کرنے لگیں گے"۔[۵]

۱۔ سنن ابن ماجۃ ۲۹۲۱ والسنن الکبری للبیہقی ۳۳/۵ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۰/۶. وصحیح ابن خزیمۃ ۲۶۳۳ والترغیب والترہیب ۱۸۸/۲ والدر المنثور ۲۱۹/۱ ۲۔ صحیح البخاری ۳۲/۳. وصحیح مسلم، کتاب الصیام ۱۶۶ وفتح الباری ۱۱۱/۴. ۳۔ صحیح مسلم، کتاب السلام ۱۲۰. وصحیح البخاری ۱۱/۱۳. وفتح الباری ۱۳۷/۹ ص۔۲۸۹ ۴۔ سنن ابن ماجۃ ۴۱۰۲ والمستدرک ۳۱۳/۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۷/۶ ومشکاۃ المصابیح ۵۱۸۷ والاحادیث الصحیحۃ ۹۴۴، ۹۳۳. وکشف الخفا ۱۲۷/۱ والترغیب والترہیب ۱۵۶/۴. وتخریج الاحیاء ۲۱۳/۳ ۲۱۵/۴ والعلل المتناہیۃ ۳۲۳/۲ والغرر المنتثرۃ ۳۱۶ واتحاف السادۃ المتقین ۳۰۹/۸ ۳۳۶/۹، ۳۳۳. وتاریخ أصبہان للمصنف ۲۲۵/۲

یہ حدیث غریب ہے اسے مرفوعاً صرف سفیان ثوری نے نقل کیا ہے اور سفیان سے ابن قتادہ اور محمد بن کثیر نے نقل کیا ہے۔

۳۹۸۷-علی بن ھارون، موسیٰ بن ھارون، قتیبہ بن سعد، علی بن عبدالحمید بن سلیمان ابو حازم حضرت سہل بن سعد سے آپ ﷺ کا قول منقول ہے:

اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ ہرگز اس سے کافر کو ایک گھونٹ تک نہ پلاتے"[1]

ابو حازم سے عبدالحمید بن سلیمان کی یہ حدیث غریب ہے

۳۹۸۸-ابو عبداللہ محمد بن عیسیٰ ادیب، محمد بن ابراہیم بن زیاد، محمد بن حمید، زافر بن سلیمان، محمد بن عیینہ، ابو حازم اور حضرت سہل بن سعد ہی کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد! جتنی جیس جتنا چاہیں اس لئے کہ آپ وفات پانے والے ہیں اور کرلیں محبت جس کو چاہیں اس لئے کہ آپ اس سے جدا ہونے والے ہیں اور کرلیں عمل جتنا چاہیں اسلئے کہ اس کا بدلہ آپ کو دیا جانے والا ہے پھر کہا: اے محمد! مؤمن کا شرف اس کا رات کو قیام کرنا ہے اور اس کی عزت لوگوں سے مستغنی ہونا ہے"[2]

محمد بن عیینہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے زافر بن سلیمان اور محمد بن حمید اس میں متفرد ہیں

۳۹۸۹-محمد بن احمد بن ابراہیم، جعفر بن محمد بن بشار، یحییٰ بن محمد بن سکن اسحق بن ادریس، عبدالرحمٰن بن زید، ابو حازم اور حضرت سہل بن سعد کے اسنادی حوالہ سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے:

جو پسند کرے کہ اپنے بیٹے کو آگ کے کنگن پہنائے وہ اسے سونے کے کنگن پہنائے، لیکن چاندی سے تو جو چاہے کرے[3]

ابو حازم سے یہ حدیث غریب ہے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اکیس متفرد ہیں۔

۳۹۹۰-محمد بن مظفر احمد بن حسن بن جعد، یعقوب بن کاسب، عبدالعزیز بن ابی حازم سہل بن سعد سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے۔

"جو میری اس مسجد میں داخل ہوا اور وہ کوئی حرف سیکھتا ہے یا سکھاتا ہے تو وہ ایسا ہے جیسا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اور جو اس کے علاوہ کے لئے داخل ہوا تو وہ بمنزلہ اس شخص کے ہے جو کوئی چیز دیکھتا ہے اسے اچھی لگتی ہے اور ہوتی وہ دوسرے کی ہے"[4]

یہ حدیث ابو حازم کے طریق سے غریب ہے اور عبدالعزیز اس میں متفرد ہیں۔

۳۹۹۱-ابو عبداللہ محمد بن احمد بن مخلد، ابراہیم بن ہیثم بلدی، مروان بن محمد بخاری، ابو داؤد نخعی، ابو حازم، سہل بن سعد سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی غیبت کی پھر اس کے لئے استغفار کیا تو یہ اس کا کفارہ ہوجائے گا"[5]

حضرت سہل سے ابو حازم اس میں غریب ہیں ابو داؤد سلیمان بن عمر نخعی اس میں متفرد ہیں۔

---

[1] الاحادیث الصحیحۃ ۲۸۶، ۹۴۳. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۸۸. وسنن ابن ماجۃ ۴۱۱۰. وتاریخ بغداد ۴/۹۲ والمطالب العالیۃ ۳۱۶۷. والدر المنثور ۶/۱۷ وتفسیر القرطبی ۶/۴۱۵ ۱۹/۸۸.

[2] المستدرک ۴/۳۲۴. وکشف الخفاء ۲/۷۷.

[3] المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۱۸۵ ومجمع الزوائد ۵/۱۴۷ ومسند الامام احمد ۲/۳۳۴ ۳۷۸. والترغیب والترہیب ۱/۵۵۷. وکنز العمال ۴۳۱۵۷

[4] مسند الامام احمد ۲/۳۵۰ والمستدرک ۱/۹۱ والمعجم الکبیر للطبرانی ۶/۲۱۵ ومجمع الزوائد ۱/۱۲۳. وکنز العمال ۲۸۸۵۲ وصحیح ابن حبان ۸۱.

[5] کشف الخفاء ۲/۱۶۳. واتحاف السادۃ المتقین ۷/۵۵۸، ۵۵۹. واللآلی المصنوعۃ ۲/۱۹۳. والموضوعات لابن الجوزی ۳/۱۱۹ وکشف الخفا ۲/۱۹۳

۳۹۹۲- ابوعمرو بن حمدان حسن بن سفیان، حسن بن علی واسطی، ہیثم، ابویحییٰ، اور ابوحازم کے صاحبزادے عبدالجبار اپنے والد سے اور حضرت سہل بن سعد سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اے اللہ! صحابہ کی مغفرت فرما اور اس کی جس نے دیکھا اور جس نے دیکھا حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں میں نے کہا: جس نے دیکھا اور جس نے دیکھا کا کیا معنی ہیں آپ نے فرمایا: جس نے صحابہ کو دیکھا اور جس نے ان کو دیکھا جنہوں نے صحابہ کو دیکھا۔[۱]

حضرت سہل بن ابوحازم کی یہ حدیث غریب ہے اور عبدالجبار اس میں متفرد ہیں

۳۹۹۳- ابواحمد جرجانی، علی بن اسحٰق بغدادی، صالح بن سابق، سلیمان بن عمرو، ابوحازم اور سہل بن سعد کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین شخص ہیں جن کی طرف سے اللہ تعالیٰ ادا کریں گے (ایک) وہ جسے مسلمانوں کے ملک پر کسی دشمن کے حملہ آور ہونے کا اندیشہ ہوا اور اس کے پاس کچھ قوت نہیں تھی تو اس نے قرض لیا اور اس سے اسلحہ خریدا اور اس کے ذریعہ اللہ کے راستے میں تقویت حاصل کی پھر مر گیا اس دین کو ادا کرنے سے پہلے اور نہ ہی وہ ادا کرنے پر قادر ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا فرمائیں گے اور (دوسرا) وہ شخص جس کے سامنے دوسرا مسلمان بھائی مرا اور اس نے اتنا کچھ نہ پایا جس سے اسکا کفن دفن کر سکے تو اس نے قرض لیا اور اس سے کفن خریدا پھر یہ مر گیا اور اس کو ادا کرنے پر قادر نہ ہوا تو اس کی طرف سے بھی اللہ تعالیٰ ادا کریں گے اور (تیسرا) وہ شخص جسے اپنے اوپر زنا کا اندیشہ ہوا اور اس پر مجردیت شدید ہو گئی تو اس نے قرض لیا اور شادی کی اور اس کو ادا کرنے پر قادر نہ ہوا اور مر گیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے بھی ادا کر دیں گے۔"

ابوحازم اور سہل سے اس حدیث میں غرابت ہے

۳۹۹۴- سلیمان بن احمد، حسین بن اسحٰق، ابراہیم بن سعر، حاتم بن عباد، یحییٰ بن قیس کندی، ابوحازم، سہل بن سعد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے اور ہر ایک اپنی نیت پر عمل کرتا ہے جب مؤمن کوئی عمل کرتا ہے تو اس کے دل میں اسکا نور پیدا ہوتا ہے"[۲]

سہل اور ابوحازم سے یہ حدیث غریب ہے عمر اور احمد بن یونس اس میں متفرد ہیں۔

۳۹۹۵- مخلد بن جعفر، محمد بن حمید، ابراہیم بن شریک، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، محمد بن ثور صنعانی، ابوحازم اور سہل بن سعد کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کریم ہیں کرم کو پسند فرماتے ہیں اور بلند اخلاق کو اور افعال ردیہ کو ناپسند کرتا ہے"[۳]

حضرت سہل اور ابوحازم سے یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف زکریا نے روایت کیا ہے۔

۳۹۹۶- محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد صائغ، ابراہیم بن منذر حزامی، زکریا بن منظور، ابوحازم، سہل بن سعد آنحضرت ﷺ کا قول نقل

---

[۱] المعجم الکبیر للطبرانی ۲۰۵/۶ والکنی للدولابی ۱۹۷/۲ ومجمع الزوائد ۲۰/۱۰ والجامع الکبیر ۹۹۵۳ وکنز العمال ۳۲۴۸۹

[۲] المعجم الکبیر للطبرانی ۲۲۸/۶ وتاریخ بغداد ۲۳۷/۹ واتحاف السادۃ المتقین ۱۵/۱۰ وتخریج الاحیاء ۳۵۵/۴، والفوائد المجموعۃ ۲۵۰ والاسرار المرفوعۃ ۵۷۳ وکشف الخفاء ۴۳۸/۲ والدرر المنتثرۃ ۱۹۶

[۳] السنن الکبری للبیہقی ۱۹۱/۱۰ والمستدرک ۴۸/۱ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۲۳/۶، والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۱۵۰، وشرح السنۃ ۸۳/۱۳ والتاریخ الکبیر ۳۴۷/۴، والاحادیث الصحیحۃ ۱۳۷۸ والجامع الکبیر ۶۹۳۱۔

کرتے ہیں

جو شخص ایک جان کو آزاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ آزاد فرماتے ہیں اس کے ہر عضو کے بدلے میں اس کا عضو جہنم سے۔[1]

۳۹۹۷- حبیب بن حسن، خلف بن عمرو عکبری، سعید بن منصور، عبدالحمید بن سلیمان، ابو حازم اور حضرت ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں۔

حضور نے کبھی سیر ہو کر نہیں کھائے خشک ٹکڑے تک اور تم ہو کہ دنیا اڑائے جا رہے ہو۔

اسی طرح عبدالحمید نے ابو حازم سے نقل کیا ہے اور ابو حازم سے دوسرے روایت کرنے والے اس میں انکے مخالف ہیں اور ابو حازم کا سماع ابو ہریرہ سے نہیں ہے صرف دیکھا ہے۔

۳۹۹۸- احمد بن یعقوب بن مہرجان، ابو شعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ بابلی، ایوب بن نہیک، ابو حازم حضرت ابن عمر سے نقل کرتے ہیں

میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

مجھ پر آج ایک ایسا فرشتہ نازل ہوا ہے جو مجھ سے پہلے کسی نبی پر نہیں نازل ہوا اور نہ میرے بعد کسی پر اترے گا وہ اسرافیل علیہ السلام ہیں انہوں نے کہا: اے محمد! السلام علیکم! میں آپ کے پروردگار کی طرف سے پیغمبر ہوں انہوں نے مجھے امر فرمایا ہے کہ آپ کو خبر دوں کہ آپ اگر چاہیں تو نبی اور عام بندہ بنیں اور اگر چاہیں تو نبی اور بادشاہ بنیں، تو میں نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف دیکھا انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ تواضع اختیار کریں تو آپ نے اس وقت فرمایا نبی اور بندہ، پھر آپ نے فرمایا

اگر میں کہتا نبی اور بادشاہ پھر چاہتا تو پہاڑ سونا بن کر میرے ساتھ چلتے"۔[2]

ابن عمر سے ابو حازم کی یہ حدیث غریب ہے ایوب بن نہیک اس میں متفرد ہیں ابو حازم اس میں مختلف ہیں۔

۳۹۹۹- ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن یونس بن موسیٰ، محمد بن خالد بن عثمہ، سلیمان بن احمد، عمرو بن ابو طاہر، سعید بن ابی مریم، موسیٰ بن یعقوب، ابو حازم، قاسم بن محمد اور حضرت عائشہ کے سلسلہ سے ثابت ہے کہ:

آپ نے کبھی ایک دن میں دو وقت شکم سیر ہو کر نہیں تناول فرمایا یہاں تک کہ وفات ہو گئی۔

عروہ سے ابو حازم کی یہ حدیث غریب ہے۔

۴۰۰۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن مکرم، علی بن جعد، محمد بن مطرف، ابو حازم، عروہ بن حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ

"دو دو مہینے گزر جاتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھر میں آگ نہ جلتی، میں نے کہا: خالہ! پھر کس چیز سے گزارا کرتے تھے فرمانے لگیں: اسودین یعنی کھجور اور پانی سے"

ابو غسان محمد بن مطرف ابو حازم سے اور عروہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں اور اس میں بخاری اور مسلم متفق ہیں اور وہی صحیح ہیں اس میں ابو حازم یزید بن ہارون عروہ سے نقل کرتے ہیں۔

۴۰۰۱- ابو احمد بن جرجانی، حسن بن سفیان، محمد بن صباح، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابو حازم، یزید بن رومان، عروہ، اور حضرت عائشہ سے یہ مروی ہے۔

۴۰۰۲- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن صباح، عبدالعزیز بن ابی حازم ابو سلمہ، عائشہ سے منقول ہے کہ:

وعدہ کیا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک وقت آنے کا اور پھر نہیں آئے اس وقت میں جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو چارپائی

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۸۱، وطبقات ابن سعد ۸/۳۴۱، والکامل لابن عدی ۳/۱۰۶۹، وتلخیص الحبیر ۴/۲۱۱

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۲/۳۴۹، ومجمع الزوائد ۹/۱۹

کے نیچے کتے کا پلا تھا آپ نے فرمایا:

"مجھے اس کتے نے منع کر رکھا جو آپ کے گھر میں تھا، ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا اور تصویر ہو۔"[1]

یہ حدیث صحیح ہے مسلم نے اسکو ذکر کیا ہے سوید بن سعید، عبدالعزیز بن ابی حازم اسحٰق بن راہویہ مخزومی، وہیب کے طریق سے

۴۰۰۳-عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید بن یعقوب کندی، عثمان بن سعید بن کثیر، ابو غسان، ابو حازم، ابو سلمہ حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے امر فرمایا کہ سات یا نو دینار صدقہ کردوں لیکن آپ کے مرض نے مجھے ان سے غافل کردیا جب افاقہ ہوا تو استفسار فرمایا:

کیا کرلیا؟ میں نے کہا: آپ کی حالت نے مجھے ان سے غافل کردیا آپ نے فرمایا: انہیں صدقہ کردو محمد یہ نہیں چاہتا کہ اللہ سے ملاقات ہو اور یہ اس کے پاس ہوں"

ابو سلمہ سے ابو حازم کی یہ حدیث غریب ہے

۴۰۰۴-ابراہیم بن عبداللہ بن اسحٰق، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، ابو حازم، سعید مقبری، اور حضرت ابو ہریرہؓ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: "جس کو اللہ تعالیٰ ساٹھ سال کی عمر دیں تو عمر کے متعلق اسکا عذر ختم کردیا"[2]

حضرت ابو ہریرہؓ سے مقبری کی یہ حدیث صحیح اور ثابت شدہ ہے امام بخاری نے اپنی صحیح میں محمد بن معن غفاری اور مقبری کے طریق سے اسکو ذکر کیا گیا ہے۔

۴۰۰۵-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، ابو حازم، ابو صالح سمان اور حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

تجھ پر اطاعت لازم ہے خوشحالی میں بھی اور ناگواری میں بھی، تنگی میں بھی آسانی میں بھی اور اسکا اثر تجھ پر ہونا چاہیے"[3]

یہ حدیث صحیح ہے مسلم نے اسکو ذکر کیا ہے قتیبہ سعید بن منصور یعقوب ابو حازم کے طریق سے۔

۴۰۰۶-محمد بن احمد بن جعفر مقبری، موسیٰ بن ہارون حافظ، محمد بن صباح عبدالعزیز بن ابی حازم، ابو صالح اور حضرت ابو ہریرہ ؓ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو محبوب رکھتے ہیں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرماتے ہیں.

میں اپنے فلاں سے بندے سے محبت کرتا ہوں تو حضرت جبرائیل بلند آواز سے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو بتلاتے ہیں تو عرش والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں تو عرش کے نیچے آسمان والے فرشتے جب یہ سنتے ہیں تو ساتویں آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر آسمان در آسمان یہاں تک کہ یہ آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتی ہے پھر زمین پر اترتی ہے تو زمین والے بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں اور بغض وناپسندیدگی کا یہی حال ہے"[4]

حضرت ابو ہریرہؓ سے ابو صالح کی یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے امام بخاری نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار، ابو صالح کے طریق

۱۔ فتح الباری ۱۰/ ۳۹۲ وصحیح مسلم ۱۱۶۴

۲۔ مسند الامام احمد ۲/ ۴۱۷ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/ ۳۷۰ والمستدرک ۲/ ۴۲۸ والترغیب والترهیب ۴/ ۲۵۴ والاحادیث الصحیحۃ ۳/ ۸۰

۳۔ سنن النسائی ۷/ ۱۴۰ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۸/ ۱۵۵ وتخریج الاحیاء ۲/ ۱۳۹

۴۔ صحیح البخاری ۹/ ۱۴۳ وصحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۱۵۷

سے اس کو ذکر کیا ہے مسلم نے سہل بن ابی صالح کے طریق سے ابوحازم کی یہ حدیث نقل کی ہے اور ان سے صرف ان کے بیٹے عبدالعزیز نے نقل کیا ہے۔

۳۰۰۷-ابوعبداللہ بن مخلد، ابواسماعیل ترمذی، قعنبی، ہشام بن سعید ابن حازم، ابوحازم، زید بن اسلم اور ام درداء سے منقول ہے کہ:

ایک دفعہ وہ عبدالملک بن مروان کے ہاں رات کو ٹھہری ہوئی تھیں اس نے اپنے ایک خادم کو بلایا اس نے تاخیر کی تو اس نے اس کو لعنت دی تو حضرت ام درداء نے فرمایا میں نے ابودرداء سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہی دینے والے ہوں گے اور نہ شفاعت کرنے والوں میں سے"[1]

ابوحازم کی یہ حدیث مشہور ہے ہم نے اسے صرف ہشام بن سعید کے طریق سے ذکر کیا ہے۔

(۲۴۱) ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن[2]

محدثین میں انتہائی عابدوزاہد اور صاحب معارف ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن ابوعثمان تھے۔

۳۰۰۸-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان سے منقول ہے کہ:

ایک دن ربیعہ بن عبدالرحمٰن بیٹھے ہوئے تھے اس دوران اپنا سر ڈھانپ لیا اور لیٹ گئے اور زاروقطار رونے لگے پوچھا گیا: کیوں روتے ہیں؟ فرمایا: ریاء ظاہر اور شہوت خفیہ ہونے کی وجہ سے، لوگ تو علماء کے سامنے ایسے ہوتے ہیں جیسے بچے ماؤں کی گود میں علماء جو امر کریں ان کو مان لیتے ہیں اور جس سے روک دیں اس سے رک جاتے ہیں۔

۳۰۰۹-عبداللہ، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید ابن وہب، بکر بن مضر، عمارہ بن غزیہ سے منقول ہے کہ

ایک شخص نے ربیعہ سے سوال کیا کہ اے ابوعثمان! زہد کی چوٹی کیا ہے فرمایا: چیزوں کو اپنی جائز جگہوں سے حاصل کرنا اور ان کو انکے جائز حق میں لگانا"

۳۰۱۰-سلیمان بن احمد، احمد بن نافع طحان، حارث بن مسکین، ابن وہب کہتے ہیں میں نے مالک بن انس کو حضرت ربیعہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے سنا: ایک دفعہ ربیعہ امیرالمومنین ابوالعباس کے پاس تشریف لائے اس نے آپ کے لئے انعام واکرام کا اعلان کیا انہوں نے انکار کر دیا پھر اس نے پانچ ہزار درہم دینے کا حکم دیا تاکہ اس سے باندی خریدیں انہوں نے اس وقت بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا"

۳۰۱۱-ابوعبداللہ محمد بن سہل، احمد بن ابراہیم معافری، یونس بن عبدالاعلیٰ ابن وہب، سلیمان بن بلال، ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے منقول ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا: ابوبکر وعمرؓ کے بارے میں کچھ بتلائیے فرمایا: مجھے نہیں سوجھ رہا کہ کیسے ان کے بارے میں کچھ بیان کروں یہ ایسے دو ہیں جو اپنے ساتھ والوں سے سبقت کر گئے اور اپنے بعد والوں کو تعب میں ڈال گئے

۳۰۱۲-ابواحمد جرجانی، موسیٰ بن سہل خربی، یونس بن عبدالاعلیٰ، انس بن عیاض سے منقول ہے کہ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة باب ۲۴ وسنن ابی داؤد ۴۹۰۷. والمستدرک ۴۸/۱. والترغیب والترهیب ۴۶۹/۳ والدر المنثور ۱۴۶/۱ وتخریج الاحیاء ۱۲۰/۳

[2] طبقات ابن سعد ۹/ق۷ ۲۰۱ والتاریخ الکبیر ۳/ت ۹۶۷ والجرح ۳/ت ۲۱۳۱ وتاریخ بغداد ۴۲۰/۸. والجمع ۱۳۵/۱ وتاریخ الاسلام ۲۴۵/۵ وسیر النبلاء ۸۹/۶ والکاشف ۳۰۷/۱. والمیزان ۲/ت ۲۷۵۳ وتهذیب الکمال (۱۸۸۱/۹ ۱۲۳)

ایک دفعہ ربیعہ بن عبدالرحمن کچھ لوگوں کے پاس گئے وہ تقدیر کے بارے میں بحث ومباحثہ میں مصروف تھے انہوں نے فرمایا:

اگر تم سچے ہو اور اللہ کی پناہ ہے کہ تم سچے ہو اگر خیر وشر تمہارے ہاتھ میں ہو تو جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے اس سے بڑھ کر ہوگا جو تمہارے پروردگار کے قبضہ میں ہے"

۳۰۱۳-ابواحمد محمد بن احمد، موسیٰ بن سہل، یونس بن عبدالاعلیٰ، (انس بن عیاض) کہتے ہیں کہ غیلان حضرت ربیعہ کے پاس آئے اور کہا کہ:

آپ ہی ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ معاصی پر رضامند ہیں؟ انہوں نے فرمایا غیلان! برا ہو تیرا کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ اللہ کی نافرمانی اسکے عاجز ہونے کی وجہ سے کی جاتی ہے؟

۳۰۱۴-محمد بن مخلد، ابوجعفر بن تمویہ، یونس بن عبدالاعلیٰ، عبدالرحمن بن سعید بن نقلاص فرماتے ہیں حضرت ربیعہ نے کہا:

"ایک قدم آگے بڑھنا علم کے ایک ہاتھ سے بہتر ہے"

۳۰۱۵-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یونس، احمد بن ابی حواری، ابومسہر، مالک سے منقول ہے کہ

حضرت ربیعہ نے مجھ سے کہا جب وہ عراق جانے کا ارادہ کررہے تھے کہ ابوعبداللہ! مجھے اپنی دیکھی بھالی ہوئی احادیث میں سے سواحادیث لکھ دو میں نے کہا کیا آپ عراق جاکر بیان کریں گے انہوں نے فرمایا:

اگر آپ کو یہ خبر پہنچے کہ میں عراق میں احادیث بیان کرنے لگا ہوں تو جان لینا کہ میں مجنون ہوں۔

۳۰۱۶-محمد بن رحمن، احمد بن محمد بن سلمہ، ابراہیم بن ابی داؤد، ابومسہر، مالک حضرت ربیعہ سے نقل کرتے ہیں:

مجھے ابن خلدہ زرقی نے کہا کہ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ انہوں نے آپ کو اپنے امور سپرد کردیئے ہیں لہٰذا جب آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے تو اپنے لئے بھی اس سے نکلنے کا راستہ تلاش کرو اور پوچھنے والے کے لئے بھی"

۳۰۱۷-محمد بن سہل، احمد بن محمد بن حارث، ابراہیم بن داؤد، یحییٰ بن بکیر لیث بن سعد کہتے ہیں کہ میں حضرت ربیعہ بن عبدالرحمن کے ہاں تھا اور میں نے نارنگی رنگ کا جبہ پہن رکھا تھا میں نے ان سے کہا:

ابوعثمان! اگر آپ اپنی زبان کی اصلاح کرلیں فرمایا:

ابوالحارث اگر میں فلاں فلاں غلطی کرجاؤں یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں آپ کی طرح کے جبے پہنوں۔

۳۰۱۸-محمد بن سہل، محمد بن موسیٰ بن نعمان، مزید بن عبدالرحمن بن ابی عمر مقام، ثعلبہ بن کثیر نقل کرتے ہیں کہ:

حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمن کا گزر ہوا امالک بن انس کے پاس سے تو ان سے فرمایا:

اے مالک میں جو آپ سے کہہ رہا ہوں وہ بہت عمدہ بات ہے مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ امامت میں ایسے ائمہ ہوں گے جو خود گمراہ ہوں گے اور وہ دوسروں کو گمراہ کریں گے اللہ سے پناہ مانگو کہ تم ان میں سے ہو"

۳۰۱۹-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن حسان ازرق، ابن مہدی سے منقول ہے کہ حضرت ربیعہ نے فرمایا:

ایک ہزار ایک ہزار سے نقل کریں یہ بہتر ہے کہ فرد واحد فرد واحد سے نقل کرے"

۳۰۲۰-محمد بن عبدالرحمن بن مخلد، احمد بن ابراہیم، یونس بن عبدالاعلیٰ، اشہب، مالک اور ربیعہ کہتے ہیں میں نے سعید بن جبیر سے سنا کہ:

"وہ شخص جو اچھی بات کہے اور عمل کرے وہ زیادہ بہتر نہیں ہے اس سے جو اچھی بات کو سنے اور سنتے ہی قبول کرلے"

۳۰۲۱-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، احمد بن ابی حواری، ولید بن مسلم، مروان بن محمد، ابن خلدہ، سے منقول ہے کہ حضرت مالک بن انس نے حضرت ربیعہ سے فرمایا: ربیعہ! لوگ آپ کے اردگرد ہوتے ہیں تو آپ کو فکر یہ ہونی چاہیے کہ جب آپ کے پاس کوئی سائل آئے تو آپ کوئی راستہ نکالیں اپنے لئے بھی اور اس کے لئے بھی۔

۴۰۲۲-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ھارون، عبید اللہ بن عمر قواریری، عبد اللہ بن رجاء مکی یونس بن یزید سے منقول ہے کہ:

میں نے ربیعہ بن عبد الرحمن سے پوچھا صبر کا منتہیٰ کیا ہے؟ فرمایا: "جس دن کوئی مصیبت پہنچے اس دن تمہاری وہی حالت ہو جو اس سے پہلے والے دن تھی"۔

۴۰۲۳-سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، انس بن عیاض، ربیعہ بن عبد الرحمن سے نقل کرتے ہیں۔

میں نے مدینہ میں مخصوص طبیعت کے بوڑھوں کو دیکھا جو گیرو سے رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھے ان کے ہاتھوں میں مخصوص قسم کی لاٹھیاں تھیں اور انکے ہاتھوں پر مہندی کے اثرات تھے نوجوانوں کے روپ میں تھے لیکن جب دین کا پتہ کیا جائے تو انکا دین ثریا سے بھی دور ہے۔

ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے درج ذیل صحابہ سے مسند روایات کی ہے انس بن مالک، ان سے حدیث کی سماعت بھی کی، سائب بن یزید اور سعید بن مسیب، سلیمان بن یسار، سعید بن یسار، ابی الحباب، عطاء بن یسار، قاسم بن محمد بن ابی بکر، سالم بن عبد اللہ بن عمر، حنظلہ بن قیس الزرقی، عبد اللہ بن دینار، عبد الملک بن سعید بن سوید، یزید مولی منبعث، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے حدیث بیان کی اور تابعین میں سے درج ذیل حضرات نے ربیع بن ابی عبد الرحمن سے روایت کی یحییٰ بن سعید انصاری، عبدربہ بن سعید اور ائمہ اعلام میں سے: نافع بن ابی نعیم مالک بن انس ثوری، مسعر، اوزاعی، قاسم بن معن، فلیح بن سلیمان، سلیمان بن بلال وغیرہ نے حضرت ربیع سے روایت کی ہے۔

۴۰۲۴-جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین وادعی، یحییٰ بن عبد الحمید، سلیمان بن بلال، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک کو حضور پرنور نبی کریم ﷺ کی توصیف کرتے ہوئے سنا:

درمیانے قد کے تھے نہ بہت زیادہ لمبے اور نہ بہت ہی چھوٹے، چمکتا ہوا رنگ مبارک تھا نہ تو گندمی تھا اور نہ بالکل چٹ سفید، سیدھے بالوں والے تھے نہ تو بالکل سیدھے، اور نہ بہت زیادہ گھونگھریالے، چالیس سال کی عمر میں بعثت ہوئی دس سال مکہ میں رہے اور دس سال مدینہ میں اور ساٹھ سال کی عمر میں وفات ہوئی آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں بیس سے زیادہ سفید بال نہیں تھے۔

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے، ربیعہ سے اسے روایت کیا ہے یحییٰ بن سعید انصاری، عمرو بن یحییٰ مازنی، عمارہ بن غزیہ، سعید بن ابی ہلال، اسامہ بن زید وغیرہ نے اور نافع بن نعیم، محمد بن اسحٰق، عبد اللہ بن عمر، فلیح، ابو یونس، عبد العزیز بن ماجشون، دراوردی، مالک، اوزاعی، مسعر، ابوبکر بن عیاش، قرہ بن جبیرلی منصور بن ابی ابو مسعود وغیرہ نے۔

۴۰۲۵-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، حبیب کاتب مالکؒ ہشام بن سعید، ربیعہ بن عبد الرحمن اور حضرت انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ سخی اور کریم ہیں اور وہ اس بات سے حیا فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ جب دعا کرے تو اس کے ہاتھ خالی لوٹائے اور ان میں کوئی شی نہ ہو جب بندہ دعا کرتا ہے اور پھر انگلی سے اشارہ کرتا ہے تو پروردگار فرماتے ہیں

میرے بندے نے خلوص سے نام لیا اور جب وہ ہاتھ اٹھا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"مجھے حیاء آتی ہے اپنے بندے سے کہ میں اسے رد کر دوں"۔[۱]

ربیعہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے حبیب اور ہشام کے طریق سے لکھا ہے۔

۴۰۲۶-محمد بن مظفر، احمد بن یحییٰ بن زکریا، عبد الرحمن، اور حضرت انس بن مالک سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[۱] کنز العمال ۳۱۴۳

اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دعا کی توفیق اسلئے دیتے ہیں کہ اسکی دعا قبول کرتے ہیں۔[۱]

۴۰۲۷- محمد بن عبدالرحمن، احمد بن ابراہیم بن عبداللہ، نصر بن مروان، ابو حازم عبدالغفار بن حسن، محمد بن منصور، ابوالفرج، ربیعہ بن عبدالرحمن، انس بن مالک سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

تین قسم کے لوگ ہیں جو قیامت کے دن اللہ عزوجل سے ہمکلام ہوں گے ایک وہ جو دو شخصوں میں جھگڑے کے لئے دخیل نہ ہوا، دوسرا وہ جس نے اپنے آپ سے بھی زنا کے متعلق بات نہیں کی اور تیسرا وہ شخص جس نے کبھی اپنی کمائی کو سود کے ساتھ خلط نہیں کیا۔[۲]

حدیث ربیعہ غریب ہے ہم نے اسے ابوحازم اور ابوالفرج کے طریق سے ذکر کیا ہے۔

۴۰۲۸- مرض الوفات میں حضور کا خطبہ...... قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عباس بن احمد بن ابی شحمہ، ولید بن شجاع، عمر بن حفص بن عمرو بن ثابت انصاری، عبدالرحمن بن ابی الرجال، ربیعہ بن ابی عبدالرحمن اور حضرت انس بن مالکؓ سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ اپنے مرض وفات میں باہر تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر آپ نے فرمایا: آپ نے لوگوں کو آواز دی جس نے جمع ہونا تھا وہ جمع ہو گئے تو فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب اپنے نبی کی زبان پر نازل فرمائی تو اس نے اس کے حلال کو حلال کہا اور حرام کو حرام، بس جو نبی کی زبانی اس کی کتاب میں حلال ہے وہ قیامت تک کے لئے حلال ہے اور جو نبی کی زبانی اس کی کتاب میں حرام ہے وہ قیامت تک حرام ہے۔

اے لوگو! مجھے کچھ بھی برا بھلا نہ کہنا اور خوب اچھی طرح سن لو کہ ہر نبی کا ترکہ اور جائیداد ہوتا ہے اور میرا ترکہ اور جائیداد انصار ہیں تم میری وجہ سے انکا خیال رکھنا۔

یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن حفص ابوالرجال سے اسمیں متفرد ہیں"

۴۰۲۹- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابن مخلد، محمد بن یونس کدیمی، محمد بن سلیمان قرشی، مالک بن انس، ربیعہ بن ابی عبدالرحمن، سعید بن المسیب، ابن عمر اپنے والد حضرت عمر سے آپ ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں:

میرے گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔[۳]

ربیعہ کی یہ حدیث غریب ہے محمد بن سلیمان اسمیں متفرد ہیں مالک سے۔

۴۰۳۰- محمد بن علی بن مسلم عقیلی، محمد بن بکر حذائی، مسدد، حماد بن زید، مطر وراق، ربیعہ بن ابی عبدالرحمن، سلیمان بن یسار اور حضرت ابورافع سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ نے حضرت میمونہ سے نکاح فرمایا آپ غیر احرام میں تھے اور آپ نے بناء فرمائی آپ غیر احرام میں تھے اور میں آپکے اور انکے درمیان قاصد تھا۔ ربیعہ کی یہ حدیث مشہور ہے مطر وراق اس سے منفرد ہیں اور نصر بن مرزوق عبدالرحمن خراسانی سے نقل کرتے ہیں اور نسائی اسے قتیبہ، حماد، مطر، یحیٰی بن سعید، ربیعہ بن سلیمان سے نقل کرتے ہیں۔

۴۰۳۱- ابومحمد بن حیان، محمد بن عبدالرحمن، یحیٰی بن منصور، عبداللہ بن جعفر برمکی، معن، مالک بن انس، ربیعہ بن ابی عبدالرحمن، ابوحباب سعید بن یسار اور حضرت ابوہریرہ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ:

۱۔ کنز العمال ۳۱۴۴

۲۔ تاریخ اصبهان للمصنف ۲/۲۹۴

۳۔ صحیح البخاری ۲/۷۶، ۳/۲۹، ۸/۱۵۱، ۹/۱۲۹ وصحیح مسلم، کتاب الحج باب ۹۲. وفتح الباری ۳/۹۹، ۱۰۰، ۱۱/۴۶۵، ۱۲/۳۰۹

آپ ﷺ نے فرمایا: مومن بندے کو برابر اس کے مال اور اس کی بقیہ روح میں تکلیف پہنچتی رہتی ہے یہاں تک کہ جب اللہ سے ملاقات کرتا ہے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا۔[1]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے ابو ہریرہؓ سے اور موطا مالک میں ہے لیکن ربیعہ کا نام ذکر نہیں کیا ہے اور معن انکے نام لینے میں متفرد ہیں۔

۴۰۳۲- قاضی ابو احمد، محمد بن موسیٰ حلوانی، نصر بن علی، عیسیٰ بن یونس خالد بن ایاس، ربیعہ، قاسم بن محمد حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

اس نکاح کا اعلان کرو اور دف بجاؤ۔[2]

یہ حدیث مشہور ہے قاسم حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں اور خالد ربیعہ سے متفرد ہیں۔

۴۰۳۳- جعفر بن محمد الحمسی، ابو حصین بن یحییٰ حمانی، سلیمان بن بلال، ربیعہ، عبد الملک بن سعید، ابی حمید ساعدی سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی طلب میں عمدگی سے کام لو اس لئے کہ ہر ایک کے لئے آسان کر دیا گیا ہے وہ جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا۔[3]

ربیعہ کے طریق سے یہ حدیث مشہور ہے اسے عمارہ غزیہ اور دراوردی نے بھی ان سے نقل کیا ہے۔

۴۰۳۴- الواح موسیٰ علیہ السلام: محمد بن عبد الرحمن بن مخلد، احمد بن بلال تستری، محمد بن احمد بن ابی عوام یحییٰ بن سابق مدنی، خیثمہ بن عبد الرحمن جعفی، ربیعہ بن عبد الرحمن، ابو جعفر محمد بن علی بن حسین، جابر بن عبد اللہ سے منقول ہے کہ

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو پہلے پہل کی جو الواح عطا فرمائیں تھیں اس میں سے پہلی میں دس ابواب لکھے گئے تھے اس میں تھا: اے موسیٰ! میرے ساتھ کسی کو شریک نہ اسلئے کہ میری طرف سے یہ قول مہر بلب کر دیا گیا ہے کہ مشرکین کے چہروں کو آگ سے جھلسا دیا جائیگا ضرور بالضرور، اور میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کر و تمہیں ہلاکت سے بچاؤں گا اور تمہاری عمر زیادہ کروں گا اور حیات طیبہ سے نوازوں گا اور اس سے بہتر کی طرف تجھے پلٹاؤں گا اور نہ کسی نفس کو قتل کرنا جس کو حرام کر دیا گیا ہے سوائے حق کے ساتھ ورنہ زمین اپنی کشادگی کے باوجود تجھ پر تنگ ہو جائے گی اور آسمان اپنی وسعتوں کے باوجود تجھ پر تنگ ہو جائیگا

اور تم میری ناراضگی لیکر آگ میں جاؤ گے اور میرے نام سے جھوٹی قسم نہ کھانا اور نہ گنہگار ہو کر اس لئے کہ میں اسے پاک نہیں کرتا اور نہ تزکیہ کرتا ہوں اس کا جو میری تنزیہ نہیں کرتا اور نہ میرے ناموں کی تعظیم کرتا ہے اور جو کچھ میں نے لوگوں کو دیا ہے اپنے فضل سے اس پر تو حسد نہ کر ان سے اور نہ میری نعمت ان پر مکدر کر اس لئے کہ حاسد شخص میری نعمت کا دشمن ہے میری قضا کو رد کرنے والا ہے اور میری تقسیم سے ناراض ہے اور جو اس طرح ہوا نہ میں اس کا ہوا اور نہ وہ میرا اور گواہی نہ دینا ایسی بات کی جس کو تمہارے کانوں نے اچھی طرح سنا نہ ہو اور تمہاری عقل نے محفوظ نہ کیا ہو اور تمہارا دل اس پر پختہ نہ ہو اس لئے کہ میں گواہی دینے والوں کی گواہی پر کھڑا ہوں گا قیامت کے دن پھر میں ان سے تیز سوالات کروں گا۔

اور زنا نہ کرنا اور نہ چوری کرنا اور نہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا ورنہ تجھ سے اپنا چہرہ چھپالوں گا اور تجھ پر آسمان کے

---

[1] موطا مالک ۲۳۱ والدر المنثور ۱/۱۵۸ تجرید التمہید ۷۸۷

[2] السنن الکبریٰ ۷/۲۸۸ والمستدرک ۲/۱۸۳ وصحیح ابن حبان ۱۲۸۵ ومجمع الزوائد ۴/۲۸۹، ومشکاۃ المصابیح ۳۱۵۲ وکشف الخفا ۱/۱۶۴ وتاریخ اصبهان للمصنف ۱/۱۷۳

[3] سنن ابن ماجۃ ۲۱۴۲ والمستدرک ۲/۳ والسنن الکبریٰ للبیهقی ۵/۲۶۴ واتحاف السادۃ المتقین ۸/۱۵۹ والترغیب والترهیب ۲/۵۳۴

دروازے بند ہو جائیں گے اور لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے کرتے ہو اور میرے غیر کے لئے ذبح نہ کرنا اس لئے کہ میں وہی قربانی قبول کرتا ہوں جس پر میرا نام لیا گیا ہو اور صرف میری رضا کے لئے ہو اور تو اور تیرے گھر والے سب ہفتہ کے دن اپنے آپ کو میرے لئے فارغ کر دو اور اپنے برتنوں کو فارغ کر دو پھر آپ ﷺ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ہفتہ کا دن عید کا بنایا اور ہمارے لئے جمعہ کے دن کا انتخاب کیا اور اسے ہمارے لئے عید کا دن بنایا۔

جعفر اور ربیعہ سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے اسی سند سے لکھا ہے۔

(۲۴۳) عبید بن عمیر[1]

حضرت ابو عاصم عبید بن عمیر تابعی ہیں اور مکہ کے رہنے والے ہیں عابد، واعظ تھے اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے اور ذکر بھی بلند آواز سے فرماتے

۳۰۳۵- محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، داؤد بن سابور حضرت مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ:

ہم اپنے فقیہ پر فخر کرتے تھے اور اپنے قاری پر فخر کیا کرتے تھے فقیہ تو حضرت ابن عباسؓ اور قاری عبید بن عمر تھے"

۳۰۳۶- احمد بن محمد بن فضل نیشاپوری، محمد بن اسحٰق سراج، یوسف بن موسیٰ، ابو معاویہ، اعمش، مجاہد اور حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے تو عبید بن عمیر وعظ فرما رہے تھے تو اپنے خادم سے کہا کہ مجھے اس کے پاس لے چلو وہ ان کے پاس لے گئے جب ان کے سر پر پہنچے تو فرمایا: ابو عاصم! اللہ بھی یاد دلائیں اور اللہ نے جن کا تذکرہ کیا ہے انہیں بھی" واذکر في الكتاب ابراهيم انه كان صديقا نبيا " اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو بے شک وہ نہایت سچے پیغمبر تھے۔ (مریم:۴۱) اور اسی طرح حضرت موسیٰ وحضرت اسماعیل علیہما السلام۔

۳۰۳۷- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، یوسف بن موسیٰ، جریر، اعمش، ابو سفیان سے منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر کی ملاقات ہوئی حضرت عبید بن عمیر سے تو پوچھا: ابو عاصم! کیا بات ہے کیوں پیلے ہو رہے ہیں۔

۳۰۳۸- عبداللہ بن محمد بن عمر، محمد بن یحییٰ بن سلیمان، عاصم بن علی، سلیمان بن کثیر حضرت عبید بن عمیر سے نقل کرتے ہیں کہ اگر تم کو گراں گزرے کہ تم رات کو جاگو اور مشقت ہو کر مال خرچ کرو اور دشمن سے تم اپنے آپ کو عاجز پاؤ تو سبحان اللہ وبحمدہ کا التزام کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ دونوں اللہ کو سونے اور چاندی کے پہاڑوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

۳۰۳۹- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، خلف بن ہشام، خالد، حصین، مجاہد، عبید بن عمر سے منقول ہے کہ:

جب سردیاں آتیں تو قرآن والوں سے کہا جاتا تھا

راتیں لمبی ہو گئیں تمہاری نمازوں کے لئے اور دن چھوٹے ہو گئے تمہارے روزوں کے لئے اگر رات کو گراں گزرے کہ تم نماز پڑھو اور مال کو خرچ کرنے سے بخل کرنے لگو اور دشمن کے مقابلے میں اپنے آپ کو بزدل پاؤ تو اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔

۳۰۴۰- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن محمد احمد بن حنبل، داؤد بن عمرو، ہشیم، ابو حصین مجاہد، عبید بن عمر سے منقول ہے کہ:

جب سردیاں آتیں تو کہا جاتا اے قرآن والو! رات تمہاری لمبی ہوئی نماز کے لئے اور دن چھوٹا ہو گیا تمہارے روزوں کے

---

[1] طبقات ابن سعد ۵/۳۳۵، والتاريخ الكبير ۵/ت ۱۴۷۹ والجرح ۵/ت ۱۸۹۶ والاستيعاب ۳/ ۱۰۱۸ والجمع ۱/ ۳۳۰ واسد الغابة ۳/ ۳۵۳، وسير النبلاء ۴/ ۱۵۶، والاصابة ۳/ت ۶۲۲۲ وتهذيب التهذيب ۷/ ۷۱، وتهذيب الكمال ۳۷۳۰، (۱۹/ ۲۲۳).

لئے اور جان لو کہ اگر تم کو رات تھکائے اور تمہیں دشمنوں سے خوف محسوس ہو اور مال خرچ کرنے میں بخل روکتا ہو تو اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔

۴۰۴۱-ابو علی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، معارون بن ابی ابراہیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن جبید بن عمیر کہتے ہیں کہ میرے والد جبید بن عمیر نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کوئی چیز نہیں بھولے وہ کچھ بھولے نہیں بھولے، جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ وہی ہے جو اللہ نے فرمایا: اور جو اللہ کے رسول نے فرمایا وہ اللہ کے رسول ہی نے فرمایا ہے تو جو اللہ نے چھوڑ دیا اور اس کے بارے میں کچھ نہیں فرمایا اور اسی طرح جو اللہ کے رسول نے چھوڑ دیا اور کچھ نہیں فرمایا تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور عفو ہے تم بھی اسے چھوڑ دو اور زیادہ کھوج کرید نہ کرو۔

۴۰۴۲-ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابن جریج، عطاء، جبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

بیشک اللہ نے حلال بھی فرمادیا ہے اور حرام بھی، پس جو اس نے حلال کر دیا ہے اس کو حلال سمجھو اور جو اس نے حرام کر دیا ہے اسے حرام سمجھو اور ان کے درمیان کچھ ایسی اشیاء کو چھوڑ دیا ہے جو اس نے نہ حلال فرمائی ہیں اور نہ حرام تو یہ اللہ کی طرف سے عفو ہے اسے اللہ نے معاف کر دیا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "یاایھا الذین امنوا لاتسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم" مؤمنو! ایسی چیزوں کے بارے میں مت سوال کرو کہ اگر (ان کی حقیقتیں) تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں (المائدہ:۱۰۱)

۴۰۴۳-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالرحمن، اسرائیل، زیاد بن فیاض فرماتے ہیں کہ میں نے عبید بن عمیر سے سنا:

"اللہ سے حیاء کو مقدم رکھو لوگوں سے حیاء پر"

۴۰۴۴-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، عمرو بن دینار اور جبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

"اس شخص نے اپنا ایمان سچا کر دکھایا جس نے مشقت کی حالت میں اچھی طرح وضو کیا اور اس شخص نے اپنا ایمان سچا کر دکھایا جس کو خوبصورت عورت کے ساتھ تنہائی میسر آئی اور اس نے اسے اللہ کی رضا کے لئے چھوڑ دیا"

۴۰۴۵-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عیسیٰ، ابی سہل، عبداللہ بن محمد عیسیٰ، ابومعاویہ، اعمش، ابی راشد سے منقول ہے کہ جبید بن عمیر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مطلب پوچھا گیا: "انه کان للاوابین غفورا" تو فرمایا: اواب وہ شخص ہے جو تنہائی میں اپنے گناہوں کو یاد کرے اور پھر اس کی اللہ سے معافی چاہے۔

۴۰۴۶-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، اسماعیل بن عبدالملک سے منقول ہے کہ

جب سورج غروب ہوتا اور حضرت جبید بن عمیر مسجد میں داخل ہوتے اور از ان کی آواز سنتے تو یہ دعا مانگتے "اللھم انی اسالک عند حضور اقبال لیلک وادبار نھارک، وقیام دعاتک، وحضور صلاتک، ان تغفرلی وترحمنی وان تجیرنی من النار" اور جب صبح ہوتی تو یہی دعا پڑھتے نماز فجر پڑھنے سے پہلے۔

۴۰۴۷-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، فضیل، عاصم، ایک آدمی کے توسط سے حضرت جبید بن عمیر سے نقل کرتے ہیں:

ایک آدمی کے تین دوست تھے ایک سے بڑھ کر ایک خاص تھا ایک دفعہ اس پر مصیبت آن پڑی وہ سب سے خاص دوست کے پاس گیا اور کہا فلاں! مجھ پر یہ مصیبت آن پڑی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میری مدد کریں تو اس نے صاف کہہ دیا: میں کچھ نہیں کر سکتا تو وہ دوسرے عزیز ترین دوست کے پاس گیا اور کہا مجھ پر فلاں فلاں مصیبت آن پڑی ہے آپ میری مدد کریں اس نے کہا میں آپ کے ساتھ جاؤں گا اور جہاں آپ نے جانا ہے وہاں تک آپ کو پہنچا دوں گا پھر میں لوٹ آؤں گا وہ تیسرے دوست کے پاس گیا اور کہا مجھ

پر مصیبت آن پڑی ہے آپ میری مدد کریں اس نے کہا آپ جہاں جائیں گے میں وہاں جانے کے لئے تیار ہوں اور جہاں آپ مجھے لے جانا چاہیں میں آپ کے ساتھ ہوں پھر فرمایا: پہلا اس شخص کا مال ہے جو گھر میں ہی رہ گیا اور وہ کچھ بھی ساتھ نہیں لے گیا اور دوسرا اس کے گھر اور خاندان والے ہیں جو اس کے ساتھ قبر تک گئے اور دفنا کر لوٹ آئے اور تیسرا اس کا عمل ہے جو اس کے ساتھ ہوگا جہاں وہ جائے گا اور اس کے ساتھ داخل ہوگا جہاں وہ داخل ہوگا

۴۰۴۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، وکیع، اعمش، سلیمان، سفیان اور عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ جس کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسکو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں اور سید ھار است اسکو الہام کرتے ہیں

وکیع نے، اعمش، ابووائل، عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۴۰۴۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعاویہ، اعمش مجاہد حضرت عبید بن عمیر سے نقل کرتے ہیں:

تمہارے مجتہد تو گزرے ہوئے لوگوں کے ساتھ کھیل کرتے ہیں"

۴۰۵۰-ابراہیم بن عبداللہ بن اسحق، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر، منصور، مجاہد حضرت عبید بن عمیر سے نقل کرتے ہیں کہ:

دنیا اللہ کے نزدیک حقیر چیز ہے اسے بھی عطا فرماتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں اور اسے بھی جس سے محبت نہیں کرتے لیکن ایمان صرف اسی کو عطا فرماتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں"

۴۰۵۱-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، محمد بن ہشام ابوعبداللہ، معمر، سلیمان عبداللہ بن بشر، اعمش، مجاہد اور حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ دنیا اس کو عطا فرماتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں اور اسکو بھی جس سے محبت نہیں کرتے اور ایمان صرف اسی کو دیتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی کو محبوب رکھتے ہیں تو اسے ایمان سے نوازتے ہیں"

یہ حدیث بھی حضور ﷺ سے عبداللہ بن مسعود کے واسطے سے مرفوعاً ثابت ہے

۴۰۵۲-عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر بن محمد فریابی، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، مجاہد اور حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ

حشر کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں ننگے جسم اور بغیر ختنے کے اٹھایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں اپنے خلیل کو عریان نہیں دیکھنا چاہتا۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سفید کپڑے پہنائے جائیں گے۔ وہ سب سے پہلے شخص ہونگے جن کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔

۴۰۵۳-عبداللہ بن محمد، جعفر بن محمد، ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

ایک عظیم جسیم اور لمبے آدمی کو لایا جائے گا اور اسے میزان میں رکھا جائے گا لیکن وہ اللہ کے نزدیک مچھر کے ایک پر کے برابر بھی نہیں ہوگا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی "فلا نقیم لھم یوم القیمۃ وزنا" اور ہم قیامت کے دن ان کے لئے کچھ وزن بھی قائم نہ کریں گے (الکہف: ۱۰۵)

عمرو بن دینار نے عبید بن عمیر سے اسی طرح نقل کیا ہے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے مغیرہ نے عبدالرحمن ابوالزناد، اعرج اور ابوہریرۃ کے طریق سے:

۴۰۵۴-عبداللہ بن محمد جعفر فریابی، ابوکریب، عبداللہ بن مبارک، لیث بن سعد، ابوزبیر حضرت عبید بن عمیر نے "حتل" کے بارے میں منقول ہے کہ وہ زبردست اور قوی جو بہت زیادہ کھانے والا اور بہت پینے والا ہو، اس کو میزان میں رکھا جائیگا تو وہ ایک جو کے دانے کے برابر بھی نہیں ہوگا ایک فرشتہ ایک ہی دفعہ میں ان میں سے ستر ہزار کو جہنم میں پھینکے گا"

۴۰۵۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نسر بن اسد، سلیمان بن مغیرہ اور حضرت ثابت سے منقول ہے کہ حضرت عبید بن عمیر اپنے وعظ میں پل صراط کے بارے میں فرمار ہے تھے۔

وہ ایک پل ہے جو بچھا ہوا ہے اسکے اوپر پھسلن اور لڑ کھنے کی جگہ ہے کوئی گزر ے گا اور نجات پائے گا اور کوئی تیز دوڑے گا تو گر پڑے گا ملائکہ علیہم السلام اسکے اوپر کھڑے ہوں گے کہہ رہے ہوں گے ''اللھم سلم سلم''

۴۰۵۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، وکیع، سفیان، حبیب بن ابی ثابت اور حضرت عبید ۃ بن عمیر سے منقول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ بندے کی حاجتوں میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اس کی طرف احتیاج کرتا رہتا ہے۔

۴۰۵۷-حبیب بن حسن، عبداللہ بن ایوب فریابی، عبدالرحمن بن صالح، حسین جعفی مالک بن مغول، عبداللہ بن عبید بن عمیر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔

قبر کو ایک زبان دی جاتی ہے تو وہ کہتی ہے اے آدم کی اولاد! تو کیسے مجھے بھول گیا کیا تجھے پتہ نہیں تھا کہ میں نوچنے والوں کا گھر ہوں کیڑوں کا گھر ہوں تنہائی کا گھر ہوں، وحشت کا گھر ہوں۔

۴۰۵۸-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالملک بن عمیر، اسود نوفل سے منقول ہے کہ:

حضرت عبید بن عمیر نے فرمایا: اگر میں مایوس ہو جاتا کہ اپنے خاندان کے گزرے ہوئے لوگوں سے ملاقات نہیں ہو سکے گی تو میں غمگین ہوتا

۴۰۵۹-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش، مجاہد اور حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

قیامت کے دن اللہ کے ہاں تمہیں لکھا جائے گا تمہارے ناموں کے ساتھ تمہاری نشانیوں کے ساتھ، تمہارے حلیوں اور تمہاری مجلسوں کے ساتھ۔

۴۰۶۰-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن شیبہ، وکیع، سفیان، عبدالعزیز بن رفیع قیس بن سعد حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

''قبروں والے میت سے ایسے ملتے ہیں جیسے کسی سوار سے ملا جاتا ہے اس سے حال احوال پوچھتے ہیں جب اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں کیساتھ کیا ہوا؟ وہ کہتا ہے کیا تمہارے پاس نہیں پہنچا؟ وہ کہتے نہیں ''انا للہ وانا الیہ راجعون''

۴۰۶۱-ابومحمد عبداللہ بن محمد جعفر فریابی، قتیبہ بن سعید، سفیان بن عمرو، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

''قبروں والے خبروں کا تبادلہ کرتے ہیں جب ان کے پاس کوئی میت آتی ہے تو وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں کیسا ہے وہ کہتا ہے ٹھیک ہے پھر اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں کا کیا ہوا وہ کہتا ہے کیا تمہارے پاس نہیں آیا وہ کہتے ہیں ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' دوسرے راستہ کو چل پڑا۔

۴۰۶۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق ثقفی، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش حکیم بن حزام، مجاہد اور حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

فقراء مہاجرین آئیں گے انکی تلواریں اور نیزوں سے خون ٹپک رہا ہوگا ان سے کہا جائے گا انتظار کرو تمہارا حساب ہوگا وہ کہیں گے کیا ہم دنیا سے کچھ لائے ہیں کہ تم ہمارا حساب کرتے ہو؟ تو دیکھا جائے گا تو ان کے پاس سوائے ان تھیلوں کے کچھ نہیں ہوگا جن کے ساتھ انہوں نے ہجرت کی تھی جس میں ان کا زادراہ اور سامان تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔

میں ان سے کیا ہوا وعدہ ضرور وفا کروں گا ان کو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل کرو تو وہ لوگوں سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔

۴۰۶۳- عبداللہ، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علا، سفیان، عمرو بن دینار، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:
قیامت کے دن مؤمن کے اعمال نامے میں ایک سبحان اللہ کا ہونا یہ کہیں بہتر ہے اس سے کہ سونے کے پہاڑ اس کے ساتھ ساتھ چلیں۔

۴۰۶۴- محمد بن احمد بن ابراہیم، عبدالرحمن بن حسن، اسحق بن وہب، محاضر، شعبہ بن حجاج، ثابت بنانی، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:
فرشتے مسلسل اس بندہ کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اس کے چہرے پر سجدوں کا نشان باقی رہے۔

۴۰۶۵- عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمیر، سفیان، اعمش، ابی راشد، عبید بن عمیر، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش، مجاہد، عبید بن عمیر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں مروی ہے" کل یوم ھو فی شان " وہ ہر روز کام میں مشغول رہتا ہے (الرحمن: ۲۹) کہ اس کی شان یہ ہے کہ وہ مسافر کے ساتھ ہوتا ہے مریض کو شفاء دیتا ہے اور مصیبت میں مبتلا کو چھٹکارا دیتا ہے۔"

۴۰۶۶- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، محمد بن صباح، عبدالجبار بن علا، سفیان، عمرو بن دینار، اور عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:
"ایمان تو ہوا ہے۔"

۴۰۶۷- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، عبداللہ بن سعید یشکری، ابوحسن عکلی، ابن لہیعہ، عبیداللہ بن عمیر، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ: "ایمان تمناؤں کا نام نہیں ہے بلکہ ایمان لانے اور اعمال کرنے کا نام ہے۔"

۴۰۶۸- ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن محمد بن سلم، ہناد بن سری، محمد بن فضیل، حصین مجاہد، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ
"عیسیٰ علیہ السلام اون پہنتے تھے درختوں سے کھاتے تھے اور جہاں رات پڑتی وہاں گزارا دیتے، نہ تو ان کا کوئی بیٹا تھا کہ مرتا نہ گھر بار تھا کہ خراب ہوتا اور نہ وہ کل کے لئے کچھ رکھ چھوڑ دیتے۔"

۴۰۶۹- حسین بن محمد بن علی، یحیی بن محمد بن صاعد، محمد بن زنبور، فضیل بن عیاض، منصور، مجاہد، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:
"عیسیٰ علیہ السلام اون پہنتے اور درخت سے کھاتے۔ اور جہاں رات آپڑتی وہیں رہ لیتے اور صبح کا کھانا رات کے لئے اور رات کا کھانا صبح کے لئے نہ رکھتے اور فرماتے ہر دن کا رزق اس کے ساتھ مقرر ہے۔"

۴۰۷۰- محمد بن احمد بن حسن، اسحق حربی، عباد بن موسیٰ، ازرق، محمد بن سلم طائفی عمرو بن دینار، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:
دنیا کی ایک مدت ہے اور آخرت تو رہنے والی چیز ہے۔"

۴۰۷۱- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، عبدالعزیز بن رفیع اور عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:
حضرت آدم علیہ السلام نے فریاد کی: پروردگار! جس میں مبتلا کیا گیا وہ میں نے اپنی طرف سے کی یا ایسی چیز تھی جو میری تخلیق سے پہلے میرے لئے مقرر کردی گئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا
نہیں بلکہ وہ تمہاری تخلیق سے پہلے تمہارے لئے مقرر کردی گئی تھی اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا:" فتلقی آدم من ربہ کلمات" پھر آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے (البقرۃ: ۳۷)

۴۰۷۲- عبداللہ بن محمد بن احمد، مظفر بن محمد بن حسن، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور مجاہد، عبید بن عمیر سے انکا قول منقول ہے کہ:
تم لوگوں کو قیامت کے دن ایک زمین پر جمع کیا جائے گا تو نگاہیں پھٹی رہ جائیں گی اور بلانے والے کی پکار تم کو سنائی دے گی اور جہنم کے بھڑکنے کی آواز ایسی ہوگی کہ نہ مقرب فرشتہ کوئی رہے گا اور نہ کوئی نبی سب کے سب گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے ہر ایک کہے گا: رب نفسی نفسی" جہنم پر پل صراط کو بچھا جائے گا جو تلوار کی طرح تیز اور پھسلنے، لڑھکنے کی جگہ ہے اس کے دونوں جانب فرشتے کھڑے ہوں

گے ان کے پاس سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے۔ لوگ کوئی بجلی کی مانند گزریں گے کوئی ہوا کی مانند اور کوئی تیز رفتار گھوڑوں کی طرح، ملائکہ بھی کہہ رہے ہوں گے رب سلم رب سلم کوئی تو اس طرح پار ہوگا کہ زخمی ہوگا اور کوئی اس طرح پار ہوگا کہ سالم ہوگا اور کوئی بیڑی پہنا کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا''

۴۰۷۳-عبداللہ بن محمد، جعفر فریابی، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، مجاہد، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

جہنم میں سے کم عذاب والا شخص وہ ہوگا جو جوتے پہنے ہوئے ہوگا آگ کے اور وہ آگ اس کے دونوں پاؤں کی رگوں سے نکل رہی ہوگی اور اس کے ہونٹ اور داڑھیں آگ کا شعلہ ہوں گی اور دماغ اس کا کھول رہا ہوگا اور جنت میں سب سے ادنیٰ وہ ہوگا جسکا گھر ایک ہی موتی سے بنا ہوگا اس کے دروازے اور کمرے سب ایک موتی سے بنے ہوں گے''

۴۰۷۴-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، صالح بن عبداللہ ترمذی، عمر بن ہارون، سفیان بن عامر، عبدالکریم بن امیہ، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ ایسے قاری کو ناپسند فرماتے ہیں جو بہت زیادہ رکھ رکھاؤ اور زیادہ سوار ہونے والا اور بہت زیادہ داخل ہونے والا اور بہت زیادہ نکلنے والا ہو''

۴۰۷۵-عبداللہ ابومحمد بن حیان، ابراہیم محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، حسین بن محمد، احمد بن محمد بن بکیر، احمد بن روح، سفیان، حمید بن قیس اعرج، مجاہد، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

حضرت داؤد علیہ السلام مامون نہیں ہوں گے قیامت کے دن کہیں گے: پروردگار! میرا گناہ، میرا گناہ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے قریب ہو جا تین دفعہ فرمائیں گے تو ایسی جگہ پہنچ جائیں گے کہ سوائے اللہ کے کوئی نہ جانتا ہوگا پھر گویا کہ وہ اپنے آپ کو مامون خیال کریں گے اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا'' وان لہ عندنا لزلفی وحسن مآب ''اور بے شک ان کے لئے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے۔ (ص ۲۵)

۴۰۷۶-حسین بن محمد، ابراہیم بن عبداللہ عسکری، محمد بن عبدالاعلیٰ، عبدالرزاق، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ

''حضرت داؤد علیہ السلام خوف وخشیت کی وجہ سے چیل کی طرح روتے''

۴۰۷۷-ابومحمد بن حیان، ابویحیی رازی، ھناد بن سری، ابومعاویہ، لیث، حسن بن مسلم، عبید بن عمر سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بادشاہ کے جتنا قریب ہوتا ہے اتنا ہی وہ اللہ سے دور ہوتا ہے اور اس کے اتباع اسکے شیاطین سے زیادہ ہوجاتے ہیں اور اسکا مال جتنا بڑھتا ہے اتنا ہی حساب شدید تر ہوجاتا ہے۔[1]

۴۰۷۸-محمد بن احمد بن محمد، احمد بن موسیٰ بن اسحٰق، موسیٰ بن سفیان، عبداللہ بن جہم عمرو بن ابی قیس، عاصم، ابوراشد، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام لوگوں کی مہمان نوازی کیا کرتے ایک دن وہ نکلے کسی انسان کو تلاش کر رہے تھے تو کسی کو نہ پایا جب گھر واپس لوٹے تو اپنے گھر میں ایک شخص کو پایا اس سے کہا: اللہ کے بندے! میرے گھر میں میری اجازت کے بغیر کیسے داخل ہوئے؟ اس نے کہا: میں اسکے مالک کی اجازت سے داخل ہوا ہوں انہوں نے کہا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں موت کا فرشتہ ہوں اللہ نے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کی طرف مجھ کو بھیجا ہے کہ اسے خوشخبری دوں کہ اللہ نے اسے اپنا خلیل بنالیا ہے انہوں نے کہا وہ کون ہے؟ خدا! اگر تم مجھے بتادو اس کے بارے میں اور وہ دور دراز کے کسی شہر میں رہتا ہو تب بھی اس کے پاس حاضر ہوں گا اور اس کا خادم ہوجاؤں

[1] کنز العمال ۱۴۶۸۹

گا یہاں تک کہ موت ہمارے درمیان تفریق ڈال دے۔اس نے کہا: وہ بندے آپ ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: میں؟ اس نے کہا: ہاں آپ انہوں نے پوچھا: اللہ نے مجھے اپنا خلیل کیوں بنایا: اس نے کہا اس لئے کہ آپ لوگوں کو دیتے ہیں اور ان سے مانگتے نہیں۔

۴۰۷۹-محمد بن جعفر بن ہیثم،ابراہیم بن اسحق حربی،عفان مہدی بن میمون،غیلان،عبید بن عمیر کے بارے میں منقول ہے کہ جب وہ کسی کے ساتھ بھائی چارہ اختیار کرتے تو اس کے ہاتھ سے پکڑتے اور کعبہ کا استقبال کرتے اور فرماتے :

" اے اللہ! ہمیں گواہ بنادیجئے اس پر جس کو محمد ﷺ لے کر آئے اور محمد ﷺ کو گواہ بنایئے ہمارے ایمان پر اور ہمارے لئے اچھائی اور حسنیٰ کا فیصلہ آپ کی طرف سے ہو چکا اس طرح کہ ہم آرزوؤں کو لمبانہ کرتے ہوں دلوں کو سخت نہ کرتے ہوں اور نہ ایسی بات کہنے والے ہوں جو حق نہ ہو اور نہ ہم مانگنے والے ہوں ایسی چیز جس کا ہمیں علم نہ ہو۔"

عبید بن عمیر نے جن صحابہ سے روایت کیا ان میں ابی بن کعب،ابوذر،ابو ہریرہ،عبداللہ بن عمر،عبداللہ بن عباس،عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عمرو بن قتادہ،حضرت عائشہ وغیرہ شامل ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

ان سے بھی چند تابعین نے مسند اُنقل کیا ان میں مجاہد،عطاء،ابوالزبیر،وہب بن کیسان،ابوحازم،ابوسفیان وغیرہ حضرات شامل ہیں۔

۴۰۸۰-**بادل کا مساکین پر خرچ کرنے والے کے کھیت کا سیراب کرنا:** عبداللہ بن جعفر،یونس بن حبیب،ابوداؤد طیالسی،عبدالعزیز بن ابی سلمۃ،وہب بن کیسان،عبید بن عمر،ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ایک شخص ایک بے آب و گیاہ جگہ میں تھا اس نے بادل میں سے کڑک کی آواز سنی اس میں ایک بات سنی کہ میں فلاں کے باغ کو سیراب کروں گا" اس کا نام لے کر۔ پھر وہ بادل آیا اور غلہ بونے کے لئے رکھے ہوئے برتن پر برسا پھر وہ وادی کے دو کناروں کو آیا اور اس کے کنارے کو گیا اور سارا پانی برسا دیا آدمی بادل کے ساتھ ساتھ چلا یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس پہنچ گیا جو اپنے باغ میں کھڑا سیراب کررہا تھا اس نے پوچھا

اللہ کے بندے! تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟ میں فلاں ہوں۔اس نے کہا کہ میں نے اس پانی والے بادل کو سنا کہ میں فلاں کے باغ کو سیراب کروں گا تمہارا نام لیکر تم کیا کرتے ہو اس میں جب تم سب کاٹ چکتے ہو؟ اس نے کہا: جب تم نے یہ کہہ دیا تو میں بتاتا ہوں کہ میں اس کے تین حصہ کردیتا ہوں ایک ثلث میرے اور میرے گھر والوں کے لئے ایک ثلث میں دوبارہ لوٹا دیتا ہوں اسی میں اور ایک ثلث مساکین،مانگنے والے اور مسافروں میں خرچ کرتا ہوں۔[1]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے مسلم نے اسے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے احمد بن عبدہ،ابوداؤد،ابوبکر بن ابی شیبہ،ابوخیثمہ،یزید بن هارون، عبدالعزیز کے طریق سے۔

۴۰۸۱-ابوبکر بن مالک،عبداللہ بن احمد بن حنبل،محمد بن احمد،ابوخلیفہ،علی بن مدینی،یحیی بن سعید،ابوبکر طلحی،عبید بن غنام،ابوبکر بن ابی شیبہ،حفص بن غیاث،ابن جریج،عطاء،عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ

حضرت عائشہؓ نے فرمایا: حضور ﷺ نوافل میں فجر کی دوسنتوں سے زیادہ کسی کا اتنا اهتمام نہیں کرتے تھے"

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے بخاری نے بنان بن عمرو یحیی بن سعید کے طریق سے ذکر کیا ہے اور مسلم نے ابوخیثمہ،یحیی، ابوکریب حفص کے طریق سے ذکر کیا ہے۔

۱- تاریخ اصبهان ۱۹۲/۲ والدر المنثور ۵۲/۳.

۳۰۸۲- ابراہیم بن محمد بن یحیٰی، محمد بن اسحٰق، یحییٰ بن سعید، ابومعمر، حجاج، ابن جریج، عطاء اور حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ حضورﷺ حضرت زینب بنت جحش کے ہاں ٹھہرتے اور انکے ہاں شہد نوش فرماتے تو میں نے اور حفصہ نے اتفاق کیا کہ جب حضور ہمارے پاس آئیں تو ہم کہیں گے کہ ہم آپ سے مغافیر کی بو پاتے ہیں تو آپ ہم میں سے ایک کے پاس آئے تو اس نے کہا تو آپ نے فرمایا:

بلکہ میں نے تو شہد پیا ہے اور ہرگز دوبارہ نہیں پیوں گا" تو آپ نے چھوڑ دی تو یہ آیت نازل ہوئی "یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک (التحریم:۱)"۱

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے امام بخاری نے اسکو ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف کے طریق سے ذکر کیا ہے اور امام مسلم نے محمد بن حاتم، حجاج اور ابن جریج کے طریق سے ذکر کیا ہے۔

۳۰۸۳- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابوحازم، عبید بن عمیر حضرت عبداللہ بن عمر سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرتﷺ کو منبر پر بیٹھے یہ کہتے سنا کہ جبار عزوجل آسمانوں اور زمینوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیں گے اور اپنا ہاتھ کو بند کرلیں گے پھر اپنے ہاتھ کو بند کریں گے اور کھولیں گے پھر فرمائیں گے:

میں ہوں جبار میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جابر لوگ کہاں ہیں متکبر لوگ۔ آپﷺ دائیں بائیں ہو رہے تھے بہت زیادہ یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا کہ وہ نیچے سے حرکت کررہا تھا میں نے اپنے آپ سے کہا کہ رسول اللہﷺ گرنہ جائیں منبر کے ساتھ۲

یہ حدیث صحیح ہے امام مسلم نے اس کی تخریج کی ہے عبدالعزیز میں اختلاف ہو گیا تین قول ہیں قعنبی نے کہا عبید بن عمیر، ابن عمر سے نقل کرتے ہیں یحییٰ بن بکیر نے کہا عبید بن عمیر عبداللہ بن عمرو بن العاص سے نقل کرتے ہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ عبدالعزیز اپنے والد اور عبیداللہ بن مقسم، عبداللہ بن عمر سے نقل کرتے ہیں جیسا کہ مسلم نے فرمایا اور عبدالعزیز کی متابعت کی یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری نے اور مسلم نے دونوں کی حدیثیں اپنی صحیح میں ذکر کی ہیں سعید بن منصور، عبدالعزیز بن ابی حازم یعقوب کے طریق سے۔

۳۰۸۴- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، مجاہد، عبید بن عمیر حضرت ابوذرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ

ایک رات میں نے حضورﷺ کو تلاش کیا تو آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا آپ نے طویل نماز پڑھی پھر فرمایا:

"آج رات پانچ چیزیں دی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں مجھے سرخ اور کالے (سب کی) طرف بھیجا گیا میری مدد کی گئی رعب سے دشمن مجھ سے رعب کھاتا ہے ایک مہینے کی مسافت سے، اور میرے لئے پوری زمین کو سجدے اور طہارت کی چیز بنایا اور غنیمت کو میرے لئے حلال کیا گیا اور مجھ سے قبل کسی کے لئے حلال نہ کیا گیا اور مجھ سے کہا کہ مانگو! تم کو دیا جائیگا تو میں نے اپنی امت کے لئے شفاعت کو ذخیرہ کردیا اور یہ اس کو ملے گی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرے گا"۳

اس حدیث کا متن خصوصیات نبویؐ میں سے ہے اور حدیث ثابت اور مشہور ہے۔

۳۰۸۵- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، اسماعیل بن مسلمہ، عبداللہ بن عرادہ، زید بن ابی حواری، معاویہ بن قرہ، عبید بن عمیر اور ابی بن کعب سے مروی ہے کہ

"آپﷺ نے وضو فرمایا تین تین دفعہ، دو دو دفعہ، ایک ایک دفعہ"

۱ـ صحيح البخارى ۷/ ۵۹. ۸/ ۱۶۷، وصحيح مسلم، كتاب الطلاق ۲۰ وفتح البارى ۱۱/ ۵۷۴.

۲ـ صحيح مسلم، ۲۱۴۹، والمعجم الكبير للطبرانى ۱۲/ ۳۵۵

۳ـ المستدرك ۲/ ۴۲۴. والمصنف لابن ابى شيبة ۱۱/ ۴۳۵ وفتح البارى ۱/ ۴۳۶.

معاویہ بن قرہ پر یہ حدیث مختلف ہے عبید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن عمرا دواس میں منفرد ہیں۔

۴۰۹۶- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوکامل، عبیداللہ بن عمر، عبدالواحد بن زیاد، اعمش، ابوسفیان، عبید بن عمیر، عائشہؓ سے منقول ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے کہا کہ ابن جدعان جاہلیت کے زمانے میں مہمان نوازی کیا کرتا اور مصیبت زدہ کو چھڑواتا، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا، اور صلہ رحمی کرتا تو کیا اسے نفع دے گا آپ نے فرمایا: نہیں اسلئے کہ اس نے ایک دن بھی نہ کہا کہ اے اللہ! جزاء کے دن میری خاطیوں کو معاف فرما''

حضرت عبید کی حضرت عائشہ سے یہ حدیث غریب ہے اور عروۃ کہتے حضرت عائشہ سے یہ حدیث صحیح وثابت ہے اور متفق علیہ ہے۔

۴۰۹۷- ابلیس کا پروردگار سے اپنی اور بنی آدم کی کتاب اور پیغمبروں کے بارے میں سوال۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان بن صالح، یحییٰ بن بکیر، یحییٰ بن صالح ایلی، اسماعیل بن امیہ، عبید بن عمیر اور حضرت ابن عباس کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: ابلیس نے پروردگار سے کہا، پروردگار، آدم کو اتارا گیا ہے اور مجھے علم ہوا ہے کہ عنقریب اس کی کتاب بھی ہوگی اور پیغمبر بھی تو ان کی کتاب کیا ہوگی اور انکے پیغمبر؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انکو پیغام پہنچانے والے فرشتے ہوں گے اور نبی ان میں سے ہوں گے اور ان کی کتب تورات، زبور، انجیل اور فرقان ہوں گی اس نے کہا: تو میری کتاب کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''تمہاری کتاب دشنام طرازی ہوگی تمہارا قرآن شعر ہوگا تمہارے پیغمبر کاہن ہوں گے اور تمہارا کھانا وہ ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور تمہارے پینے کی چیز ہر نشہ آور چیز ہوگی اور تمہاری بات جھوٹ ہوگی تمہارا گھر حمام ہوگا اور تمہارے شکار کرنے کی چیز عورتیں ہوں گی اور تمہارے مؤذن بانسریاں ہوں گی اور تمہاری مسجدیں بازار ہوں گی''۔[1]

عبید بن عمیر اور اسماعیل بن امیہ سے یہ حدیث غریب ہے یحییٰ بن صالح ایلی اس میں منفرد ہیں۔

۴۰۹۸- سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، محمد بن عبداللہ بن بزیع، ابو بحر بکراوی، مرزوق ابوبکر، عمرو بن دینار، عبید بن عمیر، عبداللہ بن عمرو بن عاص سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے پسندیدہ نماز اللہ کے ہاں داؤد علیہ السلام کی نماز ہے رات کا ایک حصہ نماز پڑھتے اور باقی میں سوتے اور اس کے دو ثلث نماز پڑھتے اور ایک ثلث سوتے''۔[2]

یہ حدیث عبید بن عمیر کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے مرزوق، عمرو بن دینار کے طریق سے لکھا ہے۔

(۲۴۳) مجاہد بن جبر رحمہ اللہ[3]

اور اس دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کردینے والوں میں سے ایک شخصیت، ابوالحجاج مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کی بھی ہے۔ آپ قرآن کریم کی تفسیر اور تاویل کے ماہر، فقہی مسائل میں مہارت رکھنے والے اور ایک دلنشین واعظ تھے۔

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/ ۱۰۳، ومجمع الزوائد ۱/ ۱۱۴، والدر المنثور ۱/ ۶۳، وکنز العمال ۴۴۰۵۹، واتحاف السادۃ المتقین ۷/ ۲۸۰

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام ۱۸۹ وصحیح البخاری ۲/ ۶۳، ۴/ ۱۹۶۔

۳۔ طبقات ابن سعد ۵/ ۴۶۶ والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۸۰۵ والجرح ۸/ت ۱۴۶۹ والجمع ۲/ ۵۱۰ وسیر النبلاء ۴/ ۴۴۹ والکاشف ۳/ت ۵۳۸۳ وتہذیب التہذیب ۱۰/ ۴۲ والتقریب ۲/ ۲۲۹ وتہذیب الکمال ۵۷۸۳ (۲۷/ ۲۲۸)

۴۰۸۹- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ احمد بن جعفر بن حمدان اور عبداللہ بن احمد بن حنبل کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ بن نمیر رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

میں نے جب بھی مجاہد بن جبر کو دیکھا تو خیال کیا یہ شخص پیاسا ہے اور اپنا گدھا (سواری) گم ہونے کی وجہ سے پریشان ہے۔

۴۰۹۰- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوالربیع، مسلم ابوعبداللہ اور لیث کے سلسلۂ سند سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے۔

جس شخص نے اپنے آپ کو باعزت رکھا تو اس نے اپنے دین کو ذلیل کیا اور جس شخص نے اپنے آپ کو ذلیل کیا تو اس نے اپنے دین کو عزت دی۔

۴۰۹۱- ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن راہویہ، محمد بن سلمہ حرانی اور عبدالرحمن بن محمد محاربی، محمد بن اسحٰق اور ابان بن صالح کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے سامنے تین مرتبہ پورے قرآن کریم کی اس طرح تلاوت کی، کہ میں ہر آیت پر ٹھہر کر ان سے اس آیت کے بارے میں دریافت کرتا کہ یہ آیت کس واقعے کے بارے میں نازل ہوئی اور کس طرح نازل ہوئی؟

۴۰۹۲- محمد بن محمد بن یزید، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن ادریس حنظلی، محمد بن عبداللہ انصاری اور فضل بن میمون ابواللیث کے اسنادی واسطے سے مجاہد بن جبر کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے سامنے تین مرتبہ پورے قرآن کریم کی تلاوت کی۔

۴۰۹۳- محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، شعبہ اور حکم کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد کا بیان ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک مرتبہ مجھ سے ارشاد فرمایا اے ابوقاری! حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں کتنے عرصے تک رہے تھے؟ میں نے جواب دیا، نوسو پچاس برس، یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ارشاد فرمایا: لوگ اپنے جسموں، اپنی عمروں اور اپنی عقلوں میں نقصان ہی بڑھا رہے ہیں۔

۴۰۹۴- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن شیبہ، ابن علیہ، اور لیث کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

علماء ختم ہو گئے ہیں اور صرف سیکھنے والے باقی ہیں اور تم میں سے اجتہاد کا دعویٰ کرنے والا آدمی بھی تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں میں سے کھیل کود کرنے والے آدمی کی مانند ہے۔

۴۰۹۵- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن محمد بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس اور لیث کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد نے فرمایا:

"اگر مسلمان اپنے بھائی کو کچھ بھی نہ کہے، تو بھی اس کا اپنے بھائی سے حیا کرنا اسے گناہوں سے روک دے گا۔"

۴۰۹۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، حسین بن علی، اور لیث بن ابی سلیم کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے، مجاہد بن جبر رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے۔

فقیہ وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے۔

۴۰۹۷- ابوبکر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، قاسم بن مالک اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد نے ارشاد فرمایا:

جب بندہ اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتے ہیں۔

۴۰۹۸- مجاہد سے مروی تفسیری روایات ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

وتبتل الیه تبتیلاً (المزمل ۸)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: آپ اللہ تعالیٰ کے لئے خوب اخلاص اختیار کیجئے"

۴۰۹۹- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، سعید بن منصور، فضیل بن عیاض اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر نے باری تعالیٰ کے ارشاد

"وثیابک فطهر" (المدثر نمبر ۴)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "اور اپنے عمل کی اصلاح کیجئے"

۴۱۰۰- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، جریر اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد

"واسئلوا اللہ من فضله" (النساء ۳۲) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: دنیاوی ساز وسامان مت طلب کرو بلکہ توشۂ آخرت طلب کرو"

۴۱۰۱- محمد بن بدر، حماد بن مدرک، عمرو بن مرزوق، زائدہ اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد:

"والذی جاء بالصدق وصدق به" (الزمر ۳۳) کا یہ معنی بیان فرمایا، وہ لوگ جو قرآن کریم لیکر آئیں اور یہ کہیں یہ وہ کتاب ہے جو ہمیں دی گئی اور جو کچھ اس میں ہے ہم نے اس کی پیروی کی"

۴۱۰۲- ابومحمد بن حیان، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، مسعر اور منصور کے اسنادی واسطے سے منقول ہے مجاہد بن جبر رحمہ اللہ ارشاد باری،

"والذی جاء بالصدق وصدق به" (الزمر آیت نمبر ۳۳)

کا یہ معنی بیان فرمایا کرتے تھے وہ لوگ جو قرآن کریم لیکر آئیں اور انہوں نے اسکا اتباع کیا ہو، یا جو کچھ اس میں ہے اسکا اتباع کیا ہو (راوی کو شک ہے)

۴۱۰۳- ابومحمد بن حیان، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، ابن المبارک، عبداللہ بن میسرہ، ابراہیم بن ابی حرۃ، انکے والد یزید کے اسنادی حوالے سے مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے

قرآن کریم حامل قرآن سے کہتا ہے جب تک میری اتباع کرو گے میں تمہارے ساتھ رہوں گا اور جب میری اتباع نہیں کرو گے تو میں تمھاری اتباع کروں گا۔

۴۱۰۴- احمد بن جعفر بن احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، روح، شبل اور ابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد

"ولا تنس نصیبک من الدنیا" (القصص: ۷۷)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: دنیا سے آخرت کے لئے زاد راہ یعنی دنیا میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا"

۴۱۰۵- احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، انکے والد امام احمد بن حنبل، روح، شبل اور ابونجیح رحمہ اللہ کے اسنادی واسطے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد،

"لتسألن یومئذ عن النعیم" (التکاثر ۸)

کے بارے میں ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر دنیاوی لذت کے بارے میں سوال کیا جائے گا"

۴۱۰۶- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق ثقفیہ، جریر اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے قول

"ولمن خاف مقام ربہ جنتان" (الرحمن: ۴۶)

کے بارے میں ارشاد فرمایا: ڈرنے والے شخص سے مراد ایسا شخص ہے جو گناہوں کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرے"

۴۱۰۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ہارون، مجاہد بن موسیٰ، عبدالحمید حمانی، اعمش، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن جندل، فضیل بن عیاض، اور منصور کے حوالے سے منقول ہے کہ

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک۔

"سیماھم فی وجوھھم" (الفتح: ۲۹)

کی تفسیر کرتے ہوئے کہا اس کا مطلب نماز میں خشوع اختیار کرنا ہے"

۴۱۰۸- عبداللہ بن محمد، علی بن اسحق، حسین مروزی، عبداللہ بن مبارک، ابوجعفر اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ باری تعالیٰ کے ارشا

"وقوموا للہ قانتین" (البقرۃ: ۲۳۸)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: قنوت کے معنی رکوع کرنا، نماز میں خشوع اختیار کرنا، نگاہ کو پست کرنا اور اللہ کے خوف سے تواضع اور پستی اختیار کرنا ہے" اور آپ نے مزید بیان فرمایا علماء میں سے جب کوئی نماز پڑھنا شروع کرتا، تو وہ اپنی نظر کے بھٹکنے اور ادھر ادھر متوجہ ہونے سے ڈرتا، اور جب تک وہ نماز میں ہوتا تو جان بوجھ کر نہ کنکریوں کو ادھر ادھر کرتے، نہ کسی چیز سے کھیلتا اور نہ ہی دل میں دنیاوی کاموں سے کسی کے بارے میں سوچتا۔

۴۱۰۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، ابن ادریس، حفص بن اسحق اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد نے ارشاد فرمایا

جب آپ اہل عرب کو دیکھیں گے تو بظاہر انہیں سخت دل پائیں گے اور جب انہیں برتیں گے تو انہیں دیندار پائیں گے اور جب یہ لوگ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ یہ بے روح جسم ہیں۔

۴۱۱۰- یوسف بن یعقوب نجیری، حسن بن مثنیٰ، موسیٰ بن مسعود، شبل اور ابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

"فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلاۃ" (مریم: ۵۹)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اسکا مصداق وہ لوگ ہوں گے جو قیامت کے قریب امت محمدیہ ﷺ کے اس دنیا سے اٹھانے جانے کے بعد آئیں گے، اور آپ نے" واتبعوا الشھوات (مریم:۵۹)

کا مطلب بیان فرمایا" قیامت کے قریب آنے والے یہ لوگ گلیوں میں کھلم کھلا لوگوں کے سامنے زنا کا ارتکاب کریں گے"

۴۱۱۱-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحق، حسین بن حسن، وکیع اور اعمش، کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کا بیان ہے، انسان کا دل بمنزلہ ہتھیلی کے ہے، اور جب آدمی کوئی گناہ کرتا ہے تو اس ہتھیلی سے ایک انگلی سکڑ جاتی ہے' یہاں تک کہ اس کی تمام کی تمام انگلیاں ایک ایک کر کے سکڑ جاتی ہیں، پھر اس پر مہر لگا دی جاتی ہے اور علماء اسے ہی ران یعنی زنگ سمجھتے ہیں اور باری تعالیٰ کے ارشاد۔

کلابل ران علی قلوبھم ماکانوایکسبون" (المطففین، آیت ۱۴) ترجمہ" ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ نے انکے ان اعمال کی وجہ سے جنہیں وہ کیا کرتے تھے، انکے دلوں پر زنگ لگا دیا ہے"۔

۴۱۱۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر، انکے والد، ابراہیم بن محمد بن حسن، یوسف بن موسیٰ، قبیصہ، سفیان ثوری اور منصور کے سلسلۂ سند سے منقول ہے۔

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد" بلیٰ من کسب سیئۃ واحاطت بہ خطیئتہ" (البقرہ ۸۱) کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کیا ہے، گناہ دلوں کا احاطہ کر لیتے ہیں، اور جب بھی آدمی کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے، تو ان کی مقدار میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ آدمی کے دل کو ڈھانپ دیتے ہیں اور یہی ران (زنگ) ہے"۔

۴۱۱۳-عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر بن فریابی، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد

"ینبا الانسان یومئذ بما قدم واخر" (القیامہ:۱۳)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا انسان کے پہلے اور آخری عمل کے بارے میں قیامت کے دن اسے بتلا دیا جائے گا"

۴۱۱۴-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

"فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب" (الم نشرح:۶)

کا معنی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا' جب آپ دنیاوی کاموں سے فارغ ہو جائیں تو نماز میں مشغول ہو جائیں اور اپنی نیت کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کرتے ہوئے اسی کی طرف رغبت کا اظہار کریں"

۴۱۱۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر اور منصور کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے۔

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔

"یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ" (الفجر:۲۷-۲۸)

کا معنی یوں بیان فرمایا ہے وہ نفس جسے یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کا رب ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی اطاعت میں مضطرب اور بے چین ہو۔

۴۱۱۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک اور لیث کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ مجاہد نے بیان فرمایا:

جس میت کا بھی انتقال ہوتا ہے تو اس کی مجلس والوں کو اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ ذاکرین میں سے ہو تو ذاکرین کو پیش کیا جاتا ہے اور اگر لہو ولعب کرنے والوں میں سے ہو تو انہیں پیش کیا جاتا ہے۔

۴۱۱۷- عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک سفیان اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

آدمی کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں سے اس وقت نہیں ہو سکتا، جب تک کہ وہ کھڑے ہونے کی حالت میں، بیٹھنے کی حالت میں اور لیٹنے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے۔

۴۱۱۸- ابو حامد بن محمد بن حسین، احسن بن یحییٰ بن عیاش، حسن بن محمد بن الصباح، یحییٰ بن سلیم اور اسماعیل بن کثیر کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

انسان کے ہم نشین فرشتے بھی ہوتے ہیں اور جب آدمی اپنے مسلمان بھائی کا اچھے الفاظ میں تذکرہ کرتا ہے، تو وہ کہتے ہیں، تمہیں بھی اس جیسا عطا ہو اور جب آدمی اپنے کسی مسلمان بھائی کا تذکرہ برائی سے کرتا ہے تو فرشتے اسے کہتے ہیں: اے آدم کے وہ بیٹے جسکے عیبوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے، اپنے آپ پر رحم کرو اور اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرو کہ اس نے تمہارے گناہوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے۔

۴۱۱۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، حاشم بن قاسم، محمد بن طلحہ اور زبید کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ: مجاہد کا بیان ہے:

شیطان کہتا ہے کہ اگر بنی آدم مجھے ناکام و نامراد کر دے تب بھی وہ تین باتوں میں مجھ پر غلبہ نہیں پا سکتا، دوسرے کا مال ناجائز طور پر لینا، مال کو ناحق ضائع کرنا اور حق دار کو نہ دینا۔

۴۱۲۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، حاشم بن قاسم، محمد بن طلحہ اور زبید کے سلسلۂ سند سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے:

ابلیس نے جب بھی حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرتے ہوئے پایا تو اس نے سینہ کوبی کی اور ھلاکت کی دعا کی اور پھر کہا، اسکو سجدے کا حکم دیا گیا اور اس حکم کو بجالایا، تو جنت کا حقدار قرار پایا اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا مگر میں نے اس حکم کی بجا آوری نہیں کی تو جہنم کا مستحق قرار پایا۔

۴۱۲۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، انکے والد امام احمد بن حنبل، عمرو بن سلیمان، مسلم ابو عبداللہ اور لیث کے حوالے سے مجاہد کا قول نقل کیا گیا ہے:

جو شخص حلال کاموں سے حیا نہیں کرتا ہے تو اسکا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے اور وہ اپنے آپ کو آرام پہنچاتا ہے۔

۴۱۲۲- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن ادم قطبہ بن عبدالعزیز اور اعمش کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ جب بھی کوئی دن گزر جاتا تو مجاہد بن جبیر رحمہ اللہ یوں کہا کرتے تھے، تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے دنیا سے نکالا اور اب میں اس کی طرف کبھی لوٹ کر نہیں آؤں گا۔

۴۱۲۳- محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، حبیب بن حسن قاضی یوسف، عمرو بن مرزوق، شعبہ اور حکم کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

"فظن ان لن نقدر علیه" (الانبیاء: ۸۷)

کا معنی یوں بیان فرمایا حضرت یونس علیہ السلام کا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس لغزش پر سزا نہیں دیں گے۔

۴۱۲۴ - حبیب بن حسن، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق، شعبۃ، اور حکم کے سلسلۂ سند سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

میں زخرف کے معنی اچھی طرح نہیں جانتا تھا، یہاں تک کہ میں نے عبداللہ کی قرأت میں "بیتا من ذهب" بیت من زخرف کی جگہ سنا، تو مجھے معلوم ہوا، کہ آیت میں زخرف کے معنی سونا ہے۔

۴۱۲۵ - محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، حبیب بن حسن، قاضی یوسف، عمرو بن مرزوق، شعبہ اور حکم کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

مجاہد نے بیان کیا ہے کہ رعد جس کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے ایک فرشتہ ہے جو بادلوں کو اپنی آواز سے ہنکاتا ہے۔

۴۱۲۶ - ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، خالد بن عطیہ اور لیث کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

اللہ تعالیٰ آدمی کی نیکی کے باعث اسکی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد کو نیکوکار بناتے ہیں۔

مجاہد نے مزید فرمایا۔ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمایا کرتے تھے:

مؤمن کے لئے خوشخبری ہے پھر مؤمن کے لئے خوشخبری ہے، اللہ تعالیٰ اسے کس طرح ایسے آدمی کا خلیفہ بناتے ہیں جو نیکی چھوڑ کر اس دنیا سے گیا ہے۔

۴۱۲۷ - مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد کے حوالے سے ابراہیم بن محمد، یوسف قطان، جریر، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محرز بن عون، عبداللہ بن صندل، فضیل بن عیاض، عبید المکتب کے سلسلۂ سند سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

وتقطعت بهم الاسباب"(البقرہ ۱۶۶)

کا معنی بیان فرمایا، وہ تعلقات جو دنیا میں لوگوں کے مابین تھے وہ منقطع ہو جائیں گے"

۴۱۲۸ - ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، لوین، سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری اور ابن نجیح کے اسنادی واسطے سے مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے۔

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

" لایرقبون فی مؤمن الا و لاذمة"(التوبہ:۱۰)

میں الا کا معنی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اس سے مراد اللہ تبارک وتعالیٰ کا عہد ہے"

۴۱۲۹ - ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن قحطبہ، محمد بن ولید، قام المکتب، اور لیث کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔

"بقیة الله خیر لکم"(ہود:۸۶)

کا معنی ہے "اللہ تعالیٰ کی اطاعت تمہارے لئے بہتر ہے۔"

۴۱۳۰ - ابوحامد محمد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ابن منصور، ابوعاصم، عثمان بن قرہ اور حمید اعرج کے اسنادی حوالے سے مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کا ارشاد منقول ہے:

میں ایک مرتبہ سفر میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا۔

دوران سفر جب میں سواری پر سوار ہونے کا ارادہ کرتا تو آپ میرے پاس تشریف لا کر میری رکاب کو تھام لیتے اور جب میں

سوار ہو جاتا تو میرے کپڑوں وغیرہ کو درست کرتے ،ایک مرتبہ آپ میرے پاس اس غرض سے تشریف لائے تو میں نے سے ناگوار سمجھا اور یہ ناگواری میرے چہرے پر بھی ظاہر ہوگئی یہ دیکھ کر آپؓ نے ارشاد فرمایا اے مجاہد! تم بد اخلاق آدمی ہو۔

۴۱۳۱-ابو حامد بن جبلہ ،محمد بن اسحٰق ،یعقوب بن ابراہیم ،عبدالرحمٰن بن مہدی ،سفیان اور ابراہیم بن مہاجر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ بعض اوقات حضرت عبداللہ بن عمرؓ میری سواری کی رکاب تھام لیتے تھے اور بعض وقت حضرت عبداللہ بن عباسؓ مزاق اور دل لگی کی خاطر اپنی انگلیاں میری بغل میں داخل کر دیتے تھے۔

۴۱۳۲-ابو حامد بن جبلہ ،محمد بن اسحٰق ،عباس الدوری ،یحییٰ بن ابی کثیر ،شعبہ اور حبیداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے۔ میں ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا اور میں انکی خدمت کرنا چاہتا تھا ،لیکن آپ میری خدمت کیا کرتے تھے۔

۴۱۳۳-عبداللہ بن محمد ،علی بن اسحٰق ،حسن مروزی ،عبداللہ بن مبارک ،مالک بن مغول اور ابو حصین کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ ایک ویران مکان کے پاس سے گزرا ،تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا ،اے مجاہد! اس کھنڈر کو مخاطب کر کے پکارو ،اے کھنڈر! تمھارے مالکوں کے ساتھ کیا ہوا ،وہ کہاں چلے گئے ،مجاہد کا بیان ہے کہ میں نے پکارا ،تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا۔ وہ لوگ فنا ہو گئے اور انکے اعمال باقی رہ گئے۔

۴۱۳۴-حبیب بن حسن ،یوسف قاضی ،عمرو بن مرزوق ،شعبہ اور حکم کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے

آپ نے باری تعالیٰ کے فرمان۔

و من الناس من یشتری لھو الحدیث" (لقمان۔ ٦)

میں **لھو الحدیث** کی تفسیر غنا یعنی گانے سے کی ہے۔

۴۱۳۵-محمد بن احمد بن حسن ،بشر بن موسیٰ ،خلاد بن یحییٰ ،سفیان اور منصور کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے

حقیقی صبر (جس صبر پر ثواب کا وعدہ ہے وہ صبر ہے) جو کسی صدمے کی ابتداء میں ہو۔

۴۱۳۶-ابراہیم بن عبداللہ ،محمد بن اسحٰق ،قتیبہ بن سعید اور خلف بن خلیفہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حلال بن حباب کا بیان ہے ،میں نے مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کی مکہ تک ہمرکابی کی ،دوران سفر جب بھی قبروں کے پاس سے آپکا گزر ہوتا ،تو آپ یہ دعا پڑھتے "اے گھروں والو! تم میں سے جو مؤمن اور مسلمان ہیں اس پر سلامتی ہو ،تم میں سے جو لوگ آگے بڑھ گئے ہیں اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اور ان شاء اللہ ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے ہی والے ہیں۔

۴۱۳۷-ابو بکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،امام احمد بن حنبل ،عبدالرزاق ،سفیان ثوری اور ایک مجہول شخص کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

ملک الموت کے لئے زمین کو ایک پلیٹ کی مانند بنا دیا گیا ہے۔

۴۱۳۸ اس میں سے جہاں سے چاہتے ہیں جسے چاہتے ہیں لے لیتے ہیں اور انکے کچھ مدد گار مقرر کر دیتے ہیں۔ جو روحوں کو قبض کرتے ہیں اور پھر ملک الموت ان روحوں کو ان سے لیکر اپنے قبضے میں کر لیتے ہیں۔

۴۱۳۹-عبداللہ بن محمد ،علی بن اسحٰق ،حسین بن حسن ،عبداللہ بن مبارک ،ابراہیم بن نافع اور ابو نجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ

قول نقل کیا گیا ہے کہ
جب حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں اتارا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یہ ویرانی اور بردباری کا بیٹا اور ختم ہونے کا لڑکا ہے۔
۴۱۳۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر اور منصور کے اسنادی واسطے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ
آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔
" ویلعنھم اللاعنون "(البقرۃ:۱۵۹)
کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کافروں پر زمین کے چوپائے اور سانپ، بچھو لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں، ہم ان کے گناہوں کی وجہ سے پانی کے قطرات سے محروم ہو جاتے ہیں۔
۴۱۴۰-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے
"ان الانسان لربہ لکنود"(العادیات۔۶)
میں کنود کی تفسیر کفور (ناشکرے) سے کی ہے۔
۴۱۴۱-محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن صالح بخاری، حسن بن بزاز، علی بن عبداللہ، سفیان اور مسعر کے اسنادی حوالے سے اور ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ بن عباس عدوی، اسماعیل بن سعید کسائی، سفیان، اور ابو نجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد بن جبیر رحمہ اللہ کا یہ قول منقول ہے کہ:
"اس علم یعنی علم دین کو آرام پسند اور متکبر آدمی نہیں حاصل کر سکتا ہے۔"
۴۱۴۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس بن ایوب، یعقوب بن ابراہیم ابوالاسباط، عبدالرحمن بن ابوحماد المقری الاسدی، قیس اور منصور کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے
آپ نے باری تعالیٰ کے فرمان
" عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ "(ق:۱۷)
میں قعید کے بارے میں ارشاد فرمایا" یہ گناہوں کو لکھنے والے فرشتے کا نام ہے"۔
۴۱۴۳-عبداللہ بن محمد، حفص بن ابوعمر العنزیر، عبیداللہ بن معاذ، ان کے والد معاذ، ورقاء اور ابو نجیح کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے فرمان
"مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ(ق:۲۹)
کی تفسیر یوں بیان کی ہے،"مجھے جو کچھ فیصلہ کرنا تھا وہ میں نے کر لیا"
۴۱۴۴-عبداللہ بن محمد، ابویحییٰ الرازی، سہل بن عثمان، حفص اور لیث کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ
آپ نے ارشاد باری تعالیٰ
"وشھد شاھد من اھلھا"(یوسف:۲۶)
میں شاھد کے بارے میں فرمایا: وہ کوئی انسان یا جن نہیں تھا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق تھی"
۴۱۴۵-محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر اور منصور کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

"یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ" (الرحمٰن: ۳۵)

میں "شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ" کا معنی بیان کیا ہے "آگ کا ایسا شعلہ جو آگ سے جدا ہو گیا"۔

۴۱۴۶- یوسف بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، ابوحذیفہ موسیٰ بن مسعود، شبل بن عباد اور نجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

"زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا" (الانعام: ۱۱۲)

کا معنی بیان فرمایا ہے "وہ لوگوں کے لئے باطل کو اپنی زبانوں سے مزین کرتے ہیں"۔

۴۱۴۷- قیامت کے دن مالدار، بیمار اور غلام کی پروردگار کے ہاں پیشی۔ ...احمد بن اسحٰق، علی بن عباس، علی بن منذر، محمد بن فضیل اور لیث کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد کا بیان ہے۔

قیامت کے دن تین آدمیوں مالدار، بیمار اور غلام کو باری تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا، پھر باری تعالیٰ مالدار سے پوچھیں گے، تمہیں میری عبادت سے کس چیز نے روکا، تو وہ جواباً عرض کرے گا' یا اللہ! آپ نے مجھے کثرت سے مال و دولت عطا کی، جس کی وجہ سے میں سرکش ہو گیا۔ یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام کو آپ کی بادشاہت سمیت لایا جائے گا اور اس مالدار سے کہا جائے گا، تم زیادہ مشغول تھے یا یہ؟ وہ کہے گا یہ زیادہ مشغول تھے۔ یہ سن کر ارشاد ہوگا، اسے تو اس کی مشغولیت نے میری عبادت سے نہیں روکا، پھر مریض کو لایا جائے گا اور باری تعالیٰ اس سے پوچھیں گے تمہیں میری عبادت سے کس چیز نے روکا، وہ کہے گا، یا اللہ! آپ نے مجھے میرے جسم ہی میں مشغول رکھا اور میں بیماری کے باعث آپ کی عبادت نہیں کر سکا، یہ سن کر حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری کی حالت میں لایا جائے گا اور باری تعالیٰ اس سے فرمائیں گے، تم زیادہ تکلیف میں تھے یا یہ، وہ شخص کہے گا یہ زیادہ تکلیف میں تھے یہ سن کر ارشاد باری ہوگا، اسے تو اس کی تکلیف نے میری عبادت سے نہیں روکا پھر غلام کو لایا جائے گا اور باری تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تمہیں میری عبادت سے کس چیز نے روکا؟ وہ عرض کرے گا، یا اللہ! آپ نے میرے مالک بنا دیئے تھے اور میں ان کی خدمت میں مشغول رہتا تھا یہ سن کر حضرت یوسف علیہ السلام کو غلامی کی حالت میں لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا تمہاری غلامی زیادہ سخت تھی یا انکی، وہ کہے گا ان کی یہ سن کر باری تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے انہیں تو غلامی نے میری عبادت کے لئے نہیں روکا۔

۴۱۴۸- مجاہد کا ہاروت و ماروت کو دیکھنا۔ ...احمد بن اسحٰق، محمد بن یحییٰ بن منده، محمد بن حمید، عبداللہ بن عبدالقدوس اور اعمش کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ جب بھی کسی عجیب چیز کے بارے میں سنتے تو اسے دیکھنے کے لئے جاتے تھے، چنانچہ آپ حضر موت شہر میں موجود ایک عجیب و غریب کنویں برحوت کو دیکھنے گئے تھے، اور آپ بابل شہر بھی گئے تھے، اور اس زمانے میں بابل شہر کا والی مجاہد کا دوست تھا، آپ نے اس سے کہا مجھے ہاروت، ماروت (دو فرشتوں کے نام ہیں) کو دکھلاؤ، اس نے جادوگروں میں سے ایک شخص کو بلایا، اور اسے کہا انہیں لے جا کر ہاروت و ماروت کو دکھلاؤ، وہ جادوگر جو یہودی تھا اس نے کہا، میں تمہیں اس شرط کے ساتھ انہیں دکھاؤں گا کہ تم ان کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرو گے، مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ وہ یہودی مجھے لیکر ایک قلعے میں گیا اور اس نے اس قلعے کا ایک پتھر اکھاڑا، اور مجھ سے کہنے لگا، میرا پاؤں پکڑو، پھر وہ مجھے لیکر چلا یہاں تک کہ انکے پاس پہنچ گیا، تو میں نے دیکھا کہ وہ دونوں بڑے بڑے پہاڑوں کی طرح الٹے لٹکے ہوئے ہیں۔ انہیں دیکھ کر بے ساختہ میرے منہ سے نکلا، پاک ہے وہ ذات جو انہیں پیدا کرنے والی ہے۔

میرے منہ سے ان الفاظ کے نکلتے ہی انہوں نے حرکت شروع کردی اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ دنیا کے پہاڑ گر کر ریزہ ریزہ ہو رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر مجھ پر اور اس یہودی جادوگر پر بے ہوشی طاری ہوگئی، پھر یہودی کو مجھ سے پہلے ہوش آیا تو وہ مجھے ہوش میں لانے کی کوشش کرتے ہوئے کہنے لگا: اٹھ جاؤ، تم اپنے آپ کو بھی ہلاکت کے گڑھے میں ڈالنے والے تھے اور مجھے بھی۔

۴۱۴۹- محمد بن جعفر، محمد بن جریر، بن یزید، علی بن سھل، مؤمل بن اسماعیل، ابو حازم اور کثیر اور ابوالفضل کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ (النساء۔ ۷۸) کے تحت ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ پہلی امتوں میں ایک عورت تھی اس کو جب وضع حمل کا وقت شروع ہوا اور تھوڑی دیر کے بعد اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا

تو اس نے اپنے نوکر کو آگ لینے کے لئے بھیجا، وہ دروازے سے نکل ہی رہا تھا کہ اچانک اس نے ایک آدمی دیکھا اور اس نے پوچھا، یہ عورت کیا جنی ہے؟ ملازم نے جواب دیا ایک لڑکی ہے۔ تو اس آدمی نے کہا آپ یاد رکھئے! یہ لڑکی سو مردوں سے زنا کرے گی، اس سے اس کا ملازم شادی کرے گا اور اس کی موت ایک مکڑی سے واقع ہوگی اس کے بعد اس ملازم نے اور چھری لے کر اس لڑکی کا پیٹ چاک کر دیا اور سوچا مرگئی ہے تو سزا کے ڈر سے بھاگ گیا، مگر پیچھے لڑکی کی ماں نے ٹانکے لگا کر اس لڑکی کا پیٹ جوڑ دیا، یہاں تک کہ وہ لڑکی جوان ہوگئی اور وہ خوبصورت اتنی تھی کہ اس شہر میں وہ بے مثال تھی اور اس کے ملازم نے بھاگ کر سمندر کی راہ لی اور کافی عرصے تک ساحل سمندر پر مال و دولت کماتا رہا۔ پھر وہ شادی کرنے کے لئے شہر آگیا۔ شہر میں اس کی ملاقات ایک بڑھیا سے ہوئی، تو اس نے اس سے تذکرہ کیا کہ میں ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں، جس سے زیادہ خوبصورت اس شہر میں کوئی نہ ہو، اس عورت نے کہا فلاں لڑکی سے زیادہ خوبصورت لڑکی اس شہر میں کوئی نہیں ہے آپ اس سے شادی کرلیں، آخر کار اس آدمی نے کوشش کر کے اس لڑکی سے شادی کرلی، شادی کے بعد اس لڑکی نے اس مرد سے آہستہ آہستہ اسکے متعلق دریافت کرنا شروع کیا تو ایک دن اس نے پورا واقعہ سنا دیا کہ میں اسی شہر کا رہنے والا تھا لیکن ایک لڑکی کا پیٹ چاک کر کے بھاگ گیا تھا پھر اس نے پورا واقعہ سنا دیا۔ یہ سنکر وہ لڑکی بولی وہ لڑکی میں ہی ہوں، یہ کہہ کر اس نے اپنا پیٹ دکھایا جس پر نشان موجود تھا، یہ دیکھ کر اس مرد نے کہا اگر تو وہی عورت ہے تو تجھے تیرے متعلق دو باتیں بتلاتا ہوں۔ ایک یہ کہ تو ۱۰۰ مردوں سے زنا کریگی۔

اس پر اس عورت نے کہا، مجھ سے ایسا ہوا ہے لیکن تعداد یاد نہیں۔ مرد نے کہا تعداد ۱۰۰ ہی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایک مکڑی سے مرے گی۔

پھر اس مرد نے اس کے لئے ایک عالی شان محل تیار کر دیا۔ جس میں مکڑی کے جالے کا نام ونشان تک نہ تھا۔ ایک دن وہ دونوں اپنے محل میں لیٹے ہوئے تھے کہ دیوار پر ایک مکڑی نظر آئی۔ عورت نے کہا کیا مکڑی یہی ہے جس سے تو مجھے ڈراتا ہے۔ مرد نے کہا ہاں! اس پر وہ فوراً اٹھی اور کہا کہ اس کو تو میں فوراً ماردوں گی، یہ کہہ کر اس کو نیچے گرایا اور پاؤں سے مسل کر ہلاک کر دیا۔ مکڑی تو ہلاک ہوگئی لیکن اس کے زہر کی چھینٹے اسکے پاؤں اور ناخنوں پر پڑ گئیں جس کے نتیجے میں اس کی موت واقع ہوگئی۔

۴۱۵۰- ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، عبداللہ بن داؤد حربی اور اعمش کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

ایک دفعہ حضرت نوح علیہ السلام کا گزر ایک شیر کے پاس سے ہوا آپ نے اسے اپنے پاؤں سے مارا، اس نے جواباً آپ کو ایک پنجہ مارا جس کے نتیجے میں آپ کے جسم مبارک پر خراش پڑ گئی اور آپ نے ساری رات جاگ کر گزاری اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کی، اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ میں ظلم کو پسند نہیں کرتا ہوں۔

۴۱۵۱-محمد بن محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، سفیان اور ابو نجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

روح حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر پیدا کی گئی۔

۴۱۵۲-محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، سفیان اور ابو نجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک:

"وفی اموالھم حق"(الذاریات:۱۹)

کے بارے میں ارشاد فرمایا: اس سے مراد زکوٰۃ کے علاوہ دوسرے مالی حقوق ہیں"

۴۱۵۳-محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ اور خلاد کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

قطن بن خلیفہ نے مجاہد رحمہ اللہ سے باری تعالیٰ کے اس ارشاد پاک "ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون (المؤمنون:۱۰۰) میں "برزخ" کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے کہا" اس سے مراد موت اور دوبارہ زندہ کئے جانے کا درمیانی وقت ہے" اور باری تعالیٰ کے ارشاد "بینھمابرزخ لایبغیان"(الرحمٰن:۲۰)

میں برزخ کا معنی بیان فرمایا۔ دونوں سمندروں کے درمیان اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی نہ دکھائی دینے والی آڑ پیدا کی ہے جس کے نتیجے میں نہ تو نمکین پانی میٹھے پانی میں داخل ہوتا ہے اور نہ ہی میٹھا پانی نمکین پانی میں۔

۴۱۵۴-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم رحمہ اللہ اپنے والد سے ابراہیم بن محمد بن حسن، یوسف قطان، سفیان بن عیینہ، ابن ابو نجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ۔

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک

فما اصبرھم علی النار"(البقرہ:۱۷۵)

کا معنی بیان فرمایا وہ اہل جہنم کے اعمال کیا ہی مداومت کے ساتھ کر رہے ہیں"

۴۱۵۵-مؤلف اپنے والد سے ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن صباح، ابن عیینہ، اور حمید کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ:

اہل جہنم کے لئے بستر لگائے جائیں گے جن پر وہ آرام کریں گے اور جب وہ ان پر آئیں گے تو سیاہ خچروں جیسے بچھو انہیں ڈسیں گے، اسی طرح مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کی گئی ہے اور جریر نے منصور کے حوالے سے یزید بن قرہ سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۱۵۶-محمد بن علی بن حبیش، ہیثم بن خلف، ولید بن شجاع، ابن وہب اور مالک بن انس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا کھانا گھاس ہوتا تھا اور آپ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اس قدر روتے تھے کہ اگر آپ کی آنکھ پر کوئی شیشے کا ٹکڑا بھی رکھا ہوتا تو وہ جل جاتا۔

۴۱۵۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبدالجبار، علی بن عیسیٰ، عبداللہ بن ادریس اور لیث کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول منقول ہے:

آپ نے باری تعالیٰ کے فرمان "وللہ یسجد من فی السموات والارض طوعا وکرھا" (الرعد:۱۵) کے بارے میں ارشاد فرمایا: طوعا کا مصداق مؤمنین ہیں کہ وہ اپنی مرضی اور خوشی سے باری تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں اور کرھا کا مصداق کفار ہیں کہ وہ زبردستی

باری تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں۔

۴۱۵۸-عبداللہ بن محمد، جعفر بن محمد بن فارس، ابوبکر بن ابی النضر، انکے والد ابوالنضر، ابواسماعیل المؤدب اور حصین کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ ''وھو شدید المحال'' (الرعد:۱۳) میں محال کا معنی عداوت سے کیا ہے۔

۴۱۵۹-عبداللہ بن محمد، جعفر بن محمد نہاوندی، جنادۃ، محمد بن طلحہ اور انکے والد طلحہ کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک ''بما صنعوا قارعۃ'' (الرعد۔۳۱) میں قارعۃ کا معنی بیان فرمایا ہے دیت''

۴۱۶۰-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن داؤد، یحییٰ ابن محمد بن حبیش، محمد بن موسیٰ مقدسی، جریر اور منصور کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے۔

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے قول

''ویخلق مالا تعلمون'' (النحل۔۸)

میں ''مالا تعلمون'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اس سے مراد وہ کیڑا ہے جو لکڑی کے اندر ہوتا ہے۔

۴۱۶۱-ابومحمد بن حیان، ولید بن ابان، ابراہیم بن عبدالسلام عنبری، محمد بن خلیل بصری، جریر اور منصور کے حوالے سے منقول ہے۔

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے فرمان مبارک ''وھن العظم منی'' (مریم:۴) کا معنی بیان فرمایا ہے کہ ''اس آیت میں حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنی ڈاڑھوں کے نکل جانے کی شکایت کی ہے''

۴۱۶۲-ابومحمد بن حیان، اسماعیل بن عبداللہ، محمد بن یحییٰ بن فیاض، ابوبکر حنفی، اور عبدالوھاب بن مجاہد کے اسنادی حوالے سے انکے والد مجاہد رحمہ اللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک ''سأستغفر لک ربی انہ کان بی حفیا'' (مریم ۴۷) میں حفیا کا معنی بیان فرمایا ہے: مہربان۔

۴۱۶۳-عبداللہ بن محمد، محمد بن یوسف، بن ولید، ابو بشر یحییٰ بن محمد بصری، خالد بن عبدالرحمن اور عمر بن ذر کے اسنادی سلسلے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

جب آدمی کسی بھی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کے پاس ملک الموت کا پیامبر آتا ہے اور جب وہ اپنی زندگی کی آخری بیماری یعنی مرض الموت میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کے پاس ملک الموت خود آتا ہے اور اسے کہتا ہے: تمہارے پاس یکے بعد دیگرے پیامبر آتے رہے لیکن تم نے انکی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اب تمہارے پاس ایک ایسا پیامبر آیا ہے جو اس دنیا سے تمہارے نشان کو ہی مٹا دے گا۔

۴۱۶۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یوسف صفار، ابوبکر بن عیاش اور ابویحییٰ القتات کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

قیامت کے دن ایک آدمی کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائیگا تو وہ یہ سن کر کہے گا میرا یہ گمان نہیں تھا، یہ سن کر باری تعالیٰ فرمائیں گے تمہارا کیا گمان تھا؟ تو وہ جواب دیگا میرا گمان تھا کہ آپ مجھے بخش دیجئے، یہ سن کر باری تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے اسکو چھوڑ دو۔

۴۱۶۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یوسف صفار، ابوبکر بن عیاش اور ابویحییٰ القتات کے سلسلہ سند سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

قیامت کے دن ایک آدمی کے بارے میں حکم دیا جائے گا کہ اسے جہنم میں ڈالا جائے، لیکن جب اسے جہنم میں ڈالنے کے لئے لایا جائے گا تو جہنم سکڑنا شروع کر دیگی، یہ حال دیکھ کر جہنم سے پوچھا جائے گا تجھے کیا ہو گیا؟ تجھے کیا ہو گیا؟ جہنم جواب دیگی یہ شخص

دنیا میں مجھ سے پناہ مانگا کرتا تھا، یہ سنکر باری تعالی ارشاد فرمائیں گے، اسے چھوڑ دو۔

۴۱۶۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن حاتم، بشر بن حارث، یحیی بن یمان اور عثمان ابوالاسود کے حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ!

اگر کوئی شخص احد پہاڑ جتنا مال بھی اللہ تعالی کی اطاعت کے کام میں خرچ کرلے، تب بھی وہ اسراف کرنے والوں میں سے نہیں ہوگا۔

۴۱۶۷- سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، انکے والد عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عبید اور طلحہ بن عمرو کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

جب بھی کوئی دن اس دنیا سے ختم ہوتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے دنیا سے اور دنیا والوں سے راحت بخشی، پھر اس دن کو لپیٹ کر اس پر مہر لگادی جاتی ہے اور یہ قیامت کے دن تک برقرار رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالی ہی قیامت کے دن اس مہر کو توڑتے ہیں۔

معافی نے اس روایت کو طلحہ بن عمرو اور قیس بن سعد کے حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور یہ سند ہی درست ہے۔

۴۱۶۸- ابوبکر بن محمد بن حسین آجری، ابوشعیب حرانی، مروان بن عبید، فضیل بن عیاض اور لیث کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

"یؤتی الحکمة من یشاء" (البقرة: ۲۶۹)

میں حکمت کا معنی بیان فرمایا ہے، علم اور فقہ۔

۴۱۶۹- ابومحمد بن حسن آجری، احمد بن سہل اشنانی، حسین بن علی بن اسود، یحیی بن آدم، شریک اور لیث کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے،

آپ نے باری تعالی کے ارشاد: "واولوا الامر منکم" (النساء: ۵۹) میں اولوالامر کا مصداق علماء و فقہاء کو قرار دیا۔

۴۱۷۰- محمد بن احمد، اسماعیل، عبیداللہ بن موسی اور عصمان بن اسود کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

آپکے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی، میرے دل میں ایسے ایسے خیالات آتے ہیں کہ میں انہیں زبان پر بھی نہیں لاسکتی ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہی تو ایمان کی علامت ہے۔ عصمان بن اسود کا بیان ہے کہ میں نے مجاہد رحمہ اللہ سے عرض کی اے ابو الحجاج! یہ کیا معاملہ ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ جب آدمی شیطان کے واؤ سے بچتا ہے اور گناہ نہیں کرتا ہو تو شیطان اسکے پاس آکر اس کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات ڈالتا ہے مثلاً اسے یہ کہتا ہے کہ مجھے ذرا یہ تو بتاؤ اللہ تعالی کو کس نے پیدا کیا؟

۴۱۷۱- ابومحمد بن احمد غطریفی، احمد بن عباس استرآبادی، اسماعیل بن سعید شالنجی فقیہ، یحیی بن یمان اور عثمان بن اسود کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باری تعالی سے سوال کیا، آپکے بندوں میں سب سے زیادہ مالدار کون ہے؟ باری تعالی نے ارشاد فرمایا: میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ مالدار وہ شخص ہے، جو اس پر قناعت کرے جو اسے دیدیا جائے اور مزید کی ہوس نہ کرے۔ پھر سوال کیا، آپکے بندوں میں سب سے زیادہ درست فیصلہ کرنے والا کون ہے؟ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں کے لئے بھی وہی فیصلہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہو۔ پھر سوال کیا آپکے بندوں سے زیادہ علم رکھنے والا کون ہے؟ ارشاد باری ہوا، میرے بندوں میں سے مجھ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا۔

۴۱۷۲-ابوبکر بن خلاد اور محمد بن احمد بن مخلد، محمد بن یونس کدیمی، روح بن عبادہ، یونس بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنی، ابوحذیفہ، شبل بن عباد اور ابونجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے فرمان

ولاتتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ" (الانعام ۱۵۳)

میں السبل کی تفسیر بدعات اور خواہشات نفسانی سے کی۔

۴۱۷۳-ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، ابومعاویہ اور اعمش کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ بہترین عبادت آنحضرت ﷺ کی سنتوں کی پیروی کرنا ہے۔

۴۱۷۴-محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، علی بن جبیر اور اعمش کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

مجھے معلوم نہیں کونسی نعمت افضل ہے اسلام کی ہدایت یا خواہشات نفسانی کی پیروی سے عافیت۔

۴۱۷۵-محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، ابن علیہ اور ابن ابی نجیح کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد "واولی الامر منکم" (النساء: ۵۹) کا مصداق صحابہ کرام کو قرار دیا اور کبھی آپ نے اسکا مصداق دین کی سمجھ رکھنے والوں اور دین کے اعتبار سے فضیلت رکھنے والوں کو قرار دیا۔

۴۱۷۶-محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، وکیع، سفیان اور لیث کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد۔

"فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول" (النساء: ۵۹) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ کی طرف لوٹانے کا مطلب کتاب اللہ کی طرف لوٹانا اور رسول کی طرف لوٹانے کا مطلب آپکی حیات میں آپکی طرف لوٹانا اور آپکے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد، آپکی سنت کی طرف لوٹانا ہے۔

۴۱۷۷-یوسف بن یعقوب، حسن بن مثنی، ابوحذیفہ، موسیٰ بن مسعود، شبل اور ابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت مریم علیہا السلام فرمایا کرتی تھیں، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام میرے بطن میں تھے، اس دوران اگر مجھ سے کوئی بات کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کرتے تھے اور جب میں اکیلی ہوتی اور مجھ سے کوئی بات کرنے والا نہ ہوتا، تو آپ مجھ سے باتیں کیا کرتے تھے۔

۴۱۷۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، بشر بن ابی السری، احمد بن حفص، انکے والد حفص اور عبدالقدوس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے قول: "واسبغ علیکم نعمہ ظاھرۃ وباطنۃ" (لقمان: ۲۰) کے بارے میں ارشاد فرمایا: ظاہری نعمتوں سے مراد اسلام اور رزق ہے جبکہ باطنی نعمتوں سے مراد گناہوں اور عیوب کی پردہ پوشی ہے۔

۴۱۷۹-عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد زہری، احمد بن خلیل، سعید بن سلیمان، عباد بن عوام، سفیان بن حسین اور حکم کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے:

جب ملکہ سبا حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئی اور اس نے بڑی بڑی لکڑیاں دیکھیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کے غلام سے کہنے لگی، کیا آپ کے آقا کو ان لکڑیوں کے دھوئیں کا وزن معلوم ہے؟ غلام نے جواب دیا مجھے معلوم ہے تو میرے آقا کو کیسے معلوم نہیں ہوگا، یہ سن کر ملکہ سبا نے کہا، ان کا وزن کیا ہے؟ غلام نے جواب دیا لکڑیوں کو وزن کیا جائے پھر ان کو جلایا جائے اور جلانے کے

بعد اگر راکھ کو وزن کیا جائے، راکھ کا وزن لکڑیوں کے وزن سے جتنا کم ہوگا وہی دھوئیں کا وزن ہوگا۔

۴۱۸۰-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن علی بن جعد، ابوحفص رازی اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

"توبۃ نصوحا" (التحریم: ۸)

میں نصوح کا معنی بیان فرمایا ہے آدمی گناہ سے توبہ کرنے کے بعد اس کا اعادہ نہ کرے

۴۱۸۱-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد کے حوالے سے ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، صالح بن عبداللہ ترمذی، سفیان بن عامر اور ابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد کا بیان ہے:

جو شخص صبح شام توبہ نہ کرے، وہ ظالموں میں سے ہے۔

۴۱۸۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد اور عبید بن مہران مکتب کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ سے اس آیت "قُلْ للذین آمنوا یغفروا للذین لایرجون ایام اللہ" (الجاثیہ: ۱۴) کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر انعام کیا ہے یا نہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

"ولقد ارسلنا موسی بایاتنا ان اخرج قومک من الظلمات الی النور وذکرھم بایام اللہ (ابراہیم: ۵)

اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "فقال موسی یقوم اذکرو نعمۃ اللہ" (المائدۃ ۲۰)

ان دونوں آیتوں کے مجموعے سے معلوم ہوا ایام اللہ کا معنی اللہ تعالیٰ نعمتیں کی ہیں۔ لہذا پہلی آیت میں بھی لایرجون ایام اللہ سے مراد ایسے لوگ ہوں گے جنہیں یہ معلوم نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر نعمتیں نازل کیں یا نہیں۔

۴۱۸۳-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد، اور حسن بن عبداللہ کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ: جب آدمی اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو شیطان اسکے پاس آتا ہے، اور جب وہ بسم اللہ کہتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے تجھے ھدایت دی گئی، اور جب وہ توکلت علی اللہ کہتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے تمھاری کفایت کی گئی۔ اور جب وہ لاحول ولاقوۃ الاباللہ کہتا ہے تو کہا جاتا ہے تمھاری حفاظت کی گئی۔ پھر کہا جاتا ہے اس شخص کا کیا حال ہوگا جسکو ھدایت دی گئی، جسکی کفایت کی گئی اور جسکی حفاظت کی گئی؟

۴۱۸۴-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، ابوالاحوص اور مسلم ملائی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو اپنے لئے قرآن کریم کا ایک نسخہ لکھنے کے بدلے میں پانچ سو درھم عنایت فرمائے۔

۴۱۸۵-ابواحمد محمد بن احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید، سفیان، اور ابونجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔

"واجعلنا للمتقین اماما" (الفرقان: ۷۴)

میں اماما کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا متقین کی پیروی اور انکے نقش قدم پر چلنے والے لوگ ہوں گے اور یہ لوگ ان کے امام اور پیشوا ہوں گے۔ یہاں تک کہ ہمارے پیچھے والے بھی ہماری اقتداء کریں گے"

۴۱۸٦-سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ابوبکر بن عیاش اور ابویحییٰ کے حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ان سے ارشاد فرمایا ہر حال میں باوضو سویا کرو کیونکہ ارواح کو جس حال میں قبض کیا جائے گا اسی حال

میں ہی دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

۴۱۸۷- سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر اور عبدالکریم کے اسنادی سلسلے سے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔

"ادفع بالتی ھی احسن" (المومنون: ۹۶)

کے بارے میں مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ اس سے مراد ملاقات کے وقت سلام کرنا ہے۔

۴۱۸۸- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم رحمہ اللہ، عبداللہ اصفہانی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید ابوکریب محاربی، علاء بن مسیب، عمر بن بزیع کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی تقویٰ اختیار کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ آپ کو کسی گناہ کی پاداش میں پکڑلیں اور پھر آپ کی رعایت نہ کریں۔ اور آپ اللہ سے اس حال میں ملاقات کریں کہ آپ کے پاس کوئی دلیل نہ ہو۔

۴۱۸۹- مولف حلیہ علامہ ابونعیم رحمہ اللہ، عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، عبدالکبیر بن معافی بن عمران علیہ بن عمرو اور قیس بن سعد کے اسنادی حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

ہر دن جب طلوع ہوتا ہے تو یہ کہتا ہے اے ابن آدم، تجھ پر آج کا دن داخل ہوا اور آج کے بعد یہ دن کبھی تیرے پاس لوٹنے کا نہیں۔ لہذا جو کچھ کرنا ہے اس پر غور کرلو۔ اور ہر رات بھی اسی طرح کہتی ہے۔

۴۱۹۰- مولف حلیہ اپنے والد اور محمد بن حیان کے اسنادی حوالے سے محمد بن یحیٰ، احمد بن اسحق، ابواحمد الدینوری، ہشیم اور اعمش کے طریق سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ آپ نے باری تعالیٰ کے فرمان۔ "سال سائل" (المعارج ۱)

کا معنی بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا: ایک دعا کرنے والے دعا کی"

۴۱۹۱- عبداللہ بن محمد، ولید بن ابان، محمد بن عمارہ، ابوالولید الجارود، ابوسنان، اور لیث کے حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک "ماء غدقا لنفتنھم فیہ" (الجن: ۱۶-۱۷) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یہاں تک کہ وہ جن باری تعالیٰ کی ذات کے بارے میں علم حاصل کرکے لوٹے

۴۱۹۲- ابومحمد بن حیان، المفضل المغازلی، احمد بن اصرم، فرات بن محبوب، اشجعی سفیان اور لیث کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

"یعبدوننی لایشرکون بی شیئا" (النور: ۵۵) کے بارے میں ارشاد فرمایا" وہ میرے علاوہ کسی کو پسند نہیں کرتے ہیں اور کسی سے محبت نہیں کرتے ہیں

۴۱۹۳- ابومحمد بن حیان بن محمد، اسحق بن احمد، عبداللہ بن عمران، وکیع، اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر اور انکے والد ابراہیم بن مہاجر کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔

"وجعلت لہ مالاممدودا وبنین شھودا" (المدثر ۱۲-۱۳) کے بارے میں ارشاد فرمایا" اس آیت کا مصداق ولید بن مغیرہ ہے" اور اس کے مال کی مقدار ایک لاکھ درہم جبکہ اسکے بیٹوں کی تعداد دس ہے"

۴۱۹۴- ابواحمد محمد بن موسیٰ عدوی، اسماعیل بن سعید کسائی، اسحق اور ابوسنان کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد۔

"والذین یمکرون السیئات لھم عذاب شدید" (فاطر ۱۰) کا مصداق ریاکاری کرنے والوں کو قرار دیا ہے۔

۴۱۹۵- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ اور اعمش کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد منقول ہے:

مدینہ میں کچھ حاجت مند لوگ تھے جنہیں ایک مرتبہ بکری کا ایک سر ملا، انہوں نے پہلے تو اس میں سے کچھ کھایا اور پھر انہیں خیال آیا کہ اگر وہ اس سر کو اپنے سے زیادہ حاجت مند لوگوں میں سے کسی کو دیدیں تو زیادہ بہتر ہوگا، اس خیال کے آتے ہی انہوں نے وہ سر کسی گھرانے میں بھیج دیا جو ان سے زیادہ حاجت مند تھا، چنانچہ ان لوگوں کو جب یہ سر ملا تو انہوں نے یہی سوچ کر ایک گھرانے میں بھیج دیا اور یہ سر اسی طرح چکر لگاتا رہا یہاں تک سب سے پہلے جن لوگوں کے پاس تھا انہی کے پاس واپس آگیا۔

۴۱۹۶-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، مالک بن مغول طلحہ اور مجاہد رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

جب بھی مؤمن کسی دوسرے مسلمان سے ہنس کر ملتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح معاف ہو جاتے ہیں جس طرح ہوا خشک پتوں کو درخت سے بکھیر کر درخت کو بالکل خالی چھوڑ دیتی ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا ناس ہو یہ تو ایک معمولی سا عمل ہے، کیا آپ نے باری تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا

"لو انفقت مافی الارض جمیعاً ماالفت بین قلوبھم ولکنّ اللہ الف بینھم" (الانفال:۶۳)

ترجمہ: اگر آپ جو کچھ بھی زمین میں ہے سارا کا سارا خرچ کرتے، تب بھی آپ انکے دلوں کو نہیں جوڑ سکتے تھے، مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو جوڑا"

۴۱۹۷-محمد بن علی محمد بن حسین بن قتیبہ، نوح بن حبیب، یحییٰ بن سلیم اور ابن نجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "فلا نفسھم یمھدون" (الروم:۴۴) میں یمھدون کی تفسیر قبر سے کی ہے۔

۴۱۹۸-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن شیبہ، ابوالاحوص اور منصور کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

جب بھی کسی مؤمن کا انتقال ہوتا ہے تو زمین اس کے فراق میں چالیس دنوں تک روتی ہے۔

۴۱۹۹-محمد بن علی محمد بن حسین، صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، ابراہیم بن محمد فزاری، اور عبدالملک بن سلیمان فردی کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ اور سعید بن المسیب رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

قیامت کے دن جب حضرت داؤد علیہ السلام کو اٹھایا جائے گا تو آپ اپنی غلطی کو یاد کریں گے اور اس کی وجہ سے اپنے دل میں خوف محسوس کریں گے اور جب آپ قیامت کے دن کی ہولناکیوں کو دیکھیں گے تو آپ ان سے پناہ دینے والا اور ان سے بچانے والا کسی کو نہیں پائیں گے۔

سوائے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور قرب کے، پھر انکی طرف اشارہ کیا جائے گا کہ وہاں چلے جایئے (اور انہوں نے داہنے ہاتھ سے اپنی داہنی طرف اشارہ کیا اور باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک: "وان لہ عندنا لزلفی وحسن مآب" (ص:۲۵)

ترجمہ: اور ان کے لئے ہمارے پاس اونچا درجہ اور بہترین ٹھکانا ہے" کا بھی یہی مطلب ہے۔

۴۲۰۰-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان، بن اشعث، محمود بن خالد، عمرو بن عبدالواحد اوزاعی اور عبدہ ابن ابی لبابہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے:

جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو انکے جدا ہونے سے پہلے انکے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اور ان دونوں کے گناہوں کو بالکل ہی مٹا دیا جاتا ہے"

عبدہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ سن کر کہا یہ تو بہت ہی آسان کام ہے۔ یہ سن کر مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا یہ نہ کہو، کیونکہ باری تعالیٰ کا

فرمان ہے۔

"لو انفقت مافی الارض جمیعاً ما الفت بین قلوبھم" (الانفال:۶۳)

ترجمہ۔ اگر آپ جو کچھ بھی زمین میں ہے سارا کا سارا خرچ کردیں تب بھی آپ انکے دلوں کو نہیں جوڑ سکتے"

(مطلب یہ ہے لوگوں کے دلوں کو جوڑنا اور باہمی محبت پیدا کرنا کسی انسان کے لئے ممکن نہیں ،اور مصافحہ کرنا اور آپس میں میل جول رکھنا باہمی محبت کے بغیر ممکن نہیں)

عبدۃ کا بیان ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ مجھ سے زیادہ دین کی سمجھ رکھنے والے تھے۔

۴۲۰۱- احمد بن اسحٰق ،عبداللہ بن سلیمان ،محمود بن خالد ،عمرو بن عبدالواحد ،اوزاعی ،اور عبدۃ بن ابولبابہ کے اسنادی سلسلے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

بنی اسرائیل میں سے ہر سال ایک لاکھ آدمی حج کرتے تھے۔ اور جب وہ حرم کے قریب پہنچتے تو اپنے جوتے اتار دیتے اور حرم میں ننگے پاؤں داخل ہوتے۔

۴۲۰۲- احمد بن اسحٰق ،محمد بن یحییٰ بن مندہ ،ابوحفص عمر بن علی ،عبیداللہ بن عمر قواریری کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

وہ ایک مرتبہ یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کے پاس آئے ،اور ان سے کہا مجھے باری تعالیٰ کے ارشاد: "یا مریم اقنتی لربک" (آل عمران ۴۳) کے بارے میں مجاہد کا قول سنا تو انہوں نے عرض کیا ،مجھ سے سفیان ثوری رحمہ اللہ نے دو آدمیوں سے روایت کرتے ہوئے بتلایا۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان میں سے کس نے کہا ،لیکن جب ان پر اصرار کیا گیا ،تو انہوں نے کہا ،مجھ سے سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے۔

"یامریم اقنتی لربک" کا معنی بیان فرمایا ہے "اے مریم رکوع کو لمبا کرو"

۴۲۰۳- احمد بن اسحٰق ،احمد بن یحییٰ بن نصر ،ابوعبدالرحمٰن ،ابراہیم بن محمد بن یوسف ،ایوب بن سوید ،سفیان ثوری اور منصور کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ۔

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک "واستفزز من استطعت منھم بصوتک" (الاسراء:۶۴)

کا مصداق موسیقی کے آلات کو قرار دیا ہے۔

۴۲۰۴- احمد بن اسحٰق ،محمد بن عباس ،عبدالرحمٰن بن واقد ،شریک اور منصور کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ: آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک "ان لدینا انکالاً و جحیماً" (المزمل: ۱۲) کی تفسیر بیڑیوں سے کی ہے۔

۴۲۰۵- ابوبکر طلحی ،عبید بن غنام احوص بن ہشام عمری ،ابراہیم بن ابوحصین ،محمد بن عبداللہ حضرمی ،محمد بن حذیل عیاد ابواسامہ اور ابن ابی نجیح کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے قول: لا حجۃ بیننا و بینکم" (الشوریٰ:۱۵) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں۔

۴۲۰۶- احمد بن جعفر بن سعید ،ابومسلم محمد بن حمید ،ابوسعید الاشج ،ابن یمان اور ابن جریج کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک "لتسئلن یومئذ عن النعیم" (التکاثر:۸) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا نعیم سے مراد "دنیا کی ہر لذت ہے"۔

۴۲۰۷-احمد بن سندی، محمد بن عباس، منصور بن ابو مزاحم، ابو سعید مؤدب اور علی بن جذیمہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے۔
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "یوم یسحبون فی النار علیٰ وجوھھم ذوقوا مسّ سقر" (القمر:۴۸) کا مصداق تقدیر کا انکار کرنے والوں کو قرار دیا ہے۔

۴۲۰۸-احمد بن جعفر بن حمدان، محمد بن یونس کدیمی، ابوداؤد طیالسی، ورقاء بن عمر اور ابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے:
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "یا جبال اوبی معه" (سبا:۱۰) میں اوبی کی تفسیر تسبیح سے کی ہے۔

۴۲۰۹-ابوبکر بن خلاد، احمد بن علی خزاز، محمد بن بشیر مولی الانصار، جریر بن عبد الحمید اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے قول: "ادفع بالتی ھی احسن" (المؤمنون:۹۶) کی تفسیر مصافحہ سے کی ہے۔

۴۲۱۰-محمد بن معمر، قاضی ابو یوسف، ابو الربیع، جریر بن عبد الحمید اور منصور کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:
جب شیطان پر لعنت کی گئی اور اسے زمین پر اتارا گیا تو اس نے چالیس سال تک فریاد کی اور دھاڑیں مار مار کر روتا رہا، اور اسی طرح جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا گیا اور آپ کو رسولوں کے انقطاع پر مبعوث کیا گیا تھا اور جب "الحمد للہ رب العالمین" نازل ہوئی اس وقت بھی شیطان نے فریادیں کیں اور دھاڑیں مار مار کر رو دیا۔ چنانچہ کہا جاتا تھا کہ فریاد کرنا اور خرانے لینا یہ شیطانی عمل ہے اور جو شخص دھاڑیں مار مار کر روئے اور خرانے لے اس پر لعنت کی گئی ہے۔

۴۲۱۱-ابو محمد بن حیان، ابن رستہ، ابراہیم بن محمد الشافعی، مسلم بن خالد، محمد بن عبد الرحمن اور ابن جریج کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:
باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: اتبنون بکل ریع آیۃ (الشعراء:۱۲۸) کا معنی حمام کی درمیانی دیوار ہے

۴۲۱۲-ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن ولید، ربیع بن سلیمان، یحییٰ بن سلام، عاصم بن حکیم، اور ابن نجیح کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد نے باری تعالیٰ کے ارشاد نقل: "ولتبتغوا من فضله" (الروم:۴۶) کا معنی بیان فرمایا ہے "سمندری راستوں سے تجارت کرنا"

۴۲۱۳-محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ اور حکم کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "انفقوا من طیبات ما کسبتم" (البقرہ:۲۶۷) میں ما کسبتم کی تفسیر تجارت سے کی ہے۔

۴۲۱۴-ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، عبد الواحد بن زیاد اور خصیف کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: جو عورت بھی اپنے بالوں کو ڈھانپے بغیر نماز پڑھے گی، اسکی نماز قبول نہیں کی جائیگی"

۴۲۱۵-ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، خالد بن عبد اللہ اور خصیف کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا" (فصلت:۳۰) میں استقامت کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ایمان لانے کے بعد مرتے دم تک ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا"

۴۲۱۶-ابو احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، یحییٰ بن سعید، سفیان بن ابجر اور طلحہ بن مصرف کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "ولم یکن له کفواً احد" (الاخلاص:۴) کی تفسیر بیوی سے کی ہے۔

۴۲۱۷-عبد اللہ بن محمد، اسحٰق بن ابراہیم، اسماعیل بن یزید، محمد بن عبد الملک، حسن بصری اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد کا بیان ہے۔
وہ چیونٹی جس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے بات کی تھی ایک بڑے بھیڑیے جیسی تھی۔

۴۲۱۸-سلیمان بن احمد محمد بن ہشام علی بن المدینی ،ابو عاصم عثمان بن اسود ،ابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: قوم عاد میں سے کوئی لڑکا اس وقت تک بالغ نہیں ہوتا تھا جب تک وہ سو سال کی عمر کو نہ پہنچ جاتا۔

۴۲۱۹-محمد بن احمد بن موسیٰ عدوی ،اسماعیل بن سعید کسائی ،سفیان ،عبدالکریم کے سلسلۂ سند سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ ہر شخص کے اقوال کو لیا بھی جا سکتا ہے اور ترک بھی کیا جا سکتا ہے لیکن نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔

مجاہد بن جبیر رحمہ اللہ کی مسانید مجاہد بن جبیر رحمہ اللہ نے کئی صحابہ کرامؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں۔

ان میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ ،حضرت عبداللہ بن عمرؓ ،جابر بن عبداللہؓ ابوسعید خدریؓ ،ابوہریرہؓ اور رافع بن خدیجؓ نمایاں ہیں۔

اور آپ سے بہت سے تابعین نے مسند احادیث روایت کی ہیں۔

جن میں طاؤس ،عطاء ،عکرمہ ،ابوسعید ،عمرو بن دینار ،ابوالزبیر ،حکم ،ابواسحق سبیعی ،منصور ،حماد بن ابی سلیمان ،زبید ،طلحہ ،ابو حصین ،اعمش ،مغیرہ ،حصین ،سلمہ بن کہیل ،حبیب بن ثابت ،جابر جعفی ،یزید بن ابی زیاد ،عمرو بن مرہ ،عبدہ بن ابی لبابہ ،ابویحییٰ القتات ،عبید المکتب ،ابراہیم بن مہاجر ،حسین بن عبداللہ ،عبدالکریم جزری ،خصیف جزری ،سالم افطس ،مطعم بن مقدام ،ابوعمرو بن علاء اور مطر وراق شامل ہیں۔

(آپ کی مسانید میں سے کچھ یہ ہیں)

۴۲۲۰-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم رحمہ اللہ عبداللہ بن جعفر ،یونس بن حبیب ،ابوداؤد ،ابوبکر بن خلاد ،حارث بن ابواسامہ ،ابوالنضر ،سعید ،حکم ،مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ "مشرقی ہوا سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد کو مغربی ہوا سے ہلاک کیا گیا"[۱]

یہ حدیث صحیح ،ثابت اور متفق علیہ ہے اور امام شعبہ رحمہ اللہ کے اس حدیث میں تین قول ہیں۔ حکم عن مجاہد عن ابن عباسؓ۔ حکم ،عن سعید بن جبیر عن ابن عباسؓ اور اس حدیث کی روایت میں بدل بن محبر متفرد ہیں۔

۴۲۲۱-احمد بن جعفر بن حمدان ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،محمد بن ابی بکر مقدمی ،محمد بن عبدالرحمٰن طفاری ،اعمش ،مجاہد اور ابن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

"رسول اللہ ﷺ نے اپنے کندھے کو پکڑا اور ارشاد فرمایا ،دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم اجنبی ہو یا مسافر"[۲]

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم صبح کرو تو شام کی طرف مت دیکھو اور جب تم شام کرو تو صبح کی طرف مت دیکھو اور اپنی صحت سے اپنی بیماری کے لئے اور اپنی زندگی سے اپنی موت کے لئے کچھ توشہ حاصل کرو۔

اعمش کی احادیث میں سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور لیث بن سلیم نے اس حدیث کو مجاہد سے روایت کیا ہے اور لیث بن سلیم سے روایت کرنے والوں میں حسن بن حر ،سفیان ثوری ،حماد بن زید ،زائدہ ،زہیر ،یزید ،فضیل بن عیاض ،ابومعاویہ اور خالد واسطی شامل ہیں۔

۱۔ صحیح مسلم ۶۱۷ ،۹۱۷ وصحیح البخاری ۴۱/۲ ،۱۳۲/۴ ،۱۶۱ ،۱۴۰/۵ وفتح الباری ۵۲۰/۲ ،۳۹۹/۷۔

۲۔ صحیح البخاری ۱۱۰/۸ وسنن الترمذی ۲۳۳۳ وسنن ابن ماجۃ ۴۱۱۴ وفتح الباری ۲۳۳/۱۱ والتحاف السادۃ المتقین ۲۲۶/۱۰ ،۲۲۷ والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۹۹/۱۲ ،۳۱۸ والصغیر ۳۰/۱

۴۴۴۲- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، قطر بن خلیفہ، مجاہد ابوالحجاج اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

رحم عرش کے ساتھ لٹکا ہوا ہے اور صلہ رحمی کرنے والا شخص وہ نہیں جو بدلہ دے، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا شخص وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ قطع رحمی کی جائے تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔[1]

اس حدیث کو سفیان نے اعمش سے روایت کیا ہے۔

۴۴۴۳- فاروق خطابی، محمد بن محمد بن حیان، محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، حسن بن عمرو، قطر بن خلیفہ، اور مجاہد کے اسنادی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

"صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص نہیں جو بدلہ دے، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا شخص وہ ہے کہ جب اس سے قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے"۔[2]

اس حدیث کو حسن بن عمرو اور قطر بن خلیفہ نے مجاہد سے مرفوعاً نقل کیا ہے جبکہ اعمش نے اسے مرفوعاً نقل نہیں کیا۔

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے، اور اسکی سند محمد بن کثیر، عن ثوری کے طریق سے نقل کی ہے۔

جبکہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اسے زبید اور مجاہد کے طریق سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اور فضیل بن عیاض نے قطر، حماد، مجاہد اور عبداللہ بن عمرؓ کے طریق سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۴۴۴۴- ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن حمزۃ و ابواحمد محمد بن احمد جرجانی، محمد بن سری بن سعید، جعفر بن محمد بن جعفر مدائنی، انکے والد محمد بن جعفر مدائنی، ھارون اعور، ابان بن تغلب، حکم اور مجاہد رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

"نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑا، اور آپ مقام ابراہیم کے پاس سے گزرے تو حضرت عمرؓ نے پوچھا، اے اللہ کے نبی! مقام ابراہیم یہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں، انہوں نے پھر ارشاد فرمایا، کیا آپ اسے نماز کی جگہ نہیں بنائیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے "واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی" (البقرۃ:۱۲۵) نازل فرمائی۔

یہ حدیث جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابرؓ کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے جبکہ مجاہد عن ابن عمرؓ کے طریق سے غریب ہے، اور اس کو روایت کرنے میں محمد بن جعفر مدائنی متفرد ہیں۔ اس حدیث کی سند میں تین تابعین کا واسطہ ہے کیونکہ ابان ابن تغلب کی ملاقات انس بن مالکؓ سے، حکم کی ملاقات کئی صحابہ کرامؓ سے اور مجاہد کی ملاقات کئی اکابر صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے۔

۴۴۴۵- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، ابواسحٰق بن حمزہ، ابراہیم بن موسیٰ جوزی، عبدالرحیم بن یحییٰ، عبدالرحمٰن بن مغراء، جابر بن یحییٰ، لیث، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

تمہاری موت اس حالت میں ہرگز نہیں ہونی چاہیے کہ تم کسی کے مقروض ہو، کیونکہ آخرت میں تو نیکیاں اور گناہ ہی ہوں گے، اور وہاں دراہم اور دینار نہیں ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کریں گے"۔[3]

---

[1] مسند الامام احمد ۱۹۳/۲، ۱۹۳ والسنن الکبری للبیهقی ۲۷/۷ ومجمع الزوائد ۱۵۰/۸ وفتح الباری ۴۲۳/۱۰ والدر المنثور ۹۶/۶ وأمالی الشجری ۱۳۰/۲ وشرح السنة ۳۰/۱۳ وتفسیر ابن کثیر ۳۰۱/۷

[2] صحیح البخاری ۷/۸ وسنن ابی داؤد ۱۶۹۷ وسنن الترمذی ۱۹۰۸ ومسند الامام احمد ۱۶۳/۱ والسنن الکبری للبیهقی ۲۷/۷ والترغیب والترهیب ۳۳۰/۳ وفتح الباری ۴۲۳/۱۰ وأمالی الشجری ۱۲۶/۲، ۱۳۰ وتاریخ أصبهان المصنف ۲۷۳/۱

[3] المعجم الکبیر للطبرانی ۴۰۸/۱۲ ومجمع الزوائد ۲۱۷/۲ وکنز العمال ۱۵۴۹۲

یہ حدیث مقبری کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے۔ اور انہوں نے اسے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا ہے۔ اور ابن عمرؓ کی حدیث سے زیادہ مشہور ہے، اور اس حدیث کو لیث سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے، ان میں فضیل بن عیاض، موسیٰ بن اعین حضرت جابرؓ والی حدیث میں ہیں، اور یہ حدیث غریب ہے اور اسکو روایت کرنے میں عبدالرحمٰن بن مغراء متفرد ہیں، اور ابن عمرؓ سے اس حدیث کو ایک جماعت نے نقل کیا ہے، جن میں عطاء، نافع، یحییٰ بن راشد بھی ہیں، اور عطاء کی حدیث کو ان سے ابن جریج نے روایت کیا ہے اور نافع کی حدیث کو ان سے مطر وراق نے روایت کیا ہے، اور یحییٰ بن راشد کی حدیث کو ان سے عمارۃ بن غزیہ نے روایت کیا ہے۔

۴۲۲۶- ابوبکر خلاد، محمد بن غالب بن حرب، بکار بن محمد، عبدالوھاب بن مجاہد اور انکے والد مجاہد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے:

جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ایک دوسرے کے آمنے سامنے آتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔[1]

احنف بن قیس عن ابی بکرۃؓ کے طریق سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے جبکہ مجاہد عن ابن عمرؓ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے، اور مؤلف نے اسے بکار بن محمد عن عبدالوھاب بن مجاہد عن مجاہد کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۲۷- ابو جعفر بن محمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عمرو بزار، محمد بن ابی مسورہ، عبدالوھاب بن عبدالحمید، عبدالوھاب بن مجاہد کے اسنادی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ اسطرح باہر تشریف لائے گویا کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کوئی چیز پکڑی ہوئی ہو اور آپ نے اپنی ہتھیلی بند کی ہوئی تھی، یہاں تک کہ آپ صحابہ کرامؓ تک پہنچے اور اپنے داہنے ہاتھ کو کھولا، اور ارشاد فرمایا! "بسم اللہ الرحمن الرحیم" یہ باری تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی ایک کتاب ہے اس میں اھل جنت کے نام انکے والدین کے نام اور انکے قبیلوں کے نام درج ہیں، اور انکے آخر میں مہر لگا دی گئی ہے، چنانچہ نہ تو ان میں کچھ زیادتی ہوگی اور نہ کمی۔

پھر آپ نے اپنا بایاں ہاتھ کھولا اور ارشاد فرمایا! "بسم اللہ الرحمن الرحیم" یہ باری تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی ایک کتاب ہے، اس میں اھل جہنم کے نام، انکے آباؤ اجداد کے نام اور انکے قبیلوں کے نام ہیں، اور انکے آخر میں مہر لگا دی گئی ہے، چنانچہ ان میں نہ تو کچھ زیادتی ہوگی اور نہ کمی"

یہ حدیث شفی عن عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے طریق سے مشہور ہے۔

جبکہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے طریق سے غریب ہے، اور اسے حماد بن زید نے ابن مجاہد عن ابیہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۲۸- سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن ابی خیثمہ، مجاہد بن موسیٰ، یونس بن محمد، حماد بن زید، ابن مجاہد اور مجاہد رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ باہر تشریف لائے، اور پھر انہوں نے سابقہ حدیث کے مثل حدیث روایت کی۔

حماد کی یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف ابوخیثمہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۲۹- حج بیت اللہ کرنے والوں میں باعتبار اجر افضل شخص ..... ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامۃ، داؤد بن الحکم، عباد

[1] صحیح البخاری ۱/۱۵ ۹/۵ صحیح مسلم، کتاب الفتن ۱۵ وفتح الباری ۱/۸۵

بن کثیر، عبدالوھاب بن مجاہد اور انکے والد مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے دریافت کیا، بیت اللہ کا حج کرنے والوں میں سے کونسا شخص اجر کے اعتبار سے افضل اور اعظم ہے انہوں نے جواب دیا، جوشخص اپنے حج میں تین خوبیوں، سچی نیت، وافر عقل اور حلال خرچ کو جمع کرے، پھر مجاہد رحمہ اللہ نے یہ بات حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کہی تو انہوں نے ارشاد فرمایا ابن عمرؓ نے سچ کہا ہے

یہ سن کر مجاہد رحمہ اللہ نے سوال کیا کہ جب آدمی کی نیت بھی درست ہے اور اس کا نفقہ بھی حلال ہے تو عقل کی کمی سے کیا نقصان ہوگا، یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا، اے ابوالحجاج آپ نے مجھ سے وہی سوال کیا جو میں نے حضرت محمد ﷺ سے کیا تھا اور آپ نے میرے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی بندہ اپنے رب کی اطاعت اچھی عقل سے زیادہ کسی چیز سے نہیں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے روزے، اسکی نماز، اسکے حج وعمرے اور کسی بھی قسم کی نیکی کو اس وقت تک قبول نہیں کرتے ہیں جب تک کہ وہ عقل کو استعمال نہ کرے اور اگر کوئی جاہل آدمی اہل علم سے عبادت میں بڑھ جاتے تو وہ اصلاح سے زیادہ فساد برپا کرے گا [۱]

مجاہد کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور مولف نے اس حدیث کو صرف عباد عن عبدالوھاب کے طریق سے ہی نقل کیا ہے۔

۴۴۳۰- علی بن احمد بن علی مصیصی، ہیثم بن خالد مصیصی، عبدالکبیر بن معافی، انکے والد معافی، حسن عمارۃ، حکم، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی، تو اللہ کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلائے [۲]

یہ حدیث حکم عن مجاہد کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے عبدالکبیر عن ابیہ کے طریق سے ہی نقل کیا ہے۔

۴۴۳۱- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن حسین بن عبدالملک، علی بن جمیل، جریر، لیث اور مجاہد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ:

جنت میں ایک ایسا درخت ہے جسکے ہر ہر پتے پر لکھا ہوا ہے ''لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ'' ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان ذوالنورین [۳]

لیث کی احادیث میں سے یہ حدیث بھی غریب ہے اور جریر سے اس حدیث کی روایت میں علی بن جمیل رقی متفرد ہیں۔

۴۴۳۲- محمد بن مظفر الحافظ، محمد بن محمد بن سلیمان، محمد بن حمید الرازی، جریر، ابوداؤد الطیالسی، شعبہ، منصور، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے:

رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو کوئی چیز تحفے کے طور پر دینا چاہتے تو آپ اسے زمزم کا پانی پلاتے'' [۴]

منصور، مجاہد اور شعبہ کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف طنفسی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

---

[۱] المطالب العالیة ۲۷۶۹. وتنزیه الشریعة ۱/۲۱۷ وکشف الخفا ۲/۳۷۹

[۲] کشف الخفا ۲/۲۲۹. وکنز العمال ۶۱۱۰

[۳] مجمع الزوائد ۹/۵۸. والبدایة والنهایة ۷/۲۰۶، ۲۰۷، ۱

[۴] الدر المنثور ۳/۲۲۳ وکنز العمال ۱۸۶۵۳.

۴۴۴۳-محمد بن مظفر، احمد بن عمیر، علی بن معبد بن نوح، صالح بن بنان، شعبہ، حکم، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے:

آدمی دنیا کی ضروریات میں سے کسی ضرورت کو حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں سے اوپر اس کا تذکرہ کرتے ہیں اور فرشتوں سے فرماتے ہیں، اے میرے فرشتو! میرا یہ بندہ دنیا کی ضروریات میں سے فلاں ضرورت کو حاصل کرنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا، اگر میں اس کے لئے اس ضرورت کے پورا ہونے کا دروازہ کھول دوں، تو میں اس کے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دوں گا، لیکن میں اس نعمت کو بندے سے دور کر دیتا ہوں اور میرا بندہ غصے میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کس نے مجھے دھوکہ دیا؟ کس نے میرے خلاف کوشش کی؟ حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے اور حق تعالیٰ اس بندے پر نازل فرماتے ہیں۔[۱]

یہ حدیث شعبہ اور حکم عن مجاہد رحمہ اللہ کی سند سے غریب ہے اور مؤلف نے اسے علی بن معبد عن صالح کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۴۴۴-ابراہیم بن یحییٰ نیشاپوری، اسماعیل بن ابراہیم بن حارث قطان، عثمان بن عبداللہ بن عمرو اموی، یحییٰ بن ایوب الثقہ، ہشام بن حسان، لیث بن ابو سلیم، اور مجاہد کے اسنادی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے منقول ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

قیامت کسی بھی ایسے شخص پر قائم نہیں ہوگی جو لا الہ الا اللہ کہتا ہوگا''۔[۲]

یہ حدیث حضرت انسؓ کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے جبکہ مجاہد عن ابن عباسؓ، ابن عمرؓ اور ابن عمروؓ کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں مجاہد رحمہ اللہ سے غریب ہے اور یحییٰ بن ایوب تینوں حضرات سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۴۴۴۵-احمد بن جعفر بن سعید، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن زیاد، سعید بن سلیم، یمان بن مغیرہ، عبدالکریم، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی سلسلے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

جس شخص نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ اسکو آگ پر حرام کر دیں گے''۔[۳]

مجاہد کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اسکو روایت کرنے میں یمان عبدالکریم سے متفرد ہیں۔

۴۴۴۶-ابوبکر محمد بن حسن بن کوثر، محمد بن سلیمان بن حارث، ابونعیم، سلیمان بن احمد، مقداد بن داؤد، عبداللہ بن محمد بن مغیرہ، یونس ابن ابو اسحٰق، مجاہد اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے۔

''اللہ تعالیٰ اہل عرفات پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں، میرے بندوں کو دیکھو، وہ میرے پاس پراگندہ بال اور غبار آلود حالت میں ہر دور دراز گھاٹی سے آئے ہیں میں تمہیں اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انکی مغفرت فرما دی۔[۴]

یہ حدیث سعید بن مسیب عن عائشہؓ کے طریق سے صحیح ہے جبکہ مجاہد رحمہ اللہ عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے غریب ہے اور مصنف کا بیان ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کرنے والوں میں یونس ابن ابو اسحٰق کے علاوہ کوئی اور راوی مجھے معلوم نہیں۔

۱۔ تخریج الاحیاء ۲۱۳/۳

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۶۶. ومسند الامام احمد ۱۲۲/۳ والمستدرک ۴۹۵/۱، وفتح الباری ۱۹/۱۳.

۳۔ سنن النسائی ۲۶۵/۳ ومسند الامام احمد ۳۲۶/۶

۴۔ المستدرک ۴۶۵/۱ وصحیح ابن حبان ۱۰۰۶ ومسند الامام احمد ۲۲۴/۲، ۲۲۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۱۱/۱۹، ۳۳۱ وصحیح ابن خزیمۃ ۲۸۳۹ والترغیب والترهیب ۲/۱۸۸، ۲۰۳. واتحاف السادۃ المتقین ۲۶۹/۴

۴۲۲۷- ابوبکر الطلحی، حسین بن جعفر قتات، جندل بن والق، عبیداللہ بن عمرو الرقی، لیث اور مجاہد رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے حضرت ابوہریرہؓ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں، یہاں تک کہ وہ'' لاالہ الااللہ '' کہہ دیں اور جب وہ یہ کہہ دیں گے تو انکے خون اور انکے اموال مجھ سے محفوظ ہو جائیں گے مگر کسی اسلامی حق کی وجہ سے (انکی حفاظت اٹھا دی جائے) اور انکا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے گا''۔[1]

یہ حدیث صحیح ہے اور غریب بھی ہے بعض طرق کے اعتبار سے اور مجاہد کی حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے غریب ہے اور اسے صرف لیث بن سلیم نے ہی روایت کیا ہے اور مؤلف نے اسے اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۲۸- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، سفیان، زبید، مجاہد اور عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلۂ سند سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ:

''حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھے ہمیشہ پڑوسی کے بارے میں تاکید کے ساتھ نصیحت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ وہ اسے عنقریب وارث قرار دیدیں گے''۔[2]

اس حدیث کی سند میں مجاہد کے بارے میں اختلاف ہے چنانچہ زبید سے روایت کرنے میں فریابی متفرد ہیں جبکہ داؤد بن سابور اور بشیر بن سلمان کے طریق کے متابع موجود ہیں۔

۴۲۲۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، داؤد بن سابور، بشیر بن سلمان، مجاہد اور عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جبرئیل مسلسل مجھے پڑوسی کے بارے میں تاکید کے ساتھ نصیحت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ عنقریب اسے وراثت بنا دیں گے''۔[3]

۴۲۳۰- محمد بن جعفر بن الہیثم، جعفر بن محمد بن محمد الصائغ، محمد، ابونعیم، یونس ابن ابی اسحٰق، مجاہد اور حضرت ابوہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ: میرے پاس جبرئیل تشریف لائے اور آپ مجھے مسلسل پڑوسی کے حقوق کے بارے میں تاکید کے ساتھ نصیحت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ عنقریب اسے وارث بھی قرار دیں گے''۔

اس حدیث کو سفیان ثوری کے شاگردوں نے زبید عن مجاہد کے طریق سے نقل کیا اور انہوں نے فریابی کی مخالفت کی۔ چنانچہ انہوں نے عن عبداللہ بن عمروؓ کے بجائے عن عائشہؓ روایت کیا۔

۴۲۳۱- محمد بن جعفر، جعفر الصائغ، قبیصہ بن عقبہ، حبیب بن حسن، قاضی یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید قطان، سفیان، زبید، مجاہد اور حضرت عائشہؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جبرئیل مسلسل مجھے پڑوسی کے بارے میں تاکید کے ساتھ نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ وہ عنقریب اسے وارث قرار دیں گے''۔

اس حدیث کو محمد بن طلحہ نے زبید سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۴۲۳۲- فاروق خطابی، احمد بن عمر قطوانی، محمد بن عمر، محمد بن احمد مودب، عبدالوھاب بن غیاث، ربیع بن بدر، ھارون بن رئاب اسیدی،

---

[1] صحیح البخاری ۱/۱۳، ۹/۱۳۸، وصحیح مسلم کتاب الایمان ۳۲، ۳۶ وفتح الباری ۱/۴۹۷، ۸/۲۰۱۔
[2] ۲/۱۰۲، ۲۷۵، ۲۷۷، ۲۷۹، ۱۳/۳۳۹
[3] صحیح البخاری ۱۲/۹ وصحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب ۴۲ وفتح الباری ۱۰/۴۴۱۔

مجاہد اور حضرت ابو ہریرۃؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے محسوس کی جاسکے گی، لیکن اس کی خوشبو کو احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان، اور شراب نوشی کا عادی نہیں محسوس کر سکے گا۔[1]

یہ حدیث ہارون عن مجاہد کے طریق سے غریب ہے جبکہ موسیٰ جہنی نے اس حدیث کو منصور عن مجاہد کے طریق سے حضرت ابو ہریرہؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

۴۲۴۳- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحق الثقفی، ابو یحییٰ محمد بن عبد الرحیم، یعلی بن عبید، موسیٰ جہنی، منصور اور مجاہد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کا ارشاد گرامی ہے۔

''چار آدمی ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے، اپنے والدین کا نافرمان، شراب نوشی کا عادی، احسان جتلانے والا، ولد الزنا''۔[2]

اس حدیث کی سند میں مجاہد سے روایت کرنے والے کے بارے میں اختلاف ہے اور اس بارے میں دس قول ہیں چنانچہ محمد بن فضیل نے اسے حسن بن عمرو فقیمی عن مجاہد کے طریق سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً مختصراً نقل کیا ہے۔

۴۲۴۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بزار مدائنی، عبد اللہ بن عمر بن ابان، محمد بن فضیل، حسن بن عمرو، مجاہد اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوگا''

اس حدیث کو مروان بن معاویہ فزاری نے حسن عن مجاہد کے طریق سے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

۴۲۴۵- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، حسن بن محمد، مروان بن معاویہ اور حسن بن عمرو فقیمی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے:

میں مدینہ میں علی بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن سعید بن ابی ذباب کے پاس ٹھہرا ہوا تھا تو انہوں نے مجھے حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد گرامی سنایا:

ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوگا''

اس حدیث کو اعمش نے مجاہد سے اسی طرح روایت کیا ہے اور مجاہد سے اس حدیث کو حفص بن غیاث اور عبد الواحد وغیرہ نے نقل کیا ہے جبکہ فضیل بن عمرو فقیمی نے مجاہد سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور انہوں نے اس روایت میں اپنے بھائی حسن بن عمرو کی مخالفت کی ہے چنانچہ انہوں نے مجاہد عن ابن عمر عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

۴۲۴۶- سہل بن عبد اللہ بن حفص وراق تستری، زکریا بن یحییٰ بن درست، عبد اللہ بن حنیف، یوسف بن اسباط، ابو اسرائیل ملائی، فضیل بن عمرو مجاہد، ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

ولد الزنا اور نہ اس کی اولاد اور نہ اس کی اولاد کی اولاد جنت میں داخل ہوگی''

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۱۴۵۔ وکنز العمال ۴۳۹۰۳. ومسند الامام احمد ۲/۲۰۳. ۶/۲۲۱. ومجمع الزوائد ۶/۲۵۷.

۲۔ مسند الامام احمد ۲/۲۰۳. ۶/۲۲۱. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۸/۸. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۱۲۹. وتاریخ بغداد ۱۲/۲۳۹. والاحادیث الصحیحۃ ۶۷۳. ومجمع الزوائد ۶/۲۵۷، ۷/۲۰۲. والدر المنثور ۲/۲۲۳، ۴/۱۷۶. والسنۃ لابن ابی عاصم ۱/۱۳۱. وتاریخ اصبہان ۲/۲۷. وکشف الخفاء ۲/۲۹ه.

یوسف بن اسباط کی اسحق بن منصور نے اس حدیث کی روایت میں متابعت کی ہے۔

۴۲۴۷-ابو حامد بن جبلہ ،محمد بن اسحق ،سعید بن بحر قراطیسی ،اسحق بن منصور ،ابو اسرائیل اور فضیل کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ میں ابن عمر کے ہاں مہمان ہوا، اس دوران وہ ایک مرتبہ رات کے وقت میرے پاس آئے اور کہا ، مجھ سے حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول نقل کیا ہے :" ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوگا"

اس حدیث کو احمد بن یونس نے ابو اسرائیل سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسحق اور یوسف کی مخالفت کی ہے۔

۴۲۴۸-عبداللہ بن یحییٰ طلحی ،حسین بن جعفر قتات ،احمد بن یونس ،ابو اسرائیل ،فضیل بن عمرو ،ابو الحجاج مجاہد اور مولیٰ ابی قتادہ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔" والدین کا نافرمان ، ولد الزنا اور شراب نوشی کا عادی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔"

اس حدیث کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ابو اسرائیل سے نقل کیا ہے اور انہوں نے فرمایا عن منصور عن مجاہد مثلہ۔

۴۲۴۹-احمد بن محمد بن حسین صائغ ،محمد بن اسحق السراج ،سلیمان بن عبد الجبار ،عبداللہ بن موسیٰ ،ابو اسرائیل ،منصور ،مجاہد ،ابو قتادہ کے موالی اور ابو قتادہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے گزشتہ حدیث کے مثل ارشاد فرمایا اور انہوں نے گزشتہ حدیث کی طرح مدمن خمر کی زیادتی بھی نقل کی۔

اور مجاہد رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حضرت ابو سعید خدریؓ سے بھی نقل کیا ہے۔

۴۲۵۰-محمد بن جعفر بن صائغ ،مالک بن اسماعیل ،مسعود بن سعد جعفی ،محمد بن احمد بن علی ،احمد بن اسحق وراق ،اسحق بن عمر سلیط ،عبدالعزیز بن مسلم ،ابو حامد بن جبلہ ،محمد بن اسحق ،اسحق بن ابراہیم ،جریر ،یزید بن ابو زیاد ،مجاہد اور حضرت ابو سعید خدریؓ کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:" احسان جتلانے ،والدین کی نافرمانی کرنے والا ،شراب نوشی کا عادی اور ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوں گے"

یہ لفظ اسحق عن جریر کے طریق کا ہے اور اسے شعبہ نے یزید سے روایت کیا ہے۔

۴۲۵۱-محمد بن احمد بن علی ،احمد بن اسحق وزان ،عبد الوھاب بن ضحاک ،بقیہ ،شعبہ ،یزید بن ابی زیاد ،مجاہد اور حضرت ابو سعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

شراب کا عادی اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہونگے"

اس حدیث کو موسیٰ بن اعین اور عبد الرحیم بن سلیمان نے دوسرے راویوں کے ہمراہ یزید عن مجاہد وسالم بن ابی الجعد عن ابی سعید خدریؓ عن النبی ﷺ کے طریق سے نقل کیا ہے اور عبد الکریم جزری نے مجاہد عن عبداللہ بن عمرو کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۵۲-**والدین کا نافرمان ،شراب کا عادی اور ولد الزنا جنت میں داخل نہ ہوں گے**...... ابو بکر احمد بن محمد بن مہران حاجب بن ابی بکر ،سعید بن حفص بخاری ،مؤمل ،سفیان ،عبد الکریم جزری ،مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

والدین کی نافرمانی کرنے والا ،شراب نوشی کا عادی اور ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوں گے"

اس حدیث کو عبید اللہ بن عبد الولید نے ثوری عن مجاہد بن عبد الکریم کے اسنادی حوالے سے نبی کریم ﷺ سے مرسلاً نقل کیا ہے اور اس میں یہ زیادتی بھی کی ہے اور نہ ہی ایسا دیہاتی شخص جو ہجرت کے بعد مرتد ہو جائے اور نہ ہی ایسا شخص جو اپنی

محرمات کے ساتھ بدکاری کا مرتکب ہو۔

اس حدیث کو اسرائیل نے عبدالکریم عن مجاہد کے طریق سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے اور حصین اور یزید بن ابی زیاد نے عبدالکریم کے واسطے کے بغیر مجاہد عن عبداللہ بن عمرؓ کے طریق سے موقوفاً نقل کیا ہے اور خصیف جزری نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے لیکن انہوں نے عبدالکریم کی مخالفت کی اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی جگہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

۴۲۵۳- سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن حبان رقی، زہیر بن عباد، عتاب بن بشیر، خصیف، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"شراب نوشی کا عادی، والدین کا نافرمان اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا"

اس حدیث کو مسکین بن دینار نے مجاہد سے روایت کیا ہے اور انہوں نے مخالفت کی اور ابو یزید حرمی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۲۵۴- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس مؤدب، عبید بن اسحٰق عطار، مسکین بن دینار، مجاہد اور ابو یزید حرمی کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"والدین کا نافرمان، شراب نوشی کا عادی اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا"

اس حدیث کی روایت میں عبید بن اسحٰق عطار متفرد ہیں اور اسے عبیداللہ بن موسیٰ قطان اور [illegible] بن جارود نے بھی نقل کیا ہے۔

۴۲۵۵- احمد بن ابراہیم بن یوسف، ابراہیم بن فہد، عثمان بن ہیثم، عبدالوھاب بن مجاہد، انکے والد مجاہد بن جبر کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اپنے مردوں کو "لا الٰہ الا اللہ" کی تلقین کیا کرو"[1]

مجاہد عن جابر کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف عثمان عن ابیہ عن عبدالوہاب عن مجاہد کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۵۶- محمد بن حسن یقطینی، یحییٰ بن محمد ابو الصغیر، عیسیٰ بن عبداللہ عسقلانی، داؤد بن جراح، عبدالوہاب بن مجاہد، انکے والد مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کے سلسلۂ سند سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ

دنیا ساری کی ساری برتنے کی چیز ہے اور بہترین برتنے کی چیز نیک عورت ہے"[2]

مجاہد عن جابرؓ کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز ۱ وسنن ابن ماجۃ ۱۴۴۶ والسنن الکبری للبیھقی ۳/ ۳۸۳ وسنن النسائی ۴/ ۵ وصحیح ابن حبان ۷۱۹ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۲۴۳ والصغیر ۲/ ۱۲۵ ومجمع الزوائد ۲/ ۳۲۳.

[2] صحیح مسلم، کتاب الرضاع باب ۱۷ ومشکاۃ المصابیح ۳۰۸۳ وشرح السنۃ ۹/ ۱۱ وتلخیص الحبیر ۳/ ۱۱۶ والترغیب والترھیب ۳/ ۱۱۶ والدر المنثورۃ ۸۴ واتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۸۷.

(۲۴۴) عطاء بن ابی رباح[1]

ان عظیم لوگوں میں سے حرم اور وادی بطحاء کے فقیہ اپنی پیشانی کو بچھانے والے انتہائی متواضع ابو محمد عطاء بن ابی رباح بھی ہیں۔

۴۲۵۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن مدینی اور یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن جریج کا بیان ہے عطاء بن ابی رباح کا بستر ۲۰ سال تک مسجد رہی۔

۴۲۵۸- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید اور ابن جریج کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ ضعیف اور معمر ہو جانے کے بعد جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے، تو سورۃ بقرۃ کی دوسو آیتیں پڑھتے اور وہ کھڑے رہتے اور ذرہ برابر بھی حرکت نہ کرتے۔

۴۲۵۹- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، احمد بن منصور، عبدالوہاب بن ہمام عبدالرزاق کے بھائی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ: ابن عیینہ نے ابن جریج سے کہا میں نے آپ کی طرح نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا، انہوں نے کہا اگر آپ عطاء کو دیکھ لیتے تو یہ نہ کہتے۔

۴۲۶۰- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سعد، جویریہ کے بھتیجے، مہدی بن میمون اور معاذ بن سعد اعور کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ۔

وہ عطاء بن ابی رباح کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ انہوں نے کوئی بات شروع کی، اور آپ کی گفتگو کے دوران ہی ایک آدمی نے بات کرنی شروع کردی، تو آپ کو غصہ آگیا، اور آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کیسے اخلاق ہیں؟ یہ کیسی طبیعت ہے؟ میں اگر کسی شخص سے ایسی ایسی بات سنوں جس کے بارے مجھے علم ہو تو بھی میں یہ ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔

۴۲۶۱- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ہناد، قتیبہ، سفیان، عمرو بن سعید اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ مکہ مکرمہ تشریف لائے، تو لوگوں نے ان سے مختلف سوالات کئے، آپ نے ان سوالات کا جواب دینے کے بعد ارشاد فرمایا تم لوگ میرے لئے سوال جمع کر کے رکھتے ہو حالانکہ عطاء بن رباح تمہارے پاس موجود ہیں۔

۴۲۶۲- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، انکے والد، محمد بن فضیل اور اسلم منقری کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ: وہ ابوجعفر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے عطاء گزرے، تو ابوجعفر نے ارشاد فرمایا: زمین پر مناسک حج کے بارے میں عطاء سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی شخص موجود نہیں۔

مؤلف کا قول ہے کہ میں نے سلیمان بن احمد کو احمد بن محمد الشافعی کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا: مکہ میں مسجد حرام میں فتویٰ دینے کا حلقہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا تھا اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے بعد یہ حلقہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا تھا۔

۴۲۶۳- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، انکے والد فضل بن دکین اور سفیان کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ سلمہ بن کہیل کا بیان ہے: میں نے سوائے تین شخصوں، عطاء، طاؤس اور مجاہد کے علاوہ اپنے علم کے ذریعے اللہ کی رضا کو طلب کرنے والا کوئی نہیں

---

[1] طبقات ابن سعد ۲/۳۸۶، ۵/۴۶۷ والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۹۹۹ والجرح ۶/ت ۱۸۳۹ والجمع ۱/۳۸۵، وسیر النبلاء ۵/۷۸، والمیزان ۳/ت ۵۶۴۰، وتاریخ الاسلام ۳/۲۷۸ وتهذیب التهذیب ۷/۱۹۹، وتهذیب الکمال ۳۹۲۳ (۲۰/۶۹).

دیکھا۔

۴۲۶۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز جروی، ایوب بن سوید کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اوزاعی کا بیان ہے۔

عطاء کا انتقال اس حال میں ہوا کہ وہ زمین پر رہنے والوں میں سے اپنے پروردگار سے سب سے زیادہ راضی تھے اور امام اوزاعی رحمہ اللہ سات یا آٹھ حدیثیں مسندا روایت کیا کرتے تھے۔

۴۲۶۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل اور ابن نمیر کے حوالے سے عمر بن ذر کا یہ قول نقل کیا گیا ہے۔

میں نے عطاء بن ابی رباح جیسا شخص کبھی نہیں دیکھا اور میں نے انہیں قمیض پہنے ہوئے کبھی نہیں دیکھا اور میں نے انہیں کبھی ایسا کپڑا پہنے ہوئے نہیں دیکھا جس کی قیمت پانچ درھم کے مساوی ہو۔

۴۲۶۶-احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن محمد بن حارث اور محمد بن ولید زحاف کے اسنادی حوالے سے ابن جریج کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

میں نے عطاء بن ابی رباح کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا، اس دوران آپ نے اپنی سواری کو لیکر جانے والوں سے کہا، رک جاؤ اور مجھ سے پانچ باتیں سن کر انہیں اچھی طرح یاد کرلو، تقدیر کی اچھائی اور برائی، اسکی حلاوت اور کڑواہٹ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بندے کو اس میں نہ تو کوئی تفویض حاصل ہے اور نہ ہی اسکا کوئی ارادہ اس میں کارفرما ہے اور ہمارے اھل قبلہ مؤمن ہیں اور انکی جان اور ان کا مال حرام ہے مگر کسی شرعی حق کے باعث اس کی حرمت اٹھالیجاتی ہے ... گروہ سے قتال ہاتھوں اور جوتوں سے ہوگا نہ کہ اسلحہ اور ہتھیاروں سے، اور میں فرقہ خارجیہ سے تعلق رکھنے والوں کی گمراہی پر گواہی دیتا ہوں۔

۴۲۶۷-عطاء بن ابی رباح کی تفسیری روایات......عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سعید بن یحیٰی، زافر بن سلیمان عبدالعزیز بن خالد ترمذی اور طلحہ کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔

"لاتلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله" (النور: ۳۷) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ان لوگوں کو جن کا اس آیت میں ذکر ہے خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ان حقوق جو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کئے ہیں کو انکے اوقات مقررہ میں ادا کرنے سے نہیں روکتی ہے۔

۴۲۶۸-عبداللہ بن محمد، محمد بن یحیٰی مروزی، ابوبلال اشعری، قیس اور عبدالملک بن جریج کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے:

یعلی بن امیہ کو آنحضرت ﷺ کی صحبت حاصل تھی اور وہ اگر مسجد میں ایک گھڑی بھی بیٹھتے تو اس دوران اعتکاف کی نیت کیا کرتے تھے۔

۴۲۶۹-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی داؤد، ابن ابی شعیب، مسکین بن بکیر اور اوزاعی کے سلسلۂ سند سے عطاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے باری تعالیٰ کے فرمان پاک:

"ولا تاخذكم بهما رأفة في دين الله" (النور: ۲) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "اس آیت کا مصداق حد شرعی قائم کرنے کا موقع ہے"

۴۲۷۰-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی داؤد، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس اور امام اوزاعی کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ عطاء کا بیان ہے

رسول اکرم ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ آٹا گوندتی تھیں اور قریب ہوتا تھا کہ آپ کا چھوٹا سا پیالہ ایک بڑے تسلے سے بڑھ جائے۔

۴۲۷۱- احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی داؤد، عباس بن ولید اور انکے والد ولید کے سلسلہ سے نقل کیا گیا ہے کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

میں یمامہ میں مقیم تھا اور اس زمانے میں وہاں پر ایک گورنر تھا، جو رسول اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی کے بارے میں لوگوں سے امتحان لیا کرتا تھا کہ وہ صحابی (معاذ اللہ) منافق ہیں مؤمن نہیں اور وہ لوگوں سے طلاق، غلاموں کو آزاد کرنے اور بیت اللہ کا پیدل حج کرنے کی قسمیں لیتا تھا کہ وہ ان صحابی کو منافق ہی کہیں گے، مؤمن نہیں کہیں گے، اگر مؤمن کہا تو ان پر قسمیں لازم ہوجائیں گے

امام اوزاعی کا بیان ہے کہ میں اس پریشانی سے نکلا اور عطاء بن ابی رباح سے ملاقات کی اور ان سے اس معاملے کے بارے میں پوچھا: میری بات سن کر انہوں نے جواب دیا، میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں اور اگر کوئی اپنی جان بچانے کے لئے ایسا کرلے تو اس پر یہ قسم لازم نہیں ہوگی، کیونکہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے،

"الاان تتقوامنهم تقاة" (ال عمران :۲۸)

۴۲۷۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ اور اسماعیل بن امیہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ طویل طویل خاموشی اختیار کیا کرتے تھے اور جب وہ بات کرتے تو ہم میں سے ہر ایک یہ گمان کرتا کہ وہ اس کی تائید کررہے ہیں۔

۴۲۷۳- عبداللہ بن محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، محمد بن حفص بن عمر مقری، ابوعبدالملک الفارسی اور ابوہزان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

جو شخص کسی ذکر کی مجلس میں بیٹھے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی دس باطل مجلسوں کا کفارہ بنائیں گے جن میں اس آدمی نے شرکت کی ہوگی اور اگر کوئی شخص اللہ کے راستے میں نکلے اور وہاں کسی خیر کی مجلس میں شرکت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی سات سو باطل مجلسوں کا کفارہ بنائیں گے جن میں اس آدمی نے شرکت کی ہوگی، ابوہزان کا بیان ہے کہ میں نے عطاء سے پوچھا مجلس ذکر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، حلال حرام کی مجلس اور یہ کہ آپ کس طرح نماز پڑھیں؟ کس طرح روزہ رکھیں؟ کیسے نکاح کریں؟ کیسے طلاق دیں اور کیسے خرید وفروخت کریں؟

۴۲۷۴- احمد بن اسحٰق اور عبداللہ بن محمد، حسن بن ہارون، محمد بن بکار، زافر بن سلیمان اور ابوبکر ہذلی کے اسنادی حوالے سے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

جب بھی کوئی بندہ تین مرتبہ یارب یارب کہتا ہے تو باری تعالیٰ اسکی طرف دیکھتے ہیں، ابوبکر ہذلی کا بیان ہے کہ میں نے عطاء کے اس قول کا تذکرہ حسن بصری رحمہ اللہ سے کیا تو انہوں نے جواب دیا، کیا آپ نے قرآن کریم میں باری تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں پڑھا؟

"ربنا اننا سمعنا منادیاینادی للایمان ان امنوابربکم فامنار بنا فاغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار ربنا واتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ انک لاتخلف المیعاد فاستجاب لھم ربھم"
(آل عمران: ۱۹۳-۱۹۵)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار، ہم نے ایک پکارنے والے کی پکار سن لی جو ایمان کے لئے یعنی اپنے رب پر ایمان لانے کے لئے پکار رہا تھا تو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے پروردگار ہماری مغفرت فرما دیجئے اور ہمارے گناہوں کو مٹا دیجئے اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں موت دیجئے، اے ہمارے پروردگار ہمیں وہ نعمتیں دیجئے جن کا وعدہ آپ نے اپنے رسولوں سے کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کیجئے گا، بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے ہیں، انکے رب نے انکی دعا قبول کی۔

۴۲۷۵- ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ وابراہیم بن جنید، مسلم بن ابراہیم، حسن بن ابوجعفر، ابن جریج کے اسنادی حوالے سے عطاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے۔

عبادت گزار کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے

۴۲۷۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعبداللہ سلمی، ضمرہ اور عمر بن ورد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عطاء نے ان سے فرمایا:

اگر تم یوم عرفہ کی شام کو لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر تنہا رہ سکتے ہو تو ضرور ایسا کرو۔

۴۲۷۷- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحق، سلیمان بن توبہ، ہارون بن معروف، ضمرہ اور ابواسماعیل کوفی کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ،

انہوں نے عطاء سے ایک مسئلے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے جواب دیا اس پر ابواسماعیل نے پوچھا یہ جواب کس سے منقول ہے؟ تو عطاء نے ارشاد فرمایا: "ہمارے نزدیک جس چیز پر امت کا اجماع ہو وہ اسناد سے زیادہ قوی ہے"

۴۲۷۸- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحق، یحییٰ بن ابی طالب، عمرو بن عبدالغفار اور معقل بن عبیداللہ جزری کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

انہوں نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے کہا ہمارے یہاں کچھ لوگ ہیں، جن کا خیال ہے کہ ایمان میں کمی زیادتی نہیں ہوتی ہے، اس پر عطاء نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی،

"والذین اهتدوا زادهم هدی و آتاهم تقواهم" (محمد: ۱۷)

اور ارشاد فرمایا، ہدایت جسکی زیادتی کا باری تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا ہے وہ ایمان نہیں تو اور کیا ہے؟

معقل کا بیان ہے کہ میں نے پھر ان سے کہا، وہ لوگ نماز اور زکوٰۃ کو اللہ تعالیٰ کے دین میں سے نہیں سمجھتے ہیں، اس پر عطاء رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "

"وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین له الدین حنفاء ویقیموا الصلاۃ ویؤتوا الزکوۃ وذالک دین القیمۃ"

(البینۃ: ۵)

ترجمہ: حالانکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا عبادت کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے یکسو ہو کر، اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا تھا اور یہی ان حنیفوں کا دین ہے۔

۴۲۷۹- ابوبکر آجری، عثمان بن عبداللہ آجری، سعید بن سلام بصری اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

انکی ملاقات مکہ مکرمہ میں عطاء بن ابی رباح سے ہوئی، تو انہوں نے عطاء سے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا، اسی دوران عطاء نے آپ سے دریافت کیا، آپ کا تعلق کہاں سے ہے؟ آپ نے جواب دیا کوفہ سے، یہ سن کر عطاء نے کہا آپ کا تعلق اس بستی سے ہے جس بستی والوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور مختلف گروہوں میں بٹ گئے، پھر آپ نے امام ابوحنیفہ رحمہ

اللہ سے دریافت فرمایا، آپ کا تعلق کس گروہ سے ہے؟ آپ نے جواب دیا، میرا تعلق اس گروہ سے ہے جو نہ تو سلف کو برا بھلا کہتا ہے، اور تقدیر پر ایمان رکھتا ہے اور نہ ہی محض گناہ کے سبب کسی کو کافر کہتا ہے یہ سن کر عطاء نے ان سے فرمایا، آپ نے حق کو پہچان لیا ہے لہٰذا اسے مضبوطی سے تھامے رکھو۔

۴۲۸۰- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم رحمہ اللہ اپنے والد، احمد بن محمد بن حسن اور احمد بن بدیل کے اسنادی حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ابوعبید رحمہ اللہ کا بیان ہے:

ہم محمد بن سوقہ کے پاس گئے تو انہوں نے کہا، کیا میں تم سے ایک ایسی بات نہ بیان کروں؟ شاید کہ وہ آپ لوگوں کو نفع دے، کیونکہ اس بات نے مجھے بہت نفع دیا ہے۔ پھر انہوں نے ارشاد فرمایا:

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے ہم سے بیان کیا تھا، اے میرے بھتیجے! تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگ فضول باتوں کو ناپسند کیا کرتے تھے، اور وہ لوگ فضول باتوں کی جگہ قرآن کریم کی تلاوت یا اچھے کاموں کا حکم یا بری باتوں سے باز رہنے کی تاکید یا اپنے گزر اوقات کے لئے ایسی بات کرنا کہ جس کے بغیر چارہ نہ ہو کیا کرتے تھے، پھر انہوں نے ہم سے خطاب کر کے ارشاد فرمایا، کیا آپ لوگ باری تعالیٰ کے ارشاد پاک؟ ''ان علیکم لحافظین . کراما کاتبین (الانفطار ۱۰، ۱۱)

ترجمہ: بے شک تم پر دو نگران یعنی کراما کاتبین ہیں۔

اور'' عن الیمین وعن الشمال قعید ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید (ق ۱۷۔۱۸)

ترجمہ: دائیں اور بائیں جانب ایک بیٹھا ہوا ہے جو بات بھی کی جائی گی وہ ایک ترش رو نگران کے سامنے ہوتی ہے۔

کا انکار کرتے ہیں؟ پھر انہوں نے ارشاد فرمایا:

کیا تم میں سے کسی کو اس بات سے شرم نہیں آئے گی کہ اگر اس کے سامنے ایک صحائف اعمال کو پھیلایا جائے جنہیں اس نے اپنے ایام زندگی میں بھرا ہے اور ان میں زیادہ تر باتیں ایسی ہوں کہ جن کا تعلق نہ تو اس کے کسی دنیوی فائدے سے ہو اور نہ کسی دینی فائدے سے۔

۴۲۸۱- سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق اور ابن جریج کے اسنادی حوالے سے عطاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

جب رات کے وقت بہت سے گدھے مل کر آوازیں نکالنا شروع کر دیں تو اس وقت تسمیہ اور تعوذ پڑھنی چاہیے۔

۴۲۸۲- سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق اور یحییٰ بن ربیعہ صنعانی کے اسنادی حوالے سے عطاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

''وکان فی المدینۃ تسعۃ رھط یفسدون فی الارض ولا یصلحون ''(النمل ۴۸)

میں فساد کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وہ لوگوں کو دراہم قرض دیا کرتے تھے تاکہ وہ لوگ برے کاموں میں انہیں خرچ کریں

۴۲۸۳- عبداللہ بن محمد، احمد بن علی جارود، محمد بن عصام بن یزید، انکے والد، سفیان بن سعید اور عبداللہ بن ولید رصافی کے اسنادی حوالے سے عطاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

جس آدمی کے پاس قلم ہو اگر وہ اس قلم سے لکھے گا تو اسکے اہل وعیال فراخی کی زندگی گزاریں گے اور اگر وہ لکھنا ترک کرے گا تو اسکے اہل وعیال تنگدستی میں مبتلا ہو جائیں گے، پھر انہوں نے پوچھا، سردار کون ہے؟ رصافی نے جواب دیا۔ خالد قسری، اس پر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے ایک نیک بندے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تھا:

"رب بما انعمت علی فلن اکون ظھیراللمجرمین" (القصص ۱۷)
ترجمہ اے میرے رب آپ نے مجھ پر جوانعام فرمایا ہے بس اب میں مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

۴۲۸۴-مؤلف حلیہ اپنے والد، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن موسیٰ بن ایوب، ولید بن مسلم اور عبداللہ بن حسان کے اسنادی حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ:

عطاء سے کسی نے پوچھا، بندوں کو جو کچھ عطاء کیا گیا ہے ان میں سے سب سے افضل چیز کونسی ہے آپ نے جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کی سمجھ اور یہی دین کی معرفت ہے۔

عطاء بن ابی رباح کی مسانید ...... ابومحمد عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے کئی صحابہ کرام سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں۔ ان میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابوہریرہؓ، ابوسعید خدریؓ اور زید بن خالد جہنیؓ کے نام قابل ذکر ہیں اور آپ سے روایت کرنے والوں میں کئی تابعین مثلاً عمرو بن دینار، امام زہری، ابوالزبیر، مالک بن دینار، یحییٰ بن ابی کثیر، جابر جعفی، ایوب سختیانی، اسماعیل السدی، حبیب بن ابی ثابت، اعمش اور بے شمار بڑے بڑے علماء اور ائمہ شامل ہیں۔

۴۲۸۵-ابواحمد محمد بن احمد، حبیب بن حسن، فاروق خطابی، محمد بن احمد بن حسن، ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ، ابوعاصم، ابن جریج، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے، رسول اکرم ﷺ کا ارشادگرامی نقل کیا گیا ہے کہ:

"اگر ابن آدم کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ یقیناً تیسری بھی طلب کرے گا اور ابن آدم کے پیٹ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی، اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی توبہ قبول کرتے ہیں جو توبہ کرتا ہے"[1]

ابن جریج عن عطاء کے حوالے سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے۔

۴۲۸۶-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، محمد بن احمد، ابوخلیفہ، ابوالولید الطیالسی، محمد بن کثیر، شعبہ، ایوب، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

"وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ آپ اور آپ کے ساتھ حضرت بلالؓ بھی عید کے دن باہر تشریف لے گئے، آپ نے نماز پڑھی اور خطبہ دیا اور پھر آپ عورتوں والے حصے میں تشریف لائے اور انہیں وعظ کیا اور صدقے کی نصیحت کی (آپ کی نصیحت سننے کے بعد) عورتیں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں (کپڑے میں ڈالنے لگیں اور جب آپ واپس تشریف لائے تو وہ آپ کے کپڑے کے ایک کونے میں (بندھے) ہوئے تھے۔

(یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور اسے ایوب سے حماد بن زید، ابن عیینہ، ابن علیہ اور بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے اور عبدالملک بن ابی سلیمان، ابن جریج اور حجاج بن ارطاۃ نے عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے حضرت جابرؓ کی حدیث بھی صحیح اور متفق علیہ ہے۔

۴۲۸۷-محمد بن احمد بن علی و محمد بن حسن بن کوثر، احمد بن علی خزاز، فیض بن موسیٰ، سفیان بن موسیٰ حرمی، حبیب معلم، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

"رسول اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز کو مؤخر کیا اور آپ نماز ادا کرنے سے رکے رہے، یہاں تک لوگ سو گئے، پھر

---

[1] صحیح البخاری ۱۱۵/۸ وصحیح البخاری ۱۱۵/۸ وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۱۱۹. وفتح الباری ۲۳۵/۱۱ وسنن ابن ماجۃ ۴۲۳۵ ومسند الامام احمد ۱۹۲/۳. ۲۲۸ .۱۲۲/۵. ۱۲۲/۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸۰/۱۱ ومجمع الزوائد ۲۴۴/۱۰. واتحاف السادۃ المتقین ۱۵۸/۸، والدر المنثور ۳۷۸/۶. وتخریج الاحیاء ۵۰۶/۳.

بیدار ہوئے، پھر سو گئے اور پھر بیدار ہوئے تو حضرت عمرؓ اٹھے اور پکارے، یا رسول اللہ! نماز، پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپکے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ نے ارشاد فرمایا: "اگر مجھے میری امت پہ مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس نماز کو اس وقت تک مؤخر کر دیتا"۔[1]

یہ حدیث عمرو بن دینار، ابن جریج اور عطاء کی سند سے صحیح اور متفق علیہ ہے جبکہ حبیب عن عطاء کے طریق سے غریب ہے اور ابراہیم صائغ نے بھی اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔

۴۲۸۸- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، سفیان، عمرو، عطاء، اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ:

"جب کوئی آدمی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ اپنی انگلیوں کو چاٹ لے یا کسی سے چٹوالے"۔[2]

یہ حدیث سفیان عن عمرو کے طریق سے صحیح اور متفق علیہ ہے۔

۴۲۸۹) محمد بن احمد بن حسن، عباس بن احمد بن حسن وشاء، احمد بن عمرو کیعی، قبیصہ، سفیان، ابن جریج، عطاء، اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا۔

"کس قاری کی قرأت سب سے اچھی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا "جب وہ پڑھے تو آپکو ایسا لگے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر رہا ہے"

یہ حدیث ثوری کی احادیث میں سے غریب ہے اور اس کی سند میں احمد بن عمر قبیصہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۴۲۹۰- احمد بن محمد بن جعفر بن ہیثم، محمد بن احمد بن ابی العوام، منصور بن صقیر ابوالنضر، عبداللہ بن مؤمل بن وہب اللہ مخزومی، عطاء بن ابی رباح اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

"جب رسول اکرم ﷺ حدیبیہ میں اترے تو آپ کے پاس سہیل بن عمرو آیا تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا" یہ سہیل بن عمرو آپ لوگوں کے پاس آئے ہیں اور انہوں نے آپ لوگوں کے لئے معاملہ آسان کر دیا ہے"۔[3]

عطاء بن رباح کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں منصور، عبداللہ بن مؤمل سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۴۲۹۱- محمد بن احمد بن علی، ابراہیم بن ہیثم بلدی، محمد بن کثیر مصیصی، اوزاعی، عطاء بن ابی رباح اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایک آدمی کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں زخم لگ گیا، تو لوگوں نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا اور اسی غسل کے نتیجے میں ان کا انتقال ہو گیا تو اس بات کی آنحضرت ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا، اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہلاک کرے، عاجز آدمی کی شفا تو صرف سوال ہے"۔[4]

---

[1] فتح الباری ۲/۴۸. [2] صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ ۱۲۹، ۱۳۰. وصحیح البخاری ۷/۱۰۶

[3] المستدرک ۳/۱۱۱، ۶۱۲. طبقات ابن سعد ۱/۱/۳۰، ۷/۲۳. ومجمع الزوائد ۳/۱۰۷، ۹/۳۰۳، ۱۰/۲۲۲. والسنۃ لابن ابی عاصم ۲/۶۱۷. واتحاف السادۃ المتقین ۳/۱۸۲. ومسند الشہاب ۹۹۶. [4] سنن ابی داؤد ۳۳۷. وسنن ابن ماجۃ ۵۷۲. ومسند الامام احمد ۱/۳۳۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۹۲. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱/۱۰۴. والتاریخ الکبیر ۵/۲۸۹.

یہ حدیث غریب ہے اور یہ الفاظ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے سوا کسی سے بھی محفوظ نہیں اور آپ سے روایت کرنے والوں میں سے بھی صرف عطاء سے محفوظ ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں ولید بن مسلم اور بہت سے علماء ہیں جنہوں نے اسے امام اوزاعی سے نقل کیا ہے۔

۴۲۹۲- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ عرنیش مصری، وھب بن رزق ابوہبیرہ، بشر بن بکر، اوزاعی، عطاء، عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے

اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے اگر اسے کہا جائے کہ وہ ساتوں زمینوں اور آسمانوں کو ایک لقمے میں نگل لے تو وہ ہڑپ کر جائے گا، اسکی تسبیح "سبحانک حیث کنت" ہے تو پاک ہے جہاں کہیں ہو۔[1]

اوزاعی عن عطاء کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف بشر بن بکر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۲۹۳- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، قاسم بن زکریا بن دینار، مصعب بن مقدام مسعر، حبیب بن ابی ثابت، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

"رسول اکرم ﷺ نے اس وقت تلبیہ کہنا شروع کیا، جب آپ اپنی سواری پر بیٹھے ہوئے تھے"

مسعر کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند میں مصعب متفرد ہیں۔

۴۲۹۴- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، مکی بن عبدان، عبداللہ بن محمد فراء، حارث بن مسلم مقری، بحر السقاء، حجاج بن فرافصہ، اعمش، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا، اگر میں نے یہ حدیث رسول اکرم ﷺ سے ایک ایک مرتبہ کر کے سات مرتبہ نہ سنی ہوتی، تو میں اسے نہ بیان کرتا، میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا:

"قیامت کے دن تین آدمی مشک کے ٹیلوں پر ہونگے، نہ تو انہیں غم ڈرائے گا اور نہ ہی وہ لوگ پریشان ہوں گے جب اور لوگ پریشان ہوں گے، ایک وہ شخص جس نے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی، پھر اس نے لوگوں کی امامت کی اور اس کا مقصد اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کی طلب کے سوا کچھ نہیں تھا، دوسرا شخص وہ ہے جو ہر دن رات میں پانچ مرتبہ لوگوں کو نماز کے لئے بلائے، اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کو طلب کرے، تیسرا وہ غلام آدمی ہے کہ جسے دنیاوی غلامی اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نہیں روکتی ہے۔[2]

امام اعمش کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں حارث بن مسلم رازی متفرد ہیں۔

۴۲۹۵- قاضی ابو احمد محمد بن احمد املاء، علی بن محمد بن عبدالوہاب بن جبلہ، ابو بلال اشعری، یحییٰ بن مہلب ابو کدینہ، لیث، ابن ابی سلیم اور عطاء کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ارشاد گرامی ہے، لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ جس میں کوئی آدمی بھی اپنے درہم اور اپنے دینار کا اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ مستحق نہیں ہوگا اور میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ:

"جب لوگ درہم اور دینار کے معاملے میں بخل کرنا شروع کر دیں اور بیع کرنے لگیں اور گائے کی دموں کے پیچھے چلنے لگیں اور اللہ کے راستے میں جہاد کو ترک کر دیں، تو اللہ تعالیٰ ان پر ذلت نازل فرما دیں گے اور یہ ذلت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک کہ وہ اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آئیں۔[3]

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۹۵ ومجمع الزوائد ۱/۸۰ وتفسیر ابن کثیر ۵/۱۱۳ ،۸/۲۳۳

[2] سنن الترمذی ۲۵۶۶، ومسند الامام احمد ۲/۲۶، واتحاف السادۃ المتقین ۳/۵ والدر المنثور ۳/۳۳، والترغیب والترھیب ۱/۱۶۹ ،۳/۲۶ ،۲۶۱ ،۳۶۶ ،۱۹۵، وانظر ایضاً صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۱۹۸۶

[3] مسند الامام احمد ۲/۲۸ وتھذیب ۳/۱۶ وللحبیض الحبیر ۳/۱۹ والدر المنثور ۱/۲۴۹ وکنز العمال ۱۰۵۰۴ ،۱۰۶۵۱

عطاء عن ابن عمرؓ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور اس حدیث کو عطاء سے اعمش نے بھی روایت کیا ہے جبکہ فضالہ بن حصین نے اس حدیث کو ایوب ختیانی عن نافع عن ابن عمرؓ کی سند سے نقل کیا ہے۔

۴۲۹- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، محمد بن عمار موصلی، عفیف بن سالم، ایوب بن عتبہ اور عطاء کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے، ایک مرتبہ حبشہ سے ایک آدمی رسول اکرم ﷺ سے سوال کرنے آیا۔

"آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، سوال کرو اور پوچھو" اس شخص نے جواب دیا، یا رسول اللہ! آپ لوگوں کو ہم پر شکل وصورت اور نبوۃ کے اعتبار سے فضیلت دی گئی ہے اگر میں آپ کی طرح ایمان لاؤں اور آپ جیسے اعمال کروں تو آپکا کیا خیال ہے کہ میں جنت میں آپکے ساتھ رہوں گا؟ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جی ہاں، پھر آپ نے ارشاد فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہے، بے شک سیاہ آدمی کی سفیدی جنت میں ایک ہزار سال کی مسافت سے دکھائی دیگی، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس شخص نے "لاالٰہ الااللہ" کہا اسکے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک عہد ہے اور جس شخص نے "سبحان اللہ وبحمدہ" کہا اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گے۔ یہ سن کر صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اسکے بعد ہم کیسے ہلاک ہونگے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک ایک آدمی قیامت کے دن اتنا عمل لیکر آئے گا اگر اسے پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو وہ اسے نہیں اٹھا سکے گا اور اس وقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت کو پیش کیا جائے اور وہ اس کے تمام اعمال کو ختم ہی کرنے والی ہوگی مگر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کے اعمال کو بڑھادیں گے اور یہ آیت نازل ہوئی۔

ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئامذکورا، سے لیکر "رایت نعیماو ملکا کبیرا" (الانسان : ۲۰)

یہ سن کر اس حبشی نے کہا اور میری آنکھیں بھی وہ کچھ دیکھ رہی ہیں جو کچھ آپ کی آنکھیں جنت میں دیکھ رہی ہیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جی ہاں، اور آپ رو دیئے، یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں بہہ پڑیں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ارشاد فرمایا، میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھوں سے گڑھے میں اس کو اتار رہے ہیں۔

عطاء کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے، اور اس کی روایت میں عفیف متفرد ہیں، اور انکے علاوہ ایوب بن عتبہ یمامی نے اس حدیث کو کسی نے روایت نہیں کیا ہے۔

عفیف اہل موصل کے عابدوں اور زاہدوں میں سے تھے اور سفیان ثوری ان کا نام یاقوتہ بیان کیا کرتے تھے۔

۴۳۰- ابوبکر بن احمد بن یعقوب بن مہرجان، ابو شعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، ایوب بن نہیک، عطاء، اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ۔

"جب بھی کوئی بندہ مومن اللہ تعالیٰ سے اپنی موت سے ایک مہینہ قبل توبہ کرلے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو ضرور قبول کریں گے اور اس سے قریب مدت میں بھی اور موت سے ایک دن اور ایک گھڑی قبل بھی، حالانکہ اللہ تعالیٰ اسکی توبہ اور اخلاص کو جانتے ہیں، پھر بھی قبول ہی فرماتے ہیں"۔

یہ حدیث عطاء کی احادیث میں سے غریب ہے اور اسکی روایت میں ایوب بن نہیک متفرد ہیں۔

۴۳۱- محمد بن علی بن حبیش، جعفر بن محمد فریابی، سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی، خالد بن یزید بن ابی مالک، انکے والد یزید بن ابو مالک اور

المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۴۳۷، ومجمع الزوائد ۱۰/ ۴۲۰، والترغیب والترھیب ۲/ ۴۲۱، وتفسیر ابن کثیر ۸/ ۳۱۲، واللآلی المصنوعۃ ۱/ ۳۳۲، والمجروحین ۱/ ۲۰۵

تفسیر ابن کثیر ۲/ ۲۰۲، وکنز العمال ۱۰۲۶۷

عطاء کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ارشاد ہے۔

رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:"جب بھی کوئی قوم زکوٰۃ ادا کرنے میں کوتاہی کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں بارش سے محروم کر دیتے ہیں اور آپ نے ارشاد فرمایا، اگر چوپائے نہ ہوں، تو بارش نہ ہو![1]

عطاء عن ابن عمرؓ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف سلیمان عن خالد عن ابیہ کی سند سے ہی نقل کیا ہے۔

۴۲۹۹-محمد بن احمد بن علی، محمد بن یوسف بن الطباع، محمد بن کثیر، اوزاعی، عطاء، اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔

جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اسکا کوئی روزہ نہیں"[2]

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور اسے حجاج بن ارطاۃ وغیرہ نے بھی عطاء سے روایت کیا ہے۔

۴۳۰۰-محمد بن احمد غطریفی، عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن راہویہ، ابومعاویہ حجاج، عطاء، اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، اے عبداللہ بن عمرو کیا آپ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور رات کو جاگ کر قیام کرتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا، جی ہاں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ کی آنکھیں دھنس جائیں گی اور آپ کا نفس بیمار پڑ جائے گا بے شک آپکی آنکھ کا بھی آپ پر حق ہے، آپ کے جسم کا بھی آپ پر حق ہے، آپکے گھر والوں کا بھی آپ پر حق ہے لہٰذا رات کو عبادت بھی کیجئے اور سوئیے بھی روزہ بھی رکھئے اور روزہ افطار بھی کیجئے ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھئے، یہ عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہے"

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، اس پر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہو، اسکا کوئی روزہ نہیں اور اگر تم روزے رکھنا ہی چاہتے ہو تو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو، جو ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے، اور جب دشمن سے انکی ملاقات ہو جاتی تو بھاگتے نہیں تھے"[3]

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی احادیث میں سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور آپ کے کئی شاگردوں نے آپ سے یہ حدیث روایت کی ہے، اور حجاج کی حدیث جو عطاء سے ہے ان الفاظ کے ساتھ غریب ہے اور ابومعاویہ اسکی روایت میں متفرد ہیں۔

۴۳۰۱-محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن راھویہ، عبداللہ بن عصمہ جشمی، حمزہ بن ابی حمزۃ، عطاء، اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے اسنادی حوالے سے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

"جو عورت بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے اور اگر اس کا شوہر اسکے ساتھ دخول کرے، اسے مہر ملے گا، اس کے رحم کو حلال کرنے کی وجہ سے اور اگر اس نے دخول نہیں کیا تو اس کے درمیان جدائی کروادی جائے گی اور سلطان اس آدمی کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہیں ہے"[4]

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۲۶، و کنز العمال ۱۵۸۰۲۔

۲۔۳۔ صحیح البخاری ۳/۵۲، ۵۳، و صحیح مسلم ۸۱۵، و فتح الباری ۴/۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳۔

۴۔ مسند الامام احمد ۲/۹۶، ۱۲۲، و سنن الدارمی ۲/۱۳۷، و مسند الحمیدی ۲۲۸، و سنن سعید بن منصور ۵۲۸، ۵۲۹، و فتح الباری ۹/۱۹۱۔

اسحٰق کا بیان ہے کہ حمزہ نے عطاء اور مکحول کا زمانہ پایا ہے۔

یہ حدیث عطاء عن عبداللہ کے طریق سے غریب ہے اور انہوں نے لفظ تفریق کو متفرد روایت کیا ہے اور عروہ عن عائشہؓ سے بھی نکاح کے بطلان کے سلسلے میں ایسی روایت نقل کی گئی ہے اور انہوں نے لفظ تفریق روایت نہیں کیا ہے۔

۴۳۰۲-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، عبدالرزاق، عمر بن حوشب، عمرو بن دینار، عطاء، عبداللہ بن عمروؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ

''جو عورت مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے وہ ہم میں سے نہیں اور جو مرد عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے وہ بھی ہم میں سے نہیں''[1]

عبداللہ بن عمروؓ عن عطاء کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف اسی سند سے نقل کیا ہے۔

۴۳۰۳-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن نصر صائغ، سعید بن سلیمان، عبداللہ بن مومل، ابن جریج، اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت فرمایا کیا میں علم کو مقید کروں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں، پھر انہوں نے دریافت کیا علم کو کیسے مقید رکھا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا'' کتابت سے''[2]

یہ حدیث ابن جریج عن عطاء کے حوالے سے غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف عبداللہ بن مؤمل کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۳۰۴-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ربیع بن صبیح اور عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

اس دوران جبکہ حضرت عبداللہ بن زبیر خطبہ دے رہے تھے، انہوں نے ارشاد فرمایا، رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

''میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا اسکے علاوہ دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے، سوائے مسجد حرام کے''[3]

اس روایت کو حماد بن زید نے حبیب معلم عن عطاء کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۴۳۰۵-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابو عاصم اور ابونعیم، طلحہ بن عمرو، عطا اور حضرت ابوہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے:

''کبھی کبھار'' (دوسروں کی) زیارت کیا کرو، اس سے محبت بڑھے گی''[4]

۴۳۰۶-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، معلی بن اسد، عبدالواحد بن زیاد، محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، عطا اور حضرت ابوہریرہؓ کے

---

[1] مسند الامام أحمد ۲/۲۰۰. ومجمع الزوائد ۸/۱۰۳ والترغيب والترهيب ۳/۱۰۴ وكنز العمال ۴۱۲۳۷.

[2] مجمع الزوائد ۱/۱۵۲. والعلل المتناهية ۱/۷۸.

[3] مسند الامام أحمد ۲/۲۹. ۱۰۲، ۲۵۱، ۳۸۲، ۳۸۶، ۴۶۸، ۴۷۳، ۳/۳۴۳، ۳۹۷، ۴/۵، ۸۰، ۶/۳۳۴. والسنن الكبرى للبيهقي ۵/۲۴۶ والمستدرک ۴/۵۰۹. والمعجم الكبير للطبراني ۲/۱۳۷، ۱۳۸. ومجمع الزوائد ۴/۲، ۸، ۳۰، ۵/۶، ۸/۷. واتحاف السادة المتقين ۴/۴۱۵ والترغيب والترهيب ۲/۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۷.

[4] المستدرک ۳/۳۴۷، ۴/۳۳ والمعجم الكبير للطبراني ۴/۲۶ ومجمع الزوائد ۸/۷۵ والترغيب والترهيب ۳/۳۶۶. ومسند الشهاب ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲. وفتح الباري ۱۰/۴۹۸. واتحاف السادة المتقين ۱۰/۱۶۲، ۱۶۳ والمعجم الصغير للطبراني ۱/۱۰۷. والمطالب العالية ۲۵۹۲ وتاريخ أصبهان للمصنف ۲/۱۲۵، ۱۸۵، ۲۱۷. وكشف الخفا ۱/۵۲۸. والفوائد المجموعة ۲۶۰ والدر المنتثرة ۹۱.

اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے:

''سحری کیا کرو، کیونکہ سحری میں برکت ہے۔''[1]

عطاء عن ابی ہریرہؓ کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف کا قول ہے کہ محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی کے سوا کوئی اور راوی مجھے معلوم نہیں ہے۔

۴۳۰۷-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، موسیٰ بن اسماعیل، شبیب بن عجلان، عبدالعزیز ابو مقاتل، عطاء بن ابی رباح اور حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ ''جب بھی کوئی زنا کرتا ہے تو زنا کرتے وقت وہ مومن نہیں رہتا اور جب بھی کوئی چوری کرتا ہے تو چوری کرتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا ہے اور جب بھی کوئی آدمی شراب پیتا ہے تو شراب پیتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا ہے، ایمان تو شلوار کی طرح ہے اور جب آدمی سے ان گناہوں میں سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو وہ اتر جاتا ہے جیسا کہ شلوار اتار دی جاتی ہے، اور جب آدمی توبہ کرتا ہے تو ایمان واپس آ جاتا ہے جیسا کہ آدمی شلوار کو پہن لیتا ہے۔''[2]

عطاء عن ابی ہریرہؓ کے حوالے سے یہ غریب ہے اور اس زیادتی کو صرف قتادہ اور عبدالعزیز نے نقل کیا ہے۔

۴۳۰۸-محمد بن احمد بن علی، ابراہیم بن ہیثم بلدی، آدم بن ابی ایاس، عقبہ الاصم، عطاء بن ابی رباح اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اللہ تعالیٰ نے تمہارے مالوں کا ایک تہائی تمہارے اعمال میں زیادتی کے لئے عطا کیا ہے۔[3]

یہ حدیث عطاء کی سند سے غریب ہے اور مؤلف کا بیان ہے کہ عقبہ کے علاوہ عطاء سے روایت کرنے والے کسی راوی کے بارے میں انہیں علم نہیں۔

۴۳۰۹-اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، عیسیٰ بن ہلال، محمد بن حمید، جعفر بن برقان، عطاء بن ابی رباح اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ

''رسول اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید بھی تھے اور وہ دو رکعتیں نماز پڑھ کر جلدی سے بیٹھ گئے، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز طویل فرمادی، اور جب آپ نے نماز مکمل کی تو حضرت اسامہ بن زید سے فرمایا، اے اسامہ آپ نے نماز مختصر کردی جبکہ سجدہ لمبا کردیا اور اس وقت آپ کا کیا حال ہوگا جب میرے بعد ایسے لوگوں میں رہیں گے جو نماز کو مختصر کریں گے اور سجدہ طویل طویل کردیں گے اور قسم قسم کے کھانے کھائیں گے، انکی ہنسی قہقہہ ہوگی، جبکہ مومنین کی ہنسی مسکراہٹ ہے، اور یہ لوگ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے اور آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔''

عطاء اور جعفر کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور محمد بن حمید کے علاوہ کسی راوی نے اس حدیث کو موصولاً ذکر نہیں کیا ہے۔

۴۳۱۰-محمد بن عمر بن سالم، احمد بن سندی، جعفر بن محمد فریابی، سلیمان بن عبدالرحمن دمشقی، ایوب بن حسان، وضین بن عطاء اور عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حضرت ابوسعید خدری کو ایک دعوت میں بلایا گیا اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، جب انہوں نے رنگارنگی دیکھی تو ارشاد فرمایا کیا

---

[1] صحیح البخاری ۳/۳۸، ۹/۳۸، وصحیح مسلم کتاب الصیام ۴۵ وفتح الباری ۴/۱۳۹

[2] صحیح البخاری ۳/۱۷۸ ، ۷/۱۳۶ ، ۸/۱۹۵ ، ۱۹۷ وصحیح مسلم ، کتاب الایمان باب ۲۴، وفتح الباری ۵/۱۱۹، ۱۲/۸۱، ۱۱۴

[3] شرح معانی الآثار ۳/۳۸۰

آپ لوگوں کو علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کو کھانا تناول فرمایا کرتے تھے تو شام کو فاقہ کرتے تھے اور جب شام کو تناول فرمایا کرتے تھے تو صبح کو فاقہ کیا کرتے تھے۔[1]

یہ حدیث عطاء کی سند سے غریب ہے اور مؤلف کا قول ہے کہ وضین بن عطاء کے علاوہ کسی راوی کے بارے میں مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے اس حدیث کو عطاء سے روایت کیا ہو۔

۴۳۱۱- علی بن احمد بن علی المصیصی، ابوبکر بن ایوب بن سلیمان عطار، علی بن زیاد متوثی، عبدالعزیز بن رجاء اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اللہ تعالیٰ نے عقل کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے جس شخص میں یہ تینوں حصے ہوں گے وہ عاقل ہے اور جس میں یہ نہیں ہوں گے اسکے پاس کچھ عقل نہیں اور وہ تین چیزیں یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح معرفت، اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح اطاعت اور اللہ تعالیٰ کے لئے اچھی طرح صبر کرنا ہے۔[2]

یہ حدیث بھی عطاء کی روایت سے غریب ہے اور ابن جریج کے علاوہ اس کا کوئی راوی مؤلف کے علم میں نہیں ہیں۔

۴۳۱۲- محمد بن احمد بن علی بن مخلد، ابراہیم بن ہیثم بلدی، ابوالیمان، عفیر بن معدان، عطاء بن ابی رباح اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

"کوئی شخص بھی اپنی داڑھی کو لمبائی سے نہ کاٹے، بلکہ کنپٹیوں سے بالوں کو لے لے"[3]

یہ حدیث بھی عطاء کی سند سے غریب ہے اور عطاء سے صرف عفیر بن معدان نے اسے روایت کیا ہے۔

۴۳۱۳- **حضور کی نماز عید کی کیفیت** ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، یزید بن ہارون، عبدالملک بن ابوسلیمان اور حضرت عطاء بن ابی رباح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابرؓ کا بیان ہے

آپ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عید کی نماز میں حاضر ہوئے اور آپ نے خطبے سے پہلے نماز پڑھی، بغیر اذان اور اقامت کے، پھر آپ حضرت بلالؓ کا سہارا لیکر کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا اور دوران خطبہ اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کی اور پھر حضرت بلالؓ کے سہارے ہی چلے یہاں تک کہ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور انہیں وعظ ونصیحت فرمائی، اور ارشاد فرمایا:

(کثرت سے) صدقہ کیا کرو، کیونکہ تم میں سے زیادہ تر عورتیں جہنم کا ایندھن ہوں گی"

یہ سن کر ایک پچکے ہوئے گالوں والی نچلے درجے کی عورت اٹھ کر کھڑی ہوئی اور کہنے لگی، یا رسول اللہ یہ کیوں ہوگا؟

آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگ بہت زیادہ گلے شکوے کرتی ہو اور اپنے خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو" اسکے بعد وہ عورتیں اپنے ہار اور اپنی انگوٹھیاں صدقہ کرنے لگیں اور آگے بڑھ بڑھ کر حضرت بلالؓ کو دینے لگیں کہ وہ انہیں صدقہ کریں[4]

---

[1] اتحاف السادۃ المتقین ۷/۲۰۹، ۸/۳۸۳. والاحادیث الضعیفۃ ۲۵۰. وکنز العمال ۱۸۱۷۷.

[2] اتحاف السادۃ المتقین ۱/۴۷۳. والدر المنثور ۱/۱۵۹. والموضوعات لابن الجوزی ۱/۱۷۲. واللآلی المصنوعۃ ۱/۲۲

[3] تاریخ بغداد ۵/۱۸۷. والکامل لابن عدی ۵/۲۰۱۸ واللآلی المصنوعۃ ۲/۱۴۴. والموضوعات لابن الجوزی ۳/۵۲ وتنزیہ الشریعۃ ۲/۲۷۳. والفوائد المجموعۃ ۱۹۸ وتذکرۃ الموضوعات ۱۶۰.

[4] صحیح البخاری ۲/۲۷، ۱۴۹ ،۱/۱۹۸. وصحیح مسلم، کتاب العیدین ۱/۹ وفتح الباری ۲/۵۴۴، ۱۱/۲۸۰.

عطاء کی احادیث میں سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو عبدالملک اور عطاء دونوں طریقوں سے روایت کیا ہے اور یزید بن ہارون سے اس حدیث کو کئی ائمہ حدیث نے روایت کیا ہے، جن میں امام احمد بن حنبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، ابوخیثمہ اور ابن نمیر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

۴۳۱۴- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، ابن نوح، عطاء، اور حضرت جابرؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ

''جس شخص نے یہ سبزی کھائی وہ ہماری مسجدوں میں نہ آئے، کیونکہ فرشتوں کو بھی ان چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے جن چیزوں سے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔[1]

عطاء کی احادیث میں سے یہ حدیث صحیح ہے اور اس حدیث کی اس سے زیادہ عالی سند ابن جریج کی ہے جسے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے روح بن عبادہ سے روایت کیا ہے۔

۴۳۱۵- محمد بن علی بن مخلد، محمد بن یونس کدیمی، سلیمان بن احمد، جبلہ بن سلیمان، ابن جریج، عطاء، جابرؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ کے اسنادی سلسلے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ:

جس شخص نے کسی کو امان دی اور پھر دھوکہ کر کے اسے قتل کر دیا اس کے لئے جہنم واجب ہو جائیگی اگرچہ وہ مقتول شخص کافر ہی کیوں نہ ہو۔[2]

عطاء، جابرؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور ابن جریج کے علاوہ اسکا کوئی راوی معلوم نہیں، جبکہ عمرو بن حمق عن النبی ﷺ کی سند سے یہ حدیث مشہور ہے۔

۴۳۱۶- محمد بن احمد بن علی بن سہل، قاسم بن احمد خطابی، ہوذہ بن خلیفہ، ابن جریج، عطاء اور حضرت ابوالدرداءؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے آگے چل رہے تھے کہ رسول اکرم ﷺ نے انہیں دیکھ لیا تو آپ نے ارشاد فرمایا،

کیا آپ ابوبکر سے آگے آگے چل رہے ہیں؟ حالانکہ نبیوں اور رسولوں کے بعد ابوبکر سے زیادہ افضل آدمی پر سورج طلوع نہیں ہوا۔[3]

عطاء عن ابی الدرداء کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں ابن جریج متفرد ہیں، جبکہ ابن جریج سے بہت سے لوگوں نے اسے روایت کیا ہے جن میں بقیہ بن ولید وغیرہ بہت سے لوگ شامل ہیں۔

۴۳۱۷- محمد بن جعفر بن ہیثم، حامد بن سہل ثغری، ہوذۃ بن خلیفہ، عمرو بن قیس، عطاء اور زید جہنیؓ کے سلسلۂ سند سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

جس شخص نے کسی مجاہد کے جہاد میں جانے کا انتظام کیا، یا اسکے پیچھے اسکے گھر والوں کی خیریت میں لگا رہا اسے بھی اس شخص

---

[1] صحیح مسلم کتاب المساجد ۶۹، ۷۴، ومسند الامام احمد ۳/ ۲۵۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/ ۲۸، ۲/ ۱۰۶. وصحیح ابن حبان ۳۱۹

[2] سنن ابن ماجۃ ۲۶۸۸، ومسند الامام احمد ۵/ ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۶، ودلائل النبوۃ ۶/ ۲۸۳، ومجمع الزوائد ۶/ ۲۸۵ ومشکاۃ المصابیح ۳۹۷۹، والاحادیث الصحیحۃ ۴۴۱، وکنز العمال ۱۰۹۳۰، ۱۰۹۳۲، ۱۰۹۴۳

[3] کنز العمال ۳۲۶۴۲، ۳۲۶۴۱.

کے ثواب کے مثل ثواب ملے گا اور جس شخص نے کسی حاجی کے حج میں جانے کا انتظام کیا یا اس کے پیچھے اسکے گھر والوں کی خیریت میں لگا رہا اسے بھی اس حاجی کے ثواب کے مثل ثواب ملے گا، اور اس حاجی کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی، اور جس شخص نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کروایا اسے بھی اس روزے دار کے ثواب کے مثل ثواب ملے گا''۔[1]

عطاء عن زید کے حوالے سے یہ حدیث مشہور ہے اور اس حدیث کی اس سے زیادہ عالی سند ہوذہ بن خلیفہ عن عمرو بن قیس ہے، اور عمرو بن قیس ابن قیس مکی کے بھائی ہیں۔

۴۳۱۸- محمد بن حسن بن کوثر، محمد بن سلیمان بن حارث، ابونعیم، سفیان بن سعید، یزید بن ابی زیاد اور عطاء کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

کچھ عورتیں جن کا تعلق حمص سے تھا حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائیں، آپ نے ان سے ارشاد فرمایا، شاید تم ان عورتوں میں سے ہو جو حمام میں داخل ہوتی ہیں؟ انہوں نے کہا بلاشبہ ہم ایسا کرتی ہیں یہ سن کر حضرت عائشہؓ نے ارشاد فرمایا، بے شک میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ''جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ میں اپنے کپڑے اتارتی ہے، تو اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان جو پردہ ہے وہ ختم ہو جاتا ہے''۔[2]

عطاء کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف کا بیان ہے کہ یزید بن ابی زیاد کے علاوہ عطاء سے روایت کرنے والے کسی راوی کے بارے میں انہیں علم نہیں۔

(۲۴۵) عکرمہ مولیٰ ابن عباسؓ[3]

اور ان عظیم الشان ہستیوں میں سے قرآن کریم کی آیت محکمہ کی تفسیر کرنے والے، مبہم روایات کو روشن کرنے والے ابوعبداللہ مولیٰ ابن عباس عکرمہ بھی ہیں، آپ شہروں میں گھومنے والے اور اپنے علم کو بندوں کے لئے خوب خرچ کرنے والے تھے۔

۴۳۱۹- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان، ابن ابی شیبہ، سعید بن عمرو حماد بن زید اور زبیر بن حارث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ میرے پاؤں میں بیڑی ڈال کر رکھا کرتے تھے اور مجھے قرآن کریم اور سنتوں کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

۴۳۲۰- محمد بن عثمان، مؤلف کے والد، یحییٰ بن ضریس اور ابوسنان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حبیب بن ابی ثابت کا بیان ہے:

میرے پاس پانچ ایسی شخصیتیں جمع ہوئیں ان جیسی میرے پاس کبھی نہیں جمع ہوئی تھیں اور وہ شخصیتیں عطاء، طاؤس، مجاہد سعید بن جبیر اور عکرمہ ہیں، چنانچہ مجاہد اور سعید بن جبیر عکرمہ کے سامنے تفسیر کے سوالات پیش کرنے لگے اور انہوں نے جس آیت کے بارے میں بھی دریافت کیا،

عکرمہ نے ان کے سامنے اس کی تفسیر کی جب ان دونوں کے سوالات ختم ہو گئے تو کہنے لگے، فلاں آیت فلاں مسئلے کے متعلق

---

[1] صحیح البخاری ۳/۳۲ وصحیح مسلم ۳/۳۲، وصحیح مسلم، کتاب الامارة ۱۳۵، ۱۳۶ والمستدرک ۲/۸۲.

[2] مسند الامام أحمد ۶/۴۱ والمستدرک ۴/۲۹۹، والعلل المتناهية ۱/۳۴۳.

[3] طبقات ابن سعد ۲/۳۸۵، ۵/۲۸۷، والتاريخ الكبير ۷/ت ۲۱۸ والجرح ۷/ت ۳۲ والجمع ۱/۳۹۳، والكاشف ۲/۳۹۲، والميزان ۳/ت ۵۷۱۶، وتاريخ الاسلام ۳/۱۵۶، وسير النبلاء ۵/۱۲، وتهذيب التهذيب ۷/۲۶۳، والتقريب ۲/۳۰، والخلاصة ۲/ت ۴۹۲۸، وتهذيب الكمال ۹۳۰۰ (۲۰/۲۶۴)

نازل ہوئی ہے اور فلاں آیت فلاں واقعے کے متعلق نازل ہوئی ہے، حبیب بن ابی ثابت کا بیان ہے کہ پھر وہ رات کے وقت حمام میں داخل ہوئے۔

۴۳۲۱-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق ثقفی، عبدالجبار بن علاء، سفیان اور عمرو کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے جابر بن زید کو فرماتے ہوئے سنا:

یہ عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔

۴۳۲۲-ابوعلی الصواف، محمد بن عثمان عبسی، منجاب بن حارث، علی بن مسہر اور اسمٰعیل بن ابی خالد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ شعبی کا بیان ہے۔

دنیا میں کتاب اللہ کے بارے میں عکرمہ سے بڑھ کر علم رکھنے والا کوئی باقی نہیں بچا۔

۴۳۲۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، عبدالصمد اور سلام بن مسکین کے اسنادی سلسلے سے منقول ہے کہ قتادہ کا بیان ہے۔

ان میں سے تفسیر کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والے عکرمہ ہیں۔

۴۳۲۴-محمد بن احمد بن حسن، ابوجعفر بن ابی شیبہ، انکے والد اور جریر کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ مغیرہ کا بیان ہے:

سعید بن جبیر سے کہا گیا: کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ جاننے والا ہو؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں وہ شخص عکرمہ ہے۔ جب سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو شہید کر دیا گیا، تو ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے اپنے بعد عکرمہ جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑا۔

۴۳۲۵-محمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، انکے والد، سوید بن طلحہ بن ابی سماک بن حرب، اور سماک بن حرب کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے

دو مختیوں کے درمیان جو کچھ بھی ہے، میں نے اس کی تفسیر کر دی۔

۴۳۲۶-محمد انکے والد عثمان بن ابی شیبہ، ابن علیہ اور ایوب کے سلسلۂ سند سے نقل کیا ہے کہ

ایک آدمی نے عکرمہ سے قرآن کریم کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ آیت اس پہاڑ کے دامن میں نازل ہوئی ہے، یہ کہہ کر آپ نے ایک دراڑ کی جانب اشارہ کیا۔

۴۳۲۷-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، انکے والد، ابراہیم بن خالد، امیہ بن شبل، معمر اور ایوب کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایک مرتبہ عکرمہ رحمہ اللہ انکے پاس تشریف لائے تو لوگوں کا اس قدر ہجوم ہوا کہ کچھ لوگ محض آپکی زیارت کے لئے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے۔

۴۳۲۸-ابوبکر، عبداللہ بن احمد، انکے والد امام احمد بن حنبل، اور عبدالرزاق کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انکے والد کا بیان ہے:

جب عکرمہ رحمہ اللہ جیرہ تشریف لائے، تو طاؤس نے انہیں ساٹھ ۶۰ دینار کا ایک عمدہ نسل کا گھوڑا بطور ہدیہ کے دیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا، میں نے اس شخص کا علم خرید لیا ہے۔

۴۳۲۹-ابوبکر، عبداللہ، انکے والد امام احمد رحمہ اللہ ابراہیم مؤذن صنعانی، امیہ بن شبل اور عمرو بن مسلم کے اسنادی حوالے سے نقل

کیا گیا ہے کہ:

عکرمہ رحمہ اللہ ایک مرتبہ طاؤس کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو ایک عمدہ نسل کا گھوڑا عطا کیا، جس کی قیمت ساٹھ دینار تھی اور پھر ارشاد فرمایا، کیا ہم اس شخص کے علم کو ساٹھ دینار کے بدلے میں خرید نہ لیں۔

۴۳۳۰-ابوبکر، عبداللہ بن احمد، امام احمد رحمہ اللہ، ابراہیم اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ۔

عکرمہ اور کثیر عزہ کا ایک دن انتقال ہوا اور جب ان دونوں کے جنازے قبرستان لائے گئے تو لوگ عکرمہ کے بارے میں کہنے لگے یہ کتنے عظیم فقیہ تھے اور کثیر عزہ کے بارے میں کہنے لگے یہ کیا ہی زبردست شاعر تھے۔

۴۳۳۱-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، اسماعیل بن ابی الحارث، یعقوب الدورقی، علی بن حسن بن شقیق، ابوحمزہ، یزید نحوی اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ سے ارشاد فرمایا، جاؤ اور لوگوں کو فتویٰ دو لیکن جو شخص تم سے کوئی کام کا سوال کرے اسکے سوال کا جواب دینا، اور شخص ویسے ہی فضول بات پوچھنے بیٹھ جائے اسے جواب نہیں دینا اور آپ مجھ سے لوگوں کی دوتہائی مشقت کو دور کر دیتے ہیں۔

۴۳۳۲-ابوحامد، محمد بن اسحٰق، عبدالجبار بن علاء اور ابوسفیان کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ، عمرو کا بیان ہے:

جب میں عکرمہ کو آپ ﷺ اور صحابۂ کرام کی جنگوں کے واقعات کا بیان کرتے ہوئے سنا تو انکے کمال حفظ کا مظاہرہ دیکھ کر حیران ہو جاتا اور یہ خیال کرنے لگتا کہ آپ اس وقت صحابۂ کرام کو دیکھ رہے تھے، کہ وہ کس طرح جنگی تدبیریں کر رہے ہیں اور کس طرح جہاد کر رہے ہیں۔

۴۳۳۳-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، عبدالرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ایوب کا بیان ہے۔

میں عکرمہ کو دیکھنے کے لئے کسی جانب سفر کرنا چاہتا تھا، اسی سلسلے میں میں نے بصرہ کا سفر کیا، اور بصرہ کے بازار میں ایک آدمی کو گدھے پر سوار دیکھا اور مجھ سے کہا گیا یہ عکرمہ ہیں اور لوگ بھی آپ کے پاس جمع تھے، میں بھی آپ کے پاس گیا، لیکن میں آپ سے کوئی سوال نہیں کر سکا، اور میرے تمام سوالات ختم ہو گئے، چنانچہ میں آپکے گدھے کے پاس کھڑا ہو گیا اور لوگ آپ سے سوال کر رہے تھے جبکہ میں انہیں یاد کر رہا تھا۔

۴۳۳۴-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، الحجاج اور شعبہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ خالد حذاء کا بیان ہے:

عکرمہ نے اپنے سوال کرنے والے ایک شخص سے کہا آپ کو کیا ہوا کہ آپ بخل کا مظاہرہ کر رہے ہیں شعبہ کا بیان ہے پھر ایوب نے مجھ سے بیان کیا، خالد حذاء عکرمہ سے سوال کر رہے تھے اور سوال کرتے کرتے وہ خاموش ہو گئے، تو عکرمہ نے کہا، آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ آپ بخل کا مظاہرہ کر رہے ہیں، یہ سن کر خالد حذاء نے کہا میں تھک گیا ہوں۔

۴۳۳۵-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، زیاد بن ایوب، ابوتمیلہ، ضحاک بن عامر بن عوف اور فرزدق بن جواس کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

عکرمہ رحمہ اللہ انکے پاس تشریف لائے اور یہ لوگ شہر بن حوشب کے پاس جرجان میں تھے، ہم نے شہر بن حوشب سے کہا، کیا ہم انکے (عکرمہ) کے پاس نہ چلیں؟ یہ سن کر شہر نے جواب ضرور چلو، کیونکہ جو بھی امت اس سے قبل گزر چکی ہے اس کا ایک (بڑا عالم) ہوتا تھا اور اس امت کے حبر یہ غلام (آزاد کردہ) ہیں۔

۴۳۳۶-ابو حامد محمد، زیاد بن ایوب اور ابن نمیلہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد کا بیان ہے کہ:
انہوں نے عکرمہ سے پوچھا: آدمی بیت الخلاء میں داخل ہو اور اس کی ہتھیلی میں انگوٹھی ہو جس میں اللہ تعالیٰ کا نام ہو تو وہ کیا کرے، آپ نے فرمایا، انگوٹھی کے نگینے کو اندرونی جانب کر کے مٹھی بند کر دے۔
۴۳۳۷-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، انکے والد امام احمد بن حنبل اور امیہ بن خالد، شعبہ، خالد الحذاء، محمد بن سیرین، عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے آپ کے شاگرد عکرمہ کی ملاقات مختار کے زمانے میں کوفہ میں ہوئی۔
۴۳۳۸-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن اسماعیل بن سمرۃ اور زید بن حباب کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ سفیان ثوری کا ارشاد ہے: تفسیر چار آدمیوں سے سیکھو، سعید بن جبیر، مجاہد، عکرمہ اور عطاء بن ابی رباحؒ۔
۴۳۳۹-ابو حامد، محمد بن رافع اور زید بن حباب کے اسنادی حوالے سے سفیان ثوری رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:
تفسیر چار آدمیوں سعید بن جبیر، مجاہد، عکرمہ اور ضحاک سے حاصل کرو۔
۴۳۴۰-محمد بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، انکے والد عثمان بن ابی شیبہ، علی بن حسن بن شقیق، ضمرہ، مطرف اور خالد سختیانی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
عکرمہ کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے کئی سو کو اس مسجد میں دیکھا۔
۴۳۴۱-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، اسرائیل اور سعید بن مسروق کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:
وہ گھوڑے جن میں مشغول ہو کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی نماز رہ گئی تھی، انکی تعداد بیس ہزار تھی اور آپ نے انہیں ذبح کر دیا تھا۔
۴۳۴۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، زکریا، سعید بن ابی عروبہ اور ابو یزید مدنی کے اسنادی حوالے سے عکرمہ کا بیان نقل کیا ہے کہ:
جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہؓ کا نکاح کروایا۔ آپ نے انہیں جو جہیز دیا تھا، ایک چارپائی، اور چمڑے کا ایک تکیہ جس میں پتے بھرے ہوئے تھے اور پنیر کے ٹکڑے تھے عکرمہ کا بیان ہے کہ وہ لوگ بطحا تشریف لائے اور اس سامان کو گھر میں رکھ دیا۔

۴۳۴۳-عکرمہ کی تفسیری روایات۔ ...... (عبداللہ بن محمد، محمد بن شیراز، ابوبکر بن ابی شیبہ، معتمر بن سلیمان اور حکم بن ابان کے اسناد حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک "الذین یعملون السوء بجهالة ثم یتوبون من قریب" (النساء، ۱۷)
کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا" دنیا کی ساری زندگی ہی قریب کے مفہوم میں داخل ہے اور ہر گناہ جو آدمی سے سرزد ہوتا ہے جہالت کے باعث ہی ہوتا ہے"۔
۴۳۴۴-محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابو زرعہ، محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا اور محمد بن عون خراسانی کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:
عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "تلک الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا" (القصص، ۸۳)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے آخرت کی نعمتوں والی زندگی ان لوگوں کے لئے بنائی ہے جو زمین میں بادشاہوں اور سلطانوں کے سامنے کوئی بلند مرتبہ نہیں چاہتے ہیں اور نہ ہی فساد چاہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ کے کام نہیں کرتے ہیں اور اچھا انجام جنت میں متقیوں کا ہے۔

۴۳۴۵- احمد بن سندی، حسن بن علویہ، اسماعیل بن عیسیٰ عطار، اسحٰق بن بشر اور ابن جریج کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

میں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپکے سامنے قرآن کریم کھلا ہوا ہے، اور اس میں کچھ غور فرما رہے ہیں، اور ساتھ ساتھ رو بھی رہے ہیں، میں نے عرض کیا، اے ابوالعباس! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا قرآن کریم کی ایک آیت کی وجہ سے، میں نے کہا وہ آیت کونسی ہے؟ اس پر انہوں نے جواب دیا، کچھ لوگوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا تو وہ نجات پا گئے اور کچھ لوگوں نے نہ تو امر بالمعروف کیا اور نہ ہی نہی عن المنکر کیا تو وہ گناہ گار لوگوں کے ساتھ ہلاک ہو گئے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''واسالھم عن القریۃالتی کانت حاضرۃالبحر'' (الاعراف:۱۶۳)

ترجمہ: اور آپ ان لوگوں سے اس بستی کے بارے میں پوچھئے جو سمندر کے کنارے تھی اور اس آیت کا مصداق یہ ہے کہ ایلہ جو کہ ساحل سمندر کے کنارے واقع ہے وہاں کے باشندے جن کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا اور بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا تھا کہ وہ جمعے کے دن کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے خاص کریں اور اس دن کوئی اور کام بالکل نہ کریں۔

لیکن انھوں نے کہا کہ ہم ہفتے کے دن اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ مخلوق کی پیدائش سے ہفتے کے دن فارغ ہوئے تھے، اور تمام کی تمام اشیاء بالکل سیدھی کھڑی ہوئی تھیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہفتے کے دن عبادت کرنے کی اجازت دیدی، لیکن ان پر ہفتے کے دن کے معاملے میں سختی کی اور انہیں اس دن شکار کرنے سے بھی منع کر دیا، چنانچہ جب ہفتے کا دن ہوتا تو انکی نہروں میں موٹی موٹی مچھلیاں پانی کو چیرتی ہوئی آتیں اور ان میں بلا خوف وخطر الٹی سیدھی پڑی رہتی اور باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

''اذ تاتیھم حیتانھم یوم سبتھم شرعا'' (الاعراف:۱۶۳)

ترجمہ: جب ہفتے کے دن انکے پاس مچھلیاں ظاہر ہو کر آتیں تھیں''

لیکن جب ہفتے کی شام ہوتی یعنی اتوار کی رات تو وہ مچھلیاں ان نہروں سے اگلے ہفتے تک کے لئے غائب ہو جاتیں، یہ صورتحال دیکھ کر قوم سخت پریشان ہوئی کیونکہ وہ عام طور مچھلیوں ہی کی تجارت اور کاروبار کرتے تھے، ایک مرتبہ قوم کی ایک باندی ہفتے کی دن نہر گئی اور اس نے ایک مچھلی پکڑی اور اسے لاکر اپنے مٹکے میں ڈال دیا، اور ہفتے کا دن گزرنے کے بعد اتوار کو اس نے اس مچھلی کو کھایا اور اسے کچھ نقصان نہیں ہوا، اور اس نے ہفتے کے دن وہ مچھلی اس لئے نہیں کھائی کیونکہ داؤد علیہ السلام انکے پاس ہفتے کے دن تشریف لایا کرتے تھے اور آپ نے ہی ہفتے کے دن کے بارے حد سے تجاوز کرنے والوں پر لعنت کی تھی، یہ کام کرنے کے بعد اس باندی نے اپنے آقا سے کہا میں نے ہفتے کے دن مچھلی پکڑی اور اتوار کو کھائی تو مجھے کوئی نقصان نہیں ہوا، چنانچہ اسکے آقا اور اس کے گھر والوں نے بھی ہفتے کے دن مچھلیاں پکڑیں، اور اتوار کو ان سے نفع اٹھایا اور انہیں فروخت کیا، اور یہ لوگ اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ انکے ہاں مال و دولت کی کثرت ہوگئی اور ان کی مالداری کا چرچا ہو گیا۔ اور لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ ہفتے کے دن شکار کرتے ہیں، چنانچہ سب لوگوں نے ہفتے کے دن مچھلیوں کے شکار کا فیصلہ کر لیا، لیکن کچھ لوگوں نے کہا ہم تمہیں ہفتے کے دن شکار کرنے نہیں دیں گے جبکہ کچھ لوگوں نے مداہنت اور چشم پوشی سے کام لیا اور کہا: لم تعظون قوما اللہ مھلکھم او معذبھم عذابا شدیدا۔ (الاعراف:۱۶۴)

ترجمہ: آپ کیوں ان لوگوں کو نصیحت کر رہے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ہلاک کریں گے یا سخت عذاب دیں گے۔

جن لوگوں نے نیک کام کا حکم دیا تھا اور برائی سے روکا تھا انہوں نے کہا،

''معذرۃ الی ربکم و لعلھم یتقون ''(الاعراف:۱۶۴)

(ترجمہ) تمہارے رب سے معافی چاہتے ہوئے اور شاید کہ یہ لوگ باز آ جائیں اور جب ان لوگوں نے شکار کرنے والوں کو روکا تو انہوں نے جواب دیا۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے ہفتے کے دن ان کے کھانے سے منع کیا تھا ان کے شکار سے منع نہیں کیا تھا چنانچہ وہ لوگ ہفتے کے دن شکار کرنے کی بات میں پڑ گئے اور جن لوگوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا تھا۔ وہ انکے شہر سے نکل گئے اور جب شام ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا اور انہوں نے ایک زوردار چیخ ماری اور یہ سب کے سب ذلیل بندر بن گئے۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ جب انہیں منع کرنے والے لوگوں نے صبح کی تو شہر میں سے کوئی بھی انکے پاس نہیں آیا تو انہوں نے ایک آدمی کو بھیجا کہ ان لوگوں کو دیکھ کر آئے مگر اس نے شہر میں کسی کو بھی نہیں دیکھا۔ پھر وہ گھروں میں داخل ہوا تو وہاں بھی اسے کوئی نظر نہیں آیا لیکن جب وہ کمروں کے اندر داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ کمروں کے کونوں میں بندر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ ماجرا دیکھ کر اس نے باہر نکل کر زور سے آواز لگائی بائے تعجب! یہاں تو دموں والے بندر ہیں جو آوازیں نکال رہے ہیں۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ پھر وہ لوگ انکے پاس آئے اور بندر انسانوں میں سے اپنے اہل نسب کو جانتے تھے لیکن انسان انہیں نہیں جانتے تھے اور باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک

''فلمانسوا ماذکروابہ''(۱۶۵)

ترجمہ: جب انہوں نے بھلا دیں وہ باتیں جنکی انہیں نصیحت کی گئی تھی۔

کا یہی مطلب ہے کہ جب انہیں جو نصیحت کی گئی تھی اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا تھا انہوں نے اسے بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت برے عذاب میں پکڑ لیا اور باری تعالیٰ کے قول ''فلما عتوا عما نھوا عنہ قلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین '' (الاعراف:۱۶۶)

کا معنی عکرمہ نے یہ بیان کیا ہے کہ جب انہوں نے ہٹ دھرمی کی اور جس کام سے انہیں روکا گیا تھا اس پر جرأت دکھائی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ۔

اور باری تعالیٰ کے ارشاد پاک ''فجعلناھا نکالا لما بین یدیھا وما خلفھا وموعظۃ للمتقین ''(البقرہ ۶۶)

میں وما خلفھا کا مصداق امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام اور ان لوگوں کے بعد آنے والے لوگ ہیں اور متقین سے مراد وہ لوگ ہیں جو شرک سے بچتے ہیں یعنی امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے ان بندروں کو ہلاک کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو انسانوں کی صورت میں زندہ کریں گے اور جن لوگوں نے ہفتے کے دن کے احکام کے بارے میں حدود سے تجاوز کیا تھا انہیں جہنم میں داخل کریں گے اور جن لوگوں نے نیک کام کا حکم نہیں کیا تھا اور برائی سے نہیں روکا تھا ان کا محاسبہ کریں گے اور انہیں دنیا میں مسخ کا عذاب ایک دنیاوی سزا کے طور پر دیا گیا تھا اس لئے کہ انہوں نے ایک حکم یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کر دیا تھا۔

اسحٰق نے عثمان بن اسود کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا، ہائے افسوس، مداہنوں کے ساتھ کیا ہوا؟ تو میں نے جواب میں یہ آیت پڑھی:

''فلما نسوا ماذکروا بہ انجینا الذین ینھون عن السوء واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون ''(الاعراف:۱۶۵)

ترجمہ: اور جب انہوں نے بھلادیں وہ باتیں جنکی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے نجات دی ان لوگوں کو جو گناہ سے باز رہتے تھے اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا انہیں جم انکے گناھوں کی وجہ سے برے عذاب میں پکڑلیا۔

یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی قسم یہ لوگ ہلاک ہو گئے تھے، عکرمہ کا بیان ہے کہ یہ جواب سن کر حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مجھے دو جوڑے کپڑے عنایت فرمائے۔

۴۴۴۶- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، انکے والد عثمان بن ابی شیبہ جریر اور مغیرہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

بنی اسرائیل میں تین قاضی تھے، جب ان میں سے ایک کا انتقال ہوگیا تو اس کی جگہ دوسرے کو مقرر کردیا گیا پھر انہوں نے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا فیصلے کئے پھر اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو ایک گھوڑے پر بھیجا۔ اس فرشتے کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو اپنی گائے کو پانی پلارہا تھا اور اس کے ساتھ ایک بچھڑا بھی تھا۔ اس فرشتے نے بچھڑے کو بلایا تو وہ اس کے پیچھے لگ گیا۔ یہ ماجرا دیکھ کر اس بچھڑے کا مالک بھی اس کے پیچھے گیا اور کہنے لگا۔ اے اللہ کے بندے! میرا بچھڑا۔ یہ سن کر فرشتے نے کہا وہ تو میرے گھوڑے کا بچہ ہے اور اس نے بچھڑے کے مالک کے ساتھ اس قدر جھگڑا کیا کہ اسے عاجز کردیا چنانچہ اس نے کہا قاضی ہی میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اس فرشتے نے بھی اس پر رضامندی ظاہر کردی۔ پھر وہ دونوں ایک قاضی کے پاس اپنا مقدمہ لیکر گئے اور بچھڑے کے مالک نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ آدمی میرے پاس سے گذرا اور اس نے میرے بچھڑے کو بلایا تو وہ اس کے پیچھے لگ گیا اور اس شخص نے بچھڑے کو واپس کرنے سے انکار کردیا۔ اس فرشتے کے پاس تین موتی تھے اور وہ اتنے خوبصورت اور نادر تھے لوگوں نے ان جیسے موتی اس سے قبل نہیں دیکھے۔ چنانچہ اس نے ایک موتی قاضی کو دیا اور کہا میرے حق میں فیصلہ کردیجئے۔ یہ دیکھ کر قاضی نے کہا میرے لئے اس طرح فیصلہ کرنا کیسے درست ہوسکتا ہے؟ پھر اس نے کہا گھوڑا اور گائے باہر چھوڑ دیئے جائیں اگر بچھڑا گھوڑے کے پیچھے لگ جائے تو میں فیصلہ کرنے سے معذور ہوں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر دوسرے قاضی کے پاس گئے اس کے ساتھ بھی یہ معاملہ ہوا۔ پھر تیسرے قاضی کے پاس گئے اور ان دونوں آدمیوں نے اپنا اپنا موقف اس کے سامنے بیان کیا اور فرشتے نے اسکے سامنے موتی بھی پیش کیا مگر اس نے لینے سے انکار کردیا اور کہا میں آج تم دونوں کے درمیان فیصلہ نہیں کروں گا کیونکہ مجھے حیض آرہا ہے۔ یہ سنکر فرشتے نے کہا۔ سبحان اللہ کیا مردوں کو حیض آسکتا ہے؟ یہ سن کر قاضی نے کہا، سبحان اللہ! کیا گھوڑا کسی بچھڑے کو جن سکتا ہے؟ اور اس نے بچھڑے والے کے حق میں فیصلہ کردیا۔

۴۴۴۷- سلیمان بن احمد، روح بن حاتم بغدادی، محمد بن زنبور، ابوبکر بن عیاش اور ابوحمزۃ الثمالی کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

ایک بادشاہ نے اپنی رعایا سے کہا، اگر میں نے کسی کو صدقہ کرتے ہوئے پایا تو میں اس کے دونوں ہاتھ کاٹ دوں گا، اس اعلان کے بعد ایک فقیر ایک عورت کے پاس آیا اور اس سے کچھ مانگا، تو عورت نے کہا میں کیسے تم پر صدقہ کروں؟ جبکہ بادشاہ صدقہ کرنے والے کے دونوں ہاتھوں کو کاٹنے کا اعلان کرچکا ہے۔ اسکے بعد اس نے پھر عورت سے اصرار کرتے ہوئے کہا، اللہ تعالیٰ کے نام پر مجھے کچھ دیدو۔ اس کا اصرار دیکھ کر عورت کا دل پسیج گیا اور اس نے فقیر کو دو چپاتیاں دیدیں اور کچھ عرصے کے بعد اس کی خبر بادشاہ تک پہنچ گئی۔ اور اس نے اس کے ہاتھ کاٹ دیئے۔ پھر کچھ عرصے کے بعد بادشاہ نے اپنی والدہ سے کہا مجھے کوئی ایسی خوبصورت عورت بتائیے جس سے میں شادی کروں اسکی والدہ نے کہا میں نے ایک عورت دیکھی ہے اور اس جیسی حسن میں کوئی عورت نہیں دیکھی مگر اس میں ایک عیب ہے بادشاہ نے کہا کیا عیب ہے تو اس نے بتایا اس کے دونوں ہاتھ کاٹے ہوئے ہیں بادشاہ نے اپنی والدہ سے کہا

اسے میرے پاس بھیجو جب بادشاہ نے اس عورت کو دیکھا تو اسے اس عورت کا حسن بہت پسند آیا اور اس عورت کی والدہ نے اس سے کہا بادشاہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے یہ سن کر اس عورت نے کہا میں بھی اس سے انشاء اللہ شادی کروں گی، چنانچہ بادشاہ نے اس سے شادی کر لی اور اس کا بڑا اعزاز واکرام کیا۔ کچھ عرصے کے بعد دشمن نے اس ملک پر حملہ کر دیا تو بادشاہ دشمن کے مقابلے کے لئے چلا گیا اور اس نے وہاں سے اپنی والدہ کو خط لکھا اس کی فلاں بیوی کا خیال رکھنا اور اس کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرنا اور اس کے بارے میں خوب نصیحتیں کیں جب وہ پیغام رساں بادشاہ کے گھر پہنچا تو اتفاق سے وہ کچھ دیر کے لئے اس عورت کی سوکنوں کے پاس ٹھہر گیا۔ انہوں نے جب خط دیکھا تو وہ اس بیوی سے حسد کرنے لگیں اور انہوں نے اس پیغام رساں سے خط لیکر اس میں تبدیلی کر دی اور انہوں نے لکھا میری فلاں بیوی کا خیال رکھنا کیونکہ مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کچھ مرد اس کے پاس آتے ہیں۔ اگر یہ بات درست ہے تو اسے گھر سے نکال دینا اور اس کے ساتھ انتہائی برا سلوک کرنا۔ ماں نے جب پڑھا تو اس نے اپنے بیٹے کو جواب لکھا۔ تجھ سے کسی نے جھوٹ بولا ہے اور تمہاری یہ بیوی تو ایک نیک اور پارسا عورت ہے اور ماں نے بادشاہ کے پاس ایک آدمی کو خط دیکر بھیج دیا۔ وہ آدمی جب خط لیکر جانے لگا تو اس نے بھی کچھ دیر کے لئے اس کی دوسری بیویوں کے پاس قیام کیا۔ تو انہوں نے اس سے خط لے لیا اور انہوں نے انکی والدہ کے مضمون کو تبدیل کر کے اس میں لکھا۔ ہاں واقعی تمہاری یہ بیوی ایک فاجر عورت ہے اور اس نے تمہارے جانے کے بعد ایک ناجائز بچے کو بھی جنم دیا ہے۔ جب یہ خط بادشاہ کو پہنچا تو اس نے لکھا اسکے بچے کو اس کی گردن پر باندھ کر اسکو مار مار کر گھر سے نکال دو جب بادشاہ کا یہ خط اس کی والدہ کے پاس پہنچا تو اس نے اس کے سامنے پڑھا اور اسے کہا، گھر سے نکل جاؤ اور اس کا بچہ جو در حقیقت بادشاہ کا بچہ تھا اسکے کندھے پر باندھ دیا اور وہ عورت گھر سے چلی گئی، راستے میں اس کا گزر ایک نہر پر سے ہوا اور اس عورت کو پیاس لگی ہوئی تھی چنانچہ وہ پانی پینے کے ارادے سے گھٹنوں کے بل بیٹھی ہی تھی کہ بچہ گر کر پانی میں ڈوب گیا اور وہ عورت رونے لگی، اسی اثناء میں وہاں سے دو آدمیوں کا گزر ہوا تو انہوں نے اس سے رونے کی وجہ دریافت کی، تو اس عورت نے کہا میرا بیٹا جو میری گردن پر تھا اور میرے ہاتھ بھی نہیں ہیں پانی میں گر کر ڈوب گیا ہے یہ سن کر انہوں نے کہا، کیا تم یہ چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں کو ویسا ہی بنا دے جیسے وہ تھے۔ اس نے کہا جی ہاں، چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس کے ہاتھ بالکل ٹھیک ٹھاک ہو گئے، پھر انہوں نے اس سے کہا تم جانتی ہو ہم کون ہیں؟ اس نے کہا نہیں، اس پر انہوں نے کہا ہم وہی دو چپاتیاں ہیں جو تو نے صدقہ کی تھیں۔

۴۳۴۸- محمد بن احمد بن حسن، اسحٰق بن حسن حربی، محمد بن صلت، ابوکدینہ اور حصین کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

"طیراً ابابیل" (الفیل ـ ۳)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، وہ ایسے پرندے تھے جو سمندر سے نکلے اور انکے سانپوں جیسے سر تھے اور وہ اس وقت تک ابرھہ اور اس کے لشکر کو پتھر مارتے رہے یہاں تک کہ انکی کھالیں چیچک زدہ آدمی کی کھالوں کی طرح ہو گئیں۔ اس دن سے قبل کوئی چیچک زدہ آدمی لوگوں نے نہیں دیکھا تھا اور وہ پرندے نہ اس دن سے پہلے دیکھے گئے تھے اور نہ اس دن کے بعد، ان پرندوں کے حملوں کی تاب نہ لا کر ابرھہ کے لشکر کے ہاتھی بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ ایک وادی میں پہنچ گئے۔

حصین کا بیان ہے کہ عمرو بن میمون نے ارشاد فرمایا، وہ وادی اس سے قبل پانچسو سال تک نہیں بہی تھی لیکن اس وقت اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اس وادی میں پانی جاری کر دیا اور ان ہاتھیوں کو غرق کر دیا۔

۴۳۴۹- محمد بن احمد بن حسن، اسحٰق بن حسن حربی، محمد بن صلت، ابوکدینہ اور حصین کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

''وقدر فیھا اقواتھا فی اربعۃ ایام'' (فصلت:۱۰)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر زمین میں ایسی غذا رکھی ہے جو اس کے رہنے والوں کے لئے مفید ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا سابری مجور سابرہ کے رہنے والوں کے لئے ہی مفید ہے؟ اور یمانی یمن کے رہنے والوں کے لئے ہی مفید ہے۔

۴۳۵۰- سلیمان بن احمد، احمد بن زید حریش، اسحٰق بن ضیف، ابراہیم بن حسن بن ابان اور انکے والد حسن بن ابان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ''وویل للمشرکین الذین لایؤتون الزکاۃ (فصلت ۶-۷)

کے بارے میں ارشاد فرمایا وہ مشرکین لوگ کلمۂ توحید یعنی'' لاالٰہ الااللہ '' نہیں کہتے ہیں اور ''قد افلح من تزکی'' (الاعلیٰ:۱۴)

کے بارے میں ارشاد فرمایا اس کا مصداق وہ شخص ہے جس نے ''لاالٰہ الااللہ '' کہا۔

اور ''ھل لک الی ان تزکی'' (النازعات:۱۸)

کے بارے میں ارشاد فرمایا، تزکیہ اور پاکیزگی اس وقت حاصل ہوگی، جب ''لاالٰہ الااللہ '' کہہ دے۔

اور ''ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا'' (فصلت:۳۰)

کا مصداق آپ نے ''لاالٰہ الااللہ'' کی شہادت کو قرار دیا ہے۔

اور ''الیس منکم رجل رشید'' (ھود:۷۸)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو ''لاالٰہ الااللہ'' کہے۔

اور '' الامن اذن لہ الرحمن وقال صوابا'' (النبأ:۳۸)

میں سے صواب کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا صواباً سے مراد ''لاالٰہ الااللہ'' ہے

اور ''انک لاتخلف المیعاد'' (آل عمران:۱۹۴)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ یہ وعدہ اس شخص کے لئے ہوگا جس نے ''لاالٰہ الااللہ'' کہا ہوگا۔

۴۳۵۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن شریح، محمد بن عیسیٰ اور روح بن عثمان بن غیاث کے اسنادی حوالے سے عکرمہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ''فلاعدوان الا علی الظالمین'' (البقرۃ:۱۹۳)

میں ظالمین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے ''لاالٰہ الااللہ'' نہیں کہا ہوگا۔

۴۳۵۲- احمد بن بندار، احمد بن علی بن جارود، محمد بن اسحٰق، حکام رازی، ابو سنان اور ثابت کے اسنادی حوالے سے عکرمہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ''واذکر ربک اذا نسیت'' (الکھف:۲۴)

میں نسیت کی تفسیر غصے سے کی ہے۔

۴۳۵۳- عبداللہ بن محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، معتمر بن سلیمان اور حکم بن ابان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

''سیماھم فی وجوھھم'' (الفتح:۲۹)

میں سیما کی تفسیر جاگنے سے کی ہے۔

۴۳۵۴- ابومحمد بن حیان، ولید بن ابان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمۃ بن شبیب بلخی، ابراہیم بن حسن اور انکے والد کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے

اس دوران جبکہ ایک آدمی جنت میں لیٹا ہوا ہوگا اور وہ اپنے ہونٹوں کو ہلائے بغیر دل ہی دل میں کہے گا۔ کاش کہ اللہ تعالیٰ

مجھے اجازت دیدیں اور میں جنت میں کھیتی باڑی کروں، ابھی اس کے دل میں یہ خیال ہی آئے گا کہ فرشتے انکی جنت کے دروازے پر ہاتھ باندھے کھڑے ہوں گے اور اسے سلام کریں گے انہیں دیکھ کر یہ شخص بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے گا، تو وہ فرشتے اسے کہیں گے، آپکے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے آپ نے دل میں ایک تمنا کی اور اللہ تعالیٰ کو اس کے بارے میں علم ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیج دیکر بھیجا ہے۔ اور آپکے پروردگار نے آپکو اس بات کی اجازت دیدی ہے کہ آپ یہ بیج بو دیں چنانچہ وہ ان بیجوں کو زمین کھودے بغیر ہی ادھر ادھر پھینک دے گا، تو اس کی آرزو اور ارادے کے مطابق پہاڑوں جیسی اونچی اونچی فصل اگ جائے گی، اور اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش پر سے خطاب کر کے ارشاد فرمائیں گے۔ اے ابن آدم، اب اسے کھاؤ، اور آدم کا بیٹا کبھی سیر نہیں ہوگا۔

۴۳۵۵- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن حسن اور انکے والد کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے

شیطان آدمی کے لئے گناہ کو مزین کرتا ہے اور جب آدمی گناہ کر بیٹھتا ہے تو وہ اس سے بری ہو جاتا ہے اور بندہ اس گناہ کی وجہ سے ہمیشہ روتا رہتا ہے اور اپنے رب کے حضور عاجزی اور مسکنت کا اظہار کرتا ہے۔

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔ تو شیطان اپنی اس حرکت پر نادم ہوتا ہے کہ اس نے کیوں اس آدمی کو گناہ پر ابھارا اور اس کے نتیجے میں اسکے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

۴۳۵۶- ابومحمد بن حیان، ولید بن ابان، ابراہیم بن یوسف، ابراہیم بن حکم اور انکے والد حکم کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جب بھی میرے پروردگار مجھے کسی کام کے کرنے کے لئے بھیجتے ہیں اور میں وہاں پہنچتا ہوں تو باری تعالیٰ کا حکم "کون" مجھ سے پہلے ہی وہاں پہنچ جاتا ہے۔

۴۳۵۷- محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار اور بسام بن عبداللہ مولیٰ بنی اسد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ: انہوں نے عکرمہ سے الماعون کی تفسیر کے بارے میں دریافت کیا تو عکرمہ نے جواب دیا، اس کے معنی ادھار کوئی چیز دینے کے ہیں بسام بن عبداللہ کا بیان ہے کہ انہوں نے پھر سوال کیا۔ اگر کوئی شخص آٹا چھاننے کی چھلنی، ہنڈیا، پیالہ یا گھر کے استعمال کا کوئی اور سامان مانگنے کے باوجود نہ دے۔ تو کیا وہ شخص ہلاکت کی وعید میں داخل ہوگا، جو قرآن کریم میں باری تعالیٰ نے سورۃ ماعون میں عاریۃً معمولی سی چیز نہ دینے والے کے لئے بیان کی ہے اس پر عکرمہ نے جواب دیا اس صورت میں تو وہ ہلاکت کی وعید میں داخل نہیں ہوگا، لیکن اگر وہ نماز سے غفلت بھی کرے اور یہ معمولی اشیاء عاریۃً دینے سے گریز بھی کرے تب وہ اس ہلاکت کی وعید میں داخل ہوگا۔

۴۳۵۸- محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، اسرائیل اور ابوحصین کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عکرمہ نے باری تعالیٰ کے قول "وجئنا ببضاعۃ مزجاۃ" (یوسف: ۸۸) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، حضرت یوسف علیہ السلام کی شریعت میں کھوٹے سکے دینا بھی جائز تھے۔

۴۳۵۹- ابواحمد بن محمد بن احمد، حسن بن سفیان، عبداللہ بن عمر الخطی، ولید بن بکیر، عمر بن نافع کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک (السائحون) (التوبۃ: ۱۱۲)

کا مصداق طالبعلموں کو قرار دیا ہے۔

۴۳۶۰- عبداللہ بن عمر، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن بکیر، شعبہ، اور سماک کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک "کما یئس الکفار من اصحاب القبور" (الممتحنۃ: ۱۳)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، کافر لوگ جب قبر میں داخل ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے وہاں جو ذلت اور عذاب تیار کر کے رکھا ہے اسکا مشاہدہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جائیں گے۔

۴۳۶۱-سلیمان بن احمد، حفص بن عمر الرقی، قبیصہ، سفیان اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو "ابو الضیفان" (مہمان نوازوں کے والد) کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔

۴۳۶۲-حسن بن محمد، عبدالرحمن بن ابی حاتم، ابو سعید الاشج، ابو اسامہ، سفیان ثوری اور انکے والد کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام ابو الضیفان کے لقب سے پکارے جاتے تھے اور آپکے محل کے چار دروازے تھے تاکہ آپ کسی آدمی کی ضیافت سے محروم نہ ہوں۔ چنانچہ محل کے ہر طرف سے گزرنے والے شخص کی ضیافت کا اعزاز آپ حاصل کرتے تھے۔

۴۳۶۳-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ اور ابو عمر دیباج ملائی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد

"ان لدینا انکالا و جحیما" (المزمل۔۱۲)

میں انکالا کی تفسیر بیڑیوں سے کی ہے۔

۴۳۶۴-عبداللہ بن عمر بن جعفر، حاجب بن ابی بکر، احمد بن ابراہیم الدورقی، ابراہیم بن حبیب الشہید اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

اہل سبا کو اللہ تعالیٰ نے وہ نعمتیں عطا فرمائی تھیں، جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تذکرہ کیا ہے اور ان میں سے کچھ لوگ کہانت کا کام بھی کرتے تھے چنانچہ شیاطین چھپ چھپ کر آسمان سے باتیں سنتے اور ان کاہنوں کو بتلایا کرتے تھے، ان کاہنوں میں ایک ایسا کاہن بھی تھا جو اپنی قوم کا سردار اور ایک شریف آدمی تھا اس کے ساتھ ساتھ اسے اللہ تعالیٰ نے اولاد اور مال و دولت بھی کثرت سے عطا کیا تھا، اور وہ کاہن اپنی قوم کو بتلایا کرتا تھا کہ انکی بربادی اور انکی حکومت کے زوال کا وقت قریب آگیا ہے اور عذاب انہیں گھیرنے ہی والا ہے۔ لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ وہ اس عذاب سے بچنے کے لئے کیا تدبیر کرے۔

ایک دن اس نے اسے اپنے بیٹوں میں سے ایک بیٹے جس کا خیال بہت عزت و شرافت والا تھا سے کہا، کل جب سب لوگ جمع ہو جائیں تو میں تمہیں ایک کام کا حکم دوں گا، لیکن تم اس پر عمل نہیں کرنا، اور جب میں تمہیں ڈانٹوں تو تم بھی جواباً مجھے ڈانٹنا، اور جب تمہیں مارنے کے لئے آگے بڑھوں تو تم مجھے ایک تھپڑ لگا دینا۔ یہ سنکر اس بیٹے نے کہا، اے ابا جان! یہ معاملہ بڑا خطرناک ہے، اور آپ مجھے اس کا حکم نہ دیں لیکن وہ کاہن نہیں مانا، اور اس نے کہا، اے میرے بیٹے! دراصل ایک عظیم واقعہ رونما ہونے والا ہے اس لئے ہمارے لئے ایسا کرنا ضروری ہے چنانچہ اگلی صبح جب سب لوگ جمع ہوئے تو اس کاہن نے اپنے بیٹے کو کسی کام کا حکم دیا، لیکن وہ نہیں مانا، اس پر بیٹے نے اسے ڈانٹا تو جواباً بیٹے نے بھی اسے ڈانٹا، اسکے بعد جب وہ بیٹے کو مارنے کے لئے آگے بڑھا ہی تھا کہ بیٹے نے ہدایت کے مطابق اسے ایک تھپڑ لگا دیا۔ اس واقعے کے بعد والد نے کہا، اب تو مجھے ضرور چھری لینی پڑے گی، یہ سن کر لوگوں نے کہا، چھری سے کیا کرو گے، اس پر اس نے کہا میں اس بیٹے کو ذبح کرنا چاہتا ہوں، اس پر لوگوں نے اسے کہا اسے ذبح مت کرو البتہ تادیب کے لئے اس کی کچھ پٹائی کر لو لیکن وہ اسے ذبح کرنے پر ہی اصرار کرتا رہا، ابھی یہ بحث و تکرار ہو ہی رہی تھی کہ اس لڑکے کے ماموں آگئے اور انہوں نے کہا ہم تمہیں بیٹے کو ذبح کرنے نہیں دیں گے کیونکہ اگر تم اسے ذبح کر دو گے تو یہ عمر بھر کے لئے شرمندگی اور عار کا باعث بن جائے گا، اس کے بعد اس نے ان لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا میرا اس شہر میں زندگی گزارنے کا کیا فائدہ جس میں لوگ میرے اور میرے بیٹے کے درمیان حائل ہو جائیں۔ اور مجھے آزادی کے ساتھ زندگی نہ گزارنے دیں، میں یہ شہر چھوڑ کر جا رہا ہوں لہٰذا مجھ سے میری تمام جائیداد

اور مکان وغیرہ خرید لو اور یہ کہہ کر اس نے اپنی ساری جائیداد اور سامان لوگوں کو بیچ دیا۔

پھر اس نے ساری قوم سے مخاطب ہو کر کہا اے میری قوم تمہارے زوال کا معاملہ قریب آ گیا ہے اور ایک عذاب تمہیں گھیرنے ہی والا ہے۔

تم میں سے جو شخص دور دراز کا سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ عمان کو لازم پکڑے اور جو شخص شراب اور خمر چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ بصریٰ کو لازم پکڑے، اور جو شخص کیچڑ میں ثابت قدم رہنے والی سواریوں اور محلوں میں قیام کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ کھجوروں والی زمین یثرب کو لازم پکڑے۔ چنانچہ وہ اور کچھ لوگ عمان کی طرف گئے، اور کچھ لوگ بصریٰ گئے اور یہ قوم غسان تھے اور اوس وخزرج بن کعب بن عمرو اور خزاعہ یثرب جانے کے لئے نکلے جب یہ بطن مر کے مقام پر پہنچے تو خزاعہ نے کہا یہ رہنے کے لئے ایک عمدہ جگہ ہے اور اس کا کوئی بدلہ نہیں، ہم تو یہاں ہی قیام کریں گے لہٰذا وہ الگ ہو گئے اور اسی بناء پر انہیں خزاعہ کہا گیا کیونکہ وہ اپنے ساتھیوں سے الگ ہو گئے تھے اور اوس اور خزرج آگے چلے گئے یہاں تک کہ وہ یثرب میں مقیم ہوئے۔

۴۳۶۵-حسین بن محمد بن علی، یحییٰ بن محمد، یوسف بن موسیٰ، جریر اور حصین بن عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

جب حضرت آدم علیہ السلام کے جسم میں روح پھونکی گئی، تو جب وہ آپ کے سر میں گزرنے لگی، آپ کو چھینک آئی جس پر آپ نے الحمد للہ کہا اور فرشتوں نے یرحمک اللہ کہا اور آپ روح کے پاؤں تک پہنچنے سے پہلے ہی اٹھ کر کھڑے ہونے لگے، اس پر کہا گیا۔ ''خلق الانسان من عجل'' (ترجمہ:) انسان کو جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔

۴۳۶۶-حسین بن محمد، یزید بن اسماعیل بن خلال، عباس بن عبداللہ الثقفی، حفص بن عمر قرنی اور حکم بن ابان کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے:

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام سے فرمایا اے یوسف میں نے تمہارے اپنے بھائیوں کو معاف کرنے کی وجہ سے ذکر کرنے والوں کے درمیان تمہارا ذکر بلند کیا۔

۴۳۶۷-حسن، عبدالرحمٰن بن سعید بن ہارون، مسلم بن جنادۃ، وکیع بن جراح سفیان اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا میں نے کڑواہٹ کو چکھا ہے لیکن میں نے فقر وفاقے سے زیادہ کڑوی چیز نہیں پائی اور میں نے بھاری بوجھ اٹھایا لیکن برے پڑوسی سے زیادہ بھاری بوجھ میں نے نہیں پایا اور اگر بات چیت چاندی کی ہوتی تو خاموشی یقیناً سونا ہوتی۔

۴۳۶۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، عبدالرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایوب نے عکرمہ سے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ''وما رمیت اذ رمیت'' (الانفال:۱۷)
کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا آپ ﷺ کے ہاتھ سے جو چیز بھی گری تو وہ کسی نہ کسی کی آنکھ میں جا کر پڑی''

۴۳۶۹-ابومحمد بن حیان، ابوالعباس ہروی، طلف بن ہشام، ابوالاحوص اور خصیف کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ''زنیم'' (القلم:۱۳) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اس سے مراد ایسا کمینہ آدمی ہے جو اپنے کمینہ پن کی وجہ سے مشہور ہو اور اسی کی وجہ سے وہ جانا جاتا ہو، جیسا کہ بکری اپنے کمینے پن کی وجہ سے مشہور ہے۔

۴۳۷۰- ابومحمد بن حیان، علی بن سعید عسکری، عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید اور سلمہ بن حجاج ابوبشر کے سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔
"الذین یؤذون اللہ ورسولہ" (الاحزاب:۵۷)
کا مصداق تصاویر بنانے والے لوگوں کو قرار دیا ہے۔

۴۳۷۱- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد اور حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:
عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔
"وبلغت القلوب الحناجر" (الاحزاب:۱۰)
کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرمایا، اگر دل حرکت کرتے یا اپنی جگہ سے ہٹ جاتے تو آدمی کی جان ہی چلی جائے اور اس آیت کا معنی خوف کی وجہ سے انسان کے دل کا دھڑکنا ہے۔

۴۳۷۲- ابومحمد بن حیان، ابو یحییٰ الرازی، سہل بن عثمان، یحییٰ بن یمان اور ایک شیخ کے اسنادی سلسلے سے منقول ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:
"ولکنکم فتنتم انفسکم وتربصتم وغرتکم الامانی" حتی جاء امر اللہ وغرکم باللہ الغرور" (الحدید:۱۴)
کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے خواہشات نفسانی کے ذریعے اپنے آپ کو آزمائش میں ڈالا اور توبہ کا انتظار کرتے رہے، اور آج کا کام کل پر ڈالنے کی عادت نے تمہیں دھوکے میں ڈالے رکھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ گیا اور شیطان نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دھوکے میں ڈالے رکھا۔

۴۳۷۳- ابومحمد بن حیان، اسحق بن ابراہیم، فہر بن عبداللہ ابوشامہ، یزید بن حیان، ہارون نحوی اور سعید کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ: عکرمہ نے ارشاد فرمایا، جو شخص سورہ یسین کی تلاوت کرے گا وہ اس دن شام ہونے تک خوش وخرم رہے گا۔

۴۳۷۴- مؤلف حلیہ اپنے والد، محمد بن احمد بن یزید زہری، سہل بن عبداللہ، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن حکم بن ابان اپنے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے آسمان میری بات غور سے سن اور اے زمین میری بات پر کان لگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں کے احوال بیان کرنا چاہتے ہیں میں نے اپنے بندوں میں سے کچھ بندوں کے بارے میں ارادہ کیا اور میں نے انہیں اپنی نعمت میں پالا اور انہیں اپنے لئے خاص کیا لیکن انہوں نے میری عزت کو لوٹا دیا اور میرے غیر کی اطاعت کی اور میری وعدہ خلافی کی، حالانکہ گائے اپنے دشمن کو اور گدھا اپنے مالکوں کو پہچانتا ہے اور ان کے لئے خوف زدہ ہوتا ہے، لہٰذا ہلاکت ہے ایسے لوگوں کے لئے جنکے گناہ بڑھ گئے ہیں اور انکے دل سخت ہو گئے ہیں اور انہوں نے اس کام کو ترک کر دیا ہے جس پر وہ تھے، انہوں نے میری وجہ سے عزت حاصل کی اور میری وجہ سے وہ بلند ہوئے لیکن انہوں نے میری بات کو چھوڑ دیا اور اس کام کو چھوڑ دیا جسے وہ کیا کرتے تھے اور میری نافرمانی کا کام کیا، حالانکہ وہ میری کتاب پڑھتے ہیں لیکن میری مرضی کے خلاف میرے دین کو سمجھتے ہیں اور میرے غیر کی قربانی کے قریب ہوتے ہیں اور میں نے انہیں اپنے آپ سے دور کر دیا ہے اور وہ ایسے جانور ذبح کرتے ہیں جو انہوں نے میری مخلوق سے غصب کئے ہیں، وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں لیکن انکی نماز اوپر نہیں جاتی ہے اور وہ مجھے پکارتے ہیں لیکن انکی دعا میری طرف نہیں چڑھتی ہے مسجد ان کو جاتے ہیں تو ان کے کپڑے مال غنیمت میں سے خیانت کردہ ہوتے ہیں مجھ سے میری رحمت کا سوال کرتے ہیں جبکہ ان لوگوں سے قتال کرتے ہیں جو مجھ سے مانگتے ہیں، چنانچہ یہ لوگ اگر مظلوم سے انصاف کرتے اور یتیم سے عدل کرتے اور انکے حق میں

فیصلے کرتے، گناہوں سے پاک صاف ہوتے اور میری نافرمانی کو بالکل چھوڑ دیتے پھر مجھ سے اگر یہ لوگ مانگتے تو جو کچھ مجھ سے مانگتے میں انہیں ضرور دیتا اور اپنی جنت کو ان کے لئے بطور مہمانی کے تیار کرتا اور وہاں پر میرے اور انکے درمیان کوئی پیغام رساں نہیں ہوتا لیکن انہوں نے میرے معاملے میں جرأت کا مظاہرہ کیا اور میرے بندوں پر ظلم کیا، چنانچہ یتیم کے ولی نے اس کا مال ہضم کرلیا اور جس کے پاس امانت رکھی گئی تھی وہ اس امانت کو ہضم کر گیا۔

اور انہوں نے حق کا انکار کیا اور سردار اور اس کے ماتحت اس انکار حق میں برابر کے شریک ہیں اور یہ پیغام رساں نے رشوت دی اور جس نے اسے بھیجا تھا وہ بھی اس کام میں شریک ہے، سردار اور قوم کا متقدا رشوت دیتا ہے اور اس کے ماتحت لوگ بھی اس کے ساتھ شریک ہوتے ہیں، ان لوگوں کے لئے ہلاکت اور بربادی ہے، اگر میرا وعدہ آگیا تو یہ پتھر میں بھی ہوئے تو وہ پتھر میرے ایک حکم سے پھٹ جائے گا اور اگر یہ لوگ مٹی میں دفن ہو جائیں تو وہ میری اطاعت میں آکر ان سے اڑ جائے گی، شہروں اور ان کو آباد کرنے والوں کے لئے تباہی اور بربادی ہے، میں ان پر درندوں کو مسلط کروں گا، میں ان شہروں میں شادی بیاہ کی مبارکبادوں کے بعد الوکی آوازوں اور گھوڑوں کے ہنہنانے کے بعد بھیڑیوں کی چیخ وپکار، محلات کے بلند ہونے کے بعد جنگلی جانوروں کے غولوں اور چراغ کی روشنیوں کے بعد غبار کو لوٹاؤں گا اور میں انکے تلاوت قرآن کے حلقوں کو خرگوشوں کو دوڑانے، مسجدوں کی تعمیر کو جانور باندھنے کی جگہ کی صفائی ستھرائی، بادشاہ کے تاج کو پرندوں کی پھڑپھڑاہٹ، عزت کو ذلت، نعمت کو بھوک، بادشاہت کو غلامی، میں تبدیل کردوں گا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں سے کسی نے سوال کیا، اے میرے پروردگار میں آپکی رحمت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپکے سامنے بات کرتا ہوں اور کیا یہ بات کرنا مجھے نفع دے گا؟ حالانکہ میں مٹی سے زیادہ حقیر ہوں، ... کیا آپ ان دلوں کو ڈرانے والے، اس قوم کو ہلاک کرنے والے ہیں حالانکہ یہ آپکے خلیل ابراہیم کی اولاد ہیں اور آپ کے منتخب کردہ موسیٰ کی امت ہیں اور آپ کے نبی داؤد کی قوم ہیں تو کون سی امت اس امت کے بعد نافرمانی کرے گی اور کون سی بستی اس بستی کے بعد آپ کی نافرمانی کرے گی، یہ سن کر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، مجھے ان کی کثرت پر کوئی فخر نہیں اور نہ ہی مجھے ان کو ہلاک کر دینے کے بعد کوئی تنگی محسوس ہوگی اور میں نے ابراہیم، موسیٰ اور داؤد کی عزت تو اپنی اطاعت کی بناء پر کی ہے، اگر یہ لوگ بھی میری نافرمانی کرتے تو میں انہیں گناہ گاروں کے مرتبے سے بھی نیچے پہنچا دیتا۔

۵۴۷۵-عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمہ بن شبیب اور ابراہیم بن حکم بن ابان کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے انکے والد کا بیان ہے:

وہ ایک مرتبہ ابن داؤد کے گھر میں عکرمہ کے پاس تشریف فرما تھے اور عکرمہ ابن داؤد کے ہاں ساحل کے قریب ٹھہرے ہوئے تھے کہ اسی اثناء میں ان لوگوں کا تذکرہ ہونے لگا جو سمندر میں غرق ہو جاتے ہیں، اس پر عکرمہ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جو لوگ سمندر میں ڈوبتے ہیں انکے گوشت کو مچھلیاں کھا جاتی ہیں اور ان میں سے سوائے چٹختی ہوئی ہڈیوں کے کچھ باقی نہیں بچتا ہے۔ پھر انہیں سمندر کی موجیں ادھر ادھر الٹ پلٹ کرتے کرتے ساحل پر لے آتی ہیں، کچھ عرصے تک یہ خشکی میں پڑی رہتی ہیں یہاں تک کہ بوسیدہ ہو جاتی ہیں اور ان پر اونٹوں کا گزر ہوتا ہے تو وہ انہیں کھا جاتے ہیں پھر یہ ان کا گوبر بن کر نکلتی ہیں اسی اثناء میں کچھ لوگوں کا گزر وہاں سے ہوتا ہے تو وہ وہاں پر قیام کرتے ہیں اور اونٹوں کی ان مینگنیوں کو لیکر جلاتے ہیں پھر وہ آگ بجھ جاتی ہے اور ہوا آکر اس راکھ کو زمین پر ڈال دیتی ہے، پھر جب صور پھونکا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

"فاذاھم قیام ینظرون" (الزمر:۶۸)

ترجمہ: یکایک وہ لوگ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔

اور یہ غرق ہونے والے لوگ اور قبروں میں مدفون لوگ بالکل ایک ہی طرح کھڑے ہو جائیں گے۔

۴۳۷۶-عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن حکم بن ابان اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو جنت سے اور ایک آدمی کو جہنم سے نکالیں گے اور انہیں اپنے سامنے کھڑا کریں گے پھر جنتی سے پوچھیں گے، اے میرے بندے تو نے جنت میں اپنے آرام کی جگہ کو کیسا پایا ہے؟ اس پر وہ کہے گا، بہترین جگہ جس کا لوگ تذکرہ کرتے تھے پھر اپنی بیویوں اور جنت کی دوسری نعمتوں کا تذکرہ کرے گا، اسکے بعد اللہ جہنمی آدمی سے پوچھیں گے، تو نے جہنم میں اپنے آرام کی جگہ کو کیسا پایا ہے؟ اس پر وہ کہے گا، بدترین جگہ جس کا لوگ تذکرہ کیا کرتے تھے۔

پھر وہ جہنم کے سانپوں، بچھوؤں، بھڑوں اور اس کے مختلف اقسام کے عذاب کا تذکرہ کرے گا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ اسے کہیں گے، اے میرے بندے اگر میں تمہیں آگ سے نکال دوں تو تم مجھے کیا دو گے؟ اس پر وہ کہے گا، اے میرے پروردگار میرے پاس کیا ہے جو میں تمہیں دے سکوں تب اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے، اگر تمہارے پاس سونے کا پہاڑ ہوتا تو کیا تم اسے مجھے دیتے کہ میں اسکے بدلے میں تمہیں جہنم سے نجات دے دوں؟

وہ آدمی کہے گا جی ہاں، اس پر باری تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا ہے میں دنیا میں تم سے سونے کے پہاڑ سے آسان چیز تم سے مانگی تھی لیکن تو نے وہ نہیں دی۔ میں نے تم سے کہا تھا مجھے پکارو تا کہ میں تمہاری دعا کو قبول کروں، مجھ سے مغفرت طلب کرو تا کہ میں تمہیں معاف کر دوں اور مجھ سے سوال کرو تا کہ میں تمہیں عطا کروں، لیکن تم تو پیٹھ پھیر پھیر کے بھاگتے رہے۔

۴۳۷۷-عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن حکم، اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

جس آدمی کو بھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حساب کے لئے اپنے قریب کریں گے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے اس حال میں لوٹے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف فرما دیا ہوگا۔

۴۳۷۸-عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن حکم بن ابان، اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

ہر چیز کے لئے ایک بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد اچھے اخلاق ہیں''

۴۳۷۹-عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمہ، ابراہیم بن حکم بن ابان اور انکے والد کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

اللہ تعالیٰ کے ایک نبی نے اللہ تعالیٰ کے سامنے بھوکے اور ننگے ہونے کی شکایت کی اس پر باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ میں نے تمہاری طرف سے شرک کے دروازے کو مکمل طور پر بند کر دیا۔

۴۳۸۰-عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمہ، ابراہیم بن حکم اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

آسمانوں میں ایک فرشتہ ہے جس کا نام ہے اسماعیل، اگر اسے اجازت دیدی جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے اور آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیا جائے تو زمین میں جتنے بھی لوگ ہیں سب کے سب مر جائیں گے۔

۴۳۸۱-ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن حکم اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

سورج کی وسعت زمین کی وسعت سے تین گنا زیادہ ہے اور چاند کی وسعت زمین کی وسعت کے برابر ہے اور عکرمہ نے

مزید بیان فرمایا، جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو عرش کے نیچے ایک سمندر میں داخل ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے اور جب صبح کرتا ہے تو وہ اپنے رب سے دوبارہ نکلنے پر معافی طلب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرماتے ہیں کس لئے یہ معافی طلب کر رہے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ کو بخوبی علم ہے، اس پر وہ کہتا ہے جب میں نکلتا ہوں تو کچھ لوگ آپ کو چھوڑ کر میری عبادت کرتے ہیں یہ سن کر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے چلے جاؤ اور تم پر اس عبادت کرنے کا کوئی گناہ نہیں، ان لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے، اور میں انکی طرف دس ہزار فرشتے بھیجوں گا جو انہیں جہنم کی طرف ہنکا کر لیجائیں گے یہاں تک کہ انہیں جہنم میں داخل کر دیں گے۔

عکرمہ کی مسندات: عکرمہ نے کئی صحابہ سے مسند احادیث روایت کی ہیں جن میں حبر الامہ اور انکے مولیٰ حضرت عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ، ابوسعید خدریؓ، ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ وغیرہ کے نام مشہور ہیں۔

اور آپ سے بڑے بڑے تابعین اور بھلائی کے سرداروں نے احادیث روایت کی ہیں جن میں طاؤس، عطاء بن ابی رباح، مجاہد، ابوالشعثاء، الشعبی، ابواسحٰق، محمد بن سیرین، سعید بن جبیر، عمرو بن دینار، ابراہیم نخعی، ابوجعفر محمد بن علی بن حسین، زہری، ابوالزبیر، یحییٰ بن سعید انصاری، قتادہ، ثابت، حلال بن خباب، سماک بن حرب، سلمہ بن کہیل، سعید بن مسروق، منصور بن معتمر، اعمش، ابوسعید بقال، ایوب سختیانی، محمد بن کثیر، خالد حذاء، عطاء خراسانی، عبدالکریم جزری، خصیف بن عبدالرحمٰن وغیرہ قابل ذکر ہیں، انکے علاوہ بھی بے شمار تابعین اور ائمہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

۴۳۸۲- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسحٰق، ابوسہل معاذ بن شعبہ، عباد بن ... ہلال بن خباب اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

''نبی اکرم ﷺ نے جبل احد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا آپ کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ محمد کی اولاد کے پاس اس پہاڑ جتنا سونا ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور جس وقت اس دنیا سے رخصت ہو تو اس کے پاس اس میں سے ایک درہم یا ایک دینار بھی ہو۔''

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مزید ارشاد فرمایا، آپکی وہ زرہ جسے آپ پہن کر قتال کیا کرتے تھے آپکی وفات کے وقت تیس صاع جو کے عوض رہن رکھوائی ہوئی تھی اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دنیا سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ نہ تو آپکے پاس کچھ دینار تھے اور نہ کچھ درہم بلکہ بعض اوقات آپ ﷺ اور آپکی اولاد کئی کئی راتیں اس طرح گزارتے تھے کہ آپ کو رات کا کھانا میسر نہ ہوتا تھا اور آپ بھوکے سوتے تھے۔

یہ حدیث اس طریق کے علاوہ دوسرے طریق سے بھی ثابت ہے اور صحیح ہے۔

اور عکرمہ سے روایت کرنے والے صرف حلال بن خباب ہی ہیں۔

۴۳۸۳- حسن بن محمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون حمال، عبداللہ بن معاویہ جمحی، ثابت بن زید ابوزید، حلال بن خباب اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد ہے۔

نبی کریم ﷺ اور آپ کے گھر والے پے در پے کئی کئی راتیں اسی طرح گزارتے تھے کہ آپ کی روٹی اکثر و بیشتر جو کی ہوتی تھی

یہ حدیث عروہ بن زبیرؓ وغیرہ سے حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے اور سند سے یہ حدیث ثابت ہے، جبکہ عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور عکرمہ سے اس حدیث کو صرف حلال نے ہی روایت کیا ہے۔

۴۳۸۴- حسن بن محمد، موسیٰ بن ہارون، عبداللہ بن معاویہ جمحی، ثابت بن زید ابوزید، ہلال بن خباب اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے

نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کا بیان ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تشریف لائے اور آپ ایک چٹائی پر سوئے ہوئے تھے جس کے نشانات آپ ﷺ کے پہلو مبارک پر پڑ گئے تھے، یہ صورتحال دیکھ کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ! اگر آپ اس سے اچھا بستر بنا لیتے تو؟ اس پر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نہیں مجھے دنیا سے کیا واسطہ، مجھے دنیا سے کیا واسطہ؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میری اور دنیا کی مثال تو اس مسافر کی سی ہے جو ایک گرم دن میں سفر کرتا ہے پھر دن کا کچھ حصہ کسی درخت کے نیچے سائے میں آرام کرتا ہے پھر اس درخت کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔[1]

یہ حدیث کئی طرق سے ثابت ہے اور اسے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور کئی دوسرے صحابہ نے بھی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا ہے لیکن عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اسے روایت کرنے میں ہلال بن خباب منفرد ہیں۔

۴۳۸۵- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، مسلم بن ابراہیم، وہیب، ایوب، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو دوست بناتا۔[2]

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے امام بخاری نے اپنی جامع میں مسلم عن عکرمہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۳۸۶- علی بن احمد بن علی مصیصی، ہیثم بن خالد مصیصی، داؤد بن منصور، جریر بن حازم، یعلی بن حکیم اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کا بیان ہے۔

رسول اکرم ﷺ اپنے مرض وفات میں اپنا سر ایک کپڑے سے باندھے ہوئے تشریف لائے پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اپنی عادت مبارکہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرمائی اور پھر ارشاد فرمایا:

ابوبکر بن ابی قحافہ سے زیادہ کسی کا مجھ پر جانی مالی احسان نہیں ہے اور اگر میں کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن اسلام کی دوستی افضل ہے (مسجد نبوی میں کھلنے والی) ہر کھڑکی بند کر دو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔[3]

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام بخاری اور مسلم دونوں نے اس حدیث کو عبید بن جبیر اور بشر بن سعید، عن ابی سعید خدری کے طریق سے روایت کیا ہے جبکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے تنہا اسے عکرمہ کے طریق سے بھی نقل کیا ہے اور اسے عبداللہ بن محمد جعفی نے وھب عن جریر بن حازم عن ابیہ عن یعلی کے طریق سے اسے نقل کیا ہے۔

۴۳۸۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالوہاب بن عطاء، عباد بن منصور، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شخص کے بارے میں جو کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے حکم دیا کہ فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر ڈالو۔[4]

---

[1] صحیح البخاری ۲۱۳/۳، ومسند الامام احمد ۳۰۱/۱، والمستدرک ۳۱۰/۴ وطبقات ابن سعد ۱۵۹/۲/۱، والترغیب والترهیب ۱۹۹/۴، وفتح الباری ۲۴۸/۵ وکشف الخفا ۲۱۸/۲

[2] و[3] صحیح البخاری ۴/۵، وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب فتح الباری ۱۷/۷، ۲۲، ۲۰۸

[4] مسند الامام احمد ۳۰۰/۱ والسنن الکبری للبیهقی ۲۳۲/۸ والمستدرک ۳۵۵/۴، والترغیب والترهیب ۲۸۸/۳، ونصب الرایة ۳۳۹/۳، ۳۴۰ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۲/۱۱، وکشف الخفا ۱۸۰/۱

عکرمہ عن ابن عباسؓ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے عباد بن منصور کے حوالے سے سب سے عالی سند کے ساتھ یہی طریق نقل کیا ہے۔

۴۳۸۸-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد الطیالسی، عباد بن منصور، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''اثمد'' کو لازم پکڑو، کیونکہ یہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔[1]

عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اس طریق کے علاوہ کسی دوسرے طریق سے عباد کے حوالے سے اسے عالی سند کے ساتھ نقل نہیں کیا ہے۔

۴۳۸۹-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان، مسعر، سماک، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اللہ کی قسم میں قریش سے جہاد کروں گا اور آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا، اور کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد آپ نے ان شاء اللہ کہا''[2]

مسعر عن ہشام کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اس حدیث کو صرف عبدالعزیز بن ابان کے حوالے سے عالی سند سے نقل کیا ہے۔

۴۳۹۰-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن عمر واقدی، عبدالحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد ہے میں نے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے سورج گرہن کی نماز پڑھی مگر میں نے آپ سے ایک حرف بھی نہیں سنا یعنی آپ نے سراً تلاوت فرمائی، جہراً تلاوت نہیں فرمائی۔

۴۳۹۱-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی، محمد بن یونس کدیمی، سعید بن سفیان، محمد ری، سعید بن عبداللہ، جبیر بن حیہ اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے۔

رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لایا گیا، جنہوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا اور کچھ یہودی لوگ بھی آپ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا، اے ابوالقاسم، ہماری عورتیں خوبصورت چہروں والی ہیں اور ہم اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ انکے چہروں پر کوئلہ ملا جائے، یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اللہ تعالیٰ نے منہ کالا کرنے کا حکم نہیں دیا اور انکے حسن کا انجام جہنم کی آگ ہے۔ چنانچہ آپ نے انہیں رجم کرنے کا حکم دیا۔

۴۳۹۲-ابواسحٰق بن ابراہیم بن محمد، محمد بن احمد مؤمل، زیاد بن ایوب، محاربی، لیث، عبدالملک عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

اپنے بھائی سے نہ تو جھگڑا کرو اور نہ ہی اس سے مزاح کرو اور نہ ہی اس سے وعدہ کرکے اسکی خلاف ورزی کرو''[3]

۱۔ المستدرک ۲۰۷/۴ وسنن ابن ماجة ۳۴۹۵، ۳۴۹۷ وسنن الترمذی ۱۷۵۷ والسنن الکبری للبیھقی ۲۱۱/۴، ۳۳۶/۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰۷۰۲ وفتح الباری ۱۵۷/۱۰ والترغیب والترھیب ۱۲۳/۳

۲۔ سنن ابی داؤد ۳۲۸۵ والسنن الکبری للبیھقی ۴۷/۱۰، ۴۸ والمصنف لعبد الرزاق ۱۱۳۰۶، ۱۶۱۲۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۸۲/۱۱ ومجمع الزوائد ۱۸۲/۴

۳۔ ومشکاۃ المصابیح ۴۸۹۲ وکشف الخفاء ۲۰۱/۲ واتحاف السادۃ المتقین ۴۹۹/۷. وتخریج الاحیاء ۱۶۸/۲

عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور ان سے روایت کرنے والے صرف عبدالملک ہی ہیں جبکہ عبدالملک سے روایت کرنے میں بھی لیث منفرد ہیں

۴۳۹۳- قاضی محمد بن احمد، سالم بن احمد، سالم بن عاصم، قاضی ابواسحٰق بن حمزہ، محمد بن احمد بن یزید زہری، عبداللہ بن محمد بن یزید، محمد بن بکر برسانی، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، عکرمہ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عمرؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

نبی اکرم ﷺ نے ایام التشریق میں ایک منادی بھیجا، تاکہ وہ یہ اعلان کرے، یہ کھانے پینے کے دن ہیں اور منادی کرنے والے حضرت بلالؓ تھے۔

یہ حدیث قتادہ اور عکرمہ کے طریق سے غریب ہے اور اسے صرف محمد بن بکر نے سعید سے نقل کیا ہے۔

۴۳۹۴- وفد عبدالقیس کی آمد: احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، ابان، قتادہ، سعید اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

قبیلہ عبدالقیس کا وفد نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور انہوں نے کہا ہم ربیعہ کا ایک قبیلہ ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں اور ہم آپ کے پاس صرف اشہر حرم میں ہی آسکتے ہیں لہٰذا ہمیں ایسے کام کا حکم دیجئے کہ ہم اس پر عمل کرکے جنت میں داخل ہوں اور ہمارے پیچھے جو لوگ ہیں انہیں بھی ہم اسکی طرف بلائیں، چنانچہ آپ نے انہیں چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع کیا، آپ نے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے، رمضان کے روزے رکھنے بیت اللہ کا حج کرنے اور مال غنیمت میں سے خمس دینے کا حکم دیا، اور انہیں چار چیزوں سبز رنگ کئے ہوئے گھڑے، کدو کے تونبے، کھجور کے کھوکھلے تنے اور روغن زفت (تارکول) لگائے ہوئے مٹکوں میں نبیذ سے بنانے منع کیا۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے ابوحمزہ عن ابن عباسؓ کے طریق سے، جبکہ قتادہ عن سعید اور عکرمہ کے طریق سے غریب ہے۔

۴۳۹۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، اسماعیل بن عمرو، مندل، اسد بن عطاء، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کوئی شخص بھی وہاں کھڑا نہ ہو جہاں کسی پر ظلم ہو رہا ہو۔ کیونکہ جو شخص ظالم کے پاس کھڑا ہوا اور اسے ظلم سے نہ روکے اس پر بھی آسمان سے لعنت نازل ہوتی ہے۔ اور کوئی شخص بھی وہاں کھڑا نہ ہو جہاں کسی کو ناجائز قتل کیا جارہا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت اس شخص پر بھی نازل ہوتی ہے جو قتل کے وقت موجود ہو اور اسے روکنے کی کوشش نہ کرے۔[1]

یہ حدیث اسد اور عکرمہ کے طریق سے غریب ہے اور اسے مندل بن علی عنزی کے سوا کسی نے بھی روایت نہیں کیا ہے۔

۴۳۹۶- سلیمان بن احمد، جبیر بن عیسیٰ مقری مصری، یحییٰ بن سلیمان قرشی، فضیل بن عیاض، منصور عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک شخص پر ہوا جو بے چین تھا، تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگے کہ اسے معاف فرمادیں (اور اس اضطراب کی کیفیت کو اس سے دور فرمادیں) تو آپ سے کہا گیا اس کو جو تکلیف پہنچی ہے وہ ابلیس کا اس پر غلبہ نہیں بلکہ اس نے اپنے آپ کو میرے لئے بھوکا رکھا ہے۔ اس وجہ سے اسے یہ تکلیف ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں، اور میں ہر روز اسے کئی مرتبہ

---

[1] البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ۹/ ۲۴۹ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/ ۲۶۰ ومجمع الزوائد ۶/ ۲۸۴ والترغیب والترہیب ۳/ ۲۰۳ وکنز العمال ۱۱/ ۱۳۴۱

شفقت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور اسے کہیے کہ وہ آپ کے لئے دعا کرے کیونکہ ہر دن میرے یہاں اس کی دعا قبول کیجاتی ہے۔اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا'' دنیا میں سیر ہونے والے اکل بھوکے ہوں گے''۔[1]

فضیل،منصور اور عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور فضیل سے روایت کرنے والے صرف یحیٰی بن سلیمان ہیں جنکے بارے میں محدثین نے کلام کیا ہے۔

۴۳۹۷-احمد بن یعقوب،ابوشعیب حرانی،یحیٰی بن عبداللہ بابلی،ایوب بن نھیک اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

'' قد جعل ربک تحتک سریا''(مریم ۲۴)

میں سریا کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ایک نہر تھی جسے اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا تھا،تاکہ حضرت مریم علیہا السلام اس سے پانی پئیں۔[2]

عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور ان سے صرف ایوب بن نہیک نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور ایوب بن نہیک سے صرف یحیٰی بن عبداللہ نے روایت کیا ہے۔

۴۳۹۸-ابواسحٰق بن حمزہ،محمد بن جعفر،ابراہیم بن شریک،شہاب بن عباد،سعید بن حسن،عبداللہ بن حسن،عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

آدمی کا اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جانا شہادت ہے''[3]

عبداللہ بن حسن عن عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے سعید بن حسین کے علاوہ اس حدیث کو کسی نے روایت نہیں کیا ہے،اور سعید بن حسین کوفی ہیں۔

۴۳۹۹-محمد بن احمد بن علی،محمد بن یونس کدیمی،حمید بن زیاد،شعبہ،عمارۃ بن ابی حفصہ اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت ابوہریرۃؓ کا ارشاد ہے

نبی اکرم ﷺ کو جب چھینک آتی تو آپ اپنے چہرے کو کپڑے سے ڈھانپ دیتے تھے اور اپنا ہاتھ مبارک اپنی پلکوں پر رکھ دیتے تھے''

عمارۃ اور عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور شعبہ کے طریق سے یہ اس کی سب سے عالی سند ہے۔

۴۴۰۰-محمد بن احمد بن علی،حارث بن ابی اسامہ،یزید بن ہارون،ہشیم،اسحٰق بن مالک حضرمی،عکرمہ اور حضرت ابوہریرۃؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

''جس شخص نے کسی کو قسم دلائی اور وہ سمجھتا ہے کہ وہ اس قسم کو پوری کروادے گا مگر اس نے ایسا نہیں کیا تو اس کا گناہ اسی شخص پر ہوگا جس نے باوجود قدرت کے قسم پوری نہیں کروائی''[4]

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/ ۲۹۷ و مجمع الزوائد ۱۰/ ۲۵۰ و اتحاف السادۃ المتقین ۷/ ۳۹۱ والاحادیث الضعیفۃ ۳۱۶ والترغیب والترھیب ۳/ ۱۳۷ و کنز العمال ۶۱۵۶

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۳۴۶، و مجمع الزوائد ۷/ ۵۵ و تفسیر ابن کثیر ۵/ ۲۱۸، ۲۱۹، والدر المنثور ۴/ ۲۶۸ والاحادیث الصحیحۃ ۳/ ۱۸۹

۳۔ صحیح البخاری ۳/ ۱۷۹ و صحیح مسلم کتاب الایمان ۲۲۶، وفتح الباری ۵/ ۱۲۳، ۹/ ۶۱

۴۔ سنن الدارقطنی ۴/ ۱۴۲ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰/ ۴۱، وکنز العمال ۴۶۳۶۱

عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے، اور ان سے روایت کرنے میں اسحق، جبکہ اسحق سے روایت کرنے میں بقیہ منفرد ہیں۔

۳۳۰۰- احمد بن جعفر بن سعید، عبید بن حسن بن سلیمان بن حرب، حوشب بن عقیل، مہدی عبدی، عکرمہ اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

"رسول اکرم ﷺ نے عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔[1]

عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے، اور اسکی روایت میں مہدی اور حوشب منفرد ہیں۔

۳۳۰۱- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، یزید بن ابی حکیم اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حضرت عائشہ کا ارشاد ہے ہم نے کھجور اور پانی بھی کبھی سیر ہو کر نہیں تناول فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نضیر کو جلا وطن کیا اور بنو قریظہ کو ہلاک کیا"

۳۳۰۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر قواریری، یزید بن زریع، عمارۃ بن ابی حفصہ، عکرمہ اور حضرت عائشہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

"رسول اکرم ﷺ پر دو اونی موٹی موٹی اور کھردری قسم کی چادریں ہوتی تھیں تو حضرت عائشہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپکے یہ دونوں کپڑے موٹے اور کھردرے ہیں اور آپ کو ان میں پسینہ آتا ہے تو یہ بھاری ہو جاتے ہیں، اور فلاں آدمی کے پاس شام سے کپڑے آئے ہیں آپ ان کے پاس کسی کو بھیجئے کہ وہ آپکو دو کپڑے بیچ دے خوشحالی تک ادھار کرتے ہوئے، چنانچہ آپ نے اسکے پاس ایک آدمی بھیجا، جب اس کپڑے والے کے پاس وہ آدمی پہنچا تو اس نے کہا، اللہ کی قسم مجھے معلوم ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارادہ میرے کپڑوں کو لے لینا اور اسکی قیمت میں ٹال مٹول کرنا ہے، چنانچہ وہ آدمی واپس آپ ﷺ کے پاس آیا، اور آپ ﷺ کو اس بات کی خبر دی اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"اس شخص نے جھوٹ بولا ہے، اللہ کی قسم سب لوگوں کو معلوم ہے کہ میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور سب سے زیادہ امانت کی ادائیگی کرنے والا ہوں"[2]

عمارہ اور عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زریع کے علاوہ اسے کسی نے روایت نہیں کیا ہے۔

مؤلف کا قول ہے کہ اسی دن رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا،

تم میں سے کسی کا کئی پیوند لگے ہوئے کپڑے پہننا اس بات سے بہتر ہے کہ وہ دوسرے شخص سے ایسی چیز قرض لے جو اس کے پاس نہ ہو۔[3]

---

[1] والمستدرک ۱/ ۴۳۴ ومسند الامام أحمد ۲/ ۳۰۴ والسنن الكبرى للبيهقي ۴/ ۲۸۴، ۵/ ۱۱۷

[2] سنن النسائي ۷/ ۲۹۴ وسنن الترمذي ۱۲۱۳ ومشكاة المصابيح ۲۸۶۱ والبداية والنهاية ۶/ ۵۰

[3] مسند الامام أحمد ۳/ ۴۴۴ والبداية والنهاية ۹/ ۲۵۰

(۲۴۶) عمرو بن دینار[۱]

اور ان حضرات میں سے جنہوں نے عبادت اور فقہ دونوں کی مشغولیت میں اپنی زندگی گزاری، عمرو بن دینار بھی ہیں، آپ ایک احتیاط پسند فقیہ اور راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے والے بزرگ تھے۔

۴۴۰۴- احمد بن محمد بن حسین، محمد بن اسحق ثقفی، عبدالجبار بن علاء اور سفیان بن عیینہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ۔

جب عطاء کا انتقال ہو گیا تو ہشام نے عمرو بن دینار سے کہا، آپ لوگوں کو فتویٰ دینے کی مشغولیت اختیار کیجئے اور آپ کی معاشی کفالت میرے ذمے ہے، یہ سن کر عمرو بن دینار نے جواب دیا، میں نہ تو لوگوں کو فتویٰ دینا چاہتا ہوں اور نہ ہی آپ کی معاشی معاونت کو قبول کرتا ہوں۔

سفیان کا بیان ہے، جب عطاء کی وفات کا وقت قریب آیا تو لوگوں نے آپ سے کہا آپ اپنے بعد ہمیں کس کا دامن پکڑنے کی وصیت کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا عمرو بن دینار۔

۴۴۰۵- ابو حامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، محمد بن سلام، ابراہیم بن بشار اور ابن عیینہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایاس بن معاویہ سے کسی نے پوچھا، آپ کے خیال میں اہل مکہ میں سے فقہ میں سب سے زیادہ مہارت کسے حاصل ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اہل مکہ میں سے سب سے زیادہ برے اخلاق والا شخص عمرو بن دینار ہے، کہ جب ان سے آپ کی حدیث کے بارے میں پوچھیں تو ایسا لگتا ہے کہ ان کی آنکھیں نکل گئی ہیں۔ سفیان نے مزید ارشاد فرمایا، عمرو بن دینار جب خود سے حدیث بیان کرتے تو بالکل ٹھیک ہوتے اور جب ان سے کسی حدیث کے متعلق دریافت کیا جاتا تو وہ اپنا پیٹ پکڑ کر بیٹھ جاتے۔

۴۴۰۶- ابو حامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، محمد بن عبدالملک، سلیمان بن حرب اور حماد بن زید کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

عمرو بن دینار سے ایک شخص نے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا جب ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا، میں نے اس مسئلے کو ایک ایسے شخص کے لئے چھوڑ دیا ہے جس کا جواب دینا مجھے زیادہ پسند ہے۔

۴۴۰۷- احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحق سراج، محمد بن صباح، سفیان زمعۃ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ طاؤس کا بیان ہے میرے والد نے مجھ سے کہا، آپ مکہ جائیں تو عمرو بن دینار کی مجلس میں ضرور شرکت کرنا کیونکہ وہ علماء کے سامنے ہمیشہ خاموش رہے اور انکی باتیں سنتے رہے۔

۴۴۰۸- ابو حامد بن جبلہ، ابوالعباس ثقفی اور علی بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن مہدی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ شعبہ کا بیان ہے۔

میں نے عمرو بن دینار سے زیادہ حدیث کے معاملے میں کسی کو محتاط نہیں پایا، نہ ہی حکم کو اور نہ ہی قتادہ کو۔

۴۴۰۹- احمد بن محمد بن حسین، محمد بن اسحق ثقفی، محمد بن ابان، سفیان اور صدقہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ۔

عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، ایک حصہ آپ سوتے، ایک حصہ عبادت کرتے اور ایک حصے

۱۔ طبقات ابن سعد ۴۷۹/۵ والتاریخ الکبیر ۲/ت ۲۵۴۴ والجرح ۶/ت ۱۲۸۰ واللمع ۳۱۴/۱ وسیر النبلاء ۳۰۰/۵ والکاشف ۲/ت ۴۲۱۵ والمیزان ۳/ت ۹۳۹۷ وتهذیب التهذیب ۲۸/۸ وتهذیب الکمال ۴۳۹۰، ۵/۲۲ والطریب ۶۹/۲ والخلاصة ۲/ت ۵۲۸۸

میں لوگوں کو حدیث پاک کی تعلیم دیتے تھے۔

۴۴۱۰-عبداللہ بن محمد اور حبیداللہ بن اسحٰق، اسحٰق بن اسحٰق بن ابراہیم اور محمد بن عمرو بن عباس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ سفیان کا بیان ہے: میں مسلسل کئی سالوں تک عمرو بن دینار کی مجلس میں شرکت کرتا رہا لیکن اس عرصے میں انہوں نے مجھ سے کبھی ایک مرتبہ بھی ایسی بات نہیں کی جس سے میری دل شکنی ہوئی ہو۔

۴۴۱۱-حسن بن محمد، احمد مادرانی، عباس بن محمد، عثمان بن عبدالوہاب، انکے والد اور محمد بن مسلم کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عمرو بن دینار کا بیان ہے۔ کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چالیس دن روزے رکھے جب ان کو الواح ملیں تو وہ ٹوٹ گئیں جس پر انہوں نے اتنے ہی دن مزید روزے رکھے تو وہ صحیح سالم حالت میں آپ کو ملیں۔

۴۴۱۲-عبداللہ بن محمد، جعفر بن محمد فریابی، قتیبہ بن سعید اور داؤد بن عبدالرحمٰن عطار کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عمرو بن دینار کا بیان ہے:

جب بھی کسی آدمی کا انتقال ہوتا ہے تو اس کی روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور وہ اپنے جسم کی طرف دیکھ رہی ہوتی ہے کہ کیسے اسے غسل دیا جا رہا ہے اور کیسے کفن دیا جا رہا ہے اور کس طرح لوگ اسے لیکر قبر کی طرف جا رہے ہیں اور پھر اسے قبر میں بٹھایا جاتا ہے اور داؤد بن عبدالرحمٰن نے اس حدیث میں اس بات کی زیادتی کی ہے کہ جب میت چارپائی پر ہوتی ہے تو اسے کہا جاتا ہے سن لوگ تیرے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔

۴۴۱۳-عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن ابراہیم، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث اور ابن عیینہ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عمرو بن دینار کا قول ہے:

اواب اور حفیظ کا مصداق وہ شخص جو مجلس سے استغفار کے بغیر نہ اٹھے اور کہے اے اللہ اس مجلس میں ہم سے جو گناہ ہوا اسے معاف فرما دیجئے اور تسبیح و تحمید بھی کرے۔

عمرو بن دینار کی مسانید: عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے احادیث روایت کی ہیں۔

۴۴۱۴-ابوبکر محمد بن جعفر بن الشیخ، محمد بن احمد بن العوان، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحاق اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ کا بیان ہے۔

"رسول اکرم ﷺ مشرکین مکہ کے ساتھ خانہ کعبہ کی تعمیر کے لئے پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے اور آپ نے ایک چادر کی لنگی باندھی ہوئی تھی، آپ کے چچا حضرت عباسؓ نے ارشاد فرمایا، اے بھتیجے! اگر آپ اپنی چادر کو کھول کو پتھر کے نیچے اپنے کندھے پر رکھ دیں تو یہ آپ کے لئے زیادہ آرام دہ ہوگا، یہ سن کر آپ نے لنگی کھول کر چادر اپنے کندھے پر پتھر کے نیچے رکھ دی، تو آپ بے ہوش ہو کر گر گئے اور اسکے بعد آپ کو کبھی برہنہ نہیں دیکھا گیا۔

یہ حدیث عمرو بن دینار عن جابرؓ کی سند سے صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے مطرؒ عن روح بن خدیج کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۴۱۵-محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہؓ کا بیان ہے

غزوۂ احد میں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا، یا رسول اللہ! اگر میں اللہ کے راستے میں مارا گیا تو میں کہاں جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" جنت میں" حضرت جابرؓ کا بیان ہے اس شخص کے ہاتھ میں چند کھجوریں تھیں، جو اس نے پھینک دیں، اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام بخاری نے اسے سفیان عن عمرو بن دینار کی سند سے روایت کیا ہے۔

۴۴۱۶- محمد بن احمد بن مخلد، محمد بن یونس کدیمی، ابو عامر عقدی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، سالم بن ابراہیم، قرۃ بن خالد اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ کا ارشاد ہے۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مقام جعرانہ میں مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے آپ کے پاس ایک دیہاتی آیا ہے اور آپ سے کہا عدل کرو، یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اگر میں عدل نہ کروں تو میں یقیناً بدبخت ہو جاؤں گا۔[۱]

قرۃ بن عمرو کے حوالے سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے مسلم عن قرۃ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۴۱۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن معاویہ جمحی، ابو الربیع سمان عمرو بن دینار اور حضرت جابرؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

"میں دیکھ رہا ہوں کہ عام لوگ تو زیادہ ہو رہے ہیں جب کہ میرے صحابہ کم ہو رہے ہیں، انہیں برا بھلا مت کہو، جو شخص میرے صحابہ کو برا بھلا کہے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو گی"

اس حدیث و ہشام نے عمار، بقیہ، محمد بن فضل، اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۴۱۸- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، بقیہ، محمد بن فضل ازدی، اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابرؓ کا بیان ہے۔

کچھ لوگوں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"قریب ہے کہ عام لوگ زیادہ ہو جائیں اور میرے صحابہ کم ہو جائیں، میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو، جس شخص نے میرے صحابہ کو برا بھلا کہا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے"

۴۴۱۹- ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزۃ، محمد بن حماد بن فضالۃ، محمد بن عمر، ابو زمعۃ، عمرو بن دینار اور حضرت جابرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

مومن کے لئے بہترین سحری کھجور ہے۔[۲]

عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں زمعۃ منفرد ہیں۔

۴۴۲۰- ابراہیم بن محمد بن حمزۃ، ابراہیم بن علی عمری، معلی بن مہدی، جعفر بن سلیمان ضبعی ابو عامر خزاز اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت جابرؓ کا بیان ہے

۱۔ مسند الامام أحمد ۳/ ۳۳۲ والبدایۃ والنهایۃ ۳/ ۳۶۳

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸۹/۷ ومجمع الزوائد ۳/ ۱۵۱ وتاریخ بغداد ۲۸۹/۲ ، ۲۲۸/۱۲ والکامل لابن عدی ۱۰۸۳ والترغیب والترهیب ۲/ ۱۳۹

ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ سے کہا، میں اپنے یتیم کو کس چیز سے ماروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس چیز سے تم اپنے بیٹے کو مارتے ہو اس سے یتیم کو بھی مارو، اور اپنے مال کو اس کے مال سے پورا نہ کرو، اور نہ ہی اس کے مال کے ذریعے اپنے مال کو بڑھاؤ۔[۱]

عمرو بن دینار عن جابرؓ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں خراز متفرد ہیں، اور ان کا نام صالح بن رستم ہے اور آپ بصرہ کے ثقہ راویوں میں سے ہیں۔

۴۴۲۱- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، محمد بن مسلم اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابرؓ کا بیان ہے

لوگوں نے ایک قبرستان میں کچھ آگ دیکھی، جب وہ لوگ وہاں پہنچے تو انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو بھی وہاں موجود پایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اپنے ساتھی کو مجھے دیدو، پھر اچانک لوگوں نے دیکھا کہ یہ وہ شخص ہے جو بلند آواز سے ذکر کیا کرتا تھا''۔[۲]

یہ حدیث محمد بن مسلم کے تفردات میں سے ہے۔

۴۴۲۲- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامۃ، روح بن عبادۃ، زکریا بن اسحٰق، اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

رسول اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں تیرہ سال تک قیام فرمایا۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے مطر عن روح کی سند سے جبکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے عن اسحٰق بن راھویہ عن روح کے حوالے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اسے روح ہی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۴۲۳- محمد بن احمد بن علی بن محمد، محمد بن یونس کدیمی، روح بن عبادۃ، زمعۃ بن صالح اور عمرو بن دینار رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد گرامی ہے: ''رسول اکرم ﷺ نے ایک چٹائی پر نماز ادا فرمائی''

عمرو کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں زمعۃ متفرد ہیں

۴۴۲۴- فاروقی خطابی، حبیب بن حسن، ابومسلم کشی، مالک بن زیاد، ہذیل بن علی، ابن جریج، عمرو بن دینار، اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی منقول ہے کہ جس شخص کو کوئی ہدیہ دیا گیا، اور اس کے پاس کچھ لوگ بھی موجود ہوں تو وہ اس ہدیے میں شریک ہوں گے''۔[۳]

عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند میں ہذیل متفرد ہیں۔

۴۴۲۵- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبداللہ التجار الرقی، فیاض بن محمد رقی، مروان غفاری، ابن جریج، اور عمرو بن دینار کے

۱- السنن الکبری للبیهقی ۶/۳، والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۹۸، ومجمع الزوائد ۸/۱۶۳، والدر المنثور ۲/۱۲۲، وکنز العمال ۴۰۴۹۸، ۶۰۴۳

۲- سنن ابی داؤد ۳۱۶۴، ومسند الامام احمد ۳/۳۰۸، والسنن الکبری للبیهقی ۴/۳۱، ۵۳، والمستدرک ۱/۳۶۸، ۴/۳۴۵، ومجمع الزوائد ۹/۳۶۹، وشرح السنة ۵/۳۶۳

۳- السنن الکبری للبیهقی ۶/۱۸۳، ومجمع الزوائد ۴/۱۴۸، والفوائد المجموعة ۸۳، واللآلی المصنوعة ۲/۱۶۰، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۰۴

اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

رسول اکرم ﷺ کا گزر جب معراج کی رات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے ہوا تو آپ نے انہیں اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

عمرو کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں مروان غفاری متفرد ہیں۔

۴۴۲۶-ابو محمد حسن بن سفیان، سعد بن یزید فرا، محمد مسلم، اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا: اے اللہ میری اور فلاں آدمی کی مغفرت فرما دیجئے، آپ نے اس سے پوچھا یہ فلاں شخص کون ہے؟ اس نے کہا میرا ایک پڑوسی ہے جس نے مجھ سے یہ درخواست کی کہ میں اس کے لئے مغفرت کی دعا کروں، یہ سن کر حضرت عباسؓ نے ارشاد فرمایا، تمہاری اور اس کی مغفرت فرما دی گئی، رسول اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو اس طرح دعا کرتے ہوئے سنا، تو آپ نے اس سے پوچھا، یہ فلاں شخص کون ہے؟ اس نے جواب دیا میرا پڑوسی ہے جس نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس کے لئے مغفرت کی دعا کروں، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمہاری اور اس کی مغفرت کر دی گئی۔

عمرو کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور محمد بن مسلم طائفی اس کی روایت میں متفرد ہیں۔

اور ایک روایت میں اس بات کی زیادتی بھی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو ملتزم کے پاس کھڑا ہوا یہ دعا کر رہا تھا، اللهم اغفرلی اور اس طرح حدیث ذکر کی۔

۴۴۲۷-ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عباس طیالسی، عبداللہ بن معاویہ جمحی، حماد بن سلمۃ، عمرو بن دینار، اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو، اور چاند کو دیکھ کر افطار کرو، اگر چاند بادلوں کی وجہ سے پوشیدہ ہو جائے تو تمیں دن شمار کرو"[1]

اس پر رسول اکرم ﷺ سے لوگوں نے استفسار کیا، اگر ہم ایک یا دو دن پہلے ہی روزے رکھنا شروع کر دیں تو! یہ سن کر رسول اللہ کو غصہ آگیا اور آپ نے فرمایا "نہیں"!

اس حدیث کو حماد بن سلمۃ کے علاوہ کسی راوی نے عمرو بن دینار سے روایت نہیں کیا۔

۴۴۲۸-سلیمان بن احمد، حسن بن غلیب، سلیمان بن بشیر کوفی، جامع بن عمر بن عمر، محمد بن مسلم طائفی عمرو بن دینار اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے۔

"جب بھی کسی شخص کو کسی جگہ کا والی بنا دیا گیا تو اس کے لئے عافیت کو وسیع کر دیا گیا، اگر اس نے اس عافیت کو قبول کیا تو اس کے لئے یہ وسیع ہو جاتی ہے، اور اگر اس نے اسے کوئی بیوفائی کی، تو اس کے لئے ان مصائب کا دروازہ کھل جاتا ہے، جنکو برداشت کرنے کی اسکے اندر سکت نہیں"[2]

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا، بیوفائی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا اس سے مراد لوگوں کے عیوب اور لغزشوں کی ٹوہ میں لگ جانا ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۳/۳۵ وصحیح مسلم، کتاب الصیام ۲، وسنن الترمذی ۲۸۴ ۶۸۸ وسنن النسائی ۴/۱۳۳، ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۵۴ وفتح الباری ۱۰/۳۶۹

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۱۵ ومجمع الزوائد ۵/۲۱۵ وامالی الشجری ۲/۲۲۸ وکنز العمال ۱۴۶۳۴

عمرو کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں محمد بن مسلم متفرد ہیں۔

۴۴۲۹-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسی، حمیدی، سفیان بن عیینہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عمرو بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا، اگر کوئی شخص عمرہ کرے اور صفا اور مروہ کے درمیان وقوف نہ کرے تو کیا وہ اپنی بیوی سے ہمبستری کر سکتا ہے؟ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا۔

'''رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا، سات چکر اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی'' پھر انہوں نے مزید ارشاد فرمایا، بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے''

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور عمرو سے روایت کرنے والوں میں شعبہ، ثوری، حماد بن سلمۃ، حماد بن زید، ابن جریج، حجاج بن ارطاۃ، وغیرہ شامل ہیں۔

۴۴۳۰-محمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن ایوب، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، عمرو بن دینار اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

'' رسول اکرم ﷺ نے شراب پینے والے اور پلانے والے پر لعنت فرمائی ہے''

عمرو بن دینار کی یہ حدیث بھی غریب ہے اور اسکی روایت میں ابوبکر بن عیاش متفرد ہیں، اور عبدالعزیز جو اہل مکہ کے تابعین میں سے ہیں حدیث کی روایت کے معاملے میں زیادہ محتاط نہیں۔

۴۴۳۱-سلیمان بن احمد، عمرو بن ابوالطاہر، یحیی بن ایوب علاف، سعید بن ابی مریم، نافع بن عمر جمحی اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے:

''رسول اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لئے مغمس تک جایا کرتے تھے، جو مکہ سے دو میل کے فاصلے پر ہے''

عمرو کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں نافع متفرد ہیں اور آپ اہل مکہ کے ثقہ راویوں میں سے ہیں۔

۴۴۳۲-محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمن سقطی، یزید بن ہارون، ورقاء، عمرو بن دینار اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد عالی ہے۔

''جس شخص کو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے''

اسی طرح مؤلف کی کتاب میں ہے، لیکن درست سند عبدالعزیز بن عمرو کی ہے اور ابن جریج، حماد ان اور حاتم بن ابی صغیرۃ نے اس حدیث کو عمرو عن عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

۴۴۳۳-حسن بن محمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون، داؤد بن عمرو الضبی، محمد بن مسلم طرو بن دینار، جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

''کھیتی میں، انگوروں میں اور کھجوروں میں اس وقت تک عشر واجب نہیں جب تک کہ وہ پانچ وسق کی مقدار تک نہ پہنچ جائیں، اور پانچ وسق کی مقدار پانچ فرق ہے''[1]

عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اسے صرف محمد بن مسلم نے روایت کیا ہے۔

۴۴۳۴-محمد بن عبداللہ الکاتب، محمد بن عبداللہ حضرمی، جعفر بن محمد بزوری، یحیی بن موسیٰ الطائی، محمد بن رزیق مخزومی اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ کا بیان ہے۔

---

[1] السنن الکبری للبیہقی ۱۲۸/۴، وسنن الدارقطنی ۹۲/۲، وکنز العمال ۱۵۸۷۵

"رسول اکرم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کو قصب ہونے کا حکم دیں، کیونکہ یہ فقر کو دور کرتی ہے اور قصب رطبہ یعنی تر کھجور کو کہا جاتا ہے"

(۲۴۷) عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ [1]

اور ان عظیم ہستیوں میں سے ایک عبداللہ بن عبید بن عمیر بھی ہیں۔

۴۴۳۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی بن جارود، ابو سعید اشج، عبداللہ بن ادریس اور ہارون بن ابو ابراہیم کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عبداللہ بن عبید بن عمیر کا بیان ہے

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے کاموں میں سے اپنے لئے تھوڑے پر قناعت نہ کرو، جیسا کہ ذلیل اور حقیر کاموں کو بقدر ضرورت ہی اختیار کیا جاتا ہے، بلکہ کوشش کرو، حریص اور واقف آدمی کی سی کوشش کرو، اور کسی کمزوری اور لاچاری کے بغیر اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسی تواضع اختیار کرو، جیسا کہ کوئی اجنبی قیدی اپنے قید کروانے والے کے سامنے تواضع اختیار کرتا ہے۔

۴۴۳۶- عبداللہ، احمد، ابو سعید، ابو ادریس اور ہارون کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عبید رحمہ اللہ کا قول ہے۔

خواہشات نفس آدمی کو کھینچنے والی جبکہ اسکے مطابق عمل آدمی کو ہنکانے والا اور آدمی کا نفس آڑے آ جانے والا ہے، چنانچہ اگر اس کو کھینچنے والا قریب آتا ہے تو وہ اپنے ہنکانے والے کے لئے درست نہیں ہوتا ہے اور آدمی کا نفس اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ خواہش نفس اور عمل کو ایک ساتھ ہی لوٹایا نہ جائے۔

۴۴۳۷- محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ اور عبدالعزیز بن ابو رواد کے حوالے سے منقول ہے کہ عبداللہ بن عبید رحمہ اللہ کا قول ہے

علم مومن کی گم شدہ متاع ہے، وہ اس کی طلب میں صبح سویرے گھر سے نکلتا ہے اور جب بھی اسے کچھ علم حاصل ہوتا ہے تو وہ اسے اپنے پاس محفوظ کر لیتا ہے اور مزید کی طلب شروع کر دیتا ہے۔

۴۴۳۸- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ہارون بن ابی ابراہیم کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عبداللہ بن عبید کا بیان ہے

جب حضرت عمرؓ کو نیزہ مارا گیا جسکے زخم سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور آپ انتقال کر گئے، اس وقت آپ سے کسی نے کہا اے امیر المومنین! اگر آپ کچھ دودھ پی لیتے تو آپ کے لئے مفید ہوتا، جب آپ نے دودھ پیا تو وہ آپ کے زخم سے نکل گیا اور لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ یہ وہی دودھ ہے جو ابھی آپ نے پیا تھا، پھر آپ روئے اور آپ کے اردگرد بیٹھے ہوئے لوگ بھی روئے، اور آپ نے ارشاد فرمایا، دنیا میں جو کچھ بھی ہے اگر وہ میری ملکیت ہوتا تو میں اسے بطور فدیے کے دیکر قیامت کی ہولناکیوں سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرتا، لوگوں نے کہا کیا آپکو اسی چیز نے رلایا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں مجھے اسکے علاوہ کسی چیز نے نہیں رلایا۔

۴۴۳۹- محمد بن احمد، بشر، خلاد اور ہارون کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عبید کا بیان ہے

ایک مرتبہ لوگ حضرت عمرؓ کے سامنے اپنے اپنے عطیات وصول کر رہے تھے تو اچانک آپ نے اپنا سر اٹھایا تو آپکی نگاہ ایسے آدمی پر پڑی جسکے چہرے پر تلوار کے زخم کا ایک نشان تھا، آپ نے اس سے اس کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا، اسے یہ زخم فلاں غزوے میں لگا ہے جس میں وہ شریک تھا، یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا، اسے ایک ہزار درہم اور دو، چنانچہ اسے ایک ہزار درہم اور دیئے گئے پھر

---

[1] طبقات ابن سعد ۵/۴۷۳ والتاریخ الکبیر ۵/ت ۴۳۰ والجمع ۱/۲۷۹ وسیر النبلاء ۴/۱۵۷ وتاریخ الاسلام ۴/۲۶۸ وتهذیب التهذیب ۵/۳۰۸ والتقریب ۱/۴۳۱ وتهذیب الکمال ۳۴۰۹ (۱۵/۲۵۹) والخلاصة ۲/۳۶۳

آپ نے مال کو کچھ دیر تک الٹ پلٹ کیا اور فرمایا اسے ایک ہزار درہم مزید دو، چنانچہ اسے ایک ہزار درہم مزید دیے گئے اور آپ نے چار مرتبہ اس طرح حکم دیا اور، ہر مرتبہ اسے ایک ہزار درھم دیے گئے، اور وہ آدمی اتنا زیادہ مال اسے دیے جانے کی وجہ سے کچھ شرمانے لگا اور وہاں سے چل دیا جس کے جانے کے بعد حضرت عمرؓ نے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ سے کہا گیا، آپ نے اسے اتنا زیادہ دیا جس کی وجہ سے وہ کچھ شرمانے لگا تھا اور چلا گیا یہ سن کر حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا، اللہ کی قسم اگر وہ یہاں ٹھہرا رہتا تو جب تک وہ یہاں رہتا میں اسے باقی مال میں سے اسی طرح دیتا رہتا، کیونکہ وہ ایک عظیم انسان ہے کہ اللہ کی راہ میں جسکے چہرے پر تلوار لگی اور اس میں گڑھا پڑ گیا۔

۴۴۴۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد یزید بن ہارون کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ جریر بن حازم کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن عبید کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

حضرت ایوب علیہ السلام کے دو بھائی تھے، ایک مرتبہ آپکی بیماری کے زمانے میں وہ آپکے ہاں تشریف لائے اور انہوں آپ سے کچھ بو محسوس کی، اس پر وہ کہنے لگے، اگر اللہ تعالیٰ کو (حضرت) ایوب علیہ السلام کے بارے میں ذرا بھی بھلائی کا علم ہوتا تو اسے یہ تکلیف نہ پہنچتی، حضرت ایوب علیہ السلام نے اس سے زیادہ سخت بات نہیں سنی، چنانچہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی۔

''اے اللہ اگر آپ کو یہ معلوم ہے کہ میں نے کبھی بھی شکم سیر ہو کر رات نہیں گزاری جبکہ مجھے کسی بھوکے آدمی کی جگہ کے بارے میں علم ہو اور میں نے اسے کھانا کھلایا ہو تو میری تصدیق کر دیجئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تصدیق کی اور آپ کے بھائی بھی سن رہے تھے

پھر آپ نے فرمایا، اے اللہ اگر آپ کو علم ہے کہ میں نے کبھی بھی کسی ننگے آدمی کا علم ہونے کی حالت میں قمیض نہیں پہنی تو آپ میری تصدیق کر دیجئے، چنانچہ آپکی تصدیق کر دی گئی اور آپکے بھائی بھی یہ سن کر رہے تھے، پھر آپ سجدے میں گر گئے اور فرمایا، اے اللہ میں اس وقت تک سجدے سے اپنا سر اٹھاؤں گا جب تک کہ آپ میری اس تکلیف کو دور نہیں فرمائیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپکی تکلیف دور فرمادی۔

۴۴۴۱-حسن بن محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن ادریس: احمد بن سنان، وہب بن جریر اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عمیر کا بیان ہے:

حضرت سلیمان نے سرکش جنات میں سے ایک جن کے پاس پیغام بھیجا اور اسے آپکے پاس لایا گیا، جب وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دروازے پر پہنچا تو اس نے ایک لکڑی لی اور اسے اپنے ہاتھ سے ناپا، اور پھر اسے دیوار کے پیچھے پھینک دیا اور وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے جا کر گری، یہ دیکھ کر آپ نے پوچھا یہ کیا ہے، اس پر آپ کو اس سرکش جن کے عمل کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ اس نے یہ عمل کیوں کیا؟ لوگوں نے کہا نہیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا، جو کچھ کرتے ہو کرو، کیونکہ تمہیں دنیا میں اس جیسے کاموں سے سابقہ پڑے گا''

۴۴۴۲-عبداللہ بن محمد، حسن بن محمد، محمد بن عبدالعزیز، علی بن حسن بن شقیق اور حسین بن واقد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔

''ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون (ال عمران-۱۳۵)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، وہ جانتے ہیں کہ اگر انہوں نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ انکی توبہ کو قبول فرمائیں گے''

۴۴۴۳-سلیمان بن احمد، یوسف القاضی، محمد بن ابی بکر مقدمی، ابوبکر حنفی اور طلحہ بن عمرو کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

"والبحر المسجور" (الطور ۶)

میں المسجور کی تفسیر بھڑکتے ہوئے سے کی۔

۴۴۴۴- احمد بن جعفر النسائی محمد بن جریر محمد بن حمید، زافر بن سلیمان اور رصافی کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر کا بیان ہے

جو شخص تقویٰ کو اپنا شعار بنالے اور پرہیزگاری کو اپنا شیوہ بنالے تو اس کے لئے کسی دنیادار آدمی کے سامنے ذلیل ہونا مناسب نہیں۔

عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر کی مسانید... عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں، اس کے علاوہ آپ نے حضرت ابوالدرداءؓ اور حذیفہؓ وغیرہ سے مرسلاً احادیث روایت کی ہیں۔

۴۴۴۵- حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مناظرہ... محمد بن احمد عمیر اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے

"حضرت آدم (علیہ السلام) اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے درمیان مناظرہ ہوا، تو آدم علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا، آپکو اللہ تعالیٰ نے اپنی پیغمبری کے لئے منتخب کیا اور آپ کے ہم کلام بھی ہوئے، پھر انہوں نے اس بات کا بھی تذکرہ کیا کہ آپ نے ایک آدمی کو قتل کیا، اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا، اے آدم آپ لوگوں کے والد ہیں، اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی پیغمبری کے لئے منتخب کیا اور آپکے ہم کلام بھی ہوئے پھر انہوں نے اس بات کا بھی تذکرہ کیا کہ آپ نے ایک آدمی کو قتل کیا، اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا، اے آدم آپ لوگوں کے والد ہیں، اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنے فرشتوں کو آپکے سامنے سجدہ کروایا اور آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا، پھر آپ نے اس کی نافرمانی کی، اگر آپ یہ نہ کرتے تو آپ اور آپکی اولاد جنت میں داخل ہوتی، یہ سن کر حضرت آدم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تم مجھے ایک ایسی بات پر ملامت کرتے ہو جس کا ہونا میری پیدائش سے پہلے ہی لکھ دیا گیا تھا، پھر رسول اکرم ﷺ نے دو مرتبہ یہ ارشاد فرمایا، پھر آدم (علیہ السلام) موسیٰ (علیہ السلام) پر حجت میں غالب آ گئے۔[۱]

حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے، جبکہ عبداللہ بن عبید بن عمیر کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف عکرمہ عن عبداللہ عن عبداللہ بن عبید بن عمیر کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۴۴۶- ابوبکر بن خلاد، ابوبکر العطار کی، موسیٰ بن ہارون، محمد بن احمد بن حسن، ابراہیم بن ہاشم، حوثرہ بن اشرس، سوید ابو حاتم، عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر، انکے والد، اور انکے دادا کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا، یارسول اللہ کونسی نماز سب سے افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، لمبے قیام والی۔ پھر اس شخص نے دریافت کیا، کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، تنگدست کا کوشش کر کے دیا ہوا صدقہ پھر اس نے دریافت کیا، کون سے مؤمن کا ایمان سب سے زیادہ کامل ہے؟ آپ نے جواب دیا جسکے اخلاق سب سے بہترین ہوں۔[۲]

۱۔ صحیح مسلم کتاب القدر ۱۳ ۲۔ سنن ابی داؤد ۴۶۸۲ ومسند الامام احمد ۲/ ۲۵۰، ۴۷۲، ۵۲۷، والمستدرک ۱/ ۳، والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۲۱۸، وفتح الباری ۱۰/ ۴۵۸

یہ حدیث غریب ہے اور اس کو موصولاً روایت کرنے میں سوید متفرد ہیں اور صالح بن کیسان نے اسے زہری عن عبداللہ عن ابیہ کی سند سے جد کے واسطے کے بغیر نقل کیا ہے۔

۴۴۴۷-ایمان اور افضل جہاد کے متعلق حضور ﷺ سے سوال۔ سلیمان بن احمد، یحیٰ بن عثمان بن صالح، عمرو بن خالد حرانی، بکر بن خنیس، عبداللہ بن ابی بدر، عبداللہ بن عبید بن عمیر اور انکے والد عبید کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ انکے دادا عمیر کا بیان ہے:

میرے دل میں ایک سوال تھا جس نے مجھے غمگین کیا ہوا تھا اور اسکے متعلق میں نے رسول اکرم ﷺ سے نہیں پوچھا تھا اور نہ ہی میں نے کسی اور کو آپ سے پوچھتے ہوئے سنا تھا، چنانچہ اس سوال کے لئے موقع کا انتظار کر رہا تھا۔ ایک مرتبہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو وضو کرتے ہوئے پایا اور میں نے آپکو ان دو حالتوں میں سے ایک حالت میں پایا جن حالتوں میں آپ سے ملاقات کی میری چاہت ہوئی تھی، میں نے اس وقت آپکو فارغ اور خوش پایا تو عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے کچھ سوال کرنے کی اجازت دیجئے، آپ نے فرمایا۔

"جی ہاں جو تمھارا دل چاہے پوچھو؟

تو میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، سماحت اور صبر پھر میں نے پوچھا کون سا مؤمن افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا،" جسکے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ ہوں"

اسکے بعد میں نے پوچھا، کون سا جہاد افضل ہے؟ یہ سن کر آپ نے دیر تک سر جھکایا اور خاموش رہے اور میں ڈرنے لگا کہ کہیں آپ مجھ پر غصہ تو نہیں ہو گئے اور میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں آپ سے یہ سوال نہ کرتا، کیونکہ میں نے ایک روز قبل ہی آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا:

مسلمانوں میں سے سب سے بڑا جرم اس شخص کا ہے، جس نے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہیں کی گئی تھی لیکن اسکے سوال کی وجہ سے حرام کر دی گئی۔

چنانچہ میں نے کہا، میں اللہ اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، اسکے بعد آپ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور مجھ سے ارشاد فرمایا، آپ نے کیا سوال کیا تھا؟ میں نے کہا، کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ نے جواب دیا،

ظالم بادشاہ کے سامنے عدل وانصاف کی بات کرنا"

یہ حدیث عبداللہ بن عبید بن عمیر کے طریق سے غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف اسی سند سے مکمل طور پر نقل کیا ہے اور سلیمان کا قول ہے ابو بدر ثابت بنانی کے شاگرد بشار بن حکم مصری کی کنیت ہے۔

۴۴۴۸-احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی الابار، محمد بن جعفر بن جعفر فریابی، ہشام بن عمارہ، رفدہ بن قضاعہ غسانی، عبداللہ بن عبید بن عمیر اور انکے والد کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ان کے دادا عمیر کا بیان ہے۔

"رسول اکرم ﷺ فرض نمازوں میں ہر تکبیر کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے"

یہ حدیث عبداللہ اور اوزاعی کے طریق سے غریب ہے اور رفدہ بن قضاعہ کے علاوہ کسی نے اسے روایت نہیں کیا ہے۔

۴۴۴۹-قرب قیامت کی نشانیاں۔ ابو اسحٰق بن حمزہ، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عون، سوید بن سعید، فرج بن فضالہ، عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی، اور حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''بہتر چیزیں قیامت کے قرب کی نشانیاں ہیں، جب آپ لوگوں کو دیکھیں کہ وہ نمازوں کو قضا کریں، امانت کو ضائع کریں، سود کھائیں، جھوٹ کو حلال سمجھیں، انسانوں کے خون کو ہلکا سمجھیں، عمارتوں کو خوب بلند کریں،
دین کو دنیا کے عوض فروخت کریں، قطع رحمی کریں، حاکم ضعیف ہو جائے، جھوٹ، سچ ہو جائے، ریشم مردوں کا لباس بن جائے، ظلم علی الاعلان ہو، طلاقوں کی کثرت ہو، موتیں اچانک ہونے لگیں، خیانت دار شخص کو امانت سپرد کی جائے اور امانت دار شخص خائن بتایا جائے جھوٹے کی تصدیق کی جائے، سچے کو جھٹلایا جائے، تہمتوں کی کثرت ہونے لگے، بارش رک جائے، اولاد غصے کا باعث بنے، کمینے لوگوں کی کثرت ہو، شرفاء کی قلت ہو، فاسق فاجر سردار بن جائیں، جھوٹے وزیر بن جائیں، قبیلے کے سردار ظالم ہوں۔ قاری فاسق ہوں اور جب بھیڑ کی کھال پہنے لگیں، انکے دل مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوں، صبر کے بغیر چارہ نہ ہو، اللہ تعالیٰ انہیں ایک ایسے فتنے میں مبتلا کریں گے جس میں وہ یہودیوں کے تاریکی میں ٹامک ٹوئیاں مارنے کی طرح ٹامک ٹوئیاں ماریں گے، دینار ظاہر ہو جائیں اور دراہم طلب کئے جائیں۔
گناہوں کی کثرت ہو، امراء خیانت کرنے لگیں، قرآن کریم کو مزین کیا جائے، مسجدوں میں تصویریں بنائی جائیں، مینارے طویل ہو جائیں، دل برباد اور ویران ہو جائیں، شراب نوشی کی کثرت ہونے لگے، حدود کا نظام معطل ہو جائے، باندی اپنے آقا کو جنم دے، اور آپ ننگے پاؤں اور ننگے بدن لوگوں کو دیکھیں کہ وہ بادشاہ بن جائیں، بیوی شوہر کے ساتھ تجارت میں شرکت کرنے لگے، مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے لگیں اور عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کرنے لگیں قسم طلب کے بغیر ہی اللہ کے نام کی قسم کھائی جانے لگے، آدمی گواہی طلب کے بغیر ہی اللہ کے نام کی قسم کھائی جانے لگے۔ آدمی گواہی طلب کیے بغیر ہی گواہی دینے لگے، اور جان پہچان والوں کو سلام کیا جائے، دنیا کے لئے دین کا علم سیکھا جانے لگے اور دنیا آخرت کے کاموں سے طلب کی جانے لگے، مال غنیمت کو ذاتی مال سمجھا جانے لگے، امانت کو مال غنیمت سمجھا جانے لگے، زکوۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے، قوم کا سردار ان میں سب سے زیادہ کمینہ شخص ہو، آدمی اپنے والد کی نافرمانی کرے والدہ پر ظلم کرے، دوست کے ساتھ نیکی کرے، بیوی کی اطاعت کرے، فاسق لوگوں کی آوازیں مسجد میں بلند ہوں، گانے والیوں اور گانے کے آلات کا رواج ہو، راستے میں شراب نوشی کی جانے لگے، ظلم کو فخر سمجھا جانے لگے، زبردستی کی خرید وفروخت ہو، شراکا کی کثرت ہو، قرآن کریم کو بانسری بنا دیا جائے، درندوں کی کھال استعمال کی جانے لگے، مساجد کو راستہ بنا دیا جائے، اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں، جب یہ تمام نشانیاں پائی جانے لگیں تو اس وقت ایک سرخ آندھی، زمین میں دھنسنے، چہروں کے مسخ کئے جانے اور عذاب کی نشانیوں سے ڈرو۔

عبداللہ بن عبید بن عمیر کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اسے صرف فرج بن فضالہ نے روایت کیا ہے۔

۴۴۵۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، ابومعاویہ، عبیداللہ بن عمر بن ولید رصافی، عبداللہ بن عبید بن عمیر اور حضرت ابوالدرداؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

''جس شخص نے کسی سے ایسی بات کی جسے وہ بیان کرنا نہیں چاہتا ہے تو وہ اس کے پاس امانت ہوگی اگر چہ وہ اسے اس بات کو چھپانے کا حکم نہ دے۔''[1]

عبداللہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور ان سے صرف عبیداللہ بن عمر بن ولید نے ہی اسے روایت کیا ہے:

۴۴۵۱- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، سفیان، عبیداللہ اور عبداللہ بن عبید بن عمیر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

---

[1] مسند الامام أحمد ۶/ ۴۴۵ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۹۷ وکنز العمال ۲۵۴۳۰

ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے ارشاد فرمایا: یا رسول اللہ! کیا بات ہے کہ مجھے موت ناپسند ہے؟ آپ نے فرمایا، کیا تمہارے پاس کچھ مال ہے اس نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا اسے صدقہ کرو، یہ سن کر اس نے کہا میں اسے صدقہ نہیں کر سکتا، اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آدمی کا دل اس کے مال کے ساتھ اٹکا ہوا ہوتا ہے، جب وہ اسے آگے بھیج دیتا ہے، تو اسکے ساتھ ملنا پسند کرتا ہے اور جب وہ اسے پیچھے ہی رکھتا ہے تو خود بھی پیچھے رہنا پسند کرتا ہے''[1]

اس حدیث کو عبدہ نے بھی ثوری سے اسی طرح مرسلاً روایت کیا ہے، جبکہ یحیٰ بن یمان نے بھی اسی طرح رصافی سے روایت کیا ہے اور طلحہ بن عمرو نے اسے مسنداً اور متصلاً روایت کیا ہے۔

۴۴۵۲- قاضی ابو احمد محمد بن احمد معتمر، احمد بن یزید، سالم بن سالم، طلحہ بن عمرو اور عطاء کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے:

''ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ سے کہا، یا رسول اللہ کیا بات ہے مجھے موت ناپسند ہے؟ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا تیرے پاس کچھ مال ہے؟ اس نے کہا جی ہاں، تو آپ نے ارشاد فرمایا اسے صدقہ کرو، اس کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ نے سابقہ حدیث جیسی روایت کی۔

(۲۲۸) الزہریؒ[2]

ان عظیم لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے آپ کو علم اور دین کی خدمت کے لئے وقف کیا ایک ہستی ابو بکر محمد بن مسلم بن شہاب الزہری بھی ہیں ایک ماہر علم اور کثیر الحدیث راوی ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب جاہ و عزت اور ذی سخاوت انسان تھے۔

۴۴۵۳- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، احمد بن محمد بن حسین، محمد بن اسحق، ابو معمر اور سفیان بن عیینہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عمرو بن دینار کا قول ہے:

میں نے ابن شہاب سے زیادہ علم حدیث میں بصیرت رکھنے والا شخص نہیں دیکھا۔

۴۴۵۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن مہدی اور وھیب کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ ایوب کا قول ہے:

میں نے زہری رحمہ اللہ سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

۴۴۵۵- ابو حامد بن جبلہ، ابو العباس سراج، محمد بن مسعود طرسوی، محمد بن عبدالملک عبدالرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ہم نشینوں سے ارشاد فرمایا، کیا تم ابن شہاب کی مجلس میں حاضر ہوتے ہو، انہوں نے کہا جی ہاں، ہم انکی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں، یہ سنکر آپ نے ارشاد فرمایا انکے پاس جایا کرو، کیونکہ گزری ہوئی سنتوں کے بارے میں ان سے

---

[1] اتحاف السادۃ المتقین ۱۴۶/۸، ۲۳۰/۱۰

[2] طبقات ابن سعد ۱۶۵/۹، والتاریخ الکبیر ۶۹۳/۱ والجرح ۳۱۸/۸ والجمع ۴۴۹/۲، وسیر النبلاء ۳۲۶/۵، والکاشف ۵۲۳۳ وتاریخ الاسلام ۳۲۶/۵، والکاشف ۵۲۳۳/۳، وتاریخ الاسلام ۱۳۶/۵ ومیزان الاعتدال ۱۸۶۱/۴ وتهذیب التهذیب ۴۴۵/۹ والتقریب ۲۰۷/۲ وتهذیب الکمال ۵۶۰۶ (۴۱۹/۲۶)

بڑا کوئی عالم باقی نہیں رہا۔

محمد بن عبدالملک نے ایک دوسرے طریق میں اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ یہ بات جب حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہی تو اس وقت حسن بصری رحمہ اللہ اور انکے ساتھی علماء زندہ تھے۔

۴۴۵۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، عبدالرحمن بن مہدی، حماد بن زید ابن برد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مکحول نے ارشاد فرمایا

گزری ہوئی سنتوں کے بارے میں زہری سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں۔

۴۴۵۷- احمد بن محمد بن عبداللہ صائغ، محمد بن اسحق بن ابراہیم، محمد بن یحیٰ اور محمد بن معروف کے حوالے سے منقول ہے کہ سفیان کا بیان ہے:

جس دن زہری کا انتقال ہوا، اس دن زمین پر حدیث کے بارے میں ان سے زیادہ جاننے والا کوئی شخص نہیں تھا۔

۴۴۵۸- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، عبدالرزاق، سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ صالح بن کیسان کا بیان ہے۔

میں اور زہری جمع ہو کر علم میں مشغول ہو گئے، پھر ہم نے احادیث کو لکھنے کا فیصلہ کیا، چنانچہ ہم نے آپ ﷺ سے مروی تمام احادیث لکھیں پھر زہری نے کہا، صحابہ کرام سے منقول ارشادات کو بھی لکھیں، کیونکہ وہ بھی سنت ہیں، لیکن میں نے کہا وہ سنت نہیں چنانچہ میں نے وہ نہیں لکھے جبکہ زہری نے وہ بھی لکھے اور وہ کامیاب رہا جبکہ میں نے اپنا علم ... رہا یہ ضائع کر دیا۔

۴۴۵۹- احمد بن جعفر، عبدالرحمن، عبداللہ بن احمد، انکے والد امام احمد بن حنبل اور عبدالرزاق کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معمر کا قول ہے

میں نے زہری جیسا شخص حدیث میں اور حماد بن سلمہ جیسا شخص قیاس کے معاملے میں کبھی نہیں دیکھا۔

۴۴۶۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد عبدالرزاق کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معمر کا بیان ہے:

ولید کے قتل تک ہم یہ سمجھتے تھے کہ ہم نے زہری سے بہت زیادہ احادیث روایت کی ہیں، لیکن ایک مرتبہ انکے رجسٹر جانوروں پر لادکر لائے گئے اور کہا گیا کہ یہ زہری کا علم ہے، جو ولید کی الماری میں تھا۔

۴۴۶۱- احمد بن محمد بن عبدالوہاب، ابوالعباس سراج، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ اور ابوصالح کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ لیث کا قول ہے۔

میں نے زہری سے زیادہ جامع اور زیادہ علم رکھنے والا کوئی عالم نہیں دیکھا، اگر آپ ابن شہاب کو ترغیب کی احادیث بیان کرتے ہوئے سنتے تو آپ یہ سمجھتے کہ یہ اس میں ہی ماہر ہوں گے اور اگر انہیں انبیاء اور اہل کتاب کے بارے میں احادیث بیان کرتے ہوئے سنتے، تو آپ یہ خیال کرتے کہ اس فن میں ہی ماہر ہوں گے اور اگر آپ انہیں عرب اور انساب کے بارے میں بات کرتے دیکھتے تو یقیناً یہ خیال کرتے کہ یہ اسی فن کے امام ہوں گے اور جب وہ قرآن کریم اور حدیث کے بارے میں بات کرتے تو ان کی بات ایک جامع فکر ہوتی۔

۴۴۶۲- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، نوح بن زید اور ابراہیم بن سعد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے ابن شہاب کو بیان کرتے ہوئے سنا

ہشام کے کاتب سالم کی مجھ سے ملاقات ہوئی، تو انہوں نے مجھ سے کہا، امیر المومنین نے آپ کے بارے میں یہ حکم دیا ہے

کہ آپ ان کے بیٹے کے لئے اپنی احادیث لکھوائیں، یہ سنکر آپ نے اسے کہا اگر آپ مجھ سے دو حدیثوں کے بارے میں پے در پے استفسار کریں گے تو آپ نہیں لکھ سکیں گے، لہذا آپ میرے پاس ایک یا دو کاتب بھیجیں، کیونکہ بہت کم ہی ایسا ہوا ہے کہ کچھ لوگوں نے مجھ سے اس چیز کے بارے میں نہ پوچھا جسکے بارے میں گزشتہ دن مجھ سے پوچھا گیا تھا۔

چنانچہ اس نے دو کاتب بھیجے جو میرے پاس ایک سال تک آتے جاتے رہے۔

پھر ہشام کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو اس نے مجھ سے کہا، اے ابوبکر میرا خیال ہے کہ ہم نے آپکا علم کم کر دیا ہے، میں نے کہا ہرگز نہیں، کیونکہ آپ لوگ تو بلند زمین پر تھے اور اب وادی کی گہرائی میں اترے ہو۔

۴۴۶۳-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق سراج، ابن عسکر اور ابن ابی مریم کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ لیث بن سعد کا بیان ہے۔

ابن شہاب کے سامنے طشتری رکھی گئی اور اپنا ہاتھ اس میں رکھ کر ایک حدیث کو یاد کرنے لگے، تو اسی حالت میں صبح ہوگئی اور ان کا ہاتھ اس طشت میں ہی تھا اور صبح کے وقت انہیں وہ حدیث یاد آئی تو انہوں نے اس کی تصحیح کی۔

۴۴۶۴-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، محمد بن سہل، اصبغ بن الفرج، ابن وہب اور یونس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا بیان ہے۔

علم ایک وادی کے مانند ہے لہذا جب آپ وادی میں اتریں تو اس سے نکلنے تک آپ اطمینان اور وقار کو لازم پکڑیں اور جب تک آپ کے ذریعے کاٹا نہیں جائے اس وقت تک آپ کاٹ نہیں سکتے ہیں۔

۴۴۶۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، عبدالرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا بیان ہے۔

میں عروہ بن زبیر کے دروازے پر آتا اور وہاں بیٹھتا، پھر واپس چلا جاتا اور اندر داخل نہ ہوتا اور اگر میں اندر داخل ہونا چاہتا تو داخل ہو جاتا اور یہ کام میں انکی عظمت کی وجہ سے کرتا۔

۴۴۶۶-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، انکے والد عبدالرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا قول ہے
میرے گھٹنے آٹھ سال تک سعید بن مسیب کے گھٹنوں کو چھوتے رہے۔

۴۴۶۷-سلیمان بن احمد، احمد بن یحیی، زبیر بن بکار، محمد بن حسن بن زبالہ اور مالک بن انس کے حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا بیان ہے۔

میں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کی خدمت کی، یہاں تک کہ اگر میں دروازے پر جاتا اور آپکی باندی دروازہ کھولتی اور آپ اس سے پوچھتے دروازے پر کون ہے تو وہ کہتی آپکا غلام، اور وہ مجھے انکا غلام سمجھتی اور میں انکی خدمت میں لگا رہتا تھا یہاں تک کہ ان کے لئے وضو کا پانی بھی بھر کر لاتا تھا۔

۴۴۶۸-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن ابار، موسیٰ بن سہل، محمد بن حسن یقطینی، محمد بن محمد بن سلیمان، عبدالوہاب بن ضحاک، حیوہ اور شعیب بن ابی حمزہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

میں پینتالیس سال تک شام اور حجاز آتا جاتا رہا اور میں نے جب بھی کوئی حدیث سنی اسے نیا سمجھا اور عبدالوہاب نے اپنی روایت میں پچیس سال کہا ہے، پینتالیس کے بجائے۔

۴۴۶۹-احمد بن جعفر بن سلم، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عباد، سفیان اور مالک بن انس کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا

بیان ہے۔

میں علم کی طلب میں تین دن تک سعید بن مسیب کے پیچھے پیچھے لگا رہا۔

۴۴۷۰- محمد بن علی، احمد بن محمد بن حسن ضراب، علی بن محمد حلوانی، احمد بن بشر بن بکر، انکے والد اور اوزاعی کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری رحمہ اللہ کا قول ہے:

ہم جب کسی عالم کے پاس جاتے تو اس سے جو ادب سیکھتے وہ ہمیں اس سے سیکھے جانے والے علم سے زیادہ محبوب ہوتا۔

۴۴۷۱- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعید اور سفیان کے حوالے سے منقول ہے کہ زہری کہا کرتے تھے۔

مجھے فلاں شخص نے حدیث بیان کی جو علم کا ایک برتن ہے اور وہ عالم نہیں کہا کرتے تھے بلکہ عالم کو علم کا برتن کہا کرتے تھے۔

۴۴۷۲- سلیمان بن احمد، احمد بن یحیٰی ثعلب، زبیر بن بکار، محمد بن حسن زبالہ اور مالک بن انس کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

علم کی سب سے پہلے تدوین کرنے والا شخص زہری ہیں۔

۴۴۷۳- ابوحامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، داؤد بن رشید اور ابوالملیح کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

ہمیں اس بات کی امید نہیں تھی کی ہم بھی امام زہری کے پاس احادیث لکھا کریں گے، یہاں تک کہ ہشام نے انہیں مجبور کیا اور انہوں نے انکے بیٹوں کے لئے احادیث لکھیں اور لوگوں نے بھی احادیث لکھیں۔

۴۴۷۴- ابوحامد بن جبلہ، ابوالعباس، ابراہیم بن سعید اور سفیان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا قول ہے۔

ہم لکھنے کو ناپسند کرتے تھے یہاں تک کہ بادشاہ نے ہمیں اس پر مجبور کیا تو ہم نے تمام لوگوں کو اس سے منع کر دیں۔

۴۴۷۵- ابوحامد، ابوالعباس، ابوہمام، ابن وہب اور یونس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن شہاب کا قول ہے:

علم خزانہ ہے اور سوالات اسے کھولتے ہیں۔

۴۴۷۶- ابراہیم احمد المقری، عمرو بن احمد بن سنان منبجی، احمد بن یحیٰی، ابوعطا، مغیرہ بن سقلاب اور محمد بن احمد بن اسحٰق کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے۔

علم کو سوال کے ذریعے شکار کیا جاتا ہے جیسا کہ وحشی جانوروں کو شکار کیا جاتا ہے۔

۴۴۷۷- احمد بن محمد بن حسین، ابوالعباس سراج، ابوہمام، ابن وہب، ہشام، اسماعیل اور عقیل کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ابن شہاب دیہاتی لوگوں کو تعلیم کی غرض سے انکے پاس ٹھہرا کرتے تھے۔

۴۴۷۸- سند گزشتہ سے ہی معمر کا قول ہے میں مقام رصافہ میں زہری کے پاس آیا، تو ان سے جب بھی کوئی کسی حدیث کے بارے میں سوال کرتا تو اسے میرے حوالے کر دیتے۔

۴۴۷۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، عفان، بشر بن مفضل اور عبدالرحمٰن بن اسحٰق کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا بیان ہے۔

میں نے سوائے ایک حدیث کے کسی حدیث کو دہرایا اور نہ ہی مجھے کسی حدیث میں شک ہوا اور جب میں نے اپنے ساتھی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ ویسی ہی تھی جیسی میں نے یاد کی ہوئی تھی۔

۴۴۸۰- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ابن عسکر، عبداللہ بن صالح اور لیث بن سعد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

میں نے کبھی کوئی چیز یاد کرنے کے بعد نہیں بھلائی۔

۴۴۸۱- احمد بن محمد بن عبدالوہاب ابوالعباس سراج، محمد بن صباح، ولید بن مسلم اور اوزاعی کے اسنادی حوالے سے زہری کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

علم نسیان اور مذاکرہ علم کو چھوڑ دینے سے ختم ہو جاتا ہے:

۴۴۸۲- ابواحمد محمد بن احمد عطریفی، عمرو بن ایوب، ابوسعید اشج، یونس بن بکیر اور محمد بن اسحٰق کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

علم کو بھٹکانے والی کئی چیزیں ہیں، عالم کا اپنے علم کو چھوڑ دینا یہاں تک کہ وہ رخصت ہو جائے نسیان اور جھوٹ علم کے غوائل اور اسکو بھٹکانے والی چیزیں ہیں اور ان میں سے سب سے زیادہ سخت جھوٹ ہے۔

۴۴۸۳- ابراہیم بن محمد مقری، عمرو بن سنان، احمد بن عطاء، مغیرہ بن سقلاب اور محمد بن اسحٰق کے حوالے سے زہری سے گزشتہ قول جیسا قول نقل کیا گیا ہے۔

۴۴۸۵- حبیب بن حسن، علی بن حسن قافلانی، سلیمان بن ایوب صیرفی اور یونس بن یزید کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

اگر آپ اس علم کو ایک ساتھ بہت زیادہ لینے کی کوشش کریں گے تو یہ تم پر غالب آجائے گا اور تم کچھ بھی لینے میں کامیاب نہیں ہو سکو گے، اس علم کو آہستہ آہستہ دن رات ایک کر کے حاصل کرو گے تو اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

۴۴۸۶- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، علی بن مدنی یوسف بن ماجشون کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ہمارے لڑکپن کے زمانے میں ابن شہاب نے مجھ سے اور میرے بھائی اور چچازاد بھائی سے کہا کہ ہم ان سے حدیث کے متعلق سوال کریں، پھر انہوں نے ارشاد فرمایا، اپنے لڑکپن کی بناء پر اپنے آپ کو حقیر مت جانو، کیونکہ حضرت عمرؓ جب بھی کوئی مشکل مسئلہ درپیش آتا تو نوجوانوں کو بلا کر ان سے اسکے متعلق مشورہ کرتے تھے اور آپ اس سے ان کی عقلوں کی تیزی کو جانچا کرتے تھے۔

۴۴۸۶- حسن بن علاء ہیثم بن خلف، ابراہیم بن سعد، معن اور زہری کے بھتیجے کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے۔

لوگوں کی ایجاد کردہ مروت میں سے فصاحت مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔

۴۴۸۷- احمد بن جعفر بن سلام، احمد بن علی ابار، محمد بن یزید آدمی، معن اور زہری کے بھتیجے کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایک مرتبہ زہری ایک ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے جو غلطیاں کر رہا تھا، تو انہوں نے ارشاد فرمایا، اگر جماعت کی نماز کو تنہا نماز پر فضیلت نہ ہوتی تو میں اس شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھتا۔

۴۴۸۸- احمد بن اسحٰق، ابوالطیب احمد بن روح، سری بن عاصم اور سفیان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا قول ہے۔

علم مذکر ہے اور اسے مرد ہی مذکر ہی پسند کرتے ہیں۔

۴۴۸۹- محمد بن حمید، عبداللہ بن ابی داؤد، سلیمان بن معبد، سعید بن عامر اور ابوبکر ہذلی، کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

زہری نے محمد سے کہا، اے ہذلی کیا تمہیں حدیث پسند ہے، انہوں نے کہا ہاں، اس پر زہری نے کہا، حدیث کو مذکر مرد ہی پسند کرتے ہیں اور مؤنث مرد اسے ناپسند کرتے ہیں۔

۴۴۹۰- ابوبکر بن محمد بن احمد بن عبدالوہاب، حسن بن ہارون، داؤد بن رشید، بقیہ اور عتبہ بن ابی حکیم کے اسنادی حوالے سے نقل

کیا گیا ہے کہ

اسحٰق بن عبداللہ سے مدینہ منورہ میں امام زہری کی مجلس میں شرکت کی اور وہاں وہ کہنے لگے ،قال رسول اللہ ﷺ اس پر زہری نے کہا تم کو کیا ہو گیا ہے؟ اللہ تعالیٰ تمہارا ناس کرے، اے ابو فروۃ تمہیں ایسا کہنے کی جرأت کیسے ہوگئی، اپنی حدیث کو فوراً مسند بیان کیجئے کیا آپ ہم سے ایسی احادیث بیان کرتے ہیں کہ جن کی نہ نکیل ہے اور نہ مہار

۴۴۹۱-احمد بن محمد بن حسین ،محمد بن اسحٰق الثقفی ،عباس بن محمد ،سلیمان بن داؤد ہاشمی اور ولید بن محمد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ۔

جب زہری رحمہ اللہ کا گزر ابو حازم پر سے ہوا اور وہ کہہ رہے تھے ،قال رسول اللہ ﷺ تو زہری نے کہا مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں ایسی احادیث سنتا ہوں جنکی نہ نکیل ہے اور نہ مہار۔

۴۴۹۲-ابو حامد بن جبلہ ،محمد بن اسحٰق ،عبداللہ بن سعید ،ہارون بن معروف ، ضمرہ ، رجاء بن ابی سلمہ اور ابو رزین کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے۔

رسول اکرم ﷺ کی احادیث میں سے ناسخ منسوخ کی پہچان نے فقہاء کو تھکا کر رکھ دیا ہے اور انہیں عاجز اور درماندہ کر دیا ہے۔

۴۴۹۳-عبداللہ بن جعفر ،اسماعیل بن عبداللہ ،علی بن یحییٰ ،ہشام بن یوسف ،اور معمر کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا قول ہے

اللہ تعالیٰ کی عبادت میں سے علم سے افضل کوئی چیز نہیں

۴۴۹۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر ،عبداللہ بن محمد بن زکریا ،سلیمان شاذ کونی ،ابن یمان اور محمد بن عجلان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری نے ارشاد فرمایا

عالم کی فضیلت عابد کی ایک سو درجہ ہے اور ہر درجے کے درمیان چھریرے بدن والے تیز رفتار گھوڑے کے پانچسو قدموں کے بقدر فاصلہ ہے۔

۴۴۹۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر بن ابی عاصم ،رحیم ،ولید بن مسلم اور قاسم بن ہزان کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

لوگ اس عالم کی بات پر بھروسہ نہیں کرتے جو عمل نہیں کرتا اور اس عالم کی بات پر راضی نہیں ہوتے ہیں جو خود راضی نہیں ہوتا ہے۔

۴۴۹۶-حبیب ،ابو شعیب حرانی ،ابو زید ،ہارون بن معروف ،ضمرہ اور یونس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے کہ کتابوں کی خیانت سے بچو جب ان سے پوچھا گیا کتابوں کی خیانت کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، انہیں علم سے روک کر رکھنا۔

۴۴۹۷-احمد بن محمد بن مقسم ،ابو بکر خلال ،ربیع بن سلیمان ،شافعی اور مالک بن انس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے۔

مجلس میں بغیر نسخے کے حاضر ہو جانا ذلت ہے۔

۴۴۹۸-محمد بن علی بن حبیش ،عمر بن ایوب ،ابو معمر ،عبداللہ بن معاذ اور معمر کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا بیان ہے:

جب مجلس طویل ہو جاتی ہے تو اس میں شیطان کا بھی حصہ ہوتا ہے۔

۴۴۹۹-ابو بکر بن یونس بن حسن ،محمد بن یونس کدیمی ،عبدالملک بن قریب اصمعی اور مالک بن انس کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ ابن شہاب کا قول ہے

میں ثعلبہ بن ابی صغیر کے پاس بیٹھا ،تو انہوں نے مجھ سے کہا، میں دیکھتا ہوں کہ تم علم حاصل کرنے کا شغف رکھتے ہو، میں

نے کہا: جی ہاں، تو انہوں نے کہا اس شیخ یعنی سعید بن مسیب کو لازم پکڑو، اسکے بعد میں نے سعید بن مسیب کو لازم پکڑا اور سات سال تک میں ان کے ساتھ رہا، پھر میں عروہ بن زبیر کے پاس منتقل ہوا اور میں نے سمندر کے ایک بڑے حصے کو چیر ڈالا۔

۴۵۰۰-عبدالرحمن بن احمد بن جعفر، بکی بن عبدان، محمد بن یحییٰ، یحییٰ ابن بکیر، لیث بن سعد سے منقول ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا:

علم کے لئے جتنا صبر میں نے کیا اتنا کسی نے نہیں کیا اور میری طرح کسی نے علم کو نہ پھیلایا، رہگا عروہ بن زبیر ایک کنواں ہیں جن کو ڈول گدلا نہیں کر پاتے اور ابن مسیب لوگوں کے لئے جب بیٹھے تو انکا نام چاردانگ عالم میں پھیلا

۴۵۰۱-محمد بن احمد بن حسن، ابو اسماعیل ترمذی، عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی، مالک بن انس سے منقول ہے کہ۔

ابن شہاب سے بنوامیہ میں سے کسی نے پوچھا ابن مسیب کے بارے میں تو انہوں نے بتلا دیا اور ان کے حال کے بارے میں خبر دی، یہ بات سعید ابن المسیب کو معلوم ہوئی پھر اس کے بعد ابن شہاب سعید بن مسیب کے پاس تشریف لائے اور ان کو سلام کیا تو انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا جب سعید بن مسیب جانے لگے تو ابن شہاب ان کے ساتھ ہو لئے اور پوچھا کیا بات ہے میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا؟ میری طرف سے کوئی بری بات تو پیش نہیں آئی؟ حضرت نے فرمایا آپ نے میرا ذکر بنو مروان کے سامنے کیوں کیا۔

۴۵۰۲-عبدالرحمن بن احمد، بکی بن عبدان، محمد بن یحییٰ، نعیم بن حماد، سفیان، زہری سے منقول ہے کہ۔

ابن مسیب سے صرف غصہ کے وقت حدیث بیان کروائی جا سکتی تھی میرے ان کی خدمت میں چھ سال اسطرح گزرے کہ میرے زانوں ان کے زانوؤں سے ملے ہوتے تھے، جب مجھے حدیث نکلوانی ہوتی تو میں کہتا کہ فلاں نے اس طرح کہا ہے اور فلاں نے اس طرح۔

۴۵۰۳-عبدالملک کے زمانہ میں مدینہ میں قحط..... عبدالرحمن بن احمد، ابو حاتم بکی بن عبدان، محمد بن یحییٰ عطاف بن خالد مخزومی عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن ابی فروہ اور ابن شہاب سے منقول ہے کہ

اہل مدینہ کو عبدالملک کے زمانے میں ایک قحط کا سامنا کرنا پڑا اور تمام لوگ اس کی زد میں آگئے تھے، مجھے خیال ہوا کہ قحط نے ہمیں جتنا پریشان کیا ہے اتنا پورے شہر میں کسی کو نہ کیا ہوگا اسلئے کہ مجھے اپنے اہل کا حال خوب معلوم تھا تو میں نے غور کیا کہ کون ہوسکتا ہے جو رشتہ داری یا محبت کی وجہ سے اس سے امید لگاؤں کہ وہ کچھ مجھے دے دے گا تو مجھے ایسا کوئی نظر نہ آیا تو میں نے جی میں کہا کہ رزق تو اللہ کے ہاتھ میں ہے لہذا میں نکل پڑا یہاں تک کہ دمشق آ پہنچا تو میں نے اپنا سامان سفر کھولا اور مسجد چلا گیا وہاں سب سے بڑی مجلس میں بیٹھ گیا یہاں سب سے زیادہ لوگ جمع تھے اس دوران ایک شخص عبدالملک کی طرف سے آیا خوب موٹا تازہ اور گوری چٹی چمڑی والا تو وہ اس مجلس کی طرف آیا جس میں میں بھی موجود تھا تو لوگوں نے اسے راستہ دیا وہ جا کر منبر پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا امیرالمومنین کے پاس آج ایک ایسا خط آیا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا لوگوں نے پوچھا وہ کیا؟ اس نے کہا عامل مدینہ ابن اسماعیل نے لکھا ہے کہ ابن زبیر کی ام ولد کا لڑکا انتقال کر گیا تو اس کی ماں نے اس کی میراث لینی چاہی تو عروہ بن زبیر نے اسے منع کر دیا ہے اور کہتے ہیں کہ اسے میراث نہیں ملتی ہے۔ اب امیرالمومنین کو وہم سا ہو رہا ہے کہ انہوں نے سعید بن مسیب سے حدیث سنی ہے جو وہ عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں لیکن امیرالمومنین کو یہ حدیث یاد نہیں آ رہی ہے تو ابن شہاب کہتے ہیں میں نے کہا: میں وہ حدیث تم کو بتلاتا ہوں تو قبیصہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے چلا یہاں تک کہ ہم امیرالمومنین کے گھر پہنچے پھر ہم اس کمرے میں گئے جہاں عبدالملک بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا، السلام علیکم عبدالملک نے کہا: آجائیں تو قبیصہ اندر گئے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس نے کہا: امیرالمومنین! یہ وہ حدیث بیان

کرتا ہے جو آپ نے سعید بن مسیب سے سنی تھی امہات اولاد کے سلسلے میں تو عبدالملک نے کہا کیا ہے وہ حدیث؟ تو میں نے کہا: میں نے سعید بن المسیب کو سنا کہ عمر بن خطابؓ نے امہات اولاد کے بارے میں حکم فرمایا کہ ان کی اولاد (بیٹوں) کے مال میں سے انکی قیمت لگائی جائیگی ایک عادل شخص سے پھر اتنے مال میں سے ان کو آزاد کردیا جائیگا اور یہی حکم رہا ان کی خلافت کے شروع میں پھر قریش میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا اس کا ایک بیٹا تھا انکی ام ولد سے حضرت عمر اس لڑکے کو پسند فرماتے تھے ایک دفعہ یہ لڑکا اپنی والدہ کی وفات کے بعد حضرت عمر کے سامنے سے گزرا مسجد میں تو حضرت عمر نے پوچھا اے بھتیجے! تمہاری ماں کے سلسلے میں کیا برتاؤ برتا گیا اس نے کہا اچھا برتاؤ کیا گیا ان لوگوں نے مجھے اختیار دیا اس کا کہ یا تو میری ماں غلام رہے ان کی یا پھر وہ مجھے اپنی والدہ کی میراث نہ دیں تو دوسری صورت مجھے زیادہ آسان لگی اس سے کہ میری ماں انکی غلام رہے تو حضرت عمر نے فرمایا: کیا میں نے اس میں ایک عادل شخص کی قیمت کا اعتبار نہیں کیا تھا؟ میں جو بھی رائے دوں یا امر کروں تم لوگ اس میں کیڑے نکالتے ہو پھر آپ منبر کو گئے اور تشریف فرمائی جب ایک معتد بہ حصہ لوگوں کا حاضر ہوگیا تو فرمایا: لوگو! میں نے امہات اولاد کیلئے جو حکم دیا تھا اس کو تم خوب جانتے ہو اس کے باوجود لوگ اسکے خلاف کررہے ہیں پس جس شخص کے پاس ام ولد ہو تو جب تک وہ زندہ ہے وہ اس کی ملکیت ہے جب وہ مرجائے تو ام ولد آزاد ہے اسکا کوئی مالک نہیں'

عبدالملک نے پوچھا کون ہو تم؟ انہوں نے کہا: میں محمد بن مسلم بن عبداللہ بن شہاب ہوں تو عبدالملک نے کہا: تم وہی جسکے باپ کا نام فتنوں میں بہت رہا اس نے ہمیں اس زمانے میں بہت تکلیف دی فرماتے ہیں میں نے کہا: امیرالمومنین: آپ اسی طرح کہہ دیجئے جس طرح ایک نیک بندے نے کہا تھا" اجل لاتثریب علیکم الیوم" فرماتے ہیں پھر میں نے کہا: امیرالمومنین! میرے لئے کچھ مقرر کردیجئے اس لئے کہ مجھے دیوان سے کچھ نہیں ملا اس نے کہا: آپ کے شہر میں جب سے یہ قحط ہوا ہے سب نے کسی کے لئے کچھ بھی مقرر نہیں کیا ہے پھر انہوں نے دیکھا قبیصہ کو میں اور قبیصہ ان کے سامنے کھڑے ہوئے تھے پھر اشارہ کردیا کہ میرے لئے کچھ مقرر کردیا جائے تو قبیصہ نے مجھ سے کہا کہ امیرالمومنین نے تمہارے لئے مقرر کردیا ہے میں نے کہا۔

امیرالمومنین! کچھ صلہ بھی عنایت فرمائیں اس لئے کہ میں جب گھر سے نکلا تو وہ بہت زیادہ حاجت مند تھے جسکو سوائے اللہ کے کوئی اور نہیں جانتا اور قحط نے پورے شہر کو لپیٹ میں لیا ہے تو اس نے کہا: امیرالمومنین نے تم کو صلہ بھی عنایت کیا پھر میں نے کہا: امیرالمومنین ایک خادم بھی عنایت کردیں اس لئے کہ میرے گھر والوں کا کوئی خادم نہیں ہے صرف ایک بہن ہے جو ان کے لئے روٹیاں پکاتی ہے آٹا گوندتی ہے۔ اس نے کہا: امیرالمومنین! نے تم کو خادم بھی دیا بس۔

ابن شہاب فرماتے ہیں پھر ہشام بن اسماعیل کو خط میں لکھ دیا کہ سعید بن مسیب کو میرے پاس بھیجدے کہ ان سے وہ حدیث پوچھے جو وہ عمر بن خطاب سے نقل کرتے ہیں امہات اولاد کے بارے میں ہشام بن اسماعیل نے ان کو وہ حدیث لکھ بھیجی جو میں نے انکو بتائی تھی اس میں ایک حرف کی بھی کمی بیشی نہیں تھی۔

۴۵۰۴- احمد بن محمد بن حسن، محمد بن اسحٰق ثقفی، اسماعیل بن موسیٰ سعدی، ابن عیینہ زہری سے نقل کرتے ہیں۔

میں عبدالملک کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے یہ آیت تلاوت کی" والذی تولی کبرہ منھم لہ عذاب عظیم" اس نے کہا کہ یہ حضرت علی کے بارے میں نازل ہوئی ہے زہری کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ امیر کی اصلاح کریں یہ بات نہیں مجھے عروہ نے حضرت عائشہ سے یہ نقل کیا ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن ابی بن سلول کے بارے میں نازل ہوئی۔

۴۵۰۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحٰق فزاری، اوزاعی، زہری سے منقول ہے کہ:

گزرے وقتوں کے علماء کہا کرتے تھے سنت کو لازم پکڑ لینا ہی نجات ہے علم تو جلدی اٹھالیا جائے گا سو علم کے پھیلنے میں دنیا کا

وجود ہے علم کے جانے کی صورت میں کارخانہ عالم لپیٹ دیا جائے گا۔

۴۵۰۶-ابواحمد محمد بن احمد، محمود بن محمد واسطی، محمد بن صباح، ولید بن مسلم، اوزاعی، زہری سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مؤمن جب زنا کررہا ہوتا ہے وہ مؤمن نہیں رہتا'' تو میں نے زہری سے پوچھا: یہ کیسی حدیث ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی طرف سے علم ہے، رسول پر پہنچانا تھا اور ہم کو لازم ہے کہ اسکو تسلیم کریں رسول اللہ ﷺ کی احادیث جس طرح اسی طرح انہوں نے ذکر کردی ہیں۔

۴۵۰۷-سلیمان بن احمد، مسعدہ بن سعد عطار، ابراہیم بن منذر، عبداللہ بن محمد بن قنفذ، ابن اخی ہشام اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ:

حضرت عمر لبید بن ربیعہ کے اس قصیدہ کو پڑھنے کا حکم کرتے جس میں اس نے کہا تھا اپنے پروردگار سے تقویٰ اختیار کرنا ہی بہترین عبادت ہے اللہ کے ارادے سے میری تاخیر اور میرا جلدی کرنا ہے میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اسکا کوئی شریک نہیں اس کے ہاتھ میں خیر ہے جو چاہے کرلیتا ہے، جس کو وہ خیر کے راستے کی ھدایت کرے، وہ ہدایت پالیتا ہے خوش عیش ہوکر اور جسکو چاہے وہ گمراہ کردے۔

۴۵۰۸-سلیمان بن احمد، مسعدہ بن سعد، ابراہیم بن منذر، ابراہیم بن محمد بن عبدالعزیز زہری، ابن شہاب سے منقول ہے کہ:

میں عبیداللہ بن عتبہ کے ہاں گیا وہ غصے میں لال پیلے ہورہے تھے میں نے پوچھا کیوں غصے میں ہیں کہنے لگے: میں تمہارے امیر عمر بن عبدالعزیز کے پاس ابھی گیا تھا ان کے ساتھ عبداللہ بن عمرو بن عثمان بیٹھے ہوئے تھے میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا کوئی جواب نہیں دیا تو میں نے کہا:

''تم دونوں اس پر گھمنڈ نہ کرو کہ تم کو دیا گیا تو تم آپس میں لگے ہوتے ہو۔ کچھ لوگ نہیں ڈرتے تکبر کے شر سے بھی اور تم کو تو زمین کی اسی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اس میں دوبارہ لوٹ جانا ہے اور اسی سے محشر کو جاؤ گے۔

زہری کہتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ آپ جیسے فقیہ، افضل اور اس عمر میں شعر کہتے ہیں؟ فرمانے لگے: غصہ والا شخص جب غم اس نکال لیتا ہے تو مطمئن ہو بیٹھا ہے۔

۴۵۰۹-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، عبداللہ بن محمد اموی، عیسیٰ بن عبداللہ تیمی کہتے ہیں کہ مجھے اہل علم میں سے ایک شیخ نے بتلایا کہ ایک شخص زہری کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھے کوئی حدیث بیان کرو انہوں نے فرمایا: تم لغت نہیں جانتے اس نے کہا ہوسکتا ہے کہ میں سمجھ جاؤں انہوں نے پھر ایک سوال کیا پوچھا کہ شاعر کے اس قول کے بارے میں تم کیا کہتے ہو۔

''صریع ندامی یرفع الشراب راسہ'' وقد مات منہ کل عضو مفصل''

کہ اس میں مفصل سے کیا مراد ہے اس نے کہا'' زبان'' انہوں نے فرمایا کل آجاؤ! میں تمہیں حدیث بیان کردوں گا۔

۴۵۱۰-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، عبداللہ بن محمد اموی، ابراہیم بن منذر حزامی ابراہیم بن محمد بن عبدالعزیز زہری اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

زہری اس شعر سے تمثیل لیا کرتے۔

''ذھب الشھاب نمایعوجمانا وکان ماقدکان لم یک کانا

وطویت کفایاحمان علی الغضا وکفی جمان بطیھاحدثانا

۴۵۱۱-احمد بن جعفر بن سلام احمد بن علی، ابوغسان محمد بن عمرو، جریر ابو عبیدی سے منقول ہے کہ زہری کے پیچھے ایک مہینے تک نماز پڑھی فجر کی نماز میں وہ پڑھا کرتے تھے ''سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک'' اور ''قل ھو اللہ احد''

۴۵۱۲-ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، مفضل بن فضالہ، عقیل بن خالد سے منقول ہے کہ

میں نے ابن شہاب کی انگوٹھی دیکھی جس پر نقش تھا "محمد یسأل الله العافیة" (محمد اللہ سے عافیت مانگتا ہے)

۴۵۱۳-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسن بن عبدالجبار، محمد بن قدامہ سے منقول ہے کہ ہمارے ساتھ قزاز تھے انہوں نے زہری کے بھتیجے سے پوچھا کیا زہری خوشبو لگاتے تھے؟ انہوں نے کہا میں مشک کی بو سونگھتا تھا ان کے کوڑے سے جس سے جانور ہانکتے تھے۔

۴۵۱۴-مخلد بن جعفر، ابراہیم بن ہاشم، محمد بن عباد، ابوحامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، ابومعمر عبدالجبار، سفیان، عمرو بن دینار کے طریق سے منقول ہے کہ۔

میں نے ابن شہاب سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا جس پر درہم و دنانیر بے وقعت ہوں خود ان کے پاس نہیں تھی کوئی چیز سوائے ان چند تے جو بھیڑیوں سے مشابہ تھیں۔

۴۵۱۵-حسن بن علان، ہیثم بن حلف، ابراہیم بن سعید جوہری، اسحٰق بن عیسیٰ طباع، مالک بن انس اور زہری سے منقول ہے کہ:

ہم نے دیکھا کہ کسی کو تجارت زیادہ نفع نہیں دیتی"

۴۵۱۶-احمد بن محمد، احمد بن موسیٰ، سہل بن یحییٰ، عبداللہ بن رشید، ابوعبیدہ، ابویحییٰ، زہری سے نقل کرتے ہیں:

اس چیز کو زیادہ وانجام دو جسے آگ نہیں چھوئے گی پوچھا گیا وہ کیا ہے؟ فرمایا نیک کام۔

۴۵۱۷-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن زکریا، محمد بن عبدالرحمن تیمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے زہری کی تعریف کی انہوں نے اپنی قمیص اسے دے دی ان سے کہا گیا آپ نے شیطان کی بات پر عنایت کر دی؟ انہوں نے فرمایا: جو خیر چاہتا ہے وہ شر سے بچنا چاہتا ہے۔

۴۵۱۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ، سفیان سے منقول ہے کہ۔

زہری سے زھد کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: زھد یہ ہے کہ آدمی کو اس کی حلال کمائی شکر سے نہ روکے اور حرام اسکے صبر پر غالب نہ آوے۔

۴۵۱۹-ابوحامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، محمد بن صباح، سفیان سے منقول ہے کہ حضرت زہری سے کچھ لوگوں نے کہا: آپ اگر اپنی اس آخری عمر میں مدینہ میں قیام کریں اور مسجد رسول اللہ ﷺ آئیں جائیں اور اس کے ستونوں کے پاس بیٹھیں اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں اور انکو علم سکھلائیں انہوں نے فرمایا: اگر میں یہ کرنے لگوں تو میری آخرت تو تباہ ہوگی اور یہ اس وقت تک مناسب نہیں ہے جب تک دنیا سے بے رغبتی پیدا نہ ہو جائے اور آخرت کی رغبت پیدا نہ ہو جائے۔

۴۵۲۰-محمد بن جعفر بن سلام، احمد بن علی بن جعفر بن ابار، ابوایوب وزان، حمید بن جناد سے منقول ہے کہ میں نے دونوں عمرو یعنی عبداللہ، عبداللہ سے سنا کہ:

ابن شہاب بتایا کرتے تھے کہ بیت المقدس کے پہاڑوں میں جیس سے زائد انبیاء بھوک اور جوؤں کی وجہ سے وفات پا گئے جو سامنے آتا کھا لیتے جو سامنے آتا پی لیتے۔

زہری کی مسندات ابوبکر محمد بن مسلم بن شہاب زہری نے صحابہ کی ایک جماعت کو پایا اور ان سے احادیث بیان کیں جن سے انہوں نے روایت بیان کی ہے اور انکی زیارت کی، عبداللہ بن عمر، انس بن مالک، سہل بن سعد، سائب بن یزید، عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن ازہر، محمود بن ربیع، محمود بن ولید، مسعود بن حکم، کثیر بن عباس، سفیان ابوجمیلہ، ابوموعصہ، ابوالفضل، ابن ابی سندر، ربیعہ بن عباد الدولی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن زبیر، حسن، حسین کی بھی زیارت

کی اور ان سے احادیث سنیں۔

اور زہری سے تابعین کی ایک جماعت نے روایت نقل کی ہے اہل حرمین اور اہل حجاز، عمرو بن دینار، یحییٰ بن سعید انصاری، سعد، عراک بن مالک، ہشام بن عروہ، موسیٰ بن عقبہ، صالح بن کیسان، ابوجعفر محمد بن علی بن حسین، ابوسہیل نافع بن مالک، عبیداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عقیل، صفوان بن سلیم، زید بن اسلم، ربیعہ بن عبدالرحمن، عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن حزم، سعید بن ابراہیم، ابوزبیر، عبداللہ بن مسلم کمار و بن فزیہ، عمر بن عبدالعزیز، محمد بن منذر، ابوالزناد، عبداللہ بن ذکوان، زید بن رومان، عمرو بن ابی عمرو، عکرمہ بن ابی خالد، اور دوسرے اہل حرمین ہیں۔

عراقیوں میں سے ان سے روایت کرنے والے حضرات یہ ہیں: عبداللہ بن عمر، اسماعیل بن ابی خالد، حکم بن عیینہ، منصور بن معتمر، عطاء بن سائب، عمرو بن مرہ، ابوبکر بن حفص، قتادہ، یونس بن عبید، داؤد بن ابی ہند، ایوب سختیانی، سلیمان تیمی، یحییٰ بن ابی کثیر۔
اور واسط، جزیرہ، شام، اور مصر والوں میں سے منصور بن زاذان، عبدالکریم جزری، مکحول شامی، ابراہیم بن ابی عبلہ، عطا خراسانی، ثور بن یزید، صفوان بن عمرو، یزید بن ابی حبیب مصری۔

۳۵۲۱- محمد بن بدر، بکر بن سہل، عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، احمد بن جعفر بن حمدان بن معبد، احمد بن مہدی ابوالیمان، شعیب بن ابی حمزہ، ابن شہاب زہری، انس بن مالک سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے گر پڑے اور آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا آپ نے کچھ نمازیں بیٹھ کر پڑھیں ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی جب آپ پھرے تو فرمایا: امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اسکی اقتداء کی جائے پس جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب وہ ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہے تو تم ''اللھم ربنا لک الحمد'' اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔[1]

یہ مالک کے الفاظ ہیں اور حدیث صحیح ثابت اور متفق علیہ ہے زہری سے ایوب سختیانی، ابراہیم بن ابی علیہ، یحییٰ بن سعید، عبداللہ بن عمر، ابن جریج، لیث بن سعد، اوزاعی، معمر، ابن عیینہ، عقیل، یونس، وقرہ، یزید بن ہاد، زبیدی، نعمان بن راشد، اسحق بن راشد، ابن ابی ذئب، عبیداللہ بن ابی زیاد، ابن اخی الزہری، ابواویس، زمعہ بن صالح، یحییٰ بن ابی انیسہ، ابوالمظفر نیف سفیان بن حسین۔

۳۵۲۲- ابوبکر بن خلاد، عمر بن غالب قعنبی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ یزید بن ہارون، اشعث بن سوار، زہری اور انس بن مالک سے منقول ہے کہ

آپ ﷺ کے پاس دودھ لایا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا آپ کی دائیں جانب ایک بدو اور آپکی بائیں جانب حضرت ابوبکر تھے تو آپ ﷺ نے پیا پھر بدو کو دیا اور فرمایا: دایاں پھر دایاں''۔[2]

الفاظ مالک کے ہیں حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے زہری سے صالح بن کیسان عبیداللہ بن عمر، ابن جریج معمر، اوزاعی، یزید بن ابی حبیب، زبیدی، شعیب، عقیل، یونس، وقرہ، اسحق بن راشد نعمان بن راشد، ابواویس، یوسف بن ماجشون، عبیداللہ بن ابی زیاد، سفیان بن حسین، زکریا بن اسحق، صالح بن ابی اخضر، زمعہ بن صالح، بحر السقا، عبدالرحمن بن اسحق۔

۳۵۲۳- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب قعنبی، مالک، ابوبکر محمد بن حسین، علی بن فضل، یزید بن ہارون، سفیان بن حسین، ابن شہاب، انس

---

[1] صحیح البخاری ۱/۱۰۹، ۱۹۷، ۲۰۳، ۲/۵۶، صحیح مسلم کتاب الصلاۃ ۷۷، ۷۹، ۸۰، ۸۸، وفتح الباری ۲/۲۰۹

[2] صحیح البخاری ۳/۱۴۴، ۷/۱۵۲، وصحیح مسلم کتاب الاشربۃ ۱۲۴، ۱۲۵، وفتح الباری ۵/۳۰

بن مالک کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو، ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اللہ کے بندے اور بھائی بن کر رہو، اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن چھوڑے رکھے'۔[۱]

الفاظ مالک کے ہیں حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اسے روایت کیا ہے، معمر، عقیل، یونس، زہری ابن عیینہ، ابن ابی ذئب، ابن مسافر، ابن جریج ابراہیم بن سعد، عبدالرحمن بن اسحق زکریا بن اسحق، ابن اخی الزہری، عمر بن قیس، بحر السقا، عبداللہ بن عمر، معاویہ بن یحیی، عبیداللہ بن ابی زیاد۔

۴۵۲۴-حضرت ایوب علیہ السلام کی مصیبت کی مدت عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، سلیمان بن احمد، یحیی بن ایوب علاف سعید بن ابی مریم، نافع بن یزید عقیل، ابن شہاب، انس بن مالک سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ کے نبی ایوب علیہ السلام پر اٹھارہ سال مصیبت رہی ان کو دور قریب کے لوگوں نے چھوڑ دیا تھا سوائے دو آدمیوں کے یعنی انکے بھائی وہ آپ کے پاس صبح بھی آتے اور شام کو بھی تو ایک دن ایک نے دوسرے سے کہا: بخدا تم بتلاؤ کہ ایوب نے کوئی ایسا گناہ کیا ہو جو کائنات میں کسی نے نہ کیا ہو تو اس کے ساتھی نے کہا کیوں؟ اس نے کہا اٹھارہ سال ہو گئے؟ اللہ نے رحم نہیں فرمایا کہ ان کی تکلیف کو دور فرما دے جب شام کو ایوب علیہ السلام کے پاس آئے تو اس شخص سے رہا نہ گیا یہاں تک اسکا تذکرہ ان کے سامنے کیا تو حضرت ایوب نے فرمایا: میں نہیں جانتا تم کیا کہہ رہے ہو اتنا ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ اکثر جب میں دو آدمیوں کو لڑتے دیکھتا اور یہ کہ وہ اللہ کا بھی تذکرہ کر رہے ہیں تو گھر جاتا اور ان کی طرف سے کفارہ ادا کرتا تھا کہ اللہ کا تذکرہ حق کے ساتھ کریں'' آپ نے فرمایا:

''وہ (حضرت ایوب) (قضاء) حاجت کے لئے نکلتے جب قضاء حاجت کر لیتے تو ان کی بیوی انکا ہاتھ پکڑ لیتی یہاں تک کہ وہ پہنچ جاتے۔

ایک دن اس نے آنے میں تاخیر کی، ایوب علیہ السلام کی طرف وحی کی گئی ''ارکض برجلک ھذا مغتسل بارد و شراب'' (ص ۴۲) جب وہ تاخیر سے پہنچیں تو وہ اس طرح سامنے آئیں کہ وہ دیکھ رہی تھیں وہ ان کے پاس آئے اللہ تعالیٰ نے وہ مصیبت ان سے ختم کر دی تھی وہ پہلے سے زیادہ خوبصورت تھے جب اس نے ان کو دیکھا تو کہنے لگیں: اے اللہ تجھے بابرکت بنائیں کیا تم نے مبتلی اللہ کے نبی کو دیکھا ہے اور بخدا جب وہ صحیح تھے تو تم ان کے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہو انہوں نے فرمایا: وہ میں ہی ہوں۔

ان کے دو کھلیان تھے ایک گیہوں کا کھلیان تھا اور ایک جو کا کھلیان تھا تو اللہ تعالیٰ نے دو بادل بھیجے ان سب سے ایک گیہوں کے کھلیان پر آیا تو اس نے سونا برسا دیا یہاں تک کہ اسکو بھر دیا اور دوسرے نے جو کے کھلیان چاندی برسائی اور یہاں تک کہ وہ بھر گیا''۔[۲]

زہری کے طریق سے غریب ہے صرف عقیل نے روایت کیا ہے اسکے رواۃ کی عدالت پر اتفاق ہے اس میں نافع متفرد ہیں۔

۴۵۲۵-احمد بن اسحق، عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن عاصم، ایوب جبابری، سعید بن موسیٰ رباح بن زید، معمر، زہری، انس بن مالک سے منقول ہے کہ:

۱۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة باب ۹ وسنن الترمذی ۱۹۳۵ ومسند الامام احمد ۱/۵ والمعجم الصغیر للطبرانی ۱۰۱/۱ والترغیب والترھیب ۳/۴۵۳ وامالی الشجری ۲/۲۲۴

۲۔ مجمع الزوائد ۸/۲۰۸ وتفسیر ابن کثیر ۷/۶۵ وکنز العمال ۳۲۳۲۰

آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دن موسیٰ بن عمران علیہ السلام راستے میں جا رہے تھے تو جبار جل جلالہ نے پکارا یا موسیٰ، وہ دائیں بائیں متوجہ ہوئے کسی کو نہ پایا پھر دوبارہ پکارا یا موسیٰ بن عمران پھر دائیں بائیں متوجہ پھر کسی کو نہ پایا پھران کے رونگٹے کھڑے ہو گئے پھر تیسری بار پکارا گیا یا موسیٰ بن عمران میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں انہوں نے عرض کیا لبیک لبیک پھر سجدہ کے لئے گر پڑے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ بن عمران اپنا سر اٹھایئے انہوں نے اپنا سر اٹھایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ کیا تم چاہتے ہو کہ میرے عرش کے سایہ کے نیچے رہو جس دن کہ کوئی سایہ نہ ہوگا میرے سائے کے سوا اے موسیٰ یتیم کے لئے رحیم باپ بن جایئے اور بیوہ کے لئے شوہر کی طرح بن جایئے اے موسیٰ بن عمران رحم کریں آپ پر رحم کیا جائے گا اے موسیٰ! جیسا برتاؤ کرو گے ویسا بدلہ مل جائے گا اے موسیٰ بن عمران بنی اسرائیل کو خبر دیدیں کہ جو شخص مجھ سے اس حال میں ملا کہ وہ محمد کا انکار کرتا ہے تو میں اسے جہنم میں داخل کردوں گا چاہے وہ ابراہیم خلیل ہو یا موسیٰ کلیم ہو انہوں نے پوچھا محمد کون ہے؟ فرمایا: اے موسیٰ میری عزت وجلال کی قسم میں نے ان سے زیادہ مکرم ہستی پیدا نہیں کی میں نے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش میں لکھ دیا تھا آسمانوں، زمین، سورج، چاند کو تخلیق کرنے سے دو ہزار سال پہلے اور میری عزت وجلال کی قسم ماشہ جنت حرام ہوگی میری تمام مخلوق پر جب تک کہ محمد اور اس کی امت اس میں داخل نہ ہو جائے حضرت موسیٰ نے عرض کیا محمد کی امت کون ہے؟ فرمایا ان کی امت حمد کرنے والی ہے وہ اللہ کی حمد کریں گے چڑھتے وقت بھی اترتے وقت بھی اور ہر حال میں وہ اپنی کمروں کو باندھتے ہوں گے اور اپنے اطراف کو پاک رکھتے ہوں گے دن کو روزہ رکھتے ہوں گے اور رات کے راہب ہوں گے میں ان سے تھوڑا سا بھی قبول کروں گا اور ان کو " لاالـٰـه الاالله " کی شہادت دینے پر جنت میں داخل کروں گا تو حضرت موسیٰ نے فرمایا مجھے اس امت کا نبی بنا دیجئے فرمایا انکا نبی انہیں میں سے ہوگا پھر عرض کیا تو مجھے اس نبی کا امتی بنا دیجئے فرمایا تم مقدم ہوئے اور پیچھے آئیں گے اے موسیٰ! لیکن میں عنقریب تم کو اور اس کو دار جلال میں جمع کروں گا۔[1]

یہ حدیث غریب ہے زہری کے طریق سے ہم نے اسے رباح بن معمر اور رباح سے اوپر کے لوگ عدول ہیں اور جباری کی حدیث میں لین ونکارت ہے۔

۳۵۲۶-محمد بن علی بن مخلد محمد یونس شامی، ابو عامر عقدہ، زمعہ بن صالح، زہری اور انس بن مالک کے طریق سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

"کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوائے شوہر کے"۔[2]

زہری کے طریق سے غریب ہے زمعہ اس میں متفرد ہیں۔

۳۳۲۷-محمد بن حسن، احمد بن جعفر بن مالک، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حماد بن خالد خواط، مالک بن انس، زیاد بن سعد، زہری، انسؓ سے منقول ہے کہ

حضور ﷺ نے اپنی پیشانی مبارک کے بالوں کو چھوڑے رکھا پھر آپ نے مانگ نکال لی"

یہ حدیث غریب ہے اور متصل ہے مالک اور زیاد کے طریق سے حماد سے احمد متفرد ہیں، روح بن عبادہ نے حضرت انس سے اور ان سے زیاد نے نقل کی اور یہ حدیث مشہور اور ثابت ہے زہری کے طریق سے عبیداللہ بن عبداللہ اور حضرت ابن عباس کے واسطے سے۔

۳۵۲۸-احمد بن اسحٰق، احمد بن عمرو بن ضحاک، عبدالعظیم بن ابراہیم سالمی، عبدالملک بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ، زیاد بن سعد، زہری، انس

---

۱ . السنة لابن ابی عاصم ۱/۳۰۵ والشریعة ۱/۴۴۳

۲ . سنن ابن ماجة ۲۰۸۵

بن مالک حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ

آپ ﷺ نے فرمایا اپنے نطفوں کو درست جگہ رکھو اور مشتبہ جگہ سے بچو۔ اوکما قال علیہ السلام ۔ا

زیاد اور زہری سے مروی یہ روایت ضعیف ہے۔

۴۵۲۹-سلیمان بن احمد، یحییٰ عبدالباقی، ربیع بن محمد ازرقی، محمد بن سنونی حمصی، جعفر بن سلیم قرشی اوزاعی، زہری، انس سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا

آگاہ ہو کہ میں تمہیں بتاتا ہوں اللہ کی طرف جانے والے محبوب ترین قدموں کو۔ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا نبی اللہ آپ نے فرمایا

''اللہ کی طرف جانے والے سب سے محبوب قدم دو ہیں جن سے بندہ صلہ رحمی کے لئے جاتا ہے یا وہ بندے کے قدم جن سے جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے جاتا ہے اور دو قطروں میں محبوب ترین قطرہ اللہ عزوجل کے ہاں وہ ہے جو اللہ کے راستے میں بہا ہو یا وہ قطرہ جو آنکھ سے نکلا ہو اللہ کی خشیت کی وجہ سے اور دو محبوب ترین گھونٹوں میں سے ایک غصہ کا گھونٹ ہے اور دوسرا وہ جو مصیبت کے وقت صبر کرے۔

زہری اور اوزاعی کے طریق سے حدیث غریب ہے۔

۴۵۳۰-محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن بشار، سری بن عاصم، احرم بن حوشب، محمد بن عبیداللہ بن مسلم، زہری، انس بن مالک سے منقول ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ سے سنا آپ فرمارہے تھے میں نے اپنے رب کی موافقت کی تین چیزوں میں، میں نے کہا: اللہ کے رسول! اگر آپ مقام ابراہیم کو مصلی (نماز پڑھنے کی جگہ) بنالیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی" (البقرۃ:۱۲۵) اور میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس نیک و بد سب آتے ہیں تو اگر آپ اپنی بیویوں کو حجاب کا فرمادیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب اتاری اور میں نے کہا ان کی ازواج سے، تم رک جاؤ!! ورنہ اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ تم سے اچھی بیویاں ان کو عطا فرمادیں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری "عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن"

زہری کے طریق سے حدیث غریب ہے۔ حدیث انس ابن عمر اور حضرت عمر کے طریق سے ثابت ہے۔

۴۵۳۱-محمد بن احمد بن ابراہیم، سلیمان بن احمد، ابوبکر بن سہل، شعیب یحییٰ، لیث بن سعد، زہری، اعرج، انس بن مالک اور حضور ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی کو اس سے نہ روکے کہ وہ اپنی لکڑی اس کی دیوار پر رکھے"

شعیب لیث سے حضرت انس سے نقل کرنے میں متفرد ہیں مالک اور دوسرے لوگوں نے زہری اعرج اور ابوہریرہ سے یہ حدیث غریب نقل کی ہے۔

۴۵۳۲-احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، ہشام، معمر، زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہ اور نبی کریم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا

"تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی کو اس سے منع نہ کرے وہ لکڑی اس کی دیوار پر رکھے"۔۲

۱۔ کنز العمال ۴۴۵۵۷ واللآلی المصنوعۃ ۲۳۱/۱

۲۔ مسند الامام احمد ۲۷۴/۲ ، ۴۴۷ والسنن الکبری ۶۸/۶ ، ۶۹ وسنن الدار قطنی ۲۸۸/۳ واتحاف السادۃ المتقین ۳۱۰/۶

ابوحفصہ نے بھی زہری سے اسکو روایت کیا حمید بن عبدالرحمن نے ابوہریرہ سے بھی اس کو روایت کیا۔

۴۵۳۳- محمد بن احمد بن حسن، ابراہیم بن ہشام، محمد بن منہال، ابواسحق بن حمزہ، احمد بن عبدالرحمن بن حبیب، عمرو بن علی، یزید بن زریع، محمد بن ابی حفصہ، زہری کا حمید بن عبدالرحمن ابوہریرۃ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی کو نہ روکے کہ وہ اپنی لکڑی اپنی دیوار پر رکھے[1]۔

۴۵۳۴- حبیب و فاروق، ابومسلم کشی، ابوعاصم، مالک، زہری، عطاء بن یزید، ابوسعید خدری سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی پکار یا مؤذن کو سنے تو وہی کہے جو وہ کہہ رہا ہے''[2]۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے مالک، علی، زہری، عطاء اس میں مختلف ہیں اور عمرو بن مرزوق سے روایت ہے کہ مالک نے اس حدیث کو زہری، انس سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا، جب تم ندا، سنو تو وہی کہو جو وہ کہہ رہا ہے۔

اور زہری، سعید بن مسیّب اور ابوہریرہؓ سے اسکو روایت کیا گیا ہے۔

۴۵۳۵- عبدالملک بن حسن معدل، احمد، احمد بن یحییٰ حلوانی، محمد بن عبداللہ ازدی، بشر بن مفضل، محمد بن اسحق، زہری، سعید بن مسیّب، ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے یہی نقل کرتے ہیں۔

۴۵۳۶- محمد بن عمر بن سلام، محمد بن عبداللہ بن ابی ایوب، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن ہارون زبیری، مسلم بن خالد، عبدالرحیم بن اسحاق، زہری، سعید، ابی سلمہ، ابوہریرہ کی سند سے نبی کریم ﷺ سے اس طرح منقول ہے۔

اس کو انصاری نے روایت کیا ہے۔

۴۵۳۷- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، ابومحمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، قعنبی سے منقول ہے کہ حضرت مالک بن انس سے پوچھا گیا ان جامد گھی کے بارے میں جس میں چوہا گر جائے تو حضرت مالک نے زہری، عبید بن عبداللہ بن عتاب اور حضرت ابن عباس سے یہ حدیث نقل کی کہ آپ ﷺ سے یہ بات پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا: اسے اور اس کے اردگرد کو لے لو اور اسے باہر پھینک دو[3]۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے مالک اور زہری اس میں مختلف ہیں۔

۴۵۳۸- ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحق قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، مالک، ابن شہاب عبیداللہ بن عبداللہ، ابن عباس اور حضرت میمونہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ سے چوہے کا پوچھا گیا جو گھی میں گر جائے اور مر جائے آپ نے فرمایا:

اسے اور اس کے اردگرد کو لے لو اور اسے باہر پھینک دو[4]۔

ابراہیم بن طہمان نے متابعت کی عبیداللہ بن عبداللہ بن وہب اور ابن ابی اویس سے۔

۴۵۳۹- مالک، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابن عباس، ابن ماجشون، مالک، زہری، عبیداللہ، عبداللہ بن مسعودؓ حضرت نبی کریم ﷺ سے یہی نقل کرتے ہیں۔

۴۵۴۰- محمد بن علی بن حبیش، ابن حسان، ابن اسحق ثلجی، محمد بن عبدالرحمن ترمذی، عبدالملک بن ماجشون مالک بن انس سے یہ حدیث حدثنا کے ساتھ منقول ہے۔ یزید بن زریع، معمر، زہری، سعید اور ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

---

[1] مسند الامام أحمد ۲/۲۷۴، ۲۴۰ والسنن الکبری ۶/۶۹، ۶۹ وسنن الدار قطنی ۴/۲۲۸. واتحاف السادۃ المتقین ۶/۳۱۰.

[2] صحیح البخاری ۱/۱۵۹ وصحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ۱۰/۱۱ وفتح الباری ۲/۹۰.

[3، 4] صحیح البخاری ۱/۶۸ وفتح الباری ۱/۳۴۳.

۴۵۴۱- فاروق، ابومسلم کشی، ابوعمرو الضریر، یزید بن زریع، معمر، زہری، سعید بن مسیب ابوہریرہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ سے چوہے کے بارے میں پوچھا گیا جو مر جائے جامد گھی میں اس کو اور اس کے نیچے والے گھی کو لے لیا جائے گا اور اسے پھینک دیا جائے اور بقیہ کھالیا جائے۔[۱]

ابن جریج نے زہری سے اس کو نقل کیا۔

۴۵۴۲- ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، جعفر بن سہل، شعیب بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، ابن جریج زہری، سالم، ابن عمر سے منقول ہے کہ آپ ﷺ سے چوہے کے بارے میں پوچھا گیا جو گھی میں گر جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اس کو اور اس کے ارد گرد کو پھینک دو اگر جامد ہو صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر مائع ہو تو؟ فرمایا: اس سے نفع تو حاصل کر، کھاؤ نہیں۔

زہری کے طریق سے غریب ہے جریج سے صرف یحییٰ بن ایوب نے روایت کیا۔

۴۵۴۳- محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، محمد بن اسحاق، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، ابن عباس، صعب بن جثامہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے کوئی حمی سوائے اللہ اور اس کے رسول کے۔ (بغیر استحقاق کے کوئی جگہ اپنے لئے مختص کر لینا۔ المترجم)

حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے زہری سے صفوان بن سلیم، عمرو بن دینار، محمد بن عمرو وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۴۵۴۴- محمد بن عمر بن سلم، خالد بن غسان بن مالک، مسلم بن ابراہیم، صالح بن ابی اخضر، زہری، ابوسلمہ، سعید بن مسیب، ابی ہریرہ سے منقول ہے کہ

آپ ﷺ نے عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا کہ ایام منیٰ میں آواز لگائیں کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں

زہری سے حدیث غریب ہے، ابوسلمہ اور سعید سے منقول ہے۔

۴۵۴۵- محمد بن احمد بن حسن، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، ابراہیم بن حمید، صالح بن ابی اخضر، زہری، عروہ عائشہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو نیک کام کی قسم کھائے تو وہ اس کام کو پورا کردے اور اگر اس کو پورا نہ کر سکے تو اس کا تذکرہ کرے، جس شخص نے اس کا تذکرہ کیا تو اس نے اس کا شکر ادا کردیا اور جو شخص بتکلف اپنی سیری ظاہری کرے تو وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔[۲]

زہری کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں صالح متفرد ہیں اور ابن مبارک نے بھی صالح سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

ختم شد حصہ سوم حلیۃ الاولیاء

☆☆☆☆

۱۔ صحیح البخاری ۳/۱۴۸، ۴/۴۲، ۷۴ وفتح الباری ۵/۴۴.

۲۔ قضاء الحوائج لابن ابی الدنیا ۸۰ والدر المنثور ۶/۲۶۲، وتاریخ بغداد ۱۳/۳۰۵، وتاریخ دمشق ۶/۲۶۱.

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور روایات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء

حصہ چہارم

طاؤس بن کیسان، وہب بن منبہ، ابراہیم نخعی، سعید بن جبیر، عامر شعبی

اور ابن ابی لیلیٰ جیسے بہت سے بزرگان دین کے احوال

امام حافظ علامہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مولانا سلمان اکبر صاحب [illegible]

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

حلیۃ الاولیاء

حصہ چہارم

(۲۴۹) طاؤس بن کیسانؒ[1]

رواۃ حدیث میں سے ایک لبیب، فقیہ، عظیم عبادت گزار ابوعبداللہ طاؤس بن کیسان بھی ہیں جو اہل یمن کے طبقۂ اول میں سے ہیں جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: الایمان یمان.

۴۵۴۷- طاؤس کے حج...... احمد بن جعفر بن مسلم ختلی، احمد بن علی الابار، محمد بن عمرو بن حیان، ضمرہ کی سند سے ابن شوذب کہتے ہیں کہ میں مکہ میں ۱۰۶ھ میں طاؤس کے جنازے میں شریک ہوا۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمن پر رحم کرے انہوں نے چالیس حج ادا کیے تھے۔

۴۵۴۸- طاؤس کے جنازے میں اژدہام...... ابوبکر احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ کی سند سے عبدالرزاق نے بیان کیا ہے کہ میرے والد نے فرمایا کہ طاؤس کا مکہ میں انتقال ہوا لوگوں نے اس وقت تک جنازہ نہیں پڑھا جب تک ابن ہشام نے سپاہی نہ بھجوا دیئے۔ میں نے عبداللہ بن حسن کو دیکھا کہ انہوں نے چارپائی اپنے کاندھے پر اٹھا رکھی تھی۔ (اژدہام کی وجہ سے) ان کی ٹوپی گر گئی تھی اور پیچھے سے چادر بھی پھٹ چکی تھی۔

۴۵۴۹- حضرت علیؓ کے پڑپوتے طاؤس کے جنازے میں ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق السراج، محمد بن مسعود کی سند سے عبدالرزاق نے بیان کیا کہ میرے والد نے بتایا طاؤس کا انتقال مزدلفہ یا منیٰ میں ہوا تھا۔ جب جنازہ اٹھایا گیا تو عبداللہ بن حسنؒ بن علی بن جناب ابی طالب نے چارپائی کا پایہ پکڑ لیا اور مسلسل پکڑے چلتے رہے حتیٰ کہ قبر تک پہنچ گئے۔

---

[1] ـ طبقات ابن سعد ۵/ ۵۳۷، والتاریخ الکبیر ۴/ت ۳۱۶۵، والجرح ۴/ت ۳۰۲۲، والکاشف ۲/ت ۲۴۸۱، وسیر النبلاء ۵/ ۳۸، وتذکرۃ الحفاظ ۱/ ۹۰، وتاریخ الاسلام ۴/ ۱۲۶، وتہذیب الکمال ۲۹۸۵ (۱۳/ ۳۵۷)

۴۵۵۰-طاؤس اور امیر مکہ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ کی سند سے عبدالرزاق کہتے ہیں کہ جب طاؤس مکہ آئے تو امیر مکہ بھی آئے اسے لوگوں نے کہا طاؤس کی یہ بیاچھائیاں ہیں، امیر مکہ نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ لوگوں نے کہا ہم تم پر خوف کھاتے ہیں۔ امیر نے کہا اب وہ بات نہیں جیسا کہ تم کہہ رہے ہو۔

۴۵۵۱-دنیا سے نفرت احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ کی سند سے عبدالرزاق، کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے خبر دی کہ ایک ٹھنڈی بادل والی صبح طاؤس نماز پڑھ رہے تھے کہ وہاں سے محمد بن یوسف حجاج بن یوسف کے بھائی اور ایوب کا گزر ہوا اس وقت طاؤس سجدے میں تھے اس نے ایک عمدہ قسم کی چادر اور اونچے قسم کی (طیلسان) سبز چادر ان پر ڈالنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ان پر ڈال دی گئی اور یہ اپنے کام میں لگے رہے اور نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور جب سلام پھیر کر چادر کو دیکھا تو اتار پھینکی اور بغیر اس کی طرف دیکھے اپنے گھر کی طرف چلے گئے۔

۴۵۵۲-طاؤس کے بارے میں حضرت عباسؓ کا یقین عبداللہ بن جعفر بن احمد، اسماعیل بن عبداللہ، نعیم بن حماد، عیینہ، ابن جریج کی سند سے عطاء نے حضرت عباس سے نقل کیا ہے، فرمایا کہ میرا یقین ہے کہ طاؤس اہل جنت میں سے ہے۔

۴۵۵۳-طاؤس کا ارشاد عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن حسن بصری، ابن عثمان، معتمر، لیث کی سند سے طاؤس سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ بھی ابن آدم زبان سے ادا کرتا ہے (وتا ہے) اسے شمار کیا جاتا ہے حتیٰ کہ بیماری کی اف ہائے (رونے) کو بھی۔

۴۵۵۴-طاؤس کی کسر نفسی عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن احمد، ابوبکر ابن ابی شیبہ، فضل بن دکین، سفیان، امیہ، داؤد بن شابور کی سند سے مروی ہے کہ ایک شخص نے طاؤس سے کہا کہ ہمارے لئے دعا کرو، تو انھوں نے (متواضعاً) جواب دیا کہ میں اپنے دل میں خشیت نہیں پاتا جو تیرے لئے دعا کروں۔

۴۵۵۵-جانوروں کے بھنے ہوئے سر اداس تھے محمد بن بدر، حماد بن مدرک، عثمان بن طالوت، عبدالسلام بن ہاشم، حسن بن ابی حصین عنبری سے مروی ہے کہ طاؤس رواس کے پاس سے گذرے تو ان پر غشی طاری ہوگئی۔

۴۵۵۶-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل معتمر بن سلیمان الرقی، عبداللہ بن بشر کی سند سے مروی ہے کہ طاؤس یمانی کے مسجد جانے کے دو راستے تھے ایک بازار میں سے دوسرا الگ تھا۔ ایک دن بازار سے اور ایک دن دوسرے راستے سے گزرتے تھے۔ اور جس دن بازار سے گزرتے تو دیکھتے کہ بھنی ہوئی سریاں اس رات سوئی نہیں"۔ (یعنی جانوروں کے بھنے ہوئے سر ان کے نہ آنے سے اداس رہتے تھے یہ سب وجدانی کیفیات ہیں جس سے یہ چیز نظر آئی۔ (مترجم)

۴۵۵۷-گھر میں زیادہ رہنے کی وجہ عبداللہ الاصفہانی، ابوالحسن، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن ہارون، فریابی، سفیان ثوری کی سند سے مروی ہے کہ طاؤس اپنے گھر میں بیٹھے رہتے تھے تو لوگوں نے ان سے اس بارے میں بات چیت کی تو فرمایا کہ حکام کے ظلم وستم اور لوگوں کے فساد نے (گھر میں بیٹھا ہوں)۔

۴۵۵۸-بلاوجہ گفتگو سے پرہیز سلیمان نے اسحٰق بن ابراہیم الدبری، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس وغیرہ کی سند سے ہمیں

بیان کیا ہے کہ ایک شخص طاؤس کے ساتھ چل رہا تھا کہ اس نے کوے کی آواز سنی تو اس نے کہا خیر ہے اس پر طاؤس بولے کہ اس کے پاس کونسی خیر یا شر ہے؟ آئندہ میرے ساتھ مت رہنا یا کہا میرے ساتھ مت چل۔

۴۵۵۹-انسان اور شیطان محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، طاؤس عن ابیہ کی سند سے ہمیں بیان کیا ہے جب انسان صبح کرتا ہے تو شیطان اس کے پیچھے چلا جاتا ہے اور جب وہ گھر پہنچتا ہے اور سلام کرتا ہے تو شیطان ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے یہاں میری جگہ نہیں ہے۔ پھر جب انسان کھانے لگتا ہے اور اللہ کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے نہ غذا ہے اور نہ جگہ ہے لیکن اگر وہ گھر میں بغیر سلام کئے داخل ہو جائے تو شیطان کہتا ہے "جگہ ہے" اور جب وہ کھاتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے غذا بھی ہے جگہ بھی ہے۔ رات میں بھی یونہی ہوتا ہے اور فرمایا کہ بیشک فرشتے آدمی کی نمازوں کو لکھتے ہیں کہ فلاں نے اس میں اتنا زیادہ کیا اور فلاں نے اتنا کم کر دیا اور یہ سب مقدار وہ خشوع، رکوع اور سجدوں میں لکھتے ہیں۔

۴۵۶۰-طاؤس کی ایک دعا محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ الحمیدی، سفیان کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں (سفیان) نے طاؤس کے بیٹے سے پوچھا کہ تمہارے والد جب سوار ہوتے تو کیا پڑھتے تھے؟ اس نے بتایا کہ وہ یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللهم لک الحمد هدا من فضلک ونعمتک علينا فلک الحمد ربنا.

ترجمہ: اے اللہ ہر تعریف تیرے ہی لئے ہے، یہ تیرے فضل اور ہم پر کی ہوئی نعمتوں کی وجہ سے ہے سو تیرے لئے اے ہمارے رب تمام تعریفیں ہیں

سبحان الذی سخرلنا هذا وما كنا له مقرنين (الزخرف آیت ۱۳)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کیا حالانکہ ہم نہ تھے کہ اس کو قابو میں کر لیتے۔

اور جب طاؤس بجلی کی کڑک سنتے تو سبحان من سبحت له پڑھتے۔

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس کی تسبیح کی گئی۔

۴۵۶۱-آدم کی پیدائش سے فرشتوں میں سکون ہمیں احمد بن عبداللہ بن دارہ کوفی نے حمید بن ثابت، ابن زنجویہ عبدالرزاق، معمر، عن ابن طاؤس عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ جب آگ کو پیدا کیا گیا تو فرشتوں کے دل اڑ گئے لیکن جب آدم کو پیدا کیا گیا تو ان کے دل پرسکون ہو گئے۔

۴۵۶۲- نبی کریم ﷺ کی کشف سے زیارت ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، حدثنی ابی، سفیان عن ابن ابی نجیح کی سند سے بیان کیا کہ مجاہد نے طاؤس سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن میں نے آپ کو کعبہ میں نماز پڑھتے دیکھا اور نبی کریم ﷺ کعبہ کے دروازے پر کھڑے آپ کو کہہ رہے تھے کہ اپنے پردے کو کھول اور اپنی قراءت کو واضح کر تو طاؤس نے انہیں کہا کہ چپ رہو یہ بات کوئی دوسرا تم سے نہ سنے حتیٰ کہ ان کے بارے میں گمان کیا گیا کہ انھوں نے حدیث سے ہاتھ کھینچ لیا ہے۔

۴۵۶۳-کچھ کہے اور اللہ سے ڈرے ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان، ابن ابی نجیح، ابی نجیح کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے ابونجیح کو کہا کہ اے ابونجیح، جس شخص نے کہا اور اللہ سے ڈرا تو یہ اس شخص سے بہتر ہے جو چپ رہا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرا۔

۴۵۶۴-سحر کے وقت مسلمان کا سونا عجیب ہے ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن یزید کوفی، ابن یمان،

مسعود بن رجل کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس سحری کے وقت ایک شخص کے پاس تشریف لے گئے تو لوگوں نے بتایا کہ وہ سویا ہوا ہے تو انھوں نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص سحری کے وقت سویا ہوا ہو۔ (کیونکہ یہ وقت تہجد کا ہوتا ہے اور اچھا مسلمان تہجد پڑھتا ہے۔ مترجم)

۴۵۶۵-عبادت وزہد شادی کے بغیر نامکمل ہے ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، سفیان بن عیینہ، ہشام بن حجیر کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس کہتے ہیں کہ نوجوان کا عابد وزاہد بننا اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ شادی نہ کرلے۔

۴۵۶۶-نکاح سے عجز اور بدمعاشی ہی مانع ہیں ہمیں محمد بن علی نے محمد بن حسین بن زیادہ بن طفیل، محمد بن المتوکل، سفیان ابراہیم بن میسرہ کی سند سے بیان کیا کہ مجھے طاؤس نے کہا تو نکاح ضرور کرلے ورنہ میں تجھے حضرت عمر کا وہ قول کہہ دوں گا جو انھوں نے ابوالزوائد وارشاد فرمایا تھا کہ تجھے نکاح سے دو چیزیں مانع ہوسکتی ہیں عاجز ہونا یا بدمعاشی۔

۴۵۶۷-جس شخص کا دین آزاد ہوا سے گڑھے میں گراتا ہے۔ ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے محمد بن حسن بن بحر محمد بن علی، عبداللہ بن داؤد، سفیان کی سند سے بیان کیا کہ میں (سفیان) نے طاؤس کو یہ کہتے سنا کہ جس شخص کا دین آزاد ہوتا ہے اس وہ گڑھے میں گرادیتا ہے۔

۴۵۶۸-سواری پر حج کرنا ہمیں احمد بن اسحق نے عبداللہ بن احمد بن اسد، محمد بن نعمان بن شباح اور ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن صندل، فضیل بن عیاض، لیث کی سند سے طاؤس سے بیان کیا ہے کہ نیک لوگ سواریوں پر حج کرتے ہیں۔

۴۵۶۹-طاؤس کی کسر نفسی ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحق، حسین مروزی، عبداللہ بن مبارک، وہیب بن وردیا عبدالجبار بن ورد، داؤد بن شابور کی سند سے بیان کیا ہے کہ ہم نے طاؤس سے کہا یا کسی نے ان سے کہا کہ دعا فرمائیے، تو انھوں نے جواب دیا کہ میں دعا کرنے جیسی خشیت خود میں نہیں پاتا۔

۴۵۷۰-بخل اور شح کی وضاحت ہمیں محمد بن علی نے ابویعلی، ابراہیم بن سعید، حجاج، ابن جریج، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس کہتے ہیں کہ اصل بخل وہ ہے کہ انسان اپنے ہاتھ میں موجود چیز میں بخل کرے اور شح وہ ہے کہ انسان دوسرے لوگوں کی ملکیت کی چیزوں کو اپنے لئے حرام ذریعے سے پسند کرے قناعت نہ کرے"۔

۴۵۷۱-رات کی دس نیکیاں صبح کو سو بن جاتی ہیں ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محاربی، لیث کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس کہتے ہیں سنو! ایک شخص رات کو دس آیات کے ساتھ نماز پڑھے تو صبح کو اس کے لئے سویا اس سے بھی زائد نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۴۵۷۲-ایک نفل نماز کا طریقہ ہمیں عمر بن احمد بن عمر القاضی نے، عبداللہ بن زیدان، احمد بن حازم، عون بن سلام، جابر بن منصور (جو اسحق بن منصور سلولی کے بھائی ہیں) عمران بن خالد خزاعی کی سند سے بیان کیا کہ میں عطاء کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک

شخص نے آکر کہا کہ طاؤس یہ سمجھتا ہے کہ جو شخص عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد دو رکعت پڑھے اور پہلی رکعت میں سورۂ الم سجدہ اور دوسری میں سورۂ ملک پڑھے تو اسے شب قدر میں ساری رات نماز پڑھنے کے برابر اجر ملے گا۔ عطاء نے کہا ہاں اس نے سچ کہا: میں نے اس نماز کو نہیں چھوڑا۔

۴۵۷۳-**گھر کی بوسیدگی مسئلہ نہیں** ہمیں قاضی محمد بن احمد نے اپنی کتاب سے، محمد بن ایوب سے خبر دی اور ہمیں محمد بن احمد بن ابان نے اپنے والد، ابوبکر بن جبید، ابراہیم اصبہانی سے اور ان دونوں نے نصر بن علی، یزید مرادی نجرانی کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس سے کہا گیا کہ آپ کا گھر بوسیدہ ہو گیا تو انھوں نے فرمایا کہ میں بھی پرانا ہو چکا ہوں۔

۴۵۷۴-**بنی اسرائیل کا ایک شخص** ہمیں محمد بن علی نے، ابوالعباس قتیبہ، ابن ابی السری، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص کبھی کبھی پاگلوں کا علاج کرتا تھا وہاں ایک خوبصورت عورت تھی جسے کبھی کبھار پاگل پن کا دورہ پڑتا تھا اس کے گھر والے اسے علاج کے لئے اس کے پاس چھوڑ گئے یہ اس کے پاس رہی تو اس کا اس عورت پر دل آ گیا اور اس نے اس سے بدکاری کر لی جس کے نتیجے میں وہ حاملہ ہو گئی۔ اسے شیطان نے آکر بہکایا کہ اگر بچہ پیدا ہو گا تو لوگ تجھ پر اعتماد کرنا چھوڑ دیں گے اور تیری رسوائی ہو گی تو اس کو قتل کر دے، چنانچہ اس نے بدنامی کے خوف سے قتل کر دیا اور قتل کر کے اسے اپنے ہی گھر میں دفنا دیا۔ کچھ عرصے کے بعد اس کے گھر والے آئے اور اس سے عورت کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ مر گئی۔ لوگوں نے اس کی نیک طبیعت اور پارسائی کی شہرت کے باعث مان لی اور چلے گئے۔ پھر شیطان ان کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اس نے اسے قتل کر دیا ہے اور بدکاری کی بناء پر وہ حاملہ تھی، خود نہیں مری تھی لھذا گھر والے وہاں آئے اور اسے کہا کہ ہمیں آپ پر شک نہیں ہے لیکن کسی نے ہمیں یہ بات کہی اسلئے یہ بتا دو کہ وہ کہاں دفن ہے؟ اور کون لوگ اس کی تدفین میں آپ کے ساتھ تھے؟ اور پھر ان لوگوں نے گھر کی تلاشی لی تو وہاں سے اس کی لاش برآمد کر لی اسے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا، شیطان پھر اس کے پاس آیا اور کہا کہ تو اللہ سے کفر کر لے تو میں تجھے بچالوں گا تو وہ کافر بن گیا اور پھر اسے قتل کر دیا گیا اور اس وقت شیطان نے اس سے براءت کا اظہار کیا۔

طاؤس کہتے ہیں کہ میں یہ نہیں جانتا کہ قرآن کی آیت "کمثل الشیطان اذقال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بری ء منک" مثل شیطان کے اس نے انسان کو کہا کہ کفر کر لے چنانچہ جب اس نے کفر کیا تو شیطان نے کہا میں تجھ سے بری ہوں۔ (الحشر آیت:۱۶)

۴۵۷۵-**چار بیٹوں کے باپ کا واقعہ** ہمیں سلیمان بن محمد نے اسحٰق بن ابراہیم دبری، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس کہتے ہیں کہ ایک شخص کے چار بیٹے تھے جب یہ شخص بیمار ہو گیا تو ایک بیٹے نے کہا کہ اگر تم اس کی تیمارداری کرو گے تو تمہیں اس کی میراث سے حصہ نہیں ملے گا (یہ شخص غریب تھا) اور اگر میں اس کی تیمارداری کروں تو مجھے اس کی میراث سے حصہ نہیں ملے گا۔

چنانچہ اس شخص کو خواب میں کسی نے کہا کہ فلاں جگہ جاؤ وہاں ایک سو دینار ہیں، وہ لے لو۔ اس نے پوچھا کہ ان میں برکت ہوگی؟ تو اس نے کہا کہ نہیں۔ صبح کو اس نے اپنی بیوی سے کہا تو اس نے مشورہ دیا کہ سو دینار لے آؤ تو ہم اس سے کچھ کپڑے اور کھانے پینے کا سامان کر لیں گے مگر اس نے منع کر دیا۔ دوبارہ اسے خواب نظر آیا اس نے یہی پوچھا کہ برکت ہوگی؟ اس نے کہا کہ نہیں ہوگی۔ اس نے بیوی سے تذکرہ کیا تو اس نے بھی سابقہ بات ہی کہی۔ تیسری مرتبہ پھر اسے خواب نظر آیا اس نے برکت کا سوال کیا تو اس نے کہا کہ ہاں برکت ہوگی، لہذا یہ اس جگہ گیا اور سو دینار اٹھا لئے اور وہاں سے بازار گیا تو ایک شخص دو مچھلیاں لایا اس نے وہ مچھلیاں خرید لیں، گھر لا کر کاٹا تو ہر

مچھلی میں سے ایک ایسا موتی نکلا جو کسی والوں نے بھی نہیں دیکھا تھا۔ بادشاہ کو خبر ملی تو اس نے وہ موتی اس سے خریدنے کے لئے آدمی بھیجے اور ایک موتی تمیں ہزار درہم کے بدلے خرید لیا بادشاہ نے دوبارہ بھیجا اور کہلوایا کہ دوسرا موتی بھی خریدنا چاہے دوگنی قیمت پر دو۔ چنانچہ اس سے دوسرا موتی پہلے موتی سے دوگنی قیمت پر خرید لیا گیا۔

۴۵۷۶-ایک بوڑھے شخص کی دانا باتیں ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس کہتے ہیں کہ ایک شخص کافی عقلمند اور دانا انسان تھا وہ بوڑھا ہو گیا گھر میں بیٹھ گیا اس نے ایک دن اپنے بیٹے کو کہا کہ میں گھر میں بیٹھے بیٹھے اکتا گیا ہوں اس لئے کسی شخص کو میرے پاس بات چیت کے لئے بھیجو چنانچہ اس نے کچھ لوگوں کو جمع کر کے کہا کہ میرے والد بوڑھے ہو گئے ہیں ان سے جا کر بات کرو اگر وہ غلط بات کہیں تو بڑھاپے کی وجہ سے معذور رکھنا اور اگر بھلائی کی بات کہیں تو تم قبول کر لینا۔ چنانچہ وہ لوگ اس کے پاس آئے تو اس نے کہا کہ بہترین سمجھداری تقویٰ ہے اور بدترین بے وقوفی گناہ کرنا ہے اور جب تم میں سے ولی شادی کرے تو نیک لوگوں کی اولاد سے شادی کرنا اور جب تم کسی شخص کو گناہ کرتے دیکھو تو اس سے بچو کیونکہ گناہ کی اور بھی اقسام ہوتی ہیں۔ (یعنی ایک گناہ کرنے والا دوسرا گناہ بھی کرے گا اور اس کے اثرات دوسروں پر بھی پڑ سکتے ہیں)

۴۵۷۷-قبر میں نظر آنا یا نہ آنا ہمیں ابو بکر بن خلاد نے حسن بن علی برقعیدی، سلمہ بن شبیب، احمد بن نصر بن مالک، عبداللہ بن عمر بن مسلم الجیزی عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ جب مجھے دفنا چکو تو میری قبر میں دیکھنا اگر میں وہاں نظر آؤں تو اللہ کا شکر ادا کرنا ورنہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (یعنی افسوس ہے) عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ ان کے ایک دوسرے بیٹے نے بتایا کہ اس کے بھائی نے قبر میں دیکھا تھا تو وہ نظر نہیں آئے اور اس کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے۔

۴۵۷۸-طاؤس کی ایک دعا ہمیں احمد بن محمد نے حسن بن محمد، ابوزرعہ، مہدی بن جعفر کی سند سے بیان کیا کہ میں نے کسی کتابی کو طاؤس کی یہ بات کہتے سنا اے اللہ مجھے زیادہ مال اور زیادہ اولاد سے محروم فرما۔

۴۵۷۹-طاؤس کی ایک اور دعا ہمیں ابو حامد محمد بن اسحٰق نے، حاتم بن لیث، قبیصہ، سفیان عن سعید بن محمد کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس ایک دعا کیا کرتے تھے۔

اے اللہ مجھے مال اور اولاد کی کثرت سے محروم فرما اور مجھے ایمان اور عمل (کی دولت) عطا فرما۔

۴۵۸۰-طاؤس کی سچائی کا اقرار ہمیں احمد بن جعفر بن اسلم نے، احمد بن علی الابار، عبدالرحمن بن بشیر، سفیان بن عمر، زہری کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس کہتے تھے کہ اگر تم طاؤس کو دیکھو گے تو جان لو گے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا۔

۴۵۸۱-پانچ اہم انسان ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عن ابیہ، یحییٰ بن ضریس، ابو سنان، حبیب بن ثابت کی سند سے بیان کیا ہے کہ میرے (حبیب بن ثابت کے) پاس پانچ ایسے افراد جمع ہوئے کہ ان جیسے لوگ کبھی میرے پاس جمع نہیں ہوئے۔ عطاء، طاؤس، مجاہد، سعید بن جبیر اور عکرمہ۔

۴۵۸۲-طاؤس اور خواص ہمیں ابو بکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو سفیان کی سند سے بیان کیا کہ میں (ابو سفیان) نے عبداللہ بن ابی یزید سے کہا کہ تم ابن عباس کے پاس کس کے ہمراہ جاتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ عطاء اور عام لوگوں کے ساتھ اور طاؤس

خواص کے امراء جاتے ہیں۔

۳۵۸۳- طاؤس کا علم پر اعتماد ہمیں ابواحمد محمد بن جرجانی نے، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید، قبیصہ، سفیان، حبیب کی سند سے بیان کیا کہ مجھ سے (حبیب سے) طاؤس نے فرمایا جب میں تمہیں کوئی (بات حدیث) سناؤں تو میں پکی بات کروں گا اس لئے میرے علاوہ کسی اور سے اس کے بارے میں مت پوچھنا۔

۳۵۸۴- طاؤس کا علم کچا نہیں تھا ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحاق، ابن ابی رزمہ، فضل بن موسیٰ، مطر، حبیب کی سند سے بیان کیا ہے کہ مجھے طاؤس نے یوں فرمایا کہ جب میں تمہیں بتاؤں کہ میں پکی بات کر رہا ہوں تو میرے علاوہ کسی اور سے اس بارے میں مت پوچھنا۔

۳۵۸۵- طاؤس اور ان کے والد ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحاق، حاتم، اسحاق بن اسماعیل، ابواسامہ، اعمش، عبدالملک بن میسرہ، بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عبدالرزاق، معمر کی سند سے بیان کیا ہے مجھے ابن طاؤس نے بتایا کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ میں فلاں عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں تو انھوں نے فرمایا جاؤ اس کو دیکھ آؤ۔ چنانچہ میں نے بہترین کپڑے پہنے سر دھویا مگر جب انھوں نے مجھے اس حلیہ میں دیکھا تو فرمایا کہ بیٹھو وہاں مت جاؤ۔

۳۵۸۶- طاؤس کا قریشی جوانوں سے خطاب ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، ہشیم، ابوبشر کی سند سے بیان کیا ہے کہ ہمیں طاؤس نے بتایا کہ انھوں نے چند قریشی نوجوانوں کو مٹک مٹک کر چلتے دیکھا تو فرمایا کہ تم ایسا لباس پہنتے ہو جو تمہارے آباؤ اجداد نہیں پہنتے تھے اور اس طرح چلتے ہو کہ رقاص بھی اس طرح نہیں چل سکتا۔

۳۵۸۷- تیمارداری کو حج پر ترجیح ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عبدالرزاق، معمر کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس اپنے ایک بیمار ساتھی کی تیمارداری میں اس طرح لگے رہے کہ ان کا حج فوت ہو گیا۔

۳۵۸۸- ہمیں ابوحامد نے محمد بن اسحاق، حاتم، عارم، حماد بن زید، حمید بن طرخان، عبداللہ بن طاؤس کی سند سے بیان کیا ہے کہ ہم اپنے والد طاؤس کے ہمراہ مکہ جا رہے تھے ایک ماہ کا سفر تھا جب واپس آئے تو دو ماہ ہو گئے تو انھوں نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آدمی جب تک واپس نہ آئے اللہ کے راستے میں رہتا ہے۔

۳۵۸۹- ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، مہدی بن جعفر ضمرہ، بلال بن کعب کی سند سے بیان کیا کہ جب طاؤس یمن سے نکلے تو وہ صرف زمانہ جاہلیت کے بنے ہوئے پرانے پانی کے کنوؤں سے پانی پیا کرتے تھے۔

۳۵۹۰- ہمیں احمد بن جعفر بن اسلم نے احمد بن علی ابار، محمد بن سلام جمحی، احمد بن ابی حنیفہ عبدی، عبداللہ بن صالح مکی کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس میری عیادت کرنے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا اے ابو عبدالرحمن! اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا کیجئے تو انھوں نے فرمایا کہ تم خود ہی دعا کرو اللہ تعالیٰ پریشان حال کی دعا قبول فرماتا ہے۔

۳۵۹۱- قیامت میں مالک اور مال کی گفتگو ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر عن ابن طاؤس عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے فرمایا مال اور اس کے مالک کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور وہ دونوں یوں لڑیں گے صاحب مال اپنے مال سے کہے گا کہ کیا میں نے تجھے فلاں دن فلاں وقت جمع نہیں کیا تھا؟ مال کہے گا کہ تو نے اپنی ضرورت مجھ سے یوں

پوری کی اور تو نے مجھے فلاں وقت خرچ کیا تھا۔ صاحب مال کہے گا کہ یہی مال تھا۔ جس نے مجھے بہت سی رسیوں سے باندھ دیا تھا مال کہے گا ہاں میں ہی وہ ہوں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کرنے میں تیری رکاوٹ بنا تھا۔

۴۵۹۲- عالم کبھی نہیں سٹھیاتا۔ ہمیں عبداللہ بن محمد، جعفر بن محمد بن فارس، حسن بن شاذان الواسطی، وکیع، ابوعبداللہ الہاشمی کی سند سے بیان کیا ہے کہ فرمایا میں طاؤس کے ہاں گیا تو انکا بڑا بیٹا جو بہت بوڑھا تھا باہر نکلا میں نے پوچھا کہ آپ طاؤس ہیں؟ اس نے کہا میں ان کا بیٹا ہوں تو میں نے کہا کہ اگر تم اس کے بیٹے ہو تو وہ تو سٹھیا چکے ہوں گے؟ اس نے جواب دیا کہ عالم کبھی سٹھیاتا نہیں چنانچہ میں ان کے کمرے میں داخل ہوا (قصہ مختصر) انھوں نے فرمایا مختصر سوال کرو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر آپ بھی مختصر جامع جواب دیں تو میں مختصر سوال کروں گا انھوں نے فرمایا کہ میں اپنی اس مجلس میں تورات، انجیل، زبور اور قرآن کریم کا مجموعہ بیان کردوں؟ میں نے کہا جی ہاں! انھوں نے فرمایا اللہ سے اس طرح ڈر کہ کوئی اور چیز تیرے نزدیک اس سے زیادہ خوف کرنے کی نہ ہو۔ اور اس سے ایسی امید اگا جس کی شدت خوف سے زیادہ ہو اور دوسرے لوگوں کے لیے بھی وہ پسند کر جو تو اپنے لیے پسند کرے۔

۴۵۹۳- کسی سے اپنی ضرورت بیان نہ کرو۔ ہمیں حبیب بن حسین نے ابوشعیب حرانی، مروان بن عبید، محمد بن یزید بن خنیش عن ابن جریج کی سند سے بیان کیا ہے کہ مجھے عطاء نے فرمایا کہ میرے پاس طاؤس آئے اور مجھ سے گویا ہوئے کہ اے عطا! ایسے شخص کے پاس اپنی ضرورت کو بیان کرنے سے بچنا جس نے اپنا دروازہ تیرے لئے بند کرلیا ہو اور پردہ حائل کرلیا ہو بلکہ ایسی ذات سے اپنی ضرورت بیان کر جسکا دروازہ قیامت تک کے لئے تیرے واسطے کھلا ہے۔ اس نے تجھ سے دعا کی طلب کی ہے اور قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

۴۵۹۴- ایک آیت کی تشریح۔ ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے عمر بن ایوب، ابومعمر، ابوحجاج، ابن جریج، مجاھد کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے اس آیت "اولئک ینادون من مکان بعید" وہ لوگ دور جگہ سے آواز دیں گے (حم فصلت آیت ۴۴) کا مطلب یہ بیان کیا کہ ان کے دل سے دور جگہ سے۔

۴۵۹۵- مردوں کو قبر میں سات مرتبہ آزمایا جاتا ہے۔ ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، هاشم بن قاسم، اشجعی، سفیان کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس نے فرمایا مردوں کو قبر میں سات مرتبہ آزمایا جاتا ہے چنانچہ مردے یہ پسند کرتے ہیں کہ یہ (آزمائش کے) دن ان سے ختم کردیے جائیں۔

۴۵۹۶- خواتین میں کفر کا ذکر ہمیں احمد بن اسحق نے ابو یحییٰ رازی، عبداللہ بن عمران، ابن ادریس کی سند سے لیث سے نقل کیا ہے کہ طاؤس نے خواتین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان میں کفر ہے جو کچھ ختم ہوگیا اور کچھ باقی ہے۔

۴۵۹۷- سچائی اور امانت کا المیہ۔ ہمیں ابوبکر محمد بن حسین آجری نے عبداللہ بن محمد بن عبدالحمید، زهیر بن محمد، علی بن قادم، سفیان کی سند سے بیان کیا کہ لیث بن سلیم نے کہا کہ مجھ (سلیم) سے طاؤس نے کہا: جو تو علم حاصل کرے وہ اپنے لئے علم حاصل کر کیونکہ سچائی اور امانت لوگوں میں سے ختم ہو چکیں۔

۴۵۹۸- بندروں کو سجدہ ہمیں احمد بن اسحق نے ابوبکر بن ابی عاصم، الحلوانی، ابوعاصم، زمعۃ، سلمۃ بن وہرام کی سند سے بیان کیا کہ

طاؤس نے فرمایا کہ پہلے کہا جاتا تھا کہ اس کے زمانے میں بندروں کو سجدہ کرو۔

۴۵۹۹-امیر کو ڈانٹ دینا ہمیں احمد بن اسحق نے ابویحیٰ رازی، حفص بن عمر المہر قانی، عبداللہ بن مہدی، حماد بن زید، صلت بن راشد کی سند سے بیان کیا ہے، صلت کہتے ہیں میں طاؤس کے پاس بیٹھا تھا کہ سلم بن قتیبہ نے ان سے کچھ پوچھا تو انھوں نے اسے جھڑک دیا چنانچہ میں (صلت) نے کہا یہ خراسان کے والی مسلم بن قتیبہ ہیں تو انھوں نے فرمایا یہ اس کے لئے اس پر آسان ہے۔

۴۶۰۰-گھر گرنے کی خبر پر ردعمل ہمیں قاضی محمد بن احمد نے اپنے خط میں محمد بن ایوب، نصر بن علی، دینار مراوی عن رجل کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس کو بتایا گیا کہ آپ کا گھر گر گیا ہے تو انھوں نے فرمایا ہماری بھی شام ہو چکی ہے۔

۴۶۰۱-انسان عورتوں کے معاملات میں کمزور ہے ہمیں محمد بن علی نے حسن بن محمد، سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، معمر عن ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے قرآن کی اس آیت خلق الانسان ضعیفا ترجمہ انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔(النساء آیت ۲۸) کے ذیل میں بیان کیا کہ انسان کی کمزوری عورتوں کے معاملات میں ہے کیونکہ انسان عورتوں کے معاملے میں سب سے زیادہ کمزور ہے۔

۴۶۰۲-دنیا کی خوشی آخرت کی پریشانی ہے ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن یمیہ، ابراہیم بن نافع کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس کے والد نے فرمایا دنیا کی مسرت آخرت کی پریشانی ہے اور دنیا کی پریشانی آخرت کی مسرت ہے۔

۴۶۰۳-اپنے نفس پر مامون کون ہو سکتا ہے ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، نافع بن عمر، بشر بن عاصم کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے فرمایا۔

کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے اور اس کی طرح کسی شخص کو اپنے نفس پر مامون نہیں دیکھا کیا تم اپنی معلومات کے اعتبار سے افضل شخص بتا سکتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ وہ فلاں آدمی ہے۔ چنانچہ طاؤس تھوڑی دیر اسی حالت پر رہے پھر ان کے پیٹ میں درد ہو گیا پھر کوئی چیز انہیں دی گئی جس سے ان کے پیٹ کو آرام ہوا پھر تھوڑی دیر بعد ہی ان کا انتقال ہو گیا۔

۴۶۰۴-حضرت عیسیٰ اور ابلیس کی ملاقات ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زھری، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے فرمایا کہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابلیس سے ملاقات ہوئی تو اس نے حضرت عیسیٰ ؑ سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری تقدیر میں جو لکھا ہے وہی تمہارے ساتھ ہوگا؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہاں ابلیس نے کہا تم اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر کود جاؤ اور دیکھو کہ تم زندہ رہتے ہو یا نہیں؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ کیا تمہیں نہیں پتہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا بندہ میرا امتحان نہ لے کیونکہ میں جو چاہتا ہوں وہی کرتا ہوں۔

زہری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ یوں بیان کئے ہیں کہ بندہ اپنے رب کا امتحان نہیں لیتا بلکہ رب ہی بندے کا امتحان لیتا ہے وہ کہتے ہیں کہ اس طرح حضرت عیسیٰ نے ابلیس کو لاجواب کر دیا۔

۴۶۰۵- طاؤس کا عصر کے بعد عمل ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابوسلمہ، ابن ابی رواد کی سند سے بیان کیا کہ میں نے طاؤس اور ان کے ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ عصر کی نماز کے بعد کسی سے بات نہیں کرتے تھے اور خوب آہ وزاری سے دعا کیا کرتے تھے۔

۴۶۰۶- جو کسی کی وصیت میں داخل نہ ہو ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن یحییٰ بن منذر، موسیٰ بن اسماعیل، ابوداؤد حیالسیؒ زمعہ بن صالحؒ، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے فرمایا کہ جو شخص کسی کی وصیت میں داخل نہ ہوا اس کو کوئی سخت پریشانی نہیں پہنچے گی۔

۴۶۰۷- ہم سے سلیمان بن احمد محمد بن یحییٰ بن المنذر، موسیٰ بن اسماعیل، داؤد الطیالسی، زمعہ، صالح، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت طاؤس نے فرمایا جس شخص نے یتیموں کی سرپرستی نہیں کی اور لوگوں کا قاضی یا امیر نہیں بنا وہ مشقت سے بچ گیا۔

۴۶۰۸- ہم سے محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، داؤد بن محبر، حماد بن کثیر کی سند سے بیان فرمایا: کہ عبداللہ بن طاؤس فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے فرمایا: اے بیٹے عقل مندوں کے ساتھ رہو، تیری نسبت ان کی طرف ہو جائے گی خواہ تم ان میں سے نہ ہو اور جہال کے ساتھ ہم نشینی اختیار نہ کرو خواہ تمہارا ان سے تعلق نہ ہو لیکن پھر بھی تمہیں ان میں سے شمار کیا جائے گا نیز یاد رکھو ہر شئی کی غایت ہے آدمی کی غایت یہ ہے کہ وہ حسن خلق کا مالک ہو۔

۴۶۰۹- بھیک مانگنے سے بیزاری ہمیں احمد بن جعفر نے حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عفان، حماد بن زید، ایوب کی سند سے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے طاؤس سے سوال کیا تو انھوں نے اسے ڈانٹ دیا۔ اس نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن میں تمہارا بھائی ہوں تو انھوں نے جواب دیا کیا بھائی ہو، مسلمانوں کے علاوہ؟ (یعنی مسلمانوں کو ایسا سوال زیب نہیں دیتا) یعنی بھیک مانگنا۔

۴۶۱۰- خارجیوں سے بیزاری... ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ ایک خارجی شخص میرے والد طاؤس کے پاس آیا اور کہا کہ آپ میرے بھائی ہیں تو انھوں نے جواب دیا ہاں اللہ کے بندوں کے درمیان اور مسلمان آپس میں سب بھائی ہیں۔ (یعنی اسے اپنا مسلم بھائی قرار نہیں دیا)

۴۶۱۱- بے سروپا سوالوں کے جواب نہیں دیئے جاتے ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث، عفان، حماد بن زید، ایوب کی سند سے بیان کیا کہ ایک شخص نے طاؤس سے کسی بارے میں پوچھا تو انھوں نے اسے ڈانٹ کر فرمایا" کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میری گردن میں تم رسی باندھ دو اور پھر مجھے گھمایا جائے۔

۴۶۱۲- صاف ستھرا رہنا انسان کے ہاتھ میں ہے۔ ہمیں محمد بن احمد بن الحسن نے، مکی بن عبدالرزاق، احمد بن یوسف، عبدالرزاق، ان کی بہن ام الحکم کی سند سے بیان کیا کہ ان کے شوہر داؤد بن ابراہیم نے کہا کہ طاؤس نے ایک مسکین (غریب) شخص کو دیکھا کہ اس کی آنکھوں میں چند میل ہیں اور بالوں میں میل کچیل تھا تو انھوں نے اس سے فرمایا کہ چلو غریبی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی سمجھو مگر تم پانی سے دور کیوں ہو؟

۴۶۱۳- ظلم کا اقرار کرلیا جائے ... ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، داؤد بن ابراہیم، معمر، ابن طاؤس کی سند

سے بیان کیا کہ طاؤس نے فرمایا اپنے تھوڑے سے ظلم کا اقرار کر لینا ظلم پر قائم رہنے سے بہتر ہے۔

۴۶۱۴- طاؤس کی تہجد پر پابندی۔ ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، داؤد بن ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ ایک شیر نے حج کے دوران ایک رات لوگوں کو پریشان کئے رکھا کہ لوگ ایک دوسرے سے ڈرتے رہے جب صبح ہوئی تو لوگ دائیں بائیں ہوئے اور ادھر ادھر پڑ کر سو گئے اور طاؤس نماز کے لئے کھڑے ہو گئے ایک شخص نے کہا کہ تم سو کیوں نہیں رہے تم تو رات کو تھک چکے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کیا صبح کو بھی کوئی سوتا ہے۔

۴۶۱۵ ہم سے سلیمان بن احمد نے اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن عیینہ کی سند سے بیان فرمایا کہ طاؤس فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے کہا کہ میت کیلئے بہترین عمل کیا ہے جو اس پر کہا جائے، فرمایا: استغفار

۴۶۱۶- امراء کے مال سے بے نیازی۔ ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحٰق کے حوالے سے عبدالرزاق سے بیان کیا کہ میں نے نعمان بن زبیر صنعانی کو یہ بتاتے سنا کہ حجاج کے بھائی محمد بن یوسف یا ایوب بن یحییٰ نے طاؤس کے پاس سات سو یا پانچ سو دینار بھجوائے اور قاصد کو کہہ دیا کہ اگر طاؤس نے تم سے یہ لے لئے تو امیر محترم تمہیں بہترین کپڑے اور انعام دیں گے چنانچہ وہ طاؤس کے پاس جند (یمن کا ایک شہر) پہنچا اور کہا کہ امیر نے آپ کے لئے خرچہ بھیجا ہے طاؤس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ اس نے اصرار کیا تو انہوں نے لینے سے انکار کر دیا چنانچہ وہ رقم کی تھیلی گھر کے کونے میں پھینک کر بھاگ گیا اور جا کر کہا کہ انہوں نے لے لئے۔ کچھ عرصے کے بعد امیر اور اسکے چیلوں نے طاؤس کی زبانی کوئی ناگوار بات اپنے لئے سنی تو کسی شخص کو بھیجا کہ ہم نے تمہیں جو رقم دی تھی وہ واپس کرو۔ طاؤس نے فرمایا کہ میں نے کوئی رقم نہیں لی۔ چنانچہ قاصد نے جا کر بتایا تو ان کو یقین آ گیا چنانچہ پہلے والے قاصد کو بلوا بھیجا اور پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں نے وہ گھر کے کونے میں پھینک دی تھی اس کو کہا گیا کہ وہیں جا کر دیکھو چنانچہ اس نے وہاں ہاتھ بڑھایا تو تھیلی وہیں پڑی تھی اور اس کے گرد مکڑی نے جالا تان رکھا تھا۔ (یعنی اس تھیلی کو کسی نے ہاتھ تک نہ لگایا تھا) چنانچہ وہ شخص وہ تھیلی واپس لے گیا۔

۴۶۱۷- خلیفہ سلیمان اور طاؤس کی ملاقات۔ ہمیں محمد بن احمد القاضی نے اپنی کتاب میں محمد بن عباس، محمد بن مثنیٰ، مطہر بن ہیثم بن حجاج طائی عن ابیہ، کی سند سے خبر دی کہ خلیفہ سلیمان بن عبدالملک حج کے لئے آیا تو ایک دن اس کے نمائندے نے آ کر کہا کہ کسی فقیہ کو بھجواؤ امیر حج کے مسائل دریافت کریں گے وہاں سے طاؤس گزرے تو اسے بتایا گیا کہ یہ طاؤس یمانی ہیں نمائندے نے انہیں روک لیا اور کہا کہ امیر کے سوالوں کا جواب دیجئے انھوں نے کہا بھائی مجھے معاف رکھو اس نے کہا اچھا امیر کے پاس تشریف تو لے کے چلو چنانچہ یہ خلیفہ کے سامنے جا کھڑے ہوئے اور فرمایا اے امیر! ایک چٹان جو جہنم کے ایک کنوئیں پر ڈھکی ہوئی ہے اور اس پر ستر سال گزر گئے تو وہ اپنی جگہ مضبوط ہو گئی آپ جانتے ہیں اس کو کس شخص کے لئے تیار کیا گیا ہے؟ خلیفہ نے کہا کہ نہیں فرمایا کہ اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے حکم میں شرک کرے (اپنا حکم چلائے) اور ظلم کرے یہ سن کر خلیفہ بہت رویا۔

۴۶۱۸- طاؤس اور سلیمان کی کعبہ میں ملاقات۔ ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ابوبکر بن معدان، محمد بن سلام بن وارہ، ابوالحارث کنانی، محمد بن عبداللہ اموی، (جو کہ ثقہ اور قابل قبول راوی ہیں) کی سند سے بیان کیا کہ مجھے (اموی کو) ابن ابی رواد نے (اسی سال عمر ہو چکی تھی ان کی) زہری کے حوالے سے بیان کیا کہ سلیمان بن عبدالملک نے ایک شخص کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا جو بڑا خوبصورت اور وجیہ شخص تھا تو زہری سے پوچھا کہ ابن شہاب یہ کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ یہ طاؤس یمانی ہیں جنھوں نے کئی صحابہ کو

پایا ہے چنانچہ سلیمان نے اپنے بیٹے کے ذریعے انھیں بلوا بھیجا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی حدیث سنایئے چنانچہ طاؤس نے سنائی کہ مجھے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بیکار (غیر اہم) شخص وہ ہے جو مسلمانوں کا حاکم بنا ہو اور انصاف نہ کرے، یہ سن کر سلیمان کا چہرہ متغیر ہو گیا اس نے کافی دیر سر جھکائے رکھا اور پھر سر اٹھا کر عرض کیا کہ ہمیں اور حدیث سنایئے تو طاؤس نے کہا مجھے ایک صحابی نے بیان کیا ابن شہاب کہتے ہیں غالباً انھوں نے حضرت علیؓ کا نام لیا تھا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے قریش کی ایک مجلس میں کھانے پر بلوایا اور وہاں فرمایا کہ تمہارا قریش پر حق ہے اور ان کا لوگوں پر یہ حق ہے کہ جب رحم چاہیں تو ان پر رحم کیا جائے فیصلہ مانگیں تو انصاف کیا جائے اور امانت رکھوائیں تو ادائیگی کی جائے" یہ سن کر سلیمان نے سر جھکا لیا اور کچھ دیر بعد بولا کہ ہمیں اور حدیث سنایئے طاؤس نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں آخری آیت نازل ہوئی اور ڈرو اس دن سے جب تم اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (البقرۃ آیت ۲۸۱)

۴۶۱۹ - عمر بن عبدالعزیز اور طاؤس...... ہمیں احمد بن جعفر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل ابو معمر، ابن عیینہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے طاؤس سے کہا کہ امیر المومنین کو اپنی ضروریات سے آگاہ کرو تو انھوں نے کہا کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں (امیر المومنین سلیمان بن عبدالملک اور ابراہیم بن میسرہ نے کعبۃ اللہ کے سامنے حلف اٹھا کر کہا کہ اس کے بعد سے عمر بن عبدالعزیز کی نظر میں طاؤس جتنا کوئی شخص معزز اور قابل قدر نہ تھا۔

۴۶۲۰ - امراء کی جاہ و دولت میں عدم رغبت ...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، معمر بن شبیہ، ابو عاصم، سفیان کی سند سے بتایا کہ سلیمان بن عبدالملک کا بیٹا طاؤس کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک طرف بیٹھ گیا مگر طاؤس نے اس کی طرف توجہ نہ کی انھیں کہا گیا کہ آپ کے پہلو میں خلیفہ کا بیٹا بیٹھا ہوا ہے آپ اس کی طرف توجہ کیوں نہیں کر رہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ وہ جان لے کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو ان کی جاہ و دولت سے کوئی رغبت نہیں رکھتے۔

۴۶۲۱ - ایک عامل کی طاؤس سے ملاقات کی کوشش ...... ہمیں ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عبدالرزاق، معمر، عن ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ میں اپنے والد سے ہمیشہ یہ بات کہتا تھا کہ آپ اس بادشاہ کے پاس جا کر بیٹھا کریں۔ ایک مرتبہ ہم حج کے لئے نکلے اور ایک قصبے میں پڑاؤ کیا وہاں کا عامل محمد بن یوسف یا ایوب بن یحییٰ مقرر کردہ تھا جس کا نام ابن نجیح تھا وہ انتہائی گندا عامل تھا، ہم نے صبح کی نماز پڑھی تو کسی نے اس کو طاؤس کے بارے میں بتا دیا چنانچہ وہ آیا اور سلام کر کے بیٹھ گیا انھوں نے اس سے کوئی بات نہ کی اس نے بات کی کوشش کی تو انھوں نے منہ پھیر لیا وہ دوسری طرف آیا تو انھوں نے رخ دوسری طرف کر لیا۔ جب میں نے یہ معاملہ دیکھا تو میں اٹھ کر آیا اور ہاتھ بڑھا کر ابن نجیح کو کہا کہ یہ بزرگ آپ کو نہیں جانتے۔ تو ابن نجیح بولا کہ اس کی پہچان ہی نے تو میرے ساتھ یہ کچھ کیا ہے جو تو نے دیکھا۔ چنانچہ وہ چپ چاپ وہاں سے چلا گیا پھر جب میں اپنے پڑاؤ کی رہائش میں داخل ہوا تو میرے والد طاؤس نے مجھے کہا کہ جب تجھے یہ گمان ہو کہ تو ان کے خلاف اپنی تلوار لیکر نکل نہ پڑے گا تو اپنی زبان کو ان کے خلاف بولنے سے باز نہیں رکھ سکتا۔

نوٹ: طاؤس نے پچاس صحابہ کرام کو جو بڑے اور علماء تھے پایا۔ زیادہ تر روایت ابن عباسؓ سے کی اور طاؤس سے مجاہد، عطاء، عمرو بن دینار، ابراہیم بن میسرہ، ابوزبیر، محمد بن منکدر، زہری، حبیب ابن ابی ثابت، عبدالملک بن میسرہ، الحکم، لیث بن ابی سلیم ضحاک

۱۔ البدایۃ والنہایۃ ۹/ ۲۳۷ والجامع الکبیر ۶۳۳۰۔ وکنز العمال ۲۹۰۲۸۔

بن مزاحم، عبدالکریم بن ابی المخارق، وہب بن منبہ، مغیرہ بن حکیم صنعانی اور عبداللہ بن طاؤس وغیرہ نے روایت کی ہے ان کی غریب روایت وہ جو انھوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے وہ یہ ہے کہ

۴۶۲۲-ہمیں ابوبکر بن خلاد نے اسماعیل بن اسحق قاضی، علی بن المدینی سے اور ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسی حمیدی سے، اور ہمیں مخلد بن جعفر نے جعفر فریابی، عثمان بن ابی شیبہ سے اور ان سب نے سفیان بن عیینہ، سلیمان بن احول (جو ابن ابی نجیح کے ماموں ہیں) کی سند سے بیان کیا کہ میں نے طاؤس کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو یہ فرماتے سنا کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو تہجد پڑھتے تو یہ دعا فرماتے۔

اللھم لک الحمدانت الحق وقولک الحق ووعدک الحق ولقاؤک حق والجنۃ حق والنار حق والساعۃ حق ومحمد حق والنبیون حق، اللھم لک اسلمت وبک آمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ماقدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت انت المقدم وانت المؤخر لاالٰہ الاانت یا فرمایا لاالہ غیرک (عبدالکریم کی روایت میں) ولاحول ولا قوۃ الابک (بھی ہے مگر سلیمان کی روایت میں نہیں)۔

ترجمہ: اے اللہ سب تعریفیں تیرے لئے تو سچا ہے تیرا ارشاد سچا ہے تیرا وعدہ سچ ہے تیری ملاقات سچ ہے، جنت حق ہے نار حق ہے قیامت حق اور محمد حق ہیں تمام انبیاء سچے ہیں اے اللہ میں نے تیرے لئے سب کچھ چھوڑا میں تجھ پر ایمان لایا' تجھ پر توکل کیا' تیری طرف رجوع ہوا تیرے لئے لڑا اور تیرے لئے فیصلہ دیا' تو تو مجھے معاف کردے وہ گناہ جو میں نے آگے بھیجے اور جو چھوڑے جو چھپ کر کئے اور جو علانیہ کئے تو ہی مقدم ہے تو ہی آخر ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔(لاحول ولا قوۃ الاباللّٰہ)[1] ایک روایت میں ہے ایک میں نہیں۔

۴۶۲۳-ہمیں عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ مسلم بن ابراہیم، وہیب، ابن طاؤس عن ابیہ کی سند سے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نظر حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے پہنچ سکتی تو وہ نظر ہی ہے اور جب تمہیں نظر لگ جائے تو غسل کرلیا کرو۔[2]

یہ حدیث صحیح ہے مسلم شریف میں حجاج الشاعر عن مسلم بن ابراہیم کی سند سے مروی ہے۔

۴۶۲۴-محمد بن احمد حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد ابن یحییٰ، قیس بن ربیع، اسماعیل بن مسلم، عمرو بن دینار طاؤس کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسجد میں حدود (سزائیں) قائم نہ کی جائیں اور بیٹے کے بدلے باپ کو نہیں پکڑا جائے گا۔[3] یہ حدیث غریب ہے طاؤس کی سند سے اسماعیل اس میں عمرو سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔اسے عیسیٰ ابن یونس، عمرو بن شقیق اور ابن الفضل نے اسماعیل وغیرہ سے نقل کیا ہے۔

۴۶۲۵-گواہی کا معیار...... ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، یحییٰ بن موسیٰ بن زکریا محمد بن سلیمان بن مسمول، عبیداللہ بن سلمہ بن حرم عن ابیہ، طاؤس، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے شہادت (گواہی) کے بارے

۱۔ صحیح البخاری ۸۲/۸. وصحیح مسلم، کتاب المسافرین ۱۹۹ وفتح الباری ۱۱۶/۱۱.

۲۔ صحیح البخاری ۱۷/۷ ۲۱۳ وصحیح مسلم، کتاب السلام، ۴۱، ۴۲. وفتح الباری ۲۰۳/۱۰، ۲۳۳، ۳۴۹.

۳۔ سنن الترمذی ۱۴۰۱ وسنن ابن ماجۃ ۲۵۹۹ ومسند الامام احمد ۴۳۴/۳. وسنن الدارمی ۱۹۰/۲ والسنن الکبری للبیھقی ۳۲۸/۸. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۴۷/۲ ۳۲۸/۳ ۲/۱۱. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۴۲/۱۰، ۴۳. ومجمع الزوائد ۲۵/۲. ۲۸۴/۶. والمستدرک ۳۶۹/۴ وکشف الخفا ۵۰۴/۲

میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے سورج کو دیکھا ہے (اس نے کہا جی ہاں) آپ ﷺ نے فرمایا اس جیسی بات کی گواہی دے ورنہ چھوڑ دے۔[1]

۴۶۲۶- ایک حدیث ...... ہمیں ابوبکر بن عبیداللہ بن یحیٰی طلحی نے احمد بن قیس کلدی محمد بن خلف، آدم بن ابی ایاس، ابونمیر، ابوکثیر، عبداللہ بن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

کہ میں اس شخص کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کی وجہ سے تواضع اختیار کرے اور میری مخلوق پر اپنی بڑائی نہ جتائے۔ میری رضا کے لئے اپنی خواہشات سے خود کو روک لے، بھوکوں کو کھلائے، ننگوں کو کپڑے دے، کمزور پر رحم کرے اور اجنبی کو ٹھکانہ دے، چنانچہ اس وجہ سے اسکا چہرہ روشن ہوتا ہے جیسا کہ سورج کی روشنی چمکتی ہے وہ مجھے پکارتا ہے تو میں جواب دیتا ہوں مجھ سے مانگتا ہے تو میں عطا کرتا ہوں اور جب میری قسم کھاتا ہے تو میں اسے پوری کرتا ہوں جہالت میں میں اس کو علم اور اندھیرے میں روشنی دیتا ہوں۔ اپنی قوت سے اسے بچا دیتا ہوں اور میرے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں، اس کی مثال میرے نزدیک ایسی ہے جیسے جنتیوں میں جنت فردوس کی مثال کہ جسکے پھل نہ سوکھتے ہیں اور نہ ان کا حال بدلتا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے اور میں نے طاؤس کی سند کے سوا اسے مرفوع نہیں پایا۔

۴۶۲۷- مال جمع کرنے پر وعید ...... ہمیں سلیمان بن احمد بن زکریا ایادی نے جبلہ شہر میں، یزید بن قیس، عبدالحمید بن عبداللہ بن ابی رواد، ابراہیم بن طہمان، حکم بن عیینہ، طاؤس، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا (ہم اس وقت منیٰ میں تھے) کہ اگر جمع کرنے والوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ کس چیز میں پڑ گئے ہیں تو انہیں مغفرت کے بعد فضیلت کی بشارت مل جائے۔[2]

۴۶۲۸- اچھی تلاوت والا وہ ہے جو اللہ سے ڈرے ...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن زکریا نے اسماعیل بن عمرو، مسعر بن کدام، عبدالکریم المعلم، طاؤس، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اچھی تلاوت کرنے والا کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جسے تم جب پڑھتے ہوئے سنو تو دیکھو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔[3]

۴۶۲۹- اچھی تلاوت کرنے والے کی نشانی ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے یحیٰی بن عثمان بن صالح عن ابیہ، ابن لہیعہ، عمرو بن دینار، طاؤس، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اچھی تلاوت کرنے والا وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے تو اس سے غمگین ہو جائے۔ (یعنی آخرت کی فکر میں لگ جائے)[4]

۴۶۳۰- مکہ کی حرمت ...... ہمیں سلیمان نے علی بن سعید رازی، ابوحسان زیادی شعیب بن صفوان، عطاء بن سائب، طاؤس،

۱۔ کشف الخفاء ۲: ۴۳

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/ ۵۳، والترغیب والترھیب ۲/ ۲۰۳، والدر المنثور ۱/ ۲۳۵ وأمالی الشجری ۲/ ۵۶. ومجمع الزوائد ۳/ ۲۷۷ وکنز العمال ۷/ ۲۱۰۱ ۱۲۳۹۵

۳۔ مجمع الزوائد ۷/ ۱۷۰ ومشکاۃ المصابیح ۲۲۰۹ وکنز العمال ۷/ ۲۱۲۴، والبدایۃ والنھایۃ ۹/ ۲۴۳.

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/ ۷، وتاریخ اصبھان ۲/ ۹۸ ومجمع الزوائد ۶/ ۱۷۰، وکنز العمال ۲۸۷۸، والجامع الکبیر للسیوطی ۶۱۲۶ والاحادیث الصحیحۃ ۱۵۸۲ والبدایۃ والنھایۃ ۹/ ۲۴۳

حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس شہر کو اس دن محترم بنادیا جب اس آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور جب سورج اور چاند میں رنگ بھرا تو اس میں بھی حرمت کا رنگ بھر دیا اور مجھ سے پہلے یہ کسی شخص کے لئے حلال نہیں ہوا اور یہ دن میں کچھ وقت کے لئے حلال ہوتا ہے اور پھر دوبارہ ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یہ خالد بن ولید شہر میں قتل کر رہے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے فلاں اٹھو جاؤ خالد کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ لوگوں کے قتل سے ہاتھ اٹھالے۔ چنانچہ وہ شخص حضرت خالد کے پاس گیا اور کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جتنے قتل کر سکتے ہو کرو چنانچہ انھوں نے ستر کافر مار ڈالے چنانچہ اس شخص نے آکر خدمت نبوی میں عرض کر دیا کہ خالد نے ستر آدمی مار دیئے۔ آپ ﷺ نے خالد کو کہلوایا کہ کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا؟ (جو تم نے ایسا کیا) انھوں نے جواب دیا کہ فلاں شخص نے مجھے آکر کہا کہ جتنے کر سکتے ہو قتل کرو آپ ﷺ نے اس شخص کو کہلوایا کہ میں نے تمہیں کیا کہا تھا تو اس نے جواب دیا کہ آپ ﷺ نے ایک کام چاہا اور اللہ نے دوسرے کام کا ارادہ کیا اور اللہ کا حکم آپ ﷺ کے حکم پر فوقیت رکھتا ہے۔ جو ہوا ہے اسی کی مجھ میں استطاعت تھی۔ چنانچہ یہ سن کر آپ ﷺ خاموش ہو گئے اور اس کو کوئی جواب نہیں دیا۔[1]

یہ حدیث طاؤس کی سند سے غریب ہے۔ ان سے نقل کرنے میں شعیب بن صفوان منفرد ہیں۔

۴۶۳۱-مسلمان کو بچانے پر جنت کا وعدہ...... ہمیں محمد بن احمد بن ابراہیم نے محمد بن حسین بن مکرم، عبداللہ بن عمر بن ابان، محمد بن حارث، محمد بن سلم، ابراہیم بن میسرہ، ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ جب رسول اکرم ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا تو ایک شخص قلعے سے نکل آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے جو وہاں سے بچا کر لائے گا اس کے لئے جنت واجب ہے۔ چنانچہ حضرت عباس اٹھ کر چل دیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ تمہارے ساتھ جبرئیل اور میکائیل ہیں چنانچہ یہ دونوں فرشتے ان دونوں کو اٹھالائے اور نبی کریم ﷺ کے سامنے لاکر رکھ دیا۔[2]

۴۶۳۲-قرآن پر اجرت لینے والے کی مثال...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے حسن بن علی بن ولید، عبدالرحمٰن بن نافع درخت، موسیٰ بن رشید، ابوعبید شامی، طاؤس، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پر اجرت لی اس نے اپنی نیکی وقت سے پہلے ہی دنیا میں حاصل کر لی قیامت میں قرآن اس سے جھگڑا کرے گا۔[3]

یہ حدیث طاؤس کی سند سے غریب ہے اسے صرف ابوعبداللہ شامی نے روایت کیا ہے اور یہ شخص مجہول ہے اور حدیث میں نکارت ہے۔

۴۶۳۳-رات کی نماز دو رکعت ہے... ہمیں محمد بن جعفر بن ہیثم نے محمد بن جعفر بن شاکر، محمد بن سابق، مسعر، حبیب بن ابی ثابت، طاؤس، عن ابن عمرؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، رات کی نماز دو، دو رکعت ہے اور جب صبح ہونے کا ڈر ہو تو ایک رکعت ہے۔[4]

---

[1] صحیح البخاری ۱۹۳/۵ وسنن ابن ماجۃ ۳۰۰۹ ومسند الامام احمد ۳۲/۲. والسنن الکبری للبیہقی ۷۱/۸. معجم الکبیر للطبرانی ۳۳۵/۱۱ وفتح الباری ۴۶/۸.

[2] تاریخ ابن عساکر ۲۲۳/۷ وکنز العمال ۳۷۳۱۳

[3] کنز العمال ۲۸۳۲ والسنن الکبری للبیہقی ۱۲۶/۲. ۱۵۶ وتاریخ ابن عساکر. ونصب الرایۃ ۱۳۸/۴ والاحادیث الصحیحۃ ۴۵۶

[4] صحیح البخاری ۳۰/۲. وصحیح مسلم. کتاب صلاۃ المسافرین ۲۰ وفتح الباری ۴۷۷/۲، ۴۷۸. ۲۳۸/۸.

یہ حدیث صحیح اور ثابت مِن غیر وجہ ہے۔ طاؤس سے عمرو بن دینار اور سلیمان تیمی نے روایت کیا ہے۔

۴۶۳۴-کیل اور وزن کے معیار...... ہمیں ابوبکر طلحی نے احمد بن محمد بن ابی موسیٰ کندی، ابونعیم، سفیان، حنظلہ، طاؤس حضرت ابن عمرؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ناپ (کیل) اہل مدینہ کا اور وزن اہل مکہ کے ہیں۔[1]

یہ حدیث غریب ہے طاؤس اور حنظلہ سے ثوری کے سوا کسی نے روایت کیا ہے یا نہیں؟ مجھے معلوم نہیں۔

۴۶۳۵-حضرت عمارؓ کی فضیلت...... ہمیں سفیان بن احمد بن عمرو البزار نے خالد بن یوسف السمتی، عبدالنور بن عبداللہ، عبدالملک بن ابی سلیمان، لیث، طاؤس، ابن عمرؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "اے اللہ بے شک تو نے ان لوگوں کو عمار کے ذریعے ان کو جوش دلا دیا ہے کہ وہ ان کو جنت کی طرف بلاتا ہے اور وہ اسے دوزخ کی طرف بلاتے ہیں (اس حدیث کو سوائے لیث اور عبدالنور کوفی شیعوں کے کسی اور نے طاؤس سے روایت نہیں کیا اور عبدالملک لیث سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۶۳۶-رنگین کپڑے پہننے پر ناراضگی رسول...... ہمیں ابواحمد بن محمد جرجانی نے علی بن حسین بن حیان، داؤد بن رشید عمرو بن ایوب موصلی، ابراہیم بن نافع، سلیمان احوال، طاؤس، عبداللہ، بن عمرو بن العاصؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں دو زرد رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھا آپ ﷺ نے فرمایا کیا تیری والدہ نے یہ پہننے کا حکم دیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں اسے دھو دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا بلکہ انہیں جلا دے" (صحیح مسلم)

۴۶۳۷-پولیس حکام کے ایجنٹ اور معاونین جہنم کے کتے ہیں...... ہمیں ابواسحٰق بن حمزہ، محمد بن علوس بن حسین جرجانی بلی بن المثنی، یعقوب بن خلیفہ بن یوسف العشی، محمد بن مسلم، ابراہیم بن میسرہ، طاؤس، حضرت عبداللہ بن عمرو کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے پولیس والے حکام۔۔۔ ظالموں کے مددگار (ان کے خادم اور دوست وغیرہ) جہنم کے کتے ہیں۔[2]

محمد بن مسلم طائفی عن ابراہیم عن طاؤس منفرد ہیں اور حدیث غریب ہے۔

۴۶۳۸-تلوار نکال کر وار کرنے والے کا خون معاف ہے...... ہمیں محمد بن عمر بن غالب نے موسیٰ بن ہارون، اسحٰق بن راھویہ، فضل بن موسیٰ، معمر، ابن طاؤس عن ابیہ عن عبداللہ بن زبیرؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے تلوار نکال کر وار کیا اس کا خون معاف ہے۔[3]

فضل معمر سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۴۶۳۹-ساتویں دن غسل کرنا اسلامی حق ہے...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، زمعہ بن صالح ابن

۱۔ السنن الکبری للبیھقی ۳/۱۷۰ وسنن ابی داود باب ۸ البیوع وسنن النسائی ۵/۵۴ ۷/۲۸۴ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۹۳. ومجمع الزوائد ۴/۷۸ ومشکاۃ المصابیح ۲۸۸۹. وکنز العمال ۹۸۲۹. وشرح السنۃ ۸/۹۹ وصحیح ابن حبان ۱۱۰۴

۲۔ مجمع الزوائد ۸/۱۶۴ واللآلی المصنوعۃ ۲/۱۰۱. وتنزیہ الشریعۃ ۲/۲۲۵ والبدایۃ والنهایۃ ۹/۲۳۳.

۳۔ سنن النسائی ۷/۱۱۷ والمستدرک ۲/۱۵۹ ونصب الرایۃ ۳/۳۴۷. وکنز العمال ۳۹۸۶۴

طاؤس عن ابیہ عن ابی ھریرۃ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر یہ حق ہے کہ وہ سات دن میں جنابت سے غسل کی طرح غسل ضرور کرلے، اپنا سر اور جسم دھوئے اور ایسا جمعہ کے دن کرے۔[1]

۴۶۴۰- یاجوج ماجوج کی دیوار میں سوراخ ہمیں احمد بن جعفر بن معبد نے یحیٰی بن مطرف، مسلم ابن ابراہیم، وھیب، ابن طاؤس عن ابیہ عن ابی ہریرہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ آج کے دن یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہوگیا یہ فرما کر آپ نے ہاتھ سے نوے کا اشارہ فرمایا (متفق علیہ)[2]

۴۶۴۱- دجال کے بارے میں ایک سوال...... ہمیں محمد بن عمر نے عبداللہ بن محمد بن ناجیہ سوید بن سعید، عثمان بن عبدالرحمٰن الجمحی، عبداللہ بن طاؤس عن ابیہ عن ابی ہریرہؓ کی سند سے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے دجال کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی ماں اسے مردار جنے گی اور پھر عورتیں گناہگاروں کو پیدا کریں گی۔

۴۶۴۲- نبی کو قتال کا حکم... ہمیں محمد بن علی بن سہل ابن الامام نے فضل بن صالح الہاشمی، صالح بن عبداللہ، محمد بن علی بن اسماعیل بن سہل بن دلاء ترمذی، سفیان بن عامر، عبداللہ ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ میں اپنے والد طاؤس پر گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے کہا کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ پر گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتی کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں۔ چنانچہ وہ کہہ دیں گے تو وہ مجھ سے اپنے خون اپنے اموال محفوظ کرلیں گے سوائے کسی کے حق کے مسئلے کے اور ان کا حساب (سچ کا جھوٹ کا) اللہ تعالیٰ پر ہے۔[3]

۴۶۴۳- حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھیں...... ہمیں محمد بن عمر بن سلم نے محمود بن محمد، عمر بن صالح، محمد بن فضل بن عطیہ عن ابیہ، حائضہ عورت اور جنبی تھوڑا سا بھی قرآن نہ پڑھیں۔[4]

۴۶۴۴- مؤمنوں کی معرفت کا حکم ... ہمیں سلیمان بن احمد نے عمر بن حسین الشماطی، البغدادی، عبدالمنعم بن ادریس عن ابیہ عن وہب بن منبہ عن طاؤس عن انس بن مالکؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو حضرت علی سے یہ فرماتے سنا کہ اے علی! مؤمنوں کی پہچان حاصل کر بہت سی معرفتیں آخرت میں برکت کا باعث ہوں گی، چنانچہ حضرت علی گئے اور بہت عرصے تک جن لوگوں سے ملتے انھیں آخرت کے لئے بنالیتے، پھر کچھ عرصے بعد آئے تو آنحضرت ﷺ نے ان سے پوچھا کہ میں نے جو کہا تھا اس بارے میں کیا کیا؟ انھوں نے کہا میں نے ویسا ہی کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان کی باتوں کا سامنا کرو چنانچہ پھر علی سر جھکائے خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے پوچھا کہ میں نہیں سمجھتا کہ اے علی تیرے ساتھ صرف آخرت والے لوگ ثابت قدم ہیں انھوں نے کہا کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے نہیں، تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی آج کے دن دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے تقوے والوں کے" (الزخرف آیت ۶۷) فرمایا اے علی! اپنی حالت کی طرف متوجہ ہوجاؤ، اپنی زبان

---

[1] السنن الکبری للبیہقی ۳/۱۸۹ والمصنف لعبد الرزاق ۵۲۹۶ وصحیح ابن خزیمۃ ۱۷۶۱. وشرح السنۃ ۲/۱۶۶. والمطالب العالیۃ ۶۱۱ ومشکاۃ المصابیح ۵۳۹.

[2] صحیح البخاری ۴/۱۶۸، ۲۲۱ وصحیح مسلم، کتاب الفتن ۱، ۲، ۳. وفتح الباری ۹/۴۳۶

[3] مجمع الزوائد ۸/۲ وتاریخ ابن عساکر ۱/۲۰۷. (والتہذیب)

[4] سنن الدارقطنی ۱/۱۲۱، ۱۱۷ وسنن الترمذی ۱۳۱. وسنن النسائی ۵۹۶. وتلخیص الحبیر ۱/۱۳۸.

کے مالک بن جاؤ اور اپنے زمانے کے جن لوگوں سے تم ملتے جلتے ہو ان کو سمجھو۔ تم سلامت اور غنیمت حاصل کرنے والے رہو گے۔[۱]

۴۶۴۵-احمد بن جعفر بن سلم، عباس بن علی نسائی، محمد بن علی بن خلف، حسین اشقر، ابن عیینہ، عمر بن دینار، طاؤس، جلیدہ کی سند سے مروی ہے نبی ﷺ نے فرمایا جس کا میں آقا علی بھی اس کا آقا ہے۔[۲]

طاؤس کی یہ حدیث ضعیف ہے ہمیں صرف اسی طریق سے ملی ہے۔

۴۶۴۶-**عذاب کا خوف**...... ہمیں سلیمان نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جب کالے بادل دیکھے تو چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔[۳]

گھر میں داخل ہوے اور باہر نکل جاتے اسی طرح آتے جاتے رہے اور جب بارش ہوگئی تو پرسکون ہوگئے یہ دیکھ کر میں نے اس کیفیت کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ بے چینی اس لئے تھی کہ کہیں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرح نہ ہوجائے۔

جب انھوں نے بادل دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ بادل ہم پر بارش برسائے گا، بلکہ یہ تو وہ عذاب ہے جس کو تم نے جلدی مانگا ہے۔ آندھی، جس میں دردناک عذاب ہے (الاحقاف:۲۴)

(۲۵۰) وہب بن منبہ[۴]

انہی بزرگوں میں سے زبردست دانا، دانشور، ایک بردبار مصلح ابوعبداللہ وہب بن منبہ بھی ہیں۔

۴۶۴۷-**وہب بن منبہ کا ایک وعظ**...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبید بن محمد کشوری، ابوقدامہ ہمام بن مسلمہ بن عقبہ بن ہمام بن منبہ، غوث بن جابر، عقیل بن معقل بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ میں نے اپنے چچا وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ

کیا ابن آدم غور و فکر نہیں کرتا کہ پھر سمجھے، اعتبار کرے بصیرت سے جانے عقل پر پرکھے اور تفقہ حاصل کرے حتی کہ جان لے اور اس کے لئے واضح ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس علم ہے جس سے وہ بردبار لوگ پیدا کرتا ہے اور اس کے پاس علم ہے جس سے وہ علماء کو سکھاتا ہے، حکمت ہے جس سے مخلوق کو بچاتا ہے اور دنیاوی امور کی تدبیر کرتا ہے۔ بیشک انسان اپنے محدود علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے لامحدود علم کا اندازہ نہیں کرسکتا اور اللہ کے بتائے ہوئے علم کے ذریعے جو اسے دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے ذاتی علم تک نہیں پہنچ سکتا

۱۔ البدایۃ والنہایۃ ۹/ ۲۴۳

۲۔ سنن الترمذی ۳۷۱۳ ومسند الامام احمد ۱/ ۸۴، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۵۲ وصحیح ابن حبان ۲۲۰۴ والمعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۱۹۹، ۴/ ۲۰۷، ۲۰۸، ۵/ ۱۸۶، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۵، ۲۱۲، ۲۲۱، ۱۲/ ۲۳۱، ۱۹/ ۹۹، ۲۹۱، والسنۃ لابن عاصم ۲/ ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۲۰۷، والمستدرک ۳/ ۱۱۰، ۱۳۴، ۳۷۱، وطبقات ابن سعد ۵/ ۲۳۵، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۲/ ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۸، ومسند ابن ماجہ ۱۲۱ ومجمع الزوائد ۷/ ۱۷، ۹/ ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۸، ۱۲۰، وفتح الباری ۷/ ۷۴، ومشکوۃ المصابیح ۶۰۸۲ الامالی للشجری ۱/ ۴۲، ۱۳۵، ۱۴۶، ۱۵۹، ۲/ ۴۵، ۷۳ وتاریخ اصبھان للمصنف ۱/ ۱۰۷، ۱۲۶، ۱۲۹، ۲۳۵، ۱۲۹، ۲۲۸، والعلل المتناھیۃ ۱/ ۲۲۳، وکشف الخفا ۲/ ۳۷۹ والاحادیث الصحیحۃ ۱۷۵۰

۳۔ صحیح البخاری ۴/ ۱۳۲ ومسند الامام احمد ۶/ ۱۶۷ وشرح السنۃ ۴/ ۳۹۰، وسنن ابن ماجۃ ۳۸۹۱،

۴۔ طبقات ابن سعد ۵/ ۵۴۳ والتاریخ الکبیر ۸/ت ۲۵۹۵ والجرح ۹/ت ۱۱۰ والجمع ۲/ ۵۴۱، وسیر النبلاء ۴/ ۵۴۴ والکاشف ۳/ت ۶۲۱۹ ومیزان الاعتدال ۴/ت ۹۴۳۳ وتھذیب الکمال ۶۷۱۷ (۳۱/ ۱۴۰).

جس سے اس نے ساری مخلوق کو پیدا فرمایا ہے اپنی دانائی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی اس حکمت تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا جس سے اللہ اپنی مخلوق کو بچاتا اور قدرت کے فیصلے کرتا ہے۔ ابن آدم کس طرح ابن آدم کے رب کے مشابہ ہو سکتا ہے اور مخلوق اپنے خالق کی طرح کیسے ہو سکتی ہے؟۔

۴۶۴۸-خالق سے بڑھ کر کوئی طاقتور نہیں...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، اسماعیل بن عبدالکریم بن معقل، عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت وہب بن منبہ کو ایک وعظ کرتے ہوئے سنا وہ فرما رہے تھے

اے ابن آدم خالق سے بڑھ کر کوئی طاقتور نہیں اور مخلوق سے بڑھ کر کوئی کمزور نہیں اور اس سے زیادہ کوئی قادر نہیں جس کا مانگنے والا اس کے ہاتھ میں ہو اور اس سے زیادہ کوئی کمزور نہیں جو اپنے طالب کے ہاتھ میں ہو۔

۴۶۴۹-اللہ تعالیٰ مسکین مؤمن کے دل میں ہیں...... ہمیں اسحق بن ابراہیم بن حمید نے محمد بن سہل بن عسکر، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے حضرت وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ

بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے اپنے نبی سے پوچھا کہ رب تعالیٰ کہاں ہوتے ہیں اور کن گھروں میں ہوتے ہیں؟ کیا ہم اس کے لئے کوئی گھر بنالیں کہ اس میں عبادت کیا کریں؟ تو اللہ تعالیٰ نے انھیں وحی فرمائی کہ تمھاری قوم پوچھ رہی ہے کہ میں کہاں ہوتا ہوں تاکہ وہ میری عبادت کریں۔ کونسا گھر ہے جو میرے لئے کافی ہو سکتا ہے حالانکہ میرے لئے تو (ساتوں) آسمان اور زمین بھی ناکافی ہیں اور اگر ان کا مطلب میرے مسکن سے ہے تو میں اس کمزور متقی شخص کے دل میں ہوتا ہوں جو میرے لئے سب کچھ چھوڑ چکا ہے۔

۴۶۵۰-تقدیر میں سے کچھ اپنے ذمہ لیا تو کفر کیا...... ہمیں ابو محمد بن حیان نے محمد بن عبداللہ بن شیبہ، بشر بن ہلال، جعفر بن سلیمان، ابی سنان کی سند سے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت وہب بن منبہ اور عطاء خراسانی ایک جگہ جمع ہوئے تو عطاء خراسانی نے ان سے کہا کہ وہ کیا بات ہے جو تمہارے حوالے سے تقدیر کے بارے میں مجھ تک پہنچی ہے؟ وہب نے کہا کہ میں نے تقدیر میں کوئی کلام نہیں کیا اور نہ ہی اسے جانتا ہوں وہب بن منبہ بتانے لگے کہ میں نے نوے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی کتابیں پڑھی ہیں جن میں سے ستر (یا اس سے کچھ زائد فرمایا) تو وہ کتابوں میں ظاہر ہیں اور باقی بیس کتابوں کو بہت کم لوگ جانتے ہیں ان سب میں میں نے یہ لکھا دیکھا کہ

جس شخص نے مشیت (تقدیر) میں سے کچھ بھی اپنی ذمہ داری کی طرف لیا اس نے کفر کیا۔

۴۶۵۱-انسان کا شکرادا کرنا...... ہمیں سلیمان نے عبید بن محمد صنعانی، ہمام بن مسلمہ بن عقبہ، غوث بن جابر، عقیل بن معقل کی سند سے بیان کیا کہ میں نے اپنے چچا وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ

انسان جب کسی رزق (عطا ہونے والی چیز) پر شکر ادا کرتا ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت بڑھ جاتی ہے اور لوگ یہ نہیں کہتے کہ کاش اللہ تعالیٰ اس پر مطلع ہو جاتے حالانکہ وہ چیز لوٹ محسوس کر لیتے ہیں چنانچہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ خود اپنی بنائی اور مقدر کی ہوئی چیز پر مطلع نہ ہو یا یوں ہوتا ہے کہ انسان ان چیزوں میں جس میں بعض لوگوں کی ملکیت زیادہ اور بعض کی کم ہے؟ اعتبار ہی نہ کرے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے سب کے جسموں، رنگوں، عقلوں اور سمجھ میں فرق رکھا ہے تو انسان کسی کے مال و دولت رزق کی کمی یا زیادہ سے دکھی نہیں ہوتا اور نہ کسی کے علم و عقل کے بڑھنے سے یا انسان یہ نہیں جانتا کہ جس ذات نے اس کو عمر کے تین ایسے حصوں میں رزق دیا جس میں اس کا کوئی عمل دخل نہیں تھا، وہ ذات اس عمر کے چوتھے زمانے میں بھی رزق عطا کرے گی۔ ان تین زمانوں میں سے پہلا زمانہ اس کا ماں کے رحم میں رہنے کا زمانہ تھا اللہ نے اسے رحم میں بنایا اور بغیر اس کی محنت کے اس کو رزق دیا اور اسے گرمی سردی کی تکلیف

محسوس نہ ہونے دی۔ پھر دوسرا زمانہ وہ تھا جب یہ شیر خوار تھا اور اس کی ماں کے ذریعے اس کو رزق ملتا رہا اور پھر زمانہ طفولیت میں اسے بغیر کچھ کمائے ماں باپ کی کمائی سے رزق دیا جاتا رہا اور ماں باپ کے دلوں میں اس کے رحم پیدا کیا گیا تا کہ اس کے ماں باپ اپنے اوپر اسے ترجیح دیں اور اسے کھلائیں پلائیں اور اس کی پرورش میں اعانت کریں۔ اس کی بلوغت اور سمجھ دار ہونے تک بغیر اس کے کمائے اسے رزق ملتا رہا۔

تو ان تین زمانوں میں کھلانے والی ذات ہی اس کو چوتھے زمانے میں رزق عطا کرے گی چنانچہ انسان کو اس کے خالق (اللہ) کی رحمت کے سوا کوئی بات یا عذر پیش کرنے کا جواز نہیں بنتا لیکن انسان شکی بہت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے علم کے بارے میں اس کی عقل اور بردباری کم ہو جاتی اور وہ اس کے حکم (اپنے معاملے) پر غور نہیں کرتا اگر غور وفکر کرے تا کہ سمجھ جائے اور اتنا سمجھے کہ اسے علم ہو جائے کہ یہی اس کا طریقہ کار وعلامت ہے جس کے ذریعے مخلوق اپنے خالق اور رازق کو پہچانتی ہے۔

۴۶۵۲-اللہ تعالیٰ کی حضرت داؤد کو ایک وحی ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، جعفر بن فضالہ، عطاء خراسانی کی سند سے بیان کیا ہے کہ

میں راستے میں وہب بن منبہ سے ملا تو میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی مختصر حدیث سنائیے جو میں کھڑے کھڑے یاد کرلوں تو انھوں نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے داؤد! قسم میری عزت اور عظمت کی کہ جب کوئی بندہ مجھے خالق مان لیتا ہے جو میں اس کی نیت سے پہچانتا ہوں تو سب آسمان اور ان میں رہنے والے اور ساتوں زمینیں اور ان کے باسی اس کے خلاف فیصلہ سازی کرتے ہیں مگر ان سب سے میں بچا کر نکال دیتا ہوں۔ میری عزت کی قسم جب میرا کوئی بندہ میرے علاوہ میری مخلوق میں سے کسی کو پکڑ لیتا ہے۔ یعنی اپنی آرزوئیں اور عبادات اس سے متعلق کر لیتا ہے جو کہ میں اس کی نیت سے جان لیتا ہوں تو آسمانوں کے اسباب قطع ہو جاتے ہیں اور زمین اس کے نیچے سے کھینچ لی جاتی ہے اور میں کوئی پرواہ نہیں کرتا کہ کس وادی میں وہ ہلاک ہو جائے۔

۴۶۵۳- اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار کا انعام ...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے محمد بن یحییٰ مروزی، ابو بلال اشعری، ابو ہشام صنعانی عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا کہ:

میں نے وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے کسی کتاب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جب میری فرمانبرداری میں ہوتا ہے تو میں مال کے معاملے میں کفایت کرتا ہوں اس سے پہلے کہ وہ مجھ سے مانگے اور میں قبول کروں اور یہ کہ وہ دعا کرے کیونکہ میں اس کے دل میں موجود اس کی (ضرورت) خواہش کو جانتا ہوں۔

۴۶۵۴-اکہتر آسمانی کتابوں کا خلاصہ ...... ہمیں محمد بن احمد بن علی نے حارث بن ابی اسامہ، داؤد بن محبر، عباد بن کثیر، ابو ادریس وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے اکہتر کتابیں پڑھیں اور ان سب میں یہ پایا کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو دنیا کی ابتداء سے اس کے آخر تک محمد ﷺ جیسی کسی کو عقل عطا نہیں فرمائے گا سوائے ساری دنیا کی ریت کے ایک ذرے کے برابر (ساری دنیا کی ریت ایک طرف اور وہ ذرا ایک طرف۔ یہ مثال ہے عام انسانوں اور سید البشر سیدنا محمد ﷺ کے علم کی۔ مترجم) اور محمد ﷺ عقل کے اعتبار سے سب انسانوں سے زیادہ عقل والے اور ان سب سے افضل رائے سمجھ رکھنے والے تھے۔

وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی آسمانی کتاب میں دیکھا تھا کہ شیطان عقلمند مؤمن سے زیادہ کسی پر خار نہیں کھاتا۔

اور وہ ایک لاکھ جاہلوں پر محنت کرتا ہے اور ان پر ہنستا ہے اور ان کی گردنوں پر سوار ہو کر جہاں چاہے انھیں لے جاتا ہے اور عقل مند مؤمن پر خوب محنت کرتا ہے اور خوب تکلیف اٹھاتا ہے مگر اسے وہاں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ چٹانوں کو ایک ایک کر کے اور پتھروں کو ایک ایک کر کے ہٹانا آسان ہوتا ہے لیکن عقلمند مؤمن کو بہکانا آسان نہیں، کیونکہ جب مؤمن عقلمند ہو تو وہ شیطان پر پہاڑ سے زیادہ بھاری اور لوہے سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ شیطان اس پر قابو پانے میں جب ناکام ہوتا ہے تو کہتا ہے اس کے لئے ہلاکت ہو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں اس پر میرا بس نہیں چلتا، یہ کہہ کر وہ اسے چھوڑ کر جاہل کی طرف چل دیتا ہے، اسے قید کر کے اس پر قابو پا کر اسے رسوائی کی طرف لے جاتا ہے اسے دنیا میں مختلف سزاؤں کا مستوجب بنا دیتی ہے۔

اور دو آدمی نیک اعمال میں برابر ہوتے ہیں لیکن ان دونوں میں اتنا فرق ہوتا ہے جیسا کہ مشرق و مغرب میں ہے یہ اس وقت ہوتا ہے جب ان میں سے ایک دوسرے سے زیادہ عقلمند ہو۔

۴۶۵۵- چلغوزے کے اندر کلمہ ... ہمیں محمد بن خنیش نے اسحٰق بن ابراہیم بن سلمہ محمد بن یزید الایلی، اسماعیل بن حبیب، ابو عاصم الوراق، عبداللہ بن الدکلی، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے۔

انھوں نے کہا کہ جب تمہارے نبی ﷺ اس مسجد میں سو رہے تھے یا سوئے ہوئے شخص کی طرح تھے کہ اتنے میں ایک شخص چلغوزہ یا اس سے مشابہ کوئی چیز لایا تو آپ ﷺ نے اسے لے کر توڑا تو اس میں سے ایک ہرا پتہ برآمد ہوا جس پر لاالــــــہ الااللہ محمد رسول اللہ ﷺ "لکھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص اللہ تعالیٰ پر اس کے فیصلے کے بارے میں تہمت لگائے یا رزق کی عطا میں دیر سمجھے، اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔

۴۶۵۶- ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن حسن بن انس، عمران ابوالہذیل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

"حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب! کہ یہ لوگ مجھ سے پوچھیں گے کہ تیری (اللہ تعالیٰ) ابتداء کیسے ہوئی؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کو بتا دو کہ "میں ہر چیز سے پہلے اور ہر چیز کے بعد ہوں۔"

۴۶۵۷- ابن آدم خدا کے ساتھ انصاف نہیں کرتا ..... ہمیں میرے والد نے احمد بن حسن بغدادی، احمد بن محمد بن حسن مخزومی، عبدالرزاق، بکر بن عبداللہ، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا۔

میں نے بعض کتب میں لکھا دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم تو نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ تو مجھے یاد کرتا ہے اور بھولتا ہے مجھے پکارتا ہے اور بے وفائی کرتا ہے۔ میری بھلائی تیری طرف اترتی ہے اور تیری برائی میری طرف اوپر آتی ہے اور ایک نیک فرشتہ تیری وجہ سے مسلسل اترتا ہے اور واپس تیرے برے عمل کی وجہ سے تیرے پاس سے میری طرف اوپر آتا ہے۔

اے ابن آدم! مجھے سب سے زیادہ پسند اور تجھے مجھ سے قریب کر دینے والی بات یہ ہے کہ میں نے جو کچھ تیرے لئے مقدر کیا ہے تو اس پر راضی ہو، تجھے سب سے زیادہ ناپسند اور تجھے مجھ سے دور کر دینے والی بات یہ ہے کہ میں نے جو تیرے لئے مقدر کر دیا ہے تو اس پر راضی نہ ہو۔ اے ابن آدم! جو میں نے مجھے حکم دیا ہے اس میں میری فرمانبرداری کر اور تیرے لئے کیا مناسب ہے وہ مجھے سکھانے کی کوششیں نہ کر کیونکہ میں اپنی مخلوق کو جانتا ہوں اور جو میرا اکرام کرتا ہے اس کا اکرام کرتا ہوں اور جو میری توہین کرتا ہے اس

سے توحسین سے پیش آتا ہوں اور میں کسی بندے کے حق میں غور نہیں کرتا جب تک کہ بندہ میرے حق میں غور نہ کرے۔

۴۶۵۸-ایک راہب کے انمول اقوال ۔ ہمیں ابوبکر الآجری نے عبداللہ بن محمد عطشی ابراہیم بن جبیر، عبداللہ بن ابی بکر مقدمی جعفر بن سلیمان، عمر بن عبدالرحمن صنعانی کی سند سے بیان کیا کہ میں نے حضرت وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ ایک شخص کی ایک راہب سے ملاقات ہوئی تو اس نے راہب سے پوچھا کہ تمھاری نماز کیسی ہے؟ اس نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ اگر کسی شخص نے موت کا تذکرہ سنا ہو اور اس پر کوئی ایسا وقت نہ آئے کہ جس میں وہ نماز پڑھ لے اس شخص نے پوچھا کہ تم موت کو کس طرح یاد کرتے ہو؟ اس نے کہا میں ایک قدم اٹھا کر دوسرا ابھی نہیں رکھ پاتا کہ میں سمجھتا ہوں کہ میں اب مرا۔ پھر راہب نے پوچھا کہ تمھاری نماز کیسی ہے اس نے کہا کہ میں نماز میں اتنا روتا ہوں کہ میرے آنسوؤں سے گھاس اگ آتی ہے۔ یہ سن کر راہب نے کہا کہ اگر تو پوری رات سوتا رہے اور اپنے گناہوں کا معترف ہو تو یہ بات تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے عمل سے ریاکاری کرے کیونکہ ریاکار کا عمل قبول نہیں ہوتا۔

پھر اس شخص نے راہب سے کہا کہ میں تمہیں دانا انسان سمجھتا ہوں تم مجھے کوئی نصیحت کرو۔ اس نے کہا کہ "دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو اور دنیا والوں سے اس کے لئے مت جھگڑو دنیا میں کھجور کے درخت کی طرح بن کر رہو کہ اگر تمہیں کھایا جائے تو تم میٹھے ہو رکھا جائے تو میٹھے ہو اور کسی ٹہنی پر رکھا جائے تو اسے نہ توڑ سکو اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خیر خواہی کرو کیونکہ کتا بھی اپنے گھر والوں سے (مالکان سے) خیر خواہی کرتا ہے وہ اسے بھوکا رکھتے ہیں بھگا دیتے ہیں مارتے ہیں لیکن وہ ان کا خیر خواہی رہتا ہے۔ صنعانی کہتے ہیں کہ وہب بن منبہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو کہتے ہائے بے حیا ایک کتا بھی تجھ سے زیادہ اللہ کی رضا کے لئے خیر خواہی کرتا ہے۔

۴۶۵۹-راہب کی ایک شخص سے گفتگو...... ہمیں ابوبکر آجری نے عمرو بن ایوب سقطی، ابوہمام، قبیصہ، سفیان، رجل من اہل صنعاء، کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ ایک شخص راہب کے پاس سے گزرا اور اس نے راہب سے پوچھا کہ تمھاری نشاط کا انداز کیا ہے پھر گزشتہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

۴۶۶۰-وحشت کو دور کرنے کی دعا...... ہمیں ابوعلی محمد بن حسن بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ، صلت بن عاصم مرادی عن ابیہ عن وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا تو وہ وحشت زدہ ہو گئے کیونکہ یہاں فرشتوں کی آوازیں نہ تھیں چنانچہ ان کے پاس جبریل تشریف لائے اور فرمایا کہ اے آدم میں تمہیں کچھ کلمات نہ سکھادوں جو تمہیں دنیا وآخرت میں فائدہ مند ہوں حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا" کیوں نہیں، حضرت جبریل نے فرمایا کہیے،

اللهم تمم لي النعمة حتى تهنئني المعيشة. اللهم اختم لي بخير حتى لاتضرلي ذنوبي، اللهم اكفني مؤونة الدنيا و كل هول في القيامة حتى تدخلني الجنة في عافية"

اے اللہ میرے لئے اپنی نعمت پوری کردے حتی کہ میرے لئے معیشت مبارک ہو جائے اے اللہ میرے لئے خیر (بھلائی) کی مہر کردے حتی کہ مجھے میرے گناہ نقصان نہ دے سکیں۔ اے اللہ تو دنیا کی تکالیف اور آخرت کی ہولناکی سے میرے لئے کافی ہو جا حتی کہ تو عافیت میں جنت میں داخل کردے۔

۴۶۶۱-اللہ تعالیٰ کی حکمتیں ہمیں سلیمان بن احمد نے، حمید بن محمد صنعانی، ہمام ابن مسلمہ بن قعنب بن ہمام، غوث بن جابر، عقیل بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس نے مخلوق کو مختلف بناوٹوں اور ساخوں سے بنایا۔ ان میں بعض مخلوق وہ ہیں جو دنیا کے قائم رہنے تک موجود ہوں گی اور انھیں وقت کا گزرنا بوڑھا اور ناقص نہیں کرے گا۔ بعض مخلوق وہ ہیں جنھیں وقت ناقص کر دیتا ہے کھوکھلا کر کے ختم کر دیتا ہے۔ بعض مخلوق وہ ہیں جو نہ کھاتی ہیں اور نہ انھیں رزق دیا جاتا ہے۔ بعض مخلوق وہ ہیں جنھیں رزق دیا جاتا ہے اور وہ کھاتی ہیں اللہ تعالیٰ نے انھیں پیدا کیا اور ان کے ساتھ ان کا رزق بھی پیدا کیا اسی قسم کی مخلوق (جو کھاتی اور رزق دی جاتی ہے) کو خشکی اور سمندر میں پیدا فرمایا۔ خشکی کی مخلوق سمندر کے لیے اور سمندری مخلوق خشکی کے لئے مناسب نہیں۔ خشکی کے جانوروں کا رزق بحری جانوروں کے لیے اور بحری جانوروں کا رزق خشکی کے جانوروں کے لئے مناسب نہیں سمندری مخلوق خشکی میں آ جائے تو ھلاک ہو جائے اور خشکی کی مخلوق سمندر میں جائے تو ھلاک ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کی خشکی اور سمندر میں تخلیق اس شخص کے لئے سامان عبرت ہے جسے رزق اور معیشت کی تقسیم کی اہمیت ہو۔ لہٰذا انسان کو عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ اللہ نے جس طرح مخلوق کو تقسیم کیا ہے ایسا ہی ان کا رزق بھی تقسیم کیا ہے اور کسی میں یہ استطاعت نہیں ہے کہ وہ اسے بدل دے یا اس کو ملا دے۔ اسی طرح خشکی کے جانور سمندر کے رزق سے زندگی نہیں گزار سکتے اور اگر ایسا ہو تو یہ سب ھلاک ہو جائیں اور جہاں جو پیدا ہوا ہے وہیں کے رزق پر قائم ہوں تو وہ اسے زندہ رکھے گا اور اس کے لئے مناسب ہوگا۔

لہٰذا انسان جب تک خود کو دیئے گئے رزق پر راضی رہے گا زندہ رہے گا اور اس کے لئے مناسب ہوگا اور جب وہ دوسرے انسانوں کو دیے گئے رزق کی طرف ہاتھ بڑھائے گا نقصان اٹھائے گا اور نامناسب ہوگا۔

۴۶۶۲- **علماء کو دنیا سے مستغنی ہونا چاہیے**...... ہمیں ابو بکر آجری نے ، عمرو بن ایوب ، حسن بن حماد ، اسامہ ، عیسیٰ بن سنان کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہب بن منبہ عطاء نے خراسانی سے فرمایا:

ہم سے پہلے کے علماء اپنے علم کی بدولت دوسروں کی دنیا سے مستغنی تھے اور اہل دنیا اپنی دنیا کو ان پر ان کے علم میں رغبت رکھنے کی وجہ سے خرچ کیا کرتے تھے اور آج کل کے علماء اپنا علم ان کی دنیا میں رغبت رکھنے کی وجہ سے ان پر لٹا دیتے ہیں اور دنیادار لوگ ان کے علم سے بے رغبت ہو گئے اور انھوں نے ان کا مقام اپنے ہاں برا پایا خبردار بادشاہوں کے دروازوں پر مت جانا ان کے دروازوں پر اونٹوں کے اصطبل کی طرح فتنے ہوتے ہیں تم ان کی دنیا سے کچھ حاصل نہیں کر سکو گے مگر وہ تمہارے دین سے کچھ چھین لیں گے۔ پھر فرمایا اے عطاء! اگر تجھے کفایت کرنے والا رزق مستغنی کرتا ہو تو تیری ہر قسم کی زندگی تجھے مستغنی رکھ سکتی ہے اور کفایت کرنے والا اگر تجھے مستغنی نہ رکھ سکے تو کوئی چیز تیرے لئے کافی نہیں ہو سکتی، تیرا پیٹ تو سمندروں میں سے ایک سمندر ہے یا وادیوں میں سے ایک وادی ہے جسے مٹی کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں بھر سکتی۔

۴۶۶۳- **بہادر دانشور (حکمت پسند) نہیں ہوتا**...... مجھے میرے والد نے اسحق بن ابراہیم اور محمد بن سہل بن عسکر، اسماعیل بن عبدالکریم بن معقل ، عبدالصمد بن معقل ، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ انھوں نے فرمایا بہادر دانشوروں میں سے نہیں ہوتا اور نہ ہی زانی کی بادشاہت سے کچھ حاصل کر سکتا ہے۔

۴۶۶۴- ہمیں ابو بکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے اور میرے والد نے اسحق بن ابراہیم محمد بن سہل بن عسکر سے اور ان دونوں نے اسماعیل بن عبدالکریم بن معقل ، عبدالصمد بن معقل ، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ انھوں نے وعظ کرتے ہوئے فرمایا:

عظیم دن ہے اس کی لمبی تکلیف کی وجہ سے کہا جاتا ہے اس دن خوش بخت انسان نصیحت حاصل کرتا ہے اور اس سے ذہین شخص

منافع حاصل کرتا جائے۔ ابن آدم! اس دن کے منافع تو نے خود سے جہالت کا ضرر دور کرنے کے لئے حاصل کئے

اور اس سے زیادہ قادر کوئی نہیں جس سے تو نے اس کے ہاتھ کی چیز مانگی اور اس سے زیادہ کمزور کوئی نہیں جو اپنے طالب کے ہاتھ میں ہو۔

اے ابن آدم! تجھ سے وہ چیز کھو چکی جو تیرے پاس واپس نہیں آئے گی اور وہ چیز باقی رہی جو عنقریب چلی جائے گی۔ جو کچھ ضرور ہوگا اس کے لئے چیخ وپکار کیا؟ جس کی امید ہو اس کی کیا لالچ کی جائے، جو چیز ضرور چلی جائے گی اسے روکنے کی کیا ترکیب؟

اے ابن آدم! اس کی طلب سے باز آ جو مل نہ سکے اور جو حاصل نہ ہو سکے اس کے حصول کی کوشش سے باز آ جسے نہ پا سکے اسے چاہنے سے باز آ خود سے امیدیں توڑ لے جیسے دوسری چیزیں تجھ سے توڑ چکیں۔

یاد رکھ! کہ کچھ مطلوب چیزیں اپنے طالب کے لئے شر (کا باعث) ہوتی ہیں۔

اے ابن آدم! صبر تو مصیبت کے وقت ہوتا ہے اور بڑی مصیبت بداخلاقی ہے اے ابن آدم زمانے کے کون سے دن ہیں جن کی غنیمت میں امید کی جائے اور کون سا دن ہے جس کا انجام اس کے آتے وقت سے مؤخر ہو جائے۔

زمانے کی طرف دیکھ تجھے تین ملیں گے (۱) وہ دن جو گزر گیا اور اس کی تجھے واپسی کی امید نہیں، (۲) موجودہ دن جس میں اضافہ نہیں ہو سکتا، (۳) آنے والا دن جس سے تو مامون نہیں چنانچہ ایک قبول الشہادۃ گواہ دن گزر گیا چلا جانے والا امین اور دانشمند تھا جو اپنی حکمت تیرے لئے چھوڑ گیا اور آج کا دن رخصت ہونے والا دوست ہے جو بہت چلا جانے والا اور ہمیشہ کے لئے غائب ہونے والا ہے وہ تیرے پاس آیا مگر تو نے اس کے پاس نہ جانا چاہا اور اس سے پہلے عادل گواہ گزر گیا۔ اگر اس میں کچھ تیرے لئے تھا تو اس جیسا اور بھی ہوگا۔ پر دونوں مل کر تیرے حق میں بڑے اچھے گواہ ہوں گے یا تیرے خلاف ہوں گے۔

اے ابن آدم! انسان کے عقل کی سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ وہ یقین کو ضائع کر دے اور غلطی والا عمل کرے۔ اے لوگو! فنا کے بعد بقاء ہے اور ہمیں پیدا کیا گیا حالانکہ ہم نہ تھے اور عنقریب ہم بوسیدہ ہو کر دوبارہ لوٹائے جائیں گے۔

آج عاریت ہیں کل ہبہ ہوں گے۔ سنو! ہم سے چھین لیا جانا یا بہت زیادہ عطا کیا جانا قریب ہے لہٰذا جو عمل آگے بھیج رہے اسے اچھا کر لو۔

اے لوگو! تم اس دنیا میں وہ سامان ہو جسے خواب میں دیکھا جاتا ہے اور تمہیں دنیا سے پے در پے مصائب ہی ملیں گے اگر نعمت ملے گی تو کوئی دوسری نعمت ضائع کرنے کے بعد ملے گی اور جو شخص عمر زیادہ پا رہا ہے وہ پچھلی عمر کو کھو کر پا رہا ہے اور جو نیا رزق پا رہا ہے پچھلا کھو کر ہی پا رہا ہے۔ کوئی وقت آتا ہے تو دوسرا وقت گزر جاتا ہے۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اس وعظ کا جو حصہ گزر چکا اس میں ہمارے اور تمہارے لئے برکت عطا فرمائے اے لوگو! دنیا والے مسافر ہیں جنکے سفر کی گرہ اگلے جہان ہی میں کھلے گی جو باقی ہیں وہ عاریت کے ساتھ ہیں منعم کا بہت ہی شکر ہے وقت مقرر کو مانا گیا ہی اچھا رہے۔ اے ابن آدم! ہر چیز اپنی شکل سے ہے ہم سے پہلے اصول گزر چکے اور ہم فروع ہیں اور اصول کے گزرنے کے بعد فروع کیسے باقی رہ سکتے ہیں؟

۴۶۶۵- ایمان قائد عمل سائق اور نفس جانور ...... ہمیں ابراہیم بن اسحٰق نے عبداللہ بن اسحٰق السراج، محمد بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے تھے: ایمان قائد ہے (آگے چلتا ہے) اور عمل سائق ہے (پیچھے سے چلاتا ہے) اور نفس فچر ہے اگر اس کا قائد گم ہو جائے تو وہ راہ سے بھٹک جاتا ہے اور سائق کے کام بھی نہیں رہتا اور اگر سائق گم

ہو جائے تو وہ کھڑا ہو جاتا ہے اور قائد کے پیچھے نہیں چلتا لیکن جب قائد اور سائق جمع ہوں تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی چلتا رہتا ہے اور وہ یا تو مرضی سے چلتا ہے یا مجبوری میں جب انسان کسی عمل کو ناپسند کرتا ہے تو اسے چھوڑ دیتا ہے اور اگر شک کرتا ہے تو بات یہ ہے کہ اس کے پاس دین کی کوئی چیز باقی نہیں۔

۴۶۶۶-ٹوٹے ہوئے دلوں میں خدا کو ڈھونڈو ...ہمیں احمد بن جعفر بن معبد نے ابوبکر بن نعمان، محمد بن حازم، محمد بن بشر، عطاء بن مبارک، اشرس کی سند سے وہب بن منبہ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے میرے خدا! جب میں تجھے ڈھونڈوں تو کہاں دیکھوں، فرمایا کہ میرے خوف سے ٹوٹے ہوئے دلوں کے پاس ڈھونڈنا۔

۴۶۶۷-مؤمن کی روح نکلتے وقت خدا کا تردد...... ہمیں ابوبکر بن محمد بن عبداللہ بن حمشاذ الغوال نے (جو کہ قندیل سے مشہور تھے) محمد بن سمویہ، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن حکم عن ابیہ کی سند سے وہب بن منبہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے بعض انبیاء کی کتاب میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے کسی چیز سے اتنا تردد نہیں ہوتا کہ جتنا موت کو نہ چاہنے والے مؤمن کی روح نکالتے وقت ہوتا ہے اور میں اس کی ناپسندیدگی کو ناپسند کرتا ہوں مگر اس کے بغیر چارہ کار نہیں ہوتا۔

۴۶۶۸-بنی اسرائیل کے ایک شخص کی حکایت...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن سہل بن عسکر، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے وہب کو یہ فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نے ستر ہفتے اس طرح روزے رکھے کہ ہفتے کے ایک دن بغیر روزے کے رہتا تھا۔ وہ ہمیشہ رب تعالیٰ سے یہ سوال کرتا رہا کہ شیطان انسانوں کو اغواء کیسے کرتا ہے؟ جب بہت عرصے تک جواب نہیں ملا تو اس نے کہا کہ اگر میں اپنے گناہوں غلطیوں پر لوٹ آؤں جو صرف میرے رب کو پتہ ہیں تو یہ اس سوال سے زیادہ میرے لئے بہتر ہے۔ چنانچہ اللہ نے اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجا جس نے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ مجھے تمہارا یہ سوال تمھاری عبادت سے زیادہ اچھا لگا ہے تمھاری آنکھیں کھول دی گئیں ہیں۔ پھر اس شخص نے دیکھا کہ شیطان کے جال نے زمین کو گھیرا ہوا ہے اور شیطانوں کے غول مکھیوں کی طرح لوگوں کے گرد منڈلا رہے ہیں۔ اس نے پوچھا یا اللہ! اس سے کون بچ پائے گا؟ فرمایا نرم خو متقی پرہیزگار شخص۔

۴۶۶۹-سائحین میں سے ایک شخص کا قصہ ...ہمیں میرے والد نے اسحٰق، محمد بن سہل سے اور احمد ابن محمد المصری نے احمد بن منصور سے اور ان دونوں نے اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ۔

سائحین (جو جنگلوں میں رب کی تلاش میں پھرتے رہتے تھے) میں سے ایک شخص لکڑیوں والی زمین میں تھا اس کے دل میں آیا کہ کچھ لکڑی کھالے چنانچہ اس نے اپنے نفس کو سزا دی اور مسلسل تین دن تک نماز پڑھتا رہا حتی کہ اسے دھوپ ہوا اور ٹھنڈ نے جھلسا دیا تھے میں ایک شخص کا گذر وہاں سے ہوا اس نے اسکو دیکھا تو کہا کہ سبحان اللہ! (تعجب ہے) لگ ایسا رہا ہے کہ اس انسان کو آگ نے جھلسا دیا ہو تو اس سائح نے کہا ہاں مجھے آگ کا خوف ایسے ہی آیا کہ اس وقت کیسا ہوگا جب میں آگ میں داخل ہوں گا۔

۴۶۷۰-اولین میں سے ایک شخص کی توبہ... ہمیں محمد بن نصر نے صاحب بن دکین، حماد بن الحسن، سیار، جعفر، عمر بن عبدالرحمن صنعانی، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ

''اولین میں سے ایک شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا تو اس نے نذر مانی چنانچہ وہ سخت گرمی اور سردی میں یوں ہی کھلے آسمان تلے رہا، ایک شخص وہاں سے گذرا اور اس کا حال دیکھ کر کہنے لگا، یہ تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا جو تو دیکھ رہا ہے یہ تو جہنم کی یاد ہے اس وقت میرا کیا حال ہو گا جب میں اس میں داخل ہوں گا۔

۴۶۷۱- چالیس کی عمر والو، تمہاری فصل کٹ چکی...... مجھے میرے والد نے محمد بن حسن بغدادی، احمد بن محمد ابن الحسن مخزومی، عبدالرزاق بکار بن عبداللہ، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ

میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ ایک منادی چوتھے آسمان سے آواز دیتا ہے کہ اے چالیس کی عمر والو! تم وہ کھیتی ہو جسے ہم کاٹ چکے، اے پچاس کی عمر والو! تم نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا؟ اے ساٹھ کی عمر والو تمہارے لئے کوئی بہانہ نہیں۔ کاش مخلوق پیدا نہ کی جاتی اور جب پیدا کی گئی تو انھیں معلوم ہو گیا کہ انھیں کیوں پیدا کیا گیا تمہارے اوپر قیامت آنے والی ہے لہٰذا اس کی تیاری کرلو۔

۴۶۷۲- ستر کی عمر والو تمہارے لئے کوئی عذر باقی نہیں...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب سہل یعنی ابن عاصم، یونس بن ابی یحییٰ، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ

بعض حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ چالیس کی عمر والے وہ کھیتی ہیں جس کی فصل ہم کاٹ چکے، ساٹھ کی عمر والے تم نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا اور ستر کی عمر والے تمہارے لئے کوئی عذر باقی نہیں۔

۴۶۷۳- ہمیں حسین بن محمد نے سعید بن محمد (جو زبیر کے بھائی ہیں) اسحق بن اسرائیل، ہشام بن یوسف صنعانی، منذر الافطس، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ

حضرت دانیال علیہ السلام کا ارشاد ہے: ہائے افسوس! اس زمانے پر جس میں نیک لوگوں کو تلاش کیا جائے گا تو ایک بھی نہیں ملے گا سوائے ایسے کہ جیسے کٹی ہوئی کھیتی کے آثار میں کوئی گندم کا خوشہ پڑا رہ گیا ہو یا کھیتی کاٹنے والے پر کوئی چیز گر رہ جائے نوحہ کرنے والے اور رونے والے عنقریب ان کو روئیں گے۔

۴۶۷۴- اعمال کے خاتمے کا وزن ہوگا...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، حسن بن الربیع، عبدالرزاق، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے انھوں نے

قرآنی آیت ''ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ'' کے ذیل میں فرمایا کہ اعمال کے خاتمے کو وزن کیا جائے گا اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے بھلائی کے عمل کی مہر کر دیتا ہے اور جب کسی سے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے برائی کے عمل کی مہر کر دیتا ہے۔

۴۶۷۵- اللہ تعالیٰ کا مخلوق سے خطاب...... ہمیں احمد بن جعفر بن معبد نے احمد بن عمرو البزار، سلمہ بن شبیب، احمد بن صالح، اسد بن موسیٰ، یوسف بن زیاد، ابی انیس، بن وہب بن منبہ، وہب کی سند سے بیان کیا کہ انھوں نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کے بعد ان کی طرف دیکھا جب وہ زمین پر چل رہے تھے تو فرمایا کہ میں وہ اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، میں نے تجھے اپنی طاقت سے بنایا ہے اور اپنی حکمت سے تجھے مضبوطی سے بنایا۔ میرا فیصلہ حق ہوا اور میرا حکم نافذ ہوا میں تجھے اس طرح لوٹاؤں گا جیسے میں نے تجھے پیدا کیا ہے اور تجھے اپنی حکمت سے فنا کردوں گا حتیٰ کہ سوائے

میرے کوئی باقی نہیں رہے گا اس لئے کہ بادشاہت اور دوام میرے سوا کسی کا حق نہیں، میں اپنی مخلوق کو بلا کر اپنے فیصلے کے لئے اس دن جمع کروں گا جس دن میرے دشمن خسارہ پائیں گے اور دل میرے خوف سے بھر جائیں گے قلم میری ہیبت سے خشک ہو جائیں گے اور دل میرے خوف سے بھر جائیں گے اور نام نہاد خدا میرے سوا اپنی عبادت کرنے والوں سے براءت ظاہر کردیں گے۔

اور وہب بن منبہ نے بیان کیا ہے کہ جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ مخلوق کو بنانے سے فارغ ہوئے تو ہفتہ کا دن آیا چنانچہ اس نے اپنی ایسی مدح کی جسکا وہ اہل ہے اس نے اپنی عظمت، اپنی قدرت، کبریائی، بادشاہت، طاقت، حکومت اور ربوبیت کا ذکر کیا تو تمام مخلوق (ہر چیز) نے خاموشی اختیار کی اور سر جھکا دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

میں وہ بادشاہ ہوں کہ میرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں میں رحمت واسعہ اور اسمائے حسنیٰ کا مالک ہوں، میں وہ اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں عظیم تر عرش اور بلند آسمانوں والا ہوں۔

میں وہ اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں احسان، دولت، نعمتوں اور کبریائی والا، ہوں، میں وہ اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، آسمانوں زمین اور ان دونوں میں جو کچھ ہے اس کا پیدا کرنے والا ہوں۔

میں نے ہر چیز کو اپنی عظمت سے بھر دیا، ہر چیز کا تہہ میری ملکیت ہے، ہر چیز پر میری قدرت کا احاطہ ہے۔ ہر چیز میرے علم کے دائرے میں ہے، ہر چیز پر میری رحمت وسیع ہے ہر چیز تک میرا لطف پہنچا ہوا ہے سو میں اللہ ہوں اے مخلوقات کی جماعت میرا مرتبہ پہچانو آسمانوں اور زمین میں میرے سوا کوئی نہیں، میری مخلوق ساری کی ساری میرے بغیر نہ قائم رہ سکتی ہے نہ دائم، اور سب میرے قبضے ہی میں الٹتی پلٹتی ہیں میرے رزق میں زندہ رہتی ہیں۔ ان کی موت وحیات بقاء وفنا میرے ہی ہاتھ میں ہے ان کے لئے ٹھکانہ اور جائے پناہ میرے سوا کوئی نہیں، اگر میں ان سے ہٹ جاؤں تو سب ھلاک ہو جائیں اور میں اپنے حال پر ہی رہوں گا اور یہ حال نہ مجھ میں کچھ بڑھا سکتا ہے نہ گھٹا سکتا ہے اور نہ ان کا ھلاک ہو جانا مجھے عمزدہ کر سکتا ہے، میں ہر قسم کی عزت سے معزز ہوں اپنی جبروت، حکومت، دلیل، نور، پکڑ کی وسعت، مرتبہ کی بلندی اور میری شان کی عظمت بہرحال میرے مثل کوئی چیز نہیں اور میرے سوا کوئی خدا نہیں کسی چیز کو روا نہیں کہ وہ مجھ سے عدل کرے اور نہ وہ میرا انکار کرے اور انکار کر بھی کیسے سکتی ہے جسے میں نے اس کی تخلیق کے دن اپنی معرفت پر تخلیق کیا اور مجھ سے وہ کس طرح بڑائی ظاہر کر سکتا ہے جس پر میری طاقت کا سکہ چلتا ہے اس کا تو میرے سوا کوئی خالق نہیں نہ اٹھانے والا اور نہ کوئی وارث، یا وہ مجھے کیسے دھوکا دے سکتا ہے جس کی جان میرے قبضے میں ہے یا مجھ سے کون روگردانی کر سکتا ہے جسے عمر دیتا ہوں اور جس کے جسم کو بیمار کرتا ہوں جس کی عقل کو کم کرتا ہوں جسے موت دیتا ہوں پرانا کرتا ہوں اور بوڑھا کرتا ہوں یہ سب میرے لئے ناممکن نہیں یا میری عبادت سے میرا بندہ میرے بندے کا بیٹا، میری بندی کا بیٹا کیسے رک سکتا ہے جو میرے سوا کسی خالق یا وارث کی طرف منسوب ہی نہیں ہو سکتا؟

یا وہ میرے سوا کسی ایسے کو کیسے پوج سکتا ہے جسے ایام کا گذرنا بوسیدہ کر دے دن رات کا آنا جانا فنا کر دے حالانکہ یہ دونوں تو میری بادشاہت کے معمولی سے ہرکارے ہیں۔ سوائے مرنے والو! میری طرف آؤ میری طرف آؤ میری طرف آؤ میرے سوا کسی کی طرف مت جاؤ، میں نے خود پر رحمت کو لازم کر رکھا ہے اور میں نے معافی ومغفرت کا فیصلہ معافی مانگنے والے کے لئے کر دیا ہے میں گناہوں کو چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے معاف کر دیتا ہوں اور یہ کام مجھ پر بار نہیں ہے۔

اپنے ہاتھ مت چھوڑو اور میری رحمت سے مایوس مت ہو اس لئے کہ میری رحمت میرے غصہ پر حاوی ہے اور بھلائی کے سب خزانے میرے ہاتھ میں ہیں اور میں نے کسی چیز کو اپنی ضرورت کی بناء پر تخلیق نہیں کیا لیکن اسلئے کہ اس کے ذریعے اپنی قدرت ظاہر

کروں اور دیکھنے والے میری حکومت اور حکمت کی تدبیروں پر غور کریں اور تمام مخلوقات اسے میری عزت کے لئے سمجھ لیں اور تمام مخلوقات میری حمد کی تسبیح کریں اور تمام باتوں کو میری رضا کی طرف منسوب کریں۔

۴۶۷۶- **شیطان عقلمند مؤمن سے دور بھاگتا ہے**...... ہمیں احمد بن سندی نے حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ عطار، ادریس عن جدہ وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ وہب فرماتے ہیں کہ حضرت لقمان نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا "اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے عقل مانگو اس لئے اللہ سے عقل مانگنے والے لوگوں میں زیادہ اچھے عاقل ہوتے ہیں اور شیطان عقلمند مؤمن سے دور بھاگتا ہے اور اسے بہکانے پر قادر نہیں ہوتا۔

۴۶۷۷- **فقہ اور طب کی ایک ایک اہم بات**...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن سہل، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ انھوں نے ایک شخص کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا میں تجھے طب کی ایسی بات بتاؤں جو اطباء نے نہیں بتائی اور ایسی فقہ کی بات بتاؤں جو فقہاء نے نہیں بتائی اور حلم کی ایسی بات بتاؤں جو کہ بردباروں نے نہیں بتائی؟ اس شخص نے کہا اے ابوعبداللہ کیوں نہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ طب کی وہ بات تو یہ ہے کہ تو اس کے سوا کوئی کھانا مت کھا جس کے شروع میں تو نے اللہ کا نام لیا ہو اور آخر اللہ کا شکر ادا کیا ہو۔

فقہ کی وہ بات یہ ہے کہ اگر تجھ سے ایسی کوئی بات پوچھی جائے تجھے پتہ ہو تو وہ بتادے اور جو نہیں معلوم تو کہہ دے میں نہیں جانتا اور حلم کی وہ بات یہ ہے کہ تو زیادہ تر خاموش رہا کرحتی کہ تجھ سے کچھ پوچھا جائے۔

۴۶۷۸- **بچے کی دو اہم صفات**...... ہمیں احمد بن علی بن حارث مرہبی نے حمید بن غانم، ابن نمیر، اسماعیل بن عبدالکریم عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ

جب کسی بچے میں دو صفات ہوں ایک حیا، اور دوسری خوف تو اس کی سمجھداری کی امید کی جاسکتی ہے۔

۴۶۷۹- **ذوالقرنین سے فرشتے کا مکالمہ**...... ہمیں ابوحامد نے احمد بن محمد بن حسین معافری نے عبداللہ بن محمد بن اسحٰق الرمادی عبدالوھاب، ابن خشرم، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

جب ذوالقرنین مطلع الشمس پہنچا تو اسے فرشتے نے کہا کہ لوگوں کو میرے لئے جمع کرو تو اس نے کہا کہ تیرا بے علم شخص سے بات کرنا ایسا ہے جیسے مردوں کو تعلیم دینا اور بے عقل سے بات کرنا ایسا ہے جیسے کوئی شخص چٹان کو گیلا کرنے کے لئے اس پر پانی ڈالے یا لوہے کا سالن بنانے کے لئے اسے پکائے اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے پتھر لانا آسان ہے بے عقل سے گفتگو کرنا اسے سمجھانا مشکل ہے اور جو تیری بات نہ مانتا ہو اس سے کوئی بات کرنا ایسا ہے جیسے مردوں کے لئے دسترخوان لگانا۔

۴۶۸۰- **جو خیرخواہ نہیں اس کا عمل قبول نہیں** ہمیں سلیمان بن احمد نے عبید بن محمد الکشوری الصنعانی، ھمام بن سلمہ بن عقبہ، غوث بن جابر، غوث بن معقل کی سند سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ جب تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والا عمل کرنے لگو تو اللہ کے لئے اپنی خیرخواہی اور علم میں خوب کوشش کرو کیونکہ جو خیرخواہ نہیں اس کا عمل قبول نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ سے خیرخواہی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے بغیر مکمل نہیں ہوتی جیسے کہ میٹھا پھل جسکی خوشبو اور مزہ بھی میٹھا ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی مثال ہے خیرخواہی اس کی خوشبو اور عمل اس کا مزہ ہے پھر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو علم حلم اور فقہ سے مزین کرو۔

پھر اپنے نفس کو بے وقوفوں کے اخلاق سے بچا کر معزز بناؤ اور علماء کے اخلاقی طرز پر اسے عابد بناؤ اور اسے بردباروں کے فعل پر لوٹاؤ اسے بدبختوں کے فعل سے روکو اور اسے عقلمندوں کی سیرت پر لازم کراؤ اور گندے لوگوں کی سیرت سے دور کر دو۔ جو کچھ تمہارے پاس فاضل ہو اس سے دوسروں کی مدد کرو اور دوسروں میں کوئی کمی پاؤ تو اس کی مدد کرو حتی کہ وہ تمہارے ساتھ پہنچ جائے اسلئے کہ دانا شخص اپنی فاضل چیزوں کو جمع کرتا ہے اور دوسروں پر لوٹا دیتا ہے پھر وہ دوسروں میں کمی کو دیکھتا ہے اور انہیں سنوارتا بناتا ہے حتی کہ وہ بلند مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے۔

اگر دانا شخص فقیہ ہوتا ہے تو وہ اس شخص کو جس کے پاس فقہ کا علم نہیں ہوتا وہ اسے مسائل سمجھاتا ہے جب کہ اسے لگے کہ یہ شخص اس کی مصاحب اور مدد چاہتا ہے۔ اور اگر اس کے پاس مال ہوتا ہے تو جسکے پاس نہیں ہوتا اسے دیتا ہے اگر وہ اصلاح کرنے والا ہوتا ہے تو اس کے گناہوں کے مغفرت کی دعا کرتا ہے جب کہ اسے اس کی توبہ کی امید ہو اور اگر محسن ہوتا ہے تو برا کرنے والے کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرتا ہے اور اس پر اجر کا مستحق بنتا ہے اور اسے قول سے تبدیل نہیں کرتا حتی کہ وہ اس کے ساتھ عمل بھی آ جائے۔

وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی تمنا نہیں کرتا جب اس پر عمل نہ کرے اور جب کوئی اطاعت والا کام کر لیتا ہے تو اللہ کا شکر ادا کرے دوسرا عمل کرنے کی توفیق مانگتا ہے اور جب کوئی دانائی کی بات معلوم ہوتی ہے تو اس کا پیٹ صرف اسی سے نہیں بھرتا جب تک دوسری باتیں معلوم نہ کر لے اور جب کسی کی غلطی کا تذکرہ اس سے کیا جاتا ہے تو وہ لوگوں سے اسے چھپاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

دانا شخص اپنے معاملے میں جھوٹ کا سہارا نہیں لیتا اس لئے کہ حدیث کے مطابق جھوٹ لکڑی میں دیمک کی طرح ہے کہ باہر سے صحیح اور اندر سے کھوکھلی اور اس پر اعتماد کرنے والا اس کے سہارے سے دھوکا کھاتا ہے حتی کہ وہ ٹوٹ کر دھوکا کھانے والے کو برباد کر دیتی ہے اور اسی طرح حدیث کے مطابق جھوٹا شخص جھوٹ سے دھوکا کھاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ جھوٹ مددگار ہے اور فائدہ مند ہے مگر جھوٹ کا پول کھلنے کے بعد عقلمند لوگ اس کے دھوکے کو پہچان لیتے ہیں اور چھپائی گئی بات کا بھی اندازہ کر لیتے ہیں، جب انہیں اس کے جھوٹ کا پتہ چل جاتا ہے تو اس کی بھلائی کو بھی جھٹلا دیتے ہیں اس کی گواہی ناقابل قبول سمجھتے ہیں، سچائی پر تہمت لگاتے ہیں اسے حقارت سے دیکھتے اور اس کے ساتھ بیٹھنے کو ناپسند سمجھتے ہیں اور اپنے رازوں کو اس سے چھپاتے ہیں اپنی گفتگو کو اس سے چھپاتے اور امانت واپس لے لیتے ہیں اپنے دین اور معیشت کے بارے میں اس سے خوفزدہ رہتے ہیں اپنے معاملات میں اسے نہیں بلاتے اور اپنے رازوں کے بارے میں اس سے مانوس نہیں ہوتے اور اپنے اختلافات میں اسے ثالث نہیں مقرر کرتے۔

۴۶۸۱- **حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قوم سے خطاب:** ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن مروزی، سعید بن سلیمان، عبداللہ بن مؤمل مخزومی بن صباح، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے تو بنی اسرائیل کے لوگ بھی کھڑے ہو گئے اور آپ نے انہیں اشارے سے بٹھا دیا جب یہ بیٹھ گئے تو حضرت موسیٰ چل دیے حتی کہ ایک غار کے قریب پہنچے وہاں ایک سفید نہر تھی جسمیں دنبوں کے سروں کی طرح کافور تھا جس سے ہوائیں پھوٹ رہی تھیں آپ اس میں نہائے اپنے کپڑے دھوئے اور بعد میں کپڑے سکھائے اور ان کو پہن کر غار کے دروازے پر پڑا لال رنگ کا پردہ ہٹایا تو وہاں دو آدمی قبر کھود رہے تھے آپ نے وہاں کھڑے ہو کر ان سے فرمایا کہ میں تمہاری مدد کروں؟ یہ فرما کر آپ قبر میں اترے اور اسے کھودنے لگے پھر فرمایا کہ کیا تم کسی شخص کے بارے میں بات کر رہے تھے؟ انھوں نے کہا ہاں آپ جیسے لمبے اور آپ جیسے حلیے کے شخص کے بارے میں اتنے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اس قبر میں لیٹ گئے اور اللہ تعالیٰ نے زمین کو وہاں

برابر کر دیا لھذا سوائے رحمت الٰہی کے کوئی شخص ان کی قبر کو نہیں دیکھ سکتا اور رحمت کو بھی گونگا بہرا بنا دیا گیا ہے۔

۴۶۸۲-اللہ تعالیٰ نے پریشانیاں مقدر کیوں کیں؟...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن یوسف بن الولید، محمد بن یحییٰ بصری، عبداللہ بن رجاء، معروف بن واصل، اشرس، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

میں (وہب) نے ایک کتاب میں پڑھا کہ "اگر میں میت کے لئے بدبودار ہو جانا لکھتا تو لوگ میتوں کو گھروں میں ہی رکھتے، اور اگر میں کھانے کے لئے خراب ہونا نہ لکھتا تو لوگ فقراء سے بچا کر جمع کر لیتے اور اگر میں غم اور پریشانیاں مبتلا لیتا تو دنیا کی عمراتنی زیادہ نہ ہوتی اور میری عبادت نہ کی جاتی۔

۴۶۸۳-اللہ کا ذکر کرنے اور نہ کرنے والوں کی مثال...... ہمیں محمد بن جعفر بن یوسف نے شعیب بن محمد بن احمد ذکلی، سہل بن صقر الخلاطی، عبدالمنعم بن ادریس عن ابیہ وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! اللہ کا ذکر کرنے والوں اور غفلت والوں کی مثال اجالے اور اندھیرے کی ہے۔

۴۶۸۴-جو مغفرت کی امید نہ رکھے وہ مذاق اڑا رہا ہے...... ہمیں میرے والد رحمہ اللہ نے عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم محمد بن سعید العوفی اور اسماعیل بن عبداللہ بن میمون سے اور ان دونوں نے اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ میں نے تورات کی چار مسلسل سطروں میں لکھا دیکھا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی اور گمان کیا کہ اللہ اس کی مغفرت نہیں کرے گا تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑانے والوں میں سے ہے۔

اور جو شخص مصیبت پر شکوہ کرتا ہے وہ اپنے رب کا شکوہ کر رہا ہے اور جو شخص دوسرے کے ہاتھ میں موجود چیز پر افسوس وحسرت کا اظہار کرے اس نے رب تعالیٰ کے فیصلے پر ناراضگی ظاہر کی اور جس نے کسی مالدار کے سامنے اپنی بے بسی ظاہر کی اس نے اپنے دو تہائی دین کو ضائع کر دیا۔

۴۶۸۵-غیر حلال مال کا انجام فقر ہے...... مجھے میرے والد نے، عبداللہ بن محمد، محمد بن سعید بن جنادہ اور اسماعیل بن عبداللہ سے اور ان دونوں نے اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ میں نے تورات میں پڑھا کہ جو گھر کمزوروں کی قوت سے بنا ہو اس کا انجام میں نے خرابی لکھ دیا ہے اور جو مال غیر حلال طریقے پر جمع کیا گیا ہو اس کا میں نے انجام فقر لکھ دیا ہے۔

۴۶۸۶-فرمانبردار بندے کا انعام...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے علی بن اسحٰق، حسین مروزی، عبداللہ بن مبارک معمر، عبداللہ بن عمر کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں نے وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے بعض کتب میں پایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

میرا بندہ جب میری اطاعت کرتا ہے تو میں اس کے دعا کرنے سے پہلے اس کی مراد پوری کرتا ہوں اور مانگنے سے پہلے عطا کر دیتا ہوں اور میرا بندہ جب میری اطاعت کرتا ہے تو اگر آسمانوں اور زمین کے سب لوگ رکاوٹ بن جائیں تو میں اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ بنا دوں گا اور جب کوئی بندہ میری نافرمانی کرتا ہے تو میں آسمانوں اور زمین کے دروازوں سے اس کے ہاتھ کاٹ دیتا ہوں اور اسے خواہشات میں ڈال دیتا ہوں چنانچہ وہ میری مخلوق میں کسی پر غالب نہیں ہو سکتا۔

۴۶۸۷-دین کے علاوہ میں سمجھ حاصل کرنا باعث عتاب ہے ہمیں عبداللہ نے علی بن اسحٰق، حسین مروزی، عبداللہ بن مبارک، بکار بن عبداللہ وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے احبار پر عتاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم لوگ دین کے علاوہ چیزوں میں سمجھ بوجھ حاصل کرتے ہو اور غیر عمل کے لئے علم حاصل کرتے ہو دنیا کا مقابلہ آخرت کے عمل سے کرتے ہو دنبوں کی کھالیں پہنتے اور بھیڑیوں کے دل چھپاتے ہو پینے کی چیزوں کی صفائی کرتے ہو اور حرام چیزوں سے پہاڑوں جتنے اموال نگل جاتے ہو لوگوں پر دین کو پہاڑ کی طرح مشکل کرتے ہو اور انگلی اٹھانے جتنی مدد بھی نہیں کرتے لمبی لمبی نمازیں پڑھتے ہو سفید کپڑے پہنتے ہو اور اس کے ذریعے یتیموں اور بیواؤں کے مال ہڑپ کرتے ہو سو میری عزت کی قسم میں تمہیں ایسے فتنہ میں مبتلا کروں گا جس میں اہل رائے کی رائے اور دانا لوگوں کی حکمت بھی گمراہ ہو جائے گی۔

۴۶۸۸-حضرت نوح علیہ السلام کا ملال...... ہمیں عمر بن احمد بن شاھین نے عبدالوھاب بن عیسیٰ، اسحٰق بن اسرائیل عبداللہ بن ابراہیم بن عثمان الصنعانی، ابراہیم بن مسلم، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام موت کے خوف وملال کی وجہ سے (عبادت میں لگ جانے کی وجہ سے) پانچ سو برس تک بیویوں کے پاس نہیں گئے۔

۴۶۸۹-حضرت داؤد علیہ السلام کا رونا...... ہمیں یعقوب بن احمد نے یعقوب واسطی، جعفر بن محمد بن سنان، علی بن مسلم، سیار، جعفر، عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے چچا وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ حضرت داؤد علیہ السلام سے ایک غلطی ہوگئی تھی چنانچہ انھوں نے بادشاہت چھوڑ دی اور خوب روئے حتیٰ کہ کپکپاہٹ طاری ہوگئی اور رخساروں پر آنسو بہہ آئے۔

۴۶۹۰-حضرت داؤد اور فرشتے کی بات چیت...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین بن الحسن، عبداللہ بن مبارک، بکار بن عبداللہ، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنا سر نہیں اٹھایا حتیٰ کہ ایک فرشتے نے آکر کہا اپنا سر اٹھاؤ کیونکہ آپ کا یہ معاملہ شروع میں غلطی تھا آخر میں معصیت بن جائیگا، چنانچہ آپ نے سر اٹھایا اور پھر ایسے ہوگئے کہ پانی اس وقت تک نہیں پیتے تھے جب تک کہ اس میں آنسو نہ مل جاتے، کھانا اس وقت تک نہ کھاتے جب تک کہ اسے آنسوؤں سے گیلا نہ کر لیتے اور بستر پر اس وقت تک نہ لیٹتے جب تک وہ آنسوؤں سے بھیگ نہ جاتا حتیٰ کہ پھر وہ اپنے لحاف میں نظر نہ آتے تھے (یعنی ہر وقت روتے رہتے اور عبادت میں لگے رہتے تھے)

۴۶۹۱-اللہ تعالیٰ رحمت کی وجہ سے مہربان ہیں...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبید بن محمد صنعانی، ہمام بن مسلمہ، غوث بن جابر، عقیل بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کسی شخص کی اطاعت گزاری کی تعریف نہیں کرتا اور ہر شخص اللہ تعالیٰ سے بھلائی اس کی رحمت ہی کی وجہ سے مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ نہ کسی سے خیر کی امید رکھتے ہیں اور نہ کسی کے شر سے خوف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی وجہ سے ہی لوگوں پر مہربان ہوتے ہیں لیکن اگر کوئی دھوکا کرتا ہے تو اس کے دھوکے کو اس پر لوٹا دیتے ہیں کوئی مکاری دکھاتا ہے تو اللہ اسی طرح جواب دیتے ہیں اگر کوئی جھٹلاتا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر الٹ دیتے ہیں کوئی پیٹھ دکھاتا ہے تو اس کا صفایا کر دیتے ہے اور اگر واپس آجاتا ہے کہ واپس آتا قبول کر لیتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ لوگوں پر رحم محض ان کی آہ وزاری اور گڑگڑانے پر فرماتے ہیں اور رحم کرتے ہیں۔ کوئی شخص کسی دھوکے حیلے،

مکاری، ناراضگی، یا مشورہ دیکر اللہ تعالی سے اس کی خیر حاصل نہیں کر سکتا لیکن اللہ تعالی کی رحمت اس کی خیر کو لا سکتی ہے۔ اگر کوئی رحمت کے راستے کے علاوہ کہیں اور سے اس کی خیر تلاش کرے تو کوئی دروازہ داخل ہونے کو نہ پائے گا اس لئے کہ اللہ تعالی سے خیر کو اطاعت کے بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا اور اللہ تعالی لوگوں پر رحم ان کی عبادت اور گڑگڑا کر دعا کرنے سے فرماتے ہیں اور اس طریق کے سوا کسی اور راستے سے اس کی بھلائی کو حاصل نہیں کیا جا سکتا رونے اور عبادت کے سوا خیر کے حصول کا کوئی راستہ بھی نہیں اس لئے کہ اللہ تعالی کی رحمت ہر قسم کی بھلائی کا دروازہ ہے اور اس دروازے کی چابی رونا دگڑگڑانا ہے جو شخص یہ چابی لائے گا دروازہ کھل جائے گا چابی کے بغیر دروازہ نہیں کھلتا۔

رحمت کے سب خزانے اللہ کے پاس ہیں ان خزانوں کا دروازہ رحمت ہے اور اس کی چابی تضرع ہے جو اس چابی کی حفاظت کرے گا اسے استعمال کرے گا دروازہ کھل جائے گا اور یہ خزانوں میں داخل ہو جائے گا جو شخص اس خزانے میں داخل ہو جائے اسے من پسند ہر چیز ملے گی' وہاں جو چاہیں گے جو مانگیں گے اس محفوظ پرامن جگہ میں ملیں گی' ان لوگوں کو وہاں سے تو نہ ہٹایا جائے گا نہ اس کا خوف ہوگا، نہ اس میں تکلیف گے' نہ بوڑھے ہوں گے' نہ غریب ہوں گے' نہ موت آئیگی' یہ سب نعیم مقیم میں ہے' اجر عظیم میں ہے' ثواب کریم میں ہے اور بخشنے والے مہربان اللہ تعالی کی طرف سے مہمان نوازی ہے۔

۴۶۹۲-اللہ کی عبادت عقل سے ہی ہو سکتی ہے...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے حارث بن ابی اسامہ، داؤد بن محبر' عباد بن کثیر کی سند سے اور ہمیں احمد بن سندی نے حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسی، اسحق بن بشر، ادریس، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالی کی سب سے اچھی عبادت عقل کے علاوہ کسی اور چیز سے نہیں کی جا سکتی اور کسی شخص کی عقل اس وقت تک کام کی نہیں ہو سکتی جب تک اس میں دس خصائل ہوں۔

(۱) وہ غرور اور تکبر سے بچا ہوا ہو، (۲) بجھ داری ہو، (۳) دنیا پر محض "قوت" (یعنی اتنی مقدار جو بھوک سے مرنے سے بچانے والی ہو) پر راضی ہو، (۴) جو بچے اس وصدقہ کردے، (۵) عزت وشرف سے زیادہ اسے تواضع پسند ہو اور عزت سے زیادہ ذلت پسند ہو، (۶) علم حاصل کرنے سے بیزار نہ ہو، (۷) اور بھلائی حاصل کرنے والے سے ناخوش نہ ہو، (۸) دوسرے کی تھوڑی سی اچھائی کو زیادہ جانے، (۹) اور اپنی بہت سے بھلائی کو بھی کم جانے۔ اور دسویں خصلت وہ بادشاہانہ خصلت ہے جس کے ذریعے وہ بزرگی حاصل کرتا ہے اس کا ذکر بلند ہوتا اور دونوں جہانوں میں اس کے درجات بلند ہوتے ہیں۔

کسی نے پوچھا وہ خصلت کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ یہ سمجھے کہ تمام لوگ اس سے بھلائی میں افضل اور اچھے ہیں اور برائی میں اس سے کم ہیں اور جب وہ خود سے افضل شخص کو دیکھے تو نوٹ سا جائے اور اس جیسا بننے کی تمنا کرے اور جب اپنے سے زیادہ برے شخص کو دیکھے تو کہے شاید اس کی نجات ہو جائے اور میں برباد ہو جاؤں' شاید اس کے اندر اچھائی ہو جو میرے سامنے ظاہر نہیں ہے' اس وقت اس شخص کی عقل مکمل ہو جائے گی اور یہ اپنے اہل زمانہ کا سردار ہے اور اللہ کی رحمت اور جنت کی طرف جانے والوں میں آگے ہوگا انشاء اللہ۔

۴۶۹۳-منافق اپنی تعریف پسند کرتا ہے...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے ابو مسعود احمد بن فرات، ابو عمر الحوضی، شعبہ، عوف، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ منافق کی ایک خصلت یہ ہے کہ وہ اپنی تعریف کو پسند کرتا ہے اور اپنی مذمت کو ناپسند کرتا ہے۔

۴۶۹۴-اللہ کن بندوں کی مغفرت کرتا ہے...... ہمیں احمد بن سعید نے عبداللہ بن محمد بن نعمان، محمد بن حاتم، محمد بن بشار، عطاء بن

مبارک، اشرس، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے داؤد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں اپنے کن بندوں کی مغفرت کرتا ہوں؟ انھوں نے پوچھا اے رب وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا وہ بندہ کہ جب اس کو اپنے گناہ یاد آتے ہیں تو وہ کپکپا جاتا ہے یہ وہ بندہ ہے جسکے لئے میں فرشتوں کو حکم دیتا ہوں کہ اس کے گناہ مٹا دیئے جائیں۔

۴۶۹۵-اللہ تعالیٰ کے غضب کا کوئی مداوا نہیں ...... ہمیں احمد بن محمد نے حسین بن علی قطان، سلیمان ابن داؤد، سفیان بن عیینہ کی سند سے وہب بن منبہ کا ارشاد بیان کیا ہے کہ

دین کے سب سے زیادہ مددگار دنیا سے بے رغبت لوگ (زاھد) ہیں اور تیزی سے برباد کرنے والے خواہشات کے پیروکار ہیں اور خواہش پرستی میں مال اور عزت کی محبت شامل ہے اور مال و عزت کی محبت میں حرام چیزوں سے بے پرواہ ہوتا ہے اور حرام چیزوں سے بے پرواہی سے اللہ تعالیٰ غضب میں آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کی کوئی دوا (مداوا) نہیں۔

۴۶۹۶-اللہ کی لعنت سات پشتوں تک چلتی ہے...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن یحییٰ بن سلیمان بن بلال اشعری، ابو ہشام صنعانی، عبدالصمد کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ایک سرزنش یوں فرمائی کہ میری جب اطاعت کی جاتی ہے میں راضی ہو جاتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں تو برکت عطا کرتا ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں جب میری نافرمانی کی جاتی ہے مجھے غصہ آتا ہے اور جب غصہ آجاتا ہے تو میں نافرمانوں پر لعنت کرتا ہوں اور میری لعنت سات پشتوں تک چلتی ہے۔ (یعنی اسکا اثر سات نسلوں تک باقی رہتا ہے)

۴۶۹۷-اسم محمد کی تعظیم پر ایک گناہگار کی توبہ...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ابوبکر الدینوری المفسر، محمد بن ایوب عطار، عبدالمنعم بن ادریس عن ابیہ عن جدہ (یعنی وہب) کی سند سے بیان کیا ہے کہ

جب اس کا انتقال ہوا تو لوگوں نے اسے بغیر دفنائے یونہی شہر سے باہر پھینک دیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ جاؤ اور اس شخص کی جنازہ پڑھو انھوں نے عرض کیا کہ بنی اسرائیل نے گواہی دی ہے کہ یہ شخص دو سال سے نافرمان ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں ایسا ہی تھا لیکن جب یہ شخص تورات کھولتا اور اس میں حضرت محمد ﷺ کا نام دیکھتا تو اسے چومتا اور آنکھوں پر رکھتا تھا لہٰذا میں نے اسے اچھا جانا اور اسکی مغفرت فرما کر ستر حوروں سے اس کا نکاح کر دیا ہے۔

۴۶۹۸-لوگوں کی باتیں کون رد کرے...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن زکریا نے عبداللہ بن عبدالوھاب، محمد بن یزید، ادریس عن ابیہ عن وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ یا رب میرے بارے میں لوگ جو باتیں کرتے ہیں ان باتوں کو روک دیجئے! تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر میں ایسا کرتا تو اپنے خلاف ہونے والی باتیں رد کرتا۔

۴۶۹۹-حضرت یوسف علیہ السلام کی بادشاہ مصر سے ملاقات ...... ہمیں احمد بن السندی نے حسن بن علویہ، اسماعیل بن عیسیٰ، اسحٰق بن بشر، غیاث بن ابراہیم عن وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ

جب حضرت یوسف علیہ السلام کو بادشاہ کے ہاں بلوایا گیا تو وہ دروازے پر رک گئے اور فرمایا! میری دنیا کے بدلے مجھے میرا دین کافی ہے اور مخلوق کے بجائے مجھے میرا رب کافی ہے اس کا پڑوسی معزز اور اس کی شان عظیم ہے اور اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں پھر

داخل ہوئے۔

چنانچہ جب بادشاہ نے انھیں دیکھا تو انھیں سجدہ تعظیمی کیا اور پھر انھیں اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور کہا آج کے دن آپ ہمارے ہاں معزز اور معتمد ہیں، تو حضرت یوسف نے فرمایا مجھے خزانوں پر مقرر کردیں میں حفاظت کرنے والا اور ماہر عالم ہوں، یعنی ان سالوں میں حفاظت کرنے والا اور جاننے والا یعنی جو لوگ آئیں گے ان کی زبانوں سے واقف ہوں۔

۴۷۰۰- مچھلی کو اللہ تعالیٰ کا حکم...... ہمیں احمد بن جعفر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، عبدالرزاق، منذر بن نعمان الافطس کی سند سے وہب بن منبہ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ

جب مچھلی کو حکم ہوا کہ وہ حضرت یونس کو نہ تکلیف پہنچائے اور نہ زخم کرتو کہا کہ اگر یہ تسبیح کرنے والوں میں نہ ہوتا یعنی عبادت گزاروں میں سے پہلے تسبیح کا اور پھر ان کی عبادت کا ذکر کیا۔ پھر جب حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے نکلے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک پودا جو کدو کی بیل تھی پیدا فرمایا جب انھوں نے اسے دیکھا اور اس کو ہرا بھرا دیکھا تو وہ انھیں اچھا لگا پھر یہ سو گئے اور جب اٹھے تو وہ سوکھ گیا تھا تو یہ اس پر رنج کا اظہار کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے نہ اسے پیدا کیا اور نہ اگایا اور اس پر رنج کر رہے ہو اور میں نے لاکھ سے زائد لوگ پیدا کئے اور ان پر رحم کیا تو وہ تجھ پر شاق گزر رہا تھا۔

۴۷۰۱- جانوروں کی فطری عداوت کشتی نوح میں ختم کردی گئی...... ہمیں احمد نے عبداللہ، ابراہیم بن خالد صنعانی، رباح، عبدالملک بن عبدالحمید بن خشک کی سند سے وہب کا قول نقل کیا ہے کہ

جب حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ یہ جانور کا جوڑا کشتی میں رکھ لو تو انھوں نے عرض کیا کہ جن جانوروں کی آپس میں تو نے فطری عداوت رکھی ان کا کیا کروں؟ شیر اور گائے، بھیڑیا بکری، کبوتر بلی کا کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا میں ان کے درمیان محبت ڈال دوں گا تو وہ ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

۴۷۰۲- حضرت عطاء اور وہب کی گفتگو ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق ثقفی، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر ابو سنان القسملی کی سند سے بیان کیا ہے کہ عطاء خراسانی کے پاس وہب تشریف لے گئے اور وہاں فرمایا:

افسوس ہے اے عطاء کیا مجھے پتہ نہیں کہ تم اپنے علم کو بادشاہوں اور دنیا کے بیٹوں کے پاس لے جاتے ہو۔ افسوس ہے اے عطاء، کیا تم ان کے پاس جاتے ہو جو تمہارے لئے دروازے بند کرتے ہیں اور تمہارے سامنے اپنا فقر ظاہر کرتے ہیں اور اپنی مالداری کو چھپاتے ہیں اور ان کو چھوڑتے ہو جو تمہارے لئے دروازہ کھولتا اور اپنی مالداری تم پر ظاہر کرتا اگر تجھے کفایت کرنے والی چیز تجھے بے پرواہ کرسکتی ہے تو دنیا کی چھوٹی سی چھوٹی چیز بھی تیرے لئے کافی ہو جائے گی اور اگر ایسا نہیں ہے تو دنیا کی کوئی چیز تجھے کافی نہیں ہوسکتی۔ افسوس ہے اے عطاء! تیرا پیٹ سمندروں میں سے ایک سمندر ہے یا وادیوں میں سے ایک وادی اور اسے مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔

۴۷۰۳- نماز میں طویل قیام افضل یا زیادہ سجدے؟ ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن سہل بن عسکر، اسمٰعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہب سے سوال کیا گیا کہ دو آدمی نماز پڑھ رہے ہیں ایک لمبا قیام کرتا اور خاموش رہتا ہے، دوسرا بہت زیادہ سجدے کرتا (رکعتیں زیادہ پڑھتا) ہے، کون سا ان میں افضل ہے؟ فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے خیر خواہی زیادہ کرنے والا ہو۔

۴۷۰۴- ایک عابد اور راہب کا مکالمہ... ہمیں ابوبکر آجری نے، عبداللہ بن محمد العطشی، ابراہیم بن جنید، محمد بن بشر بن مروان

الکاتب ابن مبارک عن المبارک، اشرس ابوعبدالرحمن کی سند سے وہب کا قول نقل کیا ہے کہ

ایک عابد ایک راہب کے پاس سے گزرا اس نے راہب سے بات چیت کی اور پوچھا کہ تم اس گرجا گھر میں کب سے ہو؟ اس نے کہا ساٹھ سال سے اس نے پوچھا کہ ساٹھ سال کیسے رکے رہے یہاں؟ اس نے کہا بس گزر گئے دنیا گزر رہی ہے۔ عابد نے پوچھا موت کو کس طرح یاد کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہو اور اس پر کوئی وقت ایسا بھی گزرے کہ وہ اس میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کرے اور میں تو کوئی قدم اٹھا کر اسے رکھنے نہیں پاتا کہ میں سمجھتا ہوں کہ رکھنے سے پہلے ہی میں مرجاؤں گا یہ سن کر عابد رونے لگے راہب نے کہا کہ تو کھلم کھلا ایسے رو رہا ہے تو تنہائی میں کیسے روتا ہوگا؟ عابد نے کہا کہ میں افطار کے وقت روتا ہوں اور اپنے آنسو پیتا ہوں اور میرا کھانا میرے آنسو میں سے بھیگ جاتا ہے جب نیند مجھے بستر پر گراتی ہے تو میرا بستر میرے آنسوؤں سے بھیگ جاتا ہے۔ راہب نے کہا کہ اگر تو ہنس رہا ہو اور تجھے اپنے گناہوں کا اعتراف بھی ہو تو یہ اس بات سے بہتر ہے کہ تو روئے اور اللہ پر احسان رکھتا ہو عابد نے کہا کہ مجھے کوئی وصیت کرو۔ تو راہب نے کہا کہ

دنیا میں کھجور کے درخت کی مانند رہو اگر کھایا جائے تو پاک اور میٹھا ہو اور رکھا ہو تو میٹھا ہو اور اگر کسی چیز پر گر جائے تو نہ اسے نقصان دے اور نہ توڑے دنیا میں گدھے کی طرح مت بننا کہ بس وہ چاہتا ہے کہ پیٹ بھرے اور مٹی میں لوٹ لگائے۔ اللہ سے خیر خواہی کرو جیسا کہ کتا اپنے مالکان کا خیر خواہ ہوتا ہے کہ وہ اسے بھگاتے ہیں بھوکا رکھتے ہیں مگر وہ ان کی چوکیداری کرتا ہے۔ ابوعبدالرحمن کہتے ہیں کہ طاؤس جب یہ حدیث بیان کرتے تو روتے تھے اور فرماتے کہ ہمارے لئے یہ بھی بھاری ہوگیا ہے کہ ہم کتوں کی طرح اپنے اہل اور اپنے آقا کے لئے خیر خواہ بن جائیں۔

۴۷۰۵- **شیطان اور راہب** ...... ہمیں ابوبکر نے عبداللہ، ابراہیم، محمد بن حسین، بشیر بن محمد بن ابان، حسین بن عبداللہ بن مسلم کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

ایک راہب حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانے میں گرجا گھر میں اکیلا رہتا تھا شیطان نے اسے بہکانا چاہا اس لئے اس نے ہر کوشش کر کے دیکھ لی مگر کامیاب نہ ہوسکا پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا روپ دھار کر آیا اور اس کو آواز دی کہ راہب باہر آؤ اور مجھ سے بات کرو۔ اس نے کہا اپنے راستے پر چل دے مجھے تجھ سے بات نہیں کرنی شیطان نے کہا کہ میں عیسیٰ ہوں مجھ سے بات کر۔ مگر راہب نے کہا اگر تو عیسیٰ ہے تب بھی اپنے راستے پر چلا جا اگر تو عیسیٰ ہے تو کیا تو نے ہمیں عبادت کا حکم نہیں دیا اور کیا اس کے بدلے جنت کا وعدہ نہیں کیا اب کیا بات کروں مجھے تجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ شیطان لعین اسے چھوڑ کر دفع ہوگیا۔

۴۷۰۶- **راہب کو بہکانے کی ناکام کوشش** ...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن سہل، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

ابلیس ایک مرتبہ ایک راہب کے گرجا گھر آیا اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ راہب نے پوچھا کون؟ شیطان نے کہا: مسیح راہب نے کہا اگر تو شیطان ہے تو میں تیرے ساتھ بات نہیں کروں گا اور اگر تو مسیح ہے بھی تو آج میں تجھ سے کیا بات کروں تم اپنے رب کی رسالت ہم تک پہنچا چکے ہم کو دین دے چکے اور ہم اسی دین پر قائم ہیں لہٰذا چلا جا میں دروازہ نہیں کھولوں گا۔ شیطان نے کہا تو نے سچ کہا میں ابلیس ہوں لیکن اب تجھے گمراہ کرنے کی کبھی کوشش نہیں کروں گا اس لئے تو جو چاہے مجھ سے پوچھ میں بتاؤں گا۔ اس نے کہا تو سچ کہے گا؟ اس نے کہا جو بات پوچھے گا سچ بتاؤں گا۔ راہب نے پوچھا کہ بنی آدم کے وہ کون سے اخلاق ہیں جن پر تمہیں اعتماد ہے کہ تم ان کو اس سے بہکا سکتے ہو؟ ابلیس نے جواب دیا جلد بازی (جز باتی ہونا) کنجوسی اور نشہ۔

۴۷۰۷- بد بخت بندے کون ہیں...... ہمیں حسین بن محمد نے امیہ بن محمد الصواف، محمد ابن یحیٰی ازدی، ابو ایاس یمانی عن ابیہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا۔ اے رب جو شخص اپنی زبان اور دل سے تیرا ذکر کرے اس کی جزاء کیا ہے؟ فرمایا اے موسیٰ میں اس شخص کو قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا اور اپنے آس پاس رکھوں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تیرے کون سے بندے بد بخت ہیں؟ فرمایا جسے کوئی نصیحت فائدہ نہ دے اور تنہائی میں وہ مجھے یاد نہ کرے۔

۴۷۰۸- اللہ کو کون سے بندے پسند ہیں...... ہمیں ابو محمد بن علی الاثرم نے محمد بن منصور، ابراہیم بن خالد، عبداللہ بن بجیر کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ تجھے کون سے بندے پسند ہیں؟ فرمایا جو مریضوں کی عیادت کرتے ہیں، بیواؤں سے تعزیت کرتے ہیں اور میت کو اس کی آخری منزل تک لیجاتے ہیں۔

۴۷۰۹- دو عالموں کی بات چیت...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن سہل، اسماعیل بن عبدالکریم عبدالصمد بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

ایک عالم نے خود سے بڑے عالم سے سوال کیا کہ میں گھر کتنا بناؤں؟ فرمایا کہ اتنا جو تجھے سورج کی تپش اور بارش سے بچالے پوچھا کہ کتنا کھایا کروں؟ فرمایا بھوک سے اوپر اور پیٹ بھرنے سے کم۔ پوچھا کہ کپڑا کتنا پہنوں؟ فرمایا حضرت مسیح علیہ السلام کا لباس پوچھا کتنا ہنسوں؟ فرمایا کہ اتنا کہ چہرہ کھل اٹھے اور آواز سنائی نہ دے۔ پوچھا کہ کتنا روؤں؟ فرمایا اتنا کہ تو اللہ کی خشیت میں رونے سے نہ اکتائے۔ پوچھا کتنا عمل چھپاؤں؟ فرمایا اتنا کہ لالچی لوگ تیری وجہ سے گنہگار نہ ہوں اور لوگ تجھ پر باتیں نہ کریں۔

وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک راہب کو یہ کہتے سنا کہ ہر چیز کی دو اطراف اور درمیان کا حصہ ہوتا ہے چیز کو کسی بھی طرف سے پکڑیں گے تو دوسرا جھک جائے گا اسلئے درمیان سے پکڑو تاکہ دونوں اطراف سیدھی رہیں۔ پھر کہا کہ تم پر اعتدال (درمیان) لازم ہے۔

۴۷۱۰- اللہ دوست کب بناتا...... ہمیں احمد بن جعفر بن معبد نے یحیٰی بن مطرف علی بن قرین، جعفر بن سلیمان، عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں نے مسجد حرام میں ایک شخص کو اپنے چچا وہب بن منبہ سے یہ سوال کرتے سنا کہ

مجھے زبور کی کوئی بات سنایئے۔ انھوں نے فرمایا ہاں ضرور۔ میں نے زبور کے آخر میں تین سطریں پڑھیں لکھا ہے کہ اے داؤد! مجھ سے سنو میں حق کہتا ہوں کہ جو شخص مجھ سے اس حال میں ملا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہو تو میں اسے اپنی جنت میں داخل کروں گا۔ جو شخص مجھ سے اس حال میں ملا کہ وہ اپنے گناہوں پر شرمندہ تھا تو میں اس کے گناہوں کو بھلا دوں گا۔ اے داؤد! مجھ سے سن میں حق کہتا ہوں کہ اگر میرا بندہ گناہوں سے دنیا کو مشرق سے مغرب تک بھرے اور اتنی دیر شرمندہ ہو جتنی دیر بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے یا ایک مرتبہ مجھ سے استغفار کیا (مغفرت چاہی) اور میں اس کے دل سے جان لوں کہ یہ دوبارہ یہ گناہ نہیں کرے گا تو میں اس سے بھی جلدی اس کا یہ گناہوں کا بوجھ اتار پھینکوں گا جتنی جلدی آسمان زمین پر پانی بہاتا ہے۔

اے داؤد! مجھ سے سن میں حق کہتا ہوں اگر کوئی بندہ صرف ایک نیکی لے کر میرے پاس آیا تو میں اس کے لئے جنت کا فیصلہ

کروں گا۔ تو حضرت داؤد نے عرض کیا کہ اسی وجہ سے تیری رحمت سے مایوس ہونا جائز نہیں اس شخص کو جو تجھے جانتا ہے۔ فرمایا اے داؤد! میرے اولیاء (دوستوں) کو تھوڑا سا عمل کرنا بھی کافی ہے جیسے کھانے میں نمک کی تھوڑی سی مقدار کافی ہو جاتی ہے۔ اے داؤد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں کن لوگوں کو کب اپنا دوست بناتا ہوں یہ وہ لوگ ہیں جب اپنے دل کو شرک سے پاک کر لیں اور دلوں سے شک کو نکال دیں اور جان لیں کہ میری ہی جنت اور جہنم ہے اور میں ہی زندہ کرتا اور موت دیتا ہوں اور قبروں سے لوگوں کو زندہ کروں گا اور میری نہ کوئی بیوی ہے نہ اولاد مگر میں نے ان لوگوں کو تھوڑے عمل کے ساتھ بھی اٹھا لیا اور وہ یقین رکھتے تھے تو میں اس تھوڑے عمل کو ان کے پاس بڑا بنا دوں گا۔

اے داؤد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ پل صراط سے جلدی کون گزرے گا؟ یہ وہ لوگ ہیں جو میرے فیصلے سے راضی ہوں اور ان کی زبان میرے ذکر سے تر رہتی ہو۔ اے داؤد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میرے ہاں کس مؤمن کا مرتبہ بڑا ہے؟ یہ وہ ہے جو خود کے دیئے ہوئے پر زیادہ خوش ہو بہ نسبت بچے ہوئے مال کے۔ اے داؤد کیا تمہیں پتہ ہے کون سے فقراء افضل ہیں؟ یہ وہ ہیں جو میرے فیصلے سے راضی ہیں اور میری تقسیم سے بھی اور معاش کے جو انعامات میں نے دیئے ہیں اس پر شکر گزار ہوں۔

اے داؤد معلوم ہے میں کن مؤمنوں کو لمبی زندگی دینا پسند کرتا ہوں؟ یہ وہ ہے کہ جب لا الٰہ الا اللّٰہ کہتا ہے اس کی کھال کانپ اٹھتی ہے سو میں ایسے شخص کا مرنا پسند نہیں کرتا اس طرح سے جیسے کہ باپ اپنے بیٹے کا مرنا پسند نہیں کرتا حالانکہ موت سے فرار نہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ اسے جہاں کے علاوہ کسی اور جہاں میں چھپا دوں اس لئے کہ اس جہاں کی نعمتوں میں بلاء ہے اور اس کی آسانی میں شدت ہے اور یہاں اب دشمن ہے جس کے پھندے سے بچنا مشکل ہے اور وہ انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ اسی وجہ سے میں اپنے دوستوں کو جلدی سے جنت میں لیجاتا ہوں اگر یہ وجہ نہ ہوتی تو آدم اور اس کی مؤمن اولاد قیامت میں صور پھونکے جانے تک نہ مرتی۔

اے داؤد مجھے معلوم ہے کہ تم دل میں کیا کہہ رہے ہو؟ کہ تو نے ان کو تیری عبادت سے کاٹ دیا۔ اے داؤد! تجھے نہیں معلوم کہ میں مؤمن کی تکلیفوں میں اس کی مدد کرتا ہوں جب وہ موت کا ذائقہ چکھتا ہے تو کیسا ہوتا ہے حالانکہ وہ سب سے زیادہ سخت مصیبت ہے اور تو اس کے جسم کو مٹی کے نیچے دیکھتا ہے اور میں وہاں اسے طویل عرصے کے لئے اس لئے رکھتا ہوں تاکہ اس کا اجر بڑھ جائے اور جو وہ عمل کرتا تھا اس سے اچھا اجر اسے قیامت تک ملتا رہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی تیرے لئے ہی ساری حمد ہے اسی لئے تو نے اپنا نام ارحم الراحمین رکھا ہے۔ الٰہی اس شخص کی جزاء کیا ہے جو تیری رضاء کی خاطر غمزدہ کی داد رسی کرے؟ فرمایا اس کی جزاء یہ ہے کہ میں اسے ایمان کی چادر پہناتا ہوں اور اسے کبھی نہیں اتارتا۔ انھوں نے پوچھا۔ الٰہی اس شخص کی جزاء کیا ہے جو تیری رضا کے لئے جنازے کے ساتھ چلے فرمایا کہ اس کی جزاء یہ ہے کہ جس دن وہ مرے گا میرے فرشتے اس کے ساتھ چلیں گے میں اس کی روح پر جنازہ پڑھتا ہوں۔ انھوں نے پوچھا اے اللہ! یتیموں اور بیواؤں کی مدد کرنے والے کی جزاء کیا ہے؟ فرمایا اس کی جزاء یہ ہے کہ میں اسے اس دن جب کہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اپنے عرش کے سائے کے نیچے جگہ دوں گا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے پوچھا الٰہی اس شخص کی جزاء کیا ہے جو تیرے خوف سے اس طرح روئے کہ اس کے دونوں رخساروں پر آنسو بہہ پڑیں؟ فرمایا کہ اس کی جزاء یہ ہے کہ میں اس کے چہرے پر آگ کو حرام کر دوں گا۔

۱۱ے۴- دین کی تین علامات ہیں..... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبید بن محمد صنعانی، ہمام ابن مسلمہ بن عقبہ، غوث بن جابر عقیل بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

ہر چیز کی کوئی علامت ہوتی ہے جسکے ذریعے وہ پہچانی جاتی ہے یہ علامت اس کے حق میں یا اس کے خلاف گواہی دیتی ہے۔ دین کی بھی تین علامات ہیں جس کے ذریعے وہ پہچانا جاتا ہے یہ ایمان، علم اور عمل ہیں۔ ایمان کی تین علامات ہیں۔ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھنا۔ عمل کی تین علامات ہیں نماز، روزہ، زکوٰۃ علم کی تین علامات ہیں اللہ کا علم، ہونا، اللہ کی پسندیدہ چیزوں کا اور اللہ تعالیٰ ناپسند چیزوں کا علم ہونا۔ اپنے آپ کو اچھا ظاہر کرنے والا (جو اندر سے صحیح نہ ہو) متکلف کی تین علامات ہیں اپنے سے اوپر والے (اچھے شخص) سے لڑنا، وہ بات کہنا جسکا علم نہیں، جو چیز مل نہیں سکتی اس کے پیچھے پڑنا۔ ظالم کی تین علامات ہیں اپنے سے بڑے کی نافرمانی کر کے ظلم کرتا ہے۔ اپنے سے چھوٹے پر غلبہ کر کے ظلم کرتا ہے۔ ظالموں کی حمایت کرتا ہے منافق کی تین علامات ہیں جب اکیلا ہو تو اعمال میں سستی کرتا ہے کوئی ساتھ ہو تو چستی دکھاتا ہے اور تعریف کے لئے کئے جانے والے کاموں کی لالچ کرتا ہے حاسد کی تین علامت ہیں جس سے حسد کرتا ہے وہ موجود نہ ہو تو اس کی غیبت کرتا ہے اور جب موجود ہو تو خوشامد کرتا ہے اور اسے مصیبت میں دیکھ کر خوش ہوتا ہے اسراف کرنے والے (فضول خرچ) کی تین علامات ہیں وہ چیز خریدتا ہے جو اس کے لئے نہیں، وہ لباس پہنتا ہے جو اس کے لئے نہیں، وہ کھاتا ہے جو اس کے لئے نہیں سست کاہل کی تین علامات ہیں پڑا رہتا ہے حتیٰ کہ تفریط کرتا ہے اور تفریط اتنی کرتا ہے کہ ضیاع کرتا ہے اور ضیاع ایسا کرتا ہے کہ گناہ گار ہوتا ہے۔ غافل کی تین علامات ہیں سہو (بھولنا) کھیل کود میں لگنا، بالکل بھول جانا۔

۱۲ے۴- تورات کے چار جملے..... ہمیں محمد بن علی بن الحسین نے اسحق بن ابراہیم بن سلہ، محمد بن یزید الایلی، اسماعیل بن حبیب، ابو عاصم الوراق، عبداللہ دیلمی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

تورات میں چار جملے ہیں (۱) جو مشورہ نہیں کرتا نادم ہوتا ہے، (۲) جو مستغنی ہو جائے وہ پر اثر ہوتا ہے، (۳) فقر لال موت ہے، (۴) جس طرح معاملہ کرو گے تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا۔

۱۳ے۴- ایک عظیم انسان کا بادشاہ سے گریز..... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے علی بن اسحق بن حسین بن حسن مروزی، عبداللہ بن مبارک، بکار بن عبداللہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

ایک شخص اپنے زمانے کا افضل ترین انسان تھا لوگ اس سے ملنے آتے تھے وہ انھیں وعظ کیا کرتا تھا ایک دن لوگ اس کے پاس جمع تھے اس نے مزید کہا کہ ہم میں سے ایک شخص چاہتا ہے کہ اس کی حاجت پوری ہو جائے اور اگر وہ خریدتا ہے تو اس لئے کہ وہ دین کے مرتبے کے نزدیک ہو جائے اور اگر ملتا ہے تو اسے سلام کیا جاتا ہے اور اس کی دین میں مرتبہ کی وجہ سے عزت کی جاتی ہے۔

اس کا یہ بیان مشہور ہوا اور حاکم وقت تک پہنچا اس نے اسے دیکھنے اور سلام کرنے کی ٹھان لی چنانچہ وہ ملنے آیا۔ اسے بتایا گیا کہ حاکم وقت تم سے ملنے آیا ہے اس نے کہا مجھ سے مل کر کیا کرے گا؟ کسی نے بتایا کہ وہ تمہارے اس وعظ کی وجہ سے ملنے آیا ہے۔ اس شخص نے اپنے خادم سے پوچھا کہ کھانے کو کچھ ہے؟ اس نے کہا ہاں کچھ پھل ہیں جن سے آپ افطار کرتے ہیں اس نے دستر خوان بچھوایا اور وہ کھانے بیٹھ گیا اور بادشاہ کو اندر آنے دیا۔ بادشاہ اندر آیا سلام کیا تو اس نے ہلکا جواب دیا اور پھر کھانے میں مشغول ہو گیا بادشاہ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے؟ خادم نے کہا یہ ہے اس نے پوچھا جو کھا رہا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔

بادشاہ نے کہا اس شخص کے پاس خیر کی کیا بات ہوگی یہ کہہ کر چلا گیا۔ چنانچہ اس شخص نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے تجھے مجھ سے دور کیا۔

۴۷۱۴- بادشاہ کو عظیم انسان سے ملنے میں ناکامی ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحق، حسین مروزی، ابن المبارک، عمر بن عبدالرحمن الصدری کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

جب بادشاہ کو اس کے اس طریقے اور اجتہاد کا پتہ چلا تو اس نے کہا کہ فلاں دن میں ضرور اس کے پاس جاؤں گا اور اسے سلام کروں گا۔ یہ خبر بھی اس راہب کے پاس پہنچ گئی چنانچہ جس دن اس کے آنے کی امید تھی وہ شخص راہب اپنے ساتھیوں کو لے کر میدان میں نکلا اور اس کے پاس ایک طشت تھی جس میں لوبیا، زیتون وغیرہ کھانے کی چیزیں تھیں اچانک بادشاہ سامنے پہنچ گیا اور اس کے ساتھ ایک جم غفیر تھا اس شخص نے آس پاس دیکھا تو ہر طرف لوگ ہی لوگ تھے چنانچہ وہ راہب وہ کھانے کی چیزیں جمع کرنے لگا بڑا سا لقمہ لیتا اسے زیتون میں ڈبو دیتا اور بے ڈھنگے طریقے سے کھانے لگتا اس نے سر جھکایا ہوا تھا یہ بھی نہیں دیکھا کہ کون آیا ہے؟ بادشاہ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے؟ کسی نے بتایا کہ یہ ہے۔ بادشاہ نے پوچھا اے فلاں کیسے ہو تم؟ اس نے ویسے ہی کھانا کھاتے ہوئے جواب دیا عام لوگوں کی طرح۔

بادشاہ نے یہ دیکھ کر اپنی سواری موڑی اور کہا اس شخص میں خیر والی کوئی بات نہیں پھر جب وہ چلا گیا تو اس شخص (راہب) نے کہا اللہ کا شکر ہے جو اس کو مجھ سے دور لے گیا اس حال میں کہ وہ ملامت کر رہا تھا۔

۴۷۱۵- جو صرف حلال روزی پر راضی ہو وہ زاہد ہے ہمیں میرے والد نے ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب کی سند سے اور مجھے یحیی بن ایوب نے ابوعلی اسماعیل نافقی، عامر بن عبداللہ یحصبی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ دنیا میں سب سے بڑا زاہد وہ کہ اگر چہ وہ دنیا میں لگا ہوا ہو اسے چاہتا بھی ہو مگر حلال طیب کے بغیر اس پر راضی نہ ہو اور دنیا کی طرف راغب وہ ہے اگر چہ وہ بظاہر دنیا سے معرض ہو لیکن اسے اس کی پرواہ نہ ہو کہ آنے والا مال حرام ذریعے سے آ رہا ہے یا حلال ذریعے سے۔ اور دنیا میں بڑا سخی وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سخاوت کرے اگر چہ لوگ اسے بخیل سمجھتے ہوں اور دنیا میں بڑا بخیل وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے حقوق سے بخل کرے اگر چہ اسے لوگ بڑا سخی سمجھتے ہوں۔

۴۷۱۶- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا قصہ ہمیں سلیمان بن احمد نے معاذ بن مثنی، علی بن عبداللہ مدینی، محمد بن عمرو بن مقسم الصنعانی، عطاء بن مسلم کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایک مریم نامی بہن تھی ایک مرتبہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ نے آل شعیب میں شادی کی مگر آج مالی طور پر آپ کچھ نہیں ہو اور تمہیں جو ملا سو ملا اب تم بنی اسرائیل کے شاہی خاندانوں میں کسی سے شادی کر لو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بنی اسرائیل کے شاہی خاندانوں میں شادی کیوں کر لوں حالانکہ جب سے میں نے اللہ سے کلام کیا ہے مجھے شادی کی خواہش نہیں رہی مگر بہن نے بہت اصرار کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے بددعا دے دی چنانچہ وہ برص میں مبتلا ہوگئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اسے اس حال میں دیکھا تو بڑا افسوس کیا پھر اپنے بھائی حضرت ھارون کو بلایا اور فرمایا کہ اس کے لیے دعا کرو پھر دونوں حضرات نے تین دن روزے رکھے اور خوب دعائیں ٹاٹ پہنا راکھ پر سوئے اور رب تعالیٰ سے دعا کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر سے وہ مصیبت ٹال دی اور وہ تندرست ہوگئی۔

۴۷۱۷- موسیٰ علیہ السلام کے چہرے کا نور ہمیں سلیمان بن احمد نے معاذ بن مثنی، علی بن المدینی، محمد بن عمر بن مقسم، عطاء بن

مسلم کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے ہزار جگہوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا اور جب بھی گفتگو ہوتی تین دن تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چہرے پر ایک خاص نور نظر آتا تھا اور جب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا انھوں نے کبھی اپنی عورت کو نہیں چھوا (اپنی زوجہ سے وظیفہ زوجیت ادا نہیں کیا)

۴۷۱۸- بار نبوت اور حضرت یونس علیہ السلام ہمیں ابوعلی محمد بن احمد بن الحسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبداللہ بن عامر بن زرارہ عبداللہ بن اجلح، محمد ابن اسحٰق، ربیعہ بن ابی عبدالرحمن کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

نبوت کا بار بہت وزنی اور محنت طلب ہے اسے ایک قوی انسان ہی برداشت کر سکتا ہے حضرت یونس بن متی علیہ السلام نیک بندے تھے جب انھیں بار نبوت عطا کیا گیا وہ برداشت نہ کر سکے نبوت کے بار نے اپنے نیچے آنے والے حصہ کو پھاڑ دیا جو اٹھاتے وقت چوتھائی تک ہو گیا لھذا حضرت یونس نے اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا اور نکل بھاگے۔ لھذا اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ

اس طرح صبر کیجئے جس طرح پہلے کے اولوالعزم انبیاء نے کیا (الاحقاف آیت ۴۸)

۴۷۱۹- حضرت سلیمان اور ہوا ہمیں محمد بن احمد بن الحسن نے محمد بن عثمان، محمد بن العلاء، یونس بن بکیر، اسحٰق عن ابن وہب بن منبہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے ہوا کو حکم دیا تھا کہ مخلوق میں سے کوئی بھی جو بات کرے اسے حضرت سلیمان علیہ السلام کے کان تک پہنچائے اسی وجہ سے حضرت سلیمان نے چیونٹی کی بات سن لی تھی۔

۴۷۲۰- ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن ہارون بن روح، ابوسعید کندی ابوبکر بن عیاش کی سند سے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ وہب بن منبہ کے پاس کچھ لوگ جمع تھے انھوں نے ان لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے سوال کیا کہ

اللہ کا کون سا حکم سریع الوقوع تھا؟ بعض نے کہا بلقیس کا تخت لائے جانے کا کہ پلک جھپکتے حاضر ہو گیا بعض نے کہا کہ حضرت یونس علیہ السلام کشتی کے کنارے بیٹھے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مصر کے دریائے نیل سے مچھلی کو بھیجا اور دوسرے ہی لمحے حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں تھے۔

۴۷۲۱- ہمیں میرے والد اور ابومحمد بن حیان نے ابراہیم بن محمد بن الحسین، عبدالجبار بن علاء، سفیان، عمرو بن دینار کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص چالیس سال تک سرگرداں پھرا اور پھر اس نے کوئی چیز دیکھی گویا کہ وہ قبولیت کی علامت تھی اس کے بعد ایک ولدزنا بھی اسی طرح چالیس سال تک پھرتا رہا مگر اسے کچھ دکھائی نہ دیا تو اس نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا کہ اے اللہ اگر میں نے اچھائی کی اور میرے والد نے گناہ کیا تھا تو میرا کیا قصور ہے؟ وہب کہتے ہیں کہ پھر اس نے وہ کچھ دیکھا جو دوسروں نے نہیں دیکھا تھا۔

۴۷۲۲- دنیا و آخرت دو سوکنیں ہمیں میرے والد نے احمد بن محمد بن سہل، ابومسعود، عبدالرزاق کی سند سے اور عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین مروزی، ابن مبارک کی سند سے رباح بن یزید عبدالعزیز بن حوران سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

دنیا اور آخرت کی مثال دو سوکنوں کی ہے کہ اگر ایک کو راضی کرو گے دوسری ناراض ہو جائیگی۔

۴۷۲۳- لوگوں کا مذاق اڑانا کبیرہ گناہ ہے..... ہمیں میرے والد نے احمد بن محمد بن سہل، مسلم کی سند سے اور عبداللہ بن محمد نے علی

بن اسحٰق، سلمہ بن شبیب، عبداللہ بن ابراہیم بن عمر کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ "اللہ تعالیٰ سے شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ لوگوں کا مذاق اڑانا ہے۔"

۴۷۲۴-میٹھی چیز سے روزہ افطار کرو: ہمیں احمد بن بندار نے ابن اسحٰق، ابو یحییٰ رازی، نوح بن حبیب، عبدالرزاق کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

جب انسان روزہ رکھتا ہے اس کی نظر چندھیا جاتی ہے اور جب میٹھی چیز سے افطار کرتا ہے تو اس کی نظر لوٹ آتی ہے۔

۴۷۲۵-استقامت باعث تعجب ہے: ہمیں ابن المبارک نے بکار بن عبداللہ سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے ایک عابد کا دوسرے عابد کے پاس سے گزر ہوا تو اس نے پوچھا، کیا حال ہے تمہارا؟ اس نے کہا میں نے فلاں پر تعجب کیا تھا کہ وہ عبادت میں اتنے بڑے مرتبہ پر پہنچ گیا اور دنیا اس سے دور ہوئی تو دوسرے نے فوراً کہا تعجب مت کرو کہ دنیا دور ہوئی لیکن جو استقامت کے ساتھ قائم رہی اس پر تعجب کرو۔

۴۷۲۶-مساکین کو راضی کرلو اللہ خوش ہو جائے گا: ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالرزاق، بکار بن عبداللہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

بنی اسرائیل پر ایک مرتبہ بڑے شدائد اور مصائب آئے تو انھوں نے اپنے وقت کے نبی سے درخواست کی کہ ہماری خواہش ہے کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کس بات سے راضی ہوتا ہے تو ہم وہی کام کریں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ ان کو بتا دو کہ اگر وہ میری رضا چاہتے ہیں تو مساکین کو راضی کرلیں، اس لئے اگر وہ راضی ہو گئے تو میں بھی راضی ہوں اگر وہ ناراض ہوئے تو میں بھی ناراض ہو جاؤں گا۔

۴۷۲۷-قبر کی وحشت اور اللہ کا رحم: ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابراہیم بن خالد، عمر بن عبدالرحمٰن کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حواریوں کے ہمراہ ایک قبر کے پاس تھے قبر میں مردے کو اتارا جا رہا تھا چنانچہ قبر کی وحشت اور اندھیرے کا تذکرہ ہوا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اس سے پہلے اس قبر سے بھی زیادہ تنگ جگہ (ماں کے رحم) میں تھے چنانچہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اسے وسیع کر دیتا ہے۔ اوکما قال۔

۴۷۲۸-حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ابلیس کا مکالمہ: ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، غوث بن جابر، کی سند سے بیان کیا کہ میں نے ابوالہذیل کو یہ کہتے سنا کہ

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابلیس نے کہا اس نے حضرت عیسیٰ کو قدس پہاڑ پر دیکھا تھا، آپ سمجھتے ہیں کہ آپ مردوں کو زندہ کرتے ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہاں میں ایسا ہی ہوں، شیطان بولا تو اللہ تعالیٰ سے دعا کر کہ اس پورے پہاڑ کو روٹی بنا دے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا سارے لوگ روٹی پر ہی زندہ ہیں؟ اس نے کہا کہ چلو پھر اس پہاڑ سے کود جاؤ فرشتے تمہیں گرنے سے روک لیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اپنے آپ کو نہ آزماؤں کیونکہ مجھے نہیں معلوم کہ میرا رب مجھے بچائے گا یا نہیں۔

۴۷۲۹-راہب اور شیطان کا مکالمہ...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسن بن حسین، عبداللہ بن مبارک، بکار بن عبداللہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

ایک گھومنے پھرنے والا عابد تھا (بعض راہب جنگلوں میں بھٹکتے پھرتے تھے) اسے شیطان نے خواہش اور رغبت کے طور پر بہکانے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہا پھر وہ اس کے سامنے بڑا سانپ بن کر ظاہر ہوا اور اس کے قدموں اور جسم سے لپٹ گیا اور چہرے کو سامنے لاکر اپنا منہ کھولا مگر عابد نے نماز نہیں توڑی اور نہ اس کی طرف دیکھا، پھر جب وہ سجدے کرنے لگا تو وہ جلدی سے جا کر سجدے کی جگہ پر کنڈلی مار کے بیٹھ گیا عابد نے سجدہ کرنا چاہا تو اس نے منہ کھولا جیسے کہ ہڑپ جانا چاہتا ہو مگر عابد نے سر رکھ دیا اور سانپ کو آہستہ آہستہ سر سے دھکا دیتا رہا حتی کہ سجدے کے لئے جگہ بن گئی۔

پھر اسے شیطان نے کہا کہ میں وہی ہوں جو تجھے خواہش اور رغبت کے طور پر بہکانا چاہتا تھا اور میں ہی اژدھا بن کر آیا تھا اب میں سمجھتا ہوں کہ نہ تجھے تنگ کیا جائے اور نہ آئندہ میں تیرے سامنے آؤں اس نے کہا کہ اللہ کے فضل سے نہ تو تو مجھے پہلے ڈرا سکا تھا اور نہ اب ڈرا سکا ہے۔ شیطان نے کہا کہ کیا تو مجھ سے کچھ پوچھے گا اس نے کہا نہیں۔ اس نے کہا کہ کون تیرے بعد کیا کرے گا یہ بھی نہیں پوچھے گا کون کب مرے گا؟ اس نے کہا میں سب سے پہلے مر جاؤں گا۔ شیطان نے کہا پھر مجھ سے یہ بھی مت پوچھ کہ میں انسانوں کو گمراہ کیسے کرتا ہوں۔ اس نے کہا کہ یہ بتادے جس پر تجھے یقین ہے۔ شیطان نے کہا تین اخلاق ہیں کہ انسان پر اس کے ذریعے غالب آہی جاتے ہیں کنجوسی، تیزی (جذباتیت)۔ اور نشہ وغیرہ

شیطان نے کہا۔ انسان جب کنجوس ہوجاتا ہے تو ہم اس کی نظر میں اس کا اپنا مال کم اور دوسروں کا مال زیادہ کر دکھاتے ہیں لہٰذا وہ دوسروں کے اموال کو حاصل کرنے کی جائز ناجائز کوشش کرتا ہے اور جب کوئی باتی جلد باز ہوجاتا ہے تو ہم اسے گیند کی طرح استعمال کرتے ہیں جیسے کہ بچے گیند کو استعمال کرتے ہیں اور جب کوئی نشہ میں ہوتا ہے ہم اسے ہر خواہش پر اکساد یتے ہیں جیسے بکری کے بچے کا کان پکڑ کر کوئی اسے کہیں بھی لیجائے۔

۴۷۳۰-سات سال اور تین بزرگ ہمیں حسن بن محمد بن علی نے عبدالرحمن بن سعید، حسن بن ابی الربیع، عبدالرزاق، معمر، ابوالھذیل صنعانی سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے سات سال تک مصیبت جھیلی، حضرت یوسف علیہ السلام سات سال تک جیل میں رہے اور بخت نصر کو سات سال عذاب دیا گیا اور وہ سات سال تک درندوں میں پھنسے رہے۔

۴۷۳۱-درہم ودنانیر اللہ تعالیٰ کی مہریں ہیں ہمیں سلیمان بن احمد نے علی بن مبارک، زید بن مبارک، مرواس بن ناقیہ ابو عبیدہ ابورفیع کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے جب ان سے درہم ودنانیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مہریں ہیں جو انسانوں کے معاش کے لئے ہیں نہیں کھایا جاسکتا ہے نہ پیا جاسکتا ہے۔ میں نے رب العالمین کی مہر کہاں رکھ دی کہ میں تیری حاجت پوری کروں۔

۴۷۳۲-بغیر عمل کے دعا مانگنے والے کی مثال... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے فضل بن عباس بن مہران، داؤد بن عمرو الضبی، ابن المبارک، معمر، سماک بن الفضل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اس شخص کی مثال جو بغیر عمل کے دعا مانگے ایسی ہے جیسے کوئی بغیر کمان کے تیر چلانے کی کوشش کرے۔

۴۷۳۲- ایک دانا شخص کی شکل ...... ہمیں محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، ابن المبارک، عمر بن عبدالرحمن بن مہدی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

ایک حکیم (دانا شخص) نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس بات سے حیا کرتا ہوں کہ میں جنت کے ثواب کی نیت سے اس کی عبادت کروں اور اس برے مزدور یا نوکر کی طرح ہو جاؤں جسے کچھ دو تو وہ کام کرے نہ دو تو کام نہ کرے اور اس بات سے بھی حیا کرتا ہوں کہ اللہ کی عبادت جہنم کے خوف سے کروں اور اس برے غلام کی طرح بن جاؤں جو ڈرے تو کام کرے اور نہ ڈرے تو کام نہ کرے۔

۴۷۳۳- اسلام کا باطنی علم اللہ کی محبت کے لئے ہمیں میرے والد نے اسحق بن ابراہیم محمد بن ابی السری ابن مکی، سے بیان کیا ہے کہ وہب بن منبہ نے مکحول کو لکھا کہ تم نے اسلام کا ظاہری علم لوگوں کی محبت اور عزت کے خیال سے حاصل کر لیا ہے اور اب اسلام کا باطنی علم اللہ تعالیٰ کی محبت اور قربت کے لئے حاصل کرو اور یہ جان لو کہ ان دونوں محبتوں میں سے کوئی ایک محبت تمہیں دوسری سے روک دے گی۔

۴۷۳۵- اللہ کی اطاعت تجارت کی طرح کرو ہمیں احمد بن محمد بن یوسف نے محمد بن طاہر بن ابی الدیک، ابراہیم بن زیاد بن سیابان، مزافر بن سلیمان ابو سنان الشیبانی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ فرمایا میرے بیٹے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو تجارت کی طرح اختیار کر تجھے دنیا اور آخرت کا نفع حاصل ہوگا اللہ پر ایمان وہ کشتی ہے جس پر تو سوار ہے اور توکل اس کا چپو ہے، دنیا تیرا سمندر اور ایام موجیں ہیں۔ فرض اعمال تیری وہ تجارت ہیں جس سے نفع کی تجھے امید ہے اور نفل اعمال وہ عدیہ ہیں جس سے تیری عزت ہوگی اور ان اعمال پر تیری حرص وہ ہوا ہے جو تجھے چلا رہی ہے اور نفس کو خواہشات سے باز رکھنا تیری ڈھال ہے اور موت ساحل ہے اللہ عزوجل اس کا مالک ہے اللہ تعالیٰ کو وہ تاجر پسند ہیں جن کا سامان اچھا اور ھدایا زیادہ ہوں اور ناپسند وہ تاجر ہیں جنکا سامان کم اور ھدایا بالکل ردی ہوں اسی طرح تیری تجارت نفع دیتی ہے اور اسی طرح ھدایا تیری عزت کراتے ہیں۔

۴۷۳۶- بے عمل اجر کا مستحق نہیں سلیمان بن احمد، عبیداللہ بن محمد صنعانی، ابوقدامہ، ہمام بن مسلمہ بن عقبہ، غوث بن جابر، عقیل بن معقل بن منبہ کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ

اجر پیش کیا جاتا ہے مگر بے عمل اس کا مستحق نہیں اور جو اسے تلاش نہیں کرے گا نہیں پائے گا۔ جو اس کی طرف نہیں دیکھے گا دیکھ نہ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اس کے قریب ہوتی ہے جو اس میں رغبت کرے اور جو بے رغبت ہو اس سے دور ہو جاتی ہے جو اس کی حرص کرے گا اسے پائے گا۔ جو اسے نہیں پسند کرتا نہیں پا سکے گا، جو اس کی طرف دوڑے کوئی اس سے آگے نہیں جائیگا، جو سستی کرے گا اسے نہیں پاسکے گا، اللہ تعالیٰ کی اطاعت اس شخص کو عزت دیتی ہے جو اس کا اکرام کرے اور اس کی اہانت کرتی ہے جو اسے ضائع کرے، اللہ تعالیٰ کی کتاب اس کی نشاندہی کرتی ہے اور اللہ پر ایمان اس پر ابھارتا ہے۔

۴۷۳۷- مال کی طرح علم بھی سرکش ہے ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، رباح بن زید، عن رجل عن وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ

وہب کہتے ہیں مال کی طرح علم کی بھی سرکشی ہوتی ہے۔

۴۷۳۸-اچھی نماز پڑھنے والے اللہ کو پسند ہیں: ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابراہیم بن خالد، عمر بن عبدالرحمن کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ اے رب تجھے کون سے بندے پسند ہیں؟ فرمایا کہ اچھی نماز پڑھنے والے مؤمن پوچھا کہ کون سے بندے سخت ناپسند ہیں؟ فرمایا کہ خوبصورت ناشکرا کہ ایک چیز کی ناشکری کرے، دوسری چیز کا شکر کرے۔ ایک اور روایت میں یوں ہے کہ اے رب کون سے بندے تجھے سخت ناپسند ہیں؟ فرمایا کہ وہ بندہ جو مجھ سے کسی معاملے میں استخارہ کرے اور میں جو رائے دوں وہ اس پر راضی نہ ہو۔

۴۷۳۹-شیطان اور سائح: ہمیں ابوبکر الآجری نے عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن حمیدی، ابراہیم بن سعید، عبدالمنعم بن ادریس، عبدالصمد بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ ایک سائح (جنگلوں میں بھٹکنے والا راہب) اللہ کی عبادت کرتا مگر عبادت میں کمزور تھا۔ اس کے پاس شیطان آیا اور ایک سائح کی شکل بنا کر اس کے سامنے عبادت کرنے لگا اور اس سے بھی زیادہ کمزوری دکھائی۔ جب سائح نے اسے دیکھا تو اس کی عبادت کی کوشش اور محنت کو اس سائح نے پسند کیا۔ پھر جب سائح نماز میں تھا شیطان اسے کہنے لگا ہم شہر میں لوگوں کے درمیان چلتے ہیں اور ان کی ایذاؤں پر صبر کریں گے تو وہ ہمارے لئے بڑے اجر کا باعث ہوگا۔ اس بات کو سائح نے قبول کرلیا اور پھر اس نے اپنے اس ٹھکانے سے پاؤں نکالا ہی تھا کہ ایک فرشتہ نے آ کر اسے بتایا کہ یہ شیطان ہے اور تجھے بہکا کر فتنہ میں ڈالنا چاہتا ہے۔ سائح نے کہا کہ میں وہ آدمی ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے لئے قدم اٹھایا ہے پھر وہ سزا کے طور پر کبھی اس ٹھکانہ سے نہیں نکلا حتیٰ کہ اسکی وہیں موت واقع ہوگئی۔

۴۷۴۰-ایک ظالم بادشاہ اور راہب: ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم محمد بن سہل بن عسکر، اسماعیل بن عبدالکریم عبدالصمد بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

اپنے زمانے کا ایک افضل شخص ایک ایسے بادشاہ کے پاس آیا جو کہ لوگوں کو خنزیر کا گوشت کھانے پر مجبور کرتا تھا۔ لوگوں نے اس شخص کے مرتبہ کو بڑا جانا مگر اس کے عمل کو برا محسوس کیا۔ بادشاہ کے محافظ نے اسے کہا کہ میری بکری کا بچہ مجھے لا دو تا کہ میں اسے ذبح کر لوں اور جب بادشاہ خنزیر کا گوشت منگائے تو میں یہ لا دوں گا اور تم اسے آرام سے کھا لینا۔ پھر جب بادشاہ نے خنزیر کا گوشت منگایا تو محافظ بکری کے بچے کا گوشت ہی لے آیا مگر اس شخص نے اسے کھانے سے انکار کر دیا۔

بادشاہ اسے حکم دیتا رہا، محافظ اشارہ کرتا رہا کہ یہ بکری کا گوشت ہے مگر اس نے کھانے سے انکار ہی کیا۔ پھر بادشاہ نے اس کے قتل کا حکم دے دیا جب محافظ اسے قتل گاہ لے چلے تو اس محافظ نے اس سے شکوہ کیا کہ تم نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ بکری کا گوشت ہے کیوں نہیں کھایا؟ اس نے جواب دیا کہ اگر میں گوشت کھا لیتا تو لوگ یہی سمجھتے کہ میں نے خنزیر کا گوشت کھایا ہے اور پھر اس کو دلیل بناتے کہ فلاں نے بھی کھایا تھا اور اس دلیل سے کھا لیتے اور میں ان کے لئے فتنہ کا باعث بن جاتا اس کے بعد اسے قتل کر دیا گیا۔

۴۷۴۱-حکومتی عہدے سے روحانیت کا خاتمہ: ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق محمد بن عبدالملک زنجویہ، عبدالرزاق کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں نے وہب بن منبہ سے عرض کیا کہ آپ ہمیں خواب زیادہ کہہ کر بتایا کرتے تھے مگر اب کافی دن سے ایسا نہیں ہوا؟ وہب نے فرمایا کہ جب سے میں قاضی بنا ہوں یہ اہلیت ختم ہوگئی۔ تو میں نے یہ بات معمر سے بیان کی انہوں نے کہا کہ حسن جب قاضی بنے تو علماء ان کے فہم کی تعریف نہیں کرتے تھے۔

۴۷۴۲-مصیبت کی مؤمن کے لئے مثال ہمیں میرے والد نے اسحق بن ابراہیم، محمد بن سہل، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل بن منبہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ
مصیبت مؤمن کے لئے ایسی ہے جیسے جانور کے لئے پائے بندی رسی ہوتی ہے۔

۴۷۴۳-مصائب کا انعام ہمیں ابو محمد بن حیان نے محمد بن یحیٰ، بلال اشعری، ابو ہشام صنعانی، عبدالصمد کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ جسے کوئی مصیبت پہنچے تو یقیناً اسے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے راستے پر چلایا گیا ہے۔
۴۷۴۴-ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عبدالرزاق، منذر کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ
میں نے حواریین میں سے ایک کی کتاب میں پڑھا کہ جب تمہیں اہل مصیبت کے راستے پر چلایا جائے یا فرمایا مصیبت کے راستے پر چلایا جائے تو دل سے راضی رہو کیونکہ تمہیں انبیاء اور صالحین کے راستے پر چلایا جا رہا ہے اور جب تمہیں آسانی والے راستے پر چلایا جائے تو تمہیں انبیاء وصالحین کے راستے سے ہٹا کر چلایا جا رہا ہے۔

۴۷۴۵-حقیقت مصیبت آسانی اور آسانی مصیبت ہے۔ ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، ابراہیم بن خالد، امیہ بن شبل، عثمان بن بزدویہ کی سند سے بیان کیا کہ میں حضرت وہب بن منبہ اور سعید بن جبیر کے ہمراہ یوم عرفہ کو ابن عامر کے درختوں کے نیچے کھڑا تھا کہ وہب نے حضرت سعید سے پوچھا کہ حجاج نے جب سے خوفزدہ کیا ہے کتنے دن ہو گئے؟ انھوں نے فرمایا کہ جب میں اپنی گھر والی کے پاس سے نکلا (گھر چھوڑ کر) تو وہ حاملہ تھی اور پھر اس کے پیٹ کا بچہ بڑا ہو کر میرے پاس آیا تو اس کا چہرہ بھر چکا تھا۔
یہ سن کر وہب بن منبہ نے فرمایا تم سے پہلے جو لوگ گزرے ان کو مصیبت پیش آتی تو وہ اسے آسانی شمار کرتے اور آسانی کا معاملہ ہوتا وہ اسے مصیبت شمار کرتے تھے۔

۴۷۴۶-صرف اللہ سے ڈرنے والے راہب کی حکایت ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ محمد بن حسین بن انس، منذر کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ
ایک سائح اور اس کا ساتھی شیر کے قریب سے گزرے وہ راستے میں بیٹھا شکار کی تلاش میں تھا ساتھی نے شیر شیر کا شور مچایا مگر سائح ادھر ادھر دیکھے بغیر وہاں سے آگے چلتے ہوئے شیر کے پاس سے گزر گیا اور پھر شیر اٹھا اور ایک طرف کو چل دیا۔
اس کا ساتھی کہنے لگا کہ کیا میں نے تمہیں شیر سے خبردار نہیں کیا تھا؟ وہ کہنے لگا کیا تو سمجھتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے ڈرتا ہوں اور مجھے تو یہ پسند ہے کہ وہ یہ جان لے کہ میں اس کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا بہ نسبت اس کے کہ لوگ میرے بارے میں کچھ کہیں۔

۴۷۴۷-سائل کو ٹالنے کا عذاب ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن حسن، منذر کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ
ایک سائح اور اس کے ساتھی کا تین دن میں ایک مرتبہ غیب سے کھانا آتا تھا ایک مرتبہ صرف ایک کے حصے کا کھانا آیا تو بڑے نے دوسرے سے کہا کہ ہم دونوں میں سے کسی سے کوئی غلطی ہوئی ہے جس کی پاداش میں ہمارا کھانا کم ہو گیا ہے یاد کرو کیا ہوا ہے؟ ساتھی

نے کہا میں نے کچھ نہیں کیا پھر اسے یاد آیا کہنے لگا ہاں ایک مسکین سائل آیا تھا دروازے پر میں نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ اس سائے نے کہا ہاں بس یہی بات ہے آؤ استغفار کرو چنانچہ دونوں نے استغفار کی تو پھر کھانا اسی طرح دونوں کا آنے لگا۔

۴۷۴۸- جادو کرنا کہانت کرنا مسلمان کا کام نہیں ...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل لیث بن خالد البلخی محمد بن ثابت عبدی، سیار ابوالحکم کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

میرے بندوں میں ایسا نہیں کہ وہ جادو کرے یا اس کے لئے کوئی کرے، وہ کہانت کرے یا اس کے لئے کوئی کرے یا فال نکالے یا اس کے لئے کوئی نکالے۔ چنانچہ جو ایسا کرے وہ کسی اور کو پکارے کیونکہ وہ مددگار میں ہی ہوں اور ساری مخلوق میری ہے۔

۴۷۴۹- مالداروں کا جنت میں داخل ہونا مشکل ہے ... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ ابراہیم بن خالد، رباح جعفر بن محمد التیمی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

سوئی کے ناکے میں اونٹ کا داخل ہونا مالداروں کے جنت میں داخل ہونے سے آسان ہے۔

۴۷۵۰- تکبر کی ایک شکل ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، سفیان بن وکیع، ابوبکر بن عیاش، ابن وہب بن منبہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ تکبر میں یہ بھی داخل ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو پکارے مگر وہ جواب نہ دے اور یہ کہ وہ اس کی زندگی کی قسم کھائے مگر وہ پورا نہ کرے، اس کے لئے کھانا لائے مگر یہ کہہ دے کہ اچھا نہیں ہے اور جو شخص کھانے پر اللہ کا شکر ادا کرے تو اس نے کھانے پر اس کا شکر ادا کر دیا۔

۴۷۵۱- ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، عبدالرزاق، بکار کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ اچھائی کا بدلہ چھوڑ دینا (ادا نہ کرنا) تطفیف میں داخل ہے (نوٹ: تطفیف کے معنی کمی کرنے کے ہیں اور تطفیف کرنے والوں کے لئے قرآن حکیم سورۂ مطففین میں ہلاکت کی وعید نازل ہوئی ہے)

۴۷۵۲- عبادت سے قوت بڑھتی ہے ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، حجاج اور ابوالحضر محمد بن طلحہ، محمد بن جحادہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

جو شخص عبادت کرتا ہے اس کی قوت بڑھتی ہے اور جو اس میں سستی کرتا ہے کمزوری بڑھتی ہے۔

۴۷۵۳- ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

صدقہ کرو اس شخص کی طرح جو سمجھتا ہے کہ جو اس کے آگے ہے اس کا مال ہے اور اس کے پیچھے ہے وہ دوسرے کا مال ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے وہب کو خطبہ میں یہ فرماتے سنا کہ مجھ سے تین باتیں یاد کر لو، خواہشات کے پیچھے چلنے سے بچو، برے دوست سے بچو، خود پسندی سے بچو۔

۴۷۵۴- زیادہ سونے اور کھانے والا شیطان کی محبوب ترین شخصیت ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، یونس بن عبدالصمد بن معقل، ابراہیم ابن حجاج کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ انسانوں میں کوئی اتنا زیادہ شیطان کو پسند نہیں جتنا زیادہ سونے والا اور زیادہ کھانے والا شخص ہے۔

۵۵ ۴۷-نیک انسان کی وجہ سے قبیلے پر رحم ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، غوث بن جابر، عمران بن عبدالرحمن بن ابی الھذیل کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ ایک نیک بندے کی وجہ سے انسانوں کے پورے قبیلے کی حفاظت کرتا ہے۔

۵۶ ۴۷-ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابراہیم بن عقیل بن معقل، عمران ابوالہذیل کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ

ہر انسان کے ساتھ شیطان مقرر ہے کافر کے ساتھ تو اس کا شیطان کھاتا پیتا ہے اور اس کے بستر پر سوتا ہے اور مؤمن کے ساتھ وہ موقع کی تاڑ میں رہتا ہے اور اس کی غفلت یا دھوکے سے اس پر حملہ آور ہو جاتا ہے اور فرمایا کہ شیطان کو بہت زیادہ پسند بہت سونے اور بہت کھانے والا انسان ہے۔

۵۷ ۴۷-اہل طاعت کے ساتھ معاملہ ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابراہیم بن عقیل بن معقل عن ابیہ کی سند سے وہب کا قول نقل کیا ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک نور عطا فرمایا تھا حضرت ہارون علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ یہ مجھے دے دو تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انھیں دے دیا پھر حضرت ھارون نے انھیں اپنے دو بیٹے دیدیئے چنانچہ بیت المقدس میں ایک برتن رکھا تھا جو انبیاء کرام اور ان کے بعد کے بادشاہوں کے وقت سے مقدس شمار کیا جاتا تھا، دونوں لڑکے اسمیں شراب پینے لگے تھے ایک دن آسمان سے آگ نازل ہوئی اور ان دونوں کو لے گئی اس پر حضرت ھارون بڑے غمزدہ ہوئے بکھرے بالوں سے آسمان کی طرف منہ اٹھا کر دعا اور آہ وزاری کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ میرا معاملہ اہل اطاعت کے ساتھ ہے کہ ان میں سے جو میری نافرمانی کرے، اور جو اہل معصیت ہیں ان سے میرا معاملہ کیا ہوگا؟

۵۸ ۴۷-قبول شدہ ایک تسبیح کی حیثیت ...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن ایوب، ابوبکر بن عیاش، ادریس ابن وہب بن منبہ کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ

حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک ہزار گھر تھے اوپر سے خالص شیشے کے اور نیچے سے لوہے کے بنے ہوئے تھے ایک مرتبہ حضرت سلیمان ہوا پر سوار ہوئے تو ان کا گزر کسانوں پر سے ہوا انھوں نے انھیں دیکھ لیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آل داؤد کو عظیم حکومت عطا کی ہے جوانے یہ بات حضرت سلیمان علیہ السلام کے کانوں تک پہنچادی حضرت سلیمانؑ یہ سن کر نیچے اترے اور ان کے پاس آئے۔ فرمایا کہ میں نے تمہاری بات سن لی ہے لیکن میں آیا اس لئے ہوں تاکہ تم کسی ایسی چیز کی تمنا کر بیٹھو جس پر تمہیں قدرت نہیں یاد رکھو کہ اگر ایک تسبیح جو تم پڑھتے ہو اسے اللہ قبول کرلے تو وہ اس سے بہتر ہے جو کچھ آل داؤد کو دیا گیا ہے۔ کسان کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے رنج کو دور فرمائے جس طرح میرے رنج کو دور فرمایا ہے۔

۵۹ ۴۷-نماز میں عاجزی کا انعام ہمیں عمر بن احمد بن شاھین نے احمد بن محمد بن زیاد، محمد بن غالب ابو المعتمر بن ابی بشر بن منصور، داؤد بن ابی ھند کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ

میں نے ایک آسمانی کتاب میں پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں اپنا خلیل کیوں بنایا ہے؟ انھوں نے عرض کیا نہیں اے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا نماز میں میرے سامنے انتہائی عاجزی سے کھڑے

ہونے کی وجہ سے۔

۴۷۶۰-مؤمنوں کی ارواح کا مسکن...... ہمیں عبداللہ بن احمد نے ابوالطیب شعرانی، حسن بن حکم، یزید بن ابی حکیم، حکم ابن ابان کی سند سے بیان کیا ہے کہ میرے ہاں اہل صنعاء میں سے ایک مہمان آیا اُس نے بتایا کہ وہب بن منبہ نے فرمایا!

بیشک اللہ تعالیٰ کا چوتھے آسمان میں ایک گھر ہے جسے بیضاء کہا جاتا ہے اور اس میں مؤمن ارواح رہتی ہیں۔ اور جب کوئی شخص مرتا ہے تو اس سے ارواح ملتی ہیں اور اس سے دنیا کے احوال پوچھتی ہیں جیسے کہ کافی عرصے کے بعد آنے والے سے اس کے گھر والے احوال پوچھتے ہیں۔

۴۷۶۱-شیطان کس سے ڈرتا ہے...... ہمیں حبیب بن حسن نے ابوشعیب حرانی، احمد بن ابی شعیب، قشیری، محمد بن زیاد کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ جس شخص نے اپنی خواہشات کو پاؤں تلے روند دیا اُس کے سائے سے بھی شیطان ڈرتا ہے اور جس شخص کے حلم پر اس کے خواب غالب ہو جائیں تو یہی مغلوبوں کا عالم ہے۔

۴۷۶۲-حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں مقتول ہونے والا کافر تھے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، غوث بن جابر، ابوالهذیل، کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے عمران کے بیٹے! اگر وہ جان جسے تو نے مکا مار کر قتل کر دیا تھا ایک مرتبہ بھی مجھ سے یہ کہہ چکا ہوتا کہ میں ہی اس کا خالق و رازق ہوں میں اس کے قتل میں تجھے عذاب کا مزہ دکھا دیتا لیکن میں نے اس کا معاملہ تجھے اس لئے معاف کر دیا کہ اس نے ایک مرتبہ بھی میرے خالق و رازق ہونے کا اقرار نہیں کیا تھا۔

۴۷۶۳-منہ موڑنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا معاملہ...... ہمیں اسحق بن ابراہیم نے اسماعیل بن یزید القطان، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان یہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کو یوں وحی فرمائی کہ

برداشت کرنے والے میری وجہ سے کیا کیا برداشت کرتے ہیں اور میری رضا کی خاطر کیا کچھ جھیلتے ہیں جب وہ میرے پاس آ جائیں گے تو ان کا حال کیا ہوگا اور جب میری رحمت کے باغات میں گھومیں پھریں گے ایسے میں بشارت ہو عجیب نظر سے قرنی حبیب و دوست کے لئے اپنے اعمال پیش کرنے والوں کو کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان کا عمل بھلا دونگا، یہ کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ میں بڑے فضل و کرم والا ہوں اور مجھ سے منہ موڑنے والوں سے بھی سخاوت کرتا ہوں تو میری طرف آنے والوں سے کیا کروں گا۔

میں اتنا غصہ کبھی نہیں ہوتا جتنا کہ اس شخص پر ہوتا ہوں جو گناہ کرے اور میرے عفو و درگزر کے سامنے اس کو بڑا جانے۔ اگر میں کسی کو جلدی سزا دیدوں حالانکہ فوری فیصلے کرنا میری شان ہے تو میں میری رحمت سے مایوس ہونے والوں کے فیصلے کر دوں اگر مجھے اچھے مؤمن دیکھ لیں کہ میں ان کو کیسے نوازتا ہوں اور پھر فیصلے کرتا ہوں ان کے لئے جنہوں نے انہیں دنیا ہمیشہ کے قیام (و آرام) کے تو وہ میرے فضل و کرم پر تہمت نہ لگائیں۔

اور کیسے؟ میں وہ دینے والا ہوں جسکی نافرمانی حلال نہیں اور اسے دینے والا ہوں جو میری رحمت کے ساتھ اطاعت کرتا ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے اس کو خوفزدہ کرنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ اگر میرے بندے مجھے قیامت میں دیکھیں کہ میں کس طرح محلوں کو بلند کرتا ہوں جنہیں دیکھ کر آنکھیں حیران ہو جائیں گی کہ یہ کس کے لئے ہیں؟ میں کہوں گا کہ جو میری خاطر دنیا چھوڑ

جیتا اور اس نے اپنے نفس پر میری نافرمانی کو جمع نہ کیا اور نہ میری رحمت سے مایوس ہوا اور میں مدح کا بدلہ ضرور دیتا ہوں اس لئے میری مدح کیا کرو۔

۴۷۶۴-حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں سے مکالمہ..... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، عبداللہ بن محمد بن عقبہ، عبدالرحمن بن طاؤس، معاجر اسدی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گذر ایک بستی پر سے ہوا اس بستی میں تمام جن وانس، چرند و پرند وحشرات الارض مر چکے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کچھ دیر انہیں دیکھا اور پھر اپنے حواریوں سے ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں پر عذاب نازل ہوا ہے ورنہ یہ لوگ متفرق طور پر مرتے پھر آپ نے اس بستی کے مرے ہوئے لوگوں کو خطاب کر کے پوچھا کہ تمہارا کیا گناہ تھا جو یہ عذاب آیا اس بستی کے مردوں میں سے کسی نے جواب دیا کہ لبیک اے روح اللہ! ہم لوگ طاغوت کی عبادت کرتے اور دنیا سے محبت کرتے تھے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا طاغوت کی عبادت کیا تھی؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ کے نافرمانوں کی اطاعت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا۔ دنیا کی محبت کیسے تھی؟ جواب دیا کہ ہم بچے کی اپنی ماں سے محبت کی طرح محبت کرتے تھے کہ جب آ جاتی تو خوش ہوتے چلی جاتی تو غمزدہ ہوتے تھے لمبی امیدیں ہو جاتیں اللہ کی اطاعت چھوڑ دیتے اور اللہ کی ناراضگی والے کام کرتے (نوٹ جیسا کہ آج کل دنیا کے نہ ملنے پر لوگ غمزدہ ہوتے اور یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں کیا دیا ہے نعوذ باللہ اور اس کی عبادت تک سے منہ موڑ لیتے ہیں۔معاذ اللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تمہاری حالت کیا ہوئی؟ کہا کہ رات کو ہم عافیت کے ساتھ سوئے اور صبح ھاویہ میں تھے پوچھا کہ ھاویہ کیا ہے؟ جواب ملا کہ سجین، پوچھا کہ سجین کیا ہے؟ جواب ملا کہ دنیا کے طبقوں کی طرح آگ کے انگارے ہیں ہم سب کی روحوں کو اس میں دفن کر دیا گیا پوچھا تیرے ساتھی بات کیوں نہیں کر رہے؟ جواب ملا انہیں بات کرنے کی استطاعت نہیں؟ پوچھا کہ کیوں؟ جواب ملا کہ انہیں آگ کی لگام ڈال دی گئی ہیں۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ ان سب کے درمیان ہوتے ہوئے بھی تو کس طرح بات کر رہا ہے؟ جواب ملا کہ میں ان میں تھا مگر ان کی طرح نہ تھا اس لئے مجھے ھاویہ میں بال سے لٹکا دیا گیا ہے مجھے یہ نہیں معلوم کہ مجھے آگ میں گرا دیا جائیگا یا میں بچ جاؤں گا۔

یہ سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ جو کی روٹی کھانا، کڑوا پانی پینا اور کھردرے پرکتوں کے ساتھ سونا دنیا و آخرت کی عافیت کے ساتھ بہت ہے۔

۴۷۶۵-اللہ کی اطاعت کب حاصل ہوتی ہے۔ ہمیں سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن محمد صنعانی، ابو قدامہ ہمام بن سلمہ بن عقبہ، غوث بن جابر، عقیل بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

ثواب ملنا ضروری ہے کہ بے عمل کو نہیں ملیگا جو اسے نہیں ڈھونڈے گا نہیں پائے گا جو اس کی طرف نہیں دیکھے گا دیکھ نہ سکے گا۔ اللہ کی فرمانبرداری اس شخص کے قریب ہے جو اس میں رغبت کرے، بے رغبتی کرنے والوں سے دور ہے جو اس کی حرص کرے گا اسے پالے گا اور جو سستی سے اس سے پیچھے رہا دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔اللہ کی فرمانبرداری اسکا اکرام کرنے والوں کو عزت دی گئی ہے اور اسے ضائع کرنے والے کی اہانت کرتی ہے۔اللہ کی کتاب اس پر دلالت کرتی ہے ایمان اس پر اکساتا ہے حکمت اسے مزین کرتی ہے بردبار شخص کی زبان سے اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کئے بغیر بردبار نہیں بن سکتا اور اللہ کی نافرمانی سوائے احمق کے کوئی نہیں کرتا۔

جس طرح دن کا نور سورج اور رات اس کے ڈوبنے کے بغیر نہیں پہچانے جاتے اسی طرح بردباری (حلم) اللہ کی اطاعت کے بغیر مکمل نہیں ہوتا اور بردبار شخص اللہ تعالیٰ کا نافرمان نہیں ہوتا۔جس طرح پرندہ دو پروں کے بغیر اور بغیر پر اڑان نہیں سکتا اسی طرح وہ

شخص اللہ کی اطاعت نہیں کرتا جو اس کے لئے عمل نہیں کرتا اور جو اللہ کی اطاعت نہیں کرتا وہ اس کے اعمال کی استطاعت بھی نہیں رکھتا۔

جس طرح آگ پانی میں برقرار نہیں رہتی بجھ جاتی ہے اسی طرح ریا بھی عمل میں صحیح نہیں رہتی حتی کہ عمل تباہ ہو جاتا ہے۔ جس طرح زانیہ عورت کا حمل ظاہر ہوکر اسے رسوا کر دیتا ہے اسی طرح وہ شخص اپنے ساتھی کو اچھی بات کہہ کر دھوکا دے جو کہے وہ نہ کرے تو وہ برے عمل سے رسوا ہو جاتا ہے۔ جس طرح چور کے پاس چوری کا مال نکلنے پر چوری کی معذرت اس کی تکذیب کرتی ہے اسی طرح قرآن پڑھنے والے کی معصیت اس کے عمل سے اس کی تکذیب کر دیتی ہے اور یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ قرآن پڑھنے سے اس کا ارادہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا نہیں تھا۔

۴۷۶۶- نیکوکار شخص کی مثال ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن نضر، علی بن بحر بن بری، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد ابن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ مزامیر آل داؤد کے بارے میں بات کرتے ہوئے ایک مرتبہ وہب بن منبہ نے فرمایا کہ

خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو خطاکاروں کی راہ نہیں چلتا اور برے لوگوں سے مجلس نہیں کرتا اور اپنے رب کی عبادت پر قائم رہتا ہے۔ اس کی مثال اس درخت کی ہے جو اپنے تنے پر قائم رہے اور اس میں پانی موجود ہو اور وہ پھل دیتا رہے اگر پھل نہ بھی دے تو سرسبزی پر قائم رہے۔

۴۷۶۷- نیکوکار شخص کی مثال ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن جعفر بن امین، خالد بن خداش محمد بن آتش، عمران بن عبدالرحمن، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی تو پتھر عورتوں کی طرح چیخیں گے اور حکمرانوں کے خون بہنے لگے گا۔

۴۷۶۸- مصیبت پہلے بڑی بعد میں چھوٹی ہوتی ہے ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن علی صائغ، محمد بن ابی عمر عدنی، فرج بن سعید، منصور ابن شیبہ مازنی، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ

ہر چیز ابتدا میں چھوٹی ہوتی ہے پھر بڑی ہوتی ہے سوائے مصیبت کے جو ابتدا میں بڑی ہوتی ہے اور پھر چھوٹی ہو جاتی ہے۔

۴۷۶۹- حضرت داؤد اور سائل کی حکایت ہمیں سلیمان نے علی بن مبارک، زید بن مبارک، محمد بن ثور، منذر بن نعمان، وہب کی سند سے بیان کیا کہ ایک سائل حضرت داؤد علیہ السلام کے دروازے پر کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے نبوت کے گھر اور رسالت کے معدن والو! کچھ ہمیں صدقہ دو اللہ تعالیٰ تمہیں اس تاجر کی طرح کا فائدہ دے جو اپنے اہل میں مقیم ہو۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کچھ دے دو، واللہ یہ کچھ زبور میں ہے۔

۴۷۷۰- دھوکے باز کی محبت کا بھروسہ نہیں ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے علی بن مبارک، زید بن مبارک، محمد بن ثور، منذر، وہب کی سند سے بیان کیا کہ جو شخص جھوٹ سے مشہور ہو اس جھوٹے کو صدقہ دینا جائز نہیں ہے اور جو شخص سچائی سے مشہور ہو اس کی گفتگو پر اعتماد کیا جا سکتا ہے جو شخص کثرت سے غیبت اور نفرت کرتا ہو اس کی خیر خواہی پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا، جو شخص گناہ اور دھوکے میں مشہور ہو اس کی محبت پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا، جو شخص اپنی قدر سے زیادہ ظاہر کرے اس کی قدر کا انکار کیا جاتا ہے اور کسی میں موجود ایسی چیز کی تحسین نہیں کی جاتی جس کی دوسرے میں برائی کی جاتی ہے۔

۴۷۷۱- زمزم کی فضیلت وکرامت ...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبدالجبار، داؤد بن عمرو، اسماعیل بن عیاش، عبداللہ بن عثمان بن خثیم کی سند سے بیان کیا کہ ایک دن ہمارے ہاں آئے اور انہوں نے سوائے ماء زمزم کے کسی اور پانی سے ...

نہ پانی پیا۔ ہم نے کہا میٹھا پانی کیوں استعمال نہیں کرتے؟ انھوں نے فرمایا میں ایسا نہیں ہوں کہ جب تک قبر میں ہوں وہی اور پانی استعمال کروں اور تمہیں پتہ ہے کہ ماء زمزم کیا ہے؟ یہ تو کتاب اللہ میں ہے کہ یہ کھانے کا کھانا اور مریض کی دوا ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں وہب کی جان ہے یہ ایک کتاب میں ہے جو شخص اس پر اعتماد کرے اور خوب سیر ہو کر پئے تو اس کی بیماری ختم ہو اور شفا حاصل ہو اور فرمایا کہ زمزم کو دیکھنا عبادت ہے اور اس سے گناہ دھل جاتے ہیں۔

۴۷۷۲- **بخت نصر کا مال** ہمیں سلیمان بن احمد نے محمود بن احمد بن فرج، عباس بن یزید، عبدالرزاق، بکار بن عبداللہ، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ

بخت نصر کو مسخ کر کے شیر بنایا گیا تو وہ درندوں کا سردار بنا اور پھر مسخ کر کے گدھ بنایا گیا تو وہ پرندوں کا سردار بنا، پھر مسخ کر کے بیل بنایا گیا تو وہ چوپایوں کا سردار بنا اس حالت میں بھی اس کی عقل انسانی قائم تھی اور حکومت کی تدبیر کر رہی تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹا دیا تو اس نے اللہ کی توحید کی دعوت دی اور کہا کہ آسمان کے خدا کے سوا سب خدا باطل ہیں بیکار کہتے ہیں کہ وہب سے پوچھا گیا کہ کیا یہ مؤمن مرا تھا؟ انھوں نے کہا کہ میں نے اہل کتاب کو اس میں اختلاف کرتے پایا بعض نے کہا کہ موت سے پہلے ایمان لے آیا تھا اور بعض نے کہا کہ اس نے انبیاء کرام کو قتل کیا بیت المقدس کو تباہ کیا۔ اللہ کی کتاب کو جلایا تھا اس لئے اس کی توبہ قبول نہیں ہوئی۔

۴۷۷۳- **ایک بستی کا حال** ہمیں عمر بن احمد نے شاہین، محمد بن ابی اسماعیل شعرانی، یحییٰ بن عبدالباقی، علی بن حسن، عبداللہ بن اخی وہب، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ ایک شخص ایک بستی میں گیا اور اس نے تین دن تک ان سے کھانا مانگا مگر کسی نے کھانا نہیں دیا چوتھے دن وہ مر گیا اس کے مرنے کے بعد لوگوں نے اس کی تجہیز و تکفین کی اور اسے دفن کر دیا تو صبح کو خواب میں اسے کفن اور ایک تحریر موجود تھی کہ تم نے اس زندہ کو قتل کر دیا اور میت کے ساتھ مہربانی کی۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے وہ بستی دیکھی ہے اس میں وہی شخص نہ تھا مگر مہمان خانہ موجود تھا۔

۴۷۷۴- **تحفہ آیا حق گیا** ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن سہل بن عسکر، عبدالرزاق، بکار، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ جب دروازے سے تحفہ داخل ہو تو صحن سے حق نکل جاتا ہے۔

۴۷۷۵- **ایک نبی اور عابد کی گفتگو** ہمیں آجری نے عبداللہ بن محمد العطشی، ابراہیم بن جنید، ابراہیم بن سعید، عبدالمنعم بن ادریس، عبدالصمد، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

ایک نبی کا گزر ایک عابد پر سے ہوا جو پہاڑ کے غار میں تھا وہ اس کے پاس گئے اور اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا تو اللہ کے نبی نے پوچھا اے اللہ کے بندے تم کب سے اس غار میں ہو؟ اس نے جواب دیا کہ تین سو سال سے پوچھا کہ کہاں سے کھاتے ہو؟ اس نے کہا درختوں کے پتے۔ پوچھا کہ پیتے کہاں سے ہو؟ جواب دیا چشموں سے پانی سے، انھوں نے پوچھا سردی میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا اس پہاڑ کے نیچے رہتا ہوں۔ انھوں نے پوچھا عبادت کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا بیت المقدس میرا صبر تو میرے اس دن میں ہے رات تک اور گزشتہ دن گزر چکا کل نہیں آیا۔ یہ سن کر وہ نبی بڑے حیران ہوئے اور اس کے اس قول کی محنت سے متعجب ہوئے کہ میرا صبر تو دن میں ہی ہے رات تک۔

۴۷۷۶-خواہشات کو دبانا۔ ہمیں ابوبکر آجری نے عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، ابراہیم بن سعید، عبدالمنعم، عبدالصمد، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ

ایک شخص سے اس کے استاد نے پوچھا کیا تو عورت اور جانور میں فرق کرتا ہے جب تو انھیں ایک ساتھ دیکھے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ اس نے پوچھا کیا دینار اور کنکریوں میں فرق کرتا ہے جب تو انھیں ایک ساتھ دیکھے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ استاد نے کہا اے میرے بیٹے! تو نے خواہش کو خود سے کاٹا نہیں مگر تو نے اسے بچالیا ہے۔

۴۷۷۷-دین کے تین نواحی (متعلقات)۔ ہمیں ابوبکر آجری نے عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، محفوظ بن فضل بن عمر، غوث بن جابر، بن غیلان بن منبہ عقیل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

دین کے تین متعلقات پر عمل کرو دین کے تین متعلقات (نواحی) ہیں جو کہ اعمال کو جمع کرتا ہے اس شخص کے لئے جو نیک اعمال جمع کرنا چاہے۔ پہلا ان میں سے یہ ہے کہ تو اللہ کی بے شمار نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لئے عمل کرے چاہے وہ نعمتیں ظاہری ہوں یا باطنی نئی ہوں یا پرانی، حالیہ ہوں یا گذر چکیں۔ دوسرا یہ ہے کہ اس جنت میں رغبت رکھے جسکا نہ کوئی مول ہے نہ مثل اور اس سے صرف بے وقوف ہی بے رغبت ہوسکتا ہے تیسرا یہ ہے کہ جہنم سے فرار ہونے اور بچنے کے لئے اعمال کرے کیونکہ جہنم کو نہ کوئی برداشت کرسکتا ہے اور نہ کسی میں اس کی طاقت ہے۔ اس کی مصیبت جیسی کوئی مصیبت نہیں اور اس جیسا کوئی رنج نہیں، اس کی خبر بڑی اور حال بہت سخت ہے اس کی رسوائی ذلت کن ہے اس سے دور بھاگنے میں غفلت یا اللہ کی اس سے پناہ مانگنے سے غفلت صرف احمق، بے وقوف اور خسارے والا شخص ہی کرسکتا ہے۔ جسکی دنیا بھی برباد اور آخرت بھی تباہ۔ یہی کھلا خسران ہے۔

۴۷۷۸-جنت کی چابی لا الہ الا اللہ ہے مگر...... ہمیں ابواحمد محمد بن احمد نے عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحٰق بن راھویہ، عبدالملک بن محمد زماری، محمد بن سعید بن زمانہ عن ابیہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

وہب بن منبہ سے سوال کیا گیا کہ کیا جنت کی چابی لا الہ الا اللہ نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں، لیکن کوئی چابی ایسی نہیں جس کے دندانے نہ ہوں لہذا جو دندانے والی چابی لائے گا دروازہ کھولے گا ورنہ نہیں (دندانوں سے مراد عمل صالح ہے)

۴۷۷۹-ایک ظالم بادشاہ کا انجام...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن سہل، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

ایک شہزادہ سوار ہو کر نکلا وہ نشے میں تھا، اس لئے گھوڑے سے گر گیا اور اس نے اس کی گردن کچل دی، لہذا وہ بادشاہ سخت غصہ میں آ گیا اور اس نے قسم کھائی کہ وہ اس بستی والوں کو ہاتھیوں گھوڑوں اور آدمیوں کی مدد سے تہس نہس کرا ڈالے گا چنانچہ اس نے اپنے ہاتھیوں اور آدمیوں کو شراب پلائی اور حکم دیا کہ پہلے ہاتھیوں سے ان پر حملہ کرنا اور پھر اگر ہاتھی چوک جائیں تو گھوڑوں سے اور پھر آدمیوں سے حملہ کر کے انھیں تہس نہس کردیا۔

ادھر ان بستی والوں کو علم ہوگیا انھوں نے اللہ تعالیٰ سے خوب عاجزی اور گڑگڑا کر شہر سے باہر نکل کے دعا کی۔ دعا قبول ہوگئی اور آسمان سے ایک شہسوار نازل ہوا جو ان ہاتھیوں اور گھوڑوں کے درمیان اترا چنانچہ ان میں بھگدڑ مچ گئی ہاتھیوں نے گھوڑوں کو اور گھوڑوں نے انسانوں کو کچل دیا اور اس طرح وہ ظالم بادشاہ اپنے گھوڑوں ہاتھیوں اور فوج سمیت ہلاک ہوگیا۔

۴۷۸۰-اللہ تعالیٰ کا بیت المقدس کے ٹیلے سے خطاب ہمیں میرے والد نے اسحٰق، محمد، عبدالرزاق، منذر بن نعمان، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کی چٹان سے فرمایا کہ میں تجھ پر اپنا عرش رکھوں گا اور اپنی مخلوق کا حشر بپا کروں گا اور اس دن داؤد علیہ السلام گھوڑے پر سوار تیرے پاس آئیں گے۔

۴۷۸۱-وہب بن منبہ کی انکساری ... ہمیں ابوحامد جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن رافع، ابراہیم بن خالد، عمر بن عبید، سماک بن فضل وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ

میں اپنے اخلاق کو کھوجتا ہوں اور ان میں کوئی ایسی چیز نہیں جو مجھے اچھی لگے۔

۴۷۸۲-عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ہمیں ابوحامد نے اسحٰق بن منصور اور محمد بن سہل، عبدالرزاق عن ابیہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ کبھی کبھار میں فجر کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھتا ہوں۔

۴۷۸۳-حضرت نوح علیہ السلام کا حسن و جمال ...... ہمیں حسن بن محمد نے یعقوب بن عبدالرحمٰن جصاص، یوسف بن حسن نے اپنی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

حضرت نوح علیہ السلام اپنے زمانے کے سب سے خوبصورت انسان تھے لیکن وہ نقاب پہنا کرتے تھے چنانچہ ان کی کشتی میں بھوک سے لوگ بیتاب ہو گئے تو انھوں نے اپنا جمال نقاب ہٹا کر دکھایا لوگوں کی بھوک ختم ہوگئی۔

۴۷۸۴-دنیا سے محبت کرنے والا مصیبت پر زیادہ روتا ہے.... ہمیں حسن بن محمد نے محمد بن احمد بن منصور، ابراہیم بن خالد، عمر بن عبدالرحمٰن بن مہرب کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے خطاب فرمایا کہ میں سچ کہتا ہوں کہ جو شخص مصیبت پر بہت زیادہ جزع فزع کرتا ہے روتا پیٹتا چلاتا ہے وہ دنیا سے شدید محبت کرنے والا ہوتا ہے۔

۴۷۸۵- چھ خصائل پر خوشخبری ہمیں ابواحمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ عدنی، اسماعیل بن سعید کسائی، کثیر بن ہشام جعفر بن برقان کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس نے دوسرے کا عیب دیکھ کر اپنے عیب پر غور کیا اور جس نے کمزوری مسکنت نہ ہونے کے باوجود تواضع اختیار کیا اور کمزور اور بے بس لوگوں پر رحم کرے اور اس مال سے صدقہ کرے جو اس نے گناہ کئے بغیر جمع کیا ہو۔ اور اہل علم و حکمت کی مجالس میں بیٹھے اور عمر زیادہ ملنے کے باوجود بدعت کی طرف مائل نہ ہو۔

۴۷۸۶-حضرت داؤد سے اللہ تعالیٰ کا کلام ہمیں میرے والد نے احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن الفرات، سیار، جعفر، عبدالصمد بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا کہ

میں نے آل داؤد کی باسی میں زبور میں پڑھا کہ اے داؤد کیا تمہیں معلوم ہے پل صراط سے کون لوگ جلدی گزریں گے؟ وہ لوگ جو میرے فیصلوں پر راضی ہوں اور ان کی زبان میرے ذکر سے تر ہو۔ کون سے فقراء افضل ہیں جو میرے فیصلوں اور میری تقسیم پر راضی ہوں اور میرے کئے ہوئے انعامات پر شکر گزار ہوں۔ کن مومنوں کا مرتبہ میرے ہاں بلند ہے؟ وہ لوگ جب خرچ کریں تو بچائے

ہوئے مال سے زیادہ اس پر خوش ہوں۔

۴۷۸۷- پچاس سال کی عبادت کی حیثیت۔ ہمیں محمد بن احمد بن ابان حن ابیہ عبداللہ بن محمد، حجاج، عبداللہ بن عمر بن ابراہیم بن کیسان، عبداللہ بن صفوان (یہ وہب کے نواسے ہیں) کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا کہ ایک عابد نے پچاس سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے الہام کیا کہ میں نے تجھے بخش دیا۔ اس نے کہا کیسے بخش دیا حالانکہ میں نے تو کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی گردن میں پسینے کو حکم دیا جس نے اسے ایسا بے چین کیا کہ نہ یہ سو سکا اور نہ ہی نماز پڑھ سکا پھر جب اسے سکون ہوا تو وہ سو گیا۔ اس کے بعد ایک فرشتہ اس کے پاس آیا تو اس نے شکوہ کیا کہ پسینے سے مجھے اتنی تکلیف ہوئی؟ فرشتے نے کہا تمہارا رب یہ کہتا ہے کہ اس پسینے کی تکلیف کے بعد تمہیں جو سکون ملا وہ تمہاری پچاس سال کی عبادت کا بدلہ تھا۔

۴۷۸۸- تین نعمتیں جو تمام نعمتوں کی اصل ہیں۔ ہمیں میرے والد نے احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، عبداللہ بن محمد بن عون روں بن عبدالرحمن شیخ من تمیم کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا کہ

نعمتوں کی اصل بنیاد تین نعمتیں ہیں پہلی اسلام کی نعمت کہ جس کے بغیر کوئی نعمت تمام نہیں ہو سکتی۔ دوسری عافیت کی نعمت کہ جس کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں۔ تیسری دولت کی نعمت کہ اس کے بغیر زندگی تمام نہیں ہوتی۔

۴۷۸۹- ایک مجذوم کا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا۔ ہمیں میرے والد نے احمد، ابوبکر، حسن بن یحییٰ بن کثیر عنبری، خزیمہ ابومحمد العابد کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہب بن منبہ کا گزر ایک نابینا چلنے پھرنے سے معذور، مجذوم (کوڑھ کے مرض میں مبتلا) جس کا جسم گل رہا تھا کے پاس سے ہوا تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا وہب نے اس سے پوچھا کہ اللہ کی کونسی نعمت تیرے پاس رہ گئی ہے جس کا تو شکر ادا کر رہا ہے۔ اس نے کہا کہ شہر والوں پر نظر ڈالو کہ ان کی تعداد کتنی زیادہ ہے؟ میں اللہ کا شکر ادا کیوں نہ کروں کہ اس پورے شہر میں اللہ کو میرے سوا کوئی نہیں پہچانتا۔

۴۷۹۰- مؤمن کی صفات۔ مجھے میرے والد نے احمد، ابوبکر علی بن ابی جعفر، عبداللہ بن ابی صالح، نافع بن یزید، عامر بن مرہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ مؤمن کسی سے ملتا اس لئے کہ علم حاصل کرے چپ اس لئے رہتا ہے تاکہ محفوظ رہے اور بولتا اس لئے ہے کہ سمجھائے اور تنہا اس لئے ہوتا ہے تاکہ نعمت حاصل کرے۔

۴۷۹۱- مؤمن کی صفات۔ ہمیں میرے والد نے احمد، ابوبکر محمد بن حسین، ولید بن صالح، ابوکثیر یمانی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا کہ

مؤمن فکر کرنے والا نصیحت لینے والا سرزنش کھانے والا ہے جب فکر کرتا ہے تو اسے سکون ملتا ہے نصیحت لیتا ہے تو قربت (الہیہ) سے سرفراز ہوتا ہے اور جب اسے سرزنش ہوتی ہے تو وہ برائی چھوڑ دیتا ہے جب سکون ملتا ہے تو وہ تواضع اختیار کرتا ہے قناعت کرتا ہے کوئی اہتمام نہیں کرتا خواہشات کو چھوڑ کر آزاد ہو جاتا ہے حسد چھوڑتا ہے تو اس کے لئے محبت ظاہر ہو جاتی ہے فنا ہونے والی ہر چیز سے بے رغبت ہوتا ہے تو اس کی سمجھ میں آتی ہے اس کا دل اس کے ہم وفکر سے متعلق ہوتا ہے اور اس کی فکر معاد (آخرت) سے متعلق ہوتی ہے جب اہل دنیا اپنی دنیا سے خوش ہوتے ہیں تو یہ خوش نہیں ہوتا بلکہ اس کا رنج ہمیشہ قائم رہتا ہے اور یہ رنجیدہ ہی رہتا ہے اسے خوشی اس وقت ہوتی ہے جب دوسری آنکھیں سو رہی ہوتی ہیں اور یہ کتاب اللہ کی تلاوت کر کے اسے دل پر اتارتا ہے اور اس کا دل

بھی ڈر جاتا ہے اس کی آنکھیں بوجھل ہو جاتی ہیں اللہ تعالیٰ اس کی رات کو تلاوت میں گزار دیتا ہے اور دن و تنہائی میں اپنے گناہوں کی فکر میں اسے لگا دیتا ہے اور اپنے اعمال اسے چھوٹے نظر آتے ہیں۔

وہب کہتے ہیں کہ ایسے شخص کو ساری مخلوق کے سامنے آواز دی جائے گی کہ اے معزز انسان اٹھ اور جنت میں داخل ہو جا۔

٤٧٩٢-سلیمان بن عبدالملک کا واقعہ ہمیں ابو محمد بن احمد بن ابان نے اپنے والد عبداللہ بن عبید ابو عبداللہ بن ادریس، ابوزکریا تیمی کی سند سے بیان کیا ہے کہ

سلیمان بن عبدالملک مسجد حرام میں موجود تھا اس کے پاس وہاں ایک منقش پتھر لایا گیا (جس پر لکھا تھا) اس کو پڑھنے کے لئے وہب بن منبہ کو لایا گیا اس پر لکھا ہوا تھا کہ اے ابن آدم اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ تیری عمر کتنی باقی ہے تو تو لمبی امیدوں سے بے رغبت ہو جائے اور زیادہ عمل کرے اور اپنی حرص اور بہانے کم کرے۔

تجھے کل ندامت پیش آنے والی ہے تیرے قدم لڑکھڑانے والے ہیں تیرے اہل و عیال تجھے حوالے کرنے والے ہیں اور تجھے تیرا باپ اور پرورش کرنے والے چھوڑنے کو ہیں تو آپ دنیا میں واپس جانے کا نہ ہی تیرے اعمال میں اضافہ ہوگا قیامت کے لئے ندامت اور حسرت پیش آنے سے پہلے عمل کر۔ یہ سن کر سلیمان بہت زیادہ رویا۔

٤٧٩٣-لوگ نیک کہنے لگیں تو ہلاکت ہے۔ ہمیں محمد بن علی نے احمد بن علی بن مثنیٰ نے ابراہیم بن سعید، عبدالرحمن ثوری کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا کہ

جب لوگ تمہیں نیک کہنے لگیں تو تمہارے لئے ہلاکت ہے۔

٤٧٩٤-نیک عمل شہرت کئے بغیر کرو۔ ہمیں سلیمان بن احمد نے عبید بن محمد کشوری، ہمام بن سلمہ بن عقبہ، غوث بن جابر، عقیل بن معقل کی سند سے وہب کا قول بیان کیا کہ

اے میرے بیٹے! تنہائی میں اخلاص کے ساتھ نیک عمل کرو تو اللہ تعالیٰ سب کے سامنے اس کی تصدیق کرے گا اس لئے کہ جس نے بھلائی کا کام کیا اور اسے چھپایا تو اس نے اس عمل کو اس کی جگہ اور ٹھکانے پر پہنچا دیا اور جس نے نیک عمل کیا اور سوائے اللہ کے اس پر کوئی مطلع نہیں ہوا تو اس پر وہ مطلع ہو چکا جو اس کے لئے کافی ہے اور اس نے اسے حفاظت کرنے والے کے حوالے کر دیا ہے وہ اس کا اجر ضائع نہیں کرے گا لہٰذا تم جو نیک عمل کرتے اس کا راز اللہ کو دے دو اس کے ضائع ہونے کا خوف مت کرو نہ یہ کہ کوئی اس پر ظلم کرے گا یا نقصان پہنچائے گا اور یہ بھی مت گمان کرو کہ علم کھلا نیک عمل کرنا چھپ کر کرنے سے زیادہ کامیابی والا ہے۔

علانیہ عمل اور خفیہ عمل کی مثال ایسی ہے جیسے درخت کے پتے اور اس کی مثال علانیہ عمل پتا ہے اور خفیہ عمل اس کا رس اگر درخت کا رس خراب ہو جائے تو وہ درخت تباہ ہو جائے پتے بھی پھل بھی۔ اس لئے درخت اپنا پھل اس خفیہ رس کی وجہ سے دیتا۔ بیکا اسی طرح دین بھی اس وقت تک سلامت ہے جب تک نیک عمل خفیہ ہو اور اس کا اعلان اللہ تعالیٰ علانیہ کرے۔ علانیہ عمل خفیہ نیک عمل کے ساتھ پھلوں کو درخت کے اس کی طرح فائدہ دیتا ہے اور اگر اس کی زندگی اس کی وجہ سے ہے تو اس کی شاخیں اس کی زینت اور خوبصورتی ہیں۔

لہٰذا اگر خفیہ نیک عمل دین کا حصہ ہیں تو علانیہ عمل اسے مزین کرتے اور خوبصورت بناتے ہیں جب کہ مومن اس کے عمل سے رب تعالیٰ کی رضا کے سوا کچھ نہ چاہتا ہو۔

۴۷۹۵-کفر کے چار ارکان ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے علی بن اسحٰق، حسین مروزی، ھیثم بن جمیل، صالح مری، ابان کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ میں نے حکمت میں پڑھا تھا کہ کفر کے چار ارکان ہیں۔ غصہ، خواہش، لالچ، خوف۔

۴۷۹۶-دعا مانگنے کے اوصاف ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم ختلی، عبداللہ بن محمد بن عقبہ، صلت بن حکیم، عمران کی سند سے وہب کا قول نقل کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ جب تو مجھ کو پکارے تو پہلے خوف زدہ اور ھیبت میں جھکا ہوا اپنے چہرے کو مٹی سے آلودہ کر اور اپنے مکرم اعضاء سے سجدہ کر اور جب مجھ سے مانگنے لگے تو دل کی خشیت اور خوف کے ساتھ مانگ اور مجھ سے زندگی کے دنوں میں ڈر اور جاہل کو میری نعمتوں کے بارے میں بتا اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ وہ گمراہی میں نہ پڑیں کیونکہ میری پکڑ بڑی دردناک سخت ہے۔

۴۷۹۷-آٹھ ہزار دنیائیں ... ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے احمد بن یحییٰ حلوانی، عبدالملک بن عبدالعزیز نسائی، حماد بن سلمہ، ابو سنان کی سند سے وہب کا قول نقل کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ کے لئے آٹھ ہزار جہاں (دنیا) ہیں اور یہ دنیا ان میں سے ایک جہاں ہے اور کھنڈرات میں موجود عمارت صحراء کے ٹیلوں کی طرح ہوتی ہے۔

۴۷۹۸-علم حاصل کرنا بغیر عمل کے بیکار ہے۔ ہمیں محمد بن احمد نے حسن بن محمد، ابوزرعہ، عبدالحمید بن موسیٰ بن خلف عن ابیہ، مالک بن دینار کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ اے ابن آدم تیرے لئے اس میں کوئی بھلائی نہیں کہ تو اس بات کو جان لے جسے تو نہیں جانتا اور جو جانتا ہے اس پر عمل نہ کرے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص ایندھن کے لئے لکڑیوں کا بڑا گٹھا جمع کرے اور اسے اٹھا نہ سکے اور دوسرا گٹھا بھی اور بنا لے۔

۴۷۹۹-اھل نار اور ننگوں کو کپڑے دینا۔ ہمیں محمد بن احمد نے حسن بن محمد، ابوزرعہ، سعید بن اسد، ضمرہ، رجاء یعنی ابن ابی سلمہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

اھل نار اور ننگوں کو کپڑے دوان کے لئے بہتر ہے اور انہیں زندگی اور موت دوان کے لئے بہتر ہے۔

۴۸۰۰-بھکاری کے لئے حضرت داؤد کی بددعا ہمیں محمد بن علی نے محمد بن حسن بن قتیبہ، داؤد بن زہیر بن مصبح، حفص بن میسرہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا فرمائی اے اللہ! جو فقیر کسی مالدار سے مانگے تو اس سے روک دے اور میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ جب یہ شخص مجھ سے مانگے تو تو قبول نہ کر اور تجھ سے کچھ مانگے تو تو مت دے۔

۴۸۰۱-مساکین کی فضیلت ... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم، احمد بن اصرم، محمد بن یحییٰ اصرم بن حوشب، ابو عمر صنعانی، ابراہیم بن فارس کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا کہ اپنا ہاتھ مساکین کے پاس بناؤ (انہیں خود دو) کیونکہ قیامت میں ان کے پاس سلطنت ہوگی۔

۴۸۰۲- **علم کے باوجود عمل نہ کرنے والے کی مثال** ہمیں محمد بن علی نے عباس بن زیادہ بن طفیل محمد ابن ابی سری، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ جو شخص علم رکھنے کے باوجود عمل نہ کرے، اس کی مثال ایسے ہے جیسے کسی طبیب کے پاس دوا موجود ہو مگر وہ کسی کو علاج کے لئے نہ دے۔

۴۸۰۳- **چغلخوری کا اختیار نہ کریں** ہمیں محمد بن علی نے محمد بن حسن بن قتیبہ، نوح بن حبیب اخیر، موسیٰ الفضل بن عیاش کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں وہب بن منبہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے آ کر انھیں کہا کہ فلاں آپکو گالیاں دے رہا تھا، وہب کو اس بتانے والے پر غصہ آ گیا، فرمانے لگے کہ شیطان کو تیرے علاوہ کوئی قاصد نہیں ملا تھا۔

میں وہیں بیٹھا ہوا تھا کہ وہ گالیاں دینے والا شخص آیا اس نے حضرت وہب کو سلام کیا انھوں نے اسے جواب دیا اور ہاتھ بڑھا کر مصافحہ کیا اور اسے اپنے پہلو میں بٹھایا۔

۴۸۰۴- **دین کی تدبیر اختیار کرو رزق خوب آ جائے گا** ہمیں محمد بن علی نے ابوالعباس بن قتیبل، محمد بن متوکل، نضر بن محرز، ابن جریج، طاؤس کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ اے ابن آدم دین کے لئے تدبیر اختیار کر تیرا رزق تو تیرے پاس آ ہی جائے گا۔

حضرت وہب نے بعض صحابہ سے بھی نقل کی ہے جن میں حضرت ابن عباس، جابر، اور نعمان بن بشیر شامل ہیں اور ابوہریرہ، معاذ بن جبل اور ان کے بھائی اور طاؤس سے روایت کی ہے اور وہب سے تابعین میں عمر بن دینار، عبدالعزیز بن رفیع، وہب بن کیسان، زید بن اسلم، موسیٰ بن عقبہ، عطاء بن سائب عمار الدھنی محمد بن جحادہ، ابان بن ابی عیاش نے روایت کیا ہے

۴۸۰۵- **حدیث رسول ﷺ** ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن حسن بن کیسان، ابوحذیفہ، سفیان، ابوموسیٰ، وہب بن منبہ، حضرت ابن عباس کی سند سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کیا ہے۔

فرمایا کہ جو دیہات میں رہتا ہے جفاکش ہوتا ہے اور جو شکار کے پیچھے جائے غافل ہوتا ہے اور جو بادشاہ کے پاس جائے فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے۔[1]

۴۸۰۶- **محرم عورت سے بدکاری کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا** ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے یحییٰ بن موسیٰ بنی ہاشم، یحییٰ بن حسان، ہشام بن سلیمان مخزومی، سفیان ثوری، ابوموسیٰ وہب بن منبہ حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنی محرم خواتین سے بدکاری کرے وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔[2]

اس امت کے بدترین لوگ تاجر ہیں

۴۸۰۷- ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے حسین بن حفص، سفیان ابوموسیٰ یمانی، وہب بن منبہ، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "مجھے رحم کرنے اور جنگ کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے نہ کہ تاجر اور کاشتکار بنا کر" سنو اس امت کے بدترین لوگ تاجر اور کاشتکار ہیں سوائے ان کے جنھوں نے اپنے نفس پر تنگی کی۔[3]

---

[1] سنن ابی داؤد ۲۸۵۹ وسنن الترمذی ۲۲۵۶ وسنن النسائی ۷/۱۹۵ ومسند الامام احمد ۱/۳۵۷ والتاریخ الکبیر ۹/۶۰ وکشف الخفا ۲/۳۵۰ واتحاف السادۃ المتقین ۱/۳۸۹ ۶/۱۲۵ والدر المنثور ۳/۲۹۹ ومشکاۃ المصابیح ۳۷۰۱

[2] تاریخ بغداد ۱۲/۱۹۷ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۷۵ ومجمع الزوائد ۶/۲۶۹ ۲۶۹ وکنز العمال ۱۳۰۲۲

[3] تاریخ اصبہان للمصنف ۲/۳۱ وکنز العمال ۱۰۰۵۰

۴۸۰۸- حضرت ابوبکر اور عمر اسلام کی سماعت اور بصارت ہیں ہمیں احمد بن اسحاق نے محمد بن عباس بن ایوب، حسن بن عرفہ، ولید بن فضل عنزی، عبداللہ بن ادریس عن ابیہ، وہب بن منبہ ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو مختلف شہروں میں اسلام کی دعوت دینے کے لیے بھیجا کرتے تھے، ایک صحابی نے عرض کی اگر آپ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو بھیج دیں تو میری ضرورت نہ رہے گی۔ اس لئے کہ حضرت ابوبکر وعمر اسلام کے لئے ایسے ہی ہیں جیسے انسان کے لئے کان اور آنکھ۔[1]

۴۸۰۹- نبی کریم ﷺ کے مرض وفات کا واقعہ ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن احمد بن براء، عبدالمنعم بن ادریس بن سنان عن ابیہ، وہب بن منبہ، حضرت جابر بن عبداللہ اور ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

جب سورت "اذا جاء نصر اللہ والفتح" نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے جبریل میری وفات کی آواز لگ گئی۔ جبریل نے فرمایا آخرت آپ کے لئے دنیا سے بہتر ہے اور عنقریب آپکا رب عطا کرے گا تو آپ راضی ہو جائیں گے تو نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا کہ نماز کے لئے اذان دیں چنانچہ مہاجرین وانصار مسجد میں جمع ہو گئے آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور پھر منبر پر بیٹھ کر خطبہ دیا جس سے لوگوں کے دل بیٹھ گئے اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا

میں تم میں کیسا نبی تھا؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اچھے نبی تھے، آپ ہمارے لئے مہربان باپ اور شفیق بھائی کی طرح تھے، آپ نے اللہ تعالیٰ کے پیغامات پہنچا دیئے اور ہم تک وحی پہنچا دی اور اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ دعوت دی، اللہ تعالیٰ آپکو ہماری طرف سے اچھی جزاء عطا فرمائے جو وہ اپنے نبی کو اس کی امت کی طرف سے کرتا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔

مسلمانوں کی جماعت! میں تمہیں اللہ کے واسطے سے اور اس حق کے واسطے سے جو میرا تم پر ہے کہتا ہوں کہ میری طرف سے کسی سے کوئی زیادتی ہوئی ہو تو قیامت میں بدلہ لینے سے پہلے ہمیں لے لے لیکن کوئی شخص کھڑا نہ ہوا آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ فرمایا، کوئی کھڑا نہ ہوا، پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک بوڑھا شخص کھڑا ہوا جنہیں عکاشہ کہا جاتا تھا وہ لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتا نبی کریم ﷺ کے سامنے آ کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اگر آپ ہمیں اللہ کا واسطہ نہ دیتے تو میں آگے سے کچھ نہیں کہتا لیکن ہم آپ کے ساتھ ایک غزوہ سے واپس ہو رہے تھے واپسی میں میری اونٹنی آپ کی اونٹنی کے برابر آ گئی میں اترا کہ آپ کی ران کا بوسہ لے لوں مگر آپ نے اچانک لکڑی اٹھائی اور وہ میرے پہلو میں چبھ گئی مجھے نہیں معلوم کہ وہ جان بوجھ کر تھا یا نادانستہ ہو گیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کے جلال کی پناہ لیتا ہوں کیا اللہ کا رسول جان بوجھ کر تجھے مارے گا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال کو حکم دیا جاؤ فاطمہ سے وہ لکڑی لے آؤ۔ حضرت بلال گئے اور دروازہ کھٹکھٹا کر بولے اے اللہ کے رسول کی بیٹی! آپ ﷺ کی وہ لکڑی دے دو۔ فاطمہ بولیں کہ اس لکڑی کی ضرورت کیا ہے نہ تو حج ہے اور نہ جہاد کا وقت؟ تو بلالؓ نے فرمایا کیا آپ کو علم نہیں رسول اکرم ﷺ دنیا اور ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں اب وہ قصاص دینا چاہتے ہیں۔ حضرت فاطمہ نے فرمایا کیا رسول اکرم ﷺ سے بھی کوئی انتقام لے گا یہ حسن حسین ہیں انہیں لے جاؤ اور اس سے کہو ان سے انتقام لے لے یہ دونوں نبی کریم ﷺ سے انتقام لینے نہیں دیں گے۔ بہر حال وہ واپس آئے اور وہ لکڑی آنحضرت ﷺ کے دست مبارک میں دے دی آپ ﷺ نے وہ لکڑی عکاشہ کو دے دی کہ انتقام لے لو۔

جب حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ نے دیکھا تو وہ دونوں کھڑے ہو گئے اور کہا اے عکاشہ ہم تیرے سامنے ہیں ہم سے بدلہ لے لے

[1] المجروحین ۳/ ۹۲

نبی کریم ﷺ سے نہ لے نبی کریم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا مرتبہ اور مقام پہچان لیا ہے تم دونوں جاؤ پھر حضرت علی کھڑے ہوئے اور فرمایا ہم زندہ ہیں نبی کے سامنے ہیں اور میرا دل نہیں مانتا کہ تو رسول اللہ سے بدلہ لے یہ میری پیٹھ اور پیٹ حاضر ہے مجھ سے اپنے ہاتھ سے بدلہ لے لے اور سو مرتبہ مار لے۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کو فرمایا اے علی اللہ نے تیری نیت اور تیرا مرتبہ دیکھ لیا ہے بیٹھ جاؤ پھر حضرت حسن اور حسین کھڑے ہو گئے اور کہا اے عکاشہ کیا تمہیں نہیں معلوم ہم رسول اکرم ﷺ کے نواسے ہیں ہم سے بدلہ لینا رسول اکرم ﷺ سے بدلہ لینے کے برابر ہے ہم سے بدلہ لے لو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے آنکھوں کی ٹھنڈک بیٹھ جاؤ اللہ تمہارا یہ کردار نہیں بھولے گا۔ پھر فرمایا: اے عکاشہ اگر مارنا ہے تو مار لے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ جس وقت مجھے لکڑی لگی تھی میرا پیٹ کھلا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا پیٹ کھول دیا مسلمان زور زور سے رونے لگے کہ کیا ہم عکاشہ کو نبی کریم ﷺ کے پیٹ پر مارتے دیکھیں گے؟ جب عکاشہ نے نبی کریم ﷺ کے پیٹ کی رنگت سفیدی دیکھی تو گویا وہ موقع کی تلاش میں تھے بس نہیں چلا کہ وہ چھلانگ مار کر جھپٹ لیتے انھوں نے آپ ﷺ کے پیٹ پر بوسہ لیا اور کہتے جاتے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کس کی مجال ہے جو آپ سے بدلہ لے نبی کریم ﷺ نے فرمایا یا تو مار لو یا معاف کر دو انھوں نے کہا میں نے آپ ﷺ کو قیامت میں اپنی معافی کی امید پر معاف کر دیا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ وہ جنت میں میرے کو دیکھے تو وہ اس بوڑھے کو دیکھ لے چنانچہ مسلمان کھڑے ہو کر عکاشہ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ لینے لگے اور مبارک ہو مبارک ہو، کہتے جاتے کہ تم نے بڑا بلند درجہ پا لیا ہے اور رسول اکرم ﷺ کا ساتھ پا لیا ہے۔ اسی دن نبی کریم ﷺ شدید بیمار ہو گئے اور اٹھارہ دن بیمار رہے لوگ عیادت کو آتے رہے۔

نبی کریم ﷺ پیر کے دن پیدا ہوئے، پیر کو ہی نبوت ملی اور پیر ہی کے دن آپ ﷺ کی وفات ہوئی، جب ہفتہ کا دن ہوا تو آپ ﷺ کی بیماری بڑھ گئی حضرت بلالؓ اذان دینے کے بعد دروازے پر آ کر بولے اے اللہ کے رسول آپ پر سلامتی ہو نماز کا وقت ہو گیا اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ حضرت فاطمہ نے فرمایا اے بلال رسول اکرم ﷺ اپنے آپ میں مشغول ہیں۔ بلال چلے گئے جب صبح کی روشنی ہوئی تو کہنے لگے نماز کے لئے اقامت بغیر اجازت اپنے آقا کی نہیں پڑھوں گا دوبارہ آئے اور کہا۔ اے اللہ کے رسول آپ پر سلامتی ہو نماز کا وقت ہو گیا: آپ ﷺ نے فرمایا اے بلال آ جاؤ اللہ کا رسول اپنے آپ میں مشغول ہے ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، بلال اپنے سر پر ہاتھ رکھے باہر آئے اور کہتے جاتے اے اللہ مدد کر، میری امید ٹوٹ گئی میری کمر ٹوٹ گئی میری کمر ٹوٹ گئی کاش میری ماں نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا کاش میں آج آپ ﷺ سے نہ ملا ہوتا۔

پھر انھوں نے حضرت ابوبکر کو رسول اکرم ﷺ کا حکم سنایا کہ آپ نماز پڑھائیں حضرت ابوبکر آگے بڑھے رقیق القلب انسان تھے۔ نبی کریم ﷺ کی جگہ خالی دیکھ کر برداشت نہ کر سکے اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ مسلمان چیخ کر رونے لگے آپ ﷺ نے یہ آوازیں سنیں تو پوچھوایا کہ یہ شور کیسا ہے؟ جواب ملا یہ آپ کی جدائی پر لوگوں کے رونے کی آوازیں ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت علی اور حضرت عباسؓ کو بلوایا اور ان کے سہارے سے مسجد میں تشریف لائے اور لوگوں کو مختصر سی دو رکعتیں پڑھائیں پھر اپنا چہرہ ان کی طرف کر کے ارشاد فرمایا کہ

مسلمانو! میں تمہیں اللہ کے حوالے کرتا ہوں تم اللہ تعالیٰ کی امید اور اس کی امان میں ہو اور اللہ تمہارا نگہبان ہے۔ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور میرے بعد اس کی فرمانبرداری کرنا میں اس دنیا کو چھوڑ رہا ہوں میرا آخرت کا پہلا دن اور دنیا کا آخری دن ہوگا۔ چنانچہ پیر کے دن مرض شدت اختیار کر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو حکم دیا کہ اچھی صورت اور اچھے حلیہ میں جا کر میرے حبیب اور دوست محمد ﷺ کی روح قبض کر لو۔ ملک الموت آئے اور ایک اعرابی کے روپ میں بیت نبوت کے دروازے پر کھڑے ہو گئے اور

آواز دی السلام علیکم اے اہل بیت نبوت، بیت رسالت اور فرشتوں کی آماجگاہ۔ تو حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ اسے جواب دو انھوں نے اسے کہا کہ اے آنے والے آپ کے آنے پر اللہ جزائے خیر دے۔ اللہ کے رسول اپنے آپ میں مشغول ہیں اس نے دوسری اور تیسری مرتبہ آواز دی اور یہی جواب اسے ملا تیسری مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے اس کی آواز سن لی اور پوچھا کون ہے؟ انھوں نے کہا کوئی شخص ہے آنے کی اجازت مانگتا ہے تیسری مرتبہ اس نے اس طرح اجازت مانگی کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور جسم میں سنسناہٹ دوڑ گئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا معلوم ہے یہ کون ہے؟ یہ لذات کو گرا دینے والا، جماعتوں کو جدا کر دینے والا، بیویوں کو بیوہ کرنے والا، اولاد کو یتیم کرنے والا، گھروں کو تباہ اور قبروں کی تعمیر کرانے والا ملک الموت ہے۔

اے ملک الموت اللہ تجھ پر رحم کرے اندر آجا ملک الموت اندر آیا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا ملنے آئے ہو یا روح قبض کرنے اس نے کہا کہ میں ملنے اور روح قبض کرنے آیا ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ میں آپکی اجازت سے گھر میں داخل ہوں اگر آپ ﷺ اجازت دیں تو ٹھیک ورنہ میں رب تعالیٰ کے پاس واپس چلا جاؤں۔ آپ ﷺ نے پوچھا اے ملک الموت میرے دوست جبریل کو کہاں چھوڑ آئے ہو؟ اس نے کہا کہ وہ آسمان دنیا پر ہیں اور فرشتے آپ کے بارے میں ان سے تعزیت کر رہے ہیں۔ اتنے میں فوراً ہی جبریل آئے اور آپکے سرہانے بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے جبریل یہ دنیا سے رخصتی کا وقت ہے بتاؤ میرے لئے اللہ کے ہاں کیا ہے؟ انھوں نے کہا اے اللہ کے حبیب آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ میں نے دیکھا کہ آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے فرشتے احترام اور خوشبو کے ساتھ صفیں بنائے کھڑے ہیں اور جنت کی حور آپ کے استقبال کے لئے زینت کئے ہوئے ہے آپ ﷺ نے فرمایا میرے رب کے ہی واسطے ساری حمد ہے۔ جبریل مجھے بشارت دو انھوں نے کہا کہ آپ پہلے شفاعت کنندہ ہیں اور پہلے وہ جس کی شفاعت قبول کی جائیگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے رب کے واسطے ہی ساری حمد ہے جبریل مجھے بشارت دو۔ جبریل علیہ السلام نے پوچھا میرے حبیب آپ کس بارے میں پوچھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سے اپنی فکر اور پریشانی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں کہ میرے بعد قرآن کون پڑھے گا؟ اور میرے بعد رمضان کے روزوں کا والی کون ہوگا؟ بیت اللہ کے حاجیوں کی دیکھ بھال کرنے والا کون ہوگا؟ اس منتخب شدہ امت کا رہبر و نگہبان کون ہوگا؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ کو خوشخبری ہو اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء اور ان کی امت پر جنت کو آپ اور آپ کی امت کے دخول سے پہلے حرام کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اب میرا دل مطمئن ہے اے ملک الموت آؤ اور دیئے گئے حکم کو پورا کرو۔

حضرت علیؓ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کی وفات کے بعد آپ کو غسل کون دے اور کون جنازہ پڑھائے؟ اور کون قبر میں اتارے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے علی! تم اور ابن عباس مجھے غسل دینا جبریل جنت سے حنوط لائیں گے اور جب چارپائی پر مجھے لٹا دو تو مسجد میں رکھ کر باہر چلے جانا سب سے پہلے مجھ پر رب تعالیٰ اپنے عرش سے جنازہ پڑھے گا اور پھر جبریل پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر دوسرے ملائکہ جماعتوں کی شکل میں پڑھیں اور پھر تم لوگ آکر صفیں بنا کر پڑھنا لیکن کوئی آگے نہ ہو۔ اتنے میں حضرت فاطمہ نے عرض کیا۔ آج تو جدائی ہے پھر میں آپ سے کب ملوں گی؟ فرمایا کہ حوض کوثر میں آنے والوں کو پانی پلا رہا ہوں گا وہاں ملنا پوچھا وہاں نہ ملیں تو؟ فرمایا میزان عدل کے پاس ملنا میں وہاں امت کی شفاعت کر رہا ہوں گا۔ پوچھا کہ اگر وہاں نہ ملیں تو؟ فرمایا کہ مجھے پل صراط پر ملنا میں وہاں رب کو پکار رہا ہوں گا کہ اے رب! میری امت کو آگ سے بچا۔

پھر ملک الموت قریب ہوا اور اس نے روح نکالنا شروع کی جب گھٹنے تک پہنچی تو آپ ﷺ کے منہ سے اوہ نکلا اور جب روح ناف تک پہنچی تو آپ نے واکرباہ، ہائے تکلیف فرمایا تو فاطمہ کہنے لگیں آج میری تکلیف آپ کی تکلیف ہے پھر جب روح حلق تک پہنچی تو آپ ﷺ نے جبریل سے فرمایا جبریل موت کی کڑواہٹ بڑی سخت ہے جبریل نے اپنا منہ دوسری طرف کر لیا آپ ﷺ

نے پوچھا جبریل میری طرف دیکھنے کو ناپسند کر رہے ہو؟ جبریل نے کہا! اے اللہ کے رسول آج کس میں طاقت ہے کہ وہ آپ کی جانب دیکھ سکے اور آپ سکرات الموت میں مبتلا ہیں۔ اتنے میں روح پرواز کر گئی حضرت علی نے غسل دیا ابن عباس پانی ڈال رہے تھے اور جبریل ان دونوں کے ہمراہ تھے پھر جنازے کی چارپائی مسجد میں رکھ دی گئی اور پھر سب سے پہلے رب تعالیٰ نے آپ پر نماز جنازہ پڑھی پھر جبریل پھر میکائیل پھر اسرافیل اور پھر ملائکہ کی مختلف جماعتوں نے نماز جنازہ پڑھی۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کی آوازوں کی بھنبھناہٹ تو سنی مگر کوئی شخص نظر نہیں آیا۔ پھر ایک ندائے غیبی سنی کوئی کہہ رہا تھا۔ اے لوگو اللہ تم پر رحم کرے مسجد میں داخل ہو جاؤ اور اپنے نبی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کی ہدایات کے مطابق ہم نے صفیں بنائیں اور جبریل علیہ السلام کی تکبیر پر جنازہ پڑھی ہم میں سے کوئی آگے نہیں ہوا تھا پھر قبر میں حضرت علی حضرت ابوبکر ابن عباس اترے یوں آپ ﷺ کی تدفین کر دی گئی۔

تدفین کے بعد حضرت فاطمہ نے حضرت علی سے کہا کہ کیا تم نے رسول اکرم ﷺ کو دفن کر دیا انھوں نے کہا ہاں حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ آج تمہارے دلوں نے رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالنا کیسے گوارا کر لیا یہ کہہ کر وہ رونے لگیں اور کہتی جاتیں۔ اے ابا جان! آج جبریل کا رابطہ ہم سے ٹوٹ گیا جبریل آپ کے پاس آسمان سے وحی لے کر آتے تھے۔[1]

۴۸۱۰- **کعبہ سے تصویروں کا مٹانا** ...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، اسماعیل بن عبدالکریم بن معقل، ابراہیم بن عقیل بن معقل بن منبہ، حضرت جابر بن عبداللہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

فتح مکہ میں نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطابؓ کو حکم دیا کہ خانہ کعبہ میں جتنی تصویریں ہیں سب مٹا دی جائیں چنانچہ انھوں نے تمام تصویریں مٹا دیں اور نبی کریم ﷺ سب تصویریں مٹنے سے پہلے خانہ کعبہ میں داخل نہیں ہوئے۔

۴۸۱۱- **منافق کی موت کی پیشن گوئی** ...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، اسماعیل بن عبدالکریم، ابراہیم بن عقیل عن ابیہ، وہب بن منبہ حضرت جابر کی سند سے بیان کیا کہ

صحابہ کرام ایک غزوے سے جو کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ہوا تھا (واپس آ رہے تھے) کہ ایک زبردست ہوا چلی جس سے لوگ ریت میں دب گئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہوا کسی منافق کی موت کا اشارہ ہے حضرت جابر کہتے ہیں کہ ہم جب مدینہ پہنچے تو پتہ چلا کہ ایک بہت بڑا منافق مر گیا۔[2]

۴۸۱۲- ہمیں سلیمان بن احمد نے ابراہیم بن محمد بن برہ صنعانی، محمد بن عبدالرحیم بن شروس صنعانی، عبداللہ بن یحییٰ القاص، وہب بن منبہ، حضرت نعمان بن بشیر کی سند سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ رقیم کا ذکر کرتے ہوئے فرما رہے تھے کہ تین افراد ایک غار میں تھے کہ پہاڑ کا تودہ غار کے دہانے پر گر گیا۔

اس کے بعد حدیث غار مکمل بیان کی ہے۔

۴۸۱۳- ہمیں سلیمان بن احمد نے ابراہیم بن محمد بن برہ، محمد بن عبدالرحیم، ریاح بن زید، عبداللہ بن سعید بن ابی عاصم کی سند سے اور ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ، نعمان بن بشیر کی سند سے بھی یہی حدیث بیان کی۔

---

[1] ۴۸۱۰) اتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۲۹۳. تنزیہ الشریعۃ لابن عراق (۲/۳۳۶)

[2] مسند الامام احمد ۳/۳۴۱

۴۸۱۴- اللہ تعالیٰ کتنے پردوں میں ہے ۔ ہمیں سلیمان بن احمد نے اپنی سند سے اور سلیمان بن احمد نے مقدم بن داؤد، اسد بن موسیٰ یوسف بن زیاد، عبدالمنعم بن ادریس عن ابیہ، وہب بن منبہ، حضرت ابوھریرہؓ کی سند سے بیان کیا کہ

ایک یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے سوال کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کے علاوہ کسی اور چیز کا مخلوق سے پردہ اختیار کیا ہوا ہے یا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں فرشتوں اور اس کے درمیان ستر پردے نور کے، ستر پردے آگ کے، ستر پردے اندھیرے کے، ستر پردے رفرف (ریشمی بچھونے) کے ستر پردے آگ اور نور سے حاصل ہوئی روشنی کے، ستر پردے برف کے ستر پردے پانی کے، ستر پردے بادلوں کے، ستر پردے ٹھنڈک کے اور ستر پردے اللہ تعالیٰ کی عظمت کے ہیں جسکا وصف بیان نہیں کیا جا سکتا۔

اس نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کے قریب کون سا فرشتہ ہے اس کے بارے میں بتایئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک اسرافیل ہے پھر جبرئیل پھر میکائیل اور پھر ملک الموت ہیں۔[1] حدیث کے الفاظ اسد بن موسیٰ کے ہیں۔

۴۸۱۵- کعبہ کے محافظ کا اجر وثواب ...... ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، ابو عمار، عبدالرحیم بن زید عن ابیہ، وہب بن منبہ معاذ بن جبل کی سند سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ

جس نے حرم میں اپنی کمان کو نیز ھا کیا تا کہ وہ کعبہ کے دشمن کو قتل کرے تو اللہ تعالیٰ روزانہ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا حتیٰ کہ دشمن آجائے۔

۴۸۱۶- مانگنے کے بارے میں وعید ..... ہمیں ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار کی سند سے بیان کیا کہ میں نے وہب بن منبہ کو صنعاء میں ان کے اپنے گھر میں اپنے بھائی سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت معاویہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ

کسی سے مانگنے میں پیچھے ہی مت پڑ جاؤ خدا کی قسم تم میں سے کوئی مجھ سے کوئی چیز مانگے گا تو میں اس کو سوال کرنے کی حالت سے نکال دوں گا میں اسے وہ چیز دے دوں گا حالانکہ مجھے یہ مانگنا ناپسند ہے پس جو میں اسے عطیہ دوں اس میں اللہ اسے برکت دے۔[2]
وہب کی یہ حدیث صحیح ہے اسے مسلم نے اپنے شیخ سفیان سے روایت کیا ہے۔

۴۸۱۷- مؤمن کی فراست سے ڈرو...... ہمیں میرے والد نے محمد بن اسحٰق طبری، ابراہیم ابن محمد، سلیمان بن سلمہ مؤمل بن سعید بن یوسف، ابوالعلاء، اسد بن وداعہ طائی، وہب بن منبہ، طاؤس حضرت ثوبانؓ کی سند سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ

مؤمن کی بددعا اور اس کی فراست سے ڈرو، کیونکہ وہ اللہ کے نور اور اس کی توفیق سے دیکھتا ہے۔[3]

۱۔ مجمع الزوائد ۱/۷۹، وتنزیہ الشریعۃ ۱/۱۳۷۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۹۹، ومسند الامام احمد ۴/۹۸، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۴/۱۹۶، والمستدرک ۲/۹۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۳۳۸۔

۳۔ امالی الشجری ۱/۲۵۰، واتحاف السادۃ المتقین ۷/۲۵، وکشف الخفاء ۱/۴۲، وکنز العمال ۳۰۷۶۹، والمجروحین ۳/۳۳۔

۴۸۱۸-صدقہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں پہلے جاتا ہے۔ ہمیں حبیب بن حسن نے محمد بن حیان، عمرو بن حصین، ابن علاثہ، ثور، وہب بن منبہ، کعب، حضرت فضالہ بن عبیدؓ کی سند سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد بیان کیا ہے کہ

صدقہ سائل کے ہاتھ میں جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں جاتا ہے اور اللہ اس کے بدلے دنیا کی رسوائی کے ستر دروازے اس سے دور کرتا ہے ان میں سے جذام، برص اور دوسری بری بیماریاں بھی ہیں، یہ سب اس پر آخرت کے اجر کے علاوہ ہے۔[1]

۴۸۱۹-کسی اور سے مانگنے پر وعید...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن حجاج شروطی نے محمد بن جعفر ابن سعید، عبداللہ بن احمد کلیب رازی، حسین بن علی نیشاپوری، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہؓ کی سند سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ حضرت داؤدؑ نے فرمایا۔

تیرا اور دے کے منہ میں ہاتھ ڈالنا کہ کہنی تک چلا جائے اور وہ اسے کھالے اس سے بہتر ہے کہ تو اس شخص سے کچھ مانگے جس کے پاس پہلے کچھ نہ تھا پھر آ گیا۔[2]

حضرت میمون بن مہرانؒ[3]

ان بزرگوں میں سے ایک ہوشمند دانا بزرگ ابوایوب میمون بن مہران بھی ہیں جو کہ اہل جزیرہ کے امام نیک اور سیدھی طبیعت اور سیرت کے مالک تھے، کہا جاتا ہے تصوف راز کی بندش اور گناہ کا عمل ہے۔

۴۸۲۰-عالم یا جاہل سے مت الجھو ہمیں میرے والد نے احمد بن قاسم بغدادی، عبداللہ بن یوسف جبیری، ابن ابی عدی، یونس کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا ہے کہ تم عالم یا جاہل کسی سے مت الجھو عالم سے الجھو گے تو اس کا علم تم سے زیادہ ہے اور اگر جاہل سے الجھو گے تو وہ اپنے دل سے تم سے جھگڑا کریگا۔

۴۸۲۱-میمون کا اس بارے میں رویہ...... ہمیں احمد بن جعفر بن سلم نے احمد بن علی آبار، علی بن حجر، سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالرحمن بن عفان حرانی، ابوجعفر نفیلی، عتاب بن بشیر، علی بن بذیمہ کی سند سے بیان کیا کہ میمون بن مہران سے پوچھا گیا کہ تم اپنے بھائی سے اس کے ناراض ہونے کی وجہ سے جدا کیوں نہیں ہوتے تو انھوں نے جواب دیا کہ نہ میں اس سے بحث کرتا ہوں اور نہ جھگڑتا ہوں۔

۴۸۲۲-میمون کی نافرمانی سے نفرت...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید بن عبدالرحمن الرقی، عبدالملک بن عبدالحمید بن میمون بن مہران عمرو بن مہران کی سند سے بیان کیا کہ میں نے اپنے چچا سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے والد کوئی بہت زیادہ نماز پڑھنے اور روزے رکھنے والے نہ تھے لیکن وہ یہ ناپسند کرتے تھے کہ اللہ کی نافرمانی کریں۔

۱۔ تفسیر ابن کثیر ۲۲۸/۵، واتحاف السادۃ المتقین ۱۲۰/۴ وتخریج الاحیاء ۲۱۷/۱

۲۔ تاریخ اصبہان للمصنف ۲۶/۲ وکنز العمال ۱۹۸۰۳

۳۔ طبقات ابن سعد ۴۷۷/۷ والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۴۵۵ والجرح ۸/ت ۱۰۵۳ والجمع ۵۱۳/۲، وسیر النبلاء ۷۱/۵ وتذکرۃ الحفاظ ۹۸/۱ والکاشف ۳/ت ۵۸۹۱ وتاریخ الاسلام ۸/۵ وتہذیب الکمال ۶۳۳۸ (۲۱۰/۲۹).

۴۸۲۳- حسن اور میمون کی ملاقات...... محمد بن علی، محمد بن سعید، محمد بن عبدوس الحرانی، یزید بن خنیس، علی بن حسن، حلبی، عمرو ابن میمون بن مہران کی سند سے بیان کیا کہ میں اپنے والد کو لیکر نکلا اور بصرہ کی بعض گلیوں میں چلا تو ایک جگہ گڑھے پر سے والد صاحب گزر نہ سکے تو میں وہاں الشالیٹ گیا اور والد صاحب میری کمر پر سے پاؤں رکھ کر گزر گئے۔ پھر ہم حسن کے گھر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک باندی نکلی اس نے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں؟ میں نے کہا کہ یہ میمون بن مہران ہیں اور حسن سے ملنا چاہتے ہیں اس نے پوچھا وہ جو عمر بن عبدالعزیز کے سیکرٹری تھے؟ میں نے کہا جی ہاں تو وہ باندی کہنے لگی اے بدبخت! اس برے زمانے میں بھی زندہ ہو؟ یہ سن کر میرے والد رونے لگے حسن نے ان کے رونے کی آواز سنی تو باہر آ گئے اور ان سے گلے ملے اور انہیں لیکر گھر میں داخل ہو گئے۔ میمون نے کہا اے ابو سعید میں اپنے دل پر بوجھ محسوس کر رہا ہوں کچھ نرم کرنے کی کوشش کرو تو حسن نے بسم اللہ پڑھ کر یہ آیت پڑھی:

افرایت ان متعناھم سنین ثم جاء ھم ما کانوا یوعدون ما اغنی عنھم ما کانوا یمتعون (الایہ)

ترجمہ: ذرا دیکھو تو کہ اگر ہم انہیں کچھ سال زندگی کا فائدہ دے دیں اور پھر ان سے وعدہ کیا ہوا وقت (موت) آ پہنچے تو ان کو نہ بچا سکیں وہ چیزیں جن سے یہ فائدہ حاصل کرتے تھے۔

یہ سن کر میرے والد گر پڑے اور میں نے ان کو اس طرح پاؤں پٹکنے کی کیفیت میں دیکھا جیسے ذبح شدہ بکری پٹکتی ہے۔ اس کیفیت میں وہ کافی دیر رہے پھر افاقہ ہو گیا اتنے میں وہی باندی آئی اور کہنے لگی تم نے ان بزرگ کو بہت تھکا دیا ہے اب اٹھو اور جاؤ لھذا میں نے اپنے والد کا ہاتھ پکڑا اور باہر نکل آیا۔ پھر میں نے اپنے والد سے عرض کی، ابا جی: میں سمجھتا تھا کہ یہ حسن اس سے بھی بڑے ہوں گے؟ تو میرے والد نے میرے سینے پر ایک گھونسہ مارا اور کہنے لگے بیٹا انھوں نے ہمارے سامنے جو آیت تلاوت کی تھی اگر تو اسے سمجھ لیتا تو آیت تیرے دل میں علامت کی طرح باقی رہتی۔

۴۸۲۴- لہو پر درہم خرچ کرنا ناپسندیدہ ہے۔ ہمیں سلیمان بن احمد نے احمد بن خلید حلبی، عبداللہ بن جعفر الرقی، ابوالملیح، کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا ہے کہ

مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں لھو کی سی بات پر ایک درہم بھی خرچ کروں اگر چہ اس کے بدلے مجھے ایک ہزار ملیں۔ میں ڈرتا ہوں کہ اس فعل کی وجہ سے مجھ پر یہ آیت صادق نہ آ جائے اور لوگوں میں سے کچھ لوگ لھوالحدیث خریدتے ہیں تا کہ لوگوں کو گمراہ کریں اللہ کے راستے سے (لقمان آیت: ۶)

۴۸۲۵- میمون کی عمر بن عبدالعزیز کی نظر میں قدر ومنزلت ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق ثقفی، ابو ہمام، مبشر بن اسماعیل، جعفر بن برقان کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا ہے کہ

میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھا جب وہاں سے اٹھا تو کہنے لگے کہ جب یہ اور اس جیسے لوگ دنیا سے چلے جائیں گے تو صرف بیکار لوگ باقی رہ جائیں گے۔

۴۸۲۶- دو فلاح پانے والے شخص۔ ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عیسیٰ بن سالم شاشی، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ میں نے میمون بن مہران کو یہ کہتے سنا کہ دنیا میں صرف دو ہی شخصوں کے لئے بھلائی ہے (۱) توبہ کرنے والا شخص (۲) وہ شخص جو درجات کے حصول کے لئے اعمال صالح کرے۔

۴۸۲۷- قرآن پڑھنے والے صحیح ہو جائیں تو...... ہمیں احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، عیسیٰ بن سالم، ابوالملیح کی سند سے میمون بن مہ...

مہران کا قول نقل کیا کہ اگر قرآن پڑھنے والے صحیح ہو جائیں تو سب لوگ صحیح ہو جائیں۔

۴۸۲۸-ایک آیت کی تشریح ...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، یحییٰ بن عثمان نے اپنی سند سے اور احمد بن عبداللہ بن سابور نے ابونعیم حلبی نے اسی سند سے میمون بن مہران کا قول اس آیت کے بارے میں نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ظالموں کے اعمال سے غافل مت سمجھو (ابراہیم آیت ۴۲) اس آیت میں ظالم کیلئے وعید اور مظلوم کی داد رسی ہے۔

۴۸۲۹-دو آیات کی تشریح ...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، یحییٰ بن عثمان، ابوالملیح کی سند سے میمون بن مہران کا اس آیت کے بارے میں قول بیان کیا "جہنم تاک (گھات) میں ہے" ((النبأ آیت ۲۰))

بیشک تیرا رب تاک (گھات) میں ہے (ابراہیم آیت ۴۲) میمون نے کہا ان دونوں گھاتوں سے محفوظ گزرگاہ تلاش کرو۔

۴۸۳۰-علم حاصل کرنے والوں کی اقسام ...... ہمیں ابواحمد بن محمد بن احمد جرجانی، احمد بن موسیٰ عدوی، اسماعیل بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا ہے کہ

بیشک یہ قرآن بے شمار لوگوں کے سینوں میں ہے اور اس کے سوا احادیث بھی تلاش کرو اور جو لوگ یہ علم حاصل کرتے ہیں ان میں سے بعض وہ ہیں جو اس کو دنیاوی سامان بناتے ہیں بعض وہ ہیں جو چاہتے ہیں کہ ان کی طرف اشارہ کیا جائے (کہ یہ عالم ہیں) اور بعض وہ ہیں جو چاہتے ہیں کہ اس علم کے ذریعے وہ دوسروں سے بحث کریں۔ ان سب میں بہتر وہ شخص ہے جو علم حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے۔

۴۸۳۱-قرآن کا لوگوں سے معاملہ...... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا ہے کہ

جو شخص قرآن کی اتباع کرتا ہے قرآن اس کو لیکر چلتا ہے اور اسے جنت میں لیجاتا ہے اور جو شخص قرآن کو چھوڑتا ہے قرآن اسے نہیں چھوڑتا بلکہ اس کے پیچھے لگ جاتا ہے اور اسے جہنم میں گرا دیتا ہے۔

۴۸۳۲-اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ کیسے جانیں؟ ...... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر کی سند سے میمون بن مہران کا قول بیان کیا کہ

اگر کوئی شخص چاہے کہ وہ اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ جان لے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے اعمال پر غور کرے (کہ وہ کیا ہیں) اور وہ جیسے ان پر چل رہا تھا ویسا ہی آئیگا۔

۴۸۳۳-نماز میں توجہ نہ کرنے کی وعید ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن عثمان حربی، ابوالملیح کی سند سے میمون بن مہران کا قول بیان کیا ہے کہ ایک مہاجر نے ایک شخص کو بے توجہی سے نماز پڑھتے دیکھا تو اسے ڈانٹا تو وہ کہنے لگا کہ مجھے اپنی زمین یاد آ گئی تھی اس نے کہا کہ اس سے بڑی زمین تو تو نے ضائع کر دی۔

۴۸۳۴-حلال کب حاصل ہوتا ہے ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، خالد بن حیان، جعفر بن برقان

کی سند سے میمون بن مہران کا قول بیان کیا کہ
کسی شخص کو حلال اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ حرام اور اپنے درمیان حلال کو آڑ نہ بنالے۔

۴۸۳۵-ان تین باتوں میں اپنے نفس کو جتلا مت کرو..... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، معمر بن سلیمان رقی، فرات بن سلیمان کی سند سے میمون بن مہران کا قول بیان کیا کہ تین باتوں میں اپنے نفس کو جتلا نہ کر۔(۱) بادشاہ کے پاس مت جا اگر چہ تو یہ کہے کہ میں اسے اللہ کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دوں گا۔(۲) کسی غیر عورت کے پاس مت جا اگر چہ تو یہ کہے کہ میں اسے قرآن کی تعلیم دوں گا۔(۳) اپنی سماعت کو خواہش پرستوں کی طرف مت لگاؤ کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ کونسی بات تمہارے دل سے چپک جائے۔

۴۸۳۶-بادشاہ سے تعارف مت کراؤ ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن جعفر بن محمد رعفنی، ابوجعفر نفیلی، عثمان بن عبدالرحمن طلحہ بن زید کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا کہ بادشاہ کو اپنا تعارف مت کراؤ اور نہ انھیں جن کا اسے تعارف ہے۔

۴۸۳۷-کسی عورت کا نگران مت بنو ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل جعفر بن محمد، عبداللہ بن جعفر، ابوالملیح کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ اگر مجھے بیت المال کا نگران بنایا جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ مجھے کسی عورت کا نگران بنایا جائے۔

۴۸۳۸-اپنی غیبت پر بزرگوں کا رویہ..... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید رقی، علاء بن علاء بن جمیل، ابوالملیح کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ مجھے میرے بھائی کی طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات نہیں پہنچی مگر یہ کہ مجھے اس ناپسندیدہ بات کو اس سے دور کرنا اس کی تحقیق کرنے سے زیادہ محبوب ہے اگر وہ یہ کہے کہ میں نے یہ نہیں کہا تو اس کا "یہ نہیں کہا" کہنا مجھے اس کے خلاف آٹھ گواہوں سے زیادہ پسند ہے اور اگر وہ یہ کہے کہ میں نے کہا ہے اور اس پر معذرت نہ کرے تو میں جتنا اس سے محبت کرتا ہوں اتنا ہی غصہ کرتا ہوں۔
میمون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس کو یہ فرماتے سنا کہ مجھے میرے بارے میں کسی بھائی سے کوئی ناپسندیدہ بات پہنچتی ہے تو میں اسے تین مرتبوں پر سے کسی ایک پر رکھتا ہوں اگر وہ مجھ سے بلند ہوتی ہے تو میں اس کی قدر پہچانتا ہوں اور اگر میرے جیسی ہوتی ہے تو میں اس سے بلند ہو جاتا ہوں اور اگر مجھ سے کم ہوتی ہے تو میں اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ یہ طریقہ ہے میرا اپنے نفس کے بارے میں جو اس سے اعراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع ہے۔(جہاں چاہے چلا جائے)

۴۸۳۹-میمون کی نصیحتیں..... ہمیں محمد بن ابراہیم نے ابومحمد بن عبدالرحمن رقی، ابوعمر و ہلال، عمرو بن عثمان سفیان بن عقبہ نخعی، ابان بن ابی راشد قشیری کی سند سے بیان کیا ہے کہ جب میں سفر پر جانا چاہتا تو میمون بن مہران کے پاس وقت رخصت آتا تو وہ مجھے دو جملے سے زیادہ ارشاد نہیں فرماتے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، دوم یہ کہ لالچ اور غصہ تمہیں بدل نہ دے۔

۴۸۴۰-علماء کی مجلسوں کی اہمیت.. ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عباس بن ابی طالب حبیب بن ہشام، ابونعیم حلبی، عطاء بن مسلم، ابوالملیح کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ
علماء میری گمشدہ میراث ہیں ہر شہر میں میری چاہت ہیں اور میں علماء کی مجلسوں میں اپنے دل کی اصلاح پاتا ہوں۔

۴۸۴۱-سلام کرنا ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن عمرو باہلی، سفیان، ابوسوقہ کی سند سے بیان کیا کہ میں میمون بن

مہران سے ملا تو میں نے انھیں حیاك الله کہا تو وہ کہنے لگے کہ یہ جوانوں کا سلام و دعا ہے مجھے سلام کے الفاظ کے ساتھ سلام کیا کرو۔

۴۸۴۲-کسی کی ماتحتی اچھی نہیں۔ ہمیں عبداللہ بن محمد نے ابو یعلی موصلی، حاشم بن حارث، ابوالملیح رقی، حبیب بن ابی مرزوق کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ

میں چاہتا ہوں کہ میری ایک آنکھ ضائع ہو جائے دوسری باقی رہے اور میں اس سے کام چلاؤں اور کوئی کام (نوکری) نہ کروں کسی نے پوچھا کہ عمر بن عبدالعزیز کی بھی؟ انھوں نے کہا کہ کسی نوکری میں خیر نہیں ہے نہ عمر کی نہ کسی اور کی۔

۴۸۴۳-نفس کا قول اور عمل میں مطابقت کرنا۔ ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، یزید بن حباب سفیان جعفر بن برقان کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ

میں اپنے قول و عمل پر اس وقت تک پیش نہیں کرتا جب تک میرا نفس معترض نہ ہو۔

۴۸۴۴-خیر خواہ وہ ہے جو منہ پر سچی بات کہہ دے۔ ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ کی سند سے اور سلیمان بن احمد نے اپنی سند سے جعفر بن برقان سے میمون بن مہران کا قول بیان کیا کہ

اے جعفر! میرے سامنے وہ بات کہا کرو جسے میں ناپسند کرتا ہوں کیونکہ کوئی شخص اپنے بھائی کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا جب وہ اس کی ناپسندیدہ بات اس کے سامنے نہ کہے۔ یعنی اس بات کا تذکرہ جو اس میں ہو اور وہ اس کا ذکر کرنا پسند کرتا ہو تو ایسے شخص کو بتانا چاہئے کہ یہ بات غلط ہے۔

۴۸۴۵-آیت کی تشریح۔ ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، عیسیٰ بن سالم ابوسعید شاشی، ابوالملیح رقی کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ۔

قرآن میں سورۂ واقعہ میں آیت "خافضة رافعة" "جھکانے والی بلند کرنے والی" کا مطلب ہے کہ وہ قیامت بعض کو جھکا دے گی اور کچھ کو بلند کرے گی۔

۴۸۴۶-گھوڑے پر سوار اپنے ساتھ پیدل کسی کو نہ چلائے۔ ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، عیسیٰ بن سالم، ابوالملیح کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ سب سے پہلے جو شخص سوار ہو کر چلا اور اس کے ساتھ پیدل دوسرا شخص تھا وہ اشعث بن قیس کندی تھا، میں نے اسلاف کو دیکھا کہ وہ کسی ایسے آدمی کو دیکھتے تو کہتے اللہ تعالیٰ اسے قتل کرے اس طرح کہ اس کا خون معاف ہو۔ (یعنی اس طریقے کو پسند نہیں کیا جاتا تھا)

۴۸۴۷-کتان کا کپڑا مت پہنو۔ ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، عیسیٰ بن سالم، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ مجھے میرے ایک ساتھی نے بتایا کہ وہ میمون کے ساتھ جا رہا تھا اور اس نے کتان کے کپڑے پہنے ہوئے تھے کہنے لگے کہ کیا تجھے پتہ ہے کہ کتان کے کپڑے یا تو مالدار آدمی پہنتا ہے یا تعزیت کے لئے بیٹھا ہوا شخص (جس کا کوئی مر گیا ہو)

۴۸۴۸-رزق حلال کما کر صدقات دینے کی فضیلت۔ احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، عبداللہ بن کریم بن حیان، ابوالملیح کی سند سے میمون بن مہران کا قول بیان کیا کہ مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ باب الرہا سے لیکر حران تک سفر میں میرے پاس پانچ درہم بھی ہو۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اپنے گھر میں دروازہ بند کرکے بیٹھ جاؤ اور دیکھو کہ اللہ کا رزق آتا ہے یا نہیں میں نے کہا جی ہاں اگر کسی کا یقین مریم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسا ہو تو ضرور آئیگا اور فرمایا اگر کوئی شخص رزق کمائے اور صرف حلال کمائے اور واجب ہونے والا صدقہ زکوٰۃ نکالے تو وہ نہ امیروں کا محتاج ہوگا اور نہ غریبوں کا۔

میمون اس آیت "بیشک صابرین کو ان کا اجر بغیر حساب دیا جائیگا" (الزمر آیت ۱۰۲)
کے بارے میں فرماتے تھے کہ دونوں ہاتھوں سے بھر بھر کر دیا جائے گا۔

۴۸۴۹- جوانی کو اللہ کی فرمانبرداری میں لگاؤ: ہمیں حبیب بن حسن نے عبداللہ بن محمد بغوی، عیسیٰ بن سالم، ابوالملیح کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا کہ ہم ان کے گرد بیٹھے تھے انھوں نے فرمایا اے جوانو! تم اپنی قوت و جوانی اور نشاط کو اللہ کی فرمانبرداری میں لگاؤ۔ اے بوڑھو! ہمیشہ طاعت میں رہو۔

۴۸۵۰- زندگی میں صدقہ کرنا اہم ہے: ہمیں عبدالرحمن بن محمد بن سیاہ الواعظ نے جعفر بن احمد بن فارس، عبدالرحمن بن عمر کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے میمون بن مہران کا قول بیان کہ

میں زندگی میں ایک درہم صدقہ کروں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میری موت کے بعد سو درہم میری طرف سے صدقہ کیا جائے۔

۴۸۵۱- ذکر اللہ کے دو درجے: ہمیں احمد بن السندی نے جعفر بن محمد فریابی، ابونعیم حلبی، ابوالملیح رقی کی سند سے بیان کیا ہے کہ

میمون بن مہران کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ ذکر تو دو ذکر ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کا زبان سے ذکر کیا جائے اور اس سے افضل یہ کہ جب کوئی گناہ کرنے لگے تو اللہ کو یاد کر لے۔ (چنانچہ باز آ جائے)

۴۸۵۲- مسلمان اور کافر تین باتوں میں مشترک ہیں: احمد بن اسحٰق نے حسن بن جہم، حسین بن فرج، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ امانت اسے واپس کی جائے جس کی ہے امانت رکھوانے والا مسلمان ہو یا کافر یہ کہ والدین مسلمان ہوں یا کافر ان سے حسن سلوک کیا جائے اور جس سے عہد کیا جائے اسے پورا کیا جائے مسلمان ہو یا کافر۔

۴۸۵۳- کرائے کے گدھے: ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے محمد بن قاسم بن ھاشم بن سعید، ابراہیم بن سعید، ھلال بن علاء سفیان، خلف بن حوشب کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ اگر ہم کرائے کے گدھوں پر سوار ہوتے تو ہم آل فلاں اور اھل شام کو سلام کر آتے۔

۴۸۵۴- رب کے خوف سے آسمان نہیں دیکھا: ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید، ھلال بن علاء، عبداللہ بن جعفر، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ میں نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی آنکھوں سے اپنے رب کے خوف کی وجہ سے آسمان تک کو نہیں دیکھا۔

۴۸۵۵- حجاج اور حسن بصری رحمہ اللہ: ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید، ھلال عن ابیہ، محمد بن ایوب کی سند سے بیان کیا کہ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ حجاج بن یوسف نے حسن بصری کو بلوایا وہ ان کے بارے میں کچھ سوچ چکا تھا۔ حسن نے آکر اسے کہا کہ

حضرت آدم اور تمہارے درمیان کتنے آبا و اجداد ہیں اس نے کہا بے شمار ہیں۔ حسن نے پوچھا کہ وہ اب کہاں ہیں؟ یہ سن کر حجاج نے سر جھکا لیا اور حسن وہاں سے چلے گئے۔

۴۸۵۶-**میمون کی اصول پسندی** ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید، محمد بن علی مری، ابو یوسف رقی، مروان، عن شیخ بنی شیبان یقال لہ ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران سلیمان بن عبدالملک یا ہشام کے پاس اس کے گھر گئے انھوں نے اسے حاکموں والا سلام نہیں کیا پھر فرمایا اے امیرالمؤمنین یہ نہ سمجھنا کہ میں جاہل ہو گیا ہوں بلکہ والی کو اس وقت حاکم والا سلام کیا جاتا ہے جب وہ فیصلے کرنے کے لئے دربار میں بیٹھے۔

۴۸۵۷-**عمر بن عبدالعزیز کی نصیحت** ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید، احمد بن بزیغ، یعلی بن عبید، هارون ابو محمد بربری کی سند سے بیان کیا کہ میمون بن مہران کو عمر بن عبدالعزیز نے الجزیرہ کا عامل بنا کر بھیجا تو انھوں نے استعفیٰ پیش کر دیا اور لکھا کہ آپ نے میرے ذمے وہ کام لگا دیا ہے جس کی مجھے طاقت نہیں کہ میں لوگوں کے فیصلے کروں اور میں کمزور بوڑھا شخص ہوں۔ عمر بن عبدالعزیز نے انھیں لکھا کہ اچھے خراج میں سے وصول کرو اور جو تمہارے سامنے ظاہر ہو وہ فیصلہ کرو جو معاملہ ملتبس ہو اسے میری طرف بھیج دو، اس لئے کہ لوگ جس معاملے کو مشکل سمجھتے ہیں اس کو چھوڑ دیتے ہیں اس طرح تو نہ دین قائم ہوا اور نہ دنیا۔

۴۸۵۸-**غلام کو سزا مت دو** ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن عثمان حربی، ابوالملیح رقی کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ غلام کو سزا مت دو اور نہ ہر غلطی پر اسے مارو لیکن یہ بات اسے ذہن نشین کرا دو کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو تم اسے سزا دو اور اسے پھر وہ غلطیاں یاد دلاؤ جو اس نے تمہارے اور اس کے درمیان کی ہیں۔

۴۸۵۹-**اونٹ اور مؤمن** ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، علی بن ثابت، جعفر کی سند سے بیان کیا کہ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ سمجھدار لوگ کم نہیں ہیں کوئی شخص اپنے معاملے پر اس وقت تک غور نہیں کرتا جب تک وہ لوگوں کی طرف اور ان کو دیئے گئے حکم کی طرف نہ دیکھ لے اور پھر وہ کہتا ہے کہ یہ سب لوگ ان اونٹوں کی طرح ہونے کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ جن کے لئے صرف وہی چیز ہے جو ان کے پیٹ میں ہے حتیٰ کہ وہ جب ان لوگوں کی غفلت کو دیکھتا ہے تو اپنے آپ کی طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا کی قسم میں ان کے شر کو دیکھنے کے بعد خود کو صرف ایک اونٹ ہی دیکھتا ہوں۔ (یعنی وہ شخص جو غور کر رہا ہے وہ یہ کہہ رہا ہے)

۴۸۶۰-**گناہ اور دل کا سیاہ دھبہ** ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ جب کوئی بندہ ایک گناہ کرتا ہے تو اس گناہ کی وجہ سے اس کے دل پر ایک کالا نقطہ لگ جاتا ہے، چنانچہ توبہ کر لے تو وہ اس کے دل سے مٹا دیا جاتا ہے تو مؤمن کا دل آئینہ کی طرح نظر آتا ہے اگر شیطان کسی طرف سے آتا ہے تو وہ مؤمن اسے دیکھ لیتا ہے اور جو شخص گناہوں کے پیچھے چلتا ہے تو اس کے دل پر ایک کالا نقطہ لگ جاتا ہے اور وہ اس کے دل پر گناہ کی وجہ سے مسلسل لگتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ بالکل کالا ہے۔

۴۸۶۱-انسان متقی کب بنتا ہے؟...... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ۔ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ کوئی شخص متقی اس وقت تک نہیں بنتا جب تک کہ وہ اپنا محاسبہ کاروباری شریک کے محاسبہ سے زیادہ سخت نہ کرے کہ وہ یہ جان لے کہ یہ کھانا کہاں سے ہے۔ پینا کہاں سے ہے؟ حلال سے کھا رہا ہے یا حرام سے؟

۴۸۶۲-مال کی تین خصلتیں...... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ مال میں تین خصلتیں ہیں اگر کوئی شخص ایک خصلت سے بچ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ باقی دو سے بچ جائے۔ اگر دو سے بچ جائے تو اسے چاہیے ہے کہ وہ تیسری سے بچ جائے۔

مال کیلئے ضروری ہے کہ اس کی بنیاد حلال سے ہو۔ چنانچہ تم میں سے جو شخص کمائی کرے اسے چاہیے کہ حلال کے علاوہ دوسرے ذریعے سے نہ کمائے۔ جب اس خصلت سے بچ جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے مال کے حقوق ادا کرے جب اس سے بھی بچ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ خرچ میں نہ تو اسراف کرے اور نہ بے حد کنجوسی۔

جعفر کہتے ہیں کہ میں نے میمون کو یہ فرماتے سنا کہ آسان روزہ کھانا اور پینا چھوڑ دینا ہے۔

۴۸۶۳-صبر سے ہی بھلائی حاصل ہوتی ہے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحیی بن عثمان حربی، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا ہے کہ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ کوئی شخص بھلائی کو بغیر صبر کئے حاصل نہیں کرسکتا نبی ہو یا کوئی اور ہو۔

۴۸۶۴-تقویٰ سے بھلائی ملتی ہے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحیی بن عثمان ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ........ میمون بن مہران کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے ان سے کہا کہ جب تک آپ موجود ہیں لوگ بھلائی میں رہیں گے میمون نے فرمایا کہ یہ لوگ بھلائی میں اس وقت تک رہیں گے جب تک کہ یہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں گے۔

۴۸۶۵-دنیا خواہشات اور شیاطین سے اٹی ہوئی ہے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد یحیی بن عثمان، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ........ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ دنیا میٹھی ہری بھری ہے اور اس کو خواہشات اور شیطان سے بھر دیا گیا ہے جو کہ حاضر اور چالاک دشمن ہے۔ آخرت کا معاملہ آنے ہی والا ہے اور دنیا کا معاملہ جلد جانے والا ہے۔

۴۸۶۶-میمون کا صبر ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید رقی، ابوعمرو حلال، الخضر، ابن علیہ، یونس یعنی ابن عبید کی سند سے بیان کیا کہ

میمون کے علاقے کی طرف طاعون پھیلا ہوا تھا میں نے ان کی خیریت لینے کیلئے انہیں خط لکھا خط کا جواب آیا تو انھوں نے لکھا تھا کہ میرے گھر والوں اور خواص میں سے سترہ آدمی طاعون میں وفات پا چکے ہیں اور میں مصیبت کے آنے کو ناپسند کرتا ہوں اور جب وہ ختم ہو جائے تو مجھے اس بات سے خوشی نہیں ہوتی کہ مصیبت نہ ہوتی البتہ تم کتاب اللہ سے تعلق مضبوط رکھو کیونکہ لوگوں نے اسے چھوڑ دیا ہے اور لوگوں کے قصے کہانیاں اپنائی ہیں اور خبردار تم دین میں ریاکاری سے بچنا۔

۴۸۶۷-بھلائی کے خصائل ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید، احمد بن بزیع رقی، ابو بزیع، عمرو بن میمون بن مہران کی سند سے

بیان کیا ہے کہ

میں اور میرے والد طواف کر رہے تھے کہ ایک بزرگ آئے اور میرے والد سے گلے ملے ان کے ساتھ ایک نوجوان بھی تھا۔ میرے والد نے پوچھا یہ کون ہے؟ انھوں نے کہا میرا بیٹا ہے۔ میرے والد نے پوچھا تمھاری اس سے رضا کیسی ہے؟ انھوں نے کہا کہ بھلائی کی تمام خصلتیں اس میں دیکھ چکا ہوں ایک خصلت باقی ہے وہ یہ کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ مرجائے اور مجھے اس کی موت کا اجر ملے۔ میرے والد جب ان سے الگ ہوئے تو میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ یہ مکحول تھے۔

۴۸۶۸- **دنیا کے موجودہ حال میں موت بہتر ہے**.... ہمیں ابوبکر آجری نے عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسن، مقد بن بکر، مسمع بن عاصم، ہشام بن حسان کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں ایک راہب آیا تو انھوں نے راہب سے فرمایا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ تم ہر وقت روتے رہتے ہو ایسا کیوں ہے اس نے کہا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ انھیں دین سے زیادہ کوئی چیز اہم نہیں لگتی تھی اور اب یہ حال ہے انھیں دنیا سے زیادہ کوئی چیز اہم نہیں لگتی لھذا میں جان گیا ہوں کہ آج کل موت ہر نیک و بد کے لئے بہتر ہے۔ جب وہ راہب چلا گیا تو حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے ابوایوب یہ راہب سچ کہتا ہے۔

۴۸۶۹- **فاسق درندے کی طرح ہے**. ہمیں محمد بن احمد نے حسن بن محمد، ابوزرعہ رازی، سعید بن حفص نفیلی، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ

میمون کہتے ہیں کہ فاسق شخص درندے کی طرح ہے کہ اگر تم نے اسے زخم کھا کر اس کا راستہ چھوڑ دیا تو گویا آپ نے درندے کو مسلمانوں پر چھوڑ دیا۔

۴۸۷۰- **آخرت میں مرتبہ پہچاننے کا طریقہ**. ...ہمیں محمد بن احمد نے حسن بن احمد، ابوزرعہ، عبدالجبار بن عاصم، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔ میمون فرماتے ہیں کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ یہ جان لے کہ کل (بروز قیامت) اس کا مرتبہ کیا ہوگا تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے دنیا میں کئے اعمال کو دیکھ لے کہ اسے انہی اعمال کے مرتبے پر اتارا جائیگا۔

۴۸۷۱- **زمین پر زندہ رہنا محبت الٰہیہ کے ساتھ ہو** ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن سعید، جعفر بن محمد راہبی، عمرو بن عثمان، فیاض رقی، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ

جب مودت (محبت) ثابت ہو جائے تو کوئی حرج نہیں اگر چہ طویل عرصے ٹھہرنا ہو۔

۴۸۷۲- **مقروض کا مسئلہ**. ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے، عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عبداللہ بن میمون رقی، حسن ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ

میمون فرماتے ہیں کہ مقروض کو اپنے اوپر اپنے پیٹ یا پیٹھ سے زیادہ حلکامت سمجھو۔

۴۸۷۳- **میمون اور صوفیاء کا لباس** ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، عبداللہ بن میمون، حسن، حبیب بن ابی مرزوق کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے میمون بن مہران کو کپڑوں کے نیچے اون کا جبہ پہنے دیکھا تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا ہاں اس بارے

میں کسی کو نہ بتاتا۔

۴۸۷۴-اللہ تعالیٰ مغفرت کرتا ہے عار نہیں دیتا.... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، یحییٰ بن عثمان، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔ میمون فرماتے ہیں کہ جو شخص چھپ کر گناہ کرے اسے چاہیے کہ چھپ کر توبہ کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرماتے ہیں عار نہیں یکن لوگ عار دیتے ہیں اور معاف نہیں کرتے۔

۴۸۷۵-عیوب نکالنے والے بدترین لوگ ہیں.... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ عبداللہ بن میمون، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ میمون فرماتے ہیں کہ بدترین لوگ وہ ہیں جو عیب نکالتے ہیں اور کتان کپڑے کو مالدار پہنتا ہے یا پھر گمراہ۔

۴۸۷۶-قوم مجلسوں میں گناہ اس کی بربادی کی نشانی ہیں۔ ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، عبداللہ بن میمون، کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔ میمون فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم اپنی کمر کو ہلکا کر یہ جو کچھ تو اٹھائے ہوئے ہے کسی پر ظلم، کسی کا مال اور کسی کو گالیاں (ان سب کا وبال) تو اپنی کمر پر اٹھائے ہوئے ہے اسے ہلکا کر۔۔ اور فرمایا کہ تمہارے اعمال کم ہیں لہٰذا کم اعمال کو ہی خالص کرلو اور فرمایا کسی قوم کی مجلسوں میں جو گناہ کے کام ہونا شروع ہوتے ہیں یہ ان کی بربادی کے وقت ہوتا ہے۔

۴۸۷۷-سب سے بڑا مشکل وقت.... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن یزید، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔ ایک دن میمون نے یہ آیت پڑھی اور آج کے دن مجرمین ممتاز (الگ) کئے جائیں گے (سورۃ یس آیت ۵۹) تو ان پر رقت طاری ہوگئی حتیٰ کہ رونے لگے پھر فرمایا اس واقعہ سے زیادہ مشکل وقت بھی مخلوق پر نہیں آیا ہوگا۔

۴۸۷۸-چار مسئلوں پر گفتگو مت کرو ہمیں محمد بن بدر نے حماد بن مدرک، سہل بن بکار، ابوعوانہ کی سند سے اور ابراہیم بن عبداللہ نے اپنی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران فرماتے ہیں کہ چار مسئلوں کے بارے میں گفتگو مت کرو (۱) حضرت علی (۲) حضرت عثمان (۳) تقدیر (۴) نجوم۔

۴۸۷۹-غیر اسلامی خواہش مت کرو.... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ میمون فرماتے ہیں ہر اس خواہش سے بچو جسے اسلام کے علاوہ کچھ اور نام دیا جاتا ہو۔

۴۸۸۰-حضرت علیؓ افضل یا حضرت ابوبکرؓ.... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، سلیمان ابن توبہ، شبابہ، فرات بن سائب کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے میمون بن مہران سے سوال کیا کہ آپ کے نزدیک حضرت علیؓ افضل ہیں یا حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ؟ یہ سن کر ان پر کپکپاہٹ طاری ہوگئی حتیٰ کہ ان کے ہاتھ سے ان کی لاٹھی گرگئی پھر انھوں نے فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ میری زندگی کسی ایسے زمانے تک ہے جو ان دونوں کے زمانوں کے برابر ہو ان دونوں کے بارے میں سوال کرنا چھوڑ دو یہ لوگ اسلام کی بنیاد اور جماعت اسلام کے روح رواں تھے۔

میں نے پھر پوچھا کہ حضرت ابوبکر پہلے اسلام لائے تھے یا حضرت علی؟ انھوں نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر تو بحیرہ راہب کے زمانے سے ہی نبی کریم ﷺ پر ایمان لے آئے تھے جس وقت نبی کریم ﷺ وہاں سے گزرے تھے اور اس کا حضرت خدیجہ کو معلوم ہوا

اور انھوں نے آنحضرت ﷺ سے نکاح کیا تھا۔ یہ سب حضرت علی کی پیدائش سے بھی پہلے کی بات ہے۔ اس بات کو میمون نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس کی سند سے بیان فرمایا ہے۔

۴۸۸۱- **میمون کی روایت کردہ حدیث** ہمیں عبدالملک بن حسن المعدل نے ابومسلم کشی، حکم بن مروان، فرات بن سائب کی میمون بن مہران، عبداللہ بن عمر کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کسی پھلدار درخت کے نیچے اکیلا کھڑا ہو اور یہ کہ بڑی کی نہر کے کنارے اکیلا کھڑا ہو۔[1]

۴۸۸۲- **چغلخوری، غیبت کرنا اور سننا ممنوع عمل ہیں** ہمیں حبیب بن حسن اور فاروق خطابی نے ایک مجمع میں ابومسلم، حکم بن مروان، فرات بن سائب میمون بن مہران، حضرت ابن عمر کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے چغلخوری، غیبت کرنے اور غیبت سننے سے منع فرمایا۔[2]

۴۸۸۳- **حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کی اسلام میں اہمیت** ہمیں عبدالملک بن حسن نے ابومسلم، حکم بن مروان، فرات بن سائب میمون بن مہران، حضرت ابن عمر کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ کسی شخص کو کسی کام سے بھیج رہے تھے حضرت ابوبکر ان کے دائیں جانب اور حضرت عمر بائیں جانب موجود تھے۔ حضرت علی نے عرض کی کہ ان حضرات میں سے کسی کو بھیج دیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا انھیں کیسے بھیج دوں یہ لوگ اسلام کے لئے ایسے ہیں جیسے سماعت اور بصارت سر کے لئے ضروری ہے۔[3]

۴۸۸۴- ہمیں عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ، محمد ابن کثیر، سلیمان بن کثیر، فرات بن سائب کی سند سے بھی یہی حدیث بیان کی ہے۔ یہ تین احادیث فرات بن سائب کا میمون سے تفرد ہے۔

۴۸۸۵- **میقات حج**... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، کثیر بن ہشام کی سند سے اور ہمیں محمد بن احمد علی نے اپنی سند سے میمون بن مہران، ابن عمر سے نقل کیا ہے کہ

نبی کریم ﷺ نے ذوالحلیفہ کو اہل مدینہ کے لئے، اہل یمن کے لئے یلملم کو، اہل شام کے لئے جحفہ کو، طائف کے لئے قرن کو میقات قرار دیا۔

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں مجھے ہمارے اصحاب نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ذات عرق کو اہل عراق کے لئے میقات بنایا۔ یہ حدیث صحیح ہے میمون سے ثابت ہے ہم نے اسے جعفر کی سند کے علاوہ کسی اور سے نہیں لکھا۔

۴۸۸۶- **مجوسیوں کا حلیہ** ہمیں سلیمان بن احمد نے احمد بن عبدالرحمن بن عقال الحرانی، ابوجعفر نفیلی، معقل بن عبداللہ، میمون بن مہران، حضرت ابن عمر کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ کے سامنے مجوسیوں کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ وہ اپنے کپڑے (شلوار وغیرہ کے پائنچے) لٹکاتے اور داڑھیاں

۱۔ الكامل لابن عدى ۵/ ۱۶۷۲ والضعفاء للعقيلى ۳/ ۴۵۸

۲۔ تاريخ بغداد ۸/ ۲۲۶ ومجمع الزوائد ۸/ ۹۱

۳۔ مجمع الزوائد ۹/ ۵۲

سنڈ واتے ہیں۔ یہ حدیث سننے کے بعد حضرت ابن عمر اپنے پانچے اس طرح کاٹ دیتے تھے جیسے ہم بکری کاٹ دیتے ہیں۔[1]

۴۸۸۷- مال کے دفاع میں قتل ہونا شہادت ہے...... ہمیں ابوبکر طلحی نے عروہ بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، مروان بن معاویہ، یزید بن سنان، میمون بن مہران، حضرت ابن عمر کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس کے مال کا ارادہ کیا جائے (چھیننے کا) اور وہ اس کی مزاحمت میں لڑے اور قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے۔[2]

۴۸۸۸- آخری زمانے میں حلال درہم اور بااعتماد بھائی ناپید ہو جائیں گے...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید حرانی، ابوفروہ رھاوی عن ابیہ محمد بن ایوب رقی، میمون بن مہران، حضرت ابن عمر کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں ایسا بہت کم ہوگا کہ حلال کا درہم ملے یا ایسا بھائی جس پر اعتماد کیا جا سکے۔[3]

۴۸۸۹- سب سے برا مال...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید، ابوفروہ رھاوی عن ابیہ محمد بن ایوب رقی، میمون بن مہران، حضرت ابن عمر کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانے کا سب سے برا مال غلام ہوں گے۔[4]

۴۸۹۰- مؤمن کی فراست...... ہمیں حبیب بن حسن نے احمد بن عیسیٰ بن سکن، احمد بن محمد بن عمر یمانی، عمارہ بن عقبہ، فرات بن سائب، میمون بن مہران، حضرت ابن عمر کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔[5]

۴۸۹۱- حضرت علی المرتضیٰ کی فضیلت...... ہمیں محمد بن احمد بن محمد نے احمد بن عبدالرحمن سقطی، یزید بن ھارون، ابوالمعلیٰ الجزری، میمون بن مہران کی سند سے بیان کیا کہ

۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۱/۱۵۱۔ وفتح الباری ۱۰/۳۳۷۔ واتحاف السادۃ المتقین ۲/۳۰۹۔

۲۔ سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ باب ۳۱۔ وسنن الترمذی ۱۴۲۰، ۱۴۲۱۔ وسنن النسائی ۷/۱۱۵۔ وسنن ابن ماجہ ۲۵۸۲۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۸/۱۸۷۔ والترغیب والترہیب ۲/۳۳۹۔ وتاریخ بغداد ۹/۹۰۔

۳۔ البدایۃ والنہایۃ ۹/۳۱۹۔ وکنز العمال ۹۱۹۷۔

۴۔ الکامل لابن عدی ۶/۲۲۲۳۔ والبدایۃ والنہایۃ ۹/۳۱۹۔ والموضوعات لابن الجوزی ۲/۲۳۵۔ والاسرار المرفوعۃ ۳۶۶۵۔ والاحادیث الضعیفۃ ۷۳۰۔ وکنز العمال ۲۵۱۰۱۔

۵۔ سنن الترمذی ۳۱۲۷۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۱۲۱۔ ومسند ابی حنیفۃ ۱/۱۸۹۔ واتحاف السادۃ المتقین ۱/۴۲۲، ۷/۲۹۵۔ وفتح الباری ۱۲/۳۸۸۔ وتفسیر ابن کثیر ۴/۲۹۶، ۶۱۱۔ والفوائد المجموعۃ ۲۴۳۔ وتنزیہ الشریعۃ ۲/۳۰۵۔ وکشف الخفاء ۱/۴۲۔ والدر المنثور ۴/۱۰۳۔

حضرت علی نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ تم اھل سماء میں امین ہو اور اھل ارض میں امین ہو۔[1]

۴۸۹۲-**حالت حیض کی طلاق کا حکم**...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عیسیٰ بن سالم، ابوالملیح رقی، میمون بن مہران کی سند سے (باقی سند معلوم نہیں) بیان کیا کہ

ایک صحابی نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اس سے رجوع کرلو، اس سے مباشرت نہ کرنا، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر جب وہ حالت طہر میں آ جائے تو چاہو تو اسے طلاق دے دینا اور چاہو تو روک لینا۔

۴۸۹۳-**روزے اور احرام میں پچھنا لگوانا**...... ہمیں قاضی ابواحمد اور فاروق خطابی اور حبیب بن حسن نے ابومسلم کشی، محمد بن عبداللہ انصاری، حبیب ابن الشہید، میمون بن مہران، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے پچھنا لگوایا اور اس وقت آپ ﷺ حالت احرام میں روزے سے تھے۔

۴۸۹۴-**درندوں اور شکاری پرندوں کا گوشت**...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد کی سند سے اور میرے والد نے اپنی سند سے میمون بن مہران، حضرت ابن عباس کے حوالے سے نقل کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے پنجے والے درندوں اور پنجوں والے پرندوں کا گوشت کھانا منع فرمایا ہے۔[2]

۴۸۹۵-**"روافض" کے بارے میں وعید**...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن اسامہ، احمد بن یونس، عمران بن زید، حجاج بن تمیم، میمون بن مہران، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی جس کا لقب "رافضہ" ہوگا وہ لوگ اسلام کو چھوڑ چکے ہوں گے حالانکہ اس کا نام لیتے ہوں گے۔ چنانچہ ان سے قتال کرنا کیونکہ وہ مشرک ہیں۔[3]

۴۸۹۶-**"روافض" حب اھل بیت کے دعویدار مشرک**...... سلیمان بن احمد نے ابوزید قراطیسی، عمرو بن ابی الطاھر، یوسف بن عدی، حجاج بن تمیم، میمون بن مہران، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا کہ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی! میری امت میں ایک قوم ہوگی جو ہمارے اہل بیت سے محبت کا دعویٰ کرے گی ان کا لقب "رافضہ" ہوگا ان سے قتال کرنا، یہ لوگ مشرک ہیں۔[4]

۴۸۹۷-**انبیاء اور صحابہ کرامؓ کو گالیاں دینے والے کو سب سے زیادہ عذاب ہوگا**...... ہمیں حبیب بن حسن نے فاروق،

---

[1] الجامع الکبیر للسیوطی ۳۱/۲
[2] سنن الترمذی ۱۴۷۷ ومسند الامام احمد ۱/۲۴۷، ۱۹۴، ۲۲۴/۱، ۲۸۹، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۷۳، والسنن الکبریٰ للبیھقی ۱/۲۵۰، ۳۳۸/۵، والمستدرک ۴۰/۲.
[3] السنة لابن ابی عاصم ۴۷۵/۲، وتنزیه الشریعة ۵۹/۲ ۲۲۴، ومیزان الاعتدال ۲۲۸۳، والعلل المتناھیة ۱۶۰/۱.
[4] المعجم الکبیر للطبرانی ۲۴۲/۱۲، ومجمع الزوائد ۲۲/۱۰، والعلل المتناھیة ۱۶۰/۱

شیبان بن فروخ، محمد بن زیاد، میمون بن مہران، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپ ﷺ اس وقت کھڑے ہوئے تھے قیامت کے دن سب سے سخت عذاب میں جتلا وہ ہوں گے جو انبیاء کو گالیاں دیتے ہیں پھر وہ لوگ جو میرے صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں اور پھر وہ لوگ جو عام مسلمانوں کو گالیاں دیتے ہیں۔[1]

۴۸۹۸- **جنازے کی چار تکبیریں** ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے محمد بن عبداللہ رستہ، شیبان بن فروخ، محمد بن زیاد، میمون بن مہران، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے ایک جنازہ پڑھایا اور اس پر چار تکبیریں کہیں اور فرمایا کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کے جنازے پر چار تکبیریں کہی تھیں راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کے جنازے پر اور حضرت صہیب نے حضرت عمرؓ کے جنازے پر چار تکبیریں کہیں تھیں۔

۴۸۹۹- **نجاست کی کچھ مقدار کا معاف ہونا**..... ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے احمد بن حماد بن سفیان، عثمان بن حفص، محمد بن زیاد، میمون بن مہران، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے حضرت عائشہؓ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ فرمایا!

کبھی کبھار میں نبی کریم ﷺ کے کپڑوں سے منی کھرچتی تھی اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے۔[2] (نوٹ اس سے مراد یعنی منی کی مقدار [illegible] احناف [illegible])

۴۹۰۰- **ہنستے ہوئے گناہ کرنے والا روتے ہوئے جہنم میں جائے گا**..... ہمیں احمد بن سندی نے عمر بن ایوب، ابوابراہیم الترجمان، محمد بن یزید یشکری، میمون بن مہران، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو گناہ کرتے ہوئے ہنسے وہ روتے ہوئے جہنم میں داخل ہوگا۔[3]

۴۹۰۱- **علماء و حکام ٹھیک ہو جائیں تو سب ٹھیک ہو جائیں**..... ہمیں عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی نے اسلم بن خالد ایلی، عمر بن مکی، محمد بن زیاد، میمون بن مہران، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، لوگوں میں دو قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اگر وہ ٹھیک ہو جائیں تو سب ٹھیک ہو جائیں ایک علماء دوم حکام۔

۴۹۰۲- **سورۂ کافرون پڑھ کر سونے کی فضیلت**..... ہمیں سلیمان بن احمد نے حسین بن اسحق تستری، جبارہ بن مغلس، حجاج بن تمیم، جزری، میمون بن مہران، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک کلمہ نہ بتاؤں جو تمہیں اللہ سے شرک کرنے سے محفوظ رکھے گا "قل یا ایہا الکفرون (الخ) سوتے وقت پڑھا کرو"۔[3]

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۳۰۳/۱۰، والترغیب والترھیب ۱۶۸/۳ ومشکاۃ المصابیح ۳۵۰۹.

۲۔ الاحادیث الصحیحۃ ۴۷

۳۔ الدر المنثور ۴۰۵/۶، ومجمع الزوائد ۱۲۱/۱۰ والمطالب العالیۃ ۳۸۱۱، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۱/۱۲. ومیزان الاعتدال ۱۷۴۸

۴۹۰۳- تین آدمیوں کی نمازیں قبول نہیں ہمیں احمد بن عبید اللہ نے عبداللہ بن وہب، یمان بن سعید، خالد بن یزید القسری، عمرو بن میمون بن مہران عن ابیہ، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگوں کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا اور نہ ہی فرشتے ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ (۱) نشہ میں مبتلا شخص جب تک کہ وہ نشہ سے ہوش میں نہ آ جائے، (۲) جنبی شخص جب کہ غسل کرکے پاک نہ ہو جائے، (۳) زعفران سے خود کو رنگنے والا جب تک کہ اسے دھو نہ دے۔[1]

(۲۵۲) حضرت یزید بن الاصم[2]

انہی بزرگوں میں اللہ سے رجوع رکھنے والے قائم اللیل والنہار حضرت یزید بن اصم بھی ہیں۔

۴۹۰۴- حضرت عائشہؓ کی نصیحت ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، کثیر ابن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ

یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ میری حضرت عائشہؓ سے ملاقات ہوئی وہ مکہ سے تشریف لا رہی تھیں اور میں اور ان کے بھانجے جو طلحہ بن عبید اللہ کے بیٹے تھے ان سے یوں ملے کہ ہمارے اوپر مدینہ میں ایک دیوار گر گئی تھی جس سے ہمیں چوٹیں آئی تھیں چنانچہ ان کو خبر ملی تو وہ آئیں اپنے بھانجے کو خوب ڈانٹا اور پھر میری طرف متوجہ ہوئیں اور بڑی اچھی نصیحتیں فرمائیں کہنے لگیں کہ

کیا تمہیں نہیں پتہ کہ اللہ تمہیں یہاں لایا اور اپنے نبی کے گھر میں ٹھہرایا۔ میمونہ چلی گئیں واللہ اور اس نے اپنی رسی تمہاری گردن پر ڈال دی ہے۔ وہ بڑی اچھی نیک اور صلہ رحمی کرنے والی خاتون تھیں۔

۴۹۰۵- حضرت عمرؓ کا اصلاحی طریقۂ کار ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن سہل، عبداللہ بن عمر، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ

یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ ایک بڑا طاقتور شخص تھا وہ اپنی طاقت کی بناء پر ہی حضرت عمرؓ کے پاس وفد لے کر آیا تھا، یہ شامی تھا ایک دن حضرت عمرؓ کو وہ نظر نہ آیا تو اس کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا کہ وہ شراب کے نشے میں مست کہیں موجود ہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے کاتب کو بلوایا اور فرمایا کہ لکھو کہ یہ خط عمر بن خطاب کی طرف سے فلاں کے لئے ہے تجھ پر سلامتی ہو۔

میں تمہاری طرف تحمید کرتا ہوں اس اللہ کی جس کے سوا بندگی کے لائق کوئی نہیں، جو گناہوں کا معاف کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا ہے شدید عقاب اور بڑی طاقت والا ہے اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر آپ نے اسے بلوایا اور اپنی طرف سے اس کو امن دیا اور پھر ان سب حضرات نے اس کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل کو پھیر دے اور اس کو توبہ کی توفیق دے۔ جب حضرت عمرؓ کا خط اسے ملا تو وہ اسے پڑھتا جاتا اور کہتا جاتا کہ گناہوں کا معاف کرنے والا" اللہ نے مجھ کو معاف کرنے کا وعدہ کر لیا۔

---

[1] صحیح ابن حبان ۷۷ ،۳ ،۱۲۹۶ و صحیح ابن خزیمہ ۹۴۰ والترغیب والترہیب ۲۸/۳ ۲۶۱ وکنز العمال ۴۳۸۱۴ ،۴۳۹۲۷.

[2] انظر ترجمتہ فی: التاریخ الکبیر ۸/ت ۳۱۵۷ والجرح ۹/ت ۱۰۵۵ والجمع ۲/ ۵۲۹. واسد الغابۃ ۵/ ۱۰۳، وسیر النبلاء ۴/ ۵۱۷ والکاشف ۳/ت ۶۳۸۶ والاصابۃ ۳/ ۹۳۸۱. وتہذیب الکمال ۱۱ ۶۹ (۳۲/ ۸۳)

قابل التوب شدید العقاب اللہ نے مجھ کو اپنے عقاب سے ڈرایا ہے۔ذی الطول طول تو خیر کثیر ہے۔اس طرح وہ اس آیت کو دہراتا اور یہی کہتا رہا پھر رونے لگا اور پھر شراب سے توبہ کر لی اور اچھی توبہ کی۔ جب حضرت عمرؓ کو اس کا یہ حال پتہ چلا تو آپ نے فرمایا۔اس طرح کیا کرو کہ جب تم لوگ اپنے کسی بھائی کو غلط کام کرتے دیکھو تو اس کو روک دو اور اس سے اچھا برتاؤ کرو اللہ سے دعا کرو کہ اسے توبہ کی توفیق دے۔

۴۹۰۶-ایک شرابی کی توبہ ہمیں عبداللہ بن محمد نے عبداللہ بن سہل ،عبداللہ بن عمر ،کثیر بن ہشام ،جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے زمانہ جاہلیت میں شراب پی تو اسے نشہ ہو گیا وہ چاند کو پکڑنے کی کوشش کرنے لگا اس نے اسی حالت میں قسم کھائی کہ وہ اسے اتارے بغیر نہیں رہے گا چنانچہ وہ اچھلتا اور منہ کے بل گرتا جس سے زخمی ہوتا رہا آخر کار تھک کر گر اور سو گیا۔جب سو کر اٹھا تو اپنا حال دیکھ کو پوچھا کہ مجھے کیا ہو گیا؟ گھر والوں نے اسے بتایا کہ تم نشے میں چاند اتارنے کی بات کر رہے تھے اچھل کر گرنے سے تو یہ چوٹیں آ گئیں۔اس نے کہا بھلا بتاؤ کہ شراب نے میری یہ حالت کر دی کہ میں چاند کو اتارنے لگا ،خدا کی قسم آج کے بعد شراب کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔

۴۹۰۷-یزید بن اصم کا حضرت حسینؓ کو خط۔۔۔ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید رقی ،ابو عمر وھلال ،عمرو بن عثمان ،بعض اصحاب ، سفیان بن عیینہ کی سند سے بیان کیا کہ

یزید بن اصم نے حضرت حسینؓ بن علیؓ ابن ابی طالب کو خط لکھا ،جس وقت وہ مدینہ سے نکل رہے تھے کہ امابعد! اھل کوفہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کرانا چاہتے ہیں اور جو ٹکڑے ہو جائیں اکثر برباد ہو جاتے ہیں میں تمہارے لئے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم کہیں آسانی بگل سے فخر کرنے والے یا سراب کے پیچھے بھاگنے والے کی طرح نہ ہو جاؤ۔صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور آخرت کا یقین نہ رکھنے والے تمہیں غیر اہم نہیں کر سکتے۔(یزید بن اصم نے حضرت ابوھریرہ ،ابن عباس ،عائشہ ،میمونہؓ سے روایت کی ہے)

۴۹۰۸-ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ ،کثیر ابن ہشام ،جعفر بن برقان ،یزید بن ابراہیم حضرت ابوھریرہ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے مجھ سے گمان کے پاس ہوتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب کہ وہ مجھ کو پکارے۔[1]

۴۹۰۹-ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ ،کثیر بن ہشام ،جعفر بن برقان ،یزید بن اصم ،حضرت ابوھریرہ کی سند سے مرفوعا بیان کرتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں اور تمہارے اموال کی طرف نہیں دیکھتا ،لیکن وہ تو تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔[2]

۴۹۱۰-ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ ،کثیر ابن ہشام ،جعفر بن برقان ،یزید بن اصم ،حضرت ابوھریرہ کی سند سے مرفوعا بیان کیا کہ

۱۔ المسند الامام أحمد ۲/ ۵۳۹

۲۔ سنن ابن ماجۃ ۴۱۴۳ . وصحیح مسلم ۱۹۸۷ . ومسند الامام أحمد ۲/ ۲۸۵ ، ۵۳۹ . وفتح الباری ۷/ ۲۱۴ ، ۱۳/ ۳۶۳ ، وإتحاف السادۃ المتقین ۱/ ۱۵۶ ، ۳/ ۱۲۵ ، ۸/ ۲۲۲ ، ۳۳۹ ، ۱۰/ ۹ .

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مالداری سامان کی زیادتی کا نام نہیں لیکن مالداری نفس کی مالداری کا نام ہے واللہ مجھے تم پر غلطی کا خوف نہیں لیکن جان بوجھ کر غلط کرنے کا خوف ہے اور مجھے تم پر فقر کا خوف نہیں لیکن تم پر مالداری اور مال جمع کرنے کا خوف ہے۔[1]

۴۹۱۱- ہمیں ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی نے حارث بن ابی اسامہ، محمد بن کناسہ کی سند سے اور ابوبکر بن خلاد نے جعفر بن برقان یزید بن اصم کی سند سے حضرت ابوھریرۃ سے نقل کیا کہ:

نبی کریم ﷺ نے (قیامت کی نشانیوں میں) فرمایا کہ اس وقت فتنے ظاہر ہوں گے اور ھرج بہت زیادہ ہو جائے گا۔ کسی نے پوچھا ھرج کیا ہے یا رسول اللہ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ قتل اور علم کا اٹھ جانا۔ (یہ بات حضرت عمرؓ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے ان سے کہی وہ فرمارہے تھے کہ علم کا اٹھ جانا کوئی ایسی چیز نہیں کہ لوگوں کے سینوں سے نکال لی جائے لیکن یہ علماء کے ختم ہونے سے ہوگا۔[2]

۴۹۱۲- اسرافیل صور پھونکنے کے منتظر ہیں۔ ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، عبداللہ ابن عمر بن ابان، مروان بن معاویہ، عبداللہ، یزید بن اصم، حضرت ابوھریرہ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ صور پھونکنے والے فرشتے کو جب سے ذمہ داری سونپی گئی ہے اس نے ابھی تک پلک نہیں جھپکی وہ تیاری کی حالت میں عرش کی جانب منہ اٹھائے ہوئے ہے کہ کہیں وہ پلک جھپکے اور صور پھونکنے کا حکم ہو جائے، گویا اس کی آنکھیں دو چمکتے ستارے ہیں۔[3]

۴۹۱۳- اپنی آنکھ کا شہتیر ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن حفص و یحیی بن عثمان، محمد بن حمیر، جعفر بن برقان، یزید بن اصم، حضرت ابوھریرہ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو دیکھتا ہے مگر اپنی آنکھ کے شہتیر کو بھول جاتا ہے۔[4]

۴۹۱۴- کہو جو صرف اللہ اکیلا چاہے۔ ہمیں ابوبکر طلحی نے ابوعمر قتات، ابونعیم، سفیان ثوری، اجلح، یزید بن اصم، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے کہا جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کا شریک بنادیا؟ (بلکہ یوں کہو) جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے۔[5]

۴۹۱۵- اپنے بھائی سے کینہ رکھنا نا قابل معافی ہے۔ ہمیں احمد بن یحیی حلوانی نے سعید بن سلیمان، ابوشھاب الخیاط، لیث بن ابی فزارہ، یزید بن اصم، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین باتیں جس شخص میں نہ ہوں اللہ تعالیٰ ان کے سوا ہر گناہ معاف فرمادے گا۔ (ایک) جو اس

---

[1] صحیح البخاری ۱۱۹/۸ وصحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب ۴ وفتح الباری ۲۷۱/۱۱.

[2] مسند الامام أحمد ۴۸۱/۲، ۵۳۹ ومشکل الآثار ۱۲۹/۱

[3] اتحاف السادۃ المتقین ۴۵۲/۱۰ والدر المنثور ۳۳۸/۵، وتخریج الاحیاء ۴۹۶/۴

[4] صحیح ابن حبان ۱۸۴۸ والترغیب والترھیب ۲۳۹/۳ وتفسیر القرطبی ۲۲۷/۱۹ وکشف الخفا ۳۵۱/۱. ۵۴۳/۲، واتحاف السادۃ المتقین ۵۳۶/۷ وکنز العمال ۴۴۱۴۱، ۴۱۱۴۰

[5] مسند الامام أحمد ۲۱۴/۱، ۲۸۳، ۳۴۷ وفتح الباری ۵۴۰/۱۱

حال میں مرا کہ اس نے اللہ سے کبھی شرک نہ کیا۔ (۲) جو نہ جادوگر تھا اور نہ ان کے پیچھے جاتا تھا۔ (۳) اپنے بھائی سے کینہ نہیں رکھتا ہوا۔[۱]

۴۹۱۶-ضرورت سے زائد اشیاء کی قیامت میں پوچھ گچھ ہوگی۔ ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے عبداللہ بن صالح البخاری، ابن ابی رزمہ، علی بن حسن بن شقیق، ابوحمزہ، لیث، ابوفزارہ، یزید بن اصم، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ٹخنے کے اوپر ازار (شلوار تہبند وغیرہ) دیوار کے سائے، خشک روٹی اور پانی کے مٹکے سے جو چیز زائد ہوگی اس کا حساب کیا جائے گا یا فرمایا قیامت میں اس کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔[۲]

۴۹۱۷-والد کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے ہمیں ابواحمد محمد بن احمد جرجانی نے عبداللہ بن شیرایہ، اسحٰق بن راھویہ، عبدالرزاق، الثوری، الشیبانی، یزید، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ کیا میں اپنے والد کی طرف سے حج کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں" اگر تو اس کے لئے بھلائی زیادہ نہیں کرسکا تو شر زیادہ نہیں کرے گا۔[۳]

یہ حدیث یزید کی سند سے غریب ہے ثوری شیبانی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور شیبانی سے مراد ابواسحاق سلیمان بن فیروز ہیں جو اہل کوفہ میں سے ہیں اور تابعی ہیں۔

۴۹۱۸-سجدے میں کمر کی اونچائی ...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، الحمیدی، سفیان، ابوسلیمان عبداللہ بن الاصم، یزید بن اصم کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت میمونہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ فرماتے تو (اتنا اونچا فرماتے تھے کہ) اگر کوئی جانور ران کے اور زمین کے درمیان سے نکلنا چاہتا تو نکل سکتا تھا۔

۴۹۱۹-آنحضرت ﷺ کے سجدے کی شان سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، جعفر بن برقان، یزید بن کی سند سے بیان کیا کہ حضرت میمونہ فرماتی ہیں کہ

نبی کریم ﷺ سجدے میں اتنے اونچے ہوتے کہ ان کی بغلوں کی سفیدی ان کو پیچھے سے دیکھنے سے نظر آتی تھی۔

(۲۵۴) حضرت شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ[۴]

ان بزرگوں میں اللہ کے سامنے رونے گڑگڑانے والے حضرت شقیق بن سلمہ ابووائل بھی ہیں۔

۴۹۲۰-ہچکیوں سے رونا ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، یوسف بن یعقوب الصفار، ابوبکر بن عیاش

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۲۲۲ ومجمع الزوائد ۸/۲۴. والترغیب والترھیب ۳/۲۱۱ وتخریج الاحیاء ۳/۵۰۰، ۱۷۴

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/۲۶۷ والدر المنثور ۱/۲۹۱ وتفسیر ابن کثیر ۸/۴۹۸.

۳۔ معجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۲۳۵

۴۔ طبقات ابن سعد ۶/۹۶ والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۶۸۱. والجرح ۴/ت ۱۹۱۳. والاستیعاب ۲/۷۱۰. ۲/۱۷۷ واسد الغابۃ ۳/۳. وسیر النبلاء ۴/۱۶۱ والاصابۃ ۲/ت ۳۹۸۲

بن عاصم کی سند سے بیان کیا کہ
ابووائل جب نماز پڑھتے تو ہچکیوں سے روتے اور اگر ان کے سامنے دنیا رکھ دی جائے کہ وہ اس طرح کریں اور کوئی انھیں دیکھے تو وہ ہرگز نہ کرتے۔

۴۹۲۱- پرندوں کی طرح پھڑ پھڑانا ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، جریر، مغیرہ کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم تیمی نے ابووائل کا مرتبہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ پرندوں کی طرح پھڑ پھڑاتے تھے۔

۴۹۲۲- ابووائل کا رونا.... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، علی بن ثابت، سعید بن صالح کی سند سے بیان کیا کہ میں نے ابووائل کو دیکھا کہ وہ رونے کی آواز سنتے اور روتے تھے۔

۴۹۲۳- اللہ اور بندے کی قربت ہمیں ابوعلی محمد بن احمد بن الحسن نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، معروف بن واصل کی سند سے بیان کیا کہ
ہم ابووائل شقیق بن سلمہ کے پاس تھے وہاں اللہ اور اس کی مخلوق کے قرب کا ذکر چھڑ گیا تو انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ
اے ابن آدم تو مجھ سے ایک بالشت قریب ہو میں تجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوں گا تو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہو میں تجھے دو ہاتھوں کی مقدار قریب ہوں گا تو میری طرف چل میں تیری طرف دوڑوں گا۔

۴۹۲۴- اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں.... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے عبدالرحمن بن محمد بن اسلم، ھناد بن السری، ابومعاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ
شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ ہم ایک خوفناک رات میں ایک جھاڑی کے پاس سے گزرے تو وہاں ایک شخص سویا ہوا تھا اس کا گھوڑا اس کے سرہانے بندھا گھاس کھا رہا تھا ہم نے اسے اٹھا کر پوچھا کہ تم ایسی جگہ میں سو رہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں عرش والے سے ڈرتا ہوں کہ وہ یہ جانے کہ میں اس کے علاوہ بھی کسی سے ڈرتا ہوں۔

۴۹۲۵- ابووائل کی قناعت پسندی...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے عبدالرحمن بن محمد بن اسلم ھناد، ابوبکر بن عیاش، عاصم بن ابی النجود کی سند سے بیان کیا کہ ابووائل کا وظیفہ دو ہزار تھا مگر وہ اس میں سے اپنی اور گھر والوں کی سال بھر کی ضرورت کا رکھ کر باقی سب صدقہ کر دیتے۔

۴۹۲۶- ابووائل کی فضیلت ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن ایوب، ابوبکر بن عیاش کی سند سے بیان کیا کہ
عاصم کہتے ہیں کہ میں نے ابووائل کو کبھی نماز میں یا نماز کے علاوہ ادھر ادھر دیکھتے نہیں دیکھا اور نہ کبھی جانور کو برا بھلا کہتے سنا، سوائے یہ کہ ایک مرتبہ حجاج کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے یوں فرمایا، اے اللہ حجاج کو گٹھلیوں کی وہ غلاظت کھلا جو نہ موٹا کرتی ہے اور نہ بھوک مٹاتی ہے، پھر انھوں نے یہ کہنا چھوڑ دیا۔ ایک مرتبہ کہا کہ یہ تمھیں پسند تھا، میں نے عرض کیا کیا آپ حجاج کو مستثنیٰ کر رہے ہیں؟ انھوں نے فرمایا ایسا کہنا ہم گناہ شمار کرتے ہیں۔

۴۹۲۷-ابووائل کی فضیلت..... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ابویحیٰ رازی، ہناد بن سری، عبدہ، الزبرقان کی سند سے ذکر کیا کہ

میں ابووائل کی خدمت میں بیٹھا تھا میں نے وہاں حجاج کو برا بھلا کہا اور اس کی برائیوں کا تذکرہ شروع کر دیا تو انھوں نے مجھے منع فرمایا اور کہا کہ ایسے نہ کہو ہوسکتا ہے اس (حجاج) نے "اللّٰھم اغفرلی" کہا ہو اور اللہ نے اسے معاف فرما دیا ہو۔

۴۹۲۸-عبداللہ بن مسعودؓ کی رائے۔ ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن احمد بن ایوب، ابوبکر بن عیاش کی سند سے بیان کیا ہے کہ عاصم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جب ربیع بن خثیم کو دیکھتے تو فرماتے متواضع لوگوں کو خوشخبری دو اور جب ابووائل دیکھتے تو فرماتے "اللہ کی طرف رجوع کرنے والا"۔

۴۹۲۹-اے اللہ مجھے آگ سے آزاد کردے" ناپسند جملہ ہے۔ ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ، احمد بن محمد، ابوبکر بن عیاش، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل کو یہ ناپسند تھا کہ کوئی شخص یوں کہے کہ "اے اللہ! مجھے آگ سے آزاد کردے" کیونکہ آزاد کرتا وہ شخص ہے جو ثواب کی امید کرتا ہو اور یہ قول کہ "جنت مجھ پر صدقہ کردے" کیونکہ صدقہ بھی وہ شخص کرتا ہے جو ثواب چاہتا ہو (اللہ تعالیٰ کو کس سے ثواب کی امید ہے؟ کون ہے جو اسے ثواب دے؟)

۴۹۳۰-حضرت شقیق کی اللہ تعالیٰ سے دعا..... ہمیں ابومحمد بن حیان نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، قیس بن ربیع، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

شقیق بن سلمہ سجدے میں یہ کہہ رہے تھے کہ اے رب میری مغفرت فرما اے رب مجھے معاف کردے، اگر تو معاف کردے گا تو یہ تیرے فضل کا انعام ہوگا اور اگر تو مجھے عذاب دیگا تو ظلم کرنے والا نہ ہوگا' پھر وہ رونے لگے حتی کہ ان کے رونے کی آواز مسجد سے باہر سنائی دے رہی تھی۔

۴۹۳۱-علقمہ اور شقیق کا مکالمہ..... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق ثقفی، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل کہتے ہیں کہ میں بصرہ میں عبیداللہ بن زیاد کے پاس حاضر ہوا اس کے سامنے تیس ہزار درہم (چاندی کے) کا ڈھیر لگا ہوا تھا یہ اصبہان کا خراج آیا تھا۔ اس نے مجھے دیکھ کر کہا اے ابووائل تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اتنی دولت چھوڑ کر مرجائے؟ میں نے کہا کہ اگر یہ زبردستی لی ہو تو تب کیسا ہوگا؟ اس نے کہا یہ تو برائی پر برائی ہے۔ پھر مجھے کہنے لگا کہ تم میرے پاس کوفے میں آنا شاید میں تمہیں کوئی اچھا نفع پہنچا سکوں۔

چنانچہ جب میں کوفہ واپس گیا تو میں نے علقمہ سے مشورہ کرنا بہتر سمجھا تو میں ان کے پاس گیا اور بتایا کہ میں ابن زیاد کے پاس گیا تھا تو اس نے مجھ سے یہ کہا ہے آپ کا کیا خیال ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے مشورہ لینے سے پہلے اس کے پاس جاتا تو میں کچھ نہیں کہتا لیکن اب کہوں گا وہ یہ کہ اللہ میں یہ صحیح سمجھتا ہوں کہ اگر میرے پاس دو ہزار دو ہزار مرتبہ ہوں تو میں لوگوں کا اس دولت پر آنا پسند نہ کروں۔ میں نے کہا ایسا کیوں اے ابوشبل؟ تو انھوں نے کہا اس خوف سے کہ لوگوں سے جتنا لیا گیا ہے وہ اتنا ہی اس میں سے لیں گے۔

۴۹۳۲-حکومتی عہدوں سے نفرت..... ہمیں میرے والد اور ابومحمد حیان نے ابراہیم بن محمد ابن الحسن، احمد بن ابی برزہ، جعفر بن عون

علی بن عرفان کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے ابووائل کو یہ کہتے سنا کہ اس وقت کسی نے انھیں یہ بتادیا تھا کہ تمہارا بیٹا بازار کا عامل بنادیا گیا ہے تو انھوں نے فرمایا کہ اگر تو میرے پاس اس کی موت کی خبر لاتا تو یہ مجھے زیادہ پسند تھا کہ مجھے سخت ناپسند ہے کہ میرے گھر میں ان کے کاموں میں سے کوئی کام داخل ہو۔

۴۹۳۳۔حکومتی اہلکاروں کے مال سے بیزاری ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوکریب کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔ عاصم کہتے ہیں کہ ابووائل اپنی باندی سے فرماتے تھے کہ اے برکہ! جب میرا بیٹا کوئی چیز لے کر آئے اس سے تو کچھ مت لینا اور میرے ساتھیوں میں سے کوئی کچھ لائے تو لے لینا۔ (یحییٰ کناسہ کے قاضی تھے)

۴۹۳۴۔پردیسیوں کا دستر خوان ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعامر بن عبداللہ بن براد، فضل بن موفق، سفیان، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل کہتے ہیں کہ بیت غرباء والوں کے لئے اہل بیت اپنے دستر خوان پر حلال روٹیاں رکھتے تھے۔

۴۹۳۵۔ابووائل کی بے سروسامانی ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، یحییٰ بن سعید، ابوعوانہ عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل کا ایک بانسوں کا بنا چھپر اتھا جس میں وہ اوران کا گھوڑا ہوتے تھے جب یہ جہاد پر جاتے اسے توڑ کر صدقہ کر دیتے اور جب واپس آتے تو اسے دوبارہ بنالیتے۔

۴۹۳۶۔شقیق بن سلمہ کی دعا ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، ابوعلی حسن بن حماد کوفی الوراق، ہشام کی سند سے بیان کیا کہ

اعمش کہتے ہیں کہ میں نے شقیق کو یہ فرماتے سنا کہ اے اللہ! اگر تو ہمیں اپنے ہاں بد بخت لکھ چکا ہے تو اسے مٹادے اور خوش بخت لکھ دے اور اگر خوش بخت لکھا ہے تو اسے ثابت رکھ اس لئے کہ تو جو چاہتا ہے مٹادیتا ہے اور ثابت رکھتا ہے اور تیرے پاس ہی ام الکتاب ہے۔

۴۹۳۷۔اسود بن ہلال کی نمازوں سے محبت ہمیں عبدالرحمن بن عباس بن عبدالرحمن نے ابراہیم بن اسحق حربی، سعید بن سلیمان، عباد، حصین کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل کہتے ہیں کہ میں اسود بن ہلال کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ کاش میں اور تم گزر چکے ہوتے۔ انھوں نے جواب دیا کہ تم بری بات کہہ رہے ہو کیا میں روزانہ چونتیس سجدے نہیں کرتا۔

۴۹۳۸۔نمازیں بہترین ساتھی ہیں ہمیں عبدالرحمن بن عباس نے ابراہیم بن اسحق، یوسف بن موسیٰ، جریر، مغیرہ کی سند سے بیان کیا کہ ابووائل کہتے ہیں کہ میں نے اسود بن ہلال سے کہا کہ میں ایک سال سے سمجھ رہا ہوں کہ تم مر گئے۔ انھوں نے کہا کہ میرا ایک اچھا ساتھی ہے کہ مجھے مہینے بھر کی زندگی بری نہیں لگتی میں ڈیڑھ سو نمازیں پڑھتا ہوں اس سے بھی زیادہ یا فرمایا کہ سات سو سے زیادہ۔

۴۹۳۹- پچاس نمازوں کے ثواب والی پانچ نمازیں ...... ہمیں عبدالرحمن بن عباس نے ابراہیم حربی، ابوکریب، یحییٰ بن آدم، یزید بن عبدالعزیز، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل کہتے ہیں کہ میں اسود بن ھلال کی عیادت کرنے گیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے تمھاری موت کی خبر دی جائے۔ انھوں نے کہا کہ میرا تم سے ایک اچھا دوست ہے وہ ہے پانچ نمازیں جنکا روز کا ثواب پچاس نمازوں کا ہے۔

۴۹۴۰- جہنم غیر مؤمنوں کے لئے ہے ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، یحییٰ بن آدم، ابوبکر، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ میں نے ابووائل کی خدمت میں عرض کیا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو بھی جہنم میں داخل کرے گا تو انھوں نے فرمایا کہ تیری عمر کی قسم جہنم غیر مؤمنوں سے بھر دی جائے گی۔

۴۹۴۱- اللہ تعالیٰ کا ایک بندے کو معاف کرنا ...... ہمیں ابوبکر نے عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، شیبانی کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک بندے کو اپنے ہاتھ سے چھپائے گا تو وہ کہے گا کیا آپ جانتے ہیں؟ کیا آپ جانتے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تجھے معاف کر چکا ہوں۔

۴۹۴۲- آج کل کے قراء کی مثال ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل احمد بن محمد بن ایوب، ابوبکر بن عیاش، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کیا تمھیں پتہ ہے کہ ہمارے زمانے کے قراء کس کے مشابہ ہیں؟ میں نے پوچھا کس سے؟ فرمایا کہ اس شخص سے جو بکری کو موٹا کرے اور جب چاہے اسے ذبح کرکے بغیر صاف کئے کھا جائے۔

یا ایسا شخص جو دراہم اور فلوس جمع کرکے تھیلی میں ڈال دے اور پھر انھیں نکال کر توڑ دے اور وہ تنکوں کی طرح ہو جائیں۔

۴۹۴۳- قراء اون والی بھیڑوں کی طرح ہیں ...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحق، حسین مروزی، ابن المبارک، معمر، سلیمان الاعمش کی سند سے بیان کیا کہ

شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ ہمارے زمانے کے قراء کی مثال ایسی ہے جیسے اون والی بھیڑیں ہوں اور ان میں سے ایک کی کمر لنولی جائے تو وہ کارآمد نہ ہو پھر دوسری کی کمر لنولی جائے مگر وہ بھی تندرست نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ آج پورے ان تھ پراف ہے۔

۴۹۴۴- جہاد کرنا دولت سے بہتر ہے ...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، ابومعمر، ابواسامہ، مالک بن مغول، کی سند سے بیان کیا کہ ابوحفص کہتے ہیں کہ مجھ سے ابووائل نے یہ فرمایا کہ مجھے ایک لاکھ کے مقابلے میں یہ پسند ہے کہ میرا ایک بیٹا ہو جو اللہ کے راستے میں قتال کرے۔

۴۹۴۵- ہمارا رب کتنا پیارا ہے ...... ہمیں محمد بن بدر نے حماد بن مدرک، ابراہیم بن بشار، رمادی، سفیان بن عیینہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

ابو وائل کہتے ہیں کہ ہمارا رب کتنا پیارا ہے کہ اگر ہم اس کی اطاعت کریں تو وہ ہم سے دشمنی نہیں کرتا۔

۴۹۴۶-**قرآن کی تلاوت کا حق ادا کرو**...... ہمیں عبدالصمد بن احمد بن عبدالصمد نے عبداللہ بن محمد بن العباس، سہل بن عثمان، ابو معاویہ وابو خالد، الاعمش کی سند سے بیان کیا کہ

شقیق کہتے ہیں کہ عبداللہ کے پاس سے کوئی سونے سے ملمع قرآن کا نسخہ لیکر گزرا تو انھوں نے فرمایا کہ قرآن کی اچھی زینت یہ ہے کہ اس کی تلاوت کا حق ادا کیا جائے۔

۴۹۴۷-**وسیلہ کا مطلب اعمال ہیں** ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابو احمد، سفیان، منصور کی سند سے بیان کیا کہ

ابو وائل نے قرآن کی آیت "وابتغوا الیہ الوسیلۃ" (کا مطلب بیان کیا کہ) اعمال میں قربت اختیار کرو۔

۴۹۴۸-**ابو وائل کی فضیلت**...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو معشر کی سند سے بیان کیا کہ

ابراہیم کہتے ہیں کہ ہر شہر میں کچھ اللہ کے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی وجہ سے اھل شہر سے مصائب کو دور کر دیا جاتا ہے اور مجھے امید ہے کہ ابو وائل بھی ایسے ہی لوگوں میں شامل تھے۔

۴۹۴۹-**ابو وائل کا زھد**...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، یحیی بن آدم، ابوبکر کی سند سے بیان کیا کہ عاصم کہتے ہیں کہ میں نے نماز میں یا نماز کے علاوہ ابو وائل کو ادھر ادھر دیکھتے ہوئے نہیں پایا اور نہ کبھی کسی سے یہ پوچھتے ہوئے دیکھا کہ تمھاری صبح کیسی رہی؟ شام کیسی رہی؟

ابو وائل کے اساتذہ اور شاگرد...... ابو وائل شقیق بن سلمہ نے بے شمار بڑے اور مشہور صحابہ کرام سے روایت کی ہے جن میں حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، ابوموسیٰ، حذیفہ، خباب بن ارت، ابومسعود، اسامہ بن زید، سلمان فارسی، ابودرداء، براء بن عازب، سہل بن حنیف، کعب بن عجرہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین شامل ہیں۔

اسی طرح کبار تابعین مثلاً مسروق بن اجدع، سلیمان بن ربیعہ، علقمہ بن قیس، عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ سے بھی روایت کی ہے اوران سے زیادہ تر روایت اعمش نے اور منصور، حماد بن ابی سلیمان، عاصم بن بہدلہ، مغیرہ بن مقسم، حبیب بن ابی ثابت، زبید بن حارث، حصین بن عبدالرحمن، سلمہ بن کہیل، حکم بن عتیبہ، عبدہ بن ابی لبابہ، عمرو بن مرہ، واصل بن احدب، علاء بن خالد، مسلم بن بطین، معلی بن عرفان، محمد بن سوقہ وغیرہ نے روایات لی ہیں۔

۴۹۵۰- **التحیات پڑھنے کا ارشاد نبوی ﷺ** ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ کی سند سے اور علی بن احمد المصیصی نے اپنی سند سے شقیق سے روایت نقل کی ہے کہ

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم جب نبی کریم ﷺ کے پیچھے پڑھتے تھے (سلام پھیرتے وقت) السلام علی اللہ دون عبادہ، السلام علی جبریل ومیکائیل السلام علی فلان وغیرہ کہتے تھے چنانچہ ہمیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ مت کہو لیکن یہ کہو التحیات للہ والصلوت والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا

وعلی عباداللہ الصلحین۔ اشہد ان لاالہ الااللہ واشہد ان محمد اعبدہ ورسولہ'

یہ روایت اعمش سے ائمہ اور عام لوگوں نے بھی نقل کی ہے۔

۴۹۵۱- ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن موسیٰ کحل، شقیق، عبداللہ بن مسعود کی سند سے یہی روایت بیان کی ہے۔ ابو وائل شقیق سے یہ روایت اور بھی بہت سے لوگوں نے بیان کی ہے مثلاً حماد بن ابی سلیمان، منصور بن مغیرہ، حکم بن حتیبہ، عاصم بن بہدلہ مغیرہ، حصین، ابوھاشم، فضیل بن عمرو، سعید بن مسروق، واصل الاحدب، حبیب بن حسان، ابوسعد البقال۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود سے یہی روایت دوسرے تابعین نے بھی نقل کی ہے مثلاً بریدہ اسلمی، ابوالاحوص، علقمہ، مسروق، اسود، ابومعمر، زید بن وہب، عبیدہ سلمانی، عمیر بن سعد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، ابوعبدالرحمٰن اسلمی، ابوعبیدہ، ابوالکنود، ابوفزارہ۔

۴۹۵۲- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن موسیٰ، اعمش، شقیق ابی وائل عبداللہ بن مسعود کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم تین اشخاص اکٹھے ہوں تو دو آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ یہ تیسرے کی اہانت ہے۔[1]

۴۹۵۳- زبان کی خرابیاں... ہمیں ابواسحٰق بن حمزہ اور سلیمان بن احمد اور محمد بن عبداللہ الکاتب نے محمد بن عبداللہ حضرمی، عون بن سلام، ابوبکر النہشلی، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ شقیق کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ایک مرتبہ صفا پر چڑھے وہاں انھوں نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا۔ اے زبان اچھی بات کہا کر فائدے میں رہے گی اور بری بات کہنے سے رک جا، نادم ہونے سے پہلے ہی محفوظ ہو جائے گی پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ انسان کی زیادہ تر خطائیں زبان سے ہوتی ہیں۔[2]

یہ روایت اعمش کی حدیث سے غریب ہے ابوبکر نہشلی متفرد ہیں۔

۴۹۵۴- اللہ جس کی بھلائی چاہے اس کو دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔ ہمیں ابوبکر بن مالک اور سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن ایوب، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابووائل، عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اور اپنی ہدایت اسے الہام کرتا ہے۔[3]

۴۹۵۵- وہاں گناہ اور گناہ کرنے کا مقصد پوچھا جائے گا... ہمیں ابواسحٰق بن حمزہ نے ابوبکر بن محمد بن جعفر صابونی الرافقی، محمد بن ھارون بن محمد بن بکار کی سند سے بیان کیا کہ اعمش نے ابووائل حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

بندہ جو گناہ کرتا ہے اس سے اس گناہ اور گناہ کرنے کے مقصد کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔[4] یہ حدیث بھی اعمش کی حدیث غریب ہے

۱۔ صحیح مسلم۔ کتاب السلام ۳۸،۳۷۔ وسنن الترمذی ۲۸۲۵۔ وسنن ابن ماجۃ ۳۷۷۵۔ وسنن الدارمی ۲۸۲/۲ ومسند الامام احمد ۳۷۱/۱، ۱۸/۲۔ والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۸۰۶ وتاریخ بغداد ۲۲۳/۱۳۔ والکامل لابن عدی ۱۵۹۶/۴ والدر المنثور ۱۸۴/۶ ومشکاۃ المصابیح ۱۸۴/۳

۲۔ مجمع الزوائد ۳۰۰/۱۰۔ والترغیب والترھیب ۵۳۴/۳۔ ومیزان الاعتدال ۱۰۰۰۳۔ والاحادیث الصحیحۃ ۵۳۴

۳۔ صحیح البخاری ۲۷/۱، ۴/۴، ۱۲۵/۹ وصحیح مسلم۔ کتاب الزکاۃ ۹۸، ۱۰۰۔ وفتح الباری ۱۶۴/۱، ۱۹۰، ۲۹۳/۱۳

۴۔ تاریخ ابن عساکر ۳۷۶/۱، ۱۰۶/۲ وکنز العمال ۴۱۶۱۶۔

۴۹۵۶-**تقدیر، نجوم اور صحابہؓ کے بارے میں زبان مت کھولو** ہمیں احمد بن ابراہیم بن علی کندی بغدادی نے مکہ میں حسن ابن علی بن ولید بن فسوی، سعید بن سلیمان، مسہر بن عبد الملک ابن سلع، اعمش، ابووائل، عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب میرے صحابہ کا ذکر ہو تو زبان کو روکو، جب نجوم کا ذکر ہو تو زبان کو روکو اور جب تقدیر کا ذکر ہو تو زبان کو روکو۔[1]

نوٹ اعمش سے یہ حدیث غریب ہے اور مسہر اس میں متفرد ہیں۔

۴۹۵۷-**قرآن کا مسلمان سے معاملہ** ہمیں ابواسحٰق بن حمزہ نے محمد بن سلیمان کی سند سے اور محمد بن حمید نے اپنی سند سے ابو وائل، عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن شفاعت کرنے اور شفاعت قبول کئے جانے والا ہے گزری ہوئی باتوں کی تصدیق کرتا ہے جو شخص اسے اپنے آگے رکھے گا یا اسے جنت میں پہنچائے گا اور جو اسے پس پشت ڈال دے گا یا اسے جہنم میں دھکیل دے گا۔[2]

۴۹۵۸-**سخی کی غلطی** ...... ہمیں محمد بن حمید نے ابراہیم بن محمد بن سعید دستوائی، ابراہیم بن حماد ازدی، عبدالرحمٰن بن حماد بصری، اعمش، ابووائل حضرت عبداللہؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا سخی کی غلطی سے درگزر کرو کیونکہ جب بھی یہ غلطی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔[3]

۴۹۵۹-**جنت کی ایک بالشت دنیا وما فیہا سے بہتر ہے** ..... ہمیں محمد بن عمر بن سلم نے عمر بن ایوب، حسن بن حماد ضبی، ابومعاویہ، اعمش، ابووائل حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت کی ایک بالشت زمین دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔[4]

۴۹۶۰-**ایک آیت کی تشریح** ہمیں محمد بن مظفر بن موسیٰ نے ابوحفص احمد بن محمد بن عمر بن حفص اوصابی عن ابیہ ابن حمیر، ثوری، اعمش شقیق، حضرت عبداللہؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کے ذیل میں فرمایا "لیوفیہم اجورھم ویزیدھم من فضلہ (الفاطر آیت ۳۰) ترجمہ " تاکہ ان کے اجر انہیں پورے دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ دے" فرمایا کہ ان کا اجر یہ ہے کہ انہیں جنت میں داخل کر دے اور اپنے فضل سے شفاعت کا اضافہ کرے اس کو جنے جہنم واجب ہو چکی جو ان لوگوں کی شفاعت جن کے ساتھ

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۹۳/۲ ومجمع الزوائد ۲۰۲/۷ ۲۲۳ والاحادیث الصحیحۃ ۳۴ والدر المنثور ۳۵/۳ واتحاف السادۃ المتقین ۲۲۲/۲ ۵ ۲۲۳ ۵۵/۸ ۲۰۲/۹ والکامل لابن عدی ۲۱۷۴/۲

[2] مسند ابی عوانہ ۲۲۳/۱ وامالی الشجری ۱۱۳/۱ وصحیح ابن حبان ۱۷۹۳ والکامل لابن عدی ۹۸۸/۳ وکشف الخفاء ۴۴۴/۲ ومجمع الزوائد ۱۶۴/۷ والترغیب والترہیب ۲۲۹/۲ واتحاف السادۃ المتقین ۴۶۳/۴ وتفسیر القرطبی ۷/۱۵ وتخریج الاحیاء ۲۷۳/۱

[3] مجمع الزوائد ۲۸۲/۶ والترغیب والترہیب ۳۸۳/۳ واتحاف السادۃ المتقین ۱۷۳/۸ وتنزیہ الشریعۃ ۱۸۴/۱، ۳۵۴، ۱۴/۴ وتاریخ بغداد ۳۳۵/۸

[4] سنن ابن ماجہ ۴۳۲۹ واتحاف السادۃ المتقین ۵۴۳/۱۰ والدر المنثور ۴۷/۱

اس نے بھلائی کے کام کئے ہوں۔[1]

۴۹۶۱-اللہ تعالیٰ کی انسان میں نشانی...... ہمیں محمد بن حمید نے عبداللہ بن صالح بخاری ،حسن بن علی حلوانی ،عون بن عمارہ،بشیر مولیٰ بنی ھاشم ،سلیمان الاعمش ،ابو وائل ،حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ۔

ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تھے کہ ایک سوار آپ ﷺ کے قریب آ کر اترا اور اس نے عرض کی یارسول اللہ میں نو منزل دور سے آپ کے پاس آیا ہوں (یا نو دن کی مسافت سے) میں نے اپنی سواری کو خوب چلایا ،راتوں کو جاگا دن کو پیاسا چلتا رہا تا کہ ان دو خصلتوں کے بارے میں آپ سے پوچھوں جنھوں نے مجھ کو جگا دیا ہے۔آپ ﷺ نے اس سے اسکا نام پوچھا تو اس نے کہا میں زید الخیل" ہوں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ تم زید الخیر" ہو پوچھو کیونکہ بہت سے پریشانیوں کے بارے میں پوچھا جا چکا ہے اس نے کہا۔ میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی نشانی معلوم کرنا چاہتا ہوں اس شخص میں جو چاہتا ہے اور جو نہیں چاہتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے صبح کس حال میں کی تھی؟ اس نے کہا کہ میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں نیکی بھلائی اور اس کے اہل کو پسند کرتا تھا اور اسے جو بھلائی پر عمل کرے۔اور اگر میں اس پر عمل کروں تو مجھے اس کے ثواب کا یقین ہے اور اگر مجھ سے کچھ چھوٹ جائے تو میں اس کے لئے روتا ہوں۔تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہی علامت اور نشانی ہے اللہ تعالیٰ کی اس شخص میں جو چاہتا ہے اور جو نہیں چاہتا۔اگر وہ تجھے دوسری نشانی میں لگادے تو تجھے لے آئیگا اور پھر اسے یہ پرواہ نہیں ہوگی کہ تو کس وادی میں ہلاک ہو جائے۔[2]

یہ حدیث کی سند سے غریب ہے بشیر اس میں ان سے اور عون ابن عمارہ سے متفرد ہے۔

۴۹۶۲-مسجد میں دنیا کے مقصد سے بیٹھنے والے...... ہمیں ابوالقاسم ابراہیم بن ابی حصین نے حسن بن طیب ،محمد بن صدران بزیغ ابوالخلیل ،اعمش ،شقیق ،حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ لوگ مسجدوں میں حلقے بنا کر بیٹھے ہوں گے اور ان کا مقصد دنیا ہوگا۔ان لوگوں کے ساتھ مت بیٹھنا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں۔[3]

۴۹۶۳-قرآن پر اپنی خواہش کا عمل کرنے والے ..... ہمیں سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز ،ابوحفص عمر بن یزید الرفا بصری ،شعبہ ،عمرو بن مرہ ،شقیق بن سلمہ ،حضرت عبداللہؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو فسادیوں کے پاس آتے ہوں گے عبادت کا مذاق اڑاتے ہوں گے' قرآن پر اپنی خواہشات کے مطابق عمل کریں گے' قرآن کا جو حکم ان کی خواہش کے خلاف ہوگا اس کو چھوڑ دیں گے' اس وقت تھوڑے قرآن پر ایمان لائیں گے بکو حصے سے کفر کریں گے اور جو چیز بغیر محنت کے حاصل ہو جاتی ہے مثلاً قسمت کا لکھا ہوا اور مقرر رزق ،اس میں کوشش کریں گے اور جو چیز محنت سے حاصل ہوگی مثلاً پورا بدلہ ،سعی مشکور ،اور وہ تجارت جسمیں گھاٹا نہیں۔(یعنی اللہ تعالیٰ سے معاملہ)[4]

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۹/۱۹۹۱ وتفسیر ابن کثیر ۲/۳۳۳ ومجمع الزوائد ۹/۱۳۱ والسنۃ لابن ابی عاصم ۲/۳۰۸.

۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۹/۱۲۸ والسنۃ لابن ابی عاصم ۱/۱۸۱. وتخریج الاحیاء ۳/۱۴۱ وتاریخ ابن عساکر ۶/۳۷.

۳۔ العلل المتناھیۃ ۱/۴۰۲ وکنز العمال ۲۹۰۸۵ ۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۳۸. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۲۹،

۲۳۳، وامالی الشجری ۲/۲۰۹. وتاریخ بغداد ۹/۳۱۳. واللآلی المصنوعۃ ۲/۱۵۳ وکشف الخفا ۱/۴۴۹ وتنزیہ الشریعۃ ۲/۳۰۴ والفوائد المجموعۃ ۲۲۰. والموضوعات لابن الجوزی ۳/۱۳۰ والمیزان ۹۳۳۹ والکامل لابن عدی ۵/۱۷۱۱.

۴۹۶۴-حج اور عمرے کی فضیلت ہمیں ابوبکر طلحی نے حبید بن عثام، ابوبکر ابن ابی شیبہ کی سند سے اور ابوبکر بن مالک نے عبداللہ ابوخالد، عمرو، عاصم، شقیق، حضرت عبداللہ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج اور عمرے کی پابندی کرو کیونکہ یہ فقر اور گناہوں کو دور کرتے ہیں جس طرح لوہار کی بھٹی سونے اور چاندی سے لوہے کی گند کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت کے سوا کچھ نہیں ہے۔[1]

۴۹۶۵- نبی کریم ﷺ کی ایک دعا ہمیں ابوالقاسم بن ابی حصین، ابوبکر طلحی اور سلیمان بن احمد نے محمد بن عبداللہ حضرمی، علی ازدی، شریک، جامع بن ابی راشد، ابووائل، حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ دعا سکھاتے تھے۔

اللهم اصلح ذات بيننا والف بين قلوبنا، واهدنا سبل السلام ونجنا من الظلمت الى النور، وجنبنا الفواحش ماظهرمنها ومابطن، اللهم بارک لنا فی اسماعنا وابصارنا وقلوبنا وازواجنا وذرياتنا وتب علينا انک انت التواب الرحيم واجعلنا شاکرين لنعمتک مثنين بهاقابليها واتمها علينا.

ترجمہ:

اے اللہ ہمارے آپس کے معاملات کی اصلاح فرما، ہمارے دلوں کو جوڑ دے اور سلامتی کے راستوں کی ھدایت دے۔ ہمیں اندھیروں سے اجالے کی طرف نجات دے اور ہمیں فواحش اس کے ظاہر اور چھپے وبال سے بچا، اے اللہ ہماری سماعتوں، نگاہوں، دلوں، بیویوں، اولادوں میں ہمارے لئے برکت عطا فرما، اور ہماری توبہ قبول کر بیشک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گزار بنا اس پر تیری ثنا کرنے والا اسے کہنے والا بنادے اور نعمتوں کو ہم پر تکمل فرمادے۔

۴۹۶۶-ارواح جمع شدہ لشکر ہیں۔ ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے محمد بن ھارون بن مجمع، غالب سمرقندی، احمد بن ابی عبداللہ امام مسجد سمرقند، ابوحمزہ سکری، اعمش، ابووائل، حضرت علی ابن ابی طالبؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ارواح جمع شدہ لشکر ہیں جو ان سے متعارف ہوا جمع ہوگیا اور جو ان سے اجنبی ہوا جدا ہوگا۔

۴۹۶۷-ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، اعمش، ابووائل، حضرت حذیفہ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ قوم کے کچرا گھر پر آئے اور کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔ اعمش نے یہ الفاظ زائد کہے کہ پھر وہ وہاں سے واپس آئے اور وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

۴۹۶۸-منافق چہرے سے روتا ہے۔ ہمیں سلیمان بن احمد نے فضل بن احمد اصبہانی، اسماعیل بن عمرو بجلی، عبدالسلام، اعمش، ابووائل حضرت حذیفہ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کا رونا دل میں اور منافق کا چہرے پر ہوتا ہے۔[2]

---

[1] سنن الترمذی ۸۱۰، وسنن النسائی، کتاب الحج باب ۵ وسنن ابن ماجه ۲۸۸۷ ومسند الامام احمد ۱/۳۸۷، ۳/۴۴۶، ۴۴۷، وصحيح ابن حبان ۹۶۷، وصحيح ابن خزيمة ۲۵۱۲. واتحاف السادة المتقين ۴/۳۰۶. والترغيب والترهيب ۲/۱۶۵، ۱۸۸. والمعجم الكبير للطبرانی ۱۰/۲۳۰، ۱۱/۱۰۷، ۱۸۱، ۱۲/۲۵۹.

[2] المعجم الصغير للطبرانی ۱/۲۶۳ وتاريخ اصبهان للمصنف ۱/۲۲۰، ۲۳۰، ۲/۱۵۳. وكنز العمال ۸۵۰.

۴۹۶۹-زنا کے چھ عذاب...... ہمیں محمد بن مظفر نے احمد بن سعید دمشقی، ہشام بن عمار، مسلمہ بن علی اعمش شقیق حضرت حذیفہؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ زنا سے بچو کیوں کہ اس میں چھ خصائل ہیں دنیا میں تین اور آخرت میں تین۔

دنیا کی تین خصلتیں یہ ہیں رونق ختم ہو جاتی ہے، فقر آ جاتا ہے اور رزق کم ہو جاتا ہے۔ آخرت کی تین خصلتیں یہ ہیں رب تعالیٰ کی ناراضگی کو لاتا ہے، حساب برے طریقے سے ہوگا، جہنم میں ہمیشہ رہیگا۔ ل

۴۹۷۰- بے علم اور بے عمل دونوں کے لئے ہلاکت ہے...... ہمیں احمد بن جعفر النسائی اور ابوسعید عبدالرحمٰن نیشاپوری محمد بن عبدہ قاضی بغدادی، ابراہیم بن سعید جوہری، قیس، اعمش، ابووائل حضرت حذیفہؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس کے پاس علم نہیں اس کے لئے ھلاکت ہے اور اس کے لئے بھی ھلاکت ہے جسکے پاس علم ہے اور وہ عمل نہیں کرتا۔ ۲

۴۹۷۱-علماء وغیرہ کا قتل قرب قیامت ہے...... ہمیں محمد بن عمر بن سلم نے محمد بن جعفر بن حبیب، ابونعیم، سفیان ثوری، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ ابووائل کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے ہمراہ تھا انھوں نے یہ حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے قریب دنوں میں جہل نازل ہوگا اور علم اٹھالیا جائے گا اور اس میں ھرج بہت زیادہ ہوگا۔ کسی نے پوچھا ھرج کیا ہے؟ فرمایا "قتل"۔ ۳

۴۹۷۲- قیامت میں اپنے پسندیدہ لوگوں کے ساتھ حشر ہوگا...... ہمیں محمد بن عمر بن سلم اور سلیمان بن احمد نے محمد ابن جعفر، ابونعیم، سفیان، اعمش، ابووائل کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت میں انسان اس کے ساتھ ہوگا جس کو پسند کرتا ہے۔ ۴

۴۹۷۳- دینار و درہم ہلاکت خیز ہیں...... ہمیں احمد بن محمد بن عیسیٰ نے عبداللہ بن ابی داؤد اور احمد بن عمیر، مؤمل بن اھاب، ابوداؤد، شعبہ، اعمش، ابووائل، حضرت ابوموسیٰ اشعری کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان دراھم اور دیناروں نے تم سے پہلے والے لوگوں کو ھلاک کر دیا اور میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ یہی تمہیں ھلاک کریں گے۔ شعبہ عن اعمش کی حدیث غریب ہے میرے علم میں شعبہ سے اس کو روایت کرنے والے صرف ابوداؤد اور یحییٰ بن سعید ہیں، ابوداؤد سے روایت کرنے میں مؤمل منفرد ہیں۔

۱۔ الاحادیث الضعیفۃ ۱۴۱ وکنز العمال ۱۳۰۰۷ ومجمع الزوائد ۶/۲۵۴ والدر المنثور ۴/۱۷۲ وتفسیر ابن کثیر ۳/۱۵۹ ولسان المیزان ۱/۳۰۷ والموضوعات لابن الجوزی ۳/۱۰۷ والمجروحین ۱/۱۰۹ واللآلی المصنوعۃ ۲/۱۰۳، ۱۰۴ وکشف الخفاء ۱/۱۲۰ وتنزیہ الشریعۃ ۲/۲۲۷

۲۔ العقیلی، اقتضاء العلم العمل للخطیب البغدادی ۶۳

۳۔ صحیح البخاری ۹/۶۱ وصحیح مسلم، کتاب العلم ۱۰. وفتح الباری ۱۳/۱۴

۴۔ صحیح البخاری ۸/۴۸، ۴۹. وصحیح مسلم، کتاب البخاری ۸/۴۸، ۴۹، وصحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۱۶۵ وفتح الباری ۱۰/۵۵۷، ۵۵۹، ۵۶۰

۴۹۷۴- نیکی کا حکم دے کر خود عمل نہ کرنے پر وعید ...... ہمیں ابو طاہر محمد بن فضل نے اپنے دادا سے، ابو غسان، مالک بن خلیل ازدی، ابن ابی عدی، شعبہ، حبیب، ابو وائل، حضرت اسامہ بن زید کی سند سے بیان کیا کہ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ایک حاکم کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو وہ گدھے کی طرح اس میں لوٹ لگائے گا اس سے پوچھا جائے گا کیا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا کیوں نہیں؟ لیکن میں خود عمل نہیں کرتا تھا۔[1]

یہ حدیث شعبہ عن حبیب کی سند سے غریب ہے اور اعمش وغیرہ کی سند سے مشہور ہے۔

(۲۵۴) خیثمہ بن عبد الرحمن[2]

ان بزرگوں سے مہمان نواز، دوستوں کا اکرام کرنے والے خیثمہ بن عبد الرحمن بھی تھے کہا جاتا ہے کہ تصوف اعراض سے نفی کرنے اور آخرت میں عوض حاصل کرنے کا نام ہے۔

۴۹۷۵- خیثمہ کی دنیا سے بے غرضی ...... ہمیں عبد اللہ بن محمد بن جعفر نے ابو جعفر بن ماہان رازی، سفیان بن وکیع، حفص بن غیاث، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ کو وراثت میں دو لاکھ درہم ملے تھے جو انھوں نے فقراء اور فقہاء پر خرچ کر دیئے۔

۴۹۷۶- خیثمہ کا علماء کا اکرام ...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابو ہمام، عیسیٰ بن یونس کی سند سے بیان کیا کہ

اعمش کہتے ہیں کہ خیثمہ حلوہ اور اچھے کھانے پکواتے اور پھر ابراہیم نخعی کو بلاتے اور ہمیں بھی ان کے ساتھ بلوا لیتے اور فرماتے جو چاہو کھاؤ یہ میں نے آپ ہی کے لئے پکوایا ہے۔

۴۹۷۷- علماء کے لئے تحفہ تیار حالت میں ...... ہمیں ابو حامد جبلہ نے محمد بن اسحٰق، فضل بن سہل، ابو نعیم کی سند سے بیان کیا کہ

مسعر کہتے ہیں کہ خیثمہ ایک تھیلے میں حلوہ رکھتے تھے جو ان کے تخت کے نیچے رکھا ہوتا تھا جب قراء اور ان کے اپنے ساتھی آتے تو وہ ان کے لئے وہ تھیلا نکالتے۔

۴۹۷۸- خیثمہ کی تلذذات سے بے نیازی ...... ہمیں عبد اللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابو بکر ابن ابی شیبہ، ابو خالد احمر اعمش کی سند سے بیان کیا کہ جب ہم خیثمہ کے ہاں جاتے تو وہاں تخت (یا چارپائی- کے نیچے رکھا ہوا تھیلا نکال لاتے اور فرماتے کہ کھاؤ واللہ مجھے اس کی چاہت نہیں یہ میں نے صرف تمہارے ہی لئے پکوایا ہے۔

۴۹۷۹- خیثمہ کی غریب پروری ...... ہمیں علی بن احمد بن محمد نے عبید اللہ بن اسحٰق، اسحٰق بن ابراہیم، ابو کریب، ابو اسامہ کی سند سے اعمش کی سند سے اور سری اور معاویہ دونوں نے اعمش کی سند سے بیان کیا کہ جب ہم خیثمہ کے ہاں جاتے تو وہ چارپائی کے نیچے رکھا تھیلا نکالتے جس میں حلوہ اور فالودہ ہوتا۔ وہ کہتے کہ مجھے اس کی چاہت نہیں اور یہ میں نے تمہارے ہی لئے رکھا تھا یہ دراہم بھی محفوظ رکھتے تھے مالدار آدمی تھے اپنی مجلس میں آنے والے کسی شخص کی قمیص یا چادر کو پھٹا پرانا دیکھتے تو جب وہ ان کے ہاں سے کسی

---

[1] اتحاف السادۃ المتقین ۸/۳۹۷ ۔ ۴۴۷، وکنز العمال ۴۴۷۴۲

[2] طبقات ابن سعد ۶/۲۸۶ والتاریخ الکبیر للبخاری ۳/ت ۷۳۲، والجرح ۳/ت ۱۸۰۸ والجمع ۱/۱۲۶، وسیر النبلاء ۴/۳۲۰، والکاشف ۱/۲۸۶ وتهذیب الکمال ۷۴۲۱(۸/۳۷۰)

دروازے سے نکلتا یہ دوسرے دروازے سے نکل کر اسے رقم دے دیتے اور فرماتے کہ اس سے قمیص لے لینا یا یہ کہ چادر لے لینا یا کسی اور ضرورت وغیرہ کا فرما دیتے۔

۴۹۸۰-خیثمہ کا عطیہ...... ہمیں ابراہیم نے محمد بن اسحق قتیبہ بن سعید، جریر کی سند سے بیان کیا کہ اعمش کہتے ہیں کہ ہم نے ابراہیم کو سفید کپڑے پہنے دیکھا تو پوچھا چنانچہ انھوں نے بتایا کہ مجھے یہ خیثمہ نے دیئے ہیں۔

۴۹۸۱-خیثمہ کی ہمدردی ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، عباس بن محمد، سعید بن محمد، حفص کی سند سے بیان کیا کہ

اعمش کہتے ہیں کہ خیثمہ جب مسجد آتے تو ان کے پاس جبہ کے نیچے درہم کی تھیلی بھی ہوتی تھی وہ اپنے اصحاب کے ہمراہ بیٹھ جاتے اور اگر کسی کی قمیص یا چادر پھٹی ہوئی نظر آتی اور جب وہ مسجد سے باہر نکلتا تو دوسرے دروازے سے نکل کر اس کے پیچھے جاتے اور اس سے مل کر اسے تھیلی دیدیتے اور کہتے میرے بھائی اس سے چادر خریدلو اس سے قمیص خریدلو۔

۴۹۸۲-خیثمہ کی ہمدردی کا اعتراف...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، معمر، عبداللہ بن مبارک سفیان کی سند سے بیان کیا کہ

علا بن مسیب کہتے ہیں کہ خیثمہ اپنے پاس درھم کی تھیلی رکھا کرتے، مالدار آدمی تھے وہ مسجد میں بیٹھ جاتے اور جب کسی کی قمیص چادر پھٹی ہوئی دیکھتے تو اس سے مل کر وہ تھیلی اسے دیدیتے۔

۴۹۸۳- کسی کو غلام خرید کر دینا ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، ابوہمام، عیسیٰ بن یونس کی سند سے بیان کیا کہ اعمش کہتے ہیں کہ مسیب بن رافع کی بیوی کے ہاں ولادت ہوئی تو خیثمہ نے انھیں چھ سو درہم میں ایک غلام خرید کر دیا۔

۴۹۸۴-کسی کا ماہانہ وظیفہ مقرر کر دینا ہمیں قاضی ابواحمد محمد بن احمد نے اپنی کتاب سے اسماعیل بن عبداللہ، محمد بن حمید، جریر کی سند سے بیان کیا کہ

اعمش کہتے ہیں کہ خیثمہ ہر ماہ مسیب بن رافع کو پچاس درھم دیا کرتے تھے اور اس کو غلام بھی خرید کر دیا تھا۔

۴۹۸۵-ایک سال میں دو مرتبہ مرنے کی تمنا...... ہمیں عبداللہ بن عباس نے ابراہیم بن اسحق، ابوبکر ابن ابی شیبہ، ابن نمیر، مالک بن مغول، طلحہ کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ نے ایک دن فرمایا کہ میں اس شخص کا مرتبہ جانتا ہوں جو سال میں دو مرتبہ مرنے کی تمنا کرتا ہے۔ میں (طلحہ) سمجھتا ہوں کہ وہ خود کو مراد لے رہے تھے۔

۴۹۸۶-موت سے دو مرتبہ ہم آزما ہونا...... ہمیں میرے والد نے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء کی سند سے اور ابوحامد بن جبلہ نے اپنی سند سے طلحہ سے بیان کیا کہ

خیثمہ نے فرمایا کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں جو چاہتا ہے کہ ایک سال میں دو مرتبہ مرے۔ (ہم نے یہ سمجھا کہ وہ خود کو مراد لے رہے ہیں-

۴۹۸۷-موت کو پسند کرنا ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عثمان بن ابی شیبہ، یحیٰی بن یمان، سفیان، سلمہ بن

کہیل کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ کی محارب بن دثار سے ملاقات ہوئی تو پوچھا کہ موت سے تمہیں کتنی محبت ہے؟ انھوں نے کہا کہ میں اسکو پسند نہیں کرتا۔ یہ سن کر خیثمہ نے کہا کہ یہ تم میں ایک بڑی کمی ہے۔

۴۹۸۸۔ **بزرگوں کی ایک حسین خواہش۔** ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، محمد بن صباح، سفیان، مالک طلحہ کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ فرماتے ہیں کہ بزرگان دین اس بات کو پسند کرتے تھے کہ نیک عمل کرتے ہوئے انہیں موت آئے مثلاً حج یا عمرہ کرتے ہوئے، جہاد میں یا روزے کی حالت میں۔

۴۹۸۹۔ **برے کام سے نفرت۔** ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن اسلم، سعید بن خثیم کی سند سے بیان کیا کہ

محمد بن خالد کہتے ہیں کہ کوئی نہیں جانتا کہ خیثمہ کیسے قرآن پڑھتے تھے حتی کہ وہ بیمار ہوگئے۔ ان کی بیوی ان کے پاس آکر بیٹھی اور رونے لگی، انھوں نے کہا کیوں روتی ہو؟ موت کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ اس نے کہا تمہارے بعد مجھ پر مرد حرام ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے تم سے یہ نہیں چاہا۔ میں تو صرف ایک شخص سے ڈرتا ہوں اور وہ ہے میرا بھائی محمد بن عبدالرحمن وہ ایک فاسق شخص ہے شراب پیتا ہے مجھے یہ ناپسند ہوا کہ وہ میرے گھر میں شراب پیے اس کے بعد کہ قرآن ہر تین دن میں مکمل اس میں پڑھا گیا ہو۔

۴۹۹۰۔ **تین دن میں قرآن پاک ختم کرنا۔** ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن حنبل، محمد بن عبید محاربی، سعید بن خثیم، محمد بن خالد کے طریق سے بیان کیا کہ خیثمہ تین دن میں قرآن پاک ختم کرلیا کرتے تھے۔

۴۹۹۱۔ **بچت کر کے مساکین کو دینا۔** ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، عباس بن ابی خالب، سعید بن عمرو اشعثی، حفص، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ کے گھر میں ان کی بیوی نے خادمہ سے کہا کہ اے لڑکی یہ ڈول مٹے کو دے دو۔ خیثمہ نے پوچھا تم اس کو کتنا دیتے ہو؟ انھوں نے بتایا کہ ڈیڑھ یا دو دانق۔ انھوں نے کہا اچھا میں ڈول بھر کر ڈال دوں گا۔ چنانچہ انھوں نے ایسا کیا اور فرمایا کہ دیکھو جتنا تم اس مٹے کو دیتے ہو اتنا پیسہ کسی آنے والے مسکین کو دے دینا۔

۴۹۹۲۔ **صدقہ کرنے کے لئے محنت کرنا۔** ہمیں محمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب سے اسماعیل بن عبداللہ ضبی، محمد بن حمید، جریر، اعمش یا علاء بن مسیب کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ کا ڈول پھٹ گیا، انھوں نے موچی کے پاس سلوانے بھیجا اس نے ایک صاع کھجور مزدوری مانگی تو خیثمہ نے وہ اپنے ہاتھ سے سیا اور ایک صاع کھجور صدقہ کردی۔

۴۹۹۳۔ **اعمش اور خیثمہ کا مکالمہ۔** ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل، عبداللہ ابن عمر بن ابراہیم عبسی، ابوخالد الاحمر کی سند سے بیان کیا کہ

اعمش کہتے ہیں کہ مجھے خیثمہ نے بلوایا تو میں نے وہاں دیکھا کہ پگڑیوں اور پوشاکوں والے سوار وہاں آئے ہیں۔ میرا دل جل گیا میں واپس آ گیا۔ پھر اس دن کے بعد ملاقات ہوئی تو انھوں نے پوچھا تم آئے نہیں؟ میں نے پگڑیوں اور پوشاکوں والوں کا تذکرہ کیا تو وہ فرمانے لگے واللہ مجھے تم ان سے زیادہ پسند ہو۔

چنانچہ جب ان کے پاس جاتے تو وہ چارپائی کے نیچے سے تھیلا نکالتے اور فرماتے واللہ مجھے اس کی چاہت نہیں یہ میں نے تمہارے لئے ہی بنوایا ہے۔

۴۹۹۴-خیثمہ کی وصیت ... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عثمان ابن ابی شیبہ، معاویہ بن ہشام، سفیان عن رجل خیثمہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

خیثمہ نے وصیت کی کہ انھیں ان کی قوم کے فقراء کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

۴۹۹۵-مؤمن، منافق سے کبھی محبت نہیں کرتا ... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عبیداللہ بن یشکری، یحییٰ رملی، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ فرماتے ہیں کہ مؤمن کبھی بھی منافق سے محبت نہیں کر سکتا۔

۴۹۹۶-ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ فرماتے ہیں قرآن کریم میں جہاں تم "یاایھا الذین آمنوا" پڑھتے ہو تورات میں اس جگہ یاایھا المساکین (اے مسکینو) لکھا تھا۔

۴۹۹۷-دشمنوں سے خیثمہ کا رویہ ...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل، عبداللہ العبسی، ابومعاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ کو کچھ لوگ تکلیف دیدیتے تھے۔ ایک دن خیثمہ نے فرمایا کہ یہ لوگ مجھے تکلیف دیتے ہیں مگر واللہ اگر ان میں سے کسی نے مجھے اپنی ضرورت سے بلوایا تو میں ضرور پوری کروں گا اور کوئی ان کو تکلیف پہنچائے گا تو اس کا مقابلہ کروں گا حالانکہ میں ان کے نزدیک کالے کتے سے زیادہ قابل نفرت ہوں اور وہ یہی سمجھتے ہیں۔ واللہ منافق کبھی کسی مؤمن کو پسند نہیں کر سکتا۔

۴۹۹۸-اللہ تعالیٰ کا انسان سے مکالمہ ...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے احمد بن علی خزاعی، القعنبی، فضل بن عیاض، علاء بن مسیب اور ہمیں محمد بن حبان نے اپنی سند سے علاء بن مسیب کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ فرماتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہے اے ابن آدم اگر تو میری عبادت کے لئے فارغ ہوگا (فضل کی روایت میں "عبادت کرنے آئے گا" کے الفاظ آتے ہیں) تو میں تیرے دل کو غنی سے بھردوں گا اور تیرے فقر کو مٹادوں گا۔ اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے دل کو شغل سے بھردوں گا اور تیرے فقر کو بھی کم نہیں کروں گا۔

۴۹۹۹-شیطان انسان کے پاس ہے ... ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین مروزی، ابومعاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ فرماتے تھے کہ شیطان کہتا ہے کہ انسان مجھ پر کیسے غالب آ سکتا ہے کیونکہ جب وہ خوش ہوتا ہے تو میں اس کے دل میں ہوتا ہوں اور جب وہ غصہ ہوتا ہے تو میں اڑ کر اس کے سر میں پہنچ جاتا ہوں۔

۵۰۰۰-شیطان سے نہ بچنے کی تین صورتیں ...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، ابومعاویہ، اعمش کی

سند سے بیان کیا کہ۔ خیثمہ فرماتے ہیں کہ شیطان کہتا ہے کہ انسان مجھ سے اگر بچ سکے تو تین صورتوں میں بالکل نہیں بچ سکتا وہ کسی کا مال بغیر حق کے لے لے، یا کسی کا حق روک دے، یا وہ مال کو غیر حق میں رکھے۔

۵۰۰۱-حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کا حال۔ ہمیں حسین بن محمد نے ابومحمد بن ابی حاتم، احمد ابن سنان، ابواحمد زبیری اسرائیل، ابوحصین کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم، حضرت یحییٰ بن حضرت زکریا علیہ السلام آپس میں خالہ زاد بھائی تھے حضرت عیسیٰ اون اور حضرت یحییٰ وبر (پشم) پہنا کرتے تھے۔ ان میں سے کسی کی ملکیت میں کوئی دینار درھم نہ تھا نہ کوئی غلام یا باندی تھی۔ کوئی ٹھکانہ خاص نہ تھا جہاں رات ہوئی وہیں بسر کر لیتے تھے۔ جب دونوں جدا ہونے لگے تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا غصہ نہ کرنا تو فرمایا کہ میں غصہ نہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مال کے فتنے میں مت پڑنا۔ تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا ہاں یہ ہوسکتا ہے۔

۵۰۰۲-شیطان اور انسان۔ ہمیں ابومحمد بن حیان نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسین، عبداللہ بن مبارک، مالک بن مغول، طلحہ کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شیطان کو آدمی کے ساتھ پیچھے سے چپکتے ہیں۔

۵۰۰۳-خوشخبری ہے مؤمن کے لئے۔ ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، مسعر، عبدالملک بن میسرہ کی سے بیان کیا کہ

خیثمہ فرماتے ہیں کہ مؤمن کے لئے خوشخبری ہے وہ کیسے اپنے بعد کی نسل میں محفوظ رہتا ہے۔

۵۰۰۴-خوشحالی و بدحالی میں مؤمن و کافر کا حال۔ ہمیں میرے والد اور ابومحمد بن حیان نے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، مالک، طلحہ بن مصرف کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ سے سوال کیا گیا خوشحالی اور بدحالی میں کون سے چیز پہنچتی ہے اور کون سی چیز بیکار ہوتی ہے۔ فرمایا جو چیز خوشحالی و بدحالی میں پہنچتی (برحق) ہے وہ مؤمن ہے کہ اگر اسے عطا کیا جائے تو وہ شکر ادا کرتا ہے اور اگر مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے تو صبر کرتا ہے اور جو چیز بے کار و بدحال ہوتی ہے وہ کافر ہے کہ اگر اسے عطا کیا جائے تو شکر ادا نہیں کرتا اور اگر مصیبت میں مبتلا کیا جائے تو صبر نہیں کرتا۔ اور وہ چیز جو شہد سے زیادہ میٹھی ہے اور کبھی ختم نہیں ہوتی یہ الفت ہے جو اللہ تعالیٰ مؤمنین کے دلوں میں ڈالتا ہے۔

۵۰۰۵-مؤمن بندے کی دنیا و آخرت۔ ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، معاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ فرماتے ہیں کہ ملائکہ بارگاہ ایزدی میں عرض کرتے ہیں کہ اے رب تو اپنے مؤمن بندے کے لئے دنیا کو دور کرتا اور مصیبت و پریشانی دیتا ہے۔ تو رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہیں اس بندے کا ثواب دکھاؤ یہ چنانچہ دکھایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اے رب اس بندے کو دنیا کی مصیبتیں نقصان نہیں دے سکیں گی اور فرشتے کہتے ہیں۔ اے رب تو اپنے کافر بندے سے مصیبتیں دور کرتا ہے اور دنیا اس کیلئے پھیلاتا ہے۔ تو رب کہتا ہے ان کو اس کی سزا دکھاؤ۔ چنانچہ جب دکھائی جاتی ہے تو کہتے ہیں اے رب اس کو دنیا میں ملنے والی نعمتیں کوئی فائدہ نہیں دیں گی۔

۵۰۰۶- ہمیں دنیا کا تھوڑا حصہ بھی کافی ہے ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابو معاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم نے نرم اور سخت ہر قسم کی زندگی کا تجربہ کیا ہے تو ہم نے یہ پایا کہ ہمیں اس کا ادنیٰ حصہ بھی کافی ہے۔

۵۰۰۷- سلیمان علیہ السلام کے ہمراہی کا واقعہ ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابن نمیر، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ جند و اور شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ

موت کا فرشتہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کی مجلس میں بیٹھے ایک شخص کو مسلسل دیکھتا رہا جب وہ چلا گیا تو اس شخص نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انھوں نے فرمایا یہ موت کا فرشتہ ہے اس نے کہا وہ مجھے اس طرح دیکھ رہا تھا کہ اس نے میرا ارادہ کر رکھا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے اس نے کہا کہ آپ ہوا کو حکم دیں کہ وہ مجھے ہندوستان لیجائے آپ علیہ السلام نے ہوا کو بلوا کر اسے ہندوستان بھجوا دیا اس کے بعد فرشتہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ علیہ السلام نے پوچھا کہ فلاں آدمی کو کیوں گھور رہے تھے؟ اس نے کہا کہ مجھے اسے یہاں دیکھ کر حیرت ہو رہی تھی کہ اس کی روح قبض کرنے کا مجھے ہندوستان میں حکم ہوا ہے اور یہ آپ کے پاس یہاں بیٹھا ہے۔

۵۰۰۸- مرحومین کی فہرست ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابن نمیر، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ موت کا فرشتہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں آیا یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا دوست تھا؟ آپ نے اس سے پوچھا کہ تم ایک گھرانے پر آتے ہو اور پورے گھرانے کی روحیں قبض کر لیتے ہو اور ان کے پہلو میں دوسرے گھر کو چھوڑ دیتے ہو کسی کی روح قبض نہیں کرتے۔ موت کے فرشتے نے کہا کہ مجھے تو اس کا علم نہیں ہوتا کہ کس کی روح قبض کرنی ہے میں تو عرش کے نیچے ہوتا ہوں وہاں سے مجھے ایک تختی دی جاتی ہے جس میں وہ نام لکھے ہوتے ہیں۔

۵۰۰۹- قرآن پڑھ کر عمل کرنے والے کے لئے بشارت ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ایک عورت گزری اور اس نے کہا کہ بشارت ہے اس پیٹ کے لئے جس نے تجھے حمل میں اٹھایا اور ان چھاتیوں کے لئے جس سے تو نے دودھ پیا۔ تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا بلکہ بشارت اس شخص کے لئے ہے جو اللہ کی کتاب پڑھے اور اس کی اتباع کرے۔

۵۰۱۰- مالدار جنت میں داخل نہ ہوگا ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، ابو خالد الاحمر، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک مالدار شخص کو کہا کہ اپنے مال کو صدقہ کر دو تو اس نے اس بات کو ناپسند کیا چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مالدار جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۵۰۱۱- قیامت کا دن بچوں کو بوڑھا کر دے ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، شریک، اسماعیل بن ابی خالد کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا" یوما یجعل الولدان شیبا" (المزمل آیت ۱۷-ترجمہ وہ دن بچوں کو بوڑھا کردے گا) قیامت کے دن ایک آواز ہوگی کہ ہر ہزار میں سے جہنم میں جانے والے نوسو ننانوے نکالے جائیں۔ اس آواز کو سن کر بچے بوڑھے ہوجائیں گے۔

۵۰۱۲-شیطان کو ہمت مت دو ہمیں محمد بن احمد بن محمد نے احمد بن موسیٰ عظمی، سہل بن بحر، عمر بن حفص بن غیاث عن ابیہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ اور ان کے اصحاب کہتے تھے کہ" شیطان کو اپنے کسی آدمی پر ہمت مت دو"

۵۰۱۳-کوئی چیز مانگنے پر مل جائے تو فوراً جنت مانگو ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ابراہیم بن محمد، ابوعمار احمد بن محمد بن جراح، ابن نمیر، مالک بن مغول، حکم کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ فرماتے ہیں کہ جب تم کوئی چیز مانگو اور وہ مل جائے تو اللہ تعالیٰ سے فوراً جنت مانگو کیونکہ ہوسکتا ہے وہ دن تمہاری دعا کی قبولیت کا ہو۔

۵۰۱۴-خیثمہ اور ابراہیم نخعی بہترین لوگ ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عباد، سفیان، مالک بن مغول کی سند سے بیان کیا کہ طلحہ کہتے ہیں کہ کوفہ میں خیثمہ اور ابراہیم سے زیادہ کوئی شخص مجھے اچھا نہیں لگتا تھا۔

۵۰۱۵-ابووائل کی خیثمہ کے جنازے میں شرکت ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عقبہ بن مکرم، مسلم بن قتیبہ، شعبہ، نعیم بن ابی ہند کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے ابووائل کو خیثمہ کے جنازے میں روتے دیکھا وہ سر پر ہاتھ رکھے ہائے زندگی کہہ رہے تھے۔

۵۰۱۶-خیثمہ کی مسجد نبوی ﷺ میں دعا ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے علی بن محمد، مسلمہ تبوذکی، حماد، ابوحمزہ، ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں جب مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہوا تو میں نے دعا کی کہ اے اللہ مجھے نیک ہمنشیں عطا فرما۔

۵۰۱۷-خیثمہ جعفی اور ابراہیم کو حضرت ابوہریرہؓ کی فہمائش ہمیں ابوحامد جبلہ نے اپنی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ بن ابی سبرہ جعفی نے فرمایا، جب میں مدینے آیا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ مجھے نیک ہمنشین عطا فرما ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دعا کی کہ اللہ مجھے سچا ہمنشین عطا کرے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابوہریرہؓ کا ہمنشین بنادیا۔ تو میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے ذکر کیا تو انھوں نے پوچھا تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ میں نے عرض کیا کہ کوفہ سے اور میں علم اور بھلائی کی تلاش میں آیا ہوں۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ تم مجھ کو ماتھ رہے ہو حالانکہ تم میں نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں میں سے علماء موجود ہیں۔ اور حضور ﷺ کے چچازاد بھائی علی بن ابی طالب ہیں تم میں سعد بن مالک ہیں جنکی دعائیں قبول ہوتی ہیں تم میں عبداللہ بن مسعود ہیں جو حضور ﷺ کا تکیہ اٹھاتے تھے تم میں حذیفہ بن یمان ہیں جو نبی کریم ﷺ کے رازدار ہیں، عمار بن یاسر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے شیطان سے پناہ عطا کی ہے نبی کے قول کے مطابق اور سلمان ہیں جو صاحب الکتابین ہیں"

قتادہ کہتے ہیں کہ کتابین کا مطلب دو آسمانی کتابیں انجیل اور قرآن کریم" ہیں۔

۵۰۱۸-ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، طاہر بن ابی احمد عن ابیہ، اسرائیل، حکیم بن جبیر کی سند سے بیان کیا کہ
خیثمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں تیرہ صحابہ سے ملا ہوں میں نے ان میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ انھیں گفتگو وغیرہ نے بدل دیا ہو۔

خیثمہ نے کن صحابہ کو دیکھا خیثمہ بن عبدالرحمن بڑے بڑے صحابہ کرام سے ملے اور بعض سے روایت بھی کی ہے۔ ان میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عدی بن حاتم، نعمان بن بشیر شامل ہیں۔
خیثمہ نے بڑے تابعین سے بھی روایت کی ہے ان میں سوید بن غفلہ، ابوعطیہ مالک بن عامر ہمدانی، ابوحذیفہ، سلمہ بن صہیب اور قیس بن مروان شامل ہیں۔ بہت سے تابعین اور ائمہ نے خیثمہ سے روایت کی ہے ان میں اعمش، طلحہ بن مصرف، منصور بن معتمر، عاصم بن بہدلہ اور عمرو بن مرہ شامل ہیں۔

۵۰۱۹-**نماز کے بعد گفتگو کرنا** ...ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، منصور، خیثمہ بن عبدالرحمن، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے ارشاد نبوی ﷺ بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نماز کے بعد کوئی گفتگو نہیں سوائے دو آدمیوں میں سے ایک مسافر نمازی کے لئے [1]

۵۰۲۰-**امید اور خوشی، رضا اور یقین میں مضمر ہیں**..... ہمیں ابواحمد محمد بن احمد بن اسحق انماطی نے احمد ابن سہل بن ایوب، خالد عمری، سفیان ثوری، شریک بن عبداللہ، سفیان بن عیینہ، سلیمان، خیثمہ، حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ
نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم کسی کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ہرگز راضی مت کرو، اور اللہ کے فضل پر کسی اور کی تعریف ہرگز مت کرو اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں نہیں دی اس پر کسی کو برا بھلا مت کہو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے رزق کو کسی حریص کی حرص تمہارے پاس لا سکتی ہے اور نہ کسی ناپسند کرنے والے کی ناپسندیدگی تم سے دور کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے عدل وانصاف کے باوجود امید اور خوشی رضا اور یقین میں مضمر کر دیا ہے اور افسوس اور رنج وشک اور ناراضگی میں مضمر کر دیا ہے۔

۵۰۲۱-ہمیں عبداللہ بن محمد بن عثمان حافظ واسطی نے ابراہیم بن محمد بن سعید، محمد بن عبید، بکار ابن اسود، اسماعیل الخیاط کی سند سے بیان کیا کہ
حسن بن عمارہ کو پتہ چلا کہ اعمش نے ان کی مذمت کی ہے تو انھوں نے اعمش کے پاس کپڑے بھیجے تو انھوں نے ان کی مدح کی کسی نے پوچھا کہ پہلے مذمت کی اور اب مدح کر رہے ہو؟ تو اعمش نے کہا کہ خیثمہ نے حضرت ابن مسعود سے ارشاد نبوی بیان کیا کہ دلوں کو اس کی محبت پر کھینچا گیا ہے جو دل احسان کرے اور اس کی نفرت پر جو اس سے برا کرے [2]
یہ حدیث اعمش کی سند سے غریب ہے اس سند کے علاوہ مروی نہیں۔

---

[1] سنن الترمذی ۱۲۶، ۱۹۹، ۱۷۳، ومسند الامام احمد ۱/۲۱۴، ۳۶۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۶۸، وفتح الباری ۱/۲۱۳، وشرح السنۃ ۲/۱۹۴ والسنن الکبری للبیہقی ۱/۴۵۲، ومجمع الزوائد ۱/۳۱۴

[2] اتحاف السادۃ المتقین ۹/۵۵۳ والبدایۃ والنہایۃ ۱۱/۵۸، ۱۲/۱۳، وتاریخ بغداد ۴/۲۷۷، ۱۱/۹۳ والدر المنتثرۃ ۷۶ وتذکرۃ الموضوعات ۹۸ والفوائد المجموعۃ ۸۲ وکشف الخفا ۱/۳۹۵، والاحادیث الضعیفۃ ۶۰۰ والکامل لابن عدی ۲/۷۰۱

۵۰۲۲-ظالم حکمران اور مصورین سخت عذاب میں ہوں گے ہمیں سلیمان بن احمد نے حسین بن اسحٰق تستری، عمران بن خالد مخزومی، ابو خباب، یونس بن بکیر، عباد بن کثیر، لیث بن ابی سلیمان، طلحہ بن مصرف کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے کہ:

قیامت کے دن وہ لوگ سب سے زیادہ عذاب میں ہوں گے جنھوں نے کسی نبی کو قتل کیا ہو یا نبی نے انھیں قتل کیا ہو ظالم حکمران اور یہ تصویر بنانے والے۔[1]

۵۰۲۳-غلام کا کھانا روکنے پر وعید ہمیں ابو اسحٰق بن حمزہ نے محمد بن عمر بن سلم فی جماعۃ، ابراہیم بن عبداللہ مخزومی، سعید بن محمد، عبدالرحمن عن ابیہ، طلحہ بن مصرف، خیثمہ کی سند سے بیان کیا کہ

ہم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کا خادم آیا۔ انھوں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے غلام کو اس کا کھانا پہنچا دیا؟ اس نے کہا نہیں تو فرمایا کہ فوراً جاؤ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کو گناہ کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے غلام کا کھانا روک لے۔[2]

۵۰۲۴-ہمیں عبداللہ بن محمد بن محمد بن عمر القاضی نے عبداللہ بن محمد بن عباس، سہل بن عثمان، زیاد بن عبداللہ، لیث، طلحہ بن مصرف، حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی سند سے بیان کیا کہ ...... رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ اسے جہنم سے دور کر دیا جائے اور وہ جنت میں داخل ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اسے جب موت آئے تو وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد ﷺ کی عبدیت و رسالت کی گواہی دیتا ہو اور لوگوں کو وہ کچھ دے جو وہ چاہتا ہے کہ اسے دیا جائے"۔[3]

۵۰۲۵-ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے احمد بن اسحٰق، عمرو بن علی، ابوداؤد، حریش بن سلیم، طلحہ بن مصرف، خیثمہ، حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ قرآن کو پورے مہینے میں پڑھا کرو میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ کی قوت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تین دن میں ختم کیا کرو۔[4] یہ حدیث طلحہ اور خیثمہ کی سند سے غریب ہے۔

۵۰۲۶-ہمیں ابوبکر بن محمد بن حمید نے حامد بن شعیب، محمد بن زنبور، فضیل بن عیاض، اعمش، خیثمہ، حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی سند سے بیان کیا کہ

جب سے نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن مسعودؓ کا نام پہلے لیا اس دن سے آج تک مجھے ان سے محبت ہے آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ چار افراد سے قرآن سیکھو، ابن ام عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود) سے ابی بن کعب سے معاذ بن جبل سے اور سالم مولیٰ حذیفہ سے۔[5]

۱۔ مسند الامام أحمد ۴۰۷/۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۶۰/۱۰ ومجمع الزوائد ۲۳۶/۵ وکنز العمال ۴۳۸۸۲

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۴۰ والسنن الکبری للبیهقی ۷/۸ والدر المنثور ۲۵۵/۱. وتفسیر القرطبی ۱۹۰/۵ وتفسیر ابن کثیر ۲۶۲/۲.

۳۔ سنن ابن ماجة ۳۹۵۶، ومجمع الزوائد ۱۸۶/۸ واتحاف السادة المتقین ۲۶۴/۹ وتفسیر القرطبی ۲۰۳/۳. وتخریج الاحیاء ۱۹۶/۲

۴۔ سنن ابی داؤد ۱۳۹۱ ۱۳۸۸. وسنن النسائی ۲۱۴/۴ ومسند الامام أحمد ۱۸۸/۲، ۱۹۵

۵۔ صحیح البخاری ۳۴/۵، ۳۵ وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ۱۱۸. ومسند الامام احمد ۱۸۹/۲، ۱۹۵

۵۰۲۷-ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن علی مقدسی نے عمران بن زکریا میدی نے غزہ میں محمد بن حمید القاضی الغزی، ابومعاویہ، اعمش، خیثمہ، حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے کہتے ہیں اے رب تعالیٰ آپ اپنے مؤمن بندے سے دنیا کو دور کرتے ہیں اور مصیبتیں ( ) ہے حالانکہ وہ تجھ پر ایمان رکھتا ہے۔ تو رب تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس بندے کا ثواب دکھاؤ، چنانچہ جب فرشتے اس کا ثواب دیکھ لیتے ہیں تو کہتے ہیں یارب، اس شخص کو دنیا کے مصائب نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

اور فرشتے کہتے ہیں اے رب تو اپنے کافر بندے کے لئے دنیا خوب مہیا کرتا ہے اور اس سے مصیبتیں دور کرتا ہے حالانکہ وہ تجھ سے کفر کرتا ہے۔ رب تعالیٰ فرماتے ہیں انھیں اس بندے کا عذاب دکھاؤ جب وہ اسے دیکھ لیتے ہیں تو کہتے ہیں اے رب اسے دنیا کی نعمتیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گی۔[1]

محمد بن حمید کہتے ہیں کہ میں نے اعمش سے بار بار اس حدیث کے بارے میں رابطہ کیا مگر انھوں نے مجھے نہیں سنائی اور فرمایا جب سوال بھی خوب ہو تو منع بھی خوب ہونا چاہیے۔

۵۰۲۸-**بظاہر مسلمان اندر سے کافر**... ہمیں سلیمان بن احمد نے ابوزنباع روح بن فرج، علی بن سلیمان، ابوالفضل قرشی، ولد عقبہ بن ابی معیط، اعمش، خیثمہ، حضرت عبداللہ بن عمرو کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤذن اذان دیتا ہوگا اور لوگ نماز قائم کرتے ہوں گے مگر وہ مؤمن نہ ہوں گے۔ (یہ حدیث اعمش کی سند سے غریب ہے

۵۰۲۹-**لوگوں میں عمل کا مقبول ہونا**... ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے قاسم بن زکریا کی سند سے خیثمہ، حضرت عبداللہ بن عمرو کی سند سے بیان کیا کہ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے لوگوں سے اپنے عمل کے بارے میں سنا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی سماع سے (چھوٹے اور چھوٹے سے بھی سنے گا۔[2]

یہ حدیث ابان بن تغلب سے غریب ہے۔ عبدالرحیم کے علاوہ کسی نے نہیں لی۔

۵۰۳۰-**جہنم کی آگ سے بچو**...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن ہاشم، حمزہ بن حبیب الزیات، اعمش، خیثمہ بن عبدالرحمن حضرت عدی بن حاتمؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اس کے اور رب کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا، وہ اپنے دائیں جانب دیکھتا ہے تو اپنا عمل دیکھتا ہے اور سامنے دیکھتا ہے تو آگ کو دیکھتا ہے۔ پھر فرمایا آگ (جہنم) سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ہو۔[3]

۵۰۳۱-ہمیں قاضی ابواحمد نے عامر بن ابراہیم بن عمر عن ابیہ عن جدہ، زیاد ابوحمزہ تیمی، حمزہ الزیاتؒ، اعمش، خیثمہ، حضرت عدی کی سند سے یہی ارشاد نبوی ﷺ لکھوایا

۱۔ کنز العمال ۶۶۶۷۔

۲۔ مسند الامام أحمد ۱۶۲/۲، ۱۹۵، ۲۱۲، ۲۲۳. والترغيب والترهيب ۶۵/۱. ومجمع الزوائد ۲۲۱/۱۰، ۲۲۲. ومشكاة المصابيح ۵۳۱۹. والأمالي للشجري ۲۲۱/۲ وإتحاف السادة المتقين ۲۶۲/۸

۳۔ صحيح البخاري ۱۳۹/۲، ۲۳/۳، ۸م ۸، ۲۰۰، ۱۴۴، ۱۸۱/۹. وصحيح مسلم، كتاب الزكاة ۶۸ وفتح الباري ۲۳۸/۱۰، ۲۱۱/۱۳، ۴۰۰، ۴۱۰.

۵۰۳۲- نگاہ نبوی ﷺ میں حضرت عدی بن حاتم کی حیثیت ہمیں محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، حمید بن جنادہ، عطاء بن مسلم، اعمش، خیثمہ، حضرت عدیؓ کی سند سے بیان کیا کہ

میں جب بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے میرے لیے جگہ ضرور کشادہ فرمائی یا فرمایا کہ میرے لیے جگہ نکل گئے۔ چنانچہ ایک دن میں حاضر خدمت ہوا تو وہ گھر میں تھے جو کہ صحابہ کرامؓ سے بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو میرے لیے جگہ کشادہ فرمائی حتیٰ کہ میں آپ ﷺ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔

۵۰۳۳- ہمیں علی بن ہارون نے جعفر محمد الفریابی سے اور ابو عمرو بن حمدان نے اپنی سند سے خیثمہ، حضرت عدی بن حاتم سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بعض لوگوں کو جنت کے پاس لے جانے کا حکم ہوگا حتیٰ کہ جب وہ جنت کے قریب ہوں گے اس کی خوشبو سونگھ لیں گے جنت اور اس کی آسائش کو دیکھ لیں گے تو حکم ہوگا کہ ان کو واپس لے جاؤ جنت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے چنانچہ وہ ایسی حسرت سے لوٹ جائیں گے جس طرح ان سے پہلے بھی لوگ لوٹ چکے ہوں گے۔ پھر وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! اگر ہمیں اپنے دوستوں کے ثواب اور جنت میں ان کے لئے دی ہوئی آسائشوں کو دکھائے بغیر جہنم میں ڈال دیتا تو یہ ہمارے لئے آسان تھا۔ رب تعالیٰ فرمائے گا کہ یہی میں چاہتا تھا جب تم اکیلے میں ہوتے تو میرے سامنے بڑیاں تک ظاہر کر دیتے تھے اور جب لوگوں کے سامنے ہوتے اور وہ چھپ کر کرتے۔ لوگوں کو اس کے خلاف دکھاتے تھے جو تم اپنے دل سے مجھے دیتے تھے۔ لوگوں سے ڈرتے تھے مجھ سے نہیں ڈرتے تھے لوگوں کو بڑا سمجھتے تھے مجھے نہیں، لوگوں کے لئے (برے کام) چھوڑتے تھے میرے لئے نہیں۔ لہٰذا آج کے دن میں تمہیں دردناک عذاب چکھاؤں گا اس کے ساتھ جو میں نے تمہیں ثواب سے محروم کیا ہے دیا[1]

۵۰۳۴- ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، خشیم الحلاق، ابو جنادہ، اعمش کی سند سے یہی حدیث بیان کی یہ حدیث اعمش کی سند سے غریب ہے ابو جنادہ متفرد ہیں۔

۵۰۳۵- حرام کی حرمت کے آس پاس بھی نہ رہو ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ ابوالنضر ہاشم بن قاسم، ابو معاویہ شیبان، عاصم، خیثمہ، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حلال واضح ہے حرام واضح ہے اور ان کے درمیان شبہات ہیں جو شخص شبہات کو چھوڑ دے وہ گناہ کو بطریق اولیٰ چھوڑے گا اور اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزیں اس کی حدود ہیں جو شخص ان حدود کے ارد گرد پھرے گا وہ اس لائق ہے کہ وہ ان حدود کے اندر بھی پھرے حرام کام میں مبتلا ہو جائے[2]

۵۰۳۶- بہترین دور نبی کریم ﷺ کا دور ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، ابوالنضر، ابو معاویہ شیبان، عاصم اور شعبی حضرت نعمان بن بشیر کی سند سے بیان کیا کہ

بہترین لوگ میرے دور کے لوگ ہیں پھر اس کے بعد والے پھر ان کے بعد والے اور پھر ایسے لوگ آئیں گے جن کی قسم ان کی گواہی سے اور ان کی گواہی ان کی قسم سے بڑھ جائے گی۔

یہ حدیث عاصم کی سند سے مشہور ہے ان سے پانچ تابعین نے نقل کیا ہے۔

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/۹۱ والموضوعات لابن الجوزی ۳/۱۶۲

[2] صحیح مسلم کتاب المساقاۃ ۱۰۶ وصحیح البخاری ۱/۲۰، وفتح الباری ۴/۲۹۰

۵۰۳۷- سارے مؤمن ایک شخص کی مانند ہیں ...... ہمیں مخلد بن جعفر نے اپنی سند سے اور ابوبکر بن مالک، سلیمان بن احمد، ابوبکر آجری، حسن بن علاء، نے اپنی اپنی سند سے، خیثمہ، اعمش، حضرت نعمان بن بشیر کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سب مؤمن ایک شخص کی طرح ہیں کہ اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو پورے جسم میں تکلیف ہوتی ہے اور اگر آنکھ میں تکلیف ہو تو سارے جسم میں تکلیف ہوتی ہے۔[1]

۵۰۳۸- مخلد بن جعفر، جعفر بن محمد، حمید بن عبدالرحمن، جیثم بن خلف دوری، محمد بن علی بن حسن، بن شقیق، علی بن حسن بن شقیق، ابوحمزہ، اعمش، خیثمہ کی سند سے حضرت نعمان بن بشیرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام مؤمنین ایک آدمی کی طرح ہیں اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو پورا جسم درد میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اگر آنکھ میں تکلیف ہو تب بھی پورا جسم تکلیف سے بلبلا اٹھتا ہے۔

اس کو شعبی نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے اور یہی مشہور ہے اور سماک بن حرب اور خیثمہ نے بھی نعمان سے اس کو روایت کیا ہے، یہ بھی مقبول ہے۔

☆☆☆☆

۱ـ الأحاديث الصحيحة ١٢٩/٣، وصحيح مسلم، كتاب البر والصلة ٦٧، ومسند الإمام أحمد ٢٧١/٤، ٢٧٦، والمصنف لابن أبي شيبة ٢٥٣/١٣، وفتح الباري ٤٣٩/١٠، وإتحاف السادة المتقين ٢٥٣/٦، ٥٣٢/٩.

(۲۵۵) حارث بن سوید[1]

انہی بزرگوں میں ابو عائشہ حارث بن سوید تیمی بھی ہیں۔ یہ اپنے وقت کو ضائع کرنے
میں بخل کرتے تھے اور لغو میں مبتلا لوگوں کو سیدھا کرنے میں کامیاب انسان تھے۔

۵۰۳۹- **حارث کی برداشت**۔ ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ محمد بن عبید، اعمش، ابراہیم تیمی کی سند سے بیان کیا کہ اگر کوئی شخص محلے میں سے آتے اور آ کر حارث کو گالیاں دینے لگے اور جب گالیاں دے کر چپ ہو جائے تو وہ حارث انھیں کے چادر جھاڑیں گے اور گھر میں داخل ہو جائیں گے۔

۵۰۴۰- **حارث کی حیثیت**.... ہمیں ابوحامد جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن صباح، سفیان، ابوحیان، تیمی عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ

تیم کے ستر آدمی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حلقے میں شامل ہوئے اور حارث بن سوید نفس کے اعتبار سے ان سب میں بڑے آدمی تھے۔

۵۰۴۱- **خیر و شر کی گنتی بڑی سخت ہوگی**.... ہمیں محمد بن احمد بن ابراہیم نے موسیٰ بن اسحٰق، ابوکریب، ہشام بن علی، اعمش، ابراہیم تیمی کی سند سے بیان کیا ہے کہ

میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اصحاب میں سے ستر حضرات سے ملا ہوں ان میں (عمر کے لحاظ سے) سب سے چھوٹے حارث بن سوید تھے میں نے انھیں سورۃ الزلزال پڑھتے سنا جب انھوں نے ختم کی (ترجمہ) جو ذرے کے برابر بھلائی کرے گا اسے دیکھے گا اور جو ذرے کے برابر برائی کرے گا دیکھے گا) تو فرمایا یہ گنتی بڑی سخت ہوگی۔

۵۰۴۲- **ہر اچھا برا کام شمار کیا جائے گا**.... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن یحییٰ بن مندہ، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، نعمان، سفیان، اعمش کی ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ

حارث بن سوید کو کوئی برا بھلا کہے تو مذکورہ آیت پڑھ کر فرماتے کہ یہ سب کچھ شمار کیا جائے گا"۔

۵۰۴۳- **وہ بات کہو جس سے ظلم میں کمی ہو سکے**۔ ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے یوسف قاضی، سلیمان بن حرب، حماد ایوب، یحییٰ بن سعید بن حیان عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ

حیان کہتے ہیں کہ مختار نے تمام اہل کوفہ کو جمع کیا اور ایک سیل بند کاغذ پر ان سے بیعت و اقرار لینا شروع کیا۔ میں نے کہا کہ میں ضرور دیکھوں گا کہ حارث بن سوید کیا کرتے ہیں۔ پھر جب مجھے بلوایا گیا تو میں وہاں گیا تو دیکھا کہ وہ لوگوں سے آگے کھڑے ہیں میں چلتا ہوا ان کے پہلو میں پہنچا اور کہا اے ابو عائشہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس کاغذ میں کیا لکھا ہے؟ انھوں نے فرمایا چھوڑ دو۔ اس لئے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو یہ فرماتے سنا کہ وہ بات کہنا کبھی نہیں چھوڑوں جس کے بدلے مجھ کو دو کوڑے معاف کر دیئے جائیں۔

---

[1] طبقات ابن سعد ۶/۱۶۷ والتاریخ الکبیر ۲/ت ۲۴۴۹، والجرح ۳/ت ۳۵۰ والجمع ۱/ت ۳۹۹ واسد الغابة ۱/۳۳۱، والکاشف ۱/۱۴۲ وتاریخ الاسلام ۳/۱۵ وسیر النبلاء ۴/۱۵۲، والاصابة ۱۹۲۰، ۲۰۳۸

۵۰۴۴- حاکم کے ظلم سے بچنے والی بات کہو...... ہمیں ابواحمد جرجانی نے احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، جریر، ابوحیان تیمی کی سند سے بیان کیا کہ

میرے والد کہتے ہیں کہ مختار نے لوگوں کو بلایا تا کہ ایک (مکمل) مہر لگے کاغذ پر ان سے بیعت واقرار لے۔ کسی کو پتہ نہ تھا کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ چنانچہ پورا علاقہ چلا اور میں بھی ان کے ہمراہ تھا اور بعض لوگ ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کررہے تھے میں نے دیکھا کہ حارث بن سوید لوگوں کے سامنے کھڑے ہیں ہم میں سے کسی نے کہا کہ اے ابوعائشہ میں نے ایسا منظر آج تک نہیں دیکھا کہ تم سر جھکائے ایک بند کاغذ کی طرف جارہے ہو جسکا یہ نہیں پتہ کہ اسمیں کفر ہے یا جادو؟ تو انھوں نے کہا اے بھائی ہماری جان چھوڑ دو۔ میں نے حضرت ابن مسعودؓ کو یہ فرماتے سنا کہ ہر وہ بات جو بادشاہ کے سامنے کہنے سے وہ ہمیں ایک کوڑا معاف کرے میں وہ بات کہہ دوں گا۔

۵۰۴۵- سلیمان کی کھانا کھانے کے بعد کی دعا ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن اسد، ابوداؤد طیالسی، شعبہ، اعمش، ابراہیم تیمی کی سند سے بیان کیا کہ

حارث بن سوید کہتے ہیں کہ سلیمان جب کھانا کھاچکتے تو فرماتے الحمد للہ الذی کفانی المؤونۃ واحسن الرزق تمام حمد وستائش اس اللہ کے لئے ہیں جس نے محنت سے میرے لئے کفایت کی اور اچھا رزق عطا کیا۔

۵۰۴۶- ایک اور سند ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے اپنی سند سے یہی حدیث بیان کی ہے۔ حارث بن سوید نے حضرت ابن مسعود اور حضرت علی سے بھی روایت کی ہے

۵۰۴۷- ذرا سی تکلیف پر گناھوں کا جھڑنا ہمیں ابواسحق ابراہیم نے ابویعلی، عبدالغفار بن عبداللہ، علی بن مسہر کی سند سے اور ابو احمد بن محمد نے اپنی سند سے اعمش، ابراہیم، حارث بن سوید، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کو شدید بخار تھا میں نے انہیں چھو کر دیکھا اور عرض کیا۔ یارسول اللہ آپ ﷺ کو شدید ترین بخار ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے دو آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ اس لئے ہے کہ آپ کو دو اجر ملتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یہ اس کے بدلے ہے۔ پھر فرمایا کہ مؤمن کو جب بھی کوئی کانٹے سے بھی تکلیف پہنچتی ہے یا اس سے بھی کم تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں جھاڑ دیتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔[1]

اس حدیث کو شعبہ، ثوری، ابومعاویہ، ابوحمزہ، یعلی بن عبید نے بھی روایت کیا ہے حدیث متفق علیہ ہے

۵۰۴۸- اصل مال وہ ہے جو آخرت میں کام آئے ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، معاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید، عبداللہ بن سویدؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جسے مال اور اس کا ترکہ میں چھوڑنا اپنے مال سے زیادہ پسند ہو؟ صحابہ نے عرض کی، یارسول اللہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جسے مال اور اسکا ترکہ میں چھوڑنا پسند ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا جان لو کہ تمھارا مال تو

---

[1] صحیح البخاری ۷/ ۱۵۱ ، ۱۵۳ ، وصحیح مسلم ۱۹۹۱ ، وفتح الباری ۱۰/ ۱۲۰

صرف وہ مال ہے جو تم نے آگے (آخرت کے ذخیرے میں) بھیجا اور مال وارث وہ ہے جو تم نے اپنے پیچھے چھوڑا۔
اور فرمایا تم پہلوان کسے سمجھتے ہو؟ جواب ملا کہ جسے لوگ کشتی میں گرانہ سکیں فرمایا کہ اصل پہلوان وہ ہے کہ جو غصہ میں اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ پھر فرمایا تم لوگ رقوب کسے کہتے ہو (رقوب یعنی بے اولاد) صحابہ نے جواب دیا جس کی اولاد نہ ہو آپ ﷺ نے فرمایا اصل بے اولاد وہ ہے کہ اس نے اولاد سے کچھ آگے نہ بھیجا ہو[1] یعنی اولاد کی نیک تربیت کی ہو تاکہ اچھی تعلیم دی ہو
(متفق علیہ)

۵۰۴۹-اللہ تعالیٰ کا ایک بندے کی توبہ سے خوش ہونا ہمیں محمد بن احمد بن علی نے محمد بن یوسف بن عیاش، عفان بن مسلم، ابوعوانہ، اعمش، ابراہیم، حارث بن سوید، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس طرح خوش ہوتا ہے جیسے کوئی بندہ اپنے اس اونٹ پر خوشی سے گر پڑے جو اس سے صحراء میں گم ہو گیا ہو۔[2]

۵۰۵۰-مؤمن اور فاجر کی مثال ہمیں ابوبکر طلحی نے عبداللہ بن یحییٰ کی سند سے اور محمد بن علی نے اعمش، عمارہ بن عمیر، حارث بن سوید کی سند سے بیان کیا کہ
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں ایک رسول اکرم ﷺ سے اور دوسری خود سے۔ کہ مؤمن وہ ہے جو اپنے گناہوں کو یوں دیکھتا ہے جیسے وہ پہاڑ کے نیچے خوفزدہ ہو کہ کہیں یہ پہاڑ اس پر گر نہ پڑے اور فاجر وہ شخص جو گناہوں کو ایسے دیکھتا ہو جیسے کوئی مکھی ناک پر آ کر بیٹھ گئی ہو اور وہ اسے اس طرح کہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو صحراء میں ہو اور اونٹ پر اس کا کھانا پانی وغیرہ ہو اور یہ سو جائے اٹھ کر دیکھے تو اونٹ غائب ہے اور یہ اسے تلاش کرتے کرتے بھوک پیاس سے نڈھال ہو جائے اور سوچے کہ میں اسی جگہ جا کر مرتا ہوں جہاں سویا تھا لہٰذا یہ وہاں آئے اور وہاں آ کر سو جائے دوبارہ آنکھ کھلے تو سرہانے اس کا اونٹ اس کے سامان اور کھانے پانی کے ساتھ موجود ہو اس کو جو اس وقت خوشی ہو گی اس خوشی سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔[3]

۵۰۵۱-کسی کے گناہوں پر اسے کچھ نہ کہنے کا وبال ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، علی بن حجر اور ہشام بن عمار، اسماعیل بن عیاش، عبدالعزیز بن عبیداللہ، شہر بن عقبہ، حارث بن سوید، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کسی قوم میں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کام کرے اور وہ قوم اس سے تعداد اور عزت میں بڑھے ہوئے ہوں اور وہ اس کی حالت کو نظر انداز کرتے ہوں تو اللہ ان پر بھی گرفت کرتا ہے۔

۵۰۵۲-سورۂ یٰسین کی فضیلت ہمیں محمد بن عمر بن سلم نے حسن بن عصمہ، احمد بن محمد بن الصقر، ابراہیم بن اسحاق ازدی، ابومریم،

---

[1] صحیح البخاری ۸/۱۱۹، وصحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ باب ۳۰، ومسند الامام أحمد ۱/۳۸۲، وفتح الباری ۱۱/۲۶۰

[2] تاریخ أصبهان للمصنف ۱/۲۰۷، والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۵۹

[3] صحیح البخاری ۸/۸۳، ۸۴، وصحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۳۰، وفتح الباری ۱۱/۱۰۲

عمرو بن مرہ، حارث بن سوید، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رات کو سورۂ یٰس پڑھے تو صبح کو اس کی مغفرت ہو جائے گی[1]

(نوٹ) یہ حدیث حارث کی سند سے غریب ہے، عمرو سے اسے صرف ابو مریم نے نقل کیا ہے۔ اور یہ عبدالغفار بن قاسم کوفی ہے اس کی حدیث میں لین ہے۔

۵۰۵۳- قیامت میں شفاعت کی کثرت...... ہمیں سلیمان بن احمد نے ابراہیم بن نائلہ، کثیر بن یحیٰ، ابو عوانہ، اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید، حضرت ابن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ حشر کے دن اسقدر شفاعت ہوگی اور لوگ جہنم سے نکالے جائیں گے ابلیسوں کے ابلیس کو بھی امید ہو جائے گی کہ شفاعت اس کی بھی ہو جائے گی[2]

۵۰۵۴- شرابوں کی ممانعت...... ہمیں ابو علی محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن جعفر، شعبہ، اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علیؓ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ دباء (کدو میں محفوظ کی جانے والی شراب) اور مزفت (برتن میں شراب ڈال کر اسے تارکول سے بند کر دیتے تھے) سے منع فرمایا ہے۔ متفق علیہ عن ابراہیم والحارث[3]

۵۰۵۵- نبی کریم ﷺ اھل بیت کو کبھی عام صحابہ سے خاص نہیں فرمایا...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علیؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا رسول اکرم ﷺ آپ حضرات کو عام لوگوں کے مقابلے میں کسی چیز میں خاص کرتے تھے؟ فرمایا کہ ہمیں رسول اکرم ﷺ نے کبھی وہ خصوصیت نہیں دی جو عام لوگوں کو نہ دی گئی ہو۔ میری تلوار کے قبضے میں کوئی چیز نہیں ہے یہ کہہ کر آپ نے اس میں سے ایک کاغذ نکالا جس میں اونٹ کے دانتوں کی کوئی چیز تھی اور کاغذ میں لکھا تھا کہ ثور سے لیکر عایر تک مدینہ کا علاقہ حرم ہے جو کوئی اس میں غلط کام کرے یا غلط کام کرنے والے کے پاس جائے تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور لوگوں کی سب کی لعنت ہو، اللہ تعالیٰ قیامت میں اس سے کچھ قبول نہ کریں گے۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد کا قول" حارث کی شان کی عظمت اور اس کا ذکر خیر کا" نقل کیا اور فرمایا کوفہ ان جیسی عمدہ اسناد کسی کی نہیں۔ اور فرمایا کہ میرے اور یحیٰ بن معین کے علاوہ اعمش عن ابراہیم عن حارث کی سند سے بیان کرنے والا کوئی شخص باقی نہیں ہے۔

۵۰۵۶- کعبہ پر حملہ ہوگا...... ہمیں ابو بکر طلحی نے ابو حصین وداعی کی سند سے اعمش، ابراہیم، حارث کی سند سے بیان کیا کہ میں نے حضرت علیؓ کو یہ فرماتے سنا کہ حج کرو اس سے پہلے کہ حج نہ کر سکو، گویا کہ میں ابھی اس گنجے، حبشی کو دیکھ رہا ہوں جس کے ہاتھ میں کدال ہے اور وہ اس سے کعبہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ یہ بات اپنی رائے سے فرما رہے ہیں یا نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے تو انھوں نے فرمایا نہیں قسم اس ذات کی جس نے بیج کو پھاڑا اور سانس کو درست کیا۔ میں نے یہ تمہارے نبی سے ہی سنا تھا[4]

---

[1] الترغيب والترهيب ٢/ ٣٦٨ والمطالب العالية ٣٧٠٨ واتحاف السادة المتقين ٥/ ١٥٣ واللآلي المصنوعة ١/ ١٢١ والموضوعات لابن الجوزي ١/ ٢٣٧ [2] المعجم الكبير للطبراني ١٠/ ٢١٥ ومجمع الزوائد ١٠/ ٣٨٠

[3] سنن النسائي ٨/ ٣٠٥. ومسند الامام أحمد ١/ ٧٢، ٨٣، ٢/ ١٠، ٢٣١، ٣/ ١١٠، ١٦٥، ١٩٦، ٣٥٧، ٥/ ١٧، ٦/ ١٢٣، ٢٠٣، والمصنف لابن ابي شيبة ٧/ ٢١٥، ١٢/ ٢٥٢ ومسند الحميدي ٧٠٨

[4] المستدرك ١/ ٣٤٨ والسنن الكبرى للبيهقي ٤/ ٣٤٠، ٣٤١ وتاريخ أصبهان للمصنف ٢/ ٧٧ والعلل المتناهية ٢/ ٧٣. والدار قطني ٢/ ٣٠٢. وكشف الخفا ١/ ٣١٨ والاحاديث الضعيفة ٥٢٣، ٥٢٤

(۲۵۶) حارث بن قیس جعفی[1]

انہی بزرگوں میں ایک حارث بن قیس جعفی بھی ہیں۔

۵۰۵۷- ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، وکیع، اعمش، خیثمہ کی سند سے بیان کیا کہ

حارث بن قیس فرماتے ہیں کہ جب تو آخرت کے کسی معاملے میں ہو تو جمارہ اور جب دنیا کے معاملے میں ہو تو مت ٹھہر۔ اور جب کسی نیک کام کا ارادہ کرے تو اسے مؤخر مت کر اور جب تیرے پاس شیطان آئے اور تو نماز پڑھ رہا ہو شیطان کہے کہ تو ریا کار ہے تب تو نماز کو اور لمبی کر دے۔

شریح بن حارث الکندی[2]

انہی بزرگوں میں قاضی ابوامیہ شریح بن حارث الکندی بھی ہیں، جو تسلیم و رضا کے حال میں تھے، اپنے نفس کے محاسبہ کے اصول پر قائم تھے۔

کہا جاتا ہے کہ تصوف باقی ماندہ زندگی پر ہلکا سا رونا ہے اور گزری ہوئی زندگی پر چیخ رونا ہے۔

۵۰۵۸- **ظالموں کے لئے وعید** ہمیں سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، عارم ابوالنعمان، حماد بن یزید، شعیب بن حجاب، ابراہیم کی سند سے اور ابوبکر بن مالک نے اپنی سند سے ابراہیم سے نقل کیا کہ

شریح کہتے ہیں کہ ظالموں کو عنقریب اس حق کا علم ہو جائے گا جو انھوں نے غصب کیا، ظالم سزا اور مظلوم مدد کا منتظر ہے۔

۵۰۵۹- **شریح کا توکل** ...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، ابوکریب، محمد بن علاء، ہشام بن علی اعمش سے بیان کیا کہ

ایک مرتبہ شریح کی ٹانگ میں درد ہو گیا، انھوں نے شہد سے مالش کی اور دھوپ میں بیٹھ گئے۔ عیادت کرنے والے آئے اور انھوں نے پوچھا طبیعت کیسی ہے؟ انھوں نے فرمایا "اچھی ہے" انھوں نے پوچھا کہ طبیب کو دکھایا؟ شریح نے فرمایا کہ ہاں دکھا دیا۔ پوچھا اس نے کیا کہا فرمایا کہ اس نے خیر کا وعدہ کیا ہے۔

۵۰۶۰- **سب کاموں کا مالک اللہ ہے** ..... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، ابوکریب، وکیع، یونس بن ابی اسحق عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ

شریح کے انگوٹھے میں زخم ہو گیا، اصحاب نے پوچھا کہ کیا طبیب کو دکھایا ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ اسی نے تو زخم دیا ہے۔

۵۰۶۱- **فتنے سے بے نیازی** ہمیں محمد بن معمر نے ابوشعیب الحرانی، یحیی بن عبداللہ، امام اوزاعی کی سند سے بیان کیا۔ عبدہ بن ابی لبابہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر اور مروان کی جنگ کے زمانے میں نو سال کا تھا لیکن شریح نہ کسی سے پوچھتے و نہ کسی سے اس بارے میں بات کرتے۔

---

[1] طبقات ابن سعد ۱۶۷/۶ والتاریخ الکبیر ۲/ت ۲۴۹۱ والجرح ۳/ت ۳۹۶. وتاریخ بغداد ۲۰۹/۸، والکاشف ۱۹۰/۱ وسیر النبلاء ۷۵/۴. وتهذیب الکمال ۱۰۳۸ (۲۷۲/۵).

[2] طبقات ابن سعد ۱۳۱/۶ والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۶۱۱. والجرح ۴/ت ۱۴۵۸. ومجمع الزوائد ۱۸۸/۱، ۲۲/۷. والسنة لابن أبي عاصم ۸/۱. والدر المنثور ۶۳/۳ وکنز العمال ۲۹۸۹ ۲۹۸۷ ۴۳۲۹

۵۰۶۲-دل کی حالت کون جانے؟...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن رافع، زید بن حباب، عبدالرحمٰن بن ثوبان عبدہ کی سند سے بیان کیا کہ

امام شعبی کہتے ہیں کہ شریح نے فرمایا کہ فتنہ گزر گیا مگر میں نے اس کے بارے میں پوچھا نہیں۔ ایک شخص نے کہا کہ اگر میں آپ جیسا ہوتا تو مجھے فکر نہ ہوتی کہ میں کب مر جاؤں۔ شریح نے فرمایا جو کچھ میرے دل میں ہے اس کے ساتھ یہ کیسے ہوتا؟

۵۰۶۳-شریح کی بے نیازی کی پسندیدگی..... ہمیں احمد بن محمد بن سنان، ابوالعباس، السراج، محمد بن صباح، جریر، اعمش شقیق کی سند سے بیان کیا کہ

شریح نے فتنہ کے دنوں میں فرمایا کہ میں نے کسی سے پوچھا اور نہ اس بارے میں کسی کو بتایا نہ میں نے کسی مسلمان یا معاہد پر ایک درہم یا دینار کا ظلم کیا۔ شقیق کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اگر میں آپ کے حال پر ہوتا تو میں پسند کرتا کہ میں مر چکا ہوتا۔ تو انھوں نے اپنے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے ساتھ کس طرح؟

۵۰۶۴-شقیق اور شریح کا مکالمہ..... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، سعید بن یحییٰ بن سعید اموی عن ابیہ، اعمش، شقیق کی سند سے بیان کیا کہ

مجھے شریح نے کہا کہ جب سے فتنہ شروع ہوا میں نے کسی سے پوچھا اور نہ اس بارے میں کچھ معلوم ہوا۔ میں نے کہا کہ اگر میں آپ جیسا ہوتا تو میں یہ چاہتا کہ میں مر چکا ہی ہوتا۔ انھوں نے کہا اس کے ساتھ کیسے مرتے جو میرے سینے میں ہے؟ تو دو ایسے گروہوں سے ملا جن میں سے ایک مجھے دوسرے سے زیادہ پسند ہے۔

۵۰۶۵-نیک عمل اور شریح کا خوف..... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے ابوالعباس سراج، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر کے زمانے میں جو فتنہ ہوا اس کے بارے میں شریح نے کہا کہ میں نے نہ کسی سے پوچھا اور نہ کسی کو بتایا۔ جعفر کہتے ہیں کہ میمون کے علاوہ کسی اور نے مجھے بتایا کہ شریح نے یہ بھی کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ شاید میری نجات نہ ہو۔

۵۰۶۶-اونٹ کو کیسے بنایا گیا..... ہمیں احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق، ابوکریب، وکیع، یونس بن ابی اسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ

شریح کہتے تھے کہ ہمارے ساتھ اصطبل چلو تا کہ ہم دیکھیں کہ اونٹ کو کیسے بنایا گیا۔

۵۰۶۷-فارغ لوگوں کا کام کھیل کود نہیں..... ہمیں محمد بن احمد بن ابراہیم نے ابو یحییٰ رازی، ابوکریب عثام بن علی، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

ایک مرتبہ شریح کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے وہ کھیل کود میں لگے ہوئے تھے انھوں نے پوچھا یہ تم کیا کر رہے ہو؟ ان لوگوں نے کہا کہ آج ہم فارغ ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ یہ فارغ لوگوں کا کام تو نہیں۔

۵۰۶۸-شریح کا فیصلہ..... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق ثقفی، سوار بن عبداللہ عنبری، علاء، بن جریر کی سند سے بیان

کیا کہ ابو عبداللہ سالم کہتے ہیں کہ میں شریح کے پاس حاضر ہوا وہاں ایک شخص آیا ہوا تھا اس نے پوچھا کہ آپ کہاں ہیں؟ انھوں نے کہا تیرے اور دیوار کے درمیان۔ اس نے کہا میں اھل شام میں سے ہوں۔ انھوں نے کہا کہ بہت دور علاقہ ہے اس نے کہا میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا۔ انھوں نے کہا اتفاق اور بچوں کے ساتھ، اس نے کہا کہ میں نے اس کے لئے گھر دینے کو شرط کیا تھا۔ انھوں نے کہا شرط پوری کرنا ضروری ہے۔ اس نے کہا ہمارے درمیان فیصلہ کریں۔ انھوں نے کہا وہ تو میں کر چکا۔

۵۰۶۹-علماء سے میل جول سے علم حاصل ہوتا ہے..... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عن ابیہ، ابن نمیر، سفیان، عن رجل کی سند سے بیان کیا کہ

شریح سے سوال کیا گیا کہ آپ کو یہ علم کیسے حاصل ہوا؟ انھوں نے فرمایا کہ علماء سے میل جول کے ذریعے ان سے علم لیتا بھی تھا اور انھیں کو دیتا بھی تھا۔

۵۰۷۰-حضرت علیؓ نے فرمایا تم عرب کے سب سے بڑے قاضی ہو...... ہمیں محمد بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبداللہ بن محمد بن سالم، ابراہیم بن یوسف عن ابیہ، عمیرہ کی سند سے بیان کیا کہ

''حضرت علیؓ فرماتے تھے کہ اے لوگو! تمہارے فقہاء میرے پاس آئیں اور مجھ سے مسائل پوچھیں اور میں ان سے پوچھوں، چنانچہ دوسرے دن ہم ان کی خدمت میں جا پہنچے حتی کہ صحن بھر گیا۔ حضرت علی سے پوچھنے لگے اور یہ بتانے لگے حتی کہ دوپہر ہوگئی لوگ تھک گئے مگر شریح گھٹنوں کے بل بیٹھے رہے اس سے کوئی سوال کیا جاتا تو وہ جواب بتا دیتے اور یہ ان سے کچھ پوچھتے تو وہ جواب دے دیتے حتی کہ خود حضرت علیؓ نے فرمایا:

اے شریح اٹھو! تم عرب کے سب سے بڑے منصف (قاضی) ہو۔

۵۰۷۱-ایک دادی اور ماں کا مقدمہ...... ہمیں محمد بن جعفر بن ھیثم نے ابراہیم بن اسحق حربی، عبداللہ بن صالح، ھشر، اجلح، عن رجل کی سند سے بیان کیا کہ

میں شریح کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بچے کی ماں اور نانی اس کے بارے میں لڑتی ہوئی آگئیں، ہر ایک کا دعویٰ تھا کہ وہ اس بچے کی حقدار ہے، چنانچہ اس بچے کی نانی نے یہ کہا (اشعار میں کہا)

نانی نے کہا

ابا امیۃ اتیناک وانت المرء نأتیہ
اتاک ابن وماماہ وکلتانا تفدیہ
فلو کنت تایمت لما نازعتک فیہ
تزوجت فھاتیہ ولا یذھب لک التیہ
الا ایھا القاضی فھذی قصتی فیہ

ترجمہ اے ابوامیہ ہم تمہارے پاس آئے ہیں اور تم ایسے شخص ہو جس کے پاس ہم آتے ہیں۔ ایک بچہ اور اس کی دو مائیں تمہارے پاس آگئی ہیں اور ہم میں سے ہر ایک اس پر فدا ہے اگر تو رانڈ (بیوہ) ہی رہتی تو میں تجھ سے جھگڑا نہیں کرتی تو نے شادی کر لی ہے اس لئے اسے مجھ کو دیدے اور تجھے حیرانی نہ لیجائے۔ اے قاضی یہ قصہ ہے میرا اس بچے کے بارے میں۔

ماں نے کہا:

الا ایھا القاضی
قد قالت لک الجدۃ
قولا فاستمع منی
ولا تطرنی ردہ
تعزی النفس عن ابنی
وکبدی حملت کبدہ
فلما صار فی حجری
یتیما ضائعا وحدہ
تزوجت رجاء الخیر
من یکفینی فقدہ
ومن یظھر لی الود
ومن یحسن لی رفدہ

ترجمہ.... اے قاضی نانی نے ایک بات کہی اب تو مجھ سے سن اور اس کو لوٹانے میں میرا انتظار مت کر میرا دل میرے بچے کے بارے میں میرے جگر کو تسلی دیتا ہے، میں نے اس کے جگر کو اٹھایا جب وہ میری گود میں آیا تو اکیلا تھا یتیم بے سہارا تھا۔ میں نے خیر کی امید پر نکاح کیا ہے جو اس کی جدائی پر کفایت کرے گا اور جو میرے لئے محبت ظاہر کرے گا اور جو میرے لئے اچھا تحفہ عدہ یہ لائے گا۔

قاضی شریح نے کہا:

قد سمع القاضی ما قلتما
وعلی القاضی جھد ان عقل
قال للجدۃ بینی بالصبی
وخذی ابنک من ذات العلل
انھا لو صبرت کان لھا
قبل دعواھا ابتغیھا البدل

(ترجمہ) قاضی نے تم دونوں کی بات سن لی اور قاضی پر کوشش لازم ہے اگر اسے عقل ہو۔ اس نے نانی کو کہا کہ بچے کے ساتھ جدا ہو جا اور اپنے بیٹے کو لے لے علتوں والی عورت سے کیونکہ اگر یہ صبر کرتی تو یہ اسے ہی ملتا اس کے اس دعوے سے پہلے جو اسے بدل چاہتا ہے۔ اس طرح انھوں نے فیصلہ نانی کے حق میں کر دیا۔

۵۰۷۲- ایک فریق کو حکمت بھرا جواب..... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن مسعود، عبدالرزاق، معمر، ابن عون، ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ

قاضی شریح نے ایک شخص کا فیصلہ اس کے اعتراف کی بنیاد پر کر دیا تو اس نے کہا کہ اے ابوامیہ آپ نے بغیر گواہوں کے میرے خلاف فیصلہ کر دیا ہے۔ تو قاضی شریح نے کہا کہ مجھے تیری خالہ کی بہن کے بیٹے نے اس بارے میں خبر دی تھی۔

۵۰۷۳-ایک مسئلے کا جواب ...... ہمیں محمد بن عمر بن سلم نے ابراہیم بن اسباط، علی ابن الجعد، المسعودی کی سند سے بیان کیا کہ

ابوحصین کہتے ہیں کہ قاضی شریح سے اس بکری کے دودھ وگوشت کے بارے میں پوچھا گیا جو مکھیاں کھاتی تھی تو فرمایا کہ اس کا مفت کا چارہ ہے اور دودھ پاک ہے۔

۵۰۷۴-قاضی شریح کا ایذاء رسانی سے اعراض ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، یحییٰ بن سعید، ابوحیان تیمی کی سند سے بیان کیا کہ میرے والد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ قاضی شریح کی گھر کی ایک بلی مرگئی۔ ان کے حکم سے میں نے اسے ان کے گھر کے درمیان دفن کر دیا (حالانکہ اس میں کوئی بہتا ہوا تالاب نہیں۔ لیکن مسلمانوں کو تکلیف سے بچانے کے لئے ایسا کیا)۔

۵۰۷۵-قاضی شریح کا حکمت بھرا جواب ... ہمیں حسن بن عبداللہ بن سعید، ابوروق الھزانی، الریاشی کی سند سے بیان کیا کہ ایک شخص نے قاضی شریح سے کہا کہ میں تمہارے ساتھ رہ کر دیکھ رہا ہوں کہ تمہارا حال بے وقوفوں والا ہے، تو قاضی شریح نے کہا کہ تو اللہ کی نعمتوں کو دوسروں میں دیکھ رہا ہے اور جو اپنے آپ سے لاعلم ہے۔

۵۰۷۶-موت اور تقدیر سے فرار ممکن نہیں ...... ہمیں احمد بن سلیمان نے احمد بن یحییٰ ثعلب نحوی، عبداللہ بن شبیب، عبدالرحمن بن عبداللہ بن زیاد بن سمعان کی سند سے بیان کیا کہ

قاضی شریح نے اپنے بھائی کو خط لکھا جو طاعون سے بھاگ گیا تھا کہ امابعد تو اور وہ جگہ جہاں تو وہ ہے وہ ایسی نظر میں ہے کہ وہ جسے مانگے اسے عاجز نہیں کرسکتا اور بھاگنے والا اس سے چوک نہیں سکتا اور جس جگہ کو تو چھوڑ گیا ہے اس نے سب لوگوں کے معاملے میں جلدی نہیں کی اور حالات نے اس پر ظلم نہیں کیا تو اور وہ سب لوگ ایک ہی بساط پر ہیں اور قدرت والی ذات کی بخشش ان کے قریب ہے۔ والسلام

۵۰۷۷-حضرت عمرؓ کی قاضی شریح کو نصیحت ...... ہمیں محمد بن عبداللہ بن سعید نے عبدان بن احمد، ابوبکر ابن ابی شیبہ، علی بن مسہر، الشیبانی، الشعبی کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عمرؓ نے قاضی شریح کو لکھا کہ جب تمہارے پاس کوئی دلیل کتاب اللہ سے آئے تو اس سے فیصلہ کرنا اور لوگ تمہیں اس سے فتنہ میں مبتلا نہ کریں اور اگر وہ مسئلہ آجائے جو نہ کتاب اللہ میں ہو اور نہ اس میں کوئی سنت رسول ہو تو لوگوں کا جس پر اجماع ہو اسے دیکھ کر فیصلہ کرنا۔

۵۰۷۸-ایمان کی مضبوطی تقویٰ اور زوال لالچ ہے ...... ہمیں احمد بن جعفر بن سلم نے احمد بن علی ابار، علی بن عبداللہ بن معاویہ بن میسرہ بن قاضی شریح سے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے بیان کیا کہ

قاضی شریح کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؓ کے ہمراہ کوفہ کے بازار میں تھا کہ وہ ایک قصہ گو کے پاس رک گئے اور کہا ہم لوگ قریب زمانے کے ہیں اور قصے تو بیان کر رہا ہے۔ میں سوال کرتا ہوں اگر تو نے جواب دیا تو ٹھیک ورنہ تجھے سزا دوں گا۔ اس نے کہا امیرالمؤمنین! آپ جو پوچھنا چاہتے ہیں پوچھیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ایمان کی مضبوطی اور زوال کس چیز سے ہوتی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ایمان کی مضبوطی تقویٰ سے ہوتی ہے اور ایمان کا زوال حرص اور لالچ سے ہوتا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا تجھ جیسے لوگ قصہ کہہ سکتے ہیں۔

۵۰۷۹-حسد سے کوئی فائدہ نہیں ......ہمیں محمد بن عمر بن سلم نے محمد بن خلف بن مرزبان، الریاشی رحمہ اللہ، الاصمعی رحمہ اللہ کی سند سے بیان کیا کہ ایک شخص نے قاضی شریح سے کہا اے ابوامیہ اللہ نے تم پر بڑی اکتفا کیا ہے تو قاضی شریح نے کہا کہ تو دوسروں میں نعمت کا ذکر کرتا ہے اور اندر کی نعمت کو بھول رہا ہے۔ اس نے کہا۔ خدا کی قسم میں تمہاری صلاحیتوں پر حسد میں جلتا ہوں۔ انھوں نے کہا اللہ اس حسد سے تجھے کوئی فائدہ نہ دے گا اور نہ مجھے نقصان پہنچائے گا۔

۵۰۸۰-سلام سے ابتدا کرنے والا اللہ کے نزدیک ہے......ہمیں حبیب بن حسن نے ابومسلم الکشی، محمد بن عبداللہ الانصاری، ابن عون الشعبی کی سند سے بیان کیا کہ قاضی شریح کہتے ہیں جب بھی دو آدمی ملتے ہیں تو ان میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوتا ہے جو سلام سے ابتداء کرے۔

۵۰۸۱-حضرت عمر اور شریح......ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق بن ابراہیم اور محمد بن صباح، جریر، الشیبانی، الشعبی کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عمر نے ایک شخص سے خچر خیار کی شرط سے خریدا اور جب اس کو لے کر چلے تو وہ تھک گیا، انھوں نے مالک سے کہا کہ اپنا خچر واپس لے لے اس نے کہا نہیں لوں گا، انھوں نے کہا کہ اپنے اور میرے درمیان حکم (ثالث) مقرر کر لو، اس نے کہا شریح ثالث ہیں انھوں نے پوچھا کون شریح؟ اس نے کہا شریح عراقی، ان دونوں نے ان کے پاس جا کر پورا واقعہ بیان کیا تو شریح نے کہا کہ اے امیرالمؤمنین جس طرح لیا ہے اسے لوٹا دیں یا جو رقم دی ہے وہ لے لیں، عمر نے کہا فیصلہ یہی ہے۔ جاؤ کوفہ جاؤ یہ پہلا دن تھا جب حضرت عمر نے انھیں پہچانا۔

۵۰۸۲-شریح کا اپنے بیٹے کے استاد کو خط......ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عبداللہ ابن محمد عن ابیہ، ہشام بن محمد کلبی کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت سعد بن ابی وقاص کی اولاد میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ شریح کا ایک بیٹا کتاب چھوڑ کر کتوں کی لڑائی کرواتا رہتا تھا انھوں نے کاغذ دوات منگوا کر اس کے استاد کو خط لکھا۔

ترک الصلوٰۃ لاکلب یسعی بھا
طلب الھراش مع الغواۃ الرجس
فاذااتاک فعضہ بملامۃ
وعظہ موعظۃ الادیب الاکیس
فاذاھممت بضربہ فبدرۃ
فاذا ضربت بھاثلاثا فاحبس
واعلم بانک مااتیت فنفسہ
مع ماتجرعنی اعزالانفس

(ترجمہ) اس نے کتوں کے لئے نماز چھوڑ دی ان کے ساتھ دوڑتا ہے اور کتوں کی لڑائی گمراہوں کے ساتھ مل کر کرواتا ہے جب وہ تمہارے پاس آئے تو سختی ملامت کے ساتھ کرنا اور اسے سمجھدار استاد کی طرح نصیحت کرنا اور اگر پٹائی کرنا چاہو تو کوڑے سے کرنا اور

جب تین مرتبہ مار چکو تو اسے پکڑ کر رکھنا (جانے نہ دینا)

۵۰۸۳- بدعتیوں سے رسول اللہ ﷺ کی بیزاری ہمیں محمد بن عبداللہ بن سعید، عبدان بن احمد، محمد بن مصفی، بقیہ، شعبہ، مجالد، الشعبی، شریح، حضرت عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ۔

نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ اے عائشہ جن لوگوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے بن گئے یہ لوگ اس امت کے بدعتی خواہش پرست اور گمراہ لوگ ہیں میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے الگ ہیں۔[1]

۵۰۸۴- آنحضرت ﷺ کی ازواج اور صاحبزادیوں کی مہر ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے ابوالزنباع، روح بن فرج یحیی بن ایوب، یوسف بن عدی، قاسم بن مالک، اشعث بن سوار، شعبی، شریح کی سند سے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا عورتوں کی مہر زیادہ مت رکھو اس لئے کہ اگر یہ بات دنیا و آخرت میں عزت کا باعث ہوتی تو محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت اسے اپنانے کے زیادہ حقدار تھے۔ لیکن آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات اور بیٹوں کا نکاح بارہ اوقیہ چاندی سے زائد مہر پر نہیں کئے۔[2]

۵۰۸۵- مسلمانوں کی آئندہ حالت ...... ہمیں سلیمان بن احمد بن عمرو الخلال کی نے اپنی سند سے محمد بن کعب قرظی حسن بن ابی حسن، شریح کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم لوگ کچل دیئے جاؤ گے حتی کہ تم گھٹیا اور ذلیل لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جن کے وعدے پورے نہ ہوئے ہوں اور امانت نکل چکی ہو۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسے میں ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا تم جس چیز کو جانتے ہو اس پر عمل کرنا اور اجنبی چیز کو چھوڑ دینا اور احد احد کہنا اور یہ کہ اے اللہ ہماری اس کے خلاف مدد فرما جو ہم پر ظلم کرتا ہے اور ہماری اسکے خلاف کفایت کر جو ہم سے بغاوت کرتا ہے۔[3]

۵۰۸۶- جوانی میں توبہ کرنے والے نوجوان کا مرتبہ ...... ہمیں ابوعمرو حمدان نے حسن بن سفیان، احمد بن سفیان، یحیی بن ایوب، عبدالجبار بن وہب، محمد بن عبداللہ سلمی، شریح کی سند سے بیان کیا کہ

مجھے بعض بدری صحابہ نے جن میں عمر بن خطابؓ بھی تھے بیان کیا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے جو کوئی نوجوان دنیا کی لذت اور عزے چھوڑ کر اپنی جوانی کو اللہ کی اطاعت میں لگاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ بہتر (۷۲) صدیقین جتنا اجر عطا فرمائے گا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے لئے اپنی خواہشات کو چھوڑنے والے نوجوان، اپنی جوانی مجھ پر لگانے والے جوان! تو میرے نزدیک میرے بعض فرشتوں کی طرح ہے۔[4]

۵۰۸۷- جنت کے ننانوے درجات اہل عقل کے لئے ہیں علی بن احمد بن علی المصیصی نے ایوب بن سلیمان قطان، علی بن زیاد متوثی، غالب، شریح، حضرت عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنت کے سو درجے ہیں ننانوے درجے اہل عقل کے ہیں اور ایک درجہ تمام ان لوگوں کے لئے جو

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۲۰۳

۲۔ المستدرک ۲/۱۷۶، وسنن ابن ماجۃ ۱۸۸۷

۳۔ مجمع الزوائد ۸/۲۸۳، وکنز العمال ۳۰۹۹۵، ۳۱۰۹۸، ۳۱۰۷۵

۴۔ البدایۃ والنہایۃ ۹/۲۵۷، وکنز العمال ۴۳۱۰۵، ۴۳۱۰۶

ان کے علاوہ ہیں۔[1]

۵۰۸۸- حضرت علیؓ کے خلاف شریح کا فیصلہ محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن سلیمان بن اشعث کی سند سے اور سلیمان بن احمد نے اپنی سند سے اعمش، ابراہیم ابن یزید تیمی (عن ابیہ) سے نقل کیا ہے۔

حضرت علیؓ کی ایک زرہ اونٹ سے گر گئی تھی آپ نے اسے ایک یہودی کے پاس دیکھا تو اس سے کہا کہ یہ میری زرہ ہے اس یہودی نے کہا یہ میرے ہاتھ میں ہے میری ہے۔ پھر بولا کہ تمہارے میرے درمیان مسلمان قاضی فیصلہ کرے گا، چنانچہ یہ دونوں قاضی شریح کی عدالت میں آئے، قاضی نے حضرت علیؓ کو آتے دیکھا تو جگہ چھوڑ دی اور حضرت علی وہاں بیٹھ گئے اور پھر فرمایا کہ اگر میرا حریف مسلمانوں میں سے ہوتا تو میں مجلس کی برابری کرتا لیکن میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ" کافروں سے مجلس میں برابری مت کرو اور انھیں تنگ راستے اختیار کرنے پر مجبور کرو اگر وہ تمہیں گالی دیں تو ان کی پٹائی کرو اور اگر تمہاری پٹائی کریں تو ان کو قتل کر دو[2] قاضی شریح نے پوچھا امیرالمؤمنین آپ ﷺ کیا چاہتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میری چاندی کی زرہ اونٹ سے گر گئی تھی یہ اس یہودی نے اٹھالی۔ یہودی بولا کہ یہ میری زرہ ہے میرے ہاتھ میں ہے۔ قاضی شریح نے کہا اے امیرالمؤمنین آپ سچ کہہ رہے ہیں یہ آپ ہی کی زرہ ہے لیکن اس کے گواہ درکار ہیں۔ حضرت علی نے فرمایا کہ ہاں میں اپنے غلام قنبر کو اور میرے بیٹے حسن کو گواہی کے لئے بلوالیتا ہوں۔ قاضی شریح نے کہا کہ قنبر کی گواہی تو ہم مان لیں گے لیکن حسن آپ کے بیٹے ہیں ان کی گواہی نہیں قبول کریں گے حضرت علی نے فرمایا کہ تیری ماں تجھے گم کرے کیا تو نے عمر بن خطاب کے حوالے سے ارشاد نبوی ﷺ نہیں سنا کہ حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں[3] قاضی شریح نے کہا ہاں حضرت علی نے فرمایا کیا تم جنتی نوجوانوں کے سردار کی گواہی قبول نہیں کرتے اللہ میں تجھے بانقیا بھیج دوں گا جہاں چالیس دن تجھے ان کے فیصلے کرنے پڑیں گے۔ پھر یہودی کو کہا زرہ اٹھالو یہودی نے کہا مسلمانوں کا امیر، مسلمانوں کے قاضی کے پاس میرے ساتھ آیا فیصلہ امیر کے خلاف ہوا اور اس نے مان لیا امیرالمؤمنین آپ سچے ہیں یہ زرہ آپ کی ہے جو آپ کے اونٹ سے گر گئی تھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں" حضرت علی نے وہ زرہ اس کو دے دی اور نو سو درہم میں حوالے کر دی۔ یہ شخص مسلمان ہونے کے بعد حضرت علی کے ساتھ رہا اور صفین میں شہید ہوا۔

۵۰۸۹- ایک اور سند سے وہی واقعہ ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے قاسم بن زکریا المقری علی بن عبداللہ بن معاویہ بن میسرہ کی سند سے شریح نے بیان کیا کہ

جب حضرت علیؓ حضرت معاویہؓ سے جنگ میں مصروف تھے تو ان کی زرہ گم ہو گئی جب جنگ ختم ہوئی تو یہ کوفے آئے زرہ ایک یہودی کے ہاتھ لگ گئی تھی وہ اسے بازار میں بیچ رہا تھا حضرت علی نے اسے کہا۔ اے یہودی یہ زرہ میری ہے جو میں نے نہ بیچی ہے نہ ہبہ کی ہے۔ اس نے کہا یہ میری زرہ ہے میرے ہاتھ میں ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا قاضی کے پاس چلتے ہیں چنانچہ دونوں قاضی شریح کے پاس آئے حضرت علی قاضی شریح کے برابر میں بیٹھ گئے اور فرمایا اگر میرا حریف ذمی نہ ہوتا تو میں مجلس میں اس کے ساتھ برابری کرتا لیکن

۱۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ۱۳/ ۱۳۸، ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۱۹، ومختصر العلو ۱۰۷

۲۔ العلل المتناھیۃ ۲/ ۳۸۸، وللخیص الحبیر ۴/ ۱۹۳، ۳۸۸

۳۔ سنن الترمذی ۳۷۶۹، وسنن ابن ماجۃ ۱۱۸، ومسند الامام احمد ۳/ ۳، ۶۲، ۶۴، ۸۲، والمستدرک ۳/ ۱۶۶، ۱۶۷، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۲۵، ۴۸، ۱۹/ ۲۷۲، وصحیح ابن حبان ۲۲۲۸، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۲/ ۹۶، ۹۷، وامالی الشجری ۱/ ۱۴۴، ۲/ ۲۳۵، وکشف الخفا ۱/ ۴۲۹، والدر المنثورۃ ۱۷

میں نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی سنا ہے کہ انہیں کم درجہ دو جس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں کم درجہ دیا ہے۔

شریح نے کہا امیر المؤمنین فرمایئے۔ حضرت علی کہنے لگے کہ اس یہودی کے پاس میری زرہ ہے جو میں نے نہ بیچی ہے اور نہ ہی کسی کو ہبہ کی ہے۔ یہودی نے کہا کہ یہ میری زرہ ہے میرے ہاتھ میں ہے۔

قاضی شریح نے کہا گواہ لایئے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا جی ہاں قنبر اور حسن گواہی دیں گے کہ یہ زرہ میری ہے قاضی شریح نے کہا کہ بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں قبول نہیں ہوتی۔ حضرت علی نے فرمایا۔ ایک جنتی شخص کی گواہی قبول نہیں کرو گے ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں"۔

یہودی کہنے لگا کہ امیر المؤمنین مجھے اپنے قاضی کے پاس لائے اور ان کے قاضی نے ان کے ہی خلاف فیصلہ دیا۔ میں گواہی دیتا ہوں یہ سچا دین ہے اشھد ان لاالـه الاالله وان محمدرسول الله" اور یہ زرہ آپ کی ہے آپ اپنے اورق اونٹ پر سوار تھے اور صفین کی طرف متوجہ تھے رات میں یہ آپ سے گر گئی اور میں نے اٹھالی۔

بعد میں یہ شخص حضرت علیؓ کے ہمراہ نہروان میں خارجیوں کے خلاف جہاد میں شریک ہوا اور وہیں شہید ہوا۔

۵۰۹۰- قیامت میں ایک مقروض کا فیصلہ ہمیں عبداللہ بن جعفر، محمد بن احمد بن محمد اور سلیمان بن احمد نے اپنی اپنی سند سے شریح، عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیقؓ کی سند سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مقروض کو بلایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا اے ابن آدم تو نے لوگوں کے حقوق کیسے ضائع کئے۔ اور لوگوں کا مال کیسے لیا؟ وہ کہے گا میں نے برا نہیں کیا لیکن وہ مال غرق ہو گیا یا چوری ہو گیا یا جل گیا۔ اللہ تعالیٰ کہے گا۔ میں آج کے فیصلے کا حقدار ہوں لھذا اس کے گناہوں پر اس کی نیکیاں غالب آ جائیں گی اور اس کے لئے جنت میں دخول کا حکم ہو گا۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی چیز منگوا کر اس کے میزان میں رکھ دیں گے تو وہ بھاری ہو جائے گا۔[1]

یہ حدیث شریح کی سند سے غریب ہے۔

(۲۵۸) عمرو بن شرحبیل[2]

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان بزرگوں میں سے صحیح راستے کا عارف کوچ کے لئے تیار ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل بھی ہیں۔

۵۰۹۱- ابو میسرہ کی کسر نفسی ہمیں احمد بن محمد بن عبداللہ نے ابوالعباس سراج، ہناد بن السری، محاربی، مالک، ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل اپنے بستر پر آئے تو کہا کہ کاش میری ماں نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا۔ یہ سن کر ان کی بیوی نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان نہیں کیا؟ آپ کو اسلام کی ھدایت نصیب فرمائی اور آپ کے ساتھ یہ کیا وہ کیا وغیرہ تو فرمایا کہ کیوں نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ ہم جہنم تک پہنچائے جائیں گے لیکن یہ نہیں بتایا کہ ہم وہاں سے بچ کر آئیں گے یا نہیں؟

۵۰۹۲- کاش میں کچھ بھی نہ ہوتا ہمیں احمد بن محمد نے ابوالعباس سراج، محمد بن صباح، جریر، فضیل بن غزوان کی سند سے بیان کیا کہ

---

[1] البدایۃ والنھایۃ ۹/۲۵۹

[2] طبقات ابن سعد ۶/۱۰۶. والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۵۲۱. والجرح ۶/ت ۱۳۲۰. والکاشف ۲/ت ۴۲۴۴. وتھذیب الکمال ۴۳۸۳ (۲۲/۹۰). وتھذیب التھذیب ۸/۴۷.

عمرو بن شرحبیل کی زوجہ محترمہ فرماتی ہیں کہ جب وہ بستر پر آتے تو کہتے کہ میں چاہتا ہوں کہ میں کبھی نہ ہوتا۔

۵۰۹۳-ابووائل کی ابومیسرہ بننے کی آرزو...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابومعاویہ، اعمش، کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل شقیق فرماتے ہیں کہ کسی ھمدانیہ عورت نے کوئی ایسا بچہ نہیں جنا جسے میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اس کی جگہ اس کی کھال میں ہوتا، عمرو بن شرحبیل کے علاوہ۔

۵۰۹۴-عمرو بن شرحبیل جیسا بننے کی تمنا...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبید بن یعیش، یحییٰ بن آدم کی سند سے شقیق ابووائل کا قول نقل کیا ہے کہ

ھمدان کے رہنے والوں میں عمرو بن شرحبیل سے زیادہ میں نے کسی کے لئے نہیں چاہا کہ میں اس کی جگہ اس کی کھال میں ہوتا کسی نے کہا مسروق کو بھی نہیں؟ انھوں نے کہا نہیں۔

۵۰۹۵-ابومیسرہ ھمدان میں لاثانی تھے ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث، ابونعیم، شریک، عاصم، ابووائل کی سند سے بیان کیا کہ وہ کہتے ہیں کسی ھمدانیہ عورت نے ابومیسرہ جیسا پیدا نہیں کیا کسی نے کہا کیا مسروق نہیں؟ فرمایا نہیں مسروق بھی نہیں۔

۵۰۹۶-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اصحاب میں سب سے زیادہ فضیلت...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، احمد بن سعید دارمی، ابوقدامہ، یزید بن ھارون، عوام، عمرو بن مرہ ابووائل کی سند سے بیان کیا کہ

ہمیں عمرو بن شرحبیل نے بیان کیا اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے اصحاب میں افضل تھے۔

۵۰۹۷-حضرت ابن مسعود اور ابومیسرہ کی ایک رائے...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن محمد کی سند سے اور محمد بن احمد بن حسن نے اپنی سند سے ابومیسرہ سے بیان کیا کہ

مجھے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اے عمرو" فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس " التکویر (آیت ۱۵-۱۶) میں کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا کہ گائے فرمایا کہ میری بھی یہی رائے ہے۔

۵۰۹۸-ابومیسرہ کی علمی برتری محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ کی سند سے مرہ بن شرحبیل سے نقل کیا ہے کہ

سلمان بن ربیعہ سے کوئی وراثت کا سوال کیا گیا جواب سے عمرو بن شرحبیل نے مخالفت کی اور بحث ہوگئی تو غصہ سے سلمان بن ربیعہ کی آواز بلند ہوگئی چنانچہ فیصلے کے لئے دونوں حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس آئے (اس سے پہلے عمرو نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی طرح اس کو نازل کیا ہے) حضرت ابوموسیٰ نے دونوں کی بات سن کر فرمایا کہ صحیح بات عمرو بن شرحبیل کی ہے۔سلمان سے فرمایا کہ جب کوئی آدمی صحیح بات بتائے تو تمہیں غصہ نہیں ہونا چاہیے۔اور عمرو سے فرمایا کہ تمہیں بھی چاہیے تھا کہ آرام سے بات کرتے۔ مطلب یہ تھا کہ ان کو جواب اس طرح نہ دیتے کہ لوگ سنیں)

۵۰۹۹-ابومیسرہ کے علم کا اعتراف...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ عن ابیہ، وکیع عن ابیہ، ابواسحٰق کی

سند سے بیان کیا کہ مجھے ان کے ایک پڑوسی نے بتایا کہ شریح ، ابو میسرہ کی عیادت کرنے گئے تو پوچھا کہ آپ اشارے سے نماز پڑھ رہے ہیں؟ انھوں نے کہا۔ ہاں۔ تو فرمایا کہ تم مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہو۔

۵۱۰۰-ابو میسرہ کا جنازہ ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق یوسف ابن موسیٰ وکیع ، اعمش ، عمارہ کی سند سے بیان کیا کہ جس وقت ابو میسرہ کی وفات ہوئی تو ابو معمر نے عبداللہ بن سخبرہ سے یہ کہا کہ اے ابن مسعودؓ کے اصحاب جنازے کے پیچھے پیچھے چلو کیونکہ ابو میسرہ جنازے کے پیچھے چلنے کو مستحب سمجھا کرتے تھے۔

۵۱۰۱- جنازہ پڑھانے کی وصیت ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ ، وکیع اور عبدالرحمٰن ابو اسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ

ابو میسرہ نے وصیت کی تھی کہ ان کا جنازہ قاضی شریح پڑھائیں۔

۵۱۰۲-اللہ کی شان روزانہ کیا ہوتی ہے؟...... ہمیں میرے والد اور ابو محمد بن حیان نے محمد بن یحییٰ بن مندہ ، احمد بن اسحٰق اھوازی ، ابو احمد زبیری ، اسرائیل ، ابو اسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ

ابو میسرہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد" کل یوم ھو فی شأن "(الرحمٰن ۲۹) کے بارے میں فرمایا کہ اس کی شان یہ ہے کہ جس کا وقت آ جائے اسے موت دے دیتا ہے اور ماؤں کے رحموں میں چہرہ بناتا ہے جیسا چاہے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے اور قیدیوں کو چھڑاتا ہے۔

۵۱۰۳-مشاجرات صحابہؓ کے بارے میں ایک خواب (ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق ، عبیداللہ ابن سعید ، یزید بن ھارون ، عوام بن حوشب ، عمرو بن مرہ ، ابو وائل کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں اور وہاں گنبد بنے ہوئے دیکھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کے لئے ہیں؟ جواب ملا کہ ذوالکلاع اور حوشب کے لئے ہیں۔ یہ دونوں حضرت معاویہؓ کے ساتھ تھے جنگ میں مارے گئے تھے۔ میں نے پوچھا کہ حضرت عمار اور ان کے ساتھی کہاں ہیں؟ جواب ملا کہ تمہارے سامنے ہیں۔ میں نے کہا ان لوگوں نے تو آپس میں ایک دوسرے کو مارا تھا؟ جواب ملا جب یہ اللہ تعالیٰ سے ملے تو ان کو وسیع مغفرت والا پایا"؟۔

۵۱۰۴-بے وضو نماز پڑھنے ، مظلوم کی مدد نہ کرنے کا وبال ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم الدبری ، عبدالرزاق ، معمر ، ابو اسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ ایک شخص کو جب مرنے کے بعد دفن کیا گیا تو اس کے پاس فرشتے آئے اور کہا کہ ہم تمہیں اللہ کے عذاب میں سے سو کوڑے ماریں گے۔ اس نے اپنے روزوں نماز اور محنت کا ذکر کیا تو انھوں نے تخفیف کرتے کرتے دس کوڑے کر دیئے۔ اس نے دوبارہ بات چیت کی تو معاملہ ایک کوڑے پر آ کر ٹھہر گیا اور کہا کہ بس یہ ضروری ہے چنانچہ انھوں نے ایک کوڑا مارا تو پوری قبر آگ سے بھر گئی اور اس کو ہوش نہ رہا جب ہوش آیا تو اس نے پوچھا کہ مجھے یہ کوڑا کس غلطی کے بدلے مارا گیا ہے تو انھوں نے بتایا کہ تو ایک دن سو کر اٹھا تو نے نماز پڑھی مگر تو نے وضو نہیں کیا تھا۔ اور ایک مرتبہ ایک مظلوم شخص نے مدد مانگی تھی تو تو نے مدد نہیں کی۔

۵۱۰۵-ایک اور سند سے یہی واقعہ...... ہمیں ابو محمد بن حیان ، ابو یحییٰ رازی ، ھناد بن سری ، اسحٰق رازی ، ابو سنان ، ابو اسحٰق کی سند

سے بیان کیا کہ

عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ ایک شخص مرگیا تو ایک فرشتہ کوڑا لیکر آیا اور اس نے کہا کہ میں تجھے اس سے سوکوڑے ماروں گا (باقی آگے مذکورہ حدیث بیان کی)

۵۱۰۶-حضرت عیسیٰ کا اپنی والدہ کے بنائے ہوئے سوت کی کمائی سے کھانا..... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ، عبید ابوعبدالرحمن، حفص فزاری، ابواسحق کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن شرحبیل نے اس آیت یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اے رسولو! پاکیزہ رزق کھاؤ اور نیک عمل کرو (المؤمنون آیت ۵۱) کے ذیل میں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے سوت کاتنے سے حاصل ہونے والی آمدنی سے کھایا کرتے تھے۔"

عمرو بن شرحبیل نے حضرت عمرؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، خباب بن ارت اور مہاجرین وانصار کے دوسرے بڑے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے۔

۵۱۰۷-شراب کے حکم کے بارے میں حضرت عمرؓ کی دعا کی قبولیت ہمیں محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ کی سند سے، اور سلیمان بن احمد نے اپنی سند سے ابواسحق سے نقل کیا کہ

عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ جب شراب کی حرمت کی آیت نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ اے اللہ! ہمیں شراب کے سلسلے میں شافی حکم عطا فرما چنانچہ سورۃ بقرہ کی آیت ۲۱۹ نازل ہوئی تو حضرت عمر کو بلوا کر یہ آیت سنائی گئی تو انھوں نے پھر کہا کہ اے اللہ ہمیں شراب کے بارے میں شافی حکم عطا کر، پھر سورۃ نساء آیت (۴۳) نازل ہوئی۔ اور منادی رسول ﷺ نے نماز کے وقت پکار کر کہا کہ جو لوگ نشے میں ہیں وہ نماز کے قریب نہ آئیں۔ حضرت عمر کے سامنے جب یہ آیت پڑھی گئی تو انھوں نے پھر دعا کی اے اللہ ہمیں شراب کے بارے میں شافی حکم عطا فرما۔ چنانچہ سورۃ مائدہ کی آیت ۹۱ نازل ہوئی جس کے آخر میں تھا کیا اب بھی باز نہیں آؤ گے حضرت عمرؓ نے آیت سن کر کہا "ہم باز آئے ہم باز آئے۔

۵۱۰۸-ایک اور سند سے یہی واقعہ..... ہمیں سلیمان بن احمد نے حسن بن عباس رازی، محمد بن مہران الجمال نے اپنی سند سے ابواسحق سے نقل کیا کہ

عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے دعا کی اے اللہ ہمیں شراب کے بارے میں شافی حکم عطا کر۔ چنانچہ یہ آیت جو سورہ بقرہ کی آیت ۲۱۹ ہے نازل ہوئی اس کے بعد مذکورہ حدیث کے الفاظ ہیں۔

۵۱۰۹-حضرت عمرؓ کی ایک آرزو کی قبولیت ہمیں ابوبکر طلحی نے عبیداللہ بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ کی سند سے ابن اسحق سے نقل کیا کہ ابومیسرہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ جگہ ہمارے رب کے خلیل کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے؟ فرمایا۔ ہاں عرض کیا تو کیا ہم اسے نماز پڑھنے کی جگہ نہ بنالیں؟ اس پر آیت نازل ہوئی "اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو" (البقرہ آیت ۱۲۵)

۵۱۱۰-کونسا گناہ بڑا ہے..... ہمیں سلیمان بن احمد نے معاذ بن مثنیٰ اور یوسف قاضی نے محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابووائل کی سند

سے بیان کیا کہ

عمرو بن شرحبیل ابو میسرہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ میں نے خدمت نبوی ﷺ میں عرض کیا، یا رسول اللہ! سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھ کو پیدا کیا۔ میں نے پوچھا پھر کونسا گناہ؟ فرمایا یہ کہ تو اس ڈر سے اپنے بیٹے کو قتل کر دے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔ میں نے پوچھا کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے"۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی "اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ جوکسی اور خدا کو نہیں پکارتے اور کسی محترم نفس کو بغیر حق کے قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے"۔ (الفرقان آیت: ۶۸)[1]

۵۱۱۱- ہمیں ابو احمد محمد بن احمد نے عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابووائل ابو میسرہ، حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے یہی ارشاد نبوی ﷺ بیان کیا ہے۔[2]

۵۱۱۲- **ایک اور سند اور متن کا طریق** ۔۔ ہمیں محمد بن جعفر نے ابراہیم بن اسحٰق حربی، عمرو بن مرزوق، شعبہ، واصل کی سند سے بیان کیا کہ میں نے ابووائل کو حضرت عبداللہ کے حوالے سے بیان کرتے سنا کہ

میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔[3]

۵۱۱۳- **آخری زمانے میں مسلمانوں کے لئے ھدایات** ۔۔ ہمیں سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن ابی بکر مقدمی، مؤمل بن اسماعیل، سفیان، اعمش، زید بن وہب، عمرو ابن شرحبیل، حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ تم میرے بعد کچھ امور واقعات دیکھو گے جنہیں تم جانتے نہ ہوگے۔ ہم نے عرض کیا۔ پھر ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا لوگوں کو ان کا حق دو اور اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگو"۔[4]

یہ حدیث ثوری عن الاعمش کی سند سے غریب ہے

۵۱۱۴- **جو شخص نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھے وہ جہنمی ہے** ۔۔ ہمیں ابراہیم بن احمد بن ابی حصین اور حسن بن حمویہ خثعمی نے محمد بن عبداللہ حضرمی کی سند سے طلحہ بن مصرف، ابوعمار، عمرو بن شرحبیل حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے تاکہ اس کے ذریعے گمراہ کرے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔[5]

۵۱۱۵- **قاتل اور مقتول کا مکالمہ** ۔۔ ہمیں محمد بن اسحٰق اور عبداللہ بن محمد نے ابراہیم ابن محمد بن حارث عبید بن عبیدہ التمار، معتمر بن سلیمان عن ابیہ، سلیمان، سفیان، عمرو بن شرحبیل عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص روز محشر میں دوسرے کا ہاتھ پکڑا ہوئے آئے گا کہ اے اللہ! اس نے مجھے قتل کیا تھا اللہ

---

[1] ۲، ۳: صحیح البخاری ۹/۲۰۹۰، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۴۲ وفتح الباری ۱۲/۱۸۷۔

[4] صحیح البخاری ۹/۵۹، وسنن الترمذی ۲۱۹۰، ومسند الامام احمد ۱/۳۸۴، ۳۸۶ وفتح الباری ۱۳/۵، ۷۵۔

مجمع الزوائد ۱/۱۴۴، ۱۴۲، والموضوعات ۱/۹۲، ۹۷۔

تعالیٰ پوچھے گا تم نے کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا کہ تا کہ تیری عزت ہو۔ اللہ کہے گا کہ یہ میرے لئے ہے۔ اور ایک دوسرا شخص ایک اور شخص کا ہاتھ پکڑ کر آئیگا کہ اس نے مجھے قتل کیا تھا اللہ پوچھے گا کہ تو نے قتل کیوں کیا؟ وہ کہے گا تا کہ فلاں کی عزت ہو۔ اللہ کہے گا عزت اس کے لئے نہیں چنانچہ اس شخص کو گناہ میں پکڑا جائے گا۔[1]

۵۱۱۶- ہمیں حبیب بن حسن نے عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، ابراہیم بن مستمر عروقی، عمرو بن عاصم بن معتمر کی سند سے بھی یہی روایت بیان کی۔

۵۱۱۷- حضرت خباب اور موت کی تمنا...... ہمیں عبدالرحمن بن عباس نے ابراہیم بن اسحق حربی، حسین بن اسود کی سند سے اور سلیمان بن احمد نے اپنی سند سے ابواسحق سے بیان کیا کہ

عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ میں حضرت خباب کی عیادت کرنے گیا تو انھوں نے فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ تم میں سے کوئی موت کی تمنا کرے تو میں ضرور تمنا کرتا''۔[2]

(۲۵۹) عمرو بن میمون اودی[3]

(انہی بزرگوں میں عمرو بن میمون اودی بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے انتہائی مشتاق زندگی کو بھرپور کام میں لانے والے اور عبادت میں جہد کرنے والے تھے۔

۵۱۱۸- عمرو بن میمون کے حج وعمرے...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، عباس بن محمد، یحیٰی بن معین، ابوالمنذر کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے اسرائیل کو ابواسحق کے حوالے سے کہتے سنا کہ عمرو بن میمون نے سو حج اور عمرے کئے تھے اور اسود ابن یزید نے ستر حج اور عمرے کئے تھے۔

۵۱۱۹- موت کی تمنا کے الفاظ...... ہمیں عبدالرحمن بن عباس نے ابراہیم بن اسحق حربی، عبداللہ بن ملیح، ہشام، ابوبلج کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن میمون موت کی تمنا کرتے تھے تو یوں کہتے اے اللہ مجھے برے لوگوں کے ساتھ مت چھوڑ اور مجھے اچھے لوگوں سے ملا دے۔

۵۱۲۰- موت کی تمنا کے دوسرے الفاظ...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق بن ابراہیم، احمد بن منیع، ہشیم، ابوبلج کی سند سے بیان کیا کہ

۱۔ سنن النسائی ۸۳/۷، والسنن الکبری للبیھقی ۱۹۱/۸ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱۹/۱۰ والدر المنثور ۱۹۸/۲.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۸۱/۴ وانظر الشطر الأول منه فی: صحیح البخاری ۱۰۳/۹، وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۳، وفتح الباری ۱۵۰/۱۱ ۲۲۱/۱۳.

۳۔ طبقات ابن سعد ۱۱۷/۶ والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۶۵۹ والجرح ۶/ت ۱۳۲۲، والاستیعاب ۱۲۰۵/۳ والجمع ۳۶۳/۱، وسیر النبلاء ۱۵۸/۴ وتھذیب الکمال ۴۴۵۸ (۲۶۱/۲۲).

عمرو بن میمون موت کی تمنا نہیں کیا کرتے تھے حتیٰ کہ یزید بن ابی مسلم نے انھیں بلوایا اور ان پر بہت سختیاں کیں لکتا یہ تھا کہ وہ انہیں چھوڑے گا نہیں لیکن بعد میں چھوڑ دیا۔ اس کے بعد وہ یہ کہا کرتے تھے آج میں موت کی تمنا کرتا ہوں۔ اے اللہ مجھے نیکوں کے ساتھ ملا دے برے لوگوں کے ساتھ مت چھوڑ اور مجھے نہروں میں سب سے بہتر سے پلا دے۔

۵۱۲۱-**پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو** ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، وکیع، جعفر، زیاد عمرو بن میمون کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔۔رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کو فرمایا کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو، زندگی کو موت سے پہلے، فرصت کو مصروفیت سے پہلے مالداری و غربت سے پہلے۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اور صحت کو بیماری سے پہلے۔[1]

۵۱۲۲-**مسجد میں داخل ہونے کے بعد کا معمول**... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابومعمر، قبیصہ، یونس بن ابی اسحٰق، کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔عمرو بن میمون جب مسجد میں داخل ہوتے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے۔

۵۱۲۳-**میزبان پر مہمان کا اکرام لازم ہے۔** ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، سفیان، مسعر، ولید بن عیزار کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ مساجد اللہ کا گھر ہیں اور آنے والے مہمان کا اکرام میزبان پر حق ہے۔

۵۱۲۴-**مقرب الٰہی یافتہ شخص کا عمل مقبول**...... ہمیں فاروق خطابی نے عباس بن فضل اسقاطی، احمد بن یونس، زہیر، ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ کے ہاں ایک شخص کو عرش کے سائے میں دیکھا تو بڑا رشک آیا۔ انھوں نے کہا یہ شخص رب کے ہاں بڑا معزز ہے، چنانچہ رب تعالیٰ سے اس کا نام پوچھا تو رب تعالیٰ نے بتا دیا۔ پھر فرمایا میں تجھے اس کا عمل بھی بتا دوں کہ یہ لوگوں سے ان چیزوں پر جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دی ہیں۔ حسد نہیں کرتا تھا چغلخوری نہیں کرتا تھا۔ والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا۔

۵۱۲۵-**کلمہ تقویٰ "لا الہ الا اللّٰہ" ہے۔**...... ہمیں محمد بن احمد حسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔عمرو بن میمون نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی اور ان کو تقویٰ کا کلمہ لازم کیا اور وہ لوگ اس کے حقدار اور اہل تھے"۔ (الفتح آیت ۲۶) کے بارے میں فرمایا۔ (کلمہ تقویٰ) "لا الہ الا اللّٰہ" ہے۔

۵۱۲۶-**سب سے عظیم کلمہ کلمہ طیبہ ہے۔** ہمیں میرے والد نے محمد بن یحیٰی بن منده، احمد بن اسحٰق جوہری، ابواحمد زبیری، اسرائیل، ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔۔عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ لوگ جو کچھ تکلم کرتے ہیں اس میں سب سے عظمت والا کلمہ "لا الـہ الا اللّٰہ" ہے سعید بن عیاض نے کہا۔ آپ جانتے ہیں یہ کیا ہے؟ یہ واللہ وہ کلمہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ اور ان کے صحابہ پر لازم کیا تھا اور وہ لوگ اس کے اہل اور حقدار تھے۔

---

[1] المستدرک ۳۰۶/۴. وفتح الباری ۲۳۵/۱۱. واتحاف السادۃ المتقین ۱۵۱/۱۰. ۲۵۳. والترغیب والترهیب ۲۵۱/۴، وتخریج الاحیاء ۴/۳۴۳ وشرح السنۃ ۲۲۴/۱۴. وکشف الخفا ۱۹۷/۱ ومشکاۃ المصابیح ۵۱۷۴. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۲۲۳/۱۳

۵۱۲۷- تین مسائل پر گفتگو مت کرو...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے ابوالعباس السراج، یحییٰ بن عثمان حربی، سوید بن عبدالعزیز، حصین کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن میمون اودی کہتے ہیں کہ تین مسائل کو چھوڑ دو اور ان کے بارے میں گفتگو مت کرو (بحث مت کرو) تقدیر، نجوم، علی وعثمان۔

۵۱۲۸- حوروں کا خیمہ ایک ہی لولو ہوگا ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل علی بن حکیم اودی، شریک، حزن بن بشر کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن میمون نے قرآن کی آیت، حور مقصورات فی الخیام (الرحمن آیت ۷۲) ترجمہ حوریں ہیں خیموں میں رہنے والی" یہ خیمہ ایک ہی موتی سے بنا ہوگا یعنی انکی عمارتیں اور دروازے سب اسی ایک کے ہوں گے۔ (وہ پورا ایک ہی موتی ہوگا)

۵۱۲۹- عرش کے سایہ کی مسافت۔ ہمیں محمد بن علی نے ابوالعباس بن قتیبہ، محمد بن آدم، یحییٰ بن یمان، سفیان ثوری، ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ قرآن کی آیت "وظل ممدود " کھینچا ہوا سایہ ہے (الواقعہ آیت ۳۰) میں مذکور سایہ ستر ہزار سال کی مسافت جتنا طویل ہے۔

۵۱۳۰- عمرو بن میمون کا معاملہ...... ہمیں احمد بن محمد بن عبدالوھاب نے محمد بن اسحٰق ثقفی، داؤد بن رشید، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ قیامت کے دن میرا معاملہ میرے والدین کے ہاتھ میں دیا جائے۔

۵۱۳۱- عمرو کا نماز میں طول قیام کا ایک علاج ...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے ابوالعباس السراج، محمد بن صباح، جریر، منصور، ابراہیم، کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔ عمرو بن میمون جب بوڑھے ہوگئے تو ان کے لئے دیوار میں ایک کیل (یا کیل نما لکڑی) ٹھونک دی گئی تھی وہ جب (رات کو) نماز میں لمبے قیام سے تھک جاتے تو اس سے ٹیک لگا لیتے یا ان کے لئے رسی لٹکا دی جاتی تھی تو وہ اس سے باندھ لیتے تھے۔

۵۱۳۲- ابن میمون کی ایک دعا...... ہمیں قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی تحریر میں موسیٰ بن اسحٰق، عبداللہ بن عون، مروان بن معاویہ، محمد ابن حمید کندی کی سند سے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن میمون کو یہ دعا کرتے سنا اے اللہ میں تجھ سے سلامتی اور اسلام مانگتا ہوں اور امن و ایمان، ھدایت، یقین اور دنیا آخرت میں اجر مانگتا ہوں۔

میمون کی صحابۂ کرامؓ سے روایت ...... عمرو بن اودی نے حضرت عمر علی، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، معاذ بن جبل، ابوھریرہ، ابوایوب انصاری، ابومسعود عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔

۵۱۳۳- نبی کریم ﷺ کا پانچ چیزوں سے پناہ مانگنا۔ ہمیں سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابوغسان مالک بن اسماعیل اسرائیل، ابواسحٰق عمرو بن میمون، حضرت عمر بن الخطابؓ کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔ نبی کریم ﷺ پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے بزدلی، کنجوسی، بری عمر (سخت بڑھاپا) عذاب قبر، اور دل کا فتنہ[1]

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الدعاء، باب ۱۰، وسنن النسائی، کتاب الاستعاذة باب ۲۷، ۶، ۲۰، ۲۲، ومسند الامام احمد ۱/۲۲، والمستدرک ۱/۵۳۰، ومشکاة المصابیح ۲۴۶۶

۵۱۳۴-حضرت عمرؓ کا سنت نبوی اور توحید پرستی کا جذبہ ہمیں عبداللہ بن جعفر نے، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابو اسحق کی سند سے بیان کیا کہ ۔۔۔۔۔۔ عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے پاس حاضر ہوا وہ فجر کی نماز کے پڑھنے کے بعد لوگوں کو جمع کئے ہوئے تھے فرمایا کہ مشرکین طلوع شمس سے پہلے سفر نہیں کرتے تھے (جلد نہیں چھوڑتے تھے) اور کہتے کہ ثبیر نکلا ہوا ہے۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی تھی چنانچہ حضرت عمرؓ نے اٹھوا کر طلوع شمس سے پہلے روانہ ہو گئے۔

۵۱۳۵-حضرت عمر بن الخطابؓ کی شہادت کا واقعہ ۔۔۔ ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن ابی کثیر، اسرائیل، ابو اسحق کی سند سے بیان کیا کہ عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ جس دن حضرت عمرؓ کو خنجر لگا اس دن میں فجر کی نماز میں دوسری صف میں تھا میں حضرت عمرؓ کی ہیبت کی وجہ سے پہلی صف میں کھڑا نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ ان کی عادت تھی کہ اقامت کے بعد پہلی صف کو درست کراتے اور اگر کسی کو آگے یا پیچھے صف میں دیکھ لیتے تو کوڑے سے اس کی تو منع کرتے۔ بس اسی لئے میں پہلی صف میں کھڑا نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ میں دوسری صف میں تھا حضرت عمر نماز کے لئے تشریف لائے تو ابو لؤلؤ جو حضرت مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا وہ ان کے سامنے آ گیا اس نے ان سے کچھ سرگوشی کی پھر چھوڑ دیا دوبارہ سرگوشی کی پھر چھوڑ دیا پھر سرگوشی کی پھر چھوڑ دیا اور اس کے بعد خنجر مار دیا۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو ہاتھ سے یوں کہتے سنا کہ اس شخص کو پکڑو اس نے مجھے قتل کر دیا ہے۔

اس کے بعد وہ لوگوں میں گھس گیا اور الٹا سیدھا خنجر چلانا شروع کر دیا جس سے تیرہ افراد زخمی ہوئے ان میں سے سات شہید ہو گئے لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی اتنے میں ایک شخص نے اسے پیچھے سے قابو کر لیا۔ ایک شخص نے آواز لگائی۔ اے اللہ کے بندو! سورج نکل گیا نماز پڑھ لو چنانچہ لوگ جمع ہو گئے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو آگے کر دیا انھوں نے مختصر سی نماز پڑھائی اور سورۂ کوثر وسورۂ النصر انہیں پڑھیں اور پھر حضرت عمرؓ کو اٹھا کر لیجایا گیا لوگ بھی وہاں آ گئے حضرت عمر نے عبداللہ بن عباس کو آواز لگائی کہ مجمع سے باہر آؤ اور پھر لوگوں سے کہا کہ اتنے ساروں کے سامنے یہ تم میں تھا؟ لوگوں نے کہا اللہ کی پناہ ہمیں علم نہ تھا اور نہ ہم اسے دیکھ سکے۔ فرمایا طبیب کو بلاؤ چنانچہ وہ آیا اس نے پوچھا کونسا شربت پسند ہے؟ فرمایا نبیذ تمر، تو اس نے وہ پلایا مگر وہ بعض زخموں سے باہر آ گیا لوگ کہنے لگے کہ یہ تو پیپ نکلتی ہے چنانچہ اس نے آپ کو دودھ پلایا تو وہ بھی باہر نکل آیا۔

حضرت عمرؓ نے کہا وہ شام تک انتظار کرتا تو میں کچھ کر لیتا۔ پھر فرمایا اے عبداللہ بن عمر۔ میرے پاس وہ کاغذ لاؤ اس میں کچھ لکھا ہے وہ مٹانا ہے ابن عمر نے عرض کیا میں اسے مٹا دوں گا مگر انھوں نے فرمایا کہ وہ میرے علاوہ کوئی نہیں مٹائے گا اس میں دادا کا حصہ لکھا تھا انھوں نے اپنے ہاتھ سے مٹا دیا۔

پھر فرمایا علی، عثمان، عبدالرحمٰن، طلحہ، زبیر اور سعدؓ کو بلاؤ چنانچہ بلوایا گیا تو حضرت علی اور حضرت عثمان حاضر تھے۔ تو آپ نے ان سے فرمایا اے علی لوگ شاید تمہیں رسول اکرم ﷺ کی رشتہ داری اور دامادی اور تمہارے علم و سمجھ کی وجہ سے خلیفہ بنالیں تو ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ پھر حضرت عثمان سے فرمایا کہ اے عثمان شاید لوگ تمہیں رسول اکرم ﷺ سے دامادی اور تمہارے شرف کی بناء پر تمہیں خلیفہ بنادیں تو اللہ سے ڈرتے رہنا اور ابن ابی معیط کی اولاد کو ان پر مسلط نہ کرنا۔ اور اے صہیب لوگوں کو تین دن نماز پڑھاؤ اور ان چھ حضرات کو گھر میں داخل کر دو۔ اور اگر یہ لوگ کسی ایک پر متفق ہو جائیں تو جو مخالفت کرے اس کی گردن اڑا دینا جب لوگ وہاں سے نکل گئے تو فرمایا کہ اگر ایک کو بھی یہ خلیفہ بنادیں گے تو وہ ان کو صحیح راستے پر لے چلے گا۔ ابن عمرؓ نے عرض کیا تو آپ نے ہی یہ فیصلہ خود کیوں نہ کیا؟ فرمایا کہ میں زندگی یا موت کے بعد بھی اس بات کی ذمہ داری اپنے سر لینا پسند نہیں کرتا۔

۵۱۳۶- مسجد کو نقش و نگار سے مزین کرنا..... ہمیں ابو عمرو اور محمد بن احمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، جبارہ بن مغلس، عبدالکریم بن عبدالرحمن بجلی، ابو اسحق، عمرو بن میمون حضرت عمر بن خطابؓ کی سند سے بیان کیا کہ ...... رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب بھی کسی قوم کے اعمال بگڑ جاتے ہیں تو وہ مسجدوں کو نقش و نگار سے مزین بناتے ہیں گے۔[۱]

۵۱۳۷- سکون حضرت عمرؓ کی زبان پر بولنا..... ہمیں سعد بن محمد الناقد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، طاھر بن ابی احمد زبیری عن ابیہ، ابو اسرائیل، ولید بن عیزار، عمرو بن میمون کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ جب نیک لوگوں کا ذکر کیا جائے تو عمر کا کیوں ذکر نہ کیا جائے ہم لوگ منکر نہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سب ہی مانتے ہیں کہ سکون حضرت عمر کی زبان پر بولتا ہے۔

۵۱۳۸- امت محمد یہ جنت کی آبادی کا نصف ہوگی...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابو اسحق عمرو بن میمون حضرت عبداللہ کی سند سے بیان کیا کہ

ہم قبا میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چالیس دن سے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم جنت کا چوتھائی حصہ ہو؟ لوگوں نے کہا جی ہاں پھر فرمایا کیا تم راضی ہو کہ تم جنت کا تہائی ہو؟ لوگوں نے کہا جی ہاں پھر فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کا نصف ہو گے۔ اور یہ اس لئے کہ جنت میں صرف مسلمان نفس ہی پہلے داخل ہوگا اور تم لوگ شرک میں محض اس طرح ہو جیسے کالے بیل کے جسم میں ایک سفید بال یا سفید بیل کے جسم میں ایک کالا بال۔[۲]

۵۱۳۹- دعا اور سوال میں آنحضرت ﷺ کا عمل... ہمیں ابوبکر محمد بن جعفر بن ہیثم الانباری، محمد بن اسماعیل ترمذی، یحیی بن حنفی، یحیی بن زکریا عن ابیہ، اسحق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب دعا کرتے تو تین مرتبہ فرماتے اور جب کوئی سوال کرتے تو تین مرتبہ فرماتے۔[۳]

۵۱۴۰- قیامت کے بعد زمین کی تبدیلی... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے اور محمد بن احمد نے محمد بن یونس کدیمی، سھل بن حماد، جریر بن ایوب، ابو اسحق عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن کی آیت "جس دن زمین بدل دی جائیگی" (ابراہیم ۴۸) کے بارے میں فرمایا زمین سفید چاندی جیسی زمین میں بدل جائے گی جس میں حرام خون نہیں بہے گا اور نہ کوئی گناہ کا کام ہوگا۔[۴]

۵۱۴۱- باب علی کھلا رکھا جائے ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے ابوشعیب عبداللہ بن حسن حرانی، یحیی بن عبدالحمید، ابوعوانہ، ابوبلج، عمرو بن میمون، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

۱۔ صحیح البخاری ۱۳۷/۸، ۱۹۳ وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۷۷، وفتح الباری ۳۷۸/۱۱، ۳۹۲، ۵۲۵.

۲۔ صحیح البخاری ۱۳۷/۸، ۱۹۳، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۷۷، وفتح الباری ۳۷۸/۱۱، ۳۹۲، ۵۲۵.

۳۔ فتح الباری ۵۰۳/۴، ۷۴/۸.

۴۔ فتح الباری ۳۷۵/۱۱، وتفسیر القرطبی ۳۸۳/۹ وتفسیر ابن کثیر ۴۹۹/۴.

مسجد کے سارے دروازے بند کردو سوائے باب علی کے۔[1]

اس کو عمرو بن میمون سے سوائے ابوبلج یحیٰی بن ابی سلیمان کے کسی نے روایت نہیں کیا۔

۵۱۴۲- **باب علی کے سوا مسجد کے دروازے بند کردو** ہمیں سلیمان بن احمد نے ابوشعیب حرانی، ابوجعفر نفیلی، مسکین بن بکیر، شعبہ، ابوبلج، عمرو بن میمون، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ باب علی کے علاوہ مسجد کے تمام دروازے بند کردیئے جائیں۔[2]

۵۱۴۳- **ایمان کا مزہ محض لوجہ اللہ محبت** ہمیں محمد بن جعفر بن ہیثم انباری نے ابراہیم بن اسحٰق حربی، عاصم بن علی، شعبہ، یحیٰی بن ابی سلیمان، عمرو بن میمون، حضرت ابوھریرۃ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو چاہے کہ وہ ایمان کا مزہ پائے تو وہ کسی سے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے محبت کرے۔[3]

۵۱۴۴- **سورۃ اخلاص کا مرتبہ** ہمیں محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد بن شاکر صائغ، محمد بن سابق، مسعر بن کدام، ابوقیس، عمرو بن میمون، حضرت ابومسعود انصاری کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اتنا عاجز بھی نہ ہو کہ رات کو تہائی قرآن نہ پڑھ سکے۔ یہ سن کر شاید ان لوگوں پر گراں گزرا، تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ یہ ہے کہ اللّٰہ الواحد الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔[4]

۵۱۴۵- **سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے** ہمیں ابواسحٰق بن حمزہ نے محمد بن یحیٰی بن مندہ، ابوکریب، وکیع، سفیان، ابواسحٰق، عمرو بن میمون، حضرت ابوایوب انصاری کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ (سورۃ اخلاص) قل ھو اللّٰہ احد "تہائی قرآن کے برابر ہے۔[5]

۵۱۴۶- ہمیں احمد بن یوسف بن خلاد نے محمد بن غالب بن حرب، ابوحذیفہ سے اور محمد بن احمد بن حسن، محمد بن احمد بن نصر، معاویہ بن عمرو سے دونوں نے (یعنی ابوحذیفہ اور معاویہ بن عمرو) زائدہ، منصور، ہلال بن یساف، ربیع بن خثیم کی سند سے عمرو بن میمون سے یہی حدیث بیان کی اور ابواسحٰق اور ابوقیس نے ان کی مخالفت کی ہے۔

۵۱۴۷- ہمیں احمد بن یوسف بن خلاد نے محمد بن غالب بن حرب، اور ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے معاویہ بن عمرو بن میمون، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، امرأۃ من الانصار کی سند سے حضرت ابوایوب انصاری سے بیان کیا کہ

۱،۲۔ الأمالي الشجري ۱/۲۲۴ وتاريخ بغداد ۳/۲۰۴ واللآلي المصنوعة ۱/۱۷۹ والموضوعات ۱/۳۶۵. وانظر المستدرک ۳/۱۲۵ ومسند الامام احمد ۱/۳۳۱ والسنن الكبرى للبيهقي ۲/۴۴۲ ومجمع الزوائد ۹/۱۱۴ وفتح الباري ۷/۱۴ والضعفاء للعقيلي ۳/۱۸۵.

۳۔ مسند الامام أحمد ۲/۲۹۸، ۵۲۰ ومجمع الزوائد ۱/۹۰ وشرح السنة ۱۳/۵۳.

۴۔ صحيح البخاري ۶/۲۳۳ ومسند الامام أحمد ۳/۸، ۳۵، ۴۴۲، ۱۲۲. وسنن الدارمي ۲/۴۶۱. والمعجم الكبير للطبراني ۱۷/۲۵۵ وتاريخ أصبهان للمصنف ۲/۱۱، ۲۸۹

۵۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين باب ۴۵ وسنن الترمذي ۲۸۹۴، ۲۸۹۹. وسنن النسائي ۱/۱۷۲، ۲۵۰. وسنن ابن ماجة ۳۷۸۷، ۳۷۸۸ ومسند الامام أحمد ۳/۲۳، ۴/۱۲۲، ۵/۴۱۸، ۶/۴۰۳ والمعجم الكبير للطبراني ۴/۱۹۸، ۱۰/۱۶۴، ۱۲/۴۶، ۲۰۵

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی اتنا عاجز ہے کہ وہ رات میں ثلث قرآن بھی نہ پڑھ سکے۔ یہ سن کر ہمیں خوف ہوا کہ کہیں آپ ﷺ ایسا حکم نہ دے دیں جس سے ہم عاجز ہوں۔ لہذا ہم چپ رہے۔ پھر فرمایا کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے؟ تین مرتبہ ایسے فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جس نے رات میں اللہ الواحد الصمد پڑھا اس نے اس رات تہائی قرآن پڑھ لیا۔

(۲٦٠) عمرو بن عتبہ[1]

ابو شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہی بزرگوں میں مستجاب الدعوۃ عمرو بن عتبہ بن فرقد بھی ہیں

۵۱۴۸- **عمرو بن عتبہ کا شوق شہادت** ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، احمد بن ابراہیم دورقی، وہب بن جریر عن ابیہ، ابراہیم بن علقمہ کی سند سے بیان کیا کہ

ہم جہاد کے لئے نکلے ہمارے ساتھ مسروق، عمرو بن عتبہ اور معضد تھے جب ہم ماسبذان پہنچے تو وہاں کے امیر عتبہ بن فرقد تھے۔ ان کے بیٹے عمرو بن عتبہ نے ہم سے کہا کہ اگر تم لوگ ان (والد صاحب) کے پاس گئے تو تمہارے لئے کھانا وغیرہ تیار کریں گے اور ہوسکتا ہے اس طرح کسی پر ظلم ہو جائے لیکن اگر تم چاہو تو ہم اس درخت کے سائے میں رک جاتے ہیں اور اپنا بچا ہوا کھانا کھا کر اپنا کام کرتے ہیں چنانچہ جب ہم جہاد کے میدان میں پہنچے تو عمرو بن عتبہ نے ایک سفید جبہ کاٹا اور اس کو پہنا پھر فرمایا کہ خدا کی قسم اگر میرا خون اس جبہ پر بہے تو بہت اچھا ہوگا۔ چنانچہ انہیں تیر لگا تو میں نے دیکھا کہ جبہ پر جس جگہ انھوں نے ہاتھ رکھا تھا وہیں خون بہہ رہا تھا چنانچہ ان کی شہادت ہوگئی۔

۵۱۴۹- **شہادت کا واقعہ دوسری طرح**...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ کی سند سے عبدالرحمن بن زید سے بیان کیا ہم ایک لشکر میں نکلے جس میں علقمہ، یزید بن معاویہ، عمرو بن عتبہ، معضد عجلی عمرو بن عتبہ نکلے ان پر ایک نیا سفید جبہ تھا۔ انھوں نے کہا کہ اس پر خون کتنا اچھا بہے گا۔ پھر انہیں ایک پتھر لگا جس سے زخم ہوگیا اور خون بہنے لگا اور ان کی شہادت ہوگئی اور ہم نے ان کو دفن کیا۔

۵۱۵۰- **عمرو بن عتبہ کی تین دعائیں**..... ہمیں احمد بن جعفر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، علی بن اسحق، عبداللہ (ابن المبارک) فضیل بن عیاض، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن عتبہ فرماتے تھے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں اس نے مجھے دو دے دیں اور میں تیسری کا انتظار کر رہا ہوں میں نے اس سے مانگا کہ مجھے دنیا کا خوب حصہ دے دے چنانچہ اب فکر نہیں کہ کتنا مال آرہا ہے کیا جارہا ہے اور میں نے اس سے نماز پڑھنے پر قوت مانگی جو اس نے عطا کردی۔ اور میں نے اس سے شہادت مانگی تھی چنانچہ میں امید لگائے بیٹھا ہوں۔

۵۱۵۱- **شہادت کا واقعہ** ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، علی بن اسحق، عبداللہ (ابن المبارک) عیسیٰ بن عمرو بن عمرو، السدی کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن عتبہ کے چچازاد بھائی کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک خوبصورت چراگاہ میں اترے تو عمرو بن عتبہ نے کہا کہ یہ چراگاہ کتنی

---

[1] طبقات ابن سعد ۲۰۹/۲، والتاریخ الکبیر ۲/ت ۲٦۳۹، والجرح ٦/ت ۱۳۸۲، والکاشف ۲/ت ۴۲۵۴، وتاریخ الاسلام ۱۹٦/۳، وتهذیب الکمال ۴۴۰۷ (۱۳۵/۲۲)

خوبصورت ہے۔ اور اب کتنا اچھا ہوگا کہ ایک منادی آواز دے کہ اے اللہ کے لشکر سوار ہو جاؤ چنانچہ ایک شخص نکلے گا اور پہلے حملہ آور دستے میں ہوگا اسے زخم لگے گا اور اسے لایا جائے گا اور شہادت کے بعد یہیں دفن کیا جائے گا۔ چنانچہ فوراً ہی ایک منادی نے آواز لگائی اے اللہ کے لشکر سوار ہو جاؤ کہا عمرو کو میرے پاس لاؤ عمرو کو میرے پاس لاؤ۔ یہ کہ کر اس نے کسی کو بھیجا مگر وہ انہیں پا نہ سکا اور عمرو شہید ہو گئے۔ میں نے دیکھا کہ عمرو کو اس جگہ میں دفن کیا گیا اور عتبہ اس دن لوگوں کے پاس تھا۔

راوی سدی کے علاوہ دوسرے روات کہتے ہیں کہ عمرو کو زخم لگا تو وہ کہنے لگے واللہ تو بہت چھوٹا ہے۔ مجھے میری جگہ میں لے چلو حتی کہ میں وہاں کچھ وقت گزار لوں اگر بچ جاؤں تو بیجانا چنانچہ ان کی شہادت وہیں ہوئی۔

۵۱۵۲-عمرو اور ان کے والد کا مکالمہ ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، معاویہ، اعمش، مالک بن حارث، عبداللہ ربیعہ کی سند سے بیان کیا کہ

عتبہ بن فرقد نے عبداللہ سے کہا کہ اے عبداللہ اپنے بھتیجے کے معاملے میں میری مدد نہیں کرو گے ان کا مطلب عمرو کے احوال سے تھا۔ تو عبداللہ نے کہا کہ اے عمرو اپنے والد کی اطاعت کر۔ عمرو نے معضد کی جانب دیکھا وہ بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے کہ ان کی اطاعت مت کرنا۔ سجدے کرو اور اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرو۔ عمرو نے کہا ابا جان میں تو غلام ہوں اور اپنی گردن چھڑانے کیلئے محنت کر رہا ہوں یہ سن کر عتبہ رونے لگے اور کہا اے میرے بچے! میں تجھ سے دو قسم کی محبت رکھتا ہوں ایک محبت تو محض اللہ کی رضا کے لئے۔ اور دوسری محبت باپ ہونے کے ناطے۔ عمرو نے کہا ابا جان آپ نے مجھے جو مال دیا تھا وہ تقریباً ستر ہزار ہے آپ اگر مجھ سے وہ مانگتے ہیں تو لے لیں ورنہ مجھے خرچ کرنے دیں۔ عتبہ نے کہا اسے خرچ کر دو۔ چنانچہ عمرو بن عتبہ نے وہ درہم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرڈالے یہاں تک کہ ایک درہم بھی باقی نہ رہا۔

۵۱۵۳-جہاد سے محبت ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، علی بن اسحق، عبداللہ بن مبارک، عیسیٰ بن عمرو، السدی کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن عتبہ نے ایک گھوڑا چار ہزار درہم میں خریدا ساتھیوں کو یہ گوارا گزرا کہ مہنگا لے لیا۔ مگر انہوں نے فرمایا یہ گھوڑا جو قدم بھی اٹھائے گا دشمن اسلام کی طرف بڑھے گا اور یہ بات مجھے ان چار ہزار درہم سے زیادہ پسند ہے۔

۵۱۵۴-عمرو کا دن بھر کا کھانا ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل کی سند سے امام احمد کی کتاب کے حوالے سے عبدالحمید بن لاحق سے نقل کرایا ہے کہ

عمرو بن عتبہ کے لئے دو روٹیاں ہوتی تھیں ایک سے وہ سحری کرتے اور دوسری سے افطار فرماتے تھے۔

۵۱۵۵-عمرو کے لئے بادلوں کا سایہ ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے علی بن اسحق، حسن بن حسن، عبداللہ بن مبارک، عیسیٰ بن عمر کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔۔۔ خوط بن رافع کہتے ہیں کہ عمرو بن عتبہ اپنے ساتھیوں سے یہ طے کر لیتے تھے کہ وہ ان کی خدمت کریں گے چنانچہ ایک پڑاؤ میں سخت گرمی کے وقت میں ان کا ایک ساتھی ان کی طرف آ نکلا تو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور ایک بادل ان پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ اس نے کہا عمرو بشارت ہو! مگر (فوراً) عمرو نے اس سے یہ وعدہ لے لیا کہ وہ کسی کو نہیں بتائے گا۔

۵۱۵۶-درندے عمرو کا پہرہ دیتے ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے محمد بن احمد بن سلیمان، مزید بن احرم، عبداللہ بن داؤد کی سند

سے بیان کیا کہ

علی بن صالح کہتے ہیں کہ عمرو بن عتبہ نماز پڑھتے اور درندے پیچھے ان کے ارد گرد پہرہ دیتے تھے۔

۵۱۵۷- عمرو کا اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرنا ہمیں ابو محمد بن حیان نے احمد بن حسین الحذاء، احمد دورقی، علی بن اسحق، ابن المبارک، حسن بن عمرو فزاری کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن عتبہ کے ایک غلام نے بتایا کہ ایک سخت گرمی کے دن ٹھیک دوپہر میں بیدار رہے اور ہم نے عمرو بن عتبہ کی تلاش شروع کی تو وہ ایک پہاڑ پر سجدے میں مصروف تھے اور ایک بادل سایہ کیے ہوئے تھا۔ جب ہم دشمن کے مدمقابل ہوئے تو ان کی کثرت نماز کی وجہ سے پہرہ دار بھی مقرر نہیں کرتے تھے۔ ایک رات میں انھیں نماز پڑھتے دیکھا پھر ایک شیر کی دھاڑ سنائی دی چنانچہ ہم بھاگ گئے مگر وہ کھڑے نماز پڑھتے رہے۔ بعد میں ہم نے پوچھا کہ تمہیں شیر سے ڈر نہیں لگا؟ تو فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور سے ڈروں۔

۵۱۵۸- بادل ان کا سایہ کیے ہوتا ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عباس شامہ، عبداللہ بن داؤد، علی بن صالح کی سند سے بیان کیا کہ۔

عمرو بن عتبہ اپنے ساتھیوں کی سواریوں کے آگے چل رہے ہوتے اور ایک بادل ان کو سایہ کیے ہوتا تھا۔

۵۱۵۹- بادل کا سایہ ہمیں عبداللہ بن محمد نے ابو عباس هروی، زید بن اخزم، عبداللہ بن داؤد، کی سند سے بیان کیا کہ

علی بن صالح کہتے ہیں کہ عمرو بن عتبہ اپنے ساتھیوں کے جانور چرا رہے ہوتے اور ایک بادل ان کو سایہ کیے ہوتا۔

۵۱۶۰- ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، مثنی بن مثنی، بشر بن المفضل، مسلمہ بن علقمہ کی سند سے بیان کیا کہ (محمد ابن سیرین) نے بیان کیا کہ

عمرو بن عتبہ کا ایک مصاحب ان سے بہت مشابہ تھا ایک مرتبہ عمرو فسطاط میں تھے تو وہاں اسود آئے تو ان کے دل میں خیال آیا کہ یہ عمرو کا وہ مصاحب ہے لہٰذا وہ پوری رات ان کے پاس بیٹھے رہے اور جب عمرو سجدہ کرنے لگتے تو وہ سجدے کی جگہ آ جاتے تو عمرو ان سے تھوڑا ہٹ کر (یا گھاس پر) سجدہ کر لیتے۔ جب عمرو کے وہ مصاحب صبح ان کے پاس آئے تو انھوں نے اسود کے اپنے سامنے آنے ان کے نہ جانے کا ذکر کیا ان کا یہ خیال تھا کہ اس نے کچھ کیا ہے تو عمرو نے اسے دکھایا اس کا نشان ان کے پاؤں پر تھا اور اس کی حرکتیں اسے بتائیں۔

۵۱۶۱- خوف خدا سے عمرو کی حالت ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ سعید بن عامر، ہشام دستوائی کی سند سے بیان کیا کہ

جب عمرو بن عتبہ بن فرقد کی وفات ہوئی تو ان کے بعض ساتھی ان کی ہمشیرہ کے ہاں گئے اور ان سے ان کے کچھ احوال پوچھے تو انھوں نے بتایا کہ عمرو ایک رات تہجد پڑھ رہے تھے تو انھوں نے سورۂ مومن شروع کی اور جب اس آیت پر پہنچے اور ان کو ذرا اس قیامت کے دن سے جس دن دل حلقوم تک پہنچے ہوں گے۔ آیت (۱۸) تو وہ اس آیت سے (رونے کی وجہ) آگے نہیں جا سکے حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔

۵۱۶۲- آخرت کا خوف ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم دورقی، حسن بن سعید قرشی، ابن المبارک عیسیٰ بن عمرو کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن عتبہ بن فرقد رات کو گھوڑے پر سوار ہو کر قبرستان جاتے اور کھڑے ہو کر کہتے اے اہل قبور صحیفے لپیٹ دیے گئے اعمال اٹھا لئے گئے پھر وہ روتے اور اپنے قدموں کی جگہ کر جاتے یوں ہی صبح ہو جاتی پھر وہ فجر کی نماز میں مسجد پہنچتے۔

الشیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عمرو بن عتبہ اہل کوفہ میں سے مشہور بڑے تابعی تھے جو کہ عبادت اور زہد میں معروف تھے عبادت نے انھیں روایت حدیث سے دور رکھا تھا۔ قاضی ابو احمد العسال نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ کوئی سند وہ نہیں جانتے۔

(۲۶۱) معضد ابو زید العجلی

انہی بزرگوں میں بڑے عبادت گزار شخصیہ ابو زید العجلی معضد بھی ہیں

۵۱۶۳- معضد کی نیند کے بارے میں دعا ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن حکیم اودی، شریک، اعمش، ابراہیم، کی سند سے بیان کیا کہ

علقمہ کہتے ہیں کہ میں معضد کے پاس آیا تو وہ سجدے کی حالت میں تھے میں ان کے قریب گیا تو وہ یہ دعا فرما رہے تھے۔

اے اللہ مجھے معمولی سی نیند سے چاق و چوبند فرمادے پھر اپنی نماز میں مشغول ہو گئے۔

۵۱۶۴- تین وجوہات سے انسان ہونے کو پسند کرنا ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، اسماعیل بن عیاش، عبیداللہ بن عبید الکلاعی، بلال بن سعد کی سند سے بیان کیا کہ

معضد فرماتے ہیں کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو مجھے اس کی پرواہ بھی نہ ہوتی کہ مجھے گھوڑا بنا کر پیدا کر دیا جاتا۔ (۱) دوپہر کی پیاس، (۲) سردی کی راتوں کا طویل ہونا، (۳) کتاب اللہ کی لذت میں راتوں کو جاگنا۔

۵۱۶۵- شہادت کا واقعہ ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن فضیل، اعمش، ابراہیم، کی سند سے بیان کیا کہ علقمہ کہتے ہیں کہ ہم مدینے یار (کسی شہر میں) پہنچے تو میں نے معضد کو ایک کپڑا دیا جس کا انھوں نے عمامہ باندھ لیا پھر انھیں سر میں ایک پتھر لگا (دوران جہاد) وہ اسے صاف کرتے اور میری طرف دیکھتے ہوئے کہتے جاتے واللہ یہ چھوٹا ہے اور اللہ اس چھوٹے میں برکت دے پھر خون زیادہ بہہ گیا تو ان کی شہادت ہوگئی علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کپڑے سے خون دھویا تو خون کا نشان گیا نہیں۔ اور علقمہ اسے پہنا کرتے اور اسی کو پہن کر نماز پڑھتے۔ فرماتے کہ مجھے یہ کپڑا محبت کو بڑھاتا ہے اس لئے کہ اس میں معضد کا خون ہے۔

۵۱۶۶- علقمہ کی معضد سے محبت ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، معاویہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ، کی سند سے بیان کیا کہ۔ ان کی چادر میں معضد کا خون لگ گیا تھا دھونے کے باوجود نشان نہیں گیا۔ وہ اسی کو پہن کر نماز پڑھتے اور کہتے ہیں کہ ان کی محبت اس سے بڑھتی ہے کیونکہ اس میں معضد کا خون لگا ہے۔

۵۱۶۷- عمرو اور معضد کی شہادت کا قصہ ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، معاویہ، اعمش،

عمارہ بن عمیر، عبدالرحمن ابن زید کی سند سے بیان کیا کہ۔

ہم ایک لشکر میں نکلے جس سے میں ملتی۔ یزید بن معاویہ، عمرو بن عتبہ اور معضد تھے عمرو نکلے انہوں نے ایک نیا سفید جبہ پہن رکھا تھا کہا کہ خون اس پر کتنا اچھا جچے گا پھر وہ محل کی طرف بڑھے تو انھیں ایک پتھر سر پر لگا جس سے خون بہنے لگا اور اسی جبہ پر خون بہا پھر ان کی وفات ہوگئی ہم نے انھیں دفن کر دیا۔

پھر معضد بجلی محل کی طرف بڑھے انھیں ایک پتھر لگا جس سے زخم ہو گئے یہ اسے چھوتے اور فرماتے کہ یہ چھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ اس چھوٹے میں برکت عطا کرے گا پھر ان کی بھی شہادت ہوئی ہم نے ان کی تدفین کی۔

الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کثرت عبادت کی شہرت کے باوجود مجھے ان کی کوئی مرفوع متصل روایت معلوم نہیں ہے۔

(۲۶۲) شمیل بن عوف[1]

انہی بزرگوں میں خوف اور ذکر کو اپنانے والے نظر اور پیٹ کی حفاظت کرنے والے شمیل بن عوف احمسی بھی ہیں۔

۵۱۶۸- **دنیا کی طلب میں پاؤں نہیں نکالے**...... ہمیں میرے والد رحمہ اللہ نے ابراہیم بن محمد بن حسن کی سند سے اور ابو محمد بن حبان نے اپنی سند سے اسماعیل بن ابی خالد کی سند سے بیان کیا کہ۔

شمیل بن عوف کہتے ہیں کہ میرے پاؤں دنیا کی طلب میں کبھی خاک آلود نہیں ہوئے۔

۵۱۶۹- **کبھی کسی مجلس میں نہیں بیٹھے**...... ہمیں میرے والد نے ابراہیم بن محمد بن حسن کی سند سے اور ابو محمد بن حیان نے اپنی سند سے اسماعیل بن ابی خالد کے حوالے بیان کیا کہ

شمیل بن عوف کہتے ہیں کہ میں کسی مجلس میں نہیں بیٹھا سوائے جنازے کے انتظار یا اور کسی ضرورت سے (بیٹھا ہوں)۔

۵۱۷۰- ہمیں عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی نے واسطی بن بنان، محمد بن میمون، سفیان، عیینہ ابن ابی خالد کی سند سے بیان کیا کہ

شمیل بن عوف کہتے ہیں کہ جس شخص نے فحش بات سن کر افشا کر دی گویا وہ بات اس نے خود شروع کی۔

شمیل بن عوف کی کنیت ابوطفیل تھی۔ جاہلیت کا زمانہ پایا اور قادسیہ کی جنگ میں شریک ہوئے حضرت عمرؓ، زید بن ارقم، اور ابو جبیرۃ انصاری سے روایت کی

۵۱۷۱- ہمیں ابوسعید احمد بن ابان العبادانی نے جعفر بن محمد ابن حرب، محمد بن کثیر، سفیان، اسماعیل کی سند سے بیان کیا کہ

شمیل بن عوف کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تمہارا آج کل موذن کون ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہمارے غلام اور آزاد کردہ غلام فرمایا یہ سب سے بڑا نقص ہے۔

۵۱۷۲- ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن احمد بن براء، علی بن مدینی، معتمر بن سلیمان، اسماعیل بن ابی خالد، شمیل بن عوف، حضرت ابو جبیرہ انصاریؓ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں میں اس سے اتنا پہلے آیا ہوں جتنا اس وقت کی ہوا (فرمایا) اس وقت کا سانس پہلے آیا ہے (ابوحمزہ سکری، مروان وغیرہ نے بھی اسماعیل سے یہ روایت لی ہے)[2]

---

[1] طبقات ابن سعد ۶/۱۵۲، والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۶۲۸، والجرح ۴/ت ۱۶۶۲، والاستیعاب ۲/۷۰۲، واسد الغابۃ ۳۸۶/۲، والاصابۃ ۲/ت ۳۷۶۱، وتھذیب الکمال ۲۶۹۷

[2] الاحادیث الصحیحۃ ۱۲۷۵، وفتح الباری ۸/۶۹۱، ۳۴۸/۱۱، وسنن الترمذی، کتاب الفتن باب ۳۹، ومشکاۃ المصابیح ۵۵۱۳.

۵۱۷۳- ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے حسین بن سفیان، محمد بن صباح، سفیان بن عیینہ، اسماعیل، قیس، ابوجبیرہ انصاری کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مجھے قیامت کی ہوا میں بھیجا گیا ہے۔[1]

(۲۶۳) مرہ بن شراحیل[2]

انہی بزرگوں میں عبادت گزار، تہجد کے پابند، مزاق اور بے کار باتوں سے بچنے والے، اپنی زبان کو باتوں کے فتنے سے بچانے والے، الطیب ابو اسماعیل مرہ بن شراحیل بھی ہیں

۵۱۷۴- **مرہ کا نام طیب عبادت کی وجہ سے پڑا** ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عباس بن محمد کی سند سے بیان کیا کہ یحیٰی بن معین کہتے ہیں مرہ بن شراحیل مرہ الطیب، ان کا عبادت کی وجہ سے نام طیب (پاک) پڑ گیا تھا۔

۵۱۷۵- **مرہ کا نام مرۃ الطیب پڑ گیا تھا** ہمیں عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین الحذاء، احمد بن ابراہیم، اسحٰق بن سلیمان ابوسنان کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ مرہ بن شراحیل کا نام مرۃ الطیب پڑ گیا تھا۔

۵۱۷۶- **وہ بارہ سال ایک کمرے میں عبادت کرتے رہے**...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابن ادریس کی سند سے بیان کیا کہ....... حصین کہتے ہیں کہ ہم مرہ ابن شراحیل الطیب کے بارے میں پوچھتے ہوئے آئے تو لوگوں نے کہا کہ وہ اپنے اس کمرے میں ہیں جس میں بارہ سال سے عبادت کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہم ان کے پاس گئے۔

۵۱۷۷- **مرہ روزانہ ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے** ہمیں عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم کی سند سے اور ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق کی سند سے ابن عیینہ سے نقل کیا ہے کہ

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ وہ روزانہ ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے اور تم انہیں گھر کو یوں تکتے رہتے جیسے وہ انہوں کا اصطبل ہو۔

۵۱۷۸- **تھک کر کیل کا سہارا لیتے تھے** ہمیں عبداللہ بن محمد نے جعفر، یزید بن موہب، عیسیٰ بن یونس کی سند سے بیان کیا کہ ابن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے مرہ بن شراحیل کو نماز پڑھتے دیکھا اور وہ دیوار میں گڑی ایک کیل سے سہارا لئے ہوئے اور وہ اپنے قیام میں اللہ کی ثناء کرتے رکوع اور سجدے کرتے۔

۵۱۷۹- ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، احمد بن منصور، ابوبدر، عمرو بن قیس ملائی کی سند سے بیان کیا کہ ابوبدر کہتے ہیں کہ ان کی عبادت اس درجہ بڑھ گئی کہ ان کا نام ان کی عبادت کی وجہ سے الطیب پڑ گیا۔

---

[1] الاحادیث الصحیحۃ ۱۰۸ والکنی للدولابی ۲/۳۳ والدر المنثور ۶/۵۰ والمطالب العالیۃ ۴۵۷۷ وکنز العمال ۳۸۳۳۱

[2] طبقات ابن سعد ۶/۱۱۶ والتاریخ الکبیر ۸/ت ۱۹۳۲، والجرح ۸/۱۶۶۸، والجمع ۲/۵۱۷، وسیر النبلاء ۴/۷۴، والکاشف ۳/ت ۵۴۵۳ وتھذیب الکمال ۵۸۵۶(۲۷/۳۷۹)

۵۱۸۰-لوگوں کو کم اور اللہ سے مناجات کے لئے زیادہ وقت دینا..... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل کی سند سے اور ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، الولید بن شجاع عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ

علاء بن عبدالکریم کہتے ہیں کہ ہم مرۃ ہمدانی کے پاس آتے اور وہ جب ہم سے ملنے کمرے سے نکلتے تو انکے چہرے، ہتھیلیوں، گھٹنوں، اور پیروں پر سجدوں کے اثرات ہوتے۔ وہ ہمارے ساتھ تھوڑی سی دیر بیٹھ کر اٹھ جاتے جیسے رکوع وسجدہ کر رہے ہوں۔

۵۱۸۱-بڑھاپے میں ڈھائی سو رکعت روزانہ ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عبداللہ بن ادریس و کیع بن آدم، مالک بن مغول، ابوفروہ ہمدانی کی سند سے بیان کیا کہ

ابن ابی الھذیل کہتے ہیں کہ میں نے مرۃ ہمدانی سے عرض کیا وہ اس وقت بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔ آپ کی نماز کتنی باقی ہے؟ فرمایا ایک حصہ ڈھائی سو رکعتیں، روزانہ"۔

۵۱۸۲-دو سو رکعت کی ایک روایت......ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ کی سند سے اور ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق کی سند سے شعبہ کے حوالے سے بیان کیا کہ...۔ ہیثم کہتے ہیں کہ مرہ روزانہ دو سو رکعت پڑھا کرتے تھے۔

۵۱۸۳-شکرانے کے پچاس اور ایک سو چودہ نفل۔ ہمیں ابومحمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، عتاب بن زیاد مروزی، عبداللہ (ابن المبارک) عجلی کی سند سے بیان کیا کہ

جب پہلا فتنہ برپا تو اللہ تعالیٰ نے مرہ ہمدانی کو اس سے بچایا تو انھوں نے فرمایا کہ میں اس سے بچ گیا میں ضرور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا۔ تو وہ روزانہ پچاس رکعت شکرانے کے پڑھا کرتے اور ان میں پورا قرآن ختم کرتے۔ پھر جب حضرت ابن زبیر والا مسئلہ کھڑا ہوا تو اس میں بھی بچے چنانچہ انھوں نے بچنے کے شکر میں روزانہ قرآنی سورتوں کے عدد کے مطابق ایک سو چودہ رکعتیں پڑھنا شروع کر دیں جن میں پورا قرآن ختم فرماتے۔

۵۱۸۴-مشاجرات میں شریک نہ ہونے کا جواب.... ہمیں عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم الدرقی، عبدالرحمن بن غزوان، محمد بن طلحہ بن مصرف کی سند سے بیان کیا کہ

زبید ایامی کہتے ہیں کہ مرہ بن شراحبیل سے کہا گیا کہ کیا تم صفین میں حضرت علی کے پاس نہیں جارہے؟ انھوں نے فرمایا علی اپنے اچھے اعمال کی بدولت ہم سے آگے ہیں (مثلاً) بدر اور دوسرے غزوات میں رہے ہیں۔ مجھے یہ ناپسند ہے کہ میں ان معاملات میں شریک ہو جاؤں جس میں ان کی توصیف ہوتی ہو۔

۵۱۸۵-جنگ قادسیہ میں شرکت۔ ہمیں ابومحمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، منصور بن ابی مزاحم، ابوزبید، عقبہ بن اسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ

اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ مرہ نے فرمایا کہ میں اپنی قوم کے تین ہزار آدمیوں کے ساتھ قادسیہ میں شریک ہوا تھا ان میں سے کوئی ایسا نہ تھا جو میرے علاوہ کسی اور کے فتنے میں پڑا ہو اور کوئی ایسا نہ تھا جو مجھ پر رشک نہ کرتا ہو۔

۵۱۸۶- دین میں تفرقے کرنے سے بچو ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، احمد بن منصور، ابوبدر، عمرو بن قیس کی سند سے بیان کیا کہ مرہ کہتے ہیں ہر شخص کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ وہ رسول اللہ میں سے نہ ہو۔ پھر یہ آیت تلاوت کی بیشک وہ لوگ جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے بن گئے تم ان میں کسی چیز میں نہیں ہو۔ (الانعام:۱۵۹)

۵۱۸۷- اللہ تعالیٰ کا فیصلہ مقدر ہے ہمیں عبداللہ بن محمد نے احمد الدورقی، معاذ بن معاذ، مسعودی، عمرو ہمدانی کی سند سے بیان کیا کہ ہم مرہ بن شراحیل کے پاس آئے تو انھوں نے فرمایا۔

سنو! اگر اللہ تعالیٰ جس بندے کے لئے مصیبت مقرر کر دیتا ہے تو وہ اسے پورا کرتا ہے اگرچہ بندہ فرمانبردار ہو۔ اور اگر کسی بندے کے لئے کوئی رزق لکھ دیتا ہے تو اسے ضرور دیتا ہے اگرچہ وہ نافرمان ہو۔

(مرہ بن شراحیل نے صدیقین صدیق اول اور صدیق اکبر کے علاوہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے بھی روایت کی ہے)

۵۱۸۸- دھوکے باز اور خائن جنت میں نہ جائیں گے ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، صدقہ بن موسیٰ، فرقد سبخی، مرہ ہمدانی، حضرت ابوبکر صدیق کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں دھوکے باز اور خیانت کرنے والے داخل نہیں ہوں گے۔[1]

۵۱۸۹- مسلمان کو گمراہ کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا ہمیں احمد بن اسحٰق نے ابوبکر ابن ابی عاصم، محمد بن اشعث کی سند سے اور ابوبکر عمر بن حمدان نے فرقد کی سند سے مرہ، حضرت ابوبکرؓ کے حوالے سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا وہ شخص ملعون ہے جو اپنے مسلمان بھائی کو گمراہ کرے یا وہ راستہ دکھائے جو اسے ناپسند ہو۔

۵۱۹۰- بری عادتوں والا جنت میں نہ جائے گا ہمیں ابوبکر طلحی نے عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن حسین بن شقیق، ابوحمزہ، جابر، عامر، مرہ ہمدانی، حضرت ابوبکر صدیق کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بری عادتوں والا جنت میں داخل نہ ہوگا اور نہ ہی مسلمان کو نقصان دینے والا اور دھوکہ دینے والا۔[2]

۵۱۹۱- غلاموں سے اچھے سلوک کی روایت ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، اسحٰق بن سلیمان، مغیرہ بن مسلم، فرقد سبخی، مرۃ الطیب، حضرت ابوبکر صدیق کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں بری عادتوں والا داخل نہ ہوگا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ہمیں بتایا تھا کہ اس امت کے غلام اور یتیم دوسری قوموں سے زیادہ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں! ان کا اکرام اپنی اولاد کی طرح کرو اور جو تم کھاؤ وہ

۱- مسند الامام أحمد ۱/۷ وسنن الترمذی ۱۹۶۳ والترغيب والترهيب ۳/۵۹۰ واتحاف السادة المتقين [illegible] ۸/۲۲۵ وكنز العمال [illegible]

۲- سنن الترمذی ۱۹۴۶ وسنن ابن ماجه ۳۶۹۱ ومسند الامام أحمد [illegible] والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۹۹۳ ومجمع الزوائد ۴/۲۳۶ واتحاف السادة المتقين [illegible] والترغيب والترهيب ۳/۲۱۲ وتنزيه الشريعة ۲/۳۱۵ وتخريج الاحياء [illegible] وشرح السنة [illegible]

ان کو کھلاتا۔ اس نے کہا تو ہمیں دنیا کیا فائدہ دے گی؟ فرمایا ایک اچھا گھوڑا جو تم پالو اور اس پہ بیٹھ کر جہاد میں حصہ لو اور ایک غلام تیرے لئے کافی ہے۔ چنانچہ وہ نماز پڑھے تو وہ تیرا بھائی ہے اور جب وہ نماز پڑھے تو تیرا بھائی ہے۔[1]

یہ تین احادیث حضرت ابوبکر صدیق سے مرہ طیب کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیں اور نہ ہی ان سے فرقد کی کے علاوہ کسی اور نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۱۹۲-مدینہ نبی کریم ﷺ کا حرم ہے۔ ... ہمیں قاضی ابو احمد نے محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن احمد بن عبدالرحمن دشتکی، احمد بن عبدالرحمن، حسن بن عمر بن حسن معدل واسطی، عبداللہ بن عباس کی سند سے اور محمد بن طاہر بن قبیصہ طلقی نیشاپوری عن ابیہ، احمد بن حفص عن ابیہ ابراہیم بن طہمان، اسماعیل السدی کی سند سے بیان کیا کہ

مرہ ہمدانی کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت علی بن ابی طالب نے رسول اکرم ﷺ کی تلوار کے قبضے میں رکھا ہوا صحیفہ پڑھ کر سنایا۔ اس میں لکھا تھا کہ ہر نبی کا ایک حرم ہوتا ہے اور میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں۔ جو اس میں کوئی بدعت کرے یا بدعتی کے پاس جائے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اس سے کچھ قبول نہ کیا جائے گا۔[2]

۵۱۹۳-صلوٰۃ العصر چھڑوانے والے کے لئے بددعا۔ ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد کی سند سے اور ہمیں ابراہیم بن عبداللہ کی سند سے حبیب بن حسن اور حسن بن علانے اپنی اپنی سند سے محمد بن طلحہ بن مصرف زبید و مرہ، حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فلاں لوگوں نے ہمیں صلوٰۃ الوسطیٰ صلاۃ العصر سے مشغول کر دیا (ان کی وجہ سے پڑھ نہ سکے) اللہ تعالیٰ ان کی قبور کو یا فرمایا گھروں کو آگ سے بھر دے۔[3]

۵۱۹۴-اخلاق بھی تقسیم شدہ ہیں۔ ... ہمیں احمد بن جعفر بن سعید نے یحییٰ بن مطرف کی سند سے اور عبدالملک بن حسن نے حسن بن علان نے اپنی اپنی سند سے محمد بن طلحہ اور زبید مرہ، حضرت عبداللہ کے طریق سے روایت کی ہے کہ

حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخلاق کو تم میں اس طرح تقسیم کیا جیسے تمہارے رزق کو۔ اور اللہ تعالیٰ دنیا عطا کرتے ہیں اسے بھی جو اس سے محبت کرتا ہے اور اسے بھی جو محبت نہیں کرتا لیکن ایمان صرف اسی کو عطا کرتا ہے جو اس سے محبت کرے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے ایمان عطا کرتا ہے۔

لہٰذا جب مال کو خرچ کرنے میں کنجوسی کرو؟ دشمن کے مقابلے میں لڑنے سے بزدلی دکھاؤ اور رات جاگنے پر کمزوری دکھاؤ تو سبحان اللہ والحمدللہ“ کی کثرت کرو اسلئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کو سونے چاندی کے پہاڑوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

۵۱۹۵-اللہ سے محبت کرنے والے کو ہی ایمان عطا ہوتا ہے۔ ... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے عبدالعزیز بن محمد بن دینار،

۱۔ سنن الترمذی ۲۴۹۲، وسنن ابن ماجۃ ۴۱۹۱، ومسند الامام احمد ۱/۷۰، ۱۲، والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۹۹۳، ومجمع الزوائد ۳/۲۳۶ واتحاف السادۃ المتقین ۶/۲۲۳، ۸/۱۹۳، ۳۳۳۹، والترغیب والترهیب ۳/۲۱۲، وتنزیہ الشریعۃ ۲/۵۳۱، وتخریج الاحیاء ۳/۲۴۷، وشرح السنۃ ۹/۳۳۹.

۲۔ تاریخ ابن عساکر ۶/۴۳۵ (التهذیب) وکنز العمال ۳۴۸۶۳

۳۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد باب ۳۶، وفتح الباری ۸/۱۹۵

ابو حمام عن ابیہ، عبدالرحمن بن زبید، عن ابیہ، مرہ، حضرت ابن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (مرہ نے یہ روایت موقوف بیان کی ہے) اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق تقسیم کئے ہیں جس طرح تمہارے رزق تقسیم کئے۔ اور اللہ تعالیٰ دنیا پر اس شخص کو عطا کر دیتا ہے جو اس سے محبت کرے۔ اور جو اس سے محبت نہ کرے لیکن ایمان صرف اسے عطا کرتا ہے جو اس سے محبت کرے۔[1]

۵۱۹۶- **مسلمان اور مؤمن کون ہے؟** ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن عیینہ، ابان بن اسحق، صباح بن محمد، مرہ ہمدانی، حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق اس طرح تقسیم کئے ہیں جس طرح تمہارے درمیان تمہارے رزق تقسیم کئے، اور اللہ تعالیٰ دنیا اس شخص کو دے دیتا ہے جو اس سے محبت کرے یا نہ کرے لیکن دین صرف اس کو عطا کرتا ہے جو اس سے محبت کرے۔ اور اللہ جس کو دین عطا کرتا ہے اس سے محبت کرتا ہے۔ اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بندہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا دل اور زبان مسلمان نہ ہوں۔ اور کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا جب تک اس کا ہمسایہ اس کی زیادتیوں سے محفوظ نہ ہو۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ اس کی زیادتیاں کیا ہیں؟ فرمایا اس کا ظلم ہے۔

برائی سے برائی نہیں مٹ سکتی ... اور کوئی بندہ مال حرام کما کر اس سے خرچ کرتا ہے تو اس میں برکت نہیں ہوتی اور صدقہ کرتا ہے تو قبول نہیں کیا جاتا۔ اور اگر اسے یونہی پس پشت ڈال بھی دے تب بھی وہ جہنم کی آگ ہی زیادہ کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا، لیکن برائی کو اچھائی سے ضرور مٹاتا ہے اور خبیث چیز دوسری خبیث چیز کو نہیں مٹا سکتی

۵۱۹۷- **رات کی نماز کی فضیلت** ... ہمیں محمد بن اسحق بن ایوب نے ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، شعبہ، زبید، مرہ کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا رات کی نماز کی فضیلت دن کی نماز پر ایسی ہے جیسے چھپ کر صدقہ کرنے کی فضیلت علانیہ صدقہ کرنے پر۔

۵۱۹۸- ہمیں احمد بن اسحق نے ابراہیم بن محمد بن حسن نے عبدالحمید بن محمد بن المستام، مخلد بن یزید، سفیان، زبید، حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان فرمایا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رات کی نماز کی فضیلت دن کی نماز پر ایسی ہے جیسے چھپ کر صدقہ کرنے کی فضیلت علانیہ صدقہ کرنے پر ہے۔[2]

۵۱۹۹- **اللہ تعالیٰ کا دو بندوں پر تعجب** ... ہمیں محمد بن احمد نے بشر بن موسیٰ، حسن بن موسیٰ الاشیب کی سند سے اور محمد بن احمد بن حسن نے عطاء بن سائب، مرہ ہمدانی، حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ

---

[1] مسند الامام أحمد ۱/۳۸۷، والمستدرك ۱/۳۳، ۲/۴۴۷، ۴/۱۶۵، والكنى للدولابي ۱/۱۴۱، ومجمع الزوائد ۱۰/۹۰، ۲۲، والترغيب والترهيب ۲/۵۴۹، ۳/۳۵۴، والدر المنثور ۲/۱۵۹، ۱۷/۹، وشرح السنة ۸/۱۰، والعلل المتناهية ۲/۳۵۲

[2] المعجم الكبير للطبراني ۱۰/۲۲۱، ومجمع الزوائد ۲/۲۵۱، أمالي الشجري ۱/۲۰۹، والترغيب والترهيب ۱/۴۲۹، وكنز العمال ۱/۲۱۴۲.

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ دو بندوں پر تعجب کرتے ہیں ایک تو وہ جو اپنے بستر لحاف اور اپنے اہل وعیال کی محبت نماز کو ترجیح دے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ دیکھو یہ میرا بندہ اپنے بستر لحاف اور اپنے اہل وعیال اور محبت والوں پر نماز کو ترجیح دیتا ہے محض میرے پاس موجود نعمتوں میں رغبت اور میرے عذاب سے ڈر کر۔ دوسرا وہ شخص جو میدان جہاد سے شکست کھا کر بھاگے اور بھاگنے کی سزا اور واپس جانے کی فضیلت کو یاد کر کے وہ دوبارہ لوٹ آئے اور اللہ کے راستے میں اپنا خون بہا دے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے کہ دیکھو یہ میرا بندہ محض میری نعمتوں میں رغبت اور میرے عذاب سے ڈر کر میدان جہاد میں لوٹا اور اپنا خون میرے راستے میں بہا دیا[1]

۵۲۰۰- لوگ اپنے اعمال کی بدولت جہنم سے چھوٹ جائیں گے..... ہمیں محمد بن مظفر نے علی بن حسن بن جنید، عبداللہ بن ہاشم طاؤسی، عبدالرحمن بن مہدی، اسرائیل، السدی، مرہ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے لکھوایا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لوگ جہنم میں داخل ہوں گے اور اپنے اعمال کی بدولت چھوٹتے جائیں گے (حضرت شعبہ نے اس حدیث کے مرفوع ہونے کی تصدیق کی ہے اور خود ان سے عبدالرحمن نے موقوف روایت کی ہے)

۵۲۰۱- جہنمی لوگوں کے لیے وعید ہمیں ابوبکر بن محمد بن محمد بن عبداللہ بن ممشاذ القوال المعروف بالقناد نے حمید بن حسن غزال کی سند سے اور ہمیں عبداللہ بن محمد نے اپنی کتاب سے اپنی سند سے السدی، مرہ حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اگر جہنمیوں کو کہا جائے کہ وہ دنیا کی کنکریوں کے برابر سالوں تک جہنم میں رہیں گے تو وہ رنجیدہ ہو جائیں گے لیکن وہ اس میں ہمیشہ رہنے کے لیے ہے ہیں[2]

۵۲۰۲- نبی کریم ﷺ کی وفات کا واقعہ ہمیں ابوبکر بن محمد جعفر بن ہیثم نے محمد بن احمد بن ابی العوام، محمد بن جعفر مدائنی، سلام بن سلیم، عبدالملک بن عبدالرحمن، حسن عوفی، اشعث، ابن طبق، مرہ کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم اپنی ماں حضرت عائشہؓ کے گھر میں جمع ہوئے۔ ہماری جانب رسول اکرم ﷺ نے دیکھا تو ان کے آنسو بہنے لگے، آپ نے اپنی جدائی کی اطلاع دی حتیٰ کہ جدائی کا وقت قریب آ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں خوش آمدید، اللہ تم پر رحمت کرے، اللہ تمہیں جمع کرے، تمہاری مدد کرے تمہیں بلند کرے، تمہیں فائدہ عطا کرے تمہیں توفیق دے تمہیں قبول کرے تمہیں سلامت رکھے میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے تمہارے ساتھ خیر خواہی کی درخواست کرتا ہوں تم اللہ تعالیٰ کے بندوں اور اس کے شہروں میں اللہ سے سرکشی نہ کرنا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور تمہیں خطاب فرمایا ہے کہ

یہ آخرت کا گھر ہے، اس کو ہم ان لوگوں کے لئے کر دیں گے جو زمین میں سرکشی اور فساد نہیں چاہتے، اور اچھا انجام تقویٰ والوں کے لئے ہے (القصص آیت: ۸۳) اور فرمایا کیا جہنم میں متکبروں کا ٹھکانہ نہیں ہے (الزمر آیت: ۶۰)

ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپکا وقت مقرر کب ہے؟ فرمایا کہ اجل کا وقت آ پہنچا اور اب اللہ تعالیٰ سدرۃ المنتہیٰ، جنۃ الماویٰ،

---

[1] مسند الامام احمد ۴۱۶/۱، السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۶۴/۹، ومجمع الزوائد ۲۵۵/۲، وصحیح ابن حبان ۶۴۳ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۲۱/۱۰، ومشکاۃ المصابیح ۱۲۵۱، الدر المنثور ۱۰۰/۲، وتفسیر ابن کثیر ۳۶۵/۶

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۲۲۲/۱۰، ومجمع الزوائد ۳۶۹/۱۰، وامالی الشجری ۲۰۲/۲، والاحادیث الضعیفۃ ۶۰۵ والدر المنثور ۶۱/۱، واتحاف السادۃ المتقین ۵۱۹/۱۰

اور فردوس اعلیٰ کی منزل ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کو کس کپڑے میں کفن دیں؟ فرمایا میرے ان کپڑوں میں اگر تم چاہو یا پھر یمنی یا مصری سفید کپڑے میں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا جنازہ کون پڑھائے گا؟ یہ سنکر ہم رو پڑے فرمایا رکو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے اور تمہارے نبی کی طرف سے تمہیں اچھی جزا دے۔ جب تم مجھے غسل دے کر کفن دے چکو تو میری قبر کے کنارے رکھ کر کچھ دیر کو باہر نکل جانا، کیونکہ سب سے پہلے مجھ پر میرے حبیب اور خلیل جبرئیل علیہ السلام جنازہ پڑھیں گے پھر میکائیل پھر اسرافیل، پھر بہت سارے فرشتوں کے ہمراہ ملک الموت جنازہ پڑھیں گے۔ پھر تم لوگ آجاؤ اور میرے اوپر درود وسلام پڑھو اور چیخ و پکار اور رونے سے مجھے تکلیف مت پہنچاؤ، میرے اوپر نماز سب سے پہلے میرے اہل بیت کے مرد پڑھیں پھر عورتیں۔ پھر تم لوگ پڑھنا اور اپنے اوپر سلام بہت زیادہ پڑھنا اور میرا جو ساتھی غائب ہے اسے میری طرف سے بہت بہت سلام کہنا۔

سنو اور میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے ہر اس شخص کو سلام کہہ دیا ہے جو اسلام میں داخل ہوا اور ہر اس شخص پر جو میرے دین میں میری اتباع کرے گا آج سے قیامت تک کے دن تک۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو قبر میں کون اتارے؟ فرمایا میرے اہل بیت میں سے مرد بہت سے فرشتوں کے ساتھ اتاریں۔ فرشتے تمہیں دیکھیں گے مگر تم انہیں نہ دیکھ سکو گے۔[1]

(یہ حدیث مرۃ بن عبداللہ کی سند سے غریب ہے اسے متصل سند سے صرف عبدالملک بن عبدالرحمن نے ذکر کیا ہے)

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود کے بہت سے اصحاب کا ذکر کر دیا ہے اور بہت سوں کو ذکر نہیں کر سکے ان میں سے کچھ یہ ہیں۔

یزید بن وہب، سوید بن غفلہ، زر بن حبیش، اسود، ابو عمرو الشیبانی، یزید بن معاویہ نخعی، ہمام وغیرہ۔ ہم ان کے بارے میں ایک دو روایت نقل کریں گے جو ان کے احوال کی نشاندہی کرتی ہوں۔ یہ حضرات علم قرآن، احکام وغیرہ میں مجتہد مشہور تھے۔ ہم ان کے احوال کو سمیٹتے ہوئے کچھ ایسی روایات پر اکتفا کریں گے جو ان کی تعریف و مدح میں مروی ہیں۔ ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

۵۲۰۳-ابن مسعودؓ کے اصحاب روشن چراغ تھے ہمیں ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، حسن بن سہل، ابواسامہ، مالک بن مغول، قاسم بن عبدالرحمن کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علی المرتضیٰ کا ارشاد ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے اصحاب (شاگرد) اس شہر کے چراغ ہیں۔

۵۲۰۴-سعد بن جبیر کا ارشاد ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، وکیع، سفیان، زبید کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے اصحاب اس شہر کے روشن چراغ تھے۔

۵۲۰۵-سب سے زیادہ بردبار و فقیہ ہمیں عبداللہ بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، عثمان بن عمر کی سند سے اور ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، سعید بن یحییٰ بن سعید، یحییٰ بن سعید، مالک بن مغول، بیان احمسی کی سند سے بیان کیا کہ

شعبی کہتے ہیں کہ میں نے کوئی جماعت بڑی بردبار، بہت زیادہ سمجھدار اور دنیا سے نفرت کرنے والی حضرت عبداللہ بن مسعود کی مصاحبت اختیار کرنے والی جماعت کی طرح نہیں دیکھی۔

۵۲۰۶-صحابہ نہ ہوتے تو اصحاب ابن مسعود افضل ہوتے ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو، عبثر، مالک بن مغول کی سند سے بیان کیا کہ

شعبی کہتے ہیں کہ میں نے کوئی جماعت سب سے بڑی بردبار اور سب سے زیادہ فقیہ عبداللہ بن مسعود کے شاگردوں کی

---

۱. المطالب العالیۃ ۴۳۹۲ واتحاف السادۃ المتقین ۲۸۹/۱۰۔

جماعت سے زیادہ نہیں دیکھی۔ اگر صحابۂ کرام نہ ہوتے تو میں انؒ (ابن مسعود کے شاگردوں پر) کسی کو فضیلت نہیں دیتا۔

۵۲۰۷- اصحاب ابن مسعودؓ دل کی روشنی تھے ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، اسود بن عامر، حسن یعنی ابن صالحؒ کی سند سے بیان کیا کہ

مطرف کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم میرے دل کی جلاء (روشنی) ہو'

۵۲۰۸- چھ بڑے اصحاب..... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، جبید بن یعیش، وکیع بن سفیان، منصور کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے اصحاب میں چھ حضرات فتویٰ دیتے اور قرآن پڑھایا کرتے تھے علقمہ ابن قیس، مسروق، عبیدہ سلمانی، عمرو بن شرحبیل، حارث بن قیس۔

۵۲۰۹- حضرت ابن مسعود کے اصحاب کے لئے اقوال ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، عبداللہ بن ادریس مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف اور ابوحصین کی سند سے بیان کیا کہ

ان میں سے ایک نے کہا کہ ہم نے ایسے لوگوں (اصحاب ابن مسعود) کو دیکھا کہ ہم ان کے ساتھ چوروں کی طرح نظر آتے تھے دوسرے نے کہا کہ اگر تو انھیں دیکھ لیتا تو ان پر اپنا جگر جلا دیتا۔

۵۲۱۰- ہماری اور اصحاب ابن مسعودؓ کی مثال.... ہمیں احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد عن ابیہ، ابواحمد، سفیان، نسیر بن ذعلوق کی سند سے بیان کیا کہ

محلے میں ایک شیخ تھے جنکا نام عروہ تھا جب وہ نماز پڑھتے تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا کرتے چنانچہ ہم نے اس بارے میں بات کی تو انھوں نے فرمایا کہ میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے کہ ہم ان کے پہلو میں چوروں کی طرح نظر آتے۔

(۲۶۴) زید بن وہبؒ

انہی بزرگوں میں زید بن وہب بھی ہیں

۵۲۱۱- زید بن وہب کی شان.... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، مالک بن مغول، ابو منصور کی سند سے بیان کیا کہ

زید بن وہب کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ قبرستان کی طرف نکلا اور وہاں ایک دیوار کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ایک اور شخص آیا اور ایک قبر کو سیدھا کرنے کے بعد میرے قریب بیٹھ گیا۔ میں نے پوچھا یہ قبر کس کی ہے؟ اس نے کہا میرے بھائی کی میں نے پوچھا سگا بھائی؟ کہا نہیں اسلامی بھائی ہے میں نے اسے رات کو خواب میں دیکھا تھا تو میں نے کہا اے فلاں تو زندہ ہے الحمد للہ رب العلمین تو یہ کہنے لگا کہ یہ جملہ تو نے تو کہہ دیا اگر میں اس کو کہنے پر قادر ہوتا تو یہ میرے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا۔ کیا تو نے نہیں دیکھا جس وقت وہ مجھے دفن کر رہے تھے تو فلاں شخص نے کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھی تھیں اگر میں ان دو رکعتوں کو پڑھنے پر قادر ہوتا تو یہ میرے لئے

۱- طبقات ابن سعد ۱۰۲/۶ والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۲۵۲ والجرح ۳/ت ۲۶۰۰ واسد الغابۃ ۲۴۲/۲. وسیر النبلاء ۱۹۶/۴ والمیزان ۲/ت ۱۰۳۲. والاصابۃ ۵۸۳/۱ وتہذیب الکمال ۲۱۳۱ (۱۱۱/۱۰)

دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا۔

(یہ اس مروے نے انہی کے بارے میں کہا تھا کیونکہ زید کا قبرستان میں ٹھکانہ اس کی قبر کے سامنے تھا) زید بن وہب کی شان یہ تھی کہ اگر وہ مقیم ہوتے تو عبادت اور تنہائی کے لئے ہوتے اور اگر سفر میں ہوتے تو جہاد حج یا عمرے کے لئے ہوتے۔

۵۲۱۲۔ محمد بن حمید، ابویعلی، حسن بن حماد، عثام بن علی، اعمش، زید بن وہب کی سند سے مروی ہے حضرت زید فرماتے ہیں ہم ایک لشکر کے ساتھ نکلے ایک رئیس کے باغ پر ہمارا گذر ہوا لوگوں نے اپنے گھوڑے اس رئیس کے باغ میں چرنے کے لئے چھوڑ دیے لیکن میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے باغ کے دروازے پر ٹھہرا رہا۔ باغ کا مالک رئیس میرے پاس چل کر آیا اور کہنے لگا تو بھی ان لوگوں کی طرح باغ میں کیوں نہیں گھستا؟ میں نے کہا مجھے ڈر ہے کہ یہ میرے لئے حلال نہ ہو۔ رئیس نے کہا اللہ نے تیرے ساتھ ایک ارادہ کیا تھا جو پورا ہو گیا اور تجھے ان پر نگہبان مقرر کر دیا۔ میں نے کہا وہ کیسے؟ جب کہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہوں۔ رئیس نے کہا اگر تو نہ ہوتا تو یہ سب ہلاک کر دیئے جاتے۔

۵۲۱۳۔ **چہرے پر سفر کے مستقل آثار**　　ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحاق، عمرو بن علی، عبداللہ بن داؤد کی سند سے بیان کیا کہ زید بن وہب کی خادمہ کہتی ہیں کہ زید کے چہرے پر سفر حج و عمرے کے مستقل آثار بن گئے تھے۔

۵۲۱۴۔ **اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرنا**۔　ہمیں محمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابوبکر بن عیاش، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

زید بن وہب کہتے ہیں کہ ہم ایک جنگ میں نکلے ہم نے دیکھا کہ ایک جھاڑی میں ایک شخص سر ڈھانپے سو رہا ہے۔ ہم نے اسے کہا کہ اتنی خطرناک جگہ میں سو رہے ہو ڈر نہیں لگتا تمہیں؟ اس نے اپنا سر کھولا اور کہا کہ مجھے اس (اللہ تعالی) سے شرم آتی ہے کہ وہ مجھے اپنے علاوہ کسی اور سے ڈرتا ہوا دیکھے۔ (زید بن وہب نے حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابوذر، حضرت حذیفہ اور دوسرے بڑے صحابہ سے روایت کی ہے۔

۵۲۱۵۔ **بہترین زمانے پہلا دوسرا، تیسرا، چوتھا، ہیں**　　ہمیں سلیمان بن احمد نے حسن بن علی بن الولید نے فیض بن وثیق، اسحق بن ابراہیم صاحب الابان، اعمش، زید بن وہب، حضرت عمر بن خطاب کی سند سے بیان کیا کہ

بہترین زمانہ وہ ہے جس میں میں موجود ہوں، پھر دوسرا پھر تیسرا پھر چوتھا کہ اللہ تعالی ان کی کسی بات کی پرواہ نہیں کرے گا۔[1]

۵۲۱۶۔ **تین آدمی سفر میں کسی ایک کو امیر بنا لیں**　　ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، عمار بن خالد، قاسم بن مالک، اعمش، زید بن وہب کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جب تین آدمی سفر میں ہوں تو ایک کو امیر بنا لیں یہ حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے۔[2]

۱۔ سنن الترمذی ۲۳۰۲، ۲۳۰۳ وفتح الباری ۷/ ۶، ۱۳/ ۲۱ واتحاف السادۃ المتقین ۲/ ۲۲۳ وتفسیر ابن کثیر ۷/ ۴۹۳ والبدایۃ والنہایۃ ۶/ ۲۹۲ وتلخیص الحبیر ۴/ ۲۰۴

۲۔ سنن ابی داؤد ۲۶۰۹ والسنن الکبری للبیہقی ۵/ ۲۵۷ والمصنف لعبد الرزاق ۹۲۵۶ وشرح السنۃ ۱۱/ ۲۳ وکنز العمال ۱۷۵۵۰، ۱۷۵۰۰

۵۲۱۷- حضرت عمار بن یاسر کا قاتل جہنمی ہے ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے فضل بن حثیث سندی، احمد بن محمد رملی، یحیٰ بن عیسیٰ اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

زید بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت عمار کا قریش سے جھگڑا ہوا تو انھوں نے حضرت عمار پر بہت تشدد کیا۔ چنانچہ وہ اپنے گھر میں بیٹھ گئے۔ حضرت عثمانؓ نے ان کی عیادت کی اور پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطاب میں فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو عمار سے یہ ارشاد فرماتے سنا کہ تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا اور تیرا قاتل جہنم میں جائے گا۔[۱]

۵۲۱۸- آسمان وزمین میں ابوذر جیسا سچا کوئی نہیں ہمیں محمد بن عبداللہ اور عمر بن حسن واسطی نے عبدان بن احمد، عمر بن شاذان بصری، بشر بن مہران، شریک، اعمش، زید، حضرت علیؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا زمین وآسمان میں ابوذر جیسے سچے انسان کی مثال نہیں۔[۲]

۵۲۱۹- ہمیں سلیمان بن احمد نے احمد بن داؤد مکی، ثابت بن عیاش احدب، ابورجا کلبی، اعمش، زید بن وہب حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں چالیس افراد ہمیشہ ایسے رہیں گے جن کے دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل جیسے ہوں گے اللہ تعالیٰ زمین والوں پر سے مصائب کو ان کی وجہ سے دور کرتا ہے انھیں ابدال کہا جاتا ہے۔ اس اعزاز کو وہ لوگ نماز روزے اور صدقہ کی وجہ سے نہیں پاسکیں گے۔ کسی نے پوچھا یارسول اللہ وہ لوگ پھر کس وجہ سے یہ اعزاز پائیں گے؟ فرمایا کہ سخاوت اور مسلمانوں کی خیرخواہی کی بناء پر۔[۳]

۵۲۲۰- بات چیت ترک کرنا...... ہمیں حسن بن علی تمیمی نے محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، علی بن مسلم، عبدالصمد بن عبدالوارث، شعبہ، سلیمان اعمش، زید بن وہب، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر دو آدمی اسلام میں داخل ہوں اور پھر ایک دوسرے سے بات چیت چھوڑ دیں تو ان میں سے ایک اسلام سے خارج ہو جائیگا جب تک کہ وہ اس سے بات چیت شروع نہ کرے (یعنی ظالم جس کا قصور ہے)۔[۴]

۵۲۲۱- خدا کے علم کے مطابق بندوں کے اعمال...... ہمیں ابوطاہر محمد بن محمد بن فضل بن اسحٰق بن خزیمہ نے اپنے دادا

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن ۷۰، ۷۲، ۷۳، ومسند الامام احمد ۲۱۴/۵، ۲۱۵، ۲، ۳۰۰، ۳۱۱ والمستدرک ۱۵۵/۲، ۳۸۷ والمعجم الکبیر للطبرانی ۹۸/۴، ۲۰۰ وفتح الباری ۷/۳۷، ۸۵/۱۳، ودلائل النبوۃ للبیہقی ۵۴۹/۲، والمطالب العالیۃ ۴۴۷۹، ۴۴۸۵، واتحاف السادۃ المتقین ۱۷۸/۷۔

۲۔ سنن الترمذی ۳۸۰۱، ۳۸۰۲ وسنن ابن ماجۃ ۱۵۶، والمستدرک ۳۴۲/۳، ۳۴۴، ۳۸۰/۴ وصحیح ابن حبان ۲۲۵۹ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۲۵/۱۲ ومسند الامام احمد ۱۷۵/۲، ۲۲۳، وطبقات ابن سعد ۱۶۷/۱، ۱۶۸، ومجمع الزوائد ۳۲۹/۹، ۳۳۰ والمطالب العالیۃ ۴۱۱۱ والکنی للدولابی ۱۳۶/۱، ۱۶۴/۲، ۱۶۹ والکامل لابن عدی ۱۸۱۶/۵

۳۔ مجمع الزوائد ۶۳/۱۰ واتحاف السادۃ المتقین ۳۸۹/۸ والدر المنثور ۳۳۲/۱ وکشف الخفا ۲۵/۱ وکنز العمال ۳۴۶۱۲، ۳۴۶۱۴۔

۴۔ المستدرک ۲۲/۱ ومجمع الزوائد ۶۷/۸ والترغیب والترھیب ۴۵۸/۳، وکنز العمال ۲۴۸۷۹

محمد بن اسحق، محمد بن موسیٰ الحرمی، فضیل بن عبداللہ، اعمش، زید ابن وہب حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حافظین (کراما کاتبین) جب کسی بندے پر اترتے ہیں تو ان کے پاس ایک مہر بند کتاب ہوتی ہے تو وہ جو کچھ بندے کہتے ہیں لکھتے ہیں اور جب اٹھنے لگتے ہیں تو دوسرا کہتا ہے کہ مہر لگی کتاب کی مہر تو ڑو۔ چنانچہ وہ اس کی مہر توڑ کر کتاب کھولتا ہے تو اس میں وہی کچھ لکھا ہوتا ہے جو اس نے بندے کے اعمال والفاظ لکھے ہوتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق ہے" جو وہ بندہ تلفظ کرتا ہے اس کے پاس ایک نگہبان مقرر ہے" (ق آیت:۱۸)[1]

۶۲۲۲- **فتنوں کی آمد کی پیشن گوئی** ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن عباس، حمید بن ربیع، محمد بن عمر روی، ابو مسلم (اعمش کے خادم) اعمش، زید بن وہب، عبدالملک کی سند سے بیان کیا کہ فتنے یوں آئیں گے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے۔ واللہ! اگر تم وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو گے اور زیادہ روؤ گے۔[2]

۶۲۲۳- **حضرت علی کو میرے بعد دوست بناؤ** ہمیں فہد بن ابراہیم فہد نے زکریا الغلابی، بشر بن مہران، شریک، اعمش زید بن وہب، حضرت حذیفہؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ وہ میری زندگی جئے اور میری موت مرے اور اس قصبہ یاقوتی کو تھامے جسے اللہ نے بنایا اور فرمایا کہ ہو جا تو وہ ہو گیا تو اسے چاہیے کہ میرے بعد علی کو دوست بنائے (اس حدیث سے بعض لوگ علی کی ولایت خلافت کے بارے میں استدلال کرتے ہیں۔ اس کا معنی یہ بھی نکلتا ہے جو ہم نے بیان کیا اور یہ حدیث موضوع بھی ہے یعنی من گھڑت ہے۔[3]

۶۲۲۴- **غلط نماز پڑھنا فطرت محمدی کے خلاف ہے** ہمیں سلیمان بن احمد نے فضیل بن احمد واحمد بن جبلہ، ابونعیم مالک بن مغول کی سند سے اور ابواحمد غطریفی نے بھی مالک بن مغول کے طریق سے طلحہ بن مصرف، زید بن وہب کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔ حضرت حذیفہؓ نے ایک شخص کو بہت جلکی نماز پڑھتے دیکھے تو پوچھا کہ تمھاری اس طرح کی نماز کب سے ہے؟ اس نے کہا چالیس سال سے آپ نے فرمایا چالیس سال سے تو نے نماز نہیں پڑھی اور اگر ایسی نماز کے ساتھ مر گیا تو فطرت محمدی کے خلاف مرے گا۔ بعد میں انہیں بتایا گیا کہ اس شخص نے اپنی نماز تمام اور اچھی کرلی ہے۔

۱۔ تفسیر القرطبی ۱۱/۱۷

۲۔ المطالب العالیۃ ۴۳۰۷

۳۔ الأمالی الشجری ۱/۱۳۶، واللآلی المصنوعۃ ۱/۱۹۱ والاحادیث الضعیفۃ ۸۹۳، ۸۹۴، وکنز العمال ۳۳۱۹۸

(۲۶۵) سوید بن غفلہ[1]

ابوامیہ سوید بن غفلہ کے اعمال میں اذان اور نماز تھے بڑھاپے میں بھی ان کی آرزو یہی تھی اور فتنوں نے ان کی عقل ماؤف نہیں کی اور نہ ہی جاہل بنایا۔

۵۲۲۵- سوید بن غفلہ کی تاریخ پیدائش ...... ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن اسماعیل، احمد بن ابی طالب، عبدالسلام بن حرب، زیاد، خیثمہ، عامر شعبی کی سند سے بیان کیا کہ

سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ سے ایک سال چھوٹا ہوں۔

۵۲۲۶- سوید بن غفلہ کا مخضرمی تابعی ہونا ...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عن ابیہ وابوبکر، جیشم، خالد بن خباب میسرہ وابوس نخعی کی سند سے بیان کیا کہ

سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی کریم ﷺ کی تصدیق کرنے والا آیا تھا اور میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی تھی لیکن میں نبی کریم ﷺ سے نہ مل سکا۔

۵۲۲۷- ایک سو ستائیس سال کی عمر کی ایک گواہی ...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حاتم الجوھری، ابوحاتم، ابونعیم جنش بن حارث نخعی کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے سوید بن غفلہ کو ہمارے پاس سے گزرتے ہوئے دیکھا وہ اس وقت ایک سو ستائیس سال کے تھے۔

۵۲۲۸- ایک سو سترہ سال کی عمر میں شادی ...... ہمیں احمد بن محمد بن فضل نے ابوالعباس سراج، محمد بن ابان ومحمد بن احمد بن ابی خلف، سفیان کی سند سے بیان کیا کہ عاصم کہتے ہیں کہ سوید بن غفلہ نے ایک سو سترہ سال کی عمر میں شادی کی اور وہ پیدل چل آتے اور ہمیں جمعہ کی نماز پڑھاتے۔

۵۲۲۹- ایک سو بیس سال کی عمر میں تراویح کی امامت ...... ہمیں احمد بن محمد بن فضل نے ابوالعباس سراج ابوکریب، حسین بن علی جعفی، والید بن علی عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ سوید بن غفلہ رمضان میں تراویح کی امامت کرتے اور اس وقت ان کی عمر ایک سو بیس سال تھی۔

۵۲۳۰- سوید بن غفلہ کا ایک سو ستائیسواں سال ...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن منصور، ابونعیم، جنش بن حارث کی سند سے بیان کیا کہ

جنش کہتے ہیں کہ میں نے سوید بن غفلہ کو دیکھا ان کی عمر ایک سو ستائیس سال تھی اور وہ کبھی نماز پڑھتے اور کبھی دعا کرتے۔

۵۲۳۱- تکبیر واقامت میں سوید کا عمل ...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے ابوبکر بن نعمان، ابونعیم، زھیر کی سند سے بیان کیا کہ عمران بن مسلم کہتے ہیں کہ سوید بن غفلہ کا اہم عمل یہ تھا کہ مؤذن کے قد قامت الصلوٰۃ کہنے سے پیشتر ہی وہ تکبیر تحریمہ کہہ دیتے تھے۔

---

[1] طبقات ابن سعد ۶/۶۸. والتاریخ الکبیر ۴/رت ۲۲۵۵. والجرح ۴/رت ۱۰۰۱. والاستیعاب ۲/۶۷۹. والجمع ۱۹۹/۱ وسیر النبلاء ۴/۶۹ والکاشف ۱/رت ۲۲۱۸ والاصابۃ ۲/رت ۳۲۰۶. وتھذیب الکمال ۲۶۳۷. (۲۶۵/۱۲)

۵۲۳۲-سوید کی مستقل مؤذن بننے کی خواہش ہمیں عبداللہ بن محمد نے ابوبکر بن نعمان، ابونعیم، شریک کی سند سے بیان کیا کہ عمران کہتے ہیں کہ سوید بن غفلہ نے فرمایا کہ اگر میں محلے کا مؤذن بننے کی استطاعت رکھتا تو بن جاتا۔

۵۲۳۳-سخت دھوپ میں ظہر کی نماز کا معمول ہمیں عبداللہ بن محمد نے ابوبکر بن نعمان، ابونعیم حنش بن حارث کی سند سے بیان کیا کہ علی بن مدرک کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سوید نے سخت دھوپ میں اذان دی یہ اذان حجاج نے سنی جو اس وقت محل میں تھا اس نے کہا کہ اس مؤذن کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ جب لایا گیا تو اس نے پوچھا کہ سخت دوپہر میں نماز کیوں پڑھتے ہو؟ سوید نے جواب دیا کہ میں نے یہ نماز حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کے ہمراہ پڑھی ہے۔

۵۲۳۴-سوید کا مال غیر سے احتراز ہمیں محمد بن احمد، موسیٰ بن اسحٰق، عبدالرحمن بن صالح، عبداللہ بن جناد الجعفی، محمد بن ابان جعفی، عمران بن مسلم کی سند سے بیان کیا کہ

سوید بن غفلہ سے اگر کوئی کہتا کہ فلاں نے دیا یا فلاں والی بن گیا تو وہ فرماتے کہ میرے لئے میرا نمک اور تھوڑا سا کھانا کافی ہے۔

۵۲۳۵-اللہ تعالیٰ جہنمیوں کو بھلا دیں گے ہمیں عبداللہ بن محمد بن ابی سھل نے ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحٰق بن منصور، عبدالسلام، یزید، عبدالرحمن، منہال، خیثمہ کی سند سے بیان کیا کہ

سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ جہنمیوں کو بھلا دیں تو وہ ہر ایک جہنمی کو اس کے برابر کے ایک آگ سے بنے تابوت میں ڈال دیں گے پھر اس پر آگ کا ایک تابوت ڈال دیں گے اور تابوت کے ہر تختے میں آگ کی کیلیں ہوں گی۔ یہ تابوت آگ کے ایک اور تابوت میں ڈال کر منتقل کر دیا جائے گا پھر اس تابوت کو بھی دوسرے آگ کے تابوت میں ڈال کر آگ کا تالا ڈال دیا جائے گا پھر اس تابوت کے اندر آگ بھر دی جائے گی چنانچہ جہنمی کسی دوسرے کو کبھی نہیں دیکھ سکیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق ہے۔ ان کے لئے اوپر آگ کے بادل ہوں گے اور نیچے سے بھی ہوں گے (الزمر آیت ۱۶)۔ ان کے لئے جہنم کا بچھونا اور اوپر سے جہنم کا لحاف ہوگا۔

سوید بن غفلہ نے حضرت ابوبکر، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت بلال وغیرہ سے روایت کی ہے

۵۲۳۶- حضرت عمرؓ کا حجر اسود سے کلام ہمیں ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عبدالرحمن بن مہدی اور وکیع، سفیان، ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سوید بن غفلہ کی سند سے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے دیکھا تھا۔

۵۲۳۷-ریشم پہننے کی ممانعت ہمیں سلیمان بن احمد نے قاسم بن محمد الدلال، مخول بن ابراہیم، اسرائیل، ابوحصین، شعبی، سوید بن غفلہ، حضرت عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا مگر سوائے دو انگلیوں کی مقدار کے۔[1]

۱۔ سنن النسائی ۲۰۲/۸ ومسند الامام احمد ۱۵/۱، ۲۶، ۳۶، ۴۹، ۵۰ ومجمع الزوائد ۱۴۱/۵ وتاریخ بغداد ۲۰۰/۱۰ وکنز العمال ۴۱۸۰۶

۵۲۲۸-ریشم پہننے کی مقدار جواز ہمیں محمد بن عبداللہ بن سعید، عیدان بن احمد، بندار، معاذ بن ہشام عن ابیہ، قتادہ، شعبی، سوید بن غفلہ کی سند سے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے جابیہ میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے سوائے دو یا تین یا چار انگلی کی مقدار کے۔"[۱]

۵۲۲۹-ایمان کی مضبوط صفت ...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے علی بن حسین بن بیان، عارم ابوالنعمان کے طریق سے اور سلیمان بن احمد نے اپنی سند سے ابواسحق، سوید بن غفلہ، حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا، اے عبداللہ بن مسعود! میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ (ایسا تین مرتبہ ہوا) پھر فرمایا ایمان کی کونسی صفت مضبوط ہے؟ میں نے عرض کیا، اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا اللہ کی رضا کیلئے دوستی، اسی کے لئے محبت اور اسی کے لئے نفرت پھر فرمایا اے عبداللہ! میں نے عرض کیا لبیک (تین مرتبہ کہا) آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کون لوگ افضل ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں افضل وہ ہیں جو دین میں سمجھ حاصل کرنے کے بعد عمل میں سب سے افضل ہوں۔ پھر فرمایا اے عبداللہ! میں نے عرض کیا لبیک (تین مرتبہ) پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ کون شخص بڑا عالم ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں بڑا عالم وہ ہیں جو لوگوں میں اختلاف کے وقت حق کی زیادہ پہچان رکھتا ہو اگر چہ عمل میں کوتاہی کرتا ہو اگر چہ وہ گھسٹ کر چلتا ہو۔

ہم سے پہلے کے لوگ بہتر فرقوں میں بٹ گئے ان میں تین کامیاب ہوتے باقی سب ہلاک گئے جس نے (بے عمل) بادشاہوں سے مقابلہ کرنے اور ان سے اپنے دین اور دین عیسیٰ کے لئے جنگ لڑی چنانچہ انہیں پکڑ پکڑ کر بادشاہوں نے قتل کیا اور انہیں آروں سے کاٹ ڈالا دوسرا وہ گروہ جس کے پاس ان بادشاہوں کے مقابلے کی طاقت نہ تھی اور نہ ان کے سامنے کھڑے ہونے کی طاقت تھی تو انہوں نے اللہ کے دین اور دین عیسیٰ کی طرف بلایا اور شہروں میں پھیل گئے اور رھبانیت اختیار کی۔ (فرمایا) یہ وہ لوگ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور وہ رھبانیت جسے انھوں نے گھڑ لیا تھا ہم نے ان پر صرف اللہ کی رضا کے لئے لازم کردی تھی (الحدید۔ آیت ۲۷)[۲]

اور وہ لوگ جو مجھ پر ایمان لائے، میری تصدیق کی اور میری اتباع کی اور دین کی اس طرح رعایت کی جس طرح اس کی رعایت کرنے کا حق ہے اور جو میری اتباع نہیں کریں گے وہ ھلاک ہوں گے۔

یہ حدیث سوید اور ابواسحق کی سند سے غریب ہے۔

۵۲۳۰-موزوں پر مسح ہمیں فاروق خطابی نے ابومسلم الکشی، مسدد، محمد بن جابر، عمران بن مسلم، سوید بن غفلہ، حضرت بلالؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے موزوں اور چادر پر مسح فرمایا۔

۱۔ سنن النسائی ۸/ ۱۶۳، ومسند الامام أحمد ۱/ ۵۱، ۳/ ۹۲، ۹۶، ۹۹. ومجمع الزوائد ۵/ ۱۴۱. وتاریخ بغداد ۱۰/ ۲۰۰. وکنز العمال ۴۱۹۷

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۲۷۲ ومجمع الزوائد ۷/ ۲۶۰

(۲۶۶) ہمام بن حارث نخعی رحمہ اللہ[1]

انہی بزرگوں میں عابد، زاہد، رات کو جاگنے اور ذکر الٰہی کرنے کی لذت سے آشنا حضرت ہمام بن حارث نخعی بھی ہیں

۵۲۴۱- ہمام کی شب بیداری ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، معاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم کہتے ہیں کہ ہمام صبح کو بال بنائے ہوئے نظر آئے تو کسی نے کہا کہ ان کے کنگھا کئے ہوئے بال بتا رہے ہیں کہ ہمام رات کو لیٹے بھی نہیں ہوئے اور ہمام بڑے عبادت گزار تھے۔

۵۲۴۲- کم سونے اور زیادہ جاگنے کی دعا ہمیں عبداللہ بن محمد نے عبدالرحمن بن حسن، ہارون بن اسحٰق، ابن فضیل، حصین کی سند سے اور احمد بن جعفر نے اپنی سند سے ابراہیم سے نقل کیا کہ

ہمام بن حارث یہ دعا فرماتے، اے اللہ مجھے تھوڑی سی نیند سے چاق وچوبند فرمادے اور مجھے تیری طاعت میں جاگنے (کی دولت) عطا فرما چنانچہ وہ معمولی سا سوتے اور وہ بھی بیٹھے بیٹھے سو لیتے۔ ہمام نے حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ وغیرہ سے روایت کی ہے)۔

۵۲۴۳- جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے..... ہمیں عبداللہ بن محمد نے ابوالعباس جراوی موصلی، اسحٰق بن زریق، ابراہیم بن خالد صنعانی، سفیان ثوری، وبرہ بن عبدالرحمن، ہمام، حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا سنت میں سے ہے"۔[2]

(اس حدیث کو ثوری کے اصحاب میں سے کسی نے بھی مرفوع بیان نہیں کیا سوائے اسحٰق بن زریق، ابراہیم، مغیرہ بن سقلاب کی سند سے۔ اسے شعبہ، مسعر اور مسعودی نے وبرہ سے بیان کیا ہے۔

۵۲۴۴- چغلخور جنت میں نہ جائے گا ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، منصور، ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ ہمام کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ کو ایک شخص کے بارے بتایا گیا کہ یہ امراء کے پاس جا کر باتیں پہنچاتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چغلخور جنت میں نہ جائیگا۔[3]

۵۲۴۵- انا خاتم النبیین لانبی بعدی۔ ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن مدینی، معاذ بن ہشام، قتادہ، ابو معشر، ابراہیم، ہمام، حضرت حذیفہ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد بہت سے کذاب اور دجال ہوں گے جن میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[4]

۵۲۴۶- ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، علی بن مدینی، معاذ بن ہشام کی سند سے بھی اسی طرح کی روایت بیان

۱۔ طبقات ابن سعد ۶/۱۰۹۔ والتاریخ الکبیر ۸/ت ۲۸۴۸۔ والجرح ۹/ت ۴۵۲۔ والجمع ۲/۵۵۳۔ وسیر النبلاء ۴/۲۸۳۔ والکاشف ۳/ت ۶۰۸۶۔ وتاریخ الاسلام ۳/۱۲۱۔ وتہذیب الکمال ۱۵۹۹ (۳۰/۲۹۷)

۲۔ کشف الخفا ۲/۱۰۲۔ وکنز العمال ۲۱۲۳۶

۳۔ صحیح البخاری ۸/۲۱۔ وصحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۴۵۔ وفتح الباری ۱۰/۴۷۲

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳/۱۶۹

کی ہے۔

۵۲۴۷- یہودیوں کی طرز مسلمان بھی اپنائیں گے۔ ہمیں احمد بن محمد بن احمد نے عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحٰق بن راھویہ، یحییٰ بن آدم، ابوبکر عیاش، اعمش، ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ

ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ کے پاس ایک شخص نے یہ آیت پڑھی اور جو لوگ اس کے مطابق فیصلے نہ کریں جو اللہ نے نازل کیا ہے تو ایسے لوگ کافر ہیں (المائدۃ آیت ۴۴) اس شخص نے کہا یہ بنی اسرائیل میں تھا۔

یہ سن کر حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ تمہارے بہترین بھائی بنو اسرائیل ہیں اگر تمہارے لئے میٹھا ہے تو ان کے لئے کڑوا تھا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ان کے ہر طریقے اس طرح اختیار کرو گے، جس طرح شیروں کے برابر ہوتے ہیں۔

(۲۶۷) کردوس بن ہانی[1]

انہی بزرگوں میں کردوس بن ہانی ہیں ایک قول کے مطابق ان کے والد کا نام عیاش ثعلبی ہے ایک قول ابن عمرو کا ہے کہ یہ قصہ گو مشہور تھے اور تابعین کے سامنے قصے سنایا کرتے تھے۔

۵۲۴۸- جو اللہ سے ذرا وہ جنت میں جائے گا۔ ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، ابو معمر الاشج، عبداللہ بن ادریس کی سند سے بیان کیا کہ میں نے اپنے چچا کی زبانی کردوس کا یہ فرمان سنا کہ (یہ حجاج کا زمانہ تھا) جنت عمل کے بغیر نہیں ملے گی۔ رغبت میں خوف خدا بھی شامل کرلو اور نیک اعمال پر مداومت کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے درست دلوں اور سچے اعمال کے ساتھ ڈرو۔ وہ بہت کثرت سے یہ فرماتے تھے۔ جو ڈرا وہ داخل ہوگا، جو ڈرا وہ داخل ہوگا۔

۵۲۴۹- اللہ تعالیٰ مصیبت میں مبتلا کیوں کرتا ہے؟ ہمیں ابوالقاسم حبیب بن حسن نے یوسف القاضی کی سند سے اور محمد بن بدر نے اپنی سند سے منصور، شقیق، کردوس بن ہانی سے نقل کیا کہ

میں نے انجیل پڑھتے ہوئے دیکھا، اللہ تعالیٰ بندے کو اس کی ناپسندیدہ بات (رنج و مصیبت) میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اس لئے لاتا ہے تاکہ دیکھے کہ بندہ اللہ کے سامنے کس طرح گڑ گڑاتا ہے۔

۵۲۵۰- عمرو بن احمد بن عمر قاضی، علی بن عباس بجلی، فضل بن محمد جستانی، ابو بکر، شعبہ، عمرو، ابو وائل، کردوس، سفیان، کردوس بن عمرو کی سند سے مروی ہے کردوس فرماتے ہیں اللہ عزوجل کے نازل کردہ قرسودات میں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کو آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں تاکہ اس کی دعا سنیں۔

کردوس نے اس کو ابن مسعودؓ اور حذیفہؓ سے مسند اروایت کیا ہے۔

۵۲۵۱- اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر و اہمیت والی بات ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوکریب، یحییٰ بن آدم،

---

[1]- طبقات ابن سعد ۶/۲۰۹ والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۰۳۵ والجرح ۷/۹۹۱ والکاشف ۳/ت ۴۷۱۵ وتاریخ الاسلام ۱۹۹/۳ وتھذیب التھذیب ۳۲۱/۸ والتقریب ۱۳۳/۲ والخلاصۃ ۲/ت ۵۹۹۳ وتھذیب الکمال ۴۹۱۸(۱۹۹/۲۴)

یزید بن عبدالعزیز، اشعث بن سوار، کردوس، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ
قریشی سرداروں کی ایک جماعت آپ ﷺ کے پاس سے گزری تو آپ ﷺ کے ہمراہ کچھ مسلمان تھے جن میں حضرت صہیب اور خباب بھی تھے۔ تو ان سرداروں نے کہا اے محمد کیا یہ وہ لوگ ہیں کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہوتے ہوئے احسان کیا ہے۔ اگر تم ان کو دور کردو تو ہم تمھاری اتباع کریں گے۔ اس پر آیت نازل ہوئی ان لوگوں کو دور مت کرنا جو اپنے رب کو صبح شام پکارتے ہیں الی قولہ کیا اللہ تعالیٰ شکر گزاروں سے واقف نہیں۔ (الانعام آیت: ۵۲-۵۳)

۵۳۵۲- ہمیں ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن قدامہ، محمد بن علی، نضر بن شمیل، محمد بن المهزار کی سند سے بیان کیا کہ
کردوس کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت حذیفہ نے مدائن میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو! اپنے لڑکوں (غلاموں) کی کمائی کی دیکھ بھال کرتے رہو اگر وہ حلال کی ہو تو اسے کھاؤ اگر حرام کی ہو تو چھوڑ دو کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جو گوشت حرام سے پیدا ہوا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔[1]

(۲۶۸) زر بن حبیش[2]

انہی بزرگوں میں سفر کرنے والے مجلس میں ذکر کرنے والے زر بن حبیش ہیں جنھوں نے سفر علم کے لئے اور جہاد غنیمت حاصل کرنے کے لئے اور مشقتیں کمال حاصل کرنے کے لئے برداشت کیں چنانچہ ملال سے محفوظ رہے اور وصال میں ہمیشہ ثابت قدم رہے۔
کہا جاتا ہے کہ تصوف مشقتیں برداشت کرنے ملال سے نکلنے اور وصال سے لطف اندوز ہونے کا نام ہے۔

۵۳۵۳- زر بن حبیش کی مدینہ روانگی ہمیں ابوبکر بن مالک نے حارث بن ابی اسامہ، ابونضر ہاشم بن قاسم شیبان بن معاویہ، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ
زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں اہل کوفہ کے ایک وفد کے ساتھ نکلا اللہ کی قسم مجھے صرف رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کی زیارت وملاقات نے اس وفد کے ساتھ جانے پر آمادہ کیا تھا چنانچہ جب میں مدینہ پہنچا تو حضرت ابی ابن کعب اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کی مصاحبت اختیار کرلی۔

۵۳۵۴- زر کی حضرت صفوان بن عسالؓ سے ملاقات ہمیں سلیمان بن احمد نے عثمان بن عمر الضبی، عبداللہ بن رجاء، ہمدانی، ہمام کی سند سے بیان کیا کہ
زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں (مدینہ) گیا اور ان کے ساتھ جانے پر مجھ کو صرف اصحاب رسول اللہ ﷺ کی زیارت نے آمادہ کیا۔ چنانچہ میں حضرت صفوان بن عسال سے ملا تو میں نے ان سے عرض کیا کہ کیا آپ کی ملاقات رسول اللہ ﷺ سے ہوئی؟ انھوں نے فرمایا جی ہاں ہوئی اور میں نے ان کے ہمراہ غزوات میں حصہ بھی لیا تھا۔

1۔ المستدرک ۴/۱۲۷ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۶۹ وأمالی الشجری ۲/۲۲۹ والعلل المتناهیة ۲/۷۷۴ وإتحاف السادة المتقین ۹/۶ ومجمع الزوائد ۵/۲۹۳ والاحادیث الصحیحة ۳/۱۹ ونصب الرایة ۲/۵۴۵

2۔ طبقات ابن سعد ۶/۱۰۴ والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۴۵۵ والجرح ۳/ت ۲۹۱۱ والاستیعاب ۲/۵۶۳ والجمع ۱/۱۵۶ وأسد الغابة ۲/۳۰۰ وسیر النبلاء ۴/۱۶۶ والاصابة ۱/۵۵۵ وتهذیب الکمال ۹/۲۸(۳۳۵)

۵۵۲۵۔ زر کی حضرت ابی ابن کعبؓ سے ملاقات ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن احمد بن حنبل، احمد بن محمد، محمد ابن ایوب، ابوبکر بن عیاش، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا اور مسجد نبوی میں داخل ہوا تو میں نے حضرت ابی ابن کعبؓ کو دیکھا تو میں ان کے پاس گیا اور میں نے عرض کیا۔ اے ابوالمنذر، اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے۔ میرے لئے اپنے پروں کو جھکا دیجئے۔ وہ مزاجاً کچھ سخت تھے پھر میں نے ان سے شب قدر کے بارے میں پوچھا انھوں نے فرمایا ستائیسویں رات کو ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا اے ابوالمنذر اللہ آپ پر رحمت کرے یہ بات آپ کو کہاں سے معلوم ہوئی؟ تو انھوں نے فرمایا کہ ان نشانیوں کے ذریعے جو ہمیں نبی کریم ﷺ نے بتائیں۔

۵۵۲۶۔ شب قدر کی نشانیاں ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عباس بن ولید، نرسی، حماد بن شعیب، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں چلا حتی کہ حضرت عثمان بن عفانؓ کے پاس پہنچا۔ اور میرا ارادہ مہاجرہ وانصار صحابۂ کرام سے ملاقات کا تھا (عاصم کہتے ہیں کہ زر نے مجھے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابی ابن کعب اور عبدالرحمن بن عوف کی مصاحبت اختیار کرلی تھی اور بتایا کہ حضرت ابیؓ کا مزاج سخت تھا تو میں نے ان سے کہا کہ اپنے پروں کو میرے لئے جھکا دیجئے۔ اللہ آپ پر رحمت کرے میں آپ سے کچھ حاصل کرنا چاہتا ہوں تو انھوں نے فرمایا تم یہ چاہتے ہو کہ تم قرآن کی کوئی آیت بھی ایسی نہ چھوڑو جس کے بارے میں تم مجھ سے نہ پوچھ چکے ہوں چنانچہ میرے سچے ساتھی تھے۔

میں نے ان سے عرض کیا۔ اے ابوالمنذر مجھے شب قدر کے بارے میں بتائیے؟ اس لئے کہ حضرت ابن مسعود یہ فرماتے ہیں کہ جو شخص پورے سال قیام کرے گا وہ شب قدر کو پالے گا۔ تو حضرت ابیؓ نے فرمایا واللہ انھیں بھی معلوم ہے کہ شب قدر رمضان میں ہوتی ہے لیکن میرے خیال میں چاہتے کہ لوگ سست ہو جائیں قسم اس اللہ تعالیٰ کی جس نے قرآن کریم حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا شب قدر رمضان ہی میں ہے اور ستائیسویں رات ہی ہے۔ میں نے عرض کیا اے ابوالمنذر یہ یقین آپ کو کس طرح معلوم ہوئی؟ فرمایا کہ نشانیوں کے ذریعے جو جناب نبی کریم ﷺ نے ہمیں بتائیں ہم نے انھیں شمار کیا اور یاد رکھا واللہ ان میں سے کوئی نشانی کم نہیں ہوئی۔

میں نے عرض کیا وہ نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ اس صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی حتی کہ وہ بلند ہو جائے۔

راوی عاصم اس رات سحری نہیں کرتے تھے اور فجر پڑھ کر سورج کو دیکھتے جب وہ طلوع ہوتا تو اس کی شعاع نہیں ہوتی تھیں حتی کہ وہ روشن ہو کر بلند ہو جاتا

۵۵۲۷۔ شب قدر کی تعیین پر یقین حضرت عبداللہ بن جعفر نے یوسف بن حبیب، ابوداؤد، جابر بن یزید، رفاعہ، یزید بن ابی سلیمان کی سند سے بیان کیا کہ

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ اگر مجھے حاکم کا خوف نہ ہوتا تو میں اپنے کانوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر اعلان سے پکارتا لوگو سنو! شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کے آخری سات دنوں میں ہے اس سے پہلے بھی تین دن ہیں اور اس کے بعد بھی تین دن

ہیں۔ یہ بات مجھے اس نے بتائی جو مجھے جھوٹ نہیں بول سکتی اور اسے اس نے بتائی جس نے اسے جھوٹ نہیں بتایا۔ ابو ہلال کہتے ہیں ان کی مراد حضرت ابی ابن کعب کی نبی کریم ﷺ سے روایت ہے۔

۵۲۵۸- طالب علم کے لیے فرشتوں کا پر بچھانا ہمیں ابو بکر بن محمد بن جعفر بن ہیثم نے جعفر بن صائغ، محمد بن سابق، مالک بن مغول کی سند سے بیان کیا کہ زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں حضرت صفوان بن عسال کے پاس گیا تو انھوں نے پوچھا کیسے آئے؟ میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے علم حاصل کرنے آیا ہوں۔ انھوں نے فرمایا کہ جو شخص علم حاصل کرنے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے لئے اس کے عمل سے خوش ہوکر اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔

۵۲۵۹- ہمیں ابو بکر عبداللہ بن یحیٰی طلحی نے حسین بن جعفر قتات، منجاب بن حارث، ابوالاحوص، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ زر بن حبیش کہتے ہیں کہ مسح علی الخفین کا مسئلہ میرے دل میں کھٹکتا تھا۔ میں حضرت صفوان بن عسال کے پاس گیا۔ انھوں نے پوچھا۔ زید کیسے آئے؟ علم حاصل کرنے؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں فرمایا جو شخص علم حاصل کرتا ہے فرشتے اس کے پاس عمل سے راضی ہوکر اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔

۵۲۶۰- اسماعیل کا زر بن حبیش کو دیکھنا ہمیں احمد بن محمد بن عبدالوہاب نے محمد بن اسحٰق ثقفی، ابوکریب، محمد (ابن عبید) کی سند سے بیان کیا کہ اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے زر کو دیکھا وہ ایک سو بیس سال کے ہوگئے تھے اور بڑھاپے کی وجہ سے ان کے جبڑے کپکپانے لگے تھے۔

۵۲۶۱- زر سے اچھا قاری کوئی نہ تھا ہمیں احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحٰق، ابوکریب، حسین بن علی، حزم بن نعمان[1] کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔ عاصم کہتے ہیں کہ میں نے زر بن حبیش سے اچھا قاری کوئی نہیں دیکھا۔

۵۲۶۲- زر جیسا انسان کوئی نہ تھا ہمیں احمد بن محمد بن عبدالوہاب نے مندرجہ بالا سند سے بیان کیا کہ عاصم کہتے ہیں کہ میں نے زر بن حبیش جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔

۵۲۶۳- زر عربی کے بڑے عالم تھے ہمیں محمد بن اسحٰق نے حاتم بن لیث جوہری، عبدالرحمٰن بن صالح، ابوبکر بن عیاش کی سند سے بیان کیا کہ زر بن حبیش عربی کے سب سے بڑے عالم تھے۔ حضرت ابن مسعود عربی کے بارے میں ان سے پوچھتے تھے۔

۵۲۶۴- شب قدر میں مسلسل عبادت کرنا ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے ابوالعباس سراج، محمد بن حسان، سلیمان بن حرب، حماد بن زید کی سند سے بیان کیا کہ

عاصم کہتے ہیں کہ میں ایسے بہت سے لوگوں سے ملا جو اس رات کو انتہ بنائے رکھتے تھے (شب قدر میں مسلسل عبادت کرتے تھے) زر بن حبیش بھی ہیں۔

۵۲۶۵- خلیفہ عبدالملک کو زر کا خط ہمیں سلیمان بن احمد بن عبدالوہاب بن نجدہ، علی بن عیاش، زکریا بن حکیم حنفی، شعبی کی سند سے بیان کیا کہ زر بن حبیش نے عبدالملک بن مروان کو نصیحت آموز خط لکھا۔ اس خط کے آخر میں لکھا تھا کہ اے امیر المؤمنین آپ کی ظاہری صحت آپ کو لمبی عمر کی طمع میں مبتلا نہ کرے

آپ اپنے آپ کو اچھی طرح جانتے ہیں اور اولین کا یہ قول یاد رکھیے۔

اذا الرجال ولدت اولادھا وبليت من كبر اجسادھا
وجعلت اسقامها تعتادھا تلك زروع قد دنا حصادھا

(ترجمہ) جب لوگ اپنی اولاد جن چکیں اور بڑھاپے سے ان کے جسم بوسیدہ ہو جائیں اور بیماریاں عادت بن جائیں تو یہ وہ کھیتیاں ہیں جن کی فصل ہم کاٹ چکے۔

عبدالملک نے یہ خط پڑھا تو رونے لگا حتی کہ اس کے کپڑے کا کنارہ بھیگ گیا۔ پھر اس نے کہا زر نے سچ کہا اگر یہ ان باتوں کے بغیر خط لکھتے تو ہمارے لئے سہولت ہوتی۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ زر بن حبیش نے خلفاء راشدین کو پایا ہے اور حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علیؓ سے حدیث سنی اور علماء صحابہ سے بھی علم حاصل کیا جن میں حضرت ابی بن کعب، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت حذیفہؓ وغیرہ شامل ہیں۔

روایت حدیث

۵۲۶۶- (غیر محرم) مرد عورت تنہائی میں نہ بیٹھیں ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن عیسی بن شیبہ بغدادی (نے مصر میں) سعید بن یحیی اموی، ابوبکر بن عیاش، زر بن حبیش، حضرت عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے کیونکہ ان کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ جو جنت کو چاہتا ہے وہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہے کیونکہ شیطان اکیلے کے ساتھ ہوتا ہے اور دو سے دور ہوتا ہے اور جس شخص کو گناہ برا لگے اور نیکی خوش کرے تو وہ مومن ہے۔[1]

۵۲۶۷- حضرت علیؓ سے نفرت صرف منافق کرے گا ہمیں ابوبکر بن خلاد نے محمد بن یونس بن موسی سلمی، عبداللہ بن داؤد خریبی، اعمش، عدی بن ثابت، زر بن حبیش کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ قسم اس ذات کی جس نے بیج کو پھاڑا ہوا کوخوش گوار بنایا اور عظمت کی چادر اوڑھی نبی امی ﷺ نے مجھ سے یہ بات بار بار ارشاد فرمائی کہ تجھ سے صرف مومن محبت کرے گا اور تجھ سے صرف منافق نفرت کرے گا۔

۵۲۶۸- مذکورہ روایت کی دیگر اسناد ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ، عبداللہ، ایک جم غفیر سے، اعمش کی سند سے اور شعبہ بن حجاج نے عدی بن ثابت سے یہی روایت بیان کی ہے۔

۵۲۶۹- ایک اور سند سے یہی روایت ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے احمد بن ھارون بن روح، یحیی بن عبداللہ قزوینی، حسان بن حسان، شعبہ، عدی بن ثابت، زر بن حبیش کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ بات واضح فرمائی کہ تجھ سے صرف مومن سے محبت کرے گا اور صرف منافق

---

[1] مسند الامام احمد ۱/۲۶، ۲۲۲ وسنن الترمذی ۲۱۶۵، ۱۱۷۱/۴ والسنن الکبری للبیہقی ۹۱/۷، والمستدرک ۱۱۴/۱ والترغیب والترھیب ۳۸/۳ ومشکاۃ المصابیح ۳۱۱۸، واتحاف السادۃ المتقین ۲۲۹/۷، ومجمع الزوائد ۲۲۵/۵ والدر المنثور ۶۲/۲

ہی نفرت کرے گا۔
حدیث کثیر النواء اور سالم بن ابی حفصہ نے بھی عدی سے روایت کی ہے

۵۲۷۰- **حضرت فاطمہ سے سب محبت کریں گے علی سے صرف مؤمن** ہمیں محمد بن مظفر نے احمد بن حسن بن عبد الجبار، عبد الرحمن بن صالح، علی بن عباس، سالم بن ابی حفصہ، کثیر النواء، عدی بن ثابت، زر بن حبیش، حضرت علی بن ابی طالب کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری بیٹی فاطمہ کی محبت میں نیک اور فاجر شریک ہیں اور میں (علی) اپنے لئے لکھتا ہوں یا فرمایا آنحضرت ﷺ نے میرے لئے وعدہ فرمایا کہ تجھ سے صرف مؤمن محبت کرے گا اور صرف منافق تجھ سے نفرت کرے گا۔

یہ حدیث عدی کے علاوہ حکم بن عتیبہ، جابر بن یزید سمیت بیسوں حضرات نے حضرت علی سے روایت کی ہے۔

۵۲۷۱- **میرا حواری زبیر ہے (الحدیث)۔** ہمیں عبد اللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شیبان کی سند سے اور ابوبکر طلحی نے اپنی سند سے عاصم بن ابی النجود، زر بن حبیش کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت زبیرؓ کے قاتل نے حضرت علی سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو حضرت علی نے فرمایا ابن صفیہ کا قاتل ضرور جہنم میں جائیگا، میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ہر نبی کے کچھ حواری ہوتے ہیں اور میرا حواری زبیر ہے۔[۱]

۵۲۷۲- **فتنہ کی آنکھ پھوٹ گئی۔** ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، محمد بن عبید المحاربی، ابو مالک، عمرو بن ہاشم، ابن ابی خالد، عمرو ابن قیس، منہال بن عمرو، زر بن حبیش کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے فتنے کی آنکھ پھوڑ دی ہے۔ اگر میں نہ ہوتا تو اہل نہر اور اہل جمل قتل نہ ہوتے، اور اگر مجھے تمہارے بے عمل ہو جانے کا خدشہ نہ ہوتا تو میں وہ بات بتا دیتا جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کی زبان سے فیصلہ صادر فرمایا ہے۔

منہال کی سند سے یہ حدیث ضعیف ہے، ہم نے صرف اسے اسی سند سے لکھا ہے۔

۵۲۷۳- **گھوڑوں اور غلاموں پر زکوٰۃ کا مسئلہ۔۔۔** ہمیں ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن علی بن مخلد نے محمد بن یونس، مندل بن علی، الشیبانی، زر بن حبیش، حضرت علیؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا گھوڑوں اور غلام کی زکوٰۃ تمہیں معاف کر دی گئی ہے ان کے علاوہ جو تمہارے اموال ہیں ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔[۲]

زر اور الشیبانی کی سند سے یہ حدیث غریب ہے الشیبانی کا نام سلیمان بن فیروز ہے۔

۵۲۷۴- **شب قدر کی نشانی** ہمیں محمد بن احمد بن علی نے حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، شعبہ، عاصم، زر بن حبیش، حضرت

۱۔ صحیح البخاری ۳۳/۴، ۲۷/۵،۲۰ ، ۱۴۴ ومسند الترمذی ۳۷۴۴ ومسند الامام أحمد ۳۱۴/۳ والمستدرک ۳۶۲/۳ ودلائل النبوۃ للبیہقی ۲۳۱/۳ والسنن الکبری للبیہقی ۹، ۲۹۹/۹،۰۱۹

۲۔ سنن أبی داؤد ۱۵۷۴ ومسند الامام أحمد ۹۲/۱ وصحیح ابن خزیمۃ ۲۲۸۴ والمعجم الصغیر للطبرانی ۲۳۲/۱، ۱۳۰/۲ والتلخیص الحبیر ۱۶۹/۲ ومجمع الزوائد ۶۹/۳ وتاریخ بغداد ۲۰۱/۴

ابی ابن کعب کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت ابی فرماتے ہیں کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے اس نشانی کے ذریعے جو نبی کریم ﷺ نے ہمیں بتائی کہ سورج اس صبح بالکل صاف طلوع ہوتا ہے اس کی شعاعیں نہیں ہوتی۔

یہ حدیث شعبہ کی سند سے غریب ہے، اور دیگر رواۃ نے بھی اسے بیان کیا ہے۔

۵۲۷۵- اللہ کے نزدیک اصل دین صرف اسلام ہے ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب ابوداؤد، شعبہ، عاصم، زر بن حبیش، حضرت ابی ابن کعب کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن سناؤں چنانچہ آپ ﷺ انہیں "لم یکن الذین کفروا" سنائی اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین حنیفیت ہے شرک یہودیت یا نصرانیت نہیں اور جو اچھا عمل کرے اس کا انکار مت کرو اور پھر فرمایا کہ اگر ابن آدم کے لئے سونے کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری کی تلاش کرے گا اگر دوسری بھی دے دی جائے تو تیسری مانگے گا ابن آدم کا پیٹ صرف مٹی بھر سکتی ہے۔ اور جو شخص اللہ سے توبہ کرے گا اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔[1]

۵۲۷۶- عام اہل کتاب اور عشاء پڑھنے والے برابر نہیں.. ہمیں قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم نے محمد بن عبداللہ بن حسن، شیبان بن فروخ، عکرمہ بن ابراہیم، عاصم بن بہدلہ، زر بن حبیش، عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز مؤخر کر دی پھر آپ مسجد میں تشریف لائے لوگ انتظار کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا اس وقت عبادت کرنے والی ملت اہل ادیان میں سے نہیں صرف تم ہو راوی کہتے ہیں کہ یہ آیت نازل ہوئی اہل کتاب اور وہ امت جو نمازیں کھڑی رات کے وقت تلاوت کرتی ہے برابر نہیں۔ (آل عمران آیت: ۱۱۳)[2]

۵۲۷۷- عشاء کی نماز مسلمانوں کی خصوصیت ہے۔ ہمیں سلیمان بن احمد نے ابوحبیب یحییٰ بن نافع مصری، سعید بن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن زحر، اعمش، زر بن حبیش، عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ رات کو اپنے گھر والوں (بیٹی یا بیویوں) کسی کے پاس رک گئے عشاء کے لئے نہیں آئے لوگ انتظار کرتے رہے پھر جب آئے تو بعض لوگ نماز میں مصروف تھے بعض لیٹے ہوئے تھے آپ ﷺ نے بشارت سنائی کہ یہ نماز اہل کتاب میں سے کوئی نہیں پڑھتا چنانچہ مندرجہ بالا آیت نازل ہوئی آل عمران: آیت ۱۱۳)[3]

۵۲۷۸- قرآن خود نکل جاتا ہے ہمیں عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ، مالک بن اسماعیل نہدی کی سند سے، اور سلیمان بن احمد اور محمد بن احمد بن حسن نے اپنی سند سے زر بن حبیش، حضرت عبداللہ بن مسعود سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن کی حفاظت کرو کیونکہ یہ تیزی سے نکل جانے والا ہے اور انسانوں کے سینوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے کہ اونٹ رسی چھڑا کر اپنے وطن کے لئے جاتا ہے اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا

۱۔ صحیح البخاری ۲۵/۵، ۲۱۷/۶ وصحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۲۲۵، ۲۲۶ وفتح الباری ۲۲۵/۸.

۲۔ مسند الامام احمد ۳۹۶/۱ وصحیح ابن حبان ۲۷۳ ومجمع الزوائد ۳۱۲/۱. والدر المنثور ۴۵/۲.

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۲/۱۰ ومجمع الزوائد ۳۱۲/۱ والدر المنثور ۴۵/۲

بلسہ خود نکل گیا۔

۵۲۷۹-انصار کا ابوبکر سے آگے کسی اور کے آنے کو ناپسند کرنا ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، معاویہ ابن عمرو، زائدہ کی سند سے اور ہمیں میرے والد نے اپنی سند سے زر بن حبیش، حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو انصار نے کہا کہ ایک امیر ہم (انصار) میں سے ہو اور ایک امیر تم مہاجرین میں سے ہو، چنانچہ حضرت عمر نے فرمایا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ابوبکر کو حکم کرو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اس پر خوش ہو کہ وہ ابوبکر سے آگے بڑھ جائے؟ تو انصار نے کہا ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم ابوبکر سے آگے بڑھیں''۔[1]

۵۲۸۰-حضرت فاطمہ کی اولاد پر آگ حرام ہے۔ ...ہمیں محمد بن ابراہیم القاضی نے محمد بن الفضل قسطانی، ابوکریب، ابوبکر طلحی، جعفر بن محمد ابن عمران، هارون بن حاتم محمد بن العلا، وطلی بن ثنی معاویہ بن ہشام، عمرو بن غیاث، عاصم، زر بن حبیش، حضرت عبداللہ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ نے اپنی عفت کی حفاظت کی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی ذریت پر آگ کو حرام قرار دیدیا۔[2]

۵۲۸۱-لوگوں کے اموال سے مایوس ہو جانا مالداری ہے۔ ہمیں ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ بن سلیمان حضرمی، ابراہیم بن زیاد العجلی، ابوبکر بن عیاش، زر بن حبیش، حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا گیا کہ مالداری کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا دوسرے لوگوں کے ہاتھ میں جو مال و دولت ہے اس سے مایوس ہو جانا۔[3]

۵۲۸۲-جو دھوکہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ ... ہمیں ابواحمد جرجانی نے فضل بن حباب جمحی، عثمان بن ہیثم مؤذن، ہیثم، عاصم زر، عبداللہ بن مسعود کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہم سے دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں، مکاری اور دھوکہ جہنم میں ہوں گے۔ یہ حدیث عاصم کی سند سے غریب ہے۔ عثمان سے روایت کرنے میں منفرد ہیں فضل بن حباب کے علاوہ اور کسی سے ہم نے یہ حدیث نہیں لکھی)۔[4]

۵۲۸۳-چالیس احادیث یاد کرنے کی فضیلت۔ ہمیں احمد بن محمد بن ابراہیم الناقل نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن جعفر

۱۔ صحیح البخاری ۲۰۶:۲ وصحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب ۳۳ ومسند الامام أحمد ۲۰۱:۳ وفتح الباری ۹:۷۔

۲۔ المستدرک ۱۵۲:۳ ومجمع الزوائد ۲۰۲:۹ وتاریخ اصبهان ۳۴۴:۱ وتاریخ ابن عساکر ۴۳:۴ وتاریخ بغداد ۵۴:۳ الموضوعات لابن الجوزی ۴۲۲:۱ ومیزان الاعتدال ۹۱۸۳ و۹۴۰۵ واللآلئ المصنوعة ۲۰۸:۱ والمطالب العالیة ۳۹۸۷ والاحادیث الصحیحة ۲۰۱:۲ والاحادیث الضعیفة ۲۵۲۴

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۶۴ ومسند الامام أحمد ۳۹۱۳ وسنن الدارمی ۲۴۸:۲ والمستدرک ۹:۲ وسنن الترمذی ۱۳۱۵ والسنن الکبری للبیهقی ۳۲۰:۵ وصحیح ابن حبان ۱۱۰۷ والمصنف لابن أبی شیبة ۲۹۰:۶ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰۲۳۴ والصغیر ۲۶۱:۱ وکشف الخفاء ۳۱۱:۲

حزامی کرخی، وثیم بن محمد قیروانی، ابوبکر بن عیاش، عاصم، زر بن حبیش، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے میری امت کے لئے چالیس باتیں (احادیث) یاد کیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے نفع پہنچائے تو اس شخص کو کہا جائیگا کہ جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہے داخل ہو جا۔[1]

یہ حدیث بھی غریب ہے ہم نے اس اسناد کے سوا نہیں لکھا

۵۲۸۴- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا احرام باندھنا... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر، موسیٰ بن ھارون، سعید بن یحییٰ عن ابیہ، یزید بن سنان، زید بن ابی انیسہ، عاصم، زر، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا گویا کہ میں حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو اس وادی میں احرام باندھے ہوئے قطوانیتین کے درمیان دیکھ رہا ہوں۔[2]

۵۲۸۵- نمازوں کے اوقات میں منادی کی پکار... ہمیں سلیمان بن احمد نے حسن بن علی، محمد بن خلیل خشنی، ایوب بن حسان الجرشی ہشام بن غاز، ابان العطار، عاصم، زر بن حبیش، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

ہر نماز کے وقت ایک پکارنے والا بھیجا جاتا ہے جو پکارتا ہے اے بنی آدم! اٹھو اور جو تم نے اپنے لئے آگ بھڑکائی ہے اسے بجھالو، چنانچہ لوگ اٹھ کر پاک ہوتے ہیں تو ان کے گناہ ان کی آنکھوں سے گر جاتے ہیں اور جب وہ نماز پڑھتے ہیں تو ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ عصر کی نماز میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے مغرب میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور عشاء میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ جب وہ عشاء پڑھ کر سو جاتے ہیں تو ان کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ چنانچہ خیر میں داخل ہونے والے بھی ہوتے ہیں اور شر میں داخل ہونے والے بھی ہوتے ہیں۔[3]

اسی طرح ہشام بن غاز عن ابان اور عتبہ عن ربیع بن خطیان عن عاصم کی اسناد سے بھی روایات ہیں۔

۵۲۸۶- ایک اور سند سے... ہمیں سلیمان بن احمد نے حسن بن جریر صوری، سلیمان بن عبدالرحمٰن، دمشقی، عبدربہ بن میمون النحاس، ربیع بن خطیان، عاصم نے زر عن عبداللہ کی سند سے بھی یہی نقل کیا ہے۔

۵۲۸۷- حضرت فاطمہ حضرات حسنین جنت کے سردار ہیں... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے محمد بن غالب بن حرب، حسن بن عطیہ البزار، اسرائیل بن یونس، میسرہ بن حبیب، منہال بن عمرو، زر بن حبیش کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت حذیفہ بن یمان کہتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے کب کے ملے ہو؟ میں نے کہا فلاں دن ملا تھا، انھوں نے مجھے بہت سست کہا تو میں نے انھیں کہا اچھا چھوڑ و میں مغرب کی نماز آنحضرت ﷺ کے پاس پڑھوں گا اور ان سے اپنے اور آپ کے لئے مغفرت کی دعا کی درخواست کروں گا۔ چنانچہ میں آیا تو آپ ﷺ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے اور پھر نماز کے بعد آپ ﷺ کو کسی سے بات کرتے سنا تو میں پیچھے ہو گیا اور پھر قریب آیا نبی کریم ﷺ نے میری آہٹ سن لی تو پوچھا کون ہے؟ میں نے

---

[1] العلل المتناھیۃ ۱/۱۱۲۔ والدر المنثور ۵/۳۲۳

[2] صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۷۴۔ والمستدرک ۲/۳۲۳۔ السنن الکبری للبیھقی ۵/۴۲۔ والترغیب والترھیب ۲/۱۸۴

[3] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۷۴۔ والترغیب والترھیب ۱/۲۳۵۔ والدر المنثور ۳/۳۵۵۔ وکنز العمال ۱۹۰۴۴۔

عرض کیا حذیفہ، پوچھا کہ کیسے آئے حذیفہ؟ میں نے مدعا عرض کر دیا چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تمھاری اور تمھاری والدہ کی مغفرت کرے اے حذیفہ، کیا تم نے دیکھا تھا کہ کوئی شخص مجھ سے بات کر رہا تھا؟ میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں؟ فرمایا یہ فرشتہ ہے آج سے پہلے زمین پر نہیں آیا تھا۔ اس نے مجھ سے سلام کرنے کی اجازت لی اور پھر مجھے بشارت دی کہ حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

۵۲۸۸-**شہرت کے کپڑے پہننے پر وعید**: ہمیں ابراہیم بن احمد نے محمد بن عبداللہ حضرمی، روح بن عبدالمؤمن، وکیع بن محرز، عثمان بن جہم، زر بن حبیش، حضرت ابوذر کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شہرت کے کپڑے پہنے گا اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کریں گے حتیٰ کہ وہ اسے اتار دے۔[1]

۵۲۸۹-**مغرب کے وقت توبہ کا دروازہ کھل جاتا ہے**...... ہمیں ابوعلی بن احمد حسن نے بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمن المقری، سعید بن ابی ایوب، عبدالرحمن بن مرزوق، زر بن حبیش، حضرت صفوان بن عسال رمادی کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مغرب کے وقت سے توبہ کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ جس کی مسافت ستر سال کی ہے یہ دروازہ سورج طلوع ہونے تک بند نہیں ہوتا۔[2]

(عبدالرحمن بن مرزوق سے یہ روایت لینے میں سعید متفرد ہیں۔ اور یہ حدیث امام احمد بن حنبل، اسحق بن راھویہ، ابوبکر بن ابی شیبہ نے عبدالرحمن مقری بن سعید کی سند سے روایت کی ہے)

۵۲۹۰- ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، خلیل بن زکریا، ہشام دستوائی، عاصم بن بھدلہ، زر بن حبیش، حضرت صفوان بن عسال کی سند سے بیان کیا کہ

ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے کہ ایک شخص آیا تو آپ ﷺ کی نظر اس پر پڑی آپ ﷺ نے فرمایا ''خاندان کا برا بھائی اور برا آدمی ہے'' پھر جب وہ قریب ہوا تو آپ ﷺ بھی قریب ہو گئے جب وہ اٹھ کر چلا گیا تو آپ ﷺ سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے جب اسے دیکھا تو یہ ارشاد فرمایا؟ اور جب وہ بیٹھا تو آپ نے اسے قریب بٹھایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ منافق ہے میں اسے اس منافقت سے پھیر رہا تھا پھر مجھے خوف ہوا کہ یہ کسی دوسرے کو خراب نہ کرے''[3]

یہ حدیث عاصم کی سند سے ضعیف ہے اور ہشام سے خلیل بن زکریا متفرد ہیں)

---

[1] مسند الامام أحمد ۵/۹۲ وسنن ابن ماجة ۳۶۰۸ والترغیب والترھیب ۳/۱۱۹ واتحاف السادة المتقین ۳/۲۵۳۔

[2] ۲۵۲/۹ وکشف الخفا ۲/۳۸۰ وکنز العمال ۱۱۷۰۶

[3] التاریخ الکبیر ۳/۳۰۵ وکنز العمال ۱۰۱۹۷

[4] صحیح بخاری ۸/۱۵، ۲۰، ۳۸، وفتح الباری ۱۰/۴۵۳، ۵۲۸

ابوعبدالرحمٰن السلمی[۱]

نام ونسب

ابوعبدالرحمٰن کنیت، السلمی نسبت اور عبداللہ بن حبیب نام تھا، چنانچہ پورا نام اس طرح ہوگا ابوعبدالرحمٰن السلمی عبداللہ بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ۔

نہایت عبادت گزار، روزہ دار، بہترین قاری اور استاذ تھے، اکثر وبیشتر وقت عبادت میں گزرتا تھا۔

۵۲۹۱-رحمت کی امید ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، جوہری، عارم بن الفضل اور حماد بن زید کی سند سے بیان کیا کہ عطاء بن السائب نے فرمایا کہ جب ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن حبیب کی موت کا وقت قریب آیا تو ہم ان سے ملاقات کے لئے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے اپنے رب سے مغفرت کی بہت امید ہے جس کے لئے اسی (۸۰) رمضانوں سے روزے رکھتا آ رہا ہوں۔

۵۲۹۲-مستقل مزاجی ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن حنبل، امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن آدم کی سند سے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن حمید نے فرمایا میں نے ابواسحق السبیعی کو یہ کہتے سنا کہ ابوعبدالرحمٰن السلمی نے چالیس سال تک مسجد میں قرآن کریم پڑھایا

۵۲۹۳-شب بیداری ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابویحییٰ الحمانی اور اعمش کی سند سے بیان کیا کہ شمر نے کہا کہ ایک مرتبہ ابوعبدالرحمٰن السلمی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور پوچھا کہ نوافل کتنے پڑھتے ہو؟

میں نے جو بتانا تھا بتا دیا۔ تو حضرت عبدالرحمٰن السلمی نے فرمایا کہ میں بھی تمہاری طرح ہوں، عشاء کی نماز کے بعد نوافل کے لئے کھڑا ہوتا ہوں، اور جب فجر طلوع ہونے لگتی ہے تو میں اپنے جسم میں اس سے بھی زیادہ چستی محسوس کرتا ہوں جتنی نوافل شروع کرنے سے پہلے تھی۔

۵۲۹۴-سخاوت ......ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبدالرحمٰن بن الحسن، عمر ابن شبیب، شعبہ اور عطاء بن ابی سائب کی سند سے بیان فرمایا کہ ابوعبدالرحمٰن گھر سے کھانا لے کر مسجد جایا کرتے تھے، کبھی کبھی راستے میں فقراء ومساکین مل جاتے تو سارا کھانا انہی کو کھلا دیتے اور اگر کوئی فقیر ومسکین ان کو دعا دیتا اور بارک اللہ فیک (اللہ آپ کو برکت دے) کہہ دیتا تو آپ بھی جواب میں فوراً وبارك الله فيكم فرمادیتے اور فرماتے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب تم صدقہ دو اور کوئی (صدقہ وصول کرنے والا) تمہیں دعا دے تو تم بھی جواب میں اس کو دعا دو، تاکہ تمہارے صدقے کا اجر تمہارے لئے باقی رہے۔

۵۲۹۴-اقوال (۱)......ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحق، بن ابی سنان اور عطاء ابی سائب کی سند سے بیان فرمایا کہ ابوعبدالرحمٰن السلمی نے فرمایا کہ تمہارے پاس فرشتے اپنے رجسٹر لے کے آتے ہیں جن میں وہ تمہارے اعمال درج کرتے ہیں لہٰذا ایسے اعمال کرو کہ تمہارے نامہ اعمال میں بھلائی ہو، اگر تمہارے نامۂ اعمال کا پہلا اور آخری صفحہ بھی بھلائی پر مشتمل ہوا تو

۱۔ طبقات ابن سعد ۱۷۲/۲، والتاریخ الکبیر ۵/ت ۱۸۸، ۹/ت ۸۳۵، والجرح ۵/ت ۱۹۳، وتاریخ بغداد ۴۳۰/۹ والجمع ۲۴۹/۱، وسیر النبلاء ۲۶۷/۴، وتذکرۃ الحفاظ ۵۸، والکاشف ۲/ت ۲۷۰۵، وتهذیب الکمال ۳۲۲۲، (۴۰۸/۱۴) وتهذیب التهذیب ۱۸۳/۵، وتاریخ الاسلام ۲۲۲/۳

ممکن ہے کہ درمیان میں جتنی خطائیں اور گناہ ہیں وہ بخش دیئے جائیں۔

۵۲۹۴- **نصیحت**۔ ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، یوسف الصفار، ابوبکر بن عیاش کی سند سے بیان کیا کہ عاصم نے فرمایا کہ ابوعبدالرحمن جب اپنی مجلس جماتے تو فرماتے کہ وہ شخص ہمارے ساتھ نہ بیٹھے جو شقیق الضبی کے ساتھ بیٹھتا ہے۔ اور نہ ہی کوئی خارجی ہمارے ساتھ بیٹھے ابوالاحوص کے علاوہ ہر قصہ گو کو یہاں سے اٹھا دو۔

عاصم فرماتے ہیں کہ ہم ابوالاحوص کے پاس بیٹھتے تو وہ یہ کلمات ارشاد فرماتے۔

۵۲۹۵- **حق گوئی**۔ ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابوکریب، ابوبکر بن عیاش اور عاصم کی سند سے بیان کیا کہ ابوحصین نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ابوعبدالرحمن اور شقیق الضبی کی ملاقات ہوئی شقیق الضبی نے آپ سے پوچھا کہ آپ لوگوں کو میری صحبت میں بیٹھنے سے کیوں منع کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں تمہارے دینی معاملات میں گمراہ سمجھتا ہوں تمہارا کیا خیال ہے بولو بولو تمہارا کیا خیال ہے۔

۵۲۹۶- **قصہ گوئی کی مذمت** ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ العسدوی، اسماعیل بن سعد، عمرو بن میمون اور حماد بن زید کی سند سے بیان کیا کہ عاصم نے بیان فرمایا کہ ہم نوعمر لڑکے تھے اور ابوعبدالرحمن السلمی کے پاس آیا جایا کرتے تھے آپ فرماتے کہ ابوالاحوص کے علاوہ کسی قصہ گو کے پاس نہ بیٹھنا اور سعد بن عبیدہ اور شقیق الضبی کی صحبت میں بیٹھنے سے بچو، کیونکہ شقیق الضبی نہایت خبیث عقیدے کا حامل تھا اور ابووائل کے ساتھ بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسند روایات (حضرت ابوعبدالرحمن السلمی نے خلفاء ثلاثہ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابومسعودؓ، حضرت ابی الدرداءؓ اور دیگر متعدد صحابہ کرامؓ سے مسند روایات بھی بیان فرمائی ہیں۔

۵۲۹۷- ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، ابوالنضر، جبکہ سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، مسلم بن ابراہیم شعبہ، عن حصین کی سند سے بیان کیا کہ ابوعبدالرحمن السلمی نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کرلو چلنے کی تیاری تمہاری سواری تیار ہو چکی ہے آخرت کے لئے

۵۲۹۸- **بہترین شخص** ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ یعلی بن عباد اور داؤد بن المحبر اور حبیب بن الحسن اور فاروق الخطابی نے ابومسلم، سلیمان بن حرب، حجاج، شعبہ علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدۃ کی سند سے بیان کیا کہ ابوعبدالرحمن السلمی نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے[1]

ابوعبدالرحمن السلمی کہتے ہیں کہ اس وجہ سے میں مسجد میں قرآن کریم کی تعلیم دیتا ہوں۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اس کو شعبہ نے یحییٰ بن سعید القطان، یزید بن زریع، یعقوب الحضرمی اور بہت سے لوگوں سے روایت کیا ہے جبکہ سفیان ثوری نے اس روایت کو علقمہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۵۲۹۹- **اعمال پر بھروسہ** ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن الحسن اور مخلد بن جعفر نے حسین بن عمر بن ابراہیم الثقفی، ابوکریب، مختار بن

۱۔ صحیح البخاری ۶/۲۳۶ وفتح الباری ۹/۷۶۔

غسان، عیسی بن مسلم، ابوداؤد اور عبدالاعلی بن عامر کی سند سے بیان کیا کہ ابوعبدالرحمن السلمی نے فرمایا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو حضرت علی منبر پر تشریف فرما تھے اور فرما رہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی امت میں سے میرے فرمانبرداروں سے کہہ دیجئے کہ اپنے اعمال پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھے رہو، قیامت کے دن میں اپنے بندے کے حساب کا پابند نہیں چاہوں گا تو عذاب دوں تو ضرور عذاب دوں گا۔

اور اپنی امت میں سے میری نافرمانی کرنے والوں سے کہہ دیجئے کہ خود کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالیں، کیونکہ میں بڑے سے بڑا گناہ معاف کر دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہ ہوگی اور کسی گاؤں کسی شہر کسی سرزمین میں کوئی بھی مرد یا عورت ایسی نہ ہوگی جو میرے پسندیدہ کام کرے اور میں اس کو اس کی پسندیدہ چیز نہ دوں، پھر وہ میری پسندیدہ چیز چھوڑ کر اس چیز کی طرف متوجہ ہو جائے گا جو مجھے ناپسند ہو مگر میں اس کے لئے اس پسندیدہ چیز کو ناپسندیدہ چیز میں بدل دوں گا۔ کسی گاؤں، کسی شہر، کسی سرزمین میں کوئی مرد یا عورت ایسا نہ ہوگا جو میرے ناپسندیدہ کام کرتا ہو پھر وہ میرے ناپسندیدہ کاموں کو چھوڑ کر میرے پسندیدہ کاموں کی طرف متوجہ ہو جائے گا مگر میں بنا دوں گا اس کے ناپسندیدہ کاموں (یعنی عبادات وغیرہ) کو اس کے پسندیدہ کام اس شخص کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں جس نے فال نکالی یا جس کے لئے فال نکالی گئی یا وہ کاہن کے پاس گیا یا اس کے لئے کاہن کے پاس جایا گیا یا اس نے جادو کیا یا اس کے لئے جادو کیا گیا مسرف میں ہوں اور میری مخلوق ہے اور میری تمام مخلوق میری ہی ہے[1]

یہ روایت ابوعبدالرحمن کی سند سے غریب ہے ہم نے اسے ابوداؤد الضمری کے طریق سے لکھا ہے اور اس میں مختار کا تفرد ہے۔

۵۳۰۰- صفوں کی ترتیب...... ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن لیث الجوہری، سلیمان بن عبدالجبار، منصور بن ابی وبرہ، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین کی سند سے ابوعبدالرحمن السلمی نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا فرمایا کہ ہمیں نماز کے لئے قدموں کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

یہ روایت ابوحصین کے طریق سے غریب ہے اس میں منصور کا ابوبکر سے تفرد ہے۔

(۲۷۰) زیاد بن جریر الاسلمی

اجمالی تعارف انہی میں سے ایک اور شخصیت جو امانت اور دیانت میں نہایت کھرے، متقی پرہیزگار، ثقہ عالم جیسے اوصاف سے متصف زیاد بھی جریر الاسلمی کی تھی۔

۵۳۰۱- تقوی...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحق، حسین بن حسن المروزی، ابن المبارک، شریک، ابواسحق الشیبانی کی سند سے بیان کیا کہ خناس بن حکیم نے کہا میں زیاد بن جریر کے ساتھ کچھ اسندی کی طرف سے آ رہا تھا باتوں باتوں میں میں نے کہا ہمیں امانت کی قسم ہے تو زیاد بن جریر رونے لگے اور اتنا روئے کہ میں یہ سمجھنے لگا کہ میں نے کوئی بہت ہی غلط بات کہہ دی ہے میں نے ان سے عرض کیا کہ کہیں آپ میری باتوں کو ناپسند تو نہیں کرتے؟ تو انہوں نے کہا ہاں حضرت عمر امانت پر قسم کھانے کو انتہائی سختی سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۵۳۰۲- امانت کی اہمیت...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، زہیر بن عثمان اور عوام بن

---

[1] الدر المنثور ۱/ ۱۸۰ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۰۷ والجامع الكبير ۶۴۱۸.

حوشب کی سند سے بیان کیا کہ ربیع بن عتاب کہتے ہیں کہ میں زیاد بن جریر کے ساتھ کہیں جا رہا تھا، راستے میں ہم نے کسی کو امانت پر قسم کھاتے سنا، میں نے زیاد کی طرف دیکھا تو وہ رو رہے تھے میں نے پوچھا آپ کیوں رونے لگے تو انہوں نے کہا تم نے سنا ہے اس شخص کو امانت کی قسم کھاتے ہوئے میری رگوں سے خون کا بہایا جانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں امانت پر قسم کھاؤں۔

۵۳۰۳-**حضرت عمرؓ کی نصیحت** ہم سے ابو احمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، جریر، مغیرہ اور شعبی کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر نے کہا کہ میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؓ نے دریافت فرمایا کہ آج کل کس نوعیت کے گھر میں رہتے ہو یا کسی بنی بنائی عمارت میں؟ میں نے عرض کیا کہ بنا ہوا گھر ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ سنو! ایک عالم کی لغزش، منافق کے جھگڑے اور گمراہ لیڈروں سے زمانہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

۵۳۰۴-**عالم کی لغزش** ...احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، جریر، مغیرہ اور شعبی کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر نے فرمایا کہ میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؓ نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اسلام کو کیا چیز منہدم کر دیتی ہے؟ پھر فرمایا کہ ایک عالم کی لغزش منافق کا قرآن سے جھگڑا اور گمراہ سرغنہ اسلام کو منہدم کر دیتے ہیں۔
سلمۃ بن کہیل نے بھی شعبی سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

۵۳۰۵-**اقوال زریں** ...ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، یعقوب بن عبداللہ بن سعد اور جعفر بن حمید کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر کہا کرتے تھے کہ کیا تم نے تیاری کر لی؟ ایک شخص نے پوچھا کہ اس سے آپ کی کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میری مراد ہے کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تیاری کر لی ہے؟

۵۳۰۶-**تفقہ کی شرط** ..... ہم سے ہمارے والد نے احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، عبدالرحمٰن بن صالح، ابو خالد الاحمر، اعمش، شمر بن عطیہ کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر نے فرمایا کہ جو لوگ متقی نہیں ہوتے وہ کبھی تفقہ (دین کی سمجھ) حاصل نہیں کر سکتے۔

۵۳۰۷-**فراغت کی خواہش** ... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن سابق، مالک بن مغول اور ابی سخرہ کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر نے فرمایا کہ مجھے یہ بات بہت پسند ہے کہ میں ایسے مضبوط دین میں ہوں کہ نہ میں لوگوں سے بات کروں نہ وہ مجھ سے بات کریں حتیٰ کہ میں اللہ تعالیٰ سے جا ملوں۔

۵۳۰۸-**شہادت کی طلب** ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، یعقوب بن عبداللہ، اور حفص بن حمید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ زیاد بن جریر نے مجھ سے کہا کہ اپنے کچھ بال کاٹ لو کیونکہ ان میں فتنہ ہے اور فرمایا کہ زیاد بن جریر فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگا کرو کیونکہ وہ بھی ایک خزانہ ہے اور فرمایا کرتے تھے کہ تمام خزانوں کے نگران سے مانگا کرو کیونکہ وہ نہ مانگنے والوں سے ناراض ہوتا ہے۔
اور فرمایا کہ ایک شخص زیاد بن جریر کے پاس آیا جایا کرتا تھا اور کہتا کہ میں اتنا اتنا ذخیرہ چاہتا ہوں تو آپ فرماتے کہ راستے میں اللہ کا ذکر کرتے رہا کرو۔

۵۳۰۹-رقت قلبی...... ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمن بن مہدی، سعد، حفص اور حمید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ زیاد نے مجھ سے کہا کہ کچھ تلاوت کرو تو میں نے ان آیات کی تلاوت کی (کیا ہم نے آپ کا سینہ کھول نہیں دیا؟ اور تم پر سے بوجھ بھی اتار دیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی۔ (سورۃ الانشراح۔ پارہ۳۰ آیت ۱۔۳)
تو آپ نے فرمایا اے ام زیاد کے بیٹے! رسول اللہ ﷺ کی کمر مبارک جھکا دی گئی تھی۔ پھر ایسے رونے لگے جیسے چھوٹے بچے روتے ہیں۔

۵۳۱۰-فرمانبرداری ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابوبکر بن عیاش، اور عاصم کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر الاسلمی نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے سبز رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی اور میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں میں نے آپؓ کو سلام کیا۔ لیکن آپؓ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں واپس آیا اور آپؓ کے بیٹے عاصم کے پاس گیا اور کہا کہ امیر المؤمنین کو سر میں چوٹ لگی ہے عاصم نے کہا کہ تمہارے لئے میں کافی ہوں۔ پھر وہ خود حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین آپ کے بھائی زیاد بن جریر آپ کی خدمت میں آئے اور آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا کیا کوئی خاص وجہ تھی؟ فرمایا کہ اس نے سبز رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی اور اس کی مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں فرمایا کہ عاصم واپس آئے اور تفصیل سے آگاہ کیا۔ میں نے اپنی مونچھیں کاٹ لیں، اور اپنی ایک چادر اوڑھ لی اور حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا آپؓ نے میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تمہارا یہ حلیہ پہلے والے حلیے سے زیادہ [illegible]۔

۵۳۱۱-بحیثیت گورنر ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، ابوبکر بن عیاش اور ابوحصین کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے مجھے الناس کا عامل بنایا۔ چنانچہ بنو تغلب والے جب بھی آتے جاتے میں ان سے عشر وصول کرتا۔ ایک دن ان میں سے ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین آپ کے عامل زیاد بن جریر ہم سے آتے ہوئے بھی اور جاتے ہوئے بھی عشر وصول کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے اس سے فرمایا کہ میں تمہارا کام کردوں گا۔
پھر انہوں نے مجھے لکھا کہ ان کا عشر سال میں صرف ایک مرتبہ ہوتا ہے۔

مسند روایات...... شیخؒ فرماتے ہیں کہ زیاد بن جریر کی مسند روایات بہت کم ہیں۔ آپ نے حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایات بیان فرمائیں۔

۵۳۱۲-شوق جہاد...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ، ابونعیم، عبدالرحمن بن ھانی، شریک، ابراہیم بن مہاجر کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر میں زندہ رہا تو بنو تغلب کے عیسائیوں سے زبردست جہاد کروں گا اور ان کی اولاد کو قیدی بناؤں گا کیونکہ میں نے ان کے اور جناب نبی کریم ﷺ کے درمیان معاہدہ تحریر کیا تھا کہ وہ لوگ اپنی اولاد کو عیسائی نہیں بنائیں گے۔

۵۳۱۳-قصہ گوئی کی اجازت...... ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عبداللہ الحضرمی، جبکہ محمد بن عمر بن مسلم نے حسین بن مصعب اور ان دونوں نے ابراہیم بن یوسف، سفیان بن عیینہ، منصور، حبیب بن ثابت کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نمازی اور مسافر کے علاوہ کسی کو قصہ

کوئی کی اجازت نہیں ہے۔[1]

(۲۷۱) زاذان ابوعمرو الکندی[2]

(نام) مستجاب الدعوات، ناصح اور بڑے ثواب کی جستجو میں رہنے والے تھے، نام زاذان ابوعمرو الکندی تھا۔

۵۳۱۴- بدنیتی کا وبال ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبداللہ بن محمد بن النعمان، ابونعیم جبکہ ابوبکر الطلحی نے ابوحصین اور ابوعبداللہ بن ابی عروبہ سے اور ان دونوں نے احمد بن یونس سفیان ثوری، اور واقد کی سند سے بیان کیا کہ زاذان نے فرمایا کہ جس نے اس نیت سے قرآن کریم کی تلاوت کی کہ لوگوں سے مال حاصل کرے تو وہ قیامت میں اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر بالکل گوشت نہ ہوگا۔

۵۳۱۵- تقویٰ کا انعام ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے محمد بن محمد بن سلیمان الحروی اسحٰق بن السری، ابومحمد الضریر، اور ابن نمیر کی سند سے بیان کیا، فرمایا کہ ایک مرتبہ زاذان نے دعا مانگی کہ اے میرے اللہ! مجھے بھوک لگی ہے ابھی یہ کہا ہی تھا کہ روشندان سے ایک چکی کی مانند روٹی ان کی گود میں آگری۔

۵۳۱۶- کاروبار کا طریقہ ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق محمد بن محمد بن خلف، اسحٰق بن منصور سلولی محمد بن طلحہ اور محمد بن جحادۃ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ زاذان کھردرا کپڑا بیچا کرتے تھے لہٰذا جب کوئی گاہک آتا تو اسے اس کا دو کنارہ دکھاتے جو خراب ہوتا اور اس سے ایک ہی سودا کرتے یعنی نہایت سستا بیچ دیتے۔

۵۳۱۷- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حاشم بن القاسم، مبارک بن سعید اور سالم بن ابی حفصہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ زاذان کپڑا بیچا کرتے تھے سو جب کپڑا پیش کرتے تو اس کا جو حصہ خراب ہوتا ہاتھ میں پکڑتے۔

۵۳۱۸- خشوع کی کیفیت ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق سوار العنبری، عبداللہ بن داؤد، علی بن صالح زبید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے زاذان کو نماز پڑھتے دیکھا یوں لگ رہا تھا جیسے ایک تنا ہو جسے زمین میں گڑھا کھود کر گاڑ دیا گیا ہو۔

۵۳۱۹- عید کے دن ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن علی بن الجارود، ابوسعید الاشج، عبداللہ بن ادریس، ان کے والد، عبیداللہ بن ابی ثمیر کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ زاذان عید کے دن مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے تکبیر کہتے ہوئے اور اللہ کا ذکر کرتے ہوئے عیدگاہ پہنچے۔

۵۳۲۰- مفلس دین کون؟ ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن یحیٰی بن مندہ، نصر بن علی، ابواحمد الزبیری، قاسم بن حبیب اور عیزار بن حریث کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں عید کے دن زاذان کے ساتھ جبان کی طرف گیا تو ان کی نظر حجاج کے پردوں پر پڑی جو ہوا

---

[1] سنن الترمذی ۲۴۲۶، ۲۴۲۹، ۳۰۳۰ والمعجم الكبير للطبراني ۲۶۹/۱۰ ومسند الامام أحمد ۳۳۳/۱ وفتح الباري ۲۱۳

[2] طبقات ابن سعد ۱۷۸/۶ والتاريخ الكبير ۳/ت ۱۴۵۵ والجرح ۲۸۱۰/۳ وتاريخ بغداد ۴۹۶/۸ والجمع ۱۵۹۰ وسير النبلاء ۲۸۰/۴ والكاشف ۳۱۲/۱ وميزان الاعتدال ۲/ت ۲۸۱۰ وتهذيب الكمال ۱۹۳۵ (۲۶۳/۹)

سے اڑ رہے تھے اس کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ مفلس ہے میں نے کہا آپ یہ بات کر رہے ہیں حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہے آپ نے فرمایا وہ دین کے لحاظ سے مفلس ہے۔

۵۳۲۱- آیت کی تفسیر..... ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبدالرحمن بن محمد بن سلم، عیاد بن السری، ابومعاویہ، وکیع، عطاء بن عبدالکریم اور ابوکرمہ کی سند سے بیان کیا کہ فرمایا زاذان نے اس آیت "اور ظالموں کے لئے اس کے سوا اور عذاب بھی ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے" (سورۃ الطور آیت: ۴۷) کی تفسیر میں فرمایا کہ یہاں عذاب سے مراد عذاب قبر ہے۔

مسند روایات ..... انہی زاذان نے حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت جریر بن عبداللہ البجلی حضرت سلمان فارسی، حضرت براء بن عازب اور دیگر صحابۂ کرامؓ سے مسند روایات بیان فرمائیں ہیں۔

۵۳۲۲- بالوں سے دشمنی...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، حماد بن سلمہ، عطاء بن ابی السائب اور زاذان کی سند سے بیان کیا، زاذان حضرت علیؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنابت کا غسل کرتے ہوئے اگر کسی کا ایک بال بھی خشک رہ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایسا ایسا معاملہ فرمائیں گے پھر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اس لئے میں نے اپنے سر سے دشمنی کرلی ہے یا سر کی جگہ بالوں کا لفظ ارشاد فرمایا آپؓ اپنے بالوں کو کاٹا کرتے تھے۔[1]

یہ حدیث غریب ہے اس میں حماد کا عطاء سے تفرد ہے۔ یحییٰ بن سعید القطان نے بھی اسی طرح حماد سے روایت کیا ہے۔

۵۳۲۳- بال نہ رکھنے کی وجہ...... ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان محمد بن خلاد، یحییٰ بن حماد بن سلمہ، عطاء بن السائب عن زاذان کی سند سے بیان کیا ہے فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر بال کے ساتھ جنابت ہوتی ہے اسی لئے میں نے اپنے سر سے دشمنی کرلی ہے۔[2]

۵۳۲۴- پانی پینے کا طریقہ..... ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، قتیبہ بن سعید، خالد، عطاء، میسرہ اور زاذان سے بیان کیا ہے فرمایا کہ حضرت علیؓ نے کھڑے ہو کر پانی پیا اور فرمایا کہ اگر میں کھڑے ہو کر پانی پی رہا ہوں تو میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو کھڑے ہو کر پانی پیتے دیکھا، اور اگر میں بیٹھ کر پیوؤں تو میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو بیٹھ کر پانی پیتے دیکھا ہے۔

۵۳۲۵- درود شریف کی وصولی..... ہم سے احمد بن جعفر بن معبد نے ابوبکر بن نعمان، جبکہ ثوری نے عبداللہ بن السائب اور زاذان کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو زمین میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔[3]

علی بن الازھر اور محمد بن زیاد نے بھی فضیل سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ثوری سے ایک جماعت نے بھی یہ حدیث روایت کی ہیں۔

۵۳۲۶- ہم سے احمد بن اسحٰق نے محمد بن علی الخزاعی، محمد بن کثیر، سفیان عبداللہ بن السائب اور زاذان سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۲/ ۸۱۔ ونصب الرایۃ ۱/ ۷۹۔

۲۔ السنن الکبریٰ للبیھقی ۱/ ۱۷۵۔ ومشکاۃ المصابیح ۴۴۳۔ وتلخیص الحبیر ۱/ ۱۴۲۔ وشرح السنۃ ۲/ ۱۸۔ والمصنف لعبد الرزاق ۱۰۰۲۔ واتحاف السادۃ المتقین ۲/ ۳۸۰، ۳۸۱، ۴۰۸۔ وکشف الخفاء ۱/ ۳۵۳۔

۳۔ مسند الامام احمد ۱/ ۴۵۲۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۲۷۱۔ واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۲۴۰، ۲۴۱۔

اور ابو اسحٰق الفزاری نے اعمش اور عبداللہ بن السائب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۳۲۷-قرض کی مذمت......ہم سے ابوبکر الطلحی نے حسین بن جعفر القتات منجاب بن الحارث ،شریک ،اعمش ،عبداللہ بن السائب عن زاذان کی سند سے بیان کیا انھوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں قتال کرنا قیامت کے دن تمام خطاؤں کو دور کردے گا علاوہ قرض کے ،ایک شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا (اگر چہ وہ فی سبیل اللہ شہید ہوا ہوگا) اور اس سے کہا جائے گا کہ اپنی امانت ادا کر۔وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں اس پر قادر نہیں ہوں میرے پاس دنیا تھی ہی نہیں۔فرمایا پھر اس سے کہا جائے گا کہ اس کو ھاویہ کی طرف لے جاؤ کیا ہی بری ہے وہ ماں جس نے اس کو پیدا کیا اور کیا ہی بری ہے وہ تربیت کرنے والی جس نے اس کی تربیت کی پھر اس کو ھاویہ میں پھینک دیا جائے گا اور یہ اس میں گرتا رہے گا یہاں تک کہ اس کی گہرائی میں جا پہنچے گا۔

پھر فرمایا کہ اس کی امانت کو مثالی صورت دی جائے گی جسے وہ تھام لے گا اور اسے لے چڑھنا شروع ہوگا یہاں تک کہ جب وہ سمجھے گا کہ گر پڑے گی اور یہ بھی اس کے ساتھ گر پڑے گا اور ہمیشہ گرتا رہے گا (یعنی یہ سلسلہ ہمیشہ چلتا رہے گا)

امانت کا مصداق......پھر فرمایا کہ امانت پر ہر چیز میں ہے وضو بھی امانت ہے ،روزہ بھی امانت ہے، غسل جنابت بھی امانت ہے۔اور امانت کا سب سے صحیح مصداق ودیعت شدہ چیز ہے زاذان کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت براء بن عازبؓ سے ملا اور عرض کیا کہ کیا آپ نے سنا آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کیا فرماتے ہیں اور میں نے تفصیل ان کو سنائی ،تو حضرت براءؓ نے فرمایا کہ انھوں نے سچ کہا، کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک نہیں سنا کہ" خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کردیا کرو" (سورۃ النساء:۵۸)

اسحٰق بن یوسف الازرق نے شریک سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۵۳۲۸-فضیلت جہاد......ہم سے سلیمان بن احمد نے جعفر بن احمد بن سنان ،تمیم بن المنتصر ،اسحٰق الازرق ،شریک ،الاعمش ،عبداللہ بن السائب عن زاذان کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں قتل (کرنا یا ہونا) تمام گناہوں کو دھو دیتا ہے۔یا فرمایا ہر چیز کو دور کر دیتا ہے علاوہ امانت کے اور روزہ بھی امانت ہے۔گفتگو بھی امانت ہے اور امانت کا سب سے صحیح مصداق وہ مال (ودیعت) ہے جو کسی کے پاس رکھوایا گیا ہو[1]

شریک کہتے ہیں کہ ایسی ہی روایت عیاش العامری نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔

۵۳۲۹-حقوق کی اہمیت......ہم سے عبداللہ بن احمد نے احمد ،جعفر بن محمد بن الحسن ،جبکہ محمد بن علی نے ابوالعباس بن قتیبہ بن الرملی سے اور ان دونوں نے یزید بن وہب ،عیسیٰ بن یونس ،ھارون بن دیبج کی سند سے روایت کیا فرماتے ہیں میں نے سنا زاذان کہہ رہے تھے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ مجلس میں ریشم اور یمنی چادریں بیچنے والے لوگ مجھ سے آگے بیٹھے ہوئے ہیں۔میں نے عرض کیا کہ اے ابو عبداللہ! چونکہ میں ایک عجمی شخص ہوں اس لئے مجھے آپ نے پیچھے رکھا اور ان لوگوں کو آگے بٹھایا۔آپؓ نے فرمایا کہ آگے آ جاؤ۔تو میں آگے بڑھا یہاں تک کہ میرے اور آپؓ کے درمیان اور کوئی نہ رہا تو حضرت عبداللہ

۱۔صحیح مسلم ،کتاب الامارۃ باب ۱۲۱ ومجمع الزوائد ۵/ ۲۹۲ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۲۷۰. وسنن الترمذی ۱۶۳۰. والسنن الکبری للبیہقی ۹/ ۲۵

بن مسعودؓ نے فرمایا کہ (قیامت کے دن) غلام یا باندی کا ہاتھ پکڑ کر (میدان حشر میں) سب لوگوں کے سامنے لایا جائے گا اور پھر پکارا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں ہے سو اگر کسی کا حق اس نے دینا ہو تو لینے والا وصول کر لے۔ یہ سن کر (کوئی) عورت خوش ہوگی کہ وہ اپنے بیٹے سے یا اپنے بھائی سے یا اپنے باپ سے یا اپنے شوہر سے اپنا حق وصول کر لے گی۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "پھر جب صور پھونکا جائے گا تو ان میں قرابتیں رہیں گی اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے" (المؤمنون ۱۰۱) چنانچہ اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائیں گے ان لوگوں کو ان کے حقوق دے۔ وہ بندہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب، دنیا تو فنا ہو چکی اب میں کہاں سے ان لوگوں کو ان کا حق دوں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے کہ اس کے نیک اعمال لے لو اور جس کا جتنا مطالبہ ہے اسے اتنے ہی نیک اعمال دے دو، سو اگر یہ اللہ کا نیک بندہ ہوا تو اس کی نیکیاں ایک رائی کے دانے کے برابر بچ جائیں گی جن کو اللہ تعالیٰ بڑھا دیں گے اور یہ شخص جنت میں داخل ہو جائے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی "خدا کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہیں کرتا اور اگر نیکی کی ہوگی تو اس کو دو چند کر دے گا اور اپنے ہاں سے اجر عظیم بخشے گا۔ (النساء ۴۰)

اور اگر وہ بد بخت بندہ تھا تو فرشتے عرض کریں گے کہ اے اللہ اس کی نیکیاں تو ختم ہو گئیں جبکہ مطالبہ کرنے والے لوگ تو ابھی باقی ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے کہ ان طلب گاروں کے بدلے اعمال لے کر اس شخص کے برے اعمال میں شامل کر دو اور اس کو ایسا تھپیڑ مار دو جو اسے جہنم میں گرا دے۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ھارون بن ابی وکیع یہ وہی ہیں جو دس سال کے تھے۔ زاذان ان سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور یحییٰ بن زکریا انصاری نے بھی ان سے یہ روایت مختصراً مرفوعاً روایت کی ہے۔

۵۳۳۰- والدین کے حقوق ہم سے سلیمان بن احمد نے احمد بن عمرو البزار، عمرو بن مخلد، یحییٰ بن زکریا انصاری، ھارون بن عنترۃ اور زاذان کی سند سے روایت کی ہے زاذان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو وہاں ریشم اور دیباج پہنے والے آگے بیٹھے ہوئے تھے، میں نے عرض کیا کہ آپ نے ان لوگوں کو آگے بٹھا رکھا ہے اور مجھے پیچھے، آپ نے فرمایا آگے آجاؤ پھر مجھے اپنے قریب چٹائی پر بٹھایا اور فرمایا میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا والدین کا اولاد پر قرض ہوتا ہے چنانچہ قیامت کے دن وہ اس کے پیچھے لگ جائیں گے وہ کہے گا کہ میں آپ کا بیٹا ہوں تو ان کو ان کے حق سے بھی زیادہ دیا جائے گا۔[1]

اس روایت میں یحییٰ متفرد ہے اور وہ ابن ابی الحواجب کے نام سے مشہور ہیں۔

۵۳۳۱- مسلمانوں کی قبریں ...ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، شریک، عثمان، عمیر ابی الیقظان، زاذان، اور جریر کی سند سے بیان کیا ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا لحد (بغلی قبر) ہمارے لئے ہے اور شق (عام سیدھی قبر) ہمارے علاوہ دوسروں کے لئے ہے ابی الیقظان سے سفیان ثوری، عمرو بن قیس الملائی، حجاج بن ارطاۃ، ابوحمزہ الثمالی اور قیس بن الربیع نے روایت کی ہے اور ابوخباب نے زاذان سے مرفوعاً روایت کی ہے۔[2]

۵۳۳۲- اطاعت کی فضیلت ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، اسحق الازرق، خباب، زاذان کی سند سے

---

[1] المعجم الكبير للطبراني ۱۰ / ۲۷۰ ومجمع الزوائد ۱۰ / ۳۵۵ الترغيب والترهيب ۳ / ۳۰۵

[2] سنن ابي داؤد، كتاب الجنائز باب ۶۵ وسنن الترمذي ۱۰۴۵ وسنن النسائي ۴ / ۸۰ وسنن ابن ماجة ۱۵۵۵، ۱۵۵۴ ومسند الامام احمد ۴ / ۳۵۷ والسنن الكبرى للبيهقي ۳ / ۴۰۸ والمعجم الكبير للطبراني ۲ / ۳۱۰ ، ۳۴۸ والمصنف لابن ابي شيبة ۳ / ۳۲۲ ومشكاة المصابيح ۱۷۰۱، ۱۷۰۲ وطبقات ابن سعد ۲ / ۲، ۷۳

حضرت جریر بن عبداللہ البجلیؓ سے روایت کی ہے فرمایا کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے جب ہم مدینہ سے باہر نکلے تو ایک سوار ہمیں اپنی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ سوار تمہاری ہی طرف آرہا تھا۔ پھر فرمایا کہ وہ سوار ہم تک آ پہنچا اور ہمیں سلام کیا ہم نے جواب دیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کہاں سے آرہے ہو؟ عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے لئے آیا ہوں۔ فرمایا تم ٹھیک جگہ پہنچے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کہ "تو گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اور تو نماز ادا کرے اور زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔ اس نے عرض کیا کہ میں اقرار کرتا ہوں (یہ کہہ کر وہ روانہ ہو گیا) اس کے اونٹ کا پیر کسی جال میں پھنس گیا اور اونٹ گر پڑا وہ شخص بھی اونٹ سے گرا اور سر کے بل گرا گرتے ہی اس کا انتقال ہو گیا یہ دیکھ کر جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ یہ سنتے ہی حضرت عمار بن یاسر اور حضرت حذیفہ الیمان لپکے لیکن رسول اللہ ﷺ نے انہیں بٹھا دیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس شخص کا انتقال ہو گیا ہے لیکن جناب رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کی طرف توجہ نہ دی اور ان دونوں نے فرمایا کہ کیا تم دونوں نے دیکھا نہیں کہ میں نے اس شخص سے اعراض کیا ہے کیونکہ میں نے دو فرشتوں کو دیکھا جو اس کے منہ میں جنت کے پھل ڈال رہے تھے تو مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ شخص بھوکا بھی تھا۔

"پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ شخص ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: جو لوگ یقین لے آئے اور انہوں نے نہیں ملا دیا اپنے یقین میں کوئی نقصان انہی کے واسطے ہے دلجمعی اور وہی ہیں سیدھی راہ پر۔"

(سورۃ الانعام آیت ۸۲)

فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو دیکھو، تو ہم اسے اٹھا کر پانی کے پاس لے گئے اور غسل دیا اور خوشبو لگائی، کفن پہنایا اور قبر کی طرف لے گئے۔ راستے میں جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور قبر کی ایک جانب تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ لحد (یعنی بغلی قبر) بنانا شق نہ بنانا کیونکہ لحد ہمارے لئے ہے اور شق ہمارے علاوہ دوسروں کے لئے۔

۳۳۳د۔ بلند درجہ کی خواہش ہم سے محمد بن احمد بن الحسن بن علی بن الولید العولیس، خلف بن عبدالحمید بن عبدالرحمن السرخسی، عبدالغفور بن سعد الانصاری، ابوھاشم الرمانی، زاذان کی سند سے حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ بھی یہ چاہتا ہو کہ دنیا میں اس کا درجہ بلند ہو اور پھر نفس الامر میں بھی اس کا درجہ بلند ہو جائے تو اللہ تعالیٰ آخرت میں بھی اس کا درجہ بلند فرماتے ہیں، جو اس دنیا کی درجے سے زیادہ بڑا اور وسیع ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ "دیکھو ہم نے کس طرح بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے اور آخرت درجات کے اعتبار سے بہت بڑی ہے اور فضیلت کے اعتبار سے بھی۔ (سورۃ الاسراء آیت ۲۱)[۱]

۳۳۳د۔ انکساری اختیار کرو ہم سے محمد بن احمد بن الحسن نے حسن بن علی بن الولید، خلف بن عبدالحمید، عبدالغفور، ابوھاشم، زاذان کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت فرمایا فرماتی ہیں کہ میں ایک مسکین عورت کے پاس گئی اس کے پاس کوئی چیز تھی جو وہ مجھے ہدیہ کر رہی تھی تو میں نے اس سے ہدیہ قبول کرنا مناسب نہ سمجھا کہ یہ خود کیا کرے گی تو جناب نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ تم نے اس کا ہدیہ کیوں نہ قبول کیا اور اس کے بدلے میں اس سے ہدیہ چیز کیوں نہ دی؟ میرا خیال ہے کہ تم نے اسے حقیر سمجھا، اے عائشہ! تواضع اور انکساری اختیار کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تواضع کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں اور تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

یہ حدیث زاذان اور ابوھاشم سے غریب ہے، ابوھاشم کا نام یحییٰ بن دینار الواسطی ہے، ہم نے سے صرف خلف عن عبدالغفور کی

۱۔ الاحادیث الصحیحۃ ۳۳۳

۲۷۲۔ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ[1]

تعارف ایک اور شخصیت جو ہر وقت ذکر و شکر میں مشغول رہتی تھی حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ کی تھی۔

۵۳۳۵-فضیلت ذکر ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، جریر منصور، ھلال کی سند سے ابوعبیدہ سے روایت کیا فرمایا کہ جب تک بندے کا دل ذکر میں مشغول رہتا ہے تو وہ نماز ہی میں رہتا ہے اگر چہ وہ بازار میں ہی کیوں نہ ہو اور اگر وہ ہونٹ بھی ہلائے (یعنی زبان سے بھی ذکر کرے) تو یہ بہت بڑی (عمدہ بات) ہے

۵۳۳۶-اللہ اکبر کا اجر...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد وھب بن بقیہ خالد اور ابوسنان کی سند سے ابوعبیدہ سے روایت کیا فرمایا کہ اگر ایک شخص راستے کے ایک طرف کپڑا ڈال کر بیٹھ جائے اور ہر آنے جانے والے کو ایک دینار دے اور دوسری طرف ایک شخص ہو جو تکبیر کہتا ہو تو تکبیر کہنے والے کا اجر بہت زیادہ ہے۔

۵۳۳۷-شان غفاریت ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابواسحٰق اور ابوعبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص سجدے میں تھا دوسرا اس کے پاس سے گزرا گزرنے والے نے سجدہ کرنے والے شخص کی گدی پر پاؤں رکھا، اس شخص نے کہا کیا تو میری گردن کو روندتا ہے حالانکہ میں سجدے میں ہوں خدا کی قسم اللہ تیری یہ حرکت کبھی معاف نہ فرمائے گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو مجھ سے بھی بڑا بن گیا سن کہ بے شک میں نے اس کو معاف کر دیا۔

شعبہ نے ابواسحٰق سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔

۵۳۳۸-زبان پر قابو...... ہم سے سلیمان نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابواسحٰق، اور ابوعبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جب تم اپنے مسلمان بھائی کو گناہ میں ملوث ہوتے دیکھو تو یہ کہہ کر اس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو کہ اے اللہ! اسے رسوا کر دے، اے اللہ اس پر لعنت فرما۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو، کیونکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اس وقت تک کسی کے بارے میں کچھ نہ کہتے تھے جب تک ہمیں یہ معلوم نہ ہو جائے کہ کس حال میں اس کی موت واقع ہوئی ہے لہٰذا اگر اس کا خاتمہ بھلائی پر ہوتا تو ہم سمجھ جاتے کہ وہ بھلی جگہ پہنچ گیا اور اگر اس کا خاتمہ برائی پر ہوتا تو ہم اس کے بارے میں خوف زدہ ہو جاتے۔

۵۳۳۹-اللہ تعالیٰ کن سے خوش ہوتا ہے ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابواسحٰق اور ابوعبیدۃ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا دو آدمیوں سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں ایک تو وہ جس کے پاس اپنے ساتھیوں کے گھوڑوں جیسا اچھا گھوڑا ہو پھر دشمن کے ساتھ ان کی مڈبھیڑ ہو اور مسلمان شکست کھانے لگیں لیکن وہ ثابت قدم رہے اگر قتل ہو تو شہید ہوگا اس شخص پر اللہ فخر یہ خوش ہوتے ہیں اور دوسرا وہ شخص جو رات کو خدا کے حضور کھڑا ہو اور کسی کو علم نہ ہو اچھی طرح وضو کرے اور نبی ﷺ پر درود بھیجے اللہ کی حمد کرے اور قرآن پڑھے تو اس پر بھی اللہ خوش ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں دیکھو میرے بندے کو میرے سوا کوئی نہیں دیکھ رہا ہے۔

---

[1] طبقات ابن سعد ۲۱۰/۶ والتاریخ الکبیر ۹/ت ۴۴۷ والجرح ۹/ت ۱۳۵۵ وتھذیب التھذیب ۷۵/۵ وتھذیب الکمال ۳۰۵۱، (۶۱/۱۴)

۵۳۳۰-سرکش کی سزا.... عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، اسرائیل، ابوعبیدہ فرماتے ہیں کسی سرکش نے کہا میں مغرور دیکھ کر رہوں گا کہ آسمان میں کون ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی ضعیف ترین مخلوق (مچھر) کو اس پر مسلط فرمادیا چنانچہ وہ اس کے ناک کے ذریعے اس کے دماغ میں چلی گئی تکلیف کی شدت میں وہ لوگوں کو کہنے لگا مجھے سر پر مارو خوب مارو حتیٰ کہ اس کا دماغ پھٹ گیا اور وہ مر گیا۔

۵۳۴۰-ابوعبیدہ کی عاجزی.... ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عفان، ابوہلال، قتادہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوعبیدہ فرمایا کرتے تھے گورا کالا عجمی عربی ہر ایسا شخص جو مجھ سے تقویٰ کی وجہ سے افضل ہو، میں چاہتا ہوں کہ اس کی کھال بن جاؤں۔

۵۳۴۱-بھلائی کا انجام سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم عن عبدالرزاق عن معمر عن عبدالکریم عن ابی عبیدہ کی سند سے مروی ہے کہ سعید بن زیدؓ نے ابن مسعودؓ کو فرمایا اے ابوعبدالرحمٰن رسول اللہ ﷺ وفات پاچکے ہیں اب وہ کہاں ہیں؟ ابن مسعودؓ نے فرمایا وہ جنت میں ہیں۔ سعید بن زید نے عرض کیا پھر ابوبکرؓ وفات پاگئے وہ کہاں ہیں؟ فرمایا وہ خدا کے بڑے برگزیدہ اور ہر خیر کے طالب تھے (ظاہر ہے وہ بھی جنت میں ہوں گے) عرض کیا حضرت عمرؓ وفات پاگئے وہ کہاں ہیں؟ فرمایا جب صالحین کا ذکر خیر ہو تو عمرؓ فاروق بن خطاب کو مبارک ہو (ظاہر ہے کہ وہ بھی جنت میں ہوں گے)

۵۳۴۲-عادل قاضی عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، اسامہ، مسعر، ربیع بن ابی راشد سے مروی ہے کہ میں نے ابوعبیدہ کو فرماتے ہوئے سنا درست فیصلوں سے خدا کی طرف سے سکینہ نازل ہوتی ہے اور ظالمانہ فیصلوں سے خدا کی بارگاہ میں ضعیفوں کی آہیں پہنچتی ہیں۔

۵۳۴۴-ابومحمد بن حیان، محمد بن علی بن جارود، ابوسعید اشج، ابوخالد احمر، عمر بن قیس، عطیہ کی سند سے مروی ہے ابوعبیدہ نے فرمایا خدا کا فرمان "فسوف یلقون غیا" سے مراد جہنم کی ایک نہر ہے۔ سورۃ مریم (۵۹)

۵۳۴۵-عذاب قبر ہم سے ابومحمد نے ابویحیٰی رازی، ھناد، شریک، ابواسحٰق اور براء کی سند سے بیان کیا کہ ابوعبیدہ نے سورہ سجدہ کی آیت ۲۱۔ "ولنذیقنھم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر" کی تفسیر میں فرمایا کہ عذاب ادنیٰ سے مراد قبر کا عذاب ہے۔

۵۳۴۶-جہنم کی وادی..... ہم سے محمد بن احمد بن الحسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحٰق اور ابوعبیدہ کی سند سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فسوف یلقون غیا کی تفسیر میں فرمایا کہ غی جہنم میں ایک وادی ہے جس کا کھانا نہایت خبیث ہے اور وہ بہت گہری وادی ہے۔

۵۳۴۷-صفت رحمیت ہم سے سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، ابویوسف الفریابی، سفیان، عبدالکریم اور ابوعبیدہ کی سند سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ" ان ابراھیم لاواہ حلیم" (سورۃ توبہ آیت ۱۱۴) کی تفسیر میں فرمایا کہ یہاں اواہ سے مراد رحیم ہے۔

۵۳۴۸-قلیل جماعت ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، ابواسحٰق کی سند سے بیان

کیا کہ ابو عبیدہ نے "ان هولاء الشرذمة قلیلون" (الشعراء ۵۴) کی تفسیر میں فرمایا کہ ان لوگوں کی تعداد چھ لاکھ ستر ہزار تھی۔

مسند روایات...... ابو عبیدہ نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مسند روایات بیان کی ہیں۔

۵۳۴۹-قضاء نمازیں ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب اور ابو داؤد، جبکہ فاروق الخطابی نے ابو مسلم حجاج بن نصیر، ہشام بن ابی الزبیر، نافع بن جبیر، ان کے والد جبیر اور ابو عبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت بیان کی فرمایا کہ مشرکوں کے ساتھ ایک معرکے میں ہم سے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں چھوٹ گئیں تو جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت بلالؓ کو حکم فرمایا کہ اذان دیں اور اقامت کہیں چنانچہ انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی تو ہم نے ظہر کی نماز ادا کی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو ہم نے عصر کی نماز ادا کی پھر انہوں نے اقامت کہی تو ہم نے مغرب کی نماز ادا کی پھر انہوں نے اقامت کہی اور ہم نے عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت دنیا میں تمہارے علاوہ کوئی جماعت نہیں جو اللہ کا ذکر کر رہی ہو۔

۵۳۵۰-سانپ کے شر سے حفاظت ...... ہم سے ابو بکر الطلحی نے عبد بن غنام، ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، ابن جریج، مجاہد اور ابو عبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ہم یوم عرفہ کی رات (یعنی یوم عرفہ سے پہلے) مسجد خیف میں جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک سانپ دکھائی دیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو قتل کر دو وہ سانپ ایک پتھر کے سوراخ میں داخل ہو گیا، ہم کھجور کی ایک جلتی ہوئی شاخ لے کر آئے اور اس پتھر کو ہٹا دیا لیکن وہ سانپ نہ ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ سانپ تمہارے شر سے بچ گیا جیسے تم اس کے شر سے بچ گئے ہو[1]

ابن ابی زبیر کی نافع سے روایت میں ہشام منفرد ہے اور ابوزبیر کی مجاہد سے روایت میں ابن جریج منفرد ہے۔

۵۳۵۱-قیدیوں کے بارے میں مشورہ ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن نضر، معاویہ بن عمرو، زائدہ جبکہ احمد بن جعفر بن حمدان نے عبیداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، معاویہ اور ابو احمد محمد بن احمد اور سلیمان بن احمد نے ابو خلیفہ، ابو الولید الطیالسی جریر بن حازم، اعمش، عمرو بن مرہ اور ابو عبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جنگ بدر میں جناب رسول اکرم ﷺ قیدیوں کے بارے میں صحابہ کرامؓ سے مشورہ طلب فرمایا کہ آپ لوگوں کی کیا رائے ہے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ! ان لوگوں نے آپ کو جھٹلایا۔ آپ کو نکالا، ان کی گردنیں اڑا دیں، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! آپ ایک ایسی وادی میں ہیں جہاں لکڑیاں بہت ہیں، زبردست آگ بھڑکا کر اس میں ان لوگوں کو ڈال دیجئے۔ حضرت عباسؓ نے فرمایا اللہ تمہاری رشتے داری ختم کرے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا یا رسول اللہ! یہ آپ ہی کا خاندان ہے آپ ہی کی قوم اور رشتے دار ہیں ان کو معاف فرما دیں عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے ان میں سے بہت سے لوگوں کو آگ سے بچالیں گے۔

فرماتے ہیں کہ پھر جناب رسول اللہ ﷺ اپنے حجرے میں داخل ہوئے، اور ادھر یہ گفتگو شروع ہو گئی کہ کوئی حضرت ابو بکر صدیقؓ کے قول کو ترجیح دے رہا تھا اور کوئی حضرت عمرؓ کے قول کو۔ اتنے میں آپ ﷺ واپس باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ان دونوں افراد کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے ان کی مثال ان کے ان بھائیوں کی سی ہے جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں حضرت نوح علیہ السلام

---

[1] صحیح البخاری ۱۶/۳ ومسند الامام احمد ۱/ ۴۲۲، ۴۲۸، والسنن الکبری للبیہقی ۲/ ۱۵۷، ۲۰۴، ۲۰۵ ۲۱۰/۵ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷ وفتح الباری ۳/ ۳۵، ۸/ ۶۸۵ والدر المنثور ۲۰۲/۶

نے فرمایا" اور نوح نے دعا کی کہ میرے پروردگار کسی کافر کو روئے زمین پر بسا نہ رہنے دے" (النوح، آیت ۲۶) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "اے میرے پروردگار ان کے مال کو برباد کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے" (یونس ۸۸) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے پروردگار انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے سو جس شخص نے میرا کہا مانا وہ میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو بخشنے والا مہربان ہے" (ابراہیم: ۳۶) اور میں لوگوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں جو کچھ ان میں ہے تا کہ وہ نرم سے نرم ہو جائے اور تمہارے اندر فقر اور نا داری ہے لہٰذا ان میں سے کوئی بھی فدیہ دیئے بغیر یا گردن کٹوائے بغیر نہ بچے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا" علاوہ سہیل بن بیضاء" کے کیونکہ میں نے سنا تھا کہ وہ اچھے الفاظ میں اسلام کا ذکر کرتا ہے، یہ سنتے ہی رسول اکرم ﷺ اچانک خاموش ہو گئے اور میں آسمان کی طرف دیکھنے لگا کہ کب مجھ پر پتھر برستے ہیں کیونکہ میں جناب نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک بات کر دی ہے لیکن آپ ﷺ نے بھی فرمایا کہ علاوہ "سہیل بن بیضاء کے"

یہ حدیث ابوعبیدہ کے طریق سے غریب ہے ان سے عمرو بن مرہ کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔

۵۳۵۲-ابوجہل کا قتل ہم سے ابوبکر الطلحی نے ابوحصین الوادعی، یحیی الحمانی، شریک، ابواسحٰق اور ابوعبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت بیان فرمایا کہ میں جنگ بدر کے دن جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے ابوجہل کو قتل کر دیا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ قسم اس اللہ کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کیا تم نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا قسم اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں نے ہی اسے قتل کیا ہے۔ یہ سن کر نہایت خوشی سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ چلو اس کے پاس۔ فرمایا کہ پھر میں آپ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا اور ہم اس کے سر پر جا کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے تجھے رسوا کیا، یہ اس امت کا فرعون ہے اس کو گھسیٹ کر کنویں تک لے جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) فرماتے ہیں کہ میں نے اسے اپنی تلوار سے مارا تھا ابھی تک تلوار صاف نہ کی تھی چنانچہ میں نے اس کی تلوار کے ساتھ اس کو قتل کر دیا۔ آپ ﷺ نے اس کا سامان مجھے عطا فرمایا۔

سفیان ثوری، زہیر اور اسرائیل نے ابی اسحاق سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۳۵۳-آگ سے نجات ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشیم، العوام محمد بن ابی محمد (حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ غلام) ابوعبیدہ بن عبداللہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ" کوئی بھی مسلمان جس کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے انتقال کر چکے ہوں وہ اس کو آگ سے بچانے کے مضبوط قلعہ بن جائیں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اگر دو ہوں تو؟ فرمایا اگرچہ دو ہی کیوں نہ ہوں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے تو دو ہی بچے فوت ہوئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اگرچہ دو ہی کیوں نہ ہوں (یعنی وہ بھی آگ سے بچانے کا ذریعہ ہوں گے) سید القراء ابوالمنذر حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا میرا تو ایک ہی بچہ فوت ہوا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اگرچہ ایک ہی کیوں نہ ہو۔ اور فرمایا کہ یہ تو پہلے صدمے کے وقت ہے۔[1]

---

[1] مسند الامام احمد ۱/ ۳۷۵، ۵/ ۱۵۳، ۱۴۳، ۹/ ۴۲۱ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۳/ ۳۵۳ والادب المفرد للبخاری ۱۴۹ ومجمع الزوائد ۳/ ۲، ۸، ۶۵ وصحیح ابن حبان ۱۹۶۹، ۲۶۰۰ (موارد) والمطالب العالیۃ ۷۹۶ والترغیب والترہیب ۳/ ۷۷۔

۵۳۵۴-اللہ تعالیٰ سے حیا کرو......ہم سے سلیمان بن احمد نے سری بن سہل الجندی نیشاپوری، عبداللہ بن رشید، مجاعہ بن الزبیر، قتادۃ، عقبہ بن عبدالغفار اور ابو عبیدۃ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کرو جیسا کہ اس کا حق ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسے نہیں بلکہ جو اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرے جیسا کہ حیا کرنے کا حق ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے سر کی اور اس چیز کی حفاظت کرے جو سر میں ہے (یعنی خود کو برے خیالات سے محفوظ رکھے) اور اپنے پیٹ اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھی حفاظت کرے۔ اور آزمائش اور موت کو یاد کرتا رہے جو آخرت کا طلب گار ہے اسے چاہیے کہ دنیا کی زیب وزینت چھوڑ دے۔ جس نے یہ کام کر لئے تو گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کی جیسی حیا کرنے کا حق تھا۔[1]

یہ روایت عقبہ اور قتادہ سے غریب ہے ہم نے اسے صرف عبداللہ بن رشید عن مجاعہ سے لکھا ہے۔

۵۳۵۵-جنگ میں احتیاط　　ہم سے سلیمان بن احمد نے ابو عبدالملک احمد بن ابراہیم الدمشقی، سلیمان بن عبدالرحمٰن الصلت بن عبدالرحمٰن الزبیری، سفیان ثوری، عبدالرحمٰن بن عبداللہ، قتادۃ، ابو مخلد اور ابو عبیدۃ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنا نیزہ دشمن کی طرف سیدھا کرے اور دشمن لا الہ الا اللّٰہ پڑھ لے تو اس کو چاہیے کہ اپنا نیزہ اس سے ہٹا لے خواہ وہ دشمن کے حلق تک ہی کیوں نہ پہنچ چکا ہو۔[2]

۵۳۵۶-توبہ کا صلہ　　ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، معلی بن اسد کی سند سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کبھی گناہ نہ کیا ہو۔[3]

عبدالکریم سے یہ روایت غریب ہے۔ وہیب کے علاوہ کسی نے معمر سے موصولاً بیان نہیں کی۔

۵۳۵۷-اہل زمین پر رحم　　ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابو داؤد، سلام بن قیس، ابو اسحٰق اور ابو عبیدۃ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا"۔[4]

۱ـ سنن الترمذی ۲۴۵۸ ومسند الامام أحمد ۱/ ۳۸۷ والمستدرک ۴/ ۳۲۳ والمعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۲۴۶، ۱۰/ ۱۸۸ والصغیر ۱/ ۱۷۷ وأمالی الشجری ۲/ ۱۹۷ ومشکٰوۃ المصابیح ۱۶۰۸ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۸۴ وکشف الخفا ۱/ ۱۳۸ واتحاف السادۃ المتقین ۳/ ۱۲۱، ۹/ ۳۲۸، ۳۲۹۔

۲ـ الأمالی الشجری ۱/ ۲۸ وتاریخ ابن عساکر ۹/ ۳۳۸ (تھذیب) والمطالب العالیۃ ۲۸۴۱۔ ومجمع الزوائد ۱/ ۲۵۔

۳ـ سنن ابن ماجۃ ۴۲۵۰ والسنن الکبری للبیھقی ۱۰/ ۱۵۴۔ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۰۰۔ والترغیب والترھیب ۴/ ۹۷ واتحاف السادۃ المتقین ۸/ ۵۰۳، ۵۰۶، ۵۲۵، ۵۸۷، ۹/ ۶۰۹، ۱۰/ ۲۴۹۔ ومشکٰوۃ المصابیح ۲۳۶۳۔ وأمالی الشجری ۱/ ۱۹۸ والدر المنثور ۱/ ۲۶۱ وکشف الخفا ۱/ ۳۵۱ والاحادیث الضعیفۃ ۶۱۵، ۶۱۶۔

۴ـ السنن الکبری للبیھقی ۹/ ۴۱ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/ ۴۰۸ والصغیر ۱/ ۱۰۱ ۴/ ۲۴۸۔ ومجمع الزوائد ۸/ ۱۸۷۔ وشرح السنۃ ۱۳/ ۴۹ وتاریخ ابن عساکر ۷/ ۴۳۴۔ وتاریخ بغداد ۹/ ۱۶۔ والترغیب والترھیب ۳/ ۲۰۲۔ وکشف الخفا ۱/ ۱۱۹ والدر المنثور ۳۶

موسیٰ بن عقبہ نے ابوایوب الافریقی عن ابی اسحٰق سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۲۵۸- ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن محمد الانصاری، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یحییٰ بن عبداللہ بن سالم، موسیٰ بن عقبہ، عبید بن علی، ابی اسحٰق اور ابوعبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا زمین والوں پر رحم کر تجھ پر آسمان والا رحم کرے گا۔[1]

۲۷۳۔ یزید بن شریک التیمی [2] اور ان کے بیٹے ابراہیم [3]

تقویٰ:

انہی بزرگ صفت لوگوں میں سے یزید بن شریک التیمی اور ان کے صاحبزادے ابراہیم تیمی ہیں۔

۵۲۵۹- ہم سے عبداللہ بن محمد اور عبیداللہ بن یعقوب نے اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن عمرو ابن العباس، سعید بن عامر، حمام، لیث بن ابی سلیم، ابراہیم التیمی اپنے والد کی سند سے بیان کیا کہ میں بصرۃ آیا یہاں مجھے بیس ہزار کا فائدہ ہوا لیکن نہ ہی میں اس کثرت کی وجہ سے خوش ہوا اور نہ ہی میں نے واپس جانا مناسب سمجھا کیونکہ میں نے حضرت ابوذر غفاریؓ کا فرمان سنا تھا کہ آپ نے فرمایا وہ شخص جس کے پاس ایک درھم ہے قیامت کے دن اس کا حساب اس شخص کی نسبت آسان ہوگا جس کے پاس دو درھم ہیں۔

سعید بن عامر اس سند کے بارے میں کہتے ہیں کہ انہیں ابراہیم سے یا ان کے بیٹے سے اس کی سند سے مرفوع ہونے کا علم نہیں فرماتے ہیں کہ میں اپنی اہلیہ کے ساتھ اس حال میں بیٹھا ہوں کہ جس حال میں کوئی شخص اپنی اہلیہ کے پاس ہوتا ہے اور موت یاد آجائے تو مجھ سے زیادہ کوئی اس پر قادر نہیں ہوتا کہ آسمان کو چھولے۔

سفیان ثوری نے اعمش اور ابراہیم تیمی عن ابیہ سے روایت کیا ہے۔

۵۲۶۰- **نفس کی مخالفت:** ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابویحییٰ رازی، ھناد بن السری، ابومعاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی اور ان کے والد کی سند سے بیان کیا کہ وہ بصرہ پہنچے اور وہاں چار ہزار درھم کا غلام خرید اپھر اسے بیچا تو ان کو چار ہزار درھم کا نفع ہوا، میں نے عرض کیا، اے اباجان اگر آپ بصرہ واپس جاتے اور ایسے ہی غلاموں کی خرید وفروخت کرتے تو آپ کو اور نفع ہوتا، تو انہوں نے فرمایا اے بیٹے تم ایسے کیوں کہتے ہو؟ خدا کی قسم مجھے اس نفع سے کوئی خوشی نہیں ہوئی اور نہ ہی میں نے اپنے نفس میں اس کے اضافے کی خواہش کی۔

۵۲۶۱- **پسندیدہ لقمہ** ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، ھناد بن السری، ابومعاویہ، اعمش اور ابراہیم تیمی کی سند سے بیان کیا کہ ان کے والد چادر اوڑھا کرتے تھے جو ان کے کولہوں تک پہنچتی تھی اور سامنے سے سینے تک، میں نے عرض کیا

---

[1] السنن الکبری للبیهقی ۴۱/۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰۲۸۰ والصغیر ۱۰۱/۱، ۲۲۸/۳، ومجمع الزوائد ۱۸۷/۸، وشرح السنة ۳۹/۱۳، وتاریخ ابن عساکر ۳۳۲/۷، وتاریخ بغداد ۱۴/۲، والترغیب والترهیب ۲۰۲/۳ وکشف الخفا ۱۰۹/۱، والدر المنثور ۳۶

[2] طبقات ابن سعد ۱۰۴/۶، والتاریخ الکبیر ۳۳۴۹/۸، والجرح ۹/ت ۱۰۲۷، والمجمع ۵۶۰/۲، والکاشف ۳/ت ۶۳۲۳، الاصابة ۹۴۰۲، تهذیب الکمال ۷۰۰۳(۱۶۰/۳۲)

[3] تهذیب الکمال ۲۶۴ (۲۳۲/۲) وتهذیب التهذیب ۱۷۷/۱، والجرح ۱۲۵/۱/۱، وطبقات ابن سعد ۲۸۵/۶

اے اباجان اگر آپ اس سے زیادہ بڑی چادر لے لیں تو کیا ہی خوب ہو فرمایا اے بیٹے! تم یہ کیوں کہتے ہو، خدا کی قسم دنیا میں اس لقمے سے زیادہ ناپسندیدہ میرے نزدیک کوئی چیز نہیں جو میں کھاتا ہوں۔

۵۳۶۲-جہنم کا مشاہدہ۔ ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ اسحق بن موسیٰ الانصاری، اور سفیان بن عیینہ کی سند سے بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابراہیم التیمی کو یہ کہتے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ میں نے اپنے نفس کو عالم مثال میں) جہنم میں دیکھا جو اس کے شعلوں میں جل رہا تھا اور زمہریر کے زقوم نامی پھل کھا رہا تھا اور زمہریر (انتہائی تیز گرم پانی) پی رہا تھا۔ میں نے اپنے نفس سے پوچھا، اے میرے نفس! تجھے کیا چاہیے میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں واپس چلا جاؤں اور ایسا عمل کروں جس کی وجہ سے مجھے اس جہنم سے نجات مل جائے۔ پھر میں نے اپنے نفس کو (عالم مثال میں) جنت میں حوروں کے درمیان دیکھا جو خوش تھا اور سونے باریک ریشم کے کپڑے پہنے ہوئے تھا، میں نے اس سے پوچھا، میرے نفس! تجھے کس چیز کی خواہش ہے اس نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں واپس آ جاؤں اور ایسا عمل کروں جس سے میرے ثواب میں اضافہ ہو میں نے کہا تو دنیا اور خواہشات کے درمیان ہے۔

۵۳۶۳-اپنے بارے میں سوءِ ظن..... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمن، سفیان، ابوحیان کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ میں نے جب کبھی بھی اپنا عمل اپنے اقوال کے مقابلے میں پیش کیا تو میں خوف زدہ ہو گیا کہ میں جھوٹا تو نہیں ہوں۔

۵۳۶۴-تیمی کی انکساری۔ ہم سے حبیب بن الحسن نے احمد بن ابی عوف، عبداللہ بن عمرو بن ابان، حسین، عمرو بن ذر کی سند سے بیان کیا ہے کہ کبھی ابراہیم التیمی سے درخواست کی جاتی کہ کچھ فرمایئے تو فرماتے کہ ابھی میری نیت نہیں ہے۔

۵۳۶۵-دعا کا انداز..... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن آدم اور مسافر الجصاص کی سند سے بیان کیا کہ جب ابراہیم التیمی دعا مانگتے تو فرماتے کہ "اے میرے اللہ مجھے اپنی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کے ذریعے سے حق میں اختلاف کرنے سے آپ کی طرف سے دی گئی ہدایت کی بغیر خواہش کی پیروی کرنے سے گمراہی کے راستوں پر چلنے سے، مشکوک معاملات سے فضولیات اور جھگڑوں سے محفوظ رکھئے"۔

۵۳۶۶-آخرت کا حصہ..... ہم سے حبیب بن حسن نے احمد بن ابی عوف عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن خداش، اور عوام بن الحوشب کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ... کھانے والا ایسا نہیں جو اپنا پسندیدہ لقمہ کھاتا ہو یا اپنا پسندیدہ مشروب پیتا ہو مگر یہ کہ اتنی ہی (کھانے یا پینے کی) مقدار کے برابر آخرت میں سے اس کا حصہ کم ہو جاتا ہے۔

۵۳۶۷-ابراہیم تیمی کا سجدہ۔ ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن صلت بن مسعود، یحییٰ بن الرحلی، اور اعمش کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی جب سجدہ کرتے تو چڑیاں آ کر ان کی پیٹھ پر ایسے بیٹھ جاتیں جیسے وہ کسی دیوار کا کوئی حصہ ہوں۔

۵۳۶۸-تعقب..... ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحق، حسین بن الحسن، ابن المبارک، اور سفیان کی سند سے بیان فرمایا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا تم میں اور تمہاری قوم میں کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کے پاس دنیا آئی لیکن وہ اس سے دور بھاگ گئے،

اور کتنے ہی ایسے ہیں جن سے دنیا نے منہ موڑا اور انہوں نے اس کا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔

۵۳۶۹-جہنمی پر عذاب کا انداز ہم سے ہمارے والد نے عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی أبی سفیان بن عیینہ اور سالم بن ابی حفصہ کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے اپنے قصوں میں یہ آیت پڑھی: "ان کے لئے آگ کے کپڑے قطع کئے جائیں گے اور ان کے سروں پر جلتا ہوا پانی ڈالا جائے گا" (الحج ۱۹) اور فرمایا کہ پاک ہے وہ ذات جس نے آگ کے بھی کپڑے بنا دیئے۔

۵۳۷۰-موت کی آمد...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ابومعمر جبکہ ابومحمد ابن حیان نے الحسن بن ھارون، ابومعمر، ھیثم اور عوام بن حوشب کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ابراہیم التیمی نے آیت "اور ہر طرف سے اسے موت آ رہی ہوگی (ابراہیم ۱۷) کی تفسیر میں فرمایا کہ حتی کہ ہر بال کی طرف سے اور حسن بن ھارون نے کہا کہ بالوں کی طرف سے بھی موت آئے گی۔

۵۳۷۱-کلعصر وں کی رائے...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عثمان بن ابی شیبہ، حمزہ، اسمٰعیل بن ابی خالد اور اکیل کی سند سے بیان کیا، فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم النخعی کو سنا فرمایا کہ گفتگو کرنے والوں سے ابراہیم التیمی سے زیادہ کوئی اس بات کا حق دار نہیں کہ اس کے پاس اللہ کی رضا تلاش کی جائے اور مجھے یہ بات نہایت پسند ہے کہ مجھے ان سے بقدر کفایت مل جاتا۔

۵۳۷۲-ابراہیم کے قصے۔ ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، عبدالرحمٰن، سفیان اور اعمش کی سند سے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ابراہیم التیمی کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کے قصوں سے اللہ کی رضا حاصل کی جاسکے اور مجھے یہ بات نہایت پسند ہے کہ مجھے ان سے بقدر کفایت مل جاتا۔

۵۳۷۳-نظروں کی حفاظت...... ہم سے محمد بن علی بن حبیش نے ابراہیم بن عبداللہ الحزمی، ابومعمر ھیثم، عوام کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی ابراہیم التیمی کو آسمان کی طرف نگاہ اٹھائے ہوئے نہیں دیکھا نہ نماز میں اور نہ نماز کے علاوہ عام حالت میں۔

۵۳۷۴-ہم سے ہمارے والد نے محمد بن احمد بن یزید، عبداللہ بن عمر، حفص الواسطی اور عوام بن حوشب کی سند سے بیان کیا (عوام) کہتے ہیں میں نے ابراہیم التیمی سے بہتر آدمی کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی کبھی ان کو نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے دیکھا، نہ نماز میں اور نہ نماز کے علاوہ اور میں نے ان کو فرماتے سنا کہ ایک شخص مجھ پر ظلم کرتا ہے اس پر رحم فرما۔

۵۳۷۵-جنتی مشروب...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابراہیم بن شریک، احمد بن یونس، سفیان ثوری، منصور اور ابراہیم (میرا خیال ہے یہی مراد ہے) کی سند سے آیت "وسقاهم ربهم شرابا طهورا" (الانسان:۲۱) کی تفسیر میں بیان کیا کہ اس سے مراد وہ عرق ہے جو ان کی عزت کا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی مانند ہوگی۔

۵۳۷۶-روز قیامت۔ ہم سے محمد بن علی نے حسین بن محمد، سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، ثوری اور ان کے والد کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے آیت "جس کا انداز و بچاس ہزار برس ہوگا" (المعارج:۴) کی تفسیر میں فرمایا کہ مؤمن کے لئے قیامت کا دن ظہر و عصر کے درمیانی وقت سے زیادہ طویل نہ ہوگا۔

۵۳۷۷-ایک نہر...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے ابوطالب بن سوادہ، احمد بن الھیثم، جبکہ ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد،

دورقی، محمد بن ابی غالب، ہیثم اور العوام بن حوشب کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا میں ایک نہر پر آیا، مجھے کہا گیا کہ اس نہر سے خود بھی پیو اور جسے تم چاہتے ہو اسے بھی پلاؤ۔ یہ سعادت اس صبر کے بدلے ہے جو تم نے کیا اور تم بہت صبر وضبط کرنے والے تھے۔

۵۳۷۸-صبر وضبط ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، اسحق بن موسیٰ الانصاری، عبدالرحمن بن محمد المحاربی کی سند سے بیان کیا، فرماتے ہیں کہ میں نے اعمش سے سنا فرمایا کہ میں نے ابراہیم التیمی سے پوچھا کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ مہینہ بھر سے کچھ کھائے بغیر ہیں، کہا ہاں، بلکہ دو ماہ سے۔ پھر فرمایا کہ میں نے چالیس راتوں سے انگور کے دانے کے علاوہ کچھ نہیں کھایا جو مجھے گھر والوں نے دیا تھا پھر میں نے کھا کر پھینک دیا۔

عبدالرحمن بن محمد المحاربی کہتے ہیں کہ میں نے اعمش سے پوچھا کہ کیا وہ سچ کہہ رہے تھے؟ تو اعمش نے نہایت حیرت سے کہا کہ ابراہیم التیمی بن یزید؟ (یعنی کیا یہ بھی ممکن ہے کہ ابراہیم التیمی سچ نہ بولیں؟

۵۳۷۹-بھوک کی حالت میں رہنا ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، جعفر بن زیاد الاحمر، ابوبکر بن عیاش اور اعمش کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم التیمی سے سنا فرمایا تیس دن ہو گئے میں نے نہ کچھ کھایا نہ پیا علاوہ انگور کے ایک دانے کے جس پر مجھے گھر والوں نے مجبور کیا تھا۔ ابوالحسن کہتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے کہا کہ جس چیز کی ضرورت مجھے محسوس ہوتی ہے اس سے میں نہیں رک سکتا۔

۵۳۸۰- ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن آدم، فضل (یعنی ابن مہلہل) اور اعمش کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ بعض اوقات ایسے مہینے بھی آتے ہیں کہ گھونٹ بھر پانی سے زیادہ نہیں پیتا، اسی طرح افطار کے وقت۔ میں نے پوچھا، پورا مہینہ؟ کہا ہاں بلکہ دو مہینے۔

۵۳۸۱-دو ماہ کا فاقہ ......ہم سے حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، محمد بن عمرو، مہران، سفیان اور اعمش کی سند سے بیان کیا، فرماتے ہیں کہ ابراہیم التیمی نے مجھ سے کہا کہ میں نے مہینہ سے کچھ نہیں کھایا۔ میں نے حیرت سے پوچھا مہینے بھر سے؟ کہا بلکہ دو مہینے سے۔ البتہ کسی نے مجھے انگور کا گچھا دیا تھا وہ میں نے کھایا تھا تو پیٹ میں تکلیف شروع ہو گئی۔

۵۳۸۲- مقام حسرت ......ہم سے ابومحمد بن حیان نے احمد بن علی بن الجارود، ابوسعید الاشج، ابوادریس، حصین کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ ابراہیم التیمی کہا کرتے تھے کہ اس شخص سے زیادہ حسرت کس کو ہو سکتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ایک غلام دیا ہو اور اس غلام کا مرتبہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے آقا سے بھی زیادہ ہو۔

اور اس شخص سے زیادہ حسرت کس کو ہو سکتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا تھا پھر اس مال کا وارث کوئی اور ہو گیا اور وہ اس مال کو اللہ کی فرمانبرداری میں خرچ کرتا ہو اور وہ مال وارث کے لئے اجر اور مورث کے لئے وبال ہو۔

اور اس شخص سے زیادہ حسرت کس کو ہو سکتی ہے جس نے کسی نابینا کو حقارت سے دیکھا اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے اس (نابینا) کو بینا کر دیا اور اس دیکھنے والے کو نابینا کر دیا۔

تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ دنیا سے بھاگتے تھے اور دنیا ان کے قدموں میں گری پڑی تھی یہ انہی کا حصہ تھا جو وہ کر گزرے اور تم لوگ دنیا کے پیچھے پڑے ہو اور یہ تم سے پشت پھیرے بھاگ رہی ہے اور تمہارے لئے وہی سب کچھ ہے جو کچھ بھگت رہے ہو، لہٰذا اب اپنے

معاملے کو ان لوگوں کے سامنے رکھ کر خود ہی حساب کرلو۔

۵۳۸۳-حسرت کرنے والا شخص ہم سے ہمارے والد نے محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن الاشعث، اور فضیل ابن عیاض کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے ابراہیم التیمی کے بارے میں بتایا کہ ابراہیم نے اپنے ساتھیوں وعظ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس شخص سے زیادہ حسرت کسی شخص کو ہوگی جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو اور وہ اس کے مطابق عمل نہ کرے، لیکن اس کی بات کوئی دوسرا سن لے اور اس پر عمل کرے اور بروز قیامت اس کا فائدہ وہ دیکھ لے۔

۵۳۸۴-اہل بیت ہم سے ابو محمد بن حیان نے ابو علی الرازی، هناد بن السری، جریر، مغیرہ کی سند سے بیان فرمایا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اہل جنت میں سے ایک شخص کو سو آدمیوں کے برابر شہوت، کھانا اور حاجت کی چیز پڑی جائیگی لہذا جب وہ کھائے گا تو اس کو نہایت پاکیزہ مشروب پلایا جائے گا جس کے نتیجے میں اس کے جسم پر پسینے کی مانند نمی ظاہر ہوگی اس کو خوشبو مشک کی طرح ہوگی، اور پھر ان کی شہوات وغیرہ واپس آجائیں گی۔

۵۳۸۵-تکبیر اولیٰ کی اہمیت ہم سے محمد بن عمرو بن سلم نے علی بن العباس ابو کریب، وکیع، سفیان، منصور کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو تکبیر اولیٰ کو معمولی سمجھتا ہو تو اس سے ہاتھ دھولو۔

۵۳۸۶-جہنم کا خوف ہم سے ابو محمد بن حیان نے حاجب بن وکین، احمد الدورقی، بشر بن سلیمان، مسعر اور بکیر یا ابو بکیر کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ جو شخص غمزدہ نہیں اس کے لئے مناسب ہے کہ جہنمی ہونے سے ڈرے، کیونکہ اہل جنت تو کہتے ہیں "تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہم سے غم کو دور کیا" (سورہ فاطر: ۳۴)
اور جو شخص شفقت نہیں کرتا اسے چاہیے کہ اس بات سے خوفزدہ رہے کہ کہیں اسے اہل جنت کے زمرے سے خارج نہ کردیا جائے کیونکہ وہ کہتے ہوں گے کہ "اس سے پہلے ہم اپنے گھر والوں میں شفقت کرنے والے تھے" (الطور: ۲۶)

۵۳۸۷-اظہار گناہ بھی گناہ ہے ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں، حسن بن احمد بن اللیث، عبدالمومن بن علی، سلمہ بن عوام بن حوشب اور ان کے والد کی سند سے بیان کیا ہے کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ بندہ اپنے گناہوں اور برائیوں کے بارے میں لوگوں کو بتادے جو اللہ تعالیٰ نے چھپارکھی تھی۔

مسند روایات ابو اسماعیل ابراہیم بن یزید التیمی نے ایک جماعت سے مسند روایات بیان کی ہیں، ان کی اکثر روایات ان کے والد اور الحارث بن سوید سے ہیں

۵۳۸۸-بدعتی پر اللہ کی لعنت ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، ابو اسحٰق بن حمزہ اور ابو احمد بن احمد، دونوں نے ابو خلیفہ، محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابراہیم التیمی، اور ان کے والد کی سند سے حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ ہم۔۔۔ پس قرآن کریم اور اس صحیفے کے علاوہ کچھ نہیں جس میں جناب نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان مبارک موجود ہے کہ مدینہ منورہ عیر سے ثور تک حرم ہے لہذا جس کسی نے اس میں کوئی بدعت کی یا بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تمام فرشتوں اور سب کے سب انسانوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ اس سے نہ نیکی قبول کریں گے اور نہ رجوع اور جس نے اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر

کسی دوسری قوم کے ساتھ رشتہ موالات قائم کیا تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس سے بھی نہ نیکی قبول کریں گے اور نہ رجوع۔

شعبہ کے الفاظ ہیں صحیح متفق علیہ ہیں جو جریر، حفص، ابن نمیر، ابو معاویہ اور بہت سے لوگوں نے اعمش سے روایت کئے ہیں۔

۵۳۸۹- ہر کام اللہ کے حکم سے ہوتا ہے ...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن اسامہ، ابونعیم، اعمش، ابراہیم التیمی اوران کے والد کی سند سے بیان کیا کہ حضرت ابوذر غفاریؓ نے فرمایا کہ ہم سورج غروب ہونے کے وقت مسجد میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا اے ابوذر! تمہیں معلوم ہے کہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو علم ہوگا؟ فرمایا کہ سورج چلتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں پہنچ کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے اور اجازت لیتا ہے لہٰذا اس کو اجازت دے دی جاتی ہے اور قریب ہے کہ وہ وقت بھی آپہنچے کہ وہ اجازت مانگے اور اس کو سفارش کے بغیر اجازت نہ ملے، جب طویل وقت یونہی گزر جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ طلوع ہو جا اپنی جگہ سے اور یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"سورج اپنے مقررہ وقت پر چلتا ہے یہ غالب جل جلالہ علیم ذات کا مقرر کیا ہوا اندازہ ہے" (یس ۳۸)[1]

یہ روایت اعمش، ثوری کی روایت سے صحیح متفق علیہ ہے۔ تیمی سے حکم بن عیینہ، فضیل بن عمیر، ھارون بن سعد، موسیٰ بن المسیب، حبیب بن ابی الاشرس نے روایت کی ہے جبکہ اہل بصرہ میں سے یونس بن عبید نے تیمی سے یہ روایت اور یہ اضافہ کیا ہے کہ پھر اس وقت سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور اس وقت کے بارے میں ارشاد ربانی ہے "کسی نفس کو ایمان نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا" (الانعام: ۱۵۸)

۵۳۹۰- سب سے پہلی مسجد ...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، اعمش، ابراہیم التیمی اوران کے والد کی سند سے بیان کیا کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا مسجد حرام اور پھر مسجد اقصیٰ میں نے پھر عرض کیا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ چالیس سال کا اور جہاں کہیں نماز کا وقت آجائے تو وہیں اپنی نماز پڑھ لیا کرو۔[2]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے ثوری نے اعمش سے روایت کی ہے۔

۵۳۹۱- مسجدوں کی ترتیب ...... ہم سے احمد بن قاسم بن ریان نے احمد بن موسیٰ بن عیسیٰ البرقی، ابوحذیفہ، سفیان، اعمش، ابراہیم التیمی اوران کے والد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا مسجد حرام، میں نے پھر عرض کیا اس کے بعد کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پھر عرض کیا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا چالیس سال پھر جہاں کہیں نماز کا وقت آجائے پڑھ لو کیونکہ وہی (جگہ) مسجد ہے۔[3]

اعمش سے معمر، عبدالرحمن بن زیاد، ابوعوانہ، حفص بن غیاث، عیسیٰ بن یونس، جریر اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے اور ابراہیم التیمی سے عبدالاعلیٰ نے روایت کی ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۱۵۴/۶۔ وفتح الباری ۵۴۱/۸۔

۲، ۳۔ صحیح البخاری ۱۷۷/۴، ۱۹۷۔ وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۰۱۔

۵۳۹۲-گزشتہ روایت ......ہم سے ابوبکر بن خلاد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد ابراہیم بن میمون، داؤد بن الزبرقان، عبدالاعلی، ابراہیم التیمی اوران کے والد کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ لوگوں کے لئے سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی تو ایسے ہی فرمایا جیسے اوپر والی روایات میں مذکور ہوا۔[1]

۵۳۹۳-مسجد بنوانے کی فضیلت ہم سے سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف الفریابی سے، جبکہ سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابوحذیفہ موسیٰ بن مسعود النہدی، سفیان ثوری اعمش، ابراہیم التیمی اوران کے والد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنائی، خواہ وہ قطاۃ نامی ننھے پرندے کے گھونسلے کی طرح (چھوٹی ہی) کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا ئیں گے۔
فریابی اور بہت سے لوگوں نے اسی طرح اس روایت کو ثوری پر موقوف روایت کیا ہے اور ثوری کے اصحاب میں وکیع اور عبداللہ بن الولید العدنی نے مرفوع بیان کیا ہے۔

۵۳۹۴-ایک اور فضیلت ہم سے ابوبکر الطلحی نے ابوحصین القاضی، یحییٰ بن عبدالحمید، ابوبکر بن عیاش، اعمش اور ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم کی سند سے روایت کیا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر کسی شخص نے اللہ کی رضا کی خاطر مسجد بنائی خواہ وہ قطاۃ کے گھونسلے کی مانند ہی کیوں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھر بنا ئیں گے۔

۵۳۹۵- جنت لے جانے والا عمل ......ہم سے محمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، جبکہ علی بن احمد بن علی المصیصی نے احمد بن خلید الحلبی، ابونعیم، اعمش، شمر بن عطیہ اور تیم کے ایک شیخ کی سند سے روایت کیا کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل سکھائیے جو مجھے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے۔ فرمایا جب بھی تم سے برائی ہو تو فوراً نیکی کرلو کیونکہ یہ دس گناہ زیادہ ثواب والی ہوتی ہے۔
میں نے پھر عرض کیا کہ کیا "لا الہ الا اللہ" کہنا بھی نیکیوں میں سے ہے؟ فرمایا کہ دیگر نیکیوں کی طرح یہ بھی سب نیکیوں سے بہترین ہونے میں کسی سے پیچھے نہیں ہے۔[2]
ابونعیم اعمش سے روایت کی ہے اور اس کو یونس بن بکیر نے جید کہا ہے۔

۵۳۹۶- جنت کے قریب لے جانے والا عمل......ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، عقبۃ بن مکرم، یونس بن بکیر، اعمش، ابراہیم التیمی اوران کے والد کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ایسے عمل کی طرف راہنمائی فرمائیں جو مجھے جنت سے قریب کردے اور جہنم سے دور کردے۔ فرمایا کہ جب تم سے کوئی برائی سرزد ہو جائے تو اس کے فوراً بعد کوئی نیکی کرلو کیونکہ یہ دس گنا ہوتی ہے۔ میں نے پھر عرض کیا کہ یارسول اللہ! کیا "لا الہ الا اللہ" بھی نیکیوں میں سے ہے؟ فرمایا بڑی نیکیوں میں سے ہے۔

---

[1] انظر الحديث في: صحيح البخاري ۱۷۷/۴، ۱۹۷. وصحيح مسلم، كتاب المساجد ۲، ۱.

[2] مسند الإمام أحمد ۱۶۹/۵. وسنن سعيد بن منصور ۲۶/۳ والأمالي للشجري ۲۵/۱ ومجمع الزوائد ۸۱/۱۰. وتفسير ابن كثير ۲۹۹/۴ والدر المنثور ۳۵۳/۳ والترغيب والترهيب ۱۱۱/۴ وإتحاف السادة المتقين ۳۰۳/۸، ۴۵۲/۷ وكنز العمال ۱۰۱۸۰، ۱۰۱۸۱، ۱۰۱۸۲.

۵۳۹۷-نمازوں میں آسانی سے کام لو ہم سے ابو عمر بن حمدان نے حسن بن سفیان، علی بن میمون العطار، معمر بن میمون، زید بن حیان، ابراہیم التیمی، حارث بن سوید کی سند سے حضرت ابو مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی نمازوں میں اختصار و آسانی سے کام لو کیونکہ تمہارے پیچھے کمزور بھی ہوتے ہیں، بڑے بھی ہوتے ہیں اور ضرورت مند بھی۔[1]
اسرائیل نے اعمش سے اور عمار الدھنی نے ابراہیم سے روایت کی ہے اور انہوں نے اعمش کی مخالفت کی ہے۔

۵۳۹۸-ہلکی نماز پڑھنے کا حکم ہم سے سلیمان بن محمد نے محمد بن محمود بن علی بن مالک الاصبہانی، ابو یحییٰ محمد بن عبدالرحمن البزار، ابو احمد الزبیری، عبدالجبار... العباس، عمار الدھنی سے روایت کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ ہمارے والد کبھی کبھی ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، ایک مرتبہ میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ تم ہلکی نماز پڑھتے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ پھر جناب نبی کریم ﷺ کے اس فرمان "کہ تم میں کمزور بھی ہوتے ہیں بڑے بھی اور ضرورت مند" بھی کا کیا مطلب؟ تو فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ یہ پہلے تھا، پھر آپ ﷺ نے تم لوگوں کی نماز سے تین گنا زیادہ لمبی نمازیں پڑھیں ہیں۔[2]
یہ روایت عمار بن ابراہیم کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسی طریق سے لکھا ہے۔

۵۳۹۹-غلام کے ساتھ سلوک ہم سے سلیمان بن احمد نے زکریا بن حمدویہ، سفیان، شعبہ اور ابوعوانہ، جبکہ ابو عمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر، عبدالواحد بن زیاد، اعمش، ابراہیم تیمی اور ان کے والد کی سند سے حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی ... جان لو اے ابو مسعود" غصے کی وجہ سے میں آواز کو نہ پہچان پایا حتی کہ جناب رسول اللہ ﷺ میرے نزدیک آگئے۔ جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو کوڑا میرے ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "یہ بات جان لو اے ابو مسعود! اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ قادر ہیں جتنے تم اس غلام پر۔ میں نے عرض کیا کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں آئندہ کبھی اپنے غلام کو نہ ماروں گا۔ یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے۔ اس کو ثوری، قیس بن الربیع، جریر اور بہت سے لوگوں نے اعمش سے روایت کی ہے۔[3]

۵۴۰۰-چھوٹی مسجد بھی باعث نجات ہے ہم سے سعید بن محمد بن ابراہیم الناقد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے چچا قاسم بن محمد، بکر بن عبدالرحمن، عیسیٰ بن المختار، ابن ابی لیلی، حکم، ابراہیم تیمی، ان کے والد کی سند سے بیان کیا ہے کہ فرمایا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنائی خواہ وہ قطاۃ کے گھونسلے کی مانند چھوٹی ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔
اس روایت کو ابن ابی لیلی نے اسی طرح ام المومنین پر موقوف روایت کیا ہے جبکہ حجاج بن ارطاۃ نے حکم سے مرفوع روایت کیا ہے جو حضرت ابوذرؓ کی روایت سے ہے۔

۵۴۰۱-غسل کرانے والے کی نماز ہم سے ابو بکر بن خلاد نے محمد بن غالب، سفیان ثوری، ابو روق، اور ابراہیم التیمی

---

[1] مسند الامام أحمد ۴/۱۲۲، ومجمع الزوائد ۲/۷۲، والمطالب العالیة ۲۲۱، وکنز العمال ۲۰۴۳۵.
[3] صحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۴، ۳۵. وسنن ابی داؤد ۵۱۵۹. وسنن الترمذی ۱۹۴۸ والأدب المفرد ۱۷۱ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/۲۴۵. والسنن الکبری للبیهقی ۸/۱۰ وکنز العمال ۲۵۹۷۳. والترغیب والترهیب ۳/۲۱۱. واتحاف السادة المتقین ۶/۳۲۹.

کی سند سے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ مجھے غسل کرایا کرتے تھے حالانکہ آپ ﷺ وضو کی حالت میں ہوتے، پھر اسی طرح نماز بھی پڑھ لیتے۔ اسی طرح ابراہیم نے اپنے والد کے بغیر بھی ام المومنین سے روایت کیا ہے۔

۵۳۰۲-نکاح کی ترغیب۔ ہم سے محمد بن علی بن مخلد نے حسن بن علی، ابراہیم بن یوسف الحضرمی، عبداللہ بن حراش، عوام ابن الحوشب اور ابراہیم التیمی کی سند سے حضرت انسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کنوارے پن کی حالت کو ناپسند فرماتے تھے اور اس سے سختی سے منع فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایسی عورتوں سے شادی کرو جو بہت محبت کرنے والی اور بہت بچے پیدا کرنے والی ہو کیونکہ میں قیامت کے دن دیگر امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ [۱]

(۲۷۴) ابراہیم بن یزید النخعی [۲]

انہی میں سے ایک شخصیت ابراہیم بن یزید النخعی کی ہے، جو تقویٰ میں بے مثال، فقہ میں اپنی مثال آپ، بہت سے علوم کے جامع، تکبر ونخوت سے کوسوں دور اور منکسر المزاج شخص تھے۔

کہا جاتا ہے کہ تصوف عاجزوں اور ذلیلوں کو بلند کرنے والا اور جلیلوں اور متکبروں کو جھکانے والا ہے۔

۵۳۰۳-تقویٰ۔ ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن ابان، ابو اسامہ اور اعمش کی سند سے بیان کیا ہے کہ ابراہیم النخعی شہرت سے بچتے تھے، اسی لئے اسطوانہ (ستون) کی طرف ہو کر نہ بیٹھتے تھے اور جب ان سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو سوال کے جواب سے زیادہ نہیں بتاتے تھے میں پوچھتا کہ کیا اس میں یہ بات نہیں، یہ بات نہیں؟ تو وہ فرماتے کہ سائل نے مجھ سے اس بارے میں کچھ نہیں پوچھا۔

ابراہیم النخعی حدیث کے پرکھنے والے تھے، لہٰذا جب میں اپنے بعض ساتھیوں سے کوئی حدیث سنتا تو آپ سے تحقیق کروالیتا۔

۵۳۰۴-بے موقع سوال پر ناراض۔ ہم سے احمد بن عبدالوھاب نے محمد بن اسحٰق، ابو قدامہ، قبیصہ، سفیان عبدالملک بن ابجر اور زبید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی کو دیکھا آپ سے جب بھی کوئی بات پوچھی جاتی تو آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دکھائی دیتے۔

۵۳۰۵-ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے ابو العباس السراج، عمر بن محمد بن الحسن، ان کے والد، مفضل اور منصور کی سند سے بیان کیا کہ فرمایا میں جب بھی ابراہیم سے کوئی مسئلہ پوچھتا تو آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے اور آپ فرماتے کہ مجھے امید ہے کہ کچھ ایسا ہی ہوگا۔

۵۳۰۶-وقت کی قدر۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل، ابو بکر بن ابی شیبہ جبکہ ابو بکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ میں ابراہیم کے پاس تھا وہ اس وقت تلاوت فرما رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص نے

[۱] سنن ابی داؤد ۲۰۵۰۔ وسنن النسائی، کتاب النکاح باب ۱۱۔ وسنن ابن ماجۃ ۱۸۴۶۔ والمستدرک ۲/۱۶۲۔ وصحیح ابن حبان ۱۲۲۸، ۱۲۲۹۔ ومجمع الزوائد ۴/۲۵۲، ۲۵۸۔ ومشکاۃ المصابیح ۳۰۹۱۔ وکشف الخفا ۱/۳۶۲، ۳۹۰۔ وشرح السنۃ ۹/۱۶۔ والترغیب والترھیب ۳/۴۶۔

[۲] تهذیب الکمال ۲۶۵۔ ۲/۲۳۳۔ والتاریخ الکبیر ۱/۱/۳۳۳۔ والجرح ۱/۱/۱۴۴۔ والطبقات الکبریٰ ۶/۲۷۰۔

حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو آپ نے قرآن کریم چھپالیا اور فرمایا کہ یہ نہیں دیکھتا کہ میں ہروقت اس میں تلاوت کرتا ہوں۔

۵۴۰۷-عذر ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل اور ابوبکر، معاذ بن معاذ، ابن عون کی سند سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ مختار بن ابی عبید نے ابراہیم النخعی کو بلا بھیجا سو آپ نے چہرے پر تیل مل لیا اور دوائی کر بیمار ہوگئے لیکن مختار کے بلاوے پر نہیں گئے۔

۵۴۰۸-بزرگوں کی رائے ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن الحسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو الاشعثی، ابوبکر بن عبداللہ بن شعیب بن الحجاب کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ان لوگوں میں میں بھی شامل تھا جنہوں نے ابراہیم نخعی کی نماز جنازہ ادا کی اور راتوں رات ہی ان کو دفن کردیا یہ سب کام حجاج کے زمانے میں ہوئے۔ یا تو وہ نو میں سے نویں تھے یا سات میں سے ساتویں۔ پھر اگلی صبح میں امام شعبی رحمہ اللہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے ابراہیم النخعی کو رات دفن کردیا؟ میں نے کہا جی ہاں تو فرمایا کہ تم نے تمام لوگوں میں سب سے زیادہ بڑے فقیہ کو دفن کیا ہے؟ میں نے پوچھا کہ (اگر ابراہیم سب سے بڑے فقیہ تھے تو) پھر حسن (بصری) کون ہیں؟ تو امام شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ نہ صرف حسن بصری بلکہ پورے بصرہ اور اہل کوفہ اور اہل شام حجاز کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔

۵۴۰۹-حسن بصری کا غم ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن یزید، جعفر بن عون، عبداللہ بن اشعث بن سوار کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے حسن بصری کو بتایا کہ ابراہیم نخعی کی وفات ہوگئی تو فرمایا "انا للّٰہ وانا الیہ راجعون" اگرچہ وہ عمر میں بڑے تھے لیکن علم کی بھی بہت بڑے تھے۔

۵۴۱۰-مرکز نگاہ ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے والد، جبکہ ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق محمد بن الصباح اور ان دونوں نے جریر، اسمٰعیل بن ابی خالد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ امام الشعبی، ابوالضحیٰ، ابراہیم نخعی اور ہمارے ساتھی مسجد میں جمع ہوتے تھے اور حدیث کا مذاکرہ کیا کرتے تھے۔ جب ان کے پاس کوئی ایسا مسئلہ آجاتا جس کے بارے میں وہ کچھ نہ جانتے تو سب لوگ ابراہیم نخعی کو اپنی نگاہوں کا مرکز بنالیتے۔

۵۴۱۱-علم حدیث میں مہارت ہم سے محمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، شریک اور اعمش کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے جب بھی ابراہیم کے سامنے کوئی حدیث بیان کی تو اس حدیث کے بارے میں کچھ نہ کچھ معلومات ضرور ان کے پاس ہوتی تھی۔

۵۴۱۲-علم کی موت ہم سے محمد بن عثمان نے اپنے والد سے جبکہ ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، یوسف بن موسیٰ، جریر اور مغیرہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ جب امام شعبی کو ابراہیم نخعی کی وفات کا علم ہوا تو دریافت فرمایا کہ کیا ان کی وفات ہوگئی۔ عرض کیا گیا جی ہاں۔

فرمایا کہ اگر میں کہوں کہ علم کی موت ہوگئی (تو کچھ غلط نہ ہوگا) انہوں نے اپنے بعد اپنے جیسا کوئی نہیں چھوڑا۔ میں تمہیں ان کے بارے میں بتاؤں گا کہ وہ فقہ کے گھر میں پیدا ہوئے اور ان کی فقہ لے لی، پھر ہمارے ساتھ بیٹھے تو ہماری بہترین احادیث لے کر اپنے گھر کی فقہ میں ملادیں لہٰذا ان جیسا کون ہوسکتا ہے؟ اور اس پر بھی مجھے حیرت تو یہ ہے کہ وہ سعید بن جبیر کو خود سے افضل کیوں سمجھتے

تھے؟

۵۴۱۳-سعید بن جبیر کی نظر میں: ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، ان کے والد، محمد بن فضیل، عبدالملک بن ابی سلیمان کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا سعید بن جبیر سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارے پاس ابراہیم نخعی موجود ہیں پھر بھی مجھ سے مسئلہ پوچھتے ہو؟

۵۴۱۴-حلیہ مبارک: ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابوعمام السکونی، عیسیٰ بن یونس اور اعمش کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی کو ایک منقش قبا اور سرخ رنگ کی اوڑھنی اوڑھے ہوئے دیکھا۔

۵۴۱۵-ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے ابوالعباس السراج، قتیبہ، جریر اور منصور کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی کو سبز چادر اوڑھے ہوئے دیکھا جس میں نقش ونگار تھے اور وہ سرخ رنگ کی رضائی اوڑھا کرتے تھے۔

۵۴۱۶-دینی غیرت:...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، اسماعیل بن ابی الحارث، حاروں بن معروف اور ضمرہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا ایک شخص کہہ رہا تھا کہ حماد بن ابی سلیمان بصرہ تشریف لائے تو فرقد السنجی ان سے ملنے آئے انہوں نے اونی کپڑے پہنے ہوئے تھے، تو حماد نے ان سے کہا یہ نصرانی ہیں چھوڑ دو، کیونکہ ہم نے ابراہیم کو دیکھا ہے ہم ان کا انتظار کررہے تھے جب وہ ہمارے پاس آئے تو ایسے پیلے ہو رہے تھے کہ ہم نے یہ سمجھا کہ (بھوک کی وجہ سے) ان کے لئے مردار حلال ہو چکا ہے۔

۵۴۱۷-بدعت سے نفرت:... ہم سے ابو احمد محمد بن محمد الغطریفی نے احمد بن موسیٰ العدوی، اسمٰعیل بن سعید، جریر، مغیرہ، ابوحمزہ اور ابراہیم کی سند سے بیان کیا وہ (ابراہیم نخعی) فرماتے تھے کہ خدا کی قسم میں ان لوگوں کی نئی ایجاد کردہ چیزوں میں کوئی بھلائی نہیں سمجھتا۔

۵۴۱۸-خود رائی سے پرہیز: ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابو اسید، ابومسعود، ابن الاصبہانی، عثام، اعمش کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی کو اپنی رائے سے کبھی کوئی بات کہتے نہیں دیکھا۔

۵۴۱۹-خواہشات سے حفاظت: ہم سے ابو احمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، نجم بن بشیر، اسمٰعیل بن زکریا، ابوحمزہ کی سند سے بیان کیا، فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی سے کہا کہ آپ میرے امام ہیں اور میں آپ کا مقتدی، میری راہنمائی کریں کہ میں خواہشات کی پیروی سے محفوظ رہوں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس (خواہشات کی پیروی) میں ذرہ برابر بھلائی نہیں رکھی، اور صحیح بات تو وہی پہلے والی ہے۔

۵۴۲۰-بری صحبت سے پرہیز: ہم سے ابو احمد نے احمد، اسمٰعیل، حاشم بن قاسم، محمد بن طلحہ، مجمع بن قیس کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ خواہشات کی پیروی کرنے والوں کے ساتھ نہ بیٹھا کرو۔

۵۴۲۱-جھوٹ سے نفرت: ہم سے ابواحمد نے احمد، اسمٰعیل بن سعید، ابن علیہ، ابن عون کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ جھوٹوں سے بچو۔

۵۴۲۲- بدعت سے نفرت ہم سے عبداللہ بن محمد نے حسن بن محمد، محمد بن حمید، یحییٰ بن ابی بکیر، ربیع بن الصبیح، ابو معشر کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ اصحاب اہواء اصحاب سنن کے دشمن ہیں۔

۵۴۲۳- صلح جوئی ہم سے عبداللہ بن محمد نے حسن بن محمد، ابن حمید، اشعث بن عطاف، سفیان، حسن بن عمرو الفقیمی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ میں نے کبھی کسی سے جھگڑا نہیں کیا۔

۵۴۲۴- تفسیر ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے چچا ابوبکر، یزید بن ھارون اور عوام بن الحوشبؒ کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی نے آیت "ہم نے ڈال دی ان کے درمیان عداوت اور بغض قیامت تک کے لئے" (المائدہ: ۱۴) کی تفسیر میں فرمایا کہ؟ آپس میں مقدمات اور دین میں جھگڑے۔

۵۴۲۵- او بجہ عت ہم سے سلیمان بن احمد نے احمد بن محمد الجمال الاصبہانی، اسمٰعیل بن یزید، ابراہیم بن الاشعث، شہاب بن جریر بن حراش، ابو حمزۃ الاعور کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ جب کوفہ میں گفتگو زیادہ ہوگئی تو میں ابراہیم نخعی کے پاس آیا اور عرض کیا اے ابو عمران آپ نے دیکھا، کوفہ میں کتنی باتیں شروع ہوگئی ہیں؟ اور فرمایا اوہ! انہوں نے باریکیوں میں گھسنا شروع کر دیا ہے اور اپنے پاس سے دین ایجاد کرلیا ہے نہ اس کا تعلق کتاب اللہ سے ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت سے اور فرمایا کہ یہی حق ہے اور جو اس کی مخالفت کرے باطل ہے۔ بے شک انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ کا دین چھوڑ دیا ہے تم خود کو ان سے بچانا۔

۵۴۲۶- قلت کلام ہم سے محمد بن احمد بن الحسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عون بن سلام، احمد بن طلحہ اور ان کے بعض ساتھیوں سے روایت کیا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں گفتگو نہ کرتا، مجھے اگر باتوں سے بچنے کا کوئی راستہ ملتا تو کبھی باتیں نہ کرتا۔ اب تو ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ مجھ جیسے لوگ بھی اس میں فقیہ ہو گئے ہیں۔

۵۴۲۷- ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن بکار بن ریان، محمد بن طلحہ، میمون بن ابی حمزہ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مجھ سے فرمایا میں نے کلام کیا اور اگر گفتگو سے کوئی بچنے کا کوئی راستہ ہوتا تو میں کبھی بات نہ کرتا۔ اب تو ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ مجھ جیسے لوگ کوفہ کے فقیہ ہو گئے ہیں۔

۵۴۲۸- واجب القتل کون؟ ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابو ہمام السکونی، عبداللہ بن المبارک، فضیل بن غزوان اور ابو معشر کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ اگر میں اہل قبلہ میں سے کسی کو واجب القتل سمجھتا تو خشبیہ کے خون کو حلال سمجھتا۔

۵۴۲۹- مرجئہ قابل نفرت ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حاتم الجوھری، محمد بن الصلت، منصور بن ابی الاسود اور اعمش کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ ابراہیم نخعی کے پاس مرجئہ کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ خدا کی قسم وہ لوگ میرے نزدیک اہل کتاب سے بھی زیادہ قابل نفرت ہیں۔

۵۴۳۰- اعتدال ..... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، سعید بن یحییٰ الاموی، ان کے والد، مسعر اور عبداللہ بن حکیم کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ابراہیم نخعی کی مجلس میں حضرت عثمان اور حضرت عمر کا ذکر ہوا ایک شخص نے حضرت علی کو حضرت عثمان پر فضیلت دی تو

ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ اگر یہی تیری رائے ہے تو ہمارے ساتھ نہ بیٹھا کر۔

۵۴۳۱-**استقامت** ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن الصباح، جریر کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ میں حضرت عثمان کی نسبت حضرت علیؓ سے زیادہ محبت کرتا ہوں لیکن میرے لئے آسمان سے گرنا زیادہ آسان ہے اس بات سے کہ میں حضرت عثمان میں کوئی برائی نکالوں۔

۵۴۳۲-**اقرار مومن** ہم سے ابوحامد نے محمد، عبیداللہ بن سعید، ابیحٰ سفیان، حسن بن عمرو، فضیل بن عمرو کی سند سے ابراہیم سے روایت کیا فرمایا کہ جب تم سے کوئی پوچھے کہ کیا تم مومن ہو؟ تو کہو میں ایمان لایا ہوں اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔

۵۴۳۳-**صوم داؤدی** ہم سے علی بن ھارون بن محمد نے جعفر الفریابی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، شعیب بن الحباب کی سند سے ابراہیم نخعی کی اھلیہ ھنیدہ سے روایت کیا فرماتی ہیں کہ ابراہیم نخعی ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔

۵۴۳۴-**عفو و درگزر** ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن المروزی، ابن المبارک، ابن عون کی سند سے بیان کیا کہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور شعیب بن الحباب نے ابراہیم نخعی کے سامنے معذرت کا اظہار کیا تو آپ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جس نے کہا تھا کہ میں نے تجھے معذرت کئے بغیر معاف کر دیا ہے کیونکہ معافی مانگنے کی حالت ایسی ہے جس میں کبھی کبھی جھوٹ کی آمیزش ہو جاتی ہے۔

۵۴۳۵-**جنت کی امید** ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان اور زکریا العبدی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ابراہیم نخعی جب بیمار ہوئے تو رونے لگے لوگوں نے پوچھا اے ابوعمران! آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا میں کیوں نہ روؤں جبکہ میں اپنے رب کے نمائندے کا منتظر ہوں کہ وہ مجھے اس (جنت) کی خبر سناتا ہے یا اس (جہنم) کی۔

۵۴۳۶-ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن روح، حماد بن الموصل، اسحٰق بن اسماعیل، ابومعاویہ، محمد بن سوقہ اور عمران الخیاط کی سند سے بیان کیا فرمایا ہے ہم ابراہیم نخعی کے پاس ان کی عیادت کرنے کے لئے گئے وہ رو رہے تھے۔ ہم نے پوچھا اے ابوعمران آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ میں موت کے فرشتے کا منتظر ہوں اور نہیں جانتا کہ وہ مجھے جنت کی خوشخبری دیتا ہے یا دوزخ کی۔

۵۴۳۷-**سکوت اور فضیلت** ہم سے حبیب بن الحسن نے عبداللہ بن صالح، محمد بن عمر الکندی، عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل اور اعمش کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ ہم اکٹھے بیٹھ کر مذاکرہ کیا کرتے تھے تو ابراہیم نخعی ان میں سب سے زیادہ خاموش اور سب سے زیادہ افضل تھے۔

۵۴۳۸-**علمی مجلس** ہم سے ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر، منصور کی سند سے بیان کیا کہ وہ اکٹھے بیٹھ کر علم، خیر اور فقہ کا مذاکرہ کرتے تھے پھر جدا ہو جاتے اور کوئی کسی دوسرے کے لئے مغفرت کی دعا نہ کرتا تھا۔

۵۴۳۹-**مشقت کی فضیلت** ہم سے ابومحمد بن حیان نے علی بن اسحٰق، حسین المروزی، ابن المبارک، سفیان، منصور، اور ابی معشر کی سند سے ابراہیم نخعی سے بیان کیا فرمایا کہ وہ لوگ سمجھتے (یا کہتے تھے) کہ اندھیری راتوں میں نماز کے لئے چلنا موجب

ثواب ہے۔

۵۴۴۰-خون ناحق کی مذمت...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ، جریر، منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں وہ کہا کرتے تھے اور امید رکھتے تھے کہ جب کوئی مسلمان شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ہاتھ خون ناحق سے صاف ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور خون ناحق کے علاوہ سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔

۵۴۴۱-علم کے لئے تحقیق ...... ہم سے ابو احمد محمد بن احمد، محمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، موسیٰ بن داؤد، ہشیم، مغیرہ اور ابراہیم نخعی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ جب وہ کسی شخص کے پاس علم حاصل کرنے آتے' تو اس کی نماز، عادات اور چال چلن کی طرف دیکھتے۔

۵۴۴۲-راوی کی تحقیق...... ہم سے ابو احمد محمد بن احمد نے محمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، عیسیٰ بن یونس، اعمش اور ابراہیم کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں حدیث سنتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ کس سے لی گئی ہے' پھر اس کو لے لیتا ہوں اور باقی سب کو چھوڑ دیتا ہوں۔

۵۴۴۳-اطراف الحدیث...... ہم سے ابو احمد نے احمد، اسمٰعیل جبکہ ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحاق قتیبہ اور ان دونوں نے جریر، منصور کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی اطراف الحدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۵۴۴۴-رائے کی اہمیت ...... ہم سے ابو احمد نے احمد، اسمٰعیل، ابراہیم بن عبداللہ شبابہ، شعیب بن میمون الواسطی، ابوھاشم الرمانی کی سند سے ابراہیم النخعی سے روایت کیا فرمایا کہ رائے روایت کے بغیر بھی مستند نہیں ہوتی اور نہ روایت رائے کے بغیر مستند ہوتی ہے۔

۵۴۴۵-علم نجوم کو سیکھنا...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ، جریر، منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا کہ وہ اس حد تک علم نجوم سیکھنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ جس سے راستہ معلوم کیا جا سکے۔

۵۴۴۶-متکبر کی مجلس میں نہ بیٹھو...... ہم سے ہمارے والد نے ابراہیم بن محمد بن الحسن، الحسن بن منصور، علی بن محمد الطنافسی، عبادہ بن کلیب، شریک، مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی کی سند سے روایت کیا فرمایا کہ جو شخص اس لئے مجلس جمائے کہ لوگ اس کے پاس بیٹھیں تو اس کے پاس نہ بیٹھو۔

۵۴۴۷-نئے مسائل پر حیرانی ...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، اسمٰعیل بن ابی الحارث، عبدالعزیز بن ابان، سفیان، ان کے والد کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی سے ایک مسئلہ پوچھا تو آپ حیران ہو گئے اور پوچھنے لگے کہ اب ایسی چیزوں کی بھی ضرورت ہونے لگی۔ اب ایسی باتیں بھی پوچھی جانے لگیں؟

۵۴۴۸- ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، یعقوب بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، ابی حصین کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں ابراہیم نخعی کے پاس ایک مسئلہ پوچھنے آیا تو انہوں نے فرمایا کہ تو نے اپنے اور میرے درمیان کوئی نہیں پایا میرے علاوہ کسی اور سے پوچھیں۔

۵۳۴۹- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج، مالک اور زبید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی سے ایک مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے تیرے گھر والوں میں سے کسی کو تیرے علاوہ یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے نہیں پایا۔

۵۳۵۰-**طویل خاموشی نخعی کی** ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج، حانی بن سعید النخعی، ابوعمرو اور اشعث بن سوار کی سند سے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ میں ابراہیم نخعی کے پاس عصر سے لے کر مغرب تک بیٹھا رہا لیکن انہوں نے کوئی بات نہ کی اور جب ان کی وفات ہوگئی تو میں نے حکم اور حماد کو کہتے سنا وہ فرمارہے تھے کہ ابراہیم نخعی نے کہا تو میں نے ان دونوں کو ابراہیم نخعی کے ساتھ اپنی اس نشست کے بارے میں بتایا جس میں انہوں نے کوئی بات نہ کی تھی تو ان دونوں نے کہا کہ ارے وہ تو اس وقت تک نہیں بولتے تھے جب تک ان سے کچھ پوچھا نہ جائے۔

۵۳۵۱-**نماز کا احترام**...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر اور اعمش کی سند سے بیان کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ ابراہیم نخعی اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی یوں کہے کہ نماز کا وقت قریب ہوگیا۔

۵۳۵۲-**غیر مسلم کو سلام** ہم سے ابراہیم نے قتیبہ، جریر اور اعمش کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کہ اگر کوئی عیسائی سرمہ فروش گزر رہا ہو تو کیا میں اس کو سلام کرلوں؟ تو ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ اگر تمہاری اس سے کوئی ضرورت پوری ہوسکتی ہے یا تم دونوں کے درمیان اچھے تعلقات ہیں تو سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۳۵۳- ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگردوں کے پاس جب کوئی شخص آتا جس نے حج کے دوران شکار کیا ہوتا اور مسئلہ پوچھنا چاہتا ہے تو وہ اس سے پوچھتے کہ کیا اس سے پہلے بھی تجھ شکار کیا ہے تو اگر وہ کہتا ہاں کیا ہے تو وہ کہتے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے انتقام لے گا۔

۵۳۵۴-**فضیلت تلاوت** ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد، قتیبہ، جریر اور اعمش کی سند سے ابراہیم سے روایت کیا فرمایا کہ جب کوئی شخص دن کے وقت قرآن پاک کی دعا کرتا ہے تو فرشتے شام تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اگر رات کو تلاوت کرے تو فرشتے صبح تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اعمش کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا انہیں یہ بات بہت پسند تھی کہ وہ دن کے پہلے حصے یا رات کے پہلے حصے میں قرآن پاک ختم کرلیں اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ مجھے وہ شخص ناپسند ہے جو ہنسا کھاتا ہوا اور قرآن پاک بھول جائے۔

۵۳۵۵-**شیطان سے حفاظت** ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، جریر اور محمد بن سوقہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ اگر کوئی شخص صبح کے وقت اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم دس مرتبہ پڑھ لے تو شام تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور اگر شام کے وقت پڑھ لے تو صبح تک محفوظ رہتا ہے۔

۵۳۵۶-**غیبت سے پرہیز** ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سلیمان بن حیان، ابن عجلان کی سند سے حارث العکلی سے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ میں ابراہیم نخعی کا ہاتھ پکڑے جارہا تھا کہ میں نے ایک شخص کا ذکر برائی کے ساتھ کیا۔ جب مسجد قریب آئی تو انہوں نے مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا اور کہا جاؤ اور وضو کرلو۔ وہ اس طرح کی باتوں کو گالی سمجھتے تھے۔

۵۴۵۷- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سلیمان بن حیان، اعمش اور ابراہیم نخعی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ایسی قوموں کو دیکھا کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ اس نے اپنے ناخن پر وضو کیا ہے تو میں اسے وضو شمار نہیں کرتا۔

۵۴۵۸- روزہ اور جھوٹ۔۔ ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، وکیع، سلیمان بن حیان اور اعمش کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ جھوٹ روزے دار کو روزہ افطار کرا دیتا ہے۔

۵۴۵۹- موت کا غم۔۔۔ ہم سے ابوبکر عبداللہ، احمد بن حنبل، وکیع، سفیان، محمد بن سوقہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ اگر ان میں کوئی جنازہ وغیرہ ہو جاتا تو وہ لوگ کئی دن تک غمگین رہا کرتے تھے اور یہ بات واضح طور پر ان میں معلوم ہوتی۔

۵۴۶۰- ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، احمد بن حنبل، وکیع اور سفیان جبکہ عبداللہ بن محمد نے محمد شبل اور ابوبکر ابن ابی شیبہ سے اور ان دونوں نے حسین بن علی اور محمد بن سوقہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ابراہیم نخعی فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم کسی جنازے میں حاضر ہوتے یا کسی کی وفات کی خبر سن لیتے تو کئی دن تک ہم میں (ہماری حالت کی وجہ سے) یہ بات معلوم ہو جاتی۔ کیونکہ ہم جانتے کہ اس (میت) کے ساتھ ایسا معاملہ ہوا ہے جو اس کو جنت یا دوزخ کی طرف لے جائے گا۔
اور فرمایا کہ ''اور تم لوگ اپنے جنازوں میں دنیا کی باتیں کرتے رہتے ہو۔

۵۴۶۱- خفیہ عبادت۔۔۔۔ ہم سے عبداللہ نے محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ حسن بن حکم کی روایت سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے حماد کو کہتے سنا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی عبادت کو اسی طرح چھپائے جیسے گناہوں کو چھپاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں سے کچھ نہ کچھ ظاہر کر دیتے ہیں۔

۵۴۶۲- ایک متقی شخص۔۔ ہم سے عبداللہ نے محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، شعبہ اور منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا، فرمایا کہ ایک عبادت گزار شخص ایک عورت کے پاس تھا کہ اس نے ارادہ کیا اپنا ہاتھ اس عورت کی ران پر لگائے، پھر فرمایا کہ ''لیکن اس نے یہ حرکت کرنے کے بجائے اپنا ہاتھ آگ میں ڈال لیا یہاں تک کہ وہ جل گیا

۵۴۶۳- جنتی مشروب کی ٹھنڈک۔۔۔۔۔ ہم سے عبداللہ نے محمد، ابوبکر، عبدالسلام، طلق بن حوشب کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ جب مجھے یہ آیت ''ان کے اور ان کی خواہشات کے درمیان حائل کر دیا گیا' (سبا:۵۴) یاد آئی، ساتھ ہی مجھے مشروب کی ٹھنڈک بھی یاد آئی۔

۵۴۶۴- حصول علم کی نیت۔۔۔۔ ہم سے عبداللہ نے محمد، ابوبکر، جریر، حسن بن عمرو الفقیمی کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا' فرمایا کہ جس نے اللہ کی رضا کے لئے علم حاصل کیا اللہ تعالیٰ اس کو اتنا علم دیں گے جو اس کو کافی ہو جائے گا۔

۵۴۶۵- سادگی ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر، منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا' فرمایا کہ ایک خاتون مجھ سے ملی، میں نے مصافحہ کرنا چاہا، لہٰذا میں نے اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لیا لیکن اس نے اپنا نقاب ہٹا دیا۔ وہ ہمارے قبیلے کی عورت تھی جو کہ بہت بوڑھی ہو چکی تھی میں نے اس سے مصافحہ کر لیا لیکن میرے ہاتھ پہ کوئی کپڑا وغیرہ نہ تھا۔

۵۴۶۶- زیادتی عمل۔۔۔۔ ہم سے ابراہیم نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ، جریر، منصور اور ابراہیم نخعی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ لوگ یہ بات

پسند کرتے تھے کہ ان کا عمل زیادہ ہو اس میں کوئی کمی نہ ہو ورنہ پھر اسکا ڈھول پھٹ جائے گا۔

۵۲۶۷-دعا کا ادب ...ہم سے ابراہیم نے محمد، قتیبہ، جریر، منصور اور ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو پہلے اپنے آپ سے شروع کرے کیونکہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کی کون سی دعا قبول ہو جائے۔

۵۲۶۸-انگوٹھی کی تحریر ہم سے ابراہیم نے محمد، قتیبہ، جریر اور منصور کی سند سے روایت کیا کہ ابراہیم نخعی کی انگوٹھی پر ایک مکھی کی طرح ابھار تھا اور یہ تحریر تھا کہ" باللہ ولہ بحق"

۵۲۶۹-عادل کون ہے ہم سے ابراہیم نے محمد، قتیبہ، جریر اور منصور کی سند سے روایت کیا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ مسلمانوں میں عادل وہ ہے جس کے بارے میں کسی کو شک و شبہ نہ ہو۔

۵۲۷۰-امیر کو تنبیہ ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ، احمد بن حنبل، ابوبکر جبکہ عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، اور ابوبکر سے اور ان دونوں نے ابو اسامہ، سفیان اور واصل الاحدب کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی نے حلوان کے امیر کو کھیت میں گھومتے پھرتے دیکھا تو فرمایا کہ راستے میں ظلم ہو جانا دین میں ظلم ہو جانے سے بہتر ہے۔

۵۲۷۱-قیامت کی نشانی ہم سے ابومحمد احمد الغطریفی نے احمد بن موسیٰ العدوی، اسمٰعیل بن سعید بن جریر اور مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ ایک رات آئے گی جس میں لوگوں کے سینے سے قرآن اٹھالیا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ ایک خاص قسم کی ہوا بھیجیں گے جس کے اثر سے تمام مومنوں کا انتقال ہو جائے گا پھر لوگوں کی یہ حالت ہو جائے گی کہ ان کے نزدیک کوئی بات سچ نہ ہوگی یا وہ سچی بات نہ کریں گے۔ نہ سچی بات پھیلائیں گے اور آپس میں گدھوں کی طرح زنا کیا کریں گے۔

حضرت ابن عمرؓ اس روایت کو طوالت کے ساتھ بیان کرتے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جو قیامت کے بارے میں روایت تفصیل سے بیان کیا کرتے تھے اور فرماتے کہ اس طرح ایک سو بیس سال گزر جائیں گے۔

۵۲۷۲-ہم سے حبیب نے، ابومسلم الکشی، محمد بن عبداللہ انصاری، ابن عوف ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ وہ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ جب جمع ہوں تو کوئی اپنی بہترین حدیث بیان کرے یا فرمایا کہ اس کے پاس جو روایات ہیں ان میں سے سب سے اچھی روایت بیان کرے۔

۵۲۷۳-حدیث کا ادب ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، ھناد بن السری، ابومعاویہ اور اعمش سے روایت کیا فرمایا کہ مجھے (اعمش کو کچھ مال دیا کہ اس میں سو مثقال کا زعفران خریدیں۔ میں نے یہ بات ابراہیم نخعی کو بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ ان سے زمانے میں لوگ (یعنی صحابہ تابعین) دنیا واتنا تو طلب نہیں کرتے تھے۔

۵۲۷۴-نیت کا فائدہ ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبدالرحمٰن بن محمد، معاویہ، اعمش کی سند سے روایت کیا فرمایا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ ایک شخص گفتگو کے لئے نامناسب الفاظ استعمال کرتا ہے لیکن اس کی نیت بھلائی کی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی طرف سے یہ عذر ڈال دیتے ہیں کہ وہ کہنے لگتے ہیں کہ اس نے جو بات کہی اچھی نیت سے کہی اور ایک شخص گفتگو کے لئے نہایت مناسب اور اچھے الفاظ استعمال کرتا ہے لیکن اس کی نیت خیر اور بھلائی کی نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ کہنے لگتے ہیں کہ اس نے کوئی اچھی بات تو نہیں کی۔

۵۲۷۵-خرچے پر اجر...... ہم سے عبداللہ نے عبدالرحمٰن، ھناد، ابوالاحوص، ابوحمزہ کی سند سے بیان کیا، فرمایا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ ہر وہ خرچہ جو بندہ خرچ کرتا ہے اس پر اس کو اجر دیا جائے گا علاوہ اس خرچے کے جو وہ عمارت کی تعمیر کے لئے کرے البتہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد کی تعمیر میں ہونے والا خرچہ اس میں شامل نہیں۔

(ابوحمزہ کہتے ہیں کہ) میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کہ اس تعمیر کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو انسان اپنی ضرورت کے لئے تعمیر کرتا ہے؟ فرمایا کہ اس میں اجر ملے گا اور نہ گناہ ہوگا۔

۵۲۷۶-صالحین کی حکایت...... ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے جعفر بن عبداللہ، یعقوب بن ابراہیم، اشجعی، سفیان اور منصور کی سند سے ابراہیم سے روایت کیا فرمایا کہ تم سے پہلے جو خوشحال لوگ تھے انہوں نے اپنے گھروں کو سرسبز بنا رکھا تھا۔ ان کے لباس پھٹے ہوتے تھے جب خیرات کرنا شروع کرتے تو اپنے دروازے بند کر لیتے (تاکہ خیرات کے بغیر اندر نہ جا سکیں) اگر کچھ بچ رہتا تو عزیز واقارب کو دیتے، پھر بھی اگر بچ رہتا تو پڑوسیوں کو دیتے، پھر بھی کچھ بچ رہتا تو کبھی ادھر سے دیتے اور کبھی ادھر سے دیتے۔ ان کو یہ بات پسند تھی کہ ان کے گھروں میں ملاقاتیوں کے بھی اور مانگنے والوں کے لئے بھی کھجوریں پڑی رہیں۔

۵۲۷۷-گھر کی ہریالی...... قاضی ابواحمد نے اپنی کتاب میں ہم سے، موسیٰ بن اسحٰق، محمد بن بکار، مروان بن معاویہ اور میمون الجہنی ابومنصور کی سند سے بیان کیا، فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی کو کہتے سنا کہ لوگوں کی ہریالی ان کے گھروں میں ہوتی تھی اور ان میں سے ایک کا لباس پھٹا ہوتا تھا۔

۵۲۷۸-ہم سے عبداللہ بن محمد، بن سہل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، وکیع، سفیان اور منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا، فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں کے کپڑے بھی پھٹے ہوتے تھے اور (اللہ کے راستے میں مشقت کی وجہ سے) دل بھی پھٹے ہوتے تھے۔

۵۲۷۹-بیت الخلاء میں ذکر...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق ثقفیہ، جریر اور منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ بیت الخلاء میں اللہ کا ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ بھی اوپر ہی چڑھ جاتا ہے۔ (ظاہر ہے کہ ان کی مراد اس سے قلبی ہے)

۵۲۸۰-قرآن کریم کا ادب...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد، قتیبہ، ہشیم اور مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا، فرمایا کہ وہ لوگ (صحابہ و تابعینؒ) قرآن کریم کے نسخے (سائز میں) چھوٹا بنانے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرمایا کہ کہا جاتا تھا کہ اللہ کی کتاب کی تعظیم کرو۔

۵۲۸۱-زبان پر قابو...... ہم سے محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ الخطمی، سہل بن بحر، عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والد اور اعمش کی سند سے بیان کیا۔ فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی کو کہتے سنا کہ وہ لوگ اس بات سے ڈرتے تھے کہ کسی غلام کا نام عبداللہ رکھیں، ڈرتے تھے کہ کہیں وہ آزاد ہی نہ ہو جائے اور اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ اپنے نیک اعمال جو خفیہ طور پر کرتے تھے ان کا اظہار ہو جائے۔ ایک شخص کہتا کہ مجھے حیا آتی ہے کہ میں ایسا ایسا اور ایسا ایسا کروں اور جب کوئی کسی کو کچھ کہے تو اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ وہ کہے کہ میں نے تجھے بھلائی کے ارادے سے دیا، یا کوئی یہ کہے کہ تم اللہ کی رضا کی خاطر آزاد ہو، وہ تو دیتے تھے اور خاموش رہتے، کچھ نہ کہتے۔

ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ میں اپنے دل میں ایک چیز کو نہایت ناپسندیدہ سمجھتا ہوں لیکن اس کی برائی کرنے سے اس لئے باز رہتا ہوں کہ کہیں خود بھی اس میں مبتلا نہ کر دیا جاؤں۔

۵۴۸۲-ذکر کے اثرات ۔ ہم سے عبداللہ نے ابویعلی، ھارون بن معروف، سفیان، خلف بن حوشب کی سند سے بیان کیا کہ جواب التیمی جب ذکر کرتے تو ان پر کپکپی طاری ہو جاتی، تو ابراہیم نخعی نے ان سے کہا کہ اگر تم ذکر برداشت کر سکتے ہو تو مجھے پروا نہیں، میں کچھ شمار نہیں کروں گا اور اگر تم برداشت نہیں کر سکتے تو تم نے اپنے سے بہتر کی مخالفت کی۔

۵۴۸۳-تفسیری اقوال ...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ، جریر اور منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا آپ نے آیت "بھلا جو لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل رکھتے ہوں اور ان کے ساتھ ایک گواہ بھی اس کی جانب سے ہو" (سورۂ ھود: ۱۷) کی تفسیر میں فرمایا کہ مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں اور آیت "رات کے تھوڑے سے حصے میں سوتے تھے" (الذاریات: ۱۷) کی تفسیر میں فرمایا کہ یھجعون بمعنی ینامون یعنی سونا، نیند کرنا اور آیت "اور اپنے گھروں کو قبلہ یعنی مسجدیں بناؤ" (یونس ۸۷) مراد یہ ہے کہ وہ لوگ خوفزدہ ہو گئے تو انہیں گھروں میں نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا اور آیت "اور جو لوگ نماز کی پابندی کرتے ہیں" (المؤمنون: ۹) سے مراد ہمیشگی کرنا یعنی فرائض پر اور آیت "ہم ان کو بڑے عذاب کے سوا عذاب دنیا کا مزا بھی چکھائیں گے" (السجدہ ۲۱) کے بارے میں فرمایا کہ وہ تکالیف جو دنیا میں پیش آئیں گی۔

اور آیت "جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے ان کے لئے خوشحالی اور عمدہ ٹھکانہ ہے" (الرعد: ۲۹) سے مراد وہ بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دی۔ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ الحمد للہ کلام کو (اجر کے لحاظ سے) دگنا کر دیتا ہے۔

۵۴۸۴- ہم سے ابو احمد الغطریفی نے احمد بن موسیٰ العدوی، اسمٰعیل بن سعید، جریر اور مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ آیت "ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو" (ق ۲۴) سے مراد حق سے دور رہنے والے ہیں۔

۵۴۸۵- ہم سے محمد بن علی بن حبیش نے احمد بن یحیی الحلوانی، احمد بن یونس، ابوشہاب اور اعمش کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ آیت "اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو باغ ہیں" (الرحمٰن ۴۶) سے مراد وہ شخص ہے جو دنیا میں ڈرا۔

۵۴۸۶- ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ، ابوالاحوص اور منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ آیت "ہم نے انسان کو تکلیف کی حالت میں پیدا کیا" (البلد: ۴) سے مراد مصیبتوں کا نشانہ ہے۔

۵۴۸۷- ہم سے ابراہیم نے محمد، قتیبہ، ابوالاحوص، منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا، فرمایا کہ آیت "سخت خو اور بدذات ہے۔ القلم (۱۳) میں العتل سے مراد فاجر ہے اور الزنیم سے مراد اخلاقی لحاظ سے کمینہ شخص مراد ہے۔

۵۴۸۸- ہم سے ابراہیم نے محمد، قتیبہ، ہشیم اور مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا، فرمایا آیت "اور خدا کو اس بات کا حیلہ نہ بنانا کہ قسمیں کھا کھا کر سلوک کرنے اور نیکی کرنے سے رک جاؤ" (البقرہ ۲۲۴) سے مراد وہ شخص ہے جو قسم کھائے کہ کبھی صلہ رحمی نہ کرے گا نہ کبھی رشتہ داروں سے نیکی کرے گا، نہ دو لڑنے والوں کے درمیان صلح کروائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اس کی قسم اسکو ایسا کرنے سے روک نہ دے (یعنی اپنی قسم کی وجہ سے وہ ان افعال سے رک نہ جائے) لہٰذا اس کی قسم کا کفارہ کر دیں گے۔

۵۴۸۹-نماز میں سستی ...... ہم سے محمد بن عمر بن مسلم نے علی بن العباس، ابوکریب، وکیع، سفیان، منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا، فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ تکبیر اولیٰ میں سستی کرتا ہے تو اس سے ہاتھ دھو لو۔

۵۴۹۰-قیامت کا دن ۔ ہم سے عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، ھناد بن السری، معاویہ اور اعمش کی سند سے ابراہیم نخعی

سے روایت کیا فرمایا کہ ان لوگوں کا خیال تھا کہ وہ قیامت کے دن اتنے وقت میں لوگوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا جتنا وقت آدھے دن میں لگتا ہے۔ پھر اہل جنت جنت میں آرام کریں گے اور اہل جہنم جہنم میں۔

۵۴۹۱-نزع کی سختی ہم سے عبداللہ نے عبدالرحمن، ھناد، ابوالاحوص، سفیان، منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ وہ لوگ حالت نزع میں سختی کو اچھا سمجھتے تھے تاکہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔

۵۴۹۲-تقویٰ کا تعلق ہم سے عبداللہ نے عبدالرحمن، ھناد، ابوالاحوص، ابوحمزہ کی سند سے ابراہیم نخعی اور حسن بصری سے روایت کیا فرمایا کہ کسی شخص کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ کسی دینی یا دنیاوی معاملے میں اس پر انگلیاں اٹھائی جائیں، علاوہ اس کے جسے اللہ محفوظ رکھے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے اور تین مرتبہ سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔

۵۴۹۳-بدعتی کی اصلاح ہم سے عبداللہ نے عبدالرحمن، ھناد، جریر اور مغیرہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ایک شخص بہت عمدہ حال میں تھا، لیکن پھر وہ بدعتی ہو گیا یا اس نے گناہ کیا اس کے ساتھیوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ جب ابراہیم نخعی کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی غلطی کا تدارک کر دو اس کو وعظ و نصیحت کرو چھوڑ دمت۔

۵۴۹۴-تلون مزاجی ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل، جریر اور مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا کہ وہ لوگ دین میں تلون مزاجی کو ناپسند کرتے تھے۔

۵۴۹۵-حجام کا آئینہ...... ہم سے محمد بن اسحٰق بن ایوب نے محمد بن یحییٰ المروزی، اسحٰق بن المنذر، ہشیم، اور مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ حجام کے آئینے میں دیکھنا کمینہ پن ہے۔

مسند روایت؟ ......ابوعمران ابراہیم نخعی نے صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کے دیدار کی سعادت حاصل کی، ان میں حضرت ابوسعید الخدری اور ام المؤمنین حضرت عائشہؓ اور بعض دیگر صحابہ کرامؓ شامل ہیں، لیکن ان کی اکثر روایات علماء تابعین مثلاً علقمہ، اسود، مسروق، عبیدۃ السلمانی، یزید بن معاویہ النخعی، عبدالرحمن بن یزید، شریح بن الحارث، زر بن حبیش، عبیدہ بن نضلہ، ھنی بن نویرہ، عابس بن ربیعہ، تمیم بن حزلم، ہمام بن منجاب اور عبداللہ بن ضرار الاسدی سے ہیں۔

علقمہ سے ابراہیم نخعی کی روایات:

۵۴۹۶-نسیان کا مسئلہ...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، زائدہ، منصور اور ابراہیم نخعی کی سند سے علقمہ سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت فرمایا، فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور کچھ اضافہ فرمایا دیا یا کم فرمایا (یہاں سے بھول ابراہیم نخعی اور علقمہ سے یا علقمہ عن عبداللہؓ سے ہوئی ہے) جب نماز مکمل ہوگئی تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی واقعہ ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، کیوں؟ ہم نے مسئلہ ذکر کر دیا تو آپ ﷺ اپنے پیروں پر پھر گئے اور قبلہ رخ ہو کر دو سجدے کئے، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اگر نماز میں کوئی واقعہ ہوا ہوتا تو میں تمہیں ضرور بتاتا، لیکن میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں، بھول جاتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو لہٰذا جب بھی میں بھولا کروں تو مجھے یاد دلایا کرو اور تم میں سے جس کو بھی نماز میں شک ہو تو

وہ غور وفکر کرلے کہ کیا صحیح ہے اور اسی طرح مکمل کرلے پھر ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرلے۔[1]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

منصور نے بہت سے لوگوں سے روایت کی ہے ان میں روح بن القاسم، ثوری، مسعر بن کدام، مفضل بن مہلہل، فضیل بن عیاض، جریر بن عبد الحمید، عبد العزیز بن عبد الصمد، ابوالاشہب جعفر بن الحارث، ابراہیم بن طہمان شامل ہیں۔

جبکہ ابراہیم نخعی سے یہ روایت منصور کے علاوہ اعمش، ابوحصین، طلحہ بن مصرف، مغیرہ، الحکم، حماد بن ابی سلیمان اور حبیب بن حسان شامل ہیں۔

۵۲۹۷- دنیا میں مسافر ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، جبکہ سلیمان بن احمد بن المعلیٰ، ابوزرعہ الدمشقی و آدم بن ایاس اوران دونوں نے مسعودی، عمرو بن مرہ، ابراہیم نخعی اور علقمہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ ایک چٹائی پر کروٹ کے بل لیٹے، چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کی جلد مبارک پر ظاہر ہوئے، میں آپ ﷺ کے جسم مبارک کے اس حصے کو مسلنے لگا اور عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یا رسول اللہ! کیا آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم آپ کے لئے کچھ بچھا دیا کریں جو آپ کو اس تکلیف سے محفوظ رکھے اور آپ آرام سے سوسکیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا سے میرا کیا تعلق، دنیا میں میرا کوئی حصہ نہیں، بلکہ میری اور دنیا کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک سوار ہو جس نے ایک درخت کے نیچے سایہ حاصل کیا، کچھ آرام کیا اور چھوڑ کر چل دیا۔[2]

عمرو کی ابراہیم نخعی کی سند سے یہ روایت غریب ہے، مسعودی کا تفرد ہے البتہ معافی ابن عمران، وکیع بن الجراح، یزید بن ھارون نے اسی طرح مسعودی سے روایت کیا ہے اور جریر نے اعمش اور ابراہیم اور نخعی کی سند سے بھی روایت کی ہے لیکن یہ بھی غریب ہے۔

۵۲۹۸- ہم سے ابو ذوک بن عبداللہ نے یحییٰ بن محمد مولیٰ بنی ھاشم، محمد بن عمارۃ بن صبیح، حسن بن الحسین العرنی، جریر بن عبد الحمید، اعمش، ابراہیم، علقمہ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرا دنیا سے کیا تعلق ہے؟ میری اور دنیا کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک سوار جس نے سخت گرم دن میں درخت کے نیچے سایہ حاصل کیا، کچھ آرام کیا اور پھر چھوڑ کر چل دیا۔

یحییٰ بن محمد کہتے ہیں کہ اعمش کی غریب روایت ہے ہم نے صرف انہی سے سنا ہے۔

۵۲۹۹- آسمانوں کا سفر ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، داؤد بن المحبر، جبکہ سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، حجاج بن منہال، ان دونوں نے حماد بن سلمہ، ابی حمزہ، ابراہیم نخعی، علقمہ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس براق لایا گیا۔ آپ ﷺ اس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے پیچھے تشریف فرما ہوئے اور وہ روانہ ہوگیا۔ چنانچہ جب وہ کسی پہاڑ پر پہنچتے تو اس کے پیر بلند ہوتے اور جب نیچے اترتے تو اس کے ہاتھ بلند ہوتے، چنانچہ وہ انہیں لے کر ایک اندھیری اور بدبودار سرزمین سے ہوتا ہوا ایک روشن وسیع اور پاکیزہ سرزمین میں پہنچا۔

تو میں نے پوچھا اے جبرئیل! ہم ایک اندھیری اور بدبودار زمین سے ہوتے ہوئے روشن سے وسیع اور پاکیزہ سرزمین میں آپہنچے ہیں، تو انہوں نے کہا کہ وہ جہنم کی زمین تھی اور یہ جنت کی زمین ہے۔ پھر فرمایا کہ ہم ایک صاحب کے پاس آئے جو کھڑے نماز پڑھ رہے تھے،

---

[1] صحیح البخاری ۱/۱۱۱ وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۸۹، ۹۰ وفتح الباری ۱/۵۰۳.

انہوں نے پوچھا، اے جبرئیل یہ تمہارے ساتھ کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آپ کے بھائی محمد ﷺ ہیں چنانچہ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی اور مجھ سے فرمایا کہ اپنی امت کے لئے آسانی مانگئے، تو میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل! یہ میرے بھائی کون ہیں؟ فرمایا کہ یہ آپ کے بھائی موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر ہم آگے بڑھے، تو میں نے بہت سے چراغ اور روشنیاں دیکھیں، میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے اے جبرئیل؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آپ کے والد ابراہیم علیہ السلام کا درخت ہے، کیا آپ ان کے پاس جانا چاہیں گے؟ میں نے کہا کہ ہاں، ہم ان کے پاس گئے تو انہوں نے برکت کی دعا دی اور مجھے مرحبا کہا پھر ہم بیت المقدس کی طرف گئے اور اس حلقے کے پاس پہنچے جہاں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی سواریاں باندھتے تھے، پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا۔ وہاں تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام موجود تھے جن کی نشاندہی اللہ تعالیٰ نے کی تھی اور وہ بھی جن کی اللہ تعالیٰ نے نشاندہی بھی نہیں کی، میں نے ان کو نماز پڑھائی، علاوہ ان حضرات یعنی حضرت ابراہیم وحضرت موسیٰ، وحضرت عیسیٰ علیہ السلام کے۔

ابراہیم نخعی سے یہ روایت غریب ہے۔ ان سے صرف ابوحمزہ الاعور (جن کا نام میمون تھا نے ہی روایت کی اور ابوحمزہ سے حماد بن سلمہ تھے۔

۵۵۰۰-مؤمن کی صفت...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، محمد بن سابق، اسرائیل، اعمش، ابراہیم، علقمہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن طعنے دینے والا لعنت کرنے والا، فحش گوئی اور گالی گلوچ کرنے والا نہیں ہوتا۔[1]

حاکم نے ابراہیم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اعمش کی روایت میں اسرائیل کا تفرد ہے۔

۵۵۰۱-اچانک موت...... ہم سے احمد بن ابراہیم بن یوسف نے عبید بن الحسن، مسلم بن ابراہیم، حسام بن مصک، ابومعشر، ابراہیم نخعی، علقمہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ مجھے گدھے جیسی موت پسند نہیں۔ عرض کیا گیا کہ گدھے کی موت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ اچانک موت۔[2]

یہ روایت ابراہیم نخعی کی روایت سے غریب ہے ان سے ابومعشر زیاد بن کلیب کا تفرد ہے۔

۵۵۰۲-عمدہ تلاوت...... ہم سے احمد بن جعفر بن معبد نے عبداللہ بن محمد بن النعمان، ابوربیعہ، سعد بن زربی، حماد بن ابی سلیمان، ابراہیم نخعی کی سند سے بیان کیا وہ علقمہ سے روایت فرماتے ہیں کہ میں (یعنی علقمہ) بہت عمدہ اور اچھی آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ مجھے بلا بھیجتے، میں خدمت میں حاضر ہوتا تو مجھے فرماتے کہ ترتیل کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرو، تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں، کیونکہ میں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اچھی آواز قرآن کریم کی زینت ہے۔[3]

۱۔ سنن الترمذی ۱۹۷۷۔ والسنن الکبریٰ للبیهقی ۱۰/۱۹۳، ۲۴۳ والمستدرک ۱/۱۲ وصحیح ابن حبان ۴۸ والأدب المفرد ۳۱۲، ۳۳۲ ومجمع الزوائد ۱/۹۷، ۸/۷۲ ومشكاة المصابيح ۴۸۴۷، وتاریخ بغداد ۵/۳۳۹، وشرح السنة ۱۳/۱۳۳۔ واتحاف السادة المتقين ۷/۴۷۸، ۴۷۴

۲۔ العلل المتناهية ۲/۴۱۰۔

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۰۱۔ ومجمع الزوائد ۷/۱۷۱ وامالي الشجري ۱/۱۱۵۔ وكشف الخفا ۱/۴۳۲، ۵۳۲، والاحاديث الصحيحة ۸۱۵ واتحاف السادة المتقين ۴/۴۹۹۔

۵۵۰۳-تشہد ...... ہم سے احمد بن اسحٰق نے عبدان بن احمد، زید بن الحریش، صغدی بن سنان، ابی حمزۃ، ابراہیم نخعی، علقمہ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ ہمیں تشہد بھی اسی طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کریم کی کوئی سورۃ سکھاتے تھے، اور فرماتے تھے کہ سیکھو کیونکہ تشہد کے بغیر کوئی نماز نہیں[1]

ابراہیم نخعی عن علقمہ کی سند سے ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت غریب ہے۔ اس میں صغدی کا ابی حمزہ سے تفرد ہے۔

۵۵۰۴-تقریر کا ادب ...... ہم سے محمد بن معمر نے عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، عباد بن یعقوب، محمد بن الفضل الخراسانی منصور، ابراہیم، علقمہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوتے تو چہرے سے ہماری طرف متوجہ ہوتے۔

۵۵۰۵-افضل صدقہ ...... ہم سے محمد بن معمر نے عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، عمر بن یحییٰ بن نافع، حفص بن جمیع سماک، ابراہیم نخعی، علقمہ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں اور وہ جناب نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ کون سا صدقہ سب سے زیادہ افضل ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول کو علم ہوگا فرمایا کہ وہ صدقہ جس میں درہم یا سواری عطا کی جائے ہے[2]

سماک عن ابراہیم سے یہ غریب ہے اس میں حفص کا تفرد ہے اور محمد بن فضل بن عطیہ سے منصور کا تفرد ہے۔

۵۵۰۶-جھوٹی گواہی کی شفاعت ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے یحییٰ بن عبدالباقی المصیصی، الیمان بن سعید المصیصی، الولید بن عبدالواحد، عبدربہ، مغیرہ یا ابراہیم نخعی اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ مجھے جناب رسول اکرم ﷺ نے وصیت فرمائی کہ صبح اس حال میں کرو کہ تیل لگا ہو کنگھی ہوئی ہو اور بالکل مرجھائے ہوئے صبح نہ کرو اور مسلمانوں میں سے جو تمہیں دعوت دے اس کی دعوت قبول کر لینا جب تک گانے بجانے کے آلات ظاہر نہ ہوں اور اگر وہ گانے بجانے کے آلات ظاہر کریں تو ان کی دعوت قبول نہ کرنا۔ اور اہل قبلہ میں سے جو مر جائے اس کی نماز جنازہ پڑھنا خواہ اسے سولی دی گئی ہو یا رجم کیا گیا ہو۔ اور تیرا اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرنا کہ تیرے گناہوں کی مقدار زمین پر موجود ریت کے برابر ہو یہ بہتر ہے اس سے کہ تو اہل قبلہ میں سے کسی پر جھوٹی گواہی دے۔

۵۵۰۷-خدا کا کنبہ ...... ہم سے سعد بن محمد بن ابراہیم الناقد نے محمد بن عثمان بن ابی شیب ابو صہیب النضر بن سعید، موسیٰ بن عمیر، حکم، ابراہیم اسود کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ساری کی ساری مخلوقات اللہ تعالیٰ کا خاندان ہیں لہٰذا مخلوقات میں اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ ہے جو اس کے خاندان والوں کے ساتھ اچھا معاملہ کرے۔

حکم اور ابراہیم نخعی کی سند سے یہ روایت غریب ہے اور اس میں موسیٰ متفرد ہے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۲/۱۴۰. وکنز العمال ۱۹۸۷۴

۲۔ السنن الکبری للبیہقی ۴/۱۸۴ والمعجم الکبری للطبرانی ۱۰/۱۰۳ ومسند الحمیدی ۱۰۶۱ وکنز العمال ۱۶۳۳۵.

۵۵۰۸- بلاؤں سے حفاظت ...... ہم سے سعد بن محمد نے محمد بن عثمان، محمد بن حمید، موسیٰ بن عمیر، الحکم، ابراہیم نخعی، اسود کی سند سے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے اموال کو زکوۃ دے کر محفوظ کرلو اور اپنے مریضوں کی دوا کے لئے صدقہ دیا کرو اور بلاؤں کے لئے دعا سے مقابلہ کرو۔

حکم کی سند سے یہ روایت غریب ہے اور ابراہیم سے موسیٰ کا تفرد ہے۔

۵۵۰۹- سوالی کی مذمت ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، نضر بن رباب، حجاج، ابراہیم نخعی، اسود کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسی چیز کا سوال کیا جس کی اسے ضرورت نہ تھی تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا اس کا چہرہ نُچا ہوا ہوگا اور اس شخص کے لئے صدقہ لینا جائز نہیں جس کے پاس پچاس یا اس مقدار میں سونا ہو۔ [1]

۵۵۱۰- تاجروں کی حدیث فہمی ...... ہم سے ابوبکر الطلحی نے ابوحصین محمد بن الحسین، یحییٰ بن عبدالحمید، معتمر بن سلیمان فضیل بن میسرہ، ابی حریز، کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم بن یزید نے ان سے بیان کیا کہ اسود بن یزید نخع کے غلام سے تجارتی قرض لیتے تھے اگر ادا کر سکتے تو کر دیتے اور اگر اتنا مال نہ نکلتا تو اسود اس سے کہتے کہ اگر تم چاہو تو کچھ دیر ٹھہر جاؤ کیونکہ اس عطیے میں ہم پر کچھ حقوق کی ادائیگی بھی لازم ہے۔ تاجر نے کہا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا چنانچہ اسود نے اس کو پانچ سو درھم نقد دیئے، تو تاجر نے کہا کہ یہ لے لیجئے پکڑیئے۔ اسود نے پوچھا کہ جب میں نے تم سے سوال کیا تھا اس وقت تم نے انکار کر دیا تھا۔ تو تاجر نے کہا کہ میں نے سنا آپ ہم سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے حدیث بیان کی تھی کہ جناب نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے جس نے دو قرض دیئے، تو ان میں سے ایک کی مقدار اس کو اجر ملے گا۔ اگر اس نے اس کا صدقہ کر دیا اور پھر قبول کر لیا۔ [2]

ابراہیم نخعی سے یہ روایت غریب ہے ان سے صرف ابوجریر نے اور ان سے صرف فضیل نے نقل کی ہے۔

۵۵۱۱- گناھوں کا چھپانا ...... ہم سے ابوبکر الطلحی نے ابوحصین، یحییٰ الحمانی، ابوالاحوص، ابوعوانہ، سماک سے روایت کیا کہ فرمایا ایک شخص جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کیا کہ میں نے مدینہ کے ایک کونے میں ایک عورت کا علاج کیا مگر میرا پانی نکل گیا حالانکہ میں نے اسے چھوا تک نہیں تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا حال پوشیدہ رکھا اگر تو بھی اپنا حال پوشیدہ رکھتا تو اچھا ہوتا۔

لیکن جناب نبی کریم ﷺ نے کچھ ارشاد نہیں فرمایا، پھر وہ کھڑا ہوا اور وہاں سے روانہ ہو گیا تو اس کے پیچھے آپ ﷺ نے ایک شخص کو دوڑایا جو اس کو بلا لایا۔ تو آپ ﷺ نے اس کو یہ آیت سنائی اور دن کے دونوں سروں اور رات کی چند ساعات میں نماز پڑھا کرو کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں" (ھود ۱۱۴)

عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! کیا یہ اسی کے لئے خاص ہے یا تمام لوگوں کے لئے عام ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ یہ تمام لوگوں کے لئے عام ہے۔ [3]

---

[1] مسند الامام احمد ۱/۴۶۶ والسنن الکبری للبیھقی ۷/۲۵ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۵۶ واتحاف السادۃ المتقین ۴/۱۰۶، ۹/۴۰۶ [2] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۵۴ والسنن الکبری للبیھقی ۵/۳۵۴ والعلل المتناھیۃ ۲/۱۳۳ والاحادیث الصحیحۃ ۱۵۵۳

[3] المستدرک ۲/۲۲۲ وسنن الترمذی ۳۱۱۲ وصحیح ابن خزیمۃ ۳۱۳۔

۵۵۱۲-میدان حشر ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، عارم ابوالنعمان، سعید بن زید، علی بن الحکم، عثمان بن عمیر، ابراہیم نخعی اور اسود وعلقمہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ملائکہ کے دونوں بیٹے جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہماری ماں شوہر کی خدمت کرتی تھیں، چھوٹے بچے پر مہربانی سے پیش آتی تھیں اور مہمان کا اکرام کرتی تھیں البتہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں دو بچیوں وزندہ گاڑ دیا کرتی تھیں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری ماں آگ میں ہے وہ دونوں واپس روانہ ہوئے، ان کے چہرے غم کے آثار سے جھلک رہے تھے آپ ﷺ نے ان کو واپس بلالیا ان کے چہرے سے خوشی کے آثار جھلکنے لگے کہ شاید کوئی اچھی بات ہوئی ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری ماں بھی تمہاری ماں کے ساتھ ہے۔ یہ سن کر منافقین میں سے ایک شخص بولا، یہ تو اپنی والدہ کو بھی نہیں بچا سکتے، حالانکہ ہم ان کی پشت کو روندتے ہیں۔ یہ سن کر ایک انصاری صحابی نے عرض کیا میں نے ان سے زیادہ سوالات کرنے والا کبھی نہیں دیکھا یا رسول اللہ! کیا آپ کے رب نے آپ کی یا ان کی والدہ کے سلسلے میں کوئی وعدہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال نہیں کیا جب کہ میں قیامت کے دن یقیناً مقام محمود پر کھڑا ہونے والا ہوں انصاری صحابی نے پھر عرض کیا کہ یہ مقام محمود کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ وہ جگہ ہے کہ جب تم لوگوں کو وہاں ننگے، پیر ننگے بدن غیر مختون حالت میں لایا جائے گا، تو سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے خلیل کو لباس پہناؤ چنانچہ ان کو دو سفید کپڑے دیئے جائیں گے جنہیں وہ پہن لیں گے اور پھر عرش کی طرف رخ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ پھر میرا لباس لایا جائے گا جسے میں پہن لوں گا اور ان کے دائیں طرف ایسی جگہ پر کھڑا ہوں گا جہاں میرے علاوہ اور کوئی کھڑا نہ ہوگا۔ مجھے دیکھ کر اول اور آخر کے لوگ رشک کریں گے اور پھر فرمایا کہ حوض کوثر کی طرف میری نہر کھول دی جائے گی یہ سن کر منافق بولا کہ ایسا تو صرف کسی خوف کی حالت یا رضراض میں ہی ہوا ہے، انصاری صحابی نے پھر پوچھا کس حالت یا کس رضراض میں؟ کہا کہ اس کی حالت مشک ہے اور رضراض لہسن ہے۔ منافق نے پھر کہا میں نے آج جیسی بات بھی نہیں سنی، ایسا تو کسی حالت یا رضراض میں ہی ہوتا ہے مگر جب بھی ہوتا ہے تو وہ اگتا ضرور ہے۔ فرمایا ہاں اس کی شاخیں سونے کی ہوں گی۔ منافق نے پھر کہا میں نے آج جیسی بات کبھی نہیں سنی کیونکہ جب بھی کوئی شاخ اگتی ہے تو اس کے لئے پتے ہوتے ہیں اور پھل بھی لگتا ہے انصاری صحابی نے پھر عرض کیا کہ کیا اس میں پھل بھی لگیں گے؟ فرمایا ہاں مختلف اقسام کے قیمتی جواہرات اس کے پھل ہوں گے اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اس میں سے جس نے ایک گھونٹ بھی پی لیا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو اس سے محروم رہا وہ سیراب نہ ہوگا۔[1]

اس کو الصعق بن حزن نے علی بن الحکم سے روایت کیا ہے اور سند میں سعید بن زید کی مخالفت کی ہے۔

۵۵۱۳-ہم سے حبیب بن الحسن نے ابو مسلم الکشی، عارم ابوالنعمان، الصعق بن حزن، علی بن الحکم البنانی، عثمان بن عمیر اور ابو وائل کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ ملیکہ کے دونوں بیٹے جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے پھر آگے گزشتہ روایت کی طرح نقل کیا ہے۔

سعید بن زید کی حدیث غریب ہے ہم نے اسے صرف عارم سے لکھا ہے۔ امام احمد نے مقدمی عن عارم کی سند سے اس کو روایت کیا ہے۔

۵۵۱۴- کپڑوں کی صفائی ہم سے احمد بن جعفر بن معبد نے یعقوب بن ابی یعقوب، محمد بن عبداللہ انصاری، ہیثم عبداللہ،

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۹۰۹۔

ابو معشر، ابراہیم نخعی، اسود کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں کہ میں جنابت کے اثرات کو جناب رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں سے کھرچ کر صاف کر دیتی تھی پھر آپ ﷺ انہی کپڑوں میں نماز ادا فرماتے تھے۔

حماد بن سلمہ اور مسعودی نے حماد بن ابی سلیمان عن ابراہیم نخعی سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

۵۵۱۵- حائضہ کے کپڑے پاک ہیں اگر کچھ لگا ہوا نہ ہو...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسمٰعیل بن عبداللہ، حجاج بن منہال، حماد بن سلمہ، ابوحمزہ، ابراہیم نخعی اور اسود کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت کی فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے آپ ﷺ نے نماز کے دوران کچھ ٹھنڈ محسوس کی تو فرمایا اے عائشہ! اپنی چادر مجھ پر لٹکا دو (پردے کے لئے) تو میں نے عرض کیا کہ میں حائضہ ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ عذر بھی ہے اور بخل بھی، تمہارا حیض تمہارے کپڑوں میں نہیں ہے[1]

غریب حدیث ہے ابراہیم نخعی سے صرف ابوحمزہ میمون نے روایت کی ہے۔

۵۵۱۶- محبت رسول...... ہم سے سلیمان بھی احمد بن عمر الخلال المکی نے عبداللہ بن عمران العابد، فضیل، عیاض، منصور، ابراہیم نخعی اور اسود کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے فرماتی ہیں کہ ایک شخص جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ، مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں آپ مجھے میرے گھر والوں سے بھی زیادہ پیارے ہیں آپ مجھے میرے بیٹے سے بھی زیادہ پیارے ہیں میں جب گھر میں ہوتا ہوں اور آپ کا ذکر کرلوں تو مجھ سے برداشت نہیں ہوتا جب تک آپ کا دیدار نہ کرلوں، جب میں اپنی اور آپ کی موت کا یاد کرتا ہوں تو مجھے معلوم ہے کہ آپ تو جنت میں چلے جائیں گے اور انبیاء کرام کے ساتھ بلند مقام پر ہوں گے اور میں اگر جنت میں داخل ہو بھی گیا تو مجھے ڈر ہے کہ شاید آپ کو نہ دیکھ سکوں آپ ﷺ نے اس کو کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیات لے کر نازل ہوئے

اور جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہداء اور نیک لوگ اور ان کی رفاقت بہت ہی خوب ہے" (النساء:۶۹)

۵۵۱۷- نبی کریم ﷺ کی ایک دعا...... ہم سے ابوبکر محمد بن جعفر بن الہیثم نے جعفر بن محمد بن شاکر، محمد بن سابق، ابراہیم بن طہمان، منصور، ابراہیم نخعی، مسروق اور ابی الضحیٰ عن مسروق کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لاتے تو فرماتے کہ اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما دے، شفا عطا فرما دے، کیونکہ تو ہی شفا دینے والا ہے، کوئی شفا نہیں علاوہ تیری شفاء کے ایسی شفاء جو بیماری کو بالکل نہ چھوڑے[2]

یہ روایت بھی غریب ہے۔ ابراہیم نخعی سے صرف منصور نے نقل کی ہے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۲/ ۲۹۲

۲۔ صحیح البخاری ۷/ ۱۵۷، ۱۷۳۔ وصحیح مسلم، کتاب السلام، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹۔ وسنن ابی داؤد ۳۸۸۳، وسنن ابن ماجۃ ۱۶۱۹، ۳۵۲۰، ۳۵۳۰۔ ومسند الامام احمد ۶/ ۴۴۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/ ۳۸۱۔ والمستدرک ۴/ ۲۲۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۲۲۷۔ والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۷۸۳۔ وشرح السنۃ ۵/ ۲۲۳، ۱۲/ ۱۵۷۔ ومشکاۃ المصابیح ۱۵۳۰، ۴۵۲۲۔ وکشف الخفا ۱/ ۱۱۵۔ ومجمع الزوائد ۵/ ۱۱۲، ۱۱۴۔ وصحیح ابن حبان ۱۴۱۵، ۱۴۱۷۔ (موارد) ودلائل النبوۃ للبیہقی ۶/ ۱۷۴، ۱۷۵

(۲۷۵) عون بن عبداللہ بن عتبہ[1]

تعارف

فرمایا کہ انہی اولیاء میں سے ایک شخصیت وہ بھی ہیں جو اللہ کے ذکر کی طرف کنارہ کشی کرنے والی، ہر وقت اللہ کی پناہ میں رہنے والی، گناہ گاروں اور متکبرین سے جدا رہنے والی، مساکین وفقراء کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنے والی، اپنے چال چلن پر نگاہ رکھنے والی، خواہشات وتمناؤں کے تکبر سے پرہیز کرنے والی، خود پر رونے والی اور حق کی طرف مائل ہونے والی تھی، اور یہ شخصیت حضرت عون بن عبداللہ بن عتبہ کی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ تصوف حقیر کو پھینکنا اور عظیم کو حاصل کرنے کا نام ہے۔

۵۵۱۸-اقوال......ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مبشر بن اسماعیل، نوفل بن ابی الفرات کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے سنا عون بن عبداللہ کو فرمارہے تھے کہ بے شک ہر شخص کے اعمال کا ایک سردار ہوتا ہے اور میرے اعمال کا سردار ذکر ہے۔

۵۵۱۹-دلوں کی شفاء......ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن یحیٰی المروزی، عاصم بن علی، مسعودی کی سند سے بیان کیا کہ عون بن عبداللہ نے فرمایا کہ ذکر کی مجالس دلوں کے لئے شفاء ہے۔

۵۵۲۰-ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حجاج اور مسعودی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون بن عبداللہ نے فرمایا کہ اللہ کا ذکر دل کے زنگ کو اتارنے والا ہے۔

۵۵۲۱-ذکر کی مثال......ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن علی الجارود، ابوسعید الاشج، ابوخالد الاحمر، محمد بن عجلان کی سند سے عون بن عبداللہ سے بیان کیا فرمایا کہ غافلوں میں ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے بھگوڑوں میں قتال کرنے والے کی اور ذکر کرنے والوں میں غافل کی مثال ایسی ہے جیسے قتال کرنے والے مجاہدین میں بھگوڑا۔

۵۵۲۲-ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، جعفر بن محمد الرابی، حسن بن محمد بن اعین، النضر بن عربی کی سند سے عون بن عبداللہ سے بیان کیا فرمایا کہ غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے پیٹھ پھیر کر بھاگنے والوں میں قتال کرنے والے کی۔

۵۵۲۳-ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سلیمان ابن داؤد الطیالسی، مطرف بن معقل الشرقی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا عون بن عبداللہ فرمارہے تھے کہ غافل لوگوں میں ذکر کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو اکیلا بھاگنے والی فوج کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر یہ شخص نہ ہوتا تو فوج کو شکست ہوجاتی اس طرح اگر غافل لوگوں میں کوئی ذکر کرنے والا نہ ہو تو سب لوگ ہلاک ہوجائیں۔

۵۵۲۴-ہلاکت سے بچاؤ......ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ، احمد بن حنبل، سلیمان، مطرف کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے

---

[1] طبقات ابن سعد ۶/۳۱۳، والتاریخ الکبیر ۷/ت ۲۰، والجرح ۶/۲۱۳۸، والجمع ۱/۳۰۳، وسیر النبلاء ۵/۱۰۳، والکاشف ۵/۱۰۳، والکاشف ۲/ت ۴۳۸۴، وتاریخ الاسلام ۴/۲۸۷، وتهذیب الکمال ۴۵۵۳ (۲۲/۴۵۳)

عون کو فرماتے سنا کہ اگر لوگوں پر کوئی ایسا وقت آئے کہ ان میں ذکر کرنے والا کوئی نہ ہو تو سارے کے سارے انسان ہلاک ہو جائیں۔

۵۵۲۵-مشقت ہم سے ابومحمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، یزید بن ھارون اور مسعودی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون بن عبداللہ نے فرمایا کہ ہم حضرت ام الدرداء کے پاس آ کر اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے تکیے سے ٹیک لگائی تو کسی نے عرض کیا اے ام الدرداء! شاید ہم نے آپ کو تھکا دیا ہے؟ میں نے ہر چیز کے بدلے عبادت تلاش کی لیکن اپنے دل کی شفاء کے لئے اس سے زیادہ مفید کوئی چیز نہ پائی اور یہ اہل ذکر کے ساتھ بیٹھنا ہے۔

۵۵۲۶-صالحین کی حکایت ہم سے ہمارے والد اور ابومحمد بن حیان نے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن العلاء، سفیان، مسعر کی سند سے عون بن عبداللہ سے بیان کیا فرمایا کہ وہ لوگ جب ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تو ایک دوسرے سے سوال کرتے تھے اور اس بات کے علاوہ کچھ نہ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کریں۔

۵۵۲۷-فضیلت ذکر ہم سے ہمارے والد نے عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمر، سفیان اور مسعر کی سند سے عون بن عبداللہ سے روایت کیا فرمایا کہ بے شک ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو پکارتا ہے اور اس سے پوچھتا ہے کہ کیا تیرے پاس سے آج کوئی اللہ کا ذکر کرنے والا گزرا؟ دوسرا پہاڑ کہتا ہے ہاں تو پہلا والا اس کو مبارک باد دیتا ہے۔ پھر عون نے فرمایا یہ پہاڑ وغیرہ بھلائی کی بات کو زیادہ سننے والے ہوتے ہیں کیا وہ جھوٹ باطل اور اس کے علاوہ گفتگو بھی سنتے ہیں؟ پھر ان آیات کی تلاوت فرمائی "تم بری بات زبان پر لاتے ہو قریب ہے کہ اس سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں گے کہ انھوں نے خدا کے لئے بیٹا تجویز کیا ہے۔ (مریم: ۸۹-۹۱)

۵۵۲۸-تقویٰ... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل ابراہیم بن بہرام، ابواسامہ کی سند سے بیان کیا کہ عون بن عبداللہ کو بیس ہزار سے زیادہ درہم ملے، تو آپ نے سب کے سب صدقہ کر دیئے ساتھیوں نے عرض کیا اگر آپ اپنے لڑکے کے لئے کچھ بچا رکھتے تو اچھا ہوتا۔ تو عون نے فرمایا کہ میں نے اپنے اور اپنے لڑکے کے لئے اللہ کو رکھا ہے۔

ابواسامہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگردوں میں عون بن عبداللہ کے لڑکے سے زیادہ اچھا حال کسی کا نہ تھا۔

۵۵۲۹-صدقہ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع اور ان کے والد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ جب عون بن عبداللہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے وصیت کی کہ ان کا کچھ سامان ہے اس کو بیچ کر اس کی قیمت صدقہ کر دی جائے کسی نے کہا کہ آپ اپنے سامان کو صدقہ کر رہے ہیں حالانکہ آپ کے تو گھر والے ہیں تو فرمایا کہ یہ سامان تو میں اپنے لئے آگے اور اپنے گھر والوں کے لئے اللہ کو چھوڑ رہا ہوں۔

۵۵۳۰-آخرت کی اہمیت ہم سے ابوبکر بن حیان نے احمد بن الحسین، احمد بن ابراہیم، یزید بن ھارون اور مسعودی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون نے فرمایا کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ دنیا کے لئے وہ چیز رکھتے جو ان کی آخرت سے بچ جاتی اور اب تم لوگ اپنی آخرت کے لئے وہ چیز رکھتے ہو جو تمہاری دنیا سے بچ رہے۔

۵۵۳۱-اغنیاء کی صحبت..... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر اور سفیان کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ

عون نے فرمایا کہ میں مال داروں کی صحبت میں بیٹھا لیکن کسی کو اپنے سے زیادہ غمزدہ نہیں پایا کیونکہ جب میں کسی شخص کو دیکھتا کہ اس نے مجھ سے زیادہ عمدہ لباس پہن رکھا ہے اور مجھ سے زیادہ عمدہ خوشبو لگا رکھی ہے تو میں غمزدہ ہو جاتا۔ پھر جب فقراء کی صحبت اختیار کی تو مجھے آرام حاصل ہوا۔

۵۵۳۲-فقراء کی صحبت ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، ابواسری اور سفیان کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون فرماتے تھے کہ میں مالداروں کے ساتھ بیٹھتا تھا تو ان سے زیادہ غمزدہ اور پریشان رہا کرتا تھا۔ جب اپنی سواری سے عمدہ سواری اور اپنے لباس سے عمدہ لباس دیکھتا تو اور غم ہوتا۔ سو میں نے فقراء کے ساتھ بیٹھنا شروع کر دیا تو مجھے آرام وسکون حاصل ہوا۔

۵۵۳۳-بڑی بھلائی ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد حمیدی اور ابن عیینہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ہمارے سامنے عون کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ فرماتے تھے کہ مصیبت یہ ہے کہ تو دنیا کی کسی چیز کو طلب کرے اور وہ تجھے نہ ملے۔ اور وہ فرماتے کہ سب سے بڑی بھلائی یہ کہ تو اپنے پاس سے چھنی جانے والی چیز کے بدلے میں اسلام کو بڑی نعمت سمجھے۔

۵۵۳۴-خواہشات کا دھوکہ ہم سے حبیب بن حسن نے عمر بن حفص السدوسی، عاصم بن علی اور مسعودی کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ جس پر بھی برحق موت نازل ہوئی اس کے بارے میں یہی کہا جاتا ہے کہ ابھی اس کا وقت نہیں آیا تھا۔ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو آج کے دن آنے کا ارادہ کرتے ہیں لیکن مکمل نہیں کر پاتے اور کتنے ہی کل پانے کا ارادہ کرتے ہیں لیکن نہیں پہنچ پاتے، اگر تم وقت مقررہ اور اس کے آنے طرف دیکھتے تو یقیناً خواہشات اور ان کے دھوکے سے نفرت کرنے لگتے۔

۵۵۳۵-کل کا انتظار مت کرو…… ہم سے مخلد بن جعفر نے جعفر الفریابی، محمد بن حسن، عبداللہ بن المبارک، مسعر اور معن کی سند سے عون سے روایت کیا ہے فرمایا کہ کتنے ہی آج آنے والے ہیں لیکن نہیں آ پاتے اور کل کا انتظار کرنے والے ہیں جو کل تک نہیں پہنچ سکتے۔ اگر تم وقت مقررہ اور اس کے آنے کو دیکھ لیتے تو تمہیں تمناؤں اور ان کے دھوکے سے نفرت ہو جاتی۔

ابن عیینہ نے مسعر اور عون سے روایت کی ہے اور معن کا ذکر نہیں کیا۔

۵۵۳۶- ہم سے ہمارے والد اور ابو محمد بن حیان نے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار، سفیان، مسعر، معن اور عون کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۵۳۷-اجنبی کی دعا ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر اور معن کی سند سے عون سے روایت کیا ہے فرمایا کہ مصر کے ایک باغ میں ایک شخص غمزدہ بیٹھا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر جو دیکھا تو سامنے ایک آدمی کو کھڑے پایا اس کے ہاتھ میں کھرپا تھا اور گویا کہ اس نے اسے حقیر سمجھا تھا اس نے پوچھا دل میں کیا سوچ رہے ہو؟ وہ خاموش رہا، وہ پھر بولا تم دل میں دنیا کے بارے میں سوچ رہے ہو، دنیا ایک حاضر چیز ہے جس سے ہر نیک و بد کھاتا ہے۔ رہی آخرت تو آخرت تو ایک سچائی ہے۔ جس میں حق و باطل کی الگ الگ پہچان ہو جائے گی آگے فرمایا کہ اور اس کے ایسے جوڑ ہیں جیسے گوشت کے جوڑ ہوتے ہیں۔ گویا کہ اس کو اس دوسرے شخص کی باتیں پسند آئیں۔ وہ کہنے لگا میں دل میں اس فتنے کے بارے میں سوچ رہا تھا جو لوگوں میں پھیلا ہوا تھا یعنی عبداللہ ابن زبیر کا فتنہ۔ اس شخص نے کہا کہ دعا مانگ اس سے جسے جب کسی نے پکارا ہو تو اس نے جواب نہ دیا ہو اور مانگا ہو تو عطا نہ کیا گیا ہو، اس پر بھروسہ کیا ہو تو وہ پورا نہ اترا ہو، اعتماد کیا ہو تو قابل اعتماد ثابت نہ ہوا ہو تو میں نے کہا اے اللہ مجھے بھی محفوظ رکھ اور مجھ سے بھی محفوظ رکھ

کہا کہ پھر فتنہ بڑھا لیکن کسی کو نقصان نہ پہنچا۔

ابواسامۃ نے اس کو مسعر سے روایت کیا ہے۔

۵۵۳۸- ہم سے ابومحمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر جبکہ عبداللہ بن محمد نے ابو یحیٰی الرازی هناد بن السری ابواسامہ ، مسعر ،معن اور عون سے روایت کیا فرمایا کہ ،عبداللہ بن زبیر کے فتنے کے زمانے میں ایک شخص مصر کے ایک باغ میں نہایت غمزدہ بیٹھا رو رہا تھا اور ہاتھ میں موجود کسی چیز سے کچھ گھاس وغیرہ توڑ رہا تھا اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو ایک شخص کھڑا ہاتھ میں لئے کھڑا تھا، اس نے پوچھا، کیا ہوا اتنے غمزدہ کیوں ہو؟ جیسے اس کا غم بانٹنا چاہتا ہو۔ پہلے والے نے کہا کچھ نہیں کھڑے والے نے پھر پوچھا دنیا"؟ دنیا تو حاضر شدہ مال ہے جس میں سے ہر نیک و بد کھاتا ہے اور آخرت سچائی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائیں گے حق اور باطل کے درمیان، یہاں تک کہ اس نے کہا کہ اس کے جوڑ ہیں جیسے گوشت کے جوڑ ہوتے ہیں جس نے خطا کی اس نے حق سے خطا کی پہلے والے شخص کو اس کی باتیں کچھ اچھی لگیں۔ کہا مسلمانوں کے بارے میں سوچ رہے ہو؟ اللہ تمہیں تمہاری شفقت کے بدلے تمہیں نجات دے گا، اس ذات سے مانگ جس سے جس نے بھی کچھ مانگا ہو اور اس نے بھلا نہ دیا ہو، دعا مانگی ہو اور اس نے قبول نہ کیا ہو اور بھروسہ کیا ہو اور وہ بھلا بھروسے پر پورا نہ اترا ہو یا اعتماد کیا ہو تو پورا نہ اترا ہو، فرمایا کہ پھر پہلے والے شخص نے دعا مانگی، اے اللہ! مجھے محفوظ رکھ اور مجھ سے بھی محفوظ رکھ، فرمایا کہ جب فتنہ پھیلا تو یہ شخص محفوظ رہا۔ مسعر کہتے ہیں کہ ان کا خیال تھا کہ دوسرا جو شخص تھا وہ خضر علیہ السلام تھے۔

۵۵۳۹- ہم سے ہمارے والد اور ابومحمد بن حبان نے ابراہیم بن حسن ،عبدالجبار بن العلاء ،سفیان مسعر اور عون سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص ابن زبیر کے فتنہ کے دنوں میں بیٹھا تھا۔ باقی روایت اسی طرح ذکر کی۔

۵۵۴۰- اللہ کا عہد...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین الحذاء ، احمد بن ابراہیم الدورقی ، یزید بن حارون ، مسعودی کی سند سے روایت فرمایا کہ عون بن عبداللہ اس طرح لکھا کرتے تھے کہ اما بعد، میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اس بات کی جسے یاد کر لینا یاد کرنے والے لئے سعادت ہے اور ضائع کر دینا ضائع کرنے والے کے لئے بدبختی ہے۔ تقویٰ کا سرمبر ہے، اس کی تحقیق عمل ہے اور اس کا کمال ورع ہے تقویٰ کی شرط وہی ہے جو اللہ نے مقرر کی ہے اور اسکا حق وہی ہے جو اس نے فرض کیا ہے اور اللہ کے عہد سے وفاداری یہی ہے کہ تو اس کو خدا جانے اس کے علاوہ کو نہیں کیونکہ اطاعت تو اسی کی ہو سکتی ہے کسی اور کی نہیں اور معاملات کو تو پہلے حل کیا جاتا ہے البتہ اللہ کی اطاعت کے مقابلے میں موخر کیا جاتا ہے۔ اللہ کے وعدے کے سامنے ہر وعدہ توڑا جاتا ہے اور کسی اور وعدے کے لئے اللہ کا وعدہ نہیں توڑا جاتا اس بات پر اتفاق ہے اس کی تفسیر بھی ہے اس کو کوئی صاحب بصیرت ہی دیکھ سکتا ہے اور کم ہی لوگ اس کو سمجھ پاتے ہیں۔

۵۵۴۱- بھلائی منجانب اللہ بہت ہے۔ ہم سے ابومحمد بن حیان نے حسن بن ہارون اور احمد بن نصر، ان دونوں نے احمد بن کثیر، یحیٰی بن معین، حجاج، مسعودی کی سند سے عون سے بیان کیا فرمایا کہ اللہ کی طرف سے بھلائی بہت زیادہ ہے لیکن اسے کم ہی لوگ سمجھ پاتے ہیں، وہ (بھلائی) اللہ کی طرف سے پیش کی جاتی ہے لیکن جو اسے نہیں دیکھتا نہیں سمجھ سکتا، جو تلاش نہیں کرتا وہ اسے نہیں پاتا، جو اس کے بارے میں نہیں جانتا اس کا مستحق نہیں، کیا تم نے آسمان پر بے شمار ستارے نہیں دیکھے؟ اتنے ہونے کے باوجود ان سے وہی لوگ راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں جو اس کے عالم ہیں۔

احمد بن نصر نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اور تقوے کا سرمبر ہے اس کی تحقیق عمل ہے اور اس کا کمال ورع ہے حسین نے اس روایت میں حجاج کا ذکر نہیں کیا۔

۵۵۴۲-چراغ بجھ گیا: ہم سے ابو محمد بن حیان نے محمد بن یحییٰ المروزی، عاصم بن علی، مسعودی اور عون، جبکہ عبداللہ بن محمد نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، ابوالنضر اور عبدالرحمن المسعودی کی سند سے عون کے بارے میں بیان کیا کہ عون اپنے گھر والوں کے معاملے میں سب سے زیادہ زاہد تھے، ان کی مثال چراغ کی مانند تھی جس سے پوری قوم روشنی حاصل کرتی ہو۔ ان کے گھر والے کہتے تھے کہ وہ ہمارے ساتھ اور ہم میں رہے مگر اس کے علاوہ ہمیں کوئی تکلیف نہیں دی کہ وہ ایک چراغ تھا جو بجھا اور لوگ اس سے روشنی حاصل کرنے سے محروم ہو گئے۔

۵۵۴۳-قرآن اور حدیث دونوں ضروری ہیں..... ہم سے ابو محمد بن حیان نے احمد بن الحسین، احمد بن ابراہیم، حجاج بن نصیر، قرہ کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ وہ شخص جو قرآن کو چھوڑ کر احادیث کو طلب کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے وہ شخص جو ایک دروازہ و پکڑے کھڑا ہوا اور اس میں بہت سے چوپائے بکریاں وغیرہ ہیں اتنے میں وہاں سے ایک ہرن گذرا یہ اس کے پیچھے بھاگا لیکن نہ پا سکا، اور جب واپس آیا تو وہ چوپائے بکریاں وغیرہ بھی جا چکے تھے، لہٰذا اسے نہ یہ ملا نہ وہ۔

۵۵۴۴-قرآن پر ایمان..... ہم سے ابو محمد بن حیان نے احمد بن الحسین، احمد بن ابراہیم حجاج، قرہ کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ وہ لوگ اس شخص کو بطور مثال بیان کرتے تھے کہ جو قرآن سنے اور ایمان نہ لائے، اس کی مثال اس لشکر کی طرح ہے جو بہت غنیمت پائے اور غنیمت تقسیم ہو تو بعض کو ملے اور بعض کو نہ ملے تو محروم لوگ کہیں کہ ہم بھی تو ساتھ تھے ہمیں کیوں نہ دی گئی؟! تو کہا جائے کہ تم ایمان والے نہ تھے۔

۵۵۴۵-لباس میں رعایت..... ہم سے عمرو بن احمد بن عثمان الواعظ نے عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، محمد بن حسان السمتی، ابوالحیاۃ اور معن سے روایت کیا فرمایا کہ عون کبھی خز پہنتا اور کبھی اونی کپڑا وغیرہ۔

جب کسی نے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ میں خز اس لئے پہنتا ہوں کہ صاحب حیثیت لوگ میرے ساتھ بیٹھنے سے حیا نہ کریں اور صوف اس لئے پہنتا ہوں تاکہ ضعیف اور کمزور لوگ میرے ساتھ بیٹھنے سے نہ گھبرائیں۔

۵۵۴۶-اصلاح..... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ، اور مسعر کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون نے فرمایا کہ پہلے والے آ گئے، اور بعد والے تھکے ہوئے منتظر ہیں جس سمت سفر کر کے جا رہے ہو اس کی اصلاح کر لو، کیونکہ مخلوق تو خالق کی ہے اور شکر نعمتیں دینے والے کا ہے اور زندگی تو موت کے بعد ہی ہے اور بقاء قیامت کے بعد ہے۔

۵۵۴۷-کمال تقویٰ: ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، اور ابن عجلان کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ کمال تقویٰ یہ ہے کہ تو علم تلاش کرے جو تو نہ جانتا ہو اور نقصان یہ ہے کہ جو تو جانتا ہے اس میں اضافے کی کوشش نہ کرے، اور ظاہر ہے کہ کسی شخص کو اسی چیز کے اضافے پر ابھارا جاتا ہے جو اس کے پاس کم ہو اور اس سے فائدہ بھی کم ہو۔

۵۵۴۸-ہم سے ابو محمد بن حیان نے ابو یعلی الموصلی، محمد بن قدامہ، سفیان بن ثوری کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ کمال تقویٰ یہ ہے کہ تو وہ علم تلاش کرے جو تم نہ جانتے ہو اور نقصان یہ ہے کہ جو تو جانتا ہے اس میں اضافے کی کوشش نہ کرے اور کسی شخص کو اسی چیز کے اضافے پر ابھارا جاتا ہے جو اس کے پاس کم ہو اور اس سے فائدہ بھی کم ہو۔

۵۵۴۹-گزرتے دن　　ہم سے ابراہیم بن محمد نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث، بن سعد، ابن عجلان کی سند سے عون سے بیان کیا، فرمایا کہ آج کا دن مضمار ہے اور کل کا سابق اور جنت سبقہ نامی مقام پر ہے اور انجام آگ پر ہے لہٰذا معافی سے تمہاری نجات ہوگی، رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور اعمال سے منزلیں تقسیم ہوں گی۔
(فائدہ) مضمار، سباق، سبقہ دوڑ کے مقابلے میں مقرر شدہ مختلف مرحلوں کے نام ہیں۔

تکبر کی علامت　　ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ اور مسعر کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ تمہارے متکبر ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ تم اپنے سے کم تر کو اپنے سے بیچ حقیر سمجھو اور وہ کہتے تھے کہ اطاعت کے وقت ذلت اختیار کرو اور معصیت کے وقت عزت اختیار کرو۔
۵۵۵۰-ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ، لیث بن سعد، ابن عجلان کی سند سے عون بن عبداللہ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ تمہارے متکبر ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ تم خود کو دوسروں سے زیادہ فضیلت والا سمجھو۔

۵۵۵۱-اوپر والے درجات　　ہم سے عبداللہ بن محمد نے حسین المروزی، عبداللہ بن المبارک، لیث، رشدین بن سعد بن عمرو بن الحارث اور عون بن عبداللہ سے روایت کیا، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ضرور ایک قوم کو جنت میں داخل کریں گے اور ان کو عطا کریں گے یہاں تک کہ لینے والے تھک جائیں گے اور ان کے علاوہ ان سے اوپر والے درجات میں بھی لوگ ہوں گے جب یہ ان کی طرف دیکھیں گے تو ان کو پہچان لیں گے عرض کریں گے اے اللہ! وہ بھی تو ہمارے بھائی ہیں ہم بھی ان کے ساتھ تھے، آپ نے ان کو ہم پر کس بنا پر فضیلت دی؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ہائے افسوس! وہ لوگ بھوکے ہوتے تھے جب تمہارا پیٹ بھرا ہوتا تھا، جب تم سیراب ہوتے تھے تو وہ پیاسے ہوتے تھے جب تم سورہے ہوتے تھے تو وہ لوگ کھڑے عبادت کر رہے ہوتے تھے اور وہ لوگ میری طرف دیکھتے تھے جب تم آپس میں مشغول ہوتے تھے۔

۵۵۵۲-تین باتیں　　عبداللہ بن محمد نے محمد بن یحیٰی المروزی، عاصم بن علی کی سند سے عون سے روایت کیا، فرمایا کہ فقہاء آپس میں تین باتوں کی وصیت کرتے تھے اور بعض اوقات ایک دوسرے کو لکھ بھی بھیجتے۔(۱) جو اپنی آخرت کے لئے عمل کرے، اللہ اس کی دنیا کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔(۲) جو اپنے پوشیدہ حالات کی اصلاح کرے، اللہ تعالیٰ اس کے اعلانیہ حالت کی اصلاح کرتے ہیں۔(۳) جو اپنے اور اللہ کے درمیان تعلق کی اصلاح کرے، اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ اس کے تعلقات کی اصلاح کرتے ہیں۔
۵۵۵۳-ہم سے ابوعمرو عثمان بن محمد العثمانی نے محمد بن عبدوس الہاشمی، عباس بن یزید البحرانی، وکیع اور مسعر سے ایسے ہی بیان کیا ہے۔

۵۵۵۴-آیت کے صحیح معنی　　ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالصمد اور ابو بکر کی سند سے بیان کیا کہ عون نے اس آیت ''ولا تنس نصیبک من الدنیا'' (القصص ۷۷)
کے بارے میں فرمایا کہ لوگ اس کو صحیح محل پر نہیں رکھتے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے رب کی اطاعت و عبادت کی طرف آ جاؤ۔

۵۵۵۵-وعظ......　ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین، محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن صالح، لیث، محمد بن عجلان نے بیان کیا کہ عون جب لوگوں کو وعظ کہتے تو فرماتے کہ اللہ سے وہی ڈرتا ہے جو اس کا اطاعت گزار و فرمانبردار ہو۔
اور فرمانبردار کیسے خوف زدہ ہو یا خطا کار کیسے محفوظ ہو، پھر فرمایا کہ ہائے میں تباہ ہو جاؤں۔ فرمانبردار اپنے علم کی زیادتی کے باعث خوفزدہ رہے گا اور خطا کار کم عقلی کی وجہ سے خود کو محفوظ سمجھے گا۔

۵۵۵۶-صحابہ کی درخواست...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین الحذاء، احمد بن ابراہیم، وکیع بن الجراح اور مسعودی کی سند سے بیان کیا کہ عون نے فرمایا کہ صحابہ کرام کچھ تھک گئے تو عرض کیا یارسول اللہ! آپ کچھ بیان فرمائیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ "اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابھا مثانی تقشعر منه جلود الذین یخشون ابھم بالغیب ثم تلین جلودھم الی ذکر اللہ" (الزمر: ۲۳)
اور پھر اس کی تعریف بیان فرمائی کہ"

پھر ایک مرتبہ اور تھک گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ کچھ ایسی چیز بیان فرمائیں جو حدیث سے اوپر ہو اور قصص سے کم ہو (وکیع کہتے ہیں کہ ان کی مراد قرآن کریم تھی) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں کہ "الر۔ یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں ہم نے اس قرآن کو عربی میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو ہم اس قرآن کے ذریعے سے جو ہم نے تمہاری طرف بھیجا ہے تمہیں ایک نہایت اچھا قصہ سناتے ہیں اور تم اس سے پہلے بے خبر تھے" (یوسف۔ ۱۔۳)

چونکہ انہوں نے حدیث کا ارادہ کیا تھا لہٰذا احسن الحدیث اور قصص کے ارادے کی وجہ سے احسن القصص فرمایا گیا۔

۵۵۵۷-ایمان کے حصے ہم سے عبداللہ بن محمد نے، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، یزید بن ھارون اور مسعودی کی سند سے بیان کیا کہ عون نے فرمایا کہ حلم، حیاء اور تھکاوٹ (زبان کی، دل کی نہیں) اور فقہ ایمان کا حصہ ہیں، یہ چیزیں دنیا میں کمی کرواتی ہیں اور آخرت میں اضافہ اور آخرت میں ہونے والا اضافہ دنیا میں ہونے والی کمی کی نسبت زیادہ ہوتا ہے سنو! فحش گوئی جفاء اور بیان کرنا نفاق کی نشانیاں ہیں، یہ دنیا میں اضافہ کرواتی اور آخرت میں کمی کرواتی ہیں اور آخرت سے جو کمی کرواتی ہیں وہ دنیا کے اضافے کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔

۵۵۵۸-اللہ کا خوف... ہم سے ابو محمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، حجاج اور مسعودی کی سند سے بیان کیا کہ عون نے فرمایا کہ ایک فقیہ نے کہا کہ جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کشادگی پیدا فرمادیتے ہیں اور ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتا، یہ سن کر ایک اور فقیہ نے کہا کہ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ تو ہمارے لئے کشادگی پیدا فرمارہے ہیں حالانکہ ہم نے ایسا تقویٰ اختیار نہیں کیا جیسا کرنا چاہیے تھا اور وہ ہمیں رزق بھی دیتا ہے حالانکہ ہم نے حسب حال تقویٰ اختیار نہیں کیا اور ہمارے معاملات میں آسانی بھی پیدا کرتا ہے حالانکہ ہم نے تقویٰ اختیار نہیں کیا، ہمیں تو تیسری چیز کی امید ہے کہ جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں مٹادیتے ہیں اور اس کے اجر کو بڑھادیتے ہیں۔

۵۵۵۹-دو بھائیوں کی حکایت...... ہم سے ابو محمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، یزید بن ھارون اور مسعودی کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ بنی اسرائیل میں دو بھائی تھے۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ تیرے پاس ایسا کون سا عمل ہے جس کے بارے میں تو خوف زدہ ہے؟ دوسرے نے کہا کہ میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جس کی وجہ سے مجھے خوف ہو علاوہ اس کے کہ ایک مرتبہ میں نباتات کے خوشوں کو واپس وہیں رکھنا چاہا جہاں وہ پہلے تھا لیکن مجھے پتہ نہیں چلا کہ وہ پہلے کہاں تھا، تو میں نے اس کو ایک طرف پھینک دیا۔ اب مجھے ڈر ہے کہ میں نے اسکو اس جگہ نہ پھینکا ہو جہاں سے لیا نہ تھا۔ تو بتا تیرے پاس ایسا کون سا عمل ہے جس سے تو خوفزدہ رہتا ہے؟ پہلے والے نے کہا کہ جب میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو مجھے یہ ڈر ہوتا ہے کہ کہیں ایک ٹانگ پر اتنا بوجھ نہ ڈال دوں جتنا دوسری پر نہ ڈالا تھا۔ ان کا باپ ان کی باتیں سن رہا تھا۔ اس نے دعا مانگی کہ اے اللہ اگر یہ دونوں سچے ہیں تو آزمائش میں جتلا

ہونے سے پہلے ان کی روح قبض کر لیجئے، چنانچہ وہ دونوں مر گئے۔ پھر فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ ان میں سے کون زیادہ افضل تھا۔ یزید کہتے ہیں کہ میرے خیال میں باپ زیادہ افضل تھا۔

۵۵۶۰-مسجد کی آبادی ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عمر بن ایوب، ابوابراہیم حسن بن یزید سے بیان کیا کہ فرمایا کہ عون بن عبداللہ کوفہ کی ایک مسجد میں داخل ہوئے اور اپنی چادر لپیٹ کر اس پر ٹیک لگائی اور فرمایا کہ اس مسجد کو آباد کرو خواہ اس میں ٹیک لگا کر ہی کیوں نہ بیٹھے رہو۔

۵۵۶۱-تقوی ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، سفیان، ابوھارون موسی نے بیان کیا فرمایا کہ عون جب حدیث بیان کرتے تو ان کی داڑھی آنسوؤں سے بھیگ جاتی۔

۵۵۶۲- برا کام اور اچھا کام ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ اور مسعر کی سند سے عون سے بیان کیا فرمایا کہ برائیوں پر برائیاں کرنا کیا ہی برا کام ہے اور برائیوں کے بعد نیکیاں کرنا کیا ہی اچھا کام ہے اور اس سے بھی بہتر نیکیوں کے بعد نیکیاں کرنا ہے۔

۵۵۶۳-عیب جو کون ہوتا ہے ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، حجاج اور مسعود کی سند سے بیان کیا فرمایا عون نے کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص لوگوں کی عیب جوئی کے لئے فارغ ہوتا ہو علاوہ اس شخص کے جو خود اپنے آپ سے بھی غافل ہو۔

۵۵۶۴-نرم دل لوگوں کے ساتھ بیٹھو ...... ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، احمد، حجاج، اور مسعود کی سند سے عوف سے روایت کیا فرمایا کہ توبہ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھا کرو کیونکہ وہ سب لوگوں سے زیادہ نرم دل ہوتے ہیں۔

۵۵۶۵-تواضع کرنے والا اللہ کا خاص بندہ ہے ...... ہم سے حبیب بن حسن نے عمرو بن حفص السدوسی، عاصم بن علی اور مسعود کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ جو شخص عمدہ حالت میں ہو، یا ایسی جگہ پر ہو جس میں برائی نہ ہو اور اس کو وسیع رزق دیا گیا ہو اور پھر بھی وہ تواضع اختیار کرے تو وہ اللہ تعالی کے خاص بندوں میں سے ہوتا ہے۔

۵۵۶۶-ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، اور ابن عجلان کی سند سے عون سے بیان کیا فرمایا کہ اللہ تعالی نے جس کی صورت اچھی بنائی ہو۔ اور اس کو رزق بھی اچھا دیا ہو اور اچھے اور نیک منصب پر اس کو رکھا ہو اور پھر بھی وہ تواضع اختیار کرے تو وہ خالص اہل اللہ میں سے ہوتا ہے۔

۵۵۶۷-احتیاط ...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، لیث اور ابن عجلان کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرمایا کرتے تھے کہ کسی کی مدح سرائی یا عیب جوئی میں جلد بازی سے کام نہ لو کیونکہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جو آج تمہیں اچھا لگتا ہے کل برا لگنے لگتا ہے اور جو آج برا لگ رہا ہے وہ کل اچھا لگنے لگتا ہے۔

۵۵۶۸-تقوی کی ابتداء ...... ہمیں ہمارے والد نے احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عیاش بن عاصم الکلبی اور سعید بن صدقہ الکیسانی (ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ابدال تھے) عون سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ تقوی کی ابتدا حسن نیت ہے اور

اس کا اختتام توفیق ہے اور بندہ ان کے درمیان مہلکات اور شبہات میں ہے نفس اپنی لاش پر لکڑیاں جمع کر رہا ہے اور دشمن مکار ہے غافل بھی نہیں اور عاجز بھی نہیں پھر اس آیت کی تلاوت کی "شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اسے دشمن ہی سمجھو وہ اپنے گروہ کو بلاتا ہے تا کہ وہ دوزخ والوں میں ہو"(سورہ فاطر:۶)

۵۵۶۹-توبہ کی اہمیت۔ ہم سے ہمارے والد نے احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، جبیہ بن یعیش اور ابراہیم بن محمد بن حمزہ بن عبداللہ بن عتبہ اپنے والد کی سند سے عون سے روایت کرتے ہیں فرمایا ہم نے دل کی تاریکی کو دیکھا جو گناہوں کی کثرت کی وجہ سے ہوتی ہے اور دل کی روشنی کو دیکھا جو توبہ سے ہوتی ہے یہاں تک کہ دل کو چمکدار لہراتی ہوئی تلوار بنا کر چھوڑتی ہے۔

۵۵۷۰-تائب کا دل۔ ہم سے ہمارے والد نے احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسن، شہاب بن عباد سوید بن عمرو الکلبی، مسلمہ بن جعفر اور ابوالمحجل الاسدی کی سند سے عون سے بیان کیا فرمایا کہ توبہ کرنے والے کا دل شیشے کہ مانند ہے جو کچھ بھی اس کے سامنے رکھو دکھائی دیتا ہے وعظ ونصیحت ان دلوں میں تیزی سے اثر کرتی ہیں یہ دل نرمی کے زیادہ قریب ہوتے ہیں ان دلوں کو توبہ کی دوا دو کیونکہ بعض توبہ کرنے والے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی توبہ ان کو جنت تک پہنچا دیتی ہے اور توبہ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھا کرو کیونکہ اللہ کی رحمت توبہ کرنے والوں کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔

۵۵۷۱-ندامت سے آنکھ ٹھنڈی نہ ہونا ہم سے محمد بن احمد بن محمد العبدی، ان کے والد، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسن، بکر بن محمد المصری سالم بن نوح، اور عمر بن موسیٰ القرشی کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ توبہ کرنے والوں کے جرائم کا تعلق ندامت کے ساتھ ہوتا ہے جو ان کی نگاہوں کا مرکز ہوتی ہے جب بھی توبہ کرنے والے کو اپنا جرم یاد آجائے تو اس کی آنکھ ندامت کی وجہ سے ٹھنڈی نہیں ہوسکتی۔

۵۵۷۲-گھر سے باہر آنے کی دعا ہم سے محمد بن احمد، ان کے والد، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، عیاش بن عاصم الکلبی اور سلمہ الاحمر کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے کہ بندے جب تک عبادت کرتے رہیں اور ناحق خون نہ بہائیں تو اللہ کے پردے میں ہوتے ہیں اور فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جب بھی اپنے گھر سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولاقوۃ الاباللہ" محمد بن کعب القرظی فرماتے ہیں یہ قرآن پاک میں ہے کہ "اللہ کے نام سے اس میں سوار ہو جاؤ اور فرمایا اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا۔

۵۵۷۳-شیطانی قسمیں ہم سے سلیمان بن احمد نے ابو مسلم، عبداللہ بن رجاء مسعودی اور عون کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا آپؓ نے فرمایا اس طرح شیطانی قسمیں نہ کھایا کرو کہ اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم، بلکہ اس طرح کہا کرو جیسے اللہ عزوجل نے خود فرمایا ہے کہ عزت والے رب اللہ کی قسم۔ ایک شخص نے عرض کیا مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں منافق نہ ہوں تو آپؓ نے فرمایا کہ اگر تو سچ مچ منافق ہوتا تو تجھے کبھی اس بات کا خوف نہ ہوتا۔

۵۵۷۴-دنیا اور آخرت۔ ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ احمد بن حنبل، سلیمان بن داؤد الطیالسی، مطرف بن معقل الشقری ان کے والد (یہ ثقہ تھے بکی نے ان سے روایت کی ہے نے عون بن عبداللہ سے روایت کیا فرمایا کہ دنیا اور آخرت ابن آدم کے دل میں ایسے ہیں جیسے ترازو کے دو پلڑے ایک نیچے ہوتا ہے تو دوسرا اوپر ہو جاتا ہے اور جب بھی دو آدمی آپس میں اللہ کی رضا کے لئے

محبت کرتے ہیں تو دونوں میں سے زیادہ محبت کرنے والا افضل ہوتا ہے اور پھر فرمایا کہ آخرت کا عمل کرنے والے سے تجھے تکلیف نہ ہوگی بلکہ خوشی ہوگی اور دنیاوی اعمال میں جتنا مخلص تجھے برا لگے۔ اور فرمایا کہ جب بھی دو آدمی مل کر جدا ہوتے ہیں تو شیطان دونوں کے دل میں ایک گرہ لگا دیتا ہے پھر دوبارہ جب وہ ملتے ہیں اور ایک دوسرے کو سلام کرتا ہے تو وہ گرہ کھل جاتی ہے ورنہ اسی طرح رہتی ہے اور فرمایا کہ جب تو چاہے کہ کسی کو عمدہ ترین حالت میں دیکھے تو اسے اس وقت دیکھے جب وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو۔

۵۵۷۵- بہتر انجام...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم الدورقی، ابو عامر العقیسی اور قرہ کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ اللہ تعالی اپنے بندے کو آزمائش پر اسی طرح مجبور کرتے ہیں جیسے لوگ اپنے مریض کو یا بچے کو دوا پینے پر اور کہتے ہیں کہ اس کو پی لو کیونکہ تمہارا انجام بہتر ہوگا۔

۵۵۷۶- روزہ...... ہم سے عبداللہ نے احمد ابو اسامۃ، مسعر کی سند سے عون سے بیان کیا فرمایا حلال سے روزہ یہ ہے کہ تو اس کو داخل کر لے اور حرام سے روزہ یہ ہے کہ تو اس کو نکال دے۔

۵۵۷۷- افضل روزہ...... ہم سے عبداللہ نے احمد، احمد، ابوالنضر، عبدالرحمن کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ سب سے افضل روزہ چار چیزوں سے ہوتا ہے (۱) کھانے سے پرہیز، (۲) گناہوں سے پرہیز، (۳) محارم سے پرہیز، (۴) اور یہ کہ تم صدقے پر افطار کرو۔

۵۵۷۸- قیامت کے رجسٹر...... ہم سے عبداللہ نے احمد، احمد، یزید بن ھارون، مسعود کی سند سے عون سے روایت کیا ہے فرمایا کہ قیامت کے دن ابن آدم کے لئے رجسٹر نکالے جائیں گے، نیکیوں کا رجسٹر، برائیوں کا رجسٹر اور نعمتوں کا رجسٹر، کوئی نیکی ایسی نہ نکلے گی جسے کوئی نعمت نہ گھیرے ہوئے ہو اور برائیاں اللہ تعالی کی مرضی پر باقی رہیں گی۔

۵۵۷۹- صحبت کی برکت...... ہم سے ابو محمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، ابوداؤد اور مسعود کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص ایک قوم کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا پھر اس نے بیٹھنا چھوڑ دیا، اس نے خواب میں دیکھا کہ اس سے کہا جا رہا ہے کہ تو نے ان کے ساتھ بیٹھنا چھوڑ دیا جبکہ تیرے بعد اللہ تعالی نے ان کی ستر مرتبہ مغفرت فرمادی۔

۵۵۸۰- وعظ ہم سے ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، ابراہیم بن اسحق الطالقانی، ابوسلمہ الحمصی نے یحیی بن جابر سے روایت کیا فرمایا کہ عون بن عبداللہ ہمارے پاس تشریف لائے ہم مسجد میں جا کر ان کے ساتھ بیٹھے تو انہوں نے ایسا وعظ کہا کہ اس سے پہلے کبھی نہ سنا تھا، پھر انہوں نے فرمایا کہ تمہاری وہ مسجد کہاں ہے جہاں جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ نماز پڑھا کرتے تھے؟ ہم ان کو اس مسجد میں لے گئے وہاں انہوں نے وضو کیا اور دو رکعت ادا کیں، پھر دریافت کیا کہ کیا کوئی مریض ہے کہ ہم اس کی عیادت کریں؟ ہم نے کہا، ہاں ہے۔ چنانچہ ہم یزید بن میسرہ کے پاس آ کر بیٹھ گئے، وہاں بھی انہوں نے ایسا وعظ کہا کہ جس نے پہلا والا بھلا دیا یزید بن میسرہ بیماری کے باوجود سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، تو عون نے کہا کہ لیٹے رہو لیٹے رہو تم تو ایک بڑے وسیع سمندر کے سامنے پیش کئے گئے ہو جس سے تم نے ایک نہر نکالی ہے اور اس میں ایک درخت لگایا ہے، سو اگر تمہارا درخت پھلدار ہو تو تم کھاؤ گے اور کھلاؤ گے اور اگر تمہارا درخت پھلدار نہ ہوا تو ہر درخت کی جڑ میں کلہاڑا بھی ہوتا ہے۔ پھر یزید بن میسرہ نے عون سے پوچھا کہ اس کے بعد کیا ہوتا ہے؟ فرمایا کہ پھر وہ درخت کاٹ دیا جاتا ہے ابن میسرہ نے پھر پوچھا، کہ اس کے بعد؟ تو فرمایا پھر آگ میں ڈالا جاتا ہے یہ سن کر ابن میسرہ

خاموش ہو گئے۔ تو عون نے فرمایا کہ میرے دل میں یزید بن میسرہ جیسی نصیحت کبھی نہیں آئی۔

۵۵۸۱-فرض نمازوں کے بعد دعا۔ ہم سے ابو محمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، ابو معاویہ الضریر اور عاصم الاحول کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ اپنی اہم ضروریات کو فرض نمازوں کے بعد مانگو کیونکہ فرض نماز کے بعد مانگی ہوئی دعا باقی دعاؤں پر ایسی ہی فضیلت رکھتی ہے جیسی فرض نماز نفل نمازوں پر۔

۵۵۸۲-طریق سے مراد...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمرو القواریری، حرمی بن عمارہ، زافر بن سلیمان، عبداللہ بن بکیر اور محمد بن سوقہ کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ آیت" لا قعدن لھم صراطک المستقیم "میں طریق سے مراد مکہ کا راستہ ہے

۵۵۸۳-صدقے کا اجر...... ہم سے احمد بن اسحٰق نے محمد بن عباس الاخرم، حفص بن عمر الربالی، ابو بحر البکر اوی اور قرۃ بن خالد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے عون کو کہتے سنا کہ جب تو مسکین کو کچھ دے اور وہ تجھے دعا دے تو تو بھی اس کو دعا دے اور کہہ کہ اللہ تجھے بھی برکت دے، تاکہ دعا کے بدلے دعا ہو جائے اور تیرے صدقے کا اجر تجھے مل جائے۔

۵۵۸۴-افضل عمل...... ہم سے سلیمان بن احمد نے ابوزرعہ الدمشقی، ابونعیم ور مالک بن مغول کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون نے کہا میں نے حضرت ام الدرداءؓ سے پوچھا کہ حضرت ابوالدرداءؓ کا کون سا عمل سب سے افضل تھا؟ تو انہوں نے فرمایا غور و فکر۔

۵۵۸۵-بھائی کی وفات ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے ابومسلم الکشی، عبداللہ بن رجاء اور مسعودی کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو ان کے بھائی عتبہ بن مسعودؓ کی وفات کی اطلاع ملی تو آپؓ رونے لگے، آپ سے وجہ پوچھی گئی تو آپؓ نے فرمایا کہ وہ میرے نسبی بھائی تھے اور جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں میرے ساتھ رہا کرتے تھے لیکن اس کے باوجود میں یہ پسند نہیں کرتا کہ وفات مجھ سے پہلے ہوتی اور میں اس کے بارے میں اچھا گمان کرتا بلکہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں مرجاتا اور وہ میرے بارے میں اچھا گمان کرتا۔

۵۵۸۶- ہم نے سلیمان نے ابومسلم الکشی، عبداللہ بن رجاء اور مسعودی کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے" اے ابتداء والے تیری کوئی ابتداء نہیں اے ہمیشہ رہنے والے تیری فنا نہیں اے زندہ مردوں کو زندہ کرنے والے، ہر نفس جو کماتا ہے تو اس کا نگہبان ہے"۔

۵۵۸۷-مؤمن کی پہچان۔ ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، مسعودی، جبکہ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن ابی حازم کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ مؤمن محبت کرنے والا ہوتا ہے اور اس شخص میں کوئی خیر نہیں جو نہ محبت کرے اور نہ اس سے کوئی محبت کرے۔

۵۵۸۸-صلہ رحمی... ہم سے احمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ الرازی، عبداللہ بن عمران، ابن ادریس، ھارون ابن عنترہ، عون کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ اس کے ساتھ بھی صلہ رحمی کرو جس کے ساتھ تمہارے والد صلہ رحمی کرتے تھے، کیونکہ قبر میں موجود میت کے ساتھ صلہ رحمی یہی ہے کہ جس کے ساتھ وہ (قبر والا) صلہ رحمی کرتا تھا تو اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

۵۵۸۹- عافیت اور شکر ...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ الانصاری، سفیان بن عیینہ کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ عافیت کے ساتھ شکر ادا کرنا ایسی بھلائی ہے جس میں کوئی شر نہیں کتنے ہی نعمتوں والے ایسے ہیں جو شکر نہیں کرتے اور کتنے ہی آزمائشوں میں مبتلا لوگ ایسے ہیں جو صبر نہیں کرتے اور وہ کہا کرتے تھے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں کہ میں جب چاہوں دن ہو یا رات بغیر کسی سفارش کے اپنا راز اس کے پاس رکھ دیتا ہوں تو میرا رب میری ضرورت پوری کر دیتا ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں کہ اسے جب میں پکارتا ہوں تو وہ جواب دیتا ہے اور اگر میں سستی کرتا ہوں تو وہ خود مجھے پکارتا ہے۔

۵۵۹۰- جنت میں داخلہ ...... ہم سے قاضی ابواحمد محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں حسن بن علی، سعید بن سلیمان الواسطی سلامہ بن هلال کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ مہاجرین کے فقراء ان کے مال داروں سے ستر سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی مثال سمندر میں موجود دو کشتیوں کی طرح ہے ایک گزر رہی ہے اور بالکل خالی ہے لہٰذا سمندر والا کہتا ہے کہ اس کو جانے دو، اور دوسری ساز و سامان سے بھری ہوئی گزرتی ہے تو سمندر والا اس کو روک لیتا ہے تاکہ دیکھ لے کہ اس میں کیا کیا ہے۔

۵۵۹۱- نفس کا محاسبہ ...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، هاشم بن القاسم، الاشجعی، موسیٰ الجہنی عون سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہائے افسوس میرا نفس کیسا غافل رہا حالانکہ مجھ سے غافل نہیں رہا جاتا یا میرے دن کیسے مجھے خوشخبری سناتے ہیں حالانکہ ہماری دن بھی پیچھے آ رہا ہے، یا اس گھر کے بارے میں میرا تعجب بڑھتا جا رہا ہے جہاں میرا مسکن و قرار نہیں۔

۵۵۹۲- عون کی دعا ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم الدورقی، یحییٰ بن معین، حجاج بن محمد، عبدالرحمن مسعودی کی سند سے عون سے روایت کیا کہ آپ روتے جاتے اور اپنی خطاؤں کو یاد کرتے جاتے ہائے افسوس، وہ کونسا معاملہ ہے جس میں میں نے اپنے رب کی نافرمانی نہیں کی، ہائے مجھ پر افسوس ہے، میں اپنے پاس موجود اس کی نعمتوں کے باوجود بھی نافرمانی کرتا رہا، ہائے مجھ پر افسوس ہے وہ خطا کیسی ہے جس کی شہوت ختم ہوگئی اور تھکاوٹ باقی رہ گئی، میرے پاس ایسی کتاب ہے جس کی تحریر غائب نہیں ہوگی، ہائے میری لاش میں نے ان سے حیا نہ کی اور نہ خدا کا دھیان رکھا، ہائے افسوس میں وہ سب بھول گیا جو میرے بارے میں بھلایا نہیں جائے گا، ہائے مجھ پر افسوس، میں غافل رہا حالانکہ مجھ سے غافل نہیں رہا جاتا، میں نے ان سے حیا نہ کی اور نہ ان کا دھیان رکھا، ہائے افسوس میری لاش، ہائے مجھ پر افسوس، میرے بارے میں وہ سب محفوظ رکھا گیا جو میں نے ضائع کر دیا، ہائے مجھ پر افسوس، میں نے اپنے نفس کی اطاعت کی لیکن اس نے میری اطاعت نہیں کی، ہائے مجھ پر افسوس میں وہ کام کرتا رہا جس سے مجھے نقصان ہوتا ہے، ہائے مجھ پر افسوس کیا میرا نفس اس معاملے میں میری بات مانے گا جس سے مجھے اور اس کو فائدہ ہو، میں اس کی اصلاح کا خواہشمند ہوں اور وہ مجھے برباد کرنا چاہتا ہے ہائے اس پر افسوس، میں اس کے ساتھ انصاف کرتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ انصاف نہیں کرتا، میں اسے ہدایت کی طرف بلاتا ہوں اور وہ مجھے گمراہ کرنے کے درپے ہے، ہائے اس پر افسوس، وہ تو دشمن ہے اگر وہ میری جگہ ہوتا تو اسے معلوم ہوتا، ہائے اس پر افسوس وہ آج مجھ سے اپنی بات منوانا چاہتا ہے حالانکہ کل مجھ سے یہی جھگڑا کرے گا۔

اے میرے رب! اس کو مجھ پر مسلط نہ کیجئے گا، اے میرے رب! میرا نفس مجھ پر رحم نہیں کرتا، آپ مجھ پر رحم فرمائیں، اے میرے رب میں عذر بیان کرتا ہوں مگر نفس میرا عذر قبول نہیں کرتا، اگر میں اچھا کام کروں وہ تو مجھے پکڑتا ہے اگر برائی ہو تو میں اس کو پسند کرتا ہوں اور وہ مجھے پسند کرتا ہے، اے میرے رب! مجھے اس سے بچا اور اس کو مجھ سے بچا تاکہ نہ میں اس پر ظلم کر سکوں اور نہ وہ مجھ پر ظلم

کر سکے میں اس کے لئے اصلاح کروں اور وہ میری اصلاح کرے تا کہ نہ میں اس کو ہلاک کروں اور نہ وہ مجھے ہلاک کرے، مجھے اس کے حوالے نہ کر اور نہ اس کو میرے حوالے کر۔

ہائے افسوس میں کیسے اس کو بھول گیا حالانکہ وہ مجھے نہیں بھولتا، ہائے افسوس وہ میرے نقش پا تلاش کرتا ہے، اگر میں بھاگوں گا تو بھی مجھے وہ مل جائے گا، اور اگر میں ٹھہرا رہا تو بھی وہ مجھے پالے گا ہائے افسوس کیا جب وہ مجھے پالے گا تو شام تک چھوڑے گا؟ صبح تک چھوڑے گا، یا رات کو آ گیا تو کیا میں بچوں گا، اور ہائے افسوس میری خطاؤں نے میرے دل کو چیر دیا ہے، میرا پہلو بستر سے نہیں لگ سکتا، میری آنکھوں میں آنسو نہیں آتے نہ میری آنکھیں جاگتی ہیں، ہائے افسوس میں کیسے ایک رات میں سو جاؤں ہائے افسوس کیا اس جیسی رات میں مجھ جیسا سو سکتا ہے، ہائے افسوس، مجھے ڈر ہے کہ یہ سب میری طرف سے سچ نہیں ہے، بلکہ میری تباہی ہے اگر میرے رب نے مجھ پر رحم نہ کیا۔

ہائے افسوس! میری طاقت کیوں کمزور نہ ہو؟ میری کھوپڑی کیوں پیاسی نہ ہو، بلکہ برباد ہو جاؤں میں اگر میرے رب نے مجھ پر رحم نہ کیا، ہائے افسوس، میں کیسے اس چیز میں چست ہو جاؤں جو مجھ سے بجھا دی گئی ہے بلکہ میں تو تباہ ہو جاؤں گا اگر میرے رب نے مجھ پر رحم نہ کیا۔

ہائے افسوس مجھے میری خطاؤں کا ذکر کیوں سست نہ کر دے، اور اس جگہ کیوں نہ بھیجے جہاں مجھے میری خطاؤں کے بدلے بھیجا جائے گا، بلکہ میری بربادی ہے اگر میرے رب نے مجھ پر رحم نہ کیا۔ ہائے افسوس! تا کہ میرا عمل تیرے زخم کو صحت یاب ہونے سے پہلے دوبارہ تازہ کر دیا ہائے میرے نفس پر افسوس بلکہ تباہی اگر مجھ پر میرے رب نے رحم نہ کیا ہائے افسوس مجھے پہلوں (کے عبرت آموز حقائق نے) خطاؤں اور گناہوں کے ارتکاب سے منع نہیں کیا اور پہلوں کی کی ہوئی خطاؤں نے بھی مجھے آخرت یاد نہ دلائی، ہائے بربادی پر بربادی ہے، اگر میرے رب کی معافی مجھ پر نہ ہوئی، ہائے افسوس ہے ان کاموں پر جو میری زبان، سماعت، دل، و نگاہ نے کئے لہٰذا اگر مجھ پر میرے رب نے رحم نہ کیا تو میں تباہ ہو جاؤں گا، ہائے افسوس اگر قیامت کے دن میں اپنے رب سے چھپ بھی گیا تو وہ مجھے پاک نہ کرے گا نہ میری طرف دیکھے گا نہ مجھ سے بات کرے گا، لہٰذا میں اپنے رب کے چہرے کے نور کی پناہ میں آتا ہوں اپنی خطاؤں میں مبتلا ہونے سے، اور میں اس بات سے بچنے کے لئے بھی اس کی پناہ میں آتا ہوں کہ مجھے میرا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے، یا میری پشت کے پیچھے سے دیا جائے، اور میرا چہرہ سیاہ ہو جائے، اندھے پن کی وجہ سے میری آنکھ نیلی پڑ جائیں، بلکہ بربادی ہے اگر میرے رب نے مجھ پر رحم نہ کیا، ہائے افسوس میں کس منہ سے اپنے رب کے سامنے جاؤں گا؟ یا اپنی نگاہ لے کر؟ یا اپنے ہاتھ لے کر؟ یا اپنی یہ سماعت لے کر؟ یا اپنا دل لیکر؟ یا اپنی یہ نگاہ لے کر؟ ہر چیز میں دلیل تو اسی کے پاس ہوگی اور مجھ سے مطالبہ ہوگا اگر میرے رب نے مجھ پر رحم نہ کیا تو میری بربادی ہو جاتی کی میری خطاؤں کا ذکر مجھے فضولیات سے مشغولیات کیسے نہ کر دے؟ برباد ہو اے میرے نفس! تجھے کیا ہو گیا کہ تو کیوں نہیں بھولتا ان چیزوں کو جنہیں نہیں بھلایا جاتا؟ حالانکہ تو وہ سب کچھ کر چکا جو نہیں کیا جاتا، اور ہر چیز تیرے رب کے پاس گئی جاتی ہے۔ ایک ایسی کتاب میں جو نہ کبھی پرانی ہوئی اور نہ بوسیدہ، مجھ پر افسوس، تجھے خوف نہیں کہ مجھے بدلہ دیا جانے والے اعمال کا اس دن بدلہ دیا جائے جب ہر نفس کو اس کی کمائی کا بدلہ ملے گا، کیونکہ تو نے ختم ہونے والی چیزوں کو ترجیح دی باقی رہنے والی چیزوں پر

اے نفس برباد ہو، تجھے تیری بیماری سے افاقہ نہیں ہوتا، اگر تو بیمار ہو تو تجھے ندامت ہوتی ہے، اگر تو صحت مند ہو تو گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے، تجھے کیا ہو گیا، جب تو ضرورت مند ہوتا ہے تو غم زدہ ہو جاتا ہے اور جب تجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی تو فتنے پر اتر آتا ہے۔ تجھے کیا ہو گیا، جب تو چست ہوتا ہے تو زاہد بن جاتا ہے پھر کیوں جب تجھے دعوت دی جاتی ہے تو تو سست ہو جاتا ہے، میں

تجھے دیکھتا ہوں کہ تو تیاری سے پہلے ہی رغبت کا اظہار کرتا ہے، پھر ان چیزوں کی تیاری کیوں نہیں کرتا جن کی رغبت رکھتا ہے۔

اے نفس! تو برباد ہو تو مخالفت کیوں کرتا ہے؟ تو دنیا میں زاہدوں جیسی باتیں کرتا ہے اور عمل رغبت رکھنے والوں جیسا، تو برباد ہو! تو موت کو ناپسند کیوں کرتا ہے؟ تجھے یقین کیوں حاصل نہیں ہوتا اور تو زندگی سے محبت کیوں نہیں کرتا اور موت کی تیاری پہلے ہی سے کیوں نہیں کر رکھتا۔

اے نفس تو برباد ہو! کیا تو امید کرتا ہے کہ تجھے راضی کیا جائے حالانکہ تو راضی نہیں کرتا اور تجھ سے پرہیز کیا جائے اور تو گناہ کرتا رہے، تجھے کیا ہو گیا؟ تو سوالات بہت کرتا ہے؟ جب تجھے افاقہ ہو تو کمی کیوں نہیں کرتا؟ کیا تجھے زندگی کی خواہش ہے؟ تو امانے کی تبدیلی سے ڈرتا کیوں نہیں ہے؟ تو شکر کیوں نہیں کرتا؟ جب تجھ سے پوچھا جائے تو خوف کا اظہار کرتا ہے اور جب معلوم ہو جائے تو رغبت میں کوتاہی کرتا ہے؟ بغیر عمل کے آخرت کی خواہش رکھتا ہے، اور خواہشات کی وجہ سے توبہ کو مؤخر کرتا ہے۔

ایسا مت ہو کہ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ باتیں تو بڑی بڑی کرتا ہے اور کام مشکل ہے، بعض بنی آدم ایسے ہیں کہ بیمار ہوں تو نادم ہوتے ہیں، صحت مند ہوں تو خود کو محفوظ سمجھتے ہیں، ضرورت مند ہوں تو غمگین ہو جاتے ہیں اور ضرورتوں سے بے نیاز ہوں تو فتنہ پر اتر آئیں، چست ہوں تو زاہد بن جائیں اور جب رغبت کی بات ہو تو سست ہو جائیں، تیاری سے پہلے رغبت کا اظہار کرتے ہیں، اور جس چیز کی رغبت ہوتی ہے اس کی تیاری نہیں کرتے، باتیں زاہدوں والی کرتے ہیں اور عمل دنیا سے رغبت رکھنے والوں کا، موت کو ناپسند کرتے ہیں کیونکہ وہ کچھ نہیں چھوڑتی اور زندگی سے محبت کرتے ہیں حالانکہ کرتا کچھ نہیں ہوتا، جب سوال پوچھتے ہیں تو بہت پوچھتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں تو کنجوسی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ زندگی کی امید کرتے ہیں لیکن ڈرتے نہیں، زیادہ کی تلاش کرتے ہیں لیکن شکر نہیں کرتے، جب پوچھا جائے تو رغبت میں مبالغہ کرتے ہیں اور جب کام کا وقت آئے تو رغبت میں کوتاہی کرتے ہیں بغیر عمل کے اجر کی امید کرتے ہیں۔

ہم پر افسوس ہو کہ ہمیں کس نے دھوکے میں ڈالے رکھا، ہم پر افسوس ہو کہ ہمیں چیز نے غافل بنائے رکھا، ہم پر افسوس کہ ہمیں کس چیز نے جاہل بنائے رکھا، ہم پر افسوس کہ ہمیں کس چیز کے لئے تخلیق کیا گیا؟ جنت کے لئے یا جہنم کے لئے؟ ہم پر افسوس! ہم کس خطرے میں پڑ گئے ہم پر افسوس! ہم نے ایسے اعمال کئے جنہوں نے ہمیں خطرے میں ڈال دیا۔ ہم پر افسوس! ہمارا مقصود کیا تھا؟ ہم پر افسوس گویا کہ ہمارے علاوہ کسی اور کا ارادہ کیا گیا تھا، ہم پر افسوس! اگر ہمارے منہ پر مہر لگا دی گئی اور ہمارے ہاتھ بول پڑے، اور ہمارے پیروں نے گواہی دینی شروع کر دی؟ (تو کیا ہوگا) ؟ ہائے افسوس ہم پر! جب ہمارے رازوں کی چھان بین شروع ہوگی۔ ہائے افسوس! جب ہمارے جسم گواہی دیں گے ہم پر افسوس! ہم نے کیسی کوتاہی کی، ہمارے لئے توبہ نہیں ہے ہمارے پاس کوئی عذر بھی نہیں ہے، ہم پر افسوس! ہماری خواہشات کتنی طویل ہیں؟ ہم پر افسوس! ہم کس حال میں اپنے خالق کے پاس جائیں گے، ہائے افسوس! اور طویل بربادی، اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا۔ لہٰذا اے ہمارے رب ہم پر رحم فرما۔

اے ہمارے رب! آپ کیا ہی زبردست حاکم ہیں؟ کیا ہی بزرگ ہیں؟ کیا ہی سخی ہیں؟ کیا ہی نرم دل ہیں؟ کیا ہی رحم دل ہیں؟ کیا ہی بلند ہیں؟ کیا ہی قریب ہیں؟ کیا ہی قدرت والے ہیں؟ کیا ہی قہر والے ہیں؟ کیا ہی وسعت والے ہیں؟ کیا ہی (عمدہ) فیصلہ کرنے والے ہیں؟ کیا ہی واضح ہیں؟ کیا ہی پرنور ہیں؟ کیا ہی لطف و کرم والے ہیں؟ کیا ہی خبردار ہیں؟ کیا ہی جاننے والے ہیں؟ کیا ہی شکر کرنے والے ہیں؟ کیا ہی علم والے ہیں؟ کیا ہی زبردست حاکم ہیں؟ کیا ہی مہربان ہیں؟ اور کیا ہی کرم والے ہیں؟

اے ہمارے رب! آپ کی دلیل کیا ہی زبردست ہے؟ آپ کی تعریف کتنی زیادہ ہے؟ آپ کی کتاب کیا ہی واضح ہے؟ آپ کی پکڑ کیا ہی سخت ہے؟ اے ہمارے رب! آپ کا (عطا کردہ) ٹھکانہ کیا ہی کرم والا ہے؟ اور آپ کا ثواب کیا ہی عمدہ ہے؟ اے

ہمارے رب! آپ کی عطا کتنی زیادہ ہے؟ آپ کی تعریف کیا ہی بلند ہے" اے ہمارے رب! آپ کی آزمائش کیا ہی عمدہ ہے؟ آپ کی نعمتیں کیا ہی تسلسل کے ساتھ ہیں؟ اے ہمارے رب! آپ کا مقام کیا ہی بلند ہے؟ آپ کی سلطنت کیا ہی عظیم ہے؟ اے ہمارے رب! آپ کی پکڑ کتنی سخت ہے؟ اور آپ کی تدبیر کتنی غالب ہے؟ آپ کی حکومت کتنی عزت والی ہے؟ آپ کا معاملہ کتنا مکمل ہے۔ اے ہمارے رب آپ کی کرسی کتنی وسیع ہے؟ اور آپ کی ھدایت کتنی صحیح ھدایت ہے؟ اے ہمارے رب! آپ کی رحمت کتنی وسیع ہے اور آپ کی جنت کتنی وسیع وعریض ہے؟ اے ہمارے رب آپ کی مدد کتنی عزت والی ہے؟ آپ کی فتح کتنی قریب ہے؟ اے ہمارے رب! آپ کے شہر کیا ہی عمدگی سے آباد ہیں؟ آپ کے بندے کتنے زیادہ ہیں؟ اے ہمارے رب آپ کا دیا ہوا رزق کتنا وسیع ہے اور آپ کا شکر کتنا زیادہ ہے؟ اور آپ کی عطا کردہ کشادگی کتنی تیز ہے؟ آپ کی صنعت کتنی پختہ ہے؟ اے ہمارے رب آپ کی بھلائی کتنی لطیف ہے؟ آپ کا معاملہ کتنا قوی ہے؟ اے ہمارے رب آپ کی معافی کیا ہی پرنور ہے؟ آپ کا ذکر کتنا بلندیوں والا ہے؟ اے ہمارے رب آپ کا حکم کیا ہی عدل پرمبنی ہے؟ آپ کا قول کیا ہی سچا ہے؟ اے ہمارے رب آپ کا وعدہ کیا پورا ہے؟ اور کیسا مکمل ہے؟ اے ہمارے رب! آپ کا عطا کردہ نفع کیا ہی جلدی کا حاضر ہونے والا ہے، اور آپ کی صنعت کیا ہی درست ہے؟

ہائے افسوس مجھ پر! میں کیسے دھوکے میں رہا حالانکہ میرے بارے میں دھوکے میں نہیں رہا جاتا، یا میری زندگی کیسے مجھے خوشخبری سناتی ہے حالانکہ ایک سخت دن میرے پیچھے چلا آرہا ہے یا اس لئے کہ میرا غم طویل نہ ہو اور مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟ یا یہ زندگی مجھے کیونکر خوشخبری سناتی ہے حالانکہ میں نہیں جانتا کہ آگے کیا سامنے آئے گا؟ یا اس (دنیا) میں میری رغبت کیسے بڑھتی جاتی ہے حالانکہ میرے لئے کم بھی کافی ہے یا میں کیسے خود پر امن سمجھتا ہوں، حالانکہ میری حالت کو دوام نہیں؟ یا میری محبت اس گھر سے کیسے بڑھتی جاتی ہے جو میرا گھر نہیں؟ یا تاکہ میں جمع کروں جہاں میرا ٹھکانہ نہیں؟ یا میرا لالچ کیسے بڑھتا جا رہا ہے حالانکہ جو کچھ میں اپنے بعد چھوڑ جاؤں گا وہ مجھے

فائدہ نہ دے گا۔ یا میں نے کیسے (اس دنیا) کو ترجیح دی ہے جو مجھ سے پہلے خود کو ترجیح دینے والوں کو نقصان پہنچا چکی ہے۔ یا کہ میں اپنے عمل کی طرف نہ بڑھوں اس سے پہلے کہ میری توبہ کا دروازہ بند ہو جائے۔ مختلف چیزوں کو پسند کرنا میری طرف سے کیسے بڑھتا جا رہا ہے حالانکہ وہ مجھ سے زائل ہونے والی ہیں؟ یا میں اپنے حساب کے معاملے سے کیسے غافل ہو گیا حالانکہ وہ آپہنچا اور مجھ سے قریب ہو گیا؟ یا میں کیسے اس میں مشغول ہو گیا جو پہلے ہی میرے لئے طے کیا جا چکا ہے؟ یا میں کیسے اپنے گناہ دھراتا ہوں حالانکہ مجھے میرے اعمال کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ یا میں کیسے اپنے رب کی اطاعت نہ کروں جو ان سے مجھے نجات دلانے کی جس سے میں خوف زدہ ہوں یا میرے روزے میں کیسے اضافہ نہ ہو حالانکہ مجھے نہیں معلوم کہ میرے رب کا کیا ارادہ ہے؟ یا اپنے گزشتہ اعمال کو یاد کر کے کیسے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو سکتی ہیں۔ یا میں اپنے نفس کو کیسے اس چیز کے سامنے پیش کروں جو میری خواہش کو تقویت نہ دے یا اس چیز سے میرا خوف کیسے نہ بڑھے جس سے میرا رونا بڑھتا جا رہا ہے۔ یا اپنے گزشتہ اعمال کو یاد کر کے میرا نفس کیسے مطمئن ہو سکتا ہے۔ یا میری خواہش کیسے طویل ہو سکتی ہے جبکہ موت میرے نقش قدم پر چلتی آرہی ہے یا میں کیسے اپنے رب کا دھیان نہ رکھوں جس نے میرے مطالبات کو عمدگی سے پورا کیا۔

ہائے افسوس! کیا میری غفلت نے میرے علاوہ کسی اور کو بھی نقصان پہنچایا۔ یا جب میں نے اپنا حصہ ضائع کر دیا تو کسی نے میرے لئے کچھ کیا۔ یا کیا میرا عمل میرے علاوہ کسی اور کے لئے تھا" لہذا میں نے اپنے نفس کے لئے کیا جمع کر رکھا ہے جو مجھے فائدہ دے گا؟

ہائے افسوس! گویا کہ میری مدت پوری ہو گئی اور میرے رب نے پہلے کی طرح مجھے دوبارہ بنا دیا اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر لیا

اور پوچھا اور میرے بارے میں پوچھا حالانکہ وہ میرے بارے میں بخوبی جانتا ہے، پھر اس معاملے پر مجھ کو گواہ بنایا جس نے مجھے میرے احباب اور گھر والوں سے غافل رکھا تھا اور میں خود اپنے آپ میں مشغول تھا، آسمان وزمین اطاعت کرتے کرتے تبدیل ہو گئے اور میں نافرمانی کرتا رہا، پہاڑ ادھر سے ادھر چلا دیئے گئے لیکن مجھ جیسا خطا کار کوئی نہ تھا، سورج اور چاند کو جمع کر دیا گیا لیکن کسی کا حساب میری طرح نہ تھا، ستارے ماند پڑ گئے لیکن میرے پاس موجود چیز کا مطالبہ نہیں کیا گیا، وحشی جانور ادھر ادھر بکھر گئے لیکن مجھ جیسا عمل کسی نے نہ کیا، نوزائدہ بچہ جوان ہو گیا لیکن وہ بھی مجھ سے کم گناہ گار تھا۔

ہائے افسوس! میرا حال کیا ہی سخت ہے اور میرا خطرہ کتنا بڑا ہے، لہٰذا میری مغفرت فرمادے اور اپنی فرمانبرداری میرا نصب العین بنادے اور اسی پر میرے جسم کو عادی بنادے، مجھے دنیا سے غافل کر دے اور مقصود میں مشغول کر دے، میرے قوی میں برکت عطا فرما تا کہ میری بدحالی دور ہو جائے مجھ پر احسان فرما اور رحم فرما جب تو ملاقات کے بعد میری تخلیق دوبارہ فرمائے گا، جس دن تو مجھے اٹھا کر حساب لے گا اس دن حساب کی برائی سے بچا اور جس دن میری نا کردنیوں اور جرائم کی وجہ سے تو مجھ سے منہ موڑنے لگے تو مجھ سے منہ نہ موڑنا، سب سے بڑی گھبراہٹ کے دن جب مجھے اپنی ہی فکر ہو گی مجھے محفوظ و مامون فرمادے اور جس دن مجھے کسی کا عمل فائدہ نہ دے گا اس دن میرا عمل میرے لئے فائدہ مند بنادے۔

اے میرے معبود! تو ہی میرا خالق ہے، تو نے ہی رحم میں میری صورت بنائی اور ہر زمانے میں مجھے مشرکوں کی پشتوں میں منتقل کرتا رہا حتیٰ کہ اس مرحومہ امت میں مجھے پیدا فرمایا، میرے معبود! مجھ پر رحم فرما۔ میرے معبود جیسے تو نے مجھ پر اسلام سے احسان فرمایا اسی طرح مجھے اپنا فرمانبردار بنا کر مجھ پر احسان فرما اور جب تک مجھے زندہ رکھے مجھے گناہ چھڑا دے۔ مجھے میرے رازوں سے رسوا مت کر اور میری رسوائیوں کی کثرت کی وجہ سے مجھے ذلیل نہ کر۔

پاک ہے تو میرے خالق، میں ہی وہ ہوں جو مسلسل تیری نافرمانی کرتا رہا ہوں، آج ہماری خطاؤں کی وجہ سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی نہیں، اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا تو ہم ھلاک ہو جائیں گے، پاک ہے تیری ذات میرے خالق! میں کس منہ سے تجھ سے ملاقات کروں گا؟ کن قدموں سے تیرے سامنے کھڑا ہوں گا؟ کس زبان سے تجھ سے گفتگو کروں گا؟ اور کس آنکھ سے میں تجھے دیکھوں گا؟ حالانکہ تو میرے رازوں سے واقف ہے، میں کیسے تیرے سامنے عذر بیان کروں گا جبکہ تو میری زبان پر مہر لگا چکا ہوگا، اور میرے اعضاء ان تمام چیزوں کو کھول کھول کر بیان کریں گے جو میں نے کیں۔

پاک ہے تیری ذات اے میرے خالق! میں منت سماجت کرتے ہوئے تجھ سے توبہ کرتا ہوں۔

میری توبہ قبول فرما، میری دعا قبول فرما، میری جوانی پر رحم فرما اور میری لغزشوں کو کم کر دے۔

میری طویل عبرت پر رحم فرما اور مجھے میرے اعمال کی بناء پر شرمندہ نہ فرما پاک ہے تو اے میرے خالق! تو ہی مددگاروں کا مددگار ہے عبادت گزاروں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے زاہدوں کا دلی محبوب ہے؟ آپ ہی سے مدد مانگتا ہوں، اور سب سے رشتہ توڑ کر آپ سے جوڑتا ہوں لہٰذا میری جوانی پر رحم فرما، میری توبہ قبول فرما، میری دعا قبول فرما اور مجھے میرے اعمال پر شرمندہ نہ فرما۔

اے میرے معبود! تو نے مجھے اپنی کتاب کا علم دیا جو تو نے اپنے نبی ﷺ پر نازل فرمائی، پھر میں گناہوں میں مشغول ہو گیا حالانکہ تو مجھے دیکھ رہا تھا، سو مجھ سے زیادہ بدبخت اور کون ہو سکتا ہے جو تیرے دیکھتے ہوئے بھی گناہ کرے، تو نے اپنی نازل شدہ کتاب میں مجھے منع فرمایا، اے میرے معبود! جب میں اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کو یاد کرتا ہوں جو مجھ سے ہوئے تو مجھے کیسے سکون مل سکتا ہے لہٰذا میں تجھ سے توبہ کرتا ہوں میری توبہ قبول فرما اور مجھے توحید کے اقرار اور ایمان کے بعد جہنم کی آگ کا ایندھن نہ بنا اور میری میرے والدین کی اور تمام مسلمانوں کی اپنی رحمت سے مغفرت فرما آمین یارب العالمین۔

۵۵۹۳-طویل نصیحت ......ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ، سہل بن علی کی سند سے بیان کیا کہ عون بن عبداللہ نے اپنے بیٹے کو لکھا کہ اے بیٹے! دوسری سند۔

۵۵۹۴- جبکہ عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسن، احمد بن ابراہیم، یحییٰ بن معین، حجاج اور مسعودی کی سند سے روایت کیا کہ عون بن عبداللہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹے! ان لوگوں کی صحبت میں رہو جو بے یقین و بے رونق لوگوں سے دور رہتے ہیں۔ ان لوگوں کے قریب ہو جا جو نرمی اور رحمت کے قریب ہو گئے، ان لوگوں کا دور ہونا کسی تکبر و عظمت کی وجہ سے نہ ہو، دھوکے بازوں کے قریب نہ جانا، اپنے پہلوں کے نقش قدم پر چلتا ہو اور اپنے بعد والوں کے لئے راہنما بننے کی صلاحیت رکھتا ہو، اس کا علم چھپا ہوا نہ ہو اور جہالت حاضر نہ ہو، اپنے مقصود میں جلد بازی نہ کرے، معاف کرنے والا ہو، صرف نظر کرنے والا ہو حق میں مصروف رہے، اس سے بھلائی کی امید کی جاتی ہو، اس کی برائی سے محفوظ رہا جا سکتا ہو، اگر وہ غافلین کے ساتھ ہو تو ذاکرین میں لکھ دیا جائے گا اور اگر ذاکرین کے ساتھ ہو تو غافلین میں ہرگز نہیں لکھا جائے گا۔ کسی لاعلم کی تعریف اسے دھوکے میں مبتلا نہ کرے، اور اپنے جاننے والوں کو نہ بھولے؟

ان کی باتوں سے خوف زدہ رہے اور جو وہ نہیں جانتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرے اور یوں کہے، میں دوسروں کے مقابلے میں اپنے بارے میں زیادہ جانتا ہوں اور میرا رب میرے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا ہے وہ خود کو عمل میں سست سمجھے، نیک اعمال بھی ڈرتے ڈرتے انجام دے، دن بھر ذکر کرے، شام کو شکر کرے، ڈرتے ہوئے رات گزار دے، خوشی خوشی صبح کرے، غفلت سے ڈرتے ہوئے زندگی گذارے۔ رحمت اور غنیمت میں سے جو ملا اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے، اگر اس کا نفس اس کی ناپسندیدہ چیز میں اس کی نافرمانی کرے تو وہ بھی اپنے نفس کی پسندیدہ چیز کے بارے میں اس کی بات نہ مانے وہ اپنے نفس کو ہمیشہ کی زندگی کی ترغیب دے، ختم ہو جانے والی چیزوں سے زہد اختیار کرنے کی ترغیب دے، علم اور حلم کا امتزاج ہو، خاموش رہے تاکہ محفوظ رہے، بات ایسی کرے جو سمجھ میں آئے، تنہائی میں رہے تاکہ موقع کو غنیمت سمجھے، اچھے اخلاق کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرے، کسی ایسی بات کو سن کر خاموش نہ رہے جس سے غفلت طاری ہو، فضول بات کو سننے والا نہ ہو اپنے پاس رکھوائی ہوئی امانت کی باتیں دوستوں کے سامنے نہ کرے، اپنی گواہی کو دشمنوں سے نہ چھپائے اور بھلائی کا کام ریا کی نیت سے نہ کرے، کوئی بھلائی کا کام حیا کی وجہ سے نہ چھوڑے، قراء کی معیت میں ذکر کی مجالس کو پسند کرنے والا ہو جسبت گانے بجانے کی فضول مجالس کے۔

اے میرے بیٹے! ان لوگوں میں سے مت ہونا، جو اپنے آپ پر یقین کو بہت اچھا سمجھتے ہیں اور آنے والے اعمال کے بارے میں اپنے یقین کو بھول جاتے ہیں اور مطمئن نہیں کرتے، اس نے اپنے نفس پر اپنے گمان کو مسلط نہ کر رکھا ہو اور نہ ہی اپنے نفس پر اپنے کسی یقین کو غالب کر رکھا ہو اور پھر خود اپنے بارے میں شک میں بھی مبتلا ہو اور جس کا یہ گمان ہو کہ مجھ پر اگر رحم نہ ہو تو ھلاک ہو جاؤں گا، اگر وہ صحت مند ہو تو امن سے رہے، اگر اس کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو غمزدہ ہو جائے اور جب ضرورت نہ ہو تو فتنہ انگیز ہو جائے جب اسے (نیک اعمال) کی ترغیب دی جائے تو سستی کا مظاہرہ کرے، جب چست ہو تو زاہد بن جائے۔ تیاری سے پہلے رغبت کا اظہار کرے اور مرغوب چیز کی تیاری نہ کرے اور کہے کہ میں عمل نہیں کر سکتا تھک گیا ہوں بلکہ بیٹھ جائے اور تمنائیں کرنے لگے، مغفرت کا خواہش مند ہو اور کام نافرمانوں والے کرے، اس کی عمر کی ابتدا، غفلت اور دھوکے سے ہو، پھر غفلت اور لغزشوں بھری زندگی گزار دے اور آخر عمر میں سست پڑ جائے اور کمزور ہو جائے اس کی خواہشات خوب لمبی لمبی ہوں اور فتنے میں مبتلا ہو، اپنی زندگی کو طویل سمجھے اور دھوکے میں پڑ جائے جن کا اعمال میں عمر گزاری وہ اس سے عذر خواہی کریں اور جو کچھ کیا اس میں عذر کا کوئی موقع نہ ہو، عمر جس

میں یاد کرنے والی چیزوں کو یاد کیا جائے تو وہ گناہوں اور نعمتوں کا اقرار کرنے والی ہوتی ہے (لیکن یہ ہے) جب اس کو دیا جائے تو شکر نہ کرے یا اگر منع کیا جائے تو کہے کہ میں قادر نہیں ہوں۔

برا بندہ ہو اور دنیا کو ترجیح دے نجات کی امید رکھے اور خوف زدہ ہو، زیادہ کو تلاش کرے اور شکر نہ کرے، شکر کے بجائے وہ اس بات کا مستحق ہو کہ اس کا عذر نہ قبول کیا جائے، جس چیز کا حکم نہیں دیا گیا اس پر بھروسہ کر بیٹھے، اکثر کو ضائع کر دے، بہت سوالات کرے، خرچ کم کرے، اس کے لئے بہت مقرر کیا جائے اور خوب وسعت کے ساتھ دیا جائے اس کا حساب ہلکا لیا جائے اس کو گزارے کے لائق دیا جائے اور ان چیزوں سے روکا جائے جو فضولیات میں مشغول کریں (لیکن پھر بھی) اس کو ایسی کوئی چیز نہ دکھائی دے جو اس کی ضرورتوں کو پورا کرے علاوہ ایسے مالدار کے جو اسے گمراہ کرے اور یہ اس چیز کا شکر ادا کرنے سے عاجز ہو جو اس کو دیا گیا ہو بچے کچھے میں بھی اضافے کا خواہشمند ہو، جو پالیا ہے اس کا شکر ادا کرنے میں خود کو سست کر دے، وفاداری کے بجائے واجب الاداء شکر کو بھول جائے، اس کو منع کیا جائے تو باز نہ آئے، ایسی باتیں کرنے کا کہے جو خود نہیں کرتا، نفرت میں ہلاک ہو جائے اور محبت میں کمی کرے، جو چیز پاس نہیں اس کی محبت اس کو گمراہ کر دے اور پاس موجود چیز سے نفرت بھی اس کو گمراہ کر دے، نیکوں سے محبت کرے لیکن ان جیسے اعمال نہ کرے بدکاروں سے نفرت کرے حالانکہ ہو خود انہی میں، اپنے گمان کے مطابق نفرت میں آخرت کی امید کر لے، اپنے بارے میں یقین سے نفرت سے نہ ڈرنے والا دنیا میں اپنی پسندیدہ چیزوں پر قادر نہ ہو اور آخرت میں جو باقی ہے اسے قبول نہ کرے، دنیا میں فنا ہونے والی چیزوں کی طرف متوجہ ہو اور آخرت میں باقی رہنے والی کو چھوڑ دے، اگر اس کو معاف کر دیا جائے تو سمجھے کہ اس نے توبہ کی تھی، اگر دوبارہ مبتلا کر دیا جائے تو پھر گناہوں میں مشغول ہو جائے، دنیا میں زاہدوں جیسی باتیں کرے اور عمل دنیاداروں والا کرے موت کو اس کی برائی کی وجہ سے ناپسند کرے لیکن اپنی زندگی میں برائی کرنا نہ چھوڑے موت کو اس لئے ناپسند کرے کہ وہ کچھ نہیں چھوڑتی اور زندگی کی بناوٹوں کو پسند کرے، اگر دنیا سے منع کیا جائے تو قناعت نہ کرے اور اگر دنیا دی جائے تو اس کا پیٹ نہ بھرے، اگر شہوت پیش ہو تو کہے کہ عمل کرنا کافی ہے اور جب عمل کی بات آئے تو سست ہو جائے اور کہے کہ ورع اور تقویٰ کافی ہے اس کا خوف اس کی سستی کو ختم نہ کرے، اس کی رغبت اس کو عمل پر نہ ابھارے عمل کے بغیر اجر کی امید رکھے، لمبی خواہشات کی وجہ سے توبہ کو مؤخر کر دے، جس چیز کے لئے اس کی تخلیق کی گئی ہے اس کی کوشش نہ کرے، حالانکہ اس کی رغبت اور ضرورت رزق میں ہونی چاہیے اور اس کا زہد ان اعمال میں ہونا چاہیے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے، رزق کے معاملے میں فارغ ہو جائے، اپنے رب کے معاملے میں مخلوق سے ڈرے اور مخلوق کے معاملے میں رب سے نہ ڈرے، اپنے سے بلند تر سے اللہ کی پناہ چاہے، اور اپنے ماتحت سے اللہ کی پناہ نہ مانگے، موت سے ڈرے لیکن فوت ہونے کی امید نہ ہو، یقین ہونے کے باوجود جس سے ڈرتا ہے اس سے خود کو محفوظ سمجھے، اور جس چیز کی امید ہے اس کے بارے میں مایوس نہ ہو حالانکہ اس کو یقین ہے (کہ یہ چیز ملنے والی نہیں) ایسے علم کے نفع کی امید رکھے جس پر عمل نہیں کرتا، اپنی جہالت کے نقصان سے خود کو محفوظ سمجھے حالانکہ اس کو اس کا یقین بھی ہے اپنے سے کم رتبے کی مخلوقات کا مزاق اڑانے اور اپنے سے بڑوں کا اس پر جو حق ہے بھول جائے، رزق میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھے اور نیچے والے کو بھول جائے دوسرے کے ذرا سے گناہ سے بھی ڈرتا ہو اور اپنے لئے اس سے بھی کم عمل کو کافی سمجھے، پردے کی چیزوں کو غیرت کی نگاہ سے دیکھے اور اپنے بارے میں غافل ہو جائے جب اس کو یقین یاد کرایا جائے تو کہے کہ تم سے پہلے لوگ ایسے نہ تھے اور اگر اسے کہا جائے کہ تو ان جیسے اعمال کیوں نہیں کرتا؟ تو کہے کہ بھلا کون طاقت رکھتا ہے کہ ان جیسا ہو۔ لمبی لمبی ہانکنے والا ہو اور عمل کو مشکل سمجھنے والا ہو، امانت کو معاف شدہ اور آسان سمجھے اور خیانت کو زیادہ قابل ناراضگی اور آزمائش سمجھے، ایسی گفتگو کرے کہ لوگ اس کو امانت دار سمجھیں حالانکہ وہ خود خیانت کرنے کے لئے گھات لگائے بیٹھا ہو، دوستی کے لئے ایسی چیزیں رکھے جن سے دشمنی جنم لیتی ہے۔ برے کام جلدی جلدی کرے حالانکہ نیکی میں سست ہو، شعر و شاعری

اس کے لئے آسان ہو اور ذکر کرنا اس کے لئے مشکل ہو فقراء کے ساتھ بیٹھ کر ذکر کرنے کے بجائے مالداروں کے فضولیات میں لگے رہنا پسند کرے، سونے میں جلدی کرے اور روزہ رکھنے میں پیچھے رہے، کوئی رات نماز پڑھتے ہوئے نہ گزارے، کوئی صبح روزے میں نہ گزارے، سوتے ہوئے صبح کردے سحری کے وقت نہ جاگے عشاء (رات) کے انتظار میں گھومتا پھرتا رہے حالانکہ اس نے روزہ بھی نہ رکھا ہو۔

حجاج نے مسعودی کی روایت سے اتنا اور اضافہ کیا کہ فرمایا "یہ وہ شخص ہے کہ جو جب نماز پڑھے تو (تکبیر سے) پہلے اوپر کے لئے، رکوع کرے تو (جلدی کی وجہ سے) بھاگنے کی تاک میں رہے، سجدہ کرے تو مرغ کی مانند ٹھونگے مارے، مانگے تو لپٹ جائے، اس سے مانگا جائے تو ٹال مٹول کرے، بات کرے تو قسم کھائے، قسم کھائے تو (جھوٹا ہونے کی وجہ سے) حانث ہو جائے، وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، وعظ کیجئے تو تیوری چڑھا لے۔

تعریف کی جائے تو خوش ہو، اس کا بانا شر اور ترک کر دینا بوجھ ہو، ہر وقت لوگوں کی برائیوں میں مصروف رہے، احسان کرنے میں کوئی فضیلت حاصل نہ ہو، نہ اس کی طرف میلان کیا جائے نہ اس سے محبت کی جائے نہ خائن لوگوں کے ساتھ میل ملاپ ہو، امانت داروں سے نفرت ہو، اس کو سلام کیا جائے تو نہ سنے تو جواب نہ دے حاسدوں کی طرح دیکھے، کینہ پروروں کی طرح روگردانی کرے، کنجوس کے ساتھ مذاق اڑائے، پیٹھ پیچھے سے کھائے، موجود سے راضی کے باوجود راضی رہے اور غائب سے راضی کے باوجود ناراض رہے، خیانت کرے، امانت سے ہاتھ اٹھالے۔ جسے پسند کرے اس کے ساتھ جھوٹ بولے نفرت کرے تو نقصان پہنچائے، بلاوجہ ہنستا رہے۔ بے ادبوں کی طرح گھومتا پھرتا رہے، کسی جانب سے نجات نہ ہو اور اس کا کوئی ساتھی اس سے محفوظ نہ رہے، تو اس سے باتیں کرے تو تجھے تھکا دے، وہ تجھ سے بات کرے تو تجھے غمزدہ کر دے، تو اسے برا سمجھے تو تجھے خوش کر دے، تو اسے خوش کرے تو تجھے نقصان پہنچائے، اگر تو اس سے جدا ہو تو پیٹھ پیچھے سے کھائے، اس کے ساتھ رہے تو تجھے تکلیف دے، اس کی پیروی کرے تو تجھے بہتان لگا دے، اس کا ساتھ دے تو تجھ سے حسد کرے، اگر تو اس کی مخالفت کرے تو تجھ سے نفرت کرے، صاحب فضیلت سے حسد کرے، خود صاحب فضیلت نہ ہو اور زاہدوں جیسے عمل نہ کرے، احسان کا بدلہ دینے سے عاجز رہے، اپنے خلاف بغاوت کرنے والے کے ساتھ زیادتی کرے، خاموش نہ رہے کہ محفوظ رہے، ایسی باتیں کرے جو اس کو معلوم نہیں، اس کی زبان اس کے دل پر غالب ہو، اس کا دل اس کی بات کو نہ سنبھالتا ہو، دکھاوے کے لئے علم حاصل کرے، دکھاوے کے لئے فقیہ بنے، بڑائی کا اظہار کرے، پوشیدہ رہنے والی چیزوں کا اظہار کرے اور ظاہر ہونے والی چیزوں کو نہ چھپائے، فنا ہونے والی چیزوں کی طرف متوجہ ہو، ہر پکی پکی چیز کو کھا جائے، دنیا کی طرف متوجہ رہے اور تقویٰ کی طرف دھیان نہ دے۔

۵۵۹۵-حفاظت ہم سے ہمارے والد اور عبداللہ بن محمد نے ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوعامر احمد بن محمد الجراح، ابراہیم بن بلیخ الحلبی، سفیان بن عیینہ اور مسعر کی سند سے روایت کیا ہے فرمایا کہ عون بن عبداللہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جس چیز سے بچاتے ہیں پھر اسی میں لوٹا دیتے ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی

"اور سب مل کر خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے تم کو اس سے بچالیا، اس طرح خدا تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ" (آل عمران:۱۰۳)

اور اللہ تعالیٰ دونوں قسموں کو آگ میں جمع نہ فرمائیں گے پھر یہ آیت پڑھی" یہ خدا کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ جو مرجاتا ہے خدا اسے نہیں اٹھائے گا ۔ ہرگز نہیں یہ وعدہ سچا ہے اور اس کا پورا کرنا اسے ضرور ہے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں" (النحل آیت ۳۸) اور ہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ہم مرنے والے کو اللہ تعالیٰ دوبارہ ضرور اٹھائیں گے۔

۵۵۹۶- بیٹے کو وصیت ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن المروزی، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن الولید بن عبداللہ بن معقل کی سند سے عون بن عبداللہ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے کہا، اے بیٹے! اللہ سے ڈرنے کو لازم کرلو، ہو سکے تو اپنا آج اپنے کل سے بہتر گزار دو، اور آئندہ آنے والا کل آج سے بہتر، نماز پڑھو تو ایسی پڑھو جیسے کوئی رخصت ہونے والا ہو، زیادہ ضروریات کے مطالبے سے بچو کیونکہ یہی موجود فقر ہے۔ ہر اس چیز سے بچو جس سے معذرت کی جاتی ہے۔

باندی کی آزادی

۵۵۹۷- ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسید بن عاصم، زید بن عوف، سعد بن زربی، اور ثابت البنانی کی سند سے بیان کیا کہ عون بن عبداللہ کے پاس ایک باندی تھی جس کا نام بشریٰ تھا اور وہ نہایت عمدہ طریقے سے قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتی تھی، آپ نے ایک دن اس سے کہا کہ میرے بھائیوں کو بھی ذرا تلاوت سناؤ اس نے نہایت غمزدہ انداز میں تلاوت کی، سننے والوں نے سروں سے پگڑیاں پھینک دیں اور رونے لگے، ایک دن اپنی باندی سے بولے، اے بشریٰ! میں نے خوش آوازی کی وجہ سے ایک ہزار دینار میں تجھے خریدا تھا، سواب جاتو کسی کی ملکیت نہیں ہے اللہ کی رضا کے لئے تجھے آزاد کرتا ہوں۔

ثابت بنانی فرماتے ہیں کہ وہ بوڑھی ہوگئی تھی اور ایک طرف رہا کرتی تھی اگر میرے لئے مشکل نہ ہوتا تو میں اسے بلوالیتا اور اس کی موت تک اپنے پاس رکھتا۔

صحابۂ کرامؓ سے ملاقات عون بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوھریرہؓ سے سماعت کی آپ کی اکثر روایات حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ہیں اور آپ کے والد عبداللہ بن عتبہ کو بھی صحابہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں امام شعبی، اسود بن یزید، بڑے بڑے تابعین اور علماء کرام آپ کی صحبت میں رہے۔

تابعین کی ایک جماعت نے آپ سے روایت کی، ان میں سے اسماعیل بن ابی خالد، ابواسحٰق الشیبانی، ابوالزبیر، ابوسہل نافع بن مالک، مجالد شامل ہیں اور سعید المقبری، مالک بن مغول اور مسعر جیسے بڑے بڑے ائمہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

۵۵۹۸- مسند روایات...... ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسمٰعیل بن ابراہیم، حجاج بن عثمان، ابی الزبیر، عون بن عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا" الله اکبر کبیرا والحمدلله کثیرا وسبحان الله بکرة واصیلا" تو جناب رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں نے یا رسول اللہ! جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس سے خوشی ہوئی اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے، حضرت ابن العباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سننے کے بعد اس شخص نے ان کلمات کو کبھی ترک نہیں کیا۔[1]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۵۰ وسنن النسائی ۱۲۵/۲ ومسند الامام أحمد ۱۴/۲، ۱۲۳/۵ والسنن الکبری للبیهقی ۱۶/۲ ومجمع الزوائد ۳۵۲/۱۰ والترغیب والترهیب

یہ روایت غریب ہے، عون سے صرف ابوالزبیر نے روایت کی ہے۔ ان کا پورا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے اہل مکہ میں سے ہیں تابعی ہیں اور ان سے حجاج کا تفرد ہے۔ ان کا پورا نام حجاج الصواف البصری ہے۔

۵۵۹۹-مسئلہ قرأت خلف الامام ہم سے ابومحمد نے محمد بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوموسیٰ الانصاری، عاصم بن عبدالعزیز المدنی، ابی سہیل، عون بن عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے امام کی قرات کافی ہے خواہ وہ بلند آواز سے پڑھے یا آہستہ۔[1]

عون کی یہ روایت بھی غریب ہے، ان سے صرف ابوسہیل نے روایت کی ہے، ان کا پورا نام نافع بن مالک ہے، اہل مدینہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں حضرت انس بن مالکؓ سے سماعت کی، ان سے عاصم بن عبدالعزیز الليثی کا تفرد ہے۔

۵۶۰۰-ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابوبکر بن ابی النضر، ابوالنضر، ابوعقیل الثقفی، مجالد، عون بن عبداللہ، عبداللہ بن عتبہ سے روایت کیا فرمایا کہ جب تک پڑھ لکھ نہیں لیا آپ ﷺ کی وفات نہیں ہوئی۔

یہ روایت بھی غریب ہے، عون کے والد عبداللہ بن عتبہ چھ سال کی عمر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر کئے گئے، آپ ﷺ نے ان کے لئے برکت کی دعا کی، عون سے یہ روایت حدیث مجالد نے نقل کی ہے اور ان سے ابوعقیل کا تفرد ہے۔

۵۶۰۱-رات کے انعامات...... ہم سے ابوبکر احمد بن ابراہیم بن جعفر العطار نے محمد بن یونس بن موسیٰ، ابوبکر الحنفی، عبدالحمید بن جعفر، سعید المقبری، عون بن عبداللہ اپنے والد عبداللہ بن عتبہ سے اور وہ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ بنی سلیم کا ایک شخص جس کا نام عمرو بن عتبہ تھا مدینہ منورہ آیا، اس نے مکہ میں آپ ﷺ کو دیکھا تھا، اس نے عرض کیا، یارسول اللہ مجھے وہ سب کچھ سکھا دیجئے جو آپ جانتے ہیں اور میں نہیں جانتا، مجھے وہ سکھایئے جو مجھے فائدہ دے نقصان نہ دے اور رات کو پڑھے جانے والے کون سے نوافل افضل ہیں کیونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں اپنے علاوہ اپنے بندوں سے اور کسی چیز کا سوال نہیں کرتا پھر فرماتے ہیں کہ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ ہے کوئی معافی مانگنے والا جو مجھ سے معافی مانگے اور میں اس کو معاف کروں؟ ہے کوئی قیدی جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کو قید سے خلاصی دلاؤں، یہ اعلان طلوع فجر تک ہوتا ہے، پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق اپنے عرش پر جلوہ گر ہو جاتے ہیں۔

اس روایت میں عون سے سعید کا تفرد ہے۔ لیث بن سعد نے سعید عن کی سند سے ذکر کی ہے اس میں عون نے اپنے والد کا ذکر نہیں کیا۔

۵۶۰۲-ہم سے یہی روایت ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ایک جماعت سے روایت کی ہے اور اس جماعت نے محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، سعید المقبری، عون بن عبداللہ ابن عتبہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے روایت کیا فرمایا کہ بنی سلیم سے ایک شخص آیا۔ آگے مذکورہ بالا روایت کی ہے۔

حدیث مذکورہ میں سعد المقبری کے روایت کرنے میں اختلاف ہے، چنانچہ ایک روایت ہے کہ انھوں نے عون سے روایت نقل کی جیسے اوپر سند میں مذکور ہے ایک روایت ہے کہ وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے والد سے اور ان کے والد ابوہریرہ سے روایت نقل کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ انھوں نے عطاء مولی ام حبیبہ عن ابی ہریرہ کی سند سے روایت نقل کی ہے۔ صحیح سند سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ہریرہ ہے

---

[1] المصنف لعبد الرزاق وسنن الدارقطني ۱/ ۳۳۳. ونصب الراية ۲/ ۱۱

۵۶۰۳-آنسو ہم سے محمد بن علی احمد بن مخلد نے محمد بن یونس بن موسیٰ، ابو عامر العقدی، محمد بن ابی حمید، عون بن عبداللہ بن عتبہ، ان کے والد کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کی آنکھ سے اللہ کے خوف سے آنسو نکلا خواہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہی کیوں نہ ہو اور چہرے کی حد تک پہنچ گیا تو اس کے چہرے کو اللہ تعالیٰ آگ کے لئے حرام کر دیتے ہیں۔

یہ روایت بھی غریب ہے اس میں محمد بن ابی حمید کا تفرد ہے۔

۵۶۰۴-ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن المبارک الصنعانی، اسمٰعیل بن ابی اویس، یحییٰ، حماد کی سند سے عون سے یہی روایت نقل کی ہے۔

۵۶۰۵-مؤمن کی بیماری ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن ابی حبیب، ابو داؤد الطیالسی، محمد بن ابی حمید، عون بن عبداللہ، عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا فرمایا ہم ایک مرتبہ جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ ﷺ مسکرانے لگے، ہم نے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے مؤمن اور بیماری کی وجہ جائے واے کرنے سے خوشی ہوتی ہے اگر اس کو معلوم ہو جائے کہ بیماری میں کتنا اجر ہے تو وہ یہی چاہے گا کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہونے تک بیمار ہی رہے۔[1]

محمد کا عون سے تفرد ہے، اس کو لیث نے خالد بن یزید عن سعد بن ابی ھلال عن محمد بن ابی حمید عن عون کی سند سے نقل کیا ہے اور عون نے اپنے والد کا ذکر نہیں کیا۔

۵۶۰۶-ہم سے ابو بکر بن خلاد نے محمد بن ابراہیم بن ملحان، یحییٰ بن ابی بکیر، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ھلال، محمد بن ابی حمید، عون بن عبداللہ کی سند سے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک دن جناب رسول اکرم ﷺ مسکرانے لگے، ہم نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ مجھے مسلمان پر حیرت ہوتی ہے جو بیمار ہونے کو ناپسند کرتا ہے، اگر اسے معلوم ہو جائے کہ بیماری میں اس کے لئے کتنا اجر ہے تو وہ مریض ہی رہنا پسند کرتا، پھر آپ ﷺ مسکرائے، ہم نے عرض کیا کہ اب کیا ہوا؟ تو فرمایا کہ مجھے خوشی ہوتی ہے ان دو فرشتوں کو دیکھ کر جو کسی مسلمان کو ڈھونڈتے ہوئے اس کی جائے نماز تک پہنچتے ہیں تو وہ دیکھتے ہیں کہ اس بندے کو مرض نے پکڑ رکھا ہے وہ واپس اللہ تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں (حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے) کہ ہم آپ کے فلاں بندے کو ڈھونڈتے ہوئے اس کی جائے نماز تک پہنچے تو ہم نے اسے بیماری میں پکڑا ہوا پایا، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو عمل وہ کرتا تھا اس کا اجر اس کے لئے لکھ دو، لہٰذا اس کا اجر اس کو دے دو جو میری رسی میں بندھا ہوا ہے۔

۵۶۰۷-دو فرشتے ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابو داؤد، محمد بن ابی حمید، عون بن عبداللہ، عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور پھر جھکائی، اور فرمایا کہ مجھے ان دو فرشتوں کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔ پھر آگے مذکورہ روایت کی طرح نقل کی۔

۵۶۰۸-قبر کا ساتھی ہم سے ابو احمد الجرجانی نے احمد بن موسیٰ العدوی، اسمٰعیل بن سعید، وہب بن جریر بن ابی حمید، عون بن

---

[1] مجمع الزوائد ۲/۳۰۳ والمطالب العالیۃ ۲۴۱۳ واتحاف السادۃ المتقین ۹/۳۱۰ والحبائک فی اخبار الملائک للسیوطی ۱۰ وکنز العمال ۱۷-۶۷۱

عبداللہ، ان کے والد عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزیں مومن کی قبر میں بھی جاری رہیں گی۔ (۱) وہ عالم جس نے ایسا علم چھوڑا جس پر عمل کیا جاتا ہو تو وہ اس کے لئے قبر میں بھی جاری رہے گا جب تک اس پر عمل ہوتا رہا۔ (۲) وہ شخص جس نے صدقہ کیا تو جب تک اس کے گھر والے اس پر عمل کرتے رہیں گے اس کو ثواب ملتا رہے گا۔ (۳) اور وہ شخص جس نے نیک اولاد چھوڑی جو اس کے لئے دعا کرتی رہتی ہے۔

یہ روایت غریب ہے اس میں محمد بن حمید کا تفرد ہے۔

۵۲۰۹- ذاکر کی مثال: ہم سے سلیمان بن احمد نے مسعدہ بن سعد العطار، ابراہیم بن المنذر الحزامی کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے بھاگنے والوں میں صبر سے ڈٹا ہوا۔[1]

۵۲۱۰- مرغ کی اذان پر اسے لعنت نہ دو: ہم سے سلیمان بن احمد وغیرہ نے جعفر الفریابی، ابراہیم بن العلاء الحمصی، اسمٰعیل بن عیاش، صالح بن کیسان، عون بن عبداللہ، عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ جناب رسول اکرم ﷺ کے پاس مرغ نے آذان دی، تو ایک شخص نے کہا اے اللہ! اس پر لعنت ہو، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو نہ لعنت دو نہ گالی دو کیونکہ یہ تو نماز کی طرف بلاتا ہے۔[2]

۵۲۱۱- مقدس کلمات: ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، ابن عجلان، عون بن عبداللہ، عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جو بندہ بھی یہ کلمات کہتے "سبحان اللّٰہ واللّٰہ اکبر والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ وتبارك اللّٰہ" تو ایک فرشتہ ان کلمات کو لے کر آسمان کی طرف جاتا ہے، لہٰذا وہ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گزرتا ہے تو وہ ان کلمات کے کہنے والے کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں حتی کہ ان کلمات کو لے کر اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا ہے۔

عون فرماتے ہیں کہ یہ بات میں نے اپنے بعض علماء کے سامنے بیان کی تو کسی نے کہا، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص ان کلمات کو ادا کرے اور ان کے بعد لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں اس پر رحم کرتے ہیں۔

۵۲۱۲- قبولیت کی گھڑی: ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن عبداللہ بن حسن، جبکہ محمد بن نصر نے ہم سے عبداللہ بن محمد بن زکریا، ان دونوں نے محمد بن بکیر الحضرمی، جبکہ محمد بن اسحٰق بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن حمید نے عبداللہ بن محمد بن ناجیہ انہوں نے وہب بن بقیہ، خالد بن عبداللہ، شیبانی، عون بن عبداللہ، ان کے بھائی عبیداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر اس ساعت میں کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگ لے تو اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرما دیتے ہیں حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مخلوق نے کی ابتداء فرمائی اتوار اور پیر

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۲، ومجمع الزوائد ۱۰/۸۰، والترغیب والترہیب ۲/۵۳۲، ۵۳۳. ومشکاۃ المصابیح ۲۲۸۲. وکشف الخفا ۱/۵۰۵. والکامل لابن عدی ۵/۱۷۶۵. والاحادیث الضعیفۃ ۱۴۱، ۱۴۲.

[2] الترغیب والترہیب ۳/۲۷۶. وکنز العمال ۳۵۲۸۹.

کے دن دنیا کو پیدا فرمایا اور آسمانوں کو منگل اور بدھ کے دن بنایا، اور کھانے کی چیزیں اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ جمعرات اور جمعہ کے دن عصر تک پیدا فرمایا چنانچہ یہ عصر کی نماز سے لے کر غروب آفتاب تک ہے۔ (یعنی قبولیت کی گھڑی)

۵۶۱۳-فضیلت ذکر ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے معاذ بن المثنی، مسدد، جبکہ ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل اور حبیب بن حسن نے یوسف القاضی، مقدمی، یحیی بن سعید اور ابوبکر الطلحی نے حبید بن غنام، ابوبکر ابن ابی شیبہ اور ابو محمد بن حیان نے محمد بن العباس، احمد بن محمد بن یحیی بن سعید، عبداللہ بن نمیر، موسیٰ بن مسلم، عون، ان کے والد عبداللہ بن عتبہ یا ان کے بھائی نعمان بن بشیرؓ سے روایت فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہیں تسبیح، تہلیل، تکبیر و تحمید میں سے تو یہ کلمات عرش کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں ان کی آواز ایسی بھنبھناہٹ کی سی ہوتی ہے جیسی شہد کی مکھی کی طرح اور اپنے کہنے والے کا ذکر کرتے ہیں، کیا تم لوگوں میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا ذکر ہوتا رہے۔[1]

۵۶۱۴-حلال وحرام ہم سے محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے احمد بن علی الخزاز نے شجاع بن اشرس ابوالعباس اور ابوبکر بن خلاد احمد بن ابراہیم بن ملحان، یحیی بن بکیر، الیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، عون بن عبداللہ، عامر الشعبی کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت نعمان بن بشیرؓ نے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا کہ میں نے سنا جناب نبی کریم ﷺ فرمار ہے تھے کہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان جو معاملات ہیں وہ مشکوک ہیں، لہٰذا جو ان مشکوک معاملات سے بچ گیا، تو اس نے اپنا دین اور اپنی عزت کو محفوظ رکھا اور جو ان میں مبتلا ہو گیا تو قریب ہے کہ وہ حرام میں مبتلا ہو گیا، اس کی مثال ایسی ہے جیسے جنگل کی ایک جانب چراگاہ ہو جو شخص اس چراگاہ میں جانور چرائے گا قریب ہے کہ وہ جنگل میں جا پہنچے۔[2]

۵۶۱۵-وراثت... ہم سے سلیمان بن احمد نے اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق اور ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، اسحق الحنظلی، عبدالرزاق، ابن جریج، عون بن عبداللہ اور شعبی کی سند سے حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ان کی والدہ نے ان کے والد بشیر سے کہا، اے بشیر! میرے بیٹے نعمان کو اس کا حصہ دے دو، انہوں نے دے دیا، تو ان کی والدہ نے پھر ان کے والد سے کہا کہ اس پر جناب رسول اکرم ﷺ کو گواہ بنالو، چنانچہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کو گواہ بنانا چاہا تو جناب رسول اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اپنے دونوں بیٹوں کو اسی طرح دیا ہے؟ عرض کیا نہیں، فرمایا کہ پھر میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔[3]
عون کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے یہ بھی کہتے سنا ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں میں برابر سلوک کرو

۵۶۱۶-سلام کا جواب نماز میں؟ ہم سے محمد بن علی نے حسین بن ابی معشر، مسلمہ بن شعیب، عبدالرزاق، ابن جریج، عون بن عبداللہ، حمید الحمیری کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا کہ میں نے مکہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے (لیکن پھر بھی) آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا۔

۱۔ مسند الامام أحمد ۴/ ۲۷۱ وکنز العمال ۱۶۹۳ والجامع الکبیر ۵۸۱۹ والأسماء والصفات للبیهقی ۱۳۷

۲۔ صحیح البخاری ۱/ ۲۰ وصحیح مسلم، کتاب المساقاة ۱۰۸، وفتح الباری ۱/ ۱۲۶.

۳۔ سنن النسائی، کتاب النحل باب ۱، وسنن أبی داؤد، کتاب البیوع ۸۵. والسنن الکبری للبیهقی ۶/ ۱۷۷. وصحیح ابن حبان، ۱۱۴۰، ۲۰۳۶. والمصنف لعبد الرزاق ۱۶۴۹۴، وشرح السنة ۸/ ۲۹۸ وکنز العمال ۱۶۷۳۴.

یہ روایت غریب ہے، ہم نے صرف ابن جریج کی سند سے لکھا ہے۔

۵۶۱۷-**افضل اعمال**...... ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، احمد بن عیسی المصری، حرملہ بن یحیی، ابن وہب، عمرو بن الحارث، سعید بن ابی ہلال، یحیی بن عبدالرحمن، عون بن عبداللہ، یوسف بن عبداللہ بن سلام، ان کے والد حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے جارہے تھے کہ میں نے سنا کچھ لوگوں کو وہ عرض کررہے تھے یا رسول اللہ! کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا، خالص حج ادا کرنا اور پھر وادی میں اس طرح پکارنا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جس شخص نے بھی ان کلمات کو ادا کیا وہ شرک سے بری ہوجائے گا۔[۱]

۵۶۱۸-**درود شریف کا ادب**...... ہم سے حبیب بن حسن نے عمر بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، مسعودی، عون بن عبداللہ، ابی فاختہ، اسود کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا جب تم جناب نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھو تو نہایت عمدہ طریقے سے پڑھا کرو، کیونکہ تمہیں معلوم نہیں شاید یہ درود شریف پیش کیا جائے۔ عرض کیا گیا تو ہمیں سکھائیے فرمایا کہ اس طرح کہو "**اللھم اجعل صلواتک ورحمتک وبرکاتک علی سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النبیین محمد عبدک ورسولک، اللھم ابعثہ مقاما محمودا یغبطہ الاولون والاخرون اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید، اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید**"

۵۶۱۹ ہم سے محمد بن المظفر نے قاسم بن زکریا، محمد بن ورد بن عبداللہ، ان کے والد عبداللہ، عدی بن الفضل، مسعر، عون بن عبداللہ، اسود بن یزید کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا درود شریف نہایت عمدگی سے پڑھا کرو کیونکہ وہ آپ ﷺ پر پیش کیا جاتا ہے۔

۵۶۲۰-ہم سے سلیمان بن احمد نے اسحق الدبری، عبدالرزاق، ثوری، ابی سلمہ، عون بن عبداللہ، کسی شخص سے اور اسود کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا اپنا درود اور دعا میں سید المرسلین ﷺ پر بھیجو۔

۵۶۲۱-**اللہ کا وعدہ**...... ہم سے سلیمان نے ابومسلم، عبداللہ بن رجاء، المسعودی، عون بن عبداللہ، ابی فاختہ، اسود بن یزید نے روایت کیا فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے آیت "کسی کی سفارش کا اختیار نہ رکھیں گے مگر جس نے خدا سے اقرار لیا ہو" (سورہ مریم ۸۷) کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالی قیامت کے دن فرمائیں گے کہ جس کے پاس میرا وعدہ ہے وہ کھڑا ہوجائے، عرض کیا گیا، اے عبدالرحمن ہمیں بھی سکھائیں، فرمایا کہو "**اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ، انی اعھد الیک فی ھذہ الحیاۃ انک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من الشر وتباعدنی من الخیر وانی لا اثق الا برحمتک فاجعلہ لی عندک عھدا تؤدہ الی یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد**.

۱- صحیح مسلم، کتاب الجھاد ۸۸، ۱۳۵، وصحیح البخاری ۱۳/۱، ۱۶۳/۲، ۱۸۸/۳، ۱۹۰/۹، ۱۹۶، وفتح الباری ۱۳۸/۵

(۲۷۶) سعید بن جبیر[۱]

ان حضرات میں فقیہ، ہر وقت خشیت الٰہیہ سے رونے والے، دین کی طرف دعوت دینے والے عالم، نیک بخت شہید ابوعبداللہ سعید بن جبیر بھی ہیں۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تصوف توکل میں محقق ہونے اور علم نقل میں شوق کو کہتے ہیں۔

۵۶۲۲-تقوی۔ ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مسلم بن قتیبہ، اصبغ بن یزید، قاسم بن ابی ایوب الاعرج سے بیان کیا ہے کہ سعید بن جبیر رات بھر روتے رہتے تھے یہاں تک کہ ان کی بینائی بھی کمزور ہوگئی تھی۔

۵۶۲۳-رورو کر بینائی کمزور ہوگئی...... ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد الدورقی، مسلم ابن قتیبہ، اصبغ بن یزید اور قاسم الاعراج کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر رات بھر روتے رہتے تھے یہاں تک کہ آپ کی بینائی کمزور ہوگئی تھی۔

۵۶۲۴- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، جریر اور عطاء بن السائب کی سند سے بیان کیا فرمایا بھی سعید بن جبیر ہمیں بھی رلاتے تھے۔

۵۶۲۵-نماز میں خشوع...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یزید بن حارون، اصبغ بن زید اور قاسم بن ابی ایوب کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن زید اور قاسم بن ابی ایوب کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن جبیر سے کہ ایک ہی آیت کو بیس مرتبہ سے زیادہ نماز میں دھرایا۔

وہ آیت یہ تھی ''ڈرو اس دن سے جب تم خدا کی طرف لوٹ کر جاؤ گے اور ہر شخص اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائے گا'' (البقرہ ۲۸۱)

۵۶۲۶- ہم سے ابراہیم بن عبداللہ اور احمد بن محمد بن سنان نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد، سعید بن عبید کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر جب اس آیت پر پہنچتے تو دو تین مرتبہ اس آیت کو دھراتے'' وہ عنقریب معلوم کرلیں گے جب کہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہونگی (اور) گھسیٹے جائیں گے۔ کھولتے ہوئے پانی میں'' (غافر: ۷۰-۷۲)

۵۶۲۷- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، وہب بن اسماعیل الاسدی کی سند سے بیان کیا کہ ورقاء ابن ایاس سے پوچھا گیا کہ کیا سعید بن جبیر بھی قرآن کریم کی تلاوت مزے لے لے کر بار بار آیات کو دھرایا کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ، البتہ یہ ہے کہ جب اس آیت ''اذا الاغلال فی اعناقھم والسلاسل یسحبون'' پر پہنچتے تو اس کو کھینچ کر پڑھتے۔

۵۶۲۸-امامت...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس محبوب ابن محرز ابو محرز (کوفہ کے شیشہ فروش) ابن شہاب زہری سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر ہماری امامت کرتے تو قرآن کریم ترجیع کے ساتھ پڑھتے۔

۵۶۲۹-ایک رکعت میں مکمل قرآن...... ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، سعید بن ابی الربیع ابوبکر السمان، ابو عوانہ، اسحٰق بن مولیٰ عبداللہ بن عمر بن حلال بن یساف کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ سعید بن جبیر کعبہ میں داخل ہوئے اور ایک ہی رکعت

۱۔ طبقات ابن سعد ۲۵۶/۶ والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۵۳۳، والجرح ۹/۴ ۲، والجمع ۱۶۳/۱ وتاریخ الاسلام ۲/۴، وسیر النبلاء ۳۲۱/۴ والکاشف ۱/ت ۱۸۸۰، وتھذیب التھذیب ۱۱/۴ وتھذیب الکمال ۲۲۲۵، (۳۵۸/۱۰)

میں پورے قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔

۵۶۳۰- ہم سے احمد بن محمد بن عبدالوھاب نے ابوالعباس حاتم بن اللیث الجوھری، ابونعیم، حسن بن صالح اور ورقاء کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر رمضان المبارک میں مغرب اور عشاء کے درمیان قرآن کریم مکمل ختم فرمایا کرتے تھے۔

۵۶۳۱- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یزید بن ھارون عبدالملک بن ابی سلیمان کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر ہر دو راتوں میں قرآن کریم مکمل ختم فرمایا کرتے تھے۔

۵۶۳۲- ابن جبیر کی اھمیت۔ ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن یونس، یعقوب بن ابی المغیرہ کی سند سے بیان کیا کہ جب اھل کوفہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس مسئلہ پوچھنے آتے تو وہ فرماتے کہ یاام الدھماء کا بیٹا (یعنی سعید بن جبیر) تمہارے ساتھ نہیں رہتا؟

۵۶۳۳- مہارت کا اعتراف..... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے والد جریر اور اشعث بن اسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر و ہبذ جتی پر کھنے والے علماء میں شمار کیا جاتا تھا۔

۵۶۳۴- ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، طاہر بن ابی احمد، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، عمرو بن میمون اور ان کے والد کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر کی وفات ہوئی تو دنیا میں کوئی ایسا شخص نہ تھا جو ان کے علم کا محتاج نہ ہو۔

۵۶۳۵- شھادت کی دعا۔ ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق الثقفی، حسن بن عبدالعزیز الجروی، یحیٰی بن حسان، صالح بن عمر، داؤد بن ابی ھند کی سند سے بیان کیا کہ جب حجاج نے سعید بن جبیر کو پکڑ لیا تو آپ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ اب مجھ کو قتل کر دیا جائے گا اور میں تمہیں بتاؤں گا کہ میں اور میرے دو ساتھیوں نے جب دعا کی تھی تو ہمیں دعا کی مٹھاس محسوس ہوئی، پھر ہم نے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا مانگی، میرے دونوں ساتھی تو شہید ہو چکے اور میں منتظر ہوں۔ اور فرمایا کہ گویا وہ دعا کی مٹھاس سے مراد دعا کی قبولیت لے رہے تھے۔

۵۶۳۶- سعید بن جبیر کی کرامت۔ ہم سے ابواحمد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابوھمام، ضمرہ، اصبغ بن زید کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر کے پاس ایک مرغا تھا جو نماز کے لئے اذان دیا کرتا تھا ایک رات مرغے نے اذان نہ دی اور سعید بن جبیر فجر کی نماز نہ پڑھ سکے، تو یہ بات سعید بن جبیر پر اتنی گراں گزری کہ آپ نے فرمایا کہ اس مرغ کو کیا ہوا جو اس نے اذان نہ دی اللہ اس کی آواز کو ختم کر دے، فرمایا کہ اس کے بعد کسی نے بھی اس مرغ کو اذان دیتے نہ دیکھا نہ سنا، ابن جبیر کی والدہ نے آپ سے کہا کہ اے بیٹے آئندہ کسی کے لئے یہ دعا نہ کرنا۔

۵۶۳۷- ایمان کی جز..... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، اور ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل اور ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حسین بن اسود العجلی محمد بن فضیل، ضرار بن مرہ الشیبانی کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر توکل ایمان کی جز ہے۔

۵۶۳۸- ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ اور عبداللہ بن محمد ابن جعفر، ابوالبشر الصفار، محمد بن عبدک الرازی، اسحٰق بن سلیمان، ابوسنان کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا کہ وہ یہ دعا مانگا کرتے تھے، اے میرے اللہ! میں آپ سے آپ پر سچے توکل کا

سوال کرتا ہوں اور آپ سے حسن ظن کا سوال کرتا ہوں۔

۵۶۳۹- بھاگنے سے انکار ....ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ابوکریب اور ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، واصل بن عبدالاعلی، ابوبکر بن عیاش، ابی حصین کی سند سے بیان کیا کہ میں سعید بن جبیر کے پاس مکہ آیا اور کہا کہ یہ شخص یعنی خالد بن عبداللہ یہاں آنے والا ہے اور میں آپ کے بارے میں اس کا یہاں آنا ٹھیک نہیں سمجھتا، آپ میری بات مانیں اور یہاں سے نکل جائیں، انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم میں اگر میں بھاگوں تو مجھے اللہ سے حیا آتی ہے۔ میں نے کہا خدا کی قسم جیسے آپ کی والدہ نے نیک بختی پر آپ کی تربیت کی ہے میں آپ کو ویسا ہی دیکھتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ خالد بن عبداللہ مکہ آیا اور سپاہی بھیج کر آپ کو گرفتار کر والیا۔

واصل نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ مجھے یزید بن عبداللہ نے بتایا کہ جب آپ کو گرفتار کر کے لایا گیا تو ہم ان کے پاس آئے، وہ بہت خوش تھے اور اپنی بچی کو گود میں اٹھائے ہوئے تھے، اس نے آپ کی گرفتاری کو دیکھا تو رونے لگی، ہم ان کے پیچھے پیچھے باب الجسر تک جا پہنچے، تو چوکیدار بولا کہ ہمیں کفیل دے دیجئے کیونکہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں آپ خود کو ڈبو نہ دیں تو میں وہ شخص تھا جو سعید بن جبیر کا کفیل (ذمہ دار) بنا۔

۵۶۴۰- بیٹے کو دلاسا ....عبدالرحمٰن بن عباس نے ابراہیم بن اسحٰق الحربی، احمد بن منصور، ابوحذیفہ، شیبان اور عمرو بن سعید کی سند سے بیان کیا کہ جب سعید بن جبیر کو قتل کیا جانے لگا تو آپ نے اپنے بیٹے کو بلوایا، وہ آپ کو دیکھ کر رونے لگا، تو آپ نے کہا کیوں روتے ہو، تمہارا باپ ستاون (۵۷) سال کے بعد باقی نہیں رہ سکتا تھا۔

۵۶۴۱- عمرے پر روانگی احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، ابوکامل الفضیل بن حسین، ابو عوانہ اور ہلال بن خباب کی سند سے بیان کیا کہ میں رجب کے بعض دنوں میں سعید بن جبیر کے ساتھ نکلا تو انہوں نے کوفہ سے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر عمرے سے واپس آگئے، پھر ۵ ذی قعدہ سے حج کا احرام باندھا اور وہ ہر سال دو مرتبہ جایا کرتے تھے ایک مرتبہ حج کے لئے اور ایک مرتبہ عمرے کے لئے۔

۵۶۴۲- بیٹے کی وفات ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ہناد بن السری، قبیصہ، سفیان، عمرو بن سعید بن ابی حسین، کثیر بن تمیم الداری کی سند سے بیان کیا کہ میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں ان کا بیٹا عبداللہ بن سعید آیا جو فقہ کا کچھ علم رکھتا تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کے بہترین حالات کا علم ہے، پوچھا وہ کیا؟ تو فرمایا کہ اس کی موت واقع ہو جائے گی اور ایسا ہی ہوا۔

۵۶۴۳- بیٹے کی وفات کی پیشن گوئی ہم سے عبداللہ بن العباس نے ابراہیم الحربی، اسحٰق بن اسماعیل، سفیان، حمید الاعرج کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر کا بیٹا ان کے پاس آیا تو آپ نے کہا میں اس کی ایک بہترین حالت سے واقف ہوں اور وہ یہ کہ اس کی موت واقع ہو جائے گی، پھر ایسا ہی ہوا۔

۵۶۴۴- والدہ کی قسم کا لحاظ ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن الصباح، سفیان، ابی سنان کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا کہ مجھے بچھو نے ڈس لیا تو میری والدہ نے مجھ سے قسم کھلوائی کہ میں دم کراؤں گا چنانچہ میں نے دم کرنے والے سے اس ہاتھ پر دم کروایا جہاں بچھو نے نہیں ڈسا تھا اور اس بات کو ناپسند کیا کہ میری وجہ سے میری والدہ کی قسم ٹوٹ جائے۔

۵۶۴۵- امانت میں احتیاط ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے احمد بن محمد بن الحسین، محمد بن عبداللہ بن الحکم البالسی، احمد بن مسعود، ہیثم

بن جمیل، صالح بن موسیٰ، معاویہ، اسحٰق سے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر کو یہ کہتے سنا کہ کسی گھر کے ایک ایک کمرے کو بطور امانت اپنی تحویل میں رکھنا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں کسی حسین عورت کو بطور امانت اپنی تحویل میں رکھوں۔

۵۶۴۶-**سعید بن جبیر کا خط** ہم سے ابو محمد بن حیان نے احمد بن محمد الجمال، عباس، تبکی، وکیع، عمر بن ذر سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر کا خط پڑھا اس میں لکھا تھا کہ ہر دن جس میں مؤمن زندہ رہتا ہے اس کے لئے غنیمت ہے۔

۵۶۴۷-**ذکر اللہ کی اطاعت ہے** ہم سے ابو بکر احمد بن السندی نے جعفر الفریابی، محمد بن حسن البلخی، ابن المبارک، ابن لہیعہ، عطاء بن دینار کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ خشیت یہ ہے کہ تو اللہ سے ڈرے، اتنا ڈرے کہ تیرا یہ ڈر تیرے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے، یہی خشیت ہے اور ذکر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے لہٰذا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کا ذکر کیا اور جو اس کی اطاعت نہیں کرتا وہ ذاکر نہیں ہے خواہ وہ بڑی مقدار میں تسبیح اور قرآن کی تلاوت ہی کیوں نہ کرتا رہے۔

۵۶۴۸-**اہل بصرہ کی دینداری** ہم سے عبداللہ بن محمد نے ابو یعلی الموصلی محمد بن الحسین البرجلانی، وہب بن جریر، ان کے والد، یعلی بن الحکم کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے اہل بصرہ سے زیادہ کسی کو اس گھر کی عزت کا خیال رکھنے والا اور یہاں آنے کا شوق رکھنے والا نہیں دیکھا، میں نے ایک رات ایک لڑکی دیکھی جو بیت اللہ کے پردے سے لگی ہوئی تھی دعائیں مانگ رہی تھی اور رو رہی تھی اور خوب تضرع وزاری کر رہی تھی حتیٰ کہ اسی حالت میں اس کی وفات ہوگئی۔

۵۶۴۹-**لوگوں کی ہلاکت کی علامت** ہم سے ابو احمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، عباد بن العوام اور ہلال بن خباب سے نقل کیا فرمایا کہ میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ لوگوں کے ہلاک ہونے کی علامت کیا ہے؟ فرمایا کہ جب ان کے علماء چلے جائیں یا ہلاک ہو جائیں۔

۵۶۵۰-**بنی اسرائیل کے سوالات** ہم سے ابو احمد نے احمد بن موسیٰ اسمٰعیل بن سعید، جریر، اشعث القمی، یعقوب، جعفر بن ابی المغیرہ کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا آپ کا رب سوتا بھی ہے؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ سے ڈرو، انہوں نے پھر پوچھا کہ کیا آپ کا رب نماز بھی پڑھتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے پھر کہا کہ اللہ سے ڈرو انہوں نے پھر پوچھا کیا آپ کا رب رنگ بھی لگاتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے پھر فرمایا کہ اللہ سے ڈرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ کا رب سوتا ہے؟ تو آپ دو شیشے لے لیں اور ہاتھوں میں لے کر رات بھر کھڑے رہیں، چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا، چنانچہ جب رات گزر گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اونگھ آ گئی اور آپ علیہ السلام اپنے گھٹنوں کے بل جھک گئے اور پھر کھڑے ہو گئے، جب رات مکمل طور پر گزر گئی تو آپ علیہ السلام کو دوبارہ اونگھ آ گئی اور آپ علیہ السلام دوبارہ گھٹنوں کے بل جھک گئے وہ دونوں شیشے آپ علیہ السلام کے ہاتھوں سے گر کر ٹوٹ گئے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر میں سو جاؤں تو آسمان و زمین اسی طرح گر جائیں اور ہر چیز ہلاک ہو جائے جیسے یہ دونوں شیشے ٹوٹ گئے۔

اشعث نے جعفر اور سعید سے روایت کیا کہ اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی "اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے" (البقرۃ ۲۵۵)

اور فرمایا کہ انہوں نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ کا رب رنگ لگاتا ہے؟ سو میں ہی تمام رنگ لگاتا ہوں، سرخ، سفید اور سیاہ۔ اور انہوں نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ کا رب نماز پڑھتا ہے؟ ہاں میں اور میرے فرشتے میرے نبیوں اور رسولوں پر رحمت بھیجتے ہیں اور یہی میری نماز ہے۔

۵۶۵۱-**حضرت عمرؓ کا مقام** ہم سے ہمارے والد اور محمد بن احمد نے ایک جماعت سے اور اس جماعت نے حسن بن محمد، محمد بن حمید، یعقوب بن عبداللہ ابوالحسن القمی، جعفر بن ابی المغیرہ کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے کہ ایک مسلمان ایک منافق کے پاس سے گزرا اور اس سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں اور تو بیٹھا ہوا ہے، تو اس منافق نے کہا جاؤ اپنا کام کرو اگر کوئی ہے تو۔ تو وہ مسلمان بولا کہ میرا خیال ہے کہ تیرے پاس سے ضرور کوئی نہ کوئی ایسا شخص گزرے گا جو تجھے اس حرکت پر ٹوکے گا، چنانچہ حضرت عمرؓ اس منافق کے پاس سے گزرے اور پوچھا او فلاں رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں اور تو ایسے ہی بیٹھا ہے؟ اس نے حضرت عمرؓ کو بھی یہی جواب دیا (یعنی جاؤ اپنا کام کرو) حضرت عمرؓ اس پر حملہ آور ہوئے اور فرمایا کہ یہی میرا کام ہے اور اس کو اتنا مارا کہ کوئی کسر نہ چھوڑی پھر مسجد میں داخل ہو گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا فرمائی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! ابھی آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ میں فلاں کے پاس سے گزرا اور اس سے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں اور تو یہاں بیٹھا ہے؟ تو اس نے مجھے کہا کہ جاؤ اپنا کام کرو۔ تو جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اس کی گردن کیوں نہیں اڑا دی؟ یہ سن کر حضرت عمرؓ تیزی سے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ واپس آ جاؤ، کیونکہ تمہاری ناراضگی عزت ہے اور تمہاری رضامندی حکم ہے اللہ تعالیٰ فلاں کی نماز کا محتاج نہیں ہے، اس کے فرشتے ساتوں آسمانوں میں نماز پڑھتے رہتے ہیں حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ ان کی نماز کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے کوئی جواب ارشاد نہیں فرمایا۔ چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے اللہ کے نبی؟ عمرؓ نے آپ سے آسمان والوں کی نماز کے بارے میں پوچھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ عمر کو سلام کہیے اور بتائیے کہ دنیا کے آسمان والے قیامت تک سجدے میں رہیں گے" اور وہ کہتے ہیں "سبحان ذی الملک والملکوت" اور دوسرے آسمان والے قیامت تک رکوع کی حالت میں رہیں گے وہ کہتے ہیں سبحان ذی العزۃ والجبروت تیسرے آسمان والے قیامت تک کھڑے رہیں گے وہ کہتے ہیں سبحان الحی الذی لا یموت [۱]

۵۶۵۲-**انسان کی آمد** ہم سے ہمارے والد اور محمد بن احمد نے حسن بن محمد، محمد بن حمید یعقوب بن عبداللہ، جعفر بن ابی المغیرہ کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین کی طرف بھیجا گیا تو دنیا میں خشکی میں گدھ تھا اور پانی میں مچھلی تھی اور دنیا میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ چنانچہ گدھ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا (گدھ مچھلی ہی کے پاس رہتا تھا اور اسی کے پاس رات گزارتا تھا) تو کہا کہ اے مچھلی آج زمین پر ایک چیز اتاری گئی ہے جو اپنے دو پیروں پر چلتی ہے اور دو ہاتھوں سے پکڑتی ہے۔ تو مچھلی نے اس سے کہا کہ اگر تو سچ بول رہا ہے تو میرے لئے پورے سمندر میں اس سے بچنے کی جگہ نہیں ہوگی اور نہ خشکی پر تجھے بھاگنے کی جگہ ملے گی۔

۵۶۵۳-**اھل مصر کے عذاب** ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحق، حسین المروزی، ہیثم بن جمیل، یعقوب بن عبداللہ،

۱۔ کنز العمال ۳۵۸۶۶

جعفر بن ابی المغیرہ کی سند سے حضرت سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس پہنچے تھے؟ مینڈک ظاہر ہوئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تمہیں کیا تکلیف پہنچی ہے؟ ان لوگوں نے کہا کہ شاید یہی ہو، اور جب انہوں نے کہا تھا کہ ان پر مینڈک بھیج دو۔

فرمایا کہ اگر ان میں سے کوئی شخص کپڑے پہننا چاہتا تو اس کے کپڑوں میں مینڈک بھرے ہوتے، پھر ان پر خون کا عذاب بھیجا گیا، لہٰذا جیسے ہی کوئی شخص اپنی نہر یا کنویں سے پانی پینے لگتا تو جیسے ہی اپنے چلو یا برتن میں لیتا تو وہ پانی گندہ خون بن جاتا، لوگوں نے عرض کیا کہ اے موسیٰ! آپ دعا فرما دیجئے کہ ہم سے یہ عذاب دور ہو جائے ہم آپ پر ایمان لانے والے ہیں۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ تکلیف دور فرمادی لیکن وہ ایمان نہ لائے فرمایا کہ فرعون ان سے زیادہ وفادار تھا اس نے بنی اسرائیل سے کہا کہ ان کے ساتھ جاؤ۔

۵۶۵۴- ہم سے ابومحمد بن حیان نے ولید بن ابان، یونس بن حبیب، عامر اور یعقوب کی سند سے ایسے ہی روایت کیا ہے البتہ اتنا اضافہ کیا کہ ان میں سے کوئی شخص اس وقت تک بات چیت نہ کرسکتا تھا جب تک اس کے منہ میں مینڈک چھلانگ نہ لگائے۔

۵۶۵۵- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات... ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین المروزی، ہیثم بن جمیل، یعقوب، جعفر بن ابی المغیرہ کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں موت کے فرشتے کو بھیجا کرتے تھے، چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا تاکہ ان کی روح قبض فرمائیں، چنانچہ موت کا فرشتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر میں ایک خوبصورت جوان کی شکل میں داخل ہوئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی غیرت مند تھے چنانچہ جب ملک الموت ان کے گھر میں داخل ہوئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ بات بہت ناگوار گزری اور آپ نے ان سے پوچھا کہ اے اللہ کے بندے تم کیوں میرے گھر میں داخل ہوئے؟ ملک الموت نے جواب دیا کہ مجھے آپ کے گھر میں آپ کے رب نے داخل کیا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سمجھ گئے کہ یہ واقعہ تو ہونا ہی تھا، ملک الموت نے عرض کیا اے ابراہیم! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کی روح قبض کرلوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ اسحٰق آجائے، چنانچہ ملک الموت نے مہلت دے دی، چنانچہ جب حضرت اسحٰق علیہ السلام تشریف لائے تو سب لوگ کھڑے ہو گئے اور ایک دوسرے کو گلے لگایا۔ ملک الموت کا دل نرم ہو گیا اور وہ واپس اللہ تعالیٰ کی خدمت میں چلے گئے اور عرض کیا کہ یارب! آپ کے خلیل موت سے گھبرا گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ملک الموت! جب میرے خلیل سو جائیں تو ان کی روح قبض کر لینا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۵۶۵۶- مسلمان جنت میں داخل ہو جائے گا۔ ہم سے احمد بن اسحٰق نے محمد بن العباس بن ایوب، احمد بن مطہر المصیصی، موسیٰ بن داؤد، حبان بن علی، عطاء بن السائب کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنا رحم فرمائیں گے کہ کہیں گے جو مسلمان تھا وہ بھی جنت میں داخل ہو جائے۔

۵۶۵۷- سب سے زیادہ عبادت گزار۔ ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن یزید، یحییٰ بن الیمان، اشعث، جعفر، سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا کہ کون سب سے زیادہ عبادت گزار ہے؟ فرمایا وہ جو گناہوں سے نکل آیا اور پھر جب بھی اس کو اپنے گناہ یاد آتے ہیں تو اپنے عمل کو بہت کم سمجھتا ہے۔

۵۶۵۸-نماز میں اضافہ ہم سے ابوبکر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، مخلد ابن حسین، ہشام بن حسان کی سند سے روایت کیا کہ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میں اپنے اس بیٹے کی وجہ سے زیادہ نماز پڑھتا ہوں۔

۵۶۵۹- ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، الولید، مبارک بن سعید (سفیان کے بھائی)، انصار ابن عقبہ، اور عطاء بن السائب کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا میں اپنے بیٹے کی وجہ سے اپنی نماز میں اضافہ کرتا ہوں۔

۵۶۶۰-موت کی یاد ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، ان کے والد، شعیب بن حرب، سفیان، عن رجل، سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ اگر میرے دل سے موت کی یاد جدا ہو جائے تو مجھے ڈر ہے کہ میرے دل میں فساد پیدا ہو جائے۔

۵۶۶۱-دنیا آخرت کا حصہ ہے ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، احمد بن حنبل، هارون بن معروف، ضمرہ، ہشام کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ دنیا تو صرف آخرت کا ایک حصہ ہے۔

۵۶۶۲-کپڑے کا ذکر ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، زیاد، ایوب، عباد بن العوام ابو سہل، هلال بن خباب کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ہم سعید بن جبیر کے ساتھ ایک جنازے کے ساتھ گئے، تو آپ راستے بھر ہمیں احادیث سناتے رہے اور ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ جنازہ اپنی جگہ جا پہنچا، وہاں پہنچ کر بیٹھ گئے اور احادیث بیان کرنا شروع کر دیں، پھر ہم کھڑے ہوئے اور وہاں سے واپس چل دیئے اور آپ بہت زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والے تھے۔

۵۶۶۳-اطاعت گزاروں کی پہچان......ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، احمد بن سعید الدارمی، قبیصہ، سفیان، ابی سنان کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا کہ ایک راہب مجھ سے ملا اور کہا کہ اے سعید! فتنے کے وقت اللہ کی عبادت کرنے والے اور طاغوت کی عبادت کرنے والے الگ الگ پہچانے جائیں گے۔

۵۶۶۴- ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، عمر بن ذر کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ سعید بن جبیر نے میرے والد کو خط لکھا اور اس میں تقوے کی وصیت کی اور فرمایا اے ابوعمر! ایک دن بھی مسلمان کا باقی رہنا غنیمت ہے اور فرائض اور نمازوں اور جن چیزوں کی اللہ نے اس کو توفیق دی ہو وہ سب ذکر میں سے ہیں۔

۵۶۶۵-مسئلہ وتر ہم سے محمد بن احمد نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ابوشہاب موسیٰ بن نافع الکوفی الاسدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے ذکر کیا کہ میں نے کوفہ میں ایسے لوگوں کو چھوڑا (دیکھا) ہے، جو سونے سے پہلے اس ڈر سے وتر پڑھ لیتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وتر کے لئے آنکھ ہی نہ کھل سکے، پھر (اگر) اللہ تعالیٰ ان کو رات میں رات اٹھنے کی توفیق دے دیتے ہیں جو وہ اپنی طاقت کے مطابق نوافل پڑھ لیتے ہیں اور پھر وتروں کو لوٹا لیتے ہیں۔ تو سعید بن جبیر نے فرمایا کہ یہ بدعت ہے جب تم سونے سے پہلے وتر پڑھ چکو پھر اللہ تعالیٰ وتر کے بعد تمہیں اٹھنے کی توفیق دے دے تو اپنی طاقت کے مطابق نوافل پڑھ لو اور اپنے وتر نہ دھراؤ بلکہ نوافل ہی پر اکتفا کر لو۔

۵۶۶۶- ہم سے محمد بن احمد نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ابوشہاب موسیٰ بن نافع سے بیان کیا فرمایا کہ میں مکہ میں سعید بن جبیر کے پاس آیا وہ سخت درد میں مبتلا تھے، ان کے پاس موجود لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا ہم کوئی دم کرنے والا لائیں جو اس درد حقیقہ پر دم کر دے۔ تو فرمایا کہ مجھے دم کروانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

۵۶۶۷- ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، خلاد، ابوشہاب کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا کہ ان کے ایک جوتے کا تسمہ کٹ گیا تھا تو انہوں نے دوسرا جوتا بھی اتار دیا حالانکہ اس وقت طواف کر رہے تھے، جب لوگوں نے ان کو اس حال میں دیکھا تو انھوں نے بھی جوتے اتار دیئے۔

۵۶۶۸- ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق ،قتیبہ، جریر، منصور کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا کہ سعید بن جبیر نے آیت " پھر ان کے بعد نا خلف ان کے قائم مقام ہوئے جو کتاب کے وارث بنے یہ اس دنیائے دنی کا مال و متاع لے لیتے ہیں" (الاعراف:۱۶۹) کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد ذنوب (گناہ) ہیں۔

۵۶۶۹- **ذکر میں مشغولیت۔** ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق ،قتیبہ ،عبدالواحد بن زیاد، خصیف کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا کہ انہوں نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت صبح کی نماز سے پہلے ادا کیں میں نے بھی ان کے ایک طرف آ کر نماز ادا کی اور قرآن کریم کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا لیکن انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، پھر جب فجر کی نماز پڑھ لی تو فرمایا کہ جب فجر کا وقت ہو تو اللہ کے ذکر کے علاوہ کوئی بات نہ کیا کرو جب تک فجر کی نماز نہ پڑھ لو۔

۵۶۷۰- **عشرۂ ذی الحجہ کی عبادت۔** ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، معتمر بن سلیمان الفضل بن میسرہ، ابوحریز کی سند سے روایت کیا فرمایا کہ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ ذی الحجہ کی دس راتوں میں اپنے چراغ نہ بجھایا کرو، انہیں عبادت بہت پسند تھی، اور فرماتے کہ اپنے خادموں کو بھی جگایا کرو تا کہ وہ یوم عرفہ کی سحری کریں اور روزہ رکھیں۔

۵۶۷۱- ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، عثمان بن ابی شیبہ، ابواسامہ، اسمٰعیل بن زربی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سعید بن جبیر کو کہتے سنا فرمایا کہ میرے ساتھی مسلسل آزمائش میں مبتلا رہے۔ حتیٰ کہ میرا خیال ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کو کسی کی ضرورت نہیں رہی پھر مجھ پر بھی آزمائش آگئی۔

۵۶۷۲- **آخرت کا خوف۔** ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن شیبہ، محمد بن فضیل، بکیر بن عتیق کی سند سے بیان کیا فرمایا میں نے سعید بن جبیر کو ایک پیالے میں شہد کا شربت پلایا۔ انہوں نے پی لیا پھر فرمایا خدا کی قسم مجھ سے اس بارے میں ضرور پوچھا جائے گا، فرمایا میں نے پوچھا کیوں؟ تو فرمایا کہ میں نے پیا تو مجھے لذیذ معلوم ہوا۔

۵۶۷۳- **مال ضائع کرنے کا مطلب۔** ......ہم سے ابومحمد بن حیان نے احمد بن علی بن الجارود، ابوسعید الاشج، ابوخالد الاحمر، محمد بن سوقہ کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ مال ضائع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے حلال رزق دے اور تو اسے اللہ کی نافرمانی میں خرچ کرے۔

۵۶۷۴- **فضیلت صبر** ہم سے ابومحمد بن حیان نے عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، ھناد، قبیصہ، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، مسلم البطین کی سند سے بیان کیا فرمایا میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ شکر افضل ہے یا صبر؟ فرمایا کہ صبر زیادہ افضل ہے اور عافیت میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

۵۶۷۵- **اولیاء کا قتل** ......ہم سے ہمارے والد اور محمد بن احمد نے حسن، محمد بن حمید، یعقوب، جعفر اور سعید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ کے زمانے میں تین سال تک قحط پڑا، بادشاہ نے کہا یا تو اللہ تعالیٰ ہم پر آسمان سے بارش بھیجیں گے، یا پھر ہم

اس کو تکلیف دیں گے درباریوں نے عرض کیا آپ کیسے کہہ سکتے ہیں آپ اللہ کو تکلیف دیں گے یا اللہ تعالیٰ پر ناراض ہوں گے حالانکہ وہ آسمان پر ہیں اور آپ زمین پر؟ تو بادشاہ نے کہا کہ اس کے دوستوں (اولیاء) کو دنیا بھر میں قتل کر دو، اس سے اللہ تعالیٰ کو تکلیف ہوگی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بارش برسادی۔

۵۶۷۶- جنت میں ماں باپ کا ساتھ ہم سے ہمارے والد اور محمد بن احمد نے حسن بن محمد، محمد بن حمید، یعقوب اور جعفر کی سند سے روایت کیا فرمایا کہ ہم نے سعید بن جبیر سے مؤمنین کی اولاد کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ماں باپ میں سے بہترین (یعنی جنتی) کے ساتھ ہوں گے اگر باپ ماں سے بہتر ہو تو وہ باپ کے ساتھ ہوں گے اور اگر ماں بہتر ہوئی تو پھر وہ ماں کے ساتھ ہوں گے۔

۵۶۷۷- حضرت آدم علیہ السلام کی مشقت... ہم سے ہمارے والد اور محمد نے حسن بن محمد، محمد بن حمید، یعقوب، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ایک سرخ رنگ کا بیل بھی دیا گیا تھا چنانچہ ہل چلاتے جاتے اور اپنی پیشانی مبارک سے پسینہ پونچھتے جاتے اور فرماتے کہ تیرے ہی لئے اللہ نے فرمایا ہے کہ "یہ آپ کو جنت سے نہ نکلوا دے ورنہ آپ تکلیف میں پڑ جائیں گے"۔

(طہٰ: ۱۱۷) چنانچہ یہی ان کی تکلیف تھی۔

۵۶۷۸- ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابو یحییٰ الرازی، محمد بن العلاء، اسحٰق بن سلیمان ابوالجنید، جعفر، ابی المغیرۃ کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام ہل چلاتے جاتے اور اپنی پیشانی مبارک سے پسینہ پونچھتے جاتے اور حضرت آدم علیہ السلام حضرت حوا علیہا السلام سے فرماتے یہ تو نے میرے ساتھ کیا ہے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ایسا کوئی نہیں جو ہل چلاتا ہو مگر یہ کہ یہ حضرت آدم کی طرف سے یہ حواؑ نے ان پر داخل کیا ہے جب حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا پر اتارا گیا تو آپ علیہ السلام کو ایک سیاہ و سفید نشانوں والا بیل دیا گیا، چنانچہ آپ علیہ السلام اس کے ساتھ ہل چلانے لگے اور فرمایا کہ یہ وہی ہے جو میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا تھا کہ نہیں نکالے گا تم دونوں کو جنت سے اور تم شقاوت والے کام کرو گے۔

۵۶۷۹- علم دینے کی خواہش ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عباد بن یعقوب عمرو بن ثابت، ثابت کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ مجھے یہ بات بہت پسند ہے کہ لوگ میرے پاس موجود چیز (یعنی علم) مجھ سے لے لیں کیونکہ یہ ایسی چیز ہے جو میرے نزدیک بہت اہم ہے۔

۵۶۸۰- ابن عباسؓ سے محبت... ہم سے حبیب بن حسن نے موسیٰ بن اسحٰق، حکم بن موسیٰ، سفیان بن عیینہ اور عبدالکریم الجزری کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ میں حضرت ابن عباسؓ سے حدیث سنا کرتا تھا اگر وہ اجازت دیتے تو میں ان کا سر چوم لیتا۔

۵۶۸۱- حضرت آدم علیہ السلام کا اپنے چالیس سال حضرت داؤدؑ کو دینا ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ بن حماد، یعقوب، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی عمر مبارک ایک ہزار سال تھی لیکن انہوں نے چالیس سال حضرت داؤد علیہ السلام کو دے دیئے تھے اس وقت قلم (لوح محفوظ لکھنے والے) (روشنائی سے) بھیگے ہوئے تھے اور چل رہے تھے۔

۵۶۸۲-اللہ کے حکم کا جواب ہر مخلوق نے دیا۔ ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، ان کے والد، جریر، عطاء بن السائب کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا، فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لوگوں میں حج کا اعلان کرنے کا حکم دیا گیا تو انہوں نے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک گھر بنایا ہے اور وہ تم سب کو حکم دیتا ہے کہ تم اس گھر کا حج کرو۔ فرمایا کہ ہر چیز نے ان کا جواب دیا خواہ وہ آبادی ہو یا پتھر ہوں، درخت ہوں یا کچھ۔

۵۶۸۳-قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے۔ ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، ان سے والد، جریر، عبداللہ بن عثمان بن خیثمہ کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا، فرمایا، مینڈھا جسے حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بدلے ذبح کیا گیا تھا، یہی قربانی ہے جسے ابن آدم ادا کرتا ہے اور اس کی طرف سے قبول کی جاتی ہے۔

۵۶۸۴-حضرت ابراہیم کا ذبیحہ کہاں ہے۔ ہم سے محمد نے محمد بن عثمان، ان کے والد، جریر، یعقوب کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا، فرمایا وہ مینڈھا تھا جو حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بدلے ذبح کیا گیا، جنت میں چرتا ہے اور اس پر سرخ چمڑا ہے۔

علم تفسیر میں آپ کی دسترس

۵۶۸۵- موت کے وقت خوشخبری۔۔۔۔۔ہم سے محمد بن علی نے محمد بن حسن بن قتیبہ، یزید بن خالد، یحیٰی بن یمان، اشعث، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا، فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں آیت "اے اطمینان پانے والی روح" (الفجر:۲۷) کی تلاوت کی گئی تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا، یہ یقیناً بہت اچھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یقیناً موت کا فرشتہ آپ سے یہ آپ کی موت کے وقت کہنے والا ہے۔

ایسی جگہ چھوڑنے کا حکم جہاں اللہ کی نافرمانی ہو رہی ہو

۵۶۸۶-ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، الولید بن شجاع، عمار ابن محمد، اعمش اور عبداللہ بن محمد نے محمد بن حنبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، مالک بن مغول، ربیع بن ابی راشد کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا، فرمایا کہ آیت "اے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو میری زمین فراخ ہے۔" (العنکبوت ۵۶) کی تفسیر میں آپ نے فرمایا کہ جب کسی سرزمین پر اللہ کی نافرمانیاں شروع ہو جائیں تو وہاں سے نکل جاؤ۔

۵۶۸۷-اللہ کی یاد اس کی اطاعت۔۔۔۔ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد، علی بن جعفر بن زیاد الاحمر، کامل بن جعفر، ابن لھیعہ، عطاء بن دینار اور سعید بن جبیر کی سند سے روایت کیا، فرمایا آیت "تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کیا کروں گا" (البقرہ:۱۵۲) سے مراد یہ ہے کہ مجھے یاد کرو میری فرمانبرداری کے ساتھ میں تمہیں یاد کروں گا اپنی مغفرت کے ساتھ۔

۵۶۸۸-پہاڑ تسلسل کے ساتھ گریں گے۔ ہم سے احمد نے عبداللہ، علی، کامل، ابن لھیعہ، عطاء کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا کہ آیت "اور پہاڑ پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں گے" (المریم ۹۰) میں مراد تسلسل یعنی ایک کے بعد ایک پہاڑ کا گرتے جانا ہے۔

۵۶۸۹-دینی معاملات میں بصیرت۔۔۔۔ہم سے احمد نے عبداللہ، محمد بن جعفر اور کافی، شریک، سالم کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آیت "جو قوت والے اور صاحب نظر" (ص ۴۵) کی تفسیر میں فرمایا کہ ہاتھوں سے مراد کام کرنے کی

قوت ہے اور نگاہوں سے مراد دینی معاملات کی بصیرت ہے۔

۵۶۹۰-عقل زائل نہ ہوگی۔ اور اس مذکورہ سند سے سالم نے سعید سے آیت "اس سے نہ تو سر میں درد ہوگا اور نہ ان کی عقلیں زائل ہوں گی (الواقعہ: ۱۹) کی تفسیر میں فرمایا کہ نہ ان کے سروں میں درد ہوگا اور نہ ان کی عقل زائل ہوگی۔

۵۶۹۱-میدان محشر کا خوف۔ اسی سند سے سعید بن جبیر سے آیت "اور جو دیتے ہیں ان کے دل اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ان کو اپنے پروردگار کی طرف واپس جانا ہے" (المؤمنون: ۶۰) کی تفسیر میں نقل کیا گیا ہے کہ جو ان کو دینا ہو دے دیا جائے گا حالانکہ ان کے دل خوف زدہ ہوں گے، حساب کتاب اور میدان حشر میں کھڑے ہونے سے ڈر رہے ہوں گے۔

۵۶۹۲-ہم سے عبداللہ بن احمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسباط، عطاء کی سند سے سعید بن جبیر سے آیت "اور جو کچھ وہ آگے بھیج چکے اور جو ان کے نشان پیچھے رہ گئے ہیں" (یٰس: ۱۲) کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ اس سے مراد وہ ہے جو انھوں نے اپنے لئے تیار کیا ہے

۵۶۹۳-کھیل تماشے سے پرہیز ہم سے عبداللہ نے محمد، ابوبکر، یحییٰ بن یمان، اشعث، جعفر کی سند سے آیت "اور بیہودہ بات نہیں" (الطارق: ۱۴) کی تفسیر میں روایت کیا فرمایا کہ الھزل سے مراد لعب یعنی کھیل تماشہ ہے۔

۵۶۹۴-آخرت کا خوف...... ہم سے ہمارے والد اور محمد بن احمد نے حسن بن محمد بن حسید، یعقوب، جعفر کی سند سے سعید سے آیت "اور وہ جو خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے" (الفرقان: ۶۸) کی تفسیر میں نقل کیا فرمایا کہ یہ آیت وحشی اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ تو ان لوگوں نے کہا کہ ہماری توبہ کیسے قبول ہوگی کیونکہ ہم نے تو بتوں کی عبادت بھی کی ہے مؤمنین کو قتل بھی کیا ہے مشرک عورتوں سے نکاح بھی کیا ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو خدا نیکیوں سے بدل دے گا" (الفرقان: ۷۰) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بت پرستی کو اپنی عبادات سے مسلمانوں کے قتل کو مشرکین کے قتل سے اور مشرک عورتوں کے ساتھ نکاح کو مؤمن عورتوں کے ساتھ نکاح سے تبدیل کر دیا۔

۵۶۹۵-جہنم سے نجات۔ اسی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا گیا فرمایا کہ جہنم میں ایک شخص ہے، میرا خیال ہے کہ کسی گھاٹی میں اور ایک ہزار سال تک پکارے گا یا حنان! یا منان! اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمائیں گے کہ اے جبرائیل میرے بندے کو آگ سے نکال لاؤ۔ چنانچہ اس کو نکال کر لایا جائے گا وہ اس وقت جل بھن کر روئے کی طرح ہو چکا ہوگا، تو وہ کہے گا کہ "اور وہ اس میں بند کر دیئے جائیں گے" (الھمزہ: ۸) تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اے جبرئیل! لوٹ جاؤ اس آگ کو ختم کرو اور میرے بندے کو آگ سے نکال لاؤ۔ چنانچہ اس کو جہنم سے نکالا جائے گا اور وہ وہاں سے چھڑایا جائے گا اور تھوڑے کی طرح پھر آئے سے نکلے گا اس کو جنت کے کنارے پر ڈال دیا جائے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کے بال اور گوشت اور خون دوبارہ پیدا فرمائیں۔

۵۶۹۶-اہل جہنم کی بھوک۔ ہم سے اسی سند سے جعفر، ھارون، عنترہ کی سند سے یعلی سے بیان کیا فرمایا کہ جب جہنم والوں کو بھوک لگے گی (ھارون نے بھی کہا کہ جب اہل جہنم کو بھوک لگے گی) تو وہ اپنی بھوک مٹانے کے لئے زقوم کے درخت کی طرف جائیں گے اور اس کا پھل کھائیں گے، تو ان کے چہروں اور جسم کی کھال چھل جائے گی

اور اگر کوئی گزرنے والا ان کے پاس سے گزرا تو ان کی جلد اور چہرے کو دیکھ کر پہچان لے گا، پھر ان پر پیاس مسلط کر دی جائے گی، چنانچہ وہ پیاس بجھانے کے لئے کھولتے ہوئے پانی کی طرف جائیں گے جو انتہاء درجے کا گرم ہوگا، جب اس پانی کو

اپنے چہروں سے قریب کریں گے تو اس کی گرمی سے ان کے چہرے جھلس جائیں گے، جس سے کھال پہلے ہی اتر چکی ہوگی اور اس پانی کی وجہ سے ان کے پیٹ کی سب چیزیں معدہ وغیرہ پگھل جائیں گے، پھر ان کو لوہے کے ہتھوڑوں سے مارا جائے گا، چنانچہ ان کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہوکر ادھر ادھر بکھر جائیں گے اور ہلاکت کی دعا کریں گے۔

۵۶۹۷- گناہ سے حفاظت ہم سے ابومحمد بن حیان نے محمد بن یحییٰ، سفیان بن وکیع، یحییٰ بن یمان، اشعث، جعفر بن ابی المغیرہ کی سند سے سعید بن جبیر سے آیت "اگر وہ اپنے پروردگار کی شان نہ دیکھتے" (یوسف ۲۴) کی تفسیر میں فرمایا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت دکھائی دی انہوں نے انگلی دانتوں میں دبا رکھی تھی، چنانچہ وہی انگلی انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی کمر میں ماری تو ان کی شہوت انگلیوں کے پوروں سے نکل گئی، حضرت یوسف علیہ السلام کے علاوہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے ہر بیٹے کے ۱۲ بیٹے تھے، حضرت یوسف علیہ السلام کے گیارہ بیٹے تھے اور ایک جو کم تھا وہ اسی شہوت کی وجہ سے تھا جو ان کی شہوت نکل گئی تھی۔

۵۶۹۸- نورانی بچھونے ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ اور ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن ابی عبداللہ الحضرمی، نصر بن سعید، ابوحبیب الحارثی، حسن بن محمد بن عثمان بن بنت شعبی، شریک یا سفیان، سالم کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا آیت "اہل جنت تکیہ لگائے ہوں گے ایسے بچھونوں پر جن کے استر اطلس کے ہیں" (الرحمن ۵۴) ان بچھونوں کا ظاہری حصہ جمے ہوئے نور کا ہوگا۔

۵۶۹۹- نماز باجماعت کی اہمیت ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابوالعباس الجمال، حسن بن ہارون النیشاپوری، عبدان بن عثمان، ان کے والد، شعبہ، سفیان ثوری اور ابی سنان ضرار بن مرہ کی سند سے حضرت سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا کہ آیت "ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی اور ان پر ذلت چھا رہی ہوگی حالانکہ پہلے سجدے کے لئے بلائے جاتے تھے جبکہ صحیح سالم تھے" (القلم ۴۳) سے مراد نماز باجماعت ہے۔

۵۷۰۰- بنی اسرائیل کے سوال جواب ہم سے قاضی ابومحمد عبداللہ بن محمد بن عمر نے ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوہشام الرفاعی، یحییٰ بن الیمان، اشعث، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آپ کے رب مخلوق کو پیدا کرکے عذاب دیں گے؟! تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! کھیتی باڑی کرو، عرض کیا کرلی فرمایا کھیتی کو کاٹو عرض کیا کاٹ لی فرمایا کہ دانہ اور بھوسہ الگ کرو، عرض کیا کرلی فرمایا کہ دانوں کو ہوا سے صاف کرو، عرض کیا کرلیا فرمایا کیا باقی رہا؟! عرض کیا بھلائی کے علاوہ جو باقی نہ رہا، فرمایا کہ اسی طرح میں اپنی مخلوق میں سے عذاب اس کو دوں گا جس میں کوئی بھلائی نہ ہوگی۔

۵۷۰۱- ہم سے ابواحمد الغطریفی نے محمد بن احمد الغازی، عباد الرواجنی، عمرو بن ثابت، ان کے والد کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا آیت "اور باتیں کرنے کے لئے نزدیک بلایا" (مریم ۵۲) سے مراد ہے کہ حضرت جبرئیل کو ان کے اتنا قریب کردیا کہ انہوں نے قلم چلنے کی آواز سنی اور ان کے لئے تورات لکھی جارہی تھی۔

۵۷۰۲- حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے والد، جریر،

اشعث اور جعفر کی سند سے بیان فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو پہلے ان کے سر مبارک میں روح پھونکی جس سے ان کو چھینک آئی اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھے پیدا فرمایا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تجھ پر رحم کرے۔

۵۷۰۳- **انسان کی تخلیق:** ہم سے محمد بن احمد نے محمد، سفیان بن بشر، عمرو بن ثابت، ان کے والد کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا، فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے جسم مبارک میں روح پھونکی تو وہ ابھی پیروں تک نہ پہنچی تھی کہ انہوں نے ایک گھونٹ پیا اور پھر ان کو بھوک محسوس ہوئی، چنانچہ وہ جنت کے انگوروں میں سے انگور کے ایک گچھے کی طرف متوجہ ہوئے اور کچھ انگور کھائے تو سعید فرماتے ہیں کہ اس میں یہ آیت نازل ہوئی ''انسان (کچھ ایسا جلد باز ہے کہ گویا) جلد بازی ہی سے بنایا گیا ہے'' (الانبیاء۔۳۷)

۵۷۰۴- **رومیوں کی آوازیں:** ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، عباد بن یعقوب، عمرو بن ثابت، ان کے والد کی سند سے حضرت سعید بن جبیر سے نقل کیا، فرمایا کہ اگر رومیوں کی آوازیں نہ ہوتیں تو تم ضرور سورج کے گرنے کے وقت یہی آواز سنتے۔

۵۷۰۵- **امانت کی حفاظت پر انعام:** ہم سے عبداللہ بن محمد نے فضل بن احمد الرازی، ابوحاتم، محمد بن صدقہ الحمصی، ابوداؤد، زہیر بن محمد، ابی حرزہ کی سند سے حضرت سعید بن جبیر سے اس آیت ''اور ان دونوں کا باپ مرد صالح تھا'' (الکہف:۸۲) کی تفسیر میں نقل کیا فرمایا کہ وہ شخص امانتوں اور ودیعتوں کو ادا کیا کرتا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کا خزانہ محفوظ کر لیا جس کو اس کے دونوں بیٹوں نے نکال لیا۔

۵۷۰۶- **اہل جنت کے انعامات:** ہم سے احمد بن ابراہیم بن یوسف نے عمران بن عبدالرحمن، حسن بن حفص، سفیان، حماد کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے فرمایا کہ جنت میں جو کھجور کے درخت ہیں ان کی ٹہنیوں کی جڑ سرخ سونے کی، ان کے تنے سبز زمرد کے ہوں گے اور ان کی شاخیں اہل جنت کا لباس ہوں گی، انہی سے ان کے زیورات وغیرہ بھی ہوں گے اور ان کے پھل مٹکوں اور ڈولوں کی مانند بڑے بڑے ہوں گے اور شہد سے زیادہ میٹھے اور مکھن سے زیادہ نرم، ان میں گٹھلی نہ ہوگی۔

۵۷۰۷- ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، یحییٰ بن الیمان، اشعث، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ کہا جاتا تھا کہ جنت میں آدمی کا قد نوے میل ہوگا اور عورت کا قد ۸۰ میل ہوگا اور اس کے بیٹھنے کی جگہ جریب کی مقدار کے برابر ہوگی اور جنتی مرد کی شہوت ستر (۷۰) سال تک اس کے جسم میں جاری رہے گی جس کی لذت وہ پائے گا۔

۵۷۰۸- ہم سے ابومحمد بن حیان نے احمد بن علی بن الجارود، ہارون بن اسحق، یحییٰ بن یمان سے یہی روایت نقل کی ہے البتہ نوے اور اسی میل سے بجائے ستر اور تیس میل کہا ہے۔

۵۷۰۹- **جنت کی زمین:** ہم سے عبداللہ بن محمد بن احمد نے جعفر الفریابی، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، منصور کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا کہ آیت ''اور ہم نے نصیحت (کی کتاب یعنی تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میرے نیک بندے ملک کے وارث ہوں گے'' (الانبیاء:۱۰۵) زبور سے مراد قرآن کریم، ذکر سے مراد تورات اور زمین سے مراد جنت کی زمین ہے۔

۵۷۱۰- ہم سے عبداللہ نے جعفر، جریر، خالد بن عبداللہ بن عطاء بن السائب کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے فرمایا آیت ''اور ہم نے نصیحت (کی کتاب یعنی تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میرے نیک بندے ملک کے وارث ہوں گے'' (الانبیاء۱۰۵) میں

زمین سے مراد جنت کی زمین ہے۔

۵۷۱۱- ہم سے محمد بن علی نے محمد بن حسن الرملی، زید بن وہب، یحییٰ بن یمان، اشعث کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا کہ آیت ٹھیک انداز کے مطابق بنائے گئے ہیں" (الانسان:۱۶) سے مراد یہ ہے کہ ان کے رب نے ان کی تقدیر بنائی ہے۔

۵۷۱۲- **ایک ٹکڑے کی محتاجی**...... ہم سے حبیب بن حسن نے ابوشعیب الحرانی، داؤد بن عمرو، اسمٰعیل بن زکریا، حبیب، ابی عمرہ کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا آیت "اور کہنے لگے کہ پروردگار میں اس کا محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے" (القصص:۲۴) کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص اس دن ایک کھجور کے ایک ٹکڑے کا محتاج ہوگا۔

۵۷۱۳- **اخلاص کی قدر و قیمت**...... ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ العدوی، اسمٰعیل بن سعید، عمر بن عطاء بن السائب کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا آیت "اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے" (الکہف:۱۱۰) سے مراد یہ ہے کہ اپنے رب کی عبادت کسی دکھلاوے کی نیت کے بغیر کرتا ہو۔

۵۷۱۴- **خواہش نفس کی عبادت**...... ہم سے ابواحمد نے احمد، اسمٰعیل، اسباط، مطرف، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا آیت "کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے خواہش نفس کو معبود بنا رکھا ہے" (الفرقان:۴۳) کی تفسیر میں فرمایا کہ لوگ زمانہ جاہلیت میں پتھروں کی عبادت کرتے تھے لہٰذا جب وہ پہلے معبود پتھر سے زیادہ عمدہ پتھر دیکھتے تو پہلے والے کو چھوڑ کر عمدہ والے کو اپنا معبود بنا لیتے۔

۵۷۱۵- **عقل کی فضیلت**...... ہم سے محمد بن ابراہیم نے عباس بن قتیبہ، یزید بن خالد، یحییٰ بن یمان، اشعث، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے فرمایا آیت "ان سب سے اچھی راہ والا" (طہ:۱۰۴) سے مراد عقل کے لحاظ سے زیادہ کامل شخص ہے۔

۵۷۱۶- **اہل جہنم کا کھانا**...... اسی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرماتے ہیں کہ آیت "بدکاروں کے اعمال نامے سجین میں ہیں" (المطففین:۷) سے مراد ابلیس کے گال کے نیچے ہے اور آیت "علاوہ خاردار جھاڑ کے" (الغاشیہ:۶) میں ضریع سے مراد پتھر ہیں۔ سعیر جہنم کی ایک وادی کا نام ہے

۵۷۱۷- ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر، یحییٰ بن یمان، سفیان، سلمہ، کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا آیت "سو دوزخیوں کے لئے رحمت سے دوری ہے" (الملک ۱۱) میں سعیر جہنم میں ایک وادی کا نام ہے۔

۵۷۱۸- **آگ میں گرفتاری**...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، ہشیم، حصین اور سعید کی سند سے نقل کیا ہے فرمایا آیت "کچھ شک نہیں کہ ان کے لئے دوزخ کی آگ تیار ہے اور یہ دوزخ میں سب سے آگے بھیجے جائیں گے" (النحل:۶۲) یعنی وہ آگ میں قید ہوں گے اور اسی میں فنا ہو جائیں گے۔

۵۷۱۹- ہم سے علی بن ھارون نے ابومعشر الدارمی، محمد بن المنہال، عبدالواحد بن زیاد، ربیع بن ابی مسلم سے بیان کیا فرمایا کہ جب سعید بن جبیر کو حجاج کے پاس باندھ کر لایا گیا تو میں ان کے پاس آیا اور رونے لگا، تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کیوں روتے ہو؟ میں نے کہا آپ کی حالت دیکھ کر رو رہا ہوں، فرمایا پھر مت رو، یہ تو اللہ کے علم میں پہلے سے تھا، پھر یہ آیت پڑھی "کوئی مصیبت ملک پر اور خود تم پر نہیں پڑتی مگر پیشتر اس کے کہ ہم اس کو پیدا کریں ایک کتاب میں لکھی ہوئی ہے"

۵۷۲۰- دوستوں کے ساتھ معاملہ..... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن یمان، اشعث جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا کہ حضرت موسیٰ، وھارون علیہ السلام نے حضرت ھارون علیہ السلام کے دو بیٹوں کو قربانی دے کر قربان کرنے کے لئے بھیجا، تو ان دونوں نے کہا کہ اس کو آگ کھا گئی اور جھوٹ بولا، تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو جلا دیا اور پھر حضرت موسیٰ وھارون علیہما السلام کو وحی بھیجی کہ جب میرا اپنے دوستوں کے ساتھ یہ سلوک ہے تو دشمنوں سے کیا ہوگا؟

۵۷۲۱- چھینک کا جواب قرض ہوگا..... ہم سے محمد بن علی نے محمد بن حسن بن قتیبہ، یزید بن خالد، یحییٰ بن یمان، اشعث، جعفر اور منصور کی سند سے سعید بن جبیر سے، روایت نقل کی فرمایا کہ جس شخص کے قریب اس کے مسلمان بھائی نے چھینک ماری اور اس نے اس کو جواب نہ دیا تو یہ اس پر قرض ہوگا جو بروز قیامت اس کو چکانا ہوگا۔

۵۷۲۲- روزے دار کا بوسہ..... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، سلیمان الشیبانی کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر سے، روزے دار کے بوسہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک بری ڈاک ہے

۵۷۲۳- ہم سے محمد نے بشر، خلاد بن یحییٰ، اسمٰعیل بن عبدالملک سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سعید بن جبیر سے فرائض جد کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا، اے بھتیجے، کہا یہ جاتا تھا کہ جو یہ چاہتا ہو کہ جہنم کے جراثیم کی تجارت کرے تو اسے چاہیے کہ فرائض جد کی تجارت کرے۔

۵۷۲۴- مجلس کا ادب..... ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، ابن علیہ، ایوب کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ایک دن سعید بن جبیر اپنی مجلس سے کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے ایک حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ ضروری تو نہیں کہ میں جب بھی دودھ دوہوں، اسے پیوں بھی (یعنی ضروری نہیں کہ جب بھی بیٹھوں تو علم حدیث میں گفتگو کروں)

۵۷۲۵- گھر سے دوری..... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن خالد، امیہ بن شبل، اور عثمان بن مردویہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عرفہ کے دن میں وہب بن منبہ اور سعید بن جبیر کے ساتھ ابن عامر کے کھجور کے باغ میں تھا، وہب بن منبہ نے پوچھا اے ابا عبداللہ! حجاج سے چھپتے ہوئے کتنا عرصہ ہوگیا؟ تو فرمایا کہ جب میں اپنی گھر والی کے پاس سے آیا تھا تو وہ حاملہ تھی، پھر میرے پاس وہ بچہ آیا جو اس وقت اس کے پیٹ میں تھا اور اب اس کے چہرے پر داڑھی وغیرہ آرہی تھی تو وہب نے کہا، تم سے پہلے جو لوگ تھے، انہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی تو وہ اسے نرمی سمجھتے اور جب نرمی کا معاملہ ہوتا اسے مصیبت سمجھتے۔

۵۷۲۶- حجاج کے ساتھ گفتگو..... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن احمد بن خلف، سفیان، سالم بن ابی حفصہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ جب سعید بن جبیر کو حجاج بن یوسف کے پاس لایا گیا تو حجاج نے پوچھا کہ تو شقی بن کسیر ہے؟ آپ نے کہا کہ میں سعید بن جبیر ہوں، حجاج بولا میں ضرور تجھے قتل کروں گا، سعید نے کہا کہ پھر تو ایسا ہی ہوگا جیسے میری والدہ نے کہا تھا، پھر کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں دو رکعت پڑھ لوں، حجاج نے کہا کہ ان کا رخ عیسائیوں کے قبلے کی طرف کردو، سعید نے کہا، جہاں بھی منہ پھیرو گے وہیں اللہ تعالیٰ کا رخ ہوگا، پھر کہا میں تجھ سے ایسے ہی پناہ مانگتا ہوں جیسے مریم علیہا السلام نے پناہ مانگی تھی، حجاج نے پوچھا کیسے؟ فرمایا انہوں نے کہا تھا، میں رحمٰن کی پناہ میں آتی ہوں اگر تو متقی ہے۔
سفیان کہتے ہیں کہ حجاج نے سعید بن جبیر کے بعد صرف ایک ہی آدمی قتل کیا۔

۵۷۲۷-بیعت کالحاظ......ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حاتم بن اللیث، سعید بن ہشیم، ان کے والد اور عتیبہ مولی الحجاج کی سند سے بیان کیا، فرمایا جب سعید بن جبیر کو حجاج کے پاس واسط لایا گیا، تو حجاج ان سے کہنے لگا، کہ کیا میں نے آپ کے ساتھ یہ نہیں کیا؟ کیا میں نے آپ کے ساتھ یہ نہیں کیا؟ سعید نے کہا، ہاں۔ حجاج نے پھر پوچھا کہ پھر تمہیں ہمارے خلاف بغاوت پر کس چیز نے اکسایا؟ سعید نے کہا اس بیعت نے جو مجھ پر تھی، فرمایا کہ یہ سن کر حجاج غضب ناک ہو گیا اور زور سے تالی بجائی اور کہا کہ امیر المؤمنین کی بیعت زیادہ مقدم اور مستحق تھی کہ اس سے وفاداری کا اظہار کیا جاتا، چنانچہ پھر اس نے حکم دیا اور سعید بن جبیر کی گردن اڑا دی گئی۔

۵۷۲۸-شہادت کے بعد سخاوت......ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابومعمر، ہشیم، العوام بن حوشب ان کے والد کی سند سے یہ بات پہنچی کہ جب سعید بن جبیر کو لایا گیا پھر حجاج کے حکم پر آپ کی گردن اڑا دی گئی تو آپ کے ازار سے ایک تھیلی ملی جس میں چند دراہم تھے، اس تھیلی کے معاملے میں آپ کو گرفتار کر کے لانے والے اور قتل کرنے والے جلاد کے درمیان جھگڑا ہو گیا کہ کون اس کا حق دار ہے، چنانچہ حجاج نے فیصلہ کیا اور تھیلی جلاد کے حوالے کر دی گئی۔

۵۷۲۹-شہادت کے وقت سعید پر ظلم......ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سعد الزھری، ھارون بن معروف، ضمرہ، عبداللہ بن شوذب کی سند سے بیان کیا، فرمایا کہ جب حجاج نے سعید کے قتل کا حکم دیا تو سعید قبلہ رخ ہو گئے تو حجاج نے اپنی جگہ سے پکارا کہ اس کا رخ بدلو، اس کا رخ بدلو چنانچہ ان کا رخ بدل دیا گیا۔

۵۷۳۰-شہادت کے وقت کلمہ کی ادائیگی......ہم سے ابوحامد نے محمد، حسن بن عبدالعزیز، سعید خلف بن خلیفہ اور انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا، فرمایا کہ میں سعید بن جبیر کے قتل کے وقت موجود تھا، جب انکا سرتن سے جدا ہوا تو وہ پڑھ رہے تھے "لاالــــہ الااللہ، لاالہ الااللہ"، پھر تیسری مرتبہ پڑھ رہے تھے مگر مکمل نہ کر سکے۔

۵۷۳۱-ہم سے ابوحامد نے محمد بن اسحٰق، ھارون بن عبداللہ، محمد بن سلمہ بن ہشام بن اسمٰعیل ابوہشام المخزومی، مالک، یحیٰی بن سعید، حجاج کے منشی یعلی (مالک کہتے ہیں کہ یہ بیت المال کے افسر سلمہ کے بھائی تھے) کہتے ہیں میں حجاج کا منشی تھا اور کم عمر تھا، مجھے ہلکا سمجھتا تھا اور میری تحریر کو پسند کرتا تھا حتی کہ بغیر اجازت بھی اس کے پاس چلا جاتا تھا، چنانچہ ایک مرتبہ میں سعید بن جبیر کے قتل کے بعد حجاج کے پاس گیا، تو وہ ایک ایسی جگہ پر تھا جس کے چار دروازے تھے، میں اس دروازے سے داخل ہوا تو جس کی طرف اس کی پشت تھی تو میں نے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ بھلا میرا اور سعید بن جبیر کا کیا معاملہ ہوگا؟ میں چپکے سے وہاں سے نکل گیا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ "اگر اس وقت اس کو میری موجودگی کا علم ہو جاتا تو ضرور وہ مجھے قتل کرا دیتا، اس کے بعد حجاج زیادہ دیر زندہ نہ رہا۔

۵۷۳۲-گرفتاری کے لئے روانگی......ہم سے ہمارے والد نے اپنے ماموں احمد بن محمد بن یوسف، ابوامیہ محمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں، حامد بن یحیٰی، حفص ابومقاتل السمرقندی، عون بن ابی شداد العبدی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ جب حجاج بن یوسف کے سامنے سعید بن جبیر کا ذکر کیا گیا تو حجاج نے اپنے خاص ساتھیوں میں سے شام کے قائد کو سعید بن جبیر کی تلاش میں روانہ کیا، اس کا نام المتلمس بن الاحوص تھا اور اس کے ساتھ شام کے بیس خاص ساتھی تھے، یہ سب سعید کو تلاش کرتے ہوئے ایک گرجے تک پہنچے اور راہب سے پوچھا، راہب نے کہا کہ اس کا کچھ حلیہ بیان کرو، انہوں نے سعید کا حلیہ بیان کیا، تو راہب نے ان کی راہنمائی کی اور سعید بن جبیر تک پہنچا دیا۔

گرفتاری......انہوں نے دیکھا کہ سعید سجدے کی حالت میں پڑے ہیں اور بلند آواز سے مناجات پڑھ رہے ہیں، چنانچہ وہ ان سے

قریب ہوئے اور سلام کیا، سعید نے نماز مکمل کر کے سر اٹھایا اور سلام کا جواب دیا، انہوں نے پیغام پہنچایا کہ ہمیں حجاج نے آپ کو بلانے کے لئے بھیجا ہے چنانچہ آپ کو ہمارے ساتھ جانا ہوگا، سعید نے پوچھا کیا جانا ضروری ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ چنانچہ سعید نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور درود شریف پڑھا، پھر کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ چلے، چلتے چلتے راھب کے گھر تک پہنچے تو راھب نے ان سے پوچھا کہ اے شہسوارو کیا تم لوگ صحیح آدمی تک پہنچے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں راہب نے کہا کہ، اس گھر کے اوپر چڑھ جاؤ کیونکہ شیرنی اور شیر اس کے ارد گرد ٹھکانہ بنا رہے ہیں۔

کرامت اور اس کا مشاہدہ چنانچہ شام سے پہلے پہلے وہ لوگ اس گھر میں داخل ہونے لگے لیکن سعید بن جبیر نے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ تم ہم سے جان چھڑا کر بھاگنے کی فکر میں ہو؟ کہا نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ میں کسی مشرک کے گھر میں کبھی بھی نہ ٹھہروں گا انہوں نے کہا ہم بھی آپ کو ایسے نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ رات کے وقت باہر گھومنے پھرنے والے درندے آپ کو مار ڈالیں گے سعید نے کہا کوئی مسئلہ نہیں میرا رب ان کو مجھ سے دور کر دے گا بلکہ ان کو میرے ارد گرد میری حفاظت پر مامور کر دے گا تا کہ وہ ہر نقصان سے میری حفاظت کریں انشاء اللہ، انہوں نے کہا کیا تو نبی ہے جو تیرے ساتھ یہ معاملہ ہوگا؟ سعید نے کہا نہیں میں نبی نہیں بلکہ اللہ کے حقیر بندوں میں سے ایک خطا کار اور گناہ گار بندہ ہوں۔ اچھا پھر ان سے کہو کہ مجھے کوئی ایسی ضمانت دیدیں کہ مجھے اعتماد اور اطمینان ہو جائے، چنانچہ انہوں نے سعید سے کہا راھب جو چاہتا ہے اسے آپ پورا کر دیں۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ میں ایسے عظیم ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں، میں انشاء اللہ صبح سے پہلے اپنی جگہ سے نہ ہٹوں گا۔

درندوں کا آپ کی حفاظت کرنا...... راھب اس قسم پر راضی ہو گیا اور ان سے کہا کہ تم لوگ اوپر چڑھ جاؤ اور کمانیں کھینچ کر رکھو تا کہ درندے اس نیک انسان کو تنگ نہ کریں جب وہ اوپر چڑھے گئے اور کمانیں کھینچ کر گھات لگا کر بیٹھ گئے تو ایک شیرنی آئی اور ارد گرد گھوم پھر کر پہلے اپنا جسم ان سے رگڑتی اور سلتی رہی اور پھر وہیں قریب ہی بیٹھ گئی۔ کچھ ہی دیر بعد ببر شیر بھی آ گیا اور اس نے بھی ایسا ہی کیا۔

راھب مسلمان ہو گیا...... راھب سمیت یہ منظر سب نے دیکھا تھا، جب صبح ہوئی تو وہ لوگ نیچے اترے، راھب سعید بن جبیر کے پاس آیا اور شریعت کے احکام اور رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ سعید نے تفصیل سے راھب کو آگاہ کیا چنانچہ راھب مسلمان ہو گیا اور اس کا اسلام اچھا ثابت ہوا۔

باقی لوگ بھی سعید بن جبیر کے پاس آئے اور ہاتھ پیر چومنے لگے اور جس مٹی پر سعید نے رات گزاری تھی وہ اٹھا کر اس پر نماز پڑھنے لگے۔

واسط کی طرف روانگی... پھر انہوں نے عرض کیا، اے سعد! ہم نے حجاج کے ساتھ اس بات پر قسم کھائی تھی کہ اگر ہم نے آپ کو دیکھا اور حجاج کے سامنے حاضر کرنے کے بجائے چھوڑ دیا تو ہماری بیویوں کو طلاق ہو جائے گی اور ہمارے غلام آزاد ہو جائیں گے بہر حال اب جو آپ چاہتے ہیں ہمیں حکم دیں۔ سعید نے کہا کہ تمہیں جو حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کرو میں تو اپنے خالق و مالک کی پناہ میں رہوں گا، کیونکہ اس کے فیصلے کو ٹالنے والا کوئی نہیں۔

چنانچہ لوگ وہاں سے روانہ ہوئے اور واسط آ پہنچے، سعید نے ان لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا، میں تمہاری ذمہ داری اور تمہارے ساتھ رہا اور اب مجھے کوئی شک نہیں کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور مدت پوری ہو چکی ہے، مجھے اس کے پاس لے چلو تا کہ موت کا

معاملہ حل ہو جائے، میں منکر نکیر کی تیاری کر لوں اور قبر کے عذاب کو یاد کر لوں اور اس مٹی کو جو میری قبر پر ڈالی دی جائے گی، لہٰذا اگلی صبح میرے اور تمہارے درمیان معاملہ وہی ہونا چاہیے جس کے لئے ہم یہاں تک آئے ہیں۔ یہ سن کران میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اس کے بعد ہم کیا کریں گے؟ اور بعض نے کہا کہ تمہاری خواہشات پوری ہوگئیں اور تم امیر کے انعامات کے مستحق بھی ہو چکے، اب اس معاملے سے پیچھے مت ہو، بعض نے کہا کہ اس نے تمہیں بھی وہی قسم دی تھی جو راہب کو دی تھی، تمہاری تباہی ہو، تم نے دیکھا نہیں کہ شیر نے ان کے ساتھ کیسا محبت والا سلوک کیا تھا اور رات بھر انکی حفاظت کی تھی، ان کی ذمہ داری مجھ پر میں ان کو دوبارہ تمہارے پاس لاؤں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

بے سروسامانی...... اس کے بعد انہوں نے سعید بن جبیر کی طرف دیکھا تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور بال بکھر چکے تھے اور چہرے کا رنگ پھیکا پڑ چکا تھا، انہوں نے نہ کچھ کھایا تھا اور نہ پیا تھا اور نہ ہی ہنستے تھے اور یہ اسی دن سے تھا جب سے یہ لوگ سعید بن جبیر سے ملے تھے ان سب لوگوں نے یہ حال دیکھا تو عرض کیا، اے دنیا کے سب سے بہتر انسان! کاش ہم آپ کو نہ جانتے ہوئے اور آپ کی طرف نہ روانہ ہوئے ہوتے، ہمارے لئے تو طویل بربادی ہے ہمیں کیسے آپ کے ساتھ مبتلا کر دیا گیا، حشر اکبر کے دن خالق کے سامنے ہماری طرف سے معذرت کر دیجئے گا کیونکہ وہی سب سے بڑا قاضی اور عادل ہے جو ظلم نہیں کرتا۔

یہ سن کر سعید بن جبیر نے کہا کہ میں کیا تمہاری طرف سے معذرت کروں اور راضی کروں کیونکہ جو کچھ ہونا ہے وہ تو اللہ کے علم میں ہے۔

جب یہ لوگ رو دھو کر اور ایک دوسرے سے گفتگو کر کے خاموش ہو گئے تو سعید کے کفیل (ذمہ دار) نے کہا کہ اے سعید! میں تم سے اللہ کے لئے سوال کرتا ہوں کہ ہمیں اپنی دعاؤں اور گفتگو میں نہ بھولنا کیونکہ ہم ہرگز تم جیسے کسی آدمی سے نہیں مل سکیں گے اور میرا خیال ہے کہ قیامت تک ہم تم جیسے بندے کو نہ دیکھیں گے۔

چنانچہ سعید نے ایسا ہی کیا انہوں نے سعید کو تنہا چھوڑ دیا۔ سعید نے اپنا سر چادر کپڑے وغیرہ دھوئے، جبکہ وہ لوگ رات بھر چھپے رہے اور ایک دوسرے کی تباہی و بربادی کا رونا روتے رہے۔

حجاج کے دربار میں روانگی...... صبح کے وقت سعید بن جبیر ان کے پاس آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا، انہوں نے کہا کھولو رب کعبہ کی قسم تمہارے ساتھی (سعید) ہیں چنانچہ وہ لوگ سعید بن جبیر کو ساتھ لئے روتے ہوئے حجاج کے پاس روانہ ہوئے، سعید اور ان کا ذمہ دار حجاج کے پاس گئے حجاج نے پوچھا سعید بن جبیر کو میرے پاس لائے ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں، حجاج کے چہرے پر حیرت کے اثرات تھے لہٰذا اس نے اپنا چہرہ ان سے دوسری طرف پھیر لیا اور کہا کہ بھیجو اسے میرے پاس لہٰذا ملتمس سعید بن جبیر کے پاس آیا اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں اور آپ کے لئے سلامتی کی دعا کرتا ہوں؟ آپ حجاج کے پاس چلے جائیں چنانچہ ایسا ہی ہوا ؟

حجاج کے ساتھ گفتگو حجاج نے ان سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ کہا سعید بن جبیر۔

حجاج نے پھر پوچھا تم ہی شقی بن کسیر ہو؟ سعید نے کہا نہیں بلکہ میری ماں تجھ سے زیادہ میرے نام سے واقف تھی۔ حجاج بولا کہ تو خود بھی بدبخت ہے اور تیری ماں بھی بدبخت تھی۔ سعید نے جواب دیا کہ غیب کا حال تو تیرے علاوہ کوئی اور (یعنی اللہ) جانتا ہے۔ حجاج نے کہا کہ میں اس دنیا کے بدلے تمہیں دہکتی آگ میں جھونک دوں گا۔ سعید نے جواب دیا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہ سب تیرے اختیار میں ہے تو میں تجھے اپنا معبود بنالیتا۔

حجاج	محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟
سعید	وہ رحمت والے نبی تھے ھدایت کے امام تھے ان پر درود وسلام نازل ہو۔
حجاج	علیؓ کے بارے میں کیا کہتے ہیں، وہ جنت میں جائیں گے یا جہنم میں؟
سعید	اگر میں وہاں گیا تو اس جگہ کو دیکھ لوں گا اور اس میں موجود لوگوں کو پہچان لوں گا۔
حجاج	خلفاء کے بارے میں کیا کہتے ہو؟
سعید	میں ان کا ذمہ دار نہیں ہوں۔
حجاج	تمہیں ان میں سے کون زیادہ پسند ہے؟
سعید	جو میرے خالق کو زیادہ راضی کرنے والا ہو۔
حجاج	تمہارے خالق کو زیادہ راضی کرنے والا کون تھا؟
سعید	اس بات کو بھی وہی جانتا ہے جو ان کے رازوں اور سرگوشیوں سے واقف تھا۔
حجاج	تو میرے سامنے سچ بولنے سے انکار کر رہا ہے،
سعید	مجھے یہ پسند نہیں کہ تجھے جھٹلاؤں۔
حجاج	تجھے کیا ہوا، تو ہنستا کیوں نہیں؟
سعید	وہ مخلوق بھلا کیسے ہنس سکتی ہے جو مٹی سے بنی ہو اور مٹی آگ کھا جائے گی۔
حجاج	ہم کیوں ہنستے ہیں؟
سعید	تمہارے دل ٹھیک نہیں۔

اس کے بعد حجاج نے حکم دیا تو بہت سے قیمتی جواہر، لولو، زبرجد، یاقوت وغیرہ کو جمع کر کے سعید بن جبیر کے سامنے رکھے گئے۔

سعید	اگر تو نے یہ سب اس لئے جمع کر رکھے ہیں کہ تو بروز قیامت اپنے بدلے فدیہ کے طور پر دیدے گا، تب تو ٹھیک ہے ورنہ وہ تو ایسی گھبراہٹ ہوگی کہ ہر حاملہ کا حمل ضائع ہو جائے گا اور اس چیز میں کوئی بھلائی نہیں جو دنیا کے لئے جمع کی گئی ہو جب تک اس کو پاک نہ کیا گیا ہو۔

پھر حجاج نے عود اور بانسری منگائی اور ان آلات کو بجوانا شروع کر دیا تو سعید بن جبیر رو پڑے۔

حجاج	کیوں روتے ہو؟ اس کھیل تماشے کی وجہ سے؟
سعید	نہیں بلکہ غم ہے، رہی شہنائی تو اس سے مجھے وہ عظیم دن یاد آ گیا جس دن صور پھونکا جائے گا رہا عود (گٹار) تو وہ تو وہ درخت ہے جسے ناحق کاٹا گیا اور اس کی تاریں تو یہ تو وہ چیزیں ہیں جن کے ساتھ تجھے قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔
حجاج	اے سعید! تو برباد ہو جائے۔
سعید	بربادی اس کے لئے ہے جسے جنت سے دور کر کے جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔
حجاج	اے سعید! بتاؤ کیسے قتل ہونا پسند کرو گے میں تمہیں ویسے ہی قتل کروں گا۔
سعید	اے حجاج یہ تو تیری پسند کا معاملہ ہے کیونکہ تو جس طرح مجھے قتل کرے گا، اللہ تعالیٰ تجھے بھی اسی طرح آخرت میں قتل کرے گا۔

حجاج کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے معاف کر دوں؟
سعید معاف کرنا تو اللہ کا حق ہے، رہا میں تو تجھ سے نہ میں معافی مانگوں گا نہ کوئی عذر بیان کروں گا۔
حجاج لے جاؤ اسے اور قتل کر دو۔

سعید بن جبیر کی شہادت..... جب سعید بن جبیر کو لے جانے لگے سعید ہنسے، اس بات کی اطلاع حجاج کو دی گئی، حجاج نے واپس بلوایا اور ہنسنے کی وجہ دریافت کی، سعید نے کہا کہ مجھے اللہ پر تیری جرأت اور اللہ تعالیٰ کا علم دیکھ کر حیرت ہوئی۔ چنانچہ حجاج نے حکم دیا اور ایک چمڑے کی چٹائی بچھا دی گئی اور حکم دے دیا کہ سعید کو قتل کر دو۔
سعید میں اپنا چہرہ اس ذات کی طرف مسلمان ہو کر پھیرتا ہوں جس نے بالکل عدم سے زمین و آسمان کی تخلیق کی، اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔
حجاج اس کو قبلہ رخ کر کے مت باندھنا۔
سعید جس طرف بھی تم منہ پھیر دو گے وہیں اللہ کا رخ ہوگا۔
حجاج اس کو چہرے کے بل لٹا دو۔
سعید اسی میں سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں ہم تمہیں لوٹا دیں گے اور اسی میں سے دوسری مرتبہ تمہیں نکالیں گے۔
حجاج اس کو ذبح کر دو۔
سعید میں تجھ سے جھگڑوں گا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ مجھ سے (یقین دعائی) لے لے حتیٰ کہ اے اللہ! میرے بعد اس کو کسی اور پر مسلط نہ کیجئے گا یہ کسی کو قتل نہ کر سکے۔ اس کے بعد سعید بن جبیر کو اسی چٹائی پر ذبح کر دیا گیا۔
اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت نازل فرمائیں۔ آمین

حجاج کی بیماری..... ہمیں معلوم ہوا کہ حجاج اس واقعے کے پندرہ دن بعد تک زندہ رہا، اس کے پیٹ میں کوئی لقمہ پھنس گیا تھا، اس نے طبیب کو بلوایا پھر بدبودار گوشت منگوایا اور اس کے ایک ٹکڑے کو دھاگے سے باندھ کر اپنے حلق میں لٹکایا، کچھ دیر کے بعد نکالا تو اس کے ساتھ خون لگا ہوا تھا، حجاج سمجھ گیا کہ اب وہ نہیں بچ سکتا۔
اور ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ اپنی باقی زندگی یہی پکارتا رہا کہ میرے اور سعید بن جبیر کے معاملے کا کیا ہوگا جب بھی میں سونا چاہتا ہوں وہ میرے پیچ پکڑ لیتا ہے۔

۵۷۴۳- واقعہ شہادت کی ایک اور روایت..... ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر نے احمد بن محمد بن موسیٰ، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابراہیم بن حسن العلاف، ابراہیم بن یزید الصفار، حوشب اور حسن سے روایت کیا فرمایا کہ جب سعید بن جبیر کے پاس لایا گیا تو حجاج نے پوچھا کیا تو ہی شقی بن کسیر ہے؟
سعید نہیں بلکہ میں سعید بن جبیر ہوں۔
حجاج نہیں بلکہ تو شقی بن کسیر ہے۔
سعید میری والدہ میرے نام سے تجھ سے زیادہ واقف تھیں۔

حجاج ...... محمد کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

سعید تمہاری مراد جناب رسول اللہ ﷺ ہیں۔

حجاج ...... ہاں۔

سعید اولاد آدم کے سردار اپنے بعد والوں میں بھی سب سے بہتر اور اپنے سے پہلے گزرے ہوئے سب لوگوں سے بھی بہتر۔

حجاج حضرت ابوبکر صدیق کے بارے میں کیا کہتے ہو؟۔

سعید بالکل سچے اللہ کے خلیفہ، قابل تعریف طریقے سے دنیا سے تشریف لے گئے، نیک بخت طریقے سے زندگی گزاری، بغیر کسی تغیر وتبدل کے جناب نبی کریم ﷺ کے منہاج پر برقرار رہے۔

حجاج ...... حضرت عمرؓ کے بارےمیں تمہارا کیا خیال ہے؟

سعید حضرت عمرؓ حق وباطل میں فرق کرنے والے، اللہ کے نیک بندے اور جناب نبی کریم ﷺ کے سچے ساتھی، بغیر کسی تغیر وتبدل کے اپنے دونوں ساتھیوں کے طریقے پر قابل تعریف انداز میں گامزن رہے۔

حجاج حضرت عثمان غنیؓ کے بارے میں کیا خیال ہے؟

سعید ظلماً جبراً قتل کیے گئے، تنگ دستی کی حالت میں لشکر (جیش العسرۃ) کو تیار کروانے والے، بئر رومہ نامی کنواں کھدوانے والے، جنت میں اپنا گھر خریدنے والے، جناب رسول اکرم ﷺ کی دو صاحبزادیوں کے شوہر آپ ﷺ کے داماد آپ ﷺ نے آسمانی وحی کے ذریعے آپ کا نکاح فرمایا۔

حجاج حضرت علیؓ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

سعید رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی، سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے، حضرت فاطمہؓ کے شوہر اور حضرت حسن وحسینؓ کے والد۔

حجاج حضرت معاویہؓ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

سعید تو خود ہی جانتا ہوگا۔

حجاج جا اپنے علم کے ساتھ رات گزار۔

سعید پھر تو تجھے تکلیف ہوگی خوشی نہ ہوگی۔

حجاج ...... اپنے علم کے ساتھ رات گزار لے۔

سعید مجھے معاف رکھ۔

حجاج اگر میں تمہیں معاف کردوں تو اللہ مجھے بھی معاف نہ کرے۔

سعید مجھے معلوم ہے تو اللہ کی کتاب کا مخالف ہے تو جن معاملات میں اپنی ہیبت اور شوکت سمجھتا ہے وہی کرتا ہے، حالانکہ یہ معاملات تجھے ہلاکت کی طرف لے جا رہے ہیں اور کل تو آئے گا تو تجھے معلوم ہو جائے گا۔

حجاج خدا کی قسم میں تجھے ایسے طریقے سے قتل کروں گا کہ اس سے پہلے میں نے کسی کو اس طرح قتل نہ کیا ہوگا تو تجھے معلوم ہو جائے گا۔

سعید جب تو میرے لئے میری دنیا برباد کرے گا تو در اصل تو اپنی آخرت برباد کرے گا۔

حجاج اولٹے لٹکوا اور چھڑالاؤ۔

فرمایا کہ جب سعید وہاں سے جانے لگے تو ہنس پڑے۔

حجاج... کیا میں نے غلط سنا تھا کہ تم ہنستے نہیں ہو۔

سعید۔ نہیں۔

حجاج پھر کیوں ہنسے اور وہ بھی اپنے قتل کے وقت؟

سعید اللہ تعالیٰ کے خلاف تیری جرات اور اللہ تعالیٰ کا علم دیکھ کر۔

حجاج اولڑکے! اسے قتل کر دے۔

سعید قبلہ رخ ہو گئے اور یہ دعا پڑھی وجہت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا مسلما وما انا من المشرکین "ترجمہ پچھلی روایت میں ہو گیا)

ان کا چہرہ قبلہ سے پھیر دیا گیا۔ تو سعید نے یہ پڑھا فاینما تولوا فثم وجه الله سو جس طرف بھی تم منہ پھیرو گے تو وہیں اللہ کا رخ ہوگا"

حجاج ان کو منہ کے بل لٹا دو۔

سعید منها خلقناکم وفیها نعیدکم ومنها نخرجکم تارة اخری"

حجاج اس اللہ کے دشمن کو ذبح کر دو، اسے آج ہی قرآن کریم کی آیات یاد آ رہی ہیں۔

مسند روایات۔ سعید بن جبیر نے متعدد صحابہ کرام سے مسند روایات نقل کی ہیں مثلاً حضرت علی، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عبداللہ بن زبیر بن العوام، عبداللہ بن قیس ابو موسیٰ الاشعری، عبداللہ بن المغفل المزنی، عدی بن حاتم، حضرت ابوھریرہؓ اور دیگر حضرات شامل ہیں لیکن اکثر روایات حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ہیں۔

۵۷۳۴-رکوع اور سجدے میں تلاوت کی ہم سے ابوعمر محمد بن احمد بن حمدان نے حسن بن سفیان، عبدالواحد بن غیاث، عمارۃ بن زاذان، ابوالصہباء اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا میں یہ نہیں کہتا کہ تمہیں بھی منع فرمایا سونے کی انگوٹھیاں پہننے سے اور ارجوان پر سوار ہونے سے اور رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے۔[1]

۵۷۳۵-قرآن پاک کے راستے..... ہم سے احمد بن ابراہیم بن یوسف نے محمد بن زکریا، مسلم بن ابراہیم، بحر بن کثیر، ابن سابق اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک تمہارے منہ قرآن پاک کے راستے ہیں لہٰذا ان راستوں کو مسواک سے پاک کرو۔[2]

یہ روایت غریب ہے ہم نے اسے صرف بحر اور ابوالصہباء کے طریق سے لکھا ہے اس میں عمارہ کا تفرد ہے۔

۵۷۳۶-چاند کے نشان کی مذمت..... ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے ابوشعیب الحرانی، عبداللہ بن جعفر الرقی، عبداللہ بن

۱۔ سنن النسائی ۱۸۸،۱۶۷/۸ وسنن ابن ماجۃ ۳۶۰۲ والسنن الکبری للبیھقی ۶۱/۵

۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۳۴۰/۲، والتلخیص الحبیر ۷۰/۱، والدر المنثور ۱۱۳/۱، وتخریج الاحیاء ۱۳۱/۱ والجامع الکبیر ۱۲۴۹

عمرو، زید بن ابی انیسہ، منہال بن عمرو کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ ہم حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ روانہ ہوئے، ہم قریش کے چند نوجوان لڑکوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک زندہ مرغی کو باندھ رکھا تھا اور نشانے لے رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا تو بھاگ گئے۔ حضرت ابن عمرؓ نے دریافت فرمایا کہ یہ کس نے کیا ہے؟ خدا کی قسم مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں کہ میں ایسی حرکت کروں اور مجھے دنیا و مافیہا سب کچھ مل جائے اور میں حضرت نوح علیہ السلام جتنی لمبی عمر اس میں گزاروں کیونکہ میں نے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی حیوان کا مثلہ کیا وہ ملعون ہے۔

یہ روایت زید بن ابی انیسہ سے غریب ہے۔

۵۷۳۷- یہی روایت ہم سے سلیمان بن احمد نے احمد بن عبدالوھاب بن نمرہ، ابوالمغیرہ عبدالقدوس بن الحجاج، معان بن رفاعہ اور محمد کی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

جبکہ عدی بن ثابت، ابو اسحق السبیعی اور سالم بن الافطس نے سعید بن جبیر، ابن عباس عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کی ہے۔

۵۷۳۸- نبیذ جر کی حرمت ہم سے محمد بن احمد بن جعفر بن ہیثم نے محمد بن احمد بن ابی العوام، وہب بن جریر، ان کے والد جریر، یعلی حکیم کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو سنا آپ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نبیذ جر کو حرام قرار دیا۔ یہ سن کر میں حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے سنا حضرت ابن عمرؓ کیا فرما رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نبیذ جر کو حرام قرار دیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عمر نے سچ کہا، میں نے پوچھا کہ یہ جر کیا ہے؟ فرمایا کہ ہر وہ برتن جسے مٹی کے ساتھ لیپا گیا ہو۔

ھمام بن یحیی نے یعلی بن حکیم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ایوب السختیانی، ابوبکر الھذلی نے بھی سعید بن جبیر سے ایسے ہی روایت کیا ہے جو گزری ہوئی روایت اور یہ روایت متفق علیہ ہے۔

۵۷۳۹- ہم سے ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان المصری اور یوسف بن یعقوب النجیری نے حسن بن المثنی، مسلم بن ابراہیم، حماد بن سلمہ، فرقد اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے زیتون کا تیل لگایا۔

اس روایت میں حماد کا فرقد سے تفرد ہے۔

۵۷۴۰- حیا اور ایمان کی وابستگی ہم سے ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے عبداللہ بن احمد الدورقی، موسیٰ بن اسمٰعیل ابوزکا جریر، حازم، یعلی بن حکیم، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حیاء اور ایمان دونوں ایک کے ساتھ رہتے ہیں ان دونوں میں سے جب ایک اٹھ جائے تو دوسری چیز خود بخود اٹھ جاتی ہے۔[1]

یہ روایت غریب ہے ان سے یعلیٰ کا تفرد ہے۔

۵۷۴۱- ذوالکفل کا تقویٰ ہم سے ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے محمد بن یوسف بن الطباع، سعید بن داؤد، ابوبکر بن عیاش اور اعمش، جبکہ ابراہیم بن محمد بن یحیی اور ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، اسباط بن محمد اور ابوبکر بن عیاش، اعمش، عبداللہ بن عبدالرازی، سعید بن جبیر اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے بیس مرتبہ سے زیادہ جناب رسول اللہ ﷺ

1۔ المستدرک ۲۲/۱ والمعجم الصغیر للطبرانی ۲۲۳/۲ وتاریخ بغداد ۹۵/۱۰ ومجمع الزوائد ۹۲/۱ وکنز العمال ۵۷۵۹، ۵۷۲۰ والترغیب والترھیب ۲۰۰/۳

سے سنا ہے فرمایا کہ ذوالکفل (بنی اسرائیل کے) کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتے تھے، ایک مرتبہ ایک عورت کو بہکایا اور ساٹھ دینار دیئے، جب اس سے اپنی حاجت پوری کرنے لگے تو وہ روئی اور کانپنے لگی، تو انہوں نے اس عورت سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا؟ وہ بولی کہ خدا کی قسم میں نے یہ کام کبھی نہیں کیا اور میں اس وقت بھی انتہائی ضرورت کے وقت ہی اس کو کر رہی ہوں۔

فرمایا کہ یہ سن کر ذوالکفل نادم ہوئے اور اس عورت سے اپنی حاجت پوری کیے بغیر ہی اٹھ گئے، اسی رات ان کی وفات ہوگئی، جب صبح ہوئی تو ان کے گھر کے دروازے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ لکھا ہوا پایا گیا کہ تحقیق ذوالکفل کی مغفرت کر دی گئی۔

یہ روایت غریب ہے سعید سے صرف اعمش نے اور ان سے صرف ابوبکر بن عیاش اور اسباط نے نقل کی ہے،

۵۷۴۲-حاملہ عورت کی فضیلت...... ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن اسحٰق الصینی (غالباً چینی) قیس بن الربیع، ابی ھاشم، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے (میرا خیال ہے کہ مرفوع) روایت کیا فرمایا کہ حاملہ عورت کا جب تک وضع حمل نہ ہو جائے اور اس کا دودھ نہ چھڑا لیا جائے تو وہ اللہ کے راستے میں پہرہ دینے والے کی طرح ہے، اگر اسی حالت میں وفات پاگئی تو اس کے لئے شہید کا اجر ہے۔[1]

یہ روایت بھی غریب ہے۔ اس میں قیس کا تفرد ہے۔ قیس بن عبداللہ بن المبارک نے بھی نقل کیا ہے۔

۵۷۴۳- ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ، ابن المبارک، قیس بن الربیع، ابی ھاشم، سعید بن جبیر اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت فرمایا میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک حاملہ عورت کے لئے اس کے حمل سے لے کر بچے کی پیدائش اور دودھ چھڑانے تک ایسا ہی اجر ہے جیسا کہ اللہ کے راستے میں پہرہ دینے والے کا، لہٰذا اگر وہ اسی دوران وفات پاگئی تو اس کے لئے شہید کا اجر ہے۔[2]

۵۷۴۴- ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے ابواسمٰعیل الترمذی جبکہ سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، عمر بن ذر، ان کے والد، سعید بن جبیر اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا اے جبرئیل کیا بات ہے ہم سے ملنے کیوں نہیں آئے جیسے کہ اکثر آتے ہو؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ آیت "ہم آپ کے رب کے حکم کے سوا نہیں اتر سکتے جو ہمارے آگے ہے اور جو پیچھے ہے اور جو ان کے درمیان ہے سب اسی کا ہے" (مریم ۶۴) نازل ہوئی تھی۔

یہ روایت بھی غریب ہے اس میں ذر کا تفرد ہے۔ اور صحیح متفق علیہ ہے۔

۵۷۴۵-عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، اور ہمیں ابوبکر ابن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ھارون، سفیان ثوری، دونوں حضرات نے اعمش، مسلم البطین، سعید بن جبیر اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کون سا عمل ہے جو عشرۂ ذی الحجہ میں کیے گئے عمل سے افضل ہو؟ صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ فرمایا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں البتہ وہ شخص (افضل ہے) جو اپنی جان اور مال لے کر اللہ کی راہ میں نکلا اور کچھ واپس نہ آیا۔

یہ روایت اعمش کی سند سے صحیح متفق علیہ ہے سلمۃ بن کہیل بخول اور حبیب بن ابی عمرہ نے مسلم البطین عن سعید بن جبیر سے روایت کی ہے۔ جبکہ ابواسحٰق السبیعی، الحکم بن عتیبہ، اعمش، قاسم بن ابی ایوب، مطرالوراق اور ابو جریر نے بھی سعید سے روایت کی ہے۔

۵۷۴۶- ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ھارون سفیان، منصور ابن المعتمر، منھال بن عمرو، سعید بن جبیر اور

---

[1] ۔[2] مجمع الزوائد ۳/۳۰۵، وکنز العمال ۴۵۱۵۹

حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ جناب رسول اکرم ﷺ حضرت حسن وحسینؓ کے لئے یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ" ترجمہ میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر شیطان وجن سے بچنے کے لئے اور ہر مسموم نظر سے بچنے کے لئے یہ ابوموسیٰ بن امین نے سفیان سے جبکہ اعمش، منصور، اور زید بن ابی انیسہ نے منہال سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

۵۷۴۷-محرم کی فضیلت..... ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، عتبہ بن عبداللہ، ابوغانم سعدی یونس بن نافع، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا محرم کو اس کے انہی دو کپڑوں میں غسل دو جن سے اس نے احرام باندھا تھا، اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اس کو اس کے انہی دو کپڑوں میں کفنادو، اس کو خوشبو نہ لگاؤ، اور اس کے سر ودھونی بھی نہ دو کیونکہ وہ قیامت کے دن اسی طرح احرام کی حالت میں پڑھتا ہوا اٹھے گا۔[۲]

عمرو سے سفیان، شعبہ، مسعر، ابن عیینہ، ابن جریج، ابوایوب الافریقی، ابن ابی لیلیٰ، حجاج، ابان بن یزید العطار، مطر الوراق، عمر بن عامر، حماد بن زید، محمد بن مسلم الطائفی، عمرو بن الحارث، معقل بن عبیداللہ، قیس بن سعد، شبل بن عباد، عبدالوھاب بن مجاہد، مقاتل بن سلیمان نے اور سعید سے عمرو اور ابن مجاہد کے علاوہ ایک جماعت مثلاً حبیب بن ابی ثابت وغیرہ نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

۵۷۴۸-حج کے دوران انتقال کرنے والوں کی فضیلت.....ہم سے محمد بن عمرو بن سلم نے حسن بن سھل بن سعید اور سکری نے اپنی اصل سے (میں نے یہ روایت انہی سے لکھی ہے) یحییٰ بن غیلان، عبداللہ بن بزیع، حسن بن عمارہ، حبیب بن ابی ثابت، سعید بن جبیر اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص اپنی سواری سے گر پڑا اور اس کی وفات ہوگئی، لوگوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور انہی دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کے سر کو دھونی مت دو کیونکہ اس کو اسی طرح تلبیہ کہتے ہوئے اٹھایا جائیگا۔[۳]

سعید کی سند سے یہ روایت صحیح متفق علیہ ہے، حکم، حماد بن ابی سلیمان، عطاء بن ابی السائب، فضیل بن عمرو، معن الکندی، ابوبشر جعفر بن ایاس، ایوب سختیانی، قتادہ، مطر، حسام بن مصک، ابوالزبیر، ابراہیم بن حمزہ، قاسم بن ابی برہ، عبدالکریم الجزری، سالم الافطس نے سعید سے روایت کیا ہے۔

۵۷۴۹-حالات کی تحقیق کے بارے میں جنات کی روانگی ......ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن حیان المازنی، ولید الطیالسی، جبکہ معاذ بن المثنی نے مسدد اور ابواسحٰق بن حمزہ نے احمد بن علی بن المثنی، شیبان بن نوح بن فروخ، ابوعوانہ، ابی بشر، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ نہ تو رسول اللہ ﷺ نے جنات کے سامنے قرآن کریم پڑھا اور نہ ان کو دیکھا آپ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ سوق عکاظ کی طرف روانہ ہوئے، شیاطین کو اب آسمانوں سے مار پڑنے لگی تھی ان کے پیچھے شہاب ثاقب پھینکے جاتے تھے، چنانچہ جنات اور شیاطین واپس آگئے، دوسرے شیاطین نے ان سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ تو وہ بولے کہ ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان اب رکاوٹ پیدا ہونے لگی ہے ہم پر شہاب ثاقب پھینکے جاتے ہیں۔ دوسرے جنات بولے یقیناً کوئی ایسا

۱۔ صحیح البخاری ۴/۱۴۷. وسنن ابن ماجۃ ۳۵۲۵. والمصنف لعبد الرزاق ۹۲۶۰. وکنز العمال ۳۵۰۳، ۳۵۰۵، ۳۵۱۱، ۳۵۱۲، ۳۵۱۳، ۳۹۹۹، ۵۰۱۸.

۲۔ سنن النسائی ۵/۳۹. وکنز العمال ۱۱۹۶۵

۳۔ صحیح البخاری ۳/۲۰. وصحیح مسلم، کتاب الحج، ۹۳، ۹۴، ۹۶، ۹۷، ۹۹. وفتح الباری ۴/۵۲.

واقعہ ہوا ہے جو تمہارے اور آسمانی اطلاعات کے درمیان رکاوٹ بن گیا ہے، روانہ ہو جاؤ زمین کے مشرق و مغرب کی طرف اور دیکھو کہ یہ کیا معاملہ ہے جو تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان ہوا ہے۔

چنانچہ تمام جنات و شیاطین پوری دنیا میں پھیل گئے اور معلومات حاصل کرنے لگے، چنانچہ ایک گروپ جو تہامہ کی طرف روانہ ہوا جہاں جناب نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ سوق عکاظ کے ارادے سے ایک کھجور کے درخت کے نیچے فجر کی نماز ادا فرما رہے تھے لہٰذا جب ان جنات نے فجر کی نماز میں پڑھا جانے والا قرآن سنا تو اس کی طرف اپنی پوری توجہ مبذول کی اور بولے خدا کی قسم یہی وہ چیز ہے جو تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ بن رہی ہے چنانچہ وہ اسی وقت اپنی قوم کی طرف واپس روانہ ہوئے اور کہا کہ ہم نے نہایت عجیب و غریب قرآن سنا، جو نیک بختی کی طرف راہنمائی کرتا ہے لہٰذا اب ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کریں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جناب نبی کریم ﷺ کی طرف وحی فرمائی" کہہ دیں کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے اس کتاب کو سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا" (سورۃ الجن ۱)

یہ روایت صحیح متفق علیہ، بخاری نے مسند وعن ابی عوانہ اس کی تخریج کی ہے۔

۵۷۴۹- ہم سے محمد بن جعفر بن ہیثم نے جعفر بن محمد الصائغ، عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والد، اسمٰعیل بن سمیع، مسلم البطین، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے سنا اس کو اللہ تعالیٰ سنائیں گے اور جس نے دیکھا اس کو اللہ تعالیٰ دکھائیں گے[1]

یہ روایت صحیح ہے۔

۵۷۵۰- درندوں اور وحشی پرندوں کی حرمت ..... ہم سے ابوبکر بن الخلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، سعید بن عروبہ، علی بن الحکم، میمون بن مہران اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ہر ایسے جانور کے کھانے سے منع فرمایا جس کے چیر پھاڑ کرنے والے دانت ہوں اور ہر ایسے پرندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے جس کے پنجے ہوں۔[2]

۵۷۵۱- اللہ تعالیٰ کی شان رحیمی..... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن اسحٰق الضبی، قیس بن الربیع، حبیب بن ابی ثابت نے سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا، اے ابن آدم! جب بھی تو نے مجھ سے دعا کی اور مجھ سے رجوع کیا میں نے وہ سب معاف کر دیا جو تجھ پر تھا، اگر تو مجھ سے پوری زمین کی مقدار بھر خطائیں لے کر مجھ سے ملے گا تو میں اتنی ہی مغفرت لے کر تجھ سے ملوں گا بشرطیکہ تو نے میری ذات کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا ہو اگر تیری خطائیں آسمان تک بھی جا پہنچیں اور تو نے مجھ سے معافی مانگ لی تو میں تجھے معاف کر دوں گا۔[3]

یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے صرف قیس کی سند سے لکھا ہے۔

---

[1] صحیح البخاری ۸/۱۳۰ ۹/۸۰ وصحیح مسلم ، کتاب الزھد ۴۷، وفتح الباری ۱۳/۱۲۸

[2] سنن الترمذی ۱۴۷۷ ومسند الامام احمد ۱/۱۴۷، ۱۹۳، ۲۴۴، ۲۵۹، ۲۲۹، ۳۲۷، ۳۴۳، والمستدرک ۲/۳۰، والسنن الکبریٰ للبیھقی ۱/۲۵، ۵/۳۳۸، ۹/۳۱۵

[3] مجمع الزوائد ۱۰/۲۱۵ ومشکاۃ المصابیح ۲۳۳۶ واتحاف السادۃ المتقین ۹/۱۷۷ وکشف الخفا ۲/۲۱۷ والاحادیث الصحیحۃ ۱۹۵۱ ۱۲۷

۵۷۵۲- جنت میں والدین کا ساتھ۔ ہم سے ابومحمد بن احمد نے محمد بن ابی شیبہ، جبارہ بن المغلس، قیس بن الربیع، عمرو بن مرہ، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کی اولاد بھی اسی درجہ میں ہوگی جس میں وہ خود ہوگا اگر چہ عمل میں اس سے کم ہی کیوں نہ ہوتا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی "ہم انکی اولاد کو بھی ان تک پہنچادیں گے اور ان کے اعمال میں سے کچھ کم نہ کریں گے (الطور:۲۱) پھر فرمایا کہ ہم نے آباء کا حصہ کم نہیں کیا اولادوں کے حصے کی وجہ سے[1]

۵۷۵۳- اللہ کا رنگ۔ ہم سے قاضی ابومحمد نے عبداللہ بن الصباح، عبداللہ بن عمرو بن ابان، زیاد بن عبداللہ، عطاء، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ کیا آپ کا رب بھی رنگ لگاتا ہے؟ ہاں ایسا رنگ جو کبھی خراب نہیں ہوتا، سرخ اور زرد اور سفید[2]

۵۷۵۴- انبیاء پر ایمان لانے والوں کی تعداد۔ ہم سے محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے ابواسمٰعیل الترمذی، محمد بن صلت، ابوکدینہ یحییٰ بن المھلب، حصین، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے سامنے امتوں کو پیش کیا گیا بعض انبیاء ایسے تھے جن کے ساتھ پوری پوری قوم تھی اور بعض کے ساتھ ایک دو افراد ہی تھے[3]

سعید اور حصین سے یہ روایت غریب ہے، ہم نے صرف ابوکدینہ سے لکھی ہے۔

۵۷۵۵- جمعہ کی پہلی اذان۔۔۔ ہم سے ابراہیم بن احمد بن حسین نے محمد بن عبداللہ الحضرمی، اسمٰعیل بن ابی الحکم الثقفی (یہ ثقہ تھے) عاصم بھی معتمر البصری (بنونصر بن معاویہ سے تھے) جبلہ بن سلیمان، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پہلی اذان کو اس لئے مقرر کیا گیا تاکہ نمازیوں کے لئے نماز میں پہنچنا آسان ہو جائے جب تم اذان سنو تو اچھی طرح وضو کرو اور تکبیر اولیٰ کی طرف متوجہ ہو جاؤ کیونکہ نماز کا ایک حصہ اور مکملات میں سے اور رکوع اور سجدے میں امام سے آگے نہ بڑھا[4]

۵۷۵۶- مسح علی الخفین۔۔۔۔ ہم سے ہمارے والد نے محمد بن محمد بن عقبہ الشیبانی کوفہ میں، جبارہ ابن المغلس، ایوب، جابر، مسلم اعور، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسافر کے لئے مسح کی مدت تین دن رات تک ہے اور مقیم کے لئے ایک دن رات تک۔[5]

۱۔ الجامع الکبیر للسیوطی ۲/۲۷۰

۲۔ مجمع الزوائد ۱۲۸/۵، والدر المنثور ۲۵۹/۵، وتفسیر ابن کثیر ۵۳۰/۲

۳۔ مسند الامام احمد ۲۰۱/۱، ۳۲۰ والمعجم الکبیر للطبرانی ۵/۱۰، ۲۳/۱۸ ومجمع الزوائد ۳۰۵/۱۰، وفتح الباری ۱۵۵/۱۰، ۲۱۱ وانظر ایضا صحیح البخاری ۱۹۲/۴، ۱۶۳/۷، ۱۷۴، ۱۳۰/۸ وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۷۴ والمستدرک ۵۷۷/۴

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۴۴/۱۲ ومجمع الزوائد ۳۳۱/۱ وکنز العمال ۲۱۰۲۵ ولسان المیزان ۹۹۰/۳۔

۵۔ مسند ابی عوانہ ۲۶۲/۱، وسنن ابی داؤد ۱۵۷ وشرح السنۃ ۴۶۲/۱ وتاریخ اصبہان للمصنف ۳۴۸/۲، ونصب الرایۃ ۱۷۵/۱، والمعجم الکبیر للطبرانی ۴۴/۱۲ ومجمع الزوائد ۲۵۹/۱

یہ روایت بھی غریب ہے ہم نے اسی طریق سے لکھا ہے۔

۵۷۵۷- جنت کی خوشخبری...... ہم سے محمد بن جعفر بن ہیثم نے ابراہیم بن اسحٰق الحربی شریح بن النعمان، خلف بن خلیفہ، ابی ہاشم الرمانی، سعید بن جبیر نے حضرت عباسؓ نے جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کیا فرمایا کہ کیا میں تمہیں تمہارے جنتی مردوں کے بارے میں نہ بتاؤں نبی، صدیق، شہید، مولود اور وہ شخص جو اپنے بھائی سے صرف اللہ کی رضا کے لئے ملاقات کرنے جائے۔[1]

یہ روایت بھی غریب ہے، سعید سے ابوہاشم وغیرہ کا تفرد ہے۔

۵۷۵۸- ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، محمد بن ابی نعیم، سعید بن زید، عمرو بن بن خالد، ابی ہاشم کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۷۵۹- موت کے وقت پڑھنے کی دعا...... ہم سے ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے عبداللہ بن احمد بن ابراہیم الدورقی، جبکہ جعفر بن محمد بن جبیر نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا، موت کے وقت ایک گھبراہٹ ہوتی ہے لہٰذا جب تمہیں اپنے مسلمان بھائی کی وفات کی خبر پہنچے تو انا للّٰہ وانا الیہ راجعون وانا الی ربنا لمنقلبون اللھم اکتبہ فی المحسنین واجعل کتابہ فی علیین واخلف علی عقبہ فی الاخرین اللھم لاتحرمنا اجرہ ولاتفتنا بعدہ[2]۔

یہ روایت بھی غریب ہے، اس میں قیس کا ابی ہاشم سے تفرد ہے۔

۵۷۶۰- ہم سے سلیمان بن احمد نے فضیل بن محمد الملطی، موسیٰ بن داؤد اور قیس نے بھی اس طرح روایت کیا ہے۔

۵۷۶۱- ابوبکر صدیقؓ میرے ساتھی ہیں...... ہم سے ابوبکر بن خلاد اور احمد بن جعفر بن مالک محمد بن یونس بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سنان ابوعبیدہ العصفری، مالک بن مغول طلحہ بن مصرف سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر میرے ساتھی ہیں اور غار میں ہمدم ومونس ہیں، مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے علاوہ ابوبکر کے دروازے کے بند کردو۔[3]

یہ روایت سعید، طلحہ اور مالک کی سند سے غریب ہے۔

۵۷۶۲- حضرات شیخین کی مثال...... ہم سے محمد بن احمد بن علی نے محمد بن یونس الشامی، ابوناصر المعتدی، رباح بن ابی معروف، سعید بن عجلان، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر وحضرت عمرؓ سے فرمایا کہ کیا میں تم دونوں کو تم جیسے فرشتوں کے بارے میں نہ بتاؤں اور تم جیسے انبیاء کے بارے میں نہ بتاؤں جیسے حضرت ابراہیم

---

[1] المعجم الصغیر للطبرانی ۴۷/۱ والکبیر ۱۹: ۱۴۰ ومجمع الزوائد ۳۱۲/۳، ۱۲۳/۸ وأمالی الشجری ۱۵۱/۲ والمطالب العالیۃ ۲۵۹۲ والترغیب والترھیب ۵۱/۳ والاحادیث الصحیحۃ ۲۸۷ والدر المنثور ۱۵۳/۲ وکنز العمال ۴۴۷۰، ۴۳۵۰۵.

[2] کتاب المحتضر ۷۸ وسنن ابی داؤد ۳۱۰۶ ومسند الامام أحمد ۳۱۹/۳ والسنن الکبری للبیھقی ۳۶/۳، ومشکاۃ المصابیح ۱۶۴۹ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۳۵۷/۳

[3] مجمع الزوائد ۴۲/۹ وفتح الباری ۱۱۰/۷ وکشف الخفا ۳۲/۱ وکنز العمال ۳۲۵۴۹.

علیہ السلام نے فرمایا جس نے میرا اتباع کیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو غفور رحیم ہے اور اے عمر! فرشتوں میں تم جیسے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں جو اللہ کے دشمنوں پر نہایت سختی اور تکلیف لے کر آتے ہیں اور انبیاء میں تم جیسے حضرت نوح علیہ السلام تھے، پھر فرمایا' اور پھر نوح نے دعا کی کہ میرے پروردگار کسی کافر کو زمین پر بسا نہ رہنے دے۔ اگر تو ان کو رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان سے جو اولاد ہوگی' (سورۃ نوح ۲۶-۲۷)[1]

یہ روایت غریب ہے اس میں ریاح کا ابن عجلان سے تفرد ہے۔

٭

۵۷۶۳- حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ.... ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابوحذیفہ موسیٰ بن مسعود، ابراہیم بن طہمان، عطاء بن السائب، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب حضرت سلیمان بن داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جائے نماز میں پڑھنے کھڑے ہوئے تو اپنے سامنے ایک پودا اگا ہوا دیکھا تو پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ پودے نے کہا الخرنوب، پھر پوچھا کہ تمہیں کس مقصد کے لئے اگایا گیا ہے؟ عرض کیا اس گھر کو برباد کرنے کے لئے پھر آپ علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ اے اللہ جنات پر میری موت کو پوشیدہ فرما دیجئے تاکہ انسانوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ جنات غیب نہیں جانتے۔ چنانچہ آپ نے اپنا عصا زمین میں گاڑا اور اس پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوگئے (اور اسی حالت میں آپ علیہ السلام کی وفات ہوگئی) پھر آپ کے عصا کو دیمک نے کھایا تو کھوکھلا ہونے کی وجہ سے عصا حضرت سلیمان علیہ السلام سمیت گر پڑا دیمک کو آپ علیہ السلام کا جسم کھانے سے روک دیا گیا تھا اور جنات ارد گرد کام کر رہے تھے چنانچہ انسانوں کو معلوم ہوگیا کہ اگر جنات غیب جانتے ہوتے تو طویل عرصے تک تکلیف میں مبتلا نہ ہوتے۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ اس طرح پڑھا کرتے تھے، چنانچہ جنات نے دیمک کا شکر ادا کیا۔ چنانچہ دیمک جہاں کہیں ہوتا جنات اس کو پانی پہنچاتے ہیں۔

یہ روایت بھی غریب ہے، اس میں عطا کا تفرد ہے۔

۵۷۶۴- یہودی وفد سے گفتگو.... ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، عبداللہ بن الولید العجلی، بکیر بن شہاب اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ یہودیوں کا ایک وفد جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے ابوالقاسم! ہم آپ سے چند باتیں پوچھتے ہیں اگر آپ نے ہمیں ٹھیک ٹھیک جواب دے دیا تو ہم آپ کا اتباع کریں گے اور آپ کی تصدیق کریں گے اور آپ پر ایمان لائیں گے، فرمایا کہ جو وبال وغیرہ یہودیوں نے اپنے اوپر لینا تھا لے لیا اور کہا کہ جو کچھ ہم کہیں گے اس پر اللہ تعالیٰ کو وکیل بناتے ہیں۔ پھر انہوں نے عرض کیا بتایئے نبی کی کیا علامات ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی آنکھیں تو سو جاتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ بتایئے کہ لڑکی کیسے پیدا ہوتی ہے اور لڑکا کیسے پیدا ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دونوں کا پانی ملتا ہے تو اگر عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب آ جائے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے اور اگر مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آ جائے تو لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ یہودیوں نے عرض کیا کہ آپ نے سچ کہا۔

یہود ہمیں رعد یعنی بجلی کی کڑک کے بارے میں کچھ بتایئے؟

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ایک فرشتہ ہے جس کی ذمہ داری بادلوں کا انتظام ہے۔ اللہ کے حکم کے مطابق اس انتظام کو سنبھالتا ہے۔

یہود تو یہ کڑک کی آواز کیا ہوتی ہے جو سنائی دیتی ہے؟

---

[1] الدر المنثور ۲۰۲/۳۔ وکنز العمال ۳۲۹۹۵، ۳۶۱۱۸

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس فرشتے کی بادلوں کو ڈانٹنے کی آواز ہوتی ہے یہاں تک کہ اس کا کام پورا ہو جاتا ہے۔

یہود آپ نے سچ کہا۔

یہود اسرائیل (حضرت یعقوب علیہ السلام) نے کس چیز کو حرام قرار دیا؟

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دیہات میں رہتے تھے کہ بیمار ہو گئے لیکن انہیں اپنے مناسب چیزوں میں اونٹ کا گوشت اور دودھ کے علاوہ کچھ نہیں ملا اس لیے ان دونوں چیزوں کو حرام قرار دیا۔

یہود آپ نے سچ کہا۔

یہود ہمیں بتائیے کہ آپ کے پاس فرشتوں میں سے کون آتا ہے؟ کیونکہ کوئی نبی ایسا نہیں جس کے پاس ایک فرشتہ رسالت اور وحی لے کر آتا ہو؟ لہٰذا آپ کے پاس کون آتا ہے؟ بس یہی آخری سوال ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل۔

یہود یہی جو جنگ اور قتال لے کر آتا ہے، یہی ہمارا دشمن ہے اگر آپ ان کے بجائے میکائیل کا نام لیتے تو ہم آپ کا اتباع کرتے کیونکہ یہی بارش نازل کرتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''کہہ دو کہ جو شخص جبرئیل کا دشمن ہو اس نے تو یہ کتاب خدا کے حکم سے تمہارے دل پر نازل کی ہے'' (البقرۃ: ۹۷)

سعید کی روایت سے یہ غریب ہے، اس میں بکیر کا تفرد ہے۔

۵۷۶۵-لوحِ محفوظ۔۔۔ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن الحارث، ابراہیم بن یوسف زیاد بن عبداللہ، عبدالملک بن سعید بن جبیر، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے

جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس لوح محفوظ ہے جو سفید سونے کی بنی ہوئی ہے۔

اس کے صفحات سرخ یاقوت کے ہیں، اس کا قلم نور کا ہے اور اس کی کتاب بھی نور کی ہے اللہ تعالیٰ اس میں ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ دیکھتے ہیں جسے تخلیق کرنا ہو تخلیق کرتے ہیں' جسے رزق دینا ہو اسے رزق دیتے ہیں، کسی کو زندگی دیتے ہیں کسی کو موت، کسی کو عزت دیتے ہیں کسی کو ذلت، (گویا کہ) جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔

سعید بن جبیر اور ان کے بیٹے عبدالملک کی سند سے غریب ہے ہم نے اسی طریق سے لکھی ہے۔

۵۷۶۶-آسمان کا دروازہ کھولا گیا ہے۔۔۔۔۔ہم سے عبداللہ بن جعفر بن احمد نے اسمٰعیل بن عبداللہ حسن بن ربیع، ابوالاحوص، عمار بن زریق، عبداللہ بن عیسیٰ، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں موجود تھے کہ آپ ﷺ نے اوپر آسمان کی طرف ایک آواز سنی، چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر دیکھا اور فرمایا کہ یہ ایک دروازہ ہے آسمان پر جو آج کھولا گیا ہے اور آج کے علاوہ کبھی نہیں کھولا گیا اور اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے اور یہ فرشتہ بھی صرف آج ہی نازل ہوا ہے۔

اس فرشتے نے آکر سلام کیا اور عرض کیا دو سورتوں کی خوشخبری وصول کیجئے، یہ دو سورتیں ایسی ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں (۱) فاتحۃ الکتاب، (۲) اور سورہ بقرہ کی آخری آیات آپ نے ان میں سے جو حرف بھی پڑھا آپ کو دے دیا گیا امام مسلم نے اس روایت کی تخریج کی ہے۔

۵۷۶۷-حجر اسود کی گواہی: ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسمٰعیل بن عبداللہ سلیمان بن حرب، حماد بن سلمہ عبداللہ بن عثمان خثیم، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حجر اسود قیامت کے دن اس طرح ہوگا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے یہ دیکھے گا اور بولنے کے لئے زبان بھی ہوگی جس نے بھی اس کو حق کے ساتھ بوسہ دیا ہوگا اس کی گواہی دے گا۔

۵۷۶۸-اہل بیت کی فضیلت...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسمٰعیل بن عبداللہ، مسلم بن ابراہیم، حسن بن ابی جعفر، ابی الصہباء، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے گھر والوں کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس پر سوار ہو گیا بچ گیا اور جو اس سے پیچھے رہا غرق ہو گیا۔[1]
حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی سند سے لکھا ہے۔

۵۷۶۹-علامات قیامت...... ہم سے قاضی ابو احمد بن ابراہیم نے حسن بن علی بن زیاد اور عبداللہ بن محمد العمری نے جبکہ سلیمان بن احمد نے علی بن المبارک الصنعانی، اسمٰعیل بن ابی اویس، ذر بن عبدالرحمٰن ابن اردن، محمد بن سلیمان بن والبہ، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک فحاشی اور بخل ظاہر نہ ہو جائے اور امانت دار خیانت نہ کرے اور خائن کے پاس امانت نہ رکھوائی جانے لگے۔[2]
وعول ھلاک ہو جائیں اور تحوت غالب ہو جائیں۔
عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ وعول اور تحوت کیا ہیں؟ فرمایا وعول سے مراد لوگوں کے سردار ہیں اور تحوت سے مراد وہ گرے پڑے لوگ ہیں جو لوگوں کے قدموں تلے ہوتے ہیں۔

۵۷۷۰-ایک جہنمی کی برائی...... ہم سے ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن حمزہ بن نصیر (اھواز کے قصہ گو) اسحٰق بن ابی اسرائیل، ابو عبیدۃ الحداد، ہشام بن حسان، محمد بن شبیب، جعفر بن ابی وحشیہ، اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس مسجد میں ایک لاکھ افراد یا ان سے بھی زیادہ ہوں اور ایک جہنمی ہو اور وہ سانس لے لے تو اس کی سانس مسجد اور اس میں موجود ہر چیز کو جلا ڈالے گی۔[3]
سعید سے غریب ہے اس میں ابو عبیدہ بن ہشام کا تفرد ہے۔

۵۷۷۱-ہمیں کس بات کی پیروی کرنی چاہیے۔ ہم سے ابو اسحٰق بن حمزہ نے محمد بن محمد بن عقبہ الشیبانی، محمد بن طریف، زیاد ابن حسن فرات، ان کے والد، ان کے دادا فرات، سعید بن جبیر کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ابن عتبہ نے عبداللہ بن زبیر کو خط لکھا تھا کہ، امابعد آپ نے مجھ سے دادا کا مسئلہ پوچھنے کے لئے خط لکھا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں نے اپنے رب کے

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳/۴۷، ۳۸، والمستدرک ۲/۳۴۳ والکنی للدولابی ۱/۷۶، ومجمع الزوائد ۹/۱۶۸، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۲/۱۵۱، ۱۵۶ والدر المنثور ۳/۳۳۴
۲۔ مجمع الزوائد ۷/۳۲۴.
۳۔ العلل المتناھیۃ ۲/۵۵۴، والمطالب العالیۃ ۴۶۶۷، وکنز العمال ۳۹۵۴۰، وتفسیر ابن کثیر ۳/۱۳۰.

علاوہ کسی اور کو اپنا خلیل (گہرا دوست) بناتا ہوتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے دینی بھائی اور غار میں میرے ساتھی، ہیں اور بے شک حضرت ابوبکر صدیق (سسر ہونے کی وجہ سے) آپ ﷺ کے لئے والد کی طرح تھے چنانچہ سب سے زیادہ مناسب بات جس کی ہمیں پیروی کرنی چاہیے وہ حضرت ابوبکر صدیق کا قول ہی ہے۔[1]

۵۷۷۲-**بد بخت ترین لوگ**...... ہم سے سلیمان بن احمد نے ہیثم بن خلف، محمد بن جمیل، سلمۃ بن الفضل، محمد بن اسحٰق، حکیم بن جبیر، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ بد بخت تین آدمی ہیں (۱) قوم ثمود کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹنے والا، (۲) اور حضرت آدم علیہ السلام کا وہ بیٹا جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا، زمین پر جب کبھی بھی خون بہایا جائے گا تو اس کا گناہ اس کو بھی ہوگا، کیونکہ یہی وہ شخص ہے جس نے اس طریقہ کار کی بنیاد ڈالی تھی۔[2]

۵۷۷۳-**حضرت عبداللہ کے بھتیجے سے ناراضگی**...... ہم سے حسن بن محمد بن کیسان، یوسف القاضی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، جبکہ علی بن ہارون نے جعفر الفریابی، قتیبہ بن سعید، عبدالوہاب الثقفی، ایوب سختیانی، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت عبداللہ بن المغفل سے روایت کیا فرمایا کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے ایک طرف ان کا بھتیجا بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے کنکر سے کسی کو مارا، تو انہوں نے اس کو ایسا کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اس (یعنی پتھر کنکر وغیرہ) سے کوئی شکار بھی نہیں کیا جاتا اور نہ ہی اس سے دشمن کو مارا جاتا ہے، کیونکہ یہ دانت توڑتا اور آنکھ پھوڑتا ہے۔[3]

فرمایا کہ لیکن اس کے بعد ان کے بھتیجے نے پھر یہی حرکت کی تو آپ نے فرمایا کہ میں تجھے بیان کر رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے تو پھر بھی یہی حرکت کر رہا ہے، میں تجھ سے کبھی بات نہ کروں گا۔
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵۷۷۴-**آپ ﷺ پر ایمان لانا ضروری ہے**...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابی بشر سے بیان کیا کہا میں نے سعید بن جبیر کو حضرت ابی موسیٰؓ سے روایت کرتے سنا فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس امت میں سے جس نے بھی میرے بارے میں سنا خواہ وہ یہودی ہو یا عیسائی اور وہ مجھ پر ایمان نہ لایا تو وہ جہنمی ہوگا۔[4]

۵۷۷۵-**گمشدہ شکار کا حکم**...... ہم سے اسی سند سے سعید بن جبیر نے حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں شکار کو تیر مارتا ہوں اور اگلے دن وہ شکار مجھے میرے تیر کے ساتھ ملتا ہے (کیا کروں)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اپنا تیر شکار کے جسم میں پاؤ اور علم ہو جائے کہ وہ تمہارے تیر سے ہی مرا ہے۔ اور کسی درندے کے کوئی اثرات نہ ہوں تو تم یہ شکار کھا سکتے ہو۔[5]

۱۔ صحیح البخاری ۵/۴، وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ باب ۱، وفتح الباری ۷، ۱۷، ۸/۱۴۲.

۲۔ مجمع الزوائد ۱۴/۷ ۲۹۹، وکشف الخفا ۱/۱۴۵ والدر المنثور ۲/۲۷۶ کنز العمال ۴۹۲۵، ولم یذکر الثالث في الحدیث في هذه الروایة

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصید ۵۴.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ۷۰ ومسند الامام احمد ۲/۳۱۷، ومسند ابی عوانة ۱/۱۰۳

۵۔ مسند الامام احمد ۴/۳۷۷ وسنن ابن ماجة ۳۲۱۳ وسنن النسائی ۷/۱۹۳ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/۹۱.
والمصنف لابن ابی شیبة ۵/۳۷۴.

۵۷۷۶- ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، جبکہ سلیمان بن احمد نے ابوزرعہ الدمشقی، آدم بن ابی ایاس، شعبہ عبدالملک بن میسرۃ، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت کیا فرمایا میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں تیر سے شکار کرتا ہوں، پھر اسے ڈھونڈتا ہوں تو مجھے ایک رات کے بعد ملتا ہے (کیا کروں)؟ فرمایا کہ اگر شکار کے جسم میں تمہارا تیر ہے اور تمہارے شکار کو کسی درندے نے نہیں چھیڑا تو تم کھا سکتے ہو۔[1]

۵۷۷۷- حفاظت زبان...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، سہل بن محمود، حماد بن زید، ابی الصہباء اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت کیا وہ مرفوعاً فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہے تو ابن آدم کے جسم کے تمام اعضاء زبان سے منت سماجت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم تجھے اپنے معاملے میں اللہ کا واسطہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر تو ٹھیک رہی تو ہم بھی ٹھیک رہیں گے اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

۵۷۷۸- خشک منی کو کھرچ دینے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے...... ہم سے جعفر بن محمد الاحمسی نے ابوحصین الوادعی، یحییٰ بن عبدالحمید الحمانی، قیس بن ربیع، حکیم بن جبیر، اور سعید بن جبیر کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ میں منی کو آپ ﷺ کے کپڑے سے کھرچ دیتی تھی آپ ﷺ اسی کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے۔

۵۷۷۹- حضرت حسان کو برا کہنے کی ممانعت؟...... ہم سے ہمارے والد نے جعفر بن عمر بن القاسم النہاوندی، محمد بن عبید، نعیم بن میسرۃ، ابوعمرو النحوی، ابی اسحق السبیعی اور سعید بن جبیر کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں کہ حسان بن ثابت کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ انہوں نے زبان اور ہاتھوں سے آپ ﷺ کی مدد کی ہے عرض کیا گیا کہ وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جن کے لئے اللہ نے ایسا ایسا تیار کر رکھا ہے؟ فرمایا کہ ان کے عذاب کے لئے ان کا نابینا ہو جانا ہی کافی ہے۔

(۲۷۷) عامر بن شراحیل الشعبی[2]

زبردست فقیہ، زبردست عالم، صوفی کامل، شیخ اکمل امام ابوعمرو عامر بن شراحیل الشعبی۔

اوامر پر سختی سے عمل پیرا، منہیات سے مکمل پرہیز کرنے والے اور تکلفات سے دور تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے تصوف کے بارے میں فرمایا کہ تصوف دل کو ملاوٹ سے پاک کر دیتا ہے اور بکھرے ہوئے خیالات کو سمیٹ کر ذات باری تعالیٰ میں یکسو کر دیتا ہے۔

۵۷۸۰- ہم عصر بزرگوں کی رائے...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے والد جبکہ ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن فضیل کی سند سے عاصم سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے حسن بصری کو امام شعبی کی موت کی اطلاع دی تو فرمایا کہ اللہ ان پر رحم فرمائے۔ ان کا یقیناً اسلام میں بڑا مقام تھا۔

۵۷۸۱- ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، المفضل بن غسان الغلابی، جعفر بن عون، عبداللہ بن اشعث بن سوار، ان کے والد سے

۱- سنن الترمذی ۲۴۰۷، ومسند الامام احمد ۹۲/۳، ومشکاۃ المصابیح ۴۸۳۸، وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۱.

۲- طبقات ابن سعد ۲۴۶/۶/ ۲۵۱، والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۵۰۳، ۲/۱ ۴۹۶، والجرح ۶/ت ۱۸۰۲، وتاریخ بغداد ۲۲۷/۱۲، والجمع ۳۷۷/۱، والکاشف ۲/ت ۲۵۵۳، وسیر النبلاء ۲۹۴/۴، وتہذیب التہذیب ۶۵/۵، وتہذیب الکمال ۳۰۴۲، (۲۸/۱۴)

روایت کیا فرمایا کہ جب امام شعبی کا انتقال ہو گیا تو میں بصرہ میں حسن بصری کے پاس آیا اور کہا اے ابوسعید! امام شعبی کا انتقال ہو گیا۔ تو فرمایا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اگرچہ وہ بڑی عمر والے تھے بڑے علم والے تھے بہر حال اسلام میں ان کا مقام بہت بڑا تھا، پھر میں محمد بن سیرین کے پاس آیا اور کہا کہ ابوبکر، امام شعبی کا انتقال ہو گیا ہے تو انہوں نے بھی یہی فرمایا جو حسن بصری نے فرمایا تھا۔

۵۷۸۲-ابن سیرین کی رائے...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن احمد بن ابی شیبہ، منجاب بن الحارث، علی بن مسہر، اشعث بن سوار، ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں جب کوفہ آیا تو یہاں امام شعبی کا حلقہ بہت بڑا تھا حالانکہ اس وقت صحابۂ کرام بھی کثیر تعداد میں موجود تھے۔

۵۷۸۳-عاصم بن سلیمان کی رائے...... ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، منجاب، علی بن مسہر، عاصم بن سلیمان سے روایت کیا فرمایا میں نے اھل کوفہ، اھل بصرہ، اھل حجاز اور دنیا بھر کی احادیث کا امام شعبی سے بڑا کوئی عالم نہیں دیکھا۔

۵۷۸۴-ابومجلز کی رائے...... ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابواسامہ، ثابت بن زید، سلیمان التیمی اور ابومجلز کی سند سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے شعبی سے بڑا کوئی فقیہ نہیں دیکھا۔

۵۷۸۵-ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، مفضل بن غسان الغلابی، ان کے والد، ابوبحر البکراوی، سلیمان التیمی سے بیان کیا کہ ابو مجلز نے کہا کہ تم امام شعبی کو لازم پکڑو کیونکہ میں نے ان جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

۵۷۸۶-ابوحصین کی رائے...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان، یوسف بن یعقوب، ابوبکر بن عیاش ابی حصین سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے امام شعبی سے زیادہ بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔

۵۷۸۷-فقیہ کون ہے؟...... ہم سے محمد بن احمد، محمد بن عثمان، یوسف بن موسیٰ، جبکہ ابواحمد محمد بن احمد نے احمد ابن العباس الھروی، اسمٰعیل بن سعید، حکام، عیسیٰ بن معاذ، لیث سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے امام شعبی سے مسئلہ پوچھا تو وہ مجھ سے پہلو تہی کرتے اور ناگواری کا اظہار کرتے تو میں نے کہا، اے علماء کے گروہ! اے فقہاء کے گروہ تم ہم سے اپنی احادیث روایت کرتے ہو اور جب ہم مسئلہ پوچھیں تو ناگواری کا اظہار کرتے ہو تو امام شعبی نے فرمایا اے علماء کے گروہ! اے فقہاء کے گروہ! ہم فقیہ ہیں نہ عالم، بلکہ ہم تو وہ لوگ ہیں کہ ہم نے حدیث سنی اور جو سنا تم سے بیان کر دیا۔ فقیہ تو صرف وہ ہے جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں میں ورع سے کام لے، اور عالم وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔

۵۷۸۸-عالم کون ہے؟...... ہم سے ہمارے والد نے محمد بن ابراہیم بن الحکم، یعقوب الدورقی، عبداللہ بن نمیر، مالک بن مغول سے روایت کیا کہ ایک شخص نے امام شعبی کو مخاطب کیا اور کہا اے عالم! تو امام شعبی نے جواب دیا کہ عالم وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔

۵۷۸۹-ہم سے احمد بن اسحٰق نے حسن بن ھارون بن سلیمان، ابومعمر، سفیان، مالک بن مغول سے بیان کیا کہ کسی نے امام شعبی سے کہا اے عالم! تو امام شعبی نے کہا کہ میں عالم نہیں ہوں اور مجھے کوئی عالم دکھائی بھی نہیں دیتا البتہ ابوحصین نیک آدمی ہیں۔

۵۷۹۰-شعبی سے درخواست...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے ابوعبداللہ القاضی، عمر ابن شبہ، اصمعی سے بیان کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ امام شعبی اور اخطل خلیفہ عبدالملک کے پاس جمع ہوئے، جب وہاں سے روانہ ہوئے تو اخطل نے شعبی سے کہا کہ اے شعبی! میرے ساتھ

نرمی کا معاملہ کریں آپ تو کئی کئی برتنوں سے پیتے ہیں اور میں ایک ہی برتن سے پیتا ہوں۔ (یعنی میں نے ایک ہی جگہ سے علم حاصل کیا ہے، اور آپ نے کئی جگہ سے

۵۷۹۱- ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ العدوی، اسمٰعیل بن سعید، قاسم بن الحکم، سفیان، بیان نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آیت "یہ لوگوں کے لئے بیان صریح اور اہل تقویٰ کے لئے ھدایت اور نصیحت ہے" (آل عمران:۱۳۸) کے ذیل میں بیان کیا ہے لوگوں کے لئے اندھے پن سے راہنمائی ہے گمراہی سے بچنے کے لئے اور وعظ و نصیحت ہے جہالت سے بچنے کے لئے۔

۵۷۹۲- قرآن کریم پر جھوٹ ہم سے ابواحمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل، جریر، بیان، شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ جس نے قرآن کریم کے بارے میں جھوٹ بولا اس نے اللہ کے بارے میں جھوٹ بولا۔

۵۷۹۳- خطیبوں کے لئے لمحۂ فکر ہم سے عبداللہ بن محمد نے ابن اسحٰق، حسین المروزی، ابن المبارک اور مجالد کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ کوئی خطیب ایسا نہیں جس پر اس کا خطبہ پیش نہ کیا جائے۔

۵۷۹۴- آخرت کی ضمانت...... ہم سے محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، جریر، ابواسحٰق کی سند سے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ جس کسی نے بھی دنیا اللہ کے لئے کچھ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں وہ دیں گے جو اس کے لئے بہتر ہوگا۔

۵۷۹۵- سود اور شک کو چھوڑ دو...... ہم سے محمد بن احمد بن موسیٰ اسمٰعیل بن سعید محمد بن عبید کی سند سے خالد بن دینار سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے امام شعبی سے مزارعت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ سود اور شبہ کو چھوڑ دو اور وہ چیز اختیار کرو جو تمہیں شک میں مبتلا نہ کرے۔

۵۷۹۶- دوسروں کے لئے نصیحت اپنے لئے نصیحت...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، علی بن حفص، سفیان اور اسمٰعیل بن ابی خالد کی سند سے بیان کیا، امام شعبی نے فرمایا کہ جنت میں داخل ہونے والی ایک قوم جہنمیوں کی ایک قوم کو جھانک کر دیکھے گی اور پوچھے گی کہ تم جہنم میں کیسے آپہنچے حالانکہ ہم تو تمہارے سکھائے ہوئے اعمال کر کے جنت میں آپہنچے ہیں تو وہ کہیں گے کہ ہم سکھاتے ضرور تھے لیکن خود عمل نہ کرتے تھے۔

۵۷۹۷- قیامت کی درجہ بدرجہ آمد...... ہم سے محمد بن عبداللہ الکاتب نے حسن بن علی الطوسی، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی اور مجالد کی سند سے امام شعبی نے بیان کیا فرمایا کہ لوگ طویل عرصے تک دینداری کے ساتھ زندگی گزاریں گے پھر دینداری ختم ہو جائے گی، پھر مروت کے ساتھ زندگی گزاریں گے پھر مروت بھی ختم ہو جائے گی، پھر طویل عرصے تک حیاء کے ساتھ زندگی گزاریں گے اور حیا بھی ختم ہو جائے گی پھر لوگ خوف اور خواہش کے ساتھ زندگی گزاریں گے اور میرا خیال ہے کہ اس کے بعد وہ چیز آجائے گی جو اس سے بھی زیادہ سخت ہوگی (یعنی قیامت)۔

۵۷۹۸- ہم سے حسن بن حسن بن علی بن سعید نے ابن ورید، اسکن بن سعید، عباس ابن ہشام، ان کے والد نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا کہ امام شعبی فرمایا کرتے تھے کہ لوگ زندگی گزاریں گے پھر مذکورہ روایت کی طرح ہے۔

۵۷۹۹- ہم سے محمد بن عبداللہ بن الکاتب نے حسن بن علی الطوسی، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی اور مجالد کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ لوگ ایک طویل عرصے تک دین داری کے ساتھ زندگی گزاریں گے پھر دینداری ختم ہو جائے گی، پھر لوگ مروت کے ساتھ

زندگی گزاریں گے پھر مروت بھی ختم ہوجائے گی پھر لوگ خوف اور خواہش کے ساتھ زندگی گزاریں گے اور میرا خیال ہے کہ اس کے بعد وہ ہوگا جو اس سے بھی زیادہ سخت ہوگا۔

۵۸۰۰- ہم سے حسن بن علی بن سعید نے ابن درید، السکن بن سعید، العباس بن ہشام، ان کے والد سے بیان کیا فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ امام شعبی نے فرمایا کہ لوگ زندگی گزاریں گے پھر مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔

۵۸۰۱- ہم سے محمد بن عبداللہ الکاتب نے حسن بن علی الطوسی، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، ابن عیاش کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ عرب کہا کرتے تھے کہ جب کسی شخص کی اچھائیاں اور برائیاں برابر ہیں تو وہ شخص صبر وضبط والا ہے اور اگر اس کی برائیاں اس کی نیکیوں پر غالب ہیں تو پھر وہ شخص بے شرم اور بدچلن ہے۔

۵۸۰۲- **قضاء کا اصول**..... ہم سے محمد بن عبداللہ نے حسن بن علی، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، نے مجالد کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ میں شریح کے پاس تھا کہ ایک عورت اور ایک مرد لڑتے ہوئے ان کے پاس آئے۔ وہ عورت رو رہی تھی اور اس کے آنسو بہہ رہے تھے، میں نے کہا، اے ابوامیہ میرا خیال ہے کہ یہ عورت مظلوم ہے تو قاضی شریح نے فرمایا کہ اے شعبی! حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی بھی عشاء کے وقت اپنے والد کے پاس روتے ہوئے ہی آئے تھے۔

۵۸۰۳- **آخرت کی فکر**...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، سفیان، ابن ابجر اور زبید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں برابر سرابر چھوٹ جاؤں نہ مجھ پر کوئی بوجھ ہو نہ مجھے کچھ ملے۔

۵۸۰۴- ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، یحییٰ بن یمان، مالک بن مغول نے شعبی سے روایت کیا فرمایا اے کاش کہ میں نے علم بالکل نہ حاصل کیا ہوتا۔

۵۸۰۵- **حسن نیت**. ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن یحییٰ المروزی، ابوبلال الاشعری، عیسیٰ بن یونس، اسمٰعیل بن ابی خالد سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے امام شعبی کو فرماتے سنا فرمایا کہ اس شخص سے زیادہ بڑے اجر والا کوئی نہیں جس نے اس نیت سے اپنی اولاد کے لئے مال چھوڑا کہ وہ لوگوں سے مانگنے سے بچیں۔

۵۸۰۶- **حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور فکر آخرت**...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، ابن المبارک، ابوجعفر، اور مغیرہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جب قیامت کا ذکر کیا جاتا اور آپ علیہ السلام شدت غم سے چیخ پڑتے اور فرماتے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ابن مریم کے سامنے قیامت کا ذکر کیا جائے اور وہ خاموش رہے۔

۵۸۰۷- **اہل باطل کے غلبے کی وجہ** ہم سے محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، جریر، عطاء بن السائب کی سند سے شعبی سے نقل کیا فرمایا کہ جب بھی کسی امت میں اپنے نبی کے بعد اختلاف ظاہر ہوا تو اس کی امت کے اہل باطل اہل حق پر غالب آگئے۔

۵۸۰۸- **فائدہ مند سفر**...... ہم سے محمد بن احمد بن موسیٰ نے اسمٰعیل بن سعید، جعفر بن عون، فرات بن خالد اور عیسیٰ الحناط کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا اگر کوئی شخص انتہاء شام سے انتہاء یمن تک کا سفر کرے اور کوئی ایسا مفید کلمہ سیکھ لے جو اس کو آئندہ عمر میں فائدہ

دے تو میرا خیال ہے کہ اس کا سفر ضائع نہیں ہوا۔

۵۸۰۹-علم کا انتخاب ......ہم سے احمد بن اسحٰق نے احمد بن الحسین الانصاری، احمد بن شیبان، عبدالرحمٰن بن مغیرہ اور مجالد کی سند سے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ علم بارش کے قطروں سے بھی زیادہ ہے لہٰذا ہر چیز میں سے اس کا بہترین اور اچھا علم لے لو۔ پھر یہ آیت پڑھی "اور جنہوں نے اس سے اجتناب کیا کہ بتوں کو پوجیں اور خدا کی طرف رجوع کیا ان کے لئے بشارت ہے، تو میرے بندوں کو بشارت سنادو جو بات کو سنتے اور اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت دی اور یہی عقل والے ہیں" (الزمر:۱۷-۱۸) احمد بن شیبان کہتے ہیں کہ اس سے مراد انتخاب کرنے میں رخصت (نرمی) ہے۔

۵۸۱۰-ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسمٰعیل، عمرو بن عبداللہ نخعی سے بیان کیا فرمایا کہ میرے والد نے مجھے امام شعبی کے پاس بھیجا تا کہ اس دستاویز کے بارے میں پوچھوں جس میں میں اپنی تحریر اور انگوٹھی کے نقوش کی وضاحت کروں اور اس پر گواہ بھی بنالوں۔ تو امام شعبی نے فرمایا کہ یہ اس وقت تک مناسب نہیں جب تک تو اس کو یاد نہ کرلے کیونکہ لوگوں کا جو جی چاہتا ہے وہ لکھتے ہیں اور جیسے چاہتے ہیں نقوش بنواتے ہیں۔

۵۸۱۱-قربانی کا مسئلہ......ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، نضر بن زرارہ نے مجالد سے بیان کیا فرمایا میں نے امام شعبی سے پوچھا کہ اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو تنگ دست ہے اور قربانی کرنا چاہتا ہے لیکن کچھ خریدنے کی طاقت نہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ خوشحال ہوتے ہوئے قربانی کو چھوڑ دینا مجھے زیادہ پسند ہے بنسبت اس کے کہ میں تنگ دستی میں قربانی کروں۔

۵۸۱۲-غیر مسلم کو سلام......ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد، حسن بن عبدالرحمٰن سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے امام شعبی کو دیکھا کہ انہوں نے موسیٰ (عیسائی) کو سلام کیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جب امام شعبی سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا، اللہ کی رحمت میں نہیں ہے؟ اگر اس پر اللہ کی رحمت نہ ہوتی تو وہ ہلاک ہو چکا ہوتا۔

۵۸۱۳-عیادت کا ادب......ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابوغسان، مالک بن اسمٰعیل، جعفر بن زیاد الاحمر، اسمٰعیل بن ابی خالد سے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ احمق قاریوں کا مریض کی عیادت کرنا، مریض کی بیماری سے زیادہ سخت ہے، کیونکہ وہ عیادت کے لئے بے وقت آتے ہیں اور دیر تک بیٹھ کر وقت ضائع کرتے ہیں۔

۵۸۱۴-نکاح میں احتیاط......ہم سے سلیمان بن احمد نے حسن بن العباس الرازی، محمد بن حمید، حکام بن سلم، خلیل بن زیاد اور مطرف کی سند سے بیان فرمایا کہ جس نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی فاسق سے کردیا تو گویا اس نے قطع رحمی کی۔

۵۸۱۵-آسمان کیا ہے؟......ہم سے احمد بن السندی نے حسن بن علویہ، اسمٰعیل بن عیسیٰ العطار، اسحٰق بن بشر، عبداللہ بن زیاد، ابوحسن السلائی کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا امام شعبی سے آسمان کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ ایک لپٹی ہوئی موج ہے، چھت سا چھت اور موجیں مارتا سمندر ہے۔

۵۸۱۶-اہل شام کا غلام......ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، القاسم بن الحکم، ابی حانی المکتب سے

بیان کیا، فرمایا کہ امام شعبی سے اہل عراق اور اہل شام کے قتال کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اہل شام ہم پر غالب ہوتے رہیں گے۔ اور فرمایا کہ یہ اس لئے ہے کہ وہ حق سے ناواقف ہونے کے باوجود متحد ہیں اور تم ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہو اور اللہ تعالیٰ کبھی گروہوں کو ایک متحد جماعت پر غالب نہیں کرتے۔

۵۸۱۷- بنی اسرائیل کی تباہی ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابو بلال الاشعری، محمد بن ابان، عبید اللحام سے بیان کیا، فرمایا کہ میں امام شعبی کے ساتھ چلا جا رہا تھا تو ایک شخص کھڑا ہو گیا اور پوچھا کہ اے ابا عمرو! آپ ان لوگوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھ لیتے ہیں اور اس کے ایک دن بعد بھی روزہ رکھتے ہیں؟ پوچھا کیوں؟ عرض کیا وہ لوگ یہ اس لئے کرتے ہیں تاکہ ان سے مہینے کا کوئی دن بھی نہ چھوٹے، تو امام شعبی نے فرمایا کہ بنی اسرائیل اسی طرح ھلاک ہوئے تھے، وہ بھی مہینے سے ایک دن پہلے شروع ہو جاتے تھے ایک دن بعد بھی روزہ رکھ لیتے تھے، چنانچہ ان کے ۳۲ روزے ہوتے تھے، پھر جب یہ صدی گزر گئی تو اگلی صدی میں آنے والوں نے دو دن پہلے اور دو دن بعد تک روزہ رکھنا شروع کر دیا ان کے ۳۴ روزے ہو گئے، اسی طرح ان کے روزے بڑھتے رہے یہاں تک کہ ان کے پچاس روزے ہو گئے، چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند دیکھ کر روزے رکھنا ختم کرو۔

۵۸۱۸- ہر حال میں اللہ کا ذکر کرنا...... ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، داؤد الاودی سے بیان کیا، فرمایا کہ میں نے امام شعبی سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو بیت الخلاء میں چھینک مارے (آیا وہ چھینک کے بعد کی دعا پڑھے یا نہیں؟) تو امام شعبی نے فرمایا خواہ کسی بھی حال میں ہو اللہ کی حمد بیان کرے۔ (اس سے مراد ہے کہ دل سے اللہ کی حمد بیان کرے)

۵۸۱۹- بنو عامر اور بنو اسد کا محاکمہ...... ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، ان کے والد، محمد بن فضیل، جبکہ یوسف بن یعقوب النجیرمی نے حسن بن المثنی، عفان عبدالواحد بن زیاد، عاصم الاحول کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا، فرمایا کہ میرے پاس بنو عامر اور بنو اسد کے دو آدمی آپس میں فخر و مباہات کا اظہار کرتے ہوئے آئے، عامری نے اسدی کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا، اسدی کہہ رہا تھا کہ میرا ہاتھ چھوڑ دے اور عامری کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم میں تجھے نہیں چھوڑوں گا، تو میں نے اس سے کہا کہ اے بنو عامر کے بھائی! اس کو چھوڑ دے اور اسدی سے کہا کہ تمہارے اندر چھ عادتیں ایسی ہیں جو پورے عرب میں اور کسی میں نہیں (۱) تم میں سے ایک خاتون سے جناب رسول اللہ ﷺ نے نکاح کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے کروا دیا اور سفیر حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے اور وہ خاتون زینب بنت جحش تھیں اور یہ تمہاری قوم کے لئے فخر کی بات ہے۔ (۲) اور تم میں سے ایک شخص تھا جو جنتی تھا پھر بھی قناعت پسند تھا اور وہ شخص حضرت عکاشہ بن محصنؓ تھے اور یہ بھی تیری قوم کے لئے فخر کی بات ہے۔ (۳) اور اسلام میں سب سے پہلا علم جو دیا گیا وہ بھی تم میں سے ایک شخص عبداللہ بن جحشؓ کو دیا گیا اور یہ بھی تیری قوم کے لئے فخر کی بات ہے۔ (۴) اور سب سے پہلی غنیمت جو اسلام میں تقسیم ہوئی وہ عبداللہ بن جحش کی غنیمت ہے۔ (۵) اور بیعت رضوان میں جس شخص نے سب سے پہلے بیعت کی وہ بھی تمہاری قوم کا تھا، وہ شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول! اپنا ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں بیعت کروں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کس بات پر میری بیعت کرو گے؟ عرض کیا کہ جو آپ کے دل میں ہے۔ دریافت فرمایا کہ میرے دل میں کیا ہے؟ عرض کیا: فتح یا شہادت۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کو بیعت کر لیا، ان کا نام ابوسنان تھا، اس کے بعد لوگ آتے اور بیعت کرتے جاتے اور کہتے کہ ہم ابوسنان والی بیعت کرتے ہیں۔ اور یہ بھی تیری قوم کے لئے فخر کی بات ہے۔ (۶) اور جنگ بدر کے دن سات مہاجرین تمہاری

قوم کے تھے اور یہ بھی تیری قوم کے لئے فخر کی بات ہے۔ (الفاظ عفان کے ہیں)

۵۸۲۰-پرندوں کی نصیحت...... ہم سے ہمارے والد نے ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عبداللہ الرازی، مسلمہ بن علقمہ کی سند سے امام شعبی سے نقل کیا فرمایا کہ ایک شخص نے ایک ننھے سے پرندے کو پکڑ لیا۔ ابھی پرندہ اس کے ہاتھ میں ہی تھا کہ پرندے نے اس شخص سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کرنے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا کہ میں تجھے ذبح کروں گا اور کھاؤں گا۔ پرندے نے کہا کہ میں نہ بیماری سے شفا دے سکتا ہوں نہ بھوکے کی بھوک دور کر سکتا ہوں' لیکن میں تجھے تین باتیں سکھا سکتا ہوں جو تیرے لئے مجھے کھانے سے بہتر ثابت ہوں گی، پہلی بات تو میں تجھے تیرے ہاتھ ہی میں بتا دوں گا، دوسری پہاڑ پر اور تیری درخت پر سے بتاؤں گا، اس شخص نے کہا چل بتا پہلی بات کیا ہے؟ پرندہ بولا کہ جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرنا۔ پھر اس شخص نے پرندے کو چھوڑ دیا وہ اڑ کر پہاڑ پر جا بیٹھا اور کہا کہ ایسی کسی بات کی تصدیق نہ کرنا جس کا ہونا ممکن نہ ہو۔ پھر وہ پرندہ درخت پر جا بیٹھا اور بولا کہ او بدبخت! اگر تو مجھے ذبح کر دیتا تو میرے معدے سے دو موتی نکلتے ان میں سے ہر ایک کا وزن بیس مثقال ہے۔ فرمایا کہ یہ سن کر وہ شخص افسوس سے ہونٹ کاٹنے لگا اور کہا اچھا تیسری بات بتا۔ پرندہ بولا کہ تو نے پہلی دو بھلا دیں او تیسری کا کیا بتاؤں؟ میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرنا اور یہ نہیں کہا تھا کہ اس بات کی تصدیق نہ کرنا جس کا ہونا ناممکن ہو؟ میں اور میرے پر اور گوشت اور خون سب ملا کر بھی بیس مثقال نہیں بنتے (تو بیس مثقال کے دو موتی میرے پیٹ میں کہاں سے آئیں گے؟)
پھر وہ پرندہ اڑا اور وہاں سے چلا گیا۔

۵۸۲۱-شیر اور لومڑی کی کہانی...... ہم سے احمد بن اسحق نے عبداللہ بن زکریا، عبداللہ بن عبدالوھاب، احمد بن بشر، علی، عاصم، داؤد اور امام شعبی سے روایت کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ شیر بیمار ہو گیا، تمام درندے اس کی عیادت کے لئے آئے علاوہ لومڑی کے۔ بھیڑیئے نے کہا اے بادشاہ! آپ بیمار ہو گئے اور تمام درندوں نے آپ کی عیادت کی لیکن لومڑی نہیں آئی؟ شیر نے کہا کہ جیسے ہی وہ آئے تو مجھے یاد دلانا فرمایا کہ یہ بات لومڑی کو معلوم ہوئی تو لومڑی بھی شیر کی عیادت کے لئے آئی تو شیر نے پوچھا کہ اے ابوالحسین! تمام درندے میری عیادت کے لئے آئے لیکن تو نہیں آیا' کیوں؟ لومڑی نے کہا مجھے جب بادشاہ کی بیماری کی اطلاع ملی تو میں دوا کی تلاش میں نکل گیا تھا۔ شیر نے پوچھا کچھ ملا؟ لومڑی نے کہا کہ ہاں معلوم ہوا ہے کہ آپ کی بیماری میں بھیڑیئے کی پنڈلی کا گوشت مفید ہے۔ چنانچہ شیر نے بھیڑیئے کی پنڈلی پر پنجہ مارا اور اس کی پنڈلی نکال کر کھا گیا۔
ادھر لومڑی دوا بتا کر چپکے سے نکل کر راستے میں جا بیٹھا، کچھ دیر بعد اس نے دیکھا کہ بھیڑیا وہاں سے گزر رہا ہے اور اس کے جسم سے خون بہہ رہا ہے؟ تو لومڑی نے اس کو پکار کر کہا، او سرخ موزے والے! آج کے بعد جب بھی سلطان کے پاس بیٹھو تو اس بات کا خیال رکھنا کہ تمہارے دماغ سے کیا نکل رہا ہے اور یہ تو ابھی صرف تیرے پیر سے ہی نکلا ہے۔

۵۸۲۲-زیاد کا حکم...... ہم سے محمد بن علی بن یاسین نے حسین بن علی بن نصر، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، ابن عیاش نے شعبی سے بیان کیا فرمایا ہم سے زیاد کے آزاد کردہ غلام عجلان (جو اس کا دربان بھی تھا) نے بیان کیا کہ زیاد جب اپنے گھر سے نکلتا تو میں مسجد تک اس کے آگے آگے چلتا، جب ایک دن وہ اپنی مجلس میں پہنچا تو دیکھا کہ گھر کے ایک کونے میں بلی گھات لگائے بیٹھی ہے، زیاد نے کہا، اس کو چھوڑ دو، دیکھو یہ کیا کرتی ہے۔ پھر اس نے ظہر کی نماز پڑھی اور اپنی جگہ آ بیٹھا پھر عصر کی نماز پڑھی اور اپنی جگہ آ بیٹھا، ہر مرتبہ وہ بلی کو دیکھتا تھا، چنانچہ سورج غروب ہونے سے کچھ دیر پہلے ایک طرف سے چوہا نکلا، بلی نے چھلانگ لگائی اور اس کو پکڑ لیا۔

یہ دیکھ کر زیاد نے کہا کہ اگر کسی کو کوئی ضروری معاملہ درپیش ہو تو وہ ایسی ہی مستقل مزاجی اختیار کرے جیسے بلی نے کی تھی تو وہ کامیاب ہو جائے گا۔

اور فرمایا کہ عجلان نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ زیاد نے مجھ سے کہا تو برباد ہو جائے، کسی عقل مند آدمی کو میرے پاس لا۔ میں نے عرض کیا میں سمجھا نہیں کہ آپ کی کیا مراد ہے؟ زیاد نے کہا عقلمند آدمی اپنے قد و قامت اور چہرے سے پہچانا جاتا ہے۔ چنانچہ میں تلاش میں نکلا تو ایک شخص دیکھا تو خوبصورت بھی تھا، اس کا قد و قامت بھی بہت عمدہ تھا اور تھا بھی فصیح و بلیغ، میں اسے زیاد کے پاس لے آیا، زیاد نے پوچھا، اے فلاں؟ میں تجھ سے ایک معاملے میں مشورہ کرنا چاہتا ہوں؟ بتا تیرا کیا خیال ہے؟ اس شخص نے کہا کہ میں تو حاقن (پیشاب روکے ہوئے) ہوں اور حاقن کی رائے کا کوئی اعتبار نہیں زیاد نے کہا، اے عجلان! کسی باوضو آدمی کو لا۔ میں ایک باوضو آدمی کو لے آیا زیاد نے اس سے بھی وہی بات کی، وہ بولا میں تو بھوکا ہوں اور بھوکے کی رائے کا کوئی اعتبار نہیں۔ زیاد نے کہا کہ اے عجلان! کھانا لے کر آ، میں کھانا لایا اور اس شخص نے کھانا کھایا جب فارغ ہو گیا تو بولا ہاں اب پوچھ کیا پوچھنا ہے، چنانچہ زیاد نے اس سے جو کچھ پوچھا اس نے نہایت مناسب جواب دیا چنانچہ زیاد نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ جب تک تم حاقن یا بھوکے ہو، اس وقت تک لوگوں کے معاملات نہ نمٹاؤ۔

۵۸۲۳-توبہ کی فضیلت...... ہم سے محمد بن حیان نے ابراہیم بن سفیان، ابراہیم بن نصر، موسیٰ بن اسمٰعیل، قیس، عاصم الاحول نے شعبی سے نقل کیا فرمایا کہا جاتا تھا کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہ ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو بلند کرنا چاہتے ہیں تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور گناہ اس گناہ کی طرح نقصان نہیں دیتا جس پر عمل ہی نہ کیا گیا۔

۵۸۲۴-زمین کی وسعت...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبداللہ بن نہدار الباطرقانی، عبداللہ بن عمر بن ابان، وکیع، طلحہ بن ابی طلحہ، القناد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا امام شعبی نے فرمایا کہ اگر زمین گھستی ہوتی تو تم پر رہنا مشکل ہو جاتا بلکہ سانس اور ثمرات کم ہوتے ہیں۔

۵۸۲۵-لباس کا ادب...... ہم سے ابوبکر بن الآجری نے عمر بن ایوب، شریح بن یونس، سعید بن محمد الوراق، مطرف کی سند سے امام شعبی سے نقل کیا ہے فرمایا کہ ایسا لباس پہنو جس میں بے وقوف لوگ تم پر انگلیاں نہ اٹھائیں اور نہ ہی علماء اس لباس کو برا سمجھیں۔

۵۸۲۶-نسیان کی وجہ سے گوشت سے پرہیز...... ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر نے محمد بن عبداللہ بن رستہ، محمد بن حمید، ابوداؤد، قیس، اشعث کی سند سے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ میں بھول کے خوف سے گوشت کھانا چھوڑ دیتا ہوں۔

۵۸۲۷-علم کی زینت...... ہم سے ہمارے والد نے محمد بن ابراہیم بن یحییٰ، یعقوب الدورقی، عبدالرحمٰن، حماد بن سلمہ، عاصم احول کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ علم کی زینت اہل علم کا حلم (وقار و بردباری) ہے۔

۵۸۲۸-علم کی حفاظت...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، اسمٰعیل بن بہرام، عبدالرحمٰن، مالک بن مغول، مجاہد کی سند سے شعبی سے بیان کیا فرمایا جس نے محلے کی مجلس میں بیٹھنے سے پرہیز کی اس کا علم بڑھ گیا اور عمل پاکیزہ ہو گیا۔

۵۸۲۹- علم کی محبت ...... ہم سے ابو احمد الغطریفی نے معروف بن محمد الجرجانی، العطاردی، یونس بن بکیر، یونس بن ابی اسحق نے فرمایا کہ امام شعبی سے ظہر سے لے کر عصر تک سوالات پوچھے جاتے رہے، تو انہوں نے فرمایا اگر (اس دوران) تم مجھے کھجور، بالائی وغیرہ سے بنی ہوئی مٹھائی کے لقمے بھی کھلاتے تو مجھے پسند نہ ہوتا۔

۵۸۳۰- تین باتیں ...... ہم سے محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ المخلطی، سہل ابن بکر، عبداللہ بن رشید، ابو عبیدہ، ابو سلمہ الوسطی اور ابوزید سے بیان کیا فرمایا میں نے امام شعبی سے کسی چیز کے بارے میں سوال پوچھا تو امام شعبی کو سخت غصہ آیا اور انہوں نے قسم کھائی کہ مجھے حدیث بیان نہیں کریں گے، چنانچہ میں جا کر ان کے دروازے پر بیٹھ گیا تو انہوں نے فرمایا، اے ابوزید! میری قسم تو میری نیت کے مطابق تھی، اپنا دل میری طرف سے صاف رکھو اور میری طرف سے تین باتیں یاد رکھو۔ (۱) اللہ کی تخلیقات میں سے کسی چیز کے بارے میں یہ مت کہنا کہ اس کو کیوں تخلیق کیا گیا اور اس کی تخلیق سے کیا مقصد تھا۔ (۲) اور جس چیز کے بارے میں تم نہیں جانتے اس کے بارے میں یہ مت کہنا کہ میں جانتا ہوں۔ (۳) اور دین میں (ناحق) قیاس کرنے والوں سے بچو، کیونکہ اگر تم نے کسی حرام کو حلال کر دیا یا حلال کو حرام کر دیا تو تم ثابت قدمی کے بعد ڈگمگا جاؤ گے۔ اب یہاں سے روانہ ہو جاؤ اے ابوزید۔

۵۸۳۱- تین عظیم الشان احادیث ...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، محمد بن اسمٰعیل بن سمرہ، وہب بن اسمٰعیل الاسدی، داؤد الاودی سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا میں تمہیں تین عظیم الشان احادیث سناتا ہوں، میں نے کہا سنایئے۔ فرمایا جب تم مجھ سے کوئی مسئلہ پوچھو اور میں تمہارے مسئلہ کا تحقیقی جواب دوں یعنی أرأیت أرأیت کہہ کر تفصیل و تحقیقی جواب دوں تو (آگاہ رہو) کہ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن پاک میں فرمایا ہے "کیا تم نے دیکھا اس شخص کو جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے" (الفرقان ۴۳) حتیٰ کہ آیت پڑھ کر فارغ ہو گئے۔
(۲) اور دوسری بات جو میں تمہیں بتاتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب تم کسی چیز کے بارے میں سوال کرو تو (ناحق) قیاس مت کرنا ورنہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر بیٹھو گے۔
(۳) اور تیسری اور اہم بات یہ کہ جب تم سے کسی ایسے مسئلے کے بارے میں پوچھا جائے جس کے بارے میں تم نہ جانتے ہو تو صاف کہو کہ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا، اس میں بھی تمہارے ساتھ شامل ہوں۔
۵۸۳۲- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان اور شعبی سے بیان فرمایا کہ جب انہوں نے ملتمس کے بارے میں سوال کیا زیادہ بوجھ والے کے بارے میں جو مطیع نہیں ہوتا نہ دیتا ہے۔ اگر اس کے بارے میں صحابہ سوال کرتے تو انہیں روک دیا جاتا۔

۵۸۳۳- خود رائے دینے کی مذمت ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ثوری، ابن ابجر کی سند سے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ اگر کوئی تمہارے سامنے صحابہ کرام سے احادیث بیان کرے تو لے لو اور اگر اپنی رائے سے کچھ کہے تو اس پر پیشاب کر دو۔

۵۸۳۴- اپنی رائے میں سوء ظن ...... ہم سے حبیب بن حسن نے بطور املا، ابو مسلم الکشی، عبدالرحمن نے بیان کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ امام شعبی ایک مسئلہ بیان فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے اس مسئلے کے بارے میں حضرت عمرؓ نے یوں فرمایا ہے اور حضرت علیؓ نے یوں

فرمایا ہے میں نے پوچھا کہ آپ کی کیا رائے ہے تو فرمایا میری رائے کا کیا کرو گے ان حضرات کی رائے کے بعد، جب میں تمہارے سامنے اپنی رائے پیش کروں تو اس پر پیشاب کر دو۔

۵۸۳۵-ناحق قیاس کرنے والوں کی مذمت......ہم سے سلیمان بن احمد نے بطور املاء کے، ابو مسلم الکشی، عبدالرحمن بن حماد، صالح ابن مسلم سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے مجھ سے فرمایا کہ تم آثار کو چھوڑ کر (ناحق) قیاس کرنے کی وجہ سے ھلاک ہو گئے، مسجد ان لوگوں سے نفرت کرتی ہیں، حتیٰ کہ یہ لوگ میرے نزدیک میرے گھر کے کچرے کے ذخیرے سے زیادہ ناپسندیدہ ہیں۔ (یعنی اصحاب رائے)

۵۸۳۶-ہم سے سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید اور مجالد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا اللہ تعالیٰ أرأیت پر لعنت کرے۔

۵۸۳۷-حضرت عمر بن الخطابؓ کا علم......ہم سے احمد بن اسحٰق نے ابو یحییٰ الرازی، عبداللہ بن عمران، عبداللہ بن ادریس اور اشعث کی سند سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا امام شعبی فرمار ہے تھے کہ جب لوگوں کو کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو یہ دیکھو کہ حضرت عمرؓ نے کیا کیا، کیونکہ حضرت عمرؓ اس وقت تک کچھ نہ کیا کرتے تھے جب تک مشورہ نہ کر لیتے۔

اشعث کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابن سیرین کو بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو اپنے آپ کو حضرت عمرؓ سے زیادہ بڑا عالم بتائے تو اس سے بچو۔

۵۸۳۸-دیت کسی کی زیادہ ہوگی... ہم سے سلیمان بن احمد نے حسن بن المتوکل، ابو حسن المدائنی، ابو بکر الھذلی سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا' اے لوگو! تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر احنف بن قیس اور ایک بچے کو اس کے ساتھ قتل کر دیا جائے تو کیا دونوں کی دیت برابر ہوگی؟ یا احنف کی دیت اس کے عقل اور بردباری کی وجہ سے زیادہ ہوگی۔ میں نے عرض کیا کہ برابر ہوگی۔ تو فرمایا کہ اس سے معلوم ہوا کہ قیاس کوئی چیز نہیں۔

۵۸۳۹-ہم سے محمد بن جعفر نے احمد بن حسن، محمد بن الولید، ابن ابی الزحاف، ایوب بن رشید اور صالح بن مسلم سے بیان کیا کہ امام شعبی نے فرمایا کہ تم لوگ آثار کو چھوڑ دینے اور (ناحق) قیاس کو پکڑ لینے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔

۵۸۴۰-صاحب ھوی جہنم میں گرے گا......ہم سے محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، سفیان، ابن شبرمہ سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا کہ ھوی (خواہش) کا نام ھوی اس لئے رکھا گیا کیونکہ صاحب ھوی (خواہش) اپنی خواہش کے ساتھ ہی جہنم میں گرے گا۔ (گرنے کیلئے مترادف لفظ یہاں عربی میں ھوی استعمال ہوا ہے۔ مترجم)

۵۸۴۱-ہم سے محمد بن عبداللہ، حسن بن علی بن نصر، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، ابو عبدالرحمٰن المرادی کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا کہ اھل ھوا۔ (خواہش) کا نام اھل ھوا اس لئے رکھا گیا کیونکہ یہ لوگ جہنم میں اپنی خواہش کی وجہ سے گریں گے۔

۵۸۴۲-ہم سے ابوبکر الطلحی نے محمد بن علی بن حبیب، نوح بن حبیب، ابن ادریس کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا امام شعبی فرمارہے تھے کہ اگر تو ننانوے مسئلے صحیح نکالے اور ایک میں خطا ہو جائے تو اھل ھوا وہ ننانوے مسائل چھوڑ دیں گے اور ایک مسئلے کو لے لیں گے۔

۵۸۴۳-امام شعبی کا واقعہ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ابن فضیل اور ابن شبرمہ کی سند سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا امام شعبی نے فرمایا کہ میں نے کبھی کسی سفید چیز میں سیاہ چیز نہیں لکھی، اور میں نے جب بھی کسی شخص سے کوئی حدیث سنی تو اس کو دہرانے کے لئے نہیں کہا۔ ابن شبرمہ کہتے ہیں کہ میں امام شعبی کے ساتھ ان کے گھر والوں کی طرف جا رہا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ تم مجھے حدیث سناؤ میں تمہیں حدیث سناتا ہوں۔

۵۸۴۴-امام شعبی کی کنارہ کشی ہم سے محمد بن اسحٰق بن ایوب نے ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، عمر بن ذر سے بیان کیا فرمایا میں اور میرے والد امام شعبی کے گھر کی طرف آئے، میرے والد نے پکارا، اے ابوعمرو! امام شعبی نے جواب دیا، لبیک (حاضر ہوں) میرے والد نے پوچھا کہ ان دو حضرات کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جن کے بارے میں لوگ باتیں کرتے ہیں؟ امام شعبی نے پوچھا کون دونوں حضرات؟ میرے والد نے بتایا حضرت علی، حضرت عثمانؓ۔ تو امام شعبی نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اس بات سے بے نیاز ہوں کہ مجھے قیامت کے دن حضرت علی وحضرت عثمانؓ سے جھگڑنے والا بنا کر لایا جائے گا جبکہ ہماری اور ان کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔

۵۸۴۵-رائے سے تفسیر کی مذمت...... ہم سے محمد بن اسحٰق نے ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ابن عون کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ جو شخص اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر بیان کرتا ہے وہ تو صرف اپنے رب کی طرف سے بیان کر رہا ہے۔ (یعنی گویا کہ اس کو الہام ہوا ہے بطور طنز کے فرمایا)

۵۸۴۶-سبیل سے کیا مراد ہے...... ہم سے محمد بن اسحٰق نے ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، عمر بن بشر بن قیس بن ھانی ابوھانی الھمدانی سے بیان کیا فرمایا امام شعبی سے آیت "جو اس گھر تک جانے کا مقدور بھر طاقت رکھے"۔ (آل عمران: ۹۷) کے بارے میں پوچھا گیا تو میں بھی اس وقت وہیں ان کے پاس ہی تھا۔ تو فرمایا سبیل سے مراد وہ ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آسانی پیدا کر دی ہو۔ اور دونوں جہانوں میں سے جس نے بھی کفر کیا اللہ تعالیٰ اس سے غنی ہے۔

۵۸۴۷-یہودی کی خیانت...... ہم سے محمد بن عبداللہ سنین نے حسن بن علی بن نصر، محمد بن عبدالکریم، ہیثم، ابن عدی اور مجالد کی سند سے امام شعبی سے اور ابوعاصم محمد بن ابی عاصم کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا کہ انصاری مسلمانوں میں سے ایک شخص جہاد پر گیا اور جاتے ہوئے پڑوسی کو گھر والوں کا خیال رکھنے کا کہا وہ پڑوسی یہودی تھا جو اس کے گھر والوں کے پاس آتا تھا، کسی نے اس مسلمان مجاہد کو بتا دیا تو ایک رات یہ گھات لگا کر بیٹھ گیا اس نے دیکھا کہ یہودی ٹانگ پر ٹانگ رکھے اس کے بستر پر چت لیٹا ہے اور کہہ رہا ہے کہ
اور اشعث جسے اسلام نے دھوکے میں رکھا، میں تمام دن اس کی دلہن کے ساتھ تنہائی میں تھا میں نے رات اس کی چھاتیوں پر گزاری
ایسی قبا پر جو مضبوط گرھوں والی تھی اس کی رانوں کے بل ایسے تھے جیسے گھاس کی لہلہاتی شاخیں ایک دوسری پر جمع ہوں۔
فرمایا کہ وہ مجاہد اچانک حملہ آور ہوا اور اس یہودی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ اگلی صبح یہ واقعہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں عرض کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ جو اس بارے میں کچھ جانتا ہے کھڑا ہو جائے۔ چنانچہ وہ مجاہد کھڑا ہو گیا اور اپنا معاملہ بیان کیا اور تفصیل بتائی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر یہ یہودی آئندہ ایسا کریں تو تم بھی ان کے ساتھ یہی سلوک کرو۔

۵۸۴۸ ...نصر بن حجاجؓ ... الکاحب نے حسن بن علی بن نصر الطوسی، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، مجالد اور

ابن عیاش کی سند سے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ رات کے وقت لوگوں کی نگہبانی کر رہے تھے کہ ایک گھر کے پاس سے گزرے جس میں ایک عورت یہ اشعار پڑھ رہی تھی کہ

کیا شراب پینے کا کوئی راستہ ہے کہ میں پیوں یا کیا نصر بن حجاج تک رسائی کا کوئی راستہ ہے۔ نصر بن حجاج نہایت خوبصورت حسین وجمیل آدمی تھا چنانچہ حضرت عمرؓ نے فوراً نصر بن حجاج کو حکم دیا کہ فوری طور پر مدینہ سے نکل جاؤ چنانچہ وہ بصرہ چلا گیا اور مشاجع بن مسعود کے پاس ٹھہرا جو حضرت ابی موسیٰ کے نائب تھے، مشاجع کی بیوی بھی نوجوان خوبصورت تھی۔ چنانچہ ایک دن نصر بن حجاج مشاجع کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور مشاجع کی بیوی بھی ایک طرف موجود تھی کہ نصر بن حجاج نے زمین پر لکھا کہ خدا کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ مشاجع کی بیوی نے بھی یہی جواب دیا کہ میں بھی تجھے پسند کرتی ہوں۔ مشاجع نے اپنی بیوی کا جواب سن لیا اور اس سے پوچھا کہ اس نے تم سے کیا کہا تھا تو وہ بولی کہ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ تمہاری یہ دایہ کیا ہی محبت کرنے والی ہے؟ تو مشاجع نے بھی کہا کہ ہاں کیا ہی محبت کرنے والی ہے تمہاری یہ دایہ اور میں بھی خدا کی قسم اس سے ایسی ہی محبت کرنے والا ہوں" مگر تمہارا جواب اس جملے کا جواب تو نہیں بنتا، میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو مجھے ٹھیک ٹھیک بات بتا، وہ بولی اب جبکہ تو نے مجھے قسم دی ہے تو میں تجھے صحیح بات بتاتی ہوں۔ اصل میں اس نے مجھے کہا تھا کہ تمہارے گھر کا منظر نہایت خوبصورت ہے تو مشاجع بولا تمہارے گھر کا منظر نہایت خوبصورت ہے اور میں بھی یہ بھی کوئی بات نہیں بنتی، اسی دوران شیخ مشاجع کی نظر زمین پر لکھی تحریر پر پڑ گئی تو اس نے فوراً ایک لڑکے کو بلایا اور کہا کہ پڑھ یہ کیا لکھا ہے۔ اس نے پڑھ کر سنایا کہ لکھا ہے کہ خدا کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ مشاجع نے بھی ان الفاظ کو دھرایا۔ خدا کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ ہاں یہ اس کا جواب بنتا ہے۔ جب شیخ کو سارا معاملہ سمجھ میں آ گیا تو اپنی بیوی سے بولا کہ تو اپنی عدت پوری کر لے (یعنی تجھے طلاق دیتا ہوں) اور نصر بن حجاج سے مخاطب ہو کر کہا، اے بھتیجے اگر تو چاہے تو اس سے نکاح کر لے۔ وہ لوگ اپنے امیروں سے کچھ نہیں چھپاتے تھے۔

پھر اس معاملے کی تفصیلی اطلاع حضرت ابوموسیٰؓ کو دی گئی تو آپؓ نے فرمایا کہ میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ امیر المؤمنین نے تجھے بلاوجہ تو نہیں نکالا تھا، یہاں سے بھی نکل جا، چنانچہ وہاں سے نکل کر وہ فارس آ گیا۔ وہاں حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفیؓ گورنر تھے۔ وہاں نصر کو ایک کسان عورت پسند آ گئی اور یہ بھی اس کو پسند آ گیا چنانچہ اس عورت نے اس کی طرف پیغام بھیجا لیکن یہ بات حضرت عثمان بن ابی العاصؓ کو معلوم ہو گئی چنانچہ انہوں نے نصر کو بلا بھیجا اور کہا کہ امیر المؤمنین اور حضرت ابوموسیٰؓ نے تجھے کسی شر ہی کی وجہ سے نکالا ہے تو یہاں سے بھی نکل جا، تو نصر بولا کہ خدا کی قسم اگر ان لوگوں نے مجھے نکالا تو میں مشرکین سے جا ملوں گا۔ چنانچہ یہ مسئلہ حضرت عثمان بن ابی العاصؓ نے حضرت ابوموسیٰؓ کی طرف اور انہوں نے حضرت عمرؓ کی طرف لکھ بھیجا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس کے بال مختلف جگہوں سے کاٹ دو، اس کی قمیص مختصر کر دو اور اسے مسجد میں پابند کر دو۔

۵۸۴۹-صحابہ سے ملاقات۔ ...ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن اسمٰعیل، عمرو بن مرزوق، شعبہ، منصور بن عبدالرحمن نے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا کہ میں نے پانچ سو صحابہ کرامؓ کو پایا ہے۔

۵۸۵۰-اسلام قبول کرنے کی فضیلت۔ ...ہم سے محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، جریر، مروان، اسمٰعیل ابن ابی خالد کی سند سے امام شعبی سے فرمایا کہ امام شعبی نے ایک شخص سے کہا کہ (اس کی باندی اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کر چکی تھی) اس کا تیرے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا تیرے لئے ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

۵۸۵۱-ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے احمد بن محمد، سعدان بن نصر، عبدالعزیز بن ابان، مالک بن مغول نے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ

ایک مدت سے میں اس بات پر رو رہا ہوں۔

۵۸۵۲- علم کی رونق۔ ہم سے ابراہیم بن محمد المتقی نے عمر بن سنان المنبجی، ابوعبیدہ، محمد بن عمران سے بیان کیا فرمایا ایک شخص نے امام شعبی سے فرمایا کہ فلاں شخص عالم ہے۔ تو امام شعبی نے فرمایا میں نے اس پر علم کی رونق نہیں دیکھی۔ عرض کیا کہ علم کی رونق کیا ہے فرمایا سکون اور وقار، جب جان لیا تو سختی اور سنگدلی نہیں کرتا اور جب جان لیا تو تکبر نہیں کرتا۔

۵۸۵۳- اہل علم کی دو خوبیاں۔ ہم سے سلیمان بن احمد نے معاذ بن المثنی، ابوبکر بن ابی الاسود، حمید بن الاسود، عیسی الحناط نے امام شعبی سے بیان کیا ہے فرمایا کہ اس علم کو وہی شخص حاصل کرے گا جس میں دو عادتیں ہوں (۱) عقل اور (۲) عبادت۔ چنانچہ اگر عقلمند ہو لیکن عبادت گزار نہ ہو تو کہا جاتا ہے کہ یہ معاملہ تو عبادت گزار سے ہی حاصل ہوسکتا ہے اس سے کیوں حاصل کرتے ہو؟ اور اگر عبادت گزار ہو اور عقلمند نہ ہو تو کہا جاتا کہ یہ (یعنی علم) تو عقلمند سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ اس سے کیوں حاصل کرتے ہو؟ تو امام شعبی نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ اب اس علم کو حاصل کریں گے جن میں ان میں سے کوئی بھی خاصیت نہیں نہ عقل نہ عبادت۔

۵۸۵۴- کامل نجات۔ ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان اور ابن شرمہ کی سند سے امام شعبی سے بیان کرتے ہیں فرمایا کہ جب تو مخلوق کی تعظیم کرنے لگے، تو یہی کامل نجات ہے۔

۵۸۵۵- پانی کی نصیحت۔ ہم سے اسی سند سے ابن شرمہ سے نقل کیا فرمایا کہ امام شعبی نے مجھے (ابن شرمہ) فرمایا کہ مجھ کو وہ چیز پلاؤ جو موجود چیزوں میں سب سے زیادہ آسان ہو اور غیر موجود چیزوں میں سب سے سخت ہو یعنی پانی۔

۵۸۵۶- کھوٹے پیسے اور عمدہ سکے۔ اس سند سے سفیان نے بیان کیا کہ امام شعبی فرمایا کرتے تھے اے ابن ذکوان! تو اسے کھوٹے پیسوں کی صورت میں ساتھ لایا اور عمدہ سکوں کی صورت میں ساتھ لے گیا۔

۵۸۵۷- مزاح کا وقت۔ ہم سے عمر بن احمد بن حمدان نے محمد بن مخلد، ابویعلی بن عیسی، محمد بن عبدالرحمن، عبدالرحمن بن مالک بن مغول نے اپنے والد سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی اپنے گھر میں ہنسی مزاح کر رہے تھے تو کسی نے پوچھا، اے ابا عمرو! آپ بھی ہنسی مزاح کرتے ہیں تو فرمایا کہ ہمارے پاس آنے جانے والے سارے ہی قراء ہیں (اگر ہم مزاح نہ کریں) تو ہم تو غم سے مر جائیں گے۔

۵۸۵۸- بچوں کی عقل۔ ہم سے ہمارے والد نے محمد بن احمد بن یزید، عبداللہ بن عبدالوھاب، محمد ابن الحارث القرشی، محمد بن طلحہ، ان کے والد کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ اس زمانے کے بچوں کو عقل عطا فرمائی گئی ہے، اس زمانے میں ان کی عمریں کم نہیں ہوئیں۔

۵۸۵۹- بے کاروں کے کام۔ ہم سے ابوبکر الآجری نے المفضل بن محمد الجندی، اسحق بن ابراہیم الطبری، امام قاضی ابویوسف اور مجالد کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ یہ لفنگے اور اچکے کیا ہی خوب چیز ہیں؟ یہ سیلاب کو روک دیتے ہیں جلتے کو بجھا دیتے ہیں اور بڑے امراء کے خلاف شور شرابہ کرتے ہیں۔

۵۸۶۰- امام شعبی کی عمر ہم سے ابراہیم بن عبداللہ اور ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن شعیب بن الحبحا

فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی کو دیکھا وہ میرے والد کے ساتھ چلے جارہے تھے اور کتان کا ازار باندھے ہوئے تھے، میرے والد نے کہا کہ اے ابا عمرو! میں آپ کو دیکھ رہا ہوں آپ کا ازار تنگ رہا ہے۔ تو انہوں نے میرے والد کے کولہے پر ہاتھ مارا اور فرمایا یہاں ایسی کوئی چیز نہیں جو اسی کو اٹھائے، تو میرے والد نے فرمایا کہ آپ کی عمر کتنی ہے اے ابا عمرو؟ تو فرمایا میرا نفس موت سے شکایت کرتا ہے؟ کہ مجھے تجھے اٹھائے ہوئے ستتر (۷۷) سال ہوگئے

اگر اے نفس تو کوئی جھوٹی خواہش مجھ سے بیان کرے تو تین ہی سال تو رہ گئے ہیں اسی ہونے میں۔

۵۸۶۱-علم حاصل کرنے سے نہ رد کو...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، اسمعیل بن ابی الحارث، عبدالعزیز بن ابان نے حماد بن عبداللہ سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا امام شعبی نے فرمایا اہل علم کو حاصل کرنے سے نہ روکو گناہ گار ہو جاؤ گے۔ اور نااہل کے سامنے حدیث بیان نہ کرو گنا وگار ہو جاؤ گے۔

۵۸۶۲-خواب کی تعبیر ہم سے سلیمان بن احمد نے احمد بن القاسم، خالد بن خداش، ہشم بن عدی مجالد اور ابن عیاش نے بیان فرمایا کہ امام شعبی کی بہن اعشٰی ہمدان (مشہور شاعر) کی اہلیہ تھیں اور اعشٰی کی بہن امام شعبی کی اہلیہ تھیں۔ ایک دن اعشٰی نے امام شعبی سے عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک گھر میں داخل ہوا ہوں جہاں گندم اور جو کے ڈھیر ہیں۔ چنانچہ میں نے دائیں مٹھی میں گندم اور بائیں میں جو لے لئے اور وہاں سے نکل آیا لیکن کیا دیکھتا ہوں کہ میری دائیں مٹھی میں جو ہیں اور بائیں میں گندم ہے۔

امام شعبی نے فرمایا کہ اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تم ضرور بالضرور علم القرآن کو اشعار کے ساتھ بدل لو گے۔ تو اعشٰی نے کہا کہ شعر بڑا ہونے کے بعد۔ حالانکہ اس سے پہلے اعشٰی اپنے محلے کا امام اور ان کا قاری تھا۔

۵۸۶۳-حجاج کے ساتھ ملاقات...... ہم سے ابو سعید محمد بن علی بن محارب النیشاپوری نے محمد بن ابراہیم بن سعید البوشنجی یعقوب بن کعب الحلبی، جبکہ محمد بن علی بن حبیش نے ابوالعباس زنجویہ، اسمٰعیل بن عبداللہ الرقی اور سلیمان بن احمد نے احمد بن المعلی، ہشام، عیسی بن یونس، مجالد بن موسی اور امام شعبی نے بیان کیا فرمایا کہ مجھے ایک مرتبہ باندھ کر حجاج کے پاس لے جایا گیا۔ جب میں محل کے دروازے پر پہنچا تو یزید بن ابی مسلم سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا انا للہ اے شعبی! آپ تو اتنے بڑے عالم ہیں اور امیر کے ہاں آج سفارش کا دن بھی نہیں ہے آپ کو تو چھوٹنا چاہیے۔ پھر محمد بن الحجاج کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بھی یہی بات کی، جب میں حجاج بن یوسف کے سامنے پہنچا تو اس نے پوچھا اے شعبی! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی اور باغیوں کی تعداد میں اضافہ کیا؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ امیر کی اصلاح کرے جس نے ہماری وجہ سے گھر کو غمزدہ کردیا علاقوں کو قحط زدہ کردیا راستے کو تنگ کردیا۔ سمجھنے ہم کو سرسمہ بنالیا (یعنی ہم اس میں نیک اور متقی نہ تھے اور نہ ہی گناہگار طاقتور، حجاج نے کہا خدا کی قسم اس نے سچ کہا وہ ہمارے خلاف بغاوت میں نیک نہ تھے اور جو کچھ انہوں نے ہمارے خلاف کیا اس میں قوت والے نہ تھے۔ یہ کہہ کر امام شعبی کو رہا کردیا۔

پھر علم الفرائض (میراث) سے متعلق سوال پوچھنے کی ضرورت تھی تو اس نے امام شعبی سے پوچھا کہ بہن اور پردادی کے حصے کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

امام شعبی! اس مسئلہ میں پانچ صحابہ کرامؓ کے مختلف اقوال ہیں (۱) حضرت عثمان بن عفان، (۲) حضرت زید بن ثابت، (۳) حضرت

عبداللہ بن مسعود، (۴) حضرت علی اور (۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین۔

حجاج حضرت ابن عباس کا اس بارے میں کیا فرمان ہے، وہ بھی بڑے متقی تھے۔ امام شعبی انہوں نے دادا کو بمنزلہ باپ کے سمجھا ہے اور اماں کو ثلث دیا ہے اور بہن کو محروم رکھا ہے۔

حجاج امیر المؤمنین حضرت عثمان غنیؓ کا اس بارے میں کیا فتویٰ ہے؟

امام شعبی انہوں نے تین تین حصے بنائے ہیں۔

حجاج حضرت زید بن ثابت کا کیا فتویٰ ہے؟

امام شعبی انہوں نے مسئلہ نو سے بنایا ہے۔ تین حصے ماں کو دیئے ہیں۔ دادا کو چار حصے دیئے ہیں اور بہن کو دو حصے دیئے ہیں۔

حجاج حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا کیا فتویٰ ہے؟

امام شعبی انہوں نے مسئلہ چھ سے بنایا ہے تین حصے بہن کو، ایک دادا کو اور ماں کو دو حصے دیئے ہیں۔

حجاج قاضی کو بتادیجئے کہ حضرت عثمانؓ نے جو مسئلہ بیان کیا ہے وہ لکھ لے۔

اتنے میں دربان آیا اور کہا کہ نمائندے آئے ہیں حجاج نے اجازت دی وہ حاضر ہوئے انہوں نے پگڑیاں باندھ رکھی تھیں جن کے شملے وسط کمر میں لٹکے ہوئے تھے، تلواریں کندھوں پر رکھی ہوئی تھیں اور خطوط دائیں ہاتھوں میں تھے، چنانچہ ان میں سے سبابہ بن عاصم نامی شخص آگے بڑھا۔

حجاج کہاں سے آرہے ہو؟

شبابہ شام سے۔

حجاج امیر المؤمنین اور ان کے خدام وغیرہ کیسے ہیں؟

شبابہ تمام تفصیلات سے باخبر کردیا۔

حجاج کیا تمہارے پیچھے بادل وغیرہ تھے؟

شبابہ جی ہاں، میرے اور امیر المؤمنین کے درمیان تین بادل تھے۔

حجاج بتاؤ بارش کیسے ہوئی اور اس کے اثرات وغیرہ کیسے ظاہر ہوئے؟

شبابہ ایک بادل حوران میں برسا، چھوٹی اور بڑی بوندیں برسیں چنانچہ موٹی موٹی بوندوں والی بارش ہوتی رہی جس کے بارے میں آپ نے سنا، اس کے بعد کچھ وادیاں ایسی ہوگئیں جو دریاؤں کی طرح بہہ رہی ہیں اور کچھ وادیوں میں پانی کی مقدار کم ہے، زمین آ رہی ہے اور زمین جا رہی ہے۔

پھر دوسرا بادل حواثا می مقام پر آیا یا دو قریوں کے نزدیک (عیسیٰ کو شک ہے) اس نے نرم زمین کو گیلا کردیا اور وادیوں کو بہا دیا زمین کو چکنا کردیا اور گھسیوں نے اپنی جگہوں سے سر نکال لئے۔

پھر ایک اور بدلی کا ٹکڑا آیا اور وہ بھی برسا، سیراب ہونے کے بعد چشمے بھی بہنے لگے۔ گھاٹیاں بھر گئیں، وادیاں پر ہوگئیں اور میں آپ کے پاس ایسے آیا جیسے بجو کا بڑ دی آتا ہے۔

پھر عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجئے۔ اس نے اجازت دی تو بنو اسد کا ایک شخص اندر آیا۔ تو حجاج نے پوچھا کیا تم بھی اپنے پیچھے کچھ بارش وغیرہ چھوڑ آئے ہو؟ اس نے کہا نہیں بلکہ خشکی زیادہ ہوگئی شہر گرد وغبار والے ہوگئے اور جس نبات نے سر نکالا کھالی گئی، تو ہمیں یقین ہوگیا کہ یہ سال قحط کا ہے۔ حجاج نے کہا کہ تو کیا ہی بری خبر لایا ہے تو وہ بولا کہ میں نے تو اطلاع دینی تھی دیدی۔

شباب نے پھر اجازت مانگی اور اجازت ملنے پر یمامہ کا ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ حجاج نے پوچھا کیا تم اپنے پیچھے کچھ بارش وغیرہ چھوڑ آئے ہو؟ تو وہ شخص بولا کہ جوان وحسین عورتوں نے دوپٹے اوڑھ لئے اور اپنی زیارت کی دعوت دینے لگیں اور میں نے سنا ایک کہنے والا کہہ رہا تھا کہ آؤ میں تمہیں لے چلوں جہاں آگ بجھائی جاتی ہے خواتین شکایت کرتی ہیں اور بھیڑیں سانس لیتی ہیں امام شعبی فرماتے ہیں کہ اس کی حجاج کے بالکل پلے نہ پڑی تو بولا تیرا ستیاناس ہو تو اہل شام سے باتیں کر رہا ہے ان کو سمجھ نہیں آئی وہ بولا ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ امیر کی اصلاح کریں لوگ سرسبز ہوگئے پھل، گھی، دودھ کثیر ہوگیا اب روٹی پکانے کے لئے آگ جلانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ رہی عورتوں کی شکایت تو اس کا مطلب ہے تھا کہ شام تک عورتوں کو اپنی بکریوں کے بچوں کا پتہ لانا پڑتا ہے دودھ دوہنا پڑتا ہے۔ چنانچہ کثرت سے محنت سے ان کے بازو ایسے تھک جاتے ہیں جیسے جسم کے ساتھ ہیں ہی نہیں۔

رہا بھیڑوں اور بکریوں کا سانس لینا تو اس سے یہ مراد ہے کہ یہ بھیڑ بکریاں مختلف انواع واقسام کے بوٹے اور نباتات دیکھتی ہیں، رنگ رنگ کے پھل دیکھتے ہیں جو ان کے پیٹ کو بھر سکتے ہیں لیکن ان کی نگاہیں سیر نہیں ہوتیں۔ تو یہ چوپائے اسی طرح رات گزارتے ہیں کہ ان کی کوکھیں (پہلو) بھر چکی ہوتی ہیں چنانچہ اسی وجہ سے ان کو کچھ دیر کے لئے بدہضمی کی تکلیف بھی سہنی پڑتی ہے جو بعد میں دور ہوجاتی ہے۔

شباب نے پھر اجازت طلب کی اور اجازت ملنے پر آزاد شدہ غلاموں میں سے ایک شخص اندر داخل ہوا، کہا جاتا تھا کہ اس زمانے میں وہ انتہائی سخت ترین انسان تھا۔ حجاج نے ان سے پوچھا کہ پیچھے کچھ بارش وغیرہ چھوڑی یا نہیں؟ تو اس نے جواب دیا جی ہاں مگر جس طرح ان لوگوں نے نہایت خوبصورت انداز سے صورت حال بیان کی میں نہیں کر سکتا حجاج نے کہا کہ جتنا اچھا تو کر سکتا ہے تو کر۔ تو وہ بولا کہ میں نے حلوان میں بارش دیکھی اور مسلسل اس کو روندتے ہوئے امیر کی خدمت میں آپہنچا ہوں۔ حجاج نے کہا کہ اگرچہ تو نے بارش کے بارے میں ان سب سے مختصر خطبہ بیان کیا ہے لیکن تو تلوار کے کر ان سب سے زیادہ لمبے قدم اٹھانے والا ہے۔

۵۸۶۴- **علم کا برتن** ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے ابوالعباس السراج، محمد بن عباد بن موسیٰ العکلی، ابوعباد بن موسیٰ، ابوبکر الہذلی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں تیرے سامنے ایسی حدیث نہ بیان کروں جو تو ایک ہی مجلس میں یاد کرلے گا اگر تو دیگر روایات کا حافظ ہے؟ جب مجھے قید کرکے حجاج بن یوسف کے سامنے لایا گیا تو یزید بن ابی مسلم سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے کہا انا اللہ، اے شعبی! آپ تو علم سے بھرے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد اسی طرح ذکر کیا۔

۵۸۶۵- **پسندیدہ اشعار** ہم سے ابوبکر الطلحی نے احمد بن حماد بن سفیان، محمود بن خداش، محمد بن حسن بن ابی یزید الھمدانی نے محمد بن مجالد سے بیان کیا کہ امام شعبی اس شعر کو بہت زیادہ پسند فرمایا کرتے تھے

خواب دیکھنے کی حالت رضامندی کی نہیں ہوتی

خواب تو انسان اس وقت دیکھتا ہے جب غصے میں ہو

۵۸۶۶- ہم سے ابواحمد الغطریفی نے ابوالفضل محمد بن الفضل، محمد بن سعید القزاز، ابوامیہ، ابراہیم، محمد العذلی ہیثم اور مجالد نے امام شعبی کے بارے میں بیان کیا کہ امام شعبی یہ شعر پڑھا کرتے تھے

جب تو نے عشق نہیں کیا اور تو جانتا ہی نہیں کہ محبت کیا ہے

تو تو اور جنگل میں گھومنے والا اونٹ بالکل برابر ہے

مسند روایات: امام شعبی نے بہت سے صحابہ کرام کا زمانہ پایا مثلاً حضرت علی بن ابی طالب، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل، حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت اسامہ بن زید، حضرت عمرو بن العاص، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص، حضرت جریر بن عبداللہ البجلی، حضرت جابر بن سمرہ، حضرت عدی بن حاتم، حضرت عروہ بن مضرس، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت نعمان بن بشیر، حضرت براء بن عازب، حضرت عقبہ بن عمرو، حضرت زید بن ارقم، حضرت ابوسعید الخدری، حضرت کعب بن عجرہ، حضرت انس بن مالک، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت عمران بن حصین، حضرت عبدالرحمن بن سمرہ اور دیگر بے شمار صحابہ کرام شامل ہیں۔

جبکہ صحابیات میں سے حضرت ام ہانی، حضرت اسماء بنت عمیس، حضرت فاطمہ بنت قیس اور امہات المؤمنین سے حضرت عائشہ، حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ شامل ہیں۔

جبکہ تابعین کرام میں سے حضرت مسروق، علقمہ، اسود، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، یحییٰ بن طلحہ، عمر بن علی بن ابی طالب، سالم بن عبداللہ بن مسعود، ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود اور ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے روایت کی ہے۔

دیگر تابعین جنہوں نے امام شعبی سے روایت کی ہے وہ یہ ہیں، مثلاً ابواسحٰق السبیعی، ابواسحٰق الشیبانی، ابوحصین، الحکم بن عتیبہ، عطاء بن السائب، محمد بن سوقہ، حصین، مغیرہ، عاصم الاحول داؤد بن ابی هند اور امام اعمش

۵۸۶۷- حضرت عمر کا مقام ومرتبہ...... ہم سے حبیب بن حسن نے یوسف القاضی، عمرو بن مرزوق، جبکہ ابواحمد محمد بن احمد ابن اسحٰق الانماطی احمد بن النضر، سعید بن حفص النفیلی، زہیر، اسمٰعیل بن ابی خالد اور امام شعبی کی سند سے حضرت علی سے روایت کیا فرمایا کہ ہمیں اس بات میں کوئی شک نہ ہوتا تھا کہ سکینہ حضرت عمر کی زبان مبارک پر بولتی ہے۔

۵۸۶۸- سنت کے مطابق سزا...... ہم سے ابواسحٰق بن حمزہ نے ابویعلی، محمد بن عبید حماد بن زید، مجالد کی سند سے امام شعبی سے روایت سے روایت کیا فرمایا میں نے حضرت علی کو دیکھا آپ نے شراحہ کو جمعرات کے دن کوڑے لگوائے اور جمعہ کے دن سنگسار کروادیا، تو یوں معلوم ہوا گویا کہ دیگر صحابہ کرام اس عمل کو پسند نہیں کر رہے، یا حضرت علی کا خیال تھا کہ پسند نہیں کر رہے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس کو اللہ کی کتاب کی وجہ سے کوڑے لگوائے ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے سنگسار کروایا ہے۔

۵۸۶۹- ہم سے حسن بن محمد بن کیسان نے یوسف القاضی، ابوالربیع ہشیم، اسمٰعیل بن سالم، حصین بن عبدالرحمن کی سند سے امام شعبی سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت علی نے جمعرات کے دن شراحہ کو کوڑے لگوائے اور جمعہ کے دن سنگسار کردیا اور فرمایا کہ میں نے کتاب اللہ پر عمل کرتے ہوئے اس کو کوڑے لگوائے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اس کو سنگسار کروایا۔

۵۸۷۰- ہم سے سلیمان بن احمد نے حفص بن عمر، قبیصہ، سفیان، اسمٰعیل بن ابی خالد کی سند سے شعبی سے بیان کیا کہ حضرت علی نے شراحہ (وہ عورت جس نے زنا کا اقرار کیا تھا) کو کوڑے لگائے جمعرات کے دن اور جمعہ کے دن اسے سنگسار کیا اور فرمایا میں نے اسے کوڑے کتاب اللہ کے حکم سے لگائے اور رجم سنت نبوی کی بنا پر کیا۔

شعبی سے ایک جماعت مثلاً شیبانی، ابوحصین، اشعث بن سوار، اجلح اور جابر بن یزید نے روایت کی ہے۔

۵۸۷۱- نبی کریم ﷺ کی تسلی آمیز گفتگو...... ہم سے عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، فضیل ابومعاذ، ابوحریز السجستانی، شعبی کی سند سے حضرت علی کی روایت کیا فرمایا جب میں اپنے والد صاحب کو دفن کرکے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے میرے ساتھ ایسی تسلی آمیز باتیں کیں کہ میں ان کے بدلے پوری دنیا بھی لینا پسند نہ کروں۔
معتمر نے فضیل سے اسی طرح روایت کی ہے، جبکہ امام شعبی سے صرف ابو حریز نے بیان کی ہے اور ان کا نام عبداللہ بن الحسین ہے وہ سجستان کے قاضی تھے۔

۵۸۷۲-حضرت علیؓ کا گروہ جنت میں ہوگا...... ہم سے ابو احمد محمد بن احمد نے علی بن اسمٰعیل الصفار البغدادی، ابو عصمۃ عصام بن الحکم العکبری، جمیع بن عبداللہ المصری، سوار الصمد انی، محمد بن جحادہ اور شعبی کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو اور تیرا گروہ جنت میں ہوگا اور عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جس کا برا لقب ہوگا ان کو رافضی کہا جائے گا، لہٰذا جب تم ان سے ملو تو انہیں قتل کر دو کیونکہ وہ مشرک ہیں۔

محمد اور شعبی کی سند سے یہ روایت غریب ہے، ہم نے اسے صرف عصام کی سند سے لکھا ہے

۵۸۷۳-صحابہ کی بے سروسامانی ہم سے ابو اسحٰق بن حمزہ نے صالح بن محمد، ہیثم بن خالد بن یزید، بشر بن محمد بن السکری، شعبہ، اسمٰعیل بن ابی خالد، شعبی کی سند سے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کیا فرمایا کہ گویا کہ میں خود کو جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھ رہا ہوں، سات افراد میں ساتواں تھا، ہمارے پاس پیپل کے پتوں کے علاوہ کھانے پینے کی کوئی چیز نہ تھی حتیٰ کہ ہم بکری کی مینگنیوں کی طرح فضلہ کیا کرتے تھے جس میں کوئی اور چیز نہ ملی ہوئی تھی۔

۵۸۷۴-نجاشی کے لئے دعاءِ مغفرت ہم سے ابوبکر الطلحی نے ابو حصین الوادعی، یحییٰ الحمانی، خدیج ابن معاویہ، ابو اسحاق عامر کی سند سے سعید بن زید سے حضور ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا نجاشی کے لئے استغفار کرو۔

۵۸۷۵-ہم سے عبداللہ بن جعفر بن احمد نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، سلیمان الشیبانی امام شعبی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ مجھ سے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے والے نے بیان کیا کہ آپ ﷺ ایک قبر کے پاس آئے اور سب لوگوں نے ان کے پیچھے صفیں باندھ لیں پھر آپ ﷺ نے اس قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔ میں نے امام شعبی سے پوچھا کہا اے ابا عمرو! آپ کو کس نے بتایا تو کہا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے۔

شیبانی سے ثوری زائدہ، جیشم، جریر، حفص، ابن فضیل، ابو معاویہ، ابن ادریس، اسباط، ابن مسعر، اسمٰعیل بن زکریا، خالد الواسطی، عبدالواحد بن زیاد، نے ازرقادہ نے عاصم الاحول عن الشیبانی عن الشعبی کی سند سے بیان کی ہے۔

۵۸۷۶-ہم سے ابو یعلی الزبیری نے ابو عوانہ الاسفرائینی، جبکہ محمد بن المظفر، محمد بن محمد ابن سلیمان، جعفر بن عبدالواحد، یحییٰ بن کثیر العنبری، شعبہ، قتادہ، شعبی اور ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کی تدفین کے بعد اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا فرمائی۔

میں نے قتادہ سے پوچھا کہ کیا یہ روایت آپ نے شعبی سے سنی ہے؟ تو وہ بولے نہیں، بلکہ یہ مجھ سے شیبانی نے بیان کی، میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے شعبی کو ابن عباسؓ سے بیان کرتے سنا ہے۔

۵۸۷۷-کھڑے ہو کر پانی پینا ہم سے احمد بن ابراہیم بن یوسف نے عمران بن عبدالرحیم، الحسین بن حفص، جبکہ محمد بن الحسین اور سلیمان بن احمد نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابو نعیم، سفیان ثوری، عاصم، شعبی کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے زمزم کا پانی پیا حالانکہ آپ ﷺ کھڑے تھے۔

شعبہ اور بہت سے لوگوں نے عاصم سے اور سلیمان الشیبانی، داؤد بن ابی ھند اور صاعد نے امام شعبی سے روایت کی ہے۔

۵۸۷۸- گوشت کھا کر وضو دھرائے بغیر نماز کی ادائیگی ہم سے قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم نے احمد بن محمد بن عاصم، اسحٰق بن راہویہ، احمد بن ایوب، ابی حمزہ السکری، جابر، امام شعبی کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس مسجد میں ایک بکری کی دستی لائی گئی (آپ ﷺ نے تناول فرمائی) پھر نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور پانی کو چھوا تک نہیں۔

الحسین بن علی بن شقیق نے ابی حمزہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ شعبی کی سند سے یہ روایت غریب ہے، اس میں ابوحمزہ السکری کا جابر سے تفرد ہے۔

۵۸۷۹- صلہ رحمی کا انعام ہم سے سلیمان بن احمد نے یحیٰی بن عثمان بن صالح مطلب بن شعیب اور مسعود ابن محمد الرملی، عمران بن ھارون الرملی، ابوخالد الاحمر، داؤد بن ابی ھند، شعبی کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کے لئے ان کے گھروں کو آباد کر دیں گے اور ان کے اموال کو بڑھا دیں گے، لیکن جب سے اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا ہے نفرت کی وجہ سے ان کی طرف دیکھا تک نہیں۔ عرض کیا گیا کہ یہ کیسے ممکن ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ وہ لوگ صلہ رحمی کرتے ہوں گے۔[1]

فائدہ: سوال کی وجہ سے صحابہ کرامؓ کو تعجب تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو ان سے اتنی نفرت ہوگی، تو پھر گھروں کی آبادی اور اموال میں اضافے کا کیا مطلب؟ تو بتایا کہ نفرت تو ہوگی لیکن یہ چیزیں ان کو اس لئے ملیں گی کیونکہ وہ لوگ صلہ رحمی کرتے ہوں گے اس روایت میں صلہ رحمی کی اہمیت اجاگر کرنا مقصود ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

یہ روایت داؤد اور شعبی کی سند سے غریب ہے۔ اس میں عمران الرملی کا ابوخالد سے تفرد ہے۔

۵۸۸۰- آپ ﷺ کا آخرت کا انتخاب ہم سے ابو اسحٰق بن حمزہ نے احمد بن یحیٰی الحلوانی، سعید بن سلیمان، یحیٰی بن اسمٰعیل بن سالم الاسدی، شعبی کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ کو دنیا اور آخرت میں اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے آخرت کو اختیار فرمایا۔

اس میں یحیٰی کا شعبی سے تفرد ہے۔

۵۸۸۱- منافق کی علامت ہم سے محمد بن حمید نے عبداللہ بن ناجیہ، حسن بن قزعہ، مسلمہ بن علقمہ، داؤد بن ابی ھند کی سند سے شعبی کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ہم نے حضرت ابن عمرؓ سے عرض کیا جب ہم ان لوگوں کے پاس جاتے تو ہم وہ کہتے ہیں جو وہ چاہتے ہیں؟ اور جب ان سے واپس آتے ہیں تو اس کے خلاف کہتے ہیں تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ہم اس بات کو جناب نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں منافقت سمجھتے تھے۔

مجالد نے بھی شعبی سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

---

[1] المستدرک ۴/۱۶۱ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۹۶ ومجمع الزوائد ۸/۱۵۲ والترغیب والترھیب ۳/۳۳۹ وکنز العمال ۶۹۱۸

۵۸۸۲-**شہید جیسا اجر** ہم سے احمد بن یعقوب بن المہر جان المعدل نے ابوشعیب الحرانی، یحیٰی بن عبداللہ البابلتی، ایوب بن نہیک، شعبی کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے چاشت کی نماز پڑھی اور ہر ماہ کے تین روزے رکھے اور سفر وحضر کسی بھی حالت میں وتر نہ چھوڑے تو اس کے لئے شہید جیسا اجر لکھا جائے گا۔[1]

یہ بھی غریب ہے اس میں ایوب کا تفرد ہے۔

۵۸۸۳-**آپ ﷺ کی ہمراہی** ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، العباس بن الفضل البصری الازرقی، حبیب بن حسن، عمرو بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، ہمام دونوں حضرات نے قتادہ، عزرہ، شعبی کی سند سے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ عرفہ سے اونٹنی پر سوار ہوا تو آپ ﷺ کی اونٹنی نے عادت کے مطابق پیر نہیں اٹھایا حتی کہ وہ جمع میں جا پہنچی۔

یہ روایت شعبی کی سند سے غریب ہے، اس میں قتادہ کا عزرہ سے تفرد ہے اور عزرہ کا نام ابن تمیم البصری ہے۔

۵۸۸۴-**سب سے زیادہ محبوب** ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے عبداللہ بن احمد بن شیرویہ، اسحٰق بن راھویہ، جریر، مغیرہ اور شعبی کی سند سے حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت کیا فرمایا کہ مجھے جناب نبی کریم ﷺ نے لشکر دے کر بھیجا، اس لشکر میں حضرت ابوبکرؓ بھی شامل تھے۔ جب میں واپس آیا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ! لوگوں میں آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ بس معلوم کرنا چاہتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے سب سے زیادہ محبت عائشہ سے ہے میں نے عرض کیا کہ مردوں کے بارے میں پوچھ رہا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے والد (یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ) شعبی عن عمرو سے یہ روایت غریب ہے۔[2]

۵۸۸۵-**مسلمان کی تعریف** ہم سے ابوبکر بن خلاد نے ابی الحارث بن ابی اسامہ، یزید بن ھارون، زکریا بن ابی زائدہ، شعبی کی سند سے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کیا فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کے زبان و ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ممنوع فرمایا ہے۔[3]

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵۸۸۶-**زکوٰۃ کی ادائیگی کا ادب** ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، عبدالوھاب بن عطاء، داؤد بن ابی ھند، جبکہ احمد بن محمد بن محمد نے احمد بن جشم الاوزان، مسلم بن ابراہیم، ابوبکر احدلی، اور شعبی کی سند سے حضرت جریر بن عبداللہ بن البجلیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرنے والا تمہارے پاس آئے تو وہ تم سے راضی ہو کر واپس جانا چاہیے امام شعبی سے شیبانی، بیان، اسمٰعیل، مغیرہ، مجالد، جابر، اور دیگر لوگوں نے روایت کی ہے۔[4]

۱۔ مجمع الزوائد ۲: ۲۴۰، والترغیب والترھیب ۱: ۴۰۰، وکنز العمال ۲۱۵۱۲

۲۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۸، واتحاف السادۃ المتقین ۲: ۲۲۰، وفتح الباری ۷: ۱۸

۳۔ صحیح البخاری ۱: ۹، ۸: ۱۲۷، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۶۵، وفتح الباری ۱: ۵۳، ۱۱: ۳۱۶

۴۔ مسند الامام احمد ۴: ۳۶۲، وسنن الدارمی ۱: ۳۹۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲: ۳۶۵، ۴۰۳، والکامل لابن عدی ۳: ۱۱۹۹

۵۸۸۷-بارہ نائبین ہم سے ابواسحٰق بن حمزۃ نے سلیمان بن احمد، محمد بن علی بن حبیش، القاسم بن زکریا، المقری، محمد بن عبدالحکیم النیشاپوری، مبشر بن عبداللہ، سفیان بن حسین، سعید بن عمرو بن اشوع، شعبی کی سند سے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا کہ میں اپنے والد کے ساتھ مسجد نبوی میں آیا، اس وقت جناب رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو میں نے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میرے بارہ نائب ہوں گے، فرمایا: آپ ﷺ کی آواز پست ہوگئی اور مجھے معلوم نہ ہوا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ اور والد صاحب نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

عمر بن عبداللہ بن ... بن نے سفیان سے ایسے ہی روایت کی ہے۔

۵۸۸۸-شکار کا حکم ..... ہم سے محمد بن احمد بن محمد المعد ادی، ابوبکر نے احمد بن عبدالرحمٰن، یزید بن هارون، زکریا، بن ابی زائدہ، عاصم الاحول، شعبی کی سند سے حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے سامنے آجانے والا شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو تیر کی دھار سے شکار ہو تو وہ کھا سکتے ہو اور جو دھار کے بجائے چوڑائی میں لگنے سے مرا ہو تو وہ مردار (موقوذۃ) ہے۔ فرمایا کہ میں نے کتے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ جب تو نے اپنے کتے کو روانہ کرتے ہوئے اللہ کا نام لے لیا تھا اور تیرے کتے نے اس کو کھایا نہیں، تو تم اس کو کھا سکتے ہو۔[1]

شعبہ اور زائدہ نے زکریا بن ابی زائدہ سے روایت کیا ہے جبکہ معمر بن المبارک، علی بن مسھر نے عاصم الاحول سے روایت کیا ہے اور شعبی سے بیان بن بشر، عبداللہ بن ابی السفر، حکم، شیبانی، اسمٰعیل بن ابی خالد، سعید بن مسروق، ... عیسیٰ بن المسیب، فراس بن یحییٰ، جابر بن یزید جعفی، عمر بن بشر السری بن اسمٰعیل، ابوحریز، حصین بن نمیر، خالد الحذاء، طاؤس اور ... نے امام شعبی سے روایت کیا ہے، بعض کے الفاظ بعض سے مختلف ہیں۔

۵۸۸۹-حج کا مسئلہ ہم سے عبداللہ بن ... نے اسمٰعیل بن عبداللہ، جبکہ سلیمان بن احمد علی نے بن عبدالعزیز، ابونعیم، زکریا بن ابی زائدہ، شعبی کی سند سے حضرت عروہ بن مضرس کو فرمایا کہ انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں حج کیا لیکن لوگ ان کو رات ہی کے وقت ملے اس وقت وہ "جمع" میں تھے لہٰذا وہ رات کے وقت عرفات روانہ ہوگئے اور وہاں سے افاضہ فرمایا اور واپس جمع (غالباً منیٰ) کی طرف واپس آگئے اور پھر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے محنت کی اور اپنی سواری کو دبلا کر دیا تو کیا میرا حج ہو گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز (جمع) منیٰ میں پڑھی اور ہمارے ساتھ ٹھہرا رہا جب تک ہم نے افاضہ نہ کر لیا حالانکہ وہ خود اس سے پہلے عرفات سے ان کو یا رات کو افاضہ کر چکا تھا تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس نے میل کچیل کو دور کر دیا۔[2]

سفیان بن عیینہ، عیسیٰ بن یونس اور یحییٰ بن سعید نے زکریا سے ایسے پہلے روایت کیا ہے۔ اور شعبی سے اسمٰعیل بن ابی خالد، داؤد بن ابی ہند، زبید بن الحارث، ابن ابی السفر، داؤد الاودی، مطرف، سیار اور حماد بن ابی سلیمان نے روایت کی ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۷/۱۱۰، وصحیح مسلم، کتاب الصید باب ۱، وفتح الباری ۹/۵۹۹

۲۔ مسند الامام أحمد ۴/۱۵، ۲۶۱، ۲۶۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/۱۴۹، ومجمع الزوائد ۳/۲۲۵، وطبقات ابن سعد ۶/۲۰

۵۸۹۰-خاتم النبیین۔ ہم سے قاضی ابواحمد نے عبداللہ بن العباس، محمد بن اسمٰعیل بن مجالد، ان کے والد، مجالد، شعبی کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کیا فرمایا میں نے سنا جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں آپ بڑا رہا اس سے بھی زیادہ انبیاء کا (سلسلہ) ختم کرنے والا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہ تھا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میرے لئے وہ سب واضح کردیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے واضح نہ کیا گیا تھا اور وہ یہ کہ وہ کانا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔[1]

۵۸۹۱-اللہ تعالیٰ کا سلسلہ نسب......ہم سے ہمارے والد نے محمد بن ابراہیم بن بان، شریح بن یونس، اسمٰعیل بن مجالد اور شعبی کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک اعرابی (دیہاتی) جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہمیں اپنے رب کا نسب بتایئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل فرمائی "کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں"۔ (سورۃ الاخلاص)

یہ روایت بھی شعبی سے غریب ہے۔

۵۸۹۲-سوتے وقت پڑھنے کی دعائیں......ہم سے احمد بن جعفر نے معبد نے احمد بن عمرو البزار عمر بن اسمٰعیل بن مجالد، ان کے والد، شعبی کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے دریافت فرمایا کہ جب تم سوتے ہو تو کیا پڑھتے ہو؟ سب صحابہ کرامؓ نے کچھ نہ کچھ عرض کیا جب حضرت عبداللہ بن رواحہ کی باری آئی تو عرض کیا کہ میں کہتا ہوں اے اللہ! آپ ہی نے اس نفس کو تخلیق کیا ہے، آپ ہی کے لئے اس کی زندگی اور موت ہے، اگر (آج رات) آپ اس کو وصول کرلیں تو اس کے سارے گناہ معاف فرما دیجئے گا اور اگر واپس کردیں تو اس کی حفاظت فرمایئے گا اور سیدھے راستے پر چلایئے گا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کو حضرت عبداللہ بن رواحہ کی بات سن کر خوشی ہوئی۔[2]

شعبی سے غریب ہے اس میں عمر کا اپنے والد اور دادا سے تفرد ہے۔

۵۸۹۳-پل صراط......ہم سے ابواسحٰق بن حمزہ نے ابوجعفر زبیر التستری، عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن ابی بکیر، یحییٰ بن ابی بکیر، سلام بن سلیم الخراسانی، یزید بن حیان، مقاتل بن حیان، شعبی کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک لوگ ضرور پل صراط سے گزریں گے پل صراط بہت پھسلواں ہے۔ وہ لوگوں کو لے کر جھک جانے کا اور آگ ان میں سے اپنی خوراک چن لے گی اور جہنم ان پر برف کی طرح ہوجائے گی اور اس کی خاص آوازیں (زفیر و شہیق) سنائی دیں گے۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکارا جائے گا "اے میرے بندو! تم دنیا میں کس کی عبادت کرتے تھے؟" وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب آپ جانتے ہیں کہ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسی آواز سے جواب دیں گے کہ ایسی آواز مخلوق میں سے کسی نے بھی کبھی نہیں سنی ہوگی۔ اے میرے بندو! آج مجھ پر یہ حق ہے کہ میں تمہیں اپنے علاوہ کسی اور کے سپرد نہ کروں۔ میں نے تمہیں معاف کردیا ہے اور تم سے راضی ہوگیا ہوں چنانچہ اس وقت فرشتے بھی شفاعت کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے لہٰذا وہ لوگ وہاں سے نجات پاجائیں گے تو ان سے نیچے کے لوگ جو آگ میں ہوں گے وہ پکاریں گے، ہماری سفارش کرنے والا اور ہمارا کوئی گہرا دوست کیوں نہیں ہے؟ لہٰذا اگر ہمیں ایک اور موقع دیا جائے تو ہم بھی مؤمنوں میں سے ہوجائیں گے۔ لہٰذا پھر ان کو اور گمراہوں کو وہیں آگ میں پٹخ

1۔ مجمع الزوائد ۷/ ۳۴۷، والدر المنثور ۵/ ۳۵۳ تفسیر ابن کثیر ۲/ ۲۶۰ والبدایۃ والنہایۃ ۲/ ۱۵۲۔

2۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۲۳۔

دیا جانے کا ہے یہ روایت بھی غریب ہے اس میں مقاتل کا تفرد ہے۔

۵۸۹۴- حلال اور حرام کی تعریف ہم سے ابوبکر محمد بن جعفر بن ہیثم نے محمد بن احمد بن العوام، یزید بن ھارون، زکریا بن ابی زائدہ، جبکہ القاضی ابو احمد نے فاروق الخطابی، حبیب بن حسن، ابو مسلم الکشی، انصاری، عبداللہ بن عون، شعبی کی سند سے حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کیا فرمایا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، حلال بھی واضح ہے حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان جو معاملات ہیں مشکوک ہیں، اکثر لوگ ان کو نہیں جانتے، لہٰذا جو شخص مشکوک چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور عزت بچالی اور جو شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں مبتلا ہوگیا، اس شخص کی طرح جو جنگل کے اردگرد موجود چراگاہ میں جانور چراتا ہے تو قریب ہے کہ وہ اس میں گھسے۔ سنو! ہر بادشاہ کا ایک ممنوعہ علاقہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ممنوعہ علاقہ وہ چیزیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔ سنو! جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے اگر وہ صحیح ہو جائے تو پورا جسم صحیح ہوتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو پورا جسم خراب ہو جاتا ہے سنو! یہ دل ہے۔

الفاظ زکریا بن ابی زائدہ کے ہیں، ان سے عبداللہ بن المبارک، یحییٰ القطان، عیسیٰ ابن یونس اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۵۸۹۵- قربانی کا وقت ہم سے ابوعبداللہ بن احمد بن علی بن مخلد نے الحارث بن ابی اسامہ، یزید بن ھارون، داؤد بن ابی ھند، شعبی کی سند سے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میرے ماموں نے آپ ﷺ کے ساتھ عیدالاضحیٰ کی نماز ادا فرمانے سے پہلے ہی قربانی کر لی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری بکری تو صرف گوشت والی ہے (یعنی قربانی نہیں ہوئی) انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک اونٹنی ایک سال سے کم عمر والی ہے جو میری گوشت والی دو بکریوں سے بہتر ہے، کیا میں اس کو ذبح کرلوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اور یہ تمہاری بہترین قربانی ہوئی اور تمہارے بعد اور کسی کے لئے ایک سال سے کم عمر والا جانور (قربان کرنا) جائز نہ ہوگا۔[2]

۵۸۹۶- عیدالاضحیٰ کی نماز ہم سے ابوبکر محمد بن حسن بن کوثر نے ابوالسری موسیٰ بن حسن بن عبد النسائی، عفان بن مسلم، شعبہ، زبید منصور، داؤد، ابن عون، مجالد، شعبی کی سند سے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کیا فرمایا کہ مسجد کے اس ستون کے پاس ہمیں بتایا (اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں اپنی جگہ دکھاتا) کہ عیدالاضحیٰ کے دن آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا، آج ہم اپنے اس دن میں سب سے پہلے جو کام کریں گے وہ یہ ہے کہ ہم نماز ادا کریں گے پھر ہم قربانی کریں گے، لہٰذا جس نے ہمارے عیدالاضحیٰ کی نماز کرنے کے بعد قربانی کی تو وہ ہماری سنت پر چلا اور جس نے ہماری نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ صرف گوشت ہے جسے اس نے اپنے گھر والوں کے لئے جمع کرلیا ہے اس کی قربانی نہیں ہوئی۔[3]

یہ سن کر میرے ماموں حضرت ابو بردہ ہانی بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کیا، یارسول اللہ میں نے عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کرنے سے پہلے قربانی کرلی ہے اور میرے پاس ایک جانور ہے جو ایک سال سے کم عمر ہے لیکن سال بھر کے جانور سے بہتر ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کو ذبح کرلو اور تمہارے بعد یہ اور کسی کے لئے جائز نہ ہوگا۔

۱۔ الدر المنثور ۵/ ۹۰

۲، ۳۔ صحیح مسلم، کتاب الاضاحی ۷۔ وصحیح البخاری ۲/ ۲۲ وسنن النسائی ۳/ ۱۸۲ والسنن الکبری للبیھقی ۹/ ۲۷۶

شعبہ سے اتنی تفصیلی روایت عفان کے علاوہ اور کسی نے نہیں کی۔

شعبی سے روایت کرنے والوں میں امام احمد، داؤد بن ابی ہند، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، حفص بن غیاث، مفضل بن صدقہ، عبدالکریم بن منصور، یزید بن زریع ہیں۔

امام شعبی سے تابعین وغیرہ میں سے الشیبانی، بیان، عاصم، فراس، مجالد، بن برقان، مطرف، سیار، ابن ابی السفر، زکریا بن ابی زائدہ، مغیرہ، ابو بردہ، سعید بن مسروق، حریث، داؤد الاودی، عبدالاعلیٰ الشعبی، ابو خالد الدالانی، ابن عون، مساور الوراق نے روایت کی ہے۔

۵۸۹۷-ذکر اور شکر کا تلازم ہم سے ابوبکر بن مالک اور محمد بن علی نے محمد بن یونس الکدیمی، معلی بن الفضل، ہلمی بن عبداللہ بن کعب، شعبی کی سند سے حضرت ابوھریرہؓ سے روایت فرمایا ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابن آدم! تو نے میرا ذکر کیا تو تو نے میرا شکر کیا اور جب تو نے مجھے بھلا دیا تو تو نے میری ناشکری کی۔[1]

(۲۷۸) عمرو بن عبداللہ السبیعی[2]

انہی میں ایک اور شخصیت ثابت قدم، قناعت پسند، صاحب بصیرت، عقلمند، صابر، ابواسحٰق عمرو بن عبداللہ السبیعی کی بھی ہے۔

۵۸۹۸-ولادت ہم سے احمد بن جعفر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود بن عامر سے بیان کیا کہ شریک نے کہا کہ ابواسحٰق حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں پیدا ہوئے۔ میرا خیال ہے کہ شریک نے کہا تھا کہ جب ان کی خلافت کے ۳ سال باقی تھے۔

۵۸۹۹-ہم عصروں کی رائے ہم سے محمد بن عمر بن سلم نے محمود بن محمد الواسطی، عثمان ابی شیبہ، جریر، مغیرہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے جب کبھی بھی ابواسحٰق کو دیکھا تو مجھے پہلے لوگ یاد آ گئے۔

۵۹۰۰-ابن جریر کی رائے ہم سے محمد بن عمر نے الحسین بن محمد، یوسف بن یعقوب اور جریر سے بیان کیا فرمایا کہ لوگوں میں یہ بات مشہور تھی کہ جو شخص ابواسحٰق کے ساتھ بیٹھا گویا کہ وہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ بیٹھا۔

۵۹۰۱-ابواحمد الزبیری کی رائے ہم سے ابوبکر بن مسلم نے علی بن حسین بن حیان، محمود بن غیلان، ابواحمد الزبیری سے بیان کیا فرمایا کہ ابواسحٰق نے ۳۳ یا ۳۴ صحابہ کرامؓ سے روایت بیان کی ہیں۔

۵۹۰۲-امام اعمش کا بیان ہم سے ابوبکر بن ابراہیم نے عبداللہ بن یزید، ابوکریب، وکیع، اعمش سے بیان کیا فرمایا کہ میں اور ابو اسحٰق جب اکٹھے ہوتے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث سے تازہ دم ہو جاتے۔

۵۹۰۳-ہم سے محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد البغوی، محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم، حفص ابن غیاث کی سند سے اعمش سے بیان کیا

---

[1] مسند الامام أحمد ۲/۴۱۵، وإتحاف السادة المتقين ۹/۳۳۳، وكنز العمال ۳۸۰۸، ۱۱۶، ۳۳۹۰۸.

[2] طبقات ابن سعد ۶/۳۱۳، والتاريخ الكبير ۶/ت ۲۵۹۴، والجرح ۶/ت ۱۳۴۷، والجمع ۱/۳۷۱، والكاشف ۲/ت ۴۲۲۸، والميزان ۳/ت ۶۳۹۳، وتاريخ الاسلام ۵/۱۱۶، وسير النبلاء ۵/۳۹۲، وتهذيب التهذيب ۸/۶۳، وتهذيب الكمال ۴۴۰۰ (۲۲/۱۰۲).

فرمایا کہ جب میں اور اسحق اور ابو اسحق تنہا بیٹھے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ایسی احادیث بیان کیں جن پر کوئی غبار نہ تھا۔

۵۹۰۴-جنگوں میں شرکت۔ ہم سے محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد بن یزید الکوفی، ابوبکر بن عیاش کی سند سے ابو اسحق سے بیان کیا' فرمایا میں نے زیاد کے زمانے میں چھ یا سات معرکوں میں حصہ لیا اور زیاد کا انتقال معاویہؓ سے پہلے ہو گیا۔

۵۹۰۵-تدفین۔ ... ہم سے محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد، محمود بن غیلان، یحیٰی بن آدم اور ابوبکر ابن عیاش سے بیان کیا فرمایا کہ ہم نے خوارج کے زمانے میں ۱۲۶یا۱۲۷ھ میں ابو اسحق کو دفن کیا۔

۵۹۰۶-تقویٰ۔ ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل اور سفیان نے بیان کیا کہ ہمارے اساتذہ نے فرمایا کہ امام شعبی اور ابو اسحق جمع ہوئے امام شعبی نے فرمایا، اے ابو اسحق تم مجھ سے بہتر ہو، تو ابو اسحق نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم نہیں میں آپ سے بہتر نہیں بلکہ آپ ہی مجھ سے بہتر اور عمر میں بڑے ہیں۔

۵۹۰۷-چالیس سال تک نہ سوئے۔ ہم سے ابو احمد الغطریفی اور محمد بن عمر، محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد، احمد بن عمران الاخنسی، اور ابوبکر بن عیاش سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا ابو اسحق نے کہا کہ میں نے چالیس سال سے آنکھیں نہیں سلائیں۔

۵۹۰۸-عبادت کی پابندی...... ہم سے محمد بن ابراہیم اور محمد بن احمد نے ایک جماعت سے، عبداللہ بن محمد، احمد ابن عمران الاخنسی، العلاء بن سالم العبدی سے بیان کیا کہ ابو اسحق اپنی وفات سے دو سال پہلے کمزور ہو گئے تھے، جب تک ان کو سہارا دے کر کھڑا نہ کیا جاتا کھڑے نہ ہو سکتے تھے' لیکن جب سیدھے کھڑے ہو جاتے تو ہزار ہزار آیات پڑھتے۔

۵۹۰۹-ایک رکعت میں سورۂ بقرۃ... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل اور سفیان بن عیینہ سے بیان کیا فرمایا کہ عون بن عبداللہ نے اسحق سے کہا کہ تمہارا کیا باقی رہا؟ کہا نماز پڑھتا ہوں تو ایک ہی رکعت میں سورۂ بقرۃ پڑھ لیتا ہوں، تو انہوں نے کہا کہ تمہارا شر ختم ہو گیا اور بھلائی باقی رہ گئی۔

۵۹۱۰-کمزوری کی حالت میں عبادت... ہم سے محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد، احمد بن عمران اور ابوبکر بن عیاش سے بیان کیا فرمایا کہ ابو اسحق نے فرمایا کہ میری نماز چلی گئی اور میں کمزور ہو گیا ورنہ جب میں کھڑا ہو جاتا تو خوب پڑھتا تھا اب سورۂ بقرۃ اور آل عمران سے زیادہ نہیں پڑھی جاتی۔

۵۹۱۱-بڑھاپے میں روزوں کا حال۔ ... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمود بن غیلان، یحیٰی بن آدم، اور ابو الاحوص کی سند سے ابو اسحق سے بیان کیا فرمایا میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور کمزور بھی اب مجھ سے ہر ماہ تین روزوں پیر اور جمعرات اور اشہر حرم کے علاوہ روزے بھی نہیں رکھے جاتے۔

۵۹۱۲-کمزوری سے حال۔ ...ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل اور سفیان سے بیان کیا فرمایا کہ میں ابو اسحق کے پاس آیا تو انہوں نے ایک ترکی قبہ پہن رکھا تھا، مسجد ان کے دروازے کے پاس ہی تھی وہ مسجد میں تھے، میں نے پوچھا اے ابو اسحق کیا حال ہے؟ تو فرمایا اس شخص جیسا جسے فالج ہو گیا مجھے نہ ہاتھ فائدہ دیتا ہے نہ پیر۔

۵۹۱۳- ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، احمد بن الولید، حامد البلخی اور سفیان سے بیان کیا فرمایا کہ میں ابو اسحق کے پاس آیا وہ ایک ترکی قبہ میں ملبوس تھے، میں نے پوچھا اے ابو اسحاق کیا حال ہے؟ تو فرمایا کہ میں تو مفلوج کی ہوگیا ہوں۔ نہ مجھے ہاتھ کا فائدہ ہوتا ہے نہ پیر۔ فرمایا کہ اس وقت ان کی عمر سو سال تھی۔

۵۹۱۴- ہم سے محمد بن عمر بن سلم نے عبداللہ بن محمد بن سعید، احمد بن زہیر، علی بن محمد، عیسیٰ بن یونس اور اعمش سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگرد جب ابو اسحق کو دیکھتے تو کہتے یہ عمر القاری ہے، یہ عمرو ہے جو ادھر ادھر نہیں دیکھتا۔

۵۹۱۵- **اقوال** ...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان سے بیان کیا فرمایا کہ ابو اسحق نے فرمایا جب میں رات کو جاگتا ہوں تو اپنی آنکھیں بند نہیں کرتا۔

۵۹۱۶- **حج کی اہمیت** ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان سے بیان کیا فرمایا کہ ہم سے ہمارے ساتھی ابو اسحق نے بیان کیا کہ (کیا یہ ممکن ہے کہ) ایک شخص طیلسان (سبز کپڑا) خریدے اور حج نہ کرے۔

۵۹۱۷- **غنی کیا ہے** ...... ہم سے ابو محمد بن حیان نے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار، سفیان سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا ابو اسحق نے فرمایا کہ وہ لوگ دین میں مدد کرنے کو غنی کہا کرتے تھے۔

۵۹۱۸- **دین کی مدد** ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سفیان اور ابو اسحق سے بیان کیا فرمایا کہ وہ لوگ گنجائش کو دین کی مدد سمجھتے تھے، کہا سفیان ثوری نے اس کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا ہاں۔

۵۹۱۹- **ضحاک بن قیس کی رائے** ہم سے ابو احمد محمد بن احمد اور محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز محمد بن یزید الکوفی ابوبکر عیاش سے بیان کیا فرمایا کہ جس دن ابو اسحق السبیعی کا انتقال ہوا اسی دن ضحاک بن قیس کوفہ پہنچے اور ان کا جنازہ اور لوگوں کا ہجوم دیکھا تو فرمایا کہ یہ تمہارا عالم ربانی تھا۔

مسند روایات ...... (ابو اسحق السبیعی) نے ۳۲ صحابہ کرامؓ سے مسند روایات بیان کیں اور حضرت علیؓ کو دیکھا اور ان سے سنا بھی، علاوہ ازیں حضرت سعید بن زید، اسامہ بن زید حضرت ابن عمر اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایات کیں۔ آپ کی اکثر روایات حضرت براء بن عازب، حضرت زید بن ارقم، حضرت نعمان بن بشیر حضرت حارثہ بن وہب، حضرت عبداللہ بن یزید الخطمی، حضرت ابو جحیفہ، حضرت عمرو بن الحارث المصطلقی، سلیمان بن صرد، وحشی بن جنادہ سے روایات کیں اور بعض صحابہ سے روایات میں متفرد بھی ہیں کہ ان کے علاوہ اور کسی نے ان صحابہ سے روایت نہیں کی ہے۔

۵۹۲۰- **حضرت علی المرتضیٰ کا حلیہ مبارک** ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، اسمٰعیل بن موسیٰ، شریک کی سند سے ابو اسحق سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰؓ کو دیکھا آپ کے بال اور داڑھی سفید ہو چکے تھے۔

۵۹۲۱- **جمعے کی نماز کا وقت** محمد بن عمر نے علی بن احمد بن الحسین العجلی، جبارہ، ابوبکر النہشلی کی سند سے ابو اسحق سے روایت کیا فرمایا میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا وہ جمعے کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج زائل ہو جاتا تھا۔

۵۹۲۲-ازار کہاں تک ہو؟[1] ...... ہم سے ابوحامد نے محمد بن اسحٰق محمد بن حسان اور علی بن اشکاب ، اسحٰق بن سلیمان اور ابوسنان کی سند سے ابواسحٰق سے بیان کیا فرمایا میں نے چند صحابہ کرامؓ کو دیکھا مثلاً حضرت اسامہ بن زید بن ارقم ، حضرت براء بن عازب اور حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا کہ نصف پنڈلیوں تک ازار باندھا کرتے تھے۔

۵۹۲۳-ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق محمد بن الصباح ، سفیان نے فرمایا میں سے سنا ابواسحٰق نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا کہ نصف پنڈلیوں تک ازار باندھتے تھے۔

۵۹۲۴-خلفاء راشدین کی فضیلت ہم سے سلیمان بن احمد نے عبدان بن احمد ، عمر بن سہل محمد بن اسمٰعیل الکوفی سفیان اور ابی اسحٰق کی سند سے حضرت سعید بن زید سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ غار حرا میں تھے کہ پہاڑ ہلنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے حرا ٹھہر جا کیوں کہ تجھ پر تو ایک نبی ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہیں۔
اور اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ اس وقت چاروں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم موجود تھے۔[1]

۵۹۲۵-صلح حدیبیہ کی شرائط ہم سے ابوالحسن احمد بن القاسم بن الریان نے محمد بن یوسف ، مومل بن اسمٰعیل ، سفیان الثوری ، ابو اسحٰق السبیعی کی سند سے حضرت براء ابن عازبؓ سے روایت فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے دن بروز جمعہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ کے ساتھ تین باتوں پر صلح فرمائی (۱) اگر اہل میں سے کوئی ان کے پاس آئے گا تو یہ (یعنی مسلمان) اس کو واپس کر دیں گے۔ (۲) اور اگر صحابہ کرامؓ میں سے کوئی مکہ آ گیا تو اس کو واپس نہیں کیا جائے گا۔ (۳) جناب رسول اکرم ﷺ اگلے سال مکہ مکرمہ تشریف لائیں گے اور تین دن ہمراہی اسلحہ وغیرہ لے کر اندر داخل نہ ہوں گے۔
یہ روایت صحیح متفق علیہ ہے۔

۵۹۲۶-سکینہ کا نزول ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب ، ابوداؤد طیالسی ، شعبہ ، اور ابواسحٰق کی سند سے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص رات کو سورۂ کہف کی تلاوت کر رہا تھا کہ اس نے اپنے چوپائے (یا فرمایا گھوڑے) کو دیکھا کہ پیروں کو زمین پر مار رہا ہے اور اس پر ایک بدلی سی ہے چنانچہ یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ سے ذکر کی گئی تو فرمایا کہ وہ سکینہ تھی جو قرآن کریم کے لئے نازل ہوئی یا فرمایا کہ قرآن پاک پر نازل ہوئی۔[2]
صحیح متفق علیہ ، زہیر ، اسرائیل اور ابواسحٰق نے روایت کیا ہے۔

۵۹۲۷-ہم سے احمد بن جعفر بن معبد نے عبداللہ بن محمد بن النعمان ، عبداللہ بن رجاء ، اور اسرائیل ، جبکہ حبیب بن حسن نے عبداللہ بن حسن الحرانی ، ابوجعفر النفیلی ، زہیر ، ابواسحٰق کی روایت سے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں صحابہ کرامؓ سے ایک شخص نماز پڑھ رہے تھے ان کا ایک گھوڑا تھا جو گھر میں بندھا ہوا تھا تو وہ ہنہنانے لگا تو وہ صحابی باہر نکلتے دیکھتے ، لیکن کچھ نہ دیکھتے چند بار ایسا ہوا اگلی

۱. سنن الترمذی ۳۷۵۷ ۳۶۹۹ وسنن ابن ماجة ۱۳۴ ومسند الامام احمد ۱/ ۱۸۹، ۳۴۶/۵، ومجمع الزوائد ۵۵/۹ والسنة لابن ابی عاصم ۶۲۲/۲ والاحادیث الصحیحة ۸۷۵ وطبقات ابن سعد ۳/ ۱/ ۲۸۹، والمستدرک ۴۵۱/۳ وصحیح ابن حبان ۲۹۱۹ ودلائل النبوة للبیهقی ۳۵۱/۲ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۵۹/۱۱، والمصنف لابن ابی شیبة ۱۴۰۱۲ واتحاف السادة المتقین ۱۹۳/۷، ۳۴۱/۸ والمطالب العالیة ۴۰۳۲

۲. صحیح البخاری ۱۷۰/۲ ۲۳۲ وصحیح مسلم ، کتاب صلاة المسافرین ۲۴۱ وفتح الباری ۵۹۱/۸ ۵۷/۹

سمجھے یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ذکر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سکینہ تھی تو قرآن کے لئے نازل ہوئی۔

۵۹۲۸-حضرت سعد بن معاذ ہم سے احمد بن القاسم بن الریان نے عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم محمد بن یوسف الفریابی، سفیان ثوری، ابواسحٰق کی سند سے حضرت براء بن عازب سے روایت بیان فرمائی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ریشم کا کپڑا لایا گیا، صحابہ کرامؓ نے اس کی نرمی و لطافت دیکھ کر تعجب کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس کی نرمی دیکھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہو، سعد بن معاذؓ کو جو رومال جنت میں ملیں گے ان سے زیادہ عمدہ اور نرم ہوں گے۔[1]

حدیث صحیح متفق ہے۔

۵۹۲۹-غزوات کی تعداد ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، جبکہ فاروق الخطابی ابومسلم الکشی، سلیمان بن حرب اور ابواسحٰق بن حمزہ نے ابوخلیفہ، ابوالولید محمد ابن کثیر، شعبہ نے ابواسحٰق سے روایت کی فرمایا کہ لوگ نماز استسقاء کے لئے نکلے، حضرت زید بن ارقمؓ بھی ساتھ تھے میرے اور ان کے درمیان صرف ایک ہی آدمی تھا، میں نے عرض کیا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے کتنے غزوات میں شرکت فرمائی؟ تو فرمایا کہ انیس (۱۹) غزوات میں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نے ان کے ساتھ کتنے غزوات میں شرکت فرمائی؟ فرمایا سترہ (۱۷) غزوات میں۔ میں نے عرض کیا کہ پہلا غزوہ کون سا تھا؟ تو فرمایا غزوہ ذوالعشیر یا العشیرہ۔ یہ روایت صحیح متفق علیہ ہے۔[2]

۵۹۳۰-جان و مال کی حرمت ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن محمد بن میمون، موسیٰ بن عمیر الجعفری، ابواسحٰق کی سند سے حضرت براء اور حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت کیا فرمایا ہم نے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال حرام ہیں (ایک دوسرے پر) جیسے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں ہے۔

ابواسحٰق عن البراء وزید یہ روایت غریب ہے۔

۵۹۳۱-سب سے ہلکا عذاب ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ اور ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا حضرت نعمان بن بشیرؓ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے انہوں نے اپنے خطبے کے دوران فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جہنم میں سب سے ہلکا عذاب جس شخص کو ہوگا اس کے دونوں پیروں میں دو انگارے یا فرمایا انگارے ہوں گے جن سے اس کا دماغ کھولے گا۔[3]

اس روایت کو اعمش، شریک اور روح بن مسافر نے اسمٰعیل بن مجالد فی آخرین عن ابی اسحٰق سے روایت کیا ہے۔

۵۹۳۲-جمع تاخیر ہم سے ابومحمد بن حیان نے اسحٰق بن احمد، ابوکریب، ابومعاویہ بن ہشام، سفیان اور ابواسحٰق کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے جمع (منیٰ) میں مغرب اور عشاء ایک اقامت سے ۳ رکعت اور ۲ رکعت ادا

---

[1] صحیح البخاری ۵/۴۴ وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۱۲۶ وفتح الباری ۷/۱۲۲

[2] صحیح البخاری ۱/۲۶، ۲/۱۵، ۵/۲۲۴ وصحیح مسلم، کتاب القسامۃ ۲۹، ۳۰، ۳۱ وفتح الباری ۱/۱۵۸، ۱۹۹، ۱۳/۲۶

[3] صحیح البخاری ۸/۱۴۴ وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۶۳ وفتح الباری ۱۱/۴۱۷

فرمائی۔

۵۹۳۳-ہم سے فاروق الخطابی نے ابومسلم الکشی محمد بن کثیر، سفیان، ابواسحق، عبداللہ بن مالک کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ انہوں نے مزدلفہ میں مغرب تین رکعت اور عشاء دو رکعت ادا فرمائیں اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسی جگہ ایک اقامت سے یہ نماز یں پڑھیں۔

یحییٰ القطان نے اس کو روایت کیا ہے اور لوگ اسی پر ہیں۔

۵۹۳۴-معمول سے زیادہ نمازیں ہم سے ابواسحق بن حمزہ اور حبیب بن حسن نے یوسف القاضی، حفص بن عمر، شعبہ، جبکہ حبیب بن حسن، یوسف القاضی، عمرو بن مرزوق، زہیر، ابواسحق حارثہ، او وہب سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں ہمارے معمول سے زیادہ نماز ادا فرمائی؟

رقبہ بن مصقلہ، اجلح، زید بن ابی انیسہ اور ابن ابی لیلیٰ اور اشعث بن سوار وغیرہ نے اس روایت کو بیان کیا۔

۵۹۳۵-نماز استسقاء میں شرکت ہم سے ابواسحق نے ابراہیم بن شریک، احمد بن یونس زہیر، ابواسحق نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن یزید الانصاری نماز استسقاء کے لئے نکلے اور ان کے ساتھ حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقمؓ تھے، ابواسحق فرماتے ہیں کہ میں بھی اس دن ان کے ساتھ تھا چنانچہ آپ منبر چھوڑ کر ایسے ہی اپنے پیروں پر کھڑے رہے چنانچہ انہوں نے بارش کے لئے دعا مانگی اور مغفرت مانگی، پھر دو رکعتیں ادا فرمائیں ہم ان کے پیچھے تھے، آپ نے جہر سے قرأۃ کی اور اس دن نہ اذان دی گئی اور نہ اقامت کہی گئی۔

زہیر کہتے ہیں کہ عبداللہ بن یزیدؓ نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔

۵۹۳۶-ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عبداللہ الحضرمی، عقبہ بن مکرم، احمد بن یونس، یونس، زہیر اور ابواسحق حضرت ابوجحیفہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اور ان کے اس حصے کو سفید دیکھا، داڑھی کی طرف اشارہ کیا کسی نے پوچھا کہ اے ابا جحیفہ! آپ اس دن کس عمر کے تھے کہا کہ میں تیروں کو چھیلتا اور بناتا تھا۔

۵۹۳۷-رونے کی اجازت ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عبداللہ الحضرمی، عقبہ بن مکرم، یونس بن بکیر، عنبسہ بن الازھر اور ابواسحق کی سند سے حضرت عبداللہ بن یزیدؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے نوحہ کئے بغیر رونے کی رخصت دی اسحق سے یہ روایت غریب ہے۔

۵۹۳۸-آپ ﷺ کا ترکہ ہم سے احمد بن اسحق، محمد بن زکریا، ابوحذیفہ، زہیر، ابواسحق کی سند سے حضرت عمرو بن الحارث الخزاعی سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ کی وفات ہوگئی اور آپ ﷺ نے نہ کوئی درہم چھوڑا نہ دینار، نہ بکری، نہ اونٹ اور نہ ہی کسی چیز کی وصیت کی، البتہ ہاں ایک سفید خچر، کچھ اسلحہ اور کچھ زمین بطور صدقہ چھوڑی۔

ثوری، ابوالاحوص، اسرائیل، یونس نے ابواسحق سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۹۳۹-جنگی حکمت عملی ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، جبکہ محمد بن حسن، محمد بن یونس، بشر بن عمر الزہرانی،

اور فاروق نے ابومسلم، مسلم بن ابراہیم، شعبہ ابواسحٰق کی سند سے حضرت سلیمان بن صردؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے جنگ احزاب کے دن فرمایا اب ہم ان سے جنگ کریں گے اور وہ ہم سے جنگ نہیں کریں گے۔[1]

ثوری شریک نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

۵۹۲۰- ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، ابونعیم، سفیان، جبکہ جعفر بن محمد نے ابوحسین القاضی، یحییٰ الحمانی، شریک اور ابواسحٰق کی سند سے حضرت سلیمان بن صردؓ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۵۹۲۱- **حضرت علی المرتضیٰؓ کی مثال** ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسمٰعیل بن عبداللہ، اسمٰعیل بن ابان، ابومریم عبدالغفار بن القاسم الانصاری، ابواسحٰق کی سند سے حضرت حبشی بن جنادہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تمہاری مثال میرے لئے ایسی ہی ہے جیسی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ھارون علیہ السلام تھے ہاں البتہ یہ بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔[2]

ابواسحٰق سے غریب ہے اس میں اسماعیل بن ابان کا تفرد ہے۔

۵۹۲۲- **جھگڑالو کی مذمت** ہم سے سلیمان بن احمد نے العباس بن حمدان الاصبہانی، علی بن موسیٰ بن عبید الکوفی الحارثی، عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابی اسحٰق کی سند سے حضرت حبشی بن جنادہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جھگڑالو ہونا بھی ظلم کا ایک کنارہ ہے۔[3] اوکما قال رسول اللہ ﷺ

یہ روایت بھی غریب ہے اس میں عبیداللہ کا تفرد ہے۔

۵۹۲۳- **جنت لے جانے والا عمل**...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابواسحٰق فرماتے ہیں کہ میں نے یہ روایت کریز الضبی سے پچاس سال یا اس سے پہلے سنی، اور شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے ابواسحٰق سے چالیس سال یا اس سے پہلے سنی اور ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ روایت میں نے شعبہ سے ۳۵ یا ۳۶ سال پہلے سنی کہ ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو (آگے دوسری سند)

جبکہ سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابواسحٰق کی سند سے حضرت کریز الضبی سے روایت کیا فرمایا کہ ایک اعرابی شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتایئے جو مجھے جنت کے قریب کردے اور جہنم سے دور کردے۔ فرمایا کہ کیا انہی دونوں چیزوں نے تجھے اس پر ابھارا ہے؟ عرض کیا جی ہاں، فرمایا تو عدل کی بات کرو اور اپنے مال میں سے جو بچ جائے صدقہ کردو۔ عرض کیا کہ میں اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ ہر وقت عدل کی بات کرسکوں اور نہ ہی اتنی طاقت رکھتا ہوں کہ اپنا اضافی مال دے سکوں فرمایا تو پھر کھانا کھلاؤ اور سلام کو پھیلاؤ۔ عرض کیا کہ یہ بھی بہت مشکل ہے۔ فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا کہ اپنے اونٹوں میں سے ایک جوان اونٹ لے لو اور ایک مشک لے لو اور ایسے گھر

---

[1] مسند الامام أحمد ۲۶۲/۴، ودلائل النبوة للبيهقي ۴۵۷/۳، ۴۵۸، والمعجم الكبير للطبراني ۱۱۵/۷ والدر المنثور ۱۹۲/۵، وتفسير ابن كثير ۳۹۷/۶

[2] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة ۳۰ وسنن الترمذي ۳۷۳۰، ۳۷۳۱، وسنن ابن ماجة ۱۲۱ ومسند الامام أحمد ۱۷۹/۱، ۳۲/۳، ۳۶۹/۶، ۴۳۸

[3] المعجم الكبير للطبراني ۲۰/۴ وكنز العمال ۸۲۳۱

والوں کی طرف توجہ کرو جو کبھی کبھی پانی پیتے ہیں ان کو پانی پلاؤ، شاید تیرا اونٹ ھلاک نہ ہو اور تیری مشک بھی نہ پھٹے اور جنت تیرے لئے واجب ہو جائے۔ چنانچہ وہ اعرابی تکبیر کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا، سو نہ اس کی مشک پھٹی اور نہ اس کا اونٹ ھلاک ہوا لیکن اس کی شہادت ہو گئی۔

۵۹۳۴-موت کی جگہ متعین اور لازمی ہے...... ہم سے عبداللہ بن حسن نے محمد بن اسماعیل الصائغ، ابوداؤد الحضرمی، جبکہ محمد بن اسحق الاہوازی نے محمد بن نعیم، اسمٰعیل بن عبدالملک الزبیقی اور فاروق الخطابی اور محمد بن حسن نے ابومسلم الکشی، ابوعقبہ الازرق، سفیان ثوری، ابواسحق کی سند سے حضرت مطر بن عکامسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کا مقررہ وقت کسی سرزمین میں لکھ دیتے ہیں تو اس سرزمین کی طرف (جانے کی) کوئی نہ کوئی حاجت بھی اس کے لئے مقرر فرما دیتے ہیں۔[1]

قیس بن الربیع اور خدیج بن معاویہ نے بھی ابواسحق سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۹۳۵-لکھا ہوا پورا ہوتا ہے...... ہم سے سلیمان بن احمد نے عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، اعمش اور ابواسحق کی سند سے حضرت عبدہ السوائیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ کچھ لوگوں نے جناب نبی کریم ﷺ کے قریب شور مچانا شروع کر دیا۔ تو صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کسی کو روانہ فرماتے کہ وہ ان کو منع کرتا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں نے کسی کو ان کے پاس بھیجا کہ ان کو حجت بازی کرنے سے منع کروں تو ان میں سے ضرور کوئی نہ کوئی کرے گا اگرچہ اس کی اسے کوئی ضرورت نہ بھی ہو۔[2]

ثوری نے بھی ابواسحق سے ایسے ہی روایت کی ہے۔

۵۹۳۶-درود شریف کی فضیلت...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے ابراہیم بن ھاشم البغوی، عبدالرحمٰن بن سلام، ابراہیم بن طہمان اور ابی اسحق کی سند سے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے تو اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود شریف پڑھے، کیونکہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے۔[3]

۵۹۳۷-نماز کا طریقہ...... ہم سے محمد بن جعفر بن ہیثم نے محمد بن احمد بن ابی العوام، محمد بن جعفر المدائنی، ورقاء اور ابواسحق السبیعی کی سند سے حضرت عبداللہ بن یزید اور انہوں نے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ آپ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ہم میں سے کوئی اپنی کمر نہ جھکاتا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ جھکا لیتے۔

یہ روایت صحیح اور متفق علیہ ہے۔ شعبہ، ثوری، اسرائیل اور بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے اور حماد بن سلمہ نے بھی شعبہ عن ابی اسحق سے روایت کی ہے۔

۵۹۳۸- ہم سے محمد بن علی بن حبیش نے الحسین بن الکمیت، غسان بن الربیع، حماد بن سلمہ، شعبہ، ابی اسحق کی سند سے حضرت عبداللہ بن یزید اور حضرت براء بن عازبؓ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۹۳۹-دعا تین مرتبہ کرنا...... ہم سے محمد بن جعفر بن ہیثم نے ابواسماعیل الترمذی، یحییٰ بن یحییٰ النیساپوری، یحییٰ بن زکریا بن ابی

۱۔ مسند الامام احمد ۱/ ۲۱۸

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/ ۷۸۔ ومجمع الزوائد ۱/ ۷۶

۳۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۳۷۳ والترغیب والترھیب ۲/ ۴۹۳۔ وتاریخ أصبھان للمصنف ۲/ ۲۔ ومجمع الزوائد ۱/ ۱۳۷، ۱۰/ ۱۶۳

زائدہ، ان کے والد، ابو اسحٰق، عمرو بن میمون اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ جب دعا مانگتے تو تین مرتبہ مانگتے اور جب مغفرت کا سوال فرماتے تو تین مرتبہ فرماتے۔
اسرائیل نے بھی ابو اسحٰق سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔

۵۹۵۰- دعا تین مرتبہ مانگو...... ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، عبداللہ بن رجاء، اسرائیل، ابو اسحٰق عمرو بن میمون کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ ﷺ جب دعا مانگیں اور جب مغفرت کی دعا مانگیں تو تین مرتبہ مانگیں۔

۵۹۵۱- آیت کی تفسیر...... ہم سے ابوبکر بن خلاد محمد بن علی اور احمد بن جعفر بن حمدان نے محمد بن یونس، ابو عتاب سھل بن حماد، جریر، ایوب البجلی، ابو اسحٰق، عمرو بن میمون کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے آیت "جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل جائے گی" (سورہ ابراہیم: ۴۸) کی تفسیر میں فرمایا کہ سفید سرزمین ہے گویا کہ وہ چاندی ہے جس پر کوئی خطا نہیں کی گئی اور نہ ہی کوئی ناحق خون بہایا گیا۔
ابو عتاب اس کو مرفوع بیان کرنے میں متفرد ہیں۔ ابو الاحوص نے ان سے موقوف بیان کی۔

۵۹۵۲- سلام پھیرنے کا طریقہ...... ہم سے محمد بن احمد بن علی نے الحارث بن ابی اسامہ، یزید بن ھارون، عبدالملک بن الحسین، ابی اسحٰق، اسود اور علقمہ اور مسروق اور عبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دائیں طرف سلام پھیرتے دیکھا ہے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" یہاں تک کہ آپ ﷺ کے گال مبارک کی سفیدی دکھائی دی جاتی اور اسی طرح دوسری جانب بھی"
اس طرح ابو اسحٰق سے مجموعی طور پر صرف ابو مالک عبدالملک بن الحسین النخعی نے روایت کی ہے۔

۵۹۵۳- نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھنا...... ہم سے محمد بن علی حبیش نے حسن بن علی بن الولید الفسوی، نصر بن الحریش الصامت، روح بن المسافر، ابو اسحٰق، ابو الاحوص کی سند سے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میرا روپ اختیار نہیں کر سکتا۔[1]
ابو اسحٰق اور ابو الاحوص سے یہ روایت غریب ہے اس میں روح کا تفرد ہے۔

۵۹۵۴- مؤمن ایمان کی حالت میں مرے تو...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے احمد بن الحسین بن اسحٰق ابو حسن الصوفی، ھلال بن بشر ابن محبوب، ابو بحر البکراوی، شعبہ، ابو اسحٰق، ابو الاحوص کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا" اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔[2]
ابو اسحٰق اور ابو الاحوص کی سند سے غریب ہے اس میں عبدالرحمٰن بن عثمان البکراوی کا شعبہ سے تفرد ہے۔

۱۔ مسند الامام احمد ۱/ ۴۵۰۔

۲۔ مسند الامام احمد ۱/ ۳۷۴، ۳۶۲، ۴۲۴۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۲۳۱۔

۵۹۵۵-قیامت میں سب کے سردار محمد ﷺ ہوں گے۔......ہم سے محمد بن احمد بن حسن اور احمد بن السندی نے ابوشعیب الحرانی ،ان کے دادا احمد بن ابی شعیب ،موسیٰ بن اعین ،ابواسحٰق ،صلۃ بن زفر کی سند سے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں سب لوگوں کا سردار ہوں گا ،میرا رب مجھے بلائے گا میں کہوں گا ،میں حاضر ہوں ،تیرا اسعادت مند ہوں اور تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے تو بہت بابرکت بلند و برتر ہے میں حاضر ہوں اور تیری مہربانی ہے ھدایت والا وہ ہے جسے تو نے ھدایت سے نوازا ،تیرا بندہ تیرے سامنے ہے۔ نجات کا راستہ تیرے ہی پاس ہے تو بہت بابرکت و بلند و برتر ہے۔
اور فرمایا کہ کسی پاکدامن عورت پر تہمت لگانے سے سو سال کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔[1]
اس سے موسیٰ بن لیث سے متفرد ہیں۔

۵۹۵۶-روزہ خاص اللہ کے لئے ہے۔......ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے احمد بن محمد بن الجعد ،سوید بن سعید ،موسیٰ ابن عمیر ،ابواسحٰق ،صلۃ بن زفر کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔[2]
یہ روایت ابواسحٰق سے صرف موسیٰ بن عمیر نے نقل کی ہے۔

۵۹۵۷-ماں کی محبت۔......ہم سے احمد بن السندی نے احمد بن ابی العوف ،محمد بن سلیمان لوین ،خدیج بن معاویہ ،ابواسحٰق ،شقیق بن سلمہ کی سند سے حضرت حسن بن علیؓ سے روایت کیا ہے۔
فرمایا کہ ایک عورت جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ اس کے دو بیٹے بھی تھے ،اس نے آپ ﷺ سے کچھ مانگا تو آپ ﷺ نے اسے تین کھجوریں دیں ،اس نے ایک ایک کھجور اپنے دونوں بچوں کو دے دی ،انہوں نے کھالی اور دوبارہ اپنی ماں کی طرف دیکھنے لگے ،چنانچہ اس نے وہ بچی ہوئی کھجور کے دو ٹکڑے کئے اور ایک ایک ٹکڑا اپنے دونوں بچوں کو دے دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ،اپنے دونوں بچوں پر رحم کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر رحم فرمایا ابواسحٰق اور شقیق سے غریب ہے ،اس میں خدیج کا تفرد ہے۔[3]

۵۹۵۸-علیؓ کو اپنا دوست بناؤ۔......ہم سے محمد بن احمد بن علی نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ ،ابراہیم بن حسن الثعلبی ،یحییٰ بن یعلی الاسلمی عمار بن رزیق ،ابواسحٰق ،زیاد بن مطرف کی سند سے حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو یہ چاہتا ہے کہ مجھ جیسی زندگی جئے اور مجھ جیسی موت ،وفات پائے اور ہمیشہ کی جنت میں رہے جس کا میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اپنے ہاتھوں سے اپنا درخت گاڑ دے ،اسے چاہئے کہ علی بن ابی طالب کو اپنا ولی بنائے کیونکہ وہ تمہیں ہرگز ہدایت سے نہ نکالیں گے اور ہرگز گمراہی میں نہ داخل کریں گے۔[4]

۱۔ صحیح البخاری ۱۹۳/۳ ۱۰۵/۹ ، وصحیح مسلم ، کتاب الایمان ۳۲۷. وفتح الباری ۲۹۵/۸.
۲۔ مسند الامام احمد ۲۳۲/۲، ۲۹۵، ۳۱۱، ۳۵۷، ۳۶۵، ۳۶۷. والسنن الکبریٰ للبیھقی ۲۳۵/۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۰/۱۰. وفتح الباری ۱۰۹/۳
۳۔ تاریخ اصبھان ۳۵/۱
۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۴۰/۵. ومجمع الزوائد ۱۰۸/۹ وامالی الشجری ۱۳۶/۱ ۱۴۳. والاحادیث الضعیفۃ ۸۹۲

ابواسحٰق سے غریب ہے، یحییٰ کا انفراد سے تفرد ہے۔

۵۹۵۹-اسی روایت کو ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے الولید بن ابان اور ابوحاتم کی سند سے روایت کیا ہے۔

۵۹۶۰-بوڑھا کرنے والی سورتیں۔......ہم سے ابوبکر محمد بن حسن نے محمد بن الفرج الازرق، عبداللہ بن موسیٰ، شیبان بن موسیٰ، ابو اسحٰق عکرمہ کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ پر بڑھاپا آ رہا ہے۔ فرمایا ہاں، مجھے سورۃ ھود، واقعہ، المرسلات عرفا، سورۃ نبا، اور اذالشمس کورت" نے بوڑھا کر دیا ہے۔[1]

۵۹۶۱-نبی کریم ﷺ کو عبرت کے واقعات نے بوڑھا کر دیا۔......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسمٰعیل بن عبداللہ، جبکہ ابوبکر الطلحی، حمید بن غنام، محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن بشر، علی بن صالح، ابواسحٰق کی سند سے حضرت ابوجحیفہؓ کی سند سے بیان کیا عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ! ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ پر بڑھاپا آ رہا ہے؟ فرمایا ہاں مجھے سورۃ ھود اور اس جیسی دوسری سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔[2]

۲۷۹-عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ [3]

تعارف......(انہی بلند پایہ بزرگوں میں ایک شخصیت ابوعیسیٰ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی بھی ہے جو بلند پایہ فقیہ اور قاضی بھی تھے۔ شعبہ قضاء اور عدالت میں مبتلا کئے گئے تو انہوں نے ندامت اور رونے سے اس کا ازالہ کرنا شروع کیا۔

کہا جاتا ہے کہ تصوف آزمائش میں صبر کرنے کو کہتے ہیں تاکہ روشنی ہو جائے۔

۵۹۶۲-اہل بصرہ کی فضیلت......ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوداؤد اور عفان، سلیمان بن المغیرہ، ثابت البنانی کی سند سے ابن ابی لیلیٰ سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ان شہروں کا چکر لگایا تو اہل بصرہ سے زیادہ صبح کے وقت جلدی اٹھ کر اللہ کا ذکر کرنے والے اور راتوں کو زیادہ تہجد پڑھنے والے کسی اور کو نہیں دیکھا۔

۵۹۶۳-عبادت میں شب بیداری......ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر، معاویہ بن ہشام، سفیان، اعمش سے بیان کیا فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، چنانچہ جب کوئی آنے والا آ جاتا تو ان کے بستر پر سو جاتا، (یعنی آپ نماز میں مصروف رہتے)

۵۹۶۴-مہمان نوازی......ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن یونس العصفری، حوثرہ بن محمد المنقری، سفیان بن عیینہ، ابن ابی نجیح اور مجاہد سے بیان کیا فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے گھر میں قراء جمع ہوا کرتے تھے، یہاں قرآن کریم کے بہت سے نسخے بھی رکھے

[1، 2] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸۳/۶، ۲۸۷/۱۷ وسنن الترمذی ۳۲۹۷ والمستدرک ۳۴۳/۲. ودلائل النبوۃ للبیهقی ۳۵۸/۱ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۵۵۳/۱۰ وطبقات ابن سعد ۱۳۸/۲/۱ وامالی الشجری ۲۴۱/۲. ومجمع الزوائد ۳۷/۷. واتحاف السادۃ المتقین ۵۵۰/۲، ۴۹۱/۱۰

[3] طبقات ابن سعد ۱۰۹/۶ والتاریخ الکبیر ۵/ت ۱۱۶۳ والجرح ۵/ت ۱۳۲۳ وتاریخ بغداد ۱۹۹/۱۰ والجمع ۲۸۹/۱. وسیر النبلاء ۲۶۲/۴ والکاشف ۲/ت ۳۳۶۱ والمیزان ۲/ت ۴۹۴۹ وتهذیب الکمال ۳۹۴۳ (۳۷۲/۱۷)

رہتے تھے، ایسا کم ہی ہوا کہ قراء کھانا کھائے بغیر وہاں سے گئے ہوں۔

۵۹۶۵- دیوانے کی بڑ...... ہم سے عمر بن احمد بن عثمان نے محمد بن مخلد، صالح بن الرازی نے بیان کیا، فرمایا کہ ہمیں ابن ابی لیلیٰ کے بارے میں معلوم ہوا کہ جب انہیں منصب قضاء پر مقرر کیا گیا تو وہ سوار ہو کر عدالت کے لئے روانہ ہوئے تو ان کو دیکھنے کے لئے لوگوں کا ہجوم ہو گیا۔ اتنے میں کوفہ کے مجنونوں میں سے کسی نے کہا کہ دیکھو اس شخص کو جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آخرت کی شرمندگی کے بدلے دنیا کی راحت رکھ دی ہے۔ ابن ابی لیلیٰ نے فرمایا کہ اگر میں اس کی بات پہلے سن لیتا تو ہرگز یہ عہدہ قبول نہ کرتا۔

۵۹۶۶- بیس صحابہ سے ملاقات...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق الثقفی، احمد بن منیع، جریر، عطاء، ابن السائب کی سند سے عبدالرحمٰن ابی لیلیٰ سے روایت کی فرمایا کہ میں نے بیس صحابہ کرامؓ کو دیکھا ہے۔

۵۹۶۷- جھوٹوں پر لعنت...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن مہران، ابوبکر بن عیاش اور اعمش کی سند سے بیان کیا، فرمایا میں نے ابن ابی لیلیٰ کو چبوترے پر حلقے میں بیٹھے ہوئے دیکھا، لوگ ان سے کہہ رہے تھے کہ جھوٹوں پر لعنت کیجئے وہ موٹے آدمی تھے، چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے اللہ جھوٹوں پر لعنت فرما، پھر خاموش ہو گئے۔

۵۹۶۸- تفسیری روایات...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، سعید بن بحر القراطیسی، حسین الجعفی، مجمع بن یحیٰی الانصاری کی سند سے بیان کیا، فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ حجاج کے پاس آئے تو فرمایا اگر تم ایسے شخص کو دیکھنا چاہو جو حضرت عثمان بن عفان کو برا بھلا کہتا ہو تو وہ یہ شخص ہے۔ میں نے عرض کیا یعنی جس کی قرآن کریم میں تین نشانیاں ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اور ان مفلسان تارک الوطن کے لئے بھی جو اپنے گھروں اور مالوں سے خارج کر دیئے گئے خدا کے فضل اور خوشنودی کے طلب گار اور خدا اور اس کے پیغمبر کے مددگار ہیں یہی لوگ سچے ہیں" (الحشر:۸) حضرت عثمانؓ ان میں سے تھے اور فرمایا کہ "اور جو مہاجرین سے پہلے مدینے میں مقیم اور ایمان میں رہے اور جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آتے ان سے محبت کرتے ہیں" سے "مراد پانے والے ہیں" تک (الحشر:۹) چنانچہ وہ ان میں سے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اور جو ان کے بعد آئے دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما اور مؤمنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ نہ پیدا ہونے دے، اے ہمارے رب! تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے" (الحشر:۱۰) وہ ان میں سے تھا تو فرمایا کہ تو نے سچ کہا۔

۵۹۶۹- تفسیر آیت...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ، جریر، اعمش، منہال کی سند سے ابن ابی لیلیٰ سے بیان کیا، فرمایا آیت "یہ رات طلوع صبح تک امان اور سلامتی والی ہے" (القدر:۵) کا مطلب یہ ہے کہ اس رات شیاطین کچھ نہیں کر سکتے۔ اس رات جادو بھی نہیں ہوتا اور کوئی اور چیز بھی نہیں ہوتی اور طلوع فجر تک سلامتی ہی سلامتی رہتی ہے۔

۵۹۷۰- آیت کی تفسیر...... ہم سے ہمارے والد اور ابو محمد بن حیان نے ابراہیم محمد بن حسن، ابو کریب، عثام ابن علی، اعمش، عمرو بن مرہ کی سند سے ابن ابی لیلیٰ سے بیان کیا فرمایا کہ آیت "اور ہر شخص آئے گا اس کے ساتھ ایک چلانے والا ہو گا اور ایک گواہی دینے والا" (ق:۲۱) فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کے لئے یہ مناسب ہو گا کہ جب وہ اکیلا ہو تو یہ کہے لکھو اللہ تم پر رحم کرے، سو وہ بھلائی ہی کا املا کرائے گا۔

۷۵۹۱- بنی اسرائیل کے ایک نیک آدمی ہم سے ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں، موسیٰ بن اسحٰق، عثمان ابن ابی شیبہ، شریک، مغیرۃ، شعبی کی سند سے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے بیان کیا فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو پہلے سے کام کر رہا تھا کہ وہ بیٹا اس کے باپ کو لگا اور اس کا سر پھٹ گیا، باپ نے کہا کہ جو اپنے باپ کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے وہ میرے ساتھ نہ بیٹھے، اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ یہ بات بنی اسرائیل کو معلوم ہوگئی پھر بادشاہ کی بیٹی نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو بادشاہ نے پوچھا کہ اس کے ساتھ کس کو بھیجا جائے گا لوگوں نے کہا فلاں کو بھیج دیں۔ چنانچہ اس شخص کو بلوایا گیا۔ اس نے معذرت کرلی، بادشاہ نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس شخص نے کہا کہ پھر چند دن کے لئے مجھے مہلت دیں، چنانچہ مہلت ملنے پر وہ شخص گیا اور اپنا آلہ تناسل کاٹ ڈالا جب زخم اچھا ہو گیا تو یہ شخص آیا، اس نے اپنا آلہ تناسل ایک تھیلے میں ڈال کر سیل لگا دی اور کہا کہ یہ میری امانت ہے اپنے پاس حفاظت سے رکھ لیں فرمایا کہ پھر بادشاہ نے اس کو ہدایات دینی شروع کیں کہ یہاں رکنا اور یہاں رکنا، یہاں اتنے دن ٹھہرنا اور یہاں اتنے دن ٹھہرنا اور جب بیت المقدس پہنچو تو وہاں اتنے دن ٹھہرنا اور جب وہاں سے آؤ تو اتنے اتنے دن ٹھہرنا اور گویا کہ اوقات کا جدول بنا کر اس کے حوالے کر دیا، لیکن جب شہزادی روانہ ہوئی تو اس نے نظام الاوقات کی پابندی نہ کی بلکہ جہاں جی چاہا ٹھہری اور جہاں جی چاہا اس نے سفر کیا، وہ شخص اس کی صرف چوکیداری کرتا رہا اور اس کے ساتھ سوتا رہا، جب بادشاہ کو صورت حال معلوم ہوئی تو اس نے کہا کہ تو نے میرے حکم کی مخالفت کی ہے اور اس کے قتل کا ارادہ کرلیا تو اس شخص نے کہا کہ آپ میری امانت واپس کر دیں، چنانچہ جب بادشاہ اور لوگوں نے اس کی امانت دیکھی تو اصل حقیقت معلوم ہوگئی چنانچہ یہ بات بھی بنی اسرئیل میں پھیل گئی۔

فرمایا کہ انہی دنوں بنی اسرائیل کا قاضی مرگیا، وہ لوگ سوچ بچار کرنے لگے کہ اس کی جگہ کس کو قاضی بنائیں آخر طے ہوا کہ اسی شخص کو قاضی بنائیں، لیکن اس نے انکار کر دیا، لیکن لوگ بھی اصرار کرتے رہے تو اس شخص نے کہا کہ اچھا مجھے کچھ مہلت دو تا کہ میں غور و فکر کرلوں، چنانچہ اس مہلت میں اس نے آنکھوں میں کوئی ایسی چیز لگائی جس سے اس کی بینائی جاتی رہی اور پھر یہ منصب قضا پر بیٹھا۔

ایک رات یہ شخص کھڑا ہوا اور اس نے دعا مانگی کہ اے اللہ! یہ جو کچھ بھی میں نے کیا اگر آپ کی رضامندی کے لئے تھا تو میری تخلیق کو لوٹا دیجئے اور پہلے سے زیادہ اچھا کر دیجئے چنانچہ جب صبح ہوئی تو اس کی بینائی بھی واپس آ چکی تھی نگاہیں پہلے سے زیادہ اچھی ہوگئیں تھیں اور اس کا ہاتھ بھی جو کٹ چکا تھا ٹھیک ہو گیا اور آلہ تناسل بھی۔

مسند روایات...... عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی ولادت حضرت ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں ہوئی، آپ نے حضرت عمر، حضرت عثمان حضرت علی، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت بلال، حضرت حذیفہ، حضرت ابو ذر غفاری حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت ابی ابن کعب، حضرت کعب بن عجرہ، حضرت براء بن عازب، حضرت ابو الدرداء، حضرت ابو ایوب، اپنے والد ابولیلیٰ، حضرت زید بن ارقم حضرت ثوبان حضرت سمرہ بن جندب اور حضرت جبیرؓ سے روایات سنیں۔

تابعین میں سے امام مجاہد، حکم اور ایک جماعت نے آپ سے روایت کی ہے۔

۵۹۷۲- ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن اسامہ، مسلم بن ابی ابراہیم، جبکہ احمد ابن یعقوب بن المہرجان اور حبیب بن حسن، یوسف القاضی، سلیمان بن حرب اور حبیب بن حسن نے عمر بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، محمد بن طلحہ بن مصرف، زبید ابن الحارث کی سند سے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جمعہ کی نماز دو رکعت ہے اور عید الفطر کی نماز دو رکعت ہے اور عید الاضحیٰ کی نماز دو رکعت ہے اور سفر کی بھی دو رکعت ہے مکمل ہے بغیر کمی کے تمہارے نبی ﷺ کی زبان پر۔

یہی روایت زبید سے سماک بن حرب، ثوری، شعبہ، شریک، علی بن صالح، الجراح ابو وکیع، عمرو بن قیس الملائی عبداللہ بن عیسی بن عبدالرحمن اور دیگر بہت سے لوگوں نے بیان کی ہے۔

۵۹۷۳- نبی کریم ﷺ کا وضو...... ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابو غسان مالک بن اسمٰعیل، اسمٰعیل، عبدالاعلی کی سند سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے بیان کیا، فرمایا کہ میں حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک سوار آیا، اس کا خیال تھا کہ اس نے شوال کا چاند دیکھا ہے چنانچہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے لوگو! افطار کرو، پھر پانی کے ایک برتن کی طرف متوجہ ہوئے اور وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور مغرب کی نماز پڑھی، اس آنے والے سوار نے پوچھا، میں تو آپ کے پاس صرف اس لئے آیا کہ اس کے بارے میں آپ سے پوچھوں، کیا آپ نے اپنے علاوہ بھی کسی کو اس طرح کرتے دیکھا ہے؟ فرمایا ہاں، میں نے اپنے سے بہتر یا اس امت کے سب سے بہتر یعنی جناب رسول اکرم ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے، غریب ہے۔ اس میں اسرائیل اور عبدالاعلی کا تفرد ہے۔

۵۹۷۴- استنجاء کا طریقہ...... ہم سے محمد بن عبداللہ بن سعید نے عبداللہ بن احمد، ہشام بن عمار اور دحیم، ولید بن مسلم، روح بن جناح، عطاء بن السائب کی سند سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا، فرمایا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا اور اپنی شرمگاہ پر مٹی کو رگڑا پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ہمیں اسی طرح سکھایا گیا ہے۔
غریب ہے ولید کا روح سے تفرد ہے۔

۵۹۷۵- بہترین عمل...... ہم سے عبدالرحمن بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابو داؤد، وہب بن جریر، یوسف القاضی، عمرو بن مرزوق، شعبہ کی سند سے روایت کیا، فرمایا کہ میں نے سنا ابن ابی لیلیٰ نے فرمایا کہ ہم سے حضرت علیؓ نے حدیث بیان کی کہ حضرت فاطمہؓ کو چکی پیستے پیستے ہاتھوں پر گٹے پڑ گئے تھے۔ انہی دنوں آپ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے، تو حضرت فاطمہؓ آپ ﷺ کی خدمت میں گئیں کہ شاید کوئی کام کرنے والا مل جائے لیکن آپ کی ملاقات جناب رسول اللہ ﷺ سے نہ ہوئی البتہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ملاقات ہوگئی تو ان کو معاملے کی اطلاع دے دی، جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے تو ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے آپ ﷺ کو حضرت فاطمہؓ کی آمد کے بارے میں بتادیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم اس وقت سونے کے لئے لیٹ چکے تھے، ہم کھڑے ہونے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی جگہ پر لیٹے رہو، پھر آپ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے مجھے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس ہو رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتادوں جس کا تم نے سوال کیا تھا؟ جب تم لوگ سونے کے لئے لیٹ جاؤ تو ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو یہ تم دونوں کے لئے خادم سے بہتر ہوگا۔[۱]
صحیح متفق علیہ روایت ہے۔

۵۹۷۶- تسبیح فاطمی...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، حمیدی، جبکہ محمد بن احمد، اور ابو بکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان، عبیداللہ بن ابی یزید، مجاہد اور عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اور انھوں نے عبدالرحمن ابی لیلیٰ عن علی ابن ابی طالب سے بیان کیا کہ میں حضرت علیؓ سے سنا کہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ کوئی خادم مانگ لیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں۔ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ

---

۱. صحیح البخاری ۵/ ۲۴، وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۸۰. وفتح الباری ۷/ ۷۱

الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ سفیان کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک ۳۴ بار ہے۔
حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ بات آپ ﷺ سے سنی ایک مرتبہ بھی اس کو نہیں چھوڑا۔ عرض کیا گیا جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ تو آپؓ نے فرمایا جنگ صفین کی رات بھی نہیں۔
عطاء بن ابی رباح، حبیب بن حبان نے بھی مجاہد سے اسی طرح روایت کیا ہے اور عمرو بن مرہ نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت کیا ہے۔

۵۹۷۷- **ایک اور سند سے یہ روایت**...... ہم سے محمد بن جعفر بن ہیثم نے محمد بن احمد بن ابی العوام، یزید بن ھارون، العوام ابن شب، عمرو بن مرہ، عبدالرحمن بن ابی لیلی کی سند سے حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور اپنے قدم مبارک میرے اور فاطمہؓ کے درمیان رکھے۔ آگے پھر اسی طرح ذکر کیا عمرو بن مرہ سے غریب ہے۔ عوام بن حوشب کا تفرد ہے۔

۵۹۷۸- **جھوٹی حدیث بیان کرنے کی شناعت**...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، عبیداللہ بن موسیٰ، ابن ابی لیلی، حکم اور ابن ابی لیلی نے حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی نے مجھ سے منسوب کوئی ایسی بات کی جسے وہ جھوٹ سمجھتا ہے تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ہے۔[1]
اعمش نے حکم سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔

۵۹۷۹- **حضرت علیؓ کے تین خوبیاں**...... ہم سے محمد بن المظفر نے زید بن محمد، احمد بن محمد بن الجہم، رجاء بن الجارود ابوالمنذر، سلیمان بن محمد المبارکی، محمد بن جریر الصنعانی (ان کی تعریف کی گئی ہے) شعبہ، حکم، ابن ابی لیلی کی سند سے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب میں تین خوبیاں ہیں۔ کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت رکھتے ہیں اور حدیث طیر، اور حدیث غدیر خم۔ شعبہ اور الحکم سے غریب ہے ہم نے اسی طریق سے لکھی۔

۵۹۸۰- **درود شریف**...... ہم سے ابوبکر بن محمد بن جعفر بن ہیثم نے جعفر الصائغ، قبیصہ بن عقبہ، سفیان الثوری، اعمش، جبکہ عبدالملک بن حسن نے ابو مسلم الکشی، الربیع بن یحییٰ، مالک بن مغول حکم بن سعید عبدالرحمن بن ابی لیلی کی سند سے حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت کیا فرمایا جب آیت "خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں، مؤمنو! تم نبی (علیہ السلام) پر درود اور سلام بھیجا کرو" (احزاب: ۵۶) نازل ہوئی تو ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ تو ہم نے جان لیا کہ آپ پر سلام کیسے کہنا ہے السلام علیک لیکن درود کیسے پڑھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح پڑھو "اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید، وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید۔"
صحیح اور متفق علیہ روایت ہے، حکم سے شعبہ، قیس بن سعد، منصور، ادریس اودی، عمرو الملائی، زید بن ابی انیسہ، مسعر اور دیگر

[1] سنن الترمذی ۲۶۶۲ وسنن ابن ماجۃ ۳۹، ۴۱ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۸/ ۲۰۷ والأسرار المرفوعۃ ۳۸، وتحذیر الخواص ۶۶، ۶۸، ۶۹، ۷۳، ۹۲

متعدد حضرات نے روایت کی ہے۔

۵۹۸۱- رسول اکرم ﷺ کو کون پسند ہے: ہم سے سلیمان بن احمد نے ابو عامر محمد بن ابراہیم الصوری، سلیمان بن عبد الرحمن الدمشقی، الولید بن مسلم، عیسیٰ بن موسیٰ، عروہ بن رویم اللخمی، ابو سکین الانصاری، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی سند سے حضرت کعب بن عجرہ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ ہم مسجد نبوی میں آپ ﷺ کے گھروں کے سامنے بیٹھے تھے۔ کچھ لوگ انصار کے تھے، کچھ مہاجرین کے اور کچھ قریش کے، ہمارے درمیان اس بات پر بحث ہونے لگی کہ ہم میں کون رسول اللہ ﷺ کے زیادہ لائق ہے اور ہم میں سے آپ ﷺ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، ہم نے کہا کہ ہم انصار ہیں، رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے اور ان کا اتباع کیا اور ان کے ساتھ مل کر قتال کیا اور ہم دشمن کی گردن میں ان کی تلوار کی مانند تھے، چنانچہ ہم ہی رسول اللہ ﷺ کے زیادہ لائق اور ان کے پسندیدہ ہیں ہمارے مہاجر بھائیوں نے کہا کہ ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی۔ خاندانوں رشتے داروں اور مال ومتاع کو چھوڑا، باقی وہ سب کچھ ہمارے ساتھ بھی پیش آیا جو تمہارے ساتھ پیش آیا، ہم بھی ان معرکوں میں شامل تھے جن میں تم شامل تھے، چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زیادہ لائق اور محبوب ہیں۔

اور ہمارے ھاشمی بھائیوں نے کہا، ہم رسول اللہ ﷺ کا خاندان ہیں ہمارے ساتھ وہ سب کچھ ہوا جو تمہارے ساتھ ہوا، ہم بھی ان معرکوں میں شامل تھے جن میں تم لوگ شامل تھے، چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زیادہ لائق اور محبوب ہیں۔

پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ کچھ باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے اپنی گفتگو کو دھرایا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا تم پر کون اعتراض کرسکتا ہے؟

ہمارے مہاجر بھائیوں نے جو کہا تھا ہم نے وہ بھی گوش گزار کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا اور انہی ذمہ داری سے آزاد ہوگئے، ان پر کون اعتراض کرسکتا ہے؟

پھر ہم نے اپنے ھاشمی بھائیوں کی گفتگو کو بھی دھرایا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے بھی سچ کہا اور بری ہوگئے۔

پھر فرمایا کہ کیا میں تمہارے درمیان فیصلہ نہ کردوں؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں، یا رسول اللہ! ہمارے ماں اور باپ آپ پر قربان ہو جائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے انصار کے گروہ تمہارا تو میں بھائی ہوں انصار بولے، اللہ اکبر ہم (بازی) لے گئے رب کعبہ کی قسم۔

پھر فرمایا اے مہاجرین کے گروہ میں تو تم ہی میں سے ہوں۔ وہ بھی بولے، اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم ہم لے گئے اور تم اے بنو ھاشم! تم مجھ سے ہو اور میری ہی طرف ہو۔ چنانچہ ہم سب راضی اور آپ ﷺ پر رشک کرتے ہوئے کھڑے ہوگئے۔

ابن ابی لیلیٰ عن کعبؓ سے یہ روایت غریب ہے۔

۲۷۰ عبداللہ بن ابی الھذیل

انہی شخصیات میں سے ایک شخصیت اپنے وقت کو قیمتی بنانے والی اور اپنی طاعات کو چھپانے حضرت عبداللہ بن ابی الھذیل ابو المغیرہ کی بھی تھی۔

۵۹۸۲- بے کار گفتگو سے پرہیز: ہم سے احمد بن جعفر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن آدم، مالک، ابن فروہ سے بیان کیا فرمایا کہ ہم عبداللہ بن ابی الھذیل کے ساتھ بیٹھے تھے تو اگر کوئی انسان آجاتا اور عام گفتگو کرنے لگتا تو فرماتے کہ اے اللہ

کے بندے! ہم یہاں اس لئے نہیں جیتے۔

۵۹۸۳-**عبداللہ کی انکساری**۔۔۔ ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، وہب بن بقیہ، خالد، ابی سنان فرماتے ہیں کہ ایک دن عبداللہ بن ابی الھذیل اپنے گناہوں کی شکایت کرنے لگے تو ایک شخص نے کہا کہ اے ابا المغیرہ کیا آپ ایسے متقی پرہیزگار نہیں؟ تو فرمایا کہ اے ہمارے رب! تیرے اس بندے نے ہمارے قرب کا ارادہ کیا ہے میں تجھے اس کی حماقت پر گواہ بناتا ہوں۔

۵۹۸۴-**جنت کا ذکر مت چھوڑو**۔۔۔ ہم سے میرے والد اور ابومحمد بن حیان نے، ابراہیم بن محمد بن الحسن، ابوسعید الاشج عبداللہ بن خراش، عوام بن حوشب کی سند سے ابوالھذیل سے بیان فرمایا کہ جو شخص جنت کے ذکر سے فارغ ہوا تو گویا وہ جہنم میں مشغول ہوگیا۔

۵۹۸۵-ہم سے میرے والد اور ابومحمد بن حیان نے، ابراہیم بن محمد بن الحسن، ابوسعید الاشج، عبداللہ بن خراش، عوام حوشب، ابن ابی لیلیٰ کی سند سے بیان کیا کہ جو شخص جنت کے ذکر سے رک گیا اس کو آگ نے مشغول کردیا۔

۵۹۸۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، ابوسعید الاشج، عبداللہ بن خراش، عوام بن حوشب کی سند سے مروی ہے عوام کہتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی کو جب بھی دیکھا غضب آلود دیکھا اور ابراہیم تیمی کو کبھی بھی آسمان کی طرف سر اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا اور ابن ھذیل کو ہمیشہ نادم و پشیمان دیکھا۔

۵۹۸۷-**اللہ کا خوف**۔۔۔ ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں حسن بن علی، سعید بن منصور، ھشیم، عوام نے ابن ابی الھذیل سے بیان کیا فرمایا کہ میں گفتگو کرتا ہوں حتیٰ کہ اللہ کا خوف دل میں سماجاتا ہے اور خاموش رہتا ہوں حتیٰ کہ اللہ کا خوف دل میں سماجاتا ہے۔

۵۹۸۸-**تاریکی میں اللہ سے حیا کرنا**۔۔۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے ابویحییٰ الرازی، ابوسعید الاشج، محاربی، سفیان اور ابی سنان کی سند سے ابن ابی الھذیل سے بیان کیا، فرمایا کہ ہم نے ایسے لوگوں کو پایا کہ ان میں سے ایک رات کی تاریکی میں اللہ تعالیٰ سے حیا کرتا ہے۔ سفیان نے کہا یعنی خود کو اللہ کے سامنے رسوا سمجھتے تھے۔

۵۹۸۹-**ہر حال میں اللہ کو یاد کرو**۔۔۔ ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، وہب بن بقیہ، خالد بن عبداللہ، ابی سنان کی سند سے ابن ابی الھذیل سے بیان کیا، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اس کو بازاروں میں بھی یاد کیا جائے اور اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اسے ہر حال میں یاد کیا جائے علاوہ بیت الخلاء کے۔

۵۹۹۰-**خودنمائی اور تعریف سے بچنا**۔۔۔ ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں محمد بن ایوب، یحییٰ الحمانی، ھشیم، العوام کی سند سے عبداللہ بن ابی الھذیل سے بیان کیا، فرمایا کہ بعض بزرگ نماز میں حاضر ہوئے تو ان کو امامت کے لئے آگے بڑھنے کی درخواست کی گئی، لیکن انہوں نے انکار کردیا۔ کسی نے وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں کوئی گزرنے والا یہ نہ کہے کہ انہوں نے اسی کو نماز کے لئے آگے کیا ہے یہ ان سب سے بہتر ہے۔

۵۹۹۱-**قیامت کا خوف**۔۔۔ ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، یوسف بن یعقوب، محاربی، سفیان، ابی سنان کی سند سے ابن ابی الھذیل سے بیان کیا فرمایا کہ ان لوگوں میں سے اگر کوئی پیشاب وغیرہ کرلیتا تو پانی تک پہنچنے سے پہلے پہلے تیمم کرلیتا اس خوف سے کہ کہیں قیامت نہ آجائے۔

۵۹۹۲- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصیحت ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سفیان اور ابی سنان کی سند سے بیان کیا ابی الھذیل نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، یحییٰ بن زکریا علیہ السلام سے ملے تو فرمایا کہ مجھے وصیت کیجئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا غصہ مت کیجئے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں اس کی طاقت نہیں رکھتا تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مال پر بھروسہ نہ کرنا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں یہ شاید میں کرلوں۔

۵۹۹۳- حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام ہم سے ابو محمد بن حیان نے ابو یحییٰ الرازی، هناد بن السری، قبیصہ، سفیان، اور ابی سنان کی سند سے عبداللہ بن ابی الھذیل سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو ایک شخص کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اور پھر فرمایا کہ وہ شخص سنگسار کرنے میں شریک نہ ہو جو اس جیسا ہے چنانچہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے علاوہ سب رک گئے، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دریافت فرمایا آپ کا کیا معاملہ ہے؟ فرمایا میرا کیا معاملہ ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے وصیت کریں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ غصے سے پرہیز کریں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کی مجھ میں طاقت نہیں کیونکہ میں بھی انسان ہوں، پھر فرمایا کہ مال پر بھروسہ نہ کرنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں شاید اس پر میں عمل کرلوں۔

۵۹۹۴- آیت کی تفسیر ہم سے ہمارے والد نے عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمر، سفیان، ابی سنان کی سند سے عبداللہ بن ابی الھذیل سے بیان کیا فرمایا کہ آیت "آگ ان کے مونہوں کو جھلس دے گی اور وہ اس میں تیوری چڑھائے ہوں گے" (المؤمنون: ۱۰۴) میں فرمایا کہ آگ کا شعلہ ان کو ایسا لپٹ جائے گا کہ سارا گوشت ہڈیوں سے جدا ہو کر پیچھے جا گرے گا۔

۵۹۹۵- آیت کی تفسیر ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبداللہ بن محمد بن سوار، ضرار بن صرد، ابن فضیل اور ابی سنان کی سند سے ابن ابی الھذیل حضرت عمرؓ سے روایت کیا فرمایا "ان میں سے ایک عورت جو شرماتی بھرتی چلی آئی تھی" (القصص ۲۵) مراد اپنی زرہ سے چہرہ چھپائے ہوئے یا قمیص کی آستین سے چھپائے ہوئے۔

۵۹۹۶- بے کار بندے جہنم میں ہوں گے ہم سے محمد بن عبدالرحمن بن الفضل نے احمد بن محمد بن جعفر بن محمد، علی بن المنذر، محمد بن فضیل، اجلح، عبداللہ بن ابی الھذیل سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا رب! آپ نے مخلوق پیدا کی وہ آپ کے بندے ہیں پھر آپ ان کو آگ میں بھی جلائیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے موسیٰ جاؤ اور کھیتی کرو۔ عرض کیا کرلی۔ فرمایا کاٹو، عرض کیا کاٹ لی، فرمایا اس کو ڈھیر میں ڈال دو، عرض کیا ڈال دی فرمایا کہ اب سب کی سب اٹھالو۔ عرض کیا اٹھالی۔ فرمایا دیکھو شاید کچھ باقی ہو، عرض کیا کہ بے حقیقت اور بے کار حصے کے سوا کچھ باقی نہیں رہا، تو فرمایا کہ ان ہی کی طرح میں اپنے بندوں کو آگ میں داخل کروں گا۔

۵۹۹۷- ظلم کرنے سے پرہیز کرو ہم سے قاضی ابو احمد محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں محمد بن ایوب، عبداللہ بن عبدالوھاب بن الحجبی، حماد بن زید، ابو التیاح کی سند سے ابو الھذیل سے بیان کی فرمایا کہ جب بخت نصر بنی اسرائیل پر مسلط ہوگیا تو ان کو قیدی بنا کر لایا گیا اور حلقہ حلقہ کر کے بٹھا دیا گیا اتنے میں ان کے اس وقت کے نبی ان کے پاس سے گزرے تو ان کو دیکھ کر بنی اسرائیل نے رونا دھونا، شور مچانا اور منت سماجت کرنا شروع کر دیا۔ بخت نصر نے سن لیا اور پوچھا کہ یہ لوگ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا

کہ ان کے نبی ان کے پاس سے گزرے تھے بخت نصر نے کہا کہ ان کو میرے پاس لاؤ جب وہ آئے تو بخت نصر نے ان سے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے جس نے مجھے آپ کی قوم پر مسلط کر دیا؟ فرمایا تیری بڑی خطا اور میری قوم کے اپنے آپ پر ظلم کرنے نے۔

مسند روایات: عبداللہ بن ابی الھذیل نے حضرت ابوبکر صدیق سے مرسل روایت بیان کی ہے اور علاوہ ازیں حضرت علی، حضرت عمار بن یاسر، حضرت خباب بن الارت، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوہریرہ، حضرت جریر بن عبداللہ البجلی اور حضرت عبدالرحمن بن ابزی وغیرہ سے روایت کی۔

۵۹۹۸-شلوار کی لمبائی ہم سے ابوالقاسم زید بن علی بن ابی بلال نے ابوحسین الوادعی، ابوبکر بن ابی عاصم، الحسین بن محمد، جبلہ عبید بن یعیش نے حسین بن حسن الاشقر اور احمد بن اسحٰق نے محمد بن صلت، ابوکدینہ، ضرار بن مرۃ الشیبانی، عبداللہ بن ابی الھذیل کی سند سے حضرت ابوبکر صدیق سے روایت کی فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ازار کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے پنڈلی سے درمیانی حصے سے پکڑ لیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ اضافہ فرمائیے تو آپ ﷺ نے پنڈلی کے نصف سے کچھ نیچے سے پکڑ لیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کچھ اضافہ فرمائیے تو فرمایا کہ اس سے نیچے میں کوئی بھلائی نہیں ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ہلاک ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! سیدھی راہ اختیار کریں، اور قربت اختیار کریں نجات پا جائیں گے۔[1]

ابن ابی الھذیل سے غریب ہے۔

۵۹۹۹-ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابویحیٰ الرازی، ھناد بن السری، وکیع، سفیان، اجلح، ابن ابی الھذیل نے بیان کیا فرمایا کہ میں نے حضرت علیؓ کو رازی قمیص پہنے دیکھا، جب اس کی آستین کو ڈھیلا چھوڑتے تو وہ انگلیوں کے کناروں تک پہنچ جاتی اور جب اس کو چھوڑ دیتے تو کلائی تک رہتی۔

۶۰۰۰-شہادت کی پیش گوئی ......ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، عبیداللہ بن محمد بن عائشہ، حماد، ابوالتیاح، عبداللہ بن ابی الھذیل حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تجھے باغیوں کی جماعت قتل کرے گی۔[2]

عبدالوارث بن سعید بن ابی التیاح نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

۶۰۰۱-حضرت عمار کی شہادت کی پیش گوئی ہم سے سلیمان بن احمد نے ہیثم بن خالد المصیصی، محمد بن عیسیٰ الطباع، عبدالوارث بن سعید، ابوالتیاح، ابن ابی الھذیل اور حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے سمیہ کے بیٹے! تجھے باغیوں کی جماعت قتل کرے گی۔

عبداللہ بن ابی الھذیل سے اجلح اور ابوسنان نے بھی روایت کی ہے۔

۶۰۰۲-اسی روایت کو ہم سے ابراہیم بن احمد بن ابی الحصین نے محمد بن عبداللہ الحضرمی فضل بن سہل، حسین بن حسن الاشقر، شریک اجلح،

۱۔ کنز العمال ۵۲۱۶۔ والجامع الکبیر للسیوطی ۱۰۲۲۱۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن ۷۳، ومسند الامام احمد ۱۹۱/۲، ۱۶۴/۲، ۲۱۵/۲، ۲۰۶/۳، ۳۰۷/۳، ۳۰۰/۴، ۳۱۱/۴ والمستدرک ۱۵۵/۲، ۳۸۷/۳ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۸۹/۸ والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۰۰/۱، ۹۹/۴، ۴۰۰/۴، ۳۰۸/۵، ومجمع الزوائد ۲۴۱/۷، ۲۹۲/۹، واتحاف السادۃ المتقین ۱۴۷/۷، ودلائل النبوۃ للبیہقی ۵۴۹/۲

ابی سنان اور عبداللہ بن ابی الھذیل، جبکہ فضل بن سہل، نے ابن ابی سہل، ایک نے کہا کہ حضرت عمارؓ سے فرمایا اور دوسرے نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت عمارؓ سے فرمایا تمہیں باغیوں کی جماعت قتل کرے گی۔
فرمایا کہ اشجعی کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۶۰۰۳- بنی اسرائیل کی ہلاکت ہم سے ابوبکر الآجری نے حسن بن الحباب المقری، الفضل بن سہل، جبکہ ابوجعفر محمد بن محمد المقری، ابوشعیب الحرانی، عبیداللہ بن عمر، ابواحمد الزبیری، سفیان اشجعی، عبداللہ بن ابی الھذیل نے حضرت خباب بن الارتؓ سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل تھوڑے سے ہلاک نہیں ہوئے۔[1]

۶۰۰۴- علم بغیر عمل ہم سے احمد بن جعفر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن عمرو، سفیان، ابی سنان، عبداللہ بن ابی الھذیل نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کی فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اس علم سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے جس کا کوئی فائدہ نہ ہو اور ایسی دعا سے بھی جو نہ سنی جائے اور ایسے دل سے بھی جس میں اللہ کا خوف نہ ہو اور ایسے نفس سے بھی جو سیر نہ ہو۔
یہ روایت ثوری عن ابی سنان سے غریب ہے۔

۶۰۰۵- نبی کریم ﷺ کی ایک دعا ہم سے جعفر بن محمد بن عمرو نے ابوحصین الوادعی، یحییٰ الحمانی، خالد بن عبداللہ، ابی سنان، عبداللہ بن ابی الھذیل سے روایت کیا فرمایا مجھے ایک شخص نے بیان کیا فرمایا کہ میں ایلیا کی ایک مسجد میں داخل ہوا اور ایک ستون کی طرف ہو کر بیٹھ گیا اتنے میں ایک بزرگ آئے اور ستون کی طرف ہو کر نماز پڑھنے لگے، میں نے ان کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ ہیں، انہوں نے فرمایا میں نے سنا تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جس کا کوئی فائدہ نہ ہو اور ایسے دل سے جس میں اللہ کا خوف نہ ہو اور ایسی دعا سے جس کو سنا نہ جائے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، اے اللہ! میں ان چاروں کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔[2]

۶۰۰۶- اپنی قربانی میں سے خود بھی کھاؤ..... ہم سے سلیمان نے عبدان، زید بن الحریش، عبداللہ بن حراش، عوام بن حوشب، عبداللہ بن ابی الھذیل حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی قربانی میں سے خود بھی کھائے۔[3]
عبداللہ کی سند سے یہ روایت غریب ہے۔

۶۰۰۷- عزل کرنے کا جواب ہم سے سلیمان نے ابوزرعۃ الدمشقی، ابونعیم، مندل بن علی، جعفر بن الطیر، عبداللہ بن ابی الھذیل حضرت جریر بن عبداللہ البجلیؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں مشرکین سے ایک لونڈی کو نکال لایا ہوں میں اسے بازار میں بیچنا چاہتا ہوں اور اس سے عزل کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۴/۹۴ ومجمع الزوائد ۱/۱۸۹ والاحادیث الصحیحۃ ۱۹۸۱
۲۔ صحیح مسلم ۲۰۸۸، وسنن النسائی ۸/۲۸۴ ومسند الامام احمد ۳/۲۵۵، ۲۸۳، وسنن ابن ماجۃ ۲۵۰، والمستدرک ۱/۱۰۴، ۵۳۳، وصحیح ابن حبان ۲۴۴۰ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۵۴ والترغیب والترھیب ۱/۱۲۴، ۲/۵۴
۳۔ المعجم الکبیر ۱۲/۱۴۳ ومجمع الزوائد ۴/۲۵

فرمایا کہ ہوگا جو اس کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔ یعنی خواہ تم عزل کرو یا نہ کرو اگر اس کے نصیب میں تم سے اولاد ہے تو ہو جائے گی اور نہیں تو نہ ہوگی۔

اس میں جعفر کا عبداللہ سے تفرد ہے۔

۶۰۰۸- اہل جہنم کا حال... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے اسمٰعیل بن اسحٰق القاضی، حجبہ محمد بن الفتح الحنبلی، علی بن اسحٰق بن زاطیا، ابراہیم بن عبداللہ الھروی اور ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبیداللہ بن عمر، محمد بن سلیمان بن الاصبہانی، ابی سنان، عبداللہ بن ابی الھذیل، حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اہل جہنم کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو انہیں گردن سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور وہاں ان کو آگ ایک لپیٹ ایسی لپیٹ جائے گی کہ ہڈیوں سے سارا گوشت اتار کر پیچھے پھینک دے گی۔[1]

(فائدہ) یہاں اصل لفظ عرقوب ہے جو پنڈلی کے پیچھے ایڑیوں کے اوپر والے پٹھوں کو کہتے ہیں یعنی ہڈیوں سے سارا گوشت کھینچ کر ان پٹھوں پر آ پڑے، جیسے شلوار یا ازار اتارتے ہوئے پیروں میں گر جاتی ہے واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

ابوسنان عن عبداللہ کی روایت سے صرف محمد بن سلیمان بن الاصبہانی نے مرفوع متصل روایت کی ہے۔

۶۰۰۹- ہم سے ابن فضیل ابوبکر بن خلاد کی روایت، اسمٰعیل بن اسحٰق، علی بن عبداللہ المدنی محمد بن فضیل، ابی سنان، عبداللہ بن ابی الھذیل اور حضرت ابوھریرۃؓ سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

۶۰۱۰- ہم سے ابوبکر بن خلاد نے اسمٰعیل، علی بن عبداللہ، جریر بن عبدالحمید، ابوسنان اور عبداللہ بن ابی الھذیل سے ایسے ہی روایت بیان کی ہے اور ابوھریرۃؓ تک نہیں پہنچائی۔

۶۰۱۱- دجال کی آنکھ...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، حبیب بن الزبیر، عبداللہ بن ابی الھذیل، عبدالرحمٰن بن ابزیؓ نے عبداللہ بن خباب، حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے دجال کا ذکر کیا گیا آپ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اس کی ایک آنکھ ایسی ہے جیسے سبز بوتل اور عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔[2]

عبداللہ کی روایت سے غریب ہے حبیب کا تفرد ہے۔

۲۸۱_ابوصالح الحنفی ماھان[3]

ان ہی میں سے ایک شخصیت محو ذکر و شکر میں مشغول رہنے والی، ابوصالح الحنفی ماھان کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عبدالرحمٰن بن قیس تھا اور طلیق کے بھائی تھے۔

۶۰۱۲- ذکر و تسبیح...... ہم سے محمد بن علی بن حبیش نے احمد بن یحییٰ الحلوانی یحییٰ بن معین، محمد بن فضیل، اپنے والد سے اور انہوں نے

۱- مجمع الزوائد ۱۰/۳۸۹، والترغیب والترھیب ۴/۳۸۸ وتاریخ اصبھان للمصنف ۲/۱۰۵ والدر المنثور ۵/۱۶ واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۵۱۴.

۲- مسند الامام احمد ۵/۱۲۳ وتاریخ اصبھان للمصنف ۱/۲۹۵ والدر المنثور ۵/۳۵۳ وکنز العمال ۳۸۷۸۲.

۳- طبقات ابن سعد ۶/۲۲۷ والتاریخ الکبیر ۵/ت ۱۰۸۱ والجرح ۵/ت ۱۳۱۲، والجمع ۱/۲۹۹، وسیر النبلاء ۵/۳۸، وتاریخ الاسلام ۳/۲۱۹ ۴/۷۸، وتھذیب الکمال ۳۹۳۷(۳۶۰/۱۷)

ماحان الحنفی سے بیان کیا فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی بھی حیا نہیں کرتا کہ اس کی سواری اور لباس اس سے زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والا ہوتا ہے اور خود یہ بھی تکبیر و تسبیح و تہلیل سے غافل نہ رہتے تھے۔

۶۰۱۳- ہم بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج، محمد بن فضیل، بنی حنیفہ کے موذن سے روایت کیا فرمایا کہ حجاج نے حکم دیا کہ ماحان کو ان کے دروازے پر پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔ فرمایا میں نے ماحان کو دیکھا کہ جب ان کو صولی پر کھینچا گیا تو وہ اس وقت بھی سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمدللہ پڑھ رہے تھے اور انگلیوں پر گنتے جا رہے تھے یہاں تک کہ ۲۹ تک جا پہنچے فرمایا کہ اس حالت میں ایک شخص نے ان کو نیزہ مارا۔ فرمایا کہ میں نے ایک مہینے بعد ان کو لٹکے ہوئے دیکھا ان کے ہاتھ اسی طرح ۲۹ کی گنتی پر رکے ہوئے تھے۔ اور فرمایا رات کو ان کے پاس چراغ جیسی روشنی دکھائی دیتی تھی۔

۶۰۱۴- سولی پر تسبیح ...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، عبیداللہ بن سعید، محمد بن فضل نے ایک شخص سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ابوصالح ماحان الحنفی کو دیکھا کہ جب حجاج نے ان کو صولی پر کھینچا تو وہ تسبیح پڑھنے لگے اور انگلیوں پر گننے لگے، گنتی ان کے ہاتھوں میں ۲۹ تک پہنچی تھی، فرمایا کہ ایک شخص آیا اور ان کو نیزہ مارا اور قتل کر دیا اور فرمایا کہ میں نے گنتی کو ان کے ہاتھوں میں اتنے دن بعد دیکھا اور ہاتھ سے اشارہ کیا۔

۶۰۱۵- ماحان کی سولی ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے اسمٰعیل بن عبداللہ العبسی، محمد بن حمید، جریر، ابواسحٰق الشیبانی سے بیان کیا فرمایا کہ جب ابن ابی مسلم نے ماحان کو لٹکانے کا ارادہ کیا تو میں ان کے قریب ہوا تو انہوں نے فرمایا او بھتیجے پیچھے ہٹ جا، اس مقام کو تلاش نہ کر۔

۶۰۱۶- ماحان کا سولی سے کلام ...... ہم سے محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، احمد بن عمران، ابوبکر بن عیاش کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عمار الدھنی نے فرمایا کہ میں آیا تو ماحان کو لکڑی پر کھینچا جا چکا تھا اور لوگ جمع ہو چکے تھے، ماحان نے کہا اے عمار تم بھی انہی لوگوں میں شامل ہو، چنانچہ میں ان لوگوں کو چھوڑ کر چلا گیا۔

۶۰۱۷- اقوال ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل عبدالرحمن، سفیان، ابی سنان، ابوصالح الحنفی سے بیان کیا فرمایا کہ مجھے پرواہ نہیں کہ میری بچی نے کیا کیا، اگر میں معاف کیا جاؤں تو شکر ادا کروں گا اور اگر مبتلا کر دیا گیا تو صبر کروں گا۔

۶۰۱۸- ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبداللہ بن محمد بن عمران، ابن ابی عمر، سفیان، اور کثیر بن ابی طلحہ سے بیان کی انہوں نے ماحان سے سنا فرمایا کہ حق بہت بھاری ہے اور ابن آدم ضعیف ہے اور ذکر ہر ہر ساعت کے بعد ہے۔

۶۰۱۹- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، سیف بن ھارون، ضرار اور ماحان سے بیان کیا فرمایا کہ جب تم کسی ایسے گھر میں داخل ہو جس میں تمہارے علاوہ کوئی نہ ہو تو کہو السلام علینا من ربنا یعنی ہم پر ہمارے رب کی طرف سے سلامتی نازل ہو۔

۶۰۲۰- ہم سے ابومحمد بن حیان، احمد بن علی بن الجارود، ابوسعید الاشج، یحییٰ بن یمان، سفیان بن دینار التمار سے بیان کیا فرمایا میں نے ماحان الحنفی سے پوچھا کہ قوم کے اعمال کیا تھے تو فرمایا کہ لوگوں کے اعمال کم تھے لیکن ان کے دل سلیم ہوا کرتے تھے۔

مسند روایات ...... ابوصالح الحنفی نے حضرت علیؓ، حضرت ابن مسعود اور حضرت حذیفہؓ سے مسند روایات بیان کی ہیں۔

۶۰۲۱-رضاعی بھتیجی سے نکاح کا مسئلہ......ہم سے عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابوعون الثقفی سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ابوصالح الحنفی کو سنا فرمایا کہ میں نے ایک شخص کے بارے میں سنا جس کو ابن الکوی کہتے تھے اس نے حضرت علی سے رضاعی بھائی کی بیٹی کے بارے میں پوچھا تو مجھے حضرت حمزہ کی بیٹی یاد آگئیں جو جناب رسول اللہ ﷺ کی رضاعی بھتیجی تھیں تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ وہ رضاعی بھائی کی بیٹی ہے یعنی رضاعی بھتیجی ہے اس سے نکاح صحیح نہیں۔ مسعر نے ابی عون سے روایت کی ہے۔

۶۰۲۲-غیر ضروری سوالوں سے پرہیز ہم سے حسین بن علی نے القاسم بن اسمٰعیل، ہیثم بن خالد، حفص بن عمیر ابواسمٰعیل اللادیلی، شعبہ ومسعر، ابوعون الثقفی بن صالح الحنفی سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا حضرت علی منبر پر فرما رہے تھے، پوچھو لو مجھ سے جو چاہو، چنانچہ ان سے ابن الکوی نامی ایک شخص نے پوچھا، اے امیرالمؤمنین آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس نے دو بہنوں کو جمع کر رکھا ہو؟ تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ یہ تو ایسا ہے جیسے میدان تیہ میں جانا، وہ بات پوچھو جس کی تمہیں ضرورت ہے، بلا ضرورت باتیں مت پوچھا کرو۔

ابن الکوی نے عرض کیا، اے امیرالمؤمنین ہم آپ سے وہ پوچھتے ہیں جو ہمیں معلوم نہیں ہوتا اور جو ہمیں معلوم ہیں تو ان کے بارے میں ہم آپ سے کچھ نہیں پوچھتے۔

تو حضرت علیؓ نے اس سے فرمایا کہ ان دونوں کی حرمت کتاب اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ میرا خیال ہے انہوں نے کہا اور ان کی حلت بھی کتاب اللہ کی نشانیوں میں سے ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے فرمایا" اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی حرام ہے مگر جو ہو چکا بے شک بخشنے والا مہربان ہے۔" (النساء:۲۳) اور فرمایا" اور جو لوگ تمہارے قبضہ میں ہیں۔ الخ" (النساء:۳۹)

ابن الکوی نے پھر پوچھا اچھا آپ رضاعی بھائی کی بیٹی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ کیا کوئی شخص اپنے رضاعی بھائی کی بیٹی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے؟ فرمایا نہیں۔ میں نے حمزۃ ابن عبدالمطلب کی بیٹی کو شدید خوف وجنگ کی حالت میں مکہ کے مشرکین سے نکالا تھا، اور لے کر مدینہ منورہ آیا اور جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کر دیا، اس کی حالت اس کا حسن وجمال اور حسن خلق کے بارے میں بتایا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہے وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔[1]

۶۰۲۳-حضرت علیؓ کا واقعہ......ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، جبکہ ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، محمد بن خلاد، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابوعون سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا ابوصالح الحنفی نے فرمایا کہ میں نے سنا حضرت علی نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کپڑا بطور ہدیہ دیا اور مجھے پہنایا یا عطا فرمایا، میں نے اسے پہن لیا لیکن میں نے آپ کے چہرہ انور پر غصے کے آثار دیکھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ میں نے تمہیں اس لئے نہیں دیا کہ تم پہن لو، پھر مجھے حکم دیا تو میں نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

صحیح روایت ہے، مسلم نے غندر، شعبہ سے روایت کی ہے۔

۶۰۲۴-ریشمی کپڑا عورتوں کے لئے ہے۔ ہم سے ابوبکر الطلحی نے عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، مسعر، ابی عون کی سند

[1] صحیح البخاری ۱۴۷/۷ وصحیح مسلم، کتاب الرضاع ۱۱، ۱۲، ۱۵ وفتح الباری ۱۵۸/۹

سے ابی صالح الحنفی سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اکیدر دومہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں ریشمی کپڑا بطور ہدیہ پیش کیا، تو آپ ﷺ نے وہ مجھے عطا فرما دیا اور فرمایا کہ اس کے دوپٹے بنا کر عورتوں میں تقسیم کردو۔

امام مسلم نے اپنی کتاب میں ابوبکر بن ابی شیبہ عن وکیع سے روایت کیا ہے۔

۶۰۲۵- جنگ بدر میں فرشتوں کی آمد...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے محمد بن یونس الکدیمی، ابواحمد الزبیری، مسعر، ابی عون ابوصالح الحنفی نے حضرت علیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جنگ بدر کے دن آپ ﷺ نے مجھے اور حضرت علیؓ اور ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا کہ تم میں سے ایک کے دائیں طرف جبرئیل علیہ السلام ہیں اور دوسری طرف حضرت میکائیل علیہ السلام واسرافیل علیہ السلام ہیں بڑے بڑے فرشتے ہیں جو قتال کرنے کے لئے صفوں میں موجود ہیں۔

عبدالاعلی بن حماد النرسی نے ابواحمد الزبیر سے روایت کیا ہے۔

۶۰۲۶- میدان بدر کے کنویں...... ہم سے ابوبکر الطلحی نے ابوحصین الوادعی، یحیی الحمانی، قیس بن الربیع، جبکہ محمد بن علی ابن حبیش، علی بن ابراہیم بن مطر، عبداللہ بن عمر، یوسف بن خالد السمتی، حارون بن سعد ابوصالح الحنفی، حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میدان بدر کے کنوؤں کے پانی کو گہرائی میں پہنچادوں۔

ابوعوانہ نے حارون سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

(۲۸۲) ربعی بن حراش[1]

انہی میں سے ایک بزرگ شخصیت ربعی بن حراش رحمۃ اللہ علیہ کی ہے

۶۰۲۷- موت کے بعد گفتگو...... ہم سے ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم نے علی بن العباس البجلی، جعفر بن محمد بن رباح الاشجعی، اپنے والد سے وہ عبیدہ سے، عبدالملک بن عمر، ربعی بن حراش سے بیان کرتے ہیں فرمایا ہم چار بھائی تھے، ہمارا بھائی الربیع ہم سے زیادہ نمازیں پڑھنے والا اور سخت روزے رکھنے والا تھا، اس کی وفات ہوگئی، ہم اس کے اردگرد کھڑے تھے اور کسی کو کفن خریدنے کے لئے بھیج چکے تھے کہ اچانک اس نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا دیا اور سب کو سلام کیا، لوگوں نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا اے بنی عبس کے بھائی! کیا تم موت کے بعد گفتگو کر رہے ہو؟ اس نے کہا، ہاں میں تمہارے بعد اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملا کہ اللہ تعالیٰ بالکل غصے میں نہ تھا، اس نے میرا پھولوں، خوشبو اور ریشم کے بچھونوں سے استقبال کیا سنو! ابوالقاسم ﷺ میری نماز جنازہ کے منتظر ہیں لہٰذا جلدی کرو اور مجھے دیر نہ ہونے دو۔ پھر ایسے ہوا جیسے ایک کنکر کو طشت میں پھینکا جاتا ہے (یعنی تکفین وتدفین میں بہت جلدی کی گئی)

اس کے بعد یہ معاملہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میری امت میں سے ایک شخص موت کے بعد کلام کرے گا۔

علی کہتے ہیں کہ یہ روایت محمد بن عمر الانصاری نے ہم سے جعفر کے حوالے سے بیان کی پھر ہم نے براہ راست جعفر سے بھی سن لی۔

یہ حدیث مشہور رہے اس کو ایک جماعت نے عبدالملک سے روایت کیا ہے ان میں اسمٰعیل بن ابی خالد، مزید بن ابی انیسہ، ثوری

---

[1] طبقات ابن سعد ۱۲۷/۶، والتاريخ الكبير ۳/ت ۱۱۰۶، والجرح ۳/ت ۲۳۰۷، وتاريخ بغداد ۴۳۳/۸، والجمع ۱۴۰/۱، واسد الغابة ۱۹۲/۲، واسد الغابة ۱۹۲/۲، وسير النبلاء ۳۵۹/۴، والكاشف ۳۰۲/۱، وتهذيب الكمال ۱۸۵۰ (۵۴/۹).

اور دیگر متعدد حضرات شامل ہیں۔

۶۰۲۸-موت کے بعد گفتگو ......ہم سے یہی روایت ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن یحیٰی بن سلیمان، عاصم بن علی، مسعودی، عبدالملک بن عمیر، ربعی بن حراش سے بیان کیا فرمایا کہ میرے ایک بھائی کی وفات ہوگئی تو ہم نے اس پر کپڑا ڈال دیا اور میں کفن لینے چلا گیا میں واپس آیا تو اس نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا دیا تھا اور کہہ رہا تھا کہ سنو! تمہارے بعد میں اپنے رب سے علاوہ بالکل غصے میں نہ تھا، اس نے پھولوں اور خوشبوؤں کے ساتھ میرا استقبال کیا اور اس نے مجھے باریک اور موٹے ریشم کے سبز کپڑے پہنائے، جتنا تم دل میں سمجھتے ہو معاملہ اس سے آسان ہے، پس تم دھوکہ نہ کھانا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ مجھ سے ملے بغیر نہ جائیں گے، اس کے بعد اس کی جان کا نکلنا اتنی ہی تیزی سے ہوا جیسے ایک پتھر کو پانی پھینکا جائے اور گرتے ہی وہ ڈوب جائے۔
اس کے بعد یہ واقعہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت اقدس میں سنایا گیا تو آپؓ نے اس واقع کی تصدیق فرمائی اور فرمایا کہ ہم آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ اس رات میں ایک شخص اپنی موت کے بعد گفتگو کرے گا۔
فرمایا کہ وہ سخت ٹھنڈی راتوں میں ہم سے زیادہ عبادت کرنے والا اور سخت گرم دنوں میں ہم سے زیادہ روزے رکھنے والا تھا۔

۶۰۲۹-ہم سے عثمان بن محمد العثمانی نے محمد بن الحسین بن مکرم، محمد بن بکار بن الریان، حفص بن عمر، عبدالملک بن عمیر، ربعی بن خراش سے روایت کیا فرمایا کہ ہم تین بھائی تھے، اور منجھلا بھائی ہم تینوں سے زیادہ عبادت گزار، روزہ دار اور افضل تھا، میں اس پر رشک کرتا ہوا سواد سے واپس پہنچا تو لوگوں نے کہا کہ جلدی پہنچو تمہارے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے۔
پھر آگے مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔

۶۰۳۰-جھوٹ سے پہلوتہی......ہم سے قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم نے محمد بن ایوب، نوح بن حبیب، وکیع بن الجراح، سفیان نے بیان کیا فرمایا کہ مجھے ربعی یاد آ گئے، جانتے ہو ربعی کون تھے؟ ان کا تعلق اشجع قبیلے سے تھا، ان کے قبیلے والوں کا یہ کہنا تھا کہ ربعی نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، چنانچہ ایک شخص حجاج بن یوسف کے پاس پہنچا اور کہا کہ یہاں اشجع والوں کا ایک آدمی ہے اس کے قبیلے والوں کا کہنا ہے کہ اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ لیکن آج ضرور وہ تیرے سامنے جھوٹ بولے گا۔ کیونکہ تو نے اس کے دونوں بیٹوں کو بھیجا تھا لیکن انہوں نے تیری نافرمانی کی اور اس وقت وہ دونوں اپنے گھر میں ہیں چنانچہ حجاج نے ربعی کو بلا بھیجا، وہ آئے، حجاج نے دیکھا کہ ایک منحنی سا کمزور سا شخص ہے، بہر حال حجاج نے پوچھا کہ آپ کے دونوں بیٹوں نے کیا کیا ہے؟ ربعی نے کہا وہ دونوں گھر پر ہیں یہ سن کر حجاج نے ان کو اپنے ساتھ بٹھایا اور عمدہ لباس عطا فرمایا اور بھلائی کی وصیت کروائی۔
ربعی بن حراش نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے علاوہ ازیں حضرت علی، حضرت حذیفہ، حضرت عقبۃ بن عمرو، حضرت ابوذر، حضرت ابوبکرہ اور حضرت طارق بن عبداللہؓ سے مسند روایات بیان کی ہیں۔

۶۰۳۱-ہم سے عبداللہ بن جعفر نے ابومسعود، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، منصور، ربعی بن خراش سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا حضرت علیؓ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری طرف جھوٹ کی نسبت نہ کرو کیونکہ جو میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے گا اس کو آگ کی لگام پہنچائی جائے گی۔[1]
سلمۃ بن کہیل، شریک اور قیس بن الربیع نے منصور سے روایت کیا ہے۔

[1] صحیح مسلم، المقدمۃ باب ۱، وصحیح البخاری ۱/ ۳۸، وفتح الباری ۱/ ۱۹۹، ومسند الامام أحمد ۱/ ۸۳، وسنن ابن ماجۃ

۶۰۳۲۔نیکی صدقہ ہے...... ہم سے ابو بحر محمد بن حسن بن کوثر نے علی بن الفضیل، یزید بن ھارون، سعید بن طارق، ابو مالک الاشجعی، ربعی بن حراش سے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا ہے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے کہ نیکی پوری کی پوری صدقہ ہے۔[1]

سفیان ثوری، شعبہ، حجاج بن ارطاۃ، ابوعوانہ، عبدالواحد بن زیاد اور ابومعاویہ نے ابو مالک سے روایت کیا ہے۔

۶۰۳۳۔فتن کے بارے میں ارشاد نبوی ﷺ ہم سے ابوبکر بن محمد بن احمد بن محمد نے احمد بن عبدالرحمٰن، یزید بن ھارون، ابو مالک الاشجعی، ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا ہے کہ وہ حضرت عمر کے پاس سے آئے اور فرمایا کہ جب کل ہم ان کے پاس بیٹھے تھے تو انہوں نے دیگر صحابہ کرام سے دریافت فرمایا تھا کہ تم میں سے کس نے فتن کے بارے میں جناب رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک سنا ہے عرض کیا کہ ہم نے سنا ہے تو فرمایا تم لوگ شاید وہ فرمان مبارک سمجھ رہے ہو جو اہل و عیال اور مال کے بارے میں فرمایا ہے۔عرض کیا جی ہاں، فرمایا میں اس کے بارے میں نہیں پوچھ رہا اس کا کفارہ تو نماز، روزہ اور صدقہ سے ہو جاتا ہے بلکہ میں تو اس فتنہ کے بارے میں پوچھ رہا ہوں جو سمندر کی لہروں کی طرح موجیں مارتا ہوگا، تو تمام حضرات خاموش ہو گئے۔میں یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ شاید میرا ارادہ کر رہے ہیں تو میں نے عرض کیا کہ میں نے سنا ہے، فرمایا کیا واقعی؟ میں نے عرض کیا کہ فتنے دلوں پر ایسے پیش آئیں گے جیسے چٹائی کا تسلسل، جو دل ان سے ناپسندیدگی کا اظہار کرے گا اس میں ایک سفید نکتہ لگ جائے گا اور جو دل ان فتنوں کو قبول کرے گا اس میں ایک سیاہ نکتہ لگ جائے گا جب تک زمین و آسمان ہیں اس کو کوئی فتنہ نقصان نہ پہنچا سکے گا اور دوسرا سیاہ کالا جیسے کٹورے کا پچھلا حصہ اور اپنے دست مبارک کو جھکایا گویا کہ ہمیں اضافہ دکھانا چاہتے ہوں) نہ نیکی کو نیکی سمجھے گا نہ گناہ کو گناہ علاوہ اس کے جو اس کا دل چاہے اور میں نے ان کو بتایا کہ آپ کے اور ان (فتنوں) کے درمیان ایک بند دروازہ ہے قریب ہے کہ اسے توڑ چھوڑ دیا جائے، حضرت عمر نے فرمایا، توڑ چھوڑ دیا جائے گا؟ تیرا باپ نہ رہے، میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔فرمایا اگر کھول دیا جاتا تو بہتر ہوگا تاکہ شاید وہ دوبارہ بھی بند ہو سکے میں نے عرض کیا نہیں بلکہ توڑا جائے گا۔فرمایا مجھے بتایا گیا کہ وہ دروازہ در اصل ایک آدمی ہے جسے یا تو قتل کر دیا جائے گا یا اس کی وفات ہو جائے گی۔

ابوخالد الاحمر، زہیر اور مروان بن معاویہ وغیرہ نے اس کو روایت کیا ہے۔

۶۰۳۴۔آخری زمانے کی تین معزز چیزیں ہم سے سلیمان بن احمد نے ابوالزنباع روح بن الفرج اور احمد بن رشدین، روح بن صلاح، سفیان ثوری، منصور، ربعی بن حراش کی سند سے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب تم پر ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا ہے کہ اس میں تین چیزوں سے زیادہ معزز کوئی چیز نہ ہوگی۔(۱) مونس و غمخوار بھائی، (۲) حلال درھم، (۳) اور وہ سنت جس پر عمل کیا جاتا ہو۔[2]

ثوری سے غریب ہے اس میں روح بن صلاح کا تفرد ہے۔

۶۰۳۵۔حیاء...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، جبکہ ابوبکر بن خلاد نے معاذ بن المثنی، امام قعنبی، شعبہ اور محمد بن احمد بن علی، الحارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، شعبہ اور ثوری، منصور، ربعی سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا حضرت

۱۔ تاریخ اصبهان للمصنف ۱/ ۲۲۰

۲۔ مجمع الزوائد ۱/ ۱۷۲، واتحاف السادة المتقين ۴/ ۱۵، والعلل المتناهية ۲/ ۲۳۵، وتاريخ ابن عساكر ۴/ ۱۵۸ (التهذيب)

ابو مسعود، عقبہ بن عمرؓ فرمار ہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک پہلے انبیاء کی تعلیمات میں سے جو لوگوں کو تعلیم ملی ہے (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) جب تم حیا نہیں کرتے تو پھر جو چاہو کر و۔ ۱

۶۰۳۶ - **نبوت کا آخری کلام** ہم سے محمد بن احمد بن علی نے احمد بن موسیٰ الشطوری، محمد بن سابق، ابراہیم بن طہمان، ثوری، منصور، ربعی بن حراش سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ نبوت کا آخری کلام جو ہم نے سنا وہ یہ تھا کہ کہا جاتا تھا کہ اگر تو حیا نہیں کرتا تو پھر جو چاہے کر۔

اسی طرح حسن نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کی ہے فضیل بن عیاض نے ان کی متابعت کی ہے اور ابو مالک نے ربعی عن حذیفہؓ کی سند سے روایت کی ہے۔

۶۰۳۷ - ہم سے محمد بن حسن نے علی بن الفضل، یزید بن ھارون، ابو مالک الاشجعی، ربعی بن حراش سے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں نبوی تعلیمات میں سے جو آخری بات باقی رہ گئی تھی وہ یہ تھی کہ اگر تو حیا نہیں کرتا تو جو چاہے کر۔

۲۸۳ - موسیٰ بن طلحہ التیمیؒ ۲

انہی بزرگوں میں سے ایک اور قد آور شخصیت کامل فقیہ، پرہیزگار، متقی، فصیح و بلیغ، موسیٰ بن طلحہ بن عبداللہ التیمیؒ کی ہے۔

۶۰۳۸ - **حضرت عثمانؓ کی فضیلت** ہم سے ابو علی محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجابؒ الحارث، ابو عامر الاسدی، سفیان، عثمان بن طلحہ، موسیٰ بن طلحہ سے بیان کیا فرمایا میں نے ان سے پوچھا کہ جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کون سب سے بڑے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ۔

۶۰۳۹ - **فصاحت** ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، منجاب، ابو عثمان آل عمرو بن حریث آزاد کردہ غلام، عبدالملک بن عمیر سے بیان کیا فرمایا کہ سب لوگوں سے زیادہ فصیح چار آدمی ہیں۔ (۱) موسیٰ بن طلحہ، (۲) قبیصہ بن جابر، (۳) یحییٰ بن یعمر اور (۴) عبداللہ بن ھریم السلولی۔

۶۰۴۰ - ہم سے محمد بن احمد، محمد بن عثمان، منجاب، صالح بن موسیٰ، عاصم بن ابی النجود سے بیان کیا فرمایا سب لوگوں سے زیادہ فصیح تین افراد ہیں۔ (۱) موسیٰ بن طلحہ، (۲) قبیصہ بن جابر اور (۳) یحییٰ بن یعمر۔

۶۰۴۱ - **موسیٰ بن طلحہ وقت کے مہدی** ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن سہل، ابو مسعود، ابو داؤد، اسود بن شیبان، خالد بن عمیر

---

۱ مسند الامام أحمد ۴/ ۱۲۱، ۱۲۲، ۵/ ۲۷۳، والسنن الکبری للبیھقی ۱۰/ ۱۹۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/ ۶۳۶، ۶۳۷ ومجمع الزوائد ۸/ ۲۷، ومسند الشھاب ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵ وامالی الشجری ۲/ ۱۹۶ والأدب المفرد للبخاری ۵۹۷، ۱۳۱۶ وتاریخ بغداد ۳/ ۱۰۰، ۱۰/ ۳۰۴، ۳۵۱ وتاریخ اصبھان للمصنف ۱/ ۲۸۴ وفتح الباری ۱۰/ ۵۲۳۔

۲ طبقات ابن سعد ۵/ ۱۶۱، ۶/ ۲۱۱، والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۲۲۱، والجرح ۸/ت ۶۲۷، والجمع ۲/ ۴۸۲، وسیر النبلاء ۴/ ۳۶۴، والکاشف ۳/ت ۵۸۰۰، وتھذیب الکمال ۶۲۶۹ (۲۹/ ۸۲)

سے بیان کیا فرمایا کہ جب کوفہ میں مختار کا فتنہ پھیلا تو موسیٰ بن طلحہ ہمارے پاس آئے (ان کو اس زمانے میں امام مہدی سمجھا جاتا تھا) لوگوں نے ان کو چھپا لیا تو لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہ ایسے شخص ہیں جو دیر تک خاموش رہتے ہیں، بہت کم بات کرتے ہیں، زیادہ تر غمزدہ اور روتے رہتے ہیں۔

۶۰۴۲-**ابن طلحہ کا جہاد**...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حسن بن عیسیٰ، ابن المبارک، اسحٰق بن یحییٰ، موسیٰ بن طلحہ سے بیان کیا فرمایا کہ طلحہ واپس آئے تو ان کے جسم میں ۳۷ یا ۳۵ تلواروں، تیروں اور نیزوں کے زخم تھے، ان کی پیشانی گر چکی تھی اور رگ کٹ چکی تھی اور انگلیاں مفلوج ہو چکی تھیں۔

۶۰۴۳-**صحابہ جیسی فضیلت والے**...... ہم سے ابو حامد نے محمد بن اسحٰق ابو حاتم بن اللیث، محمد بن عبادہ، سفیان، مسعر سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت ابو بردہؓ سے پوچھا کہ کیا کوفہ میں آپ جیسی عمر اور مرتبے والا کوئی اور شخص بھی باقی بچا ہے؟ تو گویا کہ ان کو کچھ یاد نہ رہا تھا، پھر فرمایا ہاں موسیٰ بن طلحہ ہے۔

۶۰۴۴-**لاحول ولا قوۃ کی فضیلت**...... ہم سے عبداللہ بن محمد بن المہاجر نے عبدالرحمٰن بن حسن، ھارون بن اسحٰق، محمد بن عبدالوھاب، مسعر، عثمان بن عبداللہ بن موہب، موسیٰ بن طلحہ سے بیان کیا فرمایا کہ ایک کلمہ ایسا ہے جو عرش کے نیچے کے خزانوں سے ہے جب بندہ اسے پڑھ لے تو محفوظ بھی ہو جاتا ہے اور تابعدار بھی ہو جاتا ہے وہ کلمہ یہ ہے

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

موسیٰ بن طلحہ نے اپنے والد طلحہؓ (جو عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں) حضرت ابو ایوب الانصاری اور دیگر صحابہ کرامؓ سے مسند روایات بیان کی ہیں۔

اور موسیٰ بن طلحہ سے تابعین میں سے ابو اسحٰق، سماک بن حرب، عثمان بن عبداللہ بن موہب، عثمان بن حکیم اور ابو مالک الاشجعی نے روایات بیان کی ہیں۔

۶۰۴۵-**پیوند**...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، یحییٰ الحمانی، جبکہ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، سماک بن حرب، موسیٰ بن طلحہ اپنے والد حضرت طلحہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو کھجور کے درختوں پر چڑھے ہوئے تھے۔

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ یہ نر کھجور کو مادہ کھجور میں رکھ رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ اس سے ان کو کوئی فائدہ ہوگا۔ فرمایا کہ جب ان لوگوں کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے ایسا کرنا چھوڑ دیا۔ لہٰذا اس سال بالکل پیداوار نہ ہوئی اس بات کی اطلاع جناب رسول اللہ ﷺ کو دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اگر انہیں کوئی فائدہ ہوتا ہے تو پھر کرتے رہیں۔ یہ تو میری ایک رائے تھی لہٰذا مجھ سے میری اس رائے کے بارے میں کچھ نہ کہو، لیکن جب میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بات کروں تو میری بات کو مضبوطی سے پکڑ لو کیونکہ میں کبھی اللہ کے بارے میں جھوٹ نہ بولوں گا۔[۱]

۶۰۴۶-**درود شریف کی روایت**...... ہم سے فاروق الخطابی اور حبیب بن حسن نے ابو مسلم الکشی، الحکم بن مروان، اسرائیل، عثمان

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل باب ۳۸۔ وسنن ابن ماجۃ ۲۴۷۰۔ ومسند الامام احمد ۱/ ۱۶۲، ۱۶۳

بن موہب، موسیٰ بن طلحہ نے اپنے والد سے روایت کیا فرمایا کہ ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! یہ تو ہمیں معلوم ہوگیا کہ آپ پر سلام کیسے پڑھنا ہے لیکن صلوۃ (درود) کے بارے میں بتایئے کہ کیا پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو "اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت وبارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید"

مجمع بن یحییٰ اور شریک نے عثمان بن موہب وغیرہ سے بیان کی ہے۔

۶۰۴۷ - درود کون سا پڑھیں...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسمٰعیل بن عبداللہ جبکہ سلیمان بن احمد نے عباس بن الفضل الاسفاطی، موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد بن زیاد، عثمان بن حکیم، خالد بن سلمہ سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا عبدالحمید بن عبدالرحمٰن موسیٰ بن طلحہ سے درود شریف کے بارے میں پوچھ رہے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت زید بن خارجہ الانصاریؓ سے اس بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا کہ میں نے اس بارے میں جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر درود پڑھو اور یہ کہو "اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید"

مروان الطھ اری اور یحییٰ بن سعید نے بھی اس روایت کو عثمان بن حکیم سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۶۰۴۸ - حضرت طلحہ کو بشارت نبوی ﷺ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے یحییٰ بن عثمان بن صالح، سلیمان بن ایوب بن سلیمان بن عیسیٰ بن موسیٰ بن طلحہ بن عبداللہ ان کے والد، ان کے دادا موسیٰ بن طلحہ اپنے والد حضرت طلحہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جنگ احد کے دن میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اپنی پشت پر اٹھائے رکھا جب تک آپ علیہ السلام ٹھیک سے اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر چٹان پر مشرکین سے پوشیدہ نہ ہو گئے اور پھر فرمایا کہ اسی طرح (اور ہاتھ مبارک سے اپنی پشت مبارک کی طرف اشارہ فرمایا) یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں جنہوں نے مجھے بتایا ہے کہ تمہیں قیامت کی ہولناکیوں میں دیکھتے ہی محفوظ کر لیا جائے گا۔

۶۰۴۹ - راہنما عمل...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، عاصم بن علی، ابوالاحوص، ابواسحٰق موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ایسے عمل کی طرف میری راہنمائی فرمائیں جو مجھے جنت سے نزدیک اور جہنم سے دور کر دے تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ' نماز قائم کرو' زکوۃ ادا کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ فرمایا کہ پھر وہ شخص روانہ ہو گیا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اگر تم ان احکامات پر مضبوطی سے قائم رہے تو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔[1]

یہ روایت صحیح اور متفق علیہ ہے۔

۶۰۵۰ - ایک اعرابی کا سوال...... ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، عمرو بن عثمان بن موہب سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ کو حضرت ابوایوب الانصاریؓ سے روایت کرتے سنا فرمایا کہ ایک اعرابی راستے میں چلتے ہوئے جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ گیا اور عرض کیا کہ مجھے وہ چیز بتایئے جو مجھے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے، فرمایا کہ اللہ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر، زکوۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔

۱۔ صحیح البخاری ۲/۱۳۰، ۸/۶، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۵ وفتح الباری ۱۰/۴۱۴۔

شعبہ نے ابن وہب سے روایت کیا ہے۔

۶۰۵۱-قبائل موالات ...ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، یزید بن ھارون، ابو مالک الاشجعی، موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابوایوب الانصاریؓ سے روایت کیا ہے اور اسی طرح ابو مالک الاشجعی نے بھی موسیٰ بن طلحہ اور حضرت ابوایوب الانصاریؓ سے روایت کیا کہ فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے کہ قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ، جہینہ، اشجع اور جو بنی کعب سے ہے، رشتہ موالات رکھتے ہیں، لوگوں سے نہیں بلکہ اللہ اور اس کا رسول ان کے مولیٰ ہیں۔[1]

اس روایت کو امام احمد، عثمان بن ابی شیبہ، ابوخیثمہ زھیر نے یزید عن ابی مالک سے روایت کیا ہے۔

(۲۸۴) میمون بن ابی شبیب رحمہ اللہ[2]

انہی بزرگوں میں سمجھدار پاکباز، فقیہ ادیب، ابونصر میمون بن شبیب بھی ہیں جو یوم الجماجم میں شہید ہوئے۔

۶۰۵۲-میمون کو منادی کی تنبیہ ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، حسین بن علی، حسن بن حر کی سند سے بیان کیا کہ میمون بن شبیب کہتے ہیں کہ میں نے حجاج کے زمانے میں جمعہ کے لئے جانے کی تیاری کی پھر میں نے کہا کہ میں کہاں جاؤں؟ کیا اس کے پیچھے نماز پڑھوں۔ کبھی میں کہتا کہ جاؤں کبھی کہتا کہ نہ جاؤں، میں جانے پر اپنی رائے جمع کر رہا تھا کہ اتنے میں بیت اللہ کی جانب سے ایک منادی نے مجھے پکار کر کہا: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن کے لئے ندا دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو (الجمعہ آیت:۹) چنانچہ میں چلا گیا۔

ایک مرتبہ میں کچھ لکھنے بیٹھا تو میرے ذہن میں ایک بات آئی کہ اگر میں اسے اپنی کتاب میں لکھ دیتا تو اس کے حسن میں اضافہ ہو جاتا لیکن میں جھوٹ لکھتا، اگر میں اسے چھوڑ دیتا تو میری کتاب میں نقص رہ جاتا لیکن میں سچا ہوتا۔ چنانچہ کبھی میں سوچتا کہ لکھدوں کبھی سوچتا کہ چھوڑ دوں چنانچہ میں اپنی رائے کو چھوڑنے پر جمع کر رہا تھا کہ بیت اللہ کی جانب سے ایک منادی نے پکار کر کہا اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو سچی بات کے ذریعے مضبوط رکھتا ہے دنیا اور آخرت کی زندگی میں (سورہ ابراہیم آیت:۲۷)

۶۰۵۳-میمون کی ایمان داری ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابو معمر، وکیع، سفیان، منصور کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم کہتے ہیں کہ جب میمون بن شبیب کسی کھوٹے درھم کے پاس سے گزرتے تو اسے توڑ دیتے تھے۔

روایت حدیث میمون نے حضرت علی، حضرت معاذ، حضرت مقداد، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عمار حضرت ابوذر، حضرت ابن عباس، حضرت مغیرہ بن شعبہ حضرت سمرہ بن جندب اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت کی ہے۔

۶۰۵۴-ارشاد نبوی ﷺ غلام ماں بیٹے کو الگ مت کرو... ہم سے احمد بن یعقوب اور سعید بن محمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عون بن سلام، ابوبکر مریم عبدالغفار، ابن القاسم الانصاری، حکم بن عتیبہ، میمون بن ابی شبیب کی سند سے بیان کیا کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ قیدیوں میں میرے حصے میں ایک لونڈی آئی اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا، چنانچہ میں نے ارادہ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۱۹۰، ۱۹۳، والمستدرک ۸۱/۳، ۸۲، وسنن الترمذی ۳۹۵۲، ومسند الامام أحمد ۴۶۸/۲، ۹/۵۸، وصحیح ابن حبان ۱۹۸۷

[2] التاریخ الکبیر ۷/ت ۱۳۵۳ والجرح ۸/ ۱۰۵۴ والکاشف ۳/ت ۵۸۵۸۔ ومیزان الاعتدال ۸۹۹۵/۴۔ وتھذیب التھذیب ۳۸۹/۱۰ وتھذیب الکمال ۶۳۳۵ (۲۰۹/۲۹)

کیا کرا سے پیچ ڈالوں تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر بیچو تو دونوں کو ساتھ بیچو اور اگر رکھو تو دونوں کو ساتھ رکھو۔

۶۰۵۵-حضرت معاذ کو وصیت رسول.... (ہمیں محمد بن احمد بن ابراہیم، اور سلیمان بن احمد اور عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابراہیم بن شبیب، اسماعیل بن عمرو البجلی، ابومریم، حکم، حبیب بن ثابت میمون بن شبیب حضرت معاذ کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے وصیت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور غلطی کے بعد نیکی کرلو یہ اسے مٹادے گی اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے معاملہ کرو۔[۱]

۶۰۵۶-خود پر حسن اخلاق کو لازم کرلو.... ہم سے محمد بن ابراہیم اور عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابراہیم بن شبیب، اسماعیل بن عمرو کی سند سے اور محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے اپنی سند سے میمون بن شبیب حضرت معاذ بن جبلؓ کی سند سے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے یمن بھیجا تو مجھے بہت نصیحتیں فرمائیں اور آخر میں یہ نصیحت کہ تم پر لازم ہے کہ حسن اخلاق کو اپناؤ اس لئے کہ لوگوں میں سب سے اچھا دیندار وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔

۶۰۵۷-وہ اعمال جو جنت میں لیجائیں...... ہم سے ابوعبداللہ بن جعفر بن محمد بن حسین خزاز کوفی نے حسن بن علی بن جعفر الوشا العیرفی کی سند سے اور سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، فطر بن خلیفہ حبیب بن ابی ثابت، الحکم میمون شبیب کی سند سے نقل کیا ہے کہ

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں نکلا، ایک جگہ میں نے انہیں تنہا دیکھا تو غنیمت جان کر اپنے اونٹ کو ان کے قریب لایا اور آپ ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کردے آپ ﷺ نے فرمایا تم نے بڑا سوال پوچھا ہے مگر یہ آسان ہے جن کے لئے اللہ آسان کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اس کا شریک مت ٹھہراؤ فرض نمازیں پڑھو، فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ پھر آپ آگے چل پڑے اور میں بھی چلا تو فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھلائی کے دروازے بتادوں۔ روزہ جو کہ ڈھال ہے صدقہ جو کہ گناہوں کو مٹاتا ہے اور آدمی کا رات کے درمیان میں نماز پڑھنا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (سورۂ سجدہ آیت ۱۶) ان کے پہلو بستر سے دور رہتے ہیں وہ اپنے رب کو پکارتے ہیں۔

پھر آپ ﷺ چلے اور میں بھی چلا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تجھے بات کی پوری بنیاد اور اس کے ستون کے بارے میں بتاؤں اور اسلام کی سربلندی جہاد میں ہے پھر آپ ﷺ اور میں بھی چلا پھر آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہ بات بتاؤں جو ان سب سے زیادہ لوگوں کے اختیار میں ہے یہ کہہ کر آپ خاموش ہو کر دوسری طرف دیکھنے لگے اور میں نے ایک سوار کو آپ کی طرف آتے دیکھا تو سوچا کہ یہ آپ کی توجہ مجھ سے ہٹادے گا اتنے میں آپ ﷺ نے اپنی زبان اور منہ کی طرف اشارہ فرمایا میں نے پوچھا کیا جو کچھ ہم بولتے ہیں اس پر ہم سے مواخذہ ہوگا؟ فرمایا تیری ماں تجھے گم کرے۔ اے ابن جبل۔ جو تم کہتے ہو وہ یا تو تمہارے حق میں ہے یا خلاف ہے اور لوگ گردنوں سے پکڑ پکڑ کر جہنم میں زبانوں کی کارستانی کی وجہ سے ڈالے جائیں گے۔[۳]

۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۲۶/۹ وکنز العمال ۱۱۰۰۱

۲۔ سنن الترمذی ۱۹۸۷ ومسند الامام أحمد ۱۵۳/۵، ۲۳۶، ۲۲۸، ۱۷۷، وسنن الدارمی ۳۲۳/۲ والمستدرک ۵۴/۱، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹۲/۱ واتحاف السادۃ المتقین ۲۲۲/۵، ۵۱۸/۹، ۵۶۱

۳۔ الدر المنثور ۳۳۷/۲، ۱۷۵/۵ ومشکل الآثار ۲۰۵/۲

۲۰۵۸-تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈال دو...... ہمیں عبداللہ بن جعفر اور حبیب بن حسن سے اپنی اپنی سند سے شعبہ، حکم کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن شبیب کہتے ہیں کہ ایک نے حضرت مقداد پر مٹی پھینک دی اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر مٹی پھینک دو۔[1]

۲۰۵۹-رکوع کے بعد کی دعا...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن اور سعد بن محمد بن ابراہیم نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ عن ابیا ابن ابی لیلیٰ، حکم، میمون بن ابی شبیب، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ ربنا ولک الحمد ملا السماء وملا الارض وملا مابینھما وملا ماشئت من شیء بعد اھل الثناء والکبریاء واھل المجد مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذاالجد منک الجد (ترجمہ) اے ہمارے رب! اور تیرے لئے حمد ہے آسمان اور زمین اور ان کے مابین بھر کر اور جس چیز کو بھر کر تو چاہے اہل ثناء، اہل کبریاء اور بزرگی والوں کے بعد جو تو دے اسے روکنے والا کوئی نہیں جسے تو روکے اسے دینے والا کوئی نہیں اور نہ کوئی نصیب والا تجھ سے نصیب کا فائدہ دے سکتا ہے۔

۲۰۶۰-لوگوں سے حسب مراتب معاملہ کرو...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبدان بن محمد، اسحٰق بن راھویہ، علی بن عبدالعزیز کی سند سے میمون بن شبیب سے نقل کیا ہے کہ

حضرت عائشہ سفر میں تھیں کہ انھوں نے لوگوں کو کھانے کا حکم دیا چنانچہ وہاں سے ایک شخص مالدارانہ حلیے میں گزرا۔ آپ نے کہا اسے دعوت دو چنانچہ دوت دی گئی وہ آیا اور اس نے کھانا کھایا اور روانہ ہو گیا پھر ایک سائل آیا آپ نے اسے تھوڑا سا کھانا دینے کا یا گوشت وغیرہ کا پارچہ دینے کا حکم دیا۔ خدام نے عرض کیا اماں جان آپ نے ہمیں اس امیر آدمی کو بلا کر کھانا کھلانے کا حکم دیا اور سائل کو تھوڑا بہت کھانا دینے کا (اس میں کیا حکمت ہے)؟ آپ نے فرمایا کہ امیر آدمی نے جو حلیہ بنایا تھا ہم نے اس کے ساتھ وہی سلوک کیا اور فقیر نے آ کر سوال کیا تو ہم نے اس کو وہی دیا جس پر وہ راضی تھا چونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ لوگوں سے حسب مراتب معاملہ کیا کرو۔

[1] صحیح مسلم، کتاب الزھد ۶۹، ومسند الامام احمد ۵/۲، والمصنف لابن ابی شیبة ۸۰۵/۹، وکشف الخفا ۹۴/۱، والاحادیث الصحیحة ۹/۲ ومشکاة المصابیح ۴۸۲۶.

(۲۸۵) سعید بن فیروز ابوالبختری[1]

انہی بزرگوں میں بہکنے والوں پر طعن کرنے اور افتراء کرنے والوں پر جہاد کرنے والے سعید بن فیروز ابوالبختری بھی ہیں۔
قراء کی جماعت کے ساتھ حجاج مفتری کے خلاف جنگ لڑی اور یوم عبدالرحمن بن محمد بن اشعث کو دیر الجماجم میں قراء کے ساتھ شہید ہوئے۔

۶۰۶۱-ابوالبختری کی شہادت..... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، حاتم الجوهری، خالد بن خداش، غسان بن مضر کی سند سے بیان کیا کہ
حجاج کے خلاف قراء عبدالرحمن بن محمد بن اشعث کے ہمراہ نکلے ان میں ابوالبختری بھی تھے اس دن ان کا شعار "یا ثارات الصلاۃ" تھا اور دیر جماجم میں ابوالبختری شہید ہو گئے۔

۶۰۶۲-ابوالبختری نرم دل انسان تھے..... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن حکیم الاودی، شریک، عطاء بن سائب کی سند سے بیان کیا
ابوالبختری اگر رونے کی آواز سنتے تو خود رو پڑتے تھے بڑے نرم دل انسان تھے۔

۶۰۶۳-ابوالبختری کی طالب علمانہ صفت..... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، مسکین، سفیان کی سند سے بیان کیا کہ
ابوالبختری کہتے ہیں کہ ایسی قوم میں ہوتا کہ میں ان سے علم حاصل کروں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایسی قوم کے درمیان ہوں جنہیں تعلیم دوں۔

۶۰۶۴-بڑا نہ ہونے کو پسند کرنا..... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، زیاد بن ایوب، قاسم بن مالک، مسعر، ابوالعنبس کی سند سے بیان کیا کہ ابوالبختری کہتے ہیں میرا خود زیادہ علم رکھنے والی قوم میں ہونا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایسی قوم میں ہوں جن سے بڑا عالم میں ہوں۔

۶۰۶۵-غلام ہونے کو پسند کرنا..... ہمیں احمد بن محمد بن عبدالوھاب نے ابوالعباس، ابوھمام، عبداللہ بن مبارک، سفیان کی سند سے بیان کیا کہ
ابوالبختری کہتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی رہے اور میں ایک غلام ہوں۔

۶۰۶۶-اللہ ہر جگہ موجود ہے..... ہمیں احمد بن محمد بن عبدالوھاب نے ابوالعباس سراج، ھناد بن سری، ابوالاحوص، زید بن جبیر کی سند سے بیان کیا کہ
ابوالبختری نے مجھے کہا کہ یوں مت کہو کہ اللہ جہاں بھی ہو کیونکہ وہ ہر جگہ موجود ہے۔

۶۰۶۷-مہمان دعوت میں کسی مسکین کو نہیں کھلا سکتا..... ہمیں محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، علی بن جعد، شعبہ،

[1] طبقات ابن سعد ۲۹۲/۶ والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۹۸۳ والجرح ۴/ت ۲۲۶ وتھذیب الکمال ۲۳۳۲ (۳۲/۱۱)

عمرو بن مرہ کی سند سے بیان کیا کہ

ابوالبختری کہتے ہیں کہ حضرت سلمانؓ نے ایک شخص کو کھانے کی دعوت دی، ایک مسکین آیا تو ایک ٹکڑا اٹھا کر اسے دینے لگا حضرت سلمان نے اسے کہا کہ اسے وہیں رکھ دو جہاں سے اٹھایا ہے ہم نے تمہیں صرف کھانے کے لئے بلایا ہے ، اس لئے نہیں بلایا کہ اجر کسی اور کے لئے ہو اور گناہ کا بوجھ تم پر ہو۔

۶۰۶۸ - ایمان کی جھلک ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق سراج، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، عمرو بن مرہ کی سند سے بیان کیا کہ

ابوالبختری کہتے ہیں کہ حضرت سلمانؓ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ آج کل لوگوں کا رویہ بہت اچھا ہے میں سفر میں گیا تو جہاں بھی مہمان ہوا مجھے ایسا لگا کہ میں اپنے سگے بھائی کے ہاں مہمان ہوا ہوں ان کے انداز اور رویہ کو کس نے اچھا کر دیا تو حضرت سلمان نے فرمایا کہ یہ ایمان کی جھلک ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جانور پر سامان لاد کر جب لیجاتے ہو تو وہ کتنا تیز جاتا ہے لیکن جب سفر لمبا ہو جاتا ہے تو وہ بھی آہستہ آہستہ چلنے لگتا ہے۔

۶۰۶۹ - مسجد میں باآواز ذکر کی مجلس کی ممانعت ہمیں ابوبکر بن مالک اور سلیمان بن احمد نے اپنی اپنی سند سے عطاء بن سائب سے نقل کیا ہے کہ

ابوالبختری کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آکر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو بتایا کہ کچھ لوگ مغرب کے بعد مسجد میں بیٹھتے ہیں اور ایک شخص کہتا ہے اللہ اکبر اتنی مرتبہ پڑھو، سبحان اللہ اتنی مرتبہ پڑھو، الحمدللہ اتنی مرتبہ پڑھو۔ حضرت ابن مسعودؓ نے پوچھا پھر وہ پڑھتے ہیں ؟ اس نے کہا جی ہاں، چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب تم انہیں یہ کرتا دیکھو تو مجھے آکر بتانا۔ چنانچہ حضرت ابن مسعود ان کی مجلس میں گئے اور آپ نے اپنی ٹوپی پہنی ہوئی تھی جب مجلس گرم ہوئی تو آپ کھڑے ہو گئے آپ ایک مضبوط انسان تھے آپؓ نے فرمایا۔

میں عبداللہ بن مسعود ہوں قسم اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں تم ظلم کرتے ہوئے بدعت لیکر آئے ہو اور تم اصحاب رسول اللہ ﷺ سے علم میں خود کو بڑا سمجھتے ہو۔ معضد (اس مجلس میں سے) کہنے لگا کہ ہم نے بدعت اور ظلم نہیں کیا اور نہ ہی خود صحابہ سے افضل سمجھا ہے۔ عمرو بن عتبہ کہنے لگے کہ اے ابو عبدالرحمٰن ہم استغفار کرتے ہیں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ تم پر صحابہ کے راستے کی اتباع لازم ہے اسی پر قائم رہو۔ واللہ اگر تم نے ایسا کیا تو تم بہت دور نکل جاؤ گے اور اگر دائیں بائیں چلو گے تو شدید گمراہی میں پڑ جاؤ گے۔

یہ حدیث زائدہ اور جعفر بن سلیمان نے عطاء سے لی ہے اور قیس بن ابی حازم اور ابوزعراء نے حضرت ابن مسعود سے بیان کیا ہے ابوزعراء کی حدیث میں بتانے والے کا نام مسیب بن نجبہ لکھا ہے۔

۶۰۷۰ - یہی حدیث ہمیں سلیمان نے علی، ابونعیم، سفیان، سلمہ بن کہیل، ابوزعراء کی سند سے بھی بیان کی ہے اور اس میں بتانے والے کا نام مسیب بن نجبہ بھی ذکر ہے۔

۶۰۷۱ - ہمیں سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، عبدالسلام بن حرب، عطاء بن سائب کی سند سے بیان کیا کہ

ابوالبختری کہتے ہیں کہ سلمان نے ایک باندی خریدی، تو اسے فارسی میں کہا کہ نماز پڑھو اس نے کہا نہیں انھوں نے کہا صرف ایک سجدہ کر لے تو اس نے کہا نہیں۔ کسی نے حضرت سلمان سے کہا کہ کیا اسے ایک سجدہ بچالے گا؟ تو انھوں نے فرمایا کہ اگر وہ کر لیتی تو نماز پڑھ لیتی اور وہ شخص جس کا اسلام میں حصہ ہے اس جیسا نہیں جسکا اسلام میں حصہ نہیں" (ابوالبختری نے حضرت علی، ابوذر، سلمان

سے روایت کی ہے اور ابن عمر، ابوسعید، ابن عباسؓ سے سماعت کی ہے، حضرت علی سے سماعت میں اختلاف ہے)

۶۰۷۲- ہم سے ابوبکر طلحی نے ابوحصین وداعی، یحییٰ حمانی، عبدالسلام، اعمش، عمرو بن مرہ، ابوالبختری، حضرت علیؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں اور میں کم عمر نوجوان ہوں قضاء کا مجھے علم نہیں ہے تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو ہدایت دے گا دل کو مضبوط کرے گا اور آج کے بعد کسی فیصلے میں تمہیں تذبذب نہ ہوگا۔[1]

یہ حدیث ابومعاویہ، جریر، ابن نمیر، یحییٰ بن سعید، اعمش وغیرہ نے بھی روایت کی ہے۔

۶۰۷۳- ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، عمرو بن مرہ، ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا کہ ہمارے پاس کچھ مال بچ گیا ہے اور میں نے لوگوں کو ان کے حقوق بھی ادا کر دیئے ہیں آپ کی رائے کیا ہے کیا کریں؟ لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کی ضروریات ہیں اور آپکو مختلف باتیں پیش آتی رہتی ہیں اسلئے اپنی ضرورت پوری کریں ہمارے دل اس پر خوش ہیں۔ حضرت علیؓ خاموش بیٹھے تھے حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابوالحسن آپ بھی کچھ کہیں خاموش کیوں ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا کہ لوگوں نے اشارہ کر تو دیا حضرت عمرؓ نے فرمایا آپ ضرور کہیں۔ تو انھوں نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین کیا آپ نے اپنے علم کو جہل اور یقین کو ظن بنا رہے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا پوری بات کہیں۔ تو انھوں نے فرمایا ضرور کیا آپ کو یاد نہیں کہ آپ کو نبی کریم ﷺ نے صدقہ کی وصولی کے لئے بھیجا تھا تو آپ حضرت عباس کے پاس آئے تو انھوں نے صدقہ روک لیا تھا تو آپ میرے پاس آئے کہ حضرت عباس نے صدقہ روک لیا ہے آپ میرے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں چلو تو میں آپ کے ساتھ گیا تھا تو نبی کریم ﷺ کو پریشان دیکھا تو واپس آگئے تھے پھر جب صدقہ دوبارہ لینے گئے تو انھیں مطمئن دیکھا تو میں نے عرض کیا تھا کہ حضرت عباس نے صدقہ روک لیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔

تو وہ خود فرمانے لگے کہ میرے پاس دو دینار فاضل بچ گئے تھے ان سے پریشان تھا اب میں نے ان کے خرچ کی جگہ متعین کر لی ہے۔

حضرت عمر نے فرمایا کہ ضروری ہے کہ میں دونوں مرتبہ تمہارا شکریہ ادا کروں۔ تو حضرت علی نے فرمایا کہ آپ شکریہ تو مؤخر کر دیتے ہیں اور سزا جلدی دیتے ہیں۔

۶۰۷۴- **حضرت علیؓ کا ارشاد**...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے احمد بن عمرو بن عبدالخالق، ابراہیم بن یوسف، علی بن عابس، اسماعیل، قیس، اعمش، عمرو بن مرہ ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگتا تو وہ مجھے دے دیتے تھے اور اب مجھ سے کوئی مانگتا ہے تو دے دیتا ہوں کوئی چپ رہتا ہے تو خود ہی دے دیتا ہوں۔ (حدیث غریب من حدیث اسماعیل)

۶۰۷۵- **بیمار کو کھجور کا پرہیز**...... ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن عبداللہ حضرمی، جمہور نے بن منصور، سیف بن محمد، سفیان ثوری، عمرو بن مرہ، ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ

---

[1]- سنن أبي داؤد، كتاب الأقضية، باب ۶. ومسند الإمام أحمد ۱/ ۸۳، ۸۴. والسنن الكبرى للبيهقي ۱۰/ ۸۶. ونصب الراية ۴/ ۶۱. ومشكاة المصابيح ۳۷۳۸.

حضرت علی بیمار ہو گئے تو نبی کریم ﷺ ان کی عیادت کے لئے آئے حضرت علی نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا اور پھر اپنے سامنے رکھی ایک رکابی کی طرف اشارہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے اس میں سے ایک کھجور لے کر کھائی، پھر دوسری کھائی حتی کہ ساتھ کھجوریں تناول فرمالیں۔ پھر آپ رک گئے اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے کھجوریں لینا چاہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے لئے اب کافی ہے چنانچہ آپ نے انہیں کھجوروں سے پرہیز کروادیا۔

۶۰۷۶- مالداروں کے بارے میں حضرت ابوذر کا شکوہ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، یحیی بن عبید کی اور ابواحمد محمد بن احمد نے اپنی سند سے اعمش، عمرو بن مرہ، ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ

یارسول اللہ! مالدار لوگ سارا اجر لے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نماز نہیں پڑھتے روزے نہیں رکھتے؟ ہم نے کہا جی ہاں وہ بھی ہماری ہی طرح کرتے ہیں اور وہ ہماری طرح صدقہ بھی کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تم میں صدقہ بہت ہے کم ساعت والے کی تم اپنی ساعت سے مدد کردو تو یہ بھی صدقہ ہے اور کم بصارت والے کی اپنی بصارت سے مدد کردو تو یہ بھی صدقہ ہے، کمزور کی اپنی قوت سے مدد کردو تو یہ بھی صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ اشیاء ہٹانا صدقہ ہے اور زبان کے ذریعے صاف بات نہ کرسکنے والے (ہکلے یا توتلے وغیرہ) کی مدد کردو تو یہ بھی صدقہ ہے۔ اپنے گھر والوں سے مشغول ہونا بھی صدقہ ہے۔ ہم نے عرض کیا کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرے اور اس کو اجر ملیگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ذرا یہ بتاؤ کہ اگر حرام جگہ اپنی شہوت پوری کرلے تو گناہ ہوگا یا نہیں؟ ہم نے کہا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو تم اس کا شر شمار کرتے ہو بھلائی شمار نہیں کرتے۔

۶۰۷۷- ایک اور سند سے یہ روایت..... ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، محمود بن غیلان، عبدالرزاق، ثوری، اعمش کی سند سے بھی یہی حدیث بیان کی۔

۶۰۷۸- کوئی اپنی تحقیر نہ کرے...... ہمیں محمد بن احمد نے عبداللہ بن شیرویہ، اسحق بن ابراہیم، ابومعاویہ، اعمش، عمرو بن مرہ، ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت ابوسعید خدری نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ تم میں سے کوئی اپنی تحقیر نہ کرے۔ کسی نے کہا کوئی اپنی تحقیر کس طرح کرے گا؟ فرمایا کہ وہ اللہ کے حکم میں کوئی کہنے والی بات سمجھے اور نہ کہے پھر قیامت میں اس سے کہا جائے کہ تجھے کس نے روکا؟ تو وہ کہے کہ میں لوگوں سے ڈر گیا۔ اللہ کہے گا کہ ہاں میں زیادہ حقدار تھا تو مجھ سے ڈرتا۔

۶۰۷۹- ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابوالبختری عن رجل، ابوسعید خدریؓ کی سند سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

۶۰۸۰- ایک اور سند سے یہی روایت ..... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن حسین مصیصی، محمد بن یزید بن سنان، عن ابیہ، زید بن ابی انیسہ، عمرو بن مرہ ابوالبختری، مشلمہ، حضرت ابوسعیدؓ کی سند سے یہی حدیث بیان کی۔

۶۰۸۱- ہمیں سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، الثوری، زبید عمرو بن مرہ، ابوالبختری، حضرت ابوسعید کی سند سے یہی روایت بیان کی۔

۱- سنن ابن ماجة ۴۰۰۸. ومسند الامام احمد ۳ /۳۰، ۴۷، ۹۱. والسنن الكبرى للبيهقي ۱۰ /۹۰ والترغيب والترهيب ۳ /۲۲۷

۶۰۶۲- ہمیں عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن شریک اسدی نے اپنی سند سے عمرو بن قیس، عمرو بن مرۃ ابوالبختری حضرت سعید سے بھی حدیث بیان کی۔

۶۰۶۳- میرے صحابہ ایک جگہ دوسرے لوگ ایک جگہ ہیں...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، عمرو بن مرہ ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ
جب سورۃ نصر نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے آخر تک تلاوت کی اور فرمایا میں اور میرے صحابہ ایک جگہ ہیں اور دوسرے لوگ ایک جگہ ہیں (فتح مکہ) کے بعد کوئی ہجرت نہیں۔
حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث مروان بن حکم کو سنائی وہ اس وقت مدینے کا گورنر تھا۔ وہ کہنے لگا تم جھوٹ بولتے ہو۔ اس وقت اس کے ساتھ حضرت زید بن ثابت اور حضرت رافع بن خدیجؓ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے کہا کہ اگر یہ دونوں چاہیں تو یہی حدیث تجھے سنا سکتے ہیں مگر یہ اپنی قوم کے لوگوں سے خوف کھاتا ہے اور اسے خطرہ ہے کہ صدقہ وصولی کے عہدے سے ہٹا دیا جائے گا مروان نے ان پر کوڑا اٹھالیا اتنے میں ان دونوں صحابہ نے فرمایا کہ ابوسعید نے سچ کہا ہے۔ (شعبہ سے بے شمار لوگوں نے یہ حدیث روایت کی ہے)

۶۰۸۴- دل کی چار قسمیں...... ہم سے سلیمان بن احمد نے موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر حمصی، احمد بن خالد وہبی، شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی لیث بن ابی سلیم، عمرو بن مرہ، ابوالبختری حضرت ابوسعید خدریؓ کی سند سے بیان کیا کہ
رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دل چار قسم کے ہیں۔ ایک دل وہ جو اوپر سے خالی ہو اور اندر چمکتے چراغ کی طرح ہو۔ یہ مومن کا دل ہے اور اسکا چراغ اس کا نور ہے، دوسرا وہ دل جس کے اوپر غلاف ہو اور غلاف بندھا ہوا ہو یہ کافر کا دل ہے، تیسرا وہ دل کو جو الٹا ہو یہ منافق کا دل ہے کہ پہچانتا ہے پھر انکار کرتا ہے اور ایک وہ دل ہے جو مصفح ہو یہ وہ دل ہے جس میں ایمان اور نفاق دونوں ہیں نہ اس میں ایمان کی مثال کھیتی کی طرح کہ پانی اس کو بڑھاتا ہے اور نفاق کی مثال زخم کی ہے کہ جسے پیپ اور خون بڑھاتے ہیں چنانچہ جو مادہ بھی دوسرے مادہ پر غالب ہو جائے اس شخص پر بھی غالب ہو جاتا ہے۔[1]
(یہ حدیث عمرو کی سند سے غریب ہے شیبان لیث سے متفرد ہیں امام احمد نے بھی روایت کی ہے جریر نے اعمش سے عن عمرو بن مرہ روایت کی ہے اور لیث سے ایک سند لائے ہیں)

۶۰۸۵- علم کے ساتھ سونا جہالت کے ساتھ سونے سے بہتر ہے...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے عبداللہ بن حسن، احمد بن یحییٰ صوفی، محمد بن یحییٰ الضریر، جعفر بن محمد عن ابیہ، اسماعیل، اعمش، ابوالبختری، حضرت سلمانؓ کی سند سے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علم کے ساتھ سونا جہل کے ساتھ سونے سے بہتر ہے۔[2]

۶۰۸۶- کھجور کی بیع سلم۔ ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد کی سند سے اور فاروق الخطابی نے اپنی سند سے عمرو بن مرہ، ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ

---

[1] مسند الامام أحمد ۱۷/۳. والمعجم الصغير ۱۱۰/۲، ومجمع الزوائد ۶۳/۱. واتحاف السادة المتقين ۲۶۹/۲، ۲۳۰/۷. والدر المنثور ۸۷/۱. وتفسير ابن كثير ۸۵/۱، ۶۵/۶. وتخريج الاحياء ۱۲۲/۱، ۱۲/۳.

[2] اتحاف السادة المتقين ۱۵۷/۵. وكشف الخفا ۴۴۹/۲، ۴۵۶. والاسرار المرفوعة ۳۷۳.

ابوالبختری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے کھجور کے درختوں میں بیع سلم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے کھجور کی بیع سے اسوقت تک منع فرمایا ہے جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے یا وزن کے لائق نہ ہو جائے ایک شخص نے سوال کیا وزن کیا ہوگا؟ فرمایا حتی کہ وہ جمع کیا جائے۔ (لفظ ابوداؤد، متفق علیہ صحیح حدیث شعبہ عن عمرو)

۷۰۸۷- **چاند کی رؤیت کا اعتبار** ہمیں احمد بن اسحٰق نے ابوبکر بن ابی عاصم، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، حصین، عمرو بن مرہ، ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم حج کے لئے نکلے تو جب ہم بطن نخلہ میں پہنچے تو چاند دیکھا بعض نے کہا کہ دوسری تاریخ کا چاند ہے بعض نے کہا یہ تیسری کا چاند ہے۔ پھر ہم حضرت ابن عباسؓ سے ملے اور عرض کیا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے اور کوئی دوسری تو کوئی تیسری تاریخ کا چاند بتاتا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ اسے رؤیت سے شمار فرماتے تھے لہٰذا جس رات تم نے دیکھا وہی پہلی تاریخ تھی (یہ حدیث مسلم میں ابوبکر بن ابی شیبہ سے آئی ہے)

۷۰۸۸- یہی حدیث ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ شعبہ، عمرو بن ابوالبختری کی سند سے بیان کیا۔

۷۰۸۹- **پھل کی بیع پکنے سے پہلے منع ہے۔** ہم سے فاروق خطابی اور سلیمان بن احمد نے ابومسلم الکشی، ابوالولید طیالسی، سلیمان بن حرب، شعبہ، عمرو بن مرہ ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے کھجور میں بیع سلم کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے پھل کی بیع سے منع فرمایا ہے حتی کہ وہ پک جائے۔

ختم شد

حصہ چہارم

☆☆☆☆

عربی زبان میں مشہور کلاسیکل کتاب "حلیۃ الاولیاء" جس میں صحابہ کرام، اصحاب صفہ، اہل بیت، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور چوتھی صدی ہجری تک کے تقریباً ۸۰۰ مشہور اور غیر مشہور بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر ہے۔

قدیم بزرگوں کے حالات پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا سب سے بڑا اور بنیادی ماخذ "حلیۃ الاولیاء" ہے۔ یہ بزرگوں کے احوال، کرامات، نادر اقوال اور ان سے مروی احادیث کا بے مثال خزانہ ہے۔ اویس قرنی ، مالک بن دینار ، جنید بغدادی ، سری سقطی ، عبداللہ بن مبارک ، بایزید بسطامی ، بشر حافی ، ذوالنون مصری جیسے سینکڑوں باخدا اولیاء کے آخرت کی یاد دلانے والے عبرت انگیز واقعات نیز ان بزرگوں سے مروی احادیث رسول ﷺ کا خزانہ اور ان کے پُر اثر وعظ ونصائح اور نادر اقوال کا بے مثال مجموعہ ہے۔ اولیاء اللہ کی مستند سوانح حیات کا انسائیکلوپیڈیا جو اولیاء اللہ کے واقعات پر مشتمل بے شمار کتابوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ ایک ہزار سال سے عربی زبان میں بار بار چھپنے والی کتاب، جس سے اردو زبان اب تک محروم تھی۔

بڑی محنت اور عرق ریزی کے بعد اب پہلی بار "دارالاشاعت کراچی" سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ہو کر یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔ جس میں مذکور تمام احادیث کی تخریج اور ان کے حوالہ جات نقل کر کے کتاب کو مزید مستند کر دیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ و طباعت، حسین پائیدار جلد سے اس کی شان میں اضافہ ہو گیا۔

علماء، اساتذہ و طلباء جو اپنی زبان میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے اس ایڈیشن کی دستیابی نے الحمدللہ ان کی بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

www.darulishaat.com.pk

E-mail : sales@darulishaat.com.pk
[illegible]
[illegible]

حلیۃ الاولیاء اردو
و
طبقات الاصفیاء

اہل کوفہ کے تبع تابعین، اہل شام کے تابعین، امام مالکؒ اور سفیان الثوریؒ وغیرہ ۱۰۵ عبادت گذار و مقدس شخصیات کے سوانح اور علم و زہد کا تذکرہ۔

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی

دار الاشاعت

تاریخ اسلام کی ۶۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء

حصہ پنجم

اہل کوفہ سے تبع تابعین کرام اور اہل شام سے تابعین کرام کا تذکرہ

حضرت محمد بن سوقہ تا کعب احبار رحمہما اللہ

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم

مولانا عامر شہزاد علوی فاضل جامعۃ العلوم کراچی

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : جنوری ۲۰۰۶ء علمی گرافکس

ضخامت : 509 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿.........ملنے کے پتے.........﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارہ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

Azhar Academy Ltd.
At Continenta (London) Ltd
Cooks Road, London E15 2PW

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX 77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

حلیۃ الاولیاء

حصہ پنجم و ششم

حلیۃ الاولیاء

حصہ ششم

حلیۃ الاولیاء

حصہ پنجم

(۳۸۵) محمد بن سوقہ[۱]

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آپ بزرگوں میں سے ایک ڈرنے والے بزرگ، مہربان اور آگے بڑھنے والے تھے مشہور ہوئے تو ان کی تعظیم کی گئی۔ انہوں نے لوگوں پر مہربانی کی تو انہیں مقدم کیا گیا۔ آپ کا اسم گرامی ابوعبداللہ محمد بن سوقہ ہے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف نام ہے تخویف سے تعظیم اور تخفیف کے لئے تقدیم کا۔

۷۱۰۱ - احمد بن اسحاق، محمد بن العباس بن ایوب، علی بن مسلم، سعید بن اسحق عطار، ابو اسحاق وہ سچے آدمی تھے جو کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن سوقہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ مومن جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ موٹا تازہ نہیں ہوتا اور اس کا رنگ متغیر ہی رہتا ہے۔

۷۱۰۲ - عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن شیبہ، محمد بن بشر العبدی، ابوبکر بن مالک، حاجب بن احمد، احمد، یعقوب دورقی ان کہتے ہیں کہ ہمیں یعلی بن عبید نے بتایا کہ ہم محمد بن سوقہ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک بات سناتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ اس سے تمہیں نفع پہنچائے، کیونکہ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فائدہ پہنچایا ہے۔ ایک دفعہ ہم عطاء رحمہ اللہ کے پاس گئے تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ فضول گفتگو ناپسند کرتے تھے اور تین باتوں کے علاوہ ہر بات کو فضول و بیہودہ سمجھتے تھے، کتاب اللہ کہ بس اس کی تلاوت کی جائے، امر بالمعروف، نہی عن المنکر ہو اور یہ کہ انسان اپنی انتہائی ضروری حاجت کے بارے میں گفتگو کرے۔ کیا تم اس آیت کا انکار کرتے ہو بے شک تم پر نگہبان ہیں معزز لکھنے والے۔ (سورۃ انفطار) دائیں بائیں بیٹھے انسان جو بات بھی کرتا ہے اس کے پاس ایک راہ دیکھتا تیار فرشتہ ہوتا ہے (سورۃ ق)

۱۔ طبقات ابن سعد ۶/ ۳۴۰، التاریخ الکبیر ۱/ رت ۴۹۴ والجرح ۷/ رت ۱۵۲۰ والکاشف ۳/ رت ۴۹۔ وتھذیب الکمال ۵۲۲۵ (۲۵/ ۳۴) وتھذیب التھذیب ۹/ ۲۰۹ والخلاصۃ ۲/ رت ۶۲۸۸

کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں شرماتا کہ اگر اس کا نامۂ اعمال دن کی آخری گھڑی میں کھولا جائے جسے اس نے دن کی پہلی گھڑی میں لکھوایا تھا اور اس میں دنیا اور آخرت کی کوئی ضرورت کی بات نہ ہو؟ ابو بکر فرماتے ہیں کہ جس نامۂ اعمال کے دن کا اکثر حصہ اس نے گفتگو کرکے لکھوایا تو اس میں دنیا و آخرت کی کوئی بات نہیں۔

۶۱۰۳- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن علی رازی، احمد بن منصور مروزی، ہاشم بن عطا، عمرو بن حمزہ، سعید بن عامر، نیز محمد ثنا ابی محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ ہمیں محمد بن سوقہ نے بتایا کہ دو کام ایسے ہیں کہ اگر ہمیں صرف انہی کی وجہ سے عذاب دیا جائے تو ہم عذاب کے حقدار ہیں، ہم میں سے کوئی شخص اپنی دنیا میں ترقی کرتا ہے تو وہ انتہائی خوش ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اتنی زیادہ خوشی اس کے دین کی وجہ سے نہیں دیکھی کہ وہ کبھی دین میں ترقی کی وجہ سے اتنا خوش ہوا ہو، اور ہم میں سے کوئی دنیا کے نقصان پر اتنا غمگین ہوتا ہو کہ اگر اتنا نقصان دین کا ہو جاتا تو وہ کبھی اتنا غمگین ہوا ہوتا۔

۶۱۰۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نیز احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بزاز، عبدالرحمن بن سعید کندی، عبدالرحمن بن محمد محاربی فرماتے ہیں کہ محمد بن سوقہ اور ضرار بن مرہ ابو سنان جب جمعہ کا دن ہوتا دونوں ایک دوسرے کا پوچھتے، جب دونوں اکٹھے ہو جاتے تو بیٹھ کر روتے۔

۶۱۰۵- ابوبکر بن خلاد، حسین بن علی بن معمری، حوثرہ، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر بن ابان، ابو غسان، مالک بن اسماعیل، موسیٰ بن اشیم، جعفر احمر سے روایت ہے کہ ہمارے ساتھیوں میں سے رونے والے چار شخص تھے، مطرف بن طریف، محمد بن سوقہ، عبدالملک بن ابجر اور ابو سنان ضرار بن مرہ۔

۶۱۰۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو عبداللہ ازدی، مسدد، سفیان ثوری سے مروی ہے کہ اہل کوفہ کے پانچ اشخاص ایسے تھے جو دن بدن بھلائی میں بڑھتے رہے اور انہوں نے ابن ابجر، ابو حیان التیمی، محمد بن سوقہ، عمرو بن قیس اور ابو سنان ضرار بن مرہ کا تذکرہ کیا۔

۶۱۰۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسین بن جنید، سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ "رقبہ" نے مجھے کہا چلو! محمد بن سوقہ کے پاس چلیں، اس لئے کہ میں نے طلحہ سے سنا تھا وہ فرماتے تھے کہ کوفہ میں میرے علم کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والے صرف دو آدمی ہیں محمد بن سوقہ اور عبدالجبار بن وائل۔

۶۱۰۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو کریب، ابوبکر بن عیاش فرماتے ہیں کہ محمد بن سوقہ ابو اسحاق کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ان سے کوئی بات کہی، اس وقت ابو اسحاق طاق میں بیٹھے تھے، پھر دونوں گفتگو کرتے کرتے رونے لگے۔

۶۱۰۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماہان، عباس بن عبدالعظیم، بشر بن الحارث، ابن یمان، سفیان فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس شہر سے مصائب صرف محمد بن سوقہ کی وجہ سے ہٹا دیے جاتے ہیں، وہ اپنے والد کی طرف سے ایک لاکھ دینار کے وارث ہوئے سب نے سب صدقہ کر دیئے۔

۶۱۱۰- ابو محمد بن حیان، احمد بن الحسین بن عبدالملک، محمد الحنفی، بشر بن الحارث، سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ محمد بن سوقہ کی وجہ سے اہل شہر کی مصیبتیں دور ہوتی تھیں، ان کے پاس ایک لاکھ بیس ہزار دینار تھے جو انہوں نے صدقہ کر دیئے۔

۶۱۱۱- محمد بن احمد بن ابراہیم (فی کتابہ قال) محمد بن ایوب، بلال بن عبدالمومن فرماتے ہیں کہ میں نے مسعود بن حکل کو فرماتے ہوئے سنا کہ محمد بن سوقہ رحمہ اللہ نے اپنے مال کو دیکھا تو ان کے پاس ایک لاکھ درہم جمع ہو گئے، پھر وہ فرمانے لگے جو مال بھی جمع ہو جائے تو وہ آزمائش ہے اگر وہ صاحب مال کے پاس باقی رہے، فرماتے ہیں کہ ابھی ایک جمعہ بھی نہ گزرا تھا کہ ان کے پاس صرف سو درہم باقی رہ

نے ، راوی کا بیان ہے کہ محمد بن سوقہ رحمہ اللہ نے غزوان سے اذن کر کے ریشم خریدا جس وزن سے خریدا اسے دکاندار کو دیدیا۔ جب اس نے وزن کیا تو اسے تین سو دینار زائد پایا، تو محمد بن سوقہ نے غزوان سے کہا ہم نے تم سے اتنا خریدا اور تم نے ہم سے اتنا تھا میں نے اسے اتنا پایا اور تم نے اسے ہم سے اتنا پایا، میں نے جس وزن سے خریدا اسی سے تسلیم کیا ہے ، اسی طرح باتیں کرتے رہے ، محمد بن سوقہ زائد حصہ غزوان کو دینا چاہتے تھے اور غزوان اسے لینے سے انکار کر رہے تھے تو غزوان نے کہا اے بھائی اگر یہ میرا حصہ ہے تو وہ تمہارا ہوا، اور اگر تمہارا ہے تو وہ تمہارا ہی رہے گا۔

۶۱۱۲ - عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ہناد بن سری فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالاحوص سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ محمد بن سوقہ کو اپنے والد کی میراث میں ایک لاکھ درہم ملے تو کسی نے کہا حلال کی کمائی سے تو ایک لاکھ جمع نہیں ہو سکتے۔ راوی کا کہنا ہے کہ انہوں نے سب صدقہ کر دیئے اور ابن ابی لیلیٰ سے زکوٰۃ لیتے تھے۔

۶۱۱۳ - عبداللہ بن محمد بن جعفر، سلم بن عصام، ابراہیم بن عمر، حسین بن حفص فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سے محمد بن سوقہ نے بیان کیا اور میں نے کوفہ میں ان سے بہتر شخص نہیں دیکھا ان کے پاس مال تھا جس سے وہ حج کرتے اور غزوات میں خرچ کرتے تھے۔

۶۱۱۴ - محمد بن احمد جرجانی، محمود بن محمد واسطی، زکریا بن یحییٰ رحمویہ، سیف بن ہارون برجمی فرماتے ہیں کہ میں نے ابوحنیفہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم محمد بن سوقہ رحمہ اللہ کے جنازہ میں تھے وہ مکہ میں اسی بار حج اور عمرہ کے لئے داخل ہوئے۔

۶۱۱۵ - عبداللہ بن محمد بن جعفر، سلم بن عصام، عبیداللہ بن زھری، سفیان، ابن سوقہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حج کرنے گئے اور اس وقت ان پر قرض تھا لوگوں نے کہا آپ پر قرض ہے اور آپ حج کر رہے ہیں؟ تو فرمایا حج قرض کو ختم کرنے والا ہے۔

اسی طرح سلم نے ابن سوقہ سے روایت کی ہے، ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، اسمٰعیل بن ابراہیم قطان، اسحاق بن موسیٰ خطمی، سفیان بن عیینہ، محمد بن سوقہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن منکدر پر قرض ہوتا اس کے باوجود وہ حج کرتے، کسی نے کہا آپ پر قرض ہے اور آپ حج کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا حج قرض ادا کرنے والا ہے۔

۶۱۱۶ - ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن حکیم، ابوحاتم علی بن میمون الرقی، سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ محمد بن منکدر، محمد بن سوقہ کے پاس کوفہ میں آئے، انہوں نے محمد بن منکدر کو دراز گوش پر سوار کیا، راستہ میں لوگوں نے ان سے پوچھا، ابوعبداللہ! ان میں سے آپ کو زیادہ پسند ہے؟ تو انہوں نے فرمایا مسلمان کو خوش کرنا، لوگوں نے کہا اس کے بعد کونسی چیز زیادہ پسند ہے؟ فرمایا بھائیوں پر احسان کرنا۔

۶۱۱۷ - محمد بن علی بن حفص جیسی، محمد بن زکریا، مہدی بن سابق نے فرمایا کہ محمد بن سوقہ کے بھتیجے نے ان سے کوئی چیز مانگی تو وہ رونے لگے، میں پراس نے کہا اے چچا اگر مجھے پتہ ہوتا کہ میرے سوال سے آپ کی یہ کیفیت ہوگی تو میں آپ سے سوال نہ کرتا تو محمد بن سوقہ نے فرمایا میں تمہارے سوال کی وجہ سے نہیں رویا بلکہ میں اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ میں نے تمہارے مانگنے سے پہلے ہی دینے میں ابتدا کیوں نہیں کی۔

۶۱۱۸ - ابومحمد بن حیان، عبدان بن احمد، عبدالرحمن بن عیسیٰ بجلی فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سوقہ کو دیکھا کہ ان کے سامنے ایک برتن پڑا ہے اور وہ آٹا گوندھ رہے ہیں اور برابر آنسو بہہ رہے ہیں اور وہ فرما رہے تھے کہ جب میرا مال کم ہو گیا تو میرے دوستوں نے مجھ سے جفا کی۔

۶۱۱۹ - (حدثنا ابی) عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن الحسن، عبد جبار بن العلاء، سفیان بن عیینہ، ابن سوقہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ وفد کی مجلس میں داخل ہوا، میں نے ان سے کہا مجھے یاد ہے کہ ہم حجاج بن یوسف کے

ساتھ ہمیں یہاں لائے گئے تھے اور ہم اسی جگہ قید تھے اور انتہائی خوف و ہراس کی حالت میں مبتلا تھے تو انہوں نے فرمایا تو تم پہلے کے حبیب کی تمہیں مصیبت پہنچی اور تم نے اس ذات سے دعا نہیں کی، اس جگہ واپس جاؤ اور دعا کرو اور اس ذات کی حمد بیان کرو اور جو چیز اس نے عطا کیا اس پر شکر ادا کرو۔

۶۱۲۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوالعباس الجمال، یحییٰ بن اسحاق، شیخ بن قادم، مسعر، محمد بن سوقہ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ جب تم چھینک کی آواز سنو تو الحمد للہ کہو، اگرچہ تمہارے اور اس کے درمیان دریا حائل ہو۔

۶۱۲۱- عبداللہ، ابو جابر، عمرو بن سعید جماز، کثیر بن ہشام، فرات فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سوقہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اللہ کی رضا کے لئے کسی بھائی کو فائدہ پہنچایا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کرے گا۔

محمد بن سوقہ رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ان دونوں سے روایت سنی۔ ان کی اکثر روایات عالیشان تابعین سے ہیں، مثلاً عمرو بن میمون اودی، زر بن حبیش، شقیق بن وائل، شعبی، ابراہیم نخعی، سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم اور حجازیین میں سے نافع بن جبیر، محمد بن المنکدر اور نافع مولیٰ بن عمرو وغیرہ۔

۶۱۲۲- محمد بن الشیخ، محمد بن مخلد، عباس بن یزید، سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سوقہ رحمہ اللہ سے کہا، کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں میں نے انہیں انتہائی بڑھاپے کے عالم میں دیکھا ان کی دونوں آنکھیں درست تھیں۔

۶۱۲۳- ابوبکر بن محمد بن احمد بن عقیل وراق نیشاپوری، ابوالفضل محمد بن احمد، عبدالسلمی، ابوالقاسم حماد بن احمد بن حماد بن ابی رجاء المروزی (قال وجدت فی کتاب جدی، حماد بن ابی الرجاء سلمی بخطہ) ابی حمزہ سکری، محمد بن سوقہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کی دونوں چوکھٹوں کو ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا: ائمہ قریش سے ہوں گے، ان کا تم پر اور تمہارا ان پر حق ہے جب تک وہ تین باتوں پر عمل پیرا رہیں، جب وہ بادشاہ بنیں تو احسان کریں اور جب ان سے مہربانی کی درخواست کی جائے تو رحم کریں اور جب تقسیم کریں تو عدل کا پیمانہ ہاتھ سے نہ جانے دیں، سو اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، ان سے کوئی فرض و نفل قبول نہ ہوگا۔[1]

یہ حدیث محمد کی روایت سے غریب ہے، حماد اس کی روایت میں منفرد ہیں، ان کے دادا کی کتاب میں موجود ہے۔

۶۱۲۴- سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن الحسن ثعلبی، عبداللہ بن بکیر، محمد بن سوقہ، ابوالطفیل اور حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ اس امت میں ۷۳ فرقے ہوں گے، سب سے بدترین فرقہ وہ ہوگا، جو ہماری محبت کا تو دم بھرے گا، لیکن ہمارے دین کا مخالف ہوگا۔

ابونعیم نے عبداللہ بن بکیر سے اسی طرح نقل کیا ہے، ابن سلمہ حرانی، محمد بن عبداللہ فزاری نے محمد بن سوقہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۱۲۵- محمد بن احمد بن الحسن، سلیمان بن احمد، احمد بن حنبل۔ نیز محمد بن عبداللہ بن سعید، عبدان بن احمد، زکریا بن یحییٰ، جویل، محمد بن المظفر، قاسم بن یحییٰ بن نصر، عبداللہ بن محمد اذری نیز محمد بن عبداللہ بن سعید، عبدان بن احمد، محمد بن بکار، زیاد بن عبداللہ بکائی، محمد بن سوقہ نے عمرو بن میمون سے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان سے سنا حضرت عثمان بہت کم احادیث احتیاط کی وجہ سے بیان کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "جس نے ایسے وضو کیا جیسا کہ وضو کا حکم

[1] مسند الامام احمد ۳/ ۱۸۳، ۱۲۹، ۴/ ۴۲۱ والسنن الکبری للبیہقی ۳/ ۱۲۱ الکبیر للطبرانی ۱/ ۲۲۴۔ والکنی للدولابی ۱/ ۱۰۶ وفتح الباری ۷/ ۳۲، ۱۱۹، ۲۰، والمعجم الصغیر للطبرانی (۱) ۱۵۲۔ ومجمع الزوائد ۵/ ۱۹۲، ۱۹۳ والسنۃ لابن ابی عاصم ۲/ ۵۳۱، ۵۳۳ وکشف الخفاء ۱/ ۳۱۸، والدر المنثور ۵/ ۶۱.

ہے اور پھر نماز بھی ایسے پڑھی جیسا کہ نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے تو وہ گناہوں سے ایسے نکلے گا جیسا کہ آج ہی اس کی والدہ نے اسے جنا۔" پھر اصحاب رسول کی ایک جماعت کو کو اہ بنا کر کہا: کیا تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے؟ تو سب نے جواب دیا ہم نے سنا ہے، یہ حدیث زیاد بن محمد سے منفرد ہے۔

۶۱۲۶ـ محمد بن الفتح حنبلی، حسن بن ابراہیم بن عبدالحمید، محمد بن ہارون، علی بن داود، محمد بن عبدالعزیز الرملی، ہشام بن سلیمان الکوفی، عبد الملک الکوفی، محمد بن سوقہ، زر بن حبیش سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم صفوان بن عسال کے پاس موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں پوچھنے کے لئے حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کیا تم زیارت کے لئے آئے ہو؟ ہم نے کہا جی ہاں، تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو اللہ کی رضا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کرے تو وہ جنت میں ٹہلتا رہتا ہے، یہاں تک کہ واپس ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ مغرب میں ایک دروازہ توبہ کے لئے کھلا ہے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ ہم نے عرض کیا ہم تو کسی اور کام کے لئے حاضر ہوئے تھے، ہم موزوں پر مسح کے متعلق پوچھنے کے لئے آئے تھے تو انہوں نے فرمایا میں اس لشکر میں تھا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ فرمایا تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تین دن اور تین راتیں موزے نہ اتاریں۔[1]

یہ محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے، ہمیں اسی طریق سے پہنچی ہے جس میں کچھ اضافہ کے ساتھ حضرت زر کے شاگردوں میں وہ منفرد ہیں جبکہ مسح علی الخفین اور طلوع شمس والی حدیث مشہور ہے، جسے عاصم، زبید، طلحہ، حبیب اور ابن ابی نجیح نے زر سے روایت کیا ہے۔

۶۱۲۷ـ محمد بن الحسن بن علی یقطینی، وصیف بن عبداللہ انطاکی، محمد بن عیسیٰ مدائنی، محمد بن الفضل بن عطیہ، محمد بن سوقہ، ابی الطفیل اور جابر سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سترہ سورتیں یاد کیں۔

یہ حدیث محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے جلد ائنی اس میں منفرد ہیں۔

۶۱۲۸ـ محمد بن حمید، عبداللہ بن ناجیہ، حسن بن علی صدائی، حماد بن الولید، سفیان ثوری، محمد بن سوقہ، ابراہیم، اسود، عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مصیبت زدہ کی غمگساری کی تو اسے اس جیسا اجر ملے گا۔[2]

۶۱۲۹ـ حسن بن علی الوراق، (فی جماعۃ) محمد بن خلف، وکیع، یحییٰ بن ابی طالب، نصر بن حماد، شعبہ، محمد بن سوقہ، ابراہیم، الاسود، عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی دردمند کی ہمدردی کی تو اسے اس جیسا اجر ملے گا۔

شعبہ کی حدیث کو ان سے روایت کرنے میں نصر اور سفیان ثوری کی حدیث کو ان سے روایت کرنے میں حماد منفرد ہیں، عبد الرحمٰن بن مالک بن مغول عن محمد بن سوقہ، علی بن ثور عن محمد بن سوقہ، رواد عن محمد بن سوقہ، اسرائیل، عبدالحکیم بن منصور، حارث بن عمران جعفری، خالد بن یزید قشیری، محمد بن الفضل بن عطیہ، ان سب کی روایات میں اختلاف ہے، بعض نے عن الاسود عن عبداللہ کہا اور بعض نے عن علقمہ والاسود کہا ہے۔

۶۱۳۰ـ احمد بن عبیداللہ بن محمود، محمد بن احمد کرابیسی دینوری، محمد بن عبدالعزیز بن المبارک، بشر بن عیسیٰ بن مرحوم، یحییٰ بن مسلمہ بن قعنب، محمد بن سوقہ، ابراہیم بن الاسود، عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو اتنے میں ایک سائل آیا

---

[1] مسند الامام احمد ۴/۲۳۹، وصحیح ابن خزیمۃ ۱۹۳، ومصنف لعبد الرزاق ۷۹۳، وسنن الدارقطنی ۱/۱۹۷، والکامل لابن عدی ۳/۱۲۰۷، وفتح الباری ۱/۳۰۷۔

[2] سنن الترمذی ۱۰۷۳، وسنن ابن ماجہ ۱۶۰۲، وتاریخ بغداد ۴/۱۱۰۲،۳۵۹، ومشکاۃ المصابیح ۱۷۳۷، والموضوعات لابن الجوزی ۳/۲۲۳، واللآلی المصنوعۃ ۲/۲۲۵، وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۵۷۹

جسے سوال کرنے پر کسی آدمی نے ایک درہم دیا تو دوسرے آدمی نے وہ درہم لے کر اس سائل تک پہنچا دیا، اس پر آپ نے فرمایا جس نے ایسا کیا تو اسے دینے والے کی طرح اجر ملے گا، دینے والے کا اجر کچھ بھی کم نہ ہوگا۔[1]

محمد بن سوق کی غریب حدیث ہے جسے یحیٰ سے بشر نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۷۱۳۱-محمد بن حمید، مخلد بن جعفر، الحسین بن علان، ابن صب کا کہنا ہے کہ عبداللہ بن ناجیہ، احمد بن محمد تابعی، قاسم بن الحکم، عبیداللہ الرصافی، محمد بن سوق، الحارث، حضرت علی سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ نیکیوں میں جلدی کرتا ہے اور جو جہنم سے خوفزدہ ہوتا ہے وہ خواہشات سے لاپرواہ ہو جاتا ہے اور جو موت کا مراقبہ کرتا ہے لذتیں اس سے چھوٹ جاتی ہیں اور جو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے تو اس پر مصائب ہلکے ہو جاتے ہیں۔[2]

محمد بن سوق کی غریب حدیث ہے، رصافی اس میں منفرد ہیں، اسے رصافی سے مسلمہ بن علی اور مسیب بن شریک نے روایت کیا ہے۔

۷۱۳۲-محمد بن سلیمان بن فارس، ابو ہریرہ واسطی، ابن نجدہ، (حدثنا ابی) محمد بن خالد، عبیداللہ بن الولید الرصافی، محمد بن سوق، الحارث، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں جہاد کا حکم رکھتی ہیں۔ نیکی کا حکم، برائی سے روکنا، صبر کے مقامات میں سچائی سے کام لینا اور منافقین سے دشمنی۔ (جس نے نیکی کا حکم دیا اس نے مسلمانوں کا بازو مضبوط کیا اور جس نے برائی سے روکا اس نے فاسقین کی ناک خاک آلود کی۔[3]

جس نے صبر کے مقامات میں سچائی سے کام لیا تو اس نے اپنا فریضہ انجام دیدیا اور بعض نے یہ اضافہ کیا ہے کہ جس نے فاسقوں سے دشمنی رکھی تو اس نے اللہ کے لئے غصہ کیا اور اللہ ہی اس کی خاطر غضبناک ہوگا۔

محمد بن سوق کی غریب حدیث ہے، رصافی اس کو روایت کرنے میں منفرد ہیں، اس کا مشہور حصہ وہی ہے جو پہلے حضرت علیؓ سے روایت ہو گیا۔

۷۱۳۳-محمد بن علی بن مسلم عقیلی، حسین بن علی بن الولید الفسوی، سعید بن سلیمان، ابو اسحاق بن حمزہ، ابو بکر بن الجعد، ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، حسن بن سفیان، محمد بن بکار، اسمٰعیل بن زکریا، محمد بن سوق، نافع بن جبیر بن مطعم فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فوج کعبہ پر لشکر کشی کرے گی، یہاں تک کہ جب یہ لوگ کھلے میدان میں پہنچیں گے تو ان کے اگلے پچھلوں سمیت زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے، ان میں اشراف لوگ بھی ہوں گے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ان کے اگلے پچھلوں کے ساتھ کیسے دھنسا دیے جائیں گے جبکہ ان میں اشراف لوگ اور کچھ ایسے ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب کو دھنسا دیا جائیگا، پھر ہر ایک کو اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا۔[4]

یہ محمد بن سوق کی متفق علیہ صحیح حدیث ہے جسے ثوری اور ابن عیینہ نے محمد بن سوق سے اور انہوں نے نافع عن ام سلمہ سے روایت کیا ہے۔

۷۱۳۴-ابو القاسم ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، ابو الہیثم احمد بن محمد بن غوث، محمد بن عبداللہ بن کثیر نخعی، محمد بن سوق، محمد بن المنکدر، جابر بن عبداللہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں قتل کیا گیا

۱۔ مسند الامام احمد ۳/ ۳۳، ۲۳۳، ۳۳۴، ومجمع الزوائد ۳/ ۱۱۲، ۸/ ۱۹۹، ۲۸۱، وتفسیر القرطبی ۲/ ۱۶۲، ۲۶۲۔

۲۔ اتحاف السادة المتقين ۹/ ۲۳۳، ۲۲۸، ۱۰/ ۳۹۰، والكامل لابن عدى ۳/ ۱۱۹۳، وكنز العمال ۴۳۳۳۰، وتاريخ بغداد ۲/ ۳۰۱، والموضوعات لابن الجوزى ۳/ ۱۸۰، وتنزيه الشريعة ۲/ ۲۶۱۔

۳۔ كنز العمال ۵۵۱۳، والكامل لابن عدى ۳/ ۱۱۹۳۔

۴۔ صحيح البخارى ۳/ ۸۶، ۸۳، ۸۶، وفتح البارى ۴/ ۳۳۸، ۲۹۳، والترغيب والترهيب ۱/ ۸۵۔

۲۸۶۔ طلحہ بن مصرف[1]

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: انہی میں سے ایک انتہائی پرہیزگار، بہترین قاری قرآن ابو محمد طلحہ بن مصرف تھے جو سچے، وفادار، بااخلاق اور صاف دل آدمی تھے۔ کہا گیا ہے کہ تصوف نام ہے خلوت میں سچائی اور وفا شعاری کا۔

۶۱۴۵- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو سعید الاشج ابن علیہ، (حدثنی ھذا الشیخ) جدتہ فرماتی ہیں کہ طلحہ بن مصرف نے میرے پاس دیوار میں کیل ٹھونکنے کی اجازت کے لئے ایک آدمی بھیجا تو میں نے ہاں میں جواب بھیجا، تو انہوں نے دیوار میں ایک شگاف لگایا۔

۶۱۴۶- احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابو سعید الاشج، ابن ابی غنیہ، (حدثنی ھذا الشیخ) عن جدتہ فرماتی ہیں کہ ہماری خادمہ طلحہ بن مصرف کے گھر گئی تا کہ کہیں سے کچھ آگ مل جائے، (ماچس اس وقت ہوتی نہ تھی، چقماق سے لوگ آگ جلاتے تھے) طلحہ نماز پڑھ رہے تھے تو خادمہ سے ان کی بیوی نے کہا ارے! تو یہاں ٹھہر، اور اپنی سیخ مجھے دے تا کہ میں اس پر طلحہ کے لئے گوشت بھون لوں، جس سے وہ افطار کریں گے، نماز سے فارغ ہو کر طلحہ نے پوچھا کیا معاملہ ہے؟ میں یہ گوشت اس وقت تک نہ چکھوں گا جب تک کہ تم اس کی مالکن کے پاس پیغام بھیجتی کہ میں نے آپ کی خادمہ کو گوشت بھوننے کے لئے اس کی سیخ لے کر روکے رکھا ہے اور یوں اس سے اجازت مانگی۔

احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، ابن علیہ، علاء بن عبدالکریم فرماتے ہیں کہ طلحہ یامی نے فرمایا، اگر میں باوضو نہ ہوتا تو میں تمہیں مختار (بن ابی عبید لثقفی) کی کرسی کے بارے میں بتاتا۔

۶۱۴۷- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، ابو شہاب، الحسن بن عمرو فرماتے ہیں کہ مجھے طلحہ بن مصرف نے کہا میں اگر باوضو نہ ہوتا تو تمہیں رافضیوں کی باتیں سناتا۔

۶۱۴۸- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین (تحویل) ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد الرازی، موسیٰ بن نصیر، جریر، فضیل بن غزوان، فرماتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف سے کسی نے کہا: آپ اگر اناج بیچیں تو اس میں کافی نفع کما سکتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ اللہ تعالیٰ کو میرے دل میں مسلمانوں کے لئے مہنگائی کا علم ہو۔

۶۱۴۹- عبداللہ بن محمد، مسلم شعبہ، مجاشع بن عمرو، حماد بن شعیب، حصین بن عبدالرحمن، طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہے اے اللہ! میری خاموشی غور و فکر پر مبنی ہو میری نظر عبرت کی نگاہ ہو اور میری گفتگو ذکر ہو، اچھی دعا ہے۔

۶۱۵۰- عبداللہ بن محمد، محمد بن علی (قالا) ابو یعلی، عبدالصمد بن یزید، فضیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ مجھے طلحہ بن مصرف کے متعلق یہ بات پہنچی کہ وہ ایک دن ہنسے، پھر اپنے نفس پر برس پڑے اور فرمایا کیا ہنسنا' ہنسے تو وہ جس نے گھبراہٹ کی گھاٹیاں طے کر لی ہوں اور پل صراط سے گزر گیا ہو پھر فرمایا۔ مجھے قسم ہے کہ میں اس وقت تک نہیں ہنسوں گا جب تک کہ مجھے واقعہ کا علم نہ ہو جائے، چنانچہ پھر انہیں موت تک کبھی ہنستے نہیں دیکھا گیا، یہاں تک کہ جوار باری تعالیٰ میں پہنچ گئے۔

۶۱۵۱- ابو بکر بن علی، عبداللہ بن سعید، اسحاق بن زریق، عبیداللہ بن معاذ، شعیب بن العلاء، العلاء بن کریز فرماتے ہیں کہ سلیمان بن عبدالملک بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک شخص گزرا، جس کے عمدہ کپڑے تھے اور وہ متکبرانہ چال چل رہا تھا تو سلیمان نے کہا یہ شخص عراقی معلوم ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ کوفی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ ہمدان سے ہو، پھر کہا اس شخص کو میرے پاس لاؤ، چنانچہ اس آدمی کو لایا گیا تو سلیمان نے پوچھا کون ہو؟ تو اس نے کہا رہنے دو تیرا ناس ہو اپنے نفس کی خبر لے، چنانچہ سلیمان نے کچھ دیر تو اسے

۱۔ طبقات ابن سعد ۶/۳۰۸۔ والتاریخ ۴/ت ۳۶۰۰۔ والجرح ۴/ت ۲۰۶۰، ۴۸۲۔ والکاشف ۲/ت ۲۵۰۰۔ وتہذیب الکمال ۲۹۶۲ (۱۳/۴۳۳)۔ وتہذیب التہذیب ۵/۲۵۔

کچھ نہیں کہا پھر پوچھا تم کون ہو؟ تو اس نے کہا میں اہل عراق سے ہوں، تو سلیمان نے کہا، عراق میں کس علاقے سے ہو؟ تو اس نے کہا کوفہ سے، پھر سلیمان نے کہا کوفہ میں سے کس قبیلہ سے ہو؟ تو اس نے کہا ہمدان سے، تو سلیمان بہت متعجب ہوا، پھر پوچھا بتاؤ ابوبکر کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ تو اس شخص نے کہا، بخدا میں نے ان کا زمانہ پایا اور نہ انہوں نے میرا زمانہ دیکھا، البتہ لوگوں نے ان کے متعلق اچھی باتیں کہی ہیں اور وہ انشاء اللہ ایسے ہی ہوں گے۔ پھر پوچھا حضرت عمرؓ کے متعلق کیا کہتے ہو؟ تو ان کے متعلق بھی وہی بات کہی، سلیمان نے پوچھا حضرت عثمانؓ کے متعلق؟ تو اس نے کہا بخدا انہوں نے میرا زمانہ پایا اور نہ میں نے ان کا دور دیکھا، لوگوں نے ان کے متعلق اچھی باتیں کہی ہیں بعض لوگوں نے ان کے متعلق بری باتیں بتائی ہیں جس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ سلیمان نے پوچھا حضرت علیؓ کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ تو اس نے کہا بخدا وہ بھی ایسے ہی ہیں۔ سلیمان نے کہا علی کو گالی دو تو اس نے کہا میں حضرت علیؓ کو گالی نہیں دے سکتا، سلیمان نے کہا بخدا تمہیں گالی دینی ہوگی، اس نے کہا بخدا میں حضرت علیؓ کو گالی نہیں دوں گا، سلیمان نے کہا اللہ کی قسم تم علی کو گالی دو، ورنہ میں تمہاری گردن اڑا دوں گا۔

راوی کا بیان ہے کہ سلیمان نے اس کی گردن اڑانے کا حکم دے دیا تو اس وقت ایک شخص اٹھا جس کے ہاتھ میں تلوار تھی، اس نے تلوار کو حرکت دی، یہاں تک کہ اس نے اسے لہرا کر چمکایا، گویا کہ وہ کھجور کاٹتا ہے، پھر اس نے کہا یا تو تم علی کو گالی دو ورنہ میں تمہاری گردن اڑاتا ہوں، تو اس نے کہا مجھے اللہ کی قسم! میں حضرت علیؓ کو گالی نہیں دوں گا، پھر اس نے کہا سلیمان تمہارا ناس ہو میرے قریب آؤ، تو سلیمان نے اسے بلا بھیجا تو اس نے کہا اے سلیمان کیا تو مجھ سے اس بات پر راضی نہیں ہوتا جس پر وہ شخص جو تجھ سے بہتر تھا اس سے راضی ہوا جو مجھ سے بہتر تھا، اس شخص کے بارے میں جو حضرت علیؓ سے بدتر تھا؟ سلیمان نے پوچھا وہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا اور وہ مجھ سے بہتر ہیں، جب انہوں نے بنی اسرائیل کے بارے میں جو حضرت علیؓ سے بدتر ہیں، کہا کہ اے اللہ اگر آپ انہیں عذاب دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر ان کی مغفرت کریں تو بیشک آپ غالب حکمت والے ہیں۔

اس آدمی کا کہنا ہے کہ میں نے دیکھا کہ سلیمان کے چہرے سے غیظ وغضب کے آثار ختم ہو رہے ہیں یہاں تک کہ انکا غصہ ناک کے بانسہ میں رہ گیا، پھر اس نے کہا اسے چھوڑ دو، چنانچہ وہ شخص پھر اسی طرح مٹک مٹک کر چلنے لگا راوی کا کہنا ہے کہ میں نے ہزار آدمیوں میں سے بھی اس سے بہتر آدمی نہیں دیکھا اور وہ طلحہ بن مصرف تھے۔

۶۱۵۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو سعید، العلاء بن عمرو الحنفی، عتبہ بن خالد، حریش بن سلیم فرماتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف اپنی دعا میں یوں کہتے تھے اے اللہ! میری ریاء و شہرت (کی مغفرت فرما) کو معاف فرما۔

۶۱۵۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابو سعید، محمد بن فضیل، (عن ربیعہ) فرماتے ہیں کہ ہم لوگ طلحہ بن مصرف کی عیادت کرنے کے لئے ان کے پاس آئے تو ابو کعب نے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء دیں تو انہوں نے کہا میں بھی اللہ تعالیٰ سے خیر کا طلب گار ہوں۔

۶۱۵۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن بدیل، اسمٰعیل بن محمد بن جحادہ، السری بن مصرف فرماتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف نے ایک آدمی کو دیکھا جو کسی کے سامنے معذرت کر رہا تھا تو آپ نے سن کر فرمایا کہ اپنے بھائی کے سامنے زیادہ معذرت نہ کرو، مجھے خوف ہے کہ کہیں تمہاری جانب سے جھوٹ شامل ہو جائے۔

۶۱۵۵- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ، عبداللہ بن ادریس، لیث فرماتے ہیں کہ میں طلحہ کے ساتھ جا رہا تھا آپ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ آپ مجھ سے ایک رات بھی عمر میں بڑے ہیں تو میں آپ کے آگے نہ چلتا۔

۶۱۵۶- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابو سعید الاشجؒ، جابر بن نوح، عمار بن عبدالکریم فرماتے ہیں کہ میں ہنسا تو حضرت طلحہ بن مصرف نے مجھے کہا تم اس شخص کی طرح ہنستے ہو جو جنگ جماجم میں حاضر نہیں ہوا تو انہوں نے پوچھا ابو محمد! آپ بتایئے کہ کیا آپ اس جنگ میں

شریک ہوئے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا میں نے اس میں تیر چلائے ہیں اور میری خواہش ہے کہ میرا ہاتھ کہنی سے کٹ جاتا اور میں اس جنگ میں شریک نہ ہوتا۔

۶۱۵۷- ابو حامد محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، سفیان، ابی جناب فرماتے ہیں کہ میں نے طلحہ سے سنا وہ فرما رہے تھے میں جنگ جماجم میں شریک ہوا اور نہ میں نے تیر چلائے اور نہ نیزہ مارا اور نہ تلوار سے کسی کو قتل کیا، کاش میرا ہاتھ یہاں سے کٹ جاتا اور میں اس جنگ میں شریک نہ ہوتا۔

۶۱۵۸- ابو حامد محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، سفیان بن مالک فرماتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف نے فرمایا کونسی چیز فراوانی اور قحط سالی میں سرو تازہ رہتی ہے اور کونسی چیز فراوانی اور خشک سالی میں فضول بناتی ہے اور کونسی چیز شہد سے زیادہ میٹھی ہے؟

پھر فرمایا کہ جو چیز فراوانی اور قحط سالی میں تر و تازہ رہتی ہے وہ مومن ہے، جب وہ کسی نعمت سے نوازا جاتا ہے تو شکر کرتا ہے اور جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور جو چیز فراوانی و قحط سالی میں فضول بناتی ہے تو وہ فاجر یا کافر ہے کہ جب اسے کچھ ملتا ہے تو شکر بجا نہیں لاتا اور جب کسی مصیبت میں پھنستا ہے تو صبر نہیں کرتا، اور جو چیز شہد سے زیادہ شیریں ہے تو وہ الفت و محبت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان پیدا کرتا ہے پھر طلحہ نے مجھ سے کہا تمہاری ملاقات شہد سے زیادہ میٹھی ہے۔

۶۱۵۹- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، ابوسعید، ابن ابی غنیہ، عبدالملک بن حانی فرماتے ہیں کہ زبید نے حضرت طلحہ بن مصرف کے پاس ان کی بیٹی کی خاطر پیام نکاح بھیجا تو انہوں نے فرمایا وہ تو بدصورت ہے، زبید نے کہا مجھے منظور ہے، حضرت طلحہ نے فرمایا اس کی آنکھوں میں کچھ خرابی ہے تو زبید نے کہا میں اس پر بھی راضی ہوں۔

۶۱۶۰- عبداللہ بن محمد، احمد بن علی بن جارود، ابوسعید الاشج، ابو خالد فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر دی گئی کہ طلحہ قرأت میں مشہور تھے۔ چنانچہ انہوں نے اس شہرت کو ختم کرنے کے لئے اعمش کے پاس قرأت کی۔

۶۱۶۱- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن جریر بن جبلہ، ابو یعلیٰ محمد بن صلت، سفیان فرماتے ہیں کہ امام اعمش نے فرمایا کہ میں نے طلحہ جیسا آدمی نہیں دیکھا، کھڑے کھڑے جب میں بیٹھ جاتا تو وہ قرأت ختم کر دیتے اور جب میں گھٹنوں پر باندھ کر بیٹھے بیٹھے اپنا پٹکا کھول دیتا تو وہ پڑھنا بس کر دیتے، یہ سب وہ اس وجہ سے کرتے تھے کہ وہ اس بات کو ناپسند سمجھتے کہ مجھے اکتاہٹ و ملال میں ڈالیں۔

۶۱۶۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، (حدثنی ابی) ابو معاویہ، امام اعمش فرماتے ہیں کہ طلحہ میرے پاس آتے اور میرے سامنے قرأت کرتے، وہ مجھے بلاتے نہ تھے بلکہ میں جب بھی نکل آتا وہ سناتے اور دوران قرأت اگر میں کھنکارتا یا کھانستا تو وہ اٹھ کر چل دیتے۔

۶۱۶۳- ابوبکر، عبداللہ، ابوسعید، ابن ادریس، اعمش سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ طلحہ میرے سامنے قرأت کرتے، جب میں ان کے سامنے کوئی قرأت کرتا تو فرماتے ہم نے اسی طرح پڑھا فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنا پاؤں یا ہاتھ ہلاتا تو وہ مجلس ختم کرنے کے لئے کہتے السلام علیکم۔

۶۱۶۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ، ابوسعید، خالد الاحمر فرماتے ہیں کہ میں نے امام اعمش سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ طلحہ آتے اور دروازے کے پاس بیٹھ جاتے، خادمہ آتی جاتی لیکن وہ اس سے کچھ نہ کہتے کہ میں یہاں بیٹھا ہوں اندر اطلاع کرو، یہاں تک کہ میں باہر آتا، پھر وہ بیٹھ جاتے اور قرأت کرتے تو اس آدمی کے بارے میں کیا بدگمانی کر سکتے ہو، جو نہ غلط کرتا ہے اور نہ لفظی غلطی کرتا اور میں جب دیوار سے ٹیک لگا لیتا تو وہ کہتے اچھا بھئی السلام علیکم اور چل دیتے، ابو خالد کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ طلحہ قرأت میں مشہور تھے اور اس شہرت کو ختم کرنے کی تدبیر یہ سوچی کہ انہوں نے امام اعمش کے پاس قرأت کی۔

۶۱۶۵ - ابوبکر، عبداللہ بن احمد، ابی یحییٰ بن آدم، قطبہ، امام اعمش نے فرمایا کہ ہم نے رمضان کی ۲۷ ویں شب مسجد یا یمن میں طلحہ اور زبید کے ساتھ گزاری، سو زبید نے ایک رات میں قرآن مجید ختم کرکے گھر کا رخ کیا البتہ طلحہ نے بار بار پڑھا یہاں تک کہ صبح یا فجر کے ساتھ ختم کیا۔

۶۱۶۶ - ابوبکر، عبداللہ، ابی، الاشج، ابن ادریس، لیث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کے سامنے یہ بات اس وقت بیان کی جب وہ بیمار تھے اور اسی بیماری میں ان کا انتقال ہوا، کہ طاؤس آہیں بھرنے کو ناپسند سمجھتے تھے، پھر فرماتے ہیں کہ طلحہ کو موت تک آہیں بھرتے نہیں سنا گیا۔

۶۱۶۷ - ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن العباس، اسمٰعیل بن سعید، حسین بن علی، موسیٰ جہنی فرماتے ہیں کہ طلحہ کے سامنے جب اختلاف کا ذکر کیا جاتا تو وہ فرماتے اختلاف نہ کہو بلکہ وسعت کہو۔

۶۱۶۸ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوعامر بن براد اشعری، اسحاق بن منصور، ابن حیان اسدی، عقبہ بن اسحاق، مالک بن مغول فرماتے ہیں کہ ابو معشر نے طلحہ سے اپنے بیٹے کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا اس کے مقابلہ میں اس آیت سے مدد حاصل کرو۔ اے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں آپ کی اس نعمت کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور یہ کہ میں وہ نیک عمل کروں جو آپ کو پسند ہوں اور میری اولاد کی درستگی فرما۔

۶۱۶۹ - عبداللہ بن محمد، ابو یعلیٰ موصلی، الحسن بن حماد، ابن ادریس، مالک بن مغول، ابی حصین، طلحہ فرماتے ہیں ان دونوں میں سے کسی نے کہا کہ میں نے ایسی قوم پائی ہے کہ اگر تم انہیں دیکھ لیتے تو تمہارا جگر جل جاتا، دوسرے نے کہا میں نے ایسی قوم کا زمانہ پایا ہے کہ ہم ان کے پہلو میں چوروں کی مانند ہیں۔

۶۱۷۰ - ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، جریر، ابی سنان، طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ ابلیس مومن کے مقابلہ میں اتنے شیاطین کو بھیج کر لاتا ہے جو قبیلہ ربیعہ اور مضر سے زیادہ ہوتے ہیں۔

۶۱۷۱ - ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابوکریب، ہارون بن عبداللہ، حسین، موسیٰ جہنی نے فرمایا کہ میں نے طلحہ بن مصرف کو فرماتے سنا ہے کہ میں نے حضرت عثمان کے متعلق کوئی بات کہی تھی مگر میرا دل اس بات سے انکار کرتا ہے اور فقط ان کی محبت کرنے کو کہتا ہے۔

۶۱۷۲ - ابوحامد، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، سفیان فرماتے ہیں کہ مجھے ان کے پڑوسی نے بتایا کہ جب حضرت طلحہ کی بیماری کا زمانہ تھا تو ہم ان کے پاس تھے اتنے میں زبید ان کے پاس آئے اور کہا اٹھئے! نماز پڑھئے، مجھے معلوم نہیں کہ آپ نماز سے محبت کرتے ہیں چنانچہ وہ اٹھے اور نماز پڑھنے لگے۔

۶۱۷۳ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، الاشج، مخلد بن خداش فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ طلحہ اور سلمہ بن کہیل ایک کھانے کی دعوت میں جمع تھے۔ اتنے میں میزبان نبیذ لائے۔ جسے سلمہ نے تو پی لیا، پھر انہوں نے طلحہ کو جو ان کی دائیں جانب بیٹھے تھے دیا، انہوں نے لے کر اسے سونگھا اور اپنے برابر میں بیٹھے شخص کو دیدیا، تو سلمہ نے ان سے کہا آپ اسے کس وجہ سے نہیں پی رہے ہیں؟ تو طلحہ نے فرمایا مجھے بدبختی کا اندیشہ ہے اس پر سلمہ نے کہا دنیا کی بدبختی یا آخرت کی بدبختی؟"

۶۱۷۴ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج، ابن ادریس، حریث بن مسلم فرماتے ہیں کہ طلحہ ان کی مسجد میں داخل ہوئے جس میں کوئی خوشبودار چیز کا چھڑکاؤ کیا گیا تھا تو انہوں نے فرمایا ہماری مسجد میں کس نے شراب چھڑک دی ہے؟

۶۱۷۵ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ میں نے اسے اپنے والد کی لکھی ہوئی کتاب میں پایا میرا گمان ہے کہ میں نے ان کے سامنے اس کی تلاوت کی ہے، یزید بن الحباب، ہارون بن المثنیٰ الحکمی، بکندہ کا کوئی شخص طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جب ہم قرض لے کر

کھائیں تو سرکے سے شروع کرتے ہیں اور جب قرض لے کر نہ کھائیں تو سالن سے ابتدا کرتے ہیں۔

۶۱۷۶ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ قرأت علی ابی فرماتے ہیں کہ اسے میں نے اپنے والد کو پڑھ کر سنایا، عبداللہ بن نمیر، مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے نوروز کے دن باہر نکلنا ناپسند ہے کیونکہ میرے نزدیک یہ مجوسیت کی ایک قسم ہے ۔اسی طرح میں اس دن کسی انسان یا جھولے کو دیکھوں یہ بھی مجھے ناپسند ہے۔

۶۱۷۷ - ابوبکر، عبداللہ، ابی، محمد بن اسحاق، مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ ہر آدمی کے لئے ہر روز کچھ نہ کچھ عبرت کا سامان ہوتا ہے تو ان کے غلام نے ان سے کہا، اگر آپ کی یہی عادت رہی تو آپ کی نظر چلی جائے گی اور آپ کے لئے کسی قائد اور راستہ بتانے والے کی ضرورت پڑے گی۔

۶۱۷۸ - سلیمان بن احمد، محمد بن جعفر ازدی، شہاب بن عباد، عبدالرحمن بن عبدالملک بن ابجر، (ابی) فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی طلحہ بن مصرف کو کسی مجمع میں دیکھا تو انہیں ان لوگوں میں سے ایک خاص شان میں پایا۔

طلحہ بن مصرف نے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دور پایا، حضرت انس بن مالک، عبداللہ بن ابی اوفی، عبداللہ بن زبیر اور کبار تابعین اور مخضرمین کی ایک جماعت سے سماع کیا، جن میں سوید بن غفلہ، زر بن حبیش، خیثمہ، علقمہ، مسروق، ابومعمر، زید بن وھب، ھزیل بن شرحبیل، مرۃ الھمدانی، ھلال بن یساف، سعید بن جبیر، ابوبردہ بن ابی موسیٰ، مصعب بن سعد بن ابی وقاص، ھمیرہ بن سعد، عبدالرحمن بن عوسجہ شامل رہیں، اور اہل حجاز میں سے مجاہد، ابوصالح، کریب، مولی ابن عباس، اور یحییٰ بن سعید شامل ہیں۔

۶۱۷۹ - عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حریش بن سلیم کوفی فرماتے ہیں کہ ہمیں طلحہ الیامی نے بتایا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں۔ تو میں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ نے وصیت کا حکم کیوں دیا اور خود وصیت نہیں فرمائی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کی وصیت فرمائی تھی۔

۶۱۸۰ - سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم تحویل، ابواسحاق بن حمزہ، حبیب بن حسن، (قالا) یوسف القاضی، عمرو بن مرزوق، مالک بن مغول، حضرت طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں، تو میں نے عرض کیا پھر آپ نے لوگوں پر وصیت کیوں فرض فرمائی یا اس کا حکم کیوں دیا اور خود وصیت نہیں فرمائی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کے بارے میں وصیت فرمائی تھی ھزیل بن شرحبیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت پر کاربند تھے۔ انہوں نے اس بات کو پسند کیا کہ انہوں نے حضور سے ایک عہد پایا ہے لہٰذا انہوں نے اپنے آپ کو اس کا تابع بنا دیا۔

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے جسے امام مالک نے طلحہ سے اور ان سے ایک بڑی جماعت نے نقل کیا ہے، جن میں سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، ابواسامہ، وکیع، یونس بن بکیر، محمد بن طلحہ، مسلم بن قتیبہ، علی بن ثابت، جریر، ابن مہدی، ابن المبارک، الحجاج، عثمان بن عمر، خالد بن الحارث، ابوعاصم، عبداللہ بن داؤد الخریبی، ابوسعید مولی بن ہاشم، ابوقطن، فرات بن خالد، وغیرہ شامل ہیں۔

۶۱۸۱ - سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، نیز، سلیمان بن احمد، ابونعیم، نیز، سلیمان بن احمد، حفص بن عمر، قبیصہ بن عقبہ، سفیان ثوری، منصور، طلحہ بن مصرف، حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ راستے میں پڑی کسی کھجور کے پاس سے گزرتے تو فرماتے، اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی کھجور ہے تو میں اسے اٹھا کر کھا لیتا، حضرت ابن عمر ایک کھجور کے پاس سے گزرے تو آپ نے اسے اٹھا کر کھا لیا اس حدیث کو زائدہ نے اسی طرح منصور سے روایت کیا ہے اور یہ

ا۔ صحیح البخاری ۳/۱۶۴ و فتح الباری ۵/۸۶

منصور بن طلحہ کی سند سے صحیح اور متفق علیہ حدیث ہے

۶۱۸۲- حسن بن علان وراق، محمد بن احمد کاتب، احمد بن حمید، ابو بدر شجاع بن ولید، محمد بن طلحہ بن مصرف، ابی وہ حضرت انس بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گدھے پر سوار دیکھا جس کی لگام کھجور کے بالوں سے بنی ہوئی تھی۔

مؤلف کتاب فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انس کے طریق سے مشہور اور ثابت ہے اور حضرت طلحہ کی سند سے غریب ہے ہم نے اسے حضرت طلحہ کے طریق سے جانا۔

۶۱۸۳- حسن بن علان الوراق، محمد بن احمد کاتب، سفیان بن زیاد، عباد بن صہیب، شعبہ، مسعر، ابی عبداللہ طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے پیشاب کر کے اسے دھویا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا ہم تو ایسا نہیں کرتے تھے۔

مؤلف لکھتے ہیں کہ یہ حدیث شعبہ عن مسعر عن طلحہ کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے صرف اسی طریق سے لکھا ہے

۶۱۸۴- عبداللہ بن محمد، ابن ابی غندی، عبیداللہ بن محمد المدائنی، حسن بن عمارہ، طلحہ، سوید بن غفلہ حضرت بلال سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اس وقت تک اذان نہ دوں یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جائے۔

یہ حدیث طلحہ عن سوید عن بلال کے طریق سے غریب ہے اس حدیث کو طلحہ سے روایت کرنے میں حسن منفرد ہیں، نیز اس حدیث کو واو جابہ محمد بن عبدالملک نے عن الحسن بن طلحہ عن سوید عن ابن ابی لیلیٰ عن بلال کے طریق سے روایت کیا ہے۔

۶۱۸۵- سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن اسحاق تستری، حسن بن علی بن عفان، یحییٰ بن فضیل، حسن بن صالح، ابی خباب الکلبی، طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ زر بن حبیش، صفوان بن عسال کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا کہ کوئی چیز تمہیں صبح لے کر آئی؟ تو انہوں نے کہا طلب علم کی جستجو تو حضرت صفوان نے فرمایا جو شخص بھی تم جیسا کام کرے تو فرشتے اس کی رضامندی کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اس پر زر بن حبیش نے عرض کیا کہ میں صبح سویرے اس وجہ سے آپ کے پاس حاضر ہوا تا کہ آپ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق دریافت کر سکوں، حضرت صفوان نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا موزوں پر مسح کیا جا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں تین دن مسافر مسح کرے، پیشاب، پاخانے کی وجہ سے انہیں نہ اتارے، اور مقیم ایک دن اور ایک رات کی مقدار مسح کرے۔

اس حدیث کو ایک بڑی جماعت نے عن عاصم عن زر کے طریق سے روایت کیا ہے نیز کتاب میں موجود طلحہ کے طریق میں یحییٰ اور حسن کی طرف سے تفرد ہے۔

۶۱۸۶- محمد بن عمر بن سلم، محمد بن جریر، نیز، نصر بن ابی نصر طوسی، احمد بن محمد بن سعید، (قالا) یعقوب بن یوسف ابو نصر علی بن قادم، ابی الجارود، طلحہ بن مصرف، علقمہ بن قیس، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی وجہ سے قتل کر دیا گیا تو وہ شہید (کے حکم میں) ہے۔[1]

۶۱۸۷- ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ و محمد بن عمر بن سلم، (قالا) عبداللہ بن ابراہیم الحری، سعید بن محمد الجرمی، عبدالرحمن بن عبدالملک بن ابجر، (ابی) طلحہ بن مصرف، حضرت خیثمہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ان کے پاس ان کا ایک منتظم آیا آپ نے فرمایا کیا تم نے غلام کو اس کا کھانا دے دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا جاؤ، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ گناہ کافی ہے کہ تم اپنے مملوک غلام کا کھانا روک کر رکھو۔[2]

---

[1]- صحیح البخاری ۳/۱۷۹ وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۲۶ وفتح الباری ۵/۱۲۳، ۹/۱۹۱

[2]- صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۴۰ وسنن ابی داؤد ۱۶۹۲ والمستدرک ۱/۴۱۵، ۵۰۰ ومسند الامام احمد ۲/۱۶۰، ۱۹۵ والسنن الکبری للبیہقی ۷/۴۶۷، ۹/۲۵ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۲/۳۸۴ ومشکاۃ المصابیح ۳۳۴۹ وکشف الخفاء ۲/۱۹۵

یہ حدیث غریب ہے کہ اس کی سند میں سعید جری راوی منفرد ہیں نیز اس سے قبل علقمہ کی روایت میں علی بن قادم کی طرف سے تفرد ہے۔

۶۱۸۸ - عبداللہ بن محمد، ابن سعید الواسطی، محمد بن حرب الواسطی، نصر بن حماد، ہمام، محمد بن جحادہ، طلحہ بن مصرف فرماتے ہیں کہ میں نے خیثمہ بن عبدالرحمن سے سنا وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی موت رمضان کے اختتام کے موافق ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس کی موت عرفہ کے اختتام کے ساتھ ہو تو وہ بھی جنت میں جائے گا اور جسے صدقہ دینے کے بعد موت آئے تو وہ بھی جنت میں جائے گا۔[1]

یہ حدیث طلحہ کے طریق سے غریب ہے نیز ہم نے اسے صرف نصر ہمام کے طریق سے لکھا ہے۔

۶۱۸۹ - سلیمان بن احمد، جبیر بن عرفہ، عروہ بن مروان الرقی، اسمعیل بن عیاش، لیث بن ابی سلیم، طلحہ بن مصرف، مسروق، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا سخت گناہ کا کام ہے اور اسے قتل کرنا کفر کا باعث ہے۔[2] یہ حدیث طلحہ کے طریق سے غریب ہے اسے اسماعیل سے نقل کرنے میں عروہ منفرد ہیں۔

۶۱۹۰ - محمد بن اسحاق بن ابراہیم، موسیٰ بن اسحاق، قاضی انصاری، عیسیٰ بن عثمان، یحییٰ بن عیسیٰ، اعمش، طلحہ، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ہمارے ہاں ایک بھنی ہوئی بکری ہدیہ میں پیش کی گئی۔ میں نے ساری بکری تقسیم کردی، صرف اس کی دستی (بازو) باقی رہنے دیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا تمہارے لئے صرف اس کا بازو باقی رہ گیا ہے۔[3]

یہ حدیث اعمش عن طلحہ کے طریق سے غریب ہے کہ اس طریق میں یحییٰ بن عیسیٰ کی طرف سے تفرد ہے۔

۶۱۹۱ - ابوبکر آجری، جماعت، جعفر فریابی، ابوایوب سلیمان بن عبدالرحمن دمشقی، الحکم بن یعلی، عطا بن الحارث، محمد بن طلحہ بن مصرف، عن ابیہ، ابومعمر، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنوائی اگرچہ وہ قطا پرندے کے گھونسلے کی طرح ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔[4]

یہ حدیث طلحہ کے طریق سے غریب ہے کہ اس میں ''حکم'' کی طرف سے تفرد ہے نیز اس حدیث کو ابوایوب دمشقی سے حکم کی طرح ابوزرعہ رازی نے بھی روایت کیا ہے۔

۶۱۹۲ - سلیمان بن احمد، احمد بن خلید حلبی، ابونعیم، مالک بن مغول، طلحہ، زید بن وہب نے فرمایا کہ حضرت حذیفہؓ نے ایک آدمی کو دیکھا جو نقصان کے ساتھ نماز کی ادائیگی میں مصروف تھا تو حضرت حذیفہؓ نے ان سے پوچھا کہ یہ نماز تم کتنے عرصے سے پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا چالیس سال سے، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا تو گویا تم نے چالیس سال سے نماز پڑھی ہی نہیں اور اگر تمہارا اسی طرح نماز پڑھتے پڑھتے انتقال ہوا تو تم فطرت (دین) محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں مرو گے۔

---

[1] کنز العمال ۴۲۷۰۱

[2] صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۲۸ وصحیح البخاری ۱/۱۹، ۸/۱۸، ۹/۱۳، وفتح الباری ۱/۱۱۰، ۱۰/۹۳، ۱۱/۵۱۴، ۱۳/۲۷

[3] سنن الترمذی ۲۴۷۰ والترغیب والترہیب ۲/۶۰.

[4] مسند الامام أحمد ۱/۲۴۱ وصحیح ابن حبان ۳۰۱ والسنن الکبری للبیہقی ۲/۴۳۷، والمصنف لابن أبی شیبۃ ۱/۳۱۰، والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۲۰۳، ۲/۱۴۰ والمطالب العالیۃ ۳۵۲ ومجمع الزوائد ۲/۷ وفتح الباری ۱/۸۴۲ وتاریخ بغداد ۲/۲۰، ۲۴۳، ۹/۹۵ وکشف الخفا ۲/۲۴۳

یہ حدیث طلحہ کے طریق سے غریب ہے جسے ان سے مالک نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۱۹۳ - ابراہیم، عبداللہ، ابواحمد محمد جرجانی، بجماعت احمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش طلحہ، ھزیل بن شرحبیل نے فرمایا کہ حضرت سعد بن معاذ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی جبکہ دروازے کے سامنے کھڑے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا سعد اجازت تو دیکھنے کی ہے (یعنی جب جھانک لیا تو پھر اجازت کا ہے کی۔)

اس حدیث کو ثوری اور ابوحمزہ سکری نے اعمش سے اسی طرح روایت کی ہے نیز یہ حدیث قیس بن ربیع عن منصور طلحہ عن ھزیل عن قیس سعد بن عبادہ کے طریق سے بھی مروی ہے۔

۶۱۹۴ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی ابن نمیر، مالک بن مغول، زبیر بن عدی، مرہ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات آسمانی سیر کرائی گئی تو جب آپ سدرۃ المنتہی تک پہنچے جو ساتویں آسمان میں ہے، وہ زمین سے جو چیز آسمان کی طرف چڑھتی ہے تو وہاں سے قبض کرلی جاتی ہے اور اس کے اوپر سے جو چیز نازل ہوتی ہے وہ اس تک آکر ٹھہر جاتی ہے اور وہاں سے قبض کرلی جاتی ہے۔ "اذ یغشی السدرۃ مایغشی" "جب چھا رہا تھا اس بیری کے درخت پر جو چھا رہا تھا، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ وہ سونے کی ٹڈیاں تھیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں دی گئیں پانچ نمازیں، سورۂ بقرہ کا آخری حصہ اور آپ کی امت میں داخل ہر اس شخص کی بخشش کردی جائے گی جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو۔[1]

یہ حدیث حضرت طلحہ کے طریق سے متفق علیہ ہے ہم نے اسے صرف مالک عن الزبیر کے طریق سے لکھا ہے اور ابن عیینہ نے مالک سے اور انہوں نے بجائے زبیر کے خود حضرت طلحہ سے روایت کی ہے۔

۶۱۹۵ - ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، مسلم بن ابراہیم، نیز حبیب بن الحسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، نیز محمد بن اسحاق بن ایوب ابراہیم بن سعید بن معدان، بکر بن بکار، ان سب نے کہا ہے کہ ہم سے محمد بن طلحہ بن مصرف نے اپنے والد کے حوالہ سے بتایا۔ انہوں نے ہلال بن یساف سے نقل کیا، وہ حضرت سعید بن زید بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ میں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہوں، لوگوں سے مراد بادشاہ ہے (حالانکہ مجھے اچھی طرح یاد ہے) کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جبل احد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ آپ کے یہ صحابہ تھے۔ یہ حضرات پہاڑ پر تھے کہ پہاڑ میں جنبش آئی تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے احد تھم جا، کیونکہ تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور ایک شہید ہے۔ نیز آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ابوبکر بھی جنت میں، عمر بھی جنت میں عبدالرحمن بھی جنت میں، سعد بھی جنت میں، سعید بھی جنت میں یعنی خود سعید مراد ہیں۔[2]

یہ حدیث ہلال عن سعید کے طریق سے مشہور ہے اور طلحہ کے طریق سے غریب ہے کہ اس میں طلحہ کے بیٹے محمد کی طرف سے تفرد ہے۔

۶۱۹۶ - سلیمان بن احمد، احمد بن علی ترمذی، محمد بن سابق، مالک بن مغول طلحہ، حضرت سعید بن جبیرؒ، حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس میں آپ کا وصال ہوا، ارشاد فرمایا کہ میرے پاس ایک اونٹ کا شانہ اور دوات لاؤ تاکہ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دوں، جس کی وجہ سے تم بعد میں کبھی گمراہ نہ ہونے پاؤ گے۔

---

[1] صحیح البخاری ۱۹۰/۵ والسنۃ لابن ابی عاصم ۶۲۲ وکنز العمال ۳۲۱۰۰.

[2] صحیح مسلم. کتاب الوصیۃ ۲۱ وسنن الترمذی ۳۰۳۱ ومسند الامام احمد ۲۹۹،۲۹۰/۳ وفتح الباری ۲۰۸/۱

یہ حدیث سعید عن ابن عباس کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے اور طلحہ کے طریق سے غریب ہے نیز اسے ادریس الاودی نے طلحہ سے اس طرح روایت کی ہے۔

۶۱۹۷ - احمد بن جعفر بن حمدان، محمد بن یونس کدیمی، اسمٰعیل بن یسار ابوعبیدہ عصفوری، نیز مالک بن مغول طلحہ سعید بن جبیر، ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر غار میں میرے ساتھی اور میرے لئے انس پیدا کرنے والے تھے، اس مسجد میں کھلنے والا ہر دریچہ بند کردو سوائے ابوبکر کے دریچہ کے اسے کھلا رہنے دو۔[1]

یہ حدیث دوسرے طریق یعنی (یعلی بن حکیم عن سعید عن ابن عباس) سے ثابت ہے جب کہ مذکورہ بالا طریق (طلحہ عن سعید ...) سے غریب ہے کہ جسے امام مالک سے اسمٰعیل نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۱۹۸ - عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، حریش، طلحہ یامی، ابوبردہ، وہ ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔[2]

یہ حدیث طلحہ کی سند سے غریب ہے جسے طلحہ سے نقل کرنے میں حریش منفرد ہیں اور یہ حریش بن ابی الحریش کوفہ کے رہنے والے ہیں، ابوالحریش کا نام سلیم ہے، عمرو بن علی اور بکار نے ابوداؤد سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔

۶۱۹۹ - حبیب بن حسن، عمرو بن حفص دوسی، عاصم بن علی، محمد بن طلحہ، طلحہ بن مصرف، مصعب بن سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ حضرت سعدؓ نے دیکھا کہ انہیں ان سے کمتر لوگوں پر فضیلت حاصل ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس امت کی مدد اس کے کمزور لوگوں کی وجہ سے کی جاتی ہے جو ان کی دعاؤں اور ان کے اخلاص کی بدولت کی جاتی ہے۔[3]

یحییٰ نے ابوزائدہ سے اور انہوں نے محمد بن طلحہ سے یہی روایت نقل کی ہے اور طلحہ سے لیث بن ابی سلیم، زہیر، مسعر، الحسن بن عمارہ، اور معاویہ بن سلمہ نصری نے نقل کی ہے۔

۶۲۰۰ - عبداللہ بن محمد، محمد بن شعیب تاجر، محمد بن عاصم رازی، ہشام بن عبیداللہ، محمد یعنی ابن جابر، لیث، طلحہ بن مصرف، مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دن کے ابتدائی حصہ میں قرآن مجید ختم کرلے تو شام تک فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور جو شخص دن کی آخری گھڑی میں ختم کرے تو فرشتے صبح تک اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔[4]

یہ طلحہ کی سند سے غریب ہے کہ ہشام محمد سے لینے میں اکیلا ہے۔

۶۲۰۱ - سلیمان بن احمد، احمد بن ابراہیم بن کیسان، اسمٰعیل بن عمرالبجلی، مسعر بن کدام، طلحہ بن مصرف، عمیرہ بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو منبر پر دیکھا کہ اصحاب رسول کو قسم دیکر پوچھ رہے ہیں، جن میں حضرت ابوسعید الخدری، ابوہریرہؓ اور انس بن مالک بھی تھے۔ یہ لوگ منبر کے اردگرد بیٹھے تھے اور حضرت علیؓ منبر پر اور منبر کے

---

[1] فتح الباری ۱۰۰/۷ و مجمع الزوائد ۴۳/۹ وکشف الخفا ۲۲/۱ وکنز العمال ۳۲۵۶۴، ۳۲۵۹

[2] سنن النسائی ۲۵/۹ والسنن الکبری للبیہقی ۲۱۳/۶ والترغیب والترہیب ۵۴/۱ والاحادیث الصحیحۃ ۲۳۰۴ والدر المنثور ۳۲۷/۲ وکشف الخفا ۲۰۰/۱

[3] اتحاف السادۃ المتقین ۲۹۳/۳ ص ۱۳۱ انظر الحدیث فی:

آس پاس کل بارہ آدمی تھے یہ تمام صحابہ بھی انہی میں سے ہیں، حضرت علیؓ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا تم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں محبوب تو علی بھی اس کو محبوب ہونا چاہیے؟ تو یہ سب لوگ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم جی ہاں، امیر المومنین ہم نے سنا ہے لیکن ان میں ایک آدمی بیٹھا رہا حضرت علیؓ نے فرمایا تجھے کس چیز نے کھڑے ہونے سے روکا؟ اس نے کہا امیر المومنین میں بوڑھا کھوسٹ ہو چکا ہوں اور اب بھول بھلا چکا ہوں تو حضرت علیؓ نے فرمایا اے اللہ! اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اسے اچھی بھلی مصیبت میں گرفتار فرما، فرماتے ہیں کہ جب اس شخص کی وفات ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان میں ایک سفید نکتہ ہے جسے پگڑی نہیں چھپا سکتی تھی۔

یہ حدیث طلحہ کی ایک دوسری سند سے غریب ہے کہ جسے ان سے مسعود اجتائی طوالت سے نقل کرنے میں منفرد ہیں، نیز ابن عائشہ نے اسماعیل سے اسی طرح روایت کی ہے اور اجلح اور معافی بن ایوب نے طلحہ سے مختصراً نقل کی ہے۔

۹۲۰۲۔ محمد بن عبداللہ الکاتب، محمد بن عبداللہ، الحضرمی، محمد بن علی بن حبیش، حسین بن محمد، عبید العجلی، محمد بن العلاء، ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق، ابیہ ابی اسحاق، ان کے سلسلۂ سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ مجھ سے طلحہ نے بیان کیا کہ انہوں نے عبدالرحمن بن عوسجہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے دودھ کا جانور بطور نفع دیا یا گلی جو یہ میں دی تو یہ اس کے لئے گردن آزاد کرنے کی طرح ثواب کا باعث ہے، نیز وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے پہلی صفوں والوں کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں، اور جب وہ لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کندھے اور سینوں کو ہاتھ سے (صف درست کرنے کے لئے) چھوتے تھے اور فرماتے سیدھے ہو جاؤ اور آگے پیچھے نہ رہو ورنہ تمہارے دل بھی آگے پیچھے ہو جائیں گے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قرآن مجید کو اپنی آوازوں سے مزین کرو۔[1]

طلحہ بن مصرف سے اس حدیث کو ایک جم غفیر نے روایت کیا ہے، جن میں زبید، منصور، اعمش، جابر جعفی، ابن ابی لیلیٰ، الحکم بن عیینہ، محمد بن سوقہ، رقبہ بن مصقلہ، حماد بن ابی سلیمان، ابو جناب کلبی، ابن ابجر، الحسن بن عبید اللہ نخعی، لیث بن ابی سلیم، مالک بن مغول، مسعر، فطر بن خلیفہ، یزید بن ابی انیسہ، علقمہ بن مرثد، عبدالغفار بن القاسم، اشعث بن سوار، الحجاج بن ارطاۃ، عیسیٰ بن عبدالرحمن السلمی، الحسن بن عمارۃ، القاسم بن الولید الہمدانی، محمد بن عبید اللہ فزاری، محمد بن طلحہ، شعبہ، ابو ہاشم رمانی، ابان بن صالح، معاذ بن مسلم، محمد بن جابر، سب سے آخر میں شامل ہیں ان میں سے بعض نے لمبی حدیث اور بعض نے مختصر نقل کی ہے۔

۹۲۰۳۔ سلیمان بن احمد، عبید اللہ بن محمد بن عزیز الموصلی، غسان بن الربیع، ابو اسرائیل الملائی، ان کے سلسلۂ سند میں طلحہ عبدالرحمن بن عوسجہ سے اور وہ حضرت براءؓ سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ حضور جب صبح کرتے تو یہ دعا پڑھتے "اصبحنا واصبح الملک للّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ، اللّٰھم انی اسئلک خیر ھذا الیوم وخیر ما بعدہ، واعوذ بک من شر ھذا الیوم وشر ما بعدہ اللّٰھم انی اعوذ بک من الکسل والکبر وعذاب القبر"[2] اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم نے اور پوری بادشاہت نے اللہ تعالیٰ کے لئے ہی صبح کی، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں اس کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! میں آپ سے اس دن کی اور اس کے بعد والے دن کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کے اور اس کے بعد والے دن کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں سستی، تکبر، اور عذاب قبر سے۔

---

[1] مسند الامام احمد ۴/۲۸۵، وفتح الباری ۱۱۲/۱۱۔

[2] صحیح مسلم - کتاب الذکر والدعاء ۷۵، وکنز العمال ۱۲۸/۱۔

یہ طلحہ اور عبدالرحمن کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے صرف اسی طریق سے لکھا ہے۔

۷۲۰۴ - ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالرحمن بن عبدالوھاب العمیرقی، اسحاق الازرق، ابی جناب کلبی، ان کے سلسلہ سند میں طلحہ سے مروی ہے وہ عبدالرحمن بن عوسجہ سے اور وہ حضرت براءؓ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایک دن روزہ رکھا اور راستے تو نہیں تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔[1]

یہ حدیث طلحہ کے طریق سے غریب ہے کہ اس میں اسحاق الازرق کی طرف سے تفرد ہے۔

۷۲۰۵ - سفیان بن احمد، علی بن سعید العداری، عبدالمؤمن بن علی الزعفرانی، عبدالسلام بن حرب، الحجاج، قاسم بن ابی بردہ، قاسم بن الولید، طلحہ بن مصرف، مجاہد، حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمی جمار کے ثواب کے بارے میں پوچھا تو میں نے سنا آپ فرمارہے تھے اس کا ثواب اپنے رب کے پاس اس طرح پاؤ گے کہ تمہیں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی۔

یہ حدیث طلحہ کی سند سے غریب ہے عبدالمؤمن اس میں منفرد ہیں۔

۷۲۰۶ - ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی النضر، ابوالنضر، الاشجعی، مالک بن مغول، طلحہ، ابی صالح، حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ ہم ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وانی رسول اللہ ۔ ان کلمات کو لیکر جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ ان میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ کرتا ہو بلکہ پورا یقین رکھتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔

یہ طلحہ اور مالک کی سند سے صحیح متفق علیہ ہے ہم نے اس حدیث کو اشجعی کی طرف اسی سند سے لکھا ہے۔

۷۲۰۷ - ابواحمد محمد بن احمد، عبدوس بن احمد بن محمد صمدانی، نوح بن میمون المضروب، ابوعصمہ نوح بن ابی مریم، الحجاج بن ارطاۃ، طلحہ بن مصرف، کریب، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جود وسخا کرنے والی ذات ہے اور جود وسخا و پسند کرتی ہے، عمدہ اخلاق اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں جبکہ برے اخلاق اللہ تعالیٰ کے ہاں مبغوض ہیں۔[2]

یہ طلحہ و کریب کی سند سے غریب ہے جسے ابوعصمہ سے نقل کرنے میں نوح منفرد ہیں۔

۲۸۷ زبید بن الحارث الایامی[3]

انہی بزرگوں میں خشیت وہیبت، توکل وقناعت والے زبید ہیں جو دنیا اور اس کے ساز وسامان کو حقیر سمجھتے تھے اور قرآن مجید اور اس کے احکام کو تھا بر کرنے والے تھے ان کی کنیت ابوعبدالرحمن نام زبید بن الحارث الایامی تھا۔

تصوف نام ہے عاجزی وانکساری کو اپنانے اور توقع وتوکل کو لازم پکڑنے کا۔

۷۲۰۸ - الحسن بن علی الوراق، ہیثم بن خلف، ابراہیم بن سعید، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعبد، ابواحمد محمد بن احمد، محمد بن

[1] مجمع الزوائد ۱۸۱/۳ وأمالي الشجري ۲۷۲/۱ وكنز العمال ۲۳۵۹۸

[2] امالي الشجري ۱۷۷/۲ ، ۲۳۰ ، اللآلي المصنوعة ۷۹/۱ ، وكشف الخفاء ۲۸۵/۱ وفتح الباري ۳۰۱/۱ ، والحاف السادة المتقين ۱۷۳/۸ والأحاديث الصحيحة ۱۹۰/۳ والدر المنثور ۱۹۵/۱

[3] تهذيب الكمال ۱۹۵۵ (۲۸۹/۹) وطبقات ابن سعد ۳۰۹/۶ والتاريخ الكبير ۳/ت ۱۴۹۹ والجرح ۳/ت ۲۶۱۸ والعبر ۱/ت ۲۸۲۹

علی بغوی، ابوسعید الاشج، ابواسامہ، اسماعیل بن حماد کے سلسلۂ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں جب زبید کو بازار سے واپس آتے ہوئے دیکھتا تو میرا دل کانپ اٹھتا۔

۶۲۰۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، اسود بن عامر، قرآن کے سلسلۂ سند میں ہے فرماتے ہیں حسن یعنی ابن صالح نے فرمایا کہ زبید نے فرمایا کہ میں نے ایک کلمہ سنا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تیس سال تک نفع پہنچایا ہے۔

۶۲۱۰- عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن راشد، الفضل بن سہل، قراد ابونوح کے سلسلۂ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے زبید سے افضل اور بہتر شخص نہیں دیکھا۔

۶۲۱۱- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی الحارث، علی بن سفیان، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے والد کی کتاب میں ان کے ہاتھ سے لکھا ہوا پایا کہ مجھے سفیان کے ذریعے یہ بات پہنچی ہے فرماتے ہیں کہ زبید کی ایک عجمی کنیز تھی، جب زبید نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے سبحان الملک القدوس، پاک ہے وہ بادشاہ ذات جو انتہائی پاک ہے، تو وہ کنیز کہتی۔ روز ما انجنی رن نکل آیا ہے۔

۶۲۱۲- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابوکریب، هشام بن علی، عمران بن ابی رباب کے سلسلۂ سند میں ہے کہ فرماتے ہیں کہ زبید سے کسی نے کہا، کیا آپ زید بن علی کے ساتھ خروج نہیں کریں گے؟ تو انہوں نے کہا میں صرف اپنے نفس کے ساتھ خروج و بغاوت کروں گا۔

۶۲۱۳- عبدالرحمن بن العباس، ابراہیم بن اسحاق الحربی، عبداللہ بن عمر، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، الاشج، محاربی، سفیان کے سلسلۂ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم زبید کے پاس گئے تو ہم نے ان سے کہا: آپ اللہ تعالیٰ سے شفا طلب کریں یا فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو شفا بخشے تو جواب میں زبید نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرتا ہوں۔

۶۲۱۴- احمد بن محمد بن الفضل، ابوالعباس السراج، ابوغسان محمد بن عمرو، جریر کے سلسلۂ سند میں فضیل سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں زبید ایامیؒ کے پاس آیا جبکہ وہ بیمار تھے، میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے، انہوں نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔

۶۲۱۵- عبداللہ ابویعلی الموصلی، ابوهمام بن شجاع، ابی، عمران بن عمر والایامی بن اخ زبید ان کی روایت میں ہے کہ زبید ایامی حج کے لئے نکلے تو انہیں وضو کے لئے پانی کی ضرورت پیش آئی، چنانچہ وہ ذرا علیحدہ ہو گئے، تقاضائے حاجت کے بعد آئے تو انہیں ایک جگہ پانی ملا جبکہ ان لوگوں کے پاس پانی نہ تھا، آپ نے وضو کیا اور آکر اپنے ساتھیوں کو آگاہ کیا تو انہوں نے وہاں سے پانی لیا اور وضو کیا پھر انہوں نے زبید کو نہ پایا اور وہ جا چکے تھے۔

۶۲۱۶- احمد بن محمد بن عبداللہ، محمد بن اسحاق السراج، ابوهمام سکونی، ابی، عمران بن عمرو جو زبید ایامی کے برادر زادے ہیں، ان کی روایت میں ہے کہ معاویہ ابن خدیج یعنی ابوزهیر بن معاویہ نے خارجی خاندان کی ایک عورت سے شادی کر لی یہ شادی اس کے ایک بھائی نے کرائی، جبکہ دوسرا بھائی ناراض تھا وہ حاکم کے پاس گیا، فرماتے ہیں کہ والی نے یوسف بن عمر کی طرف خط لکھا کہ نکاح کے گواہوں کو بھیجو اور طلب کر کے گرفتار کرو، فرماتے ہیں کہ ان گواہوں میں سے ایک زبید تھے، فرماتے ہیں کہ پھر وہ روپوش ہو گئے اور اس کے بعد حج میں حاضر ہوئے انہوں نے دعا کی اور کہا اے اللہ! مجھے اس سال کا حج نصیب فرما، اس کے بعد یوسف مجھے کبھی بھی نہ دیکھے راوی کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ حج نصیب فرمایا اور حج سے واپسی پر وفات ہوئے مقام عقرہ میں دفن ہوئے۔

۶۲۱۷- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن سوار، عبدہ بن عبدالرحیم کی سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے وکیع سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ زبیدؒ نے گھر میں ایک چٹائی پڑی دیکھی تو فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے لئے ہر چٹائی کی جگہ ایک

درہم ملے۔

۶۲۱۸- احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ان کی سند میں ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو فرماتے سنا کہ حضرت زبید نے فرمایا کہ گھر میں چیونٹیاں پڑی ہیں۔ مجھے اس بات سے کوئی خوشی نہ ہوگی کہ ہر چیونٹی کی تعداد میں ایک درہم ملے۔

۶۲۱۹- ابو محمد بن حیان، ابو بکر بن معدان، ابراہیم الجوہری (ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت زبید نے فرمایا ہزار چیونٹیاں مجھے ہزار دینار سے زیادہ پسند ہیں۔

۶۲۲۰- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم، ابو داؤد، شعبہ، ان کی سند میں حصین سے روایت ہے کہ ایک گورنر نے حضرت زبید کو کچھ دراہم دیئے تو آپ نے قبول نہ فرمائے۔

۶۲۲۱- احمد بن محمد بن الفضل، محمد بن اسحاق الثقفی، احمد بن سعید الرباطی، یونس بن محمد، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں کہ مجھے زیاد نے خبر دی فرماتے ہیں کہ زبید ایامی ان کی مسجد کے مؤذن تھے، وہ بچوں سے کہتے، بچو! آؤ نماز پڑھو، میں تمہیں اخروٹ دوں گا۔ فرماتے ہیں کہ بچے آتے اور نماز پڑھ کر ان کے گرد جمع ہو جاتے ایک دفعہ ہم نے ان سے کہا آپ یہ کیا کرتے ہیں؟ تو وہ کہنے لگے کہ اس میں میرا کیا جاتا ہے کہ میں پانچ دراہم کے اخروٹ خرید کر ان کو دیدوں اور وہ نماز کے عادی بن جائیں۔

۶۲۲۲- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نوح بن حبیب، وکیع، سفیان ان کی سند میں زبید سے مروی ہے، لوگوں نے ان سے کہا اے ابو سفیان! آپ نے کس کا تذکرہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا میں نے زبید کا ذکر کیا ہے کیا تم لوگ جانتے ہو زبید کون تھے؟ وہ ایام خاندان کے ایک فرد تھے، ان کے گھر میں ایک پالتو بکری تھی جس کی بہت زیادہ مینگنیاں تھیں تو حضرت زبید نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مجھے ہر مینگنی کے عوض ایک درہم ملے اور ان کی عادت تھی کہ جب کسی رات بارش ہوتی تو آگ سلگا کر محلہ کی بوڑھی عورتوں کی خبر گیری کرتے پھرتے، ان سے کہتے کیا تمہاری چھت نہیں ٹپک رہی، تمہیں آگ کی ضرورت تو نہیں؟ جب صبح ہوتی تو محلہ کی بوڑھی عورتوں کے ہاں جاتے۔ ان سے کہتے کیا تمہیں بازار میں سے کوئی ضرورت تو نہیں، تمہیں کوئی چیز تو نہیں چاہئے؟

۶۲۲۳- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نوح بن حبیب، وکیع، ان کی سند میں ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت زبید کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ان کے پاس ایک نابینا شخص آیا جو ان سے کچھ سوال کرنا چاہتا تھا تو زبید نے ان سے کہا، اگر تم کچھ سوال کرنا چاہتے ہو تو اس وقت میرے ساتھ میرے علاوہ ایک اور شخص بھی ہے (ابھی مناسب نہیں)۔

۶۲۲۴- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، الاشج، (ان کے سلسلہ سند میں اشعث بن عبدالرحمن بن زبید سے روایت ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت زبید نے رات کو ہمارے لئے تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا ایک ثلث (تہائی) ان کا تھا، ایک تہائی میرا اور ایک تہائی میرے بھائی کا، حضرت زبید ابتداء فرماتے اور ایک تہائی حصہ قیام فرماتے، پھر مجھے پاؤں سے ہلا کر اٹھاتے جب دیکھتے کہ میں سست پڑ رہا ہوں تو فرماتے بیٹا! سو جاؤ، میں تیری طرف سے قیام کرتا ہوں، فرماتے ہیں کہ پھر میرے بھائی کو جگانے آتے، جب انہیں بھی کسلمندی میں دیکھتے تو فرماتے بیٹا! سو جاؤ، میں تیری طرف سے قیام کرتا ہوں، راوی کا بیان ہے کہ وہ قیام فرماتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔

۶۲۲۵- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عمرو الناقد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سفیان نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ زبید نے رات کو اپنے اور اپنے بیٹوں کے درمیان تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا، ان دونوں میں سے جب کوئی بیمار پڑتا تو زبید اس کی طرف سے قیام کرتے۔ سفیان فرماتے ہیں کہ زبید کے گھر والوں کو زبید کی مکہ سے آمد کا علم اس وقت ہوتا جب انہیں گھر میں داخل ہونے کی اجازت

دی جاتی۔

۶۲۲۶- عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، نعیم بن میسرہ، ان کے سلسلۂ سند میں ایک آدمی سے روایت ہے کہ وہ حضرت سعید بن جبیرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اگر میں کسی آدمی کو اللہ تعالیٰ کے لئے اختیار کرتا اور میں اس کے بوجھ خانہ میں ہوتا تو میں زبید ایامی کو اختیار کرتا۔

۶۲۲۷- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد البلوی، احمد شاجدی، اشعث بن عبدالرحمن بن زبید، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا کو دیکھا کہ ان کی ایک باندی پر نظر پڑی جس کے پاس بانسری تھی، آپ نے اس سے لیکر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے، اسی طرح ایک اور باندی دیکھی جس کے پاس طنبورا تھی چنانچہ اس کو آپ نے لیکر توڑ دیا۔

۶۲۲۸- ابو احمد محمد بن احمد، محمد بن عبدالرحمن بن منصور الحارثی، (حدثنا ابی) علی بن قادم، ابو محمد بن حیان، ابن العلم انی، رمادی، معلی بن عامر، عطاء بن مسلم، یحییٰ بن کثیر ضریر، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زبید کو خواب میں دیکھا، میں نے پوچھا ابو عبد الرحمن! آپ کہاں پہنچے؟ تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف، پھر میں نے پوچھا آپ نے کونسا عمل افضل پایا؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا نماز اور حضرت علی بن ابی طالبؓ کی محبت۔

۶۲۲۹- عبداللہ بن محمد، محمد بن العباس، الحسن بن عرفہ، اشعث بن عبدالرحمن بن زبید، (عن ابیہ عن جدہ) ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کی نشانیوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ بھی قیامت کی نشانی ہے کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تمام لوگوں سے ہلکی عقل والی ہوگی اور تمام لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے قریب ہوگی، لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے نبی! ان کی عقلوں کی خفت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں قرب کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا رہی ان کی عقلوں کی خفت تو ان میں کا کوئی جانور پر لعنت کرے گا، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا قرب یہ ہے کہ جب ان کے سامنے کھانا دستر خوان پر رکھے جانے سے اٹھائے جانے تک بسم اللہ اور الحمد للہ کی وجہ سے ان کی بخشش کر دی جائے گی۔

۶۲۳۰- محمد بن احمد (نے اپنی کتاب میں نقل کیا) علی بن العباس، ازھر بن جمیل، ابو قتیبہ، مالک بن مغول، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں، میں نے زبید کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نصیحت کی بات سنتے تو ایسے چیخ پڑتے جیسے کسی گم شدہ بچہ کی ماں چیختی ہے۔

۶۲۳۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ کو فرماتے سنا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ زبید ایامی نے فرمایا کہ غنی (دل کی مالداری) نفع سے زیادہ ہے اور نفع اس کا مقابلہ کہاں کر سکتا ہے؟ مراد ان کی قلبی مالداری سے ہے۔

زبید بن الحارث نے مندرجہ ذیل صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے، حضرت ابن عمر، انس بن مالک، ایک اور شخص ہیں جن کا سلسلہ نسب بیان نہیں کیا، ابو وائل شعبی، اور مرہ ہمدانی سے سماع کیا اور زبید سے مندرجہ ذیل تابعین نے روایت کی ہے منصور بن معتمر، اعمش، اسماعیل بن ابی خالد، محمد بن مجادہ۔

۶۲۳۲- ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، ابو عمر و احمد بن محمد الحیری، ابو احمد محمد بن محمد الحافظ، سفیان بن محمود، (قالا) علی بن الحسن بن ابی عیسیٰ، ابو جابر، حسین بن ابی جعفر، محمد بن جحادہ کی سند میں زبید سے روایت ہے وہ حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس شخص نے" **سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم** " کہا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے چاہے وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں، فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں

تمہیں اس سے آسان چیز نہ بتادوں؟ جو شخص "استغفر الله العظیم الذی لااله الا هو الحی القیوم واتوب الیه" تین مرتبہ کہے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے چاہے وہ جنگ کا بھگوڑا ہو۔

حضرت انسؓ سے زبید کی غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی سند سے لکھا ہے۔

٦٢٣٠- محمد بن یعقوب نے اپنے مکتوب میں مجھے لکھا جس کی سند یوں ہے ربیع بن سلیمان، اسد بن موسیٰ، ابوبکر زحرانی، عمرو بن قیس الملائی وہ زبید سے اور آپ حضرت ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں سے لاالہ الا اللہ کے ذریعے مصائب وآلام دور کئے جاتے رہیں گے جب تک کہ وہ اپنے دنیوی نقصان کی پرواہ نہیں کریں گے۔ (لیکن) جب وہ اس کی پرواہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر وہی مصائب لوٹا دیں گے پھر آپ نے فرمایا تم اس کے (مخصوص) اہل میں سے نہیں ہو۔

اسی طرح انہوں نے زبید سے اور آپ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے میری رائے کے مطابق یہ روایت منقطع ہے۔

٦٢٣١- محمد بن علی، الحسین بن محمد الحرانی، زیاد بن یحییٰ، ابوعتاب، ابویمین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ زبید ایامیؒ فرماتے ہیں کہ ہم ایک صحابی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ہم سے کہا کیا تم اس بات سے خوش ہوگے کہ میں تمہیں (نماز پڑھ کر) دکھاؤں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز پڑھا کرتے تھے تو ان لوگوں نے کہا جی ہاں چنانچہ انہوں نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھوں سے دونوں گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑا۔

٦٢٣٢- ابوبکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ ابووائل سے وہ عبداللہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

یہ روایت کو شعبہ، قیس، محمد بن طلحہ، عبدالرحمٰن بن زبید نے حضرت زبید سے اسی طرح نقل کیا ہے جبکہ اسحاق ازرق نے سفیان ثوری کے دوسروں کے خلاف روایت کیا ہے۔ ان کی روایت عن زبید عن ابی وائل عن مسروق عن عبداللہ ہے۔

٦٢٣٣- الحسن بن علی الوراق، عبداللہ بن صالح، ابن کاسب، محمد بن خالد المخزومی، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ ابووائل سے وہ حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبر آدھا ایمان اور یقین پورا ایمان ہے۔

مخزومی، سفیان سے اس سند میں متفرد ہیں اور سفیان ثوری، ابواسحاق جریر نصری، وہ بنی سلیم کے ایک آدمی سے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

٦٢٣٤- محمد بن المظفر ایک جماعت سمیت نقل کرتے ہیں، یحییٰ بن محمد بن موسیٰ بنی ہاشم، احمد بن محمد بن ابی برہ، مومل بن اسماعیل، سفیان ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ ابووائل سے وہ عبداللہ سے نقل کرتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ فلاں جگہ میں ایک جنتی آدمی پر حملہ کرو گے جو لوگوں سے بیعت لے رہا ہوگا تو فرماتے ہیں ہم لوگ اس جگہ میں حضرت عثمان پر حملہ آور ہوئے۔

یہ روایت کرنے میں مومل ثوری سے نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

٦٢٣٥- ابوبکر محمد بن الحسن، ابوامری، موسیٰ بن الحسن بن عباد القاضی، عفان، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے زبید،

امالی الشجری ١/٢٢٧، ٢/١٩٣. ومسند الشهاب ١٥٨. وتاريخ بغداد ١٣/٢٢٩. واتحاف السادة المتقين ٨/٩، ٥/١٢٥، ٢١١. والترغيب والترهيب ٤/٢٧٧. وفتح الباري ١٠/٥١٢. والعلل المتناهية ٢/٢٣١. ومجمع الزوائد ١/٥٧. والأحاديث الضعيفة ٤٩٩.

تاریخ ابن عساکر ٧/٢٢٧.

منصور، داؤد و ابن عون اور مجالد نے بیان کیا، شعبہ نے کہا یہ زبید کی حدیث ہے جو انہوں نے حضرت شعبی سے نقل کی ہے بھی وہ کہتے مجھ سے شعبی نے بیان کیا۔ ہم سے حضرت براء بن عازبؓ نے اس مسجد کے ستون کے پاس حدیث بیان کی، اور دگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں وہ جگہ دکھاتا۔ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۹ روزی الحجہ کو ہم سے خطاب کیا پھر آپ نے فرمایا آج ہم سب سے پہلے نماز پڑھیں گے پھر قربانی کریں گے، سو جس نے نماز کے بعد قربانی کی تو وہ ہمارے طریقے کو پہنچا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ گوشت ہے جسے اس نے اپنے گھر والوں کے لئے پیش کیا۔ اس میں قربانی کا کچھ بھی دخل نہیں، حضرت براء نے فرمایا پھر میرے ماموں ابو بردہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے تو نماز سے پہلے ذبح کیا جبکہ میرے پاس ایک سالہ بکری کا بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے تو آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس ایک سالہ کو ذبح کر دو اور تمہارے بعد ہرگز کسی کے لئے یہ کفایت نہیں کریگا۔[1]

ثوری، الحسن بن صالح، بکر بن وائل اور محمد بن طلحہ نے زبید سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۲۲۹ - عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ابراہیم بن عبداللہ بن ابی العزائم، احمد بن موسیٰ ابو نعیم، حبیب بن الحسن، عبدالملک بن الحسن، (قالا) یوسف القاضی، سلیمان بن حرب، حبیب بن الحسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، ان سب نے فرمایا کہ محمد بن طلحہ بن مصرف زبید سے نقل کرتے ہیں۔ وہ مرہ سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان مشرکوں نے ہمیں درمیانی نماز یعنی نماز عصر سے غافل کر دیا، اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔[2]

۶۲۳۰ - سلیمان بن احمد، عباس بن محمد الجوہری، احمد بن خباب المصیصی، عیسیٰ، ابن یونس، سفیان ان کے سلسلۂ سند میں ہے وہ زبید سے وہ مرہ سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق ایسے ہی تقسیم کئے ہیں جیسے تمہارے رزق تقسیم کئے ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ دنیا تو ہر چاہنے نہ چاہنے والے کو دیتے ہیں جبکہ آخرت صرف آخرت چاہنے والے کو دیتے ہیں۔[3]

عبدالرحمن بن زبید نے اپنے والد زبید سے اسی طرح مرفوعاً نقل کیا ہے اور محمد بن طلحہ نے زبید سے موقوفاً نقل کیا ہے جس میں اس کا اضافہ کیا ہے کہ جو شخص مال خرچ کرنے سے بزدل ہو رہا ہو اور دشمن کا مقابلہ کرنے سے ڈر رہا ہو اور رات (میں عبادت کر کے) مشقت سے جی چراتا ہو اس کو چاہیے کہ وہ "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" کی کثرت کرے۔

۶۲۳۱ - عبدالملک بن الحسن، یوسف القاضی، سلیمان بن حرب، محمد بن طلحہ زبید سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۶۲۳۲ - محمد بن الحسن، محمد بن احمد بن المعتمر، معاویہ بن عمرو، زائدہ، منصور، ان کے سلسلۂ سند میں زبید سے وہ مرہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا رات کی نماز کی فضیلت دن کی (نفل) نماز پر ایسے ہی ہے جیسے خفیہ صدقہ کی فضیلت بظاہر صدقہ کرنے پر ہوتی ہے۔ اسے شعبہ، مسعر اور ثوری نے اسی طرح موقوفاً نقل کیا ہے اور مخلد بن یزید الحرانی نے ثوری سے نقل کیا ہے وہ اس کے مرفوع نقل کرنے میں تنہا ہیں۔

۶۲۳۳ - احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن الحسن، عبدالحمید بن محمد بن ہشام، مخلد بن یزید، سفیان وہ زبید سے وہ مرہ سے وہ عبداللہ بن

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الأضاحی ۷، وصحیح البخاری ۲/۲۴.

[2] صحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۶، وفتح الباری ۷/۲۰۵.

[3] المستدرک ۱/۳۳، ۲/۴۴۷، ۲/۱۶۵، ومسند الامام احمد ۱/۳۸۷، والکنی للدولابی ۱/۱۳۰، والترغیب والترهیب ۲/۵۹، ۳/۵۴، ۳/۵۳، والعلل المتناهیة ۲/۳۵.

مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات کی نماز کی دن کی نماز پر ایسے ہی فضیلت ہے جیسے خفیہ صدقہ کی اعلانیہ صدقہ پر فضیلت ہے۔[1]

۶۲۴۴- محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ مرہ سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں "وآتی المال علی حبه ذوی القربی والیتامی" (بقرہ ۱۷۷) اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ تم وہ مال ایسی حالت میں دو کہ تم صحیح تندرست اور بخیل ہو زندگی کی تمہیں فکر ہو اور فقر وفاقہ کا خوف رکھتے ہو۔

اسے ثوری نے زبید سے اسی طرح موقوفاً نقل کیا ہے اور سلام نے محمد بن طلحہ عن زبید کی سند سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

۶۲۴۵- سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، محمد بن زیاد البرجمی، عبیداللہ بن موسیٰ، مسعر ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ مرہ سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک شخص مہمان ہوا، آپ نے اپنی ازواج مطہرات کے پاس کھانے کے لئے کسی کو بھیجا تو ان میں سے کسی کے ہاں کچھ نہ ملا آپ نے فرمایا اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں، جس کا تیرے سوا کوئی مالک نہیں۔ اسی اثنا میں آپ کے پاس ایک بھونی ہوئی بکری ہدیہ میں پیش کی گئی آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے منتظر ہیں۔[2]

مسعر اور زبید کی سند سے غریب حدیث ہے جسے عبیداللہ سے برجمی نقل کرنے میں تنہا ہے۔

۶۲۴۶- محمد بن جعفر بن محمد الوراق، محمد بن احمد بن محمد بن عبداللہ، محمد بن احمد، بن علی بن خلف، فضیل بن عبدالوہاب، روح بن مسافر، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے روایت ہے وہ مرہ سے، وہ عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چھپ کر جو چاہے مرضی کرلو اللہ کی قسم! جو بندہ اور بندی چھپ کر جو کام بھی کرے اللہ تعالیٰ اسے اس کا لباس پہنا ئیں گے۔ اگر اچھائی ہوگی تو اچھائی کا لباس اور برائی ہوگی تو برائی کا لباس، یہاں تک کہ جس نے تم میں سے کوئی نیک عمل ستر پردوں کے پیچھے بھی چھپ کر کیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی بھلائی کو ظاہر فرمادیں گے بالآخر لوگوں میں اس کی اچھی تعریف ہوگی، اور جس نے تم میں سے ستر پردوں کے پیچھے کوئی برا عمل کیا ہوگا تو اسے بھی اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے ظاہر فرمادیں گے یہاں تک کہ لوگوں میں اس کا برا ذکر ہوگا۔[3]

زبید کی غریب حدیث ہے، اسے ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۲۴۷- ابوعلی محمد بن احمد بن بابویہ، ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیسابوری، (قالا) محمد بن اسحاق، الفضل بن اسحاق الدوری، اشعث بن عبد الرحمن بن زبید عن زبید ایامی ان کے سلسلہ سند میں زر بن حبیشؒ وحضرت صفوان بن عسالؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور کہنے لگا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہو لیکن ابھی تک ان سے نہ ملا ہو آپ نے فرمایا آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔[4]

زبید کی سند سے غریب حدیث ہے جسے ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمن نقل کرنے میں اکیلے ہیں اور محمد بن اسحاق نے فرمایا کہ مسلم بن

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۲۱، والأمالی الشجری ۱/۲۰۶، والترغیب والترھیب ۱/۴۲۹، واتحاف السادۃ المتقین ۵/۲۹۳

[2] صحیح مسلم ۳۹۳ وسنن ابن ماجۃ ۲۲۲، والامام احمد ۳/۲۹۷، وامالی الشجری ۱/۲۳۵، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۲۰

[3] امالی الشجری ۲/۲۲۱.

[4] صحیح البخاری ۸/۴۹،۴۸، وصحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۱۶۵، وفتح الباری ۱۰/۵۵۷، ۵۵۹، ۵۶۰

النجاشی نے ایک زمانہ ہوگیا یہ حدیث مجھ سے تم نے لکھی تھی۔

۶۲۴۸ - ابوبکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، مسلم بن ابراہیم محمد بن طلحہ، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن نماز کی دو رکعتیں ہیں اسی طرح عید الفطر کے دن بھی دو، ذی الحجہ کے دن بھی دو، سفر کی نماز بھی دو رکعت ہیں اور یہی پوری نماز ہے قصر نہیں اللہ تعالیٰ کے نبی کی زبانی یہی حکم ہے۔

عبدالرحمٰن بن مہدی اور یحییٰ بن السکن نے محمد بن طلحہ سے اسی طرح نقل کیا ہے اور زبید سے جن لوگوں نے یہ حدیث روایت کی ہے وہ سماک بن حرب، عمرو بن قیس، ملائی، ثوری، شعبہ، جراح، ابووکیع، عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن، یزید بن زیاد بن ابی الجعد، علی بن صالح، قاسم بن الولید، قیس بن ربیع، عمار بن رزیق، عبدالرحمٰن بن زبید، عبداللہ بن میمون المطہری، یحییٰ بن ابی انیسہ، یاسین الزیات ہیں۔ اور معاذ بن معاذ، ابن مہدی نے ثوری، زبید، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن ابیہ عن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے نقل کیا ہے۔

۶۲۴۹ - سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، محمد بن عمار الموصلی، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلیمان بن احمد، معاذ بن المثنیٰ بن معاذ، ابی (قالا) سفیان، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ عبدالرحمٰن وہ اپنے والد سے، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم الکندی، احمد بن ابی عون، ابوبکر القطعی، احمد بن حماد بن سفیان (قالوا) محمد بن سلیمان الاسدی، الحسن بن محمد الیمنی، عمر بن سالم الافطس عن ابیہ ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ اس وقت بنی غفار کے محلہ میں تھے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ قرآن مجید کو ایک حرف پر پڑھیں، پھر آپ اس میں زیادہ کرتے رہے یہاں تک کہ سات حرفوں تک پہنچ گئے۔

زبید کی غریب حدیث ہے ابن سالم۔ سے ابن انہیں نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۲۵۰ - عبدالوہاب بن العباس ہاشمی، احمد بن الحسین الصوفی، محمد بن خلف بن عبدالعزیز المقری، حسین الاشقر، قیس بن ربیع، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے انس! علی عرب کے سردار ہیں تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ عرب کے سردار نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تو اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔[1]

زبید کی غریب حدیث ہے قیس نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۲۵۱ - عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ سعد بن عبیدہ وہ ابی عبدالرحمٰن سلمی سے آپ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور ایک آدمی کو ان پر امیر مقرر کیا اور آپ نے فرمایا اس شخص کی بات ماننا (پھر بعد میں اس امیر نے ایک جگہ) آگ جلائی اور لوگوں سے کہا اس میں کود و۔ چنانچہ وہ لوگ کودنے کے لئے تیار ہوگئے ان میں سے کچھ نے کہا ہم تو (جہنم کی) آگ سے بھاگے تھے، سو انہوں نے کودنے سے انکار کر دیا اس کے بعد یہ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ لوگ اس آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کسی کی فرمانبرداری درست نہیں جبکہ فرمانبرداری تو نیکی کے کام میں ہوتی ہے۔[2]

---

[1] المستدرک ۳/۱۲۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳/۹۰، والتاریخ الکبیر ۷/۲۰۰، وتاریخ اصبہان ۱/۳۰۴، وکنز العمال ۳۳۰۰۴، ۳۳۰۴۸، ولسان المیزان ۳/۸۲۶.

[2] صحیح البخاری ۹/۷۹، ۹/۱۰۰، ۵/۲۰۳، وصحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۸، وفتح الباری ۱۳/۲۳۳.

صحیح متفق علیہ حدیث ہے ثوری اور عبدالغفار بن القاسم نے زبید سے اسی طرح نقل کیا ہے اور اعمش و منصور نے سعد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۹۲۵۲ - سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، ابواسحاق بن حمزہ، ابواحمد محمد بن احمد الجرجانی (قالا) ابوخلیفہ محمد بن کثیر، (قالا) سفیان، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ ابراہیم نخعی سے آپ مسروق سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو رخسار پیٹے، سینہ چاک کرے اور جاہلیت کا نعرہ بلند کرے۔[1]

ثوری کی زبید سے یہ روایت صحیح متفق علیہ ہے۔

۹۲۵۳ - ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبداللہ، (قالا) محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد، الحسن بن عبیداللہ النخعی، ابراہیم بن سوید النخعی، عبدالرحمن بن یزید حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے "امسینا وامسی الملک للہ، والحمد للہ ولا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ" حسن فرماتے ہیں کہ مجھ سے زبید نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم کی اس دعا کی (برکت کی) وجہ سے حفاظت کی گئی اور وہ دعا یہ ہے "لہ الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر اللهم انی اسئلک خیر هذه اللیلة وخیر ما بعدها واعوذ بک من شر هذه اللیلة ومن شر ما بعدها اللهم انی اعوذ بک من عذاب النار وعذاب القبر" صحیح متفق علیہ روایت ہے جریر اور زائدہ نے حسن بن عبیداللہ سے انہوں نے زبید سے نقل کیا ہے اور ابراہیم بن مہاجر نے ابراہیم بن سوید کی حدیث کے بعد زبید سے نقل کیا ہے۔

۹۲۵۴ - ابواحمد محمد بن احمد، صالح بن احمد، یوسف القطان، جریر، فضیل ان کے سلسلہ سند میں زبید ایامی سے وہ ابراہیم تیمی سے وہ اپنے والد سے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوذر نے فرمایا ہم اپنے لئے خاص صرف دو متعوں کو ہی جانتے ہیں ان کی مراد متعہ النساء اور متعہ الحج تھی۔

ابراہیم کی سند سے صحیح اور ثابت حدیث ہے جو انہوں نے اپنے والد اور انہوں نے حضرت ابوذر سے نقل کی ہے، زبید کی سند سے غریب حدیث ہے جسے ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔

۹۲۵۵ - محمد بن عمر بن سلم، محمد بن الحسین بن حفص، محمد بن عبید المحاربی، معلی بن ہلال، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ ابوبردہ وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں اور معاذ بن جبل اہل یمن کی طرف ان لوگوں کو دین کی تعلیم دینے کے لئے بھیجے گئے۔

یہ حدیث زبید کی سند سے غریب ہے زبید سے نقل کرنے میں معلی بن ہلال تنہا ہیں، اور محمد بن عمر نے کہا یہ حدیث میں نے صرف محمد بن الحسین سے لکھی ہے۔

۲۸۸ - منصور بن المعتمر[2]

انہی مذکورہ ہستیوں میں سے صیام و قیام کے عادی، کم کھانے اور کم سونے والے، سوچ و بچار میں رہنے والے حالات

---

[1] صحیح البخاری ۲/۱۰۳، ۱۰۴، ۳/۲۲۳ وصحیح مسلم کتاب الایمان باب ۴۴ وفتح الباری ۳/۱۶۲.

[2] طبقات ابن سعد ۶/۳۳۷ والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۴۹۱ وتہذیب الکمال ۱۳۸۰ (۶۸/۲۹) ۵۴۶ والکاشف ۳/ت ۵۷۳۱

وواقعات سے عبرت حاصل کرنے والے ابوعیاث منصور بن معتمر ہیں۔

۶۲۵۶ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، الاشج، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبکر بن عیاش کو فرماتے سنا کہ میں نے منصور بن معتمر کو دیکھا جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنی داڑھی کو سینے پر باندھ لیتے۔

۶۲۵۷ - احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابو معاویہ الغلابی، یحییٰ بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ثوری سے روایت ہے فرماتے ہیں اگر میں منصور کو نماز پڑھتے دیکھ لیتا تو میں کہتا کہ وہ ابھی مرنے والے ہیں۔

۶۲۵۸ - حبیب بن الحسن، عبداللہ بن محمد بغوی، احمد بن عمران اخنسی، ابوبکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے انہوں نے فرمایا اگر میں منصور بن معتمر، عاصم اور ربیع بن ابی راشد کو نماز میں دیکھ لیتا جبکہ ان لوگوں نے اپنی داڑھیاں سینوں پر رکھی ہوتی تھیں تو میں پہچان لیتا کہ یہ لوگ سب سے اچھی نماز پڑھنے والے ہیں۔

۶۲۵۹ - محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، ابن زنجویہ فرمایا میں نے ابراہیم بن مہدی کو فرماتے سنا وہ کہتے ہیں میں نے ابوالاحوص کو کہتے سنا کہ منصور بن معتمر کے پڑوسی کی بچی نے اپنے والد سے کہا: ابا جان وہ لکڑی کہاں گئی جو منصور کی چھت پر کھڑی تھی؟ تو اسکے والد نے کہا اے بچی! وہ منصور تھے جو رات کو قیام کرتے تھے۔

۶۲۶۰ - محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، احمد بن عمران اخنسی، العلاء بن سالم العبدی، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں منصور اپنی چھت پر نماز پڑھتے تھے، جب ان کا انتقال ہوا تو ایک لڑکے نے اپنی والدہ سے کہا امی جان! فلاں گھر والوں کی چھت پر آجکل مجھے وہ تنا دکھائی نہیں دیتا تو اس کی ماں نے کہا بیٹا! وہ کوئی تنا نہ تھا وہ تو منصور تھے اب ان کا انتقال ہو چکا ہے۔

۶۲۶۱ - ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ازھر بن جمیل، جریر ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں منصور نے روزے رکھے، راتوں کو قیام کیا وہ کھانا بھی کھاتے تھے، کھانا ان کے حلق سے دکھائی دیتا تھا۔

۶۲۶۲ - ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ازھر بن جمیل، ابن عیینہ ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے منصور بن معتمر کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا برتاؤ کیا؟ تو انہوں نے کہا قریب تھا کہ میں اللہ تعالیٰ سے کسی نبی کے عمل کے ثواب برابر ثواب کے ساتھ ملاقات کرتا۔ سفیان فرماتے ہیں منصور نے ساٹھ سال روزے رکھے، راتوں کو قیام کرتے اور دن میں روزے سے رہتے۔

۶۲۶۳ - ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، العباس بن محمد، خلف بن تمیم، ابوعبدالرحمن، زائدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ منصور بن معتمر نے ساٹھ سال روزے رکھے، راتوں کو قیام کرتے دن کو روزے سے ہوتے، وہ بڑے روتے، ان کی والدہ ان سے کہتی اے بیٹے تو مرا جا رہا ہے؟ تو وہ کہتے مجھے خوب معلوم ہے جو میں نے اپنے سے کیا پھر جب صبح ہوتے تو آنکھوں میں سرمہ لگاتے سر میں تیل ڈالتے اور مانگ نکال کر لوگوں کے پاس جاتے۔

۶۲۶۴ - ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن اللیث الجوھری، علی بن عبداللہ، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے منصور بن معتمر کا ذکر کیا تو فرمایا ان کی آنکھیں زیادہ رونے کی وجہ سے چندھیا گئی ہیں۔

۶۲۶۵ - محمد بن احمد بن ابراہیم، (فی کتاب) محمد بن ایوب، محمد بن عمر، فرماتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبدالحمید کو فرماتے ہوئے سنا کہ منصور کی والدہ ان سے کہتی اے میرے بیٹے! تیری آنکھوں کا، تیرے جسم کا، تجھ پر حق ہے تو وہ جواب میں کہتے، اماں! منصور کو رہنے دیجئے اس لئے کہ دو صور پھونکنے کے درمیان بڑی لمبی نیند ہوگی۔

۶۲۶۶ - محمد بن علی بن عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن عبداللہ الکوفی، مصعب بن المقدام، زائدہ بن مقدام، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے منصور بن معتمر سے کہا کہ وہ دن جس میں میں روزہ رکھتا ہوں کیا اس میں امراء سے ملوں گا؟ تو انہوں نے کہا نہیں

تو میں نے کہا کیا ان لوگوں سے ملوں گا جو ابوبکرؓ و عمرؓ سے ملتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا ہاں۔

۶۲۶۷- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بغوی، احمد بن عمران الخنسی، ان کی روایت میں ہے میں نے ابوبکر بن عیاش کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ منصور پر رحم کرے وہ بڑے روزہ دار اور قیام کرنے والے تھے۔

۶۲۶۸- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، احمد بن عمران، ابوبکر بن عیاش، ان کے سلسلۂ سند میں مغیرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ منصور ابراہیم کے پاس آمد و رفت رکھتے اور وہ سب سے زیادہ عبادت گذار تھے پھر جب انہوں نے آثار بیان کرنا شروع کئے تو تھک گئے۔

۶۲۶۹- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عیاش بن محمد، خلف بن تمیم، زائدہ، ان کے سلسلۂ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے منصور بن معتمر سے کہا کہ جب میں روزے سے ہوں تو سلطان سے کچھ لے سکتا ہوں؟ تو انہوں نے کہا نہیں تو میں نے پوچھا کیا روزے کی حالت میں بتوں پرستوں سے کچھ لے سکتا ہوں؟ تو انہوں نے کہا ہاں۔

۶۲۷۰- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، الجوھری، عفان، ابوعوانہ ان کے سلسلۂ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ جب منصور بن معتمر عہدۂ قضاء کے لئے بیٹھے تو ان کے پاس ایک آدمی آیا اور ان کے سامنے اپنا واقعہ بیان کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا میں تمہاری بات سمجھ چکا ہوں لیکن مجھے یہ معلوم نہیں ہو رہا ہے کہ اس کا جواب کیا ہے؟ چنانچہ آپ اسی طرح کرتے۔ ابن ہبیرہ سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے ہی منصور کو قاضی بنایا تھا تو انہوں نے فرمایا یہ ایسا کام ہے جس کی اصلاح اس کے سوا نہیں کہ اس کا دوست خواہش کی وجہ سے ان کی مدد کرے، چنانچہ آپ نے عہدۂ قضاء ترک کر دیا۔

۶۲۷۱- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عمر بن محمد بن الحسن اسدی، ابی، مفضل، ان کے سلسلۂ سند میں فرماتے ہیں کہ میں منصور کے ساتھ تھا۔ جب داؤد بن علی نے ان کی طرف گورنر بننے کا پیام بھیجا پھر ان کا کاتب جعفر بن عبدالجبار ان کے پاس آیا اور آکر کہنے لگا کہ امیر آپ کو گورنر بنانا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا یہ کبھی نہیں ہو سکتا میں بیمار رہتا ہوں اور آدمی ہوں۔

۶۲۷۲- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عمر بن محمد الحسن، ابو مفضل فرماتے ہیں کہ ابن ہبیرہ نے ایک مہینہ تک منصور کو گرفتار رکھا وہ انہیں قاضی بنانا چاہتا تھا آپ برابر انکار کرتے رہے۔

۶۲۷۳- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، احمد بن عمران الخنسی، ان کے سلسلۂ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابوبکر بن عیاش کو فرماتے سنا بسا اوقات میں منصور کے ساتھ ان کے گھر میں بیٹھا ہوتا تو ان کی ماں انہیں للکارتی وہ بڑی تند مزاج اور سخت خو تھیں وہ کہتیں منصور! ابن ہبیرہ تمہیں قاضی بنانا چاہتا ہے اور تم ہو کہ انکار کر رہے ہو؟ اور منصور اپنی داڑھی سینہ پر رکھے گھر سے رہتے اور آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتے۔

۶۲۷۴- ابومحمد بن حیان، ابویحیٰ الرازی، ھناد بن السری، قبیصہ، ان کے سلسلۂ سند میں سفیان سے وہ منصور سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ماں کے لئے نیکی کا ثمن چوتھائی حصہ ہے۔

۶۲۷۵- عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن الحسن، شیبہ بن ابی شیبہ، الحسن بن عطیہ، حسن بن صالحؒ، ان کے سلسلۂ سند میں ہے وہ فرماتے ہیں منصور دیوان خانہ میں تھے تو کسی آدمی نے ان سے کہا مجھے (مہر لگانے کی) مٹی دیں تاکہ میں مہر لگاؤں، تو وہ فرماتے کہ مجھے اپنا پرچہ دکھاؤ میں اس میں دیکھوں کہ اس میں کیا لکھا ہے۔

۶۲۷۶- حبیب بن الحسن، عبداللہ بن صالحؒ، شعیب بن عبدالحمید، یحییٰ بن ابی بکیر، ان کے سلسلۂ سند میں شعبہؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں منصور نے ہمارے سامنے "و من لستم له برازقین" "وہ مخلوق جنہیں تم رزق دینے والے نہیں" تو منصور نے فرمایا اس سے مراد وحشی جانور ہیں ان کا شمار تابعین میں ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے اور ابن ابی اوفیٰ کی زیارت کی، سفیان ابی وائل شقیق، زید بن وھب، شعبی، ربعی، خیثمہ، سعد بن ابی عبیدہ، ابی البختری سے حدیث نقل کی، اور تابعین میں

سے ان سے نقل کرنے والے سلیمان التیمی، اعمش، ایوب سختیانی، محمد بن جحادہ، حصین حضرات ہیں اور مشہور ائمہ حدیث میں سے سفیان ثوری مسعر بن کدام اور شعبہ بن الحجاج شامل ہیں۔

۶۲۷۷ - عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، منصور، محمد بن المظفر، علی بن اسحاق الحربی، عبداللہ بن عمر بن ابان، صالح بن موسیٰ الطلحی، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ شقیق ابو وائل سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بندہ ہمیشہ سچ بولتا اور سچ کو تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ سچا لکھا جاتا ہے اور بندہ مسلسل جھوٹ بولتا اور اس کے لئے موقع تلاش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی وہ جھوٹ لکھا جاتا ہے، صالح الطلحی نے اپنی نقل کردہ حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے "بے شک سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی ایمان کا راستہ دکھاتی ہے اور ایمان جنت میں ہے"۔[1]

۶۲۷۸ - سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے روایت ہے وہ ابو وائل سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کیسے علم ہوسکتا ہے جب میں نیکی کروں اور جب مجھ سے کوئی برائی سرزد ہو جائے؟ آپ نے فرمایا جب تو اپنے پڑوسیوں کو کہتا سنے کہ وہ کہہ رہے ہیں تو نے برائی کی تو جان لے تو نے برائی کی۔[2]

منصور کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح سنا ہے۔

۶۲۷۹ - محمد بن عمر جعفر بن محمد فریابی، عمرو بن علی، ابوداؤد، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے روایت ہے وہ ابو وائل سے آپ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے: آپ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔[3]

ابوداؤد، شعبہ سے مرفوعاً نقل کرنے میں اکیلے ہیں اور غندر وغیرہ نے شعبہ سے موقوفاً نقل کیا ہے اور ابو عوانہ اور زہیر بن معاویہ نے منصور سے اسی طرح موقوفاً نقل کیا ہے۔

۶۲۸۰ - القاضی ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن جلانی، علی بن خشرم، الفضل بن موسیٰ، الحسین بن واقد، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ شقیق ابو وائل سے آپ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔ اسی وجہ سے اس نے ناشائستہ باتوں کو حرام قرار دیا ہے اور نہ کسی کی اللہ تعالیٰ کو زیادہ تعریف پسند ہے اسی وجہ سے اس نے اپنی ذات کی مدح بیان کی ہے۔[4]

الحسین، منصور سے نقل کرنے میں تنہا ہے۔

۶۲۸۱ - قاضی ابو احمد، سلیمان بن احمد، (فی جماعۃ قالوا) عبدان بن احمد، بشر بن ہلال، داؤد بن زبرقان، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے

---

[1] المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۲۲۳. والترغیب والترہیب ۳/۵۹۲. واتحاف السادۃ المتقین ۷/۵۱۱، ۱۰/۶۸.

[2] سنن ابن ماجۃ ۴۲۲۳. ومسند الامام احمد ۱/۴۰۲. والسنن الکبری للبیہقی ۱۰/۱۲۵. والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۷۴۹. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۷۱. وصحیح ابن حبان ۲۰۵۲. واتحاف السادۃ المتقین ۵/۲۰۵، ۹/۳۱۰.

[3] صحیح البخاری ۱/۱۵، ۳/۲۳۶، ۸/۳۰. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۰. وفتح الباری ۱/۸۹، ۵/۲۸۹، ۱۰/۵۰۷.

[4] صحیح مسلم، کتاب التوبۃ باب ۶. والدارمی فی سننہ ۲/۱۴۹. والترغیب ۳/۹۸.

روایت نقل کرنے میں وزید بن احب نے آپ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہم نماز میں "السلام علی ربنا" کہتے تھے تو ہم سے کہا گیا "السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین" کہا کرو، جب تم اس طرح کہو گے تو تم آسمان وزمین میں رہنے والی مخلوق کو سلام کہو گے۔

منصور کی سند سے غریب حدیث ہے جو انہوں نے زید سے نقل کی، ابوداؤد اس کے نقل کرنے میں اکیلے ہیں انہوں نے منصور سے اس میں اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ ثوری، شعبہ اور فضیل بن عیاض نے منصور سے انہوں نے شقیق، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے اور حسین جعفی نے زائدہ، انہوں نے منصور، آپ نے ابراہیم، انہوں نے اسود اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے تشہد میں اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۲۸۲- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، زائدہ، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے آپ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپ نے سہواً کمی یا زیادتی کی تھی، تو آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں، پھر ہم نے آپ کے اس فعل کا ذکر کیا، اس کے بعد آپ نے اپنے پاؤں پھیرے اور قبلہ رخ ہونے اور دو سجدے کئے، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے، اگر کوئی نئی بات پیش آتی تو تمہیں اس کی اطلاع کرتا، لیکن میں ایک انسان ہوں جیسے تم انسان ہو، میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو، سو جب کبھی میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دہانی کرادیا کرو، اور تم میں سے جو کوئی اپنی نماز میں بھول جائے تو اسے چاہئے کہ وہ دیکھے کہ کونسی مقدار زیادہ درست ہے، اسی پر اپنی نماز کی بنا کر کے مکمل کرے، اس کے بعد سلام کرے اور دو سجدے کرے چلا

منصور سے روح بن قاسم، مفضل بن مہلہل، ابوالاحوص، جعفر بن الحارث، مسعر بن کدام، فضیل بن عیاض، جریر، ابن حنیبہ، اور ابراہیم بن طہمان نے روایت کیا ہے۔

۶۲۸۳- سلیمان بن احمد، عباس بن الفضل اسفاطی، ابوعون زیادی، محمد بن ذکوان، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں فرمایا ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ وہاں سے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما گزرے جبکہ وہ بچے تھے، آپ نے فرمایا میرے بیٹوں کو میرے پاس لاؤ تا کہ میں ان کے لئے ان کلمات کے ذریعے تعویذ (حفاظت کی دعا) کروں جن سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بچوں کے لئے تعویذ کیا کرتے تھے، پھر آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں، ہر نظر بد لگانے والی آنکھ سے، ہر شیطان اور ہر زہریلے جانور سے ۔ ۲

یہ منصور کی سند سے غریب حدیث ہے جو انہوں نے ابراہیم، انہوں نے علقمہ سے نقل کیا ہے محمد بن عون ابوعون زیادی اس کے نقل کرنے میں متفرد ہیں، اس کی مشہور سند وہ ہے جو ثوری اور حفص الابار کے بھائی نے منصور سے نقل کی ہے۔

۶۲۸۴- ابوبکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ منہال بن عمرو سے وہ سعید بن جبیر سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسین وحسنؓ کے لئے اس دعا کے ذریعہ تعویذ کیا کرتے تھے۔ ۳

۱۔ صحیح البخاری ۱/۱۱۱، وصحیح مسلم کتاب المساجد ۸۹، ۹۰ وفتح الباری ۲/۵۰۳۔

۲،۳۔ سنن ابی داؤد ۴۷۳۷ وسنن الترمذی ۲۰۶۰ ومسند الامام احمد ۱/۲۷۰ والمستدرک ۳/۱۶۷۔
والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۸۷، ۱۱/۳۳۸ والصغیر ۱/۲۵۷ والمصنف لعبد الرزاق ۶۹۸۴ ومجمع الزوائد ۵/۱۱۳، ۱۰/۱۸۷، ومشکاۃ المصابیح ۱۵۳۴ وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۲۲۸

موسیٰ بن اعین نے سفیان سے، انہوں نے منصور سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۲۸۵- محمد بن معمر، عبداللہ بن محمد بن وہب، عباد بن یعقوب، محمد بن الفضل الخراسانی، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوتے تو ہم اپنے چہرے آپ کی طرف کر لیتے۔[1]

محمد بن الفضل بن عطیہ منصور سے نقل کرنے میں تنہا ہیں۔

۶۲۸۶- حسن بن عبداللہ بن سعید، عبدان، معتمر بن سہل، عامر بن مدرک، علاء بن العصفار، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ ابوصالح سے، ان کے سلسلہ روایت میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا گروی رکھا مال اگر دودھ والا جانور ہے تو اس کا دودھ دوہا جائے گا اور اگر سواری کے قابل ہے تو اس پر سواری کی جائے گی۔[2]

منصور اور ابوصالح سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۲۸۷- سلیمان بن احمد، علی بن سعید بن بشیر الرازی، یونس بن عبدالاعلی، ابوالربیع، سلیمان بن داؤد الاسکندری، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ مجاہد سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ تم میرے قریب ہرگز نہیں ہو سکتے جب تک کہ میری قضا پر راضی نہ ہو کیونکہ یہ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے اور تمہارے اعمال میں سے جو عمل تم کرو اور وہ تمہاری نیکیوں کو برباد کر دے تیرے بڑھ کر نہیں، اے موسیٰ! دنیا والوں کے سامنے عاجزی مت کرو ورنہ میں تجھ سے ناراض ہو جاؤں گا اور اپنے دین کی وجہ سے ان کی دنیا سے خوفزدہ مت ہونا ورنہ میں تمہارے لئے اپنی رحمت کے دروازے بند کر دوں گا، اے موسیٰ! ان گنہگاروں سے کہو جو ندامت و پشیمانی کرنے والے ہیں تمہیں خوشخبری ہو اور عجب میں مبتلا عمل کرنے والوں سے کہو کہ تم خسارے میں ہو۔[3]

ثوری کا سند سے غریب حدیث ہے جو انہوں نے منصور سے اور انہوں نے مجاہد سے نقل کی ہے۔ ہم نے ابوربیع کی حدیث سے ہی اسے لکھا ہے۔

۶۲۸۸- ابو محمد بن الحسن، محمد بن سلیمان بن الحارث، ابوحذیفہ موسیٰ بن مسعود، ابراہیم بن طہمان، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ سالم بن ابی الجعد سے وہ سلمہ بن نعیم الاشجعی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔[4]

اسے کنانہ بن جبلہ نے ابراہیم بن طہمان سے روایت کیا ہے۔

۶۲۸۹- احمد بن القاسم بن الریان، ابوالزنباع روح بن الفرج، عمرو بن خالد الحرانی، عیسیٰ بن یونس، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ ہلال بن یساف سے وہ اغر سے وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے "لا الٰہ الا اللہ" کہا تو اسے یہ کلمہ زمانہ میں ان مصائب سے جو اسے اس کلمہ کے کہنے سے پہلے پہنچے ان سے نجات دے گا۔

۱۔ المستدرک ۲/ ۵۸ والسنن الکبری للبیہقی ۲/ ۲۸ والسنن للدارقطنی ۲/ ۵،۴۴/ ۷۴ وتاریخ بغداد ۶/ ۱۸۴ والکامل لابن عدی ۱/ ۲۷۲، ۵۰۳/ ۲۵۷۶، ۲۷۲۴

۲۔ کشف الخفا ۱/ ۱۹۸، ۳ والدر المنثور ۲/ ۹۱

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۵۱ وفتح الباری ۱/ ۲۲۸، ۱۱/ ۲۶۳

۴۔ الدر المنثور ۶/ ۹۳۔

ثوری اور منصور کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے صرف اسی طریق سے لکھا ہے۔

۲۸۹۔ سلیمان اعمش[1]

انہی معزز ہستیوں میں سے الامام المقری ، راوی ، متقی ، جن کے اعمال زیادہ اور امیدیں کم تھیں جو اپنے رب سے ڈرنے والے اور اس کے سامنے عبادت گزار تھے جبکہ مخلوق خدا کے ساتھ ہنسی خوشی رہنے والے تھے ان کا نام نامی سلیمان بن مہران الاعمش ہے کہا جاتا ہے کہ لوگوں کے ساتھ ہنسی خوشی رہ کر حق کے موافق عمل کرنے کا نام تصوف ہے۔

۶۲۹۰ - ابو حامد بن جبلہ ، محمد بن اسحاق بن راھویہ ، حیوۃ بن شریح الحمصی ، بشر بن مجید ، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے ، فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن وثاب سے قرآن مجید پڑھا انہوں نے علقمہ سے یا مسروق سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اور آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا۔

۶۲۹۱ - سلیمان بن احمد ، عبداللہ بن احمد بن حنبل ، ابی ، ابو نعیم ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرمایا میں نے اعمش کو فرماتے سنا کہ لوگ یحییٰ بن وثاب کے پاس قرآن مجید پڑھا کرتے تھے ، میں بھی وہاں بیٹھا ہوتا تھا ، پھر جب ان کا انتقال ہو گیا تو لوگوں نے میرے اردگرد گھیرا ڈال لیا۔

۶۲۹۲ - احمد بن جعفر بن سالم ، احمد بن علی الابار ، ابراہیم بن سعید ، زید بن الحباب ، الحسین بن واقد ، ان کے سلسلہ روایت میں ہے ، فرماتے ہیں میں نے اعمش کے پاس قرآن مجید پڑھا تو میں نے ان سے کہا ، میری قرأت کیسی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا میرے سامنے کوئی کا فرتم سے اچھا پڑھنے والا نہیں۔

۶۲۹۳ - ابو حامد بن جبلہ ، محمد بن اسحاق ، ابو معمر اسماعیل بن ابراہیم ، سفیان بن عیینہ ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ، اعمش نے فرمایا کہ ہمارے اور بدبختی کے درمیان ایک پردہ ہے ، پھر فرمایا ہم سے زید بن وھب ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق ، ابو العباس السراج ، قتیبہ ، جریر فرماتے ہیں ، اعمش جب باہر آتے تو لوگ آپ سے کوئی حدیث پوچھتے تو وہ آپ کو یاد نہ ہوتی ، پھر وہ دھوپ میں بیٹھ جاتے اور اپنے ہاتھوں سے آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے اور مسلسل آنکھوں کو ملتے رہتے ، یہاں تک کہ وہ حدیث انہیں یاد آ جاتی ، جب یاد آ جاتی تو فرماتے ہاں بتاؤ کس چیز کے متعلق تم پوچھ رہے تھے ، چنانچہ اس کا جواب دیتے۔

۶۲۹۴ - احمد بن محمد بن عبدالوھاب ، ابو العباس السراج ، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ ، عبدالرزاق ، ابن عیینہ ، ان کے سلسلہ سند میں ہے ، فرماتے ہیں میں نے اعمش کو دیکھا کہ انہوں نے الٹی پوستین (اونی کوٹ یا چغہ) اور لنگوٹ پہن رکھا ہے جس کے دھاگے ان کے پاؤں پر لٹک رہے تھے ، پھر انہوں نے فرمایا تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر میں نے علم حاصل نہ کیا ہوتا تو میرے پاس کون آتا؟ اور اگر میں کوئی سبزی فروش ہوتا تو لوگ مجھ سے خریداری کرنے میں گھن محسوس کرتے۔

۶۲۹۵ - سلیمان بن احمد ، محمد بن الخزاز الطبرانی ، احمد بن حرب الموصلی ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے محمد بن عبید طنافسی کو فرماتے سنا کہ اعمش کے پاس ایک شاندار بڑی داڑھی والا شخص آیا اور آکر نماز کے معمولی مسئلے کے متعلق پوچھنے لگا ، اعمش ہماری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اسے دیکھو! اس کی داڑھی سے احتمال ہوتا ہے کہ اسے چار ہزار احادیث یاد ہیں اور اس کا مسئلہ مکتب میں پڑھنے والے بچوں جیسا مسئلہ ہے۔

---

[1] طبقات ابن سعد ۶/۳۴۲ والتاریخ الکبیر ت ۱۸۸۶ والجرح ت ۶۳۰ وسیر النبلاء ۶/۲۲۶ والکاشف ت ۲۱۵۳ والمیزان ت ۳۵۱۷ وتہذیب الکمال ۱۲/۷۶ (۲۵۷۰)

۶۲۹۶-سلیمان بن احمد، احمد بن صدقہ، محمد بن الحسن بن تسنیم، ابوداؤد، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے حبیب بن ابی ثابت نے کہا اہل حجاز اور اہل مکہ حج کے مسائل سے زیادہ واقف ہیں، فرماتے ہیں میں نے ان سے کہا ٹھیک ہے آپ ان سے اور میں اپنے اصحاب سے روایت کروں گا، آپ جو حرف بھی پیش کریں گے میں اس میں آپ کے سامنے ایک حدیث سناؤں گا۔

۶۲۹۷-احمد بن محمد بن ابراہیم المعدل، عبداللہ بن محمد الکروی، عبید بزاز عبدالواحد بن نجد فرماتے ہیں، میں نے اعمش کو فرماتے سنا کہ علم بیوں میں ہے۔

۶۲۹۸-عبدالعزیز بن محمد المعدل، عبداللہ بن محمد بن الحجاج المعدل، ابوالعباس بزاز، عبدالوھاب بن الحکم الوراق، ابوجعفر الحرانی، عیسیٰ بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم نے اپنے زمانے میں اعمش جیسا آدمی نہیں دیکھا اور نہ اس طبقہ میں جو ان سے پہلے تھا، ہم نے کسی کی مجلس میں اغنیاء اور سلاطین کو اتنا حقیر نہیں دیکھا جتنا اعمش کی مجلس میں دیکھا جبکہ انہیں ایک درہم کی ضرورت تھی۔

۶۲۹۹-احمد بن جعفر بن سلیم، احمد بن علی الابار، الحسن بن علی حلوانی، نعیم بن حماد، سفیان، عاصم بن حبیب، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں قاسم بن عبدالرحمن فرماتے ہیں، اعمش سے بڑھ کر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث کا علم رکھنے والا کوئی نہیں۔

۶۳۰۰-عبدالعزیز بن محمد، عبداللہ بن محمد، احمد بن بکر، جو بشر کے پڑوسی ہیں، محمد بن خلف فرماتے ہیں میں نے ضرار بن صرد سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے شریک کو فرماتے سنا، یہ علم عرب اور معزز بادشاہوں میں تھا تو مجلس میں سے ایک شخص نے ان سے کہا تو پھر اعمش کا کونسا (حصہ کا) تیر ہوگا؟ تو اس پر شریک نے کہا اگر میں اعمش کو دیکھوں کہ ان کے پاس گوشت ہے جسے وہ اٹھائے جا رہے ہیں ان کے دائیں طرف سفیان ثوری اور بائیں جانب شریک اور دونوں ان سے گوشت کے اٹھانے میں جھگڑ رہے ہوں تو میں سمجھ جاؤں گا کہ وہاں بہت سے تیر ہیں۔

۶۳۰۱-عبدالعزیز بن محمد، عبداللہ بن محمد، ابوسہل محمد بن الحسن، ابوعبداللہ بن یحییٰ بن معین، ابن وارہ رازی، عبیداللہ بن موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے فرماتے ہیں سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ امانت خیانت کرنے والوں کو ادا کی جائے، اعمش نے فرمایا وعدہ کو توڑ نا اس شخص کے نزدیک وعدہ وفائی ہے جس کے ہاں وعدہ کی پاسداری نہیں۔

۶۳۰۲-احمد بن جعفر، احمد بن علی الابار، محمد بن حمید، جریر فرماتے ہیں اعمش کے پاس ارجاء کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ہم اس سے کیا امید رکھ سکتے ہیں جس کی یہ رائے ہو کہ میں اس سے بڑا ہوں۔

۶۳۰۳-احمد بن جعفر، احمد بن علی الابار، ابوعبدالرحمن، ان کے سلسلہ سند میں ابن نمیر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اعمش کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا کہ فلاں آدمی سے میری بات کرو، جس کے ہاں بات کرنی تھی وہ شخص شرابی تھا۔ تو اعمش نے کہا اللہ کی قسم! میں نے تو اس سے کبھی بات نہیں کی، تو اس شخص نے کہا کہ اس نے خراج (ٹیکس) میں میرا مؤاخذہ کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اگر آپ بات کریں گے تو وہ آپ کی سفارش قبول کرے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ اعمش ان کے پاس آئے، اس وقت ان لوگوں کے سامنے شراب پڑی تھی، جس میں سے وہ لوگ پی رہے تھے، ان میں سے ایک نے کہا میں اسے (اعمش کو) یہاں سے نکلنے سے پہلے لازماً شراب پلاؤں گا، پھر انہوں نے وہ شراب اٹھالی تو اعمش اندر داخل ہوئے اور اس آدمی سے گفتگو کی، اس نے کہا ٹھیک ہے پھر اس نے وہ تحریر منگوائی اور جو کچھ اس پر لکھا تھا مٹا دیا، اس کے بعد وہ کہنے لگا ابومحمد! وہ پہر کا کھانا تیار ہے تناول فرمائیے، چنانچہ آپ نے کھانا کھایا اس کے بعد آپ نے فرمایا مجھے پانی پلاؤ، تو اس شخص نے کہا اولڑکے! نبیذ لاؤ، تو اعمش نے فرمایا نہیں مجھے بس پانی پلاؤ، پھر کہا مجھے پانی پلاؤ تو اس آدمی نے کہا لڑکے نبیذ لاؤ، تو اعمش نے فرمایا نہیں مجھے پانی پلاؤ، تو اس شخص نے کہا کیا یہ حضور کا ارشاد نہیں کہ جب تم اپنے بھائی کے پاس جاؤ تو اس

کے کھانے سے کھاؤ کھاؤ اور اسکے مشروب سے پیو تو اعمش نے کہا تو ان لوگوں میں سے نہیں، پھر اعمش وہاں سے چلے گئے اور پانی کے سوا کچھ نہیں پیا۔

۶۳۰۴ - سلیمان بن احمد بن داؤد و علی بن بحر فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن یونس نے اعمش کی طرف ایک جزآور دنبہ اور ایک کاغذ بھیجا تا کہ اس پر کوئی حدیث لکھ بھیجیں، اعمش نے جزاور دنبہ لے لئے اور کاغذ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ھو اللہ احد مکمل سورۃ لکھ دی اور کاغذ بند کر کے اس کی طرف واپس بھیج دیا، جب عیسیٰ بن موسیٰ نے کاغذ دیکھا تو ان کی طرف لکھ بھیجا اے فلانی کے بیٹے! تمہارا کیا گمان ہے مجھے قرآن اچھی طرح نہیں آتا؟ تو اعمش نے جواباً لکھا تو تمہارا کیا گمان ہے میں حدیث بیچتا ہوں؟ مال اپنے پاس روک لیا اور کچھ لکھ کر نہیں بھیجا۔

۶۳۰۵ - سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، اسماعیل بن بہرام الکوفی، ابواسامہ ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اعمش کو ابوالفرج طین القائد کے پاس آنے کی وجہ سے سزا دی گئی تو انہوں نے فرمایا میں نے اسے خس و خاشاک سمجھا جب اس کی ضرورت پڑتی ہے تو اس کے پاس آ جاتا ہوں

۶۳۰۶ - ابواسامہ بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن مسعود، عبدالرزاق، معمر ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں اعمش کے پاس آیا میرے پاس کچھ احادیث تھیں جن کے متعلق ان سے پوچھنا چاہتا تھا۔ اس وقت ان کے پاس بنی مخزوم کا ایک آدمی بیٹھا تھا میں نے کہا اے ابومحمد! فلاں فلاں حدیث کیسی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی چیز قابل اعتراض نہیں، پھر میں نے کہا فلانی فلانی حدیث تو انہوں نے فرمایا، ناپسندیدہ ہے، اتنے میں اس مخزومی نے کہا، یہ شخص آپ کی خاطر سفر کر کے آیا ہے تو اعمش نے کہا میں پہچان چکا ہوں لیکن ہمعصروں سے تجربہ حاصل کیا جاتا ہے۔

۶۳۰۷ - محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بغوی، ابوبکر بن زنجویہ، عبدالرزاق، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے میرے بعض دوستوں نے بتایا کہ ایک رات اعمش کسی ضرورت سے بیدار ہوئے تو انہیں پانی نہ ملا تو آپ نے دیوار پر ہاتھ پھیر کر تیمم کیا اور پھر سو گئے اس بارے میں کسی نے ان سے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں بغیر وضو کے میری موت واقع ہو جائے۔ عبدالرزاق فرماتے ہیں معمر نے بھی کئی بار ایسے ہی کیا۔

۶۳۰۸ - محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، محمود بن غیلان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں وکیع نے فرمایا ستر سال سے اعمش کی تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی، اور تقریباً ساٹھ سال سے میں ان کے پاس آ رہا ہے میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ وہ کسی رکعت کی قضا کر رہے ہوں۔

۶۳۰۹ - محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، ابوسعید الاشج، حمید بن عبدالرحمن، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے فرماتے ہیں مالک بن حارث نے کسی ضرورت میں مجھ سے مدد چاہی تو میں ایک پھٹی ہوئی اچکن پہنے ہوئے ان کے پاس گیا تو انہوں نے کہا اگر آپ کوئی اور کپڑا پہن لیتے تو زیادہ بہتر تھا؟ تو میں نے کہا چلو! تمہاری ضرورت اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے فرمایا وہ مسجد میں کہتے ہوتے تھے میں تو سلیمان کے ساتھ ایک لڑکا ہوں۔

۶۳۱۰ - محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، احمد بن زہیر، ابراہیم بن عرعرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے یحییٰ القطان کو فرماتے سنا، جب وہ اعمش کا تذکرہ کرتے تو فرماتے وہ تو بڑے عبادت گزار تھے، جماعت کی نماز کے پابند اور صف اول میں شریک رہنے والے تھے۔ یحییٰ فرماتے ہیں اعمش اسلام کی علامت تھے، یحییٰ دیوار کو ٹٹولتے یہاں تک کہ پہلی صف میں جا کھڑے ہوتے۔

۶۳۱۱ - محمد بن علی، عبداللہ، ابوسعید الاشج، محمد بن یحییٰ الجعفی، جعفص بن غیاث، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں اعمش سے کسی نے زید بن علی کے زمانہ حکومت میں کہا اگر آپ خروج کرتے؟ تو اعمش نے کہا تمہارا ناس ہو، مجھے کوئی شخص ایسا دکھائی نہیں دیتا جس کے سامنے میں اپنی عزت کا سہارا لوں تو کیسے میں اپنے دین کو کسی کے سامنے سہارا بناؤں۔

۶۳۱۲- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، زیاد بن ایوب فرماتے ہیں میں نے ہشیم کو فرماتے سنا کہ میں نے کوفہ میں اچھی طرح کتاب اللہ پڑھنے والا اور عمدہ حدیث والا اعمش سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔

۶۳۱۳- محمد بن احمد بن ابراہیم (فی کتابہ) محمد بن ایوب، سہل بن عثمان، حفص بن غیاث فرماتے ہیں میں نے اعمش کو فرماتے سنا کہ ہو سکتا ہے میں موت سے روک دیا جاؤں، اگر میں اسے پیسوں کے بدلے بکتا پاتا تو خرید لیتا۔

۶۳۱۴- ابی، ابراہیم بن محمد بن الحسین، عبدالجبار بن العلاء، سفیان بن عیینہ ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں اعمش نے فرمایا ہم اپنے زمانہ میں بازاری لوگوں کو برا سمجھتے تھے لیکن آج ہمیں وہ بہترین لوگ نظر آتے ہیں۔

۶۳۱۵- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، یحییٰ بن ابی زائدہ فرماتے ہیں ہم سے اعمش نے بیان کیا کہ ابراہیم میری عیادت کے لئے میرے پاس آئے۔ وہ مجھ سے ہنسی مذاق کرتے تھے، انہوں نے کہا رہے تم نہیں سمجھتے اپنے گھر میں جانتا ہے کہ دونوں ہستیوں میں کوئی شخص بڑا نہیں۔

۶۳۱۶- عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن الحسن، عمرو الاودی، وکیع، ان کے سلسلہ سند میں حسن بن صالح سے روایت ہے کہ اعمش نے کہا کہ ہم جنازہ میں حاضر ہوتے تو ہمیں معلوم نہ ہوتا کہ قوم کے غم کی تعزیت کون کرے۔

۶۳۱۷- ابی، ابراہیم بن محمد الحسن، ابوحمید الحمصی، احمد بن محمد بن یسار، یحییٰ بن صالح الوحاظی، منصور بن ابی الاسود ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے اعمش سے اس آیت کے متعلق پوچھا" وکذلک نولی بعض الظالمین بعضاً بما کانوا یکسبون" (انعام ۱۲۹) آپ لوگوں نے اس کے متعلق کیا سنا ہے؟ تو آپ نے فرمایا میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا ہے جب لوگ خراب ہو جائیں تو ان پر برے لوگ مامور کر دیئے جاتے ہیں۔

۶۳۱۸- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، مسعود بن یزید، ابراہیم بن رستم، ابوعصمہ، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے۔ فرمایا سب سے ثقیل آیت وسوسے کی ہے کیونکہ سابقہ اہل کتاب وسوسے کے متعلق نہیں جانتے تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے اعمال آسمان کی طرف نہیں چڑھتے تھے۔

۶۳۱۹- ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن سلم، هناد بن السری، قبیصہ، ان کے سلسلہ سند میں سفیان سے وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں "وما الحیاۃ الدنیا فی الآخرۃ الا متاع" (الرعد ۲۶) فرمایا جیسے چرواہے کا توشہ۔

۶۳۲۰- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ابوہشام رفاعی، ابوبکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں، میں اعمش کے مرض الوفات میں ان کے پاس آیا تو میں نے کہا میں آپ کے لئے طبیب کو بلاؤں؟ تو انہوں نے کہا میں اس سے کیا کروں گا، بخدا اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں اسے خس و خاشاک میں پھینک دیتا، جب میں مر جاؤں تو میرے مرنے کی اطلاع کسی کو نہ دینا، مجھے لے چلو اور میری لحد میں مجھے پھینک آؤ۔

۶۳۲۱- عبدالعزیز بن محمد، عبداللہ بن محمد بن الحجاج، ابوالعباس البزاز، ابوہشام رفاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابوبکر بن عیاش کو فرماتے سنا میں نے اعمش کو دیکھا کہ انہوں نے الٹی قمیص پہن رکھی ہے اور کہہ رہے تھے لوگ پاگل ہیں اپنی کھالوں کے مقابلہ میں کھردرا لباس پہنتے ہیں۔

۶۳۲۲- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، محمد بن یزید، ابوبکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک بادشاہ اپنے ہیکہ گاہ میں نکلا تو اس پر بارش ہونے لگی اس نے اپنا سر اٹھایا اور کہا: اگر تو نہ رکی تو میں تجھے تکلیف دوں گا؟ چنانچہ بارش تھم گئی لوگوں نے اس سے پوچھا بادشاہ سلامت! آپ نے کیا کرنے کا ارادہ کیا تھا؟ تو اس نے کہا میں نے ارادہ کیا تھا جو بھی توحید کا قائل ہوگا اسے

قتل کردوں گا۔ معلوم ہوا اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی حفاظت فرماتے ہیں۔

۶۳۲۳-عبداللہ بن محمد، ابو یحییٰ الرازی، ہناد بن السری، قبیصہ، ان کے سلسلہ سند میں سفیان سے وہ اعمش سے نقل کرتے ہیں کہ ملک الموت علیہ السلام لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتے تھے، ایک آدمی کے پاس آتے تو اسے کہتے اپنا کام کرلو میں تمہاری روح قبض کرنا چاہتا ہوں، فرماتے ہیں پھر اس فرشتے نے شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے بیماری نازل کی اور موت کو پوشیدہ رکھا۔

۶۳۲۴-ابی محمد بن جعفر، اسماعیل بن زید، ابراہیم بن الاشعث، الفضیل بن عیاض، سلیمان سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں بنی اسرائیل کا ایک شخص کسی غار میں عبادت کرتا تھا تو ابلیس نے اپنا ایک شیطان اس کے پیچھے بھیجا جو غار میں اس کے ساتھ نماز پڑھنے لگا، عابد نے اس سے کہا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں تمہارے ساتھ عبادت کرنا چاہتا ہوں، پھر اس نے کہا کیا میں تجھے اس عمل سے بہتر عمل نہ بتاؤں؟ عابد نے کہا وہ کیا ہے؟ تو اس شیطان نے کہا، چلو ہم فلاں بستی میں جاکر امر بالمعروف کرتے ہیں۔ عابد نے اس کی بات مان لی، پھر انہوں نے بستی سے ان کی طرف آتے ایک شخص کو دیکھا۔ شیطان اسے دیکھتے ہی کوڑ مارنے لگا تو اس شخص نے اسے پکڑ کر ذبح کر دیا، عابد نے اس سے کہا یہ تو نے کیا کیا؟ سب سے عبادت گزار شخص کو قتل کر دیا تو اس شخص نے کہا یہ تو شیطان تھا اور میں تیرے رب کی رحمت ہوں جس کی وجہ سے تیرے رب نے تجھ پر رحم کیا۔

۶۳۲۵-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن ہانی، سعید بن یحییٰ، ابو سفیان الحذاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ اعمش نے اس جماعت کا ایک کونا پکڑا تو اس کے کچھ لوگ ان کے پاس آئے اور ان سے مطالبہ کیا کہ انہیں حدیث بیان کریں، اعمش نے انکار کر دیا۔ اہل مجلس میں سے کسی نے کہا اے ابو محمد! اگر ان مساکین سے حدیث بیان کر دیتے تو اچھا نہ ہوتا؟! اعمش نے کہا خنازیر کے گلے میں موتی کون ڈالتا ہے؟

۶۳۲۶-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بغوی، ابو سعید الاشج، حمید بن عبدالرحمٰن، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے اعمش کو فرماتے سنا دیکھو! ان موتیوں کو کمینے لوگوں پر نچھاور نہ کرنا یعنی علم حدیث کو، حمید فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ میں نے اعمش کو فرماتے سنا موتیوں کو خنزیروں کے گلے میں نچھاور نہ کرنا۔

۶۳۲۷-عبداللہ بن محمد، ابو سعید احمد بن محمد بن سعید، عباس بن عبدالعظیم، ابو نعیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ عبدالسلام نے فرمایا کہ اعمش جب حدیث بیان کرتے تو انتہائی عاجزی کا مظاہرہ کرتے، علم کی تعظیم کرتے۔

۶۳۲۸-احمد بن محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد الرازی، ابو عوان بزوری، زکریا بن عدی، ابن ادریس، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں اعمش جب بھی ہم سے حدیث بیان کرتے، پھر کہتے (راس المال) پونجی یعنی اسناد باقی رہ گئی ہے۔

۶۳۲۹-ابو محمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن محمد بن حماد، اسماعیل بن ابی الحارث، الحنفی، ابو بکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں، ایک آدمی نے اعمش سے کہا کہ آپ کے ارد گرد تو یہ بچے ہیں تو اعمش نے کہا چپ رہو یہی بچے تمہارے دین کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

۶۳۳۰-ابو جعفر احمد بن محمد المعدل، عبداللہ بن محمد الحلوانی، عیسیٰ بن جعفر، احمد بن داؤد الحرانی، عیسیٰ بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں ہے، کہ میں نے اعمش کو فرماتے سنا، انس بن مالک صبح و شام میرے پاس سے گزرتے تو فرماتے ہیں تم سے کوئی حدیث نہیں سنتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی، پھر حجاج کے پاس آیا یہاں تک کہ اس نے تمہیں امیر بنا دیا، فرماتے ہیں میں پشیمان ہوا، پھر میں ایک آدمی سے روایت کرنے لگا۔

۶۳۳۱-سلیمان بن احمد، احمد بن القاسم، مساور، ولید بن الفضل العنزی، مندل بن علی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ایک روز

اعمش سحری کے وقت اپنے گھر سے نکلے ، مسجد بنی اسد کے پاس سے گزرے تو اس وقت مؤذن کھڑا جماعت کرا رہا تھا ، آپ ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے ۔ ان کے امام نے پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ شروع کر دی پھر دوسری رکعت میں سورۂ آل عمران پڑھی ، جب نماز سے فارغ ہوا تو اعمش نے اس سے کہا : ارے ! تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا ؟ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہیں سن رکھا کہ جب کوئی شخص لوگوں کی امامت کرے تو اسے چاہئے کہ وہ ہلکی پھلکی مختصر نماز پڑھائے اس واسطے کہ اس کے پیچھے بوڑھا ، کمزور اور ضرورت مند شخص کھڑا ہوتا ہے ۔ امام نے کہا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ نماز گراں تو ہے مگر خاشعین پر کچھ گراں نہیں ۔ (البقرہ ۴۵) اعمش نے جواباً کہا میں تمہارے پاس خاشعین کا قاصد ہوں کہ تو نماز کو ثقیل کر کے پڑھاتا ہے ۔

۶۳۳۲ - احمد بن جعفر بن حمدان ، احمد بن علی الابار ، ابو عبد الرحمن ، وکیع ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ اعمش نے ایک اعرابی پڑھا کو کرائے پر لے رکھا تو آپ کے ہمراہ کچھ لوگ ہو گئے اس امید سے کہ آپ سے کچھ سنیں گے ، راوی کا بیان ہے کہ جب آپ نے احرام باندھا تو ان لوگوں کا شتر بان انہیں بڑی اذیت دیتا تھا ، ایک دن یہ لوگ ایک خیمہ میں جمع ہو گئے آپ جب تشریف لائے تو یہ لوگ وہاں بیٹھے تھے راستے میں اعمش کھڑے ہو گئے اپنا تہبند کسا اور ہاتھ میں خیمہ کا کھونٹا لے کر شتر بان پر برس پڑے اور اسے زخمی کر دیا ، لوگوں نے کہا اے ابو محمد ! آپ نے بڑھ کر اسے زخمی کر دیا ، جبکہ آپ حالت احرام میں ہیں ؟ تو آپ نے فرمایا احرام کی ایک سنت یہ بھی ہے کہ شتر بان کو مارا جائے ۔

۶۳۳۳ - سلیمان بن احمد ، ابراہیم بن نائلہ ، اسماعیل بن عمرو البجلی ، مندل ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے اعمش سے پوچھا کہ آپ کو کبھی حبشی لوگوں سے تکلیف پہنچی ہے ؟ انہوں نے فرمایا ہاں ، میں ایک دفعہ حبشیوں میں تھا تو مجھے ان کا ایک آدمی نہر کے پاس ملا تو اس نے مجھے کہا : مجھے اٹھا کر لے چلو تاکہ میں نہر پار کر لوں ، فرماتے ہیں جب وہ میرے کندھے پر بیٹھ گیا تو اس نے کہا تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے ہمارے لئے اسے مسخر کر دیا ، جبکہ ہم اسے قابو کر سکنے والے نہ تھے (زخرف ۱۳) جب میں نہر کے بیچ میں پہنچا تو میں نے اسے دے مارا اور میں نے کہا اے اللہ ! میرا اترنا مبارک کر بے شک تو بہتر اتارنے والا ہے (مومنون ۲۹) پھر میں نے اسے چھوڑ دیا وہ نہر میں اپنے چوتڑوں کے بل لوٹ پوٹ ہونے لگا اور میں وہاں سے بھاگ نکلا ۔

۶۳۳۴ - احمد بن جعفر بن حمدان ، احمد بن علی الابار ، علی بن محمد الحنظلی ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں سفیان بن سعید ، اعمش کے پاس آئے سلام کیا ، اعمش نے کہا ابو عبد اللہ آپ کیسے ہیں ؟ سفیان نے ابھی حدیث لینے میں آغاز ہی کیا تھا کہ اس پر سفیان نے ان سے کہا ابو محمد ! تم کسی وقت بھی مذاق نہیں چھوڑتے ہو ؟ تو اعمش نے کہا آپ کس کام سے آئے ہیں ؟ تو انہوں نے کہا کہ ایک حدیث کی خاطر ، آپ بیان کرتے ہیں اور حدیث اس میں ایک چیز کا ذکر کرتے ہیں تو اعمش نے کہا وہ کونسی حدیث ہے ؟ سفیان نے کہا آپ نے کہا کہ حضرت ابن عمر نے تمہارے ہدیے قبول کئے ہیں ؟ تو اعمش نے کہا کیا تم نے اس کے بعد کچھ نہیں سنا ؟ تو سفیان نے کہا نہیں سنا ، تو اعمش نے ان سے کہا میں نے مختار کے ہدیے حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر کے پاس آتے دیکھے اور یہ دونوں حضرات قبول فرماتے ۔

۶۳۳۵ - ابو محمد بن حیان ، عبد اللہ بن الحسین نیشاپوری ، حارث بن ابی اسامہ ، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں میں نے حفص بن ابی حفص الابار سے کہا کیا آپ نے اعمش کو دیکھا ہے ؟ تو انہوں نے کہا دیکھا ہے میں نے ان کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس علم یا (شاید قرآن فرمایا (راوی کو شک ہے) کے ذریعہ بہت سی اقوام کو بلند رتبہ عطا کرے گا اور بہت سوں کو گھٹاتا ہے ۔ اور میں ان لوگوں سے ہوں جنہیں اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعہ بلند مرتبہ عطا کرتا ہے ، اگر مجھ پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و کرم نہ ہوتا تو میری گردن پر کپڑوں کا مٹکا ہوتا جسے میں کوفہ کی گلیوں میں پھرایا کرتا ۔

۶۳۳۶ - ابو حامد بن جبلہ ، محمد بن اسحاق ، احمد بن الولید ، حامد بن یحییٰ ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے سفیان کو فرماتے سنا کہ شبیب

بن شیبہ اور اس کے دوست اعمش کے پاس آئے اور دروازے پر کھڑے ہو کر چلانے لگے اے سلیمان! ہمارے پاس باہر آؤ اعمش نے اندر سے کہا تم کون لوگ ہو؟ تو انہوں نے کہا ہم وہ لوگ ہیں جو آپ کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں تو اعمش نے اندر سے کہا: ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔

اعمش نے صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہے، حضرت ابن عمر کی وفات اور حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کا واقعہ جب پیش آیا تو اس وقت ۱۳ برس کے تھے، اور جب حضرت جابرؓ کی وفات ہوئی اس وقت وہ ۱۸ سال کے ہو چکے تھے اور جب حضرت ابن ابی اوفیؓ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر ۲۷ سال تھی اور خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انسؓ کی وفات کے وقت اعمش ۳۳ برس کے تھے، آپ نے حضرت انس بن مالکؓ کو مکہ میں دیکھا اور وہیں ان سے حدیث کا سماع کیا۔ اسی طرح حضرت ابن ابی اوفیؓ کی زیارت کی اور ان سے سماع کیا۔

ان کی ولادت اس سال ہوئی جب ۶۰ھ کو حضرت حسینؓ شہید کئے گئے اور ان کی وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی، اعمش سے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے ان میں سے سلیمان التیمی، محمد بن جحادہ، اور ابان بن تغلب وغیرہ ہیں۔

۶۲۳۷- حبیب بن الحسین، یوسف القاضی، مسدد، عیسیٰ بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اعمش نے فرمایا میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو دیکھا کہ وہ مسجد حرام میں نماز پڑھ رہے ہیں، آپ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنی کمر کو اتنا قائم رکھتے یہاں تک کہ آپ کا پیٹ بالکل سیدھا ہو جاتا۔

۶۲۳۸- ابراہیم بن عبداللہ، ابو حامد بن جبلہ، (قالا) محمد بن اسحاق، قتیبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جریر نے اعمش سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو نماز پڑھتے دیکھا۔

۶۲۳۹- ابو جعفر محمد بن محمد بن احمد المقری البغدادی، عبداللہ بن ایوب القربی، معاذ بن اسد، محمد بن محمد، جعفر بن الفریابی، داؤد بن مخراق، الفضل بن موسیٰ، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ اعمش حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ آپ ایک خشک درخت کے پاس سے گزرے، تو آپ نے اپنی لاٹھی سے اس کے پتوں کو جھاڑا اور اس سے اس کے پتے جھڑنے لگے۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بے شک "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" گناہوں کو ایسے گراتے ہیں جیسے یہ درخت اپنے پتے گرا رہا ہے۔[1]

۶۲۴۰- قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، علی بن احمد بن نصر، عاصم بن علی، عبدالملک بن الحسن المعدل، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، (قالا) ابو شہاب عبدربہ بن نافع الخیاط، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اعمش حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خرابی ہے مالک کے لئے مملوک و خادم کی طرف سے اور خرابی ہے مملوک و خادم کے لئے مالک کی طرف سے، اور خرابی ہے زور آور کے لئے کمزور کی طرف سے اور کمزور کے لئے زور آور کی طرف سے اسی طرح خرابی ہے غنی کے لئے فقیر کی طرف سے اور فقیر کے لئے غنی کی طرف سے۔[2]

۶۲۴۱- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، الحسین بن حفص، ابو مسلم قائد الاعمش، اعمش سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبرائیل! کیا تو اپنے رب کو دیکھ سکتا ہے؟ تو جبرائیل امین نے فرمایا میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان آگ یا نور کے ستر پردے ہیں۔ میں اگر ان میں سے ادنیٰ پردے کے قریب بھی ہوا تو میں راکھ ہو جاؤں گا۔

---

[1] سنن الترمذی ۳۵۳۳ ومسند الامام احمد ۳/ ۱۵۲ والأدب المفرد ۶۳۴ وسنن سعید بن منصور ۴/ ۲۲۵ والترغیب والترهیب ۲/ ۴۵۳.

[2] مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۴۸. وکنز العمال ۲۹، ۴۵، ۴۳۹۵۳.

۶۳۳۲- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عمر بن حفص بن غیاث، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ اعمش حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص کی وفات ہوئی تو کسی نے کہہ دیا تجھے جنت کی بشارت ہو، اس پر آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا تمہیں اس کا فعل معلوم ہے؟ ہو سکتا ہے کہ اس نے کوئی بے ہودہ بات کہہ دی ہو یا بے فائدہ چیز میں بخل سے کام لیا ہو۔[1]

تسبیح والی حدیث میں الفضل، اعمش سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ اور مملوک والی حدیث میں ابوشہاب متفرد ہیں، عجب والی حدیث میں الحسین اکیلے ہیں جو ابومسلم سے مروی ہیں اور حدیث کو عمر اپنے والد حفص سے نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۶۳۳۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، (ابی) ابوبکر الطلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابراہیم بن ابی الحسین، محمد بن عبداللہ بن الخضر می، ہارون بن محمد المستملی، اسحاق بن یوسف الازرق، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اعمش حضرت ابن ابی اوفیٰ سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ جہنم کے کتے ہیں۔[2]

کہا جاتا ہے کہ یہ وہ حدیث ہے جس کے بیان کرنے میں اعمش نے اسحاق الازرق کو مخصوص کیا ہے اور یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے کہ اسحاق اس کے نقل کرنے میں تنہا نہیں، ثوری کی حدیث بروایت اعمش روایت کی گئی ہے۔

۶۳۳۴- الحسین بن محمد الحریری، ابو حرب احمد بن حمدون الاعمش، محمد بن ابراہیم بن مسلم، (قالا) سفیان الثوری، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے۔ وہ حضرت ابن ابی اوفیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "خوارج جہنم کے کتے ہیں"۔

۶۳۳۵- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن ہشام، ان کے سلسلہ میں اعمش سے وہ معرور بن سوید سے وہ حضرت ابوذر غفاری سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک نیکی لیکر آیا تو اس کے لئے اس جیسی دس مزید نیکیاں ہیں اور جو کسی برائی کا مرتکب ہوا تو اس کے لئے اسی کی سزا ہے یا میں بخش دوں، جس نے زمین کو گناہوں سے بھر دیا پھر تائب ہو گیا جبکہ وہ مشرک نہ ہو تو میں اسی کے بقدر اس کے لئے مغفرت بنا دوں گا۔

یہ حدیث اعمش کی عالی احادیث میں سے ہے جسے ائمہ اور دوسروں لوگوں نے اعمش سے روایت کیا ہے۔

۶۳۳۶- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ فرماتے ہیں اعمش نے فرمایا کہ میں نے زید بن وہب کو حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے سنا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، عنقریب تم میرے بعد ایسے معاملات دیکھو گے جنہیں تم ناپسند کر رہے ہوگے فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسی حالت میں آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم لوگ ان کا وہ حق جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بنایا ادا کرتے رہو، اور اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگو۔[3]

اعمش کی روایت کردہ عالی احادیث میں سے صحیح اور متفق علیہ حدیث ہے جسے ثوری، زائدہ، ابوعوانہ، عبدالعزیز بن مسلم، عیسیٰ بن یونس، حفص، جریر، وکیع اور ابومعاویہ وغیرہ نے اعمش سے نقل کیا ہے۔

۶۳۳۷- ابوطاہر محمد بن الفضل بن محمد اسحاق بن خزیمہ، جدی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن موسیٰ الحرشی، سہیل بن عبداللہ،

---

[1] تاریخ اصبهان ۱/ ۲۷۵.

[2] سنن ابن ماجة ۱۷۳، ومسند الإمام أحمد ۴/ ۳۵۵، والمعجم الكبير للطبراني ۸/ ۳۲۳، والصغير ۲/ ۱۱۷، والسنة لابن أبي عاصم ۲/ ۴۳۸، وتاريخ اصبهان ۲/ ۲۲۴، والعلل المتناهية ۱/ ۱۹۳.

[3] صحيح البخاري ۹/ ۵۹، ۳/ ۲۰۷، ۱۱۳/ ۲، ۲۹۴، وفتح الباري ۱۳/ ۵.

سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے اعمش سے سنا وہ زید بن وھب کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اعمال لکھنے والے) دو محافظ فرشتے جب کسی بندے اور بندی کے پاس آتے ہیں تو ان کے پاس ایک مہر زدہ کتاب ہوتی ہے جس میں بندے اور بندی کا ہر بول لکھتے ہیں، پھر جب دونوں جانے کا ارادہ کرتے ہیں تو ان میں سے ایک دوسرے سے کہتا ہے تمہاری مہر زدہ کتاب میں جو کچھ ہے اسے سنا دو، چنانچہ وہ ایسا ہی کرتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کچھ لکھا ہی نہیں، یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مایلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید، بندہ کوئی بات نہیں کرتا مگر اس کے پاس ایک تیار بیٹھا منتظر ہے۔[۱] (ق ۱۸)

یہ حدیث اعمش کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے صرف حرشی عن سہیل کی سند سے لکھا ہے۔

۶۳۴۸- عبداللہ بن الحسن بن بندار، محمد بن اسماعیل الصائغ، قبیصہ بن عقبہ، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے بحوالہ ابووائل وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہوں۔[۲]

۶۳۴۹- محمد بن عبداللہ الحاسب ایک پوری جماعت سمیت نقل کرتے ہیں محمد بن عبداللہ الحضرمی، عبیداللہ بن عمر الاسوی، طلحہ بن زید، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے وہ ابووائل سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کی بیٹی ہو پھر اس نے اس کی اچھی تربیت کی ہو اسے عمدہ تعلیم دی ہو اور جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہیں سب میں اسے شریک کیا ہو تو یہ لڑکی اس کے لئے آگ سے حجاب و پردہ ہوگی۔[۳]

اعمش کی سند سے غریب حدیث ہے اسے اسوی طلحہ سے نقل کرنے میں تنہا ہیں۔

۶۳۵۰- ابواسحاق بن حمزہ (املاء) عبداللہ بن زیدان، محمد بن عبید بن ثعلبہ الحمانی، عمر بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابووائل سے آپ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو رخصت کرتے ہوئے بطور دعا فرمایا، اللہ تقویٰ کو تمہارا زاد راہ بنائے تمہارے گناہ بخشے اور خیر کو تم سے ملائے۔[۴]

اعمش کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے صرف عمر بن عبید کی سند سے اسے لکھا ہے۔

۶۳۵۱- ابوبکر محمد بن الحسن، محمد بن غالب تمتام، سعد بن محمد العوفی، محمد بن طلحہ، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے وہ ابووائل سے وہ حضرت حذیفہؓ سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ موٹا اور باریک ریشم استعمال نہ کرو، سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو، اس واسطے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔[۵]

اعمش کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح تحریر کیا ہے۔

۱ـ تفسیر القرطبی ۱۷/۱۱، صحیح البخاری ۹۳/۲۔

۲ـ سنن الترمذی ۱۸۳ ومسند الامام احمد ۱/۲۴۲، ۲۹۰ ومجمع الزوائد ۸/۲۰۹ والدر المنثور ۳/۳۴۴ وکنز العمال ۳۵۵۷۵

۳ـ تفسیر القرطبی ۱۰/۱۰۹ وفتح الباری ۱۰/۴۲۸۔ وتنزیہ الشریعۃ ۲/۲۱۷۔ والفوائد المجموعۃ ۱۳۲ وکشف الخفا ۱/۳۹۹ وکنز العمال ۴۵۳۹۱

۴ـ سنن الترمذی ۳۴۴۴ وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۴۹۶، ۴۹۷، ۵۰۰، ۵۲۷۔ اتحاف السادۃ المتقین ۳۲۵/۳، ۳۰۴، ۴۰۲ والمطالب العالیۃ ۱۹۰۸ ومشکاۃ المصابیح ۲۴۳۷ وکنز العمال ۱۷۴۸۱، ۱۷۴۹۳

۵ـ صحیح البخاری ۷/۹۹، ۱۴۶، وصحیح مسلم، کتاب اللباس باب ۲۰ ونصب الرایۃ ۴/۲۲۰، ۲۲۲

۶۳۵۲- ابوبکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، محمد بن اسحاق، اسرائیل، ان کے سلسلہ سند میں اعمش ہے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے آپ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن آدمی نہ طعنہ زن ہوتا ہے نہ لعنت کن، نہ فحش گو اور نہ بےہودہ گو ہوتا ہے۔[1]

۶۳۵۳- فاروق الخطابی، ہشام بن علی السیرافی، عبدالحمید بن بحر ابوسعید الکوفی، منصور بن ابی الاسود، ان کے سلسلہ سند میں اعمش ہے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے بحوالہ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما نوجوانان اہل جنت کے سردار ہیں۔[2]

۶۳۵۴- ابونعیم احمد بن محمد بن غوث الحمدانی، حسن بن حباش، ہارون بن حاتم، یحییٰ بن عیسیٰ الرملی، ان کے سلسلہ سند میں اعمش ہے وہ ابراہیم سے بحوالہ علقمہ، وعبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؓ کے چہرے کی طرف دیکھنا (بھی) عبادت ہے۔[3]

۶۳۵۵- سلیمان بن احمد، احمد بن عبداللہ بن جریر بن جبلہ، ابی بشر بن عبیداللہ الدراسی، محمد بن حمید العتکی، ان کے سلسلہ سند میں اعمش ہے، وہ ابراہیم سے بواسطہ علقمہ آپ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخی کے گناہوں سے درگذر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی لغزش کے وقت اس کا ہاتھ تھامتے ہیں۔[4]

۶۳۵۶- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، حماد بن حسن بن عنبسہ، حجاج بن نصیر، قاسم بن مطیب، ان کے سلسلہ سند میں اعمش ہے بحوالہ ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعودؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بےشک مومن کی جان پسینے کی طرح نکلتی ہے، اور کافر کی روح ایسے نکلتی ہے جیسے گدھے کی سانس، اور مومن کسی برائی کے ارتکاب میں سرگرم رہتا ہے جس کی وجہ سے موت کے وقت اس پر سختی کی جاتی ہے تاکہ یہ ذریعہ کفارہ بن جائے، اور کافر کسی نیکی میں مصروف عمل رہتا ہے جس کی وجہ سے موت کے وقت اس کے ساتھ آسانی کا معاملہ کیا جاتا ہے تاکہ اسے اس نیکی کا بدلہ (دنیا میں ہی) دے دیا جائے۔[5]

۶۳۵۷- محمد بن عمر بن سالم، احمد بن عمرو بن خالد الحنفی، (یہ حدیث میں نے صرف انہی سے سنی ہے) ابی، عبیداللہ بن موسیٰ، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں اعمش ہے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت فاطمہؓ پر رخصتی والے دن کی صبح کپکپی طاری ہوئی تو آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا فاطمہ! تمہارا خاوند دنیا میں سردار اور آخرت میں نیک لوگوں میں سے ہوگا، فاطمہ! میں نے جب تمہاری علی کے ساتھ نسبت طے کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل امین کو حکم دیا، وہ چوتھے آسمان میں کھڑے ہوئے اور فرشتوں کی صفیں بنائیں پھر ان کے سامنے خطبہ دیا، اس کے بعد میں نے علی سے

۱۔ سنن الترمذی ۱۹۷۷ والسنن الکبری للبیہقی ۱۹۳/۱۰، ۲۴۳. والمستدرک ۱۲/۱ وصحیح ابن حبان ۴۸ والأدب المفرد ۳۱۲، ۳۳۲. ومجمع الزوائد ۹۷/۱، ۷۲/۸.

۲۔ سنن الترمذی ۳۷۶۸. وسنن ابن ماجہ ۱۱۸ والمستدرک ۱۶۶/۳، ۱۶۷، ۱۶۵/۹.

۳۔ الموضوعات لابن الجوزی ۳۵۸/۱، ۳۹۰، ۳۹۱ واللآلی المصنوعۃ ۱۸۷/۱. وتنزیہ الشریعۃ ۳۸۲/۱. والفوائد المجموعۃ ۳۵۹.

۴۔ مجمع الزوائد ۲۸۲/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۱۷۳/۸ وکنز العمال ۱۶۹۸۳ وتاریخ بغداد ۹۸/۱۴.

۵۔ سنن الترمذی ۹۸۰. ومجمع الزوائد ۳۲۶/۲. وأمالی الشجری ۲۶۵/۲، ۲۶۸.

تمہاری نسبت طے کردی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جنت کے درختوں کو حکم دیا تو انہوں نے سب کچھ فرشتوں پر نچھاور کردیا، سوان میں سے جس نے اس دن جو چیز لی وہ اس کی بنسبت جو ان کے علاوہ دوسروں نے لی زیادہ ہے میں اس پر قیامت تک فخر کروں گا۔

حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ فاطمہ دیگر عورتوں پر فخر کرتی تھیں کیونکہ یہ پہلی خاتون ہیں جن کا خطبہ حضرت جبرائیل امین نے پڑھا۔

ثوری کی اعمش سے روایت کردہ غریب حدیث ہے، عبداللہ بن موسیٰ اور ان سے اوپر کے راوی عالیشان ثقات ہیں جبکہ عمرو بن خالد مثنی کے حالات میں کلام ہے۔

۶۳۵۸- عبداللہ بن جعفر، ابومسعود احمد بن فرات، یعلی بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابوصالحؒ سے بحوالہ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سب سے برا شخص اسے پاؤ گے جو دوغلا پن اختیار کئے ہوئے ہو اعمش نے فرمایا جو ان کے پاس ایک چہرے سے آئے اور دوسروں کے پاس دوسرے چہرے کے ساتھ۔[1]

۶۳۵۹- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز بن مسلم، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابوصالحؒ سے بحوالہ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابن آدم (انسان) آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان جدا ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس! انسان کو سجدے کا حکم ہوا تو اس نے سجدہ کیا، جس کے نتیجہ میں اسے جنت ملے گی اور مجھے سجدے کا کہا گیا میں نے نافرمانی کی جس کی پاداش میں مجھے جہنم ملے گی۔[2]

۶۳۶۰- احمد بن جعفر بن سعید، یعقوب بن ابی یعقوب، عبداللہ بن رجاء، زائدہ، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے بروایت ابی صالحؒ، حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا اپنے سے کم درجہ لوگوں کو دیکھو یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری نہیں کرو گے۔[3]

۶۳۶۱- احمد بن جعفر، احمد بن عصام، روح بن عبادہ، شعبہ، سلیمان، ذکوان، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا پیٹ گندے پانی سے بھر جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔[4]

۶۳۶۲- احمد بن ابراہیم بن یوسف، محمد بن زکریا، عمرو بن مرزوق، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابوصالحؒ سے بحوالہ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز کے لئے نکلتا ہے اور نماز کے علاوہ اس کا کوئی کام نہیں ہوتا تو ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتے اور ایک گناہ ختم کرتے جاتے ہیں۔[5]

---

[1] مسند الامام أحمد ۳۹۵/۲

[2] صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۳۳. وسنن ابن ماجة ۱۰۵۲. ومسند أحمد ۴۴۰/۲. وصحیح ابن خزیمة ۵۴۹، ومشکاة المصابیح ۸۹۵. ونصب الرایة ۱۷۸/۲ والترغیب والترهیب ۲۵۶/۲.

[3] مسند الامام أحمد ۲۵۴/۲. وفتح الباری ۳۲۲/۱۱. وصحیح مسلم کتاب الزهد المقدمة ۹. وسنن الترمذی ۲۵۱۳. وسنن ابن ماجة ۴۱۴۲

[4] صحیح البخاری ۴۵/۸ وصحیح مسلم، کتاب الشعر ۷،۸،۹،۱۰ وفتح الباری ۵۴۸/۱۰.

[5] سنن الترمذی ۶۰۳. وکنز العمال ۲۰۳۰۳

۲۸۹۔ حبیب بن ابی ثابت[1]

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ ان محترم بزرگوں میں سے عبادت گزار، کشادہ دست، اپنے مولیٰ ورازق پر بھروسہ رکھنے والے فقراء کو شکم سیر کرنے والے، بے عقلوں کو علم سکھانے والے، حبیب بن ابی ثابت ہیں، جنہوں نے تواضع اختیار کی اور بلند مقام پایا، استطاعت ظاہری اور فائدہ اٹھایا۔

۶۳۶۳ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید، ابوبکر بن عیاش، ابویحییٰ القتات فرماتے ہیں میں حبیب بن ابی ثابت کے ہمراہ طائف آیا تو ایسا لگ رہا تھا کہ ان کے پاس کوئی نبی آیا ہے۔

۶۳۶۴ - احمد بن اسحاق، الحسین بن ہارون، محمد بن زکریا بن بکار، وافر بن سلیمان، ابوسنان، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے فرماتے ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی جبین کو رکھ دیا تو وہ کبر سے بری ہو گیا۔

۶۳۶۵ - عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، الحسین بن الحسن، عبداللہ بن مبارک، ابوحیان تیمی، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے گھر آؤ، اس لئے کہ اس کے گھر میں اس جیسا کوئی نہیں رہتا اور نہ کوئی اللہ تعالیٰ سے زیادہ حق سے واقف ہے۔

۶۳۶۶ - ابومحمد بن حیان، علی بن سعید، ابوعقیل الجمال، خالد بن یزید العرنی، کامل ابی العلاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ حبیب بن ابی ثابت نے فقراء پر ایک ہزار خرچ کیا۔

۶۳۶۷ - ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، ہشیم، اسماعیل بن سالم، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ثابت سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں، سنت یہ ہے کہ جب آدمی کسی قوم سے حدیث بیان کرے تو پوری طرح ان کی طرف متوجہ ہو اور ان میں سے دوسروں کو چھوڑ کر کسی کو خاص نہ کرے۔

۶۳۶۸ - ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی الحارث، الحسی، ابوبکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے حبیب بن ثابت کو سجدے میں دیکھا، اگر میں انہیں دیکھ لیتا تو میں کہتا کہ وہ مردہ ہیں لمبا سجدہ کرنے کی وجہ سے۔

۶۳۶۹ - محمد بن ابراہیم، (اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں) محمد بن احمد بن راشد، ابراہیم بن سعید الجوہری، زید بن الحباب، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ زبید نے فرمایا مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے لئے ہر چیز میں نیت ہو یہاں تک کہ کھانے اور پینے میں بھی، اور حبیب نے فرمایا میں نے اپنے نفس کے علاوہ کسی سے کوئی پسندیدہ چیز نہیں قرض مانگی، میں اس سے کہتا ہوں، اے نفس! مجھے مہلت دے، یہاں تک کہ وہاں سے کوئی چیز آئے جو مجھے پسند ہے۔

۶۳۷۰ - ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن حسان الازرق، قبیصہ، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے اسے یعنی حدیث کو طلب کیا، اور ہماری یہ مراد تھی پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے بعد نیت کی توفیق بخشی یعنی حدیث میں۔

۶۳۷۱ - عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن محمد بن سلم، ہناد بن السری، ابواسامہ فزاری، اسلم المنقری، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اتنے ضعیف العمر ہو گئے تھے ان کے ابرو کپڑے کے ایک ٹکڑے کے

---

[1] طبقات ابن سعد ۶/ ۳۲۰. والتاریخ الکبیر ۲/ت ۲۵۹۲. والجرح ۳/ت ۴۹۵. والمیزان ۱/ ۴۵۱. والکاشف ۱/ ۲۰۱. وتهذیب الکمال ۴۹۰ (۵/ ۳۵۸)

لیے اٹھائے جاتے۔ ان سے کسی نے کہا میں آپ کی جو یہ حالت دیکھ رہا ہوں اس کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کمی عمر، غموں کی بھر
پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی: اے یعقوب! کیا تمہیں مجھ سے کوئی شکایت ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: اے پروردگار! یہ
غلطی تھی جو مجھ سے سرزد ہوگئی آپ اسے معاف فرمایئے۔

حبیب بن ابی ثابت نے متعدد صحابہ کرامؓ سے روایات کی ہیں۔ ان میں حضرت ابن عباس، ابن عمر، جابر، حکیم بن حزام، انس بن
مالک، ابن ابی اوفیٰ، اور ابوالفضیل رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شامل ہیں، اسی طرح بیشتر تابعین کرام سے بھی روایت کرتے ہیں
جن میں عبدالعزیز بن ابی رفیع، شیبانی اور اعمش وغیرہ قابل ذکر حضرات ہیں۔

۶۳۰- حبیب بن حسن، محمد بن لیث الجوہری، عبدالرحمن بن یونس رقی، عطاء بن مسلم، علاء بن مسیب، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی
ثابت سے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک شخص قتل ہوگیا جس کے قاتل کا پتہ نہیں
چل رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقدمہ پیش ہوا، آپ نے حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! تمہارے درمیان ایک شخص قتل
ہوتا ہے اور اسکے قاتل کا علم نہیں ہوتا اگر آسمان و زمین والے کسی مسلمان آدمی کے قتل پر جمع ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب
دےگا۔[1]

حبیب کی سند سے غریب حدیث ہے العلاء ان سے نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۳۱- ابوبکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، داؤد بن رشید، عطاء بن مسلم، العلاء بن مسیب، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت
سے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت وتر ادا فرمائے اور رکوع سے
پہلے قنوت پڑھا۔[2]

حبیب و علاء کی سند سے غریب حدیث ہے عطا نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۶۳۲- سلیمان بن احمد، احمد بن رشدین، زہیر بن عباد، ابوبکر الزہری، اعمش، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ
حضرت ابن عمرؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مومن جو لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور لوگ اسے اذیت
پاتے ہیں اور وہ ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہے اس مومن سے افضل ہے جو لوگوں سے اختلاط نہیں رکھتا کہ اسے تکلیف پہنچائیں اور وہ ان
تکالیف پر صبر سے کام لے۔[3]

حبیب اور اعمش کی سند سے غریب حدیث ہے زہری نقل کرنے میں تنہا ہیں۔

۶۳۳- ابواحمد محمد بن احمد (پوری جماعت سمیت نقل کرتے ہیں) ابوخلیفہ مسدد، ابوالاحوص، عبدالعزیز بن رفیع، ان کے سلسلہ سند میں
حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت ابن عمرؓ روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غلام میں
ایک حصہ دار کو آزاد کیا تو وہ اپنے ساتھ شریک لوگوں کے حصوں کا ضامن ہوگا۔[4]

حبیب اور عبدالعزیز کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے صرف ابوالاحوص کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۳۴- حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، حسان بن ابراہیم، سعید بن مسروق، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی

---

[1] الترغيب والترهيب ٣/٢٩٣. وكنز العمال ٣٨٢٢١.

[2] سنن ابن ماجة ٣٠٣٣. والسنن الكبرى للبيهقي ١٠/٨٩، والمصنف لابن أبي شيبة ٨/٥٦٥. وتاريخ أصبهان ١/٧٥١.

[3] فتح الباري ١٠/٥١٢.

[4] صحيح البخاري ٣/١٨٩. وصحيح مسلم، كتاب الأيمان ٤٧.

ثابت سے روایت ہے۔ وہ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس بحرین کا مال آیا تو آپ نے اعلان فرمایا جس کے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وعدہ ہو تو وہ کھڑا ہو جائے (جابر فرماتے ہیں) میں اٹھ کھڑا ہوا میں نے کہا میرا حضور کے پاس عہد ہے تو انہوں نے فرمایا تمہارا کیا وعدہ ہے؟ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مال عطا کیا تو میں تمہیں اتنی اتنی مقدار، آپ نے دونوں ہتھیلیوں سے اشارہ کیا تھا بھر کر دوں گا۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا بھر کر دیا۔

یہ ابن المنکدر کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے۔

۶۳۷۷ - عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن جعفر الجمال، یعقوب بن اسحاق دشتکی، الحمانی، الحسن بن عمارہ، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے۔ وہ حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونی کپڑا پہنتے، زمین پر سوتے، زمین کی (اُگی ہوئی) چیزیں کھاتے، دراز گوش (گدھے) پر سوار ہوکر چلتے، اپنے پیچھے کسی کو بٹھا لیتے، بکری کے پاؤں باندھ کر اس کا دودھ دوہتے اور غلام کی دعوت قبول فرما لیتے تھے۔

حبیب کی سند غریب ہے جو انہوں نے حضرت انسؓ سے نقل کی ہے حسن اس کی روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۳۷۸ - جعفر بن محمد بن عمرو، مسعر، ابوعون، ابوصالح الحنفی، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن مجھے اور حضرت ابوبکر کو فرمایا تمہارے ایک طرف جبرئیل امین ہیں اور دوسری طرف میکائیل ہیں اور اسرافیل ایک بہت بڑا فرشتہ ہے جو جنگوں میں حاضر ہوکر صف میں کھڑا ہوتا ہے۔[1]

اسے شریک اور لوگوں نے مسعر سے روایت کیا ہے۔

۶۳۷۹ - ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حسین بن قتیبہ، مسعر، محمد بن جحادہ، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جہاد میں شرکت کی اجازت طلب کرنے آیا تو آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے جواب دیا جی زندہ ہیں، آپ نے فرمایا جاؤ ان کے پاس بیٹھو، اور دوسری روایت میں ہے ان کی خدمت کرکے جہاد کرو۔[2]

مسعر اور محمد بن جحادہ کی سند غریب حدیث ہے جبکہ صحیح اور مشہور یہ ہے کہ مسعر، حبیب بن ابی ثابت سے وہ ابوالعباس شاعر سے جن کا نام سائب بن فروخ تھا وہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۶۳۸۰ - احمد بن حسن بن سہل واعظ حمصی، ابونعیم محمد بن جعفر رملی، جعفر طیالسی، اسماعیل بن ابراہیم ربحانی، الصلت بن الحجاج، مسعر، محمد بن جحادہ، ان کے سلسلہ سند میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کی ابتداء سے رمضان کی اخیر تک باجماعت نماز پڑھتا رہا تو اس نے لیلۃ القدر کا اپنا حصہ پالیا۔

یہ حدیث متن (الفاظ) کے لحاظ سے غریب ہے، ہم نے اسے صرف اسی طرح لکھا ہے۔

۶۳۸۱ - محمد بن عمرو بن غالب، محمد بن احمد بن المؤمل، محمد بن عوف، کثیر بن عبید، وکیع، مسعر، محمد بن جحادہ، حسن، ان کے سلسلہ سند میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا وہ اونٹ (حج میں قربانی کے لئے) ہنکائے لے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے فرمایا میں کہہ رہا ہوں اس

---

[1] المستدرک ۳/ ۱۳۴۔ وکنز العمال ۳۰۰۱۰۔

[2] صحیح البخاری ۴/ ۷۱۔ وصحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۵۔

پرسوار ہو جاؤ، بے وقوف کہیں کے[1]

اس حدیث کو کثیر سے نقل کرنے میں محمد بن عوف منفرد ہیں مسعر کی محمد بن جحادہ اور اپنے والد وغیرہ کی سند سے بیشتر احادیث ہیں جن میں محمد ابن جحادہ منفرد ہیں۔

۶۳۸۲ - محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکیر بن بکار، مسعر، ابن جبیم ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے سنا، فرماتے ہیں میں غسل کرکے پھر (اپنی بیوی کے ساتھ) چمٹ کر گرمی حاصل کرتا۔

۶۳۸۳ - ابو احمد محمد بن محمد بن احمد حافظ، احمد بن حمدون بن عمارہ محمد بن ابراہیم، ابو نعیم بن عدی، اسحاق بن ابراہیم طلقی، عثمان بن یسار باہلی، مسعر بن کدام، جامع بن ابی راشد، ابو وائل، ان کی سند میں حضرت عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو اس طرح تشہد سکھاتے تھے، التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات، السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللّٰہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ

ہم نے اس حدیث کو مسعر کی سند سے مرفوعا کہیں نہیں لکھا سوا اسحاق بن ابراہیم طلقی عن عثمان کے طریق کے جس سے ابن حمدون نے روایت کیا ہے۔

۶۳۸۴ - ابو محمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع محمد بن یعقوب، حسان بن ابراہیم، مسعر ابی صخرہ جامع بن شداد، حسان ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں میں حضرت عثمان کے لئے ان کے وضوء کا پانی رکھتا، میں نے ان سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بھی فرض وضو پوری طرح کرتا ہے پھر پانچ نمازیں ادا کرتا ہے تو یہ وضو پانچوں نمازوں میں ہونے والی لغزشوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

مسعر سے کئی لوگوں نے روایت کیا ہے اور میرے علم کے مطابق حسان کے علاوہ کسی نے اسے مرفوعا نقل نہیں کیا ہے۔

۶۳۸۵ - عبداللہ بن حسین بن بالویہ الوراق محمد بن احمد بن یوسف بن عیسی، اسحاق بن یونس، نعیم بن میسرہ، مسعر جعفر بن محمد، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک جماعت کے پاس سے نکلے۔

مسعر عن جعفر کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طرح لکھا ہے جبکہ مسعر نے جابر جعفی، جمیع بن عمیر، جواب بن حجیہ، مجزاۃ بن مجالد، اور جبیر سے روایت کی ہے۔

۶۳۸۶ - عباس بن بن احمد کنانی، اسماعیل بن محمد حربی، عبدالحمید بن عبداللہ اموی، محمد بن یعلی، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ثابت سے وہ زید بن وھب سے بحوالہ حضرت ابوذرؓ نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں میں ایک رات آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ میں آپ کے پیچھے ہولیا، چاندنی رات تھی، آپ نے مڑ کر مجھے دیکھ لیا فرمایا ارے یہ کون ہے؟ میں نے کہا ابوذر ہوں، آپ نے فرمایا زیادہ (مال) والے قیامت کے دن کم (حصے) والے ہوں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ خیر عطا فرمائے، اس وقت آپ اپنے ہاتھوں سے اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں اشارہ کر رہے تھے[2]

مسعر عن حبیب کی سند سے غریب حدیث ہے عبدالحمید اموی اس میں منفرد ہیں۔

۶۳۸۷ - محمد بن حسن بن علی یقطینی محمد بن معاذ بن عیسی بن ضرار حروری، ابو علی احمد بن عبداللہ جوباری، وکیع بن جراح، مسعر، ان کے سلسلہ

---

[1] صحیح البخاری ۲/۸، ۸/۸، ۶۱ وصحیح مسلم، کتاب ۱، ۳۱

[2] صحیح البخاری ۲/۵۳، ۸/۱۱۷ وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۳۲ وفتح الباری ۵/۵۳

سند میں حبیب بن ثابت سے وہ زید بن وھب سے بحوالہ عمر بن خطاب نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن تو بہ انتہائی خوبصورت اور عمدہ خوشبو میں لائی جائے گی جس کی خوشبو صرف مومن ہی سونگھ سکے گا، کافر کہے گا ہائے افسوس! وہ تو ہم سے ملنے بیٹھے ہیں، ان کو گمان ہوگا کہ مومنین وہ انتہائی اچھی خوشبو سونگھ رہے ہیں جبکہ ہمیں اسکا کچھ پتہ نہیں۔

آپ نے فرمایا تو بہ ان سے کلام کرے گی وہ کہے گی اگر تم لوگ دنیا میں مجھے قبول کرتے تو آج تمہاری خوشبو بھی اچھی ہوتی، فرشتے ہیں کافر کہے گا میں ابھی تجھے قبول کرتا ہوں، آپ نے فرمایا پھر ایک فرشتہ آسمان سے ندا دے گا اگر تم دنیا اور جو کچھ اس میں سونا چاندی ہے اور ہر وہ چیز لے آؤ جو دنیا میں ہے تب بھی تمہاری تو بہ قبول نہیں ہوگی، پھر تو بہ ان سے برأت کا اظہار کرے گی، فرشتے بھی برات کریں گے پھر داروغہ آئیں گے سو جس سے اچھی خوشبو سونگھیں گے اسے چھوڑ دیں گے اور جس سے اچھی خوشبو نہ پائیں گے اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔[1]

مسعر کی سند سے غریب حدیث ہے جو باری اور اسماعیل بن یحییٰ تمیمی دونوں سے متروک ہیں۔

۹۳۸۸ - ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حسن بن قتیبہ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ ابوالعباس وہ حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں، ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جہاد میں جانے کی اجازت طلب کرنے آیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا ان کی خدمت کر کے جہاد کرو۔

مسعر کی سند سے مشہور حدیث ہے جسے ان سے سلیمان تیمی، ابن عیینہ اور لوگوں نے نقل کیا ہے۔

۹۳۸۹ - جعفر بن محمد صائغ، محمد بن سابق، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے وہ طاؤس سے بحوالہ ابن عمر نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور جب صبح ہونے کے قریب ہو تو ایک رکعت ہے۔

مسعر بن حبیب کی سند سے مشہور صحیح روایت ہے۔

۹۳۹۰ - محمد بن عمر بن سلم، محمد بن مظفر، عبیداللہ بن ثابت کوفی، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے وہ سعید بن جبیر سے بحوالہ ابن عباس نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یوں کہا کرتے تھے اے اللہ! ہمیں اپنا فضل عطا فرما اپنے رزق سے محروم نہ رکھیو، اور جو کچھ آپ نے ہمیں عطا کیا ہے اس میں برکت دیں، اور ہمارے دلوں میں قرار رکھ دیں، اور جو کچھ اپنے پاس ہے اس میں سے ہماری رغبت پیدا فرما دیں۔[2]

مسعر کی سند سے غریب حدیث ہے وکیع ان سے نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۹۳۹۱ - جعفر بن محمد بن عمر، ابوحصین وداعی، یحییٰ بن عبدالحمید حمانی، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت حکیم بن حزام روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قربانی کا جانور خریدنے کے لئے ایک دینار دیا۔ چنانچہ انہوں نے اسے خریدا، اتنے میں ان کے پاس ایک آدمی آیا جو نفع میں لینا چاہتا تھا آپ نے اس کے ہاتھ بیچ دیا، یوں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دینار اور قربانی کا جانور لیکر حاضر ہوئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ کے لئے قربانی کا جانور خریدا اور اسے بیچ کر ایک دینار نفع کمایا، آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت اور تمہارے سودے میں برکت عطا فرمائے، آپ نے قربانی

---

[1] الموضوعات لابن الجوزی ۳/ ۱۱۹

[2] المصنف لابن ابی شیبہ ۱۰/ ۲۸۳، وکنز العمال ۳۸۰۱

کا جانور ذبح کر دیا اور دینار صدقہ کر دیا۔

حبیب سے صرف ابو حصین نے اسے روایت کیا ہے۔

۶۳۹۲- عبداللہ بن محمد، محمد بن اسماعیل عطار عسکری، سفیان بن عثمان، حسین بن عمارہ، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے وہ عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا ایک خلاصہ ہوتا ہے اور نماز کا خلاصہ تکبیر اولیٰ ہے۔[1]

حبیب و حسن کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۳۹۳- محمد بن مظفر، یحییٰ بن یمان، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت ابو الطفیلؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روحیں جمع کی ہوئی جماعتیں ہیں ان میں سے جو ایک دوسرے سے متعارف ہوئیں تو وہ جمع ہوگئیں اور جو ناواقف ہوئیں وہ مختلف رہیں۔

حبیب اور سفیان کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے صرف اسی طرح لکھا ہے۔

۶۳۹۴- حبیب بن حسن، محمد بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، کامل ابو العلاء، حبیب بن ابی ثابت، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کمزوری کے باعث سر جھکاتے تو اپنے زیر ناف حصہ کی اپنے ہاتھ سے کفایت کرتے (کسی سے مدد نہ لیتے)

حبیب کی سند سے غریب حدیث ہے کامل اس میں منفرد ہیں۔

۶۳۹۵- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے وہ اعمش اور عبدالعزیز سے بحوالہ زید بن وھب حضرت ابوذرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! لوگوں کو خوشخبری دو! جس نے لا الہ الا اللہ کہا جنت میں جائے گا۔[2]

۶۳۹۶- قاضی ابواحمد محمد بن احمد، حسن بن علی بن زیاد، حمید بن اسحاق، کامل، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے یحییٰ بن جعدہ کی سند حضرت زید بن ارقم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی بھیجا وہ اپنے پہلے نبی کی آدھی عمر پاتا تھا۔[3]

۶۳۹۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن الفرج، محمد بن عبداللہ بن کناسہ، اعمش، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ثابت سے روایت ہے وہ عبداللہ بن باباہ سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں ایک آدمی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا جاؤ، ان کی خدمت میں جہاد کرو۔

مسعر، ثوری اور شعبہ نے حبیب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۳۹۸- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان، مسعر، فاروق، خطابی، محمد بن محمد بن حیان، محمد بن کثیر، سفیان، محمد بن

۱۔ مجمع الزوائد ۲/۱۰۱۔

۲۔ الکامل لابن عدی ۶/۲۰۶۲، ومجمع الزوائد ۱/۱۰۳۔ وکنز العمال ۱۸۹۳۷، ۱۹۶۳۶۔

۳۔ الدر المنثور ۲/۹۳۔ وکنز العمال ۳۲۲۹۔

۴۔ التاریخ الکبیر ۷/۲۳۵ والکامل لابن عدی ۶/۲۱۰۲۔ وکنز العمال ۴۲۲۴۳ وکشف الخفاء ۲/۲۵۵۔

اسحاق، ابراہیم بن سعد، بکر بن بکار، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے وہ عبداللہ بن باباہ سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عمرو، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

معمر نے حبیب سے اسی طرح نقل کیا ہے، ان کی روایت جماعت کی روایت کے خلاف ہے۔

۶۳۹۹ - سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن برہ صنعانی، محمد بن عبدالرحیم بن شروش، رباح بن یزید، معمر، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ ابن عمرؓ روایت ہے۔ فرماتے ہیں ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا پھر اسی طرح کے الفاظ ذکر کئے۔

اسے مسیب بن شریک نے ثوری سے بحوالہ حبیب نقل کیا ہے ثوری اور حبیب کے شاگردوں کی روایت کے الفاظ میں اختلاف ہے۔

۶۴۰۰ - ابو احمد الغطریفی، محمد بن قاسم بن ہاشم، مسیب بن شریک، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ روایت ہے۔ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی، پھر اسی طرح کے الفاظ ذکر کئے۔

۶۴۰۱ - حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، قیس بن ربیع، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ سعید بن جبیر وہ حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ سب سے پہلے جو لوگ جنت کی طرف بلائے جائیں گے وہ کثرت سے اللہ کی حمد کرنے والے ہوں گے، جو خوشحال و بدحالی دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں۔[1]

شعبہ نے حبیب سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

---

[1] المستدرک ۱/ ۵۰۲۔ والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۱۰۳۔ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۹۵۔ والاحادیث الضعیفة ۶۳۲۔ والدر المنثور ۳/ ۲۸۱۔ وتخریج الاحیاء ۳/ ۷۹۔ وکنز العمال ۶۳۱۰۔ والترغیب والترہیب ۲/ ۴۳۷۔

۲۹۰۔عبدالرحمٰن بن ابی نعیم

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ان باکمال بزرگوں میں سے آگے بڑھنے والے ہمیشگی اختیار کرنے والے، عابد، عامل عبد الرحمٰن بن ابی نعیم صلہ رحمی کرنے والے تاکہ ان سے صلہ رحمی کی جائے عمل کرنے والے تاکہ ان کی قبولیت ہو۔

۶۳۰۲-عبداللہ بن محمد، محمد بن حسن بن علی، اسحاق شہید، عمران بن عیینہ، عطاء بن سائب ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی نعیم مسلسل پندرہ دن تک روزے سے رہتے کھاتے پیتے نہ تھے۔

۶۳۰۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج، حفص بن غیاث، عبدالملک بن سلیمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عبدالرحمٰن بن ابی نعیم کے پاس جمع تھے، وہ بڑی غمگین آواز سے تلبیہ (اللھم لبیک) پڑھ رہے تھے، پھر خراسان اور وہاں کے مردوں کی زمین میں آتے، پھر احرام کی حالت میں ہی مکہ آتے، مہینے میں دو دفعہ افطار کرتے، ان کے کسی دوست نے ان سے درخواست کی کہ آپ میرے ہاں افطاری کریں، تو انہوں نے فرمایا میرے لئے تازہ دودھ اور گھی کا بندوبست کرو، راوی کا کہنا ہے کہ پھر انہوں نے اسے پیا، جب یہ دودھ آپ کے پیٹ میں اترا تو آپ کی انتڑیاں متحرک ہوگئیں۔

۶۳۰۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، محمد بن حمید، جریر، مغیرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی نعیم رمضان میں دو مرتبہ افطار کرتے، جب بھی ہم ان سے پوچھتے کہ ابوالحکم آپ کیسے ہیں؟ تو فرماتے اگر ہم نیک ہوں تو متقیوں کا اعزاز و اکرام ہوتا ہی ہے اور اگر (خدانخواستہ) ہم فاجر ہوں تو ہم کمینے اور بدبخت ہیں۔

۶۳۰۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، (ابی) سفیان بن عیینہ، سالم بن ابی حفص، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی نعیم ایک سال سے دوسرے سال تک احرام باندھتے، وہ اپنے تلبیہ میں کہتے، لبیک، اگر ریاء کے طور پر ہوتی تو لبیک کرار ہوتی۔

۶۳۰۶-عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن حمید، جریر، ابن شبرمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی نعیم ایک سال سے دوسرے سال تک احرام باندھتے، انہیں جوؤں سے اذیت پہنچائی تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تمام جوئیں ان کے سامنے جمع ہو کر گر پڑیں۔

۶۳۰۷-محمد بن ابی احمد بن الحسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن مہران، ابوبکر بن عیاش، مغیرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن ابی نعیم حجاج بن یوسف کے پاس آئے اس وقت وہ جہاں مقام میں برسر پیکار تھا۔ آپ نے کہا حجاج! قتل میں اسراف نہ کرو، کیونکہ اس کی مدد کی جائے گی، تو حجاج نے کہا بخدا! میں نے ارادہ کرلیا ہے۔ کیا میں زمین کو تمہارے خون سے سیراب کروں؟ تو انہوں نے فرمایا حجاج! زمین کے اندر کے لوگ زمین پر چلنے والوں سے زیادہ ہیں (یعنی زیادہ لوگ قتل ہو چکے ہیں) چنانچہ حجاج نے انہیں قتل کر دیا۔

۶۳۰۸-محمد بن ابراہیم (اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں) اسحاق بن بہلول، ابن فضیل، (ابیہ) ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی نعیم سے روایت ہے کہ وہ ایک ویرانے کے پاس سے گزرے، وہاں ٹھہرے ہوئے انہوں نے زور سے پکار کر کہا تمہیں کس نے ویران کیا؟ تو وہاں سے کسی چیز نے جواب دیا مجھے پہلے زمانے کی خرابیوں نے خراب کیا۔

عبدالرحمٰن بن ابی نعیم کی سندیں اکثر صحابہ کرامؓ سے ملتی ہیں جن میں حضرت عبداللہ بن عمر، ابوسعید خدری اور ابوہریرۃ قابل

۱۔طبقات ابن سعد ۲۹۸/۶، والتاریخ الکبیر ۵/ت ۱۱۳۰، والجرح ۵/ ۱۴۰۰، والکاشف ۲/ ۳۳۴۲، والمیزان ۴۹۹۳/۲، وتھذیب الکمال ۶۷۹ (۵۶/۱۷)

ذکر ہیں۔

۶۳۰۹- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، محمد بن ابی یعقوب، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی نعیم سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمرؓ کے پاس تھا کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ اگر محرم مکھی مار دے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اے اہل عراق! تم مجھ سے محرم کے متعلق پوچھتے ہو جو کسی مکھی کو قتل کر دے تو کیا حکم ہے؟ جبکہ تم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کر دیا۔ آپ نے فرمایا تھا یہ دونوں (حسنین) میری دنیا کے پھول ہیں۔[1]

۶۳۱۰- فاروق خطابی، ابومسلم الکشی، حجاج بن منہال، ابوعمرو الضریر، ابواحمد المظفر یعنی حسن بن سفیان، عبداللہ بن محمد بن اسماء، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ مرزوی، عاصم بن علی، مہدی بن میمون، محمد بن ابی یعقوب، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی نعیم سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں ابن عمرؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اسی اثناء میں ان کے پاس ایک شخص آیا اور آ کر کھٹمل کے خون کے متعلق پوچھنے لگا، اس پر حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا اسے دیکھو! یہ کھٹمل کے خون کے متعلق پوچھ رہا ہے جبکہ انہوں نے نواسۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

شعبہ اور مہدی کی صحیح متفق علیہ حدیث ہے۔

۶۳۱۱- احمد بن جعفر بن حمدان، اسحاق بن حسن حربی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، حکم بن عبدالرحمن بن ابی نعیم، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں سوائے میرے دو خالہ زاد بھائیوں عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے۔ یہ سلیمان کے الفاظ ہیں۔

۶۳۱۲- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، خلف بن ولید الجوہری، اسماعیل بن زکریا، یزید بن ابی زیاد، ان کے سلسلہ سند میں عبدالرحمن بن ابی نعیم سے بحوالہ حضرت ابوسعید خدریؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

ثوری اور حمزہ زیات نے یزید سے اسی طرح نقل کیا ہے اور یزید بن مردانبہ نے عبدالرحمن بن ابی نعیم سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

۶۳۱۳- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، عفان بن مسلم، عبدالرحمن بن زیاد، عمارہ بن قعقاع، ان کے سلسلہ سند میں عبدالرحمن بن ابی نعیم سے روایت ہے، وہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے یمن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درخت سلم کے پتوں سے رنگی ہوئی کھال میں سونا بھیجا جس کے ساتھ مٹی لگی ہوئی تھی، آپ نے اسے چار آدمیوں، اقرع بن حابس، عیینہ بن بدر، زید الخیل، علقمہ بن علاثہ یا عامر بن الطفیل کے درمیان تقسیم کر دیا، اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں، اس کے نتھنے کشادہ تھے، گھنی داڑھی، سر منڈا ہوا اور اس کا ازار (تہبند) اوپر چڑھا ہوا تھا، وہ کہنے لگا اے محمد! انصاف سے کام لیجئے، اللہ کی قسم! آپ نے آج تک انصاف نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگ مجھے امانتدار نہیں سمجھتے جبکہ میں اس ذات کا امین ہوں جو آسمان میں ہے، میرے پاس صبح و شام آسمانی خبر (وحی) آتی ہے؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا نہیں، ہو سکتا ہے یہ نمازی ہو، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! بہت سے نمازی ایسے ہیں جو شخص اپنی زبان سے کہتے ہیں حالانکہ ان کے دلوں میں وہ بات نہیں ہوتی، آپ نے فرمایا مجھے لوگوں کے دلوں کے ساتھ تحقیق کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

۱۔ صحیح البخاری ۳۳/۵، ۶/۸۔ وفتح الباری ۹۵/۷، ۴۲۶/۱۰۔

جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا اس شخص کی نسل سے ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن پاک پڑھے گی مگر قرآن ان کی ہنسلی کی ہڈی سے آگے نہیں بڑھے گا، وہ لوگ دین سے ایسے نکلیں گے جیسے تیر اپنے نشانے سے نکل جاتا ہے، پھر آپ نے فرمایا اگر میں زندہ رہا تو ان لوگوں کو ضرور قتل کردوں گا۔[1]

عمارہ کی صحیح متفق علیہ حدیث ہے جسے قیس بن ربیع اور سلام بن سلیم نے سعید بن مسروق سے بحوالہ عبدالرحمٰن بن ابی نعیم سے بروایت حضرت ابوسعید الخدری نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خاک آلود سونا بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن چار آدمیوں میں تقسیم کردیا، یعنی عیینہ، علقمہ، اقرع اور زید الخیل میں۔ قریش وانصار ناراض ہوگئے، حضور نجد کے سرداروں کو تو دیتے ہیں اور ہمیں محروم رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں ان کا دل رکھنے کے لئے انہیں دیتا ہوں اس کے بعد انہوں نے اسی طرح حدیث ذکر کی، آپ علیہ السلام نے فرمایا میں انہیں عاد کی طرح قتل کروں گا۔[2]

۹۳۱۴ - ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، عارم بن مفضل، عبداللہ بن مبارک، فضیل بن غزوان، ابن ابی نعیم البجلی۔ ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی تو اس پر قیامت کے دن حد لگائی جائے گی، ہاں یہ کہ وہ اسی طرح ہو جس طرح اس نے کہا تو جدا بات ہے۔[3]

یحییٰ قطان نے فضیل سے اسی طرح نقل کیا ہے، یہ صحیح متفق علیہ حدیث ہے۔

۹۳۱۵ - محمد بن عمر، یوسف بن یعقوب قاضی، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، فضیل بن غزوان، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی نعیم بجلی سے بحوالہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سونے کو سونے کے اور چاندی کو چاندی کے بدلے برابر سرابر بیچو، بایں طور کہ دونوں ہم وزن ہوں، جس نے زیادہ کیا یا زیادتی طلب کی تو اس نے سود لیا۔[4]

اسے مغیرہ بن مقسم نے ابن ابی نعیم سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا حضرت ابوسعید خدریؓ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۲۹۱ - خلف بن حوشب[5]

شیخ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ان مبارک ہستیوں میں سے سیدھے مہذب طریقے والے، پسندیدہ گفتگو والے بزرگ، ابوعبد الرحمٰن خلف بن حوشب ہیں۔

۹۳۱۶ - احمد بن اسحاق، عباس بن حمدان الحنفی، عباس بن حمزہ، حسین بن علی جعفر، ابراہیم بن ربیع، ابوراشد فرماتے ہیں کہ میرے والد خلف بن حوشب پر بڑا تعجب کرتے تھے۔ میں نے ان سے کہا اے حضور! آپ اس آدمی سے تعجب کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے اچھے طریقے میں نشوونما پائی ہے اور ہمیشہ اسی پر قائم رہے ہیں، فرماتے ہیں کہ خلف ابو مرزوق کی کنیت رکھتے تھے، ربیع نے ان سے کہا

---

[1] ۔ صحیح البخاری ۹/ ۸۴۔

[2] ۔ دلائل النبوۃ للبیہقی ۶/ ۴۲۲۔

[3] ۔ فتح الباری ۵/ ۱۹۳، ۱۲/ ۸۵، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۷

[4] ۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ باب ۱۵، وصحیح البخاری ۳/ ۹۷، ۹۹، وفتح الباری ۴/ ۳۷۹۔

[5] ۔ التاریخ الکبیر ۳/ت ۶۵۳، والجرح ۳/ ۱۹۹، وتہذیب الکمال ۲۰۴۳ (۸/ ۲۷۹) وتہذیب التہذیب ۳/ ۱۴۹، والخلاصۃ ۱/ ۲۸۹۔

آپ اسے تبدیل کر لیں تو خلف نے کہا آپ میری کنیت رکھ دیں انہوں نے کہا تو آپ آج سے ابو عبدالرحمن ہیں۔

۶۴۱۷- ابوبکر بن محمد بن احمد مؤذن، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، ابراہیم بن عبید، عبدالسلام بن حرب، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا جو شخص ہر گھڑی موت کو ایک دفعہ یاد کرلے تو زندگی اسے اچھی نہیں لگتی۔

۶۴۱۸- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالسلام بن حرب، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے فرمایا اے زمین کے نمک خراب نہ ہونا، اس لئے جب کوئی چیز خراب ہو جاتی ہے تو نمک اسے درست کرتا ہے تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تم میں دو خصلتیں ہیں، بغیر تعجب کے ہنسنا اور بدون بیداری کے صبح کرنا۔

۶۴۱۹- ابومحمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، ابن مبارک، ابن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے حواریین سے فرمایا دیکھو! جیسے بادشاہوں نے تمہارے لئے حکمت چھوڑ دی تو تم بھی ان کے لئے دنیا سے دست بردار ہو جاؤ۔

۶۴۲۰- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جبرائیل امین یا کوئی اور فرشتہ جیل میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا، تو آپ نے اس سے کہا اے اچھی خوشبو اور نفیس کپڑوں والے فرشتے! مجھے (میرے والد) یعقوب علیہ السلام کے متعلق کچھ بتاؤ، یا یہ فرمایا کہ یعقوب علیہ السلام کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا ان کی نظر چلی گئی ہے، حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا ان کے غم کی کیا انتہا ہے؟ فرشتے نے کہا ان کا غم ستر گم کردہ فرزند خواتین کے غم کے برابر ہے۔ آپ نے پوچھا انہیں اجر کتنا ملے گا؟ اس نے کہا سو شہیدوں کا اجر ملے گا۔

خلف بن حوشب نے بیشتر تابعین سے روایتیں کی ہیں ان میں حکم، مجاہد، ابواسحاق سبیعی وغیرہ شامل ہیں۔

۶۴۲۱- سلیمان بن احمد، ابوشعیب حرانی، (جدی) احمد بن ابی شعیب، حکیم بن نافع، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے وہ حکم بن عتیبہ سے بحوالہ سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن الخطاب سے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جس نے کسی مسلمان کے قتل پر ایک آدھ کلمہ کی بھی اعانت کی تو وہ بروز قیامت ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا یہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہے۔

غریب حدیث ہے خلف سے روایت کرنے میں حکم منفرد ہیں جبکہ اسے ہلال بن العلاء اور متقدمین نے احمد بن سعید بن ابی شعیب سے نقل کیا ہے۔

۶۴۲۲- ابواسحاق بن حمزہ، عبدالغفار بن حکم، سوار بن مصعب، لیث، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے وہ مجاہد سے بحوالہ حضرت عائشہ نقل کرتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کے ستر سے کچھ اوپر دروازے ہیں جس میں کم درجہ کا سود یہ ہے جیسے کوئی (نعوذ باللہ) اپنی ماں سے زنا کر بیٹھے، سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ۳۹ زناؤں سے بڑھ کر ہے۔

خلف کی حدیث غریب ہے ہم نے اسے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۴۲۳- حسن بن علی الوراق، احمد بن محمد بن سعید، یونس بن سابق ابو بدر، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے وہ ابواسحاق سے وہ عبد خیر سے بحوالہ امیر المومنین علی نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور ابوبکر نے نماز پڑھی عمر تیسرے

۱- سنن ابن ماجة ۲۶۲۰. والسنن الكبرى للبيهقي ۸/۲۲. وتاريخ أصبهان ۱/۲۵۴، ۲۶۳. ونصب الراية ۴/۳۴۶. والترغيب والترهيب ۳/۲۹۳. والأحاديث الضعيفة ۵۰۳. والموضوعات لابن الجوزي ۳/۱۰۳، ۱۰۴. واللآلي المصنوعة ۲/۱۰۲. والكامل لابن عدي ۷/۲۶۱۵. والضعفاء للعقيلي ۳/۲۸۴.

تیسرے تھے۔

اسے منصور بن دینار نے خلف سے نقل کیا ہے اور ان کی سند ابو ہاشم سابری، سعید الجارحی، بحوالہ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

۶۴۲۴- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، محمد بن احمد بن حسن مقری، محمد بن عبد اللہ حضرمی، ابوبکر بن ابی شیبہ، احمد بن ابی اسود، احمد بن حسن، شریک، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے بحوالہ میمون بن مہران نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو الدرداء سے کہا: کیا آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میزان میں سب سے پہلے جو چیز رکھی جائے گی وہ اچھے اخلاق ہیں۔[1]

۶۴۲۵- محمد بن عمر بن مسلم، عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ، علی بن اسحاق، محمد بن ابان، یوسف بن حوشب، ابو یزید الاعور، عمرو بن مرہ، زر بن حبیش بحوالہ حضرت عبد اللہ بن مسعود روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص بادشاہ بنے گا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔[2]

محمد بن عمر کہتے ہیں میں نے ابو العباس بن عقدہ سے پوچھا کیا یہ روایت ابو یزید اعور سے مروی ہے؟ انہوں نے کہا یہ خلف بن حوشب سے ہے اور یہ یوسف بن حوشب اور خلف سے غریب ہے، ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔

۲۹۲- ربیع بن ابی راشد

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان برگزیدہ لوگوں میں سے حاضر القلب، لوگوں کی مجلسوں میں شرکت کرنے والے، ذکر کرتے کرتے وجد میں آنے والے ربیع بن ابی راشد ہیں۔

۶۴۲۶- عبد الرحمن بن عباس بن عبد الرحمن، ابراہیم حربی، احمد بن محمد، حسین الجعفی، مالک بن مغول، ان کے سلسلہ سند میں روایت ہے کہ ربیع بن ابی راشد کو کسی دن لوہاروں کے صندوق پر بیٹھے دیکھا گیا تو ان سے کسی نے کہا اے ابو عبد اللہ! اگر آپ مسجد میں آجاتے تو اپنے بھائیوں کے پاس بیٹھتے تو کیا ہی اچھا ہوتا، انہوں نے فرمایا میں اگر ایک لمحہ بھی موت کی یاد سے جدا رہوں تو مجھے اپنے دل کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔

۶۴۲۷- عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، مالک، انہوں نے فرمایا کہ ربیع بن ابی راشد سے کسی نے کہا آپ تشریف کیوں نہیں رکھتے تاکہ ہم سے حدیث بیان کریں؟ تو انہوں نے فرمایا موت کی یاد اگر ایک گھڑی بھی میرے دل سے جدا ہو تو میرا دل بگڑ جائے گا، مالک فرماتے ہیں میں نے ان سے زیادہ غم کا اظہار کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

۶۴۲۸- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، الفضیل بن سہل، ابو احمد زبیری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے عمر بن ذر سے سنا تھا، فرماتے ہیں میں جب بھی ربیع بن ابی راشد کو دیکھتا تو یوں لگتا کہ وہ بغیر شراب کے مخمور ہیں۔

۶۴۲۹- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، ابن عیینہ، فرماتے ہیں ابن ذر نے فرمایا کہ ربیع نے بازار میں میرا ہاتھ پکڑا اور پھر فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا سوال کرتا ہے تو وہ بہت بڑی چیز کا سوال کرتا ہے۔

۱۔ مسند الشہاب ۲۱۳. والمطالب العالیۃ ۲۵۴۹ واتحاف السادۃ المتقین ۳۱۹/۷، ۳۲۰ والدر المنثور ۳/۳، ۲۱. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۳۳۸/۸. وکشف الخفاء ۱/۱۳۰.

۲۔ الموضوعات لابن الجوزی ۲/۲۶۷. والدر المنثور ۱/۲۶۳ واتحاف السادۃ المتقین ۳۴۷/۸. والجامع الکبیر ۵۴۷۱.

۳۔ سنن الترمذی ۲۲۳۰. ومسند الامام أحمد ۳۷۷/۱، ۴۳۰. والعلل المتناھیۃ ۳۷۶/۲. ومشکاۃ المصابیح ۵۴۵۲.

۶۶۳۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، احمد بن حنبل، عباس بن حمدان، حجاج بن حمزہ، حسین بن علی، عمر بن ذر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ربیع بن ابی راشد بازار کی ایک بند جگہ میں مجھے ملے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک طرف لے گئے، پھر انہوں نے فرمایا ابوذر! جو اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا کا سوال کرتا ہے بے شک وہ بہت بڑی چیز کا سوال کرتا ہے۔

۶۶۳۱- حبیب بن حسن، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، الفضی، ابوبکر بن عیاش، فرماتے ہیں میں اگر منصور بن معتمر، ربیع بن ابی راشد اور عاصم کو نماز میں دیکھ لیتا اور ان لوگوں کی یہ حالت تھی کہ انہوں نے اپنی ڈاڑھیاں سینوں پر رکھی ہوئی تھیں، میں سمجھا تا کہ یہ تینوں نمازی ہیں۔

۶۶۳۲- ابوبکر بن محمد بن احمد المؤذن، حسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، قاسم بن ابی سعید، ابن مسعر بن کدام، مالک بن مغول، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ربیع بن ابی راشد نے فرمایا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ جو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے عزت کرامت موت کے بعد مقرر فرمائی ہے تو دنیا میں ان کے پتے پھٹ پڑتے اور ان کے پیٹوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے۔

۶۶۳۳- محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، قاسم بن محمد کنانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو فرماتے سنا کہ ربیع بن ابی راشد نے فرمایا اور انہوں نے ایک بیمار آدمی کو دیکھا وہ اپنے پڑوسیوں میں صدقہ تقسیم کر رہا تھا، زیارت سے پہلے مرنے جیسے جاتے ہیں وہ آدمی پچھواڑے بعد مر گیا تو اس پر ربیع آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا بخدا! اسے موت کا احساس ہوا ہے اور یہ بات اسے معلوم ہوئی کہ اس کا وہی مال فائدہ مند ہے جو اس نے آگے بھیجا ہے۔

۶۶۳۴- ابی، عبداللہ بن محمد بن عمر، محمد بن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہم ربیع بن ابی راشد کے ساتھ تھے انہوں نے ایک شخص کو سنا جو اس آیت کی تلاوت کر رہا تھا اے لوگو! اگر تم بعث بعد الموت کے بارے میں کوئی شک رکھتے ہو تو خوب سن رکھو! ہم نے تمہیں اول مٹی سے، پھر نطفہ سے پیدا کیا ہے، پھر انہوں نے فرمایا اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ مجھ سے سابقہ لوگوں کی مخالفت ہوگی تو میں اپنے گھر سے جدا نہ ہوتا یہاں تک کہ مجھے موت آجاتی۔

۶۶۳۵- ابو محمد بن حیان، سعید بن سلمہ ثوری، محمد بن یحییٰ عبدی، ابو غسان، عبدالسلام بن حرب، خلف بن حوشب فرماتے ہیں کہ مجھے ربیع بن ابی راشد نے کہا مجھے قرآن سناؤ، میں نے یہ آیت پڑھی، اے لوگو! کیا تم دوبارہ اٹھائے جانے کے بارے میں شک کرتے ہو (حج ۵) تو وہ فرمانے لگے اگر مجھے اس بات کے بدعت ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں پہاڑوں میں گھومتا۔

۶۶۳۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، الولید بن شجاع، حسین بن علی الجعفی، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے کسی کے جنازے میں اتنے آدمی نہیں دیکھے جتنے ربیع بن ابی راشد کے جنازے میں دیکھے۔

۶۶۳۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حسین بن علی، ابو عبدالملک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم حبیب بن ابی ثابت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ہمارے ساتھ ربیع بن ابی راشد بھی تھے اور ربیع چادر سے گردن لگائے بیٹھے تھے اتنے میں ایک آدمی آیا اور لوگوں کی سی گفتگو کرنے لگا۔ ربیع نے چادر کی گرہ کھولی، جوتے پہن کر کھڑے ہوئے اور باہر چلے گئے حبیب نے اس آدمی سے کہا بھئی تم نے کیا کیا؟ تم نے ہماری محفل خراب کر دی ہے۔

۶۶۳۸- ابی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، یحییٰ بن یمان، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کوفہ میں ربیع بن ابی راشد سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا کوئی نہ تھا۔ یحییٰ بن یمان فرماتے ہیں میں نے سفیان کو فرماتے سنا کہ بے شک ربیع بن ابی راشد موت سے بہت ڈرنے والے تھے۔

۶۶۳۹- ابی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، سفیان بن عیینہ، فرماتے ہیں، ربیع بن ابی راشد نے فرمایا میرے اور بہت

سے تاجروں کے درمیان موت کا ذکر رہتا۔

۶۴۳۰- محمد بن احمد بن نصر، ولید بن احمد، قالا: عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، محمد بن یحییٰ الواسطی، محمد بن حسین برجلانی، یحییٰ بن اسحاق، نصر بن اسماعیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ ربیع بن ابی راشد ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو کافی عرصے سے بیمار چلا آرہا تھا۔ آپ نے بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور رونے لگے اتنے میں ان کے پاس سے ایک آدمی گزرا، اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا مجھے جنتی اور جہنمی لوگ یاد آگئے تھے میں نے جنتیوں کو عافیت سے رہنے والے لوگوں کے مشابہ قرار دیا اور جہنمیوں کو مصائب میں مبتلا لوگوں کے ساتھ، بس یہی بات میرے رونے کا سبب بنی۔

ربیع، منذر، اور ثوری سے مسند آروایت کرتے ہیں، ان کی حدیث میں قلت ہے۔

۶۴۳۱- ابو اسحاق بن حمزہ، ابو محمد بن حیان، محمد بن محمد بن سلیمان، عاصم بن نادیہ، عطا بن مسلم، سفیان، واصل، ان کے سلسلہ سند میں ربیع بن ابی راشد سے وہ منذر ثوری سے بحوالہ محمد بن علی روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے کہا ابا جی! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے فرمایا حضرت ابوبکرؓ، میں نے کہا پھر؟ انہوں نے کہا حضرت عمر، تیسرے آدمی کے متعلق پوچھنا مجھے اچھا نہ لگا۔

۶۴۳۲- ابو اسحاق بن حمزہ، ابو سعید الثقفی، جبیر بن محمد واسطیان، ابو محمد بن حیان، احمد بن صالح ذراع، عمار بن خالد، علی بن غراب، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ربیع بن ابی راشد سے بحوالہ منذر ثوری وہ محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے کہا ابوجان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر لوگ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا ابوبکر، میں نے کہا، پھر؟ انہوں نے کہا عمر۔ میں نے کہا پھر؟ تو انہوں نے فرمایا میں تو ایک عام مسلمان ہوں۔

اہل کوفہ کے تبع تابعین کی جماعت کا ذکر: حضرت شیخ رحمہ اللہ نے اہل کوفہ کے تبع تابعین کی ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جس میں مذکورہ حضرات ہیں۔

کرز بن وبرہ الحارثی

ان حضرات میں سے کرز بن وبرہ حارثی ہیں، سکونت جرجان میں تھی، اصلاً کوفی ہیں، اچھی شہرت کے حامل تھے، زہد و عبادت میں بلند شان رکھتے تھے، جیسے ان پر انس و مشاہدات کا غلبہ رہتا، جس میں کئی الطافات کا مشاہدہ کرتے اور پوشیدہ مخاطبات ان میں انس پیدا کرتے، کسی کا قول ہے کہ مانوس ہونے سے دور چلے جانے اور وحشت سے بھاگنے کا نام تصوف ہے۔

۶۴۳۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس، محمد بن فضیل بن غزوان، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے ہے فرماتے ہیں میں کرز بن وبرہ کے گھر گیا، دیکھتا ہوں کہ ان کی نماز کی جگہ ایک گڑھا ہے جسے انہوں نے بھوسے سے بھر رکھا ہے اور اس پر زیادہ قیام کرنے کی غرض سے ایک چادر بچھا رکھی ہے، وہ دن رات میں تین قرآن پڑھا کرتے تھے۔

۶۴۳۴- ابوالحسن صباح بن محمد سعدی، محمد بن حسن سکی، علی بن منذر، ان کے سلسلہ سند میں ابن فضیل سے روایت ہے، فرماتے ہیں کرز چوبیس گھنٹوں میں تین ختم کرتے تھے۔

۶۴۳۵- محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، سعید بن عثمان، ابوعثمان، ان کے سلسلہ سند میں ابن عیینہ سے بحوالہ ابن شبرمہ روایت ہے کہ کرز نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کا سوال کیا کہ وہ اس سے دنیا کی کوئی چیز نہیں مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اسم اعظم عطا کر دیا تو انہوں نے یہ دعا کی ان میں اتنی طاقت پیدا ہو جائے جس سے دن رات میں تین ختم کر سکیں۔

۶۴۴۶ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، سفیان ان کے سلسلہ سند میں ابن شبرمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں کرز کے ساتھ تھا وہ جب بھی کسی صاف ستھری جگہ سے گذرتے تو وہاں نماز پڑھتے۔

۶۴۴۷ - عبداللہ بن محمد، احمد بن روح محمد بن الخطیب، ابوداؤد حفری، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں کرز بن وبرہ کے پاس آیا تو وہ رو رہے تھے۔ میں نے انہیں کہا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو وہ کہنے لگے میرا دروازہ بند ہے اور میرا ازار لٹک رہا ہے، اور میں اپنے ورد کو کل شام پڑھنے سے رکا رہا یہ ضرور کسی گناہ کی وجہ سے تھا جو مجھ سے سرزد ہوا۔

۶۴۴۸ - عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن حسن، ابو غسان احمد بن محمد بن اسحاق، حارث بن مسلم، ابن المبارک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کرز بن وبرہ نے فرمایا میں اپنا ورد پڑھنے سے عاجز رہا، اور جہاں تک میرا گمان ہے یہ ضرور کسی گناہ کا خمیازہ ہے اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ گناہ کیا ہے۔

۶۴۴۹ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، شریح بن یونس، محمد بن فضیل بن غزوان، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت کرز کے پاس ایک لکڑی محراب کے پاس رکھی تھی جس پر اونگھ کے وقت ٹیک لگاتے تھے۔

۶۴۵۰ - محمد بن علی بن حبیش، ابو شعیب حرانی، احمد بن عمران اخنسی، محمد بن فضیل بن غزوان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میرے والد صاحب نے بیان کیا کہ کرز بن وبرہ حارثی ابن شبرمہ کے پاس ان کی عیادت کرنے گئے، انہیں سرسام تھا تو انہوں نے ان کے کان میں اعوذ بسم اللہ اور ان کا تیاس سے وہ تندرست ہو گئے۔

۶۴۵۱ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس، محمد بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں اپنے والد سے یا از خود نقل کرتے ہیں۔ کرز جب باہر نکلتے تو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے، لوگ انہیں اتنا مارتے کہ وہ بے ہوش ہو جاتے۔

۶۴۵۲ - عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سہل بن شعیب، سہل بن عاصم، مسلم الخواص، ابو عبیدہ جرجانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم نے کرز بن وبرہ سے کہا وہ کیا بات ہے جس کی وجہ سے نیک وبد بھی ناراض ہوتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا بندہ جب آخرت والوں میں سے ہوا پھر دنیا کی طرف لوٹ آئے۔

۶۴۵۳ - ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ ذکر کرتے ہیں کہ کرز جرجان سے ہمارے پاس تشریف لائے تو کوفہ کے قراء ان کے پاس جمع ہو گئے۔ میں بھی انہی لوگوں میں سے تھا میں نے ان سے دعا کی کہ ہمیں فرمایا اپنے نبی پر درود بھیجو، اس واسطے کہ تمہارا درود ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور فرمایا اے اللہ! ہمارا خاتمہ اچھا فرما، میں نے اس امت میں ان سے زیادہ عبادت گزار نہیں دیکھا، کجاوے میں نماز پڑھتے تھکتے نہ تھے۔ جب کجاوے سے اترتے تو نماز کا آغاز کرتے۔

۶۴۵۴ - عبداللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، جریر بن زیاد بن وبرہ والحارثی، شجاع بن صبیح، مولیٰ کرز بن وبرہ، ان کے سلسلہ سند میں ابو سلیمان المکتب سے روایت ہے، فرماتے ہیں مکہ تک میں کرز کے ساتھ رہا تو ان کی یہ عادت تھی کہ جب بھی کسی جگہ پڑاؤ کرتے اپنے کپڑے اتار کر کجاوے میں رکھ دیتے، پھر نماز پڑھنے کے لئے ایک طرف ہو جاتے، جب اونٹوں کے بڑبڑانے کی آواز سنتے تو آجاتے۔

ایک دن وہ وقت پر نہ پہنچے تو ان کے اصحاب ان کی طلب میں نکلے، میں بھی تلاش کرنے والوں میں تھا، اچانک میں نے انہیں ایک اطمینان کی جگہ میں سخت گرمی کی حالت میں نماز پڑھتے پایا، ایک بادل ان پر سایہ کئے ہوئے ہے انہوں نے مجھے دیکھا تو میری طرف بڑھے، کہنے لگے ابو سلیمان! مجھے آپ سے ایک بات کہنی ہے، میں نے کہا ابو عبداللہ! آپ کی کیا ضرورت ہے تو انہوں نے کہا

میں یہ چاہتا ہوں کہ جو کچھ تم نے دیکھا اسے پوشیدہ رکھو، میں نے کہا ابوعبداللہ ایسا ہی ہوگا، انہوں نے کہا مجھے بھروسہ دو، تو میں نے قسم کھائی کہ میں ان کے مرنے تک کسی کو خبر نہیں دوں گا۔

۶۳۵۵- عبداللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، روضہ مولاۃ کرز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم نے ان سے کہا، کرز کا خرچ کیسے پورا ہوتا تھا؟ تو وہ کہنے لگیں، وہ مجھے کہتے اے روضہ! جب تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو اس طاقچے سے لے لینا فرماتی ہیں مجھے جب بھی کوئی چیز ضرورت پڑتی تو اس سے لے لیتی۔

۶۳۵۶- عبداللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ کرز نے چالیس سال تک آسمان کی طرف سر نہیں اٹھایا۔

۶۳۵۷- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد دورقی، محمد ابن حمید ابوسعید کہتے ہیں مجھے جرجان کے ایک آدمی نے بتایا کہ جب کرز حارثی کا انتقال ہو گیا تو انہیں کسی نے خواب میں دیکھا جیسے عموماً لوگ خواب میں دیکھتے ہیں، کیا دیکھتا ہے کہ تمام قبرستان والے اپنی قبروں پر بیٹھے ہیں، انہوں نے نئے کپڑے پہن رکھے ہیں، ان سے کسی نے کہا یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ تمام قبرستان والوں نے کرز کے استقبال میں نئے کپڑے پہنے ہیں۔

۶۳۵۸- (ابی) ابراہیم بن محمد بن حسن، علی بن منذر، محمد فضیل ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن شبرمہ کو فرماتے سنا: اشعار میں اگر چاہتا تو عبادت گزاری میں کرز کی طرح یا ابن طارق کی طرح حرم میں بیت اللہ کے ارد گرد طواف کرتا۔ ان کی لذت بھری زندگی کے درمیان خوف حائل ہو گیا اور فوز و فلاح کر کے بخشش طلب کرنے والوں میں جلد شامل ہو گئے۔

فرماتے ہیں کہ محمد بن طارق دن رات میں ستر بار طواف کرتے اور کرز رات دن میں تین ختم کرتے۔

۶۳۵۹- محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں لکھا ہے، عبدالرحمن بن حسن، ابوحفص نیشاپوری، صلت بن مسعود، ابن عیینہ فرماتے رہیں میں نے ابن شبرمہ کو کہتے سنا (اشعار کا ترجمہ پچھلی روایت میں گزر چکا ہے) فرماتے ہیں ابن عیینہ نے مجھ سے کہا کرز اور ابن طارق ان میں ہم سے بہتر ہے؟ وہ دونوں ایسے شخص تھے کہ جب سفر میں ہوتے تو لوگ پڑاؤ کے لئے جگہ تلاش کرتے اور وہ نماز کے لئے جگہ ڈھونڈتے اور ابن طارق کا نیا جوتا ہوتا، اگر کسی کو مٹی کافی ہوتی تو انہیں ایک لپ مٹی کافی تھی، ابوحفص کہتے ہیں کہ لوگ ابن طارق کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک دن کے طواف میں دس فرسخ چلنے کی قدرت رکھتے تھے۔

۶۳۶۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس، محمد بن فضیل ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ابن طارق کو طواف کرتے دیکھا کہ لوگ ان کے لئے راہ چھوڑ رہے تھے۔ انہوں نے چمڑے کی دو جوتیاں پہن رکھی ہیں لوگوں نے اس وقت ان کے طواف کا شمار کیا تو معلوم ہوا کہ وہ دن رات میں دس فرسخ کی مقدار طواف کرتے تھے۔

کرز، طاؤس، عطاء، ربیع بن خثیم اور محمد بن کعب قرظی سے مسند روایات نقل کرتے ہیں۔

۶۳۶۱- ابوعبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن محمد بن یحییٰ خالدی طوسی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں جعفر بن خالد بن عبداللہ سمرقند میں، علی بن اسحاق بن ابراہیم بن مسلم بن رزین، محمد بن فضیل، محمد بن سوقہ، ان کے سلسلہ سند میں کرز سے بحوالہ طاؤس حضرت ابن عباسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ رکن یمانی پر، جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا ہے ایک فرشتہ مقرر ہے لہٰذا جب تم اس کے پاس سے گزرو تو یوں کہا کرو، "ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار" اس واسطے کہ وہ فرشتہ آمین کہتا ہے۔ کرز نے فرمایا جب تم حجر اسود کے پاس سے گزرو تو تکبیر کہا کرو، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

۱- اتحاف السادۃ المتقین ۳/۳۵۱۔ وتاریخ بغداد ۱۲/۲۲۷۔ وکنز العمال ۳۴۷۵۳

بھیجا کر، پھر یوں کہو اے اللہ! میں آپ کی کتاب کی تصدیق اور آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اقتدا کرتا ہوں۔

۶۴۶۲- ابراہیم بن عبداللہ، یعقوب بن یوسف، عاصم البخاری، محمد بن عیسیٰ بن حیان، محمد بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں کرز بن وبرہ سے بحوالہ طاؤس روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا آپ فرما رہے تھے، جب یوم عرفہ کی صبح ہوتی ہے اور منیٰ والے عرفات کی طرف جا رہے ہوں اور اپنے خیموں کو منہدم کر چکے ہوتے ہیں تو ایک فرشتہ آسمان و زمین کے درمیان ایک ندا دیتا ہے جسے انسانوں اور جنوں کے علاوہ سب جانتے ہیں کہ متوجہ ہو جاؤ، بے شک تمہارے گناہ بخش دیئے گئے، تمہارے اجر واجب ہو گئے، یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ہے۔

ہم نے اسے موقوفاً نقل کیا ہے۔

۶۴۶۳- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن احمد بن مروان واسطی، محمد بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں کرز سے بحوالہ طاؤس وہ حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ازار کی جگہ چادر باندھے (احتبا کی حالت میں) نماز پڑھ رہے تھے۔

۶۴۶۴- عبداللہ بن حسین بن بالویہ، محمد بن محمد، اسحاق بن خلف، محمد بن سری، عیسیٰ بن موسیٰ، محمد بن فضیل بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں کرز بن وبرہ سے بحوالہ عطاء وہ حضرت ابوہریرہؓ نقل کرتے ہیں۔ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا نماز کی زینت کو اختیار کرو، پوچھا گیا نماز کی زینت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نعلین پہنو اور ان میں نماز پڑھو۔[1]

۶۴۶۵- محمد بن حسین بن محمد بن حسین جندی، ابوزرعہ احمد بن موسیٰ کی، علی بن حرب، جعفر بن احمد بن بہرام، علی بن حسن، ابی ظبیہ، ان کے سلسلہ سند میں کرز بن وبرہ سے بحوالہ ربیع بن خثیم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کی نیند عبادت اس کا سانس تسبیح اور اس کی دعا قبول ہے۔[2]

۶۴۶۶- ابوجعفر محمد بن احمد مقری، محمد بن ایوب سقطی، محمد بن بکار، محمد بن فضیل بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں کرز سے بحوالہ محمد بن کعب قرظی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے سامنے قدریہ کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا قدریہ پر ستر انبیاء کی زبان مبارک سے لعنت ہوتی ہے۔ ان میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں، ابن عمر فرماتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو ایک کھلی وادی میں جمع فرمائے گا اس وقت ایک فرشتہ اعلان کرے گا جسے اولین آخرین سب سنیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھگڑنے والے کہاں ہیں؟ تو اس وقت قدریہ اٹھ کھڑے ہوں گے۔

۲۹۴- عبدالملک بن ابجر

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان مقدس ہستیوں میں انتہائی پرہیزگار، نورانی شکل، بہت زیادہ رونے والے عبدالملک بن سعید بن ابجر ہیں۔

۶۴۶۷- ابوبکر بن اسلم، احمد بن علی بن الابار، ولید بن شجاع، (ابی) ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں کہ ابن ابجر انتہائی تقویٰ کی وجہ

۱- الموضوعات لابن الجوزی ۹۵/۲ واللآلیء المصنوعة ۲۰/۲ والفوائد المجموعة ۲۳، والکامل لابن عدی ۲۱۷۱/۶، وتاریخ اصبهان ۳۳۹/۱، ۲۹۵/۲ والدر المنثور ۷۸/۳

۲- امالی الشجری ۲۸۱/۱ واتحاف السادة المتقین ۱۹۲/۴، ۱۵۷/۵ والدر المنثور ۱۸۰/۱، وتاریخ جرجان ۳۷۰، والأسرار المرفوعة ۳۷۳.

سے کلام کرتے تو ایسے لگتے ہیں جیسے وہ مضمون بنا کر کلام کر رہے ہیں اور جب کوئی ناموافق طبع چیز دیکھتے تو کہتے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ۔ اسے دہراتے رہتے یہاں تک کہ اس بات کا دوسروں کو علم ہو جاتا کہ وہ یہ چیز ناپسند کر رہے تھے۔ ان کی یہ حالت تھی کہ جو اجنبی انہیں دیکھتا تو انہیں بخیل سمجھتا، وہ اپنے نفس کا سخت محاسبہ کرتے لیکن کسی بات کو بیان نہ کرتے۔

۶۳۶۸- ابوبکر بن خلاد، الحارث بن علی عمری، عبداللہ بن عمر بن ابان، مالک بن اسماعیل، موسیٰ بن اشیم، ان کے سلسلہ سند میں جعفر الاحمر سے روایت ہے فرماتے ہیں ہمارے دوستوں میں سے رونے والے چار اشخاص تھے، عبدالملک بن ابجر، محمد بن سوقہ، مطرف بن طریف ابوسنان ضرار بن مرہ۔

۶۳۶۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع (ابی) ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں جب بھی عبدالملک بن ابجر سے ملاقات کرتا تو وہ مجھے کہتے تمہارے بعد عمریں گھٹ گئیں، موتیں قریب آگئیں، تمہارے پڑوسیوں کا کیا ہوا؟ یعنی قبرستان والوں کا، پھر کہتے اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ چاہتے ہیں وہ کب چپ سکتا ہے۔

۶۳۷۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، سفیان، سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں کوفہ میں کوئی شخص ایسا نہیں تھا کہ جس کے بچ خانہ میں رہنا مجھے پسند ہوتا سوائے بس ابن ابجر ہے۔

۶۳۷۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعبداللہ الاودی، مسدد، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں کوفہ میں پانچ آدمی ایسے تھے جو ہر روز نیکی میں بڑھتے جاتے تھے، پھر انہوں نے ابن ابجر، ابوحیان تیمی، ابن سوقہ، عمرو بن قیس اور ابوسفیان کا ذکر کیا۔

۶۳۷۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر قرشی، حسین الجعفی فرماتے ہیں میں عبدالملک بن ابجر کے پاس تھا۔ اس وقت ان کا ایک غلام بھاگا ہوا تھا۔ اور ان کے گھر کے دو دروازے تھے، اچانک بے خبری میں غلام واپس آ گیا، عبدالملک نے اس سے کہا اے فلانے! تیرا ناس ہو! تو بھاگ نکلا تھا تیری نماز قبول نہ ہوگی کیا ہم سے بھی بہتر تیرے لئے کوئی تھا؟ جاتے وقت تو کس دروازے سے نکلا تھا؟ اس نے کہا اس دروازے سے۔ تو آپ نے فرمایا جاؤ اسی دروازے میں سے داخل ہو کر اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، وکنیز! اسے کھانا کھلاؤ، مجھے لگتا ہے یہ بھوکا ہے۔

۶۳۷۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبداللہ بن عمر، ابوغسان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ابن عیینہ سے سنا، فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن ابجر کے ایک بیٹے نے کسی خادم کو کہا اے حرامی! تو آپ نے فرمایا تم اس کام پر اسے عار دلاتے ہو جو ہم نے اسے کرنے پر مجبور کیا ہے، میرا گمان ہے انہوں نے کہا تھا اگر یہ عیب ہے تو یہ عیب ہم نے خود اس میں داخل کیا ہے۔

۶۳۷۴- محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں لکھا ہے عبدالرحمن بن حسن، موسیٰ بن عبدالرحمن بن مسروق، حسین الجعفی، ان کے سلسلہ سند میں عبدالملک بن ابجر سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ لوگوں میں سے ہر شخص کسی نہ کسی عافیت میں قابل امتحان ہے تاکہ دیکھے اس کا شکر کیسے ہو؟ یا کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تاکہ دیکھے اس کا صبر کیسے ہو؟

۶۳۷۵- ابوبکر بن مالک، عبدالرحمن بن حسن، احمد بن یحییٰ صوفی، حسین بن علی الجعفی، ان کے سلسلہ سند میں عبدالملک بن ابجر سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب ان سے کسی نے اس آیت "اور قیامت کے دن ہر نفس کے ساتھ ہانکنے والا اور گواہ آئے گا" (ق ۲۱) سائق سے مراد اللہ تعالیٰ کے امر کی طرف ہانکنے والا اور شاھد سے مراد اس کے اعمال پر گواہ ہے۔

عبدالملک ابوالطفیل عامر بن واثلہ سے روایت کرتے ہیں جنہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ اسی طرح زر بن حبیش، عامر بن شعبی، عبدالملک بن عمیر، واصل بن حیان، ایاد بن لقیط، طلحہ بن مصرف، سلمہ بن کہیل، ثویر بن ابی فاختہ، مجاہد، ابوسفیان، اور طلحہ بن نافع

سے مسنداً روایت کرتے ہیں۔

۶۳۷۶- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم، زہیر، ان کے سلسلہ سند میں عبدالملک بن ابجر سے بحوالہ حضرت ابوالطفیل روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس سے کہا، مجھے لگتا ہے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے تو انہوں نے کہا مجھے ذرا حضور کے احوال تو بتاؤ کیا ہیں؟ میں نے کہا میں نے آپ علیہ السلام کو مروہ کے پاس ایک اونٹ پر سوار دیکھا، آپ کے اردگرد لوگ تھے لوگوں نے کہا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، انہوں نے فرمایا کیونکہ لوگوں کو حضور سے ہٹایا اور دور نہیں کیا جاتا تھا۔

جریری وغیرہ نے ابوالطفیل سے روایت کیا ہے۔

۶۳۷۷- سلیمان بن احمد، محمود بن محمد واسطی، وہب بن بقیہ، سعید بن المسیب، شجاع بن ولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں۔ میں نے عبدالملک بن ابجر سے سنا فرماتے ہیں، میں نے زر بن حبیش کو سنا فرما رہے تھے کہ حضرت ابی بن کعب قسم کھا کر کہتے تھے کہ لیلۃ القدر ۲۷ ویں شب ہے اور مستثنیٰ نہیں کرتے، ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ کیسے معلوم کرلیا، فرمایا اس آیت کے ذریعہ جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی، ہم نے حساب لگایا اور اس بات کو یاد کرلیا کہ وہ ۲۷ ویں شب ہے۔

۶۳۷۸- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن میمون، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس کی مانند تمہاری آنکھیں نہیں دیکھیں گی، ہم نے کہا اے ابومحمد! آپ سے کس نے بیان کیا؟ انہوں نے کہا تیکوکار عبدالملک بن سعید بن ابجر اور مطرف بن طریف نے، انہوں نے امام شعبی سے سنا فرماتے ہیں میں نے مغیرہ بن شعبہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا وہ اس روایت کو مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے پوچھا کہ سب سے کم درجہ والا جنتی کون ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ شخص ہے کہ جب اہل جنت کو جنت میں داخل کردیا جائے گا تو اسے لایا جائے گا اور پھر اس سے کہا جائیگا جنت میں داخل ہوجاؤ، وہ عرض کریگا میں کیسے داخل ہوسکتا ہوں؟ پھر اس سے کہا جائیگا کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تیرے لئے اتنی جنت ہو جتنی کسی دنیا کے بادشاہ کی مملکت ہوتی ہے؟ وہ عرض کرے گا کہ جی ہاں اے میرے رب میں راضی ہوچکا ہوں، پھر اس سے کہا جائیگا تمہارے لئے اس جنتی کی طرح پھر اسی کی مانند اسی طرح کی جنت ہے، وہ عرض کریگا اے میرے رب میں راضی ہوچکا ہوں، پھر اس سے کہا جائیگا تیرے لئے اس کے ساتھ جو تیرے نفس کی خواہش اور آنکھوں کی لذت کا سامان ہو وہ بھی دیا جائیگا، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب! جنتیوں میں سب سے بلند مرتبہ جنتی کونسا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! یہی تمہاری مراد تھی میں ابھی تمہیں ان کے متعلق بتاتا ہوں، میں نے ان کی عزت واکرام کے درختوں کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اور ان پر مہر لگادی ہے کہ انہیں نہ کوئی آنکھ دیکھے اور نہ ان کا تذکرہ کوئی کان سے سنے اور نہ کسی دل میں ان کا خیال آئے، فرماتے ہیں اس کا مصداق کتاب اللہ میں یہ آیت ہے "کسی نفس کو معلوم نہیں کہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیسا سامان پوشیدہ رکھا گیا ہے (السجدہ ۔ ۱۷)[1]

صحیح متفق علیہ حدیث ہے مسلم نے ابن عمر، بشر بن الحکم، بحوالہ ابن عیینہ روایت کی ہے جبکہ عبیداللہ الاشجعی نے عبدالملک بن ابجر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۳۷۹- محمد بن محمد بن احمد، ادریس بن عبدالکریم، زہیر بن حرب، ابومعاویہ، ان کے سلسلہ سند میں عبدالملک بن سعید بن ابجر سے بحوالہ

۱۔ سنن الترمذي ۳۱۹۸، والدر المنثور ۵/۱۷۷، ومسند الحميدي ۷۶۱، ومسند ابي عوانة ۱/۱۳۲، والترغيب والترهيب ۴/۵۰۱، وفتح الباري ۸/۵۱۲

ثوبر بن ابی فاختہ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے کم درجہ جنتی وہ ہوگا جو اپنی ملکیت کو دو ہزار سال تک دیکھتا رہے گا، وہ اس کے دور اور قریب کے اطراف کو برابر دیکھے گا اپنی خوشی و سرور میں اپنے اہل وعیال اور خدم وحشم میں، اور سب سے افضل وہ شخص ہوگا جو دن میں دوبار اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا۔[1]

۶۲۸۰- محمد بن عمر بن مسلم، ابو اسحاق بن حمزہ وابراہیم بن عبداللہ بن ایوب، سعید بن محمد الجریری، ان کے سلسلہ سند میں عبدالرحمٰن بن عبد الملک بن ابجر بحوالہ حضرت طلحہ بن مصرف وحضرت خیثمہ سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں، ہم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ان کا حساب دار خادم آ گیا آپ نے فرمایا کیا تم نے غلاموں کو ان کا کھانا پہنچا دیا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں جی۔ آپ نے فرمایا جاؤ، اس لیے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے لئے اتنا گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے مملوک کا کھانا روکے رکھے۔

۶۲۸۱- حسین بن علی تیمی، محمد بن اسحاق ثقفی، علاء بن سالم رواس، ابو بدر وزیاد بن خیثمہ، انکے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم سے ابن ابجر نے بواسطہ مجاہد، انہوں نے حضرت ابن عباسؓ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام اللیل کا ذکر کیا۔ اس وقت آپ آبدیدہ ہوگئے پھر یہ آیت پڑھی "ان لوگوں کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں" (السجدہ۔ ۱۶)

۶۲۸۲- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن کاسب، سفیان بن عیینہ، اعمش، عبدالملک بن ابجر، وحضرت ابو سفیان سے بحوالہ حضرت جابرؓ نقل کرتے ہیں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: تم میں سے جو بھی مرے اسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھنا چاہیے۔[2]

۲۹۵۔ عبدالاعلیٰ التیمی

شیخ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ان راست باز لوگوں میں سے نیکی خشوع وخضوع اور لگاتار رونے والے عبدالاعلیٰ تیمی ہیں۔ ان کا باطن عاجز، حاضر، سامع اور ان کی آنکھ اشکبار تھی۔

۶۲۸۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، ابن عیینہ، مسعر فرماتے ہیں عبدالاعلیٰ تیمی نے فرمایا جس کا علم اسے رلائے نہیں تو وہ اس لائق ہے کہ اسے علم نافع نہ دیا جائے۔

۶۲۸۴- عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبداللہ بن مبارک، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر، ابو اسامہ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں عبدالاعلیٰ تیمی سے، روایت ہے فرماتے ہیں کہ جسے ایسا علم دیا گیا جو اسے رلائے نہیں تو وہ اس قابل ہے کہ اسے علم نافع نہیں دیا گیا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے علماء کی یہ تعریف فرمائی ہے: "بے شک جن لوگوں کو اس کتاب سے پہلے علم دیا گیا جب ان کے سامنے یہ کتاب پڑھی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں" (اسراء۔ ۱۰۷)

۶۲۸۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، ابن عیینہ، ابو اسامہ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالاعلیٰ تیمی اپنے سجدے میں یہ دعا کرتے تھے، اے پروردگار! ہمیں خشوع وعاجزی میں بڑھا دے جیسے آپ کے دشمن آپ سے نفرت ودوری میں بڑھے ہوئے ہیں اور اپنے سامنے سجدہ ریز ہو چکنے کے بعد ہمیں آگ میں اوندھے منہ نہ ڈالنا۔

۶۲۸۶- ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان، مسعر، عبدالاعلیٰ، فرماتے ہیں جب کوئی قوم بیٹھ کر جنت ودوزخ کا ذکر

---

[1] مسند الامام احمد ۲/ ۱۳، ۶۴، ۵۳۷ والتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۵۵۲، ۵۵۴ وشرح السنۃ ۱۵/ ۲۳۲ والترغیب والترھیب ۴/ ۵۵۷.

[2] صحیح مسلم ۲۲۰۵، ۲۲۰۶. وفتح الباری ۱۳/ ۱۱۹، ۳۸۴، ۳۸۵

نہیں کرتی تو فرشتے کہتے ہیں وہ عظیم چیزوں سے یہ لوگ غافل ہیں۔

۶۲۸۷- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، مسعر ان کے سلسلہ سند میں عبدالاعلی سے روایت ہے فرمایا کہ جنت اور جہنم بنی آدم سے زیادہ کان لگا کر بات سنتی ہیں جب بندہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے اے اللہ! اسے میرے اندر داخل کر اور جب بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو وہ کہتی ہے اے اللہ! اسے مجھ سے پناہ دے۔

۶۲۸۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابو معمر، ابن عیینہ، ابو اسامہ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں عبدالاعلی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کوئی گھر ایسا نہیں جس کے رہنے والوں کے ساتھ ملک الموت ہر دن دو دفعہ مصافحہ نہ کرتا ہو۔

۶۲۸۹- ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسن، خلف بن تمیم، محمد بن عبدالعزیز تیمی، ان کے سلسلہ سند میں عبدالاعلی تیمی سے روایت ہے فرماتے ہیں دو چیزوں نے مجھ سے دنیا کی لذت ختم کر دی ہے ایک موت کی یاد، دوم اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی۔

۶۲۹۰- محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے عبدالرحمن بن حسن، عمرو بن عبداللہ اودی، (ابی) مسعر، عبدالاعلی تیمی سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ جب یوسف اپنے بھائی سے ملے تو انہوں نے کہا تم نے شادی کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں، انہوں نے فرمایا کیا میری جدائی کے غم نے تمہیں روکا نہیں؟ بھائی نے کہا مجھے والد صاحب نے کہا تم شادی کرلو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے ایسی اولاد پھیلائے جو آخری زمانے میں تسبیح کے ذریعے زمین کو بوجھل کر دے۔

عبدالاعلی تیمی، ابراہیم تیمی سے سند نقل کرتے ہیں۔

۶۲۹۱- الحسن بن محمد بن علی، عمر بن حسن، احمد بن حسن، (ابی) حصین بن مخارق، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں عبدالاعلی تیمی سے بحوالہ ابراہیم تیمی وہ حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "اور سورج اپنے محور میں چل رہا ہے (یٰسین ۔۳۸) پھر فرمایا اے ابوذر! جانتے ہو اس کا محور و مستقر کہاں ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا اس کا مستقر عرش کے نیچے ہے سورج آتا ہے اور واپس جانے کی اجازت مانگتا ہے وہاں سجدہ کرتا ہے پھر اس سے کہا جاتا ہے اپنے مغرب سے طلوع ہو جا، اس وقت کسی نفس کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا۔

۲۹۶- مجمع بن صمعان التیمی

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا ان لوگوں میں سے پرہیزگار، کشادہ دست مجمع بن تیمی ہیں۔

۶۲۹۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوکریب، ابوبکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرمایا میں نے مجمع تیمی کو دیکھا اور مجھے یاد ہے کہ گویا میں انہیں بکری بازار میں دیکھ رہا ہوں، لوگوں نے ان سے کہا آپ کی یہ بکری کیسی ہے؟ انہوں نے کہا مجھے یہ پسند نہیں، ابوبکر نے فرمایا مجمع سے بڑھ کر کون پرہیزگار ہوگا۔

۶۲۹۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالربیع واسطی، حفص بن غیاث، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سفیان ثوری مجمع تیمی کے پاس آئے۔ سفیان کے ازار میں کوئی پھٹن تھی فرماتے ہیں پھر انہوں نے چار درہم لئے اور سفیان ثوری کو تھما دیئے اور فرمایا ان سے تہبند خرید لینا، سفیان نے کہا مجھے ان کی ضرورت نہیں، مجمع نے کہا آپ نے سچ فرمایا کہ آپ کو اس کی ضرورت نہیں لیکن مجھے اس کی ضرورت ہے۔ راوی کا بیان ہے پھر انہوں نے دو درہم لیکر ان سے ازار خرید لیا، سفیان کہتے تھے: اللہ تعالیٰ میرے بھائی مجمع کو جزائے خیر عطا فرمائے، انہوں نے مجھے کپڑا پہنایا، نیز سفیان نے فرمایا میرے عمل میں سے مجھے جس عمل میں کسی قسم کی آمیزش نہیں لگتی وہ مجمع سے میری محبت ہے۔

۶۴۹۴ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، (ح) ابراہیم بن محمد، عبدالجبار بن علاء، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابوحیان تیمی نے ہمارے سامنے قسم کھا کر کہا میرے دل میں مجمع کی محبت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

۶۴۹۵ - محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، احمد بن عمران اخنسی، غنام بن علی، اعمش فرماتے ہیں کہ میں مجمع تیمی کے ہمراہ تھا۔ انہوں نے ایک درہم سے کھجوریں خریدیں۔ اتنے میں ایک سائل آیا اور کھجور بیچنے والے سے سوال کرنے لگا تو مجمع نے کہا آدھے درہم کی اسے اور آدھے درہم کی مجھے دیدو۔

۶۴۹۶ - (ح) ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، قبیصہ بن عقبہ، مسلم، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجمع تیمی نے فرمایا موت کی یاد سب چیزوں سے بے پرواہی کا سبب ہے۔

۶۴۹۷ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن جعفر بن زیاد الاحمر، ابوبکر بن عیاش، ابوحیان تیمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے مجمع کو ان کے بیٹے کے جنازہ میں روتے دیکھا، میں نے کہا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا مجھے اس پر ایسا ہی غم ہو رہا ہے جیسے والد کو اپنے بیٹے کا غم ہوتا ہے اور میں اس وجہ سے اس پر رو رہا ہوں کہ مجھے معلوم نہیں وہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں

۶۴۹۸ - قاضی ابواحمد نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، محمد بن ایوب، حسن بن محمد طنافسی، ابوبکر، ابن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجمع تیمی سے کسی نے کہا آپ کیا اس بات سے خوش نہ ہوں گے کہ آپ کے پاس مال ہو؟ انہوں نے کہا نہیں، لوگوں نے کہا کیا آپ حج، غلام کو آزاد اور صدقہ نہیں کریں گے؟ فرمایا ایک چیز مجھ پر واجب نہیں میں اس میں ثواب کی امید نہیں رکھتا۔

راوی کا بیان ہے کہ ان کے پاس حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کا ذکر کیا تو وہ فرمانے لگے میرے نزدیک کوئی چیز اس کے برابر نہیں، ابوبکر نے فرمایا میں نے ان سے یہ بات تیس سال سے سن رکھی ہے، ایک یا دو سال کی کمی زیادتی ہوگی اس وقت کوفہ میں مجمع سے بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا گیا۔

۶۴۹۹ - عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن حسن، حسن بن عطاء، حسین بن حفص، ابومسلم، اعمش، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجمع کے پاس ایک مہمان آیا تو آپ نے اس سے نہیں پوچھا کہ تو کہاں سے آیا ہے اور تمہارا کیا حال ہے؟ ہاں آخر وہ ان کے پاس سے چلا گیا۔

۳۹۷۔ ضرار بن مرہ[1]

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا انہی پاک سیرت لوگوں میں سے رونے والے بیدار بخت والے ضرار بن مرہ ابوسنان ہیں۔

۶۵۰۰ - احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بزار، ابوسعید الاشج، محاربی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ضرار بن مرۃ اور محمد بن سوقہ، جمعہ کے روز ہر ایک دوسرے کو تلاش کرتے، پھر دونوں بیٹھ کر روتے۔

۶۵۰۱ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر، ابوغسان، موسیٰ بن اشیم، جعفر الاحمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہمارے چار احباب زیادہ رونے والے تھے مطرف بن طریف، محمد بن سوقہ، ابن ابجر، ابوسنان ضرار بن مرہ۔

۶۵۰۲ - ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، سلیمان بن توبہ، ابوبدر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں چار آدمیوں سے ملا ہوں، میں نے ان سا نہیں دیکھا، محمد بن سوقہ، محمد بن قیس، ابن ابجر اور ضرار بن مرہ۔

---

[1] طبقات ابن سعد ۳۳۸/۶ والتاریخ الکبیر ۴/ت ۳۰۵۲ والجرح ۴/ت ۲۰۳۳۔ والجمع ۲۲۹۔

۱۵۰۳- عبداللہ بن محمد، الولید بن ابان، ابوموسیٰ بن اسحاق، (ابی) سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے کسی کو ابو سنان ضرار بن مرۃ عمارہ جعفی اور محمد بن سوقہ سے زیادہ نرم دل نہیں دیکھا۔

۱۵۰۴- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، ابوسعید الاشج، عبداللہ بن اجلح، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابوسنان ضرار بن مرہ کہتے تھے تم لوگ میرے پاس اکٹھے نہ آیا کرو، ہر شخص تنہا آئے اس واسطے کہ جب تم لوگ مشغلہ بنا لیتے ہو تو باتیں کرنے لگتے ہو اور آدمی جب اکیلا ہو تو وہ اپنا وظیفہ ورد پڑھ سکتا ہے اور اپنے رب کو یاد کر سکتا ہے۔

۱۵۰۵- (ابی) ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بغوی، احمد بن زہیر، ابوالفتح نصر بن مغیرہ، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابوسنان ضرار بن مرۃ نے فرمایا آج میں نے اپنے گھر والوں کو پانی پلایا اور بکری کو چارا دیا وہ فرماتے تھے تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے نفع بخش ہو۔

احمد بن زہیر نے اپنی حدیث میں اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ ابوسنان بازار سے کوئی چیز خرید کر اپنے کندھے پر رکھ لیتے ان سے کوئی کہتا اسے مجھے دیدیجئے تو آپ انکار کر دیتے اور فرماتے وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۱۵۰۶- عبداللہ بن محمد، ابویحییٰ الداری، سلمہ بن شبیب، حماد بن قیراط، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابوسنان سے سنا کہ غیبت ستر گناہوں سے بڑھ کر ہے۔ میں نے پوچھا ''حوب'' کیا بلا ہے؟ انہوں نے فرمایا کوئی (بدبخت) اپنی ماں سے زنا کرے۔

۱۵۰۷- عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، سفیان، ابوسنان شیبانی نے فرمایا آسمانوں کی پیدائش کے بعد جمعہ کے روز تین گھڑیوں کے اندر جو باقی فرشتوں کو پیدا کیا گیا، ایک گھڑی میں امت پیدا ہوئی، اور ایک گھڑی میں موت۔ مجھے معلوم نہیں ان میں سے کس سے ابتدا فرمائی گئی اور حضرت آدم علیہ السلام آخری گھڑی میں پیدا کئے گئے۔

۱۵۰۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، (ابی) محمد بن عبداللہ زبیر، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے روایت ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے دنیا! تو مسلمانوں کے لئے کڑوی ہو جا تا کہ وہ تجھ سے رکا رہے جس کی وجہ سے ملا دیا جائے، اور میری خاطر اس کے لئے میٹھی نہ ہونا، ورنہ تو اسے فتنہ میں مبتلا کر دے گی۔ اے ابن آدم! میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا، میں تیرے سینہ کو غنا سے بھر دوں گا اور تیرے فاقہ کو ختم کر دوں گا، اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے سینہ کو مشاغل سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو بڑھا دوں گا۔

۱۵۰۹- ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، حسین بن منصور، طرسوسی، اسحاق بن سلیمان، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے روایت ہے فرماتے ہیں ابلیس کہتا ہے کہ میں جب ابن آدم کی تین چیزوں پر قابو پا لیتا ہوں تو اس سے اپنی مراد حاصل کر لیتا ہوں، جب وہ اپنے گناہوں کو بھول جائے اپنے عمل کو بہت زیادہ سمجھنے لگے اور جب اپنی رائے پر خوش ہونے لگے۔

۱۵۱۰- قاضی ابواحمد نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے حسین بن حسن بن علی، یوسف بن موسیٰ، جریر، ابوسنان، ضرار بن مرہ سے روایت کرتے ہیں، وہ ابن شبرمہ سے ان دونوں نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم ہرگز اس چیز کو نہیں پا سکتے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے یہاں تک کہ تم اونی کپڑا ادھر سے پہنو اور ادھر سے جو کی روٹی کھاؤ، اور ادھر سے زمین کو بچھونا بناؤ۔

انہوں نے عبداللہ بن ابی ہذیل، عبداللہ بن حارث اور سعید بن جبیر سے اور ان سے ...قیس ...جریر نے بیان کیا ہے۔

۱۵۱۱- ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، ابراہیم بن عبداللہ مروزی، محمد بن سلیمان اصبہانی ...

بحوالہ عبداللہ بن ابی ہذیل، وہ حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں جب آنے والے جہنمیوں کو شعلے سے ڈھانپ دیا جائے گا، پھر انہیں ایک لپٹ مار کر جھلسا دے گا، جس کی وجہ سے وہ ہڈی پر گوشت کا ٹکڑا نہیں چھوڑے گی مگر اسے ایڑی کے پچھلے حصے پر ڈال دے گی۔[۱]

یہ روایت صرف محمد بن سلیمان نے ان سے نقل کیا ہے، جبکہ ابن عیینہ یا جریر نے اسے ابن ابی ہذیل سے موقوفاً نقل کیا ہے۔

۶۵۱۲ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، (ابی) عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے روایت ہے وہ عبداللہ بن ابی ہذیل سے بحوالہ عبداللہ بن عمرو نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ بے فائدہ علم سے، ایسی دعا سے جو قبول ہونے کے قابل نہ ہو، بے خوف دل سے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہوتا ہو۔

اسے ابن مہدی نے ثوری سے روایت کیا ہے اور خالد بن عبداللہ واسطی نے ابوسنان سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۵۱۳ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن آدم، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے بحوالہ عبداللہ بن حارث، وہ حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت کی دفن کے بعد نماز جنازہ پڑھی۔

۶۵۱۴ - سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، سفیان، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن علی، ابن الجعد، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے روایت ہے، وہ عبداللہ بن ابی ہذیل سے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ، وہ اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں۔ اگر تم مجھے یوں نہ کہو کہ میں بہکی بہکی باتیں کر رہا ہوں تو مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے، فرمایا انہوں نے یوسف علیہ السلام کی قمیص کی خوشبو پائی تھی جو آٹھ فاصلوں کی مقدار پر تھی۔

شعبہ فرماتے ہیں ایک مسافت کوفہ اور بصرہ کے مابین علاقے کی بقدر ہے۔

۶۵۱۵ - احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حجاج بن محمد ترمذی، شریک، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے بحوالہ عبداللہ بن ہذیل، وہ حضرت عمار بن یاسرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے شاگرد ان کا انتظار کر رہے تھے جب وہ باہر تشریف لائے تو انہوں نے کہا آپ کو کس وجہ سے تاخیر ہوئی؟ ہم سے حدیث بیان کریں تو انہوں نے فرمایا میں عنقریب تمہیں بیان کروں گا۔ تم سے پہلے لوگوں میں سے تمہارا ایک بھائی تھا جو موسیٰ علیہ السلام تھے، انہوں نے عرض کیا اے پروردگار! مجھے اس شخص کے متعلق بتائیں جو لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ پسند ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیوں؟ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تاکہ میں آپ کی محبت کی وجہ سے اس سے محبت کروں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا ایک بندہ دور کی زمین میں ہے اسکے متعلق دوسرے بندے نے سنا جو اسے جانتا نہیں جب اسے کوئی مصیبت پہنچی ہے تو ایسا لگتا ہے اسے پہنچی ہے، اسے کوئی کانٹا چبھتا ہے تو گویا اسے چبھا ہے یہ اس سے میری وجہ سے محبت رکھتا ہے، اس بنا پر وہ مجھے تمام مخلوق سے محبوب ہے پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! آپ کی وہ کون سی مخلوق ہے جسے آپ نے پیدا کیا پھر انہیں جہنم میں داخل کرکے عذاب دیں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، سب کے سب میری مخلوق ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم کاشت کاری کرو، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا، پھر فرمایا اے موسیٰ اس کی نگہداشت کرو، سو انہوں نے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا اس کی نگہداشت کی اس کے بعد اسے کاٹا اور اٹھا کر لے گئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ! تمہاری کھیتی کا کیا ہوا؟ عرض کیا میں اس کی کٹائی سے فارغ ہو چکا اور اسے اٹھا کر لے گیا ہوں، فرمایا اس میں سے کچھ باقی چھوڑا ہے؟ عرض کیا الٰہی! وہ چیز چھوڑی ہے جس میں

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۹۹ والترغيب والترهيب ۴/ ۴۸۱ واتحاف السادة المتقين ۱۰/ ۵۱۳ وتاريخ اصبهان ۲/ ۱۴۵ والدر المنثور ۵/ ۱۰

پچھ فائدہ نہیں۔

۲۹۸۔عمرو بن مرہ[1]

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ ان بزرگوں میں سے مستند راوی، وہ اپنے رب سے امید رکھنے والے اور اس کے سامنے عاجزی کرنے والے عمرو بن مرہ ہیں۔

۶۵۱۶-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، الفضل بن سہل، قراد بن نوح، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے جب بھی عمرو بن مرہ کو نماز میں دیکھا میں نے یہی گمان کیا کہ وہ نہیں ہٹتے یہاں تک کہ ان کے اجتہاد دعا کو ان کے لئے قبول کیا جائے۔

۶۵۱۷-ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد الجبار بن علاء، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے مسعر سے کہا جن لوگوں کو آپ نے دیکھا ان میں سے سب سے بہتر شخص کون ہے؟ میرے خیال میں، میں نے عمرو بن مرہ سے کوئی افضل نہیں دیکھا، میں نے انہیں جب بھی دعا کرتے دیکھا میں نے یہی کہا کہ ان کی دعا قبول ہوگی۔

۶۵۱۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل نیز ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابوسعید الاشج، احمد بن بشر مولی عمرو بن حریث، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے عبدالملک بن میسرہ کو فرماتے سنا اور عمرو بن مرہ سند میں فرماتے ہیں میں نے عبدالملک بن میسرہ کو فرماتے سنا اذ عمرو بن مرہ کے جنازے میں چل رہے تھے میرے گمان میں وہ زمین والوں میں سب سے بہتر تھے۔

۶۵۱۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابراہیم بن اسحاق، سلام بن سلم حنفی، سلیم بن رستم، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں عمرو بن مرہ کے پاس قرآن پڑھا کرتا تھا، میں نے اکثر انہیں یہ دعا کرتے سنا اے پروردگار! مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو آپ کی طرف سے تاوان ادا کریں۔

۶۵۲۰-عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ، عبداللہ بن محمد زہری، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں عمرو بن مرہ نے فرمایا مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں کسی نشانی کے پاس سے گزروں جس کا ذکر قرآن میں ہے اور میں اسے نہ پہچان سکوں اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور یہ مثالیں ہم لوگوں سے اس لئے بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ سمجھیں، انہیں علم والے ہی سمجھتے ہیں۔ (عنکبوت ۴۳)

۶۵۲۱-محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے عبدالرحمن بن حسن، علی بن حرب، محمد بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے عمرو بن مرہ کو فرماتے سنا کہ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں یہ گمان کروں کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو عذاب دیگا اور اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں یہ خیال کروں کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں کے چہرے سیاہ کردے گا۔

۶۵۲۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، ابو معاویہ ضریر، ابو سنان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک عورت کو دیکھا وہ مجھے بھلی لگی اس کے بعد میری نظر چلی گئی مجھے امید ہے یہ اس کا کفارہ ہے۔

۶۵۲۳-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، فضل بن سہل، ابو الجوھری، محمد بن سابق، مالک بن مغول، سعید بن ابی سنان، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں عمرو بن مرہ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ میں بینا ہو جاؤں مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے جوانی میں کوئی نظر ڈالی تھی۔

۶۵۲۴-ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ھناد بن سری، ابو الاحوص، عطاء بن مسیب، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے

---

[1] طبقات ابن سعد ۶/۱۵۳، والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۶۹۲، والجرح ۶/ت ۱۳۲۱، والکاشف ۲/ت ۴۲۹۳، والعبر ۳/ت ۱۴۴۷.

فرماتے ہیں جس نے آخرت طلب کی اس نے دنیا کو نقصان پہنچایا، جس نے دنیا طلب کی اس نے آخرت کو نقصان پہنچایا، لہٰذا تم باقی رہنے والی چیز کے لئے فانی کو نقصان پہنچاؤ!

۶۵۲۵- عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، زافر بن سلیمان، ابوسنان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ابلیس کہتا ہے انسان مجھ سے کیسے بچ سکتا ہے جب وہ غضبناک ہوتا ہے تو میں اس کی ناک کے پاس ہوتا ہوں اور جب خوش ہوتا ہے تو میں اس کے دل میں ہوتا ہوں۔

۶۵۲۶- عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، زافر بن سلیمان، ابوسنان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔ وہ کہے گا لاحول ولاقوۃ الا باللہ، تو اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا، پھر وہ کہے گا لاحول ولاقوۃ الا باللہ تو پھر اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا، تو فرشتہ اسے کہے گا کیا تجھے حیا نہیں آتی تو اپنے رب سے کتنا مانگے گا؟ تو وہ کہے گا میں نے اپنے رب سے کیا مانگا ہے، پھر ابوسنان نے یہ آیت پڑھی ولولا اذ دخلت جنتک قلت ماشاء اللّٰہ لاقوۃ الا باللّٰہ "ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو کہتا ماشاء اللّٰہ لاقوۃ الا باللّٰہ (الکہف۔۳۹)۔

۶۵۲۷- ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، ھناد بن سری، وکیع، شیخ بنی حارثہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے پھر آپ نے ارشاد فرمایا تقدیر پر راضی رہنے والے کہاں ہیں؟ [illegible] کی کوشش کرنے والے کہاں ہیں؟ مجھے تعجب ہے اس آدمی پر جو ہمیشگی کے گھر پر ایمان رکھتا ہے وہ کیسے دھوکے کے گھر کے لئے جدوجہد کرتا ہے۔[1]

۶۵۲۸- ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، ھناد، ابوالاحوص، سعید بن مسروق، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں داؤد علیہ السلام فرماتے تھے اے پروردگار! میں آپ کی نعمتوں کا کیسے شکر ادا کر سکتا ہوں جبکہ میں خود پوری ایک نعمت ہوں۔

عمرو بن مرہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ اور عبداللہ بن سلمہ مرادی، ابووائل، مرہ ہمدانی، خیثمہ، عمرو بن میمون، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، عبیدہ بن عبداللہ، سعید بن المسیب، مصعب بن سعد بن ابی وقاص وغیرہ حضرات سے مسنداً روایت کرتے ہیں۔

۶۵۲۹- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، فاروق خطابی، ابومسلم الکشی، سلیمان بن حرب، ابوالولید، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی صاحب خانہ صدقہ لے کر آتا تو آپ اس کے لئے دعا فرماتے، ایک مرتبہ میرے والد صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا اے اللہ! آل ابی اوفیٰ پر رحمت نازل فرما۔[2]

۶۵۳۰- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، احمد بن قاسم بن ابان، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، سفیان، ان دونوں حضرات کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمرو بن مرہ نے فرمایا میں نے عبداللہ بن سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا فرماتے ہیں میرے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھا میں کہہ رہا تھا اے اللہ! اگر میری موت قریب ہے تو مجھے موت دے کر اس بیماری سے راحت عنایت فرمائیں اور اگر موت میں کچھ دیر ہے تو اس بیماری کو ختم فرمائیں اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر کی توفیق عطا فرمائیں، آپ نے میرے یہ جملے سنے تو مجھے پاؤں سے ٹھوکر ماری اور فرمایا کیونکر تم کیسے کہہ رہے تھے؟ چنانچہ میں نے انہی الفاظ کو دہرایا، آپ نے فرمایا اے اللہ! اسے شفا بخش اے اللہ! اسے عافیت

۱- کنز العمال ۵۹۶۲، ۴۴۸۴۔ والجامع الکبیر ۱۱۴۸۳

۲- مسند الامام أحمد ۴/۳۸۳۔ والمستدرک ۲/۴۹۲۔ وصحیح ابن حبان ۹۰۰۴۔ واتحاف السادۃ المتقین ۶/۱۹۷۔

بخشش، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد بھی مجھے اس بیماری کی شکایت نہیں ہوئی۔[1]

۶۵۳۱- محمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے، وہ عبداللہ بن سلمہ سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن مسعود نقل کرتے ہیں۔ فرمایا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ چیزوں کے علاوہ سب کچھ عطا کیا گیا: "بیشک اللہ تعالیٰ کو ہی قیامت کا علم ہے اور بارش کب اتارنی ہے اور ارحام میں کیا ہے اس کا اسے علم ہے۔" (لقمان ۳۴) عمرو سے شعبہ نے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۵۳۲- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ عبداللہ بن سلمہ حضرت معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا تم تین چیزوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرو گے؟ دنیا، جس نے تمہاری گردنیں کاٹ ڈالیں، اور ایک عالم دین کا بہک جانا، اور منافق کا قرآن سے بے جا جھگڑا، راوی کا بیان ہے کہ لوگوں پر سکتہ طاری ہوگیا۔ پھر آپ نے فرمایا رہا عالم دین تو جب وہ ہدایت یافتہ نہ ہو تو اسے اپنے دین کا مقلد (مقتدا) نہ بناؤ، اور اگر وہ کسی فتنہ میں مبتلا ہو جائے تو اس سے اپنی امید منقطع نہ کرو، اس واسطے کہ مومن فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے (پھر بعد میں) توبہ کر لیتا ہے، رہا قرآن مجید تو یہ ایک مینارۂ نور ہے جیسے راستہ کی علامت سب کے سامنے ہوتی ہے سو اس کے متعلق جو معرفت تمہیں حاصل ہے اس کے بارے میں کسی سے سوال مت کرو، اور جس بات میں شک ہو اسے پڑھنے والے کے سپرد کر دو یا اسے اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دو، رہی دنیا! سو جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے غنی پیدا کر دیا اس نے فلاح پائی اور جس کی یہ حالت نہیں تو اس کی دنیا اسے کچھ فائدہ نہ دے گی۔

اسی طرح شعبہ نے عمرو سے موقوفاً نقل کیا ہے اور وہ صحیح ہے اور ان کے الفاظ کو حضرت معاذؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔[2]

۶۵۳۳- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، فاروق الخطابی، ابو مسلم کشی، ابوالولید، شعبہ ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ عبداللہ بن سلمہ، صفوان بن عسالؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ایک یہودی نے اپنے دوست سے کہا چلو اس نبی کے پاس چلتے ہیں تو اس نے جواب میں کہا۔ انہیں نبی مت کہو اس لئے کہ اگر انہوں نے تمہاری بات سن لی تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی، پھر وہ دونوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس آیت کے متعلق پوچھنے لگے "بے شک ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو واضح نشانیاں عطا کی تھیں۔" (اسراء۔ ۱۰۱) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نشانیاں یہ تھیں کہ "اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک نہ بناؤ، کسی جان کو قتل مت کرو، زنا مت کرو، چوری نہ کرو، اور کسی بے گناہ کی چغلی بادشاہ کے سامنے مت کرو تاکہ اسے قتل کر دیا جائے، سود نہ کھاؤ، پاکدامن عورتوں کو تہمت نہ لگاؤ، لڑائی سے مت بھاگنا، اور تمہارے لئے خاص طور پر یہ بات ہے اے یہودیو! کہ ہفتے کے روز حد سے تجاوز نہ کرو، تو انہوں نے آپ کا دست مبارک چوما اور کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا تو پھر کونسی چیز تمہیں میری اتباع سے روکتی ہے؟ تو وہ کہنے لگے داؤد علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی کہ نبی ان کی اولاد میں ہی رہیں، ہمیں خوف ہے کہ اگر ہم آپ کی اتباع کریں گے تو یہودی ہمیں قتل کرکے چھوڑیں گے۔[1]

۶۵۳۴- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوحفص عمر بن یزید رفا بصری، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ شقیق ابی وائل حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کی کیا حالت ہوگی جو مالداروں کو اچھے اور عبادت گزاروں کو گھٹیا سمجھتے ہیں اور جو ناموافق ہو اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ یوں وہ بعض حصے پر ایمان رکھتے ہیں اور بعض کا انکار کر دیتے ہیں جو چیز تقدیر اور لکھے گئے وقت اور تقسیم کئے ہوئے رزق سے بغیر کوشش کے حاصل ہو جاتی ہے اس کی سعی اور کوشش کرتے ہیں جو بدلہ بے انجام ہے اور کوشش

۱۔ مسند الامام أحمد ۴/ ۲۴۰. والمعجم الكبير للطبراني ۸/ ۸۴، ۴۴، ۷/ ۳۳. والمستدرك ۴/ ۳۵۱.

۲۔ المعجم الكبير للطبراني ۲۰/ ۱۳۸. ومجمع الزوائد ۱/ ۲۲۹، ۲۳۴. وأمالي الشجري ۲/ ۲۰۹. وكشف الخفاء ۱/ ۲۹۹. والموضوعات ۳/ ۱۴۰. والفوائد المجموعة ۲۰۰. وتنزيه الشريعة ۲/ ۳۰۳.

۱۵۲۰- احمد بن جعفر بن مسلم، یحییٰ بن عبدالباقی الاذنی، ابوشرحبیل عیسیٰ بن خالد، ابوالیمان، اسماعیل بن عیاش، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ ابوعبیدہ، حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اپنے چند اسمائے گرامی ذکر کیے جن میں سے کچھ ہم نے یاد رکھے اور کچھ بھول گئے، آپ نے فرمایا "میں محمد، احمد، مقفی، حاشر، نبی التوبہ اور نبی الملحمہ ہوں"۔[1]

اوزاعی عن عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے جبکہ اعمش، مسعود اور مسعر نے بھی عمرو سے روایت کیا ہے۔

۱۵۲۱- عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ الادیب، محمد بن ابراہیم بن زیاد، عبدالمؤمن بن علی، عبدالسلام بن حرب، ابوخالد دالانی، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ مصعب بن سعد وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضعیف اور کمزور لوگوں کی دعاؤں کی وجہ سے مسلمانوں کی مدد کی جاتی ہے۔

عمرو اور ابوخالد کی سند سے غریب حدیث ہے عبدالسلام اس کے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۱۵۲۲- عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن محمد بن حماد، اسحاق بن ابراہیم بن السواق العبدی، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے سعید بن المسیب کو عثمان بن ابی العاص سے روایت کرتے سنا فرماتے ہیں کہ سب سے آخری حکم جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا وہ یہ ہے کہ جب آپ لوگوں کو امامت کرائیں تو انہیں مختصر نماز پڑھائیں، اس لئے کہ ان میں بوڑھے، بیمار، کمزور اور ضرورت مند اور کام والے لوگ ہوتے ہیں۔

ثوری اور عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے، ابن مہدی اس میں منفرد ہیں۔

۲۹۹۔ عمرو بن قیس الملائی[2]

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان بزرگوں میں سے قاری قرآن، خشوع وخضوع والے، مسکین و متواضع شخص عمرو بن قیس ملائی ہیں۔

۱۵۲۳- ابوبکر، عبداللہ، ابوعبداللہ الازدی، مسدد، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ان سے روایت ہے کہ کوفہ میں پانچ آدمی ایسے تھے جو ہر دن عمل میں بڑھتے چلے جا رہے تھے پھر انہوں نے ابن ابجر، ابوحیان تیمی، عمرو بن قیس، ابن سوقہ، ابوسنان وغیرہ کے نام بتائے۔

۱۵۲۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن ابی علی، جعفر بن ابی الزوال، محمد بن بشیر المحاربی فرماتے ہیں سفیان نے مجھ سے کہا عمرو بن قیس ہی ہیں جنہوں نے مجھے ادب سکھایا قرآن پڑھنے کی تعلیم دی علم فرائض (میراث) کی تعلیم دی، میں نے انہیں ان کے بازار میں تلاش کرتا، پھر اگر میں بازار میں نہ پاتا تو ان کو ان کے گھر میں یا نماز پڑھتے ہوئے پاتا یا دیکھتا قرآن پڑھتے ہوئے پاتا، گویا کہ وہ ایسے کاموں کی طرف جلدی کر رہے تھے جو ان سے رہنے والے تھے اور اگر کسی وقت وہ مجھے گھر میں نہ ملتے تو میں انہیں کوفی مساجد میں پالیتا، وہ کسی مسجد کے کونے میں یوں بیٹھے ہوتے جیسے کوئی چور چھپ کر بیٹھا ہو، وہ بیٹھے رو رہے ہوتے اگر وہاں بھی نہ ملتے تو میں انہیں قبرستان میں بیٹھے اپنے اوپر روتا دیکھتا، جب ان کی وفات ہوئی تو اہل کوفہ نے اپنے دروازے بند کر دیئے اور ان کے جنازے میں شرکت کیلئے نکل

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل ۶۹. وفتح الباری ۸/۱۴۰

۲۔ التاریخ الکبیر ۶/ت ۲۴۲۶. والجرح ۶/ت ۱۳۰۹. والکاشف ۲/ت ۴۲۸۲. والمیزان ۳/ت ۶۴۴۲. وتهذیب الکمال ۴۴۳۹(۲۲/۲۰۰).

پڑھ لے۔

پھر جس وقت انہیں لیکر صحرا کی طرف نکلے اور ان کے تابوت کو سامنے رکھا انہوں نے وصیت کر رکھی تھی کہ میرا جنازہ "ابو حیان تیمی" پڑھائیں تو وہ آگے بڑھے اور چار تکبیریں کہیں لوگوں نے ایک چیخنے والے کی آواز سنی کہ نیکوکار عمرو بن قیس آچکا ہے اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ صحرا سفید پرندوں سے بھرا پڑا ہے ان جیسے انوکھے اور خوبصورت پرندے انہوں نے کبھی نہ دیکھے تھے لوگ ان کی خوبصورتی اور کثرت کو دیکھ کر متعجب ہو رہے تھے اتنے میں ابو حیان نے کہا تم لوگ کس بات پر تعجب کر رہے ہو؟ یہ فرشتے ہیں جو عمرو کے جنازے میں شریک ہونے آئے ہیں۔

۶۵۲۵-ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن احمد، اسحاق بن موسیٰ انصاری، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابو خالد الاحمر کو فرماتے سنا کہ عمرو بن قیس تاجروں سے اجرت پر معاملہ کیا کرتے تھے۔ شام کی کسی بستی میں ان کی وفات ہوئی تو وہاں کے صحرا کو دیکھا گیا کہ وہ ایسے مردوں سے بھر گیا ہے جو سفید لباس پہنے ہوئے ہیں جب ان کی نماز جنازہ ہو گئی تو وہ لوگ بھی غائب ہو گئے تو وہاں کے گورنر نے عیسیٰ بن موسیٰ والی کے متعلق اطلاع کا خط لکھا تو اس نے ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلیٰ سے کہا تم لوگ کیسے ہو کہ اس شخص کا تذکرہ مجھ سے نہ کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ خود ہم سے کہتے تھے کہ ان (عیسیٰ بن موسیٰ) کے سامنے میرا ذکر نہ کریں۔

۶۵۲۶-عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ، موسیٰ بن عبدالرحمن مسروقی، حسین بن الجعفی، عبداللہ بن عبدالجعفی، ان کے سلسلہ سند میں ہے ہم عمرو بن قیس کے جنازہ میں شامل تھے تو وہاں بہت سے ایسے لوگ بھی تھے جن کے کپڑے سفید تھے پھر جب ہم نے ان کی نماز جنازہ پڑھ لی تو وہ ہمیں نظر نہ آئے۔

۶۵۲۷-عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، القاسم بن بشیر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے روایت ہے فرمایا تین باتیں تواضع وانکساری کی جڑ ہیں جس سے تم ملو سلام میں پہل کرو نشست میں تم اونچی جگہ کے بجائے نیچے بیٹھنے پر راضی رہو اللہ تعالیٰ کے عمل میں تم ریاء، شہرت اور تعریف کو پسند نہ کرو۔

۶۵۲۸-عبداللہ بن محمد، احمد بن خالد الحروری، محمد بن حمید، نعیم بن میسرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمرو بن قیس ملائی لوگوں کو قرآن مجید پڑھاتے، وہ ایک آدمی کے سامنے بیٹھتے یہاں تک کہ ان سب کو پڑھا کر فارغ ہو جاتے اور جب چلتے تو لوگوں کے آگے نہ چلتے بلکہ ان کے پیچھے چلتے تھے۔

۶۵۲۹-عبداللہ بن محمد، الولید بن ابان الاصبہانی، الحسن بن احمد بن اللیث، الحسن بن الصباح، علی بن سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمرو بن قیس کے پاس اہل علم میں سے کوئی آتا تو وہ خصوصی طور پر بیٹھ جاتے اور کہتے: جو علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے اس میں سے مجھے بھی سکھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پڑھتے "اس شرط پر کہ تم مجھے وہ رشد و ہدایت کی باتیں سکھاؤ جو تمہیں سکھائی گئی ہیں۔ (الکہف۔۶۶)

۶۵۳۰-ابی ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم بن سعید الجوہری، عبدالرحمن بن جبلات، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمرو سے کہا گیا ہم آپ کی حالت میں جو تبدیلی دیکھ رہے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا لوگوں پر رحم کی وجہ سے اس واسطے کہ وہ اپنے آپ سے غافل ہیں۔

۶۵۳۱-احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن الحارث، احمد بن ابی الحواری، اسحاق بن خلف، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عمرو بن قیس جب بازار والوں کو دیکھتے تو اشکبار ہو جاتے، اور کہتے کہ کس چیز نے انہیں غافل کر رکھا ہے ان نعمتوں سے جو اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھی ہیں۔

۶۵۳۲-محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں لکھا ہے قاسم بن فورک، ابراہیم بن یوسف الکشری، یحییٰ بن یمان، ابو سنان، عمرو سے روایت ہے کہ جب تم اپنے آپ میں مشغول رہو گے لوگوں سے غافل ہو جاؤ گے، اور جب لوگوں میں دلچسپی لو گے تو اپنے آپ کو بھول جاؤ گے۔

۹۵۵۳ - ابومحمد بن حیان، احمد بن علی بن الجارود، ابوسعید الاشج، ابوخالد الاحمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عمرو فرمایا کرتے تھے جب کوئی نیکی کی بات سنو تو اس پر عمل کرو چاہے ایک ہی مرتبہ ہو۔

۹۵۵۴ - ابوبکر، عبداللہ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوخالد الاحمر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے روایت ہے فرمایا کہ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آدمی اپنے بچے کو کوئی چیز دے پھر وہ بچہ اس چیز کو لیکر آئے جسے کوئی مسکین فقیر آدمی دیکھ کر اپنے گھر والوں کے بارے میں روتے۔

۹۵۵۵ - ابی، احمد بن محمد بن عمرو، ابوبکر بن حبیب، مفضل بن غسان، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمرو نے فرمایا وہ بات جس سے میں اپنے دل و زبان کی حفاظت کروں اور اس کے ذریعے اپنے رب تک پہنچوں وہ مجھے قاضی شریح کے پچاس فیصلوں سے زیادہ پسند ہے۔

۹۵۵۶ - احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی الحواری، اسحاق بن خلف، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمرو بن قیس جب روتے تو اپنا چہرہ دیوار کی طرف پھیر لیتے اور اپنے شاگردوں سے کہتے یہ زکام ہے۔

۹۵۵۷ - ابومحمد بن حیان، احمد بن علی، ابوسعید الاشج، ابوخالد الاحمر ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمرو بن قیس فرماتے ہیں بجز و ارنج سے دل والے شخص سے ہمنشینی مت کرو ورنہ تمہارا دل بھی بجز جانو جائے گا۔

۹۵۵۸ - سلیمان بن احمد، ابوبکر بن صدقہ، محمد بن مسلم بن وارہ، عبدالرحمن بن الحکم بن بشیر بن سلیمان، ابی، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں جس نے تین دن اناج ذخیرہ کیا اور پھر اسے صدقہ کر دیا تو اس کا کفارہ نہیں ہوگا۔

۹۵۵۹ - سلیمان بن احمد، ابوبکر بن صدقہ، محمد بن مسلم، عبدالرحمن بن الحکم، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری کو میں نے دیکھا وہ عمرو کے پاس آتے تو مسلسل انہیں دیکھتے رہتے، ان سے اپنی نگاہ نہ اٹھاتے، میرا گمان ہے کہ وہ اس میں ثواب کی امید رکھتے ہوں گے۔ اور سفیان نے فرمایا عمرو بن قیس میرے استاذ ہیں، فرماتے ہیں میں نے عمرو بن قیس کو فرماتے سنا کہ علم حدیث کا شغل رکھنے والے کو چاہیے کہ وہ صراف کی طرح احادیث میں جانچ پڑتال کرے جیسے وہ دراہم میں جانچ پڑتال سے کام لیتا ہے اس لئے کہ دراہم میں کھرے اور کھوٹے ہر طرح کے دراہم ہوتے ہیں یہی حال حدیث کا ہے۔

۹۵۶۰ - عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن سلم الرازی، ہناد بن السری، ابوخالد الاحمر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل کو جب تیز درد لگا تو موت کی بے ہوشیاں ان پر غالب تھیں، پھر جب انہیں افاقہ ہوتا تو فرماتے تیرے گلشنوں نے مجھے آدبوچا مگر تیری عزت کی قسم تو خوب جانتا ہے مجھے تیری ملاقات عزیز ہے، اے میرے اللہ آپ خوب جانتے ہیں کہ مجھے دنیا میں رہنا اس لئے پسند نہیں تھا کہ نہریں چلیں یا درخت اگیں، البتہ گھڑیوں کی مشقت اور دوپہروں کی پیاس اور علماء سے مزاحمت لشکر لیکر جب ذکر کے حلقے لگے ہوں۔ متعدد تابعین سے یہ روایت مسند امروی ہے کہ ان میں سے حکم بن عتیبہ، ابواسحاق السبیعی، عبدالملک بن عمیر، سماک بن حرب، سلمہ بن کہیل، عطیہ بن سعد العوفی، عطاء بن ابی رباح، محمد بن منکدر، مصعب بن سعد، محمد بن عجلان وغیرہ وغیرہ حضرات ہیں۔

۹۵۶۱ - ابوبکر الطلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسباط بن محمد، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ الحکم عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت کعب بن عجرہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چند کلمات ہیں جو نمازوں کے بعد پڑھے جاتے ہیں ان کا قائل نقصان نہیں اٹھاتا، ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہو۔[1]

صحیح ثابت حدیث ہے جسے منصور بن معتمر، الاعمش، مالک بن مغول، شعبہ بن ابی نکل حمزہ، سفیان بن حسین اور ابوشیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۴۴، ۱۴۵، وسنن الدارمی ۲/۳۰۶ والمصنف لابن أبی شیبۃ ۱۰/۲۲۸، والسنن الکبری للبیہقی ۲/۱۸۷ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۱۴۴ والترغیب والترہیب ۲/۴۵۱

۶۵۱۲ - سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن یحییٰ بن حمزہ، ابی، ابیہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ ابواسحاق ہمدانی، حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی کہ جب میں سونے لگوں تو یہ کلمات کہوں، اے اللہ میں اپنی جان آپ کے سپرد کرتا ہوں اور اپنی پیٹھ کے لئے آپ کو پناہ بناتا ہوں، اپنے چہرے کو آپ کی طرف پھیرتا ہوں اور اپنا معاملہ آپ کے حوالے کرتا ہوں، آپ سے ڈرتے ہوئے اور آپ کی طرف رغبت کرتے ہوئے، آپ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں، آپ نے جو کتاب نازل کی اس پر ایمان رکھتا ہوں اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مبعوث فرمایا ان پر ایمان لاتا ہوں۔

صحیح ثابت حدیث ہے، جسے ابواسحاق سے متعدد تابعین اور ائمہ نے نقل کیا ہے جس میں اسماعیل بن ابی خالد، ابان بن تغلب اور ائمہ میں سے ثوری، شعبہ، مسعر، ابن عیینہ، معمر، ابن اسحاق، عبداللہ بن المختار، شریک، زہیر، ابوالاحوص، اسرائیل، حبیب بن الشہید، ابراہیم بن طہمان شامل ہیں اور براء سے اس حدیث کو سعد بن عبیدہ، ابوجحیفہ، ابن عبداللہ، اور مسیب بن رافع نے روایت کیا ہے۔

۶۵۱۳ - ابوبکر الطلحی، ابوحصین الوادعی، یحییٰ بن عبدالحمید، ابوخالد الاحمر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ ابواسحاق روایت ہے، وہ ہبیرہ بن مریم سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جادوگر اور کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو وہ اس سے بری ہے جو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے۔[1]

ثوری نے ابواسحاق سے اسی طرح روایت کیا ہے جبکہ کامل بن العلاء نے عبداللہ سے موقوفاً نقل کیا ہے۔

۶۵۱۴ - ابوبکر محمد بن احمد بن عبدالوہاب، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، سعدان بن نصر، عمرو بن شعیب، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عبدالملک بن عمیر، وہ حضرت نعمان بن بشیرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی ظاہر ہے، البتہ ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں متشابہات ہیں سو جس نے انہیں چھوڑ دیا تو وہ اپنی عزت اور دین کو بہت محفوظ کرنے والا ہے اور جو ان کا مرتکب ہوا تو وہ حرام کا مرتکب ہو جائے گا، جیسے وہ جانور جو محفوظ و ممنوع چراگاہ کے پاس چر رہا ہو تو قریب ہے کہ وہ اس میں بھی چرنے لگے، بے شک ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔[2]

اسے زہیر نے عبدالملک سے اسی طرح روایت کیا ہے، شعبی کی سند سے صحیح ثابت حدیث ہے اور نعمانؓ سے صرف زہیر اور عمرو نے روایت کیا ہے۔

۶۵۱۵ - سلیمان بن احمد، عمرو بن ثور الجذامی، محمد بن یوسف الفریابی، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطیہ، وہ حضرت ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے زندگی سے لطف اندوز ہوں جبکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے صور اپنے منہ میں رکھا ہوا ہے، اب وہ اس بات کی طرف کان لگائے ہوئے ہے کہ اسے کب حکم ملتا ہے تاکہ وہ صور پھونکے۔

ثوری عن عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے جسے انہوں نے عمرو سے نقل کیا ہے، ہم نے اسے فریابی کی سند سے لکھا ہے جبکہ ابن عیینہ نے اعمش سے اور انہوں نے عطیہ سے روایت کیا ہے۔

۶۵۱۶ - احمد بن جعفر بن سعید، احمد بن عمرو بزار، عباد بن احمد عرزمی، محمد بن عبدالرحمن (ابیہ) ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطیہ، وہ حضرت ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق کہ

---

[1] فتح الباری ۱۰/۲۱۷، والترغیب والترہیب ۴/۳۴

[2] سنن الترمذی ۱۲۰۵، والمستدرک ۴/۵۵۹، ومسند الامام احمد ۱/۳۲۶، ۳/۷،۴۳، ومجمع الزوائد ۷/۱۳۱، ۱۰/۳۳۰، ۳۳۱، والمعجم الکبیر للطبرانی ۵/۲۲۲، ۱۲/۱۲۸، والصغیر ۱/۲۳۰، وفتح الباری ۱۱/۳۶۸

مسکینا ویتیما واسیرا مسکین یتیم اور قیدی فرمایا مسکین سے مراد فقیر، یتیم سے مراد جس کا باپ نہ ہو اور قیدی سے مراد وہ غلام جو چند سالوں میں مکمل ہو۔

عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے جس میں عباد اپنے چچا سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۵۱۷ - احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو البزاز، اسحاق بن ابراہیم بغدادی، داؤد بن عبدالحمید ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطیہ حضرت ابوسعید سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی کو خوش وخرم رکھے جس نے میری بات سنی پھر اسے محفوظ رکھے جیسا سنا ہے ویسے ہی آگے پہنچایا۔[1]

عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے جسے اسحاق، داؤد سے نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۵۱۸ - سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ الحضرمی، عباد بن احمد عرزمی، (عمی) عمرو بن شمر ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطیہ حضرت ابوسعید روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ تین اشخاص قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، وہ بڑی گھبراہٹ سے پریشان وغمگین نہ ہوں گے اور نہ حساب وکتاب کی فکر پروا کریں گے۔ ایک وہ شخص جس نے ثواب کی امید رکھتے ہوئے قرآن مجید پڑھا، پھر کسی قوم کی امامت کرائی، دوسرا وہ شخص جس نے محض ثواب کی امید پر اذان دی، تیسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کرے۔[2]

عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے جسے عمرو بن شمر نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۶۵۱۹ - قاضی ابواحمد محمد بن احمد، محمد بن حسین بن حفص، علی بن محمد بن مروان، (ابی) ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطیہ حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات یقین کی کمزوری کا ثبوت ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں لوگوں کو راضی کرنے کی کوشش کرو، اور تم اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق کی وجہ سے ان کی تعریف کرو اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں نہیں دی اس پر ان کی مذمت وبرائی بیان کرو، سو یاد رکھو! کہ اللہ تعالیٰ کا رزق ایسی چیز نہیں کہ اسے کسی لالچی وحریص آدمی کا حرص والالچ کھینچ لائے یا کسی ناپسند کرنے والے کی ناپسندیدگی اسے واپس کردے۔ راحت وکشادگی کو حق تعالیٰ نے رضا اور یقین میں رکھا ہے اور فکر وغم اور تنگی وناراضگی میں رکھا ہے۔

عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے جسے علی بن محمد بن مروان اپنے والد سے روایت کرنے میں تنہا ہیں۔

۶۵۲۰ - محمد بن حمید، حامد بن شعیب، حسین بن محمد، محمد بن حسن، ابی یحییٰ ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطیہ حضرت ابوسعید سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) جسے قرآن پاک کی تلاوت میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے مانع ہو تو میں اسے مانگنے والوں سے بہتر عطا کرتا ہوں۔ قرآن مجید کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔[3]

۶۵۲۱ - محمد بن اسحاق بن ایوب، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن حارث، ابراہیم بن یوسف، زیاد بن عبداللہ بکائی، محمد بن اسحاق ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ محمد بن منکدر حضرت جابرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں جنگ احد کے روز میرے والد شہید ہو گئے

---

1. امالی الشجری ۱: ۲۰ وتاریخ بغداد ۳/ ۲۵۳ واتحاف السادۃ المتقین ۳/ ۲۶۵ وکنز العمال ۲۹۱۶۳ وتخریج الاحیاء ۱: ۵ وتفسیر القرطبی ۱/ ۲۶

2. مسند الشہاب ۱۱۲۹

3. سنن الترمذی ۲۹۲۶ وسنن الدارمی ۲/ ۴۴۱ وفتح الباری ۹/ ۶۶، ۱۱/ ۱۳۳، ۱۳/ ۱۳۷ واتحاف السادۃ المتقین ۴/ ۴۶۳، ۵/ ۳ وتنزیہ الشریعۃ ۲/ ۳۳

ن کی اطلاع ملی، میں جب اس طرف لپکا تو وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھے اور ان پر ایک چادر دی ہوئی تھی، میں نے کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے منع کر رہے تھے کیونکہ وہ اس بات کو ناپسند سمجھ رہے تھے کہ میں انہیں (ناک، کان کٹے) کی حالت میں دیکھوں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہی بیٹھے تھے۔ آپ نے مجھے نہیں روکا، جب ان کا والیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے جنازے کے اٹھائے جانے تک فرشتے برابر اپنے پروں سے گھیرے ہوئے تھے ادم کے بعد میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی، آپ نے فرمایا اے بیٹے! کیا میں تمہیں ایک خوشخبری نہ سناؤں؟ اللہ نے تمہارے والد کو زندہ کر کے فرمایا کیا تمنا ہے؟ تو انہوں نے کہا اے پروردگار! میری یہی تمنا ہے کہ آپ میری روح لوٹا دیں اور دنیا میں واپس کریں تا کہ میں دوسری مرتبہ شہید ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ اہل برزخ اس دنیا کی نہیں لوٹیں گے۔[1]

۹۱۰- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ الحضرمی، علی بن بہرام، عبدالملک بن ابی کریمہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطاء ت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام جب ہندوستان میں اترے تو وحشت محسوس ہوئی تو جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ انہوں نے باآواز بلند اذان کہی، اللہ اکبر اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ن رسول اللہ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں؟ تو جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا یہ انبیاء میں سے کے آخری بیٹے ہیں۔[2]

عمرو عن عطاء کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح تحریر کیا ہے۔

۹۱۱- سلیمان بن احمد، حسن بن عبداللہ، عبدان بن احمد، ہشام بن عمار، سوید بن عبدالعزیز، داؤد بن عیسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن سے روایت ہے وہ محمد بن عجلان سے بحوالہ ابوسلمہ حضرت ابوامامہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ن مجید سیکھنے کا حکم اور اس کی ترغیب دی، اور فرمایا قیامت کے روز قرآن، اہل قرآن کے پاس آئے گا، اس وقت انہیں قرآن کی بہت ضرورت ہوگی۔ قرآن آ کر مسلمان سے کہے گا کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ تو مسلمان کہے گا تو کون ہے؟ قرآن کہے گا میں وہ جسے تو پسند کرتا اور تو یہ بات ناپسند کرتا تھا کہ وہ چیز تجھ سے جدا ہو جس نے تجھے لاغر و کمزور کر رکھا ہے تو مسلم کہے گا شاید تو قرآن ہے۔

اس کے بعد قرآن اسے رب تعالیٰ کے سامنے لے جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں میں دوام عطا فرمائیں گے، اس کے سر پر سکینت رکھی جائے گی اس کے والدین کو دو جوڑے عطا ہوں گے کہ دنیا بھی ان کے برابر نہ ہو، وہ عرض کریں گے ہمیں یہ جوڑے کیونکر عطا ہوئے، ہمارے اعمال ایسے تو نہ تھے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تمہارے بیٹے کے قرآن (کی تعلیم) حاصل کرنے کا بدلہ ہے۔[3]

۹۱۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، حکم بن بشیر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ سفیان ثوری، عبد بن دینار، حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب وادی حجر کے پاس سے گزرے تو اپنے اصحاب سے مانے لگے اس بستی میں داخل نہ ہونا مبادا تمہیں وہ مصیبت پہنچے جو انہیں پہنچی تھی۔[4]

---

[1] صحیح البخاری ۲/۹۱، ۱۰۲، ۳/۲۲، ۵/۱۳۱ وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب ۲۶، والترغيب والترهيب ۲/۳۱۳.

[2] الاحاديث الضعيفة ۴۰۳، وكنز العمال ۳۲۱۳۹ والدر المنثور ۱/۵۵.

[3] الدر المنثور ۳/۱۰۳.

عبداللہ بن مبارک،سفیان ثوری اور عمرو بن قیس منذر ثوری کی سند سے غریب حدیث ہے جسے حکم بن بشیر روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۳۰۰۔عمر بن ذرؒ

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایاان پاکباز لوگوں میں سے نیکوکاروں کا شکر ادا کرنے والے ابوذر ہیں۔

۶۵۷۵-سلیمان بن احمد،محمد بن عبدوس بن کامل،ابو ہشام الرفاعی،محمد بن کناسہ فرماتے ہیں جب ذر بن عمر بن ذر ھمدانی کی وفات ہوئی اوران کی موت اچانک ہوئی تھی،ان کے والد کے پاس ان کے گھر والے روتے ہوئے آئے تو انہوں نے فرمایا تم لوگوں کو کیا ہوا؟ بخدا ہم نے نہ ظلم کیا اور نہ ہم مقہور ہوئے اور نہ ہماری حق تلفی ہوئی اورنہ ہمارے ساتھ یہ معاملہ غلطی سے کیا گیا اورنہ ہمارے علاوہ کسی اور کا ارادہ کیا گیا اور نہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی غصہ کرنے والا ہے۔

جب انہیں قبر میں رکھا گیا تو فرمانے لگے بیٹا!اللہ تم پر رحم کرے!بے شک تم میرے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے تھے اور میں بھی تم پر مہربان تھا۔مجھے تم سے کوئی وحشت نہ تھی اور اللہ تعالیٰ کے بعد کسی سے کوئی حاجت نہیں نہ تم ہماری عزت لے کے گئے،اورنہ ہمارے لئے ذلت چھوڑی تمہارے تعلق کے غم نے مجھے تم پر غم کرنے سے غافل کردیا ہے،اے ابوذر!اگر کل طلوع ہونے والے مقام اورحشر کا خوف نہ ہوتا تو میں تمنا کرتا کہ مجھے بھی اسی حالت سے دوچار کیا جائے جس سے تم گزرے ہو،اے کاش ذر!مجھے معلوم ہوتا کہ تم سے کیا کہا گیا اور تم نے کیا کہا؟ پھر فرمایا اے اللہ!آپ نے مجھ سے،ذر پر صبر کرنے کے بدلہ میں ثواب کا وعدہ کیا ہے اے اللہ!ذر پر آپ کی رحمتیں اور بخششیں ہوں،اے پروردگار!جواجر آپ نے مجھے عطا کیا ہے میں نے اسے ذر کے لئے ذر پر ہبہ کردیا ہے میری طرف سے یہ اس کا بدلہ ہے،وہ ایسا ہوکہ آپ کو اس میں کوئی برائی دکھائی نہ دے،آپ اس سے درگزر فرمائیں کیونکہ آپ اس کے لئے مجھ سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں،اے پروردگار!اگر چہ میں نے ذر کی برائی کو ذر کے بجائے اپنی طرف ہبہ کردیا ہے تو آپ اس کی برائی کو اپنی طرف ہبہ کرلیں کیونکہ آپ اس پر مجھ سے زیادہ کرم نوازی اور مہربانی کرنے والے ہیں پھر جب وہ جانے لگے تو فرمایا ذر!ہم جارہے ہیں اور تمہیں چھوڑے جارہے ہیں اگر ہم یہاں ٹھہریں بھی تو تمہیں کچھ فائدہ نہ پہنچاسکیں گے۔

۶۵۷۶-ابراہیم بن عبداللہ،محمد بن اسحاق،محمد بن الصباح،سفیان بن عیینہ،ابوبکر بن مالک،عبداللہ بن احمد بن حنبل،محمد بن ابی عمر العدنی سفیان،ان کے سلسلہ سند میں ہے،فرماتے ہیں کہ جب ذر بن عمر بن ذر کی وفات ہوئی تو عمر بن ذر نے کہا اے ذر!تمہارے غم نے ہمیں تم پر غم کرنے سے غافل کردیا ہے،کاش!مجھے معلوم ہوتا کہ تم سے کیا کہا گیا اور تم نے کیا جواب دیا؟اے اللہ!ذر نے جو میری حق تلفی کی میں نے اسے بخش دی اورآپ کے حق میں جو کمی کی ہے اسے آپ بھی معاف کردیں۔

۶۵۷۷-عبداللہ بن محمد،احمد بن علی بن مثنیٰ،عبدالصمد بن یزید فرماتے ہیں میں نے عمرو بن جریر البجری سے سنا جو محمد بن جابر کے شاگرد ہیں فرماتے ہیں جب ذر بن عمر بن ذر کی وفات ہوئی تو ان کے شاگردوں نے کہا اب اس بوڑھے کا کچھ نہ پوچھو،کیونکہ وہ اپنے والد سے نیک سلوک کرنے والے تھے،شیخ نے یہ بات سن لی تو تعجب کرتے ہوئے رونے لگے کہ کیا میں ضائع ہوجاؤں گا؟اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جو زندہ اورموت سے منزہ ہے پھر وہ خاموش ہوگئے،یہاں تک کہ ان پر مٹی ڈال دی گئی۔تو ان کی قبر پر کھڑے ہوکر ان کے دوستوں کو سنانے لگے:ذر!خدا تم پر رحم کرے،تمہارے بعد ہمیں کوئی ضرورت نہیں اورنہ اللہ تعالیٰ کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی سے کوئی حاجت ہے مجھے اس سے کوئی خوشی نہیں کہ میں تم سے پہلے چلا جاؤں،کل آنے والے دن کا خوف نہ ہوتا تو میری تمنا تھی کہ میں تمہاری جگہ ہوتا،

۱۔طبقات ابن سعد ۶/ ۳۶۲،والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۰۰۴،والجرح ۶/ت ۵۶۵،والمیزان ۳/ت ۶۰۹۸،وتہذیب الکمال ۴۲۳۰(۲۱/ ۳۳۴)

ہمارے غم نے تم پر غم گساری سے غافل کر دیا ہے۔ کاش! مجھے پتہ چلتا کہ تم سے کیا کہا گیا اور تم نے کیا جواب دیا؟ ان کی مراد منکر نکیر سے
ی۔ پھر انہوں نے سر اٹھایا اور فرمایا اے اللہ! میں نے اپنا وہ حق جو میرے اور اس کے درمیان تھا اسے معاف کر دیا ہے، اے پروردگار!
پ اپنا وہ حق جو آپ کے اور اس کے درمیان ہے بخش دیں، راوی کا بیان ہے کہ لوگ متعجب تھے جو مصیبت ان پر آئی اور جو رضا و تسلیم
ن سے ظاہر ہوئی۔

۶۵۷-محمد بن احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عبداللہ بن عثمان بن حمزہ العمری، عمارہ بن عمر بن العلاء، ان کے سلسلہ سند میں
ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو فرماتے سنا، خدا تم پر رحم کرے! اس رات اور اس کی تاریکی میں، جو کچھ عمل اپنے لئے کرنا چاہتے ہو
رلو، اس لئے کہ نفع وہی کو حاصل ہوا جس نے رات دن کی بھلائی سے نفع اٹھایا، اور محروم وہ ہے جو ان دونوں کی خیر سے محروم رہا، یہ
ون تو مومنین کے لئے اپنے رب کی فرمانبرداری تک پہنچنے کا راستہ ہیں، اور دوسرے غفلت میں پڑے ہوؤں کے لئے وبال ہیں، اللہ
ل کی یاد سے اپنے دلوں کو زندہ کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی دل زندہ رہتے ہیں اس رات کتنے کھڑے ہونے والے ہیں
ن کے کھڑے ہونے کی تمنا کی گئی، اور اس رات کتنے ہی صف والے ایسے ہیں جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اس عطا کردہ عزت و کرامت
و دیکھا جو اللہ تعالیٰ نے کل قیامت کے دن عبادت گزاروں کے لئے تیار کر رکھی ہے تو وہ بھی نیند پر ندامت کرنے لگے سو اللہ تعالیٰ تم پر
م کرے۔ رات دن کے گزرنے اور دنوں کے آنے جانے سے جتنا ہو سکے فائدہ اٹھاؤ۔

۶۵۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمر بن ذر، جب اس
یت کو "مالک یوم الدین" (الفاتحہ-۳) پڑھتے تو فرماتے، اے وہ ذات جس کے لئے وہ دن ہے تیرا ذکر صادقین کے دلوں کو کس قدر
ڑ پہنچانے والا ہے۔

۶۵۹-ابی، عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمر العدنی، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمر بن ذر نے فرمایا
ر میں آج اللہ تعالیٰ کی کتاب کی نصیحتیں تمہیں نہ سناؤں تو تم لوگ اپنے دلوں کی قساوت اپنی آنکھوں کا جمود اور لاعلمی کو مجھ پر لاد دو گے، جو
ص خیر کا طلب گار ہوگا وہ خیر پالے گا یہ دنیا کی گراوٹ ہے پھر یہ آیت پڑھی۔ جب سورج بے نور کر دیا جائے گا (تکویر-۱) ابن ذر
رمایا کرتے تھے دوری ہو دس ماہ کی گابھن اونٹنی کے لئے اور اس کے مالکوں کے لئے انہوں نے اس کے متعلق بخل سے کام لیا اور آج اسے
ا چھوڑ دیا ہے۔

۶۶۰-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ سعید بن جبیر
نے ایک خط ارسال کیا جس میں انہیں تقویٰ الٰہی کی وصیت کی اور فرمایا اے ابوعمر! ہر مومن مسلمان کی زندگی اس کے لئے غنیمت ہے اسکے
فرائض بجا لانا اور جتنا اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو سکے اس کا تذکرہ کیا کرو۔

۶۶۱-محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عطا بن ابی رباح
کے سامنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں زبان درازی کرنے سے رکنے کا ذکر کیا کہ ان کا ذکر خیر اسی طرح کیا جائے
جیسا اللہ تعالیٰ نے ان کا اچھا ذکر فرمایا ہے اور یہ کہ ان میں سے نہ کسی کی شان گستاخی جائے اور نہ کسی پر طعن و تشنیع کی جائے اور یہ کہ جس
نے شہادت لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ، کی گواہی دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور جو کچھ آپ
علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیکر آئے اس کا اقرار کیا تو یہ ایماندار ہیں ان میں سے جس نے بھلائی کی تو ہم اس کے لئے اللہ تعالیٰ
کے ہاں ثواب کی امید رکھتے اور اس کے اس عمل کو پسند کرتے ہیں۔
اور ان میں سے جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کیا تو ہم اس کے اس گناہ کو جو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے کیا

ناپسند کرتے ہیں۔ یہ اس کا ایسا گناہ ہے جسے اللہ تعالیٰ چاہیں تو بخش دیں چاہیں تو اس کو سزا دیں، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" بے شک اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ جس کا جو گناہ چاہیں گے معاف کردیں گے" (النساء۔ ۴۸، ۱۱۶) سو یہ تو اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے پھر فرمایا یہ وہ بات ہے جس کی وجہ سے میں تمہیں پسند کرتا ہوں اور یہی وہ بات ہے جس کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب دوسرے لوگوں سے جدا ہو گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، ہماری اور ان کی بخشش فرمائے۔

۶۵۸۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے ابن السماک سے یہ بات پہنچی ہے، فرماتے ہیں کہ ذر نے اپنے والد عمر بن ذر سے کہا: متکلمین لوگوں کے کلام سے کوئی روتا نہیں اور میں جب گفتگو کرتا ہوں تو یہاں سے وہاں تک رونے کی آوازیں سنائی دیتی ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا بیٹا! اجرت پر رونے والی اور حقیقی غمگین عورت کے رونے میں یہی فرق ہے، وہ اس کی طرح کہاں ہے۔

۶۵۸۴- ابی، احمد بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید، حسین بن جمہور، محمد بن کناسہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو فرماتے سنا: تمہیں اللہ تعالیٰ کی بردباری سے بڑا انس حاصل ہوتا ہے جس کی وجہ سے تم اس کی نافرمانیوں میں کود پڑتے ہو کیا تم اللہ تعالیٰ کے غضب کو چاہتے ہو؟ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا" پس جب انہوں نے ہمیں غضبناک کیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا سو انہیں پانی میں ڈبو دیا" (الزخرف۔ ۵۵) اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی شان کو حرام چیزوں سے بچ کر بلند کرو، اس واسطے کہ جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ امن نہیں دیتا۔

۶۵۸۵- ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، ابراہیم بن الجنید، محمد بن حسین، رستم بن اسامہ العابد، محمد بن صبیح، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو فرماتے سنا: جس قوم کے گھر میں موت داخل ہوتی ہے تو اس کی جمعیت ختم کر دیتی ہے اور انہیں زندگی پر قناعت کرنے پر مجبور کر دیتی ہے جبکہ وہ خوش عیشی اور غرور و تکبر کی زندگی بسر کر رہے تھے۔

۶۵۸۶- محمد بن احمد بن عمر، ابی، عبداللہ بن محمد، علی بن حسن، محمد بن حسین، رستم بن اسامہ، عمار بن عمرو البجلی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو فرماتے سنا: جو شخص مشکلات میں صبر پر ڈٹا رہا تو اس نے خیر کو جمع کر لیا اور تنگی کے بعد حسن اور کامل ثواب کی جگہوں کو تلاش کر لیا۔

۶۵۸۷- محمد بن احمد، ابی، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم سے کسی دوست نے بیان کیا کہ عمر بن ذر جب دیکھتے کہ رات آگئی تو فرماتے: رات آگئی اور رات خوف کا وقت ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔

۶۵۸۸- محمد بن احمد، ابی، ابوبکر، علی بن حسن، محمد بن حسین، عبدالرحمن بن عبیداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو دعا میں یہ کہتے سنا کہ اے اللہ! میں آپ سے اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے نزدیک ہمیں صابرین کے ثواب تک پہنچا دے اور آپ سے اس شکر کا سوال کرتا ہوں جو شکر گزار کے مزید درجات تک جو آپ کے نزدیک ہیں ہمیں پہنچا دے۔

اے اللہ! میں آپ سے اس توبہ کا سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے آپ ہمیں گناہوں کی میل کچیل سے پاک کر دیں تا کہ ہم آپ کے متقین کے پڑاؤ کی جگہ اتریں، آپ ہی تمام بھلائیوں اور نعمتوں کے مالک ہیں اور آپ کی طرف ہی ہر مصیبت، مشکل اور تنگی میں رغبت کی جاتی ہے۔

اے اللہ! ہمیں اپنی قضاء کے مطابق صبر کی توفیق بخش، اگرچہ ہم ناپسند کریں اور اس پر راضی رہتے ہوئے فرمانبرداری کرتے ہوئے اور ہمیں اپنی قضاء کے مطابق شکر کی توفیق فرما جیسا کہ آپ کی قضاء وقدر ... کی محبت اور آپ کے اچھے فیصلے کے سامنے ہماری عاجزی کا جو تقاضا ہے اس کی توفیق عطا فرما۔

آپ کے سامنے ذلت و عاجزی کرتے ہوئے اور آپ کے ہاں زیادہ کی امید اور آپ کا قرب حاصل کرنے کے لئے اے رب کریم! اے پروردگار! آپ کے دربار میں آپ پر ایمان سے بڑھ کر کوئی شے نفع بخش نہیں جبکہ آپ نے ہم پر اس کا احسان کیا ہے لہٰذا اسے ہم سے دور نہ کیجئے یہاں تک کہ ہمیں اسی پر موت دیں کہ ہم آپ کے ثواب کی یقین دہانی رکھنے والے ہوں، آپ کی سزا سے ڈرنے والے ہوں، آپ کی آزمائش پر صابر ہوں، اور پروردگار کریم! آپ کی رحمت کے امیدوار ہوں۔

۶۵۸۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن ذر نے فرمایا اگر مجھے قسم کے جھوٹا ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں یہ قسم کھا لیتا کہ میں دنیا سے کوئی چیز لیکر نہیں جاؤں گا، یہاں تک کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے چہروں میں میرے بارے میں کیا تاثرات ہیں۔

۶۵۹۰- ابی عبداللہ بن محمد بن عمران، ابن ابی عمر، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمر بن ذر نے ایک شخص کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا "اے انسان! تجھے اپنے کریم پروردگار کے بارے میں کس چیز نے دھوکہ میں رکھا ہوا ہے؟" (الانفطار-۶) تو عمر نے فرمایا جہالت نے۔

۶۵۹۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، معروف بن سفیان، ابونعیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا "خرابی ہے تیرے لئے پھر خرابی ہے تیرے لئے" (القیامہ ۳۴) تو وہ فرمانے لگے اے پروردگار! یہ کیا وعدہ ہے۔

۶۵۹۲- عبداللہ بن محمد، احمد بن علی بن الجارود، ابوسعید الاشج، ابن ادریس، زکریا بن ابی زائدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمر بن ذر جب سب سے پہلے گفتگو کرنے بیٹھتے تو فرماتے مجھے مانگنے پر اپنے آنسو دیدو، جب وہ ان کے پاس سے اٹھنے لگتے تو شعبی فرماتے کیا تم لوگوں نے انہیں اپنے آنسو مانگنے پر دیدیے؟

۶۵۹۳- ابی احمد بن محمد بن حسن، ابراہیم بن ابی حسین قاضی کوفہ، حسن بن ربیع، محمد بن صبیح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن ذر سے پوچھا خائفین کے بارے میں کونسی چیز آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ غم کی طوالت یا آنسو بہانا؟ تو انہوں نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں، جب نرم دل ہو تو جلدی شفایاب اور فرحت پاتا ہے اور جب غمگین ہو تو حلق میں اٹک جاتا ہے سو وہ تسبیح کرتا ہے اس واسطے غم ان کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

۶۵۹۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، شہاب بن عباد، ابن السماک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن ذر وعظ کہا تو بنی تمیم کا ایک نوجوان بیٹھنے لگا اس کا رنگ بدلنے لگا مگر مجھے اس کا ایک آنسو بھی بہتا ہوا دکھائی نہ دیا، اس کے بعد وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا، پھر میں نے اسے ابن ذر کی مجلس میں روتے دیکھا تو میں نے دل میں کہا ابھی اس کی جان نکلتی ہے۔

میں نے اس کا ذکر عمر بن ذر سے کر دیا، انہوں نے فرمایا بھتیجا! جب عقل میں کمی آتی ہے تو اس میں حرارت نہیں رہتی اور آنسو خشک ہو جاتے ہیں اور جب عقل باقی رہے تو عقل والا نصیحت کو سمجھتا ہے تو ہمدرد اس کو جگا کر رکھ دیتی ہے اس کے بعد وہ غمگین ہوئے اور رونے لگے۔

۶۵۹۵- محمد بن احمد بن عمر، ابی، ابوبکر بن عبید، احمد بن ابراہیم، غسان بن المفضل، ابی بحر البکراوی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ مکہ میں فضیل رقاشی اور عمر بن ذر جمع ہوئے، میں بھی ان کے پاس حاضر ہوا، پہلے فضیل نے لمبی گفتگو کی اور وعظ کہتے کہتے مختلف مذاہب میں کلام کیا، میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ ان کے وعظ و خطاب سے نرم دل ہوا ہو پھر وہ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ابن ذر نے خطاب کیا انہوں نے گفتگو شروع کی خود بھی روئے اور لوگ بھی رونے لگے اور نرم دل ہو گئے۔

۶۵۹۶- ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، یعقوب بن اسحاق، محمد بن معاذ، ابن السماک، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ

مجاہد روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں کی طرف وحی کی کہ آدم اور حوا علیہما السلام کو جنت سے نکال دو، انہوں نے میری نافرمانی کی ہے، حضرت آدم حضرت حوا کی طرف روتے ہوئے متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے پڑوس سے نکلنے کے لئے تیار ہو جاؤ، یہ گناہ کی پہلی نحوست ہے، جبرائیل علیہ السلام نے ان کے سر سے تاج اتارا اور میکائیل علیہ السلام نے کنپٹیوں کا تاج اتارا، اتنے میں حضرت آدم علیہ السلام سے ایک ٹہنی چمٹ گئی، حضرت آدم سمجھے کہ ابھی سزا کا آغاز ہوا چاہتا ہے انہوں نے اپنا سر جھکا کر کہا، معافی کا خواستگار ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھ سے کہاں بھاگتے ہو؟ تو حضرت آدم نے عرض کیا اے میرے مالک! آپ سے شرماتے ہوئے بھاگ رہا ہوں۔

۶۵۹۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابو یحییٰ محمد بن عبدالرحیم، علی بن عبداللہ، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن عیاش منتوف، عمر بن ذر کی مذمت کرتا اور انہیں گالی گلوچ کرتا، ایک دفعہ عمر بن ذر کی ان سے ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے اے ابن عیاش! ہمارے سب وشتم میں زیادتی نہ کرو اور صلح کی خاطر کوئی جگہ باقی رکھو، اس لئے کہ ہم اپنے متعلق اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے کو اس سے زیادہ بدلہ نہیں دیتے کہ ہم اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کریں۔

۶۵۹۸- حسن بن عبداللہ بن سعید، احمد بن محمد بن بکر، ابوبکر بن خلاد، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ایک آدمی نے عمر بن ذر کو گالی دی تو انہوں نے فرمایا اے شخص ہمارے سب وشتم میں غرق نہ ہو جاؤ اور صلح کے لئے کوئی جگہ چھوڑ دو اس لئے کہ ہم اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے کو اس سے زیادہ بدلہ نہیں دیتے کہ ہم اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کریں۔

۶۵۹۹- ابی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عبداللہ بن عثمان بن حمزہ بن عبداللہ بن عمر، عمار بن عمرو البجلی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر سے سنا فرماتے ہیں جب عبادت گزاروں نے دیکھا کہ رات چھا گئی تو انہوں نے اکتاہٹ اور غفلت والوں کو دیکھا کہ اپنے بستروں میں سکون پذیر ہیں اور اپنے ٹھکانوں یعنی خوابگاہوں اور نیند کی طرف لوٹ آئے ہیں۔

تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے، اس حسن عبادت کی بیداری اور طویل تہجد گزاری کی جو نعمت اللہ تعالیٰ نے انہیں بخشی اس پر خوش ہوتے اور خوشخبری پاتے ہوئے وہ اپنے بدنوں کے ساتھ رات کا استقبال کرتے ہیں اور اس کی تاریکی کو اپنے چہرے کے رخساروں سے ہٹاتے ہیں۔ رات تو ختم ہو گئی لیکن ان کی قرآن پاک کی تلاوت کی لذت ختم نہیں ہوئی اور نہ ان کے بدن زیادہ عبادت سے اکتائے۔

سو صبح کے وقت دو فریق بن گئے ایک وہ ہے جس سے رات نے منہ موڑا تو انہوں نے انتہائی منافع اور فائدہ اٹھایا اور دوسرا گروہ وہ ہے جو نیند اور راحت و آرام سے تنگ آ گئے، پھر یہ لوگ عبادت کے لئے رات کا انتظار کرنے لگے دونوں جماعتوں میں کتنا فرق ہے سو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، اپنی خاطر اس رات اور اس تاریکی میں جتنا ہو سکے عمل کر لو، اس واسطے کہ فائدے میں وہی ہے جس نے رات دن کی بھلائی سے فائدہ اٹھایا اور محروم وہ ہے جو ان دونوں کی خیر سے بے بہرہ رہا، رات دن تو مؤمنوں کی اپنے رب کی عبادت کرنے کا راستہ اور اپنے بارے میں غفلت زدوں پر وبال ہے، سو اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے دلوں کو اس کی یاد سے زندہ کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی دل جلا پاتے ہیں۔ اس رات کتنے شب بیدار ایسے ہیں جن کے رات کی تاریکی میں قیام کی حرص کی گئی، اور کتنے سونے والے ایسے ہیں جب وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اس عزت کو دیکھتے ہیں جو کل عبادت گزاروں کو ملنے والی ہے تو انہیں اپنی طویل نیند پر ندامت و پشیمانی ہوتی ہے سو رات دن کے مرور، حساب اور ان کی آمد و رفت کو غنیمت جانو اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔

۶۶۰۰- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم، ابونعیم، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے روایت ہے فرماتے ہیں لوگو! تم کس قدر غفلت میں ہو جس کی غلطی تر نہیں اور جس کی طرف تمہیں جانا ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرو ان گناہوں کے متعلق جنہیں آپس میں

چھپاتے ہو تم ہمارے کل کی طرف جلدی کیوں نہیں کرتے ہو وجنگ وقریب آچکا ہے یہ آپ کی پناہ چاہنے والوں کا ٹھکانہ ہے، خبردار! بخدا! اگر مجھے یہ معلوم ہوجائے کہ میں اپنی قسم میں سچا ہوجاؤں گا تو میں کبھی نہیں ہنسوں گا یہاں تک کہ مجھے یہ معلوم ہوجائے کہ میرے لئے کیا ہے اور مجھ پر کیا ہے؟ لیکن جب ہم اس چیز سے جسے تم دیکھتے ہو اٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو جسے تم جانتے ہو اس کی طرف لوٹ آتے ہیں۔

ابو نعیم فرماتے ہیں انہوں نے ایک دن سورۃ الحاقۃ کی تلاوت کی، جب اس آیت پر پہنچے "سو جسے اس کا اعمالنامہ دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا آؤ پڑھو! یہ ہے میرا اعمالنامہ" (الحاقہ۔۱۹) پھر فرمایا رب کعبہ کی قسم! اس کا گمان یقین پر محمول ہے پھر باواز بلند پکارے گا، جبکہ اس کا چہرہ چمک رہا ہوگا، اس کا دل ٹھنڈا اور اس کے ہاتھ آزاد ہوں گے، جسے اس کا اعمالنامہ بائیں ہاتھ میں دیا گیا وہ کہے گا اے کاش! مجھے میرا اعمالنامہ ملتا ہی نہ" (الحاقہ۔۲۵) تو ابن ذر فرمانے لگے اے جھوٹے! تو نے سچ کہا، اے جھوٹے تو نے سچ کہا، وہ پکار کر کہے گا جبکہ اس کا چہرہ سیاہ، حالت دگرگوں، دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے، پھر انہوں نے بار بار ہمارے سامنے یہ وعید پڑھی، افسوس ہے تجھ پر پھر افسوس ہے تجھ پر۔

تیری عزت کی قسم! ہم تیرے علاوہ کسی وعید کو برداشت نہیں کر سکتے جو ہمیں نقصان دے سکتا ہے نہ نفع پہنچا سکتا ہے جو ہمارے کھانے پینے اور نیند کی لذت میں ہمارا شریک ہے یہاں تک کہ ہمیں معلوم ہوجائے کہ جس کا ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے اس میں ہمارے لئے کیا ہے، اے پروردگار! ان لوگوں نے رات کی تاریکی کو غنیمت جان کر اس چیز میں کوشش کی جسے آپ کے سوا بے مایہ سمجھتے ہیں اگر پہلے علم میں یہ بات طے پاچکی کہ وہ تو یہ نہیں کریں گے تو انہیں ان کے سب سے برے عمل کے پیچھے لگادے۔

۶۶۰۱- ولید بن احمد، محمد بن احمد بن نصر، عبدالرحمن بن محمد بن ادریس، محمد بن یحیٰی الواسطی، محمد بن حسین البرجلانی، صلت بن حکیم، نضر بن اسماعیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو اپنے خطاب میں فرماتے سنا، اگر موت تو وہ تمہاری لئے مشہور ہوگئی اور تمہارے ساتھ نہیں، سو تم اس کا انتظار کر رہے ہو، ہر رات دن اس شخص کی طرح جو منتقل ہوچکا ہو اور اپنے اہل وعیال پر عزیز ہو، اپنے قبیلہ میں غنی ہو قوم میں اس کی بات مانی جاتی ہو، ایسے گڑھے کی طرف جو اس کی خشکی کا ٹھکانہ ہے اور چٹانوں کے ایسے پتھر جو بھرے ہیں اس کے اہل وعیال اس پر قادر نہیں کہ اس کے لئے تکیہ کا بندوبست کریں، الا یہ کہ اس کے ساتھ کیڑے مکوڑے جا ملیں گے۔

اس کا تکیہ اس کا عمل ہوگا، اور بہت سے ایسے غمگین ہیں جن کے دنیا میں بہت غم بڑھ گئے، اس کی کوشش نے طوالت اختیار کرلی اسکا بدن تھک گیا وہ اپنی آرزو سے بہرہ مند ہونے سے پہلے ہی موت کا شکار ہوگیا، موت نے اسے اچانک آدبوچا اور بہت سے ایسے دودھ پیتے بچے اور درد میں مبتلا مریض، بہت سے گروی رکھے ہوئے جو برائی کے دلدادہ ہیں ان میں سے ہر ایک موت کے تیر کو تکتا تھا۔

کیا عبادت گزاروں کے لئے واعظوں کے کلام میں عبرتیں نہیں؟ اور کبھی کبھار میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اتنی مہلت دی گویا کہ اس نے تمہیں بے کار چھوڑ دیا ہے پھر میں اس ذات کے علم وقدرت کی طرف لوٹتا ہوں، کہتا ہوں کہ بلکہ ہمیں ہماری عمروں تک کے لئے تاخیر دیدی گئی "ایسے دن تک جس میں آنکھیں پتھرا جائیں گی، اور دل کانپ اٹھیں گے" دوڑ رہے ہوں گے ان کے سر جھکے ہوں گے، آنکھیں بے جھپکی ہوں گی، اور دل گھبراہٹ میں ہوں گے" (ابراہیم ۴۳)

اے پروردگار! آپ نے ڈرادیا، دھمکادیا، اور اپنی مخلوق پر حجت کو تمام کردیا، پھر یہ آیت پڑھی "اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جس دن ان کے پاس عذاب آئے گا تو ظالم لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں قریبی وقت تک مہلت دے دیجئے (ابراہیم ۴۴)

پھر فرماتے ہیں اے ظالم! تو تو اپنے اس وقت کو جو تجھے ملا ہے اس کے ختم ہونے سے پہلے غنیمت جان، آخری وقت وہ ہے جب موت

نے آنے کے وقت اس کا معائنہ ہونے لگے۔ اس وقت حسرت وافسوس بے فائدہ ہے۔ انسان، اموات کے لئے نصب کیا ہوا ہدف ہے، وہ اپنے تیر ان میں سے جسے تیر مارتی ہے خطا نہیں ہوتا اور جس کا وہ ارادہ کریں اس کے علاوہ دوسرے کو نہیں لگتا۔

خبردار! سب سے بڑی اور دائمی خیر آخرت کی خیر ہے، جو ختم نہیں ہوگی، اور ایسی باقی ہے جسے فنا نہیں، ایسی لمبی ہے جو منقطع نہیں ہوں گی، بندوں کو اللہ تعالیٰ کے پڑوس میں عزت کے ساتھ ٹھہرایا جائے گا پھر اس نعمت میں جسے دل چاہیں، اور آنکھیں بھی ہیں جنہیں ملاقات پر ایک دوسرے کی زیارت کریں گے، ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے، دنیا کے ایام کو یاد کریں گے۔ اس قوم کو مبارک ہو جس نے اپنی آرزو پائی، اور اپنا مطلب پا لیا۔ کیونکہ ان کی رغبت ایسے سردار کی طرف ہے جو انتہائی سخی اور فضل وشان والا ہے۔

۶۶۰۲- ابوالولید بن احمد، محمد بن احمد بن نصر، عبدالرحمن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ بن عمر، محمد بن حسین، یحییٰ بن اسحاق، المنصر بن اسماعیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں عمر بن ذر کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا، ان کے اردگرد اور لوگ بھی تھے جب میت کو قبر کے کنارے رکھا گیا تو عمر رو پڑے، پھر فرمایا اے میت! تمہارا دنیا کا سفر تو اختتام پذیر ہوا، انتہائی اچھا ہوگا اگر تم قبر میں خیر وبھلائی کو لے کر جاؤ۔

عمر نے اس حدیث و عطاء، مجاہد، سعید بن جبیر، طاؤس، عکرمہ، ابوزبیر، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، نافع، اپنے والد ذر، عامر شعبی اور شقیق ابی وائل وغیرہ تابعین سے مسند اً روایت کیا ہے۔

۶۶۰۳- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی، ابواسماعیل الترمذی، ابوعلی محمد بن احمد بن الحسن، اسحاق بن الحسن الحربی، القاسم سلیمان بن احمد علی بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابونعیم نے فرمایا ہم سے عمر بن ذر نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت سعید بن جبیر سے، اس نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا اے جبرائیل! آپ کو ہماری زیارت سے مزید زیارت کرنے سے کیا چیز مانع ہے؟ تو یہ آیت نازل ہوئی: "ہم آپ کے پروردگار کے حکم کے بغیر نہیں اتر سکتے اسی کے قبضہ قدرت میں سب کچھ ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے۔" (مریم۔ ۶۴)[1]

صحیح حدیث ہے جسے امام بخاری نے کئی ایک سے روایت کیا ہے بحوالہ عمر بن ذر۔

۶۶۰۴- سلیمان بن احمد، محمد بن احمد، ابوخیثمہ، عبداللہ بن عبدالمومن الواسطی، عبید بن عقیل، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ عطاء، حضرت ابن عباس سے اور اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں جو صبح ہونے سے پہلے عرفہ پہنچ گیا تو اس نے عرفہ کو پالیا۔[2]

عمر کی غریب حدیث ہے عبید اس میں متفرد ہیں۔

۶۶۰۵- محمد بن المظفر، صالح بن احمد، یحییٰ بن مخلد المقسمی، عبدالرحمن بن الحسن، ابومسعود الزجاج، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ عطاء، حضرت ابن عباس سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد وسلام سے فارغ ہوتے تو ہماری طرف متوجہ ہوتے اور ارشاد فرماتے جس نے تشہد کے بعد کوئی حدث لاحق کیا تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔

عمر کی سند سے غریب حدیث ہے اسے متصل روایت کرنے میں ابومسعود الزجاج متفرد ہیں اور ان کے علاوہ کئی لوگوں نے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۶۶۰۶- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ عطاء، روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

---

1. صحیح البخاری ۶/۱۲۲، وشرح السنۃ ۱۳/۳۲۵
2. سنن الترمذی ۸۹۰، وسنن النسائی، کتاب الحج باب ۱۹۷، وصحیح ابن حبان ۱۰۰۹، ومجمع الزوائد ۳/۲۵۳، ۲۵۵، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۲۰۲

علیہ وسلم جب تشہد مکمل فرما لیتے، پھر اسی طرح کے الفاظ ذکر کیے[1]۔

٦٦٠٧- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ مجاہد روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا مجھے پانچ خصلتیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں، ہر نبی اپنی ہم زبان قوم کی طرف بھیجا گیا جبکہ مجھے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ہر سرخ اور کالے کی طرف بھیجا گیا اور رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی جس کے ذریعے کسی کی مدد مجھ سے پہلے نہیں کی گئی، میرے لئے غنیمت حلال کی گئی اور زمین میری خاطر قابل سجدہ اور قابل طہارت وضو بنادی گئی اسی طرح مجھے شفاعت کا تحفہ دیا گیا[2]۔

٦٦٠٨- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے پاس پہنچے جن میں عبداللہ بن رواحہ بھی تھے جو انہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر سنا رہے تھے، جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ خاموش ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اپنے دوستوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلاؤ، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری جماعت ایسی جماعت ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ بیٹھنے کا حکم دیا ہے پھر آپ نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی "اور روکے رکھیے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں" (الکہف ۔ ٢٨) پھر فرمایا تمہاری مقدار جو بھی اہل زمین میں سے اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے بیٹھے ہوں تو انہی کے بقدر فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں، زمین والے اگر الحمد للہ کہیں تو فرشتے بھی کہتے ہیں اور اگر وہ سبحان اللہ کہیں تو فرشتے بھی کہتے ہیں اور اگر وہ اللہ اکبر کہیں تو فرشتے بھی تکبیر کہتے ہیں اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال کریں تو فرشتے آمین کہتے ہیں، پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹ جاتے ہیں تو رب تعالیٰ باوجود ان سے زیادہ علیم ہونے کے ان سے پوچھتے ہیں تم کہاں تھے اور کہاں سے آرہے ہو؟ تو وہ عرض کرتے ہیں کہ اہل زمین کے چند لوگ آپ کا ذکر کر رہے تھے تو ہم بھی آپ کا ذکر کرنے لگے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں انہوں نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: انہوں نے آپ کی حمد کی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں بندے کے زیادہ قریب ہوں میں حمد کا زیادہ حقدار ہوں، فرشتے کہتے ہیں انہوں نے آپ کی تسبیح کی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری تعریف ایسی ہے کہ میرے علاوہ کسی کے مناسب نہیں، فرشتے کہتے ہیں انہوں نے آپ کی بڑائی بیان کی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے ہی لئے آسمانوں اور زمینوں میں کبریائی ہے اور میں ہی غالب حکمت والا ہوں، فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! انہوں نے آپ سے بخشش کا سوال کیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں تمہیں گواہ بنا کے کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے پھر فرشتے عرض کرتے ہیں اے پروردگار! ان میں تو فلاں فلاں شخص بھی تھا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ایسی قوم ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والے بدبخت و محروم نہیں ہوتے ہیں۔

عمر بن ذر فرماتے ہیں میں نے اس کا ذکر مجاہد سے کیا تو میرے والد کے الفاظ حدیث میں ان کے موافق تھے سوائے یہ کہ انہوں نے فرمایا اے پروردگار! ان میں فلاں شخص تھا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ ایسی قوم ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا۔ عمر فرماتے ہیں مجھے یعقوب بن عطاء نے اسی طرح خبر دی، وہ اپنے والد کے ذریعے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں الایہ

---

[1] صحيح البخاري ١٠٥/١ ، وصحيح مسلم ، كتاب المساجد ٣. وفتح الباري ٤٣٦/١ ، ٥٣٣. والحاشية اضافة من مصادر الحديث

[2] المعجم الصغير للطبراني ١٠٩/٢ . ومجمع الزوائد ٦٧/١٠ . والترغيب والترهيب ٤٠٣/٢، ٤٠٩، ٢١٩. والدر المنثور ٢١٩/٤.

کہ وہ فرماتے ہیں کہ فرشتے کہتے ہیں ان میں ایک شخص گناہگار بھی تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان کے ساتھ بیٹھنے والا محروم نہیں ہوتا، اسی طرح خلاد نے روایت کیا جبکہ محمد بن حماد الکوفی تنہا عمر سے نقل کرتے ہیں۔

۶۶۰۹- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن المنذر الحمصی ۲۸۷ھ، محمد بن حماد الکوفی، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر الھمدانی سے بحوالہ مجاہدؒ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن رواحہؓ کے پاس سے گزرے، وہ اپنے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلا رہے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسی جماعت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے ساتھ بیٹھنے کا حکم دیا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، اور پابند رکھو اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ الکہف۔۲۸۔ تمہاری بقدر جو جماعت بیٹھی تو اتنی کے مقدار فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں، اگر وہ تسبیح بیان کریں تو فرشتے بھی سبحان اللہ کہتے ہیں اور اگر وہ الحمد للہ کہیں گے تو فرشتے بھی کہتے ہیں اور اگر وہ واللہ اکبر کہیں تو وہ بھی تکبیر کہتے ہیں۔ پھر وہ رب تعالیٰ کی طرف چڑھتے ہیں اور رب تعالیٰ ان سے زیادہ علیم ہونے کے باوجود پوچھتے ہیں تو وہ فرشتے عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب آپ کے کچھ بندے آپ کی تسبیح و تحمید و تکبیر بیان کر رہے تھے تو ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے، ہم نے بھی سبحان اللہ، الحمد للہ اور واللہ اکبر کہا، رب تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے فرشتے کہتے ہیں، ان میں فلاں فلاں خطاکار شخص بھی تھے؟ تو رب تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ایسی قوم ہے جن کے ساتھ بیٹھنے والا محروم نہیں ہوتا۔[1]

۶۶۱۰- حبیب بن حسن، محمد بن حمید، عبداللہ بن ناجیہ، محمد بن عمرایہ، جارود بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ مجاہد حضرت ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے۔ ذکر کی مجلسوں پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ان کا ذکر فرماتے ہیں۔[2]

عمر کی سند سے غریب حدیث ہے ان سے جارود بن یزید نیسا پوری نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۶۱۱- ابوالقاسم، یزید بن جناح النجار بن القاضی، اسحاق بن محمد مروان، حصین بن مخارق، ان کے سلسلہ سند میں ابن ذر سے بحوالہ مجاہدؒ حضرت ابن عباسؓ روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اپنے نوجوانوں کی ہلاکت کی تمنا نہ کرو، اگرچہ ان میں انتہائی درجہ کی ہلاکت کا سامان ہو کیونکہ وہ جن خصلتوں میں ہیں یا تو توبہ کر لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرے گا یا انہیں مصائب و آفات ختم کر دیں گے یا تو کسی دشمن کی صورت میں کہ وہ انہیں قتل کر دیں یا کسی آگ کی طرف جسے یہ بجھا دیں گے یا کسی پانی کی طرف جسے یہ روک دیں گے۔

عمر کی سند سے غریب حدیث ہے حصین اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۶۱۲- محمد بن اسماعیل بن عباس، محمد بن مظفر، عبدالحمید بن سلیمان البصری، جعفر بن محمد الوراق الواسطی، عامر بن ابی الحسن الواسطی، ابراہیم بن بکر، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ عکرمہ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسافر کی موت شہادت کی موت ہے۔[3]

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۲/۹۰۱۔ ومجمع الزوائد ۱۰/۷۶۔ والترغیب والترہیب ۲/۴۰۳،۴۰۲/۲۰۹۔ والدر المنثور ۴/۲۱۹۔

۲۔ تاریخ بغداد ۳/۱۲۸۔ وکنز العمال ۱۸۴۱۔

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۲۳۶۔ ومجمع الزوائد ۲/۳۱۷۔ واللآلی المصنوعۃ ۲/۶۳،۱۳۱۔ والضعفاء للعقیلی ۲/۲۸۸،۳/۲۵،۳۶۶۔ والفوائد المجموعۃ ۲۰۹۔ وتنزیہ الشریعۃ ۲/۱۶۹۔ وکشف الخفاء ۲/۲۰۰۔ والموضوعات لابن الجوزی ۲/۲۲۱ والعلل المتناھیۃ ۲/۳۰۸،۳۰۹۔

عمر کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۶۱۳ - ابوعمرو بن حمدان، الحسن بن سفیان، کثیر بن عبدالحمید ا، محمد بن حمید، مسلمہ بن علی، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ ابوقلابہ، ابومسلم الخولانی، ابوعبیدہ بن الجراح، حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ریش کو پکڑا اور میں دیکھ رہا تھا کہ آپ غمگین ہیں، آپ نے فرمایا انا اللہ وانا الیہ راجعون، ابھی ابھی میرے پاس جبرائیل آئے اور اس نے مجھ سے کہا انا اللہ وانا الیہ راجعون تو میں نے کہا ہاں، انا اللہ وانا الیہ راجعون، جبرائیل! کیا ہوا ہے؟ تو وہ کہنے لگے آپ کی امت آپ کے کچھ ہی عرصہ بعد چند فتنوں میں مبتلا ہونے والی ہے، میں نے پوچھا کفر کا فتنہ ہوگا یا گمراہی کا؟ تو جبرائیل نے کہا دونوں ہی عنقریب رونما ہوں گے تو میں نے کہا کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہے جب کہ میں ان میں کتاب اللہ کو چھوڑنے والا ہوں تو جبرائیل نے کہا وہ کتاب اللہ کی وجہ سے ہی فتنوں میں پھنسیں گے، اور یہ خرابی ان میں ان کے امراء اور قراء (قاریوں) کی وجہ سے آنے گی، لوگ امراء کے حقوق ماریں گے اور وہ ان پر ظلم کریں گے اور ان کے حقوق انہیں نہیں دیں گے، یوں وہ قتل ہوں گے اور فتنوں میں پڑیں گے۔

قراء، امراء کی خواہش پہ چلیں گے یوں انہیں گمراہی میں مزید طول دیں گے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں رکھیں گے۔ میں نے کہا وہ شخص کیونکر سلامت رہے گا جو ان سے سلامت رہا تو جبرائیل نے کہا رکنے اور صبر کرنے کی وجہ سے، جو ان کا حق ہے اگر انہیں دیں تو لے لیں اور اگر روکیں تو چھوڑ دیں۔

اہل شام کے تابعین کا تذکرہ

۳۰۱ - ابومسلم الخولانی[1]

شیخ رحمہ اللہ نے اہل شام کے طبقہ تابعین کو ذکر کیا کہ ان میں سے حکیم الامت اور اس کے رہنما ابومسلم الخولانی عبداللہ بن ثوب، ان کا ذکر اور ان کا کچھ کلام کتاب کے شروع میں آٹھ زاہدوں کے ساتھ گذر چکا ہے۔ ایک روایت ہے کہ وہ جنگ حنین میں مسلمان ہوئے اور حضرت ابوبکر کی خلافت میں مدینہ آئے اور حضرت امیر معاویہ کے دور حکومت میں شام میں منتقل ہوگئے۔ جھوٹے مدعی نبوت اسود بن قیس عنسی نے جو یمن میں تھا انہیں آگ میں ڈالا تو آگ نے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا، وہ اپنی اس حالت میں حضرت خلیل ابراہیم کے مشابہ ہیں۔

۶۶۱۴ - محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمن المقری، ابن لہیعہ، ابن ھبیرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کعب فرمایا کرتے تھے کہ اس امت کے حکیم ابومسلم الخولانی ہیں۔

۶۶۱۵ - محمد بن احمد ابواحمد الجرجانی، احمد بن موسیٰ العدوی، اسماعیل بن سعید الکسائی، عیسیٰ بن خالد، شریک، آدم بن علی، حسن، ان کے سلسلہ سند میں ابومسلم خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں زمین میں علماء ایسے ہیں جیسے آسمان میں ستارے، جب وہ ان کے لئے ظاہر ہوں تو مشاہدہ کرتے ہیں اور جب غائب ہوتے ہیں تو لوگ متحیر و حیران ہو جاتے ہیں۔

۶۶۱۶ - احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، جریر، عبدالملک بن عمیر، ان کے سلسلہ سند میں ابومسلم خولانی سے روایت منقول ہے فرماتے ہیں چار چیزیں چار چیزوں کو قبول نہیں کرتی۔ (۱) یتیم کا مال۔ (۲) حرام مال۔ (۳) مال غنیمت میں خیانت۔ (۴) چوری کا مال، یہ حج، عمرہ، جہاد اور صدقہ میں قبول نہیں ہوتیں۔

۶۶۱۷ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ہاشم بن القاسم، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال یا اس کے علاوہ وغیرہ سے روایت ہے کہ ابومسلم الخولانی دریائے دجلہ کے پاس سے گزرے اور اس میں لکڑیاں پانی سے ٹکرا رہی تھیں۔ وہ پانی پر چلے اور پھر اپنے دوستوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا اگر تمہاری کوئی چیز اس پانی میں گم ہے تو بتاؤ، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔

---

[1] تہذیب الکمال ۴/۲۲۷ (۳۳ / ۲۹۰) والجرح ۵/ت ۴۰۰

۶۶۱۸ - احمد بن محمد بن جبلہ، ابو حامد محمد بن اسحاق السراج، ابو ہمام السکونی، بقیہ، محمد بن زیاد، ان کے سلسلہ سند میں ابو مسلم خولانی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب رومی علاقوں کی طرف جنگ ہو رہی تھی تو یہ لوگ ایک نہر کے پاس سے گزرے تو انہوں نے فرمایا: بسم اللہ کر کے گزر جاؤ، وہ ان کے آگے سے گزر رہا تھا فرماتے ہیں وہ نہر سے گزر رہے تھے جو کافی گہری تھی، بسا اوقات جانوروں کے گھٹنوں تک یا اس سے کم یا اس سے قریب تھی۔ جب یہ لوگ نہر سے گزر گئے تو ان سے کہا تمہاری کوئی چیز تو نہیں رہی؟ جس کی کوئی چیز رہ گئی ہو میں اس کا ضامن ہوں، فرماتے ہیں ان میں سے کسی نے قصداً ایک توبڑا پانی میں پھینک دیا جب یہ لوگ وہاں سے گزر گئے تو اس شخص نے کہا میرا توبڑا تو اس میں گر گیا تھا تو انہوں نے اس سے کہا میرے پیچھے آؤ وہاں جا کے دیکھتے ہیں کہ اس کا توبڑا نہر کی کسی شاخ سے لٹک رہا تھا۔

۶۶۱۹ - ابو عمرو بن حمدان، محمد بن اسحاق، ابو ہمام الولید بن شجاع، بقیہ بن الولید، محمد بن زیاد، ان کے سلسلہ سند میں ابو مسلم خولانی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے ان کی قسم توڑ دی تو انہوں نے اسے بددعا دی، اس کی نظر چلی گئی پھر وہ ان کے پاس آئی اور کہنے لگی: ابو مسلم میں نے جو کچھ کیا سو کیا، آئندہ ایسا نہیں کروں گی تو آپ نے فرمایا اے اللہ! اگر یہ سچی ہے تو اس کی نظر واپس کر دے، فرماتے ہیں پھر وہ بینا ہو گئی۔

۶۶۲۰ - محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، عمرو بن عون، حماد بن زید، ایوب، ابو قلابہ، ان کے سلسلہ سند میں ابو مسلم خولانی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں علماء کی تین قسمیں ہیں ایک وہ شخص جو اپنے علم کی وجہ سے زندگی گزارے اور لوگ بھی اس کے ساتھ معاشرت رکھیں، دوسرا وہ شخص جو اپنے علم کے ساتھ زندگی بسر کرے اور لوگ اس کے ساتھ زندگی نہ گزاریں، تیسرا وہ شخص جو لوگوں کے ساتھ اپنے علم کی وجہ سے گزر بسر کرے اور اپنے آپ کو ہلاک کر دے، انہوں نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت عبادہ بن صامت سے سنداً روایت کیا ہے۔

۶۶۲۱ - ابو عمرو بن محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو نعیم حمید بن ہشام الحلبی، ابو الملیح، حبیب بن مرزوق، عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ابو مسلم خولانی سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک حلقہ لگا دیکھا جس میں تقریباً تیس سے زائد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تھے، ان میں مجھے ایک نوجوان نظر آیا جس کا رنگ گندم گوں، آنکھیں سرمگیں اور چمکتے دانت تھے، وہ چادر سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے دوران مذاکرہ جب ان پر کوئی اشکال ہوتا تو اس نوجوان سے پوچھتے۔

میں نے کہا یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا: یہ معاذ بن جبل ہیں، فرماتے ہیں پھر ہم کھڑے ہوئے اور مغرب کی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد جب ہم جانے لگے تو میں ان میں سے کسی پر قدرت نہ پا سکا، جب آئندہ کل ہوئی تو میں انہیں چھوڑ کر آ گیا، میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت معاذ بن جبل کے پاس کھڑا ہوں وہ ایک ستون کے پاس کھڑے نماز پڑھ رہے تھے میں بھی ان کی جانب نماز پڑھنے لگا، وہ مجھ کو دیکھ رہے تھے ان سے کوئی کام ہے وہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں ان کے اور ستون کے درمیان بیٹھ گیا، میں نے کہا اللہ کی قسم! میں آپ سے بغیر کسی رشتہ داری اور صلہ رحمی کے جس کی میں آپ سے امید رکھتا ہوں، محبت کرتا ہوں، انہوں نے فرمایا تو پھر کس لئے؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی خاطر، فرماتے ہیں انہوں نے میری چادر کو کھینچا، پھر فرمایا خوش ہو جاؤ اگر تم سچے ہو تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے عرش کے سایہ تلے جب کوئی سایہ نہ ہوگا نور کے منبروں پر ہوں گے۔

فرماتے ہیں پھر میں حضرت عبادہ بن صامت کے پاس آیا اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھا ہے وہ کسی اور ذات یعنی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں میری خاطر آپس میں محبت رکھنے والوں کے لئے میری

محبت ثابت ہو چکی ہے۔ اسی طرح میری خاطر ایک دوسرے کے کام آنے والے، میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرنے والے، میری خاطر ایک دوسرے کو نصیحت کرنے والوں کے لئے میری محبت ثابت ہو گئی ہے[1]۔

۳۰۴۔ابوادریس الخولانی[2]

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان بابرکت ہستیوں میں سے وہ شخص ہیں جو دیکھ کر عبرت حاصل کرتے، ذکر و شغل میں رہ کر متفکر رہتے ان کا نام ابوادریس الخولانی، عائذ اللہ بن عبداللہ ہے۔

۶۶۲۲- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبیدہ بن حمید، اعمش، طلحہ الایامی، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس سے بحوالہ ایک یمنی آدمی سے روایت ہے، وہ فرمایا کرتے تھے اے اللہ! میری نظر عبرت والی، میری خاموشی فکر والی اور میری گفتگو ذکر والی بنادے۔

۶۶۲۳- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، ضرار بن مرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میری خراسان میں ضحاک سے ملاقات ہوئی، مجھ پر پرانا جبہ تھا تو ضحاک کہنے لگے ابوادریس نے فرمایا ہے کہ وہ صاف دل جو پرانے کپڑوں میں ہو بہتر ہے اس میلے دل سے جو صاف کپڑوں میں ہو بہتر ہے۔

۶۶۲۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، المقری، سعید بن ابی ایوب، عیاش بن ابی عیاش، ابراہیم دمشقی، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں جس نے علم حدیث اس لئے سیکھا تاکہ لوگوں کے دل گرمائے تو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔

۶۶۲۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمطیر، والولید بن سلیمان، ربیعہ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس سے روایت ہے، فرماتے ہیں جس نے اپنے تمام غموں کو ایک غم بنالیا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام غموں کی کفایت کر لیتے ہیں اور جس کا ہر وادی میں ایک فکر و غم ہو تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں چاہے جس میں ہلاک ہو جائے۔

۶۶۲۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حجاج، ابومحمد بن حیان، احمد بن عبدالجبار، داؤد بن رشید، ابوحیوۃ، سعید بن عبدالعزیز، ربیعہ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں مساجد، کریم لوگوں کی مجالس ہیں۔

۶۶۲۷- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد العبسی، سعید بن شرحبیل، لیث بن سعید، عقیل، ابن شہاب، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ایک دن میں ابوادریس خولانی کے پاس بیٹھا تھا وہ لوگوں سے خطاب کر رہے تھے دوران خطاب انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں اس شخص کا حال نہ بتاؤں جس کا کھانا سب سے پاکیزہ تھا؟ جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ ان کے منتظر ہیں تو فرمایا یحییٰ بن زکریا علیہما السلام، لوگوں میں سب سے پاکیزہ کھانے والے تھے وہ وحشی جانوروں کے ساتھ کھانے اور اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ لوگوں کے ساتھ ان کی بودوباش میں شریک ہوں۔

۶۶۲۸- محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ، الاوزاعی، حسان بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس عائذ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں یہ فتنہ ہے جس نے گائے کی زندگی کی طرح سایہ کر رکھا ہے جس میں بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے، بچاؤ ہی جو اسے پہلے سے جانتا ہے۔

---

[1]۔ مسند الامام احمد ۵/۲۳۶، والمستدرک ۴/۱۷۰، وکنز العمال ۲۴۶۹۳۔

[2]۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۴۸، والتاریخ الکبیر ۷/ت ۳۷۵، والجرح ۷/ت ۲۰۰، وتہذیب الکمال ۱۴/۳۰۶۸، ۸۸/۲۳، وأسد الغابۃ ۳/۹۹۔

۶۶۲۹ - ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، معاویہ بن عمران، انیس بن سوار، ایوب، ابو قلابہ، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس خولانی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں قرآن تو ایک بشارت و خوشخبری کی علامت تخویف و ڈرانے کا نشان فرضیت ہے یا قصص و اخبار ہیں کوئی تمہیں کسی بات کا حکم دے رہی ہوگی اور کوئی آیت کسی بات سے روک رہی ہوگی۔

۶۶۳۰ - عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وھب، ابن لھیعہ، جعفر بن ربیعہ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابو ادریس خولانی کو فرماتے سنا کسی شخص کو سکینت و اطمینان سے بہتر کوئی بار نہیں پہنایا گیا اور جس میں فقہ و مجاہدات دین زیادہ ہوگی تو اس میں اللہ تعالیٰ کا قصد و ارادہ بھی زیادہ ہوگا۔

۶۶۳۱ - ابو احمد محمد بن احمد الجرجانی، احمد بن موسیٰ العدوی، اسماعیل بن سعید، محمد بن اشیبانی، ثور بن یزید، ابو عون، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس خولانی سے روایت ہے، فرماتے ہیں مجھے مسجد کے کسی حصے میں آگ سلگتی نظر آئے یہ زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں وہاں کوئی ایسا شخص خطاب کرتے دیکھوں جو فقیہ نہ ہو۔

۶۶۳۲ - ابو احمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ العدوی، اسماعیل بن سعید، جریر، سلیمان التیمی، سیار، ان کے سلسلہ سند میں عائذ اللہ ابو ادریس سے روایت ہے، فرماتے ہیں جو کوئی احادیث میں تلاش وجستجو اس لئے کرے تاکہ لوگوں کے سامنے گفتگو کر سکے وہ جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا۔

۶۶۳۳ - عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن الحسن، احمد بن سعید، ابن وھب، معاویہ بن صالح، ابو الفضل، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس خولانی سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا میں اگر مسجد کے کسی گوشہ میں آگ سلگتی دیکھوں جسے میں بجھا سکوں، یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں وہاں کوئی بدعت دیکھوں جسے ختم نہ کر سکوں۔

۶۶۳۴ - عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الوھاب الثقفی، ایوب، ابو قلابہ، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس سے روایت ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ خیر میں کسی بندے کی ذرہ برابر بھی ہتک نہیں فرماتے۔

۶۶۳۵ - ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن بکار، فرج بن فضالہ، ربیعہ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس خولانی سے روایت ہے کہ اس امت سے خشوع اٹھالیا جائے گا تم ایک شخص بھی خشوع والا نہ دیکھو گے۔

۶۶۳۶ - ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابو المظفر، بشر بن عبد اللہ بن یسار، عبد اللہ بن ابی زکریا، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس عائذ اللہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں تمہارے رب تعالیٰ نے فرمایا اے انسان! جب تو غضبناک ہو کر بھی مجھے یاد کرے گا میں غضب کے وقت تجھے یاد رکھوں گا۔ چنانچہ میں تجھے ان لوگوں میں نہیں مٹاؤں گا جنہیں مٹانا چاہتا ہوں۔

۶۶۳۷ - محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا، موسیٰ بن اسحاق، عبدۃ بن عبد الرحیم، بقیہ بن الولید، ارطاۃ بن المنذر، یحییٰ بن مسلم، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابو ادریس خولانی کو فرماتے سنا ہے۔ اس بات کے درمیان اور اس کے درمیان کہ تو جان لے کہ میں برحق نرم گوشہ ہوں، فرق نہیں مگر تو مومنوں کی نظر سے گر جائے گا۔

۶۶۳۸ - عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے ادریس بن ابو ادریس خولانی نے اپنے والد کے واسطے سے خبر دی کہ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اندھیرے میں مساجد کی طرف چلتے ہیں قیامت کے دن کامل نور کا بدلہ دیں گے۔

۶۶۳۹ - عبد اللہ بن محمد، علی، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ہے مجھے ابو ادریس خولانی کے حوالہ سے یہ بات پہنچی ہے۔ انہوں نے فرمایا روئے زمین پر جو شخص بھی اپنے ایمان کے چلے جانے سے بے خوف ہو تو اس کا ایمان گویا چلا گیا۔ واللہ اعلم۔

ابوادریس ابن عیینہ کو حضرت معاذ بن جبل، عبادہ بن صامت، ابوالدرداء، ابوذر، عوف بن مالک، ابوثعلبہ، عبداللہ بن حوالہ وغیرہ سے سند اً نقل کرتے ہیں۔

اور ان سے زہری، بشر بن عبید، ربیعہ بن یزید، یونس بن میسرہ بن حلبس، ولید بن عبدالرحمن جرشی، اور ابوحازم بن دینار، وغیرہ نقل کرتے ہیں۔

۷۱۳۰ - سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، ابومسہر، سعید بن عبدالعزیز، ربیعہ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے بحوالہ حضرت ابوذرؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے لئے ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام ٹھہرایا ہے لہٰذا ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔ اے میرے بندو! تم صبح وشام خطائیں کرتے ہو اور میں ہی تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں اور مجھے اس کی کوئی پروا نہیں سو تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہارے گناہ بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو ہاں جسے میں سیر کروں تو تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلا دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سارے کے سارے ننگے ہو مگر جسے میں کپڑے پہناؤں، سو تم مجھ سے کپڑا مانگو میں تمہیں پوشاک پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! نہ تمہارا ضرر اس حد تک پہنچ سکتا ہے کہ مجھے اس سے ضرر ہو اور نہ تمہارا نفع اس انتہا تک پہنچ سکتا ہے کہ تم مجھے کوئی نفع پہنچاؤ۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے جن اور انسان سب کے سب جمع ہو کر تم میں سے سب سے متقی شخص کے دل جیسے ہو جائیں تو ایسا کرنا میری بادشاہت میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں کر سکتا اور اے میرے بندو! چاہے تمہارے اگلے اور پچھلے، جن وانس تمام کے تمام کھلی وادی میں جمع ہو کر مجھ سے مانگیں اور میں ہر انسان کو اس کے سوال وحاجت کے مطابق عطا کروں تو ایسا کرنا میری بادشاہت میں اتنی کمی بھی پیدا نہیں کر سکتا جتنی سوئی کو سمندر میں ڈبونے سے ہوتی ہے۔

اے میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں (جن کا بدلہ) تمہاری طرف لوٹتا ہے سو جو کوئی بھلائی دیکھے تو اسے چاہیے کہ میری تعریف کرے اور جو کوئی اس کے علاوہ کچھ اور دیکھے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔[1]

یہ صحیح ثابت حدیث ہے جسے امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں بحوالہ ابوبکر بن اسحاق الصاغانی، ابومسہر، الداری اور مروان بن سعید بواسطہ عبدالعزیز نقل کیا ہے۔

۷۱۳۱ - ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، الحمیدی، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے امام زہری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ادریس خولانی نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عبادہ بن الصامتؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ شرک، چوری اور زنا نہیں کرو گے، الآیہ۔ سو تم میں سے جس نے اس وعدہ کو وفا کیا تو اس کا اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور جو اس کے خلاف کسی بات کا مرتکب ہوا تو اسے دنیا میں جو سزا ملے گی وہ اس کے لئے کفارہ بن جائے گی اور جس نے ان میں سے کسی بات کا ارتکاب کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہیں تو اسے بخش دیں اور چاہے تو عذاب دیں۔[2]

سفیان فرماتے ہیں کہ جب امام زہری نے یہ حدیث بیان کی تو ہم ان کے پاس تھے آپ نے ابوبکر ہذلی کی طرف اشارہ فرمایا کہ اسے یاد کرلو تو میں نے اسے لکھ لیا جب امام زہری مجلس سے اٹھے تو میں نے ابوبکر کو اس کی اطلاع کر دی۔

یہ متفق علیہ حدیث ہے، جسے شعیب، معمر، عقیل، یونس، اور امام زہری کے اکثر شاگردوں نے روایت کیا ہے۔

[1] المستدرک ۴/۲۴۱، وکنز العمال ۴۳۵۹۰.

[2] صحیح البخاری ۹/۹۹۔ وصحیح مسلم، کتاب الحدود ۴۱۔ وفتح الباری ۱۲/۲۰۳

٦٦٤٢- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، زمعہ بن صالح، ان کے سلسلہ سند میں امام زہری سے بحوالہ ابوادریس خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی مجلس میں تھا جس میں حضرت عبادہ بن الصامت تھے، اتنے میں انہوں نے وتر کا ذکر کیا بعض حضرات نے فرمایا وتر واجب ہے اور بعض نے کہا سنت ہے، اتنے میں حضرت عبادہ نے فرمایا میں تو اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میرے پاس جبرائیل امین اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے اور کہنے لگے اے محمد! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں جس نے ان نمازوں کو ان کے وضو اور آداب کی رعایت کے ساتھ ادا کیا، ان کے رکوع وسجود کا خیال کیا تو میرا اس سے عہد ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو کوئی مجھ سے اس حال میں ملا کہ ان میں کچھ کمی کی (یہ لفظ فرمایا یا اس کے مشابہ کوئی لفظ تھا راوی کو شک ہے) تو اس سے میرا کوئی عہد نہیں میں چاہوں گا تو اسے عذاب دوں گا اور چاہوں گا تو اس پر رحم کروں گا۔[1]

زہری کی مسند سے غریب حدیث ہے جسے ان سے انہی کے الفاظ کے ساتھ زمعہ کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اس کی پہچان ابن محیریز کی حدیث سے ہوتی ہے جو انہوں نے مخدجی سے بحوالہ قتادہ روایت کی ہے۔

٦٦٤٣- ابوعمرو محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، عمرو بن واقد، یونس بن میسرہ بن حلبس، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس خولانی سے بحوالہ حضرت معاذ بن جبل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں فرمایا قیامت کے روز عقل سے محروم زمانہ فترت میں ہلاک ہونے والے اور بچپن میں فوت ہونے والے شخص کو لایا جائے گا، عقل سے بے بہرہ شخص عرض کرے گا اے پروردگار! اگر آپ مجھے عقل کی نعمت سے نوازتے تو کوئی شخص بھی جسے آپ یہ نعمت عطا کرتے اپنی عقل کی وجہ سے مجھ سے زیادہ سعادت مند نہ ہوتا، زمانہ فترت میں ہلاک ہونے والا کہے گا اے پروردگار! اگر میرے پاس آپ کا کوئی حکم آتا تو وہ شخص مجھ سے نیک بخت نہ ہوتا جس کے پاس آپ کا حکم آیا ہے اور بچپنے میں مرنے والا عرض کرے گا اے میرے رب! اگر آپ مجھے عمر کی دولت سے مالا مال کرتے تو وہ شخص جسے عمر ملی ہے مجھ سے زیادہ سعادت مند ہوتا تو رب سبحانہ وتعالیٰ فرمائیں گے میں تمہیں ایک بات کا حکم دیتا ہوں کیا اسے پورا کرو گے؟ تو وہ یک زبان کہیں گے جی ہاں اے پروردگار! آپ کی عزت کی قسم! تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ آگ میں داخل ہو جاؤ، آپ نے فرمایا اگر وہ آگ میں جا گھستے تو آگ انہیں کچھ گزند نہ پہنچاتی، فرماتے ہیں ان کے سامنے کچھ چال نما چیزیں نمودار ہوں گی وہ سمجھیں گے کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق کو ہلاک کر دیں گے۔ چنانچہ وہ جلدی سے پیچھے پلٹ کر کہیں گے آپ کی عزت کی قسم! ہم تو اس میں داخل ہونا ہی چاہتے تھے کہ ہمارے سامنے کچھ ایسے شکاری نما جال ظاہر ہوئے ہم سمجھے کہ یہ تو سب کو ہلاک کر دیں گے اللہ تعالیٰ انہیں دوسری بار حکم دیں گے تو وہ پہلی طرح جواب دیں گے، تیسری مرتبہ کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے میں تمہیں پیدا کرنے سے پہلے ہی جانتا تھا کہ تم کیا اختیار کرو گے اور اپنے علم کے مطابق میں نے تمہیں پیدا کیا ہے اور میرے علم کی طرف ہی تم لوٹو گے اے آگ انہیں سمیٹ لے، چنانچہ آگ انہیں آدبوچے گی۔[2]

یہ حدیث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بروایت ابوادریس بواسطہ حضرت معاذ کی سند سے متصل معروف نہیں، البتہ یونس بن میسرہ کی سند سے روایت مشہور ہے، عمرو بن واقد ان سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

٦٦٤٤- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، قعنبی، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابوحازم بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں دمشق کی جامع مسجد میں داخل ہوا تو وہاں میں نے حضرت معاذ

---

[1] المطالب العالیۃ ٣٠٠، وکنز العمال ١٨٩٩٩، والاحادیث الصحیحۃ ٨٤٢

[2] العلل المتناہیۃ ٢/ ٤٤١، والکامل لابن عدی ٥/ ١٧٤٥

بن جبل کو پایا، میں نے انہیں سلام کر کے کہا بخدا میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتا ہوں تو انہوں نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کے لئے؟ میں نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ کے لئے، پھر انہوں نے فرمایا: کیا واقعی اللہ تعالیٰ کے لئے؟ میں نے کہا: جی ہاں اللہ تعالیٰ کے لئے، تو انہوں نے میری چادر کے بندھن کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور فرمایا: خوشخبری ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے کے پاس بیٹھنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے کے لئے کوشش کرنے والوں اور میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہے۔[1]

ابوادریس کی حضرت معاذ سے روایت کردہ مشہور حدیث ہے، ابوادریس سے جن لوگوں نے یہ حدیث نقل کی ان میں شہر بن حوشب، یزید بن ابی مریم، شریح بن عبید، عطاء الخراسانی، یونس بن میسرہ، اور محمد بن قیس شامل ہیں۔

۶۶۳۵ - ابوبکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، علی بن الجعد، فاروق الخطابی، ابومسلم الکشی، عبداللہ بن رجاء، عبدالعزیز بن ابی سلمہ الماجشون، زہری، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے، بحوالہ ثعلبہ الخشنی روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ درندوں میں سے ہر (پنجے) والے جانور کو کھانے سے منع فرما رہے تھے۔

زہری کی صحیح متفق علیہ حدیث ہے جسے زہری سے معمر، یونس، عقیل، مالک، صالح بن کیسان، ابن جریج، ابن عیینہ، ابن ابی ذئب، زبیدی، قرہ بن حویل، یعقوب بن عطاء، عبدالرحمن بن یزید بن تمیم، عبدالرحمن بن اسحاق، ابواویس اور یوسف الماجشون نے روایت کیا ہے اور مکحول، یونس بن یوسف نے ابوادریس سے اسی طرح نقل کیا ہے جبکہ ابواشعث الصنعانی نے حضرت ابوثعلبہ سے بعینہ نقل کیا ہے۔

۶۶۳۶ - سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم الدمشقی، ابی، الولید بن مسلم، عبداللہ بن العلاء، بن یزید، زید بن واقد، بشر بن عبیداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عوف بن مالک الاشجعی نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس وقت آپ چمڑے کے ایک خیمہ میں تھے، آپ نے ہلکا سا وضو فرمایا اور ارشاد فرمایا عوف! قیامت سے پہلے چھ چیزوں کی تیاری کر، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ کیا چیزیں ہیں؟ آپ نے فرمایا پہلی موت، تو میں اس کی وجہ سے غمگین ہو گیا آپ نے فرمایا کہو ایک۔ میں نے کہا ایک، پھر فرمایا دوسری بیت المقدس کا فتح کرنا ہے، تیسری تمہیں موتیں بکری کے تیز جھاگ والوں کی طرح ہوگی، چوتھی مال کی بہتات یہاں تک کہ ایک آدمی سو دینا دیگر بھی انہیں کم سمجھے گا، اور ایسا فتنہ جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہو کر رہے گا اور صلح جو تمہارے اور بنی اصفر کے درمیان ہوں گی، پھر وہ تم سے جنگ کریں گے اور وہ تمہارے مقابلہ میں اسی جھنڈوں تلے آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار جنگجو ہوں گے۔[2]

یہ ابوادریس کی سند سے حضرت عوف سے روایت کردہ مشہور ثابت حدیث ہے ہم نے اسے صرف زید بن واقد کی سند سے لکھا ہے۔

---

[1] مسند الامام احمد ۵/۲۳۳ والموطا ۹۵۳ وطبقات ابن سعد ۳/۲/۱۲۳ والمحاف السادۃ المتقین ۵/۲۴۳، ۲۵۶ وکنز العمال ۲۴۶۳۰، ۲۴۷۱۱ وشرح السنۃ ۱۳/۴۹

[2] السنن الکبری للبیہقی ۹/۲۲۳ والمستدرک ۴/۱۹، ۴۲۲، ۴۲۳ ودلائل النبوۃ للبیہقی ۶/۱۳ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۴۰، ۴۲، ۴۳

۳۰۳ - ابوعبداللہ الصنابحی[1]

ان بزرگ ہستیوں میں سے ایک چست وچالاک اور دوسروں سے آگے بڑھنے والے ابوعبداللہ الصنابحی عبدالرحمن بن عسیلہ ہیں

۶۶۴۷ - عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن عون، رجاء بن حیوۃ، محمود بن ربیع، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم حضرت عبادہ بن صامت کے پاس تھے اور آپ بیمار تھے، اتنے میں عبداللہ الصنابحی آ گئے تو حضرت عبادہ فرمانے لگے جو اس بات سے مسرور ہونا چاہے کہ کسی ایسے شخص کو دیکھے جسے گویا کہ سات آسمانوں کے اوپر لے جایا گیا اور اس نے وہاں جیسا دیکھا ویسا عمل کیا تو وہ شخص اس آنے والے کو دیکھ لے۔

۶۶۴۸ - سلیمان بن احمد، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن ایوب بن سوید، ابی، ابراہیم بن ابی عبلہ، ابن محیریز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عبادہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو اتنے میں ابوعبداللہ الصنابحی تشریف لائے، جب انہیں آتے دیکھا تو فرمایا جو آدمی کسی ایسے آدمی کو دیکھنا پسند کرے گویا کہ اسے آسمان والوں کی طرف چڑھایا گیا ہو اور وہاں اس نے جنتی اور جہنمی دونوں فریقوں کو دیکھا ہو پھر وہ واپس آ گیا ہو جیسا وہ دیکھتا گیا ویسے عمل کرتا گیا تو وہ خوش نصیب شخص اس آنے والے کو دیکھ لے۔

۶۶۴۹ - ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد، ابوالیمان، اسماعیل بن عیاش، جریر بن عثمان، ان کے سلسلہ سند میں ابوعبداللہ الصنابحی سے روایت ہے وہ فرمارہے تھے ہم بس گرمی وسردی دیکھتے اس دنیا سے نکال دیئے گئے۔

۶۶۵۰ - ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ہاشم، بقیہ بن الولید، عقیل بن مدرک، ان کے سلسلہ سند میں بعض مشائخ سے بحوالہ ابوعبداللہ الصنابحی روایت ہے، فرماتے ہیں دنیا فتنہ کی طرف اور شیطان برائی کی طرف بلاتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات ان دونوں کے ساتھ رہنے سے زیادہ بہتر ہے۔

ابوعبداللہ عبدالرحمن الصنابحی نے بہت سی احادیث کو حضرت ابوبکر صدیق، معاذ بن جبل، عبادہ بن الصامت، اور معاویہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے مسنداً روایت کرتے ہیں۔

۶۶۵۱ - ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، احمد بن سلیمان، رشید بن سعد، مہاجر بن غانم مذحجی، ان کے سلسلہ سند میں ابوعبداللہ صنابحی سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو منبر پر فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو سنے (یعنی قبول فرمائے) اور اس کی پریشانی کو دنیا اور آخرت میں دور کرے اسے چاہئے کہ کسی تنگدست کو مہلت دے یا اس کی مختصر رقم کو کم کرے، اور جو اس بات سے خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی جہنم کے جوش سے حفاظت فرمائے اور اسے اپنے سائے (عرش) میں جگہ دے تو اسے مسلمانوں پر غصہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ ان کے لئے نرم گوشہ ہونا چاہئے۔[2]

اس حدیث کو عبدالرحمن بن سلیمان نے محمد بن حسان سے بحوالہ مہاجر اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۶۵۲ - ابوعلی بن محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمن المقری، حیوۃ بن شریح، عقبہ بن مسلم تجیبی، ابوعبدالرحمن حبلی، ان کے سلسلہ سند میں صنابحی سے بحوالہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ! بخدا میں تم سے محبت کرتا ہوں تو حضرت معاذ عرض کرنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! اللہ

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۳۳، ۵۰۹۔ والتاریخ الکبیر ۵/ت ۱۰۲۱۔ والجرح ۵/ت ۱۲۲۱۔ وتہذیب الکمال ۳۹۰۵ (۲۸۴/۱۷).

۲۔ الدر المنثور ۱/۳۶۹

کی قسم میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں ، پھر آپ نے فرمایا! اے معاذ! میں تمہیں چند کلمات کہنے کی وصیت کرتا ہوں ، ہر نماز کے بعد انہیں نہ چھوڑنا نہیں" اللھم اعنی علی شکرک وذکرک وحسن عبادتک "اے اللہ! اپنی شکرگزاری، ذکر اور اچھی طرح عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت معاذؓ نے ان کلمات کی وصیت صنابحی کو فرمائی۔ انہوں نے ابوعبدالرحمن کو انہوں نے عقبہ کو انہوں نے حیوہ کو انہوں نے مقری کو اور انہوں نے بشر کو انہوں نے محمد کو انہوں نے اس کی وصیت فرمائی، اور ہمیں اس کی وصیت ہمارے شیخ ابو نعیم نے فرمائی، ابو عاصم نے حیوہ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ابن لھیعہ نے عقبہ سے بحوالہ ابوعبدالرحمن نقل کیا ہے جس میں صنابحی کا واسطہ نہیں ہے۔

۶۶۵۳ - ابوعمرو بن حمدان ، حسن بن سفیان ، صفوان بن صالح ، الولید بن مسلم ، خالد بن یزید مدنی ، یونس بن میسرہ بن حلبس ، ان کے سلسلہ سند میں ابوعبداللہ صنابحی سے بحوالہ حضرت عبادہ بن صامتؓ روایت ہے۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں ایک نیکی لکھتے ہیں ، ایک برائی مٹاتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں لہٰذا کثرت سے سجدے کیا کرو۔

۶۶۵۴ - سلیمان بن احمد ، ابوزرعہ الدمشقی ، آدم بن ابی ایاس ، ابوغسان محمد بن مطرف ، زید بن اسلم ، عطاء بن یسار ، ان کے سلسلہ سند میں صنابحی سے بحوالہ حضرت عبادہؓ روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا" پانچ نمازیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض فرمایا ہے جس نے ان کی حفاظت کی اور انہیں ضائع نہ کیا ، بایں طور کہ ان کے حق کو ہلکا سمجھا تو اللہ تعالیٰ کا اس سے عہد ہے کہ اسے عذاب نہیں دیں گے ، اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عہد نہیں چاہے اسے معاف کریں چاہے سے عذاب دیں۔

صنابحی کی سند حضرت عبادہؓ سے روایت کردہ غریب حدیث ہے اور ابن محیریز کی روایت مشہور ہے جو مخدجی سے بحوالہ حضرت عبادہؓ منقول ہے۔

۳۰۴ - ایفع بن عبدالکلاعی

ان معزز ہستیوں میں سے ایک واعظ و داعی ایفع بن عبدالکلاعی ہیں۔

۶۶۵۵ - ابی ، ابراہیم بن محمد بن حسن ، اسماعیل بن متوکل حمصی ، ابومحمد بن حیان ، عبداللہ بن محمد عباس ، مسلم بن شعیب ، ابوالمغیرہ ، صفوان بن عمرو ، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں میں نے ایفع بن عبدالکلاعی کو لوگوں کو وعظ کہتے سنا فرمایا: جہنم کے سات پل ہیں ، پل صراط بھی اسی پر واقع ہے ، اور اللہ تعالیٰ اس میں سے چوتھے میں ہے۔ پہلے پل کے پاس لوگوں کو روک لیا جائے گا کہا جائے گا انہیں روکو ، ان سے پوچھ گچھ ہونی ہے تو نماز کی وجہ سے انہیں روکا جائیگا اور اس کے بارے میں پوچھا جائیگا ، فرماتے ہیں پھر ہلاک ہوگا جس نے ہلاک

۱ سنن ابی داؤد ۱۵۲۲ . والمستدرک ۲۷۳/۱ ، ۲۷۳/۳ ، المشجری ۲۳۹/۱ . ونصب الرایۃ ۲۳۵/۲ . واتحاف السادۃ المتقین ۹۸/۵ .

۲ سنن الترمذی ۳۸۸ ، ۳۸۹ وسنن ابی داؤد ۲۲۸/۲ . وسنن ابن ماجۃ ۱۴۲۴ . ومسند الامام احمد ۱۴۳/۵ ، ۱۸۰ . السنن الکبری للبیہقی ۴۸۵/۲ ، ۴۸۹ ، ۱۰/۳ ، وصحیح ابن خزیمۃ ۳۱۶ والمصنف لعبد الرزاق ۴۵۷۰ ، ۴۸۳۶ ، ۵۹۹۱ . والمصنف لابن ابی شیبۃ ۵۱/۲

۳ فتح الباری ۳۳۳/۲ . وکنز العمال ۱۸۸۶۴ ، ۱۹۰۶۰

ہوتا ہے اور نجات پائے گا جس نے نجات پائی ہے۔

جب دوسرے پل پر پہنچیں گے تو ان سے امانت کا حساب لیا جائیگا۔ اسے کیسے ادا کیا اور کیسے اس میں خیانت کی ہے فرماتے ہیں پھر ہلاک ہوگا جس نے ہلاک ہونا ہے اور نجات پائے گا جس نے نجات پائی ہے، جب تیسرے پل پر پہنچیں گے تو صلہ رحمی (رشتہ داری) کے متعلق ان سے سوال ہوگا، اسے کیسے جوڑا اور کیسے توڑا؟ فرماتے ہیں پھر اس میں ہلاک ہوگا جو ہلاک ہوا اور نجات پائے گا جس نے نجات پائی، رشتہ داری اس دن حق تعالیٰ کی گویا ردیف ہوگی، جہنم کی جانب ہوا میں لٹکی ہوئی ہوگی اور وہ پکار کر کہے گی اے میرے پروردگار! جس نے مجھے جوڑا اسے آج آپ جوڑ دیئے اور جس نے مجھے توڑا آج اسے توڑ دیئے۔

ولید بن مسلم اور اسماعیل بن عیاش نے صفوان سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۶۵۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ہاشم، ولید بن مسلم، صفوان بن عمرو، محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے، علی بن حسین بن حسن، ابراہیم بن العلاء الحمصی، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ایفع بن عبد الکلاعی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جہنم کے سات پل ہیں پھر اسی طرح کی روایت ذکر کی۔

اسماعیل بن عیاش نے یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے ابو عیاش الحوزی سے سنا وہ اس حدیث کو اس طرح ملاتے ہیں، فرماتے ہیں مخلوق اللہ تعالیٰ کے سامنے سے گزرے گی اور عرش بریں چوتھے پل پر ہوگا اور یہ وہی پل ہیں جس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے بیشک جہنم گھات میں ہے (انباء۔ ۲۱) دوسری جگہ ارشاد ہے "بیشک تمہارا پروردگار گھات میں ہے۔" (الفجر۔ ۱۴) ارشاد ہے "ہر چلنے والے جانور کی پیشانی اس کے دست قدرت میں ہے، بے شک میرے رب تک پہنچنے کا راستہ بالکل سیدھا ہے" (ھود ۵۶)، فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بندوں کی پیشانیوں سے پکڑیں گے مومنوں کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ والد سے زیادہ نرم ہو جائیں گے جیسے وہ اپنے بیٹے کے لئے نرم ہوتا ہے اور کافر سے فرمائیں گے "تجھے اپنے رب کے متعلق کس نے دھوکے میں رکھا"۔

۶۶۵۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابو یعلی الموصلی، ہیثم بن خارجہ، الولید بن مسلم، صفوان بن عمرو ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ایفع بن عبد کلاعی کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے اے اہل جنت! تم دنیا میں کتنے سال رہے ہو؟ وہ عرض کریں گے یہی کوئی دن یا آدھا دن، فرمائیں گے اچھا ایک آدھ دن میں تم نے میری رحمت، رضامندی اور میری جنت کی سوداگری کی، سو تم ہمیشہ کے لئے اس جنت میں رہو۔

پھر اہل جہنم سے فرمائیں گے تم لوگ دنیا میں کتنے سال رہے ہو؟ وہ عرض کریں گے ایک دن یا دن کا کچھ حصہ، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے اس ایک آدھ دن میں بہت بری سوداگری کی، میری ناراضگی، نافرمانی اور میری جہنم کا سامان اٹھا کیا سو ہمیشہ کے لئے اس میں رہتے رہو۔

وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں اس سے نکال، سو اگر پھر ہم ایسا کریں تو ہم بڑے ظالم ہوں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ذلیل ہو کر اس میں پڑے رہو اور مجھ سے بات تک نہ کرو، یہ ان کی رب سے آخری گفتگو ہوگی۔[۱]

ایفع نے اسے اسی طرح مرسلاً نقل کیا ہے۔ ایفع حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے مسنداً بھی نقل کرتے ہیں۔

۶۶۵۸- سلیمان بن احمد، ابو زرعہ دمشقی، علی بن عیاش حمصی، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ایفع بن عبد سے بحوالہ حضرت معاویہؓ روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کریں تو اسے تفقہ فی الدین (دین کی سمجھ کی) توفیق عطا فرماتے ہیں۔[۲]

۱۔ الدر المنثور ۳/۲۵۷۔ ۲۔ صحیح البخاری ۱/۲۷، ۴/۳، ۱۰۳، ۹/۱۲۵۔ وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۹۸، ۱۰۰، والامارۃ ۱۷۵۔ وفتح الباری ۱/۱۶۴، ۱۶۴، ۱۳/۲۹۳۔

اشخ سے نقل کرنے میں صفوان منفرد ہیں۔

۶۶۵۹- سلیمان بن احمد، ابوزرعہ، حیوۃ بن شریح، الولید بن عتبہ، بقیہ بن ولید، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ایفع بن عبد سے روایت ہے فرماتے ہیں جب عراق کا خراج حضرت عمرؓ کے پاس پیش کیا گیا تو آپ اور آپ کا خادم اونٹ شمار کرنے نکلے وہ تعداد شمار سے زیادہ تھے۔ حضرت عمرؓ فرمانے لگے الحمد للہ اور ان کے خادم کہنے لگے اے امیر المومنین! یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تم نے جھوٹ کہا یہ وہ فضل نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہی چاہیے کہ یہ لوگ (مسلمان) خوش ہوں کہ انہیں قرآن مجید جیسی عظیم نعمت ملی (یونس۔۵۸) فرماتے ہیں ہدایت حق اور قرآن مجید ان پر خوش ہونا چاہیے یہ ان چیزوں سے بہتر ہے جنہیں یہ لوگ جمع کرتے ہیں اور یہ اونٹ بھی جمع کئے جانے والے مال سے ہیں۔

۳۰۵۔ جبیر بن نفیرؒ

اور ان پاکباز ہستیوں میں سے انتہائی متواضع جو اپنے آپ کو کسی میں شمار نہ سمجھتے تھے جبیر بن نفیر ہیں۔

۶۶۶۰- ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم بن سعید الجوہری، ابو الیمان، سعید بن سنان، ابو الزاہریہ، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے فرماتے ہیں ان سے کسی نے پوچھا کون سا کبر برا ہے؟ آپ نے فرمایا عبادت کا کبر و تکبر برا ہے۔

۶۶۶۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس، عبدالرحمن مہدی، معاویہ بن صالح، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر، ان کے سلسلہ سند میں ہے وہ اپنے والد سے بحوالہ حضرت ابوالدرداءؓ نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کی زبانیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہتی ہیں وہ جنت میں ہنستے ہوئے داخل ہوں گے۔

۶۶۶۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حسین بن محمد، ابن عیاش، شرحبیل بن مسلم، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے بحوالہ حضرت ابوالدرداءؓ روایت ہے فرماتے ہیں جو شخص ایسا ہو کہ جس پر اللہ تعالیٰ کھانے پینے کی نعمت کے علاوہ کوئی نعمت نہ دیکھے تو اس کی دینی سمجھداری کم ہوگی اور اس کا عذاب حاضر ہوگا۔

۶۶۶۳- عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبداللہ بن مبارک، ثور بن یزید، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن ابی عمیرہ جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے نے فرمایا کہ اگر کوئی بندہ اپنے پیدائش سے بڑھاپے تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں سربسجود رہے تو وہ اسے حقیر سمجھے گا اس دن جو اس کا اجر و ثواب بڑھے گا۔

۶۶۶۴- ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد، ابو الیمان، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے روایت ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت میمونہ کے بھتیجے ابن السمط نے حضرت میمونہ کی خدمت میں ایک بستر بطور ہدیہ بھیجا، شام جب انہوں نے افطار فرمالی اور سونے کا ارادہ کیا وہ عبادت کرتے تھک چکی تھیں فرمانے لگیں میرے لئے میرے بھتیجے کا بھیجا ہوا بستر بچھا دو، پھر اس میں سو گئیں، اور وہ بستر اتنا آرام دہ تھا کہ فجر تک آپ اس پر پڑی سوتی رہیں فرمانے لگیں اس بستر کو نکال دو کیونکہ یہ غافل کرنے والا اور نیند آور ہے میں اس پر نہیں سوؤں گی۔

۶۶۶۵- سلیمان بن احمد بن محمد بن موسیٰ الانطاکی، یعقوب بن کعب، ولید بن مسلم، صفوان بن عمرو، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر، ان کے سلسلہ سند میں اپنے والد سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے قبرص کی بکریاں حمص کے ساحل والے طرسوس کی طرف

۱- طبقات ابن سعد ۷/ ۴۴۳ والتاریخ الکبیر ۲/ ۲۲۳ والجرح ۲/ ۵۱۲ والکاشف ۱/ ۱۹۰ واسد الغابۃ ۱/ ۳۰۲ وتہذیب الکمال ۴/ ۵۰۹ (۹۰۵)

نکال دیں پھر وہاں انہیں ایک خیمہ (پناہ گاہ یا اصطبل) میں داخل کیا جسے خیمہ معاویہ کا نام دیا جاتا ہے، پھر وہ لوگوں میں کھڑے ہو کر کہنے لگے لوگو! میں تمہاری بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں ایک حصہ تمہارے لئے، دوسرا کشتیوں کے لئے اور تیسرا حصہ قبطیوں کے لئے وجہ یہ ہے کہ بحری دشمن کا مقابلہ تم لوگ صرف کشتیوں اور قبطیوں کے ذریعے ہی کر سکتے ہو، اتنے میں حضرت ابوذرؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی بیعت کی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت بازی سے خاموش نہ رہوں گا اے معاویہ! کیا تم کشتیوں کے لئے ایک حصہ بانٹتے ہو؟ حالانکہ یہ ہمارا مال غنیمت ہے اور ایک حصہ قبطیوں کے واسطے دیتے ہو جبکہ وہ ہمارے مزدور ہیں، چنانچہ حضرت معاویہؓ نے حضرت ابوذرؓ کے مشورے کے مطابق تقسیم کیا۔

۶۶۶۶- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر حمصی، ابراہیم، بقیہ بن ولید، یحییٰ بن سعید، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ ایک گروہ نے حضرت عمرؓ سے کہا اے امیر المومنین! ہم نے آپ سے زیادہ عادل، آپ سے زیادہ حق گو اور آپ سے زیادہ منافقین کے لئے سخت شخص کسی کو نہیں دیکھا؟ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین آدمی ہیں تو حضرت عوف بن مالک فرمانے لگے تم لوگوں نے جھوٹ کہا، ہم نے ان سے بھی بہتر شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دیکھا ہے آپ نے پوچھا عوف! وہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا عوف نے سچ کہا ہے اور تم لوگوں نے غلطی کی اللہ کی قسم! ابوبکر مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ و طیب تھے اور میں اپنے گھر والوں کے اونٹ سے زیادہ بہکا ہوا ہوں۔

۶۶۶۷- محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے کہ موسیٰ بن اسحاق، سوید بن سعید، بقیہ بن الولید، ابوبکر بن ابی مریم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے جبیر بن نفیر کے بیٹے (عبدالرحمن) نے اپنے والد جبیر بن نفیر کے واسطہ سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا آدمی پوری طرح دین کی سمجھ داری نہیں سیکھ سکتا یہاں تک کہ اپنی قوم کی مجلس چھوڑ دے۔

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت جبیر بن نفیر، حضرت صدیق اکبرؓ، فاروق اعظمؓ، معاذ بن جبل، عبادہ بن الصامت، ابوالدرداء، ابوذر، نواس بن سمعان، عرباض بن ساریہ، ابوثعلبہ خشنی، عبداللہ بن عمر، عقبہ بن عامر، ابوہریرہ اور آخر میں حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۶۶۶۸- ابوحامد بن حمدان، حسن بن سفیان، عمرو بن عثمان، ابی، ابوخالد محمد بن عمر، ثابت بن سعد، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ مدینہ منورہ میں منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یا اس کے اوپر کھڑے ہوئے پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا اور رونے لگے پھر ارشاد فرمایا پچھلے سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری اسی جگہ کھڑے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا تھا لوگو! اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو، اور یہ بات آپ نے بطور تنبیہ ارشاد فرمائی تھی، اس لئے کہ یقین کے بعد کسی کو عافیت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ملی ہے۔[1]

اس روایت کو یحییٰ بن صالح الوحاظی نے محمد بن عمر سے اسی طرح نقل کیا ہے۔" شیخ رحمہ اللہ یعنی صاحب کتاب فرماتے ہیں" کہ ہم سے احمد بن اسحاق نے بیان کیا اس نے ابوبکر بن عاصم نے اس سے عمر بن الخطاب نے اس سے، یحییٰ بن صالح الوحاظی نے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

۶۶۶۹- سلیمان بن احمد، عمرو بن اسحاق بن ابراہیم بن العلاء الحمصی، عمرو بن الحارث بن الضحاک، عبداللہ بن سالم، محمد بن ولید زبیدی، سلیم بن عامر، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حمص میں حضرت عمرؓ کے دور میں دو شخص اللہ کی خاطر آپس میں محبت رکھتے تھے۔ انہوں نے یہودیوں سے دو چیزیں خریدیں پھر ان پر کچھ تحریریں لکھوا لیں، یہ چیزیں وہ ساتھ لیکر امیر المومنین سے پوچھنا چاہتے تھے، حضرت عمرؓ نے اہل حمص کی طرف جو پیام بھیجا اس میں ان کی طرف بھی پیام ارسال فرمایا تو وہ دونوں کہنے لگے اے امیر المومنین! ہم

[1] صحیح ابن حبان ۲۰۲۰، والکنی للدولابی ۱/ ۱۳۰، والجامع الکبیر ۹۵۱۴

اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی سرزمین میں ہیں۔ ان سے کچھ ایسی باتیں سنتے ہیں جن سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کیا ہم ان سے یہ باتیں سیکھ سکتے ہیں یا انہیں چھوڑ دیں؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا شاید تم نے ان سے کچھ لکھ رکھا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا میں تھوڑی دیر بعد تمہیں اپنا واقعہ سناتا ہوں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ایک دفعہ میں خیبر گیا وہاں میں نے ایک یہودی کو دیکھا جو ایسی باتیں کر رہا تھا جو مجھے بھلی لگیں، میں اسے کہنے لگا جو باتیں تم کہہ رہے ہو کیا مجھے لکھوا سکتے ہو؟ اس نے کہا ہاں، چنانچہ میں اس کے پاس ایک چمڑا لایا جو وہ ہرا کیا ہوا تھا یا کھجور کا تنا تھا وہ بول کر مجھے لکھوانے لگا تو میں غور سے اس کی بات ان پائیوں میں لکھنے لگا وہاں سے جب لوٹا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک یہودی سے ملا تھا آپ کے بعد اس جیسی بات میں نے کسی سے نہیں سنی، آپ نے فرمایا شاید تم نے اس کی بات تحریر کی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا جاؤ لے آؤ تو میں بھاگتے ہوئے گیا مجھے اس کی امید تھی کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی چیز لا رہا ہوں جسے آپ پسند فرماتے ہیں، جب میں لیکر حاضر ہوا تو فرمایا بیٹھو اور مجھے پڑھ کر سناؤ تھوڑی دیر تو میں نے پڑھا پھر آپ کے چہرہ انور کی طرف نگاہ دوڑائی کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کا رنگ تبدیل ہو رہا ہے تو میں مارے خوف کے حیران ہو گیا مجھ سے ایک حرف بھی نہ پڑھا جا رہا تھا، آپ نے جب میری یہ حالت دیکھی تو میں نے وہ مکتوب چمڑا آپ کے ہاتھ میں دے دیا تو آپ ایک نقش ڈھونڈ کر لعاب سے مٹاتے جاتے اور ساتھ ہی فرما رہے تھے ان لوگوں کی پیروی نہ کرنا کیونکہ وہ خود بھی بھٹکے اور لوگوں کو بھی انہوں نے بے وقوف بنایا، یہاں تک کہ آپ نے تمام لکھا ہوا مٹا دیا، ایک حرف تک باقی نہ رہنے دیا۔ حضرت عمرؓ نے انہیں کہا طبیعت کہ اگر مجھے معلوم ہو گیا کہ تم نے ان سے کوئی چیز تحریر کی ہے تو میں تمہیں اس امت کے لئے عبرت بنا دوں گا، وہ دونوں کہنے لگے بخدا! ہم ان سے کبھی کچھ نہیں لکھیں گے، چنانچہ وہ دونوں اپنے اپنے چمڑے لیکر وہاں سے نکلے اور اپنے لئے گڑھے کھود کر اس کی پرواہ نہ کی کہ وہ کتنی گہرائی میں پہنچے ہیں اور دفن ہو گئے، پس یہ ان دونوں کا آخری زمانہ تھا۔

۷۶۶۰- ابوبکر بن خلاد، محمد بن احمد بن الولید الکراچیسی، غالب بن وزیر، ابن وہب، معاویہ بن صالحؒ، ابوالزاہریہ ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے بحوالہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم کسی سے محبت کرو تو نہ اس سے جھگڑو اور نہ اس پر ظلم کرو، نہ اس سے خرید و فروخت کرو اور نہ اس سے کچھ پوچھو۔ (بطور تفتیش) اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ تمہارا اس کے کسی دشمن سے سابقہ پڑے اور وہ تمہیں اس کے متعلق ایسی باتیں بتائے جو اس میں نہ ہوں، یوں تمہارے اور اس کے درمیان محبت ختم ہو جائیگی۔[۱]

جبیر بن نفیر کی مشہور حدیث ہے جو انہوں نے حضرت معاویہؓ سے متصلاً نقل کی ہے جبکہ معاویہؓ سے ابن وہب کے علاوہ اور لوگوں نے مرسلاً نقل کی ہے۔

۷۶۶۱- احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی محمد بن بشر، عثمان بن عمر، عبداللہ بن عامر اسلمی، ولید بن عبدالرحمن، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے بحوالہ حضرت معاویہؓ روایت ہے فرماتے ہیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ایسی لالچ سے پناہ مانگو جو دل پر مہر لگانے کے اسباب کی طرف لے جاتی ہے اور ایسی طمع سے جو نا قابل طمع چیز کی طرف لے جائے اور ایسی طمع

۱۔ المطالب العالیة للحافظ ۲۲۰۶. وعمل الیوم واللیلة لابن السنی ۱۴۶ والعلل المتناهیة ۲/۲۸۴. والضعفاء للعقیلی ۳/۳۳۴.

سے جہاں تمعّ کی ضرورت نہ ہو۔[1]

۷۶۶۲- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف الفریابی، عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان، ابیہ، مکحول، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ عبادہ بن الصامتؓ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین پر جو مسلمان بندہ بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مانگی ہوئی چیز اسے عطا فرما دیتے ہیں اور اس جیسی مصیبت اس سے دور فرما دیتے ہیں جب تک کہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے، تو قوم کے ایک شخص نے کہا: تب تو ہم زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں گے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ (قبول کرنے والے) ہیں۔[2]

اسے زید بن واقد اور ہشام بن الغاز نے اسی طرح مکحول سے روایت کیا ہے۔

۷۶۶۳- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالاعلیٰ بن مسہر، اسماعیل بن عیاش، بحیر بن سعید، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے بحوالہ حضرت ابوذرؓ اور ابوالدرداء روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ابن آدم! دن کے آغاز میں میرے لئے چار رکعت (نفل) پڑھ لیا کر میں اس کے آخری حصہ میں تیری کفایت کروں گا۔[3]

۷۶۶۴- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالاعلیٰ بن مسہر، معاویہ بن صالح، ابوالزاہریہ، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے بحوالہ ابوثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنات کی تین قسمیں ہیں ایک قسم وہ جن کے پر ہیں جن سے وہ اڑتے ہیں اور ایک قسم وہ ہے جو سانپ اور کتوں کی شکل میں ہے، اور ایک قسم وہ ہے جو آتے اور جاتے رہتے ہیں۔[4]

۷۶۶۵- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ بن صالح، معاویہ بن صالح، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر، اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ایک دفعہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں مہاجرین میں سے نادار لوگ بھی تشریف فرما تھے۔ اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آ کر ان لوگوں کے پاس بیٹھ گئے۔ میں آپ علیہ السلام کی طرف اٹھ کر گیا تو آپ نے فرمایا فقراء مہاجرین کو وہ مژدہ ہو جس سے ان کے چہرے مسرور ہوں، بے شک وہ مالداروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کے رنگ (فقر و فاقہ کی وجہ سے) پھیکے پڑ گئے ہیں، حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے تمنا کی کاش میں بھی ان میں سے ہوتا۔[5]

۷۶۶۶- ابوبکر بن خلاد، محمد بن احمد بن ولید، محمد بن اسری، محمد بن حمید، ابراہیم بن ابی عبلۃ، ولید بن عبدالرحمن الجرشی، ان کے سلسلہ سند میں جبیر الحضرمی سے بحوالہ عوف بن مالک اشجعیؓ روایت ہے فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا یہ علم کے اٹھائے جانے کی گھڑیاں ہیں، تو زیاد بن لبید انصاری نے عرض کیا ہم سے علم کیسے اٹھالیا جائے گا جبکہ ہم میں

1۔ مسند الامام أحمد ۵/ ۳۲۲. والمستدرک ۱/ ۵۳۳. ومشکاۃ المصابیح ۲۲۵۷. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۱۴۲. وکشف الخفاء ۱/ ۱۳۳.

2۔ الترغیب والترهیب ۲/ ۴۷۸. وشرح السنة ۵/ ۱۸۶.

3۔ مشکاۃ المصابیح ۱۳۱۳.

4۔ صحیح ابن حبان ۲۰۰۷. والمستدرک ۲/ ۴۵۶. ومجمع الزوائد ۸/ ۱۳۶. واتحاف السادة المتقین ۷/ ۲۸۹. ومشکاۃ المصابیح ۴۱۴۸.

5۔ سنن الدارمی ۲/ ۳۳۹. ومشکاۃ المصابیح ۵۲۵۸. والترغیب والترهیب ۴/ ۱۴۹.

اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے ہم اسے اپنے بچوں اور عورتوں کو سکھاتے ہیں، وہ اپنے بیٹوں اور عورتوں کو سکھائیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن لبید! میرا تو تمہارے بارے میں یہ گمان تھا کہ تم مدینہ کے سمجھدار لوگوں میں سے ہو، کیا انجیل اور تورات اہل کتاب کے پاس نہیں ہے تو پھر انہیں کیا فائدہ ہوا؟ ابن حمید فرماتے ہیں جبیر بن نفیر نے فرمایا پھر میں شداد بن اوس سے ملا اور ان کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کیا انہوں نے تم سے یہ بیان نہیں کیا کہ علم کیسے اٹھایا جائے گا؟ میں نے کہا نہیں، تو انہوں نے کہا علماء کے وفات پا جانے کی وجہ سے۔ اور اس کا اظہار یوں ہوگا کہ خشوع وخضوع ختم ہو جائے گا تم ایک شخص بھی خشوع خضوع والا نہیں دیکھو گے۔[1]

اسی طرح اس روایت کو ولید نے بیان کیا ہے اور فرمایا کہ جبیر نے حضرت عوفؓ سے روایت کیا ہے اور معاویہ بن صالحؒ نے، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے اس نے اپنے والد سے بحوالہ حضرت ابوالدرداءؓ روایت کیا ہے۔

۳۰۶۔ابن محیریزؒ

ان بزرگوں میں سے دین عزیز کے لئے صبر کرنے والے، اپنے نفس میں تواضع اختیار کرنے والے عبداللہ بن محیریز ہیں۔

۶۶۷۷۔محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ البابلی، الاوزاعی، اسید بن عبدالرحمن، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن محیریز ایک کپڑا فروش کے پاس کپڑا خریدنے گئے وہ آپ کو پہچانتا نہ تھا، اس کے پاس ایک شخص تھا، جو آپ کو پہچانتا تھا، آپ نے پوچھا یہ کپڑا کتنے کا ہے؟ اس شخص نے کہا، اتنے کا، تو جو شخص آپ کو جانتا تھا کہنے لگا ابن محیریز کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آؤ تو ابن محیریز نے فرمایا میں اپنے مال سے خریداری کے لئے آیا تھا نہ کہ اپنے دین سے، چنانچہ آپ کھڑے ہوگئے اور کپڑا نہ خریدا۔

۶۶۷۸۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، اسماعیل بن ابراہیم، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے یہ خبر دی گئی کہ ابن محیریز ایک کپڑا فروش کے پاس کپڑا خریدنے گئے تو کسی شخص نے دوکاندار سے کہا انہیں جانتے ہو؟ یہ ابن محیریز ہیں یہ بات سن کر آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا ہم تو اپنے دراہم سے خریداری کے لئے آئے تھے نہ کہ اپنی دینداری کی وجہ سے۔

۶۶۷۹۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ایوب بن سوید، ابوزرعہ، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں۔ انہوں نے کہا، اے ابن محیریز! میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا ہے جسے آپ ناپسند کرتے ہیں میں نے سنا ہے لوگ کہتے ہیں کہ ابن محیریز اپنے ان کپڑوں کی طرف بلاتے ہیں جنہیں وہ کام کاج میں پہنتے ہیں۔

چنانچہ خالد بن دریک فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو کہتے سنا کہ اسے اس چیز پر بخل مجبور کرتا ہے، راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ روانہ ہوئے اور اپنے لئے دو کپڑے خریدے، روقی کا کپڑا انہیں بہت پسند تھا انہیں پہنا، راوی کا بیان ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ ایک دفعہ ایک پارچہ فروش کے پاس کپڑا خریدنے گیا تو ان کے ساتھ جو شخص تھا تاجر سے کہنے لگا یہ ابن محیریز ہیں تو انہوں نے فرمایا تف ہے ہم اس لئے آئے تھے تاکہ اپنے پیسوں سے (کپڑا) خریدیں اس لئے نہ آئے تھے کہ اپنے دین کی بناء پر خریداری کریں اور کچھ خریدے بغیر وہاں سے نکل آئے۔

۶۶۸۰۔محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ، الاوزاعی، اسید بن عبدالرحمن، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے

---

[1] سنن الترمذی ۲۶۵۳ والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۲۳ والمستدرک ۱/۹۹ ومجمع الزوائد ۱/۲۰۰۔

[2] طبقات ابن سعد ۷/۴۴۷ والتاریخ الکبیر ۵/ت ۲۱۳ والمجمع ۵/ت ۷۷۶ والکاشف ۲/ت ۳۰۰۶ وتہذیب الکمال ۵۵۵ ۳، ۱۰۱ والاصابۃ ۲/ت ۹۲۳

ہیں، مجھے ابن محیریز نے کہا کہ لوگوں کی زبانوں کا جواب دو تو میں نے ان کے لئے ایک قبطی عمامہ، قبطی چادر اور ایک قبطی قمیص خریدی۔ وہ فرماتے ہیں پھر وہ انہیں پہن کر باہر نکلے، پھر کہنے لگے کہ اب لوگ کیا کہتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابن محیریز نے جو کپڑے پہن لئے ہیں میری یہ بات سن کر وہ خوش ہو گئے وہ کالے ہوتے گندم گوں رنگ کے کپڑے سے زیب تن فرماتے تھے۔

۶۶۸۱ - احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ہمیں ضمرہ نے لکھا، اوزاعی، اسید بن عبدالرحمن، خالد بن دریک ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن محیریز سے کہا جن لوگوں کو آپ نے دیکھا ہے ان کا لباس کیا تھا؟ تو وہ کہنے لگے چادریں اور کپڑے سے رنگا ہوا کپڑا۔

۶۶۸۲ - احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ہماری طرف ضمرہ نے لکھا، رجاء بن ابوسلمہ ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن محیریز نے فرمایا کہ میری جلد پر برص ہو جائے یہ مجھے ریشم پہننے سے زیادہ پسند ہے۔

۶۶۸۳ - احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حکم بن موسیٰ، ضمرہ، یحییٰ بن ابی عمر الشیبانی، رجاء ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن محیریز نے اپنے سر والوں کے کاٹتے ہوئے دو کپڑے پہنے تو خالد بن دریک نے ان سے کہا مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ لوگ آپ سے جلالت اور شخص سے کام لیں تو ابن محیریز نے فرمایا میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ اپنے آپ کی بڑائی کی بات ظاہر کروں، پھر انہوں نے ضمرہ کہتے ہیں تو ان سے نئے دو سفید معافری کپڑے خریدے گئے جنہیں آپ نے پہن لیا۔

۶۶۸۴ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ہمیں ضمرہ نے لکھ بھیجا، رجاء بن ابی سلمہ، عبداللہ بن ابی نعیم ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن محیریز سلیمان بن عبدالملک کے پاس آئے تو سلیمان نے ان سے کہا ابن محیریز! مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ آپ نے اپنے بیٹے کی شادی کر دی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے تو سلیمان نے کہا تو ہم نے اس کی طرف سے مہر ادا کر دیا۔ ابن محیریز فرمانے لگے رہا مہر معجل تو وہ ادا ہو گیا، رہا مہر مؤجل وہ اس (بیٹے) کے ذمہ ہے اس وقت بلال بن ابی بردہ ان کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ بلال نے کہا ابن محیریز امیر کا عطیہ قبول کرلو بعد میں جب ابن محیریز وہاں سے نکلے تو میں ان کے پیچھے ہو لیا فرمانے لگے بلال کب سے سلیمان کا گماشتہ (پولیس آفیسر) بن گیا؟

۶۶۸۵ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ایوب بن سوید، ابوزرعہ ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالملک بن مروان نے ابن محیریز کی خدمت میں ایک لونڈی بھیجی تو ابن محیریز نے اپنا گھر چھوڑ دیا۔ اس میں داخل نہ ہوتے تھے، تو امیر المومنین سے جب کہا گیا کہ ابن محیریز نے گھر چھوڑ دیا ہے تو امیر نے پوچھا کیوں؟ تو لوگوں نے فرمایا اس لونڈی کی وجہ سے جسے تو نے اس گھر میں بھیجا ہے۔ تو عبدالملک نے آدمی بھیج کر اسے واپس لے لیا۔

۶۶۸۶ - ابوحامد، احمد بن محمد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن رافع، یزید بن ابی حباب، عبدالواحد بن موسیٰ، ابومعاویہ ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن محیریز کہا کرتے تھے اے اللہ! میں آپ سے پوشیدہ ذکر مانگتا ہوں۔

۶۶۸۷ - احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم سے ابن محیریز نے کہا مجھے اس بات کا خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری طرح زمین پر گرا دیں۔

۶۶۸۸ - احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ولید بن شجاع، ضمرہ، ابن عبد ربہ بن سلیمان ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن محیریز سے سنا فرماتے ہیں تم میں سے ہر ایک کل حق تعالیٰ سے ملے گا، ہر ایک کو اس کے جھوٹ کا لقب دیں گے یا اس واسطے کہ تم میں جس کی انگلی سونے کی ہو تو وہ اس سے اشارہ کرتا ہے اور جب اس میں کوئی خرابی مثلاً شل ہو تو اسے چھپاتا پھرتا ہے۔

۶۶۸۹ - محمد بن علی، عبداللہ بن ایاس بن شہر الاعسقلانی، بکر بن نصر، ضمرہ، عمر بن عبدالملک الکنانی ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ روم کے علاقہ ساقہ میں ایک شخص ابن محیریز کے ساتھ تھا، جب ہم اس سے جدا ہونے لگے تو ابن محیریز نے ان سے کہا مجھے کچھ وصیت

کر دیں تو اس شخص نے کہا اگر تم سے یہ ہو سکے کہ پہچان پیدا کرو اور لوگوں میں تمہارا تعارف نہ ہو تو ایسا ہی کرو اور اگر تم سے یہ ہو سکے کہ تم چل کر جاؤ اور تمہاری طرف کوئی چل کر نہ آئے تو ایسا ہی کرنا، اور اگر تم سے ہو سکے کہ تم سے سوال کیا جائے اور تم لوگوں سے سوال نہ کرو تو ایسا ہی کرنا

۶۶۹۰- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ الحضرمی، احمد بن عبداللہ بن یونس، معاویہ بن حفص، داؤد بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے روایت ہے فرماتے ہیں میں فضالہ بن عبید صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا، ایک دفعہ میں نے ان سے عرض کیا، خدا آپ پر مہربان ہو مجھے کچھ وصیت کریں، تو انہوں نے فرمایا مجھ سے تین باتیں ذہن نشین کر لو، جن کی بدولت اللہ تعالیٰ تمہیں نفع پہنچائیں گے، تمہارا بس چلے کہ تم پہچانو اور تمہیں پہچانا نہ جائے تو ایسا ہی کرنا، اور اگر ہو سکے کہ سنے اور بات نہ کرو تو ایسے ہی کرنا، اگر تم اس کی قدرت رکھتے ہو کہ لوگوں کے پاس بیٹھو اور تمہارے پاس لوگ نہ بیٹھیں تو اسی طرح کرنا۔

۶۶۹۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، عبداللہ بن عوف القاری، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے روم میں اپنے آپ کو دیکھا کہ اس وقت لشکر میں سب کے سامنے ذوق شوق سے نماز پڑھنے والا شخص ابن محیریز سے بڑھ کر کوئی نہ تھا، بعد میں جب ان کا چرچا ہوا تو انہوں نے اس میں کمی کرنا شروع کر دی۔

۶۶۹۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ولید بن ہشام، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ولید نے مجھے صائفہ کا والی بنایا تو میں نے ابن محیریز سے کہا آپ کو معلوم ہے میں جس مصیبت میں گرفتار ہو گیا ہوں اس میں آپ کی رائے کا ہونا ضروری ہے، آپ نے فرمایا اگرچہ ضروری ہے مگر کم۔

۶۶۹۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ہشام بن مسلم الکنانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن محیریز سے سوالات کئے اور بڑی کثرت سے کئے تو آپ نے فرمایا اے ہشام! یہ کیا بات ہے؟ تو میں نے عرض کیا (حضرت) علم ختم ہو گیا ہے فرمایا جب تک اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے علم باقی رہے گا، ایک آدمی جو کسی مسئلہ کے متعلق سوال کرنے آیا یہاں تک کہ جب اس نے اپنی ذمہ داری کو پہچان لیا جو اس کے لئے تھی وہ اس کے پاس آیا اس حال میں کہ وہ اسے پہچانتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے کہ اس کے پاس کوئی آئے اور وہ اسے نہ جانتا ہو۔

۶۶۹۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ایوب بن سوید، ابوزرعہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ شام میں حجاج بن یوسف کے محبوب، ابن محیریز اور ابوالابیض العنسی کے سوا کوئی ظاہر نہ کرتا تھا تو ولید نے ان سے کہا یا تو آپ اس کام سے باز آجائیں ورنہ میں آپ کو اس کے پاس بھیج دوں گا۔

۶۶۹۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن بکار، عبداللہ بن مبارک، علی بن طلیق، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ابن محیریز کو فرماتے سنا جو شخص اپنے والد کے آگے چلا تو گویا اس نے باپ کی نافرمانی کی، ہاں ایسی صورت میں آگے چل سکتا ہے کہ اس کے راستے سے نقصان دہ چیز کو دور کرے اور جس نے اپنے والد کو اس کے نام یا کنیت سے پکارا تو اس نے نافرمانی کی ہاں یوں کہہ سکتا ہے ابا جان!

۶۶۹۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ضمرہ، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن ولید، عبدالوہاب بن نجدہ، ضمرہ، رجاء بن حیوۃ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں: ہم ابن محیریز کی مجلس میں تھے کہ ہمیں حضرت ابن عمرؓ کی وفات کی اطلاع پہنچی تو ابن محیریز کہنے لگے، بخدا میں ان کی زندگی کو لوگوں کے لئے امن وامان شمار کرتا تھا، اور رجاء بن حیوۃ نے، جب ابن محیریز کی وفات ہوئی کہا اللہ کی قسم! میں ابن محیریز کی حیات کو زمین والوں کے لئے امن وامان شمار کرتا تھا۔

۶۶۹۷- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ابو حفص تنیسی، عمرو بن سلمہ، سعید بن عبدالعزیز، عطیہ بن قیس، ان

کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن محیریز نے اپنے محتسب خریج سے کہا ہمارے اخراجات میں سے تمہارے پاس کیا بچا ہے؟ تو وہ کہنے لگا اتنا اتنا تو فرمانے لگے رزق، رزق کے لئے ہے، یعنی رزق دینے کے لئے ہے۔

۶۶۹۸ - عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن علی بن احمد بن سلیمان، محمد بن علی بن محیریز، ابواسامہ، وھیب، موسیٰ بن عقبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم نے ابن محیریز سے جب ہم ان کے ساتھ ایک جنازہ میں تھے سنا۔ میں نے لوگوں (صحابہ کو) پایا ہے جب ان میں سے کوئی شخص فوت ہوتا تو لوگ کہتے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے ہم میں سے اس شخص کو اسلام کی حالت میں موت دی، اس کے بعد یہ ختم ہوگئی آج میں کسی کو یہ کہتے نہیں سنتا۔

۶۶۹۹ - عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، عبدربہ بن زیتون، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے روایت ہے، عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، ثور بن یزید، عبدربہ بن سلیمان بن عبداللہ بن محیریز فرماتے ہیں مسجد میں ہر بات لغو ہے سوائے تین آدمیوں کی بات کے، نمازی، ذکر کرنے والا، سوال کرنے والے یا دینے والے۔

۶۷۰۰ - احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، ابوعمیر، ربعی ضمرہ، اوزاعی ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زکریا جب فلسطین آتے اور وہاں ابن محیریز کو دیکھتے تو آپ اپنے آپ کو چھوٹا ظاہر کرتے کیونکہ وہ ان کی فضیلت جانتے تھے۔

۶۷۰۰ - احمد بن اسحاق، ابن ابی داؤد، ابوالطاہر بن السرح، بشر بن بکر، ابوبکر، عمرو بن عثمان، بقیہ، اوزاعی، ابراہیم بن قرۃ، ربیعہ بن عبدالرحمن، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے ابن محیریز نے کہا جب تم کوئی بھلائی دیکھو تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرو، الحمدللہ کہو، اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز پیش آئے تو زمین سے چمٹ جاؤ، اور اللہ تعالیٰ سے مصیبت میں تخفیف کا سوال کرو۔

۶۷۰۱ - احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، محمود بن خالد، ولید بن مسلم، ابوعمرو الاوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ ابن محیریز سے روایت ہے فرماتے ہیں ایسے فتنے رونما ہوں گے کہ آدمی صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر، تو عباس بن نعیم نے ان سے کہا یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا سے تیزی کی زیادتی منع کرے گی کہ وہ ٹلنے کی جگہوں کے ساتھ ملے۔

۶۷۰۲ - احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث سجستانی، محمود بن خالد، عمرو بن عبدالواحد، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن محیریز نے ایک اونٹنی خریدنا چاہی، تو کسی نے ان سے کہا ہمیں بتایئے کہ کیا آپ اسے اپنے لئے خریدنا چاہتے ہیں؟ تو آپ نے یہ بات ناپسند کی اور انہیں بتانے سے انکار کردیا۔

۶۷۰۳ - احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عمرو بن عثمان، بقیہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن محیریز، پانی پیتے ہوئے کہتے، اعمال معقولہ جانو، یہ بھی ظلم ہے، مرتہ دکھاؤ، اور فیصلے میں جلدی نہ کرو۔

۶۷۰۴ - محمد بن عمر، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عباس بن ولید بن یزید، ابی، اوزاعی، اسید بن عبدالرحمن، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن محیریز نے کہا ہم سمجھتے تھے کہ عمل علم سے افضل ہے اور اب ہم عمل کی طرف عمل سے زیادہ محتاج ہیں۔

۶۷۰۵ - احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمد بن یحییٰ، محمد بن کثیر، اوزاعی، یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی، عبداللہ بن محیریز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں دین ایک ایک سنت کرکے ختم ہو جائے گا جیسے رسی کی ایک ایک لڑی سے پوری رسی ختم ہو جاتی ہے۔

۶۷۰۶ - احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، عمرو بن عبدالرحمن بن محیریز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میرے دادا ابن محیریز ہر ہفتہ میں ایک قرآن ختم کرتے تھے۔

۶۷۰۷ - احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ابوحفص تنیسی، عمرو بن ابی سلمہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے

کرکسی شخص نے مجھ سے بیان کیا جس نے ابن محیریز سے سن رکھا تھا کہ جس نے ایک رات اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہرہ دیا تو اس کے لئے ہر شخص اور ہر سواری کے عوض ایک ایک قیراط کا ثواب ہے۔

۷۴۰۸- احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن محیریز ایک نسخہ لکھا ہوا لے کر عبدالملک کے پاس آئے جس میں نصیحتیں لکھیں تھیں، آپ جو کچھ اس میں ہوتا پڑھتے جب پڑھ کر فارغ ہوتے تو وہ نسخہ لے لیتے۔

۷۴۰۹- احمد، عبداللہ، حسن بن عبدالعزیز، ایوب بن سوید، ابوزرعہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے ابن محیریز ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنی بیوی سے باتیں کررہا تھا۔ آپ نے ارادہ کیا کہ ان دونوں سے بات کریں، پھر فرمانے لگے اللہ ہی بہتر جانتا ہے جو یہ دونوں کہہ رہے ہیں اور وہاں سے گزر گئے اور ان سے بات نہ کی اور مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ ابن محیریز سے بڑھ کر کوئی شخص اپنے علم سے نور حاصل کرنے والا نہ تھا۔

۷۴۱۰- احمد، عبداللہ، حسن، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن محیریز جب جہاد میں جاتے تو سب سے بہترین خرچ ان کے نزدیک جانوروں کو چارا کھلانا ہوتا تھا۔

۷۴۱۱- محمد بن احمد بن محمد، عبدالرحمٰن بن داؤد، عبدالرحمٰن بن عمرو الدمشقی، ہشام، اسحٰق ابن عمار، ضمرہ بن ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن محیریز میں دو خصلتیں ایسی تھیں جنہیں میں نے اس امت میں سے جن لوگوں کو میں نے دیکھا ان میں نہیں پایا، حق جب ظاہر ہوجاتا تو خاموش نہ رہ سکتے تھے یہاں تک کہ اس میں گفتگو کرتے کوئی ناراض ہوتا اور راضی ہوجاتا، اور وہ اس بات کے بڑے حریص تھے کہ وہ اپنے نفس کی سب سے عمدہ خصلت پوشیدہ رکھیں۔

۷۴۱۲- محمد بن احمد، قاسم بن فورک، علی بن سہل الرملی، ضمرہ، شیبانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن دیلمی اپنے بھائیوں کے زمانے میں سب سے زیادہ بصیرت والے تھے۔ ایک مجلس جس میں وہ بھی تھے ابن محیریز کا ذکر کیا گیا تو کسی نے کہا وہ تو بخیل آدمی تھے جس پر ابن دیلمی غضب ناک ہوکر کہنے لگے، وہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزوں میں انتہائی سخی تھے اور جو چیزیں تم چاہتے ہو ان میں واقعی وہ بخیل تھے۔

ابن محیریز متعدد صحابہ کرام سے مسند روایت کرتے ہیں ان میں حضرت ابوسعید خدری، معاویہ بن ابی سفیان، ابومحذورۃ، فضالۃ بن عبید، ابوجمعہ حبیب بن سباع، وغیرہ حضرات شامل ہیں۔ اور ان سے مندرجہ ذیل تابعین نے روایت کیا ہے مکحول، زہری، محمد بن یحییٰ بن حبان، خالد بن دریک وغیرہ شامل ہیں۔

۷۴۱۳- فاروق الخطابی، سلیمان، الکشی، ابراہیم بن حمید الطویل، صالح بن ابی الاخضر، الزہری، ابوالعباس، احمد بن محمد بن یوسف العصفری یوسف القاضی، عبداللہ بن محمد بن اسماء، جویریہ، مالک، زہری، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن محیریز سے بحوالہ حضرت ابوسعید خدری روایت ہے فرماتے ہیں ہمیں کچھ قیدی عورتیں مال غنیمت میں حاصل ہوئیں، جن سے ہم عزل کرتے تھے پھر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے فرمایا بے شک تم ایسا کرتے رہو، بے شک تم ایسا کرتے رہو، بے شک تم ایسا کرتے رہو، لیکن جو جان بھی قیامت تک وجود میں آنی ہے آکر رہے گی۔[1]

اسی طرح نقل کیا ہے امام مالک کی حدیث جو زہری سے مروی ہے اس میں جویریہ منفرد ہیں، اسے امام مالک نے اپنی کتاب الموطا میں ذکر کیا ہے جو ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن محمد بن یحییٰ بن حبان، ابن محیریز سے منقول ہے۔

---

[1] التمھید لابن عبدالبر ۳/۱۳۳

۷۶۱۴ - ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، مالک، ربیعہ، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز (حضرت ابوسعید خدریؓ) سے روایت ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو میں نے وہاں حضرت ابوسعید خدریؓ کو دیکھا میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے عزل کے بارے میں پوچھنے لگا تو حضرت ابوسعیدؓ نے فرمایا ہم غزوۂ بنی مصطلق میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ہمیں عرب (عورتیں) بطور قیدی ملیں۔ ہمیں عورتوں کی چاہت ہوئی، مسافری ہم پر گراں گزر رہی تھی اور ہم نے فدیہ دینا پسند کیا ہم نے عزل کا ارادہ کیا تو ہم لوگ کہنے لگے، ہم آپ علیہ السلام سے پوچھے بغیر عزل کر رہے تھے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں تو بعد میں ہم نے آپ سے پوچھا، آپ نے فرمایا تم پر کوئی حرج نہیں اگر تم عزل کرو، جس جان نے قیامت سے پہلے ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔[1]

اسے ربیعہ سے اسماعیل بن جعفر اور یحییٰ بن ایوب المصری نے روایت کیا ہے۔

۷۶۱۵ - محمد بن احمد، حسن بن سفیان، قتیبہ بن سعید، اسماعیل بن جعفر، ربیعہ، محمد، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے بواسطہ حضرت ابو سعیدؓ روایت ہے، سلیمان بن احمد، یحییٰ بن ایوب العلاف، سعید بن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، ربیعہ، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں اور ابوصرمہ جو عمر و فضیلت میں مجھ سے بڑے تھے، حضرت ابوسعید خدریؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے ان سے عزل کے بارے میں استفسار کیا، انہوں نے فرمایا کہ ہم نے بنی مصطلق کی عورتوں کو قیدی بنایا، اور عزل کا ارادہ کیا، ہم میں سے کسی نے کہا تم لوگ عزل کرتے ہو، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم میں موجود ہیں، حضور سے پوچھتے نہیں؟ تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا وہ لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ! ہم نے عرب کی سب سے عمدہ عورتوں کو قیدی بنایا ہے یعنی ہم نے بنی مصطلق والی عورت میں لیا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ عزل کریں، اور فدیہ لینے کی رغبت رکھتے ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر تم لوگ یہ نہ کرو تو کوئی حرج تو نہیں اس واسطے کہ جس جان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ اس نے ہونا ہے تو وہ ہو کر رہے گی۔[2]

یہ یحییٰ بن ایوب کے الفاظ ہیں اور موسیٰ بن عقبہ نے بواسطہ محمد بن یحییٰ، ابن محیریز سے نقل کیا ہے۔

۷۶۱۶ - ابواحمد محمد بن احمد الجرجانی، ابوایوب سلیمان الحسن العطار، ابوکامل الفضیل بن حسین، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے بواسطہ حضرت ابوسعید اسی طرح روایت کیا ہے۔

اور اوزاعی نے اسے ربیعہ سے ابن محیص کے حوالے سے نقل کیا ہے جس نے ابن محیریز سے سن رکھا تھا اور اس میں ابن محیریز کا نام نہیں لیا۔

۷۶۱۷ - فاروق الخطابی، حبیب بن حسن، ابومسلم الکشی، حجاج بن منہال، حماد بن سلمہ، جبلہ بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن محیریز سے بحوالہ حضرت معاویہؓ روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔[3]

ابن محیریز کی سند سے غریب حدیث ہے جسے حماد، جبلہ سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۷۶۱۸ - سلیمان بن احمد، علی بن مبارک، اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن ابی بلال، حبیب بن حسن، عمرو بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، لیث بن سعد، محمد بن عجلان، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن محیریز سے بحوالہ حضرت امیر معاویہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے لوگو! جب بھی رکوع یا سجود کرو تو مجھ سے آگے بڑھنے میں جلدی نہ کیا کرو، میرے ساتھ رکوع کی حالت میں میرے رکوع سے سر اٹھانے تک مل سکتے ہو اس واسطے کہ میں بھاری بدن ہو چکا ہوں۔[4]

---

[1] صحیح البخاری ۳/۱۹۳، ۵/۱۴۹، ۹/۱۴۸. وفتح الباری ۵/۱۷۰، ۷/۴۲۸.

[2] صحیح البخاری ۳/۱۰۹، ۸/۱۵۰. وصحیح مسلم، کتاب النکاح باب ۲۲. وفتح الباری ۴/۳۲۰

[3] صحیح البخاری ۱/۲۹. وکشف الخفاء ۱/۱۸

[4] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۳۶۷

اس حدیث کو حیب اور بکر بن مضر نے ابن عجلان سے روایت کیا ہے اور اسامہ بن زید نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۱۹۶- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عباس بن فضل، ہمام، عامر الاحول، مکحول، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن محیریز سے بحوالہ حضرت ابومحذورہ روایت ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے ۱۹ اور اقامت کے ۱۷ کلمات سکھائے۔

اس حدیث کو ہشام، سعید بن ابی عروبہ نے عامر سے اسی طرح نقل کیا ہے اور ابن جریج نے عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ، عبداللہ بن محیریز سے روایت کیا ہے۔

۷۲۰۶- سلیمان بن احمد، محمد بن صالح بن الولید، ابوموسیٰ محمد بن المثنی ابوعاصم، ابن جریج، عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن محیریز نے ان سے بیان کیا ہے، اور وہ حضرت ابومحذورہؓ کی پرورش میں بحالت یتیمی تھے پھر آپ نے انہیں شام کی طرف روانہ کیا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے ابومحذورہ سے عرض کیا، میں شام جارہا ہوں اور مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ لوگ مجھ سے آپ کی اذان کے متعلق دریافت کریں گے، تو انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت ابومحذورہؓ نے انہیں خبر دی فرماتے ہیں کہ ہم کچھ لوگ سفر میں کسی راستے پر تھے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی مؤذن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز کے لئے اذان دی، ہم چونکہ مؤذن کے پاس تھے اس لئے ہم نے وہ آواز سنی، چنانچہ ہم چیخ کر اسی آواز کو دہرانے لگے تاکہ ہماری آواز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سن لیں، آپ نے ہماری طرف لوگوں کو روانہ کیا اور ہمیں پکڑ کر آپ کے سامنے پیش کر دیا گیا۔

آپ نے فرمایا تم میں سے جس کی بلند آواز میں نے سنی ہے وہ کون ہے؟ تمام جماعت کا اشارہ اور تصدیق کی مہر مجھ پر ثبت ہورہی تھی۔ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو چھوڑ دیا اور مجھے اپنے پاس روک لیا، مجھ سے فرمایا اٹھو نماز کی اذان کہو، چنانچہ میں اٹھا اس وقت مجھے آپ سے اور جو کام آپ کہہ رہے تھے سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسندیدہ نہ تھی۔ میں آپ کے سامنے کھڑا ہوا آپ نے بذات خود مجھے اذان کے کلمات تلقین کئے پھر طویل حدیث بیان کی۔

۷۲۱۶- سعید بن قنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمر بن علی المقدمی، حجاج بن ارطاۃ، مکحول، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن محیریز سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے فضالہ بن عبید، جو ان صحابہ کرام سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، سے چور کے ہاتھوں کو گردن میں لٹکانے کے متعلق دریافت کیا، کیا یہ سنت ہے؟ تو انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا جس کے بارے میں آپ نے قطع ید کا حکم دیا پھر وہ ہاتھ اس کے گلے میں لٹکا دیا گیا۔

۷۲۲۶- سلیمان بن احمد، حسن بن احمد بن یونس الاھوازی، حفص بن عمر الربالی، محمد بن عمر الواقدی، حارث بن ابی عمران، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن محیریز سے بحوالہ حضرت فضالہ بن عبید روایت ہے فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سفر میں کسی جگہ پڑاؤ کرتے یا اپنے گھر میں داخل ہوتے بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کرتے تھے۔

۷۲۳۶- محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ، الاوزاعی، اسید بن عبدالرحمن، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے بحوالہ حضرت فضالہ بن عبید سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کہ رومی زمین میں کسی آدمی کو کھانا یا چارا ملے تو کیا وہ فروخت کر سکتا ہے تو حضرت فضالہ نے فرمایا لوگ چاہتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے دین سے ہٹا دیں بخدا ایسا کبھی نہیں ہوگا، یہاں تک کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اگلے ساتھیوں سے جاملوں، جس نے دشمن کی زمین میں غلہ یا چارا پایا اور پھر اسے فروخت کر دیا تو یقیناً اس میں اللہ تعالیٰ کا حق اور مسلمانوں کے لئے مال لینے کا حصہ واجب ہو چکا۔

۶۷۲۴ - سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب، ابو المغیرہ، احمد بن یعقوب بن مرجان، ابو شعیب الحرانی، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی، اسید بن عبد الرحمن، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو جمعہؓ سے عرض کیا، ہم سے کوئی ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، انھوں نے فرمایا ہاں میں تم سے ایک عمدہ حدیث بیان کرتا ہوں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا۔ ہمارے ساتھ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح تھے، انھوں نے کہا یارسول اللہ! ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کی معیت میں جہاد کیا، کیا کوئی ہم سے بھی بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد میں آئیں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے جبکہ انھوں نے مجھے دیکھا نہیں ہے۔[1]

عبد اللہ بن ابی زکریاءؒ

۳۳۰- ان نیک سیرت لوگوں میں سے وہ بھی تھے جو اپنے ذکر واذکار کی طرف بڑھے اور بچوں سے مقابلہ کر کے آگے بڑھنے والے، اپنے مسلک سے پوشیدہ اور ظاہری فائدہ اٹھانے والے، جو پسندیدہ، ہوشیار، ولی اور پرہیزگار تھے ان کا نام عبد اللہ بن ابی زکریا ہے۔

۶۷۲۵ - ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز الجروی، ایوب بن سوید، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ شام میں کوئی شخص ابن ابی زکریا سے افضل نہ تھا، انھوں نے فرمایا میں نے اپنی زبان کی درستگی سے پہلے بیس سال اس کا علاج واصلاح کی۔[2]

۶۷۲۶ - احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی عاصم، ابو عمیر بن جسر، ابی جبلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن ابی زکریا کو فرماتے سنا میں بیس سال تک خاموشی کی مشق کرتا رہا مگر پھر بھی میں اپنی چاہت پر قادر نہ ہو سکا۔

۶۷۲۷ - احمد بن اسحاق، احمد بن عمر بن ضحاک، ابو عمیر بن جسر، ابو جبلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن ابی زکریا اپنی مجلس میں کسی کا ذکر کرتے تھے۔ فرماتے تھے اگر تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہو تو ہم تمہاری اعانت ومدد کرتے ہیں اور اگر لوگوں کا ذکر کرنا چاہتے ہو تو پھر تم سے دستبردار ہوتے ہیں۔

۶۷۲۸ - عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو بکر بن ابی عاصم، حوطی، وھب بن عمرو الحمصی، ابو سبا عتبہ بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں عبد اللہ بن ابی زکریا سے روایت ہے فرماتے ہیں جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں اور بے ہودہ باتیں بھی بہت ہوں گی اور جس کی بے ہودہ باتیں کثرت سے ہوں گی اس کا تقویٰ بھی کم ہوگا اور جس کا تقویٰ کم ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا دل مار دیتے ہیں۔

۶۷۲۹ - عبد اللہ بن محمد، احمد بن عمرو بن الضحاک، الحوطی، محمد بن شعیب بن شابور، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عبد اللہ بن ابی زکریا سے منقول ہے، فرماتے ہیں ایسا نہیں ہو سکتا کہ کسی قوم میں پندرہ آدمی استغفار کرنے والے ہوں جو ہر دن ۲۵ بار استغفار کرتے ہوں اور پھر اس قوم کو عذاب ہو، اور اگر تم چاہتے ہو تو قرآن مجید کی یہ آیت پڑھ لو۔ ''پس نکال لیا ہم نے اس بستی سے ہر ایماندار کو سو ہم نے اس میں ایک گھر کے علاوہ مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا'' (الذاریات۔۳۵،۳۶)

۶۷۳۰ - ابی، احمد بن محمد بن ابان، ابو بکر بن جنید، محمد بن حسین، صلت بن حکیم، مرجی زاہد شاہد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عبد اللہ بن ابی زکریا کو فرماتے سنا اللہ کی قسم! کشادہ کپڑا پہننا اور کھانا اور گندگی پر کتوں کے ساتھ رہنا، نیک لوگوں کی رفاقت سے آسان

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۲۷/۴.

[2] طبقات ابن سعد ۴۵۶/۷ والتاریخ الکبیر ۵/ت ۲۷۲ والجرح ۵/ت ۳۵ ۲۸. والکاشف ۲/ت ۲۷۵۰ وتہذیب الکمال ۳۲۷۳ (۲۰/۱۴).

ہے۔

٦٧٣١ - احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابوداؤد، عمرو بن عثمان، عقبہ بن علقمہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی زکریا سے روایت ہے فرمایا جس نے آسمانی بجلی کی چمک کے وقت سبحان اللہ کہہ لیا تو اس پر بجلی نہیں گرے گی۔

٦٧٣٢ - احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، حسان بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک مجلس جس میں ابن ابی زکریا اور مکحول بھی تھے لوگوں نے آپس میں اس بات کا مذاکرہ کیا کہ بندہ جب کوئی برائی کرتا ہے تو وہ کچھ گھڑیوں تک نہیں لکھی جاتی پس اگر وہ استغفار کرے تو بہتر ورنہ وہ اس کے ذمہ میں لکھ لی جاتی ہے۔

٦٧٣٣ - احمد بن اسحاق، ابوبکر ابن ابی داؤد، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی، حسان بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن ابی زکریا نے ان سے دو حدیثیں بیان کیں، ایک یہ کہ جس نے اپنے عمل میں ریا سے کام لیا تو اس کا سابقہ عمل باطل ہوگیا میں نے کہا سابقہ عمل کیسے باطل ہو جائے گا؟ انہوں نے کہا ہمیں یہ روایت اسی طرح پہنچی ہے اور دوسری یہ کہ عنقریب ایسے ائمہ پیدا ہوں گے کہ اگر تم نے ان کی نافرمانی کی تو گمراہ ہو جاؤ گے اور اگر ان کی نافرمانی کی تو بہک جاؤ گے، حسان کہتے ہیں میں نے ان سے دونوں کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔

٦٧٣٤ - احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان بن الاشعث، محمود بن خالد، عمرو بن عبدالواحد، اوزاعی، حسان بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن ابی زکریا نے فرمایا کہ مجھ سے قضائے حاجت کی جگہ کافی دور تھی، جہاں پتھروں سے صحیح صفائی نہیں ہوتی۔ مجھے اندیشہ ہوگیا تھا کہ میرا پانی سے استنجا بدعت ہو جائے گا۔ اوزاعی فرماتے ہیں پھر جب میں نے حسان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی "استنجا ایسے تین پتھروں سے ہونا چاہئے کہ جو صاف کرنے والے ہوں، گوبر وغیرہ نہ ہو، اور پانی زیادہ پاکیزگی کا ذریعہ ہے" وہ فرمانے لگے کاش! ابن ابی زکریا زندہ ہوتے تو کہ میں یہ حدیث سنا کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا۔

٦٧٣٥ - ابو محمد بن حبان، ابن ابی عاصم، الحوطی، بقیہ بن الولید، مسلم بن زیاد، ان کے سلسلہ کلام میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن ابی زکریا کو فرماتے سنا میں نے کبھی دینار کو چھوا اور نہ کبھی درہم کو ہاتھ لگایا اور نہ کبھی کوئی چیز خریدی اور نہ بیچی بصرف ایک بار بھاؤ تاؤ کیا وہ اس طرح کہ ایک دفعہ مجھے سخت سردی لگی تو میں نے ایک صراف کے دروازے پر دو جورابیں لٹکی ہوئی دیکھیں میں نے کہا یہ کتنے کی ہیں؟ پھر مجھے کچھ یاد آگیا تو میں خاموش ہوگیا، آپ بڑے نفس کش اور صاحب تبسم شخصیت کے مالک تھے۔

بقیہ کہتے ہیں میں نے مسلم سے کہا کہ ان کا گزارہ کیسے ہوتا تھا؟ وہ فرمانے لگے ان کے اور بھائی تھے جو ان کی کفالت کرتے تھے۔

٦٧٣٦ - عبداللہ بن محمد، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، مہدی بن جعفر، ولید بن مسلم، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن ابی زکریا سے روایت ہے، وہ فرمایا کرتے تھے اگر مجھے پہلے لوگوں کی طرح اس کا اختیار دیا جائے کہ میں سو سال کی عمر پاؤں جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت و طاعت ہو اور اس بات کے درمیان کہ میں اسی دن یا اسی گھڑی میں فوت ہو جاؤں تو میں اس بات کو اختیار کروں گا کہ اسی دن یا اسی گھڑی میں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے اشتیاق میں فوت ہو جاؤں۔

٦٧٣٧ - ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا، ابن ابی عاصم، الحوطی، ودیع بن عطیہ، علی بن ابی جمیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی زکریا نے مجھے اپنے گھر بلایا۔ تھوڑی دیر بعد وہ میرے پاس مصاحف (قرآن مجید کا نسخہ) نکال کر لائے تو میں نے ان سے کہا: آپ ان پورے (نسخوں) سے کیا کریں گے؟ فرمانے لگے ان میں سے کوئی بھی فالتو نہیں، ایک میں تو میں

---

١ - المصنف لابن ابی شیبۃ ١/٥٣١

پڑھتا ہوں، اور دوسرے میں گھر کی عورتیں اور تیسرے میں میرا بیٹا پڑھتا ہے۔ علی بن ابی جمیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی انہیں دیکھا تو ایسے معلوم ہوتا کہ ان کے کپڑے آج ہی دھوئے ہیں۔

۶۷۳۸- محمد بن احمد، ابن ابی عاصم، ابراہیم بن محمد بن یوسف ضمرہ، ابن ابی جمیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن ابی زکریا کے پاس "مشکان" کا ذکر کیا گیا اور وہ حضرت ابودرداؓ کے پاس بیٹھتے تھے لوگوں نے کہا وہ تو بادشاہ کے پاس بیٹھتے تھے، آپ نے فرمایا ان دونوں کی بخشش ہوگئی، اس کا ذکر بد کرنے سے باز رہو، اس واسطے کہ میں نے دیکھا وہ ہمارے ساتھ سمندر قرادیس میں تھے طغیانی سمندر ہم پر سخت ہوئی اور ہمیں اپنی جان کی پڑگئی تو انہوں نے اپنا مصحف گلے میں لٹکالیا اور میرے پاس آکر کہنے لگے: ابن ابی زکریا! میں چاہتا ہوں یہ مصحف مجھے اور تمہیں قیامت کے دن کی طرف پہنچادیں۔

۶۷۳۹- احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، ولید بن مسلم، ابوعمرو، الاوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن ابی زکریا کے پاس ایک شخص مشیت کے مسئلہ کے بارے میں دریافت کرنے آیا، آپ نے اسے امر اور سنت کے مطابق خبر دی مگر اس نے قبول نہ کیا تو آپ نے اس سے فرمایا باز رہو تم اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دیکھتے تو ان سے یہ بات قبول نہ کرتے، یا تم حروری ہوجاؤ اس سے قبول نہ کرو۔

۶۷۴۰- ابواحمد محمد بن احمد، ابن ابی عاصم، ابوعمیر ضمرہ، محمد بن ابی جبلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن عبدالملک نے مجھے اپنا مصاحب بنانے کا ارادہ کیا میں نے ابن ابی زکریا سے مشورہ کیا تو انہوں نے فرمایا تم آزاد ہو لہٰذا اپنے آپ کو غلام نہ بناؤ۔

۶۷۴۱- ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن ابی عاصم، الحوطی، وھب بن عمرو الاحمسی، ابوسبا عتبہ بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی زکریا سے روایت ہے۔ فرمایا میں جو بات بھی کرتا ہوں تو اس میں ابلیس کے گناو کی اپنے سینے میں چبھن پاتا ہوں، ہاں جو بات کتاب اللہ سے ہو کیونکہ میں اس میں کمی زیادتی کی قدرت نہیں رکھتا، اور بیٹا میں نے کلام سیکھنا چاہا حسب ارادہ سیکھا، پھر میں نے خاموشی سیکھنے کی طلب کی تو اسے علم سیکھنے سے زیادہ مشکل پایا، ابوسبا فرماتے ہیں، مجھے ابن ابی زکریا کے متعلق یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے اپنے منہ میں ایک پتھر کئی سال رکھا تاکہ خاموشی سیکھیں۔

وہ حضرت عبادہ بن الصامت، ابودرداء، ام درداء اور رجاء بن حیوۃ سے مسنداً نقل کرتے ہیں۔

۶۷۴۲- سلیمان بن احمد، علی بن عبیداللہ الفرغانی، محمد بن سلیمان بن عبداللہ الحرانی القرووانی، ابی، سلیمان بن ابی داؤد، مکحول، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی زکریا اور ابن محیریز سے بحوالہ حضرت عبادہ بن الصامتؓ روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے کا گرد وغبار اور جہنم کا دھواں کسی مسلمان کے پیٹ میں جمع نہیں ہوسکتے۔[1]

۶۷۴۳- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، زکریا بن یحییٰ، ہشیم، داؤد بن عمرو کی سند سے عبداللہ بن ابی زکریا سے مروی ہے کہ حضرت ابوالدرداؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: تم قیامت کے روز اپنے اور اپنے باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے نام اچھے رکھا کرو۔[2]

۶۷۴۴- سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان، بکر بن سہیل، نعیم بن حماد، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عبد

---

[1] سنن الترمذی ۱۶۳۳، ۲۳۱۱. وسنن النسائی ۶/ ۱۳. وسنن ابن ماجۃ ۲۷۷۴. ومسند احمد ۲/ ۲۵۶، ۲/ ۳۴۲، ۴۴۱. والمستدرک ۴/ ۲۶۰. ۲۶۰/ ۴. واتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۲۱۳.

[2] سنن ابی داؤد ۴۹۴۸. ومسند الامام احمد ۵/ ۱۹۴. وسنن الدارمی ۲/ ۲۹۴. وصحیح ابن حبان ۱۹۴۴. وفتح الباری ۱۰/ ۵۷۷. واتحاف السادۃ المتقین ۷/ ۳۹۹. وشرح السنۃ ۱۲/ ۳۲۷.

اللہ بن ابی زکریا سے بحوالہ رجاء بن حیوۃ ،حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا حکم دینا چاہتے ہیں تو اس میں کلام فرماتے ہیں، جب کلام کرتے ہیں تو آسمان کانپنے لگتا ہے، یا فرمایا اس میں سخت جنبش پیدا ہو جاتی ہے، جب اس آواز کو اہل آسمان سنتے ہیں تو بے ہوش ہو کر سجدے میں گر پڑتے ہیں پھر سب سے پہلے جبرائیل امین علیہ السلام سر اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جو چاہتے بذریعہ وحی ان سے گفتگو فرماتے ہیں پھر جبرائیل علیہ السلام اس بات کو لے کر ملائکہ کے پاس جاتے ہیں، وہ جب بھی کسی آسمان کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہاں کے فرشتے ان سے پوچھتے ہیں: ہمارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ تو وہ فرماتے ہیں تمہارا پروردگار بہت بڑا ہے تو سارے کے سارے وہی بات کہتے ہیں جو جبرائیل امین کہتے ہیں، پھر جبرائیل علیہ السلام آسمان وزمین کی اس جگہ پہنچتے ہیں جہاں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہوتا ہے۔

یہ حدیث عبداللہ بن ابی زکریا کی غریب حدیث ہے، جو انہوں نے رجاء بن حیوۃ سے روایت کی، ان سے حضرت عبدالرحمن بن یزید نے روایت کی ہے۔

۶۷۳۵-سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، ابومسہر، صدقہ بن خالد، خالد بن دھقان، عبداللہ بن ابی زکریا، ام درداء، بحوالہ حضرت ابودرداء، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے، فرمایا مسلمان ہمیشہ لمبی گردن والا نیک رہے گا جب تک کسی حرام خون کا ارتکاب نہ کرے۔[1]

۶۷۳۶-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم، ابی، محمد بن شعیب بن شابور، خالد بن دھقان، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن ابی زکریا سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ام درداءؓ سے سنا فرماتی ہیں میں نے ابودرداءؓ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہر گناہ کے متعلق یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیں گے البتہ شرک پر جو مرا اس کی بخشش نہیں ہوگی یا کسی نے جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کیا ہو۔[2]

۳۰۸۔ابوعطیہ المذبوح

ان لوگوں میں سے بہت زرنے والے کشادہ سینے والے ابوعطیہ بن قیس المذبوح ہیں۔

۶۷۳۷-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید الکندی، بقیہ بن ولید، ابوبکر بن ابی مریم الغسانی، الہیثم بن مالک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم اشلع بن عبد کے پاس باتیں کر رہے تھے اور اس وقت ان کے پاس ابوعطیہ المذبوح بھی تھے تو ان لوگوں نے نعمتوں کا ذکر کیا، لوگ کہنے لگے سب سے زیادہ نعمتوں میں کون ہے؟ تو پھر لوگوں نے کہا کہ فلاں فلاں شخص، اتنے میں اشلع نے کہا، ابوعطیہ! آپ کیا کہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا، کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ نعمت والا شخص نہ بتاؤں؟ وہ جسم ہے جو لحد میں رکھا ہوا ہے اور عذاب سے محفوظ ہے۔ بقیہ نے فرمایا کہ صفوان بن عمرو نے مجھے سنایا، وہ جسم جو مٹی میں رکھا ہو، عذاب سے محفوظ ہو اور ثواب کا منتظر ہو۔

۶۷۳۸-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین، عبداللہ بن مبارک، ابی بکر بن ابی مریم الغسانی، حماد بن سعید بن ابی عطیہ المذبوح ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں جب ابوعطیہ پر جان کنی کی کیفیت طاری ہوئی تو وہ گھبرا گئے۔ لوگوں نے ان سے کہا کیا آپ موت

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الفتن باب ۶ والسنن الکبریٰ للبیهقی ۲۲/۸. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱۲۱/۲. ونصب الرایة ۳۲۵/۴. ومشکاة المصابیح ۳۴۶۷. والدر المنثور ۱۹۹/۲.

[2] سنن ابی داؤد ۴۲۷۰. وسنن النسائی ۸۱/۷ ومسند الامام احمد ۹۹/۴ والسنن الکبریٰ للبیهقی ۳۳۵/۲، ۵۹، ۲۱/۸. والمستدرک ۳۵۱/۴. وصحیح ابن حبان ۵۱. ومجمع الزوائد ۲۹۶/۷. والدر المنثور ۱۹۷/۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۶۵/۱۹.

سے ڈرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں ڈرتا ہوں، یہ تو ایک گھڑی کی بات ہے پھر مجھے معلوم نہیں کہاں لے جایا جائے گا۔

ابو عطیہ، حضرت معاذ بن جبل، ابو درداء، معاویہ اور عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

۶۷۴۹- سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب، ابوالیمان، ابوبکر بن ابی مریم، ابی عطیہ بن قیس، حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد اسلام کا ستون اور اس کے کوہان کا بلند حصہ ہے۔[۱]

۶۷۵۰- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سوید بن سعید، عمرو بن عثمان، بقیہ، ابوبکر بن ابی مریم، ان کے سلسلہ سند میں ابو عطیہ المذبوح سے بحوالہ ابو درداءؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبر دے اور چلتا بن۔[۲]

۶۷۵۱- سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب، ابوالمغیرہ، ابوبکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید، عطیہ بن قیس، عمرو بن عبسہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: رات کی (نفل) نماز دو رکعت ہے اور رات کا آخری حصہ قبولیت دعا کا ہے۔

۶۷۵۲- علی بن ھارون، احمد بن حسین الصوفی، ابراہیم بن حسن بن اسحاق عطاکی، بقیہ بن ولید، ابوبکر بن ابی مریم، ان کے سلسلہ سند میں عطیہ بن قیس سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھ سرین کا بندھن ہے جب آنکھ سو جاتی ہے تو بندھن کھل جاتا ہے۔[۳]

۳۰۹- مرثج بن مسروق

انہی لوگوں میں سے پریشان، جن کا گلا گھونٹا گیا ابوالحسن مرثج بن مسروق ہیں۔

۶۷۵۳- محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، حمید اللہ بن عبدالکریم، عمرو بن عثمان، بقیہ بن ولید، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں مرثج بن مسروق سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں امید سے پہلے خوف دلانا ہوتا ہے، وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا فرمایا اور تم لوگ جنت میں اس وقت تک نہیں گھس سکتے یہاں تک کہ جہنم کے اوپر سے گزرو۔

۶۷۵۴- ابی محمد بن احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید اللہ، ابراہیم بن یعقوب، موسیٰ، ابن ایوب، عیسیٰ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ایک دن مرثج بن مسروق کو دیکھا گیا کہ وہ اپنے گھر کے شگافوں کو گارے کے گوبر سے درست کر رہے ہیں، کسی نے ان سے کہا آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا دنیا گندگی کا ڈھیر ہے اس کی اصلاح بھی گندگی سے ہی کرنا بہتر ہے۔

عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، ابن المبارک، اسماعیل، ابن مکرم، ان کے سلسلہ سند میں مرثج بن مسروق سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا جو نوجوان بھی دنیا کی لذت اور اس کے تماشے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ترک کرتا ہے اور جوانی کو اس میں لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں مرثج کی جان ہے، بہتر صدیقوں کے اجر جتنا ثواب دیتے ہیں۔[۴]

مرثج حضرت معاذ بن جبلؓ سے سند اً روایت کرتے ہیں۔

۱۔ مسند الامام احمد ۵/ ۲۳۴ وفتح الباری ۱۰/ ۲۰۰

۲۔ کشف الخفا ۱/ ۱۵۹ ومجمع الزوائد ۸/ ۹۰ وميزان الاعتدال ۹۰۰۱ واتحاف السادة المتقين ۲۵۷/۹ وكنز العمال ۸۱۰۳، ۸۳، ۲۸۹۰۳، والمطالب العالية ۲۷۰۳.

۳۔ سنن ابن ماجة ۴۷۷ والسنن الكبرى للبيهقي ۱/ ۱۱۸ وسنن الدار قطني ۱/ ۱۶۰ والكامل لابن عدى ۲/ ۴۱۶ ونصب الراية ۱/ ۴۶ وكشف الخفا ۲/ ۱۰۰

۴۔ امالی الشجری ۲/ ۱۶۰ والزهد للامام احمد ۹ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۵۰. واتحاف السادة المتقين ۴/ ۳۳۸، ۹/ ۳۵۸

۶۷۵۵۔ محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، سری بن ینعم، ان کے سلسلہ سند میں ابوالحسن مریح بن مسروق الھوزنی سے بحوالہ حضرت معاذ بن جبلؓ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب آپ انہیں یمن کی طرف روانہ فرمارہے تھے کہ معاذ! عیش وعشرت سے بچنا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے عیش پرست نہیں ہوتے۔

۳۱۰۔ عمرو بن الاسود[1]

ان ستودہ صفات والوں میں سے وہ شخص ہیں جو بہت عمدہ راستے پر جانے والے تھے جن کا نام العنسی عمرو بن الاسود ہے۔

۶۷۵۶۔ عبداللہ بن محمد، مسلم بن سعید بن مسلم، ابوجشیش بن عمرو بن حسان، عیسیٰ بن یونس، ابوبکر بن ابی مریم، یحییٰ بن جابر الطائی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمرو بن الاسود نے فرمایا میں کبھی شہرت والا لباس نہیں پہنوں گا، اور کبھی دن کے وقت اپنا پیٹ کھانے سے بھروں گا یہاں تک کہ اس (اللہ تعالیٰ) سے جاملوں، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چال دیکھ کر خوشی ہوتی ہو اسے چاہئے کہ وہ عمرو بن الاسود کو دیکھ لے۔

۶۷۵۷۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا، علی بن حسین بن جنید، ابراہیم بن علاء، ابن عیاش، شرحبیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عمرو بن الاسود بہت زیادہ سیر ہو کر کھانے سے بچتے تھے کہ کہیں ناشکری پیدا نہ ہو اور جب اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتے تو دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ لیتے تاکہ تکبر پیدا نہ ہو۔

عمرو بن اسود حضرت معاذ، عبادہ بن الصامت، عرباض بن ساریہ، ام حرام اور جنادہ بن ابی امیہ سے سنداً روایت کرتے ہیں

۶۷۵۸۔ سلیمان بن احمد، احمد بن المعلی الدمشقی، عبداللہ بن یزید المقری الدمشقی، صدقہ بن عبداللہ، نصر بن علقمہ، (اخیہ) ابن عائذ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عمرو بن الاسود نے مجھے حضرت معاذ بن جبلؓ کے حوالہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے مبغوض وہ شخص ہے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائے۔[2]

۶۷۵۹۔ سلیمان بن احمد، احمد بن المعلی، سفیان بن عبدالرحمن، ایوب بن حسان الجرشی، ثور بن یزید، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن الاسود سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ حضرت عبادہ بن الصامت کے پاس آئے اس وقت وہ حمص کے کنارے اپنے مال میں تھے، ان کے ساتھ ان کی زوجہ ام حرام بنت ملحان بھی تھیں۔

ابن الاسود فرماتے ہیں کہ ہم سے حضرت ام حرام بنت ملحان نے بیان فرمایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو سمندر میں جنگی کارروائی کرے گا ان کے لئے جنت واجب ہے، حضرت ام حرام فرماتی ہیں یارسول اللہ! کیا میں بھی ان میں شامل ہو سکتی ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا تم بھی ان میں شامل ہو، پھر آپ نے فرمایا پہلا لشکر جو قیصر پر حملہ آور ہوگا ان کی بخشش ہوگی، ام حرام کہنے لگیں یارسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔[3]

اسی طرح ایوب بن حسان نے عمیر بن الاسود سے نقل کیا ہے اور ان کے علاوہ ثور سے روایت کیا تو انہوں نے کہا عمرو بن الاسود۔

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/۴۴۲، والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۵۰۴، والجرح ۶/ت ۱۲۲۲، والکاشف ۲/ت ۴۱۸۹، وتھذیب التھذیب ۸/۴، وتھذیب الکمال ۴۳۴۷، (۲۲/۵۴۴).

[2] کنز العمال ۴۸۸.

[3] صحیح البخاری ۴/۵۱، والمستدرک ۴/۵۵۶، ودلائل النبوۃ للبیھقی ۶/۴۵۲.

۷۶۶۰۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عباس بن ولید بن صبیح، سعید بن مصطفیٰ، عثمان بن سعید بن کثیر، ابو مطیع معاویہ بن یحییٰ، بحیر بن سعید، خالد بن معدان، جبیر بن نفیر، کثیر بن مرۃ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن الاسود سے بحوالہ حضرت عرباض بن ساریہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صاحب عمل کا عمل جب وہ مرجاتا ہے منقطع ہوجاتا ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے راستے میں گھوڑا باندھنے والے کے، اس واسطے کہ اس کا عمل بڑھتا رہتا ہے اور اس کا رزق قیامت تک جاری رہتا ہے [۱]

۷۶۶۱۔ محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، اسحاق بن بندا ھویہ، سالم بن قادم، بقیہ بن ولید، یحییٰ بن سعد، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن الاسود سے بحوالہ حضرت جنادہ بن ابی امیہؓ سے روایت ہے، وہ حضرت عبادہ بن الصامت سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تم لوگوں سے دجال کے بارے میں بیان کیا تھا۔ مجھے اندیشہ تھا کہ تم اسے نہیں سمجھے ہوں گے، مسیح دجال ٹھگنے قد والا، گھنگریالے بالوں والا، کانا، چپٹی ناک والا کرنہ بلند ہوگی اور نہ گہری، اس کی دونوں آنکھیں پھٹی ہوئی ہونگی، پھر بھی اگر تم پر اس کا معاملہ پوشیدہ رہے تو خوب جان لو تمہارا پروردگار کانا نہیں اور تم اپنے رب کو مرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکتے [۲]

اسے عبدالوھاب حوطی نے بقیہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے عمرو اور جنادہ دونوں سے روایت کیا ہے وہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۱۱۔ عمیر بن ھانی [۳]

ان بزرگوں میں سے آرزوئں اور سستی کو ترک کرنے والے، مبانی اور معانی پر مداومت کرنے والے، ابوالولید عمیر بن ھانی ہیں۔

۷۶۶۲۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو موسیٰ الانصاری، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں۔ میں نے عمیر بن ھانی سے کہا آپ کی زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تھکتی نہیں ہے، آپ دن رات میں کتنی بار سبحان اللہ کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ایک ہزار بار، ہاں یہ کہ کبھی انگلیاں خطا کر جائیں۔

۷۶۶۳۔ محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، حسن بن علی بن زیاد، ہیثم بن خارجہ، عبداللہ بن عبدالرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمیر بن ھانی سے سنا، انہوں نے فتنے کا ذکر کیا، فرمایا خوشخبری ہے بکری والے کے لئے جو کسی پہاڑ کے دامن میں رہتا ہو، نماز قائم کرتا ہو اور زکوۃ ادا کرتا ہو، مہمان کی مہمان نوازی کرتا ہو، لوگ اسے نہ جانتے ہو جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کو اپنی تقویٰ کی بناء پر جانتا ہو، یہی بے خوف وخطر بندہ ہے۔

عمیر حضرت ابن عمر، ابو ہریرہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم سے مسندا روایت کرتے تھے۔

۷۶۶۴۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب، ابوالمغیرہ، عبداللہ بن سالم الحمصی، العلاء بن عتبہ الحمصی، ان کے سلسلہ سند میں عمیر بن ھانی العنسی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے ہیں، ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۵۷/۱۸ ومجمع الزوائد ۲۹۰/۵. والدر المنثور ۱۱۴/۲، ۲۲۳. والکامل لابن عدی ۲۴۹۸/۶ وتاریخ ابن عساکر ۲۲۳/۷.

۲۔ مشکاۃ المصابیح ۵۴۸۵.

۳۔ التاریخ الکبیر ۶/ت ۳۲۳۶. والجرح ۶/ت ۲۰۹۷. والکاشف ۲/ت ۴۳۵۵. وتھذیب الکمال ۴۵۲۰(۳۸۸/۲۲)

وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے فتنوں کا ذکر فرمایا تو ایک شخص کہنے لگا فتنہ احلاس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ جنگ کا فتنہ ہے، پھر ایک پوشیدہ فتنہ ہوگا جس میں دھواں ایک ایسے شخص کے قدموں سے ظاہر ہوگا جو میرے اہل بیت میں سے ہوگا، اس کا گمان ہوگا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں، میرے قرابت دار تو پرہیزگار لوگ ہیں، پھر لوگ ایسے شخص کے ہاتھ پر صلح کرلیں گے جیسے پسلی کا پچھلا حصہ، پھر ایک اندھا فتنہ ہوگا اس امت میں کسی کو نہیں چھوڑے گا ہر ایک کو ایک طمانچہ مارے گا جب لوگ یہ کہیں گے کہ وہ ختم ہو گیا تو وہ اور لمبا ہو جائے گا جس میں آدمی صبح کو مؤمن اور شام کو کافر ہوگا یہاں تک کہ لوگ دو خیموں کی طرف پہنچ جائیں گے ایک خیمہ ایمان کا ہوگا جس میں کوئی نفاق نہ ہوگا اور دوسرا خیمہ نفاق ہوگا جس میں کوئی ایمان رتی بھر نہ ہوگا، جب ایسا ہو چکے تو منتظر رہنا آج یا کل دجال کا ظہور ہوگا۔[1]

عمر اور عطاء کی سند غریب ضعیف ہے ہم نے اسے صرف عبداللہ بن سالم کی حدیث سے مرفوع لکھا ہے۔

۶۷۶۵۔ سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ حضرمی، محمد بن ایوب بن عافیہ، معاویہ بن صالح، ان کے سلسلہ سند میں عمیر بن ہانی سے روایت ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سنا فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے برے لوگ آگ میں ایسے گریں گے جیسے مکھیاں شوربے میں گرتی ہیں۔

معاویہ اور عمیر کی سند غریب ہیں ہے محمد بن ایوب ان سے نقل کرنے میں منفرد ہیں، اسے اوزاعی نے عمیر سے بحوالہ ابن عمرؓ مرفوعاً نقل کیا ہے۔

۶۷۶۶۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، علی بن حجر، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عمیر بن ہانی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت معاویہؓ سے منبر پر سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا میری امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم رہے گی۔ ان کے مخالف اور انہیں چھوڑنے والے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر یعنی قیامت آجائے اور وہ لوگوں پر غالب ہوں گے۔

عمیر فرماتے ہیں اتنے میں مالک بن یخامر کھڑے ہوئے، انہوں نے کہا امیر المؤمنین! میں نے حضرت معاذؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ لوگ شام میں ہوں گے تو حضرت معاویہ فرمانے لگے دیکھو! یہ مالک بن یخامر ہیں ان کا گمان ہے کہ وہ لوگ شام میں ہوں گے اور یہ بات انہوں نے حضرت معاذ بن جبل سے سنی ہے۔

عمیر کی سند غریب ہے ابن جابر ان سے نقل کرنے میں منفرد ہیں اور یہ زیادتی حضرت معاذؓ کی طرف سے ہے جو صرف اس حدیث میں محفوظ ہے۔

۶۷۶۷۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عثمان بن ابی العاتکہ، ان کے سلسلہ سند میں عمیر بن ہانی سے بحوالہ حضرت ابوہریرہؓ روایت ہے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا جو شخص کسی کام سے مسجد میں گیا تو وہ اس کا حصہ ہے۔

ہم نے عمیر کی حدیث کو اسی طرح لکھا ہے۔

۶۷۶۸۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابواسحاق بن حمزہ، احمد بن حسین الحذاء، علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمیر بن ہانی سے بحوالہ جنادہ بن ابی امیہ روایت ہے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبادہ بن الصامتؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نیند سے پہلو بدلتے بدلتے بیدار ہوا اور اس نے " لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ

[1] المستدرک ۴/۴۶۷، ومسند الامام احمد ۲/۱۳۳، والدر المنثور ۶/۵۱

الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو علی کل شئی قدیر ، سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله "، کہا اور اس کے بعد رب اغفرلی کہا، یہ فرمایا تھا یا یہ کہا تھا کہ اس نے کوئی دعا مانگی تو اس کی دعا قبول کی جائے گی، پھر اگر اس نے پختہ ارادہ کر کے وضو کر لیا اور نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہوگی۔[1]

صحیح متفق علیہ حدیث ہے جو عمیر بن ہانی اور اوزاعی سے منقول ہے۔

۶۷۶۹۔ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یعلی بن ولید بحصی، بشر بن اسماعیل، ابواسحاق بن حمزہ، محمد بن سری، عقیل بن عمرو، ولید، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں عمیر بن ہانی سے بحوالہ جنادہ بن ابی امیہ سے بواسطہ حضرت عبادہ بن الصامت روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لااله الا الله وحده لاشریک له وان محمد عبده ورسوله۔ (اور یہ حضرت عیسیٰ بن مریم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول اور وہ کلمہ ہیں جس کا القاء اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کی طرف کیا) کی گواہی دی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے چاہے وہ جیسا عمل بھی کرتا رہا۔

عمیر اور اوزاعی کی صحیح متفق علیہ حدیث ہے۔

۳۱۴۔ عبیدہ بن مہاجر

ان بزرگوں میں سے زاہد شخص، جھگڑوں سے دور، بھلی اچھی چیزوں میں سبقت کرنے والے ابوعبد رب عبیدہ بن مہاجر ہیں۔

۶۷۷۰۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ابوحفص التنیسی، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابوعبد رب نے دس ہزار یا دو لاکھ دینار نکالے، وہ فرماتے تھے اگر بردا نہر سونا برسائے تو میں لوگوں میں سب سے پہلے اس کی طرف نہیں بڑھوں گا، اور یہ کہا جائے کہ اس لکڑی میں موت ہے تو کوئی شخص مجھ سے سبقت نہیں کر سکے گا البتہ جو مجھ سے زیادہ قوی ہو۔

۶۷۷۱۔ عبدالرحمن بن العباس، ابراہیم بن اسحاق الحربی، حسن بن عبدالعزیز، ابومسہر، سعید، ان کے سلسلہ سند میں ابوعبد رب سے روایت ہے۔ فرمایا اگر یہ کہا جائے کہ اس لکڑی کو ہاتھ لگانے والا مر جائے گا تو میں اس کی طرف اٹھتا یہاں تک کہ اسے ہاتھ لگاتا۔

۶۷۷۲۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، عبداللہ بن یوسف، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابوعبد رب غلام خرید کر انہیں آزاد کر تے تھے، ایک دن انہوں نے ایک بوڑھی رومی عورت خریدی، پھر اسے آزاد کر دیا، وہ کہنے لگی مجھے کیا خبر کہ اب میں کہاں پناہ لوں گی؟ چنانچہ آپ نے اسے اپنے گھر روانہ کر دیا، شام جب وہ مسجد سے گھر کی طرف لوٹے تو رات کا کھانا آیا، آپ نے اس عورت کو بلا بھیجا اس نے آپ کے ہمراہ کھانا کھایا پھر اس سے رومی زبان میں گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ وہ تو آپ کی والدہ ہے، آپ نے اس سے اسلام کے بارے میں پوچھا، اس نے انکار کر دیا، آپ نے اس سے نیکی کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی، ایک روز آپ اس کے پاس عصر کے بعد آئے تو آپ کو پتہ چلا کہ وہ مسلمان ہو چکی ہیں، آپ سجدے میں گر گئے اور اسی حالت میں پڑے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

۶۷۷۳۔ ابوبکر بن محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، ابراہیم بن العلاء، بن ضحاک، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابوعبد رب دمشق کے مالدار لوگوں میں سے تھے، وہ آذربائیجان کی طرف بغرض تجارت نکلے، کسی چراگاہ اور نہر کی جانب انہیں شام ہو گئی، وہاں پڑاؤ کیا ابوعبد رب فرماتے ہیں کہ میں نے چراگاہ کی ایک جانب سے الحمد للہ کی آواز بڑی کثرت سے سنی، میں آواز کی طرف

---

[1] صحیح البخاری ۲/ ۹۸

پکا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص گڑھے کے اندر ایک چٹائی میں لپٹا ہوا ہے۔ میں نے اسے سلام کیا اور کہا اللہ کے بندے! تو کون ہے؟ اس نے کہا ایک مسلمان آدمی ہوں، میں نے کہا تمہاری یہ کیا حالت ہو رہی ہے، فرماتے ہیں مجھ پر اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے جس کا شکر مجھ پر واجب ہے فرماتے ہیں میں نے کہا وہ کیسے جب کہ تم چٹائی میں لپٹے پڑے ہو؟

تو اس نے کہا مجھے کیا کہ میں اللہ کی تعریف نہ کروں، حالانکہ اس نے مجھے پیدا کیا اور بہت اچھا پیدا کیا، میری پیدائش اور پرورش اسلام میں رکھی اور مجھے میرے ارکان میں عافیت کا لباس پہنایا اور جس چیز کے ذکر کو میں ناگوار سمجھتا یا اس کی نشر و اشاعت کو ناپسند کرتا اس پر پردہ ڈالا، اس سے بڑھ کر کون زیادہ نعمت والا ہوگا جو میری طرح اس حالت میں شام کرے، فرماتے ہیں میں نے اس سے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے، میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ گھر تک آؤ کیونکہ ہم یہاں ایک نہر کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں اس نے کہا وہ کیوں؟ میں نے کہا تاکہ آپ کو کچھ غلہ دیا جائے اور اتنا کپڑا جو چٹائی اوڑھنے سے کفایت کرے اس نے کہا مجھے کوئی ضرورت نہیں۔

ولید فرماتے ہیں میرا گمان ہے اس نے یہ کہا تھا کہ گھاس کھانے میں میرے لئے ابوعبدرب کی بات سے کفایت ہے پس میں وہاں سے لوٹا، مجھے اپنے آپ پر بہت غصہ آیا اور میں نے اسے ڈانٹا، کیونکہ میں نے دمشق میں اپنے سے زیادہ کوئی مالدار شخص نہ چھوڑا تھا اور میں اس سے بھی زیادہ کا جویا تھا، اے اللہ! میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں اس برائی سے جس میں میں مبتلا ہوں، یہ رات میں نے اسی طرح گزاری، میرے بھائیوں کو میرے ارادے کی خبر نہ تھی، سحری کے وقت وہ حسب معمول چل دیئے وہ میری سواری کے پاس آئے تو میں اس پر سوار ہوا اور اس کا رخ دمشق کی طرف موڑ دیا اور میں دل میں کہنے لگا میں نے تو صدق دل سے توبہ نہیں کی۔ اگر میں پھر اپنی تجارت میں چل نکلوں، لوگوں نے مجھ سے پوچھا تو میں نے انہیں پورا کہہ سنایا تو انہوں نے مجھے جانے پر عتاب کیا میں نے صاف انکار کر دیا، راوی کا بیان ہے کہ ابن جابر نے فرمایا: جب وہ واپس آئے تو اپنے تمام نقدی مال کا صدقہ کر دیا اور جو بچا اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں لگا دیا۔

ابن جابر فرماتے ہیں میرے بعض بھائی اور دوستوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں کبھی کسی عبا فروش سے کسی عبا کی قیمت میں، جس کی قیمت سات ہو ایک دانق کم کرا کر چھ نہیں کہہ کر پیسے گھٹاتا، جب میں نے اصرار کیا تو وہ کہنے لگا کہ تم اس بوڑھے شخص کے کتنے مشابہ ہو جو کل شام میرے پاس آیا تھا جسے ابوعبدرب کہا جاتا ہے۔ اس نے مجھ سے سات سو چادریں سات کی خریدیں اور مجھ سے ایک درہم بھی کم کرنے کو نہیں کہا، البتہ مجھ سے یہ کہا کہ یہ چادریں مجھے تھوادو تو میں نے اپنے غلمان اس کے ساتھ بھیج دیئے تو وہ ان چادروں کو لشکر کے فقراء میں تقسیم کرتے گئے، یوں ان چادروں میں سے ایک بھی ان کے گھر میں نہیں گئی۔

ابن جابر فرماتے ہیں ابوعبدرب نے اپنا تمام نقدی مال صدقہ کر دیا اور اپنی جائیداد کو بھی فروخت کر کے صدقہ کر دیا، یعنی صرف دمشق میں ایک گھر رہنے دیا۔ وہ فرمایا کرتے تھے بخدا اگر تمہاری یہ نہر یعنی نہر بردا سونا اور چاندی بہائے اور جو شخص چاہے نکلے اور جو کچھ اس سے نکلے وہ لے لے میں اس کی طرف نہ نکلوں گا، اور یہ کہا جائے کہ جو اس لکڑی کو ہاتھ لگائے گا مر جائے گا تو مجھے اس بات کی زیادہ خوشی ہوگی کہ میں اس کی طرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے شوق میں اٹھوں، ابن جابر فرماتے ہیں اتفاقاً میں ایک دن ان کے پاس گیا دمشق کے وضو خانے میں وہ وضو فرما رہے تھے، میں نے علیک سلیک کیا انہوں نے جواب دیا، وہ کہنے لگے اے طویل جلدی مت کرو، چنانچہ میں ان کا انتظار کرنے لگا، وضو کر چکنے کے بعد وہ میری طرف متوجہ ہوئے میں نے کہا فرمائیے! مجھے تم سے مشورہ کرنا ہے، مجھے کیا مشورہ دیتے ہو؟ فرماتے ہیں میں نے کہا فرمائیے، فرمایا میرا نقدی اور جائداد کی صورت میں سارا مال ختم ہو چکا ہے صرف یہ گھر باقی ہے اسے بھی اگر میں اتنے ہزار کا بیچ دوں تو تمہاری کیا رائے ہے؟ فرماتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم! مجھے یہ معلوم نہیں کہ آپ کی کتنی عمر باقی ہے اندیشہ ہے کہ آپ اپنی زندگی گزارنے کی خاطر لوگوں کے اور ان کے غلوں کے محتاج ہوں گے۔ اور آپ کے اس گھر کا ایک گوشہ جس

میں آپ رہائش پذیر ہیں، آپ کو چھپا کر لوگوں کے گھروں سے مستغنی رکھے گا، وہ فرمانے لگے تمہاری بس یہی رائے ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم، مجھے اسی طرح کی مصیبت پہنچے، میں نے کہا وہ کیسے؟ انہوں نے کہا کہ یہی حماقت اور اس کے پاؤں کی ایک معارت ٹھیک تمہارے اوپر پہنچے، اسے فقر والے تو مجھے ڈراتا ہے۔ ابن جابر فرماتے ہیں انہوں نے بہت بڑے مال میں اس مکان کو فروخت کیا، اور اسے تقسیم کر دیا، اسی کے ساتھ ان کی موت کا حادثہ پیش آیا تو لوگوں نے ان کے پاس صرف کفن کی قیمت کے بقدر مال پایا

ابن جابر فرماتے ہیں ان کے پاس سے ایک شخص گزرا جسے آپ پسند کرتے تھے، آپ نے فرمایا کیا تم فلاں نہیں ہو؟ اس نے کہا فلاں ہی ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کی حالت درست رکھے، کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے تمہارے متعلق یہ بات پہنچی ہے کہ تم چار ہزار دینار بڑھاتے ہو فرمایا بے وقوف ہے جس کے پاس عقل ہے اور نہ مال۔

۱ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ سے سند اً روایت کرتے ہیں، عبدالرحمٰن اور عبدالجبار کے ناموں سے موسوم تھے ان کا نام قسطنطین تھا۔

۴۔۶۔ محمد بن جعفر جعفر الفریابی، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عبدالرحمٰن بن زید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ابوعبدربہ سے روایت ہے فرمایا میں نے حضرت معاویہؓ سے دمشق کے منبر پر فرماتے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ دنیا کی صرف آزمائش اور فتنہ باقی رہ گئے ہیں مثل تو ایک برتن کی طرح ہے جو اس کا اوپر کا حصہ عمدہ ہو تو نیچے والا بھی اچھا ہوتا ہے اور جب بالائی حصہ ناپاک ہو تو نیچے والا بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔[1]

اسے ولید بن مسلم نے حضرت ابن عباسؓ سے اسی طرح نقل کیا ہے جبکہ حضرت معاویہ سے صرف ابوعبدربہ نے روایت کیا ہے۔

۵۔۶۔ محمد بن علی بن حبیش، محمد بن عبدوس بن کامل، منصور بن ابی مزاحم، یزید بن یوسف، ثابت بن ثوبان، ان کے سلسلہ سند میں ابوعبدربہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت معاویہؓ کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ جن پر غضب ہوتے ہیں جو کہ جاتے ہیں اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔[2]

اس روایت کو ثابت، ابوعبدربہ سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۔۶۔ محمد بن جعفر جعفر الفریابی، سلیمان بن عبدالرحمٰن، محمد بن شعیب، فاروق الخطابی، ابومسلم الکشی، سلیمان بن احمد الواسطی، ولید بن مسلم، سلیمان بن احمد، موسیٰ بن سہل الجونی، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن مصفّٰی، عمر بن عبدالواحد، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، عمیر، وابوعبدربہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ایک شخص برے کام کرتا تھا۔ اس نے ستانوے قتل کئے سب کو ظلماً ناحق قتل کیا تھا، وہ ایک پادری کے پاس آیا اور کہا اس کمینے شخص نے جو برائی کا ارتکاب کیا ہے ستانوے جانوں کا ناحق قتل بھی کیا ہے کیا اس کے لئے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ راہب نے کہا تمہارے لئے توبہ کی کوئی گنجائش نہیں، چنانچہ اس نے راہب کو بھی ٹھکانے لگا دیا، پھر دوسرے کے پاس آیا اس سے بھی وہی گفتگو کی تو اس نے بھی یہی کہا کہ تمہاری توبہ کیونکر ہو سکتی ہے، اس کا کام بھی تمام کر دیا، پھر تیسرے کے پاس آیا اس سے بھی وہی کہا جو پہلے دو سے کہا تھا تو اس نے بھی سابقہ لوگوں کی طرح جواب دیا چنانچہ اس پر بھی ہاتھ صاف کر دیئے۔

۱۔ تاریخ بغداد ۱/۴۷۴ وتاریخ ابن عساکر ۶/۲۱۲۔ واتحاف السادۃ المتقین ۸/۱۱۱۔ وکنز العمال ۳۰۹۹۹

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۳۴۷۔ ومجمع الزوائد ۱/۸۴، ۱۸۳۔ والجامع الکبیر ۵۱۲۶۔ وکنز العمال ۲۹۸۲۹

پھر ایک راہب کے پاس آیا اس سے کہا کہ اس کمینے نے کوئی برائی نہیں چھوڑی، سو خون کئے اور وہ بھی ناحق، کیا کوئی توبہ کی صورت ہے؟ تو وہ کہنے لگا اگر میں یہ کہوں کہ اللہ تعالیٰ کسی توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہیں کرتے تو میں جھوٹ کہوں گا، یہاں آؤ، یہ گرجا میں کچھ لوگ عبادت میں لگے ہوئے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جاؤ، چنانچہ وہ شخص توبہ تائب ہو کر نکلا، ابھی راستے میں ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ روح قبض کرنے کے لئے بھیجا، اتنے میں رحمت اور عذاب کے فرشتے بھی آ پہنچے جن میں جھگڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے کہا جس گرجے کی طرف یہ زیادہ قریب ہے انہیں میں سے شمار ہوگا، تو جب ناپا گیا تو وہ توبہ کرنے والوں کے گرجے کے زیادہ قریب تھا، یوں اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی

یہ روایت عبیدہ بن عبدرب، حضرت معاویہؓ سے نقل کرنے میں اکیلے ہیں جبکہ ایک جماعت نے قتادہ سے بواسطہ حضرت ابو بکر صدیق ابو سعید خدری سے روایت کی ہے اور ابن عائذ نے مقدام بن معدی کرب سے نقل کی ہے اور ابن انعم نے ابو عبدالرحمن الحبلی سے بواسطہ ابن عمر روایت کی ہے اور ابن لہیعہ نے عبیداللہ بن مغیرہ سے بواسطہ ابوزمعہ بلوی نقل کی ہے جبکہ ابن جریج نے یزید بن یزید سے بواسطہ مکحول حضرت ابو ہریرہؓ جیسے روایت کی ہے۔

۳۱۴۔ یزید بن مرشد[1]

انہی لوگوں میں سے زیادہ گریہ وزاری کرنے والے یزید بن مرشد ہیں۔

۶۷۷۷۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، احمد بن اسحاق، ابو یحییٰ الرازی محمد بن مہران، ولید بن مسلم، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ کلام میں ہے کہ میں نے یزید بن مرشد سے کہا: کیا بات ہے کہ میں نے کبھی آپ کی آنکھ کو خشک ہوتے نہیں دیکھا؟ فرمانے لگے تمہیں اس سوال سے کیا غرض؟ میں نے کہا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس سے فائدہ پہنچائیں گے، فرمایا اے میرے بھائی مجھے اللہ تعالیٰ نے دھمکایا ہے کہ اگر میں نے نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ جہنم میں قید کردیں گے تب بھی میں اس بات کا مستحق تھا کہ میری آنکھ خشک نہ ہو، فرماتے ہیں میں نے ان سے کہا کیا آپ اپنی خلوت میں بھی ایسے ہی ہوتے ہیں وہ کہنے لگے تمہاری اس سوال سے کیا غرض؟ میں نے کہا، ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے اس سے فائدہ پہنچائے۔

انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! یہ بات تو مجھے اس وقت بھی پیش آتی ہے جب میں اپنے گھر والوں کے پاس راحت حاصل کرنے جاتا ہوں۔ چنانچہ میرے اور میری مراد کے درمیان یہ بات حائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب میرے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے تب بھی یہی صورت پیش آتی ہے، میرے اور کھانے کے درمیان حائل ہو جاتی ہے، حالت یہاں تک جا پہنچی کہ میری بیوی رو کر کہنے لگی: ہائے افسوس! میں تمہارے ساتھ دنیا کی زندگی میں اس طویل غم میں مخصوص ہوئی جس میں میری آنکھ ٹھنڈی نہ ہوئی۔

۶۷۷۸۔ محمد بن احمد بن محمد، احمد بن موسیٰ بن اسحاق، ابی، محمد بن ادریس، سلیمان بن شرحبیل، حاتم بن شفی ابی فروہ ہمدانی ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے یزید بن مرشد کو فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل کا ایک گریہ زار شخص کہا کرتا تھا اے اللہ! مجھے اپنے عذاب کے ذریعے ادب مت سکھائیو! اور اپنے حیلہ میں میرے ساتھ تدبیر نہ کیجیو! اور آپ کو راضی کرنے میں مجھ سے جو کوتاہی ہو اس میں مواخذہ نہ فرمائیو، میری خطا بہت بڑی ہے سو مجھے بخش دیجئے، میرا عمل تھوڑا ہے اسے قبول فرمائیے، جیسے آپ چاہیں گے ویسا ہی میرا سوال ہوگا، اور جب میں کسی کام کا ارادہ کروں تو آپ کا ارادہ ہی کارگر ہوگا، کوئی ایسی اچھی چیز نہیں جس کی وجہ سے میں آپ سے اور آپ

---

[1] التاریخ الکبیر ۸/ت ۳۳۲۲. والجرح ۹/ت ۱۲۲۵. وتهذیب الکمال ۷۰۴۳. (۳۲/۲۴۹).

کی مدد سے مستغنی ہوں، اور نہ کوئی برائی آپ پر غالب آسکتی ہے اور نہ کوئی ایسی چیز ہے جسے میں ترجیح دوں اور وہ آپ کی قدرت سے نکل جائے تو میری نجات کیسے ہوگی؟

یہ نجات صرف آپ کے ہاں سے ملے گی۔ اے انبیاء کے پروردگار، اتقیاء کے والی، کرامت کے مرتبہ کو پیدا کرنے والے، ایسا جدید جو پرانا نہ ہو، ایسا حفیظ جو بھلایا نہ جائے، ہمیشہ رہنے والی ذات جسے فنا نہیں، تو زندہ ہے موت سے پاک، بیدار، سوتا نہیں، میں نے آپ کے ذریعے آپ کی معرفت پائی اور آپ کے ذریعے آپ تک ہدایت پائی، اگر آپ نہ ہوتے تو میں کیسے جان سکتا کہ آپ کون ہے آپ بلند شان اور عظیم مرتبہ والے ہیں۔

٧٧٧٩ ۔ سلیمان بن احمد، احمد بن المعلی، ہشام بن عمار، یحییٰ بن حمزہ، وضین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن مرثد سے روایت ہے کہ ابودرداءؓ نے حضرت معاویہ سے کہا اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگوں کے رزق میں سے جو چیز گھٹاتے ہو اسی کے مثل زمین سے گھٹ جاتا ہے۔

٧٧٨٠ ۔ محمد بن احمد بن ابراہیم، نے اپنی کتاب میں ذکر کیا کہ احمد بن ہارون، محمد بن منصور، محمد بن وھب، سوید بن عبدالعزیز، وضین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ولید بن عبدالملک نے یزید بن مرثد کو والی بنانے کا ارادہ کیا۔ یہ بات یزید بن مرثد کو پہنچی تو انہوں نے الٹی پوستین (کھال کی قمیص) پہنی، کھال کو جسم پر اور اون کو باہر کی طرف کر دیا، اپنے ہاتھ میں ایک پیالی اور گوشت دار ہڈی لی اور بغیر چادر، ننگے سر بغیر جوتے اور موزے کے باہر نکل آئے، بازار میں چلتے چلتے روٹی اور گوشت کھانے لگے۔ کسی نے ولید سے کہا کہ یزید بن مرثد جنی تو ازن کھو بیٹھے ہیں اور جو کچھ انہوں نے کیا اس کی اطلاع دی چنانچہ ولید نے انہیں چھوڑ دیا۔

یزید بن مرثد حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابودرداءؓ اور ابوذرؓ سے سند اً روایت کرتے ہیں۔

٧٧٨١ ۔ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہیثم بن خارجہ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، وضین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن مرثد سے روایت ہے وہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اس وقت تک عطیات لیتے رہو جب تک وہ عطیات ہوں اور جب دین پر رشوت ستانی شروع ہو جائے تو چھوڑ دو، اور تم لوگ اسے چھوڑنے والے نہیں، تمہیں فقرو حاجت روکے رہے ہوتے ہیں خبردار اس کی چکی پھر رہی ہے سو اسے کتاب اللہ کے ساتھ گھماؤ جہاں پھرے، بے شک کتاب اور سلطان الگ الگ کر دیں گے سو تم کتاب سے جدا نہ ہونا، عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو اپنے حق میں فیصلہ کریں گے مگر تمہارے حق میں ناانصافی سے کام لیں گے، اگر تم ان کے حکم سے روگردانی کرو گے تو وہ تمہیں قتل کر دیں گے اور اگر ان کی بات مانو گے تو وہ تمہیں گمراہ کر دیں گے۔

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم کیا کریں؟ آپ نے فرمایا جیسے عیسیٰ علیہ السلام کے صحابہ نے کیا آروں سے چیرے گئے لکڑیوں (صلیب) پر لٹکائے گئے، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی موت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی زندگی سے بہتر ہے۔[1]

حضرت معاذ کی سند سے غریب حدیث ہے جسے ان سے صرف یزید نے اور یزید سے وضین نے روایت کیا ہے اور اسحاق بن راھویہ نے سوید بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے بواسطہ یزید روایت کیا ہے جس میں وضین کا ذکر نہیں۔

٧٧٨٢ ۔ سلیمان بن احمد بن مسعود، عمرو بن ابی سلمہ، صدقہ بن عبداللہ، وضین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن مرثد سے بحوالہ

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ٢٠/ ٩٠ والسنن الکبریٰ للبیہقی ٩/ ٣٥٩ والمعجم الصغیر للطبرانی ١/ ٢٦٤ والمطالب العالیۃ ٤٤٠٩ وامالی الشجری ٢/ ٢٢٢ وتاریخ بغداد ٣/ ٢٩٨ ومجمع الزوائد ٥/ ٢٣٨ وکنز العمال ١٠٨٠، ١٠٨١، ١٥٠٨١۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا دین کے محفوظ رکھنے، مضبوط بنانے اور باندھ کر رکھنے کا کیا طریقہ ہے؟! آپ نے فرمایا اور اپنی مٹھی کو بند کیا، اپنے رب کی خالص عبادت کرو، نماز پنجگانہ کو قائم کرو، مال کی زکوٰۃ دو جس سے تمہارے دل پاک ہوں گے، رمضان کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو تو تم اپنے رب کی جنت میں چلے جاؤ گے۔[1]

یزید کی سند سے غریب حدیث ہے جسے وضین نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۷۸۳۔ سلیمان بن احمد، محمد بن یزید ابوالشوری، ولید بن شجاع، محمد بن حمزہ الرقی، خلیل بن مرۃ، وضین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن مرثد سے بواسطہ حضرت ابوذر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا داؤد علیہ السلام نے فرمایا اے پروردگار! آپ کے بندوں کا آپ پر کیا حق ہے جب وہ آپ کے گھر کی زیارت کریں؟! کیونکہ ہر زیارت کرنے والے کا، جس کی زیارت کی جائے حق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے داؤد! مجھ پر ان کا یہ حق ہے کہ میں دنیا میں انہیں عذاب نہ دوں اور جب وہ مجھ سے ملیں تو ان کی بخشش کردوں۔[2]

وضین اور یزید کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے صرف محمد بن حمزہ کی خلیل سے روایت کردہ حدیث لکھی ہے۔

۳۱۴۔ شفی بن ماتع الاصبحی[3]

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان میں سے حقی عامل شفی بن ماتع الاصبحی ہیں۔

۶۷۸۴۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن صالح، ابن لھیعہ، قیس بن رافع، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصبحی سے روایت ہے فرماتے ہیں اس امت پر ہر چیز کے خزانے کھول دیے جائیں گے یہاں تک کہ ان پر حدیث کے خزائن کھولے جائیں گے۔

۶۷۸۵۔ ابومحمد بن حیان، ابن ابی عاصم، حسین بن حسن، ابن المبارک، ابن لھیعہ، عیاش بن عباس، شییم بن بیتان، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصبحی سے روایت ہے فرماتے ہیں جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی۔

۶۷۸۶۔ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وھب، ابراہیم بن نشیط، عمار بن سعد، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصبحی سے روایت ہے فرماتے ہیں گناہ کا چھوڑنا توبہ کے طلب کرنے سے زیادہ آسان ہے۔

۶۷۸۷۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے محمد بن ایوب، ابراہیم بن موسیٰ، ابن المبارک، یحییٰ بن ایوب، عبیداللہ بن زحر، ابی محمد، ان کے سلسلہ سند میں شفی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کے کندھے نماز میں تو ملے ہوتے ہیں لیکن دونوں کے درمیان زمین و آسمان جتنا فرق ہوتا ہے اور وہ دونوں اپنے روزے رکھنے کے گھر میں ایک ہوتے ہیں لیکن ان دونوں کے روزوں رکھنے میں زمین آسمان کے برابر تفاوت ہوتا ہے۔

۶۷۸۸۔ سلیمان بن احمد نے املاء کرایا ابو یزید القراطیسی نے ۲۸۰ میں بیان کیا، اسد بن موسیٰ، اسماعیل بن عیاش، ثعلبہ بن مسلم خثعمی، ایوب بن بشیر عجلی، ان کے سلسلہ سند میں شفی بن ماتع الاصبحی سے بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا چار شخص اپنے عذاب کی وجہ سے اہل جہنم کو تکلیف پہنچائیں گے وہ گرم کھولتے پانی اور آگ میں بھاگتے ہوئے موت اور ہلاکت کو پکار رہے

۱۔ نصب الرایۃ ۲/ ۳۲۷

۲۔ الدر المنثور ۱/ ۲۲۰، وکنز العمال ۱۲۳۹۳

۳۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۵۱۳، والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۶۵۳، والجرح ۴/ت ۱۵۰۴، وتہذیب الکمال ۲۷۹۳، ۱۲/ ۳۶۳، والاصابۃ ۲/ت ۴۰۱۷۔

ہوں گے، اہل جہنم ایک دوسرے سے کہیں گے ان لوگوں کو کیا ہوا کہ انہوں نے اپنی تکلیف کی وجہ سے ہمیں بھی ایذاء میں مبتلا کر رکھا ہے۔

آپ نے فرمایا: ان میں سے ایک شخص وہ ہوگا جس پر انگاروں کا تابوت بند کیا ہوا ہوگا، اور ایک شخص اپنی انتڑیوں کو گھسیٹ رہا ہوگا، اور ایک شخص کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا، اور ایک شخص اپنا گوشت کھا رہا ہوگا، تابوت والے سے کہا جائیگا: دورترین شخص کی کیا حالت ہے کہ اس نے ہمیں اس تکلیف وعذاب کے باوجود ایذاء میں مبتلا کر رکھا ہے؟ وہ کہے گا کہ وہ بعید ترین شخص مر گیا ہے اور اس کی گردن میں لوگوں کے مال ہیں۔

پھر جو انتڑیاں گھسیٹ رہا ہے اس سے کہا جائے گا، اس بعید ترین شخص کی کیا حالت ہے کہ اس نے ہمیں اس تکلیف ومصیبت میں ڈال رکھا ہے؟ وہ کہے گا کہ یہ دورترین شخص اس بات کی پرواہ کرتا تھا کہ پیشاب کہاں لگا ہے، اسے دھوتا نہیں تھا، پھر اس سے کہا جائیگا جس کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا اس خیانت کرنے والے کی کیا حالت ہے جس نے ہمیں اس عذاب کے ساتھ مزید اذیت میں بھی مبتلا کیا ہے؟ وہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور یہ شخص جب کسی بات کی طرف متوجہ ہوتا تھا تو اس سے ایسے ہی لذت اٹھاتا تھا جیسے جماع سے، پھر گوشت کھانے والے سے کہا جائے گا، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دورترین شخص کی کیا حالت ہے جس نے ہمیں اس عذاب کے باوجود اذیت میں ڈال رکھا ہے؟ وہ کہے گا: یہ دورترین شخص لوگوں کا گوشت کھایا (یعنی غیبت) کرتا تھا۔[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی اسناد کے ساتھ صرف شفی نے روایت کیا ہے، اسماعیل بن عیاش اس میں منفرد ہیں، شفی کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے کہا وہ صحابی ہیں، اسی روایت کو مروان بن معاویہ نے اسماعیل بن عیاش سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ اسکی گردن میں لوگوں کے اموال ہوں گے، جن کے لئے اس نے وفا چھوڑی اور نہ ادائیگی، فرماتے ہیں وہ ایسی بات کا قصد کرتا تھا جو انتہائی فحش اور خبیث ہوتی تھی، فرماتے ہیں وہ لوگوں کا گوشت کھاتا اور چغلی کرتا تھا۔

۷۷۸۹۔ عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن علی السندی، محمد بن عبداللہ بن یزید المقری، مروان بن معاویہ بن اسماعیل بن عیاش نے اسی سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ شفی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص، ابوہریرہ سے مسند اروایت کرتے ہیں۔

۷۷۹۰۔ حبیب بن حسن، عمر بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، لیث بن سعد، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، بکر بن مضر، ابوعمرو بن حمدان، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن راھویہ، سوید بن عبدالعزیز، قرۃ بن عبدالرحمن، ابی قبیل، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصبحی سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت ہے۔ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے دست مبارک میں دو کتابیں تھیں، آپ نے فرمایا جانتے ہو یہ کیا کتابیں ہیں؟ لوگوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ! آپ ہی بتا دیجئے، آپ نے دائیں طرف والوں کو فرمایا: یہ رب العالمین کی طرف سے ایک کتاب آئی ہے جس میں اہل جنت کے اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر دوسروں کی طرف متوجہ ہوئے ان میں نہ تو اضافہ ہوگا اور نہ ان میں سے کوئی کم ہوگا اور جو کتاب آپ کے دائیں ہاتھ میں تھی اس کے متعلق فرمایا: یہ رب العالمین کی جانب سے کتاب آئی ہے اس میں اہل نار کے اور ان کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام درج ہیں، پھر دوسروں کی طرف متوجہ ہوئے کہ ان میں نہ کوئی زیادہ ہوگا اور نہ کوئی کم ہوگا۔

اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا، اگر معاملہ پہلے سے ہو چکا تو ہم عمل کس لئے کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا سیدھے اور قریب قریب رہو، اس لئے کہ جو جنتی ہے اس کا خاتمہ اہل جنت پر ہوگا چاہے وہ جو بھی عمل کرے اور جہنمی کا خاتمہ اہل جہنم کے عمل پر ہوگا چاہے وہ جو بھی عمل کرے، پھر آپ نے دونوں ہاتھ بند کر لئے، اس کے بعد آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں (کی تقدیروں سے)

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۳۲۲/۷، والترغیب والترھیب ۵۰۶/۳، ومجمع الزوائد ۲۰۸/۱، واتحاف السادۃ المتقین ۵۳۸،۴۷۹/۷، وکنز العمال ۴۳۹۲۹

فارغ ہو گیا اور دائیں ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ ایک گروہ جنت میں اور بائیں ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ ایک فریق دوزخ میں جائے گا۔

یہ لیث کے الفاظ ہیں۔[1]

۶۷۹۱۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، حیوۃ بن شریح، ان کے سلسلہ سند میں شفی سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد سے واپسی جہاد کرنے کی طرح ہے۔[2]

۶۷۹۲۔ سلیمان بن احمد، طاہر بن سعید بن قیس، سعید بن ابی مریم، ابن لہیعہ، یزید بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصبحی نے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عمرو روایت ہے فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہزار مثالیں لکھی ہیں۔

۶۷۹۳۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، ولید بن ابی الولید، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصبحی سے بواسطہ حضرت ابوہریرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا قیامت کے روز تین آدمی آئیں گے ایک جرأت مند قاتل، دوم غنی، سوم قاری، اس کے بعد لمبی حدیث ذکر کی۔ اس روایت کو حیوۃ بن شریح نے ولید بن ابی ولید سے بواسطہ عقبہ بن مسلم شفی سے روایت کیا ہے۔

۶۷۹۴۔ علی بن حمید الواسطی، بشر بن موسیٰ، محمد بن مقاتل، عبداللہ بن مبارک، حیوۃ بن شریح، ولید بن ابی ولید ابو عثمان مدنی، عقبہ بن مسلم ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصبحی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کے پاس بہت سے لوگ جمع کئے کھڑے ہیں، معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ یہ حضرت ابوہریرہؓ ہیں اس کے بعد طویل حدیث ذکر کی۔

۳۱۵۔ رجاء بن حیوہ[3]

انہی نیک لوگوں میں سے وہ فقیہ ہیں جو بہت سمجھانے والے، بڑے مہمان نواز، خلفاء اور امراء کے مشیر رجاء بن حیوہ ابو المقدام ہیں۔

۶۷۹۵۔ سلیمان بن احمد، محمد بن حمید بن آدم عسقلانی، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابو عمیر رملی، ضمرہ، ابن شوذب، مطر الوراق، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے رجاء بن حیوہ سے افضل کوئی شامی شخص نہیں دیکھا۔

۶۷۹۶۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو سعید الاشج، ابواسامہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابو عون جب اپنے کسی پسندیدہ آدمی کا ذکر کرتے تو رجاء بن حیوہ کا نام لیتے۔

۶۷۹۷۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ، نضر بن شمیل، ابن عون، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے تین آدمیوں جیسا کوئی نہیں دیکھا، گویا کہ وہ ایک دوسرے سے مل کر جڑ گئے ہیں، عراق میں ابن سیرین، حجاز میں قاسم بن محمد اور شام میں رجاء بن حیوہ۔

۶۷۹۸۔ سلیمان بن احمد، ابو زرعہ دمشقی، حمید بن ابی سائب، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے اچھے طریقے سے

---

[1] سنن الترمذی ۲۱۴۱. ومسند الامام احمد ۱۶۷/۲. ومشکاۃ المصابیح ۹۶. والدر المنثور ۳/۲۶. وکنز العمال ۵۲۶.

[2] سنن ابی داؤد ۲۴۸۷. ومسند الامام احمد ۱۷۴/۲. والسنن الکبری للبیہقی ۴۸/۹. ومشکاۃ المصابیح ۳۸۴. وکنز العمال ۱۰۹۰۸.

[3] طبقات ابن سعد ۴۵۴/۷ والتاریخ الکبیر ۳ت ۱۰۶۲. والجرح ۲۲۲۲/۳. والکاشف ۳۰۸/۱. وتہذیب الکمال ۱۸۹۰ (۵۱۰/۹).

نماز ادا کرنے والا کوئی شخص رجاء بن حیوۃ سے بڑھ کر نہیں دیکھا۔

۶۷۹۹ـ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عون، محمد بن مصفی، بقیہ، عبدالرحمن بن عبداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ رجاء بن حیوۃ کندی نے عدی بن عدی اور معن بن منذر سے ایک دن کہا جبکہ آپ ان دونوں کو نصیحت کر رہے تھے، تم دونوں اس بات کو دیکھو جس پر قائم رہتے ہوئے اللہ تعالی سے ملنا پسند کرتے ہو اسے اسی وقت اختیار کرلو اور اس بات میں بھی غور کرلو جس پر اللہ تعالی کے حضور آنے سے ناپسند کرتے ہو ابھی سے اسے ترک کردو۔

۶۸۰۰ـ احمد بن اسحاق، ابن ابی العاصم ابو عمیر، ضمرۃ بن ابی سلمہ، عطاء بن روبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے رجاء بن حیوۃ سے کوئی کام تھا، میں نے ان کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے کہا وہ سلیمان بن عبدالملک کے پاس ہیں۔

فرماتے ہیں میں ان سے ملا تو انہوں نے فرمایا آج امیر المومنین نے ابن موھب کو عہدہ قضاء پر فائز کیا ہے، اگر مجھے عہدہ سنبھالنے اور اپنے قبر کے گڑھے کی طرف لیجائے جانے میں اختیار ملتا تو میں گڑھے کی طرف جانے کو پسند کرتا، میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے انہیں اس کا مشورہ دیا ہے؟ فرمایا لوگوں نے سچ کہا ہے، میں نے عوام الناس کے لئے دیکھا اس کے لئے نہیں

۶۸۰۱ـ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرۃ، رجاء بن ابی سلمہ، ابو عبید مولی سلیمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں رجاء بن حیوۃ کو سوائے دو شخصوں کے کسی کو لعنت کرتے نہیں سنا، ان میں سے ایک یزید بن المھلب ہے۔

۶۸۰۲ـ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، سوار بن عبداللہ، سالم بن نوح، محمد بن ذکوان، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوۃ سے روایت ہے فرمایا میں سلیمان بن عبدالملک کے ساتھ کھڑا تھا اور مجھے اس کے ہاں قدر و منزلت حاصل تھی اتنے میں ایک شخص آیا جس نے رجاء بن حیوۃ کا ذکر کیا کہ وہ بہت اچھے کردار والے ہیں، پھر اس نے سلام کیا اور کہا اے رجاء! آپ اس شخص کی آزمائش ہیں اور اس کی نزدیکی میں برکت ہے اے رجاء! تم نیکی کا حکم اور ضعیف کی مدد ضرور کرنا، اے رجاء خوب جان لو جسے بادشاہ کے پاس مقام و مرتبہ حاصل ہو اور وہ کسی ایسے انسان کی حاجت برآری کرے جو اپنی ضرورت پیش کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تو وہ اللہ تعالی سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کے قدم حساب کے لئے جمے ہوئے ہوں گے۔

اے رجاء! خوب سمجھ لو، جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت برآری میں لگا رہے اللہ تعالی اس کی حاجت کو پورا کرتے ہیں، اے رجاء یہ بھی جان لو! اللہ تعالی کے نزدیک سب سے بہترین عمل وہ خوشی ہے جو تم کسی مسلمان کو پہنچاؤ پھر وہ شخص گم ہوگیا، ان کا گمان تھا کہ یہ خضر علیہ السلام ہیں۔

۶۸۰۳ـ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عمر بن شبہ، ہارون بن معروف، ضمرۃ، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن ابی سلمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں یزید بن عبدالملک بیت المقدس آئے، انہوں نے رجاء بن حیوۃ سے درخواست کی کہ وہ ان کے ساتھ رہیں، آپ نے انکار کردیا اور معافی کے خواستگار رہے، تو عقبہ بن وساج نے ان سے کہا بے شک اللہ تعالی آپ کے مرتبے سے نفع پہنچائے گا، تو رجاء بن حیوۃ نے فرمایا جو لوگ تمہاری مراد ہیں وہ چل بسے، تو عقبہ نے ان سے کہا کہ لوگ ایسے ہیں کہ جب ان کے کوئی قریب ہوتا ہے تو پھر اس پر سوار ہو جاتے ہیں، تو رجاء نے فرمایا میں بھی اس بات کی امید کرتا ہوں کہ جس چیز کی میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں وہ ان کو کافی رہے گی۔

۶۸۰۴ـ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز، ابو مسہر، عون بن حکیم، ولید بن سائب، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ رجاء بن حیوۃ نے ہشام بن عبدالملک کو لکھا اے امیر المومنین! مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ آپ غیلان اور صالح کو قتل کرنا چاہتے ہیں اور اس بارے میں کچھ تردد کر رہے ہیں اللہ کی قسم! اے امیر المومنین ان دونوں کو قتل کرنا دو ہزار رومیوں اور ترکیوں کے قتل کرنے سے

نقل ہے۔

۶۸۰۵۔ سلیمان بن احمد، احمد بن اسماعیل الصفار دلی، ہارون بن زید بن ابی الزرقاء، ابی، اسمٰعیل بن ابی حزم قطعی، ابن عون، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے لوگوں میں سے کسی کو اہل اسلام کے لئے بلند امید، قاسم بن محمد، محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوہ سے بڑھ کر نہیں پایا۔

۶۸۰۶۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی ضمرہ، یحییٰ بن ابی عمرو الشیبانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ رجاء بن حیوہ عصر کی تاخیر کے اور ظہر اور عصر کے درمیان پڑھنے کے قائل تھے۔

۶۸۰۷۔ ابومحمد بن حیان، قاسم بن فورک، علی بن سہل، ضمرۃ، ابراہیم بن ابی عبلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم لوگ عطاء خراسانی کے پاس بیٹھتے تھے، وہ مختلف دعائیں کرتے تھے، ایک دن وہ غائب ہوگئے تو ایک مؤذن شخص اذان کہنے لگا تو رجاء بن حیوہ نے اس کی آواز کو ناپسند کیا، رجاء بن حیوہ نے فرمایا یہ کون ہے؟ تو اس نے کہا میں ابوالمقدام ہوں، آپ نے فرمایا خاموش رہو ہم اہل خیر کے علاوہ دوسروں سے خیر کی بات سننے کو ناپسند کرتے ہیں۔

۶۸۰۸۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ضمرۃ، ان کے سلسلہ سند میں رجاء سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں بردباری عقل سے بلند ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو اس سے موسوم فرمایا ہے۔

۶۸۰۹۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز، ابوحفص یعنی عمرو بن ابی سلمہ، سعید یعنی عبدالعزیز وہ کسی انسان کا ذکر کر رہے تھے کہ اس نے خواب میں دیکھا کوئی ابدال فوت ہوگیا ہے اور رجاء بن حیوہ نے اس کی جگہ دوسرے آدمی کا نام لکھا ہے۔

۶۸۱۰۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عقبہ بن وساج نے رجاء بن حیوہ سے کہا، اگر آپ میں دو خصلتیں نہ ہوتیں تو آپ ہی کامل مرد ہوتے، رجاء نے کہا، وہ کیا ہیں؟ تو عقبہ نے کہا تمہارے بھائی تمہارے پاس چل کر آتے ہیں تم ان کے پاس نہیں جاتے، دوم تم نے اپنے جانوروں کی رانوں میں رجاء نام نشان لگا رکھا ہے قبیلے کا نشان کافی تھا، رجاء نے اس سے کہا تمہارا یہ کہنا کہ میں اپنے بھائیوں کے پاس چل کر نہیں جاتا وہ میرے پاس چل کر آتے ہیں تو کئی بار ایسا ہوا ہے کہ انہوں نے مجھ سے نماز میں جلدی کرائی ہے، رہا تمہارا یہ کہنا کہ میں نے جانوروں پر نام کا نشان لگا رکھا ہے سو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ کسی آدمی کا نام اس کے جانوروں کی رانوں پر ہو۔

۶۸۱۱۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیر، ضمرۃ، ابن ابی جمیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رجاء بن حیوہ کو الوداع کہا کہ ابومقدام اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت کرے، آپ نے فرمایا اے حافی اللہ تعالیٰ سے حفاظت کا نہیں بلکہ ایمان کی حفاظت کا سوال کرو۔

۶۸۱۲۔ عبدالرحمٰن بن العباس، ابراہیم بن اسحاق الحربی، اسحاق بن ابراہیم، حسین بن محمد، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، تجاج، مسعودی، ابوعتبہ، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے روایت ہے فرمایا جس بندہ نے موت کا ذکر کثرت سے کیا تو اس نے حسد اور فرحت کو ترک کر دیا۔

۶۸۱۳۔ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وهب، نافع بن یزید، ابومالک، ابوعجلان، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے روایت ہے فرمایا اسلام کیا ہی اچھا ہے جسے ایمان مزین کردے۔

۶۸۱۴۔ ابن لہیعہ، ابن عجلان، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ اسلام کیا ہی شاندار ہے جسے ایمان مزین کردے، وہ ایمان کس قدر اچھا ہے جسے تقویٰ چمکدار بنا دے، وہ تقویٰ کیا ہی خوب ہے جسے علم سجا دے، اور وہ علم کیا

ہی بہتر ہے جسے علم و بردباری چار چاند لگادے، اور وہ علم کیا ہی عمدہ ہے جسے نرمی و شفقت مزین کردے۔

رجاء بن حیوۃؒ اس حدیث کو عبداللہ بن عمروؓ سے ابودرداءؓ، ابوامامہ، معاویہ اور جابرؓ سے مسند ا روایت کرتے ہیں۔ عبدالرحمن بن غنم، عبادہ بن نسی، عبدالملک بن مروان، ورادکاتب المغیرہ اور حضرت ابودرداءؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۶۸۱۵۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، اسحاق بن عبدالرحمن، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھوڑی سی دین کی سمجھ بوجھ بہت سی عبادت گزاری سے بہتر ہے، آدمی کے لئے فقیہ ہونا کافی ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو اور جو اپنی رائے پر خوش ہو اس کا جاہل ہونا کافی ہے، لوگوں کی دو قسمیں ہیں مومن اور جاہل، مومن کو تکلیف نہ پہنچاؤ اور جاہل کے ساتھ پڑوس مت رکھو۔[1]

رجاء کی غریب حدیث ہے جسے اسحاق بن اسید نقل کرنے میں منفرد ہیں، رجاء سے صرف ان کے بیٹے نے روایت کی ہے۔

۶۸۱۶۔ محمد بن احمد بن حسن الیمانی، محمد بن عبداللہ بن حسن، محمد بن بکیر، ابوالاحوص، محمد بن عبیداللہ، عبدالملک بن ابی مالک، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوۃ سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضرت ابودرداءؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل علم کا جانا علم کا ختم ہو جانا ہے۔

اسی طرح انہوں نے عبدالملک بن ابی مالک سے نقل کیا ہے جبکہ سوید بن سعید نے ابوالاحوص سے عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

۶۸۱۷۔ حسن بن علی الوراق، یحییٰ بن محمد، محمد بن الفتح الحنبلی، یعقوب بن ابراہیم، احمد بن یحییٰ الجلاب، محمد بن حسن صعدانی، سفیان ثوری، عبدالملک بن عمیر، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوۃ سے روایت ہے۔ وہ حضرت ابودرداءؓ سے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا علم تو سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے اور بردباری کی صفت تحمل مزاجی سے آتی ہے جو خیر کا متلاشی ہو اسے خیر دکھلائی دی جاتی ہے اور شر سے بچنے کی کوشش سے اسے بچایا جاتا ہے، تین شخص بلند درجات میں سکون پذیر نہ ہوں گے میں تم سے جنت کی بات نہیں کرتا، جس نے کہانت (غیب دانی کا دعویٰ) کیا یا تیروں سے تقسیم کی یا پرندے کے اڑنے سے فال لی، جو اسے سفر سے روک دے۔[2]

ثوری کی عبدالملک سے روایت کردہ غریب حدیث ہے اس میں محمد بن حسن منفرد ہیں۔

۶۸۱۸۔ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، سلیمان بن احمد، محمد بن حسن بن کیسان، حبان بن ھلال، مھدی بن میمون، محمد بن ابی یعقوب، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوۃ حضرت ابوامامہؓ سے نقل کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوے کا ارادہ فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا فرما دیجئے، آپ نے فرمایا اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت سے مالا مال فرما، چنانچہ ہم نے جہاد کیا جس میں ہم سلامت رہے اور مال غنیمت حاصل کیا، پھر آپ نے دوسرے غزوہ کا ارادہ فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا فرمائیے، آپ نے فرمایا اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت سے مستفید فرما، چنانچہ ہم نے جہاد کیا جس میں ہم سلامت رہے اور مال غنیمت حاصل کیا پھر آپ نے تیسرا غزوہ تیار فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں دو بار آپ کی خدمت میں شہادت کی دعا کرانے آیا، آپ نے فرمایا اے اللہ!

۱۔ التاریخ الکبیر ۱/ ۳۸۱، وکشف الخفاء ۲/ ۱۳۹، والاسرار المرفوعۃ ۲۹۲، وکنز العمال ۲۸۶۴۳، ۲۸۹۴۴۔

۲۔ فتح الباری ۱/ ۱۶۱، واتحاف السادۃ المتقین ۱/ ۶۰۹، ۶۲، والعلل المتناھیۃ ۱/ ۶۹، ۷۰، ۲۲۳، والدر المنثور ۵/ ۱، وتاریخ بغداد ۵/ ۲۰۱، ۹/ ۱۲۷، والاحادیث الصحیحۃ ۳۴۲۔

انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت سے مالا مال فرما سو ہم نے جہاد کیا اور مال غنیمت بھی حاصل کر لیا۔

پھر میں آپ کے پاس چوتھی بار حاضر ہوا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے کوئی عمل تاکید فرمائیں جس پر عمل کر کے مجھے نفع حاصل ہو؟ آپ نے فرمایا تم روزے رکھا کرو کہ اس جیسا عمل کوئی نہیں، چنانچہ حضرت ابوامامہ خود اور ان کی بیوی اور ان کا خادم ہمیشہ روزے کی حالت میں پائے جاتے، اور جب دن میں ان کے گھر آگ سلگتی یا دھواں اٹھتا دیکھا جاتا تو لوگ سمجھ جاتے کہ ان کے گھر کوئی مہمان آیا ہے، فرماتے ہیں اس کے بعد میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے آپ نے ایک بات کا حکم دیا جس پر عمل کر کے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے مجھے فائدہ پہنچایا، یارسول اللہ! اب کی بار کوئی دوسرا حکم تلقین فرمائیں جس پر عمل کے بعد اللہ تعالیٰ مجھے نفع بخشیں، ابوامامہ! جان لو تم اللہ تعالیٰ کے لئے جو سجدہ بھی کرتے ہو تو اسکی وجہ سے تمہارا ایک درجہ بلند ہوتا اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے[1]۔

اس روایت کو محمد بن ابی یعقوب سے شعبہ نے نقل کیا ہے انہوں نے ابونصر سے انہوں نے رجاء سے۔

۶۸۱۹۔ ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، عبدالصمد بن عبدالوارث، شعبہ، محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب، ابونصر، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے حضرت ابوامامہ کے حوالہ سے روایت ہے، فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے کہا یارسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کا حکم دیں جو مجھے جنت میں داخل کرے؟ آپ نے فرمایا تم روزے رکھا کرو، اس کے برابر کوئی عمل نہیں، دوسری مرتبہ پھر میں آپ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا تم روزے رکھا کرو اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے[2]۔

اس روایت کو امام احمد بن حنبل نے عبدالصمد سے بحوالہ شعبہ نقل کیا ہے اور ابونصر اس کے مشابہ ہیں کہ وہ یحییٰ بن ابی کثیر ہوں کیونکہ انہوں نے رجاء بن حیوۃ سے نقل کیا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ علی بن ابی حملہ ہوں اس واسطے کہ ان کی کنیت ابونصر ہے اور واصل مولیٰ ابن عیینہ نے محمد بن ابی یعقوب سے بحوالہ رجاء نقل کیا ہے۔

۶۸۲۰۔ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی سلمہ، روح بن عبادہ، ہشام، واصل مولی ابن عیینہ، محمد بن ابی یعقوب، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے بحوالہ حضرت ابوامامہؓ روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ کی تیاری کی، میں آپ کے پاس آیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے لئے شہادت کی دعا فرما دیجئے، آپ نے فرمایا اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت سے مالا مال فرما، اس کے بعد مہدی کی حدیث کی طرح پوری حدیث ذکر کی۔

اور امام احمد بن حنبل اور دیگر کبار، روح، ہشام، واصل سے نقل کرتے ہیں اور عبدالرزاق وغیرہ نے ہشام بن محمد سے بغیر واصل کے روایت کیا ہے۔

۶۸۲۱۔ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، جواد یعنی ابن مجالد، انکے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں رجاء بن حیوہ حضرت معاذ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔

ابن عون نے رجاء بن حیوہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

---

[1] مسند الامام احمد ۲۴۸/۵، ۲۴۹، ۲۵۵، ۲۵۸۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰۸/۸۔ وصحیح ابن حبان ۹۲۹ والمصنف لعبد الرزاق ۷۸۹۹۔ ومجمع الزوائد ۷۸۹۹۔ وتاریخ ابن عساکر ۲۲۰/۶

[2] سنن النسائی ۱۶۵/۴، ۱۶۶۔ ومسند الامام احمد ۲۴۹/۵۔ وصحیح ابن حبان ۹۲۹، ۹۳۰۔ وکنز العمال ۲۳۹۳۸، ۲۳۳۷۵

۶۸۲۲۔سلیمان بن احمد، یحییٰ بن صاعد، محمد بن منصور الجواز کی، یحییٰ بن ابی الحجاج، عیسیٰ بن سنان، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوۃ سے روایت ہے وہ حضرت جابر بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں ان سے کسی نے کہا کیا آپ لوگ سنتے تھے کہ ہم میں ایسے بھی ہیں جو کفر، شرک اور نفاق کا درجہ رکھتے ہوں؟ آپ نے فرمایا معاذ اللہ لیکن ہم کہتے تھے کہ گنہگار مسلمان۔[1]

۶۸۲۳۔ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عمار الموصلی، معافی بن عمران، سلیمان بن ابی داؤد، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوۃ سے بحوالہ عبدالرحمٰن بن غنم سے حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی واضح ایمان تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک جھوٹ اور مزاح کو چھوڑ نہ دے تو وہ سچا ہے اور جب جھگڑے کو ترک کردے تو وہ برحق سچا آدمی ہے۔

اسے خالد بن حیان، محمد بن عثمان قرشی نے سلیمان سے اسی طرح نقل کیا ہے

۶۸۲۴۔ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر، عمر بن علی، محمد بن عجلان، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوۃ سے، وراد کاتب المغیرہ سے روایت ہے کہ امیر معاویہ نے مغیرہ کو لکھا کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد بات چیت کرتے تھے؟ تو حضرت مغیرہ نے ان کی طرف لکھا۔ بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ کلمات کہتے تھے۔" لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر، اللھم لامانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذاالجد منک الجد "اس روایت کو قاسم بن معن نے اور دوسرے لوگوں میں سلیمان بن بلال نے محمد بن عجلان سے روایت کیا ہے۔

۶۸۲۵۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ولید بن مسلم، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوۃ سے بحوالہ کاتب المغیرہ، حضرت مغیرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور موزے کے اوپر اور نیچے مسح فرمایا۔

رجاء کی غریب حدیث ہے جسے ان سے صرف ثور نے نقل کیا ہے۔

۶۸۲۶۔سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، عبداللہ بن وہب، حارث بن نبہان، محمد بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوۃ سے بحوالہ جنادہ بن ابی امیہ، حضرت عبادہ بن الصامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماقلد (قاتل کے خویش واقارب) پر اعتراف کرنیوالے کی کسی بات کو حجت قرار مت دو۔[2]

۶۸۲۷۔ابوبکر الطلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ابوفروۃ بن یزید بن سنان، ابوعبید الحاجب فرماتے ہیں، میں نے ایک شیخ سے مسجد حرام میں کہتے سنا کہ حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر چیز کی ابتدا ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا تکبیر تحریمہ ہے سو اس کی حفاظت کیا کرو۔[3]

ابوعبید فرماتے ہیں میں نے یہ روایت رجاء بن حیوۃ کے سامنے بیان کی تو آپ نے فرمایا مجھ سے یہ روایت حضرت ام درداء نے حضرت ابو درداء کے حوالے سے بیان کی تھی، رجاء کی غریب حدیث ہے ان سے صرف ابوفروہ نے ابوعبید کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۳۱۶۔مکحول الشامی[4]

ان میں سے امام فقیہ، روزہ دار، جن سے لوگ مذاق کرتے تھے، اہل شام کے امام ابوعبداللہ مکحول ہیں۔

---

[1] المعجم الصغیر للطبرانی ۲/۲۷، ومجمع الزوائد ۱/۵۸، ۹۲، ۱/۳۰۲. وفتح الباری ۱/۵۷. والحاف السادۃ المتقین ۷/۵۳۰. وتخریج الاحیاء ۳/۸۰. وکنز العمال ۱۰۳ والترغیب والترھیب ۳/۵۹۳

[2] سنن الدارقطنی ۳/۱۷۸ ومجمع الزوائد ۲/۱۰۱

[3] المصنف لابن ابی شیبۃ ۱/۲۰۳ والمطالب العالیۃ ۳۱۰. ومجمع الزوائد ۲/۱۰۴ وتاریخ جرجان ۳۵۹

[4] طبقات ابن سعد ۷/۴۵۳. والتاریخ الکبیر ۸/ت ۲۰۰۸ والجرح ۸/ت ۱۸۹۷ والمیزان ۴/ت ۸۷۴۹ وتھذیب الکمال ۶۱۶۸ (۲۸/۴۶۴م)

۶۸۲۸۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عمر بن ایوب موصلی، مغیرہ بن زیاد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرمایا جسے اس کا علم نفع نہ دے تو اس کی جہالت اسے نقصان پہنچاتی ہے۔ قرآن مجید پڑھو وہ تمہیں روکے گا اور اگر نہ روکے تو گویا تم نے قرآن پڑھا ہی نہیں۔

۶۸۲۹۔ ابوعبداللہ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، عباس بن ولید بن صبیح دمشقی، مروان بن محمد، عبدربہ ابن صالح، ان کے سلسلہ سند میں روایت ہے فرماتے ہیں مکحول میرے پاس اس بیماری میں تشریف لائے جس میں ان کی وفات ہوئی تھی تو کسی نے ان سے کہا ابوعبداللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی عافیت کو بہتر بنائے؟ آپ نے فرمایا اس ذات کے ساتھ مل جانا، جس سے معافی کی امید ہے اس بقاء سے بہتر ہے جس کے شر سے امن نہیں اور بعض نے اس کا اضافہ کیا ہے انسانی شیاطین اور ابلیس اور اس کا لشکر۔

۶۸۳۰۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید الحمصی بقیہ، ابوثوبان، کسی ابوعبدرب سے سنا وہ مکحول کو کہہ رہے تھے اے ابوعبداللہ! کیا آپ جنت سے محبت کرتے ہیں؟! آپ نے فرمایا کون جنت سے محبت نہیں کرتا، اور فرمایا موت سے محبت کرو اس لئے کہ تم موت سے پہلے جنت کو ہرگز نہ دیکھ سکو گے۔

۶۸۳۱۔ ابوحامد بن جبلہ محمد بن اسحاق، ابوجعفر الکروی نصر بن المغیرہ، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن منبہ نے مکحول کی طرف لکھا: آپ ایسے شخص ہیں کہ اسلام کے بارے میں جو ظاہری علم ہے اس کے شرف سے مشرف ہیں، اب آپ اسلام کے باطنی علم کو محبت اور قرب سے طلب کرتے ہیں۔

۶۸۳۲۔ ابوحامد بن جبلہ محمد بن اسحاق، داؤد بن رشید، ولید بن مسلم، علی بن حوشب، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے مکحول کو فرماتے سنا، میں اس (شہر دمشق میں) آیا اور مجھے کچھ علم نہ تھا، میرا خیال ہے انہوں نے کہا تھا کہ زیادہ علم رکھنے والا کوئی نہ تھا، تو وہاں کے باسیوں نے مجھ سے کچھ نہ پوچھا یہاں تک کہ وہ علم چلا گیا۔

۶۸۳۳۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق جوھری، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ابورزین، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے تقدیر کے متعلق مکحول سے بکثرت سوال کئے تو میں نے دل میں کہا میں بھی ان سے اس کے متعلق ضرور پوچھوں گا، میں نے کہا آپ اس شخص کے متعلق کیا کہتے ہیں جس پر قرض ہے اور اس کا سہارا فقط ایک باندی ہے، کیا وہ اس سے عزل کرے گا؟ آپ نے فرمایا وہ ایسا نہ کرے، ایسا نہ کرے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو جان پیدا کرنی ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی، اس پر کوئی حرج نہیں وہ ایسا نہ کرے۔

۶۸۳۴۔ احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بن الضحاک، الحوطی، ولید بن مسلم، ابوعمرو بن کثیر، محمد بن صابر، برکۃ الازدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے مکحول کو وضو کرتے دیکھا ان سے پانی ایک تولیہ لایا تو آپ نے اس سے پونچھنے سے انکار کر دیا اور اپنے کپڑے کے ایک کونے سے چہرہ کو پونچھا اور فرمایا وضو ایک برکت ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ برکت میرے اپنے کپڑے سے ہی بہہ جائے۔

۶۸۳۵۔ سلیمان بن احمد، ابوعبدالملک احمد بن ابراہیم القرشی، ابراہیم، عبداللہ بن العلاء بن زبر، ابی، زھری، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں علماء چار ہیں، مدینہ میں سعید بن المسیب، کوفہ میں عامر الشعبی، بصرہ میں حسن بن ابی الحسن اور شام میں مکحول۔

۶۸۳۶۔ ابوحامد بن جبلہ محمد بن اسحاق، ابوہمام السکونی، سوید بن عبدالعزیز، نعمان بن منذر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں، میں اور زھری آپس میں ملے تو ہم نے تیمم کے متعلق مذاکرہ کیا، زھری فرمانے لگے کہ بغلوں تک مسح ہے میں نے کہا، آپ نے یہ قول کس سے اخذ کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کی کتاب سے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "پس دھوؤ اپنے چہروں اور ہاتھوں کو" (مائدہ۔ ۶) تو اس سے پورا ہاتھ مراد ہے، میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا تو یہ بھی ارشاد ہے "چور مرد اور عورت کی یہ سزا ہے کہ ان کے ہاتھ کاٹو۔" (مائدہ۔ ۳۸)

تو یا تم کہاں سے کاٹا جائے گا؟ یوں میں اس بحث میں ان پر غالب رہا۔

۶۸۳۷۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، حضرمی، احمد بن یونس، ابن معقل بن عبید اللہ الجزری، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا وہ کہنے لگا ابو عبد اللہ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی خبر لو، جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ آدمی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ (مائدہ۔۱۰۵)

آپ نے فرمایا اے بھتیجے! اس آیت کی تاویل ابھی تک نہیں آئی، جب وعظ کہنے والا ڈر جائے اور جسے وعظ کیا جائے وہ انکار کرے، تو اس وقت تم اپنی خبر لو تم اگر ہدایت یافتہ ہو تو گمراہ آدمی تمہیں کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا، اے بھتیجے! اب ہم وعظ کرتے ہیں اور وعظ ہی ہم سے سنا جاتا ہے۔

۶۸۳۸۔ قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم، ابن ابی عاصم، دحیم، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرمایا علم صرف اس شخص سے حاصل کیا جائے جس کی طلب کی گواہی دی جائے۔

۶۸۳۹۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان بن الاشعث، مسیب بن واضح، ابو اسحاق الفزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں عہدہ قضاء قبول کرنے کے مقابلہ میں میری گردن اتار دی جائے یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے اور عہدہ قضاء بیت المال کے مقابلہ میں مجھے زیادہ محبوب ہے۔

۶۸۴۰۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبید اللہ بن سعد زہری، حجاج بن محمد، اسماعیل بن عیاش، تمیم بن عطیہ العنسی، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں۔ میں نے بارہا مکحول کو فرماتے سنا کہ وہ فارسی میں نادانم یعنی مجھے معلوم نہیں، کہا کرتے تھے۔

۶۸۴۱۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابی، احمد بن محمد بن حسن، ایوب بن محمد الوزان، معمر بن سلیمان، ابو الحجاج، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرمایا جن لوگوں کے دل نرم ہوں ان کے گناہ بھی کم ہوا کرتے ہیں۔

۶۸۴۲۔ ابو محمد بن حیان، ابو یعلی، غسان بن ربیع، عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ان کے والد مکحول کو فرماتے سنا جو شخص کسی نیک آدمی سے محبت کرتا ہے تو گویا وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور جو شخص علم سیکھنے گیا تو وہ لوٹنے تک جنت کے راستے پر ہیں۔

۶۸۴۳۔ علی بن ہارون، جعفر الفریابی، قتیبہ بن سعید، عبد الوہاب الثقفی، برد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے کہ وہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش بھی سوموار کو ہوئی، آپ مبعوث بھی سوموار کو ہوئے اور وفات بھی سوموار کے دن فرمائی، انسانوں کے اعمال بھی سوموار اور جمعرات کے دن پیش کیے جاتے ہیں۔

۶۸۴۴۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، احمد بن محمد، علی بن مخلد، ابو عبد اللہ الشامی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرمایا جس نے کسی رات کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے زندہ کیا تو وہ صبح کے وقت ایسا ہو گا کہ گویا آج اس کی ماں نے اسے جنا۔

۶۸۴۵۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان بن الاشعث، محمود بن خالد، عمر بن عبد الواحد، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں جس نے " استغفر اللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ" کہا تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ وہ میدان جنگ سے بھاگا ہو۔

۶۸۴۶۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عمر بن ایوب، مغیرہ بن زیاد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ دو آنکھوں کو عذاب نہیں چھوئے گا، ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اشکبار ہوئی اور دوسری وہ آنکھ جو مسلمانوں کی پشت پناہی کی خاطر بیدار رہی ہو۔

۶۸۴۷۔ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی حسن بن عبداللہ بن سعید، ابن ابی داؤد ،ابراہیم بن حسن مقسمی مجاشی ،سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے،فرماتے ہیں مومن ملکے پھلکے نرم ہوتے ہیں جیسے سدھایا ہوا اونٹ جسے کھینچا جائے تو چل پڑتا ہے اور اگر چٹان پر بھی بٹھایا جائے تو بیٹھ جاتا ہے۔

۶۸۴۸۔احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں اگر چہ جماعت کے بارے میں فضیلت ہے لیکن سلامتی تنہائی میں ہے۔

۶۸۴۹۔ابو بکر الاجری، جعفر بن محمد الفریابی، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں، میں نے مکحول کو فرماتے سنا قیامت آنے سے پہلے لوگوں میں عالم شخص مردار گدھے سے زیادہ بدبودار ہوگا۔

۶۸۵۰۔ابی، ابوالحسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسن، محمد بن جعفر المدائنی، بکر بن خنیس، ابو عبداللہ الشامی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں فرائض کی سب سے افضل عبادت بھوکا اور پیاسا رہنا ہے۔

بکر فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ بھوکا پیاسا آدمی نصیحت کی بات کو زیادہ سمجھتا ہے اور اس کا دل نرمی کی طرف تیزی سے جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کھانے کی کثرت بہت سی بھلائیوں کو روک دیتی ہے۔

۶۸۵۱۔ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر الاموی، ابو جعفر الکندی، سلم بن سلم الجلی، ابو وہیب الموصلی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے،فرماتے ہیں حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یحییٰ علیہ السلام سے ہنس کر مصافحہ کیا تو یحییٰ علیہ السلام نے ان سے کہا اے میرے خالہ زاد بھائی، میں آپ کو ایسا ہنستا دیکھ رہا ہوں گویا کہ آپ امن میں ہیں؟ تو عیسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے اے میرے خالہ زاد بھائی! کیا بات ہے میں آپ کو تیوری چڑھا دیکھ رہا ہوں گویا کہ آپ ناامید ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے دونوں کی طرف وحی بھیجی کہ تم میں سے مجھے وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو اپنے ساتھی کے ساتھ خوش مزاجی سے پیش آئے۔

۶۸۵۲۔عثمان بن محمد بن عثمان، محمد بن عمر والبغدادی، محمد بن اسماعیل سلمی، ابو صالح، معاویہ بن صالح، علاء بن حارث، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں چار چیزیں انسان کے لئے فائدہ مند اور تین چیزیں اس کے لئے وبال ہیں، بہر کیف چار چیزیں جس میں ہونگی اسے فائدہ پہنچائیں گی، (۱) شکر، ایمان، دعا اور استغفار ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے"اگر تم ایمان لے آؤ اور شکر گزاری کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دیکر کیا کرے گا" نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہیں درانحالیکہ وہ استغفار کرنے والے ہوں۔اسی طرح ارشاد ہے اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو (اللہ تعالیٰ) میرا رب تمہاری پرواہ کرتا۔

اور وہ تین چیزیں جو اس کے لئے وبال ہیں وہ ناحق تدبیر، بغاوت اور عہد شکنی ہے،حق تعالیٰ کا ارشاد ہے"جس نے عہد شکنی کی تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا" نیز ارشاد ہے برے لوگوں کا مکر انہی کو لے ڈوبتا ہے،اے لوگو تمہاری بغاوت خود تمہارے لئے نقصان دہ ہے (یونس۔۲۳)

۶۸۵۳۔عبداللہ بن محمد، جعفر بن عبداللہ بن الصباح، ابو عمرو الدوری، ایوب بن مبارک الخثعمی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں قبیلہ کی ایک عبادت گزار عورت تھی جس کا نام فارعہ بنت مستورد تھا، وہ کھڑے ہوکر عبادت کررہی تھی کیا دیکھتی ہے کہ ابلیس ایک پتھر پر سجدہ ریز ہے اور اس کے آنسو رخساروں پر ایسے بہہ رہے ہیں جیسے کوئی بچہ چیخ رہا ہو، انہوں نے اس سے کہا: اے ابلیس! تمہیں اتنے لمبے سجدے سے کیا فائدہ؟ تو وہ کہنے لگا: اے شیخ کی بیٹی نیک خاتون! مجھے امید ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنی قسم پوری کریں گے تو مجھے جہنم سے نکال لیں گے، ابو عمرو الدوری فرماتے ہیں دیکھو ابلیس کو اپنے رب کی رحمت سے اتنی امید ہے تو ہمیں کیسی ہونی چاہیے جبکہ ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔

۶۸۵۴۔ محمد بن محمد بن عبداللہ بن الحجر جانی، ابوجعفر محمد بن عبدالرحمن الاصفہانی الارزیانی، نیشاپور میں، احمد بن عمران، عمر بن سعید دمشق، محمد بن شعیب بن شابور نعمان بن منذر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے اللہ تعالی کے اس ارشاد کی تفسیر میں روایت ہے کہ جو تم سے بھول چوک ہو جائے اس میں تم پر کوئی حرج نہیں، لیکن وہ باتیں جن کا تم دل سے قصد کرو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (احزاب۔ ۵) فرمایا کہ خطا کا گناہ ان سے ہٹا دیا، اور قصد و ارادہ پر مغفرت کو رکھا۔

۶۸۵۵۔ ابوبکر بن محمد بن عبداللہ المقری، عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، سعید بن جنادہ، عطاء بن مسلم، ابوعبید الرحمن دمشقی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام بالوں کے تخت پر تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب تھے، اچانک آپ نے ہوا کو حکم دیا تو ہوا نے اٹھالیا انسان اور جن آگے چلنے لگے، پرندے اوپر سایہ کرنے لگے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک کسان راستے کے کنارے پر ہل چلا رہا تھا، کہنے لگا! اگر سلیمان بن داؤد میرے پاس ہوتے تو میں ان سے تین باتیں کرتا تو اللہ تعالی نے سلیمان بن داؤد کی طرف وحی بھیجی کہ کسان کے پاس جاؤ، فرماتے ہیں حضرت سلیمان گھوڑے پر سوار ہو کر اس کے پاس آئے، اور فرمایا اے کسان! میں سلیمان ہوں، جو بات تم کہنا چاہتے ہو کہو! وہ کہنے لگا آپ کو اس کا علم کیسے ہوا کہ میں کچھ کہنے کا ارادہ رکھتا ہوں، فرمایا اللہ تعالی نے مجھے خبردار کر دیا ہے۔

وہ کہنے لگا میں اس کی گواہی دیتا ہوں، کہنے لگا بخدا صرف یہ بات ہے کہ میں نے آپ کو اس نعمت میں دیکھا جس میں آپ ہیں تو میں نے کہا اللہ کی قسم! اے سلیمان! اس لذت میں ہیں جس کی لذت نکل گئی، اور نہ انعام کرنے والے کی نعمت میں ہے اور میں جس مشقت میں ہوں اور جس کی تھکن میں ہوں دونوں برابر ہیں نہ سلیمان اس لذت کو محسوس کر سکتے ہیں جو گزر گئی اور نہ جو تکلیف میں برداشت کر رہا تھا اس کو پا سکتا ہوں۔

اور دوسری بات جو میں نے کہی، حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا وہ کیا ہے تو اس نے کہا میں نے کہا تھا کہ سلیمان علیہ السلام اور میں مرنے والے ہیں، آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا لیکن میں نے کہا تھا کہ اے سلیمان میں نے ایسی بات کہی جس سے اپنے دل کو آرام پہنچایا، میں نے کہا تھا سلیمان کو جو کچھ دیا گیا اس کے متعلق ان سے سوال ہوگا اور مجھ سے کچھ سوال نہ ہوگا فرماتے ہیں سلیمان علیہ السلام اپنے گھوڑے پر ہی سجدے میں گر پڑے اور رو کر کہنے لگے، اے رب! اگر آپ ایسے ہی نہ ہوتے جو بخل نہیں کرتا تو میں آپ سے سوال کرتا کہ آپ نے جو کچھ مجھے دیا ہے اسے لے لیں، فرماتے ہیں اللہ تعالی نے ان کی طرف وحی بھیجی، اے سلیمان اپنا سر اٹھاؤ، میں اپنے کسی بندے پر جو بھی ایسی نعمت کو جو رضامندی کا ذریعہ ہو تو اس پر حساب نہیں لیتا۔

۶۸۵۶۔ محمد بن احمد بن عثمان الواعظ، عبداللہ بن عبدالرحمن، عبداللہ بن محمد الاموی، عمر بن سعید دمشقی، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام کی دعا ہے۔ اے وہ ذات جو کوے کے بچوں کو ان کے گھونسلے میں رزق پہنچانے والی ہے، اور یہ اس وجہ سے کہ کوا جب بچے دیتا ہے تو وہ سفید ہوتے ہیں وہ جب انہیں دیکھتا ہے تو ان سے نفرت کرتا ہے، وہ بچے اپنا منہ کھولتے ہیں تو اللہ تعالی ان کی طرف مکھیاں بھیجتا ہے جو ان کے منہ میں داخل ہو جاتی ہیں تو یہ مکھیاں ان بچوں کے سیاہ ہونے تک ان کی غذا بنتی ہے جب وہ سیاہ ہو جاتے ہیں تو مکھیاں ختم ہو جاتی ہے یوں کوا ان کی طرف لوٹ آتا ہے اور انہیں غذا پہنچاتا ہے۔

۶۸۵۷۔ عمر بن احمد، محمد بن ہارون حضرمی، سلیمان بن عمر، ابی خلیل بن قرۃ، صدقہ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب امت میں پندرہ آدمی اللہ تعالی سے ہر روز پچیس بار استغفار کرتے ہیں تو اللہ تعالی اس امت کو عام عذاب میں گرفتار نہیں فرماتے۔

۶۸۵۸۔ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوکریب، ولید بن مسلم، ضمیر بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے

مکحول سے سنا فرماتے ہیں والدین سے نیکی کبیرہ گناہوں کا کفارہ ہے، آدمی ہمیشہ نیکی پر اس وقت تک قادر رہتا ہے جب اس کے قبیلہ میں اس سے بڑا شخص موجود ہو۔

۶۸۵۹۔ عبداللہ بن محمد، علی بن محمد بن عمر، عبداللہ بن خبیق، عثمان بن عبدالرحمن، ابن ثوبان، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں جو شخص مدارات اور خاطر تواضع کرتا ہوا مرا تو وہ شہید ہے۔

۶۸۶۰۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں کہ یزید بن عبدالملک بن مروان، مکحول اور ان کے ساتھیوں کے پاس آئے، جب ہم نے اسے آتے دیکھا تو ہم نے مجلس کشادہ کرنے کا ارادہ کیا تو مکحول نے فرمایا، اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہو اسے چھوڑ دو جہاں جگہ پائے گا بیٹھ جائے گا تا کہ اسے تواضع کی تعلیم حاصل ہو۔

۶۸۶۱۔ ابو محمد بن حیان، محمد بن عبداللہ الرازی، ابن ابی سری، محمد بن وھب بن عطیہ، الولید، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس آیت "تم ضرور بضرور ایک درجہ کے بعد دوسرے درجہ میں منتقل ہو گے" (انشقاق۔۱۹) کی تفسیر میں فرمایا تم پر بیس سال بعد ایسی حالت میں ہو گے کہ اس جیسی پر پہلے نہ تھے۔

۶۸۶۲۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن سری قنطری، عبداللہ بن ابی سعید سامری، اسماعیل بن یحییٰ بجلی، ابو سہل بصری، عمرو بن فروخ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں جس کی خوشبو اچھی ہو اس کی عقل میں اضافہ ہوتا ہے اور جس نے اپنے کپڑے صاف رکھے اس کی پریشانی کم ہوتی ہے۔

۶۸۶۳۔ عمر بن احمد بن عثمان واعظ، عثمان بن احمد بن عبداللہ، حسن بن یزید انباری، عمر بن سعید دمشقی، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے مکحول کو فرماتے سنا، میں نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جب بھی وہ رکوع یا سجدہ کرتا تو روتا، میں نے اس پر تہمت لگائی کہ یہ ریا کرتا ہے جس کی وجہ سے میں ایک سال تک روزے سے محروم کر دیا گیا۔

۶۸۶۴۔ احمد بن اسحاق، ابن ابی عاصم، عباس بن محمد، مروان بن محمد، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں مکحول کے پاس بیٹھا تھا، ان کے پاس ایک شخص نے زیادہ وقت لگایا تو مکحول فرمانے لگے، وہ شخص رسوا ہوا جس کا کوئی سفیہ اور بے وقوف دوست نہیں۔

۶۸۶۵۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، عباس بن محمد، عمر بن عبدالواحد، نعمان بن منذر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں کسی بے وقوف اور منافق سے عہد و پیمان مت کرو انہوں نے جو اللہ تعالیٰ سے عہد توڑا ہے وہ تمہارے عہد سے بڑا ہے۔

مکحول متعدد اصحاب سے مسند اً روایت کرتے ہیں، ان میں حضرت انس بن مالک، واثلہ بن اسقع، ابو امامہ باھلی اور ابو ہند داری ہیں۔

اسی طرح ابو ثعلبہ خشنی، حذیفہ بن یمان، عبداللہ بن عمر الخطاب، عبداللہ بن عمرو بن العاص، ابو ایوب، ابو درداء، شداد بن اوس، اور دوسرے لوگوں میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۶۸۶۶۔ ابو علی محمد بن احمد بن حسن، محمد بن علی بن حبیش، سلیمان بن احمد، جعفر بن محمد فریابی، محمد بن عائذ، ہیثم بن حمید، حفص بن غیلان، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، وہ حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس وقت نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے کو ترک کر دیا جائے؟ آپ نے فرمایا جب تم میں سے نیک لوگوں میں مداہنت اور تمہارے برے لوگوں میں فحش و بد علی ظاہر ہو جائے گی اور فقہ و دین کی سمجھ تمہارے چھوٹوں اور رذیل لوگوں میں منتقل ہو جائے گی۔[1]

---

[1] مسند الامام احمد ۱۸۷/۳ وسنن ابن ماجۃ ۴۰۱۵ وتاریخ ابن عساکر ۳۸۷/۳ والدر المنثور ۲۳۱/۲ وفتح الباری ۲۰۱/۱۲ وکنز العمال ۳۸۵۰۲.

۶۸۶۷۔ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، اسماعیل بن ابراہیم القطان محمد بن رافع، اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف رازی، جعفر بن مسافر محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک، عبدالرحمن بن حمید، ہشام بن الغاز بن ربیعہ ان کے سلسلہ سند میں مکحول دمشقی سے بحوالہ حضرت انسؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح و شام یہ دعا پڑھی: اے اللہ! میں آپ کو اور آپ کا عرش اٹھانے والے فرشتوں اور آپ کی تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ آپ اللہ ہیں آپ اکیلے ہیں آپ کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے بندے اور رسول ہیں'' تو اللہ تعالیٰ اس کا چوتھائی حصہ آگ سے آزاد کردیں گے اور جس نے اس دعا کو دو مرتبہ کہا تو اللہ تعالیٰ اس کا آدھا حصہ آگ سے آزاد کردیں گے اور جس نے تین بار کہا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدن کا تین چوتھائی حصہ آزاد کردیں گے اور اگر چار مرتبہ اس دعا کو پڑھا تو اسے آگ سے آزاد کردیں گے۔[1]

مکحول اور ہشام کی غریب حدیث ہے ہم نے اسے ابن ابی فدیک کی حدیث سے ہی لکھا ہے۔

۶۸۶۸۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، قاسم بن امیہ حذاء، حفص، برد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ حضرت واثلہؓ روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی (کی مصیبت پر) خوشی کا اظہار نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ اسے نجات دیدیگا اور تجھے مبتلا کردے گا۔[2]

برد اور مکحول کی غریب حدیث ہے۔ ہم نے اسے صرف حفص بن غیاث کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۸۶۹۔ احمد بن عبداللہ بن عبدالمومن، ابوبکر، عبداللہ بن علی بن جارود، اسحاق بن منصور، احمد بن ابی الطیب، ابوسلیمان، اسماعیل بن عیاش، ابومعاذ عتبہ بن حمید، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے۔ وہ حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مرنے والوں کے پاس حاضر رہا کرو اور انہیں لا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو اور جنت کی بشارت دیا کرو، اس لئے کہ موت کی اس پچھاڑ میں انسانوں سے زیادہ بہت سے عقلمند اور عورتیں حیرت زدہ ہوجاتی ہیں اور شیطان اس پچھاڑ میں انسانوں سے زیادہ ان کے قریب ہوتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ملک الموت کو دیکھنا تلوار کے ہزار واروں سے زیادہ سخت ہوتی ہے اور اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی بندے کی جان اس وقت تک نہیں نکلتی جب اس کی ہر ہر رگ علیحدہ علیحدہ دردمند ہوجائے۔

مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسماعیل کی حدیث سے ہی لکھا ہے۔

۶۸۷۰۔ سلیمان بن احمد، ولید بن حماد رملی، سلیمان بن عبدالرحمن دمشقی، بشر بن عون، بکار بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک بندے کو حاضر کریں گے جس کا کوئی گناہ نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تمہیں میں کس طرح اجر دوں؟ تمہارے عمل کے بدلے یا اپنی اس نعمت کے بدلے جو میں نے تمہیں دی تھی؟ وہ عرض کرے گا اے میرے رب! آپ خوب جانتے ہیں کہ میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندے میری نعمتوں میں سے جو نعمتیں ہیں سب لے لو تو اس کے پاس کوئی نیکی ایسی نہ ہوگی جس کو نعمت نے گھیرا ہو، وہ عرض کرے گا پروردگار! آپ اپنی نعمت اور رحمت سے بدلہ دیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری نعمت اور رحمت کے ساتھ ہی اجر ملے گا۔

۱۔ الترغیب والترہیب ۱/۴۵۱ وکنز العمال ۳۳۹۳

۲۔ سنن الترمذی ۲۵۰۶، وشرح السنۃ ۱۴/۱۴۱ والترغیب والترہیب ۳/۴۱۰، وتنزیہ الشریعۃ ۲/۳۶۹، وکشف الخفا ۲/۴۹۵ والفوائد المجموعۃ ۲۹۵ واللآلیء المصنوعۃ ۲/۲۲۸، وتذکرۃ الموضوعات ۲۱۴، ومشکاۃ المصابیح ۴۸۵۶

اور پھر ایک ایسا شخص لایا جائے گا جو اپنے زعم میں نیک ہوگا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کیا تو میرے دوستوں کے ساتھ موالات کرتا تھا؟ وہ عرض کرے گا میں سلامتی والا شخص تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تو میرے دشمنوں سے عداوت رکھتا تھا؟ وہ عرض کرے گا میرے اور کسی دوسرے کے درمیان کوئی عداوت نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری رحمت اس شخص کو حاصل نہیں ہو سکتی جو میرے دوستوں سے موالات اور میرے دشمنوں سے عداوت نہ کرتا ہو۔

مکحول کی غریب حدیث ہے، ہم نے اسے صرف بشر کی حدیث سے جو انہوں نے بکار سے نقل کی ہے لکھا ہے۔

۶۸۷۱۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حارث بن عبداللہ ہمدانی، خلف بن خلیفہ، سالم الافطس، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے حضرت ابوامامہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسرے کو شعر سنا کر خوش ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھے مسکرا رہے ہوتے تھے۔ مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف سالم کی ان سے روایت کردہ حدیث لکھی ہے۔

۶۸۷۲۔ سلیمان بن احمد، احمد بن خلید، ابوتوبہ، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حارث بن عبداللہ، محمد بن عبید، موسیٰ بن عمیر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے حضرت ابوامامہؓ کے حوالے سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مومن نے کسی مومن سے بے تکلفی برتی اور اسے سودے میں دھوکا دیا تو اس کا دھوکا اس کے لئے سود ہوگا۔[1]

یہ حارث کے الفاظ ہیں اور ابوتوبہ نے فرمایا بے تکلفی کا دھوکا حرام ہے۔

۶۸۷۳۔ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابو عبدالرحمن المقری، حیوۃ، ابوصخر حمید بن زیاد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے کہ میں نے ابو ھند داریؓ سے سنا فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو اپنے بھائی کے ساتھ دکھلاوے کے لئے کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے خلاف حقیقت دکھائیں اور سنائیں گے۔[2]

مکحول کی غریب حدیث ہے حمید ابوصخر اس میں منفرد ہیں، اس حدیث کو ائمہ نے مقری احمد اور اسحاق وغیرہ سے روایت کیا ہے اور ابن لھیعہ ورشدین نے ابوصخر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۸۷۴۔ علی بن احمد بن علی المصیصی، الہیثم بن خالد المصیصی، عبدالکبیر بن المعافی بن سلیمان، ابی، ابن لھیعہ، عبیداللہ بن ابی جعفر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ حضرت حذیفہؓ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ پانچ بچوں کا باپ تمنا کرے گا کہ وہ چار کا باپ ہوتا اور چار کا تین کا، اور تین کا دو کی، اور دو کا ایک کی، اور ایک بچہ کا باپ یہ تمنا کرے گا کہ اس کا کوئی بچہ نہ ہوتا۔

حضرت حذیفہ سے مکحول کی غریب حدیث ہے۔ مکحول نے حضرت حذیفہؓ سے ملاقات نہیں کی، اس طرح اس سند میں ارسال ہے۔

۶۸۷۵۔ محمد بن علی بن حبیش، احمد بن القاسم بن مساوری، ابی، غسان بن عبید، حمزہ نصیبی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی کئی نشانیاں ہیں، کسی نے پوچھا اس کی کیا علامتیں ہیں آپ نے فرمایا فاسق فاجر لوگوں کا مسجد میں غلو، اور برے لوگوں کا نیک لوگوں پر غلبہ، تو ایک اعرابی نے کہا، پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا سب کچھ چھوڑ کر اپنے گھر کا ٹاٹ بن جاؤ، یہ مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف حمزہ کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۸۷۶۔ ابوبکر بن خلاد، ابو عبداللہ محمد بن احمد بن مخلد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، داؤد بن ابی ھند، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے مجھے سب سے محبوب اور میرے قریب سب سے زیادہ وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، اور تم میں سے مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ شخص ہے جو بے حد

---

[1] اتحاف السادۃ المتقین ۵/۴۹۹۔

[2] مجمع الزوائد ۸/۹۶، ۱۰/۲۲۳۔ واتحاف السادۃ المتقین ۷/۵۲۸۔

بولنے والے، شاد و مست اور باتیں کھولنے والے بنا دیا

اس روایت کو ابو جعفر رازی، وھب، خالد اور ابن ابی عدی نے دوسرے لوگوں کے ساتھ داؤد سے نقل کیا ہے۔

۷۹۶۷ ـ سلیمان بن احمد، احمد بن ابراہیم بن کثیر الانطاکی، ابو توبہ ربیع بن نافع، محمد بن عمر الکلاعی، ان کے حسب سند میں مکحول سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غزوہ سے پہلے حج کرنا پچاس غزوات سے افضل ہے اور حج سے پہلے غزوہ کرنا پچاس حجوں سے بہتر ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک گھڑی بھی ٹھہرنا پچاس حجوں سے افضل اور بہتر ہے۔[1]

یہ حدیث حضرت ابن عمر اور مکحول سے غریب ہے ہم نے صرف کلاعی کی حدیث سے لکھی ہے۔

۷۹۶۸ ـ سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، علی بن بحر، سوید بن عبدالعزیز بن نعمان بن منذر، ان کے مسلسل سند میں مکحول سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دن جہنم کو بھڑکایا جاتا اور اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں ماسوائے جمعہ کے، اس دن نہ اسے بھڑکایا جاتا ہے اور نہ اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔[2]

حضرت عبداللہ اور مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف نعمان کی حدیث سے لکھی ہے۔

۷۹۶۹ ـ عبداللہ بن محمد، احمد بن محمد بن مصقلہ، رزق اللہ بن موسیٰ، محمد بن یعلیٰ کوفی، عمر بن صبیح، ثور بن یزید، ان کے مسلسل سند میں مکحول سے بحوالہ شداد بن اوس روایت ہے فرمایا ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں باب الحجرات کے پاس وعظ فرما رہے تھے کہ اچانک ایک بوڑھا شخص آیا جو بنی عامر سے تھا جو اپنی قوم کا نمائندہ اور سردار تھا اس کے ساتھ ایک انتہائی بوڑھا شخص تھا جو لاٹھی پر ٹیک لگائے ہوئے تھا۔ وہ شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اپنا نسب دادا تک بیان کر کے اس نے کہا مجھے بتاؤ کس چیز سے علم بڑھتا ہے؟ آپ نے فرمایا سیکھنے سے، پھر اس نے کہا کس چیز سے شر میں اضافہ ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا اصرار کرنے سے، پھر وہ کہنے لگا کیا گناہ کے بعد بھی نیکی نفع دیتی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، توبہ گناہوں کو دھو دیتی ہے اور نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، جب بندہ اپنے رب کو راحت میں یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ مصیبت میں جواب دیتے ہیں، پھر اس نے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے! یہ کیسے ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مجھے میری عزت اور جلال کی قسم! میں اپنے کسی بندے کے لئے دو امن اور دو خوف بھی جمع نہ کروں گا۔ اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو اس دن جس کا معلوم دن کے خاطر میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا وہ مجھ سے ڈرے گا اس کا خوف اس کے لئے ہمیشہ رہے گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرا تو وہ اس دن جس میں میں اپنے بندوں کو قدس کے باڑہ میں جمع کروں گا تو وہ بے خوف ہوگا۔ اس کا خوف اس کے ساتھ ہمیشہ رہے گا اور اس امن کو میں ان لوگوں کے ساتھ جن کا امن ختم کر دیا جائے گا ختم نہ کروں گا۔[3]

مکحول اور ثوری کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف محمد بن یعلیٰ کوفی کی حدیث سے لکھا ہے۔

۷۹۷۰ ـ حبیب بن حسن، عباس بن یوسف شکلی، محمد بن سیار سیاری، محمد بن اسماعیل، ابو خالد یزید الواسطی، الحجاج، ان کے مسلسل سند میں مکحول سے حضرت ابو ایوب انصاری کی روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص چالیس روز اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کر دے تو اس کی زبان سے حکمت کے چشمے پھوٹیں گے۔[4]

۱۔ مسند الامام أحمد ۳/۱۹۳۔ وصحیح ابن حبان ۱۲۱۶ والمصنف لابن أبی شیبۃ ۵/۳۲۶ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۱۹۸ والترغیب والترھیب ۳/۲۱۲ ومجمع الزوائد ۸/۲۱۲، ۹/۳۲۷، ۱۰/۲۵۳، ۳۲۵.

۲۔ کنز العمال ۲۰۲۰۱

۳۔ سنن أبی داؤد ۱۰۹۳۔ واتحاف السادۃ المتقین ۳/۲۱۷ وکنز العمال ۲۱۰۳۶

۴۔ سنن الدارمی ۱/۳۵۹ والترغیب والترھیب ۱/۵۱۔ واتحاف السادۃ المتقین ۶/۷ والموضوعات لابن الجوزی ۳/۱۴۴، ۱۴۵ والأسرار المرفوعۃ ۳۲۹ وکشف الخفا ۲/۲۱۰، ۲۱۱ واللآلی المصنوعۃ ۲/۱۶۷ وتنزیہ الشریعۃ ۲/۳۰۵

اس روایت کو یزید واسطی نے اسی طرح متصلاً روایت کیا ہے اور ابن ہارون، ابو معاویہ نے حجاج سے روایت کی ہے اور انہوں نے مرسلاً نقل کیا ہے۔

۶۸۸۱۔ ابو محمد عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن محمد الرازی، ھناد بن السری، ابو معاویہ، حجاج، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فاروق خطابی، سلیمان بن احمد، ابو مسلم الکشی، حذیل بن ابراہیم، عثمان بن عبدالرحمن، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے، حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کو تسمہ پر اٹھایا گویا کہ اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں کسی باربردار جانور پر اٹھایا ہے۔[1]

۶۸۸۲۔ سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن معاویہ العتبی، یوسف بن عدی، ایوب بن مدرک، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے جمعہ کے روز عمامہ باندھنے والوں پر سلام بھیجتے ہیں۔[2]

مکحول کی غریب حدیث ہے ایوب ان سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۸۸۳۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، علی بن عیاش، عاصم بن علی، عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے حضرت جبیر بن نفیر سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندہ کی توبہ قبول فرماتے ہیں جب تک کہ اس کی روح غرغرے میں اٹکی ہو۔[3]

۶۸۸۴۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن یوسف، ہیثم بن حمید، ابو معبد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ ابورہم سماعی سے حضرت ابوایوب انصاریؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز اپنے سے پہلے کے گناہ کو ختم کر دیتی ہے۔[4]

اس روایت کو ابومعبد حفص بن غیلان، مکحول سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۸۸۵۔ ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد، فضل بن حباب، ابوالولید طیالسی، لیث بن سعد، ایوب بن موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ شرجیل بن سمط سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں حضرت سلمان میرے پاس سے گزرے اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک شب و روز گھوڑا باندھنا ایک مہینہ روزہ رکھنے اور قیام کرنے سے افضل ہے اور اگر وہ شخص اسی عمل میں مرگیا تو اس کا عمل جاری رہے گا جو عمل بھی وہ کرتا رہا فتنہ انگیزی سے محفوظ رہے گا اور اس کا رزق جاری رہے گا۔[5]

اس روایت کو یزید بن یزید نے جابر اور محمد بن عمرو سے بواسطہ مکحول اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۸۸۶۔ سلیمان بن احمد، عبدان بن محمد المروزی، اسحاق بن الصویہ، بقیہ بن ولید، ابن ثوبان، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ

۱۔ العلل المتناهية ۲/۱۰۶ وكنز العمال ۴۳۰۹۶، ۱۳۳۳۶ وتاريخ بغداد ۲۳۱/۵

۲۔ الأحاديث الضعيفة ۱۵۹ ومجمع الزوائد ۱۷۹/۲، ۱۲۱/۵. وكنز العمال ۴۱۱۹۹. وتخريج الاحياء ۱۸۱/۱. وميزان الاعتدال ۱۰۰۰. ولسان الميزان ۱۵۱۲/۱. والضعفاء للعقيلي ۱۱۵/۱. والكامل لابن عدى ۳۳۰/۱. والموضوعات لابن الجوزى ۱۰۵/۲. وتنزيه الشريعة ۳۰۳/۲.

۳۔ سنن الترمذى ۳۵۳۷. ومسند الامام أحمد ۱۳۲/۲، ۴۲۵/۳. والمستدرك ۲۵۷/۴. ومسند الشهاب ۱۰۸۵. وصحيح ابن حبان ۲۴۴۹. وكشف الخفا ۲۸۸/۱. واتحاف السادة المتقين ۵۲۵/۸، ۲۵۹/۱۰.

۴۔ الكامل لابن عدى ۸۰۲/۲. والدر المنثور ۳۵۳/۳.

۵۔ فتح البارى ۴۱/۶. واتحاف السادة المتقين ۳۸۱/۱۰. والترغيب والترهيب ۲۴۳/۲.

عبدالرحمن بن غنم ،حضرت ابو مالک اشعری نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔آپ نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے والے کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی ،اس کے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے ،اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہوئے جواب دیا (یعنی اس کی امداد کی) تو اس کا اللہ پر ذمہ ہے کہ چاہے اسے لشکر کے اندر موت دیں ،جیسے چاہیں ،اسے جنت میں داخل فرمائیں گے، یا وہ اللہ کے ضمان میں صبح کرے گا ،اور اگر اس کی عدم موجودگی طوالت پکڑ گئی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے گھر والوں کے پاس سلامتی، اجر اور غنیمت کے ساتھ واپس لوٹا نہیں ،اور اگر اس کے گھوڑے یا اونٹ نے اس کی گردن توڑ دی یا اسے کسی سانپ نے ڈس لیا یا وہ اپنے بستر پر مر گیا جیسے بھی اللہ تعالیٰ نے اس کا مرنا چاہا۔[1]

۶۸۸۷۔قاضی ابو احمد محمد بن احمد ،شعیب بن محمد ذیلی ،ازھر بن مرزبان ،عقبہ بن حماد ،ابو خلید ،اوزاعی ،ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ مالک بن یخامر حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی پندرھویں رات کو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف جھانکتے ہیں تو سوائے مشرک اور کینہ پرور کے سب کی بخشش فرمادیتے ہیں۔[2]

مکحول کی حدیث ہے جو انہوں نے عبدالرحمن بن غنم سے نقل کی ہے جس میں ابن ثوبان منفرد ہیں ان کی حدیث مالک سے مروی ہے جس میں اوزاعی منفرد ہیں۔

۶۸۸۸۔محمد بن مظفر ،احمد بن سعید بن یزید ،یارون بن اسحاق ،ابو خالد الاحمر ،ابو اسحاق ،ہشام بن الغاز ،ابن عجلان ،ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ غضیف ،حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے فرمایا میرے پاس سے ایک نوجوان گزرا ،میں نے کہا میرے لئے استغفار کرو گے؟ تو اس نے کہا میں آپ کے لئے استغفار کروں جبکہ آپ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ،میں نے کہا ہاں اس نے کہا نہیں کیا آپ مجھے جانتے ہیں کہ آپ حضرت عمرؓ کے پاس سے گزرے تھے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کیا ہی کم رعنا جوان ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا بے شک اللہ تعالیٰ نے حق عمر کی زبان پر جاری کیا ہے جس کے ذریعہ وہ گفتگو کرتا ہے۔[3]

۶۸۸۹۔ابو عمرو بن حمدان ،عبداللہ بن محمد بن شیرویہ ،اسحاق بن راھویہ ،بقیہ بن ولید ،محمد بن ولید زبیدی ،ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ مسروق بن الاجدع حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتا پہنے اور ننگے پاؤں نماز پڑھتے دیکھا ،اور نماز سے فراغت کے بعد آپ کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں جانب مڑتے تھے۔

مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف بقیہ کی حدیث سے لکھا ہے جو زبیدی سے مروی ہے۔

۶۸۹۰۔ابو عبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد ،ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل ترمذی ،ایوب بن سلیمان بن بلال ،ابوبکر ،سلیمان بن بلال ، قدامہ بن موسیٰ ،عبدالعزیز بن یزید ،ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ عباد بن زید حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے نکلے ،میں آپ کے پیچھے ہولیا ،میرے پاس ایک برتن تھا جس میں پانی تھا جب آپ تشریف لائے تو میں نے وہ پانی آپ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے جبہ کے نیچے سے دونوں ہاتھ نکالے ،وضو فرمایا اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔

۱۔ السنن الکبری للبیہقی ۸/۱۱۵، ۱۹۹. وکنز العمال ۱۰۹۳۳

۲۔ مسند الامام احمد ۲/۱۷۶ وصحیح ابن حبان ۱۹۸۰. والسنۃ لابن ابی عاصم ۱/۲۲۴. وامالی الشجری ۱/۱۸۰، ۲۰۲، ۲۳۲، ۱۰۰. والترغیب والترھیب ۳/۴۵۹

۳۔ سنن الترمذی ۳۶۸۲ ومسند الامام احمد ۲/۵۳، ۴۰۱. والمستدرک ۳/۸۶، ۸۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۳۳۹، ۲۱۲/۱۲. وصحیح ابن حبان ۲۱۸۴، ۲۱۸۵ وفتح الباری ۷/۵۰ وکشف الخفاء ۱/۲۵۸

۶۸۹۱۔ابو محمد بن حیان، اپنی اصل کتاب سے نقل کیا، ابو بکر البزار نے املا کرا کر لکھوایا، محمد بن حرب واسطی، یحییٰ بن متوکل، منصور بن عمران، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ سعید بن المسیب، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید میں جھگڑنا کفر ہے۔

مکحول کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف محمد بن حرب کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۸۹۲۔سلیمان بن احمد، محمد بن محمویہ الاھوازی الجوھری، ابو ربیع عیسیٰ بن علی الناقد، موسیٰ بن ابراہیم المروزی، عمرو بن واقد، تر بید بن واقد ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ سعید بن المسیب روایت ہے، فرمایا جب خراسان کے قریبی علاقے فتح ہوئے تو حضرت عمر رونے لگے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ان کے پاس آئے اور فرمایا اے امیر المؤمنین آپ کس بنا پر رو رہے ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو اس طرح کی فتح دی ہے؟ حضرت عمر نے فرمایا مجھے رونے دو، اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے یہ پسند ہے کہ ہمارے اور ان کے درمیان آگ کا ایک سمندر ہوتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جب خراسان کی پچھلی جانب سے عباس کی اولاد کے جھنڈے نمودار ہوں گے تو وہ لوگ اسلام کی موت کی خبر لائیں گے جو ان کے جھنڈے تلے چلا قیامت کے روز میری شفاعت سے محروم رہے گا۔[1]

یزید اور مکحول کی غریب حدیث ہے۔

۶۸۹۳۔سلیمان بن احمد، قاسم بن زکریا، محمد بن عمرو بن حنان، یحییٰ بن سعید العطار دمشقی، ابو عبدالرحمٰن، زید بن واقد، انکے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ ابو سلمہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آگ ضرور تمہارا قصد کرے گی جو ابھی ایک وادی میں بجھی پڑی ہے۔ اس وادی کو برھوت کہتے ہیں، وہ لوگوں کو ڈھانپ لے گی، جس میں دردناک عذاب ہوگا، جانوں اور مالوں کو کھا جائے گی، آٹھ دن میں پوری دنیا کے گرد گھوم جائے گی وہ ایسے اڑے گی جیسے پرندہ اور بادل اڑتا ہے، رات میں اس کی گرمی دن سے زیادہ ہوگی، زمین و آسمان کے درمیان اس کی آواز کڑک دار بجلی سے مشابہ ہوگی، وہ دن میں لوگوں کے سروں سے عرش کے زیادہ قریب ہوگی، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا وہ آگ اس دن مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو سلامت رکھے گی؟ آپ نے فرمایا اس دن مؤمن اور مؤمنات کہاں ہوں گے؟ جو لوگ ہوں گے وہ گدھوں سے زیادہ شریر ہوں گے، جانوروں کی طرح جفتی کریں گے اور ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو کہے باز آ، باز آ، ایسا نہ کرو۔

زید اور مکحول کی غریب حدیث ہے جس میں یحییٰ بن سعید منفرد ہیں، جو ابو عبدالرحمٰن سے نقل کرتے ہیں ان کا نام محمد بن سعید ہے جبکہ یحییٰ بن سعید اور موسیٰ بن ابراہیم المروزی دونوں ضعیف ہیں۔

۱۔الموضوعات لابن الجوزی ۳۸/۲، واللآلی المصنوعۃ ۲۲۴/۱، وکنز العمال ۱۲/۲.

۳۱۷۔ عطاء بن میسرہ

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان بزرگوں میں سے آخرت کی تیاری کی ترغیب دینے والے، دنیا کے دھوکے سے نفرت دلانے والے، ابو عثمان خراسانی عطاء بن میسرہ ہیں جو کامل فقیہ اور باعمل واعظ تھے، انہوں نے کوچ کے لئے توشہ انتقال کا یقین کرتے ہوئے کیا۔

کہا گیا ہے کہ سیدھی راہ میں غور کرنا، آخرت کے لئے تیاری کرنا اور تیاری میں سبقت کرنے کا نام تصوف ہے۔

۶۸۹۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن اسحاق، ابو محمد بن حیان، جعفر فریابی، دحیم، احمد بن اسحاق، ابو یحییٰ رازی، محمد بن مہران حمال، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق سراج، عبداللہ بن سعید، ولید بن مسلم، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عطاء خراسانی کے ساتھ مل کر جہاد کرتے تھے۔ وہ نماز کے ذریعے رات کو زندہ کرتے، جب رات کا تہائی یا آدھا حصہ گزر جاتا تو ہمیں آواز دیتے، اس وقت وہ اپنے خیمے میں ہوتے اور ہمیں ان کی آواز سنائی دیتی، اے عبدالرحمن بن یزید بن جابر، اے یزید بن یزید اے ہشام بن غاز، اے فلاں، اے فلاں، کھڑے ہو جاؤ، وضو کرو اور نماز پڑھو، کہ اس رات کا قیام اور اس دن کا روزہ پگھلی ہوئی چیز کے پینے اور لوہے کے ٹکڑوں سے زیادہ آسان ہے، جلدی جلدی نجات کو تلاش کرو، پھر اپنی نماز میں مشغول ہو جاتے۔

۶۸۹۵۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب بن نجدہ، ابی، ولید بن مسلم، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عطاء خراسانی کے ساتھ مل کر جہاد کرتے تھے تو وہ سوائے سحری کے وقت تھوڑی سی نیند کے اول سے آخر تک نماز پڑھتے تھے۔

۶۸۹۶۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن عبدالجبار، ہیثم بن خارجہ، عبداللہ بن عبدالرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے۔ وہ اپنی بات اشارہ سے کرتے تھے فرماتے ہیں میں تمہیں تمہاری دنیا کی وصیت نہیں کرتا، تم خود ہی اس کی وصیت طلب کرنے والے ہو تمہیں اس کے حریص ہو، میں تو تمہیں تمہاری آخرت کی وصیت کرتا ہوں، تم خوب جانتے ہو کہ کوئی بندہ مال اور شرافت کی وجہ سے نہیں چھوڑا جائے گا، اگر وہ یہ کہے کہ میں فلاں ہوں اور فلاں کا بیٹا ہوں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود ہی اسے آگ سے آزاد کردیں گے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد کردیا تو وہ آزاد ہو گیا اور جسے اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد نہیں کیا تو وہ سخت ہلاکت میں ہوگا جس میں کبھی کوئی ہلاک نہ ہوا ہوگا۔

سو تم عمل کے گھر میں ثواب کے گھر کے لئے کوشش کرو اور دار الفنا میں دار البقا کے لئے جستجو کرو، دنیا کا نام دنیا (قریب) اس وجہ سے رکھا گیا کہ وہ عمل کرنے والی جگہ کے قریب ہے اور آخرت کو آخرت اس وجہ سے کہتے ہیں کیونکہ اس میں ہر چیز بعد میں ہوگی اور اس وجہ سے کہ وہ ثواب کا گھر ہے جس میں عمل کوئی نہیں اور علاوہ گناہوں کے ساتھ بلکہ ہر گناہ کے ساتھ جب تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے، اے اللہ! مجھے بخش دے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے لئے اپنے آپ کو حوالہ کر رہا ہے اور علاوہ گناہوں کے ساتھ "لاالٰــــہ الا اللّٰــہ وحدہ لاشریک لہ ۔ اللّٰہ اکبر کبیراً والحمد للّٰہ رب العالمین وسبحان اللّٰہ وبحمدہ ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ استغفر اللّٰہ واتوب الیہ''

جب اعمالنامے کھولے جائیں گے اور یہ کلام ظاہر ہوگا جسے ہر بندے نے اپنی خطاؤں کے ساتھ ملایا ہوگا، اس کلام کی وجہ سے مغفرت کا امیدوار ہوگا اور یہ کلمات حسنات اس کی برائیاں ختم کردیں گے، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں بے شک

نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ نصیحت و یاد دھانی ہے یاد کرنے والوں کے لئے۔ (ہود۔۱۱۴) جو شخص دنیا سے اس طرح گیا کہ اسکے پاس نیکیاں بھی ہیں اور برائیاں بھی اور ان نیکیوں سے برائیوں کے مٹانے کی امید رکھتا ہے اور جو گناہوں پر ڈٹا رہا اور استغفار سے اکڑا اور اس دن گناہوں پر اصرار اور استغفار سے تکبر کرتے ہوئے نکلے گا حساب و کتاب اسے دور کر دے گا، اور اسے اس کے عمل کا بدلہ دیا جائیگا البتہ جس سے درگزر کر نیوالی کریم ذات درگزر کرے، کیونکہ وہ مغفرت والا ہے باوجودیکہ لوگ ظلم کرتے ہیں وہ جلد حساب لینے والا ہے دنیا کو ایسا سمجھو جیسا کہ تم کسی چیز کو چھوڑنے والے ہو اور بخدا وہ ضرور تم سے جدا ہوگی اور موت کو ایسا سمجھو جیسا تم نے کسی چیز کو چکھ رکھا ہے۔ بخدا تم ضرور اسے چکھو گے، اور آخرت کو ایسا سمجھو جیسے تم کسی جگہ اتر چکے ہو، خدا کی قسم تم ضرور اس میں اترو گے، یہ تمام لوگوں کا گھر ہے لوگوں میں سے جو بھی سفر کے لئے نکلتا ہے تو ضروری سامان سفر اپنے ساتھ ضرور لیتا ہے اور اپنا سازوسامان تیار کرتا ہے۔ گرمی سے بچاؤ کے لئے کوئی سایہ دار چیز لیتا ہے اور پیاس کے لئے توشہ دان، اور سردی سے بچاؤ کے لئے لحاف اور رضائی لیتا ہے جس نے اپنے سفر کے لئے قابل اصلاح چیز لی لوگ اس کی ریس کرتے ہیں۔

اور جو شخص اس طرح سفر کے لئے نکلے کہ نہ سازوسامان لے اور نہ ضروری چیزیں لیں تو ندامت اٹھاتا ہے۔ جب دن چڑھے گا تو وہ کوئی سائبان نہ پائے گا اور جب پیاسا ہوگا تو سیرابی کے لئے گھونٹ نہ پائے گا، اور جب ٹھنڈک محسوس کرے گا تو لحاف نہ پائے گا میرے نزدیک اس سے بڑھ کر نادم شخص کوئی نہیں۔

سو سب سے عقلمند شخص وہ ہے جو نہ ختم ہونے والے سفر کا سامان کرے، وہ دنیا میں پیاس کے لئے سیراب نہ کرنے والی چیز لیتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایہ تلے جگہ دیں گے۔ وہ کبھی دھوپ محسوس نہیں کرے گا اور جو اس دن دھوپ میں رہا کبھی بھی سایہ میں نہ آسکے گا اور جو آج کھڑا ہوا اور سامان سیرابی کر لیا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو اس دن پیاسا ہو کبھی سیراب نہ ہوگا، اور جو کھڑا ہوا اور اپنی پوشاک کا سامان کیا وہ کبھی ننگا نہ ہوگا، کیونکہ اس دن جو ننگا ہو گیا وہ کبھی پوشاک نہ پہن سکے گا، کوئی آدمی بھی دو براتیں لیکر حاضر نہ ہوگا، ایک برأت مولانا کی کے ظہور کے وقت اور دوسری برأت جب اللہ تعالیٰ کے سامنے وہ اپنی مخلوق کی گردنوں کے متعلق جو چاہے فیصلہ فرمائیں گے اس ذات کا کوئی شریک نہیں۔

۶۸۹۷۔ ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان، اسماعیل بن عباد ارزلی بصرۃ، ابن عطاء، ابیہ ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس امت کا ذکر اور اس کی سادہ لوحی کا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے لئے جو اجر وثواب ہے اس کا ذکر کیا راوی کا بیان ہے کہ آپ صحابہ اس بات پر تعجب کرتے ہوئے کہنے لگے: اے روح اللہ! یہ کیونکر ہوگا؟ آپ نے فرمایا ان کی زبانوں پر ایک ایسا کلمہ جاری ہوگا جسے ان سے پہلے دوسری امتیں ثقیل سمجھتی ہونگی، یعنی توحید، لا الہ الا اللہ کہنا۔

۶۸۹۸۔ سلیمان بن احمد، ابو زرعہ الدمشقی، ابو مسھر، سعید بن عبدالعزیز ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عطاء خراسانی جب کوئی ایسا شخص نہ پاتے جسے حدیث سنائیں تو مساکین کے پاس آتے اور انہیں احادیث سناتے۔

۶۸۹۹۔ سلیمان بن احمد، ابو زرعہ، ابو عبدالملک بن الفارسی، یزید بن سمرۃ ابو عمران ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے عطاء خراسانی کو فرماتے سنا ذکر کی مجالس حلال ہیں۔

۶۹۰۰۔ عبداللہ بن محمد ابو العباس ھروی، موسیٰ بن عامر، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ داؤد نبی علیہ السلام نے عرض کیا، اے میرے رب بنی اسرائیل کو کیا ہوا کہ جب ان پر کوئی مصیبت یا سختی نازل ہوتی ہے تو یہ لوگ کہتے ہیں اے ابراہیم! اسحاق اور یعقوب کے معبود! تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم علیہ السلام کو جب بھی میرے اور کسی دوسری چیز کے درمیان اختیار رہا تو انہوں نے مجھے ہی اختیار کیا اور اسحاق جو ہیں انہوں نے ان کی خاطر اپنا عمدہ اور نفیس مال خرچ کیا اور یعقوب کو

میں نے ایسی آزمائش میں مبتلا کیا تھا جس میں انہوں نے مجھ سے بدگمانی نہیں کی، یہاں تک کہ میں نے وہ مصیبت اور آزمائش ختم کر دی

۶۹۰۱۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حسن بن محمد، احمد بن محمد یزید زعفرانی، محمد بن حسان ارزق، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ داؤد علیہ السلام نے اپنی خطا کو اپنی ہتھیلی پر نقش کر لیا تا کہ اسے بھول نہ جائیں، آپ جب اسے دیکھتے تو آپ کا دست مبارک لرز جاتا۔

۶۹۰۲۔ ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان، موسیٰ بن عامر، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ داؤد علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ اپنا سر اٹھایئے تو جب وہ سر اٹھانے لگے تو وہ زمین سے مل گیا ان کے پاس جبرائیل امین آئے اور انہیں زمین سے اس طرح اکھیڑا جیسے درخت سے گوندا کھیڑتے ہیں۔

ولید فرماتے ہیں کہ ہمیں قیس بن زبیر نے بتایا کہ جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ کے چہرے کے جوش کی وجہ سے سجدہ کے اعضاء زمین سے چپک گئے، ولید نے کہا: ابن لھیعہ فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے سجدہ میں یوں کہتے تھے تیری ذات پاک ہے میرے آنسو مشروب ہیں، میرے سامنے پڑی ہوئی راکھ میرا کھانا ہے ولید نے کہا کہ ابن ابی شیخ نے فرمایا داؤد علیہ السلام کہتے تھے اے میرے رب میری خطا کو میری ہتھیلی میں رکھ دے۔ چنانچہ وہ کھانے پینے کے لئے جب بھی ہاتھ بڑھاتے آپ اسے دیکھتے تو وہ خطا آپکو رلا دیتی، بسا اوقات پانی سے بھرا جام لایا جاتا، آپ پینے کے لئے اسے ہاتھ میں لیتے تو اپنی خطا دیکھ کر رکھ دیتے، بالآخر وہ آپ کے آنسوؤں سے مٹ گئی۔

۶۹۰۳۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی العاصم، ابو عمیر رملی ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے فرمایا جوان آدمی سے کسی ضرورت کی طلب بوڑھے کی بنسبت زیادہ آسان ہے تم یوسف علیہ السلام کے قول کو نہیں دیکھتے وہ فرماتے ہیں تم پر کچھ مواخذہ نہیں اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے اور یعقوب علیہ السلام نے فرمایا میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت مانگوں گا

۶۹۰۴۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن معدان، عبداللہ بن حانی المقدمی، ضمرہ، عثمان بن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے پروردگار! ایک گھڑی کی ذلت سے میرے لئے سو موتیں مرنا زیادہ آسان ہے، راوی کا بیان ہے کہ موت کی وجہ سے وہ خوش نفس ہو گئے، کسی نبی کی روح خوش نفسی کے بغیر قبض نہیں ہوتی۔

۶۹۰۵۔ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن وھیب غزی، محمد بن سری، ضمرہ، عثمان بن عطاء، ابیہ ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مکڑی نے دو دفعہ جالا تنا۔ ایک دفعہ داؤد علیہ السلام پر جس وقت طالوت آپکی تلاش میں تھا، دوسری مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب آپ غار میں تھے۔

۶۹۰۶۔ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن وھیب، محمد بن سری، ضمرہ، عثمان بن عطاء، ابیہ ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ قیامت کے دن بندے کا حساب واقف کاروں کے سامنے ہوگا تا کہ اس پر گراں گزرے۔

۶۹۰۷۔ سلیمان بن احمد، عبدالجبار بن ابی عامر حمصی، ابی، ابو سلام خالد سلام سلیحی نخعی، ان کے سلسلہ سند میں عطاء سے روایت ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ سنت کے خلاف شادی قیامت کے روز حسرت اور ندامت ہوگی۔

۶۹۰۸۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، سلیمان بن احمد، محمد بن سعید بن آدم، ابو عمیر، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء سے روایت ہے کہ جیسے نئے کپڑے میں چکناہٹ کا نشان لگتا ہے خیر کے متلاشی شخص میں اس سے بھی زیادہ عیب ظاہر ہوتا ہے۔

۶۹۰۹۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، قدامہ بن ہثم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عطاء بن میسرہ خراسانی سے

پوچھا۔ انہوں نے کہا میرا فلاں شخص پر حق بنتا ہے اور وہ اس کا انکار کر چکا ہے اور گواہ پیش کر کر کے میں تھک گیا ہوں۔ کیا میں اس کے مال سے قصاص لے سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا تمہاری کیا رائے ہے، اگر وہ تمہاری لونڈی کے ساتھ کچھ کرتا تو تم کیا کرتے؟

۶۹۱۰۔ محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ زمین کے جس حصہ پر جو بندہ بھی سجدہ کرتا ہے تو وہ قیامت کے روز اس کے حق میں گواہی دے گی اور جس دن اس کی وفات ہوگی اس پر وہ حصہ روئے گا۔

۶۹۱۱۔ عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبدالملک، ایوب بن محمد وزان، محمد بن علی، عبداللہ بن ابان عسقلانی، بکیر بن نسر عسقلانی ضمرہ، عمر بن ورد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے عطا خراسانی نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بدعتی کو توبہ کی اجازت دینے سے انکار کیا ہے۔

۶۹۱۲۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن معدان، ابوعمیر، ضمرہ، ان کے سلسلہ سند میں ابن عطاء سے بحوالہ ان کے والد روایت ہے کہ تین چیزوں کے بعد اپنے بھائیوں سے ملاقات کیا کرو، اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت کیا کرو، اگر مشغول ہوں انکی مدد کیا کرو، اگر بھول جائیں تو ان کو یاد دہانی کیا کرو۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک میل چلو اور بیمار کی عیادت کرو، دو میل چلو اور دو آدمیوں کے درمیان صلح کرو، تین میل چلو اور اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے بھائی کی زیارت کرو۔

۶۹۱۳۔ محمد بن علی، عبداللہ، بکیر، ضمرہ، عثمان بن عطاء ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے کہ ایک عورت کے بچے نے پاخانہ کیا تو اس نے روٹی کے ٹکڑے سے صاف کر کے ایک سوراخ میں وہ ٹکڑا رکھ دیا۔ ان لوگوں کے ہاں ایک نہر چلتی تھی اللہ تعالیٰ نے اس نہر کو روک دیا جس کی وجہ سے یہ لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے۔ اس عورت کو بھی سخت بھوک لگی اس نے وہی ٹکڑا اٹھا کر کھالیا، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس نہر کو جاری کر دیا۔

۶۹۱۴۔ محمد بن علی، عبداللہ، بکیر، ضمرہ، عثمان بن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سعید بن المسیب کی اہلیہ نے کہا ہم اپنے خاوندوں سے ایسی باتیں کرتی تھیں جیسے تم لوگ امراء سے گفتگو کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے، آپ کو عافیت دے۔

۶۹۱۵۔ محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں ذکر کیا محمد بن ایوب، عیسیٰ بن ابراہیم، عفیف بن سالم، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ جہنم کے سات دروازے ہیں، ان میں سب سے سخت، انتہائی مصیبت اور گرمی والا بدبودار دروازہ ہے جو زناکاروں کے لئے ہے جو باوجود علم کے گناہوں کا ارتکاب کرتے تھے۔

۶۹۱۶۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم، ابوعمیر رملی، ضمرہ، ابراہیم بن ابی عبلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، ہم صبح کے بعد عطاء خراسانی کے پاس بیٹھتے تھے۔ وہ دعائیں کرتے تھے ایک دن وہ موجود نہ تھے تو ایک مؤذن شخص نے گفتگو کی، رجاء بن حیوہ کو اس کی آواز ناپسند لگی آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ اس نے کہا میں ابو مقدام ہوں، رجاء نے فرمایا خاموش رہو، ہم خیر کی بات اہل خیر سے ہی سننا پسند کرتے ہیں

۶۹۱۷۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم، ابوعمیر رملی، ضمرہ، ابراہیم بن ابی عبلہ، ابن عباس، ضمرہ، عثمان بن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں جب سے میں نے چھوٹے بچے نے پیالوں کی نمو داری دیکھی تو میں سمجھ گیا کہ برکت اٹھائی گئی ہے۔

۶۹۱۸۔ عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر، حاجب بن ارکین، عبدالرحمٰن بن واقد، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے تبعین مومنین کو کافی ہے۔

۶۹۱۹۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن حارث، عیسیٰ بن یونس، عثمان بن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے میرے دل میں سب سے قابل اعتبار عمل میرا علم کو پھیلانا ہے۔

۶۹۲۰۔ محمد بن احمد بن حسن یقطینی، محمد بن حسن بن قتیبہ، عیسیٰ بن محمد رملی، ضمرہ، ابن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں عطاء سے روایت ہے

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر کے متعلق ارشاد ہے" وہ عورتیں اپنے ظاہری اعضاء کے علاوہ زینت کو ظاہر کر سکتی ہیں" (نور-۳۱) فرمایا سرمہ اور خضاب کی جانب مراد ہے۔

۶۹۲۱ - محمد بن علی، ابو العباس بن قتیبہ، صفوان بن صالح، ضمرہ، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا فرماتے ہیں ابلیس کا ایک سرمہ ہے جو وہ لوگوں کو لگاتا ہے ذکر کئے بغیر سو رہنا ابلیس کا سرمہ ہے۔

۶۹۲۲ - عبداللہ بن محمد، ابو بکر بن راشد، ابو عمیر، ضمرہ، ابن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کسی عالم کے لئے مناسب نہیں کہ اس کی آواز اس کی مجلس سے آگے بڑھے، عطاء فرماتے ہیں علم کی مجلس ایک دوسرے کے پیچھے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔

۶۹۲۳ - احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی داؤد، جعفر بن مسافر، بشر بن بکر، اوزاعی، عطاء فرماتے ہیں تین چیزوں میں سے ایک بھی اصحاب رسول میں نہ تھی، کسی کے نامعلوم طریقے سے قتل ہو جانے پر وہ قسم نہ کھاتے، نہ ان میں کوئی حروری تھا اور نہ ان میں کوئی تقدیر کو جھٹلانے والا تھا۔

۶۹۲۴ - ابی محمد بن احمد بن یزید، احمد بن محمد کنانی، ابو نصر ہاشم بن قاسم، ابو معشر، منصور بن کریب، انکے سلسلہ سند میں عطاء سے روایت ہے فرماتے ہیں جب قس تھا تو قس تھا، جب سود کھایا جانے لگا تو زمین دھنسائی اور زلزلہ کا سلسلہ شروع ہو گیا، حکام جب جور و ظلم کرتے ہیں تو بارشیں کم ہوتی ہیں، اور جب زنا عام اور بکثرت ہونے لگے تو موتیں زیادہ ہوتی ہیں اور جب زکوۃ روک لی جاتی ہے تو مویشی ہلاک ہوتے ہیں اور جب ذمیوں کے ساتھ ظلم و زیادتی ہوتی ہے تو لوگ اسے حکومت کہتے ہیں۔

۶۹۲۵ - عبداللہ بن محمد، احمد بن عبدالجبار، تمیم بن ہیثم، نجم العطار، عطاء بن میسرہ خراسانی، اللہ تعالیٰ کے ارشاد آپ ان سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی رضا جوئی کی خاطر اعراض کریں جس کی آپ امید رکھتے ہیں۔ (اسراء-۲۸) آپ نے فرمایا یہ آیت والدین کے ذکر کے بارے میں نہیں ہے۔ قبیلہ مزینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواریاں مانگنے آئے، آپ نے فرمایا میرے پاس تمہارے لئے سواریاں نہیں ہیں اور نہ میں تمہیں سوار کر سکتا ہوں، وہ لوگ واپس ہو گئے اور غم کی وجہ سے برابر ان کے آنسو بہہ رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، رحمت سے مراد مال غنی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں "اور جب تم ان سے اور جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے تھے جدا ہو گئے" (الکہف-۱۶) عطاء فرماتے ہیں یہ کسی قوم کے چند نوجوان تھے جو قوم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ دیگر معبودان باطلہ کی عبادت کرتی تھی وہ معدودے چند نوجوان ان بناوٹی معبودوں کی عبادت سے ہٹ گئے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت سے علیحدہ نہ ہوئے۔

۶۹۲۶ - عبداللہ بن محمد، صوفی، ابن منیع، ابو نصر تمار، معافی بن عمران، ضرار بن عمرو الملطی، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے" (عبس-۳۸) کی تفسیر مروی ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ عرصہ رہنے کی وجہ سے گرد آلود ہونے کی بنا پر۔

۶۹۲۷ - ابی محمد بن خشام بن سعید، عمرو بن علی، عمر بن ابی خلیفہ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ عطاء نے ہمارے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی اور جب ہم واپس ہونے لگے تو اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، فرمایا تم مغرب اور عشاء کے مابین اس وقت کو دیکھ رہے ہو؟ یہ غفلت کا وقت ہے اور یہی اوابین کی نماز ہے، جس نے قرآن حفظ کر کے اول سے آخر تک اس نماز میں پڑھا تو وہ جنت کے باغوں میں ہوگا۔

عطاء بن میسرہ، حضرت انس بن مالک، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، ابو ہریرہ، ابو امامہ، اور حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مسنداً روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح حضرت معاذ بن جبل، ابو ذر، کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کرتے ہیں، کبار تابعین

جیسے حضرت سعید بن مسیب، ابوادریس خولانی، ابن محیریز، حسن بصری، یحییٰ بن معمر، نعیم بن ابی ہند، عطاء بن ابی رباح، نافع، عکرمہ، اور ابو عمر جونی سے ان کا سماع اور روایت لینا بہت زیادہ ہے۔ ان کی پیدائش ۵۰ھ میں اور وفات ۱۳۵ھ میں ہوئی۔

۶۹۲۸۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن ایوب، سعید بن ابی مریم، نافع بن یزید، ابن ابی اسید، ان کے سلسلہ سند میں عطاء سے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں کسی کی قبر پر دفن سے فارغ ہونے کے بعد کھڑے ہوئے، پھر آپ نے فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون، اے اللہ! یہ آپ کا مہمان ہوا اور آپ بہترین مہمان نواز ہیں، زمین اس کے لئے کشادہ کر دیں، اور اس کی روح کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیں، اور اپنی جانب سے اسے اچھی قبولیت بخش دیں اور سوالات قبر کے وقت اس کی زبان کو ثابت رکھئے۔

عطاء کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف نافع کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۹۲۹۔ سلیمان بن احمد، احمد بن معلی، سلیمان بن عبدالرحمن، اسماعیل بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے، حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے اونٹ ذبح کرنے کی منت مانی تھی لیکن مجھے اونٹ ملا نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی جگہ سات بکریاں ذبح کر دو۔[1]

عطاء کی حضرت ابن عباس سے روایت کردہ غریب حدیث ہے، ہم نے صرف اسماعیل کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۹۳۰۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عثمان، نصر بن عبدالرحمن وشاء، محاربی، عبدالحمید بن ابی جعفر، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین پانچ چیزوں کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے کوئی چیز بھی دوسری کے بغیر قبول نہیں فرماتا، اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، رسولوں پر، جنت اور جہنم پر، موت کے بعد زندگی پر ایمان لانا یہ ایک جزء ہوا، پانچ نمازیں اسلام کا ستون ہیں، اللہ تعالیٰ ایمان کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا، زکوٰۃ گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں زکوٰۃ کے بغیر ایمان اور نماز قبول نہیں، جس نے یہ سارے کام کئے مگر جب رمضان آیا تو اس نے جان بوجھ کر رمضان کے روزے ترک کر دیئے، تو اللہ تعالیٰ اس کا ایمان، نماز اور زکوٰۃ قبول نہیں فرماتے اور جس نے یہ چاروں امور سرانجام دیئے مگر حج کرنے کی سہولت کے باوجود اس نے حج کیا اور نہ ہی حج (بدل) کی وصیت کی، اور نہ اس کے خاندان میں سے کسی نے اس کی طرف سے حج کیا تو اللہ تعالیٰ اس کا ایمان، نماز، زکوٰۃ اور روزے کچھ بھی قبول نہیں فرمائیں گے، کیونکہ حج اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے ایک فرض ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فرائض میں سے کوئی بھی فرض دوسرے کے بغیر ہرگز قبول نہیں فرماتے۔[2]

حضرت ابن عمر کی ان الفاظ سے غریب حدیث ہے، ان سے صرف عطاء نے اور عطاء سے فقط ان کے بیٹے عثمان نے روایت کیا ہے اور اس روایت میں عبدالحمید بن ابی جعفر منفرد ہیں۔

۶۹۳۱۔ ابوبکر بن محمد بن جعفر بن احمد شمشاطی مقری جو واسط کے رہنے والے ہیں ابوشعیب حرانی، یزید بن ہارون، اسحاق بن نجیح، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے بواسطہ حضرت ابوہریرہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا اپنی امت میں ایک خلیل ہوتا ہے اور میرا خلیل عثمان بن عفان ہے۔[3]

۱۔ المطالب العالیۃ ۱۱۹۵۔

۲۔ کنز العمال ۱۴۸۰۔ وعلل الحدیث ۸۲۹۔

۳۔ کنز العمال ۳۲۲۹۸، ۳۳۰۸۹۔ والبدایۃ والنہایۃ ۲۰۳/۷۔

عطاء کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طرح لکھا ہے۔

۶۹۳۲۔ ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن صالح بخاری، محمد بن ناصح، بقیہ بن الولید، مسلمہ بن علی، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں نیزہ گاڑا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے تمام ہوں گے دور کردیں گے۔[1]

عثمان کی اپنے والد سے نقل کردہ غریب حدیث ہے ہم نے صرف بقیہ کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۹۳۳۔ ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحاق بن راھویہ، کلثوم بن محمد بن ابی رستہ، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رسالت دیکر بھیجا جس کی وجہ سے میں پریشان ہوگیا، اور میں یہ جان چکا کہ لوگ میری تکذیب کرنے والے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ڈرایا کہ اگر میں نے رسالت نہ پہنچائی تو اللہ تعالیٰ مجھے عذاب دے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں وہ شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت نہیں کرتے اور وہاں میں فساد پیدا کرے مگر ایسی بات کی وجہ سے جو ان میں دوسرے کے ساتھ گفتگو کرے۔

ان الفاظ سے یہ غریب حدیث ہے جو انہوں نے ابوہریرہؓ اور عطاء سے روایت کی ہے۔ ان سے اس نسخہ میں روایت کرنے میں کلثوم اکیلے ہیں۔

۶۹۳۴۔ محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، صفوان بن صالح، محمد بن عثمان بن عطاء خراسانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے والد سے، دادا جان سے نقل کرتے سنا وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر (کا سرغنہ) مشرق کی جانب ہے۔[2]

عطاء کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف ان کی اولاد کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۹۳۵۔ ابوبکر بن محمد بن جعفر بن ہیثم، احمد بن خلیل برجلانی، ابونضر، عبدالعزیز بن نعمان قرشی، یزید بن حیان، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا، ان چار آدمیوں کی محبت صرف مومن کے دل ہی میں جمع ہوسکتی ہے، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔[3]

اس روایت کو امام احمد بن حنبل نے ابونضر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ابو ناصر نے ثوری سے بحوالہ عطاء خراسانی انہوں نے حضرت انس سے آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۹۳۶۔ ابوسلمہ یزید بن خالد بن مرشد، مغیرہ بن مغیرہ، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرو بن عبسہ سے کہا، اے عمرو! آپ کو چوتھائی اسلام سے کیوں موسوم کیا گیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام لانے سے پہلے ہی اسلام ڈال دیا تھا اور میں خبروں کے بارے میں پوچھتا رہتا اور قافلوں کا قصد کرتا یہاں تک کہ ایک قافلہ گزرا جو مکہ سے واپس ہورہا تھا تو ان لوگوں نے کہا: مکہ میں قبیلہ قریش کا ایک شخص نکلا ہے جس کا گمان ہے کہ وہ نبی ہے، چنانچہ میں مکہ آیا اور آپ سے ملاقات کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، آپ کے ساتھ اس مہم میں کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام، یعنی ابوبکر اور بلال، میں نے کہا یا رسول اللہ! میں آپ سے اس دین پر بیعت کرتا ہوں، یوں میں مسلمان ہوگیا

---

[1] کنز العمال ۱۰۹۳۰

[2] مسند الامام احمد ۲/۲۶۴، ۳۸۹، ۴۰۷، ۴۵۶، ۴۸۳، ومسند ابی عوانۃ ۱/۵۹.

[3] تاریخ بغداد ۳/۲۲۴ وکشف الخفاء ۱/۵۱۷ والمطالب العالیۃ ۴۰۲۹، ۴۵۲۹ وکنز العمال ۳۳۱۰۴.

اور چوتھا حصہ ہو گیا، اسی وجہ سے میرا نام ربع (چوتھائی) اسلام رکھا گیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے پاس اقامت کروں یا اپنے اہل وعیال کے پاس چلا جاؤں؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم اپنے اہل وعیال کے ساتھ رہو، اور جب تم یہ سنو کہ میں یثرب کی طرف نکل آیا ہوں تو میرے پاس آ جانا۔

پھر جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں پہنچا، میں نے سلام کیا آپ نے جواب دیا اور آپ سے چند سوالات کئے ان میں ایک بات یہ بھی تھی کہ سب سے افضل غلام کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو اور جو اپنے مالکوں کو انتہائی پسندیدہ ہو۔

اس روایت کو ابوامامہ سے متعدد افراد نے نقل کیا ہے، ان میں سلیم بن عامر، ضمرہ بن حبیب، ابوسلام دمشقی، عمرو بن عبداللہ شیبانی، شداد بن عبداللہ، اور نعیم بن زکریا شامل ہیں۔

۷۹۳۷۔ احمد بن اسحاق، جعفر بن محمد بن یعقوب، ابراہیم بن معمر، عمرو بن حفص بن عمرو، عبدالغفار بن عفان اوزاعی کے داماد، ولید بن مزید ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے، حضرت عقبہ بن عامرؓ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہو پھر وہ اپنے جوتے یا نعل کے تلوے کی طرف دیکھے (مبادا اس کے ساتھ کوئی نجاست لگی ہو) تو فرشتے اسے کہتے ہیں تم اچھے رہو اور جنت تمہارے لئے اچھی ہو، سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔[1]

یہ حضرت عقبہ اور عطا خراسانی کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طرح لکھا ہے۔

۷۹۳۸۔ عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن معدان، احمد بن جعفر، محمد بن حمید، ابراہیم بن مختار، ابن جریج، انکے سلسلہ سند میں عطا خراسانی سے وہ حضرت کعب بن عجرہ سے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق "جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لئے نیکی اور زیادہ بھلائی ہے (یونس۔ ۲۶) آپ نے فرمایا حسنیٰ سے مراد جنت اور زیادہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔[2]

عطاء اور ابن جریج کی غریب حدیث ہے جس میں ابراہیم بن مختار منفرد ہیں۔

۷۹۳۹۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، ولید بن مسلم، شعیب بن رزیق، انکے سلسلہ سند میں عطا خراسانی سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی آیات اور کچھ کلمات سکھائے کہ زمین پر جو مسلمان پریشان ہو قرض خواہ ہو یا مقروض ہو اور ان کلمات کے ذریعے دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتے ہیں اور اسکی تکلیف دور فرماتے ہیں۔ ایک روز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روک دیا گیا اور میں آپ کے ساتھ جمعہ کی نماز نہ پڑھ سکا، آپ نے فرمایا معاذ! تم کس وجہ سے جمعہ کی نماز نہ پڑھ سکے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یوحنان بن باریا، یہودی کی میرے ذمہ ایک اوقیہ چاندی تھی وہ میرے دروازے پر گھات لگائے بیٹھا تھا، مجھے اندیشہ تھا کہ وہ مجھے آپ سے روک دیگا اور مجھے اپنی جانداد سے غافل کر دے گا آپ نے فرمایا معاذ! کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا قرض اتار دیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا تو پھر تم یہ دعا مانگو! اے اللہ! آپ ہی بادشاہت کے مالک ہیں جسے چاہتے ہیں بادشاہت سے نوازتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں اس سے محروم رکھتے ہیں، جسے چاہتے ہیں عزت دیتے ہیں اور جسے چاہتے ذلت دیتے ہیں، آپ کے قبضہ قدرت میں ساری بھلائی ہے آپ ہر چیز پر قادر ہیں، جسے چاہتے ہیں بغیر حساب کتاب کے دیتے ہیں۔ دنیا وآخرت کی مہربان ذات اور دونوں جہانوں کی رحیم ذات، ان دونوں میں سے جتنا جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں، اور جتنا جس سے چاہتے ہیں روک رکھتے ہیں، میرا قرض ادا فرما دیجئے، اگر تم پر زمین بھر سونا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے

---

[1] تاریخ اصبہان ۱/۱۹۵، وکنز العمال ۲۸۰۹

[2] تفسیر الطبری ۱۱/۷۵، وتفسیر ابن کثیر ۴/۱۹۹، ۲۳۹، والدر المنثور ۳/۳۰۵

تمہاری طرف سے ادا فرمادیں گے۔

عطاء کی غریب حدیث ہے جسے انہوں نے حضرت معاذ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۶۹۴۰۔ محمد بن علی بن مخلد، ابراہیم بن ہیثم بلدی، سلیمہ بن قادم، بقیہ، عبداللہ بن ابی موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے بواسطہ ابورزین عقیلی سے روایت ہے۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن اسحاق ضبی، علی بن ہاشم، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے، وحضرت ابورزین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے (مسلمان) بھائی کی زیارت کے لئے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اسے رخصت کرنے آتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ! اسے ملا جیسے اس نے تیری خاطر صلہ رحمی کی اگر تم ایسا کر سکو تو ضرور کرو۔

بقیہ اور علی کے الفاظ یہ ہیں "اے ابورزین! اللہ کی خاطر زیارت کرو، اس واسطے کہ بندہ جب بھائی کی اللہ تعالیٰ کی خاطر زیارت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادیتے ہیں۔ اگر وہ صبح کے وقت نکلا ہو تو شام تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اگر شام کو نکلے تو صبح تک دعا کرتے ہیں۔ اگر تم اپنے جسم کو اس کام میں لگا سکو تو ضرور کرو۔

اس روایت کو ولید بن مزید نے عثمان بن عطاء سے ان کے والد کے حوالہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے حسن سے بواسطہ حضرت ابورزین نقل کیا ہے۔

۶۹۴۱۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عثمان بن ابی شیبہ، طلحہ بن یحییٰ، یونس بن یزید، ابن شہاب، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے حضرت سعید بن المسیب سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ حضرت ابن خطابؓ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور انہیں حج کے ساتھ عمرہ کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا اگر تم اسے علیحدہ ادا کرو یعنی اشہر حج کے علاوہ میں تو یہ زیادہ مکمل کرنے والا ہے تمہارے حج اور عمرہ کو، پھر فرمایا میں تمہیں اس سے روکتا ہوں، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کیا ہے اور میں نے بھی آپ کے ساتھ ادا کیا ہے۔

اسی طرح اسے طلحہ نے یونس سے روایت کیا ہے جس میں یونس منفرد ہیں اور ابن وھب نے یونس سے بواسطہ عطاء نقل کیا ہے جس میں زہری کا حوالہ نہیں۔

۶۹۴۲۔ سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، محمد بن مظفر، اسامہ بن علی بن سعید، عیسیٰ بن ابراہیم غافقی، عبداللہ بن وھب، یونس بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے حج کے مہینوں میں تمتع کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کیا ہے اور میں اس سے روک رہا ہوں، یہ اس واسطے کہ تم میں سے کوئی حج کے مہینوں میں دور دراز سے پراگندہ، تھکا ماندہ عمرہ کرنے کے لئے آتا ہے اس کی پراگندگی، تھکان اور اس کا تلبیہ صرف اس کے عمرہ میں ہوتا ہے۔ پھر وہ آتا ہے اور بیت اللہ کا طواف کرتا ہے، احرام کھولتا ہے لباس پہنتا ہے خوشبو لگاتا ہے اور اپنی اہل سے قربت کرتا ہے اگر وہ ان کے ساتھ ہوں۔

یہاں تک کہ جب آٹھ ذی الحجہ کا روز ہوتا ہے تو وہ حج کا احرام باندھ لیتا ہے اور منیٰ کی طرف حج کا تلبیہ کہتے ہوئے نکل پڑتا ہے نہ پراگندگی، نہ تھکاوٹ اور نہ کوئی تلبیہ، صرف ایک دن کا یہ سارا کام، جبکہ حج، عمرہ سے افضل ہے۔ اگر ہم ان کے درمیان سے ہٹ جائیں تو یہ لوگ ان سے معانقہ کریں یا جو یک اس گھر کے رہنے والے ایسے ہیں کہ نہ ان کے پاس دودھیا جانور ہیں اور نہ کھیتی ہیں ان کی بہار تو ان لوگوں پر ہے جو ان پر طاری ہوتے ہیں۔

۶۹۴۳۔ عبدالملک بن حسن سقطی، احمد بن یحییٰ حلوانی، محمد بن معاویہ نیشاپوری، شعیب بن رزیق، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے وہ سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو وضو کرتے دیکھا، آپ نے داڑھی کا خلال کیا پھر

فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

عطاء کی غریب حدیث ہے شعیب اس میں منفرد ہیں۔

۱۹۲۴۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، مسلم بن ابراہیم، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے وہ سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت خولہ بنت حکیمؓ سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! اگر عورت خواب میں وہ چیز دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی احتلام ہو جائے) آپ نے فرمایا جب وہ ایسا دیکھے تو غسل کرے۔[2]

سعید سے عطاء کی روایت کردہ غریب حدیث ہے، اسماعیل بن عیاش نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔

۱۹۲۵۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ میں نے ابو ادریس خولانی کو فرماتے سنا، میں حمص کی مسجد میں داخل ہوا، وہاں میں ایک حلقہ میں بیٹھ گیا جس میں ہر شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا تھا، ان میں ایک نوجوان تھا جب وہ بات کرتا تو سب خاموش ہو جاتے۔ میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ مجھ سے حدیث بیان کریں اللہ کی قسم مجھے آپ سے محبت ہے، انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ کے جلال کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے اللہ تعالیٰ (کے عرش) کے سایہ تلے ہوں گے جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں معاذ بن جبل ہوں۔

اس روایت کو شعیب بن رزیق اور عتبہ بن ابی حکیم نے عطاء سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۱۹۲۶۔ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، ابو اسحاق فزاری، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے بواسطہ ابن محیریز حضرت عبداللہ بن السعدی کی روایت ہے، فرمایا میں اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ میں چونکہ سب سے کم عمر تھا اس واسطے انہوں نے مجھے اپنے کجاووں یا اپنے اونٹوں کے پاس چھوڑ دیا، انہوں نے اپنے مسائل حل کروائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی پیچھے رہ گیا ہے؟ انہوں نے کہا ایک لڑکا ہے جو ہمارے کجاووں یا اونٹوں کے پاس ہے، آپ نے فرمایا اسے بلا بھیجو، بے شک اس کی ضرورت تمہاری ضرورتوں سے بہتر ہے، سو انہوں نے میری طرف آدمی بھیجا، میں آپ کے پاس حاضر ہوا آپ نے فرمایا تمہاری کیا ضرورت [illegible] میری حاجت یہ ہے کہ کیا ہجرت ختم ہو گئی ہے؟ آپ نے فرمایا جب تک کافروں سے جنگ وقتال جاری ہے [illegible]۔

اس روایت کو یحییٰ بن حمزہ نے عطاء سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۱۹۲۷۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حسین بن عیسیٰ بسطامی، محمد بن ابی فدیک، عبدالرحمن بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے، وہ حسن سے، آپ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی تین طرح کے ہیں، ایک وہ پڑوسی جس کا صرف ایک حق ہے، یہ سب سے کم درجے والا پڑوسی ہے، اور ایک پڑوسی جس کے دو حقوق ہیں اور ایک پڑوسی ایسا ہے جس کے تین حقوق ہیں، اس پڑوسی کا حق سب سے افضل ہے، رہا وہ پڑوسی جس کا ایک ہی حق ہے وہ مشرک پڑوسی ہے جس کے ساتھ کوئی رشتہ داری تو نہیں صرف پڑوسی کا حق ہے، دوسرا پڑوسی جس کے دو حق ہیں تو وہ مسلمان پڑوسی ہے جس کے ساتھ رشتہ داری تو نہیں یہاں اسلام اور پڑوسی کا حق ہے۔ رہا وہ پڑوسی جس کے تین حقوق ہیں وہ ایسا پڑوسی ہے جو مسلمان رشتہ دار ہو تو اس کے

۱۔ صحیح البخاری ۱/۴۴، ۷۹، ۲/۲۰، ۸/۲۹، ۳۲، وصحیح، کتاب الحیض ۳۲

۲۔ المستدرک ۳/۲۷۰، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۴/۱۹۸، وکنز العمال ۲۹۱۲۸

اسلام ، پڑوس اور رشتہ داری کا حق ہے۔ پڑوس کا سب سے کم حق یہ ہے کہ تم اپنے پڑوسی کو اپنی ہانڈی کی خوشبو سے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ، ہاں جب اس میں اس کے لئے بھی پکاؤ تو علیحدہ بات ہے۔ یہ عطا کی حسن سے روایت کردہ غریب حدیث ہے، ہم نے صرف ابن ابی فدیک کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۹۴۸۔ محمد بن احمد بن حسن ، محمود بن محمد المروزی ، علی بن حجر ، اسحاق بن نجیح ، ان کے سلسلہ سند میں عطا خراسانی سے ، حسن سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ابو تمیمہؓ سے سنا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عدل وانصاف کے مختلف شعبوں کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دینا، عالم آدمی کو سلام کرنا، غنا و فقر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، یہاں تک کہ تمہیں اس کی پرواہ نہ ہو کہ تمہاری اللہ تعالیٰ کی راہ میں مذمت ہوئی یا تعریف ہوئی۔

فرماتے ہیں میں نے آپ سے پوچھا خواہشات کے کیا شعبے ہیں؟ آپ نے فرمایا ایسا لالچ جس کے پیچھے آدمی چل پڑے، ایسی خواہش جس کی پیروی کی جائے، آدمی کا اپنے آپ سے خوش ہونا، مصیبت کے وقت صبر نہ کرنا اور آسائش کے وقت شکر نہ کرنا۔

عطا کی حسن سے روایت کردہ غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طریق پر لکھا ہے۔

۶۹۴۹۔ علی بن ہارون بن محمد ، یوسف القاضی ، ابوموسیٰ ، عبدالاعلیٰ ، داؤد بن ابی ہند ، ان کے سلسلہ سند میں عطا خراسانی سے وہ یحییٰ بن یعمر سے ، وہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں ، فرمایا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس نے کہا یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، اور حج کرنا، اس نے کہا اگر میں یہ کام کرلوں تو کیا میں مسلمان ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں، پھر اس نے کہا ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ پر، فرشتوں پر، اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر، اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر، مرنے کے بعد جی اٹھنے پر، جنت ، جہنم پر، تقدیر کے خیر وشر کے سب پر ایمان رکھنا، اس نے کہا اگر میں ایسا کرلوں تو کیا ایمان دار ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں، پھر اس نے کہا احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کے لئے ایسے طریقے سے عمل کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر ایسا نہ کرسکو تو (یوں تو ضرور خیال کرو) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے کہا کیا میں ایسا کرچکنے کے بعد احسان کرنے والا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں، پھر اس نے کہا یا رسول اللہ! قیامت کب ہے؟ آپ نے فرمایا یہ پانچ چیزیں ہیں جن کا تعلق غیب سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا" بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے" (لقمان۔۳۴) البتہ میں تمہیں اس کی چند نشانیوں سے خبردار کرتا ہوں ، جب لونڈی اپنی مالک کو جنم دے، اور لوگ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر عمارتوں میں لگ جائیں، اور جب لوگوں کے سردار بھوکے ننگے اور مفلس لوگ بن جائیں گے۔ اس نے کہا وہ کون ہوں گے؟ آپ نے فرمایا دیہاتی لوگ۔ اس کے بعد وہ شخص منہ پھیر کر چل دیا، آپ نے فرمایا اس شخص کو میرے پاس لاؤ، لوگ اس کے پیچھے گئے تاکہ اسے دیکھیں مگر انہیں کچھ نظر نہ آیا، آپ نے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو لوگوں کو دین سکھانے آئے تھے۔

عطا اور داؤد کی غریب حدیث ہے جس میں حضرت عمرؓ کا ذکر نہیں۔

۶۹۵۰۔ احمد بن یعقوب بن مہرجان ، حسن بن علی معمری ، محمد بن ابان واسطی ، داؤد بن ابی فرات ، محمد بن یوسف ابی رجاء اسدی ، ان کے سلسلہ سند میں عطا خراسانی سے نعیم بن ابی ہند ، ابو وصل سے ، وہ حضرت حذیفہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض وفات میں جس میں آپ کی وفات ہوئی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت حضرت علی اپنے بیٹے سے آپ کو سہارا دیئے

۱۔ مجمع الزوائد ۸/۱۶۳، وکنز العمال ۲۴۸۹۱، وفتح الباری ۱۰/۴۴۲، واتحاف السادۃ المتقین ۹/۳۰۳، وکشف الخفاء ۱/۳۹۳، وتفسیر ابن کثیر ۳/۲۹۳، والقرطبی ۵/۱۸۳

ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اب آپ کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا بہتر ہوں، میں نے حضرت علیؓ سے کہا، کیا آپ مجھے رسول اللہ کو سہارا دینے کی سعادت دیں گے تاکہ میں اپنے سینے سے سہارا دوں کیونکہ آپ پہلے سے حاضر ہیں اور تھک چکے ہیں؟؟ آپ نے فرمایا حذیفہ تم میرے قریب ہو جاؤ، تم اس بات کے زیادہ مستحق ہیں، میں آپ کے نزدیک قریب ہوا تو آپ نے فرمایا اے حذیفہ! جس کے لئے صدقہ یا روزے کی مہر لگی اور وہ اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا میں اس بات کو ظاہر کر دوں یا پوشیدہ رکھوں؟ آپ نے فرمایا پوشیدہ رکھو۔

نعیم کی مشہور حدیث ہے اور عطاء کی غریب حدیث ہے جس میں داؤد منفرد ہیں۔

۶۹۵۱۔ محمد بن حمید، عبدان بن احمد، وحیم، عبداللہ بن یحییٰ بن موسیٰ، ابی عبداللہ بن محمد، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن وہب، حیوہ، اسحاق بن عبدالرحمن خراسانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عطاء خراسانی نے ان سے بیان کیا وہ نافع سے وہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب تم بیع عینہ سے خرید و فروخت کرنے لگو گے، گایوں کی دموں کو پکڑ لو گے جہاد چھوڑ کر کھیتی میں خوش ہونے لگو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت و رسوائی کو اس وقت تک مسلط رکھے گا جب تک کہ تم اپنے دین کی طرف واپس نہ لوٹو گے۔[1]

عطاء کی نافع سے روایت کردہ غریب حدیث ہے جس میں حیوہ اسحاق سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۹۵۲۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبداللہ بن احمد بن ذکوان، عراک بن خالد بن یزید بن صبیح المری، عثمان بن عطاء کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ عکرمہ وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت رقیہ جو حضرت عثمانؓ کی زوجہ تھی، کی وفات کا غم ہوا تو آپ نے فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹیوں کو دفن کرنا عزت کے کاموں میں سے ہے۔[2]

عطاء کی عکرمہ سے روایت کردہ غریب حدیث ہے جس میں عراک بن خالد منفرد ہیں۔

۶۹۵۳۔ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن یونس کدیمی، بشر بن عمران زہرانی، شعیب بن رزیق، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے وہ عطاء بن ابی رباح سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تین آنکھوں پر (جہنم کی) آگ حرام ہے، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے جھک گئی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی۔[3]

اس روایت کو عثمان بن عطاء نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور فرمایا عن ابن عباس۔

۶۹۵۴۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، وحیم، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم، ابی محمد بن شعیب بن شابور، عثمان بن عطاء کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ ابومسلم خولانی سے آپ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

---

[1] سنن ابی داؤد ۳۴۶۲ والسنن الکبری للبیہقی ۵/۳۱۶ والکامل لابن عدی ۵/۱۹۹۸ ونصب الرایۃ ۴/۱۷ والکنی للدولابی ۲/۹۵ ومیزان الاعتدال ۱۰۳۴۸۔ والترغیب والترہیب ۳/۲۹۔

[2] تاریخ بغداد ۵/۱۴۷، ۷/۱۹۱ وتاریخ ابن عساکر ۱/۲۹۸، ۷/۲۷۹۔ وتذکرۃ الموضوعات ۲۱۷ والکامل لابن عدی ۲/۲۹۳ والدرر المنتثرۃ ۸۴۔ والموضوعات لابن الجوزی ۳/۲۳۵ والأحادیث الضعیفۃ ۱۸۵، ۱۸۶۔

[3] المصنف لابن ابی شیبۃ ۵/۳۵۰ وشرح السنۃ ۱۴/۳۶۵ وتاریخ ابن عساکر ۲/۳۴۲۔

[4] [illegible]

وسلم کو چار اعمال بہت پسند تھے۔ وہ عمل آپ کی جان کو مشقت میں ڈال دیتے اور وہ عمل آپ کے مال کے لئے باعث مشقت تھے، وہ دو عمل جو آپ کی جان کو مشقت میں ڈالتے وہ روزہ اور نماز تھی اور وہ دو عمل جو مال کے لئے باعث مشقت تھے وہ جہاد اور صدقہ ہے۔

عطاء کی غریب حدیث ہے جو ابو عمران سے مروی ہے، اور اسے ابو توبہ الربیع بن نافع نے عبد العزیز بن عبد الملک قرشی بحوالہ عطاء اسی طرح نقل کیا ہے۔

۳۱۸۔ خالد بن معدان[۱]

اور ان لوگوں میں سے با مشقت بدن والے، موجود دل والے، قابل تعریف عقل والے، وہ اپنے دل کو وجد میں اور اپنی عقل کو پانے والے اور وصل میں کوشش کرنے والے خالد بن معدان ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف، معبود کے مشاہدے کیلئے انتہائی کوشش کا نام ہے۔

۶۹۵۵۔ عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن جعفر، سلم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ خالد بن معدان دن میں چالیس ہزار دفعہ سبحان اللہ کہتے تھے، یہ مقدار قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ تھی، وفات کے بعد جب انہیں تخت پر غسل کے لئے رکھا گیا تو اپنی انگلی کو اسی طرح حرکت دینے لگے یعنی سبحان اللہ کہنے لگے۔

۶۹۵۶۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن اللیث جوہری، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان کی اولاد میں سے کسی شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ خالد بن معدان کا انتقال روزے کی حالت میں ہوا۔

۶۹۵۷۔ ابی احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد اموی، محمد بن حسین، بھلول بن مورق، بشر بن منصور، ثور، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔ فرمایا میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے، اپنے نفس کو بھوکا اور ننگا رکھ شاید وہ اللہ عزوجل کو دیکھ سکے۔

۶۹۵۸۔ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، علی بن سہل رملی، ولید، عبدۃ بنت خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتی ہیں فرماتی ہیں، بہت کم ایسا ہوتا کہ خالد دوپہر کے وقت جب قیلولہ (دوپہر کو آرام) کرنے بستر پر آتے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات اور آپ کے مہاجرین و انصار صحابہ سے اشتیاق کا ذکر نہ کیا ہو پھر ان کا نام لیتے اور فرماتے وہی لوگ میری اصل اور نسل ہیں۔ ان کی دل آرزو کرتا ہے ان کی طرف میرا اشتیاق بڑھ گیا ہے، اے میرے رب! مجھے اپنی طرف بلالے، یہاں تک کہ ان پر نیند غالب آجاتی اور وہ اسی طرح سو جاتے۔

۶۹۵۹۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن عبداللہ بن الزبیر، عبدالرحمن بن العباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، عبید اللہ بن عمر، ابو اسامہ، سفیان، ثور، ابن الزبیر، ایک شخص کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ خشکی یا تری میں کوئی جانور موت سے میرا فدیہ بن جائے، اگر موت کوئی ہدف ہوتا جس تک سبقت پہنچائی ہوتی تو مجھ سے اسی شخص آگے بڑھ سکتا جو طاقت میں مجھ سے زیادہ ہوتا۔

۶۹۶۰ عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، سعید بن یحیی، ابی، احوص بن حکیم، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے، فرمایا اللہ کی قسم! اگر موت کسی مکان میں رکھی ہوتی تو میں سب سے پہلے وہاں پہنچتا۔

۶۹۶۱۔ ابو محمد بن حیان، ابن ابی عاصم، محمد بن عمر، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کسی شامی شخص نے مجھ سے بحوالہ بنت خالد بن معدان روایت بیان کی۔ وہ اپنے والد سے نقل کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا مؤمن کا سب سے کم درجہ یہ حال ہے کہ وہ نماز میں کھڑا

---

[۱] طبقات ابن سعد ۷/۴۵۵. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۹۰۱ والجرح ۳/ت ۱۵۸۳. وتهذيب الكمال ۱۶۵۳ (۱۶۷/۸).

ہوتا ہے اور فاجر کا سب سے بہتر حال یہ ہے کہ وہ سویا ہو۔

۶۹۶۲۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، جریر، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔ فرمایا جب تم میں سے کسی کے لئے بھلائی کا دروازہ کھولا جائے تو وہ اس کی طرف جلدی کرے، اس واسطے کہ اسے معلوم نہیں کہ یہ کب بند ہو جائے گا۔

۶۹۶۳۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے فرمایا جس نے بغیر تعجب اور کسی کو سنانے کے علاوہ، سبحان اللہ و بحمدہ کہا تو اللہ تعالیٰ اس کلمہ کے لئے دو آنکھیں اور دو پر بنائیں گے جن کے ذریعے وہ تسبیح کرنے والوں کے ساتھ اڑتے تسبیح کرتی رہے گی۔

۶۹۶۴۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن سری، فضیل بن عیاض، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا بندے کی اس وقت بھی قدردانی ہوتی ہے جب وہ الحمد للہ کہے، اگرچہ وہ ہمبستری کے بستر پر ہو اور اس کے پاس خوبصورت نوخیز لڑکی ہو۔

۶۹۶۵۔ سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر، ابی، بقیہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جب انگور کے خوشہ کے پاس آتے تو ایک ایک دانہ کھاتے اور ہر دانے پر اللہ تعالیٰ کا نام لیتے۔

۶۹۶۶۔ محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، دحیم، ولید، حریز، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے فرمایا آنکھ بھی مال ہے اور نفس بھی مال ہے اور انسان کا سب سے بہترین مال وہ ہے جس سے وہ مستفید ہو اور اسے خرچ کرے اور تمہارا سب سے برا وہ مال ہے جس کو نہ تم دیکھو اور نہ وہ تمہیں دیکھے، اس کا حساب تو تمہارے ذمہ ہو اور اس کا نفع کسی اور کو پہنچے، خالد نے فرمایا وہ لوگ تین چیزوں میں تم سے سبقت لے گئے۔ انہیں فقر سے کوئی اندیشہ نہ تھا، نمازی شخص کے بارے میں شک نہ کرتے تھے، دشمن سے آمنا سامنا ہوتا تو بزدل نہ ہوتے۔

۶۹۶۷۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے خالد بن معدان کے واسطے سے یہ بات پہنچی کہ وہ فرمایا کرتے تھے کھانا اور تعریف کرنا، کھا کر خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

۶۹۶۸۔ عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، ابن المبارک، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔ فرمایا آدمی پوری طرح فقیہ اس وقت تک نہیں بن سکتا یہاں تک کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پہلو میں اونٹوں کی طرح دیکھے پھر اپنے آپ پر غور کرے تو وہ اسے انتہائی حقیر نظر آنے لگا۔

۶۹۶۹۔ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ہشام، بقیہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔ فرمایا خبردار! تم لوگ دو خطروں سے بچ کر رہنا اس واسطے کہ کبھی آدمی کا ہاتھ پورے بدن سے خرچ کرتا ہے کسی نے کہا خطرے کیا ہیں؟ فرمایا آدمی کا چلتے ہوئے اپنا ہاتھ مارنا۔

۶۹۷۰۔ عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندوں میں سے مجھے سب سے محبوب وہ لوگ ہیں جو میری محبت کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے ہوں، جن کے دل مسجدوں کے ساتھ لگے رہیں، جو سحری کے وقت استغفار کریں، یہی وہ لوگ ہیں جب میں زمین والوں کو عذاب دینے کا ارادہ کروں تو مجھے وہ یاد ہوتے ہیں یوں میں ان سے عذاب پھیر دیتا ہوں۔

۶۹۷۱۔ ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحاق بن راھویہ، عیسیٰ بن یونس، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے

روایت ہے۔فرمایا جب اہل جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے تو وہ کہیں گے کیا ہمارے پروردگار نے ہم سے یہ وعدہ نہ کیا تھا کہ ہم جہنم میں اتریں گے؟ فرشتے کہیں گے کیوں نہیں مگر جب تم اس پر سے گزرے تو وہ بجھی ہوئی تھی۔

۷۲ ۶۹۔ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس کدیمی، احمد بن ابراہیم بن یوسف، عمران بن عبدالرحیم، حسین بن حفص، سفیان ثوری، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔فرمایا ہر بندے کی چار آنکھیں ہیں دو آنکھیں بدن میں جن سے دنیا کے معاملات کو دیکھتا ہے اور دو آنکھیں اس کے دل میں ہیں جن سے آخرت کے امور کو دیکھتا ہے۔جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے دل کی دونوں آنکھیں کھول دیتا ہے تو وہ ان چیزوں کو دیکھ لیتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ کی وعدہ کی ہوئی غیب کی چیز دیکھتا ہے۔وہ دونوں غیب ہیں اور غیب سے امن غیب کی وجہ سے ہوتا ہے اور جب کسی بندے کو اس کے علاوہ کچھ پہنچانے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے اپنے حال پر چھوڑ دیتے ہیں پھر یہ آیت پڑھی: کیا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔(محمد۔۲۴)

۷۳ ۶۹۔ابوعلی محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، حمیدی، ح، ابی، عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ثور بن یزید، خالد بن معدان سے اسی طرح کی روایت ہے۔

۷۴ ۶۹۔احمد بن ابراہیم بن یوسف، عمران بن عبدالرحیم، حسین بن حفص، سفیان، ثور، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے فرمایا کہ ہر بندے کے ساتھ ایک شیطان ہے جو اس کی پیٹھ کی ہڈی کے ساتھ پوشیدہ رہتا ہے۔اپنی گردن کو کندھے کی طرف موڑے ہوتا ہے۔اپنے منہ کو اس کے دل پر لگائے ہوتا ہے۔حسین کے علاوہ دوسروں نے سفیان سے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب غافل ہوتا ہے تو وسوسے ڈالتا ہے۔

۷۵ ۶۹۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبداللہ بن واقد، ام عبداللہ بنت خالد، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد خالد سے روایت ہے۔فرمایا قبولیت کی دعا یا جو قبولیت کا ارادہ کرے تو سجدہ کرتے دونوں ہاتھوں کو پلٹ دے اور دعا کرے۔

۷۶ ۶۹۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبداللہ بن واقد، ام عبداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد خالد سے روایت ہے۔فرمایا دل مٹی سے بنائے گئے ہیں اور مٹی سردی میں نرم پڑ جاتی ہے۔

۷۷ ۶۹۔محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا، عبداللہ بن محمد بغوی، محمد بن زیاد بن فروہ، ابوشہاب، طلحہ بن حزید، ثور، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں حکیم آدمی کی بات قبول نہیں کرتا، میں تو اس کا قصد اور عمل قبول کرتا ہوں۔اگر اسکا قصد اور عمل پسندیدہ اور رضامندی کا سبب ہو تو میں اسکا قصد و عمل اللہ تعالیٰ کی تعریف اور وقار بنا دیتا ہوں اگرچہ وہ بات نہ کرے۔

۷۸ ۶۹۔محمد بن احمد، موسیٰ بن اسحاق، عبداللہ بن عوف، فرج بن فضالہ، شعوذ، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے کہ داؤد (اللہ تعالیٰ کے) نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میرے ذکر میں مشغول رہنے والوں کو میں، مجھ سے مانگنے والوں سے زیادہ افضل عطا کرتا ہوں۔

۷۹ ۶۹۔محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، عصیب بن بقیہ بن ولید، ابی، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے خالد بن معدان کو فرماتے سنا، جو شخص حق کی مخالفت کر کے تعریف کا متلاشی ہو تو وہ تعریف اللہ تعالیٰ اس کے لئے مذمت بنا کر دے مارتے ہیں اور جو حق کی موافقت میں ملامتوں پر جرأت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان ملامتوں کو اس کے لئے تعریف بنا دیتے ہیں۔

۶۹۸۰۔محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن یزید، سعید بن محمد الوراق، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔فرمایا اللہ تعالیٰ انسان کی رات کے ابتدائی حصہ میں بھلائی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں تمہارا اگلا حصہ پہلے

حصہ کے ساتھ مل جائے۔

۶۹۸۱۔ عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ہاشم بعلبکی، ولید، عبدہ بنت خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے۔ فرمایا آسمان میں ایک فرشتہ ہے جس کا آدھا بدن آگ اور آدھا برف ہے، وہ کہتا ہے اے پروردگار تیری ذات پاک ہے اور تیری تعریف ہے جیسے آپ نے اس آگ اور برف کو یکجا کیا۔ اسی طرح مومنوں کے دلوں کو جمع کر دیں۔ اس کے علاوہ اس کی اور کوئی تسبیح نہیں۔

۶۹۸۲۔ محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، سعید بن یعقوب طالقانی، اسماعیل بن عیاش، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے خالد بن معدان کو فرماتے سنا وہ لوگ سرحدوں پر گھوڑے باندھنے پر کسی چیز کو ترجیح نہیں دیتے تھے۔

۶۹۸۳۔ محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، عیسیٰ بن سالم، مسلم بن قادم، داؤد بن رشید، بقیہ بن ولید، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں سند خالد بن معدان سے روایت ہے۔ وہ کثیر بن مرہ سے نقل کرتے ہیں فرمایا یہ ایک حرید نعمت ہوگی کہ اہل جنت کے پاس سے ایک بادل گزرے گا، وہ کہے گا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم پر برسوں؟ وہ کسی چیز کی تمنا نہیں کریں گے ان پر بارش ہوگی، خالد فرماتے ہیں کثیر فرماتے اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا مشاہدہ کرایا تو ضرور کہوں گا مجھ پر زیورات میں سجی دھجی لڑکیاں برسا۔

۶۹۸۴۔ احمد بن عبداللہ بن محمود، محمد بن احمد بن یحییٰ، ابوبکر المؤدب، سلمہ بن شبیب، ولید، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ملک الموت کے پاس مشرق سے مغرب تک کی مقدار کا ایک نیزہ ہے۔ جب دنیا میں سے کسی بندے کی زندگی ختم ہو جاتی ہے تو اس نیزہ کو بندے کے سر پر مارتا ہے پھر کہتے ہیں اب تمہاری وجہ سے اموات کے لشکر میں اضافہ ہوگا۔

۶۹۸۵۔ احمد بن اسحاق، اسحاق بن ابراہیم بن قران المؤدب، سلمہ بن شبیب، ابوالمغیرہ، ام عبداللہ، عبدۃ بنت خالد بن معدان، ان دونوں سے ان کے والد سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا جس بستر پر انسان نہیں سوتا اس پر شیطان سوتا ہے۔

۶۹۸۶۔ محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ بابلتی، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے خالد بن معدان کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے انسان اگر تو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں بھی تجھے اسی طرح یاد کروں گا، اور اگر تو مجھے مجلس میں یاد کرے گا تو میں بھی تجھے اسی طرح مجلس میں یاد کروں گا جو تیری مجلس سے بہتر ہوگی، اگر تو مجھے غصہ کی حالت میں یاد رکھے گا تو میں بھی تجھے غضب میں یاد رکھوں گا، میں تجھے عذاب والوں کے ساتھ عذاب نہیں دوں گا۔

خالد بن معدان حضرت معاذ بن جبلؓ، عبادہ بن صامتؓ، ابوعبیدہ بن الجراح اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں، حضرت مقدام بن معدی کرب، ابوامامہ باہلی، ابوہریرہؓ، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو، معاویہ، عبداللہ بن بسر، ثوبان، واثلہ، عتبہ بن عبید سلمی، ابو بحریہ، کثیر بن مرۃ، عبدالرحمن عمرو سلمی، عمرو بن الاسود، اور ربیعہ جرشی سے ہیں۔

۶۹۸۷۔ فاروق الخطابی، ابوخالد عبدالعزیز بن معاویہ قرشی، ابومسلم کلثی، سعید بن سلام، عطار، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ضرورتوں میں پوشیدگی سے مدد چاہو کیونکہ ہر نعمت والے شخص سے حسد کیا جاتا ہے۔[۱]

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۲/۱۴۹، ومیزان الاعتدال ۳۰۹۵، وکشف الخفاء ۱/۱۳۵، وتنزیہ الشریعۃ ۲/۱۳۵، والفوائد المجموعۃ ۲۶۱،۷۰، وتذکرۃ الموضوعات ۲۰۵، والموضوعات لابن الجوزی ۲/۱۶۵، واللآلی المصنوعۃ ۲/۳۳۔

خالد کی غریب حدیث ہے جس میں ثور منفرد ہیں اس روایت کو عمرو بن یحییٰ بصری نے شعبہ سے انہوں نے ثور سے نقل کیا ہے

۶۹۸۸۔ فاروق الخطابی، سلیمان بن احمد نے جماعت سمیت، ابو مسلم الکشی، عصمۃ بن سلیمان الخزاز، حازم مولیٰ بنی ہاشم، لمازہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں سے ایک شخص کی جانب اور دیکھتے آئے، آپ نے فرمایا خیر و برکت ہو اور بابرکت شگون ہو، رزق میں وسعت ہو، اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، اس کے سر پر دفلی بجاؤ، دفلی لائی گئی اور بجائی گئی، اتنے میں طباق لائے گئے جن پر میوے اور شکر رکھی تھی، اس پر بکھیر دی گئی لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیا ہوا کہ لوٹتے نہیں؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ نے لوٹنے سے روکا نہیں؟ میں نے تمہیں لشکروں کے لوٹنے سے روکا ہے، شادیوں کے لوٹنے سے نہیں روکا، چنانچہ لوگوں نے آپ سے اور آپ نے لوگوں سے چھینا۔[1]

خالد کی غریب حدیث ہے جسے ان سے نقل کرنے میں ثور منفرد ہیں۔

۶۹۸۹۔ عبداللہ بن محمد نے اپنی اصل کتاب سے نقل کیا ہے، محمد بن زکریا، عمر بن یحییٰ، شعبہ بن الحجاج، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ معاذ بن جبلؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسانوں کے دل سردی میں نرم پڑ جاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا ہے اور مٹی سردی میں نرم ہو جاتی ہے۔[2]

شعبہ سے اس روایت کو مرفوع نقل کرنے میں عمر بن یحییٰ منفرد ہیں جبکہ ان کی حدیث متروک ہے صحیح روایت خالد کا قول ہے جسے ابن ابی داؤد نے ابن زکریا سے روایت کیا ہے۔

۶۹۹۰۔ سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، ابو الربیع زہرانی، صلت بن الحجاج، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے نقل کرتے ہیں فرمایا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر وحشت کی شکایت کرنے لگا آپ نے اسے کبوتروں کا جوڑا رکھنے کا حکم دیا۔ خالد کی غریب حدیث ہے جسے صلت سے وہ ثور سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۹۹۱۔ محمد بن حبیشؓ، موسیٰ بن ہارون، اسحاق بن راہویہ، بقیہ بن ولید، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ ابو عبیدہؓ سے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا انسان کا دل چڑیا کی طرح ہے دن میں سات مرتبہ تبدیل ہوتا ہے

موسیٰ بن ہارون نے فرمایا ہم سے یہ حدیث اسحاق نے اپنی سند سے بیان کی جس کی سند ابو عبیدہ بن الجراحؓ سے ہے اور خالد کی ملاقات حضرت ابو عبیدہؓ سے نہیں ہوئی۔

۶۹۹۲۔ محمد بن علی حبیش، موسیٰ بن ہارون، مسلم بن قادم، بقیہ بن ولید، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ خالد بن معدان نے فرمایا کہ ابو ذرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کر لیا، اپنے دل کو محفوظ کر لیا، اپنی زبان کو سچا کر لیا، اپنے نفس کو مطمئن کر لیا، اپنی عادت کو درست کر لیا، اپنے کان کو (حق بات) سننے والا بنا دیا، اپنی آنکھ کو دیکھنے والا بنا لیا، رہا کان تو وہ انڈیلنے والا ہے، آنکھ دل کی نیت کا اقرار کرنے والی ہے، اور تحقیق وہ شخص کامیاب ہوا جس نے اپنے دل کو محفوظ کرنے والا بنا دیا۔[3]

١۔ سنن أبي داؤد ٣٩٣٢ ومجمع الزوائد ٤/٢٠٠ وكنز العمال ١٦٥٥٢.

٢۔ الأحاديث الضعيفة ١٠٥ واللآلي المصنوعة ١/١٥ وكنز العمال ٣٥٢١١ وتنزيه الشريعة ١/١٤١ والفوائد المجموعة ٤٦٨، ٤٩٩.

٣۔ مسند الإمام أحمد ٥/١٣٤، ومجمع الزوائد ١٠/٢٣٢ واللآلي المصنوعة ١/٥١ والترغيب والترهيب ١/٥٢، ٣/٥٥١ ومشكاة المصابيح والدر المنثور ٢/٢٣٤

خالد کی غریب حدیث ہے جسے ان سے نقل کرنے میں بحیر منفرد ہیں۔

۶۹۹۳۔محمد بن احمد بن محمد بن احمد ابوجعفر المقری، سہل بن مردویہ، علی بن بحر، عیسیٰ بن یونس، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے حضرت مقدام بن معدی کرب سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسانوں میں سے کسی کا کھانا اس کے ہاتھ کی کمائی کے کھانے سے زیادہ بہتر نہیں، داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔[1]

اس روایت کو معاویہ بن صالح، اسماعیل بن عیاش اور بقیہ نے بحیر سے اسی طرح نقل کیا ہے، خالد کی صحیح حدیث ہے جسے عیسیٰ کی حدیث سے ثور نے نقل کیا ہے۔

۶۹۹۴۔ابواسحاق بن حمزہ نے پوری جماعت سمیت نقل کیا، عبداللہ بن محمد، منصور بن ابی مزاحم، یحییٰ بن حمزہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت معدیکرب سے آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا اپنے اناج کا ماپ کیا کرو تمہارے لئے اس میں برکت دی جائے گی۔[2]

ثور کی خالد سے مروی صحیح حدیث ہے اسے ابن المبارک اور ولید بن مسلم نے ثور سے روایت کیا ہے اور اسماعیل بن عیاش اور بقیہ نے بحیر سے نقل کیا ہے۔انہوں نے کہا مقدام سے، ابوایوب سے اسی طرح منقول ہے۔

۶۹۹۵۔احمد بن اسحاق، محمد بن زکریا، محمد بن کثیر، اسماعیل بن عیاش، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت مقدام سے، آپ ابوایوب سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

بخاری نے اس روایت کو ثور کی حدیث سے بحوالہ خالد نقل کیا ہے، جس میں ابوایوب کا حوالہ نہیں۔

۶۹۹۶۔ابوالحسن سہل بن عبداللہ الوراق العسکری، حسن بن سہل بن عبدالعزیز المجوز البصری، ابوعاصم النبیل، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت ابوامامہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب رات کا دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ فرماتے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے بہت زیادہ، اچھی اور مبارک، نہ وہ کافی ہیں نہ انہیں الوداع ہے اور نہ ان سے لاپرواہی اے ہمارے رب![3]

اس روایت کو سفیان ثوری نے ثور سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۹۹۷۔سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، اسی روایت کو سفیان نے نقل کیا ہے۔

۶۹۹۸۔عبدالرحمن بن العباس الوراق، محمد بن یونس الکدیمی، روح بن عبادۃ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے، وہ حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کا واضح نشان ہے جیسے راستے کا مینارہ، اسی میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے، نماز قائم کی جائے، زکوٰۃ دی جائے، حج کیا جائے، رمضان کے روزے رکھے جائیں، نیکی کا حکم اور برائی سے روکا جائے، لوگوں کو سلام کیا جائے اگر وہ تمہیں جواب دیں تو فرشتے انہیں اور تجھے جواب دیتے ہیں اور اگر وہ تمہیں جواب نہ دیں تو فرشتے تمہیں جواب دیتے ہیں، ان پر لعنت یا خاموش ہو جاتے ہیں اور تمہارے اپنے گھر والوں کو سلام کہنا جب گھر میں جاؤ، جس نے ان میں سے کسی چیز کو توڑا تو یہ چیز یں اسلام کے تیروں میں سے ایک تیر تھی جسے اس نے چھوڑ دیا اور جس نے ان سب چیزوں کو چھوڑ دیا تو اس نے اسلام کو چھوڑ دیا۔[4]

---

[1] صحیح البخاری ۳/۷۴، وفتح الباری ۴/۳۰۳، والترغیب والترهیب ۲/۵۹۲، ۳/۵۲۱

[2] صحیح البخاری ۳/۸۸، وفتح الباری ۱۱/۲۸۱، وکشف الخفاء ۲/۱۹۹

[3] المستدرک ۲/۲، وأمالي الشجري ۱/۳۸، وعمل اليوم والليلة لابن السني ۴۶۷، ومجمع الزوائد ۱/۳۶

خالد کی غریب حدیث ہے جس میں ثور منفرد ہیں اس روایت کو احمد بن حنبل اور کبار محدثین نے روح سے روایت کیا ہے۔

۶۹۹۹۔ سلیمان بن احمد، حفص بن عمر الرقی، سلیمان بن عبید اللہ، بقیۃ بن ولید، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے، وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا تو اسے غلام آزاد کرنے کی طرح ثواب ہے۔[1]

اسے حیوۃ بن شریح نے بقیہ سے موقوفاً نقل کیا ہے۔ ہم نے صرف سلیمان کی حدیث سے مرفوع الفاظ کے ساتھ لکھا ہے جو بقیہ سے مروی ہے۔

۷۰۰۰۔ سلیمان بن علان الوراق، محمد بن محمد الواسطی، احمد بن معاویہ بن بکر، عیسیٰ بن یونس، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ عبد اللہ بن بسرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی بدعتی کی عزت کی تو اس نے اسلام (کی عمارت) ڈھانے پر اعانت کی۔[2]

خالد کی غریب حدیث ہے جس میں ثور سے نقل کرنے میں عیسیٰ منفرد ہیں۔

۷۰۰۱۔ فاروق الخطابی، ابو مسلم الکشی، قعنبی، عیسیٰ بن یونس، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہفتہ کے دن سوائے فرض روزہ کے کوئی روزہ نہ رکھو، اگر تم کچھ اور نہ پاؤ تو انگور کی شاخ یا کسی درخت کی چھال چبا لینا۔[3]

خالد کی غریب حدیث ہے جس میں ثور سے عیسیٰ نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۷۰۰۲۔ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سوید بن سعید، ولید بن محمد الموقری، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ معاویہ بن ابی سفیانؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نہ دھوکا میں آتے ہیں نہ ان پر کوئی غالب آتا ہے اور اس چیز کی خبر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں اپنا وجود نہیں رکھتی، جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائیں اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتے ہیں جسے دین کی سمجھ نہ دیں تو اس کی پروا نہیں کرتے۔

یہ آخری لفظ میں پروا کا ذکر نہیں، حضرت معاویہ سے ان کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا، اور متعدد لوگوں نے تفقہ فی الدین والی روایت حضرت معاویہ سے نقل کی ہے، ثابت نے ابو عبد رب زاہد سے انہوں نے امیر معاویہ سے ثوبان کے واسطہ سے روایت کیا جس میں خلب، خلابہ، (دھوکہ) وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۰۳۔ محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون الحافظ، ابو ہمام، ابو طالب بقیہ بن ولید، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ عتبہ بن عبدؓ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص پیدائش سے لے کر مرنے تک منہ کے بل اللہ تعالیٰ کی رضا میں سجدے میں پڑا رہے تو قیامت کے دن اسے بھی کم جانے گا۔

خالد کی غریب حدیث ہے جسے بحیر سے نقل کرنے میں بقیہ منفرد ہیں۔

۱۔ الترغیب والترہیب ۲/۱۲۲، ومجمع الزوائد ۳/۱۹۸، والمطالب العالیۃ ۱۰۳۷۔

۲۔ الموضوعات ۱/۲۷۱، والفوائد المجموعۃ ۲۱۱، واللآلی المصنوعۃ ۱/۱۳۰، واتحاف السادۃ المتقین ۶/۱۹۶، وتنزیہ الشریعۃ ۱/۳۱۳۔

۳۔ سنن ابی داؤد ۲۴۲۱، وسنن الترمذی ۷۴۴، وسنن ابن ماجۃ ۱۷۲۶، ومسند الامام احمد ۴/۱۸۹، ۶/۳۶۸، والمستدرک ۱/۴۳۵، ومشکاۃ المصابیح ۲۰۶۳۔

۷۰۰۴ـ ابو غانم سہل بن اسماعیل واسطی، محمود بن محمد، محمد بن ابراہیم، بقیہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ واثلہ بن اسقع سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کی سمجھ کے بغیر عبادت گزار ایسا ہے جیسے آٹے کی چکی کا گدھا ہے۔[1]

خالد اور ثور کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف بقیہ کی حدیث سے لکھا ہے۔

۷۰۰۵ـ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم دمشقی، والد، سہل بن ہاشم، سفیان بن ثوری، ثور بن یزید، انکے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت ثوبان سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی چیز سے خوف ہوتا تو آپ فرماتے اللہ ربی لا اشرک به شیئا اللہ تعالیٰ میرا رب ہے میں کسی چیز کو اسکا شریک نہیں بناتا۔

خالد اور ثوری کی غریب حدیث ہے جسے ثوری سے صرف سہل بن ہاشم نے روایت کیا ہے۔

۷۰۰۶ـ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، اسماعیل بن عیاش، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ جبیر بن نفیر سے آپ عرباض بن ساریہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صف اول کیلئے تین دفعہ اور صف ثانی کے لئے ایک دفعہ دعا کی۔

اسے یحیی بن ابی کثیر نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے خالد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۰۰۷ـ احمد بن یعقوب بن مہرجان، حسن بن محمد بن نصر التمار، ح، عبیداللہ بن محمد، احمد بن عمرو البزار، محمد بن عثمان بن عقیل، محمد بن عبد الرحمن طفاوی، خلیل بن مرہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ مالک بن یخامر سے وہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طواف کر رہے تھے میں آپ کے پیچھے ہولیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتائیں سب سے برے لوگ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا خیر کی باتیں پوچھو، برائی کی باتیں مت پوچھو، برے لوگ، لوگوں کے برے علماء ہیں۔[2]

خالد کی غریب حدیث ہے جسے ثور سے نقل کرنے میں خلیل منفرد ہیں۔

۷۰۰۸ـ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، علی بن حجر، محمد بن مصطفی، بقیہ، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ ابو بحریہ سے وہ معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غزوے دو طرح کے ہیں، رہا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا طالب ہو، امام کا فرمانبردار ہو، شریک کیلئے آسانی پیدا کرے، عمدہ مال خرچ کرے، فساد سے دور رہے تو اس کی نیند اور بیداری سب کا سب اجر ہے، رہا وہ شخص جو فخر و ریا، اور شہرت کی خاطر جہاد کرے، امام کی نافرمانی کرے، زمین میں فساد کرے تو وہ کفایت کرنے والی چیز کو لے کر نہیں لوٹتا۔

خالد کی غریب حدیث ہے جو ابو بحریہ سے مروی ہے۔

۷۰۰۹ـ محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، داؤد بن عمر ضبی، سعید بن یعقوب طالقانی، ح، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، علی بن حجر، عبدالوہاب بن ضحاک، اسماعیل بن عیاش، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد سے وہ کثیر بن مرہ سے وہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی جو بیوی بھی اپنے خاوند کو تکلیف دیتی ہے تو اس کی حور عین بیوی کہتی ہے

---

[1] الموضوعات ۲۹۲/۱. وتنزیہ الشریعۃ ۲۶۷/۱. واللآلی المصنوعۃ ۱۱۳/۱ والاسرار المرفوعۃ ۳۵۱. والفوائد المجموعۃ ۲۹۰. وکشف الخفا ۳۶۰/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۳۳/۷. والأحادیث الضعیفۃ ۴۸۲.

[2] کشف الخفا ۵۵۹/۱. واتحاف السادۃ المتقین ۲۶۳/۱ ۳۷۰

ڈرے! اللہ تعالیٰ تیرا ناس کرے، اسے تکلیف نہ دے یہ تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھ سے جدا ہونے والا ہے۔

خالد کی غریب حدیث ہے جو بَحِیر سے مروی ہے بَحِیر اس میں متفرد ہیں۔

٧٠١٠ ۔ فاروق الخطابی، حبیب نے پوری جماعت سمیت روایت کیا، ابو مسلم الکشی، ابو عاصم النبیل، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ عبدالرحمٰن بن عمرو وہ حضرت عرباض بن ساریہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی، پھر اپنا رخ انور ہماری طرف پھیرا اور ہمیں ایک بلیغ نصیحت کی جس سے آنکھیں اشکبار اور دل گھبرا گئے، تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! یہ گویا الوداع کرنے والے کی نصیحت ہے ہمیں کوئی وصیت کریں۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، امام کی بات سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، وہ اگرچہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، اس واسطے کہ تم میں سے جو زندہ رہا وہ بہت اختلاف اور پھوٹ دیکھے گا، لہٰذا تم میری اور ان خلفاء کی سنت کو لازم پکڑنا جو میرے بعد رہنما اور ہدایت یافتہ ہیں۔ انہیں مضبوطی سے تھامنا، اور دین میں نئے کاموں سے بچنا، اس واسطے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔[1]

اسے اسماعیل نے بَحِیر سے انہوں نے خالد سے آپ نے حضرت عرباضؓ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

٧٠١١ ۔ ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن راھویہ، بقیہ بن علیہ، بَحِیر بن سعید، انکے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ عمرو بن اسود، وہ جنادہ بن ابی امیہ وہ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم سے مسیح دجال کے بارے میں گفتگو کی تھی، وہ کوتاہ قامت ٹھگنا، چپٹی ناک والا، گھنگریالے بالوں والا کانا ہوگا، اس کی بائیں آنکھ سپاٹ ہوگی نہ اوپر اٹھی ہوئی اور نہ سخت ہوگی، پھر اگر وہ تم پر ملتبس و مشتبہ ہو تو خوب جان لو کہ تمہارا رب کانا نہیں، اور مرنے سے پہلے اپنے رب کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔[2]

خالد کی غریب حدیث ہے جس میں بَحِیر متفرد ہیں۔

٧٠١٢ ۔ محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، سعید بن یعقوب، احمد بن ابراہیم الموصلی، اسماعیل بن عیاش، بَحِیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے، وہ عبداللہ بن ابی بلال خزاعی سے، وہ حضرت عرباض بن ساریہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ شہداء اور بستروں پر مرنے والے لوگ ہمارے رب سے، طاعون میں مرنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گے، شہداء کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں جیسے ہم قتل کئے گئے ایسے یہ بھی قتل ہوئے، اور بستروں پر مرنے والے کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں جیسے ہم بستروں پر مرے ایسے یہ بھی مرے، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان میں فیصلہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے طاعون زدہ لوگوں کو دیکھو اگر ان کے زخم شہداء کے زخموں کے مشابہ ہیں تو یہ ان میں سے ہیں۔ چنانچہ طاعون زدہ لوگوں کے زخموں کو دیکھا جائے گا تو وہ شہداء کے زخموں کے مشابہ ہوں گے یوں انہیں ان کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔

عبداللہ کی حضرت عرباضؓ سے روایت کردہ غریب حدیث ہے جس میں خالد منفرد ہیں۔

١۔ سنن أبي داؤد ٤٦٠٧ وسنن الترمذي ٢٦٧٦، ومسند الامام أحمد ٤/١٢٦، ١٢٧ وسنن الدارمي ١/٤٤ والمستدرك ١/٩٥، ٩٦، ٩٧ وصحيح ابن حبان ١٠٢ والترغيب والترهيب ١/٨٧ ومشكاة المصابيح ١٦٥

٢۔ سنن النسائي ٦/٣٧ ومسند الامام أحمد ٤/١٢٨، ١٢٩. وفتح الباري ١٠/١٩٤. والمعجم الكبير للطبراني ١٨/٢٥٠ والترغيب والترهيب ٢/٣٣٧. ومشكاة المصابيح ١٥٩٩.

۳۱۹۔ بلال بن سعد[1]

انہی لوگوں میں وہ شخص ہیں جو وعظ کہنے کے لئے تیار، وعدہ میں غور وفکر کرنے والے بلال بن سعد ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ادا کرنے والے، سننے والے، خدمت میں لوگوں کا بوجھ اٹھانے والے، بلند شان، بلیغ وعظ کہنے والے ماہر شخص تھے۔

۷۰۱۳۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد ایسی عبادت کرتے تھے کہ ہم نے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی کے بارے میں نہیں سنا، وہ دن اور رات میں غسل کرتے۔

۷۰۱۴۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، اسحاق بن اسمٰعیل، ابوزرقا، عبدالملک بن محمد دمشقی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال کی گفتگو سنی، ان سے زیادہ بلیغ واعظ میں نے نہیں سنا۔

۷۰۱۵۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، ح، ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے بلال کا ایک بیٹا قسطنطنیہ میں فوت ہوگیا۔ ایک شخص آکر اس پر دعویٰ کرنے لگا کہ اس نے میرے تیس سے کچھ اوپر دینار دینے ہیں۔ اس پر بلال نے کہا تمہارے پاس گواہ ہے؟ اس نے کہا نہیں، بلال نے کہا کوئی تحریر؟ اس نے کہا نہیں، بلال نے کہا کیا تم قسم کھاتے ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور اس شخص کو دینار دیئے۔ اور فرمایا اگر تو سچا ہے تو میں نے اپنے بیٹے کی طرف سے ادا کردیا، اور اگر تم جھوٹے ہو تو یہ تمہارے لئے صدقہ ہے۔

۷۰۱۶۔ سلیمان بن احمد، محمد بن حاتم مروزی، حبان بن موسیٰ، عبداللہ بن المبارک، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ بلال بن سعد کی جگہ شام ومصر میں ایسی تھی جیسے حسن بن ابی الحسن کا مقام بصرہ میں تھا۔

۷۰۱۷۔ سلیمان بن احمد، بن مسعود المقدسی، محمد بن کثیر، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد سے سنا فرماتے ہیں اے افسوس! مجھے غم نہیں ہوتا۔

۷۰۱۸۔ سلیمان بن احمد، عبدالوہاب، ابوالمغیرہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے، فرمایا جب کوئی گناہ پوشیدہ کیا جائے تو وہ صرف گناہ کرنے والوں کو نقصان پہنچاتا ہے اور جب وہ گناہ ظاہر ہو جائے تو اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اور عام لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

۷۰۱۹۔ عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی عاصم، عمرو بن عثمان، ابی، ابوخالد مخزومی، خالد بن محمد الثقفی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو واقعات بیان کرتے ہوئے سنا، اس وقت وہ اہل دمشق کو وعظ کہہ رہے تھے، مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس قوم کا ایمان کیسا جو آپس میں بغض وعداوت رکھتے ہیں؟

۷۰۲۰۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ انصاری، نیز احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا کہ تمہارا اپنی نیکیوں کو یاد رکھنا، اور برائیوں کو بھول جانا بھی دھوکا ہے۔

۷۰۲۱۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن مطیع، داؤد بن رشید، ابوکریب، عبداللہ بن المبارک، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا تم گناہ کے چھوٹے ہونے کی طرف مت دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم نے کس کی نافرمانی کی

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/۴۶۱ والتاریخ الکبیر ۲/۱/۱۰۸ والجرح ۱/۱/۳۹۸ والکاشف ۱/۱۲۵ وسیر النبلاء ۵/۹۰ وتھذیب الکمال ۴/۲۹۱ (۷۶۳)

ہے۔

اسے ولید بن مسلم اور ولید بن یزید نے اوزاعی سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۰۲۲۔عبداللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، ابراہیم بن محمد، عباس بن ولید، محمد بن شعیب، عثمان بن مسلم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا، بہت سے لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور بہت سے غلط فہمی والے جانتے نہیں، سو خرابی ہے اس شخص کے لئے کہ اس کے لئے خرابی ہے مگر وہ جانتا نہیں کھاتا پیتا ، ہنستا کھیلتا ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر میں اس کا جہنمی ہونا مقرر ہو چکا ہے۔ عباس نے اپنی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ تمہاری روح کے لئے ، تمہارے بدن کے لئے خرابی ہو، چاہئے کہ تو روئے اور ہمیشہ کے لئے تجھ پر رونے والیاں روئیں۔

۷۰۲۳۔ابوبکر بن مالک ، عبداللہ ، احمد بن حنبل ، عبداللہ بن المبارک ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا بہت سے خوش وخرم لوگ غلط فہمی میں ہیں، کھاتے پیتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ کی لکھت میں اس کا جہنم کا ایندھن بننا طے ہو چکا۔

اسے عقبہ بن علقمہ اور ولید بن مزید نے اوزاعی سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۰۲۴۔سلیمان بن احمد ، احمد بن عبدالوهاب بن نجدة ، عبدالوهاب بن ضحاک ، اسماعیل بن عیاش ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے، فرمایا تمہارا ایسا پروردگار ہے جو تمہیں عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا، کوتاہی ولغزش کو قبول کرتا ہے، توبہ کو قبول کرتا ہے، جو شخص متوجہ ہو کر آئے اس کو قبول کرتا ہے اور پیٹھ پھیرنے والے پر مہربانی کرتا ہے۔

۷۰۲۵۔ابوبکر بن مالک ، عبداللہ بن احمد بن حنبل ، ابی ، مسکین بن بکیر ، سلیمان بن احمد ، ابراہیم بن محمد بن عرق ، نیز احمد بن اسحاق ، ابوبکر بن ابی داؤد ، عمرو بن عثمان ، عبدالسلام بن عبدالقدوس ، اوزاعی ، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔فرمایا میں نے ان لوگوں کا زمانہ پایا ہے جو نیک اعمال پر ایک دوسرے کو ابھارتے ، یعنی نماز ، روزہ ، زکوۃ ، نیک کام کرنے ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر ابھارتے تھے ، اور آج وہی لوگ ریا پر ابھارتے ہیں۔

مسکین کے الفاظ ہیں جو انہوں نے اوزاعی سے نقل کئے ہیں ، ابن ابی داؤد نے فرمایا ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔

۷۰۲۶۔ابوبکر بن مالک ، عبداللہ بن احمد بن حنبل ، عبداللہ بن مطیع ، داؤد بن رشید ، عبداللہ بن مبارک ، نیز ، سلیمان بن احمد ، ابراہیم بن دحیم ، ابی ، ولید ، سوید بن عبدالعزیز ، ح ، ابی ، ابراہیم بن محمد بن حسن ، عباس بن ولید بن مزید ، ابی ، اوزاعی ، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔فرمایا یہ گناہ کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا سے بے رغبت کرتے ہیں اور ہم اس میں رغبت رکھتے ہیں۔

۷۰۲۷۔ابوبکر بن مالک ، عبداللہ بن احمد بن حنبل ، ابوبکر بن ابی شیبہ ، حکم بن موسیٰ ، ابن المبارک ، عبدالرحمن بن العباس ، جعفر الفریابی ، دحیم ، سلیمان بن احمد ، ابراہیم بن دحیم ، ابی ، ولید بن مسلم ، اوزاعی ، ان کے سلسلہ سند میں بلال سے مروی ہے۔فرمایا میں نے ان لوگوں کو پایا کہ وہ اغراض میں تنگی کیا کرتے تھے، ایک دوسرے سے ہنسی خوشی پیش آتے اور جب رات ہوتی تو وہ راہب ہوتے۔

۷۰۲۸۔عبداللہ بن محمد ، ابن ابی عاصم ، ایوب الوزان ، سعید بن مسلمہ ، ح ، ابی ابراہیم بن محمد بن حسن ، عباس بن الولید بن مزید ، ابی ، سعید بن عبدالعزیز ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد نے فرمایا. جب اعمال ایک دوسرے کے قریب ہو جاتے ہیں تو آزمائش سخت ہوتی ہے۔

۷۰۲۹۔ابی ، ابراہیم بن محمد بن حسن ، عباس بن الولید ، ابی ، سعید بن عبدالعزیز ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد نے فرمایا ذکر دو طرح کے ہیں ، ایک ذکر زبانی جو بہتر و اچھا ہے اور دوسرا اس وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا جب کوئی چیز حلال یا حرام پیش آئے تو یہ افضل ہے۔

۷۰۳۰۔ابی ، ابراہیم بن محمد ، عباس بن ولید ، ابی ، سعید بن عبدالعزیز ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد نے فرمایا: اگر جہنم کے

کھولتے ہوئے پانی کا ایک ڈول زمین پر رکھ دیا جائے تو زمین کے تمام جاندار مر جائیں۔

۷۰۳۱۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، محمد بن مصفی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے ہوئے سنا اور انہوں نے غساق کا ذکر کیا۔ فرمایا اگر اس کا ایک ٹکڑا زمین پر پڑ جائے تو جو کچھ اس میں ہے سب بدبودار ہو جائے۔

۷۰۳۲۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، محمد بن آدم، عبداللہ بن المبارک، ح، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، نیز عبد اللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، دحیم، ولید بن مسلم، ابی، ابراہیم بن محمد حسن، عیاض بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا تمہارا زاہد، رغبت کرنے والا اور مجتہد کوتاہی کرنے والا، تمہارا عالم جاہل اور تمہارا جاہل فریب خوردہ ہے۔

۷۰۳۳۔ سلیمان، ابراہیم بن دحیم، ابی سوید بن عبدالعزیز، اوزاعی سے اسی طرح منقول ہے۔

۷۰۳۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ح، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عمرو بن عثمان، نیز احمد بن اسحاق، ابن ابی عاصم، دحیم، ولید بن مسلم، ابی، ابراہیم بن محمد، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا، وہ تمہارا بھائی ہے جس سے جب تم ملو تو وہ تمہارا اللہ تعالیٰ کے ہاں حصہ یاد دلائے تمہارے اس بھائی سے بہتر ہے جو تمہارے ہاتھ میں دینار رکھے۔

۷۰۳۵۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوکریب، نیز ابومحمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبداللہ بن المبارک، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔ فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ مسلمان اپنے بھائی کا آئینہ ہے تو کیا تم میرے معاملہ میں کسی طرح شک کرتے ہو۔

۷۰۳۶۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم، عبداللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، دحیم، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ لوگ استسقاء کے لئے نکلے ان میں بلال بن سعد بھی تھے۔ انہوں نے کہا لوگو! کیا تمہیں برائی کا اقرار ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہے، تو انہوں نے کہا اے اللہ! آپ نے فرمایا ہے کہ نیکی کرنے والوں پر کچھ دارو گیر نہیں اور ان میں کا ہر شخص برائی کا اقرار کرنے والا ہے لہٰذا آپ ہمیں بخش دیجئے اور سیراب فرمائیے، چنانچہ ان پر بارش ہوئی۔

۷۰۳۷۔ ابومحمد بن حیان، ابوجعفر بن ماہان الرازی، دحیم، ولید بن مسلم، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، ابی، ابراہیم بن محمد، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا: اے لوگو! ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہیں۔

۷۰۳۸۔ سلیمان بن احمد، علی بن سعید الرازی، سلیمان بن منصور بن عمار، اسباط بن عبدالواحد، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخش دیتے ہیں لیکن نامہ اعمال سے مناتے نہیں یہاں تک کہ اسے گناہوں سے خبردار کراتے ہیں اگر چہ وہ توبہ کر چکا ہو۔

۷۰۳۹۔ عبداللہ بن محمد، ولید بن ابان، ابوسعید دمشقی، سلیمان بن منصور بن عمار، ابی الفضل بن زیاد، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کو جہنم سے نکالنے کا حکم دے گا، چنانچہ وہ اپنی بیڑیوں اور طوقوں کو لئے نکلے گے، اللہ کے حضور کھڑے کئے جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے اپنی خوابگاہ اور جہاں تم پہنچے کیسا پایا؟ وہ کہیں گے، بری ہی خوابگاہ تھی اور برا ہی ٹھکانہ ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تمہارے اعمال کا نتیجہ ہے میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا، پھر ان کے بارے میں حکم فرمائیں گے کہ جہنم میں پہنچا دیئے جائیں، ان میں کا ایک تو بیڑیوں اور طوق کو گھسیٹتا ہوا اس میں جا گھسے گا، اور دوسرا جائے گا تو کسی قدر ادھر ادھر دیکھتا ہوا

جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ انہیں واپس لانے کا حکم فرمائیں گے جو جہنم میں اپنی بیڑیوں اور طوق کے ساتھ جا گھسا تھا۔ اس سے فرمائیں گے تمہیں ایسا کرنے پر کس نے مجبور کیا کہ تم نے اسے پسند کیا؟ وہ عرض کرے گا پروردگار! میں نے آپ کی نافرمانی کا وبال چکھ لیا ہے اب دوبارہ آپ کی ناراضگی کی استطاعت نہیں رکھتا، اور دوسرے سے فرمائیں گے جو ادھر ادھر دیکھتا گیا تھا تم نے ایسا کیوں کیا؟ وہ عرض کرے گا اے پروردگار! میرا آپ کے بارے میں ایسا گمان نہ تھا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تمہارا کیا گمان تھا؟ وہ عرض کرے گا میرا گمان تھا کہ آپ نے مجھے جہاں سے نکالا دوبارہ اس میں نہیں لوٹائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرا معاملہ بندے کے ساتھ ایسا ہے جیسا وہ گمان کرے، اور ان دونوں کو جنت کی طرف جانے کا حکم دیں گے۔

۷۰۴۰۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم ح، ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سلیع، منصور بن عمار، المعلل بن زیاد، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔ فرمایا قیامت کے دن آگ کو پکارا جائے گا، اے آگ! جلا بھون، پکا کھا اور قتل نہ کر۔

۷۰۴۱۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال سے سنا البتہ وہ ایسی قوم ہے جو سمجھتی نہیں البتہ وہ ایسی قوم ہے کہ یقین نہیں رکھتی۔

۷۰۴۲۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ابی، ابراہیم بن علی بن سہل رملی، احمد بن اسحاق، ابن ابی داؤد، محمد بن مصفی، علی بن سہل، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا، اے میرے ایماندار بندو! میری زمین کشادہ ہے (عنکبوت۔۵۶) فرمایا فتنہ کے پیش آنے کے وقت میری زمین کشادہ ہے سو اس کی طرف بھاگو۔

۷۰۴۳۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمد بن مصفی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا "تا کہ ڈرائے ملاقات کے دن سے (غافر۔۱۵) فرمایا اس میں اہل سما اہل ارض سے ملاقات کریں گے۔

۷۰۴۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب بن نجدہ، ابی، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور اگر آپ دیکھیے جب وہ گھبرا اٹھیں گے تو کوئی بھی غائب نہ ہو سکے گا" (سبا۔۵۱) وہ گھبرا کر چکر لگائیں گے اور کوئی بچ نہ سکے گا۔

۷۰۴۵۔ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوربیع زہرانی، عبداللہ بن المبارک، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد سے سنا فرمایا "اور اگر آپ دیکھ لیتے جب وہ گھبرا اٹھیں گے تو کوئی بچ نہ پائے گا" فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "انسان کہے گا اس دن کہاں ہے بھاگنے کی جگہ" (قیامہ۔۱۰)

۷۰۴۶۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد عرق، ح، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم، نیز ابی، ابراہیم، عباس بن ولید، ابی، یزید بن یوسف، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال کو کسی آیت کا معنی مستنبط کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہنے والا کون ہے۔

۷۰۴۷۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عمرو بن عثمان، عقبہ بن علقمہ، ولید بن مسلم، ح، سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن عرق، محمد بن مصفی، ولید، ح، ابی، ابراہیم، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا جب تم ایسے شخص کو دیکھو جو جھگڑالو لڑاکا اور خود پسند ہو تو اسکا نقصان مکمل ہو چکا۔

۷۰۴۸۔ احمد بن اسحاق، ابن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم، بقیہ بن ولید، ح، سلیمان، ابراہیم بن دحیم، ابی، ح، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا: بظاہر اللہ تعالیٰ کے دوست اور تنہائی میں اس کے دشمن مت بنو۔

۷۰۴۹۔ سلیمان، ابراہیم بن محمد بن عرق۔ نیز عبداللہ بن محمد، ابن ابی العاصم، نیز احمد بن اسحاق، ابن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، عبدالسلام بن عبدالقدوس، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔ فرمایا تم میں سے جس شخص کی نماز اسے ظلم سے نہ روکے تو اس کی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں ناراضگی کا ذریعہ بنتی ہے، اور یہ آیت پڑھتے" بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔"
(عنکبوت۔۴۵)

۷۰۵۰۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، نیز ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن مزید، ابی، یزید بن یوسف، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا، اے اسلام ختم ہونے کی خبر دینے والو! اللہ تعالیٰ اسلام کو دور نہیں فرمائے گا۔

۷۰۵۱۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد۔ نیز ابراہیم بن محمد، حسن، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ابو درداؓ فرماتے تھے اے اللہ! میں دل کے منتشر ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔ کسی نے کہا دل کا انتشار کیا ہے؟ فرمایا اس کے لئے ہر وادی میں مال رکھا جائے۔

۷۰۵۲۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو دعا کرتے سنا: اے اللہ! میں دلوں کے ٹیڑھا ہونے، گناہوں کے پیچھے چلنے، اعمال کے واپس مار دیئے جانے اور گمراہ کن فتنوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

۷۰۵۳۔ ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن ابی عاصم، عمرو بن عثمان، محمد بن مصفیٰ، بقیہ بن ولید، صقر بن رستم دمشقی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا کہ تین چیزوں کے ساتھ کوئی عمل قابل قبول نہیں، شرک، کفر، اور رائے، کسی نے پوچھا کہ رائے کیا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت رسول کو چھوڑ کر اپنی رائے پر عمل کرنا۔

اسے عبدہ بن عبدالرحیم نے بقیہ سے اسی طرح نقل کیا ہے، انہوں نے صقر بن رستم کہا ہے۔

۷۰۵۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، نیز سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم، ابی، نیز ابو محمد بن حیان، ابن ابی عاصم، دحیم، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال کو اپنے وعظ میں کہتے سنا، اے بقاء، خلود والو! تم فنا ہونے کے لئے نہیں پیدا کئے گئے۔ تم خلود اور ہمیشگی کے لئے پیدا کئے گئے البتہ تم ایک دار سے دوسرے دار کی طرف منتقل ہوتے ہو۔

ولید فرماتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمن بن یزید بن تمیم نے بتایا کہ انہوں نے بلال بن سعد کو اسی طرح فرماتے سنا اور انہوں نے ان الفاظ کا اضافہ کیا، جیسے تم پشتوں سے ارحام کی طرف منتقل ہوئے، اور ارحام سے دنیا کی طرف اور دنیا سے قبور کی طرف اور قبور سے حشر کی طرف پھر وہاں سے ہمیشہ جنت یا جہنم کی طرف منتقل ہو گے۔

۷۰۵۵۔ عبداللہ بن محمد، ابو جعفر بن ماھان الرازی، ہشام بن عمار، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد السکونی سے سنا، فرماتے ہیں مؤمن بندہ کوئی بات کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور اس کی بات کو نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ اس کے عمل کو دیکھتے ہیں، اگر اس کا عمل اس کے قول کے موافق ہو تو اسے نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ اس کے تقویٰ میں نظر فرماتے ہیں۔ اگر اس کا ورع اور تقویٰ اس کے قول اور عمل کے مطابق ہو تو اسے نہیں چھوڑتے، یہاں تک کہ اس کی نیت کو دیکھتے ہیں پس اگر اس کی نیت سلامتی والی ہو تو وہ اس لائق ہے کہ وہ سب کا سب ٹھیک جائے۔ بے شک مؤمن کی بات اس کے عمل کے مطابق ہوتی ہے اور منافق وہ بات کہتا ہے جس کا اسے علم نہیں، اس کا عمل اوپری چیز پر ہوتا ہے۔

۷۰۵۶۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن مزید، ابی، نیز ابو محمد بن حیان، ابن ابی عاصم، محمد بن مصفیٰ، ضمرہ، صدقہ بن المنتصر، ضحاک بن عبدالرحمن بن ابی حوشب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا۔ عباد الرحمن، بندہ مؤمن کی

بات کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ اس کے عمل کو دیکھیں، پس اگر اس کا قول و عمل، مومن کے قول و عمل کے موافق ہو تو اللہ تعالیٰ اسے نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ اس کے تقویٰ کو دیکھیں، پس اگر اس کا قول و عمل اور تقویٰ، مومن کے قول و عمل اور تقویٰ کے مطابق ہو تو اللہ تعالیٰ اسے نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ اس کی نیت کو دیکھیں، پس اگر اس کی نیت درست ہو تو وہ اس بات کے لائق ہے کہ اس کے علاوہ چیزوں میں بچ جائیں۔

مومن ایسی بات کرتا ہے جو اس کے عمل کے تابع ہوتی ہے جبکہ منافق جو جانتا ہے کہتا ہے اور اوپری بات پر عمل کرتا ہے۔ یہ ولید کے الفاظ ہیں۔

۵۵۷- ابی، ابراہیم بن عباس، ابی الضحاک، ابن عبدالرحمن ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا: عباد الرحمن! تم میں سے کسی ایک سے کہا جاتا ہے: کیا تم مرنا چاہتے ہو؟ تو وہ کہتا ہے نہیں، تو کہا جاتا ہے کیوں؟ وہ کہتا ہے: یہاں تک کہ میں عمل کرلوں، اور کہا منقریب میں عمل کرلوں، تو وہ نہ مرنا پسند کرتا ہے اور نہ عمل کرتا ہے۔ اس کی پسندیدہ بات یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عمل مؤخر ہو، دنیا کا مال مؤخر ہونا سے پسند نہ تھی۔

۵۵۸- ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابن مزید، ابی، ابو بشر، ضحاک بن عبدالرحمن بن ابی حوشب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد فرمایا کرتے تھے اے عقلمند! اس شخص کی اقتداء مت کرو جسے علم نہیں، اے عقلمندو! بے وقوفوں کے پیچھے مت چلو، اے بصیرت والو! اندھوں کی بات مانو، اے احسان والو! مساکین اور جو شخص پہنچانا نہیں وہ تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب نہ ہوا اور زیادہ قبولیت کے لائق نہ ہو، سوچنے والے کو چاہئے کہ وہ اس چیز میں غور و فکر کرے جو اس کے لئے باقی اور نفع بخش ہو۔

فرماتے ہیں میں نے بلال کو فرماتے سنا: جس چیز کو تمہارا وکیل بنا کر بھیجا گیا تم اسے ضائع کردیتے ہو، اور جس کی کفالت کی گئی تم اسے طلب کرتے ہو، یہ اللہ تعالیٰ کے مومن بندوں کی تعریف نہیں، کیا عقلمند دنیا کے طالب ہوتے ہیں بلکہ اس سے ہٹ گئے ہوتے جس کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا۔ جیسے تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت گزاری کرکے اس کی رحمت کی امید رکھتے ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو۔

۵۵۹- ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن مزید، ابی، ضحاک بن عبدالرحمن بن ابی حوشب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا۔ اللہ تعالیٰ کی چار خصلتیں تمہارے ساتھ جاری ہیں باوجود یکہ تم ظلم اور خطائیں کرتے ہو، ایک تو اس کا رزق جو تم پر دائم ہے، اور رہی اس کی رحمت تو وہ تم سے ڈھکی چھپی نہیں، رہا اس کا پردہ تو تم پر مسلسل ہے، رہا اس کا عذاب تو اس نے جلدی نہیں کی، پھر تم اسی پر غفلت میں پڑے ہوئے اپنے پروردگار پر جرأت کرتے ہو، اب تم باتیں کرتے ہو عنقریب اللہ تعالیٰ کلام فرمائے گا اور تم ساکت رہو گے، پھر تمہارے اعمال سے دھواں اٹھے گا جس سے چہرے سیاہ ہو جائیں گے اور اس دن سے ڈرو جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹو گے جس میں ہر نفس کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا، اے رحمن کے بندو! اگر تمہاری سابقہ خطائیں بخش دی جائیں تو مستقبل میں ایک مشغلہ بن جائے گی، اگر تم اپنے علم کے مطابق عمل کروگے تو اللہ تعالیٰ کے سچے بندے بن جاؤگے۔

۵۶۰- ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی، ضحاک بن عبدالرحمن بن ابی حوشب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو اپنے وعظ میں فرماتے سنا۔ اے رحمن کے بندو! اگر تم خطاؤں سے محفوظ رہو تو اللہ تعالیٰ اور تمہارے درمیان کوئی خطا نہ ہو، اور تم اللہ تعالیٰ کی کوئی طاعت و عبادت بھی ہو، اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کرے اور اگر دو تو پھر بھی تمہیں دنیا کی محبت اس سے بڑے شر میں ڈال دے گی، ہاں اگر اللہ تعالیٰ درگذر فرمائے اور معاف کردے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے ان سے سنا: اے رحمٰن کے بندو! خوب جان لو! تم تھوڑے دنوں میں لمبے دنوں کے لئے عمل کرتے ہو اور تم دار مقام کے لئے دار زوال میں رہتے ہو۔ تکان و غم کے گھر میں رہ کر نعمتوں اور ہمیشگی کے گھر کے لئے تیاری کرتے ہو جس نے یقین پر عمل نہ کیا سو وہ دھوکے میں نہ پڑے۔

۷۰۶۱۔ ابی، ابو محمد بن حیان ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی ضحاک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد سے سنا: اے رحمٰن کے بندو! کیا کوئی خبر دینے والا یہ خبر لے کر آیا ہے کہ تمہارے اعمال میں سے کوئی عمل قبول ہو گیا ہے یا تمہارے گناہوں میں سے کوئی گناہ بخش دیا گیا؟ کیا تم نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ہم نے تمہیں فضول پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؟ اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا میں جلد ثواب دیدیتا تو اللہ تعالیٰ کی فرض کردہ چیزوں کو تم کم سمجھتے، کیا تم اس دنیا کی جلدی کرانے میں جو عنقریب فنا ہو جائے گی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طاعت و عبادات میں رغبت کرتے ہو اور اس جنت میں رغبت اور ایک دوسرے سے آگے نہیں بڑھتے "جس کے کھانے ہمیشہ کے اور سائے لگاتار، یہ بدلہ ہے ان لوگوں کا جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا جبکہ کافروں کا انجام جہنم ہے (رعد۔۳۵)

۷۰۶۲۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن مزید، ابی ضحاک بن عبدالرحمٰن، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا: اے رحمٰن کے بندو! بعض دفعہ بندہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے صرف ایک فریضہ پر عمل کرتا رہتا ہے اور اس کے ماسوا چیزوں کو ضائع کر دیتا ہے۔ یوں شیطان اس کا بازو بنا رہتا ہے اور اسے بھلا کر کے دکھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ نہیں دیکھتا، سو تم اپنے اعمال کرنے سے پہلے یہ دیکھ لو کہ تمہارا ان سے کیا ارادہ ہے؟ اگر وہ اعمال خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں تو انہیں جاری رکھو۔

اور اگر وہ اعمال غیر اللہ کے لئے ہیں تو اپنے آپ پر مشقت نہ ڈالو تمہارے لئے کچھ نہیں، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص اسی کے لئے ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اسی کی طرف پاک کلمات چڑھتے ہیں اور عمل صالح اسے بلند کرتا ہے" (فاطر۔۱۰)
اے رحمٰن کے بندو! تم میں سے ضرور کسی کو اپنے رب سے کوئی نہ کوئی حاجت ہوتی ہے یا تو وہ برائی کرنے والا ہوتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کرنے کیلئے ایسا کرتا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ کا عہد اس کا حکم اور اس کی وصیت تو وہ تمہارے ہاں ضائع۔ کیا تم ہر گھڑی یہ چاہتے ہو کہ تم پر تمہارے رب کا احسان معمل رہے اور تم اپنے بارے میں اپنے رب کے حق میں اپنے آپ کو کم نہ پاؤ، یہ تو تمہارے اور رب کے درمیان آدھو آدھ بھی نہیں اے رحمٰن کے بندو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اس کی نافرمانی سے بچو، اس کی تدبیر سے امن میں نہ رہو، اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تمہارے پاس ثمن و بدلہ ہے لہٰذا اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالو، کیا تم اللہ تعالیٰ کا عمل دنیا کے ثواب کے لئے کرتے ہو سو جو کوئی ایسا ہو تو اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ تھوڑی چیز پر راضی ہو گیا کیونکہ تم نے آسان کام پر دنیا کے عمل سے مدد چاہی، اور اس میں اپنے رب کو پسند نہیں کیا جو چیز تمہارے لئے باقی تھی اسے پھینک دیا اس کا تھوڑا حصہ تمہارے لئے کافی تھا۔

۷۰۶۳۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، عقبہ بن علقمہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے فرمایا کہ جب میرے والد جانکنی کے عالم میں تھے، انہوں نے مجھ سے کہا اے میرے بیٹے! اپنے بیٹے کو بلاؤ، میں نے اپنے گھر والوں کو کہا انہوں نے اسے سفید قمیص پہنائی، پھر فرمایا اے اللہ! میں انہیں کفر و عمل کی گود دی، قید ہونے اور انسانوں کا محتاج ہونے سے آپ کی پناہ میں دیتا ہوں۔
اس روایت کو ابن المبارک نے اوزاعی سے انہوں نے بلال سے آپ نے اپنے والد سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے یہ دعا کی۔

ان لوگوں میں سے وہ شخص ہیں جو وعظ و تذکرہ میں بلیغ، رائے اور مشورے میں صاحب الرائے، انکی کنیت ابو یوسف ہے، نام یزید بن میسرہ ہے۔

۷۰۶۹۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن العباس، محمد بن عمرو بن حیان، بقیہ بن ولید، ابوسلمہ، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر الطائی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہمارے پاس عون بن عبداللہ آئے، مسجد میں داخل ہوئے اور ہمیں ایسا وعظ سنایا کہ ہم نے اس جیسا نہیں سنا، پھر فرمایا تم میں کوئی بیمار ہے جس کی ہم عیادت کریں؟ ہم نے کہا یزید بن میسرہ، چنانچہ ہم یزید کے پاس گئے، اس وقت وہ اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے، عون نے ہمیں پھر ایسی نصیحت کی جسے ہم مسجد میں بھول آئے تھے۔ یزید بن میسرہ اٹھ کر بیٹھ گئے، پھر فرمایا بہت خوب، بہت خوب، آپ نے ایک وسیع دریا سے سوال کیا جس سے بڑی نہر نکالی اور اس پر بہت سے درخت لگائے اگر آپ کے درخت پھلدار ہوئے تو آپ خود بھی کھائیں گے اور دوسروں کو بھی کھلائیں گے اور اگر آپ کے درخت بے پھل ہوئے تو ہر درخت کے پیچھے ایک کلہاڑا ہوگا۔

اس کے بعد یزید نے عون سے کہا پھر کیا ہوگا؟ عون نے کہا اسے کاٹا جائے گا، کہا پھر کیا ہوگا، عون نے کہا پھر اسے آگ میں ڈالا جائے گا یزید نے کہا یہی اس کا انجام ہے۔

اس روایت کو ابن المبارک نے بقیہ سے نقل کیا جس میں اضافہ کیا ہے کہ بقیہ نے کہا میں نے عتبہ بن ابی حکیم کو فرماتے سنا کہ عون نے کہا میری واسط میں ان سے ملاقات ہوئی کہ میرے دل میں جتنی یزید بن میسرۃ کی نصیحت نے اثر کیا اس سے زیادہ کسی نصیحت نے اثر نہیں کیا۔

جسے ابومحمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبداللہ بن المبارک نے بقیہ سے نقل کیا ہے۔

۷۰۷۰۔ عبداللہ بن محمد عمر بن حسن حلبی، ابونعیم حلبی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عطاء خراسانی کے پاس آئے تو مکحول کے ہاں ٹھہرے، انہوں نے مکحول سے کہا کیا یہاں ہمیں کوئی حرکت دینے والا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، یزید بن میسرہ، چنانچہ یہ لوگ ان کے پاس آئے، عطاء نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، انہوں نے کہا ہاں، علماء جب کسی بات کا علم حاصل کرتے ہیں تو اس پر عمل کرتے ہیں اور جب عمل کر لیتے ہیں تو مشغول ہوتے ہیں تو گم ہو جاتے ہیں جب گم ہو جاتے ہیں تو طلب کئے جاتے ہیں اور جب طلب کئے جاتے ہیں تو بھاگ جاتے ہیں، عطاء نے کہا دوبارہ بیان کیجئے، چنانچہ انہوں نے دوبارہ یہی الفاظ کہے تو عطاء واپسی پر ہشام سے نہ ملے۔

۷۰۷۱۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوشرحبیل الحمصی، ابوالیمان، اسماعیل بن عیاش، راشد بن ابی راشد، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے۔ فرمایا اپنے علم کو اس شخص پر خرچ نہ کرو جو پوچھتا نہیں اور جو شخص موتی نہیں چنتا اس پر نچھاور نہ کرو، اور اپنی پونجی اس شخص کے سامنے مت پھیلاؤ جو تمہارا نقصان کرے۔

۷۰۷۲۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، داؤد بن عمرو الضبی، اسماعیل بن عیاش، ابوراشد الحبرانی، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا ہمارے اشیاخ دنیا کو دنیہ (گھٹیا) کہا کرتے تھے، انہیں اگر اس سے بھی برا نام ملتا تو اس کا وہ نام رکھ دیتے، ان میں سے جس کی طرف دنیا متوجہ ہوتی تو وہ کہتے دور ہٹ بری! اے خنزیرنی! ہمیں تیری ضرورت نہیں ہم اپنے پروردگار کو جانتے ہیں۔

۷۰۷۳۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ہیثم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے۔ فرمایا مسکین کے برتن اور بادشاہ کے تاج کے درمیان لالچ ہے۔

۷۰۷۴۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ہیثم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم الکنانی، یحییٰ بن جابر الطائی، ان

کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ الکندی سے روایت ہے۔فرمایا کرتے تھے مجھے یہ پسند نہیں کہ میں بیمار ہوتا اور اگر میں ہوتا تو مجھے بیماری بننا اس بات سے زیادہ پسند ہوتا کہ میں امت جمع کر کے مسلمانوں پر گرانی کا انتظار کرتا۔

۷۰۸۵۔عبداللہ بن محمد ،احمد بن حسن الصوفی ،الہیثم بن خارجہ ،سلیمان بن سلیم ،یحییٰ بن جابر ،ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے فرمایا:رونے کی سات وجوہات ہیں ،خوشی ،غم ،خوف ،درد ،ریا ،شکر اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا ،جس کا ایک قطرہ بھی پہاڑوں کے برابر آگ کو بجھا دیتا ہے۔

۷۰۸۶۔عبداللہ بن محمد ،احمد بن عبدالجبار ،ہیثم بن خارجہ ،اسماعیل بن عیاش ،سلیمان بن سلیم ،یحییٰ بن جابر ،بن یزید نیز ،ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،حسن بن عبدالعزیز الجروی ،ضمرۃ ،ثور بن یزید ،خالد بن معدان ،ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے۔فرمایا مؤمن کی آگ سے بچ کہیں تجھے جلانہ ڈالے ،اس لئے کہ اگر وہ دن میں سات مرتبہ بھی لغزش کھائے تو اس کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتا ہے جب چاہتے ہیں اسے اٹھالیتے ہیں۔

اس روایت کو ابن المبارک نے اسماعیل بن عیاش ،حریز بن عثمان اور یحییٰ بن جابر سے نقل کیا ہے۔

۷۰۸۷۔ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد ،جعفر بن محمد فضیل ،یزید بن عبدربہ ،بقیہ ،راشد بن ابی راشد ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ یزید بن میسرہ فرماتے ہیں ،جس نعمت کے ساتھ شکر گزاری ہو وہ نقصان دہ نہیں ،اور نہ وہ مصیبت جس کے ساتھ صبر ہو ،اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی آزمائش اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نعمت سے بہتر ہے ،اسے محمد بن حرب نے راشد سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۰۸۸۔ابومحمد بن حیان ،ابوبکر بن ابی عاصم ،دحیم ،ولید بن مسلم ،ثور بن محفوظ بن علقمہ ،ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے فرمایا جس صبر میں اللہ تعالیٰ کے لئے کمی نہیں کی جاتی وہ ملعون ہے یا اس میں برکت نہیں ہوتی۔

۷۰۸۹۔ابومحمد بن حیان ،ابوبکر بن ابی عاصم ،ابوالتقی ،بقیہ ،اسماعیل بن یحییٰ بن جابر ،ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے فرمایا بدکار عورت ہزار بدکاروں کے برابر ہے اور نیک عورت کے لئے سو صدیقوں کا عمل لکھا جاتا ہے۔

۷۰۹۰۔محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے موسیٰ بن اسحاق ،محمد بن بکار ،اسماعیل بن عیاش ،صفوان بن عمرو ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ یزید بن حصین اسلوبی جب حمص کے گورنر بنے تو انہوں نے یزید بن میسرہ کی طرف پیام بھیجا ،جس میں انہوں نے کہا اے ابو یوسف! سلطنت نے جس کام میں ہم مبتلا کیے گئے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ یزید نے فرمایا اے امیر! اللہ سے ڈرو اور جلدی کرنے سے بچو تحمل مزاجی سے کام لو ،جہل میں سکون ہے کیا آپ جانتے ہیں کہ بادشاہ کے مصاحب کو کیا کہا جاتا ہے؟ اے مسلط ہونے والے تجھ میں شیطان کی روح نہ پھونکی جائے ،اسلئے کہ تو مٹی سے پیدا کیا گیا ،اور مٹی میں ہی لوٹایا جائے گا تو اپنے سے پہلے شخص کی جگہ کا وارث ہوا ہے اور کل تیری جگہ کا کوئی اور وارث ہوگا۔

۷۰۹۱۔ابوبکر ،عبداللہ بن محمد بن عطا ،محمد بن ابی سہل ،ابوبکر بن ابی شیبہ ،ابو اسامہ ،احوص بن حکیم زہیر بن عبدالرحمٰن ،ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔فرمایا انہوں نے کتب کو پڑھ رکھا تھا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جو موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی اس میں یہ بات تھی میرے بندوں میں سے مجھے سب سے پسندیدہ وہ بندے ہیں جو خیر خواہی کے ساتھ چلتے ہیں اور وہ لوگ جو پیادہ جمعوں کی طرف جاتے ہیں۔سحری کے وقت استغفار کرتے ہیں۔یہی وہ لوگ ہیں کہ جب میں اہل زمین کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں تو انہیں دیکھ کر عذاب روک دیتا ہوں اور مجھے سب سے مبغوض وہ شخص ہے جو مسلمان کی برائی کی اقتداء کرتا ہے اور اس کی اچھی بات کی پیروی نہیں کرتا۔

۷۰۹۲۔احمد بن جعفر بن حمدان ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابی ،ابوالمغیرہ ،نیز ،ابومحمد بن حیان ،ابن ابی عاصم ،الحوطی ،اسماعیل بن عیاش ،

صفوان بن عمرو، عبدالاعلیٰ بن عدی البہرانی، الحوصی، عبدالرحمٰن بن عدی، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے وہ نوجوان جو میری خاطر اپنی شہوت کو چھوڑنے والا ہے میری وجہ سے اپنی جوانی کو خرچ کرنے والا ہے تیرا مقام میرے ہاں میرے بعض فرشتوں کی طرح ہے۔

۷۰۸۳۔ ابو علی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، سعید بن منصور، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم الکنانی، یحییٰ بن جابر الطائی، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا ایک حکیم نے تین سو ساٹھ حکمت کے صحیفے لکھے اور انہیں لوگوں میں بھیج دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی بھیجی کہ تم نے زمین کو نفاق سے بھر دیا اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے نفاق سے کچھ بھی قبول نہیں فرمایا۔

۷۰۸۴۔ ابی محمد بن علی نے پوری جماعت سمیت نقل کیا ہے محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، فرج بن فضالہ، ابو راشد، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جس نے بغیر مشورہ کے عمل کیا تو اس نے باطل چیز کا قصد کیا۔

۷۰۸۵۔ ابی، ابراہیم بن محمد، ابو الربیع رشدینی، ابو وھب، نیز ابو محمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبداللہ بن المبارک، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم الحمصی، یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا کہ یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کا کھانا ندیاں اور درختوں کا پھل ہوتا تھا۔ وہ فرمایا کرتے تھے اے یحییٰ! تجھ سے زیادہ بھی کوئی نعمت والا ہے تیرا کھانا ندیاں اور درختوں کے پھل ہیں۔ ابن وھب نے یحییٰ بن جا[illegible] ذکر نہیں کیا۔

۷۰۸۶۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو المغیرہ، صفوان بن عمرو، عبدالرحمٰن بن عدی، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرو، اللہ کی قسم جس قوم سے یہ نعمتیں چھن گئیں پھر لوٹنے کی نہیں۔

۷۰۸۷۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، نیز ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو المغیرہ، والفرج بن فضالہ، ابو راشد تنوخی، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا بنی اسرائیل کے چھوٹے بڑے علماء ہاتھ میں لاٹھی لیکر چلتے کہ مبادا ان کی چال میں تکبر پیدا ہو۔

۷۰۸۸۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابو المغیرہ، وصفوان بن عمرو، شریح بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام لوگوں اور مساکین کو اپنی بکریوں میں سے موٹی بکری کھلاتے، اور اپنے گھر والوں کے لئے کمزور اور کم درجہ کی بکری ذبح کرتے، ان کے گھر والے ان سے کہتے، آپ لوگوں کو اور مساکین کو اپنی موٹی بکریاں ذبح کر کے کھلاتے ہیں اور ہمیں کمزور کھلاتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میرا مال بہت برا ہے۔ اگر میں اپنے برے میں اس چیز کو تلاش کروں جو مجھے سب سے پاس ہے۔

۷۰۸۹۔ ابو محمد بن حیان، محمود بن احمد بن الفرج، اسماعیل بن عمرو، الفرج بن فضالہ، ابو راشد، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا حق کی قسم کھا کر میں تم سے کہتا ہوں جیسی تم تواضع کرتے ہو ایسے ہی تم بلند کئے جاتے ہو، جیسے تم رحم کرتے ہو ایسا ہی تم پر رحم کیا جاتا ہے جیسی تم لوگوں کی ضرورتیں پوری کرتے ہو ایسی اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورتیں پوری کرے گا۔

۷۰۹۰۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، نیز عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابن ابی عاصم، ابو المغیرہ، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا حضرت مسیح علیہ السلام فرمایا کرتے تھے اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تم اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے اور بنی آدم کا نور بن جاؤ تو جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو، جو تمہاری بیمار پرسی نہ کرے اس کی بیمار پرسی کرو، اور جو تمہیں واپس نہ کرے اسے قرض دو، اور جو تم پر احسان نہ کرے اس پر احسان کرو۔

۷۰۹۱۔ ابو محمد بن حیان، ابن ابی عاصم، محمد بن مسیح، اسماعیل بن عیاش، عبدالرحمٰن بن شریح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے یزید بن

میسرہ کو فرماتے سنا۔ اگر تم اس شخص کے حق میں بددعا کرتے رہو جس نے تم پر ظلم کیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلاں آدمی تمہارے لئے بددعا کر رہا ہے، اگر تم چاہو تو ہم تمہارے لئے قبول کرلیں اور اس کے خلاف قبول کرلیں، اور اگر تم چاہو تو میں تم دونوں کو قیامت تک مؤخر کروں، تمہیں اللہ تعالیٰ کی معافی شامل ہو۔

۷۰۹۲۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، راشد بن سعد، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا مسیح علیہ السلام اپنے صحابہ کرام کو کہا کرتے تھے اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کبوتر کی طرح کمزور ہو تو ہو جاؤ، فرمایا کہا جاتا ہے کہ کبوتر سے کمزور کوئی چیز نہیں، تم اس کے پیچھے سے اس کے بچے اٹھا کر ذبح کر لیتے ہو تو وہ پھر اپنی جگہ آ کر اس میں بچے دیتے ہیں۔

۷۰۹۳۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے فرمایا کہ ایوب علیہ السلام نے فرمایا اے میرے رب! آپ نے مجھے مال اور اولاد عطا فرمائی، آپ خوب جانتے ہیں کہ میرے دروازے پر کوئی بھی شخص میرے ظلم کی شکایت کرنے کھڑا نہیں ہوا، میرے لئے بستر بچھایا جاتا تو میں اس کو چھوڑ کر اپنے نفس کو کہتا، اے میرے نفس! تو بستر روندنے کے لئے پیدا نہیں ہوا، ان سب کو میں نے صرف آپ کے فضل کو تلاش کرنے کے لئے ترک کیا۔

۷۰۹۴۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن عمرو القزوینی، عبدالقدوس بن الحجاج، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو مال، اولاد اور اہل کے ختم کرنے کی آزمائش میں مبتلا کیا تو ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور الحمد للّٰہ رب العالمین سے اچھی کوئی چیز نہ بچی، پھر انہوں نے فرمایا اے رب الارباب ذات جس نے مجھ پر احسان کیا آپ نے مجھے مال اور اولاد عطا فرمائی، میرے دل کا کوئی گوشہ نہ بچا کہ اس میں وہ داخل ہو گیا تو یہ سب کچھ میں نے لیا اور اپنے دل کو فارغ کر لیا، اب میرے اور آپ کے درمیان کوئی حائل نہیں، ایسا کون ہے جسے آپ مال اور اولاد عطا فرمائیں تو اسے مال اور اولاد کی محبت آپ کے ذکر سے غافل نہ کرے؟ میرے دشمن ابلیس کو پتہ نہ چلے کہ آپ نے جو کچھ میرے ساتھ کیا اور نہ وہ میرے ساتھ حسد کرے گا فرماتے ہیں اس سے ابلیس کو بڑی سخت تکلیف ہوئی۔

۷۰۹۵۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ یزید بن میسرہ کی جو باتیں ہمیں پہنچی اس میں انہوں نے فرمایا، جب تمہارے سامنے کوئی تمہاری پاکیزگی کا اظہار کرے تو اس کا انکار کرو اور ایسے کے ساتھ غصے سے پیش آؤ، اس بات کا اقرار نہ کرو، اور کہو اے پروردگار! لوگ جو کہتے ہیں اس پر میرا مؤاخذہ نہ فرما، اور میری ان کی مغفرت فرما جنہیں یہ جانتے نہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ یزید بن میسرہ فرمایا کرتے تھے، اس سے آغاز کر جو اللہ تعالیٰ کا تم پر حق بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس بات کو جاننے کی کوشش نہ کرو جو تمہارے لئے مناسب نہیں، فرمایا یزید بن میسرہ فرمایا کرتے تھے اے اللہ! اپنا خوف ہمارے دلوں میں پیدا فرما، اور ہمارے دلوں میں موت کا ذکر ہمیشہ رکھ، اے لوگو! یاد کرو آج تم کہاں ہو اور کل کہاں ہوں گے؟ آج اپنے گھروں کی باتیں کر رہے ہو، کل قبروں میں خاموش ہوں گے تو نیک شکرگزار بندوں کے لئے خوشخبری ہو، اے غافلو! تم میت کو قبر تک چھوڑنے جاتے ہو، وہ کہتا ہے تمہارے لئے خرابی ہو تم کل میری طرح ہو گے، اے نفس کیا تو ان چیزوں کو نہیں دیکھتا جنہیں تو دنیا میں دیکھتا ہے اور جن چیزوں کی مانند تو نے نہیں دیکھا، وہ سب ان رحوں کی مانند ہیں، جو جاتی ہیں تو ان کا کوئی اثر دکھائی نہیں دیتا، یا جیسے تیل جو چکر لگاتا ہے اس کا پہلا چکر پورا ہو جاتا ہے پھر دوسرا۔

۷۰۹۶۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، علی بن اسحاق، عبداللہ بن المبارک، اسماعیل بن عیاش، یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے کہ فرمایا انسان بعض دفعہ کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی کوئی نیکی

نہیں ہوتی، تو اسے اپنی خطاؤں پر اللہ تعالیٰ کی یاد آتی ہے، جس کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے، اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے مکھی کے سر جتنا آنسو نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اگر اٹھانا چاہیں تو پاک صاف تندرست اٹھاتے ہیں اور اگر اس کی روح قبض کرنے کا ارادہ کریں تو اسی طرح صاف اس کی روح قبض کرتے ہیں۔

۷۰۹۸۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے ابوبکر محمد بن احمد المؤذن، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید محمد بن حسین، ہشام بن عبداللہ بن الرازی، بقیہ، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے کہ سابقہ لوگوں میں ایک شخص نے بہت سا مال اور اولاد جمع کی، انہیں گنو ظاکر چکنے کے بعد اس نے ہر قسم کا مال اپنے لئے پسند کیا، پھر ایک محل تعمیر کیا جس پر دو مضبوط دروازے بنائے، جس پر اپنے غلاموں کو پہرہ دار مقرر کیا، پھر اپنے گھر والوں کو جمع کیا اور ان کے لئے کھانا بنایا، پھر وہ اپنی چارپائی پر ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا، اس وقت اس کے گھر والے کھانا کھا رہے تھے جب وہ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے اپنے آپ سے کہا اے نفس! کئی سال تک عیش وعشرت کرلے، اس لئے کہ میں نے تیرے لئے اتنا کچھ کرلیا جو تیرے لئے کافی ہے۔

فرماتے ہیں ابھی وہ بات مکمل بھی نہیں کر سکا تھا کہ اسکی طرف ملک الموت متوجہ ہوا، اس کی شکل وصورت ایسے آدمی کی طرح تھی جس پر دو بوسیدہ کپڑے تھے، اس کے گلے میں کاسۂ گدائی تھا جو مسکینوں کے مشابہ تھا، اس نے ایسا دروازہ کھٹکھٹایا جس سے وہ اپنے بستر پر گھبرا گیا، نوجوان خدمتگار اس کی طرف لپکے، تم کون ہو اور کیا کام ہے؟ اس نے کہا، میرے پاس اپنے آقا کو بلاؤ، انہوں نے کہا تمہاری طرف اور ہمارا آقا؟ اس نے کہا ہاں میری طرف اسے بلاؤ۔ تو ان کے آقا نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ یہ دروازے پر کون ہے؟ انہوں نے اسکی شکل وصورت سے آگاہ کیا۔ اس نے کہا تم لوگوں نے اسے دھکے دیکر ہٹا کیوں نہیں دیا؟ انہوں نے کہا ہم نے بے حد کوشش کی، کچھ دیر کے بعد پھر اس نے دروازے پر دستک دی جو پہلے سے زیادہ سخت تھی، آقا جو بستر پر تھا پہرے دار اس کی طرف لپکے کہ تو پھر آگیا، اس نے کہا ہاں اپنے آقا کو میرے پاس بلاؤ، اسے بتاؤ کہ ملک الموت ہوں۔

جب انہوں نے اس کی بات سنی تو ان پر ذلت وعاجزی طاری ہوگئی۔ پہرہ دار آئے اور اپنے آقا کو خبر دی کہ وہ ملک الموت ہے تو ان کے آقا نے ان سے کہا اس سے نرمی کے ساتھ بات کرو اور اس سے پوچھو کہ کیا وہ اسکے ساتھ کسی اور کو بھی لے جائے گا؟ انہوں نے اسے بتایا وہ ان کے پاس آیا اور آکر کہا اٹھو اپنے مال کے بارے میں جو کچھ کرنا ہے کرو، اس واسطے کہ میں یہاں سے تمہاری جان لیکر ہی جاؤں گا، اس نے اپنا مال حاضر کیا، جب اس نے مال کو دیکھا تو کہنے لگا اللہ تجھ پر لعنت کرے تو ہی تھا جس نے مجھے رب کی عبادت سے غافل رکھا، مجھے اپنے رب سے خلوت گزینی سے روکا، تو اللہ تعالیٰ نے مال کو زبان عطا فرمائی، اس نے کہا تو کیوں مجھے گالیاں دیتا ہے؟ تو لوگوں میں کم درجہ شخص تھا تو میں نے تجھے بلند کیا جو تجھ پر میرے نشانات ہیں میری وجہ سے تو بادشاہوں کے تختوں تک پہنچتا، ان کے پاس جاتا، جبکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے آتے تو داخل نہ ہو سکتے تھے، کیا تو بادشاہوں کی بیٹیوں اور سردار عورتوں کو نکاح کے پیام بھیجتا اور ان سے نکاح کرتا، جبکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے پیام بھیجتے مگر نکاح نہ کر سکتے، کیا تو مجھے خباثت کے راستوں میں خرچ نہ کرتا تھا اور میں نافرمانی نہ کر سکتا، اگر تو مجھے اللہ تعالیٰ کے راستوں میں خرچ کرتا تو میں تیری نافرمانی نہ کرتا، اس معاملہ میں تو مجھ سے زیادہ قابل ملامت ہے، اے انسانو! میں اور تم مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں بعض گناہ کرنے والے اور بعض نیکی کرنے والے اسی مال تو اسی طرح کہے گا جیسے تم بھی، ملک الموت نے اس کی روح قبض کرلی تو وہ مر گیا۔

حدیث کا سیاق ان دونوں کا ہے بعض کی حدیث کے الفاظ بعض میں داخل ہوگئے۔

۷۰۹۹۔ محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے یزید بن میسرہ کی کتاب میں

تھا پایا کہ جسم میں شہوت کی کس قدر شدت ہے، یہ جانے والی آگ کی طرح ہے اور اس سے عورتوں سے دور رہنے والے کیسے بچ سکتے ہیں۔

۷۰۹۹۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، جہم بن نافع، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے۔ فرمایا کرتے تھے جس نے سائل کو بتایا اس نے اسے قتل کر دیا۔

۷۱۰۰۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یزید بن عبدربہ، محمد بن حرب، ابو راشد نے مجھے کہا ابو یوسف سے کہو! کہ آئے اور اپنا حق وصول کرے۔ میں نے انہیں مسجد سے نکالا تو وہ گرجے کی فصیلوں میں سے ایک فصیل پر بیٹھ گئے اور اسے کہا میرا حق دو۔ اس نے کہا کیا تم قاضی کی بات نہیں مانتے۔ انہوں نے کہا کیوں؟ اس نے کہا میں اس کے سامنے تمہارا دعویٰ دائر کراؤں گا۔ آپ نے فرمایا میرا حق دینا ہے تو دو ورنہ جاؤ۔ میں نے کہا ابو یوسف آپ ہی قاضی ہیں تاکہ وہ آپ کا حق آپ کو دے۔ آپ نے فرمایا مجھے اس کی ضمانت کون دیتا ہے کہ وہ مجھ سے نامناسب گفتگو نہیں کرے گا جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے رب کی قسم! وہ آپ پر اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ آپ کو اپنے جھگڑوں کا فیصلہ مان لیں۔ (نساء ۶۵)

۷۱۰۱۔ احمد بن عبداللہ، ابی، یزید، محمد بن حرب، یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ یزید نے عباس بن ولید سے اس بات کا مطالبہ کیا کہ وہ ان کا وظیفہ ختم کر کے ایک تحریر لکھ دے اور یہ کہ انہوں نے اپنا سب کچھ بیچ کر صدقہ کر دیا ہے یہاں تک کہ انہوں نے اپنی رہائش کا مکان بھی بیچ دیا۔ اس کے بعد وہ کہا کرتے تھے: اے اللہ میں عذر کرنے والا نہیں، اے اللہ! مجھے جلد اپنی طرف بلا لے۔ راوی کا بیان ہے کہ کچھ عرصہ وہ ٹھہرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض کر لی۔

۷۱۰۲۔ محمد بن معمر، ابو شعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ، صفوان بن عمرو، عبدالرحمن بن عدی البھرانی، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم بغیر اطاعت کے جنت میں نہیں جا سکتے۔ اور میں نے اس کا ایک حصہ اپنی اس مخلوق کے لئے مقرر کر رکھا ہے جس نے رات اور دن میں کبھی کوئی عمل نہیں کیا اور مومنوں کی اولاد ہے۔

۷۱۰۳۔ محمد بن معمر، ابو شعیب الخراسانی، یحییٰ بن عبداللہ، صفوان بن عمرو، ابو اسحاق البھرانی، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر تیزی بنا مسلط کر دیتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی ضرورت نہیں ہوتی۔

۷۱۰۴۔ احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی عاصم، عبدالوہاب بن ضحاک، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ، حضرت ام درداء سے وہ حضرت ابو درداء سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آپ فرما رہے تھے اے عیسیٰ! میں تمہارے بعد ایک امت بھیجنے والا ہوں جب انہیں کوئی پسندیدہ چیز ملے گی تو وہ حمد و شکر بجا لائے گی اور اگر انہیں کوئی ناپسندیدہ مصیبت پہنچی تو وہ ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر کرے گی۔ ان میں حلم ہوگا اور نہ علم۔ عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، ربا! یہ کیسے ہوگا جبکہ ان میں حلم ہوگا اور نہ علم؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں انہیں اپنے حلم سے اور اپنے علم سے علم عطا کروں گا۔

۳۳۱۔ ابراہیم بن ابی عبلہ

ان بزرگوں میں سے ابراہیم بن عبلہ ہیں جو ماہنامہ ارقاری قرآن ہیں وہ اپنے علم و قرأت میں رہتے تھے اور اپنے مواعظ اور نصیحتوں میں قوی اور بلیغ تھے۔

۷۱۰۵۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید العسقلانی، ابو عمیر بن نحاس، ضمرہ بن ربیعہ، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت

ہے فرمایا کہ ولید بن عبدالملک آئے اور مجھے گفتگو کرنے کا حکم دیا، تو میں نے گفتگو کی بعد میں مجھے عمر بن عبدالعزیز سے انہوں نے کہا آپ نے ایسی نصیحت کی جس نے دلوں میں اثر کیا۔

۱۰۶ا۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم، ابوعمیر نحاس، ضمرہ، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت ہے فرمایا مجھے ولید بن عبدالملک نے کہا آپ کتنے دنوں میں ختم کرتے ہیں؟ میں نے کہا، اتنے دنوں میں تو انہوں نے کہا امیرالمومنین باوجود اتنی مشغولیت کے تین یا سات دنوں میں ختم کرتے ہیں۔

۱۰۷ا۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن راشد، عبداللہ بن حانی بن عبدالرحمن المقدسی، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمرو بن ولید نے ایک شخص سے ابراہیم بن ابی عبلہ کے بارے میں پوچھا۔ اس نے بتایا تو عمرو نے کہا جہاں تک میری معلومات ہیں وہ عبدالعزیز شخص ہیں۔

۱۰۸ا۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن راشد، عبداللہ بن حانی بن عبدالرحمن، ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہشام بن عبدالملک نے میری طرف آدمی بھیجا کہ اے ابراہیم! ہم تمہیں بچپن سے پہچانتے ہیں۔ بڑی عمر میں آپ کا امتحان لیا تھا ہم آپ کی سیرت اور حال سے خوش ہیں، میری رائے ہے کہ میں آپ کو اپنے خاص اور خاص لوگوں میں رکھ کر اپنے کام میں شریک کروں، میں آپ کو مصر کے خراج پر مقرر کر چکا ہوں، فرماتے ہیں میں نے کہا امیرالمومنین رہی آپ کی رائے تو اللہ تعالیٰ اس پر آپ کو اجر و ثواب عطا فرمائے، اور وہی بدلہ دینے اور ثواب دینے والا کافی ہے اور میں جس حالت پر ہوں اس میں مصر کے خراج کی کیا ضرورت اور نہ اس کی مجھ میں طاقت ہے، فرماتے ہیں وہ انتہائی غضبناک ہوا یہاں تک کہ اس کا چہرہ متغیر ہو گیا اس کی آنکھ میں سیاہی تھی اس نے میری طرف خطرناک آنکھوں سے دیکھا اور کہا تمہیں مان کر یا مجبوراً لازم ہو جائے گا، میں گفتگو کرنے سے خاموش رہا یہاں تک کہ اس کا غیظ و غضب فرو ہو گیا اور اس کی آتش غضب بجھ گئی۔

میں نے کہا امیرالمومنین! میں گفتگو کروں؟ کہا کرو، میں نے کہا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا "ہم نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر امانت پیش کی تو انہوں نے اس کو اٹھانے سے انکار کر دیا (احزاب ۷۲) اللہ کی قسم! جب انہوں نے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ ان کے انکار پر غضبناک نہ ہوئے اور نہ انہیں مجبور کیا" جب انہیں یہ پیشکش ناپسند گزری اور میں اس بات کا مستحق نہیں کہ میرے انکار پر آپ ناراض ہوں اور میری ناپسندیدگی پر مجبور کریں، فرماتے ہیں وہ میری بات پر ہنس پڑا یہاں تک کہ اس کی داڑھیں دکھائی دینے لگیں، پھر کہا تم نے اس کا انکار اپنی دینی سمجھداری کی وجہ سے کیا ہے ہم آپ سے خوش اور آپ کو معاف کرتے ہیں۔

۱۰۹ا۔ ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن راشد، عبداللہ بن حانی، ضمرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ابراہیم بن ابی عبلہ سے سنا اللہ تعالیٰ ولید پر رحم کرے، اور ولید کی طرح کون ہو سکتا ہے اس نے دمشق کا شہر جا کر وہاں دمشق کی مسجد تعمیر کی۔ اللہ تعالیٰ ولید پر رحم کرے، ولید کی طرح کون ہے اس نے ہندوستان واندلس کو فتح کیا۔ وہ مجھے چاندی کے ٹکڑے دیتا جنہیں میں بیت المقدس کی مسجد کے قراء میں تقسیم کرتا۔

۱۱۱۰۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم، ابوعمیر، ضمرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابراہیم بن ابی عبلہ نے کہا ولید میرے پاس چاندی کے ٹکڑے بھیجتا جنہیں میں بیت المقدس والوں میں تقسیم کرتا۔

۱۱۱۱۔ سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن المنذر، ابی بقیہ، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت ہے۔ فرمایا میرے گھر والے بیمار ہوئے تو حضرت ام درداءؓ ان کے لئے کھانا پکاتیں جب وہ تندرست ہو گئے تو آپ نے فرمایا ہم تمہارے لئے اس وجہ سے کھانا پکاتے تھے کہ تمہارے گھر والے بیمار تھے اور جب کہ وہ تندرست ہو چکے ہیں تو کوئی ضرورت نہیں۔

ابراہیم بن ابی عبلہ نے متعدد صحابہ کرام کا زمانہ پایا، انہوں نے حضرت انس بن مالک، ابو عبداللہ بن ام حرام انصاری، واثلہ بن اسقع، عبداللہ بن بسر اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو دیکھا، حضرت عبادہ بن صامت، عتبہ بن غزوان سلمی، اور عبداللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت اور ارسال کرتے ہیں۔

۷۱۱۲۔ حسن بن علان، احمد بن یحییٰ بن السکن، ابو عمرو زہیر بن محمد رحاوی، قتادہ بن فضل الحرشی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے انس بن مالکؓ سے عرض کیا میں کیسے وضو کروں؟ آپ نے فرمایا تم مجھ سے یہ پوچھتے ہو کہ میں کیسے وضو کروں اور یہ نہیں پوچھتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو کرتے تھے؟ میں نے کہا جی ہاں، یہی بات ہے آپ نے فرمایا: میں نے آپ کو (ہر عضو) تین بار دھوتے دیکھا اور فرمایا اسی طرح میرے رب عزوجل نے حکم دیا ہے۔

۷۱۱۳۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق الحمصی، عمرو بن عثمان، عبدالسلام بن عبدالقدوس، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے کسی عورت سے اس کی عزت کی غرض سے شادی کی تو اللہ تعالیٰ اسے ذلیل ہی کرے گا، اور جس نے اس کے مال کی وجہ سے شادی کی تو اللہ تعالیٰ اسے فقیر کر دے گا اور جس نے حسب کی وجہ سے شادی کی تو اللہ تعالیٰ اسے گھٹیا پن میں بڑھائے گا اور جس نے نظر کی حفاظت اور شرمگاہ کی حفاظت کی خاطر شادی کی یا صلہ رحمی کی غرض سے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس میں برکت دیں گے۔[1]

ابراہیم کی غریب حدیث ہے جس میں ابن عبدالقدوس متفرد ہیں۔

۷۱۱۴۔ ابوبکر بن خلاد، احمد بن علی الخزاز، ابراہیم بن محمد بن عرعرہ، ابو العباس، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے روایت ہے فرمایا میں نے عبداللہ بن ام حرام کو نیا کپڑا پہنتے دیکھا ہے۔

۷۱۱۵۔ سلیمان بن احمد، محمد بن جعفر الرازی، علی بن الجعد، غیاث بن ابراہیم، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عبداللہ بن ام حرام انصاری رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روٹی کی عزت کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے آسمانوں اور زمین کی برکتیں مسخر کی ہیں۔[2]

دونوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں ابو العباس میں میری رائے غیاث بن ابراہیم ہیں۔

۷۱۱۶۔ سلیمان بن احمد، احمد بن النضر العسکری، سعید بن حفص نفیلی، محمد بن محصن عکاشی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے روایت ہے۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اے اللہ! میری امت کے لئے ان کی سحری میں برکت عطا فرما، سحری کیا کرو اگرچہ پانی کے گھونٹ یا کھجور سے ہو خواہ کشمش کی ایک مٹھی ہو، اس واسطے کہ فرشتے تم پر رحمت بھیجتے ہیں۔

اس روایت میں ابراہیم العکاشی جو محمد بن اسحاق منفرد ہیں۔

۷۱۱۷۔ حسن بن علی، یوسف بن یعقوب، بن اسحاق بن بہلول، جدی، ابی طلحہ بن زید، ان کے سلسلہ سند سے حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو بھی مرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتے ہوئے مرے۔

۷۱۱۸۔ ابو جعفر محمد بن حسن بن علی یقطینی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن ایوب بن سوید، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ نے

---

[1] الموضوعات ۲/ ۲۵۸ وتنزیہ الشریعۃ ۲/ ۲۰۲. والفوائد المجموعۃ ۱۲۱. وکشف الخفاء ۲/ ۳۳۱ ومجمع الزوائد ۴/ ۲۵۴. والترغیب والترھیب ۳/ ۴۶.

[2] المستدرک ۴/ ۱۲۲. ومجمع الزوائد ۵/ ۳۴. والموضوعات ۲/ ۲۹۱. والدر المنتثرة ۱۷۰.

ابوزاھریہ سے انہوں نے حضرت رافع بن عمیرؓ سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا: میرے لئے زمین میں گھر تعمیر کرو، چنانچہ داؤد علیہ السلام نے جس گھر کا حکم دیا گیا تھا سے پہلے اپنے لئے گھر بنایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: داؤد! تم نے میرے گھر سے پہلے اپنا گھر بنایا، آپ نے عرض کیا اے میرے رب! آپ نے اپنی قضا وقدر میں یہی فرمایا ہے جو بادشاہ بناؤ وہ اپنا نشان چھوڑتا ہے، پھر وہ مسجد کی تعمیر میں لگ گئے جب اس کی فصیلیں مکمل ہوگئیں تو اس کا تہائی حصہ گر گیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی تم میرا گھر اچھی طرح تعمیر نہ کرسکو گے، آپ نے عرض کیا وہ کیوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیونکہ تمہارے ہاتھ سے جو خون ہوئے ہیں آپ نے عرض کیا کہ اے رب کیا یہ آپ کی رضا اور محبت میں نہ بہے تھے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیوں نہیں، لیکن وہ میرے بندے تھے اور میں ان پر رحم کرتا ہوں۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام پر یہ بات گراں گزری تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ غمگین نہ ہو، میں اس مسجد کی تعمیر تمہارے بیٹے سلیمان کے ہاتھوں مکمل کراؤں گا۔ پھر جب داؤد علیہ السلام فوت ہوگئے تو سلیمان علیہ السلام اس کی تعمیر میں مصروف ہوگئے قربانیاں اور جانوروں کے ذبح کا وقت قریب ہوا تو آپ نے بنی اسرائیل کو جمع فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، میں نے مسجد کی تعمیر پر تمہاری خوشی دیکھ لی ہے مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا۔

سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ میں تین باتوں کا سوال کرتا ہوں، ایسا فیصلہ جو آپ کے فیصلہ کے قریب ہو اور ایسی بادشاہت جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو اور جو اس گھر میں صرف نماز کی نیت سے آئے تو جب مسجد سے نکلے تو گناہوں سے ایسے پاک صاف ہوکر نکلے جیسے آج اس کی ماں نے اسے جنا، نبی علیہ السلام نے فرمایا ان میں دو چیزیں تو مجھے عطا ہوئیں اور مجھے امید ہے کہ تیسری بھی عطا ہو جائے گی۔[1]

ابراہیم کی غریب حدیث ہے جس میں ایوب بن سوید منفرد ہیں۔

١١٩- ابوبکر بن خلاد، محمد بن احمد بن ولید الکرابیسی، محمد بن ابی سری، محمد بن سری، محمد بن تمیر، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ عقیلی سے، ولید بن عبدالرحمن جرشی سے حضرت جبیر بن نفیر و حضرت عوف بن مالک اشجعی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ علم کے اٹھائے جانے کے اوقات ہیں، تو زیاد بن لبید انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ! علم کیسے اٹھ جائیگا جبکہ ہم میں اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے جسے ہم سیکھتے اور اپنی اولاد کو سکھاتے ہیں اور وہ اپنی اولاد کو سکھائیں گے، آپ علیہ السلام نے فرمایا ابن لبید! میں تو تمہیں مدینے کے سمجھدار لوگوں میں سے سمجھتا تھا، کیا اہل کتاب کے پاس تورات وانجیل نہیں تھی تو پھر انہیں کیا فائدہ ہوا، جبیر بن نفیر فرماتے ہیں میری شداد بن اوس سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے علم کے اٹھائے جانے کے اسباب بیان نہیں کئے؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا علماء کی اموات سے، اور اس کا اظہار اس طرح ہوگا کہ خشوع ختم ہو جائے گا تمہیں کوئی خشوع کرنے والا دکھائی نہ دے گا۔[2]

اسے لیث بن سعد نے ابراہیم بن ابی عبلہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

١٢٠- حسن بن علی الوراق، جعفر بن محمد الفریابی، ابوجعفر نفیلی، کثیر بن مروان المقدسی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے وہ

١- الأحاديث الصحيحة ١٤٢. والمعجم الكبير للطبراني ٥/١٢٥. ومجمع الزوائد ٤/٣. والدر المنثور ٤/١٩٠. وتنزيه الشريعة ١/٢٢٩. والفوائد المجموعة ٤٠٦. واللآلي المصنوعة ١/٩٨.

٢- صحيح ابن حبان ١١٥. وسنن الترمذي ٢٦٥٣. والمعجم الكبير للطبراني ١٨/٣٣. والمستدرك ١/٩٩. ومجمع الزوائد ١/٢٠٠، ٢٠١.

عتبہ بن وساج بحوالہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے لئے اتنا گناہ کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارے کئے جائیں۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگرچہ اچھا اشارہ ہو؟ آپ نے فرمایا اگرچہ اچھا ہو تو بھی وہ لغزش کا باعث ہے، ہاں جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے اور اگر برا ہو تو وہ بہت برا ہے۔[1]

۱۲۱۔ حسن بن علی، عبداللہ بن قاسم، سلیمان بن حسن جوہری، عبدالرحمن بن یونس الرقی، محمد بن حمید، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے عقبہ بن وساج سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ کے صحابہ کرام میں سوائے حضرت ابوبکرؓ کے کوئی بھی سفید بالوں والا نہ تھا، پھر آپ نے مہندی اور وسمہ کا خضاب لگایا۔

۱۲۲۔ محمد بن اسحاق بن ایوب، ابوبکر احمد بن عمر ابزاز، حسن بن عبدالعزیز الجروی، یحییٰ بن حسان، ولید بن رباح، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے وہ ابو حفص سے آپ نے فرمایا کہ حضرت عبادہ بن صامتؓ نے اپنے بیٹے سے فرمایا بیٹا! تم اس وقت تک ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ یہ معلوم کرلو کہ جو مصیبت تمہیں پہنچی تھی وہ خطا نہیں ہوسکتی اور جو خطا ہوئی تھی وہ پہنچ نہیں سکتی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پہلے پہل قلم پیدا فرمایا اور اسے کہا لکھ، اس نے عرض کیا اے میرے رب میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قیامت قائم ہونے تک ہر چیز کی تقدیر لکھ، اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص اس کے علاوہ کسی اور اعتقاد کی بات پر مرا وہ مجھ سے نہیں۔

ابراہیم کی غریب حدیث ہے جس میں یحییٰ ولید سے نقل کرنے میں منفرد ہیں، اسے ابراہیم نے ابوزید اودی سے حضرت عبادہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۱۲۳۔ ابی عبداللہ بن محمد، محمد بن جعفر نے پوری جماعت سمیت نقل کیا ہے ابراہیم بن محمد بن حسن، سعید بن رحمۃ، محمد بن حمیر، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم سے عکرمہ سے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے باطل کی وجہ سے حق دبانے کے لئے ظالم کی مدد کی تو اس سے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کا ذمہ بری ہے، جس نے سود کا ایک درہم کھایا تو وہ ۳۳ زناؤں کے برابر ہے، جو گوشت حرام مال سے پھلا پھولا وہ آگ کا مستحق ہے۔[2] ابراہیم کی غریب حدیث ہے جس میں محمد بن حمیر منفرد ہیں۔

۱۲۴۔ سلیمان بن احمد، سلامہ بن ناصح، علی بن سعید بن بشیر رازی، عبداللہ بن ہانی بن عبدالرحمن بن ابی عبلہ، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے وہ عطا بن ابی رباح سے وہ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے ہیں کہ ہم استخارہ اس طرح سیکھتے تھے جیسے ہم میں سے کوئی قرآن مجید کی سورت سیکھتا ہے (وہ دعائے استخارہ اس طرح ہے) اے اللہ میں آپ سے خیر چاہتا ہوں اور آپ کی قدرت کا سوال کرتا ہوں کیونکہ آپ قدرت والے ہیں میں قادر نہیں، آپ جانتے ہیں مجھے علم نہیں، آپ غیب کی باتوں کو خوب جانتے ہیں۔ اے اللہ! آپ میرے حق میں جو فیصلہ فرمائیں اس کا انجام اچھا کریں۔

۱۲۵۔ حسن بن علی، عبداللہ بن قاسم، احمد بن عبدالرحمن بن یونس السراج، مصعب بن سعید، محمد بن محصن الاسدی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم سے وہ سالم بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تیر اندازی سیکھنے کے بعد بھلا دی تو اس نے اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت جو اس پر تھی ترک کردی۔[3]

ابراہیم کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف مصعب کی محمد سے روایت کردہ حدیث سے لکھی ہے۔

۱۔ کشف الخفا ۲/۱۹۶، والعلل المتناهیة ۲/۳۳۰ وکنز العمال ۵۹۳۹

۲۔ سنن ابی داؤد [illegible] والفوائد المجموعة ۲۱۱.

۳۔ مسند الامام احمد ۴/۱۴۸ والمصنف لابن ابی شیبة ۵/۳۴۱ ونصب الرایة ۴/۲۷۳، وسنن ابی داؤد، کتاب الجهاد باب ۲۳ وسنن النسائی، کتاب الخیل باب ۸

۱۱۲۶۔ حسن بن علی محمد بن وکیل المقری، احمد بن عبدالمومن، محمد بن اسحاق، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت ہے کہ میں نے ام درداءؓ کو حضرت ابو درداءؓ سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق نقل کیا۔ آپ نے فرمایا صبر کرو اور دوسرے رجو صبر جد پر گھوڑے باندھو۔ (آل عمران۔۲۰۰) پانچ نمازوں کی پابندی کرو، دشمن کے ساتھ بذریعہ تلوار قتال پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں گھوڑے باندھ کر رکھو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔[۱]

یہ ابراہیم کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف محمد بن اسحاق، جو ابن عکاشی ہیں کی حدیث سے لکھا ہے۔

۱۱۲۷۔ ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم القاضی، ابوالبشر محمد بن احمد بن حماد دولابی، عبداللہ بن ہانی بن عبدالرحمن المقدسی، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے وہ ام درداء سے آپ حضرت ابوالدرداء سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کے وقت اپنے بدن میں عافیت پائی اپنے گھر میں امن کے ساتھ رہا اس کے پاس اس دن کا کھانا تھا تو گویا اس کے پاس پوری دنیا جمع ہوگئی اے ابن جعشم! تمہارے لئے اتنا کافی ہے جو تمہاری بھوک مٹادے، تیرا ستر ڈھانپے اور اگر تیرا گھر تجھے چھپائے تو روٹی کا ٹکڑا اور گھڑے کا پانی کافی ہے اس کے علاوہ جو ہے اس پر حساب ہے۔[۲]

ابراہیم کی غریب حدیث ہے جسے انکے بھتیجے ان سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۱۱۲۸۔ قاضی ابواحمد، عبداللہ بن احمد نے پوری جماعت سمیت نقل کیا ہے محمد بن احمد بن راشد، عبداللہ بن ہانی، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم سے وہ بلال بن ابی الدرداء سے وہ حضرت ابوالدرداءؓ سے نقل کرتے ہیں۔ تم اپنے زمانے میں اپنے اعمال کو تبدیل کرکے جو انجانی صورت دیکھو تو اگر خیر ہو تو کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر بری ہو تو کیا ہی بری ہے۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

۱۱۲۹۔ القاضی ابواحمد، ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن راشد، موسیٰ بن عامر، عراک بن خالد، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی عبلہ سے عبداللہ بن محمد بن یزید تمیمی، وہ حسن سے نقل کرتے ہیں کہ جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ بصرہ آئے تو وہاں کچھ دیر ٹھہرے، وہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جب وہ جانے لگے تو حضرت حسن پانچ سو آدمیوں کے ساتھ انہیں الوداع کہنے آئے، یہاں تک کہ ان کے ساتھ حصن المکاتب تک پہنچے لوگوں نے ان سے کہا ہم سے کوئی حدیث بیان کریں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو؟ انہوں نے فرمایا اچھا فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جو شخص صبح کی نماز پڑھ لے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے تم اللہ تعالیٰ کا ذمہ توڑو اور نہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنے ذمہ کی کوئی چیز طلب کرتے ہیں اور نہ جنت کے بلند مقامات نے تمہیں پہچانا، جب تم اسے دیکھو گے اور وہ تمہارے قریب ہوگی اس وقت کسی مسلمان کا ناجائز خون آڑے آجائے گا جس کسی نے ظلماً بہایا تھا۔

میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں تمہیں اپنی طرف سے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ انسان کا سب سے پہلے قبر میں پیٹ بدبودار ہوتا ہے لہٰذا تم اپنے پیٹوں میں حلال چیز داخل کرو۔

۱؎ میزان الاعتدال ۴۰۶۲، والمجروحین ۲/۲۸۵

۲؎ صحیح ابن حبان ۲۵۰۳ ومجمع الزوائد ۱۰/۲۸۹ واتحاف السادۃ المتقین ۹/۲۰۶

۳۴۲ یونس بن میسرہ

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا ان میں تخت جگہ شہید کیے جانے والے یونس بن میسرہ بن حلبس ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔

۱۳۰ا۔ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، ہشام بن عمار، ہیثم بن عمران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں یونس بن میسرہ کی مجلس میں بیٹھتا تھا وہ دعا کرتے تھے۔ میں نے انہیں فرماتے سنا اے اللہ! مجھے شہادت نصیب فرما۔ چنانچہ وہ ۱۳۲ھ میں جب عبداللہ بن علی دمشق میں داخل ہوئے تو آپ قتل کر دیے گئے۔

۱۳۱ا۔ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ، ابومسہر، محمد بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے یونس بن میسرہ کو فرماتے سنا میرے بھائی کہاں ہیں؟ میرے دوست کہاں ہیں؟ اساتذہ چلے گئے شاگرد رہ گئے کھلانے والے رخصت ہو گئے اور کھانا مانگنے والے بچ گئے۔

۱۳۲ا۔ سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، عبداللہ بن یوسف، خالد بن یزید بن صبیح، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے فرمایا خلوت کتنی ہے اے ابن آدم! تو مجھے تلاش کرتا پھرتا ہے جبکہ تو مجھے دو حرفوں میں پا سکتا ہے جو خیر کی بات تجھے معلوم ہے اس پر عمل کر اور جس شر کے بارے میں تو جانتا ہے اسے ترک کر دے۔

۱۳۳ا۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ابومسہر، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے سامنے لوح (محفوظ) میں لکھا ہے میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی الٰہ نہیں، میں رحمٰن اور رحیم ہوں، رحم کرتا اور رحم کھاتا ہوں، میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے جاتی ہے میری معافی میرے عذاب پر سبقت لے جاتی ہے میری طرف سے اجازت ہے جو کوئی تین سو تیس شریعتوں میں سے ایک بھی لے کے آیا میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔

۱۳۴ا۔ محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، عباس بن ولید، ابومسہر، عبدالرحمٰن بن ولید، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ابن حلبس سے سنا وفات کے وقت یہ شعر پڑھ رہے تھے

نیک لوگ چلے گئے اور بدبودار رہ گئے اسی وجہ سے زمانہ بدبودار ہے۔

۱۳۵ا۔ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن بکار، ابوالمثنیٰ، عمرو بن واقد، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے فرمایا کہ وہ دمشق میں جمعہ کے علاوہ قبروں سے ہو کر جاتے، ایک دفعہ انہوں نے کسی کہنے والے سے سنا، یہ یونس بن حلبس ہیں جنہوں نے ترک کر دیا تم لوگ ہر مہینے حج و عمرہ کرتے ہو روزانہ پانچ نمازیں پڑھتے ہو تم لوگ عمل کرتے ہو جانتے نہیں، ہم جانتے ہیں مگر عمل نہیں کر سکتے، فرماتے ہیں یونس متوجہ ہوئے، اسے سلام کیا مگر اس نے سلام کا جواب نہیں دیا، یونس نے کہا سبحان اللہ! میں تمہاری گفتگو سن رہا ہوں اور تمہیں سلام کر رہا ہوں مگر تم جواب نہیں دیتے؟ انہوں نے کہا ہم نے تمہاری بات سن لی ہے لیکن وہ ایک نیکی ہے اور ہماری نیکیوں اور برائیوں کے درمیان ایک پردہ حائل ہے۔

۱۳۶ا۔ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، سہل بن صالح، منصور بن عمار، ولید بن مسلم، مروان بن جناح، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے، فرمایا کہ یونس علیہ السلام اور قارون کی ملاقات ہوئی کہ ایک زمین میں دھنسایا جا رہا ہے اور ایک گہرائی میں ڈبویا جا رہا ہے، قارون نے یونس علیہ السلام سے کہا یونس اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرو تم اللہ تعالیٰ کو اپنے پہلے قدم میں پاؤ گے، جسے تم اس کی طرف رکھو گے، یونس علیہ السلام نے اس سے کہا تم کیوں توبہ نہیں کرتے؟ اس نے کہا میں نے اپنی توبہ اپنے چچا کے لئے رکھ دی ہے۔

۔ ۱۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۴۶۹، والتاریخ الکبیر ۸/ت ۳۴۸۷، والجرح ۹/ت ۱۰۳۹، والکاشف ۳/ت ۶۵۸۹، وتھذیب الکمال ۱۹۵ (۳۳/ ۵۴۳)

۷۱۳۷۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، عمرو بن ابی سلمہ، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا شیطان دنیا کے ساتھ ہے، اس کا مکروفریب مال کے ساتھ ہے اس کا اچھا کر دکھانا خواہش کے وقت ہے اور اس کا مکمل قبضہ شہوات کے وقت ہوتا ہے۔

یونس بن میسرہ متعدد صحابہ کرام سے مسنداً روایت کرتے ہیں، جن میں معاویہ بن سفیان، عبداللہ بن عمرو بن العاص، واثلہ بن اسقع، عبد اللہ بن بسر، اور حضرت ام درداء، ابوادریس الخولانی اور ان کے علاوہ حضرات سے روایت کرتے ہیں۔

۷۱۳۸۔ ابومسلم محمد بن معمر، ابوبکر بن ابی عاصم، ہشام بن عمار، الحوطی، ولید بن مسلم، مروان بن جناح، انکے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ بن حلبس سے وہ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر لوٹ کر آنے والی ہے اور شر و برائی چھٹنے والی ہے۔[1]

یونس کی غریب حدیث ہے ان سے نقل کرنے میں مروان منفرد ہیں۔

۷۱۳۹۔ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ، الدمشقی، احمد بن محمد بن یحییٰ بن حمزۃ، یحییٰ بن صالح الوحاظی، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ابن حلبس سے وہ عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے کتاب ایک ستون اپنے تکیے کے نیچے سے جدا ہوتے دیکھا جس کے پیچھے میں نے اپنی نگاہ دوڑائی تو وہ ابڑتا ہوا نور تھا جو شام کی طرف گیا۔[2]

ابن حلبس کی غریب حدیث ہے۔ ہم نے صرف اسی طریق سے لکھی ہے۔

۷۱۴۰۔ ابوالحسن علی بن احمد بن محمد المقدسی، حسن بن الفرج الغزی، ہشام بن عمار، ولید بن مسلم، مروان بن جناح، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے۔ وہ حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اے اللہ! فلاں فلاں شخص آپ کے ذمہ اور آپ کے پڑوس کی رسی میں ہے۔ اسے قبر کے فتنہ اور جہنم کے عذاب سے بچا، آپ ہی وفا کرنے والے اور حق والے ہیں، اے اللہ! اسے بخش اور اس پر رحم فرمایئے بے شک آپ بخشنے اور رحم کرنے والے ہیں۔[3]

مروان سے یہ یونس کی روایت کردہ روایت منفرد ہے۔

۷۱۴۱۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، وزیر بن صبیح، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ بن حلبس سے وہ حضرت ام درداءؓ سے آپ حضرت ابوالدرداءؓ سے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کے اس قول میں روایت کرتے ہیں "اللہ تعالیٰ ہر دن ایک شان میں ہوتے ہیں (رحمٰن۔۲۹) آپ نے فرمایا شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ کو بخشیں، پریشانی دور کریں کسی قوم کو بلند شان اور دوسری کو کم مرتبہ کریں۔

۷۱۴۲۔ محمد بن معمر، ابوبکر بن ابی عاصم، ہشام بن عمار، عمرو بن واقد، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے وہ ابوادریس خولانی سے وہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے میرے رب نے بتوں کی عبادات کے بعد جس چیز سے سب سے پہلے روکا وہ شراب کا پینا اور لوگوں سے مذاق کرنا ہے۔

---

[1] سنن ابن ماجة ۴۲۲۱ والمعجم الكبير للطبراني ۳۸۶/۱۹، وصحيح ابن حبان ۸۲، وتاريخ أصبهان ۳۴۵/۱ والأحاديث الصحيحة ۱۹۳۱، وكشف الخفا ۴۷۶/۱، ۹۲/۲ والدر المنثرة ۷۹.

[2] المعجم الكبير للطبراني ۹۹/۸ ودلائل النبوة للبيهقي ۴۴۹/۶، وتاريخ ابن عساكر ۲۲۰/۱ ومجمع الزوائد ۵۸/۱۰، وكنز العمال ۳۵۰۳۶، ۳۵۰۳۷.

[3] سنن ابي داؤد ۳۲۰۲، وسنن ابن ماجة ۱۴۹۹، وصحيح ابن حبان ۷۵۸، ومشكاة المصابيح ۱۶۷۷.

یونس بن میسرہ کی غریب حدیث ہے جس میں عمرو منفرد ہیں۔

۱۴۳ا۔ سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر، محمد بن المبارک الصوری، عمرو بن واقد، ان کے سلسلہ سند میں یونس وہ ابوادریس سے آپ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کیا ان کی شدت کا بیان کیا حضرت علی بن ابی طالب نے عرض کیا یارسول اللہ! ان سے نکلنے کا کیا ذریعہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب اس میں تم سے اگلوں کی باتیں اور تمہارے بعد والے لوگوں کی خبریں ہیں تمہارے معاملات کے فیصلے ہیں جس نے کسی زبردست کی وجہ سے اسے ترک کیا اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دے گا اور جس نے اس کے علاوہ کسی اور جگہ سے ہدایت تلاش کی اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی، حکمت بھرا ذکر اور سیدھا راستہ ہے، یہی وہ کتاب ہے جسے جب جنوں نے سنا تو انہوں نے کہا ”ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو سیدھی راہ دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے“ (الجن ۱۔۲) یہی وہ کتاب ہے جس کے پڑھنے سے زبان لڑکھڑاتی نہیں اور بار بار اس کا پڑھنا اسے پرانا نہیں کرتا۔

ابوادریس کی حضرت معاذ سے روایت کردہ غریب حدیث ہے ہم نے صرف یونس کی حدیث سے لکھا ہے۔

۱۴۴ا۔ محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن یزید رفاعی، اسحاق بن سلیمان، معاویہ بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے وہ ابوادریس خولانی سے وہ حضرت ابودرداء سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ اپنے بھائی کی عیادت کرنے نکلتا ہے تو گویا کہ رحمت میں گھس جاتا ہے اور جب مریض کے پاس پہنچ کر بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔[1]

۱۔ مجمع الزوائد ۲۹۸/۲۔ وکنز العمال ۲۵۱۲۸۔ والجامع الکبیر ۲۵۱۲۸

۳۲۳۔ عمر بن عبدالعزیزؒ

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا ان میں سے پاکدامن، جو بچائے گئے سخاوت والے، آہ و بکا والے آقا عمر بن عبدالعزیز ہیں، وہ اپنی امت میں فضیلت میں یکتا، انصاف میں اپنے خاندان والوں میں سے نیک بخت تھے۔ انہوں نے زہد وعفت، تقویٰ وکفایت شعاری کو یکجا کیا، بعد کی زندگی نے انہیں جلد ختم ہونے والی زندگی سے غافل کردیا، عدل وانصاف کی اقامت نے انہیں ملامت کرنے والوں سے بے پروا کردیا۔ وہ رعیت ورعایا کے لئے امن وامان اور اپنے مخالفین کے لئے حجت وبرہان تھے، وہ گفتگو کرتے تو علمی باتیں کرتے سمجھاتے تو حکمت سے۔

کسی نے کہا کہ دنیا سے اعراض اور بہتر چیز (یعنی آخرت) کی طرف متوجہ ہونے کا نام تصوف ہے۔ قریب کی چیز کی طرف لپکنا، بلندی کی طرف بڑھنے کے ساتھ۔

۷۱۲۵۔ ابراہیم بن احمد بن ابی الحصین، جدی ابوحصین محمد بن حسین بن حبیب وادعی قاضی، عبدالرحمن بن یونس الرقی، عطاء بن مسلم الخفاف، عمرو بن قیس الملائی، ان کے سلسلہ سند میں ہے محمد بن علی بن حسین سے عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ ہر قوم میں ایک نیک بخت شخص ہوتا ہے اور بنی امیہ کا نیک بخت شخص عمر بن عبدالعزیز ہے۔ وہ قیامت کے دن ایک پوری جماعت کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔

۷۱۲۶۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سلیمان بن حرب، مبارک بن فضالہ، عبیداللہ بن عمر، نافع، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنتا تھا۔ کاش مجھے معلوم ہوجاتا کہ حضرت عمر کی اولاد میں سے کس کے چہرے میں علامت ہے، جو زمین کو انصاف سے بھردے گا؟

۷۱۲۷۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبدالرزاق، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ وھب بن منبہ نے فرمایا اگر اس امت میں کوئی ہدایت یافتہ ہے تو وہ عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

۷۱۲۸۔ محمد بن علی، حسین بن محمد حماد، ایوب بن محمد الوزان، ضمرۃ بن ربیعہ، السری بن یحییٰ، ریاح بن عبیدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نماز کے لئے نکلے تو ان کے ساتھ ان کے ہاتھ پر ٹیک لگانے ایک بوڑھا شخص بھی تھا۔ میں نے دل میں کہا یہ بوڑھا خشک آدمی ہے۔ پھر جب انہوں نے نماز پڑھ لی تو میں ان سے جاملا، میں نے کہا اللہ تعالیٰ امیر کو سلامت رکھے یہ بوڑھا کون تھا؟ جو آپ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے آرہا تھا؟ انہوں نے فرمایا ریاح! تم نے انہیں دیکھا تھا؟ میں نے کہا ہاں، فرمایا تمہارا ان کے بارے میں کیا گمان ہے؟ میں تو انہیں نیک آدمی سمجھتا ہوں، یہ میرے بھائی خضر تھے جو میرے پاس مجھے یہ بتانے آئے تھے کہ میں اس امت کا فرمانروا بنوں گا اور یہ کہ ان کے بارے میں عدل سے کام لوں گا۔

۷۱۲۹۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ایوب بن سوید، محمد بن فضالہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز جزیرہ میں ایک راہب کے پاس ٹھہرے تھے، وہاں کافی عرصہ پہلے عمر ٹھہرے تھے، اس کی طرف سابقہ کتب کا علم منسوب کیا جاتا تھا یہ وہاں اترے، اس نے ان سے پہلے کسی کو وہاں اترتے نہیں دیکھا، انہوں نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے پاس کیوں آیا؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا تمہارے باپ کے حق کی وجہ سے ہم انہیں حرم کے مہینے میں، رجب کی جگہ ائمہ عدل میں شمار کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ ایوب بن سوید نے ہم سے اس کی تفسیر یوں بیان کی کہ تین ماہ پے در پے ہیں، ذوالقعدہ،

التاریخ الکبیر ۶/ت ۲۰۷۹، والجرح ۶/ت ۶۶۳ وسیر النبلاء ۵/ ۱۱۴، والکاشف ۲/ت ۴۱۵۱ وتهذیب الکمال ۲۲۴/۲۱، ۴۳۲ وطبقات ابن سعد ۵/ ۳۳۰۔

۷۵۵۵۔احمد بن جعفر،عبداللہ بن احمد بن حنبل،منصور بن بشیر،اسماعیل بن عیاش،ابن اسحاق،ابراہیم بن عقبہ،عطاء مولی ام بکرہ ابن علیہ،حبیب بن ہند الاسلمی،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے حضرت سعید بن المسیب نے کہا،اس وقت ہم عرفہ میں تھے،خلفاء تو تین ہیں۔میں نے کہا کون سے خلفاء؟ فرمایا ابوبکر،عمر اور عمر،میں نے کہا حضرت ابوبکر وعمر کو تو ہم جانتے ہیں یہ دوسرے عمر کون ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر تم زندہ رہے تو انہیں دیکھو گے اور اگر فوت ہوگئے تو وہ تمہارے بعد ہوں گے۔

۷۵۵۶۔محمد بن علی بن حسین بن ابی معشر،عمرو بن عثمان،ایوب بن محمد الوزان،ضمرۃ،رجاء،ابن عون،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن سیرین سے جب طلاء یعنی انگور کے پکائے ہوئے شیرے کے متعلق پوچھا گیا تو فرماتے ہیں اس سے امام العدل یعنی عمر بن عبدالعزیز نے منع کیا ہے۔

۷۵۵۷۔محمد بن علی بن حسین بن ابی معشر،عمرو،ضمرۃ،ابن شوذب،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حسن نے فرمایا اگر کوئی مہدی (ہدایت یافتہ) ہے تو وہ عمر بن عبدالعزیز ہے ورنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کوئی مہدی نہیں۔

۷۵۵۸۔ابوبکر بن مالک،عبداللہ بن احمد بن حنبل،مظفر بن حماد بن واقد،ابی،مالک بن دینار،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ لوگ کہتے ہیں مالک بن دینار زاہد ہے،زاہد تو عمر بن عبدالعزیز ہے جس کے پاس دنیا آئی بھی تو انہوں نے ترک کردی۔

۷۵۵۹۔ابوبکر بن مالک،عبداللہ بن احمد بن حنبل،ابی،ابوعمرو الرقی،ابراہیم بن بکار الاسدی،ابویونس بن ابی شبیب،ان کے سلسلہ سند میں ہے۔میں نے عمر بن عبدالعزیز کو طواف کرتے دیکھا ان کے ازار کا بند ان کے پیٹ کے گوشت میں غائب تھا،پھر میں نے انہیں خلیفہ بننے کے بعد دیکھا اگر میں ان کی پسلیاں انہیں چھوئے بغیر گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

۷۵۶۰۔ابوحامد بن جبلہ،محمد بن اسحاق،حسن بن عبدالعزیز،عبداللہ بن یوسف،عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں۔مجھے ابوجعفر یعنی امیر المومنین نے کہا تمہارے والد عمر کا کتنا غلہ ہوتا تھا جب وہ خلیفہ بنے؟ میں نے کہا چالیس ہزار دینار،وہ کہنے لگے جب ان کی وفات ہوئی تو اس وقت؟ میں نے کہا چار سو دینار اور اگر وہ زندہ رہتے تو یہ بھی کم ہوجاتا۔

۷۵۶۱۔محمد بن علی،محمد بن حسن بن قتیبہ،ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ الغسانی،ابی،ان کے سلسلہ سند میں عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے فرمایا مجھے ابوجعفر نے بلا بھیجا کہ عمر بن عبدالعزیز کو جب خلافت سونپی گئی ان کی کتنی آمدن تھی؟ میں نے کہا پچاس ہزار دینار،پھر کہا وفات کے وقت کتنی تھی؟ میں نے کہا وہ انہیں واپس کرتے رہے،یہاں تک کہ وہ سو دینار رہ گئے۔اگر وہ زندہ ہوتے تو اسے بھی واپس کر دیتے۔

۷۵۶۲۔محمد بن علی،محمد بن حسن بن قتیبہ،ابراہیم بن ہشام،ابی،جدی،مسلمہ بن عبدالملک،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس ان کی بیماری میں عیادت کرنے آیا،دیکھتا ہوں ان پر ایک میلی قمیص ہے،میں نے فاطمہ بنت عبدالملک سے کہا فاطمہ! امیر المومنین کی قمیص دھو ڈالو،انہوں نے کہا ہم ان شاء اللہ دھو دیں گے،پھر دوبارہ جب میں آیا تو قمیص اپنی حالت پر تھی،میں نے کہا فاطمہ میں نے آپ کو امیر المومنین کی قمیص دھونے کا حکم نہیں دیا تھا؟ لوگ ان کی عیادت کو آتے ہیں،وہ کہنے لگیں اللہ کی قسم! ان کی صرف یہی قمیص ہے۔

۷۵۶۳۔احمد بن اسحاق،ابراہیم بن محمد بن حسن،یزید بن حکیم ابوخالد العسکری،سعید بن مسلمہ،ابوبشیر مولی مسلمہ بن عبدالملک،ان کے سلسلہ سند میں مسلمہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس اس دن گیا جس میں ان کی وفات ہوئی،اور فاطمہ بنت عبدالملک ان کے سرہانے بیٹھی تھیں۔جب انہوں نے مجھے دیکھا تو وہ پائنتی کی طرف بیٹھ گئیں،اور میں ان کے سرہانے بیٹھ گیا،میں نے دیکھا کہ ان پر میلی قمیص ہے جس کا گریبان پھٹا ہے۔میں نے انہیں کہا اگر آپ یہ قمیص بدل دیں تو وہ خاموش رہیں میں نے کئی بار یہ بات کی

یہاں تک کہ میں نے سختی سے کہا، وہ کہنے لگیں بخدا! ان کی یہی ایک قمیص ہے۔

۱۶۴ا۷۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن ابی السری، محمد بن مروان بجلی، عمارہ بن ابی حفصہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کی بیماری میں انکی عیادت کرنے گیا تو ان کی قمیص میلی ہو چکی تھی جس کا گریبان چاک تھا اتنے میں مسلمہ آ گئے۔ انہوں نے اپنی بہن فاطمہ بنت عبد الملک زوجہ عمر سے کہا۔ مجھے امیر المؤمنین کی دوسری قمیص دیدیں تا کہ ہم انہیں پہنا ئیں، کیونکہ لوگ ان کے پاس آ رہے ہیں تو عمر نے کہا مسلمہ! انہیں رہنے دو، امیر المؤمنین کی صبح و شام اسی کپڑے میں ہوتی ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔

۱۶۵ا۷۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، سلیمان یعنی ابی داؤد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنے بیٹوں سے کہا خزانچی پر کوئی تہمت نہ رکھنا، کیونکہ میں نے اس کے پاس صرف اکیس دینار چھوڑے ہیں۔ اگر میں گرجوں میں رہنے والوں کے گھروں کے خرچ ہیں اور کھیتی کی کچھ قیمت جو اس میں ان کے لئے ہے اور ان کی قبر کی جگہ ہے کیونکہ میں جانتا ہوں وہ اسے اجرت پر نہیں دیتے۔

۱۶۶ا۷۔ محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد بن حماد، سلیمان بن عمر الرقی، ابو امیہ آخت، جو عمر بن عبد العزیز کے غلام تھے ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں مجھے عمر بن عبد العزیز نے دو دینار دیکر گرجا والوں کی طرف بھیجا، اور فرمایا اگر تم میرے ہاتھ قبر کی جگہ فروخت کر دو تو ٹھیک، ورنہ میں یہاں سے منتقل ہو جاؤں۔

راوی کا بیان ہے میں ان کے پاس آیا، انہوں نے کہا اگر ہمیں انکے منتقل ہونے کا افسوس نہ ہوتا تو ہم ان دیناروں کو قبول نہ کرتے۔ انہوں نے کہا پھر میں عمر کے ساتھ حمام میں آیا، کمزوری کے باعث ان کی گردن جھک گئی اس کے باوجود انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنی جسمانی صفائی کی، اسی دن میں اپنی مالکن کے پاس آیا، انہوں نے مجھے دوپہر کے لئے دال تیار کر کے دی، میں نے کہا ہر دن دال، تو وہ کہنے لگیں، بیٹا! یہ تمہارے آقا امیر المؤمنین عمر کا کھانا ہے۔

۱۶۷ا۷۔ محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد، سلیمان بن سیف، سعید بن عامر، عون بن المعتمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز اپنی اہلیہ کے پاس آئے اور کہا فاطمہ! تمہارے پاس ایک درہم ہے جس سے میں انگور خریدنا چاہتا ہوں انہوں نے کہا نہیں، میرے پاس تو نہیں، پھر کہا اچھا ایک پیسہ بھی نہیں جس میں انگور خریدوں؟ انہوں نے کہا نہیں، میں ان کی طرف متوجہ ہوا میں نے کہا آپ امیر المؤمنین ہیں اور آپ ایک درہم پر بھی قادر نہیں اور نہ آپ کے پاس پیسہ ہے جس سے انگور خریدیں تو انہوں نے فرمایا ایسا کرنا ہمارے لئے کل جہنم کی آگ میں طوق پہننے سے زیادہ آسان ہے۔

۱۶۸ا۷۔ عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبد اللہ بن مبارک، ابراہیم بن نشیط، سلیمان بن حمید المدنی، ابو عبیدہ، عقبہ بن نافع القرشی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ وہ فاطمہ بنت عبد الملک کے ہاں آئے، اور ان سے کہا آپ مجھے عمر بن عبد العزیز کے بارے میں کچھ نہیں بتاتیں؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ جب سے وہ خلیفہ بنے اس وقت سے وفات تک کبھی جنابت یا احتلام کی وجہ سے غسل کیا ہو۔

۱۶۹ا۷۔ عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبد اللہ بن مبارک، ابو الصباح، سہل بن صدقہ مولیٰ عمر بن عبد العزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے عمر کے خاندان کے کسی خاص آدمی نے بیان کیا کہ جب انہیں خلافت ملی تو ان کے گھر بآواز بلند رونے کی آواز سنی گئی، لوگوں نے رونے کا سبب پوچھا تو گھر والوں نے کہا کہ حضرت عمر نے اپنی باندیوں کو اختیار دیا کہ مجھ پر ایک بار عظیم پڑا ہے، جس نے مجھے تم سے غافل کر دیا ہے سو جو کوئی آزاد ہونا چاہے میں اسے آزاد کرتا ہوں، اور جو چاہے کہ میں اسے اس شرط پر روکے رکھوں کہ اسے میری طرف سے کچھ نہیں ملے گا تو میں اسے روک لوں گا تو وہ ان سے ناامیدی کی وجہ سے رو پڑی ہیں۔

۷۱۰۰ـ محمد بن علی، محمد بن حسن، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں میں اور ابن ابی زکریا عمر کے دروازے پر تھے کہ ہم نے ان کے گھر سے رونے کی آواز سنی۔ ہم نے اس بارے میں دریافت کیا تو گھر والوں نے ہمیں بتایا امیر المؤمنین نے اپنی اہلیہ کو اس بات کا اختیار دیا کہ ان کی گردن میں ایک عظیم ذمہ داری ڈالی گئی جس کی وجہ سے وہ عورتوں سے غافل ہو گئے، چاہے اپنے گھر میں رہے یا اپنے والد کے گھر چلی جائیں، تو وہ رو پڑیں، ان کی وجہ سے گھر کی باندیاں بھی رونے لگیں۔

۷۱۰۱ـ عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، ابن المبارک، جریر بن حازم، مغیرہ بن حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے فاطمہ بنت عبدالملک نے کہا، مغیرہ! مردوں میں کوئی عمر سے زیادہ بھی صوم وصلوٰۃ کا پابند ہوگا؟ لیکن لوگوں میں سے مجھے ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا نظر نہیں آیا، جب وہ گھر آتے تو اپنے آپ کو مصلے پر ڈال دیتے، نیند آنے تک رونے اور دعا کرنے میں مشغول رہتے اور جب بیدار ہوتے تو پھر ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ پوری رات یہی معمول رہتا۔

۷۱۰۲ـ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبدالعزیز بن ولید بن ابی السائب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ فرماتے ہیں میں نے کبھی کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جس پر خوف فرمایا خشوع ظاہر ہوتا عمر بن عبدالعزیز کے چہرے پر دیکھا۔

۷۱۰۳ـ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی غنیہ، ابوعثمان ثقفی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا ایک غلام تھا، جو خچر پر کام کرتا اور ان کے لئے ہر روز ایک درہم اجرت لاتا، ایک دن وہ ڈیڑھ درہم لایا تو آپ نے فرمایا یہ کیسے؟ تو اس نے کہا بازار تیز رہا، آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم نے خچر کو تھکا دیا ہے لہٰذا اسے تین دن آرام کراؤ۔

۷۱۰۴ـ محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فاطمہ بنت عبدالملک عمر بن عبدالعزیز کی اہلیہ کی ایک باندی تھی انہوں نے اسے حضرت عمر کی طرف بھیجا اور فرمایا مجھے معلوم تھا کہ یہ آپ کو پسند ہے میں نے اسے آپ کو بخش دیا لہٰذا اس سے اپنی حاجت پوری کریں۔ تو عمر نے اس سے کہا اے لڑکی خدا کی قسم! مجھے تم سے اپنی حاجت بر آری سے زیادہ کوئی چیز پسند نہ تھی، ذرا اپنا قصہ تو سناؤ اور تجھے کس نے قید کیا؟ اس نے کہا میں بربر قبیلہ کی لڑکی تھی، میرے والد نے کوئی جرم کیا اور پھر موسیٰ بن نصیر سے جو عبدالملک کی طرف سے افریقہ کے گورنر تھے بھاگ گئے تو مجھے موسیٰ بن نصیر نے گرفتار کرلیا۔ وہاں سے مجھے عبدالملک کی طرف بھیج دیا اور عبدالملک نے فاطمہ کو ہبہ کردیا، اور انہوں نے مجھے آپ کی طرف روانہ کردیا تو آپ نے فرمایا قریب تھا کہ ہم رسوا ہوتے، پھر اسے تیار کر کے اس کے گھر والوں کی طرف بھیجا۔

۷۱۰۵ـ محمد بن ابراہیم، حسن بن محمد الحرانی، ابوحسین، رہاوی، زید بن حباب، معاویہ بن صالح، سعید بن سوید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے انہیں جمعہ کی نماز پڑھائی، پھر آپ تشریف فرما ہوئے تو آپ کی قمیص گریبان سے آگے پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی کسی شخص نے ان سے کہا، امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنا کچھ عطا کیا ہے، اگر آپ عمدہ لباس پہن لیں تو بہتر ہے، آپ نے کافی دیر سر جھکائے رکھا، پھر سر اٹھا کر فرمایا سب سے افضل ارادہ سنجیدگی کے وقت ہے اور سب سے افضل معافی قدرت کے وقت ہے۔

۷۱۰۶ـ حسن بن محمد کیسان، اسماعیل بن اسحاق القاضی، محمد بن ابوبکر، سعید بن عامر، قربان بن دبیق، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے حضرت عمر کی بیٹی جس کا نام امینہ تھا، گزری اسے حضرت عمر نے بلایا، یا امینہ یا امینہ! تو اس نے کوئی جواب نہ دیا، پھر کسی آدمی کو کہا، وہ آپ کے پاس لے آیا، آپ نے فرمایا تم نے مجھے جواب کیوں نہیں دیا؟ اس نے کہا میں برہنہ تھی، فرمایا مزاحم، ان بستروں میں دیکھو جنہیں ہم نے چاک کیا ہے ان میں سے ایک قمیص اسے کاٹ دو، چنانچہ انہوں نے قمیص کا کپڑا کاٹ دیا، پھر اسے کوئی شخص اس کی پھوپھی ام البنین کے پاس لے گیا، اس نے کہا آپ کی بھتیجی برہنہ ہے اور آپ کے پاس کس چیز کی کمی ہے؟ چنانچہ انہوں نے اس کی طرف کپڑوں کا ایک صندوق بھیجا اور کہا عمر سے کچھ مت مانگنا۔

۹۳۰۱ - سلیمان بن احمد، محمد بن زکریا غلابی، مہدی بن سابق تمیمی، عبداللہ بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ایک جنازے کے ساتھ تھے۔ پھر جب لوگ فارغ ہو کر واپس ہونے لگے تو عمر بن عبدالعزیز اور ان کے ساتھی پیچھے رہ گئے۔ آپ کے ساتھیوں نے آپ سے کہا: امیر المومنین کیا آپ جنازے کے ولی ہو کر بھی پیچھے رہ گئے؟ انہوں نے فرمایا مجھے قبر نے پکارا ہے عمر بن عبدالعزیز! مجھ سے یہ پوچھتے نہیں کہ میں نے دوستوں سے کیا کیا؟ میں نے کہا کیوں نہیں تو قبر نے کہا میں کفن پھاڑ دیتی ہوں بدن کے ٹکڑے کر دیتی، خون چوس لیتی اور گوشت کھا جاتی ہوں، کیا آپ مجھ سے نہیں پوچھتے کہ میں جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ تو قبر بولی: میں ہتھیلیوں کو کلائیوں سے اور کلائیوں کو بازوؤں سے بازوؤں کو کندھوں سے سرینوں کو رانوں سے رانوں کو گھٹنوں سے گھٹنوں کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو قدموں سے جدا جدا کر دیتی ہوں، پھر عمر رو پڑے اور فرمایا خبردار! دنیا کی زندگی بہت تھوڑی ہے اس کا عزت مند ذلیل ہے، اس کا مالدار فقیر، اس کا جوان بوڑھا ہونے والا، اس کا زندہ مرنے والا ہے سو تمہیں اس کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ دھوکہ نہ دے جو کہ تم اس کے پیچھے پھیر نے کو جاتے ہو دھوکا میں تو ڈالنے والا فریب خوردہ وہی ہے جو اس کے دھوکے میں آ گئے، اس کے وہ باسی کہاں ہیں جنہوں نے شہر تعمیر کئے ہیں، نہریں نکالیں، اس میں درخت لگائے اور تھوڑے ایام اس میں بسر کئے، انہیں ان کی صحتمندی نے دھوکے میں رکھا، وہ اپنی چستی اور نشاط کی وجہ سے مغرور ہوئے تو انہوں نے گناہوں کا ارتکاب کیا، اللہ کی قسم! وہ بہت زیادہ ہو گئے، وجہ سے اموال کے حریص تھے مال جمع کرنے کی بنا پر لوگ ان سے حسد کرتے تھے۔

مٹی نے ان کے بدنوں کا کیا حال کیا؟ ریت نے ان کے جسموں کا کیسا حلیہ بگاڑا، اور کیڑوں نے ان کے جوڑوں اور ہڈیوں سے کیسا سلوک کیا؟ وہ دنیا میں لگائے گئے تختوں پر بچھائے گئے بستروں پر تھے، خدام ان کے سامنے خدمت گزار، گھر والے اکرام کناں، پڑوسی امداد کرتے سو جب تو ان کے پاس سے گزرے تو انہیں پکار اگر تو انہیں پکار سکتا ہے، انہیں آواز دے اگر تو آواز دے سکتا ہے، ان کے لشکر کے پاس سے گزر اور ان کے قریب قریب بنائے گئے گھروں کو دیکھ جس میں وہ عیش و عشرت سے رہتے تھے۔ ان کے مالدار سے پوچھ کہ ان کی مالداری باقی رہی، ان کے فقیر سے پوچھ کہ اس کے فقر میں کچھ بچا، ان سے ان زبانوں کے بارے میں پوچھ جن سے بولتے تھے آنکھوں کے بارے میں جن سے لذتوں کی چیزیں دیکھتے تھے۔ ان سے باریک جلدوں کے بارے میں پوچھ، خوبصورت چہروں کے بارے میں، نرم جسموں کے متعلق پوچھ کہ کیڑوں نے ان کا کیسا حال بنایا؟ رنگ مٹا دیئے گئے، گوشت کھا لیے گئے، چہروں پر مٹی ڈال دی گئی جسموں کا خاتمہ کر دیا گیا، ریڑھ کی ہڈیاں توڑ دی گئی، اعضاء جدا کر دیئے گئے، جوڑ توڑ دیئے گئے ان کے دلہن کے لئے بچھے کمرے اور ان کے اونچی دیکھ والے کہاں ہیں؟ ان کے خادم ان کا جتھہ اور ان کے خزانے کہاں ہیں؟ اللہ کی قسم! انہوں نے توشہ میں کچھ بھیجا اور نہ تیار رکھا، اپنے لئے درخت لگا ... قرار کے لئے کوئی چیز اتاری، کیا وہ آبادیوں اور صحرا میں رہائش پذیر نہ تھے؟ کیا ان کے لئے رات دن برابر نہ تھے؟ کیا وہ شب دیجور میں نہ تھے؟ ان کے اور عمل کے درمیان (خلیج) حائل ہو گئی، انہوں نے دوستوں کو چھوڑ دیا، بہت سے نرم چہرے مرد اور عورتیں ایسی ہیں جن کے چہرے بوسیدہ ہو گئے؟ ان کے اجسام ان کی گردنوں سے دور ہو گئے، ان کے جوڑوں کے ٹکڑے ہو گئے، آنکھوں کی سیاہی رخساروں پر بہہ پڑی، اور منہ خون اور پیپ سے بھر گیا، ان کے جسموں میں حشرات الارض پھر رہے ہیں اور ان کے اعضاء کو جدا کر دیا، پھر اللہ کی قسم! وہ تھوڑی عرصہ ہے کہ ہڈیاں بوسیدہ و کھوکھلی ہو گئیں۔

انہوں نے باغات کو چھوڑ دیا، کشادگی کے بعد وہ تنگی میں جا پڑے، ان کی عورتوں نے نکاح کر لئے، ان کے بچے راستوں میں چکر لگاتے ہیں۔ رشتہ داروں نے ان کے گھروں اور میراث کو تقسیم کر لیا، ان میں سے اللہ کی قسم! بعضے ایسے ہیں جن کی قبریں کشادہ ہیں ہمیشہ تروتازہ ماحول ہے جو لذتوں سے لطف اندوز ہو رہا ہے، اے کل قبر میں رہنے والے! تجھے دنیا کی کس چیز نے دھوکے میں رکھا، کیا تجھے معلوم ہے کہ تو دنیا میں زندہ رہے گا یا تیرے لئے دنیا باقی رہے گی؟ تیرا وسیع گھر کہاں ہے؟ تیری کشادہ نہر کہاں ہے؟ تیرا وہ پھل کہاں

وجو ہانک چلنے والا ہے؟ تیرے باریک کپڑے، تیری خوشبو اور تیری دھونی کہاں ہے؟ تیرے گرمی سردی کے کپڑے کہاں ہیں؟ کیا
بتا نہیں کہ اس پر کیا مصیبت نازل ہوئی ہے اور وہ اپنے آپ سے گھبراہٹ دور نہ کر سکا وہ دیکھنے سے شرابور ہے، پیاس سے بلبلا رہا
ہے موت کی سختیوں سے پہلو پر پہلو بدل رہا ہے۔ آسمان سے حکم آ گیا، قضا وقدر کا غالب حصہ آ گیا، موت وامر کا وہ حصہ آ گیا جس سے تو
نا تھی، دوری ہو دوری، اے والد، بھائی اور بیٹے کی آنکھیں بند کرنے والے، انہیں غسل دینے والے، اے میت کو کفن دینے اور
انے والے، اے اسے قبر میں تنہا چھوڑ کر واپس ہونے والے، کاش مجھے معلوم ہو جاتا تو کیسی سخت زمین پر ہے، کاش میں جانتا تیرے
ں رخسار میں بوسیدگی کی ابتدا ہوئی، اے ہلاکتوں کے پڑوس میں رہنے والے! (آن) تو مردوں کے محلے میں جا بسا، کاش مجھے معلوم
اک جب میری روح دنیا سے نکلے گی ملک الموت مجھے کس چیز کیساتھ ملیں گے، اور میرے رب کا کیا پیغام لائیں گے، پھر یہ اشعار
مے تو فانی چیز پر خوش ہوتا اور بچپن میں مشغول ہوتا ہے، جیسے خواب دیکھنے والا نیند کی حالت میں لذتوں کے دھوکے میں ہوتا ہے، اے
روسا فریب خوردہ تیرا دن بھول اور غفلت میں گزرتا ہے اور تیری رات نیند میں بسر ہوتی ہے۔ ہلاکت تیرے لئے ضروری ہوئی تو اس
میں لگا ہوا ہے جس کی جدائی تجھے پر آں گزرے گی۔ اسی طرح دنیا میں چوپائے زندگی گذارتے ہیں، پھر آپ لوٹ گئے اس کے بعد
ف ایک جمعہ زندہ رہے۔

۱۰۷۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین الخضرمی، علی بن مطر، اسد بن زید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم حضرت عمر بن عبدالعزیز کے
ہو ایک جنازہ میں تھے۔ جب میت دفن کر دی گئی تو وہ اپنی چھوٹی سی خچر پر سوار ہو کر ایک قبر کے پاس آئے اور اس پر چھڑی کا ذکر کیا
ہ صاحب قبر! السلام علیک، حضرت عمر نے فرمایا مجھے کسی نے پکار کر کہا وعلیک السلام اے عمر بن عبدالعزیز، کیا پوچھتے ہو؟ میں نے کہا
ے ہاں ٹھہرنے والوں اور تیرے پڑوسیوں کے بارے میں پوچھتا ہوں تو اس نے کہا رہا بدن تو وہ میرے پاس ٹھہر جاتا ہے اور روح
تعالیٰ کی طرف اٹھائی جاتی ہے مجھے معلوم نہیں اس کا کیا حال ہوتا ہے؟ اس نے کہا میں دونوں آنکھیں پھاڑ دیتی، چکیوں کو کھا جاتی،
فنوں کو بیکار کر دیتی ہوں، پھر اسی طرح کا ذکر کیا اور شعر بھی ذکر کیا۔

۱۰۸۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن یحییٰ الازدی، عبیدہ بن نوح، ابو بکر بصری، ابو قرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد
لعزیز مروان کی اولاد میں سے کسی کے جنازے میں نکلے، جب نماز جنازہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو اپنے دوستوں سے کہا ٹھہر جاؤ! تو وہ
ہو گئے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی یہاں تک کہ وہ قبروں کے درمیان جا کھڑا ہوا، اور ان سے چھپ گیا، کافی دیر ہوگئی تو لوگوں کو ان کی
کت کا گمان ہوا، پھر وہ تشریف لائے آپ کی آنکھیں سرخ تھیں، رگیں پھولی ہوئی تھی، انہوں نے کہا امیر المومنین! آپ نے اتنی دیر
ہوں لگائی؟ آپ نے فرمایا کہ میں دوستوں کی قبروں کے پاس آیا، جن میں میرے آباؤ اجداد کی قبریں بھی تھیں۔ میں نے انہیں سلام
یا تو انہوں نے جواب نہ دیا، جب میں بہت پیچھے چلا گیا تو کسی نے مجھے آواز دی، اے عمر! تو مجھ سے کیوں نہیں پوچھتا کہ میں نے ان
ٹھ والوں سے ملاقات کی؟ میں نے کہا کیسے؟ اس نے کہا کفنوں کو پھاڑ دیا، بدن کھا لئے، آنکھیں نکال لیں، پھر اسی طرح بتایا، البتہ
اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ جب میں بہت پیچھے چلا گیا تو اس نے مجھے آواز دی، اے عمر! تو ایسے کفنوں کا بندوبست کر جو بوسیدہ نہ ہوں،
یں نے کہا ایسے کون سے کفن ہیں؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ کا خوف اور نیک عمل۔

۱۰۹۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد، ابو صالح شامی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا۔
یں مرنے والا ہوں اور جس ذات پر موت نہیں آتی وہ غالب ہے۔ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ میں مرنے والا ہوں کوئی بادشاہت ایسی
یں جو موت کے زوال سے بچ سکے، بادشاہت تو اس ذات کی ہے جس پر موت نہیں آ سکتی۔

۱۱۰۔ ابو بکر بن محمد بن احمد، احمد بن محمد بن العبدی، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، خلف بن تمیم، مفضل بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں

ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ اس موت نے دنیا والوں کی چمک دمک کو خراب وپراگندہ کردیا، اسی اثنا میں کہ وہ اس حالت میں تھے کہ ان کے پاس موت کی جستجو کرنے والا آگیا، تو جس حالت میں وہ تھے انہیں ہلاک کردیا، وہاں حسرت وافسوس ہے اس کے لئے جو موت سے نہ ڈرے، نرمی اور آسانی میں موت کو یاد کرتا تو اپنے لئے کوئی خیر آگے بھیجتا، جسے دنیا اور اہل دنیا کو چھوڑنے کے بعد پاتا۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر عمر رو پڑے، یہاں تک کہ اتار دیئے گئے کھڑے ہو گئے۔

۷۱۸۳۔ ابوبکر بن محمد بن احمد، ابوالحسن احمد بن محمد العبدی، عبداللہ بن محمد بن عبید محمد بن حسن، اسحاق بن منصور بن حیان اسدی، جابر بن نوح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کسی عزیز کو لکھا، جب تم موت کی یاد کو دن رات میں معلوم کرلو گے تو ہر فانی چیز تمہیں مبغوض ہوگی اور ہر باقی رہنے والی محبوب ہوگی۔ والسلام

۷۱۸۴۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق القاضی، ابن ابی بکر، سعید بن عامر، اسماء بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عنبسہ بن سعید بن العاص، عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئے اور کہا، امیر المومنین! آپ سے پہلے جتنے خلفاء تھے وہ سب ہدیئے دیتے تھے جبکہ آپ نے ہمیں ان سے محروم رکھا ہے۔ میرے اہل عیال اور میری جائیداد ہے کیا؟ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ مجھے اتار دیا جائے جو میرے اہل وعیال اور جائیداد کے لئے کافی ہو؟ تو عمر نے فرمایا تم میں سے ہمیں وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو اپنی مشقت میں ہمیں کافی ہو چنانچہ وہ وہاں سے نکل پڑے، جب دروازے کے قریب پہنچے تو حضرت عمر نے پکارا، ابوخالد! ابوخالد! تو وہ واپس آگئے پھر فرمایا اکثر موت کو یاد کیا کرو، اگر تم تنگی میں ہوئے تو وہ تمہیں وسعت میں لاکھڑا کرے گی اور اگر وسعت میں ہوئے تو تنگی میں لے آئے گی۔

۷۱۸۵۔ ابومحمد بن حیان، محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ المروزی، خالد بن خداش، حماد بن زید، محمد بن عمرو، عنبسہ بن سعید، فرمایا میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا، پھر اسی طرح ذکر کیا۔

۷۱۸۶۔ عبداللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، ح محمد بن علی، حسین بن محمد، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے لوگو! تم ایسے ہدف ہو جن میں امیدوں کے تیر پھینکے گئے ہیں تمہیں جب بھی کوئی نعمت دی جاتی ہے تو پہلی جدا ہو جاتی ہے، کونسا ایسا لقمہ ہے جس کے ساتھ اٹکن نہیں؟ کونسا ایسا گھونٹ ہے جس کے ساتھ پھندا نہیں؟ شاید شخص کی شام مقبول ہے جس نے تمہیں تکلیف پہنچائی، اور تم میں اپنی حکمت چھوڑی، اور آج کا دن رخصت کئے جانے والا دوست ہے اور اسکا سفر قریب ہے اور آنے والا کل جو کچھ اس میں اسے لیکر آنے والا ہے، وہ شخص کیسے بھاگ رہا ہے جو اپنے طلب گار کے ہاتھ میں تڑپ رہا ہے؟ وہ طلب گار سے قوی نہیں اور نہ مطلوب سے زیادہ ضعیف ہے تم تو مسافر ہو، اپنے گھر کے سوا اپنی سواریوں کے کجاوں میں اترو گے، ہم تو شاخیں ہو جڑیں پہلے گذر گئیں سو جان لو کہ جڑوں کے ختم ہو جانے کے بعد شاخوں کی کیا حیثیت ہے۔

۷۱۸۷۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر قواریری، زائدہ بن ابی زناد، عبداللہ بن عیزار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ہمیں شام میں گارے سے بنے ہوئے منبر پر خطبہ دیا، اس خطبے میں اللہ کی حمد وثناء کے بعد تین باتیں کہیں

(۱) اے لوگو! تم اپنے مخفی امور کی اصلاح کرلو تو تمہارے اعلانیہ امور کی اصلاح خود بخود ہو جائیگی۔

(۲) تم اپنی آخرت کے لئے کام کرو تمہاری دنیا کی کفایت کی جائیگی۔

(۳) اور یہ بات جان لو کہ ہر وہ آدمی جس کے اور آدم کے درمیان کوئی باپ زندہ نہیں رہا ہے اسے موت ضرور آئیگی، السلام علیکم۔

۷۱۸۸۔ عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن شریک، احمد بن عبداللہ بن یونس، فضیل بن عیاض، سری بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا، اپنی آخرت کو ٹھیک کرلو، تمہاری دنیا ٹھیک ہو جائیگی، اپنی خفیہ باتوں کی اصلاح کرلو تو تمہارے ظاہری کام ٹھیک ہو جائیں گے، اللہ کی قسم! یقیناً ہر وہ بندہ (راوی کو شک ہے کہ عبد کہا یا رجل کہا) جس کے اور آدم کے درمیان ہر باپ مر چکا ہے اسے

موت ضرور آ گئی۔

۷۱۸۹۔سلیمان بن احمد، حسن بن متوکل، ابوالحسن مدائنی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عمر بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کی طرف ان کے بیٹے کی وفات پر تعزیت کرتے ہوئے خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے:

امابعد! ہم اہل آخرت کے افراد میں سے ہیں جنہوں نے دنیا کو مسکن بنالیا ہے۔ہم مردے ہیں مردوں کے بیٹے ہیں، تعجب ہے اس میت پر جو مردے کی تعریف کرے مردے کی طرف خط لکھے، والسلام۔

۷۱۹۰۔ابو محمد بن حیان، علی بن رستم، عبدالرحمٰن بن عمر، ابوالجراح محمد کوفی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس حاضر ہوا، اس حال میں کہ وہ خطبہ دے رہے تھے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق کو پیدا کیا پھر اس کو سلا دیا، پھر سونے والوں کو دوبارہ زندہ کریں گے، پھر بعض جنت میں جائیں گے اور بعض کو جہنم میں، اللہ کی قسم! اگر ہم اس بات کو سچا مانتے ہیں کہ ہم بے وقوف ہیں اور اگر اس کو جھٹلاتے ہیں تو ہلاک ہو جائیں گے، پھر منبر سے نیچے اتر گئے۔

۷۱۹۱۔ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، اسحاق بن اسماعیل، یحییٰ بن ابی بکر، عبداللہ بن المفضل تمیمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے آخری خطبے کی تفصیل یہ ہے کہ وہ منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثناء کی اس کے بعد انہوں نے کہا:

امابعد! بے شک تمہارے ہاتھوں میں جو مال ہے یہ مرنے والوں کا سلب (چھین) ہے، اس وقت جو لوگ باقی ہیں وہ بھی عنقریب اس کو چھوڑ جائیں گے جیسا کہ پہلے چھوڑ گئے ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ تم ہر روز ایک صبح یا شام کے وقت اللہ کی طرف رخصت ہونے والے آدمی کے پیچھے چلتے ہو؟ تم اس کو زمین کے ایک گڑھے میں اور گڑھے کے بھی بیچ میں رکھتے ہو، جہاں نہ بچھونا ہے اور نہ تکیہ ہے، یہ مردہ اپنا سارا مال ومتاع چھوڑ جاتا ہے، دوست احباب سے جدا ہو جاتا ہے اور مٹی کو اپنا مسکن بنالیتا ہے حساب وکتاب کا سامنا کرتا ہے جو کچھ اس نے آگے بھیجا ہوتا ہے اسی کا محتاج ہوتا ہے جو کچھ پیچھے چھوڑتا ہے اس سے بے نیاز ہوتا ہے۔

خوب یاد رکھو! اللہ کی قسم! میں تم سے یہ بات کہہ رہا ہوں اس حال میں کہ میں لوگوں میں سے کسی کو اتنا نہیں جانتا ہوں جتنا کہ اپنے نفس کو پہچانتا ہوں، پھر آپ نے اپنے کپڑے کے کنارے کو پکڑ کر اپنی آنکھوں پر رکھا اور رونے لگے اور منبر سے نیچے اتر آئے، اس کے بعد انہوں نے خطبہ نہیں دیا یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔

۷۱۹۲۔عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن مکرم، منصور بن ابی مزاحم، شعیب بن صفوان ثقفی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک آدمی کی طرف خط لکھا:

> امابعد! میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اپنے مال کو استطاعت کے مطابق سمیٹنے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال کو ذخیرہ آخرت بنانے کی وصیت کرتا ہوں۔گویا کہ تو نے موت کا ذائقہ چکھ لیا ہے اور دن اور رات کی گردش سے اپنے مابعد کے حالات کا معاینہ کر لیا ہے کیونکہ دن اور رات تیزی سے مدت کو لپیٹ رہے ہیں اور عمر کو گھٹا رہے ہیں، ان سے کوئی چیز نہیں رہی مگر اسکو انہوں نے فنا کر دیا ہے اور کسی زمانے پر یہ نہیں گزرے مگر اس کو پرانا کر دیا ہے۔بقیہ ماندہ لوگوں کے ساتھ وہی کچھ کرنے کو تیار ہیں جو کچھ گذر جانے والوں کے ساتھ کیا ہے۔پس ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے برے اعمال کی وجہ سے مغفرت مانگتے ہیں اور اس کی ناراضگی سے پناہ مانگتے ہیں اور اس بات کی نصیحت کرتے اور اس میں کمی کرتے ہیں۔

۷۱۹۳۔عبداللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، وح محمد بن علی، حسین بن محمد، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے جب عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز کی وفات ہوگئی تو عمر بن عبدالعزیز ان کی تعریف کرنے لگے تو مسلمہ نے کہا: اے امیر المومنین! اگر وہ زندہ

ہوتے تو کیا آپ ان کے پاس جاتے اور وصیت کرتے؟ تو انہوں نے کہا نہیں۔ مسلمہ نے کہا: کیوں حالانکہ آپ تو ان کی تعریف کر رہے ہو؟ تو کہنے لگے مجھے ڈر ہے اس بات کا کہ اس کے بارے میں میری آنکھ میں حزین کر دی گئی ہو وہ وجوہات حزین کر دی جاتی ہے باپ کی آنکھ میں اپنے بیٹے کے بارے میں۔

۱۹۴۔ حسین بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق، قاضی نصیر بن علی، محمد بن یزید بن جحش، وھیب بن الورد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مروان کے بیٹے عمر بن عبدالعزیز کے دروازے پر جمع ہوئے۔ اسی اثناء میں عبدالملک بن عمر اپنے باپ کے پاس جانے کے لئے آئے تو مروان کے بیٹوں نے اس سے کہا: یا تو آپ ہمارے لئے اجازت طلب کریں یا ہمارا پیغام امیر المومنین تک پہنچا دیں۔ اس نے کہا کہ کیا؟ تو انہوں نے کہا: بے شک اس سے پہلے خلفاء ہمیں عطایا دیا کرتے تھے اور ہمارے مرتبے کو پہچانتے تھے اور آپ کے والد نے ہمیں ان سے محروم کر دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کے بیٹے اپنے والد کے پاس گئے اور مروان کی اولاد کا پیغام دیا تو عمر نے اس سے کہا: ان سے جا کر کہو کہ میرا باپ کہہ رہا ہے۔ میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کی صورت میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

۱۹۵۔ میرے والد، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، مفضل بن غسان، میرے والد، ازد کے ایک آدمی سے، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک آدمی نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا مجھے وصیت کیجئے! تو انہوں نے کہا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ کو مدنظر رکھنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کی وجہ سے تم پر ذمہ داری ہلکی ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد بہتر اور آسان ہو جائے گی۔

۱۹۶۔ میرے والد، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر محمد بن ادریس، محمد بن حمید رازی، عمر بن عبدالعزیز نے ایک آدمی کی طرف خط لکھا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں ایسا ڈر کہ اس کے علاوہ کو قبول نہیں کیا جاتا اور نہیں رحم کیا جاتا مگر ایسے تقویٰ والوں پر اور بدلہ نہیں دیا جاتا مگر اسی پر، بے شک ایسے تقویٰ کی نصیحت کرنے والے تو بہت ہیں مگر اس پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

۱۹۷۔ میرے والد، ابوالحسن، ابوبکر، حسین بن محبوب، ابوتوبہ، ربیع بن نافع، ابوعبید عبیداللہ بن عبیداللہ بن عدی کندی، یہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے بعض ملازموں کی طرف خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے:

لما بعد! پس گویا کہ بندہ اللہ کی طرف لوٹ آئے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان کو خبر دیں گے ان کے اعمال کے بارے میں جو انہوں نے کئے تاکہ برے اعمال کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیں اور اچھے عمل کرنے والوں کو اچھا بدلہ دیں۔ اس لئے کہ اس کے حکم کو کوئی رد کرنے والا نہیں اور نہ ہی اس سے اس کے معاملے میں جھگڑا کیا جا سکتا ہے اور نہ اس کو ٹوکا جا سکتا ہے۔ اس نے اس حق کے بارے میں جس کی ادائیگی کا اس نے مطالبہ کیا ہے اور وصیت کی ہے اور بے شک میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے جو نعمت اور شرف تمہیں عطا کیا ہے اس پر شکر کرنے پر تمہیں ابھارتا ہوں اس لئے کہ شکر اس کی نعمتوں کو بڑھاتا ہے اور ناشکری ان کو ختم کرتی ہے موت کی یاد زیادہ کرو جس کے بارے میں تمہیں علم نہیں کہ وہ کب آ جائے جس سے نہ چھٹکارا ہے اور نہ بچنا ہے۔ اسی طرح قیامت کے دن اور اس کی شدت کو یاد کرو پھر دنیا تمہیں عطا کی گئی ہے اس سے ڈرتے رہو اس لئے کہ وہ شخص جو اس سے ڈرتا نہیں قریب ہے کہ اچانک اس کے پاس ہلاکت آ پہنچے، تجھے دنیا میں جس عمل کا حکم دیا گیا ہے اس پر زیادہ توجہ دے پھر اسی پر اکتفاء کرے، بے شک میری زندگی کی قسم! اس میں دنیا سے بے پرواہی ہے اور تو علم کو ہرگز حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ تو اس کو جہل پر ترجیح نہ دے اور حق کو نہیں پا سکتا جب تک کہ باطل کو نہ چھوڑ دے۔ پس ہم اپنے لئے اور آپ کے لئے اللہ سے اچھی مدد کا سوال کرتے ہیں اور اس بات کا سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارا اور آپ کا اپنی رحمت سے اچھے طریقے سے دفاع کریں۔

۱۹۸۔ محمد بن احمد بن ابان، میرے والد، ابوبکر بن سفیان، محمد بن الحسین، عمرو بن جریر، ابو سریع الشامی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر

بن عبدالعزیز نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک آدمی سے کہا آج کی رات میں نے غور و فکر میں گزار دی ہے۔ اس نے کہا کس چیز میں اے امیر المومنین؟ انہوں نے کہا قبر اور اس میں رہنے والے کے حالات میں، اب شک اگر تو تیسری رات سے بعد میت کو اس کی قبر میں دیکھ لے تو ایک طویل زمانے تک اس سے مانوس ہونے کے باوجود اس سے وحشت محسوس کرے گا اور یقیناً تو ایک ایسا گھر دیکھے گا جس میں کیڑے مکوڑے گھوم رہے ہیں اور پیپ چل رہا ہے اور اچھی خوشبو اور صاف ستھرے کپڑوں کے بعد اب آب و ہوا کے تبدیل ہونے اور کفنوں کے پرانے ہونے کے ساتھ کیڑے مکوڑے اس کے جسم کو نوچ رہے ہیں۔

پھر اس آدمی نے ایک چیخ نکالی اور بے ہوش ہو کر گر گیا، پھر فاطمہ نے کہا اے تنگی کرنے والے تیرا ناس ہو۔ اس آدمی کو یہاں سے نکال دو، اس لیے کہ ہم زندگی تو امیر المومنین پر خلافت کے بعد تنگ پاتے ہیں کاش وہ خلیفہ نہ بنتے۔

راوی کہتے ہیں پھر وہ آدمی باہر نکلا فاطمہ آئیں اس حال میں کہ ان کے چہرے پر پانی ڈال رہی تھیں اور رو رہی تھیں، یہاں تک کہ ان کو بے ہوشی سے افاقہ ہوا تو دیکھا کہ فاطمہ رو رہی ہیں۔

اس پر انہوں نے کہا اے فاطمہ! تم کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ وہ کہنے لگیں اے امیر المومنین! میں نے اپنے سامنے آپ کے پچھڑنے کو دیکھا پھر اس سے میں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے موت کے ڈر سے آپ کے پچھڑنے کو یاد کیا آپ کے دنیا سے علیحدہ ہونے اور ہم سے جدا ہونے کو میں نے یاد کیا، پس اس چیز نے مجھے رلا دیا ہے۔

اے فاطمہ! تو نے حقیقت بتا دی ہے، پھر وہ گرنے لگے تو فاطمہ نے ان کو پکڑ لیا اور کہا اے امیر المومنین ہم اپنے دل کی ان کیفیات کی پوری ترجمانی نہیں کر سکتے جو آپ کے بارے میں موجود ہیں، پھر وہ اسی حال پر رہے یہاں تک کہ نماز کا وقت آگیا تو فاطمہ نے ان کے چہرے پر پانی ڈالا اور آواز دی اے امیر المومنین نماز کا وقت ہو گیا تو وہ گھبرا کر اٹھ گئے۔

۱۹۹۔ محمد بن احمد بن ابان، ابوبکر محمد بن حسین، یونس بن تمیم، عبدالسلام جو مسلم بن عبدالملک کے موالی ہیں، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ایک مرتبہ رونے لگے تو فاطمہ بھی رونے لگیں اور باقی گھر والے بھی رونے لگے انہیں معلوم نہیں تھا کہ ان کو کس چیز نے رلا دیا ہے، جب مجلس ختم ہو گئی تو فاطمہ نے ان سے کہا اے امیر المومنین! آپ کس وجہ سے رو رہے تھے؟ اس نے کہا اے فاطمہ! میں نے لوگوں کے اللہ تعالیٰ کے سامنے لوٹنے کی جگہ کو یاد کیا کہ ایک فریق جنت میں ہوگا اور ایک فریق جہنم میں ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اس نے چیخ نکالی اور ان پر غشی طاری ہو گئی۔

۲۰۰۔ محمد بن احمد بن ابان، میرے والد، ابوبکر بن سفیان، محمد بن سفیان، ابو منصور واسطی، مغیرہ بن مطرف رواسی، خالد بن صفوان، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ قبرستان کی طرف نکلا، پس جب اس نے قبروں کی طرف دیکھا تو وہ رونے لگے پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا: اے ابو ایوب! یہ میرے آباء و اجداد بنو امیہ کی قبریں ہیں ایسا لگتا ہے کہ یہ لوگ اہل دنیا کی لذت اور عیش میں کبھی شریک ہی نہیں ہوئے ہیں کیا ان کو پچھاڑا ہوا نہیں دیکھتا؟ ان پر جو تکلیفیں (سزائیں) واقع ہو چکی ہیں ان پر مصیبتیں نازل ہوئی ہیں اور حشرات الارض ان کے جسموں پر مسلط ہو چکے ہیں، پھر وہ رونے لگے یہاں تک کہ ان پر غشی طاری ہو گئی، پھر ان کو افاقہ ہوا تو کہنے لگے ہمیں یہاں سے لے چلو اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے ان لوگوں میں سے جو ان قبروں میں ہیں اور ان لوگوں میں سے جو اللہ کے عذاب سے بے خوف ہیں کسی کو زیادہ ناز و نعمت والا۔

۲۰۱۔ ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، ابراہیم بن سعدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے شعیب بن صفوان کے بھائی کو سنا کہ وہ سفیان بن حسین سے نقل کر رہے تھے کہ عمر بن عبدالعزیز ایک رات روتے ہوئے جاگ اٹھے، ان سے کہا گیا آپ کو کیا ہوا اے امیر المومنین! انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جو میرے سامنے کھڑے ہیں اور یہ کہہ

رہے ہیں۔ جب تجھ پر چالیس راتیں گذر جائیں تو اس وقت تو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور موت کے لئے تیار ہو جا، پھر راوی نے کہا جب عمر بن عبدالعزیز کا انتقال ہوا تو چلتے ہوئے پانیوں کا رخ بھی تبدیل ہو گیا۔

۷۲۰۲۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، مسیب بن واضح، اسحاق فزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک آدمی کو کسی کام پر عامل بنانے کا ارادہ کیا تو اس نے انکار کر دیا تو اسے عمر نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ تم یہ کام کرو گے؟ اس آدمی نے کہا میں اپنے نفس پر قسم کھاتا ہوں کہ میں یہ کام نہیں کروں گا، عمر نے اس آدمی سے کہا تم نافرمانی نہ کرو، آدمی نے جواب دیا اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے فرمایا انا عرضنا الامانة (ترجمہ) ہم نے امانت کو زمین اور آسمان پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا، کیا یا ان کی طرف سے معصیت تھی؟ عمر بن عبدالعزیز نے پھر اسے معاف کر دیا۔

۷۲۰۳۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، مسیب بن واضح، ابو اسحاق فزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عمر بن ولید کی طرف ایک خط لکھا جس میں یہ لکھا: اور تیرے لئے تیرے باپ نے سارا خمس کا مال تقسیم کر دیا ہے اور تجھے تیرے باپ کا حصہ ملا ہے۔ تمام مسلمانوں میں سے ایک آدمی کے حصے کی طرح، اور اسی میں اللہ اور رسول کا حق ہے اور قریبی رشتہ داروں، مسکینوں، یتیموں اور مسافروں کا حق ہے سو کس قدر تیرے باپ کے خصم زیادہ ہوں گے قیامت کے دن، پس کیسے نجات پائے گا وہ آدمی جس کے خصم قیامت کے دن زیادہ ہوں؟ اور تیرا گانے بجانے کے آلات کو ظاہر کرنا اسلام میں بدعت ہے، البتہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ تیری طرف بھیجوں ایسے آدمی کو جو تیرے زیادہ پانی والے بڑے کنویں کو عبور کر جائے، راوی کہتے ہیں عمر بن عبدالعزیز ہر روز اپنے ذاتی مال میں سے ایک درہم مسلمانوں کے مال میں داخل کرتے تھے پھر ان کے ساتھ کھاتے تھے۔

۷۲۰۴۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد اور عمر بن عثمان، کثیر بن عبید، ان سب نے کہا کہ ولید بن مسلم، اوزاعی سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا اس رائے کو لے لو جو تم سے پہلے لوگوں کی تصدیق کرتی ہے اور اس کو نہ لو جو ان کے خلاف ہے اس لئے کہ وہ تم سے زیادہ بہتر اور زیادہ جاننے والے تھے۔

احمد، عبداللہ، محمود، ولید، عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے حاجیوں کے احکام میں بعض احکام کو لوگوں کے عمل کے برخلاف ختم کرنے کا حکم دیا۔

۷۲۰۵۔ احمد، عبداللہ، محمود، ولید، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے خاندان والوں کے وہ خاص عطایا جو ان کو ملتے تھے بند کرا دیئے اور ان کو اپنے اپنے گھروں کی طرف لوٹنے کا حکم دے دیا تو عنبسہ بن سعید نے اس سلسلہ میں عمر بن عبدالعزیز سے بات کی اور کہا، اے امیر المومنین! بے شک کیا ہمیں آپ کی قرابت حاصل نہیں ہے؟ تو عمر بن عبدالعزیز نے جواب دیا۔ میرا اور آپ کا مال ہرگز وسیع نہیں ہوگا، رہا یہ مال تو اس میں تمہارا حق ایسے ہی ہے جیسے برک غماد جگہ کے کنارے میں موجود آدمی کا حق ہے اور نہیں روکتا اس مال کو وہ شخص جو اسے لیتا ہے مگر اس پر قابو پانے کے بعد، اللہ کی قسم! میرا گمان یہ ہے کہ اگر معاملہ بالکل الٹا ہو جائے یہاں تک کہ سارے اہل زمین کی رائے تمہاری رائے کے موافق ہو جائے تو ان پر اللہ کے عذاب کی صورت میں مصیبت نازل ہوگی اور یہ عذاب اہل زمین پر پہلے بھی نازل ہو چکا ہے اور پھر راوی نے کہا: عمر بن عبدالعزیز عام لوگوں کو وعظ کہنے والے کی مجلس میں بیٹھتے تھے۔ نماز کے بعد اور جب وہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا تو یہ بھی اس کی پیروی میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیتے تھے۔

۷۲۰۶۔ عبداللہ، محمود، ولید، ابو عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اسامہ بن زید کی بیٹی عمر بن عبدالعزیز کے پاس گئیں، اس حال میں ان کے ساتھ ان کا آزاد کردہ غلام بھی تھا جس نے ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا تو عمر بن عبدالعزیز کھڑے ہوئے اور اس کی طرف گئے یہاں تک کہ انہوں نے اپنے ہاتھ میں کپڑا لے کر ان کا ہاتھ پکڑ لیا، اور ان کو لے کر چلے یہاں تک کہ ان کو اپنی مسند پر بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھ

گئے اور اس کی جو بھی ضرورت تھی اس کو پورا کر دیا۔

۷۲۰۷۔محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ غسانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب ان کے دادا کو عمر بن عبد العزیز نے موصل کا گورنر بنایا تو میں موصل میں آیا تو میں نے اسے چوری اور ڈاکے کا مرکز پایا، پھر میں نے عمر بن عبدالعزیز کی طرف خط لکھا اور ان کو شہر کی حالت بتائی اور یہ پوچھا کہ کیا میں لوگوں سے محض گمان یا تہمت کی وجہ سے مؤاخذہ کروں یا گواہوں کی بنیاد پر مؤاخذہ کروں کہ جس طرح لوگوں کی عادت چل رہی ہے؟ تو انہوں نے مجھے جواب لکھا کہ میں حق کے مطابق گواہوں کی بنیاد پر مؤاخذہ کروں، اس لئے کہ اگر حق ان کی اصلاح نہیں کرسکتا تو اللہ ان کی اصلاح نہیں کرے گا۔

یحییٰ کہتے ہیں میں موصل سے جب رخصت ہوا تو وہ ایک بہترین شہر بن چکا تھا اور چوری اور ڈاکے کا خاتمہ ہو چکا تھا۔

۷۲۰۸۔محمد، ابراہیم، میرے والد، ان کے دادا کے سلسلہ سند میں ہے کہ جعونہ بن حارث عمر بن عبدالعزیز کے پاس گئے اور اس سے کہا بے شک میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور آپ کی ناراضگی سے بچتا ہوں، کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر والے آپ سے کیوں محبت کرتے ہیں؟ وہ کہنے لگے ہاں، وہ میری اصلاح کو پسند کرتے ہیں، جعونہ نے کہا نہیں، بلکہ وہ آپ سے محبت کرتے رہیں گے جب تک آپ کی جماعت ان کی خدمت کرتی رہے گی، اور وہ آپ کے دسترخوان پر کھاتے رہیں گے اور آپ کی پشت پناہی حاصل کرتے رہیں گے۔ پس تو اللہ سے ڈر اور ان کو حلال کے سوا کچھ نہ کھلا، پھر اس نے کہا ہم ایک مرتبہ رات کو عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ چلے تو اس نے اپنے سر پر ایک سفید، ڈھلی ہوئی ٹوپی رکھی اور کہا یہ ٹوپی تمہارے گمان کے مطابق کتنے کی ہے؟ انہوں نے کہا ایک درہم کی اے امیر المومنین! تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم! مجھے یقین نہیں کہ یہ مکمل حلال مال سے ہو۔

۷۲۰۹۔محمد بن ابراہیم، میرے والد، وہ اپنے دادا سے اور وہ میمون بن مہران سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے مجھے کہا اے میمون! مجھے کوئی حدیث سنایئے تو میں نے اسے ایک حدیث سنائی جس سے وہ بہت زیادہ روئے۔ میں نے کہا اے امیر المومنین! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ اس کو سن کر اتنا روئیں گے تو میں آپ سے اس سے کچھ نرم حدیث بیان کرتا، تو انہوں نے کہا اے میمون! بے شک ہم پر عدس کا درخت کھانے میں جو میرے علم کے مطابق دلوں کو نرم کرنے والا، آنسوؤں کو بہانے والا اور جسموں کو مطیع بنا دینے والا ہے، میمون نے کہا مجھے عمر نے بلایا اور کہا اے مہران بن میمون! میں نے کہا، کیا میمون بن مہران نہیں ہے اے امیر المومنین! تو انہوں نے کہا ہاں واقعی میمون بن مہران ہے، میں تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں تم اس کو یاد کرلو، وہ یہ کہ تم نامحرم عورت کی خلوت سے بچنا اگرچہ تیرا نفس تجھے یہ حیلہ سکھائے کہ تو اسے قرآن کی تعلیم دے رہا ہے جس میں کوئی حرج نہیں۔

۷۲۱۰۔محمد، محمد بن ابراہیم، میرے والد، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سلیمان بن عبدالملک نے حج کیا اور ان کے ساتھ عمر بن عبدالعزیز بھی تھے۔ پس جب میں عسفان کی گھاٹی پر پہنچا تو سلیمان نے اپنے لشکر پر نظر ڈالی تو ان کے حجروں اور خیموں کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور کہا۔ اے عمر تو اس منظر کو کیسی نگاہ سے دیکھتا ہے؟ تو انہوں نے کہا اے امیر المومنین! میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا کا بعض حصہ دوسرے بعض حصے کو کھا رہا ہے۔ تجھ سے اس کے بارے میں سوال کیا جائیگا اور اس کی نعمتوں کے سلسلے میں تجھ سے مؤاخذہ کیا جائیگا، اسی اثناء میں سلیمان کے حجرے سے ایک کوا اپنی چونچ میں روٹی کا ٹکڑا لے کر اڑا اور شور مچانے لگا۔ اس پر سلیمان نے کہا تمہارا کیا خیال ہے یہ کوا کیا کہہ رہا ہے؟ تو انہوں نے کہا میرا خیال ہے کہ یہ کہہ رہا ہے کہ یہ ٹکڑا کہاں سے داخل ہوا اور نکل گیا، اس نے کہا اے عمر! تو عجیب بات کہہ ڈالتا ہے، عمر نے کہا اگر آپ چاہیں تو میں اس سے زیادہ عجیب بات بتلاؤں تو بادشاہ نے کہا، بتلایئے تو اس نے کہا، جس نے اللہ کو پہچانا اور پھر اس کی نافرمانی کی اور جس نے سلطان کو پہچانا اور پھر اس کی اطاعت کی اور جس نے دنیا اور اسکے حوادث کو دیکھا اور پھر اس پر مطمئن ہو گیا تو وہ ہلاک ہو گیا۔ سلیمان نے کہا تم نے ہماری زندگی تنگ کردی ہے اے عمر! چنانچہ اس نے اپنے جانوروں کو ایڑ لگائی اور چلا

گئی۔ چنانچہ عمر اس وقت تشریف لائے جب امیر المؤمنین اپنی سواری سے اتر چکے تھے تو انہوں نے اس کی لگام پکڑی اور یہ اس وجہ سے کہ وہ اپنے سامان سے آگے نکل گیا تھا۔

پھر لوگوں نے دیکھا کہ جس نے کوئی چیز آگے بھیجی تھی وہی اس کو دی جارہی ہے۔ اس پر عمر بن عبدالعزیز رو پڑے تو سلیمان نے کہا تجھ کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ تو انہوں نے کہا اسی طرح قیامت کے دن ہوگا جس نے آگے جو کچھ بھیجا ہوگا وہی اس پر پیش کیا جائیگا اور جس نے کچھ نہیں بھیجا ہوگا اس کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔

۷۲۱۱۔ محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، عفان (تحویل) حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، ابن ابی بکر، عمر بن علی مقدمی، حجاج بن عنبسہ بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مروان کی اولاد جمع ہوئی اور انہوں نے کہا ہم امیر المؤمنین کے پاس چلے جاتے ہیں اور اس سے نرمی کا مطالبہ کرتے ہیں اور اپنی رشتہ داریاں اس کو یاد کراتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ وہ ان کے پاس چلے گئے اور ان میں سے ایک آدمی نے بات کی اور وہ خوش ہو کر بات کر رہا تھا، راوی کہتے ہیں عمر نے اسکی طرف دیکھا، راوی کہتے ہیں اس آدمی نے اپنے کلام میں ہنسی مذاق کا انداز بھی اختیار کیا، تو اس پر عمر نے کہا کیا تم اسی مقصد کے لئے جمع ہوئے ہو، بری بات کے لئے جمع ہونے ہو، کیا ابھی تک کینے اور حسد دور نہیں ہوئے، جب تم جمع ہو جاؤ تو اللہ کی کتاب میں غور کرو، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں غور وفکر کرو، جب یہ کر چکو تو حدیث کے معانی میں غور وفکر کرو اور ان کو لازم پکڑو۔

۷۲۱۲۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق، قاضی، محمد بن ابی بکر، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے دربان سے کہا آج کے دن میرے پاس مروان کی اولاد میں سے کوئی آدمی نہ آئے، پس جب وہ جمع ہوئے اس کے پاس تو اس نے اللہ کی حمد وثنا کی اور پھر کہا اے مروان کی اولاد! بے شک تمہیں عزت، مرتبے اور مال ودولت کا ایک وافر حصہ عطا کیا گیا ہے اور میرا گمان یہ ہے کہ اس امت کا آدھا مال یا ایک تہائی مال تمہارے قبضے میں ہے۔ چنانچہ وہ سب خاموش ہو گئے پھر عمر نے کہا تم جواب کیوں نہیں دیتے؟ تو قوم کے ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم! یہ ہمارا نہیں ہوگا یہاں تک کہ یہ حائل ہو جائیگا ہمارے سروں اور جسموں کے درمیان، اللہ کی قسم ہم اپنے آباؤ اجداد کی تکفیر نہیں کرتے اور اپنی اولاد کو فقیر نہیں بناتے، اس پر عمر نے کہا، اگر تم میرے خلاف مدد طلب نہ کرتے اس ذات سے جس سے میں یہ حق طلب کرتا ہوں تو میں تمہارے چہرے بگاڑ دیتا، یہاں سے دفع ہو جاؤ۔

۷۲۱۳۔ حسن بن محمد، اسماعیل بن اسحاق، ابو ثابت محمد بن عبید اللہ، ابن وہب، مالک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے زمانہ ماضی کے ظلم وستم کا تذکرہ کیا اور اس وقت اس کے پاس ہشام بن عبدالملک بھی موجود تھا اس نے کہا اللہ کی قسم! ہم اپنے آباؤ اجداد پر کوئی عیب نہیں لگاتے اور نہ ہی اپنی قوم میں اپنا مرتبہ گھٹاتے ہیں۔ اس پر عمر نے کہا: کونسا عیب زیادہ بڑا ہے قرآن کے بتائے ہوئے عیب سے؟

۷۲۱۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، میرے والد، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی غنیہ، ابو عثمان ثقفی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا ایک غلام ان کے خچر کو کرائے پر دیتا تھا اور روزانہ ایک درہم کرایہ لے آتا تھا۔ وہ ایک دن ڈیڑھ درہم لے آیا تو عمر نے پوچھا آج کیا ہوا؟ اس نے کہا بازار کیٹ کا ریٹ چڑھ گیا ہے، عمر نے کہا نہیں بلکہ تو نے اس سے کام زیادہ لیا ہے، چنانچہ تین دن تک اس کو ویسے ہی چھوڑ دیا اور اس سے کام نہیں لیا۔

۷۲۱۵۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، میرے والد، (تحویل) ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، یحییٰ بن ابی فتیلہ نوفل بن ابی الفرات، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بنو امیہ مروان کی بنی گوگل کے دروازے پر اتارتے تھے۔ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے تو انہوں نے کہا اس کے اتارنے کا ذمہ دار میں خود ہوں گا، پس انہوں نے اس کو پکڑا اور اسکی سواری پر سوار کر کے قبہ دروازے پر

لے گئے، پھر اس سے ہنسی مذاق کرنا شروع کیا حالانکہ ہنسی مذاق اس کے شایان شان نہیں تھا، پھر اس نے کہا کیا تم نے چوکیداروں کو دروازے پر نہیں دیکھا؟ اس لڑکی نے کہا ان کو میں نے تجھ سے بہتر لوگوں کے دروازوں پر بھی دیکھا ہے۔ پس جب اس نے دیکھا کہ غصہ ان کی طبیعت سے نہیں نکل رہا تو اس نے سنجیدگی اختیار کر لی اور مذاق چھوڑ دیا اور کہنے لگا اے پھوپھی! بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی ہے اور آپ نے لوگوں کو ایک ایسے دریا پر چھوڑا ہے جس پر لوگ آتے ہیں، پھر اس دریا کا آپ کے بعد ایک والی بنتا ہے جس نے اس میں کچھ بھی کمی نہیں کی پھر اس کے بعد دریا کا والی ایسا شخص بنتا ہے جو اس سے ایک نہر کھود کر لے جاتا ہے، اس کے بعد لوگ مسلسل اس سے نہریں کھودتے ہیں یہاں تک کہ انہوں نے دریا کو خشک کر دیا اور اس میں ایک قطرہ پانی بھی نہ چھوڑا، اور اللہ نے اگر مجھے زندہ رکھا تو میں ان نہروں کو بند کر دوں گا اور دریا کو سابقہ حالت پر لوٹا دوں گا، وہ عورت کہنے لگی پھر ان کو آپ کی مجلس میں گالی نہ دی جائے، اس نے کہا کون ان کو گالی دیتا ہے سوائے اس کے کہ ایک آدمی کی طرف ظلم کی فریاد لائی جاتی ہے اور وہ اس کا فیصلہ کر دیتا ہے

۷۲۱۶۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان بن ابی شیبہ، محمد بن راشد، حیمان بن موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ان کو یہ خبر پہنچی کہ دیہات کے کچھ لوگ عمر بن عبدالعزیز کے پاس جھگڑا لے کر گئے جو کہ بنو مروان کے ساتھ ایک ایسی زمین میں تھا جس کو دیہاتیوں نے آباد کیا تھا۔ اس کو ولید بن عبدالملک نے لے لیا تھا اور وہ زمین اپنے خاندان کے بعض افراد کو دے دی تھی، عمر بن عبدالعزیز نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام زمینیں اللہ کی ملک ہیں اور تمام بندے اللہ کے بندے ہیں، جس نے کسی ویران زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے۔ اس نے وہ زمین دیہاتیوں کو واپس کر دی۔

۷۲۱۷۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز جروی، ایوب بن سوید، ابن شوذب، ایاس بن معاویہ بن قرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے کہا: میں عمر بن عبدالعزیز کو تشبیہ دیتا ہوں ایک ایسے اچھے ماہر کاریگر کے ساتھ جس کے پاس کاریگری کے آلات نہیں ہیں یعنی وہ اپنے معاون نہیں پا سکا ہے۔

۷۲۱۸۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن صباح، عمر بن حفص، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے بعد ولی عہد کی طرف خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط ہے عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے یزید بن عبدالملک کی طرف، سلام علیک، امیر المؤمنین، پس بے شک میں اس اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد صورتحال یہ ہے کہ میں دائمی مریض ہوں اپنی تکلیف کی وجہ سے اور مجھے یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ مجھ سے میری خلافت کے بارے میں سوال کیا جائیگا، اور اس کے بارے میں مجھ سے دنیا و آخرت کے بادشاہ حساب و کتاب لیں گے، اور میں اپنے اعمال میں سے کسی چیز کو چھپانے کی طاقت نہیں رکھتا، اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: "ہم اپنے علم کی بنیاد پر لوگوں کے سامنے ان کے تمام حالات بیان کر دیں گے اور ہم ان سے بے خبر نہیں تھے۔" پس اگر مجھ سے رحیم (یعنی اللہ تعالیٰ) راضی ہو جائیں تو میں کامیاب ہو گیا اور بڑی مصیبت سے نجات پا گیا، اور اگر وہ مجھ سے ناراض ہو گیا تو ہائے افسوس میں کس کی طرف پناہ پکڑوں گا، میں اس اللہ سے سوال کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ وہ مجھے اپنی رحمت سے جہنم کے عذاب سے پناہ میں رکھیں اور اپنی رضامندی اور جنت عطا کر کے مجھ پر احسان فرمائیں، پس تجھ پر لازم ہے کہ تو اللہ سے ڈرے اور اپنے ماتحتوں کا خیال رکھے، اس لئے کہ تو میرے بعد زیادہ عرصہ نہیں رہے گا بلکہ اللہ کی لطیف اور خبیر ذات سے جا ملے گا، والسلام۔

۲۱۹ ۷۔ عبداللہ بن محمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عنبسہ بن سعید ابن المبارک، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے یزید بن عبدالملک کی طرف اپنے مرض وفات میں خط لکھا اور اس کا مضمون بھی سابقہ خط کی طرح ہے، البتہ اس میں یہ زیادتی بھی ہے کہ عمر نے کہا کہ میں اپنی خلافت کے معاملہ میں ڈر رہا ہوں، میں نہیں جانتا کہ مجھے اس کی وجہ سے کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا، پس اگر مجھے اللہ تعالیٰ معاف کردیں تو وہ بہت معاف کرنے والے غفور الرحیم ہیں، اور اگر میرے گناہوں کی وجہ سے مجھ سے مواخذہ کریں تو ہائے افسوس میں کس کی طرف پناہ پکڑوں گا۔

۲۲۰ ۷۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی غنیۃ، یزید بن مردانبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عبدالحمید کی طرف خط لکھا اور کہا: میرے پاس آپ کا خط پہنچ گیا ہے، جس میں آپ نے لکھا کہ بعض عاملوں نے مال کے اندر خیانت کی ہے اور وہ مال انکے پاس موجود ہے، آپ مجھے اجازت دیں کہ میں ان سے یہ مال چھین لوں۔

پس تعجب ہے تجھ پر کہ تو مجھ سے مخلوق کو عذاب دینے کے بارے میں مشورہ کر رہا ہے تاکہ میں تیرے لئے ڈھال بن جاؤں۔ اور گویا کہ میری رضامندی تجھے اللہ کی ناراضگی سے بچالے گی، پس جب تیرے پاس میرا خط پہنچے تو دیکھ لے کہ جو شخص ان میں سے کسی چیز کا اقرار کرتا ہے تو اس کے اقرار کی وجہ سے وہ اس سے لے لے، پس میری زندگی کی قسم! پس وہ لوگ اللہ سے ملاقات کریں اپنی خیانتوں کے ساتھ یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں اللہ کے سامنے ان کے خونوں کے ساتھ کھیل کر حاضر ہوں، والسلام۔

۲۲۱ ۷۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبیداللہ بن جریر بن جبلہ، علی بن عثمان، عبدالواحد بن زیاد، عمرو بن میمون بن مہران، لیث بن ابی رقیہ، جو کہ عمر بن عبدالعزیز کے ان کی خلافت میں کاتب تھے، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے بیٹے کی طرف اپنی خلافت کے پہلے سال میں خط لکھا جبکہ ان کا بیٹا مدینے میں تھا اور اسے عبدالملک کہا جاتا تھا، خط کا مضمون یہ ہے: اما بعد! پس بے شک سب سے زیادہ حقدار میری وصیت اور نصیحت کا میرے نفس کے بعد تو ہے اور اس کو ضبط اور محفوظ کرنے کا سب سے بڑا ذمہ دار تو ہے، اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے حمد ہے کہ اس نے ہمارے ساتھ بہت احسان کا معاملہ فرمایا اور وہ ہمارے اور عام لوگوں کے معاملات میں بہت زیادہ مہربان ہیں، اور جو نعمتیں باقی ہیں ان کو پورا کرنے کی اللہ ہی سے امید ہے اور اسی سے ہم اس کے شکر کی توفیق مانگتے ہیں۔

پس تو اپنے اوپر اور اپنے والد کے اوپر اللہ کے احسانات کو یاد کر، پھر اپنے باپ کی مدد کر اس کے خلاف جس پر اسے قدرت حاصل ہے اور اس معاملہ میں بھی مدد کر جس کے بارے میں تیرا گمان یہ ہے کہ میرا باپ ان کو سرانجام دینے سے عاجز ہے۔ پس تو اپنی جان، صحت اور جوانی کی پوری رعایت رکھ، اگر تو اس بات پر قادر ہے کہ تیری زبان تحمید، تسبیح اور تہلیل کی صورت میں اللہ کے ذکر سے ہر وقت متحرک رہے تو ایسا ہی کرلے واسطے کہ تیری اچھی باتوں میں سے سب سے اچھی بات اللہ کی حمد اور اس کا ذکر ہے، اور تجھے اللہ کی ان نعمتوں کی وجہ سے جن کے حاصل ہونے میں تو اپنے باپ سے بھی بڑھ گیا ہے فتنے میں ڈالا جائے، بے شک تیرا باپ اپنے والد کے ہاں بھائیوں کے درمیان اس طرح تھا کہ بڑے کو اس پر فوقیت حاصل تھی اور چھوٹے کو قرب حاصل تھا اگرچہ اللہ تعالیٰ نے جس کے لئے ہر قسم کی تعریفیں ہیں مجھے اپنے والدین کی جانب سے اچھا حسب ونسب عطا کیا ہے۔

اور میں تمہیں اس گھر سے نہیں نکالوں گا جس میں میں رہ رہا ہوں، پس جو شخص جنت کی رغبت رکھتا ہو اور جہنم سے بھاگتا ہو تو ایسی حالت والے آدمی کی توبہ قبول ہوتی ہے اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں مدت مقررہ (موت) کے آنے سے پہلے اور عمل کے ختم ہونے سے پہلے اور اللہ تعالیٰ جن وانس کو ان کے اعمال کا بدلہ دینے سے پہلے، اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دیں گے ایسی جگہ جہاں فدیہ قبول نہیں کیا جائیگا، اور جہاں عذر ومعذرت نفع مند نہیں ہوگی اور جہاں تمام امور ظاہر ہوجائیں گے اور شفاعتیں باطل ہوجائیں گی، لوگ اپنے اعمال کا بدلہ لے کر لوٹیں گے اور متفرق ہو کر اپنے اپنے مقامات کی طرف جائیں گے، پس اس آدمی کے لئے خوشخبری ہے جس نے اللہ

کی اطاعت کی اور اس آدمی کے لئے ہلاکت ہے جس نے اللہ کی نافرمانی کی، پس اگر اللہ تعالیٰ تجھے مالداری عطا کر کے آزمائیں تو اپنی مالداری میں میانہ روی اختیار کرنا، اور اللہ کے لئے اپنے آپ کو نیچا کر دے، اور اپنے مال میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کو ادا کر، اور مالداری کے وقت وہ بات کہہ جو ایک نیک بندے نے کہی: "یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائیں کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں" (سورہ نمل۔۴۰) اور تو فخر وخود پسندی سے اجتناب کرنا اور اسی طرح اپنے رب کے دیئے ہوئے مال کے بارے میں یہ گمان نہ کر کہ تیری کسی شرافت کی بنیاد پر یہ تجھے ملا ہے، یا کسی ایسی فضیلت کی بنیاد پر ملا ہے جو ان لوگوں میں نہیں ہے جنہیں اللہ نے یہ مال نہیں دیا ہے، اگر تو نے اللہ تعالیٰ کے شکر میں کوتاہی کی تو بھی فقر وفاقہ کا مزہ چکھے گا، اور تو ان لوگوں میں سے ہوگا جنہوں نے مالداری کی بنیاد پر سرکشی کی اور ان کو اعمال کا بدلہ دنیا میں دے دیا گیا، پس بے شک میں تجھے یہ نصیحت کر رہا ہوں باوجود یکہ میں اپنے نفس پر بہت ظلم کرنے والا ہوں، بہت سے امور میں غلطی کرنے والا ہوں اور اگر آدمی اپنے امور کے ٹھیک ہونے تک اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کامل ہونے تک اپنے بھائی کو نصیحت نہ کرتا تو لوگ خیر کو چھوڑ دیتے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دیتے اور حرام کاموں کو حلال سمجھنے لگتے، اور نصیحت کرنے والے اور زمین میں اللہ کے لئے خیر خواہی کرنے والے کم ہو جاتے، پس اللہ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں جو زمینوں اور آسمانوں کے پروردگار ہیں، اور اسی کے لئے زمین آسمان میں کبریائی ثابت ہے اور وہی غالب اور حکمت والا ہے۔

۷۲۲۲۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، میرے والد، علی بن اسحاق، عبداللہ بن المبارک، جعفر بن حیان، تو یہ عنبری ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے صالح بن عبدالرحمن نے سلیمان بن عبدالملک کی طرف بھیجا۔ اس نے کہا میں ان کے پاس آیا تو ان کے پاس عمر بن عبدالعزیز بھی موجود تھے تو میں نے عمر سے کہا کیا تجھے صالح سے کوئی کام ہے؟ اس نے کہا اس کو یہ پیغام بھیج دو کہ تو اس چیز کا اہتمام کر جو اللہ تعالیٰ کے پاس باقی رہنے والی ہے، اس لئے کہ جو چیز اللہ کے ہاں باقی ہے وہ لوگوں کے ہاں بھی باقی ہے، اور جو چیز اللہ کے ہاں باقی نہیں ہے وہ لوگوں کے ہاں بھی باقی نہیں ہے۔

۷۲۲۳۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، میرے والد، احمد بن الحجاج، عبداللہ بن المبارک، ہشام بن الغاز، مسلمہ بن عبد الملک کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں فجر کی نماز کے بعد عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا جبکہ وہ ایسے گھر میں تھے جس میں وہ فجر کے بعد تنہائی میں بیٹھتے اور اس وقت کوئی ان کے پاس نہیں آتا تھا، تو ایک باندی ان کے پاس کھجوروں سے بھرا ایک تھال لے آئی اور ان کو کھجوریں بہت پسند تھیں۔ اس نے اس میں سے کچھ کھجوریں اٹھائیں اور کہا: اے مسلمہ! کیا یہ رات تک کافی ہیں؟ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں ہے، پھر کچھ زیادہ اٹھائیں اور کہا کیا یہ کافی ہیں؟ میں نے کہا ہاں اے امیر المومنین! اس آدمی کے لئے کافی ہیں جس کو ان کے علاوہ کسی کھانے کی پرواہ نہیں، اس نے کہا سو کس وجہ سے ہم جہنم میں داخل ہوں گے؟ مسلمہ نے کہا جتنی نصیحت میں نے اس واقعے سے حاصل کی اتنی کسی بھی واقعے سے حاصل نہیں کی۔

۷۲۲۴۔ عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین مروزی، ابن المبارک، علی بن سعدہ، ایاح بن عبیدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو اسی اثنا میں حجاج کا ذکر آ گیا تو میں نے اسے برا بھلا اور سخت سست کہا، تو عمر نے کہا رہنے دو اے رباح! میں نے سنا ہے کہ ایک آدمی دوسرے پر ظلم کرتا ہے اور پھر مظلوم اسے برا بھلا کہتا رہتا ہے اور ظلم کو گھٹاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنا حق پورا وصول کر لیتا ہے، بلکہ الٹا ظالم کا مظلوم پر حق ہو جاتا ہے۔

۷۲۲۵۔ عبداللہ، علی، حسین، عبداللہ بن المبارک، وھیب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کہا کرتے تھے۔ جب تک تمہارا ساتھی تم پر غالب نہ آ جائے اس وقت تک اس کے بارے میں اچھا گمان کرتے رہو۔

۷۲۲۶۔ ابومحمد بن حیان، احمد بن الحسین حذاء، احمد بن ابراہیم، فضل بن محمود، عمر بن حفص، عبدالعزیز بن عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے

کہ مجھ سے میرے والد نے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! جب تو کسی مسلمان سے کوئی بات سنے تو جب تک اس کو اچھائی پر محمول کرنا ممکن ہو اسے برائی پر محمول نہ کر۔

۲۲۷- عبداللہ بن محمد، احمد بن الحسین، احمد بن ابراہیم، احمد بن عبداللہ بن یونس، اسماعیل بن عیاش ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے بعض عاملوں نے ان کی طرف خط لکھا کہ بے شک آپ نے بیت المال کو نقصان پہنچایا ہے یا اس طرح کی کوئی بات لکھی، راوی کہتے ہیں عمر نے کہا: اس میں جو کچھ ہے وہ لوگوں کو دے دو اور جب اس میں کچھ باقی نہ رہے تو اس کو کھاد سے بھر دو۔

۲۲۸- ابوحامد محمد بن اسحاق، ابراہیم بن ہانی، سعید بن ابی مریم، اسماعیل بن ابراہیم بن ابی حبیبہ ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے بعض عاملوں کی طرف خط لکھا: امابعد! بے شک میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور اس کی اطاعت کو لازم پکڑنے کی وصیت کرتا ہوں اس لئے کہ اللہ سے ڈرنے والوں نے تقویٰ کی برکت سے اللہ کی ناراضگی سے نجات پائی ہے اور اسی سے ان کو ولایت ملی ہے اور اسی سے ان کو انبیاء کی رفاقت ملی ہے اور اسی سے ان کے چہرے خوش و خرم ہوئے ہیں اور اسی سے انہوں نے اپنے خالق کو پہچانا ہے اور یہی دنیا میں فتنوں سے بچنے کا ذریعہ ہے اور قیامت کے دن کی مصیبتوں سے نکلنے کا راستہ ہے اور وہ زمین پر موجود لوگوں سے بھی اسی طرح راضی ہوگا جس طرح گذر جانے والوں سے راضی ہوا ہے اور باقی ماندہ لوگوں کے لئے گذر جانے والوں میں عبرت کا سامان ہے اور تو اپنے نفس کے بارے میں جلدی سوچ قبل اس کے کہ تجھے شدید غم میں مبتلا کر دیا جائے اور تیرے ساتھ وہ معاملہ ہو جو تجھ سے پہلے لوگوں کے ساتھ ہوا ہے۔ بے شک تو نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ کیسے مرتے ہیں اور کیسے جدا ہوتے ہیں اور تو نے دیکھا موت کو کہ وہ کیسے توبہ کرنے والے سے جلدی توبہ کروا لیتی ہے اور صاحب امید سے اس کی امید کو ختم کر دیتی ہے اور بادشاہ سے اس کی سلطنت ہانک لیتی ہے اور موت کی یاد نصیحت ہے دنیا سے رخ موڑنے والی ہے اور آخرت میں رغبت دلانے والی ہے۔ ہم موت سے اور اس کے بعد کے خوف سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ ہم تو اللہ تعالیٰ سے اچھی موت اور اس کے بعد کی سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔ تو اپنے قول و فعل سے دنیا کو طلب نہ کر جس سے تیری آخرت کو نقصان پہنچے اور تیرا دین عیب دار ہو جائے اور اس کی وجہ سے تیرا رب تجھ سے ناراض ہو جائے اور یقین رکھ کہ تقدیر تیرے پاس تیرا رزق پہنچا دے گی اور تجھے تیری دنیا میں سے پورا پورا حصہ دے گی جس میں تیری قوت کی وجہ سے نہ زیادتی ہوگی اور نہ ہی تیری کمزوری کی وجہ سے اس میں کمی ہوگی، اگر اللہ تعالیٰ تجھے فقر میں مبتلا کر دیں تو اپنے فقر میں عفت اختیار کر اور اپنے رب کے فیصلے کے سامنے سر جھکا دے اور اللہ تعالیٰ نے تیرے حصے میں جو اسلام جیسی عظیم دولت رکھی ہے اسی کو غنیمت سمجھ، دنیا کی جو نعمتیں تجھے حاصل نہ ہوں تو تو یقین رکھ کہ اسلام میں فانی دنیا کے سونے اور چاندی سے بہتر بدلہ موجود ہے۔

تو یہ بات جان لے کہ جو شخص اللہ کی رضامندی اور جنت کی تلاش میں لگتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کبھی نقصان نہیں پہنچاتے اسے دنیا میں فقر اور تنگی پیش نہیں آتی، اور جو شخص اللہ کی ناراضگی اور جہنم کا خطرہ مول لیتا ہے اسے بھی اللہ تعالیٰ نفع نہیں پہنچائیں گے اور اسے دنیا میں وسعت اور اللہ کی نعمتیں حاصل نہیں ہوتیں، اہل جنت دنیا کی کسی ناپسندیدہ بات کو مصیبت نہیں سمجھتے اور اہل جہنم کسی بھی لذت سے خوش نہیں ہوتے، جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے وہ نہ ہونے کے برابر ہے ہر روز تم صبح کے وقت اور شام کے وقت کی طرف رخصت ہونے والے آدمی کے ہمراہ چلتے ہو جس نے اپنی حاجت پوری کر لی اور اس کی مدت ختم ہو گئی، پھر تم اسے زمین کے ایک گڑھے میں غائب کر دیتے ہو، پھر تم اس کو ایسی حالت میں چھوڑتے ہو جس میں نہ بچھونا اور نہ تکیہ، وہ دوستوں سے جدا ہو جاتا ہے مال و اسباب سے الگ ہو جاتا ہے اور مٹی کو مسکن بنا لیتا ہے اور حساب و کتاب کا سامنا کرتا ہے اور گویا اپنے عمل کے بدلے میں اسے رہن رکھا جاتا ہے جو کچھ اس نے آگے بھیجا ہے، وہ اس کا محتاج ہوتا ہے جو کچھ پیچھے چھوڑتا ہے اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے تو تم موت کے آنے سے پہلے اللہ سے ڈرو اور کوچ کرنے کی مدت آنے سے پہلے، اللہ کی قسم! میں تمہیں یہ بات کر رہا ہوں اس حال میں کہ میں کسی ایسے شخص

تو نہیں پاتا جو مجھ سے زیادہ گناہگار ہو، میں اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتا ہوں اور توبہ مانگتا ہوں۔

۷۲۲۹۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ھشام بن یحییٰ، میرے والد، وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز سلیمان بن عبد الملک کو حروری لوگوں کے قتل کرنے سے منع کرتے تھے اور قید خانے میں ڈالنے کا حکم دیتے تھے یہاں تک کہ وہ توبہ کرلیں تو سلیمان کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جو قتل کا مطالبہ کر رہا تھا سلیمان نے کہا: اس کو منع کرو حروری یا (کون تجھے یہاں لایا ہے) اس نے کہا میں تجھے شرم دلانے آیا ہوں، اے فاسق کے بیٹے فاسق! سلیمان نے کہا میرے پاس عمر بن عبد العزیز کو لے آؤ، پس جب وہ اس کے پاس آگئے تو اس نے یہی بات دوبارہ اس سے کہی اور پوچھا تو کیا کہہ رہا تھا؟ اس نے کہا میں کہہ رہا تھا اے فاسق کے بیٹے! سلیمان نے عمر سے کہا: اے ابوحفص اب اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اس نے کہا: اس کے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ جیسے اس نے تجھے اور تیرے باپ کو گالی دی ہے تو بھی اس کو اور اس کے باپ کو گالیاں دے دے، سلیمان نے کہا بس یہی، اس نے اس کے بارے میں حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا تو سلیمان مجلس سے اٹھا اور وہاں سے چلے گئے۔

پھر ان سے خالد بن ریان کی ملاقات ہوئی جو سلیمان کے چوکیداروں میں سے تھا اور کہنے لگا: کیا آپ امیر المومنین سے یہ کہتے ہو کہ میرے نزدیک اس بدتمیز حروری کی سزا صرف یہ ہے کہ آپ اسے اور اس کے باپ کو ویسے ہی گالیاں دے دو جیسا کہ اس نے آپ کو اور آپ کے باپ کو گالی دی ہے، اللہ کی قسم! مجھے یہ خیال ہوا تھا کہ وہ مجھے حکم دیں گے کہ میں آپ کو قتل کر دوں، عمر نے کہا: اگر وہ مجھے حکم دیتے تو کیا تو گزرتا؟ اس نے کہا ہاں اللہ کی قسم اگر وہ حکم دیتے تو میں کر گزرتا، جب خلافت عمر بن عبد العزیز کی طرف منتقل ہوئی تو خالد بن ریان ان کے پاس آئے اور چوکیداری کی جگہ پر کھڑے ہوئے اور اس سے پہلے وہ ولید بن عبد الملک کے چوکیدار رہ چکے تھے۔ اس کی طرف عمر نے دیکھا اور کہا اے خالد! یہ تلوار رکھ دے اور ساتھ یہ دعا کی! اے اللہ میں نے تیرے لئے خالد بن ریان کے مرتبے کو گرا دیا ہے تو بھی اس کو بلند مرتبہ عطا نہ کرنا، پھر چوکیداری کی صفات میں غور و فکر کیا اور عمر بن مہاجر انصاری کو بلایا اور کہا اے عمر! اللہ کی قسم! تو جانتا ہے کہ میرے اور تیرے درمیان اسلام کے سوا کوئی رشتہ داری نہیں ہے لیکن میں نے تجھے دیکھا کہ تو کثرت کے ساتھ تلاوت کرتا ہے اور ایسی جگہ نماز پڑھتا ہے جہاں تجھے کوئی نہ دیکھے اور میں نے تجھ پر مزید یہ دیکھا کہ نماز بہت اچھی پڑھتا ہے اور انصار کے آدمیوں میں سے ہے۔ یہ تلوار پکڑو میں نے تمہیں اپنی سیکورٹی کے لئے مقرر کر دیا ہے۔

۷۲۳۰۔ محمد بن علی، محمد بن حسن، ابراہیم بن ہشام، میرے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز ایک دن جمعہ کے بازار میں چل رہے تھے تو ایک آدمی ان کے پاس آیا جس کے جسم پر دو قطری چادریں تھیں، اور اس نے کہا اے امیر المومنین! کیا آپ نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ جو شخص مظلوم ہو وہ آپ کے پاس آئے؟ عمر نے کہا: ہاں، اس نے کہا تو پھر بہت دور سے تیرے پاس یہ مظلوم آیا ہے، عمر نے اس سے کہا، تیرے اہل و عیال کہاں ہیں؟ اس نے کہا عدن کے دور دراز علاقے میں، عمر نے کہا، تجھ پر کیا ظلم ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ ایک آدمی نے میری جائیداد (زمین) پر قبضہ کر کے مجھ سے وہ چھین لی ہے۔ اس کے بعد عمر نے عروہ بن محمد کو خط لکھا جس میں اسے یہ حکم دیا کہ وہ اس آدمی کے دعوے کو سنے اور گواہوں کی بنیاد پر اس کے حق کو ثابت کرے اور پھر اس خط پر مہر لگائی، پھر جب اس آدمی نے جانے کا ارادہ کیا تو عمر نے اسے کہا: ذرا ٹھہرو تم ہمارے پاس بہت دور سے آئے ہو۔ یہ بتاؤ کہ تمہارا سفر خرچ کتنا ہے؟ اور تیرے کپڑے بھی پھٹے ہوئے ہیں تو اس نے حساب لگایا تو سفر خرچ کی مقدار گیارہ دینار تک پہنچی تو عمر نے اسے وہ دینار عطیے میں دے دیئے۔

۷۲۳۱۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، ابو ثابت محمد بن عبید اللہ، وھب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مالک نے مجھے یہ بات بتائی کہ عمر بن عبد العزیز سلیمان بادشاہ وقت کے پاس موجود تھے تو عمر نے اس سے ایک دن کہا: اس عورت کا کتنا حق ہے جسے تو ادا

نہیں کر سکتا۔

۷۲۳۲۔ محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد حماد، علی بن ابراہیم، عبداللہ بن صالح، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، طلحہ بن عبدالملک ایلی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز سلیمان بن عبدالملک کے پاس ایسے وقت میں گئے جبکہ اس کا بیٹا ایوب بھی اسکے پاس موجود تھا اور وہ اس وقت اس کا ولی عہد تھا اس کے بعد ایک آدمی آیا جو حلفاء کی کسی عورت کی میراث کا مطالبہ کر رہا تھا۔ سلیمان نے کہا میرا خیال یہ ہے کہ عورتوں کا زمین میں کوئی حصہ نہیں ہوتا، عمر بن عبدالعزیز نے کہا سبحان اللہ، اور اللہ کی کتاب کہاں گئی؟ سلیمان نے کہا اے لڑکے جاؤ، اور عبدالملک بن مروان کا وہ رجسٹر لے آؤ جس میں اس نے یہ بات لکھی ہے، عمر نے اس سے کہا گویا کہ تو نے اسے مصحف آسمانی لانے کے لئے بھیجا ہے؟ یہ سن کر ایوب نے کہا اللہ کی قسم! عجیب بات ہے کہ ایک آدمی امیر المومنین کے سامنے اس طرح کی باتیں کرتا ہے اور اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے اس کا سرتن سے جدا ہو سکتا ہے، تو عمر نے کہا: جب خلافت تیرے اور تیرے جیسے آدمیوں کے پاس پہنچے گی تو ایسا ہی ہوگا، پس جو چیز اس وقت ان کے پاس ہے یہ اس سے زیادہ سخت ہے جس کا مجھے خطرہ ہے کہ وہ ان کو آپہنچے گی، سلیمان نے کہا: چھوڑو، کیا تم ابو حفص سے اتنی سخت باتیں کر رہے ہو، عمر نے کہا اللہ کی قسم! اگر امیر المومنین ہمارے ساتھ جہالت کا معاملہ کرے گا تو ہم اسے برداشت نہیں کریں گے۔

۷۲۳۳۔ محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد بن حماد، سلیمان بن یوسف، عفان، جویریہ بن اسماء، اسماعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کو بنو مروان کا ایک خط پہنچا جس سے وہ ان پر غضبناک ہو گئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! اگر قتل کرنا میرے اختیار میں ہوتا تو میں اللہ کے لئے مروان کو قتل کے مستحق ہونے کی وجہ سے قتل کرتا، جب مروان کی اولاد کو اس بات کی اطلاع ملی تو وہ خاموش ہو گئے اس لئے کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کی استقامت کو جانتے تھے کہ جب یہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو کر گزرتا ہے۔

۷۲۳۴۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، محمد بن ابی بکر، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز نے اپنے باپ عمر سے کہا اس معاملے میں آپ کو اپنی رائے پر عمل کرنے سے کیا چیز مانع ہے، پس اللہ کی قسم! مجھے پرواہ نہیں ہے اس معاملے کو نافذ کرنے کی صورت میں میری اور تیری وجہ سے ہانڈیاں جوش ماریں، عمر نے کہا: پس اللہ کی قسم! میں لوگوں کو مشقت برداشت کرنے کا عادی بنا رہا ہوں، پس اگر اللہ نے میری زندگی رکھی تو اپنی رائے پر ہی عمل کروں گا، اور اگر مجھے جلدی موت آگئی تو اللہ تعالیٰ میری نیت کو جانتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں لوگوں کے ساتھ اچانک وہ معاملہ کروں جو تو کہہ رہا ہے کہ وہ مجھے تلوار کے استعمال پر مجبور کر دیں گے اور جو خیر تلوار کے علاوہ کسی اور طریقے سے حاصل نہ ہو سکتی ہو اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

۷۲۳۵۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، محمد بن ابی بکر، عمر بن علی مقدم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سلیمان بن عبدالملک کے بیٹے نے چوکیدار سے کہا: مجھے امیر المومنین عمر سے کوئی کام ہے، اس نے کہا میں نے اس کے لئے اجازت طلب کی تو انہوں نے کہا اس کو اندر آنے دیجئے، تو میں اسکو عمر بن عبدالعزیز کے پاس لے آیا سلیمان کے بیٹے نے کہا، کس وجہ سے آپ نے میری زمین جائیداد کو ضبط کر لیا ہے، اس نے کہا اللہ کی پناہ اس بات سے کہ میں ایسے زمین کو ضبط کروں جو اسلام میں صحیح طریقے سے حاصل کی گئی ہو، اس نے کہا یہ میرے کاغذات ہیں، اس نے اپنی آستین (جیب) سے کاغذات نکالے، ان کو عمر نے پڑھا اور کہا: یہ زمین کس کی تھی؟ ابن الحجاج فاسق کی تھی، پس وہ اپنے مال کا زیادہ مستحق ہے، پس یہ مسلمانوں کے بیت المال کا حصہ ہے اس نے کہا، مسلمان اس کے زیادہ مستحق ہیں پھر اس نے کہا اے امیر المومنین! مجھے میرے کاغذات واپس کر دیجئے، انہوں نے جواب دیا، اگر تو میرے پاس یہ نہ لے آتا تو میں تجھ سے اس کا مطالبہ نہیں کرتا لیکن جب تو ان کاغذات کو لے آیا ہے تو اب ہم تجھے ایسی چیز نہیں دیں گے جسے تو ناجائز طریقے سے حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

راوی کہتے ہیں سلیمان کے بیٹے رونے لگے، چوکیدار نے کہا: میں نے کہا: اے امیر المومنین! سلیمان کا بیٹا بڑا ہی نرم دل اور ہر دلعزیز ہے، اس کے ساتھ آپ یہ معاملہ کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا تیرا ناس ہو، بے شک! وہ میری جان ہے اور میں اس کیلئے اپنے دل میں ایسے ہی محبت پاتا ہوں جیسا کہ اپنے بیٹے کے لئے۔

۷۲۳۶۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، منصور بن ابی مزاحم، شعیب یعنی ابن صفوان، بشر بن عبداللہ بن عمر، عمر کی اولاد میں سے کسی سے روایت کرتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا: بے شک میں تیری قوم کا آپ کی طرف قاصد بن کر آیا ہوں اور ان کے دلوں میں وہی بات ہے جو میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں، بے شک وہ کہہ رہے ہیں: آپ اپنے دور حکومت میں نئے سرے سے عمل کیجئے۔ جو لوگ آپ سے پہلے حکومت کر گئے ہیں ان کے انجام دیے ہوئے معاملات میں دخل نہ دیجئے چاہے وہ صحیح ہوں یا غلط، اس لئے کہ ان کا بوجھ انہی پر ہے، عمر نے کہا آپ مجھے یہ بتائیے کہ اگر آپ میرے پاس ایک ہی وقت میں دو دیوان لے آؤ جن میں سے ایک حضرت معاویہ کا ہو اور دوسرا عبدالملک بن مروان تو کونسے دیوان کو میں اہمیت دوں؟ اس نے کہا جو ان میں سے مقدم ہو، اور اسکے برابر کسی چیز کو نہیں سمجھتا، عمر نے کہا میں نے اللہ کی کتاب کو اس سے بھی مقدم پایا ہے لہٰذا اپنے دور حکومت کے معاملات کو بھی اور اپنے سے پہلے والوں کے انجام دیے ہوئے معاملات کو بھی کتاب اللہ کی کسوٹی پر تولوں گا۔

تو سعید بن خالد بن عمرو بن عثمان نے کہا: اے امیر المومنین! آپ اپنی حکومت میں جو آپ کو حق اور انصاف کے ساتھ عطا کی گئی ہے اپنی رائے پر عمل کیجئے اور اپنے سے پہلے گذر جانے والوں کے اچھے یا برے کاموں کو اپنے حال پر چھوڑ دیجئے، ان میں دخل اندازی نہ کیجئے بس یہ آپ کے لئے کافی ہے، عمر نے کہا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کی طرف تم مر کر دوبارہ لوٹو گے، آپ مجھے بتائیے کہ اگر ایک آدمی مر جاتا ہے اور اپنی اولاد میں بڑے بچے اور چھوٹے بچے چھوڑ کر جاتا ہے پھر بڑے چھوٹوں پر اپنی طاقت کی وجہ سے غالب آجاتے ہیں اور ان کے اموال پر قبضہ کر لیتے ہیں، پھر چھوٹے بڑے ہو جاتے ہیں اور اپنے بڑے بھائیوں کو پکڑ کر تیرے پاس لے آتے ہیں اس وجہ سے کہ انہوں نے ان کے اموال پر قبضہ کیا ہے تو آپ کیا کریں گے؟ اس نے کہا: میں ان کے حقوق پورے پورے واپس دلواؤں گا، انہوں نے کہا: میں نے اپنے سے پہلے گزر جانیوالے بہت سے حکمرانوں کو پایا ہے جو لوگوں پر اپنی طاقت و قوت کی وجہ سے غالب آ گئے تھے اور اسی طرح ان کے متبعین بھی طاقت کی وجہ سے لوگوں پر غالب آ گئے اور لوگوں کی جائدادوں پر قبضہ کر لیا، اب جب حکومت مجھے سونپ دی گئی ہے تو وہ اس ظلم کو لے کر میرے پاس آتے ہیں، پس میرے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں کمزور کو طاقت ور سے اس کا مال دلواؤں، اور گھٹیا سمجھے جانے والوں کو باعزت لوگوں سے ان کا حق دلواؤں، اس پر اس نے کہا اللہ آپ کو اس کی توفیق دیں، اے امیر المومنین!

۷۲۳۷۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، منصور، شعیب، محدث، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز، عمر کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المومنین! بے شک مجھے آپ سے علیحدگی میں ضرورت کی بات کرنی ہے، اس وقت ان کے پاس مسلمہ بن عبدالملک بھی موجود تھے، اس سے عمر نے کہا اسے کیجئے! آپ ذرا باہر چلے جائیں، مسلمہ نے کہا، ہاں، پھر وہ کھڑا ہو گیا اور باہر چلا گیا، عبدالملک بن عمر اپنے باپ کے سامنے بیٹھ گئے اور اسے کہا: آپ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے جب وہ آپ سے قیامت کے روز سوال کریں گے؟ اس نے کہا کیا آپ نے ایک بدعت دیکھی ہے جسے آپ نے مٹایا نہیں ہے اور ایک سنت دیکھی ہے جسے آپ نے زندہ نہیں کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! کیا وہ چیز ایسی ہے کہ عوام نے تجھے اس کے سلسلہ میں میرے پاس بھیجا ہے یا تو اپنی طرف سے کہہ رہا ہے؟ اس نے کہا نہیں اللہ کی قسم وہ میری ذاتی رائے ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کے بارے میں آپ سے سوال کیا جائیگا، پھر آپ کیا جواب دیں گے، اس کے باپ نے کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے اور تجھے بیٹے ہونے کی نسبت بہترین بدلہ عطا

فرمائے ، پس اللہ کی قسم ! مجھے امید ہے کہ تو نیکی کے معاملات میں میرا مددگار ثابت ہوگا ، اے میرے پیارے بیٹے ! تیری قوم نے حکومت کے اس معاملہ کو ایک ایک گرہ اور ایک ایک کڑا لگا کر باندھ دیا ہے اور جب غلبہ کے ذریعہ ان سے وہ چیزیں چھیننے کا ارادہ کرتا ہوں جو ان کے قبضے میں ہیں تو میں بے خوف نہیں ہوتا اس بات سے کہ وہ مجھ پر ٹوٹ پڑیں ، ایسا ٹوٹ پڑنا جس میں کثرت سے خون بہہ جائے ، پس اللہ کی قسم ! اس دنیا کا ختم ہو جانا مجھ پر زیادہ آسان ہے اس بات سے کہ میرے راستے میں لڑائی کی وجہ سے خون بہایا جائے ، کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیرے باپ پر دنیا کے ایام میں سے کوئی دن ایسا آئے جس میں وہ ایک بدعت کو مٹائے اور ایک سنت کو زندہ کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تیری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

۲۳۸ - عبداللہ بن محمد ، احمد بن حسین ، احمد بن ابراہیم ، منصور ، شعیب ، فرات بن سائب ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنی بیوی فاطمہ بنت عبد الملک سے کہا اس حال میں کہ اس کے پاس ایک ہار تھا جو اس کے باپ نے اسے دیا تھا اور وہ ایسا ہار تھا کہ اس جیسا ہار کسی نے دیکھا نہیں تھا ، عمر نے اس سے یہ کہا یا تو تو اپنا زیور بیت المال کی طرف لوٹا دے یا مجھے اپنے سے جدا ہونے کی اجازت دیدے ، کیونکہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میں اور تو اور یہ زیور ایک ہی گھر میں موجود ہوں ، اس نے کہا : نہیں ، بلکہ میں آپ کو اختیار کرتی ہوں اے امیر المومنین ! اگرچہ مجھے اس جیسے اس سے کئی گنا زائد بار بھی قربان کرنے پڑیں ، راوی نے کہا عمر بن عبد العزیز نے اس ہار کے بارے میں حکم دیا اور اسے اٹھا کر مسلمانوں کے بیت المال میں رکھ دیا گیا ، پس جب عمر فوت ہو گئے اور یزید خلیفہ بن گیا تو اس نے فاطمہ سے کہا : اگر آپ چاہیں تو آپ کا ہار آپ کو واپس کر دیا جائے ؟ اس نے کہا بس میں اس ہار کو نہیں چاہتی ، میں نے عمر بن عبد العزیز کی زندگی میں دل کی خوشی سے یہ ہار دیا تھا ، کیا میں اس کے مرنے کے بعد اس کو واپس لے لوں ؟ نہیں ، اللہ کی قسم ! ہرگز نہیں ، پس جب اس نے یہ بات دیکھی تو اس نے اس ہار کو اپنی اولاد اور گھر والوں میں تقسیم کر دیا۔

۲۳۹ - عبداللہ بن محمد ، احمد بن حسین ، احمد بن ابراہیم ، احمد بن عبداللہ بن یونس ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے کسی شیخ کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ عمر بن عبد العزیز کے پاس ایک کاتب لایا گیا جو کہ انکے سامنے لکھتا تھا اور یہ کاتب خود تو مسلمان تھا لیکن اسکا باپ نصرانی تھا ، اس نے نادانستگی اور مذہب کا پیچھا کر رہا تھا ، تو عمر نے اس آدمی سے کہا جو اسے لے کر آیا تھا ، کاش ! تو مہاجرین کی اولاد میں سے کسی آدمی کو لے آتا ، راوی نے کہا : اس کا فر نے یہ بات سن کر کہا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان کے باپ کے کفر نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا ، راوی کہتے ہیں اس پر عمر نے کہا البتہ تم نے مجھے ایک مثال بتایا ہے تو میرے سامنے کبھی بھی کتابت کا کام سرانجام نہ دینا۔

۲۴۰ - ابو حامد بن جبلہ ، محمد بن اسحاق ، محمد بن یحییٰ ازدی ، سعید بن سلیمان ، محمد بن عبد الرحمن بن مجبر ، موسیٰ بن عقبہ ، سالم بن عبداللہ بن عمر ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ان کی طرف لکھا اللہ کے بندے عمر کی طرف سے سالم بن عبداللہ کے نام ، السلام علیکم ، سلام کے بعد پس میں اس اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ، حمد و صلوٰۃ کے بعد صورتحال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کی حکومت کا بوجھ مجھ پر ڈال دیا ہے اور یہ حکومت میرے مشورے کے بغیر میری طرف سپرد کی گئی ہے اور نہ ہی میں نے اس حکومت کو طلب کیا ہے بلکہ اللہ کی قضا و قدر کی بنیاد پر یہ حکومت مجھ تک پہنچی ہے ، پس میں اس معاملے میں اللہ سے مدد طلب کرتا ہوں اور ان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس معاملے میں سمع و طاعت اور اچھی موافقت نصیب فرمائیں ، اور مجھے نرمی اور عدل و انصاف کرنے کی توفیق عطا فرمائیں ، پس جب تیرے پاس میرا یہ خط پہنچے تو میری طرف عمر بن خطاب کے لکھے ہوئے خطوط اور انکے ضبط شدہ طور طریقے اور ذمیوں اور اہل قبلہ کے بارے میں ان کے فیصلے بھیج دے ، اس لئے کہ اگر اللہ نے مجھے توفیق دی تو عمر کی سیرت اور ان کے طور طریقوں کی اتباع کرنے والا ہوں تو سالم بن عبداللہ نے ان کی طرف جوابی خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ خط ہے سالم بن عبداللہ کی طرف سے اللہ کے بندے، امیر المؤمنین عمر کی طرف، السلام علیکم، پس میں اس اللہ کی حمد وثناء کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، حمد وصلوٰۃ کے بعد میں کہتا ہوں، پس اللہ نے دنیا کو پیدا کیا جب اس کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا اور اس کے لئے بہت تھوڑی مدت مقرر کی ہے، یہاں تک کہ اس کی ابتداء اور انتہاء کے درمیان کا سارا وقت دن کی ایک گھڑی کی طرح ہے، پھر اس دنیا اور اس دنیا پر رہنے والوں کے بارے میں فنا ہونے کا فیصلہ لکھ دیا ہے چنانچہ فرمایا "ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے، اسی کے لئے حکم ثابت ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے" (قصص ۸۸) دنیا والے اس دنیا کے کسی بھی معاملے میں خود مختار نہیں ہوں گے یہاں تک کہ یہ دنیا ان سے اور وہ اس دنیا سے جدا ہو جائیں گے، اسی کے متعلق اس نے اپنی کتاب نازل فرمائی اور اپنے رسولوں کو مبعوث فرمایا، پہلے سے اس بارے میں وعید بھیج دی، اس کتاب میں مثالیں بیان کیں، اور بات اس کے ساتھ ملا دی اپنے دین کی تشریح کی، حرام کو حرام اور حلال کو حلال ٹھہرایا، عمدہ طریقے سے قصص وواقعات بیان کئے اور کرلیا اپنے دین کو پہلے لوگوں میں

اور آخری لوگوں میں، پس اس کو ایک ہی دین بنا دیا اور کوئی فرق نہیں کیا اپنی کتابوں میں اور کوئی اختلاف نہیں کیا اس کے رسولوں نے اور کوئی بدبخت نہیں اس کے حکم کے ساتھ جیسے دوسرا نیک بخت بن گیا ہو اور کوئی نیک بخت نہیں بنا اس کے حکم سے جس کے ذریعے کوئی بدبخت ہوا ہو اور بے شک تو آج کے دن اے عمر! تو نے وعدہ نہیں لیا کہ تو انسان ہے بنی آدم میں سے کافی ہوتا ہے تجھ کو کھانے سے اور پانی سے اور کپڑے سے تجھ کو کافی ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک آدمی کو پس اس فضل کو کر دے اپنے اور اپنے اس رب کے درمیان جس کی طرف نعمتوں کا شکر متوجہ ہوتا ہے۔ بے شک تو والی بنا ہے بڑے کام کا کوئی والی نہیں ہے تجھ پر اللہ کے علاوہ تحقیق ہو چکا ہے جو تیرے اور لوگوں کے درمیان تھا اگر تو طاقت رکھے یہ کہ بچا دے اپنے نفس کو اور اپنے اہل کو اور یہ کہ نقصان میں نہ ڈالے اپنے نفس کو اور اپنے اہل کو تو کرلو اور کوئی قوت دینے والا نہیں ہے مگر اللہ ہی پس بے شک تجھ سے پہلے جو تھے انہوں نے جو عمل کرنا تھا کر لیا اور مٹا دیا جو انہوں نے مٹانا تھا حق سے اور زندہ کیا جو انہوں نے تربیت پایا اور انہوں نے گمان کیا کہ یہی طریقہ ہے اور انہوں نے بند نہیں کیا بندوں پر نرمی کا دروازہ مگر کھول دیا ان پر آزمائش کا دروازہ اور کسی عامل کو نکالنے سے تجھ کو کوئی نہیں روکے گا یہ کہ تو اس سے کہہ دے کہ نہیں پاتا ہوں اس کا عمل مجھ کو کافی ہو جائے، پس بے شک جب تو کسی کو اللہ کے لئے نکالے گا اور عمل کرے گا اللہ کے لئے تو مہیا کر دیگا اللہ تیرے لوگوں کو اللہ کے مددگاروں کے ساتھ اور مدد اللہ کی طرف سے نیت کے بقدر ہوتی ہے جب بندے کی نیت تام ہو جائے تو اللہ کی مدد بھی تام ہو جاتی ہے اور جب بندے کی نیت میں کوتاہی ہو تو اللہ کی مدد بھی کم ہو جاتی ہے پس اگر تو طاقت رکھے کہ قیامت کے دن تو اللہ کے پاس اس حال میں آئے کہ تیرے پیچھے ظلم کا دعویدار نہ ہو اور پہلے لوگ تجھ کو تعین کی وجہ سے رشک کرنے والے ہوں اور تو ان پر رشک کرنے والا ہو ان کے زیادہ اتباع کی وجہ سے پس کر گزر اور کوئی قوت نہیں ہے مگر اللہ کی طرف سے، تحقیق وہ ڈرتے تھے کیا موت کے وقت کی سختی سے اس وقت جس سے وہ بھاگتے تھے اور پھاڑ دی ان کے پیٹ وہ چیزیں جس میں وہ نہیں بھرتے تھے اور پھوڑ دی گئی ان کی وہ آنکھیں جن کی لذت ختم نہیں ہوئی اور رہ رہے ہو گئے، ان کی گردنیں مٹی میں بغیر تکیہ لگائے ہوئے اس کے بعد

کہ تو جانتا ہے کہ وہ فرش میں، پس وہ ہو گئے گندگی زمینوں کے نیچے اگر وہ کسی مسکین کے پہلو میں ہوتے تو مسکین ان سے اذیت محسوس کرتا ان پر بہت ساری خوشبو کے خرچ کرنے کے بعد اور یہ اسراف ہوگا اور جلدی کرنے والا ہوگا حق سے، ہم اللہ ہی کے لئے اور اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔

کیا ہی بڑا معاملہ اور ذرا بچنے والا معاملہ ہے اے عمر! جو گزر گیا اس امت کے بارے میں پس چاہئے کہ عراق والے تیری صدارت سے اس آدمی کی طرح ہو جس پر تیری وجہ سے کوئی فقر نہ ہو اور نہ وہ آپ سے بے پرواہ ہو ان پر ایسے ظالم گورز مقرر ہوتے ہیں جنہوں نے مال تقسیم کر لئے اور خون بہائے۔

جب آپ بھیجتے ہوا پنے تمام عما کو کہ وہ ٹیکس لیں اور وہ عصبیت کے ساتھ کام کرے اور ظلم کرے ان کے عمل میں اور وہ ذخیرہ اندوزی کرے مسلمانوں پر بھیجنے کے اعتبار سے اور حرام خون کو بہاتے ہیں، اللہ سے ڈرو اے عمر! اس معاملہ میں پس بے شک اگر تو جرأت کرے اس پر تو یہ کہ آئے تیرے پاس ذلیل کرنے والا، اور اگر تو نے تقویٰ اختیار کیا جس کا میں نے تجھ کو حکم دیا تو آپ پاؤ گے اپنے راحت کو اپنے پیٹ سمع اور بصر پر، پھر اگر آپ سوال کریں یہ کہ میں ارسال کروں عمر بن خطاب کے خط اور سیرت اور انکے فیصلے جو مسلمانوں میں اور اہل محمد نے کئے تھے اور عمر نے تیرے زمانے کے علاوہ میں کام کیا تھا جس میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے عمل کیا جس طرح سے اس نے عمل کیا تھا اور آپ ہو جائیں گے اچھے مرتبے والے عمر کی طرح اللہ کے نزدیک اور کہہ دے جتنے چند صالحین کہا تھا کہ (ترجمہ) اور میں ارادہ نہیں کرتا ہوں کہ میں تمہاری مخالفت کروں اس کی وجہ سے جس سے میں تم کو منع کرتا ہوں۔ میں نے ارادہ نہیں کیا اصلاح کا جب تک کہ میں استطاعت رکھوں اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے اس پر میں نے بھروسہ کیا اور اسکی طرف رجوع کرتا ہوں اور کئی لوگوں نے اسکو نقل کیا ہے ان میں اسحاق بن سلیمان، عن حنظلہ بن ابی سفیان فرماتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے سالم بن عبد اللہ کی طرف خط لکھا تو انہوں نے لکھ لیا کہ اے عمر یاد کر وہ بادشاہ جن کی آنکھیں نکل گئیں، اسی طرح مختصر بیان کیا۔

۲۳۱ ۔ احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، احمد، اسحاق بن سلیمان، حنظلہ بن ابی سفیان، جعفر بن برقان، اس کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز سالم بن عبد اللہ کی طرف خط لکھا اما بعد! اللہ نے مجھے آزمایا اور اسی طرح ذکر کیا اور روایت کیا ہے معتمر بن سلیمان الرقی نے فرات بن سلیمان سے فرمایا ہے کہ سالم کی طرف عمر نے لمبا خط لکھا جسے موسیٰ بن عقبہ نے روایت کیا۔

۲۳۲ ۔ ابو حامد بن ابن جبلہ، محمد بن اسحاق، عمر بن الحسن الاسدی، محمد بن طلحہ، داؤد بن سلیمان، اس کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عبد الحمید جو صاحب کوفہ تھے اس کی طرف خط لکھا، بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللہ کے بندے عمر کی طرف سے جو امیر المؤمنین ہے عبد الحمید بن عبد الرحمن کی طرف، تجھ پر سلام ہو میں تعریف کرتا ہوں اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اما بعد! اہل کوفہ ایسی قوم ہے جس کو مصیبتیں اور سختیاں پہنچی ہے اور اللہ کے احکام میں ان پر زیادتی کی گئی ہے اور برے اعمال نے ان پر برے طریقے جاری کیئے ہیں اور دین کا قیام عدل اور احسان پر ہے تیرے نفس کے علاوہ تیرے نزدیک کوئی اہم چیز نہیں ہے یہ کہ تو تابع کر دے اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت کے لئے کیونکہ اس میں ذرا بھی گناہ نہیں، میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اپنی زمین اور آبادی پر ویرانہ کو مت اٹھاؤ اور نہ ویرانہ کو آباد پر، اس واسطے کہ میں نے تمہیں اس چیز کا والی بنایا ہے۔

۲۳۳ ۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، سعدان بن نصر الکرخی، عبد اللہ بن بکر بن حبیب، اس کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے خناصرہ کے لوگوں کو خطاب کیا، آپ نے فرمایا لوگو! تم فضول پیدا نہیں کئے گئے اور نہ تم بے کار چھوڑے جاؤ گے تمہارے لئے ایک لوٹنے کی جگہ بنائی گئی ہے جس میں اللہ تعالیٰ بارے حکم اور فیصلہ کرنے کے لئے نازل ہوں گے بلاشبہ وہ شخص نقصان اور خسارے میں ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نکل جائے باوجودیکہ وہ رحمت ہر چیز کو شامل ہے اور جنت سے محروم ہو وہ جنت جس کی چوڑائی آسمان و زمین

مجھی ہے، خبردار! اِتمام کل اسی شخص کے لئے جو اللہ سے ڈرے اور خوف کرے، جس ختم ہونے والے مال کو باقی رہنے والے تھوڑے کو زیادہ کے اور خوف کو امن کے بدلے بیچ دیا۔

کیا تم جانتے نہیں کہ تم لوگ ہلاک ہونے والوں کی پیٹھ میں ہو اور باقی رہنے والے تمہارے خلیفہ بننے والے ہیں اسی طرح تم ہو گے یہاں تک کہ اسے بہتر وارثوں کے حوالے کیا جائے۔

۷۲۴۴۔ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، مسلمہ، جعفر بن ہارون، مفضل بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کہا اے امیر المؤمنین! آپ نے صبح کیسے کی؟ میں نے انتہائی سستی، بشکم پری اور گناہوں میں لت پت ہو کر صبح کی ہے مجھے اللہ تعالیٰ سے کئی امیدیں وابستہ ہیں۔

۷۲۴۵۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن ابی سری، بشر بن حسان ہلالی، ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیر کر فرمایا، میرا پیٹ اپنے رب کی عبادت میں سست ہے، گناہوں اور خطاؤں میں تھڑا ہے، اللہ تعالیٰ سے نیک بندوں کے درجوں کی تمنا کرتا ہے جبکہ ان کے اعمال نہیں کرتا۔

۷۲۴۶۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ، عمرو بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہا: تم لوگ ہمیشہ کی زندگی کے لئے پیدا کیے گئے ہو لیکن تم ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوتے ہو۔

۷۲۴۷۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن سعید، احمد بن عبدہ، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے اسی طرح کی بات فرمائی، اس سند میں ابن دینار کا ذکر نہیں کیا۔

۷۲۴۸۔ محمد بن احمد بن محمد، ابی، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ابو محمد بزار، مسیب بن واضح، محمد بن ولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ایک شخص کے پاس سے گزرے، اس کے ہاتھ میں ایک کنکری تھی جس سے وہ کھیل رہا تھا اور ساتھ یہ کہہ رہا تھا اے اللہ! حور عین سے میری شادی کرا دے، حضرت عمر بن عبدالعزیز اس کی طرف مائل ہوئے اور فرمایا تم کیا ہی برے پکارنے والے ہو تم نے ہاتھ سے کنکری کیوں نہ پھینک دی کہ اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ دعا کرتے۔

۷۲۴۹۔ محمد بن احمد، ابی، عبداللہ، محمد بن عمر بن علی الانصاری، شبابہ، خارجہ بن مصعب، محمد بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے، فرمایا دل کے لئے وہی بات مفید ہے جو دل سے نکلے۔

۷۲۵۰۔ محمد بن احمد، ابی، عبداللہ، بشر بن معاذ، شیخ، عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے چھپنے والوں کی جماعت! بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ایک رسوا کرنے والا سوال ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے رب کی قسم! ہم ان سب سے ان چیزوں کے بارے میں ضرور پوچھیں گے جو وہ کرتے تھے (الحجر۔ ۹۲۔ ۹۳)

۷۲۵۱۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبدالمتعال بن عبدالوہاب، بسر، عبداللہ بن شوذب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سلیمان نے حج کیا۔ ان کے ساتھ عمر بن عبدالعزیز تھے سلیمان طائف کی طرف نکلے وہاں انہیں بجلی اور چمک پہنچی تو سلیمان سہم گئے اور عمر سے کہنے لگے اے ابوحفص! یہ کیا چیز ہے؟ تو حضرت عمر نے فرمایا: یہ رحمت کے اترنے کے وقت کی علامت ہے تو جب عذاب آئے گا اس وقت کیا حالت ہوگی۔

۷۲۵۲۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابوکریب، ابوبکر بن عیاش، عذری ان کے سلسلہ سند میں ہے عذری سے اسی طرح منقول ہے۔

۷۲۵۳۔ محمد بن ابراہیم، ابوالعباس بن قتیبہ، ابراہیم بن یحییٰ بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز عرفات میں سلیمان کے ساتھ تھے، وہاں بجلی کی نرمی اور سخت کڑک کی کیفیت پیدا ہوئی جس سے سلیمان خوفزدہ ہو گئے جب عمر بن عبدالعزیز کی

طرف دیکھا تو وہ ہنس رہے تھے، سلیمان نے کہا: عمر! آپ یہ سب کچھ سنتے ہوئے بھی ہنس رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا امیر المؤمنین یہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جس سے آپ گھبرا گئے، جب اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا تو اس وقت کیا ہوگا؟

۷۲۵۴۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث، خالد بن خداش، عثمان بن راشد ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز، عرفہ میں سلیمان کے ساتھ کھڑے تھے کہ وہاں بجلی کی زمی اور تہامہ کی جانب سے کڑک پیدا ہوئی تو سلیمان نے اپنا سینہ کجاوے کے اگلے حصہ پر رکھ دیا اور گھبرا گئے۔ تو عمر نے ان سے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ بجلی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو لائی ہے اس وقت کیا حالت ہوگی جب یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو لانے گی۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر سلیمان نے لوگوں کی طرف دیکھا اور کہا کتنے لوگ ہیں؟ تو عمر نے فرمایا امیر المؤمنین! اکثر آپ کے مد مقابل لوگ ہیں تو سلیمان نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو ہی ان کی آزمائش بنائے۔

۷۲۵۵۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ، عمر بن ذر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے غلام نے ان سے کہا۔ جب وہ سلیمان کے جنازے سے واپس لوٹے، آپ مجھے غمگین نظر آرہے ہیں؟ میری طرح وہ بھی نعمتوں میں تھے۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی شخص ایسا نہیں جسے میں اس کا حق اسے نہ دینا چاہتا ہوں، سوائے کاتب کے، اگر مدت میں اور اس کا مطالبہ کرنے والے کے سوا۔

۷۲۵۶۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، فضل بن یعقوب، حسن بن محمد بن اعین، نضر بن عربی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا، میں نے انہیں اس طرح بیٹھے دیکھا، انہوں نے اپنے گھٹنے اٹھائے ہوئے تھے اور ان پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے اور ان کی تھوڑی گھٹنوں پر تھی گویا ان پر اس امت کا غم ہے۔

۷۲۵۷۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عامر بن عبیدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سب سے پہلے جو اوکھی چیز عمر بن عبد العزیز میں دیکھی گئی یہ تھی کہ وہ ایک جنازے میں نکلے تو وہ اس مقام پر جو خلفاء کے لئے بنایا گیا تھا، خلفاء عموماً جب لوگوں کے جنازوں میں حاضر ہوتے تو انہی پر بیٹھتے تھے ان کے لئے بھی ایک چادر ڈالی گئی، آپ نے اس پر پاؤں مارا اور زمین پر بیٹھ گئے لوگوں نے کہا یہ کیا ہوا؟ اتنے میں ایک آدمی آیا اور ان کے سامنے کھڑا ہو گیا، اس نے کہا امیر المؤمنین! مجھے بڑی سخت ضرورت پیش آئی ہے فاقہ نے انتہا کر دی ہے میں کل اللہ تعالیٰ سے اپنے مقام کا آپ سے سوال کروں گا۔ آپ میرے سامنے حاضر ہوں گے اس کے ہاتھ میں چھڑی تھی جس پر وہ اپنے دانتوں کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھا تو حضرت عمر نے فرمایا دوبارہ کہو جو تم کہہ رہے تھے تو اس نے دوبارہ وہی کہا، اے امیر المؤمنین! مجھے سخت ضرورت ہے فاقہ نے انتہا کر دی ہے، میں آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ سے آپ کا سوال کروں گا کہ میرا کیا مقام تھا؟ پھر وہ اتنا رویا کہ اس کے آنسو اس چھڑی پر بہنے لگے، حضرت عمر نے فرمایا تیری کفالت میں کتنے لوگ ہیں؟ اس نے کہا پانچ ہیں، میں، میری بیوی اور تین بچے، آپ نے فرمایا: تیرے لئے تیری اولاد کے لئے دس دینار مقرر ہیں، اور ہم پانچسو کا حکم دیتے ہیں۔ دو سو میرے مال میں سے اور تین سو اللہ تعالیٰ کے مال سے، اس سے اپنی حاجت پوری کرو یہاں تک کہ تمہارا عطیہ ظاہر ہو۔

۷۲۵۸۔ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک شخص کو گورنر بنایا، بعد میں آپ کو معلوم ہوا کہ وہ حجاج بن یوسف کا گورنر رہ چکا ہے تو آپ نے اسے معزول کر دیا۔ وہ معذرت کے لئے آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں تھوڑی عرصہ حجاج کا گورنر رہا ہوں، آپ نے فرمایا برے آدمی کی صحبت ایک آدھ دن بھی تمہارے لئے کافی ہے۔

۷۲۵۹۔ عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سہل بن شعیب، ابو اسماعیل [?] بن عاصم، عبداللہ بن غالب، ابو عاصم عبادانی، ان کے سلسلہ سند میں

ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے خطاب کیا، فرمایا: امابعد! اگر تم لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو تم بے وقوف ہو اور اگر تم اس سے جھٹلاتے ہو تو ہلاک ہونے والے ہو۔

۷۲۶۰۔ عبداللہ بن محمد، جعفر بن عبداللہ بن صباح، ابوعصام بصری، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا کلام اس کے عمل میں سے ہے تو اس کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں۔

۷۲۶۱۔ سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ ثعلب نحوی، زبیر بن بکار، محمد بن مسلمہ، ہشام بن عبداللہ بن عکرمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: جس حق بات کا میں نے ارادہ کیا اس میں لوگوں نے اس وقت تک میری موافقت نہیں کی جب تک میں نے ان کے لئے دنیا کو نچھاور نہیں کر دیا۔

۷۲۶۲۔ سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: وہ شخص کامیاب رہا جس نے اپنے آپ کو مسائل میں الجھنے، غصہ کرنے اور لالچ سے دور رکھا۔

۷۲۶۳۔ سلیمان بن احمد، اسحٰق، عبدالرزاق، معمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عدی بن ارطاۃ کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: امابعد! آپ کا سعد بن مسعود کو عمان کا گورنر بنانا وہ غلطی ہے جس کا اللہ تعالیٰ آپ کے خلاف فیصلہ فرمائیں گے، یہ بات آپ کے مقدر میں طے ہو چکی تھی کہ آپ اس میں مبتلا ہوں گے۔

۷۲۶۴۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ مروزی، خالد بن خداش، نوح بن قیس، محمد بن معبد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے رومی قیدیوں کو روانہ فرمایا اور انہیں فدیہ میں دیگر مسلمان قیدیوں کو چھڑایا، فرماتے ہیں جب میں شاہ روم کے پاس آتا اور اس وقت روم کے سربرآوردہ لوگ بھی آجاتے تو میں باہر آجاتا۔ فرماتے ہیں ایک دفعہ میں اس کے پاس آیا تو وہ انتہائی پریشان اور غمگین زمین پر بیٹھا تھا۔ میں نے کہا: بادشاہ معظم کو کیا ہوا؟ تو اس نے کہا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ کیا ہوا؟ میں نے کہا: کیا ہوا؟ اس نے کہا: ایک نیک مرد مر گیا ہے۔ میں نے کہا: کون؟ اس نے کہا: عمر بن عبدالعزیز۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر شاہ روم نے کہا: میرا گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اگر کوئی مردوں کو زندہ کرتا تو وہ عمر بن عبدالعزیز ہوتے۔ اس کے بعد اس نے کہا: مجھے وہ راہب پسند نہیں جس نے دروازہ بند کر دیا اور دنیا کو چھوڑ کر رہبانیت اور عبادت گزاری میں لگ گیا۔ البتہ اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جس کے قدموں تلے دنیا ہے اور پھر وہ اسے چھوڑ کر راہب بنا۔

۷۲۶۵۔ محمد بن احمد بن شاہین، عبداللہ بن محمد بغوی، خالد بن مرداس، حکیم یعنی ابن عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھا۔ انہوں نے اپنے غلام کو گوشت کا ایک ٹکڑا بھوننے کے لئے روانہ کیا وہ جلد ہی آگیا، آپ نے اس سے فرمایا: تم نے اتنے جلدی کیسے کی؟ اس نے کہا: میں نے یہ گوشت مطبخ (باورچی خانہ) میں بھونا ہے، اس جگہ مسلمانوں کا ایک مطبخ تھا جس میں صبح و شام ان کا کھانا پکتا تھا۔ آپ نے غلام سے فرمایا: اے بیٹا! یہ سارا تم ہی کھالو، اس واسطے کہ اسے تم نے تیار کیا ہے میں نے تیار نہیں کیا۔

۷۲۶۶۔ ابی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، ولید بن صالح، عبدالرحمن بن زید بن اسلم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا ایک صندوق تھا جس میں آپ کے بالوں کی بنی زرہ تھی اور ایک طوق تھا گھر کے درمیان ان کا ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں آپ نماز پڑھتے تھے۔ اس کمرہ میں کوئی داخل نہ ہوتا تھا جب رات کا آخری پہر ہوتا تو آپ اس صندوق کو کھولتے، اس زرہ کو پہنتے، گلے میں طوق ڈالتے اور فجر کے طلوع تک اپنے رب سے مناجات و دعا کرتے اور روتے، پھر اس صندوق میں رکھ دیتے۔

۷۲۶۷۔ ابی، محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، ابوعبدالرحمن حاتم بن عبیداللہ ازدی، حسین بن محمد خزاعی، حضرت عثمان کی اولاد میں سے ایک شخص نے نقل کیا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کسی خطبہ میں فرمایا: ہر سفر کے لئے توشہ لازمی ہوتا ہے سو تم دنیا

سے آخرت کے سفر کے لئے توشہ تیار کرو، اور اس شخص کی طرح ہو جا جس نے اللہ تعالیٰ کے تیار کردہ ثواب اور عذاب کا معاینہ کیا ہو لہٰذا رغبت کرو اور ڈر رکھو، تم پر مدت طویل نہ ہو مبادا اتمہارے دل سخت ہو جائیں اور تم اپنے دشمن کے پیرو بن جاؤ۔

اس واسطے کہ اللہ کی قسم! کسی آدمی کی امید نہیں پھیلائی گئی جسے معلوم نہیں کہ شاید وہ شام کے بعد صبح اور صبح کے بعد شام نہ کر سکے اور کبھی کبھار ان کے درمیان آرزوؤں کے چھپے ہوتے ہیں اور کتنے لوگ میں نے بلکہ تم نے بھی دیکھے ہوں گے جو دنیا کی وجہ سے فریب خوردہ تھے۔ آنکھ اسی کی ٹھنڈی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات کی پکی امید رکھتا ہو، اور خوش وہی ہوگا جسے قیامت کی ہولناکیوں سے حفاظت ہو، رہا وہ شخص جو جب بھی دوا دارو کرتا ہے تو دوسری طرف سے اسے اور بیماریاں لگ جاتی ہیں میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تمہیں اس بات کا حکم دوں جس سے میں اپنے آپ کو روکتا ہوں، یوں تو میرا سودا خسارے میں ہوگا اور میرا نقصان ظاہر ہوگا اور اس دن میری مسکینی واضح ہوگی جس میں مالداری اور فقر ہوگا، نامہ اعمال کے وزنوں کے ترازو لگے ہوں گے، البتہ تم لوگوں نے ایسی چیز کی مشقت اٹھائی ہے کہ اگر یہ مشقت ستارے اٹھاتے تو گر پڑتے، اور اگر پہاڑ اٹھاتے تو پگھل جاتے، اور اگر زمین اٹھاتی تو پھٹ جاتی، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جنت اور جہنم کے درمیان کوئی منزل نہیں اور تم لوگ ان میں سے ایک کی طرف جانے والے ہو۔

۷۲۶۸۔ ابی محمد، احمد بن محمد بن عمرو، ابوبکر بن سفیان، یعقوب بن اسماعیل، یعقوب بن ابراہیم، عمر بن محمد بن محمد کی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے خطبہ دیا اور فرمایا دنیا تمہارے قیام کی جگہ نہیں، یہ ایسا گھر ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فنا مقرر کر دی ہے اور یہاں سے اس کے رہنے والوں پر کوچ کرنا فرض کر دیا، بہت سے آباد کرنے والے یقین کے ساتھ، عنقریب خراب کرنے والے ہیں اور بہت سے اقامت پذیر حرص کرنے والے تھوڑی دیر بعد رخت سفر باندھنے والے ہیں، سو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ اس جگہ سے جتنا جلد ہو سکے اچھا سفر کرو اور توشہ لے جایا کرو، بہتر توشہ تقویٰ ہے دنیا تو ڈھلنے والے سائے کی طرح ہے جو تھوڑا چل کر ختم ہو جاتا ہے انسان اسی عالم میں دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور اس میں اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے۔ اچانک اسے اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر کے ذریعہ بلا لیتا ہے اور اسے اس کی موت کا تیر مارتا ہے یوں اس کے نشانات اور دنیا چھین لیتے ہیں اس کے کارخانے اور اس کی مالداری کا ذریعہ دوسری قوم کے لئے ہو جاتا ہے دنیا مضرت کے بقدر خوش کرتی ہے۔ وہ خوش تھوڑا کرتی ہے اور غم (کی) لمبی چادر کھینچتی ہے۔

۷۲۶۹۔ محمد بن احمد بن ابراہیم، نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے عبداللہ بن محمد البغوی، حاجب بن ولید، مبشر بن اسماعیل، ارطاۃ بن المنذر ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کسی نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا: اگر آپ محافظ رکھ لیں اور کھانے پینے میں احتیاط کریں تو بہتر ہے اس لئے کہ آپ سے سابقہ لوگ ایسا کرتے تھے، آپ نے فرمایا اے اللہ! اگر آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ میں قیامت کے سوا کسی خوف سے خوفزدہ ہوں تو میرے خوف کو امن میں تبدیل نہ کر۔

۷۲۷۰۔ محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد البغوی، یحییٰ بن عثمان الحربی، بقیہ بن ولید، صفوان الحمصی، عمرو بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا جب تم دیکھو کہ میں حق سے پھر رہا ہوں تو میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر مجھے حرکت دینا پھر کہنا عمر! کیا کر رہے ہو؟

۷۲۷۱۔ محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد بن حماد، عمرو بن عثمان، خالد بن عمار بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اہل موسم یعنی حجاج کرام کو لکھا: امابعد! میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا اور اسی کی طرف معزز مہینوں، عزت والے شہر اور حج اکبر کے روز، براءت کا اظہار کرتا ہوں کہ میں اس شخص کے ظلم سے جو تم پر ظلم کرے، اور اس شخص کی زیادتی سے جو تمہارے خلاف زیادتی کرے، اس سے بری ہوں کہ میں نے اسے حکم دیا یا اس سے راضی ہوا یا اس کا قصد کیا ہو، ہاں غلط فہمی یا کسی کام کا میں نے قصد کیا ہو اور وہ تم پر پوشیدہ ہو تو جدا بات ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ بات مجھ سے دور رکھی جائے اور مجھے معاف کیا جائے گا۔ جب میری طرف سے حرص اور کوشش کا علم

ہو جائے خبردار! میرے سوا کسی مظلوم پر ظلم کرنے کی اجازت نہیں، میں ہر مظلوم کی پناہ گاہ ہوں، یہ بھی سن لو کہ میرے گورنروں میں سے جو گورنر بھی حق سے اعراض کرے یا کتاب اللہ اور سنت پر عمل نہ کرے تو اس کی اطاعت تم پر واجب نہیں، میں نے اس کا معاملہ تمہیں سونپ دیا یہاں تک کہ وہ حق کی مراجعت کرے، اس کی مذمت کی جائے خبردار! تمہارے مالداروں کے درمیان دولت چکر نہ لگائے اور مال فئی کی کسی چیز میں تمہارے فقراء پر کسی کو ترجیح نہ دی جائے۔ خبردار! جو آنے والا دین کے کسی معاملہ میں عوام وخواص میں اصلاح کی غرض سے آئے تو اس کے لئے حسب نیت تنگی بقدر مشقت دوسو دینار سے تین سو دینار ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو سفر کی تکلیف کی پروا نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دوسروں کے لئے حق زندہ فرمائے۔
اگر مجھے اس کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں تمہیں مناسک حج سے غافل کردوں گا تو تمہارے لئے حق کے وہ امور لکھ بھیجتا جنہیں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ زندہ فرماتا اور وہ امور باطل جنہیں تمہارے لئے ختم فرماتا، اللہ تعالیٰ ہی اکیلا اس کا مستحق ہے۔ سو تم اسکے علاوہ کسی کی تعریف نہ کرو، اس لئے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے میرے نفس کے حوالے کردیتا تو میں بھی اپنے غیر کی طرح ہوتا۔ والسلام علیکم

۷۲۷۲ ـ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے کسی گورنر نے انہیں خط لکھا: امیر المومنین! میں ایسی زمین میں ہوں کہ جہاں بہت زیادہ نعمتیں ہیں، یہاں تک کہ میں نے اپنے سے پہلے لوگوں کے مقابلے میں دوگنا شکر ادا کرنے کی لالچ کی، تو اس کی طرف حضرت عمر نے لکھا میں تجھے جس حالت پر تم ہو خیال کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کو زیادہ جانتے ہو، اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر جو نعمت کی اور اس نے اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کی تو وہ تعریف اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے افضل ہے۔ تم اسے صرف اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں معلوم کرسکتے ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "البتہ ہم نے داؤد اور سلیمان علیہم السلام کو علم عطا کیا۔ ان دونوں نے کہا تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت بخشی"۔ (النمل ـ ۱۵) جو کچھ داؤد اور سلیمان علیہما السلام کو دیا گیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی افضل نعمت ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لیجایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ اس کے قریب پہنچ جائیں (یہاں سے) اور وہ کہیں گے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے"۔ (الزمر ـ ۷۳، ۷۴) جنت میں داخل ہونے سے افضل کون سی نعمت ہے۔

۷۲۷۳ ـ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز سوائے مسلمانوں کی ضرورت کے سرکاری گھوڑوں پر سفر نہ کرتے تھے، انہوں نے اپنے ایک گورنر کو ان کے لئے شہد خریدنے کا حکم لکھا کہ ان میں کسی سے نامزد لیں، تو ان کے عامل و گورنر نے اس شہد کو ڈاک کی سواری پر لاد دیا جب وہ آ گیا تو عمر نے پوچھا تم اس پر کیا لاد کر لائے ہو؟ لوگوں نے کہا ڈاک کی سواری پر، آپ نے اس شہد کو بیچنے اور اس کی قیمت مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کرانے کا حکم دیا اور آپ نے فرمایا تم نے ہمارا شہد خراب کر دیا۔

۷۲۷۴ ـ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبد الاعلیٰ بن حماد، ابو عوانہ، خالد بن ابی صفت، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے پاس وہ پانی لایا گیا جو امارت کے کوئلوں میں گرم کیا گیا تھا آپ نے اسے ناپسند کیا اور اس سے وضو نہ کیا۔
۷۲۷۵ ـ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن موسیٰ الفزاری، ابو الملیح، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے لئے سیب اور میووں کا ہدیہ آیا آپ نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا مجھے ہرگز معلوم نہیں ہو سکتا کہ تم نے میرے اہل میں سے کسی کی طرف کوئی چیز بھیجی ہو، کسی نے ان سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول نہ فرماتے تھے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں لیکن وہ ہمارے لئے اور ہمارے بعد والوں کے لئے رشوت ہوگی۔
۷۲۷۶ ـ حبیب بن حسن، احمد بن عبد الجبار، ہیثم بن خارجہ، اسماعیل، عمر بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر کو سیب کی خواہش ہوئی

فرمایا: کاش ہمارے پاس کوئی سیب ہوتا کہ وہ خوشبودار ہوتا ہے؟ ان کے گھر والوں میں سے کوئی شخص اٹھا اور ان کی طرف سیب کا ہدیہ بھیجا جب قاصد اسے لے کر آیا، آپ نے فرمایا یہ کس قدر خوشبودار اور اچھا ہے! اے غلام! اسے لے جاؤ اور فلاں کو سلام کہہ کر کہو کہ تمہارا ہدیہ ہمارے پاس جہاں تم چاہتے ہو پہنچ چکا ہے۔

عمرو بن مہاجر نے کہا میں نے آپ سے کہا: امیر المؤمنین! آپ کے اہل بیت میں سے آپ کے چچازاد نے بھیجا ہے اور آپ یہ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ کھاتے اور صدقہ تناول نہ فرماتے تھے، آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہدیہ ہدیہ تھا اور ہمارے لئے رشوت ہے۔

۷۷۲۷۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن اللیث، عبداللہ بن بکر السہمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے کسی آدمی نے بیان کیا عمر بن عبدالعزیز نے بمقام خناصرہ لوگوں سے خطاب کیا۔ فرمایا تمہیں ہم تک ضرورت وحاجت پہنچانے سے کون منع کرتا ہے مگر میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جتنی میری قدرت ہے اس کے بقدر اس کی حاجت برآری کروں، تم میں سے کسی کو وہ کچھ کفایت نہ کرے گا جو کچھ ہمارے پاس ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ مجھ سے ابتداء ہو اور میرے اس گوشت کے ٹکڑے سے آغاز ہو جو میرے قریب ہوتا کہ میری اور اس کی زندگی برابر ہوجائے، اللہ کی قسم! اگر میں اس کے علاوہ زندگی کی عیش وعشرت کا ارادہ کروں تو زبان اسکے اقرار میں میری طرف سے تابع اور اس کے اسباب سے باخبر ہوگی لیکن اللہ کی قضا، ایک بولنے والی کتاب اور سنت عادلہ اس کی طاعت وعبادت کی راہنمائی کرتی ہے اور اس بارے میں اس کی نافرمانی سے روکتی ہے، پھر اپنی چادر کا پلو اٹھایا اور رونے لگے یہاں تک کہ ان کی آواز بلند ہوگئی اور لوگوں کو رلایا، پھر آپ منبر سے اتر آئے، بس یہ آخری بار تھی پھر وفات تک آپ نے خطبہ نہ دیا۔

۷۷۲۸۔ محمد بن احمد، حسین بن محمد، ابوزرعہ، ابوزید عبدالرحمن بن ابی الغمر المصری، یعقوب بن عبدالرحمن، انکے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے۔ فرمایا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خطبہ دیا اور یہ ان کا آخری خطبہ تھا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا۔

تم بے فائدہ پیدا نہیں کئے گئے اور نہ تم بے کار چھوڑے جاؤ گے، تمہارے لئے ایک معاد ہے جس میں اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان حکم اور فیصلہ کرنے کے لئے نزول فرمائیں گے۔ وہ شخص نقصان اور خسارے میں رہا جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نکل جائے اور اسکی جنت میں ہوگا جس کی چوڑائی آسمان وزمین جتنی ہے، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کل وہی شخص امن میں ہوگا جو آج اللہ تعالیٰ سے ڈرا، اس سے خوف کیا اور ختم ہونے والی چیز کو باقی کے عوض، تھوڑی کو کثیر کے بدلے اور خوف کو امن کے بدلے فروخت کردیا؟

کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم ہلاک ہونے والوں کی پشتوں میں تھے جو تمہارے بعد زندہ رہ جانے والوں کے لئے ہوجائیں گی، اسی طرح سلسلہ چلتا رہا کہ تم بہتر وارث کی طرف لوٹا دیئے جاؤ گے۔ پھر تم ہر روز صبح اور شام کے وقت نکلنے والے (مردے) کے ساتھ چلتے ہو جس نے اپنا مقصد پورا کردیا، اس کی مدت پوری ہوچکی، یہاں تک کہ تم اسے زمین کے پھٹنے والے حصے کی شکل میں چھپا دیتے ہو، پھر اسے بغیر تیاری اور بغیر تکیے کے چھوڑ دیتے ہو۔ اس نے دوستوں سے جدائی اختیار کرلی، مٹی سے جاملا، حساب کے لئے متوجہ کیا گیا، اس نے جو عمل کیا وہ گروی رکھے گی، جو اس نے چھوڑا اس سے بے پرواہ ہے جو آگے بھیجا اس کا محتاج ہے سو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے وفات دینے اور موت کے اترنے سے ڈرو، اللہ کی قسم میں تم سے یہ بات کہہ رہا ہوں اور جتنے گناہ میرے ہیں اس سے زیادہ کسی کے گناہ نہیں جانتا۔ استغفر اللہ۔

تم میں سے جو بھی ہمیں اپنی ضرورت پہنچائے تو جو کچھ ہمارے پاس ہے اسے کفایت نہ کرے گا مگر میری تمنا ہے کہ مجھ سے اور میرے مخصوص لوگوں سے ابتدا ہوتا کہ ہماری اور اس کی زندگی برابر ہوجائے، اللہ کی قسم! اگر اس کے علاوہ میں زندگی کا عیش وآرام چاہتا تو زبان میرے تابع ہوتی، اور میں اس کے اسباب کا عالم ہوتا، لیکن اللہ تعالیٰ کی بولنے والی کتاب اور سنت عادلہ سبقت لے گئی جس نے انکی

طاعت کی رہنمائی اور اسکی معصیت سے روکا ہے، پھر چادر کا پلو اٹھایا اور خود بھی رو پڑے اور اپنے ارد گرد لوگوں کو بھی رلایا۔

۷۴۷۹۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن محمد زعفرانی، محمد بن یزید، وھیب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک دن خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کے سزاوار حمد وثناء کی، پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی بھیجا اور نہ اس کتاب کے بعد کوئی کتاب نازل کی جو اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔ خبردار جو کچھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا وہ قیامت تک برحق ہے اور یہ بھی سن لو کہ میں بدعتی نہیں بلکہ متبع اور پیروی کرنے والا ہوں، خبردار! میں تم سے بہتر نہیں لیکن تم سے زیادہ گراں بار ہوں، خبردار! بات سن کر جاننا، دونوں باتیں ہر مسلمان پر واجب ہیں، جب تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے خبردار! جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیا تو جان رکھو مخلوق کی کچھ فرمانبرداری نہیں جب خالق کی نافرمانی ہو کیا تم نے سن لیا؟" آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

۷۴۸۰۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن عثمان الحربی، اسماعیل بن عیاش، عاصم بن رجاء بن حیوۃ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز خطبہ دے رہے تھے، فرمایا لوگو! جس نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور توبہ کرے، اگر اس سے دوبارہ خطا سرزد ہوئی تو توبہ کرے، اور اگر پھر گناہ کی طرف لوٹا تو پھر استغفار کرے اور توبہ کرے، کیونکہ یہ گناہوں کے طوق لوگوں کی گردن میں ڈالے گئے ہیں، ہلاکت اور بھرپور ہلاکت ہے کہ آدمی گناہوں پر اصرار کرے۔

۷۴۸۱۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، ابومخزوم، عمر بن ابی الولید، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز جمعہ کے روز نکلے، وہ کمزور جسم تھے، انہوں نے حسب عادت خطاب کیا اور فرمایا: لوگو! تم میں سے جس نے نیکی کی تو وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جس نے کوئی برائی کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے معافی کا خواستگار ہو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اقوام پر چند ایسے اعمال ان کی گردنوں کا وظیفہ بنائے ہیں اور ان پر واجب کئے ہیں کہ وہ ان پر عمل کرے۔

۷۴۸۲۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، رجاء بن الجارود، عبدالملک بن قریب الاصمعی، معدی بن الفضل، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو خطبہ دیتے ہوئے سنا لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے طلب کرو، اس لئے کہ تم میں سے جس کے لئے پہاڑ کی چوٹی یا زمین کے دور دراز علاقے میں کوئی رزق ہوگا وہ اسے پہنچ کر رہے گا۔

۷۴۸۳۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، روح، حسن بن انس بن عثمان الانصاری، احمد بن حمدان بن اسحاق العسکری، علی بن المدینی، معتمر بن سلیمان، علی بن زید بن جدعان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں خناصرہ میں عمر بن عبدالعزیز کے خطاب کے دوران حاضر ہوا آپ نے فرمایا: خبردار! سب سے افضل عبادت فرائض کی ادائیگی اور محارم (حرام چیزوں) سے بچنا ہے۔

۷۴۸۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، زید بن حباب، حباب، عیاش بن عقبہ حضرمی، وہ ابن لھیعہ کے چچازاد ہیں، بجدل شامی، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے ہے کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے دوست تھے۔ انہوں نے خبر دی کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو منبر پر یہ آیت تلاوت کرتے دیکھا "اور ہم قیامت کے دن عدل کے ترازو رکھیں گے" (الانبیاء۔ ۴۷) تا ختم آیت پڑھی، پھر ایک جانب مائل ہوئے وہ گرنا چاہتے تھے۔

۷۴۸۵۔ ابوبکر، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ازھر شراب فروش سے روایت ہے فرمایا: میں نے خناصرہ میں عمر بن عبدالعزیز کو خطاب کرتے سنا آپ پر پیوند لگی قمیص تھی۔

۷۴۸۶۔ ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم الدورقی، موسیٰ بن اسماعیل، سلام بن مسکین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے کسی دوست کو کہتے سنا: عمر بن عبدالعزیز منبر پر چڑھے، پھر فرمایا لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہر چیز کا

خلیفہ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے خوف کا کوئی خلیفہ نہیں۔ لوگو! تقویٰ اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار کی اطاعت کرو، اور اللہ تعالیٰ کے نافرمان کی اطاعت نہ کرو۔

۲۸۷:۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسماعیل، جزم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس کا نام زید تھا کہ اس نے عمر بن عبدالعزیز کو عید کے دن خطبہ دیتے سنا، وہ سوار ہو کر آئے، آپ اترے اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے وہ بھی اترے، پھر آپ چلتے ہوئے آئے، آپ سفید اون کا جبہ پہنے تھے اور سر پر ایسا عمامہ تھا جس کی بناوٹ ظاہر تھی، یمنی شلوار اور سادہ موزے پہن رکھے تھے۔ اس کے بعد منبر پر چڑھے آپ کے پاس ایک لاٹھی لائی گئی جو چاندی سے ملون تھی وہ لاٹھی آپ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر کتاب اللہ کی آیات تلاوت کیں، پھر فرمایا لوگو! میں نے اس دل کو ایسا پایا کہ اس پر سے بغیر زبان کے عبور نہیں ہو سکتا، مجھے اپنی زندگی کی قسم! اور بے شک میری زندگی کی قسم میری طرف سے برحق ہے مجھے یہ بات پسند ہے کہ اگر لوگوں میں سے جو بندہ بھی وسعت میں مبتلا کیا گیا تو اس نے اپنے مال کے ایک ریوڑ کی طرف دیکھا۔ پھر اسے فقراء اور مساکین، یتامیٰ اور بیواؤں میں تقسیم کر دیا، تو میں اپنے آپ اور اپنے اہل بیت سے شروع کرتا، پھر لوگ اسی حالت میں رہے، پھر آپ نے اترتے وقت آخری بات کہی کہ اگر سنت کا احیاء اور بدعت کا مٹانا مقصود نہ ہوتا تو میں اس بات کی پرواہ نہ کرتا کہ گھڑی بھر بھی دنیا میں زندہ رہتا۔

۲۸۸:۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ، احمد بن عبدۃ، حماد بن زید، نیز، ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن ولید، یحییٰ بن زکریا، یحییٰ بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عرفات میں خطبہ دیا۔ فرمایا تم ایک وفد نہیں جو ہم نے قریب اور بعید سے ہر چیز کو دیکھ لیا تم نے سواری کو سدھایا اور ختم کر دیا، آج وہ شخص آگے بڑھنے والا نہ ہو گا جس کا اونٹ یا گھوڑا سبقت لے جائے، آج وہی سبقت والا ہے جسے اللہ تعالیٰ بخشش دے۔

حماد نے اپنی حدیث میں اضافہ کیا ہے کہ کسی نے ان سے کہا میں مغرب کی نماز کہاں پڑھوں؟ اپنی اس وادی میں جہاں تجھے آئے۔

۲۸۹:۔ ابو محمد، احمد بن حسین، احمد بن عبدالجبار، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے کسی شیخ سے سنا: کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو عرفہ میں منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا: اے اللہ! نیکی کرنے والے کی نیکی میں اضافہ فرما، اور ان کے گناہگار کو توبہ کی طرف لوٹا، ان کے ارد گرد سے رحمت کے ساتھ گناہ کم کر، راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے لوگوں کی طرف اشارہ فرمایا تھا۔

۲۹۰:۔ ابو محمد، احمد، سعید بن عامر، محمد بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو خطاب کرتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر جو نعمت کی پھر اس نعمت کو چھین لیا اور اسکے عوض صبر عطا کیا تو یہ صبر اس چھنی ہوئی نعمت سے افضل ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی ”صبر کرنے والوں کو ان کے صبر کا بدلہ بغیر حساب کے دیا جائے گا“ (الزمر۔۱۰)

۲۹۱:۔ عمر بن احمد بن شاہین، عبداللہ بن محمد البغوی، عبداللہ بن عمر بن القواریری، زائدہ بن ابی رقاد، عبداللہ بن عیزار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ملک شام میں مٹی کے بنے منبر پر خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا لوگو! اپنی پوشیدہ باتیں درست کرلو تمہاری بظاہر حالت درست کر دی جائے گی، اپنی آخرت کے لئے عمل کرو تمہارے دنیا کے معاملہ کی کفایت کی جائے گی۔

۲۹۲:۔ ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، مالک بن انس، اسماعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے سنا: کہا جاتا تھا کہ خاص آدمی کے گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عمومی عذاب نہیں دیتا، لیکن جب ناشائستہ کام برسر عام کئے جانے لگیں تو سب کے سب عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

۲۹۳:۔ حبیب بن حسن، جعفر بن محمد الفریابی، قتیبہ بن سعید، عمرو بن البرند، حاجب بن خلیفہ البرجمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن

عبدالعزیز جب خلیفہ تھے تو میں ان کے خطاب کے وقت حاضر ہوا، آپ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: خبردار! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں صحابیوں (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنھما) نے جو طریقہ رائج فرمایا: تو وہ دین ہے ہم اسی پر عمل کرتے اور وہی ہماری آخری منزل ہے اور جوان دونوں کے علاوہ کسی نے کچھ رائج کیا ہم اس کا عمل موخر کرتے ہیں۔

۷۲۹۴۔ عمر بن احمد بن شاہین، نصر بن قاسم فرائضی، عبداللہ بن عمر القواریری، منهال بن عیسیٰ، غالب القطان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے اللہ! اگرچہ میں اس کا اہل نہیں آپ کی رحمت کو پہنچوں تو آپ کی رحمت اس بات کی مستحق ہے کہ وہ مجھے پہنچے، تیری رحمت ہر چیز کو شامل ہے اور میں بھی ایک چیز ہوں، یا ارحم الراحمین! آپ کی رحمت مجھے بھی شامل ہوا ے پروردگار! آپ نے ایک ایسی قوم پیدا کی جس نے آپ کے حکم کی فرمانبرداری کی اور اس عمل میں لگے رہے جس کے لئے آپ نے انہیں پیدا کیا تو آپ کی رحمت انہیں آپ کی طاعت وفرمانبرداری کرنے سے پہلے بھی شامل تھی، یا ارحم الراحمین۔

۷۲۹۵۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن اللیث، عفان، جویریہ بن اسماء، اسماعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ پہلی بات جو میں نے عمر بن عبدالعزیز سے جب وہ خلیفہ بنے منبر پر سنی یہ تھی آپ فرما رہے تھے: لوگو! میں نے اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ سے خفیہ اور بظاہر کبھی کوئی سوال نہیں کیا، سو جو تم میں سے ناپسند کرے تو اس کا معاملہ اس کے ہاتھ میں ہے، تو انصار سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے لوگوں سے بیعت لی۔

۷۲۹۶۔ عبداللہ بن محمد، اسحاق بن اسماعیل الحربی، ہشام بن عمار، بقیۃ بن ولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص سے وہ ابو حازم خناصری اسدی سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا میں جمعہ کے روز عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں دمشق آیا، اس وقت لوگ جمعہ (کی نماز) کے لئے جارہے تھے، میں نے دل میں کہا: اگر میں اس جگہ جاؤں جہاں ٹھہرنا چاہتا ہوں تو میری نماز رہ جائے گی لیکن میں پہلے نماز پڑھ لیتا ہوں، مسجد کے دروازے کی طرف گیا، اونٹ بٹھایا اور باندھ کر مسجد میں داخل ہو گیا، وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ امیر المومنین لکڑیوں پر خطبہ دے رہے ہیں، مجھ پر جب آپ کی نگاہ پڑی تو پہچان کر مجھے پکارا، ابو حازم میری طرف متوجہ کیوں نہیں ہوتے؟ لوگوں نے جب امیر المومنین کی بات سنی کہ وہ مجھے بلا رہے ہیں تو انہوں نے مجھے جگہ دی یوں میں محراب کے قریب ہو گیا۔

منبر سے اترنے کے بعد آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہو کر میری طرف متوجہ ہوئے فرمایا۔ ابو حازم! ہمارے شہر کب آنا ہوا؟ میں نے کہا: اسی گھڑی، میرا اونٹ باہر مسجد کے دروازے پر بندھا ہے، جب انہوں نے بات کی تو میں بھی پہچان گیا۔ میں نے کہا آپ عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں نے کہا اللہ کی قسم! آپ جب ہمارے پاس خناصرہ میں عبدالملک بن مروان کے گورنر تھے۔ اس وقت آپ کا چہرہ چمکدار، کپڑے صاف ستھرا، سواری رہوار کے قابل، کھانا پسندیدہ اور آپ کے محافظ مضبوط تھے تو اب جبکہ آپ امیر المومنین ہیں آپ کی حالت کو کس نے بدل دیا ہے؟ آپ نے مجھے کہا: ابو حازم! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ جو حدیث تم نے مجھے خناصرہ میں سنائی تھی وہ کیوں نہیں سناتے؟ میں نے کہا: بہتر ہے، میں نے ابو ہریرہؓ کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: تمہارے سامنے ایک ایسی گھاٹی ہے جس سے بمشکل پار ہوتا ہوگا جس سے صرف کمزور اور ہانتا ہی گزر سکے گا[1]

ابو حازم کا بیان ہے کہ امیر المومنین رو پڑے، اور اتنی بلند آواز سے روئے کہ ان کا واویلا بلند ہو گیا، آپ نے فرمایا: ابو حازم! کیا تم مجھے اس گھاٹی سے گزرنے کے لئے اپنے نفس کو کمزور بنانے پر ملامت کرتے ہو، میرا گمان نہیں کہ میں اس سے بچ پاؤں گا؟ ابو

---

[1] اخرجہ ابن عساکر ۶/۲۱۹، ومجمع الزوائد ۱۰/۲۶۳، والترغیب والترھیب ۴/۱۳۱، واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۱۲۲، ۳۷۳ وکنز العمال ۴۳۲۸۸.

حازم فرماتے ہیں: پھر امیر المؤمنین پر غشی طاری ہو گئی اور اتنا روئے کہ رونے کی آواز بلند ہو گئی اور پھر اتنا ہنسے کہ ان کی داڑھیں نظر آنے لگیں اور لوگوں نے ان کے بارے میں بہت باتیں بنائیں، میں نے ان سے کہا: خاموش رہو اور اپنے آپ کو روکو کیونکہ امیر المؤمنین تو ایک بڑا واقعہ درپیش ہے، ابوحازم فرماتے ہیں: جب وہ ہوش میں آئے تو لوگوں میں سے سب سے پہلے میں نے ان سے گفتگو کی۔ میں نے کہا امیر المؤمنین! ہم نے آپ کی عجیب حالت دیکھی فرمایا: کیا میں جس حالت میں تھا اسے تم نے دیکھ لیا؟ میں نے کہا: جی ہاں فرمایا میں جب تم لوگوں سے باتیں کر رہا تھا اچانک مجھ پر غشی طاری ہوئی، میں نے دیکھا جیسے قیامت برپا ہے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو جمع کیا جس میں لوگوں کی ۱۲۰ صفیں ہیں جس میں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی صفوں میں ہے اور تمام امتوں میں سے موحدین کی ۴۰ چالیس صفیں ہیں۔ اچانک کرسی رکھی گئی ترازو نصب ہوا اعمالنامے پھیلائے گئے پھر کسی نے منادی کی، عبداللہ بن ابی قحافہ کہاں ہے؟ تو ایک طویل قامت بوڑھا شخص نمودار ہوا، جس نے مہندی اور وسمہ سے خضاب لگا رکھا تھا، آتے ہی فرشتوں نے انہیں بازوؤں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا وہاں ان کا ہلکا سا حساب ہوا، پھر دائیں طرف جنت میں جانے کا حکم ملا، پھر منادی نے پکارا، عمر بن الخطاب کہاں ہے؟ تو ایک دراز قد بوڑھا شخص نمودار ہوا جو مہندی کا خضاب لگائے تھا، فرشتوں نے بازوؤں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے لاکھڑا کیا، ہلکا حساب لیا گیا، پھر دائیں جانب جنت کی طرف جانے کا حکم ملا، پھر منادی نے ندا کی عثمان بن عفان کہاں ہے؟ اچانک ایک لمبے قد والا بوڑھا شخص جو زرد خضاب لگائے تھا ظاہر ہوا، فرشتوں نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے لاکھڑا کیا ہلکا سا حساب لیا گیا پھر دائیں جانب جنت میں جانے کا حکم ملا، پھر منادی نے پکارا علی بن ابی طالب کہاں ہے؟ تو ایک بوڑھا شخص سفید سر، سفید ریش، بڑے پیٹ والا، باریک پنڈلیوں والا ظاہر ہوا، فرشتوں نے بازوؤں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے لاکھڑا کیا، ہلکا سا حساب ہوا اور دائیں جانب جنت میں جانے کا حکم ملا۔

میں نے جب دیکھا کہ معاملہ میرے قریب ہے تو میں اپنے آپ میں مشغول ہوا کہ: معلوم اللہ تعالیٰ میرا کیا بنائیں گے، حضرت علی کے بعد والوں سے اللہ تعالیٰ کیا معاملہ فرمائیں گے، اسی اثنا میں منادی نے کہا: عمر بن عبدالعزیز کہاں ہے؟ میں کھڑا ہوا تو منہ کے بل گر پڑا، پھر اٹھا تو دوبارہ منہ کے بل گر پڑا، تیسری بار اٹھا تو پھر گر پڑا، میرے پاس دو فرشتے آئے جنہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فتیل کے دھاگے، اس کے چھلکے، تاگے کے بارے میں اور ہر اس فیصلے کے بارے میں پوچھا جو میں نے کیا تھا۔ میں نے سوچا کہ میں نجات نہیں پا سکتا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فضل اور اپنی رحمت سے تدارک فرمایا، اور میرے متعلق دائیں جانب جنت میں جانے کا حکم صادر فرمایا، اسی دوران کہ میں فرشتوں کے ساتھ جن کے سپرد مجھے کیا گیا تھا، جا رہا تھا کہ راستے میں ایک مردار پر گزر ہوا۔ میں نے کہا: یہ مردار کیسا؟ فرشتوں نے کہا: اس کے پاس جاؤ پوچھو خود بتائے گا، میں نے قریب ہو کر اسے لات ماری کون ہے تو؟ اس نے کہا تو کون ہے؟ میں نے کہا عمر بن عبدالعزیز۔ پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ اور تمہارے دوستوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ میں نے کہا ان چاروں کے بارے میں دائیں طرف جنت میں جانے کا حکم ہوا، پھر مجھے یاد نہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے بعد والے لوگوں کے ساتھ کیا ہوا؟ اچھا تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا؟ میں نے کہا: مجھ پر میرے رب نے فضل فرمایا اور اپنی رحمت سے میرا تدارک کیا، مجھے دائیں طرف جنت میں جانے کا حکم مل چکا ہے تو اس کے تین مرتبہ کہا کاش مجھے پتا ہوتا، میں نے کہا تو ہے کون؟ اس نے کہا: میں حجاج بن یوسف ہوں، میں نے کہا: حجاج! حجاج! حجاج! یہ بات میں نے تین بار کہی، میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے تمہارا کیا کیا؟ حجاج نے کہا: میں ایسے رب کے حضور آیا جو سخت سزا دینے والا، صاحب قوت، اپنے نافرمانوں سے انتقام لینے والا ہے، اس نے مجھے ہر اس قتل کے بدلے میں جو میں نے کیا اسی طرح قتل کیا، اور اب دیکھو میں اپنے رب کے سامنے پڑا اسی بات کا انتظار کر رہا ہوں جس کا موحدین کو اپنے رب کی طرف سے انتظار ہے، یا جنت میں یا جہنم میں، ابوحازم کہتے ہیں کہ عمر بن

عبدالعزیز کے اس خواب کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کرلیا کہ اس امت کے کسی شخص کو جہنمی نہ کہوں گا۔

اسی روایت کو ابراہیم بن بزار نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابوالزناد اور انہوں نے ابوحازم سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں: عمر بن عبد العزیز جب خناصرہ میں امیر المؤمنین تھے میں ان کے پاس آیا، انہوں نے مجھے دیکھا تو پہچان لیا جبکہ میں انہیں نہ پہچان سکا رہا تھا، انہوں نے مجھ سے کہا: ابوحازم! قریب ہو جاؤ، میں جب قریب ہوا تو پہچان لیا، میں نے کہا: آپ امیر المؤمنین ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں میں نے کہا: کل آپ سلیمان بن عبدالملک کی طرف سے امیر و گورنر تھے اس وقت آپ کی سواری قابل رشک، کپڑا صاف، چہرہ چمکدار، کھانا عمدہ اور محل مضبوط، باتیں بہت ہوا کرتی تھیں، یہ حال کس چیز نے کر دیا جبکہ آپ امیر المؤمنین ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے وہ حدیث دہراؤ جو تم نے مدینہ میں مجھ سے بیان کی تھی، میں نے کہا بہتر۔ امیر المؤمنین! میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے تمہارے سامنے مشکل چڑھائی والی گھاٹی ہے جس سے صرف کمزور و ناتواں ہی گزر سکے گا۔ یہ سن کر آپ بہت روئے۔[۱]

۷۲۹۷۔ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، موسیٰ بن عامر، ولید بن مسلم، عبداللہ بن علاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو جمعہ میں ایک ہی خطبہ کو بار بار دہراتے سنا: جس کا آغاز سات کلمات سے کرتے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے، ہم اس کی حمد کرتے اس کی مدد چاہتے اور اس سے استغفار کرتے ہیں، اپنی جانوں اور اپنے برے اعمال سے اس کی پناہ مانگتے ہیں، جسے اللہ ہدایت دے اسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں، جسے وہ گمراہ کردے اسے راہ دکھانے والا کوئی نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہی عبادت کے لائق ہیں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، جس نے اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کی اس نے ہدایت پائی اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ بھٹک گیا، پھر تقویٰ کی وصیت کرتے، اور گفتگو فرماتے پھر اپنے خطبہ کو ان آیات کو پڑھ کر ختم کرتے "اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی" (الزمر۔۵۳) مکمل ان آیات تک پڑھتے، عبداللہ بن علاء کہتے ہیں کہ اس مقام کی قرأت اس سے پہلے انہوں نے نہیں چھوڑی۔

۷۲۹۸۔ ابی، ابومحمد، ابراہیم بن محمد، ابوعامر موسیٰ بن عامر، ولید بن مسلم، عثمان بن ابی العاتکہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عید الفطر کے خطبہ میں کہا: کیا تم جانتے ہو کہ اس جگہ کیسے نکلے؟ تیس دن تم نے روزے رکھے تیس راتیں تم لوگوں نے قیام کیا، پھر اپنے رب کے حضور مانگتے نکلے ہو کہ وہ تمہاری عبادت قبول کرے۔

۷۲۹۹۔ ابوبکر، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، مطرف، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو لوگوں سے خطاب کرتے دیکھا، آپ پر دو سبز رنگ کے کپڑے زیب تن تھے، موت کا ذکر کرکے آپ نے فرمایا: رنج و غم، رنج و غم کی طرح نہیں اور خفا خفا کی طرح ہے۔

۷۳۰۰۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم الدورقی، زکریا بن عدی، ابن المبارک، مسلمہ بن ابی بکر، ان کے سلسلہ سند میں قریش کے کسی آدمی سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کسی گورنر سے وصیت کی تمہاری جو حالت بھی ہو اس میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ لازم رکھو، کیونکہ تقویٰ کی دلیل بہترین تیاری، عمدہ حیلہ اور مضبوط چیز ہے اور تمہاری سب سے زیادہ وہ دشمنی اپنے نفس اور ان نافرمانیوں کے ساتھ ہو جو تمہارے ساتھ ہیں، کیونکہ میرے نزدیک گناہ دشمن کے حیلوں سے زیادہ خطرناک ہیں، اس لئے کہ ہم اپنے دشمنوں سے عداوت اور ان کے خلاف مدد ان کے گناہوں کی وجہ سے مانگتے ہیں، اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہمارے پاس ان کے خلاف کوئی

---

[۱] تاریخ ابن عساکر ۶/ ۱۹۰، ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۶۳، والترغیب والترہیب ۴/ ۱۳۱، واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۲۲۲، ۴۴۳، وکنز العمال ۴۳۲۹۸

زور نہ تھا، اسلئے کہ ہماری تعداد ان کی تعداد جتنی نہیں، اور نہ ہماری قوت ان کی قوت جیسی ہے اور نہ ہم اپنی نارضگی اور قوت سے ان پر مدد اور غلبہ حاصل کر سکتے ہیں، سو تمہاری سب سے زیادہ احتیاط گناہوں کی دشمنی سے ہونی چاہئے اور نہ گناہوں سے زیادہ کسی چیز سے تحت معاہدہ ہو۔

خبردار! تم پر اللہ تعالیٰ کے نگہبان فرشتے مقرر ہیں جو تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں چاہے وہ اعمال چلتے سرزد ہوں یا کسی جگہ پڑاؤ کے دوران ہوں، سو ان سے حیا کرو اور ان کی رفاقت بہتر بناؤ، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے انہیں تکلیف نہ پہنچاؤ، جبکہ تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہو، اور نہ یہ کہو کہ ہمارا دشمن ہم سے زیادہ شریر ہے وہ ہرگز ہم پر غالب نہ ہوں گے، اگر چہ ہم گناہ کریں کیونکہ بہت سی قومیں ایسی ہیں کہ ان کے گناہوں کے سبب ان سے زیادہ شریر لوگ ان پر مسلط کر دیے گئے، اپنی جانوں کے خلاف اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی مدد چاہو جیسے تم دشمنوں کے خلاف مدد مانگتے ہو، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے سوال کرتے ہیں۔

جو لوگ تمہارے ساتھ ہیں ان سے دوران سفر دشمن کے ساتھ مڈبھیڑ تک نرمی سے پیش آؤ، انہیں ایسے چلنے کی مشقت میں نہ ڈالو جو انہیں جھکا دے، اور نہ ان سے ایسی منزل سے کم کرو جو ان کے لئے نرمی کا باعث ہو، سفر ایسا نہ ہو کہ ان کی طاقت اور پاؤں ختم کر دے، کیونکہ تم ایسے دشمن کی طرف جا رہے ہو جو مقیم ہے جن کی جانیں اور قدم مضبوط ہیں۔

اگر تم دوران سفر اپنی جانوں اور قدموں پر نرمی نہ کرو گے تو تمہارے دشمن کو قوت وطاقت اور اپنی مقیم جانوں اور قدموں کو مضبوط کرنے میں تم پر فضیلت حاصل ہوگی، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی جاتی ہے۔

اپنے ساتھیوں کو ہر جمعہ کے دن و رات میں جمع کیا کرو تا کہ انہیں راحت حاصل ہو جس میں وہ اپنی جانوں اور قدموں کو تازہ دم کر لیا کریں، اپنے اسلحہ اور سامان کی مرمت کر لیں اور اپنی چھاؤنی کو صلح کے گاؤں سے دور رکھو تمہارا کوئی فوجی ان کے بازار میں کسی ضرورت سے نہ جائے، ہاں جس پر تمہیں بھروسہ ہو کہ وہ تمہارے دین وجان کو امن دے گا وہاں کسی پر ظلم نہ کرتا، اور نہ گناہ کا توشہ لیکر جاتا، اور وہاں کسی شخص کو ناحق کوئی تکلیف نہ دینا، کیونکہ ان کی حرمت و ذمہ داری تم پر ایسی ہے جسے پورا کرنے کی آزمائش میں تم ڈالے گئے، جیسے وہ ان پر صبر کرنے کی آزمائش میں مبتلا ہیں، اہل صلح کے ظلم سے اہل حرب پر مدد نہ چاہو، وہاں کے اہل عرب لوگ جن پر تمہیں اطمینان ہے وہ تمہارے جاسوس ہوں، کیونکہ جھوٹے شخص کی بات تمہارے لئے مفید نہیں، اگر چہ وہ کبھی کسی بات میں سچ بول دے، اور جھوٹ کی ملاوٹ کرنے والا تمہارے خلاف جاسوس ہے تمہارا جاسوس نہیں۔

۳۰۱۔ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود مقدسی، محمد بن کثیر، اوزاعی، ح، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، علی بن خزم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کسی گورنر کو لکھا کہ کسی آدمی کو اس کے ہم مجلسوں کی جگہ سزا نہ دو، اور نہ اس پر غضب کی وجہ سے، اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو اس کے گناہ سے زیادہ تادیب مت کرو، اگر چہ ایک کوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

۳۰۲۔ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنی کسی گورنر کو لکھا تم صرف اس سواری پر سوار ہونا جس کی رفتار لشکر کی سواریوں میں سے کم ہو۔

۳۰۳۔ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے یمن کے گورنر عروہ بن محمد کو لکھا اپنے سے پہلے بنی فلاں کو دیکھ کر اپنے سے دور رکھو، اپنے کسی کام میں انہیں شریک نہ کرو، کیونکہ وہ برے گھر والے لوگ ہیں، عبید اللہ بن عمر، ابن شہاب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کسی گورنر کو لکھا امابعد! جن لوگوں کے معاملات تمہارے سپرد ہوئے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، انہیں سزا دینے کی تاخیر میں ان کے مکر سے محفوظ نہ ہو، اس واسطے کہ اس شخص کو سزا دینے میں جلدی کی جاتی ہے جس کے گم ہو جانے کا اندیشہ ہو، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۳۰۴۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، الحمیدی، سفیان بن عیینہ، جعفر بن برقان ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہماری طرف عمر بن عبدالعزیز نے لکھا: یہ زلزلہ ایسا عذاب ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو سزا دیتے ہیں اور آپ نے یہ بھی لکھا کہ شہروں کے لوگ فلاں دن فلاں مہینے اور فلاں وقت باہر نکالے جائیں۔ چنانچہ وہ نکالے گئے کہ تم میں سے جو صدقہ کر سکتے ہیں وہ صدقہ کریں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنے آپ کو پاک کر لیا، اپنے رب کا نام لیا، اور نماز پڑھی" (اعلیٰ ۱۴،۱۵) اور یوں کہو جیسے تمہارے باپ آدم علیہ السلام نے کہا تھا" اے ہمارے رب! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اگر آپ نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم اپنا نقصان کرنے والے ہوں گے" (اعراف ۲۳)

اور یوں کہو جیسے نوح علیہ السلام نے کہا تھا" اگر آپ نے مجھے نہ بخشا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گا" (ھود ۴۷) یوں کہو جیسے موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا سو مجھے بخش دے، (القصص ۱۶) اور ایسے کہو جیسے ذوالنون یونس علیہ السلام نے کہا تھا، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی معبود ہے، تیری ذات پاک ہے، میں ظالموں میں سے ہوں (الانبیاء ۸۷)

۳۰۵۔ علی بن حمید واسطی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ، امابعد! ہمارا شہر خراب ہو چکا ہے، اگر امیر المومنین کی رائے ہو کہ کچھ مال مقرر کر کے اس کی تعمیر کریں تو کر دیں، تو عمر بن عبدالعزیز نے انہیں لکھا میں تمہارے خط کا مضمون سمجھ گیا اور جو تم نے یہ تحریر کیا کہ تمہارا شہر خراب ہو چکا ہے، سو جب تم میرا یہ خط پڑھو تو اسے عدل کا قلعہ بنالو اور اس کے راستوں کو ظلم سے صاف کر دو، یہی اس کی مرمت و تعمیر ہے والسلام۔

۳۰۶۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن ابی الربیع، سعید بن عامر، جون بن معمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حسن بن عمر بن عبدالعزیز کو لکھا گویا کہ آپ وہ آخری شخص ہیں جن کے متعلق موت مقرر کی گئی، کسی نے کہا وہ تو فوت ہو چکے ہیں تو عمر نے انہیں جواب لکھا امابعد! آپ دنیا میں ایسے ہیں جیسے تھے ہی نہیں اور آخرت میں ایسے ہیں جیسے ہمیشہ رہتا ہے۔

۳۰۷۔ سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاۃ کو لکھا جنہیں آپ نے بصرہ کا گورنر بنایا تھا امابعد! تم نے مجھے اپنی سیاہ پگڑی، قراء کے ساتھ بیٹھنے اور اپنے عمامہ کو لٹکا کر دھوکا دیا ہے، تم نے خیر و بھلائی کا اظہار کیا جس کی وجہ سے میں تمہارے بارے میں اچھا گمان کرنے لگا، اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو ظاہر کر دیا ہے جو تم چھپاتے تھے۔ والسلام

۳۰۸۔ ابوبکر طلحی، عبداللہ بن محمد الحرانی، یوسف القطان، جریر بن عبدالحمید، جابر بن حنظلہ الضبی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عدی بن ارطاۃ نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا امابعد! لوگ بکثرت مسلمان ہو رہے ہیں، مجھے خراج کم ہونے کا اندیشہ ہے؟ تو عمر بن عبدالعزیز نے انہیں لکھا: میں تمہارا خط سمجھ گیا، اللہ کی قسم! میں یہ پسند کرتا ہوں کہ سب کے سب لوگ بھی مسلمان ہو جائیں پھر بھی میں اور تم دونوں کسان رہ جائیں تب بھی اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائیں گے۔

۳۰۹۔ سلیمان بن احمد، موسیٰ بن زکریا التستری، ابن عائشہ، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کو اس کی اطلاع ملی کہ ان کے بیٹے نے ایک ہزار درہم کا نگینہ خرید کر انگوٹھی بنوائی ہے، آپ نے اسے لکھا میرا حکم یہ ہے کہ جس نگینہ کو تم نے ایک ہزار درہم کا خریدا ہے بیچ کر اس کی قیمت صدقہ کر دو اور ایک درہم کا نگینہ خرید کر اس پر یہ نقش کروالو، اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے اپنا مقام پہچانا، والسلام

۳۱۰۔ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، احمد بن زید الخزاز، حمزہ، کریز بن سلیمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے

اپنے فلسطین کے گورنر عبداللہ بن عون کو لکھا: مکس نامی گھر کی طرف سوار ہو کر جاؤ اور اسے گرا دو، پھر اس کا ملبہ اٹھا کر سمندر میں بکھیر دو۔

۳۱۱۔ احمد بن جعفر بن سلیم، ادریس بن عبدالکریم، محرز بن عون، عبدالعزیز بن محمد، عبداللہ بن موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عدی کو لکھا: مسلمان کو شیطان کے ورغلانے کے باوجود بادشاہ کے ظلم کی طاقت نہیں، مسلمان کی اس کے دین کے بارے میں مدد یہ ہے کہ وہ اپنے حق کی وجہ سے بچے۔

۳۱۲۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوعبداللہ سلمی، مبشر، نوفل بن ابی الفرات، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعبہ پر پردے لٹکانے والوں نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا، جس میں وہ ان سے بیت اللہ کو کپڑا پہنانے کا کہہ رہے تھے، جیسے ان سے پہلے لوگ کرتے تھے، آپ نے انہیں لکھا: میں چاہتا ہوں کہ یہ مال بھوکے جگروں کی سیرابی میں لگاؤں کیونکہ وہ اس کے بیت اللہ سے زیادہ مستحق ہیں۔

۳۱۳۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعبداللہ سلمی، مبشر، نوفل بن ابی الفرات، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کا گورنر تھا اور میں اہل ذمہ (ذمیوں) کے کھلیانوں پر مہر لگاتا تھا۔ میرے پاس حضرت عمر کا خط آیا کہ ایسا نہ کرو مجھے معلوم ہوا کہ یہ عجمی کارستانیوں میں سے ہے اور میں اس کی سیرت اپنانے کو ناپسند کرتا ہوں۔

۳۱۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، حسن بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہمیں ضمرہ نے رجاء بن ابی سلمہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب عبدالملک بن عبدالعزیز کی وفات ہوئی تو آپ نے تمام شہروں میں نوحے سے روکنے کا پیام بھیجا اور یہ لکھا کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی روح قبض کرنا پسند تھا ہم اللہ تعالیٰ کی پسند کی مخالفت کرنا پسند نہیں فرماتے۔

۳۱۵۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم الدورقی، عبیداللہ بن ولید دمشقی، عبدالملک بن بزیغ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاۃ کو لکھا: امابعد! تم ہمیشہ میری طرف سردی گرمی میں مسلمانوں کے ایک شخص کو مشقت میں ڈال کر سنت کے بارے میں معلومات حاصل کرتے رہتے ہو، گویا تم اس کے ذریعہ میری تعظیم کرنا چاہتے ہو، اللہ کی قسم! تمہیں حسن بصری کافی ہیں، سو جب تمہارے پاس میرا یہ خط آئے تو اپنے، میرے اور مسلمانوں کے لئے انہی سے سوال کرنا، اللہ تعالیٰ حسن بصری پر رحم فرمائے، وہ اسلام کی ایک منزل اور مکان ہیں، میرا خط انہیں ہرگز نہ دکھانا۔

۳۱۶۔ عبداللہ بن محمد، احمد، عبداللہ بن صالح، یحییٰ بن یمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ایک گورنر کو لکھا: امابعد! حق کو لازم پکڑو اس واسطے کہ حق تمہیں اہل حق کے مراتب میں اتارے گا، جس دن صرف حق کے ساتھ ہی فیصلے ہوں گے اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

۳۱۷۔ عبداللہ بن محمد، احمد، عبداللہ بن صالح، یحییٰ بن یمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے اپنے گورنر کو لکھا: امابعد! تمہارا ہاتھ مسلمانوں کے خون سے اور تمہارا پیٹ ان کے اموال سے اور تمہاری زبان ان کی عزت میں پڑنے سے رک جائے۔ جب تم نے یہ کام کر لئے تو تم پر سزا کی کوئی راہ نہیں ہے (سزا کا) راستہ ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم ڈھاتے ہیں (الشوریٰ۔۴۲)

۳۱۸۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرۃ، ابن شوذب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ صالح بن عبدالرحمن اور ان کے دوست نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا: ان دونوں کو عمر نے عراق کے کسی کام پر مقرر کیا تھا کہ لوگ بغیر تلوار کے درست نہیں ہوتے، آپ نے ان دونوں کو لکھا خباثت کے دو خبیثوں اور رذیل شے کے دو گھٹیا انسانو! تم مجھ سے مسلمانوں کے خون کے بارے میں عرض و معروض کرتے ہو؟ لوگوں میں سے کسی ایک شخص کے خون کے بجائے میرے لئے تم دونوں کے خون بے قیمت ہیں۔

۳۱۹۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی غنیۃ، حفص بن عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن عمرو بن حزم کو لکھا: امابعد! تم نے جو خط سلیمان کی طرف لکھا اسے دیکھنے کی ذمہ داری میری تھی ان کی نہیں تم

نے لکھا جس میں تم شمع کے لئے رقم کا مطالبہ کر رہے تھے کہ جو رقم پہلے لوگوں کو ملتی تھی میرے لئے بھی مقرر کی جائے، اور تم یہ بھی ذکر کر رہے تھے کہ سابقہ شمعیں ختم ہو چکی ہیں، مجھے میری جان کی قسم! عرصہ دراز سے میں تمہیں دیکھ رہا تھا کہ تم اپنے گھر سے مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انتہائی تاریک رات میں جاتے تھے جس میں کیچڑ بھی ہوتی تھی، اور تمہارے پاس کوئی روشنی کا ذریعہ بھی نہ تھا مجھے میری جان کی قسم! تم اس دن سے آج زیادہ بہتر حالت میں ہو۔ والسلام۔

۳۲۰۷۔ احمد، عبداللہ، ابی، یحییٰ بن عبدالملک، حفص بن عمران کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے ابوبکر بن عمرو بن حزم کو لکھا اما بعد! میں نے تمہارا وہ خط پڑھا ہے جو تم نے سلیمان کی طرف لکھا ہے، اسے دیکھنے کی ذمہ داری پر میں مامور تھا، تم نے ان سے اتنے کاغذوں کا سوال کیا جو تم سے پہلے لوگوں کو دیئے جاتے تھے، اور تم نے ذکر کیا کہ پہلے کاغذ ختم ہو گئے ہیں۔ میں نے تمہارے لئے ان کاغذوں سے کم کاغذ کافی ہیں جو تم سے پہلے لوگوں کو کاٹ کر بھیجے جاتے تھے، تم اپنا قلم ویک بناؤ، اور قریب قریب سطروں میں لکھو، اپنی حاجتوں کو یکجا کرو اس واسطے کہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ جو چیز مسلمانوں کے لئے فائدہ مند نہیں اسے ان کے مال سے خارج کروں۔ والسلام

۳۲۱۷۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا، عبداللہ بن احمد بن عقبہ، عمار بن حسن، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابوبکر بن عمرو بن حزم نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا وہ ان کے مدینہ منورہ میں گورنر تھے، السلام علیکم اما بعد! ہمارے انصار کے شیوخ اتنی عمروں کو پہنچ گئے انہیں عطیات سے جو شرف ملتا تھا اس تک نہیں پہنچے، اگر امیر المومنین کی رائے ہو کہ عطاء سے انہیں کوئی شرف ملے تو ایسا کر دیں۔

اور دوسرے خط میں لکھا

السلام علیکم اما بعد! مجھ سے پہلے جو گورنر مدینہ میں تھے انہیں شمع کے لئے کچھ رقم ملا کرتی تھی، اگر امیر المومنین کی رائے ہو کہ مجھے شمع کی رقم ملے تو ایسا کر دیں، اور ایک دوسرے خط میں لکھا السلام علیکم! اما بعد بنی عدی بن نجار جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں ہیں ان کی مسجد گر گئی ہے، اگر امیر المومنین کی رائے ہو کہ اسے تعمیر کریں تو ایسا کر دیں، راوی کا بیان ہے آپ نے ان سب سوالوں کا ایک ہی جواب ایک خط میں لکھ دیا السلام علیکم اما بعد! میرے پاس تمہارا خط آیا جس میں تم نے ذکر کیا کہ ہمارے انصار کی شیوخ کو عطیات کا شرف حاصل نہیں ہوا، اگر امیر المومنین کی رائے ہو کہ انہیں عطیات سے شرف حاصل ہو تو ایسا کر دیں، سو شرف تو آخرت کا ہے جو تم نے لکھا کہ اس کے متعلق مجھے علم نہیں، تمہارا خط آیا کہ تم سے پہلے امراء مدینہ کو شمع کے لئے رقم ملتی تھی اگر امیر المومنین کی رائے ہو کہ مجھے شمع کے لئے رقم ملے تو ایسا کر دیں، اے ابن ام حزم! مجھے اپنی جان کی قسم! کافی عرصہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلی تک اندھیرے میں جاتے تھے۔ تمہارے سامنے شمع نہ جلائی جاتی تھی اور نہ تمہارے پیچھے انصار و مہاجرین کے بیٹے گھوڑے چلاتے تھے، آج بھی تم اپنے نفس کے لئے اسی پر راضی ہو جاؤ جس پر اس سے پہلے راضی تھے، اور تمہارا خط آیا کہ بنی عدی بن نجار، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں کی مسجد گر گئی ہے۔ اگر امیر المومنین کی رائے اسے تعمیر کرنے کی ہو تو اس کا حکم دیں، مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اس طرح دنیا سے چلا جاؤں کہ پتھر کو پتھر پر رکھوں اور نہ ہی اینٹ کو اینٹ پر، جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو اس مسجد کو کچی اینٹوں سے درمیانی تعمیر میں بنوا دینا۔ والسلام علیک۔

۳۲۲۷۔ محمد بن ابراہیم، ابو عروبہ الحرانی، ایوب بن محمد الوزان، ضمرہ بن ربیعہ، ابن شوذب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عمر بن الولید کو لکھا کہ مجھ سے زیادہ ظالم اور خیانت کرنے والا وہ شخص ہے جس نے ثقیف کے ایک غلام کو خمس الخمس کا نگران بنایا

جو لوگوں کے خونوں اور ان کے اموال میں فیصلے کرتا ہے یعنی یزید بن ابی مسلم، اور مجھ سے زیادہ ظالم وہ شخص ہے جس نے عثمان بن حیان کو حجاز کا گورنر بنایا، جو منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اشعار پڑھتا ہے اور مجھ سے زیادہ ظالم اور خائن وہ ہے جس نے قرہ بن شریک کو مصر کا والی بنایا، وہ دیہاتی تندخو خشک آدمی ہے اس نے وہاں ساز باجے ظاہر کیے۔

۷۳۲۳۔ محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، ایوب الوزان، ضمرہ، ابن شوذب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: شام میں ولید، عراق میں حجاج، حجاز میں عثمان بن حیان اور مصر میں قرہ بن شریک، اللہ کی قسم ان لوگوں نے زمین کو ظلم سے بھر دیا ہے۔

۷۳۲۴۔ محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، سلیمان بن سیف، محمد بن سلیمان، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا: عبداللہ (اللہ کے بندے) عمر امیر المؤمنین کی طرف سے خاقان اور اس کی قوم کی طرف پیام ہے، سلام ثابت ہو اللہ تعالیٰ کے اولیاء پر۔۔۔

۷۳۲۵۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ غسانی، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ان کے دادا سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حروریہ فرقے کے کچھ لوگ موصل کے کسی علاقے میں جمع ہو گئے۔ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو اس کا پتہ بتانے کا خط لکھا۔ آپ نے مجھے لکھا جس میں مجھے حکم دے رہے تھے کہ میں اہل جدل کے کچھ لوگ بھیجوں اور انہیں گروی مال دوں اور ان سے گروی لوں، اور یہ کہ انہیں ڈاک کے گھوڑوں پر سوار کر کے میرے پاس پہنچا دیا جائے میں نے یہ تمام امور سرانجام دیے۔

وہ آپ کے پاس آئے، انہوں نے جو دلیل پیش کی آپ نے اسے توڑ کے رکھ دیا، وہ کہنے لگے کہ ہم تمہیں اس وقت جواب نہیں دے سکتے یہاں تک کہ تم اہل بیت کی تکفیر کرو اور ان پر لعنت کرو، اور ان سے برأت کا اظہار کرو۔

حضرت عمر نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے لعنتیں کرنے والا نہیں بنایا، لیکن جب تک میں اور تم زندہ رہے تو عنقریب میں تمہیں اور انہیں مفید درمیانے راستے پر اٹھاؤں گا۔ انہوں نے آپ کی بات قبول نہیں کی، حضرت عمر نے ان سے کہا: تمہارے دین میں سچائی کے سوا چارہ نہیں، یہ دین تم نے کب سے اللہ تعالیٰ کا دین بنالیا ہے؟ وہ کہنے لگے فلاں فلاں سال سے، آپ نے فرمایا کیا تم نے کبھی فرعون پر لعنت کی اور اس سے برأت کا اظہار کیا؟ وہ کہنے لگے نہیں، آپ نے فرمایا تو کیسے تمہارے لئے اس کے چھوڑنے کی گنجائش ہے اور مجھے اپنے اہل بیت پر لعنت کرنے کی چھوٹ نہ ہو، جب کہ ان میں نیک اور برائی کرنے والے درستگی اور خطا تک پہنچنے والے ہیں؟ وہ کہنے لگے ہم یہاں پہنچ چکے ہیں، حضرت عمر نے مجھے لکھا: ان سے اپنا گروی مال لے لو، اور تمہارے پاس جو ان کے لوگ گروی ہیں انہیں چھوڑ دو، اگر اس قوم کی رائے ہو کہ ذمیوں میں فساد مچائے بغیر پھریں اور مسلمانوں میں سے کسی سے چھیڑ چھاڑ نہ کریں تو جہاں چاہیں چلے جائیں، اور اگر وہ مسلمانوں یا ذمیوں سے چھیڑ چھاڑ کریں تو ان کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو۔

اور ان خارجیوں کی طرف لکھا:

> بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ کے بندے عمر امیر المؤمنین کی طرف سے خروج کرنے والی جماعت کی طرف یہ خط ہے اما بعد! میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اپنے رب کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت سے بلاؤ اور ان سے ایسے طریقے سے مجادلہ کرو جو بہتر ہو، اس ارشاد تک پڑھا اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں سے خوب واقف ہے (النحل۔ ۱۲۵) اور میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیکر کہتا ہوں کہ وہی کرو جو تمہارے بڑوں نے کیا" وہ لوگ جو اپنے گھر سے اتراتے اور ریا کرتے ہوئے نکلے اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو گھیرے ہوئے ہے" (الانفال ۴۷)

کیا تم میرے گناہ کی وجہ سے اپنے دین سے نکلے خونریزی کرتے اور محارم کی بے حرمتی کرتے ہو؟ اگر ابوبکر و عمر کے گناہ اگر ان کے گناہ ان کی رعیت کو دین سے نکالنے والے ہیں تو تمہارے آباؤ اجداد ان کی جماعت میں تھے ان سے علیحدہ نہ ہوئے تم کس

قدر مسلمانوں کے خلاف تیزی کرتے ہو، جبکہ تم چالیس سے کچھ اوپر آدمی ہو، اللہ کی قسم! اگر تم لوگ میرے پہلو تلے بیٹے ہو کر اس بات سے منہ موڑتے جس حق کی طرف میں بلا رہا ہوں تو میں تمہاری خونریزی کی بدلت اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کا گھر تلاش کروں گا، یہ نصیحت ہے اگر تم اس کے سننے سے چہروں پر کپڑا ڈال لو، سابقہ زمانے میں نصیحت کرنے والوں کے ساتھ یہی کیا گیا۔

بہرکیف یہ لوگ جنگ کرنے پر تلے رہے، اپنے سر منڈائے اور یحییٰ بن یحییٰ کی طرف چل دیے، ان کے پاس حضرت عمر کا خط آیا اور یحییٰ ان کے ساتھ جنگ کے لئے مشتاق تھا، اللہ کے بندے عمر امیر المؤمنین کی طرف سے یحییٰ بن یحییٰ کی طرف یہ خط ہے۔

اما بعد! میں نے اللہ کی کتاب کی ایک آیت کا ذکر کیا "حد سے نہ گزرو، اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا" البقرۃ ۱۹۰، المائدۃ ۸۷) اور یہ بھی تجاوز ہے کہ عورتوں اور بچوں کو قتل کیا جائے گا، ہرگز کسی عورت، بچے اور قیدی کو قتل نہ کرنا، بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرنا، اور نہ زخمی پر چڑھائی کرنا ۔ والسلام

۷۳۲۶۔ محمد بن علی، محمد بن حسن، ابراہیم بن ہشام، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے ان کے دادا سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا، ہم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے تو وہ حق کے روکنے کی وجہ سے یہاں تک کہ حق ان سے خرید اجائے اور ظلم کے پھیلانے کی وجہ سے یہاں تک کہ ان سے بدلہ لیا گیا۔

۷۳۲۷۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عبدالجبار بن یحییٰ رملی، عقبہ بن علقمہ، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے بیت الاموال کے خزانچیوں کو لکھا تمہارے پاس جب کوئی کمزور شخص ایسا دینار لائے جسے وہ خرچ نہ کر سکتا ہو تو اس کا دینار بیت المال سے بدل دو۔

۷۳۲۸۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق قتیبہ بن سعید ولیث بن سعد، معاویہ بن صالح، ابو عقبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا ہر شبہ میں جہاں تک ہو سکے حدود کو ہٹاؤ، اس واسطے کہ اگر والی معافی میں غلطی کرے تو یہ بہتر ہے کہ وہ ظلم وسزا میں زیادتی کرے۔

۷۳۲۹۔ ابی محمد بن یحییٰ بن عیسیٰ المصری، نصر بن علی، محمد بن عثمان قیس بن عبدالملک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز اپنی خوابگاہ کی طرف جانے لگے تو انہیں راستے میں ایک شخص مل گیا جس کے ہاتھ میں ایک تحریر تھی،

فرماتے ہیں: لوگوں کو گمان ہوا کہ یہ امیر المؤمنین کو تلاش کر رہا ہے، اسے اندیشہ ہوا کہ لوگ اسے روکیں گے اس نے وہ تحریر آپ کی طرف پھینک دی، آپ جب اس کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ آپ کے چہرے پر جا لگی، راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ خون کے چھینٹے آپ کے چہرے پر پڑ رہے ہیں، اس وقت آپ دھوپ میں کھڑے تھے، آپ نے تحریر پڑھی اور اس کی ضرورت پوری کرنے کا حکم دیا اور اسے جانے دیا۔

۷۳۳۰۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبدالباقی الاذنی، نیز، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، مخلد بن الحسین، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی انگوٹھی پر نقش بنایا، آپ نے اس کی پاداش میں اسے دن میں گرفتار رکھ پھر چھوڑ دیا۔

۷۳۳۱۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبدالباقی الاذنی، ح، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، المسیب بن واضح، مخلد بن حسین، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کسی والی کو لکھا: کہ مسلمان قیدیوں کا فدیہ دو اگرچہ اس میں سارا مال لگ جائے۔

۷۳۳۲۔ سلیمان، حسن بن عبدالباقی، مسیب بن واضح، ابو اسحاق فزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک شخص کو گورنر بنانے کا ارادہ کیا تو اس نے انکار کر دیا تو آپ نے اس سے کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تمہیں یہ کام لازمی کرنا ہوگا۔ اس نے کہا میں اپنے آپ کو یہ قسم دیتا ہوں کہ میں یہ کام نہیں کروں گا، حضرت عمر نے فرمایا: کیا تم میری نافرمانی کرتے ہو؟ اس نے کہا امیر

المومنین! اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" بے شک ہم نے آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر امانت پیش کی تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے جبکہ انسان نے اسے اٹھالیا" (الاحزاب ۱۸) تو یہ ان کی نافرمانی تھی؟ تو آپ نے اسے معاف کر دیا۔

۳۳۳ ۷۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابو ہمام ولید بن شجاع، مخلد بن حسین، ہشام، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عدی کو لکھا: امابعد میری بیماری کے بارے میں تمہارا خط آیا اور میرے خیال میں مجھے یہ تکلیف سودا یا صفراء کی وجہ سے پہنچی اور جلکی وجہ پرت کی طرف میں ہوں۔ والسلام

۳۳۴ ۷۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن حاتم بن لیث، موسیٰ بن اسماعیل، محمد بن ابی عیینہ المھلبی، میں نے عمر بن عبدالعزیز کا وہ خط پڑھا جو آپ نے یزید بن عبدالملک کی طرف لکھا:

> "السلام علیکم! میں تمہارے سامنے اس اللہ کی تعریف و حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی معبود ہے۔ امابعد! سلیمان بن عبدالملک، اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے تھے، اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، ان کی روح انتہائی اچھی حالت اور اچھے وقت میں قبض کی، انہوں نے مجھے خلیفہ بنایا اور اپنی طرف سے میرے لئے بیعت لی اور میرے بعد یزید بن عبدالملک کے لئے بیعت لی اگر وہی حالت ہوتی جس میں میں تھا یعنی شادیاں کرتا، مال جمع کرتا تب بھی اللہ تعالیٰ مجھے ایسی اچھی حالت تک پہنچا دیتا کہ جہاں تک کسی کو نہیں پہنچایا۔ لیکن مجھے سخت حساب اور باریک سوالوں کا خوف ہے۔ ہاں جتنے پر اللہ تعالیٰ مدد فرمائے، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۳۳۵ ۷۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث عبداللہ بن بکر السہمی، شیخ بنی سلیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس ہشام بن مصاد تھے، آپ کو کوئی چیز یاد آتی تو آپ آبدیدہ ہو جاتے، اتنے میں آپ کے خادم مزاحم آئے کہ باہر دروازے پر محمد بن کعب قرظی آئے ہوئے ہیں، آپ نے فرمایا انہیں اندر لے آؤ، وہ اندر آ چکے تھے اور آپ نے ابھی تک آنسو نہیں پونچھے تھے۔

محمد نے کہا امیر المومنین! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ ہشام بن مصاد نے کہا: فلاں فلاں بات پر رو رہے ہیں تو محمد بن کعب نے کہا: امیر المومنین! دنیا تو بازار ہے کچھ لوگ کام کی چیزیں اور کچھ نقصان کا سامان لے گئے ان میں کتنے لوگ ایسے ہیں جو ہماری طرح دھوکے میں ہیں، یہاں تک کہ موت نے انہیں آگھیرا، وہ دنیا سے ملامت زدہ ہو کر ایسی حالت میں نکلے کہ انہوں نے اپنی آخرت کے لئے کچھ تیاری نہیں کی، اور جس چیز کو ناپسند کرتے تھے اس سے بچاؤ کا کوئی سامان نہ کیا، ان کے جمع شدہ مال کو اس شخص نے تقسیم کر دیا جو ان کی تعریف نہیں کرتا اور ایسے لوگوں کی طرف چل دیئے جو ان کا عذر قبول نہیں کرتے۔

تو امیر المومنین! ہم اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کے وہ اعمال دیکھیں جن کے وہ حریص تھے تو ان کی مخالفت کریں اور وہ اعمال دیکھیں جن کی وجہ سے ہم ان کے متعلق خوف کرتے ہیں تو ان اعمال سے رکیں، امیر المومنین! اللہ تعالیٰ سے ڈریئے اور دو کاموں کے لئے اپنے دل کو تیار کیجئے جس کام کے ساتھ آپ اپنے رب کے پاس جانا پسند کرتے ہیں تو اسے آگے بھیج دیجئے اور جس کام کے ساتھ حاضر ہونا ناپسند کرتے ہیں تو جہاں اس کا بدل ملتا ہو اسے تلاش کیجئے اور ایسے سامان کا رخ نہ کیجئے جو آپ سے پہلے لوگوں کے لئے کساد بازاری کا سبب بنا اور وہ آپ سے گزر جانے کی امید رکھتا ہے۔

امیر المومنین! اللہ سے ڈریئے، دروازوں کو کھلا رکھئے، دربانوں کو نرمی سکھایئے، مظلوم کی مدد کیجئے، ظالم کو ہٹایئے، جس شخص میں تین چیزیں ہوئیں تو اس کا اللہ تعالیٰ پر ایمان مکمل ہے جب وہ راضی ہو تو اس کی رضامندی اسے باطل میں داخل نہ کرے اور جب غصہ کرے تو اس کا غصہ حق سے نہ نکالے اور جب اسے قدرت حاصل ہو تو اس چیز میں دست درازی نہ کرے جو اس کی نہیں۔

۷۳۳۶ـ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابو سلمہ، سلام یعنی ابن ابی مطیع، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے یہ خبر ملی کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے تو ہوا تیز چلنے لگی، آپ کے پاس ایک شخص آیا، اس وقت آپ کا رنگ متغیر تھا کسی نے آپ سے کہا: امیر المومنین! آپ کو کیا ہوا؟! آپ نے فرمایا: کم بخت! جب بھی کوئی قوم ہلاک ہوئی تو وہ ہوا کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔

۷۳۳۷ـ ابو محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن ولید، اسماعیل بن عیاش، عتبہ بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے: اللہ کی قسم! اگر مجھے اس میں جو میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تعلق ہے اتنی گنجائش بھی مل جائے کہ میں تمہیں چھوڑ کر اپنے گھر والوں کے پاس چلا جاؤں تو میں ایسا کر گزروں گا، لیکن میرا جو اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے اس میں اس بات کی گنجائش نہیں ہوگی مجھے اس کا خوف ہے۔

۷۳۳۸ـ ابو محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ولید، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو ان کے پاس ان کے کوئی بھائی آئے، انہوں نے فرمایا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ سے بات کروں کہ آپ عمر ہیں اور اس بات کو آپ نا پسند کریں گے اور کل پسند کریں گے، اور اگر چاہیں کہ میں آپ سے اس طرح بات کروں کہ آپ امیر المومنین ہوں جسے آج آپ پسند کرتے ہیں اور کل ناپسند کریں گے، آپ نے فرمایا: کیوں نہیں! آپ بات کریں میں عمر ہوں، اس بات کو آج میں ناپسند کرتا ہوں اور کل پسند کروں گا۔

۷۳۳۹ـ محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید، ابو حفص انصاری، محمد بن عبداللہ بن علاق، ابراہیم بن ابی عبلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس ان کی گھر کی مسجد میں آیا، میں آپ کا خیر خواہ تھا، اور آپ میری بات سنا کرتے تھے، آپ نے فرمایا: ابراہیم! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے اللہ وہ کیا چیز ہے جو مجھے آپ کے عتاب و ناراضگی سے بچائے، آپ کی رضامندی تک پہنچائے اور آپ کی ناراضگی سے بچائے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زبان سے استغفار اور دل سے ندامت، راوی کا بیان ہے میں نے کہا: اعضاء سے (گناہوں کے کام) چھوڑنا۔

۷۳۴۰ـ محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن یزید بن خنیس، عبدالعزیز بن ابی داؤد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعہ گفتگو کرنا بہتر ہے، اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں فکر افضل عبادت ہے۔

۷۳۴۱ـ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، سلیم بن یحییٰ، ولید بن مسلم، ابو عمرو اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: اس وقت تم کیسے ہو گے جب میں تم میں سے ہر ایک کو ایک شکر کا ذمہ دار بناؤں گا؟ تو آپ کے بیٹے ان الحارثیہ نے کہا: ہمیں وہ کام کیوں پیش کرتے ہیں جو آپ خود کرنا پسند نہیں کرتے؟! آپ نے فرمایا: کیا تم میرے بچھونوں کو دیکھ رہے ہو! جو ختم ہونے والے ہیں، مجھے تو یہ بھی ناپسند ہے کہ تم انہیں اپنے پاؤں سے میلا کرو تو میں یہ کیسے پسند کر سکتا ہوں کہ تم میرے دین کو میلا کرو؟

۷۳۴۲ـ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عبداللہ بن سعید الکندی، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، ابو عبید صاحب سلیمان، نعیم بن سلامہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا تو آپ تیل اور نمک کا بسیج تھوک رہے تھے۔

۷۳۴۳ـ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عباس بن ولید، ح، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن عباس بن ولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ اوزاعی نے بیان کیا کہ حضرت عمر جب کوئی نامناسب بات پیش آتی تو آپ فرماتے جتنا ہو گا اسی کے بقدر، امید ہے کہ اس میں بھلائی ہو۔

۷۳۴۴ـ احمد، عبداللہ، محمود بن خالد، ولید، ابو عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ محمد بن عبدالملک بن مروان نے (اپنی بہن) فاطمہ بنت عبدالملک زوجہ عمر بن عبدالعزیز سے پوچھا: حضرت عمر بن عبدالعزیز کا جس بیماری میں انتقال ہوا اس کے آغاز کو آپ کیسا سمجھتی ہیں؟

انہوں نے فرمایا: میں اسے برا اگر اس کا مستحق ہوں، اس کا ظہور وابتداء خوف تھا۔

۳۴۵ ۔ سلیمان بن احمد، ہاشم بن مرثد، صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا: وہ رائے لو جو تم سے پہلے کسی کی ہو، جو بات ان کے خلاف ہو اس پر عمل نہ کرو، کیونکہ وہ لوگ تم سے بہتر اور تم سے زیادہ جاننے والے تھے۔

۳۴۶ ۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبد الباقی، المسیب بن واضح، ابو اسحاق الفزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابو مسلم جب مسلمانوں کو بھرتی کرنے نکلے تو عمر بن عبد العزیز نے انہیں دابق سے لوٹا دیا، اور فرمایا اس طرح مسلمانوں کی دشمن کے خلاف مدد نہیں کی جاتی، ان کا وظیفہ ۲ ہزار تھا جسے آپ نے ۳۰ کر دیا، چنانچہ وہ دابق سے طرابلس لوٹ آئے، وہ حجاج کے شمشیر زن تھے اور بنی ثقیف سے ان کا تعلق تھا۔

۳۴۷ ۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبد الباقی، المسیب بن واضح، ابو اسحاق الفزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز روزانہ مسلمانوں کے کھانے میں ایک درہم جمع کراتے پھر ان کے ساتھ کھانا کھاتے، ذمیوں کے پاس اترتے تو وہ آپ کے سامنے ساگ پات اور سبزیاں پیش کرتے جنہیں وہ لوگ اپنے کھانوں میں استعمال کرتے تھے تو آپ انہیں اس سے زیادہ دیتے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے۔ وہ اگر آپ کا ہدیہ قبول نہ کرتے تو آپ ان کے ساتھ شریک طعام نہ ہوتے، رہے مسلمان تو ان سے کچھ بھی قبول نہ فرماتے تھے۔

۳۴۸ ۔ محمد بن معمر، ابو شعیب الحرانی، یحییٰ بابلی، اوزاعی، موسیٰ بن سلیمان، قاسم بن مخیمرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں: میں عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا اور میرے دل میں ایک حدیث کھٹک رہی تھی جس کے متعلق میں ان سے پوچھنا چاہتا تھا، میں نے ان سے کہا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو لوگوں کا بادشاہ بنایا گیا اور وہ لوگوں کے فاقہ اور حاجات سے چھپا رہا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے ایسی حالت میں ملیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ نہ سکے گا، راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے کہا: تم کیا کہتے ہو؟ اس کے بعد کافی دیر تک سر جھکائے رکھا، راوی کا کہنا ہے کہ میں سمجھ گیا کہ وہ لوگوں کے سامنے نکلے۔

۳۴۹ ۔ محمد بن عمر، سلیمان بن احمد، ابو شعیب الحرانی، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنے گورنروں کو لکھا: کہ نماز کے وقت مشغولیت سے بچو، اس لئے کہ جس نے نماز کو ضائع کر دیا تو وہ نماز کے علاوہ تمام شعائر اسلام کو بری طرح ضائع کرنے والا ہے۔

۳۵۰ ۔ احمد بن محمد نے اپنی کتاب میں ذکر کیا، ابو مسلم الکشی، احمد بن ابی بکر المقدمی، بشر بن حازم، ابو عمران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا جو شخص دل سے موت کے قریب ہو تو جو کچھ اس کے پاس ہوتا ہے اسے کافی سمجھتا ہے۔

۳۵۱ ۔ محمد بن احمد المؤذن، ابو الحسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، عبد الوھاب، ابن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز جب بھی موت کو یاد کرتے تو آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے۔

۳۵۲ ۔ محمد بن احمد، ابو الحسن، ابو بکر، محمد بن حسین، عبد اللہ، قداح ذکر کرتے ہیں کہ ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں: عمر بن عبد العزیز نے فرمایا: اگر یہ بدعت نہ ہوتی تو میں قسم کھا لیتا کہ میں دنیا کی کسی چیز سے راحت و فرحت حاصل نہیں کروں گا یہاں تک کہ مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ میرے رب کی جانب سے میری طرف آنے والے فرشتوں کے چہروں میں کیا ہے؟ اور مجھے یہ پسند نہیں کہ مجھ پر موت کی حالت میں نرمی ہو، کیونکہ یہ وہ آخری موقع ہے جس میں مومن بندے کو اجر دیا جاتا ہے۔

۳۵۳ ۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، اسحاق بن اسمٰعیل، احمد بن علی نمری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز

نے فرمایا: کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ موت کے وقت مجھ سے تخفیف کی جائے کیونکہ یہ آخری موقع ہے جس میں مسلمانوں کو ثواب ملتا ہے

۷۳۵۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ولید بن مسلم نے کہ میں بیان کیا اوزاعی ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ موت کی سختی کے وقت مجھ پر نرمی کی جائے کیونکہ یہ وہ آخری گھڑی ہے جس میں مسلمانوں کے لئے کفارہ ہے۔

۷۳۵۵۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبداللہ بن میمون الخطابی، حسن یعنی ابوالملیح، میمون بن مہران ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ نے یہ آیت پڑھی "تمہیں مال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی ہوس نے غفلت میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ تم نے قبروں کی زیارت کی" (التکاثر: ۱،۲) تو انہوں نے کہا اے میمون! میں قبر کو زیارت ہی سمجھتا ہوں اور زیارت کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی منزل کی طرف لوٹے یعنی جنت یا جہنم کی طرف

۷۳۵۶۔ ابی محمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، عمر بن ابی الحارث، محمد بن عبید، حکام، حسن بن عمیرہ ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں۔ عمر بن عبدالعزیز نے ایک عجمی باندی خریدی، تو وہ کہنے لگی میں لوگوں کو دیکھتی ہوں کہ وہ خوش ہوتے ہیں اور یہ عمر بن عبدالعزیز خوش نہیں ہوتے؟ تو آپ نے فرمایا یہ بے ہودہ کیا کہتی ہے؟ تو لوگوں نے کہا: اس طرح کہہ رہی تھی، تو آپ نے فرمایا، ہلاکت ہے اس کے لئے اس سے کہو کہ فرحت اور خوشی آگے ملنے والی ہے۔

۷۳۵۷۔ ابوبکر بن محمد بن احمد، حسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، یعقوب بن محمد زہری، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: ابوحازم! مجھے نصیحت کرو، فرماتے ہیں میں نے کہا: آپ لیٹ جائیں اور یوں خیال کریں کہ موت آپ کے سر کے پاس ہے تو دیکھئے کہ اس وقت آپ کیا پسند کرتے ہیں؟ اسے ابھی سے اختیار کر لیجئے اور جو بات آپ اس وقت ناپسند سمجھیں گے اسے ابھی سے چھوڑ دیجئے۔

۷۳۵۸۔ محمد، ابوالحسن، ابوبکر محمد، داؤد بن المحبر، عبدالواحد بن زید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حسن رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی طرف خط لکھا امابعد! اے امیر المومنین! اپنی زندگی کی انتہا اس فنا تک ہے جو معلوم ہے لہٰذا آپ اپنے فانی سے وہ حصہ لیجئے جو باقی رہنے والا نہیں، یعنی اس بقاء کے لئے جس نے فنا نہیں ہونا، والسلام۔ جب عمر بن عبدالعزیز نے خط پڑھا تو رو پڑے۔ فرمایا ابوسعید نے انتہائی مختصر نصیحت کی ہے۔

۷۳۵۹۔ محمد بن احمد، ابوالحسن، ابوبکر محمد بن حسن، اسحاق بن یحییٰ العبدی، عثمان بن عبدالحمید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سابق بربری، عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئے، آپ نے فرمایا: اے سابق مجھے مختصری نصیحت کرو، انہوں نے کہا اچھا اے امیر المومنین! میں ان شاء اللہ انتہائی بلیغ نصیحت کروں گا، پھر کہا سنئے، اس کے بعد کچھ شعر پڑھا اور ان کا ترجمہ یہ ہے،

جب تم تقویٰ کا توشہ لے کر سفر کے لئے نہیں نکلے اور موت کے بعد اس شخص سے جا ملا ہو جس نے توشہ تیار کیا،
تمہیں ندامت ہوگی کہ تم اس کے ساتھ شریک نہ ہوئے اور موت سے قبل جس چیز سے تم ڈرتے تھے وہ ہو کر رہی۔

حضرت عمرؒ اتنے روئے کہ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

۷۳۶۰۔ ابی محمد، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسن، حماد بن ولید، عمر بن ذر، میمون بن مہران ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں ایک دن میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا، اس وقت آپ کے پاس سابق البربری شاعر تھے وہ شعر پڑھ رہے تھے، پڑھتے پڑھتے وہ اس شعر تک پہنچے، کتنے تندرست موت کے لئے امن کے ساتھ رات گزارتے ہیں، اچانک اس کے پاس آرزوئیں تھوڑی سی نیند کے بعد آجاتی ہیں، وہ کچھ نہیں کر سکتا کہ اچانک اسے موت آجاتی ہے، نہ وہ اس سے بھاگ سکتا ہے اور نہ اپنی طاقت سے بچ سکتا ہے

خورشیں اس پر پردہ ڈال کر روتی ہیں بہانے والے کی آواز وہ نہیں سن سکتا ہے اگرچہ وہ اپنی آواز کو بلند کرے، وہ لحد کے قریب ہوا جو اس کی خواب گاہ بن گئی اور ان سب کو چھوڑ گیا جنہیں اس نے کل جمع کیا تھا موت کسی مالدار کو مالداری کی وجہ سے نہیں چھوڑتی اور نہ کسی مفلس کو چھوڑتی ہے جو تنگدست ہو۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز برابر رو رہے تھے اور آپ رو رہے تھے یہاں تک کہ بے ہوش ہوگئے۔ چنانچہ ہم آپ کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

۷۳۶۱ ـ سلیمان بن احمد، ابوشعیب حرانی، خالد بن یزید العمری، وھیب بن الورد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

وہ مسکین دکھائی دیتا ہے اور وہ لہو پر غصہ کرتا ہے تو مرکی بات سے اعراض کرتا ہے، اسے تمام جہالت سے علم تنگ کرتا ہے، وہ شخص جو کسی چیز کو جاننے والا ہے جاہل کی طرح نہیں۔

وہ جاہلوں سے ترش رو ہے جب انہیں دیکھتا ہے اس کے لئے ان کے دور خسار بھی مذاق کرنے والے نہیں۔ اپنی زندگی کچھ دور ایام سے نصیحت حاصل کر اور اس میں مشغول رہ کر جلد ختم ہونے والی زندگی سے بہتر بعد آنے والی زندگی کی فکر کرو۔

۷۳۶۲ ـ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب بن نجدہ، ابی، اسماعیل بن عیاش، عاصم بن رجاء بن حیوہ، وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کا ذکر کیا کہ انہوں نے موت کے وقت یہ اشعار پڑھے:

کیا تم نے دیکھا نہیں کہ موت نے ان لوگوں کو بھی نہ جانے دیا جو پہلے گذر گئے، کوئی پروں والا اور ناخنوں والا اس سے نجات نہ پا سکا، پھر سات دینار منگوائے اور انہیں صدقہ کردیا، پھر فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کے نام قرض لیتے ہیں یہاں تک کہ ہمارے پاس کوئی عطیہ آجائے۔

۷۳۶۳ ـ حسن بن انس الانصاری، احمد بن حمدان بن عسکری، اسحاق بن ابی اسرائیل، جریر، حمزہ زیات، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز یہ اشعار پڑھتے تھے

اے فریب خوردہ! تیرا دن بھول اور غفلت میں ہے اور تیری رات سونے میں کٹ جاتی ہے تو ہلاکت تیرے لئے لازم ہے، تو اس تھکاوٹ ومشقت اٹھانے کا جس سے کچھ عرصہ بعد ملنے کو تو ناپسند کرتا ہے اس طرح تو دنیا میں چوپائے رہتے ہیں۔

۷۳۶۴ ـ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن یزید بغدادی، سعید بن یونس عطار، ابومعشر محمد بن قیس، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز اکثر یہ دو شعر پڑھا کرتے تھے

"اے دھوکے میں پڑے ہوئے تیرا دن بھول اور غفلت میں اور تیری رات سونے میں گزر جاتی ہے۔ ہلاکت تیرے لئے لازم ہے تو اس چیز میں مشغول ہے جس سے جدائی تجھے ناپسند ہوگی، دنیا میں چوپائے اسی طرح زندگی گذارتے ہیں۔

اس کے بعد یہ دو آیات پڑھتے، بھلا دیکھو تو اگر ہم انہیں کئی سال تک فائدہ اٹھانے دیں، پھر ان کی موعود چیز ان کے پاس آجائے تو ان کی چیزیں انہیں کچھ فائدہ نہ دیں گی (شعراء ۲۰۵، ۲۰۷)

۷۳۶۵ ـ سلیمان بن احمد، محمد بن نصر بن حمید ابزاز بغدادی، محمد بن قدامہ جوھری، سعید بن محمد الوراق، قاسم بن غزوان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

"کیا آج تو بیدار ہے یا سو رہا ہے، حیران وپریشان شخص کیسے سو سکتا ہے؟ اگر تو دوپہر کا بیدار ہوتا تو پے در پے آنسو تیری آنکھوں کی پلکوں کو پھاڑ دیتے، ایسی بات نہیں بلکہ تو لمبی نیند میں ہے اور انتہائی خوفناک بڑے بڑے امور تیرے قریب ہو چکے ہیں۔ اے فریب خوردہ تیرا دن بھول بھلیوں اور غفلت میں ہے اور تیری رات نیند میں بسر ہوتی ہے۔ ہلاکت تیرے لئے ضروری ہے جو

پرانی ہونے والی ہے اس نے تجھے دھوکے میں رکھا اور تو خواہشات میں لگا ہے جیسے سونے والا نیند کی حالت میں لذتوں سے مغرور ہوتا ہے تو اس چیز میں مشغول ہے جس کی مفارقت تجھ پر گراں گزرے گی اسی طرح دنیا میں چوپائے زندگی گزارتے ہیں"

۷۳۶۶۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا، محمد بن حسین، ان کے کسی شاگرد سے ہے فرمایا عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا

"لوگ کوچ کرنے والے اور اقامت کرنے والے ہیں سو جو چیز مقیم کے لئے ظاہر ہو اس کی نصیحت کر لوگوں میں سے بدبخت کی وہ شخص زندگی گزارتا ہے جو رات کو مردار اور بیداری میں غافل ہوتا ہے، اگر وہ حیا اور دین والا ہوتا تو موت کا مراقبہ کرتا اور حفظ (حفاظت کے فرشتوں) سے ڈرتا۔

۷۳۶۷۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن الحذاء، احمد بن ابراہیم، سہل بن محمود، حرمہ بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے کسی بیٹے سے روایت ہے کہ انہوں نے ہمیں اپنی قبر کی جگہ خریدنے کا حکم دیا، ہم نے وہ جگہ ایک راہب سے خریدی، فرماتے ہیں بعض شاعر نے کہا: جب مجھے موت کی خبر دینے والوں نے عمر بن عبدالعزیز کی وفات کی خبر دی تو میں نے کہا: وہ لوگ عدل اور دین کو قائم رکھنے والے شخص سے دور ہو گئے، وہ تو معرکہ چھوڑ کر اس لحد میں اتر گیا جو لحد انہوں نے اس کے لئے تیار کی، وہ لحد ایک سخنے والے راہب سے وزنوں والے کی گنیا میں ہے۔

۷۳۶۸۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے، ابراہیم بن محمد بن حارث، عثمان بن طالوت بن عباد، اصمعی، نافع بن ابی نعیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص نے جو اہل مدینہ کے غلاموں میں سے تھا عمر بن عبدالعزیز کا مرثیہ کہا

"دفن کرنے والوں نے جب سمعان اور وزنوں کے ماہر کی جھونپڑی میں جب دفن کیا تو لحد میں ایسے غائب کر دیا جس کا قصہ شہر کو بہا جاتا تھا اور نہ مجبوریں اور محوزوں کو ایجاد لگاتا تھا۔

۷۳۶۹۔ احمد بن قاسم بن مساور نے اپنی کتاب میں لکھا کہ یحییٰ بن حاتم نے ہمیں یہ شعر سنائے کہ ابن عائشہ نے عمر بن عبدالعزیز کے مرثیہ میں یہ اشعار پڑھے تھے

"مجھے جب عمر بن عبدالعزیز کی وفات کی خبر موت کی خبر دینے والوں نے دی تو میں نے کہا: یہ لوگ حق اور دین کو قائم رکھنے والے شخص سے دور ہو گئے، کسی تیر کو جاری کرنے، کسی کجھور اور محوزوں کو بیج لگانے نے اسے غفلت میں ڈالا، وہ تو جب قبر میں دفن کرنے والوں نے دفن کیا تو سمعان کے گرجے میں وزنوں کو درست کرنے والوں کو غائب کر دیا۔

۷۳۷۰۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد، محمد بن علی بن حسن بن شقیق، سلیمان بن صالح، عبداللہ بن مبارک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کثیر بن عبدالرحمٰن نے عمر بن عبدالعزیز کے متعلق یہ اشعار کہے:

وہ ایسا شخص تھا جو کبھی مصیبت کی آہ کو ظاہر نہ کرتا اور نہ کبھی خوشی کا اظہار کرتا، جب اسے مسرت ہوتی بہت کم قسم کھانے والا اپنی قسم کی حفاظت کرنے والا، اگر اس کی قسم ظاہر ہو جاتی تو پوری ہو جاتی تھی۔

۷۳۷۱۔ محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز کی وفات ہوئی تو جریر نے یہ اشعار کہے

موت کی خبر دینے والوں نے ہمیں امیر المومنین کی وفات سے خبردار کیا، اے وہ شخص جو حج اور عمرہ کرنے والوں میں سے بہتر شخص تھا، آپ نے بہت بڑی ذمہ داری کا بار اٹھایا اور اس میں ماہر ہوئے اور لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق گزر بسر کی، سورج بے نور ہے طلوع نہیں، آپ پر تو رات کے ستارے اور چاند بھی روتا ہے۔

۷۳۰۲۔ ابوبکر طلحی، احمد بن حماد بن سفیان، حمیز، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابوالاشعث، عمرو بن صالح زھری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کسی ثقہ شخص نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ جب محارب بن دثار کو عمر بن عبدالعزیز کی وفات کی اطلاع پہنچی تو اپنے کاتب کو بلایا کہ لکھو، اس نے لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم، آپ نے فرمایا: مٹا دو کیونکہ شعروں میں بسم اللہ نہیں لکھی جاتی، پھر یہ اشعار کہے:

اگر موت مخلوق کے عدل کی بناء پر آنے سے گریز کرتی تو اے عمر آپ کو موت کی مصیبت نہ پہنچتی۔ کتنی حق شریعتوں نے ان کی تخشیں انھایں جو مرنے کے قریب تھیں، اور دوسری آپ کی منتظر ہیں، اے میری جان کی مصیبت اور میرے ساتھ غم کرنے والوں کی مصیبت، ایسے انصاف پسند انسان پر تنہے قبر نے ہلاک کردیا، تین شخص ایسے گزرے کہ میری آنکھوں نے ان جیسا نہ دیکھا، ان کی ہڈیاں مسجد کی قبر میں جمع ہیں، آپ ہمیشہ کوشش کرتے ان کی اتباع کرتے رہے اور حق کے راستوں کو تلاش کرکے ان پر چلتے رہے، اگر میں کچھ قدرت رکھتا حالانکہ تقدیر غالب ہوتی ہے، جو صبح وشام آتی اور ظاہر ہوتی ہے تو میں عمر سے بلائیوں کو پھیر دیتا، جس کی رحم کا سماں کی جھونپڑی میں ہے لیکن تقدیر غالب رہتی ہے۔

۷۳۰۳۔ محمد بن علی بن حبیش، ابوشعیب حرانی، ہاشم بن ولید، ابوبکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کی وفات ہوئی تو فرزدق نے یہ اشعار کہے۔

کتنی بڑی شریعتیں، جو لوگوں کے لئے شروع ہوئیں مٹ چکی ہیں اور دوسری آپ کا انتظار کر رہی ہیں، اے میری جان اور میرے ساتھ مصیبت زدہ لوگوں کی پریشانی! ایسے منصف وعادل شخص کے بارے میں جسے گڑھوں نے ہلاک کر دیا۔

۷۳۰۴۔ محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بنی امیہ سے جو (بھی خلیفہ بن کر) آیا ہوتا حضرت علی کو برا بھلا کہتا، حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انہیں کچھ نہیں کہا تو کثیر عزہ نے کہا:

آپ جب سے والی بنے آپ نے حضرت علی کو برا بھلا نہیں کہا اور نہ لوگوں سے ڈرے اور نہ مجرم لوگوں کی عادت اپنائی، آپ نے جیسا کہا ویسا سچ کر دکھایا جس کی وجہ سے ہر مسلمان راضی ہو گیا۔

۷۳۰۵۔ حسن بن محمد کیسان، اسماعیل بن اسحاق القاضی، ابراہیم بن حمزہ، عبدالعزیز بن محمد، عبداللہ بن عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن زید کی بیٹی عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئی۔ وہ کہنے لگی امیر المومنین! میں عبداللہ بن زید کی دختر ہوں، میرے والد بدر میں موجود تھے اور احد میں شہید کیے گئے، حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا یہ ایسی عزت کی باتیں ہیں، کوئی پانی سے ملی ہوئی اونٹوں کی عمارت نہیں جو کچھ عرصہ بعد پیشاب میں تبدیل ہو جائے۔

مانگو مجھ سے کیا مانگتی ہو؟ چنانچہ انہوں نے کچھ مانگا تو آپ نے انہیں عطا کر دیا۔

۷۳۰۶۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا، احمد بن حسن بن عبدالملک، محمد بن عبداللہ بن سابور الرقی، عبدالرحمن العمری، ربیعہ، عطاء، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن جمعہ کو اس وقت سے مؤخر کیا جس میں جمعہ کی نماز ہوتی تھی، ہم نے ان سے کہا کیا آپ نے جمعہ کو اپنے وقت سے مؤخر کر دیا ہے؟ آپ نے فرمایا لڑکا کپڑے دھونے لے گیا تھا اس نے دیر کر دی کیونکہ ہم سمجھ گئے کہ ان کے علاوہ کپڑے نہ تھے، پھر فرمایا مجھے اپنا مدینہ کا حال خوب یاد ہے، مجھے اندیشہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دے رکھا ہے وہ صرف میرے کپڑے سے کم ہے پھر یہ اشعار پڑھے

گزشتہ زمانے میں جو فیصلے ہوئے سو ہوئے پھر آنے والی راتوں میں دوبارہ ان کا آنا نہ ہوا۔

۷۳۰۷۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، عمرو بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کی قمیص اور کپڑے ٹخنوں اور تسمے کی ہڈی تک ہوتے تھے۔

۷۳۷۸۔ احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسماعیل المنقری، اسحاق ابو یعقوب، یحییٰ ابن عثمان الکلابی، رجاء بن حیوہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ تھے تو ان کے کپڑوں کی قیمت لگائی گئی تو وہ ۱۲ درہم کے تھے، انہوں نے ان کی قمیص، چادر، قباء، شلواروں، عمامہ، ٹوپی اور موزوں کا ذکر کیا۔

۷۳۷۹۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، یحییٰ بن معین، مروان بن معاویہ، یوسف بن یعقوب الکاملی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز گاڑھے اون کا لباس پہنتے، ان کا چراغ تین بانسوں پر ہوتا جن کے اوپر مٹی ہوتی۔

۷۳۸۰۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، نیز محمد بن علی، محمد بن قتیبہ، احمد بن زید بن الخزاز، ضمرہ، ابن شوذب، رباح بن عبیدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں تجارت کرتا تھا، عمر بن عبدالعزیز نے مجھے کہا: اے رباح! ریشم کی دو چادریں میرے لئے بنواؤ، ایک اندر کے لئے اور ایک اوپر کرنے کے لئے، فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اور بصرہ میں انہیں تیار کیا، کچھ عرصہ ہی گزرا کہ میں انہیں لیکر آ گیا، آپ نے مجھے ان پر قبضہ کرنے کا حکم دیا، جب صبح ہوئی تو ان کے پاس گیا، آپ نے فرمایا: رباح! تمہارے کپڑے کیا ہی عمدہ ہیں اور اگر ان میں کھردرا پن نہ ہوتا، جب وہ جانے لگے تو مجھے کہا: اے رباح! میرے لئے ان بہروئی جبوں میں باریک روئی کا کام کرو، فرماتے ہیں میں نے ان کے لئے تین جبے خریدے ان تینوں سے دو کھردرے جبے بنا کر ان کے پاس لے آیا، آپ نے وہ لے لئے، پھر مجھ سے فرمایا: رباح! تمہارے کپڑے کیا ہی اچھے ہیں اگر ان میں نرمی نہ ہوتی، راوی کا بیان ہے کہ میں نے ان کی پہلی اور دوسری بات یاد کی۔

۷۳۸۱۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن احمد بن ابی شعیب الحرانی، ابوشعیب عبداللہ بن مسلم، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے ہے فرماتے ہیں: کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا، آپ کے پاس کاتب تھا اس وقت شمع جل رہی تھی اور آپ مسلمانوں کے کام میں مصروف تھے، فرماتے ہیں وہ شخص نکلا اور شمع بجھا دی گئی اور حضرت عمر کے پاس ایک چراغ لایا، میں آپ کے قریب ہوا، آپ پر ایک قمیص دیکھی جس پر پیوند لگا ہوا تھا، جس نے دونوں کندھوں کو ڈھانپا ہوا تھا فرماتے ہیں کہ پھر انہوں نے میرے معاملہ میں توجہ فرمائی

۷۳۸۲۔ حبیب بن حسن، جعفر الفریابی، ایوب، یحییٰ بن حمزہ، عوف بن صبح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز جب تک مسلمانوں کے کاموں میں مصروف رہتے تو ان کے لئے ایک شمع جلائی جاتی، جب ان سے فارغ ہوتے تو دوسرا چراغ جلایا جاتا۔

۷۳۸۳۔ عبداللہ بن محمد، محمد شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، عبیدہ بن عبدالملک، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے، اے پروردگار! اس شخص کی اصلاح فرما جس کی درستگی میں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی درستگی ہے، راوی کا بیان ہے کہ جس شخص نے عمر بن عبدالعزیز کو دیکھا اس نے مجھے بتایا: کہ وہ عرفہ میں کھڑے دعا کر رہے تھے، آپ اپنی انگلی سے اشارہ کر رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے اے پروردگار! امت محمد میں احسان کا اضافہ فرما، ان کے گناہگار کو توبہ کی طرف لوٹا، پھر انگلی سے اشارہ کر کے یوں فرمایا اے اللہ! اپنی رحمت سے ان کے گناہوں کو مٹا دیجئے۔

۷۳۸۴۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، عبیداللہ بن موہب، صالح بن سعید المؤذن، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں اور عمر بن عبدالعزیز سویداء میں تھے کہ عشاء کی اذان ہوئی، آپ نے نماز پڑھائی، پھر محل میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر ٹھہرے اور پھر باہر آ کر دو رکعت مختصر سے پڑھے، اس کے بعد بیٹھ گئے اور احتباء باندھ لیا، سورۃ انفال کھولنے کا حکم فرمایا، پھر بار بار اسے دہراتے رہے اور پڑھتے رہے۔ جب بھی تخویف کی آیت سے گزرتے تو عاجزی کرتے اور جب آیت رحمت سے گزرتے تو دعا کرتے اسی طرح کرتے کرتے فجر کی اذان ہو گئی۔

۳۸۵ ۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، طلحہ بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھا تھا۔ وہاں عبدالاعلیٰ بن ہلال آئے، انہوں نے کہا اے امیر المومنین! جب تک زندگی آپ کے لئے بہتر ہے تب تک اللہ تعالیٰ آپ کو زندہ رکھے۔ آپ نے فرمایا: ابوالنضر اللہ تعالیٰ اس کام سے فارغ ہو چکے ہیں لیکن یوں کہو: اللہ تعالیٰ آپ کو اچھی زندگی عطا فرمائے، اور نیک لوگوں کے ساتھ آپ کو موت دے۔

۳۸۶ ۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، الفضل بن دکین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابو اسرائیل نے عمر بن عبدالعزیز کا تذکرہ کیا پھر فرمایا کہ علی بن بذیمہ نے کہا کہ میں نے انہیں دیکھا وہ لباس اور خوشبو میں سب سے بہتر تھے ان کی چال میں تکبر تھا، پھر میں نے انہیں دیکھا کہ وہ راہبوں کی سی چال چلتے ہیں۔ جو تم سے یہ بیان کرے کہ عمر کے بعد چال بری ہے تو اس کی تصدیق نہ کرنا۔

۳۸۷ ۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، سعید بن عامر، غیلان بن میسرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا۔ اس نے کہا میں نے فصل لگائی تو وہاں سے شامی لشکر گزرا جس نے ساری فصل تباہ کر دی۔ آپ نے اسے دس ہزار درہم عوض میں دیئے۔

۳۸۸ ۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ہیثم بن نافع، اسماعیل بن عیاش، سالم بن عبداللہ، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے اہل مجلس سے کہا مجھے بتاؤ! لوگوں میں سب سے بے وقوف شخص کون ہے؟ انہوں نے کہا جس نے اپنی آخرت دنیا کے بدلے بیچ دی، حضرت عمر نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے زیادہ بے وقوف شخص نہ بتاؤں؟ انہوں نے کہا ضرور، آپ نے فرمایا جس نے اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کی خاطر بیچ دی۔

۳۸۹ ۔ احمد، عبداللہ، ابی، ابوالمغیرہ، بشر بن عبداللہ بن یسار السلمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر نے لوگوں سے خطاب فرمایا لوگو! قیامت کا ان تم سے جو ڈرا، رہ تو ہوا اور نہ طلب ہو اس لئے کہ جس کی موت آگئی تو اس کی قیامت قائم ہوگئی نہ وہ کسی اچھائی میں اضافہ کر سکتا ہے اور نہ کسی برائی کو ختم کرنے والے کو عتاب کر سکتا ہے، خبردار! کسی آدمی کے لئے خلاف حق کام میں سلامتی نہیں اور خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری نہیں کی جا سکتی، خبردار! تم لوگ ظلم سے بھاگنے والے شخص کا نام امام عادل رکھتے ہو، خبردار ان دونوں میں معصیت کے قریب وہ شخص ہے جو امام ظالم ہو۔

۳۹۰ ۔ احمد، عبداللہ، ابی، ابوالمغیرہ، بشر بن عبداللہ بن یسار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے فرمایا: جھگڑا لو سے بچو، کیونکہ تم اس کے فتنہ سے محفوظ رہ سکتے ہو اور نہ اس کی شدت سمجھ سکتے ہو۔

۳۹۱ ۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، عبداللہ بن رجاء، ہشام بن حسان، ان کے سلسلہ سند میں ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر قیامت کے روز امتوں کا خباثت میں مقابلہ ہوا اور ہر امت اپنے خبیث لائے گی اگر ہم حجاج کو لائیں تو ان پر غالب رہیں گے۔

۳۹۲ ۔ ابوحامد، محمد بن اسحاق، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے لکھا کہ یہود و نصاریٰ کو مسلمانوں کی مساجد میں آنے سے روکو، اور اپنے قول کے پیچھے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد لکھا: مشرکین تو نرے نجس ہیں سو وہ مسجد حرام کے قریب نہ پھٹکیں۔ (التوبہ۔۲۸) اور ملمع شدہ منقش ٹائلوں پر تیر اندازی مسجد کی تعمیر ہے اور فرمایا: جس نے اپنے دین کو جھگڑوں کا ہدف بنایا اس کی مشغولیت زیادہ ہوگی۔

۳۹۳ ۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن سعید، سعید بن عامر، جویریہ بن المنذر، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر رحمہ اللہ نے ایک شخص کو دیکھا جو بائیں ہاتھ سے اشارہ کر رہا تھا، آپ نے فرمایا اے شخص! جب تو بات کرے تو بائیں ہاتھ سے اشارہ نہ کیا کر، دائیں ہاتھ سے اشارہ کر۔ اس آدمی نے کہا: میں نے آپ جیسا ان جیسا نہیں دیکھا کہ اگر کوئی شخص مرتا تو اس سے زیادہ غمگین نہ ہوتا، پھر اسے پھیر دیا۔

میرے دائیں کا اہتمام پیدا کرتا ہے، تو عمر نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو مخصوص فرما لیتے ہیں تو اسے دائیں جانب سے ہی اشارہ کرتے ہیں۔

۷۳۹۴۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن زیاد بن ایوب، ہشیم بن عمران، حیان بن نافع البصری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے عروۃ بن محمد السعدی نے کچھ ہدایا دے کر سلیمان بن عبد الملک کے پاس بھیجا۔ اس وقت وہ دابق میں تھے، اتفاق سے جب ہم پہنچے تو وہ فوت ہو چکے تھے اور عمر بن عبد العزیز کو خلیفہ بنا دیا، ہم ان کے پاس آئے ہم نے ان ہدایا کو ایسے ہی تیار رکھا جیسے وہ سلیمان بن عبد الملک کے لئے تیار تھے فرماتے ہیں ہمارے ساتھ جس میں تقریباً پانچ سو یا چھ سو رطل عنبر اور بہت زیادہ مشک تھی، وہ لوگ حضرت عمر پر ان ہدایا کو پیش کرنے لگے، مشک کی خوشبو پھیلنے لگی، عمر نے اپنی آستین اپنی ناک پر رکھ لی، پھر فرمایا اے غلام! اسے اٹھاؤ کیونکہ اس خوشبو سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے اس کے بعد فرمایا: اے ابو ایوب، کاش تم زندہ ہوتے تو اس میں ہمارا بہت زیادہ حصہ ہوتا، راوی کا بیان ہے کہ وہ خوشبو وہاں سے اٹھائی گئی۔

۷۳۹۵۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، عبد الرحمن بن عبداللہ عمری، ربیعہ بن عطا، عمر بن عبد العزیز کے پاس یمنی عنبر کی تھیلی لائی گئی، آپ نے کپڑے سے اپنی ناک بند کر لی، مزاحم نے آپ سے کہا امیر المومنین یہ تو اس کی خوشبو ہے؟ مزاحم! تمہارا ناس ہو، خوشبو کی خوشبو سے ہی فائدہ اٹھایا جاتا ہے، راوی کا بیان ہے کہ جب تک خوشبو اٹھا نہ لی گئی آپ نے برابر اپنی ناک پر ہاتھ رکھا۔

۷۳۹٦۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں فرمایا حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس عنبر لایا گیا تو آپ نے اپنی ناک پکڑ لی، کسی نے کہا۔ آپ کیوں ایسا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: خوشبو کا فائدہ تو سونگھنا ہی ہے۔

۷۳۹۷۔ محمد بن علی، حسین بن محمد حماد، عمرو بن عثمان، ابی محمد بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر پائی، آپ کا عصا [illegible] بڑا پیالہ اور چھوٹا پیالہ تھیلہ جس کے اندر کھجور کی چھال تھی، چھوٹی اور بڑی چادر تھی، جب آپ کے پاس قریش کے جو لوگ آتے تو آپ فرماتے یہ اس ذات کی میراث ہے جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے تمہیں عزت بخشی ہے اور تمہاری مدد کی اور اس کی وجہ سے تمہیں طاقت دی، یہ یہ کیا۔

۷۳۹۸۔ ابو احمد محمد بن احمد، ابو خلیفہ، ابن عائشہ، عمارہ بن عقیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جریر بن عبد العزیز کے پاس آئے نیز سلیمان بن احمد، محمد بن زکریا، غلابی، عمارہ بن عقیل، جریر بن عطیہ بن الخطفی، ان کا نام حذیفہ بن بدر بن سلمہ ہے۔ انہوں نے کہا: جب عمر بن عبد العزیز آئے تو حجاز و عراق کے شعراء آپ کے ہاں اکٹھے ہو آئے، جو جو لوگ آئے ان میں نصیب، فرزدق، احوص، کثیر اور حجاج قضاعی شامل تھے۔ وہ ایک ماہ تک ٹھہرے رہے لیکن انہیں اندر آنے کی اجازت نہ ملی۔

اور حضرت عمر کو ان کے بارے میں کوئی رائے اور خواہش ہوئی، ان کی رائے اور ان کے مخصوص لوگ اور وزراء ان کی خواہش کے لوگ قراء، فقہاء اور وہ لوگ تھے، آپ کے ہاں ورع و تقویٰ میں موسوم تھے۔ آپ ان کی طرف پیام بھیجتے وہ لوگ جہاں بھی اپنے شہروں میں ہوتے، اتفاق سے عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی کے آنے کی جریر کو خبر ہوئی، ہذلی متقی اور فقیہ تھے، منظوم میں حسن بن ابی الحسن کی نظیر تھے، جریر نے انہیں عمر کے دروازے پر کپڑے چڑھائے اور زلفوں پر عمامہ سجائے ہوئے جوان کے سر پر چڑھا ہوا تھا۔ انہوں نے اس کے شملے اپنے آگے ڈالے ہوئے تھے دیکھا۔

اے قاری! جس نے اپنا عمامہ لٹکایا ہوا ہے، یہ تیرا زمانہ ہے میرا زمانہ گذر چکا ہے، ہمارے خلیفہ کو پیام دو اگر تم ان سے ملو کہ میں دروازے پر جیسا کہ بیڑیوں میں [illegible] ہوں، تو عون نے اس سے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا جریر، انہوں نے کہا تمہارے لئے میری عزت حلال نہیں،

تو اس نے کہا تو پھر خلیفہ سے مراد کر کر دینا، انہوں نے کہا: اگر مجھے تمہارے لئے موقع ملا تو تمہارا کام کروں گا، پھر وہ عمر کے پاس گئے انہیں سلام کیا پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور اپنے کلام اور مواعظ کا کچھ ذکر کیا، پھر فرمایا: دروازے پر جریر ہے اس سے میری عزت بچا لیجئے، چنانچہ آپ نے جریر کو اجازت دی، وہ اندر آیا اور کہا: امیر المومنین! مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کے سامنے نصیحت کی بات کی جائے او ہنسی مذاق کی بات نہ کی جائے، کیا مجھے گفتگو کی اجازت دے سکتے ہیں؟ آپ نے اسے اجازت دی تو اس نے کہا.

میں نے اپنی ملامت میں پیشوائی کو پھیرا یا جبکہ مجھے اپنے صبح وشام کے چکروں میں یمامہ کے ارض کا پتہ نہ چلا، جب سے قوم نے کجاوے کسے اس وقت سے ان کا قصد صرف اپنی تھوڑی سے آسودگی کی خاطر دھوکہ بازی ہی ہے، وہ معتزاء کے آختہ کی طرح، جب دوپہر کا سورج روشن ہو اور چاند کے لئے سایہ لوٹ آیا، چیختے ہیں، میں نے ایک مقدار سے کسی زمین سے آکر خلیفہ کی زیارت کی، جیسے ایک وقت مقرر پر موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے پاس آئے، ہم خلیفہ سے اسی طرح کی امید کرتے ہیں جب بارش کے مؤخر ہونے کی وجہ سے باراں کی امید کی جاتی ہے، کیا میں اس مصیبت اور نقصان کا ذکر کروں جو درپیش ہے یا جو خبر آپ کو دی گئی اس پر اکتفاء کریں گے، میں آپ کے بعد ہمیشہ اپنے گھر میں رہا جس نے مجھے بلا سوچے سمجھے ٹھہرائے رکھا اور قبیلہ میں میرا پڑھنا اترنا مشکل ہو گیا۔

ہمارے شہری آدمی کو جو مشقت میں مبتلا ہو، ہمارا دیہاتی آدمی کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا اور نہ دیہاتی ہمارے لئے شہری پر کوئی چیز لاتا ہے۔

حج کے ایام میں کتنی ہی بیوائیں پراگندہ بال ہوتی ہیں اور کتنے ہی یتیم ایسے ہوتے ہیں جن کی نظر اور آواز کمزور ہوتی ہے، آپ نے ان کی پریشانی دور کر دی یہاں تک کہ ان بچوں اور عورتوں نے مل کر دعا کی کہ اے رب تمام لوگوں کے لئے عمر کو بابرکت بنا۔ جو آپ کی عیادت کو آیا آپ اس کے والد کی عدم موجودگی میں کافی ہیں، جیسے چڑیا کے بچے گھونسلے میں اڑ نہیں پاتے تھیں، یہ بیوائیں جن کی آپ نے ضرورتیں پوری کیں تو اس بیوہ مرد کی ضرورت کون پوری کرے گا۔

حضرت عمر کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں، فرمایا: تم تو اپنی مشقت بیان کر رہے ہو، اس نے کہا جبکہ جو چیز مجھ سے اور آپ سے غائب ہے وہ زیادہ سخت ہے، الغرض آپ نے حجاز کی طرف ایک قافلہ روانہ کیا جو اناج، کپڑوں اور عطیوں سے لدا ہوا تھا، جسے وہاں کے فقراء میں تقسیم کیا گیا، پھر فرمایا جریر کیا تم مہاجرین سے ہو؟ اس نے کہا نہیں، فرمایا، تمہارے اور انصار کے درمیان کوئی رشتہ داری، قرابت داری ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا تو اس غنیمت پر کس سے لڑے گا، اور مسلمانوں کے دشمنوں پر بلہ بولے گا؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا: تو میں تمہارے لئے اس غنیمت کی کسی چیز میں کوئی حق نہیں سمجھتا، اس نے کہا کیوں نہیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اس میں حصہ مقرر کیا ہے، اگر آپ اسے مجھ سے دور نہ کریں۔

آپ نے فرمایا تیرا اس میں جو حق کیا ہے؟ اس نے کہا ایک مسافر آپ کے پاس دور دراز سے آیا اور وہ آپ کے دروازے پر سب سے بے تعلق ہے، آپ نے فرمایا تب تو میں تجھے دوں گا، آپ نے بیس دینار منگوائے جو عطیات سے بچ گئے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ میرے عطیہ سے بچ گئے تھے، مسافر کو آدمی کے مال سے دیا جاتا ہے، اگر اس سے زیادہ بچ جاتے تو میں تمہیں دے دیتا، لو انہیں لے لو، اور اگر چاہو تو تعریف کرو اور چاہو تو مذمت کرو، اس نے کہا امیر المومنین! میں تو تعریف کروں گا، جب وہ باہر نکلا تو شاعروں نے اسے گھیر لیا انہوں نے کہا ابو حزرہ تمہارے پیچھے کیا ہے؟ اس نے کہا تم میں سے ہر آدمی اپنی سواری سے مل جائے کیونکہ میں ایسے آدمی کے پاس سے آیا ہوں جو فقراء کو دیتا ہے مگر شعراء کو نہیں دیتا، پھر اس نے کہا.

میں نے شیطان کا منتر اس پر چلتا نہ دیکھا، جبکہ میرا شیطانی جن منتر کرنے والا ہے، یہ نابلی کے الفاظ ہیں۔

۷۳۹۹ ۔ سلیمان بن احمد، ابو خلیفہ، ابو محمد الثوری، اصمعی، عمری، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر بن عبد العزیز نے فرمایا، ہم کسی آدمی کی عقل

کی بنا پر زندگی نہیں گزارتے چہ جائیکہ اس کے گمان پر زندگی گزاریں۔

۷۴۰۰۔ محمد بن علی، حسن بن محمد بن حماد، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا: آپ سے پہلے جتنے لوگ تھے خلافت ان کی زینت کا سبب تھی اور آپ امیرالمومنین! خلافت کی زینت ہیں، آپ کی مثال تو ایسی ہے جیسے شاعر نے کہا۔

موتی چہروں کے حسن کو دوبالا کرتا ہے، گویا موتی کے لئے تیرے چہرے کا حسن و جمال زینت ہے، آپ نے اس سے اعراض فرمایا۔

۷۴۰۱۔ محمد بن علی، حسن بن محمد بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے محمد بن کعب قرظی کو خط لکھا، جس میں ان سے پوچھ رہے تھے کہ تم نے اپنا غلام سالم بیچا ہے، وہ بہتر عبادت گزار غلام تھا، انہوں نے کہا: میں نے اسے مدبر (مرنے کے بعد آزاد) بنالیا ہے آپ نے فرمایا: چلو، مجھے دکھاؤ چنانچہ آپ کے پاس سالم آیا۔

آپ نے فرمایا: میں جس مصیبت میں مبتلا ہوں تم دیکھ رہے ہو اور اللہ کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ میں نجات نہیں پا سکتا، سالم نے کہا: اگر آپ جیسے کہتے ہیں ویسے ہی ہیں تو بھی آپ کی نجات ہے، ورنہ یہ ایسا معاملہ ہے جس سے ڈرنا چاہئے، آپ نے اس سے کہا، سالم! مجھے کچھ نصیحت کرو، فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام سے ایک خطا ہوئی جس کی پاداش میں وہ جنت سے نکالے گئے، اور آپ کئی خطاؤں کے مرتکب ہو کر جنت کی آرزو کرتے ہیں۔

۷۴۰۲۔ ابراہیم بن عبداللہ، احمد بن محمد سنان، ابوالعباس سراج، قتیبہ بن سعید، المعتمر بن زرارہ، ان کے سلسلہ سند میں کسی معتبر شخص سے روایت ہے، حضرت عمر بن عبدالعزیز کا ایک بھائی تھا جسے اللہ تعالیٰ کی خاطر بھائی بنایا، مملوک غلام تھا جس کا نام سالم تھا، جب آپ خلیفہ بنے تو کسی دن اسے بلایا، اس سے کہا: سالم! مجھے اندیشہ ہے کہ میں نجات نہیں پاؤں گا، انہوں نے کہا: اگر آپ ڈرتے ہیں تو بہت اچھی بات ہے لیکن مجھے خوف ہے کہ آپ خوف نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو ایک گھر میں ٹھہرایا، جہاں اس سے کوئی غلطی سرزد ہوئی تو اسے اس گھر سے نکال دیا، اور ہم تو کئی گناہوں والے ہیں، پھر بھی اس گھر میں رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۷۴۰۳۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن العباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، عبداللہ بن عقبہ، علی بن حسین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا ایک دوست تھا، آپ کو اطلاع ملی کہ وہ فوت ہو گیا ہے، آپ اس کے گھر والوں کے پاس تعزیت کے لئے گئے، وہ آپ کے سامنے چیخ پڑے، حضرت عمر نے ان سے فرمایا: موصوف تمہارا رازق نہ تھا، تمہارا رازق زندہ ہے جس پر موت نہیں آئی، اور موصوف نے تمہاری کوئی چیز (رزق کے) راستوں سے بند نہیں کی۔ اپنے رزق کا راستہ بند کیا ہے اور تم میں سے ہر آدمی کے لئے ایک راستہ (رزق کے لئے) ہے جسے اللہ کی قسم بند ہونا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جب سے دنیا کو پیدا کیا، اس کے لئے فنا اور خراب ہونا مقدر کر دیا، اس کے باسیوں پر فنا ہونا مقرر کر دیا، ہر نعمت کا گھر چیخنے والوں سے بھر گیا ہے، جو جمع ہوئے منتشر ہو گئے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی زمین و اہل زمین کا وارث ہوگا، سو جو تم میں سے اپنے آپ پر رو سکے، روئے، اس لئے کہ جس طرف آج تمہارا یہ شخص چلا گیا ہے تم سب کل اسی کی طرف جانے والے ہو۔

۷۴۰۴۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، الحکم بن موسیٰ، سبرہ بن عبدالعزیز، سہل بن ربیع بن سبرہ، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد ربیع سے روایت ہے فرمایا: جب عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز، اور سہل بن عبدالعزیز اور مزاحم مولیٰ عمر کی جب پے در پے ہلاکت ہوئی تو ربیع بن سبرہ ان کے پاس آئے، اور کہا: امیرالمومنین اللہ تعالیٰ آپ کا اجر بڑھائے، میں نے آپ کی طرح کوئی شخص نہیں دیکھا جسے آپ کی طرح لگاتار دنوں میں مصیبت پہنچی ہو۔ اللہ کی قسم! میں نے آپ کے بیٹے جیسا بیٹا، آپ کے بھائی جیسا بھائی اور آپ کے غلام جیسا غلام، کبھی نہیں دیکھا، حضرت عمر نے اپنا سر جھکالیا، میرے ساتھ جو شخص تکیہ پر تھا اس نے مجھے کہا: تم نے انہیں

تحسین کر دیا، راوی کا بیان ہے پھر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا: ربیع تم نے ابھی کیا کہا؟ چنانچہ جو کچھ میں نے پہلے کہا دوبارہ دہرایا، آپ نے فرمایا: نہیں اس ذات کی قسم! جس نے ان پر موت بھیجی، ان چیزوں میں سے میں کوئی بھی کر پاتا تھی۔

۷۳۰۵۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عفان بن مسلم، عثمان بن عبدالحمید، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہمیں یہ اطلاع پہنچی کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دو بیٹے بچپن میں فوت ہو گئے، لوگ آپ کے پاس تعزیت کے لئے آئے۔ آپ خاموش بیٹھے تھے، بیٹی گفتگو نہ کرتے، یہاں تک کہ بعضوں نے کہا: یہ حالت جزع (فرط اجتماع غم و بے صبری) کی وجہ سے ہے، تو پھر آپ نے گفتگو کی آپ نے فرمایا: ملک الموت میرے حجرہ میں آیا اور میرا ایک حصہ لے گیا مجھے ایسا لگا کہ مجھے لے گیا ہے۔

۷۳۰۶۔ ابوبکر، عبداللہ، منصور بن بشیر، ابو سعید المؤدب، یعنی محمد بن مسلم بن ابی الوضاح، عبدالکریم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کسی نے حضرت عمر سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام کی طرف سے اچھا بدلہ عطا فرمائے، تو آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ میری طرف سے اسلام کو اچھا بدلہ دے۔

۷۳۰۷۔ ابوبکر، عبداللہ، ابو معمر، ابو سفیان الحمیری، اسامہ بن زید، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے حضرت عمر نے کہا: تم نے میری امارت و حکومت میں اس حق سے زیادہ ولذیذ کوئی چیز نہیں پائی جو خواہش کے موافق ہو۔

۷۳۰۸۔ ابوبکر، عبداللہ، ابو معمر، ابوبکر بن عیاش، ابو یحییٰ القتات، مجاہد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر نے مجھے تیس درہم دیے اور فرمایا: مجاہد یہ میرے مال کی زکوۃ ہے۔

۷۳۰۹۔ ابوبکر، عبداللہ، ہارون بن معروف، ضمرۃ، ولید بن راشد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر نے لوگوں کے عطیات میں دس دس دراہم کا اضافہ کیا، جس میں آقا اور غلام برابر تھے۔

۷۳۱۰۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ، ابو معمر، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: میرا خواہشمند دل تھا، میں جس چیز کی پرواہ کرتا تھا اس سے بڑی کی خواہش کرتا، جب میرا دل آخری حد تک پہنچ گیا تو آخرت کی خواہش کرنے لگا۔

۷۳۱۱۔ محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن حسین بن معبد المطلبی، حسن بن محمد زعفرانی، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میرا یہ نفس بڑا خواہشمند ہے، اسے دنیا کی جو چیز ملی اس سے افضل کی خواہش کرنے لگا، جب اسے خلافت ملی، جس سے افضل کوئی چیز نہیں، سعید نے فرمایا: جنت خلافت سے افضل ہے۔

۷۳۱۲۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، منصور بن ابی مزاحم، شعیب بن صفوان ابو یحییٰ، محمد بن مروان بن ابان بن عثمان بن عفان، ان کے سلسلہ سند میں اس شخص سے روایت ہے جس نے مزاحم سے سنا فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کہا کہ میں نے آپ کے گھر والوں میں خلل دیکھا ہے، تو آپ نے مجھے کہا: مزاحم! کیا وہ انہیں کافی نہیں، میں نے انہیں نصیحت میں سے اتنا دیا جو مسلمانوں کو عمر کے مال سے دیا جاتا ہے۔

میں نے انہیں کہا: اتنی زیادہ ضرورت میں یہ مال ناکافی ہے اور ساتھ ساتھ ان کی ضیافت ان کے کپڑے اور ان کی عورتوں کی ضروریات نہیں؟ اللہ کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ انہیں فاقہ لاحق ہو تو عمر نے مجھے کہا: میرا نفس بڑا خواہشمند ہے اور میں نے اپنے آپ کو اس وقت مدینہ میں دیکھا جب میں لڑکوں سے کھیلا کرتا تھا، پھر میرے دل میں عربیت اور شعر سیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی، جس سے میں نے بقدر ضرورت اور جتنا میں چاہتا تھا حاصل کیا، پھر بادشاہت کی خواہش ہوئی تو میں مدینہ کا گورنر بن گیا، پھر بادشاہت ہی میں لباس، عیش و عشرت اور خوشبوئی کی خواہش ہوئی، مجھے معلوم نہیں کہ میرے خاندان یا باہر کے لوگوں میں سے کوئی میری طرح رہتا ہو۔ پھر میرے دل میں آخرت اور عدل پر عمل کرنے کی خواہش ہوئی، مجھے امید ہے کہ مجھے وہ حصہ ملے گا جس کی آخرت میں سے میرے دل نے خواہش کی،

میں وہ شخص نہیں جس نے لوگوں کی دنیا کی خاطر اپنی آخرت خراب کر دی ہو۔

۷۴۱۳۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن ولید، محمد بن کثیر، ابوکثیر بن مروان، رجاء بن حیوۃ، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ ایک رات میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس باتیں کرتا رہا، چراغ خراب ہو گیا تو میں اسے درست کرنے کھڑا ہوا تو عمر نے مجھے بیٹھنے کا کہا، پھر خود اٹھے اور اسے درست کیا، اس کے بعد واپس آ کر بیٹھ گئے، فرمایا: میں اور عمر اٹھے، میں اور عمر بیٹھے، آدمی کا کمینہ پن ہے کہ وہ اپنے مہمان سے کام لے۔

۷۴۱۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حکم بن موسیٰ، ضمرہ، ابن ربیعہ، عبدالعزیز بن ابی خطاب، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: مجھے رجاء بن حیوۃ نے کہا: میں نے تمہارے باپ سے بڑھ کر کامل عقل والا آدمی نہیں دیکھا۔ ایک رات میں ان سے باتیں کرتا رہا، پھر اسی طرح کی بات کا ذکر کیا۔

۷۴۱۵۔ احمد بن جعفر، عبداللہ، ابن ح، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، حسین بن محمد، عبداللہ بن عمرو، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ میں نے ایک بوڑھے شخص سے سنا جو عمر بن عبدالعزیز کے محافظوں میں سے تھا: کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو اس وقت دیکھا جب وہ خلیفہ بنے، ان کا بڑا خوبصورت رنگ تھا، عمدہ لباس پہنے ہوئے تھے، پھر کچھ عرصہ بعد میں ان کے پاس آیا، وہ خلیفہ تھے ان کا رنگ جل کر سیاہ ہو گیا، کھال ہڈیوں سے چٹ گئی یہاں تک کہ کھال اور ہڈیوں کے درمیان گوشت کا نام ونشان نہ تھا، آپ کے سر پر سفید ٹوپی تھی جس کی روئی جمع تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی کسی نے دھوئی ہے، آپ پر بوسیدہ کپڑے تھے جن کے بند لٹکے ہوئے تھے، اور وہ عمامہ پہ تھے جو زمین سے چٹ رہا تھا، عمامہ کے نیچے کا ذرے کی تقریباً ایک چلن تھی، آپ نے مجھے کچھ مال دیا کہ میں اسے رقہ میں صدقہ خیرات کر دوں، آپ نے فرمایا: اس مال کو بستی نہر کے کنارے تقسیم کرنا، میں نے کہا: میرے پاس ناواقف آدمی بھی آئے گا کیا میں اسے بھی دے دوں؟ آپ نے فرمایا: ہر اس شخص کو جو تمہاری طرف اپنا ہاتھ بڑھائے۔

۷۴۱۶۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، معاویہ بن عبداللہ بن معاویہ بن عاصم بن منذر بن زبیر بن العوام، ابوالقاسم ہشام بن ہشام، محمد بن کعب، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ جب عمر خلیفہ بنے تو میری طرف پیام بھیجا، میں اس وقت مدینہ منورہ میں تھا، میں آپ کے پاس آ گیا، میں جب بھی آپ کی طرف دیکھتا تو تعجب کیے بغیر نظر نہ ہٹاتا، آپ نے فرمایا: ابن کعب! تم مجھے ایسا دیکھ رہے کہ اس طرح پہلے نہ دیکھتے تھے، میں نے کہا تعجب کی نگاہ سے دیکھ رہا ہوں، فرمایا: کاہے کا تعجب؟ میں نے کہا: امیر المومنین! مجھے آپ کی رنگت اور جسم کی کمزوری، بالوں کے گرنے پر تعجب ہو رہا ہے، فرمایا: اس وقت کیا حال ہوگا جب مجھے تم تین سال بعد دیکھو گے جب میں قبر کے گڑھے میں ڈال دیا جاؤں گا، میری آنکھیں میرے رخساروں پر (پھٹ کر) بہہ پڑیں گی، اور میرے نتھنے پیپ اور خون سے جاری ہوں گے تمہیں مجھ سے زیادہ اچنبھا ہوگا۔

۷۴۱۷۔ ابوبکر بن عبداللہ، عبیداللہ بن عمر ح، ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن مروان عقیلی، عمارہ بن ابی حفصہ، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ مسلمہ بن عبدالملک، عمر بن عبدالعزیز کے مرض الوفات میں ان کے پاس آئے، آپ نے کہا: آپ اپنے خاندان والوں کے لئے کیسے وصیت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جب میں اللہ تعالیٰ کو بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دینا، آپ نے دوبارہ اسی بات کی کہ گھر والوں کے بارے میں کیسے وصیت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میرا والی وہ اللہ ہے جس نے کتاب نازل کی اور وہ نیکوکاروں کا نگہبان ہے

۷۴۱۸۔ ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابواسحاق، محمد بن حسن، ہاشم، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ جب وہ دور و نزدیک جس میں عمر کی وفات ہوئی تو ان کے پاس مسلمہ بن عبدالملک آئے۔ انہوں نے کہا: امیر المومنین! آپ نے اپنی اولاد کا منہ اس مال سے خالی

چھوڑ دیا، انہیں نادار کر دیا، ان کے پاس کچھ نہیں، اگر آپ ان کے بارے میں مجھے یا اپنے خاندان میں سے مجھ جیسے کسی شخص کو وصیت کر دیں تو کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے سہارا دو، پھر فرمایا: تمہارا یہ کہنا کہ میں نے اس مال سے اپنی اولاد کو مستحق خالی چھوڑ دیا ہے تو اللہ کی قسم میں نے انہیں ان کے حق سے منع بھی نہیں کیا اور نہ انہیں وہ چیز دی جو ان کا حق نہیں بنتی تھی اور تمہارا یہ کہنا کہ آپ مجھے یا مجھ جیسے کسی شخص کو اپنے خاندان والوں میں وصیت کر دیں، تو میرا وصی اور ولی ان کے بارے میں وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے کتاب نازل کی اور وہی نیکوکاروں کا نگہبان ہے، میری اولاد ان دو مردوں کی مانند ہیں، ایک تو تقویٰ اختیار کرتا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی راستہ نکال دیں گے، دوسرا وہ جو گناہوں کی طرف متوجہ ہو۔ سو میں ایسا نہیں کہ انہیں مزید اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر امداد و طاقت دوں، پھر ان کی طرف پیام بھیجا، وہ بارہ افراد تھے، راوی کا بیان ہے: آپ نے ان کی طرف دیکھا تو آپ آبدیدہ ہو کر رونے لگے، پھر فرمایا: وہ نوجوان جنہیں میں بے سروسامان چھوڑے جا رہا ہوں ان کے پاس کچھ بھی نہیں، ایسی بات نہیں بلکہ الحمد للہ انہیں میں بھلائی کے ساتھ چھوڑے جا رہا ہوں۔

اے میرے بیٹو! تم اہل عرب اور معاہدین میں سے جس سے بھی ملو تو ان پر تمہارا حق ہے، بیٹو! تمہارے سامنے دو معاملوں میں سے ایک ہے یا یہ کہ تم مالدار ہو جاؤ اور تمہارا باپ جہنم میں داخل ہو یا یہ کہ تم نادار و فقیر رہو اور تمہارا باپ جنت میں داخل ہو، اور تمہارے باپ کو تمہارا فقیر رہنا اور جنت میں جانا تمہارے مالدار ہونے اور اس کے جہنم میں جانے سے زیادہ محبوب ہے، کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے۔

۷۳۱۹۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سہل بن محمود، عمر بن حفص المعیطی، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ان سے کہا کہ حضرت عمر نے تمہارے لئے کتنا مال چھوڑا؟ تو وہ مسکرانے لگے، انہوں نے کہا، ہمارے ایک غلام تھے جن کے پاس خرچ کا حساب تھا، وہ کہتے ہیں کہ جب عمر جانکنی کے عالم میں تھے تو مجھے کہا: تمہارے پاس کتنا مال ہے؟ میں نے کہا چودہ دینار، فرمایا: ان سے تو تم مجھے ایک منزل سے دوسری منزل تک اٹھانے میں لگاؤ گے، راوی کہتے ہیں، پھر میں نے کہا: آمدنی کتنی چھوڑی؟ تو انہوں نے کہا چھ سو دینار کی آمدنی، تین سو دینار ہر سال ملتے ہیں، جو ہمیں ان کی طرف سے میراث ملی اور تین سو دینار ہمارے بھائی عبدالملک کی میراث سے ملے، ہم آپ کے بارہ لڑکے اور چھ لڑکیاں تھے، آپ کا مال ہم میں ۱۵ کے حساب سے تقسیم ہوا۔

۷۳۲۰۔ ابو محمد، احمد، منصور بن بشیر، ابو بکر بن عیاش (بن نوفل) بن الفرات ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے، عمر بن عبدالعزیز نے جعونہ بن حارث کو ملطیہ کا گورنر بنایا، انہوں نے وہاں چڑھائی کی جس کی وجہ سے انہیں مال غنیمت حاصل ہوا، وہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئے، آکر جب سارے واقعہ سے خبردار کیا تو عمر نے فرمایا: کسی مسلمان کو بھی نقصان پہنچا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں صرف ایک چھوٹا سا مرتبہ، یہ سن کر عمر غضبناک ہو گئے اور فرمایا چھوٹا سا مرتبہ چھوٹا سا مرتبہ، بار فرمایا۔ میرے پاس بکریاں اور گائے لاتے ہو اور مسلمانوں کے ایک مرد کو تکلیف پہنچے؟ جب تک میں زندہ ہوں تم اور تمہارا باپ کسی عہدہ پر فائز نہیں ہو سکتے۔

۷۳۲۱۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبداللہ بن ابراہیم بن عمر بن کیسان صنعانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے چچا محمد کو فرماتے سنا: حضرت عمر نے فرمایا: وہ شخص جو کسی عہدہ پر فائز نہیں کیا گیا، گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔

۷۳۲۲۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عمر ابالی، محمد بن علی، حسین بن محمد بن عباد، ابو موسیٰ، عثمان بن غطفانی، علی بن زید، ان کے سلسلہ سند میں ہے، میں نے عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے سنا: چالیس سالہ شخص پر اللہ تعالیٰ کی حجت تمام ہو گئی کہ اس میں عمر بن عبدالعزیز فوت ہوئے۔

۷۳۲۳۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن ابراہیم، اسمٰعیل بن ابراہیم، ایوب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر کو وہ جگہ یاد

دلائی گئی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے لوگ اس بارے میں عرض و معروض کرنے لگے۔ لوگوں نے کہا: اگر آپ مدینہ منورہ کے قریب ہوں تو اچھا ہے، آپ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ مجھے جہنم کے علاوہ ہر طرح کا عذاب دے یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات آئے کہ میں اپنے آپ کو اس کا اہل و مستحق سمجھوں، یعنی ایسی بات نہیں میں اپنے آپ کو اس کا اہل نہیں سمجھتا۔

۷۳۲۴۔ محمد بن علی، ابو عروبہ، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر سے کہا: اگر آپ مدینہ منورہ کے قریب ہوں، پھر اسی طرح بیان کیا۔

۷۳۲۵۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابو کریب ابن المبارک، جابر بن حازم، مغیرہ بن حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے فاطمہ زوجہ عمر بن عبدالعزیز نے بیان کیا، میں عمر کو اکثر یہ کہتے سنا کرتی تھی، اے اللہ! ان لوگوں پر میری موت کو ہلکا کریں، اگرچہ ایک گھڑی ہی کیوں نہ ہو! ایک دن میں نے ان سے کہا: اگر میں یہاں سے چلی جاؤں تو اچھا ہے کیوں کہ آپ بیدار رہے ہیں، تاکہ امیر المومنین! آپ کچھ نیند کرلیں۔ تو میں اس کمرے کے ایک گوشہ میں چلی گئی، پھر میں نے آپ کو فرماتے سنا: یہ آخرت کا گھر جسے ہم ان لوگوں کو دیتے ہیں جو زمین میں سر بلندی اور فساد نہیں چاہتے اور اچھا انجام پرہیزگاروں کا ہے۔ (القصص ۸۳)، آپ بار بار اسے دہراتے رہے فرماتے ہیں: پھر آپ نے سر جھکالیا، تو میں نے آپ کے ایک خادم بچے سے کہا: جاؤ دیکھو، وہ گیا تو اس نے چیخ ماری، پھر میں آئی تو انہوں نے اپنا رخ قبلہ کی طرف کیا ہوا تھا، ایک ہاتھ سے اپنی دونوں آنکھیں بند کی ہوئی اور دوسرا ہاتھ منہ پر رکھا ہوا تھا۔

۷۳۲۶۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، حارث بن بہرام، النضر، لیث بن ابی مرقیہ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ جب آپ مرض الوفات میں تھے تو آپ نے فرمایا: مجھے بٹھاؤ، لوگوں نے بٹھایا، آپ نے فرمایا: میں وہی ہوں جسے آپ نے دیا تو میں نے کوتاہی کی، آپ نے روکا میں نے نافرمانی کی، لیکن اللہ اکیلا معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر آپ نے سر اٹھایا اور تیز نظروں سے دیکھنے لگے، لوگوں نے کہا: آپ بڑے غور سے دیکھ رہے ہیں، آپ نے فرمایا: میں کچھ ایسے حاضرین کو دیکھ رہا ہوں جو انسان ہیں نہ جنات، اس کے بعد آپ کی روح قبض ہوگئی۔

۷۳۲۷۔ حبیب بن حسن بن حلویہ قطان، ابراہیم بن یزید بن مصعب شامی، اسمٰعیل بن عیاش، ابن المبارک اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ میں حاضر ہوا، اس کے بعد وہاں سے شہر قنسرین کے ارادے سے نکلا، جاتے جاتے ایک راہب پر گزر ہوا جو اپنے دو بیلوں یا گدھوں کو چلا رہا تھا، وہ مجھے کہنے لگا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اس شخص کے جنازہ میں حاضر تھے؟ میں نے کہا: ہاں تو اس نے اپنی آنکھیں جھکالیں اور دھاڑیں مار کر رونے لگا، میں نے کہا: تو اس پر کیوں روتا ہے جبکہ تو اس کے دین پر نہیں، اس نے کہا: میں اس پر نہیں رو رہا، بلکہ اس نور پر رو رہا ہوں جو زمین پر تھا اور اب بجھا دیا گیا ہے۔

۷۳۲۸۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، علی بن میمون الرقی، ابو خلید، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے اہل مجلس سے کہا: جو کوئی تم میں سے میرے ساتھ رہنا چاہے وہ پانچ خصلتوں کو اپنا کر میرے ساتھ رہے، مجھے عدل کی وہ راہ دکھائے جو مجھے دکھائی نہیں دیتی، نیکی کے کام پر مددگار ہو، مجھے اس شخص کی ضرورت وحاجت پہنچائے جو خود نہیں پہنچا سکتا، میرے پاس کسی کی غیبت نہ کرے، میری طرف سے اور لوگوں کی طرف وہ جس امانت کا ذمہ دار بنایا گیا ہے اسے پہنچائے لہٰذا اگر وہ ان سب صفات سے متصف ہو تو وہ آجائے ورنہ وہ میری صحبت ومجلس سے رک جائے میرے پاس نہ آئے۔

۷۳۲۹۔ مخلد بن جعفر، محمد بن علی المروزی، خالد بن خداش، حماد، ابو ہاشم رومانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس آکر کہنے لگا: میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بنی ہاشم ان سے شکایت کر رہے ہیں، آپ نے ان سے فرمایا عمر بن عبدالعزیز کہاں ہے۔

۷۳۳۰۔ محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن عبدالسلام، حسن بن ابی امیہ، ابواسامہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص نے خواب میں باب جنت پر لکھا دیکھا۔ اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے عمر بن عبدالعزیز کے لئے دردناک عذاب کے دن سے براءت کا اعلان ہے۔

۷۳۳۱۔ ابوحامد احمد بن محمد بن حسین، ابن ابی حاتم، رح محمد بن ابراہیم، محمد بن اسلم بن یزید الوراق، عمار بن خالد، محمد بن یزید الواسطی معاذ مولیٰ زید بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بنی تمیم کے ایک شخص نے خواب میں آسمان سے اتری ایک کھلی کتاب کو دیکھا جس پر واضح خط سے لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے عمر بن عبدالعزیز کے لئے دردناک عذاب سے براءت کی کتاب ہے۔ بے شک میں ہی اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔

۷۳۳۲۔ عبدالرحمن بن محمد بن المنذر، عباس بن حمدان، محمد بن یحییٰ، عباد بن عمر، مخلد بن یزید، یوسف بن ماہک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم حضرت عمر بن عبدالعزیز کی قبر پر مٹی برابر کر رہے تھے۔ اسی دوران آسمان سے ہم پر ایک پتلی کھال گری جس میں لکھا تھا، بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر بن عبدالعزیز کے لئے جہنم سے امان کا اعلان ہے۔

۷۳۳۳۔ عثمان بن محمد عثمانی، حسین بن احمد بن بسطام، احمد بن محمد بن ابی بزہ، محمد بن یزید بن خنیس، وہیب بن ورد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک دفعہ مقام ابراہیم کے پیچھے سویا ہوا تھا، میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک شخص باب بنی شیبہ سے اندر آ رہا ہے وہ کہہ رہا تھا، اے لوگو! تم پر اللہ تعالیٰ کے خط نے ایک والی مقرر کیا ہے میں نے کہا کون؟ اس نے اپنے ناخن کی طرف اشارہ کیا، جس پر لکھا تھا ع م ر، اس کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز کی بیعت ہوئی۔

۷۳۳۴۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن ابراہیم الدورقی، ولید بن صالح، ابوالملیح، خصاف اتی نصیف، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ کے دائیں طرف حضرت ابوبکر بائیں طرف حضرت عمر اور ان کے سامنے میمون بن مہران بیٹھے ہیں، میں نے میمون بن مہران سے آ کر پوچھا یہ شخصیت کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، میں نے کہا: اور یہ؟ انہوں نے فرمایا: دائیں طرف حضرت ابوبکر اور بائیں طرف عمر ہیں، اتنے میں عمر بن عبدالعزیز آ گئے اور وہ حضرت ابوبکر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان بیٹھ گئے تو حضرت عمر کو ان کی جگہ کی حرص ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور اپنی گود میں بٹھالیا۔

۷۳۳۵۔ مخلد بن جعفر، محمد بن یحییٰ المروزی، خالد بن خداش، حماد، ابوہاشم رمانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا، اس نے کہا میں نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ کے دائیں طرف ابوبکر اور بائیں طرف عمر تھے، پھر اسی طرح کا تذکرہ کیا۔

۷۳۳۶۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن ابراہیم الدورقی، اسود بن سالم، حسان بن ابراہیم، عبیداللہ الوصافی، عراک بن مجرہ، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے فرمایا: عمر قریب ہو جاؤ! میں آپ کے اتنا قریب ہو گیا کہ آپ سے مصافحہ کر سکوں۔ کیا دیکھتا ہوں دو بوڑھے شخص آپ پر سایہ فگن ہیں، آپ نے فرمایا: جب تم میری امت کے والی بنو تو ان کے بارے میں اس طرح نگرانی کرنا جیسے ان دونوں نے کی، میں نے عرض کیا، یہ دونوں کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ ابوبکر ہیں اور یہ عمر ہیں۔

۷۳۳۷۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد، ثنی بن ابی طالب، ابراہیم بن بکر المصری، ابو رخاء، ام عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ کے دائیں طرف ابوبکر اور بائیں طرف عمر تھے۔

اور حضرت عثمان کو کہتے دیکھا: رب کعبہ کی قسم! میں نے حضرت علی سے لڑائی کی اور حضرت علی فرمانے لگے، رب کعبہ کی قسم! مجھے بخش دیا ہے۔

۷۴۳۸۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب بن نجدہ، ابوالمغیرہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے فرمایا: جب تم کسی گروہ کو دیکھو کہ وہ عوام کو چھوڑ کر کسی کام میں سرگوشی کر رہے ہیں تو جان لو وہ گمراہی کی داغ بیل رکھ رہے ہیں۔

۷۴۳۹۔ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ وہ قصاص کا حکم دیں اور ان کی زیادہ وطوالت عمری دعا ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ پر درود بھیجنے کی ہو۔

۷۴۴۰۔ محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عمر نے اپنے کسی گورنر کو لکھا: "میں تمہیں تقویٰ اور کام میں میانہ روی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کی وصیت کرتا ہوں، اور جو چیزیں لوگوں نے بعد میں پیدا کیں انہیں چھوڑنے کا حکم کرتا ہوں، جس کی سنت جاری تھی، وہ لوگ اس کی ذمہ داری سے ملنے کافی ہیں۔ جان لو کہ جس نے جب کبھی بھی کوئی بدعت نکالی تو اس کی رہنمائی کی چیز پہلے گزر چکی ہوگی، جو عبرت ہوگی، لہٰذا تم سنت کو تھامو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہارے لئے حفاظت کا ذریعہ ہے اور یہ بھی جان لو کہ جس نے کئی طریقوں کی راہ نکالی جیسا کہ ان کی پچھلی غلطی، خلاف ورزی اور انتہاپسندی کا علم ہوتا ہے اس واسطے کہ پہلے گزرے ہوئے لوگ علم کی بناء پر واقف ہوئے اور تنقید کی نگاہ ان کے لئے کافی رہی اور کئی چیزیں ذکر کیں جو مجھے یاد نہیں۔

۷۴۴۱۔ ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، عبداللہ بن موسیٰ، ابورجاء الہروی، شہاب بن خراش، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے ایک شخص کی طرف لکھا: السلام علیکم، اما بعد! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں پھر اسی طرح کی بات ذکر کی، البتہ اس کا اضافہ یہ ہے، وہ لوگ امور کے جاننے پر قوی تھے، ان کاموں میں اگر کوئی فضیلت تھی تو وہ اس کے زیادہ مستحق تھے، کیونکہ وہ لوگ پہلے گزرے ہیں، اور ہدایت اگر یہ ہوتی جس پر تم کاربند ہو تو وہ اس تک تم سے پہلے پہنچ چکے ہوتے، اور اگر تم یہ ہو کہ بعد کی بدعتیں ان لوگوں کی ایجاد ہیں جنہوں نے ان کے علاوہ کسی اور کی پیروی کی اور اپنے آپ میں کھو کر ان سے غافل رہے، البتہ انہوں نے ایک بات کہی ہے جو کافی تھی اور ایسے قوانین وضع کیے، جو شافی تھے ان سے بالا کوئی سواری چلا کر تھکنے والا نہیں۔

ان کے علاوہ کئی لوگوں نے کوتاہی کی تو خشک ہوگئے اور دوسروں ان سے صرف نظر کیا تو وہ غلو وانتہاپسندی میں پڑ گئے، جبکہ تم ان کے درمیان سیدھی راہ پر ہو۔

۷۴۴۲۔ ابومحمد بن جبلہ، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عفان بن مسلم، عثمان بن عبدالحمید، موسیٰ بن رباح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عمر چند لوگوں کے پاس آ کر بیٹھے، پھر انہیں یاد آیا کہ آپ نے انہیں سلام نہیں کیا، تو آپ اٹھے اور آ کر انہیں سلام کیا اور پھر بیٹھے۔

۷۴۴۳۔ ابومحمد، احمد بن حسین، احمد الدورقی، قبیصہ، سفیان ان کے سلسلہ سند میں ہے، ایک شخص حضرت عمر سے ملا، ان سے کسی نے کہا اس سے آپ کو کس نے روکا؟ آپ نے فرمایا: متقی شخص کو لگام پڑی ہوتی ہے۔

۷۴۴۴۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے مالک بن دینار کو فرماتے سنا کہ میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز صدیق ہیں۔

۷۴۴۵۔ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، جعفر بن محمد بن عمران ثعلبی، خالد بن حیان، جعفر بن برقان، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک نبی سے دوسرے نبی کے بارے میں عہد لیتا ہے اور لوگوں سے عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں عہد

لیا۔

۷۴۶۔ ابومحمد، احمد بن حسین، احمد الدورقی، احمد بن نضر بن مالک، محمد بن ثور، معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے سامنے علماء شاگرد تھے۔

۷۴۷۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، جعفر بن برقان، میمون بن مہران، ان سے یا کسی اور سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے سامنے علماء تو طالب علم تھے۔

۷۴۸۔ محمد بن علی، محمد بن عبدالجبار، ہیثم بن خارجہ، مبشر بن اسمٰعیل، جعفر بن برقان، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کے پاس اس خیال سے آئے کہ ہماری انہیں ضرورت ہے تو ہم نے اپنے آپ کو ان کے سامنے طالب علم پایا۔

۷۴۹۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، جعفر بن برقان، ان سے یا کسی اور سے روایت ہے، مجاہد کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کو تعلیم دینے آئے، جب ہم ان کے پاس رہے تو ہم نے ان سے سیکھا۔

۷۵۰۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، ابونعیم، جعفر بن برقان، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز علماء کو تعلیم دیتے تھے۔

۷۵۱۔ ابومسعود عبداللہ بن محمد بن احمد بن یزید، محمد بن احمد، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، حسین الدراع، عبداللہ بن خراش، مرحد ابی مرحد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے سنا: لوگو! نعمتوں کو شکر کی زنجیروں سے اور علم کو لکھنے کی زنجیروں میں قید کرو۔

۷۵۲۔ عمر بن محمد بن حاتم، جدی محمد بن عبیداللہ بن مرزوق، عفان، ح، حسین بن محمد بن کیسان، اسمٰعیل بن اسحاق، حجاج، حماد بن سلمہ، رجاء بن المقدام، نعیم بن عبداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے فرمایا: میں بہت سی باتیں فخر کے اندیشہ سے چھوڑ دیتا ہوں۔

۷۵۳۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عفان، عمر بن علی، عبدربہ بن ابی ہلال الجزری، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر سے کہا: امیرالمومنین! میرے خیال میں آپ کی زندگی کس طرح چل رہی ہے؟ رات کے ابتدائی حصہ میں آپ لوگوں کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں۔ درمیان میں اپنے ہم مجلس کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ رہا رات کا آخری حصہ تو اللہ ہی جانتا ہے اس میں آپ کہاں ہوتے ہیں؟ فرماتے ہیں: آپ نے میرے کندھے کو تھپکا کر فرمایا: سنو میمون! میں نے لوگوں کی ملاقات کو ان کے عقلوں کو ابھارنے کا ذریعہ پایا ہے۔

۷۵۴۔ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، یعقوب بن محمد بن ماہان، محمد بن صدیق، ہشام، سعید بن منصور، حمزہ بن یزید، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ مسلمہ بن عبدالملک عمر کے پاس آئے۔ اس وقت آپ چادر اوڑھے بیٹھے تھے، کہنے لگے: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ نے ہمارے لئے مردہ دلوں کو زندہ کر دیا اور نیک لوگوں میں ذکر چھوڑ دیا۔

۷۵۵۔ عمر بن احمد بن شاہین، علی بن محمد بصری، مطلب بن شعیب، ابوصالح، لیث بن سعد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ شام کا ایک شخص شہید ہوا تو وہ ہر شب جمعہ خواب میں اپنے والد سے ملتا، اس سے بات چیت اور انس کی باتیں کرتا، راوی کا بیان ہے کہ ایک جمعہ وہ نوجوان نہ آیا، اگلے جمعہ آیا تو اس کے والد نے کہا: بیٹے تم نے مجھے غمگین کر دیا اور تمہارا نہ آنا مجھ پر شاق گزرا، اس نے کہا: میں اس وجہ سے نہ آسکا کہ شہداء کو یہ حکم ملا تھا کہ وہ عمر بن عبدالعزیز سے ملیں، ہم نے ان سے ملاقات کی ہے۔ یہ عمر بن عبدالعزیز کی وفات کی بات ہے۔

۷۵۶۔ محمد بن احمد بن ہارون۔ عبداللہ بن حسن بن اشعث، عبدان، نضر بن داؤد بن طوق محمد بن فضل، عباس بن راشد، ابیہ

راشد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مرے آقا عمر بن عبدالعزیز نے زیارت کی، جب واپس ہونے لگے تو مجھ سے فرمایا اس نے ساتھ چلو، جب ہم نکلے، تو ہم نے ایک کالا سانپ مرا پایا، عمر اترے اور راستے سے دفن کر دیا اور پھر تک ایک غیبی آواز آئی اے ہے تو خوا اے ہے تو خوا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سانپ کے بارے فرماتے سنا تھا تو فلاں زمین کے بیابان میں مرے گا اور تجھے اہل زمین کا بہترین شخص دفن کرے گا، آپ نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اگر تو ظاہر ہو سکتا ہے تو مرے سامنے آ، اس نے کہا میں ان سات شخصوں میں سے ایک ہوں، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی وادی میں بیعت کی تھی، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سانپ کے بارے میں فرماتے سنا کہ تو فلاں زمین کے بیابان میں مرے گا۔ تجھے اس دن اہل زمین کا بہترین شخص دفن کرے گا، تو عمرو رونے لگے، اور قریب تھا کہ سواری سے گر پڑتے، فرمایا: راشد میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ جب تک مجھے مٹی کے سپرد نہیں کر دیتے اس کی کسی کو اطلاع نہ کرو گے۔

۷۳۵۷۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی فزارہ، انجی محمد بن مسلم البصری، ابوسعید المؤدب، عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے ایک شخص سے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ کامیاب ہونے والوں کا ذخیرہ ہے، مومنوں کی پناہ گاہ ہے، خبردار دنیا سے ہوشیار رہنا کہیں تجھے فتنہ میں مبتلا نہ کرے، کیونکہ یہ تجھ سے پہلے لوگوں کے ساتھ یہ کھیل کھیل چکی ہے، اس پر جن لوگوں کو اطمینان ہوتا ہے انہیں یہ دھوکا دیتی ہے، اور اس پر بھروسہ کرنے والے کو غمگین کرتی ہے، اس کی اتباع کرنے والے پر دسترس حاصل کر لیتی ہے، جس نے اسے باقی رکھنا چاہا وہ اسے باقی نہیں رکھتی، اور جو اس کی خواہش کرے اس سے ہلاکت دور نہیں کی جاتی، اس کے بڑے پر رونق مناظر نہیں، اس سے جو تم نے آگے بھیجا وہ تجھ سے سبقت نہیں کر سکتا، اور جو تم نے پیچھے چھوڑا وہ تجھے حاصل نہیں ہو سکتا۔

۷۳۵۸۔ عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن محمد بن مسلم، ہناد بن سری، سفیان بن عیینہ ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے فرمایا رضا تھوڑی ہے صبر مومن کی ڈھال ہے۔

۷۳۵۹۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن ولیع، جریر، مختار بن فلفل، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے لئے سکے ڈھالے گئے، جن پر لکھا تھا کہ عمر نے وفا اور عدل کا حکم دیا ہے، آپ نے فرمایا اسے توڑ دو اور اس میں لکھو، اللہ تعالیٰ نے وفا اور عدل کا حکم دیا ہے۔

۷۳۶۰۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ہشام بن عمار، محمد بن عمران، اسمٰعیل بن عبیداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اسمٰعیل! تمہاری عمر کتنے سال ہے؟ انہوں نے کہا: ساٹھ سال چھ ماہ، آپ نے فرمایا: اسمٰعیل! تم مزاح سے بچنا۔

۷۳۶۱۔ محمد بن ابراہیم، ابویعلی الموصلی، ابوالربیع سلیمان بن داؤد العتکی، علیہ اسلم بن زید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ فاطمہ بنت عبدالملک نے عمر بن عبدالعزیز سے مطالبہ کیا کہ ان کے لئے خاص مال کا اجراء کریں، آپ نے فرمایا نہیں تمہارے لئے میرے مال میں وسعت نہیں، وہ کہنے لگیں: تو پھر آپ لوگوں سے کیوں وصول کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے صبر کیا دی ہے اور ان دانت پر بے بگئی جب میں والی بن گیا تو میں ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا گناہ مجھ پر ہوگا۔

۷۳۶۲۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالاعلیٰ، معتمر بن سلیمان، ہشام، خالد الربعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ آسمان عمر بن عبدالعزیز (کی وفات) پر چالیس دن روئے گا۔

۷۳۶۳۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد، عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن صالح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بنی حنیفہ کے کسی شخص سے وہ محمد بن کعب قرظی سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے مجھے کہا، ایسے لوگوں کی مصاحبت و دوستی سے دور رہو، جنہیں تمہارا خیال صرف اپنی

ضرورت تک ہوتا ہے، جو نہی ضرورت پوری ہوئی محبت کی ڈوریں کٹ گئیں، ایسے لوگوں کی دوستی اختیار کرو، جو بھلائی کے کاموں میں بلند ہمت اور حق بات میں سنجیدہ اور صاحب متانت ہوں، ایسے لوگ تمہارے نفس کے خلاف تمہاری امداد کریں گے اور ان کی ذمہ داری تمہیں کافی ہوگی۔

۷۳۶۴۔ ابو حامد محمد، اسمٰعیل بن ابی الحارث، اسحاق بن اسمٰعیل، جریر، مغیرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: کہ اگر عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ مرا زمانہ پاتے تو جس چیز میں اب میں پڑ چکا تو مری حالت پر نرمی کرتے۔

۷۳۶۵۔ عبیداللہ بن محمد، احمد بن حسن بن حسین، نیز ابو حامد محمد بن اسحاق، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن اسحاق طالقانی، ضمرہ، ابن ابی حملہ، ولید بن ہشام، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے ایک یہودی ملا وہ کہنے لگا، عمر اس امت کی حکومت کا ذمہ دار بنے گا، جس میں وہ عدل انصاف قائم رکھے گا، میں نے عمر سے ملاقات کی تو اس یہودی کی بات بتائی۔ فرمایا: جب وہ والی بن گئے تو یہی یہودی مجھے ملا، کہنے لگا میں تمہیں نہ کہتا تھا کہ عمر حکومت سنبھالے گا اور ان میں انصاف کرے گا؟ میں نے کہا: ہاں کیوں نہیں، فرماتے ہیں پھر وہ مجھے ملا تو اس نے کہا کہ اس کے چاند نے پانی مانگا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے نفس کا تدارک کرے، ان کا بیان ہے کہ میں جب عمر سے ملا تو ان سے اس بات کا ذکر کیا تو عمر نے کہا: اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرے، اسے کیسے علم ہوا، مجھے وہ گھڑی معلوم ہے جس میں میں نے پانی مانگا، جب امر دی شفا اس میں ہے کہ میں اپنے کان ہی کو ہاتھ لگاؤں یا خوشبو کو اپنی ناک تک اٹھانے میں ہے تو میں ایسا نہ کروں گا۔

۷۳۶۶۔ محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، ابو الحسین رہاوی، محمد بن عبید، ابراہیم السکونی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے اور سلیمان کے غلاموں میں لڑائی جھگڑا ہوگیا، اس کا ذکر سلیمان نے عمر سے کردیا، اسی دوران کہ آپ ان سے باتیں کررہے تھے تو سلیمان نے عمر سے کہا: آپ نے غلط کہا، عمر نے کہا: جب سے مجھے اس بات کا علم ہوا ہے کہ جھوٹ، جھوٹ بولنے والوں کیلئے برائی ہے اس وقت سے میں نے جھوٹ نہیں بولا۔

۷۳۶۷۔ محمد، حسین بن محمد بن ساوہ، اسحاق الشہیدی، یحییٰ بن یمان، سفیان، ذر بن حبیش العجلی، قیس بن جبیر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بنی امیہ میں عمر ایسے ہیں جیسے آل فرعون میں مومن شخص۔

۷۳۶۸۔ محمد بن علی، حسین، سلیمان بن سیف، مسلم بن ابراہیم، عثمان بن عبدالحمید بن لاحق، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے فرمایا: کہ ایک شخص نے عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک سورت پڑھی، آپ کے پاس کئی لوگ تھے، کسی نے کہا اس شخص نے غلطی کی ہے، تو عمر نے اس سے کہا کیا بھلا جو بات تو نے سنی وہ تجھے لفظی غلطی کرنے سے نہیں ہٹاتی؟

۷۳۶۹۔ محمد، حسین، ایوب الوزان، ولید بن ولید دمشقی، محمد بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بصرہ کے ایک شخص نے خواب میں کسی کہنے والے کو سنا جو اسے کہہ رہا تھا کہ تم اس سال حج کرلو، اس نے کہا: اللہ کی قسم! میرے پاس تو کوئی مال نہیں حج کیسے کروں؟ اس نے کہا اپنے گھر کی فلانی جگہ کھودو وہاں ایک زرہ پڑی ہے اسے بیچ کر حج کرلے، جب میں نے صبح کی تو زمین کھود کر اس سے زرہ نکالی، جسے بیچ کر میں نے حج کیا، مناسک حج ادا کیے اور بیت اللہ کو الوداع کہنے آیا، اسی دوران مجھے اونگھ نے مدہوش کردیا، کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان چل رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: عمر بن عبدالعزیز کے پاس جاؤ اور اسے میرا سلام کہو کہنا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس تمہارا نام عمر مہدی اور ابو الیتامیٰ (یتیموں کا باپ) ہے، موسم تو ڑنا اور ٹیکس وصول کرنے والے پر سخت ہاتھ رکھو، اور اس کے طریقے سے روگردانی کرنے سے بچنا، جو تمہیں مجھ سے بنا کر کے جائے گی، وہ بیدار ہوکر رونے لگا، اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قاصد بنایا ہے، اگر آپ کا پیام مجھے تخت اندھیروں میں پہنچانا ہوتا تو تب بھی میں اسے نہ چھوڑتا، اسے پہنچا کر رہتا یا مرجاتا، شام کا رخ کرکے حضرت عمر کی طرف روانہ ہوا آپ

اس وقت سمعان نامی گرجے میں تھے، وہ آپ کے دربان کے پاس آیا کہ مجھے عمر کے پاس جانے دو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں، دربان نے اسے کم عقل سمجھ کر ہٹا دیا، وہ دوسرے دن آیا، دربان نے پوچھا: اے بندۂ خدا کون ہے؟ اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد، دربان نے کہا: یہ بے وقوف ہے اس میں کوئی عقل نہیں، تیسرے دن پھر اس نے اجازت مانگی، دربان نے کہا: اللہ کے بندے تو کون ہے اور کیا چاہتا ہے؟ پھر وہ عمر کے پاس آیا اور کہا: امیر المؤمنین! یہ ایک آدمی ہے جو آپ تک آنے کی اجازت کا بڑا ارادہ رکھتا ہے، جب میں اسے کہتا ہوں: تو کون ہے؟ وہ کہتا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں، خیر اسے اجازت مل گئی اندر آیا تو آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد، اس نے جو خواب دیکھا تھا اس کی خبر دی، اس نے کہا میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر سے ملاقات کی ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا تھا اس کی اطلاع دی کہ آپ نے فرمایا: خبردار ان دونوں کے طریقے سے نہ ہٹنا ورنہ وہ تمہیں کل ہم سے ہٹا دے گا۔

حضرت عمر نے فرمایا: اس شیخ کو اتنے اتنے پیسے دینے کا حکم کرو، اس نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیام کی وجہ سے کچھ بھی قبول نہ کروں گا اگرچہ آپ مجھے حکومت ہی کیوں نہ دیدیں، پھر وہ شخص چلا گیا، عمرو بن مہاجر نے کہا: میں امیر المؤمنین کے دروازے کے پاس سویا ہوا تھا کہ اگر لوگ کوئی ہنگامہ وغیرہ کریں تو اس کی اصلاح کروں، ورنہ میں آپ کو جگادوں، اس رات میں آپ کے رونے اور ان سسکیوں کی وجہ سے جو آپ پر غالب تھیں بیدار رہا، میں نے کہا: امیر المؤمنین کس وجہ سے خوفزدہ ہیں آپ کو کیا تکلیف پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے بصری شخص کا خواب سچ کر دکھایا ہے، میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر کو دیکھا آپ نے فرمایا: عمر بن عبدالعزیز! ہمارے پاس تمہارا نام عمر مہدی اور قیموں کا والی ہے، مومن کو نہ ادا کرنے اور حصول وصول کرنے والے پر اپنا ہاتھ سخت رکھو، اور ان دونوں کے طریقے سے روگردانی نہ کرنا، وہ تجھے راہ سے ہٹادیں گے تو آپ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور فرمانے لگے، میں ان کے اور ان کے طریقے کا کیسے لائق واہل ہوں۔

۷۱۳۲- محمد بن ابراہیم، ابو عروبہ حرانی، سلیمان بن سیف، ابو عاصم، عثمان بن خالد بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے کہ عمر نے میمون بن مہران سے کہا: ان امراء کے پاس نہ جانا اگرچہ تم کہو کہ میں انہیں امر بالمعروف کرنے جا رہا ہوں، اور جوان عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھنا اگرچہ تم کہو کہ میں اسے قرآن پڑھا رہا ہوں، اور والدین کے نافرمان کے ساتھ ہرگز تعلق نہ جوڑنا اس واسطے کہ جو اپنے باپ سے کٹ گیا وہ تم سے کیسے جڑ سکے گا۔

۷۱۳۳- محمد بن ابراہیم بن علی، ابو عروبہ، محمد بن عثمان، ابی، جدی ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے عدی بن ارطاۃ کو لکھا: کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم حجاج بن یوسف کے طریقے کو اپناتے ہو سو اس کی روش اختیار نہ کرنا، کیونکہ وہ نماز اپنے وقت میں نہ پڑھتا تھا، ناحق زکوٰۃ لیتا تھا اور اس کے علاوہ کاموں کو زیادہ ضائع کرنے والا تھا۔

۷۱۳۴- محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے کہا: مجھے عبداللہ بن عمرو کے صرف قرآن پاک سے محبت اور اہل قرآن کو عطیات دینے پر رشک آتا ہے اور اس کی اس بات پر جب اس کی وفات ہونے لگی اے اللہ! مجھے بخش دے، کیونکہ لوگ سمجھ رہے ہیں۔

۷۱۳۵- محمد بن علی بن حسین بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ غسانی، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں ہشام بن عبدالملک کے پاس تھا، استے میں ان کے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا۔ امیر المؤمنین! عبدالملک نے میرے دادا کو ایک جاگیر دی جسے ولید اور سلیمان نے برقرار رکھا اور جب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ خلیفہ بنے تو انہوں نے چھین لی، ہشام نے اس سے کہا: اپنی بات دہراؤ، اس نے کہا: امیر المؤمنین! عبدالملک نے میرے دادا کو ایک جاگیر دی جسے ولید اور سلیمان نے برقرار رکھا، اور جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے

کریں گے اسی طرح یہ بھی جانتا ہے کہ وہ اس کی کونسی عبادت چھوڑیں گے تم نے اللہ تعالیٰ کے علم کو لغو و فضول قرار دیا، تم کہتے ہو کہ اگر بندہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، اگرچہ اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ ہو کہ وہ عمل نہیں کرے گا، اور اگر بندہ چاہے تو اس کی نافرمانی ترک کر دے، اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم اس معصیت کو چھوڑنے والا نہ ہو، سو تم جب چاہتے ہو تو اسے درست کہہ دیتے ہو تو وہ علم بن جاتا ہے اور اگر اس کی تردید کر دو تو وہ جہالت بن جاتی ہے، اور اگر چاہو تو اپنی جانب سے علم بنا لیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کے علم میں نہیں، تم نے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا علم کاٹ دیا، اور دیکھو حضرت ابن عباس اس بات کو توحید توڑنے والی شمار کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت کو بغیر تقسیم و اختیار کے فضول بنایا ہو اور نہ اپنے رسولوں کو اس چیز کے توڑنے کے لئے بھیجا جو پہلے سے اس کے علم میں تھی، سو تم علم میں ایک بات ثابت کرتے ہو اور دوسری بات توڑتے ہو، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اللہ تعالیٰ کو ان کی سابقہ اور آئندہ باتوں کا علم ہے وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ گھیراؤ نہیں کر سکتے، ہاں جتنا وہ خود چاہے" (البقرۃ ۲۵۵) ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کے علم کی طرف جاری ہے، اور اسی پر اترانے والی ہے، کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کے درمیان پردہ اور حائل بن جائے وہ علم و حکمت والا ہے۔

اور تم نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اس عمل کے سوا جس کا اللہ نے اپنی کتاب میں کسی قوم کے بارے بتایا، کوئی عمل فرض نہ کرتا، جبکہ ان کے اس کے علاوہ کئی اعمال ہیں جن پر وہ عمل کرتے تھے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ہم عنقریب انہیں فائدہ اٹھاتے دیکھیں گے پھر ہماری طرف سے انہیں دردناک عذاب پہنچے گا (ہود ۴۸) تو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ وہ عمل کرنے والے ہیں اور بتایا کہ وہ انہیں پیدا ہونے سے پہلے عذاب دینے والا ہے۔ اور تم کہتے ہو کہ اگر وہ چاہتے تو اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ عذاب ہے اس سے نکل کر اس رحمت میں چلے جاتے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں نہیں، سو جس نے ایسا گمان کیا تو اس نے تردید کے ذریعے کتاب اللہ پر زیادتی کی، تحقیق اللہ تعالیٰ نے رسولوں میں سے بہت سے مردوں کا نام اور ان کے اعمال کا نام لیا جو اس کے علم میں پہلے سے تھا تو ان کے آباء میں سے کوئی بھی ان ناموں کو تبدیل نہ کر سکا، اور نہ اس فضیلت کو تبدیل کر سکا جو اس کے علم میں ان کے لئے پہلے سے طے ہو چکا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور یاد کرو ہمارے بندوں کو، ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کو جو طاقت اور بصیرت والے تھے، ہم نے انہیں خالص آخرت کے گھر کی یاد کے لئے خاص کر لیا" (ص ۴۵، ۴۶) اللہ تعالیٰ اپنی قدرت میں غالب اور زیادہ روکنے والا ہے کہ وہ کسی کو اپنے علم میں کسی چیز کے باطل کرنے کا مالک بنائے، وہ ان کا نام اپنی اس وحی کے ذریعے لیتا ہے جس کے آگے اور پیچھے سے باطل نہیں آ سکتا، یا یہ کہ وہ اپنی مخلوق میں کسی کو شریک کرے یا جس کو وہ اپنی رحمت سے نکال چکا اسے داخل کرے، یا جسے داخل کر لے اسے نکال سکے۔

یقیناً اس نے بہت بڑی جہالت کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جس کا یہ گمان ہے کہ پیدا کرنے کے بعد علم ہوا، بلکہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی ہر چیز کا علم ہمیشہ سے رکھنے والا ہے اور ہر چیز پر اسے پیدا کرنے سے پہلے نگران ہے، ان کے ابتدا کرنے سے اس کے علم میں کوئی نقص نہیں آیا، اور نہ ان کے اعمال سے اس کے علم میں کوئی اضافہ ہوا، اور نہ ان ضرورتوں کی وجہ سے جن سے ان کے علم کی جڑ کاٹی، نہ ابلیس اپنے آپ کو ہدایت دے سکا، اور نہ دوسروں کو گمراہ کر سکا، اور تم نے اپنے مقابلے کے ذریعہ اللہ کے اس علم کا ابطال دور کرنے کا ارادہ کیا جو اس کی مخلوق کے بارے

کی ہے، اور اس کی عبادت کو معطل و بیکار بنانے کا قصد کیا، جبکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب تمہاری بدعت کے توڑنے اور تمہاری تہمت کو بند کرنے کے لئے قائم ہے۔ اور تم یہ جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول بھیجے اور لوگ اس وقت مشرک تھے، تو جب اللہ تعالیٰ نے ہدایت دینا چاہی تو اس کی گمراہی اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے بغیر نہ آ سکی، اور جسے ہدایت دینے کا ارادہ نہ کیا اسے کفر میں گمراہ چھوڑا، تو اس کی گمراہی اس کی ہدایت اور گمراہی کو ثابت رکھا، سو تم نے اپنی قدرت سے اس کی طاعت و اختیار کر لیا اور اپنی قدرت سے اس کی معصیت کو چھوڑ دیا، اور اللہ تعالیٰ اس بات سے خالی ہے کہ وہ کسی کو اپنی رحمت کے ساتھ خاص کرے یا کسی کو اپنی نافرمانی سے روکے۔

اور تم نے یہ گمان کیا کہ جو چیز مقدر ہے وہ تمہارے نزدیک آسانی، نرمی اور نعمت ہے، اور تم نے نئے اقوال نکال لیے اور اس بات کا

"دعویٰ کیا کہ پہلے سے کسی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت یا گمراہی ہو اور تمہی ہو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے آپ کو ہدایت دی، اور تمہی ہو جنہوں نے اسے (ہدایت کو) اللہ تعالیٰ کی قوت اور اجازت کے بغیر معصیت سے روکا، سو جس نے یہ گمان کیا کہ اس نے اپنی بات میں خود اپنی پسندی سے کام لیا، کیونکہ اگر کوئی چیز پہلے سے اللہ کے علم اور تقدیر میں نہ ہو تو یوں اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں ایک شریک ہو جائے گا جو اس کی مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے سوا اپنی مشیت نافذ کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ سبحانہ کا ارشاد ہے "تمہارے لئے ایمان کو محبوب و پسندیدہ بنایا اور اسے تمہارے دلوں میں مزین کیا" (الحجرات ۷) جبکہ وہ اس سے پہلے اسے پسند کرتے تھے، ان میں سے کسی چیز پر قدرت نہ رکھتے تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے لئے جو رحمت و مغفرت پہلے سے تھی اس کی خبر دی، فرمایا وہ کافروں کے مقابلہ میں سخت اور آپس میں نرم گوشہ ہیں (الفتح ۲۹) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سابقہ اور بعد کی لغزشوں کو بخش دے" (الفتح ۲) اگر اللہ تعالیٰ کا علم نہ ہوتا تو اس پر عمل کرنے سے پہلے نہ بخشا، فضیلت ان کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہو اور ان سے رضامندی ان کے ایمان لانے سے پہلے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کرنے اور ایمان لانے کی خبر ان کے کام کرنے سے پہلے دی، ارشاد ہے "اے مخاطب! تو انہیں رکوع و سجدہ کرتے دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضا تلاش کرتے ہیں" (الفتح ۲۹) اور تم کہتے ہو کہ انہیں اس بات کی قدرت مل چکی کہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کرنے کی خبر سے بتایا ہے، اور انہیں یہ اختیار ہے کہ وہ کفر پر قائم رہیں، باوجود یکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ انہوں نے جس کفر کا ارادہ کیا وہ ہو چکا، اور نہ اللہ تعالیٰ کی وحی میں جو اس نے اختیار کی کوئی تصدیق ہوگی، بلکہ مضبوط دلیل تو اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اگر پہلے سے اللہ تعالیٰ کی نوشت نہ ہو چکی ہوتی تو جو تم نے لیا اس میں تمہیں دردناک عذاب پہنچتا" (الانفال ۶۸) تو ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی مل گئی پیشتر اس کے کہ انہیں اجازت دی جاتی۔

اور تم نے کہا کہ اگر وہ چاہتے تو علم سے الگ کر اللہ تعالیٰ کی اس مغفرت میں آ جاتے جو اس کے علم میں نہیں یعنی جو انہوں نے لیا اس کو ترک کر دیں جو جس کا یہ گمان ہے تو اس نے غلو کیا اور جھوٹ بولا، اور اللہ تعالیٰ نے بہت سے مردوں کا ذکر کیا جو ابھی اپنے باپوں کی پشتوں اور ماؤں کے ارحام میں تھے: "اور وہ دوسرے جو ابھی تک ان سے

ملے" (الجمعہ ۳) اور فرمایا جو لوگ ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش اور جو ہمارے بھائی ایمان کی حالت میں پہلے چلے گئے انہیں بخش" (الحشر ۱۰) تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور ان کے لئے دعائے مغفرت پہلے سے ثابت ہوگئی جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے تھے، بنسبت ان لوگوں کے جو ان سے پہلے ایمان کے ساتھ چلے گئے، ان کے دعا کرنے سے پہلے، اور اللہ تعالیٰ کی ذات کا علم رکھنے والے جانتے ہیں کہ ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو چاہا تو کسی اور کی مشیت وارادہ اللہ تعالیٰ نے جو چاہا اس کے پہنچنے تک آڑے آجائے، سو اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو ہدایت دینا چاہی تو انہیں کوئی گمراہ نہ کرسکا، اور ابلیس نے ایک قوم کو گمراہ کرنا چاہا وہ ہدایت پاگئے، اور موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سے فرمایا: تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ بے شک اس نے سرکشی اختیار کی ہے اس سے نرم لہجہ میں بات کرنا شاید وہ نصیحت حاصل کرے یا ڈر جائے (طٰہ ۴۳،۴۴) اور موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم تھا کہ وہ فرعون کے دشمن اور اس کے غم کا ذریعہ ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ہم فرعون، ہامان اور ان کے لشکر کو وہ چیز دکھا رہے تھے جس سے وہ ڈرتے تھے" (القصص ٦) اور تم کہتے ہو: اگر فرعون چاہتا تو موسیٰ علیہ السلام کا دوست اور مددگار بن جاتا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" تا کہ (موسیٰ علیہ السلام) ان کے لئے دشمنی اور غم کا سبب ہے" (القصص ۸)

اور تم نے کہا: اگر فرعون چاہتا تو غرق ہونے سے رک جاتا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک وہ غرق ہونے والا لشکر ہے (الدخان ۲۴) یہ بات پہلے لوگوں کے ذکر میں اس کے پاس اپنی وحی میں ثابت شدہ ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے سابقہ علم میں جو در بارۂ آدم علیہ السلام تھا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں" (البقرۃ ۳۰) تو وہ اس بات تک اس لغزش کے ذریعہ پہنچے جو ان سے سرزد ہوئی، جیسے ابلیس کا اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے مذموم اور راندۂ درگاہ ہونا ثابت تھا جس تک وہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی پاداش میں مبتلا ہو کر پہنچا، آدم علیہ السلام نے توبہ کی تو ان پر رحم کیا گیا، ابلیس نے لعنت سیکھی تو وہ بہک گیا، پھر آدم علیہ السلام زمین کی طرف اتارے گئے جس کے لئے وہ پیدا کئے گئے تھے، آپ پر رحم کیا گیا، آپ کی توبہ قبول کی گئی، اور ابلیس اپنے نظریے کے مطابق مذموم راندۂ درگاہ اور مغضوب اتارا گیا۔

اور تم نے کہا: کہ ابلیس اور اس کے جن دوست یا اللہ تعالیٰ کے علم کو ٹال سکتے اور جو تقسیم اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کر رکھی اس سے نکل سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" حق بات یہ ہے اور میں حق بات ہی کہتا ہوں کہ میں جہنم کو تجھ سے اور جو تیری پیروی کریں گے سب سے بھردوں گا" (ص ۸۴،۸۵) یہاں تک کہ اس کا علم ان کی مشیت کے بعد نافذ ہوا، سو تم اللہ تعالیٰ کے علم کی تردید کر کے اپنی ہلاکت کے طلب گار کیوں ہو؟ اللہ تعالیٰ نے جب تمہیں پیدا کرنے پر گواہ نہیں بنایا تو تمہاری جہالت اس کے علم کا کیسے احاطہ کرسکتی ہے، جس چیز نے ہونا ہے اس سے اللہ کا علم روکا نہیں جا سکتا، اور نہ کوئی اس کے علم سے آگے بڑھ سکتا ہے کہ اس کی تردید کرے۔ اگر تم ہر گمراہ بندوں کی طرف سے جو فساد فی الارض اور خونریزی اس میں ہوتی ہے اس میں منتقل ہوتے رہو اور جو علم غیب ہیں ان کے لئے ہے اس میں تب بھی اللہ تعالیٰ کے علم میں فساد اور خونریزی ہوگی، اور انہوں (فرشتوں) نے جو کہا تو وہ علم و حکمت والی ذات کی تعلیم سے کہا، یہ ان کی طرف سے سمجھا گیا، جس کے بولنے کی اس نے انہیں قدرت دی، اور تم نے یہ انکار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کے بلند ہونے سے پہلے اسے بنایا، اور ایک قوم کو گمراہ

ہونے سے پہلے گمراہ کیا، یہ ایسی بات ہے جس میں ایمان والے شک نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے پیدا کرنے سے پہلے ان کے کافر و مؤمن کا علم تھا، ان کے نیک و بد کا پتہ تھا، تو ایک بندہ جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مؤمن ہے وہ کیسے کافر ہو سکتا ہے یا وہ عند اللہ کافر ہے تو وہ مؤمن کیسے ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، بھلا جو مردہ (دل) تھا تو ہم نے اسے زندہ کیا اور اس کے لئے ایسا نور بنا دیا جو لوگوں میں لئے چلتا ہے، کیا یہ اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں پڑا ہوا ان سے نہ نکل سکنے والا ہے۔" (الانعام ۱۲۲) تو وہ ہمیشہ گمراہی میں رہے گا اس سے نکل نہ سکے گا، ہاں اللہ تعالیٰ کی اجازت سے نکل سکتا ہے پھر اس ہدایت کے بعد لوگوں نے بچھڑے کے جسم کو معبود بنا لیا اور اس کی وجہ سے گمراہ ہو گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کیا تا کہ وہ شکر کریں، تو وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی جماعت ہو گئے، وہ جماعت جو حق کے ذریعہ راہ پاتی اور اسی سے عدل کرتے ہیں تو یہ لوگ اسی طرف پہنچے جو پہلے سے ان کیلئے طے ہو چکا۔

پھر اس ہدایت کے بعد قوم ثمود گمراہ ہوئی، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کیا اور نہ ان پر رحم کیا گیا، تو وہ علم الٰہی کے مطابق ایک چیخ تک جا پہنچے، تو وہ ہلاک ہو گئے، پہلے سے یہ طے ہو چکا کہ ان کا رسول صالح علیہ السلام ہوں گے اور اونٹنی ان کی آزمائش کا باعث ہوگی، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں کفر کی حالت میں موت دے گا، چنانچہ انہوں نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دیں۔

اور ابلیس جو تسبیح و عبادت کرنے میں ملائکہ کا شریک کار تھا، اس کی آزمائش ہوئی، اس نے نافرمانی کی، تو اس پر رحم نہ ہوا، اور حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی تو ان پر رحم کیا گیا، حضرت آدم علیہ السلام نے غلطی کا قصد کیا تو بھول گئے اور حضرت یوسف نے قصد کیا تو بچا لیے گئے، تو ایسے وقت میں استطاعت کہاں تھی؟ کیا وہ ان چیزوں میں سے کسی سے بچا سکتی تھی یہاں تک کہ جس نے ہونا تھا ان سے کچھ بھی نہ ہوتا؟ یا اس بات کا فائدہ پہنچا سکتی تھی کہ جو چیز نہ ہوئی وہ ہو جاتی؟ تو اس سے تمہارے لئے یہ دلیل سامنے آ گئی کہ جو باتیں تم بیان کرتے ہو اللہ تعالیٰ ان سے زیادہ غالب اور قدرت والا ہے۔

اور تم نے اس بات کا انکار کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کس کے لئے پہلے ہدایت یا گمراہی مقدر ہو، اور تمہارے گمان کے مطابق اس کا علم حافظ اور مشیت اعمال میں تمہیں سونپی گئی ہے، اگر تم چاہو تو ایمان پسند کر کے جنتی بن جاؤ، پھر تم نے اپنی جہالت سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنالی جو اہل سنت لیکر آئے وہ کتاب منزل کی تصدیق کرنے والی ہے کہ وہ ایک گناہ جس نے ایک گناہ خبیث کو چلایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول جب آپ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا گیا جو عمل ہم کرتے ہیں اس سے فراغت ہو گئی یا کوئی چیز ہے جسے ہم ناپسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا بلکہ ہر چیز سے فراغت ہو گئی، تو تم نے جھٹلانے سے اس پر طعن کیا، اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے جو اس کے علم کے بارے میں ہے جب تم نے کہا: ہم اس سے نہیں نکل سکتے، تو وہ جبر ہے اور جبر تمہارے نزدیک افسوس و حسرت ہے، سو تم نے اللہ تعالیٰ کا علم جو مخلوق میں نافذ ہوا حیف و افسوس بنا لیا، جبکہ حدیث میں آیا ہے: "اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، ان کی اولاد کو ان کے ہاتھ بکھیر دیا، پھر اہل جنت کو لکھا اور جو وہ اعمال کریں گے اہل جہنم کو لکھا اور جو وہ اعمال کریں گے" حضرت سہل بن حنیف صفین کے دن فرماتے ہیں: لوگو! اپنی آراء کو اپنے دین کے بارے میں متہم سمجھو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت

میری جان ہے میں نے ابوجندل کے دن اپنے آپ کو دیکھا اگر ہم چاہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ٹھکرا دیں تو ٹھکرا سکتے تھے، اللہ کی قسم! ہم نے جس کام کے لئے اپنی تلواریں کندھوں سے اتار رکھی تھیں وہ کام ہمارے لئے جیسے ہم پہلے جانتے تھے وہ تمہارے اس کام سے زیادہ آسان تھا۔

پھر تم اپنی جہالت سے حق کی دعوت کا اظہار کر کے غلط تاویل سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے علم کی تردید کی طرف بلاتے ہو تم نے کہا: اچھائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برائی ہماری طرف سے اور تمہارے ائمہ نے کہا جو اہل سنت سے تھے اچھائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برائی ہماری طرف سے دونوں پہلے سے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں جو پہلے سے علم الٰہی میں ہے، تم نے کہا: یہ چیز اس وقت تک شروع نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ اس کا آغاز ہماری طرف سے ہو جیسے برائیوں کا آغاز ہماری طرف سے ہوتا ہے تو یہ تمہاری طرف سے کتاب اللہ کی تردید ہے، دین میں نقض و توڑ ہے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تقدیر کے متعلق گفتگو ظاہر ہو گی، یہ اس امت کا پہلا شرک ہے، ان کی یہ بری رائے انہیں اس بات تک پہنچائے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اس بات سے خارج کر دیں کہ اس نے کوئی شر مقدر فرمائی ہے جیسا انہوں نے اسے اس بات سے خارج کر دیا کہ اس نے کوئی شر مقدر فرمایا، تم اپنی جہالت سے یہ سمجھتے ہو کہ جو اللہ تعالیٰ کے علم میں گمراہ تھا پھر ہدایت یافتہ ہو گیا تو وہ اپنی قدرت سے ہوا یہاں تک کہ اس ہدایت میں پہنچ گیا جو اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ تھی، اور جس نے اپنا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اس قدرت کے سونپے جانے کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے اس سے سینہ کھولنے سے پہلے سونپی تھی، وہ اگر مومن تھا پھر کافر ہو گیا تو اس کے اپنے نفس کی چاہت ہے تو اس کی مشیت اس کے کفر میں اللہ تعالیٰ کی مشیت جو اس کے ایمان کے بارے میں زیادہ نافذ ہونے والی ہے۔

بلکہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جس نے بغیر مدد کے کوئی نیکی کی تو وہ اس کی طرف سے اس پر وبال ہو گی، اور جس نے بغیر دلیل کے کوئی برائی کی تو اس میں اس کا حصہ ہو گا، اور فضیلت ساری اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ہدایت دینے کا ارادہ کرے، تو اللہ تعالیٰ کا حکم ان لوگوں میں بھی نافذ ہو گا جو گمراہ ہیں یہاں تک کہ ہدایت یافتہ ہو جائیں، اور تم نے مشیت کے بارے میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیوں اور برائیوں کا اختیار تمہیں دے رکھا ہے، تمہارے اعمال میں اپنے سابقہ علم کو تم سے جدا کیا، اور اپنی مشیت کو تمہاری مشیت کے تابع بنا لیا۔ وہ فیصلہ کرتا ہے اللہ کی قسم! بنی اسرائیل کے لئے ان کی مشیت جاری نہیں کی، جب انہوں نے جو کچھ انہیں دیا گیا تھا اسے مضبوط پکڑنے سے انکار کیا، یہاں تک کہ پہاڑ ان پر اٹھایا گیا گویا کہ وہ ایک سائبان ہے کہ تم نے اسے دیکھا کہ اس نے اپنی مشیت اس شخص کے لئے جاری کی ہو جو اپنی گمراہی میں پڑا ہوا اور اپنی ہدایت کا ارادہ کرے، بالآخر وہ اسے تلوار کے زور سے زبردستی اسلام کی ہدایت دے، اس علم کی وجہ سے جو اسے حاصل ہے یا اس نے قوم یونس کی مشیت کو جاری کیا، جب انہوں نے ایمان لانے سے انکار کیا، بالآخر عذاب نے انہیں ڈھانپ لیا، پھر وہ ایمان لے آئے تو ان کا ایمان قبول کیا، اور ان کے غیر پر ایمان کو رد کر دیا قبول نہ کیا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے ہم اکیلے اللہ پر ایمان لائے اور اس کے علاوہ جن چیزوں کو اس کا شریک ٹھہراتے تھے ان کا انکار کرتے ہیں، تو انہیں ان کے ایمان نے کچھ فائدہ نہ دیا جب ہمارا عذاب دیکھ لیا، یہی اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے جو اس کے بندوں میں چلا آرہا

ہے" (غافر ۸۴،۸۵) یعنی اللہ تعالیٰ کا وہ علم جو اس کی مخلوق میں جاری ہو چکا: "وہاں کافروں نے نقصان اٹھایا" (غافر ۸۵) یہ ان کے عذاب واقع ہونے کی جگہ تھی کہ وہ ان سے توبہ قبول کیے بغیر انہیں ہلاک کرے۔
بلکہ ہدایت وگمراہی، کفر وایمان، خیر وشر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے ہدایت دے اور جسے چاہے اسے اپنی سرکشی میں سرگرداں چھوڑے، اسی طرح ابراہیم علیہ السلام نے کہا: مجھے اور مری اولاد کو بت پوجنے سے بچا، (ابراہیم ۳۵) انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد سے ایک فرمانبردار امت بنا" (البقرۃ ۱۲۸) یعنی ایمان واسلام آپ کے ہاتھ میں ہے، اور جو بتوں کی عبادت کرے اس کی عبادت بھی آپ کے ہاتھ میں ہے" جبکہ تم نے اس کا انکار کیا اور اسے اپنا اختیار سمجھا نہ کہ اللہ کی مشیت۔
اور قتل کے بارے میں تم کہتے ہو کہ وہ بغیر موت کے ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام تمہاری کتاب میں لیا، یحییٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا: اس پر سلام ہو جس دن وہ پیدا ہوا، اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جائے" (مریم ۱۵) یحییٰ علیہ السلام کی وفات قتل سے ہوگی، اور یہی موت ہے جیسے وہ شخص مرتا ہے جو شہید قتل کیا جائے، یا قصداً یا خطاً قتل ہو، جیسے کوئی بیماری سے یا اچانک مرنے سے مرتا ہے، یہ ساری کی ساری موتیں ہیں جو اپنے وقت پر ہیں جیسے اللہ تعالیٰ موت دے۔ اور جب مرنے والا اپنا رزق پورا کر لے، نشان کو پہنچ جائے، اس کا بستر ظاہر ہو جائے، کوئی متنفس وجاندار اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں مر سکتا۔ یہ وقت مقررہ کی تحریر ہے" (آل عمران ۱۴۵) کوئی نفس اس وقت تک نہیں مر سکتا یہاں تک کہ اگر دنیا میں اس کی ایک گھڑی کی عمر ہے تو اسے پہنچے گا، ایک قدم کی جگہ ہے تو وہ اس پر پاؤں مارے گا، رائی برابر کوئی رزق ہے تو اسے پورا کرے گا، اور کوئی لیٹنے کی جگہ ہے، چاہے جہاں ہو اس کے سامنے آ جائے گی، اس بات کی تصدیق اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے ہوتی ہے "ان کافروں سے کہہ دو کہ عنقریب تم مغلوب ہوگے اور جہنم کی طرف جمع کیے جاؤ گے" (آل عمران ۱۲) تو اللہ تعالیٰ ان کے عذاب کی خبر دی کہ وہ دنیا میں قتل ہوں گے اور آخرت میں آگ کا عذاب ہوگا، جبکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم زندہ تھے اور تم کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے اس علم کو جو ان دونوں عذابوں کے متعلق تھا جس کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے خبر دی وہ انہیں ہو کر رہیں گے، رد کر سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ اپنا پہلو پھیرنے والا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کرے، اس کے لئے دنیا میں رسوائی ہے (الحج ۲۲) یعنی بدر کے دن قتل، اور ہم اسے قیامت کے دن آگ کا عذاب چکھائیں گے، (الحج ۲۲) دیکھو! تمہیں تمہاری رائے نے کیسے ہلاک کیا، اور اس کتاب کو دیکھو جو تمہاری بدبختی میں اس کے علم کے مطابق لکھی گئی کہ وہ تم پر رحم نہیں کرے گا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ اسلام کی بنیاد تین اعمال پر ہے، جہاد اس وقت سے لیکر جب سے اس نے اپنے رسول کو مبعوث کیا قیامت تک جاری رہے گا، اس میں ایک جماعت ایمانداروں کی ہوگی جو دجال کو قتل کرے گی، اسے کسی ظالم کا ظلم اور نہ کسی عادل کا عدل توڑ سکے گا۔ توحید کے قائل لوگ ان کی تکفیر کریں اور نہ ان کے خلاف شرک کی شہادت و گواہی دیں۔ اچھی اور بری تقدیریں ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ ہیں" تو تم نے اسلام سے جہاد (کا ستون) توڑ دیا، تم ان سے اپنی بدعت کی وجہ سے بری ہو گئے، تقدیروں کا تم نے انکار کیا، اسی طرح تم نے مقررہ وقت کی اعمال اور رزق کی نفی کی تو اب تمہارے ہاتھ کوئی خصلت وصفت باقی نہ رہی جس پر اسلام کی بنیاد استوار ہے تم نے اسے توڑ دیا اور اس سے نکل گئے۔

۳۴۳۔عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان لوگوں میں سے بہت ڈرنے والے، سبک وتیز خاطر عمر بن عبدالعزیز کی اولاد ہے، وہ حق نافذ کرنے والے اور باطل کو پچھاڑنے والے ہیں، کسی نے کہا: خطروں سے ڈرنا اور غلط چیزوں سے نفرت کرنے کا نام تصوف ہے۔

۷۴۷۵۔ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، الفضل بن سہل، یزید بن ہارون، عبداللہ بن یونس الثقفی، سیار ابی الحکم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے ایک بیٹے جن کا نام عبدالملک تھا، وہ عمر پر فضیلت رکھتے تھے۔ کہنے لگے ابا جان! حق کو قائم رکھو اگرچہ دن کی ایک گھڑی میں ہو۔

۷۴۷۶۔عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد ابراہیم الدورقی، یحییٰ بن یعلی محاربی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ شام کے کسی شیخ نے بیان کیا کہ عمر بن عبدالعزیز کو عبادت میں ان کے بیٹے عبدالملک نے لگایا ہے۔

۷۴۷۷۔احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عباس بن ولید بن زید، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے، وہ اوزاعی سے سلیمان بن محارب، عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز سے روایت کرتے ہیں۔ انہیں طاعون کی بیماری اپنے والد کی خلافت میں لگی جس سے وہ فوت ہو گئے تھے۔ فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے عمر سے زیادہ کوئی شخص عزیز نہیں اور میں جس حالت میں انہیں دیکھ رہا ہوں اس سے زیادہ مجھے ان کی موت محبوب ہے۔

۷۴۷۸۔ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالملک بن عمر کی بیوی ان کے پاس آئی، اس نے کنگھی کی ہوئی تھی، ازار اور قمیص اور جوتے پہن رکھے تھے، آپ نے جب دیکھا تو فرمایا: عدت گزار، عدت گزار۔

۷۴۷۹۔ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی معمر بن سلیمان الرقی، فرات بن سلیمان، میمون، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن عمر نے ان سے کہا: ابا جان! آپ کو عدل کے نافذ کرنے سے کون سی چیز روکتی ہے جو آپ چاہتے ہیں اللہ کی قسم! مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ مری اور آپ کی گردن میں ہانڈیوں کے طوق پہنا دیئے جائیں۔ آپ نے فرمایا: بیٹا میں لوگوں کو بختی کی مشق کرا رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ عدل کا معاملہ زندہ کروں، تو میں اسے موخر کرتا ہوں یہاں تک کہ اس کے ساتھ دنیا کا لالچ نمودار ہو جاتا ہے تو لوگ اس سے نفرت کرنے لگیں گے اور اس کے لئے سکون اختیار کرنے لگیں گے۔

۷۴۸۰۔حسن بن محمد بن کیسان، اسمٰعیل بن اسحاق قاضی، محمد بن ابی بکر، محمد بن مروان، ہشام بن حسان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے غلام مزاحم سے کہا: تمہارے خیال میں مجھے مسلمانوں کا کتنا مال ملتا ہے؟ میں نے کہا: امیر المومنین! آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے عیال کتنے ہیں؟ فرمایا: ہاں اللہ ان کا وارث ہے، میں ان کے پاس سے اٹھ کر ان کے بیٹے عبدالملک سے ملا، میں نے انہیں کہا آپ کو معلوم ہے کہ امیر المومنین نے کیا کہا؟ فرمایا: کیا کہا؟ میں نے کہا: وہ کہہ رہے ہیں تم جانتے ہو کہ ہمیں مسلمانوں سے کتنا مال ملتا ہے؟ فرمایا: تو تم نے کیا جواب دیا، میں نے کہا: کہ آپ اپنے اہل وعیال کو جانتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی نعمتیں ان کے لئے ہیں، عبدالملک نے کہا: مزاحم تم برے وزیر ہو، پھر اپنے والد کے پاس اجازت مانگنے آئے، آپ نے دربان سے کہا: انہیں اجازت دو، تو دربان نے کہا: آپ کے والد کے لئے دن رات میں یہی وقت ہے تو انہوں نے فرمایا: ان سے ملنا ضروری ہے۔ حضرت عمر نے

ان کی بات سن لی، آپ نے فرمایا: کون ہے؟ تو دربان نے کہا عبدالملک ہیں، آنے کی اجازت چاہتے ہیں، پھر وہ اندر آئے، آپ نے فرمایا: اس وقت کیسے آنا ہوا؟ میری رائے یہ ہے کہ آپ اسے جاری کریں، آپ نے فرمایا: آپ کو کیا علم کہ میں نماز تک زندہ رہوں گا؟ آپ نے فرمایا: اسی گھڑی پھر وہ نکلے اور لوگوں میں نماز کا اعلان کیا گیا، اس کے بعد منبر پہ چڑھے اور اس بات کو لوگوں کے سامنے دہرایا۔

٧٨١ے۔ حسن، اسمٰعیل، محمد بن ابی بکر ح، ابومحمد بن حیان احمد بن حسین الحذاء، احمد الدورقی، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، اسمٰعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھے۔ جب ہم منتشر ہوئے تو ان کے منادی نے نداء کی کہ نماز کی جماعت تیار ہے، میں مسجد میں آیا، تو حضرت عمر منبر پر چڑھے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی فرمایا: امابعد! ان لوگوں نے ہمیں ایسے عطیات دیے جو ہمارے لئے لینا مناسب اور ان کے لئے دینا مناسب تھے، میں نے دیکھا کہ اس بارے میں سوائے اللہ تعالیٰ کے محاسب نہیں، میں نے اور میرے اہل بیت نے اس کی ابتدا کی ہے، مزاحم یہ تحریر پڑھو! وہ ایک ایک تحریر پڑھنے لگے، پھر عمر اسے لے لیتے آپ کے ہاتھ میں اون کترنے کی قینچی تھی، آپ اسے کاٹتے جاتے یہاں تک کہ ظہر کی اذان ہوگئی۔

٧٨٢ے۔ محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ الحرانی، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالملک اپنے والد عمر کے پاس آئے، کہا امیر المومنین! آپ اپنے رب کے پاس جب جائیں گے تو کیا جواب دیں گے؟ آپ نے حق کو ابھی تک زندہ نہیں کیا اور باطل کو مٹایا نہیں؟ آپ نے فرمایا: بیٹا بیٹھو! تمہارے آباؤ اجداد نے لوگوں کو حق سے دھوکے میں رکھا، بالآخر یہ معاملات مجھ تک پہنچے تو اس کی برائیاں متوجہ تھیں اور اس کی بھلائیاں منہ پھیرے ہوئے تھیں، لیکن کیا میرا حسب اچھا نہیں کہ جب سورج طلوع ہوتا ہے میں اس میں ایک حق زندہ کرتا ہوں، اور ایک باطل مٹاتا ہوں، یہاں تک کہ مجھے اسی حالت پر موت آجائے۔

٧٨٣ے۔ محمد ابوعروبہ، محمد بن یحییٰ بن کثیر، سعید بن حفص، ابوالملیح، میمون یعنی ابن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے میری طرف، مکحول اور ابوقلابہ کی طرف پیام بھیجا، ہم آ گئے تو آپ نے فرمایا: تم لوگوں کا ان اموال کے بارے میں کیا خیال ہے جو ہم نے لوگوں سے ظلماً لیے ہیں، تو مکحول نے اس دن کمزور سی بات کی جسے آپ نے ناپسند کیا وہ کہنے لگے میری رائے یہ ہے کہ آپ امر نو شروع کریں۔

عمر نے میری طرف ایسے دیکھا جیسے وہ مجھ سے مدد مانگ رہے ہیں، میں نے کہا امیر المومنین! عبدالملک کو بلا بھیجیں، انہیں حاضر کریں کیونکہ وہ میری رائے میں کم نہیں، آپ نے فرمایا: حارث! میرے لئے عبدالملک کو بلا لاؤ، جب آپ کے پاس عبدالملک آئے تو فرمایا: عبدالملک تمہاری ان اموال کے بارے میں کیا رائے ہے جنہیں لوگوں سے ہم نے ظلماً لیا ہے۔ وہ لوگ حاضر ہو چکے اور ان کا مطالبہ کر رہے ہیں اور ہمیں ان اموال کی جگہیں بھی معلوم ہیں؟ انہوں نے کہا: میری رائے یہ ہے کہ انہیں واپس کریں اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو لینے والے کے ساتھ آپ بھی شریک ہوں گے۔

٧٨٤ے۔ عبداللہ بن محمد احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، اسمٰعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں عمر بن عبدالعزیز کے میر منشی تھے اور شام میں بھی برابر ان کے ساتھ رہتے، فرماتے ہیں کہ عبدالملک اپنے والد عمر کے پاس آئے کہا: مزاحم نے تم سے جو مظالم کے ہٹانے کا ذکر کیا تھا اس میں تمہاری کیا رائے ہے؟ وہ کہنے لگے، مجھے تو انہیں نافذ کرنا ضرور ہے۔

حضرت عمر نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: الحمدللہ اس ذات نے میری اولاد میں ایسا شخص پیدا فرمایا جو دینی معاملات میں میری اعانت کرتا ہے۔ بہتر ہے میرے بیٹے ابھی میں ظہر کی نماز پڑھ کر منبر پر اعلان کر کے لوگوں کے سامنے کہہ دوں گا، عبدالملک کہنے لگے۔

امیر المومنین! ظہر تک کی ذمہ داری کون لیتا ہے اور اس کا کون ذمہ دار ہوگا کہ ظہر تک آپ زندہ بھی رہے تو آپ کی نیت سلامت رہے گی؟ تو عمر نے کہا: لوگ قیلولہ (دوپہر کے آرام) کے لئے چلے گئے ہیں، تو عبدالملک نے کہا: آپ اپنے منادی کو حکم دیں وہ لوگوں کی جماعت کا اعلان کرے، تاکہ لوگ جمع ہو جائیں، آپ نے ایسے ہی کیا، لوگ جمع ہو گئے، ایک جامہ دان یا چمڑے کی ٹوکری لائی گئی جس میں یہ کاغذات تھے عمر کے ہاتھ میں اون کترنے کی قینچی تھی جس سے وہ خط تراشتے رہے یہاں تک کہ ظہر کی اذان ہوئی۔

۷۴۸۵۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، معمر بن سلیمان الرقی، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کسی گھر میں تین شخصوں سے زیادہ شخص نہیں دیکھے، عمر بن عبدالعزیز، ان کے بیٹے عبدالملک اور ان کے خادم مزاحم۔

۷۴۸۶۔ احمد، عبداللہ، ابی، اسمٰعیل بن ابراہیم، زیاد بن ابی حسان ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھے جہاں ان کے بیٹے عبدالملک دفن ہوئے، جب انہیں دفن کر چکے، قبر زمین کے ساتھ برابر کردی گئی، لوگوں نے زیتون کی دو لکڑیاں ان کے پاس رکھیں، ایک سرہانے اور ایک پائنتی کی طرف، پھر آپ نے ان کی قبر کو قبلہ اور اپنے درمیان رکھ لیا، اور آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، لوگوں نے آپ کے گرد حلقہ بنالیا پھر فرمایا: بیٹا! اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے بے شک تو اپنے باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا تھا، اللہ کی قسم جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے، تم عطا کئے میں تم سے خوش رہا اور اس سے زیادہ خوش اور اللہ تعالیٰ سے اپنا حصہ پانے کا امیدوار اس وقت سے ہوں جب سے میں نے تمہیں اس منزل و گھر میں رکھا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بنایا ہے، سو اللہ تجھ پر رحم کرے، تمہیں بخشے اور تمہیں تمہارے عمل سے اچھا بدلہ عنایت کرے اور جو حاضر اور غائب تمہارے لئے شفاعت خیر کرے اس پر بھی رحم فرمائے، ہم اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی اور اس کے حکم کو تسلیم کرتے ہیں، والحمد للہ رب العالمین، پھر آپ لوٹ گئے۔

۷۴۸۷۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عفان، بیسر بن مفضل، ابی علی بن حسین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر کو دیکھا ان پر پے در پے مصائب آئے، ان کے بھائی فوت ہوئے، پھر ان کے غلام مزاحم، پھر عبدالملک فوت ہوئے، جب عبدالملک فوت ہوئے تو انہوں نے گفتگو کی، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، فرمایا: میں نے اسے کپڑے میں عورتوں کے حوالے کیا تو میں ہمیشہ اس میں خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک آج تک محسوس کرتا رہا اور جتنی میری اس سے آج آنکھ ٹھنڈی ہوئی اتنی کسی کام میں نہیں ہوئی۔

۷۴۸۸۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، علاء بن عبدالجبار، العطار، حزم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ عمر نے عبدالحمید بن عبدالرحمن کو اپنے بیٹے عبدالملک کے متعلق لکھا جب ان کی وفات ہوئی، امابعد! اللہ جس کا نام بابرکت اور جس کا ذکر بلند ہے اس نے جب سے مخلوق پیدا کی تو موت ان کے لئے مقدر فرمادی اور موت تک انہیں پہنچنا مقرر کردیا، اس نے اپنی سچی کتاب میں جو باتیں نازل فرمائیں، جس کی حفاظت اس کے علم سے ہے اس کی صداقت و حقانیت پر اپنے فرشتوں کو گواہ بنایا کہ وہی زمین و اہل زمین کا وارث ہوگا، پھر وہ اسی کی طرف لوٹ آئیں گے۔

پھر اپنے نبی سے فرمایا: ہم نے آپ سے پہلے کسی بشر کیلئے ہمیشہ کی زندگی نہیں بنائی، تو کیا اگر آپ فوت ہو گئے تو یہ ہمیشہ رہیں گے؟ (الانبیاء ۳۴) پھر فرمایا: ہم نے تمہیں اسی زمین سے پیدا کیا اسی میں لوٹائیں گے اور پھر اسی سے دوسری مرتبہ نکال باہر کریں گے (طٰہٰ ۵۵) تو دنیا میں موت لوگوں کے لئے راستہ ہے، اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے کسی نیک اور بدکار کے لئے ہمیشہ کی زندگی نہیں لکھ رکھی، وہ اپنی اطاعت کرنے والوں کے لئے اس ثواب سے راضی نہیں جو اس کی اطاعت کرنے والوں کو پسند ہو اور نہ اپنی نافرمانی کرنے والوں کو ایسی مصیبت میں آزماتا ہے جو ان کی رسوائی کا سبب ہو، ہر چیز جسے لوگ پسند کریں یا اسے ناپسند کریں، تو ایسی چیز چھوڑ دی گئی اسی وجہ سے وہ چیز پیدا کیے جانے کے وقت پیدا کی گئی اور جب سے ٹھہری تو ٹھہری ہوئی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لے کہ کون اچھے عمل کرتا ہے۔

تو جو دنیا سے نکلتے ہی اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں اور اس کے پسندیدہ لوگوں یعنی انبیاء اور ائمہ ہدایت کی طرف آیا، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ ان کی اقتداء کرو، تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ کے گھر میں رہے گا، جہاں نہ اسے تھکاوٹ ہوگی نہ تکان اور جس کی دنیا سے جدائی کسی اور کی طرف ہوگی اور کسی اور کے منازل و مقامات کی جانب ہوگی تو اس نے بڑے لمبے شر کا سامنا کیا اور ایسے کام میں جا پڑا جس کا اس میں بس نہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ وہ دنیا میں جب تک ہمیں باقی رکھے تو اپنا فرمانبردار بنا کر رکھے، اپنی کتاب کا تابع بنا کر رکھے اور جب ہم دنیا سے نکلیں تو ہمارے نبی کی طرف اور ان برگزیدہ اور نیک لوگوں کی طرف پہنچائے جن کی ہدایت کی اقتداء کا ہمیں حکم دیا ہے۔

اور میں اس کی رحمت سے اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ دنیا میں ہمیں برے اعمال اور آخرت میں برائیوں سے بچائے، پھر عبدالملک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ تھا، اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنا احسان کیا، اور اس کے باپ پر بھی احسان کیا جب تک اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ رکھنا چاہا زندہ رکھا اور پھر جب اسے فوت کرنا چاہا اس کی روح کی قبض کرلی، جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ موت کا آرزومند تھا جس میں اللہ تعالیٰ سے اچھی امید رکھتا تھا، میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ مجھے کسی کام سے ایسی محبت ہو جو اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی کی مخالفت کرے، اس واسطے کہ اس کے خلاف اس کی آزمائش میں میرے پاس صلاحیت نہیں، جو اس کا احسان اور جو اس کی نعمت مجھ پر اس کے خلاف نہیں ہوسکتا۔

> میں نے وہی کہا جو اس کا راستہ تھا، الحمدللہ میں ثواب اور اللہ تعالیٰ کی بخشش کے سچے وعدہ کی امید رکھتا ہوں، انا للّٰہ و انا الیہ راجعون، پھر میں نے کوئی مصیبت نہیں پائی سب پر چاہے وہ گزر گئی یا وہ باقی ہے سب پر اللہ تعالیٰ کی تعریف و حمد ہے، دنیا اور آخرت کے ہر کام میں، میں نے چاہا کہ میں تمہیں اس کے متعلق لکھوں اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے خبر دار کروں مجھے معلوم نہیں کہ تمہاری طرف سے اس کے متعلق کوئی نوحہ نہیں ہوا ہوگا اور نہ لوگ اس بات کے لئے جمع ہوئے ہوں گے، اور نہ تم نے کسی قریبی اور دور کے شخص کو اس کی اجازت دی، مجھے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی کفایت سے کافی ہے، اور نہ میں تجھے کسی معاملہ میں ملامت کروں گا، ان شاء اللہ۔
>
> والسلام

۷۸۹۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عفان بن مسلم، جویریہ بن اسماء، اسمعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز غصہ ہوئے اور ان کا غضب بڑھ گیا، جس میں تیزی تھی، عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز موجود تھے، جب ان کا غضب فرو ہوا تو کہا امیر المومنین! آپ پر اللہ تعالیٰ کی اس قدر نعمتیں ہیں، آپ کو جو مقام عطا کیا اور آپ کو جو اپنے بندوں کے کام کی سرداری عطا کی ان سب باتوں نے آپ کے غصہ کو یہاں تک پہنچا دیا جو میں دیکھ رہا ہوں۔

انہوں نے فرمایا تم نے کیسے کہا؟ تو انہوں نے اپنی بات دہرائی، پھر وہ فرمانے لگے، عبدالملک تم غصہ نہیں ہوتے؟ تو وہ کہنے لگے میرے پیٹ کی وسعت اس کی مشقت نہیں اٹھا سکتی اگر میں اس میں غصہ کو نہ لوٹاؤں یہاں تک کہ اس سے کوئی ایسی چیز ظاہر نہیں ہوتی جسے میں ناپسند کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ بڑے پیٹ والے تھے۔

۷۹۰۔ عبداللہ، احمد، احمد بن ابراہیم، منصور بن ابی مزاحم، مروان ابوعمر الجزری، ابن ابی عبلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ایک دن لوگوں کے لئے تشریف فرما ہوئے، جب دوپہر ہوئی تنگ دل، کمزور اور اکتا سے گئے، آپ نے لوگوں سے کہا: تم لوگ اپنی جگہ ٹھہرے رہو میں تمہارے پاس آتا ہوں، گھر میں تھوڑی دیر ستانے کے لئے داخل ہی ہوئے تھے کہ ان کے بیٹے عبدالملک آگئے، لوگوں سے پوچھا، لوگوں نے کہا: گھر چلے گئے ہیں، یہ گھر پہنچے اجازت چاہی، اجازت مل گئی، اندر آئے، کہا امیر المومنین! آپ

کس وجہ سے اندر آ گئے؟ فرمایا: تھوڑی دیر ستانے کے لئے آیا ہوں تو انہوں نے کہا: آپ موت کے آنے سے محفوظ ہیں جبکہ آپ کی رعیت آپ کے دروازے پر آپ کی منتظر ہے اور آپ ان سے چھپے ہوئے ہیں؟ حضرت عمر اسی وقت اٹھے اور لوگوں کے پاس چلے گئے۔

۷۲۹۱۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق الثقفی، عبداللہ بن محمد، محمد بن فراس ابو ہریرہ، محمد بن مالک العبدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عبدالملک بن عمر کا انتقال ہوا، تو لوگوں نے آپ سے تعزیت کی، ایک اعرابی جو بنی کلاب سے تھا اس نے تعزیت میں کہا: تو امیر المومنین سے تعزیت کرتا ہے اس لئے کہ تو کبھی کبھی دیکھتا ہے کہ وہ چھوٹے بچے کو غذا دیتا اور اس کی ولادت کرتا ہے، آپ کا بیٹا حضرت آدم کی اولاد ہے جن میں سے ہر ایک کے لئے موت کے حوض پر گھاٹ بنا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جتنی وقعت سے اعرابی کی تعزیت کو دیکھا گیا اتنا کسی کی تعزیت کو نہیں دیکھا گیا۔

عمر بن عبدالعزیز بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبدشمس متعدد صحابہ اور کبار تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین سے سنداً روایت کرتے ہیں جن میں حضرت انس بن مالک ہیں جن سے آپ نے سنا، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب، عمر بن ابی سلمہ المخزومی، سائب بن یزید، یوسف بن عبداللہ بن سلام خولہ بنت حکیم انصاریہ شامل ہیں۔

اسی طرح آپ ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام، سالم بن عبداللہ بن عمر، عروۃ بن زبیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف، عامر بن سعد بن ابی وقاص، خارجہ بن زید بن ثابت، عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابو بردہ بن ابوموسیٰ، ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ، ربیع بن سبرہ الجہنی، محمد بن مسلم بن شہاب زہری، اور ان کے علاوہ صحابہ اور تابعین کے بیٹوں سے بھی روایت کرتے ہیں، اس کتاب کے علاوہ آپ کی مسند روایات جہاں تک ہمیں ملی ہیں ہم نے انہیں جمع کیا ہے جن میں چند یہ ہیں۔

۷۲۹۲۔ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد العمری، زبیر بن بکار، یحییٰ بن ابی خشیہ عبدالخالق بن ابی حازم، ربیعہ بن عثمان تیمی، عبدالوہاب بن بخت، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے عمر بن عبدالعزیز نے بتایا کہ انہوں نے عبدالملک بن مروان کو لکھا: امابعد! بے شک آپ نگہبان ہیں اور آپ سے رعیت کے متعلق سوال ہوگا، مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر نگہبان سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۷۲۹۳۔ محمد بن عمر بن سلام، احمد بن الجعد، محمد بن بکار، محمد بن فضل بن عطیہ سالم افطس، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو پسند کرتے ہیں جو اپنی جوانی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں فنا کرے۔

عمر کی غریب حدیث ہے جس میں محمد بن فضل سالم سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۷۲۹۴۔ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، احمد بن ہیثم الوزان، ابونعیم، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، ہلال مولیٰ عمر ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے وہ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے میری والدہ اسماء بنت عمیس نے کوئی چیز سکھائی، جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ مصیبت کے وقت کہیں: اللّٰہ اللّٰہ ربی لا اشرک بہ شیئا، اللہ میرا رب ہے میں کسی کو اس کا شریک نہیں بناتی، عمر کی غریب حدیث ہے، جسے ان کے بیٹے ہلال آپ سے نقل کرنے میں منفرد ہیں، اسی روایت کو وکیع، محمد بن بشر اور مروان فزاری نے دوسرے لوگوں کے ساتھ عبدالعزیز سے نقل کیا ہے۔

۷۲۹۵۔ محمد بن مظفر، ابراہیم بن جعفر بن احمد بن ابی غیاث، حسن بن علی بن عمرو، عبدالکریم بن ابی ہمام، ابراہیم بن ابی یحییٰ، اسمٰعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے وہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک

کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا جسے آپ نے دونوں کندھوں کے درمیان اوڑھا ہوا تھا۔

عمر کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف عبدالکریم کی حدیث سے لکھا، جس میں حسن منفرد ہیں۔

۴۹۶ ۔حسن بن علی بن خطاب، محمد بن سلیمان، ابوشعثا، علی بن حسن، قاسم بن مالک المزنی، جعید ی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے عمر بن عبدالعزیز کو سائب بن یزید سے کہتے سنا: حضرت سائب! کیا آپ نے اصحاب رسول میں سے کسی کو چادر کی تہبند یا چادر اوڑھے دیکھا کہ پھر وہ باہر نکلے ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اگر آج کوئی ایسا کرے تو لوگ اسے مجنون کہیں۔

عمر کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف قاسم کی حدیث سے لکھا ہے، سائب بن یزید صحابی ہیں۔ آپ ہجرت کے سال پیدا ہوئے آپ نمر کے بھانجے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور برکت کی دعا کی تھی۔

۴۹۷ ۔ابراہیم بن ابی حصین، جدی ابوحصین، عبیداللہ بن یعیش، یونس بن بکیر، محمد بن اسحاق، یعقوب بن عتبہ ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے آپ یوسف بن عبداللہ بن سلام سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ بہت کم ایسے ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بات کرتے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے۔

عمر کی غریب حدیث ہے جس میں محمد بن اسحاق، یعقوب بن عتبہ سے وہ عمر بن عبدالعزیز سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۴۹۸ ۔ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید انصاری، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے سنا کہ انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو حضرت ابوہریرہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی قوم کے مال سے مال بنایا تو کسی شخص نے اپنا بعینہ سامان پایا وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔[1]

صحیح ثابت متفق علیہ حدیث ہے جسے ثوری، شعبہ، مالک اور عمرو بن حارث نے دوسرے لوگوں کے ساتھ یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے اور یزید بن الہاد اور ابن ابی حسین نے ابوبکر بن محمد بن عمرو سے، انہوں نے عمر سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۴۹۹ ۔محمد بن عمر بن سالم، محمد بن سہل ابوعبداللہ، مضارب بن بدیل، ابی بشر بن اسمٰعیل، نوفل بن ابی الفرات الکلبی، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے وہ سالم، وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ ان دو مردوں عمر اور ابوجہل میں سے جو آپ کو زیادہ محبوب ہے اس کے ذریعہ اسلام کو غلبہ بخش دے۔

عمر کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طریق سے لکھی ہے۔

۵۰۰ ۔حبیب بن حسن، محمد بن حیان المصری، عمرو بن حبیب، ابن علاثہ، ابراہیم بن ابی علیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے سنا کہ عروۃ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سن کر روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: انسان دنیا میں جس گھڑی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا قیامت کے روز اس پر افسوس کرے گا۔[2]

عمر اور ابراہیم کی غریب حدیث ہے جس میں ابن علاثہ منفرد ہیں۔

۵۰۱ ۔محمد بن عمر بن سلم، محمد بن سہل، مضارب بن بدیل، ابی بشر بن اسمٰعیل، نوفل بن ابی الفرات، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے وہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے آپ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیز تند ہوا سے بھی زیادہ پرمسرت ہوتے جب آپ کے پاس جبرائیل امین علیہ السلام قرآن مجید دہرانے کے لئے نازل ہوتے۔

عمر کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طریق سے لکھی ہے۔

---

[1] مسند الإمام أحمد ۶/۹۵، ودلائل النبوة للبیهقي ۳/۲، ۲۱۹، والدر المنثور ۱۸/۱، وفتح الباري ۷/۳۸۲.

[2] مجمع الزوائد ۱۰/۸۰، والترغیب والترهیب ۲/۴۰۱، والدر المنثور ۱/۱۵۰.

۷۵۰۲۔ ابویعلی حسین بن محمد زبیری، ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق اسفرائنی، محمد بن داؤد رقی، ابراہیم بن عمر بن بکر سکسکی، ابی سنان شیبانی، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے آپ ابوسلمہ سے وہ عبدالرحمن بن عوف سے وہ ربیعہ بن کعب سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا اور آخرت کا افضل کھانا گوشت ہے۔[1]

ربیعہ اور عمر کی غریب حدیث ہے جس میں محمد بن داؤد رقی منفرد ہیں۔

۷۵۰۳۔ قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم نے بول کر تصوانی علی بن سعید، طاہر بن خالد بن نزار، ابی محمد بن ابی یحیی، عبیداللہ بن عبد الرحمن بن معمر، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے وہ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیانی علاقے کی سات عجوہ کھجوریں صبح کے وقت کھائے گا شام تک اسے کوئی چیز نقصان نہ دے گی۔[2]

ابوطوال عبداللہ بن عبدالرحمن اور عمر کی غریب حدیث ہے جس میں طاہر بن خالد بن نزار اپنے والد سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۷۵۰۴۔ محمد بن عمر بن سلم، محمد بن سہل، مضارب بن بدیل، ابی جبشر بن اسمٰعیل، نوفل بن ابی الفرات، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے وہ خارجہ بن زید بن ثابت سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: پس اس دن اس جیسا کوئی عذاب دے گا اور نہ اس جیسا کوئی باندھے گا۔ (الفجر ۲۵،۲۶)

عمر کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طریق سے لکھی ہے۔

۷۵۰۵۔ سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے وہ ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ سے آپ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔[3]

صحیح ثابت حدیث ہے جسے ابن علیہ، یزید بن زریع اور عبدالواحد بن زیاد نے معمر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور زہری سے صالح کیسان، ابن جریج، ابن مسافر، یونس، شعیب، محمد بن خلید اور محمد بن اسحاق نے دوسرے لوگوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۷۵۰۶۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن اسمٰعیل بن عبداللہ بن زرارہ رقی، ابوجعفر نفیلی، ابووہب، ثابت بنانی، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے ابو بردہ سے وہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو ایک چٹیل وادی میں جمع کرے گا، پھر ہر قوم کو ان کا وہ معبود دیا جائے گا جس کی وہ اللہ کے علاوہ پرستش وعبادت کیا کرتے تھے۔ وہ انہیں آگ میں داخل کردیں گے صرف توحید والے باقی رہ جائیں گے، ان سے کہا جائے گا تمہیں کس چیز کا انتظار ہے؟ وہ کہیں گے: ہمیں اس رب کا انتظار ہے جس کی ہم بن دیکھے عبادت کرتے تھے، ان سے کہا جائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: اگر وہ چاہے تو ہمیں اپنی ذات کی پہچان کرادے، اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرمائیں گے، تو وہ سجدہ ریز ہو پڑیں گے، پھر ان سے کہا جائے گا: اے اہل توحید اپنے سر اٹھاؤ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جنت واجب کردی اور تمہاری جگہ ہر شخص کے بدلے ایک یہودی اور ایک نصرانی کو جہنم میں بھیج دیا ہے۔[4]

عمر اور ثابت کی غریب حدیث ہے جس میں ابووہب منفرد ہیں نفیلی، ابوحاتم، ابوزرعہ اور سلمہ بن شبیب نے ان سے نقل کیا۔

۱۔ اللآلی المصنوعۃ ۲/۲۱۲۔ وکشف الخفا ۱/۴۷۱۔ والضعفاء للعقیلی ۳/۲۵۸

۲۔ مسند الامام احمد ۱/۱۶۸، ۱۷۷۔ وتاریخ اصبہان ۲/۵۶۔ والتاریخ الکبیر ۳/۲۸۔ ومجمع الزوائد ۵/۱۰۳۔ وشرح السنۃ ۱۱/۳۲۴۔ والاحادیث الصحیحۃ ۲۰۰۰۔ وکنز العمال ۲۸۲۰۵

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الحیض ۳۵۲، ۳۵۳۔ وفتح الباری ۱/۳۱۱۔

۴۔ تاریخ اصبہان ۱/۲۵۱۔ وکنز العمال ۲۹۳۔

۵۰۷ـ ابو بکر طلحی، محمد بن علی بن حبیب رقی، محمد بن عبداللہ قطان، عبدالرحمن بن مغزی، محمد بن اسحاق، زہری، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے، وہ ربیع بن سبرہ جہنی سے، وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال عورتوں سے متعہ کرنے سے منع فرمایا۔

اسے ابراہیم بن ابی عبلہ نے عمر سے اسی طرح نقل کیا ہے، یہ عمر کی ربیع سے روایت کردہ عزیز روایت ہے۔ ربیع سے ایک جم غفیر نے اسے نقل کیا ہے۔

۵۰۸ـ حسن بن غیاث، محمد بن خلف قاضی وکیع، علی بن ابی ولاسہ، علی بن عیاش ابو مطیع طرابلسی، معاویہ بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے، وہ زہری سے، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دین کے کچھ اخلاق ہیں، دین اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔[1]

عمر کی غریب حدیث ہے جس میں علی بن عیاش ابو مطیع سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۵۰۹ـ ابو بکر محمد بن احمد بن ابراہیم بن شخویہ تستری، یعقوب بن ابراہیم بزاز، عمر بن محمد بن اسری، عبداللہ بن ابی داؤد، عمر بن شبہ، عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب، یزید بن عمر بن مورق، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں شام میں تھا، عمر بن عبدالعزیز لوگوں میں عطیات تقسیم کر رہے تھے، میں ان کی طرف بڑھا تو مجھے کہنے لگے: کس قبیلے سے ہو؟ میں نے کہا: قریشی ہوں، کہا قریش کی کونسی شاخ؟ میں نے کہا: بنی ہاشم، کہا کون سے بنی ہاشم؟ تو میں خاموش ہو گیا، پھر کہا: کون سے بنی ہاشم؟ میں نے کہا: علی کا دوست ہوں، فرمایا: کون سا علی؟ تو میں خاموش رہا، پھر انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھ کر کہا: اللہ کی قسم میں بھی علی کا دوست ہوں، مجھ سے ان متعدد حضرات نے بیان کیا، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کہ جس کا میں دوست اس کا علی دوست ہے، پھر فرمایا مزاحم! اس جیسے لوگوں کو کتنا دیتے ہو؟ انہوں نے کہا سو یا دو سو درہم، فرمایا: اسے پچاس دینار دو، ابن ابی داؤد فرماتے ہیں: پچاس دینار اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دوستی کی وجہ سے ملے، پھر فرمایا: تم تیری بستی میں ہے عنقریب تیرے پاس اسی طرح آئے گا۔ جیسے تیرے پاس تیرے دوست آتے ہیں۔

عمر کی غریب حدیث ہے جس میں عمر بن شبہ عیسیٰ سے روایت کرنے والے منفرد ہیں۔

۳۲۵ـ کعب الاحبار[2]

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا ان بزرگوں میں سے ماہر عالم، کتب و اسناد والے پوشیدہ اور خفیہ باتوں کو پھیلانے والے، مشاہد اور آثار کی طرف اشارہ کرنے والے، ابو اسحاق کعب بن ماتع الاحبار ہیں۔ کسی نے کہا: تصوف، نیک لوگوں سے دوستی اور برے لوگوں سے دوری کا نام ہے۔

۵۱۰ـ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عبداللہ بن وہب، عبداللہ بن عیاش، یزید بن قودر، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: نیک مومن اور نیک نام دونوں عذاب سے مامون ہیں، انہیں مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کی ان کے گھروں میں کیسے حفاظت فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے مومن بندے سے محبت کرتے ہیں تو دنیا کو اس سے دور کر دیتے ہیں تاکہ جنت میں اس کے

١ـ سنن ابن ماجة ٤١٨١، ٤١٨٢. والمعجم الصغير للطبراني ١/ ١٣. ومسند الشهاب ١٠١٨، ١٠١٩. وأمالي الشجري ٢/ ١٩٩. والترغيب والترهيب ٣/ ٣٤٩. ومشكاة المصابيح ٥٠٩٠، ٥٠٩١، ٥٠٩٢. والعلل المتناهية ٢/ ٢٢١.

٢ـ طبقات ابن سعد ٧/ ٤٤٥. والتاريخ الكبير ٧/ ت ٩٦٣. والجرح ٧/ ت ٩٠٦. والكاشف ٣/ ت ٤٧٦٩. وتهذيب الكمال ٤٩٨٠ (٢٤/ ١٨٩).

درجات بلند کریں اور جب کسی کافر سے بغض کرتے ہیں تو اس کے لئے دنیا وسیع کر دیتے ہیں، یہاں تک کہ اسے جہنم کی منزلوں میں نہ در تہ لے جاتے ہیں۔

کعب فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں سے فرماتے ہیں کہ جو صبر کرتے اور فقر پر راضی رہتے ہیں: تم غم نہ کرو، اس لئے کہ اگر دنیا کا وزن تمہارے اس مقام سے جو میرے پاس مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتا تو میں انہیں کچھ بھی نہ دیتا، کعب نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فقراء بندے جب اللہ تعالیٰ کے حضور ضرورت و حاجت کی شکایت کرتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے۔ تمہیں خوشخبری ہو غم نہ کرو کیونکہ تم مالداروں کے سردار ہو، قیامت کے دن جنت کی طرف سبقت کرنے والے ہو، کعب نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام فقر اور مصیبت پر جتنے خوش ہوتے اتنے نرمی اور آسائش پر خوش نہ ہوتے تھے۔ مصیبت ان کے لئے بڑی ہلکی ہوتی تھی، یہاں تک کہ ان میں سے کسی کو جوں بھی قتل کر دیتی، اور آسائش کو جب دیکھتے تو یہ گمان کرتے کہ کہیں گناہ میں مبتلا تو نہیں ہو گیا۔

کعب فرماتے ہیں: جس نے دنیادار اور مال کے لئے عاجزی کی تو اس کا دین بھی کمزور ہو جائے گا، وہ اس شخص کے پاس فضیلت کا متلاشی ہے جس کے پاس فضل کا اختیار نہیں اور دنیا سے اسے اتنا حصہ ہی ملے گا جو اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے، اللہ تعالیٰ ہر اس سے بغض کرتے ہیں جو مال جمع کرتا ہے خیر سے روکتا اور تکبر کرتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر موٹا عالم مبغوض ہے۔

کعب نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ کپڑے تو راہبوں جیسے پہنتے ہو مگر تمہارے دل متکبروں اور نقصان پہنچانے والے بھیڑیوں کی طرح ہیں، اگر تم آسمانی بادشاہت تک پہنچنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے ذریعہ اپنے دلوں کو مار دو۔

۷۵۱۱۔ ابوبکر بن خلاد، حارث ابن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، ابوہلال، عبداللہ بن بریدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: جس شخص کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر و منزلت ہوتی ہے تو اس کی آزمائش میں اضافہ ہو جاتا ہے، جو آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اس کا مال کم ہو جاتا ہے اور جو زکوٰۃ روک دیتا ہے اس کے مال میں اضافہ ہو جاتا ہے جو شخص چوری کرتا ہے تو اس کے رزق کا حساب اس میں کر لیا جاتا ہے۔

۷۵۱۲۔ حبیب بن حسن ابوالقاسم، عمر بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، ابوہلال، حفص بن دینار، عبداللہ بن ابی ملیکہ ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: کعب! ہم سے کچھ موت کے متعلق بیان کرو! انہوں نے کہا: امیر المومنین! یوں سمجھیں! جیسے کوئی کانٹے دار ٹہنی انسان کے پیٹ میں داخل کر دی جائے، اور ہر کانٹا ہر رگ کو چمٹ جائے پھر سختی سے کھینچنے والا شخص اسے کھینچے تو دیکھیں، کیا اس ٹہنی کے ساتھ لگتا ہے اور کیا باقی بچتا ہے۔

۷۵۱۳۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابان بن مخلد، محمد بن عمرو زنیج، حکم بن بشیر، عمر بن قیس، حکم، ابو خالد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: جس نے اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا اور زبان سے اللہ تعالیٰ کی حمد کی، جو ذات اس کے دل میں ہے وہ فنا نہیں ہوتی یہاں تک کہ اللہ اس میں مزید نازل فرمائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ بدلہ خیر پہنچانے والے اور فضیلت والے ہیں۔

۷۵۱۴۔ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن موسیٰ القزاز، عبدالوارث، الجریری، عمر، اسمٰعیل، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو بہائے اور اس کے آنسو بہہ کر زمین پر گر پڑیں تو اسے کبھی بھی جہنم کا عذاب نہیں ہوگا یہاں تک کہ بارش کے قطرے جب زمین پر گریں تو پھر آسمان کی طرف واپس ہو جائیں۔

۷۵۱۵۔ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن موسیٰ القزاز، عبدالوارث، الجریری، عباد قیسی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے روؤں اور آنسو میرے رخساروں پر بہہ پڑیں یہ مجھے اپنے ہم وزن سونا صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

٧٥١٦ـ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، عون عقیلی، ان کے سلسلہ سند میں ان کے کسی ساتھی سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے آبدیدہ ہو جاؤں اور آنسو میرے رخساروں پر بہہ پڑیں تو یہ بات مجھے پہاڑ برابر سونا صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

٧٥١٧ـ ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، حاجب بن ولید، بقیہ بن ولید، محمد بن زیاد الالہانی ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: وہ ان کے پاس گئے اور آپ بیمار تھے کسی نے کہا: ابواسحاق! آپ اپنے آپ کو کیسے پا رہے ہیں؟ کہنے لگے: ایک جسم جو اپنے گناہوں میں گرفتار ہے، اگر اسی حالت میں اس کی روح قبض ہوگئی تو ایسی ذات کی طرف جاتا ہوگا جو رحیم ہے، اور اگر معاف کردے تو اسے ایسی مخلوق بنائے جس کا کوئی گناہ نہیں۔

٧٥١٨ـ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سیار، جعفر بن عون، عبداللہ بن حارث، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: زمین میں کسی آدمی کے لئے اس وقت تک تعریف برقرار نہیں رہ سکتی جب تک آسمان میں برقرار نہ ہو۔

٧٥١٩ـ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان، جریری، ابوالورد، ابومحمد، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اپنے گھروں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے روشن کرو، وہاں نماز کا کچھ حصہ مقرر کرو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ان لوگوں کا نام لیا جاتا ہے، وہ آسمان والوں میں مشہور ہیں، فلاں جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے اپنا گھر اللہ تعالیٰ کی یاد سے آباد کر رکھا ہے۔

٧٥٢٠ـ عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبداللہ بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، اسمٰعیل بن عیاش، ابوسلمہ صنعانی، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: تم کوئی حکمت ہے، خاموشی کی عادت بنالو یہ ایک اچھی عادت ہے، بوجھ کی کمی ہے، گناہوں کے لئے تخفیف ہے، بردباری کا زیور اور جمال ہے کیونکہ اس کا زیور خاموشی اور صبر ہے۔ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ بغیر تعجب کے ہنسنے والے کو ناپسند کرتے ہیں، اسی طرح وہ شخص بھی مبغوض ہے جو بے مقصد کام کے لئے جاتے ہیں۔

اور اس والی اور حکمران کو پسند فرماتے ہیں جو چرواہے کی طرح اپنی رعیت سے غافل نہ ہو، خوب جان لو کہ حکمت کی بات مومن کی گمشدہ چیز ہے، علم اٹھ جانے سے پہلے اسے حاصل کرو، علم کا خاتمہ اس کے بیان کرنے والوں کے ختم ہونے سے ہوتا ہے۔

٧٥٢١ـ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، حسین، ابوعیاش، سلیمان بن ابی سلمہ صنعانی، وہ کعب سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

٧٥٢٢ـ محمد بن عمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، ولید بن ہشام، ان کے سلسلہ سند میں کعب احبار سے روایت ہے فرمایا: رعیت والی اور حکمران کی درستگی سے درست اور اس کی خرابی سے خراب ہوتی ہے۔

٧٥٢٣ـ محمد بن عمر، ابوشعیب، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابی عمر، عبداللہ بن دیلمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: لوگوں پر ایسا وقت آنے والا ہے جس میں امانت ختم ہو جائے گی، رحمت اٹھالی جائے گی، سوال (بھیک) کی کثرت ہوگی، جس نے اس وقت سوال کیا تو اس کے لئے برکت نہ ہوگی۔

٧٥٢٤ـ عبداللہ بن احمد بن محمد، جعفر بن محمد فریابی، عبدالاعلیٰ بن حماد، وہیب، ابومسعود جریری، ابوسلیل، غنیم بن قیس، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی: تم میں کا ہر شخص اس جہنم پر سے گزرے گا، اس بات کا فیصلہ تیرے رب کے ہاں حتمی طور پر ہو چکا (مریم ٧١) پھر فرمایا: جانتے ہو اس پر سے کیسا گزرنا ہوگا؟ جہنم لوگوں کے سامنے ظاہر ہوگی، گویا کہ وہ کسی گول دائرے کی چیز ہے یہاں تک کہ اس پر نیک و بد ہر قسم کے لوگوں کے پاؤں ٹک جائیں گے، اتنے میں ایک منادی ندا کرے گا: اپنے دوست لے لے اور میرے دوست چھوڑ دے، تو وہ اپنے ہر دوست کو دھنسا دے گی، وہ ان کو آدمی کے اپنے بیٹے سے زیادہ جاننے والی ہوگی،

مومن اس طرح نکلیں گے کہ ان کے کپڑے تر ہوں گے۔

ابو محمد بن حیان، ابو رستہ، عباس نرسی نیز عبداللہ بن محمد بن سلام، داؤد بن ابراہیم ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ وہیب نے ہم سے اسی طرح بیان کیا۔

۷۵۲۵۔ عبداللہ بن محمد، جعفر بن محمد، محمد بن حسن، عبداللہ بن مبارک، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید الحضرمی ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب سے حضرت عمر نے کہا: اے کعب ہم کو ذرا ڈراؤ، وہ فرمانے لگے: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جب سے وہ پیدا ہوئے تب سے کھڑے ہیں، ان کی کمریں دہری نہ ہوئیں، کچھ اور ہیں جو رکوع میں ہیں انہوں نے اپنی پیٹھوں کو اٹھایا نہیں، اور بعض دوسرے سجدہ ریز ہیں، انہوں نے اپنے سر نہیں اٹھائے، یہاں تک کہ جب نرسنگے میں دوبارہ پھونکا جائے گا تو وہ سب مل کر کہیں گے: تیری ذات پاک اور تمام تعریفیں تیرے لئے جیسی تیری عبادت کرنا مناسب تھی ہم نے نہ کی پھر آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس دن کی شدت وسختی اتنی ہوگی کہ ایک شخص جس کا عمل ستر انبیاء کے برابر ہوگا وہ بھی اس دن اپنے عمل کو کم سمجھے گا، اللہ کی قسم! جہنمیوں کے دھوں کا ایک ڈول سورج کے طلوع ہونے کی جگہ ڈال دیا جائے تو ان کے مغرب میں کھوپڑیاں جوش مارنے لگیں، اللہ کی قسم! جہنم ضرور ایک بھڑک مارے گی، اس وقت مقرب فرشتہ کیا ہر ایک گھٹنے ٹیک کر گر پڑے گا اور کہے گا: اے رب! مری جان، بچا مری جان بچا یہاں تک کہ ہمارے نبی اور حضرت ابراہیم اور اسحاق علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

راوی کا بیان ہے کہ آپ نے قوم کو رلا دیا، یہاں تک کہ وہ چیخنے لگے، حضرت عمر نے جب یہ حالت دیکھی تو کعب سے کہا: کعب! ہمیں بشارت سناؤ، تو انہوں نے کہا: خوشخبری ہو، اسکے لئے کہ اللہ تعالیٰ کی ۳۱۴ شریعتیں ہیں، ان شریعتوں میں سے جو شخص بھی ایک شریعت کو اخلاص کے کلمہ کے ساتھ لایا تو اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں گے، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی ہر رحمت کا علم ہو جائے تو تم لوگ عمل میں سستی کرنے لگو۔

اللہ کی قسم! اگر ایک جنتی عورت اندھیری رات میں آسمان سے جھانکے تو زمین روشن ہو جائے اللہ کی قسم! اگر آج جنت کا کوئی کپڑا دنیا میں پھیلا دیا جائے تو جو اس کو دیکھ لے بے ہوش ہو جائے لوگوں کی آنکھیں اس کا تحمل نہ کر سکیں گی۔

۷۵۲۶۔ عبداللہ بن محمد بن احمد بن جعفر، جعفر بن محمد بن مستفاض، حسن بن عمر بن شقیق، بلخ میں سن ۲۳۶ میں بیان کیا، نیز یوسف بن یعقوب، حسن بن مثنیٰ، عفان، جعفر بن سلیمان، علی بن زید، مطرف بن عبداللہ بن شخیر، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: میں حضرت عمر کے پاس تھا، آپ نے مجھے فرمایا: کعب! ہمیں ڈراؤ، میں نے کہا: امیر المومنین! کیا آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت نہیں؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، ہمیں ڈراؤ! فرماتے ہیں: میں نے کہا: امیر المومنین اس شخص کے عمل کی طرح عمل کریں، اگر آپ اس عمل کا ستر نبیوں کے عمل سے موازنہ پائیں تو پھر آپ اسے کم سمجھیں، فرماتے ہیں: حضرت عمر نے اپنا سر جھکالیا، پھر افاقہ ہوا تو کہا: کعب! ہمیں مزید ڈراؤ! میں نے کہا: امیر المومنین! اگر مشرق میں بیل کے نتھنے کے بقدر جہنم کو کھول دیا جائے اور ایک شخص مغرب میں ہو تو بھی اس کا دماغ کھول کر اسکی گرمی سے بہنے لگے گا، حضرت عمر نے کافی دیر سر جھکائے رکھا، پھر افاقہ ہوا تو فرمایا: کعب ہمیں مزید ڈراؤ! میں نے کہا: قیامت کے دن جہنم دھاڑے گی جس کی وجہ سے مقرب فرشتہ اور بھیجے ہوئے رسول بھی گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں وہ گھٹنے ٹیک کر کہیں گے اے میرے رب آج میں صرف اپنی جان کا سوال کرتا ہوں، آپ نے کافی دیر سر جھکائے رکھا، میں نے کہا: امیر المومنین! کیا آپ یہ بات کتاب اللہ میں نہیں پاتے؟ حضرت عمر نے کہا: کیسے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جس دن ہر جان اپنی جان کے متعلق جھگڑے گی، ہر جان کو اس کے کیے کا پورا بدلہ دیا جائے گا ان پر ظلم نہ ہوگا تو حضرت عمر خاموش ہو گئے۔

۷۵۲۱۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، اللیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر نے کعب سے فرمایا: ہمیں ڈراؤ پھر اسی طرح کی روایت ذکر کی۔

۷۵۲۷۔ عبداللہ بن محمد جعفر بن محمد فریابی، عبداللہ بن عبدالرحمن سمرقندی، یزید بن ہارون، جریری، ابو سلیل، غنیم بن قیس، ابو العوام، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: جہنم کے ایک داروغہ کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک سال کا فاصلہ ہے، ان میں سے ہر ایک کے پاس لوہے کا ایک گرز ہے جس کے دو حصے ہیں جس سے وہ ایک دفعہ مارتا ہے تو آدمی سات لاکھ میل کی مسافت جہنم میں اوندھے منہ چلا جاتا ہے۔

۷۵۲۸۔ عبداللہ بن محمد، ابوبکر فریابی، یحییٰ بن خلف، منجاب، علی بن مسہر، ابو مصعب، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے وہ کعب سے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا: قیامت کے روز متکبرین چیونٹی کی طرح آدمی کی صورت میں اٹھائے جائیں گے، ان پر ذلت و رسوائی چھائی ہوگی، یا یہ فرمایا: ان کے پاس ذلت و رسوائی آئے گی، ہر طرف سے آگ کے راستوں میں چلیں گے، طینۃ الخبال جو اہل جہنم کا لہو اور پیپ ہوگی، پلائی جائے گی۔

۷۵۲۹۔ عبداللہ بن جعفر، سوید، حفص بن میسرۃ، موسیٰ بن عقبہ، عطاء، بن ابی مروان، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: اس بات کی قسم کھا کر کہا: اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کے دریا کو پھاڑا، تورات میں یہ لکھا ہے، کہ متکبر لوگ کے قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے پھر اسی طرح ذکر کیا۔

ابراہیم بن حجاج، حماد بن سلمہ موسیٰ عقبہ نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۵۳۰۔ عبداللہ بن جعفر، سوید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ نیز احمد بن یحییٰ ابو حامد فریابی، علی بن محمد المحوارانی بلخی، ابو جعفر رازی، ربیع بن انس، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد، جس دن زمین تبدیل کر دی جائے گی جو اس زمین اور آسمان کے علاوہ ہوگی۔ (ابراہیم ۴۸) فرمایا: آسمان تبدیل ہو کر باغات بن جائیں گے اور زمین تبدیل ہوگی تو سمندروں کی جگہ آگ ہوگی۔

۷۵۳۱۔ ابی محمد بن احمد بن حسن بغدادی، عیسیٰ بن سلیمان لہری، اسمٰعیل بن عیاش، عبداللہ بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں کعب احبار سے روایت ہے فرمایا: میں نے توریت میں لکھا پایا، جس شخص کی آنکھ سے مکھی کے سر برابر بھی، اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو نکلے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھیں گے۔

۷۵۳۲۔ ابو محمد بن حیان، محمد بن حسن بن علی بن بحر، محمد بن معمر، روح، عثمان بن غیاث، عکرمہ، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کعب نے کہا: جہنم میں جو ٹھنڈک ہے وہ زمہریر ہے اس کی وجہ سے ہڈیوں سے گوشت گر جائے گا، یہاں تک کہ وہ لوگ جہنم کے سمندر سے مدد مانگیں گے۔

۷۵۳۳۔ ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل ح، ابو محمد عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر فریابی ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان نیز، ابی، عبداللہ بن محمد بن عمران، عمر بن علی، ابو داؤد، ہمام، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: قیامت کے روز سردار و رئیس کو اچھی حالت میں لایا جائے گا، اس سے کہا جائے گا اپنے رب کے حضور پیش ہو، چنانچہ اسے دربار الٰہی میں لایا جائے گا، جہاں کوئی پردہ نہ ہوگا، اس کے بعد اسے جنت میں جانے کا حکم ہوگا تو وہاں وہ اپنی فرودگاہ اور اپنے ان دوستوں کی جگہوں کو دیکھے گا جو بھلائی کے کاموں میں اس کے پاس جمع ہوتے اور اس کی مدد کرتے تھے، اسے کہا جائے گا یہ فلاں کی جگہ ہے یہ فلاں کا مکان ہے، تو وہ اس عزت و شرافت کو دیکھے گا جو اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھی تھی، وہ اپنے مکان کو ان کے مقامات سے افضل دیکھے گا، اسے جنت کے کپڑے پہنائے جائیں گے، اس کے سر پر تاج سجایا جائے گا جس کے گرد جنت کی خوشبو ہوگی، اس کا چہرہ ایسے چمکے گا جیسے چاند ہوتا ہے۔

جاہد کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے چودھویں کا چاند کہا تھا فرماتے ہیں، جب اسے باہر نکالا جائے گا تو جس مجلس کے پاس سے بھی وہ گزرے گا تو وہ لوگ کہیں گے: اے اللہ! اسے ان کے ساتھ شامل کر دے، یہاں تک کہ وہ اپنے ان دوستوں کے پاس آئے گا جو بھلائی اور خیر کی باتوں پر اس کے ساتھ جمع ہوتے اور اس کی مدد کرتے تھے، وہ ان سے کہے گا: اے فلاں اے فلاں تمہیں خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ یہ نعمت تیار کر رکھی ہے، وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ عزت وکرامت کے بارے میں خبردار کرتا رہے گا، یہاں تک کہ ان کے چہرے اس کے چہرے کی طرح سفیدی سے کھل اٹھیں گے، تو لوگ انہیں ان کے چہروں کی سفیدی سے پہچان لیں گے وہ کہیں گے یہ ہیں اہل جنت''

اسی طرح ایک برائی میں جتلا رئیس وسردار کو لایا جائے گا، اسے کہا جائے گا اپنے رب کے حضور حاضری دے، وہ وہاں پہنچایا جائے گا، وہاں کوئی پردہ حائل ہوگا، پھر اسے جہنم جانے کا حکم ہوگا، وہاں وہ اپنے اور اپنے ساتھیوں کی جگہوں کو دیکھے گا، اور جو ذلت ورسوائی اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھی ہے وہ بھی دیکھے گا، وہ اپنی جگہ کو ان کی جگہوں سے خوفناک پائے گا، فرماتے ہیں اس کا چہرہ سیاہ اور آنکھیں نیلی ہو جائیں گی، اس کے سر پر آگ کی ٹوپی رکھی جائے گی، پھر اسے باہر لایا جائے گا تو وہ جس گروہ کے پاس سے بھی گزرے گا وہ اس سے اللہ کی پناہ مانگیں گے، پھر وہ اپنے ان دوستوں کے پاس آئے گا جو اسکے ساتھ برائی کے کاموں میں جمع ہوتے اور اس کی مدد کرتے تھے تو وہ مسلسل انہیں جہنم کے ان کے مقامات سے آگاہ کرتا رہے گا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تیار کیے، یہاں تک کہ ان کے چہروں پر سیاہی چڑھ جائے گی جیسی سیاہی اس کے چہرے پر ہوگی، لوگ انہیں ان کے چہروں سے پہچان کر کہیں گے: یہ جہنمی لوگ ہیں۔

۵۳۴ ۷۔ ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، یونس، حمید بن ہلال، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ مجھے کعب کے حوالہ سے بتایا گیا کہ انہوں نے فرمایا کہ جہنم میں ایسے تنور ہیں، جن کی تنگی تمہارے نیزے کے پھل کی طرح ہوگی جو ہر قوم کے اعمال پر منطبق آ جائیں گے۔

۵۳۵ ۷۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، محمد بن عمرو، یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب، ان کے سلسلۂ سند میں ان کے والد سے روایت ہے فرمایا کہ ہم مسجد میں کعب احبار کے پاس بیٹھے تھے، وہ بیان کر رہے تھے، اتنے میں حضرت عمرؓ آگئے، مسجد کے کونے میں بیٹھ گئے، وہاں سے بیٹھے بیٹھے آپ نے انہیں پکار کر کہا: ارے کعب! ہمیں ڈراؤ!

فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، بے شک روز قیامت جہنم ضرور قریب ہوگی۔ اس کی آواز گدھے کی آواز جیسی ہوگی، وہ دھاڑ رہی ہوگی، یہاں تک کہ جب وہ انتہائی قریب ہو جائے گی تو زور سے دھاڑے گی تو اللہ تعالیٰ نے جو نبی، جو صدیق اور شہید پیدا کیا وہ گھٹنوں کے بل گر کر کہے گا: اے اللہ! آج میں صرف آپ کو اپنی جان بچانے کا کہوں گا۔ اے ابن خطاب! اگر آپ کے پاس ستر انبیاء جتنا عمل بھی ہو تو آپ گمان کریں گے کہ آپ نجات نہیں پا سکتے، حضرت عمر نے فرمایا: اللہ کی قسم! معاملہ بڑا سخت ہے۔

۵۳۶ ۷۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن یزید المقری، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ ایک قوم کعب کے پاس آئی، وہ شام سے لے کر رات بھر چلتے رہے، اسی میں آئندہ دن بھی گزر گیا یہاں تک کہ انہوں نے کعب سے اپنی سیر وسفر کی شکایت کی، تو آپ نے فرمایا تم نے کسی جہنمی آدمی کی جگہ کو نہیں دیکھا۔

۵۳۷ ۷۔ عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، حماد بن زید، ابی، ان کے سلسلۂ سند میں ایک آدمی سے روایت ہے کہ کعب ایک ریت کے ٹیلے کے پاس سے گزرے، وہاں ٹھہر کر آپ نے کہا: جتنا یہ ٹیلا گیلا ہے لوگ اس سے زیادہ روئیں گے، پھر وہ اتنا روئیں گے کہ پسینہ ناک تک پہنچ جائے گا۔

۵۳۸ ـ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ہارون، ابوغسان، عبدالوہاب، سعید، قتادہ، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں کعب کی جان ہے۔ اگر تو مشرق میں ہو اور جہنم مغرب میں ہو پھر اس کے دروازے کھول دیئے جائیں، تو اس کی گرمی کی شدت سے تمہارا دماغ نتھنوں سے باہر نکل آئے گا۔ اے قوم! کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو؟ یا تم اس پر صبر کر سکتے ہو؟ لوگو! تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت آسان ہے سو اس کی اطاعت کرو۔

۵۳۹ ـ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوربیع، ابن وہب، ابن لہیعہ، عبداللہ بن غزیہ، عبداللہ بن دینار، عطاء بن یسار، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جہنم میں چار پل ہیں، پہلے پل پر ہر وہ شخص ہوگا جو رشتہ داری ختم کرنے والا ہوگا، دوسرے پر ہر وہ شخص ہوگا جو قرض کے بوجھ تلے ہوگا یہاں تک کہ اسے ادا کر دے، تیسرے پر خیانت کرنے والے ہوں گے اور چوتھے پل پر متکبر ہوں گے اور رحمت کہے گی، اے پروردگار! سلامت رکھ، سلامت رکھ۔

۵۴۰ ـ عبداللہ بن محمد، ابویعلیٰ الموصلی، محمد بن صباح، اسمٰعیل بن زکریا، عاصم الاحول، عبداللہ بن شقیق، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: اس جہنم پر انیس فرشتے ہوں گے" ہر فرشتے کے پاس لوہے کا ایک گرز ہوگا جس کے دو حصے ہوں گے، ایک دفعہ مارے گا تو آدمی ستر ہزار ہاتھ تک میں دھنس جائے گا۔

۵۴۱ ـ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین الحذاء، علی بن المدینی، وہب بن جریر، ابی، یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابی حبیب، شعیب بن زرعہ، حنش، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے "پس وہ گھاٹی میں نہ گھسا" (البلد ۱۱) فرمایا: اس سے جہنم میں سترہ درجے ہیں۔

۵۴۲ ـ ابی، احمد بن محمد بن حسن البغدادی، ابراہیم بن عبداللہ بن جنید، عبیداللہ بن عائشہ، سلام الخواص، فرات بن سائب، میمون، ان کے سلسلۂ سند میں کعب احبار سے روایت ہے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو ایک میدان میں جمع کرے گا، پھر فرشتے نازل ہو کر صفیں بنالیں گے، جبرائیل سے فرمائیں گے جہنم کو لے آؤ، جبرائیل علیہ السلام اسے ایک ہزار لگاموں سے ہنکا کر لائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ لوگوں سے ایک سال کے فاصلے پر ہوگی تو زور سے دھاڑے گی، جس کی وجہ سے مخلوق کے دل ہوا میں باختہ ہو جائیں گے، پھر دوسری دفعہ زور سے دھاڑے گی جس میں ہر مقرب فرشتہ اور مرسل نبی گھٹنوں کے بل بیٹھ جائے گا۔

پھر وہ تیسری دفعہ دھاڑے گی تو دل سینوں تک پہنچ جائیں گے، عقلیں کام کرنا چھوڑ دیں گی، ہر آدمی کو اپنے عمل کی گھبراہٹ ہوگی، یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام فرمائیں گے۔ اے پروردگار میں اپنی دوستی کی وجہ سے صرف اپنی جان بخشی چاہتا ہوں، اور موسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے: اے پروردگار، میں اپنی مناجات وسرگوشی سے صرف اپنی خلاصی چاہتا ہوں، اور عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے اے پروردگار جو عزت مجھے آپ نے بخشی اس سے صرف اپنی گلوخلاصی چاہتا ہوں۔ (اپنی ماں) جس مریم نے مجھے جنا ان کے بارے سوال نہیں کرتا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہیں گے اے پروردگار میری امت، میری امت بچا لے۔ میں اپنی جان کا سوال نہیں کرتا، میں تو آپ سے صرف اپنی امت کا سوال کرتا ہوں۔

اللہ جل جلالہ آپ کو جواب دیں گے، آپ کی امت کے جو میرے اولیاء ہیں ان کو نہ کوئی خوف اور نہ وہ غمگین ہوں گے، مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں آپ کی امت کے بارے میں آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کردوں گا، اس کے بعد فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے اس انتظار میں کھڑے رہیں گے کہ انہیں کیا حکم ملتا ہے، تو رحمٰن تعالیٰ فرمائیں گے، زبانیہ کی جماعت! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کے ان لوگوں کو جہنم کی طرف لے چلو جو کبیرہ گناہوں پر ڈٹے رہتے تھے، کیونکہ دنیا میں ان کی میرے حکم سے سستی و کاہلی کی وجہ سے میرا غضب بڑھ گیا۔ انہوں نے میرے حق کو کم سمجھا، انہوں نے میرے حرام کردہ احکام میں دست اندازی کی، لوگوں سے چھپتے پھرتے اور میرے سامنے آتے رہے حالانکہ میں نے انہیں عزت بخشی، انہیں تمام امتوں پر فضیلت عطا کی، وہ میرا فضل اور میری بڑی نعمت کو نہ پہچانتے تھے تو اس

وقت زبانیہ فرشتے، مردوں کو داڑھیوں سے اور عورتوں کو چوٹیوں سے پکڑیں گے اور جہنم میں لے جائیں گے۔ ان کے بعد اس امت کا کوئی شخص جہنم کی طرف نہیں لے جایا جائے گا ماسوائے اس شخص کے جس کا چہرہ سیاہ ہوگا، بیڑیاں اس کے پاؤں میں ہوں گی، گردن میں طوق ہوگا مگر جو اس امت کے ہوں گے وہ اپنے رنگوں کے ساتھ لے جائے جائیں گے، جب یہ مالک فرشتہ جہنم کے پاس پہنچیں گے تو وہ ان سے کہے گا: اے بدبختوں کی جماعت! تم کس امت کے لوگ ہو؟ ان سے زیادہ خوبصورت رنگ والا کوئی جہنمی بھی نہ ہوگا، وہ کہیں گے، مالک! ہم قرآن والی امت ہیں، مالک کہے گا: کیا بدبختوں کی جماعت! قرآن (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ نازل نہیں ہوا؟ تو وہ چیخ و پکار سے رو کر اپنی آوازیں بلند کریں گے، اور کہیں گے: ہائے محمد! اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کے ان لوگوں کے لئے شفاعت کیجئے جنہیں جہنم میں جانے کا حکم مل چکا، فرماتے ہیں: کہ مالک کو انتہائی سختی اور غصہ سے پکارا جائے گا، اے مالک! تمہیں کس نے حکم دیا کہ انہیں بدبخت کرکے عتاب کرو اور ان سے یوں بات کرو اور عذاب میں داخل کرنے سے روکنے کا کس نے کہا ہے، اے مالک! ان کے چہرے سیاہ نہ کرنا، کیونکہ یہ دنیا میں مجھے سجدے کیا کرتے تھے، اے مالک! ان کے چہرے سیاہ نہ کرنا، کیونکہ یہ دنیا میں مجھے سجدے کیا کرتے تھے، اے مالک! انہیں طوق نہ ڈالنا کیونکہ یہ غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ اے مالک! انہیں بیڑیاں نہ پہنانا کیونکہ یہ میرے بیت الحرام کے ارد گرد طواف کرتے تھے، انہیں تارکول کے کپڑے نہ پہنانا کیونکہ انہوں نے احرام کے کپڑے اتار دیئے، اے مالک! آگ سے کہہ دو ان کی زبانیں نہ جلائے کیونکہ یہ قرآن پڑھا کرتے تھے، مالک! آگ سے کہہ دو انہیں ان کے اعمال بقدر پکڑے۔

جہنم ان سے اور ان کے استحقاق کی مقدار سے، جتنی ماں اپنے بچے سے واقف ہوتی ہے اس سے زیادہ واقف ہوگی، کسی کو ٹخنوں تک، کسی کو گھٹنوں تک، کسی کو ناف تک اور کسی کو سینہ تک عذاب میں گرفتار کرے گی، جب اللہ تعالیٰ ان سے کبیرہ گناہوں، ان کی سرکشی اور ان کے اصرار کا انتقام لے لیں گے، تو مشرکین اور ان کے درمیان ایک دروازہ کھولا جائے گا، تو وہ جہنم کے اوپر والے درجہ میں دیکھیں گے جس میں کوئی ٹھنڈی چیز چکھیں گے اور نہ پینے کی کوئی شے، رو رو کر کہیں گے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کے بدبختوں پر رحم کیجئے! ان کے لئے شفاعت کریں، آگ نے ان کا گوشت کھالیا، ان کا خون چوس لیا، ان کی ہڈیاں توڑ دیں۔

پھر وہ پکاریں گے ہائے ہمارے رب! ہائے ہمارے مالک! اس پر تو رحم فرمایئے جو دنیا میں آپ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا تھا، اگرچہ اس نے برائی اور غلطی کرکے حد سے تجاوز کیا ہو، اس وقت مشرکین انہیں کہیں گے تمہیں تمہارے اللہ تعالیٰ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانے نے کیا فائدہ دیا، تو اللہ تعالیٰ غضبناک ہوکر فرمائیں گے: جبرائیل جاؤ! اور امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جو شخص بھی جہنم میں ہے اسے باہر نکال لاؤ، جبرائیل علیہ السلام انہیں جوق در جوق نکالیں گے وہ جل کر خاکستر ہو چکے ہوں گے، جبرائیل علیہ السلام انہیں جنت کے دروازے پر بہتی ایک نہر میں جسے نہر حیات کہتے ہیں ڈالیں گے، وہ اس میں اتنی دیر ٹھہریں گے کہ پہلے سے زیادہ صاف ہو جائیں گے، پھر انہیں جنت میں داخل کرنے کا حکم ہوگا، ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا، یہ وہ جہنمی ہیں جنہیں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے رحم تعالیٰ نے آزاد کیا ہے، وہ جنتیوں میں اس سے پہچانے جائیں گے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے عاجزی کریں گے کہ اس نشان کو مٹا دیا جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کو مٹا دیں گے اس کے بعد وہ جنتیوں میں اس علامت سے نہ پہچانے جائیں گے۔

۵۳۳۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ابوعمران الجونی، عبداللہ بن رباح، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "بے شک ابراہیم نرم دل تھے" (التوبہ ۱۱۴) کے متعلق منقول ہے، فرمایا کہ حضرت ابراہیم کو جب جہنم یاد آتی تو فرماتے اوہ جہنم اوہ جہنم۔

۵۳۳۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حارث، سفیان بن فروخ، نافع ابو ہرمز، نافع، ابوعمران کے سلسلہ سند میں ہے کہ کسی

شخص نے حضرت عمر کے پاس یہ آیت پڑھی، جب ان کی کھالیں جل کر پک جائیں گی تو ہم ان کھالوں کے علاوہ اور کھالیں تبدیل کر دیں گے تاکہ وہ عذاب چکھیں (النساء ۵٦) تو حضرت عمر نے فرمایا: دوبارہ پڑھو، وہاں کعب بھی موجود تھے، وہ کہنے لگے۔ امیر المومنین! اس کی ایک تفسیر مجھے بھی یاد ہے جو میں نے اسلام سے پہلے پڑھی تھی، حضرت عمر نے فرمایا: سناؤ! اگر تم نے ایسے بیان کی جیسی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو ہم تمہاری تصدیق کریں گے، ورنہ اس میں غور کریں گے، وہ کہنے لگے: میں نے اسے اسلام سے پہلے پڑھا ہے: "جب ان کی کھالیں پک جائیں گی تو ان کھالوں کو دوسری کھالوں میں بدل کر دیں گے، یہ سب کچھ ایک گھڑی میں ۱۲۰ بار ہوگا، حضرت عمر فرمانے لگے: میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۵۳۴۵۔ عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، ابن عساکر، عبدالرزاق، بکار بن عبداللہ، ابن ابی ملیکہ، عبداللہ بن حنظلہ، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "ایک زنجیر جس کی لمبائی اور پیمائش ستر ہاتھ ہے اس میں جکڑ دو (الحاقۃ ۳۲) کے متعلق روایت ہے فرمایا: اگر دنیا کا تمام لوہا اس کی ایک کڑی سے تولا جائے تب بھی اس کے وزن کے برابر نہ ہو سکے گا۔

۵۳۴٦۔ ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ہناد بن السری، قبیصہ، سفیان، یزید بن ابی زیاد، عبداللہ بن الحارث، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا ایک آدمی کو جہنم میں لے جانے کا حکم ہوگا تو اس کی طرف ایک ہزار یا اس سے زیادہ فرشتے لپکیں گے۔

۵۳۴۷۔ عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر فریابی، ابوبکر بن ابی شیبہ، غندر، عثمان بن غیاث، عکرمہ، ان کے سلسلۂ سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا وہ سمندر ہوگا جسے بھڑکایا جائے گا تو وہ جہنم بن جائے گی۔

۵۳۴۸۔ محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، نوح بن حبیب، مؤمل بن اسمٰعیل، حماد بن سلمہ، ثابت، عبداللہ بن رباح، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: ملک الموت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روح قبض کرنے آیا تو انہیں گھر نہ پایا، اتنے میں حضرت ابراہیم آگئے، آپ نے اسے گھر میں دیکھا تو فرمایا: تم کون ہو؟ تو اس نے کہا: میں ملک الموت ہوں، آپ نے فرمایا: جھوٹ ہے ملک الموت کی ایک علامت ہے جس سے وہ پہچانا جاتا ہے، تو ملک الموت نے اپنا چہرہ گدی کی طرف پلٹا، جسے ابراہیم علیہ السلام دیکھ کر بے ہوش ہو گئے، جب افاقہ ہوا تو وہ رونے لگے، حضرت ابراہیم، حضرت سارہ، اور حضرت اسحاق علیہم السلام بھی رونے لگے، وہ فرشتہ اپنے رب کے سامنے حاضر ہو کر کہنے لگا، اے پروردگار! آپ نے مجھے ایسی روح کے قبض کے لئے روانہ کیا کہ اس کے بعد اہل زمین کے لئے کوئی خیر و بھلائی باقی نہ رہے گی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندے کی حالت سے تجھ سے زیادہ واقف ہوں، جاؤ! ان کی روح قبض کرو، وہ آپ کے پاس جا رہن کر ایک طرف گھٹتے ہوئے آیا، آپ اسے باغ میں لے گئے، وہ انگور کھانے لگا، انگور کا پانی اس کے دونوں ہونٹوں سے بہنے لگا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا: تمہاری کتنی عمر ہے؟ وہ کہنے لگا ابراہیم علیہ السلام کی عمر کے بقدر، حضرت ابراہیم فوت ہونا چاہتے تھے اس نے ایک پھول انہیں سنگھایا اور ابراہیم علیہ السلام کی روح قبض کرلی۔

۵۳۴۹۔ ابی، عبداللہ بن محمد بن عمران، ابو مسعود، ابوداؤد، حماد بن سلمہ، عاصم بن بہدلہ، مغیث، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: تم لوگ قرآن مجید کو اپنے لیے لازم کرلو، کیونکہ اس میں عقل کی سمجھ، حکمت کا نور اور علم کے چشمے ہیں۔ رحمن کی کتب میں سے سب سے نیا عہد ہے۔

۵۳۵۰۔ ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم ابن وہب، عبداللہ بن عیاش قتبانی، یزید بن قوذر، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جبکہ ان کے پاس ایک شخص آیا جو حال بالحدیث تھا، اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اونچی جگہ بیٹھنے کے بغیر راضی رہو، کسی کو اذیت مت پہنچاؤ، اس واسطے کہ اگر تیرا علم آسمان و زمین کے خلا کو بھر دے اور تم میں عجب، خود پسندی ہوگی تو اپنے علم سے اللہ تعالیٰ تمہاری کمی اور نیچائی میں ہی اضافہ فرمائیں گے۔

تو وہ شخص کہنے لگا! ابو اسحاق اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! وہ مجھے جھٹلاتے ہیں اور اذیت پہنچاتے ہیں، آپ نے فرمایا: انبیاء کی تکذیب کی گئی انہیں تکلیفیں پہنچائی گئیں وہ صبر کرتے، سو تم بھی صبر سے کام لو ورنہ پھر تمہاری ہلاکت ہے۔

۷۵۵۱۔ محمد بن احمد، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، ابن عبد الحکم، ابن وہب، عبداللہ بن عیاش، یزید بن قوذر، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میں اس شخص کو انبیاء اور ان کے ساتھ رہنے والے لوگوں میں سے بنانے والا ہوں جو اچھی بات کرے، اس پر عمل کرے اور اللہ تعالیٰ کے احکام سکھائے" آپ نے فرمایا: لوگ جمع ہوئے، جماعت سے علیحدہ ہوئے یعنی سے اعراض اور ان پر طعن کرنے کے لئے، پھر وہ کہنے لگے، یہ کام کرو، یہاں تک کہ ان میں عجب داخل ہو گیا، سو تم عجب سے بچو کیونکہ وہ ذبح اور ہلاکت ہے۔

کعب نے فرمایا: جو شخص آخرت کے شرف تک پہنچنا چاہے تو وہ غور و فکر خوب کرے، عالم ہو جائے گا، آج کے روزے پر راضی ہو جائے مالدار بن جائے گا، اپنی خطاؤں کو یاد کر کے کثرت سے روئے، اللہ تعالیٰ اس سے جہنم کے بھڑکنے والے سمندر بجھادے گا، کعب فرماتے ہیں: اچھی روش اور عمل صالح کے ساتھ علم کی طلب نبوت کا جزء ہے، کعب کا ارشاد ہے، عالم مؤمن، ابلیس اور اس کے لشکر کے لئے ایک لاکھ عابد مؤمن سے زیادہ سخت ہے، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے حرام سے محفوظ رکھتا ہے، کعب کا ارشاد ہے، عنقریب تم جاہل لوگوں کو دیکھو گے کہ وہ علم میں ایک دوسرے سے آگے بڑھیں گے اور اس کے بارے میں ایسے غیرت کریں گے جیسے عورتیں، مردوں کے بارے میں غیرت کرتی ہیں، بس اتنا ہی ان کے علم کا حصہ ہوگا، کعب نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے پروردگار! آپ کے بندوں میں سے کون زیادہ عالم ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: علم کا بھوکا شخص، کعب نے فرمایا: علم کا طالب اس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جانے اور آنے والا ہو، فرمایا: علم طلب کرو، اس میں تواضع کرو، اس واسطے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرتے ہیں۔

۷۵۵۲۔ احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی الابار، منصور بن ابی مزاحم، اسمٰعیل بن عیاش، عقیل بن مدرک، الولید بن عامر یزنی، یزید بن عمیر، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: کچھ لوگ ایسے قرآن مجید پڑھیں گے، جن کی آوازیں گانے والی عورتوں اور حدی خوانوں سے زیادہ اچھی ہوں گی، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف نہ دیکھے گا اور لامحالہ کچھ لوگ سیاہ خضاب کریں گے جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔

۷۵۵۳۔ ابی، ابراہیم، محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عبداللہ بن عیاش، یزید بن قوذر ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جس نے کتاب اللہ کو اپنی آواز سے آراستہ کیا۔

۷۵۵۴۔ ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن عبدالملک، عبداللہ بن عبدالوہاب، محمد بن جعفر ورکانی، ابو الصباح، ابو علی، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جس شخص نے دنیا میں قرآن مجید کے پڑھنے میں اپنی آواز کو اچھا کیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں موتیوں کا بنا گنبد عطا کریں گے یا یہ فرمایا: کہ وہ گنبد زبرجد کا ہوگا جو اللہ تعالیٰ اسے دے گا جو جنت میں اپنی آواز اچھی کرے گا جب تک اہل جنت اس کی زیارت کرتے رہیں گے وہ اس کی آواز سنیں گے۔"

یہ ابو الصباح کے الفاظ ہیں۔

۷۵۵۵۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن سلیمان بن ایوب، سعید بن یحییٰ، عبید بن سعید، ان کے سلسلۂ سند میں اہل واسط کے کسی شخص سے روایت ہے جسے ابن صباح کہا جاتا تھا۔ وہ ابو علی سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں، سبقت کرنے والے (کیا ہی اچھے ہیں) سبقت کرنے والے (الواقعۃ ۱۰) وہ قرآن والے ہیں۔

۷۵۵۶۔ ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، رشدین بن سعد، صخر بن عبداللہ، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جب بندہ واللہ اکبر کہتا ہے تو آسمان وزمین کا خلا بھر جاتا ہے۔

۷۵۵۷۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، قزعہ بن سوید، اسمٰعیل بن امیہ، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اگر وہ کلمات جنہیں میں صبح وشام کہتا تھا نہ کہتا تو یہود مجھے بھونکنے والے کتے یا رینگنے والے گدھوں کے ساتھ شامل کر دیتے، وہ کلمات یہ ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے ان کامل کلمات کے ذریعے پناہ چاہتا ہوں جن سے کوئی نیک وبد تجاوز نہیں کرسکتا، وہ اللہ جو آسمان کو زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے۔ ہاں وہ اس کی اجازت سے ہی گریں گے، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور پھیلائی، شیطان اور اس کے لشکر سے پناہ چاہتا ہوں۔

۷۵۵۸۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، ابومحمد المکی، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے۔ فرمایا کرتے تھے، جب چالیس آدمی ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، ظلم اور قطع رحمی کی دعا نہ کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں ان کا سوال عطا فرماتے ہیں۔

۷۵۵۹۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعید، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کے عذاب میں جلدی کرتے ہیں جو والدین کا نافرمان ہو اور بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی عمر میں اضافہ فرماتے ہیں، جب وہ والدین سے اچھا سلوک کرے تاکہ وہ نیکی اور بھلائی میں بڑھ جائے۔

۷۵۶۰۔ عمر بن محمد بن حاتم، جدی، محمد بن عبیداللہ بن مرزوق، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ میں نے کعب سے سنا فرماتے ہیں: تورات کی فاتحہ (آغاز) سورۂ انعام کا آغاز ہے اور تورات کا خاتمہ سورۂ ہود ہے۔

۷۵۶۱۔ ابومحمد بن حیان، اسحاق بن احمد، ابن وارہ، حجاج، حماد، ابوعمران الجونی، عبداللہ بن رباح، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے کہ تورات کو اس آیت پر ختم کیا گیا، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے نہ کوئی بیٹا بنایا اور نہ بادشاہت میں اس کا کوئی شریک ہے۔

۷۵۶۲۔ عمر بن محمد بن حاتم، جدی، عفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید، مطرف، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تین لوگوں سے ہوا کو روک دیں تو آسمان وزمین کی فضا بدبودار ہو جائے۔

۷۵۶۳۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ابراہیم بن بشار، ابوایوب، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار، معبد الجہنی، ابوالعوام، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: کہ دو شخص مسجد کے دروازے پر آئے ایک داخل ہو گیا اور دوسرا داخل نہ ہوا، وہ کہنے لگا مجھ جیسا آدمی اپنے رب کے گھر میں داخل نہیں ہوسکتا، اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کی طرف وحی بھیجی کہ میں نے اسے اپنا دوست بنالیا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو گھٹیا سمجھا۔

۷۵۶۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر سے اسی طرح کی روایت ہے کہ اس شخص نے کہا مجھ جیسا شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کے گھر میں داخل نہیں ہوسکتا۔

۷۵۶۵۔ عبداللہ، ابوالحریش، محمد بن میمون الخیاط، منصور بن عمار، عبداللہ بن لہیعہ، عقبہ الحضرمی، ابوقبیل، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ گناہ بھلایا نہیں جاتا، نیکی پانے والا مرتا نہیں اور نیکی پرانی نہیں ہوتی۔

۷۵۶۶۔ ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، یحییٰ الحمانی، شریک، سعید بن مسروق، عکرمہ ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ حضرت ابن عباس

اور کعب کی ملاقات ہوئی، کعب نے کہا: ابن عباس! جب دیکھو کہ تلواریں نیام سے باہر آگئیں اور خون بہا دیئے گئے تو جان لینا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ضائع کر دیا گیا، اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک دوسرے کو ٹکرا کر انتقام لے گا اور جب دیکھو کہ پاگل پن پھیل گئی تو جان لینا کہ زنا پھیل گیا ہے اور جب دیکھو کہ بارشیں روک دی گئیں تو جان لینا کہ زکوۃ روک دی گئی، جو کچھ لوگوں کے پاس (قابل ادا تھا) اسے روکا تو اللہ تعالیٰ کے پاس جو قابل عطا تھا اس نے اسے روک لیا۔

۷۵۶۷۔ محمد بن محمد بن حاتم، جدی محمد بن عبداللہ بن مرزوق، عفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید بن معطرف، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ کعب اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "بستر ہوں گے بلند" (الواقعہ ۳۴) کے متعلق فرماتے ہیں: چالیس سال کی مسافت کے لمبے بستر ہوں گے۔

۷۵۶۸۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حسن بن موسیٰ اشیب، ابوعوانہ، یزید بن ابی زیاد، عبداللہ بن حارث، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب بھی جنت کی طرف دیکھتے ہیں تو اسے فرماتے ہیں، اپنے لوگوں کے لئے اچھی ہو جا، فرماتے ہیں اس کی اچھائی میں اضافہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اہل جنت اس میں داخل ہو جائیں گے۔

۷۵۶۹۔ عبداللہ بن محمد، فضل بن عباس، عبداللہ بن عمر قواریری، فضیل بن عیاض، سفیان بن سعید، یزید بن ابی زیاد، عبداللہ بن حارث، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: ہر دن اللہ تعالیٰ جنت عدن کی طرف دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں: اپنے لوگوں کے لئے اچھی ہو جا تو وہ پہلے سے دوگنا بج رچ جائے گی۔

۷۵۷۰۔ عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن محمد بن سلام، ہناد بن السری، محمد بن عبید، مسلمہ بن عبید، حمید بن ابی الجعد، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ کا ایک گھر ہے جس میں موتی کے اوپر موتی ہوگا یا لعل کے اوپر لعل۔ جس میں ستر ہزار محل ہوں گے، ہر محل میں ستر ہزار گھر، ہر گھر میں ستر ہزار کمرے۔ جس میں نبی، صدیق، شہید، امام عادل اور اپنے نفس کو مضبوط رکھنے والا رہے گا۔

۷۵۷۱۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن حسن بن علی بن بحر، محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی، محمد بن ثور، معمر، ابان، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: ان کے پاس سونے کے ستر ہزار پیالے پھیرائے جائیں گے۔ ہر پیالے میں ایسا رنگ اور کھانا ہوگا جو دوسرے میں نہ ہوگا، قتادہ فرماتے ہیں: ایک ہزار خادم ہوں گے، ہر خادم ایسے کام پر ہوگا کہ دوسرا اس میں مشغول نہ ہوگا۔

۷۵۷۲۔ ابو محمد بن حبان، ابو یحییٰ الرازی، ہناد بن السری، قبیصہ، قیس بن مسلم عنبری، جواب بن عبیداللہ، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جنت میں سرخ یاقوت کا ایک ستون ہے، اس کی بلندی پر ستر ہزار کمرے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگوں کی منزلیں ہیں، ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا "اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے" ان میں سے جب کوئی شخص اہل جنت کو جھانکے گا تو ان کے لئے ایسے ہی روشنی ہو جائے گی جیسے آفتاب نکلنے سے دنیا والوں کے لئے روشنی ہو جاتی ہے، وہ کہیں گے: یہ شخص اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں میں سے ہے۔

۷۵۷۳۔ ابی محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عبداللہ بن وہب، عبداللہ بن عیاش جو یزید بن قودر کے چچا ہیں۔ ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے سرخ یاقوت کے ستون پر ہوں گے، ستون کے بالائی حصہ میں ایک ہزار کمرے ہوں گے جو اہل جنت کی طرف جھانکیں گے تو ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا، یہ اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے ہیں" ان میں سے جب کوئی جھانکے گا تو اس کا حسن اہل جنت کو اس طرح روشن کر دے گا جیسے سورج سے زمین والے روشن ہو جاتے ہیں تو اہل جنت کہیں گے، یہ آدمی اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والوں میں سے ہے، وہ اس کے چہرے کی طرف دیکھیں گے وہ ایسے چمکے گا جیسے چودھویں کا چاند ہوتا ہے۔

۷۵۰۴۔ ابو محمد محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابو ہشام رفاعی، یحییٰ بن یمان، شیخ قیس، ابو العوام، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا جنت فردوس میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے ہوں گے۔

۷۵۰۵۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، اعمش، کسی آدمی سے کعب سے روایت ہے فرمایا ادنیٰ درجہ جنتی کے لئے قیامت کے دن دوپہر کا کھانا ستر ہزار برتنوں میں لایا جائے گا۔ ہر برتن کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوگا، دوسرے میں پہلے کی لذت پائے گا، جس میں کوئی قباحت وحقارت نہیں ہوگی۔

۷۵۰۶۔ عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر فریابی، عثمان بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، میسرہ، عکرمہ، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا، میں نے کعب سے جنت الماویٰ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا: وہ ایک جنت ہے جس میں سبز پرندے ہوں گے۔ ان میں شہداء کی ارواح اضافی جائیں گی جعفر فرماتے ہیں سند یوں ہے میسرہ، ابو اسحاق فزاری، زائدہ سے اسی طرح روایت ہے۔

۷۵۰۷۔ یوسف بن یعقوب نجومی، حسن بن مثنیٰ، عفان، حماد بن سلمہ، حمید، مورق عجلی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جاریہ بن قدامہ بیت المقدس آئے اور عامر بن عبداللہ کے پاس آ کر بیٹھ گئے، آپ نے انہیں مرحبا کہا، فرمایا: کیسے آنا ہوا؟ وہ کہنے لگے، اس مسجد میں نماز پڑھنے اور کعب سے ملاقات کرنے کے لئے آیا ہوں، عامر کہنے لگے: وہ تمہارے پاس بیٹھے ہیں، کعب نے فرمایا: کیا تم صرف اس مسجد میں نماز پڑھنے آئے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں، کعب نے فرمایا: جو بندہ رات کو اٹھ کر وضو کرے اور دو رکعت ادا کرے تو وہ گناہوں سے ایسے دھل جاتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا اور جو بیت المقدس میں نماز پڑھنے آیا تجارت، بیع وشراء کی غرض سے نہیں آیا وہ واپس لوٹنے کا تو ایسے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا، عمرہ دو دفعہ بیت المقدس آنے سے افضل ہے اور ایک حج دو عمروں سے افضل ہے۔

۷۵۰۸۔ یوسف بن یعقوب، حسن بن مثنیٰ، عفان، حماد، ثابت، بکر، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: میں تورات میں لکھا پاتا ہوں، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میرا مؤمن بندہ غمگین ہوگا تو میں کافر کے سر پر لوہے کی وہ پٹیاں باندھتا کہ وہ کبھی بیمار نہ ہوتا۔

۷۵۰۹۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن روح، عبداللہ بن قیس، محمد بن حسن، یحییٰ بن بسطام، اسحاق بن نوح شامی، عبداللہ بن ضمرہ، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: میں اس امت میں ایک قوم کی صفات پاتا ہوں جو رہبانیت کے درجہ میں ہوگی، ان کے دل نور سے منور ہوں گے، حکمت کے نور سے ان کی زبانیں بولیں گی، فرشتوں کو ان کی کوشش اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے ساتھ ملنے پر تعجب ہوگا، کسی نے کہا ابو اسحاق! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لئے بھوکا اور پیاسا رکھا ہوگا، قیامت کے دن پکارا جائے گا، آؤ! بھوکے اور پیاسے لوگ کھڑے ہو جائیں، تو وہ صفوں کے درمیان سے اٹھ کر ایک ایسے دسترخوان پر آجائیں گے کہ اس جیسا دسترخوان آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا ہوگا، وہ دسترخوان پر بیٹھ جائیں گے اور لوگ حساب کتاب میں مشغول ہوں گے۔

۷۵۱۰۔ ابراہیم بن عبداللہ بن محمد بن اسحاق ثقفی، یحییٰ بن سعید، خالد بن عبداللہ، حصین، ہلال بن یساف، جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ماسوائے انسانوں اور جنوں کے تمام مخلوق گھبرا جاتی ہے، اس میں نیکیاں اور برائیاں دو چند ہو جاتی ہیں۔

۷۵۱۱۔ حسن بن محمد بن علی، ابو کثیر محمد بن ابراہیم بن ابی الجہم، بکر بن نصر، ابن وہب، عبداللہ بن عیاش، یزید بن قودر، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور جس دن ان کا روزہ جمعہ کے موافق ہوتا تو اس میں زیادہ صدقہ کرتے، پھر فرماتے اس دن کا روزہ پچاس ہزار سال روزوں کے برابر ہے۔ جتنی قیامت کے دن کی طوالت ہے

اسی طرح تمام اعمال کا اجر اس میں دوگنا ہو جاتا ہے۔

۵۸۲ - ابو محمد بن حیان، محمد بن حسن خضرمی، ابو نعیم، مطیع ابو عبداللہ، فضل بن عمر فقیمی، ابو عبیدہ ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جمعہ سے متعلق ہمیں کچھ بتاؤ! اس کے بارے میں آپ کیا لکھا ہوا پاتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اس کی وجہ سے سات آسمان اور سات زمین بھر جاتی ہیں پھر اسی طرح کی بات نقل کی۔

۵۸۳ - حسین بن محمد، علی بن اسحاق، مادرانی، محمد بن یونس، عون بن عمارہ، روح بن قاسم، عبداللہ بن زید، حسن، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں تمہیں شہوات کے کھانے سے روکتا ہوں، اس واسطے کہ دل دنیا کی شہوات سے لگے بندھے ہیں ان کی عقلیں مجھ سے چھپی ہوئی ہیں، حضرت آدم نے کہا: روح القدس! میں کیا کہوں؟ انہوں نے کہا: آپ کہیں: اے اللہ! آپ دنیا کی ذمہ داری اور آخرت کے دن کی خوفناکیوں میں میری کفایت کریں۔ مجھے اس جنت میں داخل کریں جس سے مجھے نکالنے پر آپ قادر ہیں، آدم علیہ السلام نے وہی بات کہی، جبرائیل علیہ السلام نے کہا: واجب ہوگئی، پھر کہا: آدم! کہو آپ نے فرمایا: روح القدس! کیا کہوں؟ کہا: کہو: اے اللہ! مجھے عافیت کا لباس پہنا تا کہ میری معیشت آسان ہو، آدم علیہ السلام نے وہی بات کہی، جبرائیل علیہ السلام نے کہا: واجب ہوگئی، پھر جبرائیل نے کہا: آدم کہو، آپ نے فرمایا: روح القدس! کیا کہوں؟ کہا یوں کہو! اے اللہ! مغفرت پر خاتمہ فرما، یہاں تک کہ مجھیں گناہ کوئی ضرر نہ پہنچا سکیں، حضرت آدم نے اسی طرح کہا: جبرائیل علیہ السلام نے کہا: واجب ہوگئی۔

۵۸۴ - سلیمان، علی بن عبدالعزیز، عارم، ابو ہلال نمیر، ابو اسحاق، محمد بن عباس، عمرو بن علی، محمد بن سوار، سعید ح، ابو احمد محمد غطریفی، ابو بکر نجار، ابراہیم جوہری، عبدالوہاب بن عطاء، قتادہ، عمر بن غیلان ثقفی، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ سعید نے اپنی بات میں کہا: وہ مدینہ کے امیر تھے کہ ہم سے اس نیک شخص کعب احبار نے بیان کیا اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں اور سات زمینوں کی بنیاد اس سورت پر رکھی ہے: ہو اللہ ایک ہے۔

حدیث کے الفاظ سعید سے ہیں، اصل روایت عبدالوہاب بن عطاء عن سعید ہے۔

۵۸۵ - احمد بن اسحاق، محمد بن عباس، محمد بن مثنیٰ، وہب بن جریر، ابی، یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابی حبیب، مرثد بن عبداللہ، عبداللہ بن عدی بن خیار، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ میں نے کعب کو یہ آیت پڑھتے سنا کہو! آؤ میں تمہارے سامنے وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تمہارے لئے حرام کی ہیں۔ (الانعام ۱۵۱) فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں کعب کی جان ہے، یہ تورات کی پہلی آیت ہے جو آخر آیات نازل ہوئی۔

۵۸۶ - احمد بن اسحاق، محمد بن عباس، یعقوب بن اسمٰعیل، احمد زبیدی، یونس بن ابی اسحاق، ابو سفر، شقیل ابی عبدالرحمن، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جس نے چار درہم کا کپڑا پہن کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی تو اس کی بخشش کر دی جائے گی۔

۵۸۷ - ابو محمد عبداللہ بن اسحاق، جدی عیسیٰ بن ابراہیم، آدم بن ایاس، ابو محمد، مقاتل بن سلیمان، علقمہ بن مرثد، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جو شخص کسی رات اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے کہ اسے دیکھ کر کوئی پہچان نہ سکے تو وہ گناہوں سے ایسے ہی نکلے گا جیسے اپنی اس رات سے نکلے گا۔

۵۸۸ - عبداللہ بن محمد، جدی عیسیٰ، آدم، ابو داؤد، واصلی، ابو علی، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اے بیٹے! اگر تجھے اس بات سے خوشی ہو کہ صف بستہ تسبیح کرنے والے تم پر رشک کریں تو چاشت کی نماز کی حفاظت کرو کیونکہ یہ اوابین رجوع کرنے والوں کی نماز ہے اور وہ تسبیح کرتے ہیں۔

۷۵۸۹۔ عبداللہ ، عیسیٰ ، آدم ، ضمرہ ، السری ، اس شخص سے جو کعب سے روایت کرتے ہیں کہ کعب نے فرمایا: اگر ایک شخص مسجد کے دروازے پر اللہ تعالیٰ کے راستے میں چتکبرے گھوڑے پر سواری کرے ، بہت سا مال دے اور دوسال مسجد میں بیٹھ کر صبح کی نماز کے بعد سورج کے طلوع تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے ، تو ذکر کرنے والے کا اجر بڑھ جائے گا۔

۷۵۹۰۔ عبداللہ ، جدی عیسیٰ ، آدم ، محمد بن الفضل ، یزید الرقاشی ، بشر العدوی ، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ میں نے کعب کو فرماتے سنا: اس امت کے بہترین لوگ ، سابقہ لوگوں کے بہترین لوگ ہیں ، ان میں سے ایک شخص برابر اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ ریز رہے گا۔ وہ اس وقت تک سر نہیں اٹھائے گا یہاں تک کہ اس کی فضیلت کی وجہ سے اس کے بعد والوں کی بخشش نہ کر دی جائے۔

۷۵۹۱۔ عبداللہ ، جدی عیسیٰ ، آدم ، عدی بن فضل ، سعید الجریری ، ابوالورد بن ثمامہ ، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ نیکیوں سے برائیاں ایسے مٹاتے ہیں جیسے پانی میل کچیل کو ختم کرتا ہے ، اور وہ پانچ نمازیں ہیں ، فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بے شک اس میں پہنچا دینا ہے عبادت کرنے والی قوم کے لئے" (الانبیاء ، ۱۰۶) پانچ نمازیں پڑھنے والوں کے لئے ہے ، اللہ تعالیٰ نے ان کا نام عابدین رکھا ہے ، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بے شک فجر کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے" یعنی اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں (الاسراء ، ۷۸) فجر کی نماز میں قرات کرنا۔

۷۵۹۲۔ عبداللہ ، جدی عیسیٰ آدم ابوداؤد واسطی ، ابوعلی بن کعب ، ان کے سلسلۂ سند میں ہے فرمایا: جسے یہ بات پسند ہو کہ فرشتوں کے لشکر اس کی صحبت میں رہیں اس کے لئے استغفار کریں ، اس کی حفاظت کریں ، اس کے اہم کاموں میں اس کی کفایت کریں تو وہ جتنا چاہے اپنے گھر میں خفیہ ، پوشیدہ طور پر نماز پڑھے ، کعب نے فرمایا: ان لوگوں کے لئے خوشخبری ہے وہ اپنے گھروں کو قبلہ یعنی سجدہ گاہ بناتے ہیں ، فرمایا: مساجد زمین میں متقین کے گھر ہیں ، اللہ تعالیٰ پوشیدہ نماز پڑھنے والے ، صدقہ کرنے والے اور روزہ رکھنے والے کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتے ہیں۔

۷۵۹۳۔ عبداللہ ، جدی عیسیٰ ، آدم ، محمد بن فضل ، علی بن زید ، سعید بن مسیب ، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو دو رکعت نفل کا ثواب معلوم ہو جائے تو اسے مضبوط پہاڑوں سے عظیم جانے ، اور رہی فرض نماز تو اس کا اجر تو جتنا کوئی بیان کر سکے اس سے بھی زیادہ ہے۔

۷۵۹۴۔ عبداللہ ، جدی عیسیٰ ، آدم ، شیبان ابومعاویہ ، علی بن زید ، سعید بن مسیب ، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ جب کعب نے فرض نماز کا سلام پھیرا تو ان کے پاس ایک آدمی آیا ، اس نے آپ سے بات کی ، آپ نے دو رکعت پڑھنے تک اسے جواب نہ دیا ، پھر فرمایا: میں تمہیں جواب دے سکتا تھا مگر ہر نماز کے بعد کی نماز جن کے درمیان لغو گفتگو نہ ہو علیین کا اعمال نامہ ہے۔

۷۵۹۵۔ ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق ، محمد بن اسحاق ثقفی ، رشدین بن سعد ، سعید بن عبدالرحمن معافری ، ان کے سلسلۂ سند میں ان کے والد سے روایت ہے کہ کعب احبار نے ایک یہودی عالم کو روتے دیکھا ، آپ نے اس سے کہا: کیوں روتے ہو؟ اس نے کہا: مجھے کوئی بات یاد آ گئی تھی ، کعب نے کہا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ اگر میں تجھے تیرے رونے کی وجہ بتادوں تو تو میری تصدیق کرے گا ، اس نے کہا: ہاں ، آپ نے فرمایا میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ اس کتاب میں لکھا دیکھتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا ، عرض کیا: اے میرے رب! میں ایک ایسی بہترین امت کا ذکر تورات میں پاتا ہوں جو لوگوں کے لئے نکالی جائے گی ، نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرے گی ، پہلی اور پچھلی کتابوں پر ایمان لائے گی ، گمراہوں سے جنگ کرے گی ، یہاں تک کہ کانے دجال کو قتل کریں گے ، موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا اے رب! مجھے اس امت میں سے بنادے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ!

وہ احمد علیہ السلام کی امت ہے، اس یہودی عالم نے کہا ہاں، کعب نے کہا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں لکھا پاتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا، عرض کیا اے میرے رب! میں تورات میں ایک ایسی امت کا تذکرہ پاتا ہوں جو حمد کرنے والے، سورج کی دیکھ بھال کرنے والے، اپنے ارادے مضبوط رکھنے والے ہوں گے، وہ کسی نے ان شاء اللہ ہم یہ کام کریں گے، انہیں میری امت بنادے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ! وہ احمد علیہ السلام کی امت ہے، یہودی عالم نے کہا ہاں،

کعب نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں لکھا پاتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا، عرض کیا: اے رب! میں ایک ایسی امت کا حال لکھا پاتا ہوں جو اپنے کفاروں اور صدقوں کو کھائے گی، اور پہلے لوگ زکوۃ کو جلاتے تھے، البتہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی زکوۃ جمع کر کے کسی مملوک غلام اور لونڈی کو خرید لیتے اور پھر اس صدقہ و زکوۃ کے ذریعے آزاد کر دیتے اور جو باقی بچتا اسے گہرا کنواں کھود کر اس میں ڈال دیتے، پھر اوپر سے مٹی ڈال دیتے تاکہ وہ اسے واپس نہ نکالیں، وہ اور ان کی دعائیں قبول ہوں گی ان کی اور ان کے بارے میں شفاعت قبول ہوگی۔

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! اسے میری امت بنادے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! وہ تو احمد علیہ السلام کی امت ہے، اس یہودی عالم نے کہا ہاں کعب نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں لکھا پاتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا عرض کیا: رب! میں ایک ایسی امت کا حال دیکھتا ہوں کہ جب وہ بلند مقام پر چڑھیں گے تو اللہ اکبر کہیں گے اور جب نیچے اتریں گے تو الحمد للہ کہیں گے، کھلا میدان ان کے لئے پاکی کا سبب ہوگا، زمین ان کے لئے مسجد ہوگی جہاں وہ جہاں بھی ہوں، جنابت سے پاک ہوں گے، جہاں وہ پانی نہ پائیں گے تو مٹی سے ان کی پاکی ایسے ہی ہوگی جیسے پانی سے ہوتی ہے، ان کے سر اور پاؤں وضو کے نشانات کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے، انہیں میری امت بنادیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ! وہ احمد علیہ السلام کی امت ہے

یہودی عالم نے کہا ہاں، کعب نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں پاتے ہو موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا، عرض کیا رب! میں ایک ایسی امت کو پاتا ہوں کہ جب وہ کسی نیکی کا قصد کرے گی تو ان کے لئے نیکی لکھ دی جائے گی، اور اگر عمل کرے گی تو وہ دس گنا سے بڑھا کر سات سو گنا کر دی جائے گی اور جب وہ کسی برائی کا قصد کرے گی تو جب تک اس کا ارتکاب نہ کر لے گی تو اس وقت تک نہ لکھی جائے گی، اور برائی بھی بقدر برائی لکھی جائے گی، انہیں میری امت بنادیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ! وہ احمد کی امت ہے۔ یہودی عالم نے کہا ہاں، کعب نے کہا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پاتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا: عرض کیا: اے رب میں ایک ایسی امت پاتا ہوں جو رحم کی گئی ہے، کمزور لوگ جو کتاب کے وارث ہوں گے جنہیں آپ نے چن لیا، ان میں سے بعض اپنے آپ پر ظلم کرنے والے اور کچھ میانہ رو اور بعض بھلائی کے کاموں میں آگے بڑھنے والے ہیں، مجھے ان میں سے ہر ایک بخشا ہوا ملتا ہے، انہیں میری امت بنادے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! وہ احمد علیہ السلام کی امت ہے، یہودی عالم نے کہا ہاں، کعب نے کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں پاتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا، عرض کیا اے رب! تورات میں ایک امت کا حال پاتا ہوں ان کے مصاحف ان کے سینوں میں ہوں گے، وہ جنت کے کپڑوں کے ہم رنگ کپڑے پہنیں گے، ان کی نماز ان کی صفیں ملائکہ کی صفوں کی طرح ہوں گی، مساجد میں ان کی آواز شہد کی مکھیوں کی طرح ہوگی، ان کا جہنم میں وہی شخص داخل ہوگا جو نیکیوں سے اس طرح بری ہو جائے جیسے پتھر درخت کے پتوں سے بری ہو، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: انہیں میری امت بنادیں، فرمایا: موسیٰ وہ احمد علیہ السلام کی امت ہے، یہودی عالم نے کہا: ہاں، جب موسیٰ علیہ السلام اس خیر و بھلائی سے متعجب ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ

کی امت کو عطا فرمائی تو عرض کیا اے کاش! میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے میں سے ہوتا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، جس میں تین آیات تھیں جن کے ذریعے آپ کو راضی کرنا مقصود تھا، اے موسیٰ! میں نے تمہیں تمام لوگوں میں سے اپنی رسالت اور اپنے کلام کیلئے چن لیا ہے جو ہم نے آپ کو دیا اسے لیجیے اور شکر گزار رہیے! اور ہم نے ان کے لئے الواح میں ہر چیز کو لکھا نصیحت کے لئے "دار الفاسقین" تک فرمایا: موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے ایک جماعت ہے جو حق کی رہنمائی کرتی اور اس کے ذریعے عدل کرتی ہے فرماتے ہیں موسیٰ علیہ السلام پوری طرح راضی ہو گئے۔

۵۹۶ ۔ ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق قتیبہ، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، عبداللہ بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی علامات بتاؤ تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں لکھا پاتا ہوں کہ حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت حمادون ہیں۔ ہر خیر و شر میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے، بلند جگہ چڑھتے ہوئے اللہ اکبر اور نیچے اترتے وقت سبحان اللہ کہیں گے، ان کی اذان فضا میں ایسے گونجے گی جیسے چٹان میں شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے، ملائکہ کی طرح وہ نماز میں صفیں باندھیں گے، جنگ میں ان کی صفیں نماز کی صفوں جیسی ہوں گی، جب وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کریں گے تو فرشتے انکے آگے اور پیچھے سخت مضبوط نیزے لئے ہوں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں صف میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان پہ سایہ فگن ہوں گے، آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا جیسے گدھ اپنے گھونسلے کو سایہ فگن ہوتے ہیں۔ وہ بھاگ کر کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ ان کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آجائیں گے۔

۵۹۷ ۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن حارث، ابو محیات، عبدالملک بن عمیر ان کے سلسلہ سند میں کعب کے بھتیجے سے روایت ہے۔ فرمایا ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت پاتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت حمادون ہیں۔ ہم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے بلند جگہ چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہیں گے سورج کی رعایت کریں گے، پانچ نمازیں اپنے اوقات میں ادا کریں گے کمر پہ ازار باندھیں گے، اپنے اطراف کو دھوئیں گے (یعنی وضو کریں گے) ان کی آسمان میں ایسی ہی گونج ہوگی جیسے شہد کی مکھیوں کی اور ہم محمد مختار کی صفت یہ پاتے ہیں کہ وہ نہ سخت گر ہوں گے نہ سخت دل نہ بازاروں میں شور کرنیوالے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے بلکہ معاف کردیں گے اور بخش دیں گے ان کی پیدائش مکہ میں، ہجرت مدینہ طیبہ میں اور ان کی بادشاہت شام میں ہوگی۔

۵۹۸ ۔ احمد بن یعقوب بن مرجان، یونس القاضی، محمد بن عبدالملک بن ابو شوارب، ابو عوانہ، عبدالملک بن عمیر، بواسطہ ایک آدمی، ذکوان، کعب نیز محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، محمد بن اسحاق شریک، عاصم بن بہدلہ، ابو صالح، کعب ح محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن صالح بخاری، اسمٰعیل بن زکریا، علاء بن مسیب، ان کے والد سے کعب سے روایت ہے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہ سخت گو ہے اور نہ سخت دل اور نہ بازار میں شور مچانے والا اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیگا، لیکن معاف کریں گے اور بخش دیں گے، ان کی پیدائش مکہ میں ہجرت مدینہ کی طرف اور ان کی حکومت ملک شام میں ہوگی پھر اسی طرح کی روایت ذکر کی۔

۵۹۹ ۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، وہیب بن بقیہ، خالد، زیاد بن ابی عمر، ابو طفیل، ان کے سلسلہ سند کعب سے روایت ہے۔ فرمایا کہ بنی اسرائیل کے علماء مجھے اس بات پہ ملامت کرتے ہیں کہ میں ایک ایسی امت میں داخل ہوا جسے اللہ تعالیٰ نے جدا کیا پھر جمع کیا پھر ان سب کو جنت میں داخل کروے گا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں سے چنا" یہاں تک کہ "عدن کے باغات جن میں وہ داخل ہوں گے"۔ (فاطر ۳۲،۳۳)

۶۰۰ ۔ محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، مندل بن علی، اعمش، ابو صالح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کعب نے عمر

بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم آپ کو امام عادل پاتے ہیں اور آپ کے متعلق یہ بھی لکھا پاتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے، آپ نے فرمایا: یہی بات ہے میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتا۔

۷۶۰۱۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، علی بن مسہر، عبدالملک بن عمیر، مصعب بن سعد، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: سب سے پہلے جو شخص جنت کے دروازے کے دستے کو پکڑ کر کھولے گا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پھر ہمارے سامنے تورات کی ایک آیت پڑھی، ہم پچھلے لوگوں میں سے پہلے آنے والے ہیں۔

۷۶۰۲۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، حاجب بن ولید، بنان بن حازم نے الحلبک میں بیان کیا۔ انہیں عبدالسلام کہا جاتا ہے ثور بن یزید، مدرک بن عبداللہ کلاعی، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اس امت کے بہترین لوگ پہلوں اور پچھلوں سے بہتر ہوں گے، وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ ان میں سے ایک شخص برابر سجدہ میں رہے گا یہاں تک وہ اپنا سر نہیں اٹھائے گا کہ اس کی فضیلت سے اس کے بعد والے لوگوں کو بخش دیا جائے، کعب پچھلی صفوں میں جگہ تلاش کرتے تھے اس امید سے کہ ان لوگوں میں شامل ہوں۔

۷۶۰۳۔ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن نائلہ، عثمان بن طالوت، عمران قطان، ابو عمران الجونی، عبداللہ بن رباح، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اس امت میں رزق اور عطا کی مثال ایسے ہے جیسے بنی اسرائیل میں من وسلویٰ تھا۔

۷۶۰۴۔ ابی معاذ بن محمود بن عیسیٰ، حسن بن عبداللہ، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری، وہب بن سماک، عبدالعزیز بن ابی داؤد، ان کے سلسلۂ سند میں کعب احبار سے روایت ہے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں تورات کی تختیوں میں لکھا پاتا ہوں کہ ایک ایسی قوم ہوگی کہ ان کے دل مضبوط پہاڑوں کی طرح منور ہوں گے، نور کی وجہ سے پہاڑ اور ریت کے تودے انہیں سجدہ کرنے کے لئے گرنے کے قریب ہو جائیں گے، آپ نے رب تعالیٰ سے سوال کیا، اے اللہ! انہیں میری امت بنا دیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کو چن لیا ہے اور انہیں ہدایت کا امام بنایا ہے، یہ گروہ ان کی امت سے ہوگا" اے رب! وہ کس وجہ سے اس درجہ کو پہنچے کہ میں بنی اسرائیل کو ان کے عمل کی طرح عمل کرنے کا حکم اور نعمت تک پہنچوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! میں نے جو کچھ امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عطا کیا انبیاء اس سے عاجز ہوں گے، موسیٰ! وہ اس مقام کو اس طرح پہنچے کہ انہوں نے جو کچھ میرے پاس ہے اس میں رغبت کرنے کی وجہ سے جو کھانے کی چیزیں میں نے ان کے لئے حلال کیں انہیں چھوڑ دیا، ان کی زندگی دنیا میں روٹی کے ٹکڑوں اور پھٹے پرانے کپڑوں میں گزری، وہ دنیا سے اور دنیا ان سے مایوس ہوگی۔ ان میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور میرے نزدیک زیادہ قریب والا وہ شخص ہے جو سخت بھوکا اور سخت پیاسا ہو، موسیٰ! میرے نزدیک جب بھی کوئی بندہ تو وہ بھوکے اور پیاسے جگر کی وجہ سے ہوا، موسیٰ! بھوک کا ثواب میرے ہاں جنت ہے، موسیٰ! صبر کرو اور مجھ پر بھروسہ کرو، یہ میرے نزدیک سب سے افضل عمل ہے، موسیٰ! جو دنیا میں میرے خوف اور خشیت سے بھوکا اور پیاسا رہا تو اسے آخرت میں سیراب اور سیر کیا جائے گا، موسیٰ! بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ چربیوں اور گوشت کو پگھلا کر دنیا میں میرا قرب حاصل کریں اور تم کھانے کے ساتھ کہ یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔ موسیٰ! خوشخبری اس کے لئے جو ان کے پاس اور وہ ان کے پاس صبح کرے جو میرا سب سے قریب ہے، اور لوگوں میں مجھے سب سے مبغوض وہ شخص ہے جو بھوکے کے نکلنے سے میرے خوف کی وجہ سے بغض رکھے۔

۷۶۰۵۔ ابراہیم، عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، بن سعید، جریر، منصور، عطاء بن ابی مروان، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے بنی اسرائیل کا دریا پھاڑ دیا ہے، تورات میں لکھا ہے اے ابن آدم! اپنے رب سے ڈرو، والدین سے نیک

صلہ رحمی کرو، رشتہ داروں سے جوڑو، میں تمہاری عمر دراز کردوں گا، تمہارے لیے آسانی پیدا کروں گا اور تمہاری مشکل تم سے دور کردوں گا۔

۷۰۶- ابراہیم، محمد، قتیبہ، جریر، منصور، مجاہد، عبداللہ بن ضمرہ سلولی، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا کہ بندہ جب اپنے گھر سے نکلے اور یوں کہے بسم اللّٰہ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ توکلت علی اللّٰہ، تو اسے کہا جاتا ہے تیری حفاظت و کفایت کی گئی، تیری رہنمائی کی گئی فرماتے ہیں: جب وہ نکلتا ہے تو شیطان اسے ملتا ہے وہ کہتا ہے تمہارے لئے اس کے خلاف کوئی تدبیر نہیں، اس کی حفاظت کی گئی، کفایت کی گئی اور اس کی رہنمائی کی گئی کوئی اور ڈھونڈو، چنانچہ وہ اس سے ہٹ جاتے ہیں۔

۷۰۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، لیث، خالد بن ابی یزید، سعید بن ابی ہلال، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ کعب حضرت عمر کے پاس سے گزرے اس وقت آپ کوڑے سے ایک شخص کو مار رہے تھے۔ کعب نے کہا: عمر ٹھہر جایئے، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تو رات میں یہ لکھا ہے کہ زمین کے بادشاہ کے لئے آسمان کے بادشاہ کی طرف سے ہلاکت ہے، حاکم زمین کے لئے حاکم آسمان کی طرف سے ہلاکت ہے تو حضرت عمر نے کہا مگر جو اپنے نفس کا محاسبہ لے، کعب کہتے لگے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں یہی لکھا ہے کہ جو اپنے نفس کا محاسبہ لے، اس سے آگے پیچھے کوئی حرف نہیں۔

۷۰۸- ابراہیم، محمد، قتیبہ، لیث، خالد، سعید، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر نے ایک دن کسی شخص کو کوڑے مارے، اس وقت کعب بھی وہاں موجود تھے، جب اس شخص کو کوڑا لگا تو اس نے کہا: سبحان اللہ، آپ نے جانے دے کہا: اسے چھوڑ دو، کعب ہنس پڑے، آپ نے پوچھا: کیوں ہنس رہے ہو؟ انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کہ سبحان اللہ مصیبت کی کا باعث ہے۔

۷۰۹- ابراہیم، محمد، قتیبہ، لیث، خالد بن سعید، منبہ بن وہب، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: ہر فجر میں ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور قبر مبارک کو گھیر لیتے ہیں۔ اپنے پر مارتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ شام ہوتے ہیں تو آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں، پھر انہی کی طرح اور نازل ہوتے ہیں اور وہ ہی کام سرانجام دیتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین پھٹے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی خاطر ستر ہزار فرشتے نکلیں گے۔

۷۱۰- ابراہیم، محمد، قتیبہ، لیث، خالد، سعید، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ ایک دن حضرت عمر نے کعب سے کہا کعب ہمیں ڈراؤ! کعب نے کہا: امیر المومنین آپ لوگ جنتی ہونی امت ہیں، دوسری اور تیسری مرتبہ پھر یہی جملہ کہا، اس کے بعد کعب نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر آپ قیامت کے دن میں پہنچا دیے جائیں، اور جہنم کو دیکھ لیں اور آپ کے پاس ستر انبیاء کا عمل بھی ہو تب بھی آپ اپنی نجات مشکل سمجھیں گے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جہنم اس دن دھاڑے گی، ہر مقرب فرشتہ اور مرسل نبی گھٹنوں کے بل گر کے کہے گا اے رب میری جان، میری جان! یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی کہتے ہیں گے اے میرے رب! میں آپ کو اپنی دوستی کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے بچا! حضرت عمر رو پڑے اور بہت روئے، کعب نے کہا: امیر المومنین! کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس دن اللہ تعالیٰ اپنی رحمت، مہربانی اور ہمدردی میں اس طرح عفو و افزوں ہوں گے کہ اگر آپ کا عمل چالیس طاقتوں جیسا بھی ہوا تب بھی آپ کو نجات کا یقین ہوگا، اس دن ابلیس اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے بڑھ بڑھ کر طمع کرے گا۔

۷۱۱- ابو احمد غطریفی، ابو خلیفہ، محمد بن عبداللہ خزاعی، حسان بن زرین، ابن عجلان، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ کعب نے ایک شخص کو دیکھا، پوچھا: یہ شخص کون ہے؟ اس نے کہا: عراقی ہوں، ان کے دین کے بارے میں تو اس نے اچھی خبر نہ دی، کعب نے کہا سبحان اللہ! کیا

دوتم نمازیں نہیں پڑھتے؟ اس نے کہا کیوں نہیں، لیکن انہیں اس کا فائدہ نہیں ہوتا، جبکہ وہ یہ کام بھی کرتے ہیں، کعب نے کہا: ہم اس کے سر اور جسم کے بالوں کا حساب لگاتے ہیں؟ اس نے کہا۔ انہیں کون گن سکتا ہے؟ کعب نے کہا: وہ ذات شمار پر قادر ہے جو اس کی طرح طرح کی خطائیں معاف کرتا ہے جب وہ سجدہ کرتا ہے۔ اٹھو جاؤ تم! غلو وانتہا پسند کرنے والے ہو۔

۶۱۴۷۔ احمد بن محمد بن موسیٰ، اسحاق بن احمد بن زیرک، طاہر بن عبداللہ، محمد بن کرام، عبداللہ بن مالک، ان کے والد سے، اسرائیل، طارق بن عبدالرحمن، مسروق، عبداللہ بن مسعود، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب احبار کے پاس تھا، اور وہ امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، کعب نے کہا: امیر المؤمنین! کیا میں آپ کو وہ عجیب بات نہ سناؤں جو میں نے انبیاء کی کتب میں پڑھی ہے کہ ایک الو حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آیا، اس نے کہا السلام علیک یا نبی اللہ آپ نے کہا وعلیک السلام، اے الو! یہ بتاؤ تم کھیتی کیوں نہیں کھاتے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! حضرت آدم سے اسی کی وجہ سے بھول ہوئی، آپ نے فرمایا: پانی کیوں نہیں پیتے؟ اس نے کہا: قوم نوح اس میں ہلاک وغرق ہوئی اس وجہ سے نہیں پیتا، آپ نے فرمایا: آباد جگہوں کو چھوڑ کر ویران جگہوں میں کیوں رہتے ہو؟ اس نے کہا: ویران جگہیں اللہ تعالیٰ کی میراث ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کی میراث میں رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا: "کتنی بستیاں ہیں جو ہم نے ہلاک کر دیں، جن کی معیشت اچھی تھی، یہ ان کے گھر ہیں جن میں ان کے بعد بہت تھوڑے لوگ رہے اور ہم ہی وارث ہیں"۔ (القصص ۵۸) ساری دنیا اللہ تعالیٰ کی میراث ہے، سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم ویران جگہ بیٹھتے ہو تو کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا میں کہتا ہوں۔ وہ لوگ کہاں ہیں جو دنیا میں عیش وعشرت اور نعمتوں میں زندگی گزارتے تھے؟ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: گھروں میں تمہاری کیا آواز ہوتی ہے جب تم وہاں سے گزرتے ہو؟ اس نے کہا: میں کہتا ہوں: انسانوں کے لئے ہلاکت ہو کیسے سو رہے ہیں جبکہ ان کے آگے بڑی سختیاں ہیں۔

آپ نے فرمایا: دن کے وقت تم کیوں نہیں نکلتے؟ اس نے کہا: انسانوں کے اپنی جانوں پر کثرت ظلم کی وجہ سے، آپ نے فرمایا تمہاری آواز کیا ہوتی ہے؟ اس نے کہا۔ میں کہتا ہوں، اے غافلو! توشہ تیار کرلو، اپنے سفر کے لئے تیار ہو جاؤ، نور کو پیدا کرنے والی ذات پاک ہے، سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: الو انسان کے بارے زیادہ خوفزدہ اور ڈرنے والا ہے اور اس کے بارے شفقت کرنے والا ہے۔ پرندوں میں انسان کے لئے الو سے زیادہ کوئی شفیق پرندہ نہیں اور جاہلوں کے دلوں میں الو سے زیادہ کسی سے بغض نہیں۔

الحمدللہ آج شب ۸ محرم ۱۴۳۲ھ "حلیۃ الاولیاء" کی پانچویں جلد پوری توجہ اور صحیح تحقیق وترجمہ ــــــ ــــــ ــــــ کے ساتھ مکمل ہوئی، جہاں کہیں کوئی کمی پائیں اطلاع فرما کر ممنون فرمائیں۔

عامر شہزاد علوی

فاضل دار العلوم کراچی

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء

دارالاشاعت

اور ہر روز میں تجھ پر آسمان سے آگ نازل کرتا ہوں جو لوگوں کے ہاتھ پاؤں کے نشانات ختم کر دیتی ہے اور عرش کے نیچے سے پانی اتار کر تجھے دھلواتا ہوں حتیٰ کہ آفتاب کی طرح تجھے صاف و شفاف بنا دیتا ہوں اور میں علامت کے طور پر بادلوں کی ایک چوڑی دیوار تیرے ارد گرد بناتا ہوں اور اپنے ہاتھ سے تجھ پر ایک گنبد بناتا ہوں اور تیرے اندر اپنی روح ڈالتا ہوں اور میرے فرشتے قیامت تک تیرے اندر میری تسبیح و تحمید کرتے رہیں گے وہ دور سے گنبد کی روشنی کو دیکھ کر کہتے ہیں بیت المقدس میں اللہ کی رضا کے لئے سجدہ کرنے والے شخص کے لئے خوشخبری ہے۔

۷۶۱۵-عبداللہ بن محمد، ابوالعباس محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، ابو عامر، ولید بن مسلم، اسماعیل بن عیاش، عتبہ بن ابی حکیم، ابی راشد حرانی حضرت کعب احبار نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مرغ کی شکل کا ایک فرشتہ ہے اور اس کے پاؤں زمین کی تہہ میں اور سر عرش کے نیچے ہے اللہ تعالیٰ ہر شب آسمان دنیا پر نزول فرما کر اعلان کرتا ہے: ہے کوئی سائل جس کا سوال پورا کیا جائے، ہے کوئی توبہ کرنے والا جس کی توبہ قبول کی جائے، ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا جس کی مغفرت کی جائے۔ وہ فرشتہ اللہ کی تسبیح و تحمید کرتا ہے پھر وہ اس قدر زور سے آواز نکالتا ہے کہ عرش کے ارد گرد والے فرشتے اس کی آواز سے گھبرا جاتے ہیں اور وہ بھی ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں، چھٹے، ساتویں آسمان کے فرشتے بھی ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اہل زمین میں سے سب سے پہلے مرغ اس کی آواز کو سنتا ہے پھر وہ زور سے چند آوازیں نکالتا ہے اس کی پہلی آواز کا مطلب ہوتا ہے کہ اے عابدین کی جماعت نیند سے بیدار ہو جاؤ اور اس کی دوسری آواز کا مطلب ہوتا ہے کہ اے اللہ کی تسبیح بیان کرنے والے لوگو اپنے بستروں کو چھوڑ دو۔ اور تیسری آواز کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے مطیعین کی جماعت اپنا آرام ترک کر دو اور اس کی چوتھی آواز کا مطلب ہوتا ہے کہ اے نمازیو نیند سے اٹھ کھڑے ہو اور اس کی پانچویں آواز کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے ذاکرین کی جماعت نیند ختم کر دو۔ صبح ہونے کے بعد وہ اپنے پروں کو مارتا ہوا کہتا ہے اے غافلین کی جماعت نیند سے بیدار ہو جاؤ۔ صبح ہونے سے قبل قرآن پاک کی دس آیات تلاوت کرنے والا شخص غافلین میں شمار نہیں ہوتا۔

اور قبل از صبح قرآن حکیم کی بیس آیات تلاوت کرنے والے شخص کا نام ذاکرین میں لکھا جاتا ہے۔ اور پچاس آیات تلاوت کرنے والا شخص نمازیوں میں شمار ہوتا ہے اور قرآن پاک کی سو آیات تلاوت کرنے والے شخص کا نام قانتین میں لکھا جاتا ہے اور دو سو آیات تلاوت کرنے والے شخص کو اجر کا ایک قنطار دیا جاتا ہے اور ایک قنطار ایک سو رطل کا ہوتا ہے اور ایک رطل بہتر مثقال کا ہوتا ہے اور ایک مثقال چوبیس قیراط کا ہوتا ہے اور ایک قیراط احد کے پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔

۷۶۱۶-ابو محمد بن حیان، ابو خلیفہ، ابو الولید طیالسی، حماد، ثابت، مطرف کعب کہتے ہیں کہ ذاکر کے لئے عرش کے نیچے شہد کی مکھیوں کی طرح بھنبھناہٹ کی طرح بھنبھناہٹ ہوتی ہے وہاں پر ذکر کرنے والے کا تذکرہ ہوتا ہے۔

۷۶۱۷-ابو محمد، ابوالعباس خزاعی، قعنبی، مالک، حضرت کعب نے بیان کیا ہے کہ جب تم اللہ کے ہاں بندہ کا مقام و مرتبہ معلوم کرنا چاہو تو دیکھو اس نے پیچھے کیسے اعمال چھوڑے ہیں۔

۷۶۱۸-ابوبکر محمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ، ابو حذیفہ اسحاق بن بشیر، سفیان ثوری، مجاہد بن کثیر، منصور بن معتمر مجاہد حضرت کعب کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ اے موسیٰ جب تم غنی کو آتے دیکھو تو سمجھو کہ کسی گناہ کی جلد سزا دی گئی ہے اور جب تم فقر کو آتے دیکھو تو اسے خوش آمدید کہو کیونکہ یہ صالحین کا شعار ہے۔ اے میرے کلیم تم رضا بالقضاء سے بڑھ کر کسی نیک عمل کے ذریعے میرا قرب حاصل نہیں کر سکتے ہو اور ناشکری سے بڑھ کر کوئی عمل بھی تمہاری حسنات کو ختم کرنے والا نہیں ہے۔

اہل دنیا کی سب الثقالی کے وقت ان کے سامنے فروتنی مت اختیار کرو اور ان کی دنیا کے سامنے دین کو پست مت کرو ورنہ

میں تم پر اپنی رحمت کے دروازے بند کردوں گا فقراء کی معیت اور ان کی ہم نشینی اختیار کرو اور اپنے اندر سے حب دنیا کو جڑ سے اکھاڑ پھینکو اس لئے کہ یہ کبائر میں سے تمہارے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ اے موسیٰ بن عمران گناہوں پر نادم ہونے والوں کو خوشخبری سنادو اور متکبرین غافلین کو ہلاکت کی بشارت سنادو۔

۷۶۱۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار، جعفر، عبدالجلیل، ابوعبدالسلام حضرت کعبؓ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ خیر کی تعلیم حاصل کرو اور پھر دوسرے کو اس کی تعلیم دو، اس لئے کہ دونوں کی قبروں کو میں نور سے روشن کر کے ان کی قبروں کی وحشت کو دور کردوں گا۔

۷۶۲۰- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، حارث بن ابواسامہ، داؤد بن محبر، میسرہ بن عبدربہ، عمر بن سلیمان، مکحول حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ ایک شخص کو تم خوب اعمال صالحہ کرنے والا، شب بیدار اور دین کے بارے میں مشقتیں برداشت کرنے والا پاؤ گے لیکن عنداللہ اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوگی آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ کم عقلی اور کم فہمی کی بناء پر ایسا ہوگا۔ اور ایک شخص کو تم رات میں سونے والا، دن کو افطار کرنے والا اور بہت زیادہ اعمال خیر کرنے والا نہیں پاؤ گے لیکن امید ہے کہ وہ عنداللہ مقربین میں سے ہوگا آپ سے پوچھا گیا کہ یہ کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عقل تقسیم کرتے وقت اپنے بندوں پر اپنی معرفت و عبادت اور اطاعت لازم کی تھی لہٰذا اللہ کی مخلوق میں سے عاقل افراد ہی اس کی اطاعت و عبادت کرنے والے ہیں اور جاہل اپنی جہالت کی وجہ اللہ کی شناخت و اطاعت اور عبادت سے محروم ہیں۔

۷۶۲۱- محمد، حارث، داؤد، حکم، احوص بن حکیم کعبؓ نے بیان کیا کہ جنت میں چمکدار موتیوں کا ایک شہر ہے جس کے ادراک سے آنکھیں قاصر ہیں، کسی نبی اور مقرب فرشتے نے بھی اسے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے اس کو اولوالعزم انبیاء، شہداء اور مجاہدین کے لئے تیار کیا ہوا ہے اس لئے کہ یہ لوگ عقل، بردباری اور سمجھ کے اعتبار سے تمام لوگوں سے افضل ہیں۔

۷۶۲۲- ابوبکر احمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ، ابوحذیفہ اسحاق بن بشر، ابن سمعان، مکحول... کعبؓ کہتے ہیں کہ حضرت لقمان نے اپنے لڑکے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے بیٹا عاقل اور خاموشی اختیار کرنے والا بن، جاہل اور لایعنی باتیں کرنے والا نہ بن، کسی قوم کے ساتھ لایعنی گفتگو میں مشغول ہونے سے خاموش رہنا تیرے لئے بہتر ہے۔ ہر عمل کے لئے ایک دلیل ہوتی ہے اور عقل کی دلیل غور و فکر کرنا ہے اور غور و فکر کی دلیل خاموشی ہے اور ہر چیز کے لئے ایک سواری ہوتی ہے اور عقل کی سواری تواضع ہے اور تیری جہالت کے لئے یہی کافی ہے کہ تو عقل کی سواری پر سوار نہ ہو اور تیری عقل مندی کے لئے یہی کافی ہے کہ لوگ تیرے شر سے محفوظ ہیں۔

۷۶۲۳- احمد، حسن، اسماعیل، ابوحذیفہ، ابن سمعان فقہاء میں سے ایک شیخ نے بیان کیا ہے کہ حضرت کعبؓ، حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں اسلام لائے۔ ان کے اسلام لانے کا واقعہ اس طرح پیش آیا کہ وہ ایک روز ایک صحابی کے پاس سے گزرے وہ صحابی قرآن پاک کی اس آیت کی تلاوت کررہے تھے (ترجمہ) (اے وہ لوگ جو کتاب دیئے گئے ہو تم اس کتاب پر ایمان لاؤ جس کو ہم نے نازل فرمایا ہے ایسی حالت پر کہ وہ سچ بتلاتی ہے اس کتاب کو جو تمہارے پاس ہے اس سے پہلے پہلے کہ ہم چہروں کو مٹا ڈالیں) (النساء، آیت ۴۷)۔

اس صحابی کی تلاوت سن کر حضرت کعبؓ اسلام لے آئے اس کے بعد کعبؓ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور ان سے رومیوں سے جہاد کے لئے اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت دے دی حضرت کعبؓ چلتے چلتے ایک راہب کے پاس پہنچے جو گرجا گھر میں چالیس سال سے گوشہ نشین تھا۔ حضرت کعبؓ نے اسے آواز دی اس نے گرجے سے کعبؓ کی طرف جھانک کر دیکھا اور ان سے پوچھا کہ تم کون

ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں کعب احبار ہوں۔ پادری نے کہا کہ میں نے تمہارا جواب سن لیا ہے تمہیں مجھ سے کیا کام ہے؟

حضرت کعبؓ نے کہا میں تم سے حال واحوال کرنے آیا ہوں اور میں تم کو خدا کا واسطہ دے کر تم سے سوال کرتا ہوں کہ تم نے اس گرجا گھر میں گوشہ نشینی اس وجہ سے کی ہے کہ تم نے تورات میں پڑھا ہے کہ گرجوں میں گوشہ نشینی اختیار کرنے والے افراد قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بندوں میں سے بہترین لوگ ہوں گے راہب نے جواب دیا کہ بلاشبہ ایسا ہی ہے۔ پھر حضرت کعبؓ نے کہا کہ اور میں تم کو خدا کی قسم دیکر یہ بھی پوچھتا ہوں کہ تم نے ان لوگوں کے لئے تورات میں نہیں پڑھا کہ وہ پراگندہ حال لوگ ہوں گے، ان کی اولاد ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے یتیم دکھائی دے گی حالانکہ وہ حقیقت میں یتیم نہیں ہوگی ان کی ازواج بیوہ دکھائی دینگی حالانکہ حقیقت میں وہ بیوہ نہیں ہوں گی وہ اپنے توشہ کے ہمراہ ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کر چکے، اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے لوگوں میں وہ بہترین شمار ہوں گے۔ راہب نے جواب دیا کہ بلاشبہ یہ ساری باتیں "تورات" میں میں نے پڑھیں ہیں۔

حضرت کعبؓ نے فرمایا وہ گرجوں میں رہنے والے افراد کے بجائے خیموں میں رہنے والے امت محمدیہ کے افراد ہیں جو راہ خدا میں قتال کرنے والے ہیں۔ راہب ان کی یہ باتیں سن کر گرجے سے نیچے اتر آیا اور اس نے اسلام قبول کرلیا اور اس نے ان کے ہمراہ رومیوں سے قتال کیا اور غزوہ سے فارغ ہو کر حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت عمر نے دونوں کے اسلام قبول کرنے پر تعجب کیا لہذا رہبانیت انہی لوگوں سے شروع ہوئی۔

۷۶۲۴ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد، ابو یمان، اسماعیل بن عیاش، ضمضم بن زرعہ، شریح بن عبید، یزید بن شریح کعبؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے قرآن کی یہ آیت پڑھی (ترجمہ) "یا ان پر ہم ایسی لعنت کریں جیسی لعنت ان ہفتہ والوں پر کی تھی" (از نساء، آیت ۴۷) تو اس وقت میں گدی کی طرف چہرہ پھر جانے کے خوف سے اسلام لے آیا۔

۷۶۲۵ عبداللہ بن محمد، حسن بن علی بن اصمر، محمد بن اسماعیل سلمی، نعیم بن حماد، ابوصفوان اموی، یونس بن یزید، زہری، سعید بن مسیب کعب کا قول ہے کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ میں تمام لوگوں سے بلندی پر ہوں اور میرا عرش تمام مخلوق سے اونچا ہے اور میں عرش پر مخلوق کے امر کا انتظار کرتا ہوں اپنے علم میں، اگرچہ وہ مجھ سے غائب ہو جائیں لیکن حقیقت میں وہ میرے علم سے پوشیدہ نہیں ہو سکتے، اور ہر شخص کو میرے پاس ہی آنا ہے پس میں ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دوں گا جس کی چاہوں مغفرت کردوں اور جس کو چاہوں عذاب دوں۔

۷۶۲۶ سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، بکر بن سہیل، عبداللہ بن صالح، یحییٰ بن ایوب، خالد بن یزید، کعب احبار کا بیان ہے کہ خضر بن عامیل دوستوں کی ایک جماعت کے ساتھ سوار ہو کر اپنے وطن سے نکل کر بحر چین تک پہنچ گئے، پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مجھے پانی میں غوطہ دےدو، چنانچہ انہوں نے ان کو پانی میں غوطہ دے دیا چند روز کے بعد وہ پانی کے اوپر آئے تو لوگوں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے اس دریا کے پانی کی گہرائی میں آپ کی حفاظت فرمائی ہے آپ نے اس میں کیا دیکھا؟ خضر نے جواب دیا کہ اس وقت ایک فرشتہ میرے پاس آیا اس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کا کیا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ میں اس پانی کی گہرائی کی مقدار کا اندازہ کرنا چاہتا ہوں۔ فرشتے نے جواب دیا کہ یہ کیونکر ممکن ہے جب کہ حضرت داؤد کے زمانے کا ایک شخص اس بات کی جستجو میں لگا ہوا ہے اور وہ قیامت تک اس کے تہائی حصہ تک نہ پہنچ سکے گا اور وہ تین سو سال سے اس کام میں مصروف ہے۔

میں نے فرشتہ سے کہا کہ آپ مجھے اس دریا کے پانی کی زیادتی اور کمی کے بارے میں مطلع کیجئے؟ فرشتے نے جواب دیا کہ ایک مچھلی ہے جس کی پشت پر زمین قائم ہے جب وہ سانس لیتی ہے تو اس دریا کا سارا پانی اس کی ناک کے نتھنے میں چلا جاتا ہے یہ اس کے پانی کی کمی کی مقدار ہے، پھر وہ مچھلی دوبارہ سانس لیتی ہے تو وہ سارا پانی ابھر آجاتا ہے یہ اس کے پانی کی زیادتی کی مقدار ہے۔ پھر میں نے فرشتے سے سوال کیا کہ آپ کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا کہ مچھلی کے پاس سے آیا ہوں اللہ نے مجھے اس کو سزا دینے کے لئے

اس کی طرف بھیجا تھا کیونکہ دریائی مچھلیوں نے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے کثرت اکل کی شکایت کی تھی۔ پھر میں نے اس فرشتے سے سوال کیا کہ زمین کس چیز پر قائم ہے آپ مجھے اس کے بارے میں آگاہ کیجئے اس فرشتے نے جواب دیا کہ ساتوں زمین پتھر کی ایک چٹان پر قائم ہیں اور وہ پتھر کی چٹان فرشتے کے ہاتھ میں ہے اور وہ فرشتہ مچھلی کے پروں پر کھڑا ہے اور اس مچھلی کا مسکن پانی ہے اور پانی ہوا پر قائم ہے اور ہوا فضا میں پھیلی ہوئی ہے جس کا وزن کسی چیز پر نہیں ہے جو صرف حکم الٰہی سے چلتی ہے۔

۷۶۲۷ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن ایوب، ابو یزید قراطیسی، سعید بن ابی مریم، عبدالرحمن بن ابی زناد، عباد بن اسحاق، سلیمان بن تمیم، کعبؒ نے فرمایا کہ جس مچھلی کی پشت پر زمین قائم ہے، شیطان اس کے دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ تیری پشت پر لوگوں، درختوں، جانوروں اور پہاڑوں کی ایک جماعت قائم ہے تو ایک پھونک کے ذریعہ ان سب کو اپنی پشت سے ایک طرف کر سکتی ہے وہ ابلیس کے مشورہ پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ ایک جانور اس کی طرف بھیجتا جو اس کی ناک کے ذریعے اس کے دماغ تک پہنچ جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتی ہے تو وہ جانور اس کی ناک کے راستے سے باہر آجاتا ہے۔ حضرت کعبؒ فرماتے ہیں خدا کی قسم وہ دونوں آمنے سامنے ہوتے ہیں، جب بھی وہ مچھلی ابلیس کی بات پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے تو وہ جانور اس کے دماغ میں پہنچ جاتا ہے۔

۷۶۲۸ سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد بن حیان رقی، احمد بن عبداللہ بن مغیرہ، مجاشع بن عمرو، ثور بن یزید، خالد بن معدان، کعبؒ نے کہا ہے کہ اللہ کے ہاں صندیائیل علیہ السلام ایک فرشتہ ہے، تمام دریاؤں کا انتظام اس کے سپرد ہے۔

۷۶۲۹ عبداللہ بن محمد، محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جونی، عبداللہ بن رباح انصاری، کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ بنی اسرائیل کے تین شخص ایک روز ایک جنگل میں جمع ہو گئے ہر ایک کے پاس اسم اعظم تھا ان میں سے ایک نے کہا کہ تم مجھ سے کسی شے کا سوال کرو تا کہ میں اللہ سے اس کو تمہارے لئے طلب کروں، اس کے ساتھیوں نے کہا تم اللہ سے ہمارے لئے یہاں پر جاری چشمہ، سرسبز و شاداب باغ اور عمدہ عمدہ اشیاء طلب کرو، راوی کہتا ہے اس نے اللہ سے ان چیزوں کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ اشیاء کا ان کے لئے وہاں پر انتظام فرما دیا اس کے بعد دوسرے نے بھی وہی بات کی اس کے ساتھیوں نے کہا کہ تم اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے تازہ کھجوروں کا سوال کرو، چنانچہ اس نے اللہ تعالیٰ سے تازہ کھجوروں کے لئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تازہ کھجوریں اتار دیں انہوں نے ان کھجوروں میں سے ایک قسم کھائی تھی کہ اللہ نے باقی کھجوریں اٹھالیں بعد ازاں تیسرے نے بھی وہی بات کی۔ اس کے ساتھیوں نے کہا کہ آسمان سے حضرت عیسیٰ پر دسترخوان نازل کیا جاتا تھا تم اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے اس کو طلب کرو چنانچہ انہوں نے اس سے اپنی ضرورت پوری کی پھر وہ دسترخوان اٹھالیا گیا۔

اس کے بعد وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم سب نے دعا کے ذریعے اپنا مقصود حاصل کر لیا آؤ اب ہم سب جمع ہو کر زندگی کے سب سے بڑے گناہ کا ذکر کریں۔ چنانچہ ایک نے کہا کہ ایک بار میں اپنے دوست کے ساتھ کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں درختوں کی کثرت کی وجہ سے ہم جدا ہو گئے اس وقت میں نے اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے وہ گھبرا گیا یہ میری زندگی کا سب سے بڑا گناہ ہے۔ دوسرے نے کہا کہ ایک بار میری والدہ نے مجھے بلایا دوری کی وجہ سے میں نے اس کی آواز نہ سنی اس بات پر ناراض ہو کر پتھروں سے دل بھر کر خوب میری پٹائی کی اس کے بعد میں عصا لے کر آیا جب اس نے اسے دیکھا تو وہ خوف زدہ ہو کر بھاگ گئی اسی اثناء میں درخت سے ٹکرا کر اس کا چہرہ زخمی ہو گیا یہ میری زندگی کا سب سے عظیم گناہ ہے۔

۷۶۳۰ عبداللہ بن محمد، احمد بن عبداللہ، سلمہ بن شبیب، ابو المغیرہ، ابو بکر بن ابی مریم، عطاء بن سفیان، کعبؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آباء کے بددین ہونے کی وجہ سے اولاد پر ضرور نحوست نازل ہوتی ہے گناہ گاروں کے گناہ کا تین پشتوں تک اور صالحین کی نیکی کا دس پشتوں تک اثر رہتا ہے۔

۷۶۳۱ ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، زکریا بن یحییٰ مدائنی، علی بن عاصم، جریری، ابو عطاء، کعبؒ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کا ایک روز ایک سفید کھوپڑی پر گزر ہوا انہوں نے عرض کیا کہ باری تعالیٰ مجھے یہ کھوپڑی پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت عیسیٰ کو حکم دیا کہ اے میرے نبی آپ تھوڑی دیر کے لئے اس سے اپنا چہرہ پھیر لیجئے چنانچہ حضرت عیسیٰ نے رخ پھیر لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب حضرت عیسیٰ نے دوبارہ اپنا رخ اس کی طرف کیا تو وہاں پر ایک شیخ سبزی کی ایک گڈی پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ حضرت عیسیٰ نے ان سے فرمایا کہ اپنا حال بیان کیجئے؟ شیخ نے جواب دیا کہ ایک روز کھیت سے بلا اجازت مالک میں نے یہ سبزی توڑ کر نہر میں اسے دھویا اس پر اللہ تعالیٰ نے میری بصارت زائل فرما دی پھر حضرت عیسیٰ نے ان سے اس کی قوم کے بارے میں سوال کیا، اس کے جواب دینے پر معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ اور اس کی قوم کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔

۷۶۳۲ احمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ عطار، اسحاق بن بشر ابو حذیفہ، محمد بن عبداللہ البصری، عامر بن عبداللہ حضرت کعبؒ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جمعہ کے روز عصر کے وقت وادی محترو کے پاس سے گزرے وہاں پر ایک بوسیدہ کھوپڑی پڑی ہوئی تھی جس کے صاحب کی وفات ہوئے ۹۴ سال ہو گئے تھے حضرت عیسیٰ نے حیرانگی کی حالت میں اس کے پاس کھڑے ہو کر اللہ کے حضور عرض کیا کہ اس صاحب کو مجھ سے گفتگو کی اجازت دیجئے تاکہ وہ اپنے احوال سے مجھے مطلع کرے۔ راوی کہتا ہے کہ آسمان سے ندا آئی اے روح اللہ اس سے سوال کیجئے آپ کو آپ کے سوال کا جواب ملے گا۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ نے دو رکعت نفل پڑھی پھر اس کھوپڑی کے قریب ہو کر اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا بسم اللہ و صافہ کھوپڑی نے کہا کہ بہترین نام سے آپ نے دعا کی اور بہترین ذکر سے آپ نے مدد طلب کی اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کو مخاطب کیا تو اس نے کہا آپ مجھ سے سوال کیجئے۔ حضرت عیسیٰ نے اس سے سوال کیا کہ تیری وفات کو کتنا عرصہ گزر چکا ہے اس نے جواب دیا کہ یہاں پر حیات اور سالوں کو شمار کرنے والا کوئی نفس اور روح نہیں ہے لیکا یک ندا آئی اس کی وفات کو ۹۴ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ بعد ازاں حضرت عیسیٰ نے اس سے سوال کیا تیری موت کس طرح آئی تھی؟ اس نے جواب دیا کہ ایک روز میں بیٹھا ہوا تھا آسمان سے مجھے ایک تیر آ کر لگا اور وہ آگ کی طرح میرے پیٹ میں داخل ہو گیا اور میری حالت حمام میں داخل ہونے والے شخص کی طرح ہو گئی جو حمام کی تپش کی وجہ سے جان کی حفاظت کے لئے حمام سے نکلنے کا راستہ تلاش کر رہا ہو اس کے بعد ملک الموت اپنے معاون فرشتوں کے ساتھ جنکے چہرے کتوں کے چہروں کی طرح تھے ان کے بڑے بڑے دانت تھے اور آنکھیں نیلی تھیں کے ساتھ میرے پاس آئے ان کے ہاتھوں میں لوہے کے گرز تھے جو انہوں نے میرے چہرے اور پشت پر مارے۔ انہوں نے اذیت ناک طریقے سے میری روح نکالی پھر ملک الموت نے اس کو دوزخ کے کنارے رکھا پھر اس کو دوزخ کے ٹاٹ کے ایک ٹکڑے میں لپیٹ کر آسمان کی طرف لے گئے لیکن ملائکہ نے آسمان کے دروازے بند کر کے ان کو داخل ہونے سے منع کر دیا۔ اسی وقت غیب سے ندا آئی کہ اس نافرمان نفس کو اس کے ٹھکانے پر پہنچا دو۔ حضرت عیسیٰ نے سوال کیا کہ قبر کی تنگی، تاریکی اور عذاب جہنم میں سے کون سا تمہارے نزدیک سخت تھا؟ اس نے جواب دیا کہ اے روح اللہ روح کے نکلنے کے بعد آنکھ کی بصارت جس کے ذریعے روشنی اور تاریکی کا اندازہ کیا جاتا ہے باقی نہیں رہتی اور نہ قلب کے لئے عقل جس کے ذریعہ تنگی اور کشادگی کا اندازہ کیا جاتا ہے باقی رہتی ہے۔ بہرحال قصہ مختصر میری روح کے نکلنے کے بعد مجھے قبر میں داخل کر دیا گیا بعد ازاں دو عظیم الشان فرشتے ہاتھوں میں لوہے کے گرز لئے میری قبر میں آئے انہوں نے مجھے بٹھا کر اس زور سے مجھے ضرب لگائی کہ مجھے یوں محسوس ہوا آسمان و زمین مجھ پر گرا دئیے گئے ہیں اور انہوں نے ایک تختی میرے حوالے کر کے کہا کہ اپنی زندگی کے کئے ہوئے تمام اعمال اس پر لکھو جب میں لکھ کر فارغ ہوا تو انہوں نے میری طرف دوزخ کا ایک دروازہ کھول دیا اس کے ذریعہ سے دوزخ کی آگ سے میری قبر بھر گئی اور بختی اونٹ کی گردن کی طرح لمبی لمبی گردنوں والے سانپ اس سے میری قبر میں آئے جنہوں نے میری ہڈیوں سے سارا گوشت نوچ لیا۔

اس کے بعد ایک فرشتہ ہاتھ میں لوہے کا گرز جس کے سر پر سانپ اور سیاہ پتھروں کی طرح بچھو تھے اس گرز کے تین سو ساٹھ تنے تھے ہر تنے پر تین سو ساٹھ قسم کی آگ تھی اٹھائے ہوئے میرے پاس آیا انہوں نے وہ گرز مجھے مارا جس سے میرے جسم میں آگ لگ گئی علاوہ ازیں اژدہے اور بچھو میری طرف بڑھے اچانک ندا آئی کہ اس نافرمان شخص کو لے چلو چنانچہ چند خوفناک شکل کے فرشتے جن کے دانت ہرن اور گائے کے سینگ کی مثل تھے اور آنکھیں بجلی کی طرح چمکیلی تھیں اور انگلیاں سینگ جیسی تھیں مجھے اٹھا کر کرسی پر جلوہ افروز ایک فرشتے کے سامنے لے گئے اس نے کہا کہ اس نافرمان شخص کو اس کے ٹھکانے کی طرف لے جاؤ چنانچہ وہ مجھے لے کر دوزخ کے اول دروازے پر آئے وہاں پر تنگ راستہ، تیز ہوا گرج چمک والے بادل تھے وہاں کالی آگ تھی جو دنیا کی آگ سے ساٹھ گنا زیادہ تھی اس کے بعد وہ مجھے دوزخ کے دوسرے دروازہ پر لے گئے وہاں کی آگ پہلی کی آگ سے ساٹھ گنا زیادہ تھی، پھر وہ مجھے تیسرے دروازہ پر لے گئے وہاں کی آگ دوسری آگ سے ساٹھ گنا زیادہ تھی اس کے بعد وہ مجھے دوزخ کے چوتھے دروازے پر لے گئے وہاں کی آگ تیسری آگ سے ساٹھ گنا زیادہ تھی وہاں پر ایک درخت بھی تھا جس سے سیاہ پتھر جھڑ رہے تھے ان پتھروں کے کناروں پر آگ تھی ایک قوم کو ان پتھروں کو کھانے کا حکم دیا گیا میں نے اس قوم کے بارے میں دریافت کیا مجھے بتایا گیا کہ یہ یتیموں کے مال کو ظلماً کھانے والے لوگ ہیں۔

اس کے بعد وہ مجھے پانچویں دروازہ پر لے گئے وہاں کی آگ تمام آگوں کے مقابلہ میں ساٹھ گنا زیادہ تھی وہاں پر ایک درخت تھا جس پر سوسو گز لمبے لمبے کیڑے تھے کچھ لوگوں کو اس کے کھانے کا حکم دیا گیا تھا میں نے درخت اور اس کے کھانے والوں کے بارے میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ زقوم کا درخت ہے اور اس کے کھانے والے سود خور لوگ ہیں اور اس کے بعد وہ مجھے دوزخ کے چھٹے آسمان پر لے گئے وہاں کی آگ بھی گذشتہ کے مقابلہ میں ساٹھ گنا زیادہ تھی وہاں پر ایک بہت گہرا کنواں تھا اس میں چند افراد تھے جن کے چہروں سے پیپ رس رہی تھی اس پیپ کا ایک قطرہ زمین پر گر جائے تو ساری زمین کو بدبودار کردے میں نے اس کنویں اور ان لوگوں کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ ذمیر ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں زانی تھے۔ پھر وہ مجھے دوزخ میں کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک شخص کے پاس لے گئے اس کے ارد گرد فرشتے ہاتھوں میں آگ کے گرز لئے ہوئے کھڑے تھے اس نے پوچھا کہ یہ کس چیز کی عبادت کرتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ بیل کی اس نے کہا کہ اس کو اس کے ساتھیوں کے پاس لے جاؤ۔ حضرت عیسیٰ نے سوال کیا کہ تم کس طرح بیل کی عبادت کرتے تھے اس نے کہا کہ ہم اس کو سجدہ کرتے تھے اسے کھلاتے پلاتے تھے۔ حضرت عیسیٰ نے پوچھا کہ تمہارا نبی کون تھا اس نے جواب دیا کہ الیاس۔ اس کے بعد وہ مجھے دوزخ کے ساتویں دروازے پر لے گئے وہاں پر آگ کے تین سو خیمے تھے ہر خیمے میں آگ کے تین سو محل تھے ہر محل میں آگ کے تین سو گھر تھے ہر گھر میں آگ کے تین سو کمرے تھے ہر کمرے میں تین سو قسم کے عذاب تھے جس میں سانپ بچھو اور اژدہے شامل تھے مجھے اس میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ باندھ کر ڈال دیا گیا، آگ ہمیں جلاتی تھی اژدہے ہمیں کھاتے تھے سانپ ہمارا گوشت نوچتے تھے فرشتے لوہوں کے گرز سے ہماری پٹائی کرتے تھے میں ۹۴ سال سے عذاب میں مبتلا ہوں جمعرات اور جمعہ کے علاوہ تھوڑی دیر کے لئے بھی مجھ سے عذاب میں تخفیف نہیں کی جاتی۔ اسی اثناء میں غیب سے ندا آئی کہ اس نافرمان کو اس کی کھوپڑی کے پاس لے جاؤ جو وادی عسکرہ میں پڑی ہے اس لئے کہ حضرت عیسیٰ نے اس کے لئے سفارش کی ہے چنانچہ مجھے وہاں سے نکالا گیا اے روح اللہ اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے سفارش کریں راوی کا بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ نے دو رکعت نفل پڑھ کر اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور کہا کہ اے باری تعالیٰ اس شخص کو میرے سامنے زندہ کر دے راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کی دعا کی برکت سے اسے زندہ کر دیا اور حضرت عیسیٰ کے بعد اس کی وفات ہوئی۔

۶۳۳ے ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن نسیم، محمد بن عبید، ز افر بن سلیمان، سفیان، اوزاعی، کعب کا قول ہے کہ لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے

کہ رحمت اور امانت اٹھالی جائے گی اور سوال عام ہو جائیگا یہاں تک کہ جہیز کی برکت اٹھالی جائے گی۔

۷۶۳۴۔ ابومحمد، احمد بن جعفر بن فارس، محمد بن نعمان بن عبدالسلام، کثیر بن ہشام، عیسیٰ بن ابراہیم ہاشمی، معاویہ بن عبداللہ جعفری، کعبؒ نے فرمایا کہ درہم و دینار حضرت آدم کے دور سے شروع ہوئے اور معیشت کی اصلاح انہی پر موقوف ہے۔

۷۶۳۵۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن کثیر، بقیہ، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، کعبؒ کہتے ہیں کہ یکم اپریل کو اللہ تعالیٰ زمین پر نزول فرما ہوتے ہیں اور کھیتی کو پھل لانے کا حکم دیتے ہیں۔

۷۶۳۶۔ محمد بن احمد، محمد بن عثمان، ابوشاذان، حماد بن سلمہ، علی بن زید، ابوعثمان نہدی، کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ دجال عرب کے پانیوں میں سب سے پہلے اس پانی پر آئے گا جو بصرہ میں جبل سنام کے قریب واقع ہے۔

۷۶۳۷۔ محمد، محمد، نصر بن عبدالرحمن، احمد بن بشیر، سعید، قتادہ، کعب کہتے ہیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر مقام ابراہیم، رکن یمانی اور زمزم کے درمیان ہے۔

۷۶۳۸۔ محمد، محمد، منجاب، ابوعامر اسدی، سفیان، اعمش، ابوصالح، کعب کا بیان ہے کہ دنیا چھ ہزار سال تک باقی رہے گی۔

۷۶۳۹۔ محمد، محمد، ابوشاذان، جریر بن حازم، زبید بن حارث، عکرمہ، کعب کا قول ہے کہ تورات کی سب سے پہلی نازل ہونے والی دس آیات سورۂ انعام کی آخری دس آیات ہیں۔

۷۶۴۰۔ محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، مندل، اعمش، صالح کہتے ہیں کہ کعبؒ نے عمر سے کہا کہ ہم آپ کو بشیرؓ امام عادل اللہ کے بارے میں ملامت سے خوف نہ کرنے والا پاتے ہیں۔

۷۶۴۱۔ سلیمان بن احمد، عمرو بن ابی طاہر بن سرح، عبداللہ بن وہب، عبداللہ بن عیاش، ابن عیاش قتبانی، یزید بن قوذر، کعبؒ نے فرمایا کہ اخروی شرف کے خواہاں شخص پر کثرت تفکر لازم ہے۔

۷۶۴۲۔ ابومحمد بن حیان، محمد بن عباس، ابوہاشم، ابن یمان، خارجہ بن زید بن اسلم، عطاء بن یسار، کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ طلب علم کے سلسلہ میں خروج کرنے والے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ ساتوں آسمان و زمین کو رزق کا ضامن بنا رہا ہے۔

۷۶۴۳۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار، جعفر، عبدالجلیل، ابوعبدالسلام، کعبؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ خیر سیکھو اور پھر لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں خیر کے معلم اور متعلم کی قبر کی وحشت کو اپنے نور کے ذریعہ دور کردوں گا۔

۷۶۴۴۔ محمد بن حسن مقری، عبداللہ بن عبدالوہاب، محمد بن عمر بن نعامہ حمصی، بقیہ بن ولید، یحییٰ، بشر بن منصور، ابوعبدالسلام، کعب کا بیان ہے کہ اگر تم عذاب جہنم کی ایک قسم کو یاد کرو گے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہیں دس نیکیاں عطا فرمائے گا اور دس گناہ معاف کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا اور جسے کھانے پینے سے بدہضمی کا خطرہ ہو تو وہ قرآن کی یہ آیت (شهد الله انه لا اله الا هو)(از آل عمران ۱۸) پڑھتا رہے اس کی برکت سے انشاء اللہ اس مرض سے حفاظت پائے گا۔

۷۶۴۵۔ ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوربیع رشدینی، ابن وہب، ابن ابی ذئب، سعید بن ابی سعید مقبری، سلولی نے بیان کیا ہے کہ نوفل بن مساحق نے کعب احبار سے سوال کیا کہ قرآن میں والدین کی نافرمانی کے کون کون سے اسباب بیان کئے گئے ہیں؟ کعب احبار نے مندرجہ ذیل اسباب بیان کئے (۱) یہ کہ جب والد اولاد کو کسی کام کے کرنے پر قسم دے لیکن اولاد اس کے باوجود بھی اسے پورا نہ کرے (۲) والد اولاد سے کسی چیز کا سوال کرے لیکن اولاد اس کے باوجود بھی ان کا سوال پورا نہ کرے (۳) اولاد والدین کی امانت کا پاس نہ کرے (۴) والد اولاد کے بارے میں اللہ سے شکوہ کرے گا۔

۷۶۴۶۔ ابراہیم، ابوربیع، ابن وہب، ابن لہیعہ، عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، ابوعمار عراقی، قتادہ، کعبؒ نے ایک بار ابوموسیٰ

اشعری سے سوال کیا کہ اہل جنت کی تعداد کتنی ہوگی؟ انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا پھر کعب نے ان سے اہل جنت کی صفوں کی تعداد اور ان کے درمیانی فاصلے کے بارے میں سوال کیا انہوں نے نفی میں جواب دیا کعب نے کہا کہ اہل جنت کی بارہ صفیں ہوں گی جن میں آٹھ صفیں امت محمدیہ کی ہوں گی دو صفوں کا درمیانی فاصلہ مشرق و مغرب کے فاصلے کے برابر ہوگا۔

۷۶۴۷ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبادہ بن زیاد، قیس بن ربیع، عبداللہ بن محمد بن ابراہیم عیسیٰ بن ابراہیم، آدم بن ابی ایاس، شیبان، عاصم بن بہدلہ، ابو صالح، کعب کہتے ہیں کہ اللہ نے تمام مہینوں میں سے ماہ رمضان اور تمام شہروں سے شہر مکہ، تمام ایام سے یوم جمعہ اور تمام راتوں میں سے لیلۃ القدر اور تمام اوقات میں سے نمازوں کے اوقات کو پسند فرمایا۔ پس مومن ہمیشہ دو نیکیوں کے درمیان رہتا ہے ایک وہ نیکی جسے وہ ادا کر چکا دوسری وہ جس کے انتظار میں ہوتا ہے۔

۷۶۴۸ محمد، جریر، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو الربیع الرشدینی، ابن وہب، عمر بن محمد، سہیل بن ابی صالح عن ابیہ السلولی، کعب کہتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک تمام شہروں میں مکہ زمانوں میں شہر حرم کا زمانہ مہینوں میں ذی الحجہ، ایام میں یوم جمعہ، راتوں میں لیلۃ القدر اوقات میں فرضوں کے اوقات اور کلام میں لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور سبحان اللہ والحمد للہ سب سے زیادہ پسند ہے۔

۷۶۴۹ محمد بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن حارث، علی بن مسہر، اسماعیل بن ابی خالد، مسیب بن رافع، کعب نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے دن و رات میں چند اوقات منتخب کر کے ان میں نمازیں فرض کیں اور زمانے سے چار ماہ حرم منتخب کئے، اور مہینوں میں سے ماہ رمضان منتخب فرمایا، اور دنوں سے جمعہ کا دن اور راتوں میں سے لیلۃ القدر کا انتخاب کیا اور زمین سے مساجد کا حصہ پسند فرمایا۔

۷۶۵۰ حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، ابو ہلال، عبداللہ بن بریدہ، کعب کا قول ہے کہ دو عمروں سے حج اور بیت المقدس میں دو رکعت پڑھنے سے عمرہ افضل ہے اور بیت اللہ اور بیت المقدس میں سے ایک کی طرف سفر کرنا دوسرے کی طرف سفر کرنے کی مثل ہے کیونکہ دونوں کے نزدیک مقام اور میزاب ہے۔

۷۶۵۱ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبید اللہ بن عمر، سعید بن ابی سعید، عمر بن ابی بکر، کعب کا بیان ہے کہ میں نے کتاب اللہ میں پڑھا ہے کہ جو شخص صبح و شام خیر کی بات سیکھنے سکھانے یا اللہ کے ذکر کے لئے مسجد جائے تو وہ راہ خدا میں قتال کرنے والے کی مانند ہے عبدالعزیز نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ لوگوں سے باتیں کرنے کے لئے مسجد جانے والا شخص غیر متعلم اور غیر ذاکر کی مانند ہے۔

۷۶۵۲ ابو بکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، محمد بن کثیر، سفیان ثوری، محمد بن عجلان، سعید مقبری، ابو بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام، کعب نے بیان کیا ہے کہ اللہ کے ذکر یا خیر کی بات کے تعلیم و تعلم کے لئے مسجد میں آنے والا شخص راہ خدا میں جہاد کرنے والے شخص کی طرح ہے اور دنیاوی باتوں کے لئے مسجد میں آنے والا شخص دوسرے کی چیز پر خوش ہونے والے شخص کی طرح ہے اور اس کا ذاکرین و صالحین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۷۶۵۳ عبداللہ بن محمد بن جعفر، قاسم بن فورک، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار بن حاتم، موسیٰ بن سعید راسبی، ہلال ابو جبلہ، ابو عبد السلام، کعب کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ بن عمران میں نے لوگوں پر ماہ رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اے موسیٰ قیامت کے روز جس کے نامہ اعمال میں دس رمضانوں کے روزے ہوں گے وہ متقین میں شمار ہوگا اور جس کے اعمال نامے میں بیس رمضان کے روزے ہوں گے وہ ابرار میں سے ہوگا اور جس کے اعمال نامے میں تیس رمضان کے روزے ہوں گے وہ میرے نزدیک شہداء سے افضل ہے۔ اے موسیٰ بن عمران ماہ رمضان کے آغاز پر میں حاملین عرش کو عبادت چھوڑ کر روزے داروں کی دعا پر آمین کا حکم دیتا ہوں اس لئے کہ روزے دار کی دعا کو رد نہ کرنے کا میں نے عزم کیا ہوا ہے۔ اے موسیٰ ماہ رمضان میں آسمان و زمین، درختوں، پہاڑوں اور چوپاؤں کو

روزے داروں کے لئے استغفار کا حکم دیتا ہوں۔ اے موسیٰ ماہِ رمضان کے صائمین میں سے تین شخصوں کو تلاش کر کے ان کی معیت اختیار کر اور اکل و شرب میں ان کے ساتھ شریک ہو اس لئے کہ زمین کے جس حصہ پر ماہِ رمضان کے تین روزہ دار ہوں وہ حصہ عذاب و غضب سے محفوظ رہتا ہے۔ اے موسیٰ کیا تم کو میرے مقرب شخص کے بارے میں معلوم ہے؟ غصہ کے وقت برداشت سے کام لینے اور والدین و اقارب کے قطع تعلق کے باوجود ان سے صلہ رحمی کرنے والا شخص مخلوق میں میرا سب سے زیادہ مقرب ہے۔ ماہِ رمضان میں پیاس برداشت کرنے والے شخص کے لئے قیامت کے روز میں نے سیرابی کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اے موسیٰ اگر تو مریض ہے تو رمضان کے صائمین کو حکم دے کہ وہ تجھے افطار کرے جائیں، اگر تو مسافر ہے تو سفر سے واپس آ کر بوڑھے، بچوں اور حیض و نفاس والی عورت کو ساتھ لے کر اس جگہ پر چلا جا جہاں روزے دار ہیں اس لئے کہ اگر میں آسمان و زمین کو ان پر چھوڑ دوں تو ان کا کچھ بھی نقصان نہیں ہوگا اور میں ان کو ان کے انعامات کی خوشخبری سناؤں گا اور عید کی شب میں آسمان و زمین سے کہتا ہوں کہ تم گواہ رہو کہ میں روزے داروں سے راضی ہو گیا۔ اب تم اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ روزوں کے بدلہ میں نے تم کو دوزخ سے آزاد کر دیا ہے اور قیامت کے روز تم پر حساب میں آسانی کروں گا اور دنیا میں تمہارے رزق میں فراخی کروں گا اور تمہاری لغزشوں کو معاف کروں گا میری عزت کی قسم آج کے بعد تم مجھ سے کوئی سوال نہ کرنا اور ماہِ رمضان کے روزے امرِ آخرت سے ہیں لیکن اسے دنیا ہی میں میں نے تم کو عطا کر دیا۔

اگر تم امرِ دنیا کے بارے میں مجھ سے سوال کرو گے تو میں تمہارے معاملہ میں غور کروں گا۔ اے موسیٰ بن عمران لوگوں سے کہہ دو کہ وہ مجھ سے دعا میں جلدی نہ کریں اور مجھ سے بخل نہ کریں کیا انہیں معلوم نہیں کہ بخل مجھے ناپسند ہے پھر میں کیسے بخیل ہو سکتا ہوں۔ اے موسیٰ بن عمران افطاری کے وقت ہر دعا مجھ سے کرو اس لئے اس وقت میں کوئی دعا رد نہیں کرتا بڑی بڑی چیز کے سوال کرنے کے بارے میں مجھ سے بخل سے کام مت لو اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کے سوال کرنے کے بارے میں مجھ سے حیا مت کرو گوندھنے کے اوزار اور بکری کے چارہ تک کے بارے میں مجھ سے سوال کرو۔ اے موسیٰ تمہیں معلوم نہیں کہ رائی اور اس سے بڑی چیزوں کو میں نے ہی پیدا کیا ہے اور ہر شے کو میں نے مخلوق کی ضرورت کے واسطے پیدا کیا ہے۔ اور جو شخص مجھ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے اور اس کو معلوم ہے کہ میں اس کے عطا اور منع پر قادر ہوں تو میں اس کی مغفرت کے ساتھ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہوں پھر اگر وہ اس پر میرا شکر ادا کرے گا تو اس کا ٹھکانہ دار الخلد ہے اور جسے میں سوال نہ کرنے کے باوجود کوئی شے عطا کروں، پھر وہ اس پر میری ناشکری کرے تو قیامت کے روز اس پر حساب میں سختی کروں گا۔

۷۶۵۳ ابو محمد بن حیان، محمود بن فرج، محمد بن عبد اللہ بن حفص، رجاء بن عبد اللہ، صالح بن صباح مقدی، کعبؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں موسیٰ کو بذریعہ وحی بتایا کہ امت محمدیہ کو رمضان کے ایک روزے کے بدلے دوزخ سے ایک ہزار سال کی مسافت کے برابر دور کر دیا جائے گا اور انہیں ماہِ رمضان میں نفل کا ثواب فرضوں کے برابر عطا کروں گا اور میں نے اس ماہ میں ان کے لئے ایک ایسی رات بنائی ہے کہ اس میں صدقِ دل سے توبہ کرنے والے شخص کا اگر اسی شب یا ماہ میں انتقال ہو گیا تو اس کے لئے تیس شہیدوں کا ثواب ہے۔

اے موسیٰ امت محمدیہ کو حج کے ادا کرنے پر میں وہی کچھ عطا کروں گا جو میں نے حضرت آدم و ابراہیم کو عطا کیا تھا۔ اے موسیٰ میں زکوٰۃ کی ادائیگی پر امت محمدیہ کی عمروں میں زیادتی کروں گا اور آخرت میں انہیں مغفرت اور دائمی جنت عطا کروں گا۔ اے موسیٰ میں بہت کچھ عطا کرنے والا ہوں میں بندہ سے چھوٹی چیز کا مطالبہ کر کے اسے بڑی چیز عطا کرنے والا ہوں اے موسیٰ میں بہترین مولیٰ ہوں میں لوگوں سے قرض کا مطالبہ کر کے انہیں قرض عطا کرنے والا ہوں اور دنیاوی آقا اپنے ماتحتوں کے ساتھ مجھ جیسا سلوک نہیں کر سکتے۔ اے موسیٰ میرے کاموں کی صفت بیان سے بالاتر ہے اے موسیٰ میری رحمت محمد اور ان کی امت کے لئے خاص ہے۔ اے موسیٰ امت محمدیہ میں ایسے افراد بھی ہیں کہ کلمہ شہادت کے کہنے پر ان کے لئے انبیاء کے ثواب کے برابر ثواب ہے، ان پر میری رحمت کا نزول

فروج کو حلال سمجھا جانے لگا اور بعد ازاں فتنہ دجال واقع ہوگا۔

۷۶۷۴ ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، قعنبی مالک کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے عراق جانے کا ارادہ کیا کعب احبار نے عمر سے کہا آپ عراق نہ جائیں اس لئے کہ وہاں پر جنات کے اثرات اور بڑے بڑے امراض ہیں۔

۷۶۷۵ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، عبیداللہ بن ابی جعفر، کعب احبار فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عمر دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہیں جو آپ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد کھل جائے گا۔

۷۶۷۶ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن احمد، قتیبہ، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، صنابحی، کعب کہا کرتے تھے عنقریب چمڑے کے سکڑنے کی طرح عراق سکڑ جائے گا اور چکی کے ٹکڑوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔

۷۶۷۷ ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمن مقری، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال عدوی، ابوالضیف، کعب کا قول ہے کہ یاجوج وماجوج روزانہ کدال کے ذریعے دیوار کو منہدم کرنے کی کوشش کرتے ہیں حتیٰ کہ جب وہ منہدم ہونے کے قریب ہوتی ہے تو یاجوج ماجوج کہتے ہیں کہ کل ہم اس کو گرا دیں گے راوی کہتا ہے کہ کل جب وہ واپس آتے ہیں تو وہ دیوار بالکل صحیح وسالم کھڑی ہو جاتی ہے پھر یاجوج ماجوج اسے از سر نو گرانا شروع کرتے ہیں اور شام کو جب دیوار گرنے کے قریب ہوتی ہے تو وہ چلے جاتے ہیں اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ لیکن جب اس دیوار کے انہدام کے لئے حکم الٰہی ہوگا تو منجانب اللہ ان کی زبان سے کہلوایا جائے گا کہ ان شاء اللہ کل ہم اس کو بالکل منہدم کر دیں گے۔ چنانچہ کل وہ آکر اس کے باقی ماندہ حصہ کو منہدم کر دیں گے۔

پھر یاجوج ماجوج کے اگلے حصے سے ایک شخص دریا پر آکر اس کا سارا پانی پی جائے گا اس کے بعد ان کے درمیانی حصہ سے ایک شخص آکر اس دریا کی مٹی کو چاٹ لے گا پھر ان کے آخری حصہ سے ایک شخص آئے گا اور وہ کہے گا یہاں پر پانی تھا بعد ازاں یاجوج ماجوج آسمان کی طرف تیر پھینک کر کہیں گے زمین والوں کو ہم نے زیر کر دیا اور اہل آسمان پر ہم غالب آ گئے پھر اللہ تعالیٰ ایک کیڑے کے ذریعے ان کو ہلاک کر دے گا حتیٰ کہ روئے زمین پر ان کا تعفن پھیل جائے گا۔ بعد ازاں اللہ کے حکم سے ایک پرندہ ان کی نعشوں کو دریا میں پھینک دے گا اس کے بعد زمین میں بکثرت پیداوار ہوگی حتیٰ کہ ایک انار تمام اہل بیت کو کفایت کرے گا اسی اثناء میں کانے حبشی کے بارے میں خبر مشہور ہوگی کہ وہ اہل بیت سے قتال کے لئے آ رہا ہے مسلمان ایک مختصر سا دستہ اس کے مقابلے کے لئے روانہ کریں گے لیکن حبشی سے ان کی ملاقات سے قبل ہی اللہ تعالیٰ ایک خوشگوار ہوا کے ذریعے تمام مسلمانوں کی روح قبض کر لے گا اس کے بعد صرف لوگوں کا ملبہ باقی رہ جائے گا۔

۷۶۷۸ ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن عطاء، عمر بن احمد حمصی، ابو شرحبیل حمصی، ابو مغیرہ، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، کعب نے بیان کیا کہ یاجوج ماجوج کو تین قسموں پر پیدا کیا گیا ہے (۱) ان کے اجسام صنوبر کی مانند ہیں (۲) ان کی لمبائی اور چوڑائی چار چار ہاتھ ہے (۳) ان کے بڑے بڑے کان ہیں۔

۷۶۷۹ سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن حاتم مرادی، نعیم بن حماد، ابو مغیرہ، اسماعیل بن عیاش، ابوبکر بن ابی مریم غسانی، کعب کا قول ہے کہ تنین سانپ کی ایک قسم ہے جو اہل ارض کو ایذا دے گا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو خشکی سے دریا میں پھینک دے گا جب دریائی جانور اس کی ایذا رسانی سے چلائیں گے تو اللہ تعالیٰ دوبارہ یاجوج ماجوج کی غذا کے واسطے دریا سے خشکی پر پھینک دے گا۔

۷۶۸۰ سلیمان، عبدالرحمن، نعیم، بقیہ بن ولید، ابو مغیرہ، ابوبکر بن ابی مریم، ابو زاہریہ، کعب کا بیان ہے کہ یاجوج ماجوج کے بعد لوگ دس سال تک خوشحالی میں رہیں گے حتیٰ کہ دو شخص ایک انار اٹھائیں گے اسی طرح انگور کا ایک خوشہ دو آدمی اٹھائیں گے دس سال تک وہ اس حالت پر رہیں گے بعد ازاں اللہ کی طرف سے خوشگوار ہوا چلے گی جو کسی مسلمان کو زندہ نہ چھوڑے گی اس کے بعد بلا وجہ لوگ ایک

دوسرے کو قتل کریں گے حتیٰ کہ اسی اثناء میں قیامت قائم ہو جائے گی۔

۶۹۱۔ سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن ابی حاتم، نعیم بن حماد، بقیہ، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، کعب نے فرمایا کہ عنقریب زمین والی زمین پر خوش ہو جائے گی پھر وہ تم پر حرکت کرنے لگے گی حتیٰ کہ تمہیں اس کے ریزہ ریزہ ہو جانے کا خیال آنے لگا اور تم اپنے غلاموں کو آزاد کر دو گے بعد ازاں ایک عرصہ تک زمین پر سکون رہے گی حتیٰ کہ اپنے غلاموں کو آزاد کرنے والوں کو افسوس ہوگا پھر ایک وقت کے بعد زمین دوبارہ حرکت کرے گی حتیٰ کہ کافی لوگ کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے آزاد کر دیئے ہم نے اپنے غلام آزاد کر دیئے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم جھوٹ بولتے ہو بلکہ میں نے آزاد کیا ہے۔

۶۹۲۔ سلیمان، عبدالرحمن، نعیم، ضمرہ، ابن شوذب، ابومنہال ابویزید، کعب نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کی پشت سے بارہ خلفاء پیدا کئے ان میں افضل ترین اور بہترین ابوبکر، عمر اور عثمان ہیں۔

۶۹۳۔ سلیمان، عبدالرحمن، نعیم، ضمرہ، ابن شوذب، یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی، کعب کا قول ہے کہ سب سے پہلے اس امت میں نبوت اور رحمت ہوگی پھر خلافت اور رحمت ہوگی بعد ازاں بادشاہت اور رحمت ہوگی پھر بادشاہت اور جباریت ہوگی اس وقت زمین کا باطن زمین کے ظاہر سے بہتر ہوگا۔

۶۹۴۔ سلیمان بن احمد، عبدالرحمن، نعیم، عثمان بن کثیر، محمد بن مہاجر، عباس بن سالم، عمرو بن ربیعہ، مغیث اوزاعی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر نے کعب سے تورات میں اپنی صفت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ تورات میں آپ کے یہ اوصاف بیان کئے گئے ہیں کہ ایک سخت خلیفہ ہوگا جو اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے کی ملامت کا خیال نہیں کرے گا ان کے بعد منتخب ہونے والے خلیفہ ان کی قوم قتل کرے گی اس کے بعد فتنے واقع ہوں گے۔

۶۹۵۔ محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، حاجب بن ولید، بقیہ بن ولید، محمد بن زیاد بانی کہتے ہیں کہ میں کعب کی بیماری میں ان کی عیادت کے لئے گیا اور میں نے ان سے ان کی طبیعت کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا کہ تمہارے سامنے ایک جسم ہے جس کو گناہوں کی وجہ سے مواخذہ کیا گیا ہے اگر اسی حالت میں میری موت آگئی تو میں رحمت الٰہی کا محتاج ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت یاب کر دیا تو بقیہ زندگی میں اس کی اطاعت میں گزاروں گا۔

۶۹۶۔ حسین بن محمد بن علی، عبدالرحمن بن محمد بن ادریس، ہارون بن اسحاق، محمد بن عبدالوہاب، مسعر، مصعب، کعب نے بیان کیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام یہ دعا کیا کرتے تھے اے باری تعالیٰ آپ مجھے ہر اس مصیبت سے جو آسمان سے زمین پر نازل ہونے والی ہے خلاصی عطا فرمادے اے اللہ آپ آسمان سے نازل ہونے والی تمام بھلائیوں سے مجھے حصہ عطا فرما۔

۶۹۷۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی، عبداللہ بن رباح، کعب کا قول ہے کہ حضرت ابراہیم نے اللہ سے درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ مجھے اس بات سے بہت دکھ ہوتا ہے کہ زمین میں میرے علاوہ تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا جو حضرت ابراہیم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ان کے ساتھ رہتے تھے۔

۶۹۸۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن سہل، عبداللہ بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، اسماعیل بن عیاش، ابوسہل صنعانی، کعب کہتے ہیں کہ ضرورت کے مطابق بات کرنا حکمت ہے، تم پر خاموشی لازم ہے اس لئے کہ وہ ایک اچھائی اور گناہوں سے بچنے کا سبب ہے۔ تم حکمت کے دروازے تلاش کرو، صبر حکمت کا دروازہ ہے اللہ تعالیٰ بلاوجہ ہنسنے والے کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ اس حاکم سے خوش ہوتا ہے جو چرواہے کی طرح اپنی رعیت کا خیال رکھتا ہے۔ خوب سمجھ لو کہ حکمت مومن کا گمشدہ سرمایہ ہے علم کے اٹھائے جانے سے قبل اسے حاصل

کر و علم کا انحنا اس کے ناقلین کا دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔

۶۸۹۔ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن نائلہ، محمد بن ابی بکر مقدمی، معتمر، ابو سلیمان، کعب کا بیان ہے کہ جس آگ میں حضرت ابراہیم کو ڈالا گیا تھا اس آگ نے صرف ان کی رسیوں کو جلایا تھا۔

۶۹۰۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، مسلم بن سعید، مجاشع بن عمرو، ابن لھیعہ، یحیی بن میمون حضرمی، کعب نے بیان کیا ہے کہ جب اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو راتوں رات بنی اسرائیل کے لے جانے کا حکم دیا تو انہیں حضرت یوسف کی ہڈیاں بھی ساتھ لے جانے کے بارے میں حکم دیا لیکن حضرت موسیٰ کو ان کی جائے قبر معلوم نہیں تھی بنی اسرائیل کی سراج نامی ایک خاتون تھی جسے اللہ تعالیٰ نے دراز زندگی عطا فرمائی تھی حتی کہ اس نے حضرت موسیٰ کا زمانہ پایا اس نے حضرت موسیٰ سے عرض کیا کہ میں آپ کے سامنے حضرت یوسف کی قبر کے بارے میں نشان دہی کروں گی اس شرط پر کہ آپ مجھ سے تین چیزوں کا وعدہ کریں۔

حضرت موسیٰ نے اس سے تین چیزوں کے بارے میں دریافت کیا اس نے کہا کہ (۱) آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میری جوانی دوبارہ لوٹا دیں (۲) آپ مجھے اپنے ساتھ لے کر جائیں گے حضرت موسیٰ نے دونوں کا وعدہ فرمایا (۳) آخرت میں جنت میں مجھے آپ کی معیت حاصل ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ اس کی تیسری بات پر گریہ کرنے لگے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ اے موسیٰ جنت میرے قبضے میں ہے میں اس کا سوال پورا کروں گا حضرت موسیٰ نے اس کی تیسری شرط بھی پورا کرنے کا وعدہ کر لیا۔ اس عورت نے کہا کہ حضرت یوسف کی قبر اس جزیرہ میں ہے جس پر پانی غالب آچکا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے دو لکڑی کے پیالے لے کر ان پر اللہ کا نام لکھ کر اس کی دونوں جانبوں میں وہ پیالے ڈالے اس کے بعد اس کا پانی نیچے اتر گیا اس خاتون نے بتایا کہ اس جگہ حضرت یوسف کی قبر ہے تو جوان فوراً اس کی طرف لپکے تو انہوں نے سنگ مرمر کے تابوت میں حضرت یوسف کو پایا پھر وہ اسے اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ قارون ان دونوں پیالوں کو غور سے دیکھ رہا تھا اس کے بعد جس خزانے پر اس کا گزر ہوتا قارون زمین کے اس حصہ پر ان دونوں پیالوں کو رکھ دیتا جس سے زمین میں شگاف پڑ جاتا اور وہ وہاں سے خزانہ نکال لیتا اسی کی بابت قول باری تعالیٰ ہے ۔ قارون کہنے لگا کہ مجھ کو یہ سب کچھ میری ذاتی ہنرمندی سے ملا ہے (القصص ۷۸) حالانکہ ان پیالوں کی وجہ سے اسے علم ہوا تھا اس سے قبل اسے اس کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔

۶۹۱۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، صلت بن مسعود، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جونی، عبداللہ بن ابی رباح انصاری، کعب کا قول ہے کہ حضرت ابراہیم مہمان نواز، مساکین اور مسافروں کا خیال رکھنے والے تھے۔ ایک روز ان کے پاس مہمان نہیں آیا جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہوئے اور اسی حالت میں باہر نکلے اور مہمان کی جستجو میں راستہ میں بیٹھ گئے کچھ دیر بعد انسانی شکل میں وہاں سے ملک الموت کا گزر ہوا انہوں نے حضرت ابراہیم کو سلام کیا حضرت ابراہیم نے سلام کا جواب دے کر ان سے پوچھا تم کون ہو انہوں نے کہا کہ میں مسافر ہوں حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ میں آپ کے ہی انتظار میں بیٹھا تھا بعد ازاں حضرت ابراہیم ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے گھر لے گئے۔ حضرت اسحاق نے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ ملک الموت ہے جس کی وجہ سے انہوں نے رونا شروع کر دیا حضرت سارہ نے حضرت اسحاق کو دیکھ کر رونا شروع کر دیا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو روتا دیکھ کر خود بھی رونا شروع کر دیا ملک الموت نے جب حضرت ابراہیم کو روتے دیکھا تو وہاں سے چلے گئے جب سب خاموش ہو گئے تو حضرت ابراہیم نے ناراض ہو کر گھر والوں سے فرمایا رونے کی وجہ سے میرا مہمان چلا گیا حضرت اسحاق نے فرمایا کہ مجھے ملامت مت کیجئے اے میرے والد جب میں نے آپ کے ساتھ ملک الموت کو دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ آپ کی رحلت کا وقت قریب آ گیا ہے لہذا آپ اپنے اہل کو وصیت کیجئے۔

حضرت ابراہیم نے عبادت کے لئے ایک کمرہ مخصوص کیا ہوا تھا باہر جاتے وقت اسے تالا لگا کر جاتے تھے اور ان کے علاوہ

کوئی ان کے کمرے میں نہیں جاتا تھا ایک بار حضرت ابراہیم نے عبادت کے لئے اسے کھولا تو اس میں ایک شخص کو بیٹھے ہوئے پایا حضرت ابراہیم نے اس سے دریافت کیا کہ تم کس کی اجازت سے داخل ہوئے اس نے کہا کہ گھر کے مالک کی اجازت سے داخل ہوا ہوں اس کے بعد حضرت ابراہیم نے ایک کونہ میں دو رکعت نفل پڑھ کر حسب سابق اللہ تعالیٰ سے دعا کی پھر ملک الموت آسمان پر چلا گیا اللہ نے اس سے پوچھا کہ تو نے ان میں کیا دیکھا ملک الموت نے کہا کہ اے باری تعالیٰ میں آپ کی مخلوق میں سے اس شخص کے پاس سے آیا ہوں جس نے سب کی بھلائی کے لئے دعا کی ہے۔ پھر اس کے کچھ دنوں کے بعد حضرت ابراہیم نے اسے کھولا تو اس میں وہی شخص بیٹھا ہوا تھا اب بار حضرت ابراہیم نے ان سے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ میں ملک الموت ہوں حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اگر تو واقعی ملک الموت ہے تو کوئی علامت ظاہر کر۔ اس نے کہا کہ اے ابراہیم کچھ دیر کے لئے اپنا چہرہ پھیر لیجئے پھر کچھ دیر کے بعد اس نے کہا کہ اے ابراہیم میری طرف دیکھئے اس وقت حضرت ابراہیم نے ان کو اس حالت میں دیکھا جس حالت میں وہ مؤمنین کی روح قبض کرتا ہے چنانچہ حضرت ابراہیم نے خوب نور اور حسن و جمال دیکھا۔ پھر ملک الموت نے حضرت ابراہیم سے فرمایا کہ کچھ دیر کے لئے دوسری جانب رخ کیجئے پھر حضرت ابراہیم نے ملک الموت کو اس شکل میں دیکھا جس شکل میں وہ کفار و فجار کی روح قبض کرتے ہیں اس بار حضرت ابراہیم ملک الموت کی شکل دیکھ کر ڈر گئے حتیٰ کہ ان کا پیٹ زمین سے لگ گیا اور قریب تھا کہ ان کی جان نکل جاتی حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ میں نے تجھے پہچان لیا اب من جانب اللہ جو تجھے حکم ہے اسے جا کر پورا کر چنانچہ وہ چلے گئے اللہ کی طرف سے ملک الموت کے لئے حکم ہوا کہ ابراہیم کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرو چنانچہ ملک الموت ایک بوڑھے کی شکل میں حضرت ابراہیم کے پاس آئے اس وقت حضرت ابراہیم انگور کے باغ میں تھے حضرت ابراہیم کو ان پر رحم آ گیا انہوں نے ایک ٹوکرا انگوروں سے بھر کر ان کے سامنے لا کر رکھ دیا اور ان سے کھانے کی درخواست کی راوی کہتے ہیں کہ وہ انہیں چبا چبا کر پھینک رہے تھے حضرت ابراہیم کو اس پر بڑا تعجب ہوا پھر حضرت ابراہیم نے ان سے سوال کیا کہ تیرے کتنے سال گزر چکے ہیں اس نے بتایا کہ اتنے حضرت ابراہیم نے بتایا کہ میری عمر کے بھی اتنے سال گزر چکے ہیں اور میں اسی انتظار میں تھا پھر حضرت ابراہیم نے اللہ کے حضور دعا کی کہ اے اللہ اب مجھے دنیا سے اٹھا لیجئے چنانچہ ملک الموت نے اسی حالت میں حضرت ابراہیم کی روح قبض کر لی۔

۶۹۲ـ ابو محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ عدوی، اسماعیل بن سعید کسائی عبدالعزیز بن دراوردی محمد بن عبداللہ بن الزہری، ابن شہابؒ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث جزء بن جابر خثعمی کعب کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ سے تمام زبانوں میں ہم کلام ہوئے اپنی زبان سے قبل حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اے اللہ یہ آپ کا کلام ہے اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اگر یہ میرا کلام ہوتا تو تو زندہ نہ ہوتا پھر حضرت موسیٰ نے پوچھا کہ مخلوق میں سے کوئی آپ کے کلام کے مشابہ ہے اللہ نے فرمایا کہ نہیں۔

۶۹۳ـ ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عبداللہ بن وہب، عبداللہ بن عیاش یزید بن قوذر، کعبؒ کہتے ہیں کہ ابلیس اور اس کے معاونین پر مسلمان کی سجدہ کی حالت میں سے کوئی چیز گراں نہیں ہے۔ جب کوئی مسلمان سجدہ کرتا ہے تو شیاطین کہتے ہیں کہ سجدہ کی وجہ سے اس کے لئے جنت اور ہمارے لئے دوزخ ہے۔

۶۹۴ـ ابراہیم، احمد، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، زبان بن فائد سہل بن معاذ، کعبؓ نے بیان کیا ہے کہ سورۂ اخلاص دس بار تلاوت کرنے والے شخص کے لئے جنت میں ایک محل تیار کیا جاتا ہے اور سورۂ اخلاص تورات، انجیل اور فرقان کے برابر ہے۔ اور چاشت کی ۱۲ رکعتوں میں ام القرآن پڑھنے والے شخص کے لئے ہر بال کے بدلے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

۶۹۵ـ ابراہیم، احمد، ابن وہب، عبداللہ بن عیاش، یزید بن قوذر کعب احبار کا قول ہے کہ قرآن پاک تلاوت میں مکمل کرنے والے شخص کی اللہ تعالیٰ ایک لاکھ حوروں سے شادی کرے گا اور ہر حور کے لئے ایک لاکھ خادم اور باندیاں ہوں گی اور کچھ حصہ تلاوت کرنے والے

شخص کے لئے اسی کے حساب سے حوریں ہوں گی اور ہمیشہ قرآن پاک کو تلاوت میں پورا کرنے والے شخص کی اللہ تعالیٰ دس لاکھ حوروں سے شادی کرے گا اور اسی حساب سے اس کے لئے جنت میں موتیوں اور یاقوت کے محل ہوں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ کعبؒ نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت اور ذکر سے زیادہ اللہ کے نزدیک کوئی شئی محبوب نہیں ہے۔ ایک شخص کو قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھ کر کعب احبار نے کہا کہ اللہ کے بہترین بندوں کا کلام عمدہ ہوتا ہے اور اللہ کے نافرمانوں کا کلام ردی ہوتا ہے کعبؒ نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص تلاوت کرنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام فرما دیتا ہے۔

۷۶۹۶ محمد بن علی، ابوعروبہ حرانی، مسیب بن واضح مخلد بن حسین ابومسعود جریری، کعبؒ نے قول باری تعالیٰ "ان فی ھذا البلاغاً لقوم عابدین "(از انبیاء ۱۰۶) کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس (قوم عابدین) سے مراد صلوٰۃ خمس کی پابندی کرنے والے حضرات ہیں اللہ نے ان کا نام قرآن پاک میں عابدین رکھا ہے۔

۷۶۹۷ ابومحمد بن حیان، محمد بن عمران بن جنید، عبداللہ بن عاصم، حماد بن قیراط، مبارک بن مجاہد ابواز ہر جریری، ابوالعلاء، کعبؒ نے فرمایا کہ جس شخص نے پانچ نمازیں وقت پر ادا کی گویا اس نے اپنے ہاتھوں کو عبادات سے بھرلیا۔

۷۶۹۸ ابومحمد، اسحاق بن احمد، ابن وارہ، حجاج، حماد، ابوعمران جونی، عبداللہ بن رباح، کعبؒ کہتے ہیں کہ میں نے توراۃ کو قرآنی آیت (الحمد للہ الذی لم یتخذ ولداولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن) (از اسراء ۱۱۱) پر ختم کیا۔

۷۶۹۹ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، ابن لھیعہ، وہب بن عبداللہ، کعبؒ کہتے ہیں کہ ہفتہ کے روز روزہ رکھنے سے پہلو سے افطار کرنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

۷۷۰۰ محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عبیداللہ بن معاذ، عمران بن حریر شمیط، کعبؒ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں اہل زمانہ کے قلوب کے مطابق ان پر بادشاہ مقرر کرتا ہے اللہ تعالیٰ جب مخلوق کی اصلاح کا ارادہ کرتا ہے تو صالح بادشاہ ان پر مقرر کر دیتا ہے ورنہ ظالم بادشاہ ان پر مسلط کر دیتا ہے۔

۷۷۰۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلام، ہناد بن سری یعلیٰ، اعمش، شمر بن عطیہ، شہر بن حوشب، کعب احبار نے کہا کہ کاش میں گھر کا دنبہ ہوتا گھر والے مجھے ذبح کر کے خود بھی کھاتے اور مہمانوں کو بھی کھلاتے۔

۷۷۰۲ عبداللہ، عبدالرحمٰن، ہناد، وکیع، اعمش، ابوصالح، عبداللہ بن ضمرۃ، کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے نماز قائم کی زکوٰۃ ادا کی سمع واطاعت اختیار کی اس کا نصف ایمان ہو گیا اور جس نے اللہ کے لئے محبت کی اللہ کے لئے بغض رکھا اللہ کے لئے دیا اور روکا اس کے ایمان کی تکمیل ہو گئی۔

۷۷۰۳ عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، ابن لھیعہ، ابن عجلان، ابوعبید کہتے ہیں کہ ایک بار کعبؒ کنیسہ میں گئے تو وہ انہیں بہت اچھا لگا انہوں نے کہا کہ عمل تو بہت اچھا ہے لیکن یہ قوم کی گمراہی کا سب سے بڑا سبب ہے اسے پسند کرنے والوں کا آخرت میں لٹکا تالعلق ہوگا ان سے پوچھا گیا کہ تعلق کیا ہے جواب دیا کہ یہ دوزخ میں ایک گھر ہے جب اسے کھولا جائے گا تو تمام اہل دوزخ اس کی تپش کی شدت سے چیخ اٹھیں گے۔

۷۷۰۴ ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عمر بن حارث، سعید بن ابی ہلال، عبداللہ بن ابوعبیدہ، راشد زبری، کعبؒ فرمایا کرتے تھے عمل اس شخص کی طرح کرو جو خیال کرتا ہے کہ بڑھاپے کی حالت میں اس کی موت آئے گی اور خوف اس شخص کی طرح پیدا کرو جسے کل ہی موت کا خوف ہو۔

۷۷۰۵ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عبداللہ بن عیاش، یزید بن قودر، کعبؒ کہتے ہیں کہ کبھی کمزے

ہونے والا نواز دیا جاتا ہے اور بھی سونے والے کی مغفرت کر دی جاتی ہے اس طرح کہ دو شخصوں کے درمیان اللہ کے لئے محبت ہوتی ہے ان میں سے ایک کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے پھر دعا کرتا ہے اللہ اس کی نماز و دعا کو قبول فرما لیتے ہیں وہ شخص دعا میں اپنے بھائی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے باری تعالیٰ فلاں شخص جو سویا ہوا ہے اس کی مغفرت فرما دیجئے چنانچہ اس کی مغفرت فرما دی جاتی ہے۔

۷۷۰۶ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، عبداللہ بن ابی جعفر، عطاء بن یسار، کعب کا قول ہے کہ راہ خدا میں ایک روزہ روزہ دار کو دوزخ سے ستر گز دور کر دیتا ہے راوی کہتے ہیں کہ جنت میں روزہ داروں کے لئے ریان نامی ایک نہر ہے اس سے صرف روزہ دار ہی سیراب ہوں گے۔

۷۷۰۷ ابراہیم، محمد، قتیبہ، یعقوب بن عبدالرحمن، ابو حازم، عطاء بن یسار، کعب کا بیان ہے کہ ان سے والدین کی نافرمانی کے متعلق سوال کیا گیا انہوں نے فرمایا کہ جب تمہارے والدین کسی کام کا تمہیں حکم دیں اور تم اسے پورا نہ کرو تو گویا تم نے ان کی نافرمانی کی اور جب وہ تمہیں بددعا دیں تو اس وقت بھی گویا تم نے ان کی نافرمانی کی ہے۔

۷۷۰۸ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابن ابوالسری، ضمرہ، اوزاعی، عطاء، کعب فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اذان و اقامت کہہ کر نماز ادا کرتا ہے تو بے شمار فرشتے اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ اور جب صرف اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو دو فرشتے اس کے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں۔

۷۷۰۹ قاضی ابو احمد محمد بن احمد، موسیٰ بن اسحاق، محمد بن احمد بن موسیٰ بن عیسیٰ بن اسحاق اپنے والد سے، ابو ابراہیم ترجمانی، اسماعیل بن ابراہیم بن بسام عاصم بن طلیق، شیبان سدوسی، فرقد رقاشی، ابان، کعب بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تورات میں بذریعہ وحی حضرت موسیٰ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے موسیٰ اگر دنیا میں میری مدح کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں آسمان سے بارش کا ایک قطرہ بھی نہ برساتا اور زمین سے ایک دانہ بھی نہ اگاتا اے موسیٰ اگر زمین پر کوئی گلہ گوت ہوتا تو میں اہل دنیا پر دوزخ کو مسلط کر دیتا اے موسیٰ اگر روئے زمین پر کوئی مجھ سے دعا کرنے والا نہ ہوتا تو میں لوگوں کو اپنے سے دور کر دیتا اے موسیٰ اگر روئے زمین پر کوئی میری عبادت کرنے والا نہ ہوتا تو میں گناہ گاروں کو ایک لمحہ کے لئے بھی مہلت نہ دیتا اے موسیٰ کبر سے اجتناب کر اس لئے کہ قیامت کے روز اگر ساری مخلوق میں ذرہ برابر تکبر بھی پایا گیا اگرچہ آپ اور ابراہیم خلیل بھی ہوں تو میں سب کو دوزخ میں داخل کر دوں گا۔

اے موسیٰ فقراء سے ملاقات کے وقت اغنیاء کی طرح ان سے ملو اگر تو نے ایسا نہ کیا تو گویا تیرا سارا علم ناکارہ ہو گیا اے موسیٰ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں ہر وقت تجھے یاد رکھوں حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ کیوں نہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ پھر اے موسیٰ فقراء سے محبت کر ان کی ہمنشینی اختیار کر گناہ گاروں کو میرے عذاب سے ڈرا اے موسیٰ دنیا و قبر میں تو میری رفاقت چاہتا ہے؟ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ ہاں اللہ نے فرمایا کہ اس کے لئے کثرت سے تلاوت قرآن پاک کر۔ اے موسیٰ تو قیامت کے روز عزت چاہتا ہے، موسیٰ نے اثبات میں جواب دیا اللہ نے فرمایا کہ پھر صبح و شام میرے ذکر سے زبان تر رکھ۔ اے موسیٰ تو جنت کا خواہش مند ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ کیوں نہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ پھر میرے بندوں کو میرے قریب کر دے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ یہ کیسے ہو گا اللہ نے فرمایا کہ میرے بندوں کے سامنے میرے انعامات اور نعمتوں کا تذکرہ کر دو اے موسیٰ روز قیامت جو شخص اس حال میں مجھ سے ملاقات کرے گا کہ دنیا میں اس کو میری جانب سے نعمتیں ملیں اور ان پر اس نے اللہ کا شکر بھی ادا کیا ہو گا تو ایسے شخص کو مجھے عذاب دینے سے حیا مانع ہو گی۔ اے موسیٰ مشرک اور والدین کے نافرمان پر دوزخ کی آگ بھڑکائی جائے گی حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ نافرمانی کیا ہے اللہ نے فرمایا میرے غضب کا سبب بننے والی نافرمانی یہ ہے کہ انسان کے والدین لوگوں کے سامنے اس کے بارے میں شکوہ کریں اور وہ اس کے باوجود ان کا خیال نہ رکھتا ہو اور اپنی مرغوب چیزیں کھاتا ہو لیکن والدین کو محروم رکھتا ہو۔

اے موسیٰ نافرمانی کے ایک کلمہ کا وزن تمام پہاڑوں کے وزن کے مساوی ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ وہ کون سا کلمہ ہے اللہ نے فرمایا کہ تم والدین کا جواب "لا لبیک" سے دو۔ اے موسیٰ میرا اسایہ میری رحمت اور میرا اختوان لوگوں پر نازل ہوتا ہے جو والدین کی خوشی پر خوش اور ان کی تکالیف پر غمگین اور ان کے رونے پر روئیں۔ اے موسیٰ جس سے والدین راضی ہوں اس سے میں بھی راضی ہوتا ہوں اور جس سے والدین ناراض ہوں اس سے میں بھی ناراض ہوتا ہوں اور جس کے لئے والدین استغفار کریں تو اس کے تمام گناہوں کے باوجود اس کی مغفرت کر دیتا ہوں اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ اے موسیٰ روز قیامت تو پیاس کی شدت سے بچنا چاہتا ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ کیوں نہیں اللہ نے فرمایا کہ اس کے لئے مومنین اور مومنات کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرو۔

اے موسیٰ لغزشیں کم کر جو تجھ پر مال و آبرو کے لحاظ سے ظلم کرے اسے معاف کر جو تجھے بلائے اس کا جواب دے انشاء اللہ قیامت کے روز تو پیاس کی شدت سے محفوظ رہے گا۔ اے موسیٰ قیامت کے روز تمام مخلوقات کے برابر تو نیکیاں چاہتا ہے حضرت موسیٰ نے جواب دیا کہ اے باری تعالیٰ کیوں نہیں اللہ نے فرمایا کہ اس کے حصول کے لئے بیماروں کی عیادت کر فقراء کے لباس کا خیال رکھ چنانچہ حضرت موسیٰ نے ہر ماہ میں سات روز فقراء اور مریضوں کی خبر گیری کے لئے مخصوص کر لئے تھے اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس وقت تمام مخلوق کو تیرے لئے استغفار کا حکم دوں گا اور قیامت کے روز تیرے قبر سے نکلنے کے وقت فرشتوں کو تجھ پر سلام کرنے کا حکم دوں گا۔ اے موسیٰ جس قدر تیرے کلام اور زبان وسادس قلب اور قلب، روح اور بدن، بصارت اور آنکھ کے درمیان فاصلہ ہے کیا تو چاہتا ہے کہ میرے اور تیرے درمیان اس سے بھی کم فاصلہ ہو حضرت موسیٰ نے اثبات میں جواب دیا اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس کے حصول کے لئے محمد پر کثرت سے درود بھیجو اے موسیٰ تمام اسرائیلیوں کو خبردار کر دو کہ قیامت کے روز جو اسرائیلی مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس نے محمد کا انکار کیا ہو گا تو میں میدان محشر میں اس پر دوزخ کے داروغے کو مقرر کروں گا اور میں اس کے اور اپنے درمیان پردے حائل کر دوں گا وہ مجھے اور میری کتاب کو نہیں دیکھ سکے گا اور اس کو شفاعت حاصل نہ ہوگی اور فرشتے اس پر رحمت نہیں بھیجیں گے حتیٰ کہ فرشتے اسے گھسیٹ کر دوزخ میں داخل کر دیں گے اے موسیٰ بنی اسرائیل تک یہ بات پہنچا دو کہ احمد پر ایمان لانے والا مخلوق میں سب سے زیادہ میرے نزدیک مکرم ہے۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل میں سے احمد اور ان کی کتاب کی تصدیق کرنے والے کو قیامت کے روز میں شفقت کی نظر سے دیکھوں گا۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل میں سے جو بھی احمد کی لائی ہوئی تعلیمات سے ایک حرف کا بھی انکار کرے گا اس کو میں دوزخ میں داخل کروں گا۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل کو بتا دو احمد رحمت برکت اور نور ہے صرف ان کی تصدیق کنندہ کو چاہئے اس نے احمد کی زیارت کی یا نہیں کی زندگی میں، قبر میں اور قیامت کے روز میری معیت حاصل ہوگی حساب اور پل صراط کے مواقع پر اس کے لئے آسانی کر دوں گا۔

اے موسیٰ احمد کی تکذیب نہ کرنے والا اور ان سے بغض نہ کرنے والا مخلوق میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اے موسیٰ صدق دل سے کلمہ شہادت پڑھنے والے کے لئے بہت پہلے میں نے لکھ دیا ہے کہ اس کی موت سے ۲۰ گھنٹے قبل میں اس کی مغفرت کر دوں گا اور ملک الموت کو میں اس کے والدین اور دوستوں سے بھی زیادہ اس پر رحم کرنے کا حکم دوں گا اور قبر میں منکر نکیر کے سوالات اس پر آسان کر دوں گا اور قبر کی وحشت اس سے دور کر دوں گا اور قیامت کے روز یہ سوال اس کا پورا کروں گا۔

اے موسیٰ میری حمد و ثنا بیان کر اس لئے کہ میں نے تجھ سے ہم کلام ہو کر تیرے اوپر احسان کیا ہے اے موسیٰ احمد پر ایمان لا میری عزت کی قسم اگر تو احمد پر ایمان نہیں لایا تو جنت میں میری ہمسائیگی اور میری نعمتوں سے محروم ہو جائے گا۔ اے موسیٰ تجھ سے قبل تمام مرسلین احمد پر ایمان لائے اور ان کی تصدیق کی اور ان کے مشتاق ہوئے اسی طرح آپ کے بعد آنے والے مرسلین ان کی تصدیق

کریں گے اور ان پر ایمان لائیں گے۔ اے موسیٰ گزشتہ انبیاء میں سے جو بھی احمد پر ایمان نہیں لائے گا ان کی تصدیق نہیں کرے گا اس کی تمام حسنات اکارت ہو جائیں گی وہ میری امان سے خارج ہو گا میں اس کی قبر کو نور ہدایت سے خالی رکھوں گا اس کا نام نبوت سے مٹا دوں گا۔

اے موسیٰ اپنے نفس کی طرح احمد سے محبت کر اپنی امت کے لئے خیر کو پسند کرنے کی طرح امت محمدیہ کے لئے بھی خیر کو پسند کر پھر میں تیرے اور تیری امت کے لئے ان کی شفاعت میں حصہ مقرر کروں گا۔ اے موسیٰ قیامت کے روز اگر تو اپنی مراد حاصل کرنے کا متمنی ہے تو مؤمنین اور مؤمنات کے لئے استغفار کر اس لئے کہ محمد اور ان کی امت مؤمنین اور مؤمنات کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اے موسیٰ نماز فجر کے دو فرض ادا کرنے پر محمد اور ان کی امت کے اس روز کے گناہ معاف کر دوں گا اور وہ میری امان میں ہوں گے۔

اے موسیٰ میری عزت کی قسم جو شخص میری امان میں ہونے کی حالت میں دنیا سے جائے گا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا اے موسیٰ محمد اور ان کی امت کے لئے ظہر کے چار فرض ادا کرنے پر بڑا ثواب ہے۔ اس لئے کہ اول رکعت کے بدلہ میں ان کی مغفرت کروں گا دوسری رکعت کے بدلہ میں ان کے نامہ اعمال کو وزنی کر دوں گا تیسری رکعت کے بدلہ میں فرشتوں کو ان کے لئے استغفار کا حکم دوں گا چوتھی رکعت کے بدلہ میں ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دوں گا اور حوروں سے ان کی شادی کروں گا۔ اے موسیٰ عصر کی نماز ادا کرنے پر محمد اور ان کی امت کے لئے تمام زمین و آسمان کے فرشتے استغفار کرتے ہیں اور جس کے لئے فرشتے استغفار کریں اس کو میرا عذاب نہیں ہوگا اے موسیٰ نماز مغرب کے تین فرض ادا کرنے پر محمد اور ان کی امت کے لئے فرشتے شب و روز استغفار کرتے ہیں اور جس کے لئے فرشتے استغفار کریں اس کو میرا عذاب نہیں ہوگا۔

اے موسیٰ عشاء کے چار فرض ادا کرنے پر محمد اور ان کی امت کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور میں ان کی ہر مراد پوری کرتا ہوں اے موسیٰ غسل مسنون پر محمد اور ان کی امت کو پانی کے ہر قطرے کے بدلہ ایسی جنت عطا کروں گا جس کی چوڑائی آسمان و زمین کے برابر ہے اے موسیٰ رمضان کے ایک روزے کے بدلہ محمد اور ان کی امت کو دوزخ سے ایک ہزار سال کی مسافت کے برابر دور کر دوں گا اور اس ماہ میں نفل کا اجر فرض کے برابر عطا کروں گا اور لیلۃ القدر میں صدق دل سے توبہ کرنے والے کو ۴۰ شہیدوں کا ثواب عطا کروں گا۔ اے موسیٰ حج بیت اللہ کی ادائیگی پر محمد اور ان کی امت کو حضرت آدم علیہ السلام کی شفاعت عطا کروں گا اے موسیٰ زکوٰۃ کی ادائیگی پر محمد اور ان کی امت کی عمروں میں برکت کروں گا اور آخرت میں ان کو مغفرت اور دائمی جنت عطا کروں گا۔ اے موسیٰ میں بے حد عطا کرنے والا ہوں حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے باری تعالیٰ کچھ اور بیان کیجئے۔ اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ میں بندے کا چھوٹے سے چھوٹا عمل قبول کر کے اسے بڑا ثواب عطا کرتا ہوں اے موسیٰ میں بہترین مولیٰ اور بہترین مددگار ہوں میں بندوں کو قرض عطا کر کے ان سے قرض کا مطالبہ کرتا ہوں میرا بندوں کے ساتھ سلوک دنیاوی آقاؤں کے اپنے ماتحتوں سے مختلف ہے۔ اے موسیٰ میرے افعال بیان سے بالاتر ہیں میری ساری رحمت احمدؐ اور ان کی امت کے لئے ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ کچھ اور بیان کیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ امت محمدیہ میں سے ایسے افراد بھی ہیں جو بلند مقامات پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے کلمہ شہادت کا ورد کرتے ہیں تو انبیاء کے مساوی ثواب عطا کیا جاتا ہے ان پر میری رحمت کا نزول ہوتا ہے میرا غضب ان سے دور کر دیا جاتا ہے قبر میں حشرات الارض سے محفوظ رہیں گے منکر نکیر کے سوالات ان پر آسان کر دئیے جائیں گے۔

اے موسیٰ میں نے اپنی رحمت احمد اور ان کی امت کے لئے خاص کر دی ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ کچھ اور بیان کیجئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ امت محمدیہ میں سے صدق دل سے کلمہ پڑھنے والے کی میں توبہ ضرور قبول کروں گا۔ حضرت موسیٰ

سجدہ ریز ہو گئے اور اللہ کے حضور درخواست کی کہ مجھے امت محمدیہ میں شامل فرما اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ تو ان کے زمانہ تک دنیا میں نہیں رہے گا۔

کعبؒ کہتے ہیں کہ حضرت آدم وحواء ایک وقت تک اللہ کے حضور توبہ کرتے رہے اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی حضرت نوحؑ نے تین ماہ تک اللہ سے معافی طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا حضرت ابراہیمؑ نے گیارہ ماہ تک اللہ کے دربار میں استغفار کیا تو اللہ نے انہیں معاف فرما دیا۔ حضرت یعقوبؑ اور ان کی اولاد نے اللہ سے توبہ کے بیان کی درخواست کی، بیس ماہ کے بعد ان کے سامنے توبہ کا بیان واضح کیا گیا۔ اور موسیٰ بن عمرانؑ نے ایک سال تک اللہ کے سامنے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی انہوں نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ جب آپ نے میری مغفرت فرما دی اور مغفرت کے ذریعے میرے قلب کو خوش اور میری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا تو قیامت کے روز میرے خصم کو میرے سامنے مت لانا۔ اس کے بعد حضرت موسیٰؑ بیہوش ہو گئے جبرائیل نے فرمایا اے موسیٰ مغفرت کی خوشخبری سننے کے بعد بھی آپ ناامید ہیں حضرت موسیٰؑ نے فرمایا اے جبرائیل کیا میرا خصم قیامت کے روز نہیں کہے گا کہ اس نے مجھے قتل کیا تھا پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے اس کے بارے میں سوال کرے گا تو اگر میں انکار کروں گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے اسے قتل کرتے ہوئے تجھے نہیں دیکھا تھا اگر میں اقرار کروں گا تو اللہ پوچھے گا تم نے اس کو کیوں قتل کیا؟ اس کے بعد زور سے حضرت موسیٰ چیخ مار کر بیہوش ہو گئے، اس کے بعد افاقہ ہوا تو غیب سے ندا آئی کہ اے موسیٰؑ میں اپنے نافرمان کو قیامت کے روز رسوا کروں گا اے موسیٰ کیا میں نے کتاب میں تجھ پر سلام نہیں بھیجا؟ کیا میرے تمام فرشتوں نے تجھے سلام نہیں کیا؟ اے موسیٰؑ مجھ پر تمام فرشتوں رسولوں اور فرائض پر ایمان لا کر پکا موحد بن جا اور جب تو کسی گناہ کے بعد استغفار کرے گا تو قیامت کے روز میں تجھے رسوا نہیں کروں گا اور تیرے دشمنوں کو خوش نہیں کروں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے قیامت کے روز اپنے دشمن کے بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے روز ابلیس اور اس کا لشکر تیرا دشمن ہوگا۔ اے موسیٰ میں ارحم الراحمین ہوں۔ اے موسیٰ قیامت کے روز جو مجھے غفور الرحیم سمجھ کر مجھ سے ملاقات کرے گا میں اس کے صغائر معاف کر کے کبائر کے بارے میں اس سے تفتیش میں اس پر آسانی کر دوں گا۔

اے موسیٰ بنی اسرائیل سے کہو کہ وہ مجھ سے ڈریں کیونکہ ایسے لوگ مجھے محبوب ہیں۔ اے موسیٰ دنیا میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے اور لوگوں کو میری اطاعت کی طرف دعوت دینے والے شخص کو دنیا میں میری رفاقت اور قبر و قیامت میں میرا سایہ حاصل ہوگا۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل کو بتا دو کہ فرائض کی ادائیگی کے بعد وہ خاشعین بن جائیں گے اے موسیٰ بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ فرائض کے وقت دنیا کی کوئی چیز انکو فرائض سے غافل نہ کر دے۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل کو حکم دو کہ وہ کسی لمحہ بھی میری یاد سے غافل نہ ہوں اس لئے کہ ایسے شخص کو میں قبل از موت ایسے خوف میں مبتلا کروں گا کہ اگر وہ خوف میں اہل دنیا پر اتاروں تو وہ سب اسی وقت ہلاک ہو جائیں

اے موسیٰ سب سے زیادہ میں نے آگ کو دہشتناک بنایا ہے اے موسیٰ ایک مخلوق کو پیدا کر کے ان کے قلوب میں میں نے اس بات کا رعب ڈال دیا کہ میں جو چاہوں کر سکتا ہوں لہذا ان میں میں نے اپنا خوف اور رعب بھر دیا۔ اے موسیٰ آگ اور اس کا سارا لشکر میرے تابع ہے اے موسیٰ فرشتوں کے قلوب اڑنے والے پرندوں کی طرح نرم و نازک ہیں۔ اے موسیٰ میں اللہ احد لاشریک ہوں میری ہی عبادت کرو اور میرے لئے ہی نماز پڑھو اے موسیٰ تمام لوگوں میں سے میں نے آپ کو رسالت کے ذریعے منتخب کیا جو میں نے دیا اسے قبول کر لو اور میرا شکر ادا کرو۔

اے موسیٰ فقط میری عبادت کر میرا کسی کو شریک نہ بنا۔ اے موسیٰ جھوٹی قسم کھانے والے پر میں رحم نہیں کرتا۔ اے موسیٰ جب تو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے تو ان کے درمیان عدل سے فیصلہ کر۔ اے موسیٰ مجھ سے ڈرنے والا مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ اے

موسیٰ میرا اور والدین کا شکر ادا کر میری ہی طرف تو نے لوٹ کر آنا ہے۔

۵۱۵ ابوبکر احمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ عطار، اسحاق بن بشر قرشی ابو حذیفہ، سعید، قتادہ، کعبؓ کہتے ہیں کہ اللہ سے ہمکلام ہوتے وقت حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ قریب ہیں کہ میں آپ سے مناجات کروں یا آپ دور ہیں کہ میں آپ کو ندا دوں اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ ذکر کرنے والے شخص کا میں ہمنشین ہوتا ہوں، حضرت موسیٰ نے پھر عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میں آپ کو کس حالت میں یاد کروں؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ جس حالت میں چاہو یاد کرو بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ قیامت کے روز اگر تو میرا قرب چاہتا ہے تو سائل و یتیم کو مت جھڑک ضعفاء کی ہمنشینی اختیار کر مساکین پر رحم کھا، مال کی زیادتی پر مت اترا کیونکہ کثرت مال دل کو سخت کرتا ہے۔ اے موسیٰ اگر تو غنی کو اپنی طرف آتے دیکھے تو سمجھ لے کہ کسی گناہ کی تجھے جلد سزا مل گئی اور اگر فقر کو آتے دیکھے تو خوش ہو جا اس لئے کہ یہ صالحین کا شعار ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اگر تو چاہتا ہے کہ قیامت کے روز آسمان و زمین کے تمام فرشتے تجھ سے سلام و مصافحہ کریں تو میرا ذکر کثرت سے کر اے موسیٰ شب میں میرے سامنے تورات کی تلاوت کر کہ وہ آخرت میں تیرے لئے ذخیرہ ہو، اے موسیٰ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں فرشتوں کے سامنے تجھ پر رشک کروں تو مسلمانوں کے راستوں سے تکلیف دہ چیز ان کو دور کردے، اے موسیٰ میرے سامنے فروتنی اختیار کر اس سے تجھے رفعت حاصل ہوگی۔

اے موسیٰ تو چاہتا ہے کہ میں دنیا میں تیری دعا قبول کروں اور قیامت میں تیرا ہر سوال پورا کروں؟ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ بالکل، اللہ نے فرمایا کہ پھر حسن خلق تجھ پر لازم ہے۔ اے موسیٰ جس طرح تو بچے سے اختلاط رکھتا ہے اسی طرح لوگوں سے اختلاط رکھ۔ اے موسیٰ نرمی کا پہلو اختیار کر، اس لئے کہ متکبر اور سخت زبان و قلب والا شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض ہے اور اخلاق میں سے رحمت، نرمی اور مہربانی مجھے سب سے زیادہ پسند ہیں، اے موسیٰ لوگوں کے سامنے نرم اور بہترین کلام کر۔

انسان کے شر کے لئے یہی کافی ہے کہ جب اس کو تقویٰ کی دعوت دی جائے تو وہ تکبر کرنے لگے، ایسے انسان پر میری اور فرشتوں کی لعنت کی جاتی ہے اور جس پر میری اور فرشتوں کی لعنت ہو ایسے شخص کی ہلاکت یقینی ہے اے موسیٰ ایسا شخص میری رحمت سے دور ہوتا ہے۔ اے موسیٰ میرے بندوں پر رحم کر میں تجھ پر رحم کروں گا۔ اے موسیٰ میں رحیم ہوں اور رحماء کو پسند کرتا ہوں۔ اے موسیٰ جس پر میری رحمت ہوتی ہے اسے میں جنت میں داخل کرتا ہوں۔ اے موسیٰ قیامت کے روز اگر تو آسانی چاہتا ہے تو اپنی اولاد کی طرح صغیر و کمزور پر رحم کھا، قوی کی مدد کر، چھوٹے پر رحم کھانے کی طرح بڑے پر رحم کھا اے موسیٰ خیر خود بھی سیکھ دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دے، اس لئے کہ ایسے شخص کو قبر میں وحشت نہیں ہوگی۔

اے موسیٰ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا علم کارآمد ہو تو اس کے ذریعہ شب کی تاریکی اور دن کے اجالے میں اللہ کے سامنے کھڑا ہو نیز اس کی وجہ سے تیری دنیا و آخرت کے مصائب دور کروں گا۔ اے موسیٰ لا الہ الا اللہ کا ورد کثرت سے کر اس لئے کہ اگر دنیا میں لا الہ الا اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں اہل دنیا پر دوزخ مسلط کر دیتا اے موسیٰ کثرت سے میری حمد بیان کر اس لئے کہ اگر لوگوں میں میری حمد بیان کرنے والے نہ ہوتے تو میں سب کو عذاب میں مبتلا کر دیتا۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ صدق دل سے کلمہ شہادت پڑھنے والے کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کو میری رضا حاصل ہوگی جنت میں میرا قرب اور دیدار حاصل ہوگا پھر حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میرے رسول اور کلیم ہونے کی گواہی دینے والے کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موت کے وقت ملک الموت آسانی کے ساتھ اس کی روح قبض کرے گا۔ اے موسیٰ کثرت سے نماز پڑھ اس لئے کہ نمازی مجھ سے مناجات کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ نے پوچھا یا اللہ نماز پڑھنے والے کے لئے کتنا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ نماز کی حالت میں میں فرشتوں کے سامنے اس پر فخر کرتا ہوں اور جس

پر میں فخر کروں وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ اے موسیٰ مساکین کو کھانا کھلا حضرت موسیٰ نے اللہ سے اس کے ثواب کا سوال کیا
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ سب سے زیادہ میں اس پر رحم کروں گا اور اس کو دوزخ سے نجات دوں گا حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے
باری تعالیٰ یتیم کا خیال رکھنے والے کا کیا اجر ہے اللہ نے فرمایا قیامت کے روز اس کو میرا سایہ حاصل ہوگا اور میں اس کو جنت میں داخل
کروں گا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے باری تعالیٰ غمزدہ کو تسلی دینے والے کی جزا کیا ہے؟ اللہ نے فرمایا اسے میں تقویٰ عطا
کروں گا اور ایمان کی دولت سے نوازوں گا۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ جنازہ کے ساتھ چلنے والے کا کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے میرے فرشتوں کی
مشایعت حاصل ہوگی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ بیمار کی عیادت کرنے والے کا کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ
فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور وہ میری رحمت میں داخل ہوگا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ خوف الٰہی
سے رونے والے کا ثواب کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس کو قیامت کی ہولناکی اور دوزخ سے نجات دوں گا۔ حضرت موسیٰ نے
عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ مسنون غسل و وضو کرنے والے کا کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اے موسیٰ اس کے لئے ہر بال
کے بدلے قیامت کے روز ایک درجہ اور نور ہوگا اور ہر قطرے پانی کے استعمال پر مغفرت جدیدہ ہوگی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے
باری تعالیٰ والدین کے فرمانبردار شخص کے لئے کیا انعام ہے؟ اللہ کی طرف سے جواب آیا اسے اس کی مرضی کے مطابق اجر اور جنت عطا
کروں گا پھر حضرت موسیٰ نے پوچھا اے باری تعالیٰ صلہ رحمی کرنے والے شخص کو کیا اجر ملے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی عمر و مال میں
برکت کروں گا اور موت کی سختی سے اس کی حفاظت کی جائے گی اور قیامت کے روز ابواب جنت کی طرف اسے دعوت دی جائے گی
حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ لوگوں کو تکلیف نہ پہنچانے والے اور راہ خدا میں مال خرچ کرنے والے اور ہمسایہ کا اکرام
کرنے والے شخص کے لئے کتنا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے روز دوزخ کی آگ سے اس کی حفاظت ہوگی۔ اے موسیٰ
جو دوزخ کی آگ سے نجات چاہتا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوستوں کے لئے پسند کرے۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ لوگوں کی تکلیف پر صبر کنندہ کی کیا جزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سے
قیامت کی ہولناکی ختم کروں گا حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ لسان وقلب سے ذکر کنندہ کے لئے کتنا ثواب ہے؟ اللہ
تعالیٰ کی طرف سے جواب آیا کہ قیامت کے روز میرے عرش کے سایہ میں ہوگا۔ حضرت موسیٰ نے سوال کیا کہ اے رب العالمین قرآن
حکیم کی تلاوت کرنے والے کے لئے کیا انعام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ وہ پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ حضرت
موسیٰ نے عرض کیا کہ مصیبت پر صبر کنندہ کی جزا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر سانس کے بدلے اس کے لئے جنت میں تین سو درجے
ہوں گے ایک درجہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے اللہ صابرین میں کون سا صابر آپ کو پسند ہے؟ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا کہ اے موسیٰ معاصی پر صبر کرنے والا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اس کے بعد فرائض کی ادائیگی پر صبر کنندہ مجھے سب سے
زیادہ پسند ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ حرام چیز پر صبر کنندہ کے لئے کیا انعام ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے
موسیٰ اسے میں ہر شہوت کے بدلے میں جنت میں سات سو شہوتیں عطا کروں گا اور ہر سانس کے بدلے میں جنت کے سات سو درجے عطا
کروں گا ایک درجہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ کے مطیع شخص کی کیا جزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا میں ایسے شخص کو
موت کی ہر شدت کے بدلے نیکیاں عطا کروں گا اور رات کی تاریکی میں اطاعت کے بدلے اسے قیامت کے روز نورانی نور عطا کروں گا اور
دنیا میں اس کے قلب کو نور ہدایت عطا کروں گا اور آسمان میں اس کے لئے نور بناؤں گا جس کے ذریعے آسمان میں اسے پہچانا جائے گا

اور قیامت کے روز اسے اس حال میں اٹھاؤں گا کہ نور اس کے دائیں بائیں اور سامنے چمکتا ہوگا اور قیامت کے روز اس کے درجات بلند کروں گا اور اس کو حسنات عطا کروں گا، حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ اپنے ہاتھوں سے حسن سلوک کرنے والے کو کیا جزا ملے گی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس کی سیئات کو معاف کر کے اس کی حسنات کو قبول کروں گا حساب میں اس پر آسانی کروں گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے اللہ عمداً گناہ کر کے توبہ کرنے والے شخص کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ وہ گناہ نہ کرنے والے کی طرح ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ خطاً گناہ کر کے توبہ کرنے والے شخص کے لئے کتنا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ وہ میرے بعض فرشتوں کے مساوی ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے پوچھا کہ اے باری تعالیٰ یہ کس طرح؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس لئے کہ اس نے بلا گناہ استغفار کیا ہے اور فرشتے بھی بلا گناہ میرے سامنے استغفار کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ یہ کیسے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس لئے کہ خطا اور نسیان میں نے اس امت سے اٹھالیا حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ نوافل کے ذریعے تیرا قرب حاصل کرنے والے کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ وہ میری مخلوق میں محبوب بندہ بن جاتا ہے اور میں اس کی دو آنکھیں بن جاتا ہوں جن کے ذریعے وہ دیکھتا ہے، پکڑتا اور چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو میں اس کی مغفرت کر دیتا ہوں اگر وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں جس سے وہ محبت کرتا ہے اس سے میں محبت کرتا ہوں، جس سے وہ بغض رکھتا ہے اس سے میں بغض رکھتا ہوں جس سے وہ جنگ کرتا ہے اس سے میں جنگ کرتا ہوں۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ گناہ کر کے توبہ نہ کرنے والے کی کیا سزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اے موسیٰ اس کی دعا قبول نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کرتا قیامت کے روز اسے بھلا دوں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ سود کھا کر توبہ نہ کرنے والے کی کیا سزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ قیامت کے روز اسے شجرۂ زقوم کھلاؤں گا حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ امانت ادا کرنے والے کی کیا جزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے روز اس کے لئے امان ہے اور اسے جنت میں داخل کروں گا۔

حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ قیامت کے روز زانی کی کیا سزا ہوگی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ تمام لوگ اس کی چیخ سے گھبرا جائیں گے اور اس کی بدبو سے ان کو تکلیف پہنچے گی۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ یا الٰہی معاصی کے مرتکب کی کیا سزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ صالحین سے محبت کرنے والوں کو کیا انعام ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ ان پر دوزخ کی آگ حرام کر دی جائے گی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ کثرت سے دعائیں کرنے والا اور انتہائی متواضع شخص کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیاوی بلائیں اس سے دور کروں گا اور اخروی شدائد اس پر آسان کروں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ عمداً قاتل کی کیا سزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس کے جرائم معاف نہیں کروں گا اور قیامت کے روز اس کی حاجت کا خیال نہیں کروں گا اور جنت کی خوشبو اس پر حرام کر دوں گا حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ یا رب العالمین کافر کو اسلام کی دعوت دینے والے کے لئے کیا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے روز اس کے لئے سفارش میں حصہ رکھوں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے کو کتنا ثواب ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ قیامت کے روز اسے مسلمانوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ حضرت موسیٰؑ نے پوچھا یا اللہ کامل طور پر باوضو ہو کر وقت پر نماز پڑھنے والے کو کیا ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ میں اس کے لئے جنت مباح کر دوں گا اور اس کو اس کا سوال عطا کروں گا اور زمین کو اس کے رزق کا مالک بنا دوں گا۔

حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ ثواب کی امید پر روزہ رکھنے والے کو کیا اجر ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کو

بہت اونچا مقام عطا کروں گا حضرت موسیٰؑ نے سوال کیا کہ یا اللہ ریاء کے طور پر روزہ رکھنے والے کے لئے کتنا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزہ نہ رکھنے والے کے مساوی اسے اجر ملے گا حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ یا اللہ شرعی حکم کے مطابق زکوٰۃ دینے والے کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے ایسی جنت عطا کروں گا جس کی چوڑائی آسمان و زمین کے مساوی ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ جس کا خاتمہ بالایمان ہو اس کے لئے کیا انعام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اسے میں ایسے انعام عطا کروں گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے ہوں گے نہ کسی کان نے سنے ہوں گے نہ کسی کے دل پر ان کا خیال گزرا ہوگا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ شک کی حالت میں کلمۂ شہادت پڑھنے والے کے لئے کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اسے میں دائمی دوزخ میں داخل کروں گا اور میری رحمت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا اور انبیاء، صدیقین، شہداء اور فرشتوں کی شفاعت سے اسے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ الٰہی معتکف کے لئے کیا انعام ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے لئے مغفرت ہے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰؑ نے طویل خاموشی اختیار کی حتیٰ کہ منجانب اللہ ندا آئی اے موسیٰ اپنے دل کی بات کہہ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میرے دل کی بات سے آپ واقف ہیں۔

۷۷۱۱ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، وکیع، سفیان، عطاء بن ابی مروان، کعبؓ کا قول ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ قریب ہیں کہ میں آپ سے مناجات کروں یا آپ دور ہیں کہ میں آپ کو ندا دوں؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ اے موسیٰ میں ذکر کرنے والے کے ساتھ ہوتا ہوں۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ بعض حالت میں آپ کا ذکر خلاف ادب سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ اے موسیٰ وہ کون سی حالت ہے؟ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ حدث اور جنابت کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ ہر حال میں میرا ذکر کرو۔

۷۷۱۲ محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن منصور بن ابی الجہم، نصر بن علی، یزید بن ہارون، زکریا بن ابی زائدہ، عطیہ عوفی کہتے ہیں کہ کعب احبار نے کھڑے ہو کر حضرت عباسؓ کا ہاتھ پکڑ کر ان سے عرض کیا کہ آپ میرے لئے قیامت کے روز شفاعت کے ضامن بن جائیں حضرت عباسؓ نے پوچھا کہ قیامت کے روز مجھے بھی حق شفاعت حاصل ہوگا؟ حضرت کعبؓ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اہل بیت میں سے ہر اسلام لانے والے کو قیامت کے روز شفاعت کا حق حاصل ہوگا۔

۷۷۱۳ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، فریابی، اسرائیل، سعید بن مسروق، عکرمہ کہتے ہیں کہ کعبؓ کو ابن عباسؓ سے کہتے سنا کہ جب تلوار میان سے باہر آجائیں خون ریزی شروع ہو جائے تو سمجھ لو کہ زمین پر کوئی اللہ کا حکم توڑا گیا ہے اور یہ اللہ کی طرف سے بعض کو بعض کے ذریعہ سزا ملی ہے اور جب بارش بند ہو جائے تو سمجھ لو کہ لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنا چھوڑ دی ہے اور جب وبا عام ہو جائے تو سمجھ لو کہ زنا عام ہو چکا ہے۔

۷۷۱۴ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، ابن لہیعہ، ابن عجلان کہتے ہیں کہ کعبؓ ایک بار کنیسہ میں داخل ہوئے تو اس کا منظر انہیں پسند آیا اس پر انہوں نے فرمایا کہ عمل تو بہت اچھا ہے لیکن قوم کے لئے گمراہی کا سب سے بڑا سبب ہے لیکن آخرت میں اس کے محسن کے لئے فلق ہوگا ان سے فلق کی تشریح پوچھی گئی تو فرمایا کہ فلق دوزخ میں ایک کمرے کا نام ہے جب اسے کھولا جائے گا تو تمام دوزخی اس کی تپش کی شدت سے چیخ اٹھیں گے۔

۷۷۱۵ ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عمران، حسین بن حسن مروزی، بشر بن مفضل، ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید یحییٰ بن معین، اسمٰعیل، عثمان بن عمر، ابن عون، محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ کعبؓ نے حضرت عمرؓ سے سوال کیا کہ آپ خواب میں آنے والے حالات کے بارے میں کچھ دیکھتے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے کعبؓ کو ڈانٹ دیا کعبؓ نے کہا کہ ہم میں ایسا شخص موجود ہے جسے آنے والے حالات کے

زیادہ گمراہ اماموں سے خطرہ ہے کعب فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم مجھے بھی اس امت کے بارے میں سب سے زیادہ گمراہ اماموں سے خطرہ ہے۔

یہ حدیث کعب کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں صفوان متفرد ہیں اس حدیث کو بقیہ بن ولید اور قدماء نے روایت کیا ہے۔

۷۷۲۵ محمد بن علی بن حبیش، اسماعیل بن اسحاق سراج، ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، عطاء بن مروان کعب کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کے لئے دریا میں راستہ بنانے والے خدا کی قسم حضرت صہیب نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ اللہ کے رسول جب بھی کسی بستی میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے **اللھم رب السموت السبع وما اظللن ورب الارض السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن ورب الریاح وما اذرین انا نسئلک خیر ھذہ القریۃ وخیر اھلھا ونعوذبک من شرھا وشر اھلھا وشر من فیھا.** [1]

یہ حدیث موسیٰ بن عقبہ کی حدیث سے ثابت ہے۔ عطاء اس سے متفرد ہیں عطاء سے اس کو ابن ابی الزناد نے روایت کیا ہے۔

۷۷۲۶ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن ناجیہ، سوید بن سعید، حفص بن میسرۃ، موسیٰ بن عقبہ، عطاء بن ابی مروان، کعب فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کے لئے دریا میں راستہ بنانے والے خدا کی قسم حضرت داؤد نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے باری تعالیٰ میرے دین کی اصلاح فرما جسے آپ نے میرے لئے ذریعہ عصمت بنایا ہے اے خداوند کریم میری دنیا کی اصلاح فرما جسے آپ نے میرے لئے شفاعت کا ذریعہ بنایا اے وحدہ لاشریک میں آپ کی رضا کے ذریعہ آپ کی ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں۔ اور میں آپ کے عفو کے ذریعے آپ کے انتقام سے دوری طلب کرتا ہوں۔ جسے آپ نوازیں اسے کوئی محروم نہیں کر سکتا۔ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ مجھ سے صہیب نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا فرماتے تھے۔

۷۷۲۷ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم بغوی، عمرو بن حصین، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، عطاء بن ابی مروان، عبدالرحمن بن مغیث، کعب کہتے ہیں کہ مجھ سے صہیب نے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ ان الفاظ کے ذریعہ دعا فرماتے تھے۔ اے باری تعالیٰ تیری ذات ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ باقی رہے گی، آپ سے قبل کوئی خدا نہیں تھا جس کی پناہ پکڑیں اور نہ کوئی آپ کا معاون ہے جس کا ہم شریک ٹھہرائیں، آپ کی ذات بہت بلند و بالا ہے۔ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی داؤد اسی طرح دعا کیا کرتے تھے۔

۷۷۲۸ سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، نعیم بن حماد، بقیہ بن ولید، عتبہ بن ابی حکیم، طلحہ بن نافع، کعب فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس آیا اور میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا آپ نے اللہ کے رسول سے انسان کی صفت کے بارے میں کچھ سنا ہے اور میں آپ کے سامنے انسان کی صفت بیان کرتا ہوں، کیا یہ حضور اکرم ﷺ کے بیان کردہ صفت کے مطابق ہے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ بہت اچھا آپ میرے سامنے انسان کی صفت بیان کیجئے۔ کعب نے فرمایا کہ انسان کی آنکھیں دیکھنے والی ہیں، اس کے کان سننے والے ہیں، اس کی زبان بولنے والی ہے، اس کے دونوں ہاتھ دو پروں کے مانند ہیں، اس کے دونوں پاؤں چلنے کے لئے ہیں، اس کا جگر رحم ہے اس کا دل بادشاہ ہے جب وہ خوش ہوتا ہے تو تمام اعضاء خوش ہوتے ہیں جب وہ خراب ہوتا ہے تو تمام اعضاء خراب ہوتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول ﷺ نے انسان کی صفت اسی طرح بیان کی ہے۔

یہ حدیث موسیٰ بن عقبہ کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں عمرو بن حصین متفرد ہیں۔

۱۔ المستدرک ۱/۴۴۶، ۲/۱۰۰ والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۳۹ والکلم الطیب ۱۰۹ وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۵۱۸ ودلائل النبوۃ للبیہقی ۵/۲۰۴ وصحیح ابن خزیمۃ ۲۵۶۵ وانظر کذالک سنن الترمذی ۳۴۲۳ ومجمع الزوائد ۱۰/۱۳۴، ۱۳۵ واتحاف السادۃ المتقین ۵/۱۰۰، ۱۰۹

۷۷۲۹ سلیمان بن احمد، احمد بن قاسم، عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، علی بن زید، عبداللہ بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے سامنے میری موجودگی میں کعب نے اسرافیل کا تذکرہ کیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اے کعب مجھے اسرافیل کے بارے میں خبر دیجئے؟ حضرت کعب نے کہا کہ تمہارے پاس اس کے بارے میں کچھ علم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، اس کے بعد کعب نے کہا حضرت اسرافیل کے چار پر ہیں ان میں سے دو ہوا میں ہوتے ہیں اور ایک ان کے جسم پر پھیلا ہوا ہے اور ایک پر ان کی گردن پر ہوتا ہے اور عرش ان کی گردن پر اور قلم انکے کان پر ہے۔ جب وحی نازل ہوتی تو اسے قلم سے لکھا جاتا ہے پھر فرشتے اسے پڑھتے ہیں۔ اس حدیث کو کعب کے سوا عبداللہ بن حارث کے کسی نے بھی نقل نہیں کیا ہے۔

یہ حدیث کعب کی سند سے غریب ہے ان سے اس حدیث کو عبداللہ بن حارث نے روایت کیا ہے۔ نیز خالد حذاء نے اس حدیث کو ولید بن ابی بشر عن عبداللہ بن رباح عن کعب کی سند سے روایت کیا ہے۔

نوف بکالی[1]

صاحب محاسن و معالی میں سے ایک نوف بن ابی فضالہ بکالی بھی ہیں آپ کتب کے پڑھنے والے، محامد کی طرف دعوت دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے تھے بعض کا قول ہے کہ تصوف بلندی کی طرف دعوت دینے اور معاصی سے اجتناب کا نام ہے۔

۷۷۳۰ محمد بن معمر، ابو شعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ بابلتی، اوزاعی، یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی، نوف بکالی، نوف بکالی کا بیان ہے کہ عمرو بکالی وعظ و بیان کی ابتداء میں فرمایا کرتے تھے اے لوگو جس خدا نے تمہارے بارے میں بہت پہلے گواہی دی اور تمہارا حصہ بچا کر رکھا اور تمہیں قوم کا امیر بنایا تم پر اس خدا کی حمد لازم ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے وفد کے ساتھ اللہ کے پاس گئے اللہ نے ان سے فرمایا میں نے تین جگہوں قبرستان حمام، اور بیت الخلاء کے علاوہ پوری زمین کو تمہارے لئے مسجد بنایا انہوں نے کہا کہ ہم صرف کنیسہ میں نماز پڑھیں گے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل میں نے پانی کے نہ ہونے کے وقت تمہارے واسطے تمام مٹی کو پاک کیا، انہوں نے کہا ہم صرف پانی سے پاکی حاصل کریں گے۔ اس کے بعد اللہ نے ان سے فرمایا کہ میں فردا فردا تمہاری نماز قبول کروں گا، انہوں نے جواب دیا کہ ہم صرف جماعت سے نماز پڑھیں گے۔

۷۷۳۱ عبداللہ بن محمد بن عمران، عمرو بن علی، معاذ بن ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، نوف بکالی کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ اللہ سے مناجات کے لئے بنی اسرائیل کے ایک وفد کے ساتھ اللہ کے پاس گئے اللہ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے تین مقامات قبرستان، حمام، اور بیت الخلاء کے علاوہ پوری روئے زمین کو پاک کیا اور مسجد بنایا اور تمہارے قلوب کو سکون بخشا اور تلاوت کے لئے تمہیں توراۃ عطا کی، بنی اسرائیل نے کہا کہ کنیسہ میں نماز پڑھیں گے اور سکون کو ایک تابوت میں رکھیں گے اور توراۃ کو دیکھ کر پڑھیں گے اللہ نے فرمایا (تو وہ رحمت ان لوگوں کے نام تو ضرور ہی لکھوں گا جو کہ خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو کہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں) (الاعراف ۱۵۶، ۱۵۸) حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اے باری تعالیٰ مجھے ان کا نبی بنا دیجئے، اللہ نے فرمایا کہ اس امت کا نبی انہی میں

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/ ۴۵۲. والتاریخ الکبیر ۸/ت ۲۴۵۵ والجرح ۸/ت ۲۳۱۱ وتہذیب الکمال ۷۰۹۸ وتہذیب التہذیب ۱۰/ ۴۹۰

سے ہوگا۔ پھر حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ مجھے اس امت میں سے بنا دیجئے؟ اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ تو ان کے زمانے تک زندہ نہیں رہے گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میں بنی اسرائیل کا امیر ہوں آپ ان کا امیر کسی اور کو بنا دیجئے اللہ نے فرمایا ترجمہ: (قوم موسیٰ میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو دین حق کے موافق ہدایت بھی کرتے ہیں اور اسی کے موافق انصاف بھی کرتے ہیں (از اعراف ۵۹) نوف بکالی فرمایا کرتے تھے اے لوگو جس رب نے تمہاری غیر موجودگی میں تمہارے بارے میں خبر دی اور تمہارے لئے حصہ رکھا اور تمہیں امیر بنایا اس کی حمد تم پر لازم ہے۔ اس حدیث کو جریر نے بھی عن لیث بن ابی سلیم عن شہر بن حوشب کی سند سے روایت کیا ہے۔

۷۷۳۲ محمد بن جعفر بن حفص ابوبکر مغازلی، محمد بن عباس اخرم، محمد بن عبیدۃ، مصعب بن مقدام، سفیان ثوری، نسر بن زعلوق، نوف نے اس آیت (ثم فی سلسلۃ ذرعھا سبعون ذراعاً) میں ذراع کے بارے میں فرمایا کہ وہ ستر باع کا ہوتا ہے اور ایک باع مکہ و مدینہ کی درمیانی مسافت کے برابر ہے۔

۷۷۳۱ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، احمد بن سعید، عبداللہ بن وہب، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، قرظی، نوف کہا کرتے تھے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پڑھا ہے کہ اس امت میں ایک قوم ہوگی جو دنیا کی وجہ سے دین میں حیلہ بازیاں کریں گے، ان کی زبان شہد سے زیادہ شیریں ہوگی لیکن ان کے قلوب ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے، وہ لوگوں کے سامنے دنبے کے لباس میں ظاہر ہوں گے لیکن ان کے قلوب بھیڑیے کی طرح ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے کا تم میرے سامنے جرأت کرتے ہو اور فریب دہی سے کام لیتے ہو میری ذات کی قسم میں تم کو سخت فتنے میں مبتلا کروں گا۔ قرظی نے فرمایا کہ قرآنی آیات میں غور کرنے سے مجھے معلوم ہوا کہ یہ منافقین کی جماعت ہے۔

۷۷۳۳ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل محمد بن عبید بن حساب جعفر بن سلیمان، ابو عمران جونی، نوف بکالی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ میں تم پر نزول فرمانے والا ہوں، تمام پہاڑوں میں صرف جبل طور نے فروتنی اختیار کی اور کہا کہ میں فیصلہ خداوندی پر قائم ہوں چنانچہ خداوند کریم نے اس پر نزول فرمایا۔

۷۷۳۴ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبیداللہ بن عمر قواریری، معاذ بن ہشام، ابی عامر الاحول، عبدالملک بن عامر، نوف بکالی نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ روئے زمین پر میرے علاوہ کوئی آپ کی عبادت کرنے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تین ہزار فرشتوں کو اتارا، حضرت ابراہیمؑ نے تین روز تک ان کی امامت فرمائی۔

۷۷۳۵ ابوبکر، عبداللہ، ابی، عبدالصمد بن عبدالوارث، ابی، ابو عمران نوف بکالی نے بیان کیا ہے کہ موسیٰ کو جب ندا دی گئی تو انہوں نے پوچھا مجھے ندا دینے والے آپ کون ہیں، اللہ نے جواب دیا کہ میں آپ کا رب الاعلیٰ ہوں۔

۷۷۳۶ ابوبکر، عبداللہ، ابی، ابوزبیر، محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، عبدالرحیم بن سلیمان، اسرائیل، سماک، نوف کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ جادوگروں پر غالب آنے کے بعد آل فرعون میں چالیس سال تک رہے، منجاب کہتے ہیں کہ بیس سال تک رہے اس عرصہ میں حضرت موسیٰ ان کو اللہ کی نشانیاں ٹڈی، جوئیں اور مینڈکوں کی صورت میں دکھاتے رہے۔

۷۷۳۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر ابو عمران جونی، نوف بکالی کہتے ہیں کہ اس امت کی مثال حاملہ خاتون کی مانند ہے کہ اس کے لئے اس سے نکلنے کا راستہ وضع حمل کے علاوہ کوئی نہیں ہوتا، اسی طرح یہ امت جب آزمائشوں میں پھنس جائے گی تو اس امت کے لئے ان آزمائشوں کا راستہ قیامت کے علاوہ کوئی نہیں ہوگا۔

۷۷۳۸ محمد بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبداللہ بن حکم، سیار، جعفر، ابو عمران جونی و ابو ہارون عبدی، نوف بکالی نے بیان فرمایا کہ دنیا ایک پرندہ کی مانند ہے کہ اگر اس کے پر ٹوٹ جائیں تو وہ گر کر ہلاک ہو جائے، اسی طرح مصر اور بصرہ جب زمین کے اوپر یہ دونوں ویران

ہو جائیں گے تو پوری دنیا تباہ ہو جائے گی۔

۴۲۹۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی نوف فرماتے ہیں کہ حضرت عزیر نے بوقت مناجات اللہ کے سامنے عرض کیا کہ آپ اپنی مخلوق پیدا کرتے ہیں جسے آپ چاہیں ہدایت عطا کردیں اور جسے چاہیں نہ کریں اللہ کی طرف سے جواب آیا کہ اے عزیر اس قسم کا سوال نہ کرو ورنہ تیرا نام نبوت سے ختم کردوں گا میرے فعل کے بارے میں کسی کو سوال کا حق نہیں ہے لیکن لوگوں کے فعل کے بارے میں مجھے سوال کا حق ہے۔

۴۳۰۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبیداللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی نوف کہتے ہیں کہ حضرت مریم ایک کنواری لڑکی تھی حضرت زکریا ان کے بہنوئی تھے اور وہی ان کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے حضرت مریم ان کے ساتھ رہتی تھیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت زکریا حضرت مریم کے پاس آتے اور انہیں سلام کرتے حضرت مریم گرمیوں میں سردیوں کے اور سردیوں میں گرمیوں کے پھلوں سے ان کی میزبانی کرتی تھیں۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک روز حضرت زکریا حضرت مریم کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے حسب عادت حضرت زکریا کو اکرام کے طور پر کچھ پیش فرمایا جس کو دیکھ کر حضرت زکریا نے فرمایا (ترجمہ اے مریم یہ چیزیں تمہارے واسطے کہاں سے آئیں وہ کہتیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئیں بیشک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے استحقاق رزق عطا فرماتے ہیں) (از آل عمران ۳۷) (ترجمہ) (اس موقع پر دعا کی زکریا نے اپنے رب سے عرض کیا کہ اے میرے رب عنایت کیجئے مجھ کو خاص اپنے پاس سے کوئی اچھی اولاد (از آل عمران ۳۸)

راوی کہتے ہیں کہ حضرت مریم اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھیں کہ اچانک ان کے سامنے ایک شخص آکر کھڑا ہو گیا حضرت مریم اسے دیکھ کر کہنے لگیں (ترجمہ) میں تجھ سے اپنے خدا کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو خدا ترس ہے (از مریم ۱۸) جب حضرت مریم نے رحمن کا ذکر کیا تو حضرت جبرائیل گھبرا کر کہنے لگے کہ (ترجمہ) میں تو تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں تا کہ تم کو ایک پاکیزہ لڑکا دوں وہ کہنے لگیں کہ میرے لڑکا کس طرح ہو جائے گا حالانکہ مجھے کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ اور نہ میں بدکار ہوں فرشتہ نے کہا کہ یوں ہی ہو جائے گا تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بات مجھ کو آسان ہے۔ اس خاص طور پر پیدا کریں گے تا کہ ہم اس فرزند کو لوگوں کے لئے ایک نشانی بنادیں اور اس کو باعث رحمت بنادیں اور یہ ایک طے شدہ بات ہے (از مریم ۱۹-۲۱)۔ چنانچہ حضرت جبرائیل نے حضرت مریم کے سینہ میں پھونک ماری جس سے حضرت مریم حاملہ ہو گئیں حتیٰ کہ مدت پوری ہونے پر ان کو درد زہ شروع ہو گیا اس وقت حضرت مریم بیت نبوت میں تھیں بعد از اں قوم سے حیا کرتی ہوئی او بیت نبوت سے نکل کر مشرق کی طرف چلی گئیں۔ ان کی قوم کو جب معلوم ہوا تو وہ حضرت مریم کی تلاش میں نکلی لیکن حضرت مریم کے بارے میں ان کو کوئی سراغ نہ مل سکا دوسری جانب حضرت مریم نے کھجور کے درخت سے ٹیک لگا کر کہا (ترجمہ) کاش میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور ایسی نیست و نابود ہو جاتی کہ کسی کو یاد بھی نہ رہتی (از مریم ۲۳) راوی کا بیان ہے کہ (ترجمہ) پس جبرائیل نے ان کے پائیں سے ان کو پکارا کہ تم مغموم مت ہو تمہارے رب نے تمہارے پائیں ایک نہر پیدا کردی ہے اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ اس سے تم پر تروتازہ کھجوریں جھڑیں گی پھر کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو پھر اگر تم آدمیوں میں سے کسی کو دیکھو تو کہہ دینا کہ میں نے اللہ کے واسطے روزہ کی منت مانی ہے سو میں آج کسی آدمی سے نہیں بولوں گی (از مریم ۲۵-۲۶)

جب جبرائیل نے یہ باتیں کیں تو حضرت مریم کی پشت مضبوط ہو گئی اور ان کا دل خوش ہو گیا اس کے بعد حضرت مریم نے بچے کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر اسے گود میں اٹھا لیا۔ راوی کا قول ہے کہ حضرت مریم کی قوم جو ان کی تلاش میں نکلی ہوئی تھی کی ایک چرواہے سے ملاقات ہوئی قوم نے اس چرواہے سے حضرت مریم کے بارے میں سوال کیا اس نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں البتہ گذشتہ رات

میں نے اپنی گائے کو اس وادی کی طرف متوجہ کرتے ضرور دیکھا چنانچہ قوم اس وادی کی طرف گئی تو وہاں حضرت مریم بیٹھی ہوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلا رہی تھیں تو وہ حضرت مریم کو دیکھ کر کہنے لگی اے مریم تو نے بڑے غضب کا کام کیا ہے (از مریم ۲۷) (ترجمہ) اے ہارون کی بہن تمہارا باپ کوئی برے آدمی نہ تھے اور نہ تمہاری ماں بدکار تھیں (از مریم ۲۸) ابو عمران نے نوف کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت مریم نے قوم کو بچہ سے بات کرنے کا اشارہ کیا تو وہ از راہ تعجب کہنے لگے (ترجمہ) بھلا ہم ایسے شخص سے کیونکر بات کریں جو ابھی گود میں بچہ ہی ہے (از مریم ۲۹) نوف کہتے ہیں کہ آیت میں لفظ "مہد" کے معنی گود کے ہیں ان کی اس گفتگو کے بعد حضرت عیسیٰ بائیں جانب ٹیک لگا کر کہنے لگے (ترجمہ) میں اللہ کا خاص بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور اس نے مجھے نبی بنایا اور مجھ کو برکت والا بنایا میں جہاں کہیں بھی ہوں اور اس نے مجھ کو نماز اور زکوۃ کا حکم دیا جب تک میں زندہ رہوں، اور مجھ کو میری والدہ کا خدمت گذار بنایا اور اس نے مجھ کو سرکش بدبخت نہیں بنایا اور مجھ پر سلام ہے جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز مروں گا اور جس روز میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا (از مریم ۳۰ تا ۳۳) راوی کا قول ہے کہ اس کے بعد حضرت عیسیٰ کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہو گیا۔

۸۲۴۱ - ابو بکر بن مالک عبدالرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح، سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ ام درداء نے مجھے نوف اور ایک دوسرے شخص کے پاس بھیجا جو مسجد میں وعظ کرتا تھا ام درداء نے کہا کہ اللہ سے ڈرو لوگوں کو وعظ کرنے سے قبل اپنے نفسوں کو وعظ کرو۔

۸۲۴۲ - ابو بکر عبداللہ ابو ربیع زہرانی، ابو قدامہ حارث بن جبید، عامر احول کہتے ہیں کہ نوف سے قرآنی آیت (و جعلنا بینھم موبقا) کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ اہل ایمان اور اہل ضلالت کے درمیان ایک وادی کا نام ہے۔

۸۲۴۳ - حسین بن محمد، محمد بن عبداللہ بن غیلان، حسین بن جنید، مصعب بن مقدام، سفیان، ابو اسحاق کہتے ہیں کہ نوف سے قول باری تعالی "وشروہ بثمن بخس" کی تفسیر پوچھی گئی تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ بخس کے معنی ظلم کے ہیں اور ثمن کا اطلاق بیس درہم پر ہوتا ہے۔

۸۲۴۴ - ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، ابو عمران جونی نوف کہتے ہیں کہ ایک نبی یا صدیق نے گائے کے بچے کو اس کی والدہ کے سامنے ذبح کیا جس کی وجہ سے اس میں کمزوری پیدا ہو گئی ایک روز وہ اسی حالت میں ایک درخت کے سایہ میں بیٹھی تھی جس پر پرندوں کا ایک گھونسلا تھا جس میں پرندے کے بچے تھے ان میں سے ایک بچہ گھونسلے سے نیچے گر گیا اور چوں چوں کرنے لگا اس کو اس پر رحم آ گیا جس کی وجہ سے اس کو گھونسلے میں لوٹا دیا اس رحم کھانے پر اللہ نے اس کی قوت بحال کر دی۔

۸۲۴۵ - سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، حجاج بن منہال، حماد بن سلمہ، علی بن زید، مطرف بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک بار نوف اور عبداللہ بن عمرو جمع ہو گئے نوف فرمانے لگے کہ میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ اگر تمام آسمان و زمین اپنے چیزوں سمیت لوہے کی ایک تختی بن جائیں اس وقت اگر کوئی لا الہ الا اللہ کہے تو یہ کلمہ بھی اس میں شگاف کر کے اللہ تک پہنچ جائے گا۔

۸۲۴۶ - سلیمان بن احمد، ابو مسلم کشی، عبدالعزیز بن خطاب، سہیل بن شعیب نہدی، ابو علی صیقل، عبدالاعلی، نوف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو دیکھا کہ آپ گھر سے نکل کر ستاروں کی طرف دیکھنے لگے پھر مجھ سے فرمایا کہ اے نوف سو رہے ہو یا جاگ رہے ہو میں نے عرض کیا کہ جاگ رہا ہوں پھر آپ نے فرمایا کہ دنیا سے بے اشتیاقی اور آخرت کی طرف اشتیاق ظاہر کرنے والی قوم کے لئے خوشخبری ہے حقیقت میں ان ہی لوگوں نے زمین کو فرش اور اس کی مٹی کو بچھونا اور اس کے پانی کو طیب اور قرآن و دعا کو اپنا شعار بنایا ہے انہوں نے حضرت مسیح کے طریقہ پر دنیا کو ترک کر دیا۔ اے نوف اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو حکم دو کہ وہ پاکیزہ قلب پست نگاہوں اور پاکیزہ ہاتھوں کے ساتھ مسجد میں داخل ہوں اس لئے کہ ناپاکی کی حالت میں میں کسی کی دعا کو قبول نہیں کرتا۔ اے نوف شاعر، نقیب، شرطی، عشر وصول کنندہ مت بن۔ اس لئے کہ حضرت داؤد نے شب کی ایک گھڑی کے بارے میں فرمایا کہ اس گھڑی میں

نقیب، شرطی، شاعر، عشر وصول کنندہ اور باجے بجانے والے کے علاوہ ہر شخص کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

۷۷۷۷۔۔۔ ابی محمد بن یحییٰ بن عیسیٰ بصری، ابوموسیٰ، ابوداؤد، سہل بن شعیب نہمی، عبدالاعلیٰ، نوف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ اس کے بعد نوف نے گزشتہ حدیث بیان فرمائی۔

۷۷۷۸۔۔۔ احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، قبیصہ، سفیان، اعمش، بجم، نوف کہتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں چونٹیاں مچھیوں کی مانند تھیں۔

۷۷۷۹۔۔۔ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام، قتادہ، شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ نوف کے پاس عبداللہ بن عمروؓ آئے اور کہنے لگے کہ حدیث بیان کیجئے نوف نے جواب دیا کہ میں صحابی رسول ﷺ کی موجودگی میں کیسے حدیث بیان کروں۔ اس کے بعد عبداللہ بن عمروؓ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ ہجرت کے بعد عنقریب ایک اور ہجرت ہوگی جس میں اچھے لوگ حضرت ابراہیمؑ کی ہجرت گاہ کی طرف چلے جائیں گے اور خراب لوگ زمین پر رہ جائیں گے زمین انہیں پھینکے گی اللہ تعالیٰ بندروں اور خنزیروں کے ساتھ ان کا حشر فرمائے گا۔[1]

نیز آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ مشرق کی طرف نکلیں گے وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ تلاوت حلق سے تجاوز نہیں کرے گی۔ جب بھی ایک سینگ ٹوٹے گا تو دوسرا سینگ نکل آئے گا جب بھی ایک سینگ ٹوٹے گا تو دوسرا نکل آئے گا جب بھی ایک سینگ ٹوٹے گا تو دوسرا نکل آئے گا اس کے بعد بقیہ لوگوں میں دجال کا خروج ہوگا۔[2]

۷۷۸۰۔۔۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، حجاج بن منہال، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حسن بن موسیٰ، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، ابوایوب ازدی، نوف، عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک روز نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہو کر جانے والے واپس چلے گئے تو آپ ﷺ گھبراہٹ کے عالم میں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے کپڑوں کو سمیٹ کر شہادت کی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا مسلمانوں کو خوشخبری سنادو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے آسمان کا دروازہ کھول دیا ہے وہ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے فرشتو میرے ان بندوں کی طرف دیکھو جو میرے ایک حکم کو پورا کر کے دوسرے کے انتظار میں ہیں۔[3]

۳۴۷ حیان بن فروہ

آپ بے مثال واعظ، دین، کتب سابقہ کے حافظ، انبیاء کے واقعات کو احسن انداز سے بیان کرنے والے اور ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والے تھے۔

۷۷۸۱۔۔۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ابوعمران جونی، ابوجلد کہتے ہیں کہ احکام خداوندی میں نازل شدہ سے کام لینا بھی اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جس نے مخلوق خدا میں سے بے شمار لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔

۷۷۸۲۔۔۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابی، یونس، صالح مری، ابوعمران جونی، ابوجلد کہتے ہیں کہ میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ اپنے

1۔ سنن ابی داؤد ۲۴۸۲، ومسند الامام احمد ۲/۲۰۹، وفتح الباری ۱۱/۳۸۰، والترغیب والترهیب ۴/۱۱۰، وکنز العمال ۳۸۸۸۸، ۳۸۰۲۳، وتفسیر ابن کثیر ۹/۲۶۳

2۔ المستدرک ۴/۴۹۹، والمسند للامام احمد ۲/۲۰۹، وکنز العمال ۳۱۲۱۹، وانظر کذلک صحیح البخاری ۹/۲۲، وفتح الباری ۱۲/۲۰۰

3۔ سنن ابن ماجۃ ۸۰۱، ومسند الامام احمد ۲/۱۸۶، ۱۹۷، ۲۰۸، والترغیب والترهیب ۱/۲۸۴، وکنز العمال ۱۸۹۹۲، واتحاف السادۃ المتقین ۵/۸۸، والأحادیث الصحیحۃ ۶۶۱

نفس کو وعظ کرنے والے کے لئے منجانب اللہ ایک محافظ مقرر ہوتا ہے اور لوگوں میں عدل قائم کرنے والے کی عمر میں برکت کی جاتی ہے اور اطاعت الٰہیہ کی وجہ سے ذلیل ہونا معاصی کی وجہ سے عزت مند ہونے سے بہتر ہے۔

۵۳۔۔۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابی، ویزید، ہاشم بن قاسم، صالح مری، ابوعمران جونی، ابوجلد نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ اے موسیٰ جب تو میرا ذکر کرے تو خشوع، اطمینان اور صدق دل کے ساتھ میرا ذکر کر اور جب تو میرے سامنے کھڑا ہو تو ذلیل و حقیر بن کر کھڑا ہو، اور اپنے نفس کی مذمت بیان کر اس لئے کہ وہ قابل مذمت ہی ہے قلب خاشع اور لسان صادق کے ساتھ مجھ سے مناجات کر۔

۵۴۔۔۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویعلیٰ، روح بن عبدالمومن، مرحوم بن عبدالعزیز، ابوعمران، ابوجلد کہتے ہیں کہ قیامت کے روز زمین آگ بن جائے گی تم نے اس دن کے لئے کتنی تیاری کی ہے؟ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) تم میں سے کوئی بھی نہیں جس کا اس پر گزر نہ ہو، یہ آپ کے رب کے اعتبار سے لازم ہے جو پورا ہو کر رہے گا پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیں گے جو خدا سے ڈر کر ایمان لائے تھے اور ظالموں کو اسی حالت میں رہنے دیں گے کہ گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے (از مریم ۷۲)۔

۵۵۔۔۔ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن عثمان، ابوغسان، حازم بن حسین، ابوعمران، ابوجلد فرماتے ہیں کہ میں نے آسمانی کتب میں پڑھا ہے کہ قیامت کے روز ساری روئے زمین سے آگ کے شعلے بلند ہوں گے۔

۵۶۔۔۔ ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، اسماعیل بن حارث، داؤد بن محبر، صالح مری، ابوعمران جونی، ابوجلد فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا بوڑھوں کی ایک جماعت پر گزر ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا اے مشائخ کی جماعت تمہیں معلوم ہے کہ کھیتی تیار ہونے اور پکنے کے وقت کٹنے کے قریب ہو جاتی ہے انہوں نے کہا کہ بلاشبہ ایسا ہی ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا لہٰذا تمہاری موت کا وقت قریب آ چکا ہے اس لئے تم پر اس کی تیاری کرنا لازم ہے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ کا گزر جوانوں کی جماعت پر ہوا آپ نے فرمایا اے جوانوں کی جماعت کیا تمہیں معلوم ہے کہ کھیتی کا مالک کبھی قبل از وقت بھی کھیتی کاٹ لیتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اس کے بعد حضرت عیسیٰ نے ان سے فرمایا کہ تم موت کی تیاری کرو اس لئے کہ نہ معلوم تمہاری موت کب آ جائے۔

یہ حدیث قوی حدیثوں میں سے ہے اور اس حدیث میں موسیٰ کا صالح سے روایت کرنا تفرد ہے۔

۵۷۔۔۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن علی بن علوی، سیار بن حاتم، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی، ابوجلد کہتے ہیں کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ صرف نمازیوں پر بلائیں نازل ہوں گی اور دیگر لوگ ان سے اور زیادہ آسودہ حال ہوں گے حتیٰ کہ اسے دیکھ کر بعض یہودی یا نصرانی بن جائیں گے۔

۵۸۔۔۔ ابوبکر، عبداللہ، ابی، ہاشم بن قاسم، صالح مری، ابوعمران، ابوجلد کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے اللہ سے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ مجھ پر کوئی محکم آیت نازل کیجئے تاکہ میں اسے لے کر تیرے بندوں کے پاس جاؤں۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ تم تو میری طرف جاؤ کیونکہ ان کا تیری طرف آنا مجھے ناپسند ہے چنانچہ حضرت موسیٰ ان کی طرف چلے گئے۔

۵۹۔۔۔ ابوبکر، عبداللہ، ابی، ہاشم، صالح، ابوعمران، ابوجلد فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ میں آپ کی نعمتوں کا شکر کیسے ادا کروں اس لئے کہ سب سے چھوٹی نعمت کے مقابلے میں بھی میرے تمام اعمال ہیچ ہیں۔ راوی کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اے موسیٰ اب تو نے میرے شکر کا حق ادا کر دیا۔

۶۰۔۔۔ ابوبکر، عبداللہ، ابی، ہاشم، صالح، ابوعمران، ابوجلد کا قول ہے کہ حضرت داؤد نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میں آپ کا شکر کیسے ادا کروں؟ اور میں آپ کی نعمتوں کے ذریعے آپ کے شکر تک پہنچ سکتا ہوں اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کی طرف وحی

بھیجی کہ اے داؤد اب تک جو میں نے تم پر نعمتیں کی ہیں وہ تمہیں معلوم نہیں ہیں؟ حضرت داؤد نے عرض کیا کہ کیوں نہیں اس کے بعد اللہ نے فرمایا کہ اے داؤد پھر میں تم سے اس وقت راضی ہوں گا جب تم میری نعمتوں کا شکر ادا کرو گے۔

۶۱ — ابوبکر، عبداللہ، ابی، ہاشم، صالح، ابوعمران، ابوجلد کا قول ہے کہ حضرت داؤد نے بارگاہ الٰہی میں سوال کیا کہ صرف اللہ کی رضا کی خاطر غم زدہ کو تسلی دینے والے شخص کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کی وفات کے روز فرشتے اس کے جنازہ کے ساتھ قبر تک جائیں گے اور عالم ارواح میں اس کی روح پر رحمتیں نازل کروں گا پھر حضرت داؤد نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ آپ کی رضا کے لئے یتیم بچوں کا خیال رکھنے والے کے لئے کیا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ قیامت کے روز اسے اطمینان قلب حاصل ہوگا اور آخرت میں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

۶۲ — ابوبکر بن محمد بن جعفر بن حفص معدل، عبداللہ بن احمد بن سوادہ، یوسف بن عمر، ہیثم بن جمیل، صالح مری، ابوعمران جونی، ابوجلد کا بیان ہے کہ حضرت داؤد نے اللہ سے پوچھا کہ اے باری تعالیٰ خشیت الٰہی کی وجہ سے رونے والے کی کیا جزا ہے؟ اللہ کی طرف سے ندا آئی کہ قیامت کے روز اسے پریشانی نہیں ہوگی اور آخرت میں دوزخ کا عذاب نہیں ہوگا۔

۶۳ — احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ہاشم، صالح، ابوعمران جونی، ابوجلد کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ اے داؤد میرے سچے بندوں کو تکبر کرنے اور اپنے اعمال پر بھروسہ کرنے سے ڈراؤ کیونکہ جس کو میں نے حساب کے لئے اپنے سامنے کھڑا کیا تو انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ اس کو سزا دوں گا اور میرے گناہگار بندوں کو خوشخبری سنا دو کہ میں ان کا بڑے سے بڑا گناہ بھی معاف کردوں گا۔

۶۴ — احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابی، ہاشم، صالح، ابوعمران، ابوجلد فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد نے منادی کے ذریعہ لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا، لوگ اس خیال سے جمع ہونا شروع ہوگئے کہ آج وعظ ونصیحت اور ادب کی باتیں ہوں گی پھر دعا ہوگی حضرت داؤد تشریف لائے اور آپ نے صرف ایک جملہ ارشاد فرمایا اے باری تعالیٰ ہماری مغفرت فرما اس کے بعد حضرت داؤد واپس تشریف لے گئے بعد میں آنے والوں نے پہلے والوں سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت داؤد تشریف لائے تھے اور آپ نے صرف ایک جملہ "اللّٰھم اغفر لنا" ارشاد فرمایا انہوں نے کہا کہ سبحان اللہ ہم نے تو خیال کیا تھا کہ آج عبادت وعظ ونصیحت اور دعا کا دن ہے لیکن حضرت داؤد نے دعا میں صرف ایک جملہ ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد اللہ نے وحی کی کہ اے داؤد آپ کی قوم نے آپ کی دعا کو چھوٹا سمجھا ہے آپ انہیں بتا دیجئے کہ جس کی مغفرت کردی گئی اس کی دنیا وآخرت سنور گئی۔

۶۵ — احمد، عبداللہ، ابی، ہاشم، صالح، ابوعمران، ابوجلد کا قول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے غور کیا تو جو لوگ پیدا نہیں ہوئے وہ میرے نزدیک پیدا ہونے والوں سے مقابلہ میں زیادہ قابل رشک ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں سے فرمایا خدا کی قسم وہ شخص نہیں ہے تم جو دنیا میں ہو اور آخرت تمہاری نہیں ہے، انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اس کا مطلب بیان کیجئے تاکہ ان میں سے ایک کا ہم ارادہ کرتے ہیں حضرت عیسیٰ نے فرمایا اگر تم دنیا کا ارادہ کرتے ہو تو تمہیں رب اللہ کیا کھلاتا ہے جس کے قبضہ میں تمام خزانے ہیں اور اگر تم آخرت کا ارادہ کرتے ہو تو تمہیں آخرت کا رب کھلائے گا جو آخرت کا مالک ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ تم دنیا وآخرت کسی شئے کے مالک نہیں ہو۔

۶۶ — احمد، عبداللہ بن احمد، ابی، ہاشم، صالح، ابی عمران، ابی جلد کی سند سے مروی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں نے مخلوق میں غور وفکر کیا جو لوگ پیدا نہیں ہوئے ہیں میں نے ان کو زیادہ قابل رشک پایا ان لوگوں سے جو پیدا ہوچکے ہیں۔

۶۷ — ابوبکر، عبداللہ، ابی، ہاشم، صالح، ابوعمران، ابوجلد فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں کو وصیت فرمائی کہ ذکر الٰہی کے

علماء و کلام کم کرو ورنہ تمہارے قلوب سخت ہو جائینگے اور سخت قلب والا شخص اللہ سے دور ہو جاتا ہے اور لوگوں کے گناہوں کی طرف مت دیکھو، کیونکہ تم ان کے خدا نہیں ہو بلکہ تم اپنے جرائم کی طرف دیکھو کیونکہ تم اللہ کے غلام ہو اور تمام لوگ دو قسم پر ہیں (۱) مصائب میں مبتلا (۲) عافیت سے زندگی بسر کرنے والے پس تم مصائب زدہ لوگوں پر رحم کرو اور عافیت پر اللہ کی حمد و بیان کرو۔

۷۷۶۸- ابوبکر، عبداللہ ابی ہاشم، صالح، ابو عمران، ابوجلد کا قول ہے جب حضرت یونس کی قوم پر عذاب نازل ہوا تو وہ سیاہ رات کے ٹکڑے کی طرح ان کے سروں پر چکر لگانے لگا قوم کے عقلمند افراد اس زمانہ کے علماء کبار کے پاس گئے اور انہوں نے ان سے دفع عذاب کے لئے دعا کا سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ تم یہ دعا کرو اے اس وقت زندہ رہنے والی ذات جس وقت کوئی زندہ نہیں رہے گا اے مردوں کو زندہ کرنے والے اے واحد ولاشریک چنانچہ اس دعا کی برکت سے اللہ نے ان سے اپنا عذاب دور کر دیا۔

۷۷۶۹- ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، اسحاق بن اسماعیل ابو اسامہ، ابو طاہر، مطر الوراق ابوجلد کا بیان ہے کہ خدا کی قسم آخری زمانہ میں ایسی قوم پیدا ہوگی جس کی زبان تر ہوگی لیکن قلوب خشک ہوں گے ان کی عمریں کم ہوں گی اور ان کے اخلاق خراب ہوں گے ان کے مرد مردوں کو اور خواتین خواتین کو کافی ہوں گی ان کی زبانوں پر جھوٹ عام ہوگا اس وقت تم عذاب الٰہی کا انتظار کرو۔

۷۷۷۰- ابی، ابوحسن، ابوبکر، عباس بن یزید، معاذ بن ہشام، ابی، موسیٰ بن شمیل، ابوروح، ابوجلد کہتے ہیں کہ میں اس وقت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس وقت عمر رسیدہ امیدیں لگائینگے اور کم عمر لوگ دنیا سے رخصت ہو رہے ہوں گے اور آقا اپنے غلاموں کو آزاد نہیں کرینگے، اس وقت ایسی قوم بھی ہوگی جو بلا خوف الٰہی پر امید ہوگی ان کی کوئی دعا قبول نہیں ہوگی اور ایسی قوم بھی ہوگی جس کے قلوب بھیڑیے کے قلب کی طرح سخت ہوں گے۔

۷۷۷۱- ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبدالرحمن بن محمد بن سفیان، محمد بن رجاء بن سندی، نضر بن شمیل، ابن عون، محمد ابوجلد کہتے ہیں کہ لوگوں کے اعمال کے مطابق ان پر بادشاہ مسلط کئے جاتے ہیں

۷۷۷۲- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن جعفر ورکانی، اسماعیل بن عیاش ابان بن ابی عیاش، ابوجلد حضرت معقل بن یسار کے حوالہ سے نقل کرتے ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا کہ دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ قرآن اس امت کی اقوام کے سینوں میں پرانے کپڑے کے طرح ہو جائے گا اور وہ قرآن کو چھوڑ کر دیگر چیزوں کو پسند کریں گے اور وہ انتہائی حریص اور لالچی ہوں گے، خوف خدا بالکل ان کے قلوب سے نکل جانے گا معاصی پر ان کا نفس انہیں تسلی دے گا شرعی حدود پامال کرنے کے باوجود اللہ سے عفو کی امید رکھیں گے وہ دنبہ کا لباس پہنیں گے لیکن ان کے قلوب بھیڑیے کی طرح ہوں گے ان کا بہترین شخص مداہن ہوگا، آپ ﷺ سے مداہن کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ﷺ نے فرمایا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے والا شخص مداہن ہے۔[1]

شہر بن حوشب[2]

آپ خطابت کے بہترین شہسوار اور قرآن و حدیث کے ذریعہ عوام الناس کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرنے والے تھے۔

۷۷۷۳- ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، محمد بن ابی منصور، عمران بن عبدالمجید کہتے ہیں کہ ایک روز شہر بن حوشب نے بادشاہت کے خیال سے عمامہ باندھا پھر تھوڑی دیر کے بعد عمامہ اتارتے ہوئے فرمایا بادشاہت جوانی کے بعد ہوتی ہے بادشاہت جوانی کے بعد ہوتی ہے۔

---

1. انظر الحدیث فی المطالب العالیۃ ۳۵۳۵۔ وکنز العمال ۳۸۵۶۲

2. طبقات ابن سعد ۲۴۹/۷ والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۶۳۰ والجرح ۴/ت ۱۶۶۸ والکاشف ۲/ت ۲۳۴۳ والمیزان ۲/ت ۳۷۵۶۔ وتھذیب التھذیب ۴/۳۶۹

۷۷۷۴-ابی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، حمزہ بن عباس، عبدان بن عثمان، ابن مبارک، عبدالحمید بن بہرام، شہر بن حوشب، ابو عبیدہ قاضی ابواحمد محمد بن ایوب، علی بن عثمان، ابی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابواسحاق ازدی، زید بن عوف، حماد بن سلمہ، داؤد بن ابی ہند شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ایک روز اپنے حواریوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک خوبصورت پرندہ آیا جس کے پروں میں موتی اور یاقوت لگے ہوئے تھے وہ ان کے سامنے پھڑ پھڑانے لگا حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے فرمایا اسے پکڑ و وہ اس لئے کہ یہ تمہارے پاس نشانی کے طور پر بھیجا گیا ہے پھر دیر کے بعد اس پرندے اپنی کھال اتاری تو وہ سرخ گنجا اور بدشکل معلوم ہونے لگا پھر وہ حوض میں آ کر اس کی مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا جب وہ حوض سے باہر آیا تو وہ سخت سیاہ اور قبیح معلوم ہو رہا تھا اس کے بعد اس نے پانی میں غسل کر کے اپنی کھال پہن لی تو اس کا حسن و جمال لوٹ آیا اس ساری کارروائی کے بعد حضرت عیسیٰ نے فرمایا بالکل یہی مثال مومن کی ہے جب وہ گناہوں کی دلدل میں پھنس جاتا ہے تو اس کا حسن و جمال جاتا رہتا ہے پھر جب وہ اللہ سے توبہ کر لیتا ہے تو اس کا حسن و جمال واپس لوٹ آتا ہے۔

۷۷۷۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبداللہ بن نمیر، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سہل بن عثمان حفص بن غیاث، اعمش، حمزہ ابوعمارہ، شہر بن حوشب نے بیان کیا ہے کہ ملک الموت حضرت سلیمانؑ کے دوست تھے اور ان کے پاس آتے رہتے تھے، ایک روز حضرت سلیمانؑ کے ہمزاد ان کے پاس بیٹھے تھے کہ ملک الموت آ کر انہیں غور سے دیکھنے لگے اس نے حضرت سلیمانؑ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ حضرت سلیمانؑ نے جواب میں فرمایا کہ یہ ملک الموت ہے حضرت سلیمانؑ کے ہمزاد نے حضرت سلیمان سے فرمایا کہ ان کے دیکھنے سے میرے قلب میں ان کا خوف بیٹھ گیا اس لئے آپ ہوا کو حکم دیجئے کہ مجھے ہند پہنچا دے چنانچہ حضرت سلیمان نے ہوا کو حکم دیا اس کے بعد پھر ملک الموت آ گئے۔ حضرت سلیمانؑ نے ان کو اپنے ہمزاد کا پورا واقعہ سنایا۔ ملک الموت نے کہا کہ مجھے ہند میں اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیا گیا تھا اس وجہ سے میں اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

۷۷۷۶-ابومحمد بن حیان، بشر بن محمد بن محمد، موسیٰ، حسن بن علی حلوانی، حسین جعفی، فضیل بن عیاض، ہشام بن حسان، عطاء بن معاذ، شہر بن حوشب کا بیان ہے کہ اہل جنت جنت میں سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں گے۔

۷۷۷۷-ابوبکر طلحی، ابوحصین وادعی، احمد بن یونس، یعقوب قمی، جعفر بن ابی مغیرہ، شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک ایسا بہترین درخت ہے کہ جنت کے سارے درختوں کا اس سے تعلق ہے اس کی ٹہنیاں جنت کی دیواروں سے باہر نکلی ہوئی ہیں۔

۷۷۷۸-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن اسماعیل بن عیاش، ابن ابی حسین، شہر بن حوشب کا قول ہے کہ کھانے میں چار چیزیں جمع ہو جائیں تو وہ نہایت بابرکت اور قابل کفایت ہوتا ہے (۱) حلال آمدنی سے تیار کیا ہو (۲) اللہ کا ذکر کرتے ہوئے تیار کیا گیا ہو (۳) کھانے والے زیادہ ہوں (۴) کھانے کے بعد حمد کی گئی ہو۔

۷۷۷۹-ابی، ابومحمد بن حیان، محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، داؤد بن عمرضبی، معتمر بن سلیمان، شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ ملک الموت بیٹھے ہیں دنیا ان کے دونوں گھٹنوں کے درمیان ہے اور وہ تختی جس پر لوگوں کی عمریں لکھی ہوئی ہیں ان کے ہاتھ میں ہے اور ان کے سامنے ایک فرشتہ کھڑا ہے جو انہیں تختی پیش کرتا رہتا ہے جب کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے تو ملک الموت کہتا ہے کہ اس کی روح قبض کر لو اس کی روح قبض کر لو۔

۷۷۸۰-سلیمان بن احمد، محمد بن محمد تمار، ابوالربیع، یعقوب قمی، حفص بن حمید، شہر بن حوشب نے قول باری تعالیٰ "والبحر المسجور (الطور ۶)" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا وہ تنور کی طرح ہوگا۔

۷۷۸۱-عبداللہ بن محمد، جعفر بن محمد بن فارس، محمد بن حمید، عمر بن ہارون، عبدالجلیل بن عطیہ، شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ اللہ کا ایک

فرشتہ صدیق بھی ہے پوری دنیا کے سمندروں کا انتظام اسی کے سپرد ہے۔

۸۲۔۷ عبداللہ بن محمد بن جعفر، فضل بن عباس، یحییٰ بن بشیر، مسلم بن خالد، ابن ابی حسین، شہر بن حوشب نے فرمایا قیامت کے روز زمین چمڑے کی طرح کھینچ دی جائے گی اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس پہ جن وانس کو جمع فرمائے گا پھر آسمان والے اتریں گے ان کے ساتھ بھی استے ہی جن وانس ہوں گے بعد ازاں ان کی صف بندی کی جائے گی پھر اہل ارض سجدہ ریز ہو جائیں گے پھر ساتویں آسمان والے اتریں گے اور اس روز فرشتے کندھوں پر پوری قوت سے عرش الٰہی اٹھائے ہوں گے حتیٰ کہ عرش پر مستوی ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ پکارے گا آج کس کی بادشاہت ہے؟ جب کسی طرف سے جواب نہیں ملے گا تو اللہ تعالیٰ خود فرمائے گا آج اللہ وحدہ وقہار کی بادشاہت ہے آج بلاظلم ہر نفس کو اس کے کئے ہوئے کا بدلہ ملے گا بلاشبہ اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔

۸۳۔۷ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ہوذہ، ابن خلیفہ اعوف، منہال، شہر، ابن عباس فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز زمین چمڑے کی طرح کھینچ لی جائے گی اور زمین میں کشادگی کر دی جائے گی اور تمام لوگ ایک چٹیل میدان میں جمع ہوں گے ایک ندا دینے والا ندا دے گا کہ عنقریب اہل کرام تمہارے سامنے آجائیں گے، پھر اعلان ہوگا کہ ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والے کھڑے ہو جائیں چنانچہ کچھ لوگ کھڑے ہوں گے اور خوشی خوشی جنت میں چلے جائیں گے اس کے بعد پھر ندا دی جائے گی ابھی اصحاب کرام سامنے ہوں گے پھر اعلان ہوگا شب بیدار کھڑے ہو جائیں چنانچہ کچھ افراد کھڑے ہوں گے اور خوشی خوشی جنت میں چلے جائیں گے پھر تیسری بار اسی طرح اعلان ہوگا جن کی تجارت احکام دین پر عمل کرنے میں رکاوٹ نہیں بنی تھی وہ لوگ کھڑے ہو جائیں چنانچہ کچھ لوگ کھڑے ہوں گے اور خوشی خوشی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

۸۴۔۷ ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن منیع، ابونصر تمار، حماد بن سلمہ، سیار بن سلامہ، شہر بن حوشب کا قول ہے کہ جب کوئی شخص کسی قوم سے دینی بات کرتا ہے تو اس کے عمل کے مطابق اس کی بات کا اثر ہوتا ہے۔

۸۵۔۷ ابی عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان، داؤد، شہر کہتے ہیں کہ حضرت لقمان نے اپنے لڑکے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے لڑکے علماء پر فخر کرنے، جاہلوں سے نزاع کرنے اور مجلسوں میں ریا کی نیت سے علم مت حاصل کر اور علم سے اعراض اور جہالت کی طرف رغبت مت کر جب تو لوگوں کی جماعت کو علم میں مشغول پائے تو تو بھی ان میں شمولیت اختیار کر اگر تو عالم ہے تو تیرا علم تیرے لئے کارآمد ہوگا، اگر تو جاہل ہے تو تجھے ان سے علمی فائدہ ہوگا اور امید ہے کہ ان میں منجانب اللہ نازل ہونے والی رحمت میں تیرا بھی حصہ ہوگا لیکن جب تو کسی قوم کو اللہ کے ذکر میں مشغول نہ پائے تو ان کے ساتھ مت بیٹھ کیونکہ اس سے تیرا علم ضائع ہوگا اور تیری جہالت میں اضافہ ہوگا اور اگر ان پر غضب الٰہی نازل ہوا تو اس میں تیرا بھی حصہ ہوگا۔

۸۶۔۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان، ابوبکر ہذلی شہر بن حوشب کا قول ہے قابیل کے قتل کے بعد حضرت آدم ایک سو سال تک مسکرائے نہیں پھر انہوں نے دو شعر کہے

(۱) شہر اور اہل شہر تبدیل ہو گئے زمین غبار آلود اور خراب ہو گئی

(۲) ہر شئے کا ذائقہ اور رنگ تبدیل ہو گیا لوگوں کی بشاشت میں کمی آگئی۔

۸۷۔۷ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، ابن سفیان، ابراہیم بن عبدالملک، ہشام بن عمار، عمرو بن واقد، یزید بن ابی مالک، شہر نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ آج میری ایک بہت طویل القد شخص سے ملاقات ہوئی اس نے مجھے کشتی کی دعوت دی چنانچہ میں نے اس سے کشتی کر کے اسے شکست دیدی اس کے بعد ایک بہت زیادہ کمزور کوتاہ قد شخص سے میری ملاقات ہوئی اس نے بھی مجھے کشتی کی دعوت دی۔ میں نے اس سے کہا کہ میں اس طویل القد شخص سے کشتی لڑ چکا

ہوں میں تجھ سے کشتی نہیں لڑ سکتا چنانچہ ہماری کشتی ہوئی اس نے مجھے اٹھا کر آگ میں پھینک دیا اس کے بعد اللہ کے رسول نے فرمایا طویل القد شخص تیرے لیے دشمن وحشی ہے جو تجھے ہلاک کرنا چاہتے تھے لیکن ان پر تیری مدد کی گئی اور دوسرا وہ تم پر سے صغیرہ گناہ تھے وہ تجھ پر غالب آ گئے اور انہوں نے تجھے دوزخ میں ڈال دیا اس لیے صغیرہ گناہوں سے اجتناب بھی تجھ پر لازم ہے۔

۷۷۸۸۔ عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، صالح مری، حبیب بن محمد شہر ابوذر کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے جبرائیل میرے فلاں بندے کے قلب سے حلاوت ایمان ختم کر دے۔ اس کے بعد اس پر سخت مصیبت نازل ہوتی ہے پھر جب وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جبرائیل کو حکم دیتے ہیں کہ اس کی حلاوت ایمان دوبارہ لوٹا دو۔ اس لیے کہ میں نے اس کو آزمائش میں مبتلا کیا تھا اور میں نے اسے صادق پایا اور عنقریب میں اس کی خوب مدد کروں گا لیکن جب بندہ اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف التفات نہیں فرماتے۔

۷۷۸۹۔ ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین بن عبدالجبار، ہیثم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن حیان کہتے ہیں کہ میں نے شہر کو کہتے سنا ہے کہ دوزخ میں فساق نامی ایک وادی ہے اس میں تین سوتیس گھاٹیاں ہیں ہر گھاٹی میں تین سوتیس گھر ہیں ہر گھر میں تین سوتیس کمرے ہیں ہر کمرے میں تین سوتیس صندوق ہیں ہر صندوق میں ایک پہاڑ ہے ہر پہاڑ کے سر پر تین سوتیس بچھو ہیں ہر بچھو کے سر پر تین سوتیس زہر کے مٹکے ہیں اور ان میں سے ایک بچھو اہل دوزخ پر پھونک مارے تو وہ ان سب کو کافی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے عافیت میں رکھے۔

۷۷۹۰۔ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ہوذہ بن خلیفہ، عوف اعرابی، شہر نے بحوالہ ابوہریرہ اللہ کے رسول کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ قیامت کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ تم بیوقوفوں کو لوگوں کا سردار بنتے دیکھو گے، بکریاں چرانے والوں اور ننگے بھوکوں کو عالیشان عمارتوں میں فخر کرتے دیکھو گے اور باندیوں کو آقاؤں کے لئے بچے جنتے دیکھو گے۔[1]

۷۷۹۱۔ ابوعمر، حارث، ہوذہ، عوف، شہر فرماتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ کو کہتے سنا ہے کہ اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا اگر علم ثریا ستارے پر بھی ہوتا تو فارس کے کچھ لوگ پھر بھی اس کو حاصل کر لیتے۔[2]

یزید بن زریع اور ابو عاصم نے عوف کے حوالے سے اسی حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔

۷۷۹۲۔ ابوعمران بن حمدان، حسن بن سفیان، جبارہ بن مغلس، عبدالحمید بن بہرام، شہر نے بحوالہ ابوہریرہ آپ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے مردار اور قیمے کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ لوگوں کے پاس اس کے علاوہ برتن نہیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جس میں چاہو پیو جو شخص نشہ پئے گا اس کا وبال اسی کی طرف پہنچتا ہے۔[3]

یزید بن زریع نے خالد حذاء اور شہر کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

۷۷۹۳۔ سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، خالد بن محمد ابو وائل، عوان بن قتادہ، حفص بن جمیع، عبدالکریم، شہر بن حوشب نے بحوالہ ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ انبیاء اور رسول اہل جنت کے سردار ہوں گے شہداء اہل جنت کے قائد ہوں گے اور قرآن کریم کی خدمت کرنے والے اہل جنت کے منتظم ہوں گے۔[4]

۷۷۹۴۔ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، عبدالقاسم بن ذکوان، شہر کی سند سے مروی ہے ابوہریرہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل

۱۔ کنز العمال ۳۸۵۵۹

۲۔ مسند الامام احمد ۲/ ۲۹۷، ۳۰۹، ۴۲۰، ۴۲۲، ۴۶۹ وصحیح ابن حبان ۷۳۰۸ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۶۴

۳۔ مسند الامام احمد ۳/ ۲۵۴ وکنز العمال ۱۳۴۰۰ والضعفاء للعقیلی ۲/ ۲۳۳

۴۔ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی ۱/ ۲۰

کرتے ہیں کہ لوگوں میں بدترین شخص وہ ہے جو دوسرے کی دنیا کے بدلے اپنی آخرت کو ضائع کرے۔ (کنز العمال ۴۳۹۵۲)

۷۷۹۵۔ احمد بن اسحاق، عبدان بن احمد، زید بن حریش، عبداللہ بن خراش، عوام، شہر، ابن عباس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو تین کپڑوں میں غسل دیا گیا جن میں دو سفید اور ایک یمنی کپڑا تھا۔

۷۷۹۶۔ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم فریابی سفیان۔ سلیمان بن احمد، سلیمان بن معافی بن سلیمان، ابی، موسیٰ بن اعین، سفیان، موسیٰ، موسیٰ بن مسیب، شہر، ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک چلو پانی اور ہوا یوم نوح و عاد کے علاوہ کبھی بھی بلا حساب نازل نہیں فرمائے جیسا کہ قرآن پاک سے ثابت ہے۔ البتہ یوم نوح اور یوم عاد کے موقع پر اللہ نے ان پر بے حساب پانی اور ہوا نازل فرمائے حتیٰ کہ پانی اور ہوا کا روکنا ان (نگرانوں) کی طاقت سے باہر ہوگیا۔[1]

فریابی اور کچھ لوگوں نے اس حدیث کو سفیان پر موقوف کیا ہے۔ نیز موسیٰ بن اعین عن سفیان کے طریق سے یہ حدیث متفرد ہے۔ ابو زرعہ اور کچھ ائمہ نے اس حدیث کو معافی کی سند سے بیان کیا ہے۔

۷۷۹۷۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالغفار بن احمد حمصی، محمد بن مصفیٰ، یحییٰ بن سعید قطان، اسماعیل، احوص بن حکیم، شہر، ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے انہیں مجتمع دیکھ کر اس کی وجہ پوچھی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اللہ کے ذکر اور اس کی عظمت میں غور و فکر کیلئے جمع ہوئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہارے سامنے اللہ کی بڑائی بیان کروں؟ انہوں نے عرض کیا کہ بالکل اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حاملین عرش میں سے اللہ کا ایک فرشتہ اسرافیل بھی ہے جس کے کندھے پر عرش الٰہی کا ایک کنارہ قائم ہے اس کے قدم اسفل السافلین پر اور سر ساتویں آسمان پر لٹکا ہوا ہے ایسے عظیم فرشتے بھی تمہارے رب کی مخلوق میں سے ہیں۔[2]

اس حدیث کو اسماعیل بن عیاش کا احوص عن شہر بن حوشب عن ابن عباس روایت کرنا متفرد ہے۔ جلیل بن عطیہ نے شہر عن عبداللہ بن سلام کی سند سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۷۷۹۸۔ ابو احمد محمد بن احمد، سلیمان بن احمد، ابوخلیفہ، ابوالولید طیالسی، عبدالحمید بن بہرام، شہر بن حوشب، عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قریشی عورت حضرت سودہ کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا ان کے پہلے شوہر سے ۵ یا ۶ بچے تھے اس وقت ان کے شوہر کا انتقال ہو چکا تھا آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں نکاح سے کیا مانع ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میرے والدین آپ پر قربان ہوں کوئی چیز مانع نہیں صرف اتنی بات ہے کہ مجھے اپنی اولاد سے خطرہ ہے کہیں وہ آپ کے لئے تکلیف کا باعث نہ بن جائیں آپ ﷺ نے فرمایا صرف یہی وجہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ صرف یہی وجہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تم پر رحم فرمائے اونٹوں پر سوار ہونے والی قریش کی بہترین عورتیں ہیں جو احسن طریقے سے اولاد کی پرورش کرنے والی ہیں۔[3]

عبدالحمید کا شہر کے حوالے سے اس حدیث کو بیان کرنا متفرد ہے۔

۷۷۹۹۔ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد، زید بن حریش، عبداللہ بن خراش، عوام بن حوشب، شہر نے بحوالہ ابن عمر نقل کیا ہے کہ نبی کریم نے اس جنازہ کے ساتھ چلنے سے منع فرمایا جس کے ساتھ خلاف شریعت امور ہو رہے ہوں۔[4]

۱۔ الدر المنثور ۹/۲۲۹ والحبائک فی اخبار الملائک للسیوطی ۹۳

۲۔ الدر المنثور ۵/ ۳۴

۳۔ مسند الامام احمد ۱/ ۳۱۸ وفتح الباری ۹/ ۱۲۵

۴۔ سنن ابن ماجۃ ۱۵۸۳ ومسند الامام احمد ۲/ ۹۲

۸۰۰- ابواحمد غطریفی، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن راہویہ، جریر، لیث، شہر بن حوشب، ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی حتیٰ کہ لوگ حضرت ابراہیم کی ہجرت گاہ کی طرف ہجرت کریں گے اس کے بعد زمین پر بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے۔[1]

۸۰۱- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبدالصمد بن عبدالوارث، عبدالجلیل بن عطیہ، شہر، عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ چند صحابہ کرام اللہ کی مخلوق میں غور کر رہے تھے۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم کس چیز میں غور کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم خدا کے بارے میں غور کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے بارے میں سوچنے کے بجائے اللہ کی مخلوق کے بارے میں سوچو اللہ نے ایک ایسا فرشتہ پیدا فرمایا ہے کہ جس کے قدم ساتویں زمین پر ہیں اور اس کا سر ساتویں آسمان سے بھی تجاوز کر گیا ہے۔ اس کے قدموں سے گھٹنوں تک چھ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے اور اسی قدر گھٹنوں کے نیچے تک اور اللہ رب العزت مخلوق سے سب سے زیادہ صاحب بڑے ہیں۔[2]

۸۰۲- حبیب بن حسن، فاروق، ابومسلم کشی، ابوعاصم نبیل، قاضی ابواحمد، ابراہیم بن زہیر، مکی بن ابراہیم، عبداللہ بن ابی زیاد، شہر بن حوشب، اسماء بنت یزید کہتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی کی غیبت سے بچنے والے کے لئے اللہ پر حق ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھے۔[3]

۸۰۳- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، داؤد اودی، شہر، اسماء بنت یزید کہتی ہیں کہ میں سونے کے دو کنگن پہن کر بیعت کے لئے حاضر ہوئی آپ نے کنگنوں کو دیکھ کر فرمایا اے اسماء تمہیں اس کا خوف نہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمہیں ان کنگنوں کے بدلے آگ کے دو کنگن پہنائے حضرت اسماء کا قول ہے کہ اس کے بعد میں نے دو کنگن اتار دیئے۔[4]

حضرت مغیث بن سمی[5]

آپ وعظ و نصیحت کے ذریعہ لوگوں کو خدا ترسی کی طرف دعوت دینے والے اور انہیں جنت کی خوشخبری سنانے والے تھے۔

۸۰۴- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش، مالک بن حارث، مغیث بن سمی کا قول ہے کہ دوزخ ہر دن دو بار زور سے چیخ مارتی ہے جو جن وانس کے علاوہ ہر شے کو سنائی دیتی ہے۔

۸۰۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویحییٰ رازی، ہناد، ابومعاویہ، اعمش، مالک بن حارث، مغیث بن سمی نے بیان کیا ہے کہ جب انسان کو دوزخ میں ڈالا جائے گا تو اسے کہا جائے گا انتظار کرو ابھی تمہیں تحفہ دیا جائے گا اس کے بعد سانپ اور اژدہے کے زہر سے بھرا ہوا پیالہ اس کی خدمت میں پیش کیا جائے گا جب وہ اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو اس کے جسم کا گوشت اور ہڈیاں جدا جدا ہو جائیں گی۔

۱- سنن ابی داؤد ۴۴۸۲ ومسند الامام احمد ۲/۲۰۹ والترغیب والترهیب ۴/۹۱ وفتح الباری ۱۱/۳۸۹ وکنز العمال ۳۵۰۴۴، ۳۸۸۹۹.

۲- اتحاف السادة المتقين ۲/۲۵۳ والدر المنثور ۶/۱۳۰ وكنز العمال ۵۷۱۴ والأحاديث الصحيحة ۱۷۸۸.

۳- مسند الامام احمد ۶/۴۶۱ ومجمع الزوائد ۸/۹۵ والمصنف لابن ابی شیبة ۸/۳۸۸ والزهد لابن المبارك ۲۴۰ وشرح السنة ۱۳/۱۰۴ ومشكاة المصابيح ۴۹۸۱ واتحاف السادة المتقين ۷/۵۳۵ والترغيب والترهيب ۳/۵۱۷.

۴- مجمع الزوائد ۵/۱۴۸.

۵- التاريخ الكبير ۸/ت ۲۰۲۰ والجرح ۸/ت ۱۷۹۶ والكاشف ۳/ت ۵۶۷۷ وتهذيب الكمال ۶۱۲۱ وتهذيب التهذيب ۱۰/۲۵۵.

۷۸۰۶ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، وابو محمد بن حیان، عبداللہ بن احمد، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، عبداللہ بن محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش، جامع بن شداد، مغیث فرماتے ہیں کہ گزشتہ زمانہ میں ایک گناہگار شخص تھا ایک روز اس نے معاصی پر بوجہ ہو کر اللہ کے حضور درخواست کی کہ اے باری تعالی میری مغفرت فرمادیجئے صرف اتنی بات پر اللہ نے اس کی مغفرت فرمادی۔

۷۸۰۷ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن محمد بن سلام، ہناد بن سری، ابومعاویہ، اعمش، ابوسفیان، مغیث کا قول ہے کہ گزشتہ زمانہ میں ایک شخص تھا ایک روز تنہائی میں اپنے گناہوں کو یاد کر کے کہنے لگا کہ اے اللہ میری مغفرت فرمادے اسی حالت میں اس کی روح نکل گئی اور اس کی مغفرت کردی گئی۔

۷۸۰۸ عبداللہ بن محمد، ابوبکر محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ، ابومعاویہ، وکیع، اعمش، حسان بن ابی الاشرس، مغیث نے فرمایا کہ "طوبیٰ" جنت میں ایک درخت ہوگا اس کی ٹہنیاں ہر جنتی کے محل پر سایہ فگن ہوں گی اس پر ہر رنگ کے پھل ہوں گے بختی اونٹ کی مثل اس پر سے ایک پرندہ کا گزر ہوگا جب کسی جنتی کو اس پرندے کی خواہش ہوگی تو وہ دعا کرے گا اسی وقت وہ پرندہ بھنا ہوا دسترخوان پر اس کے سامنے آجائے گا وہ جنتی اسے کھائے گا اس کے بعد وہ پرندہ اڑ کر واپس چلا جائے گا۔

۷۸۰۹ عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی عبیدہ، ابی، اعمش، مالک بن حارث، مغیث کہتے ہیں کہ جنت کا ایک محل سونے، ایک چاندی، ایک یاقوت اور ایک زبرجد کا ہوگا پہاڑ مشک کے ہوں گے اور مٹی مشک اور زعفران سے مخلوط ہوگی۔

۷۸۱۰ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، ابومعاویہ، ابوسفیان، مغیث کا فرمان ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک راہب گرجے میں ساٹھ سال تک عبادت کرتا رہا ایک روز اس نے گرجے سے زمین کو دیکھا تو وہ اسے بہت اچھی لگی جس کی وجہ سے زمین پر چلنے کی اس نے تمنا ظاہر کی راوی کہتا ہے کہ راہب ایک روز ایک روٹی لے کر گرجے سے نیچے زمین پر اتر آیا اور زمین پر چلنے لگا اسی اثناء میں ایک خوبصورت لڑکی پر اس کی نظر پڑ گئی تھی کہ وہ اس خوبصورت وحسین وجمیل لڑکی پر عاشق وفریفتہ ہوگیا اور اسی حالت میں اس کی موت آگئی موت وحیات کی کشمکش میں ایک سائل نے اس سے سوال کیا تو اس راہب نے وہ روٹی اسے دے دی پھر اس کی ساٹھ سالہ عبادت اور اس کے ایک گناہ کا وزن کیا گیا تو وہ ایک گناہ ساٹھ سال کی عبادت پر غالب آگیا پھر اس کی آخری نیکی سائل کو روٹی دینے والی لائی گئی اور اسے اس کی ساٹھ سالہ عبادت کے ساتھ شامل کر کے اس کا وزن کیا گیا تو اس کی عبادت اس کے ایک گناہ پر غالب آگئی۔

۷۸۱۱ ابومحمد بن حیان، زہیر بن ہارون، علی بن محمد طنافسی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، ابوسفیان نے مغیث سے اسی قسم کا قول روایت کیا ہے۔

۷۸۱۲ عبداللہ بن جعفر، ابومسعود محمد بن حمید، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، جریر، اعمش، جامع بن شداد، مغیث بن سمی فرماتے ہیں کہ میں نے "توراۃ" میں پڑھا ہے کہ اگر مجھے مسلمان کے فتنے میں واقع ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں کافر کو قبل از موت بہت کچھ عطا کرتا۔

۷۸۱۳ سلیمان بن احمد، مطلب بن قرہ، محمد بن عیسیٰ طباع، قاسم بن موسیٰ، یزید بن واقد، مغیث کا قول ہے کہ آپ ﷺ سے افضل الناس کے بارے سوال کیا گیا آپ نے فرمایا گناہ، ظلم، دھوکہ اور حسد سے اجتناب کر کے دنیا سے جانے والا شخص لوگوں میں سب سے افضل ہے۔ پھر انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ بات کس شخص میں پیدا ہوسکتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا کو ناپسند اور آخرت کو پسند کرنے والے شخص میں صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کے مصداق تو صرف آپ کے غلام حضرت رافع ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر حسن اخلاق کا مالک اس شخص کا مصداق ہے۔

۷۸۱۴ محمد بن احمد بن علی، ابراہیم بن ہیثم بلدی، محمد بن کثیر صنعانی، عبداللہ بن جعفر بن احمد، اسماعیل بن عبداللہ، یحییٰ بن عبداللہ حرانی

اوزاعی رحمہ اللہ بن مریم سفیث بن کی کا بیان ہے کہ ایک روز میں نماز پڑھ رہا تھا ابن عمر میرے پہلو میں کھڑے تھے اور ابن زبیر نماز فجر روشنی میں پڑھاتے تھے، ایک روز انہوں نے نماز فجر تاریکی میں پڑھائی تو میں نے ابن عمر سے اس کی وجہ پوچھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ اور شیخین کے زمانہ میں نماز فجر اندھیرے ہی میں ہوا کرتی تھی حضرت علی کی شہادت کے بعد حضرت عثمان کے دور میں فجر کی نماز روشنی میں شروع ہوئی۔

۳۳۰ حضرت حسان بن عطیہ[1]

آپ اعمال خیر میں سبقت لے جانے والے معاصی کی مذمت کرنے والے تھے۔ آپ اصلاً بصری تھے بعد میں شام منتقل ہو گئے تھے۔

۸۱۵۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، یزید بن عبدالصمد، ابو مسہر، عقبہ، اوزاعی کہتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ سے بڑا مرد صالح میں نے نہیں دیکھا۔

۸۱۶۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق حمصی، عمرو بن عثمان عبدالملک بن محمد صنعانی، اوزاعی کا قول ہے کہ حضرت حسان بن عطیہ عصر تا مغرب ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔

۸۱۷۔ سلیمان، محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، حسان بن عطیہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں طویل قیام اللیل کرنے والے شخص کے لئے یوم قیامت طویل قیام آسان ہو جائے گا۔

۸۱۸۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی کہتے ہیں کہ حسان بن عطیہ کا بکریوں کا ریوڑ تھا ایک روز انہوں نے آواز سن کر اسے چھوڑ دیا میں نے اوزاعی سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا ایک دن ان کی بکریوں کا اور ایک دن ان کے پڑوسیوں کی بکریوں کا مقرر ہے۔

۸۱۹۔ محمد بن معمر، ابوشعیب، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ بعض لوگوں کے درمیان ایک ہی نماز میں شریک ہونے کے باوجود آسمان وزمین کا فرق ہوتا ہے کیونکہ ایک شخص خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اور دوسرا شخص اسی نماز میں غافل اور لاپرواہ ہو کر کھڑا رہتا ہے۔

۸۲۰۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمد بن وزیر، سلیمان بن احمد، ہاشم بن مرثد، صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ سجدہ کرنے والا شخص رحمٰن کے قدم پر سجدہ کرتا ہے ولید اوزاعی کے قول سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کا یہ فرمان (بندہ حالت سجدہ میں اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے) اور اسی طرح (خوشی سے کیا گیا صدقہ رحمٰن کے ہاتھ میں پہنچ جاتا ہے) قرب الٰہی پر محمول ہے اسی طرح حسان کا یہ قول کہ بندہ رحمان کے قدم پر سجدہ کرتا ہے قرب الٰہی پر محمول ہے۔

۸۲۱۔ سلیمان بن احمد، ہاشم بن مرثد، صفوان، احمد، عبداللہ، علی بن سہل، ولید اوزاعی، حسان فرماتے ہیں کہ ایمان کا فائدہ عمل کے وقت ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (ترجمہ) ایمان والے تو وہی لوگ ہوتے ہیں کہ جب اللہ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اور جو کہ نماز کی اقامت کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں سچے ایمان والے یہی لوگ ہیں (الانفال ۲تا۴)۔

---

[1] التاریخ الکبیر ۳/ت ۱۳۳. والجرح ۳/ت ۱۰۴۴. والکاشف ۱/۲۱۷. والمیزان ۱/۴۷۸. وتهذیب الکمال ۱۱۹۳. وتهذیب التهذیب ۲/۲۵۱.

۹۲۲ے ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم بن سعید جوہری، موسیٰ بن ابی ایوب، سعید بن کثیر بن دینار، سلمہ بن کلثوم اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ آج لوگوں میں خیر خواہی بہت کم رہ گئی ہے۔

۹۲۳ے سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، اوزاعی، حسان کہتے ہیں کہ انسان کا گھر میں نماز ادا کرنا پوشیدہ اعمال سے ہے۔

۹۲۴ے محمد بن معمر، سلیمان، ابوشعیب، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، حسان فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی کو ناپسند کرنا اللہ تعالیٰ سے سب سے بڑی دشمنی ہے۔

۹۲۵ے سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی، حسان نے بیان کیا ہے کہ ہمارے زمانہ کے لوگ خواتین کے ذکر اور مساجد میں فضول باتوں سے اجتناب کرتے تھے۔

۹۲۶ے احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، یونس، ابن کثیر، اوزاعی، حسان کا بیان ہے کہ ہمارے زمانہ کے لوگ عورتوں کے ذکر اور مساجد میں فضول باتوں سے اجتناب کرتے تھے۔

۹۲۷ے سلیمان بن احمد، بکر بن مقلاص، ابی، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، ولید بن ابی طلحہ، ابن وہب، یونس بن یزید، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ تین شخصوں سے کھانے پینے کے اعتبار سے حساب نہیں ہوگا (۱) افطاری کے وقت کھانے والے سے (۲) سحری کھانے والے سے (۳) مہمان کو کھلانے سے۔

۹۲۸ے سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق، عمرو بن عثمان، عبدالملک بن محمد صنعانی، اوزاعی کہتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک کی خلافت میں غیلان قدری ہمارے پاس آئے غیلان چرب زبان تھا اس نے ہمارے پاس کچھ باتیں کیں پھر اس نے حسان سے اپنی کی ہوئی باتوں کے بارے میں سوال کیا حسان نے جواب میں کہا اے غیلان اگر تم چرب زبان ہوتا تو پھر بھی تیری باتوں کے جواب سے عاجز تھا اس لئے کہ میرا قلب تیری باتوں کو ناپسند کرتا ہے۔

۹۲۹ے احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، یونس بن حبیب، محمد بن کثیر، اوزاعی کہتے ہیں کہ حسان نے غیلان قدری سے کہا کہ خدا کی قسم اگر تم چرب زبان ہوتے تو پھر بھی تیری جیسی باتیں نہ کرتا کیونکہ تیری ساری باتیں غلط ہیں۔

۹۳۰ے سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی، حسان بن عطیہ کا قول ہے کہ سنت کے بجائے بدعت کی طرف عوام بہت جلد مائل ہو جاتی ہے۔

۹۳۱ے سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابو مغیرہ، اوزاعی، حسان نے فرمایا کہ جس قوم نے بدعت ایجاد کی اللہ نے اسی کی مانند سنت سے انہیں قیامت تک محروم کر دیا۔

۹۳۲ے احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، جعفر بن مسافر، بشر بن بکیر، اوزاعی نے گذشتہ قول کی مانند حسان کا قول نقل کیا ہے۔

۹۳۳ے سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود مقدسی، محمد بن کثیر، اوزاعی، حسان کا قول ہے علانیہ دعا سے سری دعا ستر درجہ افضل ہوتی ہے۔

۹۳۴ے احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عبدالجبار بن یحییٰ، عقبہ بن علقمہ، اوزاعی کہتے ہیں کہ حسان بن عطیہ کی ایک راہب سے ملاقات ہوئی راہب نے حسان کے لئے دعا کی حسان نے آمین کہی بعد میں لوگوں نے حسان سے کہا کہ آپ کو اس کی دعا کی قبولیت کا یقین ہے؟ حسان نے جواب میں فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا میرے حق میں قبول فرمائے گا۔

۹۳۵ے احمد، عبداللہ بن علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، حسان نے بحوالہ عبدہ بن ابی لبابہ نقل کیا ہے کہ ابو لبابہ شام کے وقت فرمایا کرتے تھے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جو دن کو ختم کر کے رات لایا جو کہ سکون کا باعث ہے۔ اے باری تعالیٰ ہمیں اپنا شکر گزار

بندہ و بلاد سے تمام تعریف اس ذات کے لئے ہیں جس نے آج کے روز تک ہمیں عافیت بخشی اس لئے کہ بہت سے افراد اس زمانہ میں آزمائش میں مبتلا کئے گئے اے باری تعالیٰ موت تک مجھے عافیت عطا فرما اور آخرت میں عذاب جہنم سے نجات عطا فرما عبدہ بن ابی لبابہ صبح کے وقت یہی دعا کیا کرتے تھے

۸۳۳ - احمد، عبداللہ محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی حسان کا قول ہے کہ جس مجلس میں لغو باتیں کی جائیں پھر اختتام مجلس پر شرکائے مجلس استغفار کرلیں تو وہ استغفار ان کے لئے کفارہ بن جاتا ہے۔

۸۳۴ - سلیمان بن احمد، احمد بن معلی، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی فرماتے ہیں کہ حسان یہ دعا کیا کرتے تھے اے باری تعالیٰ تقدیر اور شیطان کے شر سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں اور غیر کے لئے مجھے عبرت بنانے سے میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور غیر کو مجھ سے زیادہ نوازنے سے میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور آپ کی بارگاہ میں رسوائی سے میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور میں آپ کی مرضی کے خلاف بات کرنے سے آپ کی پناہ کا طلب گار ہوں اے رب کریم میری مغفرت فرما بلاشبہ تو میرے گناہوں سے واقف ہے اور قدرت کے باوجود مجھے عذاب مت دینا۔

۸۳۶ - سلیمان بن احمد، احمد بن معلی، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد اوزاعی حسان کا قول ہے جو شخص کسی وادی میں اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس وادی کو خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی حسنات سے پر کر دیتا ہے۔

۸۳۵ - سلیمان بن احمد، احمد بن معلی، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی نے بحوالہ حسان بیان کیا ہے کہ جس شخص میں پانچ چیزیں جمع ہو جائیں تو وہ شخص کامل الایمان ہے (۱) اللہ اور اس کے رسول کے لئے خیر خواہی کرنا (۲) اللہ اور اس کے رسول کے لئے محبت کرنا (۳) لوگوں کو خوش کرنے والا شخص (۴) ذو رحم محرم سے صلہ رحمی کرنے والا شخص (۵) جس کا ظاہر و باطن ایک ہو۔

۸۴۰ - احمد بن اسحاق، عبداللہ، عباس بن ولید بن مزید، ابی اوزاعی حسان کا قول ہے کہ حاملین عرش کی تعداد ۸ ہے جو شیریں آواز میں حمد الٰہی میں مشغول رہتے ہیں ان میں سے چار حمد الٰہی کرتے ہوئے کہتے ہیں اے باری تعالیٰ آپ کی ذات پاک ہے ہم آپ کے علم کے بعد آپ کے صبر پر آپ کی تعریف کرتے ہیں۔ دیگر چار کہتے ہیں اے باری تعالیٰ آپ کی ذات تمام عیوب سے پاک ہے۔ آپ کی قدرت کے بعد ہم آپ کے عفو پر آپ کی حمد خوانی کرتے ہیں۔

۸۴۱ - احمد، عبداللہ، عباس، ابی، اوزاعی، حسان فرماتے ہیں کہ علم میں اضافے کے بقدر انسان کے لئے رحمت الٰہی اور قدرت الٰہی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

۸۴۲ - احمد، عبداللہ، عباس، ابی، اوزاعی، حسان کا قول ہے جو انسان کھانے کے حاضر ہونے پر کہے اے اللہ اسے میرے لئے پاکیزہ رزق بنا دے جس پر مجھ سے کوئی حساب و کتاب نہ ہو تو گویا اس نے کھانا کھانے کا شکر ادا کر دیا۔

۸۴۳ - محمد بن عمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ اوزاعی، حسان کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو ظلم کے ساتھ عذاب دے گا پھر دونوں کو دوزخ میں داخل کرے گا

۸۴۴ - محمد، ابوشعیب، یحییٰ اوزاعی حسان نے کہا انسان جب شیطان پر لعنت کرتا ہے تو شیطان مسکرا کر کہتا ہے اے انسان تو لعنت اس کو کر رہا ہے جو ملعون ہے پہلے ہی حسان کہتے ہیں کہ شیطان بندہ کے لعنت کرنے کے وقت کہتا ہے تو مجھ پر لعنت کرتا ہے حالانکہ اللہ اس سے قبل مجھ پر لعنت کر چکا ہے۔

۸۴۵ - محمد، ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ شیاطین بہت زیادہ ہیں ان کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو ایسے کھیت میں

دانس سو جس میں غدیاں بہت زیادہ ہوں جب وہ چلے تو اس کے دائیں بائیں بہت سی غدیاں اڑیں اگر اللہ شیاطین کو انسان کی آنکھ سے پوشیدہ نہ رکھتا تو لوگوں کو ہر جگہ شیاطین نظر آتے۔

۷۸۴۶ محمد، سلیمان بن احمد، ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی، حسان نے بیان کیا ہے کہ حاملین عرش فرشتوں کے پاؤں ساتویں زمین پر قائم ہیں اور ان کا سر ساتویں آسمان سے بھی تجاوز کر گیا ہے اور ان کے سینگ ان کے طول کے مساوی ہیں جن پر عرش قائم ہے۔

۷۸۴۷ محمد، سلیمان، ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی حسان فرماتے ہیں کہ انسان کے گناہ کرنے کے بعد فرشتہ کافی دیر تک اس کی توبہ کا انتظار کرتا ہے اگر وہ توبہ نہیں کرتا تو فرشتہ اس کا گناہ لکھتا ہے ورنہ نہیں لکھتا۔

۷۸۴۸ ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ جمعہ کے روز مسافر کی مدد نہیں کی جاتی اور اس کی حاجت پوری نہیں کی جاتی۔

۷۸۴۹ محمد، ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی، حسان کا بیان ہے کہ حضرت عثمانؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ عمرؓ کے مساوی نہیں ہیں؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ تم مجھے اس شخصیت کے مساوی سمجھتے ہو جس نے اپنے دور خلافت میں شیاطین کو بیڑیوں سے جکڑ دیا تھا۔

۷۸۵۰ محمد، ابوشعیب، اوزاعی، حسان فرماتے ہیں کہ دو رکعت سنت کے مطابق ادا کرنا یا سنت کے ستر رکعت ادا کرنے سے بہتر ہے۔

۷۸۵۱ سلیمان، ابوشعیب، اوزاعی حسان نے بیان کیا ہے کہ قیامت کے روز ارشاد خداوندی ہوگا اے لوگو میں اب تک تمہارے بارے میں خاموش رہا اب تم خاموش رہو آج تمہارے اعمال نامے تمہارے سامنے پیش کئے جائیں گے جو خیر کو پائے وہ اللہ کی حمد کرے جو برائی کو پائے وہ اپنے نفس کو ملامت کرے اس لئے کہ یہ تمہارے اعمال ہیں جو آج تم پر پیش کئے گئے ہیں۔

۷۸۵۲ سلیمان، ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی، حسان کہتے ہیں کہ جب بھی کسی قوم پر آزمائش آئی تو وہ صرف ان کی خواہش کی وجہ سے آئی۔

۷۸۵۳ سلیمان، ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی حسان نے قول باری تعالیٰ (**ولا ینقص من عمرہ**) کی تفسیر میں فرمایا جو آنے والا دن انسان کی عمر کم کرتا ہے۔

۷۸۵۴ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی، حسان نے فرمایا لوگ جب سائلوں محتاجوں اور فقراء کا خیال رکھنا چھوڑ دیتے ہیں تو میں ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعے دہشت زدہ کر دیتا ہوں۔

۷۸۵۵ احمد، عبداللہ بن علی بن خشرم، عبداللہ بن سعید، سلیمان بن احمد، محمد بن احمد، اسحاق بن راہویہ، ابی عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ ایک شخص گدھے پر سوار تھا گدھے کا پاؤں پھسل گیا سوار نے کہا کہ تو ہلاک ہو دائیں جانب والے فرشتے نے کہا کہ یہ نیکی نہیں ہے جسے میں لکھوں بائیں جانب والے فرشتے نے بھی یہی کہا پھر جانب اللہ صاحب شمال کو اس کے لکھنے کا حکم ہوا چنانچہ اس کا یہ قول اس کے گناہوں میں لکھ دیا گیا۔

۷۸۵۶ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی حسان فرماتے ہیں کہ چھ افراد غضب الٰہی کا مورد ہوتے ہیں (۱) لوگوں کو ناحق قتل کرنے والے (۲) متکبر لوگ (۳) قلوب میں کینہ رکھنے والے (۴) چغل خور (۵) لوگوں میں تفرقہ ڈالنے والے (۶) بغاوت کرنے والے

۷۸۵۷ سلیمان بن احمد، محمد، اوزاعی، حسان کہتے ہیں کہ رات کے وقت مسلمانوں کی چوکیداری کرنے والے شخص کے لئے جنت واجب ہے۔

۷۸۵۸ سلیمان بن احمد، محمد، اوزاعی، حسان نے بیان کیا ہے کہ فتنہ دجال سے بارہ ہزار مرد اور ستر ہزار عورتیں محفوظ رہ جائیں گے۔

۷۸۵۹ سلیمان بن احمد، ہشام بن مرثد، صفوان بن صالح، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، علی بن سہل، ولید بن مسلم، اوزاعی، حسان فرماتے ہیں کہ حضرت آدم جنت سے نکالے جانے پر ستر سال تک روئے اور اتنا ہی عرصہ اپنی خطا پر روئے اور اپنے بیٹے کے قتل پر

چالیس سال تک رو ئے اور ایک سو سال تک مکہ میں قیام فرمایا علی بن حمل کے قول کے مطابق ساٹھ سال تک مکہ میں قیام فرمایا۔
محمد بن مصعب نے اس روایت کو اسی طرح موقوفاً روایت کیا ہے۔ اوزاعی کا اس روایت کو اسحٰق بن ابی طلحہ عن انس مرفوعاً روایت کرنا مشہور ہے۔

۸۶۰۔ محمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، یونس ابن حبیب، محمد بن کثیر، اوزاعی، حسان، انس بن مالک کا قول ہے کہ اصبہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی اتباع کریں گے جن کے سروں پر سبز چادریں ہوں گی۔

اوزاعی نے اس روایت کو اسی طرح حسان بن شداد کی سند سے نقل کیا ہے۔ نیز سوید نے اس روایت کو اوزاعی عن حسان عن مسلم بن مشکم عن شداد کی سند سے روایت کیا ہے۔

۸۶۱۔ محمد بن عمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ ایک روز شداد نے ایک منزل پر اتر کر دستر خوان طلب کیا اور فضیل وغیرہ کو اور ان سے کہا گیا کہ آپ کیسی بات کر رہے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ اس ایک بات کے علاوہ میں نے کبھی بھی غیر ذمہ داری کی بات نہیں کی اس لئے تم اس کو چھوڑو میں تمہیں اللہ کے رسول کا قول سناتا ہوں کہ جب لوگ مال جمع کرنے لگیں تو تم یہ دعا یاد کر لینا: باری تعالیٰ میں آپ سے ثابت قدمی، عزیمت، نعمت پر شکر، حسن عبادت، قلب سلیم، لسان صادق کا سوال کرتا ہوں جو چیزیں تیرے علم میں ہیں تجھ سے ان کی بہتری کا طالب ہوں ان کے شر سے تیری پناہ کا سائل ہوں میرے جن گناہوں سے تو واقف ہے ان کے بارے میں تجھ سے تیری مغفرت کا خواستگار ہوں۔[1]
یہ حدیث اوزاعی عن حسان کی سند سے مشہور ہے۔

۸۶۲۔ عبداللہ بن جعفر، ابومسعود، عبداللہ بن نمیر، محمد بن احمد بن حسن، حبیب بن حسن، فاروق، ابومسلم کشی، ابوعاصم، محمد بن احمد بن علی، محمد بن یوسف بن طباع، محمد بن کثیر صنعانی، سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابوخیثمہ، ابواسحاق بن حمزہ، محمد بن عمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، حسان، ابوکبشہ، عبداللہ بن عمر نے رسول اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ میری طرف سے اگر چہ ایک آیت ہی ہو لوگوں کو پہنچاؤ اور بنی اسرائیل سے احادیث بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ بولا اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔[2]
یہ حدیث اوزاعی عن حسان کی سند سے غریب ہے۔

۸۶۳۔ حبیب بن حسن، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن حسن حلبی، محمد بن کامل بن میمون زیات، محمد بن اسحاق عکاشی، اوزاعی، حسان بن عطیہ، ابوسعید، عمرو بن عاص کا قول ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ گناہوں کے چھوٹا ہونے کو دیکھنے کے بجائے اس ذات کو دیکھو جس کے خلاف تم جرأت کر رہے ہو۔

یہ حدیث محمد بن منکدر کی سند سے غریب ہے۔ نیز اس حدیث کو حسان کا محمد بن منکدر کی سند سے بیان کرنے میں تفرد ہے۔

۸۶۴۔ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، محمد بن کثیر، سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود مقدسی، عمرو بن ابی سلمہ، اوزاعی، حسان بن عطیہ، محمد بن منکدر، جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ایک شخص کو میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھ کر فرمایا کیا اس کے پاس کپڑے صاف کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے اور ایک شخص کو پراگندہ حال دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا کیا اس کے پاس بالوں کو صاف اور درست کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الفتن ۱۲۳ والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۹۲۵. ومشکاۃ المصابیح ۵۴۹۰. وکنز العمال ۳۸۶۶۴

[2] صحیح البخاری ۲۰۷/۴. وسنن الترمذی ۲۶۶۹. وسنن الدارمی ۱۳۶/۱. ومسند الامام احمد ۱۵۹/۲

حسان اس حدیث کو محمد بن ابی عائشہ کی سند سے بیان کرنے میں متفرد ہیں۔

۷۸۶۵ محمد بن احمد، محمد بن یوسف، محمد بن مصعب، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم فریابی، محمد بن مصفی، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی حسان، محمد بن ابی عائشہ، ابوہریرہؓ نے رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ تشہد سے فارغ ہو کر تم چار چیزوں سے پناہ طلب کیا کرو (۱) عذاب قبر سے (۲) عذاب دوزخ سے (۳) زندوں اور مردوں کے فتنہ سے (۴) فتنۂ دجال سے۔[1]

یہ حدیث اوزاعی اور حسان کی سند سے غریب ہے۔

۷۸۶۶ ابوبکر آجری، عمر بن ایوب سقطی، ابواحمد محمد بن احمد جرجانی قاسم بن زکریا مقری ابوہمام، ابوالفضل، اوزاعی، حسان، محمد بن ابی عائشہ، ابودرداء نے رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس نے انشاء اللہ کہہ کر قسم اٹھائی پھر قسم توڑ دی اس پر قسم کا کفارہ نہیں ہے۔[2] (مسند الامام احمد ۶/۲، السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰/۴۶)

یہ حدیث اوزاعی اور حسان کی سند سے غریب ہے۔

۷۸۶۷ سلیمان بن احمد، ابوبکر بن سہل، عمرو بن ہاشم، اوزاعی حسان، نافع نے بحوالہ ابن عمر رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ قسم کے ساتھ انشاء اللہ کہنے والا وہ حانث ہو گیا تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔[3]

عمرو بن ہاشم بیروتی کا اس روایت کو مرفوعاً نقل کرنا متفرد ہے۔

۳۳۱ قاسم بن مخیمرہ[4]

آپ فضولیات سے اجتناب کرنے والے اور دنیاوی تفکرات سے کوسوں دور تھے، اصلاً کوفی تھے بعد میں شام منتقل ہو گئے تھے۔

۷۸۶۸ سلیمان بن احمد، عبدالرحمٰن بن عمرو، ابوزرعہ، ابومسہر، سعید بن عبدالعزیز، قاسم بن مخیمرہ کہتے ہیں کہ میرے دسترخوان پر کبھی دو قسم کے کھانے جمع نہیں ہوئے اور کبھی مجھے کوئی غم پیش نہیں آیا۔

۷۸۶۹ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن داؤد، محمود بن خالد، عمر اوزاعی، قاسم فرماتے ہیں کہ کبھی مجھے دنیاوی غم پیش نہیں آیا۔

۷۸۷۰ محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، شریح بن یونس، ولید بن مسلم، ابوجابر کہتے ہیں کہ قاسم ولیموں کی دعوت میں شرکت کرتے تھے لیکن صرف ایک قسم کا کھانا تناول فرماتے تھے۔

۷۸۷۱ احمد، عبداللہ، ابوحمید، ہقل، جرہ، اوزاعی کہتے ہیں کہ قاسم ہمارے پاس آتے تھے اور بحکم نص قرآنی واذا کانوا معہ علی امر جامع لم یذھبوا حتی یستاذنوہ (النور۶۲) اجازت طلب کر کے واپس جاتے تھے۔

۷۸۷۲ سلیمان بن احمد، محمد بن مصفی، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بابلی، اوزاعی، قاسم کہتے ہیں کہ کسی مسلمان کی قبر کو روندنا میرے نزدیک سخت گناہ ہے۔

۷۸۷۳ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز جروی، ضمرہ، اوزاعی، قاسم فرماتے ہیں کہ آگ کے شعلہ کو روندنا

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۳۰، وسنن الدارمی ۹۶۳، وسنن ابن ماجۃ ۹۰۹، ومسند الامام احمد ۲/۲۳۷، وسنن الدارمی ۱/۳۱۰، وفتح الباری ۲/۳۲۲، ۱۱/۱۹۵۔

[2] کنز العمال ۴۶۲۷۰۔

[3] مسند الامام احمد ۲/۶، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰/۴۶، وتفسیر القرطبی ۶/۲۷۳۔

[4] طبقات ابن سعد ۶/۳۰۳، والتاریخ الکبیر ۷/ت ۷۳۳، والجرح ۷/ت ۶۸۴، والجمع ۲/۴۲۱، والکاشف ۲/ت ۴۵۹۱، وتھذیب الکمال ۴۸۲۵۔

مجھے ایک مسلمان کی قبر کو روندنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۸۷۴ے محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، موسیٰ بن سلیمان کہتے ہیں کہ قاسم نے ارشاد خداوندی (اضاعوا الصلاۃ و اتبعوا الشھوت) (از مریم ۵۹) میں اضاعوا الصلاۃ کے بارے میں فرمایا اس سے مراد نماز کے اوقات ہیں کیونکہ نماز کے چھوڑنے سے تو کفر لازم آتا ہے۔

۸۷۵ے سلیمان بن احمد، محمد بن معمر، ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی قاسم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا میں بہترین شریک ہوں جس نے میرے اور غیر کے لیے عمل کیا تو وہ عمل غیر کے لئے ہوگا۔

۸۷۶ے ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حجاج بن محمد، محمد بن عبداللہ البصری، قاسم نے اپنی ام ولد سے کہا مجھے کیا ہو گیا کہ میں قبل از موت موت کی خواہش کرتا ہوں لیکن اس کے آنے پر اسے ناپسند کرتا ہوں۔

۸۷۷ے سلیمان بن احمد، محمد بن معمر، ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی کہتے ہیں کہ قاسم کے سامنے قرآنی آیت (ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ (البقرۃ ۱۹۵) تلاوت کی گئی ایک شخص نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی قوم پر حملہ نہ کرے۔ قاسم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص دس ہزار افراد پر بھی حملہ کرے تو اس آیت کی رو سے کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ وہ اس کا مصداق ہی نہیں ہے اس آیت کا مصداق تو راہ خدا میں مال خرچ نہ کرنے والے افراد ہیں۔

۸۷۸ے احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، قاسم نے قرآنی آیت (ولا تلقوا الخ) کی مذکورہ تفسیر فرمائی۔

۸۷۹ے احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، محمود بن خالد، ولید بن مسلم، ابوعمرو اوزاعی، قاسم کہتے ہیں کہ غزوہ سے بلا اجازت امام لوٹنے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی حتیٰ کہ وہ غزوہ کی طرف واپس چلا جائے اور جس شئے پر بھی اس کا گزر ہوتا ہے وہ اس پر لعنت کرتی ہے۔

۸۸۰ے احمد، عبداللہ، محمود، ولید، اوزاعی، قاسم کا قول ہے کہ جب تم کسی شخص کو جھگڑا کرتے اور تکبر کرتے دیکھو تو سمجھو کہ وہ بھلائی سے بالکل محروم ہو گیا ہے۔

۸۸۱ے احمد، عبداللہ، کثیر بن عبید، عمرو بن عثمان، عتبہ بن علقمہ، اوزاعی، قاسم فرماتے ہیں کہ پرندوں کے انڈے دینے کے ایام میں اس کا شکار مکروہ ہے۔

۸۸۲ے احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، محمود بن خالد، محمد بن عمیر، اوزاعی قاسم کا قول ہے کہ جب انسان صبح کے وقت مسجد میں جاتا ہے تو ہر ہر قدم پر اس کا ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور اس کے بعد ہر آنے والے انسان کے بدلے اس کے لئے ایک قیراط کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے۔

۸۸۳ے عبداللہ، احمد بن ابی الحواری، ولید، اوزاعی قاسم نے بیان کیا ہے کہ حجاج بن یوسف کے زمانہ میں اسلام کو بہت نقصان پہنچا۔

۸۸۴ے سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابومغیرہ، اوزاعی اسید بن عبدالرحمن، خالد بن دریک، ابوجعید حاجب نے قاسم سے قدر یہ کے بارے میں سوال کیا قاسم نے جواب دیا کہ ان باتوں کو قلوب ناپسند کرتے ہیں۔

۸۸۵ے سلیمان، احمد، ابومغیرہ، اوزاعی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عیسیٰ بن یونس، موسیٰ بن سلیمان، قاسم بن مخیمرہ کا قول ہے حضرت لقمان نے اپنے لڑکے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اے بیٹے شکم سیری سے اجتناب کر اس لئے کہ وہ دن رات ہر وقت انسان کے لئے نقصان دہ ہے۔

۸۸۶ے ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، حکم بن مغفل، سلیمان، ہاشم بن مرثد، صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، اوزاعی سلیمان بن موسیٰ

قاسم نے گزشتہ قول کے مانند فرمایا۔

۸۸۷۔ سلیمان، محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ اوزاعی، موسیٰ بن سلیمان، قاسم کہتے ہیں کہ میں عمر بن عبدالعزیز کو ایک حدیث سنانے کے لئے گیا چنانچہ ان کے پاس پہنچنے کے بعد میں نے ان سے کہا مجھ تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ جس بادشاہ نے لوگوں کی حاجت کا خیال نہیں رکھا تو قیامت کے روز اللہ اس کی حاجت کا خیال نہیں کرے گا۔

۸۸۸۔ ابوعمرو عثمان بن محمد عثمانی عبداللہ بن شعیب، ابراہیم بن ہانی عبداللہ بن یوسف سعید بن عبدالعزیز، قاسم کہتے ہیں کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا انہوں نے مجھے انعامات عطا کئے پھر مجھ سے احادیث بیان کرنے کو کہا لیکن میں نے اس وقت احادیث بیان کرنا اچھا نہیں سمجھا۔

۸۸۹۔ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ، ابومسہر، سعید بن عبدالعزیز قاسم نے بیان کیا ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا انہوں نے مجھے ستر دینار دیئے اور سواری کے لئے خچر دیا اور پچاس دینار میرا وظیفہ مقرر کیا میں نے ان سے کہا کہ آپ نے مجھے تجارت سے بے پرواہ کر دیا پھر انہوں نے مجھے حدیث بیان کرنے کو کہا لیکن اس حالت میں میں نے احادیث بیان کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

اس حدیث کو ابوبکر بن عیاش نے ابی حصین و عاصم بن القاسم عن عبداللہ کی سند سے اسی طرح مرفوعاً بیان کیا ہے۔

۸۹۰۔ ابواحمد معاذ بن مثنیٰ، ابومحمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی محمد بن کثیر، سفیان ثوری، علقمہ بن مرثد، قاسم، عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بھی کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ صحت کے زمانہ میں جو یہ اعمال صالح کرتا تھا وہ اس کے لئے لکھتے رہو۔

اس حدیث کو زبید بن حارث، زید بن ابی انیسہ، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، شعبہ، ادریس اودی، اجلح حسن بن حر، عمرو بن قیس ملائی، ابوخالد دالانی، حجاج بن ارطاۃ، عبدالملک بن ابی غنیہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

نیز ابواسحٰق سبیعی نے اس حدیث کو قاسم عن شریح کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۸۹۱۔ ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، محمد بن عبداللہ حاسب، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابراہیم بن عیسیٰ، احمد بن بشیر ہشیم، حکم، قاسم، شریح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے مسح علی الخفین کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ اس کے بارے میں تم علیؓ سے سوال کرو، چنانچہ میں نے علیؓ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسول نے ہم کو حضر میں ایک دن ایک رات اور سفر میں تین دن تین راتوں تک موزوں پر مسح کی اجازت دی ہے۔

مفضل بن صدقہ نے اس روایت کو ابن ابی لیلیٰ عن الحکم کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۸۹۲۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبیداللہ بن معاذ، ابی شعبہ، حکم، قاسم، وراد، مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا[1] نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ الملک و لہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر

اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذالجد منک الجد۔

بقیہ بن ولید نے اس روایت کو عبدالرحمٰن بن ثابت کی سند سے بیان کیا ہے، نیز زہیر بن معاویہ اور محمد بن عجلان نے اس روایت کو حسن بن حر عن القاسم کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۔ المصنف لابن أبی شیبۃ ۲۳۰/۱۰ وأمالی الشجری ۲۸۷/۱ وتاریخ بغداد ۲۰/۷، والدر المنثور ۱۰۳/۶، وکنز العمال ۲۴۲۳، ۲۴۴۴.

۸۹۳ے ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح ابن عبادہ، شعبہ، حکم، قاسم، عمرو بن شرحبیل، قیس بن سعد بن عبادہ کہتے ہیں کہ ہم زکوۃ اور رمضان کے روزوں کی فرضیت کے نزول سے قبل صدقہ فطر کا حکم اور یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے پھر زکوۃ اور رمضان کے روزوں کی فرضیت کے نزول کے بعد اللہ کے رسول نے ہمیں نہ تو صدقہ اور عاشورہ کے روزے کا حکم دیا اور نہ ہی منع فرمایا۔

ولید وغیرہ نے اس روایت کو ابو بردہ کے بجائے اوزاعی عن القاسم عن ابی موسیٰ کی سند سے روایت کیا ہے نیز قتادہ، یحیٰی اور دیگر چند لوگوں نے اس روایت کو اوزاعی عن محمد بن ابی موسیٰ عن القاسم عن ابی موسیٰ کی سند سے روایت کیا ہے' نیز اس سند میں بھی ابو بردہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔

۸۹۴ے سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عزیز موصلی، غسان بن ربیع، عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان، حسن بن حر، قاسم کہتے ہیں کہ علقمہ بن قیس نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے فرمایا کہ ابن مسعود نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے بیان کیا کہ رسول خدا ﷺ نے اسی طرح میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے تشہد سکھائی۔

حسن بن حر سے اس روایت کو زید عن القاسم عن ابی حبیب قاضی عمان کی سند سے روایت کیا ہے۔

۸۹۵ے سلیمان بن احمد، ابوسیار احمد بن حمویہ تستری، عبدان بن محمد، حسن بن علی بن صالح اوزاعی، قاسم، ابوبردہ، ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں جرنیش نبیذ کا پیالہ پیش کیا گیا آپ نے اسے دیوار پر مارنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا اسے بے ایمان شخص ہی نوش کرتا ہے۔

۸۹۶ے سلیمان بن احمد، محمد بن ابراہیم ابو عامر صوری نحوی، سلیمان بن عبدالرحمن، سلمہ بن علی، زید بن واقد، قاسم، ام درداء کہتی ہیں کہ ایک روز ابو درداء نے مجھ سے فرمایا اس وقت امر دین سے لوگوں میں صرف نماز باقی رہ گئی ہے۔

۸۹۷ے مخلد بن جعفر، احمد بن زنجویہ، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، زید بن واقد، قاسم، ابو حمید، ابو سعید خدری نے اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ مؤمن کے سر میں کوئی تکلیف نہیں پہنچتی اور اس کے پاؤں میں کوئی کانٹا نہیں لگتا مگر اس کے عوض قیامت کے روز اس کا درجہ بلند ہوگا اور اس کے گناہ معاف ہوں گے۔[1]

۱۳۳۲ اسماعیل بن عبیداللہ بن ابی المہاجرؒ

آپ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے صدق سے کام لینے والے تھے۔

۸۹۸ے احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ولید بن مسلم، ابن جابر، اسماعیل بن عبیداللہ بن ابی المہاجر کہتے ہیں کہ گریہ کی کثرت پر حضرت داؤد کو عتاب کیا گیا انہوں نے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اس روز کی آمد سے قبل رولوں جس روز بہت رونا ہوگا ہڈیاں آگ میں جلیں گی اور اللہ کے قہر بردار، جیتا کے فرشتوں کو مجھے سزا دینے پر مقرر کیا جائے گا۔

۸۹۹ے سلیمان بن احمد، ابو زرعہ عبدالرحمن بن عمرو عبدالرحمن بن یحییٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن شیبان، اسماعیل بن عبید فرماتے ہیں کہ میرے والد کی وفات کے وقت انہوں نے اپنے لڑکوں کو جمع کر کے فرمایا اے بیٹو تم تقوی اور قرآن کو لازم پکڑو اور صدق کو اپنا لو حتی کہ اگر تم میں سے کوئی کسی کو قتل کرے اور پھر اس سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے تو وہ اس کا اقرار کرلے، میں نے جب سے قرآن پڑھا ہے اس وقت سے کبھی جھوٹ نہیں بولا اے بیٹو عامۃ المسلمین کے بارے میں اپنے قلوب کو صاف رکھو، خدا کی قسم میں جب بھی گھر سے نکلتا ہوں تو تمام لوگوں کی خیر خواہی سے میرا قلب بھرا ہوتا ہے۔

[1] تاریخ ابن عساکر ۳۰۶/۳ و کنز العمال ۶۸۳۸۔

اس حدیث کو ائمہ اور دیگر مشاہیر اہل علم نے ابو اسامہ کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۹۰۰ عبداللہ بن حسن بن بندار، محمد بن اسماعیل صائغ، ابو اسامہ، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، اسماعیل بن عبیداللہ، ابو صالح اشعری، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول خدا ﷺ ابوہریرہ کو لے کر شدید بخار میں مبتلا شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، اسے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے مریض تجھے خوشخبری ہو اس لئے کہ اللہ نے فرمایا کہ بخار میری آگ ہے جسے میں دنیا میں دوزخ کی آگ کے عوض مومن بندہ پر مسلط کرتا ہوں۔[1]

۷۹۰۱ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن خالد ازرق، ولید بن مسلم، ابن جابر، اسماعیل، ام درداء، بحوالہ ابودرداء، رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ موت کے انسان کو تلاش کرنے کی طرح رزق بھی اسے تلاش کرتی ہے۔[2]

۷۹۰۲ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، عمرو بن واقد، اسماعیل بن عبیداللہ نے بیان کیا ہے کہ عبدالملک بن مروان کا میرے پاس پیغام آیا کہ میرے بچہ کو تعلیم دو اس کا عوض میری طرف سے تمہیں ملے گا میں نے ان سے کہا کہ اس کا عوض میرے لئے کیونکر صحیح ہوگا جب کہ ابودرداء نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ ابودرداء نے ایک شخص کو تعلیم دی، اس نے ابودرداء کو اس کے عوض ایک کمان پیش کی جب رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا اگر تم آخرت میں دوزخ کی آگ کی کمان پسند کرتے ہو تو دنیا میں اسے قبول کرلو۔

۳۳۳ سلیمان اشدق[3]

آپ صادق، فقیہ، حاذق تھے۔

۷۹۰۳ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق سراج، احمد بن سعد، محمد بن مصفّی، بقیہ، شعیب بن ابی حمزہ کہتے ہیں کہ مجھ سے زہری نے بیان کیا ہے کہ مکحول اور سلیمان بن موسیٰ ہمارے پاس آتے تھے اور دونوں میں سلیمان کا حافظہ قوی تھا۔

۷۹۰۴ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، اسحاق بن اسماعیل واسطی، سفیان، ابن جریج کہتے ہیں کہ شام سے آنے والوں میں سب سے زیادہ سلیمان بن موسیٰ دین کے بارے میں سوال کرنے والے تھے۔

۷۹۰۵ احمد بن اسحاق، ابو محمد بن حیان، ابو بکر بن ابی عاصم، ہشام بن عمار، یزید بن یحییٰ، سلیمان بن موسیٰ کا قول ہے کہ تین شخص تین شخصوں سے انصاف نہیں کر سکتے، بردبار جاہل سے، صالح فاجر سے اور شریف ذلیل سے۔

۷۹۰۶ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز جروی، ابو حفص، ابن عبدالعزیز، سلیمان بن موسیٰ نے فرمایا کسی شخص کا تجھ پر غالب آنا تیرے اس پر غالب آنے سے بہتر ہے۔

۷۹۰۷ ابو محمد بن حیان، ابن ابی عاصم، عباس بن ولید، عبدالاعلیٰ، سعید، سلیمان بن موسیٰ نے کہا اسلام میں تیرا بھائی وہ ہے کہ اگر تو اس سے دینی معاملہ میں مشورہ کرے تو اس کو ذی علم پائے، اور اگر تو اس سے دنیاوی معاملہ میں مشورہ کرے تو تو اس کو صاحب رائے پائے۔

۷۹۰۸ ابو محمد، ابن ابی عاصم، نصر بن علی، عبدالاعلیٰ، برد کہتے ہیں کہ سلیمان ہمیشہ قبلہ رخ بیٹھتے تھے۔

---

[1] المستدرک ۱/۳۴۵ وسنن الترمذی ۲۰۸۸ وسنن ابن ماجۃ ۳۴۷۰.

[2] صحیح ابن حبان ۱۰۸۶. وموارد السنۃ لابن ابی عاصم ۱/۱۲۷. ومجمع الزوائد ۳/۲۴۷. ومشکاۃ المصابیح ۳۲۲۴. والترغیب والترھیب ۳/۵۳۵. وتنزیہ الشریعۃ ۱/۲۹۶، ۲۹۹، ۲۷۹. والعلل المتناھیۃ ۲/۲۰۵. واتحاف السادۃ المتقین ۹/۳۷۷.

[3] طبقات ابن سعد ۷/۴۵۷. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۱۸۸۸. والجرح ۴/ت ۹۲۵. والکاشف ۱/ت ۲۱۵۴. والمیزان ۲/ت ۳۵۱۸. وتھذیب الکمال ۲۵۷۱.

۹۰۹۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بن ضحاک، عبدالرحمن بن ابراہیم دحیم، ولید بن مسلم، سعید، سلیمان کہتے ہیں کہ جس شخص میں تم حجازی علم، عراقی سخاوت اور شامی استقامت پاؤ تو کامل مرد خیال کرو۔

اس حدیث کو ثوری، ابن عیینہ اور ابن مبارک نے ابن جریج اور یعلی بن عبید اور شجاع بن ولید نے یحییٰ بن سعید کی سند سے روایت کیا ہے۔

۹۱۰۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر بن معاویہ، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، سلیمان، زہری، عروۃ، عائشہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے بلا اجازت ولی نکاح کرنے والی عورت کا نکاح حرام ہے اور عورت کی ملک بضع کے منافع کے بدلے جو مال عورت کو ملا ہے وہ اسی کا ہوگا اگر وہ باہم نزاع کریں تو اس صورت میں حاکم وقت اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔[1]

یہ حدیث سلیمان اور زہری کی سند سے غریب ہے۔

۹۱۱۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابراہیم بن محمد خزاعی بلخی، علی بن حسن بن شقیق، سعید بن عبدالعزیز تنوخی، سلیمان، زہری، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا راہ خدا میں لگنے والی غبار قیامت کے روز چہروں کی روشنی ہوگی۔

۳۴۴ ابوبکر غسانی[2]

آپ موحد اور بہت بڑے عابد تھے۔

۹۱۲۔ محمد بن علی، عبدالصمد، سعید بن یعقوب حضرمی، محمد بن عوف، حیوہ، بقیہ کہتے ہیں کہ ہم ابوبکر بن ابی مریم کے اقوال سننے کے لئے ان کی زمین پر گئے وہاں پر زیتون کے درخت بہت تھے ابوبکر کے اہل خانہ سے ایک شخص نے آکر ہم سے سوال کیا تم کس سے ملنے آئے ہو؟ ہم نے کہا کہ ہم ابوبکر بن ابی مریم سے ملنے آئے ہیں اس نے کہا وہ ایسے ولی اللہ ہیں کہ اس بستی کے ہر زیتون کے درخت کے پاس کھڑے ہو کر انہوں نے اللہ کی عبادت کی ہے۔

۹۱۳۔ محمد بن ابراہیم، عبدالصمد بن سعید، ابوایوب بحرانی کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علی بن مسلم سکونی کو کہتے سنا ہے کہ ابوبکر بن ابی مریم کے رخساروں پر خوف خدا کی بنا پر رونے کی وجہ سے آنسوؤں کی دو نالیاں بن گئیں تھیں۔

۹۱۴۔ محمد، عبدالصمد بن سعید، ابوایوب، یزید بن عبدربہ کہتے ہیں کہ میں صبح کو اپنے ماموں علی بن مسلم کے ساتھ ابوبکر بن ابی مریم کے پاس گیا اس وقت وہ حالت نزع میں تھے میں نے ان سے کہا کہ اللہ آپ پر رحم فرمائے ہم آپ کے منہ میں پانی کا ایک قطرہ ڈال دیں؟ انہوں نے ہاتھ کے اشارہ سے منع فرمادیا رات ہونے کے بعد پھر میں نے ان سے ان کے منہ میں پانی کا قطرہ ڈالنے کی اجازت طلب کی اس وقت انہوں نے اجازت مرحمت فرمادی چنانچہ میں نے ان کے منہ میں پانی کا ایک قطرہ ڈال دیا اس کے بعد ہم نے ان کی آنکھیں بند کردیں اسی وقت ان کے جسم سے روح پرواز کر گئی۔

۹۱۵۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق حمصی، محمد بن مصفی، بقیہ بن ولید فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن مبارک کا ہاتھ پکڑ کر انہیں ابوبکر بن ابی مریم اور صفوان بن عمرو کی خدمت میں لے گیا جب وہ ان کے ملفوظات سن کر واپس آئے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا تم ان دونوں بزرگوں سے خوب استفادہ کرو۔

---

[1] مسند الامام احمد ۶/ ۶۶، ۱۶۶ وسنن الدارمی ۲/ ۱۳۷ وسنن سعید بن منصور ۵۲۸، ۵۲۹ ومسند الحمیدی ۲۲۶ وفتح الباری ۹/ ۱۹۱ وارواء الغلیل ۶/ ۲۴۳ ومجمع الزوائد ۴/ ۲۸۵.

[2] تهذيب الكمال ۲۲۲۱ والجرح ۲/ت ۱۵۹۰

حدیث ابوبکر کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث میں منصور حرانی متفرد ہیں۔

۹۱۶۔ ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن عبدالرحمن ترقسانی، ابی منصور بن اسماعیل حرانی، ابوبکر بن ابی مریم، صفوان بن عمرو، عبداللہ بن بسر فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو مونچھیں مونڈتے ہوئے دیکھا ہے۔

۹۱۷۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابویمان، ابوبکر بن ابی مریم، سعید بن سوید، عرباض بن ساریہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس وقت حضرت آدم کا مٹی سے خمیر تیار ہو رہا تھا اس وقت سے ہی مجھے ام الکتاب میں عبداللہ اور خاتم النبیین لکھا گیا تھا تشریح اس کی یہ ہے کہ میں حضرت ابراہیم کی دعا، حضرت عیسیٰ کی بشارت اور اپنی والدہ کے رؤیا صالحہ (جو انہوں نے میرے پیدا ہونے سے قبل دیکھے تھے کہ ان سے ایک نور ظاہر ہوا جس نے شام کے محلات کو روشن کر دیا) کا ثمرہ ہوں[1]

یہ حدیث ہیثم بن عبدالرحمن کی سند سے غریب ہے اس حدیث کو بقیہ بن ولید نے ابوبکر کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۹۱۸۔ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، ابویمان، ابوبکر بن ابی مریم، ہیثم بن مالک، عبدالرحمن بن عائذ ازدی، ابوحجاج ثمالی نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ میت کو قبر میں رکھتے وقت قبر میت کو مخاطب ہو کر کہتی ہے اے ابن آدم میرے بارے میں کس چیز نے تجھے دھوکہ میں رکھا؟ کیا تجھے معلوم نہیں کہ میں تنہائی، فتنہ، تاریکی اور کیڑوں مکوڑوں کا گھر ہوں روزانہ میرے پاس سے تیرا گزر ہوتا تھا اس کے باوجود بھی تو میرے بارے میں دھوکہ کھا گیا پھر اگر وہ اللہ کا فرمانبردار بندہ ہوتا ہے تو قبر اسے کہتی ہے کہ میں تیرے لئے جنت کا باغ اور روشنی کا گھر بن جاؤں گی اور اس شخص کی روح کو رب العالمین کے دربار میں پہنچایا جاتا ہے۔[2]

۹۱۹۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابومغیرہ، ابوبکر بن ابی مریم، ضمرہ بن حبیب، ابودرداء نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ غمزدہ قلب اللہ کو محبوب ہے۔[3]

۹۲۰۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، کثیر بن عبید، بقیہ، ابوبکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید، ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے ایام پر ایمان لانے والا ریشم سے فائدہ نہیں حاصل کرتا۔[4]

یہ حدیث حبیب کی سند سے غریب ہے۔

۹۲۱۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق، محمد بن حفص اصابی، محمد بن حمیر، ابوبکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید، ابوامامہ نے آپ ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ میری امت کے کچھ افراد طرح طرح کے کھانے، مشروبات اور لباس استعمال کریں گے ان کا کام شیریں ہوگا لیکن وہ میری امت کے بدترین افراد ہوں گے۔

یہ حدیث حبیب کی سند سے غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو فقط محمد بن حمید کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۹۲۲۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن سعید، عبدان بن احمد، محمد بن مصفی، محمد بن حمیر، ابوبکر، عطاء بن ابی رباح، ابوسعید خدری

۱۔ مسند الامام أحمد ۱۲۸/۴ والمستدرک ۶۰۰/۲، ۴۱۸ ودلائل النبوۃ للبیہقی ۸۳/۱ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۵۳، ۲۵۲/۱۸ وطبقات ابن سعد ۹۶/۱/۱ والسنۃ لابن ابی عاصم ۱۷۹/۱ والدر المنثور ۱۳۹/۱، ۲۰۷/۵، ۲۱۳/۶ واتحاف السادۃ المتقین ۴۴۴/۷

۲۔ تاریخ ابن عساکر ۲۷/۲ واتحاف السادۃ المتقین ۳۰۱/۲، ۲۱۵/۱۰ وکنز العمال ۴۲۵۳۶

۳۔ المستدرک ۳۱۵/۴ والمطالب العالیۃ ۳۲۲۹ ومجمع الزوائد ۳۰۹/۱۰. والدر المنثور ۱۳۷/۵ وکشف الخفا ۲۹۷/۱. والدر المنتثرۃ ۳۵. ومسند الشہاب ۱۰۷۵ والأحادیث الصحیحۃ ۴۹۳

۴۔ مسند الامام أحمد ۲۹۷/۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۶/۸ والترغیب والترہیب ۹۷/۳. ومجمع الزوائد ۱۴۲/۵

کہتے ہیں کہ اسامہ بن زید بن حارثہ نے ایک ماہ کی ادھار پر سو دینار میں ایک باندی خریدی اس کے بارے میں میں نے رسول ﷺ کو کہتے سنا کہ کیا تمہیں اسامہ کے ایک ماہ کی ادھار پر باندی خریدنے پر تعجب نہیں؟ اسامہ لمبی لمبی امیدیں باندھنے والا انسان ہے خدا کی قسم مجھے آنکھ بند کر کے ان کے بند ہونے اور لقمہ اٹھا کر اس کے منہ میں جانے سے قبل موت کا خطرہ ہوتا ہے اے عقل مندو موت کی تیاری کرو خدا کی قسم قیامت ضرور آنے والی ہے اور تم اسے عاجز کرنے والے نہیں ہو۔[1]

یہ حدیث عطاء اور ابوبکر کی سند سے غریب ہے۔

علی بن ابی جملہ اور رجاء بن ابی سلمہ[2]

آپ دونوں ہم عصر، عابد حدیث کے راوی اور متبع شریعت تھے۔

۹۲۳۔ ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن احمد بن معدان، محمد بن عبداللہ بن ہانی بن عبدالرحمن بن ابی عبلہ، ضمرہ، ابن ربیعہ بن حبیب، علی بن ابی جملہ کہتے ہیں کہ زیاد بن صخر لخمی نے مجھ سے کہا جب تو کسی پر احسان کرے تو دیندار یا ذی حسب شخص پر احسان کر۔

اس حدیث میں محمد بن حمید متفرد ہیں۔

۹۲۴۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق سراج، ابوہمام، ضمرہ، علی بن ابی جملہ کا قول ہے کہ عبداللہ بن عباس یومیہ ہزار رکعت نفل پڑھتے تھے۔

۹۲۵۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن الولید بن برد، ضمرہ، علی کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابی راشد سے میری اس وقت ملاقات ہوئی جس وقت لوگوں کی ایک غزوہ سے واپسی ہو رہی تھی انہوں نے فرمایا کہ اے ابونصیر میں نے دین کو روٹی کی مانند مزہ دار پایا۔

۹۲۶۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی راشد، ابوعمر بن نحاس، ضمرہ، علی فرماتے ہیں کہ بیت المقدس میں ناقوس کے بجنے سے قبل ہی خلید بن سعید نماز میں مشغول ہو جاتے تھے اسی طرح شہر میں ناقوس بجنے سے قبل ہی مالک بن عبداللہ خثعمی نماز میں مشغول ہو جاتے تھے۔

۹۲۷۔ محمد بن عبدالرحمن بن مفضل، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، محمد بن مصفی، بقیہ، علی بن ابی جملہ، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ابوبکر کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ زمین پر میری نافرمانی نہ کی جائے تو وہ ابلیس کو پیدا نہ کرتا۔

۹۲۸۔ عثمان بن محمد بن عثمان اسدی، محمد بن یعقوب ابن یونس، ابوعتبہ، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ نے فرمایا بردباری عقل سے بھی بڑی چیز ہے اس لئے کہ حلیم اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔

۹۲۹۔ ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن معدان، ابوعمیر بن نحاس، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ کا قول ہے کہ اس دنیا کی طرف لالچی انسان ہی رغبت کرتا ہے۔

۹۳۰۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، عتبہ بن ابی زینب نے بیان کیا ہے کہ "تورات" میں یہ بات لکھی ہے کہ انسان پر اعتماد مت کرو کیونکہ آخر ایک دن ختم ہونے والا ہے البتہ اللہ وحدہ لاشریک پر اعتماد کرو کیونکہ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے نیز تورات ہی میں لکھا ہوا ہے کہ موسیٰ کلیم اللہ جیسے دنیا سے چلے گئے پھر کون ہے جو ہمیشہ دنیا میں رہے گا۔

۹۳۱۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبدالصمد بن ابی جراح مصیصی، محمد بن وزیر دمشقی، ضمرہ، ابن ربیعہ، رجاء بن ابی سلمہ، زہری، حمید بن عبدالرحمن، ابوہریرہ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آپ نے بالاگواہ نکاح سے منع فرمایا۔[3]

۱۔ الترغیب والترهيب ۴/۲۴۲. واتحاف السادة المتقين ۱۰/۲۲۸. وتخريج الاحياء ۴/۴۳۷. والدر المنثور ۴/۷۳. وتاريخ ابن عساكر ۲/۲۹۹.

۲۔ التاريخ الكبير ۳/ت ۱۳۶۶. والجرح ۳/ت ۲۲۷۰. والكاشف ۱/۳۰۸. وتهذيب الكمال ۱۹۹۳

۳۔ مجمع الزوائد ۴/۲۸۵

یہ حدیث زہری عن حمید کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں قسم وکار جاء سے روایت کرنا منفرد ہے۔

۳۴۷ ثور بن یزید[1]

آپ خدا ترس انسان تھے۔

۹۳۲۷ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ابو عاصم کہتے ہیں کہ ابن ابی رواد کا قول ہے کہ تمہارے پاس ثور (بیل) آگیا ہے اس لئے تم اس کے سینگ مارنے سے ڈرو۔

۹۳۳۷ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق جوہری، ابراہیم بن موسیٰ، یحییٰ بن سعید کہا کرتے تھے کہ ثور کا ظاہر و باطن ایک ہے۔

۹۳۴۷ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالملک بن ابی عبدالعزیز ابو نصر، معافا بن عمران، ثور کا قول ہے حضرت عیسیٰ کا ارشاد ہے علم و عمل کے جامع شخص کا فرشتوں کے ہاں بہت بلند مرتبہ ہے۔

۹۳۵۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبدالرحمن، بشر بن منصور، ثور بن یزید نے حضرت عیسیٰ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ علم و عمل کا جامع شخص فرشتوں میں بہت بلند مرتبہ رکھتا ہے۔

۹۳۶۷ عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، ابو علی بن مسلم طوسیؒ، علی بن احمد بن عبداللہ مقدسی، عبدالجبار بن محمد بن عبید مکی، ابی مؤمل سیار بن حاتم، رباح بن عمرو قیسی، ثور کہتے ہیں کہ میں نے "توراۃ" میں پڑھا ہے کہ اللہ سے محبت رکھنے والے انسان کو اللہ کے سامنے عبادت کے لئے کھڑے ہونے میں بہت لطف آتا ہے۔

۹۳۷۷ ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابراہیم بن جنید، محمد بن احمد، خلیل بن میمون عبادانی، ابن ابی الربیع، ثور نے بیان کیا ہے کہ بعض کتب میں لکھا ہے کہ اصل چیز یہ ہے کہ انسان کو علم یقین حاصل ہو جائے اور وہ ہر وقت شہوات کو مغلوب رکھے۔

۹۳۸۷ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، یحییٰ بن عیسیٰ، بشر بن منصور، ثور کہتے ہیں کہ میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ نیکی کے حصول کے لئے بھوک پیاس برداشت کرنے والوں کو کہہ دو کہ انہی لوگوں کو اللہ جنت عطا فرمائے گا۔

۹۳۰۷ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبدالوہاب، بشر بن منصور، ثور کہتے ہیں کہ بشر شامی فرمایا کرتے تھے اللہ کا فرمانبردار انسان نوازا جاتا ہے اور عاصی محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور دنیا میں غمزدہ نیک شخص کو قیامت کے روز بہت بڑی خوشی حاصل ہوگی۔ تمام انسان تصدکنندہ ہیں پھر بعض نیکی کا اور بعض گناہ کا ارادہ کرنے والے ہیں۔

۹۳۱۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، رباح بن عمرو قیسی، ثور فرماتے ہیں کہ میں نے توراۃ میں حضرت عیسیٰ کا ارشاد پڑھا ہے کہ اے میرے حواریو! ذکر الٰہی کثرت سے کرو دنیاوی باتیں کم کرو انہوں نے حضرت عیسیٰ سے ذکر کا طریقہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا اللہ سے مناجات کرو اس سے دعا کرو۔

۹۳۲۷ عبداللہ بن احمد، محمد بن جعفر مؤدب، اسحاق بن ابراہیم بن جمیل، علی بن مسلم، سیار، رباح قیسی، ثور کا بیان ہے کہ میں نے "توراۃ" میں پڑھا ہے کہ نیک لوگ اگر بگڑ جائیں تو وہ مخلوق خدا میں سب سے بدترین لوگ ہوتے ہیں۔

۹۳۳۷ عبداللہ بن محمد، محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، رباح، ثور کا فرمان ہے کہ میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ زانی اور چور قیامت کے روز نیکوں کے ثواب کو دیکھنے کے وقت ان جیسا ہونے کی خواہش کریں گے لیکن ایسا نہیں ہوگا۔

۹۳۴۷ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، بقیہ، مسلمہ بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے ثور کو کہتے سنا کہ شیر عاصی بندہ پر

---

[1] طبقات ابن سعد ۴۶۷/۷ والتاريخ الكبير ۱۸۱/۲/۲ والجمع ۶۷/۱ وتهذيب الكمال ۸۴۴ والميزان ۳۷۴/۱

تصدیق کرتا ہے۔

۹۴۵۔ محمد بن علی، ابو عروبہ، ابوتقی حمصی، بقیہ بن ولید، ولید بن کامل، ثور کا قول ہے کہ انجیل میں لکھا ہے کہ اینٹ گارے یا سیمنٹ کے بغیر تعمیر نقصان دہ ہوتی ہے اسی طرح بے عمل زندگی بھی انسان کے لئے نقصان دہ ہے۔

۹۴۶۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن عبداللہ، محمد بن عبداللہ بن رستہ، شیبان بن فروخ، طلحہ بن زید، ثور کہتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ اگر کسی شخص پر اگر پورا دریا کا پانی بھی ڈال دیا جائے تو پھر بھی وہ پاک نہیں ہوتا۔

۹۴۷۔ محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، احمد بن سعید، ہارون بن عمر مخزومی کہتے ہیں کہ ثور سجدہ کرکے سجدہ کی جگہ کو بوسہ دیتے تھے

۹۴۸۔ قاضی ابو احمد، عبداللہ بن محمد بغوی، محمد بن زیاد بن فروہ، ابوشہاب طلحہ بن زید، ثور کہتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ مؤمن قلب کی آنکھ سے اور منافق ظاہری آنکھوں سے روتا ہے۔

۹۴۹۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابراہیم بن جنید، موسیٰ بن عبدالرحمن انطاکی، بقیہ بن ولید، عباس بن افضل، ابو خالد رحبی، ثور بن یزید کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن کے سیکھنے کی مانند تم یقین بھی سیکھو اس لئے کہ میں بھی اسے سیکھتا ہوں۔[1]

۹۵۰۔ عبداللہ بن محمد، اسحاق بن جمیل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، رجل، ثور نے مرفوعا حدیث بیان کی ہے کہ جب کسی دروازہ پر سائل آتا ہے تو رحمت الٰہی بھی اس کے ساتھ آتی ہے بعض لوگ سائل کو دیکر رحمت حاصل کرتے ہیں اور بعض محروم رہتے ہیں مسکین کی طرف دیکھنے والے کو اللہ رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے، نماز میں طویل قیام کرنے والے کے لئے اللہ قیامت کا قیام آسان کردے گا کثرت سے دعا میں مانگنے والے کے لئے فرشتے کہتے ہیں کہ یہ جانی پہچانی آواز ہے اس کی دعا قبول ہوگئی ہے اس کی حاجت پوری کردی گئی ہے۔

۹۵۱۔ فاروق خطابی، حبیب بن حسن، محمد بن احمد بن حسن، سلیمان بن احمد، ابومسلم کشی، سعید بن سلام عطار، ثور، خالد بن معدان، معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگو تم خفیہ طریقہ پر اپنی حاجات پوری کرو اس لئے کہ ہر نعمت والے پر حسد کیا جاتا ہے۔[2]

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے۔

۹۵۲۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمر بجلی، سلام الطویل، ثور، خالد بن معدان، حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو تقویٰ اختیار کرو کوشش اور تجارت کے بغیر تمہیں رزق ملے گا۔[3]

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے۔

۹۵۳۔ فاروق، ابومسلم کشی، مسلمہ بن سلیمان، الخزار، حازم مولیٰ بنی ہاشم، لمازۃ، ثور، خالد، معاذ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے سامنے ایک صحابی کی چابندا کا ذکر کیا گیا آپ ﷺ نے اس کے لئے خیر اور رزق کی کشادگی کی دعا کرتے ہوئے اس کے سامنے رف

۱۔ اتحاف السادة المتقين ۱/۲۰۹، وتخريج الإحياء ۱/۲۷

۲۔ تاريخ أصبهان للمصنف ۲/۲۰۴، ومجمع الزوائد ۸/۱۹۵، والمعجم الصغير للطبراني ۲/۱۴۹، وميزان الاعتدال ۳۱۹۵ ولسان الميزان ۳/۱۰۷، والمجروحين ۱/۳۱۲ وكشف الخفا ۱/۱۳۵ وتنزيه الشريعة ۲/۱۳۵ والفوائد المجموعة ۷۰، ۲۱۱. وتذكرة الموضوعات ۲۰۵ والدر المنتثرة ۱۳. وتاريخ بغداد ۸/۵۷ واللآلي المصنوعة ۲/۳۳ واتحاف السادة المتقين ۸/۵۳. والموضوعات لابن الجوزي ۳/۱۶۵، ۱۶۹

۳۔ مسند الفردوس للديلمي ۸۱۵۳. ومجمع الزوائد ۷/۱۲۵ واتحاف السادة المتقين ۳/۱۵۷ وكشف الخفا ۱/۳۷ وكنز العمال ۵۶۶۹

ہونے کا حکم دیا چنانچہ دف لا کر اس کے قریب بجایا گیا اس کے بعد تشنیہ یوں میں میوے اور خبیۃ پیش کی گئی لیکن صحابہ کرام نے اس سے اپنے ہاتھ روک لئے آپ ﷺ نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول ﷺ آپ نے اس سے منع فرمایا تھا آپ ﷺ نے فرمایا لیکن خوشیوں کے موقع پر اس کی اجازت ہے چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ سمیت سب نے اسے تناول فرمایا[1]

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے۔ ہم اس کو حازم بن المازو کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۸۹۵۴ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عمرو بن عثمان حمصی، بقیہ بن ولید، ثور، خالد، حضرت معاذ نے آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جو شخص بدعتی کی تعظیم کے لئے چلا اس نے اسلام کے منہدم کرنے میں مدد کی[2]

اس حدیث کو بقیہ نے اسی طرح روایت کیا ہے نیز اس حدیث کو عیسیٰ بن یونس نے ثور عن خالد عن عبداللہ بن بسر کی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۸۹۵۵ ابو حسن علی بن عبداللہ تستری، حسن بن عبدالعزیز جروی، ابو حفص تنیسی، ثور، خالد، ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے کھانے کے حاضر ہونے کے وقت فرماتے "الحمد لله كثيرا طيبا مباركا فيه غير مكفي ولا مودع ولا مستغن عنه ربنا"[3]

ثوری نے اس حدیث کو ثور کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۸۹۵۶ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ہارون بن معروف، محمد بن قاسم، ثور، خالد، ابوامامہ فرماتے ہیں کہ محمد عربی ﷺ نے فرمایا زمین پر اللہ کے کچھ لوگ خاص برتن ہیں جو صالحین کے قلوب ہیں[4]

یہ حدیث ثور کی سند سے ضعیف ہے۔ ہم اس حدیث کو محمد بن قاسم کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۸۹۵۷ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عباس بن ولید بن صبیح، عبدالسلام بن عبدالقدوس، ثور، خالد، ابوامامہ نے رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آخری زمانہ میں لوگ شراب کا نام تبدیل کر کے اسے نوش کریں گے[5]

ہم نے اس حدیث کو ابوامامہ کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے نیز یہ حدیث ثور عن خالد عن ابی ہریرہؓ کی سند سے اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

۸۹۵۸ سلیمان بن احمد، خطاب بن سعید دمشقی، ہشام بن عمار، محمد بن شعیب، ثور، خالد، ابوامامہ نے آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ صبح تعلیم و تعلم کے لئے مسجد جانے والے شخص کو ایک حج تام کا ثواب ملتا ہے[6]

۸۹۵۹ عبدالملک بن حسن سقطی معدل، احمد بن ابی عوف، احمد بن عبدالصمد، ابوسعید، ثور بن یزید، خالد بن معدان، ابو درداء کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے جماعت کے فوت ہونے کے خوف سے اس کے لئے جلدی کرنے والے کے لئے من جانب اللہ جنت

1۔ الموضوعات لابن الجوزی ۲/۲۶۵ واللآلی المصنوعۃ ۲/۱۰۹ ومجمع الزوائد ۴/۲۸۹، ۲۹۰ وکنز العمال ۲۵۵۶۳۔

2۔ مجمع الزوائد ۱/۱۸۸ واللآلی المصنوعۃ ۱/۱۳۰ وکنز العمال ۱۱۰۲۳

3۔ صحیح البخاری ۷/۱۰۶، والمستدرک ۱/۵۴۶، ۳/۲۶۰ ومسند الامام احمد ۵/۲۵۲، ۲۵۶، ۲۶۱، ۲۶۷، ۲۶۷ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۷/۲۸۶ والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۱۰۰ وفتح الباری ۹/۵۸۰ والترغیب والترهیب ۳/۱۴۴ وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۴۷۸، ۴۶۲، ۴۷۸

4۔ کنز العمال ۱۲۲۵

5۔ فتح الباری ۱۰/۵۱، ۵۴۔ وکنز العمال ۱۳۰۹۸

6۔ تاریخ ابن عساکر ۵/۱۷۰ (التهذیب)

وہ جب ہو جاتی ہے کاہلی کی وجہ سے چھوڑنے والا ایک سال تک کسی عمل کے ذریعہ بھی اس کی فضیلت حاصل نہیں کر سکتا۔[1]

یہ حدیث ثوری کی سند سے غریب ہے ہم اس کو فقط اسی طریق سے روایت کرتے ہیں۔

۹۶۰۷ ابو بکر بن خلاد، سعید بن نصیر طبری، محمد ابن ابان بلخی، ابو ہمام اہوازی، ثور، خالد، ابوزہیر انماری فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ بوقت آرام یہ دعا (اللّٰھم اغفرلی ذنبی واخسأ شیطانی وفک رھانی وثقل میزانی واجعلنی فی الندا الاعلی) پڑھتے تھے۔[2]

۹۶۱۷۔ سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، اسد بن موسیٰ، ابوبکر داہری، ثور، خالد بن مجاہد کی سند سے مروی ہے عمر بن خطاب حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

اے ابن آدم جو تیرے پاس ہے وہ تجھے کافی ہے جب کہ تو اس کی تلاش میں ہے جو تجھے سرکش بنادے۔ ابن آدم! نہ تو تھوڑے پر قناعت کرتا نہ زیادہ سے تیرا پیٹ بھرتا۔ ابن آدم جب تیرا بدن تندرست ہو اور تجھے کوئی خوف نہ ہو اور تیرے پاس دن بھر کی روزی ہو تو دنیا کے خزانے تیرے لئے بیکار ہیں۔ الکامل ابن عدی ۱۴۵۸/۴۔ تاریخ ابن عساکر ۱۳۵/۹

یہ حدیث ثوری کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کی سند میں ابو ہمام متفرد ہیں۔

۹۶۲۷۔ سلیمان بن احمد، محمد بن حسن جنیسی، اسماعیل بن موسیٰ سدی، (دوسری سند) عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن مسفر، رزق اللہ بن موسیٰ، (دونوں سند) محمد بن عثمان، عمر بن صبیح، ثور، مکحول، شداد بن اوس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرمان قدسی عزوجل ہے:

میری عزت کی قسم میں اپنے بندے پر دو امن جمع کرتا ہوں اور نہ دو خوف۔ اگر وہ مجھ سے دنیا میں پرامن رہا تو میں اس کو اس دن ڈراؤں گا جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا۔ اگر وہ مجھ سے دنیا میں خوف زدہ رہا تو میں اس کو اس دن امن میں رکھوں گا جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا۔ صحیح ابن حبان ۲۴۹۴۔ الاحادیث الصحیحہ ۷۴۲.

۹۶۳۷۔ علی بن احمد بن علی مصیصی، احمد بن خلید حلبی، ابوتوبہ، ربیع بن نافع، یحییٰ بن حمزہ، ثور، بشر بن عبیداللہ، ابوادریس خولانی کی سند سے مروی ہے ابو درداء کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں سو رہا تھا کہ میں نے دیکھا میرے سر کے نیچے سے کتاب نکلی اور بلند ہونے لگی، مجھے ڈر لگا کہ اسے اٹھا نہ لیا جائے۔ میں نے اس کے پیچھے نگاہیں دوڑائیں تو دیکھا کہ وہ ملک شام جاکر اتری۔ خبردار! ایمان وہیں ہے جہاں فتنے واقع ہوں گے یعنی ملک شام میں۔ (مسند احمد ۱۹۹/۵۔ البدایہ والنہایہ ۲۵۱.)

۹۶۴۷ ابو علی محمد بن احمد بن حسن، حسن بن علی فسوی، احمد بن حاتم طویل، عمر بن ہارون، ثور بن یزید بن شریح، جبیر بن نفیر، نواس بن سمعان کا قول ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تیرا اپنے مسلمان بھائی سے اس طریقہ پر بات کرنا کہ وہ تیری بات کی تصدیق کرنے والا ہو اور تو اس کی تکذیب کرنے والا ہو سب سے بڑی خیانت ہے۔[3]

یہ حدیث ثوری کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کی سند میں عمر بن ہارون بلخی متفرد ہیں۔

۹۶۵۷ ابو قاسم عبدالرحمن بن عباس بن عبدالرحمن، ابو حنیفہ محمد بن حنیفہ بن ماہان واسطی، بلخی، ابی، طلحہ ابن زید، اوزاعی، ثور، راشد بن سعد، ابوادریس معاویہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ کفر پر موت اور ناحق خون کے علاوہ انسان کے ہر گناہ کے معاف کئے جانے کی امید ہے۔[4]

ہم اس حدیث کو فقط طلحہ عن اوزاعی عن ثوری کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۹۶۶۷۔ محمد بن جعفر بن ہیثم، ابراہیم بن اسحاق حربی، مسعود، یحییٰ بن سعید، ثور، حبیب بن عبید، مقدام بن معدی کرب نے محمد عربی ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جب تم کسی سے محبت کرو تو اسے تعلیمات رسول کا سبق دو۔[5]

یہ حدیث ثوری کی سند سے غریب ہے، ہم اس حدیث کو فقط یحییٰ کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

[1] کنز العمال ۲۱۹۲۸.

[2] عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۷۱۰۔ وفتح الباری ۱۲۵/۱۱۔ وکنز العمال ۴۱۳۳۹.

[3] سنن ابی داؤد ۴۹۷۱۔ ومسند الامام احمد ۱۸۳/۴۔ والسنن الکبری للبیہقی ۱۹۹/۱۰۔ ومجمع الزوائد ۱۴۲/۱، ۹۸/۸۔ والادب المفرد ۳۹۳۔ ومشکاۃ المصابیح ۴۸۴۵۔ واتحاف السادۃ المتقین ۵۱۰/۷۔ والکامل لابن عدی ۱۴۴۴/۴۔ وتخریج الاحیاء ۱۳۰/۳.

[4] سنن ابی داؤد ۴۲۷۰۔ وسنن النسائی ۸۱/۷۔ ومسند الامام احمد ۹۹/۴۔ والسنن الکبری للبیہقی ۲۱/۸۔ ۲۵۱، ۳۳۵/۲۔ والمستدرک ۳۵۱/۴۔ وصحیح ابن حبان ۵۱۔ ومجمع الزوائد ۲۹۶/۷.

[5] المستدرک ۱۷۱/۴۔ ومسند الامام احمد ۱۳۰/۴، ۱۳۵/۵۔ وعمل الیوم واللیلۃ ۱۹۳۔ والادب المفرد ۵۴۲۔ وصحیح ابن حبان ۲۵۱۴۔ وتاریخ بغداد ۲۹۵/۴۔ واتحاف السادۃ المتقین ۲۲۱/۶.

۷۹۶۷۔ ابراہیم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن ابراہیم، بقیہ بن ولید، ثور، عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر کا قول ہے کہ کسی کی تعریف کرنا اس کے حلق پر استرہ چلانے کے مترادف ہے۔ جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر کے سامنے ان کی تعریف کی ابن عمر نے فرمایا میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ تعریف کرنے والے کے چہرے پر مٹی ڈال دو اس کے بعد حضرت ابن عمر نے ہاتھ میں مٹی لے کر اس تعریف کنندہ کے منہ پر ماری۔

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے ہم اس حدیث کو فقط بقیہ کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۷۹۶۸۔ ابراہیم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن راہویہ، عیسیٰ بن یونس، ثور، ابومنیب کہتے ہیں کہ ایک بار ابن عمر نے ایک شخص کو طویل نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھا ایک شخص نے کہا کہ میں اس شخص سے واقف ہوں۔ ابن عمر نے فرمایا کہ اگر میں اسے پہچانتا تو میں اس کو کثرت سجود و رکوع کا حکم دیتا اس لئے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ نمازی کی حالت میں نمازی کے گناہ اس کے کندھوں پر رکھ دئے جاتے ہیں تو پھر وہ جب رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو وہ گناہ ساقط ہو جاتے ہیں۔[1]

یہ حدیث ابومنیب اور ثور کی سند سے غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو فقط عیسیٰ بن یونس کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۸۔ ابوالزاہریہ حدیر بن کریب[2]

آپ لوگوں کو خوف خدا کی دعوت دیکر ان کو معاصی سے باز رہنے کی طرف بلاتے تھے۔

۷۹۶۹۔ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، معاویہ بن صالح، ابوالزاہریہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں آخری زمانہ میں علم نازل کروں گا جسے اس زمانے کے مرد و عورت، آزاد و غلام، چھوٹے بڑے سب حاصل کریں گے اس وقت میں اپنے حق کے ضائع کرنے پر ان سے مواخذہ کروں گا۔

۷۹۷۰۔ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عبداللہ بن وہب، معاویہ بن صالح، ابوالزاہریہ نے بیان کیا ہے کہ دعوت کے بغیر کھانا کھانا چوری کر کے کھانے کے مترادف ہے۔

۷۹۷۱۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، معاویہ بن صالح نے بحوالہ ابوہریرہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ ہر دن ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ اے لوگو سنبھل کر چلو، سنبھل کر چلو کیونکہ اللہ کو پوری قدرت اور دسترس حاصل ہے اور تمہارا خون بہنے والا ہے، اگر خاشعین، دودھ پینے والے بچے اور چرنے والے جانور نہ ہوتے تو عذاب الٰہی کے ذریعہ تمہیں پیس دیا جاتا۔[3] اس حدیث کو ابوالزاہریہ نے ابن ابی درداء و حذیفہ کی سند سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۷۹۷۲۔ ابوبکر بن محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمٰن واسطی، یزید بن ہارون، اصبغ بن زید، ابوبشر، ابوالزاہریہ، کثیر بن مرۃ حضرمی نے بحوالہ ابن عمر محمد عربی ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ چالیس روز تک کھانے کی ذخیرہ اندوزی کرنے والا اللہ اور اس کے رسول سے بری الذمہ ہے اسی طرح جس کے قریب میں بھوکا زندگی گزار رہا ہو اس سے بھی اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ بری ہے۔[4]

۷۹۷۳۔ سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، نعیم بن حماد، بقیہ، سعید بن سنان، ابوالزاہریہ، کثیر بن مرۃ نے بواسطہ عمر نقل کیا ہے کہ اللہ کے رسول

---

[1] السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۱۰، ومجمع الزوائد ۲/۱۰۰، الدر المنثور ۳/۳۵۵، وشرح السنۃ ۳/۱۵۰، وتاریخ ابن عساکر ۵/۳۳۹، وکنز العمال ۱۹۹۰۶، والاحادیث الصحیحۃ ۱۳۹۸

[2] طبقات ابن سعد ۷/۴۵۰، والتاریخ الکبیر ۳/ت ۳۳۰، والجرح ۳/ت ۱۳۱۳، والجمع ۱/ت ۴۵۹، وتہذیب الکمال ۱۱۴۴

[3] تلخیص الحبیر ۲/۹۷، وکنز العمال ۴۳۶۳۲

[4] مسند الامام احمد ۲/۳۳، والمستدرک ۲/۱۲، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۶/۱۰۴، والترغیب والترہیب ۲/۵۸۲، واتحاف السادۃ المتقین ۵/۲۰۸، ومشکاۃ المصابیح ۲۸۹۶، وفتح الباری ۴/۳۴۸

۷۹۸۰ سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن حارث، محمد بن عبدالرحمن بن عرق حمصی، ابی، بقیہ، ابوبکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید، مقدام بن معدیکرب کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ جس کے پاس زر یا سفید نہیں ہوگا اس کی زندگی خراب ہوگی۔

۷۹۸۱ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، کثیر بن عبید، بقیہ، ابوبکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید نے بحوالہ عرباض بن ساریہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ اللہ کا فرمان ہے جب میں اپنے بندہ سے اس کی محبوب چیز چھین لیتا ہوں تو اس کے عوض میرے پاس اس کے لئے جنت کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہوتی۔[1]

۷۹۸۲ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، ابومسہر، یحییٰ بن حمزہ، ثور بن یزید، حبیب بن عبید نے عتبہ بن عبد السلمی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میری موجودگی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے آپ سے سنا ہے کہ جنت میں ایک کانٹے دار درخت ہے میری مراد اس سے طلح نامی درخت ہے جس کی مثل دنیا میں کوئی درخت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے کانٹے بڑے بڑے ہوں گے اور اس میں ستر قسم کے کھانے ہوں گے۔[2] اس حدیث کو عبداللہ بن مبارک نے یحییٰ بن حمزہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۹۸۳ احمد بن یعقوب بن محمد جان، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ بابلی، ابوبکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید نے بحوالہ عائشہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ برے اخلاق والا شخص منحوس ہوتا ہے۔[3] ان احادیث میں حبیب ابوبکر بن ابی مریم اور ثور بن یزید کی سند سے تفرد ہے۔

۳۴۰ ضمرۃ بن حبیب[4]

آپ صوفی باصفا انسان تھے۔

۷۹۸۴ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید حمصی، بقیہ، ارطاۃ کہتے ہیں کہ ضمرۃ نماز پڑھتے وقت سب سے بڑے زاہد اور دنیاوی کام کرتے وقت سب سے بڑے دنیادار معلوم ہوتے تھے۔

۷۹۸۵ ابی، ابراہیم بن محمد، احمد، بقیہ، عتبہ بن ضمرۃ بن حبیب اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ دو جگہوں پر مسکرانا نامناسب ہے (۱) مذہبی کو دیکھتے وقت (۲) احوال قبر پر مطلع ہونے کے وقت۔

۷۹۸۶ ابی، ابراہیم، احمد، عثمان بن سعید، عتبہ بن ضمرۃ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ قبر کے بوائن تین ہیں (۱) عمر (۲) نماز (۳) روزہ۔

۷۹۸۷ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عثمان بن سعید، عتبہ بن ضمرۃ کہتے ہیں کہ ضمرۃ بن حبیب کا قول ہے کہ میری پھوپھی کی وفات کے بعد میں نے انہیں خواب میں دیکھا میں نے ان سے حال احوال لئے، انہوں نے کہا اسے بھتیجے میں خیریت سے ہوں اللہ تعالیٰ نے میرے اعمال کا بدلہ مجھے دیا ہے۔

۷۹۸۸ ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، ہناد بن سری، عیسیٰ بن یونس، ابوبکر بن عبداللہ بن ابی مریم، ضمرہ کا قول ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو گھر کے داخلی معاملات کی اور حضرت علی کو گھر کے خارجی معاملات کی ذمہ داری سپرد فرمائی۔

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۲۲۲

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۴۱۳، ۹/ ۳۵

۳۔ مسند الامام احمد ۶/ ۸۵، ومجمع الزوائد ۸/ ۲۵، والترغیب والترھیب ۳/ ۴۱۳ وکشف الخفا ۲/ ۱۶۲ والدر المنثور ۳/ ۳۰، والفوائد المجموعۃ ۲۵۳ والاحادیث الصحیحۃ ۷۹۳

۴۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۴۹۳ والتاریخ الکبیر ۴/ ۳۳۴ والجرح ۴/ ۲۰۱۵ والمیزان ۲/ ت ۳۹۵۸ وتھذیب الکمال ۲۹۳۲

۹۸۹۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، عتبہ بن ضمرہ بن حبیب بن صہیب کہتے ہیں کہ تم کسی شخص کی نماز اور روزہ سے متاثر مت ہو بلکہ اس کے تقویٰ سے متاثر ہوا کرو وہ عابد ہونے کے ساتھ ساتھ متقی بھی ہے تو وہ حقیقت میں اللہ کا بندہ ہے۔

۹۹۰۔ ضمرہ نے بحوالہ ابی درداء، عبداللہ بن عمر، شداد بن اوس، نعمان بن بشیر ایسے صحابہ سے روایت کیا ہے۔

۹۹۱۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق، عبدالوہاب بن ضحاک، اسماعیل بن عیاش، ابوبکر بن ابی مریم، ضمرہ نے بحوالہ ابودرداء آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ من جانب اللہ تمہیں وفات کے وقت صدقہ کا حکم دیا گیا ہے[1]

یہ حدیث ضمرہ کی سند سے غریب ہیں نیز ابوبکر بن ابی مریم کا ضمرہ سے روایت کرنا منفرد ہے۔

۹۹۲۔ احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حکم بن نافع، ابن ابی مریم نے بحوالہ ضمرہ، ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے چھری لانے کا حکم دیا چنانچہ میں چھری لے آیا پھر آپ نے اسے تیز کروا کر میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کل تک اسے میرے حوالے کر دینا چنانچہ میں نے آپ کا فرمان پورا کر دیا حضرت علی اپنے رفقاء کے ہمراہ بازار تشریف لے گئے جہاں شام سے شراب کی بوتلیں آئی تھی حضرت علی نے اس چھری سے شراب کی تمام بوتلیں توڑ دیں اس کے بعد آپ نے چند ساتھی مجھے معاونت کے طور پر دے کر فرمایا کہ بازار چلے جاؤ اور شراب کی تمام بوتلیں توڑ دو چنانچہ میں نے ان کو ساتھ لے کر شراب کی بوتلیں توڑ دیں۔

۹۹۳۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق، سلیمان بن سلمہ خبائری، بقیہ، ابوبکر، ضمرہ، عطیہ بن قیس، نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے انگور کے دو خوشے ایک میرے اور میری والدہ کو عطا کئے اتفاقاً رسول اللہ ﷺ کی میری والدہ سے ملاقات ہوئی آپ نے ان سے انگور کے خوشے کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے نفی میں جواب دیا اللہ کے رسول نے میرا کان پکڑ کر فرمایا اے دھوکہ باز۔[2]

۹۹۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہیثم بن خارجہ، معافا بن عمران، ابن ابی مریم، ضمرہ کا قول ہے کہ عبداللہ کی والدہ اور شداد بن اوس کی بہن نے افطاری کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا آپ نے واپس کرتے ہوئے فرمایا یہ دودھ تم کہاں سے لائے انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ میری بکری کا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس بکری کہاں سے آئی انہوں نے جواب دیا کہ میں نے خریدی ہے شداد بن اوس کی بہن دوسرے دن خود آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے اپنی محنت سے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا لیکن آپ ﷺ نے اسے قبول نہیں فرمایا آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا انبیاء سابقین کو پاکیزہ مال اور اعمال صالحہ کا حکم دیا گیا اور یہی مجھے حکم دیا گیا ہے[3]

۳۳۱ ربیعہ جرشی ؒ

آپ کا تعلق جماعت صحابہ سے تھا۔

۹۹۵۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن علی الخزاعی، محمد بن کثیر عبدی، حماد بن سلمہ، ثابت، بشیر بن عمرو، ربیعہ معاویہ کے زمانہ

---

[1] مسند الامام أحمد ۴۴۱/۶. ومجمع الزوائد ۲۱۲/۴. وسنن الدار قطني ۱۵۰/۴ والتلخيص الحبير ۹۱/۳. والمطالب العالية ۱۶۹۵ ولسان الميزان ۱۲۳۱ وكشف الخفا ۳۸۸/۱ والكامل لابن عدي ۶۹۳/۲ ونصب الراية ۳۹۹/۳ ـ ۴۰۰ واللآلي المصنوعة ۹۸/۲.

[2] المستدرك ۱۲۵/۳، ۱۲۶ والتاريخ الكبير ۱۳۳/۶، ۳۰۹، ۳۲۹ ومجمع الزوائد ۲۹۱/۱۰. وتفسير ابن كثير ۴۶۶/۵ والدر المنثور ۱۰/۵. وكنز العمال ۹۳۵۰، ۱۹۹۹۰.

[3] طبقات ابن سعد ۴۳۸/۷. والتاريخ الكبير ۳/ت ۹۹۳ والجرح ۳/ت ۲۱۱۹ والكاشف ۱/۳۰۴. والاستيعاب ۴۹۳/۲. وتهذيب الكمال ۱۸۸۵. والاصابة ۵۱۰/۱.

میں کہتے ہیں کہ قیامت کے روز تمام لوگوں کو ایک کھلے میدان میں جمع کیا جائے گا پھر منادی اعلان کرے گا کہ عنقریب اہل عزت اور اہل کرامت لوگ تمہارے سامنے آجائیں گے، اس کے بعد وہ کہے گا وہ لوگ کہاں ہیں جن کے بارے میں قرآنی آیت نازل ہوئی ہے ترجمہ: ان کے پہلو بچھونوں سے الگ رہتے ہیں (اور) وہ اپنے پروردگار کو خوف وامید سے پکارتے اور جو (مال) ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں) (السجدہ: ۱۶) ۔ چنانچہ اس اعلان پر ایک مختصری جماعت کھڑی ہوگی پھر ایک مدت کے بعد یہی اعلان ہوگا کہ وہ لوگ بھی کھڑے ہوجائیں جن کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) (یعنی ایسے) لوگ جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے نہ خرید وفروخت وہ اس دن سے جب دل (خوف اور گھبراہٹ کے سبب) الٹ جائیں گے اور آنکھیں (اوپر چڑھ جائیں گی) ڈرتے ہیں (النور ۳۶ تا ۳۷) اس اعلان پر گزشتہ جماعت سے کچھ بڑی جماعت کھڑی ہوگی پھر ایک زمانے کے بعد اعلان ہوگا کہ ہر وقت اللہ کو یاد کرنے والے کھڑے ہوجائیں راوی کہتا ہے کہ اس اعلان پر گزشتہ دونوں جماعتوں کے مقابلہ میں ایک بڑی جماعت کھڑی ہوگی۔

۹۹۶- ابو جعفر محمد بن جعفر المقری، محمد بن عبداللہ حضرمی، عبدالرحمن بن سلام، محمد بن حسن بن علی ثقفی، یحییٰ بن عبدالحمید حمانی، مجاہد بن موسیٰ، ریان بن سعید، عباد بن منصور، ایوب، ابو قلابہ، عطیہ، ربیعہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کی آنکھیں سوتی ہیں، کان سنتے ہیں اور قلب بیدار رہتا ہے؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ بعض کا قول ہے کہ ایک سردار نے محل تیار کرایا اور اس پر دسترخوان لگوایا پھر ایک شخص کے ذریعے تمام لوگوں کو اس دسترخوان پر مدعو کیا گیا ظاہر ہے کہ جو دعوت قبول کرے گا وہ گھر میں داخل ہو کر دعوت کھائے گا اور جو قبول نہیں کرے گا وہ محروم رہے گا اور سردار بھی اس سے ناراض ہوجائے گا اسی طرح اللہ سردار ہے اور محمد عربی ﷺ داعی ہیں اور دین اسلام بمنزلہ گھر ہے اور جنت بمنزلہ دسترخوان ہے۔

۳۴۴ ابو عمرو شیبانی [1]

آپ قدآور انسان تھے۔

۹۹۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن محمد بن احمد بن راشد، عبداللہ بن ہانی، ضمرہ، شیبانی کا قول ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ نیکی کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں ہوتا نیکی اللہ اور اس کے بندے کے درمیان ضائع نہیں ہوتی۔

۹۹۸- ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن معدان، عبداللہ بن ہانی، ضمرہ نے بحوالہ شیبانی نقل کیا ہے کہ کتب سماویہ میں لکھا ہے کہ بیت المقدس اس سونے کے گلاس کی مانند ہے جو بچھوؤں سے بھرا ہوا ہو۔

۹۹۹- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو عمیر نحاس، ضمرہ، شیبانی، عمرو بن عبداللہ حضرمی، ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ نے شام میرے سامنے اور یمن میری پشت کی طرف کر کے فرمایا اے محمد میں نے تیرے سامنے مال غنیمت، رزق، اور تیرے پیچھے مدد کو کیا اور اللہ مسلسل اضافہ کرتا رہے گا اسلام اور اہل اسلام کو ذی عزت اور شرک اور اہل شرک کو رسوا کرتا رہے گا حتیٰ کہ مسافر بے خوف وخطر پرامن سفر کرے گا [2]

یہ حدیث شیبانی کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں ضمرہ بن ربیعہ کی سند سے تفرد ہے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۵۹ والتاریخ الکبیر ۶/ت ۳۰۳۸ والجرح ۶/ت ۱۳۵۷، والکاشف ۲/ت ۴۲۶۹ ومیزان الاعتدال ۳/۶۹۵۹ وتہذیب الکمال ۹۹۹۳

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۸/۱۷۱، وتاریخ ابن عساکر ۱/۸۸، ومجمع الزوائد ۱۰/۶۰ والاحادیث الصحیحة ۳۵ وکنز العمال ۳۱۶۸۱، ۳۵۳۰۶

۸۰۰۰ ابوعمرو بن حسن، ابوعمیر بن ضمرہ، یحییٰ بن ابوعمرو شیبانی، عمرو بن عبداللہ حضرمی، ابوامامہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں حضرت عیسیٰ کا نزول ہوگا جو امام عادل ہوں گے معدل کے تحت فیصلے فرمائیں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ قائم کریں گے، صدقہ قبول نہیں کریں گے، بکری اور اونٹ پر کسی کو ظلم کی ہمت نہیں ہوگی بخل اور حسد اٹھالیا جائے گا ہر جانور باحیثیت ہوگا حتیٰ کہ بچے کو سانپ کے منہ میں ہاتھ رکھنے سے کوئی نقصان نہیں ہوگا، اسی طرح اگر بچہ شیر کے سامنے ڈال دیا جائے گا تو وہ اس سے محفوظ رہے گا، بکریوں میں بھیڑیا حفاظتی کتے کا کام دے گا پورے روئے زمین پر عدل اور اسلام کا دور دورہ ہوگا، کفار کی سلطنت کا خاتمہ ہوجائے گا، زمین چاندی کے دسترخوان کی مانند ہوگی، زمین کی پیداوار حضرت آدمؑ کے دور کی پیداوار کی طرح ہوگی، انگور کے ایک خوشہ یا ایک انار سے متعدد افراد شکم سیر ہوجائیں گے، بیل اور گھوڑے چند درہموں میں فروخت ہوں گے۔[1]

۸۰۰۱ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، محمد بن مصفی، بقیہ بن ولید، اوزاعی، یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی، ابومریم بحوالہ ابوہریرۃ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! اقراء سے بچو ہم نے رسول ﷺ سے اس کی تشریح پوچھی آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص امیر یا عامل ہوگا اس کے پاس محتاج، یتیم اور مساکین اپنی حاجتوں کے سلسلہ میں آ بیٹھیں، وہ انہیں تسلی دیتے ہوئے بیٹھنے کا حکم دے گا لیکن ان کی حاجت پوری نہیں کرے گا اس کے بعد ایک شریف مالدار آکر اس مسکین کے نزدیک بیٹھ جائے گا پھر وہ اس سے اس کی حاجت کے بارے میں دریافت کرے گا وہ اس کے سامنے اپنی حاجت بیان کرے گا جسے سن کر غنی کہے گا اس کی حاجت پوری کرو۔

۳۴۳ عثمان بن ابی سودہ[2]

آپ کم گو اور عاشق حدیث تھے۔ عمر بن عبدالعزیز نے آپ کو عہدۂ قضاء پیش کیا تو آپ نے اسکی قبولیت سے انکار کردیا۔

۸۰۰۲ محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عبداللہ بن سعید، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی کہتے ہیں کہ عثمان بن ابی سودہ نے ارشاد باری تعالیٰ "والسابقون السابقون اولئک المقربون" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا "والسابقون" سے اول اول مسجد جانے والے اور اول اول راہ خدا میں نکلنے والے افراد مراد ہیں۔

۸۰۰۳ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابومغیرہ، و عبداللہ بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، ولید بن مسلم، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی عثمان بن ابی سودۃ کا قول ہے کہ پہلے لوگ میت کو دفن کرکے قبرستان سے یہ دعا پڑھتے ہوئے لوٹتے تھے اے باری تعالیٰ اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ فرما۔

۸۰۰۴ سلیمان، ابوشعیب، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، عثمان بن ابی سودہ نے بیان کیا ہے کہ جب بھی کوئی قافلہ شام سے زیتون لے کر آتا تو عبداللہ بن زید اس سے ملاقات کرکے سر پر زیتون لگاتے، چنانچہ ایک بار انہوں نے اسی طرح کیا اسی حالت میں اچانک ان کی حضرت عمر سے ملاقات ہوگئی حضرت عمر نے ان کی گدی پکڑ کر فرمایا سر کے بال خشک ہونے کے باوجود تیل لگاتے ہو پھر اپنے علاوہ کو دیکھ کر تعبیر کرتے ہو؟ آج میں تمہارے بال صاف کرکے تمہیں جانے دوں گا۔

۸۰۰۵ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، رجل، عثمان بن ابی سودہ کا قول ہے "صلاۃ الاوابین" یہ ہے کہ انسان گھر سے نکلتے اور اس میں داخل ہوتے وقت دو رکعت نفل پڑھ لے۔

۸۰۰۶ سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق، عمرو بن ہشام دورقی، عثمان بن عبدالرحمن، عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان، زیاد بن ابی سودہ بحوالہ اپنے بھائی عثمان بن ابی سودہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے عبادہ بن

[1] مسند الامام أحمد ۲/ ۹۰۰، والدر المنثور ۲/ ۲۴۲

[2] التاریخ الکبیر ۶/ت ۲۲۲۱، والجرح ۶/ت ۸۴۱، والکاشف ۲/ت ۳۷۵۲، والمیزان ۳/ت ۵۵۱۵، وتہذیب الکمال ۳۸۲۱

صامت کو اس دیوار پر سینہ پر ہاتھ رکھ کر گریہ کناں دیکھا میں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی انہوں نے جواب دیا کہ اس جگہ کے متعلق ہمیں اللہ کے رسول نے خبر دی کہ آپ ﷺ نے اس جگہ دوزخ کو دیکھا ہے۔

۳۴۴ ابو زید غوثی

۸۰۰۷ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، محمد بن خالد، فریابی، اوزاعی، ابو زید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی موت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قتل فی سبیل اللہ سب سے افضل ہے اس کے بعد سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے دنیا سے چلے جانا، اس کے بعد حج یا عمرہ کی حالت میں دنیا سے کوچ کرنا افضل ہے لیکن تم تاجر ہو کر دنیا سے مت جاؤ۔

۳۴۵ عبدالرحمن بن میسرہ[۱]

۸۰۰۸ ابو محمد بن حیان، محمد بن عباس بن ایوب، اخرم، جعفر بن محمد بن فضیل، ابو مغیرہ، صفوان بن عمرو، عبدالرحمن بن میسرہ حضرمی کہتے ہیں کہ ایک فرشتہ کا نام روفیل ہے اس کا نصف حصہ برف اور نصف حصہ نور کا ہے وہ کہتا رہتا ہے کہ اے باری تعالیٰ اس برف اور نور کے درمیان الفت و مودت پیدا کرنے کی مانند مؤمن بندوں کے درمیان بھی الفت و مودت قائم فرما۔

۸۰۰۹ حبیب بن حسن، علی بن ہارون، احمد بن حسن بن عبدالجبار، ہیثم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، عبدالرحمن بن میسرہ حضرمی، ابو راشد بن سارہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مجھے میرے جلال کی قسم محتاج و مساکین لوگ قیامت کے روز میرے عرش کے سایہ تلے ہوں گے[۲]

۸۰۱۰ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ولید بن عتبہ دمشقی، بقیہ، صفوان بن عمرو، عبدالرحمن بن میسرہ حضرمی، عمرو بن عبسہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شیطان اور کفار کے علاوہ ہر شئے اللہ کی حمد بیان کرتی ہے۔[۳]

۳۴۶ عمرو بن قیس کندی[۴]

۸۰۱۱ ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، حاجب بن ولید، زید بن حازم، ثور بن یزید، عمرو بن قیس کا قول ہے کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے دنیا سے محبت کرنے والا انسان ذلیل ہوتا ہے دین کی خاطر ذلت برداشت کرنے والے انسان کو اللہ قیامت کے روز عزت دیں گے ذکر الٰہی کے بغیر خوش عیشی میں زندگی گزارنے والا جسم عنداللہ سب سے زیادہ مبغوض ہے۔

۸۰۱۲ علی بن ہارون، جعفر فریابی، سلیمان بن عبدالرحمن، اسماعیل بن عیاش، عمرو بن قیس سکونی، عبداللہ بن بسر مازنی کہتے ہیں کہ دو بدو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ایک نے خیر الناس کے بابت دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا کہ لمبی عمر پا کر اعمال حسنہ کرنے والا انسان سب سے افضل ہے دوسرے نے خیر العمل کے بارے میں سوال کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہوئے دنیا سے رخصت ہونا سب سے افضل عمل ہے۔[۵]

۱۔ طبقات ابن سعد ۴۵۷/۷، والجرح ۵/ت ۱۳۶۲، والکاشف ۲/ت ۳۳۱۹، والمیزان ۲/ت ۴۹۸۶، وتہذیب الکمال ۳۱۷۴

۲۔ مسند الامام احمد ۲۲۳/۵، ۲۲۸، وصحیح ابن حبان ۲۵۱۰، والترغیب والترہیب ۱۸/۳۔

۳۔ الدر المنثور ۱۸۳/۴، وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۱۳۹، والاذکار ۸۱، وکنز العمال ۱۹۳۲۴۔

۴۔ طبقات ابن سعد ۴۵۹، والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۶۳۵، والجرح ۶/ت ۱۴۰۵، والمیزان ۳/ت ۶۴۲۲، وتہذیب الکمال ۴۴۳۵۔

۵۔ مشکوۃ المصابیح ۲۲۷۰، واتحاف السادۃ المتقین ۳۳۸/۷، ۱۰/ ۱۲۰، وشرح السنۃ ۱۱۹/۵، والزہد لابن المبارک ۴۷۹، والاسرار المرفوعۃ ۲۲۶، والاحادیث الصحیحۃ ۱۸۳۶

اس حدیث کو معاویہ بن صالح نے عمرو بن قیس کی سند سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

۳۳۷ محمد بن زیاد الالہانی[1]

۸۰۱۳ سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر حمصی، ابی، بقیہ کہتے ہیں کہ محمد بن زیاد نے مجھے ایک دینار دے کر فرمایا اس کے زیتون خرید کر لاؤ لیکن قیمت کم مت کرانا اس لئے کہ میں نے ایک قوم کو ایسا کرتا دیکھا ہے۔

۸۰۱۴ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سوید کندی، بقیہ، محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ چند اللہ والوں نے جمع ہو کر موت کا تذکرہ کیا ان میں سے ایک نے کہا کہ اگر موت کا وقت مقرر نہ ہوتا تو میں تم سب سے پہلے لقاء الٰہی کے شوق کی وجہ سے دنیا سے چلا جاتا۔

۸۰۱۵ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ولید بن عتبہ، بقیہ، محمد کا قول ہے کہ ابو امامہ میرا ہاتھ پکڑ کر گھر کی طرف چل دیئے راستہ میں ہر مسلمان، نصرانی اور چھوٹے بڑے کو انہوں نے سلام علیکم سلام علیکم کہا، جب گھر پہنچے تو میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اللہ کے رسول نے ہمیں سلام عام کرنے کا حکم دیا ہے۔

۳۳۸ عبدہ بن ابولبابہ[2]

۸۰۱۶ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابومغیرہ، اوزاعی عبدۃ کا قول ہے کہ لوگوں میں ریا کے سب سے زیادہ قریب ایک نہ ختم ہونے والا شخص ہے۔

۸۰۱۷ سلیمان بن احمد، احمد، ابومغیرہ، اوزاعی، عبدہ نے بیان کیا ہے کہ دن میں قرآن پاک مکمل کرنے والے شخص پر فرشتے رات تک اور رات میں قرآن پاک مکمل کرنے والے شخص پر فرشتے صبح تک رحمت بھیجتے ہیں۔

۸۰۱۸ سلیمان بن احمد، احمد، ابومغیرہ، اوزاعی، عبدہ کہتے ہیں کہ ابن زبیر کے فتنہ کی مدت ۹ سال ہے اس عرصہ میں شریح بالکل غیر جانبدار رہے۔

۸۰۱۹ محمد بن عمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، عبدۃ فرماتے ہیں کہ جنتی جب ایک بار اپنی بیوی کے پاس سے آئے گا تو ستر گنا محبت بڑھنے کے بعد دوبارہ اس کے پاس جائے گا۔

۸۰۲۰ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود مقدسی، عمرو بن ابی سلمہ اوزاعی نے بحوالہ عبدہ نقل کیا ہے کہ شریح اپنی اہلیہ کے پاس جاتے وقت برکت کی دعا فرماتے اس کے بعد اسے کہتے میرے ساتھ رکوع کر ان کے رکوع سے فارغ ہونے کے بعد ان کی اہلیہ کھڑی ہو جاتی حتیٰ کہ ان کے پہلو میں بیٹھ جاتی پھر ان سے ان کی اہلیہ کہتی کہ تقدیر الٰہی نے ہم دونوں کو جمع کر دیا اس لئے آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں اب کے بعد شریح کی اہلیہ شریح سے کہتی شاید تم میری والدہ کے میرے پاس آنے سے خوش نہیں ہو؟ شریح کہتے کہ ایسا ہی ہے اس کے بعد ان کی اہلیہ نے ان کو دو سال تک آنے سے منع کر دیا چنانچہ وہ دو سال تک نہیں آئی دو سال گزرنے کے بعد جب ان کی والدہ ان کے پاس آئی تو انہیں بڑی مشکل سے پہچانا، شریح نے کہا کہ یہ تمہارے لڑکے کی بیوی کی لڑکی ہے۔

۸۰۲۱ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی، عبدہ نے کہا کہ دنیا کی آگ بھی دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتی ہے۔

---

[1] التاریخ الکبیر ۱/ت۲۲۳۔ والجرح ۷/ت۱۰۸۰۔ والکاشف ۳/ت۴۹۲۶۔ والمیزان ۳/۷۵۳۳۔

[2] طبقات ابن سعد ۶/۳۲۸۔ والتاریخ الکبیر ۶/ت۱۸۶۶۔ والجرح ۶/ت۵۵۳۔ والکاشف ۲/۳۵۵۲۔ وتہذیب الکمال ۳۶۱۸۔

۸۰۲۲- احمد، عبداللہ، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی، عبدہ کا قول ہے ابلیس کہتا ہے کہ انسان مجھے دو چیزوں میں عاجز نہیں کرسکتا (۱) مال کو حلال وحرام طریقوں سے حاصل کرنے میں (۲) اسے صحیح اور غلط کاموں پر لگانے میں۔

۸۰۲۳- احمد، عبداللہ، عباس، ابی، اوزاعی، عبدہ کہتے ہیں کہ ہر روز سورج کو قبل از طلوع دو بار ضرب لگائی جاتی ہے جس کے بعد وہ سمت کر اعلان کرتا ہے کہ مجھ بے وقوف لوگ اللہ کو چھوڑ کر میری عبادت کرنے والے ہیں۔

۸۰۲۴- احمد، عبداللہ، عباس، ابی، اوزاعی کہتے ہیں کہ عبدہ سے یاجوج ماجوج کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک ہزار ان میں سے اور ایک ہم میں سے ہوگا۔

۸۰۲۵- احمد، عبداللہ، حسن بن احمد بن ابی شعیب، مسکین بن بکیر، اوزاعی، عبدہ کا قول ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے پھل زبرجد، یاقوت اور موتیوں کے ہیں اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس سے بہت سریلی آواز نکلے گی۔

۸۰۲۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالسلام بن عتیق، عقبہ بن علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی کو کہتے سنا کہ عبدہ مسجد میں دنیاوی باتیں بالکل نہیں کرتے تھے۔

۸۰۲۷- سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، محمد بن ابی اسامہ، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدہ کو کہتے سنا ہے کہ کاش دنیا میں مجھے یہ چیز حاصل ہوتی کہ دنیا والے نہ مجھ سے کوئی سوال کرتے اور نہ میں ان سے کوئی سوال کرتا۔

۸۰۲۸- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن رافع، اسحاق بن رافع، زید بن حباب، رجاء بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ عبدہ سے ایک شخص نے کسی مسئلہ میں ان کی رائے معلوم کی انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو یہ بات پسند ہے کہ میں ان سے اور وہ مجھ سے کوئی سوال نہ کریں۔

۸۰۲۹- ابوحامد بن جبلہ، محمد، عبداللہ بن عمر قرشی، ابواسامہ نے اوزاعی کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے پاس عبدہ بن ابولبابہ اور حسن بن حر سے افضل کوئی شخص نہیں آیا۔

۸۰۳۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز جروی، ابوحفص تنیسی، اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے عبدہ کو کمزوری کی حالت میں طواف کرتے دیکھ کر ان سے نفس کے ساتھ نرمی کی درخواست کی انہوں نے فرمایا مؤمن تو طاقت سے زیادہ مشقت برداشت کرتا ہے۔

۸۰۳۱- ابوبکر، عبداللہ، ابی، ابوالمغیرہ، اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے عبدہ کو کہتے سنا ہے کہ مؤمن کو چالیس روز میں ایک بار ضرور خوف لاحق ہوتا ہے۔

۸۰۳۲- قاضی ابواحمد، ابوعبدالرحمن احمد بن علی، عیسیٰ بن احمد عسقلانی، بقیہ بن ولید، مطعم بن مقدام کہتے ہیں کہ میں نے عبدہ کو کہتے سنا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ فجر کی دو رکعتیں زمانہ کی تمام اشیاء سے افضل ہیں اور فرض نماز کا ایک حصہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۸۰۳۳- سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابوالمغیرہ، سلیمان، عبداللہ بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، اوزاعی، عبدہ نے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ابن عمر اللہ کی عبادت ایسے کرگویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور دنیا میں اجنبی مسافر کی طرح رہو۔[1]

اس حدیث کو فریابی نے اوزاعی مجاہد ابن عمر کی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۸۰۳۴- حبیب بن حسن، احمد بن عبید، محمد بن مسروق طوسی، محمد بن حسان کی، عبداللہ بن ابوعثمان حمصی، اوزاعی، عبدہ، ابن عمر کہتے ہیں کہ

---

[1] مسند الامام احمد ۲/۱۳۲. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۰۶، ۲۸۵، والمطالب العالیۃ ۳۰۹۶، ۳۰۹۷. والترغیب والترھیب ۴/۱۱۲، ۲۴۳، ۲۳۷. وفتح الباری ۱۱/۲۳۳. واتحاف السادۃ المتقین ۲/۱۴۴، ۷/۳۵۲، ۱۰/۲۰۵. وکنز العمال ۵۳۵۰، ۵۴۶۱، ۵۴۲۹، ۶۱۵۳.

رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے نفع کے لئے کچھ بندوں کو خاص طور پر نعمتیں عطا کیں ہیں جب تک وہ نعمتوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں تو اللہ وہ نعمتیں انہیں عطا کرتا رہتا ہے لیکن جب وہ ان نعمتوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچانا چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں ان سے چھین کر دوسروں کو عطا کر دیتا ہے۔[1]

ابوعثمان کا پورا نام عبداللہ بن زید کلبی ہے۔ اس حدیث میں یہ اوزاعی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اس حدیث کو احمد بن یونس ضبی نے ابوعثمان سے روایت کیا ہے عباس کو معاویہ بن یحییٰ کا نام دیا ہے

۸۰۳۵ ابومحمد بن حیان، احمد بن احمد بن حمدان، احمد بن یونس ضبی، یحییٰ، ابوعثمان نے بحوالہ اوزاعی گزشتہ حدیث کی مانند روایت کیا ہے۔

۸۰۳۶ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن عمر، عبیداللہ محمد بن عبید، خطاب بن عثمان، یوسف بن سفر، اوزاعی، عبدہ، شقیق بن سلمہ نے بحوالہ عبداللہ بن مسعود رسول اللہ ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ تم کسب رزق میں ایک دوسرے سے نہیں بڑھ سکتے اس لئے کہ اللہ نے موت اور مصیبت لکھ دی ہے اور معیشت اور عمل تقسیم فرما دیا ہے لوگوں کو ان چیزوں کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔[2]

یہ حدیث اوزاعی اور عبدہ کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۳۷ محمد بن مظفر، عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسد بن محمد مصیصی، سعید بن مغیرہ، ابواسحاق فزاری، اوزاعی، عبدہ، زر بن حبیش، عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں قربانی کا عمل کرنا عنداللہ سب سے افضل عمل ہے آپ سے دریافت کیا گیا راہ خدا میں جہاد کرنے سے بھی افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا (اس شخص کے علاوہ جو مال و جان لے کر راہ خدا میں قتال کے لئے گیا اور پھر شہادت کے بغیر واپس نہیں لوٹا) راہ خدا میں جہاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

یہ حدیث اوزاعی اور عبدہ کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۳۸ سلیمان بن احمد، ابوزنباع روح بن فرج، اسحاق بن ابراہیم بن رزیق، ابوایمان، اوزاعی، عبدہ، زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے حذیفہ کو کہتے سنا ہے کہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے اللہ نے بذریعہ وحی مجھ سے فرمایا اے مرسلین و منذرین کے بھائی اپنی قوم کو حکم دیجئے کہ وہ میرے گھر میں قلب کا تزکیہ کر کے داخل ہوں اس لئے کہ اس کے بغیر داخل ہونے والے پر میں اس کے نماز میں مشغول رہنے تک اس پر لعنت کرتا ہوں تا آنکہ وہ اپنا قلب صاف کر لے، پھر جب وہ اپنے قلب کا تزکیہ کر لیتا ہے تو میں اس کا کان، آنکھ بن جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ دیکھتا اور سنتا ہے اور وہ میرے اولیاء اور اتقیاء میں سے بن جاتا ہے اور وہ جنت میں انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ میرا پڑوسی ہوگا۔[3]

یہ حدیث اوزاعی عن عبدہ کی سند سے غریب ہے اس حدیث کو علی بن معبد نے اسحٰق بن ابی یحییٰ عن اوزاعی کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱: المعجم الکبیر للطبرانی ۱/۳۸۵۔ واتحاف السادۃ المتقین ۸/۱۷۵۔ وتاریخ أصبهان ۲/۲۹۲۔ وتخریج الاحیاء ۳/۲۳۹۔

۲: کنز العمال ۵۰۳۔

۳: تفسیر القرطبی ۲/۱۱۵

۳۳۹ راشد بن سعد[۱]

احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو ہمام، عثمان بن سعید، جریر بن عثمان کہتے ہیں کہ راشد بن سعد سے نعیم کے بابت سوال کیا گیا انہوں نے فرمایا نعیم ''طیب نفس'' کا نام ہے پھر ان سے غناء کی تعریف پوچھی گئی تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ غناء جسم کی صحت کا نام ہے۔

۸۰۳۹ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، ابو یمان، جریر نے راشد کے حوالہ سے گزشتہ قول کے مانند روایت کیا ہے۔

۸۰۴۰ ابومحمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن سہل، عبداللہ بن صالح، راشد بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ چالیس روز کے بعد جب اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کے لئے کوہ طور پر تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تیری قوم بچھڑے کی وجہ سے فتنہ میں مبتلا ہوگئی ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ یہ کیونکر ممکن ہے جب کہ آپ نے ان کو فرعون کے ظلم اور دریا میں غرق ہونے سے نجات دی اور آپ نے اس کے علاوہ بھی ان پر انعامات کئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تیرے بعد انہوں نے بچھڑے کی پرستش شروع کردی ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ اس میں روح کس نے ڈالی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ پھر تو خود آپ نے انہیں فتنہ میں مبتلا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے کلیم میں نے ان کے قلوب کو اس کی طرف مائل پایا جس کی وجہ سے میں نے ان کے لئے یہ کام آسان کردیا۔

۸۰۴۱ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو ابو یمان، و ابو ابوبکر بن ابی مریم، راشد، سعد کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ میری امت کے بارے میں ضرور میری سفارش قبول فرمائے گا۔[۲]

۸۰۴۲ سلیمان، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، ثور بن یزید، راشد، معاویہ کا قول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ جب تو لوگوں کے عیوب تلاش کرے گا تو تو ان کو خراب کردے گا۔[۳]

۸۰۴۳ ابومحمد محمد بن حسن، محمد بن شاذان جوہری، زکریا بن عدی، بقیہ، صفوان بن عمر، راشد، ثوبان کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا دس افراد پر بھی بننے والے حاکم کو قیامت کے روز گردن کے ساتھ بندھے ہوئے ہاتھ کی شکل میں لایا جائے گا اس کے بعد اس کا عدل اسے آزاد کرائے گا یا اس کا ظلم اسے ہلاک کردے گا۔[۴]

۸۰۴۴ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حکیم بن یوسف، علی بن مجر، عیسیٰ بن یونس، ابوبکر بن ابی مریم، راشد، ثوبان نے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ ایک جنازہ میں تشریف لے گئے چند شرکاء جنازہ کو آپ نے سواری پر چلتے ہوئے دیکھ کر فرمایا تم اس بات سے حیا نہیں کرتے کہ فرشتے پیادہ پا چل رہے ہیں اور تم سواری پر سوار ہو۔[۵]

۸۰۴۵ سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، عبداللہ بن صالح، معاویہ بن صالح، راشد، ابوامامہ نے بیان کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے آسمان کے نیچے غیر اللہ کی عبادت کرنے والا سب سے بڑا خواہش پرست ہے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۳۵۹/۶، والتاریخ الکبیر ۳/ت۹۹۳۔ والجرح ۳/ت۲۱۸۶۔ والمیزان ۲/ت۲۰۶۱، وتھذیب الکمال ۱۸۲۲

۲۔ کنز العمال ۳۴۴۷۰

۳۔ شرح السنة ۱۰۹/۱۳۔ ومشکاۃ المصابیح ۳۷۰۹۔

۴۔ اتحاف السادۃ المتقین ۳۱۳/۸۔ وتخریج الاحیاء ۳۱۵/۳۔ واللآلی المصنوعۃ ۲۲۸/۱۔ وکنز العمال ۱۳۷۲۸۔

۵۔ سنن ابن ماجۃ ۱۴۸۰ وسنن الترمذی ۱۰۱۲۔ والسنن الکبری للبیہقی ۲۳/۴

۸۰۴۶ ابومحمد، حسن، حیان بن موسیٰ، ابن مبارک، ابوبکر بن ابی مریم، راشد، حبیب، ابوامامہ کا قول ہے کہ آپ ﷺ نے کھانا کھانے کے بعد مجھے یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا اے باری تعالیٰ آپ ہی نے مجھے کھانا کھلایا سیر کیا اور سیراب کیا لہٰذا تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں۔

ان احادیث میں راشد کی سند سے تفرد ہے، چنانچہ سعد کی حدیث میں ابن ابی مریم، معاویہ کی حدیث میں ثور، ثوبان کی حدیث میں صفوان نیز ثوبان کی حدیث فی الجنازۃ میں ابوبکر، ابوامامہ کی حدیث فی الفراسۃ میں معاویہ بن صالح، نیز امامہ کی حدیث فی متابعۃ الھویٰ میں عیسیٰ بن ابراہیم اور امامہ کی حدیث فی الدعاء میں ابن ابی مریم کی سند سے تفرد ہے۔

۳۵۰ ہانی بن کلثوم[1]

آپ کم گو اور عاشق حدیث تھے، عمر بن عبدالعزیزؒ نے آپ کو عہدۂ قضا پیش کیا تو آپ نے اس کی قبولیت سے انکار کردیا۔

۸۰۴۷ ابی ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد، ابوالیمان، اسماعیل بن عیاش، اسید بن عبدالرحمٰن خثعمی، ہانی بن کلثوم کا قول ہے کہ مؤمن فقیر اس مریض کی مانند ہے جس کے مرض کی تشخیص کرکے ڈاکٹر اسے چند اشیاء سے روک دے اسی طرح اللہ نے مؤمن کو دنیا سے روک دیا ہے۔

۸۰۴۸ سلیمان بن احمد، عبدالرحمٰن بن ابراہیم بن رحیم، ابی محمد بن شعیب بن شابور، خالد بن دہقان، ہانی بن کلثوم کہتے ہیں کہ میں نے محمود بن ربیعہ سے بحوالہ عبادہ بن صامت رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سنا ہے کہ مؤمن ناحق خون سے قبل آزاد و صالح رہتا ہے لیکن اس کے ارتکاب کرنے کے بعد خراب ہو جاتا ہے۔

۸۰۴۹ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالاعلیٰ، ابومسہر، صدقہ بن خالد، خالد بن دہقان نے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

۳۵۱ عروہ بن رویم[2]

۸۰۵۰ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب بن نجدہ، ابوعمیر و ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، ہناد بن سری، وکیع، اوزاعی، عروہ بن رویم لخمی کا قول ہے کہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے میری امت کے بہترین لوگ اللہ کی وحدانیت اور اس کے رسول کی رسالت کی گواہی دینے والے ہیں جو اچھائی کرکے خوش ہوتے ہیں اور برائی کرکے استغفار کرتے ہیں اور میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو صبح و شام ختنوں میں پلنے والے ہیں اور ان کی خواہش قسم قسم کے کھانے اور کپڑوں کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور وہ لایعنی باتوں میں مشغول ہونے والے ہیں۔

۸۰۵۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن سعید عسکری، یعقوب دورقی، ہشام بن طفیل قزاری، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز تنوخی، عروہ کا قول ہے کہ حضرت موسیٰ کی وفات کے وقت ان کی اہلیہ نے ان سے کہا میں چالیس سال سے آپ کے ساتھ ہوں لہٰذا آپ مجھے اپنا ایک دیدار کرا دیجئے کیونکہ حضرت موسیٰ اللہ کی تجلی کے بعد اپنا چہرہ ڈھانپ کر رکھتے تھے اور جب بھی آپ اپنا چہرہ کھولتے تھے لوگوں پر غشی طاری ہو جاتی تھی چنانچہ آپ نے اپنی اہلیہ کے لئے چہرہ کھولا تو آپ پر غشی طاری ہوئی اس نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ جنت میں آپ سے میری شادی کر دے حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اگر تو یہ چاہتی ہے تو میرے بعد کسی سے شادی نہ کرنا، جعفر کہتی ہیں کہ حضرت موسیٰ نے مجھے دوسری وصیت یہ کی کہ لوگوں سے کسی قسم کا سوال نہ کرنا۔

۸۰۵۲ احمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ عطار، اسحاق بن وہب، اوزاعی، ابوبکر ہذلی، محمد بن فضل، سلیمان اعمش

---

[1] التاریخ الکبیر ۸/ت ۲۸۲۳. والجرح ۹/ت ۴۴۳. والکاشف ۳/ت ۶۰۴۹. وتهذیب الکمال ۷۵۳۶

[2] طبقات ابن سعد ۷/۴۶۰. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۴۳. والجرح ۶/ت ۲۲۱. والکاشف ۲/ت ۳۸۶۹. وتهذیب الکمال ۳۹۰۴

عروۃ خالد بن یزید قرشی کہتے ہیں کہ ایک بار مجھے جزیرہ میں کام تھا اس لئے میں خفیہ راستہ سے جزیرہ کے ارادہ سے چلا اسی اثناء میں ایک راہب اور خادم سے میری ملاقات ہوگئی راہب عاقل اور ذی رائے شخص تھا میں نے ان سے جمع ہونے کی وجہ پوچھی انہوں نے جواب دیا کہ یہاں ہمارے ایک شیخ ہیں سال میں ایک بار ہم ان کی زیارت کے لئے جمع ہوتے ہیں اور دینی معاملات میں ہم ان کے مشوروں کے مطابق عمل کرتے ہیں میں نے کہا کہ میں ان کے قریب ہوکر ان سے کچھ مفید باتیں سن لوں تاکہ مجھے بھی فائدہ حاصل ہو چنانچہ میں ان کے قریب ہوا انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا تعلق امت محمدیہ سے ہے میں نے کہا کہ ہاں پھر اس نے دریافت کیا کہ تمہارا تعلق امت محمدیہ کے علماء سے ہے یا جہال سے میں نے کہا کہ کسی سے نہیں پھر اس نے کہا کہ تمہاری کتاب میں ہے کہ جنتی لوگ کھائیں گے پئیں گے لیکن بول و براز نہیں کریں گے میں نے اثبات میں جواب دیا انہوں نے کہا کہ ہم بھی یہی کہتے ہیں پھر انہوں نے دنیا میں مجھ سے اس کی مثال دریافت کی میں نے کہا کہ دنیا میں اس کی مثال ماں کے پیٹ میں بچہ کی ہے جو بول و براز کے بغیر کھاتا پیتا ہے۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ تم یہ نہیں کہتے کہ جنتی اشیاء میں کھانے سے کوئی کمی واقع نہیں ہوگی میں نے کہا کہ بالکل اس نے کہا کہ دنیا میں اس کی مثال پیش کرو میں نے کہا کہ اس کی مثال اس ماہر عالم کی مانند ہے جس کے علم سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن اس سے اس کے علم میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی، پھر اس نے کہا کہ کیا تم نماز میں یہ نہیں کہتے ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو میں نے کہا کہ اسی طرح ہے اس کے بعد وہ اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ سب سے زیادہ امت محمدیہ کو خیر سے نوازا گیا ہے اس لئے کہ امت محمدیہ کے ایک شخص کے السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین کہنے پر روئے زمین کے تمام مومنین کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اس کے بعد اس نے مجھ سے کہا کیا تم مومنین اور مومنات کے لئے استغفار نہیں کرتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا پھر اس نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوکر کہا امت محمدیہ کا جب کوئی فرد مومنین اور مومنات کے لئے استغفار کرتا ہے تو آسمان پر موجود تمام فرشتوں اور روئے زمین کے تمام مومنین کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اس کے بعد وہ مجھ سے مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ اس کی کوئی دنیا میں مثال پیش کرو میں نے کہا کہ اس کی مثال دنیا میں اس شخص کی مانند ہے جو کسی چھوٹی یا بڑی جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے اسے سلام کرے اور وہ اس کے سلام کا جواب دیں راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد اس کے غصہ میں کمی واقع ہوگئی۔ پھر اس نے کہا کہ میں نے امت محمدیہ میں تجھ سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا مجھ سے جو سوال کرنا چاہتا ہے کر میں نے کہا میں اللہ کے لئے اولاد کا عقیدہ رکھنے والے شخص سے کیا سوال کروں میری بات سن کر اس نے چہرے سے نقاب اٹھا کر ہاتھوں کو بلند کرتے ہوئے کہا ایسے شخص کی اللہ مغفرت نہ کرے ہم اس قسم کے عقیدے سے برات کا اظہار کرتے ہیں پھر اس نے مجھ سے کہا میں تم سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کیا تم مجھے اس کا جواب دوگے؟ میں نے کہا کہ کیوں نہیں اس نے کہا کہ کیا تمہاری ایسی حالت ہوگئی ہے کہ تم میں بچہ بے دھڑک گالی دینا شروع کرے میں نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ اس وقت تمہارے نزدیک دین کی وقعت ختم ہوکر دنیا کی وقعت بڑھ جائے گی۔

۸۰۵۳-ابومحمد بن حیان، عبدان بن احمد، ابن الطباع، احمد بن مفضل، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز، عروۃ بن رویم کا قول ہے کہ حضرت موسیٰ کی اہلیہ نے ان سے کہا کہ میرے والدین آپ پر قربان ہوں جب سے آپ اللہ سے ہم کلام ہوئے ہیں اس وقت سے میں آپ سے جدا ہوں کیونکہ حضرت موسیٰ نے اللہ سے ہم کلام ہونے کے بعد سے اپنی بیویوں سے جدائی اختیار کرلی تھی اور اپنے چہرے پر چادر ڈال کر رکھتے تھے اور وفات تک آپ کو کسی نے نہیں دیکھا البتہ حضرت موسیٰ نے ایک بار اپنا چہرہ اپنی اہلیہ صفرا کے لئے کھولا تو ان پر غشی طاری ہوگئی اور وہ سجدہ ریز ہوگئی۔

۸۰۵۴-سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابوالمغیرہ، اوزاعی، عروۃ کا قول ہے کہ چھری وار کعت سنت مؤکدہ پڑھ کر فرض ادا کرنے والے شخص کی نماز مقبول ہوتی ہے اور اس کا نام متقین کی فہرست میں لکھا جاتا ہے۔

۸۰۵۵۔ قاضی ابواحمد، موسیٰ بن اسحاق، محمد بن بکار، فرج بن فضالہ، عروۃ کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے سوال کیا کہ اے باری تعالیٰ شیطان انسان کی کس جگہ پر حملہ کرتا ہے، فوراً پردہ ہٹا حضرت موسیٰ کیا دیکھتے ہیں کہ شیطان کا سانپ کی شکل سر ہے جسے وہ انسان کے قلب پر رکھتا ہے جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ اسے دور کر لیتا ہے اور جب ذکر چھوڑ دیتا ہے تو پھر وہ اپنا سر انسان کے قلب پر رکھ دیتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ قول باری تعالیٰ "ومن شر الوسواس الخناس" کی یہی تشریح ہے۔

۸۰۵۶۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمد بن خلف عسقلانی، فریابی، اوزاعی، کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے اولین و آخرین عمدہ افراد ہوں گے، اس لئے کہ اولین میں میں خود اور آخرین میں عیسیٰ بن مریم ہوں گے، البتہ دونوں کے درمیان کے افراد خراب ہوں گے۔[1]

۸۰۵۷۔ ابوعمرو تجری، احمد بن یحییٰ حلوانی، شیبان بن فروخ، مسرور بن سعید تمیمی، اوزاعی، عروہ بن علی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے تم اپنی پھوپھی درخت کھجور کا اکرام کرو اس لئے کہ وہ تمہارے والد کی باقیماندہ خاک سے پیدا کیا گیا ہے جس درخت کے نیچے حضرت مریم نے بچہ جنا وہ درخت عند اللہ سب سے زیادہ مکرم ہے لہٰذا تم اپنی عورتوں کو رطب (کھجوریں) کھلاؤ اگر رطب نہ ہوں تو تمر کھلاؤ۔[2]

یہ حدیث اوزاعی عن عروہ کی سند سے غریب ہے، اس حدیث کی سند میں مسرور بن سعید کی سند سے تفرد ہے۔

۸۰۵۸۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالرحمن بن عقال الحرانی، ابوجعفر نفیلی، عباد بن کثیر رملی، عروۃ، انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جب میری امت پانچ اعمال میں مبتلا ہوگی تو ان کی ہلاکت یقینی ہے (۱) ایک دوسرے پر لعنت کرنا (۲) شراب نوشی (۳) ریشم کا استعمال (۴) گانے والیوں کو اپنے پاس رکھنا (۵) مرد مردوں کو اور خواتین خواتین کو کافی ہوں۔[3]

یہ حدیث عروہ عن انس کی سند سے غریب ہے، اس حدیث کی سند میں عباد بن کثیر کی سند سے تفرد ہے۔

۸۰۵۹۔ علی بن محمد بن اسماعیل طوسی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن ابان، یونس بن بکیر، ابی فروہ یزید بن سنان، عروۃ کہتے ہیں کہ میں نے ابوثعلبہ خشنی کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول خدا ﷺ ایک غزوہ سے واپسی پر مسجد تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی اور غزوہ سے واپسی پر آپ کا ہمیشہ یہی معمول رہا اس کے بعد آپ ﷺ حضرت فاطمہ کے ہاں تشریف لے گئے حضرت فاطمہ آپ کے چہرہ کو بوسہ دے کر رونے لگیں، رسول خدا ﷺ نے ان سے رونے کی وجہ دریافت فرمائی حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ آپ کے چہرہ مبارک کے متغیر ہونے کی وجہ سے رو رہی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے فاطمہ تیرے باپ کو ایسا دین دے کر بھیجا گیا ہے جو ہر کچے پکے گھر میں پہنچ کر رہے گا۔[4]

یہ حدیث عروہ کی سند سے غریب ہے، اس حدیث کی سند میں ابوفروہ کی سند سے تفرد ہے۔

۸۰۶۰۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالوہاب بن ضحاک، ابن عیاش، عاصم بن رجاء بن حیوۃ، عروۃ، قاسم، ابوامامہ نے آپ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ بائیں جانب والا فرشتہ چھ گھنٹے تک انتظار کرتا ہے اگر وہ اس مدت میں توبہ کر لیتا ہے تو

۱۔ کنز العمال ۳۴۴۳۶، ۳۵۹۹۵

۲۔ الموضوعات لابن الجوزی ۱/۱۹۳ والضعفاء للعقیلی ۳/۲۵۹ والکامل لابن عدی ۲/۴۴۴ والدر المنتثر للسیوطی ۴۵ والبدایۃ والنہایۃ ۲/۱۹۹

۳۔ کنز العمال ۴۴۰۱۳

۴۔ المستدرک ۱/۴۹۵ وکنز العمال ۳۴۱۹۳

(ی) وارث اس کا گناہ لکھتا ہے۔[1]

یہ حدیث عروہ کی سند سے غریب ہے۔

۳۵۴ سعید بن عبدالعزیز کے اقوال زرین

۸۰۶۱ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، اسحاق بن موسیٰ انصاری، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ حضرت داؤد دعا میں یا کرتے تھے پاک ہے وہ ذات جس نے عطا کے ذریعہ شکر کا دروازہ کھولا اور دعاؤں کے ذریعے بلاؤں کو دور کیا۔

۸۰۶۲ احمد، عبداللہ، ابی، ہیثم بن نافع، سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم کا قول ہے کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان عند اللہ کاذب ہونے کے باوجود اپنے بارے میں صادق ہونے کا دعویٰ کرے۔

۸۰۶۳ احمد، عبداللہ، ابی، ابومغیرہ، عبدالعزیز کا قول ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم کو مسکین کہا جانا سب سے زیادہ محبوب تھا۔

۸۰۶۴ حضرت عیسیٰ کا قول ہے کہ میرے ارادے اور مشیت کے بجائے اللہ کا ارادہ اور مشیت چلے گی۔

۸۰۶۵ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن موسیٰ طرسوسی، موسیٰ بن ایوب، ابن علقمہ، سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ دنیا آخرت کی غنیمت ہے۔

۸۰۶۶ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، کہتے ہیں کہ میں نے ابومسہر کو کہتے سنا کہ ایک شخص نے سعید بن عبدالعزیز سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی دراز کرے سعید بن عبدالعزیز نے ناراض ہوکر جواب دیا یوں کہو کہ اللہ مجھے جلد اپنی رحمت کی طرف بلالے۔

۸۰۶۷ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن بحر، احمد بن ابی الحواری، مروان، سعید بن عبدالعزیز کا قول ہے حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے سامنے احکام بیان کرنے کے لئے بیت جاتے وقت حضرت یوشع کے ہمراہ جاتے تھے، بیت پہنچنے کے بعد حضرت موسیٰ احکام بیان کرنے کے لئے بیٹھ جاتے اور یوشع ان کے نزدیک کھڑے ہوتے پھر حضرت موسیٰ کی وفات سے ایک سال قبل وحی کا سلسلہ بند ہوگیا حضرت جبرائیل نے حضرت یوشع کے پاس آمدورفت شروع کردی اور بیت پہنچنے کے بعد حضرت یوشع آگے ہوتے حضرت موسیٰ ان کے نزدیک کھڑے ہوتے اس وقت حضرت موسیٰ نے بارگاہ الٰہی میں التجا کی کہ اے باری تعالیٰ میں اس ذلت کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا لہٰذا آپ مجھے اپنے پاس بلالیں۔

۸۰۶۸ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن مصفی، محمد بن مبارک صوری کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن عبدالعزیز کو جماعت فوت ہونے کی وجہ سے اپنی ریش پکڑ کر روتے دیکھا۔

۸۰۶۹ ابومحمد بن حیان، عیسیٰ بن عبدالملک، داؤد ابن رشید، ولید، سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان نے اپنے صاحبزادے سے کہا اے میرے لخت جگر علم میں غور کرنے سے میرے ارادے میں اور حکمت میں غور کرنے سے میری عمر میں اضافہ ہوا ہے، اور میں نے غور کیا تو مجھے صحت کے ساتھ بیماری جوانی کے ساتھ بڑھاپا حیات کے ساتھ موت نظر آئی، اور میرے اور بے وقوف کے درمیان قرب کے اعتبار سے مساوات ہے۔

۸۰۷۰ عبداللہ بن محمد جعفر، ابوسعید وشعرانی، عباس بن ولید بن مزید کا قول ہے کہ سعید بن عبدالعزیز سے کفاف رزق کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ایک روز شکم سیری اور ایک روز غیر شکم سیری کفاف رزق ہے۔

۸۰۷۱ عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، مروان بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے سعید کو کہتے سنا کہ کسی کا علی دین دشمنی کی

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۸/ ۲۱۸، والاحادیث الصحیحۃ ۱۲۰۹

ملامت ہے۔

۸۰۷۲- سلیمان بن احمد، محمد بن ابراہیم صوری، ابو عامر نحوی، سلیمان بن عبدالرحمن دمشقی، عبداللہ بن کثیر طویل قاری، سعید بن عبدالعزیز نافع، ابن عمر کا قول ہے کہ میں یوم عاشورہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس روز اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے اس لئے تم میں سے جو روزہ رکھنا چاہے رکھ لے ورنہ افطار کرلے۔[1]

اس حدیث کو عدہ نے نافع سے روایت کیا ہے۔

۸۰۷۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سعید واسطی، اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، ہشام بن خالد بن مروان ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ ایک بار ہشام بن عبدالملک نے زہری کی طرف سے سات ہزار دینار قرض ادا کئے اور انہیں آئندہ قرض نہ لینے کی تاکید کی زہری نے ہشام کے سامنے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا مؤمن کو ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جا سکتا۔[2]

اس حدیث کی سند میں ولید کے سعید سے روایت کرنے میں تفرد ہیں۔

۸۰۷۴- ابوالحسن علی بن احمد بن عبداللہ مقدسی، ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی، عمرو بن یزید بصری، سیف بن عبداللہ سلمی، عیار، سعید بن عبدالعزیز زہری، سعید بن مسیب، ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے سامنے ہم نے عرض کیا کہ کیا ہم اللہ کو دیکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم بادل نہ ہونے کے روز سورج کو دیکھتے ہو؟ کیا تم بادل نہ ہونے کی رات چاند کو دیکھتے ہو؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم عنقریب اللہ کو دیکھو گے حتیٰ کہ تم میں سے ایک شخص اللہ کے دربار میں حاضر ہوگا اللہ اس سے فرمائے گا اے میرے بندے تو نے فلاں فلاں گناہ نہیں کیا وہ کہے گا کہ اے باری تعالیٰ کیا آپ نے میرا وہ گناہ معاف نہیں کردیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے معاف کرنے کی وجہ سے تو تو یہاں تک پہنچا ہے۔[3]

یہ حدیث سعید اور سلمہ کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۷۵- ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحاق بن ابراہیم، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز زہری، سعید بن مسیب نے بحوالہ ابو ہریرہؓ رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ سبقت کے خوف سے دو گھوڑوں کے درمیان اپنا گھوڑا داخل کرنا قمار میں شامل نہیں ہے۔[4]

یہ حدیث سعید کی سند سے غریب ہے اس حدیث کی سند میں ولید کی طرف سے تفرد ہے۔

۸۰۷۶- محمد بن علی، محمد بن عبداللہ طائی، عباس بن ولید بن مزید، ابی، سعید بن عبدالعزیز، زید بن اسلم نے بحوالہ ابن عمر رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ تعریف کرنے والے کے منہ میں مٹی ٹھونس دو۔

اس حدیث میں سعید کی سند سے تفرد ہے۔

1- صحیح مسلم، کتاب الصیام باب ۱۹ وسنن ابن ماجۃ ۱۷۳۷ . وفتح الباری ۲۴۶/۳

2- سنن ابن ماجۃ ۳۹۸۲، ۳۹۸۳ . وسنن ابی داؤد ۴۸۶۲ . والسنن الکبری للبیہقی ۳۲۰/۶، ۱۲۹/۱۰ . والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۷۸/۱۲، ۱۹/۱۷ وسنن الامام احمد ۱۱۵/۲ . ومجمع الزوائد ۹۰/۸ . وفتح الباری ۵۲۰/۱۰ . والدرر المنتثرۃ ۱۶۸ .

3- السنۃ لابن ابی عاصم ۱۹۳/۱، ۴۸۲ والدر المنثور ۲۹۱/۶ وکنز العمال ۲۹۲۱۷ .

4- سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد باب ۴۹ . وسنن ابن ماجۃ ۲۸۷۶ . ومسند الامام احمد ۵۰۵/۲ . والمستدرک ۱۱۴/۲ والسنن الکبری للبیہقی ۲۰/۱۰ والمعجم الصغیر للطبرانی ۱۹۹/۱ .

۸۰۷۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، مسکین بن بکیر، سعید بن عبدالعزیز، مکحول، عروہ، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ کو تین یمنی چادروں میں غسل دیا گیا۔

۸۰۷۸ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عمر بن سعید تنوخی، سعید بن عبدالعزیز، مکحول، محمد بن سوید فہری، حذیفہ بن یمان کہتے ہیں کہ ایک بار میں عشاء کے بعد آپ ﷺ کے پاس گیا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آج شب مجھے ساتھ گزارنے دیجئے؟ اس کے بعد میں آپ ﷺ کے ساتھ ایک کنویں پر گیا ہم نے ایک دوسرے کی آڑ لے کر غسل کیا اس کے بعد آپ مسجد تشریف لے گئے آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کیا اور نماز میں سورۂ بقرہ پوری پڑھی پھر اسی قدر رکوع اور سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں سورہ آل عمران جتنی پھر اسی قدر رکوع اور سجدہ کیا۔ پھر اس کے بعد اذان فجر ہوگئی حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ آج شب کی عبادت مجھ پر سب سے زیادہ سخت تھی۔

یہ حدیث سعید اور محمد کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۷۹ علی بن احمد مصیصی، عمر بن سعید بن سنان منبجی، دحیم، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز نے متعدد طرق سے آپ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس امت میں کمزور کا حق مارا جائے گا اس امت کے لئے ہلاکت ہے۔①

اس حدیث کو بقیہ نے سعید عن یونس بن میسرہ عن معاویہ عبداللہ کی سند سے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۸۰۸۰ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، یحییٰ بن صالح وحاظی، سعید بن عبدالعزیز، عبدالرحمن بن سعد جمحی، عبداللہ بن عمرو، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد کفاف رزق پر قناعت کرنے والا شخص کامیاب ہے۔②

یہ حدیث سعید بن عبدالرحمن کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۸۱ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالاعلیٰ بن مسہر، سعید بن عبدالعزیز، زیاد بن ابی سودہ کہتے ہیں کہ عبادہ بن صامت کو بیت المقدس کی مشرقی جانب روتا ہوا دیکھ کر لوگوں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اسی جگہ ہمیں خبر دی کہ میں دوزخ دیکھ کر آیا ہوں۔

یہ حدیث سعید کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۸۲ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عمر ابن سعید تنوخی دمشقی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالاعلیٰ بن مسہر، سعید بن عبدالعزیز، سلیمان بن موسیٰ، نافع کا قول ہے کہ میں ایک بار عبداللہ بن عمر کے ساتھ جا رہا تھا انہوں نے بانسری کی آواز سن کر اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

---

①۔ کنز العمال ۵۵۰۸ والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۸۹/۱۰ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۵۹۲/۱۲ والترغیب والترھیب ۲۱۱/۳

②۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۱۲۵ ومسند الامام احمد ۱۶۸/۲، ۱۷۳ والسنن الکبری للبیہقی ۱۹۶/۴ والترغیب والترھیب ۵۸۹/۲، ۱۰۵/۴

۳۵۳ عبداللہ بن شوذب[1]

۸۰۸۳ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، ابوالمرلی، ضمرہ، ابن شوذب نے قول باری تعالیٰ "یفجرونھا تفجیرا" کے بارے میں فرمایا کہ جنتیوں کے پاس سونے کی ٹہنی ہوگی جس کے ذریعہ ان کے لئے جنت میں چشمہ جاری ہوگا۔

۸۰۸۴ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حکم بن موسیٰ، ضمرہ، عبداللہ بن شوذب فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ کا قول ہے کہ مدولباس قلبی تبدیلی کی علامت ہے۔

۸۰۸۵ ابوبکر، عبداللہ، حسن بن عبدالعزیز جروی، ضمرہ، ابن شوذب کا قول ہے کہ حضرت سلیمان سر کا حلق کرایا کرتے تھے ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

۸۰۸۶ محمد بن علی، احمد بن علی بن مثنیٰ، ابومسلم، ذویب، ضمرہ، ابن شوذب کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت موسیٰ سے فرمایا اے موسیٰ میں نے رسالت اور اپنے سے ہم کلامی کے ذریعہ تمہیں کیوں نوازا ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اللہ نے فرمایا سب سے زیادہ تواضع کی وجہ سے میں نے تم کو اس شرف سے نوازا ہے۔

۸۰۸۷ محمد، عبداللہ بن ابان بن شداد عسقلانی، یحییٰ بن نصر عسقلانی، ضمرہ بن ربیعہ، ابن شوذب کا قول ہے کہ سلیمان نے حجاج کی وفات کے بعد خوشی کے بعد لوگوں سے تعزیت ہیں اور لوگوں نے خوشی اس سے دوحصل ہیں ابن الحسن نے بھی اس کے بارے میں اپنے والد سے بات چیت کی ان کے والد نے فرمایا کہ خوش ہو جاؤ زمین کا چھوڑنا کیوں ابھی معلوم مجھے پتہ نہیں۔

۸۰۸۸ محمد، عبداللہ بن ابان، یحییٰ، ضمرہ، ابن شوذب کہتے ہیں کہ مسلم بن یسار اپنے گھر میں نماز پڑھنے کے وقت گھر والوں سے کہتے کہ تم باتوں میں مشغول رہو اس لئے کہ میں تمہاری باتیں نہیں سنتا۔

۸۰۸۹ محمد، عبداللہ، یحییٰ، ضمرہ، ابن شوذب فرماتے ہیں کہ میں ۱۰۱ھ میں طاؤس کے جنازہ میں حاضر ہوا تھا اس وقت میں نے لوگوں کو کہتے سنا اے ابوعبدالرحمن اللہ تجھ پر رحم فرمائے تو نے پچاس حج کئے۔

۸۰۹۰ محمد، عبداللہ، یحییٰ، ضمرہ، ابن شوذب مطرف نے قول باری تعالیٰ (انی متوفیک ورافعک الی) (آل عمران ۵۵) کے بارے میں فرمایا اس وفات سے موت کے بجائے عالم دنیا سے آسمانوں پر اٹھانا مراد ہے۔

۸۰۹۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن راشد، ابوعمیر رملی، ضمرہ، ابن شوذب کا قول ہے کہ ایک جماعت نے جمع ہو کر آپس میں مذاکرہ کیا کہ اللہ کی نعمتوں میں سے کون سی نعمت افضل ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ اللہ کی نعمتوں میں سے سب سے زیادہ افضل نعمت یہ ہے کہ اللہ نے لوگوں کے عیوب کو ایک دوسرے سے پوشیدہ رکھا ہوا ہے بقیہ تمام لوگوں نے اس کی تصدیق کی۔

۸۰۹۲ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن راشد، ابوعمیر رملی، کثیر بن ولید کہتے ہیں کہ ابن شوذب کو دیکھ کر مجھے اللہ کے فرشتے یاد آجاتے ہیں۔

۸۰۹۳ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان بن صالح، سعید بن اسد بن موسیٰ، ضمرہ، ابن ربیعہ، ابن شوذب، حسن فرماتے ہیں کہ ایک بار ثابت نے حضرت انس اور ابوالاشہب نے پوچھا کہ رسول اکرم ﷺ کی سب سے زیادہ سخت سزا کیا تھی؟ حضرت انس نے جواب دیا کہ ایک بار اللہ کے رسول

---

[1] التاریخ الکبیر ۵/ت ۳۵۰۔ والجرح ۵/ت ۳۸۴۔ والکاشف ۲/ت ۲۸۰۲۔ والمیزان ۲/ت ۴۳۸۴۔ وتھذیب الکمال ۳۳۳۵۔

نے لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر ان کی آنکھوں میں سلائی بھر کر انہیں دھوپ میں ڈلوا دیا اور ان کو کھلایا پلایا بھی نہیں حتی کہ اسی حالت میں ان کی وفات ہوگئی حجاج نے سن کر کہا کہ یہ لوگ ہم پر سزا کے بارے میں اعتراض کرنے والے کون ہوتے ہیں جب کہ اللہ کے رسول نے سزا دی ہے۔ حجاج کی یہ بات حضرت حسن کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا حضرت انس نے حجاج جیسے شیطان کے سامنے اس قسم کی باتیں کر کے نادانی کا مظاہرہ کیا ہے۔

۸۰۹۴ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، حسن ابن رافع، ضمرہ، ابن شوذب، ثابت بنانی بحوالہ انس نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے سامنے ایک قاتل کو لایا گیا اسے مقتول کے ولی کے حوالے کر دیا گیا آپ ﷺ نے ولی مقتول سے فرمایا اسے معاف کر دو یا دیت لے لو لیکن اس نے ان دونوں چیزوں سے انکار کر دیا تو آپ نے فرمایا جا اسے قتل کر دے تم دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے، اس کے بعد ولی مقتول کو رسی کے ساتھ گھسیٹتے ہوئے دیکھا گیا، ابن شوذب کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات عبداللہ بن قاسم کے سامنے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا یہ بات اسی ولی مقتول کے ساتھ خاص تھی۔

گزشتہ اور اس حدیث کی سند میں ابن شوذب کی طرف سے تفرد ہے۔

۸۰۹۵ محمد بن حسن بن علی، محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن، احمد بن زید قزاز، ایوب بن سوید، ابن شوذب، ابی التیاح بحوالہ انس آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ امانت امانت دار کے حوالے کر دو اور خیانت کرنے والے سے خیانت مت کرو۔[1]

۸۰۹۶ سلیمان بن احمد، احمد بن اسماعیل مکولی، احمد بن مسعود مقدسی، محمد بن کثیر، معمر، عبداللہ بن شوذب، محمد بن زیاد بحوالہ ابو ہریرہؓ رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اے لوگو جوتا پہنتے وقت پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہنو اور نکالتے وقت پہلے بائیں پاؤں کا جوتا اتارو۔[2]

۸۰۹۷ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی، ابن شوذب، مطر الوراق، عقبہ بن عبدالغافر، ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول کریم ﷺ نے فرمایا گزشتہ زمانہ میں ایک بہت بڑا مالدار شخص تھا وفات کے وقت اس نے اپنے لڑکوں کو بلا کر اپنے بارے میں سوال کیا اولاد نے کہا کہ آپ ہمارے لئے بہترین والد ہیں، اس کے بعد اس نے اپنے لڑکوں سے کہا موت کے بعد مجھے اللہ کے عذاب کا خطرہ ہے اس لئے میری وفات کے بعد مجھے جلا کر راکھ بنا کر ہوا میں اڑا دینا چنانچہ اس کے لڑکوں نے اس کی وفات کے بعد اس کی وصیت پر عمل کیا لیکن اللہ نے اس کی راکھ کو زندہ ہونے کا حکم دیا چنانچہ وہ زندہ ہو کر اللہ کے سامنے کھڑا ہو گیا اللہ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ کی سزا کے خوف کی وجہ سے اسی پر اللہ نے اس کی مغفرت کر دی۔[3]

۸۰۹۸ احمد بن عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب، ابو عمیر نحاس، ضمرہ، ابن شوذب، مطر الوراق، حمید بن ہلال، عبداللہ بن صامت، ابوذر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا گدھا، عورت اور کالا کتا نماز کو فاسد کر دیتے ہیں، عبداللہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں نے ابوذر سے سرخ و زرد کتے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے بھی یہ سوال آپ ﷺ سے کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ اصل میں سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔[4]

۸۰۹۹ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، حسن بن رافع رملی، ضمرہ، ابن شوذب، قزعہ عقیلی، سالم بن عبداللہ، ابی، ابن عمر کہتے ہیں

۱۔ سنن ابی داؤد ۳۵۳۴، وسنن الترمذی ۱۲۶۴، ومسند الامام احمد ۳/۴۱۴، والسنن الکبری للبیہقی ۱۰/۲۷۱، والمستدرک ۲/۴۶، والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۱۵۰، ۲۳۴، ووسنن الدارقطنی ۳/۳۵، والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۱۶۸، ومجمع الزوائد ۴/۱۴۵، وکشف الخفاء ۱/۵۷، والکنی للدولابی ۱/۱۳۲، والاحادیث الصحیحۃ ۴۲۳۔

۲۔ صحیح البخاری ۷/۱۹۹، وصحیح مسلم، کتاب اللباس ۶۷۔

۳۔ کنز العمال ۱۰۴۵۸۔

۴۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ باب ۵، وسنن النسائی، کتاب القبلۃ باب ۷، وسنن الترمذی ۳۳۸، وسنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب ۱۱۰، وسنن ابن ماجۃ ۹۵۲، ومسند الامام احمد ۵/۱۴۹، ۱۵۱، ۱۵۶، ۱۶۰، والسنن الکبری للبیہقی ۲/۲۷۴، وصحیح ابن خزیمۃ ۸۳۰، ۸۳۱۔

یہ دوسرے کو تلوار دیتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کیا میں نے تم کو اس سے منع نہیں کیا تھا ایسے شخص پر اللہ کی لعنت ہو[1]

۸۱۰۹ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن حنبل، یونس بن عبدالرحیم عسقلانی، ضمرہ، ابن شوذب، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن کے بابت نزاع کفر ہے[2]

۳۵۴ ابو عمرو اوزاعیؒ[3]

آپ یکتائے زمانہ امام العصر اور فقط اللہ کا خوف رکھنے والے تھے۔

۸۱۱۰ ابراہیم بن عبداللہ، محمد اسحاق بن ابراہیم، سلمہ بن جنادہ، ابوسعید ثعلبی کہتے ہیں کہ ابراہیم اور محمد کے ابوجعفر منصور کے خلاف بغاوت کے بعد ابوجعفر نے اہل سرحد سے مدد لینے کی کوشش کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا اسی اثنا میں اتفاق سے رومی بادشاہ کے ہاتھوں مسلمانوں کی ایک بڑی جمعیت قیدی بن گئی رومی بادشاہ قیدیوں کا تبادلہ چاہتا تھا لیکن امیر المومنین ابوجعفر کی رائے اس کے خلاف تھی جس کی وجہ سے اوزاعی نے ابوجعفر کو اپنی رائے تبدیل کرنے کے بارے میں ایک خط لکھا جس کا حاصل یہ تھا'' امابعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلمانوں کا امیر بنایا ہے تاکہ ان میں عدل قائم کریں اور اس کے محبوب پیغمبر ﷺ کے رحم و کرم کی مانند ان پر رحم و کرم کریں میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اس امت کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں رکھے اور وہ آپ کے دل کو نرم کرے اس لئے کہ گزشتہ سال مشرکین کی جماعت مسلمانوں پر غالب آگئی انہوں نے مسلمانوں کی بے حرمتی کی اور ان کو اگلی اولاد سمیت پناہ گاہ اور قلعوں سے نیچے اتار لیا اور یہ سب کچھ مسلمانوں کے گناہوں کی بدولت ہوا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے متعدد جرائم تو معاف فرما دیئے اسی وجہ سے مسلمان بے یار و مددگار ہو گئے ہیں ان کا کوئی پرسان حال نہ تھا وہ برہنہ سر و پا تن تنہا رہ گئے اور یہ سب کچھ ہماری آنکھوں کے سامنے ہوا لہٰذا امیر المومنین کو خوف خدا رکھتے ہوئے کفار کے نرغہ سے مسلمانوں کو آزاد کرانا چاہیے تاکہ وہ روز قیامت اللہ کے سامنے سرخرو ہو سکے جیسا کہ قرآن میں رسول خدا ﷺ کے لئے ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) (اور تم کو کیا ہوا کہ خدا کی راہ میں اور ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعائیں کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو اس شہر سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما (از نساء ۷۵) اسی طرح دوسرے مقام پر ارشاد خداوندی ہے ترجمہ ہاں جو مرد اور عورتیں اور بچے بے بس ہیں کہ نہ تو کوئی چارہ کر سکتے ہیں اور نہ راستہ جانتے ہیں (از نساء ۹۸) نیز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جب نماز میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس کی والدہ کی تکلیف کے خوف سے نماز کو مختصر کر دیتا ہوں اے امیر المومنین مسلمانوں کو کیسے کفار کے پاس چھوڑ دیا جائے کہ وہ ان کی اہانت اور بے حرمتی کرتے رہیں آپ اللہ کی طرف سے اس کی رعیت پر نگہبان ہیں اور ایک دن ضرور اللہ کی بارگاہ میں آپ کی پیشی ہوگی اور آپ کو آپ کے اعمال کا پورا پورا بلا ظلم بدلہ دیا جائے گا جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو کھڑی کریں گے تو کسی شخص کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی اور رائی کے دانے کے برابر بھی اگر کسی کا کوئی عمل ہوگا تو ہم اس کو لا موجود کریں گے اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیں (از انبیاء ۴۷) جب اوزاعی کا یہ خط امیر المومنین ابوجعفر کو ملا تو اس نے اپنی رائے تبدیل کرتے ہوئے قیدیوں کے تبادلہ کا حکم دے

۱۔ علل الحدیث لابن ابی حاتم ۲۵۶۳

۲۔ المستدرک ۲/۲۲۳ والدر المنثور ۸/۲ وکشف الخفاء ۱/۴۹۷ وکنز العمال ۲۸۳۷.

۳۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۸۸ والتاریخ الکبیر ۵/ت ۱۰۳۳. والجرح ۵/ت ۱۲۵۷ والمیزان ۲/۴۹۲۳ وتہذیب الکمال ۳۹۱۸

دیے۔

۸۱۰۸-سلیمان بن احمد، احمد بن یزید حوطی، محمد بن مصعب قرقسانی، عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن محمد بن سلیمان، محمد بن قعنب، محمد بن عبید بن واسع، محمد بن مصعب قرقسانی، اوزاعی کہتے ہیں کہ میں ایک روز ساحل پر تھا کہ امیر المومنین ابوجعفر نے مجھے بلایا چنانچہ میں اس کے پاس گیا اور میں نے اسے سلام کیا اس نے میرے سلام کا جواب دے کر مجھے اپنے پاس بیٹھنے کا حکم دیا پھر اس نے مجھے تاخیر سے آنے کے بارے میں سوال کیا میں نے کہا کہ امیر المومنین میں نے اسی وجہ سے تاخیر کی جس کا آپ ارادہ کر رہے ہیں اس نے کہا کہ اے اوزاعی میں تو آپ سے کچھ حاصل کرنا چاہتا ہوں اوزاعی نے کہا کہ اے امیر سوچ کر بات کیجئے اور میری بات سے بے اتفاقی مت کیجئے ابوجعفر نے کہا کہ میں آپ کی بات سے بے اتفاقی کیونکر کر سکتا ہوں جب کہ میں نے تو آپ کو بلوایا ہے اور میں آپ سے علم کے بارے میں سوال کر رہا ہوں اوزاعی نے کہا کہ میرا مقصد یہ ہے کہ آپ سنتے تو ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے، راوی کہتا ہے کہ ربیع نے میری طرف تلوار سے اشارہ کیا منصور نے اسے ڈانٹ کر کہا یہ سزا کی مجلس نہیں ہے اس لئے خبردار دوبارہ ایسا مت کرنا اس کے بعد میری جان میں جان آئی میں نے کہا کہ اے امیر المومنین مکحول نے بواسطہ عطیہ مجھ سے بیان کیا ہے کہ اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس من جانب اللہ دین کے بارے میں کوئی نصیحت آئے تو وہ اسے اللہ کی نعمت تصور کرے، اگر اس نے شکر ادا کرتے ہوئے اسے قبول کیا تو ٹھیک ورنہ وہ اس کے خلاف حجت ہوگی جس سے اس کے گناہوں میں اضافہ ہوگا، اے امیر المومنین مجھ سے مکحول نے بواسطہ عطیہ بن بسر نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا، رعیت کی طرف سے غفلت کی حالت میں رات گزارنے والے حاکم کے لئے من جانب اللہ جنت حرام ہے۔

اے امیر المومنین حق کو ناپسند کرنے والا عند اللہ ناپسند ہے اے امیر رسول اللہ ﷺ کی قرابت کی وجہ سے اللہ نے عوام کے قلوب کو تمہارے لئے نرم کیا ہے کہ انہوں نے آپ کو اپنا حاکم بنایا لہذا اب آپ پر لازم ہے کہ آپ ان میں حق قائم کریں اور ان کے بارے میں عدل و انصاف سے کام لیں اور ان کی خواتین کی حفاظت کریں اور ان کی خوشحالی سے آپ خوش اور ان کی تکلیف سے آپ بے چین ہوں اے امیر المومنین تمام لوگوں کے حاکم بننے کے باوجود آپ کو صرف اپنی فکر لاحق ہے حالانکہ ہر ایک سے عدل و انصاف سے پیش آنا آپ پر لازم ہے۔ اس وقت آپ کا کیا حال ہوگا جب کہ تمام لوگ آپ کی طرف سے تکلیف اور زیادتی کی شکایت کرنے لگیں گے۔

اے امیر المومنین مجھ سے مکحول نے عروہ رویم کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ٹہنی تھی جس سے آپ مسواک کر رہے تھے اور منافقین کو ڈرا رہے تھے حضرت جبرائیل آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد اس ٹہنی کے ذریعے آپ کی امت کے سینے ٹوٹ رہے ہیں اور ان کے قلوب مرعوب ہو رہے ہیں لیکن اس وقت کیا حال ہوگا جب آپ کی امت کے لوگ ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں گے اور گھروں کو ویران کریں گے اور ان کو ان کے شہروں سے جلاوطن کیا جائے گا۔ اے امیر المومنین مجھ سے مکحول نے بحوالہ زیاد بن جاریہ عن حبیب بن مسلمہ نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ایک اعرابی کو بلاقصد زخمی کر دیا تو آپ نے اسے بلوا کر کہا کہ مجھ سے بدلہ لے لے اعرابی نے کہا کہ میں نے آپ کو معاف کر دیا اگر آپ مجھے قتل بھی کر دیں تو پھر بھی میں آپ سے قصاص نہیں لوں گا آپ نے اس کے لئے خیر کی دعا فرمائی۔

اے امیر المومنین خواہش نفس کی پیروی مت کیجئے نفس کے بجائے اللہ کو راضی کیجئے اور اس جنت کے بارے میں رغبت کیجئے جس کا عرض آسمان و زمینوں سے کہیں زیادہ ہے اور جس کی بابت اللہ کے رسول نے فرمایا جنت میں تم سے کسی ایک کی کمان کا قبضہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، اے امیر اگر حکومت گزشتہ بادشاہوں کے پاس رہتی تو آپ کو نہ ملتی اسی طرح آپ کے پاس بھی نہیں رہے گی۔ اے امیر المومنین آپ کو اس قرآنی آیت (مال ھذا الکتاب لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاھا) (از کہف ۴۹) کے بارے

میں معلوم ہے کہ آپ کے دادا نے اس کی کیا تشریح فرمائی ہے؟ انہوں نے فرمایا اس آیت میں صغیرہ سے تبسم اور کبیرہ سے ہنسی مراد ہے تو ہاتھوں اور زبان سے صادر ہونے والے اعمال کا تو کیا حال ہوگا۔ اے امیر المومنین مجھ تک حضرت عمر کا یہ قول پہنچا ہے کہ اگر دریائے فرات کے کنارے ایک بکری کا بچہ بھی مر گیا تو مجھے اس کے بارے میں قیامت کے روز سوال کئے جانے کا خطرہ ہے تو آپ اپنے دور حکومت میں ظلم کا شکار رہنے والے افراد کے بارے میں اللہ کے حضور کیا جواب دیں گے۔

اے امیر المومنین آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے دادا حضرت عباس نے قرآن کی اس آیت (**یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھوی**) کی کیا تشریح کی ہے؟ انہوں نے اس آیت کی تشریح کے بارے میں فرمایا ہے۔ داؤد جب خصمین آپ کے سامنے آ کر بیٹھ جائیں اور کسی ایک کی طرف آپ کا دل مائل ہو تو آپ یہ مت سمجھیں کہ وہ حق پر ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے ساتھی پر غالب آ جائے گا اگر آپ ایسا کرو گے تو یاد رکھو پھر میں تمہارا نام نبوت کی فہرست سے نکال دوں گا پھر تم میرے خلیفہ نہیں رہو گے اے داؤد میں نے اپنے رسولوں کو اپنے بندوں کا اونٹ کے نگہبان کی مانند نگہبان بنایا ہے تا کہ وہ شکستہ قلوب کو جوڑیں اور محتاجوں کے لئے سہارا بنیں۔

اے امیر المومنین آپ کو ایسے امر عظیم کے ذریعے آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہے کہ اگر اسے آسمانوں اور زمین پر پیش کیا جاتا تو وہ اس کے بارے میں ڈر جاتے اے امیر المومنین متعدد طرق کے ذریعہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمر نے ایک انصاری شخص کو صدقہ پر عامل مقرر کیا چند روز کے بعد حضرت عمر کو اس کے اپنی ڈیوٹی پر نہ جانے کا معلوم ہوا تو اسے بلوا کر فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے کام کا ثواب اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کی مانند ہے اس کے باوجود تو نے اپنی ڈیوٹی کیوں نہیں انجام دی۔ اس نے کہا کہ اے خلیفہ مجھے آپ کا ارشاد معلوم ہوا ہے کہ حاکم کو قیامت کے روز دوزخ کے پل پر کھڑا کیا جائے گا اس وقت اس کے تمام اعضا جدا جدا ہو جائیں گے پھر دوبارہ سے صحیح و سالم کھڑا کیا جائے گا بعد ازاں اس کا حساب ہوگا جس کے بعد وہ حسنات کی وجہ سے نجات پائے گا یا گناہوں کی بدولت ہلاک ہو جائے گا حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ حدیث تو نے کس سے سنی ہے اس نے کہا کہ ابوذر اور سلیمان سے حضرت عمر نے ایک شخص کے ذریعے سے ان دونوں سے اس کی تصدیق کروائی تو انہوں نے اس کی تصدیق کر دی حضرت عمر نے فرمایا کہ اب کون ہمت کرے گا کہ وہ اس عہدے کا بوجھ اٹھائے۔

اس کے بعد ابو جعفر نے رومال منگوایا اور وہ بہت رو رہا تھا حتی کہ اس نے ہمیں بھی رلا دیا میں نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ کے دادا حضرت عباس نے آپ ﷺ سے مکہ اور طائف کی امارت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے میرے چچا نفس کو قابو میں رکھنے کی قلیل زندگی حاکم کی طویل زندگی سے بہتر ہے گویا آپ نے اپنے چچا کو نصیحت فرمائی کیونکہ آپ ﷺ ان سے عذاب الٰہی دفع نہیں کر سکتے تھے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈر سنا دو (الشعراء ۲۱۴) آپ ﷺ نے فرمایا اے میرے چچا میں آپ سے عذاب الٰہی دفع نہیں کر سکتا میرے اعمال میرے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہوں گے نیز حضرت عمر نے فرمایا مضبوط عقل والا شخص ہی حاکم بن سکتا ہے۔[1]

نیز حضرت عمر نے فرمایا حاکم چار قسم کے ہوتے ہیں (۱) اپنی اور اپنے عمال کی گناہوں سے حفاظت کرنے والا ایسا حاکم راہ خدا میں جہاد کرنے والے شخص کی مانند ہے (۲) خود تو گناہوں سے دور رہا لیکن عمال کی حفاظت نہیں کی ایسا حاکم ہلاکت کے دہانے پر کھڑا ہے الا یہ کہ اللہ اس پر رحم فرما دے (۳) عمال کی تو گناہوں سے حفاظت کی لیکن خود گناہوں میں مبتلا ہو گیا یہ حاکم وہی حطمہ ہے جس کے لئے

۱: مسند الامام احمد ۵/۲۶، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۱۸۱، واتحاف السادة المتقین ۷/۷۷، وتخریج الاحیاء ۳/۳۳۳، وکنز العمال ۱۴۳۰۷

اللہ کے رسول نے فرمایا سب سے برا حاکم حطمہ ہے جو صرف خود ہلاک ہونے والا ہے (۴) حاکم اور عمال سب گناہوں میں مبتلا ہو گئے یہ سب ہلاک ہونے والے ہیں۔

اے امیر المومنین مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک بار حضرت جبرائیل آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں آپ کے پاس اس وقت آیا جبکہ اللہ نے چند کارندوں کو روز قیامت تک آگ بھڑکانے کا حکم دیا اللہ کے رسول نے فرمایا اے جبرائیل میرے سامنے کچھ دوزخ کا حال بیان کیجئے، حضرت جبرائیل نے فرمایا اے محمد اولاً اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ روشن کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ ایک ہزار سال تک جلتی رہی حتیٰ کہ وہ سرخ ہوگئی پھر بعد ازاں ایک ہزار سال تک وہ جل کر زرد ہوگئی پھر ایک ہزار سال تک جل کر وہ سیاہ ہوگئی اب وہ ایک سخت سیاہ ہے اس کا کوئی شعلہ اور انگارہ روشن نہیں ہے۔

خدا کی قسم اگر دوزخ کا ایک کپڑا بھی اہل ارض کے لئے ظاہر ہو جائے تو روئے زمین کے تمام افراد ہلاک ہو جائیں اور اگر دوزخ کے پانی کا ایک قطرہ بھی زمین کے پانی میں مل جائے تو سارا پانی کڑوا ہو جائے اور اگر ایک دوزخی باہر آ جائے تو روئے زمین کے تمام لوگ اس کی بدبو سے ہلاک ہو جائیں نار دوزخ کا یہ حال سن کر رسول اللہ ﷺ پر گریہ طاری ہو گیا آپ ﷺ کی وجہ سے حضرت جبرائیل پر گریہ طاری ہو گیا، حضرت جبرائیل نے فرمایا اے محمد اگلے پچھلے گناہوں کے معاف ہونے کے باوجود بھی آپ ﷺ پر گریہ طاری ہو گیا آپ نے فرمایا اے جبرائیل کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔ روح الامین ہونے کے باوجود آپ پر کیوں گریہ طاری ہو گیا حضرت جبرائیل نے جواب میں فرمایا اس چیز میں مبتلا ہونے کے خوف سے جس میں ہاروت و ماروت مبتلا ہو گئے تھے مجھ پر گریہ طاری ہو گیا اسی چیز نے روح الامین کے مرتبہ پر اعتماد کرنے سے مجھے روک دیا آپ ﷺ اور حضرت جبرائیل دونوں پر مسلسل گریہ طاری رہا حتیٰ کہ آسمان پر سے ندا آئی اے محمد، جبرائیل آپ دونوں کو اس چیز سے محفوظ رکھا ہے کہ آپ اللہ کی نافرمانی کرو جس کی وجہ سے آپ دونوں کو من جانب اللہ عذاب ہو، اسی وجہ سے جبرائیل کے افضل الملائکہ ہونے کی مانند آپ ﷺ بھی افضل الانبیاء بن گئے۔

نیز اے امیر المومنین مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمر نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ اگر فیصلے کے وقت خصمین میں سے کسی کی طرف مائل ہو جاؤں تو مجھے اسی وقت ہلاک کر دینا اے امیر کسی کے حق کے بدلے میں بارگاہ الٰہی میں حاضری سب سے زیادہ سخت چیز ہے اور عند اللہ سب سے زیادہ مکرم چیز تقویٰ ہے اللہ اپنی اطاعت کے ذریعے طالب عزت کو اللہ بلند اور اپنی معصیت کے ذریعے طالب عزت کو اللہ لوگوں کے سامنے ذلیل کرتا ہے یہ تمام باتیں میں نے نصیحت کے طور پر آپ سے عرض کر دیں فقط والسلام اس کے بعد میں نے اس سے واپسی کی اجازت طلب کی تو اس نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے میں نے کہا کہ با جازت امیر المومنین واپسی کا ارادہ ہے اللہ ہی خیر کی توفیق دینے والا اور مددگار ہے، محمد بن مصعب کا قول ہے کہ اس موقع پر ابو جعفر نے اوزاعی کو کچھ رقم ہدیہ کے طور پر پیش کی تو اوزاعی نے اس کے قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں اس لئے کہ میں اپنی نصیحت کو دنیاوی مال و متاع کے بدلے فروخت نہیں کرنا چاہتا اس کے بعد منصور نے اس کے قبول کرنے پر اوزاعی سے اصرار نہیں کیا۔

۸۱۰۹ ابو علی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبد اللہ بن صالح عجلی، یحییٰ بن عبد الملک بن ابی غنیہ کہتے ہیں کہ امام اوزاعی نے اپنے بھائی کو ایک خط لکھا اما بعد! اے برادرم چاروں طرف سے آپ کا گھیراؤ ہو چکا ہے جس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اس لئے اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرو ہو سکتا ہے کہ میری یہ آپ سے آخری ملاقات ہو فقط والسلام۔

۸۱۱۰ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبد العزیز، عبد الرحمن بن علی، ہقل کہتے ہیں کہ اوزاعی نے حکم بن غیلان قیسی کو خط لکھا جس کا حاصل یہ تھا اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے اور وہ کسی معاملے میں آپ کو اپنے سامنے نہ کھڑا کرے اور آپ کے دشمن کو نا کام کرے اور غیر کو آپ پر ترجیح نہ دے آپس میں جدال سے احتراز کرو کیونکہ یہ قلوب کو مردہ کرنے اور فتنہ میں ڈالنے والی چیز ہے اور قول و فعل میں

کمزوری کا باعث ہے میں اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ رزق اور علم نافع کا خواستگار رہوں اور قیامت کے روز وحشت سے امن کا خواہاں ہوں یا شبہ ای ارحم الراحمین ہے والسلام علیک۔

۸۱۱۱ اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، بن خالد، احمد بن الحواری، محمد بن یوسف فریابی، اوزاعی کہتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن علی اور مسودہ نے سوال کیا کہ خلافت رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وصیت نہیں تھی پھر اس کے باوجود حضرت علی نے جنگ صفین پر قتال کیوں کیا میں نے ان سے کہا اگر یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وصیت ہوتی تو حضرت علی حکمین مقرر نہ فرماتے اس پر وہ خاموش ہو گئے۔

۸۱۱۲ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی نے بیان کیا ہے کہ حضرت سلیمان نے اپنے صاحبزادے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا خشیت الٰہی کو لازم پکڑو کیونکہ وہ ہر چیز پر غالب آنے والی ہے نیز فرمایا اے متکبرین کی جماعت جب تم جبار کو دیکھو گے تو تمہارا کیا حال ہوگا جب فیصلہ کے لئے میزان قائم کر دی جائے گی تو تمہارا کیا حال ہوگا نیز فرمایا برائی کرنے والا شخص اپنا ہی نقصان کرتا ہے، نیز فرمایا برائی دل کا آئینہ نہیں ہوتا، نیز فرمایا علماء کا لہو جہلاء کی حکمت سے بہتر ہے۔

۸۱۱۳ ابو حامد غطریفی، ابو نعیم بن عدی، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی کا قول ہے کہ علماء کا لہو جہلاء کی حکمت سے بہتر ہے۔

۸۱۱۴ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی اوزاعی فرماتے ہیں کہ غیر رضائے الٰہی کی خاطر نصیحت کرنا بے کار ہے، نیز فرمایا قیامت کے روز ایک ایک گھڑی کے بارے میں باز پرس ہوگی، نیز فرمایا قیامت کے روز دنیا میں بلا ذکر الٰہی گزرنے والی ایک ایک گھڑی پر ندامت ہوگی تو جن لوگوں کے گھنٹے یا ایام یا سال ذکر الٰہی کے بغیر گزرے ہوں گے ان کا کیا حال ہوگا۔

۸۱۱۵ گزشتہ اسناد کے ساتھ اوزاعی کا قول ہے کہ مومن بات کم اور عمل زیادہ کرتا ہے لیکن منافق کا حال اس کے برعکس ہوتا ہے

۸۱۱۶ محمد بن معمر، ابو شعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی کہتے ہیں کہ ہر دن آسمان پر ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے اے لوگو تم نے ایک دن دنیا سے جانا نہیں ہے اس وقت تمہیں اپنا مقصد زندگی معلوم ہوگا۔

۸۱۱۷ محمد بن عمر بن مسلم، جعفر بن محمد فریابی، مسیب بن واضح، ابو اسحاق فزاری اوزاعی کہتے ہیں کہ اصحاب رسول اور تابعین کا پانچ چیزوں پر دوام تھا (۱) لزوم جماعت (۲) اتباع سنت (۳) مساجد کو آباد کرنا (۴) تلاوت قرآن کریم (۵) جہاد۔

۸۱۱۸ ابو بکر بن خلاک، عبداللہ بن احمد، حسن بن عبدالعزیز، عمرو بن ابی سلمہ تنیسی، اوزاعی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ دو فرشتے مجھے اٹھا کر اللہ کے سامنے لے گئے اللہ نے فرمایا تو ہی میرا بندہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا عبدالرحمٰن ہے میں نے عرض کیا کہ آپ زیادہ جانتے ہیں اس کے بعد ان فرشتوں نے مجھے اٹھا کر اپنی جگہ پر پہنچا دیا۔

۸۱۱۹ ابو جعفر محمد بن عبداللہ بن مسلم قابلی، محمد بن ابن منصور بحرانی، عبداللہ بن عروۃ، یوسف بن موسیٰ قطان، اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں اللہ کی زیارت کی اللہ نے فرمایا تو ہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا میرا بندہ ہے میں نے عرض کیا کہ آپ کے فضل سے میں ہی ہوں پھر میں نے درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ اسلام پر میرا خاتمہ فرما اللہ نے فرمایا کہ یوں کہو سنت پر میرا خاتمہ فرما۔

۸۱۲۰ احمد بن علی بن حارث موصلی، محمد بن علی بن حبیب، سلیمان بن عمر، ابی، موسیٰ بن امین کہتے ہیں کہ مجھ سے اوزاعی نے کہا اے ابو سعید اب تک ہم آزاد تھے لیکن مقتدی بننے کے بعد ہم تبسم سے بھی احتراز کرتے ہیں۔

۸۱۲۱ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز، ابو حفص عمرو بن ابی سلمہ، اوزاعی کا قول ہے موت کو کثرت سے یاد کرنے والا شخص کم پر کفایت کرے گا اور زبان کے بارے میں حساب سے ڈرنے والا شخص کم بات کرے گا، ابو حفص کہتے ہیں کہ میں نے سعید کو کہتے سنا ہے کہ ہم نے اوزاعی کی اس بات سے زیادہ کوئی عجیب بات نہیں دیکھی۔

۸۱۲۲ احمد بن علی بن حارث، محمد بن علی بن حبیب، ابراہیم بن سعید جوہری، بشیر بن ولید کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی کو اس حد تک خشوع

خضوع کرتے ہوئے دیکھا گویا وہ خشوع کی وجہ سے پست ہو کر چلتے ہیں۔ خود اوزاعی کا قول ہے کہ میرے والد نے مجھ سے فرمایا اگر ہم عوام کی ہر چیز قبول کر لیں تو ہمیں بھی انہیں ہدیہ پیش کرنا پڑے گا۔

۸۱۲۴ اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری کا قول ہے کہ ایک شخص نے اوزاعی کو شہد کا ڈبہ ہدیتاً پیش کرتے ہوئے ان سے کہا کہ میرے لئے والی بعلبک کے نام ایک سفارش لکھ دیجئے اوزاعی نے کہا کہ اس صورت میں کہ تمہارا یہ ہدیہ قبول نہیں کروں گا ورنہ میں سفارش نہیں لکھوں گا، راوی کہتا ہے کہ اوزاعی نے شہد کا ڈبہ واپس کر کے بعلبک حاکم کے نام اس کے لئے سفارش لکھ دی جس کی وجہ سے بعلبک کے حاکم نے اس شخص کے تیس دینار معاف کر دیے۔

۸۱۲۵ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق حمصی، محمد بن مصفی، عمرو بن عثمان، عبدالملک بن محمد کہتے ہیں کہ اوزاعی نماز فجر کے بعد ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے تھے اگر کوئی بات کرتا تو اس کی بات کا جواب دے دیتے ورنہ خاموش رہتے۔

۸۱۲۶ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابو اسحاق فزاری کہتے ہیں کہ اوزاعی کا قول ہے کہ اپنے نفس کو سنت کے مطابق چلاؤ اور قوم سے اختیار کرو، سلف کی راہ پر چلو۔ اس لئے کہ جو ان کو کافی ہوا تھا تجھے بھی کافی ہو جائے گا، سلف کے نزدیک ایمان، ایمان اور عمل دونوں کے مجموعہ کا نام تھا لہٰذا جس شخص نے زبان سے اقرار اور قلب سے تصدیق کی اس کا ایمان قابل قبول ہے ورنہ صرف زبان سے ایمان قابل قبول نہیں اور آخرت میں یہ شخص خاسرین میں سے ہوگا۔

۸۱۲۷ ابو عبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، محمد بن کثیر مصیصی۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، محمد بن مسلم، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن سندی، ابو شعیب حرانی، یحییٰ ابن عبداللہ حرانی، اوزاعی، محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ابو جعفر، سعید بن مسیب، ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا صدقہ کر کے رجوع کرنے والا شخص کتے کی مانند ہے جو کھا کر قے کرے پھر اسے کھا لے۔

۸۱۲۸ محمد بن علی، محمد بن عبداللہ عطاف، محمد بن ابی عوف، ابو الیمان، ابن عیاش، عبدالرحمن بن عمرو، زہری، سعید بن المسیب، ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ ہبہ کر کے رجوع کرنے والا شخص اس کتے کی مانند ہے جو قے کر کے کھالے۔

۸۱۲۹ سلیمان بن احمد، حسن بن جریر صوری، اسماعیل بن ابی الزناد، ابراہیم، اوزاعی کہتے ہیں کہ میں مدینہ آیا وہاں پر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے میں نے قول باری تعالیٰ (يمحو الله مايشاء و يثبت و عنده ام الكتاب) کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا اس آیت کے بارے میں میرے والد نے آپ ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اے علی میرے بعد میری امت کو خوشخبری سنا دینا صدق دل سے صدقہ کرنا، نیکی کرنا، والدین سے حسن سلوک کرنا اور صلہ رحمی شقاوۃ کو سعادت میں تبدیل کرنے والی عمر میں زیادتی کرنے والی، بلاؤں کو دفع کرنے کا سبب ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کی سند میں اوزاعی راوی ابراہیم کی طرف سے تفرد ہے۔

۸۱۳۰ حبیب بن حسن، عبداللہ بن محمد، عمر بن حسن ابو حفص قاضی حلبی، محمد بن علی بن میمون بن زیات، محمد بن اسحاق عکاشی اوزاعی کہتے ہیں کہ میں ہشام کے دور خلافت میں مدینہ آیا وہاں پر موجود لوگوں سے میں نے پوچھا کہ یہاں پر کوئی عالم دین موجود ہے؟ انہوں نے کہا محمد بن منکدر، محمد بن کعب قرظی، محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس اور محمد بن علی بن حسین بن فاطمہ بنت رسول موجود ہیں میں نے کہا خدا کی قسم یہ تو تم سے پہلے کے موجود ہیں اس کے بعد میں مسجد گیا وہاں پر موجود ایک شخص سے میں نے سلام کیا اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا

۱۔ المعجم الكبير للطبراني ۱۰/۳۵۴ ومعناه في صحيحي البخاري ومسلم.

۲۔ أمالي الشجري ۲/۱۴۴

اپنے قریب بٹھایا پھر اس نے کہا کہ برادر محترم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا کہ شام سے اس نے کہا کہ شام کے کون سے علاقے سے تمہارا تعلق ہے؟ میں نے کہا کہ دمشق سے اس نے کہا بہت اچھا پھر اس نے کہا کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ ان کے والد نے رسول کریم ﷺ کو کہتے سنا لوگوں کے لئے تین جائے پناہ ہوں گی (۱) دمشق (۲) فتنہ دجال کے وقت بیت المقدس (۳) یاجوج ماجوج کے وقت طور سینا۔[1]

۸۱۳۱ ابوعلی محمد بن احمد بن حسن محمد بن علی بن حبیش، ابوشعیب حرانی، ابی، مسکین بن بکیر، اوزاعی، زہری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی نوش فرمایا۔

اس حدیث کی سند میں مسکین بن بکیر عن الاوزاعی کی سند سے تفرد ہے۔

۸۱۳۲ ابوعبداللہ بن احمد بن علی بن مخلد، یوسف بن طباع محمد بن مصعب، اوزاعی، محمد بن منکدر، جابر فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول سے مقبول حج کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کھانا کھلانا حسن اخلاق اختیار کرنا۔[2]

۸۱۳۳ احمد بن ابراہیم محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد ابن ایوب بن سوید، اوزاعی، ابن المنکدر، ثوبان فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان کی وفات کے بعد نماز اس کے سر کے پاس صدقہ دائیں جانب اور روزہ سینہ کے پاس ہوگا۔[3]

یہ حدیث اوزاعی اور ابن المنکدر کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کی سند میں محمد بن ایوب عن ابیہ کی سند سے تفرد ہے۔

۸۱۳۴ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود دمشقی، عمرو بن ابی سلمہ، صدقہ بن عبداللہ، اوزاعی، ابوزبیر، جابر نے فرمایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا باطل سے مزین انسان جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مثل ہے۔[4]

صدقہ نے اس حدیث کو اوزاعی عن ابی زبیر کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن ان کی سند میں تفرد ہے۔ اصل یہ حدیث ایوب بن سوید عن الاوزاعی عن محمد بن منکدر عن جابر کی سند سے مشہور ہے۔

۸۱۳۵ ابوعبداللہ بن محمد بن احمد بن علی، ابراہیم بن ہاشم بلدی محمد بن کثیر، اوزاعی، محمد بن عجلان، سعید، ابی، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے ایمان کے ستر سے کچھ زائد درجے ہیں سب سے بڑا درجہ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینا اور سب سے کم درجہ تکلیف دہ چیز کا راستہ سے دور کر دینا ہے۔[5]

۸۱۳۶ حبیب بن حسن، ابومسلم کشی، ابوعاصم نبیل، اوزاعی، محمد بن موسیٰ، قاسم بن مخیمرہ نے بحوالہ ابوموسیٰ نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ کے سامنے پانی میں جوش دی ہوئی نبیذ لائی گئی آپ نے فرمایا اسے دیوار پہ دے مارو اس لئے کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہ لانے والا اسے نوش کرتا ہے۔

۸۱۳۷ محمد بن حمید بن سہل، محمد بن ہارون، حوثرہ بن محمد منقری، معاذ بن ہشام، ابی، قتادہ، اوزاعی، محمد بن ابی موسیٰ، قاسم بن مخیمرہ، ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے نبیذ لائی گئی تو آپ نے فرمایا اسے دیوار پہ مارو اس لئے کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہ لانے والا شخص اسے نوش کرتا ہے۔

---

[1] کنز العمال ۳۸۹۲۹۔

[2] المستدرک ۱/۴۸۳۔ والسنن الکبری للبیہقی ۵/۲۶۲ واتحاف السادۃ المتقین ۴/۳۴۳۔ والدر المنثور ۱/۲۱۰۔

[3] کنز العمال ۴۳۳۴۳

[4] الکامل لابن عدی ۱/۳۵۹ وکنز العمال ۶۴۳۴ والعلل للرازی ۲۲۲۸، ۲۲۲۸

[5] صحیح مسلم، کتاب الایمان ۵۷ وسنن النسائی ۸/۱۱۰ واتحاف السادۃ المتقین ۲/۲۹۰، ۸/۱۲۵

۸۱۳۸ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، محمد بن بشار، بن بندار، یحییٰ بن سعید قطان، اور محمد بن علی بن حبیش، علی بن اسحاق بن زاہیہ محمد بن حسان، روح بن عبادۃ، اوزاعی نے بحوالہ محمد بن ابی سویٰ گذشتہ روایت کی مثل نقل کیا ہے۔

مؤلف کتاب فرماتے ہیں کہ یہاں تک صحابہ تابعین اور تبع تابعین کے طبقے عمروں اور شہروں کی ترتیب پر بیان کئے گئے ہیں اس کے بعد مشہور ومعروف اولیاء اللہ، عابدوں اور زاہدوں کی جماعت کا بیان کیا جائے گا۔ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے طبقے معادن اور جواہر کی مانند ہیں جن کے مقام سے صرف مستنبطین ہی واقف ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ دین کے ستون ہیں۔

طبقہ عابدین اور زاہدین کا بیان

۳۵۵ حبیب الفارسی

آپ بصرہ کے ساکن، صاحب کرامات، مستجاب الدعوات تھے، حسن بن ابی حسن کی مجالس میں شرکت کی وجہ سے آپ کی زندگی میں یکسر انقلاب آگیا تھا، ایک روز چار دفعات میں چالیس ہزار دینار صدقہ کیا، شروع دن میں دس ہزار صدقہ کرکے دربار خداوندی میں عرض کیا کہ اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو ان کے عوض میں خرید لیا، پھر اس کے دس ہزار مزید صدقہ کرکے کہا اے اللہ! یہ جو آپ نے مجھے توفیق دی اس کے شکر کے طور پر کیا ہے، پھر مزید دس ہزار نکال دیا اور عرض کیا کہ اے اللہ! اگر آپ نے پہلے اور دوسرے والے صدقے کو قبول نہ کیا ہو تو اس کو قبول فرمائیں، پھر دس ہزار مزید صدقہ کیا اور عرض کیا کہ اے اللہ! یہ تیرے سے صدقے کی قبولیت کے شکر کے طور پر صدقہ کرتا ہوں۔

۸۱۳۹ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی یونس کہتے ہیں کہ میں نے مشائخ کو کہتے سنا کہ حسن کی مجلس منعقد ہوتی تھی جس میں دیندار لوگ شریک ہوتے تھے اور حبیب ابو محمد کی مجلس بھی ہوتی تھی جس میں دنیادار اور تاجر لوگ شریک ہوتے تھے، حبیب حسن کی باتوں پر بالکل توجہ نہیں دیتا تھا، آخر ایک روز حبیب نے حسن کی مجلس کے بارے میں سوال کرنے والے سے کہا تو اسے بتایا گیا کہ حسن کی مجلس میں جنت، دوزخ، آخرت کی طرف رغبت اور دنیا سے اعراض کی باتیں ہوتی ہیں، اس نے کہا کہ پھر مجھے بھی ان کی مجلس میں لے چلو، چنانچہ لوگ حبیب کو مجلس میں لے گئے حسن کی مجلس کے شرکاء نے کہا اے ابوسعید یہ ابو محمد حبیب ہیں آپ کے پاس آپ کی نصیحت کی باتیں سننے کے لئے آئے ہیں، چنانچہ حسن نے ان کے سامنے جنت، دوزخ کا تذکرہ کیا، آخرت کی طرف شوق اور دنیا سے بے رغبتی کی ترغیب دی اور پھر حبیب نے وہاں سے واپسی کی اور گھر آکر ساری جائیداد اور مال ودولت محتاج اور فقراء میں خرچ کر دیا۔

۸۱۴۰ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی یونس کہتے ہیں کہ ایک شخص حبیب ابو محمد کے پاس آیا اور ان سے قرض چاہنے کی درخواست کی، حبیب نے اس سے کہا کہ جاؤ کسی سے قرض لے لو میں ضامن ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ اس نے ایک شخص سے پانچ سو درہم قرض لئے اور کہا کہ ابو محمد اس کا ضامن ہے، کچھ روز کے بعد قرض دینے والے شخص نے ابو محمد سے اپنے قرض کا مطالبہ کر دیا، حبیب ابو محمد نے اسے کل دوبارہ آنے کے لئے کہا اس کے بعد حبیب مسجد تشریف لے گئے اور وضو کرکے دو رکعت صلوٰۃ الحاجۃ پڑھی اور اس سلسلے میں اللہ سے دعا کی۔ اگلی بار وہ شخص آیا اور اس نے حبیب سے اپنی رقم کا مطالبہ کیا حبیب نے اسے کہا کہ مسجد چلے جاؤ اگر وہاں کوئی چیز ملے تو اسے اٹھا لو چنانچہ وہ شخص مسجد گیا اور اسے وہاں ایک تھیلی ملی جس میں پانچ سو درہم تھے وہ شخص اس کو اٹھا کر لے گیا جب گھر جا کر اس نے اس تھیلی کو دیکھا تو رقم میں اضافہ ہو گیا وہ شخص دوبارہ حبیب کے پاس آیا اور اس کے سامنے رقم کی زیادتی کا بیان کیا حبیب نے کہا کہ چلے جاؤ یہ سب تمہارے لئے ہے۔

۸۱۴۱ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، احمد بن عمر یدخزاز بصرۃ، سری بن یحییٰ، حبیب ابو محمد کہتے ہیں کہ ایک بار لوگ سخت بھوک میں مبتلا ہو گئے میں نے ادھار پر آٹا اور ستو خرید کر لوگوں میں تقسیم کر دیا اور اپنے تھیلے کا منہ بند کرکے اسے اپنے بستر کے نیچے رکھ دیا پھر میں نے اللہ سے دعا کی کچھ روز کے بعد قرض خواہ آگئے اور انہوں نے اپنے حق کا مجھ سے مطالبہ کیا میں نے وہ تھیلا نکالا تو اس کا منہ کھولا تو وہ اشرفیوں سے بھرا ہوا تھا میں نے ان کو اس کے وزن کے لئے کہا انہوں نے وزن کیا تو اس کا وزن ان کے حقوق کے مطابق تھا۔

۸۱۴۲: ابو احمد محمد بن احمد جرجانی ، حسن بن سفیان ، غالب بن وزیر غزی ، ضمرہ ، سری بن یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص خراسان سے اپنا مکان فروخت کر کے سکونت کی غرض سے بصرہ آیا اس کے پاس دس ہزار درہم تھے اس نے حج پر جانے کا ارادہ کیا اور لوگوں سے پوچھا کہ یہ رقم وہ کس کے پاس امانت رکھے لوگوں نے اسے حبیب ابو محمد کے بارے میں مشورہ دیا چنانچہ وہ حبیب کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میرے پاس دس ہزار درہم ہیں جو میں نے مکان خریدنے کے لئے رکھے ہوئے ہیں اب میرا حج پر جانے کا ارادہ ہے اور یہ رقم میں آپ کے پاس امانت کے طور پر رکھنا چاہتا ہوں ، اگر آپ کو کوئی مناسب مکان مل جائے تو میرے لئے اسے خرید لینا ورنہ میری رقم حفاظت سے رکھنا میں حج سے واپسی پر اپنی رقم آپ سے وصول کرلوں گا حبیب نے کہا کہ بہت اچھا۔

اس کے بعد وہ شخص اپنی اہلیہ کے ہمراہ حج پر چلا گیا کچھ روز کے بعد لوگوں کو فاقہ کی نوبت آگئی حبیب نے اس رقم سے آٹا خرید کر صدقہ کرنے کے بارے میں اپنے رفقاء سے مشورہ کیا انہوں نے کہا کہ یہ رقم تو آپ کے پاس مکان خریدنے کے لئے ہے حبیب نے کہا کہ میں اس رقم کو صدقہ کر کے اس شخص کے لئے اللہ سے جنت میں مکان خرید لیتا ہوں اس کا مالک حج سے واپسی پر اگر اس پر راضی ہو گیا تو ٹھیک ورنہ میں اسے درا ہم دے دوں گا چنانچہ حبیب نے وہ رقم صدقہ کر دی ، کچھ روز کے بعد اس خراسانی کی حج سے واپسی ہوئی تو اس نے حبیب سے اپنی رقم کے بارے میں سوال کیا حبیب نے کہا کہ اس رقم سے میں نے تمہارے لئے ایک محل خریدا ہے جس میں درخت ، پھل اور نہریں ہیں وہ خراسانی اپنی اہلیہ کے پاس گیا اور اسے صورتحال سے آگاہ کیا دوسرے روز کے بعد وہ خراسانی پھر حبیب کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ وہ مکان میرے حوالے کر دیجئے اس وقت حبیب ابو محمد نے اس شخص سے کہا کہ میں نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے جنت میں ایک محل خرید لیا ہے اس نے اپنی بیوی کو یہ بات بتائی اس نے کہا کہ زندگی کا کوئی معلوم نہیں اس لئے تم جا کر حبیب سے اس بارے میں ایک تحریر لکھوا کر لے آؤ چنانچہ اس شخص نے حبیب سے تحریر کا مطالبہ کیا تو حبیب نے اسے ایک تحریر لکھ دی جس کا حاصل یہ تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ تحریر حبیب نے لکھ کر دی ہے اس نے خراسانی کے لئے جنت میں ایک مکان خریدا ہے لہٰذا میں اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایک محل خراسانی کے حوالہ کر کے مجھے اس سے بری کر دے۔

وہ خراسانی تحریر اپنی اہلیہ کے پاس لے گیا اس کے سوا ماہ کے بعد اس خراسانی کا انتقال ہو گیا انتقال کے وقت اس خراسانی نے اپنی اہلیہ کو اس تحریر کو اپنے کفن میں رکھنے کے بارے میں وصیت کی چنانچہ اس کے اہل خانہ نے اس کی وصیت کے مطابق اسے دفن کر دیا کچھ روز کے بعد لوگوں کو قبر پر ایک تحریر ملی جس کا حاصل یہ تھا حبیب نے جو محل خراسانی کے لئے خریدا تھا وہ محل اللہ نے اس کے حوالے کر دیا ہے اب حبیب بری الذمہ ہے حبیب نے اس تحریر کو لے کر پڑھا اسے بوسہ دیا اور اس پر انہیں رونا آگیا بعد ازاں انہوں نے وہ تحریر اپنے رفقاء کو دکھائی۔

۸۱۴۳: ابو بکر عبداللہ بن محمد ، ابو طالب عبداللہ بن محمد بن سوادہ ، عیسیٰ بن ابی حرب ، ابی رجاء ، کے بحوالہ راوی نقل کیا ہے کہ ہماری موجودگی میں ایک شخص حبیب کے پاس آیا اس نے ان کے سامنے اپنے پاؤں میں درد کی شکایت کی حبیب نے اسے کہا کہ بیٹھ جاؤ لوگوں کے چلے جانے کے بعد حبیب نے ایک تعویذ اس کے گلے میں باندھ دیا اور اللہ سے دعا کی کہ اے باری تعالیٰ مجھے لوگوں کے سامنے رسوا مت کیجئے اے اللہ اس کی گھر واپسی سے قبل اسے شفا عطا فرما چنانچہ اللہ نے اسے شفا عطا فرما دی اور اس کے بعد اسے یاد بھی نہیں رہا کہ ان کے پاؤں میں درد تھا۔

۸۱۴۴: ابو بکر بن مالک ، عبداللہ بن احمد بن حنبل ، عبداللہ بن ابی بکر مقدمی ، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے حبیب کو کہتے سنا ہمارے پاس ایک سائل آیا عمرۃ نے آٹا گوندھا پھر وہ اس کو پکانے کے لئے آگ کی تلاش میں نکلی میں نے سائل سے کہا کہ یہ آٹا اٹھا لو چنانچہ اس نے اٹھا لیا کچھ دیر کے بعد عمرۃ آئی اور اس نے آٹے کے بارے میں سوال کیا میں نے کہا کہ ذرا انتظار کرو اس کی روٹیاں پک کر آ رہی

ہیں لیکن جب اس نے حد سے اصرار کیا تو میں نے حقیقت حال سے اسے آگاہ کر دیا اس نے کہا کہ اب تم پر ہمارے کھانے کا انتظام کرنا لازم ہے تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص روٹی اور گوشت سے بھرا ہوا ایک پیالہ لایا عمرہ نے کہا کہ آپ نے بہت جلد ہمارے کھانے کا انتظام کرا دیا۔

۸۱۴۵ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبید ابن ابی بکر مقدمی، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے حبیب کو کہتے سنا کہ ہمارے پاس ایک قوم کا سردار آیا ہم نے اس کے لئے مچھلی تیار کی اس نے آنے میں دیر کی جب وہ آگیا تو میں نے عمرہ سے کہا جلد کھانا لے آؤ کہ ہم کھا لیں چنانچہ وہ مچھلی تیار کر کے لائی تو وہ ایک جمے ہوئے خون کی مانند تھی ہم نے اسے گھاس پر پھینک دیا۔

۸۱۴۶ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ میں نے حبیب کو کہتے سنا شیطان قراء کے ساتھ بچوں کے اخروٹ سے کھیلنے کی مانند کھیلتا ہے اگر اللہ نے قیامت کے روز مجھ سے پوچھ لیا کہ اے حبیب تو کوئی صحیح عبادت لایا ہے تو میرے لئے اثبات میں جواب دینا مشکل ہوگا نیز فرمایا اے لوگو اطمینان سے مت بیٹھو اس لئے کہ موت آنے والی ہے۔

۸۱۴۷ ابوبکر بن مالک نے متعدد طرق سے حبیب کا قول نقل کیا ہے کہ آخرت میں اللہ کے سامنے صحراء میں زیر سایہ رہنا مجھے جنت سے زیادہ محبوب ہوگا۔

۸۱۴۸ ابو محمد نے متعدد حوالوں سے حبیب کا قول نقل کیا ہے کہ انسان کا گناہوں سے پاک ہو کر دنیا سے جانا اس کی سعادت کی نشانی ہے۔

۸۱۴۹ ابو محمد نے متعدد واسطوں سے نقل کیا ہے کہ ایک روز حبیب کے پاس ایک عورت نے آکر اپنی حاجت کا ان سے سوال کیا حبیب نے اس سے اس کے بچوں کی تعداد کے بارے میں سوال کیا اس نے اپنے بچوں کی تعداد بتائی حبیب نے وضو کر کے اس کے لئے دعا کی اس کے بعد حبیب کی چادر کے نیچے سے پچاس درہم نکلے جو انہوں نے اس عورت کو دے دیئے۔

۸۱۵۰ عبداللہ بن محمد نے متعدد حوالوں سے نقل کیا ہے کہ حبیب تاجروں سے سامان خرید کر لوگوں پر صدقہ کرتے تھے ایک بار تاجر کو دینے کے لئے حبیب کے پاس رقم نہیں تھی انہوں نے بارگاہ الٰہی میں اپنی حاجت کا سوال کیا تو اللہ نے ان کی حاجت پوری فرما دی۔

۸۱۵۱ ابوبکر محمد بن جعفر مؤدب نے مختلف واسطوں سے نقل کیا ہے کہ ایک روز حبیب نے حاضرین مجلس کو صدقہ کرنے کے بارے میں خوب ترغیب دی اس کے بعد کھڑے ہو کر انہوں نے بارگاہ الٰہی میں خوب دعائیں کیں دعا سے فارغ ہونے کے بعد حبیب نے حاضرین میں سے مساکین پر صدقہ کیا۔

۸۱۵۲ ابو محمد بن حیان، محمد بن عباس بن ایوب، عبدالرحمن بن واقد، ضمرہ، سری بن یحییٰ کا قول ہے کہ حبیب ابو محمد ترویہ کے روز بصرہ میں موجود ہونے کے باوجود عرفہ کی شام میدان عرفات میں نظر آتے تھے۔

۸۱۵۳ عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن سفیان، ابراہیم ابن نصر، حسام ابن عباد اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک روز سلیمان تیمی کے ہمراہ حبیب ابو محمد کے پاس گیا اس نے کہا کہ ابو محمد ہمارے لئے دعا کیجئے انہوں نے فرمایا کہ میں تمہاری دعا کا زیادہ محتاج ہوں۔

۸۱۵۴ احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، احمد بن ابی الحواری، ابو قرہ، محمد بن ثابت نے حبیب ابو محمد کا قول نقل کیا ہے کہ اے باری تعالیٰ آپ کی ذات کے ذریعہ خوشی حاصل نہ کرنے والے اور آنکھیں ٹھنڈی نہ کرنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوں اور اسے خوشی حاصل نہ ہو آپ کی ذات کی قسم آپ کو معلوم ہے کہ مجھے آپ سے بے انتہا محبت ہے۔

۸۱۵۵ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، کہتے ہیں کہ حبیب ابو محمد سب سے زیادہ خوف الٰہی کی وجہ سے رونے والے تھے ایک شب ان پر خوب گریہ طاری رہا عمرہ نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو اس لئے کہ میں ایک راہ پر چلنا چاہتا ہوں کہ اس پر مجھ سے پہلے کوئی نہ چلا ہو۔

۸۱۵۶ محمد بن علی، ابو بشر دولابی، زکریا بن یحییٰ وقار، حبیب بن صالح، صالح مری، حبیب ابو محمد فارسی فرزدق کہتے ہیں کہ میری ابو ہریرہؓ سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ تم ہی فرزدق ہو میں نے کہا کہ ہاں پھر انہوں نے فرمایا تم ہی شاعر ہو میں نے اثبات میں جواب دیا اس کے بعد انہوں نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ تم پر ایسا وقت آ جائے کہ لوگ کہیں کہ تمہاری توبہ قبول نہیں ہوگی اس وقت تم رحمت الٰہی سے مایوس مت ہونا۔

۳۵۶ عبدالواحد بن زید

آپ عابد، زاہد اور بہترین واعظ تھے۔

۸۱۵۷ اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خلاد، احمد بن ابی الحواری، ابو سلیمان درانی کہتے ہیں کہ عبدالواحد بن زید پر فالج کا حملہ ہو گیا انہوں نے اللہ تعالیٰ سے بوقت وضو اس مرض کے دور ہونے کی دعا کی چنانچہ وضو کے وقت ان سے فالج کا مرض دور ہو جاتا وضو کے بعد پھر لاحق ہو جاتا۔

۸۱۵۸ اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری سیارؒ ابو محمد موصلی، عبدالواحد بن زید کا قول ہے کہ اے لوگو تم روٹی اور نمک کو اپنی غذا بناؤ اس لئے کہ یہ انسان کی چربی کو پگھلانے والی اور اس کے یقین میں زیادتی کرنے والی ہے۔

۸۱۵۹ اسحاق بن ابراہیم، احمد، ابو سلیمان کہتے ہیں کہ ایک بار چند ساتھیوں کے ہمراہ ایک راہب کے پاس سے گزرا میں نے اس سے نصیحت کی درخواست کی اس نے پردہ ہٹا کر کہا اے عبدالواحد اگر تم علم الیقین حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے اور شہوات کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دو اس کے بعد اس نے پردہ ڈال دیا۔

۸۱۶۰ اسحاق، ابراہیم، احمد، احمد بن غسان، احمد تجیبی کہتے ہیں کہ میں نے عبدالواحد سے دو شخصوں کی فضیلت کے بارے میں سوال کیا کہ ان میں سے ایک اطاعت الٰہی کی وجہ سے زندگی کا، دوسرا لقاء الٰہی کے شوق کی وجہ سے موت کا طالب ہے انہوں نے جواب دیا کہ لقاء الٰہی کے شوق کی وجہ سے موت کا طالب افضل ہے۔

۸۱۶۱ ابی، احمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن ادریس، زہیر بن عباد، مری بن حسن، عبدالواحد کہتے ہیں کہ رضائے الٰہی وصول الی اللہ کے لئے بڑا دروازہ ہے، دنیا میں جنت اور عابدین کے لئے ذریعہ راحت ہے۔

۸۱۶۲ ابی، ابو حسن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، عبدالرحمن بن یحییٰ، عثمان بن عمارہ، عبدالواحد بن زید کا قول ہے کہ ایک دفعہ میں چند احباب کے ہمراہ فارس ایک دوست کی زیارت کے لئے گیا دوران سفر ہم پہاڑ پر ایک روشنی دکھائی دی ہم اس کی طرف گئے تو وہاں پر ایک شخص سامنے دیکھا جس سے خون اور پیپ نکل رہی تھی ہمارے ایک ساتھی نے اسے شہر جا کر اس کے علاج کا مشورہ دیا اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا اے میرے مولیٰ یہ لوگ مجھے آپ کی نافرمانی کا مشورہ دے رہے ہیں مجھے آپ کی ذات کی قسم میں آپ کی کبھی مخالفت نہیں کروں گا۔

۸۱۶۳ عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، ابو علی ازدی، عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ ایک بار میں محمد بن واسع اور مالک بن دینار کے ہمراہ بیت المقدس گیا راستہ میں ریت کے ٹیلوں سے ایک منادی کی آواز سنائی دی کہنے لگا مستور انسان اپنے حفاظت شدہ کی شناخت کرو دنیا سے اگر تم کچھ نہیں ہو سکتے تو دنیا کو کاٹنے کی مانند خیال کرو اور پناہ اسے دور رکھو۔

۸۱۶۴ ابو محمد بن حیان، علی بن سعید، ابن ادریس، عبداللہ بن عبید، جعفر القاری، عبدالواحد بن زید کا قول ہے کہ اے بھائی تم نے آپ کی

حاجت نہ تھی میرے لئے آپ کی ملاقات اور دیدار سے بڑھ کر کوئی چیز فرحت بخش نہیں ہے اے صادقین کو جنت اور گناہ گاروں کو توبہ کی توفیق دینے والے قیامت کے روز مجھے اور میرے ساتھیوں کو اپنا مقرب بنالے اور پھلوں سے لبریز جنت عطا کر۔

۸۱۶۵۔عبداللہ بن محمد، محمد بن معدان، احمد بن غالب، محمد بن عبداللہ، عبدالواحد کہتے ہیں کہ اصلاح باطن کرنے والے شخص کا دین اور اعمال صحیح و مضبوط ہوں گے اور باطن کی اصلاح نہ کرنے والا شخص امی عابد کی مانند ہے۔

۸۱۶۶۔ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن عبید، محمد بن حسین، عمار بن عثمان، مسمع بن عاصم کہتے ہیں کہ میں عبدالواحد کے ہمراہ ایک مریض کی عیادت کے لئے گیا عبدالواحد نے اس سے کسی چیز کی خواہش کا سوال کیا اس نے کہا کہ جنت کی خواہش ہے عبدالواحد نے کہا کہ پھر تم دنیا سے ناامید کیسے ہو گئے تو اس نے کہا کہ مجالس ذکر میں شرکت اور اللہ کی نعمتوں کے شمار کرنے کی وجہ سے عبدالواحد نے کہا کہ اسی کے ذریعے آخرت میں کامیابی ممکن ہے۔

۸۱۶۷۔ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عمار بن عثمان، حسین بن قاسم، عبدالواحد فرماتے ہیں کہ دو قلبوں کے درمیان ایک راستہ ہے وہاں سے ایک چیز ایسی گزرتی ہے جسے کوئی نہیں روک سکتا وہ متکلم کے قلب سے نصیحت نکل کر سامع کے قلب میں من وعن موجزن ہو جاتا ہے۔

۸۱۶۸۔ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، عبداللہ بن عمر حبشی، جعفر القاری، عبدالواحد بن زید فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص حسن سے کثرت گناہوں کی شکایت کرتا تو وہ اسے مشورہ دیتے اپنے اور گناہوں کے درمیان سمندر حائل کرلو نیز فرمایا کرتے تھے ہر راستہ کے لئے ایک ثابت کن ہوتا ہے حصول جنت کے لئے ثابت کن راستہ جہاد ہے۔

۸۱۶۹۔ابی، ابوحسن، ابوبکر بن عبید، محمد ابن حسین، عبداللہ بن محمد، معاذ بن زیاد، عبدالواحد بار بار فرمایا کرتے تھے بصرہ کے تمام اموال اور بچے مجھے دلچسپیوں کے بدلے ابھی پسند نہیں۔

۸۱۷۰۔عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن واعظ بغدادی، احمد بن الحواری، ابوسلیمان، عبدالواحد نے بیان کیا ہے کہ ایک روز میں اپنے وظائف سے فارغ ہو کر محو آرام تھا تو خواب میں میں نے ریشمی لباس میں ملبوس ایک انتہائی حسین وجمیل لڑکی دیکھی اس کے دونوں پاؤں میں جو تیاں تھیں دونوں جوتیاں اللہ کی حمد بیان کررہی تھیں۔ وہ لڑکی مجھے مخاطب ہو کر کہنے لگی اے ابن زید میری طلب میں خوب کوشش کر اس لئے کہ میں بھی تیری طلب میں کوشاں ہوں اس کے بعد اس نے سریلی آواز میں شعر کہا مجھے خریدنے والے اور میرے ہمراہ رہنے والے کے لئے سو فیصد نفع کی تجارت ہے اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی میں نے آج کے بعد رات کو نہ سونے کی قسم اٹھالی۔

۸۱۷۱۔عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن محمد بن احمد، عمر بن محمد بن یوسف، ابوجعفر سقار، فیض بن اسحاق رقی، فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ میں نے عبدالواحد کو کہتے سنا کہ میں نے تین دن تک اللہ سے اپنی جنتی زوجہ کی زیارت کے بارے میں سوال کیا چوتھے روز خواب دیکھا کہ ایک شخص مجھے ندا دے کر کہہ رہا ہے جنت میں تمہاری رفیقہ حیات کا نام میمونہ ہے میں نے اس سے پوچھا کہ اب وہ کہاں ہے اس نے کہا کہ کوفہ میں آل بنی فلاں میں ہے اس کے بعد میں کوفہ گیا وہاں پر اس کے بارے میں سوال کیا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ مجنونہ لڑکی ہے جو ہماری بکریاں چراتی ہے میں نے ان سے کہا کہ میں اس کی زیارت کا مشتاق ہوں انہوں نے کہا کہ جنگل کی طرف چلے جاؤ چنانچہ جب میں جنگل میں پہنچا تو وہ نماز میں مشغول تھی اس نے اپنے سامنے ایک سترہ رکھا ہوا تھا جس پر اون کا جبہ تھا اس پر لکھا ہوا تھا اس کی خرید وفروخت نہیں ہے وہاں پر میں نے بھیڑ اور بکریوں کا اجتماع با ہزش دیکھا اس نے مجھے دیکھ کر اپنی نماز مختصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس نے مجھے کہا اے ابن زید واپس چلا جا کیوں کہ ہماری وعدہ گاہ اس کے علاوہ ہے میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں میرے ابن زید ہونے کا کیسے علم ہوا اس نے کہا کہ عالم ارواح میں روحوں کے اجتماع کے وقت جن روحوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا تو ان میں اللہ

نے محبت پیدا کر دی پھر میں نے اس سے نصیحت کی درخواست کی اس نے کہا کہ اے ابن زید جسے اللہ نے دنیا عطا کی پھر اس نے اللہ سے مزید کا سوال کیا تو وہ اللہ سے بہت دور ہو جاتا ہے پھر اس نے شعر کہے (۱) اے قوم کو گناہوں سے منع کرنے والے واعظ (۲) تو دوسروں کو منع کرنے کے باوجود خود گناہ میں مبتلا ہے یہ بڑی عجیب بات ہے۔

پھر میں نے اس سے بکریوں کے ساتھ بھیڑیوں کے جمع ہونے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ میں نے اللہ سے صلح کر لی جس کی برکت سے اللہ نے ان کے درمیان صلح کرا دی۔

۸۱۷۲ عبدالواحد بن احمد محمد بن احمد بن نصر ،عبدالرحمن بن محمد بن ادریس محمد بن یحییٰ بن عمرو واسط محمد بن حسین ،حکیم بن جعفر ،حارث بن عبید کہتے ہیں کہ عبدالواحد بن زید میرے ہمراہ مالک بن دینار کی مجلس وعظ میں شریک ہوتے تھے میں عبدالواحد بن زید نے بہت زیادہ رونے کے سبب مالک بن دینار کی بات نہیں سمجھ سکتا تھا۔

۸۱۷۳ والید محمد ،عبدالرحمن محمد بن یحییٰ بن بسطام ،حاتم بن سلیمان طائی کہتے ہیں کہ میں عبدالواحد بن زید کے ہمراہ حوشب کے جنازہ میں شریک تھا ان کے دفن کے وقت عبدالواحد کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے اے ابو بشر تو اس روز سے بہت ڈرتا تھا اللہ تجھ پر رحم فرمائے اے ابو بشر تجھے موت کا سخت خوف تھا تیری وفات کے بعد سے میں بھی خوب اس دن کے لئے تیاری کروں گا چنانچہ اس کے بعد بھرپور طریقہ سے عبدالواحد بن زید نے موت کی تیاری شروع کر دی۔

۸۱۷۴ والید محمد ،عبدالرحمن محمد بن یحییٰ ،عمار بن عثمان حلبی ،حصین بن قاسم وزان کا قول ہے کہ ہم ایک بار عبدالواحد کے وعظ میں تھے دوران وعظ مسجد کے کونے سے ایک شخص نے کہا اے ابو عبیدہ بس کیجئے آپ کے وعظ سے میرا قلب پھٹنے کے قریب ہے لیکن عبدالواحد نے اپنا وعظ جاری رکھا حتیٰ کہ اسی حالت میں اس شخص کی موت واقع ہوئی راوی کہتا ہے کہ میں اس شخص کی نماز جنازہ میں شریک تھا میں نے اس روز اس سے زیادہ رونے والا کسی کو نہ دیکھا۔

۸۱۷۵ والید محمد ،عبدالرحمن محمد ،عمار بن عثمان حلبی ،حصین وزان نے بیان کیا ہے کہ عبدالواحد کا ایک لڑکا اپاہج تھا عبدالواحد اس کی ضروریات کا بہت خیال رکھتے تھے اس کے انتقال پر عبدالواحد کو شدید صدمہ ہوا ایک روز اس کے تذکرہ آنے پر ان کی آنکھیں نم ہو گئیں اور فرمایا کہ اس کی وفات کے بعد زندگی بے مزہ ہو کر رہ گئی۔

۸۱۷۶ احمد بن اسحاق ،ابوصالح عبدالرحمن بن احمد ،عبداللہ بن سعد ،ابن عائشہ ،اسماعیل بن ذکوان کہتے ہیں کہ عبدالواحد بن زید فرمایا کرتے تھے اہل دین کی ہم نشینی اختیار کرو اگر یہ میسر نہ ہو تو پھر اہل مروت کی اس لئے کہ اس قسم کے لوگوں کی مجالس فحش گوئی سے پاک ہوتی ہیں۔

۸۱۷۷ محمد بن احمد بن عمر ،ابی ،ابوبکر بن عبید محمد بن حسین ،یحییٰ بن راشد ،عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ میں نے زیادہ میں سے خوف کی انتہا کے بارے میں سوال کیا جواب دیا کہ خوف کرتے وقت خوف الٰہی اس کے ارتکاب سے مانع بن جائے پھر میں نے ان سے رجا کی انتہا کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا ہر وقت اللہ سے امید وابستہ رکھنا۔

۸۱۷۸ ابی ،ابوالحسن بن ابان ،عبداللہ بن محمد بن سفیان ،محمد ،مروان بن محمد وراق ،مسلم عبادانی کہتے ہیں کہ ایک بار عبدالواحد صالح مری عبدالواحد بن زید ،عتبہ غلام ،مسلم اسواری ہمارے پاس تشریف لائے ساحل سمندر پر ان کا قیام تھا ایک شب میں نے ان کو کھانے پر مدعو کیا جب ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا تو ساحل سمندر سے گزرنے والے ایک شخص نے آواز بلند ایک شعر کہا عبادانی صاحبان نے مجھے آخرت کے کاموں سے بے نیاز کر دیا اور تیری کی لذت لیے تیخ پیش ہے۔

راوی کہتا ہے کہ عتبہ نے زور سے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے اس کے بعد ساری قوم پر گریہ طاری ہو گیا تھا کھانا اٹھا لیا

گیا تو انہوں نے اس میں سے ایک تمر بھی نہیں چکھی۔

۸۱۷۹-ابی، ابوالحسن، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسن، مالک بن ضیغم، بکر بن معاذ، عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ اے لوگو تم قیامت کے روز کی شدت پر اس سے کیوں نہیں روتے ہو اور دوزخ کے خوف سے گریہ کیوں طاری نہیں ہوتا اس کے بدلے امید ہے کہ صحابہ اور تابعین کی معیت میں تم کو خوشی و قرب نصیب ہو جائے اس کے بعد عبدالواحد روتے رہے حتیٰ کہ بے ہوش ہو گئے۔

۸۱۸۰-ابی، احمد، عبداللہ، محمد، محمد بن حسین، عمار بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے حصین بن قاسم کو کہتے سنا اگر عبدالواحد کا غم اہل بصرہ پر تقسیم کیا جائے تو انہیں کافی ہو جائے میں نے انہیں نصف شب میں مرہون گھوڑے کی طرح دیکھا اور وہ محراب میں ایسے کھڑے ہوتے تھے گویا ان سے خطاب کیا جا رہا ہے۔

۸۱۸۱-ابی، محمد بن احمد، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر، حیان اسود، عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ ایک بار مجھے دوران میں شدید درد تھا اس کے باوجود میں نے شب میں تہجد پڑھی لیکن مرض کی شدت میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا جس کی وجہ سے میں چارپائی پر لیٹ گیا اور میری آنکھ لگ گئی خواب میں مجھے ایک حسین و جمیل باندی نظر آئی اس نے دیگر باندیوں کو میرے اٹھانے کا حکم دیا اور چند باندیوں کو بستر بچھانے کا حکم دیا چنانچہ انہوں نے اٹھا کر مجھے بستر پر لٹا دیا میں بڑا حیران تھا پھر اس نے بستر پر حسین چہرے والی بعد ازاں میرے مرض کی جگہ پر اپنا ہاتھ پھیرا اس کے بعد دعا دی کہ اللہ تجھے شفاء عطا فرمائے کھڑے ہو کر نماز میں مشغول ہو جا اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور میں اپنے مرض سے بالکل صحت یاب ہو گیا اس کے اس جملہ قم شفاک اللہ الی صلاتک غیر مصرور کی لذت آج تک میں اپنے قلب میں محسوس کر رہا ہوں۔

۸۱۸۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن جنید، ابی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن جنید، محمد بن حسین، عبداللہ بن محمد بن جنید، ابو عاصم عبادانی، عبدالواحد بن زید کا قول ہے ہم ایک غزوہ میں تھے میں ایک بڑے دستے کے ساتھ تھا ایک جگہ پر ہم نے پڑاؤ کیا تمام ساتھی سو گئے میں تلاوت قرآن کریم میں مشغول ہو گیا جب میں فارغ ہوا تو نیند کا مجھ پر سخت غلبہ تھا میں نے بستر پر لیٹ کر خیال کیا کاش دیگر ساتھیوں کی طرح میں بھی سو جاتا پھر صبح اٹھ کر قرآن کی تلاوت کر لیتا اس کے بعد مجھے نیند آ گئی خواب میں نے ایک نوجوان دیکھا جو میرے سامنے کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں چاندی کی شکل ایک ورق تھا میں نے اس کے بارے میں سوال کیا تو اس نے وہ میرے حوالے کر دیا اس پر یہ دو اشعار مکتوب تھے (۱) جس نے چاہا وہ غفلت سے سو گیا نیند موت کی طرح ہے اس لئے اس پر کبھی بھی اعتبار مت کرنا (۲) اس کی وجہ سے انسان کے اعمال کا سلسلہ موت کی وجہ سے منقطع ہونے کی طرح منقطع ہو جاتا ہے
عبدالواحد کہتے ہیں اس کے بعد وہ نوجوان میری نظروں سے اوجھل ہو گیا عبدالواحد اسے یاد کرتے ہوئے بہت روتے تھے۔

۸۱۸۳-ابی، احمد بن احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد، ابن سفیان، محمد بن حسین، عمار بن عثمان حلبی، سوار غنوی کہتے ہیں کہ عبدالواحد کو میں نے سنا محبت اور اطاعت کبھی جدا نہیں ہو سکتے۔

۸۱۸۴-ابی، احمد، عبداللہ، محمد، عمار، حصین بن قاسم، ابن عبدالواحد فرماتے ہیں میں نے اللہ سے وفات کے دن میں دعا کی کہ مبتلا کیا ... بن حصین کہتے ہیں کہ شدید مرض کی حالت میں بھی عبدالواحد نے جو نہیں کھایا حتیٰ کہ اسی حالت میں ان کی موت آ گئی۔

۸۱۸۵-ابو محمد بن حیان، علی بن سعید، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، سعید بن خلف بن یزید، قاسم بن جعفر القاری، عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ رضائے الٰہی کے علاوہ صبر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے اور میرے علم کے مطابق رضائے الٰہی سے بڑھ کر کسی چیز کا درجہ نہیں ہے اور یہی چیز محبت کی بنیاد ہے۔

۸۱۸۶-ابو محمد، عبداللہ بن محمد بن زکریا، اسمٰعیل بن عثمان، ابن مالک، عبدالواحد کا قول ہے علم پر عمل کرنے والے انسان پر اللہ کی معلومات کا

سے سخت ہونے کے باوجود ہماری بخشش فرما دیجئے اس بات کے سننے کے بعد مخنث کی موت واقع ہوگئی کسی نے اسے خواب میں دیکھا اس نے اس سے پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے صالحؒ کی دعا کی برکت سے میری مغفرت فرما دی۔

۸۱۹۶ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، حاتم بن لیث جوہری، علی بن عبداللہ مدینی، عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ میں ایک بار سفیان ثوری کے ساتھ صالح مری کی مسجد میں تھا، صالحؒ نے کوئی بات کی میں نے دیکھا کہ سفیان روتے ہوئے کہہ رہے تھے یہ قصہ گو نہیں ہے بلکہ قوم کو ڈرانے والا ہے۔

۸۱۹۷ ابراہیم، محمد جوہری، خلف بن ولید کہتے ہیں کہ صالحؒ وعظ کے وقت قرآن کریم منگوا کر ساتھ رکھتے تھے، وعظ میں قرآن کی تلاوت کرتے، پھر دعا کرتے اور دعا میں اللہ کے سامنے خوب روتے۔

۸۱۹۸ ابراہیم بن عبدالملک، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، عفان بن مسلم کا قول ہے کہ ہم صالحؒ کے وعظ میں جاتے تھے وعظ کے اثنا میں ایسا لگتا تھا کہ وہ غم کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے اور ایک غم زدہ عورت کی مانند روتے اور ان پر خوف الٰہی غالب رہتا۔

۸۱۹۹ ابی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ صالحؒ مری کا وعظ پند ونصائح گزشتہ اقوام کے واقعات اور ترغیب وترہیب پر مشتمل ہوتا تھا، دوران وعظ خود بھی رلاتے تھے اور لوگوں کو بھی رلاتے تھے۔

۸۲۰۰ ابی، ابوالحسن، ابوبکر، محمد بن حسین، احمد بن اسحاق حضرمی، صالحؒ مری کہتے ہیں کہ خوف الٰہی کی وجہ سے گریہ معاصی کی یادگیری کا سبب ہوتا ہے، اس وقت انسان اگر صدق دل سے توبہ تائب ہو جائے تو فبہا ورنہ اس پر آفات ومصائب کا نزول ہوتا ہے، اس کے بعد بھی اگر توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ اسے دوزخ میں ڈالا جائے گا، اس کے بعد صالحؒ پر گریہ طاری ہوگیا اور بیہوش ہوگئے، حاضرین دھاڑیں مار مار کر رونے اور چلانے لگے۔

۸۲۰۱ محمد بن احمد بن عمر، ابی، عبداللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن حسین، بشر بن میمون نجدی، صالحؒ مری اپنے وعظ میں فرمایا کرتے تھے دنیا کی حب اللہ تعالیٰ کی شناخت کرنے والی آنکھ دنیا میں کیسے قرار پا سکتی ہے اس کے بعد ان پر گریہ طاری ہو جاتا اور فرماتے اے گذشتہ لوگوں کے جانشینو! موت سے قبل موت کی تیاری کرو تمہاری کوچ کا وقت قریب ہے۔

۸۲۰۲ محمد بن احمد، ابی، عبداللہ، محمد بن حسین، احمد بن اسحاق حضرمی کہتے ہیں کہ صالحؒ مری وعظ میں روتے ہوئے کہتے اے لوگو تمہارا سفر طویل ہے اس لئے اس کے لئے تیاری کرو۔

۸۲۰۳ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابن زنجویہ، یزید بن خالد ابوصلب اپنے والد کے حوالہ سے صالحؒ کا قول نقل کرتے ہیں کہ ایک بار خواب میں مجھے صحیفہ دیا گیا جس پر لکھا تھا اے گناہوں کے انجام سے واقف شخص اپنے نفس کو معاصی کے ارتکاب سے اجتناب پر تیار کر

۸۲۰۴ ابراہیم، محمد، عبداللہ بن محمد، ابو ابراہیم ترجمانی، صالحؒ مری ابی بشر کہتے ہیں کہ خواب میں مجھے ایک کہنے والے نے کہا اگر تو مستجاب الدعوات بننا چاہتا ہے تو اس دعا کو لازم پکڑ "اللهم اني اسالك حولا غير ناقص و لا قاطع عوفا حاجزا عن معصيتك مقويا علي طاعتك وصبرا عن معصيتك"۔

۸۲۰۵ ابراہیم، محمد، ابوالحسن باہلی، ابن عائشہ کہتے ہیں کہ صالحؒ دعا میں یہ الفاظ کہتے تھے "اللهم اني اسئلك باسمك المخزون المكنون المبارك الطاهر المطهر المقدس

۸۲۰۶ ابراہیم بن محمد، عبداللہ بن جریر جبلہ، عباد بن جریر کہتے ہیں کہ ہم صالحؒ مری کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے صالحؒ کی تقریر الحمد للہ سے شروع ہوتی تھی، اسی وقت لوگوں پر گریہ طاری ہو جاتا تھا۔

۸۲۰۷ ابراہیم، محمد، سوار بن عبداللہ عنبری، ابی، صالح کہتے ہیں کہ مرزبانی کے گھر کے ویران ہونے کے وقت میں ان کے گھر میں گیا تو مجھے قرآن کی یہ آیات یاد آگئیں (ترجمہ) سو یہ ان کے مکانات ہیں جو ان کے بعد آبادی نہیں ہوئے مگر بہت کم) (از قصص ۵۸) (ترجمہ) وہ لوگ بہت سے باغ اور چشمے چھوڑ گئے (از ازدخان ۲۵) صالح کہتے ہیں کہ اس وقت گھر کے ایک گوشہ سے ایک کالا سانپ میرے سامنے آکر کہنے لگا اے عبداللہ یہ لوگوں کے لوگوں سے ناراض ہونے کا نتیجہ ہے تو خالق کی ناراضگی کا نتیجہ کیا ہوگا صالح کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ غائب ہو گیا۔

۸۲۰۸ ابراہیم، محمد جوہری، غسان ابو معاویہ غلابی کا قول ہے، صالح کا کلام براہ راست قلب پر اثر انداز ہوتا تھا اور میں نے صالح سے بڑھ کر کسی کو غمزدہ نہیں دیکھا اور صالح کے کلام سے بہتر کسی کا کلام نہیں سنا۔

۸۲۰۹ محمد بن احمد بن عمر، ابی، عبداللہ بن محمد ابن عبید، عبدالرحیم بن یحییٰ دیلمی، عثمان بن عمارہ، صالح مری کہتے ہیں کہ ایک بار ابن سماک میرے پاس تشریف لائے انہوں نے مجھ سے چند بندگان خدا کے دکھانے کے بارے میں فرمائش کی، چنانچہ میں انہیں ایک جگہ پر ایک شخص کے پاس لے گیا وہاں پہنچ کر ہم نے اس سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو اس نے اجازت دے دی ہم نے اسے کھجور کے پتوں کا کام کرتے ہوئے پایا میں نے اس کے سامنے قرآن پاک کی ایک آیت تلاوت کی (ترجمہ) جبکہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی اور گھسیٹے جائیں گے (یعنی) کھولتے ہوئے پانی میں پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے (از غافر ۷۱،۷۲) اس آیت کے سننے کے بعد اس نے زور سے چیخ ماری اور بیہوش ہو گیا ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ کر دوسرے شخص کے پاس چلے گئے ہم نے اس سے اجازت طلب کی اس نے کہا کہ اجازت ہے بشرطیکہ تم مجھے یاد الٰہی سے غافل نہ کرو، چنانچہ ہم داخل ہوئے تو وہ شخص مصلے پر بیٹھا ہوا تھا میں نے اس کے سامنے قرآن کی ایک اور آیت پڑھی (ترجمہ) یہ اس شخص کے لئے ہے جو (قیامت کے روز میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اور میرے عذاب سے خوف کرے (از ابراہیم ۱۴) اس نے اس زور سے چیخ ماری کہ اس کے حلق سے خون جاری ہو گیا اور وہ اپنے خون میں لت پت ہو گیا ہم نے اسے بھی اس کے حال پر چھوڑ دیا، میں اس کے بعد دیگرے چھ شخصوں کے پاس لے گیا اور سب کو ہم نے اسی حالت پر چھوڑا اس کے بعد میں اسے ساتویں شخص کے پاس لے گیا حسب سابق ہم نے اس سے اجازت طلب کی اس کی باپردہ زوجہ نے ہم کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی ہم داخل ہوئے تو ہم نے ایک شیخ کو مصلے پر بیٹھا ہوا دیکھا ہم نے اسے سلام کیا تو اس نے ہمارے سلام پر توجہ نہیں دی میں نے بلند آواز میں اسے کچھ کہا اس نے کہا کہ میرے سامنے کون ہے پھر وہ مدہوشی کی حالت میں ہو گیا، اس کی اہلیہ نے کہا کہ اب تم اس کے پاس سے چلے جاؤ اس لئے کہ تم اس حالت میں اس سے نفع حاصل نہیں کر سکتے ہو دوسرے روز میں نے ان ساتوں کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ان میں تین اللہ کو پیارے ہو گئے اور تین صحیح و سالم ہو گئے اور شیخ کی تین دن تک مدہوشی کی حالت رہی پھر تین دن کے بعد وہ صحیح ہو گیا۔

۸۲۱۰ محمد بن احمد بن نصر، ولید بن احمد، عبدالرحمن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ بن عمر واسطی، محمد بن حسین، جعفر بن جعفر سعدی کہتے ہیں کہ میں نے صالح کو کہتے سنا ایک روز میں سخت گرمی میں قبرستان گیا میں نے قبروں کو دیکھا گویا وہ ایک خاموش قوم ہیں میں نے کہا اے دنیا سے جانے والو! پاک ہے وہ ذات جو تمہاری جدائی کے بعد تمہیں جمع کرے گی اور وہ دوبارہ تمہیں زندہ کرے گی ان ہی قبروں کے درمیان میں سے ایک منادی نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب وہ تم کو زمین میں سے (نکلنے کے لئے) آواز دے گا تو تم جھٹ نکل پڑو گے (از روم ۲۵) صالح کہتے ہیں کہ میں اس کی آواز سن کر خوف کی وجہ سے زمین پر گر پڑا۔

۸۲۱۱ محمد بن احمد، ولید بن احمد، عبدالرحمن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ، عبیداللہ بن محمد مکی، صالح مری کہتے ہیں کہ ایک بار میرے گھر والوں پر

فالج کا حملہ ہو گیا میں نے قرآن کی کچھ آیات پڑھ کر ان پر دم کیا تو وہ صحت یاب ہو گئے میں نے غالب قطان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اگر تم میرے سامنے یہ بیان کرتے کہ ایک مردہ میرے قرآن کی وجہ سے زندہ ہو گیا تو میں اس پر بھی تعجب نہیں کرتا۔

۸۲۱۲ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو سعادیہ غلابی، ابو سائب عبدی کہتے ہیں کہ ایک بار صالحؒ ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے ان سے سوال کیا کہ آپ کہاں سے آ رہے ہیں انہوں نے فرمایا میں اپنے گھر سے نکل کر چند مقامات کو قطع کرتے ہوئے تمہارے پاس پہنچا ہوں میں ایک گھر کے پاس سے گزرا تو اس میں سے ایک آواز آئی کہ اے صالح مری ایک نصیحت پلے باندھ لے وہ یہ ہے کہ میرے اندر اترنے والا ہمیشہ میرے پاس نہیں رہا اس کے بعد چند مکانات سے میرا گزر ہوا تو سب میں سے یہی آواز آئی حتیٰ کہ میں تمہارے پاس پہنچ گیا۔

۸۲۱۳ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، داؤد بن محبر، صالح مری، زیاد نمیری کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں ایک منادی نے کہا اے زیاد تہجد اور قیام اللیل کو لازم پکڑ اس لئے کہ یہ اس نیند سے جو تیرے بدن کو سست اور تیرے قلب کو توڑنے والی ہے بہتر ہے اس کے بعد گھبرا کر میں اٹھا لیکن نیند نے دوبارہ مجھ پر حملہ کر دیا پھر خواب میں مجھے کسی نے کہا اے زیاد نیند سے بیدار ہو جا کیونکہ دنیا میں عابدین کے علاوہ کسی کے لئے بھلائی نہیں ہے پھر دوبارہ میں گھبرا کر نیند سے اٹھ گیا۔

۸۲۱۴ ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن ابی الحواری، ابو سعید براثی، عبداللہ بن زحر ابو محمد حداد، صالح مری، حوشب، حسن کہتے ہیں کہ علاوہ تین چیزوں نماز، قرآن اور ذکر میں تلاش کرو اگر مل جائے تو ٹھیک ورنہ فکر کرو۔

۸۲۱۵ حسان بن محمد حنفی، محمد بن احمد بغدادی، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسین، عمار بن عثمان حلبی کہتے ہیں کہ میں نے صالحؒ کو کہتے ہوئے سنا جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی لوگوں کے لئے پسند کر اس سے ہر امر میں تیرے لئے بھلائی ہو گی۔

۸۲۱۶ محمد بن احمد بن عمر، ابی، عبداللہ بن محمد، زیاد بن ایوب، سعید بن عامر کہتے ہیں کہ صالحؒ کی دعا ان کلمات پر مشتمل ہوتی تھی اے باری تعالیٰ اپنی اطاعت اور امور کے دوام پر مجھے صبر عطا کر۔

۸۲۱۷ ابی ابو حسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، خالد بن خداش کہتے ہیں کہ صالحؒ فرمایا کرتے تھے اگر صبر شیریں ہوتا تو اللہ آپ ﷺ کو صبر کا حکم نہ دیتے جیسا کہ اللہ نے فرمایا اے محمد صبر کیجئے اس لئے کہ صبر کڑوا ہوتا ہے۔

۸۲۱۸ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن ہارون بغدادی، اسماعیل بن زیاد ابلی، عبداللہ بن بکر سہمی، صالحؒ کہتے ہیں کہ ایک جماعت نے سفر کا ارادہ کیا ایک نوجوان بھی ان کا شریک سفر بن گیا خدا کی قدرت کہ راستہ میں اس نوجوان کا انتقال ہو گیا لوگوں نے غسل کے ارادے سے اس کے جسم سے کپڑے اتارے تو اس کے قدموں پر واضح طور پر لکھا ہوا تھا اس کو خوب اچھی طرح غسل دو اس لئے کہ اس کی بخشش کر دی گئی ہے۔

۸۲۱۹ ابوبکر محمد بن عمر بن مسلم، عبداللہ بن عبدالرحمن، زکریا بن یحییٰ اصمعی کہتے ہیں کہ میں صالحؒ کے ساتھ ایک شخص کی والد کی تعزیت کے لئے گیا صالحؒ نے تعزیت کرتے ہوئے اس سے کہا اگر تیرے والد کی وفات سے تو نے سبق حاصل نہیں کیا تو تیرے والد کی وفات کی مصیبت سے تیرے لئے بڑی مصیبت ہو گی۔

۸۲۲۰ ابوبکر محمد بن احمد مؤدب، احمد بن محمد بن عمر ابی ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، داؤد بن محبر، صالح مری کہتے ہیں کہ حسن نے قرآن کی اس آیت (وقیل من راق وظن انہ الفراق والتفت الساق بالساق) کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا خدا کی قسم دونوں پنڈلیاں جڑی ہوئی ہوں گی۔

۸۲۲۱ محمد، احمد، ابوبکر فرج الرقاشی، صالحؒ نے اپنے لڑکے سے فرمایا جبکہ وہ قرآن کی تلاوت میں مشغول تھا اے لڑکے غموں پر ابھارنے اور عظیم تر ہونے کو یاد دلانے والی کتاب میرے پاس لا۔

۸۲۲۲ محمد بن احمد، احمد، ابو بکر محمد بن حسین، شعیب بن محرز، صالح کہتے ہیں کہ عطا سلیمی کی وفات پر میں سخت غمگین تھا، ایک شب میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا آپ مردوں کی جماعت میں شامل نہیں ہو گئے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا، پھر میں نے ان سے دریافت کیا کہ موت کے بعد تمہیں کیا ملا؟ انہوں نے جواب دیا کہ وفات کے بعد خیر کثیر اور رب شکور مجھے ملا پھر میں نے ان سے دریافت کیا کہ دنیا میں آپ بہت غم زدہ نہیں رہتے تھے، میری اس بات پر عطا نے مسکرا کر کہا اسی کے عوض آخرت میں مجھے طویل راحت اور دائمی خوشی حاصل ہوئی ہے، پھر میں نے ان سے کہا جنت میں آپ کو کون سا درجہ ملا تو انہوں نے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء، اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت خوب ہے (از نساء ۶۹)۔

۸۲۲۳ ابی، ابوحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد بن سفیان، اسماعیل بن ابراہیم، صالح، مالک بن دینار کہتے ہیں کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ملک الملوک ہوں، بادشاہوں کے قلوب میرے قبضے میں ہیں، اپنے مطیعین پر میں انہیں نرم اور غیر مطیعین پر سخت کر دیتا ہوں لہٰذا ان کے بجائے تم میری طرف متوجہ رہو اور مجھ سے توبہ کرو اس کی برکت سے میں ان کو تم پر نرم کر دوں گا۔

۸۲۲۴ ابوبکر احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن سعید، خالد بن خداش کہتے ہیں کہ حماد بن زید کے سامنے فضیلت قرآن پر صالح مری سے مروی حدیث کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا صالح قرآن کے عاشق تھے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یہ حدیث سنی ہو اور میں نے اس کا سماع نہ کیا ہو۔

۸۲۲۵ قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، ابو علی حسن بن حمران بن داؤد اتماطی، یوسف بن سعید بن مسلم، عمرو بن حمزہ، صالح، حسن، انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا حکمت شریف کے شرف میں اضافہ کرتی ہے اور غلاموں کو بادشاہوں کی مجلس میں لا بٹھاتی ہے[1]۔

یہ حدیث حسن کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں صالح کی سند سے عمر متفرد ہیں۔

۸۲۲۶ محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور، ابو ابراہیم ترجمانی، صالح بن بشیر مری ابو بشر، حسن، انس کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد چار چیزیں ہیں ان میں سے ایک میرے اور تیرے درمیان، دوسری تیرے اور میرے بندوں کے درمیان، تیسری صرف میرے لئے، چوتھی صرف تیرے لئے، جو میرے ساتھ خاص ہے وہ یہ ہے کہ آپ صرف میری عبادت کریں، جو آپ کے ساتھ مخصوص ہے وہ یہ ہے کہ میں آپ کے ہر عمل کی آپ کو جزا دوں اور جو میرے اور تیرے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ آپ پر دعا لازم ہے اور مجھ پر اس کی قبولیت لازم ہے، اور جو تیرے اور بندوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ آپ ان کے لئے وہی پسند کریں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔

یہ حدیث حسن کی سند سے غریب ہے۔

١ ـ الكامل لابن عدي ٥/ ١٨٤٢، والمجروحين ١/ ٣٦٣، واتحاف السادة المتقين ٥/ ١٥١، وكنز العمال ٢٨٨٤٢.

۸۲۲۷عبداللہ بن جعفر، معبد، عبداللہ بن محمد بن نعمان، عبدالرحمن بن مبارک عیشی، صالح مری، ثابت بنانی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی مساجد کو آباد کرنے والے ہی حقیقت میں اللہ والے ہیں۔ ل

۸۲۲۸سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم، سعید بن ابی الربیع السمان، صالح مری، ثابت بنانی، میمون بن سیاہ، جعفر بن زید، انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے سنا صبح کی نماز ادا کرنے والا شخص اللہ کی امان میں ہوتا ہے تم اپنے کو من جانب اللہ مطالبہ سے بچاؤ۔ ۲

۸۲۲۹ابی، احمد بن محمد بن سعید مروزی، زیاد بن ایوب، زیاد بن حباب، صالح مری، قتادۃ، زرارۃ ابن ابی اوفی، ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا ﷺ سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پر حال مرتحل لازم ہے آپ سے عرض کیا گیا کہ حال مرتحل کیا چیز ہے؟ فرمایا صاحب قرآن جو ابتداء سے چلے حتی کہ انتہا کرے اور پھر آخر سے چلے حتی کہ اول کو پہنچ جائے جب بھی ختم کرے کوچ کرے۔ (ہر وقت تلاوت قرآن کریم میں مشغول رہو)۔ ۳

یہ حدیث قتادۃ کی سند سے غریب ہے۔ میری رائے کے مطابق اس سے سوا صالح کے کسی صاحب نے روایت نہیں کیا ہے۔

۸۲۳۰محمد بن فتح، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، صالح بن مالک، صالح مری کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں بکر بن عبداللہ سے ایک شخص نے آپ ﷺ کے تلبیہ کے بارے میں سوال کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر کے حوالے سے نقل کیا کہ رسول خدا ﷺ کے تلبیہ کے یہ الفاظ تھے
"لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لاشریک لک"۔ ۴

۸۲۳۱ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، داؤد بن محبر، صالح مری، جعفر بن زید، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز انسان کو حاضر کر کے ایک فرشتہ کی نگرانی میں میزان کے دونوں ترازوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اگر نیکیوں کا ترازو غالب آگیا تو فرشتہ تمام مخلوق کے سامنے اعلان کرے گا کہ فلاں بن فلاں کامیاب ہوگیا آج کے بعد وہ کبھی ناکام نہیں ہوگا اور اگر معاصی کا ترازو غالب آگیا تو تمام لوگوں کے سامنے فرشتہ اعلان کرے گا کہ فلاں بن فلاں ناکام ہوگیا آج کے بعد وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔ ۵

اس حدیث کی سند میں داؤد عن صالح عن جعفر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں، اور عن داؤد عن صالح ثابت و منصور بن اذان عن انس کی سند سے بھی مروی ہے۔

۸۲۳۲قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن راشد، اسماعیل بن ابی الحارث، داؤد بن محبر، صالح مری، ثابت، منصور بن زاذان حضرت انس مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے روز انسان کو حاضر کر کے میزان کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اس کے بعد گذشتہ حدیث بیان کی۔

۸۲۳۳سلیمان بن احمد، احمد بن قاسم بن مساور، اسماعیل بن عیسیٰ قنادیلی، صالح مری، جعفر بن زید، میمون بن سیاہ، انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر صبح وشام زمین کا ایک حصہ دوسرے حصے سے سوال کرتا ہے کہ اے میرے ہمسائے آج کوئی عابد صالح گزرا ہے جس نے نماز پڑھی ہو یا اللہ کا ذکر کیا ہو اگر وہ اثبات میں جواب دیتا ہے تو وہ اس کو کہتا ہے کہ تو مجھ سے افضل ہے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۱/ ۵۱. والمطالب العالیة ۸۲۸۶ والمجروحین ۱/ ۳۷۳ وتذکرة الموضوعات لابن القیسرانی ۹۹

۲۔ المطالب ۳۹۳ وکنز العمال ۲۰۳۳۰

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲/ ۱۷۰ ومجمع الزوائد ۱/ ۲۹۷، ۲۹۱ واتحاف السادة المتقین ۱۰/ ۳۰۷ والکامل لابن عدی ۳/ ۱۳۷۸ والدر المنثور ۱/ ۳۹۹ وکنز العمال ۱۰۳۰۹، ۱۰۳۱۹

۴۔ الترغیب والترهیب ۲/ ۳۹۳. تنزیه الشریعة ۲/ ۳۰۱ والفوائد المجموعة ۲۳۳ وتاریخ بغداد ۱۲/ ۹۹ وصحیح ابن حبان ۱۳۳۳ والکامل لابن عدی ۳/ ۱۰۹۹ والموضوعات لابن الجوزی ۳/ ۱۲۵ وکنز العمال ۳۳۹۶۳، ۳۰۶۵۳

۵۔ کنز العمال ۳۴۲۵۳

یہ حدیث صالح کی سند سے غریب ہے اس حدیث کی سند میں اسماعیل متفرد ہیں۔

۸۴۳۴ابومحمد محمد بن حسن بن بندار بن ہرمز تستری، حسن بن عثمان، ابوسعید مازنی، حجاج بن منہال، صالح مری، یزید رقاشی، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے چار انسان بد بخت ہیں (۱) خوف الہی کی وجہ سے نہ رونے والا شخص (۲) خوف الہی سے خالی ہونے کی وجہ سے سخت قلب والا شخص (۳) لالچی انسان (۴) لمبی لمبی امیدیں باندھنے والا انسان۔

اس حدیث کی سند میں صالح حجاج کی طرف سے متفرد ہے حصلا روایت کرنے کی وجہ سے

۸۴۳۵ابوفضل نصر بن ابی نصر طوسی، محمد بن مخلد، عبداللہ بن ایوب، داؤد بن محبر، صالح مری، یزید رقاشی انس بن مالک کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ایسا زمانہ بھی آئے گا انسان سب کے لئے دعا کرے گا لیکن اللہ تعالیٰ فرمائے گا صرف اپنے لئے دعا کر اس وقت تیری دعا قبول ہوگی اس لئے کہ تیرے علاوہ میں سب لوگوں سے ناراض ہوں۔

یہ حدیث صالح کی سند سے غریب ہے اس حدیث کی سند میں داؤد متفرد ہیں۔

۸۴۳۶عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن مروزی، ہیثم بن جمیل، صالح، یزید، انس فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے کم درجہ والے جنتی کو بھی یہ اعزاز حاصل ہوگا کہ ہر وقت دس ہزار خادم اس کے سامنے حاضر باش ہوں گے ہر خادم کے ہاتھ میں ایک پیالہ سونے اور ایک چاندی کا ہوگا ہر پیالہ کا رنگ جدا ہوگا وہ جنتی ان تمام پیالوں سے کھائے گا اور اسے سب کی لذت یکساں محسوس ہوگی اس کے بعد اسے خوشبودار پسینہ اور ڈکار آئے گی لیکن بول، براز کی حاجت پیش نہیں آئیگی ۔

۸۴۳۷حبیب بن حسن، فضل بن احمد بن عباس، محمد بن محمد بن مرزوق، اسماعیل بن نصر، صالح مری کہتے ہیں کہ عطاء سلیمی دعا میں اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال نہیں کرتے تھے میں نے ان کے سامنے حدیث بیان کی کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندہ کا اعمال نامہ دیکھے گا اگر اس میں یہ ہوگا کہ اس بندہ نے دنیا میں کبھی جنت کا سوال کیا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا فرمائے گا اگر اس میں یہ ہوگا کہ اس بندہ نے دنیا میں اللہ سے دوزخ سے نجات طلب کی تھی تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے نجات عطا کرے گا اس پر عطاء نے کہا دوزخ سے نجات حاصل ہو جائے یہی میرے لئے کافی ہے۔[1]

یہ حدیث صالح کی سند سے غریب ہے ہم نے اسے ہیثم کی سند کے سوا کہیں مرفوعاً نہیں لکھا ہے۔

۸۴۳۸احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عمر بن عبدالخالق البزار، حسن بن یحییٰ بن ہشام، ابن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرۃ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ اللہ کے پاس اس کے لئے کیا ہے تو اس کے لئے یہ جاننا بھی لازم ہے کہ اس کے پاس اللہ کے لئے کیا ہے۔[2]

یہ حدیث صالح کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کی سند میں عاصم متفرد ہیں۔

۸۴۳۹حسن بن اسحاق بن ابراہیم، عمرو بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن اسماعیل دمشقی، موسیٰ بن عامر، عیسیٰ بن خالد یمانی، صالح، ہشام، محمد، ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ دنیا میں گناہ کرنے کے بعد اس کے یاد آنے پر گناہ گار کے غم زدہ ہونے پر قیامت کے روز من جانب اللہ اس کی مغفرت کا فیصلہ ہوگا۔[3]

یہ حدیث صالح اور ہشام کی سند سے غریب ہے ہم اسے فقط عیسیٰ کے طریق سے لکھتے ہیں۔

---

[1] الاتحافات بر اصبع ۹۲

[2] الکامل لابن عدی ۳۹۰/۳، وکنز العمال ۵۰۰۳

[3] تاریخ ابن عساکر ۱۵۲/۳ وکنز العمال ۱۰۲۴۰ والجامع الکبیر ۵۰۰۵

۸۲۲۰ابواحمد محمد بن احمد بن اسحاق انماطی ،عبدان بن احمد ،عبداللہ بن میمون ،صالح ،سعید الجریری ،ابوعثمان نہدی ،ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اے لوگو جب تمہارے حکام تم میں سے بہترین لوگ ہوں تمہارے مالدار تم میں سے سخی ہوں اور تمہارے معاملات باہم مشورہ سے طے ہوں تو (سمجھ لینا کہ) زمین کا ظاہر اس کے باطن سے تمہارے لئے بہتر ہوگا اس کے خلاف صورت میں باطن زمین ظاہر زمین سے تمہارے لئے بہتر ہوگا۔

یہ حدیث سعید اور صالح کی سند سے غریب ہے ہم اس حدیث کو فقط عبداللہ بن معاویہ (جوجُمَحی سے مشہور ہیں) کے طریق سے لکھتے ہیں۔

۸۲۲۱سہل بن عبداللہ ابوالحسن تستری ،احمد بن زید بن حریش ،عبداللہ بن معاویہ ،صالح ،جریری ،ابوعثمان کہتے ہیں کہ سلیمان نے ابودرداءؓ کو لکھا اے برادرم مسجد کو لازم پکڑو اس لئے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ مسجد ہر مومن کا گھر ہے۔

یہ حدیث صالح کی سند سے غریب ہے ہم اس کو فقط اسی طریق سے لکھتے ہیں۔[1]

۸۲۲۲سلیمان بن احمد ،ابوالزنباع ،روح بن فرج ،عبداللہ بن عباد عبادانی ،صالح مری ،قیس بن سعد ،محمد ابن سیرین ،ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن قبولیت کی ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اس میں ہر دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔[2]

یہ حدیث صالح اور قیس کی سند سے غریب ہے۔ہم اس حدیث کو فقط عبداللہ کے طریق سے لکھتے ہیں۔

۳۵۸عمران قصیر[3]

آپ صاحب بصیرت ،واعظ اور بیدار مغز انسان تھے۔

۸۲۲۳احمد بن جعفر بن حمدان ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابی ،ابومعاویہ غلابی ،رجل ،عمران قصیر فرمایا کرتے تھے کیا کوئی آزاد شخص ہے جو چند روزہ دنیاوی زندگی میں ترک معاصی پر صبر کرنے والا ہو۔

۸۲۲۴محمد بن احمد بن عمر ،ابی ،ابوبکر محمد بن ادریس ،علی بن میسرہ ،عبدالعزیز بن ابی عثمان ،عثمان بن زائدہ ،عمران قصیر فرمایا کرتے تھے چند روزہ دنیاوی زندگی میں ترک معاصی پر صبر کرنے والا کریم انسان ہے۔اے لوگو زہد کے بغیر حلاوۃ ایمان کا حصول ناممکن ہے۔

۸۲۲۵ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،محمد بن جعفر ،اسحاق بن ابراہیم ،علی بن مسلم ،سیار ،جعفر ،عمران القصیر کہتے ہیں کہ ایک بار حضرت موسیٰ نے بارگاہ الٰہی میں التجا کی کہ اے باری تعالیٰ میں آپ کو کہاں تلاش کروں اللہ کی طرف سے جواب آیا اے میرے کلیم شکستہ قلوب لوگوں کے پاس مجھے تلاش کرو اس لئے کہ روزانہ میرے قرب میں ان کے لئے اضافہ ہوتا ہے اگر اس طرح نہ ہوتو وہ ہلاک ہوجائیں۔

۸۲۲۶ابوالعباس ولید بن احمد ،محمد بن احمد بن نضر ،ابومحمد بن ابی حاتم ،محمد بن یحییٰ بن عمر ،عبداللہ بن محمد تیمی ،زہیر سلولی کہتے ہیں کہ ایک بار میں ہارون بن .باب کے پاس چند مشائخ کے ہمراہ حاضر ہوا ۔عمران القصیر گفتگو فرمارہے تھے ۔ان مشائخ کے ساتھ دو نوجوان بھی بیٹھے ہوئے تھے ان پر گریہ طاری تھا نہ کہ مشائخ پر میں نے دل میں سوچا کہ یہ نوجوان ان مشائخ سے بہتر ہیں ،راوی کہتا ہے کہ وعظ ختم ہونے کے بعد لوگ واپس ہوئے تو وہ دونوں نوجوان آپس میں باتیں کرتے ہوئے ہنس رہے تھے لیکن مشائخ کی ابتداء سے انتہا تک یکساں

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۳۱۳ ومجمع الزوائد ۲/۲۲ والترغیب والترہیب ۱/۲۲۰، وکشف الخفا ۲/۲۸۷، ۳۱۱ وکنز العمال ۲۰۳۳۹، ۲۱۰۲۹، ۴۴۴۱

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ ۱۳، ۱۵. وسنن النسائی ۳/۱۱۵، ۱۱۶ وسنن ابن ماجہ ۱۱۳۷، ومسند الإمام احمد ۲/۱۳۲، ۱۵۹، ۲۳۰، ۲۳۳، ۲۵۵، ۲۷۲، ۲۸۰، ۲۸۴، ۴۰۱، ۴۸۱، ۴۹۸، ۳/۱۵، ۵/۴۵۳

۳۔ التاریخ الکبیر ۶/ت ۲۹۳۰ والجرح ۶/۲۹۰ والکاشف ۲/۴۳۳۹، والمیزان ۳/ت ۶۳۱۳ وتہذیب الکمال ۵۰۲۶

حالت تھی یعنی وہ مکمل طور پر خاموش تھے۔

۸۲۴۷ ولید محمد، عبدالرحمن محمد، عبداللہ بن مغیث بن سعدان ۔شکری، عمران القصیر کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں کہ میرے والد نے شب بیداری پر قسم اٹھا رکھی تھی اور انہوں نے پوری زندگی اطاعت الٰہی میں گزارنے کا عزم مصمم کیا ہوا تھا اور فرمایا کرتے تھے اگر رکوع، سجدہ اور قرآن کی تلاوت مجھے حاصل نہ ہوتی تو مجھے دنیا میں زندہ رہنے کی کوئی حاجت نہیں تھی، چنانچہ اسی حالت میں ان کی وفات ہوگئی میں نے ان سے کہا وفات کے وقت میں نے آپ سے معاہدہ نہیں کیا تھا انہوں نے کہا اے میری بیٹی دنیا سے کوچ کر کے قبر اور اس کی ظلمت کی طرف چلے جانے والے انسان سے تو نے کیسے معاہدہ کر لیا اس کے بعد میں نے ان کی خیریت دریافت کی انہوں نے کہا کہ میں اچھے حال میں ہوں یہاں پر ہمارے لئے مکانات اور بستر تیار کئے گئے ہیں ہم صبح وشام جنت کا کھانا کھاتے ہیں پھر میں نے ان سے سوال کیا اس مقام تک آپ کیسے پہنچے انہوں نے جواب دیا قلب صالح اور کثرت تلاوت کے ذریعے۔

۸۲۴۸ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبدالرحمن، شعبہ، عمران القصیر کہتے ہیں کہ میں نے ابو رجاء کو کہتے سنا کہ ابو درداء فرمایا کرتے تھے سو بار اللہ اکبر کہنا مجھے سو دینار صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

۸۲۴۹ ابوبکر، عبداللہ بن نمیر، ابن یمان، سفیان، عمران کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حسن سے فقیہ کے بارے میں سوال کیا انہوں نے جواب دیا دنیا سے زہد اختیار کرنے والا، گناہوں کو یاد کرنے والا، اللہ کی عبادت پر مداومت کرنے والا شخص فقیہ ہے۔

۸۲۵۰ احمد بن اسحاق، حاجب بن ارکین، حماد بن حسن، سیار، خلید عصری، عمران، حسن کہتے ہیں کہ اہل وعیال پر خرچ میں تنگی کرنے والے شخص کا عمل فیما بینہ وبین اللہ تعالیٰ خبیث ہوتا ہے۔

۸۲۵۱ محمد بن عمر بن سلم، محمد بن جریر، محمد بن علی، حماد بن مسعدہ، عمران کہتے ہیں کہ جعفر بن یزید کہا کرتے تھے اے باری تعالیٰ صالحین کی زبانوں پر آپ کا ذکر کس قدر شیریں اور مؤمنین کے قلوب میں کس قدر عظیم ہے۔

۸۲۵۲ ابو احمد محمد بن احمد بن اسحاق انماطی، احمد بن سہل بن ایوب، علی بن بحر، محمد بن جعفر بن حفص المعدل، محمد بن عباس بن ایوب، عبدالرحمن بن یونس، سوید بن عبدالعزیز، عمران، حسن، انس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اور شیخین بسم اللہ آہستہ پڑھتے تھے۔

۸۲۵۳ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماہان بن رازی، محمد بن مصفی، بقیہ، عباد بن کثیر، عمران، انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے اعمال ہر جمعہ مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں اور زانیوں سے اللہ بہت ناراض ہوتا ہے۔[1]

۸۲۵۴ قاضی ابو احمد بن عبداللہ بن نعمان محمد بن عامر، ابی نعمان، ابوبکر، عمران، انس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اے باری تعالیٰ میں آپ ﷺ سے ایمان دائمی، صراط مستقیم اور علم نافع کا سوال کرتا ہوں۔[2]

اس حدیث کی سند میں سوید عمران سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۲۵۵ ابو عمرو بن حمران، حسن بن سفیان، محمد بن یحییٰ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، عمران، انس فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی کبھی بھی آپ نے کسی کام کے نہ ہونے پر آزردگی کا اظہار نہیں فرمایا۔

۸۲۵۶ محمد بن علی بن حبیش، عمر بن ایوب سقطی، داؤد بن رشید، سوید بن عبدالعزیز، عمران قصیر، انس بن سیرین، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اونٹ پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جس طرف سواری کا رخ تھا اسی طرف آپ نماز پڑھ رہے تھے۔

۸۲۵۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنی، مسدد، ابو محمد بن مظفر، حامد بن شعیب، عبیداللہ بن

---

[1] الجامع الکبیر ۹۲۳۰ وکنز العمال ۱۳۹۱۶

[2] کنز العمال ۳۶۸۹، واتحاف السادۃ المتقین ۳/۲۹۲، والجامع الکبیر ۹۹۳۰

عمرو، ابواسحاق بن حمزہ، ابوعروبہ، محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید، عمران ابوبکر قصیر، عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباس نے فرمایا تو جنتی عورت کی زیارت کرنا چاہتا ہے میں نے کہا کیوں نہیں انہوں نے فرمایا سودا عورت ایک بار آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کسی پریشانی کی شکایت کرتے ہوئے اس کے دفع کے لئے دعا کی درخواست کی آپ نے فرمایا اگر تو پریشانی کا دفع چاہتی ہے تو میں اس کے لئے دعا کر دیتا ہوں اگر جنت چاہتی ہے تو اس پر صبر کر انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں جنت چاہتی ہوں چنانچہ آپ نے اس کے لئے جنت کی دعا فرمادی۔[۱]

۸۲۵۸ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن سعید، عمران قصیر، ابورجاء، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں آیت متعہ نازل ہوئی اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں اس پر عمل کیا اور بعد میں اس کے لئے کوئی آیت ناسخ نازل نہیں ہوئی اور نہ ہی وفات تک آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔

۸۲۵۹ ابومحمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، حفص بن عمر حوضی، شعبہ، عمران قصیر کہتے ہیں کہ ابورجاء نے ابودرداء کا قول نقل کیا ہے کہ مجھے سو دینار صدقہ کرنے سے سو بار اللہ اکبر کہنا زیادہ محبوب ہے۔

۸۲۶۰ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حارث، شیبان بن فروخ، محمد بن راشد، عمران القصیر، محمد بن سیرین، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جبتک انسان مسجد میں گفتگو کئے بغیر اپنی جگہ بیٹھا رہتا ہے اس وقت تک فرشتے اس کے لئے کہتے رہتے ہیں اے اللہ اس کی مغفرت کر اس پر رحم فرما۔[۲]

۸۲۶۱ محمد بن احمد بن احمد مقری، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوبکر بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو، ضرار بن صرد، سلیمان بن احمد حضرمی، حسین بن اسحاق تستری، یحییٰ حمانی، حاتم بن اسماعیل، عمران بن مسلم قصیر، سعید بن سلمان، یزید بن نعامہ ضبی کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم آپس میں ملو تو ایک دوسرے سے اس کے اور اس کے والد کا نام دریافت کرو اس سے تمہارے درمیان آپس میں محبت میں اضافہ ہوگا۔[۳]

۸۲۶۲ مخلد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، شیبان بن فروخ، مہدی بن میمون، عمران، قیس بن سعد، طاؤس، ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ تہجد میں یہ دعا مانگتے تھے، اللھم لک الحمد انت قیام السموات والارض ولک الحمد انت نور السموات والارض ولک الحمد انت رب السموات والارض ومن فیھن انت الحق وقولک الحق ووعدک الحق ولقائک حق والجنۃ حق والنار حق والشفاعۃ حق انت الھی اللھم اسلمت، وبک آمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت، والیک حاکمت، انت ربنا والیک المصیر، رب اغفرلی ما اسررت وما اعلنت وما قدمت وما اخرت لاالہ الاانت۔

۸۲۶۳ ابی جعفر بن محمد بن یعقوب، ابومحمد بن حیان، جعفر بن محمد بن صبرجان، حسن بن عرفہ، یحییٰ بن سلیم، عمران القصیر، عبداللہ بن دینار ابن عمر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے غافلین میں ذکر الٰہی کرنے والا شخص قتال کرنے والے کی مانند ہے نیز تاریک گھر میں چراغ ہے

۱۔ صحیح البخاری ۸/۱۵۰، وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۵۴، وفتح الباری ۱۰/۱۱۴

۲۔ الزهد للامام احمد ۲۱، وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۷۳، وفتح الباری ۲/۱۸۵، وسنن النسائی ۲/۵۵، والسنن الکبری للبیهقی ۲/۱۸۵، والکامل لابن عدی ۵/۱۹۷۲

۳۔ سنن الترمذی ۲۳۹۲، والتاریخ الکبیر ۸/۳۰۳، وکشف الخفاء ۱/۶۹، والمطالب العالیة ۲۷۶۲، ومشکاة المصابیح ۵۰۲۰، وطبقات ابن سعد ۶/۳۳۔

درختوں کے درمیان سبز درخت کی شکل ہے، نیز اسے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا مقام دکھاتے ہیں، نیز تمام انسانوں اور چوپایوں کی بقدر ان کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

۸۲۶۴ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس، علی بن داؤد قنطری، آدم بن ابی ایاس، ہیثم بن جماز، ابوبکر عمران القصیر، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو تقدیر کے بارے میں سکوت اختیار کرو کیونکہ وہ راز خداوندی ہے لہٰذا تم اللہ کے راز افشاء نہ کرو۔[1]

۸۲۶۵ سلیمان بن احمد، احمد بن عمرو بزاز، جوثرہ، ابن محمد منقری، حماد بن مسعدہ، عمران بن مسلم، ابی غالب، ابو اسامہ خوارج کے سردار کہتے ہیں کہ آسمان کے نیچے قتل ہونے والے بدترین لوگ ہیں، ابو غالب کہتے ہیں کہ میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ بات آپ نے اپنی طرف سے بیان کی ہے یا رسول خدا ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے سات بار کہا کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

۸۲۶۶ قاضی ابواحمد محمد بن حسن بن بدینا، عباس بن عبدالعظیم، ایوب بن سلیمان بن یسار، عمر بن محمد بن معدان، عمران القصیر، عبداللہ بن ابی الشعوس، مطرف بن عبداللہ بن شخیر، عمران بن حصین نے فرمایا کہ آج میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں کہ اعتراض کے خوف سے آج تک میں نے اسے کسی کے سامنے بیان نہیں کیا، وہ یہ ہے کہ صدق قلب سے اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کی تصدیق کرنے والے انسان پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔[2]

۸۲۶۷ حسین بن محمد، نصر بن ابی نصر شیرازی، اسماعیل بن ابی الحارث، کثیر بن ہشام، کلثوم بن جوشن، عمران القصیر، عاصم، زر، صفوان بن عسال فرماتے ہیں کہ توبہ کا دروازہ مغرب کی طرف سے طلوع شمس سے قبل ستر یا چالیس سال تک کھلا ہوا ہے۔

۳۵۹ غالب قطان[3]

آپ بہت بڑے عابد اور مخلوق خدا کے خیر خواہ انسان تھے۔

۸۲۶۸ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ میں نے غالب قطان کو کہتے ہوئے سنا اے باری تعالیٰ دنیا میں ہمارے حال پر رحم فرما، موت کے وقت آسانی فرما، قبر کی وحشت دور فرما اور ہماری محتاجگی دور فرما۔

۸۲۶۹ ابراہیم بن عبدالملک، محمد بن اسحاق، قتیبہ ابن سعید، مروان بن سالم قرشی، موعدہ بن سبیع بن قیس باہلی، سلیمان بن ابی محمد، غالب قطان کہتے ہیں کہ ایک روز کچھ لوگ میراث کی تقسیم کے سلسلہ میں میرے پاس آئے میں نے ان کے درمیان میراث تقسیم کر کے شام کو فارغ ہوا۔ تھکاوٹ کی وجہ سے گھر آنے کے بعد میں بستر پر لیٹ گیا اسی وقت مجھے نیند آگئی مؤذن نے نماز کے وقت آ کر نماز کے لئے مجھے بیدار کیا میری اہلیہ نے بھی مجھے کئی بار بیدار کیا میں نے ان سے کہا کہ مجھے چھوڑ دو اس لئے کہ آج میں نے اتنا کام کیا ہے کہ تم اس کا اندازہ نہیں کر سکتے ہو حتیٰ کہ نصف شب کو بیدار ہو کر میں نے نماز ادا کی اور چوبیس بار میں نے نماز کا اعادہ کیا اس کے بعد میں بستر پر لیٹ گیا میں نے خواب میں دیکھا کہ گھر سے نکل کر دکان کی طرف گیا، راستہ میں مجھے چار دینار ملے میں نے ان کو تھیلی میں رکھ لیا پھر ایک شخص نے مجھ سے ان دینار کا مطالبہ کیا میں نے وہ دینار اس کے حوالہ کرنے کے لئے تھیلی اٹھائی تو وہ پھٹی ہوئی تھی اور اس میں دو

---

[1] اتحاف السادۃ المتقین ۹/۳۰۲۔ والکامل لابن عدی ۷/۲۵۹۱۔ وتخریج الاحیاء ۳/۲۲۳، وکنز العمال ۱۲۱ وتذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی ۹۹۵۔

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۱۲۶۔ ومجمع الزوائد ۱/۱۹۔ ۲۲۔ والتاریخ الکبیر ۶/۴۰۸، وکنز العمال ۲۵۷ ۴۴۳

[3] طبقات ابن سعد ۷/۲۴۱، والتاریخ الکبیر ۷ت ۴۴۴ والمیزان ۳ ت ۶۶۴۲ وتہذیب الکمال ۸/۲۶۸

دینار نہیں تھے میں نے اسے کہا کہ ان کے عوض مجھ سے کوئی شے خرید لو لیکن اس نے میرے کپڑوں کا کنارہ پکڑ کر کہا مجھے وہی دینار دو اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ میں ابن سیرین کے پاس گیا اور ان کے سامنے میں نے خواب بیان کیا تو انہوں نے کہا تم نماز کے وقت سو گئے تھے اس پر اللہ سے استغفار کرو اور دوبارہ ایسا مت کرنا۔

سلیمان نے غالب قطان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار پھر میرے ساتھ اسی قسم کا واقعہ پیش آیا میں سو گیا موذن نے نماز کے وقت مجھے بیدار کیا اور میری اہلیہ نے کہا کہ تو ایک بار پہلے بھی اسی وقت سو گیا تھا میں نیند سے بیدار ہوا اور میں نے اول بار کی مثل نماز ادا کی پھر میں سو گیا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ عمدہ چال کے ترکی گھوڑوں پر سوار ہوں اور کچھ لوگ ہم سے آگے اونٹوں پر سوار ہیں میں ان کے ساتھ ملنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن میں ان تک پہنچ نہیں پا رہا حتی کہ میں نے ان کو پکار کر اس کی وجہ دریافت کی انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے عشاء باجماعت اور تم نے تنہا پڑھی ہے اس لئے کبھی بھی تم ہم تک نہیں پہنچ سکتے ہو۔ صبح ہونے کے بعد میں نے اپنا خواب ابن سیرین سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا واقعی تم ان سے نہیں مل سکتے ہو۔

۸۲۷۰-ابی، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم رازی، محمد بن مثنی، مفضل بن نوح راسبی کہتے ہیں کہ میں نے غالب قطان کو کہتے سنا کہ ایک بار میں اپنی زمین سے تھکا ماندہ گھر آ کر لیٹ گیا اتنے میں عشاء کی نماز کا وقت ہو گیا میری اہلیہ نے مجھے نماز کے لئے کہا میں نے کہا کہ مجھے چھوڑو اس لئے کہ میں تھکا ہوا ہوں اس کے بعد اٹھ کر میں نے نماز ادا کی اور میں نے سوچا کہ اگرچہ مجھ سے جماعت فوت ہو گئی لیکن بہرحال نماز فوت نہیں ہوئی۔ پھر میں سو گیا خواب میں مجھ سے ایک شخص نے چار دینار کا مطالبہ کیا میں نے اسے چار دینار نکال کر دیئے تو اس نے لینے سے انکار کر دیا صبح میں نے ابن سیرین کے سامنے خواب بیان کیا تو انہوں نے فرمایا یہ وہ نماز تھی جسے تم نے چھوڑ کر نیند کو ترجیح دی۔

۸۲۷۱-ابی، عبداللہ بن محمد، ابوحاتم، حسین ابن عیسیٰ بن عمران، ابوعبدالرحمٰن المقرئ، غالب قطان کہتے ہیں کہ ایک شب میں نماز کے وقت سو گیا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کچھ افراد کے ساتھ ترکی گھوڑے پر سوار ہوں اور ہمارے سامنے کچھ لوگ اونٹوں پر سوار ہیں ان کی رفتار سست اور ہماری رفتار بہت تیز تھی لیکن اس کے باوجود ہم ان تک پہنچنے سے قاصر رہے صبح میں نے اپنا خواب محمد بن سیرین کو سنایا تو انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ تم نے گزشتہ شب تنہا نماز ادا کی یا جماعت کے ساتھ میں نے کہا کہ میری جماعت فوت ہو گئی تھی ابن سیرین نے فرمایا کہ انہوں نے نماز عشاء جماعت سے اور تم نے جماعت کے بغیر ادا کی لہٰذا تم ان کی فضیلت حاصل نہیں کر سکتے ہو

۸۲۷۲-محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، سعید بن عبدالجبار، ابن ابی الفرات کہتے ہیں کہ میں نے غالب قطان کو کہتے سنا کہ ایک شب میں نے خواب میں ایک جماعت کو اونٹوں پر سوار دیکھا اور میں چند ساتھیوں کے ساتھ عمدہ گھوڑے پر سوار ہوں وہ درمیانہ چال اور ہم تیز رفتار چال چل رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم ان تک پہنچ نہیں پا رہے میں نے سوچا کہ نامعلوم اس کی کیا وجہ ہے ایک شخص نے کہا انہوں نے گزشتہ شب نماز عشاء باجماعت اور تم نے بلا جماعت ادا کی ہے لہٰذا تم انہیں نہیں پا سکتے ہو۔

۸۲۷۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عمران، ایوب بن عمران، غالب قطان کہتے ہیں کہ ایک شب مجھ سے نماز عشاء باجماعت فوت ہو گئی میں نے جماعت کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے پچیس بار اس نماز کو ادا کیا اس کے بعد میں سو گیا خواب میں میں نے دیکھا کہ میں تیز رفتار ترکی گھوڑے پر سوار ہوں اور کچھ لوگ اونٹوں پر سوار ہیں لیکن اس کے باوجود میں ان سے پیچھے ہوں غیب سے ندا آئی انہوں نے جماعت سے اور تم نے بلا جماعت نماز ادا کی ہے اس لئے تم انہیں نہیں پا سکتے ہو۔

۸۲۷۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، عثمان بن محمد مدنی، ابوبکر متوفی، ابوشعث، ابن حاجب، غالب قطان فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حسن کو سوالی کی گلی میں دیکھا ہم دونوں کے درمیان ایک نالی حائل تھی ان کے ہاتھ میں ریحان تھا وہ اپنے پاؤں کی چکناہٹ صاف کرنے میں مصروف تھے میں نے ان سے کہا ایسا عمل بتائیے کہ عمل چھوٹا ہو لیکن اس پر ثواب بڑا ہو انہوں

نے فرمایا: قلب میں ہر ایک کی خیر خواہی سوچ اور زبان کو ذکر الٰہی سے تر رکھ۔

۸۲۷۵- ابی احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن حبیبہ، محمد بن موسیٰ، عبدالعزیز قرشی، جعفر بن سلیمان، غالب قطان فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے تکلیف زیادہ ہونے، قید کے طویل ہونے کپڑوں کے میلے ہونے بال پراگندہ ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ میں اپنے دوست دشمن کی تیری بارگاہ میں شکایت کرتا ہوں میرے دوستوں نے مجھے فروخت کر دیا اور دشمنوں نے مجھے قید کر دیا اے باری تعالیٰ میرے لئے جیل سے رہائی کی کوئی سبیل فرما چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمالی۔

۸۲۷۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبیداللہ ابن عمر قواریری، منہال بن عیسیٰ عبدی، غالب قطان، بکر بن عبداللہ مزنی کہتے ہیں کہ گناہ کرکے اس پر ہنسنے والا شخص روتے ہوئے دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔

۸۲۷۷- ابی احمد ابراہیم، ابی حی مدینی، محمد بن یحییٰ زمانی، بشر بن مفضل، غالب کہتے ہیں کہ میں نے حسن سے کہا آپ کے شرکاء میں سے بعض نے جمعہ کے روز مسجد میں "اللھم غفرلنا" کہنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ (مسجد میں گناہ گار بھی ہوتے ہیں پولیس والے اور لواطت کرنے والے وغیرہ وغیرہ تو اللھم اغفرلنا میں سب کے لئے دعا ہے) جمعہ کے روز مسجد میں شرطی، لوطی ہر طرح کا شخص ہوتا ہے، حسن نے فرمایا اے رجل جمعہ کے روز خوب دعا کر اور عام نصیحت کر اگر اللہ نے تیرا سوال پورا کر دیا تو ٹھیک ورنہ نصیحت کی فضیلت تو تجھے حاصل ہو ہی جائے گی۔

۸۲۷۸- ابو اسحاق بن حمزہ، حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، ابو احمد محمد بن احمد، ابو خلیفہ، ابو ولید طیالسی، ابی احمد بن ابراہیم بن ابی یحییٰ محمد بن یحییٰ بن فیاض زمانی، بشر بن مفضل، غالب، بکر بن عبداللہ، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم سخت گرمی میں رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے نا قابل برداشت گرمی کے وقت زمین پر کپڑا ڈال کر اس پر سجدہ کرتے تھے۔

۸۲۷۹- ابو احمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، حبان بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک، ابو اسحاق بن حمزہ، علی بن احمد بن بسطام، واہب بن بقیہ، خالد بن عبداللہ واسطی، خالد بن عبدالرحمن سلمی، غالب، بکر، انس فرماتے ہیں کہ ہم نماز ظہر آپ ﷺ کے پیچھے پڑھتے تھے گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنے کپڑے پر سجدہ کرتے تھے۔

۸۲۸۰- محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، خالد بن عبداللہ سلمی، غالب، بکر، حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم حضرت زبیر بن عوام کی اقتدا میں نماز ادا کرتے تھے وہ نماز کو مختصر کرتے تھے ایک روز میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا نماز میں شیطانی وساوس کے زیادہ آنے کی وجہ سے ہم ایسا کرتے ہیں لیکن اہل عراق نماز کو خوب طویل کرتے ہیں حتیٰ کہ ان کا قلب نماز میں سب طرف سے یکسو ہو کر ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

۸۲۸۱- سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان، صالح، عبداللہ بن یوسف تنیسی، عمر بن مغیرہ، غالب، بکر بن عبداللہ، ابن عمر فرماتے ہیں کہ ہم مومن کے قاتل اور مرتکب کبیرہ کو دوزخی سمجھتے تھے حتیٰ کہ قرآن کی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (ترجمہ) خدا اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے گا بخش دے گا (از نساء ۴۸) اس آیت کے نزول کے بعد ہم قاتل مومن اور کبیرہ گناہ کے مرتکب کو دوزخی نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان کے بارے میں جنت کی امید رکھتے تھے اور ان کے بارے میں اپنے گزشتہ گمان پر نادم تھے۔

۸۲۸۲- حسن بن احمد بن صالح سبیعی، احمد بن صقر بن ثوبان، یحییٰ بن خلف ابو سلمہ باہلی، فضل بن یسار، غالب قطان، حسن، انس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے قیامت کے روز حساب کے لئے لوگوں کے قیام کے وقت ایک جماعت تلوار سونتے ہوئے آئے گی ان سے خون جاری ہوگا جنت کے دروازہ پر ازدحام ہوگا، ان کے بارے میں سوال ہوگا یہ کون ہیں؟ جواب آئے گا یہ راہ خدا کے شہداء ہیں جو مرنے کے بعد زندہ تھے اور کھاتے پیتے تھے، اس کے بعد اعلان ہوگا جن لوگوں کا اجر اللہ کے ذمہ واجب ہے وہ آئیں اور جنت میں چلے جائیں، ان سے پوچھا جائے گا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جواب ملے گا لوگوں کو معاف کرنے والے انسان، اس کے بعد پھر یہی اعلان ہوگا جس پر ایک جماعت کھڑی ہوگی اور یہ سب لوگ بلا حساب و کتاب جنت میں داخل کئے جائیں گے۔[1]

یہ حدیث حسن کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کی سند فضل غالب سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

[1] مجمع الزوائد ۲۹۵/۵ والترغیب والترھیب ۱۸/۲، ۳، ۳۰۹/۳، والدر المنثور ۱۱/۶

۸۴۸۳ابونصر محمد بن احمد الحسنی النیشاپوری، محمد بن مسیب ارغیانی، محمد بن یعقوب، قطیف بن سعید، ہشام ابن صالح، غالب، حسن نے بحوالہ انس آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جو شخص بھی خیر کے لئے اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اللہ اس کے ہاتھوں کو چھوڑنے سے قبل اسے وہ چیز عطا فرمادیتا ہے۔

یہ حدیث حسن کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں ہشام غالب سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۴۸۴سلیمان بن احمد، ابراہیم بن نائلہ، عبدان بن احمد، عمار بن عمر بن مختار، ابی، غالب قطان فرماتے ہیں کہ ایک بار میں کوفہ آیا وہاں پر اعمش کے قریب میرا قیام تھا ایک شب میں نے ان کو قرآن کی یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا (ترجمہ) خدا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ (آل عمران ۱۸) اس کے بعد انہوں نے فرمایا جس بات کی خدا فرشتے اور اہل علم گواہی دیتے ہیں میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں، اور اے باری تعالیٰ میں یہ گواہی موت، دخول قبر اور آپ سے ملاقات تک آپ کے پاس امانت رکھتا ہوں، اس کے بعد میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے کہا گذشتہ شب آپ نے قرآن کی ایک آیت تلاوت کی اور اس کے بعد چند باتیں کیں انہوں نے مجھ سے پوچھا تم نے کوئی بات سنی ہے میں نے جواب دیا کہ نہیں انہوں نے فرمایا خدا کی قسم ایک سال تک میں تم سے کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا میں نے ان کی قسم کی تاریخ نوٹ کرلی، جب سال مکمل ہو گیا تو میں نے کہا اے ابو محمد سال مکمل ہو گیا ہے۔ اس وقت انہوں نے عبداللہ بن مسعود کے حوالہ سے ایک حدیث میرے سامنے بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس آیت کے قاری کو قیامت کے روز اللہ کے سامنے لایا جائے گا اللہ فرمائے گا اس بندہ نے مجھ سے ایک عہد کیا تھا جس کی تکمیل مجھ پر لازم ہے وہ یہ ہے کہ تم اسے جنت میں داخل کردو۔

یہ حدیث اعمش کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں عمر بن مختار غالب سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۶۰سلام بن ابی مطیع[1]

آپ شاکر، بلند مرتبہ اور متبع شریعت انسان تھے۔

۸۴۸۵ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدہ ابن خالد کا قول ہے سلام بن ابی مطیع نماز کی حالت میں بالکل سکون کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے۔

۸۴۸۶ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد، احمد بن محمد بن شریح، محمد بن یحییٰ نیشاپوری، سلام کہتے ہیں کہ اے انسان اللہ کی طرف سے کسی دولت عطا کئے جانے پر اللہ کا شکر ادا کر۔

۸۴۸۷محمد بن احمد بن ابان، ابی، عبداللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن ادریس، عبدہ بن سلیمان، عبداللہ بن مبارک، سلام کا قول ہے کہ زاہد کی تین قسمیں ہیں (۱) جس کا قول وعمل خالصۃً لوجہ اللہ تعالیٰ ہو (۲) مناسب باتوں پر عمل کرتے ہوئے نامناسب باتوں کو ترک کردے (۳) حلال پر عمل کرتا ہو زہد کا سب سے آخری درجہ ہے۔

۸۴۸۸ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، سعید بن عامر، سلام کا قول ہے جب بھی تو اپنے اوپر ہونے والی اللہ کی نعمتوں کا مشاہدہ کرنا چاہے تو کرسکتا ہے، اگر نہیں کرے گا تو کوئی دوسرا شخص آکر تجھے اللہ کی نعمتوں کا مشاہدہ کرائے گا۔

---

[1] التاريخ الكبير ۴/ت ۲۲۲۹. والجرح ۴/ت ۱۱۱۸. والجمع ۱/۱۹۹. والكاشف ۱/ت ۲۲۳۳. وتهذيب الكمال ۲۶۶۳.

یہ حدیث سلام کی سند سے غریب ہے۔

۸۳۰۱ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم، عبدالرحمن بن عمر بن جبلہ، سلام بن ابی مطیع، قتادہ، حسن سمرہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جب دو ولی نکاح کر دیں تو وہ اول کے لئے ہوتا ہے نیز فرمایا جب تیر (دو) شخص کوئی شئے فروخت کریں تو وہ شئ اول کے لئے نافذ ہوتی ہے۔[1]

یہ حدیث سلام کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کو قتادہ سے ہشام، حماد بن سلمہ، سعید بن ابی عروبہ اور ہمام نے روایت کیا ہے۔

۸۳۰۲ عبداللہ بن محمد، محمد بن علی، ابویعلی، ابراہیم بن حجاج، سلام، قتادہ، حسن، سمرۃ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بچہ کا عقیقہ کرنا سنت ہے۔[2]

۸۳۰۳ سلیمان بن احمد، ابوعبیدہ، عبدالوارث بن ابراہیم عسکری، عبدالرحمن بن عمرو بن جبلہ، سلام بن ابی مطیع، قتادہ، حسن سمرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے ازار کی انتہا ٹخنوں کے بجائے نصف ساق تک ہے۔[3]

یہ حدیث قتادہ اور سلام کی سند سے غریب ہے۔

۸۳۰۴ جعفر بن علی بن عمرو، ابوحصین وداعی، یحییٰ بن عبدالحمید، عبداللہ بن مبارک، سلام، شعیب بن حبحاب، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی نماز جنازہ میں سو آدمی شریک ہوں اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

یہ حدیث سلام اور شعیب کی سند سے غریب ہے۔

۸۳۰۵ محمد بن احمد بن حسن، یوسف بن یعقوب، ابوالولید طیالسی، سلام، معمر، زہری، عامر بن سعید، سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ ایک بار نبی اکرم ﷺ نے لوگوں میں کوئی چیز تقسیم فرماتے ہوئے بعض کو دی اور بعض کو نہیں دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فلاں مومن کو دی آپ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کے بجائے مسلم کہو۔[4]

یہ حدیث زہری کی سند سے صحیح متفق علیہ ہے۔ شعیب وغیرہ نے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا ہے۔ معتمر بن سلیمان نے اس حدیث کو عبدالرزاق عن معمر کی سند سے روایت کی ہے۔

۸۳۰۶ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، عبدالاعلیٰ بن حماد، سلام، سعید بن مسروق، تمیم بن سلمہ، ابن عمر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو عزیمت پر عمل کرنے کی طرح رخصت پر عمل کرنا بھی پسند ہے۔

اس حدیث کو تمیم نے ابن عمر سے اسی طرح موقوفاً روایت کیا ہے۔ لیکن نافع وغیرہ نے اس حدیث کو ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۸۳۰۷ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عباس ابن الفضل البصری، محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن یونس شامی، یحییٰ بن حماد، سلام بن ابی مطیع، جابر جعفی، شعبی، یحییٰ بن جزار، عائشہ فرماتی ہیں کہ ارشاد نبوی ہے میت کو صحیح طریقہ پر غسل دینے والا پیدائش کے دن کی طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ میت کا سب سے زیادہ قریبی اس کا ولی ہوتا ہے، اگر وہ نہ ہو تو پھر دیگر لوگوں میں سے امین و متقی شخص اس کا ولی ہوتا ہے۔[5]

---

[1] المستدرک ۲/۱۷۵، ومسند الامام احمد ۴/۱۴۹، وشرح السنة ۹/۵۹، وکنز العمال ۴۴۶۹۲، ۴۴۹۶۳

[2] وسنن ابی ماجة ۳۱۶۵، وسنن النسائی ۷/۱۶۴، ومسند الامام احمد ۵/۷، والمعجم الکبیر للطبرانی ۷/۲۳۳، وسنن الدارمی ۲/۸۱، واتحاف السادة المتقین ۶/۳۱۸

[3] المعجم الکبیر للطبرانی ۷/۲۹۹، وسنن النسائی ۸/۲۰۹، وکنز العمال ۴۱۱۵۳

[4] فتح الباری ۱/۸۰، وسنن النسائی، کتاب الایمان باب ۷، والدر المنثور ۶/۱۰۰

[5] مسند الامام احمد ۶/۱۱۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۲۴۷، والمستدرک ۱/۳۵۴، ۳۶۲، ومجمع الزوائد ۳/۲۱، والترغیب والترهیب ۴/۳۴۹

یہ حدیث سلام بن جابر کی سند سے غریب ہے، اس حدیث کو حسین بن عمران نے جابر وغیرہ سے روایت کیا ہے۔

۱۳۶۱ ابوالمہاجر ریاح بن عمرو قیسی

آپ خاشع اور خداترس انسان تھے۔

۸۳۰۸ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویعلی موسلی محمد بن حسین برجلانی، مالک بن ضیغم کہتے ہیں کہ ایک بار نماز عصر کے بعد ریاح ہمارے پاس تشریف لائے انہوں نے ہمارے والد کے بارے میں سوال کیا ہم نے کہا کہ اس وقت وہ سو رہے ہیں انہوں نے فرمایا کہ عصر کے بعد کوئی سونے کا وقت ہے؟ یہ کہہ کر ریاح واپس چلے گئے ہم نے ان کے پیچھے ایک آدمی بھیجا کہ وہ ان کو جا کر بتائے کہ ہمارے والد آپ کی آمد کی خبر سن کر بیدار ہو گئے ہیں اس لئے آپ واپس تشریف لے آئیں وہ شخص مغرب کے بعد آیا ہم نے اس سے پوچھا کہ اس نے ریاح تک ہمارا پیغام پہنچا دیا ہے اس نے کہا میں جب ریاح سے ملا تو وہ قبرستان میں داخل ہو چکے تھے اور وہ اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے کہہ رہے تھے اے نفس تو دوسروں کو عصر کے بعد سونے پر ملامت کرتا ہے تجھے دوسروں کو ملامت کرنے کا کیا حق پہنچتا ہے اور تو نے اللہ سے ایک عہد کیا ہوا ہے کہ ایک سال تک تو نیند نہیں کرے گا تجھ پر اس کا ایفا لازم ہے راوی کہتا ہے کہ جب میں نے ان کی یہ بات سنی تو میں واپس آ گیا۔

۸۳۰۹ ابی احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، عبدالرحیم بن یحییٰ، عثمان بنت عابدہ کہتی ہیں کہ میں نے ایک شب ریاح کو مقام ابراہیم کے پیچھے کھڑا ہوا دیکھا میں بھی جا کر ان کے پیچھے کھڑی ہو گئی حتیٰ کہ میں کھڑی کھڑی تھک گئی جس کی وجہ سے میں لیٹ گئی اور وہ اسی حالت میں کھڑے تھے، میں نے غزدہ آواز میں کہا پاک ہے وہ ذات جس نے مجھ سے سبقت لے گئے اور میں اکیلی رہ گئی لیکن ریاح اس وقت اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے کہہ رہے تھے ہائے نفس تیری ہلاکت ہو پھر انہوں نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو کر گر پڑے اور ان کا یہی رہت سے گر گیا صبح تک ان کی مسلسل یہی کیفیت رہی صبح ہونے کے بعد انہیں افاقہ ہوا۔

۸۳۱۰ ابی احمد، ابوبکر محمد بن حسین، ابوعمر اضریر، حارث بن سعید کہتے ہیں کہ ایک روز ریاح نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا اے ابومحمد آؤ ہم چل کر گذشتہ معاصی پر گریہ کریں سعید کہتے ہیں کہ ہم چلتے چلتے ایک قبرستان کے نزدیک پہنچے ریاح قبروں کو دیکھتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑے میں ان کے سر کے نزدیک بیٹھا ہوا روتا رہا، جب ان کو افاقہ ہوا تو انہوں نے مجھ سے رونے کی وجہ پوچھی میں نے عرض کیا کہ مجھ پر آپ کے رونے کی وجہ سے گریہ طاری ہوا انہوں نے فرمایا کہ اے سعید اپنے نفس کی وجہ سے رو پھر وہ اپنے نفس کو مسلسل ملامت کرتے رہے حتیٰ کہ بیہوش ہو گئے مجھے ان کی جان پر رحم آنے لگا اور میں ان کے سرہانے بیٹھا رہا حتیٰ کہ انہیں افاقہ ہوا، راوی کہتا ہے کہ پھر ریاح زور سے کہنے لگے ہائے قیامت کے روز کی وحشت، ہائے قیامت کے روز کی وحشت، اس کے بعد ریاح ساکت حالت میں وہاں سے چل کر اپنے گھر پہنچ گئے اور اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا، میں اپنے گھر آ گیا اس کے کچھ ہی عرصہ بعد ریاح نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔

۸۳۱۱ ابی احمد، ابوبکر، ابراہیم بن عبدالملک، اسحاق بن ابراہیم ثقفی، ریاح بن عمرو قیسی کہتے ہیں کہ ایک بار میں بنی سعد میں ابرو بنت حزام کے پاس گیا، انہوں نے مجھ سے فرمایا کیا تھا، الٰہی کے شوق میں تمہارے شب و روز طویل نہیں ہو گئے میں ان کے سوال کا جواب دیئے بغیر خاموشی سے رابعہ بصریہ کے پاس گیا میں نے ان سے کہا نقاب پہن کر خفیہ طریقے سے اپنی جدوجہد جاری رکھو، اس لئے کہ ابرو نے آج مجھ سے ایسا سوال کیا کہ میں نے اس کا جواب نہیں دیا انہوں نے مجھ سے ابرو کا سوال دریافت کیا تو میں نے ان کے سامنے ذکر کر دیا انہوں نے مجھ سے دریافت کیا تم نے اس کا کیا جواب دیا میں نے عرض کیا کہ میں نے تکذیب کے خوف سے قلم اور نفس کی جگہ کے خوف

سے ۱۱ کہنے سے احتراز کیا اور میں خاموش رہا، رابعہ نے کہا لیکن میرے نزدیک اس کا جواب نعم ہے۔

۸۳۱۲ محمد بن احمد بن ابان، ابی، عبیداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن حسین، معاذ ابوعوان ضریر فرماتے ہیں کہ ایک بار مغرب کے بعد محراب میں میرے نزدیک سے ریاح گزرے، اس وقت وہاں پر صرف ہم دونوں تھے، ریاح چلا چلا کر فرما رہے تھے کب تک میرے شب و روز غفلت میں گزریں گے، وہ مسلسل یہی کہتے رہے حتی کہ وہ میرے سامنے سے غائب ہو گئے۔

۸۳۱۳ محمد بن احمد، ابی، عبیداللہ بن محمد، علی بن حسن بن ابی مریم، ریاح کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے چالیس سے کچھ زائد گناہ کئے ہیں اور ہر گناہ پر ایک لاکھ بار استغفار کیا ہے۔

۸۳۱۴ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عبیداللہ بن محمد تیمی، ریاح فرماتے ہیں کہ دنیا میں شکم سیری خلاف عقل ہے اسی وجہ سے میں کبھی شکم سیر نہیں ہوا۔

۸۳۱۵ ابی، احمد، ابوبکر، محمد، معاذ ابوعوان الضریر، عبدالمؤمن صائغ فرماتے ہیں کہ ایک شب میں نے ریاح کو اپنے گھر کھانے پر مدعو کیا چنانچہ وہ سحر کے وقت تشریف لائے ہم نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا تو انہوں نے اس میں سے کچھ تناول کر کے بس کر دی۔ ہم نے ان سے شکم سیر ہونے کی درخواست کی تو انہوں نے زور سے ایک چیخ ماری جس سے ہم گھبرا گئے اور فرمایا آخرت میں گناہ گاروں کے کھانے درخت زقوم کے معلوم ہونے کے باوجود میں دنیا میں کیسے شکم سیر ہو سکتا ہوں اس کے بعد ہم نے ان کے سامنے سے کھانا اٹھا لیا اور ان سے عرض کیا کہ ہماری اور آپ کی شان یکساں نہیں ہے۔

۸۳۱۶ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن جنید، محمد بن عیسیٰ، محمد بن یحییٰ، ریاح فرماتے ہیں کہ سورج کی شعاؤں کی طرف لوگوں کی آنکھوں کے نہ دیکھ سکنے کی مثل دنیا سے محبت رکھنے والے قلوب بھی کبھی نور حکمت کی طرف نہیں دیکھ سکتے ہیں۔

۸۳۱ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم، سیار، ریاح بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو کہتے سنا انسان صدیقین کا درجہ حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اپنی اہلیہ کو بیوہ عورتوں کی مثل چھوڑ کر صحرا نشینی نہ اختیار کر لے۔

۸۳۱۸ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن قدامہ، موسیٰ بن داؤد، ریاح حسن فرماتے ہیں کہ جب کیڑا حضرت ایوب کے بدن سے نیچے گر جاتا تھا تو وہ اسے اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیتے تھے اور اسے کہتے تھے رزق الٰہی سے کھا۔

۸۳۱۹ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، ابومعمر عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رابعہ نے ریاح کو ایک بچے کو اٹھا کر پیار کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا میں تو سمجھتی تھی کہ تمہارے قلب میں غیر اللہ کے سوا کسی کی محبت نہیں ہے، راوی کہتے ہیں کہ ریاح رابعہ کی یہ بات سن کر بیہوش ہو کر گر پڑے افاقہ ہونے پر چہرہ سے پسینہ صاف کرتے ہوئے فرما رہے تھے اللہ نے بچوں کے لئے بندوں کے قلب میں رحم رکھا ہے۔

۸۳۲۰ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن مسلم، سیار، ریاح فرماتے ہیں کہ مجھے عتبہ نے کہا ہمارے ساتھ تعاون نہ کرنے والا ہمارا مخالف ہے۔

۸۳۲۱ ابی، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم، جعفر بن ابی جعفر، ریاح فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک شخص تھا جو شب روز میں ایک ہزار رکعت کھڑے ہو کر اور ہزار رکعت بیٹھ کر پڑھتا تھا، اور نماز عصر کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر کہتا تھا اے باری تعالیٰ مجھے تیرے سوا سے محبت رکھنے والے خلیفہ پر تعجب ہے۔

۸۳۲۲ ابی، احمد، عبیداللہ، محمد بن حسین، عبیداللہ بن محمد، محمد بن مسعر فرماتے ہیں کہ ریاح کے پاس لوہے کا ایک طوق تھا شب ہوتے ہی

اسے گلے میں ڈال کر صبح تک روتے رہتے۔

۸۳۲۳ ابوبکر بن محمد بن جعفر بن یوسف، المکتب، اسحاق بن ابراہیم علی بن مسلم طوسی، سیار بن حاتم، ریاح، ثور بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے (توراۃ) میں پڑھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اے میرے حواریو! لوگوں سے کم اور اللہ سے زیادہ باتیں کرو، انہوں نے حضرت عیسیٰ سے اس کا طریقہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا اللہ سے تنہائی میں مناجات کرو۔

۸۳۲۴ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، ریاح، حسان بن ابی سنان فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے کبھی بھی حسن کی مجلس میں دنیا کا تذکرہ نہیں سنا۔

۸۳۲۵ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، ریاح، حسان فرماتے ہیں کہ میں نے حسن کو کہتے سنا کہ میں نے ستر بدری صحابہ کی زیارت کی ہے اور ان کے پیچھے نماز ادا کی ہے۔

۸۳۲۶ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید مستملی، داؤد بن محمد کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ریاح کو پیالہ میں نمک سے روٹی کھاتے دیکھا تو اس نے ان سے کہا آپ اس سبزہ زار میں نمک سے روٹی تناول فرما رہے ہیں انہوں نے فرمایا ہاں ہمارے لئے عمدہ کھانے آخرت میں ہیں، نیز فرماتے ہیں کہ ایک بار ریاح ایک جماعت کے ہمراہ جناب پیدل گئے، راستہ میں قبرستان کے نزدیک ایک گھڑسوار اپنے ہمراہ گھوڑا لئے ہوئے کھڑا تھا، اس گھڑسوار نے وہ گھوڑا ریاح کے حوالہ کیا اور خود غائب ہوگیا کوئی پتہ نہیں چلا کہ وہ کہاں گیا۔

۸۳۲۷ ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، ابراہیم بن ہاشم بغوی، اسماعیل بن سیف، محمد بن عمرو، ریاح، جریری ابن بریدہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے قرآن کو تفکر کی حالت میں پڑھو اس لئے کہ اس کا نزول اسی طرح ہوا ہے۔[1]

۸۳۲۸ سلیمان بن احمد، عباس بن مفضل اسقاطی، سیرین، ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے ایک نوجوان کو ہم نے دیکھ کر کہا کاش اس کی جوانی اور طاقت راہ خدا میں خرچ ہوتی ہماری گفتگو سن کر اللہ کے رسول نے فرمایا والدین کا خادم اور اہل و عیال پر خرچ کی فکر کرنے والا بھی اللہ کے راستہ میں ہوتا ہے البتہ فخر کرنے والا سرکشی کی راہ پر ہوتا ہے۔[2]

اس حدیث میں ریاح ایوب سختیانی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۳۲۹ ابی، عبداللہ بن محمد بن عمران، عبداللہ بن عمرو، ریاح بن عمرو، صالح مری، زیاد نمیری، انس فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مشرکین کے لئے ان کے معبودوں کی شکل بنا کر ان کے سامنے پیش کرے گا وہ انہیں دیکھ کر ان کی اتباع شروع کردیں گے البتہ موحدین باقی رہ جائیں گے اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا جہاں دیگر لوگ گئے تم کیوں نہیں گئے وہ کہیں گے ہمارا ایک ہی رب ہے جس کی ہم عبادت کرتے تھے، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ وہ نفی میں جواب دیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا تم اس کی عبادت کیوں کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ اس نے کتاب اور رسول ہمارے پاس بھیجے تھے جن پر ہم ایمان لائے اس کے بعد اللہ ان سے سوال کرے گا کہ اگر تم اپنے رب کو دیکھو تو اسے پہچان لو گے وہ جواب دیں گے کہ اگر وہ چاہے تو ہم اسے پہچان لیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے لئے تجلی فرمائے گا تو وہ فوراً سجدہ ریز ہوجائیں گے اس کے بعد ان سب کو جنت میں داخل کردیا جائے گا۔

یہ حدیث صالح اور ریاح کی سند سے غریب ہے۔[3]

---

[1] مجمع الزوائد ۷/۱۶۹ والمطالب العالیۃ ۳۴۴۹. ومیزان الاعتدال ۸۹۳. وأمالی الشجری ۱/۱۰۵ وکنز العمال ۲۷۷۲.

[2] السنن الکبری للبیهقی ۹/۲۵. وکنز العمال ۹۲۵۲.

[3] الدر المنثور ۶/۲۹۲. واتحاف السادة المتقین ۱۰/۵۶۰.

۳۶۴ حوشب بن مسلم[1]

آپ بہت بڑے عابد اور دنیا سے کنارہ کش انسان تھے۔

۸۳۳۰ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن زکریا، علی بن قرین، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ ایک شب ہم مالک بن دینار کے پاس تھے ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہنے لگا میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک منادی اعلان کر رہا ہے کہ اے لوگو اللہ کی طرف کوچ کرو، پھر میں نے سب سے پہلے حوشب کو کوچ کرتے ہوئے دیکھا اس کا خواب سننے کے بعد مالک قبلہ رخ ہو کر نماز عصر تک روتے رہے اور تمام نمازوں میں ان کی یہی کیفیت رہی پھر فرمانے لگے حوشب جنگل کی طرف چلا گیا حوشب جنگل کی طرف چلا گیا۔

۸۳۳۱ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حسین بن محمد، ابوبشر بصری، حسن فرماتے ہیں کہ حق لوگوں اور ان کی شہوتوں کے درمیان حائل ہو گیا خدا کی قسم حق پر حق کی فضیلت اور اس کے انجام سے واقف انسان ہی صبر کر سکتا ہے۔

۸۳۳۲ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، سیار، جعفر، حوشب کہتے ہیں کہ میں نے ابوسعید سے سوال کیا کہ ایک صاحب ثروت شخص مال جمع کرتا ہے صدقہ کرتا ہے صلہ رحمی کرتا ہے، کیا اس کے لئے اس مال کے ذریعہ آسائش جائز ہے؟ حسن نے جواب دیا نہیں بلکہ اس پر بھی کفایت شعاری لازم ہے باقیماندہ مال کام آنے والے دن کے لئے آگے بھیجنا لازم ہے، صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کا مال کے بارے میں یہی معمول تھا۔

۸۳۳۳ ابوبکر، عبداللہ، ہارون، علی بن مسلم، سیار، جعفر، حوشب کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو فرماتے سنا خدا کی قسم بنی اسرائیل نے حب دنیا کی وجہ سے عبادت الٰہی کے بعد بتوں کی عبادت کی۔

۸۳۳۴ ابوبکر، عبداللہ، ہارون، علی بن مسلم، سیار، جعفر، حوشب کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو کہتے سنا اہل دوزخ اس حال میں دوزخ میں داخل ہوں گے کہ ان کے قلوب تعریف الٰہی سے لبریز ہوں گے ان کے پاس اللہ کے خلاف کوئی دلیل و حجت نہیں ہو گی۔

۸۳۳۵ ابوبکر، عبداللہ، ابی، علی بن مسلم، عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن سعید، حماد بن حسن، سیار، جعفر، حوشب، حسن فرماتے ہیں کہ اے انسان اگر تو قرآن پڑھ کر ایمان لائے گا تو دنیا میں تیرا غم طویل ہو گا، تیرا خوف سخت ہو گا تیرے رونے میں اضافہ ہو گا۔

۸۳۳۶ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، ابوعبدالصمد العمی، حوشب، حسن فرماتے ہیں کہ عورت کا مطیع شخص منہ کے بل دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔

۸۳۳۷ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، جعفر بن محمد مدائنی، عمر بن حفص عبدی، حوشب، حسن فرماتے ہیں کہ مالداروں کی دوستی اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے۔

۸۳۳۸ ابی، ابراہیم بن محمد بن یزید مستملی، حماد بن عثمان حلبی، حسین بن قاسم، عبدالواحد بن زید نے حوشب سے کہا اے ابوبشر اگر آپ دنیا سے ہم سے پہلے چلے جائیں تو آپ ہمیں اپنے حالات سے مطلع کرنا، حوشب نے کہا کہ بہت بہتر، چنانچہ حوشب کی وفات مرض طاعون میں عبدالواحد کی وفات سے قبل ہوئی، عبدالواحد فرماتے ہیں کہ ایک روز خواب میں مجھے حوشب کی زیارت ہوئی میں نے انہیں ان کا وعدہ یاد دلایا تو انہوں نے فرمایا مجھے یاد ہے پھر میں نے ان کی خیریت دریافت کی انہوں نے فرمایا کہ عفو الٰہی کی وجہ سے ہماری نجات ہو گئی پھر

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/ ۲۰۷ والتاریخ الکبیر ۳/ ت ۳۲۴ والجرح ۳/ ت ۱۲۵۵ والمیزان ت ۱/ ۲۳۸۱ وتھذیب الکمال ۵/ ۱۰

میں نے ان سے حسن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ عقلمند میں سے ہیں اور ہم ایک دوسرے کی زیارت نہیں کر سکتے آخر میں میں نے ان سے نصیحت کی درخواست کی تو انہوں نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ذکر کی مجالس میں ضرور شرکت کرو اور اللہ کے بارے میں حسن ظن رکھو ان دونوں چیزوں میں تمہاری کامیابی مضمر ہے۔

۸۴۲۹عبداللہ بن محمد بن عمر، عبداللہ بن عباس طیالسی' ابومحمد بن حیان، محمد بن ابی جعفر' عبدالرحمن بن داؤد، ہلال بن علاء، ابی عمر بن حفص عبدی' حوشب' مطر، حسن، عمران بن حفص کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار پیچھے سے میرے عمامہ کا شملہ پکڑ کر فرمایا اے عمران خرچ کر بخل مت کر۔ تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو سخاوت اور شجاعت پسند ہے اگر چہ چند کھجوروں اور سانپ کے قتل کرنے کے ساتھ ہی ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ کو شبہات کے پیش آنے کے وقت عقل کامل پسند ہے۔

۸۴۳۰ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، حوشب، حسن کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے عنقریب میری امت کے لئے مشرق و مغرب فتح ہوں گے لیکن ان کے عمال قتل اور امین کے علاوہ دوزخی ہوں گے

۸۴۳۱ابوبکر محمد بن اسحاق بن ایوب، محمد بن احمد بن یونس، اسماعیل بن بشر منصور، مسکین، حوشب، حسن، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی (۱) رات کو سونے سے قبل وتر کی ادائیگی (۲) ہر ماہ تین روزہ رکھنا (۳) جمعہ کے روز غسل کرنا۔

۳۶۳سعید بن ایاس جریری[1]

آپ کامل مؤمن اور متبع شریعت انسان تھے۔

۸۴۳۱محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، سعید بن عامر، سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں کہ بصری شیخ جریری حج سے واپسی پر میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے سفر حج ہمارے لئے بڑی آزمائش تھی، اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار کرنا بھی شکر الٰہی ہے۔

۸۴۳۲ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق سراج، عبداللہ بن سعد زہری، حسن بن موسیٰ، حماد بن سلمہ، سعید جریری کا قول ہے حضرت ہمیں شروع دن میں کام کاج سے فارغ ہوکر آخر دن میں عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتے تھے۔

۸۴۳۳ابوحامد بن جبلہ، محمد، رجاء بن جارود، عفان ابوعوانہ فرماتے ہیں کہ ہم ایام عشرہ ذی الحجہ میں سعید جریری کے پاس جاتے تھے وہ سمجھاتے تھے کہ یہ ایام مصروفیت کے ایام ہیں اور انسان جلد تنگ دل ہو جاتا ہے۔

۸۴۳۴محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، وہب بن بقیہ، خالد بن عبداللہ' احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی اسماعیل بن علیہ، جریری ابوسلیل کہتے ہیں کہ غنیم بن قیس نے مجھ سے فرمایا ہم شروع اسلام میں ایک دوسرے کو چار باتوں کی نصیحت کرتے تھے (۱) مصروفیت سے قبل فراغت کے زمانہ میں عمل کرنا (۲) بیماری سے قبل صحت کے زمانہ میں عمل کرنا (۳) بڑھاپے سے قبل جوانی میں عمل کرنا (۴) موت سے قبل زندگی میں عمل کرنا۔

۸۴۳۵احمد، عبداللہ بن احمد، ابی، عبدالرحمن بن مہدی، حماد بن زید، جریری نے مطرف کو کہتے سنا اے باری تعالیٰ میں گزشتہ گناہوں پر آپ کے سامنے توبہ و استغفار کرتا ہوں، جریری نے اسے فرمایا اپنی توبہ پر قائم رہنے کی کوشش کرنا۔

۱۔ کنز العمال ۲۶۷۰۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۶۱۔ والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۵۲۰۔ والجرح ۴/ت ۱۔ والمیزان ۲/۲۴۴۳۔ وتھذیب الکمال ۲۲۳۰۔

اس حدیث کی سند میں سلام قتادہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ اس حدیث کو متعدد ائمہ (جن میں ابوبکر بن ابی شیبہ علی بن المدینی احمد بن حنبل اور ابوخیثمہ شامل ہیں) نے یونس بن سلام کی سند سے روایت کیا ہے۔

۸۳۴۶ محمد بن جعفر بن یوسف، اسحاق بن ابراہیم بن جمیل علی بن مسلم سیار، جعفر، سعید جریری فرماتے ہیں کہ عامر بن عبداللہ بن عبد قیس شام جاتے ہوئے اپنے بھائیوں کو اپنے ہمراہ لے گیا ظہر مربد مقام پر اس نے ان سے کہا مجھ پر ایمان لے آؤ، انہوں نے کہا ہمیں آپ سے اس کی توقع نہیں تھی۔

۸۳۴۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار، ہلال بن حق، سعید جریری فرماتے ہیں کہ میں نے حسن سے کہا اے ابوسعید ایک شخص بار بار گناہ کر کے توبہ کرتا ہے حتیٰ کہ اسی حالت میں اس کی موت آجاتی ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے حسن نے فرمایا کہ یہ مؤمنین کے اخلاق ہیں۔

۸۳۴۸ ابومحمد بن حیان، عمر بن بحر، احمد بن ابی الحواری، سعید جریری فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو بذریعہ وحی بتایا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ مجھ سے کوئی سوال نہیں کر رہے لیکن جب آپ نے کسی موقع پر ماشاء اللہ کہہ دیا تو گویا آپ نے ہر سوال مجھ سے کر لیا۔

۸۳۴۹ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر، سعید نے بعض شیوخ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ابو الدرداء نے ایک شخص کو کسی جنازہ میں یہ کہتے سنا یہ جنازہ کس کا ہے ابودرداء نے فرمایا یہ جنازہ تیرا ہے یہ جنازہ تیرا ہے اس لئے کہ فرمان الٰہی ہے (ترجمہ) (اے پیغمبر) تم بھی مرجاؤ گے اور یہ بھی مرجائیں گے (از زمر ۳۰)

۸۳۵۰ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، والد، اسماعیل بن ابراہیم، سعید فرماتے ہیں کہ ایک سال ابودرداء غزوہ میں تشریف نہیں لے گئے انہوں نے ایک شخص کو لوگوں میں دراہم تقسیم کرنے کے لئے دیئے نیز اسے دراہم کی ایک تھیلی دیتے ہوئے فرمایا اگر تجھے لوگوں سے الگ چلتے ہوئے شکستہ حال کوئی شخص نظر آجائے تو اسے یہ تھیلی دے دینا چنانچہ وہ شخص چلا گیا اور اس شخص کی تلاش میں رہا حتیٰ کہ اسے وہ شخص مل گیا اور وہ تھیلی اس کے ہاتھ میں تھمادی اور واپس آکر اس نے بتایا کہ تھیلی کو ہاتھ میں لے کر اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا اے باری تعالیٰ تو اپنے سے ڈرنے والے کو نہیں بھولا اسے بھی ایسا کر دے کہ وہ کبھی بھی تجھے نہ بھولے ابودرداء نے اس کی یہ بات سن کر فرمایا نعمت اس کے مستحق تک پہنچ گئی ہے۔

۸۳۵۱ محمد بن احمد المؤذن، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید محمد بن حسین، حبان بن ہلال، سعید، وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ ایک بار ایک بادشاہ نے کسی علاقہ کی سیر کا پروگرام بنایا، اس کے لئے اس نے مختلف قسم کے عمدہ جوڑے اور سواریاں منگوائیں چنانچہ جب یہ چیزیں اس کے سامنے لائی گئیں تو بمشکل اسے ایک بہت عمدہ جوڑا اور سواری پسند آئی پھر وہ اس جوڑے کو زیب تن کر کے اس سواری پر سوار ہو کر روانہ ہوا بقیہ لشکر اس کے پیچھے روانہ ہوا اس موقع پر شیطان نے اس پر سخت حملہ کرتے ہوئے اس کے قلب کو غرور وفخر سے بھر دیا جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی طرف دیکھنے کے بجائے آسمان کی طرف دیکھنے لگا اسی اثناء میں ایک مفلوک الحال اور کمزور شخص نے اسے سلام کیا لیکن اس نے جواب نہیں دیا اور نہ ہی اس کی طرف دیکھا حتیٰ کہ اس مفلوک الحال شخص نے اس کی سواری کی لگام پکڑ لی اس نے کہا میری سواری کی لگام چھوڑ دے ورنہ میں تجھے عبرتناک سزا دوں گا لیکن اس کمزور شخص نے کہا کہ سواری سے اترو مجھے آپ سے کام ہے بادشاہ نے کہا کہ ایسا ناممکن ہے راوی کہتا ہے کہ اس کمزور شخص نے بادشاہ کی سواری کی لگام پکڑ کر زور سے کھینچا اس وقت بادشاہ نے کہا آخر تم کو مجھ سے کیا کام ہے اس نے کہا کہ راز کی بات ہے ذرا کان میرے قریب لاؤ تو میں آپ کو بتاؤں چنانچہ اس نے کان قریب کیا تو اس نے کہا میں ملک الموت ہوں یہ سنتے ہی بادشاہ کا رنگ بدل گیا اور اس کی زبان لڑکھڑا گئی اس نے آگے پیچھے جانے کی مہلت طلب کی لیکن ملک الموت نے اسی وقت اس کی روح قبض کر لی پھر وہ سواری سے گر کر لکڑی کی مانند ہو گیا، جریری فرماتے ہیں کہ اسی

حالت میں ملک الموت کی ایک مؤمن سے ملاقات ہوگئی، ملک الموت نے کہا کہ مجھے آپ سے کام ہے اس نے پوچھا تو اس نے کہا وہ راز کی بات ہے اس لئے اپنا کان میرے قریب کر چنانچہ اس نے اپنا کان اس کے قریب کیا تو اس نے کہا کہ میں ملک الموت ہوں، اس نے کہا کہ مرحبا میں تو بہت دنوں سے آپ کے انتظار میں تھا پھر ملک الموت نے اس سے کہا جس کام کے لئے تم نکلے ہوا سے کر آؤ اس نے کہا لقاء الٰہی سے زیادہ میرے قریب کوئی چیز اہم نہیں ہے، اس کے بعد ملک الموت نے اس سے سوال کیا کس حالت میں تمہاری روح قبض کروں اس نے پوچھا کہ تمہیں اس کا اختیار ہے؟ ملک الموت نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ سجدہ کی حالت میں چنانچہ سجدہ کی حالت میں ملک الموت نے اس کی روح قبض کر لی۔

۸۳۵۲عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی الحواری، جریری فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت داؤد ایک اسرائیلی شخص کے ہمراہ دروازہ پر بیٹھے تھے کہ ایک شخص وہاں سے گزرا اور اس نے حضرت داؤد کی طرف گھور کر دیکھا، اسرائیلی اس پر غصہ ہوگیا حضرت داؤد نے اس کو منع کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھ سے رضائے الٰہی کے خلاف ایک کام ہوگیا جس کی وجہ سے اللہ نے اسے مجھ پر مسلط فرمایا تم اس پر غصہ مت کرو، اور مجھے تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ دو تاکہ میں جا کر اللہ کو راضی کرلوں اس کے بعد تم اس شخص کو میرے قدم چومتے ہوئے دیکھو گے، چنانچہ حضرت داؤد نے وضو کر کے دو رکعت پڑھیں اور اللہ سے عذر خواہی کی پھر اپنی جگہ پر آکر بیٹھ گئے کچھ دیر کے بعد وہی شخص نادم ہو کر آیا اور حضرت داؤد کے قدموں کو بوسہ دیتے ہوئے آپ سے معافی طلب کی، حضرت داؤد نے فرمایا کہ تم واپس چلے جاؤ مجھے معلوم ہے کہ تم کہاں سے آئے تھے۔

۸۳۵۳ابی، ابوحسین بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حارث، سیار، جعفر، جریری فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد نے ایک روز حضرت جبرائیل سے سوال کیا کہ رات کا کون سا حصہ افضل ہے انہوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں البتہ سحری کے وقت عرش الٰہی جوش سے حرکت کرتا ہے۔

۸۳۵۴ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، عارم ابونعمانؒ سعید بن زید، جریری فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ کے طواف کے دوران ابو طفیل نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا آج کے روز میرے علاوہ تجھے کسی صحابی رسول کی زیارت نہیں ہوگی۔

۸۳۵۵ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابو اسامہ، یزید بن ہارون، جریری، ابونضر، ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا ضیافت کی مدت تین روز ہے اس کے بعد صدقہ ہے۔

۸۳۵۶ابوبکر، حارث، یزید، جریری، ابوعلاء، ابومسلم حری، جارود کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے لقطہ کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا اسے چھپانے کے بجائے لوگوں میں اس کا اعلان کرو اگر اس کا مالک مل جائے تو ٹھیک ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے وہ چاہے گا دے گا۔

۸۳۵۷ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب، احمد بن عبدالرحمن السقطی الواسطی، یزید بن ہارون، جریری، ابوالورد بن ثمامہ، الجلاج، معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اللہ سے صبر طلب کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا تم نے اللہ سے بلاء کا سوال کیا ہے تم اللہ سے عافیت کا سوال کرو، ایک دوسرے شخص کو اپنی دعا میں تمام نعمت کا اللہ سے سوال کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا تمام نعمت کیا ہے اس نے عرض کیا کہ یہ ایک دعا ہے جس کے ذریعے مجھے اللہ سے خیر کی امید ہے آپ نے فرمایا تمام نعمت دخول جنت کا نام ہے، اور ایک شخص کو یاذا الجلال والاکرام کہتے ہوئے دیکھ کر فرمایا تمہاری دعا قبول ہوگئی ہے[1]

۸۳۵۸محمد بن علی بن مسلم، عثمان بن عمر ضبی، ابوعمر ضریر، عدی بن فضل، سعید جریری، ابونضر، ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اللہ نے جنات عدن کو اپنے ہاتھ سے بنایا جس کی ایک اینٹ سونے اور ایک چاندی کی ہے اس کی مٹی زعفران اور پتھر موتیوں کے

[1] سنن الدارمی ۲/۲۹۶، ومجمع الزوائد ۳/۱۹۶.

ہیں اس سب کچھ کے بعد اللہ نے اسے کلام کا حکم دیا تو اس نے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی "قد افلح المؤمنون" فرشتوں نے اسے مبارک باد دیتے ہوئے فرمایا تو بادشاہوں کا ٹھکانہ ہے۔

اس حدیث کی سند میں جریری ابونضرہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۳۵۹ قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسحاق، عبدان بن احمد، وہب بن بقیہ، خالد، جریری، حکیم بن معاویہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جنت میں پانی، شراب، شہد اور دودھ کی نہریں ہیں پھر آگے ان سے اور نہریں نکلتی ہیں۔[1]

یہ حدیث جریری کی سند سے غریب ہے۔

۸۳۶۰ ابواحمد، موسیٰ، عبدان، وہیب، خالد، جریری، حکیم نے بحوالہ اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے جنت کے دروازوں کے درمیان ستر سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔

اس حدیث کی سند میں حکیم کی طرف سے تفرد ہے۔

۸۳۶۱ ابی، ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن زید بن زبری، مہدی بن حکیم بن مہدی، یزید بن ہارون، جریری، معاویہ بن قرہ، انس فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو تمہارے خیال میں جنت کی نہریں زمین میں کھودی گئیں ایسا نہیں ہے بلکہ وہ سطح زمین پر بہہ رہی ہیں ان کے کناروں پر موتیوں کے خیمے ہیں ان کی مٹی خالص مشک کی ہے۔[2]

۸۳۶۲ ابوعلی بن احمد بن حسن، ابراہیم بن ہاشم بغوی، اسماعیل بن سیف، عوین بن عمرو قیسی، جریری، عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک محل ہے جس کے اندر باہر کا اور باہر سے اندر کا حصہ نظر آتا ہے اللہ نے اسے متقیوں کے لئے تیار کیا ہے۔[3]

۸۳۶۳ احمد بن جعفر بن معبدی، احمد بن مہدی، محمد بن سعید خزاعی، عوین بن عمرو قیسی، ابومسعود سعید جریری، عبداللہ بن بریدہ، یحییٰ بن عمر، جریر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے اردگرد لوگوں کے ہجوم کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں دروازہ کے پاس کھڑا ہو گیا آپ نے دائیں بائیں دیکھا تو جگہ نہیں تھی اس کے بعد آپ نے اپنی چادر مبارک لپیٹ کر میری طرف پھینک دی اور فرمایا اے جریر اس پر بیٹھ جاؤ میں نے اس چادر کو اٹھا کر بوسہ دیا اور آپ کو واپس لوٹا دی اور میں نے کہا اللہ آپ کا بھی اسی طرح اکرام کرے اسی وقت آپ نے فرمایا جب قوم کا کریم شخص تمہارے پاس آئے تو اس کا اکرام کرو۔[4]

---

[1] الدر المنثور ۲/۳۲۳. والجامع الكبير ۶۲۳۶. وكنز العمال ۱۲۱۸۵، ۳۹۲۲۱، ۱۹/۳۲۳. وسنن الدارمي ۲/۳۳۷ ومشكاة المصابيح ۵۶۵۰، ۵۶۵۱. وكنز العمال ۳۹۲۳۹

[2] الدر المنثور ۱/۳۸.

[3] مسند الامام أحمد ۵/۳۲۳، ۱/۱۵۲. وسنن الترمذي ۲۵۲۶. والسنن الكبرى للبيهقي ۳/۲۰۱. والمستدرك ۱/۸۰، ۳۲۱. وصحيح ابن حبان ۶۳۱. والمعجم الكبير للطبراني ۳/۳۴۲. ومجمع الزوائد ۲/۲۵۴، ۳/۱۹۲. ۱۰/۲۸۴. ۵/۱۶. والترغيب والترهيب ۳/۵۱۶. مشكاة المصابيح ۱۲۳۲، ۱۲۳۳. واتحاف السادة المتقين ۱۰/۵۳۰. ۲/۳۳۳. وتاريخ بغداد ۱/۱۸۸. والكامل لابن عدي ۲/۸۰۳. واتحاف السادة المتقين ۳/۱۸۲. وتخريج الاحياء ۱/۲۳۰، ۳۵۸، ۲/۹.

[4] ۲/۳۳۳. وتاريخ بغداد ۱/۱۸۸. والكامل لابن عدي ۲/۸۰۳. واتحاف السادة المتقين ۳/۱۸۲. وتخريج الاحياء ۱/۲۳۰، ۳۵۸، ۲/۹.

یہ حدیث جریری کی سند سے غریب ہے، گزشتہ حدیث بھی اسی طرح غریب ہے۔

۸۳۶۴: احمد بن ابراہیم بن یوسف، یعقوب بن ابی یعقوب، سعید بن منصور، ابو قدامہ حارث بن عبید ایادی، سعید بن ایاس، جریری، عبد اللہ بن شقیق عقیلی، عائشہ فرماتی ہیں کہ قرآن کی اس آیت (واللہ یعصمک من الناس) کے نزول تک آپ پر محافظ مقرر تھے، لیکن اس آیت کے نزول کے بعد آپ نے قبہ سے چہرہ نکال کر فرمایا اب تم واپس چلے جاؤ کیونکہ اللہ نے لوگوں سے میری حفاظت فرمادی ہے۔[1]

۸۳۶۵: ابو بکر محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، عفان جریری، ابو عصفرۃ، عبید اللہ بن سولی، بریدۃ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے دنیا تمہارے لئے بقدر کفایت جائز ہے۔

۳۶۴ فضل بن عیسیٰ رقاشیؒ[2]

آپ واعظ، ناصح اور پاکیزہ صفت انسان تھے۔

۸۳۶۶: ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد ابن عبید، عمر بن ابی الحارث ہمدانی، محبوب بن عبد اللہ نمیری نحوی، عبید اللہ بن ابی مغیرہ قرشی نے فضل بن عیسیٰ کو خط لکھا جس کا حاصل یہ تھا کہ اما بعد یہ دنیا جس میں ہم موجود ہیں درحقیقت بلاؤں سے بھرپور اور فنا سے موصوف ہے اس میں جو بھی آیا فنا ہونے کے لئے آیا ہے اس کے باشندوں کے احوال مختلف ہیں اس کی عیش مذموم اور سرور غیر دائمی ہے۔ اس کی عیش آفات سے متغیر ہونے کی وجہ سے فانی ہے یہ دنیا بہت برا گھر ہے جس کا سایہ زوال پذیر اور اس کے اہل ختم ہونے والے ہیں، اس لئے کہ وہ مثل مسافر کے ہیں موت کے بعد قبروں میں جانے والے ہیں جو قیامت کے روز دوبارہ زندہ کئے جائیں گے والسلام راوی کہتا ہے کہ میں نے فضل سے اس کے جواب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے جواب سے میں عاجز آ گیا۔

۸۳۶۷: ابو عمر عبد اللہ بن محمد ضبی، احمد بن عبد العزیز جوہری، زکریا بن یحییٰ مقری، اصمعی و قعنبی، معتمر ابن ہارون فرماتے ہیں کہ ایک بار رقاشی میری ہمراہی میں قبرستان کے نزدیک سے گزرے تو انہوں نے فرمایا اے وحشتناک گھر! جو زبان حال سے ویرانی اور فنا کو بیان کرنے والے ہیں ایک دوسرے سے قرب کے باوجود ان کے ساکن اجنبی ہیں آج وہ بھائیوں کی طرح ایک دوسرے سے ملاقات اور ہمسائیوں کی طرح ایک دوسرے کی زیارت سے محروم ہیں۔

۸۳۶۸: ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن عمر بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، عبید اللہ بن محمد اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ فضل رقاشی فرمایا کرتے تھے قاری قرآن کی حسن صوت سے زیادہ کسی چیز میں لذت نہیں ہے، حسن صوت کے ذریعہ لذت نہ حاصل کرنے والا قلب مردہ ہے۔

۸۳۶۹: ابو بکر محمد بن احمد المؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، ابراہیم بن عبد الملک، یزید بن ابی حکیم، حکم بن ابان، فضل بن عیسیٰ کا قول ہے کہ انسان کی موت کے وقت اس کے اعمال نامہ لکھنے والے فرشتہ کو اعمال نامہ بند کرنے کے لئے کہا جاتا ہے لیکن وہ انکار کرتے ہوئے کہتا ہے ہوسکتا ہے کہ وہ کلمہ پڑھے تو میں اس کے اعمال نامہ میں لکھ دوں گا۔

۸۳۷۰: محمد بن احمد المؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبید اللہ بن محمد، محمد بن حسین اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ فضل رقاشی کا قول ہے غم کے بڑھنے کے وقت وہ نرم پڑ جاتا ہے اور نرم پڑنے کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔

---

[1] سنن النسائی ۸/۳۳۸ وسنن الترمذی ۳۰۴۶. ودلائل النبوۃ للبیہقی ۲/۱۸۴، وکنز العمال ۳۵۴۴۳. وتفسیر القرطبی ۶/۲۴۴. واتحاف السادۃ المتقین ۹/۲۰۶

[2] التاریخ الکبیر ۷/ت۵۲۸. والجرح ۷/ت۳۶۷ والکاشف ۲/ت۴۵۴۹ والمیزان ۳/ت۶۷۴۰. وتہذیب الکمال ۴۷۴۴.

۸۳۷۱ محمد بن اسحاق مدینی، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حارث، عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی، ابو عاصم عبادانی فضل رقاشی، محمد بن منکدر، جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے خدا کی قسم ایک شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کی طرف التفات نہیں کرتا لیکن وہ بندہ جب مسلسل دعا کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میرے علاوہ کسی کو نہیں پکارا اب اس سے اعراض کرنے سے مجھے حیا آ گئی ہے تم گواہ بن جاؤ میں نے اس کی دعا قبول کر لی۔

ان احادیث کی سند میں فضل محمد بن منکدر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۳۷۲ ابو عمر بن حمدان، حسن بن سفیان، سعید بن یعقوب، ابو عاصم عبادانی، رقاشی، محمد بن منکدر، جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ قیامت کے روز ایک شخص کو بلا کر اس سے سوال کرے گا میں نے دنیا میں تمہاری دعا کی قبولیت کا عدہ کیا تھا کیا تم نے دنیا میں مجھ سے دعا کی تھی؟ وہ جواب دے گا اے باری تعالیٰ میں نے دنیا میں دعا کی تھی پھر اللہ فرمائے گا کہ دنیا میں تم نے فلاں دعا کی تھی جس کے عوض میں نے تم سے فلاں تکلیف دور کی تھی، وہ کہے گا بالکل پھر اللہ فرمائے گا کہ تم نے دنیا میں جو مجھ سے فلاں دعا کی تھی لیکن میں نے اسے قبول نہیں کیا تھا بلکہ تمہارے لئے جنت کی شکل میں ذخیرہ آخرت بنا دیا تھا اس وقت انسان تمنا کرتے ہوئے کہے گا کاش دنیا میں میری کوئی بھی دعا قبول نہ ہوتی۔[1]

۸۳۷۳ احمد بن جعفر بن حمدان، محمد بن یونس الشامی یعقوب بن اسماعیل السلال ابی محمد بن یحییٰ البصری محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب، ابو عاصم عبادانی فضل رقاشی، محمد بن منکدر، جابر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جب اہل جنت جنت کی نعمتوں میں مشغول ہوں گے تو اچانک ان پر ایک نور ظاہر ہوگا جو جنت کے نور پر غالب آ جائے گا وہ نظر اٹھا کر دیکھیں گے تو اللہ کی طرف سے ندا آئے گی السلام علیکم یا اہل جنت اور یہی بات قرآن کی اس آیت میں بیان کی گئی ہے (ترجمہ) پروردگار مہربان کی طرف سے سلام (کہا جائے گا) (از یٰس ۵۸) سلام کے بعد اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا مجھ سے کوئی سوال کرو وہ کہیں گے ہم آپ سے آپ کی رضا کا سوال کرتے ہیں اللہ فرمائے گا میری رضا کی وجہ سے تو تم جنت میں داخل ہوئے ہو اب میں تمہارا اکرام کرنا چاہتا ہوں لہٰذا اب تم کس طرح کا اکرام چاہتے ہو؟ اہل جنت عرض کریں گے اے باری تعالیٰ ہم آپ کی زیارت چاہتے ہیں؟ اس کے بعد زبرجد کی لگام والی مرخ یاقوت کی سواریاں لائی جائیں گی ان پر اہل جنت سوار ہو جائیں گے ان کے کھر زمین سے اٹھنے کے بعد منتہیٰ نظر پر لگ رہے ہوں گے وہ سواریاں اہل جنت کو جنت عدن تک لے جائیں گی اور اللہ تعالیٰ جنت کے درختوں پر بیٹھے ہوئے پرندوں کو حور عین کی باتوں کے جواب دینے کا حکم دے گا، وہ یہ نغمہ کی ہماری نزاکت کبھی بھی ختم نہیں ہوگی ہم ہمیشہ زندہ رہیں گی ہم کریم لوگوں کی کریم زوجات ہیں ہم آپس میں ایک دوسرے سے خوش ہیں اور حکم الٰہی سے اہل جنت پر خالص کستوری کی بارش ہوگی فرشتے اہل جنت سے کہیں گے (ترجمہ) اور کہیں گے تم پر رحمت ہو رہی ہے (از رعد ۲۴) پھر ان پر مشیر ہوا چلے گی اس کے بعد فرشتے عرض کریں گے اے باری تعالیٰ آپ کی مخلوق آ چکی ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا طائعین اور صادقین کو میری طرف سے خوش آمدید ہو تم جنت عدن میں داخل ہو جاؤ تم پر رحمت ہو یہ تمہاری ثابت قدمی کا بدلہ ہے اور عاقبت کا گھر خوب ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ پردہ دور کرے گا اسی وقت تمام اہل جنت دیدار الٰہی سے محظوظ ہوں گے اور نور رحمن میں ایسے مستغرق ہوں گے کہ ایک دوسرے کو شناخت کرنا بھی چھوڑ دیں گے اس کے بعد ان کو واپسی کا حکم جاری ہوگا، چنانچہ وہ تحائف کے ساتھ اپنی اپنی منزل کا ہوں کی طرف واپس لوٹ جائیں گے۔ آپ نے فرمایا یہی چیز قرآن کی اس آیت نے بیان کی (ترجمہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے (از فصلت ۳۲) ابن ابی الشوارب فرماتے ہیں کہ مسلسل اہل جنت اللہ اور اللہ اہل جنت کا دیدار کریں گے اور دیدار الٰہی باقی رہنے تک جنتی جنت کی نعمتوں کو بھول جائیں گے اور دیدار الٰہی ختم ہونے کے بعد بھی اس کے نور برکت کا اثر اہل جنت اور ان کے بالاخانوں میں باقی رہے گا۔[2]

۱۔ الاحادیث الضعیفة ۲۰۱۰۔

۲۔ سنن ابن ماجة ۱۸۴، والکامل لابن عدی ۲۰۳۹/۶ ومجمع الزوائد ۹۸/۷ واتحاف السادة المتقین ۱۴۹/۹ والترغیب والترهیب ۵۵۲/۴ والدر المنثور ۳۴۳/۵ واللآلی المصنوعة ۴۶۴/۲ وتنزیه الشریعة ۳۸۴/۲ ومشکاة المصابیح ۵۶۶۴۔

۸۳۲۴ ابو عمرو بن حمدان ، حسن بن سفیان ، عبد الاعلی بن حماد ، ابو عاصم عبادانی ، فضل رقاشی ، محمد بن منکدر ، جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کا قول ہے گویا میں حوض کوثر اور مقام محمود کے درمیان اپنی امت کے لوگوں کے دور کرنے کو دیکھ رہا ہوں ایک شخص دوسرے شخص سے مل کر پوچھے گا اے فلاں تو حوض کوثر سے سیراب ہو گیا وہ کہے گا ہاں پھر ایک شخص دوسرے شخص سے ملاقات کے وقت سوال کرے گا اے فلاں تو حوض کوثر سے سیراب ہو گیا وہ انکار کرتے ہوئے کہے گا خدا کی قسم میں تو محروم ہو گیا ہوں۔

۸۳۲۵ ابو بکر محمد بن جعفر بن حفص المعدل ، عبد اللہ بن احمد بن سوادۃ عبید اللہ بن ابی زیاد ، سیار ، ابو عاصم ، فضل بن عیسیٰ ، محمد بن منکدر ، جابر آپ ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ مجھ سے جبرائیل نے بیان کیا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مجھے خطاب کرتے ہوئے فرمائے گا اے جبرائیل کیا وجہ ہے فلاں بن فلاں دوزخیوں کی صف میں ہے میں عرض کروں گا اے باری تعالیٰ اس کے اعمال نامہ میں کوئی نیکی نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبرائیل اس نے زندگی میں ایک بار یا حنان یا منان کہا تھا اس کے پاس جا کر سوال کرو کہ اس سے اس کی کیا مراد تھی حضرت جبرائیل فرماتے ہیں کہ میں اس کے پاس جا کر اس کے بارے میں سوال کروں گا وہ جواب دے گا کہ اس سے میرا مطلب یہ تھا کہ اللہ کے علاوہ کوئی حنان منان نہیں ہے اس کے بعد بحکم ربی میں اسے دوزخیوں کی صف سے نکال کر جنتیوں کی صف میں داخل کر دوں گا۔

۸۳۲۶ محمد بن حمید ، ابو یعلی موصلی ، محمد بن بکر مقری ، معتمر بن سلیمان ، فضل بن عیسیٰ ، محمد بن منکدر ، جابر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے قیامت کے روز انسان کو اللہ کے سامنے پیشی کے وقت سخت ندامت ہوگی اور وہ اپنے بارے میں دوزخی فیصلہ ہونے کے باوجود اللہ کے سامنے سے دور کئے جانے کی تمنا کرے گا۔

۸۳۲۷ عبد اللہ بن جعفر ، ابراہیم بن محمد بن حسن ، یوسف القطان ، علی بن عاصم ، فضل بن عیسیٰ ، محمد بن منکدر ، جابر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کوہ طور پر حضرت موسیٰ سے اللہ تعالیٰ کی ہم کلامی پہلے والی ہم کلامی سے مختلف تھی حضرت موسیٰ نے اللہ سے اس کی وجہ دریافت کی اللہ نے فرمایا اے میرے کلیم میں تم سے تمام زبانوں میں کلام کرنے کی قوت رکھتا ہوں جب حضرت موسیٰ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کے بعد بنی اسرائیل کے پاس پہنچے تو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کلام الٰہی کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا حضرت موسیٰ نے فرمایا کلام الٰہی کی کیفیت بیان کرنا میری طاقت سے باہر ہے۔

۳۶۵ کہمس الدعاء

آپ متقی اور خوف خدا رکھنے والے انسان تھے۔

۸۳۲۸ ابو بکر بن مالک ، عبد اللہ بن احمد بن حنبل ، احمد بن ابراہیم ، مؤمل بن اسماعیل ، عمارہ بن زاذان کہتے ہیں کہ ایک بار کہمس نے کہا اے ابو سلمہ میں ایک گناہ صادر ہونے پر چالیس سال سے رو رہا ہوں میں نے کہمس سے اس گناہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا ایک بار ملاقات کے لئے میرا بھائی میرے پاس آیا میں نے ان کے لئے مچھلی تیار کی کھانے سے فراغت پر میں نے ہمسایہ کی دیوار سے تھوڑی سی مٹی لے کر اس سے ہاتھ صاف کر لئے اس گناہ پر میں چالیس سال سے گریہ کناں ہوں۔

۸۳۲۹ ابراہیم بن عبد اللہ ، محمد بن اسحاق ، عباس بن ابی طالب ، غسان بن مفضل ، ابو عبد الرحمن حنفی کہتے ہیں کہ ایک بار راستہ میں کہمس کا ایک دینار گر گیا اس کی تلاش کی تو وہ انہیں مل گیا اسے ہاتھ میں لینے کے بعد فرمایا خدا کی قسم نامعلوم یہ دینار میرا ہے یا کسی اور کا ہے۔

ا۔ الدر المنثور ۳/۱۱۵ ، والاسماء والصفات للبیہقی ۲۷۸ ، والموضوعات ۱/۱۲۳ ، واللآلی المصنوعة ۱/۷ ، وتنزیہ الشریعة ۱/۱۴۲

۸۳۸۰ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم الدورقی، ہیثم بن معاویہ فرماتے ہیں کہ کہمس کا شب و روز میں ہزار رکعت نفل پڑھنے کا معمول تھا

۸۳۸۱ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، غسان بن مفضل غلابی، ابوعبدالرحمن حنفی فرماتے ہیں کہ ایک بار کہمس کے گھر میں سانپ نکل آیا کہمس نے اسے مارنے کی کوشش کی لیکن وہ پہلے ہی اپنے بل میں چلا گیا کہمس نے اسے پکڑنے کے لئے بل میں ہاتھ ڈالا تو سانپ نے اسے کاٹ لیا کہمس سے ہاتھ داخل کرنے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا خدا کی قسم والدہ کو کاٹنے کے خوف سے میں نے اس میں ہاتھ داخل کیا تھا۔

۸۳۸۲ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابومعاویہ غلابی سعید بن عامر کہتے ہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں کہمس کے نزدیک سے ایک شخص گزرا اس وقت کہمس کے ہاتھ میں پانی کا مشکیزہ تھا اس نے ان سے پانی طلب کیا تو کہمس نے کہا اگر تو ان لوگوں میں سے ہوا تو میں تجھے کبھی پانی نہ پلاؤں گا۔

۸۳۸۳ عبداللہ بن جعفر بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر کہتے ہیں کہ کہمس بنی حنیفہ کے مرد صالح تھے وہ چونے کا کام کرتے تھے اور مؤذن بھی تھے اور والدہ کی وفات تک ان کی خدمت میں رہے اس کے بعد وفات تک مکہ میں قیام فرمایا کہمس بازار جا کر ایک دانق میں شکر خریدتے تھے لیکن دکاندار ان سے دھوکہ کرتا کہمس اس کے باوجود بھی چشم پوشی سے کام لیتے ہوئے اسی سے خریدتے تھے

۸۳۸۴ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حسن بن نوح بن عبدالملک بن قریب فرماتے ہیں کہ کہمس کا چونے کا مشغلہ تھا ان کی یومیہ آمدنی دو دانق ہوتی تھی شام کو انہی سے والدہ کے لئے پھل خرید کر لاتے تھے۔

۸۳۸۵ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد قرشی فرماتے ہیں کہ کہمس والدہ کے بڑے خدمت گزار تھے ایک بار ان کے پڑوس میں شادی میں مخنث بڑی عمدہ آواز میں گا نا گا رہے تھے کہمس کو ان کی آواز بڑی اچھی لگی سلیمان بن علی ہاشمی نے کہمس کے پاس ہدیتا ایک رقم بھیجی کہ وہ اس سے والدہ کے لئے ایک خادم خرید لیں تا کہ وہ کچھ وقت فارغ رہیں لیکن کہمس نے اس رقم کو قبول نہیں کیا پھر وہ رقم ان کے گھر میں ڈال کر چلا گیا کہمس نے وہ رقم اٹھا کر ان کو واپس پہنچادی۔

۸۳۸۶ ابراہیم بن عبداللہ، محمد، اسحاق، عباس بن ابی طالب، غسان بن مفضل کہتے ہیں کہ عمرو بن عبید کی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کہمس کے پاس آمد و رفت رہتی تھی لیکن کہمس کی والدہ کو ان حضرات کی آمد و رفت ناپسند تھی اس لئے ایک بار اس نے کہمس کو ان کے ساتھ مجالست سے منع فرمادیا چنانچہ اس کے بعد جب کہمس کے پاس عمرو بن عبید آئے تو کہمس نے انہیں آمد و رفت سے منع کر دیا۔

۸۳۸۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، موسیٰ بن ہلال، ہشام بن حسان کہتے ہیں کہ ایک بار ہم مکہ میں کہمس کے پاس گئے اس وقت ان کی سکونت سلیمان بن علی کے گھر میں تھی جسے انہوں نے سلیمان سے چالیس ہزار دینار میں خریدا تھا اور اتنی ہی رقم اس کی تعمیر پر خرچ کی تھی ہم عصر کے بعد ان کے پاس پہنچے ہمارے ایک ساتھی نے گھر کی چھت کی طرف نظر اٹھا کر کہا اے عبدالملک کیا تو اس کی حیثیت اور اس کی آمدنی کھانے پر خوش ہے کہمس نے فرمایا خدا کی قسم میں اسے چار درہم کے عوض لینے کے لئے بھی تیار نہیں ہوں۔

۸۳۸۸ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد الدورقی، ابوعبدالرحمن حفص بن حمید، عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ ہماری موجودگی میں کہمس نے پینے کے لئے ٹھنڈا پانی منہ کے قریب کیا جب انہوں نے اس کی ٹھنڈک کو چکھا تو اسے نوش نہیں فرمایا اور فرمانے لگے اے ابوعبدالرحمن مجھ سے اس کا حساب ہوگا۔

۸۳۸۹ ابو محمد، احمد، احمد، ابو محمد عبدالملک بن ابراہیم، موسیٰ بن ہلال عبدی فرماتے ہیں کہ کہمس نے مجھ سے مکہ میں بیان کیا کہ میرا ایک ہمسایہ میرے لئے کھجوریں خرید کر جمع کرتا تھا لیکن اس کے انتقال کے بعد میں نے کھجوریں چھوڑ دی ہیں۔

۸۳۹۰۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم بن کثیر، حسن بن علی حنفی، یحیٰی بن کثیر بصری کہتے ہیں کہ ایک بار کہمس ایک درہم کا آٹا خرید کر اس سے کھاتے رہے کافی روز کے بعد انہوں نے اس کا وزن کیا تو اس میں کوئی کمی نہیں آئی تھی لیکن اس کے بعد کھانے سے اس میں کمی آتی گئی حتی کہ وہ ختم ہو گیا۔

۸۳۹۱۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی خلف بن ولید، ابوعطاء، کہتے ہیں کہ کہمس نصف شب میں اللہ سے مناجات کرتے ہوئے فرماتے تھے اے باری تعالیٰ کیا آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کے باوجود مجھے عذاب دیں گے۔

۸۳۹۲۔ ابوبکر، عبداللہ بن احمد، محمد بن مثنیٰ، عبداللہ بن ثور، موسیٰ راہبی کہتے ہیں کہ ایک روز شمیط، بدیل اور کہمس جمع ہو کر کہنے لگے آؤ ہم ٹھنڈے پانی کے قریب جمع ہو کر گذشتہ گناہوں پر اللہ کے حضور گریہ کریں۔

۸۳۹۳۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، مفضل بن غسان، یحیٰی اصمعی، اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ایک روز ہم کہمس کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں بارہ گلدستے پیش کئے۔

۸۳۹۴۔ حبیب بن حسن، فارق الخطابی، ابومسلم کشی، عبدالرحمٰن بن حماد شعیبی، کہمس بن حسن، عبداللہ بن شقیق عقیلی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے آپ ﷺ کے بارے میں پوچھا کہ آپ چاشت کی نماز پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا سفر سے واپسی پر آپ ﷺ پڑھتے تھے پھر میں نے ان سے آپ ﷺ کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا عمر کے زیادہ ہونے کے بعد آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز شروع کر دی تھی پھر میں نے ان سے سورتوں کے پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا آپ ﷺ بڑی سورتیں پڑھتے تھے پھر میں نے ان سے آپ ﷺ کے روزہ کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا وفات تک بھی کبھی آپ نے پورے ماہ افطار نہیں کیا۔

۸۳۹۵۔ حبیب بن حسن، فارق، سلیمان، ابومسلم کشی، عبدالرحمٰن بن حماد، کہمس بن حسن، عبداللہ بن شقیق، محجن بن ادرع کہتے ہیں کہ مجھے آپ ﷺ نے کسی کام سے بھیجا میرے مدینے سے باہر نکلنے کے بعد آپ ﷺ بھی میرے پیچھے پیچھے پہنچ گئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر چلے حتی کہ ہم احد پر پہنچ گئے پھر مدینہ کی طرف متوجہ ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا ہلاکت ہو اس بستی کے اہل اسے چھوڑ دیں گے میں نے اس کے غلات کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا پرندے اور درندے اس کے غلات کھائیں گے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا جب بھی وہ اس میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا تو ایک فرشتہ اسے داخل ہونے سے روک دے گا اس کے بعد ہم مسجد کے دروازہ کے قریب پہنچے تو ایک نمازی کو دیکھ کر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم اسے صادقین میں شمار کرتے ہو میں نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ یہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ عمل کرنے والا اور نمازی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اسے مت سناؤ کہیں وہ اور ہم سب ہلاک ہو جائیں۔[1]

۸۳۹۶۔ احمد بن جعفر بن معبد، یحیٰی بن مطرف، ابوظفر، جعفر بن سلیمان، کہمس بن حسن، عبداللہ بن بریدۃ، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک خاتون آپ سے ملنے کے لئے آئی لیکن اس وقت آپ موجود نہیں تھے تھوڑی دیر کے بعد آپ تشریف لائے میں نے عرض کیا کہ اس عورت کو آپ سے کوئی کام ہے آپ نے اس خاتون سے کام دریافت فرمایا۔ اس نے کہا کہ میرے والد نے مجھ سے مشورہ کئے بغیر میرے چچازاد سے میرا نکاح کر دیا ہے اب کیا میرے لئے نکاح کے علاوہ کوئی راستہ ہے آپ نے فرمایا کہ کیوں نہیں اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں اپنے والد کے عقد کو ختم نہیں کرنا چاہتی لیکن یہ میں نے اس لئے کیا کہ خواتین کو معلوم ہو جائے کہ ان کو ان کے نفسوں کے بارے میں اختیار ہے۔

۸۳۹۷۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمٰن مقری، کہمس، مصعب بن ثابت، عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان نے

۱۔ مسند الامام أحمد ۳۳۸/۶، ۳۲/۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۰/۱۸. ومجمع الزوائد ۳۰۸/۳، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۱۲/۳. وفتح الباری ۹۰/۳. وکنز العمال ۳۴۸۹۸، ۳۹۱۹۰.

منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اے لوگو! میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں اور اب تک اعتراض کے خوف سے میں نے وہ حدیث تمہیں نہیں سنائی تھی چنانچہ ارشاد نبوی ہے اللہ کے راستے میں ایک شب کی چوکیداری ہزار شب بیدار رہنے اور ہزار دن روزہ رکھنے سے افضل ہے۔[1]

۸۳۹۸ فاروق، حبیب، محمد بن سلیمان ہاشمی، ابومسلم کشی عبدالرحمن بن حماد، کہمس، محمد بن عمرو، سلمہ، ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے قرآن کے بارے میں نزاع کرنا کفر ہے۔[2]

۳۶۶ عطاء سلیمی

آپ خوف عظیم اور قلب سلیم کے حامل انسان تھے۔

۸۳۹۹ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن زبیر حمیدی، سفیان بن عیینہ، بشر بن منصور کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے عطاء سلیمی سے کہا اگر آگ روشن کر کے کہا جائے کہ اس میں داخل ہونے والے کے لئے نجات کا وعدہ ہے تو آپ کیا کرو گے عطاء نے فرمایا اگر یہ بات مجھے کہی جائے تو اس میں داخل ہونے سے قبل ہی مجھے خوشی کے مارے اپنی موت کا خطرہ ہے۔

۸۴۰۰ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عباد، سفیان بن عیینہ، بشر بن منصور فرماتے ہیں کہ اگر آگ روشن کر کے اعلان کیا جائے کہ اس میں داخل ہونے والے کے لئے نجات یقینی ہے آپ کے نزدیک کوئی اس میں داخل ہوگا انہوں نے فرمایا اگر مجھے کہا جائے تو مجھے اس میں داخل ہونے سے قبل خوشی کے مارے اپنی موت کا خطرہ ہے۔

۸۴۰۱ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر بن خلاد باہلی، سفیان بن عیینہ، بشر بن منصور فرماتے ہیں کہ مجھ سے عطاء نے فرمایا اگر آگ روشن کر کے مجھے کہا جائے کہ اس میں داخل ہونے والے کے لئے نجات یقینی ہے تو مجھے اس میں داخل ہونے سے قبل خوشی سے اپنی موت کا خطرہ ہے۔

۸۴۰۲ ابوبکر بن مالک، سفیان بن عیینہ، بشر بن منصور کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سلیمی سے کہا اگر آگ روشن کر کے کسی کو کہا جائے کہ اگر تو آگ میں داخل ہوگا تو تیرے لئے نجات ہے عطاء نے کہا اگر مجھے کہا جائے تو مجھے اس میں داخل ہونے سے قبل خوشی کے مارے میں اپنی موت کا خطرہ ہے۔

۸۴۰۳ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، موسیٰ بن ہلال عبدی، بشر بن منصور فرماتے ہیں کہ ایک صبح سردی میں میں نے عطاء کے سامنے آگ روشن کی میں نے کہا اے عطاء اگر آپ سے کہا جائے کہ اگر اس آگ میں داخل ہو جائیں تو آپ آخرت میں حساب سے بری ہیں کیا آپ کو خوشی ہوگی انہوں نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم مجھے خوشی کے مارے اس میں داخل ہونے سے قبل موت کا خطرہ ہے۔

۸۴۰۴ عبداللہ بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم دورقی عمر بن ابی رزین، بشر بن منصور کہتے ہیں کہ میں ایک بار عطاء کے ساتھ کسی

۱۔ مسند الامام أحمد ۳۳۸/۳، ۳۲/۵. والمعجم الكبير للطبراني ۲۳۰/۱۸. ومجمع الزوائد ۳۰۸/۳، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۱۴/۴. وفتح الباري ۹۰/۶. وكنز العمال ۳۴۸۹۸، ۳۹۹۹۰.

۲۔ سنن ابن ماجة ۳۷۷۰. ومسند الامام أحمد ۹۱/۱، ۹۵. والمستدرك ۸۱/۲. والمعجم الكبير للطبراني ۴۸/۱ والترغيب والترهيب ۲۵۰/۴. والضعفاء للعقيلي ۱۰۳/۲. وتفسير ابن كثير ۱۴۳/۲، ۱۷۰. والدر المنثور ۲۳۷/۱.

۳۔ مسند الامام أحمد ۳۲۲/۲، ۳۸۴. والمستدرك ۲۲۳/۲. والدر المنثور ۳۳۶/۵.

گھر میں تھا اور گھر کے کونے میں آگ روشن تھی انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اے بشر اگر کوئی مجھ سے کہے کہ آپ اس آگ میں داخل کئے جائیں تو آپ آخرت میں حساب سے بری ہیں یا آخرت میں آپ کو جنت یا دوزخ کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا تو مجھے امید ہے کہ اس میں داخل ہونے سے قبل خوشی کے مارے میری موت واقع ہو جائے گی۔

۸۴۰۵ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالرحمن بن مہدی، بشر بن منصور کہتے ہیں کہ عطاء نے گزشتہ حدیث کی مثل حدیث بیان فرمائی۔

۸۴۰۶ ابو محمد بن حیان، احمد، ابو عبداللہ بن عبید، یحییٰ بن راشد، مرجا بن وداع راسبی فرماتے ہیں کہ ہم عطاء کے پاس گئے وہ ہانڈی کے نیچے آگ روشن کر رہے تھے ان سے کسی نے کہا اگر آپ کو اس آگ میں جلا کر آخرت میں حساب سے بری کر دیا جائے تو آپ راضی ہوں گے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا خدا کی قسم حساب سے بری کرنے کی شرط کے ساتھ متعدد بار مجھے جلنا پسند ہے۔

۸۴۰۷ ابو محمد بن حیان، حسن بن ہارون بن سلیمان، سلیمان بن داؤد الہیثم کہتے ہیں کہ ہم عابد و زاہد عطاء کے پاس گئے تو وہ کہہ رہے تھے اے عطاء تو ہلاک ہو اے عطاء تو ہلاک ہو کاش تیری ماں تجھے نہ جنتی ان کی مسلسل یہ کیفیت رہی حتیٰ کہ ہم نے اسی حالت میں انہیں چھوڑ دیا وہ اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے اے اللہ دنیا میں موت کے وقت، قبر میں اور قیامت کے روز مجھ پر رحم فرما۔

۸۴۰۸ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، بلی بن بکار کا قول ہے میں مرحہ کی طرف آتے ہوئے عطاء کو بصرہ میں چھوڑ کر آیا ہوں نیز فرمایا عطاء چالیس برس تک بستر پر ہی رہے خوف الٰہی کی وجہ سے ان میں کھڑے ہونے کی سکت نہیں تھی بستر پر ہی وضو فرمایا کرتے تھے، نیز فرمایا چالیس برس کی کیا بات ہے عطاء کی تو ساری زندگی ہی اطاعت الٰہی میں گزری ہے۔

۸۴۰۹ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم عبیداللہ بن محمد قرشی، صالح کہتے ہیں کہ عطاء پر خوف الٰہی کی اس قدر غلبہ تھا کہ دعا میں فرمایا کرتے تھے اے باری تعالیٰ آپ سے غم زدہ کرنے والے اور اطاعت الٰہی کی قوت پیدا کرنے والے خوف کا طالب ہوں۔

۸۴۱۰ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حارث، احمد بن الحواری، ابو سلیمان فرماتے ہیں کہ عطاء سلیمی پر خوف الٰہی کا بہت زیادہ غلبہ تھا وہ اللہ سے جنت کے بجائے عفو کا سوال کرتے تھے۔

۸۴۱۱ ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، محمد بن مرزوق فرماتے ہیں کہ عطاء خوف الٰہی کی وجہ سے قرآن بھول گئے تھے۔

۸۴۱۲ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن عبید، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم، جعفر بن ابی رازی، ابو جعفر سائح فرماتے ہیں کہ عطاء فرمایا کرتے تھے میں سے لئے احادیث میں رخصت تلاش کرتا کہ مجھے غم سے نجات ملے۔

۸۴۱۳ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، نعیم بن موسیٰ بن تو ہ عنبری نے بیان کیا ہے کہ عطاء وضو کرنے کے بعد لرزہ براندام ہو جاتے ان پر شدید گریہ طاری ہو جاتا ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا ایک اہم رکن کی ادائیگی کے لئے اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کے خوف کی وجہ سے میری یہ حالت ہو جاتی ہے۔

۸۴۱۴ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم ابن عبیدۃ، یحییٰ بن راشد، سلام بن محمد فرماتے ہیں کہ ایک بار میں عطاء کے پاس گیا تو ان پر بیہوشی طاری تھی میں نے ان کی اہلیہ ام جعفر سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا ہمارے پڑوس میں تنور آگ سے روشن تھا عطاء کی نظر اس پر پڑ گئی اسی وقت وہ بیہوش ہو گئے۔

۸۴۱۵ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی، عطیہ فرماتی ہیں کہ عطاء پر جب گریہ طاری ہوتا تو مسلسل تین شب و روز تک رہتا نیز فرماتی ہیں کہ ایک بار ابراہیم نخعی عطاء کے پاس آئے تو وہ گھر میں نہیں تھے، کہتے ہیں کہ میں نے

غور سے دیکھا تو گھر کے گوشے میں بیٹھے ہوئے تھے ان کے اردگرد تری تھی میں نے اسے ان کے وضو کا اثر خیال کیا لیکن ان کی اہلیہ نے فرمایا یہ ان کے آنسوؤں کا اثر ہے۔

۸۴۱۶ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم دورقی، عمرو بن ابی زریں، عبداللہ بن سلیمان، صالح فرماتے ہیں کہ عطاء خوف الٰہی اور عبادت کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے تھے میں نے اکراماً ان کی کمزوری دور کرنے کے لئے ان کی خدمت کی اجازت چاہی تو انہوں نے اجازت مرحمت فرما دی، چنانچہ میں نے عمدہ گھی اور ستو خرید کر ان دونوں کو ملا کر ایک شربت تیار کیا پھر اس کا لوٹا بھر کر اپنے لڑکے کے ذریعہ ان کی خدمت میں بھیجا اور اسے تاکید کی کہ جب تک عطاء اسے نوش نہ فرمالیں اس وقت تک واپس نہ آنا چنانچہ وہ عطاء کے نوش کرنے کے بعد آیا دوسرے روز پھر اسی طرح میں نے لڑکے کے ذریعے ان کی خدمت میں لوٹا بھیجا لیکن دوسرے روز لڑکے نے آکر بتایا کہ عطاء نے اسے نوش نہیں کیا پھر میں خود عطاء کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ یہ تو طاقت کی چیز تھی اس سے آپ کو ذکر الٰہی میں مدد ملتی انہوں نے جواب میں فرمایا اے برادرم اللہ آپ کا بھلا کرے میں نے اول روز کی طرح دوسرے روز بھی اسے نوش کرنے کا ارادہ کیا تھا لیکن مجھے قرآن کی یہ آیت یاد آگئی (ترجمہ) وہ اس کو گھونٹ گھونٹ پئے گا اور گلے سے نہیں اتار سکے گا اور ہر طرف سے اسے موت آرہی ہوگی مگر وہ مرنے میں نہیں آئے گا اور اس کے پیچھے سخت عذاب ہوگا۔ (ابراہیم ۱۷) اس کے بعد صالح پر گریہ طاری ہو گیا پھر میں نے دل میں سوچا کہ ہمارے درمیان میں ذہنی ہم آہنگی نہیں رہی ہے۔

۸۴۱۷ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن قدامہ، سعدان بن جامع مسکین بن ابی فاطمہ، صالح مری فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا آپ عبادت الٰہی کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں اگر طاقت کی کوئی چیز تیار کرکے میں آپ کی خدمت میں پیش کروں تو کیسا ہے انہوں نے فرمایا کہ بہتر ہے، چنانچہ میں نے ان کے لئے ستو تیار کیا تو انہوں نے چند روز نوش فرمانے کے بعد اسے چھوڑ دیا میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا اے ابوبشر دوزخ کی آگ یاد آنے پر میں نے ایسا کیا۔

۸۴۱۸ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، موسیٰ بن ہلال، موسیٰ بن سعید، صالح فرماتے ہیں کہ ایک روز میں عطاء کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کو شیطان نے دھوکہ دیا ہے آپ کمزور ہو چکے ہیں اگر آپ چند روز ستو کا استعمال جاری رکھیں تو ان شاء اللہ آپ کی طاقت عود آئے گی انہوں نے تین درہم میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا ستو کا انتظام کرنا تمہاری ذمہ داری ہے چنانچہ میں نے ستو خرید کر اس کا شربت تیار کرکے لڑکے کے ذریعہ ان کی خدمت میں بھیجا لیکن ایک دو روز کے بعد عطاء نے اسے نوش نہیں فرمایا میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا اے صالح دوزخ کے یاد آنے کے بعد اس کا نوش کرنا میری طاقت سے باہر ہو گیا، صالح فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے دل میں سوچا ہمارے خیالات مختلف ہیں۔

۸۴۱۹ لیث بن احمد، محمد بن احمد نضر، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ واسطی، ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، صلت بن حکیم، ابویزید ہادی، فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نماز جمعہ ادا کرکے واپس ہو رہا تھا کہ عطاء اور عمرو بن درہم اکٹھے جا رہے تھے اور مسلسل گریہ کی وجہ سے عطاء کی بینائی بالکل کمزور ہو چکی تھی عمر عطاء سے کہتے گئے کب تک ہم لہو لعب میں مشغول رہیں گے یہ سن کر عطاء زور سے چیخ مار کر بیہوش ہو گئے اور زخمی بھی ہو گئے جس کی وجہ سے لوگ جمع ہو گئے اور عمران کے سرہانے بیٹھے رہے مغرب تک عطاء کی مسلسل یہ کیفیت رہی اس کے بعد انہیں ہوش آیا۔

۸۴۲۰ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن سفیان، محمد بن حسین، صلت بن حکیم، ابکار، سعید فرماتے ہیں کہ ایک بار میری عطاء سے ملاقات ہوگئی انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں سے آرہے ہو میں نے جواب دیا کہ تمہارے بھائی حسن کے پاس سے انہوں نے پوچھا کہ حسن نے کوئی بات فرمائی ہے میں نے کہا کہ انہوں نے فرمایا کہ دنیا مومن کے لئے اللہ تک وصول کی سواری ہے اسی پر مومن

سوار ہو کر اللہ تک پہنچ سکتا ہے لہذا تم اللہ تک وصول کے لئے اپنی سواری درست رکھو۔ صعید کہتے ہیں کہ اس کے بعد عطاء بیہوش ہو کر گر پڑے۔

۸۴۲۱ ولید بن احمد، محمد بن احمد بن نصر، عبدالرحمن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ، محمد بن حسین، صلت ابن حکیم، عطاء بن محمد بصری فرماتے ہیں کہ میں عطاء کے ہمراہ جنازہ میں شریک ہوا نماز جنازہ سے قبل عطاء چار بار بیہوش ہوئے نماز جنازہ کے بعد قبرستان پہنچتے ہی بیہوش ہو گئے۔

۸۴۲۲ ولید بن احمد، محمد، عبدالرحمن، محمد بن یحییٰ، محمد بن حسین، صالح بن ابی فزارہ، ولید بن مسلم، خلید بن دعلج فرماتے ہیں کہ ہماری موجودگی میں عطاء کے سامنے ایک دمشقی کا ذکر کیا گیا کہ اس نے ایک مشت چار سو افراد قتل کئے یہ سن کر عطاء پر بیہوشی طاری ہو گئی۔

۸۴۲۳ ولید، محمد، عبدالرحمن، محمد بن حسین، جعفر بن منظور، سیار، ابو عبیدۃ کہتے ہیں کہ عطاء کی وفات سے تیس سال قبل ہی ان پر گریہ طاری رہتا تھا اور وہ ایک غمزدہ وحشتوں کی مانند رہتے تھے اور وہ اہل دنیا سے نہیں تھے۔

۸۴۲۴ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سیار بن حاتم بشر بن منصور کا قول ہے کہ عطاء ہر شام بعد عصر مسلسل فرماتے تھے کل آئندہ عطاء قبرستان میں ہو گا۔

۸۴۲۵ ابو محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمن، ابی حماد بن زید فرماتے ہیں کہ عطاء اس بات کے علاوہ کوئی بات نہیں سمجھتے تھے کہ کل آئندہ عطاء قبر میں ہو گا۔

۸۴۲۶ ابو محمد، احمد، ابو عبداللہ بن عبیدہ، حنفیہ فرماتی ہیں کہ عطاء چالیس برس تک مسکرائے نہیں اور نہ آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا ایک بار آسمان کی طرف دیکھا تو بیہوش ہو کر گر پڑے۔

۸۴۲۷ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ابو عبیداللہ بن عبیدۃ، یحییٰ بن راشد، عطاء بن محمد کہتے ہیں کہ عطاء عبادت الٰہی کی وجہ سے پرانی مشک کی مانند ہو گئے تھے اور میرے نزدیک عطاء دنیا سے لاتعلق تھے ایک بار میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کی اہلیہ نے بتایا عطاء پر ایک شب و روز سے گریہ طاری ہے۔

۸۴۲۸ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمن، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بصرہ میں آندھی چلی جس کی وجہ سے تاریکی چھا گئی لوگوں نے مساجد کا رخ کیا میں نے سوچا میں کس کے پاس جاؤں چنانچہ یہ سوچنے کے بعد میں عطاء کے پاس گیا اس وقت وہ کمرے میں کھڑے ہوئے سر پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہوئے کہہ رہے تھے اے رب العالمین علامت قیامت کے ظہور سے قبل ہی مجھے اپنے پاس بلا لے صبح تک ان کی یہی کیفیت رہی۔

۸۴۲۹ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ابو عبیدۃ، یحییٰ بن راشد، مرجا بن وداع راسبی کہتے ہیں کہ عطاء آندھی چلنے، زلزلہ آنے اور بجلی چمکنے کے وقت فرماتے تھے یہ میرے معاصی کا نتیجہ ہے، اگر میں مر جاؤں تو لوگوں کو راحت مل جائے، ایک بار ہم نے ان سے مہنگائی کی شکایت کی تو فرمایا یہ میرے گناہوں کی وجہ سے تم پر مصیبت نازل ہوئی ہے۔

۸۴۳۰ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، بن عبدالرحمن بن مہدی، محمد بن صالح فرماتے ہیں کہ عطاء نے مالک بن دینار سے جنت کے بارے میں کچھ بیان کرنے کی درخواست کی تو مالک نے فرمایا جنت میں ایک حسین و جمیل حور ہے اس کے حسن پر تمام جنتی فخر کریں گے اگر اہل جنت کے بارے میں عدم موت کا فیصلہ نہ ہوتا تو تمام اہل جنت اس کے حسن کی وجہ سے مر جاتے۔ عطاء مالک کی اس بات کے سننے کے بعد چالیس برس تک غمزدہ رہے۔

۸۴۳۱ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، ابو عبداللہ بن عبیدۃ، عبدالملک بن قریب اصمعی، ابو یزید نے عطاء کا قول نقل کیا ہے کہ حبیب اور مالک بن دینار دنیا سے چلے گئے کاش میں بھی دنیا سے چلا جاتا۔

۸۴۳۲ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم محمد بن عمرو، معاویہ کندی فرماتے ہیں کہ عطاء ایک بار روزہ کی حالت میں گرمی کی وجہ سے پانی میں داخل ہو گئے تو کچھ سکون مل گیا لیکن فرمایا اے نفس تو راحت کا طالب ہے آج کے بعد کبھی بھی پانی میں داخل نہیں ہوں گا۔

۸۴۳۳ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابو عبداللہ بن عبید، خزیمہ بن زرعہ، محمد بن کثیر، ابراہیم بن ادہم فرماتے ہیں کہ وہ شب کو اپنے جسم پر ہاتھ پھیرتے تھے اس خوف سے کہیں گناہوں کی وجہ سے میرا جسم مسخ نہ ہو جائے اور بیدار ہونے کے وقت ... تے ہ ے ہلاکت عطاء کے لئے۔

۸۴۳۴ ابو محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، غسان بن مفضل، بشر بن منصور سلیمی فرماتے ہیں کہ عطاء نے ساتھ بار فرمایا میں اپنے ... کی سب سے نکمی اولاد ہوں۔

۸۴۳۵ سلیمان بن احمد، خلف بن عبداللہ، نصر بن علی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، معتمر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے عطاء کے ہمسایہ سے کہا عطاء کے لئے وضو کا پانی کون لاتا تھا اس نے بتایا کہ مخنث ان کے وضو کا پانی لاتے تھے میں نے ان سے سوال کیا کیا وہ عطاء کو ناپسند نہیں تھے اس نے کہا عطاء انہیں اپنے سے بہت اچھا سمجھتے تھے۔

۸۴۳۶ عبداللہ بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن، عبدالخالق فرماتے ہیں کہ ایک روز ایک شخص نے عطاء سے ان کے کمزور ہونے کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا چالیس سال قبل میں نے اپنے ہمسایہ کا کبوتر شکار کیا تھا اس کی قیمت صدقہ کرنے کے باوجود آج تک مجھے اس کا قلق ہے۔

۸۴۳۷ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن، عبدالخالق بن عبداللہ عبدی فرماتے ہیں کہ عطاء شب کے وقت قبرستان چلے جاتے وہاں جا کر مردوں کو خطاب کر کے کہتے اے مردو تم دنیا سے رخصت ہو چکے ہو اور اپنے اعمال کا تم نے مشاہدہ کر لیا پھر ان پر گریہ طاری ہو جاتا اور صبح تک یہی کیفیت رہتی۔

۸۴۳۸ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن حسین، سلیمان ابن ایوب بصری، مرجاء بن وداع فرماتے ہیں کہ عطاء فرمایا کرتے تھے میں موت کی تمنا کرتا تھا ایک شب خواب میں مجھے ایک شخص نے کہا اے عطاء تم موت کی تمنا کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ وہ کیسی ہوتی ہے اس کا رنگ بدل گیا اس نے کہا اگر تمہیں موت کی شدت اور اس کی تکلیف معلوم ہو جائے تو تمہاری نیند اڑ جائے اور تمہاری عقل زائل ہو جائے اس کے بعد عطاء نے فرمایا زندگی سے فائدہ اٹھانے والے شخص کے لئے خوشخبری ہے، لیکن میں نے زندگی سے فائدہ نہیں اٹھایا اس کے بعد ان پر گریہ طاری ہو گیا۔

۸۴۳۹ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابو جعفر طیان، مخلد کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے افضل شخص نہیں دیکھا۔

۸۴۴۰ ولید بن احمد، محمد بن احمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ، محمد بن حسن، شعیب بن محمد ازدی، صالح مری کہتے ہیں کہ مجھے عطاء نے کہا اے ابو بشر میں موت کو پسند کرتا ہوں حالانکہ مجھے اپنے لئے اس میں راحت ہونا معلوم نہیں ہے۔ علاوہ ازیں مجھے معلوم ہے کہ موت انسان اور اس کے اعمال کے درمیان حائل ہو جاتی ہے اس لئے کہ انسان موت کے بعد گناہ کر کے اس پر عذاب کے مستحق ہونے سے بچ جاتا ہے اور زندہ شخص خطرہ میں رہتا ہے اور آخر کار سب نے دنیا سے جانا ہے۔

۸۴۴۱ ابو بکر بن عبداللہ بن یحییٰ طلحی، حبیب بن نصر مہلبی، عبداللہ بن محمد بن عبید، شعیب بن محرز، صالح مری کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے ان کی خواہش کے بارے میں سوال کیا انہوں نے روتے ہوئے جواب دیا اے ابو بشر کاش میں مٹی ہوتا کہ قیامت کے روز اس کی ایک مٹھی بھی جمع نہ کی جاتی صالح فرماتے ہیں کہ عطاء کی بات سے مجھ پر گریہ طاری ہو گیا اور انہوں نے یہ قیامت کے روز نجات کے حصول کے لئے فرمایا۔

۸۴۴۲ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد، عبدالاعلیٰ ابن حماد النرسی، بشر بن منصور کہتے ہیں کہ عطاء فرمایا کرتے تھے اے باری تعالیٰ دنیا میں میری غربت، قبر میں میری وحدت اور قیامت کے روز میرے طویل قیام پر رحم فرما۔

۸۴۴۳ سلیمان بن احمد، احمد بن بہرام الذی، محمد بن مرزوق، شداد بن علی الہبانی، عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ ہم عطاء کے پاس ان کی وفات کے وقت حاضر ہوئے انہوں نے مجھے سانس لیتے ہوئے دیکھ کر فرمایا تمہیں کیا ہو گیا میں نے کہا یہ آپ کی وجہ سے ہوا ہے اس کے بعد انہوں نے فرمایا خدا کی قسم دوزخ میں داخل کئے جانے کے خوف سے قیامت تک سانس کا اٹکے رہنا مجھے پسند ہے۔

۸۴۴۴ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم، سیار، مسکین ابو فاطمہ فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء کو کہتے سنا مجھے معلوم ہوا ہے کہ شہوت اور خواہش علم عقل اور بیان پر غالب آ کر رہتی ہے۔

۸۴۴۵ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، محمد بن عباد، سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ عطاء سے دعا کی درخواست کرتے تو یہ دعا کرتے اے باری تعالیٰ ہم سے ناراض نہ ہونا اگر آپ ناراض ہو جائیں تو ہمیں بخش دینا۔

۸۴۴۶ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمن بن مہدی، حماد بن زید کہتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ میں عطاء کے پاس گئے وہ ہماری کثرت کی وجہ سے خوف زدہ ہو گئے پھر فرمایا اے باری تعالیٰ ہم سے انتقام نہ لینا نیز فرمایا ایک مرتبہ ایک قوم کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گیا انہوں نے اس کی تعریف کی واپسی پر اس نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ اگرچہ یہ میری حقیقت سے واقف نہیں لیکن آپ تو واقف ہیں۔

۸۴۴۷ ولید بن احمد، محمد بن نصر، عبدالرحمن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ، محمد بن حسین، احمد بن اسحاق حضرمی، ابراہیم بن یعقوب فرماتے ہیں کہ عطاء بادلوں کی گرج سن کر کھڑے ہو جاتے پھر اپنے پیٹ کو دردِ زہ والی عورت کی مانند پکڑ کر بیٹھ جاتے اور فرماتے کاش میں سردی کی آمد سے قبل دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔

۸۴۴۸ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبداللہ بن عمر قواریری، حماد بن زید، جعفر بن زید عبدی فرماتے ہیں کہ ایک شخص ایک قوم کے نزدیک سے گزرا تو انہوں نے اس کی تعریف کی جب وہ ان سے جدا ہوا تو اس نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا اے باری تعالیٰ اگرچہ یہ میری حقیقت سے واقف نہیں ہیں لیکن آپ تو واقف ہیں۔

۸۴۴۹ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی، نوح بن قیس، عطاء سلیمی فرماتے ہیں کہ میرے سامنے عبداللہ بن غالب اشعث کے پاس گئے وہ اس وقت لوہے کے منبر پر تشریف فرما تھے غالب کے ساتھ ان کے ساتھی بھی تھے غالب نے اشعث سے سوال کیا ہم کس چیز پر آپ کی بیعت کریں انہوں نے فرمایا قرآن وسنت پر چنانچہ ایسا ہی ہوا غالب کی وفات کے بعد ان کی قبر سے خوشبو محسوس کی گئی۔

۸۴۵۰ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن ابی جمیل مروزی، حفص بن حمید، ابن مبارک نے عطاء سے سوال کیا کہ آپ کی حسن سے ملاقات ہوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ابن عون کے ساتھ ایک بار ہوئی ہے، ابن مبارک نے فرمایا ابن عون کے علاوہ متعدد بار ہوئی ہے۔

۸۴۵۱ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابو عبداللہ الاصمعی، حماد بن زید کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے سوال کیا کہ تم نے انس سے کوئی چیز روایت کی ہے انہوں نے انکار کرتے ہوئے فرمایا فلاں شیخ کے پاس چلے جاؤ۔

۸۴۵۲ حبیب بن حسن، فضل بن احمد بن عباس، محمد بن مرزوق، اسماعیل بن نصر، صالح فرماتے ہیں کہ عطاء دعا میں اللہ سے جنت کا سوال کرتے تھے میں نے ان کے سامنے ایک حدیث بیان کی کہ قیامت کے روز فرمان الٰہی ہوگا میرے بندہ کا اعمال نامہ پھینک کر دو اگر اس

نے مجھ سے جنت کا سوال کیا ہوگا تو میں اسے جنت عطا کروں گا، اگر دوزخ سے پناہ مانگی ہوگی تو میں اسے دوزخ سے نجات دوں گا یہ سن کر عطاء نے مجھ سے فرمایا دوزخ سے نجات مل جاتی ہی میرے لئے کافی ہے۔

۳۶۷ عتبہ الغلام

آپ دنیا سے آزاد اور ہدایت یافتہ انسان تھے۔

۸۴۵۳ احمد بن اسحاق، جعفر بن فارس، ابراہیم بن جنید، اسحاق بن ابراہیم ثقفی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے میرے سامنے ریاح سے عتبہ الغلام نام کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا ان کا نصف حصہ مردوں کے مشابہ تھا لیکن ہم ان کو مرتھن غلام کی مانند عبادت کرنے کی وجہ سے عتبہ الغلام کہتے تھے۔

۸۴۵۴ احمد، جعفر، ابراہیم، محمد بن حسین فرماتے ہیں کہ عتبہ کا نام اصل میں عتبہ بن ابان صعد تھا، والد کی وفات سے قبل ہی انہوں نے وفات پائی۔

۸۴۵۵ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد بن ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، شعیب بن محرز، حسین کہتے ہیں کہ عبدالواحد نے مجھ سے پوچھا عتبہ الغلام کا غم کس کے مشابہ ہے میں نے کہا کہ ان کا غم حسن کے غم کے مشابہ ہے۔

۸۴۵۶ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم، محمد بن مسلم، سیار، ریاح القیسی کہتے ہیں کہ ایک بار عتبہ نے میرے پاس شب گزاری، میں نے ان کو سجدہ میں کہتے سنا اے اللہ عتبہ کا پرندوں اور درندوں کے ساتھ حشر فرما۔

۸۴۵۷ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی، مخلد بن حسین فرماتے ہیں کہ ایک روز میں عتبہ الغلام، یحییٰ واسطی اور مشرخ قیسی گھروں سے نکلے ہم نے ایک سبزہ زار میں قیام کیا رات کو میں نے خواب میں دیکھا ایک فرشتہ آسمان سے تین جنتی کفن لے کر آیا ان میں دو کفن عتبہ اور یحییٰ کو اور تیسرا کفن ایک دوسرے شخص کو پہنایا صبح ہونے کے بعد میں نے ان کو خواب سنانے کے لئے بلایا لیکن عتبہ نے مجھے خواب بیان کرنے سے منع کر دیا اس کے ایک ماہ بعد ایک شب میں سویا ہوا تھا کہ اچانک کسی شخص نے مجھے حرکت دی میں نے اٹھ کر دیکھا تو عتبہ تھے میں نے ان سے وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا وہ خواب مجھے سناؤ میں نے بیٹھ کر ان کو خواب سنایا سننے کے بعد ہاتھ بلند کر کے انہوں نے کوئی بات کی لیکن وہ میری سمجھ میں نہیں آئی۔ اس کے بعد وہ چلے گئے اور میں دوبارہ سو گیا پھر جب میں اٹھا تو صاحب تنور نے تنور روشن کر لیا تھا میں اپنی سواری کی زین کس کر چل پڑا میں نے دیکھا کہ عتبہ گھوڑے کی لگام پکڑ کر بیٹھے ہیں، پھر ہم چلے حتیٰ کہ جب ہم حلب سے گزرے تو عتبہ نے مجھ سے کہا میرے لئے مشرکین کو غیظ و غضب میں مبتلا کرنے والا گھوڑا خرید دو ہم وہاں پر ٹھہر گئے حتیٰ کہ والی نے آ کر دروازہ کھولا مشرخ پیدل تھا ہم اندر داخل ہوئے ایک شخص دروازہ پر گھوڑا لئے یا ثور یا ثور پکار رہا تھا میں نے اس کے قریب جا کر کہا تیرے لئے یہاں ثور کہاں، راوی کہتا ہے کہ مشرخ اس سے گھوڑا لے کر اس پر سوار ہو گیا اس کے بعد ہم وہاں سے چلے حتیٰ کہ ایک جگہ ہم نے دشمن کے نشانات محسوس کئے مجھ سے والی نے کہا کون ان لوگوں کے بارے میں معلومات کر کے ہمیں فراہم کرے گا عتبہ نے کہا میں چنانچہ وہ چند ساتھیوں کے ہمراہ ان کی تلاش میں نکلا اسی اثناء میں دشمن نے عتبہ پر حملہ کر کے ایک شخص کے علاوہ سب کو قتل کر دیا پھر ہم عتبہ کے پیچھے گئے تو سب سے پہلے میں نے عتبہ کے جسم کو دیکھا ان کے سینے پر چھ یا سات زخم تھے میں نے ہی ان کو دفن کیا مخلد کہتے ہیں کہ عتبہ کے قتل کے ایک سال بعد ایک نوجوان جو اسی موقع پر شہید ہوا تھا کو میں نے خواب میں دیکھا میں نے اس سے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا مجھے شہداء میں شامل کر دیا گیا پھر میں نے اس سے عتبہ اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھا اس نے کہا ان کا شمار ملکوت السموات میں ہوتا ہے۔

۸۴۵۸احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد بن فارس، ابراہیم بن جنید، عون بن عبداللہ، مخلد بن حسین فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس عتبہ آئے میں نے ان سے آنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا میں غزوہ کے لئے آیا ہوں میں نے کہا کہ آپ غزوہ میں جارہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں غزوہ میں گیا اور شہید ہوگیا چنانچہ اس غزوہ میں سب سے پہلے عتبہ ہی شہید کئے گئے۔

۸۴۵۹احمد بن اسحاق، جعفر، ابراہیم، احمد بن سہل بصری، ابوجعفر فرماتے ہیں کہ کیا آپ عتبہ کے قتل کے وقت موجود تھے انہوں نے فرمایا نہیں البتہ عتبہ حباب بستی میں قتل کئے گئے۔

۸۴۶۰احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن حسین، عبیداللہ بن محمد بن حفص تیمی، ابوحسن بن مسیح فرماتے ہیں کہ عبد الواحد بن زید نے حباب بستی میں سخت سردی میں عتبہ سے ملاقات کی اس وقت ان سے پسینہ ٹپک رہا تھا میں نے سخت سردی میں پسینہ کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا اس جگہ مجھ سے ایک گناہ صادر ہوگیا تھا اس وجہ سے مجھ پر یہ حالت طاری ہے۔

۸۴۶۱احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، خالد بن خداش، عبدالقاہر بن عبدالرحیم فرماتے ہیں کہ ایک بار بصرہ میں سرخ آندھی چلی جس سے لوگ گھبرا گئے اور عتبہ پر سخت گریہ طاری ہوگیا۔

۸۴۶۲ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد الدورقی، ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی، عبدالسلام الحرانی، ابوعامہ الحرانی کہتے ہیں کہ ایک بار عتبہ گھر میں ساتھیوں کے ساتھ رہ رہے تھے اسی دوران تیز آندھی چل پڑی لیکن عتبہ اس سے لاعلم تھے جب میں نے ان کو اس سے مطلع کیا تو وہ فوراً اپنا کام چھوڑ کر کھڑے ہوگئے اور فرمانے لگے اے عتبہ تو اپنے خدا پر جرأت کرتے ہوئے کھجور کے خریدنے میں مصروف ہے کیوں کہ اس روز انہوں نے چند قیراط کی کھجوریں خریدی تھیں۔

۸۴۶۳احمد بن احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبداللہ ختلی، اسحاق بن ابراہیم ثقفی بصری، رباح قیسی فرماتے ہیں کہ عتبہ الغلام میری موجودگی میں چند قیراط کے عوض کھجوریں خریدیں مغرب کے وقت آندھی چل پڑی عتبہ نے کہا کہ اے رب العالمین ایک سال سے کھجوریں کھانے کی وجہ سے کھانے کو آج دل چاہ رہا تھا لیکن آپ نے اس پر میرا مواخذہ کرنے کا ارادہ کیا لہٰذا میں اسے صدقہ کرتا ہوں۔

۸۴۶۴ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد الدورقی، ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی، ابی بکر کہتے ہیں کہ عتبہ الغلام آٹا گوندھ کر دھوپ میں رکھ دیتے تھے حتی کہ وہ خشک ہوجاتا رات کے وقت اس سے ایک لقمہ کھالیتے اس کے بعد دن میں دھوپ میں رکھے ہوئے مٹکے سے لوٹا بھر کر پانی نوش فرمالیتے عتبہ کی باندی نے ان سے کہا اگر آپ آٹا مجھے دیدیں تو میں آپ کے لئے روٹی اور ٹھنڈے پانی کا انتظام کردوں عتبہ نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

۸۴۶۵احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، عبداللہ بن فرخ عابد فرماتے ہیں کہ عتبہ آٹا گوندھ کر دھوپ میں رکھ دیتے تھے خشک ہونے کے بعد اس سے کچھ تناول فرمالیتے اور فرماتے دنیا میں ہمارے لئے آٹا اور نمک ہے لیکن آخرت میں ان شاء اللہ ہمارے لئے عمدہ کھانے تیار کئے گئے ہیں۔

۸۴۶۶احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، احمد بن اسحاق حضرمی، سلم فراء کا قول ہے کہ عتبہ بصرہ کے عابدوں میں سے تھے اور صاحب خلق سے مشہور تھے عتبہ ہر ماہ کے شروع میں خشک آٹے کے ساٹھ ٹکڑے تیار کر لیتے تھے پھر ان میں سے ہر دن ایک شام میں اور ایک سحر کے وقت تناول فرماتے تھے عتبہ دائمی روزہ دار تھے ساحل اور صحراء پر ان کا قیام رہتا تھا۔

۸۴۶۷احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم ختلی، ابویوسف یعقوب بن اسحاق، ابوعمر بصری فرماتے ہیں کہ عتبہ کا راس المال صرف ایک پیسہ تھا اس کے عوض کھجور کے پتے خرید کر ان کو بانٹ کر تین پیسوں میں فروخت کر دیتے تھے، پھر ان میں سے ایک پیسہ صدقہ کر دیتے تھے ایک پیسہ کی افطاری خریدتے اور ایک اپنے پاس رکھ لیتے، ابویوسف فرماتے ہیں کہ اس وقت ایک دانق تین بڑے پیسوں کے

مساوی تھا۔

۸۴۶۸ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، خالد بن خداش، محمد بن مستور کا قول ہے کہ ایک روز عتبہ ہمارے پاس سبزہ زار پر تشریف لائے میں نے شام میں ان کو مدعو کیا اور ان کے لئے ایک درہم کا گوشت خرید کر اس کا لذیذ سالن تیار کروایا لیکن نماز عشاء کے بعد عتبہ غائب تھے میں نے انہیں تلاش کروایا تو وہ ایک کمرہ میں ستو کا شربت نوش کرتے ہوئے ملے اس وقت ان پر گریہ طاری تھا انہیں دعوت یاد دلائی گئی تو انہوں نے فرمایا میرے لئے یہی کافی ہے۔

۸۴۶۹ احمد بن اسحاق، جعفر بن فارس، ابراہیم بن جنید، احمد بن عمر ایاری، احمد بن حاتم ابوعبداللہ بصری، احمد بن عطا ابوعبداللہ جربولی فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے عتبہ کو گوشت تناول نہ فرمانے پر ملامت کی تو وہ فرمانے لگے میں اپنے نفس کو ایک سال پر ٹالتا رہا حتیٰ کہ جب سات سال گزر چکے تو میں نے ایک دوست کو ڈیڑھ دانق دے کر گوشت لانے کے لئے کہا جب اس نے گوشت خرید کر مجھے دیدیا تو مجھے ایک بچہ نظر آیا میں نے اس سے سوال کیا تو فلاں بن فلاں نہیں ہے جس کے والد کا انتقال ہو گیا ہے اس نے جواب دیا ہاں اس کے بعد مجھ پر گریہ طاری ہو گیا اور اس گوشت کے اس یتیم بچے کے پیٹ میں چلے جانے میں مجھے اپنا فائدہ نظر آیا لہذا وہ گوشت میں نے اس یتیم بچہ کو دیدیا اور اس وقت مجھے قرآن کی یہ آیت یاد آ گئی (ترجمہ) اور باوجودیکہ ان کو خود طعام کی خواہش اور حاجت ہے فقیروں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں (از انسان ۸)

۸۴۷۰ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن محمد خلال، احمد بن ثواب ابوعبداللہ مخلد بن حسین فرماتے ہیں کہ باب ہشام بن حسان کے پاس ہماری اور عتبہ کی نشست لگتی ایک روز عتبہ نے فرمایا غیر صاحب پیشہ شخص مجھے ناپسند ہے، ہم نے عرض کیا کہ آپ صاحب پیشہ ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہاں اس لئے کہ میرے پاس ایک پیسہ ہوتا ہے اس کے عوض میں کھجور کے پتے خرید کر انہیں بانٹ کر تین پیسوں میں فروخت کر دیتا ہوں۔

۸۴۷۱ احمد، جعفر بن ابراہیم، محمد بن ربیع فمی، ابوربیعہ فرماتے ہیں کہ ایک بار عتبہ مختصر سا توشہ لے کر واسط ایک ساتھی سے ملاقات کرنے کے لئے گئے۔

۸۴۷۲ ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خالد بن خداش اپنے بعض دوستوں کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک بار عتبہ اپنے بھائی سے ملنے واسط گئے اور زاد راہ کے طور پر بصرہ سے ایک جانور خرید لیا جو انہیں واسط تک کافی رہا۔

۸۴۷۳ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد، روح بن سلمہ، مسلم العباد انی فرماتے ہیں کہ ایک بار صالح مری، عتبہ الغلام، عبدالواحد بن زید اور مسلم الاسواری ہمارے پاس تشریف لائے ساحل پر ان کا قیام تھا ایک شب میں نے انہیں کھانے پر مدعو کر لیا ان کے سامنے کھانا لگا دینے کے بعد ایک صدا آئی، دنیاوی کھانے تمہیں دار آخرت سے غافل کرنے والے ہیں اور نفس کی لذت غیر نافع ہے، راوی کہتے ہیں کہ عتبہ اس کی آواز سننے کے بعد چیخ مار کر بیہوش ہو گئے پوری قوم پر گریہ طاری ہو گیا ان کے سامنے سے کھانا اٹھا لیا گیا خدا کی قسم انہوں نے اس سے ایک لقمہ بھی تناول نہیں فرمایا۔

۸۴۷۴ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، رجب بن منظور کہتے ہیں کہ عبدالواحد نے کھانا تیار کر کے بشمول عتبہ جماعت کو اس پر مدعو کیا راوی کہتے ہیں کہ عتبہ کے علاوہ سب نے کھانا کھایا بعض ساتھیوں نے دیکھا کہ عتبہ پر سکوت طاری ہے اور ان کی آنکھیں پرنم ہیں لوگوں کے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ایک شخص نے عبدالواحد کو عتبہ کی صورتحال سے مطلع کیا عبدالواحد نے عتبہ سے کھانا تناول نہ فرمانے کے بارے میں سوال کیا انہوں نے جواب دیا اس وقت مجھے جنت کے کھانے یاد آ گئے تھے ان کی بات سن کر عبدالواحد چیخ مار کر بے ہوش ہو کر گر پڑے بعض فرماتے ہیں کہ اس کے بعد عبدالواحد نے کبھی کسی کو کھانے پر مدعو نہیں فرمایا اور خود بھی

مکمل طور پر کبھی شکم سیر اور سیراب نہیں ہوئے اور نہ ہی کبھی مسکرائے۔

اس کے بعد عتبہ نے بھی مکمل طور پر شکم سیر نہ ہونے، سیراب نہ ہونے اور شب و روز نہ سونے پر قسم کھالی بعض ساتھیوں نے مکروہ اوقات الصلوٰۃ میں عتبہ کو سونے کا مشورہ دیا کیوں کہ اس صورت میں ان کی قسم بھی نہ ٹوٹتی۔ انہوں نے جواب میں فرمایا اللہ اور میرے مابین جو معاہدہ ہوا ہے اس میں حیلہ نکالنا میرے نزدیک ناجائز ہے عتبہ کپڑوں کے نیچے اون کا استعمال فرماتے تھے جمعہ کے روز اسے نکال کر عمدہ لباس زیب تن فرماتے۔

۸۴۷۵ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں کہ میں نے یوسف بن عطیہ کے لباس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ان کا لباس دو پرانی چادریں تھیں۔ ان میں سے ایک باندھ لیتے اور دوسری کمر پر ڈال لیتے تم انہیں دیکھ کر کاشتکار سمجھو گے لیکن ابراہیم کا قول ہے کہ عتبہ عز قبیلہ کے عربی النسل شریف انسان تھے۔

۸۴۷۶ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عبیداللہ، خلیل بن عمرو بکری، ابوانس کہتے ہیں کہ عتبہ نے مجھ سے فرمایا عنقریب تم مجھے اس دنیا میں نہیں دیکھو گے میں نے سوال کیا کہ آپ سے کیا غلطی ہوگئی ہے؟ انہوں نے فرمایا قریب ہے کہ زمین مجھے نگل جائے پھر میں نے ان سے وہی سوال کیا انہوں نے پھر گزشتہ جملہ فرمایا۔

۸۴۷۷ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، ابوعمر ضریر فرماتے ہیں کہ میں نے ریاح قیسی کو کہتے سنا ہے کہ عتبہ نے مجھ سے فرمایا اے ریاح میں خواہش نفس کے خلاف چلنے کا عزم کیے ہوئے ہوں اے ریاح اگر تیرے اندر ایک چیز پیدا ہو جائے تو لوگ آپ پر رشک کریں وہ زبان کو فضولیات سے محفوظ رکھنا ہے۔

۸۴۷۸ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، احمد بن ابراہیم زہیر مروزی فرماتے ہیں کہ ایک بار عتبہ ایک جماعت کے ہمراہ ایک چھوٹی کشتی میں سوار تھے ملاح نے کشتی کو ان میں سے بعض کے برابر کرنے کا ارادہ کیا اسے سب سے حقیر عتبہ ہی نظر آئے چنانچہ اس نے عتبہ کے پہلو پر ہاتھ مار کر انہیں سیدھا ہونے کو کہا عتبہ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اسے میں ہی سب سے حقیر نظر آیا ہوں۔

۸۴۷۹ احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید ختلی، محمد بن حسین، داؤد بن محبر، ابومحمد بن مخرم کا قول ہے کہ ایک بار سلیمان نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا ابن عتبہ پر افسوس ہے اس کی وجہ سے اہل بصرہ آفت میں مبتلا ہوئے اس کے بعد ایک بار سلیمان ایک لشکر کے ہمراہ سفر کرتے ہوئے عتبہ کے پاس سے گزرا تو ان کے سر پر کھڑا ہو گیا لیکن عتبہ کو علم ہی نہیں ہوا کیوں کہ اس وقت وہ سر نیچے کیے ہوئے زمین کرید رہے تھے، سلیمان نے سلام کیا تو عتبہ نے دیکھ کر جواب دیا پھر سلیمان نے ان سے ان کی خیریت دریافت کی عتبہ نے کہا کہ قیامت کے روز اللہ کے سامنے حاضری کی کیفیت کے بارے میں متفکر ہوں، اس کے بعد عتبہ اپنے کام میں مشغول ہو گئے سلیمان نے اس موقع پر عتبہ کو دو ہزار درہم پیش کیے لیکن انہوں نے قبول نہیں فرمائے سلیمان روتے ہوئے وہاں سے واپس ہوا اور کہہ رہا تھا کہ عتبہ کے بابت ہمارے خیالات غلط ثابت ہوئے۔

۸۴۸۰ احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبداللہ، عبداللہ بن عون، ابوحفص فرماتے ہیں کہ ایک بار عتبہ اپنے کسی رشتہ دار کے ہمراہ سفر کر رہے تھے راستہ میں عتبہ باتیں کر رہے تھے لیکن ان کے ساتھی خاموش تھے عتبہ نے ان سے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا آپ کو حاکم بصرہ جاتے ہوئے نظر نہیں آ رہے؟ عتبہ نے فرمایا مجھے وہ نظر نہیں آ رہے۔

۸۴۸۱ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمن، معتمر فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عبدالواحد سے سوال کیا کہ آپ کے علم میں ایسا کوئی شخص ہے جسے راستہ پر چلنے کے باوجود کسی کا علم نہ ہو؟ عبدالواحد نے کہا کہ ایک شخص کے علاوہ جو ابھی تمہارے سامنے آنے والا ہے مجھے علم نہیں چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد میں نے بازار کے راستے سے عتبہ کو تشریف لاتے دیکھا ہے؟ عتبہ نے فرمایا میں نے

رات میں کسی کو نہیں دیکھا۔

۸۴۸۲ عبداللہ، احمد، احمد، ابراہیم، جعفر، عبدالواحد فرماتے ہیں کہ عتبہ جمعہ کے روز مسجد تشریف لاتے لوگ سایہ میں کھڑے رہتے لیکن وہ دھوپ میں کنکریوں پر کھڑے ہوتے پھر رکوع، سجدہ اسی قدر طویل فرماتے عبدالواحد کا قول ہے کہ میری رائے یہ ہے کہ عتبہ کو گرمی محسوس ہی نہیں ہوتی تھی۔

۸۴۸۳ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، عمار بن عثمان حلبی، ریاح ابو مہاجر قیسی عتبہ فرماتے ہیں کہ اگر موت کی خواہش ممنوع نہ ہوتی تو میں اس کی خواہش کرتا قیسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا اس میں دو فائدے ہیں (۱) فجار کی صحبت سے چھٹکارا (۲) ابرار کی مجاورت کی امید۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد عتبہ پر گریہ طاری ہو گیا اور استغفار پڑھتے ہوئے فرمانے لگے قیامت کے روز مجھے شیطان کے ساتھ لوہے کا طوق پہنا کر دوزخ میں ڈالے جانے کا خوف ہے اس کے بعد وہ بیہوش ہو گئے۔

۸۴۸۴ ابو محمد، احمد بن اسحاق، ابو حاتم، احمد بن خالد وہبی، کہتے ہیں کہ میں نے بعض ساتھیوں کو کہتے سنا ہے کہ ایک بار عتبہ پر غشی طاری ہو گئی ہوش آنے پر فرمانے لگے اے باری تعالیٰ اس شخص پر رحم فرما جو آپ پر جرأت کرتے ہوئے دین کھاتا ہے لوگوں نے پر قرض شدہ رقم کی جانچ پڑتال کی تو ان پر دو پیسے قرض نکلے۔

۸۴۸۵ ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابی حسن، احمد بن ابی الحواری، جعفر بن محمد فرماتے ہیں کہ ہر شب عتبہ تین بار چیخ مارتے تھے "سورۂ قیامہ" تلاوت کر کے مراقب ہو کر سوچتے رہتے تھے ثلث شب گزرنے پر ایک چیخ مارتے اس کے بعد پھر مراقبہ فرماتے سحری کے وقت پھر دوسری چیخ مارتے۔ احمد فرماتے ہیں کہ جب میں نے بعض بصری افراد سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا چیخ کے بجائے ان کی دو چیخوں کے درمیانی حالت قابل غور ہے۔

۸۴۸۶ احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن حسین، یحییٰ بن منظور، سلیم نحیف فرماتے ہیں کہ ایک شب عتبہ مسلسل کہتے رہے کہ اے باری تعالیٰ تو مجھے عذاب دے یا مجھ پر رحم کرے دونوں صورتوں میں میں آپ کا محب ہوں، راوی کہتا ہے کہ عتبہ کی صبح تک مسلسل یہی کیفیت رہی۔

۸۴۸۷ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم بن عامر، محمد بن فہد مدینی، فرماتے ہے کہ عتبہ شب میں طویل نماز پڑھتے، نماز سے فارغ ہو کر سر بلند کر کے عرض کرتے اے میرے سید تو مجھے عذاب دے یا معاف کر دے دونوں صورتوں میں آپ کا محب ہوں۔

۸۴۸۸ احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن حسین، مصعب بن سلیمان، مسلم بن عرفجہ عنبری عنبسہ خواص فرماتے ہیں کہ عتبہ میری زیارت کو تشریف لاتے بعض مرتبہ تو شب بھی میرے پاس ہی گزارتے، چنانچہ ایک شب میرے ہاں قیام تھا سحری کے وقت خوب ان پر گریہ طاری ہوا صبح ہونے کے بعد میں نے ان سے عرض کیا آپ پر اس قدر گریہ طاری کیوں جاری تھا فرمایا اے عنبسہ قیامت کے روز اللہ کی پیشی یاد آ گئی تھی، اس کے بعد وہ گرنے کے قریب ہو گئے تو میں نے انہیں سہارا دیا اس وقت بھی ان کی آنکھیں سرخ اور پرنم تھیں پھر ان پر وہی کیفیت طاری ہونے لگی میں نے انہیں کہا عتبہ عتبہ کیا بات ہے، ہلکی آواز سے انہوں نے جواب دیا پھر فرمانے لگے قیامت کے روز کیا ہوگا، بار بار یہی جملہ دہراتے رہے اور روتے رہے فرماتے اے باری تعالیٰ اگر تو مجھے عذاب دے تو میں پھر بھی آپ کا محب ہوں مسلسل یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ مجھ پر بھی گریہ طاری ہو گیا۔

۸۴۸۹ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عیسیٰ طلاوی، ابو عبداللہ شحام فرماتے ہیں کہ عتبہ الگ کمرہ میں میرے پاس رات گزارتے تھے، عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے عتبہ کی عبادت کا حال پوچھا انہوں نے فرمایا عتبہ ساری شب قبلہ رخ بیٹھ کر روتے ہوئے گزار دیتے تھے، کبھی عتبہ میرے پاس آ کر افطاری کے لئے تھوڑا سا ٹھنڈا پانی اور چند کھجوریں طلب فرماتے اور فرماتے کہ

اس کے لانے والے کو میرے برابر ثواب ملے گا۔

۸۴۹۰ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی، مخلد بن حسین کا قول ہے کہ عتبہ اور ان کے دوست بھی گویا انبیاء کے تربیت یافتہ تھے۔

۸۴۹۱ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، عبدالرحیم بن یحییٰ دیلی، عثمان بن عمارة، عتبہ فرماتے ہیں کہ محبت الٰہی سے لبریز قلب کو گرمی، سردی، ترش اور شیریں کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔

۸۴۹۲ احمد بن جعفر، ابراہیم، محمد بن حسین، معاذ ابوعون، ابوعمران تمار، حسن بن ابی جعفر، عتبہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی معرفت سے مطلع قلب اس کا محب ہوتا ہے اور اس کا محب اس کا مطیع ہوتا ہے اور مطیع قلب کا اللہ اکرام کرتا ہے اور پھر ایسے قلب کو جوار الٰہی نصیب ہوتا ہے، ایسا قلب قابل مبارک ہے عتبہ مسلسل یہ فرماتے رہے حتیٰ کہ بیہوش ہو گئے۔

۸۴۹۳ احمد، جعفر، ابراہیم، محمد بن حسین، داؤد بن محبر، عبدالواحد بن زید فرماتے ہیں کہ بعض مرتبہ میں عتبہ کی حالت کے بارے میں تمام شب متفکر رہتا جب میں ان سے نفس پرنرمی کے بارے میں سوال کرتا تو ان پر گریہ طاری ہو جاتا۔

۸۴۹۴ احمد، جعفر، ابراہیم، ابوطیب، ابن اسماعیل القاری فرماتے ہیں کہ بعض ساتھیوں نے عبادان میں عتبہ کو مرض کی وجہ سے علاج کا مشورہ دیا لیکن انہوں نے فرمایا میری بیماری ہی میرا علاج ہے نیز فرمایا دنیا خوش کم غمگین زیادہ کرتی ہے۔

۸۴۹۵ احمد، جعفر، ابراہیم، عبداللہ بن عون خراز، ابوحفص بصری فرماتے ہیں کہ میرا ایک دوست عتبہ کا ہمسایہ تھا اس نے ایک شب عتبہ کو کہتے سنا آسمان کے جبار پاک ہے تیری ذات تیرا محب مشقت میں ہے غیب سے ندا آئی اے عتبہ تو سچا ہے اس کے بعد عتبہ بیہوش ہو گئے

۸۴۹۶ احمد، جعفر، ابراہیم، محمد بن حسین، یحییٰ بن راشد، عبیداللہ بن مبشر کہتے ہیں کہ ایک بار عتبہ نے دعا کی اے اللہ مجھے صوت حزین، مسلسل گریہ اور بلاتکلف غذا عطا فرما چنانچہ تلاوت قرآن کے وقت خود بھی روتے اور دوسروں کو بھی رلاتے اور ہمیشہ روتے گھر میں ہی رہتے کھانا غیر معلوم طریقہ پر خود ہی ان تک پہنچ جاتا۔

۸۴۹۷ احمد، جعفر، ابراہیم، احمد بن محمد فرماتے ہیں کہ میں نے ابن داؤد کو کہتے سنا مخلد بن حسین، ابراہیم بن ادہم اور عتبہ کی ہم نشینی اختیار کر ایک بار ان سے عتبہ اور ابراہیم کے افضل ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا عتبہ میرے نزدیک سب سے افضل تھے۔

۸۴۹۸ احمد، جعفر، ابراہیم، حمید بن ربیع، مسلم بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے عتبہ کی زیارت کی ہے پرندے بھی ان کی باتوں کا جواب دیتے تھے۔

۸۴۹۹ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خالد بن خداش بعض کا قول نقل کرتے ہیں کہ عتبہ نے ایک بار پرندہ کو کہا میرے پاس آجاؤ تمہارے لئے امان ہے چنانچہ وہ پرندہ ان کے ہاتھ پر آکر بیٹھ گیا کچھ دیر کے بعد انہوں نے پرندہ کو چھوڑ دیا اور اس بات کو بیان کرنے سے اپنے ساتھی کو منع کر دیا۔

۸۵۰۰ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلیل بن عمرو عسکری فرماتے ہیں کہ میں نے مہدی کو کہتے سنا ہے کہ ایک شب میں صحرا کی طرف گیا تو وہاں عتبہ موجود تھے مجھ سے فرمایا میں نے اللہ سے کھجوریں بھیجنے کی درخواست کی تھی میں نے ان سے کہا کہ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں کھجور کھلائے چنانچہ ان کے دعا کرنے پر تازہ کھجوروں کی زنبیل ہمارے سامنے آگئی۔

۸۵۰۱ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمن، عبدالخالق عبدی فرماتے ہیں کہ عتبہ کی عبادت کے لئے ایک الگ کمرہ تھا شام جاتے ہوئے اسے تالا لگا کر فرمایا میری وفات کی خبر آنے سے قبل اسے مت کھولنا چنانچہ لوگوں نے عتبہ کی وفات کے بعد اسے کھولا تو اس میں ایک قبر اور ایک لوہے کا طوق تھا۔

۸۵۰۲ابوبکر بن مالک،عبداللہ بن احمد،علی بن مسلم،سیار،عبداللہ بن شمیط فرماتے ہیں کہ عتبہ تمام نمازیں میرے والد کے ساتھ ادا کرتے تھے۔

۸۵۰۳ابوبکر،عبداللہ،احمد بن ابراہیم،ابراہیم بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ یوسف بن عطیہ سے عطا سلمی کے ہدیہ قبول کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟انہوں نے فرمایا وہ صرف عتبہ کا ہدیہ قبول فرماتے تھے میں نے پوچھا کہ عتبہ کا ہدیہ کیسا ہوتا تھا فرمایا عتبہ کے ہاتھ میں چادر کے نیچے زیتون اور سرکہ سے بھری ایک چھوٹی سی مسندو بچی ہوتی تھی۔

۸۵۰۴ابوبکر بن مالک،عبداللہ بن احمد،ہارون بن عبداللہ علی بن مسلم،سیار،ریاح فرماتے ہیں کہ عتبہ نے مجھ سے فرمایا اے ریاح ہماری معاونت نہ کرنے والا ہمارا مخالف ہے۔

۸۵۰۵محمد بن احمد،حسن بن محمد،ابوزرعہ،ہارون،سیار،مقدامہ بن ایوب جشکی فرماتے ہیں کہ میں نے عتبہ کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ اختیار کیا عتبہ نے جواب دیا اللہ نے آپ کے گھر میں لکھی ہوئی دعا کی برکت سے میری مغفرت فرمادی جشکی کہتے ہیں کہ صبح اٹھتے ہی میں نے گھر میں جاکر دیکھا تو عتبہ کے خط سے یہ دعا لکھی ہوئی تھی اے گمراہوں کو ہدایت عطا کرنے والے،اے عاصیوں پر رحم کرنے والے،اے لوگوں کی لغزشوں کو معاف کرنے والے اپنے گناہگار بندہ اور تمام مسلمانوں پر رحم فرما اور انبیاء،اور صدیقین،شہداء اور صالحین کے ساتھ ہمارا حشر فرما۔

۸۵۰۶احمد بن اسحاق،جعفر بن محمد،ابراہیم بن جنید،محمد بن حسین،سعید بن عامر،فرماتے ہیں کہ ایک بصری خاتون دائمی روزہ دار افطار کے وقت دعا کرتے ہوئے کہتی اے اللہ قیامت کے روز آپ ﷺ کے حوض سے مجھے سیراب فرما۔کہتی ہیں کہ ایک بار خواب میں مجھے عتبہ کی زیارت ہوئی انہوں نے مجھ سے فرمایا تم دعا میں یہ بھی کہا کرو اے اللہ عتبہ کے حوض سے بھی مجھے سیراب فرما اس لئے کہ جنت میں اس کے لئے بھی ایک حوض ہے وہ خاتون عتبہ کی پڑوسن تھی۔

۸۵۰۷سعید بن محمد،احمد بن ابراہیم،خلف بن فضل،ابوقاسم مجاہد بن حاتم برکی،ابوحاتم رازی فرماتے ہیں کہ ابان بن ثعلب عتبہ کے والد تھے۔

۳۶۸بشر بن منصور سلیمی[1]

آپ عالم،عابد،گوشہ نشین اور ذاکر انسان تھے۔

۸۵۰۸عبداللہ بن محمد بن جعفر،احمد بن حسین بن نصر،احمد بن ابراہیم بن کثیر،عباس بن ولید بن نصر،کہتے ہیں کہ ایک روز عصر کے بعد ہم بشر بن منصور کی خدمت میں حاضر ہونے وہ پریشانی کے عالم میں ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا کہ اے ابومحمد شاید ہم نے آپ کو کسی چیز سے منع کر دیا،انہوں نے انتہائی دھیمی آواز میں فرمایا میں تم سے کوئی بات خفیہ رکھنے والا نہیں ہوں اس وقت میں تلاوت قرآن کریم میں مشغول تھا اس کے بعد فرمایا میں ملاقات کے ذریعہ کسی کو نقصان پہنچانے والا نہیں ہوں۔

۸۵۰۹ابومحمد بن حیان،احمد بن نصر حذاء،احمد بن ابراہیم دورقی،عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں کہ بشر بن منصور مجھ سے فرمایا کرتے تھے علم کے حصول کے لئے فارغ اوقات میں بھی کوشش کرو۔

۸۵۱۰ابومحمد،احمد بن نصر،احمد،عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے ابوخصیب عبداللہ بن ثعلبہ اور بشر بن مری کے ساتھ بشر بن منصور کے پاس جانے کا پروگرام بنایا جب ہم ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے فرمایا میں نے تمہاری آمد کے سلسلے میں استخارہ کیا تھا جس میں میرا قلبی

---

[1] التاریخ الکبیر ۲/۱/۸۳. والجرح ۱/۱/۳۶۶. والمیزان ۱/۳۲۵. وتهذیب الکمال ۶۰۸.

رجحان تمہاری خیر آمد کی طرف ہو گیا تھا، عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ ایک بار بشر بن منصور کسی کام سے میرے پاس آئے تو میں نے ان کی خدمت عالیہ میں عرض کیا کہ حضرت آپ ہمارے پاس پیغام پہنچا دیتے انشاء اللہ میں خود آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا جواب میں فرمایا تم کو مجھ سے کام نہیں تھا بلکہ مجھے تم سے کام تھا عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ واپس تشریف لے جانے کے لئے میں نے ان کی خدمت میں سواری پیش کی تو فرمایا مجھے اس قسم کی چیزوں کا نفس کو عادی بنانا ناپسند ہے، نیز عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن جعفر نے پانی کا حوض بنوایا تھا لیکن بشر بن منصور اس سے پانی استعمال نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ باندی کے ذریعہ سے نہر سے پانی کا مٹکا منگواتے تھے۔

۸۵۱۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عمارہ بن یحییٰ ابوحمزہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے عبدالرحمن سے سوال کیا کہ کوئی شخص اپنے ساتھی کے اہل خانہ کو سلام بھجوا سکتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا میں نے عبدالرحمن کی مانند کسی کو نہ پایا جب وہ میرے پاس تشریف لاتے تھے تو میرے گھر والوں کو سلام بھجواتے تھے، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن سے سوال کیا کہ اگر بدعتی یا فاسق شخص ایسی جماعت کو سلام کرے جو کھانے میں مشغول ہو گیا وہ لوگ اسے کھانے کی دعوت دے سکتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا دے سکتے ہیں، نیز عبدالرحمن : فرمایا انسان کے لئے حرام سے اجتناب کی مانند اخلاق ذمیمہ سے بھی اجتناب لازمی ہے۔

۸۵۱۲ ابو محمد بن حیان، احمد الحذاء، دورقی، عباس بن ولید بن نصر کا قول ہے کبھی بشر بن منصور داڑھی ہاتھ میں لے کر اپنے کو خطاب کر کے فرماتے اے بشر کیا تو ساٹھ سال گزرنے کے بعد بھی سرداری کا خواہاں ہے؟ حضرت عباس فرماتے ہیں کہ بشر کا قول ہے ہر شئے کے لیے بچاؤ ہوتا ہے نفس کے لئے بھی بچاؤ تلاش کر نفس کو اپنے اوپر غالب مت ہونے دو۔

۸۵۱۳ ابو محمد، احمد، دورقی، غسان بن مفضل فرماتے ہیں کہ بشر ان اولیاء اللہ میں سے تھے جنہیں دیکھ کر اللہ اور یوم آخرت یاد آ جاتے تھے بشر ذکی فقیہ اور خندہ رو انسان تھے، نیز فرمایا ایک سال بشر بن منصور اور محمد بن یوسف حج پر تشریف لے گئے وہاں پر بشر نے سب کے لئے خوب دعائیں کیں فرماتے ہیں کہ ایک بار شقیق مصری نے کہا آپ کو آپ کی ملکیت میں ایک لاکھ کی رقم کا جمع ہونا پسند ہے؟ انہوں نے فرمایا اس کے مقابلہ میں بصارت کا زائل ہو جانا مجھے پسند ہے، غسان فرماتے ہیں کہ بشر عربی النسل انسان تھے انہوں نے اپنی اولاد کو عربی پڑھنے کا عمل سکھایا تھا، نیز فرمایا کہ بشر کی کبھی تکبیر اولی فوت نہیں ہوئی اور مسجد میں کسی سائل کو محروم نہیں لوٹنے دیتے تھے، انہوں نے اپنی تجہیز و تکفین کی مجھے وصیت کی تھی۔

۸۵۱۴ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی، عبدالخالق ابوہمام زہرانی، فرماتے ہیں کہ بشر بن منصور کا قول ہے حقیقت تک پہنچنے والے بہت کم لوگ ہیں۔

۸۵۱۵ سہل بن منصور فرماتے ہیں کہ ایک روز بشر نے طویل نماز ادا کی ایک شخص ان کو دیکھ رہا تھا بشر نے اس سے کہا میری نماز سے دھوکہ مت کھانا اس لئے کہ ابلیس نے فرشتوں کے ساتھ خوب اللہ کی عبادت کی ہے۔

۸۵۱۶ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسن، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہے کہ ایک بار میں نے بشر سے کہا ہمارے لئے ایک خیر و برکت کی مجلس منعقد ہوتی ہے بشر نے فرمایا ایسی مجلس قابل سعادت ہے پھر میں نے ان سے کہا کہ لوگ ہمارے لئے مجلس منعقد کریں تو ہمیں اس پر افسوس ہوتا ہے بشر نے فرمایا اس صورت میں تو اس مجلس کا منعقد ہونا بہتر ہے۔

۸۵۱۷ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، زہیر بجستانی ابوعبدالرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے بشر کو کہتے سنا کہ جب بھی میں نے کسی کی یا کسی نے میری ہم نشینی اختیار کی تو بعد میں مجھے اس پر ندامت ہوئی۔

۸۵۱۸ عبداللہ، احمد، احمد محمد بن عبداللہ انصاری، ایوب بن عبداللہ انصاری، فرماتے ہیں کہ بشر ہمیں حدیثیں سنایا کرتے تھے بعد میں فرماتے دوسروں کے سامنے حدیث بیان کرتے وقت میں خیر کثیر سے محروم ہو جاتا ہوں۔

۸۵۱۹ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن عبید، علی بن مدینی، عبدالرحمن بن مہدی، بشر بن منصور کا قول ہے جب بھی میں آخرت کی یاد سے غافل کسی امر میں مشغول ہوتا ہوں تو مجھے اپنی عقل زائل ہونے کا خوف پیدا ہو جاتا ہے۔

۸۵۲۰ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم بن جمیل، علی بن مسلم، سیار، بشر بن مفضل کہتے ہیں کہ ایک شب مجھے خواب میں بشر بن منصور کی زیارت ہوئی میں نے عرض کیا کہ اے ابو محمد اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا بشر نے جواب دیا کہ میرے خوف کے مقابلہ میں اللہ نے میرے ساتھ آسانی کا معاملہ فرمایا۔

۸۵۲۱ محمد بن احمد بن عمر، ابی، ابوبکر بن عبید، محمد بن قدامہ فرماتے ہیں کہ بشر بن منصور سے وفات کے وقت قرض کے بارے میں نصیحت کی درخواست کی گئی تو فرمایا میں گناہوں کی بخشش کے بارے میں تو اللہ سے پر امید ہوں کیا میں قرض کے بارے میں اس سے امید نہ رکھوں چنانچہ ان کی وفات کے بعد ان کے کسی بھائی ان کا قرض ادا کر دیا۔

۸۵۲۲ ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، حسین بن حسن، ابن عیینہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے بشر سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا مردوں کا لشکر تمہاری موت کا منتظر ہے۔

۸۵۲۳ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی عاصم، سلیمان عبداللہ بن احمد، عباس بن الولید، بشر بن منصور، سفیان، سہیل، ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا دین سراسر نصیحت کا نام ہے صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ کس کے لئے آپ نے فرمایا اللہ اس کے رسول اس کی کتاب ائمہ المسلمین اور عام لوگوں کے لئے۔[1]

۸۵۲۴ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، حسین ابن حفص، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالاعلیٰ بن حماد، بشر بن منصور، زہیر بن محمد، سہیل، ابی، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک بار آپ ﷺ کی ایک انصاری نے دعوت کی اس موقع پر ہم بھی اس دعوت میں آپ کے ساتھ شریک ہوئے کھانے سے فارغ ہو کر ہاتھ دھو کر آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی، **الحمد للہ یطعم ولا یطعم من علینا فھدانا واطعمنا وسقانا وکل بلاء حسن ابلانا الحمد للہ غیر مودع ربی ولا مکافی ولا مکفور ولا مستغنی عنہ الحمد للہ الذی اطعم من الطعام وسقی من الشراب وکسی من العری وھدی من الضلالۃ وبصر من العمی وفضل علی کثیر من خلقہ تفضیلا الحمد للہ رب العالمین**[2]

۸۵۲۵ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، عباس بن ولید، بشر بن منصور، عمران بن عبد اللہ بن عثمان بن خثیم، سعید بن جبیر، ابن عباس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا حجر اسود کو قیامت کے دن اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ذریعے وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہوگی جس کے ذریعہ وہ اپنے استلام کرنے والے کے لئے گواہی دے گا۔[3]

۸۵۲۶ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، عبدالاعلیٰ بن حماد، بشر بن منصور، عمر بن نبہان ابی شداد، جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے ایمان لانے کے بعد تین عمل کرنے والا آخرت میں جس دروازے سے چاہے گا

۱۔ سنن النسائی ۷/۱۵۶، ۱۵۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۵۰ ومسند الامام احمد ۴/۱۰۲. والسنن الکبری للبیہقی ۸/۱۶۳ ومسند ابی عوانہ ۱/۳۷

۲۔ المستدرک ۱/۳۹۶ وصحیح ابن حبان ۱۳۵۲ وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۴۸۶. وامالی الشجری ۱/۲۵۳ والشکر لابن ابی الدنیا ۱۷. والدر المنثور ۳/۲۷ واتحاف السادۃ المتقین ۵/۲۲۴ ۷/۱۴۴ وکنز العمال ۱۸۵۰۴

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۴۶ ومجمع الزوائد ۳/۲۴۲ والترغیب والترہیب ۲/۱۹۳ وکنز العمال ۳۴۶۵۲

جنت میں داخل ہوگا اور جس حور سے چاہے گا شادی کرے گا (۱) خفیہ طریقہ سے قرض ادا کرنے والا (۲) فرض نماز کے بعد سورۃ اخلاص دس مرتبہ پڑھنے والا (۳) قاتل کو معاف کرنے والا ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ ان میں سے ایک عمل کرنے والے کے لئے بھی خوشخبری ہے آپ نے فرمایا ہاں ہے!

۳۶۹ عبدالعزیز بن سلمان

آپ حامل الخوف والرجاء انسان تھے۔

۸۵۲۷ ولید بن احمد، محمد بن احمد بن نصر، عبدالرحمن بن محمد بن ابراہیم محمد بن یحییٰ، محمد بن حسن، یحییٰ بن بسطام اصغر ابوطارق تبان کا قول ہے عبدالعزیز بن سلمان قیامت اور موت کے ذکر کے وقت ایک غمزدہ عورت کی مانند چلاتے تھے ان کی مجلس کے دوران مسجد کے گوشوں سے خوف الٰہی کی وجہ سے رونے کی آواز بلند ہوتی تھی بعض مرتبہ تو مسجد کے گوشہ سے ایک یا دو افراد مردہ حالت میں اٹھائے جاتے تھے۔

۸۵۲۸ ولید بن احمد، محمد بن احمد، عبدالرحمن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ، محمد بن حسین، مالک بن ضیغم، مسمع بن عاصم کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے عبدالعزیز بن سلمان کلاب بن جری اور سلیمان اعرج کے ہمراہ ساحل سمندر پر شب گزاری کلاب پر ایسا گریہ طاری ہوا کہ ہمیں ان کی موت کا خطرہ پیدا ہو گیا اس کے بعد عبدالعزیز پھر سلیمان پر بھی گریہ طاری ہو گیا صبح ہونے پر میں نے شب میں گریہ کے بارے میں عبدالعزیز سے سوال کیا انہوں نے جواب دیا کہ دریا کی موجوں کو دیکھ کر دوزخ کی آگ کے شعلے مجھے یاد آ گئے تھے جس کی وجہ سے مجھ پر یہ طاری ہو گیا پھر میں نے کلاب وسلمان سے سوال کیا انہوں نے بھی اسی قسم کا جواب دیا لیکن ان میں سے سب سے برا میں تھا کہ مجھے صرف ان کے گریہ کی وجہ سے گریہ طاری ہوا۔

۸۵۲۹ ابوبکر محمد بن احمد بن محمد المکراان، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن عبدالعزیز بن سلمان نے اپنے والد کا قول نقل کیا ہے کہ موت کے یقین کے باوجود دنیا سے آنکھیں ٹھنڈی کرنے والے اور اس سے جی لگانے والے انسان پر مجھے تعجب ہے اس کے بعد ہائے ہائے کرتے ہوئے عبدالعزیز بیہوش ہو گئے۔

۸۵۳۰ ابی، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، یحییٰ بن عیسیٰ بن ضرار سعدی، عبدالعزیز بن سلمان بن عابد، مطہر سعدی کا قول ہے میں نے ایک روز خواب دیکھا کہ میں ایک نہر کے کنارہ پر ہوں جس میں خالص مشک بہہ رہی ہے اس کے دونوں طرف موتیوں کے درخت ہیں جن کی ٹہنیاں سونے کی ہیں میرے پاس چند لڑکیاں آئیں اور وہ سب کہہ رہی تھیں جس ذات کی تسبیح ہر زبان ومکان میں جاری ہے وہ پاک ذات ہے میں نے ان سے سوال کیا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم مخلوق خدا میں سے ہیں پھر میں نے ان سے سوال کیا یہ لوگ تمہارے ذریعے آنکھیں ٹھنڈی کرنے والے کون ہیں جواب دیا شب بیدار قرآن کی تلاوت کرنے والے لوگ ہیں۔

۸۵۳۱ ابوبکر موذن، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن حسین، ابوعقیل زید بن عقیل کہتے ہیں کہ مطرف سنری نے عبدالعزیز سے سوال کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ بصرہ کی مسجد کے وسط میں ایک شخص کہہ رہا ہے موت کی یاد خائفین کے قلوب کو بیدار کرنے والی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس بات کے سننے کے بعد عبدالعزیز بیہوش ہو کر گر پڑے۔

---

۱. مجمع الزوائد ۱۰/۲۰۰. والمطالب العالية ۳۴۰۳. والترغيب والترهيب ۲/۵۰۳. واتحاف السادة المتقين ۸/۲۱۰. والدر المنثور ۶/۴۱۱. وتخريج الاحياء ۳/۱۴۹. والتفسير ابن كثير ۸/۵۳۵. والأحاديث الضعيفة ۶۵۴.

۸۵۳۲ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن عباس، مسلمہ بن شبیب، ابراہیم بن جنید، محمد بن عبدالعزیز ابن سلمان عابد فرماتے ہیں کہ میرے والد کے تہجد پڑھنے کے وقت گھر میں زبردست شور کی آواز سنائی دیتی تھی اصل میں جن اٹھ کر وضو کر کے میرے والد کے ساتھ تہجد پڑھتے تھے۔

۸۵۳۳ ابی، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن ادریس، احمد بن ابی الحواری کہتے ہیں کہ عبدالعزیز راسبی سے ان کی خواہش کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میری خواہش یہ ہے کہ خیمہ میں بیٹھ کر اللہ سے خوب خلوت کروں۔

۸۵۳۴ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ عنبری، عبدالعزیز، مالک بن دینار، کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں انس کے پاس ایک شیخ آئے وہ اجازت طلب کر کے کبرسنی کی وجہ سے عصا کے سہارے کھڑے ہو گئے اور انس سے وصیت کی درخواست کی انس نے فرمایا اللہ کی معیت متقین اور محسنین کو حاصل ہے۔

۳۷۰ عبداللہ بن ثعلبہ

آپ کا قلب محبت الٰہی سے لبریز تھا۔

۸۵۳۵ ابوبکر محمد بن احمد مؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، ابوالحسن بصری، ابوعروہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ پر اس قدر گریہ طاری ہوتا کہ ان کے رخسار آنسوؤں سے تر ہو جاتے اور فرماتے ہر انسان کو فنا ہونے کے بعد قبرستان میں جانا ہے لوگ روز افزوں اپنی قبروں کے نزدیک ہو رہے ہیں۔

۸۵۳۶ ابی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن ادریس، محمد بن علی باہلی، عبداللہ بن ثعلبہ کا قول ہے شام کے وقت من جانب اللہ انسان کی حفاظت ہوتی ہے لیکن صبح ہوتے ہی انسان معاصی میں مبتلا ہو جاتا ہے پھر شام ہوتے ہی اللہ کی حفاظت انسان کی طرف دوبارہ لوٹ آتی ہے۔

۸۵۳۷ محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ ابن عبید، حامد بن عمر بکراوی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ثعلبہ کو سفیان بن عیینہ سے کہتے سنا اے ابو محمد ہائے غم کے بعد غم ہے، سفیان نے ان سے عرض کیا کہ کیا آپ کو بھی کوئی غم لاحق ہوا ہے عبداللہ نے فرمایا مجھے پھوڑ دو میں کبھی خوش ہوا ہی نہیں۔

۸۵۳۸ ابی، احمد بن محمد، ابوبکر بن سفیان، محمد بن ادریس، عبدالصمد بن محمد، ابی، عبداللہ بن ثعلبہ فرماتے ہیں کہ الٰہی آپ کے کرم کا مستحق تو یہ ہے کہ کبھی بھی آپ کی نافرمانی نہ کی جائے لیکن اس کے باوجود آپ کی نافرمانی اس طرح کی جاتی ہے کہ گویا عاصی لوگ آپ کی دسترس سے باہر ہیں لوگوں کی کون سی عزیز آپ کی نافرمانی سے خالی ہے لیکن پھر بھی آپ کی طرف سے ان پر رحمت کا نزول ہو رہا ہے۔

۸۵۳۹ ابی، احمد، ابوبکر علی بن محمد، یوسف بن ابی عبداللہ، عبداللہ بن ثعلبہ کا قول ہے اے انسان تو ہنسنے میں مشغول ہے ہو سکتا ہے کہ تیرا نام مردوں کی فہرست میں لکھا جا چکا ہو۔

۳۷۱ مغیرہ بن حبیب

آپ نیک، شہوات سے دور اور اللہ کا قرب حاصل کرنے والے انسان تھے۔

۸۵۴۰ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق سراج، ہارون بن عبداللہ، محمد بن جعفر بن یوسف، اسحاق بن جمیل، علی بن مسلم طوسی، سیار، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں ایوب سختیانی نے مالک بن دینار کے داماد مغیرہ بن حبیب کو غسل دیا اس وقت ایوب نے فرمایا اے باری تعالیٰ مغیرہ کو جنت میں داخل فرما اس لئے کہ دنیا میں وہ سب سے زیادہ اس بات کا حریص تھا اس کے بعد فرمایا خدا کی قسم مغیرہ

ہمارے پاس ہمیشہ مالک بن دینار کے ہمراہ تشریف لائے۔

۸۵۴۱ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن عبداللہ، علی بن مسلم، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ مالک بن دینار کے داماد مغیرہ بن حبیب کا قول ہے کہ ہوسکتا ہے کہ مالک بن دینار دنیا سے چلے جائیں اور میں ان کے معمولات سے بے خبر ہوں اس لئے ایک شب میں نے مالک کے ساتھ نماز عشاء ادا کی اس کے بعد گھر جا کر میں نے چادر ڈال لی پھر مالک تشریف لائے گھر میں داخل ہو کر روٹی قریب کر کے اسے کھانے لگے اس سے فارغ ہو کر نماز شروع فرمادی اور اپنی ریش مبارک کو ہاتھ میں لے کر فرمانے لگے اے اللہ اولین و آخرین کے اجتماع کے وقت دوزخ کے عذاب سے میری حفاظت فرما، صبح تک مالک کی مسلسل یہی کیفیت رہی۔

۸۵۴۲ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن حسین، صدقہ بن حرسعدی، مرجا بن وداع راسبی، مغیرہ بن سعدی، مغیرہ بن حبیب کہتے ہیں کہ دشمن کے غالب آنے کے بعد عبداللہ بن غالب حدانی نے فرمایا اللہ کی قسم اس دنیا میں کسی کو دوام نہیں ہے اگر اس دنیا میں عبادت تہجد اللہ کے حضور سجدہ ریز ہونے کی لذت مجھے حاصل نہ ہوتی تو میں موت کی خواہش کرتا، اس کے بعد عبداللہ تلوار لے کر میدان جنگ میں گھس گئے حتی کہ اسی حالت میں شہید ہوگئے، تدفین کے بعد ان کی قبر سے خوشبو محسوس کی گئی بعد میں ایک شخص کو ان کی زیارت ہوئی تو اس نے ان سے پوچھا اے ابوفراس آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا انہوں نے فرمایا میرے ساتھ عمدہ سلوک کیا گیا اور مجھے جنت میں داخل کردیا گیا اس نے پوچھا کس عمل کے عوض آپ کو یہ انعام ملا؟ فرمایا کہ حسن یقین، تہجد کی پابندی اور دیگر اعمال صالحہ کی بناء پر اس نے پوچھا آپ کی قبر سے پیدا ہونے والی خوشبو کس وجہ سے ہے فرمایا تلاوت قرآن کریم کی وجہ سے آخر میں اس نے ان سے وصیت کی درخواست کی تو فرمایا وقت ضائع کرنے کے بجائے ہر وقت اعمال صالحہ میں مشغول رہو۔

۸۵۴۳ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن حسین، ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی، سعدی ابی الجز فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم مغیرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے ان کی خیریت دریافت کی تو فرمایا ہم مسلسل اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اللہ مستغنی ہونے کے باوجود ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم ہر لمحہ اس کے محتاج ہونے کے باوجود اس سے دور ہیں۔

۸۵۴۴ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، ہارون، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو اپنے داماد حبیب سے کہتے سنا جس ساتھی سے تجھے دینی فائدہ حاصل نہ ہو اس کی صحبت مت اختیار کر۔

۸۵۴۵ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق ثقفی، سعید بن یعقوب طالقانی، علاء بن عبدالجبار، حزم، مغیرہ بن حبیب فرماتے ہیں کہ ایک بار مالک بن دینار کے پیٹ میں درد ہوگیا طبیب نے ان کے لئے ایک مختصر سا نسخہ تجویز کیا انہوں نے انکار کرتے ہوئے اللہ کے حضور درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ آپ کے علم میں ہے کہ پیٹ اور فرج کی خاطر دنیا میں زندہ رہنے کا متمنی نہیں ہوں۔

۸۵۴۶ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر فرماتے ہیں کہ مالک بن دینار کی صاحبزادی اور مغیرہ کی اہلیہ کی وفات کے بعد مغیرہ کے ہمراہ مالک کے پاس گیا مغیرہ نے مالک سے کہا آپ کی صاحبزادی کا میراث سے جو حصہ نکلتا ہے اسے آپ قبول فرمائیں مالک نے انکار کرتے ہوئے فرمایا جاؤ وہ تمہارے لئے ہے۔

۸۵۴۷ محمد بن احمد بن حسین، ابراہیم بن ہاشم بغوی، محمد بن منہال، یزید بن زریع، ہشام دستوائی، مغیرہ بن حبیب، مالک بن دینار، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شب معراج میں میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹوں کو چاقو سے کاٹا جارہا ہے میں نے جبرائیل سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا آپ کی امت کے خطباء ہیں۔[1]

۸۵۴۸ ابوالقاسم ابراہیم بن احمد بن ابی حفص، محمد بن عبداللہ حضرمی، حجاج بن یوسف، شاعر، سہل بن حماد ابوعتاب، ہشام بن ابی عبداللہ

[1] اتحاف السادۃ المتقین ۱/ ۳۶۹، ۷/ ۵۲۱۔

مغیرہ حسن، مالک بن دینار، مالک بن دینار، ثمامہ بن عبداللہ ،انس بن مالک فرماتے ہیں کہ شب معراج کے موقع پر آپ ﷺ کا ایک جماعت پر سے بھی گزر ہوا جن کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے، آپ نے فرمایا اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ جبرائیل نے کہا یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو نیکی کا حکم کرتے تھے لیکن خود نیکی نہیں کرتے تھے۔

۸۵۴۹ ابو بکر بن خلاد، محمد بن عباد الحسکی ،صالح مری ،مغیرہ بن حبیب کہتے ہیں کہ میں نے ایک بار مالک کو جزیرہ جانے کے لئے کہا کچھ عرصہ وہاں سکون سے رہیں انہوں نے انکار کرتے ہوئے فرمایا مجھ سے احنف بن قیس نے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو کہتے سنا بصرہ کا قبلہ سب سے زیادہ درست ہوگا اس میں مساجد و مؤذنین کی تعداد زیادہ ہوگی اس سے بلائیں دور کی جائیں گی۔[1]

۳۷۲ حماد بن سلمہ[2]

آپ عبادت الٰہی میں مشغول رہنے والے اور اپنے زمانہ کے امام تھے نیز قناعت آپ کا شیوہ تھا۔

۸۵۵۰ عبداللہ بن محمد بن جعفر ،سلم بن عصام ،عبدالرحمٰن بن عمر رستہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو کہتے سنا اگر حماد کو کہہ دیا جائے کہ کل آپ نے اس دنیا سے جانا ہے تو ان میں عمل کی قدرت نہیں رہے۔

۸۵۵۱ ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی ،حاتم بن لیث جوہری ،عفان بن مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حماد بن سلمہ سے بڑا عابد تو دیکھا ہے لیکن ان سے بڑا عامل اور قاری قرآن نہیں دیکھا۔

۸۵۵۲ ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق ،حاتم بن لیث ،موسیٰ بن اسماعیل فرماتے ہیں کہ اگر یہ کہوں کہ میں نے کبھی حماد بن سلمہ کو مسکراتے نہیں دیکھا تو میں اس میں کاذب نہیں ہوں گا، ان کا وقت احادیث بیان کرنے قرآن کی تلاوت کرنے تسبیح کرنے اور نماز پڑھنے میں صرف ہوتا تھا کیوں کہ انہوں نے ان کاموں کے کرنے پر قسم اٹھائی ہوئی تھی۔

۸۵۵۳ ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، جوہری ،موسیٰ بن اسماعیل ،حماد بن زید فرماتے ہیں کہ ہم نے حماد سے بہت کچھ حاصل کیا۔

۸۵۵۴ ابراہیم بن عبداللہ ،محمد بن اسحاق ،محمد بن عبداللہ ،یونس بن محمد کا قول ہے حماد بن سلمہ کی وفات مسجد میں حالت نماز میں ہوئی۔

۸۵۵۵ ابو محمد بن حیان ،اسحاق بن احمد ،ابن ابی الشیخ ،سوار بن عبداللہ بن سوار فرماتے ہیں کہ حماد چادریں فروخت کرتے تھے، وہ صبح بازار تشریف لے جاتے ایک دو پیسے کمانے کے بعد دکان بند کرکے واپس آجاتے۔

۸۵۵۶ ابراہیم بن عبداللہ ،محمد بن اسحاق ،سوار بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حماد بن سلمہ بازار جاتے جب کسی چیز میں انہیں ایک یا دو پیسہ نفع ہو جاتا تو دکان بند کرکے واپس تشریف لے آتے میرے نزدیک اتنی رقم ان کے گزارہ کے لئے کافی تھی اسی لئے اس کے بعد وہ دکان بند کر دیتے تھے۔

۸۵۵۷ ابو محمد بن حیان ،سلم بن عصام ،عبدالرحمٰن ابن عمر رستہ ،حاتم بن عبیداللہ فرماتے ہیں کہ حماد بن سلمہ بازار جانے کے بعد دو دانق نفع کما کر دکان بند کر دیتے تھے

۸۵۵۸ عبداللہ بن محمد بن جعفر ،حسن بن محمد تاجر ،محمد بن اسماعیل بخاری نے بعض ساتھیوں کا قول نقل کیا ہے کہ حماد بن سلمہ سفیان ثوری سے

---

[1] تنزیہ الشریعۃ ۲/۵۸، والعلل المتناھیۃ ۱/۲۱۲، وکنز العمال ۳۵۱۵۱

[2] طبقات ابن سعد ۷/۲۸۲، والتاریخ الکبیر ۳/ت ۸۹، والجرح ۳/ت ۶۲۳، والجمع ۱/۱۰۳، والمیزان ۱/ت ۲۲۵۱، وتھذیب الکمال ۱۴۸۲۔

پاس آئے سفیان نے ان سے فرمایا اے ابوسلمہ کیا اللہ تعالیٰ مجھ جیسے عاصی کی مغفرت فرمادیں گے، حماد نے کہا کہ خدا کی قسم اگر مجھے اللہ اور اپنے والد کے سامنے حساب دینے کا اختیار دیا جائے تو میں اللہ کے سامنے حساب دینے کو پسند کروں گا کیوں کہ اللہ میرے والد کے مقابلہ میں مجھ پر زیادہ مہربان ہے۔

۸۵۵۹ ابراہیم بن محمد، محمد بن اسماعیل، ابویحییٰ محمد بن عبدالرحیم، موسیٰ بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے حماد کو ایک شخص سے کہتے سنا اگر امیر تجھے سورۂ اخلاص پڑھنے کے لئے بلائے تو پھر بھی اس کے پاس مت جانا۔

۸۵۶۰ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن اسماعیل، آدم بن ایاس فرماتے ہیں کہ میری موجودگی میں حماد کو حاکم نے بلایا لیکن حماد نے اس کی بات کا جواب دے دیا۔

۸۵۶۱ ابی، احمد بن محمد بن حسین، سلیمان بن عبدالجبار، فرماتے ہیں کہ میں نے اسحاق بن عیسیٰ کو فرماتے سنا کہ میں نے حماد کو کہتے سنا غیر اللہ کے لئے طلب حدیث کرنے والا مکار ہے۔

۸۵۶۲ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، مفضل ابن غسان، قریش بن انس، حماد بن سلمہ فرماتے ہیں کہ خواب میں ایوب سختیانی کے کہنے پر میں نے لوگوں کے سامنے احادیث بیان کرنا شروع کی۔

۸۵۶۳ ابواحمد محمد بن احمد غطریف، العباس بن یوسف شکلی، اسحاق بن جراح، محمد بن حجاج فرماتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ایک شخص حماد کے درس حدیث میں شریک تھا بعد میں وہ چین چلا گیا واپسی پر وہ حماد کے لئے ہدیہ لایا حماد نے اس کے سامنے حدیث بیان کرنے کے لئے ہدیہ قبول نہ کرنے کی شرط لگائی۔

۸۵۶۴ ابواحمد، عباس بن ابراہیم قراطیسی، محمد بن سفیان ابی الحرور، حکیم بن یزید، ابان بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حماد کی وفات کے بعد کسی کو خواب میں ان کی زیارت ہوئی، اس نے ان سے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا فرمایا انہوں نے جواب دیا اللہ نے میری مغفرت فرمادی پھر اس نے ان سے حماد بن سلمہ کے بارے میں پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ وہ اس وقت اعلیٰ علیین میں ہیں۔

۸۵۶۵ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، حماد بن سلمہ، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے بعض مرتبہ میں ایک کھجور پڑی ہوئی دیکھتا ہوں لیکن پھر اس خیال سے کہ کہیں وہ صدقہ کی نہ ہو اسے چھوڑ دیتا ہوں۔[1]

۸۵۶۶ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حماد بن سلمہ، انس فرماتے ہیں کہ قول رسول ﷺ ہے اے اللہ میں غیر نافع علم و عمل نہ ڈرنے والے قلب اور نہ سنی جانے والی دعا سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔[2]

۸۵۶۷ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حماد بن سلمہ، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل جنت سب سے پہلے مچھلی کی کلی تناول فرمائیں گے۔[3]

۸۵۶۸ عبداللہ، ابن یونس، داؤد، حماد، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے سب سے پہلے لوگوں کو قیامت کے دن مشرق سے مغرب کی طرف آگ جمع کرے گی۔

۸۵۶۹ عبداللہ بن مسعود، احمد بن فرات، حجاج، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، انس بن مالک کا قول ہے کہ ایک شخص نے اللہ کے رسول ﷺ

---

[1] طبقات ابن سعد ۱/۲/۱۰۶، ۱۰۷ و کنز العمال ۱۶۵۳۹۔

[2] صحیح مسلم ۲۰۸۸۔ وسنن النسائی ۸/۲۸۳۔ وسنن ابن ماجۃ ۲۵۰۔ ومسند الامام احمد ۳/۲۵۵، ۲۸۳، ۲۸۴۔ والمستدرک ۱/۱۰۴، ۵۳۳۔ وصحیح ابن حبان ۲۴۴۰۔ والترغیب والترھیب ۱/۱۲۴، ۲/۵۴۱۔

[3] صحیح ابن حبان ۲۲۵۳۔ وکنز العمال ۳۴۳۰۴۔

خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمارے آقا و سردار ہیں آپ ہم سب سے بہترین اور بہترین کی اولاد ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو سوچ کر بات کیو شیطان کے دھوکہ میں نہ آؤ میں محمد بن عبداللہ ہوں۔[۱]

۸۵۷۰ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، انس کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے میرے برابر اللہ کے راستہ میں نہ کسی کو ڈرایا گیا اور نہ ہی کسی کو اذیت دی گئی آل محمد ﷺ پر ایک ایک ماہ کا فاقہ گزرا ہے۔[۲]

۸۵۷۱ ابوحسن علی بن ہارون بن محمد موسیٰ بن ہارون ابن عبداللہ، سعید بن عبدالجبار، حماد بن سلمہ، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ کا ارشاد ہے جنت میں جمعہ کے روز بازار لگے گا اہل جنت اس کی سیر کیا کریں گے جنتی لوگوں کے چہروں اور کپڑوں پر شمال کی طرف سے ہوا چلے گی جس سے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہوگا جب وہ اپنے اہل کے پاس پہنچیں گے تو وہ ان سے کہیں گے خدا کی قسم تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہوگیا تو وہ کہیں گے تمہارے حسن و جمال میں بھی اضافہ ہوگیا ہے۔[۳]

۸۵۷۲ علی بن ہارون، موسیٰ بن ہارون، شیبان بن فروخ، حماد بن سلمہ، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے میں نے حضرت یوسف کی زیارت کی انہیں حسن کا ایک حصہ عطا کیا گیا۔

۸۵۷۳ علی بن ہارون، موسیٰ، شیبان، ہدبہ بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، سلیمان تیمی، انس بن مالک کا قول ہے فرمان رسول ہے شب معراج میں سرخ ٹیلہ کے پاس میں نے حضرت موسیٰ کی زیارت کی اس وقت وہ اپنی قبر میں نماز میں مشغول تھے۔[۴]

۸۵۷۴ علی بن ہارون، موسیٰ بن ہارون، عبدالرحمن بن سلام، حماد بن سلمہ، ثابت، ابی عمران جونی، انس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے چار افراد کو دوزخ سے نکال کر اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا پھر دوبارہ ان کے لئے دوزخ کا حکم ہوگا ان میں سے ایک کہے گا اے خدا دوزخ سے نکلتے وقت مجھے دخول جنت کی امید ہوگئی تھی اسی پر اس کی مغفرت کردی جائے گی۔[۵]

۸۵۷۵ علی، موسیٰ، کامل بن طلحہ، حماد بن سلمہ، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے ایک جنتی کو بلا کر پوچھا جائے گا تو نے اپنی منزل کیسی پائی وہ عرض کرے گا اے خدا بہت اچھی ہے اس کے بعد اس سے فرمائیں گے مجھ سے کوئی سوال کرو وہ عرض کرے گا میری تمنا ہے کہ میں دس بار زندہ کیا جاؤں اور دس بار تیری راہ میں قتل کیا جاؤں اس کے بعد ایک دوزخی کو بلا کر اس سے یہی سوال کیا جائے گا وہ جواب دے گا میری منزل بری جگہ ہے پھر اللہ اس سے فرمائیں گے روئے زمین کی ساری چیزیں دے کر تم دوزخ سے چھٹکارہ چاہتے ہو؟ وہ کہے گا کیوں نہیں اللہ فرمائے گا تو جھوٹا ہے اس لئے کہ میں نے تجھ سے اس سے کم کا سوال کیا تھا لیکن تو نے اسے پورا نہیں کیا اس وجہ سے دوزخ میں ڈال دیا گیا۔[۶]

۸۵۷۶ ابوعلی محمد بن حسن علی بن محمد بن ابی الشوارب، احمد بن جعفر بن حماد، عبداللہ بن احمد بن ابراہیم دورقی، ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/۹۹، ۳/۲۴۱. والمستدرک ۱/۵۱. وصحیح ابن خزیمۃ ۱۵۹. وصحیح ابن حبان ۲۲۲۸. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۵۴۲. والأدب المفرد ۸۲۵.

۲۔ سنن الترمذی ۲۴۷۲ ومسند الامام أحمد ۳/۲۸۶. وصحیح ابن حبان ۲۵۲۸. ومشکاۃ المصابیح ۵۲۵۳. والترغیب والترھیب ۴/۱۹۹ والدر المنثور ۵/۲۲۲ واتحاف السادۃ المتقین ۹/۸۸.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الجنۃ ۱۳. وسنن الدارمی ۲/۳۳۹ والزھد لابن المبارک ۴۲۳ والترغیب والترھیب ۴/۵۴۱. ۵۴۳ ومشکاۃ المصابیح ۵۶۲۱ وأمالي الشجري ۲/۱۴۱.

۴۔ کتاب الفضائل ۱۶۴. ومسند الامام أحمد ۳/۱۴۸ ودلائل النبوۃ للبیہقی ۲/۳۸۷. وکنز العمال ۳۱۸۵۰

۵۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۲۱ انظر مسند الامام أحمد ۳/۲۲۱ ومشکاۃ المصابیح ۵۵۹۸.

۶۔ مسند الامام أحمد ۳/۲۰۸. والمستدرک ۲/۷۵.

دورقی، حماد بن سلمہ، علی بن زید بن جدعان، عمار بن ابی عمار، ابوحبہ بدری کہتے ہیں کہ قرآن کی اس آیت (لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب) کے نزول کے بعد حضرت جبرائیل نے فرمایا اے محمد اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ یہ آیت ابی بن کعب کو پڑھ کر سنائیں چنانچہ آپ ﷺ نے جب یہ بات ابی بن کعب کو بتائی تو ان کی آنکھیں پرنم ہوگئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا میرا تذکرہ وہاں بھی ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔

۸۵۷۷ محمد بن جعفر بن ہیثم، ابراہیم بن اسحاق حربی، موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، عمرو بن دینار، سعید بن حویرث، ابن عباس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد کھانا تناول فرمانے کا ارادہ فرمایا آپ ﷺ کو کہا گیا کہ آپ ﷺ نے وضو نہیں فرمایا؟ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ کیا میں نماز پڑھ رہا ہوں کہ جس کی وجہ سے میں وضو کروں!

۸۵۷۸ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حسن بن موسیٰ اشیب، حماد بن سلمہ، عاصم بن بہدلہ، زر بن حبیش، ابن عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ بدر کے روز ہم تین تین افراد ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے اس موقع پر حضرت علی اور ابولبابہ آپ کے ساتھ تھے کہتے ہیں کہ جب آپ ﷺ کی باری آتی تو وہ دونوں عرض کرتے یارسول اللہ آپ سوار ہوجائیں ہم آپ کی باری کرتے ہیں آپ فرماتے تم دونوں مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور نہ ثواب کے اعتبار سے تمہاری بہ نسبت میں مستغنی ہوں۔[1]

۸۵۷۹ محمد بن جعفر بن ہیثم، محمد بن احمد بن ابی العوام، منصور بن صقیر ابونصر، حماد بن سلمہ، عاصم بن بہدلہ، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے تین صفات کا مالک نماز روزہ کی پابندی کرنے کے باوجود منافق ہے (۱) بات کرتے وقت دروغ گوئی سے کام لینے والا (۲) وعدہ خلاف (۳) امانت میں خیانت کرنے والا۔[2]

۸۵۸۰ محمد بن جعفر، محمد بن احمد، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، عاصم بن ابی النجود، ابی صالح، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جنت میں بندہ کا درجہ بلند فرمائے گا وہ کہے گا اے اللہ یہ میرے لئے کیسے ہوگیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیری اولاد نے تیرے لئے استغفار کیا ہے۔

۸۵۸۱ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، زبیر ابی عبدالسلام، ایوب بن عبداللہ بن مکرز، وابصہ بن معبد فرماتے ہیں کہ میں نیکی اور معاصی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ کی طرف قدم بڑھایا تو صحابہ کرام نے مجھے روکنا چاہا، میں نے کہا مجھے مت روکو اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا اے وابصہ قریب ہو جاؤ چنانچہ میں آپ کے بہت قریب ہوگیا حتیٰ کہ میرے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں سے مل گئے آپ ﷺ نے پوچھا تم نیکی اور اثم کے بابت پوچھنے آئے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر مار کر فرمایا اے وابصہ اپنے قلب ونفس سے فتویٰ طلب کرو حاصل یہ ہے کہ جس بات پر تمہیں اطمینان قلبی حاصل ہو وہ نیکی ورنہ اثم ہے۔[3]

۸۵۸۲ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن ابی بکر، حماد بن سلمہ، علی بن زید، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے سب

۱۔ صحیح مسلم کتاب الحیض ۱۱۹۔ وتفسیر ابن کثیر ۳/۳۳۳۔

۲۔ مسند الامام أحمد ۱/۴۱۱، ۴۱۸، ۴۲۴۔ والمستدرک ۳/۲۰۔ وصحیح ابن حبان ۱۶۸۸۔ ومجمع الزوائد ۶/۶۸ ومشکاۃ المصابح ۳۹۱۵۔

۳۔ مسند الامام أحمد ۴/۲۲۸۔ والسنن الکبری للبیھقی ۲/۵۳۲۔ والسنن الکبری للبیھقی ۹/۲۸۸۔ والمصنف لابن أبی شیبۃ ۸/۶۰۶۔ والدر المنثور ۲/۱۷۵۔ ومجمع الزوائد ۱/۱۰۸۔ واتحاف السادۃ المتقین ۶/۲۹۳، ۷/۵۰۴، ۹/۳۳۱۔ والترغیب والترھیب ۳/۵۹۳، ۳/۱۰۔

۴۔ مسند الامام أحمد ۳/۲۲۸۔ ومشکاۃ المصابیح ۴۷۶۳۔ واتحاف السادۃ المتقین ۱/۱۹۰۔

سے پہلے وہ زخمی لباس ابلیس کو پہنایا جائے گا اس کے بعد اس کے متبعین اور ذریت کو پہنایا جائے گا، ابلیس یا ثبوراہ اور اس کی ذریت یا ثبورہم ہائے ہلاکت ہائے ہلاکت پکار رہے ہوں گے ان سے کہا جائے گا آج ایک ہلاکت کے بجائے کئی ہلاکتوں کو پکارو۔[1]

۸۵۸۳ محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہوذہ ابن اشرس، حماد بن سلمہ، شعبہ، ہشام بن عروہ، ابی، عائشہ فرماتی ہیں کہ میں اور آپ ﷺ اکٹھے غسل فرماتے تھے آپ ﷺ مجھ سے جلدی کرتے تھے۔

۸۵۸۴ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، سلیمان بن حرب، حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ، ابی، عائشہ فرماتی ہیں کہ ارشاد نبوی ہے زنا اور چوری کے وقت انسان کا ایمان سلب کرلیا جاتا ہے۔

۸۵۸۵ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حماد بن سلمہ، عمار بن ابی عمار، ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ قول رسول ہے تمام لوگ کان کی مثل ہیں زمانہ جاہلیت کے بہترین لوگ اسلام لانے کے بعد اگر تفقہ فی الدین حاصل کرلیں تو وہ حسب سابق بہترین ہیں۔[2]

۸۵۸۶ محمد بن جعفر بن ہیثم، محمد بن احمد بن ابی العوام، منصور بن صقیر، حماد بن سلمہ، محمد بن عمرو، ابی سلمہ، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن رسول اللہ کی وفات پر اسامہ چلانے لگے آپ ﷺ فرمانے لگے کہ اس کام کا ہم سے کوئی تعلق نہیں چلانے والے کے لیے ثواب میں کوئی حصہ نہیں ہے اس وقت ہمارا قلب غم سے نڈھال اور آنکھیں پرنم ہیں لیکن ہم چیخ و چلا کر اللہ کو ناراض کرنے والے نہیں ہیں۔

۸۵۸۷ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، عبداللہ بن جعفر، ابومسعود، عطاء بن عبدالجبار، عبداللہ، اسماعیل بن عبداللہ، مسلم بن ابراہیم، حماد بن سلمہ، طفیل بن کثیر، قاسم، عائشہ فرماتی ہیں کہ ارشاد نبوی ہے کفایت شعاری سے کیا جانے والا نکاح سب سے بابرکت نکاح ہے۔

۸۵۸۸ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ہشام بن عبدالملک، حماد بن سلمہ، اسحاق بن سوید، ابوفاختہ، عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے عثمان بن مظعون سے فرمایا ہماری طرح ایمان لاؤ انہوں نے فرمایا بالکل پھر آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے طریقہ کو لازم پکڑو۔[3]

۸۵۸۹ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عصمہ بن سلیمان، حماد بن سلمہ، عاصم، بہدلہ، زر بن حبیش فرماتے ہیں کہ ایک بار عبداللہ بن مسعود نے کھڑے ہو کر دو رکعت نفل ادا کی آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ابن مسعود تمہارا ہر سوال پورا کیا جائے گا اس وقت انہوں نے فرمایا اے باری تعالیٰ میں آپ سے دائمی ایمان ونعمت اور جنت الخلد میں آپ کے محبوب کی رفاقت کا طالب ہوں۔[4]

۸۵۹۰ محمد بن مظفر، علی بن اسماعیل، ابو محمد ورد البصری، داؤد بن شبیب، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، ابوالعشراء دارمی، اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے ذبح کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ صرف لبہ یا حلق کے ساتھ خاص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم جانور کی ران پر نیزہ مارو تو یہ بھی ذبح کے لئے کافی ہے۔[5]

۱۔ مسند الامام احمد ۳/ ۲۴۹۔ وتاریخ بغداد ۱۱/ ۲۵۳۔ والدر المنثور ۵/ ۶۳۔

۲۔ مسند الامام احمد ۲/ ۲۵۷، ۲۶۰، ۳۹۱، ۴۹۸۔ والمستدرک ۳/ ۲۴۳۔ والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۶۳۱۔ وامالی الشجری ۱/ ۶۳۔ واتحاف السادۃ المتقین ۱/ ۷۳۔ وکشف الخفاء ۲/ ۴۳۲۔ ومجمع الزوائد ۱/ ۱۲۱۔

۳۔ مسند الامام احمد ۶/ ۱۰۶۔

۴۔ مسند الامام احمد ۱/ ۲۶، ۳۸، ۳۸۹، ۴۳۷، ۴۴۵۔ والسنن الکبری للبیہقی ۱/ ۴۵۲، ۲/ ۱۵۳۔ والمستدرک ۱/ ۵۴۳، ۵۲۹، ۲/ ۲۲۷، ۳/ ۳۱۷۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۹/ ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۳، ۶۵، ۸۰، ۱۸/ ۳۰۸، ۳۰۹۔ وصحیح ابن حبان ۲۲۳۶۔

۵۔ سنن النسائی ۷/ ۲۲۸۔ وسنن ابی داؤد ۲۸۲۵۔ وسنن ابن ماجۃ ۳۱۸۴ ومسند الامام احمد ۳/ ۳۳۴۔ وسنن الدارمی ۲/ ۸۲۔ والسنن الکبری للبیہقی ۹/ ۲۴۶۔ وفتح الباری ۹/ ۶۳۱۔

۳۷۳ حماد بن زید(۱)

آپ امام رشید اور متبع شریعت انسان تھے۔ذی علم ہونے کے سبب بلند مقام کے حامل تھے،آپ نے قرآن وسنت کی روشنی میں علم حاصل کیا اور اولیاء اللہ کی صحبت اختیار فرمائی۔آپ کے قضایا اور مواعظ سے عوام الناس نے استفادہ کیا۔

۸۵۹۱ اسحاق بن ابراہیم بن عبداللہ،محمد بن اسحاق ثقفی،ابوقدامہ عبیداللہ بن سعید،عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید سے بڑا عارف بالسنت نہیں دیکھا۔

۸۵۹۲ ابراہیم،محمد،ابوقدامہ،عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول ہے میرے نزدیک تمام لوگوں میں امام کا درجہ چار افراد کو حاصل ہے(۱) مالک بن انس(۲) حماد بن زید(۳) سفیان بن سعید(۴) شاید انہوں نے ابن المبارک کا نام لیا۔

۸۵۹۳ ابراہیم بن اسحاق،ابوعباس سراج،اور ابن سعید دارمی،ابوعاصم کا قول ہے حماد بن زید کی وفات کے بعد زمانہ ان کی نظیر پیش کرنے سے قاصر رہا۔

۸۵۹۴ سلیمان بن احمد بن علی ابار،محمد بن علی بن حسن بن شقیق،ابی،عبداللہ بن مبارک کا قول ہے(۱) اے طالب حصول علم کے لئے حماد بن زید کا رخ کر(۲) علم کو حلم کے ذریعے حاصل کر اور پھر اچھی طرح سے اسے محفوظ رکھ(۳) ثور،جہم اور عمرو بن عبید کی طرح علم حاصل مت کر۔

۸۵۹۵ سلیمان بن احمد،عبداللہ بن احمد بن حنبل،احمد دورقی،سلیمان بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے حماد کو کہتے سنا جہمیہ حیلے سے کام لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ آسمان میں کوئی شے نہیں ہے۔

۸۵۹۶ سلیمان بن احمد،عباس اسفاطی،سلیمان بن حرب،حماد بن زید نے ایوب سختیانی سے گذشتہ قول کی مانند روایت کیا۔

۸۵۹۷ سلیمان بن احمد،عبداللہ بن احمد بن حنبل،محمد بن اسحاق ساغانی،عبداللہ بن یوسف جبیری،مطر بن حماد بن واقد فرماتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید سے کہا ہمارے امام قرآن کے بارے میں مخلوق ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں کیا ان کے پیچھے نماز جائز ہے انہوں نے فرمایا نہیں۔

۸۵۹۸ سلیمان بن احمد،طالب بن قسرۃ ادنی،محمد بن عیسیٰ بن طباع،اسحاق بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ حماد بن زید کے پاس ہم نے ابوحنیفہ کے بارے میں کچھ کہا انہوں نے ہمیں سکوت کا حکم دیا۔

۸۵۹۹ سلیمان بن احمد،عبداللہ بن احمد بن حنبل،منصور بن ابی مزاحم،ابوعلی عذری فرماتے ہیں کہ جب حماد بن زید کو امام ابوحنیفہ کی وفات کی خبر ملی تو انہوں نے اس پر افسوس کا اظہار کیا۔

۸۶۰۰ ابراہیم بن عبداللہ،محمد بن اسحاق،حاتم بن لیث،خالد بن خداش کا قول ہے کہ حماد بن زید ذی عقل شخص تھے۔

۸۶۰۱ ابراہیم بن عبداللہ،محمد بن اسحاق،عبداللہ بن محمد بن عبید،خالد بن خداش کہتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید کو کہتے سنا اگر کوئی حضرت علی کے بارے میں حضرت عثمان سے افضل ہونے کا دعویٰ کرے گا تو میں کہوں گا کہ پھر تو صحابہ کرام معاذ اللہ خائن تھے۔

۸۶۰۲ ابراہیم بن محمد بن اسحاق،محمد بن غالب،امیہ بن بسطام کہتے ہیں کہ حماد بن زید کی وفات کے روز میں نے یزید بن زریع کو کہتے سنا کہ آج سید المسلمین دنیا سے رخصت ہو گئے۔

۸۶۰۳ عبداللہ بن محمد بن جعفر،عبداللہ بن محمد بن عباس،سلمہ بن شبیب،سہل بن عاصم،ابوروح الفرج بن سعید صوفی،حماد بن زید فرماتے ہیں کہ

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۸۶، والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۰۰، والجرح ۱/۱۳۷، ۳/ت ۶۱۷، والکاشف ۱/۲۵۱، وتهذيب الكمال ۱۴۸۱

ایک بار ایوب سختیانی یونس بن عبید ابن عون اور ثابت بنانی ایک کمرہ میں جمع ہوئے ثابت نے فرمایا جب کسی بندہ کی دعا اللہ قبول کرلے تو اس کے لئے کیا سبق ہے ابن عون نے فرمایا اس کے لئے اس موقع پر ایک آزمائش ہوتی ہے ثابت نے فرمایا اس وقت بندہ فضل الٰہی پر متعجب ہوتا ہے۔
اس کے بعد ایوب نے ہاتھ اٹھا کر بارگاہ الٰہی میں دعا کی کیوں کہ ایوب کو ان کے ساتھی مستجاب الدعوات سمجھتے تھے۔

۸۶۰۴ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ثابت، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب سے بڑے حسین سخی اور بہادر تھے ایک شب اہل مدینہ ایک آواز سن کر گھبراتے ہوئے اس آواز کی طرف دوڑے انہوں نے آگے دیکھا تو ابی طلحہ کے گھوڑے پر سوار تلوار سونتے ہوئے آپ ﷺ تھے آپ نے انہیں دیکھ کر تسلی دیتے ہوئے فرمایا خوف مت کرو میں محمد بن عبداللہ ہوں۔[1]

۸۶۰۵ احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عصام، روح بن عبادہ، حماد، ثابت، انس بن مالک کا قول ہے آپ ﷺ سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے، الحمد للّٰہ الذی اطعمنا و سقانا و آوانا فکم من لا کافی لہ ولا ماوی.

۸۶۰۶ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عبیداللہ بن ابی بکر بن انس، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اللہ نے ایک فرشتہ رحم مادر پر مقرر کر رکھا ہے جو مسلسل کہتا رہتا ہے یارب علقہ یارب نطفہ یارب مضغہ جب من جانب اللہ اس کی پیدائش کا فیصلہ ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے اے باری تعالیٰ یہ مذکر ہوگا یا مؤنث نیک بخت ہوگا یا بدبخت اس کے رزق و زندگی کی مقدار کیا ہوگی پھر وہ حکم الٰہی کے مطابق یہ سب چیزیں اس کے پیٹ میں لکھ دیتا ہے۔[2]

۸۶۰۷ ابومحمد بن حسن، احمد بن علی الخزاز، عبدالملک بن عاصم عمانی، حماد، ثابت، حمید، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے اس پیالہ میں رسول خدا ﷺ کو شہد نبیذ، دودھ اور پانی پلایا ہے۔

۸۶۰۸ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، حجاج الصواف، ابوزبیر جابر کی سند سے مروی ہے کہ طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کی پناہ میں آسکتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اجازت دیدی چنانچہ طفیل بن عمرو نے دوس سے مدینے کی طرف ہجرت کی ان کے ساتھ ان کی قوم بھی تھی وہ مدینے میں بسنے لگے ان میں سے ایک شخص اس قدر مریض ہوا کہ اس کو اپنی زندگی عذاب محسوس ہوئی اور اس نے قینچی سے اپنے ہاتھ کی رگیں کاٹ ڈالیں۔ رگوں سے اس قدر خون بہا کہ وہ شخص مرگیا۔ طفیل بن عمرو نے خواب میں اس کو بہت اچھی حالت میں پایا لیکن اس کے ہاتھوں کو پٹی سے ڈھکا ہوا پایا۔ پوچھا تیرے ساتھ رب کا کیا معاملہ ہوا؟ کہنے لگا مجھے میرے رب نے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے بخش دیا۔ طفیل نے کہا کیا بات ہے میں تیرے ہاتھوں کو ڈھکا ہوا دیکھ رہا ہوں؟ اس نے کہا مجھے کہا گیا کہ ہم وہ چیز صحیح نہیں کریں گے جو تو نے خود خراب کی ہے۔[3]
طفیل نے یہ قصہ حضور ﷺ کی خدمت میں گوش گزار کیا۔ آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی: اے اللہ اس کے ہاتھوں کی بھی مغفرت فرما۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب ۱۸۴)

۸۶۰۹ احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر بن نعمان، ابوربیعہ زید بن عوف، حماد، حجاج الصواف، ابی زبیر، جابر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے انسان کے بستر پر لیٹنے کے وقت ایک فرشتہ اور شیطان اس کی طرف لپکتے ہیں۔ فرشتہ خاتمہ بالخیر اور شیطان خاتمہ بالشر کی دعوت دیتا ہے اس کے بعد اگر وہ ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے تو فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے اگر وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ اسے خاتمہ بالخیر کی دعوت دیتا ہے لیکن شیطان اسے خاتمہ بالشر کی دعوت دیتا ہے اس کے بعد اگر وہ کہے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے نیند کے بعد مجھے زندگی عطا کی (ترجمہ) خدا ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے رکھتا ہے کہ ٹل نہ جائیں اگر وہ ٹل جائیں تو خدا کے سوا کوئی ایسا نہیں جو ان کو تھام سکے بیشک وہ

۱۔ صحیح البخاری ۸/۹۱، والسنن الکبری للبیہقی ۹/۲۰۰،۱۶۷.
۲۔ صحیح البخاری ۱/۸۷، ۱۹۴/۴، ومسند الامام احمد ۳/۱۱۶، والسنن الکبری للبیہقی ۷/۴۲۱، وفتح الباری ۱/۴۱۸.
۳۔ کتاب الایمان باب ۱۸۴، ومسند الامام احمد ۳/۳۷۱، وفتح الباری ۱۱/۱۴۴.

بردبار اور بخشنے والا ہے (از فاطر ۴۱)(ترجمہ) اور وہ آسمان کو تھامے رہتا ہے کہ زمین پر نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے بیشک خدا لوگوں پر نہایت شفقت کرنے والا اور مہربان ہے (از حج ۶۵) اس حالت میں اگر وہ چارپائی سے گر کر مرجائے تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔[1]

۸۶۱۰ احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، خالد بن خداش، حماد بن زید، ایوب، یونس، معلی، ہشام، حسن، احنف بن قیس کہتے ہیں کہ حضرت علی کے بصرہ تشریف لانے کے بعد میں تلوار سونت کر ان کی مدد کے لئے چلا راستہ میں ابوبکرہ سے ملاقات ہوگئی انہوں نے فرمایا کہ کہاں کا ارادہ ہے میں نے عرض کیا کہ حضرت علی کی مدد کے لئے جارہا ہوں انہوں نے مجھے واپسی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ جب تلوار سونت کر دو مسلمان ملاقات کریں تو وہ دونوں دوزخی ہیں۔

۸۶۱۱ قاضی ابواحمد، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن فضل بن موسیٰ، وہب بن خالد، حماد بن زید، معلی بن زیاد، حسن، انس فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے کبھی اللہ تعالیٰ اس دین کو ذی اخلاق بدقوم کے ذریعہ قوت بخشتا ہے۔

۸۶۱۲ قاضی ابواحمد، محمد بن ایوب، عبداللہ بن جراح قہستانی، حماد بن زید، ایوب، ابورجاء العطاردی، ابن عباس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے گندم کا ایک صاع فطرہ ادا کرو۔

۸۶۱۳ قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن متوکل ابوسعید حداد، احمد بن داؤد بن زید، عبیداللہ بن ابی یزید، ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک شب مجھے آپ نے اپنے اہل کے پاس بھیجا۔

۸۶۱۴ ابوبکر محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد بن شاکر، فضیل بن عبدالوہاب، حماد بن زید، بدیل، عبیداللہ بن شقیق، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ عذاب قبر اور فتنہ دجال سے پناہ طلب کرتے تھے۔[2]

۸۶۱۵ محمد بن جعفر، جعفر صائغ، فضیل بن عبدالوہاب، حماد بن زید، اسحاق بن سوید، ابوقتادہ، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے حیا سراسر خیر کا نام ہے۔

۸۶۱۶ ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، ابویعلیٰ معلی بن مہدی، حماد بن زید، عطاء بن سائب، ابوخواص، عبداللہ مرفوعا نقل کرتے کہ قرآن کریم کے ایک حرف تلاوت کرنے والے کو دس نیکیاں ملتی ہیں اور میں نہیں کہتا ہے کہ الف لام ایک حرف ہے بلکہ الف اور لام اور میم الگ الگ حرف ہیں گویا الف لام میم کی تلاوت پر تیس نیکیاں ملتی ہیں۔[3]

۸۶۱۷ ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن غالب، خالد بن ابی یزید قرنی، حماد بن زید، یحییٰ بن عتیق، عبداللہ بن عبدالرحمن، نہار العبدی، ابی سعید خدری کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں بکری عمدہ مال شمار ہوگی اس وقت انسان دین کی وجہ سے فتنہ سے بھاگ کر پہاڑ کے دامن میں بکری کے ساتھ سکونت اختیار کرے گا۔

۸۶۱۸ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عاصم بن بہدلہ، ابووائل، عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے ایک خط کھینچ کر فرمایا یہ شیطان کے راستے ہیں جن کی طرف شیطان دعوت دیتا ہے اس کے بعد آپ ﷺ نے قول الٰہی کی تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور یہ کہ میرا سیدھا راستہ یہی ہے تم اسی پر چلنا اور راستوں پر نہ چلنا کہ (ان پر چل کر) خدا کے راستے سے الگ ہو جاؤ گے ان باتوں کا خدا تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو (از انعام ۱۵۳)[4]

۱۔ صحیح ابن حبان ۲۳۶۲۔ ومجمع الزوائد ۱۰/۲۰۱ والترغیب والترہیب ۱/۵۱۲

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ باب ۳۹ ومسند الامام احمد ۲/۴۹۸ واتحاف السادۃ المتقین ۵/۸۵

۳۔ سنن الترمذی ۲۹۱۰ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۰/۴۶۱ والترغیب والترہیب ۲/۳۴۲، واتحاف السادۃ المتقین ۴/۴۶۵، والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۱۰۱

۴۔ المستدرک ۲/۳۱۸، وصحیح ابن حبان ۱۷۴۱ وسنن ابن ماجۃ ۱۱، وسنن الدارمی ۱/۶۷، ومسند الامام احمد ۱/۴۳۵، ومشکاۃ المصابیح ۱۶۶ واتحاف السادۃ المتقین ۷/۲۲۳، ۲۴۳

۸۶۱۹ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، حبیب بن شہید، حسن، انس بن مالک کہتے ہیں کہ آپ ﷺ پرانے لباس میں ملبوس حضرت اسامہ کے سہارے گھر سے تشریف لائے اور آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی۔

۸۶۲۰ محمد بن احمد بن حسن، احمد بن ہارون بن روح، حسن بن علی قاری، مؤمل بن اسماعیل، سفیان ثوری، حماد بن سلمہ، حماد بن زید بن عاصم، ابووائل، عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک موقع پر جعرانہ مقام پر آپ ﷺ نے قبیلہ ہوازن میں غنائم کی تقسیم فرمائی اسی اثناء میں میں نے ایک انصاری کی زبان سے آپ ﷺ کے خلاف ایک کلمہ سنا عدم برداشت کی وجہ سے میں نے اللہ کے رسول کو اس سے مطلع کر دیا فوراً آپ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ بعد میں مجھے اس شکایت پر افسوس ہوا آپ ﷺ نے فرمایا میرے لئے یہ چیز باعث پریشانی نہیں اس لئے کہ حضرت موسیٰ کو مجھ سے زیادہ تکلیف دی گئی لیکن انہوں نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا نیز فرمایا ایک نبی کو ان کی قوم نے مار مار کر زخمی کر دیا اس کے باوجود بھی انہوں نے بارگاہ الٰہی میں التجا کی اے اللہ میری قوم کو ہدایت عطا فرما اس لئے کہ وہ لاعلم ہے۔

۸۶۲۱ احمد بن جعفر بن مالک، بشر بن موسیٰ، یحییٰ بن اسحاق سیلحینی، حماد بن سلمہ، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس، ابن عباس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے مجھے سات چیزوں پر سجدہ کا حکم دیا گیا ہے (۱) ناک (۲) پیشانی (۳) دونوں ابرو (۴) ہاتھ کی انگلیوں کے پورے بھی ان ہی سات میں سے ہیں۔[۱]

۸۶۲۲ محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمٰن سقطی، یزید بن ہارون، حماد بن زید، شعیب بن حبحاب، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت صفیہ کو آزاد کر دیا اور ان کے حق کو ہی ان کا مہر مقرر کیا۔

۸۶۲۳ محمد بن علی بن حبیش، حسن بن علی بن ولید فسوی، خالد بن خداش، حماد بن زید، یحییٰ بن عتیق، محمد بن سیرین، ایوب، یوسف بن ماہک، حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ مجھے اللہ کے رسول نے غیر مملوکہ مال فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۸۶۲۴ محمد بن احمد بن حسن، ابراہیم بن فضل، شہاب بن عباد، حماد بن زید، عمرو بن دینار، ابن عمر فرماتے ہیں کہ ہم شروع میں مخابرہ کو صحیح سمجھتے تھے لیکن بعد میں رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ رسول ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔

۸۶۲۵ احمد بن ابراہیم بن یوسف، محمد بن شیرزاد، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، یزید الرقاشی، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے سب سے پہلے تمہارے دین سے نماز ختم ہو گی۔[۲]

۸۶۲۶ محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور، خلف بن ہشام، حماد بن زید، ابوحازم، سہل بن سعد مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ ساٹھ سال گزرنے کے بعد انسان پر اللہ کی رحمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔[۳]

۸۶۲۷ احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف کہتے ہیں کہ ایک بار روزہ کی حالت میں عثمان بن ابی العاص کے پاس میرا جانا ہوا انہوں نے دودھ سے میری میزبانی فرمائی میں نے کہا میں تو روزہ سے ہوں انہوں نے فرمایا میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ روزہ انسان کے لئے معاصی سے اجتناب کی ڈھال ہے نیز فرمایا آخری دور میں آپ ﷺ نے مجھے طائف کا امیر مقرر کر کے ہدایت فرمائی عوام کا خیال رکھنا اس لئے کہ ان میں بیمار، ضعیف، بوڑھے اور حاجت مند سب ہی ہوتے ہیں۔[۴]

۱: صحیح البخاری ۱/۲۰۶، ۲۰۷. وصحیح مسلم، کتاب الصلاة ۲۲۸، ۲۳۱. وفتح الباری ۲/۲۹۷، ۲۹۹.

۲: المستدرک ۳/۲۶۹. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۵/۱۷۵. وتاریخ اصبهان للمصنف ۲/۲۱۳. والتاریخ الکبیر ۲/۱۵۸. ومجمع الزوائد ۴/۱۵۸. ومسند الشهاب ۲۱۶.

۳: مجمع الزوائد ۱۰/۲۰۶. والمطالب العالیة ۳۰۹۱. والدر المنثور ۵/۲۵۳.

۴: سنن النسائی، کتاب الصیام، باب ۴۳. وسنن ابن ماجه ۱۶۳۹. ۲۲۱۰. ومسند الامام احمد ۴/۲۲، ۲۱۷. والمصنف لابن ابی شیبة ۳/۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۹/۴۱. وامالی الشجری ۱/۲۸۳. والترغیب والترهیب ۲/۸۳. ۳/۵۴۷. والدر المنثور ۱/۱۹۰. واتحاف السادة المتقین ۴/۱۹۵.

۸۶۲۸ محمد بن اسحاق بن ایوب، محمد بن جعفر، حمید بن عمر، حماد بن زید، لیث، زیاد، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے مہمان کا حق تین روز تک ہے اس کے بعد صدقہ ہے۔[1]

۸۶۲۹ محمد بن اسحاق بن ایوب، جعفر فریابی، مقدمی، حماد بن زید، عمرو بن دینار، سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے باپ دادا کے حوالہ سے آپ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مریض کو دیکھ کر انسان کو کہنا چاہیے تمام تعریفیں مجھے اس مرض سے محفوظ رکھنے والی ذات کے لئے ہیں اور تجھ پر اور بے شمار مخلوق پر مجھے فوقیت دینے والی ذات کے لئے ہے۔[2]

۸۶۳۰ محمد بن معمر، جعفر فریابی، عبیداللہ بن عمر، حماد بن زید، ایوب، ابن ابی ملیکہ، ابن عباس کا قول ہے حضرت عمر کو نیزہ لگنے کے وقت میں ان کے قریب تھا میں نے ان کے جسم کو ہاتھ لگا کر کہا اسے دوزخ چھو نہیں سکتی۔ حضرت عمر نے مجھ سے اس کی وجہ دریافت کی میں نے کہا اے امیر آپ نے صحبت رسول اختیار کی ہے اور آپ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے جاتے وقت آپ سے راضی تھے پھر آپ مسلمانوں کے ساتھ رہے ان کے خلیفہ بنے آپ اس حالت میں اس دنیا سے جائیں گے کہ تمام لوگ آپ سے خوش ہوں گے حضرت عمر نے فرمایا اللہ نے صحبت رسول مجھے عطا کر کے مجھ پر احسان فرمایا اب اگر روئے زمین کی ساری چیزیں میری ملکیت ہوں تو میں انہیں فدیہ دے کر عذاب الٰہی سے بچنے کی کوشش کروں گا۔

۸۶۳۱ ابوالحسن احمد بن یعقوب بن مہرجان، معدل الحسن بن علی معمری، ام کلثوم فرماتی ہیں کہ ارشاد نبوی ہے دو مسلمانوں کے درمیان صلح کے لئے کذب اختیار کرنا صحیح ہے۔[3]

۸۶۳۲ ابوبکر بن خلاد، محمد بن فرج ازرق، محمد بن فضیل، ابونعمان، حماد بن زید، ابان بن تغلب، اعمش، ابوعمرو شیبانی، ابن مسعود فرماتے ہیں کہ قول رسول ہے خیر پر دلالت کرنے والا اس کے کرنے والے کے برابر ہے۔[4]

۸۶۳۳ ابوبکر محمد بن غالب بن حرب، محمد بن فضل، حازم، علی بن مدینی، حمید بن عمر، حماد بن زید، ابان بن تغلب، ابواسحاق، عبدالرحمن بن زید، عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا تلبیہ تھا لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک

۸۶۳۴ ابوبکر اسماعیل بن اسحاق، محمد بن معاویہ نیساپوری، حماد بن زید، ایوب، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ ابی قتادہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ ان کا کسی شخص پر قرض تھا انہوں نے آ کر اس سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا مقروض اس وقت چھپ گیا پھر کچھ روز کے بعد مدیون ان سے ملا تو انہوں نے غائب ہونے کی وجہ پوچھی اس نے کہا میرے پاس قرض ادا کرنے کے لئے کچھ نہیں تھا انہوں نے مدیون سے قسم کا مطالبہ کیا تو اس نے اس پر قسم اٹھالی اس کے بعد انہوں نے دستاویز منگوا کر اسے پھاڑ دیا اور فرمایا میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا

۱۔ مسند الامام احمد ۲/۵۰۱، ۳۵۴ والسنن الکبری للبیہقی ۹/۱۹۷، والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۵۲۴

۲۔ سنن الترمذی ۳۴۳۱، ۳۴۳۲، ومجمع الزوائد ۱۰/۱۳۸، وتاریخ اصبہان ۱/۲۷۴ والکامل لابن عدی ۲/۷۲۳، ۳/۹۱، ۵/۱۶۹۹

۳۔ سنن ابی داؤد، کتاب الادب باب ۵۷

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۲۴۰، ۲۲۷/۶، ۲۲۸، ومجمع الزوائد ۱/۱۶۶، ۳/۱۶۷، واتحاف السادۃ المتقین ۱/۱۱۵، ۴/۵۰۱، ۸/۱۶۷، ۹/۱۹۶ والمطالب العالیۃ ۳۰۴۰، وتاریخ بغداد ۷/۳۸۳ والترغیب والترہیب ۱/۱۲۰ وتاریخ اصبہان للمصنف ۱/۲۳۳، والاحادیث الصحیحۃ ۱۶۶۰ وقضاء الحوائج لابن ابی الدنیا ۲۷، وکشف الخفا ۱/۴۰۹، ۴۸۱، والدر المنتثرۃ ۸۴

کہ قرض معاف کرتے یا اسے ہبہ کرنے والے شخص کو قیامت کے روز اللہ کے سایہ کے نیچے جگہ ملے گی۔[1]

۸۶۳۵ محمد بن عبدالرحمن بن فضل، عبدان بن احمد، جبارہ، احمد بن زید، اسحاق بن سوید، یحییٰ بن شمر، ابن عمران کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کو تین بار پکارا آپ ﷺ نے ہر بار جواب میں لبیک فرمایا۔

۸۶۳۶ محمد بن عبدالرحمن، عبدان بن احمد، جبارہ بن مغلس، حماد بن زید، عمرو بن دینار، جابر بن یزید، ابن عباس، عمرو بن دینار، ابی جعفر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے نماز کو بھول جانے والا شخص جنت کی راہ سے بھٹک جاتا ہے۔[2]

۳۷۴ زیاد بن عبداللہ نمیری[3]

آپ شب بیدار اور روزہ دار تھے۔ موت کی فکر ہر وقت آپ کو دامن گیر رہتی تھی۔

۸۶۳۷ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، داؤد بن محبر، صالح مری، زیاد نمیری فرماتے ہیں کہ کافی عرصہ قبل خواب میں مجھے ایک کہنے والے نے کہا اے زیاد نیند سے بیدار ہو کر تہجد پڑھو خدا کی قسم یہ تیرے لئے اس نیند سے بہتر ہے جو تیرے بدن کو کمزور کرنے والی اور تیرے قلب کو توڑنے والی ہے چنانچہ اس کے کہنے پر بیدار ہوا لیکن دوبارہ مجھ پر نیند نے حملہ کر دیا پھر دوبارہ اس نے مجھے کہا اے زیاد نیند سے بیدار ہو جا دنیا میں عابدین کے علاوہ کسی کے لئے خیر نہیں اس کے بعد میں نیند سے بیدار ہو گیا۔

۸۶۳۸ ابوبکر محمد بن احمد مؤذن، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، جعفر بن عمارہ، عمارہ بن زاذان، زیاد نمیری کا قول ہے اگر مجھے اپنی موت کا وقت معلوم ہوتا تو میں طویل غم اور پریشانی کی وجہ سے کمزور ہو جاتا لیکن وقت موعود کے غیر معلوم ہونے کی صورت میں خود اندازہ کر لو کیا حال ہوگا۔

۸۶۳۹ محمد بن احمد، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، داؤد بن محبر، عبدالواحد بن خطاب کہتے ہیں کہ میں نے ایک جنازہ کے موقع پر زیاد نمیری کو کہتے سنا جو شخص دنیا سے چلا گیا تو اس کی قیامت قائم ہو گئی۔

۸۶۴۰ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی خزاعی، مسلم بن ابراہیم، حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر مقدمی، عدی بن ابی عمارۃ الذارع، زیاد نمیری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے شیطان انسان کے قلب پر حملہ کرتا ہے اگر انسان ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے تو اس کے حملہ سے محفوظ ہو جاتا ہے ورنہ نہیں۔[4]

۸۶۴۱ حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، زائدہ بن ابی الرقاد، زیاد نمیری، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جب جنت کے باغات پر تمہارا گزر ہو تو تم ان میں خوب چرو صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے اس کی تشریح کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے

---

1. صحيح مسلم، كتاب الزهد باب ٧٤ وسنن الترمذي ١٣٠٦ ومسند الامام أحمد ٣٥٩/٢، ٤٢٧/٣. وسنن الدارمي ٢٦١/٢. والسنن الكبرى للبيهقي ٣٥٧/٥ والمعجم الكبير للطبراني ١٩٠/١٩ وفتح الباري ١٤٣/٢.
2. سنن ابن ماجة ٩٠٦ والسنن الكبرى للبيهقي ٢٩٩/٩ والمعجم الكبير للطبراني ٩٠/٢ وفتح الباري ١٣٦/١١ والكامل لابن عدي ٩٠٣/٢ والدر المنثور ٢١٦/٥.
3. التاريخ الكبير ٣/ت ٥١٢ والجرح ٣/ت ٢٤١٩ والكاشف ٣٣٢/١ والميزان ٢/ت ٢٩٤٥ وتهذيب الكمال ٢٠٥٥.
4. مجمع الزوائد ١٤٩/٧ والمطالب العالية ٣٣٦٣. والدر المنثور ٤٠٤/٦ واتحاف السادة المتقين ٢٨٩/٨. والترغيب والترهيب ٤٠٠/٢. وتخريج الاحياء ٢٠/٣.

فرمایا اس سے مراد ذکر کے حلقے ہیں۔[1]

۸۶۴۲ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر مقدمی، زائدہ بن ابی الرقاد، زیاد نمیری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اللہ کے فرشتوں کی ایک جماعت ذکر کے حلقوں کی تلاش میں سرگرداں رہتی ہے جب انہیں کوئی ذکر کا حلقہ نظر آ جاتا ہے تو وہ پروں کے ذریعے اسے گھیر لیتے ہیں اور آسمان تک حلقہ بندی کر لیتے ہیں پھر وہ اللہ کے حضور عرض کرتے ہیں کہ آپ کے کچھ بندے حلقہ بندی کر کے آپ کی نعمتوں کی تعظیم، تلاوت قرآن، آپ ﷺ پر درود پاک بھیجنے اور آپ سے دنیا و آخرت کے لئے سوال کرنے میں مشغول ہیں اللہ کی طرف سے جواب آتا ہے کہ ان پر میری رحمتوں کا نزول ہو رہا ہے۔ اور صرف اس مجلس میں شریک ہونے والے کو بھی میں محروم نہیں کروں گا۔[2]

۸۶۴۳ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، مقدمی، زائدہ بن ابی الرقاد، زیاد نمیری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے تین چیزیں کفارہ، تین چیزیں بلندیٔ درجات، تین چیزیں نجات اور تین چیزیں ہلاکت کا ذریعہ ہیں، تین چیزیں کفارہ کا ذریعہ بننے والی یہ ہیں (۱) موسم سردی میں وضو کی تکمیل کا اہتمام (۲) ایک فرض نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا (۳) جمعہ کے لئے پیادہ چلنا۔ بلندی درجات کا ذریعہ بننے والی تین چیزیں یہ ہیں (۱) کھانا کھلانا (۲) سلام عام کرنا (۳) شب میں اللہ کے سامنے قیام کرنا۔ نجات کا ذریعہ بننے والی تین چیزیں یہ ہیں (۱) بوقت غصہ عدل اختیار کرنا (۲) غنی اور فقر میں رضا اور میانہ روی اختیار کرنا (۳) ظاہراً و باطناً خوف الٰہی کا ہونا ہلاکت کا ذریعہ بننے والی تین چیزیں یہ ہیں (۱) بخل اختیار کرنا (۲) خواہش پرست بننا (۳) متکبر ہونا۔[3]

۸۶۴۴ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر، زائدہ بن ابی الرقاد، زیاد نمیری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ قول رسول ہے آسمان نے آواز نکالی تو آسمان پر ہر جگہ فرشتے قیام، سجود اور رکوع میں مشغول تھے۔[4]

۸۶۴۵ حبیب بن حسن، علی بن ہارون، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، زائدہ بن ابی الرقاد، زیاد نمیری، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ماہ رجب کی آمد کے موقع پر یہ دعا فرماتے تھے اللھم بارک لنا فی رجب و شعبان و بلغنا رمضان .

۳۷۵ ہشام بن حسان[5]

آپ ہر وقت متفکر اور بیدار رہتے تھے۔ دس برس تک اپنے استاذ حسن بن ابی حسن کی صحبت میں رہے۔

۸۶۴۶ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، صفوان بن عیسیٰ، ہشام بن حسان کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو کہتے سنا خدا کی قسم میں نے ایسی قوم دیکھی ہے جس کے پاس گھر میں لپیٹنے کے لئے کپڑا بچھانے کے لئے چیز اور سونے کے لئے بستر نہیں تھا اس قوم کا ایک فرزند

۱: سنن الترمذی ۳۵۰۹، ۳۵۱۰، ومسند الامام احمد ۳/۱۵۰، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱/۲۲۲، ومشکاۃ المصابیح ۲۲۷۱، ۶۲۹، واتحاف السادۃ المتقین ۱/۲۳۰، ۹/۵، ۱۶۳، ۸/۳۲۲، والترغیب والترھیب ۱/۱۱۲، ومجمع الزوائد ۱/۱۲۶، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۹۵

۲: مجمع الزوائد ۱۰/۷۷، والترغیب والترھیب ۲/۴۰۳، مسند الحمیدی ۱۸۷۹، واتحاف السادۃ المتقین ۵/۱۰، والدر المنثور ۱/۱۵۲، وکنز العمال ۱۸۷۶.

۳: مجمع الزوائد ۱/۹۱، والترغیب والترھیب ۱/۲۸۶، واتحاف السادۃ المتقین ۱۴۲، والاحادیث الصحیحۃ ۱۸۰۲.

۴: مسند الامام احمد ۵/۱۷۳.

۵: طبقات ابن سعد ۷/۲۷۱، والتاریخ الکبیر ۸/ت ۲۶۸۹، والجرح ۹/ت ۲۲۹، والکاشف ۳/ت ۶۰۵۹، والمیزان ۴/ت ۹۲۲۰، وتھذیب الکمال ۶۵۷۲.

تمنا کرتا تھا کہ اس کے پیٹ میں جانے والا ایک لقمہ کاش اینٹ کی مانند بن جائے کیوں کہ اینٹ پانی میں تین برس تک باقی رہتی ہے۔

۸۶۴۷ ابوبکر، عبداللہ، ابی، صفوان بن عیسیٰ، ہشام کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو کہتے سنا خدا کی قسم میں نے ایسی قوم کا مشاہدہ کیا ہے کہ اس قوم کا ایک فرو بڑی محنت سے مال کمانے کے بعد اپنے بھائی سے کہتا اے میرے بھائی آپ کو معلوم ہے کہ یہ مال میرے لئے حلال ہے لیکن اس مال سے مجھے اپنے عمل کے فاسد ہونے کا خطرہ ہے اس لئے یہ مال میں آپ کو ہبہ کرتا ہوں۔

۸۶۴۸ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، روح، ہشام حسن فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ایسی قوم میری نظروں سے گزری ہے کہ اس کا ایک فرد ناشتہ کرنے سے شکم سیر ہی نہیں ہوتا تھا حسن کہتے ہیں کہ خدا کی قسم شکم سیری کے بعد ایک لقمہ بھی پیٹ میں لے جانے سے کتے کو ڈالنا بہتر ہے۔

۸۶۴۹ ابوبکر، عبداللہ، ابی، عبدالرزاق، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ایسی قوم بھی میں نے دیکھی ہے کہ اس کا ایک فرد اپنے بھائی کو اپنے اہل وعیال کا نائب بنا کر چلا گیا اور وہ ان پر چالیس سال تک خرچ کرتا رہا۔

۸۶۵۰ ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد ابن رستہ، قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے ایسی قوم بھی دیکھی ہے کہ اس کا کوئی فرد اپنے اہل کو کھانے پکانے کا حکم نہیں دیتا تھا اگر گھر والوں نے کچھ تیار کر کے دے دیا تو کھا لیا ورنہ خاموش رہا اور ان کو سردی گرمی کا احساس نہیں ہوتا تھا اور ان کے پاس کوئی بستر نہیں تھا، نیند آنے پر ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر سو گئے پھر اٹھ کر ساری شب رکوع سجود اور قیام کی حالت میں گزاری۔

۸۶۵۱ ابی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، احمد بن ابراہیم ابن مہدی، حماد بن زید، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ پورا دنیا کی مثال اس شخص کی مثل ہے جس نے خواب میں اپنی محبوب چیز دیکھی پھر وہ بیدار ہو گیا۔

۸۶۵۲ ابی، ابوالحسن، ابوبکر، مسعودیہ، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ ابوسعید سے قمیص کے نہ دھونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا موت اس سے بھی جلد آنے والی ہے۔

۸۶۵۳ ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد ابن رستہ، ایوب، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ایسی سادہ قوم بھی دیکھی ہے کہ وہ دنیا کے آنے جانے پر خوشی وغم سے خالی تھی۔

۸۶۵۴ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن حکیم، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن کا قول ہے میرے نزدیک علم کے ایک باب کا حصول دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

۸۶۵۵ ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن بندار، محمد بن یحییٰ، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن کا قول ہے بستر پر لیٹنے کے بعد ذکر الٰہی میں مشغول ہونے والے شخص کے لئے وہ بستر قیامت کے روز مسجد کی شکل میں ہوگا اور عنداللہ ذاکرین میں اس کا شمار ہوگا۔

۸۶۵۶ ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن بندار، محمد بن یحییٰ، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن، عبداللہ کا قول ہے اگر مجھے دوزخ وجنت کے درمیان کھڑا کر کے اپنے مقام سے واقف ہونے اور مٹی بننے کے درمیان اختیار دیا جائے تو میں مٹی بننے کو ترجیح دوں گا۔

۸۶۵۷ ابی، احمد بن محمد، عبداللہ بن سفیان، داؤد بن عمر ضبی، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ ایک گھڑی فکر کرنا کل شب کے قیام سے بہتر ہے۔

۸۶۵۸ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، داؤد بن عمر ضبی، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن کہتے ہیں کہ اے لوگو تمہاری زندگی کی مدت غیر معلوم اور تمہارا ہر عمل محفوظ ہے موت تمہارے پیچھے اور نار دوزخ تمہارے سامنے ہے خدا کی قسم تمہارے سامنے جو دنیا ہے وہ فانی ہے تم شب وروز اللہ کے فیصلے کا انتظار کرو اور عالم برزخ کی تیاری کرو۔

۸۶۵۹ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام بن حسان، حسن بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام بن

حسان، حسن فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اس دنیا میں ہر مسلمان کو پریشانی کا سامنا ہے۔

۸۶۶۰ احمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، حماد بن زید، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ انسان اس دنیا میں پریشان ہو کر کہے گا اے میرے گھر والو مجھے ناشتہ کرادو میرے گھر والو مجھے شام کا کھانا کھلادو۔

۸۶۶۱ ابو محمد بن حیان، ابن ابی داؤد، علی بن مسلم، عباد، ہشام، حسن کا قول ہے مومن صبح وشام غمگین رہتا ہے اور اسے اس دنیا میں اتنا کافی ہے جتنا بکری کے بچے کے لئے کافی ہے۔

۸۶۶۲ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام، حسن کا قول ہے میں نے ایسی قوم بھی دیکھی ہے کہ اس کا ایک فرد بقدر کفایت کھانے میں سے بھی صدقہ کرتا تھا نیز میں نے ایسی قوم بھی دیکھی ہے کہ اس کی نظر میں دنیا بے وقعت اور مٹی سے بھی کمتر تھی

۸۶۶۳ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام، حسن کہتے ہیں کہ خدا کی قسم دنیا سے متاثر ہونے والے شخص کو اللہ ذلیل کرتا ہے۔

۸۶۶۴ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یزید بن ہارون، ہشام، حسن کہتے ہیں کہ خدا کی قسم اگر کوئی شخص دنیا کے حصول کے بعد اس کے مکروفریب میں پھنس جائے تو وہ اس کے علم میں کمی اور اس کی رائے کی کمزوری کا سبب بنتا ہے۔

۸۶۶۵ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، یزید بن ہارون، ہشام، حسن کہتے ہیں کہ آدم کے خطا میں واقع ہونے سے قبل موت ان کے سامنے اور امیدان کے پیچھے تھی لیکن خطا میں واقع ہونے کے بعد اس کا برعکس ہوگیا۔

۸۶۶۶ ابوبکر، عبداللہ، ابی، یزید بن ہارون، ہشام، حسن کا قول ہے کہ حضرت آدم نے جنت میں ایک گھڑی قیام فرمایا جو دنیا کے اعتبار سے ایک سو تیس دن کی تھی۔

۸۶۶۷ ابی، ابو حسن، ابوبکر محمد بن عبداللہ، محمد بن حسین، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ انسان دنیا سے تین حسرتوں کے ساتھ جاتا ہے (۱) جمع شدہ مال سے فائدہ حاصل نہ کرسکا (۲) اس کی امیدیں پوری نہیں ہوئیں (۳) آگے کے لئے تیاری نہ کرسکا۔

۸۶۶۸ ابی، حسن، ابوبکر محمد بن عمارۃ، محمد بن طفیل، حماد بن زید، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ یوسفؑ سے پوچھا گیا کہ خزانوں کے مالک ہونے کے باوجود آپ بھوکے رہتے ہیں جواب دیا تاکہ بھوکے شخص کو نہ بھولوں۔

۸۶۶۹ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق ثقفی، عبداللہ بن محمد اسود، خالد بن خداش، حماد بن زید کا قول ہے ہشام بن حسان کی مجلس سے بہتر مجلس میں نے نہیں دیکھی احادیث بیان کرنے کے وقت ان کی آنکھیں پرنم ہوتی تھیں۔

۸۶۷۰ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، ہشام، محمد بن سیرین، ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے، ایک نیکی پر دس نیکیوں کا اجر ملتا ہے اللہ فرماتا ہے کہ روزہ کا بدلہ میں خود ہوں اس لئے کہ میری وجہ سے اس نے کھانا پینا ترک کیا ہے اور اس کے منہ کی بدبو میرے نزدیک عنبر کی خوشبو سے زیادہ محمود ہے۔[1]

۸۶۷۱ ابوبکر، حارث بن محمد، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ کا قول ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بھول کر کھانے پینے والا اپنا روزہ مکمل کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا۔[2]

۸۶۷۲ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن ابی بکر، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے

۱۔ سنن النسائی، کتاب الصیام باب ۴۵. ومسند الامام احمد ۲/ ۲۳۲، ۴۲۱، ۵۱۶، ۴/ ۳۲۹، ۵/ ۱۳۸. وسنن الدارمی ۲/ ۳۱۲. والمستدرک ۳/ ۲۲۱ وامالی للشجری ۲/ ۱۰۳. والدر المنثور ۳/ ۹۵. ۹/ ۲۹۳.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام ۱۷۱ ومسند الامام احمد ۲/ ۲۲۵ وسنن الدارمی ۲/ ۱۳. ومشکاۃ المصابیح ۲۰۰۳. ونصب الرایۃ ۲/ ۴۳۵. واتحاف السادۃ المتقین ۴/ ۲۱۰.

ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی آپ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اس کے بعد آپ ﷺ مسجد کے اگلے حصے میں عصا کے سہارے کھڑے ہو گئے اس وقت ابوبکر و عمر بھی موجود تھے اس کے بعد آپ نے ذوالیدین کا واقعہ ذکر فرمایا۔

۸۶۷۳ ابوبکر، حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جمعہ کے روز قبولیت کی ایک گھڑی ضرور ہوتی ہے جس میں بندہ کی ہر دعا قبول کی جاتی ہے۔

۸۶۷۴ احمد بن جعفر بن معبد، یعقوب بن ابی یعقوب، محمد بن عبداللہ انصاری، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ اذان کے بعد مسجد کی طرف دوڑنے کے بجائے سکون واطمینان سے چلو جول جائے اسے ادا کرو جو نہ ملے تو اس کی قضا کر لو۔

۸۶۷۵ عبدالرحمن بن محمد بن احمد المنذر، ابراہیم بن زہیر حلوانی، مکی بن ابراہیم، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ گرمی کی شدت دوزخ کی تپش سے ہے۔

۸۶۷۶ ابوبکر محمد بن احمد الوراق، احمد بن عبدالرحمن سقطی، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ و محمد بن عمرو، ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ قول نبوی ہے اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسمائے حسنیٰ ہیں انہیں یاد کرنے والا جنت میں داخل ہوگا اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔

۸۶۷۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابویعلیٰ بشر بن سیحان، حرب بن میمون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے بلال کو بلایا بلال نے آپ ﷺ کو کھجوروں کا ایک ٹوکرا پیش کیا آپ ﷺ نے فرمایا اے بلال یہ کیا ہے؟ حضرت بلال نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کھجوریں میں نے آپ کے لئے جمع کی تھیں آپ ﷺ نے حضرت بلال کو دوزخ کی آگ سے ڈراتے ہوئے ان کھجوروں کو خرچ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا عرش والے سے کمی کا خوف مت کر۔

۸۶۷۸ احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر احمد بن عمرو البزار، حسن بن یحییٰ ایلی، عاصم بن مھجع، صالح مری، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین ابوہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے طالب عزت شخص پر اللہ کے پاس جانے کے لئے تیاری ضروری ہے۔

۸۶۷۹ حسن بن اسحاق بن ابراہیم، عمرو بن حفص معدلان، احمد بن محمد بن اسماعیل الدمشقی، موسیٰ بن عامر، عیسیٰ بن خالد یمانی صالح مری، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے ایک شخص کو اگر گناہ کرنے کے بعد اس کے یاد آنے پر قلق ہوتا ہے تو امید ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ صرف اسی پر اس کی مغفرت کر دے گا۔

۸۶۸۰ احمد بن عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب، اسمٰعیل بن حسن، محمد بن مروان، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے متقی انسان جنت میں جائے گا اس کی نعمتوں سے خوب محظوظ ہوگا ہمیشہ اس میں رہے گا اس کی جوانی بھی فنا نہ ہوگی اس کا لباس بھی بوسیدہ نہ ہوگا۔

۸۶۸۱ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام، قتادہ، انس کہتے ہیں کہ قبیلہ عرینین کے کچھ لوگ مدینہ آئے آپ ﷺ نے ان کے لئے اونٹوں اور چرواہے کا حکم دیا اور انہیں اونٹوں کے دودھ اور پیشاب پینے کی اجازت دی جب وہ خوب فربہ ہو گئے تو وہ چرواہے کو قتل کر کے اونٹوں کو ساتھ لے گئے آپ ﷺ نے ان کے تعاقب کے لئے چند صحابہ کرام کو روانہ فرمایا چنانچہ انہیں پکڑ کر لایا گیا تو آپ

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۵۲، ومسند الامام احمد ۲/ ۲۶۱، ۳۲۹. والسنن الکبری للبیهقی ۳/ ۲۲۶ وصحیح ابن خزیمة ۱۰۲۵

۲۔ صحیح البخاری ۲/ ۲۳۶. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۸۱

۳۔ صحیح البخاری ۳/ ۲۵۹. وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۶. وفتح الباری ۳۵۲/ ۳ ۳۷۷/ ۱۳

۴۔ تفسیر ابن کثیر ۲۴۷/ ۲

ﷺ نے خلاف سے ان کے ہاتھ و پاؤں قطع کرنے کا حکم فرمایا اور ان کی آنکھوں میں سلائی بھروا کر انہیں دھوپ میں ڈلوا دیا حتیٰ کہ اسی حالت میں وہ مر گئے۔

۸۶۸۲ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام قتادہ وانس کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے انسان کے بوڑھا ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی دو چیزیں مال کی حرص اور عمر کی زیادتی جوان ہوتی ہیں۔[1]

۸۶۸۳ عبدالرحمن بن محمد، محمد بن زکریا، غطبہ بن عبداللہ، ہشام، قتادہ ابورافع، ابوہریرہ کا قول ہے شوہر کے اپنی بیوی کے چار زانوں کے درمیان بیٹھ کر دخول کی کوشش کرنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔[2]

۸۶۸۴ احمد بن ابراہیم بن یوسف، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، ابوکریب، محمد بن میمون، زعفرانی، ہشام بن حسان، عکرمہ، ابن عباس کا قول ہے لوگوں کی عدم خواہش کے باوجود ان کے سامنے وعظ کرنے والے کے منہ میں پیسہ ڈال دو۔[3]

۸۶۸۵ سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، حسن بن محمد زراع، حصین بن نمیر، ہشام بن حسان، عکرمہ، ابن عباس کا قول ہے فرمان رسول ہے اللہ تعالیٰ کو عزیمت پر عمل کی طرح رخصت پر عمل کرنا بھی محبوب ہے۔

۸۶۸۶ حبیب بن حسن، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، محمد بن عبداللہ انصاری، ہشام بن حسان، عبداللہ بن مغفل کا قول ہے آپ ﷺ نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۸۶۸۷ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سوید بن سعید، عبداللہ بن رجاء بصری، ہشام بن حسان، حسن، جابر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے انسان اور کفر کے درمیان ترک صلوٰۃ کا فرق ہے۔[4]

۸۶۸۸ عبداللہ بن جعفر، ابومسعود، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، ابن سیرین، انس بن مالک کا قول ہے عرق النساء سے شفایاب ہونے کے لئے ایک عربی دنبہ کو جوش دے کر اس کے سوپ کے تین حصے کر لئے جائیں عرق النساء کا مریض ہر صبح نہار منہ اس کا ایک حصہ نوش کر لے، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے اس نسخہ سے ایک سو سے زائد مریضوں کو صحت یاب ہوتے دیکھا ہے۔

۸۶۸۹ محمد بن جعفر المکتب، محمد بن احمد بن خطاب، موسیٰ بن عبدالرحمن بن مہدی، ابواسامہ، ہشام بن حسان، ابن سیرین، انس بن مالک نے آپ ﷺ سے عرق النساء کے بارے میں گذشتہ علاج کی مثل روایت کیا ہے۔

۸۶۹۰ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادۃ، ہشام، انس، ابن سیرین، عبدالملک بن قتادہ بن ملحان قیسی نے اپنے والد کے حوالے سے نقل فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیں ہر ماہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ میں روزہ رکھنے کا حکم فرمایا کیوں کہ ان تاریخوں کا روزہ صوم الدہر کی مانند ہے۔

۸۶۹۱ ابوبکر، حارث، روح، ہشام، واصل، محمد بن یعقوب، رجاء بن حیوہ، ابوامامہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک بار ایک غزوہ تشکیل دیا جس میں میں بھی تھا میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لئے شہادت کی دعا کیجئے آپ ﷺ نے

---

[1] اتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۲۳۹، وبلفظ مختلف۔ صحیح البخاری ۸/ ۱۱۱۔ وفتح الباری ۱۱/ ۲۳۹، وتاریخ ابن عساکر ۳/ ۳۰۰۔

[2] صحیح البخاری ۱/ ۸۰ وصحیح مسلم، کتاب الحیض، ۸۷، ۸۸۔ وفتح الباری ۱/ ۳۹۵۔

[3] کتاب الحیض، ۸۷، ۸۸۔ وفتح الباری ۱/ ۳۹۵۔

[4] صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۳۴ ومسند الامام احمد ۳/ ۳۸۹۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/ ۳۶۶۔ وسنن الترمذی ۲۶۱۹، ۲۶۲۰۔ وسنن ابی داؤد ۴۶۷۸۔ وسنن ابن ماجہ ۱۰۷۸

فرمایا اے اللہ ان کو سلامتی کے ساتھ مال غنیمت عطا فرما راوی کہتے ہیں کہ چنانچہ ہم صحیح وسالم مال غنیمت حاصل کر کے واپس لوٹے پھر میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے حصول شہادت کے لئے کوئی عمل بتا دیجئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا روزہ رکھو اس لئے کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔ کچھ روز کے بعد پھر میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی دوسرا عمل بتا دیجئے آپ نے فرمایا اللہ کے سامنے خوب سجدے کرو کیوں کہ ایک سجدہ کے عوض اللہ تعالیٰ ایک گناہ معاف اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔[1]

۸۶۹۲سلیمان بن احمد، ادریس بن جعفر، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے جھوٹی قسم کھانے والے کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔[2]

۸۶۹۳احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، بشر بن سیحان البصری، حرب بن میمون، ہشام بن حسان، ہشام بن عروہ اپنے والد کے واسطے سے حضرت عائشہ کا قول نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ گندم کی روٹی سے شکم سیر ہوئے بغیر اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

۳۷۶ہشام دستوائی[3]

آپ ذکر الٰہی میں رطب اللسان رہتے تھے نیز آپ خدا ترس انسان تھے۔

۸۶۹۴ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی سعید بن عامر، ہشام دستوائی کہتے ہیں کہ ہم طلب حدیث کے لئے ایک فقیہ کے پاس جاتے تھے لیکن طاعون کے زمانہ میں دو رکعت نفل ہمیں طلب حدیث سے زیادہ پسند تھیں۔

۸۶۹۵ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، امیہ بن خالد، کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو کہتے سنا میرے نزدیک رضاء الٰہی کے خاطر ہشام دستوائی کے علاوہ حدیث کا طالب کوئی نہیں ہے، ہشام فرمایا کرتے تھے، حدیث کی وجہ سے خلاصی ہو جائے یہی ہمارے لئے کافی ہے۔

۸۶۹۶ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن غالب، مسلم بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہشام دستوائی کے ہاں پوری رات چراغ جلتا تھا کیوں کہ وہ فرماتے تھے دنیا کی تاریکی دیکھ کر مجھے قبر کی تاریکی یاد آجاتی ہے۔

۸۶۹۷ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، یحییٰ بن ایوب، ابوقطن عمرو بن ہیثم بن قطن کا قول ہے کہ میں نے ہشام دستوائی سے بڑھ کر موت کو یاد کرنے والے کوئی نہیں دیکھا۔

۸۶۹۸ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن غالب، مسلم بن ابراہیم، ابویحییٰ علی بن عبداللہ، عبدالرحمن بن مہدی، کہتے ہیں کہ میں نے ہشام کو بارہا کہتے سنا تمہارے سامنے غیر معروف شخص کا حدیث بیان کرنا اپنے منہ میں مٹی ڈالنے کے مترادف ہے۔

۸۶۹۹احمد بن محمد بن حسین، سلیمان بن عبدالجبار، ابوزید ہروی، ہشام دستوائی کا قول ہے کاش علم حدیث پانی ہوتا جسے میں تمہیں پلا دیتا۔

۸۷۰۰ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن یونس، ابونعیم کہتے ہیں کہ میرا بصرہ جانا ہوا تو وہاں پر میں نے ہشام دستوائی اور حماد بن

---

1. مسند الامام أحمد ۲۲۸/۵، ۲۴۹، ۲۵۵، ۲۵۸. والمعجم الكبير للطبراني ۱۰۸/۸. وصحيح ابن حبان ۹۲۹. وأمالي الشجري ۲۷۷/۱. ومجمع الزوائد ۱۸۱/۳. والمصنف لعبد الرزاق ۷۸۹۹. ودلائل النبوة للبيهقي ۳۳۳/۶.
2. سنن أبي داؤد كتاب النذور باب ۱. والمستدرك ۲۹۴/۴، ۲۹۵، ۲۹۸. والمعجم الصغير للطبراني ۵۶/۱. ومجمع الزوائد ۱۶۹/۴. والترغيب والترهيب ۶۱۳/۲.
3. طبقات ابن سعد ۲۷۹/۷. والتاريخ الكبير ۸/ت ۲۹۹۰. والجرح ۹/ت ۲۲۰. والجمع ۵۴۷/۲. والميزان ۴/ت ۹۲۲۹. وتهذيب الكمال ۶۵۸۲.

سے بڑھ کر کوئی نہیں دیکھا۔

۸۱۰۱۔ ابی ابراہیم بن محمد بن حسن محمد بن زید نعیم بن حماد، ابن مبارک کہتے ہیں کہ میں نے ہشام دستوائی کو کہتے سنا بیٹھنے والے عالم دین پر مجھے تعجب ہے۔

۸۱۰۲۔ ابی محمد بن ابراہیم بن حکم، یعقوب بن ابراہیم دورقی، سعید بن عامر، ہشام کہتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں حضرت عیسیٰ کا کلام پڑھا جس کا حاصل یہ ہے اے لوگو تم دنیا کے لئے عمل کرتے ہو حالانکہ اس میں بلا عمل تمہیں رزق ملنے والا ہے اور تم آخرت کے لئے عمل نہیں کرتے حالانکہ وہاں پر کامیابی کا دارومدار عمل پر موقوف ہے اے علماء سو تم اجرت لے کر عمل کو ضائع کرتے ہو عنقریب اللہ تعالیٰ تم سے عمل کا مطالبہ کرنے والا ہے، عنقریب تم قبر کی تاریکی اور اس کی تنگی کا سامنا کرنے والے ہو، اللہ تمہیں نماز، روزہ کے حکم کرنے کی مانند معاصی سے بھی اجتناب کا حکم کرنے والا ہے، رضائے الٰہی پر راضی نہ ہونے والا شخص کیونکر اہل علم میں سے ہو سکتا ہے دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والا شخص کیسے اہل علم ہو سکتا ہے۔ آخرت کو ترک کرکے دنیا کی طرف متوجہ ہونے والا شخص کیسے اہل علم ہو سکتا ہے۔

۸۱۰۳۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسین، فضل بن صباح، ابو عبیدہ حداد، ہشام دستوائی کا قول ہے، حضرت عیسیٰ کا فرمان ہے اے علماء کی جماعت عدم عمل کی وجہ سے تم اس بوٹی کی مانند ہو گئے ہو جسے دیکھنے سے بہت عمدہ خوشبو آتی ہے لیکن اس کا کھانا انسان کی ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے، تمہارا کلام ایک قسم کی دوا ہے لیکن وہ کسی کی اصلاح کا ذریعہ نہیں بنتا۔ حکیمانہ باتیں کرنے قلب کے بجائے تمہارے منہ سے نکلنے والی ہیں اس لئے وہ مؤثر نہیں ہوتیں، اے عالموں اللہ تعالیٰ نے دنیا کو تمہاری گمراہی کے بجائے تمہارے عمل کے لئے پھیلایا ہے، اے عالموں بالعمل صرف باخبر کرنے کی نیت سے علم حاصل کرنے والے شخص کا تعلق اہل علم سے نہیں ہو سکتا علم تمہارے اوپر عمل تمہارے قدموں کے تحت ہے، عمل کے بغیر نہ آزاد انسان کریم اور نہ غلام متقی بن سکتا ہے۔

۸۱۰۴۔ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ہشام، قتادہ، انس فرماتے ہیں کہ میں تمہیں آپ ﷺ کی ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو میرے علاوہ تمہیں کوئی نہیں بتا سکتا چنانچہ ارشاد نبوی ہے علم کا رفع، جہل کا ظہور، شراب نوشی، زنا کا ظہور، مردوں کی قلت اور خواتین کی کثرت (حتیٰ کہ ایک شخص پچاس خواتین پر نگران ہوگا) قیامت کی علامات میں سے ہیں۔[1]

۸۱۰۵۔ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ہشام، قتادہ، انس کا قول ہے آپ ﷺ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی جس میں آپ ﷺ نے قبائل عرب میں سے ایک قبیلے کے خلاف بددعا فرمائی۔

۸۱۰۶۔ محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ہشام بن ابی عبداللہ، قتادہ، انس فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو رکوع سجدہ اطمینان سے کرو اور کتے کی طرح مت بیٹھو۔

۸۱۰۷۔ محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ہشام، قتادہ، انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا ہے۔

۸۱۰۸۔ فاروق بن عبدالکبیر خطابی، ابو مسلم کشی، عبداللہ بن محمد، احمد بن علی خزاعی، مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، انس فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس جو کی روٹی اور بکری کا بھنا ہوا بچہ لے کر گیا اور جو کی روٹی کے عوض میں نے زرہ رہن رکھوائی تھی، اس موقع پر میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آل محمد پر ایک روز ایسا بھی گزرا ہے کہ اس روز ایک صاع کے علاوہ آل محمد کے ۹ گھروں میں کچھ بھی نہیں تھا۔[2]

۸۱۰۹۔ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان، ہشام، قتادہ، انس فرماتے ہیں کہ ایک بار آپ ﷺ نے حج و

۱۔ صحیح البخاری ۱/ ۳۱، ۷/ ۲۰۸، وصحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ۲۳۳، ۲۳۴ مکرر، وفتح الباری ۲/ ۱۵۷، ۳۰۱۔

۲۔ صحیح البخاری ۳/ ۱۶۶، وفتح الباری ۵/ ۱۴۰، ۳۰۱۔

عمرہ کا احرام اکٹھے باندھا۔

۸۱۷۰ ابواحمد محمد بن احمد الجرجانی، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، ابی، قتادہ، انس کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اللہ تعالیٰ ہر حاکم سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں سوال کرنے والا ہے حتی کہ گھر کے سربراہ سے گھر والوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔[1]

۸۱۷۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن عباس بجلی، عبداللہ بن ابی الحکم، حفص بن واقد، ہشام دستوائی، قتادہ، انس کہتے ہیں کہ حضور ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں ساری شب عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔

۸۱۷۲ احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عصام، روح بن عبادۃ، ہشام بن ابی عبداللہ، قتادہ، سعید بن المسیب بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت علی نے کھانا تیار فرمایا آپ ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ گھر میں ایک نظر دیکھ کر واپس تشریف لے گئے حضرت علی نے آپ ﷺ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تمہارے گھر میں پردوں پر تصاویر چسپاں دیکھیں اور رحمت کے فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے۔

۸۱۷۳ احمد بن جعفر، عبید بن حسن، مسلم بن ابراہیم، ابان، شعبہ، ہشام دستوائی، قتادہ، سعید بن مسیب، ابن عباس کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے ہبہ میں رجوع کرنے والا قے کر کے کھانے والے کتے کی مانند ہے۔[2]

۸۱۷۴ ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، مسلم بن ابراہیم، ابان، شعبہ، ہشام، قتادہ، مطرف بن عبداللہ بن شخیر اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ قرآنی آیت الھاکم التکاثر تلاوت فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے انسان کہتا ہے کہ میرا مال میرا مال حالانکہ تیرا مال صرف وہی ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صدقہ کر دیا۔

۸۱۷۵ ابوبکر محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن معدان، بکر بن بکار، ہشام، قتادہ، زرارۃ بن ابی اوفیٰ، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اللہ تعالیٰ میری امت کے وساوس جب تک وہ زبان یا عمل میں نہ آئیں سے تجاوز کرنے والا ہے۔[3]

۸۱۷۶ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن ابی بکر سہمی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، حجاج بن نصیر، مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا کرتے تھے **اللھم انی اعوذبک من عذاب النار و عذاب القبر و فتنۃ المسیح الدجال و فتنۃ المحیا والممات۔**

۸۱۷۷ احمد بن سہل بن عمر، ابراہیم بن حرب عسکری، عبداللہ ابن عمر، ابوسلمہ، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اے لوگو میں سب سے زیادہ آپ ﷺ کی نماز سے واقف ہوں ابوہریرہ ظہر کی آخری رکعت نماز عشاء، اور فجر میں سمع کے بعد قنوت پڑھتے تھے جس میں مؤمنین کے لئے دعا اور کفار پر لعنت کرتے تھے۔

۸۱۷۸ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے

۱۔ سنن الترمذی ۱۷۰۵، وصحیح ابن حبان ۱۵۶۲، وفتح الباری ۱۳/۱۱۳، والترغیب والترھیب ۳/۲۵، ۵۵۔ والکامل لابن عدی ۱/۳۰۷۔

۲۔ سنن الترمذی ۲۲۳۲، ۳۳۵۴، وصحیح مسلم ۳/۲۲۴، وسنن النسائی، کتاب الوصایا باب ۱، ومسند الامام احمد ۲/۲۳، ۲۹، والمستدرک ۲/۳۴۶، ۵، ۴/۲۲۲، والسنن الکبری للبیھقی ۶/۱۱۔

۳۔ صحیح البخاری ۳/۱۹۰، ۷/۵۹، ۸/۱۶۸، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۰۱، ۲۰۲، وفتح الباری ۱۱/۳۴۸

رمضان کی آمد سے ایک یا دو روز قبل روزہ مت رکھو البتہ عادۃً ایسے کرنے میں حرج نہیں ہے۔[1]

۸۷۱۹ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، محمد بن احمد بن علی بن مخلد، احمد بن ہیثم بزاز، مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابی سلمہ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے ایمان اور ثواب کی نیت سے روزہ رکھنے والے کے گذشتہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔[2]

۸۷۲۰ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، محمد بن احمد بن حسن، یوسف قاضی، مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے ایمان اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر میں قیام کرنے والے کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔[3]

۸۷۲۱ احمد بن عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب، محمد بن سکن ایلی، عبداللہ بن ہشام دستوائی، ابی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابی سلمہ، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اے لوگو تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا انبیاء کی قبور کو مساجد بنانے والی قوم پر اللہ کی لعنت ہو تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو ان کو قبرستان مت بناؤ۔[4]

۸۷۲۲ ابوبکر محمد بن جعفر وراق بغدادی، عباس بن منصور نیشاپوری، احمد بن حفص، ابی، ابو سعید، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ قول رسول ہے شادی نہ کرنے والے مخنث مردوں اور عورتوں پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے اسی طرح تن تنہا جنگل کے سفر طے کرنے والے اور تن تنہا رات گزارنے والے پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے۔

۸۷۲۳ عبداللہ بن جعفر، یونس، ابو داؤد، ہشام، ابی زبیر، جابر نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ کے عہد میں شدید گرمی میں سورج گرہن ہو گیا آپ ﷺ نے نماز پڑھائی جس میں آپ ﷺ نے خوب طویل قیام فرمایا حتیٰ کہ لوگ گرنے کے قریب ہو گئے پھر آپ ﷺ نے رکوع سجدہ بھی اسی طرح طویل فرمایا اس کے بعد آپ ﷺ نے بقیہ تین رکعتیں اسی طرح طویل فرمائیں سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا اس وقت جنت میرے اتنی قریب کر دی گئی تھی کہ میں اس سے کوئی چیز حاصل کرنے کی کوشش کرتا تو کر سکتا تھا اسی طرح دوزخ بھی میرے اتنے قریب کر دی گئی حتیٰ کہ اس کے تم تک پہنچنے کے خوف سے میں پیچھے ہٹ گیا اور میں نے دوزخ میں ایک سیاہ فام عورت عذاب میں مبتلا دیکھی کیوں کہ اس نے بلی کو کھانے پینے سے روکنے کے لئے باندھ دیا تھا اور میں نے ابو ثمامہ عمرو بن مالک کو بھی دوزخ میں دیکھا، اس وقت لوگوں کا عقیدہ تھا کہ سورج اور چاند کسی عظیم شخص کی موت پر گرہن ہوتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جسے اللہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے لہٰذا ان کے گرہن ہونے پر تم نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ روشن ہو جائیں۔

۸۷۲۴ عبداللہ بن جعفر، یونس، ابو داؤد، ہشام، ابو زبیر، جابر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اے جماعت انصار تم اپنے مال کا عمریٰ نہ کرو کیوں کہ یہ غیر صحیح ہے۔[5]

١ـ مسند الامام أحمد ٢/٥١٣، وسنن الدارمي ٢/٢، وفتح الباري ٤/١٢٨، وسنن ابن ماجة ١٦٥٠، وسنن الترمذي ٦٨٥

٢ـ صحيح البخاري ١/١٦، ٣/٣٣، وصحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين ١٧٥، وفتح الباري ١/٩٢، ٤/١١٥، ١١. ٢٥٥.

٣ـ صحيح البخاري ٣/٣٣، ٥٥، وصحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين ١٧٦، وفتح الباري ٤/١١٥، ٢٥٥.

٤ـ مسند الامام أحمد ٢/٣٦٧، والمصنف لابن ابي شيبة ٢/٣٧٥، ٣/٣٤٥، والمصنف لعبد الرزاق ١٥٢٦، ومجمع الزوائد ٣/٣٠، والمطالب العالية ٢٥٥١.

٥ـ سنن النسائي ٦/٢٧٣، ومسند الامام أحمد ٣/٣١٢، والمستدرك ٢/٣٣٣، والمصنف لابن ابي شيبة ٧/١٣٢.

۸۷۲۵عبداللہ بن یونس ،ابوداؤد ،ہشام دستوائی ،ابوزبیر جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک بار آپ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے جابر مجھے اس مرض کی وجہ سے آپ کی موت کا خطرہ ہے لہٰذا تم اپنے بھائیوں کے لئے دوثلث وصیت کرو چنانچہ انہوں نے وصیت کی۔[1]

۸۷۲۶محمد بن احمد بن علی ابلی بن محمد بن ابی الشوارب ،ابومحمد حفص بن عمر ،ابوزبیر جابر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اے لوگو دو کپڑے پہنو بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ ایک جوتا پہن کر مت چلو۔[2]

۸۷۲۷محمد بن احمد بلی بن محمد بن ابی الشوارب ،ابومحمد حفص بن عمر ،ہشام ،حماد ،ابراہیم ،اسود ،عائشہ آپ ﷺ نے عالت احرام میں سر میں خوشبو استعمال کی۔

۸۷۲۸قاضی ابواحمد محمد بن احمد ،محمد بن ایوب ،مسلم بن ابراہیم ،ہشام دستوائی ،حماد ،ابراہیم ،اسود ،عبداللہ کا قول ہے آپ ﷺ نماز کو دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے حتیٰ آپ کا بایاں رخسار ظاہر ہوجاتا تھا۔

۸۷۲۹ابوبکر بن خلاد ،حارث بن ابی اسامہ ،خلیل بن زکریا ،ہشام دستوائی ،عاصم بن بہدلہ ،زر بن حبیش ،صفوان بن عسال فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں آپ کے ساتھ تھا اسی اثناء میں ایک شخص آیا آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا یہ شخص بہت برا ہے لیکن جب وہ آپ ﷺ کے قریب آیا تو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ آرام کا معاملہ فرمایا اس کے جانے کے بعد ہم نے آپ ﷺ سے پوچھا پہلے تو آپ ﷺ نے اسے برا بتایا لیکن پھر اس کا اکرام کیا آپ نے جواب میں فرمایا یہ شخص منافق تھا پہلے میں نے اس کا نفاق ظاہر کیا لیکن پھر لوگوں کو اس کے شر سے بچانے کے لئے میں نے اس کا اکرام کیا۔

۸۷۳۰ابوبکر بن خلاد ،حارث بن ابی اسامہ ،خلیل بن زکریا ،ہشام بن ابی عبداللہ ،حسن بن ابی جعفر ،عاصم بن بہدلہ ،زر بن حبیش ،صفوان بن عسال کہتے ہیں کہ فرشتے طالب علم کے لئے خوشی سے زمین پر پر بچھاتے ہیں زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے صفوان سے پوچھا کیا آپ نے اس بارے میں کچھ سنا ہے انہوں نے جواب میں فرمایا ہم ایک سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے ایک اعرابی آپ ﷺ کے سامنے آیا اور اس نے کہا اے محمد آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا بات ہے اس نے کہا ایک شخص ایک قوم کے ساتھ صرف محبت کی حد تک ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز انسان کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ دنیا میں وہ محبت کرے گا اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا مغرب کی طرف سے طلوع شمس سے قبل توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور یہ اس روز ہوگا جس روز ایمان لانا انسان کے لئے نفع بخش نہیں ہوگا پھر میں نے ان سے مسح خفین کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا آپ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔[3]

۸۷۳۱ابوبکر بن خلاد ،حارث ،خلیل بن زکریا ،ہشام دستوائی ،حسن بن ابی جعفر ،ابوزبیر جابر فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اے عائشہ تمہارے پاس سالن ہے انہوں نے فرمایا کہ سرکہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے۔[4]

۸۷۳۲عبداللہ بن جعفر ،یونس بن حبیب ،ابوداؤد ،ہشام دستوائی یحییٰ بن ابی کثیر ،ہلال بن ابی میمونہ ،عطاء بن یسار

1۔ مسند الامام أحمد ۳/ ۳۷۲. والتفسير الطبري ۹/ ۲۸.

2۔ سنن الترمذي ۲۷۶۷. وسنن النسائي ۸/ ۲۱۰. ومسند الامام أحمد ۳/ ۳۰۳، ۳۲۹، ۳۴۹. والسنن الكبرى للبيهقي ۲/ ۲۲۴

3۔ اتحاف السادة المتقين ۸/ ۳، ۲۷۳، ۹/ ۵۴۹ وفتح الباري ۱۰/ ۵۵۶، ۵۵۹، ۵۶۰

4۔ صحيح مسلم ۳/ ۱۶۲۲، ۱۶۲۱. سنن أبي داؤد ۳۸۲۰. وسنن الترمذي ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۲. وسنن النسائي كتاب الايمان باب ۲۱. وسنن ابن ماجة ۳۳۱۶، ۳۳۱۷، ۳۳۱۸. ومسند الامام أحمد ۳/ ۳۰۱، ۳۰۴، ۳۵۳، ۳۷۱، ۳۸۹، ۳۹۰. والمستدرك ۳/ ۵۴. وفتح الباري ۱۰/ ۵۰۰ واتحاف السادة المتقين ۵/ ۲۳۶، ۷/ ۲۱۱.

رفاعہ ابی عراد الجہنی کہتے ہیں کہ ایک بار ہم آپ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے جب ہم کدید یا قدید مقام پر پہنچے تو کچھ لوگوں نے اپنے گھروں پر جانے کے لئے آپ سے اجازت طلب کی آپ نے اجازت مرحمت فرمادی کچھ دیر کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا صدق دل سے کلمہ پڑھنے والے کے لئے جنتی ہونے کی گواہی دیتا ہوں نیز رسول خدا ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا مجھ سے بلاحساب و کتاب میری امت کے ستر ہزار افراد کے بارے میں جنت میں داخل کرنے کا وعدہ ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ تم کو اور تمہاری نیک ازواج و اولاد کو جنت میں داخل کرانے کے بعد خود جنت میں داخل ہوں گے۔[1]

۸۷۳۳ سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، مسلم بن ابراہیم، ہشام دستوائی عطاء بن السائب اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص نے آپ ﷺ سے سوال کیا ختم القرآن کتنے روز میں کیا جائے آپ ﷺ نے فرمایا سات روز میں کیا جائے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ سے کمی کے بارے میں سوال کرتا رہا اور آپ کم فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا کم از کم ایک شب و روز میں ختم کرنا ضروری ہے۔

۳۷۷ جعفر الضبعی[2]

اپنے عابدین اور زھاد کی صحبت اختیار کر کے ان سے روایات نقل فرمائیں۔ نیز آپ مالک بن دینار، ثابت بنانی، ابو عمران جونی، ابو تیاح اور فرقد سنجی وغیرہ کی صحبت میں رہے ہیں۔

۸۷۳۴ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان کا قول ہے میں مالک بن دینار کے پاس دس اور ثابت بنانی کی خدمت میں بیس سال رہا میں نے مالک بن دینار کے پیچھے بیس سال تک نماز عشاء پڑھی مالک بن دینار مغرب میں ہمیشہ سورہ زلزال اور عادیات پڑھتے تھے۔

۸۷۳۵ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم، سلیمان شاذکونی جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو کہتے سنا دنیا سے ڈرو اس لئے کہ وہ علماء کے قلوب پر جادو کی مانند اثر کرنے والی ہے۔

۸۷۳۶ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم، سلیمان جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو کہتے سنا اللہ کی طرف سے قلوب اور ابدان کے لئے کچھ سزائیں مقرر ہیں جیسے تنگی زندگی اور عبادت میں کاہلی اور قلب کی قساوۃ مار سے بھی بڑی سزا ہے۔

۸۷۳۷ عبداللہ، محمد، سلیمان، جعفر، مالک بن دینار کا قول ہے اگر قلوب خوف الٰہی کی وجہ سے غم زدہ نہ ہوں تو وہ خالی گھر کے ویران ہونے کی مانند ویران ہو جاتے ہیں، نیز فرمایا اگر میرے قلب کی اصلاح کوڑے کرکٹ پر ہو تو اس پر بھی جا کر میں بیٹھ جاؤں گا۔

۸۷۳۸ عبداللہ، محمد بن سلیمان، جعفر، مالک بن دینار کا قول ہے باطل کی خوشی سے خوش ہونے والے انسان کے قلب پر شیطان کا تسلط مضبوط ہو جاتا ہے۔

۸۷۳۹ عبداللہ، محمد بن سلیمان، جعفر، مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ قیامت کے روز ایک چرواہے کو بلا کر کہا جائے گا اے بکریوں کے دودھ اور گوشت استعمال کرنے والے چرواہے تو نے گمشدہ بکری کو ٹھکانہ نہیں دیا اور تو نے کمزور بکری کا خیال نہیں رکھا اور تو نے ان کے چرانے کا حق ادا نہیں کیا آج تجھ سے ان کا بدلہ لیا جائے گا۔

---

[1] مسند الامام احمد ۱۲۳/۳ والمعجم الکبیر للطبرانی ۴۳/۵، ۴۴، ۴۵ والترغیب والترھیب ۴۱۳/۴ وصحیح ابن حبان ۴۴۲۔

[2] طبقات ابن سعد ۲۸۸/۷ والتاریخ الکبیر ۲/ت ۲۱۹۲ والجرح ۲/ت ۱۹۵۷ والمیزان ۴۰۸/۱ وتھذیب الکمال ۹۴۴۔

۸۷۳۰ عبداللہ ، محمد ، سلیمان ، جعفر ، مالک بن دینار کہتے ہیں کہ غیر عامل عالم کی نصیحت لوگوں کے لئے غیر نفع مند ہے۔

۸۷۳۱ عبداللہ محمد ، سلیمان ، جعفر کہتے ہیں کہ میں قساوت قلب کے وقت محمد بن واسع کے چہرے کی زیارت کر لیتا تھا کیوں کہ ان کے چہرہ پر غم کے آثار نمایاں تھے جس سے میرے قلب کی قساوت دور ہو جاتی تھی۔

۸۷۳۲ ابوبکر بن مالک ، عبداللہ بن احمد بن حنبل ، ابی عبدالرحمٰن بن مہدی ، جعفر بن سلیمان ، مالک بن دینار کا قول ہے مومنین کے قلوب کو اعمال صالحہ اور فجار کے قلوب کو معاصی سے تقویت پہنچتی ہے۔

۸۷۳۳ ابوبکر ، عبداللہ ، ابی ، زید بن حباب ، جعفر کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو کہتے سنا صالحین کے تذکرہ کے وقت مجھے حقیر شمار کرو۔

۸۷۳۴ ابوبکر ، عبداللہ ، علی بن مسلم ، سیار ، جعفر ، مالک ، عبداللہ داری نے مالک بن دینار سے کہا عالم ربانی دنیا کو بالکل قبول نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے شایان شان نہیں ہے نیز فرمایا اہل علم کہتے ہیں کہ زہد دنیا میں قلب و بدن کے لئے راحت ہے اور دنیا کی رغبت و زیادتی غم کے سبب اور شکم سیری قلب کی قساوت اور بدن کے ضعف کا ذریعہ ہے۔

۸۷۳۵ محمد بن جعفر بن یوسف ، اسحاق بن ابراہیم ، علی بن مسلم ، سیار ، جعفر کہتے ہیں کہ مالک بن دینار سب سے بڑے حافظ قرآن تھے وہ ہر روز ہمیں قرآن کی ایک منزل سنایا کرتے تھے اگر کہیں بھول جاتے تھے تو فرماتے کہ یہ میرے گناہوں کے سبب ہوا ورنہ اللہ لوگوں کے لئے ظالم نہیں ہے۔

۸۷۳۶ ابوبکر محمد بن جعفر مؤدب ، اسحاق بن ابراہیم ، علی بن مسلم ، سیار ، جعفر ، ثابت بنانی کا قول ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ نے بذریعہ وحی جبرائیل کو حکم دیا اے جبرائیل فلاں بن فلاں کی حلاوت ختم کر دے چنانچہ جبرائیل نے بحکم ربانی یہ کام کر دیا اور وہ شخص پریشان و غم زدہ ہو گیا اس کے بعد اللہ نے فرمایا اے جبرائیل میں نے اسے آزمایا تو اسے صادق پایا اس لئے اب میں اس کی حلاوت میں اضافہ کر دوں گا۔

۸۷۳۷ محمد بن جعفر ، اسحاق بن ابراہیم ، علی بن مسلم ، سیار ، جعفر ، ثابت بنانی نے قرآنی آیت ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا (حم السجدۃ ۳۰) کے بارے میں فرمایا روز محشر زمین کے پھٹنے کے بعد مومن اپنے سر پر کھڑے ہوئے دو محافظوں کو دیکھے گا وہ اسے کہیں گے اے اللہ کے ولی آج کے روز خوف و غم مت کر اور تجھے اس جنت کی بشارت ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا ہم دنیا و آخرت میں تیرے دوست ہیں اے اللہ کے ولی آج تو بے مثال چیزوں کا مشاہدہ کرے گا اس لئے آج کے امر سے خوف مت کر یہ تو تیرے علاوہ کے لئے ہے ثابت کہتے ہیں کہ اس روز مومن کی آنکھ جس کے ذریعے اللہ نے اسے ہدایت عطا کر کے عمل کی توفیق دی اس کے لئے سب سے بڑے سکون کا سبب بنے گی۔

۸۷۳۸ محمد بن جعفر ، اسحاق بن ابراہیم ، علی بن مسلم ، سیار ، جعفر ، ثابت کہتے ہیں کہ ایک عابد کا قول ہے جب مجھے نیند آتی ہے تو میں سوتا نہیں پھر میں سونے کے لئے جاتا ہوں تو مجھے نیند نہیں آتی جعفر کہتے ہیں کہ ثابت بنانی فنافی اللہ انسان تھے۔

۸۷۳۹ عبداللہ بن جعفر ، اسحاق بن ابراہیم ، علی بن مسلم ، سیار ، جعفر کہتے ہیں کہ ہم فرقد کی رحمہ اللہ کے پاس آئے۔ ہم کئی نوجوان تھے۔ آپ رحمہ اللہ ہمیں تعلیم دینے لگے فرمایا: تمہارے بعد ایک سخت زمانہ آنے والا ہے ، اپنی تہبند کو شکم کے درمیان مضبوطی سے باندھا کرو چھوٹے چھوٹے لقمے لیا کرو ، خوب اچھی طرح چبا چبا کر کھایا کرو ، پانی کو چسکی چسکی لے کر پیا کرو ، جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنے تہبند کو ڈھیلا نہ کرے ورنہ اس کی توند بڑھ جائے گی ، جب کوئی کھانے بیٹھے تو اپنی سرینوں کے بل (اکڑوں) بیٹھ کر کھایا کرے۔ نیز اپنی رانوں کو پیٹ کے ساتھ ملا لیا کرے۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد بیٹھا نہ رہے بلکہ چلے پھرے ، ہلکے رہو کیونکہ تمہارے بعد ایک سخت زمانہ آنے والا ہے۔

جعفر کہتے ہیں ایک مرتبہ میں فرقد کے پاس آیا اس وقت آپ بوڑھے ہو چکے تھے۔ آپ کے سامنے کھانا سرکہ رکھا ہوا تھا جس میں لقمہ بھگو بھگو کر کھا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا اے ابو یعقوب! ایسا کیوں کر رہے ہیں آپ؟ فرمایا: تاکہ مجھے نکاح کی رغبت نہ رہے۔

۸۷۵۰ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، جعفر کہتے ہیں کہ فرقد وعظ میں فرماتے تھے دنیا کو دودھ اور آخرت کو ماں کی مانند خیال کرو تم بچہ کو دودھ کے لئے چلاتے نہیں دیکھتے لیکن بڑے ہونے کے بعد وہ دودھ چھوڑ دیتا ہے اے لوگو آخرت کو ماں کی مانند سمجھو۔

۸۷۵۱ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ میں نے ابو تیاح کو کہتے سنا میرا والد یا میرے قبیلہ کا کوئی فرد جب روزہ رکھتا اور عمدہ لباس پہنتا تو کسی کو حتیٰ کہ ہمسایہ کو بھی اس کی خبر نہیں ہوتی تھی۔

۸۷۵۲ محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن صقر، صلت بن مسعود، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جونی کہتے ہیں کہ ایک بار موسیٰ بن عمران کے وعظ میں ایک شخص نے بے حال ہو کر اپنا قمیض چاک کر لیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ اسے اس کے فعل سے منع کر دو کیوں کہ میں تمام لوگوں کے احوال سے باخبر ہوں۔

۸۷۵۳ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ابو عمران جونی نے قرآنی آیت "و جعلنا جهنم للكافرين حصيرا" (از اسراء ۸) کی تشریح جیل اور مقام حساب سے فرمائی۔

۸۷۵۴ ابو محمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جونی کہتے ہیں کہ نظر الٰہی جس انسان پر پڑ گئی وہ رحمت الٰہی کا مورد بن گیا اگر اللہ تعالیٰ اہل دوزخ کو دیکھ لے تو ان پر رحم فرما دے لیکن اللہ نے انہیں نہ دیکھنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔

۸۷۵۵ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، عتبہ الخواص، قتادہ کہتے ہیں کہ موسیٰ بن عمران کا قول ہے اے باری تعالیٰ آپ آسمان پر اور ہم زمین پر ہیں اس عدم قربت کی وجہ سے آپ کی رضا کی علامت کیا ہوگی، اللہ نے فرمایا تم پر نیک حاکموں کا مسلط ہونا میری رضامندی اور برے حاکموں کا مسلط ہونا میری عدم رضا کا سبب ہے۔

۸۷۵۶ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، شمیط کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں اپنی ذات کا تعارف قرآن کی اس آیت "ان ربكم الله الذي خلق السموات والارض في ستة ايام" کے ذریعہ کروایا۔

۸۷۵۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ حوشب نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے حوشب اگر تم زندہ رہے تو عنقریب تم کوئی مونس اور مرشد نہیں پاؤ گے۔

۸۷۵۸ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ہارون، سیار، جعفر، محمد بن واسع کہتے ہیں کہ دنیا میں سب سے زیادہ لذت والی شئے نماز باجماعت اور دو مسلمانوں کا ملاقات کرنا ہے۔

۸۷۵۹ جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین محمد بن حسین، یحییٰ بن عبدالحمید، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب نماز میں کسی بچے کے رونے کی آواز سن لیتے تھے تو نماز کو مختصر کر دیتے تھے۔[1]

۸۷۶۰ جعفر، ابو حصین محمد بن حسن، یحییٰ بن عبدالحمید، جعفر، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ ایک راستہ پر تشریف لے جا رہے تھے اس راستہ پر ایک خاتون بھی چل رہی تھی ایک شخص نے اسے بتایا کہ یہ راستہ ہے اس نے کہا کہ راستہ دائیں جانب ہے آپ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیوں کہ یہ ضدی عادت خاتون ہے۔[2]

۸۷۶۱ محمد بن بدر، حماد بن مدرک، ابو ظفر عبدالسلام بن مطہر، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة باب ۳۷ ومسند الامام احمد ۳/ ۱۵۶، والسنن الكبرى للبيهقي ۲/ ۳۹۳ وسنن الدارقطني ۲/ ۸۲.

۲۔ مجمع الزوائد ۱/ ۹۹، والمطالب العالية ۳۲۰۵، وتفسير القرطبي ۸/ ۱۷۰، وكنز العمال ۵۱۰۲.

کی وفات ہوگئی تو آپ ﷺ نے اس کی تعریف فرما کر کہا واجبت پھر کچھ روز کے بعد دوسرے شخص کی وفات ہوگئی آپ ﷺ نے اس کی مذمت فرمائی اور کہا واجبت صحابہ کرام نے اس کی وجہ دریافت فرمائی تو آپ نے فرمایا تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

۸۷۶۲ ابراہیم بن محمد، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس کہتے ہیں کہ آپ انصار کی زیارت کرتے ان کے بچوں کو سلام کرکے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ان کے لئے دعائیں کرتے تھے۔

۸۷۶۳ ابراہیم، محمد، قتیبہ، جعفر، ثابت، انس کہتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بارش ہوئی آپ ﷺ اپنے کپڑے سمیٹ کر بارش میں نکلے حتیٰ کہ بارش کا پانی آپ ﷺ پر گرنے لگا ہم نے آپ ﷺ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اللہ سے ایک بات کا عہد کیا ہوا ہے۔[1]

۸۷۶۴ عبداللہ بن محمد، محمد بن قبیل، یحییٰ بن عبدالحمید، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے دخول مکہ کے وقت حضرت عبداللہ بن رواحہ آپ ﷺ کے آگے آگے چل رہے تھے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے (ا) اے کفار ہمارا راستہ چھوڑو آج کے روز ہم تمہیں کھوپڑیوں کو تن سے جدا کرنے اور دوست کو دوست سے جدا کرنے والی مار مارنے والے ہیں۔ اس موقع پر حضرت عمر نے فرمایا اے رواحہ تم آپ ﷺ کے آگے چلتے ہوا اور حرم کعبہ میں ہو کر شعر کہہ رہے ہو لیکن آپ ﷺ نے فرمایا اے عمر انہیں مت روکو اس لئے کہ یہ کفار کے لئے تلوار سے بھی زیادہ سخت ہے۔[2]

۸۷۶۵ عبداللہ بن محمد بن قبیل، یحییٰ، محمد بن مظفر، عیسیٰ بن سلیمان، بصری، محمد بن ابی الشوارب، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس کہتے ہیں کہ آپ ایک مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اس وقت وہ سکرات کی حالت میں تھے آپ نے پوچھا اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہے انہوں نے عرض کیا کہ خوف اور امید کے درمیان اس کی بات سن کر آپ نے فرمایا ایسے شخص کی اللہ امید پوری کرتے ہیں اور جس چیز سے وہ خوف کرتا ہے اس سے اسے امن عطا کرتے ہیں۔[3]

۸۷۶۶ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی، ابورافع کہتے ہیں کہ حضرت عمر کو نیزہ لگنے کے وقت صہیب نے ہائے ہائے شروع کردی حضرت عمر نے فرمایا اے صہیب تم نے یہ حدیث نہیں سنی کہ زندہ انسان کے رونے کی وجہ سے قبر میں میت کو عذاب ہوتا ہے۔[4]

۸۷۶۷ سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، محمد بن عبداللہ رقاشی، ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جعفر بن سلیمان، جعد بن ابی عثمان، ابورجاء، ابن عباس کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اے لوگو تمہارا رب رحیم ہے صرف اچھے ارادہ پر ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور کرنے پر دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور پھر ان میں اضافہ کی کوئی حد نہیں ہے اور برے ارادہ پر کچھ نہیں لکھا جاتا اور کرنے پر صرف ایک برائی لکھ دی جاتی ہے اور اللہ کسی کو ہلاک کرنے والا نہیں ہے۔[5]

۸۷۶۸ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، محمد بن کثیر، قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن سلیمان بن ایوب، محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب، جعفر بن سلیمان، جعد بن ابی عثمان، جابر کہتے ہیں کہ ایک بار صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے پیاس کی شکایت کی آپ نے بڑا پیالہ منگوا کر اس میں پانی ڈالا پھر آپ نے اپنا ہاتھ پیالہ میں ڈالا اور صحابہ کرام کو پینے کا حکم دیا اور مجھے ایسا

۱۔ ۳/۲۶۷ والمستدرک ۳/۲۸۵. والمصنف لابن ابی شیبة ۸/۵۵۵. وشرح السنة ۴/۲۲۴.

۲۔ سنن الترمذی ۲۸۴۷. وسنن النسائی. کتاب الحج ۱۰۸. وفتح الباری ۷/۵۰۲. وشرح السنة ۱۲/۳۷۵.

۳۔ سنن الترمذی ۹۸۳. وسنن ابن ماجة ۴۲۶۱. وحسن الظن بالله ۳۱. وفتح الباری ۱۱/۳۰۱. والدر المنثور ۵/۳۴۳.

۴۔ سنن النسائی ۴/۱۵. وسنن ابن ماجة ۱۵۹۳ والسنن الکبری للبیهقی ۴/۷۱ وسنن الترمذی ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ وانظر کذالک: صحیح البخاری ۲/۱۰۲ وصحیح مسلم. کتاب الجنائز ۱۷. ۲۰ مکرر.

۵۔ مسند الامام أحمد ۱/۲۷۹ وسنن الدارمی ۲/۳۲۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۱۹۷. وتاریخ بغداد ۹/۲۱۵ وتفسیر ابن کثیر ۳/۲۷۴.

محسوس ہو رہا تھا گویا آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ رہے ہیں حتیٰ کہ تمام لوگوں نے سیر ہو کر پانی نوش کر لیا۔[1]

۸۷۶۹-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، محمد بن کثیر، جعفر بن سلیمان، عوف، ابو رجاء عطاردی، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر السلام علیکم کہا آپ نے اس کا جواب دیا وہ بیٹھ گیا آپ نے فرمایا دس پھر دوسرا شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا تیس۔

۸۷۷۰-ابوبکر بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر مقدمی کا قول ہے محمد بن کثیر نے ہم سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۸۷۷۱-محمد بن ایوب، احمد بن زنجویہ، محمد بن المتوکل، عبدالرزاق، جعفر بن سلیمان، عوف، ابو عثمان نہدی، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ آپ ﷺ بنی حنیفہ، مخزوم اور بنی امیہ سے ناراضگی کی حالت میں اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

۸۷۷۲-محمد بن سلیمان ہاشمی، محمد بن یحییٰ بن منذر، ابوظفر عبدالسلام، ابی شعیب بن محمد الذارع، اسحاق بن ابراہیم مروزی، جعفر بن سلیمان، یزید الرشک، مطرف، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ اہل جنت اہل نار کو آخرت میں پہچانیں گے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔[2]

۸۷۷۳-سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، بشر بن ہلال، عبدالسلام بن عمر، جعفر بن سلیمان، یزید الرشک، مطرف، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ آپ ﷺ حضرت علی کی امارت میں ایک سریہ روانہ فرمایا وہاں پر حضرت علی نے ایک باندی اپنے لئے مخصوص کر لی صحابہ کرام کو یہ بات ناگوار گزری، چار صحابہ نے آپ ﷺ سے ملاقات کے وقت اس بات سے آپ کو مطلع کرنے پر وعدہ کر لیا۔ حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ صحابہ کرام سفر سے واپسی پر سب سے پہلے آپ سے ملاقات کرتے پھر اپنے گھروں کو لوٹ جاتے چنانچہ یہ سریہ بھی واپسی پر آپ سے ملا چاروں نے باری باری آپ سے شکایت کی آپ نے ناراض ہو کر فرمایا اے لوگو تمہارا کیا ارادہ ہے تحبر دار علی مجھ سے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کے لئے ولی ہیں۔[3]

۸۷۷۴-ابراہیم بن محمد، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جعفر بن سلیمان، ابی ہارون عبدی، ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ ہم انصار منافقین کو بغض علی کی وجہ سے پہچانتے تھے۔

۸۷۷۵-محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن صالح، اسحاق بن ابراہیم، جعفر بن سلیمان جرشی، ابو طارق سعدی، حسن، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے کون شخص مجھ سے کلمات سیکھ کر ان پر عمل کرے گا یا دوسرے کو اس کی تعلیم دے گا؟ ابو ہریرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کام کے لئے حاضر ہوں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا محارم کے اجتناب سے تم سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے اپنے اور تمام لوگوں کے لئے ایک ہی چیز پسند کرنے سے کامل مسلمان بن جاؤ گے، ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک سے تم مومن بن جاؤ گے اور کثرت ضحک سے تمہارا دل مردہ ہو جائے گا۔[3]

۸۷۷۶-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، جعفر بن سلیمان، نصر بن سعید، جارود، ابو الاحوص، عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اے عبداللہ بن مسعود تم قاتل سے خوش مت ہو اس لئے کہ اللہ کے ہاں اس کی بڑی سزا ہے کسی کے مال حرام پر خوش مت ہو کیونکہ اگر وہ مال راہ خدا میں خرچ کیا جائے گا تو وہ عنداللہ قابل قبول نہیں ہو گا اگر اسے باقی رکھا جائے تو اس میں برکت نہیں ہو گی اگر وہ ورثہ میں چھوڑ کر دنیا سے گیا تو وہ اس کے لئے نار دوزخ کا سبب بنے گا۔[4]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب القدر باب ۱. وسنن ابی داؤد ۴۷۰۹ وسنن الترمذی ۲۱۱۱. وسنن ابن ماجہ ۹۱،۷۸. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱ والسنۃ لابن ابی عاصم ۱/۷۲ ومجمع الزوائد ۷/۱۸۶، ۱۹۳.

۲۔ سنن الترمذی ۳۷۱۲ ومسند الامام احمد ۴/۴۳۸. وصحیح ابن حبان ۲۲۰۳. والمعجم الکبیر ۱۸/۱۲۹.

۳۔ سنن الترمذی ۲۳۰۵. ومشکاۃ المصابیح ۵۱۷۱. وامالی الشجری ۲/۱۸۸.

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۳۱ ومجمع الزوائد ۷/۲۹۸ والمطالب العالیۃ ۱۲۷۶. والترغیب والترھیب ۲/۵۵۰.

۸۷۷۷- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، یونس بن سلیمان، نضر بن سعید، جابر، ابوالاحوص، عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اے لوگو! قریش کو گالی مت دو اس لیے کہ ان کا عالم زمین کو علم سے بھر سکتا ہے۔[1]

۸۷۷۸- عبداللہ بن جعفر، یونس، ابوداؤد، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور، عبداللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان، فرقد سبخی عاصم بن عمرو، ابوامامہ نے آپ ﷺ کا ارشاد بیان کیا ہے کہ میری امت کا ایک گروہ کھانے پینے اور لہو و لعب میں شب گزارے گا تو صبح ان کی شکلیں خنزیر اور بندر کی شکل میں تبدیل ہوں گی نیز انہیں خسف وقذف کا عذاب بھی ہوگا حتیٰ کہ صبح ہوتے ہی لوگ کہیں گے گزشتہ شب فلاں بن فلاں قبیلہ اور گھر زمین میں دھنس گیا نیز قوم لوط کی طرح ان پر پتھروں کی بارش ہوگی اور قوم عاد کی شکل ان پر تباہ کن ہوا چلے گی اور یہ عذاب انہیں شراب نوشی، سود خوری، ریشم کے استعمال اور قطع رحمی کی وجہ سے ہوگا۔[2]

۸۷۷۹- قاضی ابواحمد، احمد، احمد بن محمد بن عبداللہ الجمال الجلی، یونس، ابوداؤد، جعفر بن سلیمان، فرقد سبخی، قتادہ، سعید بن المسیب، ابن عباسؓ نے حضورؐ سے ابوامامہ کی حدیث کے مانند روایت کیا ہے۔

۸۷۸۰- ابواسحاق بن حمزہ، ابراہیم بن علی عمری، معلی بن مہدی، جعفر بن سلیمان، ابوعامر خزاز، عمرو بن دینار، جابر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میں کس چیز کے ساتھ اپنے زیر پرورش یتیم کو ماروں؟ فرمایا جس چیز سے اپنی بچی اولاد کو مارتا ہے نیز اس کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملاتا اور نہ ہی اس کا مال کھاتا۔[3]

۳۷۸ ابن بردہ

آپ قرآن وسنت کے متبع اور خوف خدا رکھنے والے انسان تھے۔

۸۷۸۱- ابوبکر بن احمد المؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن حسین، محمد بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بن بردہ کو کہتے سنا اے انسان تو ایک بدبودار مردار ہے تیرے اندر حیاتی روح ڈال کر تیرے جسم کو خوشبودار بنا دیا اگر تجھ سے روح نکال لی جائے تو تو بدبودار جیفہ اور کھوکھلا جسم بن جائے گا اور تجھ سے لوگ وحشت زدہ ہوں گے اے انسان تجھ سے بڑا جاہل و عجیب کون ہوگا کہ دنیا کو فانی سمجھنے کے باوجود تو اس سے آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے کیا تو نے قرآن کی یہ آیت نہیں پڑھی (ترجمہ) تو ہم نے (انہیں نابود کر کے) ان کے افسانے بنا دیے اور انہیں بالکل منتشر کر دیا اس میں صابر و شاکر کے لئے نشانیاں ہیں (از سبا ۱۹) خدا کی قسم تم ایک عظیم چیز جس کا ثواب اللہ کے پاس ہے کے سوا تم صابر و شاکر نہیں بن سکتے کیا تم نے قول خداوندی نہیں سنا (ترجمہ) اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا (از ابراہیم ۷) نیز یہ قول خداوندی تمہارے سامنے نہیں ہے (ترجمہ) جو صبر کرنے والے ہیں ان کو بے شمار رزق ملے گا (از الزمر ۱۰) معلوم ہوا کہ ان دونوں چیزوں پر عنداللہ بڑا ثواب ہے اے انسان دنیا میں تجھ سے بڑا جاہل اور آخرت میں تجھ سے بڑا نادم کون ہوگا کہ تو صبح و شام اور دن رات نعم المولی ونعم النصیر کہنے کے باوجود بھی احکامات الٰہی سے اعتراض کرتا ہے۔

۸۷۸۲- محمد بن احمد المؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، یحییٰ بن ابی بکیر، مبارک بن الولید قریشی، ربیع بن بردہ کا قول ہے مجھے انسانوں پر تعجب ہے ان کے قلوب کے رسولوں کی تصدیق کرنے کے باوجود جیسے انہوں نے راہ حق سے آنکھیں چرائیں ملاحظہ کی ہوں

---

[1] تاریخ اصبہان ۱/۳۶، والمطالب العالیۃ ۴۱۶۷، والسنۃ لابن ابی عاصم ۲/۶۳۷، وکشف الخفاء ۲/۲۹، والاحادیث الضعیفۃ ۳۹۸، وتاریخ بغداد ۲/۶۱

[2] المستدرک ۴/۵۱۵، والترغیب والترہیب ۳/۲۶۴، ۱۰۱، ۲/۵، ۳۳۳، والدر المنثور ۲/۳۲۲، وکنز العمال ۳۳۰۱۸۔

[3] السنن الکبری للبیہقی ۶/۲، والمعجم الصغیر ۱/۹۹، ومجمع الزوائد ۸/۱۶۳، والدر المنثور ۲/۲۲۲

لعب اور غفلت کا بھی شکار ہیں، خدا کی قسم یہ غفلت اللہ کی طرف سے ان پر رحمت و نعمت ہے ورنہ تو مومنین کی عقول نا کارہ ہو جاتیں ان کے قلوب پھٹ جاتے اور اسی حالت میں وہ دنیا سے رخصت ہو جاتے اور ایک قوم کو میں دیکھ رہا ہوں وہ اطاعت الٰہی کی وجہ سے خوش ہیں چاروں طرف سے فرشتے ان کا احاطہ کئے ہوئے ہیں اور انہیں خوشخبری سنا رہے ہیں کہ تم پر سلامتی ہو آج تم اپنے اعمال کے سبب جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۸۷۸۳ محمد بن احمد، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، داؤد بن محمر اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ ایک بار ہم میت کو سپرد خاک کر رہے تھے اسی اثناء میں ربیع بن برہ ہمارے نزدیک سے گزرے انہوں نے پوچھا یہ غریب کون ہے ہم نے عرض کیا کہ یہ غریب کے بجائے حبیب کا قریب ہے اس بات پر ان کی آنکھیں پرنم ہو گئیں اور فرمانے لگے زندوں میں میت سے بڑا اجنبی کون ہوگا ان کی اس بات پر پوری قوم پر گریہ طاری ہو گیا۔

۸۷۸۴ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن سلام جمحی، ربیع بن عما کہتے ہیں کہ متقین کے وعیدات الٰہیہ کو سامنے رکھنے کی وجہ سے ان کے قلوب خوف الٰہی سے لبریز ہیں ان کی طبیعت دنیا میں مکدر رہتی ہے نیز انہیں من جانب اللہ اعمال صالحہ کی توفیق ہوتی ہے اسی وجہ سے ان کے قلوب کی آنکھیں اعمال صالحہ کی طرف مشتاق ہو جاتی ہیں اور وعدہ وعید پر یقین کی وجہ سے انہیں آخرت کا بھی دھیان رہتا ہے، حتیٰ کہ اسی حالت میں ان کا وقت موعود آ جاتا ہے اور پھر با آسانی نفس عنصری سے ان کی روح پرواز کر جاتی ہے اس کے بعد مرہ پر گریہ طاری ہو گیا۔

۸۷۸۵ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن سلام کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بن برہ کو کہتے سنا جلد اموات کے وقوع نے ہم سے امیدوں کی غفلت قطع کر دی ہے ہم دنیا میں حیران ہیں ہم پر مسلسل غفلت چھائی ہوئی ہے خدا کی قسم اے مسلمانو کیا تم اس حالت پر کسی عاقل کو خوش ہوتے ہوئے دیکھا ہے، خدا کی قسم اللہ کے بندے اطاعت الٰہی کی وجہ سے اسے راضی کرنے والے ہیں، اے انسان نیکی کا فائدہ اور گناہ کا نقصان تجھے ہی ہوگا اس لئے خوف و امید کے درمیان زندگی گزار انبیاء کے تشریف لانے کے بعد انسانوں کا اللہ کے ہاں کوئی عذر قابل قبول نہیں ہوگا۔

۸۷۸۶ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر، عبداللہ بن ابی نوح کہتے ہیں کہ ایک روز ساحل پر مجھے ایک شخص نے کہا کبھی ایسا ہوا ہے کہ تو نے مشکل میں اللہ کا رخ کیا اور اس نے تجھے مایوس کر دیا میں نے کہا بلکہ اس نے مجھے مایوس کے بجائے میری مدد کی اس نے کہا کبھی ایسا ہوا ہے کہ اللہ نے آپ کا سوال پورا نہیں کیا ہو میں نے نفی میں جواب دیا پھر اس نے مجھ سے سوال کیا اگر کوئی انسان تیرے یہ کام کر دے تو تو اس کا عوض ادا کر سکتا ہے میں نے کہا کہ نہیں اس نے کہا کہ پھر اللہ زیادہ شکر کا مستحق ہے کیونکہ ایک طویل زمانہ سے تجھ پر اس کی نعمتوں کی بارش ہو رہی ہے نیز بندوں سے شکر پر بہت راضی ہونے والا ہے۔

۸۷۸۷ محمد بن احمد بن عمر، ابی، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر، ابوعبداللہ بری کہتے ہیں کہ میں نے ایک عابد سے روتے ہوئے سنا معاصی پر ہمارے قلوب گریہ کناں ہیں اے الٰہی میری توبہ قبول کر لے اگر تو نے میری توبہ قبول نہیں کی تو میں ہلاک ہو جاؤں گا اگر تو میرے معاصی کی وجہ سے مجھ سے اعراض کر لے تو تو اس کا مستحق ہے اگر تو احسان کرے تو بہت عرصے سے تو مجھ پر تیرے احسانات کی بارش جاری ہے، نیز میں نے ان کو کہتے سنا معاصی نے ہمارے قلوب کو سخت کر دیا جس کی وجہ سے ہم دنیا میں حیران ہیں اور ہماری عقول اللہ کی ذات سے پھر گئی ہیں۔

۸۷۸۸ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، راشد ابوسعید، عاصم خلقانی، ربیع بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ اللہ کے بندوں کے بطن حرام سے دور اور ان کی آنکھیں گناہوں سے اجتناب کرنے والی ہیں اس کی وجہ سے ان کے قلوب روشن ہیں وہ دنیا میں اللہ کی طرف

رجوع کرنے والے ہیں ان لوگوں کے لئے دنیا کے بجائے مابعد الموت راحت ہے۔ اس کے بعد ان پر اس قدر گریہ طاری ہوا کہ ان کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی۔

۸۷۸۹ عبداللہ بن محمد، علی بن سعید، علی بن مسلم، عبدالصمد بن عبدالوارث، ربیع کہتے ہیں کہ حسن نے قرآنی آیت یا ایتھا النفس المطمئنہ کی تلاوت کر کے فرمایا نفس مطمئنہ کو اللہ سے اور اللہ کو اس سے اطمینان ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو اور اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اس کی روح قبض کرنے کے بعد اس کی مغفرت اور دخول جنت کا حکم دیا جاتا ہے اور اس کا شمار عباد صالحین میں ہوتا ہے۔

۸۷۹۰ عبداللہ بن محمد، مسیح بن حاتم عسکری، عبدالجبار، مغیرہ بن شبل، ربیع، حسن کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے زمانہ میں ایک عابد وزاہد جوان پر ایک باندی فریفتہ ہوگئی اس باندی نے اس نوجوان عابد وزاہد کو تنہائی میں برائی کی دعوت دی اس جوان نے اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے کہا اے نفس تو اس کی دعوت قبول کر کے اللہ تعالیٰ کے پاس زانی بن کر جانا چاہتا ہے اس کے بعد وہ چیخ مار کر بے ہوش ہوگیا اسی حالت میں اس کا چچا اسے اٹھا کر لے گیا ہوش آنے کے بعد اس نے چچا سے کہا حضرت عمر کی خدمت میں جا کر میرا سلام عرض کر کے ان سے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرنے والے کی جزا کے بارے میں سوال کر اس کے بعد وہ ایک چیخ مار کر اس دنیا سے رخصت ہوگیا اس کے بعد اس کا چچا حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا سلام و پیغام پہنچایا حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کی جزا جنت کے باغات ہیں۔

۸۷۹۱ ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، محمد بن سنان باہلی کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بن برہ کو کہتے سنا دنیا میں صرف اعمال صالحہ کرنے والے شخص کی طول حیات میں خیر ہے۔

۸۷۹۲ ابی محمد بن مسلان، احمد بن محمد بن قرشی، احمد بن محمد مکی، ابوروح سعید بن دینار، ربیع، حسن، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے راہ خدا میں تلوار کے ذریعے لڑنے کے ساتھ جہاد خاص نہیں ہے والدین کی خدمت اور اولاد کی پرورش بھی جہاد ہے لوگوں کی ایذا رسانی سے اجتناب بھی جہاد ہے۔[1]

۸۷۹۳ ابوالمظفر شافع بن محمد بن ابی عوانہ، احمد بن عمرو ابن عثمان واسطی، عباس بن عبداللہ، سعید بن عبداللہ بن دینار، الربیع، حسن، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے مسلمان کو مسلمانوں کا اکرام قبول کرنا چاہیے کیوں کہ درحقیقت یہ من جانب اللہ اکرام ہے اس لئے تم اللہ کے اکرام کا انکار مت کرو۔[2]

۳۷۹ وہیب عقیلی

آپ لوگوں کو توحید، گوشہ نشینی اور امور خیر کی طرف دعوت دینے والے تھے۔

۸۷۹۴ ابو محمد بن حیان، حسن بن ہارون بن سلیمان، احمد بن ابراہیم دورقی، فضل بن حرب، عثمان بن یمان ہمدانی، عبدالرحمن بن جریر عقیلی، وہیب العقیلی کا قول ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو بذریعہ وحی حکم دیا اے عیسیٰ اپنے اندر میری محبت پیدا کر آخرت کے لئے توشہ تیار کر نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کر مجھ پر توکل کر میں تیرے لئے کافی ہو جاؤں گا، دنیا میں تجھے رسوا کر اس کا مصائب پر صبر کر قضا پر راضی رہ زبان کو میرے ذکر سے تر کر اس وجہ سے تیرے قلب میں میری محبت پیدا ہوگی جس کی وجہ سے تو غفلت اور کاہلی کا شکار نہیں ہوگا مجھ سے خوف و امید دونوں رکھ میری خشیت کے ذریعے اپنے قلب میں حیا پیدا کر میری رضا کے حصول کے واسطے راتوں و

---

[1] تاریخ ابن عساکر ۱۹۰/۲، وکنز العمال ۴۳۵۴۳
[2] امالی الشجری ۱۳۲/۲، وکنز العمال ۲۵۴۹۱، وتاریخ ابن عساکر ۵۰۰/۱

عبادت میں گزار، حوض کوثر پر سیرابی کے لئے دن میں روزہ رکھ میرے بندوں کو خیر خواہی کے درس دے اور ان کے درمیان عدل قائم کر اس سے تجھے شیطانی وساوس سے نجات ملے گی۔ اے عیسیٰ مؤمن متواضع انسان کو میرے ثواب کا متمنی رہنا چاہیے اور میری اطاعت اختیار کرنے تک وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا اے عیسیٰ میرے خوف سے تیری آنکھیں اشکبار ہونی چاہیں دنیا اور اس کی لذتوں کو پس پشت ڈال دے قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہنے کے لئے شب بیداری اختیار کر، بے کار لوگوں کی طرح ہنسنے کے بجائے اپنی آنکھوں کو فکر آخرت سے منور کرو، عذاب دوزخ سے ڈرنے والے کے رونے کی طرح رو، دنیا میں اگر صابر و شاکر بن کر رہو گے تو آخرت میں تمہارے لئے خوشخبری ہے۔

۳۸۰ خزیمہ ابو محمد عابد

آپ بلند اخلاق اور صفات حمیدہ کے مالک انسان تھے۔

۸۷۹۵ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، حسین بن یحییٰ بن کثیر عنبری، خزیمہ ابو محمد کہتے ہیں کہ ایک بار قاضی یعقوب بن ابراہیم داؤد طائی کے پاس آئے داؤد نے ان سے کہا دنیا سے میری مثل کوئی خوش نہیں ہوا حتیٰ کہ آخرت سے غافل ہو کر دنیا کو مقصود بالذات بنانے والا بھی اس چیز میں میرے مساوی نہیں ہو سکتا۔

۸۷۹۶ ابی، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد، حسن محمد بن یحییٰ کثیر، ابو محمد خزیمہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے محمد بن واسع سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا زہد اختیار کرو اس سے دنیا و آخرت میں بادشاہی حاصل ہو گی۔

۸۷۹۷ محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابو بکر بن عبید حسن بن محمد بن یحییٰ بن کثیر، خزیمہ ابو محمد کہتے ہیں کہ ایک شخص ایک زاہد کے پاس گیا انہوں نے اس سے آنے کا مقصد پوچھا انہوں نے عرض کیا کہ آپ کے زہد سے متاثر ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں انہوں نے مجھ سے فرمایا آپ مجھ سے بڑے زاہد ہیں اس لئے کہ آپ جنت اور اس کی چیزوں کی طرف رغبت کی وجہ سے اور میں دنیا کے فانی و معدوم ہونے کی وجہ سے زاہد ہوں لہذا آپ تو مجھ سے بڑے زاہد بن گئے۔

۸۷۹۸ محمد بن احمد، ابی، ابو بکر، حسن بن یحییٰ، خزیمہ ابو محمد کہتے ہیں کہ بکر بن عبداللہ مزنی اپنے ملنے والوں کو فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا زہد عطا فرمائے کہ انسان معاصی پر قادر ہونے کے باوجود خوف الٰہی کی وجہ سے اس میں مبتلا نہ ہو۔

۸۷۹۹ ابو محمد بن حیان، جعفر بن محمد بن فارس، عبداللہ بن ابی زیاد، جعفر بن سلیمان، کہتے ہیں کہ میں نے خلیفہ عبدی کو کہتے سنا اگر عبادت کا معاملہ اللہ کی ذات کو دیکھنے کے بعد ہوتا تو کوئی بھی عبادت الٰہی میں مشغول نہ ہوتا لیکن شب و روز کی آمد و رفت آسمان و زمین کے درمیان بادلوں، ستاروں اور گرمی سردی میں غور و فکر کر کے مؤمنین کے قلوب میں اللہ کی ذات کا یقین بیٹھ گیا اب گویا وہ اللہ کو دیکھنے کے بعد اس کی عبادت کر رہے ہیں۔

۸۸۰۰ ابی، ابو الحسین بن ابان، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن حسین، یحییٰ بن عیسیٰ بن ضرار، سعدی، ہلال بن دارم بن قیس الداری کا قول ہے خلیفہ عبدی ہمارے ہمسایہ تھے لوگوں کے سونے کے بعد وہ اللہ کے حضور عرض کرتے اے باری تعالیٰ میں آپ سے خیر کا خواستگار ہوں اس کے بعد صبح تک مسلسل نماز میں مشغول رہتے ان کے ساتھ کمرے میں ایک ضعیف العمر خاتون کا کہنا ہے وہ سجدہ میں یہ دعا کرتے تھے اے اللہ مجھے اپنی اجابت عطا فرما اپنی اطاعت سے مجھے مزین فرما متقین کی آپ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت میرے ساتھ اکرام کا معاملہ فرما آپ ہی کی ذات بہترین مقصود ہے بہترین مشکور، بہترین محمود اور مشکور ہے۔

۸۸۰۱ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین یحییٰ بن عیسیٰ بن ضرار، ہلال بن دارم کہتے ہیں کہ خلیفہ عبدی کے ساتھ رہنے والی

ضعیف العمر خاتون نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ خلیفہ مہدی آخری شب میں دعا میں فرمایا کرتے تھے نیک لوگوں کے ساتھ میں بھی بیدار ہو گیا ہوں اے باری تعالیٰ ہم آپ کی فیاضی کے صدقے آپ سے معاصی پر مغفرت کے خواہاں ہیں کتنے بڑے بڑے مجرموں کو آپ نے معاف کر دیا کتنے مصیبت زدہ لوگوں سے آپ نے ان کی مصیبت دور کر دی اور کتنے حاجتمندوں کی حاجتیں آپ نے پوری فرمادیں معاصی میں مبتلا ہونے کے بعد ہم صرف آپ کے جود و سخاوت کی وجہ سے آپ سے بخشش کے طلب گار ہیں آپ ہی تمام خیروں کی امید گاہ ہیں۔

۳۷۳ ربیع بن صبیح[1]

آپ ذی عقل وعمل انسان تھے۔

۸۸۰۲ ابوبکر بن محمد بن احمد الخازن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، حسن بن جمہور، اسماعیل بن یحییٰ قرشی، ربیع بن صبیح کہتے ہیں کہ ہم نے حسن سے نصیحت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا تم میں سے صحت مند انسانوں کو بیماری کے لاحق ہونے جوان کو فنا کرنے والے بوڑھاپے اور شیخ کو ہلاک کرنے والی موت سے ڈرنا چاہیے کیا لوگوں کے انجام تمہارے سامنے نہیں ہیں کیا کل موت آنے کے بعد اپنے اہل وعیال سے تم لوگوں کو جدا نہیں ہونا کیا تم کو کفن نہیں پہننا کیا تم نے قبر میں نہیں جانا کیا کل تم اپنے دوستوں سے جدا نہیں ہوگے اے انسان موت کے بعد نہ تو قادم رہے گا نہ تو کسی کی زیارت کر سکے گا نہ تو قریبی سے بات کر سکے گا نہ تو کسی دوست کو پہچان سکے گا تو کسی کی پکار پر جواب دینے پر قادر نہیں ہوگا تیری عقل وسماعت زائل ہو جائیں گی گھر ویران ہو جائیں گے قبیلے ہلاک ہو جائیں گے اولاد یتیم ہو جائے گی تیری بصارت زائل ہو جائے گی، دانت ختم ہو جائیں گے تیرے گھٹنے کمزور ہو جائیں گے اور غیر کے پاس تیری اولاد اجنبی بن جائے گی۔

۸۸۰۳ محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، روح بن اسلم ربیع، حسن کا قول ہے اگر انسان کو موت کے بعد راحت کا ملنا یقینی طور پر معلوم ہو پھر بھی موت کی ہولناکی اور اس کی سختی کی وجہ سے موت کا آنا اس پر شاق گزرے گا لیکن موت کے بعد راحت یا عذاب کے غیر معلوم ہونے کی صورت میں تو اس کے لئے موت کا آنا کس قدر شاق ہوگا اس کا اندازہ تم خود کرلو۔

۸۸۰۴ عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عبداللہ بن سلیمان قرشی، شیبان بن فروخ ابلی، مبارک بن فضالہ، ربیع بن صبیح کہتے ہیں کہ میں نے حسن سے کہا کچھ لوگ آپ پر اعتراض کی کوشش کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کوئی بات نہیں اس لئے کہ میں نے نفس کو دائمی جنت اور رحمن کی مجاورت کا لالچ دیا تو وہ اس میں پھنس گیا لیکن میں نے اسے لوگوں سے صحیح وسلامت رہنے کی لالچ دی تو اس نے انکار کر دیا اس لئے کہ لوگ اللہ سے خوش نہیں تو اس کی مخلوق سے کب خوش ہوں گے۔

۸۸۰۵ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، صالح بن عبداللہ ترمذی، ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، ہناد بن سری، ابواسامہ، ربیع بن صبیح کہتے ہیں کہ ایک دن حسن کے وعظ میں ایک شخص پر خوب گریہ طاری ہو گیا حسن نے اسے دیکھ کر فرمایا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ تجھ سے ضرور سوال کرے گا کہ اس رونے سے تیرا کیا مقصد تھا۔

۸۸۰۶ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبیداللہ بن قاسم، عبداللہ بن غالب، حسن فرماتے ہیں کہ عزت اور غنی توکل کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں جس انسان میں توکل دیکھتے ہیں اسی کو اپنی منزل بنا لیتے ہیں اس کے بعد انہوں نے چند اشعار کہے۔

(۱) غنی اور عزت ہر جگہ پھرتے رہتے ہیں صاحب توکل انسان کے قلب میں اپنا ٹھکانہ بنالیتے ہیں (۲) صاحب توکل

---

[1] طبقات ابن سعد ۲۷۷/۷. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۹۵۲. والجرح ۳/ت ۲۰۸۳. والمیزان ۲/ت ۲۷۴۱. وتھذیب الکمال ۱۸۶۵.

انسان کے لئے اللہ کافی ہے(۳) میرے نفس کا تقدیر الٰہی پر راضی ہونا اس کے لئے بلندی اور افضل الناس ہونے کا ذریعہ ہے۔

۸۸۰۷ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، جوہری، خلف بن الولید، ربیع بن صبیح، ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، احمد بن زہیر غسان بن مفضل غلابی کہتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے بتایا کہ ایک بار ربیع ایک ساتھی کے ساتھ اہواز میں تھے ایک خاتون ان پر فریفتہ ہو گئی اور اس نے انہیں برائی کی دعوت دی شیخ پر رعشہ طاری ہو گیا ان کے ساتھی نے اس کی وجہ پوچھی فرمایا اس نے ہمیں اپنی ماند بدکار سمجھنے کے بعد ہمیں برائی کی دعوت دی۔

۸۸۰۸ حبیب بن حسن، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، رجاء بن جارود، سعید بن عمرا شعثی، عنبسہ، ربیع بن صبیح، حسن کہتے ہیں کہ ہم نے انس سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا آپ ﷺ رمضان کی آمد پر عبادت بھی کرتے تھے اور آرام بھی فرماتے تھے لیکن ۲۴ رمضان کے بعد ہمہ تن عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتے تھے۔

۸۸۰۹ ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، عبداللہ حضرمی، ابراہیم بن مردویہ بن نباوہ والبی، ربیع بن صبیح، حسن انس فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے راہ خدا میں تیر پھینکنے کا ثواب غلام آزاد کرنے کے ثواب کے مساوی ہے اور غلام آزاد کرنا دوزخ سے خلاصی کا سبب ہے[۱]

۸۸۱۰ محمد بن سلیمان، احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابراہیم بن مردویہ والبی، ربیع بن صبیح، حسن، انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے

مضغ عقبا فی رمضان و رصف به ولم قوسه واللہ اعلم بالصواب۔

۸۸۱۱ ابو علی محمد بن احمد بن حسن، احمد بن ہارون بن روح، حسین بن علی فارسی، سعید بن صبیح، ربیع بن صبیح، حسن، انس کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے جمعہ کے روز وضو کافی ہے لیکن غسل افضل ہے[۲]

۸۸۱۲ احمد بن عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب، عباس بن عبداللہ ترقفی، سعید بن دینار بن عبداللہ، ربیع بن صبیح، حسن، انس کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اقامت کہی جانے کے وقت اطمینان سے اس کا جواب دو، اگر صف میں جگہ بن جائے تو تم اپنے بھائی مسلمان کو پریشان مت کرو، ہر نماز کو زندگی کی آخری نماز سمجھ کر ادا کرو قرأت کے وقت اتنی زور سے قرأت کرو جو تمہارا کانوں تک پہنچ جائے پڑوسی کو ایذا مت پہنچاؤ۔[۳]

۸۸۱۳ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عمرو بزار، اسحاق بن حاتم علاف، یحییٰ بن متوکل، ربیع بن صبیح، محمد، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز کے جواز کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں۔

۸۸۱۴ محمد بن خلاد، احمد بن علی خزاز، قاسم بن سعید بن مسیب، محمد بن جعفر، ربیع بن صبیح، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فتح خیبر کے موقع پر ہم نے کچھ یہودیوں کو روٹی پکاتے دیکھا ہم نے ان سے روٹی چھین کر آپس میں تقسیم کر لیں میرے حصے میں آنے والی روٹی کا کچھ حصہ جلا ہوا تھا مجھ سے کسی نے بیان کیا کہ روٹی کھانے سے انسان فربہ ہو جاتا ہے چنانچہ میں نے اس روٹی کے کھانے کے بعد اپنے فربہ ہونے میں غور کرنا شروع کر دیا۔

۸۸۱۵ محمد بن جعفر المؤدب، احمد بن صالح، اسحاق بن سیار، عون بن عمارۃ، ربیع، ہشام، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے بیوی کے ساتھ اس کی پھوپھی یا خالہ کو نکاح میں جمع مت کرو، عورت سے اس کی بہن کے طلاق کے بارے میں سوال مت کرو مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اس کے خطبہ پر خطبہ مت دو۔[۴]

---

[۱] المستدرک ۹۵/۲، ۱۲۰، ومسند الامام احمد ۱۰۳/۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۴۳/۱۸، ودلائل النبوۃ للبیہقی ۲۹۵/۵ والدر المنثور ۱۰۳/۳۔

[۲] سنن ابی داؤد ۳۵۴، وسنن الترمذی ۴۹۷، وسنن النسائی ۹۴/۳، والسنن الکبری للبیہقی ۲۹۵/۱، ۲۹۶، ۱۹۰/۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۰/۷، ۲۴۹، ومجمع الزوائد ۱۷۵/۲، والمطالب العالیہ للزوائد ۵۳۰۱، ۵۳۱۲، وکشف الخفاء ۱۰۲/۱۔

[۳] مجمع الزوائد ۳۲۰/۱۔

[۴] صحیح مسلم، کتاب النکاح باب ۳، وفتح الباری ۱۶۰/۹۔

۸۸۱۶محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، ابو عبدالرحمن مقری، ربیع بن صبیح یزید رقاشی، انس کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جس شخص کی نیت طلب آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو غنی سے بھر دیتے ہیں اسے سکون عطا فرماتے ہیں دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے جس کی نیت طلب دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس کی دو آنکھوں کے درمیان فقر بھر دیتے ہیں وہ بے سکون رہتا ہے اور مقدر کے مطابق ہی اسے دنیا ملتی ہے۔[1]

۸۸۱۷سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، ربیع بن صبیح، یزید الرقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک سال کمزور سواری پر حج کیا آپ ﷺ کے نیچے تین درہم کی چادر تھی آپ ﷺ نے فرمایا اے باری تعالیٰ یہ حج ریاء و نمود سے پاک ہے۔[2]

۸۸۱۸سلیمان بن احمد، حفص بن عمر رقی، قبیصہ بن عقبہ، سفیان ثوری، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں پوچھا کہ آخرت میں ان کا کیا حال ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اہل جنت کے خدام ہوں گے۔

۸۸۱۹احمد بن قاسم بن ریان، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، سفیان ثوری، ربیع بن صبیح، یزید بن ابی رقاشی، انس کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے پابند صلاۃ و صوم، پاکدامن اور شوہر کی اطاعت گزار خاتون جس دروازے سے چاہے گی جنت میں داخل ہو جائے گی۔[3]

۸۸۲۰احمد بن قاسم محمد بن غالب بن حرب قبیصہ، سفیان ثوری، ربیع بن صبیح، یزید بن ابان رقاشی، انس کہتے ہیں کہ اذان کے بعد آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔[4]

۸۸۲۱سلیمان بن احمد، حفص بن عمر قبیصہ، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے جھوٹ، ذکر الٰہی سے غفلت اور غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔[5]

۸۸۲۲عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو روزہ رکھو اور میری بلا اجازت افطار مت کرو چنانچہ بحکم نبوی لوگوں نے روزہ رکھا شام کو ایک شخص نے کسی عذر کی وجہ سے آپ سے افطار کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت مرحمت فرما دی پھر اسی طرح دوسرے شخص کے اجازت طلب کرنے آپ نے اسے اجازت دے دی حتیٰ کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دو نوجوان عورتیں روزہ کی وجہ سے ہلاکت کے قریب ہیں اس لئے آپ انہیں افطار کی اجازت دے دیں آپ نے ان سے اعراض فرمایا پھر دوبارہ اس نے عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کا روزہ کیسے ہوا انہوں نے تو لوگوں کا گوشت کھایا ہے تم جا کر انہیں قے کرنے کا حکم دو چنانچہ انہوں نے قے کی تو ہر ایک کے حلق سے کچے گوشت کے ٹکڑے نکلے جب اس نے آپ کو اس سے مطلع کیا تو آپ نے فرمایا اگر اسی حالت میں ان کی موت آجاتی تو ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوتا۔

۸۸۲۳عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ربیع، یزید بن انس کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے ظلم کی تین قسمیں ہیں (۱) اللہ اس کا بدلہ ضرور دلوائے گا (۲) معاف کر دیا جائے گا (۳) معاف نہیں کیا جائے گا معاف نہ کیا جانے والا ظلم وہ شرک ہے جس کی اللہ کے ہاں

۱۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح باب ۴. وفتح الباری ۹/۱۰۶.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۵/۱۵۸. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۴۷. والمطالب العالیۃ ۳۲۶۰ ومسند الامام احمد ۵/۱۸۳. واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۹. ومشکاۃ المصابیح ۵۳۲۰، ۵۳۲۱.

۳۔ مشکاۃ المصابیح ۳۲۵۴

۴۔ مجمع الزوائد ۱/۳۳۳. وامالی الشجری ۱/۲۴۴ وکنز العمال ۲۰۹۱۳

۵۔ مجمع الزوائد ۲/۶۲، ۵/۹۲. وتاریخ اصبہان للمصنف ۲/۲۰۳. واتحاف السادۃ المتقین ۵/۱۹۵، ۷/۵۱۹.

۸۸۳۰عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابونعیم علی بن علی رفاعی، ابوستوکل، ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ ایک بار آپ نے اپنے سامنے ایک اور اپنے پہلو کے سامنے دولکڑیاں نصب کیں پھر آپ نے حاضرین سے ان کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ انسان ہے جو امیدوں کے حصول میں ہر وقت کوشاں رہتا ہے لیکن امیدوں کے حصول سے قبل ہی موت اسے گھیر لیتی ہے۔[1]

۸۸۳۱عبداللہ بن محمد بن عبداللہ ابوعمر غصی، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بغوی، شیبان بن فروخ علی ابن علی رفاعی، ابوستوکل، ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے قطع رحمی اور معاصی سے خالی کی جانے والی دعا کے عوض اللہ تین چیزیں عطا فرماتے ہیں (۱) اسی وقت اس کی دعا قبول کی جاتی ہے (۲) آخرت میں اس کا بدلہ دیا جائے گا (۳) دنیا میں نازل ہونے والی مصیبت دور کر دی جاتی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ اگر انسان دعا کی کثرت شروع کر دے تو پھر کیا ہوگا آپ نے فرمایا اللہ اس سے بھی زیادہ عطا کرنے والا ہے۔[2]

۸۸۳۲ابواحمد محمد بن محمد حافظ، ابوبکر بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن موسیٰ حرشی، جعفر بن سلیمان، علی بن علی رفاعی، ابوستوکل، ابوسعید نے آپ سے گزشتہ حدیث کی مانند روایت کیا۔

۸۸۳۳محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن سفیان، محمد بن علی بن شقیق، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، حسان بن عمران، حسن کہتے ہیں کہ ایک روز حضور ﷺ صحابہ کرام کے مجمع میں تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون تعلم و رہنمائی کے بغیر حصول علم و ہدایت کا طالب ہے؟ تم میں سے کون حقیقی بصارت کا متمنی ہے؟ آگاہ رہو دنیا کا راغب اور اس کے بارے میں لمبی لمبی امیدیں رکھنے والے شخص کا قلب مردہ ہو جاتا ہے، دنیا سے زہد اختیار کرنے والا شخص کو اللہ تعالیٰ تعلم و ہدایت کے بغیر علم و رہنمائی عطا کرتا ہے تمہارے بعد عنقریب ایک ایسی قوم آنے والی ہے جو قتل و جبر کے ذریعہ حکومت، بخل و فخر کے ذریعہ غنی اور اتباع خواہش کے ذریعہ محبت حاصل کرے گی تم میں سے اس زمانہ کو پانے والا شخص اگر عزت پر قادر ہونے کے باوجود فقر پر محض رضائے الٰہی کی خاطر صبر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے پچاس صدیقوں کا ثواب عطا کرے گا۔[3]

۳۸۴ ابراہیم بن عبداللہ

۸۸۳۴محمد بن بدر، حماد بن مدرک، یعقوب بن سفیان، محمد بن یزید ادمی، معن بن عیسیٰ، ابراہیم بن عبداللہ بن ابی الاسود کہتے ہیں کہ حسن نے عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا جس کا حاصل یہ تھا امابعد دنیا دار اقامت کے بجائے دار کوچ ہے حضرت آدم کو دنیا میں سزا کے طور پر بھیجا گیا اس لئے اے امیر المومنین اس دنیا کے بارے میں ڈرتے رہیے، دنیا کا مخفی حقیقت میں فقر ہے اسے باعث عزت سمجھنے والا انسان ذلیل اور اسے جمع کرنے والا انسان فقیر بن جاتا ہے، دنیا زہر کی مانند ہے جسے ناواقف شخص کھا جاتا ہے لیکن وہی اس کی موت کا سبب بن جاتا ہے، اے امیر المومنین اس دنیا میں زخم کے علاج کرنے والے کی مانند رہو جو زخم کے بڑھ جانے کے خوف سے قلیل کا علاج کرتا ہے اور تکلیف میں اضافہ کے خوف سے کم تکلیف کی شدت پر صبر سے کام لیتا ہے اے امیر المومنین اس دنیا سے خوف کیجئے جسے دھوکہ سے مزین اور امیدوں سے اسے آراستہ کیا گیا ہے اور اس کے فرور کی وجہ سے اسے مزین کیا گیا ہے چنانچہ وہ اس میں حسین وجمیل دلہن کی

---

[1] الجامع الكبير للسيوطي ۲/۲۵۳.

[2] مسند الإمام أحمد ۱۸/۳. ومجمع الزوائد ۱۴۸/۱۰. وفتح البارى ۹۶/۱۱. والترغيب والترهيب ۴۷۸/۲. ومشكاة المصابيح ۲۲۵۹.

[3] أمالي الشجري ۱۶۸/۲. والدر المنثور ۴۷/۱.

طرح ہوگئی ہے جس کی طرف آنکھیں دیکھنے والی اور قلوب مائل ہونے والے اور نفوس اس پر عاشق ہوں دنیا اپنے تمام ازواج و قتل کرنے والی ہے لہٰذا اس کا باقی ماضی کے مقابلہ میں اور آخر اول کے مقابلہ میں غیر معتبر ہے۔ عارف باللہ کی نظر میں یہ دنیا بے حقیقت ہے۔ اس کا عاشق اس میں کامیابی کے بعد سرکش بن جاتا ہے اور آخرت کو بھول جاتا ہے اور اپنی عقل کو اس میں مشغول کر دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے قدم پھسل جاتے ہیں اور اس کی ندامت بڑھ جاتی ہے اور اس کی حسرتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور تکالیف کے ساتھ موت کے سکرات اس پر جمع ہو جاتے ہیں لہٰذا وہ اپنے مطلوب میں ناکام رہتا ہے اور اس کے نفس کو راحت نہیں ملتی وہ دنیا سے گمراہ ہو کر بلا توشہ کوچ کرتا ہے اے امیر المؤمنین دنیا سے بے خوف مت ہو یئے اس لئے کہ جب بھی انسان خوشی کے بعد اس سے مطمئن ہوتا ہے اس کے بعد ضرور تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے آج دنیا سے نفع حاصل کرنے والا کل اس سے نقصان اٹھانے والا ہے۔ اس کا سرور حزن سے متصرف ہے۔ اس کی امیدیں جھوٹی اور باطل ہیں اس کی تعریف مکر اور اس کی زندگی تنگ ہے اگر اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کو باخبر نہ کرتا اور اس کی مثال بیان نہیں کرتا تو یہ سوئے ہوئے انسان کو بیدار اور غافل کو فکر مند کر دیتی لیکن یہ محال ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر زجر وعظ ہوا ہے نیز عند اللہ یہ بے وقعت اور بے وزن ہے۔ اللہ نے اسے بنانے کے دن سے اب تک اس پر نظر شفقت نہیں فرمائی اور حضور ﷺ پر اس کے خزانوں کی چابیاں پیش کی گئیں تو آپ ﷺ نے اس کی قبولیت سے انکار فرمایا۔ یا اللہ نے دنیا کو صالحین کے لئے باعث آزمائش اور دشمنوں کے لئے باعث اغترار بنایا ہے۔ صاحب دولت انسان دنیا کو اپنے لئے باعث عزت سمجھتا ہے۔ حالانکہ وہ اس چیز کو بھول گیا جو اللہ نے حضور ﷺ کے لئے پیٹ پر پتھر باندھنے کے دن تیار کی نیز اللہ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا اے میرے کلیم غنی کے اپنی طرف آنے کے وقت سمجھو کہ کسی گناہ کی سزا تمہیں دنیا ہی میں مل گئی اور فقر کی آمد پر مرحبا کہو کیوں کہ وہ صالحین کا شعار ہے نیز حضرت عیسیٰ فرمایا کرتے تھے میرا سالن بھوک، میرا شعار خوف، میرا لباس اون، میرا چراغ قمر، میری سواری پاؤں، میرا کھانا زمین کے خلاف اور پھل ہیں، میرے شب و روز فقر میں گزرتے ہیں لیکن مجھ سے بڑا غنی کوئی نہیں ہے۔

۳۸۵ معاویہ بن عبد الکریم[1]

۸۸۳۵ ابی احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد اموی، حسن بن علی، زید بن حباب، معاویہ بن عبد الکریم کہتے ہیں کہ حسن کے پاس زہد کے بارے گفتگو کے وقت بعض نے کہا ترک لباس اصل زہد ہے بعض نے کہا عدم اکل و شرب اصل زہد ہے اور بعض نے کچھ کہا لیکن حسن نے فرمایا اصل زاہد وہ ہے کہ دوسرے کو دیکھنے کے وقت اپنے سے اسکو افضل سمجھے۔

۸۸۳۶ ابو علی محمد بن احمد بن بالویہ نیساپوری المعدل، محمد بن صالح ضمیری، نضر بن سہل، محمد بن الحسن زبالہ، معاویہ بن عبد الکریم ضال، جلد بن ایوب، معاویہ بن قرہ، انس کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے کہ کوہ طور پر اللہ کے تجلی فرمانے کے وقت عظمت الٰہی کی وجہ سے وہاں سے از کر مدینہ و مکہ میں واقع ہونے والے چھ پہاڑ ہیں (۱) احد (۲) ورقان (۳) رضوی (۴) ثور (۵) ثبیر (۶) حراء۔[2]

۸۸۳۷ محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم، منصور ابن احمد بن میسر، جعفر بن غزال، ابراہیم بن بشیر مکی، معاویہ بن عبد الکریم، ابو حمزہ ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے عارف باللہ وسعت کے وقت وسعت سے اور عسرت کے وقت عسرت سے کام لیتا ہے۔

تبع تابعین کا ذکر

مؤلف کتاب فرماتے ہیں کہ صحابہ اور تابعین کے اقوال کے ذکر کے بعد تبع تابعین جیسے مالک بن انس، سفیان بن سعید

---

[1] طبقات ابن سعد ۶/۲۸۵ والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۴۵۱ والجرح ۸/ت ۱۷۳۹ وتهذیب الکمال ۱۰۶۱

[2] اللآلی المصنوعۃ للسیوطی ۱/۱۴

شعبہ بن حجاج، مسعر بن کدام، الیث بن سعد، سفیان بن عیینہ، داؤد طائی، حسن بن علی، فضیل بن عیاض وغیرہ کے اقوال زریں بیان کئے جائیں گے۔

۳۸۶ مالک بن انس[1]

آپ امام الحرمین، حجاز وعراق کی مشہور شخصیت تھے۔ آپ کے مذہب کی مغرب ومشرق میں اشاعت ہوئی۔ آپ اشرف وافضل انسان تھے۔

۸۸۳۸ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن محمد بن احمد بن راشد، ابوداؤد کہتے ہیں کہ جعفر بن سلیمان نے مالک بن انس کو طلاق مکرہ کے بارے میں سزا دی اور کچھ لوگوں نے بحوالہ ابن وہب مجھ سے بیان کیا کہ جب امام مالک کو سزا کے بعد حلق کر کے اونٹ پر سوار کیا گیا اور کہا گیا کہ اپنے اوپر آواز لگایئے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جان لو جو مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں مالک بن انس بن ابی عامر اصبحی ہوں اور میں کہتا ہوں کہ جس کو طلاق پر مجبور کیا گیا اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ یہ بات خلیفہ جعفر کو پہنچی تو اس نے کہا کہ ان کو نیچے اتروادو۔

۸۸۳۹ ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن عمر، عبداللہ بن احمد بن کلیب، فضل بن زیاد قطان کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے سوال کیا کہ مالک کو کس نے سزا دی انہوں نے فرمایا مالک کو طلاق مکرہ کے سلسلہ میں کسی حاکم نے سزا دی جس کا نام مجھے معلوم نہیں ہے۔

۸۸۴۰ محمد بن علی بن عاصم، مفضل بن محمد جندی، ابومصعب کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس کو کہتے سنا میرے متعلق ستر مشائخ کے فتویٰ کے اہل ہونے کی گواہی دینے کے بعد میں نے فتویٰ دینا شروع کیا۔

۸۸۴۱ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، حسن بن عبدالعزیز جروی، عبداللہ بن یوسف، خلف بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا میں نے اپنے سے بڑے عالم کی اجازت کے بعد فتویٰ دینا شروع کیا جیسا کہ ربیعہ اور یحییٰ بن سعید کی طرف سے مجھے اس کی اجازت حاصل ہے مالک سے پوچھا گیا اگر وہ اجازت نہ دیتے تو پھر کیا ہوتا؟ فرمایا پھر میں فتویٰ نہ دیتا کیونکہ متبحر عالم کی اجازت کے بغیر کسی کے لئے بھی فتویٰ دینا جائز نہیں ہے۔ خلف کہتے ہیں کہ ایک بار میں امام مالک کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے اپنے مصلیٰ کے نیچے پڑی ہوئی چیز دیکھنے کا حکم دیا چنانچہ میں نے دیکھا تو اس کے نیچے ایک کتاب نکلی مالک نے مجھے اس کے پڑھنے کا حکم دیا جب میں نے اسے پڑھا تو اس میں مالک سے متعلق ایک خواب کا ذکر تھا کہ ایک شخص نے خواب دیکھا کہ مسجد نبوی میں حضور ﷺ ایک مجمع میں تشریف فرما ہیں آپ نے ان سے فرمایا میں نے تمہارے لئے منبر کے نیچے خوشبو چھپا کر رکھی ہے اور میں نے مالک کو لوگوں میں اس کی تقسیم کا حکم دیا ہے اس کے بعد امام مالک پر گریہ طاری ہو گیا اور میں ان کے پاس سے واپس ہوا۔

۸۸۴۲ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، جوہری، اسحاق بن موسیٰ انصاری، اسماعیل بن مزاحم کہتے ہیں کہ ایک شب خواب میں مجھے رسالت مآب کی زیارت ہوئی تو میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ کے بعد کس سے مسئلہ پوچھوں تو آپ نے فرمایا مالک بن انس سے۔

۸۸۴۳ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین بعطرف، ابومصعب، ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ ایک شب مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی کہ آپ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں اور لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہیں اور امام مالک آپ کے

---

[1] طبقات ابن سعد ۹/ق ۲۵۰ والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۳۲۳ والجرح ۸/ت ۹۰۲ والکاشف ۳/ت ۵۳۲۹ وسیر النبلاء ۴۳/۸ والنجوم الزاہرۃ ۹۶/۲ والجمع ۴۸۰/۲ وتہذیب الکمال ۵۷۲۸.

سامنے کھڑے ہیں اور رسول اللہ کے سامنے مشک کی خوشبو رکھی ہے آپ ﷺ اس سے تھوڑا تھوڑا امام مالک کو دے رہے ہیں اور وہ اسے لوگوں میں تقسیم کر رہے ہیں مطرف کہتے ہیں کہ میں نے اس کی تعبیر علم اور اتباع سنت سے کی۔

۸۸۴۴ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن زبیری، محمد بن عاصم، عبدالعزیز بن ابان، مثنیٰ بن سعید قصیر کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا مجھے ہر شب آپ ﷺ کی زیارت ہوتی ہے۔

۸۸۴۵ محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن زبان بن حبیب، محمد بن ربیع کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں آپ کی زیارت ہوئی میں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ مالک اور لیث میں سے افضل کون ہے آپ ﷺ نے فرمایا مالک میرے علم کے وارث ہیں۔

۸۸۴۶ محمد بن احمد بن حسن، جعفر فریابی، اسحاق بن موسیٰ انصاری، ابراہیم بن عبداللہ قریم انصاری کہتے ہیں کہ ایک بار مالک بن انس ابن حازم کے درس حدیث سے بلا شرکت کئے گزر گئے ان سے عدم شرکت کی وجہ دریافت کی گئی مالک نے فرمایا مجھے بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ نظر نہیں آئی اور قیام کی حالت میں حدیث کا حصول مجھے ناپسند ہے اس وجہ سے میں نے ابن حازم کے درس میں شرکت نہیں کی۔

۸۸۴۷ ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، جوہری، ابن ابی اویس، مالک حدیث بیان کرنے سے قبل وضو فرماتے ڈاڑھی میں کنگھی کرتے اس کے بعد پورے وقار وسکون کے ساتھ مسند حدیث پر جلوہ افروز ہوکر درس حدیث دیتے ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی انہوں نے فرمایا میں حدیث رسول کی عظمت کی بنا پر ایسا کرتا ہوں، نیز میں ہمیشہ باوضو ہوکر مسند حدیث پر بیٹھ کر درس حدیث دیتا ہوں۔

۸۸۴۸ محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، ابومصعب کہتے ہیں کہ امام مالک حدیث رسول کی جلالت شان کی بنا پر ہمیشہ باوضو ہوکر حدیث کا درس دیتے تھے۔

۸۸۴۹ محمد بن احمد بن حسن، جعفر بن محمد فریابی، اسحاق بن موسیٰ انصاری، معن بن عیسیٰ امام مالک حدیث کے معاملہ میں بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے۔

۸۸۵۰ ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن الید، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں کہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ مالک اور سفیان آپس میں ہم عصر تھے۔

۸۸۵۱ ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ، محمد بن احمد، ابوبکر طرسوسی، نعیم بن حماد، عبدالرحمن بن مہدی کا قول ہے مالک بن انس سب سے بڑے عالم بالحدیث تھے۔

۸۸۵۲ ابومحمد بن حیان، زکریا الساجی، ابویونس حزنی، کہتے ہیں کہ مجھے ایک مدنی نے مالک کے بارے میں دو شعر سنائے (۱) امام کا جواب ان کی ہیبت کی وجہ سے رد نہیں کیا جا سکتا سائل ان کے سامنے گردن جھکائے کھڑے رہتے ہیں (۲) حاکم نہ ہونے کے باوجود ان کی اطاعت کی جاتی ہے۔

۸۸۵۳ ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، محمود بن غیلان، ابوداؤد طیالسی شعبہ کہتے ہیں کہ میں نافع کی وفات کے ایک سال بعد مدینہ آیا تو وہاں پر مالک بن انس کا حلقہ درس لگا ہوا تھا۔

۸۸۵۴ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق ثقفی، قتیبہ بن سعید کہتے ہیں کہ میں امام مالک کی حیات میں مدینہ آیا میں نے ایک سبزی فروش سے شراب کے سرکہ کے بارے میں سوال کیا اس نے کہا سبحان اللہ حرم رسول میں ایسی بات کرتے ہو پھر ایک بار میں امام مالک کی وفات کے بعد مدینہ آیا اور میں نے لوگوں سے شراب کے سرکہ کے بارے میں سوال کیا تو کسی نے مجھ پر نکیر نہیں کی۔

۸۸۵۵ عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن علی طوسی، احمد بن یونس بن سیار، اسماعیل، خالد بن خداش کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے مجھے تقویٰ اختیار کرنے اور اہل حدیث سے طلب حدیث کی ہدایت کی۔

۸۸۵۶ عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن حسن، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن وہب، مالک کہتے ہیں کہ علم ایک نور ہے اللہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا

ہے۔

۸۸۵۷ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز جروی، حارث بن مسکین، عبداللہ بن یوسف کہتے ہیں کہ مالک سے عاجز کن مرض کے بارے میں سوال کیا گیا انہوں نے فرمایا خبث فی الدین عاجز کن مرض ہے۔

۸۸۵۸ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن حسان ازرق، ابن مہدی، رجل، مالک بن انس کہتے ہیں کہ قیامت کے روز جس چیز کے بارے میں انبیاء سے سوال کیا جائے گا اس کے بارے میں علماء سے بھی سوال کیا جائے گا۔

۸۸۵۹ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن ابن عبدالعزیز، حارث بن مسکین، ابن وہب کہتے ہیں کہ مالک سے طلب علم کے بارے میں سوال کیا گیا فرمایا اس کا حصول قابل مبارک ہے لیکن اس کے حقوق کی ادائیگی بھی اس کے حاصل کرنے والے پر لازم ہے۔

۸۸۶۰ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابویحیٰی، ابن قعنب کہتے ہیں کہ ایک شخص نے مالک سے کہا آپ دنیا کے بارے میں وقت ضائع کرنے والے نہیں تھے لہٰذا دین کے بارے میں بھی وقت ضائع مت کیجئے۔

۸۸۶۱ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز جروی، حارث بن مسکین، ابن وہب کہتے ہیں کہ مالک سے پوچھا گیا کہ ایک شخص یا سیدی کہہ کر دعا کرتا ہے انہوں نے فرمایا میرے نزدیک انبیاء کی طرح یا ربنا یا ربنا کہنا بہتر ہے۔

۸۸۶۲ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا حضرت عیسیٰ کا قول ہے میرے پاس امت محمدیہ کے علماء حکماء آئے جو فقاہت کی وجہ سے انبیاء کے مشابہ تھے امام مالک فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک وہ اس امت کے اولین مقتدیٰ تھے، امام مالک فرماتے ہیں کہ علم کے لئے وقار سکینت اور خشیت الٰہی لازم ہے، اور طالب علم قبر کا مورد ہوتا ہے کیونکہ یہ چیز من جانب اللہ اسے عطا کی جاتی ہے اور جاہل سے علم کی بات کرنا علم کی اہانت اور تحقیر ہے، امام مالک فرماتے ہیں کہ حضرت لقمان نے اپنے صاحبزادے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا لوگ بہت سرعت سے آخرت کی طرف جانے والے ہیں اور پیدائش کے روز سے تم دنیا کو پس پشت ڈال کر آخرت کی طرف رواں دواں ہو اور تم دنیا کے مقابلہ میں آخرت کے زیادہ قریب ہو۔

۸۸۶۳عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ بن مندہ، عباس بن عبدالعظیم قعنبی، مالک بن انس کہتے ہیں کہ ایک شخص حصول علم کے سلسلہ میں تیس سال ایک عالم کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔

۸۸۶۴عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین بن مکرم، مجاہد بن موسیٰ، نافع بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں چالیس یا پینتیس سال تک امام مالک کے درس حدیث میں شریک ہوتا رہا معن بن عیسیٰ کا قول ہے میں تیس یا اس سے بھی زیادہ بار امام مالک سے حدیث سن کر اسے بیان کرتا ہوں۔

۸۸۶۵عبداللہ بن محمد، ابویعلی بن ابراہیم، اسماعیل بن اسحاق، فروی، مالک کا قول ہے جب انسان خود خیر سے خالی ہوتا ہے تو لوگوں کے قلوب میں بھی اس کے لئے خیر نہیں ہوتی۔

۸۸۶۶عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد زہری، محمد بن عیسیٰ الطرسوسی، ابراہیم حزامی، مطرف کہتے ہیں کہ مالک نے مجھ سے سوال کیا کہ لوگوں کی میرے بابت کیا رائے ہے میں نے کہا آپ کے دوست آپ کی تعریف اور دشمن آپ کی برائی کرتے ہیں امام مالک نے فرمایا ہر انسان کے کچھ دوست اور کچھ دشمن ہوتے ہیں لیکن لوگوں کی زبان درازی سے ہم اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔

۸۸۶۷ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن ابن عبدالعزیز جروی، حارث بن مسکین کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن قاسم فرمایا کرتے تھے میں دین کے بارے میں دو شخصوں کی پیروی کرتا ہوں مالک بن انس کی علم میں اور سلیمان بن قاسم کی تقویٰ میں۔

۸۸۶۸ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، فضل بن سہل قواریری کہتے ہیں کہ ہماری موجودگی میں حماد بن زید کے پاس امام مالک کی وفات کی خبر پہنچی انہوں نے فرمایا ابوعبداللہ پر اللہ کی رحمت ہو وہ دین کی وجہ سے ایک مقام رکھتے تھے۔

۸۸۶۹ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن یزید، حسن بن عمر بن یزید، قعنبی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس سفیان بن عیینہ تشریف لائے اس وقت ان پر غم کے اثرات تھے اور اس کا سبب مالک کی وفات تھی فرمایا اس وقت روئے زمین مالک بن انس کی مثل سے خالی ہے۔

۸۸۷۰ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن یزید، علی بن رستم، عبدالرحمٰن بن عمر، یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں کہ امام مالک کی حیات میں میرے نزدیک ان سے افضل کوئی نہیں تھا۔

۸۸۷۱ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن عبداللہ بن معدان، احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب، مالک کہتے ہیں کہ میرے پاس چند احادیث ایسی ہیں کہ میں نے ان کو کسی کے سامنے بیان نہیں کیا اور نہ ہی کسی نے مجھ سے ان کی سماعت کی اور میں وفات تک ان کو کسی کے سامنے بیان نہیں کروں گا۔

۸۸۷۲احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، احمد بن خالد، امام شافعی فرماتے ہیں کہ امام مالک سے پوچھا گیا کہ آپ کے پاس ابن عیینہ عن الزہری کے طریق سے کوئی حدیث نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا میں لوگوں کو گمراہ کرنے کے ارادہ کے وقت اس طریق سے لوگوں کے سامنے حدیث بیان کروں گا۔

۸۸۷۳احمد بن جعفر، احمد بن علی، احمد بن ہاشم جمر، کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا اگر کسی مفسر قرآن پر مجھے قدرت حاصل ہوئی تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔

۸۸۷۴احمد بن جعفر، احمد بن علی، ابو عمارہ کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے مالک کی کتاب کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا عمل کرنے والے کے لئے بہت عمدہ ہے۔

۸۸۷۵حسن بن سعید، جعفر بن بصیری، محمد بن ربیع بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے شافعی کو فرماتے سنا جب امام مالک کے طریق سے کوئی حدیث تم تک پہنچے تو اسے مضبوطی سے پکڑ لو۔

۸۸۷۶حسن بن سعید، محمد بن ربیع، امام شافعی فرماتے ہیں کہ مالک وسفیان کے نہ ہونے کی صورت میں حجاز کا علم ختم ہو جاتا۔

۸۸۷۷محمد بن علی عاصم، احمد بن علی بن ابی الصغیر مصری، اسحاق بن ابراہیم کناس، حرملہ، ابن وہب، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ امام مالک کا حدیث کا طریق جید تھا۔

۸۸۷۸محمد بن علی، احمد بن علی، محمد بن عمرو بن نافع، نعیم ابن مہدی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک صحت حدیث کے اعتبار سے امام مالک سب سے فائق تھے۔

۸۸۷۹ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث جوہری، علی بن عبداللہ، سفیان کہتے ہیں کہ مالک، رجال حدیث کے معاملہ میں بڑے محتاط تھے ہر ایک سے حدیث بیان نہیں کرتے تھے علی کہتے ہیں کہ امام مالک کے تمام رجال حدیث صحیح تھے، خود امام مالک فرماتے ہیں کہ علم کے معاملہ میں ہر شخص پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

۸۸۸۰ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابو یونس، اسحاق، مالک بن انس کہتے ہیں کہ ابن شہاب کے واسطہ سے میرے پاس کچھ احادیث ہیں جنہیں اب تک میں نے کسی کے سامنے بیان نہیں کیا میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا ان کے متروک العمل ہونے کی وجہ سے میں نے انہیں ترک کر دیا۔

۸۸۸۱عبداللہ بن محمد، اسحاق بن احمد، عبداللہ بن احمد بن شیرویہ، مطرف مدنی، مالک بن انس کہتے ہیں کہ کیا میں عطاء بن قلعہ کے طریق سے احادیث بیان کروں میں نے اس مسجد میں ستر مشائخ کی زیارت کی ہے لیکن ان میں سے کسی سے بھی میں نے حدیث روایت نہیں کی میں نے ہمیشہ حدیث ماہرین حدیث سے روایت کی ہے۔

۸۸۸۲عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن معدان، ابوعباس عبداللہ بن محمد غزی، حبیب بن زریق کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے تو امہ کے موالی صالح، حزان بن عثمان، اور غفرہ کے موالی عمر سے حدیث نہ روایت کرنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا میں نے اس مسجد میں ستر مشائخ کی زیارت کی ہے لیکن ان میں سے صرف مؤمنین ثقات سے احادیث روایت کی ہیں۔

۸۸۸۳ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز جروی، ابوحفص تنیسی، ابن وہب کا قول ہے کہ اگر میں اپنے دستاویزات کو امام مالک کے اقوال سے بھرنا چاہوں تو میں نہیں جانتا کہ میں کر سکوں۔

۸۸۸۴ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابو یحییٰ علی بن عبداللہ، عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام مالک سے کوئی مسئلہ دریافت کیا امام مالک نے کچھ روز گزرنے کے باوجود اس کا کوئی جواب نہیں دیا، سائل نے امام مالک کو ان کے خلاف خروج کی دھمکی دیدی، امام مالک نے کچھ دیر توقف کے بعد فرمایا میں ہمیشہ خیر کی بات کرتا ہوں لیکن تمہارا سوال اس قسم کا نہیں ہے۔

۸۸۸۵ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن عمر، عبداللہ بن احمد بن کلیب ابوطالب، ابوعبداللہ، ابن مہدی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام مالک سے ایک مسئلہ پوچھا امام مالک نے جواب دیا کہ مکمل طور پر اس کے جواب سے عاجز ہوں اس نے کہا میں تو ایک طویل سفر طے کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور وہاں کے باشندے آپ کے جواب کے منتظر ہیں امام مالک نے جواب دیا کہ جب تم اس شہر میں پہنچو تو ان سے میرا جواب کہہ دینا۔

۸۸۸۶ابومحمد بن حیان، موسیٰ بن ہارون، نصر بن داؤد بن طوق، سعید بن سلیمان کہتے ہیں کہ امام مالک اکثر قرآن کی اس آیت "ان نظن الاظنا وما نحن بمستیقنین" کی تلاوت کرنے کے بعد فتاویٰ کے جواب دیتے تھے۔

۸۸۸۷ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز، حارث بن مسکین، عمرو بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے کہا لوگ دور دراز کا سفر طے کر کے دینی مسائل کے جواب کے لئے آپ کے پاس آتے ہیں لیکن آپ فرماتے ہیں کہ لا ادری۔ امام مالک نے جواب دیا میرے پاس مختلف شہروں کے لوگ دینی مسائل کے سلسلہ میں آتے ہیں اگر اسی وقت میں ان کے سوالات کا جواب دیدوں بعد میں ہو سکتا ہے کہ ان کے سوالوں کے سلسلہ میں میرے ذہن میں دوسری بات آ جائے تو پھر ان کے واپس چلے جانے کے بعد میں ان کو کیسے مطلع کروں گا۔ حضرت عمرو کہتے ہیں کہ میں نے لیث بن سعد کو امام مالک کے اس جواب سے آگاہ کیا۔

۸۸۸۸محمد بن احمد بن حسن، جعفر بن محمد فریابی، حسن بن علی حلوانی، مطرف بن عبداللہ کہتے ہیں کہ زائغین فی الدین کے تذکرہ کے وقت امام مالک کو میں نے کہتے سنا کہ عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے بعد امراء نے کچھ سنتیں بیان فرمائیں ہیں کہ ان پر عمل کرنا کتاب اللہ کی اتباع اور اطاعت الٰہی کے مترادف ہے، کسی کو ان میں تغیر و تبدل کی اجازت نہیں ہے ان کے ذریعہ ہدایت اور مدد کے طالب کو ہدایت و مدد ملتی ہے ان کا تارک دین سے دور اور ضال ہے۔

۸۸۸۹محمد بن احمد، جعفر بن محمد فریابی، حسن بن علی حلوانی، اسحاق بن عیسیٰ، مالک بن انس کہتے ہیں کہ جب بھی ہمارے پاس کوئی جھگڑالو شخص آیا تو اس کے تنازع کی وجہ سے ہم نے دین بیان کرنا چھوڑ دیا۔

۸۸۹۰محمد بن ابراہیم، محمد بن علی بن ابی الصغیر، یونس بن عبدالاعلی، ابن وہب کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک کو فرماتے سنا طالب علم کے لئے وقار، سکینت، خشیت الٰہی اور سلف کی اتباع لازمی ہے۔

۸۸۹۱حسن بن سعید بن جعفر، ذکریا بن یحییٰ ساجی، ابوداؤد، ابوثور کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی سے سنا مالک بن انس بعض اہل بدعت کے آنے پر ان سے فرماتے الحمدللہ میں خدا کی طرف سے برہان اور دین پر ہوں اور تم شاکی ہو لہٰذا تم کسی شاکی سے جا کر مخاصمہ کرو نیز فرمایا کرتے تھے میرے نزدیک اصحاب رسول ﷺ کو گالی دینے والے کے لئے مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

۸۸۹۲سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، منصور بن ابی مزاحم کہتے ہیں کہ مالک بن انس نے امام ابوحنیفہ کے تذکرہ کے وقت ان پر

کچھ اعتراضات کئے کہ اس نے تو دین کو برباد کیا اور ایسا شخص دین کا اہل نہیں۔

۸۸۹۳ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابی ابراہیم ابو معمرہ، ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ مجھ سے مالک بن انس نے سوال کیا کہ ابوحنیفہ تمہارے محلے میں رہتے تھے میں نے اثبات میں جواب دیا۔ تو فرمایا تمہیں تو وہاں رہنا مناسب ہی نہیں۔

۸۸۹۴ سلیمان بن احمد، حسن بن اسحاق تستری، یحییٰ بن خلف بن ربیع طرسوی کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں امام مالک سے ایک شخص نے قرآن کے مخلوق ہونے کے بارے میں سوال کیا امام مالک نے فرمایا اس شخص کو زندیق ہونے کی وجہ سے قتل کر دو اس نے کہا کہ میں نے تو آپ کے سامنے کسی کا قول نقل کیا ہے امام مالک نے فرمایا میں نے تو تجھ سے سنا ہے۔

۸۸۹۵ محمد بن سلیمان بن ابراہیم ہاشمی، ابوہمام بکراوی ابومصعب کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک کو کہتے سنا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو غیر مخلوق ہے۔

۸۸۹۶ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، احمد بن محمد بن ابی بکر بن سالم عبداللہ بن عمرو ابن ابی اویس کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو فرماتے سنا قرآن کلام الٰہی ہے جو براہ راست ذات باری تعالیٰ سے متعلق ہے اور اللہ کی کوئی چیز بھی مخلوق نہیں ہے۔

۸۸۹۷ احمد بن جعفر بن مسلم، یحییٰ بن عبدالباقی نضر بن سلمہ بن شاذان، عبداللہ بن نافع کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا اگر کوئی شخص شرک سے اجتناب کے ساتھ کبائر کا مرتکب ہوا، وبدعت سے بچتا ہے تو وہ جنتی ہے۔

۸۸۹۸ محمد بن علی بن مسلم عقیلی، قاضی ابوامیہ غلابی، سلمہ بن شبیب، مہدی بن جعفر جعفر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہماری موجودگی میں ایک شخص امام مالک کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے "الرحمن علی العرش استوی" کا مطلب پوچھا امام مالک نے سکوت اختیار کرتے ایک لکڑی سے زمین کو کریدنا شروع کر دیا حتیٰ کہ آپ کو پسینہ آ گیا اس کے بعد امام مالک نے لکڑی پھینک دی اور نظر اٹھا کر فرمایا اس کی کیفیت غیر معقول اور استواء غیر مجہول ہے اس پر ایمان لانا واجب اور اس کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے اور میرے نزدیک تو بدعتی ہے اس کے بعد امام مالک نے اس کے خروج کا حکم دے دیا۔

۸۸۹۹ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز، ابوحفص کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس کو کہتے سنا کہ ایک قوم قرآنی آیت" وجوه یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة " کی تشریح ثواب سے کرتی ہے حالانکہ انہیں قرآن کی یہ آیت" کلا انهم عن ربهم یومئذ لمحجوبون "معلوم نہیں ہے۔

۸۹۰۰ ابومحمد بن حیان، ابن ابی داؤد، احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب کہتے ہیں کہ مالک بن انس کا قول ہے قیامت کے روز لوگ اللہ کی آنکھوں سے زیارت کریں گے۔

۸۹۰۱ عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن ابی حاتم، یونس، ابن وہب کہتے ہیں کہ میرے سامنے امام مالک نے ایک شخص سے کہا کل تم نے مجھ سے تقدیر کے بارے میں سوال کیا تھا اس نے کہا کہ ہاں امام مالک نے فرمایا اس سوال کا جواب قرآن میں موجود ہے لہٰذا تم قرآن کا مطالعہ کرو۔ ولو شئنا لآتینا کل نفس هداها ولکن حق القول منی لاملأن جهنم من الجنة والناس اجمعین (السجدہ ۱۳)

۸۹۰۲ عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی عاصم، سعید بن عبدالجبار کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا قدریہ اگر توبہ کر لیں تو ٹھیک ورنہ انہیں قتل کر دیا جائے۔

۸۹۰۳ حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، سلمہ بن شبیب، مروان بن محمد کہتے ہیں کہ امام مالک سے قدری سے شادی کرنے کے بابت سوال کیا گیا امام مالک نے جواب میں اسے قرآنی آیت "ولعبد مؤمن خیر من مشرک ولو اعجبکم" پڑھ کر سنائی۔

۸۹۰۴ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عثمان بن صالح، احمد بن سعید دارمی، عثمان، عثمان کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام مالک سے کوئی

۸۹۱۲ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، مالک کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ فرمایا کرتے تھے ذکر الٰہی کے علاوہ دنیاوی باتیں کم کرو ورنہ تمہارے قلوب سخت ہو جائیں گے اور سخت دل اللہ سے دور ہو جاتا ہے اور لوگوں کی معاصی کی طرف عبد ہونے کی حیثیت سے توجہ کرو اس لئے کہ لوگوں کی دو قسمیں ہیں (۱) مصائب میں گرفتار شدگان (۲) عافیت سے زندگی بسر کرنے والے اے لوگو اہل بلاء پر رحم کھاؤ اور عافیت پر اللہ کا شکر ادا کرو۔

۸۹۱۳ابوبکر بن خلاد، محمد بن خالد، قعنبی، مالک کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا ارشاد ہے اے بنی اسرائیل خالص پانی، تازہ سبزی اور جو کی روٹی استعمال کرو گندم کی روٹی استعمال مت کرو کیونکہ تم اس کا شکر ادا نہیں کر سکتے ہو۔

۸۹۱۴ابوبکر، محمد، قعنبی، مالک کہتے ہیں کہ لقمان حکیم سے پوچھا گیا کہ آپ اس مقام تک کیسے پہنچے انہوں نے فرمایا سچائی، امانت کی ادائیگی اور فضول باتوں سے اجتناب کی وجہ سے میں اس مقام تک پہنچا ہوں۔

۸۹۱۵ابوبکر، محمد، قعنبی، مالک کہتے ہیں کہ عمر فاروق کا قول ہے مجھے سفید پوش قاری بہت پسند ہے۔

۸۹۱۶حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، مالک بن انس، ہشام بن عروہ کہتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم نے فرمایا اے لوگو ناامیدی حقیقت میں غنیٰ ہے کیونکہ انسان کسی چیز سے ناامید ہونے کے بعد اس سے مستغنی ہو جاتا ہے۔

۸۹۱۷حسن بن محمد، اسماعیل، قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، مالک کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے ایک شخص کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا لایعنی کے پیچھے مت پڑ دشمن سے اجتناب اور دوست سے احتیاط کر خشیت الٰہی کی حامل قوم کا امیر بن جس قوم کے ساتھ تو عدل کر سکتا ہے اس کا امین بن بروں کی صحبت مت اختیار کر ورنہ تجھ پر بھی صحبت کا اثر ہوگا برے ساتھی پر اپنا راز فاش مت کر معاملات میں عابدین سے مشورہ کر۔

۸۹۱۸حسین بن محمد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، مالک بن یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ ایک بار عائشہ کے پاس کچھ خواتین جمع تھیں ان میں سے ایک نے کہا خدا کی قسم میں جنت میں ضرور جاؤں گی اس لئے کہ میں اسلام لانے کے بعد زنا اور چوری سے پاک ہوں رات کو اس عورت کو خواب میں کہا گیا کہ تو نے دخول جنت پر کیسے قسم اٹھائی جبکہ تو بخل اور فضول کاموں میں ملوث ہے صبح ہونے پر اس خاتون نے گزشتہ شب کے خواب سے حضرت عائشہ کو آگاہ کیا حضرت عائشہ نے فرمایا ان تمام خواتین کو جمع کر کے انہیں بھی اس خواب سے آگاہ کرو۔

۸۹۱۹ابوزرعہ محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ استرابادی، محمد بن قارون، ابوحاتم، عبد العزیز بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ مالک بن انس کی انگوٹھی کا نقش (حسبنا اللہ و نعم الوکیل) تھا ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے اس کے جواب میں یہ آیت پیش کی (وقالوا حسبنا اللہ و نعم الوکیل فانقلبوا بنعمة من اللہ وفضل لم یمسسهم سوء) از عمران ۳/۱۷۳، ۱۷۴

۸۹۲۰محمد بن عبد الرحمٰن بن سہل، محمد بن یحییٰ بن آدم جوہری، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو فرماتے سنا کہ محمد بن حسن نے مجھ سے پوچھا ہمارے صاحب اور تمہارے صاحب میں سے بڑا عالم کون ہے میں نے ان سے پوچھا کہ تم انصاف چاہتے ہو یا نہیں انہوں نے فرمایا انصاف میں نے ان سے دلیل کا مطالبہ کیا انہوں نے دلیل میں قرآن، سنت اجماع اور قیاس پیش فرمائے میں نے ان کو خدا کی قسم دے کر پوچھا تمہارے اور ہمارے صاحب میں سے کتاب اللہ سے زیادہ کون واقف ہے انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے صاحب اس کے بعد میں نے ان سے پوچھا تمہارے اور ہمارے اصحاب میں سے اصحاب رسول کے اقوال کو کون زیادہ جانتا ہے انہوں نے فرمایا تمہارے صاحب میں نے کہا اب صرف قیاس باقی رہ گیا ہے انہوں نے کہا کہ نہیں میں نے کہا کہ ہم تم سے زیادہ قیاس سے واقف ہیں اور قیاس کی شناخت اصول کے ذریعہ کی جاتی ہے راوی کہتے ہیں کہ صاحب سے امام شافعی کی مراد امام مالک تھے۔

۸۹۲۱محمد بن ابراہیم، محمد بن عبد الرحمٰن، محمد بن زبان بن حبیب، ربیع بن سلمان، کہتے ہیں کہ میں نے شافعی کو کہتے سنا کتاب اللہ کے بعد

سب سے زیادہ درست کتاب مؤطا امام مالک ہے۔

۸۹۲۲ ابو عبداللہ محمد بن مخلد، ابوبکر بن آدم جوہری، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، شافعی محمد بن حسن کہتے ہیں کہ میں امام مالک کی خدمت میں تین سال سے زیادہ عرصہ رہا اور میں نے ان سے سات سو سے زائد احادیث کا لفظاً سماع کیا ہے اور حدیث کے بیان کے وقت حضرت امام مالک کی مجلس لوگوں کے ازدہام کی وجہ سے تنگ پڑ جاتی تھی اور خود میرے پاس صرف امام مالک کے حوالہ سے حدیث بیان کرنے کے وقت لوگوں کا ازدہام ہو جاتا ہے۔

۸۹۲۳ عبداللہ بن محمد بن مخلد، موسیٰ بن ہارون بن مخلد، عبداللہ بن محمد بن محمد بن یزدی، ابو یعقوب بن سہل سیوطی، ابن ابی وکیس محمد بن ادریس شافعی کہتے ہیں کہ ایک شب مکہ میں میرے چچا نے مجھ سے کہا آج رات میں نے دیکھا کہ ایک اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے کہ آج شب روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کی وفات ہوئی، امام شافعی فرماتے ہیں کہ ہم نے حساب لگایا تو وہ امام مالک کی وفات والی شب تھی۔

۸۹۲۴ محمد بن عبدالرحمن بن سہل، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، امام شافعی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے امام مالک کے سامنے ایک حدیث بیان کی امام مالک نے اس سے اس کی سند معلوم کی تو وہ منقطع تھی امام مالک نے اس سے فرمایا عبدالرحمن بن زید کے پاس جاؤ وہ اپنے والد عن نوح کے حوالہ سے تمہیں احادیث سنائیں گے۔

۸۹۲۵ محمد بن ابراہیم طلحی بن احمد بن سلیمان، ابن ابی مریم، خالد، مالک بن انس نے ایک قریشی جوان سے فرمایا حصول علم سے قبل ادب کی تعلیم حاصل کرو۔

۸۹۲۶ محمد بن احمد بن حسن، ابو اسماعیل ترمذی، نعیم بن حماد، ابن المبارک کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک جیسا انسان نہیں دیکھا وہ کثرت صلوٰۃ و صوم کے عادی نہیں تھے لیکن نیت کے صاف تھے۔

۸۹۲۷ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی بن ابار، احمد بن سنان، عبدالرحمن بن مہدی کا قول ہے امام مالک سے بڑی ہوئی بات مجھے یاد ہو جاتی تھی، ایک روز میں نے امام مالک سے کہا میں کہیں چلا گیا تو مجھے معلوم نہیں کہ میرے بعد میرے ساتھیوں کے سامنے کون سی حدیث بیان کی گئی امام مالک میری بات سن کر مسکرا دیئے۔

۸۹۲۸ احمد بن جعفر، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن سعید، سعید بن عبدالحمید، مالک بن انس کہتے ہیں کہ جنت کے پھل بڑے بے نظیر اور دائمی ہوں گے۔

۸۹۲۹ ابو علی حسین بن محمد بن عباس فقیہ ایلی، ابو نعیم بن مہدی، عباس بن ولید بیراقی، ابو مطیع کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک کو مؤطا امام مالک چار روز میں سنائی امام مالک نے فرمایا شیخ نے اسے دو سال میں جمع کیا اور تم نے چار روز میں اسے حاصل کر لیا تمہیں کبھی بھی اس کی حقیقت نصیب نہیں ہوگی۔

۸۹۳۰ حسین بن محمد بن عباس، عبدالرحمن بن ابی حاتم، یونس بن عبدالاعلی ابن وہب، مالک کہتے ہیں کہ بیشک انسان پر اس علم کے حصول کے سلسلہ میں مفلسی نہ آ جائے اور انسان اسے عام چیزوں پر فوقیت نہ دے اس وقت تک انسان کے لئے اس کا حصول ناممکن ہے۔

۸۹۳۱ احمد بن عبیداللہ بن محمود، ابو ولید حبیداللہ بن محمد بن المقیر، عبداللہ بن محمد بن علی قاضی، ابوزرعہ دمشقی، ابو مسہر کہتے ہیں کہ مامون نے امام مالک سے گھر کے بارے میں سوال کیا امام مالک نے فرمایا کہ میرا ذاتی گھر نہیں ہے مامون نے اس کے لئے امام مالک کو تین ہزار دینار دیئے اور کہا کہ ان کے ذریعے تم کوئی گھر خرید لو اس کے بعد مامون نے امام مالک سے کہا ہم متفق ہو کر ایک ملک دورہ کرتے ہیں جس میں ہم لوگوں کو مؤطا امام مالک کے بارے میں دعوت دیں گے جیسا کہ حضرت عثمان نے لوگوں کو قرآن کی دعوت دی تھی امام مالک نے

اسکی تردید کرتے ہوئے فرمایا آپ کی وفات کے بعد تبلیغ دین کے سلسلہ میں صحابہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئے تھے اور ان کے پاس علم تھا اس وجہ سے حضرت عثمان نے قرآن کی دعوت دی تھی لیکن ہماری صورتحال اس سے مختلف ہے اس لئے کہ آپ نے فرمایا کاش لوگوں کو معلوم ہوتا کہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے نیز فرمان رسول ہے بھٹی کے لوہے سے زنگ دور کرنے کی مانند مدینہ قلوب سے زنگ کو دور کرتا ہے باقی رہا رقم کا معاملہ تو وہ تمہارے سامنے حاضر ہے چاہے تو رکھ لو اگر چاہو تو واپس کر دو۔[۱]

۸۹۳۲ احمد بن عبید اللہ، ابو محمد قاضی، ابو حاتم رازی، احمد بن سنان واسطی، عبد الرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں کہ سفیان صرف امام فی الحدیث، اوزاعی صرف امام فی السنۃ اور امام مالک دونوں کے جامع تھے۔

۸۹۳۳ سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، عبد اللہ بن عبد الحکم، مالک بن انس کہتے ہیں کہ ہارون رشید نے مجھ سے تین چیزوں میں مشورہ کیا (۱) موطا امام مالک کو لوگوں میں ترغیب دینے کے لئے خانہ کعبہ میں لٹکایا جائے (۲) آپ کے منبر کو توڑ کر سونے چاندی کا بنادیا جائے (۳) نافع بن ابی نعیم کو مسجد نبوی کا امام بنادیا جائے اول چیز کے بارے میں میں نے ان سے کہا اصحاب رسول کا فروع کے بارے میں اختلاف تھا اور ہر ایک اپنی رائے میں مصیب تھا دوسری چیز کے بارے میں میں نے ان سے کہا آپ لوگوں کو آپ کے تبرکات سے محروم مت کیجئے تیسری چیز کے بارے میں میں نے ان سے کہا نافع صرف امام فی القرآن ہیں، ہارون نے کہا بہت بہتر

۸۹۳۴ سلیمان بن احمد، عبد الرحمٰن بن معدان بن جعد لاذقی، اسحاق بن محمد فروری مالک بن انس، زہری، انس فرماتے ہیں کہ آپ نے کدو اور حرفت کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۸۹۳۵ عمر بن احمد بن عمر القاضی، محمد بن حمید، احمد بن زکریا بن یحییٰ نیساپوری، محمد بن اسحاق بکری، یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے زہری عن انس کے واسطے سے امام مالک کو حدیث سنائی کہ حضور ﷺ لہسن، بدبودار ترکاری اور پیاز استعمال نہیں فرماتے تھے کیونکہ فرشتے آپ کے پاس آتے رہتے تھے نیز حضرت جبرائیل سے بھی آپ کی گفتگو ہوتی رہتی تھی۔

۸۹۳۶ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق، احمد بن محمد ازہری، محمد بن سلیمان بن ہشام، وکیع، مالک، انس فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے، راہ خدا میں میری جتنی تکلیف کسی کو نہیں دی گئی۔[۲]

۸۹۳۷ عبد اللہ بن حسین صوفی نیساپوری، احمد بن ابی عمران فرغانی، محمد بن عیسیٰ، مالک، ابن شہاب انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے حضور ﷺ سے قلیل عمل کے ذریعہ کثرت معاصی کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ انسان خطا کا پتلا ہے لیکن صاحب عقل اور سمجھدار شخص کے لئے معاصی کی کثرت نقصان دہ نہیں ہے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا کہ صاحب عقل ہر گناہ پر اسکی توبہ کر لیتا ہے کہ اس سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں مزید یہ کہ تو پ اس کے لئے دخول جنت کا سبب ہوگی یعنی عقل اطاعت الٰہی کا سبب اور اہل معصیت کے خلاف حجت ہے۔[۳]

۸۹۳۸ محمد بن اسحاق قاضی اہواز، محمد بن نعیم، ابراہیم بن حمید الطویل، شعبہ، مالک بن انس، زہری، سعید بن مسیب ام سلمہ فرماتی ہیں کہ فرمان رسول ہے عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی کرنے والا شخص قربانی سے قبل بال ناخن نہ کاٹے۔

۱۔ مسند الامام احمد ۲/ ۲۴۷. والحاف السادۃ المتقین ۱/ ۲۰۲. وتخریج الاحیاء ۱/ ۴۸.

۲۔ الکامل لابن عدی ۶/ ۲۶۱۳. وفتح الباری ۷/ ۱۶۶. وکشف الخفا ۲/ ۲۵۳. ومیزان الاعتدال ۶۳۴۳. ۹۸۸۴. وکنز العمال ۳۲۲۱. ۵۸۱۸. ۵۸۱۴.

۳۔ مسند الامام احمد ۲/ ۱۹۸. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۳/ ۱۸۶. والحاف السادۃ المتقین ۳/ ۳۶۳. واللآلی المصنوعۃ ۱/ ۹۹.

۸۹۳۹سلیمان بن احمد،عبید اللہ بن محمد عمری، بکر بن عبدالوہاب، محمد بن عمرواقدی، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے، عمر بن خطاب اہل جنت کے سردار ہیں۔[1]

۸۹۴۰محمد بن علی بن حبیش، احمد بن حماد بن سفیان قاضی، یزید بن عمرو بن بزاز، یزید بن مروان، مالک بن انس، زہری، سہل بن سعد کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے گوشت کی حیوان کے بدلے بیع سے منع فرمایا ہے۔[2]

۸۹۴۱سلیمان بن احمد، حسن بن اسحاق تستری، محمد بن فرج بن میسرہ، حبیب، مالک، ابن شہاب اعرج، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اللہ تعالیٰ قیامت اور بخیل کو جمع نہیں فرماتے۔

۸۹۴۲محمد بن مظفر، محمد بن حسین بن حفص، ابوہبیرہ المدنی، مطرف، مالک، زہری، حمید بن عبدالرحمن، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے وصیت کی درخواست کی آپ ﷺ نے فرمایا غصہ سے اجتناب کر۔

۸۹۴۳عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن احمد بن سہل البرکانی القاضی، عبداللہ بن شعیب، محمد بن شعیب، محمد بن سلمہ، مخیرہ بن عبدالرحمن، مالک، ابن شہاب، سالم فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے لوگ ایسے سواونٹوں کی طرح ہیں جن میں ایک بھی سواری کے قابل نہیں۔[3]

۸۹۴۴ابواحمد محمد بن احمد جرجانی، یحییٰ بن محمد، احمد بن عبدالرحمن بن یونس سراج، عبداللہ بن محمد بن ربیعہ مصیصی، مالک بن انس، محمد بن منکدر، جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں ایک سونے کا محل دیکھا میں نے پوچھا کہ یہ کس کا ہے کہا گیا کہ یہ ایک قریشی شخص کا ہے مجھے اپنے متعلق خیال آیا میں نے پوچھا اس کا نام کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ عمر بن خطاب پھر میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا لیکن اے ابوحفص تیری غیرت نے مجھے اس سے منع کر دیا حضرت عمر رو کر فرمانے لگے یارسول اللہ کیا میری وجہ سے آپ کو غیرت آ گئی۔[4]

۸۹۴۵محمد بن عبدالحمید، محمد بن محمد بن سلیمان، احمد بن عبدالرحمن بن یونس، عبداللہ بن ربیعہ، مالک بن انس، محمد بن منکدر، عروہ، عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک شخص اپنی طرف آتے دیکھ کر فرمایا یہ اپنے خاندان میں سب سے برا شخص ہے لیکن اس کی آمد پر آپ نے صحابہ کرام کو اس کے لئے تکیہ لگانے کا حکم دیا اس کے جانے کے بعد میں نے اس کی وجہ پوچھی آپ ﷺ نے فرمایا بعض لوگوں کے شر سے بچنے کے لئے ان کا اکرام کیا جاتا ہے۔ یہ حدیث عروہ عن عائشہ کی سند سے بالاتفاق صحیح ہے اور مالک عن محمد کی سند سے غریب اور محمد سے روایت کرنے میں عبداللہ بن محمد منفرد ہیں۔

۸۹۴۶ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، مالک، محمد بن حمید، عبداللہ بن ابی داؤد، عبدالملک بن شعیب بن لیث بن سعد، ابی، جدی، یحییٰ بن ایوب، مالک، ابوزبیر، جابر کہتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ مقام پر آپ ﷺ کے ساتھ سات افراد کی طرف سے اونٹ کی قربانی کی۔

۸۹۴۷سلیمان بن احمد، احمد بن داؤد مکی، علی بن بحیر رفائی، مالک بن انس، ابوزبیر، جابر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اے لوگو اپنے آباؤ اجداد کا اکرام کرو اس سے تمہاری اولاد تمہارا اکرام کرے گی اور اپنی عورتوں کو معاف کرو۔[5]

۸۹۴۸سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد بن حیان، محمد بن سلام، یحییٰ بن بکیر، مالک، محمد بن عمرو، ابی سلمہ، ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ

۱۔ مجمع الزوائد ۹/ ۵۳، والکامل لابن عدی ۳/ ۱۰۵۰، وتذکرۃ الموضوعات ۹۳

۲۔ سنن الدارقطنی ۳/ ۷۱، ومجمع الزوائد ۴/ ۱۰۵، والتمہید لابن عبدالبر ۴/ ۳۲۲

۳۔ صحیح البخاری ۸/ ۱۳۰، وفتح الباری ۱۱/ ۳۳۳، ومسند الامام احمد ۲/ ۷، والسنن الکبری للبیہقی ۱۰/ ۹، وامالی الشجری ۲/ ۱۵۰، وسنن الترمذی ۲۸۷۲، ۲۸۷۳

۴۔ صحیح البخاری ۷/ ۹۶، وفتح الباری ۷/ ۴۴

۵۔ مجمع الزوائد ۸/ ۸۱، ۱۳۹، والترغیب والترہیب ۳/ ۴۹۳، ۴۹۳، وتاریخ بغداد ۶/ ۱۱۴، وتاریخ اصبہان للمصنف ۲/ ۴۸، والفوائد المجموعۃ ۲۰۲، ۶۲۹، والموضوعات لابن الجوزی ۳/ ۸۵، ۱۰۷، والمستدرک ۴/ ۱۵۴

کہ سہل بن حنیف نے برہنہ ہو کر حراز مقام پر غسل کیا اور سہل وحسین جمیل تھے، عامر بن ربیعہ نے اس حالت میں غور سے انہیں دیکھا جس کی وجہ سے سہل کو نظر لگ گئی اور وہ شدید بخار میں مبتلا ہو گئے آپ ﷺ کو اطلاع کی گئی آپ سہل کے پاس تشریف لے گئے اور بخار کی وجہ دریافت کی تو آپ کو بتایا گیا کہ ان کو عامر کی نظر لگ گئی ہے اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا تم کیوں اپنے بھائی کو قتل کرتے ہو خبردار نظر برحق ہے پھر آپ نے سہل کو وضو کرانے کا حکم دیا چنانچہ انہیں وضو کرایا گیا جس کی وجہ سے نظر کا اثر جاتا رہا اور وہ بالکل صحت یاب ہو کر آپ کے ساتھ چلے گئے۔[1]

۸۹۵۹ محمد بن بدر، بکر بن سہل، عبداللہ بن یوسف، مالک، محمد بن عمارہ، محمد بن ابراہیم، کہتے ہیں کہ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد نے آپ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ سے پوچھا میرا دامن طویل ہونے کی وجہ سے ناپاک زمین پر لگتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ ام سلمہ نے آپ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ زمین کا بعد والا حصہ اسے پاک کر دیتا ہے۔[2]

۸۹۶۰ ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، عبداللہ بن محمد، فضل بن عباس، یحییٰ بن بکیر، ابو احمد محمد بن احمد، ہیثم بن خلف، اسحاق بن موسیٰ معن، مالک بن انس، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک کہتے ہیں کہ مدینہ میں انصار میں ابوطلحہ کے سب سے زیادہ کھجور کے باغات تھے، اور ابوطلحہ کو اپنے اموال میں سب سے زیادہ بیرحا محبوب تھا جو مسجد کے سامنے تھا آپ ﷺ بھی اس میں داخل ہو کر اس کا شیریں پانی نوش فرماتے قرآن کی اس آیت ترجمہ یہ ہے (مؤمنو) جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں (راہ خدا میں صرف نہ کرو گے کبھی بھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے) (از آل عمران ۹۲) کے نزول کے بعد ابوطلحہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ میرے اموال میں بیرحا مجھے سب سے زیادہ پسند ہے اس وجہ سے میں نے اسے راہ خدا میں صدقہ کرنے کی نیت کر لی ہے آپ اپنی مرضی سے اسے کہیں صرف فرما دیں انشاء اللہ یہ میرے لئے ذخیرہ آخرت ہوگا آپ نے فرمایا اے ابوطلحہ میری رائے یہ ہے کہ آپ اسے اپنے اقرباء میں تقسیم کر دو ابوطلحہ نے عرض کیا کہ میں آپ کی رضا پر راضی ہوں چنانچہ آپ نے اسے ان کے اقرباء میں تقسیم فرما دیا۔[3]

۸۹۶۱ ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، ابومحمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، قعنبی، مالک، اسحاق بن عبداللہ، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آپ سے وقوع قیامت کے وقت کے بارے میں سوال کیا؟ آپ نے اس سے سوال کیا کہ تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ تمہارا حشر آخرت میں ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے تم محبت کرتے ہو۔[4]

۸۹۶۲ علی بن حمید واسطی، اسلم بن سہل، محمد بن صالح بن مہران، عبداللہ بن محمد بن عمارہ قداحی، مالک بن انس، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس کہتے ہیں کہ ایک بار ام سلیم نے میرے ذریعہ ایک بھنا ہوا پرندہ اور کچھ جو کی روٹیاں آپ کی خدمت میں بھیجی چنانچہ میں نے

1۔ المستدرک ۴/۲۱۲۔ والسنن الکبری للبیهقی ۹/۳۵۱ وصحیح ابن حبان ۱۴۲۴، ۱۴۲۵

2۔ سنن ابی داؤد ۳۸۳ وسنن الترمذی ۱۴۳ وسنن ابن ماجۃ ۵۳۱ ومسند الامام احمد ۶/۲۹۰ والسنن الکبری للبیهقی ۲/۴۰۶۔ وسنن الدارمی ۱/۱۸۹۔ والمصنف لابن أبی شیبۃ ۱/۵۶۔ ومشکاۃ المصابیح ۵۰۴

3۔ صحیح البخاری ۲/۱۴۸، ۹/۳۹، ۷/۱۴۲۔ وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۴۲۔ وفتح الباری ۳/۳۲۹، ۵/۳۸۶، ۱۰/۷۴۔

4۔ صحیح البخاری ۵/۱۴، ۸/۴۹، ۹/۸۲۔ وصحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴۔ وفتح الباری ۷/۴۲، ۱۰/۵۵۷، ۵۹۰، ۱۳/۱۳۱

انس بن مالک کہتے ہیں کہ آپ کے صاحبزادے ابراہیم کی وفات کے موقع پر آپ کی آنکھیں پرنم تھیں، عبدالرحمن نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ نے تو ہمیں اس سے منع فرمایا ہوا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو اس سے منع نہیں کیا، یہ رحمت ہے جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔[1]

۸۹۷۱ـ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس الشامی، محمد بن سلیمان قرشی، مالک بن انس، ربیعہ بن ابی عبدالرحمن، سعید بن مسیب، ابن عمر، حضرت عمر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے میرے گھر اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔[2]

۸۹۷۲ـ ابوبکر محمد بن حسن بن کوثر، محمد بن سلیمان بن حارث، حبیب بن حسن، فاروق الخطابی، ابو مسلم کشی، ابو عاصم نبیل، مالک بن انس زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابن عباس کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے بکری کا گوشت تناول فرمایا اور وضو کئے بغیر نماز شروع فرمادی۔

۸۹۷۳ـ ابوبکر طلحی، عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ، عبداللہ بن ابراہیم بن عبدالرحمن البارودی، نوح بن حبیب قومسی، عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی داؤد، مالک بن انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اعمال کا مدار نیت پر ہے اور انسان کے لئے وہی کچھ ہوگا جس کی اس نے نیت کی ہے اگر اس کی ہجرت حصول دنیا کے لئے ہے یا کسی عورت سے نکاح کی طرف ہے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے۔[3]

۸۹۷۴ـ ابوالحسن علی بن ہارون، جعفر فریابی، ابراہیم بن عثمان مصیصی، عبداللہ بن مبارک، بشر بن محمد بن یاسین قاضی محمد بن اسحاق بن خزیمہ، ابراہیم بن عیسیٰ بن عبداللہ، عبداللہ بن وہب، مالک بن انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اللہ تعالیٰ اہل جنت کو خطاب کر کے کہے گا اے اہل جنت تم راضی ہو گئے وہ عرض کریں گے یاباری تعالیٰ اب بھی ہم خوش نہیں ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے اہل جنت میں خاص طور پر تمہارے لئے اعلان کر رہا ہوں کہ میں آج کے بعد کبھی بھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔[4]

۸۹۷۵ـ محمد بن مظفر، ایوب بن یوسف بن ایوب، حبوش بن رزق اللہ، عبدالمنعم بن بشیر، مالک، عبدالرحمن بن زید، زید بن اسلم، عمر کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے علم حاصل کرو اور علم کے لئے وقار حاصل کرو۔[5]

۸۹۷۶ـ ابواحمد حسین بن علی تمیمی، محمد بن مسیب ارغیانی، اسعد بن محمد بن عبدالرحمن خشاب، ابوحاجب حاجبی، مالک، زید بن اسلم، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے تدبیر کے برابر کوئی عقل، محارم سے اجتناب کی مثل تقویٰ اور حسن خلق کی مانند کوئی حسب نہیں ہے۔[6]

۸۹۷۷ـ سلیمان بن احمد، بشیر بن علی بن بشر آطاکی، عبداللہ بن نصر آطاکی، اسحاق بن عیسیٰ بن طباع، مالک بن انس، زیاد بن مخراق معاویہ بن قرۃ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ بکری ذبح کرتے وقت مجھے

---

[1] صحیح البخاری ۲/۱۰۵، ۳/۷۷، ۸/۲۹، ۱۱/۸، ۹/۱۴۹۔ وصحیح مسلم، کتاب الحج باب ۹۲۔ وفتح الباری ۴/۹۹، ۱۰۰، ۱۱/۳۶۵، ۱۳/۳۰۹۔

[2] صحیح البخاری ۱/۲، ۸/۱۷۵، ۹/۲۹۔ وصحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۱۵۵۔ وفتح الباری ۱/۹، ۱۱/۵۷۲۔

[3] صحیح البخاری ۸/۱۴۳، ۹/۱۸۳۔ وصحیح مسلم، کتاب الجنۃ ۹۔ وفتح الباری ۱۱/۴۱۵۔

[4] مجمع الزوائد ۱/۱۲۹۔ وأمالي الشجري ۱/۶۱، ۹۱۔ والکامل لابن عدي ۳/۱۲۴۴۔ والترغیب والترھیب ۱/۱۰۳۔ واتحاف السادۃ المتقین ۱/۲۰۳، ۸/۱۲۷، ۲۴۲۔

[5] صحیح ابن حبان ۴۹۔ والکامل لابن عدي ۳/۱۰۳۳۔ واتحاف السادۃ المتقین ۷/۳۴۴، ۸/۱۹۵۔ وتاریخ ابن عساکر ۳/۲۲۱، ۶/۳۵۸، ۷/۳۱۴۔

اس پر رحم آجاتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم بکری پر رحم کھاؤ گے اللہ تم پر رحم کھائے گا۔[1]

۸۹۷۸ قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، بکر بن سہل، محمد بن مخلد رعینی، مالک بن انس، ابی حازم، سہل بن سعد، کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے دو وقت آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ان میں ہر دعا قبول ہوتی ہے (۱) نماز کے وقت (۲) راہ خدا میں صف بندی کے وقت۔[2]

۸۹۷۹ محمد بن مظفر، احمد بن عمرو بن جابر، عبید ابن احمد صنعانی، ابو مطر، مالک بن انس، ابی حازم، سہل بن سعد کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے تین اوقات کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے (۱) اذان کے وقت (۲) راہ خدا میں صف بندی کے وقت (۳) نزول بارش کے وقت۔[3]

۸۹۸۰ محمد بن مظفر، محمد بن علی، حسین بن محمد ابن حماد، محمد بن حارث، محمد بن سلمہ، ابو عبد الرحیم، زید بن ابی انیسہ، مالک، سعید بن ابی سعید ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے ناحق کسی کے مال یا زمین پر ڈاکہ ڈالنے والا دنیا ہی میں اس کے مالک کو بدلہ دیدے یا اس سے معاف کرالے ورنہ آخرت میں درہم و دینار نہ ہونے کی وجہ سے ظالم کی حسنات میں سے ظلم کے بقدر مظلوم کو دلوائی جائیں گی یا مظلوم کے اتنے گناہ اس ظالم کے اعمال نامہ میں ڈال دیئے جائیں گے۔[4]

۸۹۸۱ ابو بکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، اسحاق فروی کہتے ہیں کہ مالک نے ہم سے گزشتہ روایت کی مانند بیان کیا۔

۸۹۸۲ ابو علی محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن عباس، احمد بن حفص، ابی، ابراہیم بن طہمان، سعید بن ابی سعید، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اعلان کرے گا کہ آج کے روز مجھ سے محبت کرنے والے میرے سایہ تلے ہوں گے۔

۸۹۸۳ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالاعلیٰ بن مسہر، عبداللہ بن یوسف، قاضی ابو احمد محمد بن احمد، محمد بن ایوب، اسحاق فروی، مالک، سالم ابی النضر، عامر بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے صرف عبداللہ بن سلام کے بارے میں سنا دنیا میں ہی آپ نے ان کے بارے میں جنت کی گواہی دی انہی کی بابت قرآنی آیت وشهد شاهد من بنی اسرائیل علی مثله نازل ہوئی۔

۸۹۸۴ سلیمان بن احمد، حسن بن جریر صوری، عتیق بن یعقوب، مالک بن انس، ابی النضر، ابی صالح، ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا قول ہے سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے کیونکہ اس میں انسان کے آرام اور اکل و شرب کی ترتیب بدل جاتی ہے لہٰذا حاجت پوری ہوتے ہی تم اپنے گھر والوں کو واپس آجاؤ۔[5]

۸۹۸۵ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سریج بن عبادہ، اسحاق بن عیسیٰ طباع، مالک بن انس، سہیل بن ابی صالح، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے ایک شخص کو کہتے سنا کہ لوگ ہلاک ہوگئے اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے مالک سے اس کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا ایک شخص نے لوگوں کی ناشکری کرتے ہوئے اپنے کو ان سے بہتر سمجھا اور ان کی تحقیر کی تو اس نے یہ بات کہہ دی لیکن ایک شخص کو لوگوں کی تکلیف پر غم ہوا اور اس نے غم کی حالت میں یہ بات کہہ دی تو اس وقت یہ بات ٹھیک ہے۔

۸۹۸۶ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، عبداللہ بن احمد بن ابراہیم دورقی، اسحاق فروی، مالک، سہیل، ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے

1۔ مسند الامام احمد ۴۳۶/۳، ۳۴/۵ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۳/۱۹، ۴۴۔ والصغیر ۱۰۹/۱ والاحادیث الصحیحۃ ۲۶ والترغیب والترہیب ۲۰۴/۳۔

2۔ صحیح ابن حبان ۲۹۸ وامالی الشجری ۲۳۵/۱، والترغیب والترہیب ۲۹۵/۱، وتلخیص الحبیر ۹۹/۳۔

ص ۲۷۷/۳۔

3۔ کنز العمال ۳۳۵۰۔

4۔ تاریخ جرجان للسہمی ۱۰۶۔

5۔ صحیح البخاری ۱۰/۳، ۲/۴، ۱۰۰/۷، وصحیح مسلم، کتاب الامارۃ ۱۷۹، وفتح الباری ۵۵۵/۹۔

جس نے کسی مسلمان سے درگزر کیا اللہ روز محشر اس سے درگزر کرے گا۔[1]

۸۹۸۷ محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن ہلال، حسن بن ابی الربیع، اصرم بن حوشب، مالک، سہیل، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے کوئی لڑکا اپنے والد کے احسان کا بدلہ نہیں دے سکتا الا یہ کہ وہ اس کے غلام ہونے کی صورت میں اسے خرید کر آزاد کر دے۔[2]

۸۹۸۸ علی بن احمد بن علی مصیصی، ابوبکر بن ایوب بن سلیمان عطار، علی بن زیاد متوثی، عبدالعزیز بن ابی رجاء، مالک، سہیل، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے امام کے سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے وقت اللھم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جس کا جواب فرشتوں کے ساتھ مل گیا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۸۹۹۰ سلیمان بن احمد، محمد بن فضل سقطی، اسحاق بن بشر کاہلی، مالک، ابوصالح، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے ہر دین کے لئے ایک خلق ہے اور اسلام کے لئے خلق حیاء ہے۔[3]

۸۹۹۱ محمد بن بدر، بکر بن سہیل، عبداللہ بن یوسف، ابوبکر محمد بن حسن، ابوعقیل ابراہیم بن علی مصیصی، عبدالملک بن زیاد، مالک بن انس، صالح بن کیسان، عروہ، عائشہ فرماتی ہیں کہ حضر وسفر میں دو رکعت نماز فرض کی گئی تھی لیکن حضر کی نماز میں دو رکعت کا اضافہ کر دیا گیا۔

۸۹۹۲ محمد بن علی بن حبیش، حسین بن محمد بن عبید عجلی زہری، مالک بن انس، صالح بن کیسان، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے مرغ کو گالی مت دو کیونکہ وہ لوگوں کو نماز کی طرف دعوت دیتا ہے۔[4]

۸۹۹۳ محمد بن حسن، حبیب بن حسن، فاروق الخطابی، ابومسلم کشی، ابوعاصم نبیل، مالک، طلحہ بن عبدالملک، قاسم بن محمد، عائشہ کہتی ہیں کہ فرمان نبوی ہے اللہ کی اطاعت کی نذر ماننے والے پر اطاعت الٰہی لازم ہے۔[5]

۸۹۹۴ محمد بن بدر، بکر بن سہل، عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، عباد بن تمیم، عبداللہ بن زید مازنی نے آپ ﷺ کا فرمان نقل کیا ہے کہ میرے گھر و منبر کے درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۸۹۹۵ ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، سلیمان ابو یزید قراطیسی، عبداللہ بن عبدالحکم، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، عبداللہ بن عمرو بن عثمان ابوعمرہ انصاری، زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو کیا تم کو بہترین گواہ جس کی گواہی قبل از سوال قبول کی جائے گی یا اس کی گواہی کی خبر دی جائے گی کے بارے میں مطلع کر دوں۔[6]

۸۹۹۶ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، مالک، عبداللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کبھی مہینہ

۱۔ المستدرک ۴/۲۰۵۔ ومسند الامام أحمد ۲/۲۵۲ وسنن ابی داؤد، کتاب البیوع باب ۵۴۔ وسنن ابن ماجۃ ۲۱۹۹۔ والسنن الکبری للبیھقی ۶/۲۷، ۲۹ ۲۷۔ وکشف الخفا ۲/۳۱۶ والعلل المتناھیۃ لابن ابی الدنیا ۹۵ وأمالی الشجری ۲/۱۸۰، ۲۱۱۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب العتق باب ۶ وسنن ابی داؤد ۵۱۳۷ وسنن الترمذی ۱۹۰۶ وسنن ابن ماجۃ ۳۶۵۹۔ والمسند للامام أحمد ۲/۲۳۰۔

۳۔ تاریخ بغداد ۸/۳۰۔ وتاریخ ابن عساکر ۲/۲۸۷۔ والمطالب العالیۃ ۲۵۹۶ وموطا مالک ۹۰۵۔

۴۔ مسند الامام أحمد ۵/۱۹۳ وصحیح ابن حبان ۹۹۰ وسنن ابی داؤد ۵۱۰۱ والترغیب والترھیب ۳/۶۴۷۔ ومشکاۃ المصابیح ۴۱۳۶۔

۵۔ صحیح البخاری ۸/۱۷۷ وموطا مالک ۴۷۶۔ وفتح الباری ۱۱/۵۷۹، ۵۸۱، ۵۸۵، ۵۸۶۔

۶۔ صحیح مسلم، کتاب الأقضیۃ ۱۹۔ وسنن ابی داؤد، کتاب الأقضیۃ باب ۱۳۔ وسنن الترمذی ۲۲۹۵۔ والسنن الکبری للبیھقی ۱۰/۱۵۹ والمعجم الکبیر للطبرانی ۵/۲۶۵۔

انتیس کا ہوتا ہے لہٰذا تم چاند دیکھنے سے قبل روزے مت رکھو اور انتیس رمضان کو چاند دیکھنے سے قبل روزہ افطار مت کرو اگر آسمان ابر آلود ہو تو اندازہ کر لو نیز فرمایا شب قدر آخری سات روز میں تلاش کرو۔[1]

۸۹۹۷ محمد بن عیسیٰ ادیب، عمر بن مرداس، عبداللہ بن نافع، مالک بن عبداللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے مومن ایک آنت اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔[2]

۸۹۹۸ سلیمان بن احمد، ابوزنباع، عمرو بن ابی طاہر السرح، عبدالعزیز بن یحییٰ، نافع، عبداللہ بن دینار ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے قرآنی آیت یوم یقوم الناس لرب العالمین کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا قیامت کے روز لوگ کھڑے ہوں گے حتیٰ کہ ایک شخص نصف کانوں تک پسینہ میں شرابور ہو کر کھڑا ہوگا۔[3]

۸۹۹۹ ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، مالک، محمد بن حمید، محمد بن سلیمان، سلیمان بن الفضل، محمد بن عزیہ عکی، ابی، اوزاعی، مالک عبداللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مشرق کی طرف ہاتھ بلند کر کے فرمایا خبردار فتنہ اس جگہ سے رونما ہوگا خبردار فتنہ اس جگہ سے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلنے کا ظہور پذیر ہوگا۔[4]

۹۰۰۰ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیساپوری، محمد بن فضل ابن عبداللہ، مفضل بن عبداللہ، مالک بن سلیمان ہروی، مالک بن انس عبداللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے نماز مغرب دن کے وتر ہیں۔[5]

۹۰۰۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن رستم، ہاشم بن خالد، موسیٰ بن محمد موقری، مالک بن عبداللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ سے عنداللہ افضل العباد کے بارے میں سوال کیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو نفع پہنچانے والا شخص عنداللہ سب سے افضل ہے اس کے بعد آپ ﷺ سے افضل العمل کے بابت سوال کیا گیا فرمایا مومن کے قلب کو راحت پہنچانا آپ سے اس کا مطلب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا مومن کو شکم سیر کرنا اس کی تکلیف دور کرنا اس کا دین ادا کرنا اور مسلمان بھائی کی حاجت کی خاطر چلنے والے کے لئے ایک ماہ کے روزوں اور اعتکاف کا ثواب ہے نیز مظلوم کی مدد کے لئے چلنے والے کو اللہ تعالیٰ روز محشر ثابت قدمی عطا فرمائے گا غصہ پر قابو پانے والے کی اللہ تعالیٰ ستر پوشی فرمائے گا اور سرکہ کے شہد کو خراب کرنے کی مانند گناہ انسان کے اعمال کو خراب کر دیتے ہیں۔

۹۰۰۲ عبداللہ بن جعفر، ابومسعود بن فرات، قعنبی، مالک، ابی الزناد، اعرج، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے دوغلا شخص سب انسانوں سے بدتر ہے۔[6]

۹۰۰۳ سلیمان بن احمد، عبیداللہ بن محمد عمری، ابومصعب، مالک، ابوزناد، اعرج، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں اور اللہ کے فرشتے مشرق اور مغرب میں مجھ پر سلام بھیجنے والے کا جواب دیتے ہیں، ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اہل مدینہ کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کریم پڑوسی کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے، باوجودیکہ اللہ نے بھی ہمسایہ

۱۔ صحیح مسلم ۸۲۳. وسنن ابی داؤد ۱۳۸۵. ومسند الامام احمد ۲/ ۱۱۳. وموطا مالک ۳۲۰. والسنن الکبریٰ للبیهقی ۴/ ۲۱۱

۲۔ صحیح البخاری ۷/ ۹۲. وصحیح مسلم، کتاب الأشربة ۱۸۲، ۱۸۴، ۱۸۵. وفتح الباری ۹/ ۵۳۶، ۵۳۸.

۳۔ مسند الامام احمد ۲/ ۷۰. وتاریخ ابن عساکر ۳/ ۳۸. وسنن الترمذی ۲۴۲۲. وتاریخ اصبهان ۱/ ۳۲۸

۴۔ صحیح البخاری ۴/ ۲۲۰، ۹/ ۶۷. وصحیح مسلم، کتاب الفتن ۴۵. وفتح الباری ۱۳/ ۴۵

۵۔ المصنف لعبد الرزاق ۴۶۷۵، ۴۶۷۶. وزاد المسیر ۹/ ۹۹.

۶۔ کنز العمال ۳/ ۶۹۳۶

کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔[1]

۹۰۰۴ علی بن احمد بن ابی غسان، جعفر بن محمد بن موسیٰ نیشاپوری، عبداللہ بن حامد اصبہانی، مکی عبدان، سہل بن عمار، ابوبکر بن عبدالرحمٰن عمری، عمری، مالک بن انس، ابی الزناد، اعرج ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے ذی احتلام شخص پر جمعہ کے روز غسل واجب ہے۔[2]

۹۰۰۵ علی بن احمد مصیصی، احمد بن خلید حلبی، مطرف، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، عائشہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے حج افراد ادا فرمایا۔

۹۰۰۶ ابونصر، شافع بن محمد بن ابی عوانہ، محمد بن عبداللہ فرغانی، علی بن حرب، عبدالرحمٰن بن یحییٰ، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، عائشہ فرماتی ہیں کہ فرمان رسول ہے اعراب کے لحاظ سے قرآن کی تلاوت کرنے والے کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے اگر وہ دنیا میں اس کا بدل چاہتا ہے تو دنیا میں اس کا بدل عطا فرماتا ہے ورنہ وہ اس کے لئے ذخیرہ آخرت بن جاتا ہے۔[3]

۹۰۰۷ ابی، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلام، اسحاق ختلی، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، ابی امامہ کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا بالکل قریب ہیں۔[4]

۹۰۰۸ سلیمان بن احمد، حبوش بن رزق اللہ مصری، عبداللہ بن یوسف، مسلمہ بن عیار، مالک، اوزاعی زہری عروہ عائشہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کو تمام امور میں نرمی پسند ہے۔[5]

۹۰۰۹ عبداللہ بن حسین صوفی، محمد بن محمد، حسین بن احمد بن کامل بروئی، حسین بن عبداللہ بن خصیب، ابراہیم بن سعید کہتے ہیں کہ ایک روز مامون نے اپنے دربان سے کہا تمام امور میں نرمی اختیار کرو۔

۹۰۱۰ محمد بن عمر بن سلم، محمد بن جعفر الناقد، ابوتوبہ صالح بن دراج، عبداللہ بن نافع زبیری، مالک، ابن جریج، عطا کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو زرد خضاب لگاتے دیکھا۔

۹۰۱۱ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، اسماعیل بن ابی اویس، مالک بن انس، علاء بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ نے ارشاد رسول ﷺ نقل فرمایا ہے کہ دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔[6]

۹۰۱۲ سلیمان بن احمد، عباس بن فضل اسقاطی، اسماعیل بن ابی اویس، مالک بن انس، عمرو بن یحییٰ مازنی، ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ اس شخص کو جس کے قلب میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا دوزخ سے نکالے گا وہ جل جل کر سیاہ ہو چکا ہوگا اسے نہر حیات میں ڈالا جائے گا پھر وہ کوڑے کرکٹ میں دانہ کے اگنے کی مانند اگے گا۔[7]

۹۰۱۳ بشر بن محمد بن یاسین، ابوبکر بن خزیمہ، ابراہیم بن عیسیٰ بن عبداللہ ابن وہب کہتے ہیں کہ مالک نے ہم سے گزشتہ حدیث کی مانند

۱۔ سلسلة الأحاديث الضعيفة ۲۰۵.

۲۔ سنن أبي داؤد ، كتاب الطهارة باب ۱۲۸ . وسنن النسائي ، كتاب الجمعة باب ۸ . وسنن ابن ماجة ۱۰۸۹ . ومسند الامام أحمد ۶۰/۳ . وكشف الخفا ۱۰۲/۲ .

۳۔ عمل اليوم والليلة لابن السني ۵۹۵/۱ . والكامل لابن عدى ۲۵۰۶/۷ .

۴۔ صحيح البخاري ۶۸/۷، ۱۰/۸ . وسنن أبي داؤد ۵۱۵۰ . والسنن الكبرى للبيهقي ۲۸۳/۶ . وفتح الباري ۴۳۹/۹، ۴۳۶/۱۰ .

۵۔ صحيح البخاري ۱۳/۸ ، ۷۱ ، ۱۰۳ . وصحيح مسلم ، كتاب السلام ۱۰ . وفتح الباري ۴۴۹/۱۰ ، ۱۹۳/۱۱ .

۶۔ صحيح مسلم ، كتاب الزهد ۱ . وسنن الترمذي ۲۳۲۴ . وسنن ابن ماجة ۴۱۱۳ . ومسند الامام أحمد ۱۹۷/۲ . والمستدرك ۶۰۴/۳ . والمعجم الكبير للطبراني ۲۸۹/۶ .

۷۔ صحيح البخاري ۱۲/۱ . وصحيح مسلم ۴۱۸۹ . وفتح الباري ۴۰۶/۱۱ .

روایت کیا۔

۹۰۱۴ ابو احمد بن محمد بن اسحاق انماطی، احمد بن سہل بن ایوب، اسماعیل بن ابی اویس، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جماعت کی نماز تنہا نماز سے ستائیس درجے افضل ہے۔[1]

۹۰۱۵ سلیمان بن احمد، عمرو بن ابی طاہر مصری، عبد المنعم بن بشیر انصاری، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اذان کا جواب دینے والے کے لئے جواب کے کلمات کے برابر گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔[2]

۹۰۱۶ عبد اللہ بن محمد بن عثمان واسطی، عبد اللہ بن وصیف جندی، ابو حمۃ، ابی قرۃ موسیٰ بن طارق، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جمعہ کے روز اللہ تعالیٰ فرشتوں کو نور کے صحیفے اور قلمیں دے کر بھیجتا ہے وہ مساجد کے دروازوں پر بیٹھ کر جمعہ کے لئے آنے والوں کے نام لکھتے رہتے ہیں حتیٰ کہ نماز کے کھڑے ہونے کے وقت وہ لکھنا بند کردیتے ہیں۔[3]

۹۰۱۷ ابوبکر محمد بن حسن، ابو عقیل ابراہیم بن علی، عبد الملک بن زیاد مصیصی، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ظہر، عصر مغرب، اور عشاء منیٰ میں ادا فرمائی اس کے بعد صبح آپ عرفہ چلے گئے۔

۹۰۱۸ ابوبکر محمد بن حسن، شاذان جوہری، معلیٰ بن منصور، مالک، نافع ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔[4]

۹۰۱۹ حبیب بن حسن، ابو مسلم کشی، ابو عاصم نبیل، جعفر بن محمد، ابو حصین، یحییٰ حمانی، عبد اللہ بن مبارک، مالک، نافع ابن عمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حمل الحمل کی بیع سے منع فرمایا۔[5]

۹۰۲۰ ابوبکر بن خلاد، احمد بن یوسف، موسیٰ بن ہارون، حباب بن جبلہ، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے نجاشی کے جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

۹۰۲۱ عبد الملک بن حسن معدانی، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ صاحب دولت شخص کے پاس مال کے بارے میں لکھی ہوئی وصیت پوری کرنا ضروری ہے۔[6]

۹۰۲۲ سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، ابراہیم بن المستمر عروقی، عثمان بن عمر، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کررہا تھا آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا تو ایمان کا ایک شعبہ ہے۔[7]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۴۹۰، وصحیح البخاری ۱۶۹۱، وفتح الباری ۱۳۱۲۔

۲۔ کنز العمال ۲۱۰۱۷۔

۳۔ فتح الباری ۳۶۷/۲، واتحاف السادۃ المتقین ۲۵۹/۳۔

۴۔ سنن الترمذی ۱۱۲۴، وسنن النسائی ۱۱۰/۶، وسنن ابی داؤد ۲۰۷۴، وسنن ابن ماجۃ ۱۸۸۳، ۱۸۹۴، ومسند الامام احمد ۷/۲، ۱۹، ۶۲، ۹۱، ۹۲، ۳۱۹، ۳۱۰/۳، ۳۳۹، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲۰۰/۷، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۴۲/۱۰۔

۵۔ سنن الترمذی ۱۲۲۹، وسنن ابن ماجۃ ۲۱۹۷، ومسند الامام احمد ۵۶/۱، ۵/۲، ۱۱۰، ۱۴۳، ۱۰۸، ومسند الحمیدی ۶۹۹، وشرح السنۃ ۱۴۶/۸۔

۶۔ صحیح البخاری ۲/۴، وصحیح مسلم، کتاب الوصیۃ ۳۰۱، وفتح الباری ۳۵۷/۵۔

۷۔ صحیح البخاری ۱۴/۱، ۳۵/۸، وسنن ابی داؤد ۴۷۹۵، وسنن النسائی ۱۲۱/۸، ومسند الامام احمد ۵۶/۲، ۱۳۷، والترغیب والترہیب ۳۹۷/۳، وفتح الباری ۷۴/۱، ۵۲۱/۱۰۔

۹۰۲۳ حسن بن احمد بن صالح سبیعی، عبداللہ بن صقر سکری، محمد بن مصفیٰ، ولید بن مسلم، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اللہ تعالیٰ نے میری امت کے خطا اور نسیان کو معاف کر دیا ہے۔ ۱

۹۰۲۴ ابوبکر محمد بن احمد بن عبدالوہاب مقری، ابوبکر بن راشد، عبداللہ بن ابی رومان، ابن وہب، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مشکوک چیزوں کو غیر مشکوک چیزوں کی طرف چھوڑ دو۔ ۲

۹۰۲۵ قاضی ابواحمد بن احمد بن عمر کشی، ابراہیم بن یوسف بلخی، مالک، نافع، ابن عمر کہتے کہ فرمان رسول ہے ہر نشہ آور شئے حرام ہے اور ہر نشہ آور شراب ہے۔ ۳

۹۰۲۶ سلیمان بن احمد، محمد بن نوح بن حرب عسکری، مہاجر بن ابراہیم، عبدالوہاب بن نافع، مالک، ابن عمر کا قول ہے کہ حضور ﷺ نے ابو ذر سے فرمایا۔ اے ابوذر دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ قبر اس کے لئے جائے امن اور جنت اس کا مستقر ہے۔ اے ابوذر دنیا کافر کے لئے جنت قبر اس کے لئے عذاب اور دوزخ اس کا مستقر ہے اے ابوذر مؤمن دنیا کی ذلت پر جزع فزع نہیں کرتا اور اس کی عزت پر خوش نہیں ہوتا۔ ۴

۹۰۲۷ عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، علی بن ابراہیم بن ہیثم بلی، بن حسین بن خواص، عبداللہ بن ابراہیم بن ہیثم غفاری، مالک بن انس نافع، ابن عمر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے والے کے میزان کے پاس میں کھڑا ہوں گا اگر اس کی نیکیوں کا ترازو غالب ہو گا تو ٹھیک ورنہ میں اس کی سفارش کروں گا۔ ۵

۹۰۲۸ ابونصر محمد بن احمد نیساپوری، محمد بن مسیب ارغیانی، اسحاق بن وہب، عبداللہ بن وہب، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کیا میں تمہیں اپنی امت کے اشرف شخص کے بارے میں باخبر کروں صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ضرور کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا جس کی عمر میں برکت کی گئی اس نے اعمال صالحہ کئے اور لوگوں کو نقصان کے بجائے اس سے فائدہ پہنچا ہو وہ شخص میری امت کا اشرف انسان ہے اور جس نے طویل عمر پائی لیکن اس میں اس نے گناہ کئے اور لوگوں کو فائدہ کے بجائے اس سے نقصان پہنچا تو وہ میری امت کا بدترین انسان ہے۔

۹۰۲۹ محمد بن عمر بن سلام حافظ، محمد بن علی بن اسماعیل مروزی، محمد بن اسلم اصغر بن محمد، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے جس نے کسی شئے پر قسم کھائی اس کے بعد اس سے بہتر بات معلوم ہوئی تو اسے کر لے اور اس پر اللہ سے استغفار کرے۔ ۶

۹۰۳۰ ابوالحسن علی بن احمد بن علی بن احمد بن عبداللہ مقدسی، محمد بن عبداللہ بن عامر، قتیبہ بن سعید، مالک، نافع، سالم، ابن عمر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جب تم جنت کے باغوں کے نزدیک سے گزرو تو ان میں چرو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جنت کے باغات

---

۱ ـ سنن ابن ماجة ۲۰۴۵ ونصب الراية ۲/۶۴، ۶۵. وكشف الخفا ۱/۵۲۲

۲ ـ كتاب الأشربة باب ۴۸. والمستدرك ۲/۱۳، ۴/۹۹. ومسند الإمام أحمد ۱/۲۰۰، ۳/۱۱۲، ۱۵۳. والسنن الكبرى للبيهقي ۵/۳۳۵. وصحيح ابن حبان ۵۱۲. والمعجم الكبير للطبراني ۳/۷۵. والصغير ۱/۱۰۲ وكشف الخفا ۱/۴۹۰. والدر المنتثرة للسيوطي ۸۳.

۳ ـ صحيح البخاري ۵/۲۰۵، ۸/۳۶. وصحيح مسلم، كتاب الأشربة باب ۱. وفتح الباري ۸/۶۲، ۱۰/۳۴، ۴۲، ۴۵، ۴۳، ۱۳/۱۹۲.

۴ ـ اتحاف السادة المتقين ۹/۸۰، ۱۰/۲۳۰.

۵ ـ الاحاديث الضعيفة ۷۵۱ والدر المنثور ۳/۱۷.

۶ ـ صحيح مسلم، كتاب الايمان ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۳. وفتح الباري ۱۱/۶۱۹، ۶۲۳.

سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس سے مراد ذکر کے حلقے ہیں۔

۹۰۳۱ احمد بن عبداللہ بن محمود محمد بن عمران بن جنید، ابواحمد شعیب بن محمد ہمدانی، سلیمان بن عیسیٰ، مالک، ابوسہیل بن مالک ابوہریرہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: تم اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ برے ہمسایہ سے میت کو تکلیف پہنچتی ہے جس طرح زندگی میں برے ہمسایہ سے تکلیف پہنچتی ہے[1]

۹۰۳۲ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، اسحاق بن عیسیٰ بن طباع، منصور بن سلمہ خزاعی، مالک، ہشام بن عروہ، عائشہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں عمامہ اور قمیص نہیں تھے۔

۹۰۳۳ ابوبکر محمد بن اسحاق قاضی اہوازی، احمد بن ابی صلایہ، اسماعیل بن ابی اویس، مالک، ہشام بن عروہ، عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ سے افضل غلام کے بارے میں سوال کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا قیمت کے اعتبار سے گراں اور آقا کے نزدیک شریف شمار ہونے والا غلام افضل ہے[2]

۹۰۳۴ محمد بن اسحاق اہوازی، احمد بن ابی صلایہ، سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، عبدالعزیز بن یحییٰ، مالک، یحییٰ بن سعید انصاری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بہترین انصاری گھروں کے بارے میں مطلع کروں؟ بنو النجار، بنو عبدالاشہل، بنوالحارث بن خزرج، بنو ساعدہ کے گھر انصار کے بہترین گھر ہیں[3]

۹۰۳۵ ابوزید محمد بن جعفر بن علی ستری، علی بن عباس بجلی، جعفر بن محمد بن حسین زہری، عبدالملک بن یزید، مالک بن انس، یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب، عمر بن خطاب کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے لذت کو توڑنے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کرو[4]

۹۰۳۶ محمد بن مظفر، جعفر بن صقر بن صلت، محمد بن کامل ابوعبداللہ، یحییٰ بن بکیر، مالک، یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب، عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہمارے اسلام اور معاتبہ کے درمیان چار ماہ کی مدت حد فاصل تھی حتیٰ کہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) کیا ابھی تک مومنوں کے لئے اس کا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد کرنے کے وقت اور قرآن جو خدائے برحق کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کے سننے کے وقت ان کے دل نرم ہو جائیں (از حدید ۱۶)۔

۹۰۳۷ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، مالک، یزید بن عبداللہ بن قسیط، محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان، عائشہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

۹۰۳۸ شافع بن محمد بن ابی عوانہ، احمد بن محمد بن یزید الزعفرانی، روح بن فرج، عبدالرحمن بن ہانی، مالک، یعلیٰ، عطاء، عمرو بن الرشید کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک مجذوم قوم کو دیکھ کر فرمایا ان لوگوں کو اللہ سے عافیت طلب کرنی چاہیے[5]

۱۔ کشف الخفا ۱/ ۴۲، والاحادیث الضعیفۃ ۵۶۳، ۹۱۳، وکنز العمال ۴۲۳۴۱۔

۲۔ صحیح البخاری ۳/ ۱۸۸، ومسند الامام احمد ۵/ ۱۷۱، ۲۶۵، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۶/ ۲۷۳، ۹/ ۲۷۲، ۱۰/ ۲۷۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/ ۲۵۹، وصحیح ابن خزیمۃ ۲۹۱۰، وفتح الباری ۵/ ۱۴۸۔

۳۔ صحیح البخاری ۲/ ۱۵۵، ۷/ ۱۸، وسنن الترمذی ۳۹۱۰، ومسند الامام احمد ۲/ ۲۶۷، ۳/ ۱۰۵، ۲۰۲، ۵/ ۴۲۵، وفتح الباری ۷/ ۱۱۶، ۹/ ۳۴۹۔

۴۔ الزہد للامام احمد ۱۷، ومجمع الزوائد ۱۰/ ۳۸۰، وکشف الخفا ۱/ ۱۸۸، والملخص الحبیر ۲/ ۱۰۱۔

۵۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۴۷۔

۳۸۷ سفیان ثوری!

آپ متقی اور اپنے زمانہ کے امام تھے۔ آپ کے ملفوظات ارشادات سے استفادہ کیا۔

۹۰۳۹ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق السراج، ابوقدامہ عبیداللہ بن سعید، عبدالرحمن بن مہدی کا قول ہے تمام لوگوں میں میرے نزدیک امام کا درجہ چار افراد کو حاصل ہے (۱) مالک بن انس (۲) حماد بن زید (۳) سفیان بن سعید (۴) ابن المبارک۔

۹۰۴۰ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عمرو بن محمد الناقد، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ ابوبکر بن خلف، یعقوب بن اسحاق حضرمی، شعبہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری امام الحدیث تھے۔

۹۰۴۱ عبداللہ بن یحییٰ، عبداللہ بن یحییٰ طلحی، حسن بن حماش، ابوسعید اشج، ابواسامہ کہتے ہیں کہ میں سفیان ثوری کی وفات کے وقت بصرہ میں تھا سفیان ثوری کی وفات والی شب کی صبح یزید بن ابراہیم سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ گزشتہ شب مجھے خواب میں ایک شخص نے امیر المؤمنین کی وفات کی خبر دی۔

۹۰۴۲ محمد بن علی، عبداللہ بن بغوی، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ، عبدالرزاق، سفیان بن عیینہ کا قول ہے اصحاب رسول کے تین افراد اپنے اپنے زمانہ میں لوگوں کے امام تھے (۱) ابن عباس (۲) شعبی (۳) سفیان ثوری۔

۹۰۴۳ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن عاصم، سلیمان بن احمد، محمد بن عبید آدم، ابوعمیر رملی، ضمرہ، سلیمان، ایوب بن سوید کہتے ہیں کہ مثنیٰ بن صباح نے سفیان ثوری کا تذکرہ کر کے فرمایا وہ اس امت کے عالم و عابد تھے۔

۹۰۴۴ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، سلیمان بن احمد، محمد بن عبیداللہ حضرمی، حسن بن علی حلوانی، محمد بن عبید طنافسی، فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری متقی اور لوگوں کے تمام مسائل کا حل تھے۔

۹۰۴۵ ابوبکر طلحی، حسن بن حماش، یحییٰ بن احمد ایلی، احمد بن ابراہیم، بشر بن حارث کہتے ہیں کہ سفیان ثوری امام الناس تھے۔

۹۰۴۶ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوہمام سکونی، مبارک بن سعید، کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے عاصم بن ابی النجود حل مسائل کے لئے سفیان کے پاس آتے تو ان سے فرماتے: اے سفیان آپ ہمارے پاس صغر کی حالت میں آتے تھے اور ہم آپ کے پاس کبر کی حالت میں آتے ہیں۔

۹۰۴۷ قاضی ابو احمد، ابومحمد بن سفیان، ابراہیم بن عبداللہ بن محمد بن حسین، حسن بن منصور، علی طنافسی، بحیل یوسف بن اسباط کا قول ہے کہ سفیان ثوری کی وفات کے بعد برے لوگوں کو از راہ طعن کہا جائے گا کیا تم میں سفیان ثوری جیسا اللہ کا ولی نہیں گزرا۔

۹۰۴۸ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، احمد بن یونس کہتے ہیں کہ میں نے زائدہ کو کہتے سنا کہ سفیان ثوری سب سے بڑے فقیہ تھے۔

۹۰۴۹ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوہمام سکونی، محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ، علی بن حسن بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے ابن المبارک کو کہتے سنا میرے علم میں روئے زمین پر سفیان ثوری سے بڑا عالم کوئی نہیں ہے۔

۹۰۵۰ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن سہل بن عسکر، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی کو کہتے سنا اگر مجھ سے سوال کیا جائے کہ اس وقت سب سے بڑا قرآن وسنت کا متبع کون ہے تو میں اس کے جواب میں سفیان ثوری کا نام پیش کروں گا۔

۹۰۵۱ سلیمان بن احمد، زکریا ساجی، محمد بن زنبور، فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ سفیان ثوری سب سے بڑے عالم تھے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۶/۳۷۱. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۰۷۷. الجرح ۴/ت ۹۷۲. وتاریخ بغداد ۹/۱۵۱. وتهذیب الکمال ۲۴۰۷.

۹۰۵۲ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبداللہ مخزومی، ابو داؤد، شعبہ، سعید بن مسروق کہتے ہیں کہ ان سے کسی نے سفیان ثوری کی شخصیت کے بابت سوال کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا سفیان ثوری اپنے وقت کے فقیہ تھے۔

۹۰۵۳ محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، ابراہیم بن محمد الشافعی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے سوال کیا کہ آپ کی نظر میں سفیان ثوری کا کوئی ہمسر ہے فرمایا کہ نہیں۔

۹۰۵۴ احمد بن جعفر، احمد بن علی ابار، عباس بن صالح، اسود بن سالم، ابوبکر بن عیاش کا قول ہے جب کوئی سفیان ثوری کے واسطے سے حدیث بیان کرتا ہے تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا میری آنکھ میں تیر آ کر لگا ہے۔

۹۰۵۵ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسن بن علی، اسود بن سالم، ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی صحبت اختیار کرنے سے انسان بڑا باعظمت بن جاتا ہے۔

۹۰۵۶ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، احمد دورقی، بشر بن حارث، عبدالرحمن بن مہدی، یحییٰ قطان کہتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن مبارک نے فرمایا سفیان ثوری سے ملاقات کے وقت مسائل کے بارے میں ان سے خوب سوال کرو۔

۹۰۵۷ احمد بن اسحاق، ابوالعباس حمال، حسن بن ہارون نیشاپوری کہتے ہیں کہ میں نے ابن المبارک کو کہتے سنا کہ سفیان ثوری کی مجالس مجھے بہت اچھی لگتی ہیں میں نے بیک وقت انہیں تقویٰ نماز اور فقہ کے ساتھ متصف پایا لیکن سفیان کے علاوہ دیگر مجالس کا یہ حال نہیں تھا۔

۹۰۵۸ محمد بن علی، ابوالطیب احمد بن عبداللہ اعطا کی، عمرو بن اسحاق بن ابراہیم بن علاء، ولید بن عتبہ موصلی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے بڑا عالم باعمل نہیں دیکھا۔

۹۰۵۹ احمد بن اسحاق، ابوعمیر، ایوب بن سوید کہتے ہیں کہ ہم نے سفیان ثوری کے پاس ہر مسئلہ کو مدلل پایا۔

۹۰۶۰ سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، محمود بن غیلان، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں ایک روز ابو حنیفہ کے ساتھ خانہ کعبہ کے سامنے بیٹھا تھا ایک شخص نے امام ابو حنیفہ سے کہا کیا سفیان کا صفا پر تلبیہ کہنا قابل تعجب نہیں؟ امام ابو حنیفہ نے فرمایا تو بھی جا کر ان کی اقتدا کر کیوں کہ ان کے پاس ضرور اس کی دلیل ہوگی۔

۹۰۶۱ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، یوسف صفار کہتے ہیں کہ میں نے ابو اسامہ کو کہتے سنا سفیان ثوری دلیل کا درجہ رکھتے تھے۔

۹۰۶۲ سلیمان بن احمد، محمد بن صالح بن ولید سوسی، محمد بن یحییٰ ازدی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن داؤد خریبی کو کہتے سنا میں نے سفیان ثوری سے افضل محدث نہیں دیکھا۔

۹۰۶۳ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوالاحوص کہتے ہیں کہ احمد بن یونس کو میں نے کہتے سنا میں نے سفیان ثوری سے بڑا عالم متقی فقیہ اور زاہد نہیں دیکھا۔

۹۰۶۴ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوقدامہ، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سفیان عن الاعمش کا طریق سب سے زیادہ پسند ہے۔

۹۰۶۵ ابراہیم، محمد، ابن ابی رزمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو اسامہ کو کہتے سنا جو شخص تجھ سے کہے کہ اس نے سفیان کی مانند کسی کو دیکھا ہے تو اس کی تصدیق مت کر۔

۹۰۶۶ ابراہیم، محمد، حسن بن صباح بزاز، عبدالرحمن بن ابی نعیم، عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ میں نے مالک سے بڑا عاقل اور سفیان سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

۹۰۶۷ ابوبکر طلحی، محمد بن محمد بن فورک اصبہانی، عبیداللہ، محمد بن یحییٰ، سہل بن عاصم کہتے ہیں کہ ثابت نے ثوری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اے ابو عبداللہ! اے زین الخلفاء! اے سید العلماء! اے قریہ امین! آپ کی وفات پر لوگوں کی آنکھیں پرنم ہیں نیز فرمایا عمر بن خطاب کی

موت ان کے قرن کے لوگوں کے لئے ایک بہت بڑا حادثہ تھا اور آپ کی وفات ہمارے لئے بہت بڑا حادثہ ہے۔

۹۰۶۸ سہل بن عاصم، عبدالکبیر بن معافی بن عمران کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو کہتے سنا اللہ نے سفیان ثوری کے ذریعہ اہل اسلام پر ایک بہت بڑا احسان فرمایا۔

۹۰۶۹ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوبکر بن خلاد کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید سے سفیان و شعبہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا صرف محبت کا مسئلہ نہیں ہے، اگر صرف محبت کا مسئلہ ہوتا تو ہم شعبہ کو سفیان پر ترجیح دیتے اصل بات یہ ہے کہ سفیان کا رجوع کتاب اللہ کی طرف تھا نہ کہ شعبہ کا نیز حافظہ کے اعتبار سے سفیان شعبہ پر مقدم تھے، ہم نے بارہا دیکھا کہ دونوں کے درمیان کسی مسئلہ میں نزاع کی صورت میں سفیان کا قول اقرب الصواب ہوتا تھا۔

۹۰۷۰ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید سفیان ثوری پر کسی کو ترجیح نہیں دیتے تھے۔

۹۰۷۱ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوشیبہ، ہیثم بن جمیل، شریک کا قول ہے زمین پر ہر وقت اولیاء اللہ میں سے کوئی نہ کوئی ولی ضرور موجود ہوتا ہے اور سفیان ثوری بھی انہی میں سے ہیں۔

۹۰۷۲ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، یحییٰ بن ایوب، ابوثقی کہتے ہیں کہ میں نے مرو میں لوگوں سے سفیان ثوری کی آمد کے بارے میں سنا میں بھی ان کی زیارت کے لئے حاضر ہوا اس وقت وہ بالکل نوجوان تھے۔

۹۰۷۳ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبدالباقی، ابوعمیر بن نحاس، ابن شوذب کہتے ہیں کہ میں نے ایوب سختیانی کو کہتے سنا ہمارے پاس کوفہ سے سفیان ثوری سے افضل کوئی نہیں آیا۔

۹۰۷۴ سلیمان، عبدان بن محمد مروزی، اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان، شعبہ، مالک اور ابن المبارک کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ان میں سے سفیان سب سے بڑے عالم تھے نیز یحییٰ بن سعید کا قول ہے سفیان اسماء الرجال کی شناخت کے بارے میں بہت ماہر تھے۔

۹۰۷۵ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، سلیمان الخواص، عثمان بن زائدہ کا قول ہے میں نے سفیان کا ہمسر نہیں دیکھا، میرے مقتدی تھے ان کی وفات پر ہماری آنکھیں اشکبار ہیں۔

۹۰۷۶ ابی، احمد بن محمد بن حسن، سلیمان بن عبدالجبار، ابوعاصم، ثوری کا قول ہے ہمارے زمانہ میں لوگ عابد بننے کے بعد طلب حدیث کے لئے جایا کرتے تھے۔

۹۰۷۷ احمد بن عبداللہ، عبداللہ بن وہب، ابوامیہ محمد بن ابراہیم، ابوعاصم، سفیان ثوری کا قول ہے ہمارے قرن کے لوگ عبادت و ادب کی مشق کرنے کے بعد حدیث حاصل کرتے تھے۔

۹۰۷۸ ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب، ابوبکر بن ابی عاصم، حسن بن علی، ابوعاصم، سفیان ثوری کا قول ہے ہمارے زمانہ میں خوب عبادت کرنے کے بعد حصول حدیث کا رواج تھا۔

۹۰۷۹ عبداللہ بن محمد، احمد بن خطاب، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن عاصم، حسین بن عبدالوہاب، محمد بن عبید طنافسی، سفیان ثوری کا قول ہے اے لوگو علم والوں سے حزین کرنے کی بجائے اپنے کو علم سے مزین کرو۔

۹۰۸۰ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن یمان، سفیان ثوری کہتے ہیں کہ اعمال بمنزلہ مرض کے مانند ہیں اور علماء اس کے معالج کے مانند ہیں جب علماء غلط ہوں گے تو پھر مرض کیسے دور ہوگا۔

۹۰۸۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس بن ایوب، حسن بن عبدالرحمن بن ابی عباد، سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن راشد

بجلی، یحییٰ بن یمان، سفیان کا قول ہے علم دین کا طبیب ہے اور درہم دین کی بیماری ہے جب طبیب خود بیمار ہو جائے گا تو وہ دوسروں کا علاج کیسے کرے گا۔

۹۰۸۲ قاضی ابو احمد محمد بن احمد، احمد بن جعفر، محمد بن سہل بن عامر بجلی، عبداللہ بن مبارک، سفیان ثوری کا قول ہے انسان عبادت میں خوف الٰہی کے بقدر ہی ترقی کر سکتا ہے۔

۹۰۸۳ قاضی ابو احمد محمد بن احمد، محمد بن ایوب، نصر بن علی، عبداللہ بن داؤد، سفیان کا قول ہے حصول علم کا مقصد تقویٰ حاصل کرنا ہے اسی وجہ سے یہ تمام اشیاء سے افضل ہے۔

۹۰۸۴ ابو محمد بن حیان، حسن بن عبدالجبار، محمد بن قدامہ، بشر بن حارث، عبداللہ بن داؤد کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے علم کے ذریعہ خوف الٰہی کے پیدا ہونے کی وجہ سے تمام اشیاء پر اسے فضیلت حاصل ہے۔

۹۰۸۵ احمد بن عبیداللہ بن محمود، عبداللہ بن وہبؒ ابو صالح عمرو بن خلف خشکی، ضمرہ بن ربیعہ، سفیان ثوری کا قول ہے مشہور کہاوت ہے کہ حسن ادب اللہ کے غصہ کو ٹھنڈا کرنے کا سبب بنتا ہے۔

۹۰۸۶ ابو بکر طلحی، عبید بن غنیج، محمد بن عثمان، عبدالرحمٰن ابو مسلم مستملی، سفیانؒ ابو نصر احمد بن حسین مروانی، محمد بن محمد بن شاذان، محمد بن یزید بن قبیصہ، سفیان ثوری کا قول ہے اے لوگو اس علم کو حاصل کرو اسی پر اکتفا کرو اور اسے ہنسنے سے خلط ملط مت کرو ورنہ تمہارے قلوب سخت ہو جائیں گے۔

۹۰۸۷ سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابو ہشام رفاعی، مزاحم بن زفر، ابو بکر بن عیاش، سفیان کا قول ہے اول علم حاصل کرو اس کے بعد اسے یاد کرو پھر اس پر عمل کرو آخر میں اس کی اشاعت کرو ابو بکر فرمایا کرتے تھے سفیان نے کتنے خوبصورت جملے ارشاد فرمائے۔

۹۰۸۸ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیساپوری، محمد بن مسیبؒ عباد بن ولید غبری، عبدی ابو عبداللہ، سفیان کا قول ہے اولاً علم کے لئے خاموشی اختیار کرو، ثانیاً اس کا سماع کرو ثالثاً اسے یاد کرو رابعاً اس کی نشر و اشاعت کرو۔

۹۰۸۹ ابو احمد غطریفی، قاسم بن یحییٰ بن نصر، مخراب، ابو عاصم کہتے ہیں کہ میں نے ثوری کو کہتے سنا بلا ضرورت حدیث بیان کرنے والا ذلیل ہوتا ہے۔

۹۰۹۰ سلیمان بن احمد، علی بن احمد بن نصر، عثمان بن ابی شیبہ، وکیع بن جراح، سفیان ثوری کا قول ہے فرائض کے بعد طلب علم سے افضل کوئی شئے نہیں ہے۔

۹۰۹۱ سلیمان بن احمد، بہلول بن اسحاق بن بہلول، ابی، اسحاق بن عیسیٰ طباع، مسکین بن بکیر حرانی، سفیان ثوری کا قول ہے میں ہمیشہ طالب علم بن کر رہا ہوں۔

۹۰۹۲ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن سعید کندی، یحییٰ بن یمان، کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کا قول ہے حدیث سونے چاندی سے زیادہ قیمتی شئے ہے اس کی حقیقت کا ادراک غیر ممکن ہے اور حدیث کا فتنہ سونے چاندی کے فتنہ سے زیادہ سخت ہے۔

۹۰۹۳ ابو الحسن احمد بن محمد بن مقسم، محمد بن اسماعیل بن بندار، ابو سعید اشج، یحییٰ بن یمان کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا حدیث کا فتنہ سونے چاندی کے فتنہ سے زیادہ سخت ہے۔

۹۰۹۴ سلیمان بن احمد، علی بن احمد بن نصر، یزید بن عبدالرحمٰن بن مصعب، اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ علم کی زیادتی سے انسان کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

۹۰۹۵ قاضی ابو احمد، محمد بن احمد بن نصر، سلیمان بن احمد، علی بن احمد بن نصر، یزید بن عبدالرحمٰن بن مصعب اپنے والد کے حوالہ سے سفیان

ثوری کا قول نقل کرتے ہیں کہ عالم نہ ہونے کی صورت میں میری ذمہ داری بہت کم ہوتی۔

۹۰۹۶ قاضی ابو احمد محمد بن اسحاق' محمد ابن علی 'حسن بن احمد بن قیل محمد بن سلیمان لوین 'ابوالاحوص کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا اگر اس علم کی وجہ سے آخرت میں میری نجات ہوجائے تو یہی میرے لئے کافی ہے مجھے اس کے علاوہ کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔

۹۰۹۷ محمد بن اسحاق 'ابوبکر بن ابی عاصم 'ابوعمیر رملی 'ضمرہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کو میں نے کہتے سنا کاش اس علم حدیث کی وجہ سے آخرت میں میری نجات ہوجائے۔

۹۰۹۸ قاضی ابو احمد عبدالرحمن بن حسن 'احمد بن سنان 'عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے ہم سے احادیث بیان کرتے ہوئے فرمایا ان میں بھی کچھ اعمال صالحہ کئے جاتے ہیں۔

۹۰۹۹ قاضی ابو احمد 'محمد بن ابراہیم 'عبداللہ بن محمد بغوی 'شریح بن یونس 'محمد بن حمید 'سفیان کا قول ہے جس کا چہرہ اچھا نہیں اس کا عمل بھی اچھا نہیں۔

۹۱۰۰ احمد بن جعفر بن سلم 'احمد بن علی ابار 'شریح بن یونس 'یحییٰ بن یمان کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کی زبان سے کبھی بھی علم اور اہل علم کی برائی نہیں سنی۔

۹۱۰۲ احمد بن جعفر بن سلم 'احمد بن علی بن ابار 'علی بن خشرم 'عیسیٰ بن یونس کا قول ہے 'سفیان وفات سے ہلکے ہوگئے کیونکہ ان کی قمیض ایک بیگ کی مانند تھی جو کتب سے ہروقت بھری ہوتی تھی۔

۹۱۰۳ احمد بن جعفر 'احمد بن علی ابار 'ابراہیم بن سعید 'ابواسامہ 'کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے علم حدیث موت کی تیاری نہیں ہے۔

۹۱۰۴ ابوبکر احمد بن محمد بن یحییٰ ضریر مقری 'عبداللہ بن عباس طیالسی 'ابوبکر بن ابی نضر 'ابواسامہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا طلب حدیث موت کی تیاری نہیں ہے یہ تو صرف انسان کی مشغولیت کا سامان ہے۔

۹۱۰۵ محمد بن علی 'سلامہ بن محمود عسقلانی 'محمد بن حفص 'یحییٰ بن سلام 'کہتے ہیں کہ سفیان نے ہم سے فرمایا اگر علم میں شیطان کا حصہ نہ ہوتا تو تم کبھی بھی اس پر ازدہام نہ کرتے۔

۹۱۰۶ محمد بن علی 'مکحول بیروتی 'احمد بن فرج 'بقیہ 'خالد بن عبدالرحمن 'سفیان کا قول ہے علم حدیث خوب حاصل کرو کیونکہ یہ مسلمانوں کے لئے ہتھیار ہے۔

۹۱۰۷ محمد بن علی 'عبدالرحمن بن حسن لواق 'ابراہیم بن ابی داؤد 'سعید بن اسد 'حماد بن دلیل کہتے ہیں کہ ہم بوسیدہ لباس میں سفیان کے درس حدیث میں شریک ہوتے تھے۔

۹۱۰۸ محمد بن ابراہیم 'محمد بن برکہ 'یوسف بن سعید بن مسلم 'قبیصہ کا قول ہے سفیان ثوری کے درس میں اغنیاء سب سے زیادہ ذلیل اور فقراء سب سے زیادہ عزت مند ہوتے تھے۔

۹۱۰۹ محمد بن حسن بن قتیبہ 'احمد بن زید خراز 'مزید بن ورقاء 'کہتے ہیں کہ سفیان ثوری اصحاب حدیث سے فرمایا کرتے تھے اے ضعفاء کی جماعت آگے بڑھو۔

۹۱۱۰ محمد بن اسحاق 'ابوبکر بن ابی عاصم 'ابوعمیر رملی 'خطاب بن ایوب 'سفیان کا قول ہے اے اصحاب حدیث آگے بڑھو۔

۹۱۱۱ احمد بن عبیداللہ بن محمود 'عبداللہ بن وہب 'محمد بن علی 'ابوعروبہ 'ابراہیم بن سعید جوہری 'مزید بن حباب کہتے ہیں کہ سفیان ثوری سے ایک شیخ نے حدیث کے بابت سوال کیا سفیان نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا شیخ نے ناراض ہوکر رونا شروع کردیا سفیان نے کھڑے ہو

کر فرمایا اے شیخ جو علم میں نے چالیس سال میں حاصل کیا ہے اسے آپ ایک دن میں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

۹۱۱۲ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسن بن علی، خلف بن تمیم، کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے مکہ میں ایک بڑے اجتماع میں فرمایا لوگ میری طرف متوجہ ہونے کے وقت سے ہلاک ہو گئے۔

۹۱۱۳ احمد بن اسحاق، علی بن محمد بن ابان، ابراہیم بن ایوب واسطی، جعفر بن یحییٰ، ابومنصور کہتے ہیں کہ مجھ سے سفیان ثوری نے فرمایا تم علم حاصل کرنے کے بعد کیا کرو گے میری تمنا ہے کہ تم اس کے آغاز کی طرح اس کی انتہا کرو۔

۹۱۱۴ ابوحسین محمد بن محمد بن زید جرجانی، احمد بن محمد بن عیسیٰ، حیدرہ بن عبید، سفیان کا قول ہے جب تم کسی شیخ کو علم سے عاری پاؤ تو اسے کہو

"لاجزاک اللہ عن الاسلام خیراً"

۹۱۱۵ محمد بن عمر بن سلم، عبداللہ بن بشر بن صالح بن زید بن اخرم، عبیداللہ بن داؤد، سفیان ثوری کا قول ہے والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کو طلب علم حدیث پر مجبور کریں کیونکہ آخرت میں ان سے اس کا سوال کیا جائے گا۔

۹۱۱۶ محمد بن عمر، عبداللہ بن بشر، ثوری کا قول ہے علم حدیث حصول عزت کا ذریعہ ہے جس کی نیت اس سے حصول دنیا ہو اسے دنیا حاصل ہو جائیگی اور جس کی نیت اس سے حصول آخرت ہے اسے آخرت حاصل ہو جائے گی۔

۹۱۱۷ ابومحمد بن حیان، علی بن سعید، زید بن اخرم، عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا لوگوں کے لئے علم حدیث سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔

۹۱۱۸ محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ حرانی، احمد بن سلیمان، ابوداؤد، سفیان کا قول ہے مجھے علم حدیث کے بارے میں اپنے دخول دوزخ کے سبب بننے کا سب سے زیادہ خطرہ ہے۔

۹۱۱۹ محمد بن ابراہیم، بکر بن محمد بن زید صوفی، ابراہیم بن سعید، توبہ، ابوخالد احمر، سفیان کا قول ہے میری خواہش ہے کہ قاری قرآن کے پاس حدیث ہو کر صرف اس کی تلاوت ہی پر قناعت کرتا رہوں۔

۹۱۲۰ ابراہیم بن احمد، یزوری مقری، جعفر بن ماہویہ، سعید بن سندی حرانی، یعقوب بن کعب، یحییٰ بن یمان، سفیان کا قول ہے اگر اصحاب حدیث میرے پاس نہ آتے تو میں خود ان کے گھروں میں جاتا۔

۹۱۲۱ سلیمان بن احمد، ہیثم بن خلف، قاضی ابواحمد بن علی بن جارود، ہارون بن اسحاق، محمد بن عبدالوہاب، سفیان کا قول ہے اگر مجھے کسی کے بارے میں خالصتاً لوجہ اللہ تعالیٰ حصول حدیث کا علم ہوتا تو میں خود حدیث بیان کرنے کے لئے اس کے گھر جاتا۔

۹۱۲۲ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن رافع، یزید بن حباب کہتے ہیں کہ میں نے متعدد بار سفیان ثوری سے گزشتہ قول کی مانند سنا۔

۹۱۲۳ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن جعفر اشعری، موسیٰ بن عبدالرحمن بن مہدی اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ مجھے سفیان ثوری کی خواب میں زیارت ہوئی تو میں نے ان سے سوال کیا کہ کس شے کو آپ نے افضل پایا انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حدیث کو افضل پایا۔

۹۱۲۴ حسن بن سعید موصلی، ابومحمد بن حیان، جعفر فریابی، احمد بن ابی الحواری، محمد بن یوسف فریابی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا اگر نیت صحیح ہو تو میرے نزدیک طلب حدیث سب سے افضل ہے، احمد کہتے ہیں کہ میں نے فریابی سے نیت کی تعریف پوچھی تو انہوں نے فرمایا حصول علم حدیث سے رضائے الٰہی اور دار آخرت کا قصد صحیح نیت ہے۔

۹۱۲۵ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیر، ولید بن کثیر، سلیمان بن حیان، کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کی خدمت میں رہ کر ان سے تفسیر حدیث کے سلسلہ میں خوب استفادہ کیا ہے۔

۹۱۲۶ سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حجاج بن یوسف شاعر، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ

میں نے حج کے موقع پر سفیان ثوری سے کسی شئے کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ٹھہر جاؤ تم خود اصحاب علم میں سے ہو۔

۹۱۲۷ سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسن بن علی، ابواسامہ کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے حصول علم سے ہمارا مقصد ثقات سے رخصت حاصل کرنا ہے ورنہ عزیمت تو ہر ایک کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

۹۱۲۸ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسن بن علی، یحییٰ بن ایوب، ابوعیسیٰ حواری کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی بیت المقدس آمد کے موقع پر ابراہیم بن ادہم نے انہیں اپنے ہاں علم حدیث بیان کرنے کی دعوت دی ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا اس سے میرا مقصد باعزت طریقہ پر ان کی میزبانی کرنا ہے چنانچہ سفیان ثوری حدیث بیان کرنے کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔

۹۱۲۹ ابراہیم بن اسحاق، حسین بن علی معاشر، ثوری کا قول ہے علم حدیث کے مشغلہ سے دو رکعت نفل ادا کرنا مجھے زیادہ محبوب ہے۔

۹۱۳۰ احمد ابوبکر، حسن بن علی، عیسیٰ ابن محمد، عبدالسلام بن محمد، یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں سفیان ثوری کی زیارت ہوئی میں نے ان سے افضل الاعمال کے بابت سوال کیا انہوں نے جواب میں فرمایا قرآن، میں نے حدیث کا ذکر کیا تو اس پر انہوں نے سکوت فرمایا۔

۹۱۳۱ سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، معاذ بن اسد، فضل بن موسیٰ شیبانی، ثوری کا قول ہے اے لوگو رائے کے بجائے علم کو آثار کے ذریعہ حاصل کرو رائے کے ذریعہ بات کرنے والے سے کہو میری اور تمہاری رائے یکساں ہے۔

۹۱۳۲ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ، ابن مبارک، سفیان ثوری کا قول ہے علم آثار سلف کا نام ہے

۹۱۳۳ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن حاتم رومی، علی بن ثابت جزری، سفیان ثوری کا قول ہے میں نے بلانیت علم حاصل کیا لیکن بعد میں توفیق الٰہی کے ذریعہ مجھے نیت بھی حاصل ہوئی۔

۹۱۳۴ سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابوحمید ابن ابی المسلم عبداللہ بن محمد بن سالم قزاز، یحییٰ بن یمان کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ میں اس میں سے ایک حدیث بھی نہیں لکھواتا جن کہتے ہیں اس کے باوجود ہم نے آپ سے ۲۰۰۰۰ بیس ہزار حدیثیں لکھی ہیں اور مجھے اشجعی نے بتایا ہے کہ انہوں نے آپ سے تیس ہزار حدیثیں لکھی ہیں۔ (سفیان رحمہ اللہ حدیث میں نقد وجرح اور احتیاط کی وجہ سے ان میں سے ایک حدیث بمشکل لکھواتے تھے اس کے باوجود ان سے کسی نے بیس ہزار اور کسی نے تیس ہزار حدیثیں نقل کی ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے پاس کس قدر احادیث کا عظیم ذخیرہ تھا)۔

۹۱۳۵ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابوہشام رفاعی، حفص بن غیاث، سفیان ثوری کا قول ہے جب تم کسی شخص کو مختلف فیہ مسئلہ میں عمل کرتے دیکھو تو اسے مت روکو۔

۹۱۳۶ ابوبکر طلحی، حسن ابن حباش، ابوہشام رفاعی، یحییٰ بن یمان، سفیان ثوری کہتے ہیں کہ مجھے ہر مسموع بات یاد ہو جاتی تھی حتیٰ کہ ایک روز میں نے غلط بات سنی تو اس کے یاد ہونے کے خوف سے میں نے اپنے کان بند کر لئے۔

۹۱۳۷ سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابوہشام رفاعی، سفیان کہتے ہیں کہ ایک روز ذمی کے پاس سے گزرتے ہوئے میں نے اپنے کان بند کر لئے۔

۹۱۳۸ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، محمد بن سہل بن عسکر، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا کبھی بھی میرے قلب نے مجھ سے خیانت نہیں کی۔

۹۱۳۹ ابوبکر طلحی، ابویعلیٰ محمد بن احمد بن عبداللہ طلحی، محمد بن سہل بن عسکر، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ سفیان نے ایک عرب سے کہا علم ضرور حاصل کرو ورنہ وہ تم سے نکل کر غیر کے پاس چلا جائے گا ہائے افسوس تم نے کیوں اس کو چھوڑ دیا حالانکہ وہ تو دنیا و آخرت میں عزت و

شرف کا باعث ہے۔

۹۱۴۰ ابوبکر، عبید بن محمد بن صبیح الزیات، محمد بن عثمان بن خالد واسطی، عبدالرحمن ابو مسلم مستملی، سفیان کا قول ہے اے لوگو علم حدیث حاصل کرو اسی پر اکتفاء کرو لہو ولعب سے اسے خلط ملط مت کرو ورنہ تمہارے قلوب سخت ہو جائیں گے۔

۹۱۴۱ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، محمد بن مسلم بن وارۃ، علی بن تمام، سفیان کا قول ہے علم کی مثال اس طبیب کی مانند ہے جو صرف مرض کی جگہ پر دوائی رکھتا ہے۔

۹۱۴۲ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، احمد بن سعید داری، ابو عاصم نبیل، سفیان ثوری کہتے ہیں کہ مجھے ایوب کے بارے میں حدیث کے علاوہ کسی اور چیز سے خطرہ نہیں ہے، نیز ابو عاصم کا قول ہے مجھے سفیان ثوری کے بارے میں سب سے زیادہ حدیث کا خطرہ ہے۔

۹۱۴۳ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن سہل بن عسکر، فریابی، سفیان کا قول ہے اللہ تعالیٰ اصحاب حدیث کی حفاظت فرمائے کیونکہ آفات اور لوگوں کی زبانیں ان کی طرف جلد سرایت کرنے والی ہیں۔

۹۱۴۴ ابراہیم بن عبداللہ، محمد، محمد بن سہل ابن عسکر، محمد بن یوسف فریابی کہتے ہیں کہ سفیان ثوری عجمی اور ادنیٰ طبقہ لوگوں کے سامنے علم حدیث بیان کرنے سے اجتناب کرتے تھے جب ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا ان کے علم میں خلط ملط کے خطرہ کی وجہ سے میں ایسا کرتا ہوں۔

۹۱۴۵ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن مسعود، محمد بن رافع، عبدالرزاق، سفیان ثوری کا قول ہے ہم آج بھی علم حدیث کو فضیلت کا ذریعہ سمجھتے ہیں کیونکہ روز اشیاء میں کمی کے باوجود اس میں اضافہ ہو رہا ہے کاش علم حدیث آخرت میں میری نجات کا ذریعہ بن جائے۔

۹۱۴۶ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سفیان سے کہا اگر آپ علم کی اشاعت کرتے تو لوگوں کو نفع ہوتا اور آپ کو اس پر اجر ملتا سفیان نے فرمایا خدا کی قسم اگر مجھے کسی کے بارے میں صحیح نیت کے ساتھ حصول علم کا علم ہو جائے تو میں خود اس کے گھر جا کر حدیث بیان کروں۔

۹۱۴۷ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن رافع، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ مجھ سے سفیان ثوری نے فرمایا مجھے خطرہ ہے کہ طلب حدیث اعمال بد سے نہ ہو کیونکہ تمام اعمال بد میں مجھے کمی نظر آرہی ہے اور طلب حدیث میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔

۹۱۴۸ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، احمد بن ہاشم بلسر آبن ربیعہ کہتے ہیں کہ سفیان بھی عسقلان میں حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے النھریت العین المجرت العین اور بعض مرتبہ حدیث بیان کرتے ہوئے کسی سے فرماتے علم حدیث تیرے لئے عسقلان کی ولایت سے بہتر ہے۔

۹۱۴۹ ابوبکر طلحی، حسن بن عباس، ابو ہشام، وکیع کہتے ہیں کہ سفیان نے ایک شخص سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا یہ تیرے حق میں رے کی ولایت سے بہتر ہے۔

۹۱۵۰ ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں نے صنعاء یمن میں سفیان ثوری کو ایک بچہ کو حدیث کا املا کراتے دیکھا۔

۹۱۵۱ ابو محمد بن حیان، ولی بن سعید، یوسف بن یعقوب سدوسی، احمد بن یونس، سفیان کا قول ہے طلب علم فلاں عن فلاں کے بجائے خشیت الٰہی کا نام ہے۔

۹۱۵۲ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی الحارث، عبدالفرج کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے مشہور کہاوت ہے دنیا کی عدم حرص کی وجہ سے تم حافظ الحدیث بن جاؤ گے۔

۹۱۵۳ ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سفیان سے کہا جیسے تم نے حدیث سنی ہے ویسے ہی من وعن ہمارے سامنے بیان کرو سفیان نے کہا خدا کی قسم یہ ناممکن ہے کیونکہ علم حدیث تو صرف معانی کا نام ہے۔

۹۱۵۴ ابراہیم محمد، محمد بن صباح، زید بن حباب، سفیان کا قول ہے اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میں نے من وعن تمہارے سامنے اسی طرح حدیث بیان کی ہے جس طرح میں نے سماع کیا تو تم میری تصدیق مت کرنا۔

۹۱۵۵ ابراہیم محمد، ابو ہمام، اشجعی، سفیان کا قول ہے کاذب انسان کی اس کے چہرے سے ہی شناخت ہو جاتی ہے۔

۹۱۵۶ عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد بن زیاد، ابو عبدالرحمن بن ورقش، احمد بن ابی الحواری ابو سعید عبدالکریم موصلی، زید بن ابی الزرقاء کہتے ہیں کہ ایک روز ہم سفیان کے دروازہ پر تحقیق حدیث میں مشغول تھے کہ سفیان نے ہمارے پاس سے گزرتے ہوئے فرمایا اے لوگو جلد از جلد اس علم کی برکت حاصل کرو کیونکہ اس دنیا میں تمہاری امید پوری نہیں ہو سکتیں۔

۹۱۵۷ عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد، محمد بن اسماعیل صائغ، علوانی یحییٰ بن ایوب، ثوری کا قول ہے طلب علم کے وقت میں نے اللہ تعالیٰ سے معیشت کا سوال کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں طلب علم کے لئے اپنے کو فارغ کرتا ہوں۔

۹۱۵۸ عبدالمنعم احمد بن محمد، ابو بکر محمد بن عیسیٰ واسطی، ابو ولید کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا میں نے یہ علم غیر اللہ کے لئے حاصل کیا تو مجھے میرا مقصود مل گیا۔

۹۱۵۹ عبدالمنعم، احمد، جعفری، احمد بن سنان، عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ ایک بار ہمارے سامنے سفیان ثوری اس طرح کھڑے ہوئے گویا ان سے حساب لیا جا رہا ہے اس ہیبت کی وجہ سے ہم ان سے بات کرنے کی جرأت نہ کر سکے کچھ دیر کے بعد ہم نے ان کے سامنے حدیث کا تذکرہ کیا تو ان پر طاری حالت ختم ہو گئی اور انہوں نے حدیث بیان کرنا شروع کر دی۔

۹۱۶۰ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن وہب غزی، محمد بن ابی السری، ضمرہ کہتے ہیں کہ حماد بن زید نے سفیان ثوری کی وفات پر فرمایا تھا اے سفیان آج کے روز ہم کثرت حدیث کے بجائے کثرت عمل صالح کی وجہ سے آپ پر رشک کرتے ہیں۔

۹۱۶۱ محمد بن ابراہیم، عبیدان بن احمد، عمرو بن عباس، عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں حاکم وقت کے خوف کی وجہ سے ہم نے سفیان ثوری کا جنازہ شب میں اٹھایا سفیان ثوری وفات سے قبل پیٹ کے درد میں مبتلا تھے اور بار بار فرماتے میرا کشف ستر ہو گیا میرا کشف ستر ہو گیا۔

۹۱۶۲ محمد بن علی، محمد بن احمد صباحی، ابو محمد بن حیان، احمد بن حسن بغدادی حفص بن عمر ورمانی، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سفیان کی وفات کے بعد خواب میں مجھے ان کی زیارت ہوئی ان کے سینے پر دو جگہ قرآنی آیت فسیکفیکھم اللہ لکھی ہوئی میں نے دیکھی۔

۹۱۶۳ ابو عبداللہ محمد بن عبیداللہ بن ابراہیم الشیبانی، محمد بن احمد بن عمر، عبدالرحمن بن عمر رستہ عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ جب میں نے سفیان ثوری کو غسل دیا تو ان کے جسم پر قرآنی آیت فسیکفیکھم اللہ لکھی ہوئی تھی۔

۹۱۶۴ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، احمد بن سنان، عبدالرحمن بن مہدی کا قول ہے سفیان کی وفات کے بعد دوسرے روز جریر بن حازم اور حماد بن سلمہ میرے پاس آئے انہوں نے مجھ سے ساتھ چلنے کو کہا تو میں ان کے ساتھ چل دیا راستے میں جریر بن حازم نے یہ شعر پڑھا سفیان کی وفات پر رونے کی مانند کسی کی وفات پر نہیں رویا گیا اس کے بعد خاموش ہو گئے پھر عبدالرحمن صباح نے ایک شعر کہا سفیان اگرچہ اس دنیا سے چلے گئے لیکن ان کے فضائل روشن ستاروں کی کشتی کی طرح روشن ہیں۔

۹۱۶۵ احمد بن جعفر سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق احمد بن رماحی، ابو داؤد کہتے ہیں کہ سفیان کی بصرہ میں وفات ہوئی انہیں رات کے وقت دفن کیا گیا ہم ان کی نماز میں شریک نہیں ہو سکے صبح کو جریر بن حازم اور سلام بن مسکین کے ساتھ ہم ان کی قبر پر حاضر ہوئے جریر نے آگے بڑھ کر ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی پھر روتے ہوئے فرمایا اگر تم کسی میت پر شرافت کی وجہ سے رو

تو آج سفیان پر رواس کے بعد عبداللہ بن صباح نے ایک شعر کہا سفیان اگرچہ اس دار فانی سے کوچ کر گئے لیکن ان کے فضائل اندھیری رات کے روشن ہونے کی طرح روشن تھا۔

۹۱۶۶ قاضی ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن حسن، عبدالملک، یعقوب بن ابراہیم، خلف بن تمیم کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی وفات پر ایک پورا جہان سوگوار تھا۔

۹۱۶۷ ابوبکر طلحی، ابن ابی قماش، ابی نعیم ہیثم خلف بن تمیم محمد بن حمزہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی وفات کے بعد عالم ایک محدث کبیر کے وجود سے خالی ہوگیا۔

۹۱۶۸ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، عبداللہ بن زیاد بن بشر کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا (۱) جب تو دنیا سے تقویٰ سے خالی جائے گا اور مرنے کے بعد متقین سے نہیں ملے گا تو اس وقت تجھے بڑی ندامت کا سامنا ہوگا لیکن اس وقت کی ندامت بے سود ہوگی۔

۹۱۶۹ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، ابوحسان احمد بن خلیل واسطی، ابواحمد محمد بن ابراہیم، ابوصالح اعرج عباس بن محمد حاتم محمد بن عبید طنافسی، سفیان کا قول ہے متقی نوجوان کے لئے خوشخبری ہے کیونکہ اس نے اپنے بیماری کو پہچان لیا۔

۹۱۷۰ ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، اسحاق بن ابراہیم بن جمیش، حاتم رازی، عبدالرحمن بن ہانی، سفیان ثوری نے چند اشعار کہے۔ (۱) تیرے لئے قلیل دنیا ہی کافی ہے جس میں لوگ روٹی اور نمک کے اعتبار سے بھی بخل کرنے والے ہیں (۲) تو ماء فرات سے پانی نوش کرتا ہے اور تو اصحاب ثرید سے نزاع کرتا ہے (۳) مختلف قسم کے حلوے تناول کرنے کے بعد تو بھی ان کی طرح ڈکار لیتا ہے۔

۹۱۷۱ عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد بن زیاد، ابورفاعہ عدوی، ابراہیم بن شارف، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ ایک بار سفیان ثوری نے تین روز تک کچھ تناول نہیں فرمایا اسی حالت میں ان کا ایک گھر سے گزر ہوا جس میں شادی ہورہی تھی ان کے نفس نے ان کو گھر میں جانے کی دعوت دی لیکن اللہ نے ان کی حفاظت فرمائی اور اپنی صاحبزادی کے گھر چلے گئے ان کی صاحبزادی نے روٹی کا ٹکڑا ان کی خدمت میں پیش کیا سفیان نے اسے تناول فرما کر پانی نوش کرکے ڈکار لی اور اس پر اللہ کا شکر ادا کیا

۹۱۷۲ ابوبکر طلحی، ابوطیب بن عبید، محمد بن خلف تیمی، محمد بن صدقہ بن ابی زید تیمی کہتے ہیں کہ سفیان نے دو شعر کہے (۱) اگر تو اللہ سے امید کا خواہاں ہے تو اس پر قناعت کر فضل کثیر اس کے پاس ہے (۲) کون ہے جو فاقہ برداشت کرکے اسے اپنے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔

۹۱۷۳ عثمان بن محمد، عبدالرحمن بجلی، یزید بن عبدالصمد، ابومسہر، حرام بن زفر کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے مندرجہ ذیل اشعار کہے

میں اشتیاق کو دیکھتا ہوں کہ وہ بڑھتا اور بھوکے ہونے کے باوجود دنیا سے نہیں اکتاتے قلیل دنیا بھی ان کی نظر میں برسنے والے بادل کی مانند ہے۔

۹۱۷۴ عثمان بن محمد بن عثمان، عبداللہ بن جعفر، احمد بن محمد بن رشد بن سعید بن خالد بن یزید مروزی، سالم الخواص کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سفیان ثوری سے کہا مجھے آپ پر تعجب ہے سفیان نے ان سے سوال کیا اے میرے بھائی میری کون سی شے آپ کو عجیب لگی اس نے کہا میں دیکھتا ہوں لوگوں کا حتی کہ پرندوں کا بھی کوئی ٹھکانہ ضرور ہوتا ہے لیکن آپ کا کوئی مستقل مستقر نہیں ہے مجھے اس پر تعجب ہے سفیان نے کہا تم مغیرہ بن مقسم ضبی کی شخصیت سے واقف ہو اس نے کہا وہ رجل صالح تھے پھر سفیان نے ان سے سوال کیا ابراہیم نخعی کون تھا اس نے کہا رب جانے سفیان نے کہا علقمہ کون تھا اس نے کہا کہ اس کے بارے میں سوال مت کرو سفیان نے کہا عبداللہ بن مسعود کی شخصیت سے تم واقف ہو اس نے کہا ہاں وہ ثقہ صادق تھے اس کے بعد سفیان نے مغیرہ بن مقسم عن ابراہیم عن علقمہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ اہل جنت کا نور اس قدر ہوگا کہ قریب ہوگا کہ وہ لوگوں کی نظروں کو اچک لے اور جنت کی حوروں کے چہرے بڑے چمکدار ہوں گے لہذا تمہاری اس بات کی وجہ سے اس تمنا کو نہیں چھوڑ سکتا۔

۹۱۷۵- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، قاضی ابواحمد، احمد بن سلیمان بن ایوب مکی، احمد بن محمد بن حسین عباسی، ابومحمد بن حیان، محمد بن موسیٰ حلوانی، عیسیٰ بن یوسف بن طباع، حلبیس بن محمد کلابی، سفیان ثوری، مغیرہ، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے جنت کی چھت پر ایک نور ظاہر ہوگا جنتی نظریں اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھیں گے تو انہیں سوراخ میں ایک حور نظر آئے گی جس کے چہرہ پر مسکراہٹ ظاہر ہوگی۔

۹۱۷۶- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابراہیم بن محمد شافعی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے مجھ کو چند اشعار سنائے (۱) دنیا نے صالحین کو بیکار دیا تو تیرے لیے فضیل، یوسف اور ان کے صاحبزادے اور اللہ کافی ہے (۲) ابن سعید، یحییٰ اور نواحی کے مقتدیٰ ہیں اور فاروق سچائی میں بے مثل ہیں (۳) یہی لوگ میرے اصحاب اور میرے پسندیدہ ہیں ان پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو۔

۹۱۷۷- عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید ابن الاعرابی، محمد بن علی الصائغ، ابراہیم بن محمد شافعی کہتے ہیں کہ میں نے سری بن حیان کو کہتے سنا کہ سفیان کو گزشتہ اشعار بہت پسند آئے اور انہوں نے ان میں درج ذیل اشعار کا اضافہ کیا (۱) اہل تقویٰ کے لئے نسبت کی حقارت نقصان دہ نہیں ہے اہل تقویٰ ہمیشہ معزز و مکرم رہے ہیں (۲) ہمیشہ تقویٰ غنی کی زیادتی کا سبب بنتا ہے۔

۹۱۷۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، احمد بن سعید رباطی، غیاث بن واقد، کہتے ہیں کہ ایک شب سفیان نے بہت طواف کیے بعد ازاں طویل نماز پڑھی اس کے بعد لیٹ گئے پھر پہاڑ پر اپنے مستقر کی طرف چلے راستہ میں کسی چیز نے ان کو ڈس لیا جس کی وجہ سے انہیں بخار ہو گیا اور وہ بخار کی حالت میں بستر پر لیٹ گئے۔ اف کتنا اس کا درد ہے۔ تعجب ہے جو اس سے محبت کرے۔

۹۱۷۹- عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید بن زیاد، ابوداؤد، الرباطی، غیاث بن داؤد جو اسطخر کے باشندے اور سفیان کے تلمیذ تھے کہتے ہیں حضرت سفیانؒ کی وفات پر ایک شخص نے یہ مرثیہ کہا ہے: سفیان مر گئے اس حال میں کہ وہ قابل تعریف اور نیکوکار تھے۔ ایسے قاری سے کنارہ کش تھے جس کو خواہشات دنیا نے پچھاڑ لیا ہو۔ تم سب اس شخص پر فدا ہو جس نے اپنے دین کو محفوظ رکھا حتیٰ کہ وہ دائمی نیند سو گیا۔

۹۱۸۰- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن محمد، زکریا بن عدی کہتے ہیں: حضرت سفیانؒ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے: میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ تھوڑے دین پر قانع ہو جاتے ہیں لیکن دنیا گھٹنے پر راضی نہیں ہوتے۔ پس تو اپنے دین کو لے کر بادشاہوں سے مستغنی ہو جا جو کہ اپنی دنیا کو لے کر دین سے بے نیاز ہو گئے ہیں۔

۹۱۸۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ ابن محمد، محمد بن اسحٰق البابلی، اسحاق البابلی کہتے ہیں میں نے حضرت سفیان کو یہ اشعار پڑھتے سنا: میں نے حقیقت پالی پس تم کچھ اور گمان نہ کرو، بے شک دین کی سلامتی بھی اس درہم کے ساتھ ہے۔

۹۱۸۲- ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن صالح، یحییٰ بن آدم کے ہم نشیں ابوبکر کہتے ہیں: حضرت سفیان ثوریؒ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے اکثر لوگوں کو تو پائے گا کہ جب تو ان کے ساتھ بھائی چارگی کرے گا اور ان کے حالات کی کھود کرید کرے گا تو تو (ان کے نزدیک) صاحب امانت اور صاحب تقویٰ اس شخص کو پائے گا جو کھلے ہاتھوں اور ٹھنڈی آنکھوں والا ہوگا پس تو اس سے عاجزی اور مسکنت کو لات مار کیونکہ تو جس قدر اس کے قریب ہوگا اسی قدر وہ تجھ سے کنارہ کرے گا۔

۹۱۸۳- قاضی ابواحمد، ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، محمد بن مہران، سعید بن ابی سعید، حفص بن عمرو ابن اخ سفیان الثوری کہتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوریؒ نے عباد بن عباد کو خط لکھا

امابعد!

تم ایسے زمانے میں جی رہے ہو کہ صحابہ کرامؓ اس زمانے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ ان کے پاس جو علم تھا وہ ہماری وسعت سے باہر ہے۔ ان کا جو مرتبہ تھا اس کو پانے سے ہم عاجز ہیں۔ پس ہمارا کیا حال ہے جبکہ ہم

نے اس زمانہ کو قلیل علم ،قلیل صبر اور نیکی پر مدد کرنے والے تھوڑے ساتھیوں کے ساتھ اس کو پایا ہے جبکہ لوگوں
میں شر وفساد بڑھ گیا ہے اور دنیا کا گدلا پن خوب نکھر کر آ گیا ہے۔ پس تم پر پہلے زمانہ کی موافقت لازم ہے۔ تم اس
کو مضبوطی سے تھام لو۔ یہ عاجزی اور گوشہ نشینی کا زمانہ ہے۔ لوگوں سے میل جول بالکل کم کر دو۔ کیونکہ پہلے جب
لوگ ایک دوسرے سے ملا کرتے تھے تو ایک دوسرے سے دین میں فائدہ حاصل کرتے تھے لیکن آج یہ بات ختم
ہو چکی ہے۔ پس موجودہ حالات میں نجات اسی میں ہے کہ ہم لوگوں سے کنارہ کر لیں۔ خبردار امراء وحکام سے
بچنا کسی کام کیلئے بھی ان سے مت ملنا جلنا خواہ تجھے کسی مظلوم کی سفارش وغیرہ کیلئے کہا جائے کیونکہ حقیقت میں وہ
شیطان کی طرف سے دھوکہ ہوگا۔ اے بھائی عابد جاہل اور عالم فاجر کے فتنہ سے بھی اپنی حفاظت کرنا، کیونکہ یہ ہر
مفتون کے لئے فتنہ ہے۔ اے بھائی اس بات کی خواہش مت کرو کہ لوگ تمہارے اقوال پر عمل کریں یا ان کی نشرو
اشاعت کی جائے۔ اے بھائی حکومت کی تمنا مت کرو، کیونکہ ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہیں سونے چاندی سے
زیادہ حکومت پسند ہوگی۔ ریاست ایک ایسا باب ہے جسے صاحب بصیرت عالم ہی جانتا ہے۔ اے میرے بھائی
ایسا زمانہ بھی آنے والا ہے جس میں انسان سلامتی کے ساتھ موت کی خواہش کرے گا والسلام۔

۹۱۸۴ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، محمد بن یزید رفاعی، داؤد بن یمان اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ سفیان نے مہدی سے سوال کیا
امسال تمہارے حج کے اخراجات کی مقدار کیا تھی میں نے لاعلمی کا اظہار کیا، سفیان نے فرمایا لیکن عمر بن خطاب کے حج کا کل خرچ سولہ
دینار تھا لیکن اس کو بھی زیادہ سمجھا۔

۹۱۸۵ احمد بن جعفر بن مسلم، سلیمان بن احمد بن احمد، احمد بن علی ابار، حسن بن شجاع، ابونعیم کہتے ہیں کہ مہدی کی مکہ آمد کے وقت سفیان
بھی مکہ میں تھے، سفیان نے مہدی کو بلا کر ان سے فرمایا خوف خدا کرو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت عمر نے سولہ دینار میں حج کیا تھا۔

۹۱۸۶ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری کا قول ہے میں مہدی کے پاس گیا اس وقت وہ حج کی
تیاری میں مصروف تھے میں نے ان سے کہا یہ کیا ہے حالانکہ حضرت عمر نے سولہ دینار میں حج کیا ہے۔

۹۱۸۷ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیر فریابی، سفیان کہتے ہیں کہ میں مہدی کے پاس گیا میں نے ان سے کہا مجھے معلوم ہوا
ہے کہ حضرت عمر نے بارہ دینار میں حج کیا ہے لیکن تمہارا معاملہ ان سے مختلف ہے مہدی نے ناراضگی کی حالت میں فرمایا کیا تم چاہتے ہو
میں تم جیسا بن جاؤں میں نے کہا کہ آپ کوشش تو کیجئے انہوں نے کہا کہ آپ کا خط ہمیں مل چکا ہے ہم نے اسے نافذ کر دیا ہے میں نے کہا
کہ خدا کی قسم میں نے تمہاری طرف کوئی چیز نہیں لکھی۔

۹۱۸۸ جعفر بن سری، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، فضل بن محمد بیہقی، ابوہشام رفاعی، داؤد بن یحییٰ بن یمان کہتے ہیں کہ میرے والد نے
سفیان ثوری کو کہتے سنا ایک بار مہدی نے میری صحبت میں رہنے کے لئے مجھ سے فرمائش کی میں نے ان سے کہا کہ آپ کے ساتھی اس
بارے میں آپ کی پیروی نہ کرسکیں گے، اس کے بعد مہدی نے مجھ سے کہا آپ نے خط کے ذریعے ہم سے کچھ مطالبات کئے تھے جنہیں
ہم نے پورا کر دیا ہے سفیان نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تمہاری طرف کچھ نہیں لکھا پھر میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ روٹی اور سبزی پر
اکتفا کرلیں تو یہ آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

۹۱۸۹ احمد بن اسحاق، ابوعبداللہ محمد بن یوسف، ابوالحسن بن ابراہیم عیاشی کہتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ ایک بار ہارون الرشید نے زبیدہ سے
دوسری شادی کی اجازت طلب کی زبیدہ نے کہا کہ یہ ناجائز ہے ہارون نے پوچھا کہ کیسے ناجائز ہے؟ زبیدہ نے کہا اگر ہمارا فیصلہ سفیان
فرمائیں تو کیسا ہے؟ ہارون نے کہا کہ بہت بہتر! ہارون نے سفیان سے کہا میری اہلیہ کا کہنا ہے کہ دوسری شادی میرے لئے ناجائز ہے

حالانکہ قرآن سے اس کا جواز معلوم ہوتا ہے سفیان نے کہا کہ قرآن سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر تم دونوں کے درمیان عدل قائم نہ کرسکو تو پھر یہ تمہارے لئے صحیح نہیں ہے، راوی کہتا ہے کہ ہارون نے سفیان کا جواب سن کر ان کے لئے دس ہزار درہم کا اعلان کیا لیکن سفیان نے وہ رقم قبول نہیں کی۔

۹۱۹۰ عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، جبیر بن احمد واسطی، زکریا بن یحییٰ کوفی، قبیصہ بن عقبہ، عباد، سماک، سفیان ثوری کا قول ہے: ائمہ عدل صرف پانچ ہیں (۱) ابوبکر (۲) عمر (۳) عثمان (۴) علی (۵) عمر بن عبدالعزیز ان پانچ کے علاوہ کے بارے میں عدل کا قول کرنے والا حد سے تجاوز کرنے والا ہے۔

۹۱۹۱ سلیمان بن احمد، محمد بن نصر بن حمید، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، یحییٰ بن ایوب مقابری، علی بن ثابت کا قول ہے میں نے سفیان کو مکہ کے راستے میں دیکھا اس وقت ان کی موجودہ تمام اشیاء کی قیمت ایک درہم اور چار دانق سے زیادہ نہیں تھی۔

۹۱۹۲ احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن ایوب حورانی، حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے یہود ونصاریٰ سے مصافحہ کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا پاؤں سے انہیں مصافحہ کرو۔

۹۱۹۳ احمد بن جعفر، احمد بن علی ابوبکر، ابراہیم ضمرۃ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے سوال کیا کہ ناقوس کی آواز سننے کے وقت میں کیا کروں انہوں نے فرمایا گدھے کے ہنہنانے کے وقت جو تم کہتے ہو وہی کہو۔

۹۱۹۴ احمد بن جعفر، احمد بن علی ابار، ہارون بن زید، ولید بن مسلم، سفیان ثوری کا قول ہے، حاکم وقت کو نرم انداز میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا صاحب بصیرت عادل عالم ہی دعوت دے۔

۹۱۹۵ محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، مسیب بن واضح، مخلد بن تمیم کہتے ہیں کہ سفیان سے پوچھا گیا اے ابوعبداللہ لوگ چلے گئے اور ہم ایک مریض وشکست خوردہ گھوڑے پر رہ گئے ثوری نے کہا اگر وہ راستے پر چلنے والا ہو تو بہت عمدہ ہے۔

۹۱۹۶ قاضی ابواحمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری کہتے ہیں کہ ایک صاحب عقل نے کہا لوگ اور ہمارے سردار چلے گئے لیکن ہم پیچھے رہ جانے والے گدھوں پر باقی رہ گئے ہیں۔ سفیان رحمہ اللہ نے اس شخص کو کہا اگر تو راستے پر ہے تو تیری حالت درست ہے۔ (خواہ تو آگے ہے یا پیچھے رہ گیا ہے)۔

۹۱۹۷ اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی الحواری، محمد بن ثوبہ، عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں جب سفیان رحمہ اللہ سے پوچھا گیا بندے کے دل میں جو برائی کا خیال آتا ہے اس پر بھی خدا پکڑ فرمائیں گے؟ فرمایا: اگر وہ اس خیال پر پختہ عمل کرنے کا ارادہ کرلے تو اس کی پکڑ ہوگی۔

۹۱۹۸ اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، ابن ابی الحواری کہتے ہیں میں نے وکیع رحمہ اللہ کو مکہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سفیان رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں نے کعبۃ اللہ کے اردگرد جو عمارات بنائی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ فرمایا ان کی طرف مت دیکھو وہ لوگوں نے اس لئے بنائی ہیں کہ کعبہ کو چھوڑ کر ان کی طرف دیکھا جائے۔

۹۱۹۹ قاضی ابواحمد، محمد بن حیان، الحسن ابن ابراہیم بن بشار، سلیمان بن داؤد، یحییٰ بن المتوکل کہتے ہیں میں حضرت سفیان رحمہ اللہ کے ساتھ تھا کہ آپ رحمہ اللہ کا ایسے شخص پر گزر ہوا جو مضبوط عمارت تعمیر کررہا تھا آپ رحمہ اللہ نے مجھے فرمایا اس کی طرف مت دیکھو۔ میں نے عرض کیا کیوں؟ اے ابوعبداللہ اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اس نے یہ عمارت اس لئے تعمیر کی ہے کہ لوگ اس کی شان وشوکت کو دیکھیں اگر اس کو معلوم ہو کہ کوئی گزرتا ہوا شخص اس کی طرف نظر بھی نہیں اٹھائے گا تو وہ یوں بلند عمارت نہ کھڑی کرتا۔

۹۲۰۰ اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، وکیع رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے سفیان رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر

کسی کی دعوت مت قبول کر، صرف ان لوگوں کی دعوت قبول کرو کہ جن کے کھانے کو تمہارا دل خوشی سے کھائے (اور یہ شبہ نہ ہو کہ اس کے مال میں کسی قسم کا شائبہ ہے)۔

۹۲۰۱ اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، اخی محمد کہتے ہیں ایک شیخ جو حضرت سفیان رحمہ اللہ کے کاتب تھے سفیان رحمہ اللہ کے پاس آئے۔ سفیان رحمہ اللہ نے ان کو فرمایا اے شیخ تو فلاں گورنر کا منشی رہا پھر وہ معزول ہوا اور دوسرا شخص گورنر بنا تو اس کا منشی بنا پھر وہ بھی معزول ہوا اور تیسرا شخص گورنر بنا تو اس کا بھی منشی بنا۔ قیامت کے دن ان سب میں تیرا برا حال ہوگا۔ قیامت کے دن پہلے شخص کو بلایا جائے گا اور اس سے باز پرس کیا جائے گی اس کے ساتھ تجھے بلایا جائے گا اور تجھ سے بھی سوال جواب ہوگا۔ ان کاموں کے بارے میں جو تو نے اس کے لئے کئے۔ پھر اس کو چھوڑ دیا جائے گا لیکن تجھے روک لیا جائے گا۔ پھر دوسرے شخص کو بلایا جائے گا اس کے ساتھ بھی تجھ سے سوال جواب ہوگا پھر اس کو چھوڑ دیا جائے گا اور تجھے روک لیا جائے گا۔ اور پھر تیسرے شخص کے ساتھ بھی تیرا یہی حال ہوگا یوں تو ان سب میں بدترین حالت والا ہوگا۔ شیخ نے کہا اے ابوعبداللہ پھر میں اپنے اہل وعیال کا کیا کروں؟ حضرت سفیان رحمہ اللہ نے فرمایا لوسنو اس شخص کی بات جب یہ اللہ کی نافرمانی کرے گا تو اس کے اہل وعیال کو رزق ملے گا لیکن جب اللہ کی فرمانبرداری کرے گا تو اس کے اہل وعیال بھوکے مرجائیں گے۔ پھر لوگوں کو مخاطب ہوکر فرمایا صاحب عیال کی اقتداء مت کرو کیوں کہ جب بھی اس سے کوئی برائی سرزد ہوتی ہے وہ اہل وعیال کا عذر لیکر رونے بیٹھ جاتا ہے۔

۹۲۰۲ اسحٰق بن ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری بشیر بن ابی سری کہتے ہیں میں سفیان اور یحییٰ بن سلیم حطیم کعبہ میں جمع ہوئے۔ یحییٰ سفیان کو ابن منکدر سے روایت کرتے ہوئے بیان کرنے لگے کہ اگر کوئی شخص قیامت کے دن اللہ عزوجل کی بارگاہ میں آئے جس نے تمام فرائض کو ادا کیا ہو لیکن وہ دنیا کی محبت میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم فرمائیں گے کہ وہ تمام مخلوقات کے سامنے کھڑا ہوکر یہ ندا دے سنو اس فلاں ابن فلاں شخص نے اس چیز کو محبوب رکھا ہے جس سے اللہ نے نفرت فرمائی ہے۔

۹۲۰۳ محمد بن احمد بن علی، ابوعروبہ، المسیب بن واضح، یوسف بن اسباط کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ان داخل ہونے والے لوگوں میں سے اکثر لوگوں کو اہل وعیال اور ان کی حاجت لے کر آئی ہے اور اس زمانے میں جو مال اللہ کی راہ میں تیار کرلیا جائے وہ سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔

۹۲۰۴۔ محمد بن علی، ابویعلیٰ محمد بن سعید الحرانی محمد بن علی الرملی، عیسیٰ بن یونس کہتے ہیں میں سفیان ثوری رحمہ اللہ سے ملا آپ رحمہ اللہ نے مجھے فرمایا صاحب عیال کے ساتھ دھوکہ مت کھانا، ہر صاحب عیال کا معاملہ خلط ملط ہوگا۔ میں نے عرض کیا اے ابوعبداللہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کی ملکیت میں بھی دو سو دینار ہیں جنھیں آپ نے تجارت میں لگا رکھا ہے۔ عیسیٰ کہتے ہیں میں جہاد سے واپس لوٹا اور آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک مرگئی تو مجھے سکون مل گیا۔ آپ رحمہ اللہ کا ایک سعید نامی بیٹا تھا جو فوت ہوگیا تھا۔

۹۲۰۵۔ محمد بن علی، حامد بن شعیب، عبداللہ بن محمد البغوی، عبیداللہ بن عمر القواریری، الزبیری کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ صاحب عیال کی پرواہ نہ کرنا اس کے ساتھ دھوکہ کھا۔

۹۲۰۶۔ القاضی ابواحمد، احمد بن محمد بن محمد بن الحسین، محمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن محمد العسقلانی، عبداللہ بن خبیق، موسیٰ بن عبدالرحمٰن کی سند سے مروی ہے حذیفہ بن قتادہ مرعشی کہتے ہیں مجھے سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں اس ہزار درہم ایسے چھوڑ کر مروں جن کے بارے میں مجھ سے سوال کیا جائے اس سے زیادہ مجھے پسند ہے کہ میں فقیر رہوں۔

۹۲۰۷۔ محمد بن ابراہیم محمد بن خالد بن یزید محمد بن طلف، داؤد بن الجراح کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا گزشتہ

زمانے میں مال ایک ناپسندیدہ چیز تھی اور آج مومن کی ڈھال ہے۔

۹۲۰۸ محمد بن ابراہیم، عبدالرحمن بن ابی قرصافہ، عبداللہ بن خبیق، عبداللہ بن محمد الباھلی کہتے ہیں ایک شخص ثوری رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے ابوعبداللہ کیا آپ بھی یہ دنانیر رکھتے ہیں؟ فرمایا چپ رہو اگر یہ دنانیر نہ ہوتے تو یہ بادشاہ لوگ ہمیں اپنے ہاتھوں کا رومال بنالیتے۔ نیز سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس شخص کے ہاتھ میں کچھ مال ہو وہ اس کو بڑھائے کیوں کہ آج وہ زمانہ ہے انسان حاجت کے وقت سب سے پہلے اپنے دین پر چھری پھیرتا ہے۔ ایک شخص آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اے ابوعبداللہ میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں فرمایا اس شخص کے ساتھ مت ہونا جو تجھ پر احسانات کرے کیوں کہ اگر تو خرچ میں اس کی برابری کرے گا تو تجھے نقصان پہنچے گا اور اگر وہ تجھ سے بڑھ گیا تو تجھے حقیر خیال کرے گا۔

۹۲۰۹۔ سلیمان بن احمد، محمد بن الحسین الانماطی، یحییٰ بن یوسف الزمی، ابوالاحوص سلام بن سلیم کہتے ہیں مجھے سفیان نے کہا بہادروں والا کام کر حلال کما اور اہل وعیال پر خرچ کر۔ آپ رحمہ اللہ جب کسی شخص کو تجارت میں کامیاب دیکھتے تو فرماتے اچھا نوجوان ہے اگر اس کو جلد صلہ ملا۔

۹۲۱۰۔ قاضی، احمد بن محمد بن مصقلہ، احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعید، ابواحمد الزبیری کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کہتے سنا اہل وعیال والے کے ساتھ دھوکہ مت کھا۔

۹۲۱۱ سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ بن رزین الحلبی، عبید بن جناد الحلبی، عطاء بن مسلم خفاف، سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں بصرہ گیا اور یوسف بن عبید کے پاس بیٹھا تھا۔ کہ دیکھا ان کے پاس کچھ نوجوان ہیں وہ یوں خاموش ہیں گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ میں نے کہا اے قاریوں کی جماعت اپنے سروں کو اٹھاؤ راہ عمل تو واضح ہے۔ عمل کرو اور لوگوں پر بوجھ نہ ہو۔ یونس رحمہ اللہ نے ان نوجوانوں کی طرف سر اٹھایا اور کہا کھڑے ہو جاؤ آئندہ میں کسی کو اپنے پاس بیٹھا ہوا نہ دیکھوں جب تک کہ وہ اپنی روزی نہ کمالے چنانچہ وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ سفیان کہتے ہیں اللہ کی قسم اس کے بعد میں نے ان لوگوں کو یونس رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا نہیں دیکھا۔ میں نے کسی کو بھی یوسف کی مجلس میں نہیں دیکھا۔

۹۲۱۲ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، ابوحسان احمد بن خلیل واسطی، ابن عبید طنافسی کہتے ہیں کہ سفیان نے قراء کی جماعت کو مخاطب کر کے کہا نظریں اٹھا کر دیکھو راستہ واضح ہے اللہ سے ڈرو اسی سے سوال کرو لوگوں پر وزن مت ہو۔

۹۲۱۳ ابوبکر طلحی، حبیب بن نصر مہلبی، عمر بن عبدالحکیم، عبدالسلام بن عبداللہ کوفی، شعیب بن حرب کہتے ہیں کہ ثوری نے مجھ سے کہا اے ابو صالح میری تین باتیں پلے سے باندھ لے (۱) بھوک کے وقت کسی سے سوال مت کرنا (۲) نمک کے بارے میں کسی سے سوال مت کرنا (۳) پیاس کے وقت برتن کی جگہ ہاتھ استعمال کرنا۔

۹۲۱۴ قاضی ابواحمد، احمد بن محمد بن حسن، عبداللہ بن خبیق، عبداللہ بن عبدالرحمن، ثوری کا قول ہے حلال مال میں انسان فضول خرچی سے محفوظ رہتا ہے۔

۹۲۱۵ ابوبکر طلحی، حسن بن عباش، ابوسعید اشج، ابواسامہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی وفات کے وقت بصرہ میں تھا سفیان کی وفات والی شب کی صبح یزید بن ابراہیم صبیحہ سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا گزشتہ شب مجھے خواب کے ذریعے اطلاع دی گئی کہ آج شب امیرالمومنین سفیان ثوری کی وفات ہوگئی ہے۔

۹۲۱۶ ابوبکر طلحی، محمد بن محمد بن فورک اصبہانی، عبداللہ بن فورک، علی بن بشر کہتے ہیں کہ ابراہیم بن عیسیٰ زاہد اصبہانی نے مجھے بتایا کہ انہیں خواب میں حضور ﷺ نے فرمایا سفیان کی مجلس میں جایا کرو۔

۹۲۱۷ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، ابوورداء، عبدالعزیز بن خبیب مروزی، احمد بن سعید، یزید بن ابی حکیم کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی میں نے آپ ﷺ سے سفیان کے بارے میں سوال کیا آپ نے ان کی تعریف فرمائی پھر میں نے ان سے عرض کیا کہ یارسول اللہ سفیان کہتے ہیں کہ معراج کے موقع پر آسمان پر حضرت یوسف کو دیکھا ہے آپ نے فرمایا ان کی بات درست ہے۔

۹۲۱۸ محمد بن ابراہیم بن علی، مفضل بن محمد جندی، یونس بن صفار، یزید بن ابی حکیم کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں آپ ﷺ کی زیارت ہوئی میں نے آپ سے سفیان کے بابت سوال کیا تو آپ نے ان کی تعریف فرمائی پھر میں نے عرض کیا کہ وہ ہم سے ابو ہارون عن ابی سعید کے واسطہ سے حدیث معراج بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ثوری، ابو ہارون اور ابوسعید نے سچ کہا۔

۹۲۱۹ ابو محمد بن حیان، عبدالرحمن بن ابی حاتم، احمد بن عمیر طبری محمد بن مہران، ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی تو میں نے آپ سے لوگوں کے بابت سوال کیا آپ نے فرمایا سفیان کی صحبت اختیار کرو۔

۹۲۲۰ محمد بن علی، ابوبشر دولابی، ابن المقری، سفیان کا قول ہے میں نے سفیان سے خواب میں وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا لوگوں سے اختلاط کم رکھو۔

۹۲۲۱ محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن فرج دمشقی، قاسم بن عثمان جرعی، ابراہیم بن ایوب، سفیان کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں سفیان ثوری سے وصیت کی درخواست کی تو انہوں نے لوگوں سے کم اختلاط کا حکم دیا۔

۹۲۲۲ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، سلیمان بن احمد، قاسم بن زکریا مطرز، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق سراج، ابوسعید اشج، ابراہیم بن اعین بجلی کہتے ہیں کہ ایک بار مجھے خواب میں سفیان کی سرخ ریش ہونے کی حالت میں زیارت ہوئی میں نے ان کی خیریت دریافت کی تو فرمایا میں سفرۃ کے ساتھ ہوں میں نے پوچھا سفرۃ کیا ہوتا ہے انہوں نے فرمایا شریف نیک لوگوں کے ساتھ ہوں۔

۹۲۲۳ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، محمد بن یوسف بغدادی، عبداللہ بن عمر زائدہ بن ابی رقاد کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی خواب میں مجھے زیارت ہوئی میں نے ان سے دریافت کیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا، انہوں نے فرمایا اللہ نے مجھے جنت میں داخل فرما کر فراوانی سے اس کی نعمتوں سے مالا مال فرمایا اور اپنی آستین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا میں نے صرف اس قدر دنیا حاصل کی۔

۹۲۲۴ ابوبکر، حسن بن حباش، احمد بن ابراہیم دورقی، اباح بن جراح، ہذیل کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی مجھے خواب میں زیارت ہوئی تو میں نے ان کی خیریت دریافت کی تو انہوں نے فرمایا اللہ نے میری مغفرت فرمادی۔

۹۲۲۵ محمد بن احمد بن ابان، ابی، عبداللہ بن محمد ابن عبید، رباح بن جراح علی بن ہذیل کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کو میں نے خواب میں دیکھا تو گزشتہ روایت کی گفتگو کے مطابق میری ان سے گفتگو ہوئی۔

۹۲۲۶ قاضی ابواحمد، احمد بن محمد بن حسن، احمد بن ابراہیم دورقی، مؤمل بن اسماعیل نے بیان کیا ہے کہ ایک شب خواب میں مجھے سفیان ثوری کی زیارت ہوئی تو میں نے ان کی خیریت دریافت کی انہوں نے جواب دیا اللہ نے میری مغفرت فرمادی میں نے ان سے پوچھا اے ابوعبداللہ حضور ﷺ اور ان کی جماعت سے آپ کی ملاقات ہوئی ہے فرمایا ہاں۔

۹۲۲۷ محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید، رجاء سندی، مؤمل عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی خواب میں مجھے زیارت ہوئی میں نے ان سے حال واحوال لئے انہوں نے فرمایا آپ اور صحابہ کرام سے میری ملاقات ہوئی ہے۔

۹۲۲۸ قاضی ابواحمد محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن منصور، محمد بن عثمان، مہران بن زائدہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں ہوں اور سفیان ایک درخت سے اڑ کر دوسرے درخت پر جارہے ہیں (ترجمہ) ”وہ جو آخرت کا گھر ہے ہم نے اسے ان لوگوں کے لئے تیار کر رکھا ہے جو ملک میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور انجام نیک تو پرہیزگاروں ہی کا ہے۔“ (از قصص ۸۳)

۹۲۲۹ محمد بن احمد بن عمر، ابی، ابوبکر سفیان، محمد بن حسین، ابو ولید کلبی، حفص بن نفیل نذاہی، کہتے ہیں کہ میں نے داؤد طائی کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے سفیان بن سعید جو خیر اور اہل خیر کو پسند کرنے والے تھے کے بارے میں پوچھا انہوں نے مسکرا کر فرمایا خیر نے ان کو اہل خیر کے درجات تک پہنچادیا ہے۔

۹۲۳۰ محمد بن احمد بن عمر، ابی، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، علی بن اسحاق، معمر بن راشد کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک کی وفات کے بعد مجھے خواب میں ان کی زیارت ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ دنیا سے نہیں گئے انہوں نے اثبات میں جواب دیا پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا انہوں نے فرمایا اللہ نے میرے تمام گناہ معاف فرمادیئے، پھر میں نے ان سے سفیان کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے قرآن کی آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے (از النساء ۶۹)

۹۲۳۱ ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن معدان، محمد بن عبداللہ، ابو القاسم، محمد بن فرات کوفی، ابو اسامہ، سیف بن ہارون برجمی کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے خواب دیکھا کہ میں ایسی جگہ پر ہوں جو دنیا میں نہیں ہیں، اسی اثناء میں میرے نزدیک سے ایک حسین وجمیل شخص گزرا میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں اللہ آپ پر رحم فرمائے انہوں نے فرمایا کہ میں یوسف بن یعقوب ہوں میں نے ان سے عرض کیا کہ بہت روز سے میری ایک خواہش تھی کہ آپ سے میری ملاقات ہو جائے تو میں آپ سے ایک سوال کروں انہوں نے مجھے سوال کی اجازت دے دی میں نے ان سے رافضہ اور اباضیہ کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا دونوں کا تعلق یہود سے ہے پھر میں نے ان سے کہا ہم سفیان ثوری اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ رہتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ وہ اللہ کے محبوب بندے ہیں۔

۹۲۳۲ سلیمان بن احمد، علان بن عبدالصمد طیالسی، قاسم بن دینار، مصعب بن مقدام کہتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ آپ ﷺ سفیان ثوری کا ہاتھ پکڑے ہوئے فرمارہے ہیں یہ اچھا طریقہ ہے۔

۹۲۳۳ عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد بن زیاد، ابوعباس فضل بن اشج فضل بن ولید غنوی، حسن بن سماک کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ سفیان ثوری آسمان وزمین کے درمیان معلق عرش پر ہیں میں نے ان سے خیریت دریافت کی تو فرمایا اللہ نے میری بخشش فرمادی پھر میں نے ان سے سوال کیا آپ لوگوں کی شئے ناپسند ہے فرمایا انگلیوں سے اشارہ کرنا۔

۹۲۳۴ عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد، محمد بن عیسیٰ بن ابی قماش، مثنی بن معاذ، بشر بن منفضل کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے کہا کیا آپ قدریہ کے درمیان مدفون ہیں، راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد سفیان کی قبر میں نے تلاش کی تو وہ قدری قوم بنی حنیفہ کی مسجد کے پاس تھی۔

۹۲۳۵ احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن ابار، ابو امیہ عمرو بن ہشام، ہشام، سفیان کہتے ہیں کہ مال کو مال اس لئے کہتے ہیں کہ وہ قلوب کو اپنی طرف مائل کرتا ہے۔

۹۲۳۶ عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد بن سعید، محمد بن اسماعیل صوفی اصبہانی، سلیمان شاذکونی، عبداللہ بن وہب، سفیان ثوری کہتے ہیں کہ لوگوں کی رضا اور دنیا کی طلب کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

۹۲۳۷ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم عسقلانی، ابوعمیر بن نحاس، وکیع کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کا قول ہے زہد جبہ زیب تن کرنے اور سخت روٹی کھانے کے بجائے امیدوں کو توڑنے کا نام ہے۔

۹۲۳۸ ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، عباس بن اسماعیل، وکیع کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے سخت روٹی کھانے اور موٹا لباس پہننے کے بجائے امیدوں کے کم کرنے کا نام زہد ہے۔

۹۲۳۹ سلیمان بن احمد ،احوص بن مفضل بن غسان ،غلابی ،ابراہیم بن سعید جوہری ،حسن بن عبدالملک ،سفیان ثوری کا قول ہے سخت لباس و سخت طعام کے بجائے امیدوں کو کم کرنا زہد ہے۔

۹۲۴۰ ابوبکر طلحی ،حسین بن جعفر قتات ،اسماعیل طلحی ،وکیع کا قول ہے سفیان کہتے ہیں کہ دنیا میں امیدیں کم کرنے کا نام زہد ہے۔

۹۲۴۱ ابومحمد بن حیان ،عبداللہ بن سندہ ،ابوبکر مستملی ،شباب بن عباد ،بکر العابد کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا دنیا میں زہد اختیار کرکے سو جاؤ۔

۹۲۴۲ ابواحمد محمد بن احمد ،حسن بن سفیان ،حرملہ بن یحیٰی ،ابن وہب ،یحیٰی بن جابر ،ابوزکریا کہتے ہیں کہ سفیان نے اپنے بھائی کو خط کے ذریعے امارت کی محبت سے منع کرتے ہوئے کہا اس کی محبت مال کی محبت سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۹۲۴۳ ابومحمد بن حیان ،ابوبکر بن ابی عاصم ،ابوسعید ،ابونعیم کہتے ہیں کہ سفیان کے سامنے جب موت کا ذکر کیا جاتا تو کچھ روز تک وہ بے حال رہتے۔

۹۲۴۴ احمد بن عبداللہ بن محمود ،محمد بن ابراہیم کرابیسی ،ابوصالح ،یوسف بن اسباط ،سفیان ثوری کا قول ہے قاری کو بادشاہ کے دروازہ پر کھڑا دیکھ کر اسے چور اور اغنیاء کے دروازہ پر دیکھ کر اسے غیر مخلص سمجھو۔

۹۲۴۵ عبداللہ بن محمد بن جعفر ،جعفر بن احمد بن فارس ،علی بن محمد بن عمار ،محمد بن حاتم ،احمد بن یونس کا قول ہے اللہ اپنے نافرمان بندوں کو اغنیاء کے دروازوں کی طرف پھینک دیتے ہیں۔

۹۲۴۶۔عبداللہ بن محمد ،عبداللہ بن محمد بن العباس ،سلمۃ ،عن احمد بن یونس ،ابوشہاب عبدربہ کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا جب تجھے وہ بلائیں کہ تو ان کو سورۂ اخلاص پڑھ کر سنائے تو ان کے پاس مت جا ابوشہاب کہتے ہیں میں نے پوچھا یعنی سلاطین بلائیں تو فرمایا ہاں۔

۹۲۴۷۔عبداللہ بن محمد ،عبداللہ بن محمد بن العباس ،سلمہ ،سہل بن عاصم ،کردم بن معبد المصیصی کہتے ہیں سفیان رحمہ اللہ کا قول ہے اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ یا تم نابینا ہو جاؤ گے ورنہ ایک مرتبہ نگاہیں بھر کر بادشاہوں کو دیکھ لو تو میں اندھا ہونا پسند کروں گا۔

۹۲۴۸۔عبداللہ بن محمد ،عبیداللہ بن محمد ابن ابان ،سلمۃ بن شبیب ،محمد بن ابراہیم اللیثی الکوفی ،وہب بن اسماعیل کہتے ہیں: ہم ایک دن سفیان رحمہ اللہ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص کا گزر ہوا جو بادشاہ کے لشکر میں ملازم تھا۔سفیان رحمہ اللہ تعجب کے ساتھ کبھی اس کو دیکھتے اور کبھی ہمیں۔پھر فرمایا: تمہارے پاس سے مصیبت زدہ ،بے کس اور لولے لنگڑے لوگ گزرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی مصیبتوں پر اجر بھی دیا جاتا ہے اور تم ان کے لئے عافیت اور تندرستی کا اللہ سے سوال کرتے ہو جب کہ اس قسم کے معصیت زدہ لوگ تمہارے پاس سے گزرتے ہیں تو تم ان کے لئے اللہ سے عافیت کیوں نہیں مانگتے؟

۹۲۴۹۔ابومحمد بن حیان ،احمد بن روح الشعرانی ،عبداللہ بن خبیق ،بشر بن حارث کہتے ہیں سفیان ثوری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا کوئی شخص مال کے ہوتے ہوئے بھی زاہد بن سکتا ہے فرمایا جی ہاں! اگر وہ مصیبت میں مبتلا ہو تو صبر کرے اور اگر اس کو کچھ عطا کیا جائے تو وہ شکر کرے۔ایسا شخص زاہد ہے۔

۹۲۵۰ ابومحمد بن حیان ،احمد بن روح ،عبداللہ بن خبیق ،عبدالرحمٰن بن عبداللہ ،سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کیا ہی اچھی چیز ہے مالداروں کا فقراء کے سامنے عاجزی اور مسکنت اختیار کرنا اور کیا ہی قبیح اور بری شے ہے فقراء کا اغنیاء کے سامنے عاجزی کرنا۔

۹۲۵۱ ابومحمد بن حیان ،محمود بن احمد بن الفرج ،اسماعیل بن عمر البجلی ،سفیان ثوری ،عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کہتے ہیں دنیا کی محبت ہر برائی

کی جڑ ہے۔ مال میں بہت سی برائیاں جمع ہوتی ہیں۔ پوچھا گیا اے روح اللہ! مال کی کیا برائی ہے فرمایا اس کا حق ادا نہ کیا جائے۔ لوگوں نے کہا اگر مال کا حق ادا کر دیا جائے تو؟ فرمایا: پھر بھی فخر اور بڑائی سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ لوگوں نے کہا: اگر فخر اور بڑائی سے بھی وہ محفوظ رہے تو؟ فرمایا پھر اس کو مال میں مشغولیت اللہ کے ذکر سے روکے رکھے گی۔

۹۲۵۲ احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن محمد بن الحسن، عصام بن رواد، عیسیٰ بن حازم کہتے ہیں ابراہیم بن ادھم، ابراہیم بن تہمان، اور سفیان ثوری طائف کی طرف نکلے ان کے ساتھ ان کا خوان بھی تھا جس میں کھانا پانی تھا۔ ایک جگہ انہوں نے دستر خوان بچھایا تا کہ کھانا کھائیں۔ دیکھا کہ کئی دیہاتی ان کے قریب آئے ہیں۔

ابراہیم بن تہمان نے کھانے کے لئے ان کو بلایا سفیان نے ابراہیم سے کہا ہم بخوشی اس کھانے میں سے کچھ کھانا ان کے پاس بھیج دیتے ہیں اور ان کو یہاں نہیں بلاتے اگر وہ شکم سیر ہو گئے تو فبہا ورنہ نقصان کی بات نہیں لیکن اگر ہم یہاں ان کو مدعو کریں تو ہوسکتا ہے کہ وہ ہمارا حصہ بھی کھالیں جس کی وجہ سے ہماری نیت میں فتور آ جائے اور ہمارا اجر ضائع ہو جائے۔

۹۲۵۳ محمد بن اسحاق، احمد بن روح، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ میں سفیان ثوری کے ساتھ مسجد حرام میں تھا انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم گوشہ نشینی جائز ہے۔

۹۲۵۴ عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن عبدالملک، صالح بن زیاد سوسی، محمد بن عبید طنافسی، سفیان کا قول ہے صاحب عیال انسان کے لئے عبادت بہت مشکل ہے۔

۹۲۵۵ قاضی ابواحمد محمد بن احمد، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، ابراہیم بن محمد تیمی، مؤمل بن اسماعیل، سفیان ثوری کا قول ہے مجھے گمنام مقام پر رہنا بہت پسند ہے۔

۹۲۵۶ احمد بن عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب، حفص بن عمر، ابن مہدی، سفیان کا قول ہے میری خواہش ہے کہ میں کسی گمنام جگہ میں جا کر بیٹھ جاؤں جہاں میں ذلیل نہ سمجھا جاؤں۔

۹۲۵۷ ابوحسن محمد بن محمد بن عبید اللہ، محمد بن مسیب ارغیانی، عبداللہ بن خبیق، خلف بن تمیم کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا لوگوں سے اختلاط کم کر اس سے تیرے عیوب کم ظاہر ہوں گے۔

۹۲۵۸ محمد بن محمد بن علی، عبدالرحمٰن بن ابی قرصافہ عسقلانی، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا تین باتوں پر عمل کرنا صبر کے مترادف ہے (۱) اپنی تکلیف کا کسی کے سامنے اظہار نہ کرنا (۲) اپنا دکھ درد کسی کو نہ سنانا (۳) اپنے نفس کا تزکیہ نہ کرنا۔

۹۲۵۹ اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی الحواری، یحییٰ بن ابی ثابت کہتے ہیں کہ مسجد حرام میں سفیان ثوری کے پاس ایک مد کی ستو جس میں شکر ستو اور ایک ثلث شکر تھی آیا، راوی کہتا ہے کہ سفیان نے اسے نوش کیا حتیٰ کہ آپ کا ازار کھل گیا پھر اسے باندھ کر دوبارہ آپ نے اسے اچھی طرح نوش کیا اور ایک مد چار نبوی مد کے برابر تھا۔

۹۲۶۰ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، ابوعبدالرحمٰن بن سیبویہ، ابی عبدالرزاق کہتے ہیں کہ سفیان نے کھانا منگوایا اس سے فارغ ہو کر کھجور اور مکھن منگوائے اسے تناول کرنے کے بعد عصر تک نماز میں مشغول رہے۔

۹۲۶۱ اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، ابومنصور واسطی کہتے ہیں کہ سفیان واسط میں میرے پاس تشریف لائے میں نے ان کی خدمت میں ثرید پیش کیا جسے انہوں نے تناول فرمایا اس کے بعد میں نے انہیں روٹیاں پیش کیں تو وہ بھی انہوں نے کھالیں پھر میں نے کھجور، انگور اور انار ان کے سامنے رکھے تو وہ بھی انہوں نے تناول فرمائے پھر انہوں نے مجھے حیران دیکھ کر فرمایا ابھی

تو میں نے ایک لقمہ کھایا ہے جب میں سارا کھانا کھالوں گا تو اس وقت شکم سیر ہوں گا۔

۹۴۶۲ ابوبکر طلحی، عبید بن محمد الزیات، محمد بن عثمان بن خالد، ابو مسلم مستملی، سفیان ثوری کا قول ہے جب انسان دنیا سے زہد اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے قلب میں حکیمانہ باتیں ڈال دیتا ہے وہی حکیمانہ باتیں اس کی زبان سے نکلواتے ہیں اور دنیا کے عیوب اس پر منکشف کر دیتے ہیں۔

۹۴۶۳ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، حسن بن علی حلوانی، ابونصر، مزاحم بن داؤد، یزید بن توبہ کہتے ہیں کہ مجھ سے سفیان نے فرمایا شب کی آمد پر مجھے خوشی ہوتی ہے کیونکہ اس وقت لوگوں کے نظر نہ آنے کی وجہ سے مجھے راحت حاصل ہوتی ہے۔

۹۴۶۴ ابوبکر، حسن بن حباش، احمد بن ابراہیم، علی بن حسن بن شقیق، ابن المبارک کا قول ہے سفیان ثوری فرمایا کرتے تھے اپنے نفس کی معرفت کے بعد لوگوں کی کہی ہوئی باتیں تجھے نقصان نہیں دیں گی۔

۹۴۶۵ محمد بن علی، عبداللہ بن جابر طرسوسی، عبداللہ بن خبیق، عبدالرحمن بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ ہم نے ہر بدبختی کی جڑ کمینوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں پائی ہے۔

۹۴۶۶ محمد بن علی، عبدالرحمن بن سانجور، ابوسعید اشج، ابو خالد، سفیان کا قول ہے نماز کی حالت میں ایک مسکین میرے سامنے سے گزرا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔

۹۴۶۷ محمد بن علی، عبداللہ بن جابر طرسوسی، عبداللہ بن خبیق، شعیب بن حرب، سفیان ثوری کا قول ہے ہم تکلیف دہ باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

۹۴۶۸ محمد بن علی، محمد بن بدر، عبدالرحمن بن یونس، عبدالرحمن بن یونس، مطرف بن مازن کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے بھوک کی وجہ سے سوال کئے بغیر مرنے والا انسان دوزخی ہے۔

۹۴۶۹ قاضی ابواحمد، حسن بن علی، سعید بن منصور، ابوشہاب کہتے ہیں کہ میں سفیان ثوری کے ساتھ مسجد میں تھا اسی اثنا میں میں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی سفیان نے مجھ سے فرمایا تم ریاء کے طور پر نماز پڑھتے ہو۔

۹۴۷۰ ابواحمد، جعفر بن عبداللہ بن صباح، ابن ابی رزمہ، ابووہب، محمد بن مزاحم کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے تین چیزیں اپنے پر لازم کی ہوئی تھیں (۱) کسی سے خدمت نہیں لیتے تھے (۲) کپڑا ہدیہ میں قبول نہیں کرتے تھے (۳) طہارت کے لئے برا ہم قبول نہیں کرتے تھے۔

۹۴۷۱ قاضی ابواحمد، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، مسیب بن واضح، مصعب بن ماہان، سفیان ثوری کا قول ہے یہ زمانہ خاموش زمانہ ہے کیونکہ اس زمانہ میں انسان خاص اپنا خیال رکھتا ہے۔

۹۴۷۲ قاضی علی بن رستم، عبداللہ بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان ثوری کا قول ہے جو درہم بھی کسی جسم سے نکلتی ہے وہ مجھے اپنی روح سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اگر میری روح میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں اس کو چھوڑ دیتا۔

۹۴۷۳ ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عطا، ابی محمد بن مسلم، سہل بن شعیب، مبارک ابو حماد کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے سنا کہ علی بن حسین کو بنی سلیم کے ایک شخص نے سفیان بن سعید کا خط سنایا جو انہوں نے اپنے دینی بھائی کو لکھا تھا وہ خط مواعظ اور دینی احکام پر مشتمل تھا جس کا مضمون یہ تھا اما بعد اللہ تعالیٰ ہم سب کو نار دوزخ سے محفوظ رکھے میں تمہیں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور علم کے بعد جہالت اختیار کرنے، دیکھنے کے باوجود ہلاک ہونے، صراط مستقیم پر مطلع ہونے کے بعد غلط راستہ اختیار کرنے اور اہل دنیا سے دھوکہ کھانے سے تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں، کیونکہ معاملہ بڑا سخت ہے اس لئے آخرت کی تیاری ضروری ہے میں انہی چیزوں کی تمہیں نصیحت کرتا ہوں جن کی اپنے کو نصیحت کرتا ہوں اور اللہ سے توفیق کا طالب گار ہوں اور توفیق کی کنجی دعا، تضرع اور گزشتہ معاصی پر ندامت کا ہونا ہے

ان شب و روز کو ضائع مت کرو میں اپنے اور تمہارے لئے اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں ہمارے نفسوں کے حوالہ کرنے کے بجائے ہمیں ان چیزوں کا والی بنائے جن کا اس نے اپنے اولیاء کو بنایا ہے اے بھائی اپنے اعمال کو فاسد کرنے والے اسباب سے احتراز کرو جیسے ریا تمہارے اعمال کے لئے مفسد ہے حتیٰ کہ اس کی وجہ سے تم اپنے کو دوسرے مسلمان بھائی سے افضل سمجھتے ہو حالانکہ ہو سکتا ہے کہ وہ اعمال کی وجہ سے تم سے افضل ہو اور تم سے بڑا متقی ہو یا نفس کے غالب آنے کی وجہ سے تم لوگوں کی تعریف کو اپنے لئے پسند کرو اے بھائی تم عمل کے ذریعہ دنیا کے بجائے آخرت کا ارادہ کرو کثرت سے موت کو یاد کرنے کی وجہ سے تم زاہد بن جاؤ گے اور طول امل کی وجہ سے تم کثرت سے معاصی میں مبتلا ہو جاؤ گے بے عمل عالم قیامت کے روز نادم و پشیمان ہوگا۔

۹۲۷۴۔احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، عبداللہ بن عمر ابواسامہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری سب سے بڑے خدا ترس انسان تھے۔

۹۲۷۵۔احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم یوسف صفار، ابن اسامہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری زمین پر حجت الٰہی تھے۔

۹۲۷۶۔احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن مثنیٰ، عبداللہ بن داؤد، سفیان کہتے ہیں کہ میں نے آج تک تعمیرات کے سلسلہ میں ایک درہم بھی نہیں خرچ کیا۔

۹۲۷۷۔احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابو عمیر بن ضمرۃ، سفیان کا قول ہے اے حاملین قرآن منفعت قرآن کو جلدی ختم نہ کرو۔

۹۲۷۸۔ابوبکر طلحی، ابو حصین وادعی: قاضی ابو احمد محمد بن ایوب، حسن بن علی بن زیاد، احمد بن عبداللہ بن یونس کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی زبان پر اکثر یہ کلمات جاری رہتے تھے اے اللہ ہمیں سلامتی عطا فرمایا الٰہی ہمیں خیر عطا فرما اے رب دنیا و آخرت میں ہمیں عافیت عطا فرما۔

۹۲۷۹۔ابوبکر طلحی، ابو حصین، قاضی ابو احمد، حسن بن علی بن زیاد، احمد بن عبداللہ بن یونس، سفیان ثوری کا قول ہے ایک شخص نے عمر بن عبد العزیز سے کہا اللہ آپ کو باقی رکھے انہوں نے فرمایا کہ اس کے بجائے میرے لئے اللہ سے اصلاح کی دعا کرو۔

۹۲۸۰۔قاضی محمد بن ایوب، عبدالرحمن بن مسلم، یحییٰ بن ضریس، سفیان ثوری کا قول ہے اگر بہائم تمہاری طرح موت سے واقف ہوتے وہ کھانا پینا ترک کر دیتے۔

۹۲۸۱۔قاضی محمد بن ایوب، محمد بن عصام ابن یزید، ابو عصام بن یزید کا قول ہے بعض مرتبہ تفکر کی وجہ سے لوگ سفیان ثوری کو مجنون کہتے تھے۔

۹۲۸۲۔قاضی محمد بن ایوب، سلمہ بن شعیب ابو نصر انجلی کہتے ہیں کہ ابو جعفر کے دور خلافت میں سفیان سے دعا کی درخواست کی گئی انہوں نے فرمایا ترک معاصی ہی حقیقتاً دعا ہے۔

۹۲۸۳۔سلیمان بن احمد، زکریا ساجی، بندار، عبداللہ بن داؤد جرشی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا مؤمن کی قبر میں بھی حفاظت کی جاتی ہے۔

۹۲۸۴۔سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابو ہشام رفاعی، وکیع، سفیان کا قول ہے جس دعوت میں تجھے اپنے دین کے اعتبار سے نقصان نظر آئے تو اسے مت قبول کر۔

۹۲۸۵۔سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن یونس کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کھانے سے فراغت پر الحمد للہ الذی کفانا المؤونۃ واوسع علینا الرزق پڑھتے تھے۔

۹۲۸۶۔سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، حسین بن حسن مروزی، ہیثم بن جمیل، فضیل بن عیاض، سفیان ثوری کا قول ہے بعض مرتبہ پانی نوش کرنے میں کوئی شخص آگے بڑھ کر مجھ سے سبقت کر جاتا ہے تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس نے میری کوئی پسلی توڑ دی جس کی وجہ سے اس سے انتقام لینے میں مجھ میں سکت باقی نہیں رہی۔

چھٹا حصہ مکمل ہوا

عربی زبان میں مشہور کلاسیکل کتاب "حلیۃ الاولیاء" جس میں صحابہ کرام، اصحاب صفہ، اہل بیت، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور چوتھی صدی ہجری تک کے تقریباً ۸۰۰ مشہور اور غیر مشہور بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر ہے۔

قدیم بزرگوں کے حالات پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا سب سے بڑا اور بنیادی ماخذ "حلیۃ الاولیاء" ہے۔ یہ بزرگوں کے احوال، کرامات، نادر اقوال اور ان سے مروی احادیث کا بے مثال خزانہ ہے۔ اویس قرنیؒ، مالک بن دینارؒ، جنید بغدادیؒ، سری سقطیؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، بایزید بسطامیؒ، بشر حافیؒ، ذوالنون مصریؒ جیسے سینکڑوں باخدا اولیاء کے آخرت کی یاد دلانے والے عبرت انگیز واقعات نیز ان بزرگوں سے مروی احادیث رسول ﷺ کا خزانہ اور ان کے پر اثر وعظ و نصائح اور نادر اقوال کا بے مثال مجموعہ ہے۔ اولیاء اللہ کی مستند سوانح حیات کا انسائیکلوپیڈیا جو اولیاء اللہ کے واقعات پر مشتمل بے شمار کتابوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ ایک ہزار سال سے عربی زبان میں بار بار چھپنے والی کتاب۔ جس سے اردو زبان اب تک محرومی کا شکار تھی۔

بڑی محنت اور عرق ریزی کے بعد اب پہلی بار "دارالاشاعت کراچی" سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ہو کر یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔ جس میں مذکور تمام احادیث کی تخریج اور ان کے حوالہ جات نقل کر کے کتاب کو مزید مستند کر دیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ و طباعت، حسین پائیدار جلد سے اس کی شان میں اضافہ ہو گیا۔

علماء، اساتذہ، طلباء جو اپنی زبان میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے اس ایڈیشن کی اشاعت نے الحمدللہ ان کی بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

www.darulishaat.com.pk

حلیۃ الاولیاء اردو
و
طبقات الاصفیاء

تبع تابعین میں سے سفیان الثوری تا ابراہیم بن ادہم، شقیق البلخی، عبداللہ بن مبارک، وکیع بن الجراح اور یحییٰ بن سعید القطان جیسی ۵۲ مقدس ہستیوں کے احوال و زریں اقوال۔

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

دار الاشاعت

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیت کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء

حصہ ہشتم

تملہ سفیان الثوری، شعبہ بن حجاج، مسعر بن کدام، سفیان بن عیینہ،
لیث بن سعد اور ابراہیم بن ادھم رحمہم اللہ وغیرہ کا تذکرہ

امام حافظ علامہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم
مولانا محمد اسلم بن قاری رحمت اللہ مرحوم شہداد پوری
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

دار الاشاعت
اردو بازار، ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : جنوری ۲۰۰۶ء علمی گرافکس
ضخامت : 524 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿........ملنے کے پتے........﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۃ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت العلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

Azhar Academy Ltd.
At Continenta (London) Ltd
Cooks Road, London E15 2PW

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلیۃ الاولیاء

حصہ ہفتم و ہشتم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلیۃ الاولیاء

حصہ ہفتم

سفیان ثوریؒ کے باقی ماندہ واقعات

۹۲۸۷-مؤلف کتاب نے ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین بحرمی کے سلسلہ سند سے ابوسری کا قول نقل کیا ہے کہ فضیل سے سوال کیا گیا کہ تقویٰ میں آپ کا امام کون ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ سفیان ثوری۔

۹۲۸۸-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن محمد بن حماد، اسماعیل بن ابی الحارث کے سلسلہ سند سے اخنسی کا قول نقل فرمایا ہے کہ میں نے ابن یمان کو کہتے سنا کہ سفیان ثوری جیسا انسان میں نے نہیں دیکھا اور خود سفیان ثوری نے بھی اپنی مانند کسی کو نہیں دیکھا، اور دنیا ہونے کے باوجود انہوں نے اس سے بے رغبتی اختیار فرمائی۔

۹۲۸۹-عبد المنعم بن عمر، احمد بن محمد بن زیاد، ابوداؤد، اسحاق بن جراح اذنی، عبداللہ بن محمد کے سلسلہ سند سے مت البلخی کا قول ذکر کیا ہے کہ ایک بار سفیان ثوری کی خدمت میں ایک کپڑا ہدیہ کیا گیا، انہوں نے وہ کپڑا مجھے عنایت فرمادیا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابوعبداللہ میں سامعین حدیث میں سے نہیں ہوں جس کی وجہ سے آپ نے مجھے یہ کپڑا عنایت فرمایا، انہوں نے ارشاد فرمایا یہ بات میرے علم میں ہے، لیکن آپ کے بھائی تو سامعین حدیث میں سے ہیں، اس لئے مجھے اپنے قلب کے بارے میں دوسروں کی بہ نسبت تمہارے بھائی کی طرف زیادہ میلان کا خطرہ ہے۔

۹۲۹۰-عبد المنعم بن عمر، احمد بن محمد، محمد بن اسماعیل الصائغ، حلوانی، یحییٰ بن ایوب کے سلسلہ سند سے مبارک بن سعید کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری کے ایک دوست کے صاحبزادے نے ان کی خدمت میں دراہم کی ایک تھیلی پیش کی اور اپنے والد کے بارے میں ان سے سوال کیا۔ سفیان ثوری نے ان کے والد کے بابت تعریفی کلمات ارشاد فرمائے۔ پھر اس نے عرض کیا، اے ابوعبداللہ! آپ کو معلوم ہے کہ یہ مال کسب حلال کے ذریعہ میں نے حاصل کیا ہے، اس لئے میں اس مال حلال سے آپ کی اور آپ کے اہل وعیال کی کچھ خدمت کرنا چاہتا ہوں، لہذا آپ اسے قبول کر لیجئے۔ چنانچہ سفیان ثوری نے اسے قبول فرمالیا۔

مبارک بن سعید کہتے ہیں کہ جب وہ رخصت ہونے لگا تو سفیان نے میرے ذریعے اسے بلوا کر بالاصرار اس کا مال اسے واپس فرمادیا۔ اس نے سفیان ثوری سے سوال بھی کیا کہ کیا آپ کا قلب میرے مال کے بارے میں مطمئن نہیں ہے؟ سفیان ثوری نے فرمایا ایسی کوئی بات نہیں۔ مبارک بن سعید کہتے ہیں کہ جب وہ شخص مال لے کر نکلنے لگا تو میں بے ساختہ اس کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے اس سے کہا آپ نے ایسا کیوں کیا، عند اللہ اس دنیا کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے، لہذا آپ اس مال کے ذریعے میری اور میرے اہل و عیال کی مدد کیجئے۔ چنانچہ اس نے وہ مال مجھے ہدیہ کر دیا۔

۹۲۹۱-عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد، عباس ترقفی کے سلسلہ سند سے محمد بن یوسف فریابی کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری کا قول ہے" جب

تمہیں میری موجودہ حالت میں تغیر و تبدل نظر آئے تو سمجھو میں بدل چکا ہوں"۔

۹۲۹۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدان بن احمد، زید بن حریش کے سلسلہ سند سے ابوزبیری کا قول نقل کیا ہے کہ میں سفیان ثوری کے ساتھ مسجد خیف میں تھا، وہاں پر ایک منادی اعلان کر رہا تھا کہ سفیان ثوری کو حاضر کرنے والے کو دس ہزار درہم کا انعام دیا جائے گا۔

۹۲۹۳-ابراہیم بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے علی بن جعد کا قول نقل فرمایا ہے کہ میں نے ایک منادی کو کہتے سنا کہ امیرالمؤمنین ہارون نے سفیان ثوری کی مخبری کرنے والے کے لئے ایک ہزار درہم انعام مقرر کیا ہے۔

۹۲۹۴-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوحسین احمد بن سلیمان بن ابی شیبہ، صالح بن معاذ بصیری، ابن مہدی کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ خلیفہ مہدی کے دور میں روپوش ہو کر میں یمن چلا گیا۔ وہاں پر مسجد در مسجد، محلہ در محلہ میرا قیام رہتا تھا۔ ایک محلہ میں میرے قیام کے زمانہ میں چوری کا واقعہ پیش آ گیا۔ اہل محلہ چوری کے الزام میں ملوث کر کے مجھے معن بن زائدہ کے پاس لے گئے۔ معن بن زائدہ کو پہلے ہی سے خط کے ذریعے میری گرفتاری کی تاکید کی گئی تھی۔ چنانچہ جب مجھے چور بنا کر اس کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے مجھ سے کہا تم نے چوری کیوں کی؟ میں نے کہا میں نے حقیقت میں کوئی چوری نہیں کی، ان لوگوں نے خواہ مخواہ مجھے اس جرم میں ملوث کر دیا ہے، پھر اس نے تمام لوگوں کو دربار سے باہر بھیج کر تنہائی میں مجھ سے میرا نام دریافت کیا۔ میں نے کہا سفیان بن سعید بن مسروق، اس نے کہا ثوری؟ میں نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ امیرالمؤمنین نے تمہاری ہی تلاش کا حکم دیا ہوا ہے۔ میں نے اثبات میں جواب دیا، اس نے کچھ تامل کرنے کے بعد کہا تم جہاں بھی جانا چاہتے ہو چلے جاؤ خدا کی قسم تم میرے پاس ہوتے تو بھی میں تمہیں امیرالمؤمنین کے حوالے نہ کرتا۔

۹۲۹۵-محمد بن علی، مہرانی، حمید بن ربیع کے سلسلہ سند سے یحیٰی بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں نے خوب توجہ سے سفیان ثوری کی بات سنی تو وہ کہہ رہے تھے "اے سفیان! لایزال جمیل ذات نے تیری پردہ پوشی فرما رکھی ہے ورنہ تو ہلاک ہو جاتا۔

۹۲۹۶-محمد بن علی، محمد بن خالد بن یزید بردعی، عبداللہ بن عبدان ابومحمد ہلالی کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول بیان کیا ہے کہ سفیان ثوری کے ایک قریبی ساتھی نے بیان کیا ہے کہ سفیان ثوری ہمیشہ آستین سے ایک رقعہ نکال کر اسے پڑھتے رہتے تھے۔ میں نے بھی بارہا اسے پڑھنے کی کوشش کی، اتفاق سے ایک بار وہ میرے ہاتھ میں آ گرا، اس میں لکھا تھا کہ اے سفیان! قیامت کے روز دربار الٰہی میں پیشی یاد کرو۔

۹۲۹۷-محمد بن علی، احمد بن عبدالجبار صوفی، عبدالصمد مردویہ، وکیع کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ اپنے نفس کا علاج کرنا میرے لئے سب سے گراں بار ہے۔

۹۲۹۸-سلیمان بن احمد، طالب بن قرۃ اذنی، محمد بن عیسیٰ بن طباع، ابوسفیان معمری کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول ذکر کیا ہے کہ کچھ لوگ اطاعت الٰہی میں اور کچھ لوگ اطاعت شیطان میں مصروف ہیں اور تمام مخلوق کی اصلاح دو شخصوں کی اصلاح پر موقوف ہے (۱) حاکم وقت (۲) عابد۔

۹۲۹۹-سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، طاہر بن احمد زبیری کے سلسلہ سند سے طاہر کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان کے کسی بھائی نے خط کے ذریعے ان سے مختصر نصیحت کی درخواست کی۔ سفیان نے انہیں خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ اما بعد اے میرے برادر! اللہ ہم سب کو معاصی سے محفوظ رکھے۔ اے برادر دنیا کا غم لا فانی، اس کی فرحت زوال پذیر اور اس کی فکر ابدی ہے، اس لئے آخرت میں حصول نجات کے لئے دنیا میں خوب عمل کیجئے، غفلت سے مت کام لیجئے ورنہ تباہ و برباد ہو جاؤ گے" والسلام"۔

۹۳۰۰-سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، ابومعمر قطیعی کے سلسلہ سے یحیٰی بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری تمثیل کے طور پر

درج ذیل شعر کہتے تھے۔ لوگوں نے جدید، جمیل اور ابدی شی کا قدیم اور بوسیدہ شئ سے سودا کرلیا، ان کی یہ تجارت کس قدر خسارہ کن ہے

۹۳۰۱- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عباس اصبہانی، حسن بن فرج، محمد بن بشر کے سلسلہ نسب سے نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری اسود بن یعفور نہشلی کے اشعار تمثیل کے طور پر کہا کرتے تھے۔ ان میں سے چند اشعار درج ذیل ہیں (۱) آل محرق کے جانے کے بعد اے لوگو تمہیں کس چیز کی امید ہے (۲) اسی طرح ایاد جو بادشاہ کے ہم مجلس، تازہ گھاس پر بیٹھنے والے اور تلواروں والے تھے (۳) وہ شیمی علاقے کے باشندے تھے، جس پر بڑے پہاڑوں کے ذریعے دریائے فرات کا پانی گرتا تھا (۴) اب ان کے دیاروں کے نشانات پر ہوائیں چلتی ہیں، کیوں کہ وہ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں (۵) ایک روز اچانک ان کا لہو لعب ختم ہوگیا۔

۹۳۰۲- ابوبکر طلحی، عبید بن محمد الزیات، محمد بن عثمان بن خالد، عبدالرحمن مستملی کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ سفیان ثوری سے سوال کیا گیا کہ کون سی شے نقصان دہ ہے؟ انہوں نے فرمایا "علماء سوء سب سے زیادہ نقصان دہ ہیں"۔

۹۳۰۳- ابوبکر، ابوحصین وداعی، احمد بن یونس کے سلسلہ سند سے زائدہ کا قول نقل کیا ہے کہ ہم سب میں سے سفیان ثوری سب سے بڑے عالم دین تھے۔

۹۳۰۴- ابوبکر، حسن بن حباش، عبداللہ بن سعید، احمد بن حمید کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن ادریس کا قول نقل کیا ہے کہ کوفہ میں سفیان ثوری سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرنے والے تھے۔

۹۳۰۵- ابواحمد غطریفی، عباس بن یوسف شکلی، محمد بن فرج، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ "اگر مجھے ذلت کا خوف نہ ہوتا تو غیر معروف قوم میں میرا قیام ہوتا۔"

۹۳۰۶- ابواحمد، محمد، قاضی ابواحمد، ابواحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسین، سہل بن صالح کے سلسلہ سند سے خلف بن تمیم کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری کو کہتے سنا ہے کہ "میرے قلب کی اصلاح مکہ اور مدینہ کے درمیان بسنے والی نادار، سادہ لباس اختیار کرنے اور عبادت کرنے والی قوم کے پاس ممکن تھی"۔

۹۳۰۷- ابواحمد، عباس، محمد خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ ابوحبیب بدوی سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا اے سفیان! اللہ نے بخل یا کسی اور وجہ سے آپ کو دنیا سے محروم نہیں کیا بلکہ من جانب اللہ آپ کے لئے یہ ایک قسم کی آزمائش ہے۔ اس کے بعد فرمایا اے سفیان اللہ نے بعض لوگوں کے قلب میں آپ کی محبت ڈال دی اور بعض کے قلب میں نہیں ڈالی۔

۹۳۰۸- محمد بن علی، سعید بن عبدالعزیز، قاسم بن عثمان جرعی، دمشقی، ابوعاصم، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابوحاتم رازی کے سلسلہ سند سے قاسم بن عثمان دمشقی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے یمان بن معاذ یا اسود عابد سے سوال کیا کہ آپ نے ابراہیم بن ادہم کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے مسکرا کر جواب دیا، میں نے ان سے بھی بڑے ولی کی زیارت کی ہے، میں نے ان سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا وہ سفیان ثوری ہیں، پھر فرمایا میں نے اپنے بھائی سفیان کو کہتے سنا کہ "اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ دنیا میں کسی بندہ کو نواز کر آخرت میں اسے رسوا کرے اور منعم کے لئے منعم علیہ کو کامل نعمت سے نوازنا ضروری ہے"۔

۹۳۰۹- ابی، محمد بن احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسن بن عبدالرحمن کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو اس کے سوال سے زیادہ عطا کرتا ہے۔

۹۳۱۰- ابی، احمد، ابوبکر، ابوحاتم، عیسیٰ بن یونس رملی، مؤمل بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول ذکر کیا ہے کہ پاک دامنی انسان کے لئے ایک بہت بڑی عافیت ہے۔

۹۳۱۱-ابی، احمد، ابو بکر محمد بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری نے قول باری تعالیٰ (سنستدرجھم من حیث لا یعلمون)(الاعراف ۱۸۳) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا "ہم لوگوں پر اکمال نعمت کر کے ان کو شکر کی توفیق نہیں دیں گے"۔

۹۳۱۲-ابی، احمد، ابو بکر محمد بن ادریس، عمرو بن سلم، سلم بن میمون خواص کے سلسلہ سند سے عثمان بن زائدہ کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری نے مجھے ایک خط لکھا، جس میں مکتوب تھا اے زائدہ! اگر تم صحت مند اور توانا اور چاق و چوبند رہنا چاہتے ہو تو اکل طعام میں کمی کر دو۔

۹۳۱۳-ابی، احمد، ابو بکر،، ہارون بن سفیان، اصمعی، عمرو بن خریم کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار سفیان ثوری نے مکہ میں نصف دانق کا گوشت خریدا، اصمعی کا قول ہے کہ سفیان ثوری صبح وشام صرف دو چپاتی تناول فرماتے تھے اگر کوئی سائل آجاتا تو آدھی چپاتی اسے دیتے اگر اس کے بعد کوئی سائل آتا تو اس کے لئے وسعت کی دعا فرماتے۔

۹۳۱۴-ابی، احمد، ابو بکر، سلمہ بن شبیب کے سلسلہ سند سے ثابت ابو محمد زائد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا "اے مفلسو! کھانا پیٹ میں جانے سے قبل اغنیاء سے صبر میں سبقت کی کوشش کرو، کیوں کہ اس کے بعد کوشش بے کار ہے"۔

۹۳۱۵-محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، ابو ولید عیاش بن عاصم کلبی کے سلسلہ سند سے سعید بن صدقہ ابو مہلہل کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار سفیان ثوری مجھے اپنے ساتھ صحراء میں ساتھ لے گئے، پھر فرمایا اے مہلہل اس زمانہ میں حتی الامکان گوشہ نشینی اختیار کرو، خصوصا امراء سے اجتناب کرو، حاجات میں صرف اللہ کی طرف رجوع کرو، تمام لوگوں سے استغناء اختیار کرو، خدا کی قسم آج اگر میں کوفہ میں کسی سے دس درہم قرض کا سوال کروں تو وہ قرض دینے کے بعد لوگوں میں اس کا اعلان کرتا پھرے گا لیکن اللہ کا معاملہ اس کے برعکس ہے وہ سوال کرنے سے خوش ہوتا ہے۔

۹۳۱۶-سلیمان بن احمد، احمد بن علی الا ریاح، قاضی ابو احمد، عبد الرحمٰن بن محمد بن محمد بن سلم، ابو ہشام وابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق ثقفی ابو الفضل بن سہل، معاویہ بن عمرو داؤد بن یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری کا قول ہے کہ کوفہ میں کوئی ایسا قابل اعتماد انسان مجھے نظر نہیں آتا جو مجھے دس درہم قرض دینے کے بعد سکوت اختیار کر لے۔

۹۳۱۷-محمد بن محمد بن ابان، ابی، عبد اللہ بن محمد ابن سفیان، محمد بن حسین، بشر بن مصلح عتکی کے سلسلہ سند سے عطا بن مسلم خفاف کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار سفیان ثوری نے مجھ سے فرمایا "اے عطا مجھ سمیت کسی سے بھی بے خوف مت ہو، کیونکہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ انار شیریں ہے اور میں اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہوں کہ وہ ترش ہے تو صرف اتنی سی بات پر مجھے اس سے قتل کا خطرہ ہے"۔

۹۳۱۸-ابی، قاسم بن مندہ، ابو ہشام رفاعی، داؤد بن یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ "جس کے ساتھ چاہو ہو ایک دفعہ اس کو غصہ دلا دو اور پھر کسی شخص کو اس کے پاس بھیجو جو اس سے تمہارے بارے میں سوال کرے"۔

۹۳۱۹-محمد بن احمد، ابی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن حکیم کے سلسلہ سند سے محمد بن حسین، صلت بن حکیم کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مرزوق کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں نے سفیان ثوری سے قیام کے بارے میں مشورہ کیا، انہوں نے مجھے مرالظہر ان کے کسی غیر معروف علاقہ میں قیام کا مشورہ دیا۔ محمد بن خلف بن اسماعیل کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا لوگوں سے دور رہو، اس سے تم لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہو گے۔

۹۳۲۰-مؤلف کتاب نے محمد، ابی، عبد اللہ، حاتم ابو عبد الرحمٰن ازدی کے سلسلہ سند سے مؤمل بن اسماعیل کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری نے ایک شخص سے سوال کیا کہ تمہیں ناگوار باتیں معروف لوگوں کی طرف سے پیش آتی ہیں یا غیر معروف لوگوں کی طرف سے؟ اس نے جواب دیا کہ معروف لوگوں کی طرف سے۔ سفیان ثوری نے فرمایا پھر تو ان لوگوں سے کم تعلقات استوار رکھنے ہی میں بہتری ہے۔

۹۳۲۱-ابی ،ابوحسن بن عمر عبدی ،ابو بکر بن حبیہ ،قاسم بن ہاشم ،محمد بن یوسف فریابی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے سوال کیا کہ آپ کے آرام کرنے کے وقت بھی لوگ آپ کی تعریف کرتے ہیں۔انہوں نے مجھے خاموشی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا اس چیز کی بنیاد تقوی ہے۔

۹۳۲۲-ابی ،احمد بن حسن انصاری ،ابان بن ابی خصیب احمد بن موسیٰ ،ضمرہ بن ربیعہ کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ہر حال میں اللہ کے بارے میں حسن ظن رکھنا یقین کامل کی علامت ہے۔

۹۳۲۳-سلیمان بن احمد ،محمد بن ابی رزیق بن جامع مصری واسحاق بن احمد بن علی ،ابراہیم بن یوسف ،احمد بن ابی الحواری ،عبداللہ بن سلیمان ابو محمد شیدی ،محمد بن یوسف فریابی کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ام حسان اسدیہ کی صاحبزادی کے پاس گیا۔ان کی پیشانی پر سجدہ کا نشان تھا اوران کی مالی حالت انتہائی کمزور تھی جس کے پیش نظر میں نے انہیں عبداللہ بن شہاب بن عبداللہ کے پاس جانے کا مشورہ دیا تاکہ وہ مال زکوۃ سے ان کی کچھ معاونت کردیں ،انہوں نے کہا کہ اے سفیان! آپ مجھے اس شخص سے سوال کا مشورہ دیتے ہو جو کسی شے کا مالک نہیں ہے مجھے تو مالک کی ذات سے سوال کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ بنت ام حسان شب کے وقت محراب میں داخل ہو کر اس کا دروازہ بند کر لیتی پھر بارگاہ الٰہی میں عرض ومعروض کرتے ہوئے کہتی ،اس وقت ہر حبیب اپنے محبوب کے ساتھ خلوت میں ہے اور میں نے آپ کے ساتھ خلوت کر رکھی ہے یاالٰہی تیرے نافرمان کا انجام دوزخ ہے۔سفیان کہتے ہیں کہ میں تین روز کے بعد ان کے پاس گیا تو ان کے چہرہ سے میں نے بھوک کی علامات محسوس کیں میں نے ان سے خیریت دریافت کی انہوں نے فرمایا اے سفیان الحمد للہ کہو میں نے الحمد للہ کہا پھر انہوں نے مجھ سے کہا تم نے اللہ کے لئے شکر کا اعتراف کرلیا ،میں نے اثبات میں جواب دیا ،انہوں نے کہا اس پر بھی شکر ادا کرنا لازمی ہے۔سفیان کہتے ہیں کہ خدا کی قسم اس وقت مجھے اپنی کم علمی کا احساس ہوا اور اس کے بعد میں ہر نعمت کا کما حقہ شکر ادا کرنے سے قاصر رہا۔اس کے بعد میں نے ان سے اجازت چاہی۔انہوں نے فرمایا کہ اے سفیان علم پر تکبر کرنا انسان کی جہالت کے لئے کافی ہے،اے سفیان خوب سمجھ لو رضائے الٰہی کے بغیر تزکیہ قلوب ناممکن ہے۔سفیان کہتے ہیں کہ اس وقت میرے اندر سے میری انا کا خاتمہ ہو گیا۔

۹۳۲۴-سلیمان بن احمد ،احمد بن محمد بن صدقہ ،علی ابن محمد بن ابی مضاء مصیصی ،خلف بن تمیم ،ابو حذیفہ بجلی کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو تمہیں "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" کی تفسیر معلوم ہے؟ پھر خود ہی اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا اللہ کے علاوہ کوئی معطی اور محافظ نہیں ہے۔

۹۳۲۵-سلیمان بن احمد ،احمد بن محمد بن صدقہ ،علی ابن محمد بن ابی المضاء کے سلسلہ سند سے خلف بن تمیم کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابان بن عمرو بن یزید بن عقال سفیان ثوری کی مسجد میں تشریف لائے۔انہوں نے فرمایا اے ابو عبداللہ تمہیں معلوم ہے کہ "لاالـــہ الااللہ ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنے پر دس دس نیکیاں ہیں؟ سفیان ثوری نے اثبات میں جواب دیا ،اس کے بعد فرمایا ان الفاظ کا ثواب بلاکوشش کے تمیں ہزار درہم کمانے کے مانند ہے۔

۹۳۲۶-سلیمان بن احمد ،علی بن احمد بن نظر کے واسطہ سے عثمان بن ابی شیبہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے معاویہ بن ہشام کے واسطہ سے سفیان ثوری کو کہتے سنا" دنیا کو دنیا اس کے حقیر ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں اور مال کو مال اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتا ہے"۔

۹۳۲۷-محمد بن عمر بن سلم ،عبداللہ بن بشر بن صالح ،ابوسعید کندی ،ابو خالد احمد کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ: گزشتہ اقوام کو حلال کی طرف دعوت دی جاتی تھی لیکن وہ انکار کرتے ہوئے کہتے تھے کہ ہم اس سے اپنے نفوس کے بارے میں خوفزدہ ہیں۔

۹۳۲۸-عبداللہ بن محمد بن عطا، ابی محمد بن مسلم ،سلمہ بن شبیب کے واسطہ سے مبارک ابوحماد کا قول نقل کیا ہے کہ علی بن حسن نے سفیان ثوری سے فرمایا علم برائے عمل حاصل کرو، علم پر فخر، بے وقوفوں سے نزاع، اغنیاء سے حصول مال اور فقراء کو خادم بنانے کی غرض سے علم مت حاصل کرو کیونکہ علم برائے عمل ہی تمہارے لئے نفع بخش ہے۔اس کے علاوہ بے کار ہے اے برادر ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اس دور میں خیر کا طالب اجنبی ہے لیکن تم وحشت محسوس کرنے کے بجائے صراط مستقیم پر گامزن رہو اس صورت میں تمہیں اللہ تعالیٰ ،حضرت جبرائیل اور صالحین کی معیت حاصل ہوگی ،دوسروں کے عیوب تلاش کرنے کے بجائے اپنے عیوب تلاش کرو، گزشتہ عمر کے ضائع ہونے پر فکر کرو روز قیامت گناہوں کے بوجھ سے آزادی کے لئے دنیا میں خوف کرو، خیر اور اہل خیر سے مت اکتاؤ ان کی صحبت اختیار کرو کیونکہ تمہارے لئے اس میں خیر ہے، جہال سے اجتناب کرو، کیونکہ ان کا ہمسایہ نجات نہیں پاسکتا الا یہ کہ اللہ کی طرف سے اس کی حفاظت کی گئی ہو، اگر تم آخرت میں صالحین کی ہمسائیگی چاہتے ہو تو دنیا میں اعمال صالحہ کرو، موجودہ دنیا پر قناعت کرو، اللہ کو کسی حال میں بھی مت بھولو، کراماً کاتبین سے مت غافل ہو، کیونکہ وہ تیرا ہر عمل لکھ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ شہ رگ سے زیادہ تمہارے قریب ہے، اس لئے ہر وقت اس سے حیاء کرو، اپنے نفس کو حقیر سمجھو، اس لئے کہ تم عند اللہ حقیر وفقیر ہو، نفس کے بارے میں اللہ کے سامنے رہو اور اس پر رحم کھاؤ۔اگر تم اس پر رحم نہیں کھاؤ گے تو تم پر رحم نہیں کیا جائے گا، خوب عمل کرو، کیونکہ موت کا وقت غیر معلوم ہے۔غافلین اور جاہلین کی پیروی مت اختیار کرو اگر تم کچھ سمجھ بوجھ رکھتے ہو تو رونا زیادہ ہنسنا کم کرو، اس لئے کہ اللہ نے اس کے خلاف کرنے والوں کو قرآن میں عار دلاتے ہوئے فرمایا" اے منکرین خدا! کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم غفلت میں پڑے ہوئے ہو"(از نجم ۵۹ تا ۶۱) اور کچھ لوگوں کی تعریف کرتے ہوئے رب کریم فرماتے ہیں" اور وہ ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور روتے جاتے ہیں اور اس سے ان میں اور زیادہ عاجزی پیدا ہوتی جاتی ہے"(از اسراء ۱۰۹) نیز فرمان رسول ہے جب اللہ کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے، اس وقت جو اللہ سے راضی رہتا ہے تو اللہ بھی اس سے راضی ہو جاتا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

۹۳۲۹-ابی ،ابوعبداللہ بن احمد بن یزید زہری ،ابوطاہر ،مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے ابواسحاق فزاری کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا ہے کہ انسان کا رونا دس اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے، ان میں سے ایک اللہ کے لئے اور ۹ غیر اللہ کے لئے ہیں انسان کا سال میں ایک بار خالصتاً اللہ کے لئے رونا بھی کافی ہے۔

۹۳۳۰-ابی محمد بن احمد ،ابوسیار ،حمید بن جناد کے سلسلہ سند سے خلف بن تمیم کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ خواتین سے اختلاط کرنے والا کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔

۹۳۳۱-ابی محمد بن احمد ،اسماعیل بن عبداللہ ،مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری سے سوال کیا گیا کہ علم اور عمل سے آپ کے نزدیک کونسی چیز افضل ہے، انہوں نے فرمایا دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں۔

۹۳۳۲-قاضی ابواحمد محمد بن احمد ،ابوعمرو بن عقبہ، حسن بن عرفہ ،ابن ابی غنیہ کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک عابد کا ایک راہب کے پاس سے گزر ہوا، عابد نے راہب سے نصیحت کی درخواست کی، راہب نے کہا کہ جنت اور دوزخ کو حق جاننے کے لئے ہر وقت نماز میں مشغول رہنا ضروری ہے، عابد نے کہا کہ میں اس قدر روتا ہوں کہ میرے آنسوؤں کے گرنے کی وجہ سے زمین پر گھاس اگ جاتی ہے، راہب نے کہا کہ رو کر تشہیر کرنے سے ہنس کر خاموش رہنا بہتر ہے کیونکہ ایسے شخص کی نماز اس کے سر سے تجاوز نہیں کرتی۔

۹۳۳۳-قاضی ابواحمد ،ابومحمد بن حیان ،محمد بن احمد بن یزید ،عبدالرحمٰن بن عمر بن رستہ کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری بوقت وفات میرے پاس تھے، نزع کی شدت کے وقت ان پر گریہ طاری ہو گیا، اس وقت ایک شخص نے کہا، اے

سفیان کیا گناہ گار ہونے کی وجہ سے آپ پر گریہ طاری ہے، ثوری نے کہا کہ نہیں بلکہ سلب ایمان کے خوف کی وجہ سے رو رہا ہوں۔

۹۳۳۴- قاضی ابو احمد، عبداللہ بن محمد بن عمران، حسین مروزی، عبدالرحمن بن مہدی کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اگر موت میرے قبضے میں ہوتی تو میں موت کو ترجیح دیتا۔ نیز فرمایا اگر روئے زمین پر تمام لوگوں کے بجائے میری موت آ جائے تو مجھے پسند ہے۔

۹۳۳۵- ابو محمد بن حیان، محمد بن عمران رازی، یعقوب بن اسحاق دشتکی، عبدالعزیز بن ابی عثمان کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ "اے انسان ذریعہ معاش کی تلاش تجھ پر لازم ہے، جابرۃ کی مشابہت سے اجتناب کر، اکل وشرب اور لباس وسواری جائز طریقہ سے حاصل کر، تقویٰ واہل امانت اور خوف الٰہی رکھنے والے لوگوں سے امور میں مشورہ طلب کر"۔

۹۳۳۶- ابو محمد حیان، محمد بن احمد بن معدان، محمد بن علی بن فضل عمار کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ظالم کے گھوڑے، اس کے مال اور اس کے اسلحہ سے راہ خدا میں قتال کرنے والے انسان پر قدم قدم پر لعنت کی جاتی ہے تا آنکہ وہ جہاد سے واپس آ جائے۔

۹۳۳۷- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبدالرحمن، ابو زرموسیٰ انطاکی، ابی کے سلسلہ سند سے فضل بن مہلبل کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری نے مجھ سے سوال کیا کہ سلامتی کس چیز میں ہے؟ میں نے کہا کہ سلامتی اس میں ہے کہ آپ کو کوئی نہ پہچانے، انہوں نے فرمایا اس سے بھی صحیح بات یہ ہے کہ سلامتی تمہارے شہرت کے طلب گار نہ ہونے میں ہے۔

۹۳۳۸- ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن معدان، عبدالرحمن بن مہدی کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری روپوشی کے زمانہ میں بصرہ تشریف لائے۔ کسی باغ کے مالک نے انہیں پھلوں کی حفاظت پر ملازم رکھ لیا۔ ایک عاشر کا وہاں سے گزر ہوا اس نے سفیان ثوری سے سوال کیا کہ اے شیخ تم کون ہو؟ سفیان نے فرمایا کہ اہل کوفہ سے، اس نے سفیان سے سوال کیا کہ بصرہ اور کوفہ کی کھجوروں میں سے کون سی کھجور زیادہ شیریں ہے؟ سفیان ثوری نے کہا بصری کھجوریں تو تا حال میں نے چکھی نہیں ہیں البتہ کوفہ میں سابریہ علاقہ کی کھجوریں شیریں ہیں۔ اس نے سفیان سے کہا کہ اے شیخ تم نے کس قدر دروغ گوئی سے کام لیا ہے صالح، غیر صالح حتیٰ کہ کتے بھی اس وقت کھجوریں کھا رہے ہیں تم کیسے ان کے نہ کھانے کا دعویٰ کرتے ہو؟ وہ عاشر مالک باغ کو سفیان کی اس بات سے مطلع کرنے کے لئے گیا تا کہ وہ بھی اس پر اظہار تعجب کرے لیکن جب اس نے مالک باغ کو اس بات سے مطلع کیا تو اس نے عاشر سے کہا کہ تو ہلاک ہو اس کا تعاقب کر، اگر تو اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو وہ سفیان ثوری ہے جلد اس کا تعاقب کر کے اسے گرفتار کر کے امیر المؤمنین کے حوالے کر دے تا کہ تو امیر المؤمنین کے دربار میں قرب حاصل کر لے۔ چنانچہ اس نے سفیان ثوری کا تعاقب کیا لیکن وہ اپنے مقصد میں ناکام رہا۔

۹۳۳۹- سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن نضر، ولید بن شجاع بن ولید کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ میں اکثر سفیان ثوری کے ساتھ رہتا تھا۔ وہ ہمیشہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں مشغول رہتے تھے۔

۹۳۴۰- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، حسن بن ربیع بورانی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن عبدالملک بن ابی غنیۃ کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ کا نام سن کر سفیان ثوری کا چہرہ بہت زرد ہو جاتا تھا۔

۹۳۴۱- سلیمان بن احمد، ابو شعیب حرانی، عمر بن شیبہ، نصر بن قدید بن نصر بن سیار کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں مدینہ گیا تو وہاں پر سفیان ثوری کے درس کا حلقہ لگا ہوا تھا۔ میں بھی اس میں شریک ہو گیا، اہل حلقہ میں سے کسی نے سفیان ثوری کو میری آمد سے مطلع کر دیا، سفیان ثوری نے مجھ سے فرمایا میں نے تمہارے والد کی زیارت کی ہے۔ میں نے پوچھا کہ کہاں پر انہوں نے فرمایا کہ ایک بار خراسان میں مجھ پر کسی کا قرض چڑھ گیا تھا تو میں نے اسے ادا کرنے کے لئے بار برداری کا کام کیا۔ الحمد للہ اس کے ذریعہ میں نے وہ قرض ادا کر دیا۔ اس موقع پر میں نے تمہارے والد کی زیارت کی تھی اس کے بعد فرمایا اشراف کو زہد کا حکم دو

وجہوں سے دیا گیا ہے(۱) تا کہ ان میں تواضع پیدا ہو (۲) تا کہ انہیں مفلسوں کا احساس ہو لہذا اشراف کے لئے زہد اختیار کرنا لازم ہے۔

۹۳۴۲-سلیمان بن احمد، ابوشعیب، مروان بن عبدالرقی کے سلسلہ سند سے محمد بن یزید بن خنیس کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے سفیان ثوری سے سوال کیا کہ آپ نے صبح کیسے کی؟ سفیان ثوری نے فرمایا تم مجھ سے سوال کرتے ہو خدا کی قسم میں تو متحیر ہوں اے باری تعالی اس امت کی ایسی رہنمائی فرما کہ جس میں تیرے ولی کی عزت ہو اور تیرا دشمن ذلیل ہو اور اس میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا جائے۔اس کے بعد سفیان نے ایک آہ بھر کر فرمایا کتنے مؤمنوں کو میں نے غصہ کی وجہ سے مرتے دیکھا۔

۹۳۴۳-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوسعید اشج کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن اعین کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں سفیان ثوری، اسحاق بن قاسم اور اوزاعی کے ساتھ تھا۔نماز مغرب کے بعد امیر مکہ عبدالصمد بن علی ہمارے پاس آئے۔میں اس وقت سفیان کو وضو کرا رہا تھا، سفیان لوگوں سے کہہ رہے تھے میری طرف نہ دیکھو میں تو ایک مبتلاء شخص ہوں۔عبدالصمد نے سفیان ثوری کے قریب پہنچ کر انہیں سلام کیا، سفیان ثوری نے ان سے سوال کیا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں عبدالصمد بن علی ہوں سفیان نے اس کی خیریت دریافت کرنے کے بعد فرمایا اللہ سے ڈر اللہ سے ڈر۔

۹۳۴۴-ابومحمد غطریفی، محمد بن ابراہیم غازی، عبدالرحمن بن عمر رستہ، علی بن عثام کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار سفیان ثوری کوفہ میں علیل ہو گئے۔انہوں نے ایک حکیم سے اپنا پیشاب ٹیسٹ کروایا، طبیب نے پیشاب دیکھنے کے بعد کہا کہ یہ پیشاب کس کا ہے ؟ لے جانے والے نے طبیب سے کہا کہ اس سوال کے بجائے تم پیشاب کو چیک کرو، اس نے کہا کہ یہ ایسے شخص کا پیشاب ہے کہ خوف الٰہی اور غم کی وجہ سے اس کا جگر اور بطن خاکستر ہو چکا ہے۔

۹۳۴۵-احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو ہشام رفاعی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار جبل بنی فزارہ کے پاس سفیان ثوری سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ اس وقت میں کہاں سے آرہا ہوں؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں، انہوں نے فرمایا کہ اس وقت میں دو افروشوں کے پاس سے آرہا ہوں، میں انہیں شراب کی بیع سے منع کرنے کے لئے گیا تھا کیونکہ جب میں کسی شے کے بارے میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ارادہ کر لیتا ہوں تو پھر اگر اس میں کوتاہی کرتا ہوں تو مجھے پیشاب میں خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔

۹۳۴۶-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، عبدالملک بن عبدالحمید میمونی، یعلی بن عبید کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں دعوتوں میں تو شریک ہوتا ہوں لیکن ان میں نبیذ کی خواہش نہیں کرتا۔

۹۳۴۷-احمد، ابوغسان کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن حفص قاری کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری سے قرآنی آیت (**لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله**) (از النور ۳۷) کی تفسیر سنی کہ وہ لوگ خرید و فروخت کے باوجود نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔

۹۳۴۸-محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، یونس ابن محمد صفار کے سلسلہ سند سے یزید بن ابی حکیم کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ بغداد میں عبادت کرنے والا خفیہ عبادت کرنے والے کی مانند ہے۔

۹۳۴۹-احمد بن عبداللہ، عبداللہ بن وہب، ابوسعید اشج کے سلسلہ سند سے محاربی کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری پہلی صف میں کھڑے ہونے والے بچے سے احتلام کی بابت سوال کرتے تھے، اگر وہ اثبات میں جواب دیتا تو صحیح ورنہ اسے پچھلی صف میں کھڑا کر دیتے تھے۔

۹۳۵۰-ابومحمد بن حیان، عباس بن حمدان، حنفی، محمد بن حسان ابو یحییٰ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سجادہؒ کو کہتے سنا کہ شریک نے مجھے ایک شخص کے بارے میں حقیقت حال دریافت کرنے کے لئے ثوری کے پاس بھیجا۔جب سفیان نے مجھے دیکھا اور میرا حال ملاحظہ کیا تو فرمایا: اگر تمہاری جائے نماز شریک کیلئے ہے تو مناسب ہے کہ میں تم سے بات چیت نہ کروں اور اگر اللہ کیلئے ہے تو پھر تمہیں شریک سے ہی یہ سوال پوچھنا چاہئے۔چنانچہ حضرت سفیانؒ مجھے کوئی جواب دیئے بغیر اندر چلے گئے۔

۹۳۵-محمد بن عبدالرحمن بن فضل ،احمد بن عبدالخالق ،ابو ہمام ،مطرف بن زمان کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ انسان
کے قلب کی نیکی یا گناہ کے ارادہ کے وقت اس کے ساتھ رہنے والے دونوں فرشتوں کو اس کی بو محسوس ہو جاتی ہے۔

۹۳۵۱-محمد بن عبدالرحمن ،احمد بن محمد بن عبدالخالق ،ابو ہمام ،ضمرۃ کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جب سورج
مغرب سے طلوع ہوگا اس وقت فرشتے قلمیں توڑ کر اعمال نامہ بند کر دیں گے۔

۹۳۵۲-ابو محمد بن حیان ،ابن معدان ،عبداللہ بن خبیق ،یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ لا الٰہ
الا اللہ اور الحمد للہ کے برابر کسی شے کے ثواب میں اضافہ نہیں کیا جاتا۔

۹۳۵۱-ابی محمد بن احمد یزید ،عمران بن عبدالرحیم ،ابراہیم بن بشار رمادی کے سلسلہ سند سے عبدالرزاق کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری
سے زہد فی الدنیا کی تعریف پوچھی گئی ،انہوں نے فرمایا تواضع اختیار کرنا زہد فی الدنیا ہے۔

۹۳۵۱-ابی محمد بن احمد ،ابراہیم بن عبداللہ ،یعلی بن عبیدۃ کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ظن دو قسم پر ہے (۱) اس پر
مواخذہ ہوگا (۲) اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا ۔اگر ظن کے ساتھ زبان سے اس کا اظہار بھی ہے تو اس پر مواخذہ ہوگا ورنہ فقط ظن پر کوئی
مواخذہ نہیں ہوگا۔

۹۳۵-سلیمان بن احمد ،ہاشم بن مدثر ،ابو صالح فراء کے سلسلہ سند سے یوسف بن اسباط کا قول نقل کیا ہے کہ میری موجودگی میں سفیان
ثوری کے پاس امام ابوحنیفہ کی وفات کی اطلاع آئی ۔ثوری نے فرمایا الحمد للہ لیکن ہوسکتا ہے کہ سفیان ثوری کو امام ابوحنیفہ کے حالات کے
بارے میں اس وقت تک صحیح علم نہ ہوا ہو۔

۹۳۵۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر ،محمد بن خطاب ،علی بن سعید بن زید ،ہمدانی ،علی طنافسی کے سلسلہ سند سے عبدالرحمن بن مصعب کا قول نقل
کیا ہے کہ ایک نابینا شخص سفیان ثوری کی مجلس میں آتا تھا ،رمضان المبارک کی آمد پر وہ اطراف میں جا کر معاوضہ پر لوگوں کو نماز پڑھاتا
تھا۔ سفیان ثوری نے فرمایا روز قیامت میں اہل قرآن کو تلاوت قرآن پر ثواب عطا کیا جائے گا تو اس اندھے سے کہا جائے گا تمہیں تمہارا
ثواب دنیا ہی میں مل چکا ہے اس نابینا نے سفیان ثوری سے کہا کہ میں آپ کا شریک مجلس ہوں اس کے باوجود بھی آپ میرے متعلق اس
قسم کی باتیں کرتے ہو ،سفیان ثوری نے فرمایا اسی وجہ سے مجھے خوف ہے کہ کہیں روز قیامت مجھ سے باز پرس ہو کہ تم نے اسے نصیحت
کیوں نہیں کی۔

۹۳۵۸-عبداللہ بن محمد ،عبدالرحمن بن حماد ،محمد بن ہارون ابو نشیط ،ابو صالح کے سلسلہ سند سے شعیب بن حرب کا قول نقل کیا ہے کہ میں
نے سفیان ثوری سے سوال کیا کہ ایک شخص اگر ایک درہم کی مزدوری کرتا ہے تو وہ اس کے اور اس کے اہل وعیال کے لئے کافی ہو جاتا
ہے لیکن اسے نماز باجماعت نصیب نہیں ہوتی اور اگر وہ چار دانق کی مزدوری کرتا ہے تو اسے نماز باجماعت تو مل جاتی ہے لیکن وہ اس کے
اور اس کے اہل وعیال کے لئے ناکافی ہوتی ہے ،اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا ایک درہم کی مزدوری کر
کے نماز تنہا ادا کرے۔

۹۳۵۹-عبداللہ بن محمد ،عبدالرحمن بن محمد ابو نشیط ،ابو صالح ،ابو اسحاق فزاری کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں بادل
نخواستہ ایک شخص سے ملاقات کرتا ہوں ،اس کی طرف سے مجھ سے خیریت دریافت کرنے پر میرا قلب اس کے لئے نرم ہو جاتا ہے ،پھر
طعام وطعام شریک ساتھیوں کے بارے میں تو نہ جانے میرے قلب کا کیا حال ہوگا۔

۹۳۶-عبدالرحمن بن محمد ،احمد بن روح ،عبداللہ بن خبیق ،عبدالرحمن بن عبداللہ بصری کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے
کہ میں پندرہ ماہ قبل ایک گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے اب تک قیام اللیل سے محروم ہوں۔

۹۳۶۱-احمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حارث، احمد بن ابی الحواری، ابو عصمہ کے سلسلہ سند سے ابو زید کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں نے دیکھا کہ سفیان ثوری نے خانہ کعبہ کا طواف کر کے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نفل ادا کی، پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا، اسی وقت بیہوش ہو کر گر پڑے، زم زم کے حبشی نے آپ کو اٹھا کر آپ پر پانی ڈالا، تب جا کر آپ کو افاقہ ہوا، میں نے ابو سلیمان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا سفیان فکر کی وجہ سے بیہوش ہو کر گرے۔

۹۳۶۲-محمد بن علی، محمد بن عبداللہ دارمی انطاکی، عمرو بن اسحاق بن ابراہیم بن علاء، ولید بن عتبہ، ابو مسہر کے سلسلہ سند سے حزام بن زفر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز ہم سفیان ثوری کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔ ثوری سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرتے کرتے جب ایاک نعبد و ایاک نستعین پر پہنچے تو ان پر گریہ طاری ہو گیا حتیٰ کہ قرأت منقطع ہو گئی جب کچھ سکون ہوا تو دوبارہ سورۃ فاتحہ شروع کی۔

۹۳۶۳-ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم محمد بن حسن، ابو کریب، وکیع کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ انسان کو صحیح معنی میں اگر قلبی یقین حاصل ہو جائے تو وہ جنت کے شوق اور دوزخ کے خوف سے اڑنے لگے۔

۹۳۶۴-ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن حسن، سعید بن محمد بیروتی، اسحاق بن ابی عباد، ابن یمان کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو! حتیٰ الامکان رخصت پر عمل کی کوشش کرو کیونکہ اس میں تمہارے دین کی سلامتی اور تمہارے لئے عافیت ہے۔

۹۳۶۵-عبدالرحمٰن بن محمد بن سیاہ، حماد بن محمد ابن سلیمان ہروی، عباس بن ابی طالب، محمد بن سعید اصبہانی، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ "توراۃ" میں مرقوم ہے کہ ذریعہ معاش کے حصول کے بعد عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاؤ۔ اگر ذریعہ معاش نہیں ہے تو اس کے حصول کی کوشش کرو۔

۹۳۶۶-ابو محمد عطریفی، ابو العباس سراج، ابن عسکر فریابی کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو! اولاً ذریعہ معاش کی فکر کرو، بعد ازاں عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاؤ۔

۹۳۶۷-ابی، عبداللہ بن جعفر مدنی، ابو عبداللہ اخنسی، ابو ہشام رفاعی، داؤد بن یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ایک روز سفیان ثوری سے سوال کیا کہ اے ابو عبداللہ تعالیٰ کی عبادت کس مقام پر احسن طریقہ سے کی جا سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کھانا کم دام میں فروخت ہونے والی جگہ پر اللہ تعالیٰ کی عبادت احسن طریقہ سے کی جا سکتی ہے، کیونکہ اس مقام پر معاش کی فکر کم ہوتی ہے۔

۹۳۶۸-ابی، ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن سفیان، سلمہ، سہل بن عاصم، سلم بن میمون خواص کے سلسلہ سند سے عبدالعزیز بن مسلم کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ اے لوگو! اپنی طبیعت کی خواہش پر مشروبات استعمال نہ کرو اس سے تمہیں تقلیل نوم حاصل ہو گی۔

۹۳۶۹-عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، محمود بن مسعود مجمی، عبدالرزاق کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری مغموم ہونے کے وقت وہب بن ورد کے پاس چلے جاتے تھے۔ ان سے کہتے اے ابوامیہ! آپ نے کسی کو موت کی تمنا کرتے دیکھا ہے؟ وہ نفی میں جواب دیتے سفیان ثوری ان سے کہتے میں موت کی تمنا کرتا ہوں۔

۹۳۷۰-عبدالرحمٰن، ابراہیم بن اسحاق، یعقوب بن ابراہیم انجمی کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بنی ثور کا ایک شخص صبح کے وقت باآواز بلند کہتا اے باری تعالیٰ ہمارے بھائی ہم سے رخصت ہو گئے اور زمانہ نے ہم سے بے وفائی کی اے باری تعالیٰ بوقت موت مجھے رسوا مت فرمانا۔

۹۳۷۱-عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز، عبداللہ بن یوسف کے سلسلہ سند سے ابن زحم کا قول نقل کیا ہے کہ

ایک بار سفیان ثوری اور مالک بن مغول کی نشست لگی، اختتام نشست پر سفیان نے کہا میں اس مجلس کے اختتام سے قبل موت کا متمنی ہوں مالک نے کہا کہ میں اس چیز میں آپ کا مخالف ہوں، اس کے بعد سفیان ثوری اس مجلس سے روتے ہوئے واپس ہوئے۔

۹۳۷۲- محمد بن علی، احمد بن عبداللہ دارمی، عمر بن اسحاق ولید کے سلسلہ سند سے مؤمل کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان کے علاوہ کوئی عالم باعمل نہیں دیکھا۔

۹۳۷۳- محمد بن علی، عبداللہ بن جابر، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے یوسف بن اسباط کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ ہمیشہ تجھے اپنے دشمن سے نقصان پہنچے گا۔ نیز فرمایا جس کی خواہش کے بھی خلاف کیا تو وہ تجھ پر آگ بگولہ ہو کر کہے گا کہ متقیوں کا دور ختم ہو چکا ہے۔

۹۳۷۴- ابوبکر محمد بن نصر، حاجب بن دکین، محمد بن ادریس، ابوصالح احول کے واسطہ سے ابواحمد زبیری کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری کے کسی بھائی نے ان سے مختصر نصیحت کی درخواست کی، سفیان نے انہیں خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا، بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ ہم سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے، برادرم دنیا کا غم مستقل اس کی خوشی غیر دائمی اور اس کی فکر ابدی ہے لہٰذا اخروی نجات کے لئے عمل کرو، غفلت مت برتو، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے والسلام۔

۹۳۷۵- ابوعمرو، عبداللہ بن محمد بن عبداللہ ضبی، عبداللہ بن محمد بغوی، احمد بن عمران اخنسی کے سلسلہ سند سے ولید بن عقبہ کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری ہمیشہ قرآن کی زیارت کرتے ورنہ قرآن اٹھا کر سینہ سے لگاتے۔

۹۳۷۶- ابومحمد بن حیان، احمد بن جعفر بن جمال، یعقوب دشتکی کے سلسلہ سند سے حمانی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری سے آل محمد کے متعلق سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا جمیع امت محمد یہ آل محمد ہے۔

۹۳۷۷- ابی، محمد بن احمد بن ابان، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، ابوحاتم عیسیٰ بن یونس رملی کے سلسلہ سند سے مؤمل بن اسماعیل کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ پاک دامنی انسان کے لئے بڑی عافیت ہے۔

۹۳۷۸- ابی، محمد بن احمد بن یزید، عبداللہ بن عبدالوہاب، احمد بن عبدالاعلیٰ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میرے نزدیک ذی عیال کا کفر اختیار کرنا بعید از عقل نہیں ہے۔

۹۳۷۹- ابوالحسین محمد بن محمد بن عبیداللہ جرجانی، حسین بن علی بن نصر، احمد بن سیار، عبدالرحمن بن بشیر کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ صاحب بصیرت انسان کی نظر میں دنیا کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔

۹۳۸۰- محمد بن عبدالرحمن بن فضل، حسن بن عمار تستری، ابوہشام رفاعی، داؤد بن یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری سے سوال کیا گیا کہ مقروض انسان کے لئے گوشت کا استعمال عند الشرع درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔

۹۳۸۱- محمد بن عبدالرحمن، ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن منصور، علی بن محمد طنافسی، یعلیٰ کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ انسان کو دنیا ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی مثل غموں سے بھی واسطہ پڑے گا۔

۹۳۸۲- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن حارث، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے اسحاق بن خلف کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار سفیان ثوری نے حاضرین مجلس میں سے ایک نوجوان سے سوال کیا کہ تمہیں کما حقہ خوف خدا حاصل ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا، سفیان ثوری نے فرمایا ارے اے بیوقوف! اگر واقعۃً اس طرح ہوتا تو تم فرائض کی ادائیگی میں تغافل کا مظاہرہ نہ کرتے۔

۹۳۸۳- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن محمد بن حارث، احمد بن ابی الحواری، ابوعصمہ بن عصمہ کے واسطہ سے حماد بن دلیل کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ میرے قلب میں خوف خدا اس قدر سمایا ہوا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس میں کمی کا طلب گار

ہوں۔

۹۳۸۴- محمد بن عبدالرحمن بن فضل، زکریا ساجی، عبداللہ بن احمد بن شبویہ کے سلسلہ سند سے قتیبہ بن سعید کا قول نقل کیا ہے کہ اگر سفیان ثوری نہ ہوتے تو اب تک تقویٰ کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔

۹۳۸۵- ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، عبید بن محمد الوراق کے سلسلہ سند سے بشر بن حارث کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری نے بکر العابد سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا، اے بکر العابد دنیا بقدر کفایت حاصل ہونے کے بعد ہمہ تن قلب کو فکر آخرت میں مشغول رکھو۔

۹۳۸۶- ابی، احمد بن محمد، ابوبکر بن عبید، ابراہیم بن سعید و عبدالعزیز قرشی کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو! زہد اختیار کرو اس کی برکت سے تم پر من جانب اللہ دنیا کے عیوب منکشف ہوں گے، تقویٰ اختیار کرو اس کی برکت سے روز محشر من جانب اللہ حساب میں سہولت ہوگی۔ شک کو یقین کے ذریعہ دفع کرو اس سے تمہارا دین محفوظ رہے گا۔

۹۳۸۷- ابی، احمد بن محمد، ابوبکر بن عبید، محمد بن عمران ضبی، حسین بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو اگر آخرت میں رغبت کی وجہ سے دنیا نہیں چھوٹتی تو اس کے جلد زوال پزیر ہونے کی وجہ سے اسے چھوڑ دو۔

۹۳۸۸- ابی، احمد، ابوبکر، ابن ابی مریم، سلمہ بن غفار کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا کی حقیقت تک پہنچنے کے لئے اہل دنیا کے احوال پر بغور نظر کرو۔

۹۳۸۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق سراج، ہناد، قبیصہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو! دنیا کی آزمائش میں مبتلا ہونے سے قبل اس کا وجود تمہارے لئے بہتر ہے ورنہ اس کا عدم وجود تمہارے لئے بہتر ہے۔

۹۳۹۰- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبیداللہ بن سعید کے حوالہ سے اسامہ کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری کی زیارت کرنے والا محسوس کرتا تھا کہ وہ ایک کشتی پر سوار ہو کر اس کے غرق ہونے سے خوفزدہ ہیں۔ وہ اکثر اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی دعا کرتے تھے۔

۹۳۹۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قبیصہ کے سلسلہ سند سے گزشتہ اقوال کے مانند سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ موجودہ زمانے کے جاہل عابدوں میں تقویٰ کے بجائے شر کا عنصر غالب ہے۔

۹۳۹۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن رافع کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک روز عبدالرزاق سے سوال کیا گیا کہ سفیان نے کبھی اللہ کی نافرمانی کی ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ غالباً نہیں۔

۹۳۹۳- ابراہیم، محمد، محمد بن سہل بن عسکر کے سلسلہ سند سے عبدالرزاق کا قول نقل کیا ہے کہ ایک موقع پر سفیان اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جمع تھے۔ سفیان نے منصور، ابراہیم علقمہ کے سلسلہ سند سے بیان کرتے ہوئے فرمایا یہ شرف علماء کو حاصل ہے۔

۹۳۹۴- ابراہیم، محمد، ہناد بن سری، قبیصہ کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول ہے کہ تلاوت قرآن کریم کی لذت زہد کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ اعمال کی بقدر لوگوں کی عزت کرو اور اللہ کے نافرمانوں کی مخالفت کرو۔

۹۳۹۵- ابراہیم، محمد، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، سعید بن ابراہیم بن سعد کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ میں ثوری کے ساتھ مسجد حرام میں تھا، انہوں نے چند کنکریوں کو جمع کر کے ان پر ٹیک لگا کر فرمایا، یہ حالت کل دنیا کے ہونے سے بہتر ہے۔

۹۳۹۶- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن مثنیٰ، عبداللہ بن داؤد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آج تک تعمیری کام میں ایک درہم بھی خرچ نہیں کیا۔

۹۳۹۷- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ دینی مسئلہ پیش آنے کے وقت ہم علماء کے وجود کی ضرورت محسوس کرتے تھے۔

۹۳۹۸-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسین مروزی، ہیثم بن جمیل، فضیل بن عیاض کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ کسی انسان کے پانی کا ایک قطرہ پینے کی وجہ سے میری پسلی ٹوٹ جاتی ہے۔

۹۳۹۹-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، بندار، ابن داؤد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ قبر میں اعمال صالحہ ہی انسان کی حفاظت کا ذریعہ ہوں گے۔

۹۴۰۰-احمد، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوسعید کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن اسود کا قول نقل کیا ہے کہ ہماری موجودگی میں سفیان ثوری کی خدمت میں گوشت کی ایک کڑھائی پیش کی گئی، انہوں نے اس میں گھی ملا دیا، میں نے کہا کہ اے ابوعبداللہ ہمارے لئے ایسا پرتکلف کھانا صحیح ہے؟ انہوں نے فرمایا بوقت وسعت صحیح ہے۔

۹۴۰۱-محمد بن ابراہیم بن علی، عبداللہ بن جابر طرسوی، عبداللہ بن خبیق، عبداللہ بن سندی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری کے بھائی نے خط کے ذریعے انہیں اپنی بصارت زائل ہونے کی شکایت کی، ثوری نے جواب میں لکھا کہ اے برادرم موت کو یاد کرتے رہو اس کے بعد تمہارا شکوہ ختم ہو جائے گا۔

۹۴۰۲-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جابر طرسوی، عبداللہ بن خبیق، عبداللہ بن سندی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری کے بھائی مبارک بن سعید نے بذریعہ خط سفیان ثوری سے اپنی بصارت زائل ہونے کا شکوہ کیا۔ سفیان ثوری نے اس کے جواب میں فرمایا جس کا مضمون یہ تھا امابعد اہل وعیال کا احسن طریقے سے خیال رکھو اور قلب کو موت کی یاد میں مشغول رکھو، والسلام۔

۹۴۰۳-محمد بن ابراہیم، محمد بن محمد بن یونس، اسید سعدویہ، حسین بن جعفر کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اژدھے کے منہ میں ہاتھ ڈالنا مالدار کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔

۹۴۰۴-محمد بن ابراہیم، زید بن ابراہیم، ابن عرفہ کے سلسلہ سند سے ابن مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مکہ میں سفیان ثوری نے سوڈان کے باشندوں کو دیکھ کر فرمایا، ان کی وجہ سے ہم بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہیں۔

۹۴۰۵-محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد جندی، ابوحمہ ابوقرۃ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ الکتاب صلۃ العتاب، قال ابو نعیم رحمہ اللہ : کذا فی کتابی، وسمعت من یقول صلۃ الغیاب. کتاب عتاب کا صلہ ہے۔ مولف ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے پاس یوں ہی لکھا ہے جب کہ بعض لوگوں نے اس کو صلۃ الغیاب نقل کیا ہے اس صورت میں معنی یہ ہوگا غائب کے ساتھ بات چیت کا سلسلہ خط وکتابت ہی ہے۔

۹۴۰۶-محمد بن ابراہیم، عمر بن عبدویہ حضرمی، ابوبکر بن عبید، رجاء بن یوسف سندی کے سلسلہ سند سے وکیع کا قول نقل کیا ہے کہ ہم ایک بار عید کے موقع پر سفیان ثوری کے ساتھ تھے۔ ثوری نے فرمایا آج کے روز سب سے اول چیز ہمارے لئے نظر کی حفاظت ہے۔

۹۴۰۷-محمد بن ابراہیم، اسماعیل بن حمدون جورنیشی، سعید بن ابی زیدون، فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ مؤمن کا دنیا سے آخرت کی طرف کوچ کرنا بچہ کے بطن والدہ سے جہان دنیا میں آنے کی مانند ہے۔

۹۴۰۸-محمد بن ابراہیم، ابوعمرویہ، مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے ابن المبارک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مجھ سے سفیان ثوری نے فرمایا اے مبارک طلب شہرت سے اجتناب کرو کیونکہ میں جس کی خدمت میں بھی حاضر ہوا ہوں اس نے مجھے فقط یہی وصیت کی ہے۔

۹۴۰۹-ابوبکر طلحی، محمد بن عتبہ، محمد بن یزید، یزید بن ہارون عکی کے سلسلہ سند سے علی بن حمزہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں سفیان ثوری کے پیشاب کے ٹیسٹ کے سلسلہ میں ایک دیرانی طبیب کے پاس گیا۔ اس نے پیشاب دیکھ کر کہا کہ یہ کسی صحیح انسان کا پیشاب نہیں ہے میں نے کہا کہ خدا کی قسم یہ افضل الناس شخص کا پیشاب ہے۔ طبیب نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ چل کر براہ راست اس شخص کو دیکھنا

چاہتا ہوں۔ میں نے اس کی یہ بات سفیان سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا بہتر ہے۔ چنانچہ اس طبیب نے سفیان کے گھر آ کر انہیں چیک کیا۔ ان کے پیٹ، پیشانی پر ہاتھ پھیرا، اس کے بعد وہ چلا گیا، میں نے اس سے سوال کیا کہ انہیں کون سا مرض لاحق ہے؟ طبیب نے کہا کہ غم کی وجہ سے ان کا جگر جل چکا ہے۔

۹۴۱۰ - ابوبکر طلحی، حبیب بن نصر مہلبی، ابراہیم بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن عفان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بعض مرتبہ شدت کی وجہ سے سفیان ثوری کے پیشاب میں خون کی آمیزش ہوتی تھی۔

۹۴۱۱ - ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، محمد بن مثنیٰ بزار، بشر بن حارث، داؤد بن یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بعض مرتبہ تفکر کی وجہ سے میرے پیشاب میں خون آتا ہے۔

۹۴۱۲ - ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عطاء، ابی محمد بن مسلم، سلمہ بن شبیب، مبارک ابوحماد کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ ثوری نے علی بن حسن سلیمی کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا" اہل شہوت پر شہوات اور دنیاوی نعمتوں کی وجہ سے رشک مت کرو کیونکہ انہیں ایک ایسے دن کا سامنا ضرور کرنا پڑے گا جس میں ان کے قدم پھسل جائیں گے، جسموں پر کپکپی طاری ہوگی ان کے رنگ متغیر ہوں گے، قیام بڑا طویل ہوگا سخت حساب کا سامنا کرنا پڑے گا، وحشت کے مارے دل دھڑکنے کی وجہ سے حلق تک پہنچ جائیں گے، اس روز شہوت پرستوں کو کس قدر ندامت ہوگی دنیا اس قدر حاصل کرو جو تمہارے دین کے لئے نقصان دہ نہ ہو، جو شخص حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ صدقہ کرتا ہے اسے آخرت میں دگنا ملے گا۔ اس کا مال روز محشر اس کے لئے وبال جان نہ ہوگا، حلال طریقہ سے مال کماؤ حلال کمائی کرنے والوں کی معیت اختیار کرو اور امور میں ان ہی سے مشورہ کرو کیونکہ تقویٰ دین کی اساس اور امر آخرت کے استکمال کا ذریعہ ہے۔

اے برادرم اپنے گوشت پوست کی حفاظت کرنے والا انسان ہی حرام سے اجتناب کر سکتا ہے، اس لئے حرام سے اجتناب کرتے ہوئے حرام کمائی کرنے والوں کے ساتھ مجالس مت کرو، ان کے ساتھ طعام میں شریک مت ہو، حرام کی طرف دلالتاً اور اشارۃً بھی کسی کی رہنمائی مت کرو اور نہ حرام مال کا کسی کو مالک بناؤ حرام سے اجتناب کی ہر فاسق و نیک کو نصیحت کرو کیونکہ اس کی وجہ سے حرام سے اجتناب کرنے والے کے ثواب میں تمہارا بھی حصہ ہوگا۔ ظلم سے اجتناب کرو ورنہ تم اس کے مددگار بن جاؤ گے جس کی وجہ سے تم بھی ظلم میں اس کے شریک کار بن جاؤ گے۔ اہل تقویٰ کی مخالفت مت کرو، اہل معاصی سے دوستانہ تعلقات مت قائم کرو ان کے ساتھ مجالس سے اجتناب کرو، حرام سے کلی طور پر اجتناب کرو خواہش پرستی سے بچو، اس لئے کہ اول تا آخر اس میں شر ہی شر ہے، ہر گناہ کے لئے توبہ ہے، گناہ کا ترک طلب توبہ سے آسان ہے، اللہ تعالیٰ اہل معاصی کے لئے" غفور الرحیم" اور توبہ کرنے والے کے لئے" رحیم حلیم" اور" ودود" ہے۔ اے لوگو احکم الٰہی کی وجہ سے گناہوں پر جرأت مت کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے گناہ کو حرام اور ظلم کو ناپسند کیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے" اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور عمل نیک کرو جو عمل تم کرتے ہو میں ان سے واقف ہوں" (از مومنون ۵۱) اس کے بعد مؤمنین کے لئے ارشاد ربانی ہے" مؤمنو جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے نکالتے ہیں ان میں سے راہ خدا میں خرچ کرو۔ (البقرۃ ۲۶۷) پھر اسی بات کو اس سے زیادہ احسن طریقہ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا لوگو جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر مت چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے"۔ (از بقرہ ۱۶۸)۔

اے برادرم اللہ تعالیٰ نے انبیاء، مؤمنین اور مشرکین کے لئے حرام کو پسند نہیں فرمایا ہے۔ اے برادرم گناہ صغیرہ کو حقیر مت سمجھو کیونکہ اس پر نظر رکھو کہ تم کس کی نافرمانی کر رہے ہو، گناہ صغیرہ کا ارتکاب کر کے تم نے اس رب عظیم کی نافرمانی کی ہے جو کبیرہ گناہ سے تجاوز کر کے صغیرہ گناہوں پر عتاب کرنے والا ہے۔ گناہ کر کے اسے سامنے رکھ کر گناہوں سے اجتناب کر کے جنت میں داخل ہونے والا انسان سب سے بڑا عقلمند ہے۔ ایک نیکی کر کے تا حیات اس پر اعتماد کرتے ہوئے گناہ میں مبتلا ہو کر بعد الوفات دوزخ میں داخل ہونے

والا انسان سب سے بڑا بیوقوف ہے۔ اے برادرم گزشتہ گناہوں پر نادم ہو کر معاصی سے اجتناب کرو، نامعلوم اللہ کے ہاں ان کے بارے میں کیا فیصلہ ہونے والا ہے اور نامعلوم باقیماندہ زندگی کیسی گزرے گی، اس لئے کہ حضرت ابراہیم نے اسی خطرہ کے پیش نظر اللہ سے سوال کیا (ترجمہ) مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے کہ بتوں کی پرستش کرنے لگیں بچائے رکھ (ابراہیم ۳۵) اسی طرح حضرت یوسفؑ نے عرض کیا (تو مجھے دنیا سے اپنی اطاعت کی حالت میں اٹھائیو اور آخرت میں اپنے نیک بندوں میں داخل کر) (از یوسف ۱۰۱) نیز حضرت موسیٰؑ نے بارگاہ الٰہی میں التجا کی (ترجمہ) اے پروردگار تو نے جو مجھ پر مہربانی فرمائی ہے میں آئندہ کبھی گناہگاروں کا مددگار نہ بنوں گا) (از قصص ۱۷) نیز حضرت شعیبؑ نے عرض کیا (ترجمہ) ''اور ہمیں بھی شایاں نہیں کہ ہم اس میں لوٹ جائیں، ہاں خدا جو ہمارا پروردگار ہے وہ چاہے تو ہم مجبور ہیں) ان آیات سے ان انبیاء علیہم السلام کا اپنے نفسوں کے بارے میں خوف زدہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔ نیز کامل مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ و زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

۹۴۱۳-محمد بن عبید اللہ، محمد بن عبداللہ بن عبدالسلام مکحول، محمد بن علی بن میمون کے سلسلہ سند سے فریابی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار سفیان ثوری بیت المقدس تشریف لے گئے۔ آپ نے تین روز وہاں قیام فرمایا اور باب الرحمت کے پاس نماز پڑھی، پھر عسقلان میں چالیس روز قیام فرمایا اور میں عسقلان تا مدینہ ثوری کے ہمسفر رہا، ہم نے متفقہ طور پر ایک شخص کو امیر سفر مقرر کر کے سفر کا خرچہ اس کے حوالے کر دیا ،سفیان ثوری نے پورے سفر میں سائل کو بھی محروم نہیں کیا حتیٰ کہ آپ کا زادِ سفر بالکل ختم ہو گیا لیکن اس کے بعد بھی بعض ساتھیوں کے ساتھ تنہائی میں آپ کو کھانا تناول فرماتے دیکھا۔

۹۴۱۴-ابو بکر طلحی، ابو حصین، احمد بن عبداللہ بن یونس کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ موجودہ دور میں انسان کے لئے گوشہ نشینی بہت بہتر ہے۔

۹۴۱۵-ابو بکر طلحی، ابو حصین، محمد بن حسین، احمد بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے نزدیک لوگ مؤمن مسلمان ہیں لیکن عنداللہ مقام سے کوئی واقف نہیں ہے۔

۹۴۱۶-محمد بن عبدالرحمن بن فضل، محمد جندی، عبداللہ بن ابی غسان، وکیع کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ نکاح، طلاق، اور احکام کے اعتبار سے ہم لوگوں کو مؤمن گردانتے ہیں لیکن عنداللہ ہم ان کے مقام سے ناواقف ہیں بلکہ ہم تو خود گناہ گار ہیں۔

۹۴۱۷-طلحی، ابو حصین، احمد بن عبداللہ بن یونس کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری سے سوال کیا کہ قدریہ کی تکذیب کرنے والے شخص کے پیچھے نماز درست ہے؟ ثوری نے نفی میں جواب دیا، سائل نے کہا وہ گاؤں والوں کا امام ہے، ثوری نے کہا کہ پھر بھی اسے امام مت بناؤ۔

۹۴۱۸-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن سعید کند، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بدعتی شخص کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی۔

۹۴۱۹-قاضی ابو احمد، محمد بن احمد، احمد بن علی بن جارود، ابو سعید کے سلسلہ سند سے ابن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری کو کہتے سنا ''ابلیس کو عاصی سے زیادہ بدعتی انسان پسند ہے، کیونکہ عاصی کو توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے لیکن بدعتی کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی''۔

۹۴۲۰-سلیمان بن احمد، خلف بن احمد عکبری، حسن بن ربیع برزانی، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بدعتی شخص سے محبت کرنے والا انسان اللہ کے ذمہ سے نکل جاتا ہے۔

۹۴۲۱-ابی، محمد بن یحییٰ بن منده، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، نعمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ انسان کی وفات کے بعد اس کے بارے میں عام لوگوں کے قول کے بجائے اہل علم کے قول پر نظر کرو۔

۹۴۲۲-عبدالرحمٰن بن محمد بن سیاہ مذکر، سلیمان بن احمد، ابو یحیٰی رازی، ابو خزرج، عمرو بن حسان کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری بڑے صاحب بصیرت انسان ہیں۔ بصرہ میں دخول کے وقت مناقب علی اور کوفہ میں دخول کے وقت مناقب عثمان بیان کرتے ہیں۔

۹۴۲۳-ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، حسن بن صباح، ابوتوبہ، عطا بن مسلم کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ مجھ سے سفیان نے فرمایا تم شام میں مناقب علی اور جب بصرہ میں جاؤ تو مناقب شیخین بیان کرو۔

۹۴۲۴-ابوبکر طلحی، خلف بن عمرو عکبری، محمد بن صباح کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار عاصم بن محمد کے سامنے لوگوں نے ثوری کے پندرہ سے زائد فضائل بیان فرمائے۔ عاصم نے پوچھا تم فارغ ہو گئے ہو؟ ان کی ایک فضیلت کہ ان کے قلب کا بغض صحابہ سے پاک ہونا تمام فضائل سے بڑھ کر ہے۔

۹۴۲۵-احمد بن جعفر بن سلم، سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، یحیٰی بن ایوب، مروان، حمزہ ثقفی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری سے کہا کہ میں حضرت علی کو شیخین پر ترجیح نہیں دیتا ہوں، لیکن میرے قلب میں شیر خدا کی محبت زیادہ ہے، سفیان نے فرمایا تم کامل مسلمان نہیں ہو۔

۹۴۲۶-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، مسیتب بن واضح کے سلسلہ سند سے عبدالوہاب حلبی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے خانہ کعبہ کے طواف کے دوران ثوری سے سوال کیا کہ ایک شخص شیخین سے زیادہ حضرت علی سے محبت کرتا ہے۔ سفیان ثوری نے فرمایا یہ شخص روحانی مریض ہے اس پر اسے اپنے مرض کا علاج کرانا ضروری ہے۔

۹۴۲۷-احمد بن جعفر بن سلم، سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار ابوغسان کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن مغیرہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری سے سوال کیا کہ ایمان بلا عمل کے قائل کے پیچھے نماز ادا کرلوں؟ انہوں نے منع فرمادیا۔

۹۴۲۸-سلیمان بن احمد، محمد بن علی احمر، محمد بن فراس ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے مؤمل بن اسماعیل کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ ہمیں شیعوں نے فضائل علی بیان کرنے سے روک دیا ہے۔

۹۴۲۹-سلیمان بن احمد، حفص بن عمر بن صباح رقی، قبیصہ بن عقبہ کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ شیخین پر حضرت علی کو ترجیح دینے والا مہاجرین وانصار کی اذیت کا سبب بنتا ہے اور مجھے اس کے اعمال ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔

۹۴۳۰-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن جہم سمسری، جراح بن مخلد، ابوبکر حنفی کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ شیخین پر حضرت علی کو ترجیح دینے والے نے شیخین، حضرت علی اور تمام لوگوں کو اذیت پہنچائی ہے۔

۹۴۳۱-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، عقبہ بن مکرم، وکیع کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ علی کو شیخین پر ترجیح دینے والے نے مہاجرین وانصار کو تکلیف میں مبتلا کیا۔

۹۴۳۲-سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابوہشام رفاعی، یحیٰی بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ہم جماعت کے بارے میں قول عمر اور فرق کے بارے میں ابن عمر کے قول پر عمل کرتے ہیں۔

۹۴۳۳-ابی محمد بن احمد بن یزید، عبداللہ بن عبدالوہاب خوارزمی، احمد بن انجم، عمار بن عبدالجبار کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری نے فرمایا کہ جہمیہ اور قدریہ کافر ہیں۔ میں نے ابن مبارک سے ان کی رائے دریافت کی تو انہوں نے بھی سفیان ثوری کی رائے سے اتفاق کیا۔

۹۴۳۴-ابو محمد بن حیان، عباس بن حمدان، عبداللہ بن سعید کندی، اسماعیل بن عتبہ، بشر بن منصور کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری سے سوال کیا کہ میرے گھر کے سامنے والی مسجد کا امام بدعتی ہے، اس کے پیچھے نماز درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس

کی اقتداء سے احتیاط کرو، اس نے عرض کیا کہ تاریک رات میں مجھ ضعیف العمر کے لئے دور جانا مشکل ہے، انہوں نے فرمایا کہ ہر حالت میں اس کی اقتداء سے اجتناب کی کوشش کرو۔

۹۴۳۵- قاضی ابواحمد، محمد بن ایوب، حسن بن علی ابن زیاد، سلیمان، ابوزرعہ دمشقی کے سلسلہ سند سے احمد بن یونس کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے سفیان ثوری سے وصیت کی درخواست کی، انہوں نے فرمایا خواہش پرستی، جدال اور بادشاہ کے ساتھ اختلاط سے اجتناب کرو۔

۹۴۳۶- قاضی ابواحمد، ابوعمر بن عقبہ، احمد بن محمد بن مصقلہ، حسن بن عرفہ، مبارک بن سعید کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ کچھ افراد نے ثوری سے کہا کہ ایک قوم ہمیشہ اسلام کے بابت سوال کرتی ہے، انہوں نے فرمایا صبح جب تم بازار جاؤ تو کسی ادنیٰ انسان سے اسلام کی تعریف پوچھ لو اس کا جواب ہی اسلام کی تعریف ہے۔

۹۴۳۷- سلیمان بن احمد بن علی بن علی خزاعی، محمد بن کثیر کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں اللہ کے محبوب بندے کو مبغوض اور اس کے مبغوض بندے کو محبوب نہیں رکھتا۔ ہم وعید سن کر خوف زدہ اور فضائل سن کر پرامید ہو جاتے ہیں۔

۹۴۳۸- قاضی ابواحمد، ابوالفوارس عبدالغفار بن احمد، یحییٰ بن عثمان، فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ہم مردوں کی بابت فیصلہ نہیں کرتے اور زندوں سے حساب نہیں لیتے۔ غیر معلوم مسائل کے بارے میں علماء کی طرف رجوع کر کے ان کی رائے پر اکتفا کرتے ہیں۔

۹۴۳۹- قاضی ابواحمد، ابوالفوارس، یحییٰ بن عثمان، فریابی، کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ گمراہی ظاہر امزین ہو کر سامنے آتی ہے، اس لئے تم بلا طلب گمراہ انسان پر اپنا دین مت پیش کرو۔

۹۴۴۰- قاضی ابواحمد، محمد بن احمد بن راشد، ابوعمیر بن نحاس، کثیر بن ولید کے سلسلہ سند سے حوشی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری سے کہا کہ اے ابوعبداللہ! آپ مؤمن ہیں؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ انشاء اللہ میں نے ان کو اس جواب سے منع کیا، انہوں نے فرمایا کیا تمہیں قول الٰہی معلوم نہیں ہے (ترجمہ) (نوح نے کہا مجھے کیا معلوم کہ وہ کیا کرتے ہیں ان کا حساب اعمال میرے پروردگار کے ذمہ ہے کاش تم سمجھو) (از شعراء ۱۱۳) میں نے کہا میری اور آپ کی مثال طبیب اور دوافروش کی مانند ہے میں طبیب اور آپ دوافروش ہیں۔

۹۴۴۱- سلیمان بن احمد، احمد بن سہل بن ایوب، علی بن بحر، مؤمل بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے اور مرجیہ کے درمیان تین چیزوں پر اختلاف ہے (۱) ہمارے نزدیک ایمان قول وعمل کے مجموعے کا اور ان کے نزدیک صرف قول کا نام ہے (۲) ہمارے نزدیک ایمان گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے لیکن ان کے نزدیک ایمان ایک سطح پر رہتا ہے (۳) ہم مؤمن ہونے کا اقرار کرتے ہیں لیکن وہ نہیں کرتے۔

۹۴۴۲- سلیمان بن احمد، سہل بن موسیٰ، سلمہ بن شبیب کے سلسلہ سند سے فریابی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا کہ مرجیہ کتاب اللہ سے سب سے زیادہ دور ہیں۔

۹۴۴۳- سلیمان بن احمد، حسن بن علی معمری، محمود بن غیلان، مؤمل بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں عبدالعزیز بن ابی رواد کے جنازہ میں شریک تھا۔ جنازہ باب صفا کے نزدیک رکھا گیا، لوگوں نے صفیں بنائیں، اسی اثناء میں ثوری تشریف لائے لوگوں نے کہا کہ ثوری آگئے، ثوری آگئے لیکن انہوں نے جنازہ میں شرکت نہیں کی کیونکہ انہیں مرنے والے کے بابت مرجی ہونے کا شبہ تھا۔

۹۴۴۴- سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، عبدالصمد ابن حسان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جس چیز کو عورت گھروں میں اور

بچے مکاتب میں حاصل کرتے ہیں تم بھی اسے حاصل کرو یعنی ایمان۔

۹۴۴۵- سلیمان بن احمد، محمد بن عبدالرحیم دیباجی، ہارون بن ابی ہارون عبدی، حیان بن موسیٰ مروزی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ سورۃ اخلاص کے بارے میں مخلوق ہونے کا قول کرنے والا کافر ہے۔

۹۴۴۶- قاضی ابواحمد، حسن بن ابراہیم، بشار، سلیمان بن داؤد، یحییٰ بن متوکل کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ہمسایہ کی تعریف کرنا انسان کے نیک ہونے کی علامت نہیں ہے۔ لوگوں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی، ثوری نے فرمایا کہ وہ ان کی برائیوں پر نکیر نہیں کرتا جس کی وجہ سے وہ اس کی تعریف کرتے ہیں۔

۹۴۴۷- قاضی ابواحمد، ابویحییٰ عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، ہناد بن سری، قبیصہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ تلاوت قرآن کریم کی لذت حاصل زہد کے بعد ہی ہوتی ہے، اعمال کی بقدر لوگوں کی عزت کرو، نیکوں کے سامنے تواضع اختیار کرو اور بروں کی مخالفت کرو۔

۹۴۴۸- ابی محمد بن احمد بن یزید، ابراہیم بن معمر، سہل بن عثمان، فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ زہد کے ساتھ ہی تلاوت قرآن کریم میں مزہ آتا ہے۔

۹۴۴۹- قاضی ابواحمد، ابوالفوارس، یحییٰ بن عثمان، فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اگر انسان کا باطن ظاہر سے اچھا ہے تو وہ افضل ہے ورنہ نہیں۔

۹۴۵۰- قاضی ابواحمد، احمد بن محمد بن حسن، حکم بن معن، عمرو بن محمد عبقری کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بعض مرتبہ انسان خفیہ نیک عمل کرتا ہے پھر شیطان کی کوشش سے وہ ظاہر میں کرنا شروع کر دیتا ہے، بعد ازاں وہ ابلیس کے مکروفریب میں آکر اس پر تعریف کا طلب گار ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کا وہ عمل ریاء بن جاتا ہے۔

۹۴۵۱- سلیمان بن احمد، محمد بن صالح بن ولید نرسی، محمد بن عثمان بن ابی صفوان ثقفی کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے زائدہ ابن قدامہ کو سفیان ثوری کے پاس آتے دیکھا، جب ثوری کی نظر ان پر پڑی تو انہوں نے چیخ ماری، ثوری سے اس کی وجہ پوچھی گئی، ثوری نے کہا مجھے شریک کی طرف سے اسے جائداد کی تقسیم کا والی بنانے پر تعجب ہے۔

۹۴۵۲- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، خشیش صوفی، زید بن حباب کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ثوری اولاً کوفیوں کی طرح حضرت علی کو ترجیح دیتے تھے لیکن بصرہ جانے کے بعد انہوں نے سابقہ قول سے رجوع کر لیا۔

۹۴۵۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابویحییٰ محمد بن عبدالرحمٰن، علی بن قادم کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت علی نے ہمیشہ حق پر دوسرے سے قتال کیا۔

۹۴۵۴- ابراہیم، محمد، محمد بن سہل بن عسکر، محمد بن یوسف فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت علی کو شیخین سے زیادہ ولایت کا حق دار کہنے والے نے حضرت ابوبکر و عمر اور مہاجرین و انصار کو صحیح نہیں سمجھا اور شاید اس کا کوئی بھی عمل بارگاہ الٰہی میں قبول نہ ہو۔

۹۴۵۵- ابراہیم، محمد، محمد بن سہل بن عسکر، محمد بن یوسف فریابی کے سلسلہ سند سے حفص بن غیاث کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری سے کہا عوام میں مہدی کے بارے میں بڑی باتیں جنم لے رہی ہیں، آپ کی ان کے متعلق کیا رائے ہے؟ ثوری نے فرمایا کہ اگر تیرے دروازے پر ان کا گزر ہو تو ان سے تعرض مت کرنا۔

۹۴۵۶- عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد، علی بن سعید رازی، محمد بن طلف، رواد بن جرح کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری نے عطا سے حب شیخین اور حب علی کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ان سب سے شدید محبت ہے، ثوری نے

مزاحاً ان سے فرمایا شدید تمہارے وسط سر تک پہنچ گئی ہے۔

۹۳۵۷-عبدالمنعم، احمد، جعفر بن احمد بن عاصم، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ نبیذ نوش نہ کرنے والے بھنا ہوا بکری کا بچہ نہ کھانے والے اور مسح علی الخفین نہ کرنے والے کے دیندار ہونے میں شک ہے۔

۹۳۵۸-عبدالمنعم، احمد بن شعیب، عبداللہ بن حسین اشعری کے سلسلہ سند سے عثام بن علی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا کہ حب علی وعثمان کا مرکز صالح لوگوں کے قلوب ہیں۔

۹۳۵۹-محمد بن علی، ابراہیم بن محمد بن سعید، ابوعبیدۃ بن اخی ہناد بن قبیصہ، عباد السماک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ آئمہ کا درجہ صرف پانچ اشخاص کو حاصل ہے، خلفاء راشدین اور عمر بن عبدالعزیز۔

۹۳۶۰-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن حسان، عبدالرحمٰن بن مہدی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ثوری سے نبیذ السقایہ کے بابت سوال کیا گیا، انہوں نے فرمایا سکر ہونے کی صورت میں اس کا استعمال ناجائز ہے۔

۹۳۶۱-ابراہیم، محمد، ابوہمام سکونی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ قول بلا عمل بقول وعمل بلانیت اور قول وعمل ونیت بلا موافقت سنت کے بیکار ہے۔

۹۳۶۲-ابراہیم، محمد، عبدالوہاب بن عبدالحکم، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ قول وعمل نیت کے ساتھ ہی معتبر ہیں۔

۹۳۶۳-ابراہیم، محمد، عبداللہ بن داؤد کرمی، زید بن حباب کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایمان شلوار کی مانند ہے کہ اس کا پہننا اور نکالنا تمہاری مرضی پر ہوتا ہے۔

۹۳۶۴-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، نشیط محمد بن ہارون، ابوصالح فراء، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ انا مؤمن انشاءاللہ کہنے والا شخص ہمارے نزدیک مرجی (فرقہ مرجیہ سے) ہے۔

۹۳۶۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن سعید رباطی، غیاث بن واقد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ہر شے کے بارے میں اللہ سے امید رکھو، مرجی مت بنو، تمام امور کو اللہ کے سپرد کردو، قدری مت بنو، نیز ثوری ہی کا قول ہے کہ مرجیہ نے اس دین کو باریک زرہ سے بھی کمزور سمجھ لیا ہے۔

۹۳۶۶-ابراہیم، محمد، حماد بن حسن بن عنبسہ وراق، ابوبکر حنفی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ صلوٰۃ اور زکوٰۃ ایمان کا حصہ ہیں۔ ایمان گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے، لوگ ہمارے نزدیک مؤمن مسلمان ہیں اور ایمان میں زیادتی اور کمی ہوتی رہتی ہے اور جبرائیل ایمان کے اعتبار سے تم سے افضل ہیں۔

۹۳۶۷-عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد بن زیاد کے سلسلہ سند سے ابوداؤد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری سے سوال کیا کہ آپ قدری ہیں؟ ثوری نے فرمایا کہ اگر ایسا ہے تو میں برا انسان ہوں۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ثوری کی مکہ آمد کے موقع پر ثوری ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں ایک دکان میں لے گئے اور ان کے سامنے احادیث بیان کیں۔ ثوری نے ایک صوفی کو اونی لباس میں دیکھ کر اس سے فرمایا تو بدعتی ہے۔ صوفی نے کہا کہ پھر تو تمہارا اس شخص کو پکڑ کر دکان میں لے جانا بھی بدعت ہے۔

۹۳۶۸-عبدالمنعم، ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد، مشرف بن سعید واسطی، ابوسعید بن شرف کے سلسلہ سند سے عبدالواحد بن زید کا قول نقل کیا ہے کہ مجھ سے ایوب نے کہا ثوری کو عمرو بن عبید کے ساتھ تعلقات قائم کرنے سے منع کرو۔ چنانچہ میں نے ثوری کو منع کیا تو انہوں نے فرمایا چند چیزوں کے خواص عمرو کے پاس ہونے کی وجہ سے میرے ان سے تعلقات ہیں۔ عبدالواحد نے ثوری کا یہ جواب ایوب سے نقل

کیا تو انہوں نے فرمایا ان چیزوں ہی کی وجہ سے مجھے عمرو بن عبید سے ان کی دوستی سے ان کے متعلق خطرہ ہے۔

٩٤٦٩-عبدالمنعم، احمد، جعفر الحضرمی، مسعر بن عداس مالکی، احمد بن عبدالعزیز کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جب اللہ تعالی کسی بندہ کے بابت خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے تصویب رائے اور پاکدامنی سے نوازتے ہیں۔

٩٤٧٠-محمد بن علی، جعفر بن محمد بن رزق، محمد بن عبدالنور مقری، حسن بن ربیع، یحییٰ بن عمر کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بدعتی کی طرف کان متوجہ کرنے والے سے عصمت چھین لی جاتی ہے اور اس کی مدد نہیں کی جاتی۔

٩٤٧١-محمد بن علی، عمرو بن عبدویہ، حسن بن عبداللہ بن شاکر، ابن ابی الحواری، حجرہ بن مدرک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بدعتی کی بات کسی سے نقل مت کرو۔

٩٤٧٢-محمد، عبداللہ بن حسین بن معبد، ہارون بن اسحاق، احمد بن یونس، عطا بن مسلم کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایمان و اسلام بحکم قرآن ایک ہی شے ہے۔

٩٤٧٣-محمد، عمرو بن عبدویہ، احمد بن اسحاق، عبدالرحمن بن عفان، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے یوسف اگر تمہیں مشرق یا مغرب میں کسی صاحب سنت کے بارے میں معلوم ہو تو اسے سلام بھیجو کیونکہ اہل سنت والجماعت کا حلقہ بہت محدود ہوتا جارہا ہے۔

٩٤٧٤-محمد، عبدالرحمن بن سانجور رملی، محمد بن ابراہیم بن حماد، اسحاق بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ عثمان بن ابی صفیہ کہتے ہیں کہ بدعتی مخلص دوست کو بدعت سے منع کرنا اس کی دوستی میں ضیافت کے مترادف ہے۔

٩٤٧٥-عبدالمنعم بن عمر، ابواحمد بن محمد، ابوداؤد ابن ضمیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ مخلص دوست کے بدعت شروع کرنے کے بعد اسے ترک بدعت کا مشورہ دینا ضیافت ہے۔

٩٤٧٦-عبدالمنعم، احمد، جعفر بن احمد بن عاصم، احمد بن ابی الحواری، بلی کی، ابراہیم بن عبداللہ، عبدالواحد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اسلام اختیار یا اختبار یا عقوبت کا نام ہے، میں نے سفیان کی اس بات میں غور کر کے محمود سے کہا، اختیار کا مطلب یہ ہے کہ آپ اسلام پر راضی ہو جائیں، اختبار کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس پر اسلام لانے کے بعد مصائب پر صبر و تحمل سے کام لیں، اور عقوبت کا مطلب یہ ہے کہ زمانہ اسلام میں صادر ہونے والے گناہوں پر اللہ سے معافی طلب کریں۔

٩٤٧٧-عبداللہ بن محمد بن عطا، ابی محمد بن مسلم، سلم بن شعیب، مبارک ابوحماد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ علی بن حسین نے مجھے نصیحت کے طور پر فرمایا خوب جان لو کہ سنت دو قسم پر ہے (١) اس پر عمل کرنا ہدایت اور عدم عمل گمراہی کا ذریعہ ہے (٢) اس پر عمل تو ہدایت کا ذریعہ ہے لیکن عدم عمل گمراہی کا ذریعہ نہیں ہے۔ اور عنداللہ نوافل فرائض کی ادائیگی کے بعد ہی قابل قبول ہیں۔ اور شب و روز میں اللہ کے بندوں پر کچھ حقوق ہیں۔ اور قیامت کے روز سب سے اول بندہ سے فرائض کے بارے میں حساب ہوگا، اگر ان میں کوئی کمی نہیں نکلی تو فرائض و نوافل عنداللہ مقبول ہوں گے ورنہ نوافل کے ذریعے فرائض کا نقصان پورا کیا جائے گا۔ اس کے بعد بھی اگر فرائض کا نقصان مکمل نہ ہوا تو اللہ کی مرضی پر ہوگا، چاہے اسے عذاب دے چاہے معاف کر دے، حرام اور مظالم سے اجتناب فرائض کا سب سے اول درجہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کرو) نیز فرمایا خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے۔ بیشک خدا سنتا اور دیکھتا ہے) (از نساء ٥٨)۔ ایک دوسرے مقام پر ارشاد خداوندی ہے (اور زاد راہ (یعنی رستے کا خرچ) ساتھ لے جاؤ کیونکہ بہتر زاد راہ پرہیزگاری ہے اور اے اہل عقل مجھ سے ڈرتے رہو) (از بقرہ ١٩٧) اے برادرم تقویٰ اپناؤ، اعمال صالحہ کرتے رہو، دھوکہ اور فریب دہی سے اجتناب کرو، کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کے سامنے ہو اگر چہ وہ تمہارے سامنے نہیں ہے۔ اور ہر

وقت تمہارے ساتھ ساتھ ہے اس سے کوئی شے مخفی نہیں ہے۔ اللہ سے مکر نہ کرو ورنہ وہ تم سے مکر کرے گا، اور جو اللہ سے مکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے مکر کرتے ہیں اور غیر شعوری طور پر اس کا ایمان سلب کر لیا جاتا ہے۔ کسی مسلمان سے بھی مکر مت کرو کیونکہ ایسا شخص درحقیقت خود اپنے اہل سے مکر کرتا ہے، کسی مسلم سے شرارت مت کرو اس لئے کہ اس کی بابت فرمان الٰہی ہے۔ (لوگو تمہاری شرارت کا وبال تمہاری جانوں پر ہی ہوگا) (از یونس ۲۳) کسی مؤمن کو دھوکہ مت دو، کیونکہ اسی کے بابت فرمان رسول ہے مؤمن کو دھوکہ دینے والا مؤمنین سے بری الذمہ ہے، نیز یہ قلب میں نفاق کے پیدا ہونے کا ذریعہ ہے، کسی پر حسد مت کرو کسی کی غیبت کر کے اپنی نیکیاں ضائع مت کرو حتیٰ کہ بعض فقہا تو غیبت کے بعد وضو کا اعادہ فرماتے تھے۔ اپنا باطن درست کرو، اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہارا ظاہر بھی درست کردے گا۔ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرو، اس کی برکت سے لوگ تمہارا تقرب حاصل کریں گے۔ آخرت کے لئے عمل کرو اللہ تعالیٰ تمہاری دنیاوی حاجات پوری فرمائے گا۔ دنیا کو آخرت کے عوض فروخت کرو اس کی برکت سے دونوں تمہارے حق میں نفع مند ہوں گے ورنہ دونوں تمہارے لئے نقصان دہ ہوں گے۔

۹۴۷۸-سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، محمد بن حسن جوہری کے سلسلہ سند سے بشر بن حارث کا قول نقل کیا ہے کہ میں ثوری کے طریقہ پر عمل پیرا ہوں۔

۹۴۷۹-سلیمان، زکریا ساجی، سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، محمد بن مسلم طائفی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ جب تم عراقی کو دیکھو تو شیطان کے بارے میں اللہ سے پناہ طلب کرو اور جب تم ثوری کو دیکھو تو اللہ سے جنت طلب کرو۔

۹۴۸۰-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ابو حنیفہ سے کبھی کوئی سوال نہیں کیا لیکن انہوں نے مجھ سے کچھ سوال کئے ہیں۔

۹۴۸۱-سلیمان، محمد بن صالح بن ولید، محمد بن یحییٰ ازدی، عبداللہ بن داؤد حربی، جہیم، ابواسحاق فزاری کے سلسلہ سند سے اوزاعی کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عون اور ثوری کی وفات کے بعد نیک و بد سب مساوی ہوگئے۔

۹۴۸۲-سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابواحمد زبیری کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ عابد جاہل اور عالم فاجر کے فتنہ سے اللہ کی پناہ طلب کرو کیونکہ دونوں بڑا فتنہ ہیں۔

۹۴۸۳-سلیمان، احمد بن علی ابار، ابوہشام رفاعی، داؤد بن یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری کے سامنے محبت کا اظہار کیا۔ ثوری نے فرمایا یہ کیوں نہ ہو جب کہ تم میرے چچازاد بھائی اور ہمسائے ہو۔

۹۴۸۴-سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، مفرج ابوشجاع، ابوزید محمد بن حسان، ابن المبارک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو! پیٹ کے پجاری مت بنو کیونکہ یہ قساوت قلب کا ذریعہ ہے۔ غصہ کو پی جاؤ، کثرت ضحک سے احتراز کرو کیونکہ اس سے قلوب مردہ ہو جاتے ہیں۔

۹۴۸۵-سلیمان بن احمد، زکریا ساجی، محمد بن موسیٰ جرشی، حماد بن عیسیٰ جہنی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے مکہ میں ثوری کو دیکھا کہ انہوں نے کھانے سے فراغت پر ہاتھ دھونے کے بجائے انہیں ریت سے مل لیا۔ میں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی، انہوں نے فرمایا اس وقت حالات ایسے ہی ہیں۔

۹۴۸۶-سلیمان، معاذ بن مثنیٰ، ابراہیم بن بشار، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک شخص کے پاس لوگوں کے ازدحام کی وجہ سے اس کی طرف مائل ہو جاتا ہوں، لیکن اس کے بہت زیادہ قرب کے بعد اس سے بیزار ہو جاتا ہوں۔ محمد ابن مضاء، خلف بن تمیم، سلیمان بن ناجیہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جب میں کسی کو اہل ثروت سے سلام کرتے دیکھتا ہوں تو

سمجھا جاتا ہوں کہ اس میں حب دنیا کا مرض ہے۔

۹۴۸۷-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسین بن حسن مروزی، عبدالرحمٰن بن مہدی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ لوگوں کے قول کے بموجب ثوری نماز عصر میں تاخیر کرتے تھے، حالانکہ میں نے ان کو جلد نماز ہونے والی مساجد میں دیکھا ہے، نیز ایک بار میری موجودگی میں ان کے سامنے کسی مرض میں نبیذ پیش کی گئی تو انہوں نے فرمایا اس کے بجائے شہد اور پانی لاؤ۔

۹۴۸۸-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسین ابن حسن مروزی، حسن بن علی، ابواسامہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز مجمع میں کسی نے میرے جسم پر بوسیدہ ازار دیکھ کر جدید ازار خریدنے کے لئے مجھے چار درہم دیئے۔

۹۴۸۹-احمد، ابوبکر، ابوعمیر، ابوسہم حکم کلبی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز ثوری کے دروازے پر کھڑے ہو کر میں نے ان کو پکارا۔ انہوں نے نظر اٹھا کر فرمایا یہ اہل بستی کے مسائل ہیں۔

۹۴۹۰-احمد، ابوبکر، ابوعمیر، عبدالغفار بن حسن کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ جب ثوری سے ان عجائبات کے بارے میں سوال کیا جاتا تو وہ مقاتل بن سلیمان کی طرف رجوع کا مشورہ دیتے۔

۹۴۹۱-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوجعفر محمد بن داؤد کے سلسلہ سند سے عیسیٰ بن یونس کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری شاشیہ ٹوپی والے سے کلام نہیں کرتے تھے۔

۹۴۹۲-احمد، ابوبکر، حسن بن بزار، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز سعید بن سائب پر گریہ کی وجہ سے مجھے ان پر رحم آگیا۔ میں نے ان سے کہا اہل جنت کا تذکرہ سن کر آپ پر کیوں گریہ طاری ہوا؟ انہوں نے فرمایا اے سفیان میں کیوں نہ روؤں جبکہ اہل خیر کے مناقب سن کر میں اپنے آپ کو ان سے تہی دامن خیال کرتا ہوں۔ ثوری نے فرمایا ان پر گریہ طاری ہونا برحق ہے۔

۹۴۹۳-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، محمد بن یزید خنیس کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری سے کہا کہ اگر آپ اپنے علم کی اشاعت کرتے تو آپ کو بڑا اجر ملتا۔ ثوری نے فرمایا قسم بخدا اگر مجھے کسی مخلص طالب علم کا علم ہو جائے تو میں حدیث کی تعلیم کے لئے اس کے گھر جانے سے بھی دریغ نہیں کروں گا۔ ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک دور ایسا آئے گا کہ لوگوں کے قلوب حب دنیا سے لبریز ہوں گے جس کی وجہ سے خوف خدا ان میں داخل نہیں ہوگا۔

۹۴۹۴-ابراہیم، محمد، قتیبہ کے سلسلہ سند سے خنیسی کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری مسجد حرام میں حدیث بیان کرنے کے بعد کہتے تھے، اے لوگو! مجھے وہیب بن ورد کے پاس لے جاؤ۔

۹۴۹۵-محمد بن احمد بن یزید، ابوغسان احمد بن محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ جسی کو کہتے سنا ثوری نے اپنی کتب دفن کرنے کی وصیت کی تھی کیونکہ وہ اپنی چند مرویات کے نقل کرنے پر نادم تھے اور فرماتے تھے کہ شہرت حدیث کے خیال سے میں نے انہیں نقل کیا ہے۔

۹۴۹۶-ابی محمد، حجاج بن یوسف، بطین غزالہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ رحمت الٰہی کا امید کنندہ عاصی انسان اپنے عمل پر اعتماد کرنے والے عابد شخص سے اللہ کے زیادہ قریب ہے۔

۹۴۹۷-ابی محمد بن احمد بن یزید، ہارون بن سلیمان کے سلسلہ سند سے محمد بن نعمان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار سفیان ثوری مکہ میں بیمار ہو گئے۔ اوزاعی بھی ان کے ساتھ تھے، عبدالصمد بن علی ان کے پاس تشریف لائے، ثوری نے ان سے بات نہیں کی، اوزاعی نے عبدالصمد سے کہا گذشتہ شب عدم آرام کی وجہ سے شاید ثوری کی آنکھ لگ گئی ہے، اتنے میں ثوری نے فرمایا کہ میں سویا نہیں ہوں، اس کے بعد عبدالصمد واپس چلا گیا، اس وقت اوزاعی نے سفیان سے کہا آپ کو عنقریب قتل کر دیا جائے گا اس لئے کہ آپ کی رفاقت کسی کے لئے بھی

اچھی نہیں۔

۹۴۹۸-ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن معدان، عبداللہ بن خبیق وعبدالمنعم بن عمر بن عبداللہ، احمد بن محمد بن زیاد، حضرمی، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مفضل بن مہلہل کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں سفیان کے ہمراہ حج پر گیا۔ مکہ پہنچنے کے بعد اوزاعی سے ہماری ملاقات ہوگئی، ہم سب کا قیام ایک ہی کمرے میں تھا، امیر حج عبدالصمد بن علی ہاشمی تھا۔ ایک بار اس نے دروازے پر دستک دی، ہم نے سوال کیا کہ کون ہے باہر سے جواب آیا عبدالصمد بن علی، اتنے میں ثوری اٹھ کر اسٹور میں چلے گئے اوزاعی نے ان سے ملاقات کی اس نے اوزاعی سے سوال کیا کہ آپ کون ہیں؟ اوزاعی نے کہا کہ ابوعمرو اوزاعی اس نے کہا کہ اللہ آپ کو تادیر اسلام پر قائم رکھے، اگر آپ کا خط ہمیں مل جاتا تو ہم آپ کی ضروریات پوری فرمادیتے۔ اس کے بعد اس نے ثوری سے متعلق سوال کیا میں نے کہا کہ وہ اسٹور میں چلے گئے ہیں۔ اسی وقت اوزاعی نے اسٹور میں داخل ہو کر ثوری کو مطلع کیا۔ ثوری ناراضگی کی حالت میں اسٹور سے باہر تشریف لائے اور سلام کیا اور آنے کی وجہ دریافت کی عبدالصمد نے کہا کہ میں آپ سے حج کے بارے میں چند مسائل پوچھنے آیا ہوں۔ ثوری نے کہا کہ میں اس سے بہتر بات تجھے بتاؤں؟ اس نے کہا ضرور ثوری نے کہا آپ حکومت سے الگ ہوجائیں۔ اس نے کہا کہ امیر المومنین ابوجعفر کا کیا ہو گا؟ ثوری نے کہا اگر تم نے اللہ کی طرف رجوع کیا تو آپ کو ابوجعفر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اوزاعی نے کہا اے ابوعبداللہ یہ لوگ اس پر راضی ہوں گے کہ آپ ان کی تعظیم کریں۔ اس نے کہا اے ابوعمرو ہم ان کے مارنے پر قادر نہیں ہیں لیکن ہم ان کو عبرتناک تکلیف سے ضرور دوچار کریں گے۔

۹۴۹۹-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن حسن، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ریاست اور اقتدار سے بے رغبتی زہد کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔

۹۵۰۰-قاضی ابواحمد، محمد بن احمد، عبداللہ بن خبیق، عبدالرحمٰن بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ظالم کی زیارت کرنا بھی گناہ ہے۔ اپنے اعمال کی حفاظت کی خاطر گمراہ کن اماموں کی زیارت اچھی نیت سے مت کرو۔

۹۵۰۱ ابواحمد، مسلم بن عصام، رستہ، خیرا کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک موقع پر لوگوں نے ثوری کے سامنے حاکم وقت کا ذکر کرتے ہوئے ان سے کہا وہ آپ کا معتقد ہے۔ ثوری نے کہا کہ اسی وجہ سے میں ان سے زیادہ خوف زدہ ہوں۔

۹۵۰۲-ابواحمد، عبدالرحمٰن بن حسن، محمد سلیمان، عبداللہ بن سلمہ کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن سلیم طائفی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار محمد بن ابراہیم نے ثوری کی خدمت میں دوسو دینار ہدیتاً بھیجے لیکن ثوری نے انہیں قبول کرنے سے انکار کردیا۔ میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی، انہوں نے فرمایا کہ ان کی نظر میں ذلت سے بچنے کے لئے میں نے ایسا کیا ہے۔

۹۵۰۳-محمد بن علی، ابوعروبہ، اسماعیلی احمد بن یونس، ابوشہاب کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں ایک بار ثوری کے ہمراہ تھا۔ انہوں نے دور سے آگ دیکھ کر مجھ سے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے کہا کہ صاحب شرطہ کی آگ ہے ثوری نے اس سے بچنے کے لئے راستہ تبدیل کرلیا۔

۹۵۰۴-محمد بن علی، احمد بن عبیداللہ دارمی انطاکی، عبداللہ بن خبیق، عبید جناد کے سلسلہ سند سے عطا بن مسلم کا قول نقل کیا ہے کہ مہدی نے خلیفہ بننے کے بعد ثوری کے پاس پیغام بھیجا۔ جب ثوری ان کے پاس پہنچے تو مہدی نے انگوٹھی اتار کر ثوری کی طرف پھینک دی اور کہا کہ اے ابوعبداللہ! یہ میری انگوٹھی ہے، آپ لوگوں کو کتاب وسنت کی نصیحت کیجئے، ثوری نے انگوٹھی ہاتھ میں لے کر کہا، اے امیر المومنین مجھے بات کرنے کی اجازت دیجئے، امیر نے کہا کہ اجازت ہے، ثوری نے کہا اے امیر مجھے امان دیجئے، امیر نے کہا کہ ضرور، اس کے بعد ثوری نے کہا اے امیر میں خود آپ کے پاس آؤں گا اور سوال سے قبل مجھے کوئی شے مت دینا، ثوری کی اس بات پر مہدی آگ بگولہ

ہوگیا۔ مہدی کے کاتب نے کہا اے امیر آپ نے انہیں امان نہیں دی؟ مہدی نے کہا کہ دی ہے۔ جب ثوری مہدی کے پاس سے واپس ہوئے تو لوگوں نے ان سے مہدی کی پیشکش مسترد کرنے کی وجہ دریافت کی ثوری نے کہا وہ کم عقل لوگ ہیں اس کے بعد ثوری بصرہ چلے گئے۔

۹۵۰۵-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ، حسین بن معاذ، ابو ہشام کے سلسلہ سند سے داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک موقع پر میں ثوری کے ساتھ جا رہا تھا۔ بوقت نماز ایک سوئے ہوئے پالی کے پاس سے گزرے، میں نے اسے بیدار کرنے کی کوشش کی، سفیان ثوری نے مجھے منع کرتے ہوئے فرمایا اس کے سونے کی وجہ سے لوگ سکون میں ہیں۔

۹۵۰۶-محمد بن علی، عبداللہ بن عباس بلدی، محمد بن عبداللہ، ابو سری، اشجعی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اگر حکام میں کوئی تم سے راہنمائی طلب کرے تو اس کی رہنمائی مت کرو۔

۹۵۰۷-عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد، جعفر بن وہب، ابن سنان عبدالرحمٰن بن مہدی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جب مجھے گرفتار کرکے مہدی کے سامنے پیش کیا گیا تو اچانک میرے سامنے ابو عبیداللہ آگئے۔ انہوں نے فرمایا تم ثوری نہیں ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا، انہوں نے کہا کہ آپ کا خط ہمارے پاس آتا رہتا ہے، میں نے کہا کہ میں نے تمہیں کبھی کوئی خط نہیں لکھا۔

۹۵۰۸-عبدالمنعم، احمد ابو داؤد، ابو بکر بن ابی المعتمر خلف بن تمیم کوفی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بادشاہوں سے عاریت پر سواری، زین اور لگام لینے والے کا قلب ان کے لئے نرم ہو جاتا ہے۔

۹۵۰۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن سہل بن عسکر کے سلسلہ سند سے عبدالرزاق کا قول نقل کیا ہے کہ ابو جعفر نے چند نجاروں سے کہا کہ اگر مکہ میں تم کو ثوری مل جائیں تو انہیں سولی پر لٹکا دینا۔ چنانچہ انہوں نے مکہ پہنچنے کے بعد وہاں پر پھانسی کا پھندا لٹکایا اور ثوری کی گرفتاری کے بارے میں اعلان کیا۔ اس وقت ثوری کا سر فضیل بن عیاض کی گود میں اور پاؤں ابن عیینہ کی گود میں تھے۔ فضیل اور ابن عیینہ نے ثوری سے کہا اے ابو عبداللہ! اللہ تعالیٰ سے ڈریئے اور دشمنوں کو ہم پر خوشی کا موقع مت دیجئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ثوری نے یہ سنتے ہی غلاف کعبہ پکڑ کر ابو جعفر کے لئے مکہ میں داخل ہونے سے قبل موت کی دعا کی۔ چنانچہ ثوری کی دعا قبول ہوئی اور مکہ میں داخل ہونے سے قبل اس کی موت واقع ہوگئی، ثوری نے اس کی وفات پر کوئی اظہار خیال نہیں کیا۔

۹۵۱۰-ابو بکر طلحی، حسن بن یحییٰ، احمد بن جواس، محمد بن عبدالوہاب کے سلسلہ سند سے وہیب مکی کا قول نقل کیا ہے کہ امراء پر ظلم اور فقراء کو ذلیل کرنے والے عراق کو کس قدر سزا ملے گی۔

۹۵۱۱-ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، سعید بن محمد بیروتی، محمد بن ابی راؤد ازدی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ خانہ کعبہ کے سامنے ابو جعفر نے ثوری کا گریبان پکڑ کر کہا اے اللہ یہ کتنا برا انسان ہے اس کے بعد اس نے ثوری کو چھوڑ دیا۔

۹۵۱۲-ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، سعید بن محمد، محمد بن زاہد، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ابو جعفر میرا کیا کر لے گا؟ خدا کی قسم اگر میری اس سے ملاقات ہوگئی تو برملا اس پر نکیر کروں گا۔

۹۵۱۳-ابو محمد، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن سعید، حیان کے سلسلہ سند سے مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری سے ابو جعفر کے پاس نہ جانے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ انہوں نے جواب میں فرمایا میں خدا کے خوف کی وجہ سے اس کے سامنے نہیں آتا۔ انہیں ابو جعفر کے سامنے احتیاط سے بات کرنے کو کہا گیا تو فرمایا کہ مجھے کپڑے تر کئے بغیر پانی میں غوطہ لگانے کا حکم دیتے ہو۔ مجھے ان سے کسی بھی جانی نقصان کا خطرہ نہیں ہے بلکہ مجھے ان کے دنیا کے جال میں واقع ہونے کا خطرہ ہے۔

۹۵۱۴-ابو محمد، فتح بن ادریس، سلمہ بن شبیب کے سلسلہ سند سے یزید بن ابی حکیم کا قول نقل کیا ہے کہ مسجد حرام میں بیعت کے موقع پر

ثوری جدید ازار ورداء میں ملبوس تھے لیکن انہوں نے اپنی جدید ازار ورداء کا ایک بوسیدہ ازار ورداء سے تبادلہ کرلیا، پھر ثوری مسجد حرام گئے تو وہاں کے چوکیدار نے اس بوسیدہ ازار ورداء کی وجہ سے انہیں مسجد سے نکال دیا۔

۹۵۱۵-ابومحمد بن حیان، ابوحسن بن ظہرانی، محمد بن ہارون ابوجعفر، فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ایک بار منیٰ میں ابوجعفر سے کہا، تجھے یہ اقتدار مہاجرین وانصار کی تلواروں کی بدولت ملا ہے لیکن اس وقت ان کی اولاد بھوک سے دوچار ہے اور تو حکومت کے نشے میں مست ہے۔ کچھ خوف خدا کر، حضرت فاروق اعظم نے حج کے موقع پر درخت کے سایہ میں قیام فرمایا تھا اور ان کے حج کے اخراجات کل پندرہ درہم تھے، ابوجعفر نے کہا کہ تم چاہتے ہو کہ میں تم جیسا ہو جاؤں، ثوری نے کہا کہ کم از کم اس کی کوشش تو کرو پھر اس نے مجھے اپنے پاس سے اٹھنے کا حکم دے دیا۔

۹۵۱۶-سلیمان بن احمد، علی بن رستم اصبہانی، محمد بن عصام بن یزید خیر کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری نے مجھے ایک خط دے کر مہدی اور اس کے وزیر ابوعبداللہ اور یعقوب بن داؤد کے پاس بھیجا۔ چنانچہ وہ خط لے کر ان کے پاس پہنچا، اس نے وہ خط پڑھ کر کہا اگر وہ خود ہمارے پاس آتے تو ہم ان کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر بازار جاتے اور لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے لیکن انہوں نے ایک جاہل صوفی کو ہمارے پاس بھیج دیا جو ہمیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہے۔ ہم بھی بے تکلف ان کے سامنے روئے، ثوری نے خط میں مہدی سے امان طلب کی تھی، چنانچہ مہدی نے ثوری کو امان دیدی، پھر میں امان لے کر ان کے پاس بصرہ پہنچا، ثوری نے مجھ سے کہا اب تم گھر چلے جاؤ کیونکہ تم ایک طویل وقت سے گھر سے دور ہو البتہ کچھ روز گھر ٹھہرنے کے بعد میرے پاس کوفہ آجانا وہیں میں تمہارا انتظار کروں گا لیکن اس کے بعد بصرہ ہی میں ثوری بیمار ہو گئے اور وہیں انتقال فرمایا۔

۹۵۱۷-سلیمان بن احمد، علی بن رستم، محمد بن عصام بن یزید کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے مجھے جس وقت مہدی کے پاس بھیجا اس وقت میں نے ان سے عرض کیا کہ میں ایک دیہاتی غلام ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھ سے اس کی کوئی گستاخی ہو جائے جو آپ کے لئے رسوائی کا باعث بنے، ثوری نے کہا کچھ بھی ہو میں آپ پر راضی ہوں جو تمہیں معلوم ہے وہ اس سے کہہ دینا اور غیر معلوم ہونے کے بارے میں خاموش رہنا، جب میں دوبارہ ثوری کے پاس پہنچا تو میں نے ان سے کہا آپ مہدی سے کیوں راہ فرار اختیار کئے ہوئے ہیں حالانکہ ان کا تو کہنا ہے کہ اگر ثوری میرے پاس آجاتے تو ہم ان کے ساتھ بازار جا کر لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے۔ ثوری نے مجھ سے کہا کہ اے نادان پہلے وہ اپنی معلومات پر تو عمل کرلے اس کے بعد ہم اس کے پاس جائیں گے اور غیر معلوم چیزوں کی اسے تعلیم دیں گے۔

۹۵۱۸- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوحفص عمرو بن علی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن سعید کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے مہدی کے نام مجھ سے خط لکھواتے ہوئے کہا لکھو یہ خط ثوری کی طرف سے محمد بن عبداللہ کے نام ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ اس صورت میں وہ تمہارا خط نہیں پڑھے گا۔ انہوں نے کہا کہ اپنی منشاء کے مطابق لکھو، چنانچہ میں نے اپنی مرضی کے مطابق لکھا، پھر ثوری نے کہا کہ لکھو تمہارے سامنے اللہ وحدہ لاشریک کی حمد کرتا ہوں جو ہر شئے پر قادر ہے، میں نے ثوری سے سوال کیا کہ یہ بات کون لکھواتا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ابراہیم اس طرح لکھواتے تھے۔

۹۵۱۹-سلیمان بن احمد، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن خلف عسقلانی، رواد بن جراح کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ دو شخصوں کے حاکم بننے کے بعد یہ امت ہلاک ہو جائے گی۔

۹۵۲۰-سلیمان، عمرو بن ابی طاہر مصری، احمد بن حسین کوفی، ابوسعید ثعلبی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ثعلب کہتے تھے کہ مجھے کتے کے بارے میں ۷۲ باتیں معلوم ہیں سب سے بہتر بات یہ ہے کہ کتا میرے سامنے نہ آئے۔

۹۵۲۱-محمد بن علی، محمد بن موسیٰ بن مصیصی، ابراہیم بن حسن عمی، ابوسعید ثعلبی، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میرے نزدیک بادشاہ ثعلب کی زبان سے نکلنے والی بات کے مصداق ہیں۔ ثعلب کہتے ہیں کہ مجھے کتے کے بارے میں ۷۲ باتیں معلوم ہیں، سب سے اچھی بات یہ ہے کہ میں کتے کو نہ دیکھوں، ثوری کہتے ہیں کہ میری خواہش ہے کہ مجھے کبھی حاکم وقت کی زیارت نہ ہو۔

۹۵۲۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ہارون بن سلیمان، حسن بن شاذان نیشاپوری، محمد بن مسعود کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ کو بہت تلاش کیا لیکن آپ میرے ہاتھ نہیں لگے تمام تعریفیں آپ کو لانے والی ذات کے لئے ہیں۔ آپ اپنی کسی ضرورت کا اظہار کریں میں اسے پورا کروں گا۔ میں نے ان سے کہا کہ اس وقت زمین پر ظلم کا دور دورہ ہے کچھ خوف خدا کر، گزشتہ لوگوں سے عبرت حاصل کر راوی کہتے ہیں کہ مہدی نے کچھ دیر تامل کرنے کے بعد فرمایا اگر وہ ظلم میری طاقت سے بالاتر ہو تو پھر تو مجھ پر اس کا گناہ نہیں، میں نے کہا کہ اگر یہ حکام تجھ سے زور آور ہیں تو اقتدار کو خیرآباد کہہ دے اس نے کچھ دیر تامل کرنے کے بعد دوبارہ مجھ سے کسی حاجت کے اظہار کے لئے کہا میں نے کہا کہ اللہ سے خوف کرتے ہوئے مہاجرین وانصار کی اولادوں کے حقوق ادا کرو۔ اس نے تین بار مجھ سے وہی سوال کیا میں نے اس سے کہا اسماعیل بن ابی خالد نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ ایک بار حضرت عمر نے حج ادا کرنے کے بعد اپنے خازن سے حج کے اخراجات دریافت کئے۔ اس نے کہا آپ کے حج کا کل خرچ دس بارہ دینار ہیں لیکن اے مہدی آپ کے حج کے اخراجات تو بے شمار ہیں۔

۹۵۲۳-عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن معدان، ابوبکر بن سلام کے سلسلہ سند سے ابراہیم فراء کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے مہدی کو لکھا کہ آپ نے میری تذلیل کی، مجھے رسوا کیا، اللہ کے ہاں ہمارا فیصلہ ہوگا اور انشاء اللہ اس خط کے پہنچنے سے قبل ہی میں اس دنیا سے کوچ کر جاؤں گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۹۵۲۴-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن حمدان، محمد بن خلد عسقلانی، شرفی زاہد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ کی قسم میرے لئے ان حاکموں کے پاس جانے کے لئے کوئی چیز مانع نہیں ہے، میں ان کا محتاج نہیں ہوں لیکن میں ان کی دنیا کو اپنے حق میں نقصان دہ سمجھتا ہوں۔

۹۵۲۵-عبداللہ بن محمد، اسحاق بن احمد فراسی، اسحاق بن عاصم، ابوعبداللہ عنبری کے سلسلہ سند سے ابوبکر حنفی کا قول نقل کیا ہے کہ مجھے مسعر اور ثوری کے درمیان موازنہ کرنے والی قوم پر تعجب ہے، مسعر نے ایک موقع پر دنیا بڑے شوق سے حاصل کی جبکہ ثوری نے ہمیشہ دنیا سے اعراض کیا۔

۹۵۲۶-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم لیثی کے سلسلہ سند سے وہب بن اسماعیل کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک بار مکہ میں ثوری اور اوزاعی کے ساتھ تھا ثوری بیمار ہو گئے۔ محمد بن ابراہیم ان کی عیادت کے لئے آئے۔ جب ثوری کو ان کی آمد کا پتا چلا تو وہ دوسرے کمرے میں چلے گئے اور محمد بن ابراہیم مسلسل ان کے منتظر رہے حتیٰ کہ ان کے انتظار کی وجہ سے میں شرمندہ ہو گیا، پھر کافی دیر کے بعد ثوری تشریف لائے اور انہوں نے سلام کر کے ان کی خیریت دریافت کی لیکن محمد بن ابراہیم نے ان سے بے التفاتی اختیار کی اور ان سے بالکل کلام نہیں کیا حتیٰ کہ وہ واپس چلا گیا، دوسرے روز ثوری نے ان کے پاس سلام کے پیغام بھیجا کہ اگر مکہ میں تم سے زیادہ میرے نزدیک کوئی مخلص ہوتا تو کل میں تمہارے سامنے آ جاتا۔

۹۵۲۷-عبداللہ بن عباس بن حمدان، حضرمی، ابوعاصم بجلی کے سلسلہ سند سے ابن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار سلاطین کے ذکر پر ثوری نے فرمایا اگر سلاطین سونا کھانا پینا شروع کر دیں تو ہم پتھر کھانا شروع کر دیں گے۔

۹۵۲۸-عبداللہ، محمد بن محمد بن فورک، عبداللہ بن عبدالوہاب، عبداللہ بن سابق کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ظالم کی زیارت کرنا بھی گناہ ہے۔

۹۵۲۹-عبداللہ، محمد بن معدان، ابراہیم بن سعید جوہری، ابوتوبہ، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ظالم کی بقاء کی دعا کرنے والا اللہ کا نافرمان ہے۔

۹۵۳۰-قاضی ابواحمد، ابوالفوارس، عبدالغفار بن احمد، مزداد بن جمیل، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے ناجیہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری کو کہتے سنا اہل دنیا کو سلام کرنے والا میرے نزدیک دنیا سے محبت کرنے والا ہے۔

۹۵۳۱-ابواحمد، حسن بن علی، محمد بن اسحاق صاغانی، اسحاق بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے بکر العابد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری کو کہتے سنا اہل دنیا کی تعظیم کرنے والا عابد خیر سے عاری ہوتا ہے۔

۹۵۳۲-ابی، حسن بن محمد، سعید بن عنبسہ، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کا ارشاد ہے اہل معاصی سے بغض کے ذریعہ تقرب الٰہی حاصل کرو ان سے بغض کے ذریعے رضائے الٰہی کی تمنا کرو، ان کے حواریوں نے ان سے سوال کیا کہ پھر ہم کس کی صحبت اختیار کریں حضرت عیسیٰ نے فرمایا ذکر کے ذریعہ سے اللہ کو یاد کرو عمل کے ذریعہ آخرت کی طرف رغبت کرو۔

۹۵۳۳-محمد بن ابراہیم، احمد بن حسین بن ہارون صباحی، حسن بن ہارون بن سلیمان بن یحییٰ بن ابی سلیمان کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن فرج (معن بن زائدہ کے مولیٰ) کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری کے روپوش ہو کر یمن جانے کے بعد میں نے معن بن زائدہ کو ان کی آمد سے مطلع کیا۔ معن نے انہیں امان دے کر ان کے لئے ایک ہزار دینار کا حکم دیا لیکن ثوری نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ بعد ازاں جب ثوری حج پر تشریف لے گئے تو اپنی چادر میرے پاس چھوڑ گئے اس کے بعد موقف پر ان سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے اپنی چادر کے بارے میں مجھ سے پوچھا تو میں نے ان کی چادر واپس کر دی ثوری نے حج سے فارغ ہو کر بصرہ میں یحییٰ بن سعید کے قریب بقال کے ہاں قیام فرمایا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ بقال نے مجھ سے کہا کہ ثوری وفات کی رات مسلسل نماز میں مشغول رہے اور اخیر شب میں انہوں نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔

۹۵۳۴-محمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن ابراہیم، منذر بن محمد، ابوالولید کے سلسلہ سند سے زید بن ابی خداش کا قول نقل کیا ہے کہ شریک کے کوفہ کے قاضی بننے کے بعد ثوری کی ان سے ملاقات ہوئی۔ ثوری نے ان سے کہا اسلام فقہ اور خیر پر ہونے کے بعد بھی آپ قاضی بن گئے۔ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ اے ابوعبداللہ لوگوں کو قاضی کی ضرورت پڑتی ہے۔ ثوری نے فرمایا لوگوں کو تو پولیس کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔

۹۵۳۵-ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عطا، ابی، محمد بن مسلم، سلمہ بن شبیب، مبارک ابوحماد کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ثوری نے علی بن حسن سلیمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا عمل اور قلب کے لئے مفسد چیزوں سے اجتناب کرو اور شیطان کے بھائی معصیت الٰہی میں اموال خرچ کرنے والے ہیں نیز فضول باتیں کرنے والوں کی ہم نشینی اختیار مت کرو کیوں کہ یہ تمہارے دین کے لئے نقصان دہ ہیں نیز اہل حرص واہل شہوات کی مصاحبت سے بھی اجتناب کرو کیونکہ اس سے تمہاری معیشت تباہ ہو جائے گی۔ نیز ظالم سے بعد اختیار کرو مؤمن کو دوست بناؤ، اپنے کھانے میں متقی کو شریک کرو فاجر اور اس کے ساتھیوں کی صحبت سے گریز کرو۔ انہیں اپنے کھانے میں بھی شریک مت کرو ان سے محبت بھی نہ کرو انہیں راز دار مت بناؤ ان سے ہنسی مذاق بھی مت کرو۔ ان کو اپنی مجالس میں شریک مت کرو۔ یاد رکھو ان چیزوں کے ارتکاب سے تم حلقہ اسلام کو توڑنے والوں کے شریک کار بن جاؤ گے۔

بادشاہوں کے دروازوں کا چکر مت لگاؤ کیونکہ ان کا فتنہ دجال کے برابر ہے، ان میں سے کوئی بھی تمہارے پاس آئے تو اس کی طرف التفات بھی مت کرو کیونکہ وہ اپنے کو حق پر سمجھتے ہیں اور ان کی طرف التفات سے تم ان کے مددگار بن جاؤ گے۔ نیز ان کی

قربت سے انسان عیب دار بن جاتا ہے۔ اور لیموں کی طرح خوشبودار بن جاؤ۔ دنیاداروں سے دنیا کے بارے میں نزاع مت کرو اس سے تم لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے، معصیت سے اجتناب کرو ورنہ تم غضب الٰہی کے مستحق بن جاؤ گے، عبداللہ حضرت آدم سے سے زیادہ کوئی محبوب نہیں ہے اللہ نے ان کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور ان میں روح پھونکی۔ اور ان کی تکریم کے لئے فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا اور انہیں جنت میں ٹھہرایا، پھر ان کو ایک گناہ کی وجہ سے جنت سے نکال دیا اے بھائی گناہ گار جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ حضرت داؤد ایک غیر مناسب بات کی وجہ سے کہاں سے کہاں تک پہنچ گئے اے بھائی اللہ سے ڈرو۔ معاصی سے اجتناب کرو، کیونکہ اس کی وجہ سے انسان اللہ کی ناراضگی کا مستحق بنتا ہے، لوگوں کو ظاہراً و باطناً دھوکہ مت دو جہال اور فساق سے دور رہو، کیونکہ ان کا مصاحب اللہ کی حفاظت کے علاوہ نجات نہیں پا سکتا، جب تم لوگوں کے سامنے ہو تو بشاشت اختیار کرو اور خلوت میں خوف الٰہی کی وجہ سے خوب روؤ، کیونکہ قیامت کے روز یہ چیز انسان کے اعمال نامہ میں نیکیوں کے اضافہ کا ذریعہ بنے گی ظاہری خشوع سے اجتناب کرو۔

۹۵۳۶-سعید بن محمد ناقد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن ابی عاصم، حسن بن علی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن ایوب کا قول نقل کیا ہے کہ صفا و مروہ کے درمیان ثوری سے میری ملاقات ہوئی، وہ سلام کر کے مجھے گھر لے گئے وہاں پہنچے تو وہاں پر عبدالصمد ان کے دروازے پر بیٹھا تھا، اس نے ثوری کو دیکھ کر انہیں برا بھلا کہا، ثوری نے کہا کہ میں ایک اہم رکن کی تیاری میں مشغول تھا، عبدالصمد نے ثوری کو ذی الحجہ کے چاند کی اطلاع دی اور ان سے کہا کہ کسی سے کہو کہ وہ پہاڑ پر چڑھ کر اس کا اعلان کردے۔ اس کے بعد ثوری نے دسترخوان نکالا جس میں روٹی اور پنیر کے ٹکڑے تھے، ہم سب نے مل کر اس دسترخوان پر کھانا کھایا کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ثوری مجھے پکڑ کر منیٰ لے گئے، جب انہوں نے منیٰ میں مہدی کو دیکھا تو چیخ اٹھے کہ یہ کیا خرافات ہیں جب حضرت عمر نے حج سے فارغ ہونے کے بعد خادم سے حج کے اخراجات کے بارے میں سوال کیا تو خادم نے بتایا کہ آپ کے حج کے اخراجات بہت محدود ہیں۔

۹۵۳۷-ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، ابو ہشام رفاعی نصر بن ابی زرعہ کا قول نقل کیا ہے کہ مجھے مبارک بن سعید نے کہا کہ میری مالی پریشانی کی وجہ سے تم ثوری کے پاس جاؤ ان سے کہو کہ میری مالی پریشانی سے متعلق موصل کے والی کے نام ایک خط لکھ دو۔ چنانچہ میں ثوری کے پاس گیا اور مبارک کے قول سے ان کو مطلع کیا، میری بات سن کر ثوری گھر تشریف لے گئے اور گھر سے کچھ کپڑوں کے ٹکڑے لا کر فرمایا اگر ان کپڑوں سے مبارک کی ضرورت پوری ہو جائے تو خط لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۹۵۳۸-محمد بن احمد بن حسن، سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن صالح عجلی کے سلسلہ سند سے مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے مجھے لکھا امابعد اہل و عیال کا خیال رکھو اور موت کو قلب سے یاد کرو والسلام۔

۹۵۳۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، محمد بن ابی منصور کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری نے ایک مصنوعی عابد سے کہا لوگوں کے دروازوں پر جا کر سوال کرتا رہا کارانہ عبادت سے بہتر ہے۔

۹۵۴۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم کے سلسلہ سند سے وہب بن اسماعیل اسدی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ہمارے سامنے ایک سیاہ ٹوپی والے شخص نے ثوری سے سوال کیا ثوری نے اس سے اعراض کیا اس نے دوبارہ سوال کیا ثوری نے پھر اس سے اعراض کیا، اس نے کہا کہ اے ابو عبداللہ آپ لوگوں کے سوالوں کے جواب دینے کے باوجود میرے سوال کا جواب نہیں دے رہے۔ ثوری نے اس سے سوال کا منشاء معلوم کیا تو اس نے کہا سنت، انہوں نے فرمایا تمہارے سر پر ٹوپی سنت کے مطابق ہے؟ حالانکہ یہ ایک غیر دیندار شخص ابو مسلم کی ایجاد ہے، اس نے فوراً اپنے سر سے ٹوپی اتار دی تب جا کر ثوری اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

۹۵۴۱-عبداللہ بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، سعد بن محمد بیروتی، محمد بن زہران کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری کو کہتے سنا کہ جاہل صوفیوں کا کھڑے ہو کر عبادت کرنا مجھے سب سے ناپسند ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک بار ثوری نے حج پر

جاتے وقت ایک شخص کے سر پر ٹوپی دیکھ کر اس سے فرمایا اس ٹوپی کے اتارنے سے تمہارا حج صحیح ہو جائے گا۔

۹۵۴۲-عبداللہ، ابن معدان، ابراہیم بن سعید جوہری کے سلسلہ سند سے محمد بن سابق کا قول نقل کیا ہے کہ شریک کے قاضی بننے کے وقت میں ثوری کے پاس تھا، انہوں نے قبیح الفاظ میں شریک کا ذکر کیا۔

۹۵۴۳-ابوبکر طلحی، عبید بن غنام محمد بن مثنیٰ بزار، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شب ثوری اور ابراہیم صبح تک امور مسلمین کے سلسلہ میں گفتگو کرتے رہے۔

۹۵۴۴-ابوبکر، حسن بن حباش، ابوسعید اشج کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری جنازوں کے موقع پر اکثر نظریں پست کر کے چلتے تھے۔

۹۵۴۵-ابوبکر، حسن بن حباش، محمد بن عبداللہ بن جعفر، زہری، عبداللہ بن داؤد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جس عابد سے اس کا ہمسایہ خوش ہو وہ مکار ہے۔

۹۵۴۶-ابوبکر، محمد بن عقبہ، عبداللہ بن سعید کے سلسلہ سند سے ابوخالد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری کو کہتے سنا میت کے اہل خانہ کو موت کے وقت اسے شہادتین کی تلقین کرنی چاہیے کیونکہ ملک الموت کی آمد پر انسان کا بات کرنا اور دوسروں کو شناخت کرنا بند ہو جاتا ہے اور وہ اس وقت سکرات کی اس قدر سختی میں ہوتا ہے کہ اگر اس وقت اس کے ہاتھ میں تلوار ہو اور وہ اپنے والد کے مارنے پر قادر ہو تو اس کو بھی مارنے سے دریغ نہ کرے۔

۹۵۴۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن معدان، ابوعامر دمشقی، ولید کے سلسلہ سند سے عطا خفاف کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری کو ہمیشہ روتے دیکھ کر ان سے اس کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے فرمایا آخرت میں بدبختوں کی صف میں شمولیت کے خوف سے میری یہ حالت ہوگئی ہے۔

۹۵۴۸-مخلد بن جعفر، احمد بن محمد بن ابی شیبہ، زبیر بن بکار، ایوب بن سلیمان کے سلسلہ سند سے عبدالعزیز بن ابی خالد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری نے ایک گپ شپ کرنے والے قاضی سے کہا تجھے روز محشر بھول گیا ہے۔

۹۵۴۹-محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، فتح بن ادریس، محمد بن یحییٰ بن فیاض، یزید بن ابی حاکم کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ عدم سوال کے بجائے سوال سے خوش ہونے والی ذات آپ ہی کے ساتھ خاص ہے۔

۹۵۵۰-احمد بن اسحاق، ابوعباس جمال، ہمام بن محمد بن نعمان، ابی، وکیع کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ دریا تنگ راستوں سے نکلتا ہے۔

۹۵۵۱-سلیمان بن احمد، حضرمی، احمد بن اسد و محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بغوی، ابوسعید اشج، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بتاؤ کے ساتھ تلاوت قرآن ہی میں لذت ہے۔

۹۵۵۲-سلیمان بن احمد، احمد بن علی، احمد بن علی، ابراہیم بن شماس کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ جوان عمری کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا افضل ترین انسان ہے اور جوان عمری کی حالت میں تارک قرآن بدترین انسان ہے۔

۹۵۵۳-ابی محمد بن احمد بن یحییٰ، ابوبکر بن نعمان، محمد بن داؤد بن صبیح بزار، علی بن سلیمان، بشر بن حارث، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ نوجوان چور سے خرید و فروخت کرنا مجھے مصنوعی عابد سے زیادہ پسند ہے۔

۹۵۵۴-عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد بن زیاد، علی ابن سعید، معاویہ بن صالح، یحییٰ بن معین، حجاج بن محمد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ مصنوعی عابدوں نے معاشرہ تباہ کر دیا۔

۹۵۵۵-محمد بن احمد بن حسن، سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن صالح عجلی کے سلسلہ سند سے مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے مجھے خط لکھا، امابعد اے برادرم اہل وعیال کی خبر گیری رکھ اور موت کو قلب سے یاد کر۔

۹۵۵۶-سلیمان بن احمد، عباس اسفاطی، محمد بن عثمان ابن سعید ضریر، احمد بن یونس بن عمران کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ لوگ سوئے ہوئے ہیں مرنے کے بعد ان کی آنکھیں کھلیں گی۔

۹۵۵۷-سلیمان بن احمد، ابوحصین وداعی، بیبد بن یعیش، بکر بن محمد عابد کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری سے سوال کیا کہ میں کس کی صحبت اختیار کروں؟ انہوں نے فرمایا یہ ایک گمشدہ شے ہے جس کی تلاش بہت مشکل ہے۔

۹۵۵۸-سلیمان بن احمد، عباس بن مفضل، احمد بن یونس، معاصی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اہل شر سے اچھی امید وابستہ کرنا تعجب خیز بات ہے۔

۹۵۵۹-سلیمان، محمد بن ہشام مستملی، حسن بن عرفہ، عمار بن محمد، ثوری کے سلسلہ سند سے آپ ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ مؤمن کے لئے پرندے کی طرح گھونسلے پانی، روٹی اور نمک کا ہونا نعمت الٰہی ہے۔

۹۵۶۰-ابی، محمد بن احمد بن یزید، عمران بن عبدالرحیم کے سلسلہ سند سے احمد بن یونس کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری سے سوال کیا گیا کہ آپ نے معرفت الٰہی کیسے حاصل کی انہوں نے فرمایا عزائم اور مقاصد کے ٹوٹنے کے ساتھ میں نے اللہ کی معرفت حاصل کی۔

۹۵۶۱-ابی، ابوعبداللہ بن محمد بن اسحاق بن ولید، عبداللہ بن عمر بن یزید کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول نقل کیا ہے کہ امیرالمؤمنین نے ثوری کو زبردستی قاضی بنانے کی کوشش کی، ثوری اس سے بچاؤ کے لئے بہ تکلف بے وقوف بن گئے، جب بالکل مجبور ہو گئے تو ثوری روپوش ہو گئے اور یحییٰ ابن سعید کے گھر میں دس گیارہ سال تک روپوش رہے، ثوری کی وفات کے وقت انہوں نے ثوری سے پوچھا کہ ہم آپ کو کہاں لے جائیں، ثوری نے کہا کہ وفات کے بعد مجھے غسل دیکر کفن پہنا کر چارپائی پر رکھ کر جامع مسجد کے سامنے رکھ دینا چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا، بادشاہ آیا، اس نے ثوری کے چہرہ پر کافور چھڑکا اور صدر کو لکھا کہ اس وقت ثوری کی لاش چارپائی پر پڑی ہے اور اس کے بارے میں آپ کے حکم کا منتظر ہوں، اس کے چند روز کے بعد ثوری مدفون ہوئے۔

۹۵۶۲-عبدالمنعم بن عمر احمد بن زیاد، یوسف بن موسیٰ، ابن ضیق کے سلسلہ سند سے علی بن ہشام قرشی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری دراہم کے عوض دینار کے لئے ایک صراف کے پاس گئے۔ اس نے ثوری کو دینار دیئے اتفاقاً ثوری سے ایک دینار گر گیا، تلاش کرنے پر صراف نے زمین پر پڑے ہوئے دینار کے بارے میں ثوری سے کہا اپنا دینار اٹھا لیجئے، ثوری نے کہا نامعلوم یہ وہی دینار ہے یا دوسرا ثوری نے اسے نہیں اٹھایا۔

۹۵۶۳-عبدالمنعم بن عمر احمد، ابویعقوب مروزی، ابن ضیق کے سلسلہ سند سے یوسف بن اسباط کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مسجد میں ثوری نے مجھ سے وضو کے لئے پانی منگوایا تو میں نے انہیں پانی پیش کیا، انہوں نے اسے دائیں ہاتھ میں پکڑ لیا اتنے میں مجھے نیند آ گئی طلوع فجر کے وقت میری آنکھ کھل گئی، میں نے دیکھا کہ ثوری اسی طرح پانی ہاتھ میں لئے بیٹھے ہیں میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی، انہوں نے فرمایا میں اس وقت سے اب تک مسلسل فکر آخرت میں مگن ہوں، اسی وجہ سے میں نے وضو نہیں بنایا۔

۹۵۶۴-عبدالمنعم، احمد، عبداللہ بن محمد بن عبید، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ آنکھوں کی بصارت دنیا تک محدود ہوتی ہے۔ البتہ قلب کی بصارت کا تعلق آخرت سے ہے اور آنکھوں کے بجائے قلب کی بصارت انسان کے لئے نفع بخش ہے۔

۹۵۶۵-عبدالمنعم، احمد، محمد بن عباس دمشقی، ابن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے احمد بن شبویہ سے کہا کہ ابوصفوان کہتے

ہیں کہ نیت انسانی بدن کے لیے نفع مند شے ہے، فرمایا: ثوری کہتے ہیں کہ واقعی ایسا ہی ہے، متقدمین عمل سے نیت مقدم کرتے تھے۔

۹۵۶۶-عبدالمنعم، احمد، محمد ابن ابی یزید دمشقی، مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک شخص سے ملاقات کے شر کی وجہ سے ایک ماہ تک ذکرالٰہی سے غافل رہتا ہوں۔

۹۵۶۷-عبدالمنعم، احمد، ابوبکر بن عبید، احمد بن الفتح، بشر بن حارث، یحییٰ بن سعید قطان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا کے ذریعے عمل آخرت کی طلب سب سے بری شے ہے۔

۹۵۶۸-محمد بن علی، محمد بن حمزہ، علی بن سہل بغدادی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جنازہ کی چارپائی پر میت سے کہا جاتا ہے کہ اپنے بارے میں لوگوں کی تعریف سنو۔

۹۵۶۹-محمد بن علی، احمد بن محمد بن حکیم، ابوخولہ میمون بن سلمہ، برکہ بن محمد کے سلسلہ سند سے یوسف بن اسباط کا قول نقل کیا ہے کہ میں کوفہ میں بنی الاسم میں انٹیں بناتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت سفیانؒ میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے بات چیت کرنے لگے، (غالباً یوسف بن اسباط نے ان کا شکریہ ادا کیا تو) فرمایا: شکریہ اسی شخص کا ادا کرو جو شکریہ کو مانے۔ میں نے عرض کیا: شکریہ کو ماننے اس کا کیا مطلب ہوا؟ اے ابوعبداللہ! فرمایا: جب میں تیرے ساتھ کوئی نیکی کروں اور تیرے نسبت اس پر میں زیادہ خوش ہوں اور تجھ سے زیادہ شرمندہ ہوں تو تب میرا شکریہ ادا کرو ورنہ نہیں۔

۹۵۷۰-محمد بن علی، محمد بن حمزہ، سری بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے ابوہدبہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری کو بالوں کے عوض حجام کو ایک چپاتی دیتے دیکھا۔

۹۵۷۱-محمد بن علی، محمد بن احمد بن سلم، علی بن جمیل کے سلسلہ سند سے شعیب بن حرب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک خاتون نے ثوری سے کہا میرے لڑکے نے کمانا چھوڑ دیا ہے۔ ثوری نے اس خاتون سے پوچھا آپ کا فرزند اب کس چیز میں مشغول ہے اس نے کہا حدیث میں ثوری نے کہا جاؤ اس پر قناعت کر۔

۹۵۷۲-محمد بن علی، عبدالعزیز بن ابی رجاء، عمرو بن ثور، موسیٰ بن خالد، فریابی ابن مبارک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ صبر کے مطابق ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

۹۵۷۳-محمد، عمر بن عبدربہ حضرمی، حسین بن شاکر سمرقندی، ابن خبیق، عمری کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ فقراء کی مجالس میں اغنیاء کی تذلیل کیا ہی خوب ہے اور اغنیاء کی مجالس میں فقراء کی تذلیل کیا ہی قبیح ہے۔ ثوری کا قول ہے اے مصنوعی عابد ثوری کی وفات کے بعد جس قدر دنیا چاہو کھالو۔

۹۵۷۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابن معدان، محمد بن علی، احمد بن عبیداللہ دارمی، ابومشرف احمد بن محمد بن عقیل، ابراہیم بن سعید، عبید بن جناد کے سلسلہ سند سے عطا بن مسلم کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا دن کے بھی کچھ اعمال ہیں، ان سے اس کے اجر کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا اسی میں لذت ہے۔

۹۵۷۵-محمد بن علی، احمد بن محمد عباسی، ابن خبیق کے سلسلہ سند سے اسباط کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری سے خرید وفروخت کے دوران مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا اس وقت میں مصروف ہوں۔

۹۵۷۶-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم وابومحمد بن حیان احمد بن علی بن جارود، ابوسعید اشج، ابن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا شہد لگی ہوئی چپاتی کی مانند ہے کہ مکھی اس پر گزرنے سے اس کے پر ٹوٹ جاتے ہیں لیکن خشک روٹی پر گزرنے سے اس کے پر صحیح سالم رہتے ہیں۔

۹۵۷۷-ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن علی، ابوسعید الشج، ابن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار قیس ایک جھگڑالو قوم کے پاس سے گزرے تو انہوں نے فرمایا یہ کس چیز کا نزاع کررہے ہیں کیا دنیا کی وقعت ان کے قلوب میں بڑھ گئی ہے۔

۹۵۷۸-قاضی ابواحمد، محمد بن ایوب، حسن بن عیسیٰ بن میسرۃ، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ آزمائش کو نعمت اور تکلیف کو فراخی نہ سمجھنے والا فقیہ نہیں ہے۔

۹۵۷۹-ابواحمد، ابوالفوارس، یحییٰ بن عثمان، فریابی، ثوری کے سلسلہ سند سے ایک شخص کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا کا عدم حصول میرے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔

۹۵۸۰-ابومحمد، ابوالفوارس، یحییٰ، فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک راہب نے دوسرے راہب سے نصیحت کی درخواست کی۔ انہوں نے فرمایا دوزخ وجنت کا ذکر سننے کے بعد بھی نماز چھوڑنا میری عقل سے بالاتر ہے، نیز فرمایا ہر میت کو دیکھ کر میں اس کی جگہ مردہ گردانتا ہوں، نیز فرمایا اللہ کے حضور رونے کی وجہ سے میرے آنسوؤں کے زمین پر گرنے کی وجہ سے گھاس اگ جاتی ہے۔ دوسرے راہب نے کہا جس کر نعمت الٰہی کا اقرار اس ریاء سے بہتر ہے، کیونکہ ریاء والی نماز غیر قابل قبول ہے۔ نیز فرمایا دنیا سے زہد اختیار کرو، نیز فرمایا شہد کی مکھی کی طرح سب کے خیرخواہ بن جاؤ نیز فرمایا کتے کی مانند بن جاؤ کہ وہ مار کھانے کے باوجود بھی اپنے مالک کو نہیں چھوڑتا۔

۹۵۸۱-قاضی ابواحمد، ابومحمد بن حیان، احمد بن علی بن جارود، ابوسعید الشج، ابوخالد احمر، عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن الجبر کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ثوری نے بطن کے مرض میں مبتلا ہونے کے وقت مجھے بلایا۔ میں ان کی وفات کے بعد پہنچا اس وقت ان کے دہن پر ستو کے اثرات تھے۔ ابوخالد نے ان کی اس حالت پر بڑا تعجب کا اظہار کیا۔

۹۵۸۲-ابواحمد، احمد بن محمد بن حسن، عبداللہ بن خبیق، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بصری کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری سے وصیت کی درخواست کی۔ ثوری نے فرمایا: دنیا کے لئے دنیاوی زندگی کے بقدر اور آخرت کے لئے اسکے بقدر عمل کرو، والسلام۔

۹۵۸۳-ابواحمد، احمد بن محمد، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ الحمد للہ کہنے پر ثواب میں بے شمار اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اور لا الٰہ الا اللہ ابلیس کے لئے سب سے بڑا زہر قاتل ہے۔

۹۵۸۴-ابواحمد، احمد بن محمد، حسن بن ناصح، عبدالعزیز بن ابان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ دین و دنیا میں ہمدرد انسان سب سے بڑی نفع کی شے ہے۔

۹۵۸۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، مسلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم کے سلسلہ سند سے محمود دمشقی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے پریشانی کا اظہار کیا۔ ثوری نے فرمایا: اس مصیبت کو ظاہر کرنے کیلئے مجھ سے زیادہ آسان کوئی اور نہ ملا؟ سائل نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا: کیا تو نے میرے علاوہ کسی اور کو شکایت کرنے کے لائق نہ سمجھا؟ عرض کیا میرا ارادہ آپ سے دعا کرانے کا تھا! فرمایا: کیا اس مصیبت کا انتظام تم نے کیا ہے یا اللہ نے؟ عرض کیا اللہ نے، فرمایا: پس اللہ کے انتظام پر راضی رہ۔

۹۵۸۶-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن یعقوب عباس دوری، احمد بن یونس کے سلسلہ سند سے علی بن فضیل کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں نے ثوری کو خانہ کعبہ کے اردگرد سجدہ ریز پایا۔ ان کے سجدہ سے فارغ ہونے سے قبل ہی میں نے طواف کے سات چکر پورے کر لئے۔

۹۵۸۷-عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوربیع رشدینی کے سلسلہ سند سے ابن وہب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز نماز مغرب کے بعد میں نے ثوری کو نماز میں مشغول پایا، پھر انہوں نے نماز عشاء تک طویل سجدہ فرمایا۔

۹۵۸۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، احمد بن سعید دارمی، ابوعاصم کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ روز محشر دربار الٰہی

میں حاضری کے موقع پر صرف خلاصی مل جانا ہی مجھے پسند ہے۔

۹۵۸۹-ابراہیم، محمد، ابوالنضر عجلی، محمد بن حرب کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ فقط حمد الٰہی میں ذکر الٰہی اور شکر الٰہی دونوں جمع ہو جاتے ہیں۔

۹۵۹۰-ابراہیم، محمد بن محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمہ، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ علم دراصل آثار کا نام ہے۔

۹۵۹۱-ابراہیم، محمد، عباس بن ابی طالب، احمد بن عمران اخنسی کے سلسلہ سند سے حفص بن غیاث کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری اور ان کی مجلس کی برکت سے لوگوں کو قلبی سکون حاصل ہوتا تھا۔

۹۵۹۲-ابراہیم، محمد، فضل بن سہل، معاویہ بن عمرو، داؤد بن یحییٰ کے ذریعے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو جاہل صوفی سے اپنی حاجت کا اظہار مت کرو۔

۹۵۹۳-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق محمد بن زنجویہ کے سلسلہ سند سے عبدالملک بن عبدالرزاق کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری کی زیارت کے بعد میری ساری وحشت ختم ہو جاتی ہے۔

۹۵۹۴-ابراہیم، محمد بن سہل، عبدالرزاق کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو تفسیر اور مناسک حج کے بابت مجھ سے سوال کرو کیونکہ میں ان دونوں کا عالم ہوں۔

۹۵۹۵-ابراہیم، محمد، ابوسعید اشج، یحییٰ بن یمان عجلی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ پہلے میں مرض کی حالت میں موت کا متمنی تھا لیکن اب اچانک موت کا خواستگار ہوں۔

۹۵۹۶-ابراہیم، محمد، ابوسعید کندی اشج کے سلسلہ سند سے ابونعیم احول کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری موت کے تذکرہ کے بعد چند یوم تک غم سے نڈھال رہتے تھے اور کسی کے سوال کا جواب نہیں دیتے تھے۔

۹۵۹۷-ابراہیم، محمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی النضر ہاشم بن قاسم، عبیداللہ اشجعی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو آج تم آپس میں درگزر سے کام لو اس کے علاوہ دوسرا راستہ تلاش مت کرو۔

۹۵۹۸-سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز کے سلسلہ سند سے عارم ابوالنعمان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ابومنصور کی عیادت کے لئے گیا۔ انہوں نے مجھ سے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ایک شب ثوری نے ہمارے ہاں آرام فرمایا انہوں نے ایک بلبل کو پنجرے میں محبوس دیکھ کر فرمایا اے کاش اسے آزاد کر دیا جاتا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ یہ بلبل میرے لڑکے کی ہے انشاء اللہ وہ آپ کو ہبہ کر دے گا بلکہ میں اسے اس کے عوض ایک دینار دوں گا۔ اس کے بعد ثوری نے پنجرہ کھول کر اسے آزاد کر دیا لیکن عجیب بات یہ ہے کہ وہ پرندہ دن بھر سیر ہو کر روزانہ شب ہمارے گھر کے ایک گوشہ میں گزارتا تھی کہ ثوری کی وفات کے بعد وہ پرندہ ان کے جنازہ میں شریک ہوا اور مزید برآں ثوری کی وفات کے بعد ان کی قبر پہ آتا رہا حتی کہ ایک روز وہ قبر کے پاس مردہ پایا گیا لوگوں نے اسے وہیں دفن کر دیا۔

۹۵۹۹-سلیمان بن احمد، ہیثم بن خلف دوری، احمد بن ابراہیم دورقی، بشر بن زاذان کے حوالہ سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ پرندہ کو پنجرہ سے آزاد کرانے کے لئے مال خرچ کرنا سب سے بڑا ثواب کا کام ہے۔

۹۶۰۰-عبیداللہ بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن حواس حنفی، قبیصہ بن عقبہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار میں نے ثوری کی خدمت اقدس میں کچھ ہدیہ پیش کیا، انہوں نے اس کے عوض مجھے چاول دیئے۔

۹۶۰۱-سلیمان بن احمد، محمد بن صالح بن ولید نرسی، محمد بن ابی صفوان کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار عبدالمجید

کے دولز کے معاویہ اور عبدالوہاب ہمارے ہاں تشریف لائے۔ان دونوں کے ثوری سے بڑے خوشگوار تعلقات تھے اور وقتاً فوقتاً ثوری کی خدمت میں ہدایا پیش کرتے رہتے تھے۔ایک روز میں نے ثوری کو جنگلات میں پایا،انہوں نے مجھ سے فرمایا آپ کے یہ دونوں عم زاد میرا بہت خیال رکھتے ہیں اس وقت میں اپنے ایک ساتھی کے پاس جارہا تھا کہ میں اس سے دو دینار لے کران کے لئے گندم کی روٹی خریدوں۔چنانچہ ثوری نے اپنے رفیق سے دو دینار لے کران سے گندم خرید کران دونوں کو ہدیہ کردیا۔

۹۶۰۲-سلیمان بن احمد بن علی،ابوہشام رفاعی،داؤد بن یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ پر توکل نہ کرنے والا ہمیشہ ناکام رہتا ہے۔

۹۶۰۳-سلیمان،احمد بن علی،ابوہشام رفاعی داؤد بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز ثوری جوتے نکال کر اذان کے لئے منارہ پر چڑھ گئے۔دوران اذان ان کے عم زاد نے انکی جوتی اٹھالی ثوری نے نماز سے فارغ ہو کر جوتیوں کی واپسی کے لئے اپنے عم زاد کے پاس دس درہم بھیجے۔

۹۶۰۴-سلیمان بن احمد،محمد بن حسین انماطی،یحییٰ بن ایوب مقابری،حواری بن ابی الحواری ابو عیسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میرے سامنے نماز میں قیام کی وجہ سے ثوری کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔اس کے بعد انہوں نے بیٹھ کر نماز شروع کردی پھر تھکاوٹ کی وجہ سے لیٹ کر نماز شروع کردی۔

۹۶۰۵-سلیمان بن احمد،احمد بن علی ابار،مؤمل بن اہاب کے سلسلہ سند سے فریابی کا قول نقل کیا ہے کہ کبھی ثوری نماز سے فارغ ہو کر جوانوں کی طرف روئے سخن ہو کر فرماتے اے جوانو آخر تم کب نماز پڑھو گے؟

۹۶۰۶-سلیمان بن احمد،محمد بن عبداللہ حضرمی احمد بن اسد بجلی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری کو شب بھر چکر لگاتے روتے دیکھا لیکن پھر بھی وہ سوتے نہیں تھے۔

۹۶۰۷-سلیمان بن احمد،بشر بن موسیٰ،مفرج بن شجاع موصلی،ابوزید محمد بن حسان کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری سے بڑا رقیق القلب کوئی انسان نہیں دیکھا۔وہ صرف شب کے ابتدائی حصہ میں آرام فرماتے تھے اس کے بعد بیدار ہو کر مرعوب آواز میں فرماتے،نار دوزخ کی یاد نے مجھے نیند اور شہوات سے منع کردیا۔بعدازاں پانی طلب کر کے وضو فرماتے،پھر وضو سے فارغ ہو کر فرماتے،اے باری تعالیٰ آپ میری حاجات سے بخوبی واقف ہیں،میں آپ سے صرف دوزخ سے خلاصی کا طلبگار ہوں،اے رب العالمین میں خوف و امید کے درمیان کھڑا ہوں،بلاشبہ آپ کا یہ مجھ پر کامل انعام ہے اور آپ کا اپنے اولیاء اور فرمانبرداروں کے ساتھ یہی برتاؤ رہا ہے۔

اس کے بعد ثوری نماز میں مشغول ہو جاتے اور نماز میں گریہ کی وجہ سے ان کی قرأت کی آواز بھی سنائی نہیں دیتی تھی۔نیز ابن مہدی کہتے ہیں کہ حیا اور رعب کی وجہ سے ہم ثوری کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات نہیں کر سکتے تھے۔

۹۶۰۸-ابومحمد بن حیان،محمد بن احمد بن معدان،یوسف بن سعید بن مسلم کے سلسلہ سند سے اسحاق بن ابراہیم کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری نے تمام حاضرین مجلس سے فرداً فرداً گزشتہ شب کے اعمال کے بارے میں سوال کیا۔جب وہ فارغ ہو گئے تو انہوں نے بھی ان کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ بھی اپنے گزشتہ اعمال کے بابت ہمیں آگاہ کیجئے۔انہوں نے فرمایا میں ہمیشہ شب کے ابتدائی حصہ میں سوجاتا ہوں پھر بیدار ہو جاتا ہوں پھر بیدار ہونے کے بعد صبح تک نہیں سوتا۔

۹۶۰۹-ابومحمد بن حیان،محمد بن احمد،اسماعیل بن ابی الحارث علی بن حسن بن سلیمان ابن مبارک کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک روز میں نے ثوری سے نماز میں نیت کے بارے میں سوال کیا،انہوں نے جواب میں فرمایا اللہ تعالیٰ سے مناجات کی نیت کرو۔

۹۶۱۰- ابومحمد بن حیان، عباس بن حمدان، حضرمی حمدان بن جابر ضبی کے سلسلہ سند سے ابوزید ضبر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شب ثوری قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے وجد میں آ کر بیابانوں کی طرف نکل گئے۔ بنوثور کے جوانوں نے قسم دے کر ثوری کو عبادت سے منع کیا۔

۹۶۱۱- ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن معدان احمد بن محمد، بغدادی، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ انسان کا جس نماز میں اللہ کی طرف التفات ہوتا ہے وہی اس کی نماز قابل قبول ہوتی ہے۔

۹۶۱۲- ابوبکر عبداللہ بن محمد، ابی بن مسلم، سلمہ بن شبیب کے سلسلہ سند سے مبارک ابوحماد کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے علی بن حسن کو وعظ کرتے ہوئے فرمایا، اے برادرم ہر دن کے اختتام پر اپنا محاسبہ کیا کر کہ اس دن میں کی جانے والی نیکی پر قائم رہ اور گناہ ترک کردے اور اپنے ہاتھوں کو ظلم سے باز رکھ، کیونکہ موت کا وقت غیر معلوم ہے اور توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے لیکن بہرحال معاصی کا ترک طلب توبہ سے سہل ہے۔ اے برادرم توبہ نصوح کی تعریف یہ ہے کہ معاصی پر اس قدر ندامت ہو کہ زندگی بھر اس گناہ کا اعادہ نہ کیا جائے۔ اے برادرم کسی وقت تمہارا قلب خوف الٰہی سے خالی نہ ہو علانیہ گناہ کی علانیہ طریقہ پر اور پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ طریقہ پر توبہ کرو، اور خوف الٰہی سے حتیٰ الوسع روتے رہو اور حمٰق کو کبھی بھی عمل میں نہ لاؤ کیونکہ بے فائدہ تمہیں پیدا نہیں کیا گیا اور عزیز و اقارب اور عام مسلمانوں سے صلہ رحمی کرو۔ اور مسکین، یتیم اور ضعیف پر رحم کھاؤ اور جب تم نیکی کا ارادہ کرو تو اسی وقت اسے عمل میں لے آؤ ورنہ شیطان اس کے اور تمہارے درمیان حائل ہو جائے گا اور ہر عمل حتیٰ کہ تمہارا اکل و شرب بھی نیت سے خالی نہ ہوا کیلے مت کھاؤ اور سوؤ کیونکہ ایک کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

اے برادرم تاریکی میں مت کھاؤ کیونکہ تاریکی میں شیطان کھاتا ہے۔ اپنے کو بخل سے بچاؤ کیونکہ اس سے انسان کا دین فاسد ہو جاتا ہے۔ کسی پر زیادتی مت کرو کیونکہ اس سے تمہارے درمیان عداوت پیدا ہوگی کسی سے بغض مت رکھو کیونکہ بغض رکھنے والے انسان کی توبہ قبول نہیں ہوتی، کسی سے عداوت کا معاملہ مت کرو کیونکہ یہ چیز انسان کی ہلاکت کا سبب بننے والی ہے۔ ہر مسلمان کو سلام کرو اس کی وجہ سے تمہارا قلب دھوکہ اور خیانت سے پاک ہو جائے گا۔ مصافحہ کی عادت ڈالو اس سے تم لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے ہمیشہ باوضو رہو اس کے بعد حفاظتی فرشتے تم سے محبت کریں گے، اس حالت میں اگر تم دنیا سے چلے گئے تو تم شہید اسلام بن جاؤ گے۔ یتیم کو گلے لگاؤ اس کے سر پر ہاتھ پھیرو، اس سے تمہاری عمر میں برکت ہوگی، آخرت میں انشاء اللہ انبیاء کی رفاقت حاصل ہوگی۔

اے برادرم چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی توقیر کرو اس کی وجہ سے آخرت میں صالحین کے ساتھ تمہارا حشر ہوگا۔ اغنیاء متقین صالحین کو کھانا کھلاؤ انشاء اللہ اللہ اور اس کی مخلوق تم سے محبت کریں گے، جدید لباس کے استعمال کے بعد قدیم لباس مفلسوں کو دیدو اس کی وجہ سے بخیلوں کی فہرست سے تمہارا نام مٹا دیا جائے گا اور تمہاری سیئات ختم کر کے حسنات میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ اللہ کے لئے محبت اور اسی کے لئے بغض رکھو ورنہ تم منافق کہلاؤ گے۔

۹۶۱۳- علی بن عبداللہ بن عمر، منتصر بن نصر، عمر بن مدرک کے سلسلہ سند سے مکی بن ابراہیم کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میری آمد کے موقع پر ثوری نے مجھے چپاتی اور کشمش پر مدعو کیا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ اس سے قبل کبھی آپ نے مجھے مدعو نہیں کیا، انہوں نے فرمایا کہ آج میری نیت صحیح ہے۔

۹۶۱۴- علی بن عبداللہ، محمد بن احمد اثرم، احمد بن الربیع کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ثوری کے گھر گیا۔ میں نے انہیں کہتے سنا کہ اے باری تعالیٰ آپ دائمی ستار ہیں ستاری آپ کی صفات میں سے کتنی عمدہ صفت ہے۔

۹۶۱۵- محمد بن احمد بن یزید، ابوبکر بن نعمان، محمد بن داؤد، زہیر بن عباد، ابن سماک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میرے لئے اپنے نفس کا علاج سب سے مشکل شے ہے۔

۹۶۱۶-عبدالرحمن بن مذکر، ابویحییٰ رازی، ابوخزرجی کے سلسلہ سند سے عبدالرحمن بن اسحاق کنانی کا قول نقل کیا ہے کہ عباداں میں میرے قیام کے وقت ثوری بصرہ میں روپوش تھے۔ انہوں نے مجھے اپنے پاس بلایا میں ان کے پاس پہنچا تو وہ حالت نزع میں تھے، اس وقت انہوں نے اپنے سر کے نیچے سے ایک تھیلی نکال کر میرے حوالے کر دی، ایک عورت پردہ میں ان سے بات کر رہی تھی، ثوری نے مجھ سے کہا یہ میری اہلیہ ہے، اس کے مہر کے تیس درہم میرے ذمہ باقی ہیں میری وفات کے بعد اگر تمیں درہم میرے ترکہ میں ہوں تو مجھے کفن دینا ورنہ میرے کپڑوں ہی میں مجھے کفنا دینا ان کی وفات کے بعد انہیں غسل دینے کے لئے لے جایا گیا میں نے ان کے غسل کے لئے ان کا ازار کھولا تو اس میں سے ایک رقعہ برآمد ہوا جس پر احادیث مکتوب تھیں۔

۹۶۱۷-ابومحمد بن حیان، عبدالرحیم بن محمد بن حماد احمد بن خلف کے سلسلہ سند سے قاسم بن حکم کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری کی وفات کے بعد تدفین کے وقت ایک سفید ریش بزرگ ان کی قبر پر آ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا اے ثوری جس شے سے آپ دنیا میں خوفزدہ تھے آج آپ اس سے مامون ہو گئے۔ اور حالت عبادت میں آپ نے رحلت فرمائی۔ اللہ ہی حساب کے معاملہ میں ہم سے آسانی کرنے والا ہے۔ اس کے بعد وہ بزرگ غائب ہو گئے ان کے بارے میں لوگوں کے تاثرات تھے کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔

۹۶۱۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ابراہیم، بشار، سلمہ، حسن بن حباش کے سلسلہ سند سے زید بن حباب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مکہ میں ثوری کی قوم کے ایک شخص نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے پاس آپ کے دس درہم ہیں۔ ثوری نے اس سے کہا جلدی میرے حوالے کر دے کیونکہ میں تین روز سے ریت میں لوٹ پوٹ ہو رہا ہوں۔

۹۶۱۹-عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین بن نصر بزار، محمد بن قدامہ جوہری کے سلسلہ سند سے بشر بن حارث حافی کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری کا قول ہے کہ مجھے یہ پسند ہے کہ میری مجلس کا اختتام اور ابتداء معاصی کے بغیر ہو۔

۹۶۲۰-عبداللہ بن محمد بن اسحاق لوین، ابواحواص کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ روز محشر دوزخ سے خلاصی کا مل جانا ہی میرے لئے کافی ہے۔

۹۶۲۱-سلیمان بن احمد، علی بن رستم، عبدالرحمن بن رستہ، حسین بن عون کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن سعید قطان کا قول نقل کیا ہے کہ میرے نزدیک ثوری افضل الناس تھے۔ ان کے دو ہی مشغلے تھے (۱) حدیث (۲) نماز۔

۹۶۲۲-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن خلف بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری سے عرض کیا۔ حدیث بیان کرتے وقت آپ ہشاش بشاش ہوتے ہیں لیکن اس کے علاوہ آپ بے جان معلوم ہوتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کیا دنیاوی باتیں کرنا فتنہ نہیں ہے؟

۹۶۲۳-احمد بن جعفر، سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، حسین بن حریث کے سلسلہ سند سے فضل بن موسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری سے منبر پر احادیث بیان کرنے والے امام کی بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے اس کے بارے میں اچھے تاثرات کا اظہار فرمایا۔

۹۶۲۴-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، ابوغسان محمد بن عمرو زنیج کے سلسلہ سند سے مہران کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری کپڑے اتارنے کے بعد انہیں لپیٹ کر فرماتے اس سے نفس کا تکبر ٹوٹ جاتا ہے۔

۹۶۲۵-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسن بن البزار کے سلسلہ سند سے خلف بن تمیم کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری نے میرے سامنے اصحاب حدیث کے مجمع کے بارے میں فرمایا مجھے اس کی وجہ سے ہلاکت کا خوف ہے۔

۹۶۲۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن احمد فارسی، احمد بن ابی شریح بن سعید کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ حدیث بیان کرتے وقت میں اپنے نفس سے بہت خوف زدہ ہوتا ہوں۔

۹۶۲۷-محمد بن احمد بن محمد ،عبدالرحمن بن داؤد ،عبداللہ بن بلال رومی ،احمد بن عاصم کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری اور فضیل بن عیاض کی ملاقات ہوئی۔ دونوں آخرت کا مذاکرہ کر کے خوب روئے ،ثوری نے کہا میری نظر میں یہ مجلس بڑی بابرکت مجلس ہے۔فضیل نے کہا کہ میری نظر میں یہ بڑی منحوس مجلس ہے کیا ہم نے ایک دوسرے کی تعریف کر کے ایک دوسرے کو معبود بنالیا ہے۔ یہ سن کر ثوری خوب روئے اور فرمایا! فضیل آپ نے مجھے بیدار کردیا اللہ آپ کو بیدار کرے۔

۹۶۲۸-ابی ،ابومحمد ،محمد بن ابی یحییٰ ،ابوغسان احمد بن محمد بن اسحاق کے سلسلہ سند سے اصمعی کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے چند کتب کے متعلق اپنے ساتھ قبر میں دفن کرنے کی وصیت کی تھی کیونکہ وہ انہوں نے ایک قوم سے نقل کی تھیں جن پر وہ نادم تھے۔

۹۶۲۹-ابومحمد بن حیان ،ابوبکر بن ابی داؤد ،ابوسعید اشج کے سلسلہ سند سے ابوعبدالرحمن حارثی کا قول نقل کیا ہے کہ میں چند کتابیں دفن کرنے میں ثوری کا معاون تھا۔ میں نے ان سے چند احادیث اپنے پاس رکھنے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت مرحمت فرمادی۔

۹۶۳۰-عبداللہ بن محمد ،محمد بن ابی یحییٰ ،حسین بن حسن حناط کے سلسلہ سند سے فرقد کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری کے مرض الوفات میں کچھ لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ایک شخص نے ثوری کے سامنے حدیث بیان کی ،ثوری نے اسے لکھنے کی کوشش کی ،لوگوں نے ان سے کہا اس حالت میں بھی آپ یہ کام کررہے ہیں؟ ثوری نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔میں زندہ رہا تو گویا میں نے حدیث حسن کا سماع کیا ورنہ میں نے حدیث حسن لکھی۔

۹۶۳۱-ابومحمد بن حیان ،عبدالصمد بن یعقوب ،عبداللہ بن ہشم بصری ،عبدالمؤمن بن عثمان کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار حماد بن سلمہ نے ثوری کی آمد پر انہیں خوش آمدید کہا۔

۹۶۳۲-ابومحمد بن حیان ،محمد بن ابی یحییٰ سعید بن بشر ،ابومعمر کے حوالہ سے ہشیم کا قول نقل کیا ہے کہ ابواسحاق کی وفات کی خبر کی اشاعت کے بعد ثوری ہمارے ہاں تشریف لائے۔انہوں نے فرمایا تم ابواسحاق کے کمالات سے واقف ہو،ان کے پاس چند احادیث تھیں جو میں نہیں لکھ سکا۔ کچھ دیر کے بعد معلوم ہوا کہ ابواسحاق کی وفات کی خبر غلط تھی اس کے بعد میں ابواسحاق کے پاس گیا میری موجودگی میں ثوری کا وہاں سے گزر ہوا تو انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی۔

۹۶۳۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر ،احمد بن ہارون ،جعفر بن لیث ،ابویعلیٰ محمد بن صلت ،اسباط کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ انسان کو روٹی اور گوشت سے بھی زیادہ علم کی ضرورت ہے۔

۹۶۳۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر بن نصر ،عبدالسلام بن عاصم ختیانی کے سلسلہ سند سے عبدالحمید حمانی کا قول نقل کیا ہے کہ میری موجودگی میں ثوری سے سوال کیا گیا کہ مجاہد اور قرآن کی تلاوت کرنے والے میں سے کون افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا۔

۹۶۳۴-عبدالمنعم بن عمر ،ابوسعید بن زیاد ،محمد بن عباس دمشقی ،احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ آسمان سے برسات اور زمین سے پیداوار نہ ہونے کی صورت میں بھی معاش کی فکر کرنا میرے نزدیک کفر ہے۔

۹۶۳۵-سلیمان بن احمد ،علی بن سعید رازی ،اسحاق بن زریق کنانی راسبی کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن سلیمان زیات عبدی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میرے سامنے ایک شخص نے ثوری کے لباس کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کپڑا کہاں کا ہے؟ ثوری نے کہا کہ فضول باتیں کرنا مکروہ ہے۔

۹۶۳۶-سلیمان بن احمد ،علی بن سعید ،اسحاق بن زریق کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن سلیمان زیات کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے سامنے

ایک خاتون نے ثوری سے اپنے فرزند کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا کہ اسے میں آپ کے پاس لے آتی ہوں۔ آپ اسے کچھ نصیحت فرما دیجئے۔ ثوری نے کہا اسے میرے پاس لے آؤ چنانچہ وہ خاتون اپنے فرزند کو ثوری کی خدمت میں لے آئی۔ ثوری نے کچھ دیر اسے سمجھایا اور کہا اسے لے جاؤ انشاء اللہ یہ صحیح ہو جائے گا۔ کچھ روز کے بعد وہی خاتون ثوری کے پاس آئی اور اس نے اپنے فرزند کی تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ اب اس کی اصلاح ہو چکی ہے۔ پھر ایک مدت کے بعد وہی خاتون ثوری کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرا لڑکا شب میں عبادت اور دن میں روزہ رکھتا ہے اور کھانا پینا اس نے بالکل ترک کر دیا ہے۔ ثوری نے اس سے اس کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا طلب حدیث کی وجہ سے اس نے یہ کیا ہوا ہے۔ ثوری نے اس خاتون سے کہا کہ اسی پر قناعت کر۔

۹۶۳۷- سلیمان بن احمد، علی بن احمد بن نضر، علی بن مدینی عبدالرحمن بن مہدی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو ایک دن صرف ایک حاجت کے بارے میں سوال کرو۔

۹۶۳۸- سلیمان بن احمد، ولی بن رستم، محمد بن عصام جبر کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار حج کے موقع پر ہم مہدی کے ساتھ تھے۔ ثوری اس وقت روپوش تھے منیٰ سے نکلتے وقت جب مہدی کا لشکر ہمارے سامنے آیا تو میں نے ثوری کی مخبری کرنے کا ارادہ کیا ثوری نے مجھے مکمل خاموش رہنے کا حکم دیا۔

۹۶۳۹- سلیمان، علی، محمد بن عصام کے سلسلہ سند سے بہرام کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری کو ایک مقام پر مدعو کیا گیا میں بھی اس میں شریک تھا۔ ہم سب ایک گھر میں داخل ہوئے میں دروازہ پر بیٹھ گیا ثوری نے مجھ سے کہا تم کو معلوم ہے کہ اس فراش پر کون بیٹھتا ہے؟ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا لوگوں کے نہ بیٹھنے کی وجہ سے شیطان اس پر بیٹھ جاتا ہے۔

۹۶۴۰- سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، مسدد، عبداللہ بن داؤد خریبی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جب تم کوئی چیز خریدو تو اس میں اپنے ہمسایہ کو ضرور شریک کرو۔

۹۶۴۱- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس بن ایوب، اصبہانی، عبدالرحمن بن یونس رقی، مطرف بن زمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ سوال کئے بغیر بھوک کی وجہ سے مرنے والا انسان دوزخی ہے۔

۹۶۴۲- سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، حجاج بن محمد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ مجھے شہروں کو دیکھ کر وحشت ہوتی ہے۔

۹۶۴۳- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، عباس بن محمد دوری، یحییٰ بن معین کے سلسلہ سند سے ہشام بن یوسف قاضی کا قول نقل کیا ہے کہ بعض لوگ صرف قطع رحمی کرنے والے اور بعض لوگ صلہ رحمی اور قطع رحمی نہ کرنے والے ہوتے ہیں اور ثوری دونوں کام کرنے والے تھے۔

۹۶۴۴- قاضی ابواحمد بن محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن حسن، عبداللہ بن خبیق، عبداللہ بن سندی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی خیریت دریافت کی۔ ثوری نے مختصر جواب دیتے ہوئے فرمایا اللہ ہم سب کے ساتھ عافیت کا معاملہ فرمائے۔

۹۶۴۵- ابواحمد، احمد بن علی بن جارود عبداللہ بن سعید کندی، ابو خالد احمر کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ذکر کا سب سے اول درجہ نماز میں قرآن کریم کی تلاوت کرنا اس کے بعد روزہ پھر ذکر الٰہی کا درجہ ہے۔

۹۶۴۶- ابواحمد، احمد بن محمد بن حسن، حسن بن ناصح، عبدالعزیز بن ابان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ بے تکلف بے وقوف بننے والا انسان ہی نجات پائے گا۔

۹۶۴۷-ابواحمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، سہل بن صالح، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جب حضرت یعقوب کے پاس حضرت یوسف کی خوشخبری آئی تو انہوں نے خوشخبری لانے والے سے سوال کیا کہ تم نے حضرت یوسف کو کس دین پر چھوڑا؟ اس نے کہا کہ دین اسلام پر، اس وقت حضرت یعقوب نے فرمایا اب نعمت مکمل ہوگئی۔

۹۶۴۸-احمد بن حسن، حسن بن علی بن زیاد، سعید بن سلیمان واسطی کے سلسلہ سند سے ابوشہاب حناط کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار خانہ کعبہ کے عقب میں لیٹے ہوئے میں نے ثوری سے سلام کیا، انہوں نے احسن انداز سے جواب نہیں دیا۔ میں نے ان سے کہا آپ کی بہن نے مجھے آپ کی ایک چیز دی تھی، یہ بات سن کر ثوری سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، میں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی انہوں نے فرمایا کہ میں نے تین روز سے کچھ نہیں کھایا۔

۹۶۴۹-ابواحمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، احمد بن عمران کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری سب سے بڑے عابد وزاہد تھے۔ دنیا ہونے کے باوجود انہوں نے اس سے بے التفاتی اختیار کی۔

۹۶۵۰-ابواحمد، اسحق بن ابراہیم، محمد بن سہل بن عسکر، محمد بن یوسف فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا کا مل جانا انسان کے لئے فریب اور نہ ملنا امتحان ہے۔

۹۶۵۱-ابواحمد فضل بن حصیب، احمد بن خلیل، یحییٰ بن ایوب شعیب بن حرب کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے انسان مال حلال طریقہ سے حاصل کر۔

۹۶۵۲-ابواحمد، محمد بن جعفر اشعری، اسماعیل بن یزید کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ثوری سے ارشاد ربانی "و خلق الانسان ضعیفا" کی تشریح کے بابت سوال کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا عورت حمل کی حالت میں بالا بطن میں دیکھے بچہ کو اٹھائے پھرتی ہے اور بچہ بھی اپنی والدہ کو نہ دیکھ سکتا ہے نہ اس سے نفع حاصل کر سکتا ہے اس سے بڑی کمزور چیز کون سی ہوگی۔

۹۶۵۳-ابواحمد، احمد بن محمد بن سعید، عباس بن عبدالعظیم کے سلسلہ سند سے ابونعیم کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے محمد بن عبدالرحمن کو ایک خط لکھا۔ جس کا مضمون یہ تھا۔ یہ خط ثوری کی طرف سے محمد بن عبدالرحمن کو لکھا گیا ہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے بھائی میں آپ کو تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اگر تم نے تقویٰ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ تمام چیزوں سے تمہاری حفاظت فرمائے گا، والسلام۔

۹۶۵۴-ابواحمد، احمد بن محمد بن حسن، عبداللہ بن عبدالصمد بن ابی خداش مصلی، قاسم بن یزید جرشی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ رحم اور مہربانی کا دور ختم ہو چکا ہے، اس زمانہ کے عابدوں میں تقویٰ کے بجائے شر کا عنصر غالب ہے۔

۹۶۵۵-ابواحمد، احمد بن محمد، عبداللہ بن عبدالصمد یزید بن ابی زرقاء کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ایک چرواہے کے ساتھ پیدل حج پر تھا کہ راستہ میں ایک جگہ شیر ہمارے سامنے آگیا۔ میں نے اس چرواہے سے کہا کہ اب کیا کریں؟ اس نے کہا کہ اس سے خوف مت کیجئے اس کے بعد وہ شیر زور سے دھاڑا اور کتے کی مانند اس نے دم کو حرکت دی، اتنے میں اس چرواہے نے اس کا کان پکڑ کر دبایا، میں نے ان سے کہا کہ یہ کیسی شیخی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اگر شرعاً شیخی صحیح ہوتی تو میں اس کی کمر پر سوار ہو کر مکہ تک جاتا۔

۹۶۵۶-ابواحمد، عبدالرحمن بن حسن، محمد بن عبدالملک وقیقی کے سلسلہ سند سے حارث بن منصور کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص کی طرف سے حضور ا کے دربار میں ظلم کی شکایت پر ثوری نے فرمایا قیامت کے روز فلاح پانے والے مظلوم ہی ہوں گے، نیز حارث کا قول ہے ثوری

۱۔ انظر الحدیث فی تذکرۃ الموضوعات ۱۸۳. واتحاف السادۃ المتقین ۸/۲۰۸. وتخریج الاحیاء ۳/۱۴۸ والجامع الکبیر للسیوطی ۵۹۱۰

کی کوئی مجلس بھی ان دوکلموں یارب سلم سلم عفوک عفوک سے خالی نہیں ہوتی تھی۔ میں نے حارث سے سوال کیا کہ کیا تم نے یہ بات ثوری سے خود سنی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

۹۶۵۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، علی، علی بن معبد، ابومحمد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ زہد فی الدنیا زہد فی الناس کا نام ہے اور اس کا سب سے اول درجہ خواہش نفس کی مخالفت کرنا ہے۔

۹۶۵۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد، سلمہ، سہل بن عاصم، محمد بن داؤد کے سلسلہ سند سے محمد بن عیسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری نے یمن کے راستے سفر کیا، راستہ میں معن بن زائدہ بھی تھے، انہوں نے کہا کہ اگر ثوری میرے پاس آئے تو میں انہیں ایک لاکھ درہم پیش کروں گا۔ ہم نے ان کی یہ بات ثوری کو نقل کی تو انہوں نے فرمایا معن کے دین کی بے حرمتی کرنے کی وجہ سے مجھے اس کے ساتھ ملاقات سے غضب الٰہی کا خوف ہے۔

۹۶۵۹- عبداللہ، عبداللہ بن محمد، سلمہ، سہل بن ابی روح، فرج بن سعید، یوسف بن اسباط، ثوری کے سلسلہ سند سے سلمان کے لئے فرمان رسول نقل کیا ہے کہ میرے بعد امراء کا کھانا دجال کے کھانے کی مانند ہوگا اس کے کھانے سے انسان کا قلب فاسد ہوگا۔

۹۶۶۰- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد، سلمہ، سہل، یعلی بن عبید کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو! بادشاہ تک حدیث لے جانے والے لوگوں پر تم اعتراض کرو گے؟ لوگوں نے نفی میں جواب دیا۔

۹۶۶۱- عبداللہ، عبداللہ، سلمہ، محمد بن جابر ضبی کے سلسلہ سند سے ابن مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے مجھے لکھا کہ علم کی اشاعت کرو اور شہرت سے ڈرو۔

۹۶۶۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، عبدالصمد، وکیع کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو! اخیر زمانہ میں گھروں کو لازم پکڑو۔

۹۶۶۳- عبداللہ بن محمد، سلمہ، سہل بن عاصم کے سلسلہ سند سے علی بن ہلال کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے ایک شخص کو منبر کے قریب دیکھ کر پریشانی کی حالت میں فرمایا، کیا تجھے لوگوں کا خوف نہیں؟ اس نے کہا کہ کیا بات ہے آپ نے نہیں سنا کہ قریب ہو جاؤ اور سنو، ثوری نے کہا کہ یہ خلفاء راشدین کے دور کی بات ہے لیکن آج کے لوگوں سے تو دوری بہتر ہے۔

۹۶۶۴- عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد بن زیاد، محمد بن عبداللہ بن ابی نوفل، ابوعبداللہ تیمی، ہانی حنفی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بے کار انسان کو اللہ لوگوں کے حوالے کر دیتا ہے۔

۹۶۶۵- اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابوعصمہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں نماز مغرب میں مسجد حرام گیا تو وہاں پر فضیل اور ثوری بھی تھے۔ وہ دونوں مجلس کے ختم تک مسلسل اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرتے رہے۔

۹۶۶۶- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے محمد بن یزید اور ابوبکر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار فضیل نے مجمع عام میں ثوری سے "قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذالک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون" کی بابت سوال کیا تو ثوری نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہم قرآن کے ذریعے قلب کا علاج کرنے کے بعد ہی خوش ہوں گے۔

۹۶۶۷- ابوبکر عبداللہ بن محمد، ابی محمد بن مسلم، سلمہ بن شبیب کے سلسلہ سند سے مبارک ابوحماد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری نے علی بن حسن کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اے برادرم کسب حلال کی کوشش کرو لوگوں کے مال زکوۃ سے احتراز کرو، کیونکہ اس کی مثال اس شخص کے گھر کی مانند ہے جو بالا خانہ کے نیچے پکا نہ ہونے کی وجہ سے خوف زدہ ہو، نیز وہ خواہش نفس کا پیروکار رہتا ہے۔ اے برادرم اگر تو نے مال حرام سے احتراز نہ کیا تو تیری زبان کاٹی جائے گی، نیز اس صورت میں اگر وہ تجھے معاصی کی دعوت دیں گے تو تجھے اس کا ارتکاب کرنا

پڑے گا۔اے برادرم خالی بطن قلیل عبادت مال زکوٰۃ کے ذریعے شکم سیر ہو کر کثرت عبادت سے بہتر ہے،نیز فرمان رسول ہے'' رسی لے کر لکڑیاں جمع کر کے کمر کا گزر اور ہونا مسلمان بھائی کے سر پر کھڑے ہو کر سوال کرنے یا سوال کی امید رکھنے سے بہتر ہے''۔

نیز حضرت فاروق اعظم کا قول ہے'' مزدوری کرنے والا انسان ہمارے نزدیک قابل تعریف اور مفت خوری کرنے والا غیر قابل تعریف ہے،نیز فرمایا اے صوفیو! حد سے زیادہ خشوع کا اظہار مت کرو،نیکی میں سبقت کی کوشش کرو اور لوگوں پر بار مت بنو کیونکہ صراط مستقیم واضح ہو چکا ہے''۔

حضرت علی بن ابی طالب کا قول ہے:

''لوگوں کے مال پر پلنے والا غیر کی زمین میں لگائے جانے والے درخت کی مانند ہے،اے برادرم اللہ سے ڈرو،غیروں کا مال رکھنے والا لوگوں کے نزدیک ذلیل ہوتا ہے اور مؤمنین زمین پر اللہ کے گواہ ہیں۔اے برادرم مال حرام کما کر اطاعت الٰہی میں خرچ کرنے سے احتراز کرو،کیونکہ یہ کام شرعاً حرام ہے،اللہ خود طیب ہے اور مال طیب ہی قبول کرتا ہے،اے بھائی ناپاک کپڑے کا ناپاک پانی کے ذریعے پاک ہونا ناممکن ہے،البتہ ناپاک چیز پاک چیز کے ذریعے پاک ہوسکتی ہے،اسی طرح معاصی نیکی کے ذریعے ہی ختم ہوں گے،نیز ہر عمل حرام عنداللہ غیر قابل قبول ہے''۔

۹۶۶۸-محمد بن علی،عبداللہ بن جابر طرسوی،عبداللہ بن خبیق،عبداللہ بن عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جھوٹے شخص کی حدیث غیر قابل قبول ہے،نیز وکیع کا قول ہے صادق انسان ہی حدیث کا اہل ہے۔

۹۶۶۹-محمد،عبداللہ محمد بن عوف،عبیداللہ بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں متفق المعنیٰ سات طرق سے حدیث لکھتا ہوں۔

۹۶۷۰-محمد بن علی،احمد بن محمد بن حکیم،ابو حاتم رازی،یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام کی عمر کو پہنچنے والے انسان کو کفن تیار کر کے رکھنا چاہیے۔

۹۶۷۱-محمد بن علی،ابوعروبہ،مسیب بن واضح،ابن مبارک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ انسان کی عقل کی ابتداء ۱۴ سال سے اور انتہا ۱۸ سال پر ہوتی ہے اور مسائل حدود میں انتہا پر عمل کیا جائے گا۔

۹۶۷۲-محمد بن علی،محمد بن عبدالعزیز دیماسی،ابوعمیر کے سلسلہ سند سے ضمرۃ کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری سے جب بھی نبیذ کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا وہ انجیر یا انگور سے تیار کی جاتی ہے۔

۹۶۷۳-محمد ابوعلی بن سعد رقی،مظفر بن محمد رقی،عبداللہ بن محمد،وکیع کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ آج معاشرہ کے حالات بدتر ہونے کی وجہ سے دنیا سے رخصت ہو جانا ہی بہتر ہے۔

۹۶۷۴-ابواحمد،عبدالرحمٰن بن ابی قرصافہ عسقلانی،ابوعمیر ضمرۃ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ گناہ گار شخص پر خوف الٰہی کی وجہ سے خوب رونا لازم ہے۔

۹۶۷۵-محمد،مؤمل کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ والد اور لڑکے میں مشابہت قابل سعادت ہے۔

۹۶۷۶-عبداللہ بن محمد،عبدالرحمٰن بن ابی حاتم،احمد بن سنان کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول نقل کیا ہے کہ بعض مرتبہ معلوم ہوتا کہ ثوری بارگاہ الٰہی میں حساب کے لئے کھڑے ہیں،کوئی بھی ان سے بات کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔لیکن حدیث کے تذکرہ شروع ہونے کے بعد ان کی یہ حالت ختم ہو جاتی۔

۹۶۷۷-عبداللہ بن محمد،عبدالرحمٰن بن ابی حاتم،احمد بن منصور کے سلسلہ سند سے عبدالرزاق کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن مبارک نے

مجھ سے ثوری کی مجلس میں جا کر سماع حدیث کے لئے کہا، میں نے عرض کیا کہ میں ان سے تمام احادیث کا سماع کر چکا ہوں۔ پھر اس کے بعد میں نے ان کی مجلس میں شریک ہو کر سماع حدیث کیا تو مجھے محسوس ہوا کہ میں نے ان سے کسی چیز کا سماع کیا ہی نہیں۔

۹۶۷۸- عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، عبدالرحمٰن بن یعقوب بن اسحاق مکی کے سلسلہ سند سے عبداللہ ہروی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک صبح میں بئر زمزم پر گیا، وہاں پر ایک شیخ رکن یمانی کے نزدیک بئر زمزم سے پانی کا ڈول نکال رہے تھے۔ انہوں نے اس سے پانی نوش کیا جب وہ فارغ ہوئے تو میں نے ان سے ڈول لے کر ان کا جھوٹا پانی نوش کیا، میں نے اس پانی میں روغن بادام کا بے مثال ذائقہ محسوس کیا، دوسرے روز میں ان کا انتظار کرتا رہا، چنانچہ وہ شیخ حسب سابق تشریف لائے اور انہوں نے کل گزشتہ کے مانند اس سے پانی نوش کیا۔ ان کے نوش کرنے کے بعد میں نے اس سے پانی نوش کیا تو آج میں نے اس میں بہت عمدہ شہد کا ذائقہ محسوس کیا، پھر میں نے ان سے ملاقات کی کوشش کی لیکن ناکامی رہی۔ تیسرے روز باب زمزم کے بالمقابل میں ان کا انتظار کرتا رہا وہ شیخ اسی وقت حسب سابق چہرہ چھپائے ہوئے تشریف لائے، جب وہ پانی نوش کر چکے تو میں نے زبردستی ان سے ملاقات کر کے ان کا نام دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا اگر تم مرتے دم تک ظاہر نہ کرو تو میں تمہیں اپنا نام بتا دیتا ہوں، میں نے کہا کہ میں آپ کی عائد کردہ شرط تسلیم کرتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے بتایا میرا نام سفیان بن سعید ہے اس کے بعد میں نے ان کو الوداع کیا۔

۹۶۷۹- محمد بن علی، ابو یعلیٰ قرشی کے سلسلہ سند سے عبید بن ہشام بصری کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک روز بئر زمزم پر گیا۔ وہاں پر میں نے ایک شیخ کو دیکھا کہ بئر زمزم سے ڈول سے تین بار پانی پیا اور پھر واپس تشریف لے گئے پھر میں نے اسی ڈول سے پانی پیا تو مجھے اس میں دودھ کا ذائقہ محسوس ہوا۔ میں اسے چھوڑ کر شیخ سے ملا میں نے ان سے ان کا تعارف پوچھا تو انہوں نے اپنا نام سفیان بن سعید بتایا۔

۹۶۸۰- عبداللہ بن محمد، محمد بن جعفر بن ہیثم، حسن بن محمد شامی، ابراہیم بن ادریس مصری، مخلد بن خمیس کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میری مسجد کے راستہ میں کاٹنے والا ایک کتا تھا۔ میں نے ایک روز نماز کا ارادہ کیا، کتا راستہ میں بیٹھا تھا، میں نے اس سے خوف محسوس کیا اس نے کہا کہ اے ابو عبداللہ خوف مت کیجئے کیونکہ اللہ نے مجھے شیخین کو گالی دینے والے پر مسلط کیا ہے۔

۹۶۸۱- محمد بن ابراہیم، احمد بن حسین بن احمد بن میمون میمونی، ابو موسیٰ ہارون بن موسیٰ بن حیان، حسین بن احمد بن میمون، ابو حاتم رازی کے سلسلہ سند سے قبیصہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری کی وفات کے بعد انہیں خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک بار میں نے اللہ کی زیارت کی اللہ نے مجھ سے فرمایا اے ثوری تمہیں مبارک ہو میں تم سے راضی ہو گیا ہوں کیونکہ تم دنیا میں عبادت گزار، شب بیدار اور میرے خوف سے رونے والے تھے، اب میری زیارت کر اس لئے کہ میں تجھ سے دور نہیں ہوں۔

۹۶۸۲- ابو محمد بن حیان، محمد بن محمد بن فورک، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے محمد بن عصام جبر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میرے والد جبر نے ثوری سے کہا کہ میں اب یہاں (مکہ) سے گھر چلا جاتا ہوں، پھر موسم حج میں واپس آ جاؤں گا، چنانچہ حجاج کے ساتھ میرے والد کوفہ کے راستے گھر چلے گئے کوفہ میں ان کی ثوری کے اہل خانہ سے ملاقات ہوئی، اس وقت ثوری کے صاحبزادے بڑے ہو چکے تھے، جبر کے رخصت ہونے کے وقت ثوری کے صاحبزادے نے ان سے کہا میرے والد سے میرا سلام کہہ دیجئے اور ان سے کہہ دیجئے کہ میں ان کی ملاقات کا مشتاق ہوں ایک بار آپ ضرور ہمارے پاس تشریف لائیں۔

جبر مکہ پہنچنے کے بعد طواف سے فارغ ہو کر ثوری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں ان کے صاحبزادے کا پیغام پہنچایا۔ اس وقت ثوری کا درس حدیث لگا ہوا تھا ثوری اسی وقت درس سے اٹھے مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھی بیت اللہ کو الوداع کہہ کر رخصت ہوئے، لوگ ان کے پیچھے ہو لئے، انہوں نے کہا اے جبر قوم کو منع کر دو، آج میں حدیث بیان نہیں کروں گا، جب سب لوگ چلے گئے تو

جبر نے ثوری سے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ ثوری نے کہا کہ گھر کا ارادہ ہے جب نے کہا کہ عجب بات ہے حج بالکل قریب ہے اور آپ گھر کا ارادہ کئے ہوئے ہیں۔ ثوری نے کہا کہ مجھے آپ سے زیادہ علم ہے مجھے فرض چھوڑ کر نفل ادا کرنے کا حکم دے رہے ہو اس وقت میں اپنے لڑکے کی زیارت کا مشتاق ہوں تم میرے لئے دعا کرنا اس کے بعد ثوری بلا زادراہ اور ساتھی کے مجھ سے رخصت ہو گئے، جبر کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں سے ثوری کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ ثوری نے نماز عید کوفہ میں ادا کی۔

۹۶۸۳-محمد بن ابراہیم، عبدان بن احمد، عمرو بن عباس، عبدالرحمن بن مہدی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ثوری کی وفات کے بعد بادشاہ کے خوف سے ہم نے انہیں شب میں دفن کیا۔

۹۶۸۴-عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد بن زیاد، محمد بن اسماعیل صائغ کے سلسلہ سند سے حسن بن علی حلوانی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے محمد بن عبید سے ثوری کی شادی کی بابت سوال کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے ان کے لڑکے کو دیکھا ہے وہ ثوری کے سامنے آکر بیٹھ گیا، ثوری نے اس سے کہا میں تمہارے مرنے کی دعا کرتا ہوں، چنانچہ کچھ روز کے بعد ان کے صاحبزادے کا انتقال ہو گیا۔

۹۶۸۵-عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد، ابوداؤد، ابن ضبیق کے سلسلہ سند سے یوسف بن اسباط کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ایک مسجد میں ثوری نے فرمایا: مسجد کے باشندوں میں خیر خواہی کا نام ونشان تک نہیں ہے۔

۹۶۸۶-عبدالمنعم، احمد، ابوداؤد سجستانی، اسحاق بن جرج ادنی، احمد بن شبویہ، ابوعیسیٰ زاہد کے سلسلہ سند سے معدان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں کوفہ تا مکہ ثوری کا ہمسفر رہا۔ کوفہ سے گزرنے کے بعد ثوری نے فرمایا: میں نے اپنے پیچھے کوئی بااعتماد انسان نہیں چھوڑا۔

۹۶۸۷-سلیمان بن احمد، محمد بن نصیر اصبہانی اسماعیل بن عمرو بجلی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ثوری سے حدیث "ان اللہ یبغض اھل البیت اللحمین" کی تشریح پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا اس سے (غیبت کر کے) انسانی گوشت کھانے والے افراد مراد ہیں[1]۔

۹۶۸۸-سلیمان بن احمد، علی بن ابراہیم بن شیبان کوفی، احمد بن یونس کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص ابو ہریرہ کے گھر آکر انہیں تکالیف پہنچاتا تھا۔ ایک روز اسے ابو ہریرہ کی وفات کی خبر دی گئی تو اس نے کہا مجھے اس خبر سے کوئی خوشی نہیں ہوئی البتہ تم مجھے ان کے بارے میں یہ بتاؤ کہ انہوں نے مال، اولاد اور ریاست میں سے کوئی چیز چھوڑی ہے۔

۹۶۸۹-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، یوسف بن ابی امیہ ثقفی، حکم بن ہشام ثقفی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل کو تین بار اپنے قریب ہونے کا حکم فرمایا۔ حضرت جبرائیل ہر بار پیچھے ہٹتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ اے باری تعالیٰ میں آپ سے خوف کھاتا ہوں۔

۹۶۹۰-سلیمان، محمد بن عبداللہ، احمد بن اسد بجلی کے سلسلہ سند سے مبارک بن سعید کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری کو حلوہ پیش کیا گیا۔ انہوں نے اسے شام کے لئے رکھ دیا میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کے عیال حلوہ کے مشتاق ہیں۔ ثوری نے فرمایا کہ اس میں دوسروں کے حق کا بھی خیال رکھنا۔

۹۶۹۱-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، ابوعمار، نصر بن حاجب، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ نے اللہ سے دیدار کا مطالبہ کیا تو فرشتوں نے کہا اے کلیم آپ نے بڑی چیز کا مطالبہ کیا ہے۔

۹۶۹۲-احمد بن جعفر، احمد بن علی، محمد بن علی بن حسن بن شقیق، عثمان بن زائدہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ لیطمئن قلبی کا مطلب ہے کہ دوست کے ساتھ دل مطمئن ہو جائے۔

۹۶۹۳-ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن تمیم، ابوحمید کے سلسلہ سند سے زافر کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے قول باری تعالیٰ "لیس لہ

---

[1] الدرر المنتثرۃ ۵۰ والدر المنثور ۹۷/۶ والاحکام النبویۃ للکحال ۹۳/۲۔

سلطان علی الذین آمنوا " کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ ابلیس میرے ماننے والوں کو دوزخ میں لے جانے والے گناہ پر اکسا نہیں سکے گا۔

۹۶۹۴-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوبکر بن ابی شیبہ کے سلسلہ سند سے محمد بن حسن کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے قول باری تعالیٰ کل شیء ھالک الا وجھہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا "وجھہ" سے چہرہ خداوندی مراد نہیں ہے۔

۹۶۹۵-محمد بن حیان۔ محمد بن اسحاق، مہرقانی کے سلسلہ سند سے مؤمل کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے قرآنی آیت "لیبلوکم ایکم احسن عملا" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا اس سے زہد فی الدنیا مراد ہے۔

۹۶۹۶-محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، ابراہیم بن شافعی کے سلسلہ سند سے فضیل بن عیاض کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے "ربنا غلبت علینا شقوتنا" میں "شقوتنا" کی تفسیر فیصلہ سے کی ہے۔

۹۶۹۷-محمد بن علی، محمد بن عمرو دیماسی، ابوعمیر کے سلسلہ سند سے ضمرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے ارشاد ربانی "فما لہ من قوۃ ولا ناصر" میں "قوۃ" کی تفسیر خاندان اور "الناصر" کی تفسیر دوست سے کی ہے۔

۹۶۹۸-محمد بن علی، محمد بن محمد بن بدر، احمد بن ابراہیم دورقی کے سلسلہ سند سے ابوعاصم کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے قول باری تعالیٰ "وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ" کی تفسیر اصحاب محمد سے کی ہے۔

۹۶۹۹-محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ کے سلسلہ سند سے احمد بن زید خراز کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے ارشاد باری تعالیٰ "وکانوا لنا خاشعین" کی تفسیر قلب میں خوف دائمی سے کی ہے۔

۹۷۰۰-سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل بن خلف، محمد بن عمرو بن حیان کے سلسلہ سند سے محمد بن حمید کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے قول باری تعالیٰ "ان المتقین فی جنات و عیون آخذین ما آتاھم ربھم" میں "آتاھم ربھم" کی تفسیر فرائض کے ثواب سے کی ہے۔ نیز "انھم کانوا قبل ذالک محسنین" میں محسنین کی تفسیر ادا کرنے والوں سے کی ہے۔

۹۷۰۱-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوکریب کے سلسلہ سند سے اشجعی کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے قرآنی آیت "واذا رئیت ثم رالیت نعیما وملکاً کبیراً" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ فرشتے اہل جنت سے اجازت طلب کریں گے
-

۹۷۰۲-قاضی ابواحمد، احمد بن محمد بن حسن، یعقوب دورقی کے سلسلہ سند سے اشجعی کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے ارشاد ربانی "دعواھم فیھا سبحانک اللھم" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا، اہل جنت میں سے جب کوئی کسی شے کی تمنا کرے گا تو وہ فوراً اس کے سامنے حاضر کردی جائے گی۔

۹۷۰۳-قاضی ابواحمد، علی بن حسین بن جنید، عبدالاعلیٰ بن حماد کے سلسلہ سند سے بشر بن منصور کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے قرآنی آیت "ویدعوننا رغباً و رھباً" کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا، وہ لوگ ہمارے پاس چیزوں میں رغبت بھی کرتے ہیں اور ڈرتے بھی ہیں نیز "خاشعین" کی تشریح خوف دائم فی القلب سے کی ہے۔

۹۷۰۴-قاضی ابواحمد، علی بن حسین، محمد بن حمید کے سلسلہ سند سے مہران کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے قرآنی آیت "ولا تمدن عینیک الیٰ ما متعنا بہ ازواجاً منھم زھرۃ الحیاۃ الدنیا" کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت کے ذریعے آپ علیہ السلام کو تسلی دی گئی ہے۔

۹۷۰۵-ابواحمد، عبدالرحمٰن، محمد بن حماد کے سلسلہ سند سے داؤد حفری کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے ارشاد ربانی "لا یحزنھم الفزع

الاکبر " کی تشریح میں فرمایا کہ اہل دوزخ پر دوزخ بند کر دی جائیگی۔

۹۷۰۶-ابواحمد، حسن بن محمد بن حسین اشعری، اسماعیل بن یزید قطان کے سلسلہ سند سے محمد بن یزید بن خنیس کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے ارشاد ربانی "یعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور " کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ایک جماعت کے پاس سے ایک خاتون کا گزر ہوا، جماعت کا ایک فرد چھپ چھپ کر اسے دیکھنے لگا یہ خائنة الاعین کی تشریح ہے اور "وما تخفی الصدور " کی تشریح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے قلب میں پیدا ہونے والی خواہش سے بھی واقف ہے۔

۹۷۰۷-سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ابی سفیان، محمد بن یوسف فریابی کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے ارشاد ربانی "سنة من قد ارسلنا قبلک من رسلنا " کی تفسیر میں فرمایا آپ سے قبل رسول کو وطن سے باہر کرنے والی ہر قوم کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا۔

۹۷۰۸-سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم زبیدی کے سلسلہ سند سے عبدالرزاق کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے قرآن کی آیت "یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء " کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا اللہ جس کا چاہے صغیرہ گناہ معاف کر دے اور جس کا چاہے کبیرہ گناہ بھی نہ معاف کرے۔

۹۷۰۹-سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، مفرج بن شجاع موصلی، ابوزید محمد بن حسان، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو شکم سیری سے احتراز کرو کیونکہ وہ قساوت قلب کا ذریعہ ہے، وقار کے ذریعے کینہ کو ختم کرو کثرت سے ضحک سے اجتناب کرو کیونکہ یہ قلب کے لئے موذی ہے۔

۹۷۱۰-محمد بن عمر بن سلم، ابی، عبداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے زمانہ کے لوگ بڑے بے مروت اور مکار ہیں۔

۹۷۱۱-محمد، احمد بن محمد فزاری، بشر بن حارث، معافی بن عمران کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ آخرت میں انسان کو ہر دنیاوی تکلیف کے عوض جنت ملے گی۔

۹۷۱۲-محمد بن عمر، عبداللہ بن بشر بن صالح، عمرو بن خلف خثعمی، ایوب بن سوید کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ مشہور کہاوت ہے کہ "حسن اخلاق" غضب الٰہی کے خاتمہ کا ذریعہ بنتا ہے۔

۹۷۱۳-محمد بن ابراہیم، احمد بن حسین بن کلاب، احمد بن ابی الحواری، سلام مدینی مخرمی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا اور اس کے سامان سے محبت کرنے والے انسان کے قلب سے خوف آخرت سلب کر لیا جاتا ہے۔

۹۷۱۴-محمد بن علی، اسماعیل بن حمدون حویدی، سعید بن ابی زیدون، محمد بن یوسف فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ گزشتہ زمانہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے شریف لوگ تھے اور اس کے تارک شریر تھے، لیکن ہمارے زمانہ میں معاملہ برعکس ہو چکا ہے، کیونکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے تکبر اور ریاء کی وجہ سے ان سے بھی بدتر ہو چکے ہیں۔

۹۷۱۵-محمد بن علی، اسماعیل بن حمدون، محمد بن خلف کے سلسلہ سند سے فریابی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ہم نے ثوری کے ساتھ سری کا سالن کھایا۔ اسی دوران ایک شخص نے پانی طلب کیا، اس پر ثوری نے فرمایا گزشتہ زمانے میں سری کھانے کے بعد لوگ پانی نوش نہیں کرتے تھے۔ اس کے کچھ دیر بعد ثوری نے پانی طلب کیا۔ ایک شخص نے ان سے کہا کہ اے ابوعبداللہ ابھی تو آپ نے اسے منع کیا تھا ثوری نے فرمایا جو شخص کسی شے سے اجتناب کرتا ہے وہ بالآخر اس میں مبتلا ہو کر ہی رہتا ہے۔

۹۷۱۶-محمد، ابن ابی قرصافہ، عبداللہ بن ضبیق، عبداللہ بن محمد باہلی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری سے عرض کیا کہ میرا حج پر جانے کا ارادہ ہے۔ ثوری نے اسے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اپنے ہم مثل کو رفیق سفر بنانا کیونکہ اس میں بڑی عافیت ہے۔

۹۷۱۷-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی احمد بن اسد بجلی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری سے کھانے کے بارے میں سوال کیا، ثوری نے اس سے فرمایا حرام اور غیر حرام دونوں حالتوں میں تم سفید اور زرد حلوہ استعمال کرو۔

۹۷۱۸-سلیمان بن احمد، حضرمی، احمد بن اسد کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری فرمایا کرتے تھے کہ گزشتہ لوگ گھی اور شہد کا استعمال زیادہ کرتے تھے۔ نیز فرمایا ایک روز میں ثوری کے ہمراہ ایک بیمار کی عیادت کے لئے گیا، ثوری نے اس کے اہل خانہ کو اس کی خبر گیری کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا تم اس پر مہربانی کرو، نیز ثوری نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی کو صاحب ثروت بنا دیتا ہے تو وہ اپنی ذات پر ہی خرچ کرتا ہے۔

۹۷۱۹-عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید بن زیاد، ابوداؤد سجستانی، اسحاق بن ضیف کے سلسلہ سند سے عبدالرزاق کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ہم ثوری کے ہمراہ یمن گئے۔ واپسی پر ثوری کے ہاں ایک ماہ قیام کیا ایک روز ہمارے سامنے ابن عیینہ ثوری کے پاس آئے اور ان سے سلام کلام کر کے عرض کرنے لگے، اے ابوعبداللہ آپ کے یمن تشریف لے جانے کی وجہ سے لوگ آپ سے ناخوش ہیں، ثوری نے فرمایا رزق حلال کی تلاش کے سلسلہ میں میں یمن گیا تھا، یہ از روئے شرع ہر انسان پر لازم ہے۔

۹۷۲۰-سلیمان بن احمد، احمد بن معلی، احمد بن ابی الحواری، فریابی کے سلسلہ سند سے اوزاعی اور ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جب حضرت دانیال کو درندوں کے ساتھ کنویں میں ڈال دیا گیا تھا تو انہوں نے بارگاہ الٰہی میں التجا کرتے ہوئے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میں اس شرمندگی اور عار کے بدلے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ آپ نے اپنے نافرمان کو مجھ پر مسلط کر دیا۔

۹۷۲۱-سلیمان، محمد بن تمار، محمد بن حاتم جرجانی، عبداللہ بن ادریس کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں بیس برس تک کوئی عابد کوثانی کی تلاش میں رہا لیکن میں اپنی کوشش میں ناکام رہا۔ ایک روز دریائے فرات کے کنارہ ایک قوم کے پاس سے میرا گزر ہوا، اس قوم میں سے ایک فرد نے یا کوثانی یا کوثانی کی ندا دی میں نے بھی کہا یا کوثانی اتنے میں کوثانی میں میرے پاس آ گئے اس نے مجھ سے نام پوچھا تو میں نے کہا کہ میرا نام سفیان ثوری ہے، پھر انہوں نے فرمایا مجھ سے کیا کام ہے میں نے ان سے ایک کلمہ نصیحت کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا جس خیر کے ہم اللہ سے امیدوار ہوں اللہ تعالیٰ ضرور ہم کو اس سے نوازیں گے۔

۹۷۲۲-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابراہیم بن سعد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک نیک صالح شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ اس نے خواب میں زیورات اور خوشبو سے مزین و معطر ایک بوڑھے شخص کو دیکھا۔ اس نے اس سے سوال کیا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں دنیا ہوں میں نے کہا کہ میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، اس نے کہا کہ اگر تو واقعی اپنے قول میں صادق ہے تو دینار و درہم سے کبھی محبت نہ کرنا۔

۹۷۲۳-ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن عباس، قاسم بن محمد بن عباد کے سلسلہ سند سے محمد بن یزید خنیس کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری اکثر دعا کرتے ہوئے فرماتے تھے۔ اے باری تعالیٰ ہمارے معاشرے کو ایسا نیک و صالح بنا کہ جس میں تیرے ولی کی عزت اور تیرے دشمن کی ذلت ہو اور ہر کام تیری منشاء کے مطابق کیا جائے، پھر ایک آہ بھر کر فرماتے کتنے ہی مومن غضب الٰہی کے باعث اس دنیا سے چلے گئے۔

۹۷۲۴-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن یحییٰ بن عبدالکریم کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں ابراہیم بن ادہم کے پاس بیٹھا تھا، انہوں نے ثوری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا وہ غزوہ میں شریک نہیں ہوئے حالانکہ عبدالرحمٰن بن عمرو ان سے بڑے ہونے کے باوجود غزوہ میں شریک ہوئے میں نے ابراہیم سے ثوری کے غزوہ میں عدم شرکت کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا ثوری کا خیال ہے کہ غزوہ میں نمازیں ضائع ہوتی ہیں۔

۹۷۲۵- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، عبید اللہ بن فضالہ، عبد اللہ بن سعید ابو قدامہ سرخسی کے سلسلہ سند سے عبد الرحمن بن مہدی کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری کی حدیث کا درس کا حلقہ بڑا وسیع ہوتا تھا۔

۹۷۲۶- احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد بن فارس، محمد بن حمید، یحییٰ بن خریس کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جلد سردار بننے والے انسان کا علمی نقصان بہت زیادہ ہوجاتا ہے۔

۹۷۲۷- ابو حامد، احمد بن محمد بن حسین، ابوسری، ہناد بن سری بن یحییٰ، ابوسعید اشج حسین بن مالک ضبی، بکر بن محمد عابد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ قیامت کے روز اہل وعیال کے بے دین ہونے کی وجہ سے انسان دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

۹۷۲۸- ابو حامد، ابراہیم بن محمد بن علی ادھان الکوفی، ابو ہشام رفاعی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں مکہ گیا۔ سعید بن سفیان نے مجھ سے کہا کہ مکہ پہنچنے کے بعد میرے والد سے سلام کہہ دینا اور کہنا کہ ہم ان کی ملاقات کے منتظر ہیں۔ مکہ پہنچنے کے بعد میں نے ثوری کو ان کے والد کا پیغام پہنچادیا، اسی وقت ثوری نے گھر جانے کے لئے تیاری شروع کر دی۔

۹۷۲۹- عثمان بن محمد عثمانی، خیثمہ بن سلیمان، یحییٰ بن ابی طالب، حارث بن منصور کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ کہا جاتا تھا کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں قلب مردہ اور بدن زندہ ہوں گے۔

۹۷۳۰- عثمان بن محمد، خیثمہ بن سلیمان، یحییٰ علی بن مبارک، زید بن مبارک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ مشہور مقولہ ہے کہ سکوت عالم کے لئے زینت اور جاہل کے لئے پردہ پوشی کا سبب ہے۔

۹۷۳۱- عثمان، ابن مکرم، محمد بن سہل، فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میرے پاس موجود نعمت الٰہیہ کے مقابلہ میں وہ نعمتیں جو اللہ نے مجھے عطا نہیں کی افضل ہیں۔

۹۷۳۲- عمر بن احمد بن عثمان واعظ، عبید اللہ بن عبد الرحمن، زکریا بن یحییٰ منقری، اصمعی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ سکوت عقل کے لئے بمنزلہ نیند اور تکلم اس کے لئے بمنزلہ بیداری ہے اور بیداری نیند کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔

۹۷۳۳- حبیب بن حسن، عبد اللہ بن محمد بغوی، احمد بن عمران اخنسی کے سلسلہ سند سے حفص بن غیاث کا قول نقل کیا ہے کہ ہم ثوری کی مجلس میں دنیا سے بے رغبت ہو جاتے تھے۔

۹۷۳۴- حسن بن عمر بن حسن، ابو واسطی، ابی محمد بن یونس، علی بن قادم کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے قوم امر الٰہی کا انتظار کرو، وہ یکدم وقوع پذیر ہوگا اور عاقل افراد جلد ہی دنیا سے اٹھالئے جائیں گے۔

۹۷۳۵- عبد اللہ بن محمد، ابی محمد بن مسلم، سلمہ بن شبیب کے سلسلہ سند سے مبارک ابو حماد کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے علی بن حسن کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اے برادرم تمام امور میں صدق سے کام لو۔ کذب وخیانت اور کاذبین وخائنین سے احتراز کرو کیونکہ یہ چیزیں انسان کے لئے سو فیصد نقصان دہ ہیں، اے برادرم ریاکاری سے اجتناب کرو کیونکہ یہ عین شرک ہے، خود پسندی سے دور رہو کیونکہ خود پسند انسان کا کوئی عمل بھی بارگاہ الٰہی تک نہیں پہنچتا۔ مشفق لوگوں سے دین حاصل کرو۔ کیونکہ غیر مشفق انسان اس طبیب کی مانند ہے جو اپنا علاج نہیں کرسکتا تو وہ دوسروں کا علاج کیسے کرے گا؟ اسی طرح غیر مشفق انسان سے دوسرے لوگ کیسے دین حاصل کریں گے۔

اے برادرم دین تمہارے گوشت وخون کی حفاظت کا نام ہے، اپنے نفس پر گریہ کرو اور اس پر رحم کھاؤ کیونکہ اگر تم اس پر رحم نہیں کھاؤ گے تو تم پر رحم نہیں کیا جائے گا، زاہدوں کی ہم نشینی اختیار کرو اہل دنیا کی مجالس سے اجتناب کرو کیونکہ وہ تمہارے دین وقلب کے لئے نقصان دہ ہیں، موت کو کثرت سے یاد کرو، گزشتہ معاصی پر اللہ سے معافی طلب کرو، باقی ماندہ عمر کے بارے میں اللہ سے سلامتی و عافیت طلب کرو، اے برادرم حسن وادب وحسن اخلاق کا مظاہرہ کرو، جماعت کی مخالفت نہ کرو کیونکہ ایسا کام دنیا دار ہی کرتا ہے مشورہ

طلب کرنے والے کو خیر خواہی کا مشورہ دو، کسی مؤمن سے خیانت مت کرو کیونکہ یہ درحقیقت اللہ اور اس کے رسول سے خیانت ہے، اللہ کے لئے محبت کرنے والے شخص پر مال و جان خرچ کرو، جنگ و جدل سے احتراز کرو ورنہ تم ظالم اور خطا کار شمار ہو گے، تمام امور میں صبر سے کام لو کیونکہ صبر نیکی اور نیکی جنت کا ذریعہ بننے والی ہے، حسد اور غضب سے بچو کیونکہ یہ فجور اور فجور دوزخ میں پہنچنے کا ذریعہ بننے والا ہے، عالم سے نزاع کر کے اس کو ناراض مت کرو علماء کا اختلاف باعث رحمت اور ان سے بیزاری غضب الٰہی کا باعث ہے نیز علماء انبیاء اور صحابہ کے وارث ہیں، زہد اختیار کرو انشاء اللہ اس کی برکت سے دنیا کے عیوب تم پر منکشف ہوں گے، تقویٰ اختیار کرنے سے روز محشر میں آسانی ہوگی، شک کو یقین کے ذریعہ دفع کرو تمہیں دینی سلامتی حاصل ہوگی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو اس سے تم اللہ کے محبوب اور فاسقین کے مبغوض بن جاؤ گے، شیاطین کے مکر سے تم محفوظ رہو گے۔

حصول دنیا پر ضحک اور فرح کم کرو اس سے تمہیں قرب الٰہی حاصل ہوگا۔ آخرت کے لئے عمل کرو اس سے اللہ تعالیٰ تمہارے دنیاوی امور کو کافی ہو جائے گا۔ اپنے باطن کی اصلاح کرو اس کی برکت سے اللہ تمہارے ظاہر کی بھی اصلاح کر دے گا۔ گزشتہ گناہوں پر اللہ کے سامنے نادم رہو اللہ سے غفلت اختیار مت کرو کیونکہ وہ تم سے غافل نہیں ہے اور قیامت کے روز تم سے اس غفلت کا حساب ہوگا۔ امر دنیا کے پیش آنے کے وقت اس کا امر آخرت سے موازنہ کرو، اگر دونوں میں موافقت ہو تو فبہا ورنہ اسے چھوڑ دو، اللہ سے عافیت کے خواستگار بن کے رہو، جب تم کسی امر آخرت کا ارادہ کرو ابلیس کے حائل ہونے سے قبل فی الفور اسے عملی جامہ پہنا دو، شکم سیری سے بھی اجتناب کرو کیونکہ یہ انسان کے لئے نقصان دہ ہے بسم اللہ کہہ کر کھانا شروع کرو خوف الٰہی پیدا کرو کیونکہ اس سے حسنات میں اضافہ ہوتا ہے۔

لوگوں کے مال میں طمع مت کرو کیونکہ یہ دین کے لئے بربادی کا سبب بنتا ہے۔ دنیا کے حریص مت بنو کیونکہ یہ روز قیامت شرمندگی کا سبب ہوگا قلب و جسم کو معاصی سے پاک کرو اور ہاتھوں کو مظالم سے باز رکھو۔ دھوکہ، فریب دہی اور خیانت سے اجتناب کرو، حرام کھانے سے بچو کیونکہ حرام خور جنت میں داخل نہیں ہوگا حاجت کے بغیر سفر مت اختیار کرو، حکمت کے بغیر کلام مت کرو معاصی میں ہاتھ مت استعمال کرو، باقی ماندہ عمر کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو کسی کے امین مت بنو تم امین کیسے بنو گے جبکہ قرآن نے تمہیں ظالم و جاہل بتایا ہے، تمہارے جد امجد حضرت آدم خطا میں مبتلا ہو گئے معاصی کم کرو، گناہ پر معافی طلب کرو، لوگوں کو نقصان کے بجائے نفع پہنچاؤ اللہ کے مطیعین سے بغض مت رکھو۔ عام و خاص سے رحم کا معاملہ رکھو قطع رحمی مت کرو بلکہ قطع رحمی کرنے والے سے بھی صلہ رحمی کرو، پھر تمہیں آخرت میں انبیاء اور شہداء کی رفاقت حاصل ہوگی بلا وجہ بازار مت جاؤ کیونکہ بازاری لوگ حقیقت میں بھیڑیئے ہیں اور اس میں سرکش شیاطین ہیں، ضرورت کے تحت جب بازار جاؤ تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو لازم پکڑو کیونکہ اس میں تو ہر طرف منکر ہی منکر ہیں۔ نیز بازار میں داخل ہونے سے قبل چوتھا کلمہ ضرور پڑھو کیونکہ اس پر انسان کو دس نیکیاں ملتی ہیں بازار میں مجلس مت کرو بلکہ ضرورت پوری ہونے کے بعد اسی وقت واپسی اختیار کرو۔ اسی میں تمہارے دین کی سلامتی ہے دراہم سے دور رہو اسی میں تمہاری عقل کا اتمام ہے حلاوت نفس کو منع نہ کرو کیونکہ یہ حکم میں اضافہ کا سبب ہے چالیس دن میں ایک بار گوشت ضرور استعمال کرو ورنہ تم میں بدخلقی پیدا ہو جائے گی، حلال کو مت چھوڑو کیونکہ اس سے دماغ میں اضافہ ہوتا ہے دال بھی ضرور استعمال کرو کیونکہ یہ بصارت میں اضافہ اور رقت قلب کا سبب بنتی ہے، کھدر کا استعمال ضرور کرو کیونکہ اس سے حلاوت ایمانی میں اضافہ ہوتا ہے کھانا کم کھاؤ اس سے شب بیداری حاصل ہوگی، طویل خاموشی اختیار کرو، اس سے تقویٰ حاصل ہوگا، دنیا کے حریص مت بنو، کسی پر حسد مت کرو، اس سے سرعت فہم حاصل ہوگی کسی پر طعنہ زنی مت کرو، اس سے لوگوں کی زبانوں سے تمہاری حفاظت ہوگی، رحم کرنے والے بن جاؤ، اس سے تم لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے، تقدیر الٰہی پر راضی رہو اس سے تمہیں غنا حاصل ہوگا اللہ پر توکل کرو اس سے تم طاقتور بن جاؤ گے، اہل دنیا سے نزاع مت کرو اس

پرعمل سے تم لوگوں اور اللہ کے محبوب بن جاؤ گے۔

تواضع اختیار کرو اس سے اعمال صالحہ میں تکمیل حاصل ہوگی، عافیت پرعمل کرو تم پر عافیت نازل ہوگی، عفو سے کام لو اس سے تمہاری حاجتیں پوری ہوں گی، رحم سے کام لو ہر شے تم پر رحم کرے گی، اے برادرم وقت مت ضائع کرو، قیامت کے دن کی تیاری کرو، اے بھائی روز قیامت رضائے الٰہی ہی نفع مند ہوگی اور رضاء الٰہی اطاعت الٰہی کے بغیر ناممکن ہے، اور قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے نوافل کی کثرت کرو، لوگوں پر فیاضی سے کام لو اس سے تمہارے عیوب کی پردہ پوشی ہوگی۔ روز قیامت حساب میں آسانی ہوگی نیکی کثرت سے کرو، اس سے تمہیں قبر میں موانست حاصل ہوگی کلی طور پر محارم سے اجتناب کرو اس کی وجہ سے حلاوت ایمان حاصل ہوگی اہل تقویٰ کی مجالست اختیار کرو اس کی وجہ سے اللہ تمہاری دینی اصلاح فرمائے گا۔ دینی معاملہ میں صاحب بصیرت لوگوں سے مشورہ کرو اور نیکی میں سبقت سے کام لو اس سے معاصی سے تمہاری حفاظت ہوگی اللہ کا ذکر کثرت سے کرو، اس سے تمہیں زہد حاصل ہوگا، موت کو کثرت سے یاد کرو اللہ تم پر دنیا کے معاملات آسان کردے گا جنت کے مشتاق بن جاؤ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی اطاعت کی توفیق دے گا، دوزخ سے ڈرتے رہو، اس کی برکت سے تمہاری دنیاوی تکالیف دور ہوں گی، اہل جنت سے محبت کرو قیامت کے دن ان ہی کے ساتھ تمہارا حشر ہوگا، اہل معاصی سے محبت کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا مؤمنین زمین پر اللہ کے گواہ ہیں کسی مؤمن کو گالی مت دو کسی دینی عمل کی تحقیر مت کرو، دنیا سے نزاع مت کرو ظاہر و باطن میں تقویٰ اختیار کرو اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ ایک کامل مؤمن کی طرح اسی سے امید رکھو۔

۹۷۳۶- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابوحذیفہ، سفیان، منصور، طلحہ بن مصرف، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ ﷺ کا راستے میں گری ہوئی ایک کھجور کے پاس سے گزر ہوا آپ نے اس سے کوئی تعرض نہیں کیا اور آپ نے فرمایا میں نے اس وجہ سے اس سے تعرض نہیں کیا کہ کہیں وہ صدقہ کی ہو اور میں اسے کھالوں۔[1]

۹۷۳۷- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ و احمد بن قاسم بن زیاد، احمد بن محمد بن عیسیٰ البرتی، وفاروق خطابی، عبدالعزیز بن معاویہ قرشی و سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، محمد بن حسن بن کیسان، ابوحذیفہ، ثوری، اعمش ذکوان ابی صالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا کہ آپ کے قدم مبارک سوج گئے، آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔[2]

۹۷۳۸- محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ، فریابی، ثوری نے گزشتہ حدیث کی مانند روایت کیا۔

۹۷۳۹- احمد بن قاسم بن ریان، احمد بن محمد بن عیسیٰ البرتی، ابوحذیفہ، ثوری، اعمش، ابوصالح، ابی ہریرہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ شیطان نمازیوں سے ناامید ہو چکا ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں، بس وہ تمہاری چھوٹی موٹی لغزشوں پر ہی راضی ہوگیا ہے۔[3]

۹۷۴۰- سلیمان بن احمد، اسماعیل بن حسن، زہیر بن عباد، مصعب بن ماہان، ثوری، اعمش، ابی صالح، ابوہریرہ نے آپ ﷺ سے گزشتہ حدیث کی مانند روایت کیا۔

۱- صحیح البخاری ۱۴۳/۳ وفتح الباری ۸۶/۵.

۲- صحیح البخاری ۶۳/۲، ۱۶۹/۶، ۱۲۳/۸. وصحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین ۷۹، ۸۰، ۸۱. وفتح الباری ۵۸۴/۸، ۱۰۵/۹، ۳۰۳/۱۱.

۳- مسند الامام احمد ۳۵۴/۳ والسنۃ لابن ابی عاصم ۱۰/۱ والترغیب والترھیب ۴۵۷/۳. واتحاف السادۃ المتقین ۲۸۲/۷. والدر المنثور ۲۵۷/۲. وتفسیر ابن کثیر ۴۳/۳، ۲۰۲/۵.

۹۷۴۱-احمد بن قاسم، احمد بن محمد برتی، ابوحذیفہ ثوری، اعمش کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی گھر والی کے ساتھ بغل گیر ہو اور انزال نہ ہو تو غسل نہ کرے۔[1]

۹۷۴۲-ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حاسب، سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن یونس، ثوری، اعمش ابوصالح کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ نے مخلوق کے پیدا کرنے سے قبل بہت پہلے لکھ دیا تھا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی۔[2]

۹۷۴۳-محمد بن عمر بن سلم الحافظ، محمد بن ابراہیم بن زیاد، عبدالرحمٰن بن یونس، ولید بن مسلم، اوزاعی، ثوری، اعمش، ابوصالح، ابی ہریرہ محمد بن مظفر، محمد بن عبداللہ بن یوسف بصری، بندار بن بشار، مؤمل، ثوری، اعمش، ابی صالح کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا امام لوگوں کی نماز کا ضامن اور مؤذن امانت دار ہے اور اے باری تعالیٰ آئمہ کی اصلاح فرما اور مؤذنین کو معاف فرما۔

۹۷۴۴-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عمر بن سلم، محمد بن جعفر بن حبیب، ابونعیم، ثوری، اعمش، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے روز قیامت سب سے اول خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔[3]

۹۷۴۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، محمد بن حمید، مہران، ثوری، منصور، شقیق، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے قیامت کے دن سب سے اول ناحق خون کی بابت فیصلہ ہوگا۔[4]

۹۷۴۶-قاضی ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، محمد بن عصام، اعمش، ابووائل، عبداللہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ مجھ تک مرفوعاً یہ فرمان نبوی پہنچا ہے کہ قیامت کے روز اول اول ناحق خون کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔

۹۷۴۷-فاروق الخطابی، ہشام بن علی سرانی وعلی بن مفضل بن شہریار، معدل، محمد بن ایوب رازی، ربیع بن یحییٰ اشانی، ثوری، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ کے رسول نے مدینہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرمایا کیونکہ اس سے آپ نے اپنی امت کے لئے رخصت کا ارادہ فرمایا۔

۹۷۴۸-ابی محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو بجلی، ثوری، ابوزبیر، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ رسول خدا نے بارش اور خوف کے علاوہ ظہر وعصر کو جمع فرمایا ابن عباس سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا ایسا آپ ﷺ نے اپنی امت کی سہولت کے لئے کیا۔

۹۷۴۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمود بن احمد بن فرج، اسماعیل بن عمرو، ثوری، ابوزبیر، ابوطفیل کے سلسلہ سند سے معاذ بن جبل کا قول نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرمایا۔

۹۷۵۰-ابومحمد بن حیان، مہران رازی، یزید بن مخلد، اسحاق ازدی، ثوری، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے سفر وخوف کے علاوہ ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرمایا۔

۹۷۵۱-ابوسعید بن حمدون نیشاپوری، ابوحامد احمد بن محمد الشرقی، علی بن سعید فسوی، عثمان بن عمرو، ثوری، عمرو بن دینار، ابوطفیل کے سلسلہ سند سے معاذ بن جبل کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے رسول خدا کو ظہر وعصر ومغرب وعشاء کو جمع کرتے دیکھا۔

۹۷۵۲-سلیمان بن احمد، قاسم بن محمد بن دلال، قطبہ ابن العلاء، ثوری، عبداللہ بن دینار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ

---

[1] مجمع الزوائد ۱/۲۶۵. وکنز العمال ۴۴۸۴۴ ۴۴۸۴۵.

[2] صحیح البخاری ۹/۱۴۷، ۱۹۶. وصحیح مسلم، کتاب التوبۃ باب ۴.

[3،4] صحیح البخاری ۹/۳. وصحیح مسلم، کتاب القسامۃ ۲۸. وفتح الباری ۱۱/۳۹۵. ۱۲/۱۸۷.

ارشادِ نبوی ہے دو بھیڑیوں کو بکریوں کے گلہ میں بے مہار چھوڑنے سے اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا کہ مسلمان کو اپنے لئے شرف و مال طلب کرنے سے اس کا نقصان ہوتا ہے۔[۱]

۹۷۵۳-محمد بن احمد، حسن بن علی بن ولید، ابراہیم بن محمد بن عروۃ، عبدالملک بن عبدالرحمٰن ذماری، ثوری، ابوجحاف، ابوحازم کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، دو بھیڑیوں کے بکریوں کے گلہ میں بے مہار چھوڑنے سے اس قدر نقصان نہیں ہوتا جتنا کہ مسلمان کے لئے مشرف و مال کو پسند کرنے سے اس کا نقصان ہوتا ہے۔[۲]

۹۷۵۴-سلیمان بن احمد، محمد بن شعیب زبیدی، ابوجمہ، ابوورۃ موسیٰ بن طارق، ثوری، سلیمان تیمی، ابوعثمان نہدی کے سلسلہ سند سے اسامہ بن زید کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، دو بھیڑیوں کے بکریوں کے ریوڑ میں بے مہار چھوڑنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے نقصان سے مسلمان کے لئے شرف و مال پسند کرنے کا نقصان زیادہ ہے۔[۳]

۹۷۵۵-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و ابوبکر بن خلاد منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے کسی سائل کو محروم نہیں کیا۔

۹۷۵۶-احمد بن قاسم بن الریان، سلیمان بن احمد، مقدام بن احمد، عبداللہ بن محمد بن مغیرۃ، ثوری محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ نیند موت کی بہن ہے اور اہل جنت پر نیند طاری نہیں ہوگی۔[۴]

۹۷۵۷-ابوبکر بن خلاد، احمد بن قاسم، حارث بن ابی اسامہ، یحیٰ بن ہاشم، ثوری، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، کسی مسلمان کو خوش کرنا، بھوکے کو کھانا کھلانا اور اس کے غم کو دور کرنا مسلمان کے لئے آخرت میں ذریعہ مغفرت ہوگا۔[۵]

۹۷۵۸-علی بن فضل بن شہریار المعدل، محمد بن ایوب، عبداللہ بن جراح، عبدالملک بن عمرو عقدی، سفیان بن سعید محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے۔[۶]

۹۷۵۹-علی بن فضل بن شہریار المعدل، محمد بن ایوب، عبداللہ بن جراح، عبدالملک بن عمر عقدی، ثوری، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے سحری کرو کیونکہ اس میں برکت ہے۔

۹۷۶۰-یمان بن احمد، یحیٰ بن عبدالباقی، مسیب بن واضح یوسف بن اسباط، ثوری، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے اگر انسان موت کی طرح رزق سے راہ فرار اختیار کرے گا تو موت کی طرح رزق مقدر بھی اس تک پہنچ کر رہے گا۔[۷]

۹۷۶۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن یحیٰ بن زہیر، شعیب بن ایوب، معاویہ بن ہشام، ثوری، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا

۱،۲،۳۔ سنن الترمذی ۲۳۷۶. ومسند الامام احمد ۳/۴۵۶، ۴۵۷، ۴۶۰. وسنن الدارمی ۲/۳۰۴. ۳۰۴. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۳/۲۴۱. واتحاف السادۃ المتقین ۸/۱۴۳، ۱۴۵، ۲۳۸. ۹/۹۲. والترغیب والترھیب ۲/۵۴۰. ۳/۵۴۸. ۴/۱۷۷

۴۔ الکامل لابن عدی ۴/۱۵۳۳. ومجمع الزوائد ۱۰/۴۱۵. والزھد للامام احمد ۹. ومشکاۃ المصابیح ۵۶۵۴. والدر المنثور ۹/۴۳. وکشف الخفا ۲/۵۶. والعلل المتناھیۃ ۲/۴۳۹. ۴۵۰. والاحادیث الصحیحۃ ۱۰۸۷.

۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳/۸۴. ومجمع الزوائد ۸/۱۹۳. ومسند الشھاب ۱۱۳۹. والترغیب والترھیب ۳/۳۹۴. ولتنزیہ الشریعۃ ۲/۱۳۷.

۶۔ سنن ابن ماجۃ ۴۱۱۲. ومجمع الزوائد ۱/۱۲۲. ۷/۲۶۵. ۱۰/۲۲۲. واتحاف السادۃ المتقین ۱/۱۱۰. ۸/۸۰. وکشف الخفا ۱/۴۹۶. والترغیب والترھیب ۱/۸۹. وامالی الشجری ۲/۱۹۱. والعلل المتناھیۃ ۲/۳۱۲.

۷۔ الاحادیث الصحیحۃ ۹۵۲. وکشف الخفا ۲/۲۱۸. وکنز العمال ۵۰۰ وتاریخ ابن عساکر ۱/۳۰۲.

قول نقل کیا ہے کہ ارشاد رسول ہے، نظر انسان کو قبر میں داخل کر دیتی ہے اور تقدیر بہترین چیز ہے۔[1]

۹۷۶۲-محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد بن الصائغ، قبیصہ، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ثوری محمد بن عمرو، ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے فقراء اغنیاء سے پانچ سو سال قبل جنت میں جائیں گے۔[2]

۹۷۶۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن محمد بن حماد، محمد بن محمد بن عبدالملک دقیقی، معلی بن عبدالرحمن، ثوری، محمد بن عمرو، وابوسلمہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ انسان اپنے دین، نفس اور مال کے اعتبار سے مسلسل امتحان میں ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ گناہوں سے پاک ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے۔[3]

۹۷۶۴-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابونعیم، ثوری، محمد بن عجلان کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ مردوں کی صفوں سے اول صف بہترین اور آخری صف بدترین ہے اور خواتین کی صفوں میں سے آخری صف بہترین اور اول صف بدترین ہے۔[4]

۹۷۶۵-ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن داؤد، اسحاق بن یوسف، ثوری، ابن عجلان کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے میرے نام اور کنیت کو جمع نہ کرو میں ابوقاسم ہوں اللہ عطا کرنے والا اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔[5]

۹۷۶۶-سلیمان بن احمد، محمد بن زکریا غلابی، عباد بن موسیٰ ابوعقبہ ازرق، ثوری، محمد بن عجلان کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ کھانا اور لباس غلام کا حق ہے اور اس کی طاقت سے زیادہ کام لینا صحیح نہیں ہے۔[6]

۹۷۶۷-احمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ثوری اور ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے ابلیس کا تخت سمندر پر ہوتا ہے وہیں سے وہ اپنے کارندوں کی لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے تشکیل کرتا ہے فتنہ برپا کرنے والے کارندہ سے وہ سب سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔[7]

۹۷۶۸-احمد بن قاسم بن ریان، محمد بن یونس الشامی، ابوعلی حنفی، ثوری، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ ایک مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، آپ نے اسے تکیہ پر سجدہ کرتے دیکھ کر تکیہ پھینک دیا، پھر وہ لکڑی پر سجدہ کرنے لگا آپ نے اسے

۱۔ الدر المنثور ۲۵۸/۶، وتاریخ بغداد ۲۳۳/۹، والدر المنتثرة ۱۱۳، والاحادیث الصحیحة ۱۲۴۹.

۲۔ سنن الترمذی ۲۳۵۳، ومسند الامام أحمد ۵۱۳/۲، ومشكاة المصابيح ۵۲۴۳، واتحاف السادة المتقين ۲۲۲/۸، ۲۸۷/۹، وتخريج الاحياء ۳۶۳/۳.

۳۔ سنن الترمذی ۲۳۹۹، والمستدرک ۳۱۴/۴، والترغيب والترهيب ۲۸۶/۳ وكشف الخفا ۲۷۵/۲، ۳۲۲، وكنز العمال ۶۷۷۷

۴۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة باب ۲۸، وسنن ابی داؤد ۶۷۸ وسنن الترمذی ۲۲۴ وسنن النسائي ۹۳/۲، ۹۴ وسنن ابن ماجة ۱۰۰۰، ۱۰۰۱ ومسند الامام أحمد ۲۴۷/۲، ۳۴۰، ۳۶۷، ۴۸۵، وسنن الدارمی ۲۹۱/۱ والمعجم الكبير للطبرانی ۱۹۴۰۸، ۲۰۳/۱۱، والترغيب والترهيب ۳۱۶/۱.

۵۔ مسند الامام أحمد ۴۳۳/۲ والمصنف لابن ابی شيبة ۴۸۴/۸، ومجمع الزوائد ۴۸/۸، والكنى للدولابی ۵/۱، وفتح الباری ۵۷۳/۱۰ واتحاف السادة المتقين ۳۸۹/۵.

۶۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان باب ۱۰/ومسند الامام أحمد ۲۴۷/۲، ۳۴۲، والسنن الكبرى للبيهقی ۸۰۶/۸، وصحيح ابن حبان ۱۲۰۵، والأدب المفرد ۱۹۲، ۱۹۳، فتح الباری ۱۷۴/۵.

۷۔ صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين ۶۶/ومسند الامام أحمد ۳۶۶/۳.

بھی پھینک دیا،اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم سجدہ کر سکتے ہو تو فبہا ورنہ اشارہ سے سجدہ کرو اور سجدہ کا اشارہ رکوع سے ذرا پست ہے۔

۹۷۶۹-محمد بن موسیٰ ادیب، محمد بن ابراہیم بن زیاد اسحاق بن عمر رازی، معاویہ بن ہشام، ثوری ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے ماں کا ذبح بچہ کا ذبیحہ ہے۔[۱]

۹۷۷۰-احمد بن سندی، احمد بن خطاب تستری، عبداللہ بن عبدالوہاب، عاصم بن عبداللہ، عبدالعزیز بن خالد، ثوری، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ سخاوت کا جنت میں ایک درخت ہے جس کی شاخیں دنیا میں ہیں جس نے اس شاخ کو پکڑ لیا تو وہ اسے جنت تک لے جائے گی اور بخل کا دوزخ میں ایک درخت ہے جس کی شاخیں دنیا میں ہیں جس نے اس کی شاخ کو پکڑ لیا وہ اسے دوزخ تک لے جائے گی۔[۲]

۹۷۷۱-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، ثوری، احمد بن عمر کے سلسلہ سند سے علی بن ابی طالب کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا میں نے پوچھا یارسول اللہ! کیا میں حکم کی بجا آوری مہر لگے ہوئے سکے کی طرح کروں؟ یا جو دیکھوں اس کے مطابق عمل کروں کیونکہ شاہد وہ سب کچھ دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھ سکتا۔ فرمایا: وہ کرو جو شاہد دیکھتا ہے اور غائب نہیں دیکھ سکتا۔[۳]

۹۷۷۲-ابراہیم بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، محمد بن عصام بن یزید ثوری، محمد بن عمر بن علی کے سلسلہ سند سے علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کو نسیب ام ابراہیم کے بارے میں کسی سزا کی اطلاع ملی، آپ نے اس کے قتل کے لئے مجھے تلوار دی، میں اس کے پاس پہنچا تو وہ درخت پر تھا جب اس نے مجھے پہچان لیا تو وہ تسلیم ہوگیا، پھر میں نے اسے قتل نہیں کیا آپ نے اس فعل پر میری تحسین فرمائی۔

۹۷۷۳-عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، احمد بن یحییٰ بن زہیر، ابوکریب، یونس بن بکیر، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن علی بن حنفیہ کے سلسلہ سند سے علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے بھیجا اور فرمایا شاہد جن چیزوں پر مطلع ہوسکتا ہے ان پر غائب نہیں ہوسکتا۔[۴]

۹۷۷۴-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، ثوری، ابوذئب، مقبری کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ آج تم حکومت کے حریص ہو حالانکہ روز قیامت تمہیں ندامت ہوگی۔ پس دودھ پلانے والی کیلئے مبارک ہو اور پینے والی کیلئے بربادی۔[۵]

۹۷۷۵-قاضی ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحاق بن ابراہیم، ابوداؤد حضرمی، ثوری، محمد بن عبدالرحمن، سعید مقبری کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے، ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ انسان حلال وحرام میں کوئی تمیز نہیں کرے گا۔

۹۷۷۶-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن عبداللہ یونس ابن ابی ذئب کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند روایت کیا۔

۹۷۷۷-ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب تمیمہ ثوری، ابن ابی ذئب، صالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ

۱۔ سنن ابی داؤد ۲۸۲۸. وسنن الترمذی ۱۴۷۶. وسنن الدارمی ۸۴/۲. ومسند الامام احمد ۳۹/۳. والسنن الکبری للبیھقی ۳۳۵/۹. والمستدرک ۱۱۴/۴. ومجمع الزوائد ۳۵/۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹۲/۳. ۱۲۲/۸.

۲۔ الموضوعات لابن الجوزی ۱۸۳/۲. واللآلی المصنوعۃ ۴۹/۲. والدر المنثور ۱۹۷/۶. واتحاف السادۃ المتقین ۱۷۴/۸.

۳،۴۔ کنز العمال ۱۳۳۳۰. والبدایۃ والنھایۃ ۳۰۴/۵.

۵۔ صحیح البخاری ۷۹/۹. وسنن النسائی ۱۶۲/۷. ۲۵۵/۸. ومسند الامام احمد ۴۷۶/۲. والسنن الکبری للبیھقی ۱۲۹/۳. ۹۵/۱۰. وفتح الباری ۱۲۵/۱۳. وشرح السنۃ ۵۷/۱۰. ومشکاۃ المصابیح ۳۶۸۱. واتحاف السادۃ المتقین ۳۱۷/۸.

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے والے کے لئے کوئی ثواب نہیں ہے۔[1]

۹۷۷۸- ابوحسن احمد بن قاسم بن صدقہ، احمد بن محمد بن عیسیٰ برتی، ابوحذیفہ، ثوری، ابن ابی ذئب، زہری، عباد بن تمیم کے سلسلہ سند سے ان کے چچا کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو ٹیک لگائے ایک پاؤں دوسرے پر رکھے دیکھا۔

۹۷۷۹- سلیمان بن احمد، عباد بن عبداللہ عدنی، یزید بن ابی حکیم، عدنی، ثوری، محمد بن اسحاق، قاسم بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے مسواک دہن کی پاکیزگی اور رضائے الٰہی کا سبب ہے۔[2]

۹۷۸۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن محمد بن سلیمان، عبداللہ بن لیث مروزی، مؤمل بن اسماعیل، ثوری، شعبہ، محمد بن اسحاق، ابوعتیق تیمی، قاسم بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے مسواک کا استعمال دہن کی پاکیزگی اور رضائے الٰہی کا سبب ہے۔[3]

۹۷۸۱- ابوبکر طلحی، علی بن عباس بن ولید بن علی بن ولید، محمد بن علاء، معاویہ بن ہشام، ثوری، محمد بن اسحاق، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے دھوکہ کی بیع سے منع فرمایا۔

۹۷۸۲- قاضی ابواحمد، محمد بن ابراہیم بن شبیب و عبداللہ بن محمد بن جعفر، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن حارث، محمد بن مغیرہ، نعمان بن عبدالسلام، ثوری، محمد بن اسحاق، عاصم بن عمر بن قتادۃ، محمود بن لبید کے سلسلہ سند سے رافع بن خدیج کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے فجر کو روپوش کر کے ادا کرو کیونکہ اس میں اجر زیادہ ہے۔[4]

۹۷۸۳- ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ثوری، محمد بن عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے سالم کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عمر نے اپنی اہلیہ کو حیض میں طلاق دیدی۔ آپ ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا ان سے کہہ دو کہ رجوع کر کے دوبارہ حمل میں طلاق دیدیں۔[5]

۹۷۸۴- عبداللہ بن محمد، اسحاق بن احمد فارسی، نجاری محمد بن یوسف، ثوری، محمد بن عبدالرحمٰن، طلحہ، زہری، عطاء بن یزید کے سلسلہ سند سے ابوایوب انصاری کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے آپس میں قطع کلامی اور عداوت سے اجتناب کرو۔ شرعاً تین روز تک قطع کلامی کی اجازت ہے اس کے بعد قطع کلامی کرنے والا اللہ سے دور ہو جاتا ہے۔[6]

۹۷۸۵- ابوبکر طلحی، علی بن حسن بن حسین رقی، ابراہیم بن محمد بن صفار رقی، ابوصالح فراء، ابواسحاق فزاری، ثوری، ابوالرجال، عمرہ کے

۱۔ سنن ابی داؤد ۳۱۹۱. ومسند الامام أحمد ۴۵۵/۲. المصنف لعبد الرزاق ۳۶۵/۳. والعلل المتناهية ۴۱۲/۱.

۲،۳۔ صحيح البخارى ۳۰/۳. وسنن النسائى ۱۰/۱. وسنن ابن ماجة ۲۸۹. ومسند الامام أحمد ۳/۱، ۱۰، ۴۷/۶، ۶۲، ۱۲۶. وسنن الدارمى ۱۷۴/۱ وصحيح ابن خزيمة ۱۳۵. والمعجم الكبير للطبرانى ۲۱۰/۸. ومجمع الزوائد ۲۲۰/۱ وصحيح ابن حبان ۱۴۳. وفتح البارى ۱۵۸/۴.

۴۔ سنن الترمذى ۱۵۴. وسنن النسائى ۲۷۲/۱. ومسند الامام أحمد ۴۲۹/۵. والسنن الكبرى للبيهقى ۴۵۷/۱ والمعجم الكبير للطبرانى ۲۹۵/۴. ونصب الراية ۲۳۵/۱، ۲۳۷. وفتح البارى ۵۵/۲. وكشف الخفا ۱۴۲/۱، ۱۴۰. ومشكاة المصابيح ۶۱۴.

۵۔ صحيح مسلم، كتاب الطلاق ۵. وسنن ابى داؤد، كتاب الطلاق باب ۴. وسنن الترمذى ۱۱۷۵. وسنن النسائى ۱۴۱/۶. وسنن ابن ماجه ۲۰۱۳. والسنن الكبرى للبيهقى ۳۲۵/۷. واتحاف السادة ۳۹۴/۵.

۶۔ أمالى الشجرى ۱۳۰/۲. والكامل لابن عدى ۱۴۷۳/۴. والعلل ۲۲۹۴.

سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ مردہ کی ہڈی کا توڑنا زندہ کی ہڈی توڑنے کی مانند ہے۔[1]

۹۷۸۶-ابومحمد بن حیان، یحییٰ بن محمد بن ساعدہ وبکر بن عبدالوہاب، ابونباتہ یونس بن یحییٰ، ثوری، ابوالرجال، عمرہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے کنویں کے جمع شدہ پانی کے استعمال سے منع فرمادیا۔[2]

۹۷۸۷-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن سعید ثوری، محمد بن ابی بکر کے سلسلہ سند سے ام سلمہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے نکاح کے بعد میرے ہاں تین روز قیام فرمایا اور فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ میرا قیام تمہارے اہل خانہ پر بار ہو اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات شب قیام کروں اس صورت میں دوسری بیویوں کے ہاں بھی میں سات شب قیام کروں گا۔[3]

۹۷۸۸-سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، محمد بن کثیر، وابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبدالرحمن بن مہدی، ثوری، محمد بن عقبہ، کریب کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ ایک خاتون نے اپنے بچے کی بابت آپ ﷺ سے سوال کیا کہ یارسول اللہ کیا اس پر حج ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں اور تمہیں اس پر ثواب ملے گا۔[4]

۹۷۸۹-ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، محمد بن فرج، خالد بن یزید عمری، ثوری محمد بن عبیدۃ، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے مجھے وسیلہ بنا کر اللہ سے دعا مانگنے والے کی روز قیامت میں سفارش کروں گا۔[5]

۹۷۹۰-ابوبکر طلحی، احمد بن محمد بن یحییٰ طلحی، محمد بن قاسم اسدی، ثوری، محمد بن عمارۃ مدنی، عبدالرحمن بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ایک شخص کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے علماء یا جہال سے نزاع اور دنیاوی غرض سے علم کا طالب دوزخی ہے۔[6]

۹۷۹۱-ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، عبید بن غنام، ابن نمیر، عبیداللہ اشجعی، ثوری، ابوغسان محمد بن مطرف، عمر بن نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ان سے ایک شخص نے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی اہلیہ کو چھوڑ کر بلا اطلاع اس کا نکاح مجھ سے کردیا ابن عمر نے فرمایا کہ نکاح رضامندی سے منعقد ہوتا ہے اس لئے اگر تم راضی ہو تو اسے اپنے نکاح میں رکھ لو ورنہ اسے چھوڑ دو ہم آپ ﷺ کے زمانہ میں اسے زنا شمار کرتے تھے۔

۹۷۹۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن ابی حاتم، زید بن سنان مصری، یحییٰ بن سعید، ثوری، محمد بن طارق طاؤس، ابوزبیر، ابن عباس کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے طواف زیارۃ رات تک مؤخر فرمادیا۔

۹۷۹۳-ابوبکر طلحی، حضرمی وسلیمان بن احمد محمد بن یحییٰ اصبہانی، عیسیٰ بن عثمان کسائی، یحییٰ بن عیسیٰ، ثوری ابوسلمہ، زہری کے سلسلہ سند

---

[1] سنن أبي داؤد ۳۲۰۷. وسنن ابن ماجة ۱۶۱۶، ۱۶۱۷. ومسند الامام أحمد ۱۰۵/۶. والسنن الكبرى للبيهقي ۵۸/۴. وصحيح ابن حبان ۷۷۶. مشكاة المصابيح ۱۷۱۴. وشرح السنة ۳۹۳/۵.

[2] مسند الامام أحمد ۱۰۵/۶. وتاريخ بغداد ۳۵۰/۱۰.

[3] صحيح مسلم، كتاب الرضاع ۴۱. ومسند الامام أحمد ۲۹۲/۶. وسنن الدارمي ۱۴۴/۲. والمصنف لابن أبي شيبة ۲۷۷/۴.

[4] صحيح مسلم ۹۷۴. وسنن أبي داؤد ۱۷۳۶. وسنن الترمذي ۹۲۴. وسنن النسائي ۱۲۱/۵. ومسند الامام أحمد ۲۱۹/۱، ۲۴۴، ۲۸۸، ۳۴۳، ۳۴۴. والسنن الكبرى للبيهقي ۱۵۵/۵، ۱۵۶. والمعجم الكبير للطبراني ۵۲/۱۱، ۳۱۴، ۳۱۲. ومجمع الزوائد ۲۸۳/۳.

[5] العلل للرازي ۲۰۷.

[6] سنن ابن ماجة ۲۵۴. ومجمع الزوائد ۱۸۴/۱، ۱۸۴. وكشف الخفا ۴۲۸/۲. واتحاف السادة المتقين ۳۵۰/۱، ۱۸۱. وتنزيه الشريعة ۲۵۹/۱.

سے سہل بن سعد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ ﷺ گھر میں تشریف فرماتے آپ ریش مبارک میں کنگھی کر رہے تھے ایک شخص نے سوراخ سے آپ کو دیکھا آپ نے اسے دیکھ لیا آپ نے اس سے فرمایا اگر مجھے معلوم ہو جاتا تو میں اس کنگھی سے تیری آنکھیں پھوڑ دیتا شریعت نے طلب اجازت کا حکم اسی وجہ سے دیا ہے۔[1]

۹۷۹۴-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی وسلیمان، محمد بن حسن بن کیسان، ابوحذیفہ، ثوری، محمد بن زبیر، حسن کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے معصیت کی نذر نا جائز ہے اور اس کا کفارہ کفارۂ یمین ہے۔[2]

۹۷۹۵-حبیب بن حسن، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، ابوعاصم، محمد بن جعفر بن ہیثم جعفر الصائغ، قبیصہ، ثوری، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حکم، مقسم کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ ﷺ ایک سو اونٹوں کے سائق تھے ایک اونٹ ابوجہل کا بھی تھا۔

۹۷۹۶-احمد بن قاسم بن ابی الریان، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف بن فریابی، وحبیب بن حسن، سلیمان بن احمد، یوسف قاضی، محمد بن کثیر، ثوری ابن ابی لیلیٰ، حکم، مقسم کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارقم بن ابی ارقم کو صدقات کی وصولی کے لئے مقرر کیا پھر آپ نے ابورافع کو تلاش کروایا چنانچہ ابورافع حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے آپ نے ان سے فرمایا اے ابورافع خوب اچھی طرح سن لو کہ صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے اور قوم کا مولیٰ بھی قوم ہی میں شمار ہوگا۔[3]

۹۷۹۷-احمد بن محمد بن یوسف، یوسف قاضی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی خزاعی، محمد بن کثیر وسلیمان بن احمد علی بن عبدالعزیز، ابو حذیفہ، ثوری، ابن ابی لیلیٰ، حکم، عراک بن مالک، عروہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے اے عائشہ تجھے معلوم ہے کہ جو رشتے نسب سے شرعاً حرام ہیں وہی رضاعت سے بھی حرام ہیں۔

۹۷۹۸-ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن علی بن بشیر، اسماعیل بن محمد، حازم بن جبلہ عبدی، ثوری ابن ابی لیلیٰ، حکم، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ مجاہد فی سبیل اللہ کے علاوہ تمام لوگوں کے اعمال کو کراماً کاتبین محفوظ کر لیتے ہیں۔ کیونکہ ملائکہ ان کی نیکیوں کو لکھنے سے عاجز ہیں۔[4]

۹۷۹۹-فاروق الخطابی، ابومسلم کشی وحبیب ابن حسن، یوسف قاضی، محمد بن کثیر، ثوری، ابن ابی لیلیٰ، عطاء، زید بن خالد کے سلسلہ سند سے ارشاد نبوی نقل کیا ہے کہ جس نے کسی غازی کو (سامان وغیرہ دے کر) تیار کیا، یا حاجی کو تیار کیا یا اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کا خیال رکھا، یا روزہ دار کو افطار کرایا تو اس کیلئے اس (غازی، حاجی، یا صائم) کی مانند اجر ہے بغیر ان کے اجر میں کمی کئے۔[5]

۱۔ صحیح البخاری ۲۱۱/۷۔ وفتح الباری ۳۹۷/۱۰۔ وسنن الترمذی ۲۷۰۹۔ والسنن الکبری للبیہقی ۳۳۸/۸۔ وسنن النسائی ۶۱/۸۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب النذر باب ۳۔

۳۔ مسند الامام احمد ۸/۶۔ والسنن الکبری للبیہقی ۳۲/۷۔ ومجمع الزوائد ۹۰/۳۔ والمطالب ۸۳۳۔

۴۔ کنز العمال ۱۰۲۶۳۔

۵۔ المعجم الکبیر للبیہقی ۲۹۶/۵۔ وامالی الشجری ۲۶۵/۲، ۲۹۰، ۳۳۔ ومسند الامام احمد ۲۳۲/۵۔ والسنن الکبری للبیہقی ۲۴۰/۴۔ ومجمع الزوائد ۲۸۳/۵۔ وتاریخ بغداد ۲۰۶/۷۔

۹۸۰۰-محمد بن احمد بن حسن ،ابومسلم کشی ،محمد بن منہال ،یزید بن زریع ،روح بن قاسم ،ثوری ،ابن ابی لیلیٰ کے سلسلہ سند سے اسی کی مانند روایت کیا ہے۔

۹۸۰۱-سلیمان بن احمد ،عمرو بن ثور جذامی ،محمد بن یوسف فریابی ،ثوری ،ابن ابی لیلیٰ ،عطا بن ابی رباح کے سلسلہ سند سے زید بن خالد کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے مسلمان کو عمداً قتل کرنے والے سے قصاص لیا جائے گا۔اس کو ٹھکانہ یا اس کی مدد کرنے والے پر اللہ، فرشتے اور تمام لوگوں کی لعنت ہو،عنداللہ اس کے فرائض ونوافل غیر مقبول ہیں۔[1]

۹۸۰۲-فاروق خطابی ،عبدالعزیز بن معاویہ قعنبی ،جعفر بن عوف وسلیمان بن احمد ،عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم ،فریابی ،ثوری ،ابن ابی لیلیٰ ،منہال بن عمرو ،سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ قرآنی آیت (وطفقا یخصفان علیھما من ورق الجنة) میں ورق سے انجیر کا ورق مراد ہے۔

۹۸۰۳-سلیمان بن احمد ،علی بن عبدالعزیز ،ابونعیم ،ثوری ،محمد بن قیس ہمدانی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نہروان کے روز حضرت علی کے ساتھ تھا۔حضرت علی نے فرمایا ذا الثـــــدیۃ کو تلاش کرو لیکن وہ لوگوں کو تلاش کرنے کے باوجود نہیں ملا۔اس بات کے سنتے ہی حضرت علی کی جبین پر پسینہ آ گیا اور فرمانے لگے قسم بخدا نہ میں نے کذب سے کام لیا اور نہ مجھ سے کذب سے کام لیا گیا ،لہٰذا تم اسے دوبارہ تلاش کرو چنانچہ ہم نے اسے ایک گھاٹی میں پایا ہم اسے پکڑ کر حضرت علی کے پاس لے گئے حضرت علی اسی وقت سجدہ ریز ہو گئے۔

۹۸۰۴-ابومحمد بن حیان ،عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس ،یزید بن سفیان مصری ،ابوعاصم ،ثوری محمد بن قیس ،ابراہیم ،اسود کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ گویا میں آپ علیہ السلام کے بالوں میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اس حال میں کہ آپ محرم تھے۔

۹۸۰۵-محمد بن احمد بن حسن ،عمر بن ایوب بن مالک محمد بن معاویہ انماطی ،عبدالرحمٰن بن مالک بن مغول ومحمد بن حمید ،عبداللہ بن محمد بن ناجیہ ،حسین بن علی صدائی ،حماد بن ولید ،ثوری ،محمد بن سوقہ ،ابراہیم ،اسود کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے مصیبت زدہ کو تسلی دینے والے کے لئے اسی کے مساوی اجر ہے۔[2]

۹۸۰۶-سلیمان بن احمد ،محمد بن عبداللہ حضرمی ،علی بن سعید رازی ،علی بن بہرام عطار ،وعبدالملک بن ابی کریب ،ثوری ،محمد بن زید ،ابوحازم کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا ،فقراء اغنیاء سے نصف یوم جو پانچ سو سال کا ہوگا پہلے داخل ہوں گے ،ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ میں ان میں سے ہوں؟ آپ نے اس سے پوچھا کہ تمہارے پاس دو وقت کا کھانا ہوتا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا ،آپ نے فرمایا پھر تم ان میں سے نہیں ہو اس کے بعد دوسرے شخص نے آپ ﷺ سے وہی سوال کیا ،آپ نے اس سے سوال کیا کہ تمہارے پاس اس لباس کے علاوہ جواب تمہارے پاس ہے دوسرا لباس ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا تم بھی ان میں سے نہیں ہو۔اس کے بعد تیسرے شخص نے حضور ﷺ سے وہی سوال کیا تو آپ نے اس سے دریافت کیا تم کسی ضرورت پر اسے قرض دے سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ ہاں آپ ﷺ نے فرمایا تم بھی ان میں سے نہیں ہو۔اس کے بعد چوتھے شخص نے آپ سے وہی سوال کیا کیا تم اچھی طرح مال کما سکتے ہو اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے اس کی بھی نفی فرمادی ،اس کے بعد پانچویں شخص نے آپ ﷺ سے وہی سوال کیا تو آپ نے اس سے سوال کیا کہ تمہاری صبح وشام اللہ سے راضی ہونے کی حالت میں ہوتی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا تم آخرت میں انبیاء

---

[1] مسند الشافعی ۱۹۸۔

[2] سنن الترمذی ۱۰۷۳. وسنن ابن ماجة ۱۶۰۲ والکامل لابن عدی ۱۸۳۸/۵ ۲۱۱۳/۶. وعمل الیوم واللیلة لابن السنی ۵۷۹ وتاریخ بغداد ۲۵/۳ ۴۵۱/۱۱. واللآلی المصنوعة ۲۲۵/۲

صادقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوں گے۔[1]

۹۸۰۷- ابی، عمر بن عبداللہ ہجری، عبداللہ بن ضبیق و عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابن ابی عاصم، مسیب بن واضح، یوسف بن اسباط، ثوری، محمد بن جحادۃ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ ایک شب میں تمام خواتین کے پاس تشریف لے جاتے اور صبح کو ایک ہی بار غسل فرماتے۔

۹۸۰۸- ابوبکر طلحی، عبداللہ بن محمد بن یونس سمنانی، برکہ محمد بن حلبی، یوسف بن اسباط، ثوری، محمد بن جحادۃ، قتادۃ، انس کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے کبھی بھی آپ ﷺ کا ستر نہیں دیکھا۔

۹۸۰۹- عبیداللہ بن یعقوب مقری، محمد بن احمد بن نصر عطار دوری، ابراہیم بن عبدالسلام ضریر، عبیداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط، ثوری، محمد بن جحادۃ، قتادۃ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت صفیہ کو آزاد فرمایا اور ان کی آزادی ہی کو ان کا مہر مقرر کیا۔

۹۸۱۰- محمد بن مظفر، عمر بن احمد بن عمر، حسن بن عبدالصمد، یحییٰ بن یحییٰ، عبدالکریم بن روح، ثوری، شعبہ، محمد بن جحادۃ، ابوحازم کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے باندی کو کمائی کا ذریعہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔[2]

۹۸۱۱- ابوبکر محمد بن علی بن مسلم عقیلی، جعفر بن احمد الزیادی، ربیع بن یحییٰ، ثوری، محمد بن جحادۃ، قتادۃ، ابوسعید عدوی کے سلسلہ سند سے حسن بن علی کا قول نقل کیا ہے کہ لوح محفوظ میں پہلے ہی امور کا فیصلہ ہو چکا تقدیر لکھی جا چکی قلم خشک ہو چکا۔

۹۸۱۲- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ثوری، ابوعمرو، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ قرآنی آیت "ثلة من الاولین وثلة من الآخرین" کے نزول کے بعد آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا تم اہل جنت کے ربع ثلث، نصف اور دو ثلث ہو۔[3]

۹۸۱۳- عبداللہ بن جعفر، ابراہیم بن علی، محمد بن عبداللہ بن یزید مقری، عبداللہ بن ولید، ثوری، محمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک بار آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ چمڑے کے خیمہ میں چالیس افراد کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ آپ نے حاضرین سے فرمایا مستقبل میں تمہیں فتوحات، نصرتیں حاصل ہوں گی اور اس کے ساتھ ساتھ مصائب کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔ اس وقت تم پر تقویٰ اختیار کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی دعوت دینا لازم ہے اور قصداً مجھ پر افتراء باندھنے والا دوزخی ہے۔

۹۸۱۴- گزشتہ سند سے ابن مسعود ہی کا قول ہے۔ ارشاد نبوی ہے ناحق قوم کی مدد کرنے والا انسان کنویں میں واقع ہونے والے اونٹ کی مانند ہے جسے دم کے بل باہر نکالا جائے۔[4]

۹۸۱۵- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ثوری، ابوعون محمد بن عبیداللہ ثقفی، عبداللہ بن شداد بن ہادی کے سلسلہ سند سے

۱۔ سنن ابن ماجة ۴۱۲۳، ۴۱۲۴، ۴۱۲۳. واتحاف السادة المتقين ۲۸۷/۹. والدر المنثور ۲۷۹/۶. وكنز العمال ۱۶۶۲.

۲۔ المستدرك ۴۲/۲. ومسند الامام أحمد ۲۸۷/۲، ۳۸۲، ۴۳۳، ۴۵۴، ۴۸۰. وسنن الدارمي ۲۷۲. والسنن الكبرى للبيهقي ۱۲۷/۶، ۸/۸. والمعجم الكبير للطبراني ۱۴۹/۱۲.

۳۔ فتح الباري ۳۸۷/۱۱. وتفسير ابن كثير ۸۵/۴.

۴۔ السنن الكبرى للبيهقي ۲۳۴/۱۰. وصحيح ابن حبان ۱۱۹۸. والترغيب والترهيب ۱۹۸/۳، والدر المنثور ۲۵۶/۳، ۶۵/۶.

ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آگ پر تیار کی جانے والی چیز کے کھانے سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔ مروان نے ابو ہریرہ سے کہا ازواج مطہرات کی موجودگی میں ہم اس کی بابت کسی سے کیوں سوال کریں؟ اس کے بعد ابو ہریرہ نے اس بارے میں معلومات کے لئے مجھے ام سلمہ کی خدمت میں بھیجا، چنانچہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر میں نے اس بارے میں ان سے سوال کیا، انہوں نے فرمایا ایک بار آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ نے وضو فرمایا اس کے بعد میں نے آپ کی خدمت عالیہ میں مطبوخ گوشت پیش کیا، آپ نے اس سے کچھ تناول فرمایا پھر آپ نے بلا اعادہ وضو نماز ادا فرمائی۔

۹۸۱۶- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی وابو محمد بن زکریا، ابو حذیفہ، ثوری، محمد بن سائب کلبی، ابو صالح، ابن عباس کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ معرکہ بدر کے روز آپ ﷺ نے اعلان فرمایا، کافر کو قتل اور گرفتار کرنے والے کو بڑے انعام سے نوازا جائے گا، معرکہ کے اختتام پر ستر کافر مقتول اور ستر ہی گرفتار ہوئے، اتنے میں ابو الیسر بن عمرو دو قیدیوں کو لائے اور آپ ﷺ سے انعام کا مطالبہ کیا، ان کی بات سن کر سعد بن عبادۃ کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کی حفاظت کی وجہ سے ہم یہ کام نہیں کر سکے، اگر آپ نے مال غنیمت میں سے ان کو کچھ دیا تو دوسروں کے لئے کچھ نہیں بچے گا۔ اس موقع پر قرآن کی یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی (اے محمد مجاہد لوگ تم سے غنیمت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ کیا حکم ہے کہدو کہ غنیمت خدا اور اس کے رسول کا مال ہے تو خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو، (از انفال آیت نمبر ۱) اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) اور جان رکھو کہ جو چیز تم کفار ... ... لوٹ کر لاؤ اس میں سے پانچواں حصہ خدا اور اس کے رسول کا اور اہل قرابت کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔ اگر تم خدا پر اور اس نصرت پر ایمان رکھتے ہو جو حق و باطل میں فرق کرنے کے دن یعنی جنگ بدر میں جس دن دونوں فوجوں میں مڈبھیڑ ہوگئی اپنے بندے محمد پر نازل فرمائی اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (از انفال ۴۱)۔[1]

۹۸۱۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم نجویہ نائکی، اشعث بن عطاف، ثوری، عرزمی، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔[2]

۹۸۱۸- ابو بکر طلحی، احمد بن حماد بن سفیان کوفی، احمد بن عبدالرحمٰن بن جنہ، محمد، سلمہ، ابو زہراہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ جنت ساتویں آسمان پر ہے۔ اس کے بعد انہوں نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) بے شک نیکوکار نعمتوں کی بہشت میں ہوں گے (از مطففین ۱۸)۔

۹۸۱۹- ابو اسحاق بن حمزہ، ابن زیدان، جعفر بن مروان، ابی ابن فراسہ، ثوری، محمد بن عبیداللہ، عمرو بن شعیب کے والد اور دادا کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ جمرتین کے نزدیک تلبیہ کہتے ہوئے کھڑے ہوئے۔

۹۸۲۰- ابو بکر طلحی، عثمان بن عبیداللہ ابو عمرو طلحی، ابو یحییٰ حمانی، ثوری، ابن خالد کے سلسلہ سند سے عطا کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے

---

[1] سنن أبي داؤد ۲۷۳۸، والمعجم الكبير للطبراني ۱۲/۱۲۹. والمستدرك ۲/۲۲۱. والمصنف لعبد الرزاق ۹۴۸۳.

[2] سنن أبي داؤد ۴۲۲۶. وسنن الترمذي ۱۷۴۲. وسنن ابن ماجة ۳۶۴۷. وسنن النسائي، كتاب الزينة باب ۴۵. ومسند الامام أحمد ۱/۲۰۴، ۲۰۵.

صحابہ پر سب وشتم کرنے والے پر اللہ کی لعنت برستی ہے۔ [1]

۹۸۲۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حارث حربی، محمد بن محمد بن مغیرۃ، نعمان بن عبدالسلام، ثوری، محمد بن جابر، قیس بن طلیق کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے خود یا کسی نے آپ ﷺ سے عضو تناسل کے چھونے کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا وہ تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ [2]

۹۸۲۲-ابواسحاق بن حمزہ، ابوعباس بن سعید، جعفر بن محمد بن مروان، ابراہیم بن فراسہ، ثوری، محمد بن حمید، عمرو بن شعیب عن جدہ عن النبی نقل فرمایا ہے کہ یوم عرفہ میں اکثر آپ دعا میں یہ کلمات ارشاد فرماتے تھے لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیء قدیر۔

۹۸۲۳-ابوبکر طلحی، عبید بن محمد بن صبیح الذیات وابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، سفیان بن وکیع، قبیصہ، ثوری، احمد بن سعید طائفی، ابوسلمہ، عبداللہ بن ہارون، عبداللہ بن عمرو کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے کہ جمعہ اس پر واجب ہے جس کو اس کی آواز پہنچے۔ [3]

۹۸۲۴-ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن عبداللہ نمیر، وابومحمد بن حیان، ابوبکر بن عاصم، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ثوری، آدم بن سلیمان، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) تم اپنے دلوں کی بات کو ظاہر کرو گے تو اور چھپاؤ گے تو خدا تم سے اس کا حساب لے گا پھر وہ جس کی چاہے مغفرت کرے اور جسے چاہے عذاب دے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (از بقرۃ ۲۸۴) تو صحابہ کرام پریشان ہو گئے کہ غیر اختیاری خیالات پر بھی مواخذہ ہوگا۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا تم یہ کہو اے باری تعالیٰ ہم نے آپ کا فرمان سن کر آپ کی اطاعت کی اور آپ کا حکم تسلیم کیا اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) رسول اس کتاب پر جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مؤمن بھی سب خدا پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس کے پیغمبروں میں کچھ فرق نہیں کرتے اور خداوند سے عرض کرتے ہیں کہ ہم نے تیرا حکم سنا اور قبول کیا۔ اے پروردگار ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے، خدا کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا برے کام کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا، اے پروردگار ہم سے بھول چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کرنا، اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا کہ تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور اے پروردگار ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب کر (از البقرۃ آیت ۲۸۵ تا ۲۸۶) [4]

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۱۴۲۔ وتاریخ بغداد ۴/ ۲۴۱ والسنۃ لابن ابی عاصم ۲/ ۴۸۳۔ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۱۔ والکامل لابن عدی ۵/ ۱۸۵۵۔

۲۔ مسند الامام أحمد ۴/ ۲۲۔ وفتح الباری ۱/ ۲۵۳۔ والعلل المتناھیۃ ۱/ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ وتاریخ اصبہان ۲/ ۳۵۳۔ وسنن الدارقطنی ۱/ ۱۴۹۔ والکامل لابن عدی ۱/ ۳۴۴۔

۳۔ سنن أبی داؤد ۱۰۵۶۔ وسنن الدارقطنی ۲/ ۶۔ ومشکاۃ المصابیح ۱۳۷۵۔ وتلخیص الحبیر ۲/ ۶۶۔ وشرح السنۃ ۴/ ۲۲۲۔

۴۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۵۷۔ وسنن الترمذی ۲۹۹۲۔ ومسند الامام أحمد ۱/ ۲۳۳۔ والمستدرک ۲/ ۲۸۶۔ وفتح الباری ۸/ ۲۰۶۔ واتحاف السادۃ المتقین ۷/ ۲۹۷۔

۹۸۲۵- محمد بن عمر بن سلم، محمد بن نہشل بن عبد الواحد بصری، حسن بن حسین ابو علی اسواری، ثوری، آدم بن علی، ابن عمر و سلیمان بن احمد، زکریا ساجی و ابو محمد بن حیان عبد اللہ بن محمد بن زکریا، عمرو بن حفص شیبانی، علاء بن عمرو، ابو اسحاق فزاری، ثوری، آدم بن علی کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ تشریف فرما تھے، آپ کے پاس ابو بکر چادر جسم پر ڈال کر بیٹھے تھے، اچانک حضرت جبرئیل تشریف لائے اور آپ ﷺ سے فرمایا اللہ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور اللہ فرمار ہے ہیں کہ میرا صدیق جسم پر صرف چادر ڈال کر کیوں بیٹھا ہے؟ آپ نے فرمایا اے جبرائیل صدیق فتح مکہ سے قبل کل مال راہ خدا میں خرچ کر چکے ہیں۔ اس کے بعد حضرت جبرائیل نے فرمایا، اے رسول انہیں بھی سلام کہہ دیجئے اور ان سے پوچھئے کہ کیا وہ اس حالت میں اللہ سے راضی ہیں؟ جب آپ ﷺ نے جبرائیل کی یہ بات صدیق کو بتائی تو ان کی آنکھیں پرنم ہوگئیں اور فرمانے لگے اللہ سے ناراض ہونے کی میری کیا مجال ہے۔

۹۸۲۶- ابو بکر طلحی، محمد بن عبد اللہ حضرمی، اسماعیل بن ابی حکم، یحییٰ بن یمان، ثوری آدم بن علی کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے قیامت کے روز ایک شخص کو سفارش کی اجازت دی جائے گی وہ اپنے قبیلے کی سفارش کرے گا پھر دوسرے شخص کو یہی حکم ہوگا، وہ اپنے اہل بیت کی سفارش کرے گا، پھر تیسرے شخص کو یہی حکم ہوگا، وہ اپنے عمل کی بقدر ایک یا دو افراد کی سفارش کر سکے گا سفارش کی اجازت پانے والا گویا اپنے عمل کے بقدر ہی سفارش کر سکے گا۔

۹۸۲۷- ابو الفرج احمد بن جعفر نسائی، یوسف بن یعقوب، قاضی، محمد بن کثیر، ثوری، ابراہیم بن عقبہ، کریب کے سلسلہ سند سے اسامہ بن زید کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ہم آپ کے ساتھ عرفہ سے روانہ ہو کر اس گھاٹی کے نزدیک سے گزرے جس میں امراء کا نزول ہوتا ہے۔ اس جگہ آپ ﷺ نے وضو بنایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز کا وقت ہو چکا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ٹھہر جاؤ، چنانچہ کچھ دیر بعد آپ ﷺ نے مغرب وعشاء کو جمع فرمایا۔

۹۸۲۸- احمد بن قاسم بن الریان، احمد بن محمد بن عیسیٰ برتی، محمد بن غالب، ابو حذیفہ، ثوری، ابراہیم بن یزید جوزی، محمد بن عباد بن جعفر کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے قرآنی آیت "ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین" کی تشریح میں فرمایا اللہ اور یوم آخرت کا منکر شخص اس آیت کا مصداق ہے۔[1]

۹۸۲۹- ابو محمد بن حیان، محمد بن زکریا، ابو حذیفہ، ثوری، ابراہیم کمی، محمد بن عباد کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ سے ارشاد ربانی "من استطاع الیہ سبیلا" کی تشریح پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا سبیل سے توشہ اور سواری پر قدرت مراد ہے۔

۹۸۳۰- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ، ابو کریب، وکیع، ثوری، ابراہیم بن عامر بن مسعود جمحی، عامر بن سعد کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا (وجبت) کچھ دیر کے بعد ایک دوسرا جنازہ آپ کے سامنے سے گزرا لوگوں نے اس کی برائی بیان کی۔ آپ نے فرمایا "وجبت" حاضرین نے آپ ﷺ سے اس جملہ کا مطلب دریافت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے بعض بعض پر گواہ ہیں۔

۹۸۳۱- سلیمان بن احمد ابو احمد حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن عصام بن یزید، عصام بن یزید، سفیان، ابراہیم بن نافع، حسن بن مسلم، عطاء، حضرت ام الدرداء، حضرت ابو الدرداء کی سند سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میزان میں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی شے وزنی نہیں ہے۔[2]

۹۸۳۲- احمد بن قاسم بن ریان، احمد بن محمد بن عیسیٰ البرتی، ابو حذیفہ، ثوری، ابراہیم بن اسماعیل قرشی نے اپنے والد و دادا کے سلسلہ سند

---

[1] الدر المنثور ۲/۵۷۔

[2] مسند الامام احمد ۶/۴۴۸، ۴۵۱۔ وکنز العمال ۵۱۶۱۔

سے نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ نے عبداللہ بن ربیعہ یا ابوربیعہ سے ایک غزوہ کے موقع پر تیس یا چالیس ہزار درہم لئے، واپسی پر آپ ﷺ نے ان کی رقم واپس کرتے ہوئے انہیں یہ دعا دی اللہ تمہارے اہل وعیال میں برکت عطا فرمائے، تمہاری جزا وفا اور تعریف کے علاوہ کچھ نہیں۔

۹۸۳۳-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، ثوری، ابراہیم بن میسرۃ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ہم نے آپ کے ہمراہ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذی الحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

۹۸۳۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن معدان، محمد بن عوف، نصر بن مہاجر مصیصی، بشر بن سری، ثوری، ابراہیم بن میسرہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ ﷺ مدینہ کی کسی گلی میں افسردہ بیٹھے تھے کہ حضرت جبرائیل تشریف لائے اور انہوں نے پریشانی کی وجہ دریافت کی، آپ نے فرمایا کہ میری قوم نے مجھے پریشان کیا ہے حضرت جبرائیل نے آپ سے دریافت کیا کہ میں آپ کو کوئی نشانی دکھاؤں آپ نے اثبات میں جواب دیا اتنے میں وادی کے پیچھے سے آپ کو ایک درخت نظر آیا حضرت جبرائیل نے آپ سے فرمایا آپ اس کو بلائیں۔ چنانچہ آپ نے اس درخت کو بلایا وہ چل کر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اس کے بعد آپ نے اسے اپنی جگہ پر چلے جانے کا حکم دیا تو وہ درخت اپنی جگہ پر چلا گیا۔

۹۸۳۵-ابوبکر محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد الصائغ، قبیصہ ابن عقبہ، ثوری، ابراہیم بن مہاجر، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کے سلسلہ سند سے کعب بن عجرہ کا قول نقل کیا ہے کہ جب قرآن کی یہ آیت ''یا ایھا الذین آمنو صلوا علیه وسلموا تسلیما'' نازل ہوئی تو ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ اس آیت کے ذریعے آپ پر سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا لیکن صلوٰۃ کا طریقہ آپ بتا دیجئے؟ آپ نے فرمایا تم مجھ پر درود ابراہیمی پڑھو۔

۹۸۳۶-ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ثوری، ابراہیم بن عبدالاعلیٰ کے سلسلہ سند سے سوید بن غفلہ کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے حضرت عمر نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور اس کا استلام کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول کریم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۹۸۳۷-سلیمان بن احمد، ابراہیم بن نائلہ، اسماعیل بن عمرو بجلی، ثوری، ابراہیم بن جریر کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو خفین پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

۹۸۳۸-ابواحمد بن محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن یمان، ثوری، ابراہیم بن محمد ابن منکدر، ابیہ کے سلسلہ سند سے مسروق کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرو کو کہتے سنا کہ فرمان نبوی ہے۔ اسلام کی موجودگی میں کوئی گناہ انسان کے لئے ضرر رساں نہیں ہو سکتا جس طرح شرک کی موجودگی میں کوئی عمل انسان کے لئے نفع بخش نہیں ہو سکتا۔

۹۸۳۹-محمد بن مظفر بن عیسیٰ حافظ، محمد بن ابراہیم بن محمد صیرفی، وفا بن سہل ابومحمد، ابوحازم عبدالغفار بن حسن، ثوری، ابراہیم ہجری، ابو احوص کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ ہر مسلمان پر یومیہ صدقہ لازم ہے ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمارے اندر اس کی طاقت کہاں؟ آپ نے فرمایا تمہارا مسلمان سے سلام کرنا مریض کی عیادت کرنا، نماز جنازہ پڑھنا، تکلیف دہ شے کا راستہ سے دفع کرنا اور مسلمان بھائی کی دعوت کرنا یہ سب کچھ صدقہ ہے۔

۹۸۴۰-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، علی بن معبد، عبدالغفار بن دینار حمصی، ثوری ابراہیم ہجری، ابواحوص کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، کافر انسان روز قیامت کی شدت کی وجہ سے پسینہ میں شرابور ہو کر اللہ سے عرض کرے گا۔ اے باری تعالیٰ مجھے دوزخ ہی میں پھینک دے۔[1]

۹۸۴۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن محمد احمد بن حنبل، ابی وابومحمد بن حیان، عبداللہ بن حمدان، موسیٰ بن عبدالرحمن، ابوداؤد حفری، ثوری،

[1] تنزیه الشریعة ۱/۱۵۳. واللآلی المصنوعة ۱/۲۳. وکنز العمال ۳۵۵.

ابراہیم، مسلم بطین، ابوعبدالرحمن سلمی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے کچھ عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہوگیا۔ پھراس کے قریب قریب آپ ﷺ نے کچھ فرمایا۔

۹۸۴۲- ابوبکر طلحی، محمد بن مفضل بن عباس بغدادی، احمد بن عیسیٰ تیمی، عبداللہ بن عبدالرحمن جذری، ثوری، ابراہیم بن ادہم، محمد بن زیاد کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے میں نے آپ ﷺ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا، اے ابوہریرہ میں بھوک کی وجہ سے ایسا کررہا ہوں، آپ کی یہ بات سن کر ابوہریرہ رو پڑے، آپ نے ابوہریرہ کو روتے دیکھ کر ارشاد فرمایا ایسا مت کرو کیونکہ بھوکا شخص روز قیامت کی سختی سے محفوظ رہے گا۔[1]

۹۸۴۳- محمد بن مظفر، محمد بن حمدان، محمد بن عباس، عمرو بن ابی سلمہ وابراہیم بن محمد، علی بن سراج، عمرو بن ابی سلمہ، مصعب بن ماہان، ثوری، ابراہیم بن محمد فزاری، ابان بن ابی عیاش، ابونضرۃ کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ امراء کے ہدایا خیانت پرمبنی ہوتے ہیں۔[2]

۹۸۴۴- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، ثوری، اسماعیل بن امیہ، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے تین درہم کی ڈھال چوری کرنے پر قطع ید فرمایا۔

۹۸۴۵- ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ ابوداؤد حفری، ثوری، اسماعیل بن امیہ، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے کتے کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

۹۸۴۶- ابواسحاق بن حمزہ، محمد بن عمر بن سلم، عبداللہ بن محمد بن عثمان، احمد بن محمد صیرفی، عبیدۃ بن عبداللہ، ابوداؤد حفری، ثوری، اسماعیل بن امیہ، نافع، ابن عمر کے سلسلہ سند سے فرمان رسول ہے کہ جب کسی کو دو شخص قتل کرنے لگیں لیکن پھران میں سے ایک قتل سے ہاتھ کھینچ لے تو قاتل کو قصاصاً قتل کیا جائے گا اور دوسرے کو قید کیا جائے گا۔

۹۸۴۷- حسن بن علی بن وراق، ہیثم بن خلف دوری، ابراہیم بن سعید جوہری، ابواحمد زبیری، ثوری، اسماعیل بن امیہ وایوب، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، یہ لوگ اس کے لئے ہیں اور یہ لوگ اس کے لئے ہیں راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد مسئلہ تقدیر سے مطمئن ہوکر لوگ آپ سے جدا ہو گئے۔[3]

۹۸۴۸- ابواحمد غطریفی، قاسم بن زکریا، محمد بن اسحاق سراج، ابومیمون محمد بن زکریا مصیصی، اشعث ابن شعبہ ابواحمد، ابواسحاق فزاری، ثوری، اسماعیل بن امیہ، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، میں گویا پانی پلا رہا ہوں ایک شخص میرے دائیں طرف ہے، اور ایک مجھ سے بھی کم عمر میرے بائیں جانب کھڑا ہے میں نے پانی کم عمر کو دیدیا مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو پانی دو۔

۹۸۴۹- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ثوری، ابوہاشم کی سند سے عاصم بن لقیط بن صبرہ نے اپنے والد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے لفظ "لاتحسبن" پرفتح (زبر) پڑھا۔

۹۸۵۰- سلیمان بن احمد، حفص بن عمر، قبیصہ، ثوری، اسماعیل بن ابراہیم بن عبداللہ اپنے والد کے سلسلہ سند سے ایک بار اپنے دادا کا

۱۔ کنز العمال ۱۸۶۲۶۔

۲۔ السنن الکبری ۱۰/۱۳۸۔ ومجمع الزوائد ۴/۱۵۱۔ وتلخیص الحبیر ۴/۱۸۹۔ واتحاف السادۃ المتقین ۶/۱۶۲، ۱۶۳۔

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/۳۰۰۔ ومجمع الزوائد ۷/۱۸۶۔ والأحادیث الصحیحۃ ۴۶۔ وتاریخ بغداد ۷/۲۶۳۔

قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ ﷺ نے مجھ سے کچھ قرض لیا، اس کی واپسی پر آپ نے مجھے یہ دعا دی کہ قرض کا عوض حمد اور وفا ہے۔[1]

۹۸۵۱-سلیمان بن احمد، ابو حصین محمد بن حسین، سعید بن عمرو اشعثی، عبثر بن قاسم، سفیان و اعمش، اسماعیل بن مسلم، حسن کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مغفل کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، اگر کتے مخلوقات سے نہ ہوتے تو میں ان کے قتل کا حکم دیتا، پھر بھی تم سیاہ کتے کو قتل کر دو۔[2]

۹۸۵۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، سعید بن عمرو، محمد بن آدم، فضل بن موسیٰ، ثوری، اسماعیل بن مسلم عبدی، ابن سیرین، ابو العجفاء کے سلسلہ سند سے عمر کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو تم غزوہ میں مارے جانے والے کی بابت کہتے ہو کہ فلاں شہید بن کر قتل ہوا اس کی جگہ تم آپ ﷺ والی بات کہو کہ راہ خدا میں شہید ہونے والا یا مرنے والا جنتی ہے۔[3]

۹۸۵۳-ابو بکر طلحی، عثمان بن عبید اللہ طلحی، ابی، ابو اسامہ، ثوری، اسماعیل بن عبدالملک بن رفیع کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار سعید بن جبیر کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے جوتی نکال کر اسے درست کیا۔

۹۸۵۴-عبدالملک بن حسن معدل، یحییٰ بن محمد بختری، شیبان بن فروخ، یحییٰ بن کثیر، ثوری، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم کے سلسلہ سند سے صدیق اکبر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، شرک صفا پہاڑی پر چلنے والی چیونٹی سے بھی زیادہ مخفی شے ہے، ابو بکر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس سے بچاؤ کا کیا طریقہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا "اللھم انی اعوذبک ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک مما تعلم ولا اعلم" پڑھ لیا کرو اس کی وجہ سے شرک کی تمام اقسام سے تمہاری حفاظت ہو جائے گی۔[4]

۹۸۵۵-محمد بن عمر بن سلم، عبداللہ بن محمد بجلی، محمد بن احمد بن ماہان، عبدالصمد بن حسان، ثوری، اسماعیل بن خالد، قیس بن عبداللہ بن مسعود کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ اکثر ذکر اور نماز کے وقت صحابہ کے ساتھ ہی ہوتے تھے۔

۹۸۵۶-محمد بن عمر بن سلم، عبداللہ بن محمد بن علی بجلی، محمد بن احمد بن ماہان، عبدالصمد بن حسان، ثوری، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ہم خبیب کی عیادت کے لئے گئے۔ انہوں نے مرض کی وجہ سے پیٹ میں سات بار داغ دلوائے، خبیب نے ایک دیوار تعمیر ہوتی دیکھ کر فرمایا مٹی کی تعمیر کے علاوہ مسلمان کو ہر شے کے خرچ کرنے پر ثواب ملتا ہے۔

۹۸۵۷-سلیمان بن احمد، حفص بن عمر بن صباح، ابو حذیفہ، ثوری، اسماعیل بن ابی خالد، قیس کے سلسلہ سند سے جریر کا قول نقل کیا ہے، فرمان رسول ہے کہ زمین کا پہلے بایاں حصہ پھر دایاں حصہ خراب ہوگا۔[5]

۹۸۵۸-ابو بکر محمد بن جعفر وراق، احمد بن عمیر بن یوسف منصر بن مرزوق، خالد بن نزار، ثوری، اسماعیل بن ابی خالد کے سلسلہ سند سے ابن ابی اوفیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ قرآن کا یاد کرنا تو میرے بس

---

[1] سنن النسائی، کتاب البیوع باب ۹۷. والسنن الکبری للبیھقی ۳۵۵/۵. والتاریخ الکبیر ۱۰/۵، وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۲۷۲. اتحاف السادۃ المتقین ۱۱۳/۵. ومسند الامام احمد ۳۶/۴. وسنن ابن ماجۃ ۲۴۲۴.

[2] سنن ابی داؤد ۲۸۴۹. وسنن النسائی ۱۸۵/۷ وسنن الترمذی ۱۴۸۶. ۱۴۸۹. وسنن ابن ماجہ ۳۲۰۵. ومسند الامام احمد ۵۶/۵، ۵۷. وسنن الدارمی ۹۰/۲. والسنن الکبری للبیھقی ۱۰/۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۴۹/۱۱. وصحیح ابن حبان ۱۰۸۳. وکشف الخفا ۲۳۲/۲. ومشکاۃ المصابیح ۴۱۰۲.

[3] مسند الامام احمد ۴۸/۱. ومصنف ابن ابی شیبۃ ۳۳۱/۵. ومسند الحمیدی ۲۳.

[4] مجمع الزوائد ۲۲۳/۱۰. واتحاف السادۃ المتقین ۲۷۰/۴. ۳۰۴. ۳۱/۸. وتخریج الاحیاء ۱۲۲/۱.

[5] العلل المتناھیۃ ۳۷۰/۲. ومجمع الزوائد ۲۸۹/۷. وکنز العمال ۳۸۴۸۲.

سے باہر ہے البتہ مجھے کوئی مختصر نصیحت بتادیجئے؟ آپ نے فرمایا تم یہ پڑھا کرو"سبحان اللہ ،الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم "اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ تو اللہ کے لئے ہے میرے لئے کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا تم یہ دعا پڑھو" اللھم اغفرلی وارحمنی وتب علی وارزقنی "اس کے بعد آپ نے فرمایا اس شخص نے دونوں ہاتھ خیر سے بھر لئے ۔[1]

۹۸۵۹-محمد بن احمد بن حسن ،بشر بن موسیٰ ،عبدالصمد بن حسان ،ثوری ،اسماعیل سدی ،ابو ہبیرہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ان کے پاس کسی یتیم کا مال تھا۔انہوں نے اس سے شراب خرید لی۔جب شراب حرام ہوگئی تو وہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا کہ کیا میں اس کا سرکہ بنالوں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ اسے پھینک دو۔

۹۸۶۰-محمد بن احمد بن حمدان ،حسین بن سفیان ،سفیان بن وکیع ،ابی ،ثوری ،اسماعیل سدی ،اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ارشاد رسول ہے قبر میں مردہ کو دفن کرنے کے بعد لوگوں کے چلنے کی آہٹ مردہ سنتا ہے ۔[2]

۹۸۶-ابو محمد بن حیان ،محمد بن صالح ،ورتج ،احمد بن جواس ،اشجعی ،ثوری ،اسماعیل بن مسلم نے مالک بن عمیر کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے والد نے آپ ﷺ کی گستاخی کی ہے لیکن میں نے سے قتل نہیں کیا میری یہ بات آپ ﷺ کو ناگوار نہیں ہوئی۔

۹۸۶۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر ،محمد بن شعیب تاجر ،محمد بن عاصم ،عبدالرزاق ،معمر ،ثوری ،اسماعیل بن رجاء اوس بن ضمعج کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا فرمان رسول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے قوم کا سب سے بڑا قاری ان کا امام ہوگا ۔[3]

۹۸۶۳-سلیمان بن احمد ،علی بن عبدالعزیز ابونعیم وسلیمان بن احمد ،عبداللہ بن محمد بن سعید فریابی ،ثوری ،اسماعیل بن سمیع ،ابوالربیع کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ قول باری تعالیٰ "فلنحیینہ حیاۃ طیبۃ" کے بارے میں امام التفسیر ابن عباس نے فرمایا حیوۃ طیبہ سے دنیا میں رزق حلال مراد ہے۔

۹۸۶۴-احمد بن اسحاق ،محمد بن زکریا ،سلیمان بن احمد ،حفص بن عمر ،ابوحذیفہ ،ثوری ،اسماعیل کوفی ،فضیل بن عمرو ،سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے ،اے لوگو جلد مکہ کی طرف خروج کرو نا معلوم تم کب بیمار یا دوسرے کے محتاج ہوجاؤ۔

۹۸۶۵عبداللہ بن محمد بن جعفر ،عبداللہ بن بندار ،محمد بن مغیرہ ،نعمان بن عبدالسلام ،اسماعیل بن عبداللہ بن رفاعہ نے اپنے والد کے سلسلہ سند سے اپنے دادا کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے۔اے تاجرو! متقی ،صالح اور صدیق تاجر کے علاوہ دوسرے تجار کا قیامت کے روز فاجروں کے ساتھ حشر ہوگا ۔[4]

---

[1] سنن أبي داؤد ۸۳۲. وسنن النسائي ۱۴۳/۲. ومسند الامام أحمد ۳۵۳/۴. والمستدرک ۲۴۱/۱. ومشکاۃ المصابیح ۸۷۹/۱.

[2] المستدرک ۳۷۹/۱. وصحیح ابن حبان ۷۷۷. وتاریخ بغداد ۴۹/۲، ۱۱/۱، ۱۱۱/۲، ۱۱۱/۱۲. واتحاف السادۃ المتقین ۴۱۶/۱۰ والدر المنثور ۸۲/۳. ومجمع الزوائد ۵۳/۳. والترغیب والترھیب ۳۶۵/۴.

[3] سنن أبي داؤد ۵۸۴. وسنن النسائي ۷۹/۲. ومسند الامام أحمد ۱۶۳/۴. ۱۱۸۴. والسنن الکبری للبیھقی ۹۰/۳، ۱۱۹، ۱۲۵، ۱۲۱، ۲۷۳/۵. المعجم الکبیر للطبراني ۲۲۳/۱۷. الاحادیث الصحیحۃ ۱۵۹۵. الاحادیث الضعیفۃ ۶۰۹.

[4] سنن الترمذي ۱۲۱۰. وسنن ابن ماجۃ ۲۱۴۶. والمستدرک ۶/۲. وصحیح ابن حبان ۱۰۹۵. والمعجم الکبیر للطبراني ۳۶/۵. والاحادیث الصحیحۃ ۹۹۴. ۱۴۵۸.

۹۸۶۶-ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن راشد، عبدالرحمن بن عمر بن یزید، عبدالرحمن بن مہدی، ثوری، اسماعیل، عبدالرحمن بن زیاد بن انعم کے سلسلہ سند سے زیاد بن حارث صدائی کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے اذان دینے والا ہی اقامت کا زیادہ مستحق ہے۔[1]

۹۸۶۷-ابوبکر طلحی، حسن بن علی عدوی، داؤد بن حماد ابو حاتم، یحییٰ بن سلیم، ثوری، اسحاق بن یحییٰ ابن طلحہ، عائشہ بنت طلحہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز آپ علیہ السلام میرے ہاں تشریف لائے، آپ نے فرمایا اے عائشہ کاش آج میں ایک کام نہ کرتا، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا آج میں بیت اللہ میں داخل ہوا اور مجھے خوف ہوا کہ کہیں میرے بعد کوئی شخص آئے اور وہ کہے کہ میں حج کر رہا ہوں حالانکہ میں تو بیت اللہ میں داخل نہیں ہوا کیونکہ اس کے دخول کے بجائے اس کا طواف ہم پر فرض ہے۔

۹۸۶۸-ابراہیم بن محمد، محمد بن ابی علی، حسین بن یزداد راسبی، ابوالجہم خلف بن سالم نصیبی، ثوری، اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ بن عبیداللہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کہتے سنا کہ عمرو بن عاص رجل رشید ہے۔

۹۸۶۹-سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ثوری اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ مجھے ایک امیر نے صلوٰۃ استسقاء کے بارے میں معلومات کرنے کے لئے ابن عباس کی خدمت میں بھیجا۔ ابن عباس نے فرمایا آپ ﷺ تواضع کے ساتھ تشریف لائے، اس وقت آپ نے منفرد خطبہ ارشاد فرمایا، دعا کی اور عیدین کی طرح دو رکعت نماز پڑھی، ثوری کہتے ہیں کہ میں نے ان سے سوال کیا کہ نماز قبل الخطبہ ادا کی گئی یا بعد الخطبہ؟ انہوں نے اس کے بابت لاعلمی کا اظہار فرمایا۔

۹۸۷۰-محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد، قبیصہ ابن عقبہ، ثوری، ایوب سختیانی، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ کو حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے دیکھنے کے بعد کبھی بھی اس کا استلام ترک نہیں کیا۔

۹۸۷۱-محمد بن عمیر بن سلم، ابو عباس بن عطا، حسین بن علی، یعلی بن عبید، ایوب، ثوری، عکرمہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حسن وحسین کی طرف سے ایک ایک مینڈھا ذبح کیا۔

۹۸۷۲-ابوبکر بن خلاد، حسن بن علی معمری، عیسیٰ بن یونس، ایوب بن سوید، ثوری، ایوب، عکرمہ، ابن عباس کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنی لڑکی کی شادی کی اس نے انکار کر دیا آپ ﷺ نے اس کا نکاح رد فرما دیا۔

۹۸۷۳-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، ثوری، ایوب بن موسیٰ، عطاء بن مینا نے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ہم نے سورۃ الانشقاق اور سورۃ العلق میں آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔

۹۸۷۴-محمد بن علی بن یحییٰ، صالح بن بشر طبری، عبدالعزیز بن ابان، ثوری، موسیٰ بن عقبہ، ایوب بن موسیٰ، عبدالکریم، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک یہودی اور یہودیہ کو ہموار زمین میں رجم کیا۔

۹۸۷۵-احمد بن محمد بن یوسف، یوسف قاضی، محمد بن کثیر، ثوری، اشعث بن ابی الشعثاء، مسروق نے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے وہاں پر ایک آدمی تھا آپ نے مجھے اسکے سامنے آنے سے منع فرمایا۔

۹۸۷۶-ابو محمد بن حیان، ابو یعلی، صالح بن ابی خداش، وکیع، ثوری، اشعث بن سوار، عدی بن ثابت، براء بن عازب کے سلسلہ سند سے حارث بن عمرو کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے اپنے والد کی بیوی سے شادی کر لی۔ مجھے آپ ﷺ نے اس کے قتل اور اس کے مال کے سلب کا حکم دیا۔

---

[1] سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة باب ۳۰. وسنن الترمذي ۱۹۹. وسنن ابن ماجة ۷۱۷. وسنن الكبرى للبيهقي ۱/ ۳۸۱. والمصنف لابن ابي شيبة ۱/ ۲۱۶. ودلائل النبوة للبيهقي ۴/ ۱۲۷. وتلخيص الحبير ۱/ ۲۰۹.

۹۸۷۷-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن جمال، احمد، قطن بن ابراہیم نیشاپوری جارود بن یزید، ثوری، اشعث بن عبدالملک حرانی، ابن سیرین کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے خفیہ صدقہ کرنا، شکوہ چھپانا اور مصیبت کو ظاہر نہ کرنا نیکی ہے اللہ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کسی بلا پر صبر سے کام لیتا ہے تو میں اس کے عوض اسے بہترین گوشت اور خون عطا کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد وہ صحیح ہو گیا تو معاصی سے پاک ہو جائے گا ورنہ میری رحمت میں پہنچ جائے گا۔[1]

۹۸۷۸-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ عبدالعزیز بن ابان، ثوری، اسود بن قیس عبدی، شیخ ابوعمر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ ﷺ تشریف لے گئے۔ آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا میرے پیچھے کے بجائے میرے آگے چلو کیونکہ میرے پیچھے ملائکہ ہیں۔[2]

۹۸۷۹-عبداللہ بن حسن بن بندار، محمد بن اسماعیل الصائغ، ابوداؤد حفری، ثوری، اسود بن قیس، ثعلبہ بن عباد کے سلسلہ سند سے سمرۃ بن جندب کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے کسوف شمس کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا امابعد۔

۹۸۸۰-ابوالحسن سہل بن عبداللہ بن حفص تستری، حسن بن سہل بن عبدالعزیز مجوز، ابوعاصم، ابوسعید احمد بن اناہ، جعفر بن حرب، محمد بن کثیر، ثوری، اغر بن صباح، خلیفہ بن حصین کے سلسلہ سند سے قیس بن عاصم کا قول نقل کیا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ آپ نے انہیں بیری کے پتوں کے پانی سے غسل کا حکم دیا۔

۹۸۸۱-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد ابن یحییٰ، ثوری، اسلم بن منقری کے سلسلہ سند سے زہیر بن ابی علقمہ ضبعی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ایک شخص کو قبیح حالت میں دیکھ کر اس سے سوال فرمایا کہ کیا تیرے پاس مال ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے پاس مال کی فراوانی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا اثر تجھ پر ظاہر ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ چیز بڑی مرغوب ہے اور وہ مال کے ہوتے ہوئے افلاس ومحتاجی ظاہر کر کے ناشکری کو پسند نہیں کرتا۔[3]

۹۸۸۲-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، ثوری، ایاد بن لقیط کے سلسلہ سند سے ابورمثہ تیمی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں اپنے والد کے ہمراہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے میرے والد ماجد سے سوال کیا کہ یہ آپ کے فرزند ہیں؟ میرے والد نے اثبات میں جواب دیا، اس کے بعد آپ نے فرمایا تم دونوں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھو۔[4]

۹۸۸۳-احمد بن قاسم بن ریان، محمد بن غالب، قبیصہ، ثوری اسامہ بن زید، حسن بن مسلم، طاؤس کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے عباس سے سفر کی نماز کی بابت سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا اللہ کے رسول نے حضر میں چار اور سفر میں دو رکعت پڑھی۔ اس وقت سے ہم اسی پر عمل کرتے چلے آرہے ہیں۔

۹۸۸۴-احمد بن قاسم، عبداللہ بن محمد بن سعید بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے قسم اٹھانا، نوحہ کرنا اور جوابازی اسلام

۱۔ الموضوعات لابن الجوزی ۹/۳. واللآلی المصنوعۃ ۲/۲۱۱. والاحادیث الضعیفۃ ۱۹۱. واتحاف السادۃ المتقین ۱۱۳/۳. ۹/۲۱. ۲۸. ۵۳۲. وتخریج الاحیاء ۲۱۲/۱. والدر المنثور ۴م۳۱. وتذکرۃ الموضوعات ۳۰۰.

۲۔ کنز العمال ۳۱۲۱۸. والجامع الکبیر للسیوطی ۴۴۶۹.

۳۔ سنن الترمذی ۲۰۰۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۱۵/۵. ۱۹/۲۷۹. ۲۸۰، ۲۸۱. ۲۸۴. وشرح السنۃ ۳۸/۱۲. ومسند الامام احمد ۲۱۳/۲. والمستدرک ۱۳۵. وفتح الباری ۲۶۰/۱۰. ومشکاۃ المصابیح ۴۳۵۰. واتحاف السادۃ المتقین ۳۱۱/۲. ومسند الشهاب ۱۰۱). والشکر لابن ابی الدنیا ۳۲،۳۱.

۴۔ مسند الامام احمد ۲۲۷/۲. ۸۱/۵. وسنن ابی داؤد ۴۴۹۵. وشرح السنۃ ۲۳۰/۱۳. والدر المنثور ۲۳۸/۵.

میں ناجائز ہے۔

۹۸۸۵-محمد بن جعفر، احمد بن حنبل، ابونضر، ثوری ابان، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ؑ نے وتر میں قبل الرکوع قنوت پڑھی۔

۹۸۸۶-حسن بن علی بن وراق، قاسم بن زکریا، ابن قبیصہ، ابی ثوری، ایمن بن نابل، قدامہ بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو خاموشی کے ساتھ جمرہ عقبہ کی رمی کرتے دیکھا۔

۹۸۸۷-ابوبکر طلحی، عبداللہ بن ثابت، ابن زنجویہ، فریابی، ثوری، افلح بن حمید کے سلسلہ سند سے قاسم بن محمد کا قول نقل کیا ہے کہ اصحاب رسول کا باہمی اختلاف امت کے لئے رحمت تھا۔

۹۸۸۸-ابومحمد بن حیان، محمد بن شعیب، حسن بن علی خلال، زافر بن سلیمان کوفی، ثوری، اسرائیل، شعیب کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے کہ دو شخص دوزخ سے محفوظ رہیں گے (۱) خوف خدا کی وجہ سے رونے والا (۲) اللہ کی راہ میں شب میں چوکیداری کرنے والا۔[۲]

۹۸۸۹-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ بن صاعد، طاہر بن خالد بن نذار، ابی، سعید بن سالم قداح، ثوری، احوص بن حکیم، خالد بن معدان کے سلسلہ سند سے عبادہ بن صامت کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز آپ ﷺ چادر ڈالے ہوئے باہر تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھائی۔

۹۸۹۰-ابوبکر طلحی، جعفر بن احمد بن عمران، جعفر بن محمد ہمدانی، وکیع، ثوری، ابوعبداللہ، فضیل بن عمرو، ابراہیم کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے ''زوج اور ابوین'' کے مسئلہ میں دیگر فقہاء سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ اس صورت میں والدہ کو میت کے جمیع ترکہ سے تہائی حصہ ملے گا۔

۹۸۹۱-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، واحمد بن جعفر نسائی، یوسف قاضی وسلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، محمد بن کثیر، ثوری، بکیر، عطا کے سلسلہ سند سے عبدالرحمن بن یعمر دؤلی کا قول نقل کیا ہے کہ میں میدان عرفات میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اسی اثنا میں اہل نجد کا وفد آیا ان میں سے ایک نے سب کی طرف سے وکیل بن کر آپ ﷺ سے طریقہ حج کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے ایک شخص کے ذریعے اعلان کرایا کہ نماز فجر سے قبل مزدلفہ میں آنے والے کا حج تام ہو جائے گا، ایام منیٰ تین ہیں اس میں کمی زیادتی کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

۹۸۹۲-ابومحمد بن حیان، اسحاق بن حنبل احمد بن منیع، ابواحمد، ثوری، بکیر بن اخنس، رجل کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ جہت قبلہ کا اعتبار کئے بغیر سواری پر (نفلی) نماز پڑھتے تھے۔

۹۸۹۳-محمد بن احمد بن حسن، ادریس بن عبدالکریم غزی، عمرو بن ایوب، محمد بن حمید، مہران، ثوری کے سلسلہ سند سے یمان بن انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں نے آپ ﷺ کی دعوت کی جب آپ ﷺ دعوت سے فارغ ہو کر واپس جانے لگے تو میں بھی آپ کے ساتھ ہولیا، جب آپ ﷺ باب عائشہ پر پہنچے تو وہاں پر دو شخص موجود تھے، اس وقت قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) نبی کے گھر میں بغیر اجازت کے داخل مت ہوا کرو۔

۹۸۹۴-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، ثوری، جابر، شعبی، وہب بن خنبس کے سلسلہ سند سے آپ ﷺ کا

۱۔ الدر المنثور ۲/۱۵۰. والکامل لابن عدی ۱/۳۷۷.

۲۔ التاریخ الکبیر ۴/۲۳۱. والکامل لابن عدی ۳/۱۰۸۷ والترغیب والترھیب ۲/۲۴۹. وکنز العمال ۵۸۲۶.

ارشاد نقل کیا ہے کہ رمضان کا عمرہ حج کے مساوی ہے۔[1]

۹۸۹۵-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن بشار، ابوعامر، ثوری، یزید بن عبداللہ، جدہ بن بردہ نے ابوموسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ سائل کے آنے پر اس کی طرف متوجہ ہوکر فرماتے اے لوگو اس کی سفارش کرو تمہیں اجر ملے گا، اللہ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہتا ہے فیصلہ صادر فرما دیتا ہے۔[2]

۹۸۹۶-سلیمان بن احمد، محمد بن حسن بن کیسان، ابوحذیفہ، ثوری، برد بن سنان، عطاء، جابر کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ہم قربانی کا گوشت کچھ کھالیتے اور کچھ ذخیرہ اندوزی کر کے رکھ لیتے۔

۹۸۹۷-ابومحمد بن حیان، مخلد بن یزید، ثوری، برد کے سلسلہ سند سے ابوصالح کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ابن عمر کے ساتھ تھا، میں نے رسول اللہ کو یہ کہتے سنا کہ جس نے غلام کو تکلیف دی اس کے طمانچہ مارا اس کا کفارہ اس کی آزادی ہے۔

۹۸۹۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن بشر، ابراہیم بن بسطام، مؤمل، ثوری، بشیر بن سلیمان، سیار، طارق بن شہاب کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے وقوع قیامت، زمین میں دھنسنا، مسخ کیا جانا اور آسمان سے سنگ باری میرے سامنے ہے۔[3]

۹۸۹۹-ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن ابی علی، عمر بن احمد ابوحسین، عبداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط، ثوری، بشیر بن مہاجر، عبداللہ بن یزید نے اپنے والد کے سلسلہ سند سے آپ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اے لوگو سورۃ بقرۃ سیکھو کیونکہ اس کا تعلم باعث برکت اور اس کا ترک باعث ندامت ہے۔[4]

۹۹۰۰-ابراہیم بن محمد، محمد بن ابی علی، سعید بن ابومسلم، یوسف بن سعید بن مسلم، خالد بن عمرو، ثوری، ابن سعید، بشر بن نمیر، قاسم کے سلسلہ سند سے ابوامامہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے کل اگر جہاد شروع ہوگیا تو تم صبح افطار کر کے قوت حاصل کرنا ورنہ روزہ رکھنا۔

۹۹۰۱-احمد بن قاسم بن الریان، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، ثوری، بہز بن حکیم نے اپنے والد کے سلسلہ سند سے اپنے دادا کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں نے خدمت اقدس میں عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمارے لئے صحبت کس کس سے جائز ہے؟ آپ نے فرمایا تمہارے لئے اپنی اہلیہ یا باندی سے صحبت جائز ہے لیکن ان سے بھی خلوت میں جائز ہے اور خلوت میں بھی باپردہ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الحج ۲۲۲. وسنن ابی داؤد، کتاب المناسک باب ۷۹. وسنن الترمذی ۹۳۹. وسنن ابن ماجة ۲۹۹۱. ۲۹۹۵. ومسند الامام احمد ۳۰۸/۱. ۳۵۲/۳. ۳۶۱. ۳۹۷، ۱۷۷/۴، ۱۸۶، ۴۰۶/۶. وسنن الدارمی ۵۲/۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۳/۱. ۱۴۴/۱۱. ۱۷۹. ۱۵۶/۱۷. والکنی للدولابی ۱۶۲/۲. وفتح الباری ۱۱۳/۴ والترغیب والترهیب ۱۸۴/۲.

۲۔ صحیح البخاری ۱۴۰/۲، ۱۳/۸. ۱۵۴، ۷۱/۹. وسنن ابی داؤد ۵۱۳۲. وسنن النسائی ۷۸/۵. ومسند الامام احمد ۴۰۴/۴، ۴۰۹. والسنن الکبری للبیهقی ۱۶۷/۸. وشرح السنة ۴۷/۱۳. ومشکاة المصابیح ۴۹۵۶. واتحاف السادة المتقین ۲۷۳/۶. ومکارم الاخلاق للخرائطی ۷۵، ۷۶.

۳۔ سنن ابن ماجة ۴۰۵۹. والاحادیث الصحیحة ۱۷۸۷.

۴۔ مسند الامام احمد ۳۵۲/۵، ومجمع الزوائد ۱۵۹/۷. وکشف الخفا ۹۶/۲. والکامل لابن عدی ۳۵۴/۲. ۱۸۷۴/۵. وعلل الحدیث للرازی ۱۹۷۰.

جگہ حاضر ناظر ہے۔[1]

٩٩٠٢-ابوبکر طلحی، عبداللہ بن احمد بن اسید، محمد بن عصام بن یزید، ابی، سفیان، بدیل، زہری، عباد بن تمیم نے اپنے والد کے سلسلہ سند سے آپ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اے عربو! میں تمہارے بابت سب سے زیادہ ریاء اور شہوت خفیہ سے خوف زدہ ہوں۔[2]

٩٩٠٣-ابراہیم بن محمد، ابوعلی بن ابراہیم، اسید بن عاصم، سلیمان، شاذکونی، عبدالرحمٰن بن مہدی، ثوری، بدیل، عبداللہ بن شقیق عقیلی میسرۃ فجر کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ انبیاء کی فہرست میں آپ کا نام کب لکھا گیا؟ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے اس سوال سے منع کیا لیکن آپ ﷺ نے لوگوں کو منع کرتے ہوئے فرمایا جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے اس وقت سے میرے نام پر نبوت لکھ دی گئی تھی۔

٩٩٠٤-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، احمد بن منصور، یزید بن حباب، ثوری، توبہ عنبری، سلامہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ ایک سفید بکری کا ذبح دو کالی بکریوں کے ذبح سے افضل ہے۔[3]

٩٩٠٥-عبداللہ بن محمد ابوبکر، عبداللہ بن محمد بن نعمان، ابونعیم، ثوری، ثویۃ العنبری، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ وہ چٹائی پر نماز پڑھتے تھے اور اسی پر اپنی پیشانی رکھتے تھے۔

٩٩٠٦-ابوبکر، عبداللہ، ابونعیم، ثوری، توبۃ العنبری، عکرمہ بن خالد، عبداللہ بن عمار، کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر کو سفید فرش پر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

٩٩٠٧-ابراہیم بن محمد، ابوجعفر محمد بن علی، ابوطالب بن سوادۃ، عبداللہ بن ابراہیم، سلمہ، خلاد بن یحییٰ، ثوری، تمام بن نجیح، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ کے سامنے سترہ نصب کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی اور گدھا سترہ کے آگے سے گزرا۔

٩٩٠٨-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمود بن محمد واسطی، قاسم بن سعید بن مسیب، مصعب بن مقدام، ثوری، ابومقدام ثابت بن ہرمز، زید بن وھب کے سلسلہ سند سے عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال پر بنی تمیم سے زیادہ بھاری کوئی نہیں ہوگا اور اس کا خروج اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ مؤمن کیلئے سب سے زیادہ پسندیدہ امر اس دنیا سے اٹھ جانا نہ ہو جائے۔[4]

٩٩٠٩-حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، اسماعیل بن منصور، ثوری، ثابت بن عبید، عدی بن دینار کے سلسلہ سند سے ام قیس بنت محصن کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ سے دم حیض سے ناپاک شدہ کپڑے کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا کہ اسے بیری کے پانی سے دھولو۔[5]

---

[1] سنن أبی داؤد ٣٠١٧. وسنن الترمذی ٢٧٩٣. وسنن ابن ماجة ١٩٢٠. ومسند الامام أحمد ٣/٣/٥. والسنن الكبرى للبيهقی ١٩٩/١. ٢٢٥/٢. ٩٣/٧. والمستدرك ١٨٠/٣. وكشف الخفا ٥٩/١. وفتح الباری ٨٦/١.

[2] الكامل لابن عدی ١٥٢٩/٣. وتاريخ أصبهان للمصنف ٦٦/٢. وامالی الشجری ٢٢١/٢. ومجمع الزوائد ٢٥٥/٦. والمطالب العالية ٣٢٠٧. وتخريج الاحياء ٢١٣/٢.

[3] مسند الامام أحمد ٤١٧/٢. والمستدرك ٢٢٧/٣. والسنن الكبرى للبيهقی ٢٧٣/٩. ومجمع الزوائد ١٨/٣. وتلخيص الحبير ١٣٢/٣.

[4] تاريخ بغداد ١٣, ١١١.

[5] سنن ابن ماجة ٦٢٨. وسنن الدارمی ٢٣٠/١. وصحيح ابن حبان ٢٣٥. والمصنف لعبد الرزاق ١٢٢٦. وصحيح ابن خزيمة ٢٧٧. وكنز العمال ٢٧٢٨٣.

۹۹۱۰-ابو بکر طلحی، احمد بن عبد الرحیم بن رحیم، عمر زاودی، ابی، ثوری، ابوحمزہ ثمالی، اصبغ کے سلسلہ سند سے علی کا قول نقل کیا ہے کہ مجلس کے اختتام پر یہ دعا" سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمدللہ رب العالمین" اپنے پڑھنے والے کیلئے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

۹۹۱۱-احمد بن قاسم بن ریان، عبد اللہ بن محمد بن سعید، ابن ابی مریم، فریابی، ثوری، ثور بن یزید، خالد بن معدان کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ پیر و جمعرات کے روز روزہ رکھنے میں غور کرتے تھے۔

۹۹۱۲-سلیمان بن احمد، حسن بن عباس، عبد الرحمن بن سلم، حسن بن علی بن میسرۃ، سلمۃ بن فضل، ثوری، ثویر بن ابی فاختہ نے اپنے والد کے سلسلہ سند سے علی کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے طہارۃ نماز کی چابی، تکبیر اس کی تحریم اور سلام اس کی تحلیل ہے[1]

۹۹۱۳-سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، ثوری، جبلہ بن تیم کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل ہے متکبر شخص کو اللہ رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا[2]

۹۹۱۴-ابو بکر محمد بن حسن، محمد بن غالب بن قبیصہ، ثوری، جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالہ سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ قیامت کے ذکر کے وقت آپ ﷺ کا چہرہ سرخ اور آپ کے غضب میں اضافہ ہو جاتا۔

۹۹۱۵-ابو بکر محمد بن حسن، احمد بن قاسم، محمد بن غالب، قبیصہ، ثوری، جعفر بن برقان، یزید بن اصم، ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے آپ کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اجسام اور شکلوں کے بجائے تمہارے قلوب کو دیکھتا ہے۔

۹۹۱۶-سلیمان بن احمد، حفص بن عمر، قبیصہ، ثوری، جعفر بن میمون، ابو عثمان نہدی کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میرے ذریعے آپ ﷺ نے اعلان کرایا کہ نماز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت لازمی ہے۔

۹۹۱۷-سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، ابو کریب، معاویہ بن ہشام، ثوری، جعفر بن عمران کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے دس سال آپ ﷺ کی خدمت کی، آپ نے کسی چیز پر کبھی بھی مجھے ملامت نہیں کی بلکہ آپ ﷺ نے بعض موقعوں پر اپنے اہل وعیال کو بھی اس سے منع کر دیا۔

۹۹۱۸-ابو محمد بن حیان، ابو علی بن ابراہیم، محمد بن ہیثم عکبری، حامد بن یحییٰ، عبد الرزاق، سفیان بن سعید، ابن سلیمان بصری، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے دس سال حضور ﷺ کی خدمت کی، بعض مرتبہ آپ کے اہل خانہ نے مجھے کچھ کہا تو آپ نے ان کو منع کر دیا۔

۹۹۱۹-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ثوری، منصور، ابو وائل کے سلسلہ سند سے عبد اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ سے زمانہ جاہلیت کے اعمال پر مؤاخذہ کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا اچھے طریقے سے اسلام لانے والے سے جاہلیت کے اعمال کے بارے میں مؤاخذہ نہیں ہوگا ورنہ ہوگا[3]

۹۹۲۰-سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو حذیفہ، ثوری، منصور، ابو وائل کے سلسلہ سند سے عبد اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے

۱۔ سنن أبی داؤد، کتاب الطهارة باب ۳۱. وسنن الترمذی ۲۳۸/۳. وسنن ابن ماجة ۲۷۵. والسنن الکبری للبیهقی ۸۵/۲، ۳۸۰. المصنف لعبد الرزاق ۲۵۳۹، والمصنف ابن أبی شیبة ۲۲۹/۱. وسنن الدارقطنی ۳۵۹/۱، ۳۷۹.

۲۔ صحیح البخاری ۱۸۲،۷/۵، ۱۸۳. وصحیح مسلم، کتاب اللباس ۴۲. وفتح الباری ۱۹/۷، ۲۳۵/۱۰.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۹۰، وفتح الباری ۲۶۵/۱۲.

جنت ودوزخ تمہاری جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔[1]

۹۹۲۱- احمد بن قاسم بن ریان، احمد بن محمد بن عیسیٰ برتی، ابوحذیفہ، ثوری، منصور، ابووائل کے سلسلہ سند سے قیس بن ابوعرعرۃ کا قول نقل کیا ہے کہ جب آپ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اس وقت ہم غلاموں کی خرید وفروخت کرتے تھے اور ہم سماسرۃ کے نام سے مشہور تھے۔ آپ نے ہمارے اس نام کو اچھے نام سے تبدیل کر کے فرمایا اے تاجروں کی جماعت تمہاری یہ بیع لغویات اور قسموں کی وجہ سے خراب ہوگئی ہے لہٰذا صدقہ کے ذریعے سے تم اس کی اصلاح کرو۔[2]

۹۹۲۲- حبیب بن حسن فاروق خطابی، ابومسلم کشی، ابوعاصم، ثوری، منصور، ابراہیم، عبیدۃ، عبداللہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک کتابی شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ اے محمد، اللہ نے آسمانوں، پہاڑوں، درختوں، پانی اور مٹی کو انگلی پر رکھا اور اس کے بعد کہا کہ میں بادشاہ ہوں، اس کی یہ بات سن کر آپ ﷺ خوب مسکرائے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) ''اور انہوں نے خدا کی قدر شناسی جیسی کرنی چاہیے تھی نہیں کی اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی (از زمر آیت ۶۷)۔

۹۹۲۳- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، وفاروق خطابی، محمد بن حیان، محمد بن کثیر، ثوری، منصور، ابراہیم، عبیدۃ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر اس کے بعد والا پھر اس کے بعد والا اس کے بعد ایک ایسی قوم آئے گی ان کی گواہی قسم سے اور قسم گواہی سے سبقت کرے گی۔

۹۹۲۴- سلیمان بن احمد بن یزید سجستانی، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، عباد بن کثیر رملی، ثوری، منصور، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے فرائض اسلام کے بعد کسب حلال کا درجہ ہے۔[3]

۹۹۲۵- احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، عمرو بن خالد مصری، عیسیٰ بن یونس، ثوری، منصور، ہلال بن یساف، اغر کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ کلمہ شہادت کا ورد انسان کے لئے روز قیامت ناجی ہوگا۔[4]

۹۹۲۶- سلیمان بن احمد، ابوزنباع، احمد بن رشدین، روح بن صلاح، ثوری، منصور، ربعی کے سلسلہ سند سے حذیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جس میں صرف تین چیزیں باعث عزت ہوں گی (۱) ہمدرد بھائی (۲) حلال دولت (۳) سنت رسول۔

۹۹۲۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن معدان، عصام بن رواد، ابی، ثوری، منصور، ربعی کے سلسلہ سند سے حذیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے ۱۵۰ھ میں انسان اولاد کی بجائے جانوروں کی پرورش کرے گا۔[5]

۹۹۲۸- سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابوربیع سلیمان بن داؤد اسکندری، ثوری، منصور، مجاہد کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے اللہ نے حضرت موسیٰ سے بذریعہ وحی فرمایا اے میرے کلیم رضا، بالقضا کے ذریعے آپ میرا زیادہ سے زیادہ قرب حاصل کر سکتے ہو۔ اور کبر سب سے زیادہ آپ کی حسنات کے لئے قاطع ہے، اے میرے کلیم اگر تو میری مخلوق

۱۔ صحیح البخاری ۱۲۷/۸. وفتح الباری ۳۲۱/۱۱.

۲۔ سنن أبي داؤد ۳۳۲۶. وسنن ابن ماجة ۲۱۴۵. وسنن النسائی ۱۴/۷. والمستدرک ۶/۲. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۲۹۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۶/۵. ۳۵۷/۱۸. والصغیر ۵۰/۱. وکنز العمال ۹۳۳۱.

۳۔ کشف الخفا ۱۶۲/۲. وتذکرة الموضوعات ۱۳۳.

۴۔ الاحادیث الصحیحة ۱۹۳. والدر المنثور ۶۳/۶. والاسماء والصفات للبیهقی ۱۰۵.

۵۔ اللآلی المصنوعة ۹۸/۲. وتاریخ بغداد ۹/۳. والضعفاء للعقیلی ۹۹/۲. ومیزان الاعتدال ۲۷۹۵.

کے سامنے جھک گیا تو میں تجھ سے ناراض ہو جاؤں گا۔ دنیا کے سامنے دین کو ہلاکت خیال کرو ورنہ میری اطاعت کے دروازے تیرے لئے بند ہو جائیں گے۔ اے میرے کلیم گناہ گار مومن کو میری طرف سے خوشخبری اور صالح متکبروں کو میری طرف سے خطرے کی خوشخبری سنا دو۔

۹۹۲۹- احمد بن قاسم بن ریان، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، ثوری، اعمش، ابو وائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ خواتین آپس میں ایک دوسرے کے سامنے اپنے شوہر کی باتیں مت ظاہر کریں گویا وہ انہیں دیکھ رہی ہیں۔ [1]

۹۹۳۰- محمد بن حسن، محمد بن جعفر قتات، ابو نعیم، ثوری، اعمش، ابو وائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کا حساب کیا جائے گا۔

۹۹۳۱- فاروق خطابی، محمد بن محمد حیان، محمد بن کثیر ثوری، اعمش، ابو وائل کے سلسلہ سند سے ابو موسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ شجاعت، حمیت اور ریا میں ہونے والوں میں سے کون سا شخص راہ خدا میں قتل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا "اعلاء کلمة الله" کے لئے لڑنے والا شخص راہ خدا میں قتل ہونے والا ہے۔ [2]

۹۹۳۲- عبداللہ بن حسن بن بندار، محمد بن اسماعیل صائغ، قبیصہ، ثوری، اعمش، ابو وائل نے عبداللہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے کوئی شخص بھی یونس بن متیٰ سے افضل ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ [3]

۹۹۳۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر قتات، ابو نعیم، ثوری، اعمش، ابو وائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے تین افراد کی موجودگی میں دو کے لئے سرگوشی کرنا شرعاً ممنوع ہے کیونکہ اس میں تیسرے کی ذلت ہے۔ [4]

۹۹۳۴- محمد بن عیسیٰ ادیب، محمد بن ابراہیم بن زیاد، عبداللہ بن عمران، یحییٰ بن ضریس، ثوری، اعمش، ابو وائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ داعی کی دعوت قبول کرو ہادی کا ہدیہ واپس مت کرو اور مسلمانوں کو مت مارو۔ [5]

۹۹۳۵- محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن حفص اوسائی، ابی، ابن حمیر، ثوری، اعمش، شقیق ابو وائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے قرآن کی آیت (لیوفیهم اجورهم و یزیدهم من فضله) کی تشریح میں فرمایا اجورھم سے لوگوں کا دخول جنت مراد ہے اور زیادتی سے دوزخ واجب ہونے والے انسان کے لئے اس شخص کی شفاعت مراد ہے جس کے ساتھ دوزخی نے کوئی نیکی کی ہوگی۔ [6]

۹۹۳۶- احمد بن ابراہیم بن یوسف، عمران بن عبدالرحیم، حسین بن حفص، ثوری، اعمش، ابو وائل انصاری کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آخرت میں ایک صاحب ثروت سردار شخص کا حساب کرتے ہوئے اللہ فرمائے گا کہ اس کی نیکی تلاش کرو لیکن اس کا نامہ اعمال نیکیوں

۱۔ صحیح البخاری ۷/۴۹، ۵۰. وسنن أبی داؤد، کتاب النکاح باب ۴۳. وسنن الترمذی ۲۷۹۲. وفتح الباری ۹/۳۳۸.

۲۔ صحیح البخاری ۱/۴۳، ۴/۲۵، ۱۰۵، ۹/۱۶۶. وصحیح مسلم، کتاب الامارة ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱. وفتح الباری ۱/۱۱، ۲۲۲، ۶/۲۷، ۲۸.

۳۔ سنن الترمذی ۱۸۴۳. ومسند الامام أحمد ۱/۲۴۲، ۲۹۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۸۵. ومجمع الزوائد ۸/۲۰۹. والدر المنثور ۲/۲۴۳، وکنز العمال ۳۵۵۷۵.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب السلام ۳۷، ۳۸. وصحیح البخاری ۸/۸۰. وسبق تخریجه فی الجزء الرابع.

۵۔ مسند الامام أحمد ۱/۴۰۴. ومجمع الزوائد ۴/۵۲. والأدب المفرد ۱۵۷.

۶۔ مجمع الزوائد ۶/۱۳. والسنة لابن أبی عاصم ۲/۴۰۸. واتحاف السادة المتقین ۶/۱۹۹. وتفسیر ابن کثیر ۲/۴۴۳.

سے خالی ہوگا البتہ اس نے دنیا میں اپنے نوکروں سے کہا ہوگا کہ مالدار کو پکڑلو اور غریب سے چشم پوشی کرو۔ اس کی صرف اس بات پر اللہ کی طرف سے اعلان ہوگا کہ میں چشم پوشی کا اس سے زیادہ حقدار ہوں لہٰذا اس کے لئے معافی کا اعلان ہو جائے گا۔

۹۹۳۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، ثوری، اعمش، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ اس دنیا سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ آپ کی زرہ تیس صاعوں کے عوض ایک شخص کے پاس رہن کے طور پر رکھی تھی۔

۹۹۳۸- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، ثوری، اعمش، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ اس دنیا سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ آپ کی زرہ تیس صاعوں کے عوض ایک شخص کے پاس رہن کے طور پر رکھی ہوئی تھی۔

۹۹۳۹- سلیمان بن احمد، محمد بن حسن بن کیسان سعید بن سلام عطار، ثوری، اعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے عباس بن ربیعہ نے حضرت فاروق اعظم کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو تواضع اختیار کرو کیونکہ آپ نے فرمایا متواضع شخص کو اللہ بلندی عطا کرتا ہے نیز فرمایا بیدار ہو جاؤ اس سے انشاء اللہ تمہیں بلندی حاصل ہوگی اور تم اپنے کو حقیر خیال کرو لیکن لوگوں کی نظر میں تم بہت عظیم الشان ہوگے۔ متکبر انسان کو اللہ پست کرتا ہے وہ اپنے زعم میں بہت بڑا ہوتا ہے لیکن لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ حقیر ہوتا ہے حتیٰ کہ کتوں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔[1]

۹۹۴۰- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی وحفص بن عمر، قبیصہ، ثوری، اعمش ابو صالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد رسول ہے روز قیامت کوئی بھی اپنے اعمال کی وجہ سے نجات نہیں پائے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ بھی؟ آپ نے فرمایا کہ میں بھی جب تک فضل الٰہی میرے ساتھ شامل نہ ہو۔[2]

۹۹۴۱- احمد بن قاسم، عبداللہ بن محمد بن ابی مریم، فریابی، ثوری، اعمش، عمرو بن مرۃ، خیثمہ کے سلسلہ سند سے عدی بن حاتم کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ایک کھجور کے ذریعے آگ سے بچو ورنہ اچھی بات کہہ کر آگ سے بچو۔

۹۹۴۲- ابو احمد محمد بن احمد بن اسحاق، احمد بن سہل بن ایوب، خالد بن یزید عمری، ثوری، شریک، سفیان بن عیینہ، سلیمان اعمش، خیثمہ کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے اللہ کو ناراض کر کے کسی کو خوش مت کرو اللہ کے فضل پر کسی کی تعریف مت کرو۔ جو شے تجھ کو نہیں ملی اس پر کسی کو برا بھلا نہ کہو، کیونکہ کسی کو خدا کا عطا کردہ رزق کسی کے حرص کرنے سے اٹھ نہیں جاتا۔ نہ کسی ناپسند کرنے والے کی وجہ سے وہ چھنتا ہے۔ اللہ نے اپنے عدل اور انصاف کے ساتھ فراخی اور کشادگی، رضا اور یقین میں رکھی ہے۔ اور رنج وغم کو شک اور حسد میں رکھا ہے۔[3]

۹۹۴۳- محمد بن اسحاق بن ابراہیم اھوازی، ابو عبیدہ عسکری، مسدد، یحییٰ ثوری، اعمش، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے کدو اور تارکول والے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

۹۹۴۴- محمد بن احمد بن حسن، علی بن حسن بن سلیمان، ابوحمہ، ابوقرہ، ثوری، اعمش، سلیمان بن مسہر، خراشہ بن حر کے سلسلہ سند سے ابوذر کا

۱۔ الترغیب والترہیب ۳/۵۶۰، ۴/۱۹۷۔ ومجمع الزوائد ۸/۸۲۔ واتحاف السادۃ المتقین ۱/۲۹۵، ۷/۱۲۵، ۸/۳۵۱، ۳۵۴، ۹/۳۵۱، ۲۰۹۔ وفتح الباری ۱۱/۳۴۷ ومشکاۃ المصابیح ۵۱۱۹۔ والعلل المتناھیۃ ۲/۳۲۶۔ واللآلی المصنوعۃ ۲/۱۲۸۔ وکشف الخفا ۲/۳۳۵۔

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/۳۴۴، ۵۱۹۔ وفتح الباری ۱۱/۲۹۵۔ واتحاف السادۃ المتقین ۸/۴۱۶، ۹/۱۸۴، وکنز العمال ۵۳۹۷۔

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۴۹ ومجمع الزوائد ۴/۷۱ والترغیب والترہیب ۲/۵۴۰۔ وکنز العمال ۵۹۶۱۔

قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین افراد سے نہ کلام کرے گا اور نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے گا اور ان کو عذاب الیم ہوگا (۱) احسان جتا کر خرچ کرنے والا (۲) ٹخنوں سے نیچے شلوار کرنے والا (۳) جھوٹی قسم کھا کر سامان فروخت کرنے والا۔[۱]

۹۹۳۵-احمد بن اسحاق، محمد بن زکریا، ابوحذیفہ، ثوری، اعمش، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے کہ حسبنا اللہ و نعم الوکیل کا ورد کیا کرو۔[۲]

۹۹۳۶-محمد بن احمد بن حسن، یحییٰ بن عبدان، اسحاق بن عبداللہ، حفص بن عبدالرحمٰن، ثوری، اعمش، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ سے سوال کیا، آپ نے فرمایا تم مجھ سے سوال کرتے ہو جبکہ اللہ نے میرے لئے بخل کا انکار کر دیا ہے۔

۹۹۳۷-محمد بن مظفر، محمد بن حسین بن حفص، احمد بن عثمان اودی، محمود بن میمون البنا، ثوری، اعمش، منہال بن عمرو، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے میری انگوٹھی کے بقدر قوم عاد پر ہوا چلائی گئی تھی۔[۳]

۹۹۳۸-ابوسعید احمد بن ابنا بن شیبان، جعفر بن محمد بن حرب عبادانی، محمد بن کثیر، ثوری، اعمش، ابوحازم کے سلسلہ سند سے ابوہریرۃ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے کبھی کھانے میں عیب جوئی نہیں کی اگر طبیعت نے چاہا تو تناول فرمالیا ورنہ چھوڑ دیا۔

۹۹۳۹-فاروق خطابی، محمد بن محمد بن حیان، محمد بن کثیر، ثوری، اعمش، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے عنقریب غیر پسندیدہ امور کا ظہور ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس وقت ہمیں کیا حکم ہے؟ آپ نے رمایا اس وقت تم حقوق اللہ کی پابندی کرنا اور اپنے حقوق اللہ سے مانگتے رہنا۔[۴]

۹۹۵۰-احمد بن اسحاق، محمد بن زکریا، ابوحذیفہ، ثوری، اعمش، سالم بن ابی جعد، ابوامامۃ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ایک خاتون کو دیکھا۔ اس کا چھوٹا بچہ اس کی گود میں تھا اور باقی اس کے اردگرد چل رہے تھے، آپ نے فرمایا ایسی خواتین اگر شوہر کی ناشکری نہ کریں تو وہ جنتی ہیں۔

۹۹۵-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، سلیمان بن احمد، ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، روح بن عصام، ابی، ثوری، اعمش، شمر بن عطیہ شمر بن حوشب، ام الدرداء کے سلسلہ سند سے ابودرداء کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے آخرت میں قاتل اور اسے حکم دینے والے دونوں کو عذاب ہوگا۔[۵]

---

[۱] صحیح البخاری ۱۴۸/۳، ۹/۲۳۳، ۹۹، ۱۶۳. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۷۱. ۱۷۲. ۱۷۳. ۱۷۳ مکرر، فتح الباری ۳۳/۵، ۲۰۱/۱۳، ۲۰۲.

[۲] صحیح ابن حبان ۲۵۶۹. والمستدرک ۵۵۹/۳. وسنن الترمذی ۲۴۳۱. ومسند الامام احمد ۳۲۶/۱. ۳۷۴/۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۴۸/۱۲. واتحاف السادۃ المتقین ۲۵۰/۱۰. وفتح الباری ۳۹۸/۱۱. والدر المنثور ۳۸۱/۳. ۳۳۷/۵.

[۳] المستدرک ۳۵۵/۲.

[۴] السنن الکبری للبیہقی ۱۵۷/۸. ودلائل النبوۃ لہ ۵۲۲/۶.

[۵] کنز العمال ۳۹۹۳۳.

۹۹۵۲-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ ابونعیم واحمد بن قاسم محمد بن قاسم محمد بن یونس، ابوداؤد طیالسی ،ثوری، ابواسحاق، براء کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ سفر سے واپسی پر فرماتے آئبون تائبون لربنا حامدون۔[1]

۹۹۵۳-حبیب بن حسن، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، ابوعاصم نبیل ،ثوری، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے براء کا قول نقل کیا ہے کہ آپ حنین کے روز فرمارہے تھے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب (میں نبی ہوں اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں ابن عبدالمطلب ہوں)۔[2]

۹۹۵۴-احمد بن قاسم، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم ،فریابی ،ثوری، ابواسحاق، براء کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپ کو ریشمی سوٹ ہدیتاً پیش کیا گیا۔ صحابہ کرام اسے چھونے لگے اور اس کے ملائم ہونے پر حیران ہونے لگے، آپ نے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ عمدہ اور ملائم ہوں گے۔[3]

۹۹۵۵-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم ،فریابی ،ثوری، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے براء بن عازب کا قول نقل کیا ہے کہ خندق کے روز آپ نے یہ اشعار پڑھے (۱) مشیت الٰہی کے بغیر نہ ہم صراط مستقیم پر چل سکتے تھے نہ صدقہ کر سکتے تھے اور نہ نماز پڑھ سکتے تھے (۲) اے باری تعالیٰ ہم پر سکینہ نازل فرما اور قیامت کے روز ہمیں ثابت قدمی عطا فرما (۳) کچھ لوگوں نے بغاوت کرتے ہوئے جب فتنہ برپا کرنے کا ارادہ کیا تو ہم نے انکار کر دیا۔

۹۹۵۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن معدان ابراہیم بن سعید جوہری، ابواحمد زبیری ،ثوری، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے براء کا قول نقل کیا ہے کہ ایک انصاری نے حضرت عباس کو قید کر کے آپ کے سامنے پیش کر دیا۔ حضرت عباس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس نے مجھے گرفتار نہیں کیا بلکہ قوم کے ایک ہیبتناک فرد نے مجھے گرفتار کیا ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تمہاری مدد فرمائے گا۔

۹۹۵۷-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابونعیم، سلیمان بن احمد، اسحاق بن عبدالرزاق ،ثوری، ابواسحاق، عبداللہ بن یزید کے سلسلہ سند سے براء کا قول نقل کیا ہے کہ ہم نماز میں ہر رکن آپ ﷺ کے بعد ادا کرتے تھے۔

۹۹۵۸-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ وسلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم ،ثوری، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے سلیمان بن صرد کا قول نقل کیا ہے کہ احزاب کے روز آپ ﷺ کی زبان مبارک پر یہ کلمات جاری تھے"الان نغزوهم ولا یغزونا" (اب ہم ان سے جنگ کریں گے اور وہ ہم سے جنگ نہیں کریں گے۔

۹۹۵۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، قاسم بن یحییٰ بن نصر، ابوعبدالرحمٰن ازرمی، زید بن حباب ،ثوری، ابواسحاق، ابواحوص کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، اے لوگو قرآن اور شہد کو مضبوطی کے ساتھ پکڑلو۔[4]

۹۹۶۰-ابومحمد بن حیان، محمد بن محمد بن سلیمان، محمود بن ربیع بن حکم، حارث بن منصور، بحر ،ثوری، ابواسحاق، ابواحوص کے سلسلہ سند سے

۱۔ صحیح البخاری ۹/۳، ۲۹/۴، ۹۳، ۵/۶، ۱۳۲/۵، ۲۱۹/۷، ۵۲/۸، ۱۰۲. وصحیح مسلم، کتاب الحج ۴۲۸، ۴۲۹. وفتح الباری ۶۱۸/۳، ۱۳۵/۶، ۱۹۳. ۱۰۴/۷، ۳۹۸/۱۰. ۵۷۹، ۱۸۸/۱۱.

۲۔ صحیح البخاری ۳۷/۴، ۵۲، ۸۱، ۱۹۵، ۲۲۳، ۱۹۵/۵. وصحیح مسلم، کتاب الجہاد ۷۸، ۷۹، ۸۰، وفتح الباری ۲۸/۸، ۱۹/۱۲.

۳۔ صحیح البخاری ۴۳/۵ وصحیح مسلم، کتاب الفضائل الصحابة ۱۲۶. وفتح الباری ۱۲۲/۷.

۴۔ سنن ابن ماجة ۳۴۵۲ والمستدرک ۲۰۰/۴، ۴۰۳. وفتح الباری ۱۷۰/۱۰ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳۴۴/۹، وتاریخ بغداد ۳۸۵/۱۱. وکشف الخفا ۱۳۲/۲.

عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک قوم کے بابت نماز جمعہ ادا نہ کرنے کے بارے میں آپ کو اطلاع ہوئی، آپ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ میرا دل کرتا ہے کہ کسی کو امام بنا کر ان کے گھروں کو جا کر آگ لگادوں۔[1]

۹۹۶۱-سلیمان بن احمد، عبدالوہاب بن رواحہ، ابو کریب، معاویہ بن ہشام، ثوری، ابو اسحاق، عبداللہ وشیبان، فراس، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابو سعید کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، ایک شخص نے موت کے وقت اپنے اہل خانہ سے کہا کہ میری وفات کے بعد میری نعش کو آگ لگا کر اس کی راکھ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ خشکی اور ایک حصہ دریا میں پھینک دینا۔ چنانچہ اس کی وفات کے بعد اس کے ورثاء نے اس کی وصیت پر عمل کیا اللہ نے اس کی راکھ کو جمع کر کے اس سے اس کی وجہ دریافت کی، اس نے کہا کہ میں نے آپ کے خوف کی وجہ سے اپنے ورثاء کو اس کا حکم دیا، اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی عمل نہ تھا فقط اس عمل پر اس کی بخشش کر دی گئی، سفیان کی روایت کے مطابق یہ شخص کفن چور تھا۔[2]

۹۹۶۲- قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن یحییٰ بن مندہ، عبدالرحمن بن عمر بن رستہ، عبدالرحمن بن مہدی، ثوری، ابو اسحاق، ابو حفص کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے سلام میں پہل کرنے والا کبر سے بری ہے۔[3]

۹۹۶۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، وابوبکر طلحی، حضرمی محمد بن عبداللہ، ابو حصین، خلف بن عمر، احمد بن یونس، ثوری، ابو اسحاق، ابو احوص کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ یارسول اللہ میں ایک شخص کے پاس گیا۔ اس نے میرا کوئی اکرام نہیں کیا، کیا میں اس سے قطع تعلق اختیار کرلوں؟" ب۔ ترجمہ۔ اس سے منع فرمادیا۔[4]

۹۹۶۴- ابو اسحاق بن حمزہ، ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ مندہ، ابو کریب، وکیع، ثوری، ابو اسحاق، عمرو بن میمون، کے سلسلہ سند سے ابو ایوب انصاری کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے۔ سورۃ اخلاص کی تلاوت پر ثلث قرآن کا اجر ملتا ہے۔[5]

۹۹۶۵-محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، ومحمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو نعیم وسلیمان، اسحاق، عبدالرزاق، ثوری ہبیرۃ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ رمضان کے آخری عشرہ میں گھر والوں کو بیدار کرتے تھے۔

۹۹۶۶- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان، ومحمد بن احمد بن حسن بن بشر بن موسیٰ ومحمد بن احمد بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، ابو نعیم، ثوری، ابو اسحاق ہانی بن ہانی کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت عمار نے اندر آنے کیلئے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی، آپ نے انہیں فرمایا: مرحبا مطیب وطبیب کو۔[6]

۹۹۶۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابو اسامہ، یزید بن ہارون، وفاروق خطابی، ابو مسلم کش، محمد بن کثیر، ثوری، ابو اسحاق کے سلسلہ سند سے وہب بن جابر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں عبداللہ بن عمرو کے ساتھ بیت المقدس میں تھا۔ انہوں نے مجھے آپ کا یہ فرمان سنایا ہر دوست کا ضیاع انسان کے گناہ گار ہونے کے لئے کافی ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۱۶۱/۳۔ وصحیح مسلم، کتاب المساجد باب ۴۴۔ وفتح الباری ۷۳/۵۔

۲۔ مسند الامام أحمد ۱۳/۳۔ ۱۷۔

۳۔ مشكاة المصابيح ۴۶۶۶۔ الجامع الكبير ۱۰۲۷۲، ۱۰۲۷۳۔ وكنز العمال ۲۵۲۶۵، ۲۵۳۰۰۔

۴۔ مسند الامام أحمد ۱۳۷/۳۔ والمعجم الكبير للطبراني ۲۷۷/۱۹، ۲۷۸۔

۵۔ صحيح مسلم كتاب صلاة المسافرين باب ۴۵۔ وسبق تخريجه في الجزء الرابع۔

۶۔ سنن الترمذي ۳۷۹۷۔ وسنن ابن ماجه ۱۴۶، والمستدرک ۳۸۸/۳۔ والمعجم الصغير للطبراني ۸۷/۱۔ وفتح الباري ۵۶۲/۱۰۔ وتاريخ بغداد ۱۵۱/۱، ۱۵۵/۲، ۱۳، ۳۱۵۔ وكشف الخفا ۲/ ۳۱۰۔

۹۹۶۸-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان، ثوری، اسحاق، حارث کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ایک شخص نے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے بیس اوقیہ دس ورق کے عوض صدقہ کر دیا۔ دوسرے نے کہا میں نے دس ورق ایک اوقیہ کے عوض صدقہ کر دیا۔ تیسرے نے کہا کہ میں نے دس دینار ایک دینار کے عوض صدقہ کر دیا آپ نے فرمایا اجر میں تم سب برابر ہوا۔[1]

۹۹۶۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوکریب، ابن ابی عاصم ابومسعود، عبدالرزاق، ثوری، ابواسحاق، حارث کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے جس نے راہ خدا میں گھوڑا باندھا قیامت کے روز اس کا چارہ اور بول و براز سمیت اس کا وزن ہوگا۔[2]

۹۹۷۰-سلیمان بن احمد، احمد بن ہارون بردگی، عمرو بن ایوب حمصی، محمد بن اسماعیل بن عیاش، ثوری، ابواسحاق، حارث کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ "سورۃ یٰس" کی تلاوت پر بیس حجوں کا ثواب ہے، جس نے کاغذ پر اسے لکھ کر اس کا پانی پیا تو اس کے قلب کو شک سے پاک کر دیا جائے گا اسے رحمت الٰہی سے لبریز کر دیا جائے گا اور اس سے ہر خیانت و مرض دور کر دیا جائے گا۔

۹۹۷۱-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابونعیم وابوقاضی احمد، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو بجلی، ثوری ابوحازم کے سلسلہ سند سے سہل بن سعد کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے میری امت افطار میں جلدی کرنے کے وقت تک خیر پر رہے گی۔[3]

۹۹۷۲-ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، منجاب وقاضی ابواحمد محمد بن احمد، ابن ولید، متوکل بن ابی سورۃ مصیصی، خالد بن عمرو قرشی، ثوری، ابوحازم کے سلسلہ سند سے سہل بن سعید کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس کی وجہ سے میں اللہ اور لوگوں کا محبوب بن جاؤں؟ آپ نے فرمایا تم دنیا سے زہد اختیار کرنے سے اللہ کے اور لوگوں کے مال سے زہد اختیار کرنے سے لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے۔[4]

۹۹۷۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن اسماعیل طوسی، حسن بن عرفہ، حماد بن ولید، ثوری، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، ابوحازم کے سلسلہ سند سے سہل بن سعد کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ ہر شے کی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے اور جسم انسانی کی زکوٰۃ روزہ ہے۔[5]

۹۹۷۴-محمد بن جعفر بن ہشم، جعفر بن محمد الصائغ، قبیصہ، ثوری، عبیداللہ بن عمر، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ہر صغیر و کبیر، آزاد و غلام کی طرف سے جو یا کھجور کا ایک صاع صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا، بعد میں لوگوں نے گندم کے دو مد صدقہ فطر ادا کرنا شروع کر دیا۔

۹۹۷۵-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ثوری، عبیداللہ، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے اس سے منع کیا کہ مجلس سے کوئی شخص اٹھ جائے اور دوسرا شخص اس کی جگہ بیٹھ جائے البتہ مجلس میں کشادگی و گنجائش رکھو۔

۹۹۷۶-سلیمان بن احمد بن داؤد مکی، معاویہ بن عطاء، ثوری، عبیداللہ، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے فرمان نبوی ہے

۱۔ مسند الامام أحمد ۱/۹۶، ومجمع الزوائد ۳/۱۱۱، والدر المنثور ۳/۱۸۲، وكنز العمال ۱۶۱۷۳، ۱۶۹۷۳.

۲۔ سنن ابن ماجه ۲۷۹۱، والمصنف لابن شيبة ۱۲/۴۸۲، ومجمع الزوائد ۵/۲۶۰، والدر المنثور ۳/۱۹۷.

۳۔ مسند الامام أحمد ۳/۱۴۷، ۵/۱۷۳، ۳۳۲، ومجمع الزوائد ۳/۱۵۳، ومشكاة المصابيح ۶۰۹، ۶۱۰.

۴۔ سنن ابن ماجة ۴۱۰۲، والمستدرک ۴/۳۱۳، والمعجم الكبير للطبراني ۲۳۷، ومشكاة المصابيح ۵۱۸۷، وكشف الخفا ۱/۱۴۷، والترغيب والترهيب ۴/۱۵۶، والدر المنثور ۳/۲۳۸.

۵۔ العلل المتناهية ۲/۸، ۳۹، ۴۹۲، والدر المنثور ۱/۱۸۱، وتاريخ جرجان ۳۰۴

اے لوگو! اللہ کی بندیوں کو مساجد سے منع مت کرو۔[1]

۹۹۷۷-محمد بن قاسم بن ریان، محمد بن یونس، عبیداللہ بن موسیٰ، ثوری، عبیداللہ بن عمر، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے۔ روزانہ اہل قبور کو جنت و دوزخ میں ان کے مقام دکھائے جاتے ہیں۔[2]

۹۹۷۸-ابومحمد بن حیان، حسن بن حسن عطاردی، محمد بن عبدالرحمٰن بن غزوان، اشجعی، ثوری، عبیداللہ بن عمر، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے لوگ حضرت داؤد کی عیادت کے لئے آتے تھے حالانکہ انہیں حیاء اور خوف الٰہی کے علاوہ کوئی چیز لاحق نہیں تھی۔[3]

۹۹۷۹-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ثوری، عبیداللہ بن عمر، زہری، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو چاند دیکھنے کے بعد روزہ رکھو اور چاند دیکھنے پر ہی افطار کرو، اگر آسمان ابر آلود ہو تو تمیں دن مکمل کرو۔[4]

۹۹۸۰-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، وسلیمان بن احمد بن علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، ثوری، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت معاویہ کی والدہ ہندہ نے آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ابوسفیان ایک بخیل شخص ہے کیا اس کی بلااجازت اس کا مال میرے لئے جائز ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ تمہاری ضرورت کے مطابق جائز ہے۔[5]

۹۹۸۱-احمد بن قاسم بن ریان، سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ثوری، ہشام بن عروۃ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ نماز میں نیند آنے والے کو چاہیے بستر پر جا کر سو جائے کیونکہ نہ معلوم اس کی زبان سے کیا نکل جائے۔[6]

۹۹۸۲-احمد بن قاسم، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، ثوری، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل ہے کہ فرمان نبوی ہے اپنے اہل سے حسن سلوک کرنے والا تم میں سے بہترین ہے اور میں اپنے اہل سے حسن سلوک کرنے والا ہوں۔[7]

۹۹۸۳-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ثوری، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ قریش مکہ حج کے موقع پر منیٰ ہی سے اور دیگر لوگ عرفات سے واپس ہوتے تھے اس کے بارے میں یہ قرآنی آیت نازل ہوئی پھر جہاں سے اور لوگ واپس ہوں تم بھی وہیں سے واپس ہو۔ (بقرہ:۱۹۹)

۹۹۸۴-احمد بن ابراہیم بن جعفر، احمد بن قاسم بن ریان، محمد بن یونس، خالد بن عبدالرحمٰن مخزومی، ثوری، ہشام، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام گھر تشریف لاتے وقت اور بیت الخلاء میں جاتے وقت سر ڈھانپ کر رہتے تھے۔

۱۔ صحیح البخاری ۲/۷. وصحیح مسلم، کتاب الصلاۃ باب ۳۰. وفتح الباری ۲/۳۵۰، ۴/۷۷.

۲۔ کنز العمال ۴۲۵۴۷.

۳۔ الاحادیث الضعیفۃ ۱۳۴۱. وکنز العمال ۳۲۲۲۳، ۳۲۲۲۴.

۴۔ صحیح البخاری ۳/۳۴. وصحیح مسلم، کتاب الصیام ۷.

۵۔ صحیح مسلم ۷/۸۵، ۹/۸۹. وصحیح مسلم، کتاب الأقضیۃ، باب ۴. وفتح الباری ۴/۴۰۵، ۹/۵۰۷، ۱۳/۱۳۸، ۱۷۱.

۶۔ سنن الترمذی ۳۵۵. ومسند الامام أحمد ۶/۲۰۲. والمصنف لعبد الرزاق ۴۱۲۲. والسنن الکبری للبیہقی ۲/۱۶. ومشکاۃ المصابیح ۱۲۴۵. وشرح السنۃ ۴/۵۷.

۷۔ سنن الترمذی ۳۸۹۵. وسنن ابن ماجۃ ۱۹۷۷. وسنن الدارمی ۲/۱۵۹. والسنن الکبری ۷/۴۶۸ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۳۶۳. وصحیح ابن حبان ۱۳۱۲، ۱۳۱۵. ومشکاۃ المصابیح ۳۲۵۲، ۳۲۵۳. والترغیب والترھیب ۳/۴۹. والمطالب العالیۃ ۱۵۴۳ وکشف الخفا ۱/۴۶۳. وطبقات ابن سعد ۸/۱۶۳.

۹۹۸۵-ابومحمد بن حیان، حسن بن علی طوسی و محمد بن مظفر، قاسم بن اسماعیل، ابراہیم بن راشد، علی بن حیان جزری، ثوری، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے قول عائشہ نقل کیا ہے کہ سر ڈھانپ کر رکھتے تھے۔

۹۹۸۶-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور جوہری، قاسم بن مساور جوہری، ابوحذیفہ اسحاق بن بشر، سفیان، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ دعا میں بائیں ہاتھ کو پھیلاتے اور (شہادت کی) تسبیح والی انگلی سے اشارہ کرتے اور فرماتے کہ یہ ابلیس کے لئے کاٹنے والی ہے۔

۹۹۸۷-محمد بن مظفر، عبداللہ بن زیاد بن خالد، یمان بن سعید خالد بن یزید، ثوری، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نیند کے وقت معوذتین پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کر کے چہرہ انور پر پھیر لیتے۔

۹۹۸۸-سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان بن صالح بن مسلم، احمد بن سعید بن جشیہ حمصی، عبیداللہ بن قاسم بن عمر ثوری، ثوری، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے قرآن کو اپنی اصوات کے ذریعے مزین کرو۔

۹۹۸۹-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، بشر بن حلال، معاذ بن سیف، سفیان، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے فرمان نبوی ہے، اے عائشہ بخل مت کرو ورنہ تجھ پر بخل کیا جائے گا دوسروں پر خرچ کر تجھ پر خرچ کیا جائے گا۔[1]

۹۹۹۰-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن عیسیٰ بن ابوایوب عنبری، ابن حسان، ثوری، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ اور میرے درمیان مقابلہ ہوا تو میں آپ پر سبقت لے گئی، میرے توانا ہونے کے بعد ہمارے درمیان مقابلہ ہوا، اس بار آپ مجھ پر سبقت لے گئے آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ یہ اس کا بدلہ ہے۔

۹۹۹۱-ابوبکر محمد بن حمید بن سہل، ہارون بن علی، ابراہیم بن سعید جوہری، ابوخالد قرشی، ثوری، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے کسی شخص کا جب رمضان عافیت سے گزرتا ہے تو پورا سال عافیت سے گزرتا ہے اور جب جمعہ عافیت سے گزرتا ہے تو پوا ہفتہ عافیت سے گزرتا ہے۔[2]

۹۹۹۲-محمد بن مظفر، عباس بن عمران غزی کوفی، احمد بن جمہور قرقسانی، علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید، ثوری، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ جمعہ کے عافیت کے ساتھ گزرنے کی وجہ سے پورا ہفتہ عافیت سے گزرتا ہے۔ کوئی پہاڑ، وادی اور کوئی ایسی چیز نہیں جو جمعہ کے دن سے پناہ نہ مانگتی ہو۔[3]

۹۹۹۳-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، ابونعیم ثوری، ہشام بن عروۃ کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن عوف کا قول نقل کیا ہے کہ مجھ سے حضور ﷺ نے حجر اسود کے بابت سوال کیا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے اس کا استلام کر کے اسے چھوڑ دیا آپ نے میری تصویب فرمائی۔[4]

۹۹۹۴-عمر بن احمد بن عمر قاضی، جبیر بن محمد واسطی، زکریا بن یحییٰ بن موسیٰ اکفانی، قبیصہ، ثوری، ہشام بن عروۃ کے سلسلہ سند سے زبیر بن عوام کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے تم میں سے بعض ایسے افراد بھی ہیں جو بلا سوچے اپنی لڑکی کا نکاح غلط انسان سے کر دیتے ہیں ظاہر ہے کہ ایسے ہی اس کے اثرات مرتب ہوں گے۔[5]

۱۔ المطالب العالیۃ ۸۸۸۔

۲۔ الکامل لابن عدی ۱۹۲۷/۵۔ والدر المنثور ۱۸۸/۱۔ ومیزان الاعتدال ۵۰۷۲۔ والمجروحین ۱۳۰/۹۔ واتحاف السادۃ المتقین ۲۰۷/۵۔

۳۔ المستدرک ۵۹/۲۔ وامالی الشجری ۱۶/۲۔ ۳۸۔ وتذکرۃ الموضوعات ۷۰۔ والدر المنثور ۱۸۸/۱۔ وتنزیہ الشریعۃ ۱۵۵/۲۔ وکشف الخفا ۵۹/۱۔ والفوائد المجموعۃ ۹۳۔ واتحاف السادۃ المتقین ۲۱۹/۳۔

۴۔ صحیح ابن حبان ۹۹۹۔ والمصنف لابن عبد الرزاق ۸۹۰۱۔ والمطالب العالیۃ ۱۱۳۹۔

۵۔ المصنف ۱۰۳۳۹۔ وکنز العمال ۴۵۳۰۱۔

۹۹۹۵-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم وفاروق خطابی، ابومسلم کشی محمد بن کثیر، ثوری، سہیل بن ابوصالح، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ جب تم مشرکین سے راستہ میں ملو تو ان سے سلام کرنے میں پہل نہ کرو۔[1]

۹۹۹۶-عبداللہ بن جعفر بن احمد، اسماعیل بن عبداللہ، حسین بن جعفر، ثوری، سہیل بن ابی صالح عن ابیہ کی سند سے حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ سرزمین عرب خزانوں اور نہروں سے نہ بھر جائے۔[2]

سہیل کی یہ روایت ضعیف ہے اور ثوری سے اس کو کئی اصحاب نے روایت کیا ہے۔

۹۹۹۷-احمد بن ابراہیم بن یوسف، عمران بن عبدالرحیم، حسن بن حفص، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ مستقبل میں دریائے فرات کے پل پر پہاڑ سے سونا گرے گا۔ لوگ اس پر باہم نزاع کریں گے اس میں ننانوے فی صد لوگ قتل ہوں گے۔[3]

۹۹۹۸-سلیمان بن احمد، حفص بن عمرو بن صباح، قبیصہ، ابوحذیفہ، ثوری و احمد بن ابراہیم بن یوسف، عمران بن عبدالرحیم، حسین بن حفص، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے جب انسان کہتا ہے کہ لوگ ہلاک ہوگئے تو درحقیقت وہی لوگوں کی ہلاکت کا سبب بنتا ہے۔[4]

۹۹۹۹-سلیمان بن احمد، قاسم بن محمد بن دلال قطبہ بن علاء، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، اللہ اپنے محبوب بندہ کے بارے میں بذریعہ جبرائیل آسمان والوں کو اس سے محبت کا اور اپنے مجبوب بندہ کے بارے میں بذریعہ جبرائیل آسمان والوں کو اس سے بغض کا حکم دیتا ہے۔[5]

۱۰۰۰۰-عبدالعزیز بن حسن بن بکر بن شرور، ابی، جری، ثوری، ابوبکر بن ابی سبرہ، سہیل بن ابوصالح، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ لوگ سو اونٹوں کی مانند ہیں لیکن قابل سواری کے ایک بھی نہیں۔

۱۰۰۰۱-ابوبکر عبداللہ بن محمد، ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن ابی عاصم، عباس بن ولید نرسی، بشر بن منصور، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے دین خیرخواہی کا نام ہے، دین سراپا خیرخواہی ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کس کے لئے؟ آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول اس کی کتاب اور عام وخاص مسلمانوں کے لئے۔

۱۰۰۰۲-محمد بن عمر بن سلم، سعید بن عثمان بن علی نصیبی، اسحاق بن عنبری، یعلی بن عبید، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا ساکت روزہ دار کی مانند ہے۔[6]

۱۰۰۰۳-محمد بن عمر، محمد بن حسن بن اسماعیل سکونی، احمد بن بدیل، عبدالعزیز بن ابان ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے قبل اس کی مزدوری ادا کرو۔[7]

۱۔ مسند الامام أحمد ۲۵۲/۱، ۵۲۵/۲، والسنن الکبری للبیهقی ۱۰۳/۹، والمصنف لعبد الرزاق ۹۸۳۷، وعمل الیوم واللیلة لابن السنی ۲۳۸، والأدب المفرد ۱۱۱۱، وکشف الخفا ۱۰۳/۱، والکامل لابن عدی ۱۲۸۷/۳، ولسان المیزان ۱۳۲۰/۲، والمیزان ۲۲۶۲.... ۲۔ مسند الامام أحمد ۳۷۰/۲، ومجمع الزوائد ۳۳۱/۷، والدر المنثور ۵۱/۶، وتاریخ أصبهان للمصنف ۲۷۵/۱، وکنز العمال ۳۸۵۳۷، ۳۸۵۳۹.... ۳۔ مسند الامام أحمد ۲۶۱/۲، ۳۰۲، ۳۳۲، والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۸۴ وفتح الباری ۸۱/۱۳، وتاریخ أصبهان للمصنف ۲۶۶/۲، والکامل لابن عدی ۱۳۵۰/۳، وکنز العمال ۳۸۶۱۳، ۳۸۶۱۴.... ۴۔ تاریخ أصبهان للمصنف ۱۵۰/۱، ۲۷۶.... ۵۔ مسند الامام أحمد ۲۶۷/۲، والأدب المفرد ۱۳۱/۷، والاسماء والصفات للبیهقی ۴۹۸.. ۶۔ سنن الترمذی ۲۴۸۶، وسنن أبن ماجه ۱۷۶۵، وسنن الدارمی ۹۵/۲، ومسند الامام أحمد ۲۸۳/۲، والمستدرک ۴۲۲/۱، ۱۳۶/۴، وصحیح ابن حبان ۹۵۲، والسنن الباری ۱۹۷/۲، ۳۳۱، وکشف الخفا ۵۱/۲.

۷۔ السنن الکبری للبیهقی ۱۲۱/۶، وسنن ابن ماجه ۲۴۴۳، والمعجم الصغیر للطبرانی ۲۰/۱، والمطالب العالیة ۱۴۲۱، ومجمع الزوائد ۹۷/۴، ۹۸، والتلخیص الحبیر ۵۹/۳، والترغیب والترهیب ۲۳/۳، ومشکاة المصابیح ۲۹۸۷، واتحاف السادة المتقین ۳۵۹/۵.

۱۰۰۰۴-محمد بن عمر، سعید بن عثمان تصیصی، اسحاق بن عنبری، عبدالوہاب ثقفی، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے قرآن پر اجرت لینے والے کا اجرت کے بقدر ثواب کم ہوتا ہے۔

۱۰۰۰۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن محمد بن سلیمان، محمد بن طبری، جہذی، شعیب بن حرب، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے خشیت الٰہی کی وجہ سے پرنم آنکھ اور راہ خدا میں بیدار رہنے والی آنکھ پر رحمت خداوندی نازل ہو۔

۱۰۰۰۶-ابومحمد بن حیان، اسحاق بن احمد، صالح بن مسمار، ہشام بن سلیمان، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے بلا فسق و جنگ کے حج وعمرہ ادا کرنے والا شخص پیدائش کے دن کی مانند معاصی سے پاک ہو جاتا ہے۔

۱۰۰۰۷-عبداللہ بن محمد، محمد بن محمد بن عبداللہ، شعیب بن حرب، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ مسلمان کا حق دبانے والے پر آپ نے تین بار لعنت فرمائی ہے۔[1]

۱۰۰۰۸-ابومحمد بن حیان، اسحاق بن احمد، صالح بن مسمار، ہشام بن سلیمان، ثوری، سہیل عن ابیہ کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بیت اللہ کا حج یا عمرہ کیا اور کوئی فسق و فجور نہ کیا تو وہ ایسا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو ابھی جنم دیا ہے۔[2]

۱۰۰۰۹-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسماعیل بن بہرام کوفی، اشجعی، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص کو بچھو نے ڈس لیا۔ اس کو شب بھر نیند نہیں آئی آپ ﷺ کو اس کی اطلاع کی گئی تو آپ نے فرمایا اگر وہ شام کو یہ کلمات پڑھ لیتا "اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من شر ما خلق" تو اس کی یہ حالت نہ ہوتی۔

۱۰۰۱۰-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، شہاب بن خراش، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے کہ وقوع قیامت دن میں ہوگا۔[3]

۱۰۰۱۱-محمد بن عمر بن سلم، احمد بن عیسیٰ بن ہارون، ابوقبہ علی بن بھرام، عبدالملک بن ابی کریمہ، ثوری، موسیٰ بن عبیدۃ، سہیل ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور اس کے بندوں سے محبت کرنے والا انسان بہترین خلائق ہے۔ اور سب سے بدبخت وہ شخص ہے جو قسموں پر قسمیں کھائے خواہ اپنی بات میں سچا ہو لیکن اگر وہ جھوٹا ہے تو جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۱۰۰۱۲-قاضی ابو احمد، ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، حجاج بن یوسف، نعمان بن عبدالسلام، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ طلوع شمس اور غروب شمس سے قبل فجر و مغرب کی ایک رکعت پانے والے نے گویا فجر و مغرب کو پالیا۔[4]

۱۰۰۱۳-احمد بن قاسم بن ریان، محمد بن غالب بن حرب، ابو ہمام دلال، ثوری، سہیل بن ابوصالح، اعمش، ابوصالح کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، کھانے کی چکناہٹ ہاتھ میں رہنے کے ساتھ شب گزارنے والا اپنے نقصان کا خود ذمہ دار ہے۔[5]

۱۔ الکامل لابن عدی ۲۴۲۳/۶۔ ۲۔ سنن ابن ماجہ ۲۸۸۹۔ وسنن النسائی ۱۱۴/۵۔ ومسند الامام احمد ۴۱۰/۲۔ والسنن الکبری للبیھقی ۲۶۱،۶۷/۵۔ وامالی الشجری ۲۷/۲۔ وتاریخ بغداد ۲۲۲/۱۱۔ واتحاف السادۃ ۳۸۴/۴۔ وفتح الباری ۳۸۲/۳۔ ۳۔ تاریخ ابن عساکر ۳۴۳/۶۔ وکنز العمال ۳۸۵۶۲۔

۴۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۶۵۔ ومسند الامام احمد ۲۸۲/۲۔ والسنن الکبری للبیھقی ۳۶۸/۱۔

۵۔ سنن الترمذی ۱۸۵۹۔ والمستدرک ۱۳۷/۴۔ والسنن الکبری للبیھقی ۲۷۶/۷۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۴۳/۹۔ والصغیر ۱۹/۲۔ ومجمع الزوائد ۳۰/۵۔ والترغیب والترھیب ۱۵۲/۳۔ وصحیح ابن حبان ۱۳۵۴۔ وشرح السنۃ ۳۱۷/۱۱۔ واتحاف السادۃ المتقین ۲۲۳/۵۔

(۳۸۸) امام الہدیٰ شعبہ بن حجاج[۱]

۱۰۰۱۴- ابوبکر محمد بن ابراہیم، ابوبشر محمد بن احمد ابن حماد، عمرو بن علی، ابوبکر بکراوی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ شعبہ بن حجاج سے بڑا عابد نہیں دیکھا، عبادت کی وجہ سے ان کی ہڈیاں گوشت سے خالی ہوگئیں تھیں۔

۱۰۰۱۵- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن منصور، حمزہ بن زیاد کے سلسلہ سند سے عابد وزاہد شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اگر میں ثقات سے تمہارے سامنے حدیث بیان کرتا تو تین افراد سے تمہارے سامنے حدیث بیان نہ کرتا۔

۱۰۰۱۶- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، علی بن حسین حامی بلخی کے سلسلہ سند سے عمر بن ہارون کا قول نقل کیا ہے کہ صائم الدہر ہونے کے باوجود شعبہ کمزور نہیں ہوئے لیکن ثوری ماہانہ تین روزوں کی وجہ سے لاغر ہو گئے۔

۱۰۰۱۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن رافع کے سلسلہ سند سے ابوقتیبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار شعبہ نے اصحاب حدیث سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اے قوم جب بھی تم حدیث میں آگے بڑھو گے تو قرآن کو مؤخر کردو گے، راوی کہتے ہیں کہ بھی شعبہ سر پر ہاتھ مارتے ہوئے فرماتے شعبہ کا سر خاک آلود ہو۔

۱۰۰۱۸- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، ابن منیع کے سلسلہ سند سے ابوقطن کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ بلانسیان کبھی رکوع میں نہیں گئے اور کبھی بھی بلانسیان انہوں نے دوسجدوں کے درمیان قعدہ نہیں کیا۔

۱۰۰۱۹- محمد بن علی، عبداللہ بن عبدالعزیز، عبداللہ بن احمد بن شبویہ، ابوالولید کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ آٹے اور گوشت کی موجودگی میں مجھے دنیاوی کسی چیز کی فکر نہیں۔

۱۰۰۲۰- محمد بن ابراہیم، ابوقاسم بغوی، عباس بن محمد کے سلسلہ سند سے قراد ابونوح کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ نے میری قمیص دیکھ کر اس کی قیمت کے بارے میں مجھ سے سوال کیا میں نے اس کی قیمت آٹھ درہم بتائی انہوں نے سن کر کہا کہ تمہیں خوف خدا نہیں ہے؟ تم چار درہم کی قمیص خریدتے اور چار درہم صدقہ کردیتے یہ تمہارے حق میں بہت بہتر تھا۔

۱۰۰۲۱- محمد بن ابراہیم، ابوقاسم بغوی، احمد بن زہیر، یحییٰ بن معین کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن سعید کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ بڑے رقیق القلب انسان تھے، حتیٰ الوسع سائل کی مدد کرتے تھے۔

۱۰۰۲۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، علی بن سہل کے سلسلہ سند سے عفان کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ بارہا فرماتے تھے، اے لوگو! اگر مجھے اپنی حوائج کا خیال نہ ہوتا تو میں کبھی بھی تمہارے ساتھ مجالست نہ کرتا۔ اور ان کی حوائج یہ ہوتی تھیں کہ وہ اپنے پاس والوں سے فقراء کا پوچھ کر ان کی مدد کیا کرتے تھے۔

۱۰۰۲۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابن عمرو باہلی، ابوبکر بن خلاد کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن سعید کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے سامنے کبھی بھی شعبہ نے سائل کو محروم نہیں کیا۔ اگر ان کے پاس کچھ نہ ہوتا تو وہ وقتی طور پر مجھ سے لے کر سائل کو دیدیتے تھے پھر بعد میں مجھے واپس کر دیتے۔

۱- طبقات ابن سعد ۲۸۰/۷. والتاریخ الکبیر للبخاری ۲۴۷۹/۴ والجرح والتعدیل ۲۲/۱، ۱۵، ۶۶، وتاریخ بغداد ۲۵۵/۹ والانساب للسمعانی ۳۸۸/۸. والسابق واللاحق ۲۳۵ والکامل فی التاریخ ۱۶/۱، ۹۰/۶، ۱۹۰. وسیر أعلام النبلاء ۲۰۲/۷. وتذکرة الحفاظ ۱۹۳/۱. وتهذیب التهذیب ۳۳۸/۴ والتقریب ۳۵۱/۱ وشذرات الذهب ۲۴۷/۱.

۱۰۰۲۴-محمد بن علی، ابو بشر محمد بن احمد بن حماد، ابو بکر اعین، یعقوب بن شیبہ، یحییٰ بن ایوب نے ابوقطن کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ کے کپڑوں کا رنگ مٹی کے مانند ہوتا تھا وہ بڑے نمازی، روزہ دار اور فیاض تھے۔

۱۰۰۲۵-ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن محمد تیمی کے سلسلہ سند سے عبدالعزیز بن داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ کی کھال پر ہاتھ لگنے سے مٹی جھڑتی تھی۔

۱۰۰۲۶-محمد بن علی، ابو بشر محمد بن احمد، ابوحمید عبداللہ بن محمد مصیصی کے سلسلہ سند سے حجاج کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار شعبہ گدھے پر سوار تھے، سلیمان بن مغیرہ نے ان سے سوال کیا شعبہ نے کہا خدا کی قسم میرے پاس اس گدھے کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے یہ کہہ کر شعبہ نے وہ بھی ان کے حوالے کر دیا۔

۱۰۰۲۷-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، شبابہ بن سوار و محمد بن علی، ابو بشر محمد بن احمد، عمرو بن علی کے سلسلہ سند سے ابوداؤد طیالسی کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے سامنے سلیمان بن مغیرہ شعبہ کے پاس آئے اور ان کے سامنے رونا شروع کر دیا۔ شعبہ نے اس کی وجہ دریافت کی سلیمان نے کہا میرا گدھا مر گیا جس کی وجہ سے میرا جمعہ بھی فوت ہو گیا اور میں لوگوں کا محتاج بن گیا۔ شعبہ نے سلیمان سے اس کی قیمت دریافت کی۔ سلیمان نے کہا کہ تین دینار، شعبہ نے کہا اس وقت میرے پاس صرف تین دینار ہیں، غلام کو کہا کہ میرا بکس لے آؤ، غلام لے آیا اس میں واقعتہً صرف تین دینار تھے، شعبہ نے سلیمان سے کہا کہ یہ لے جاؤ ان کا گدھا خرید لو اور گریہ ختم کر دو۔

۱۰۰۲۸-ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، احمد بن ابراہیم دورقی کے سلسلہ سند سے ابونضر کا قول نقل کیا ہے کہ جب شعبہ کشتی میں سوار ہوتے تو سب کو کچھ نہ کچھ دیتے تھے۔

۱۰۰۲۹-ابراہیم، عبداللہ بن محمد، ابوعبدالرحمٰن بن شبویہ، ابی، کے سلسلہ سند سے نضر بن شمیل کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ مساکین کے لئے بہت رحم دل تھے مساکین کو دیکھتے ہی رہتے تھے۔

۱۰۰۳۰-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد، ابوعبدالرحمٰن بن شبویہ، مسلم بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ شعبہ کی مجلس میں جب سائل آتا تو اسے نوازنے کے بعد ہی اس سے باتیں کرتے تھے۔ ایک روز ایک سائل کھڑا ہوا پھر وہ بیٹھ گیا۔ شعبہ نے اس سے اس کی وجہ دریافت کی اس نے کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے مجھے ایک درہم دینے کا وعدہ کیا ہے۔

۱۰۰۳۱-محمد بن ابراہیم، عبداللہ ابن شبویہ، عبدان بن عثمان کے سلسلہ سند سے ان کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ کے گھوڑے کی زین اور لگام سمیت چند درہم قیمت تھی۔

۱۰۰۳۲-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن احمد بن شبویہ، عبدان کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند روایت کیا۔

۱۰۰۳۳-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق محمد بن عروۃ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ مہدی نے شعبہ کو تیس ہزار درہم ہدیہ کئے شعبہ نے انہیں تقسیم کر دیا۔

۱۰۰۳۴-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، اسماعیل بن ابی کریمہ کے سلسلہ سند سے یزید بن ہارون کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ کہتے تھے کہ فقراء کی طرف سے کچھ مت لکھو۔

۱۰۰۳۵-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن بغوی، فضل بن سہیل، یعقوب بن اسحاق کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ شعبہ امیر المؤمنین فی الحدیث تھے۔

۱۰۰۳۶-ابوحسین عیسیٰ بن حامد بن بشر بن عیسیٰ، جدی محمد بن حسان، شعیب بن حرب کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں عمرو بن دینار کے پاس پانچ سو بار گیا میں نے ان سے ایک سو احادیث کا سماع کیا۔

۱۰۰۳۷-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوقدامہ کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک حدیث کی سماعت کے لئے گئی

کئی بار صاحب حدیث کے پاس گیا ہوں۔

۱۰۰۳۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن سعید ابوقدامہ کے سلسلہ سند سے ابوولید کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ایک حدیث کے بابت شعبہ سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا خدا کی قسم میں تم سے حدیث بیان نہیں کروں گا کیونکہ میں نے صرف ایک بار اس حدیث کا سماع کیا ہے۔

۱۰۰۳۹-عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، ابویعلیٰ محمد بن عباد کے سلسلہ سند سے سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مکہ کے راستہ میں شعبہ سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے فرمایا اسود بن قیس کے پاس حدیث کے استفادہ کے لئے جارہا ہوں۔

۱۰۰۴۰-احمد بن جعفر بن علی ابار، ابوشہاب باجدائی، حمیدی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز بارش کے دوران گدھے پر سوار شعبہ سے میری ملاقات ہوئی، میں نے ان سے کہا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے فرمایا میں اسود بن قیس کے پاس چند احادیث کی سماعت کے لئے جارہا ہوں۔

۱۰۰۴۱-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوقدامہ، عبدالرحمن بن مہدی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ابواسحاق سے پوچھا کہ تم نے حضرت عقبہ بن عامر کی یہ حدیث "کنا نتناوب الرعیہ" کا سماع کس سے کیا؟ انہوں نے کہا عبداللہ بن عطاء سے پھر میں عبداللہ بن عطا کے پاس گیا اور ان سے وہی سوال کیا انہوں نے کہا زیاد بن مخراق سے پھر ان سے میں نے یہ ہی سوال کیا انہوں نے فرمایا شہر بن حوشب سے میں نے اس کا سماع کیا ہے۔

۱۰۰۴۲-محمد بن سلم بن عقیل، حسن بن مثنیٰ، محمد بن سعید، نصر بن حماد بجلی، شعبہ، اسرائیل، ابواسحاق، عبداللہ بن عطا کے سلسلہ سند سے عقبہ بن عامر کا قول نقل کیا ہے کہ ہم باری باری اونٹ چراتے تھے۔ میں باوضو ہو کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، صحابہ کرام آپ کے اردگرد حلقہ بگوش تھے۔ میں بالکل آپ کے قریب جا بیٹھا اس وقت آپ نے فرمایا وضو کر کے مسجد میں دو رکعت پڑھنے والے کے اللہ تعالیٰ گزشتہ گناہ معاف کر دیتا ہے۔

۱۰۰۴۳-ابوعبداللہ احمد بن محمد بن یحییٰ قصار، احمد بن عاصم، محمد بن یحییٰ بن کثیر حرانی، ابوداؤد کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ جس حدیث میں لفظ "حدثنا اور اخبرنا" نہ ہو تو وہ حدیث کمزور ہے۔

۱۰۰۴۴-نصر بن ابی نصر طوسی، ابوعلی بن سعید حرانی، محمد بن یحییٰ بن کثیر حرانی، ابوداؤد کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ جس حدیث میں لفظ حدثنی اور سمعت کا ذکر ہو تو گویا وہ حدیث ہاتھوں ہاتھ پہنچی ہے ورنہ وہ حدیث کمزور ہے۔

۱۰۰۴۵-سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، علی بن مدینی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن سعید قطان کا قول نقل کیا ہے کہ میں بیس سال تک شعبہ کی خدمت میں رہا میں نے یوں ان سے تیرہ سے زائد احادیث کا سماع کیا۔

۱۰۰۴۶-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سفیان کے سلسلہ سند سے حماد بن سلمہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار شعبہ حمید کے پاس آئے اور ان سے کسی حدیث کے بابت سوال کیا حمید نے ان سے وہ حدیث بیان کر دی شعبہ نے ان سے پوچھا اس حدیث کا سماع تم نے کس سے کیا حمید نے کہا کہ اس کی کیا ضرورت ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ شعبہ نے کہا پھر مجھے بھی تمہاری بیان کردہ حدیث کی ضرورت نہیں۔ شعبہ کے جانے کے بعد حمید نے کہا میں نے اس حدیث کا سماع انس سے کیا ہے لیکن چونکہ شعبہ نے مجھ سے تلخ انداز سے بات کی اس لئے میں نے بھی اسی طرح کا جواب دیدیا۔

۱۰۰۴۷-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، محمد بن اسماعیل واسطی کے سلسلہ سند سے یزید بن ہارون کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز شعبہ

نے حدیث مروی عن عمر شرقی بن قطامی بیان کر کے کہا کہ اگر میں نے شرقی بن قطامی کو نہ دیکھا ہوتو میرا کل مال مساکین پر صدقہ ہے کیونکہ اس صورت میں میں نے حضرت فاروق اعظم پر گویا کذب کا الزام لگایا۔

۱۰۰۴۸-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن سعید کے سلسلہ سند سے خضر بن سبع کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز شعبہ سخت گرمی میں چادر ڈال کر جاتے ہوئے دیکھے گئے کسی نے ان سے کہا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ایک جھوٹے محدث کا علاج کرنے جارہا ہوں۔

۱۰۰۴۹-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابن کاسب، سلیمان بن حرب کے سلسلہ سند سے حماد بن یزید کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز شعبہ ہاتھ میں مٹی کا ڈھیلا لئے مجھ سے ملے میں نے کہا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ابان بن ابی عیاش کے پاس جارہا ہوں ان کو قاضی کی مجلس میں پیش کرنا ہے کیونکہ انہوں نے حدیث بیان کرنے میں کذب سے کام لیا ہے میں نے ان سے کہا کہ مجھے آپ کے بارے میں عبدالقیس کا خطرہ ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ان سے میری بات ہو چکی ہے حماد کہتے ہیں کہ کچھ روز کے بعد جب دوبارہ میری ملاقات شعبہ سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا اے ابو اسماعیل میں نے اس دن ابان کے بارے میں غور وفکر کیا تو مجھے ان کے معاملے میں سکوت بہتر معلوم ہوا اس لئے میں نے کچھ نہیں کیا۔

۱۰۰۵۰-محمد بن مظفر، محمد بن عبداللہ بن زحر مقری، زکریا بن ابان واسطی، اسماعیل بن قعنب کے سلسلہ سند سے حماد بن یزید کا قول نقل کیا ہے کہ ہم نے شعبہ کو ابان کی بابت سکوت کا مشورہ دیا۔ انہوں نے اسے قبول کر لیا اس کے بعد ایک روز شعبہ بارش میں نہار ہے تھے انہوں نے مجھے پکار کر کہا اے ابو اسماعیل مجھے ابان نظر آ گیا ہے اب میں ان کا علاج کرنے جارہا ہوں میں نے ان کو یاد دلاتے ہوئے کہا آپ نے اس معاملے میں سکوت کا ارادہ کیا تھا انہوں نے کہا کہ اب مجھ سے صبر نہیں ہوسکتا چنانچہ وہ ابان کے پیچھے چلے گئے۔

۱۰۰۵۱-محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، ہلال بن علاء، ابی، کے سلسلہ سند سے حماد بن زید کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز شعبہ ہاتھ میں کچھ لئے دوڑے جارہے تھے میں نے وجہ پوچھی انہوں نے کہا کہ ایک محدث کاذب کا علاج کرنے جارہا ہوں میں نے ان سے کہا کہ مجھ سے ایوب نے حدیث بیان کی ہے کہ اس کے بعد وہ واپس لوٹ گئے۔

۱۰۰۵۲-محمد بن ابراہیم، ابو بشر محمد بن احمد بن حماد، ابن ابی برۃ کے سلسلہ سند سے جدی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں نے شعبہ کو سرعت سے جاتے دیکھا میں نے اس کی وجہ دریافت کی انہوں نے فرمایا جعفر بن زبیر کا علاج کرنے جارہا ہوں کیونکہ انہوں نے روایت حدیث میں کذب سے کام لیا ہے۔

۱۰۰۵۳-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابو قدامہ عبیداللہ بن سعید کے سلسلہ سند سے عبدالرحمن بن مہدی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار شعبہ کے ساتھ میں ایک شخص کے پاس سے گزرا شعبہ نے اس کی بابت کہا کہ اس حدیث کے بیان کرنے میں کذب سے کام لیا ہے خدا کی قسم اگر شرعاً اس حالت میں میرے لئے سکوت جائز ہوتا تو میں کبھی بھی اس کے بارے میں یہ بات نہ کرتا۔

۱۰۰۵۴-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن ابی ربیع کے سلسلہ سند سے یزید بن ہارون کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے شعبہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ابان کے واسطہ سے حدیث بیان کرنے سے میرے لئے زنا کرنا بہتر ہے۔

۱۰۰۵۵-محمد بن علی، محمد بن احمد، محمد بن ابی رجاء مصیصی، شعیب بن حرب کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ سماع کے بغیر کسی کے حوالے سے بیان حدیث سے میرے لئے زناکاری بہتر ہے۔

۱۰۰۵۶-ابراہیم بن محمد بن محمد بن یحییٰ زکی، ابراہیم بن عبدالاعلیٰ، محمد بن اسحاق، دواری کے سلسلہ سند سے بشر بن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ فرمایا کرتے تھے کہ بلا سماع بات کرنے سے آسمان یا کسی محل سے زمین پر چھلانگ لگانا مجھے زیادہ پسند ہے۔

۱۰۰۵۷-ابراہیم بن عبید اللہ، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم کے سلسلہ سند سے ابو داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ نے کسی کے واسطے سے حدیث بیان کی پھر اس کا کذب انہیں معلوم ہو گیا شعبہ نے اس سے کہا کہ میں تمہاری حدیث تمہیں واپس کرتا ہوں۔

۱۰۰۵۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ انسان حدیث کی اسناد طلب نہ کرنے تک دین کی کشادگی پر ہے۔

۱۰۰۵۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوقدامہ، عبدالرحمن بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوقدامہ، عبدالرحمن بن مہدی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں صرف اس حدیث "عن شعبة عن قتادة عن انس سووا صفوفکم" کی ساعت کے بارے میں مشکوک ہوں۔ نیز شعبہ ہی کا قول ہے کہ ایک حدیث کے علاوہ تمام حدیثوں کے بارے میں بیان کرنے والے نے مجھ سے کہا کہ میں نے اس حدیث کا سماع کیا ہے۔

۱۰۰۶۰-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، احمد بن خالد، شبابہ کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ خصیب بن جحد میرے نزدیک صحیح نہیں کیونکہ میں نے انہیں حمام میں بلا ازار دیکھا ہے۔

۱۰۰۶۱-احمد بن جعفر، احمد بن علی ابار، عبدالرحمن بن حازم ابو محمد بلخی کے سلسلہ سند سے مکی بن ابراہیم کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ عمران بن حدیر کے پاس آتے تھے اور ان سے کہتے تھے اے عمران آؤ ہم باہم مل کر اصحاب حدیث کے حالات کے بارے میں کچھ گفتگو کریں۔

۱۰۰۶۲-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بغوی، ابوبکر اعین، محمد بن جعفر مدائنی کے سلسلہ سند سے ورقاء کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار شعبہ سے کہا کہ آپ نے ابو زبیر کی حدیث کیوں چھوڑ دی شعبہ نے کہا کہ ان کو ناپ تول میں صحیح نہیں پایا۔

۱۰۰۶۳-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، احمد بن ابراہیم، ابوداؤد کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار معاویہ بن قرۃ نے مجھ سے حدیث بیان کی۔ میں نے ان سے سوال کیا کہ اس حدیث کا سماع آپ نے کس سے کیا؟ انہوں نے کہا کہ فلاں نے مجھ سے حدیث بیان کی لہٰذا آپ مجھ پر اعتراض نہیں کر سکتے۔

۱۰۰۶۴-محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، احمد بن سلیمان، محبوب بن عبدالجبار کے سلسلہ سند سے عیسیٰ بن یونس کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار شعبہ نے مجھ سے کہا کہ تمہارے دادا نے حارث سے صرف چار احادیث کا سماع کیا ہے میں نے ان سے سوال کیا کہ یہ بات آپ کو کیسے معلوم ہوئی؟ انہوں نے فرمایا آپ کے دادا نے خود مجھ سے بیان کی ہے۔

۱۰۰۶۵-محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، بندار، امیہ بن خالد کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ابواسحاق سے کہا شعبہ آپ کے بارے میں کہتے ہیں کہ آپ نے علقمہ سے کسی چیز کا سماع نہیں کیا ابواسحاق نے کہا شعبہ کی بات بالکل صحیح ہے۔

۱۰۰۶۶-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن سعید، عبدالرحمن بن مہدی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ابواسحاق نے ابووائل سے صرف دو حدیثوں کا سماع کیا ہے۔

۱۰۰۶۷-ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد، خالد بن خداش کے سلسلہ سند سے ادریس بن اخت جریر بن حازم کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ کی وفات کے بعد ایک روز میں نے انہیں خواب میں دیکھا میں نے ان سے سوال کیا کہ سب سے سخت عمل آپ نے کون سا پایا؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ اسماء الرجال کے بارے میں چشم پوشی کو میں نے سب سے سخت پایا۔

۱۰۰۶۸-ابراہیم بن محمد، محمد بن اسحاق، محمد بن منصور کے سلسلہ سند سے عفان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے شعبہ سے عن حرف کے بارے میں سوال کیا۔ شعبہ نے فرمایا کہ آسمان سے زمین پر گرنا میرے لئے تدلیس سے بہتر ہے۔

۱۰۰۶۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوجعفر اخرم، عبیداللہ بن حجاج بن منہال، منہال بن بحر کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں

روزانہ سواری پر سوار ہو کر ابن عوف سے مؤاخذہ کرنے پر قادر ہوتا تو ضرور ایسا کرتا۔

۱۰۰۷۰-محمد بن ابراہیم، محمد بن یعقوب، خطیب معمر بن ابراہیم بن ربیع بن مسیب، منہال بن بحر کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو سوچ سمجھ کر حدیث روایت کرو، قرۃ بن خالد، سلیمان بن مغیرہ، اسود بن شیبان ابن عون سے حدیث روایت نہ کرو۔ کاش میں روزانہ سواری پر سوار ہو کر ابن عون سے مؤاخذہ کرنے پر قادر ہوتا۔

۱۰۰۷۱-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ بلا طلب علم حدیث دنیا سے جانے والے انسان پر مجھے افسوس ہے۔

۱۰۰۷۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق کے سلسلہ سند سے حماد بن زید کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ کے علاوہ حدیث کے بارے میں مجھ پر اعتراض کرنے والے کی مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ کیونکہ وہ فن حدیث کے ماہر ہیں۔

۱۰۰۷۳-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، دارمی کے سلسلہ سند سے ابونصر کا قول نقل کیا ہے کہ سلیمان بن مغیرہ شعبہ کا تذکرہ کرتے وقت انہیں سید المحدثین کا لقب دیتے تھے اور شعبہ سلیمان کے تذکرہ کے وقت انہیں سید القراء کا لقب دیتے تھے۔

۱۰۰۷۴-احمد بن اسحاق، ابراہیم بن ابی عاصم، عثمان بن طالوت، مسدد کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن سعید قطان کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ایک شخص نے سوال کے باوجود حدیث بیان نہیں کی، میں نے اس کی وجہ دریافت کی انہوں نے فرمایا یہ قصہ گو لوگ اپنی طرف سے حدیث میں زیادتی کرنے والے ہیں۔

۱۰۰۷۵-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بغوی، عمرو الناقد کے سلسلہ سند سے ابو عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ کو حدیث میں لفظ "اخبرنی" اچھا لگتا تھا۔

۱۰۰۷۶-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد، محمد بن اسحاق ابن ابی رزمہ، عبدان، ابی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اگر مجھے لوگوں سے حیا نہ ہوتی تو میں ابان کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھتا۔

۱۰۰۷۷-محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، احمد بن سعید دارمی کے سلسلہ سند سے بکر بن بکار کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز شعبہ نماز فجر پڑھ کر دیر تک خاموش رہے۔ اس کے بعد مجھ سے فرمایا تمہارا خیال ہے کہ میں اب تک تسبیح میں مشغول تھا حالانکہ میں صبح سے دو حدیثیں یاد کرنے لگا تھا اور اب الحمدللہ وہ مجھے یاد ہو چکی ہیں۔

۱۰۰۷۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، جعفر بن ہاشم، ابو ولید طیالسی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں قتادہ کے پاس گیا میں نے ان سے حدیث کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے مجھے دو حدیثیں بتائیں میں نے انہیں یاد کرنا شروع کر دیا پھر اور بتانے لگے، میں نے ان سے کہا پہلے میں ان دو کو اچھی طرح یاد کرلوں اس کے بعد دوسری احادیث مجھ سے بیان کرنا۔

۱۰۰۷۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، علی بن سہل، عفان، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ایوب نے ہم سے کہا کہ اب تمہارے سامنے حدیث کے شہسوار تشریف لائیں گے تم ان سے خوب استفادہ کرنا، حماد کہتے ہیں کہ شعبہ کی تشریف آوری پر ہم نے ان سے خوب استفادہ کیا۔

۱۰۰۸۰-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبید اللہ بن عمر قواریری کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن سعید قطان کا قول نقل کیا ہے کہ جو حدیث بیان کرتے وقت مجھ سے کہتا ہے کہ میں نے فلاں سے حدیث سنی میں اس کا غلام ہوں۔

۱۰۰۸۱-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی، ابی، کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ قتادہ مجھ سے شعر کے بارے میں سوال کرتے تھے میں ان سے کہتا کہ میں آپ کو شعر اور آپ مجھے حدیث سنائیں۔

۱۰۰۸۲-علی بن محمد بن احمد مقری، مسلم بن عصام، ابن ابی صفوان، حوثرۃ، عقیل بن یحییٰ، ابوداؤد کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اگر شعر کا فن نہ ہوتا تو میں شعبی کو تمہارے پاس لاتا۔

۱۰۰۸۳-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، علی بن شعیب، عباس بن محمد، ابوولید کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک حدیث کے علاوہ اگر میں تم سے طلحہ کے واسطہ سے کوئی حدیث بیان کروں تو مجھے جیل میں ڈال دینا۔

۱۰۰۸۴-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، فضل بن سہل، یعقوب حضرمی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ دو حدیثوں کے علاوہ اگر کوئی تم سے علی بن بدیمہ کے سلسلہ سند سے حدیث بیان کرے تو تم اس کی بات مت قبول کرو۔

۱۰۰۸۵-ابراہیم بن محمد، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمود بن غیلان، شبابہ، ابوداؤد کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ابو اسحاق نے حارث سے صرف چار احادیث کا سماع کیا۔

۱۰۰۸۶-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن محمد، مسلم کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ابوالمہزم کو ثابت بنانی کی مجلس میں دیکھا وہ فقط ایک پیسے کے عوض نوے احادیث سنا دیتے تھے۔

۱۰۰۸۷-محمد بن اسحاق، محمد بن ابراہیم بن ولید بن صالح، محمد بن ابی صفوان کے سلسلہ سند سے امیہ بن خالد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے شعبہ سے سوال کیا کہ آپ محمد عرزمی اور عبدالملک بن ابی سلیمان سے احادیث کیوں بیان نہیں کرتے، جبکہ وہ فن حدیث کے ماہر بھی ہیں؟ انہوں نے فرمایا ان کی مہارت کی وجہ سے ہی میں نے ان کو چھوڑا ہے۔

۱۰۰۸۸-علی بن محمد بن احمد مقری، مسلم بن عصام، ابن ابی صفوان ثقفی کے سلسلہ سند سے امیہ بن خالد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے شعبہ سے عبدالملک بن ابی سلیمان عرزمی سے حدیث بیان نہ کرنے کی وجہ دریافت کی انہوں نے فرمایا انہیں چھوڑ دو میں نے عرض کیا کہ آپ محمد بن عبیداللہ سے تو احادیث بیان کرتے ہیں اور عبدالملک سے فن حدیث کے ماہر ہونے کے باوجود بیان نہیں کرتے انہوں نے فرمایا ان کی مہارت کی وجہ سے ہی میں نے ان سے حدیث بیان کرنا چھوڑ دی۔

۱۰۰۸۹-محمد بن اسحاق بن ابراہیم، ابوغالب علی بن محمد بن نصر، محمد بن محمد عبدالرحمن بن سہم، بقیہ بن ولید کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو اشراف سے احادیث بیان کرو کیونکہ وہ جھوٹ نہیں بولتے۔

۱۰۰۹۰-سہل بن عبداللہ بن حفص تستری، حسن بن عثمان، محمد بن منصور کے سلسلہ سند سے حمزہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز شعبہ نے ہم سے کہا کہ اگر میں ثقات سے حدیث بیان کرتا تو تین افراد سے احادیث بیان نہیں کرتا۔

۱۰۰۹۱-محمد بن علی، محمد بن ابراہیم بن بطال، عباس، قراد ابونوح کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار قیس بن ربیع کے ساتھ مسجد میں بیٹھا تھا۔ قیس نے ایک بات "حدثنا ابو حصین" کا تکرار اس قدر کیا کہ مجھے مسجد کی چھت گرنے کا خوف پیدا ہو گیا۔

۱۰۰۹۲-محمد بن علی، محمد بن جعفر طبری، عباس، قراد ابونوح کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اگر میں کسی محدث کے پاس جاؤں اور اس کے پاس صرف چار احادیث ہوں تو میں ان میں سے تین کے بارے میں عدم سماع کا دعویٰ کروں گا۔

۱۰۰۹۳-احمد بن اسحاق، احمد بن ابراہیم قطان سلمہ بن شبیب، حسن بن ولید کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ بے شمار احادیث کا سماع مجھ سے چھوٹ گیا۔

۱۰۰۹۴-علی بن محمد بن احمد مقری، مسلم بن عصام، ابراہیم بن بسطام زعفرانی، ابوعاصم کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ سواری پر حدیث کے طالب کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔

۱۰۰۹۵-محمد بن ابراہیم، ہیثم بن خلف، احمد الدورقی ابن مہدی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے صاحب حدیث ہوش

سے کام لو کہیں اس کی وجہ سے تم ذکر الٰہی، نماز اور صلہ رحمی سے غافل نہ ہو جاؤ۔

۱۰۰۹۶- حبیب بن حسن، احمد بن ابراہیم عطار سہل بن ابی سہل، بشر بن خالد، شبابہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں شعبہ کی وفات کے روز ان کے پاس گیا، وہ اس وقت رو رہے تھے، میں نے اس کی وجہ پوچھی، انہوں نے فرمایا کاش میں حمام کی آگ کا ایندھن ہوتا اور علم حدیث سے ناواقف ہوتا۔

۱۰۰۹۷- محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، ابراہیم بن سعید جوہری، ابوقطن کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خطرہ ہے کہ کہیں علم حدیث ہی میرے لئے دخول دوزخ کا سبب نہ بن جائے۔

۱۰۰۹۸- محمد بن علی، ابواسامہ بن علی بن سعید، فہر بن سلیمان، ربیع بن نافع، سلیمان بن حبان کوفی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو علم کی وجہ سے بہت سی چیزوں سے انسان نوازدیا جاتا ہے۔

۱۰۰۹۹- سلیمان بن احمد، حفص بن عمر، مسلم بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اگر مجھے مساکین کی فکر نہ ہوتی تو میں کبھی بھی حدیث بیان نہیں کرتا۔ میں ان کو کچھ دینے کے لئے ہی حدیث بیان کرتا ہوں۔

۱۰۱۰۱- سلیمان بن احمد، یعقوب بن اسحاق مخرمی کے سلسلہ سند سے عفان کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ بار بار فرمایا کرتے تھے، اگر مجھے ضعیف خواتین کی فکر نہ ہوتی تو میں کبھی بھی تم سے حدیث بیان نہ کرتا۔

۱۰۱۰۲- محمد بن علی، عبدان بن احمد، حسن بن شجاع، ابوولید کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے اپنے امام کی مثل کوئی نہیں دیکھا وہ مجھے قرآن سناتے تھے جسے میں یاد نہیں کرتا تھا اور میں ان کو حدیث سناتا تھا جسے وہ یاد نہیں کرتے تھے۔

۱۰۱۰۳- ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم صفار، محمد بن اسحاق بن خذیمہ، محمد بن یزید اسفاطی کے سلسلہ سند سے ابوداؤد کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک روز شعبہ کے پاس تھا۔ ان کے گھر کی چھت پر ایک تھیلی لٹکی ہوئی تھی۔ شعبہ نے ہم سے کہا کہ میں نے اس میں یہ حدیث لکھی ہے "عن الحکم عن ابن ابی لیلیٰ عن علی کرم اللہ وجھہ عن النبی ﷺ مالو حدثتکم بہ لرفصعم واللہ لاحدثتکموہ"۔

۱۰۱۰۴- ابوعمر بن ابی ورد حمزہ کاتب مقدمی، عباس دوری، قرار ابونوح کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اگر خط کے ذریعے اجازت صحیح ہوتی تو پھر حدیث کے لئے سفر کرنا بے فائدہ ہوتا۔

۱۰۱۰۵- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ومحمد بن احمد بن علی بن مخلد، حارث بن ابی اسامہ، ابونصر وعلی بن فضل، محمد بن ایوب، ابوولید، سلیمان بن حرب، شعبہ، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں سخت بیمار تھا۔ آپ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے، آپ نے اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈال دیا تو اس کی برکت سے میں صحت یاب ہو گیا، میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا کلالۃ میری وارث ہوگی؟ اس وقت یہ آیت قرآنی نازل ہوئی (ترجمہ) (اے پیغمبر) لوگ تم سے کلالۃ کے بارے میں حکم خدا دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ خدا کلالۃ کے بارے میں یہ حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا مرد مر جائے جس کے اولاد نہ ہو اور نہ ماں باپ اور اس کے بہن ہو تو اس کو بھائی کے ترکہ میں سے آدھا حصہ ملے گا اور اگر بہن مر جائے اور اس کے اولاد نہ ہو تو اس کے تمام مال کا وارث بھائی ہوگا اور اگر مرنے والے بھائی کی دو بہنیں ہوں تو دونوں بھائی کے ترکہ میں دو تہائی اور اگر بھائی اور بہن یعنی مرد اور عورتیں ملے جلے وارث ہوں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے۔ یہ احکام خدا تم سے اس لئے بیان فرماتا ہے کہ بھٹکتے نہ پھرو اور خدا ہر چیز سے واقف ہے (سورۂ نساء ۱۷۶)۔

۱۰۱۰۶ عبداللہ بن جعفر، یونس، ابوداؤد و فاروق بن عبدالکریم، ابومسلم کشی ومحمد بن علی بن سہل، محمد بن جدوئی، علی بن جعد، شعبہ، محمد عن

منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ میں اپنے والد کے قرض کے سلسلہ میں آپ کے پاس آیا، آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں، آپ نے فرمایا میں، میں کیا ہوتا ہے۔[1]

۱۰۱۰۷-سلیمان بن احمد، خطاب بن سعید ثقفی، مؤمل بن اہاب، مؤمل بن اسماعیل، ثوری، شعبہ، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ سے اجازت طلب کی اس کے بعد گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا۔

۱۰۱۰۸-محمد بن مظفر، اسحاق بن بنان، حبیش بن مبشر، وہب بن جریر، شعبہ، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، رزق کے معاملہ کو مشکل مت سمجھو کیونکہ موت سے قبل رزق اس کو مل کر رہتا ہے، اے لوگو اللہ سے ڈرو، مال حلال طریقہ سے کماؤ۔[2]

۱۰۱۰۹ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم محمد بن اسحاق بن خزیمہ، حاتم بن بکر بن غیلان عیسیٰ بن واقد، شعبہ، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے جب کوئی شخص امام کے دوران خطبہ مسجد میں آئے تو وہ بیٹھنے سے قبل دو رکعت پڑھ لے۔[3]

۱۰۱۱۰-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد وحبیب بن حسن، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن، عمرہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ طلوع صادق کے بعد بالکل مختصر دو رکعت پڑھتے تھے۔

۱۰۱۱۱-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد وفاروق، ابومسلم، سلیمان بن حرب وحبیب وابواسحاق، حمزہ، یوسف، عمرو بن مرزوق، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن عمرو بن حسن کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس پر لوگوں نے سایہ کیا ہوا ہے اور لوگ اس کے اردگرد جمع ہیں۔ آپ نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ کو بتایا گیا کہ یہ روزہ دار ہے، آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔[4]

۱۰۱۱۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، عبداللہ، محمد بن ابی بکر بن عمرو بن حزم ومحمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن ابی بکر کے سلسلہ سند سے عروۃ بن زبیر کا قول نقل کیا ہے فرمان نبوی ہے کہ اپنی شرمگاہ کو چھونے کے بعد وضو کرو۔[5]

۱۰۱۱۳-ابواسحاق بن حمزہ، ابویعلی، محمد بن خطاب، مؤمل، شعبہ، محمد بن ابی بکر بن عمرو بن حزم، عباد بن تمیم کے سلسلہ سند سے ان کے چچا کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ استسقاء کے وقت قلب رداء کرتے تھے۔

۱۰۱۱۴-محمد بن حسن بن کوثر، محمد بن غالب بن حرب، ابوولید بن ہشام، عبدالملک، شعبہ، ثوری، محمد بن اسحاق، زہری، محمد بن جبیر بن مطعم

۱۔فتح الباری ۱۱/۳۵. ۲۔المستدرک ۳/۲. والسنۃ لابن ابی عاصم ۱/۱۸۳. والسنن الکبری للبیهقی ۵/۲۶۵.
وصحیح ابن حبان ۱۰۸۴. والترغیب والترھیب ۲/۵۳۴.

۳۔سنن الدارمی ۱/۳۶۴. والسنن الکبری للبیهقی ۳/۱۹۴. وسنن الدارقطنی ۲/۱۳. وسنن ابی داؤد ۱۱۱۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۷/۱۹۵. ومجمع الزوائد ۲/۱۸۴. وفتح الباری ۲/۴۱۱.

۴۔صحیح البخاری ۳/۴۴. وصحیح مسلم، کتاب الصیام باب ۱۵ وفتح الباری ۳/۱۸۴.

۵۔سنن النسائی ۱/۱۰۰. وسنن ابن ماجۃ ۴۷۹ ومسند الامام احمد ۲/۲۰۷. والسنن الکبری للبیهقی ۱/۱۲۸. والمستدرک ۱/۱۳۸. وسنن الدارقطنی ۱/۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸. والمصنف لعبد الرزاق ۴۱۲. وصحیح ابن خزیمۃ ۳۳. وموطا مالک ۴۲. وطبقات ابن سعد ۸/۱۷۹. وکشف الخفا ۱/۱۰۹.

کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے کہ قطع رحمی کرنے والا انسان جنت میں نہیں جائے گا۔[۱]

۱۰۱۱۵-محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن ابی بکر کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے مسواک دہن کی پاکیزگی اور رضائے الٰہی کا سبب ہے۔

۱۰۱۱۶-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و فاروق الخطابی، ابومسلم، حجاج بن منہال، ابواحمد محمد بن احمد، خلیفہ، محمد بن کثیر، شعبہ، محمد بن عبدالجبار، محمد بن کعب قرظی کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے قیامت کے روز رشتہ رحم کی زبان ہوگی جو اللہ کے حضور عرض کرے گی کہ اے باری تعالیٰ دنیا میں مجھے کاٹا گیا، مجھ پر ظلم ہوا، مخلوق نے میرے ساتھ بدسلوکی کی اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس نے تجھ سے دنیا میں تعلق جوڑا، آج میں اس سے جوڑوں گا اور جس نے تجھ سے قطع تعلقی کی آج میں اس سے قطع تعلقی کروں گا تو اس پر بھی راضی نہیں ہے۔[۲]

۱۰۱۱۷-ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن عبدان و محمد بن مظفر، احمد بن سعید، جعفر بن محمد بن عامر مخرمی، عفان بن مسلم، شعبہ، ابن عجلان کے سلسلہ سند سے عیاض بن ابی خدری کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے زمانہ میں ہم گندم یا جو کا ایک صاع صدقہ فطر ادا کرتے تھے۔

۱۰۱۱۸-ابوبکر آجری، ابواسحاق بن حمزہ، عبداللہ بن ابی رواد، عباد بن زیاد ساجیہ، ابن ابی عدی، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن، ابی رجال، عمرہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر نے زمانہ جاہلیت ہی سے شراب استعمال نہیں کی کیونکہ ایک بار انہوں نے شراب کے نشہ میں بدمست ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں پاخانہ اٹھا کر منہ کے قریب کرتا ہے لیکن اس کی بدبو کی وجہ سے پھر ہاتھ نیچے لے جاتا ہے۔ ابوبکر نے یہ ماجرا دیکھ کر شراب نوشی کو اپنی ذات پر حرام کرلیا۔

۱۰۱۱۹-ابوعمر مطہر بن احمد حنظلی، محمد بن عباس بن ایوب، محمد بن محمد بن یزید اسفاطی، ابوعتاب سہل بن حماد، شعبہ، محمد بن عمرو، ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے آگ پر تیار ہونے والی شے کے استعمال سے وضو لازم ہو جاتا ہے، ابن عباس نے ابوہریرہ سے سوال کیا کہ پھر تو گرم پانی سے وضو نہیں ہوگا، ابوہریرہ نے جواب میں فرمایا کہ حدیث نبوی کا مثالوں سے موازنہ نہیں کیا جاتا۔

۱۰۱۲۰-محمد بن مظفر علی بن احمد بن سلیمان، سلمہ بن شبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابن ابی ذیب، زہری، عروۃ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ روزہ کی حالت میں ازواج مطہرات کا بوسہ لیتے تھے۔

۱۰۱۲۱-محمد بن مظفر، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، ہارون بن عبداللہ، روح، شعبہ، محمد، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ گرمی دوزخ کی تپش سے ہے لہٰذا پانی کے ذریعے تم اسے ختم کرو۔[۳]

۱۰۱۲۲-ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن یونس، ابوداؤد طیالسی، شعبہ، ابوزبیر، جابر کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔

۱۰۱۲۳-محمد بن مظفر، احمد بن علی بن شعیب، احمد بن عبدالرحیم بغدادی، عاصم بن علی، شعبہ، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک غلام نے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر آپ سے بیعت کی درخواست کی، آپ نے بلاتحقیق اسے بیعت فرمالیا، اس کے بعد اس کا آقا آگیا، آپ نے اس غلام کو دو حبشی غلاموں کے عوض خرید لیا، اس کے بعد آپ بلاتحقیق (غلام یا آزاد) بیعت نہیں فرماتے تھے۔

۱- صحیح البخاری ۸/ ۶. وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة باب ۶، وفتح الباری ۱۰/ ۳۱۵.

۲- الدر المنثور ۶/ ۶۳.

۳- صحیح البخاری ۳/ ۱۴۶، ۷/ ۱۶۷. وصحیح مسلم، کتاب السلام ۸۳. وفتح الباری ۱۰/ ۱۷۴، ۱۷۵.

۱۰۱۲۴-احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، روح بن عبادۃ، شعبہ، محمد بن عبدالرحمن، کریب، ابن عباس کے سلسلہ سند سے جویریہؓ کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک بار مسجد میں دعا کر رہی تھی کہ آپ میرے قریب سے گزرے۔ پھر نصف النہار کے وقت آپ دوبارہ میرے قریب سے گزرے، آپ نے مجھ سے سوال کیا کہ تم اس وقت سے اب تک اسی حالت پر ہو میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں کچھ کلمات بتاتا ہوں ان کا صرف تین بار کہہ لینا اس سے بہتر ہے وہ کلمات یہ ہیں سبحان اللہ عدد خلقہ تین بار، سبحان اللہ رضی نفسہ تین بار سبحان اللہ زنۃ عرشہ تین بار سبحان اللہ مداد کلماتہ تین بار"۔[1]

۱۰۱۲۵-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابوعون ثقفی محمد بن عبیداللہ، جابر بن سمرۃ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو فرمایا لوگوں نے تمہاری ہر چیز میں شکایت کی ہے حتیٰ کہ نماز میں بھی شکایت کی ہے حضرت سعد نے عرض کیا: میں پہلی دو رکعتوں کے اندر قرأت میں طوالت اختیار کرتا تھا جبکہ آخری دو رکعت میں اختصار سے کام لیتا تھا۔ اور میں نے نبی ﷺ کی اقتداء میں جس طرح نماز پڑھی ہے اس سے کسی چیز میں کوتاہی نہیں کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تب تمہارا خیال بہتر ہے۔

۱۰۱۲۶-محمد بن علی حبیش، یحییٰ بن محمد، عمران بن بکار و ابواسحاق بن حمزہ، اسحاق بن موسیٰ رملی، عمران بن بکار، حسن بن حمیر حزاری، جراح بن ملیح بن بہرانی، شعبہ بن حجاج محمد بن قیس، حمید کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپؐ ہم سے مزاح فرماتے تھے۔ ایک بار آپ نے میرے چھوٹے بھائی سے از روئے مزاح فرمایا اے ابوعمیر بکری کے بچہ نے کیا کیا؟ حتیٰ کہ اسی اثناء میں نماز کا وقت ہو گیا ہم نے آپ کے لئے مصلی بچھا دیا، آپ نے اس پر نماز ادا کی۔[2]

۱۰۱۲۷-محمد بن مظفر محمد بن احمد بن ذہیم، فہد ابن سلیمان، عتبہ ابن سکن، ابراہیم بن زی حمایہ، شعبہ، محمد بن قیس، حمید، انس کے سلسلہ سند سے گزشتہ حدیث کی مثل نقل کیا۔

۱۰۱۲۸-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون و عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ کے سلسلہ سند سے محمد بن ابی مجالد کا قول نقل کیا ہے کہ ابو بردہ اور عبداللہ بن شداد کی رائے بیع سلم کے جواز کی بابت مشکوک تھی۔ انہوں نے مجھے ابن ابی اوفیٰ کے پاس اس کی تحقیق کے لئے بھیجا۔ میں نے جا کر ان سے اس کی تحقیق کی انہوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کے زمانہ میں گندم، جو، کھجور اور کشمش میں بیع سلم کرتے تھے۔

۱۰۱۲۹-محمد بن معمر، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ، ابومجالد کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا۔

۱۰۱۳۰-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و سلیمان بن احمد علی بن عبدالعزیز، مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محمد بن جحادہ، ابوحازم کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے باندیوں کی کمائی کے استعمال سے منع فرمایا۔

۱۰۱۳۱-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، علی بن جعد، شعبہ، ابن ابی لیلیٰ، ماخیہ، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوایوب انصاری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، چھینک آنے پر الحمد للہ کہو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہو پھر اس کے جواب میں یھدیکم اللہ و یصلح بالکم کہو۔[3]

۱۔ سنن أبی داؤد، کتاب الدعاء باب ۴ وفتح الباری ۱۱/۱۴۸ . الترغیب والترهیب ۲/۲۱۷ . کنز العمال ۳۳۲۰ . ۳۳۲۹ .

۲۔ صحیح البخاری ۳۷/۸ . وسنن أبی داؤد، کتاب الأدب باب ۷۶ . وسنن الترمذی ۱۹۸۹ . وسنن ابن ماجة ۳۷۲۰ . ۳۷۴۰ . ومسند الامام أحمد ۱۱۵/۳ . ۱۹۰،۱۷۱ . ۲۲۳ . ۲۷۸ . وفتح الباری ۵۲۶/۱۰ . ۵۸۴ .

۳۔ صحیح البخاری ۶۱/۸ . وسنن أبی داؤد ۵۰۳۳ . وسنن الترمذی ۲۷۴۱ وسنن ابن ماجة ۳۷۱۵ . والمستدرک ۲۶۶/۴ . ۲۶۷ . وفتح الباری ۶۰۰/۱۰ . ۶۰۳ ، ۶۰۸ .

۱۰۱۳۲-محمد بن مظفر، احمد بن محمد قنطری، احمد بن محمد بن عیسیٰ، ابو معمر، عبدالوارث، شعبہ، محمد بن سالم کے سلسلہ سند سے شعبی کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت علی اور زید جس دادی کا لڑکا زندہ ہو اس دادی کو میراث سے محروم قرار دیتے تھے لیکن ابن مسعود اس بارہ میں ان سے اختلاف کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ اسلام میں پہلی دادی کو وارث قرار دیا گیا جبکہ اس کا لڑکا زندہ تھا۔

۱۰۱۳۳-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن نعمان، طلحہ یامی، امرۃ من عبدالقیس کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن رواحہ کی بہن کا قول نقل کیا ہے کہ جہاد میں ہر ذات نطاق (آزاد) عورت پر نکلنا واجب ہے۔[1]

۱۰۱۳۴-محمد بن حمید، عصام بن غیاث، عبداللہ بن ایوب، بکر بن بکار، شعبہ، محمد بن عبیداللہ، عطار کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں بلا اذان و اقامت نماز عیدین پڑھائی۔ نیز آپ نے نماز عیدین سے قبل اور بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔

۱۰۱۳۵-حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، شعبہ، محمد بن مرہ کے سلسلہ سند سے محمد بن سعد بن ابی وقاص کا قول نقل کیا ہے کہ میں عرفات میں ابن عمر کی خدمت میں گیا تو وہ اس وقت کھانے میں مصروف تھے۔

۱۰۱۳۶-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، بہز، شعبہ، محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب و ابوعثمان، موسیٰ بن طلحہ کے سلسلہ سند سے ابوایوب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ سے جنت میں لے جانے والے عمل کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو موحد بن جاؤ، نماز و زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔[2]

۱۰۱۳۷-حسن بن غیلان، محمد بن خلف، قاضی، وکیع، یحییٰ بن ابی طالب، نصر بن حماد، شعبہ، محمد بن سوقہ، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے مصیبت زدہ کو تسلی دینے والے کے لئے اسی کے مانند اجر ہے۔

۱۰۱۳۸-محمد بن اسحاق بن ابراہیم، علی بن احمد بن ابی غسان، عبدان بن احمد، سہل بن سنان، احمد بن اولیٰ، شعبہ، محمد بن خلیفہ محل کے سلسلہ سند سے عدی بن حاتم کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، اے لوگو دوزخ کی آگ سے بچو...... اگرچہ ایک کھجور کے ذریعے ہی ہو۔

۱۰۱۳۹-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و سلیمان بن احمد، جعفر بن محمد القلانسی، آدم و فاروق خطابی، ابومسلم کشی، سلیمان بن حرب و اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، و علی بن محمد بن اسماعیل، خضر بن داؤد، ابن عرفہ، ہشیم، شعبہ، محمد بن زیاد کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے۔

اے لوگو امام سے قبل تم کیوں سجدہ سے اٹھتے ہو؟ کیا تمہیں اس کا خوف نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سر و شکل کو گدھے کے سر و شکل سے بدل دے؟[3]

۱۰۱۴۰-محمد بن مظفر، عباس بن ہارون، محمد بن عبدک، عباد بن صہیب، شعبہ، محمد بن زیاد کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے لوگوں کا ناشکرا اللہ کا بھی ناشکرا ہے۔[4]

۱۔ مسند الامام أحمد ۳۵۸/۶. ومجمع الزوائد ۲۰۰/۲. والسنن الکبری للبیهقی ۳۰۶/۳. وکنز العمال ۲۳۱۰۳.

۲۔ صحیح البخاری ۱۳۰/۲، ۶/۸. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۵. وفتح الباری ۳۱۴/۱۰.

۳۔ سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ باب ۷۶. وسنن النسائی ۹۶/۲. وسنن ابن ماجۃ ۹۶۱.

۴۔ سنن أبی داؤد ۴۸۱۱. ومسند الامام احمد ۳۰۳/۲، ۳۸۸، ۳۹۵، ۴۶۱، ۴۹۲، ۳۱۲. والسنن الکبری للبیهقی ۱۸۲/۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۲/۱. وصحیح ابن حبان ۲۰۷۰. والترغیب والترهیب ۷۷/۲. والأدب المفرد ۲۱۸. وکشف الخفا ۵۲۶/۲.

۱۰۱۴۱-عبداللہ بن جعفر، یونس، ابوداؤد، شعبہ، محمد بن ابی یعقوب، ابی نعم کے سلسلہ سے نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ابن عمر سے احرام کی حالت میں مکھی کے قتل کرنے کی بابت پوچھا گیا؟ انہوں نے فرمایا کہ اے اہل عراق اب تم مجھ سے یہ سوال کرتے ہو حالانکہ تم نے نواسہ رسول کو قتل کیا ہے جن کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ یہ میرے لئے دنیا کی خوشبو ہیں۔

۱۰۱۴۲-ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس کریمی، عبدالصمد بن عبدالوارث، شعبہ، محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب، ابونصر، رجاء بن حیوۃ کے سلسلہ سند سے ابوامامہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ سے جنت میں داخل کرنے والے عمل کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا روزہ رکھو اس لئے کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے[۱]

۱۰۱۴۳-سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عمر بن سہل مازنی، شعبہ، محمد بن عبداللہ، ابن ابی یعقوب، ابونصر حمید بن ہلال، رجاء بن حیوۃ کے سلسلہ سند سے ابوامامہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ایک غزوہ میں آپ ﷺ سے جنت میں داخل کرنے والے عمل کی بابت سوال کیا۔ آپ نے فرمایا روزہ کو لازم پکڑو۔[۲]

۱۰۱۴۴-ابوجعفر محمد بن محمد بن احمد مقری، حسین بن محمد بن عبید عجلی، حسن بن احمد بن ابی شعیب، مسکین بن بکیر، شعبہ، ابی رجاء کے سلسلہ سند سے حسن کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے انس سے منترکے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے آپؐ کے حوالہ سے نقل کیا کہ یہ عمل شیطان سے ہے۔

۱۰۱۴۵-محمد بن احمد بن محمد، احمد بن موسیٰ عظمی، علی بن عبداللہ قراطیسی، حفص بن عمر نجار ابوعمران، شعبہ، محمد بن نواز کے سلسلہ سند سے کعب احبار کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں فربہ اور گوشت خور افراد مبغوض ہیں۔

۱۰۱۴۶-محمد بن مظفر، یحییٰ بن محمد بن صاعد، احمد بن منصور، نعیم بن حماد، حرمی بن عمارۃ بن ابی حفصہ، شعبہ، محمد بن ابراہیم ہاشمی، ادریس اودی، ابیہ کے سلسلہ سند سے آپؐ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے حجرہ میں نماز پڑھنے کے وقت حضرت عمر آپ کے مسلح محافظ ہوتے تھے۔

۱۰۱۴۷-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن جابر حنفی، قیس بن طلق کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپؐ سے مس ذکر کے بعد وضو کے بارے میں سوال کیا؟ آپ نے فرمایا اس سے وضو لازم نہیں ہوتا، کیونکہ وہ جسم کا ایک حصہ ہے۔[۳]

۱۰۱۴۸-عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن ابی اسرائیل، محمد جابر و محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور، فضل بن غانم، محمد بن جابر کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار شعبہ نے واسط میں مجھ سے حدیث مس ذکر کے بارے میں سوال کیا۔ چنانچہ میں نے ان سے حدیث مس ذکر بیان کی تو انہوں نے فرمایا آج کے بعد تم مجھ سے حدیث بیان نہ کرنا میں نے کہا کہ بہتر ہے۔

۱۰۱۴۹-سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، علی بن جعد، شعبہ کے سلسلہ سند سے محمد بن ذکوان کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کو کہتے سنا کہ میرے والد عام دنوں میں ہفتہ میں اور رمضان میں تین دنوں میں قرآن ختم کرتے تھے۔

۱۰۱۵۰-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن محمد کندی صیرفی، مؤمل، اسماعیل، شعبہ، محمد بن ذکوان کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ ابن مسعود عام دنوں میں ہفتہ میں اور رمضان میں تین روز میں قرآن مکمل کرتے تھے۔

۱۰۱۵۱-ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابوطلحہ احمد بن محمد بن عبدالکریم، محمد بن لیث، ابوصالح، یحییٰ بن راشد، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن بن عوف کے

---

[۱] سنن النسائی ۴/۱۶۵، ۱۶۶. ومسند الامام احمد ۵/۲۴۹ وصحیح ابن حبان ۹۲۹، ۹۳۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۱۰۹ ودلائل النبوۃ للبیهقی ۶/۳۳۵. وفتح الباری ۴/۱۰۴. ومجمع الزوائد ۳/۱۸۱.

[۳] سنن ابن ماجة ۴۸۳، ۴۸۴، والسنن الکبری للبیهقی ۱/۱۳۵.

سلسلہ سند سے عبداللہ بن بسر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، اے لوگو کھانے میں کیل کرنے سے برکت ہوتی ہے۔[1]

۱۰۱۵۲-محمد بن عمر بن سلم، علی بن ابی ازہر، جعفر بن عبدالواحد، بشر بن ثابت، شعبہ، محمد بن ولید، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے: دعوت ملنے پر انسان دعوت قبول کرے ورنہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہوگا۔[2]

۱۰۱۵۳-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابوجعفر، ابومثنیٰ کے قول سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے زمانہ میں اقامت کے ایک ایک اور اذان کے دو دو کلمات کہے جاتے تھے۔

۱۰۱۵۴-سعد بن محمد الناقد، احمد بن خلد بن ابی اخیل، ابی، بقیہ، شعبہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے ابوجعفر سے اذان کے کلمات کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے جامع مسجد کے مؤذن مثنیٰ کے حوالہ سے ابن عمر کا قول مجھ سے بیان کیا کہ آپ کے زمانہ میں اذان کے کلمات دوبار کہے جاتے تھے۔

۱۰۱۵۵ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، روح بن عبادۃ، شعبہ کے سلسلہ سند سے خلید بن جعفر کا قول نقل کیا ہے کہ محمد بن شعیب نے حسن سے آپ کے زمین پر کھانا کھانے کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا قسم بخدا ایسا ہی ہے شعبہ کہتے ہیں کہ بعد میں ایک بار محمد بن شعیب سے میری ملاقات ہوگئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے حسن سے حدیث مذکورہ سنی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

۱۰۱۵۶-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد وسلیمان بن احمد، یوسف قاضی، عمر بن مرزوق، شعبہ، قتادۃ، سالم بن ابی جعد، معدان بن ابی طلحہ کے سلسلہ سند سے ابودرداء کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، اے لوگو تم میں سے کوئی ایک شب میں تہائی قرآن کی تلاوت کیوں نہیں کرتا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا "سورۃ اخلاص" کی تلاوت ثلث قرآن کے مساوی ہے۔[3]

۱۰۱۵۷سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، عثمان بن محمد شیبی و محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن معاذ، ابی، شعبہ، علی بن مدرک، ابراہیم نخعی، ربیع بن خثیم کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد رسول ہے۔ کیا تم ایک شب میں ثلث قرآن کی بھی تلاوت نہیں کرسکتے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کس میں اس کی طاقت ہے؟ آپ نے فرمایا "سورۃ اخلاص" کی تلاوت تہائی قرآن کے مساوی ہے۔[4]

۱۰۱۵۸-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوقیس، عمر بن میمون کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے اے لوگو! کیا تم شب واحد میں ثلث قرآن کی بھی تلاوت نہیں کرسکتے، صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم میں اس کی طاقت کہاں؟ آپ نے فرمایا "سورۃ الاخلاص" کی تلاوت ثلث قرآن کے برابر ہے۔[5]

۱۰۱۵۹-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن دینار، عبداللہ بن وہب، حماد بن حسن، حجاج بن نصیر، شعبہ، عبداللہ بن ابی سفر، شعبی، ابن ابی لیلیٰ کے

۱۔ صحیح البخاری ۳/۸۸. وسنن ابن ماجۃ ۲۲۳۱، ۲۲۳۲. ومسند الامام أحمد ۳/۱۳۱. ۵/۴۱۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳/۱۴۳. وفتح الباری ۱۱/۲۸۱.

۲۔ سنن أبی داؤد، کتاب الأطعمۃ باب ۱. والسنن الکبری للبیهقی ۷/۶۸. واتحاف السادۃ المتقین ۵/۲۳۳. ومشکاۃ المصابیح ۳۲۲۴ وکشف الخفا ۲/۳۳۳.

۳،۴،۵۔ صحیح البخاری ۶/۲۳۳. وسنن الدارمی ۲/۴۶۰، ۴۶۱. ومسند الامام أحمد ۳/۲، ۸، ۸، ۲۲۳، ۱۲۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/۲۵۵. وتاریخ أصبهان للمصنف ۲/۱۱، ۲۸۶.

سلسلہ سند سے ابوایوب کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے"سورۃ اخلاص" کی تلاوت ثلث قرآن کے برابر ہے۔[1]

۱۰۱۶۰- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، ہلال بن یساف، ربیع بن خثیم، عمر بن میمون نے حضرت ابوایوب کی اہلیہ کے سلسلہ سند سے آپ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ سورۃ اخلاص کی تلاوت ثلث قرآن کے برابر ہے۔[2]

۱۰۱۶۱- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد بن عبدالکبیر، ابومسلم کشی، سلیمان بن حرب، ابوولید طیالسی و حبیب بن حسن، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق و ابواحمد بن احمد، حسن بن سفیان، حبان بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک و ابواحمد، حسن بن سفیان، حبان بن موسیٰ، عبد اللہ بن مبارک و ابواحمد، محمد بن اسحاق سراج احمد بن حفص، ابی ابراہیم و ابواحمد، محمد بن اسحاق، سراج، احمد بن حفص، ابی، ابراہیم بن طہمان، شعبہ، عمر بن مرۃ، خیثمہ کے سلسلہ سند سے عدی بن حاتم کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار دوزخ کے تذکرے کی وجہ سے آپ کا چہرہ متغیر ہوگیا۔ اور آپ نار دوزخ سے پناہ مانگنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا اے لوگو نار دوزخ سے بچو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے عوض ہی ہو ورنہ سائل کو اچھے انداز میں واپس کرو۔

۱۰۱۶۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن حماد، محمد بن لیث ابوصباح، محمد بن عرعرۃ، شعبہ، منصور، خیثمہ کے سلسلہ سند سے عدی بن حاتم کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو نار دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے عوض ہی ہو۔

۱۰۱۶۳- عبداللہ بن محمد بن حجاج، احمد بن مصعب مروزی، محمد بن عبداللہ قہزاذی، عبدالملک بن ابراہیم جندی، شعبہ، حکم، خیثمہ کے سلسلہ سند سے عدی بن حاتم کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو نار جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے عوض ہی ہو۔

۱۰۱۶۴- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، و ابواسحاق بن حمزہ، حبیب بن حسن یوسف قاضی، حفص بن عمر حوضی، شعبہ، ابواسحاق، عبداللہ بن معقل کے سلسلہ سند سے عدی بن حاتم کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو نار دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے عوض ہی ہو ورنہ سائل کو مت جھڑکو۔

۱۰۱۶۵- عبداللہ بن جعفر، یونس، ابن حبیب، ابوداؤد و ابومحمد بن حیان، ابواحمد، ابوخلیفہ کے سلسلہ سند سے عدی بن حاتم کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، اے لوگو آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے عوض ہی ہو ورنہ سائل کو اچھے انداز میں جواب دو۔

۱۰۱۶۶- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و ابومحمد بن حیان، ابواحمد، خلیفہ، ابوعمر حوضی، شعبہ، محل بن خلیفہ کے سلسلہ سند سے عدی بن حاتم کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے نار دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے عوض ہی ہو ورنہ سائل کو ڈانٹ ڈپٹ مت کرو۔

۱۰۱۶۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن اسحاق، سلیمان بن احمد، سہل بن سنان، احمد بن ابی اوفی، شعبہ، محل بن خلیفہ کے سلسلہ سند سے عدی کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، نار دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے عوض ہی ہو۔

۱۰۱۶۸- محمد بن احمد بن حسن، احمد بن جعفر بن حمدان، حرب، عباد بن حبیش کے سلسلہ سند سے عدی بن حاتم کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک بار آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ہشاش بشاش بیٹھے تھے، اس کے بعد لوگوں نے آپ سے سوال کیا کہ آپ نے فرمایا قیامت کے روز ایک شخص سے اللہ سوال کرے گا کیا میں نے تجھے سماعت و بصارت، مال اور اولاد عطا نہیں کئے تھے تو نے اس کے عوض آخرت کے لئے کیا کیا؟ وہ چاروں طرف نظر دوڑائے گا لیکن اسے کچھ نظر نہیں آئے گا۔ اے لوگو آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے عوض ہی ہو ورنہ سائل کو اچھے انداز سے واپس کردو۔

۱۰۱۶۹- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، سلیمان بن حرب، ابوداؤد و حبیب بن حسن، یوسف قاضی،

۲۰۱- صحیح البخاری ۲۳۳/۶. وسنن الدارمی ۴۲۰/۲، ۴۲۱. ومسند الامام احمد ۳/۳، ۸، ۸/۲، ۴۴۲، ۱۲۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۵۵/۱۷. وتاریخ اصبھان للمصنف ۱۱/۲، ۲۸۲.

عمرو بن مرزوق، شعبہ، عون بن ابی جحیفہ، منذر بن جریر بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد جریر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک صبح ہمارے سامنے آپ کی خدمت اقدس میں پراگندہ شکستہ حال اور برہنہ پا قوم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے ان کو خطبہ دیا، اسی میں آپ نے فرمایا انسان کو اپنے مال، کپڑے، گندم اور کھجور سے صدقہ کرنا چاہیے۔

۱۰۱۷۰-ابومحمد بن حیان، عمر بن سہل، احمد بن عبداللہ، زیاد، یحییٰ بن عبدویہ، شعبہ، حماد بن سلمہ، محمد بن زیاد کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، اے لوگو آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے عوض ہی ہو۔

۱۰۱۷۱-محمد بن احمد بن حسن، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان اعمش، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، حضرت جبرائیل نے مجھے خوشخبری سنائی کہ آپ کی امت کا موحد جنت میں داخل ہوگا میں نے کہا کہ اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔[1]

۱۰۱۷۲-ابواحمد، احمد بن محمد عبدالکریم وزان، محمد بن بشار بندار، ابن ابی عدی، شعبہ، حبیب بن ابی ثابت، زید کے سلسلہ سند سے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، حضرت جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ آپ کی امت کا موحد جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا اگرچہ وہ چور اور زانی ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔[2]

۱۰۱۷۳-ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحاق بن راہویہ، نضر بن شمیل، شعبہ، حبیب، سلیمان، عبدالعزیز، حماد، زید کے سلسلہ سند سے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے کہ حضرت جبرائیل نے مجھ سے کہا کہ آپ کی امت کا موحد جنت میں داخل ہوگا میں نے ان سے پوچھا کہ اگرچہ وہ چور اور زانی ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔[3]

۱۰۱۷۴-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، وابواسحاق بن حمزہ، یحییٰ بن محمد جبائی، عبداللہ بن معاذ، ابی، شعبہ، حبیب بن ابی ثابت، بلال، عبدالعزیز بن رفیع، اعمش، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے حضرت جبرئیل نے مجھے خوشخبری سنائی کہ آپ کی امت کا موحد جنت میں جائے گا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اگرچہ وہ چور و زانی ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔[4]

۱۰۱۷۵-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، حبیب، اعمش، عبدالعزیز بن رفیع، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے مجھ سے فرمایا اے ابوذر! لوگوں کو خوشخبری سنا دو کہ کلمہ شہادت پڑھنے والا بالآخر جنت میں داخل ہوگا۔[5]

۱۰۱۷۶-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد وابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، روح بن عبادۃ وفاروق ابومسلم، سلیمان بن حرب، شعبہ، محمد بن زیاد کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے کہ روزہ دار کے دہن کی بو اللہ کو مشک سے بھی زیادہ پسند ہے۔[6]

۱۰۱۷۷-محمد بن احمد بن حسن، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، داؤد بن فراہیج کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے روزہ دار کے منہ کی بدبو عنداللہ مشک سے بھی زیادہ محبوب ہے۔[7]

۱۰۱۷۸-سلیمان بن احمد، عثمان بن عمر ضبی، ابوولید طیالسی، شعبہ، ابواسحاق، ابوالاحوص عبداللہ کے سلسلہ سند سے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ۔ روزہ دار کی منہ کی بدبو عنداللہ مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔[8]

۱، ۲، ۳، ۴۔ مسند الامام احمد ۵/۱۶۱. وفتح الباری ۱۱/۲۶۳. ومجمع الزوائد ۱۰/۱۶۰، وکنز العمال ۳۴۲۸۸.

۵۔ الدر المنثور ۲/۶۳. وکنز العمال ۱۳۲۶.

۶۔ صحیح البخاری ۳/۳۴ ۷/۲۱۱، ۹/۷۵، ۱۹۲. وصحیح مسلم، کتاب الصیام باب ۳۰ وفتح الباری ۱۰/۳۶۹.

۷، ۸۔ صحیح البخاری ۳/۳۱، ۷/۲۱۱ والتخریج السابق.

۱۰۱۷۹-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ نے معاذ سے فرمایا توحید الٰہی اور میری رسالت کی گواہی پر مرنے والا جنت میں داخل ہوگا۔[1]

۱۰۱۸۰-سلیمان بن احمد، بکر بن مقبل، اسماعیل بن ابراہیم، ابی، شعبہ، سلیمان تیمی کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت معاذ آپؐ کے ردیف تھے آپ نے ان سے فرمایا موحدین کو جنت کی بشارت سنادو، انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ لوگ اسی پر اعتماد کرلیں گے آپ نے فرمایا ٹھیک ہے، (پھر نہیں سناؤ)۔[2]

۱۰۱۸۱-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوحمزہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت معاذ سے فرمایا توحید الٰہی پر مرنے والا جنت میں داخل ہوگا۔[3]

۱۰۱۸۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، بندار محمد بن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، صدقہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ نے معاذ سے فرمایا کلمہ شہادت پڑھنے والا جنت میں جائے گا۔[4]

۱۰۱۸۳-سلیمان بن احمد بن صدقہ، بشر بن آدم، عبداللہ بن عبدالواحد حنفی، ابی، شعبہ، عیاش کلیبی کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے توحید الٰہی اور رسالت رسول کی گواہی پر مرنے والا جنتی ہے۔[5]

۱۰۱۸۴-ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن معدان، ابومسعود نصر بن حماد، شعبہ، یونس بن عبید، حمید بن ہلال، حصان بن کاہل، عبدالرحمٰن بن سمرہ کے سلسلہ سند سے معاذ بن جبل کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، صدق قلب سے توحید و رسالت کا اقرار کرنے والا جنت میں داخل ہوگا۔[6]

۱۰۱۸۵-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر و ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن مثنیٰ، عبدالصمد، شعبہ، ابو خالد حذاء، ابوبشر عنبری، حمران بن ابان کے سلسلہ سند سے عثمان بن عفان کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے کلمہ شہادت پر مرنے والا جنتی ہے۔[7]

۱۰۱۸۶-عبدالرحمٰن بن جعفر، محمد بن زکریا، سلیمان بن حرب، شعبہ، قتادہ، مسلم بن یسار، حمران بن ابان، عثمان بن عفان کے سلسلہ سند سے عمر بن خطاب کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے جسے صدق قلب سے کہنے والا جنتی ہے۔[8]

۱۔ مسند الامام أحمد ۱۳۱/۳ . والدر المنثور ۱۲/۲ . وسبق بمعناه قریباً

۲،۳۔ الاحادیث الصحیحة ۳۳۸/۲ . وکنز العمال ۲۳۳ ۱.

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۵۵/۷ . وصحیح ابن حبان ۳۱ . والمستدرک ۲۵۱/۳ . ومجمع الزوائد ۱۸/۱ . وفتح الباری ۲۶۷/۱۱ . ۱۲ ، ۶۰ . والترغیب والترهیب ۳۲۲/۲ . والدر المنثور ۱۳/۲ . واتحاف السادة المتقین ۲۵/۵ . ۱۸۰/۹ ، ۳۶۷.

۵۔ مسند الامام أحمد ۲۲۹/۵ . والمعجم الصغیر للطبرانی ۲۵۹/۱ وامالی الشجری ۱۶/۲/۱ ۳۶ . وتاریخ أصبهان ۳۴/۲ ، ۷۹.

۶۔ صحیح البخاری ۳۳/۱ . وصحیح مسلم ، کتاب الایمان ۱۵۴ ، وفتح الباری ۲۲۷/۱ . ۵۵۷/۱۱.

۷۔ صحیح مسلم ۵۵ . ومسند الامام أحمد ۶۵/۱ ، ۲۹ ، وصحیح ابن حبان ۲ والمصنف لابن أبی شیبة ۲۷۳/۳ . والدر المنثور ۱۳/۲.

۸۔ مسند الامام أحمد ۶۳/۱ والمستدرک ۷۲/۱ ، ۳۵۱ . وصحیح ابن حبان ۲/۱ . ومجمع الزوائد ۱۵/۱ . والترغیب والترهیب ۴۱۶/۲ . والدر المنثور ۶۲/۲ ، ۸۰

۱۰۱۸۷-فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، سلیمان بن حرب، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، مسلم بن ابراہیم، ابوبکر طلحی، ابو حریش کلابی، محمد بن عمر بن جبلہ، حکم بن عبداللہ ابونعمان، شعبہ، خالد حذاء، ابوقلابہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔ ل

۱۰۱۸۸-محمد بن عمرو بن سلم حافظ، علی بن حسن بن سلیمان، عبداللہ بن سلام ابو ہمام، ابوعلی حنفی، شعبہ، عاصم کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔ ۲

۱۰۱۸۹-ابویعلی حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب ارغیانی، عبداللہ بن محمد بن خشیش، حفص بن عمر، شعبہ، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔ ۳

۱۰۱۹۰-محمد بن ہارون بیع، محمد بن سہل بن عسکر، سلیمان بن حرب، شعبہ، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے میری امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔ ۴

۱۰۱۹۱-ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن یونس بشر بن عمر، شعبہ، ابواسحاق، صلہ، زفر کے سلسلہ سند سے حذیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔ ۵

۱۰۱۹۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و ابواحمد بن احمد، احمد بن علی بن جابر، عفان، وھیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن کثیر، شعبہ، ابواسحاق، صلہ، زفر کے سلسلہ سند سے حذیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک نجرانی شخص آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ ہمارے ہاں کسی امین شخص کو بھیج دیجئے۔ آپ نے تین بار اس سے فرمایا ایک بہت ہی امین شخص تمہاری طرف بھیجوں گا۔ صحابہ کرام غور سے دیکھنے لگے کہ وہ امین شخص کون ہوگا، اس موقع پر آپ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح کو ان کی طرف امین بنا کر بھیجا۔ ۶

۱۰۱۹۳-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، سماک بن حرب، کے سلسلہ سند سے مصعب بن سعد کا قول نقل کیا ہے کہ چند صحابہ کرام عبداللہ بن عامر کے مرض الوفات میں ان کے ہاں تشریف لائے۔ ابن عمر کے علاوہ تمام صحابہ کرام ان کی مدح سرائی کرنے لگے، کچھ دیر کے بعد ابن عمر نے حدیث رسول بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ خائن کا صدقہ اور بلا طہارت نماز قبول نہیں کرتا۔ ۷

۱۰۱۹۴-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و محمد بن مظفر، عبداللہ بن محمد بغوی، علی بن جعد و حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن منہال، یزید بن زریع، شعبہ، قتادہ، ابوالملیح، ابیہ کے سلسلہ سند سے بیان کیا ہے ایک بار ایک گھر میں میرے سامنے آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بلا طہارت نماز اور خائن کا صدقہ قبول نہیں کرتا۔ ۸

۱۰۱۹۵-سلیمان بن احمد، عبید عجلی، رجاء بزار، احمد بن عبداللہ بن فضل، ابومحمد بن حیان، ہشیم بن خلف دوری، احمد بن عبیداللہ، زید بن حباب، شعبہ، قتادہ، ابوالسوار عدوی کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کا قول نقل کیا ہے کہ بلا طہارت نماز اور خائن کا صدقہ عنداللہ غیر

۱،۲،۳،۴،۵،۶۔ صحیح البخاری ۲۱۸/۵، ۱۰۹/۹. وسنن الترمذی ۳۷۹۰ ومسند الامام احمد ۱۸۴/۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۹/۳. ومشکاۃ المصابیح ۶۱۰۶ وفتح الباری ۹۳/۸، ۲۳۲/۱۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۹/۳. مشکاۃ المصابیح ۶۱۰۶. وفتح الباری ۹۳/۸، ۲۳۲/۱۱. وتاریخ اصبہان ۳۱۰/۱. وتاریخ ابن عساکر ۹۳/۷. وکنز العمال ۳۳۵۰۷.

۷،۸۔ سنن النسائی ۵۷/۵. ومسند الامام احمد ۵۱/۲، ۷۳، ۷۴/۵. والمصنف عبد الرزاق ۹۴۹۹. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۵۵/۱.

مقبول ہے۔[۱]

۱۰۱۹۶- محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن یاسین، محمد بن عبداللہ جبینہ، شبابہ، شعبہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، ابوملیح بن اسامہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے بلا طہارت نماز اور خائن کا صدقہ عند اللہ غیر مقبول ہے۔[۲]

۱۰۱۹۷- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، عطا بن ابی میمونہ کے سلسلہ سند سے ابورافع کا قول نقل کیا ہے کہ ابوہریرہ نے سورۃ ''انشقاق'' میں آیت سجدہ پر سجدہ کیا، اور دلیل میں آپ کا فعل اسی طرح پیش کیا اور فرمایا کہ میں موت تک اسی پر عمل کرتا رہوں گا۔

۱۰۱۹۸- فہد بن ابراہیم، محمد بن زکریا غلابی، حارث بن مالک عنبری، شعبہ، یونس بن عبید، بکر بن عبداللہ، ابورافع کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ کے ساتھ سورۃ ''انشقاق'' اور سورۃ علق میں آیت سجدہ پر سجدہ کیا۔

۱۰۱۹۹- احمد بن جعفر بن حمدان، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ومحمد بن مظفر، عبداللہ بن ابی داؤد، عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم، امیہ بن خالد، شعبہ، علی بن سوید بن منجوف، ابورافع کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے سورۃ ''انشقاق'' میں آیت سجدہ پر سجدہ کیا۔

۱۰۲۰۰- محمد بن مظفر، محمد بن سلیمان، عباس بن ابی طالب، محمد بن مصعب، قتادہ، ابورافع کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے سورۃ انشقاق میں آیت سجدہ پر سجدہ کیا۔

۱۰۲۰۱- محمد بن حمید، قاسم بن عبداللہ بن حجاج، منہال، بدل بن محبر، شعبہ، سلیمان تیمی، قتادہ بکر بن عبداللہ، ابورافع کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ابوہریرہ نے سورۃ انشقاق میں آیت سجدہ پر سجدہ کیا اور فرمایا کہ میں نے حضور کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے لہٰذا میں موت تک اسی طرح کرتا رہوں گا۔

۱۰۲۰۲- ابراہیم بن محمد، حسین بن علی، محمد بن جعفر مطیری، عیسیٰ بن عبداللہ، محمد بن سابق، زائدہ، سفیان، شعبہ، ایوب بن موسیٰ، عطا بن مینا کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سورۃ انشقاق اور سورۃ علق کی آیت سجدہ پر آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔

۱۰۲۰۳- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، ثوری، ابوایوب بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

۱۰۲۰۴- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد وابواحمد بن محمد بن احمد، سلیمان بن احمد، ابوخلیفہ، ابوولید، محمد بن کثیر، شعبہ، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے ابوالاحوص کا قول نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن مسعود کا قول ہے: اولاً ہم دو رکعتوں میں اللہ کی تسبیح، حمد اور تکبیر کہتے تھے پھر آپ نے ہمیں تشہد پڑھنے کا حکم دیا۔

۱۰۲۰۵- یوسف بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، عفان، شعبہ، ابواسحاق، ابوعبیدہ، ابوالاحوص کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ نے ہمیں ایک خطبہ دیا۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد آپ نے فرمایا امابعد، اے لوگو خوف الٰہی پیدا کرو اور موت تک دین اسلام پر ثابت قدم رہو، یاد رکھو تم سب حضرت آدم کی اولاد ہو، اے لوگو تقویٰ پیدا کرو اور صحیح صحیح بات کرو۔

۱۰۲۰۶- سلیمان بن احمد، محمد بن عبدالرحمٰن شافعی حمصی، مرار بن حمید، محمد بن منازل، شعبہ، ابواسحاق، ابوالاحوص کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ ابتداء میں نماز میں ہم صرف اللہ کی تسبیح، حمد اور بڑائی بیان کرتے تھے، پھر آپ نے ہمیں نماز میں تشہد پڑھنے کا حکم دیا۔

---

[۲] سنن النسائی ۵/۵۷. ومسند الامام احمد ۲/ ۵۱، ۷۳، ۵/ ۷۴. والمصنف عبد الرزاق ۹۴۹۹. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱/ ۵۵.

۱۰۲۰۷-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، منصور، حماد، مغیرہ، ابوہاشم، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے تشہد کے یہ معروف کلمات ارشاد فرمائے "التحیات للہ و الصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔

۱۰۲۰۸-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی وابواحمد محمد بن احمد، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بغوی، علی بن جعد، شعبہ، حماد بن ابی سلیمان، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ ابتداء میں ہم "سلام علی اللہ" کہتے تھے پھر آپ نے ہم کو اس سے منع کر کے تشہد پڑھنے کا حکم دیا وہ تشہد یہ ہے التحیات للہ و الصلوات والطیبات السلام علیک ایھاالنبی ورحمۃاللہ و برکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین، اشھد ان اللہ لاالہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔[۱]

۱۰۲۰۹-سلیمان بن احمد، احمد بن زہیر تستری، حماد بن حسن، بدل بن محبر، شعبہ، حکم وحصین، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ ابتداء میں ہم "سلام علی اللہ" کہتے تھے بعد میں آپ نے ہمیں معروف تشہد پڑھنے کا حکم دیا۔[۲]

۱۰۲۱۱-محمد بن مظفر، عمر بن احمد مروزی، سعید ابن منصور، نضر بن شمیل، شعبہ، حسین، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ شروع میں ہم "سلام علی اللہ" کہتے تھے پھر آپ نے ہمیں معروف تشہد پڑھنے کا حکم دیا۔[۳]

۱۰۲۱۲-حبیب بن حسن، یوسف بن یعقوب قاضی، نضر بن علی، ابی، شعبہ، ابوبشر، مجاہد کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے تشہد کے یہ کلمات ارشاد فرمائے التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃاللہ و برکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین اشھد ان لاالہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۔[۴]

۱۰۲۱۳-عبداللہ بن جعفر، یونس، ابوداؤد، شعبہ، حصین، ابووائل کے سلسلہ سند سے حذیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ تہجد کے وقت مسواک استعمال فرماتے تھے۔[۵]

۱۰۲۱۴-عبداللہ بن احمد بن یعقوب مقری، عمر بن محمد بن معارک، محمد بن ابراہیم صوری، مؤمل، منصور، حصین، ابووائل کے سلسلہ سند سے حذیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ شب میں بیدار ہونے کے بعد مسواک استعمال فرماتے تھے۔[۶]

۱۰۲۱۵-سلیمان بن احمد، یوسف بن قاضی، حفص بن عمر حوضی ومحمد بن علی، ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، علی بن جعد، شعبہ، سلمہ بن کہیل وزبید، ذر بن عبدالرحمٰن ابن ابزی کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ وتر کی پہلی رکعت میں "سورۃ الاعلیٰ" دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص تلاوت فرماتے تھے۔

۱۰۲۱۶-فاروق خطابی، ابومسلم کشی، سلیمان بن حرب، شعبہ، زبید، ذر بن عبدالرحمٰن بن ابزی، کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ وتر کی اول رکعت میں "سورۃ الاعلیٰ" ثانی میں "سورۃ الکافرون" اور ثالث میں "سورۃ اخلاص" پڑھتے تھے۔

۱۰۲۱۷-ابومحمد بن حیان، محمد بن مندہ، عمرو بن علی، ابوداؤد، شعبہ، ابن ابی لیلیٰ، سلمہ بن کہیل کے سلسلہ سند سے ابن ابی اوفیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ وتر کی تین رکعتوں میں "سورۃ اعلیٰ" "سورۃ الکافرون اور" سورۃ اخلاص "بالترتیب پڑھتے تھے۔

۱۰۲۱۸-ابوعمرو حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن مثنیٰ واحمد بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن سعید، شعبہ، قتادہ، زرارہ کے

۱، ۲، ۳، ۴، صحیح البخاری ۱/ ۲۱۲۔ وسنن ابی داؤد ۹۶۹، ۸۶۹۔ وسنن ابن ماجۃ ۸۹۹۔ وسنن النسائی۔ کتاب الاستفتاح باب ۱۸۶۔ والسھو ۵۶۔ ومسند الامام احمد ۱/ ۳۳۱، ۴۶۳۔ وصحیح ابن خزیمۃ ۷۰۳۔ وفتح الباری ۲/ ۳۲۰۔

۶،۵ صحیح البخاری ۲/ ۶۳۔ وصحیح مسلم۔ کتاب الطھارۃ باب ۱۵۔ ومسند الامام احمد ۵/ ۴۰۲۔

سلسلہ سند سے ابن عبدالرحمن بن ابزی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ وتر کی تینوں رکعتوں میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص پڑھتے تھے۔۱

۱۰۲۱۹-ابوعلی محمد بن احمد، بن حسن، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر غندر و ابوعمرو بن حمران، حسن بن عبد الرحمن بن ابزی کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ وتر کی رکعات ثلاثہ میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص بالترتیب پڑھتے تھے۔۲

۱۰۲۲۰-محمد بن مظفر، محمد بن احمد بن یعقوب بن صلت، لیث بن فرج عیسیٰ، ابوعاصم ضحاک بن مخلد، شعبہ، عاصم کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن سرجس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ وتر کی پہلی رکعت میں اعلیٰ دوسری رکعت میں کافرون اور تیسری رکعت میں کبھی اخلاص کبھی فلق اور کبھی ناس پڑھتے تھے۔۳

۱۰۲۲۱-محمد بن مظفر، ابوعروبہ حسین بن محمد حرانی، ابن عیشون، ابوقتادہ، شعبہ، ابواسحاق، حارث کے سلسلہ سند سے علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ وتر میں سورۂ زلزال، عادیات، تکاثر، لہب اور اخلاص سورتیں پڑھتے تھے۔۴

۱۰۲۲۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و حبیب بن حسن، یوسف بن یعقوب قاضی، عمرو بن مرزوق و حبیب بن حسن، یوسف قاضی، ابن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، شعبہ، مخول، مسلم، سعید بن جبیر، کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ جمعہ کے روز سورۃ جمعہ اور منافقون کی تلاوت فرماتے تھے۔ نیز آپ جمعہ کے روز فجر میں سورۃ سجدہ اور دہر پڑھتے تھے۔۵

۱۰۲۲۳-محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، یحییٰ بن فضل خرقی، سعید بن عامر، شعبہ، ابی عون، مسلم بطین، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نماز فجر میں سورۃ سجدہ اور دہر پڑھتے تھے اور نماز جمعہ میں سورۃ جمعہ اور منافقون کی تلاوت کرتے تھے۔۶

۱۰۲۲۴-محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، محمد بن عنبسہ ہمدانی، عمرو بن حکام، شعبہ، سلیمان، اعمش، مسلم بطین سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نماز فجر میں سورۃ سجدہ اور دہر اور نماز جمعہ میں سورۃ جمعہ و منافقون پڑھتے تھے۔۷

۱۰۲۲۵-احمد بن اسحاق، عباس بن حمدان حنفی، فضل بن یعقوب رخامی، یحییٰ بن سکن، شعبہ، عتبہ ابوالعمیس، مسلم بن بطین، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپ نماز فجر میں سورۃ سجدہ اور دہر پڑھتے تھے۔۸

۱۰۲۲۶-محمد بن محمد بن معمر، ابوبکر بن صدقہ، محمد بن حیان، محمد بن یزید، شعبہ بن حکم، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپ نماز فجر میں سورۃ سجدہ اور دہر پڑھتے تھے۔ اور نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون پڑھا کرتے تھے۔۹

۱، ۲، ۳۔ مسند الامام أحمد ۳/ ۴۰۶، ۴۰۷. وسنن أبي داؤد، كتاب الوتر باب ۴. وسنن النسائي، كتاب قيام الليل باب ۴۷، ۴۸، ۵۰، ۵۲، ۵۴. وسنن ابن ماجة ۱۱۷۱، ۱۱۷۵. والمستدرك ۲/ ۲۵۷.

۴۔ كنز العمال ۲۱۸۸۹

۵۔ السنن الكبرى للبيهقي ۳/ ۲۰۱. وكنز العمال ۲۲۰۰۴.

۶۔ سنن النسائي، كتاب الاستفتاح باب ۴۱. ومسند الامام أحمد ۴/ ۳۱۹ والمصنف لابن ابي شيبة ۲/ ۱۴۰.

۷۔ المصنف لابن ابي شيبة ۲/ ۱۴۰، ۱۴۱.

۸۔ صحيح البخاري ۲/ ۵. وصحيح مسلم، كتاب الجمعة باب ۱۷.

۹۔ سنن أبي داؤد، كتاب الجمعة باب ۴. وسنن النسائي، كتاب الافتتاح باب ۴۶، وسنن ابن ماجة ۸۲۱، ۸۲۴، ومسند الامام أحمد ۱/ ۲۲۶، ۳۳۴.

۱۰۲۲۷-محمد بن مظفر، یحییٰ بن محمد، حماد بن حسن، حجاج بن نصیر، ابواسحاق، ابوفردہ، شعبہ، ابواحوص کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نماز فجر میں سورۃ سجدہ اور دہر پڑھتے تھے۔

۱۰۲۲۸-محمد بن مظفر، عبدالجبار بن احمد سمرقندی، محمد بن سنجر، ابراہیم بن زکریا، شعبہ، ابواسحاق، حارث کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ جمعہ کے روز نماز فجر میں سورہ سجدہ اور دہر کی تلاوت کرتے تھے۔

۱۰۲۲۹-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، روح بن عبادہ، شعبہ، ابراہیم بن محمد بن منتشر، محمد بن منتشر، حبیب بن سالم کے سلسلہ سند سے نعمان بن بشیر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نماز جمعہ میں سورۃ اعلیٰ اور غاشیہ پڑھتے تھے بعض مرتبہ عید و جمعہ کے جمع ہونے کی وجہ سے دونوں میں سورۃ اعلیٰ اور غاشیہ پڑھتے تھے۔

۱۰۲۳۰-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عاصم بن علی، علی بن جعد، ابوبکر بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، شعبہ، حکم کے سلسلہ سند سے ابوجعفر کا قول نقل کیا ہے کہ ابوہریرہ سے پوچھا گیا کہ حضرت علی نماز جمعہ میں سورۃ جمعہ اور منافقون پڑھتے تھے ، انہوں نے فرمایا آپ کا معمول بھی یہی تھا۔

۱۰۲۳۱-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، وفاروق خطابی، ابومسلم کشی، حجاج بن منہال، شعبہ، زبیر، شعبہ کے سلسلہ سند سے براء بن عازب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ نے بقرعید کے روز خطبہ ارشاد فرمایا جس کا حاصل یہ تھا کہ آج سب سے پہلے ہم نماز پڑھیں گے، پھر قربانی کریں گے، ہمارے طرز عمل پر چلنے والا مطابق سنت عمل کرنے والا ہے، نماز عید سے قبل قربانی کرنے والا تارک سنت ہے۔[1]

۱۰۲۳۲-ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن سلم، محمد بن یحییٰ مروزی، عاصم بن علی، شعبہ، سیار، شعبی کے سلسلہ سند سے براء بن عازب کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے: آج ہم بقرعید کے روز سب سے پہلے عید کی نماز ادا کریں گے۔[2]

۱۰۲۳۳-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ بن سعید، عبدان ابن احمد، محمد بن مصفّٰی، سوید بن عبدالعزیز، شعبہ، عبداللہ بن ابی السفر، شعبی کے سلسلہ سند سے براء بن عازب کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے بقرعید کے موقع پر فرمایا، آج ہم سب سے اول نماز عید ادا کریں گے بعد میں قربانی کریں گے۔[3]

۱۰۲۳۴-ابوبکر محمد بن حسن، ابواسری موسیٰ بن حسن نسائی، عفان، شعبہ، زبیر، داؤد منصور، مجاہد، ابن عون کے سلسلہ سند سے براء بن عازب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بقرعید کے موقع پر آپ نے ہمیں خطبہ دیا جس میں آپ نے ارشاد فرمایا آج کے روز ہم سب سے پہلے نماز عید ادا کریں گے۔ اس کے بعد ہم قربانی کریں گے ہمارے نقش قدم پر چلنے والا عامل بالسنۃ ہے ورنہ تارک السنۃ ہے۔

۱۰۲۳۵-سلیمان بن احمد، عثمان بن عمر ضبی، ابو ولید طیالسی، شعبہ، قتادہ، صفوان بن محرز کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے ابن عمر سے سفر کی نماز کی بابت سوال کیا۔ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں، سنت کے خلاف عمل کرنے والا کفر کے قریب پہنچنے والا ہے۔

۱۰۲۳۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن اسحاق، احمد بن علی خزاعی، ابو ولید، حفص بن عمر حوضی، شعبہ وسلیمان بن احمد، ابومسلم کشی، عمرو بن حکام، شعبہ، ابوالتیاح کے سلسلہ سند سے مورق عجلی کا قول نقل کیا ہے کہ صفوان بن محرز نے عبداللہ بن عمر سے سفر کی نماز کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ دو رکعت ہیں اور مخالف سنت عمل کرنے والا کفر کے قریب پہنچنے والا ہے۔

۱۰۲۳۷-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حجاج بن محمد، شعبہ، ابی رجا کے سلسلہ سند سے مورق عجلی کا قول نقل کیا ہے کہ صفوان

۱،۲،۳ صحیح البخاری ۲/۲۱، ۲۳، ۷/۱۲۸، ۱۳۲ . وصحیح مسلم ۲/۷ . وفتح الباری ۲/۴۴۵، ۴۵۳، ۴۵۶، ۱۰/۳، ۱۲، ۲۲ .

بن محرز نے ابن عمر سے سفر کی نماز کے بارے میں سوال کیا۔انہوں نے فرمایا سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔

۱۰۲۳۸-سلیمان بن احمد ،یعقوب بن احمد بن اسحاق مخرمی ،عفان ،شعبہ ،ابو التیاح کے سلسلہ سند سے مطرف کا قول نقل کیا ہے کہ صفوان بن محرز نے ابن عمر سے سفر کی نماز کے بارے میں سوال کیا ،انہوں نے جواب دیا دو رکعتیں۔

۱۰۲۳۹-سلیمان بن احمد ،احمد بن ابی یحیی مصری ،احمد بن سعید ہمدانی ،عبدالرحمن بن زیاد رصاصی ،شعبہ ،قتادہ ،ابو التیاح ،عاصم احول کے سلسلہ سند سے مورق عجلی کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عمر کا قول ہے کہ سفری نماز دو رکعتیں ہیں ،مخالف سنت عمل کرنے والا کفر کے قریب پہنچنے والا ہے۔

۱۰۲۴۰-محمد بن احمد بن حسن ،احمد بن جعفر بن حمدان ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابی ،محمد بن جعفر ،شعبہ ،ابی فروہ کے سلسلہ سند سے عون ازدی کا قول نقل کیا ہے کہ فارس کے امیر عمر بن عبیداللہ بن عمر نے ابن عمر سے تحریر کے طور پر سفری نماز کے بابت سوال کیا۔ابن عمر نے جواب میں لکھا کہ آپ سفر میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

۱۰۲۴۱-محمد بن احمد بن حسن ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابی ،محمد بن جعفر ،شعبہ ،اسماعیل بن ابی خالد کے سلسلہ سند سے حکیم حذاء کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ابن عمر سے سفر کی نماز کی بابت سوال کیا گیا انہوں نے فرمایا کہ سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔

۱۰۲۴۲-سلیمان بن احمد ،ابو بکر بن صدقہ ،علی بن مسلم طوسی ،ابو داؤد طیالسی ،شعبہ ،اسحاق بن سوید ،سلیمان بن احمد ،محمد بن احمد بن حسن ، بشر بن موسیٰ ،عمرو بن حکام ،شعبہ ،اسحاق بن سوید کے سلسلہ سند سے عبدالرحمن بن عیاش کا قول نقل کیا ہے کہ عمر بن عبیداللہ بن معمر نے عبداللہ بن عمر سے سفر کی نماز کے بارے میں تحریراً سوال کیا۔انہوں نے جواب میں فرمایا دو رکعتیں ہیں اور سنت کی مخالفت کرنے والا کفر کے قریب پہنچنے والا ہے۔

۱۰۲۴۳-محمد بن احمد بن حسن ،احمد بن جعفر بن حمدان ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابی ،محمد بن جعفر ،محمد بن مظفر ،علی بن حسن بن جنید نیشا پوری ،شعبہ ،عمرو بن دینار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ تشریف لائے ،آپ نے بیت اللہ کا طواف فرمایا اس کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نفل پڑھے ،بعد میں آپ صفا کی طرف تشریف لے گئے۔

۱۰۲۴۴-ابو محمد بن حیان ،عبدالغفار بن احمد ،ابن ابی داؤد ،یحیی بن عثمان ،بقیہ ،عمرو بن دینار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔

۱۰۲۴۵-سلیمان بن احمد ،ادریس بن جعفر ،یزید بن ہارون ،محمد بن احمد بن حسن ،احمد بن جعفر ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابی ،محمد بن جعفر ،شعبہ کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ سالم بن عبداللہ بن عمر نے بحوالہ ابن عمر نقل کیا ہے کہ آپ سفر میں صرف دو رکعت ادا کرتے تھے۔

۱۰۲۴۶-عبداللہ بن جعفر ،یونس بن حبیب ،ابو داؤد ،سلیمان بن احمد ،معاذ بن مثنی ،ابو ولید ،شعبہ کے سلسلہ سند سے سلمہ بن کہیل کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفر میں سعید بن جبیر کے ساتھ نماز عشاء دو رکعت ادا کی۔نماز کے بعد انہوں نے فرمایا ،عبداللہ بن عمر نے یہاں پر اسی طرح کیا تھا ،اور انہوں نے فرمایا تھا کہ آپ ﷺ نے یہاں اسی طرح کیا ہے۔

۱۰۲۴۷-عبداللہ بن جعفر ،یونس بن حبیب ،ابو داؤد ،سلیمان بن احمد ،معاذ بن مثنی ،ابو ولید ،شعبہ کے سلسلہ سند سے حکم کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے عرفات میں سعید بن جبیر کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی ،نماز کے بعد انہوں نے فرمایا کہ ابن عمر نے یہاں پر اسی طرح کیا تھا اور انہوں نے فرمایا تھا کہ آپ علیہ السلام نے یہاں پر اسی طرح کیا تھا۔

۱۰۲۴۸-احمد بن جعفر بن حمدان ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابی ،محمد بن جعفر ،شعبہ ،ابو اسحاق کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مالک کا قول نقل

گیا ہے کہ میں نے ابن عمر کے ساتھ مزدلفہ میں عشاء دو رکعت پڑھی، میرے سامنے خالد بن مالک نے ان سے سوال کیا کہ آپ علیہ السلام نے یہاں پر اسی طرح کیا تھا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

۱۰۲۴۹- محمد بن مظفر، جعفر بن احمد بن محمد العجاج، حمید بن مسعدہ و سفیان بن حبیب، شعبہ، زبیر، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ جمعہ، سفر، فجر اور عیدین کی نماز دو رکعت ہے۔

۱۰۲۵۰- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، شعبہ، یزید بن حمیر، حبیب بن عبید، جبیر بن نفیر حضرمی، ابو اسحاق سمط کے سلسلہ سند سے حضرت عمر کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ذوالحلیفہ میں آپ ﷺ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی۔

۱۰۲۵۱- حبیب بن حسن، علی بن ہارون، یوسف بن یعقوب، قاضی، جہثم، شعبہ، قتادہ، ابو حسان کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ہمیں ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھائی۔

۱۰۲۵۲- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد وحبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ، ابو اسحاق، ابوالسلر ، سعید بن شفی کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ سفر میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

۱۰۲۵۳- حبیب بن حسن، یوسف بن قاضی، عمرو بن مرزوق، ابو محمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، حوضی، شعبہ، قتادہ کے سلسلہ سند سے موسیٰ بن سلمہ ہذلی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ابن عباس سے سوال کیا کہ اگر میری حرم کی نماز فوت ہو جائے تو میں کتنی رکعت نماز پڑھوں؟ انہوں نے فرمایا دو رکعت اور یہی سنت نبوی ﷺ ہے۔

۱۰۲۵۴- حبیب بن حسن، یوسف بن قاضی، عمرو بن مرزوق، شعبہ، یحییٰ بن اسحاق کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ہم نے حج کے موقع پر آپ کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے سوال کیا کہ مکہ میں آپ کا قیام کتنے روز تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ دس روز۔

۱۰۲۵۵- ابو اسحاق بن حمزہ، حبیب بن حسن، یوسف قاضی، حفص بن عمر حوضی، شعبہ وسلیمان بن احمد، ابو احمد جرجانی، ابو خلیفہ محمد بن کثیر، شعبہ، ابو اسحاق کے سلسلہ سند سے حارث بن وہب خزاعی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ کے ہمراہ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی۔

۱۰۲۵۶- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، وعبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، مسلم بن ابراہیم، وسلیمان بن احمد، حبیب بن حسن، یوسف قاضی، سلیمان بن حرب وسلیمان بن احمد، حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، ابو احمد محمد بن احمد، ابو خلیفہ محمد بن کثیر، شعبہ، حکم کے سلسلہ سند سے ابو جحیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ہجرت کے موقع پر سفر میں ظہر وعصر دو رکعت نماز پڑھی۔

۱۰۲۵۷- فاروق خطابی، سلیمان بن احمد، ابو مسلم، سلیمان بن حرب، وسلیمان بن احمد، ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد، علی بن جعد، شعبہ، عون بن ابی جحیفہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے بطحا کے مقام پر سترہ نصب کر کے ظہر وعصر دو رکعت پڑھی۔

۱۰۲۵۸- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، وفاروق خطابی، ابو مسلم کشی، سلیمان بن حرب وابو احمد محمد بن احمد، سلیمان، ابو خلیفہ، ابوالولید، شعبہ، عبداللہ بن ابی سفر، شعبی، عروۃ بن مضرس بن اوس بن لام کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے احرام کی حالت میں آپ سے سوال کیا کہ کیا مجھ پر ارکان حج سے کچھ باقی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہاں پر ہمارے ساتھ نماز و وقوف میں شریک ہونے

والے کا حج تام ہو جائے گا۔[۱]

۱۰۲۵۹- عمر بن احمد بن عمر قاضی، علی بن عباس بجلی، میمون بن اصبغ وسلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد، محمد بن حسن تسلیمی، وہب بن جریر، شعبہ، اسماعیل بن ابی خالد، شعبی کے سلسلہ سند سے عروۃ بن مضرس کا قول نقل کیا ہے کہ میں عرفات میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں جبل طئی سے آیا ہوں کیا مجھ پر حج کے ارکان میں سے کچھ باقی ہے؟ آپ نے گزشتہ روایت کی مانند الفاظ ارشاد فرمائے۔

۱۰۲۶۰- عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی عاصم، سلیمان بن احمد، عبدان وزکریا ساجی، وابومحمد بن حیان، قاسم بن زکریا مقری، عمر بن احمد بن عمر، علی بن عباس بجلی، علی بن حسین درہمی، امیہ بن خالد، شعبہ، سیار، شعبی کے سلسلہ سند سے عروۃ بن مضرس کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے حج کے موقع پر آپ سے دریافت کیا یارسول اللہ میں جبل طئی سے آپ کے پاس آیا ہوں اور میں نے ہر جبل پر وقوف کیا ہے کیا مجھ پر ارکان حج سے کچھ باقی ہے؟ آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ نماز اور وقوف عرفہ میں شریک ہونے والے کا حج تام ہو جائے گا۔[۲]

۱۰۲۶۱- محمد بن محمد بن اسحاق ثلاثائی، عمر بن نوح بجلی، سلیمان بن احمد، بکر بن عبدالوہاب، محمد بن معاویہ الزیادی، احمد بن اسحاق، عباس بن حمران حنفی، میمون بن اصبغ، سعید بن عامر، شعبہ، ازہر، شعبی کے سلسلہ سند سے عروۃ بن مضرس کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے عرفات میں آپ سے پوچھا کہ کیا مجھ پر ارکان حج سے کچھ باقی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ عرفات میں ہمارے ساتھ وقوف ونماز میں شریک ہونے والے کا حج تام ہو جائے گا۔[۳]

۱۰۲۶۱- سلیمان بن احمد، محمد بن حسن، ابوبحر بشر بن موسیٰ، عمرو بن حکام، شعبہ، عبداللہ بن دینار، محارب کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے تکبر کی وجہ سے کپڑا زمین پر ڈال کر چلنے والے کو اللہ رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔

۱۰۲۶۳- محمد بن عمر بن سلم، عبداللہ بن بشر بن صالح، محمد بن عبداللہ بن عبید عقیل، جدی، شعبہ، عبداللہ بن دینار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، تکبر کی وجہ سے کپڑا کھینچنے والے کو اللہ رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔[۴]

۱۰۲۶۴- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ کے سلسلہ سند سے سلم بن یناق کی کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ابن عمر کے پاس ٹخنوں سے نیچے ازار کئے ایک آدمی گزرا، ابن عمر نے اس سے سوال کیا تم کون ہو؟ انہیں بتایا گیا کہ اس کا تعلق بنی لیث سے ہے۔ یہ سن کر ابن عمر نے اسے پہچان لیا اور اسے ٹخنوں سے اوپر شلوار کرنے کا حکم دیا، اس لئے کہ میں نے آپ ﷺ کو کہتے سنا تکبر کی وجہ سے ایسا کرنے والے انسان کی طرف قیامت کے دن اللہ رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔[۵]

۱۰۲۶۵- ابواحمد محمد بن احمد، ابوخلیفہ، ولید، حفص بن عمر حوضی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، مسلم بن ابراہیم، سعید محارب بن دثار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ تکبر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے شلوار کرنے والے کی طرف اللہ رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔[۶]

۱۔ سنن الدارقطنی ۲/۲۴۰ وکنز العمال ۱۲۰۹۷ وتفسیر القرطبی ۲/۳۲۵.

۲،۳۔ مسند الامام احمد ۴/۲۶۱ والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۹۹ واتحاف السادة المتقین ۴/۳۶۵. وتلخیص الحبیر ۲/۲۵۵

۴۔ سنن الترمذی ۱۷۳۱. ومسند الامام احمد ۲/۶۷، ۱۰۳، ۱۲۸، ۱۳۱، ۱۳۲ السنن الکبری للبیهقی ۲/۲۴۳. واتحاف السادة المتقین ۸/۳۴۶ ۹/۳۵۹ وفتح الباری ۷/۱۹، ۱۰/۲۴۵.

۵،۶۔ صحیح البخاری ۷/۵. وصحیح مسلم، کتاب اللباس ۴۵. واتحاف السادة المتقین ۸/۳۴۶. والترغیب والترهیب ۳/۹۰

۱۰۲۶۶-ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، عبداللہ بن اسحاق، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن راہویہ، شبابہ بن سوار کے سلسلہ سند سے حضرت شعبہ فرماتے ہیں، میں محارب بن دثار سے ملا، وہ مسجد کی طرف آرہے تھے، میں نے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عمرؓ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرمان رسول ہے تکبر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے شلوار رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا میں نے محارب سے پوچھا کیا آپ نے ازار کی تخصیص فرمائی تھی؟ فرمایا نہیں۔[۱]

۱۰۲۶۷-ابواحمد محمد بن احمد، سلیمان بن احمد، ابوخلیفہ، ابوولید، حفص بن عمر حوضی، وابراہیم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن ابراہیم، نضر بن شمیل، شبابہ بن سوار، شعبہ، جبلہ بن سحیم کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ کا قول نقل کیا ہے کہ تکبر کی وجہ سے زمین پر کپڑا اڑانے والے کو اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔[۲]

۱۰۲۶۸-سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن احمد، زید بن حریش، یحییٰ بن سکن، شعبہ، اشعث، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے ٹخنوں سے نیچے شلوار رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔[۳]

۱۰۲۶۹-ابواحمد، سلیمان بن احمد، ابوخلیفہ، شیبان بن محرز، ومحمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، سعید بن ابی سعید مقبری کے سلسلہ سند سے ابوہریرہؓ کا قول نقل کیا ہے کہ ٹخنوں سے نیچے شلوار رکھنے والے کا اتنا حصہ دوزخ میں جائے گا۔[۴]

۱۰۲۷۰-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر ومحمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم احمد بن منیع، یزید بن ہارون، شعبہ کے سلسلہ سند سے محمد بن زیاد کا قول نقل کیا ہے کہ مروان نے ابوہریرہؓ کو مدینہ کا عامل بنایا۔ انہوں نے ایک شخص کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکائے اکڑ اکڑ کر چل رہا تھا اور کہہ رہا تھا امیر آرہے ہیں، امیر آرہے ہیں، آپؓ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ آپ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ ایسے انسان کی طرف رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔[۵]

۱۰۲۷۱-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، سلیمان شیبانی کے سلسلہ سند سے شعبی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ نماز کے بعد آپ ایک شکستہ قبر پر تشریف لے گئے۔ ہم نے صفیں بنائیں آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھائی، میں نے شعبی سے اس شخص کا نام دریافت کیا تو انہوں نے بیان کرنے والے کا نام ابن عباسؓ بتایا۔

۱۰۲۷۲-عمر بن احمد بن عمر، علی بن عباس بجلی، زید بن اخرم، وہب بن جریر، شعبہ، اسماعیل بن ابی خالد، شعبی کے سلسلہ سند سے ابن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے ایک شکستہ قبر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی، اس جنازہ میں میں بھی شریک تھا۔

۱۰۲۷۳-ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، حبیب بن شہید، ثابت، انس کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ایک عورت کے دفن کے بعد اس کی قبر پر اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

۱۰۲۷۴-سلیمان بن احمد، محمد بن حسن ابوبکر، بشر بن موسیٰ، عمرو بن حکام، شعبہ، ابوبکر بن حفص، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ علیہ السلام مسجد کی صفائی کرنے والی ایک خاتون کی قبر کے نزدیک سے گزرے، آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/۳۲، ۴۴، ۸۱، ۱۰۳.

۲۔ المعجم الكبير للطبراني ۱۲/۴۱. وتاريخ ابن عساكر ۶/۲۹۴. وتاريخ بغداد ۵/۱۷۱.

۳۔ صحيح البخاري ۷/۱۸۳. وسنن النسائي ۸/۲۰۷. وسنن ابن ماجة ۳۵۷۳. ومسند الامام أحمد ۲/۲۹۱، ۹/۵. وفتح الباري ۱۰/۲۵۹.

۵۔ مسند الامام أحمد ۲/۱۰۱. والسنن الكبرى للبيهقي ۲/۲۴۴. واتحاف السادة المتقين ۸/۳۳۵، ۳۳۶.

۱۰۲۷۵- محمد بن عبداللہ الکاتب، محمد بن عبداللہ حضرمی، عبداللہ بن حکم، عمران بن ابان، شعبہ، ابی بکر بن حفص، عبداللہ بن عامر کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

۱۰۲۷۶- سلیمان بن احمد، احمد بن زہیر، احمد بن عمر انصاری و محمد بن مظفر، حسن بن محمد بن شعبہ فضل بن سہل، شبابہ بن سوار، شعبہ، حسین معلم عبداللہ بن بریدہ کے سلسلہ سند سے سمرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک خاتون کا پیٹ کے مرض میں انتقال ہو گیا۔ آپ نے اس کے وسط میں کھڑے ہو کر اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

۱۰۲۷۷- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، و احمد بن اسحاق، احمد بن یحییٰ بن نصر، حمید بن مسعدہ، بشر بن مفضل، شعبہ، ابو مالک، ربعی کے سلسلہ سند سے حذیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ہر نیکی پر صدقہ کا ثواب ہے۔

۱۰۲۷۸- محمد بن مظفر، عبداللہ بن ابی داؤد، یعقوب بن یوسف بن ابی عیسیٰ، روح بن عبادہ، شعبہ، نعیم بن ابی ہند، ربعی، حذیفہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے ہر بھلائی پر صدقہ کا ثواب ہے۔

۱۰۲۷۹- محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن سعید، محمد بن اسماعیل بن اسحاق راشدی، محمد بن داؤد بن عبدالجبار، ابی، شعبہ، حبیب بن ابی عمرہ، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ہر نیکی پر صدقہ کا ثواب ہے۔

۱۰۲۸۰- محمد بن مظفر، محمد بن عبداللہ بن یوسف بن ایوب مہدی، احمد بن یوسف، مسلم بن ابراہیم، شعبہ، فرقد سنجی، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ہر نیکی صدقہ ہے۔

۱۰۲۸۱- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یعلیٰ بن عباد، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص کے سلسلہ سند سے سعد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے لئے، فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔[1]

۱۰۲۸۲- محمد بن حمید، اسحاق بن بیان، عبدالملک بن صباح مسمعی، شعبہ، سعد بن ابراہیم، عامر بن سعد کے سلسلہ سند سے ان کے والد سعد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا کیا تم اس سے خوش نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے لئے تھے فرق یہ ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں۔[2]

۱۰۲۸۳- محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، حاتم بن لیث، محمد بن عمر رومی، شعبہ، سعد بن ابراہیم، مصعب بن سعد کے سلسلہ سند سے ان کے والد حضرت سعد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے لئے، فرق یہ ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں۔[3]

۱۰۲۸۴- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن موسیٰ بن حماد، عبدالرحمن بن صالح ازدی، مسیب کے سلسلہ سند سے حضرت سعد کا قول نقل کیا ہے کہ اے علی تم اس سے خوش نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے لئے، علاوہ ازیں میں خاتم النبیین ہوں۔[4]

۱۰۲۸۵- مؤلف فرماتے ہیں میرے والد اور محمد بن اسحاق قاضی، محمد بن محمد بن عقبہ الشیبانی و حسن بن علی حلوانی، نصر بن حماد، شعبہ، علی بن زید، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے حضرت سعد کا قول منقول ہے کہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا تم ہارون کے موسیٰ کے لئے معاون بننے کی طرح میرے معاون پر راضی نہیں ہو۔[5]

[1،2،3،4،5] صحيح البخاري ٥/ ٢٤ وسنن ابن ماجة ١١٥ والمستدرك ٣/ ١٠٨ والمعجم الكبير للطبراني ٥/ ٢٣١. والسنة لابن أبي عاصم ٢/ ٦٠٢ ومجمع الزوائد ٩/ ١١٠ ، ١٢٠ وفتح الباري ٨/ ١١٢.

۱۰۲۸۶-ابومحمد بن حیان، ابویعلی، محمد بن حسن بصری، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبیداللہ بن معاذ، شعبہ، علی بن زید بن جدعان، سعد، سعید کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

۱۰۲۸۷-حسن بن ابراہیم بن عبدالصمد خراز، محمد بن عبداللہ بن یاسین، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن اسحاق قاضی، محمد بن محمد بن عقبہ، حسن بن علی حلوانی، نصر بن حماد، شعبہ، یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے سعد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا تم ہارون کے موسیٰ کیلئے معاون بننے کی طرح میرے معاون بننے پر راضی نہیں ہو؟

۱۰۲۸۸-سلیمان بن احمد، عباس بن محمد مجاشعی، محمد بن ابی یعقوب کرمانی، یزید بن زریع، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی سے فرمایا اے علی میں نے تم کو اپنے پیچھے اپنا جانشین بنایا ہے۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا میں جہاد سے پیچھے نہیں رہ سکتا! اس پر آپ نے فرمایا: اے علی تم اس سے خوش نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے لئے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔[۱]

۱۰۲۸۹-ابومحمد بن حیان، عباس مجاشعی، محمد، یزید، شعبہ، قتادہ، محمد بن یحییٰ ازدی، عبداللہ بن داؤد خریبی، سعید، قتادہ، سعید، سعد کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند روایت کیا۔

۱۰۲۹۰-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر و سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، مسدد، یحییٰ بن سعد و ابواسحاق بن حمزہ، ابوزکریا حنائی، عبیداللہ بن معاذ، ابی، شعبہ، حکم، مصعب بن سعد کے سلسلہ سند سے سعد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی سے فرمایا تم میرے اہل وعیال پر میری جانشینی پر راضی نہیں ہو؟ حضرت علیؓ نے عرض کیا کیا آپ مجھے اپنے پیچھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑیں گے؟ اس پر آپ نے فرمایا: اے علی تم اس سے خوش نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے لئے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔[۲]

۱۰۲۹۱-عبد بن اسحاق ہاشمی، علی بن سراج، نصار بن حرب، ابوداؤد، شعبہ، عاصم بن بہدلہ، مصعب بن سعد کے سلسلہ سند سے سعد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا تم میرے لئے اسی طرح ہو جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے لئے۔[۳]

۱۰۲۹۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ایوب، خالد حذاء، حسن کے سلسلہ سند سے حضرت ام سلمہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے عمار تم ایک باغی گروہ کے ہاتھوں قتل ہو گے۔[۴]

۱۰۲۹۳-محمد بن اسحاق، محمد بن نعیم، عفان، شعبہ، ایوب، حسن سے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا۔

۱۰۲۹۴-عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، عبدان بن احمد، زکریا ساجی، جعفر بن احمد بن سنان، محمد بن بشار بندار، ابوداؤد، شعبہ، یونس بن عبید، حسن، امہ کی سلسلہ سند سے حضرت ام سلمہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت عمار کا قاتل ایک باغی گروہ کو قرار دیا۔[۵]

۱۰۲۹۵-محمد بن حمید، یحییٰ بن زہیر، عبدۃ بن عبداللہ، عبدالصمد و ابوبکر مکی، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن عبداللہ بن جبلہ، غندر، شعبہ، خالد حذاء، سعید بن ابی حسن، امہ کے سلسلہ سند سے ام سلمہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت عمار سے فرمایا تیرا قاتل ایک باغی گروہ ہوگا۔[۶]

۱۰۲۹۶-محمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، خالد حذاء، عکرمہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے

۱،۲،۳ مجمع الزوائد ۹/۱۱۰. وسنن الدار قطنی ۳/۲۳۵ وكنز العمال ۳۶۳۸۸.

۴،۵،۶ صحيح مسلم، كتاب الفتن ۷۲، ۷۳. وفتح البارى ۱/۵۴۲، ۱۳/۸۵. ومسند الامام احمد ۲/۱۶۴، ۲۰۶، ۳/۲۲، ۵/۱۹۷، ۲۱۳، ۲۱۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۶/۳۰۷، ۲۸۹، ۳۱۱. والسنن الكبرى للبيهقى ۸/۱۸۹. والمستدرك ۲/۱۵۵، ۳۸۷. والمطالب العالية ۴۴۸۰، ۴۴۹۱.

کہ آپ نے حضرت عمار کا قاتل ایک باغی گروہ کو قرار دیا۔

۱۰۲۹۷۔ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، عمرو بن دینار، ابی ہشام، ابوسعید خدری کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت عمار سے فرمایا اے عمار تم ایک باغی گروہ کے ہاتھوں قتل ہو گے۔

۱۰۲۹۸۔ محمد بن اسحاق قاضی، موسیٰ بن اسحاق قاضی، سعد بن یعقوب طالقانی کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت عمار سے فرمایا: افسوس اے ابن سمیہ! تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

۱۰۲۹۹۔ حسن بن علی الوراق، عبداللہ بن عباس الطیالسی، محمد بن عبداللہ مخرمی، غسان بن مضر، خالد، شعبہ، ابونضرہ، ابوسعید خدری کے سلسلہ سند سے قتادہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت عمار سے فرمایا تمہارا قاتل ایک باغی گروہ ہوگا۔

۱۰۳۰۰۔ محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن دینار کے سلسلہ سند سے ایک مصری شخص کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت عمر نے لوگوں میں ہدایا تقسیم کئے، حضرت عمار کو دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ دیا۔ ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی، انہوں نے فرمایا میں نے ان کے متعلق آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا اے عمار تیرا قاتل ایک باغی گروہ ہوگا۔

۱۰۳۰۔ محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، عوام بن حوشب، رجل من بنی شیبان کے سلسلہ سند سے حنظلہ بن سوید کا قول نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن عمرو نے فرمایا ان کے قتل کے بارے میں تم نزاع مت کرو کیونکہ ان کے بارے میں آپ کو فرماتے سنا ہے کہ اے عمار! تیرا قاتل ایک باغی گروہ ہوگا۔

۱۰۳۰۱۔ یوسف بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، عفان واحمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد بن ولید نفیلی، علی بن جعد، احمد بن جعفر وحسن بن فلان، جعفر فریابی، عبداللہ بن معاذ، ابی وحبیب بن حسن، احمد بن حسن صوفی، عمر بن شبہ، زید بن یحییٰ انماطی، شعبہ، حکم، ابوجحیفہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے بعد امت کے سب سے بہترین فرد حضرت ابوبکر پھر عمر ہیں۔

۱۰۳۰۳۔ محمد بن مظفر، یحییٰ بن محمد بن صاعد، عیسیٰ بن عبداللہ طیالسی، داؤد بن مہران، داؤد بن زبرقان، شعبہ، حکم بن ابی لیلیٰ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے بعد امت کے بہترین فرد حضرت ابوبکر پھر عمر ہیں۔

۱۰۳۰۴۔ احمد بن جعفر نسائی، حسین بن عمر بن ابراہیم ثقفی، ابی، محمد بن قاسم اسدی، شعبہ، حکم، عبد خیر کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت علی نے منبر پر فرمایا، اے لوگو کیا میں تم کو آپ کے بعد امت کے بہترین فرد سے باخبر کروں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ بالکل، آپ نے فرمایا آپ کے بعد امت کے بہترین فرد حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر ہیں۔

۱۰۳۰۵۔ حسن بن علی وراق، جعفر فریابی، عبیداللہ بن معاذ، ابی، و محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، حبیب بن ابی ثابت کے سلسلہ سند سے عبد خیر کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا آپ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد لوگوں میں سب سے بہترین فرد حضرت ابوبکر ان کے بعد حضرت عمر ہیں۔

۱۰۳۰۶۔ حسن بن علی، محمد بن علی بن رزق اللہ، احمد بن جعفر نسائی، جعفر بن محمد فریابی، عبیداللہ بن معاذ، ابی، شعبہ، حکم، ابن ابی جحیفہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کی وفات کے بعد امت کے بہترین فرد ابوبکر پھر حضرت عمر ہیں۔

۲۰۱۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن ۷۲، ۷۳. وفتح الباری ۷/ ۴۷، ۱۳/ ۸۵. ومسند الامام أحمد ۲/ ۱۶۴، ۲۰۶، ۳/ ۲۲، ۵/ ۱۹۷، ۲۱۴، ۲۱۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۴۴۸۰، ۴۴۸۶. والسنن الکبری للبیهقی ۸/ ۱۸۹. والمستدرک ۲/ ۱۵۵، ۳۸۷. والمطالب العالیة ۴۴۸۰، ۴۴۹۱.

۱۰۳۰۷-حارث بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوالنضر، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، سلیمان بن حرب، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبداللہ بن سلمہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے بعد امت کے بہترین فرد ابوبکر اور حضرت عمر ہوں گے۔

۱۰۳۰۸-محمد بن مظفر، محمد بن خلف قاضی، وکیع، محمد بن عبداللہ بن زید، سبابہ بن سوار، شعبہ حجاج بن ارطاہ، عمرو بن مرہ، عبداللہ بن سلمہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے بعد اس امت کے بہترین فرد حضرت ابوبکر، پھر حضرت عمر ہیں۔

۱۰۳۰۹-محمد بن علی بن حبیش، حسن بن علی، قاسم بن زکریا، عیسیٰ بن عبداللہ زغاث وابوسعید محمد بن بشر بن عباس، ابوقریش محمد بن محمد قہستانی، محمود بن عمارۃ، داؤد بن مہران، داؤد بن الزبرقان، شعبہ، عاصم، زر بن حبیش کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کی وفات کے بعد اس امت کے بہترین فرد حضرت ابوبکر پھر حضرت فاروق اعظم ہیں۔

۱۰۳۱۰-محمد بن مظفر، محمد بن سلیمان بن عبدالکریم، علی بن عبداللہ بن عبدربہ، ابی، غذافر، شعبہ بن صفوان، شعبہ، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی نے منبر پر فرمایا آپ کے بعد امت کے بہترین فرد حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر ہیں۔

۱۰۳۱۱-عبداللہ بن حامد اصفہانی، محمد بن محمد، مکی بن عبدان، محمد بن عمر دار بجردی، نضر بن شمیل، شعبہ، ابواسحاق، عبدخیر کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے بعد امت کے بہترین فرد حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر ہیں۔

۱۰۳۱۲-محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ حرانی، اسماعیل بن احمد بن داؤد سلمی، ابوقتادہ، شعبہ، عطاء بن سائب کے سلسلہ سند سے بختری کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت علی نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا آپ کے بعد امت کے بہترین فرد حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر ہیں۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر حضرت علی سے سوال کیا اے علی آپ کا درجہ کیا ہے؟ حضرت علی نے فرمایا ہم اہل بیت کے برابر کوئی نہیں ہو سکتا۔

۱۰۳۱۳-سلیمان بن احمد، ہاشم بن مرشد، ابوصالح فراء، ابواسحاق فزاری، شعبہ، سلمۃ بن کہیل، ابوزعراء کے سلسلہ سند سے زید بن وہب کا قول نقل کیا ہے کہ سوید بن غفلہ نے امیر المؤمنین حضرت علی سے کہا کہ میں نے کچھ لوگوں کو شیخین کے فضائل کے بیان میں غلو سے کام لیتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت علی نے اسی وقت منبر پر تشریف فرما ہو کر فرمایا خدا کی قسم شیخین کا محب کامل مؤمن اور ان سے بغض رکھنے والا بدبخت ہے، ایسے لوگوں سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۰۳۱۴-احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عصام، روح بن عبادہ، شعبہ، عبدالملک بن عمیر، ابوسلمۃ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے عرب کا سب سے بہترین بیت یہ ہے: "الا کل شیء ما خلا اللّٰہ باطل" آگاہ رہو خدا کے ماسوا ہر شئے باطل ہے۔[1]

۱۰۳۱۵-احمد بن جعفر، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، شعبہ، علی بن زید کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ایک باندی کے کام کے لئے بھی مدینہ سے باہر چلے جاتے تھے۔

۱۰۳۱۶-ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، خلف بن زید بن عمرو، ابوبکر بن عیاش نصیر، شعبہ، علی بن زید کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ ایک باندی کے کہنے پر اس کے کام کے لئے مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے اور اس کے کام کے مکمل ہونے کے بعد ہی واپس آتے۔

۱۰۳۱۷-احمد بن ابراہیم بن یوسف، محمد بن زکریا، عمرو بن مرزوق، شعبہ، اعمش، ابوصالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے کہ سنت کے مطابق باوضو ہو کر نماز کے لئے جانے والے انسان کے ہر ہر قدم پر گناہ معاف اور درجات بلند ہوتے ہیں۔

۱- صحیح البخاری ۱۲۷/۸، وصحیح مسلم المقدمۃ ۵۲۳، ومسند الامام احمد ۲۴۸/۲، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲۳۷/۱۰

۱۰۳۱۸-ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ممشاد، قاری، عبید بن حسن، عمرو بن مرزوق، شعبہ، یعلیٰ بن عطاء، عبداللہ بن سفیان ثقفی کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے دائمی کام آنے والی نصیحت کیجئے! آپ نے مجھے زبان کی حفاظت کا حکم دیا۔

۱۰۳۱۹-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، داؤد بن ابراہیم واسطی، شعبہ، فراس، شعبی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے۔ چار کام کبائر میں سے ہیں شرک باللہ، ناحق قتل، والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم۔[1]

۱۰۳۲۰-محمد بن احمد، محمد بن ایوب، علی بن عثمان رقاشی، حماد بن سلمہ، شعبہ بن حجاج، ابواسحاق، عبداللہ بن یزید کے سلسلہ سند سے براء بن عازب کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے رکوع سے اٹھنے کے بعد ہی ہم لوگ رکوع سے اٹھتے تھے۔

۱۰۳۲۱-محمد بن عمر، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق، شعبہ، ابوحمزہ، ہلال بن حصین کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں مدینہ آیا اور وہاں میرا قیام ابوسعید خدری کے ہاں تھا۔ ایک روز ہماری باہمی نشست میں انہوں نے میرے سامنے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے زمانے میں ایک بار مجھے سخت بھوک لگی حتیٰ کہ اس کی شدت کی وجہ سے میں نے پیٹ پر پتھر باندھ لیا، میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ تم اس کے بارے میں آپ سے سوال کرو اس لئے کہ فلاں شخص نے آپ سے اس قسم کا سوال کیا تو آپ نے اس کی ضرورت پوری فرمادی، میں نے کہا کہ میں اپنی ساری ملکیت ختم ہونے تک ایسا نہیں کروں گا۔ اس کے بعد میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے۔ اس وقت آپ نے یہ کلمات ارشاد فرمائے استغناء اور معافی طلب کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ استغنا اور معافی عطا فرمادیتے ہیں اور جو ہم سے سوال کرتا ہے ہم بعض مرتبہ اسے نواز دیتے ہیں اور کبھی معروف کلمات سے اسے جواب دیتے ہیں لیکن ہم سے سوال نہ کرنے والا ہمیں زیادہ پسند ہے۔ چنانچہ میں آپ سے سوال کئے بغیر واپس لوٹ آیا اس کے بعد دنیا کے آنے کی وجہ سے میں سب سے بڑا مالدار بن گیا۔

۱۰۳۲۲-احمد بن اسحاق، محمد بن زکریا، عمرو بن مرزوق، شعبہ، ابراہیم بن مہاجر، ابراہیم نخعی، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے مجھے قرآن کی تلاوت کا حکم فرمایا، میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ قرآن آپ پر نازل ہوا میں کیسے آپ کے سامنے تلاوت کروں؟

۱۰۳۲۳-محمد بن عبدالرحمن، ابوخلیفہ، محمد بن کثیر، شعبہ، ابواسحاق، بن مرہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ عالم ارواح میں جن روحوں میں آپس میں تعلق پیدا ہوگیا دنیا میں ان میں محبت قائم ہوگئی اور جن میں اجنبیت رہی دنیا میں انکے باہم اختلاف رہا۔

۱۰۳۲۴-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، حفص بن عمر، شعبہ، سہیل بن ابی صالح، ابی صالح کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ فرمان نبوی نقل فرماتے ہیں: نیک حج کا ثواب صرف جنت ہے اور عمرہ کے درمیان صادر ہونے والے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔[2]

۱۰۳۲۵-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل، ابونعیم، شعبہ، ابوحمزہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کی قبر میں سرخ چادر رکھی گئی تھی۔

۱۰۳۲۶-عبداللہ، اسماعیل بن عبداللہ، آدم بن ابی ایاس، شعبہ، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول

۱۔ صحیح البخاری ۸/۱۷۱، ۹/۴، وفتح الباری ۱۱/۵۵۵، ۵۵۶، ۱۲/۱۹۱.

۲۔ سنن النسائی ۵/۱۱۲، ۱۱۳.

ہے۔ دوزخ مسلسل زیادتی کا مطالبہ کرے گی حتیٰ کہ قدم الٰہی سے اس کا خلاء پر ہوگا۔ اسی طرح جنت بھی اللہ سے یہی سوال کرے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ایک مخلوق کو پیدا کر کے اسے پر کریں گے۔[۱]

۱۰۳۲۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ وسلیمان بن احمد، ادریس بن جعفر، یزید بن ہارون، شعبہ، عبد اللہ بن مرہ، مسروق کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ منافق کی چار علامات ہیں جس میں چاروں پائی جائیں تو وہ مکمل منافق ورنہ اس میں نفاق کی علامت ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ (۱) بات کرتے وقت کذب بیانی کرے گا (۲) وعدہ خلافی کرے گا (۳) معاہدہ شکن ہوگا (۴) نزاع کے وقت فجور سے کام لے گا۔[۲]

۱۰۳۲۸- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، یحییٰ بن سلیم، ابو بلج، عمرو بن میمون کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ایمان کی مٹھاس تلاش کرنے والے غلام کو رضائے الٰہی کی خاطر محبت رکھنا ضروری ہے۔

۱۰۳۲۹- عبداللہ، یونس، ابوداؤد، شعبہ، ابی بلج، عمرو بن میمون کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ عرش کے خزانوں میں سے ہے۔[۳]

۱۰۳۳۰- سلیمان بن احمد، محمد بن صالح بن ولید نرسی، یحییٰ بن محمد بن سکن، یحییٰ بن کثیر عنبری، شعبہ، ابو بلج، عمرو بن میمون کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، اے لوگو! اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا کرے گا جو گناہ کر کے اللہ سے معافی طلب کرے گی۔[۴]

۱۰۳۳۱- عبد اللہ بن جعفر، یونس، ابوداؤد وحبیب بن حسن، یوسف قاضی، حفص بن عمر، شعبہ، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے ابو مسلم کا قول نقل کیا ہے کہ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ کے سامنے آپ نے فرمایا ذاکر قوم کو رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان پر رشک کرتے ہیں ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ کے ہاں ان کا تذکرہ ہوتا ہے۔[۵]

۱۰۳۳۲- محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد صائغ، عفان، علی بن مدرک، ابوزرعہ بن عمر بن جریر، فرشتہ بن حر کے سلسلہ سند سے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے تین افراد کی طرف سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ دیکھے گا نہ ان سے کلام کرے گا اور ان کو عذاب الیم ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے شروع کے کلمات چند بار فرما کر ان کی تفصیل بیان کی (۱) ٹخنوں سے نیچے شلوار رکھنے والا (۲) خرچ کر کے احسان جتانے والا (۳) جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا۔[۶]

۱۰۳۳۳- فاروق بن عبدالکریم، ابو خالد عبدالعزیز بن معاویہ قرشی، ابوزید سعید بن ربیع، شعبہ، اعمش، ابو صالح کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار نماز میں طویل قیام کی وجہ سے آپ کے قدم مبارک پر ورم آگیا۔ آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی آپ

۱۔ سنن الترمذی ۳۲۷۲. وفتح الباری ۱۱/۵۴۵ ومسند الامام أحمد ۲/۲۳۴، ۱۴۱، ۲۳۰.

۲۔ صحیح البخاری ۱/۱۵. ۳/۱۷۲. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۰۶، وفتح الباری ۱/۸۹.

۳۔ صحیح البخاری ۵/۱۷۰ ۸/۴۵، ۱۰۲، ۱۰۸. وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۴۴، ۴۷. وفتح الباری ۱۱/۱۸۷.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب التوبۃ باب ۲. ومسند الامام أحمد ۱/۲۸۹.

۵۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب ۱۱. وفتح الباری ۱۱/۲۰۹.

۶۔ صحیح البخاری ۳/۱۴۸. ۲۳۴. ۹/۹۹. ۱۶۳. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۷۱، ۱۷۲. ۱۷۳. ۱۷۴ مکرر وفتح الباری ۵/۳۴، ۱۳، ۲۰۱، ۲۰۲

نے جواب میں فرمایا کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

۱۰۳۳۴-سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو حفص عمر بن یزید بصری، شعبہ، عمرو بن مرہ، شقیق بن سلمۃ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، کچھ افراد کو کیا ہو گیا کہ وہ مترفین کو اچھا اور عابدین کو خراب گردانتے ہیں۔ نیز وہ قرآن پر اپنی خواہش کے مطابق عمل کرتے ہیں، اس صورت میں وہ قرآن پر مکمل ایمان لانے والے نہیں ہوئے اور وہ تقدیر اور رزق مقسوم کے حصول میں سعی اور ثواب کے حصول میں غیر سعی سے کام لینے والے ہیں حالانکہ اول چیز بلا سعی اور ثانی سعی کے ذریعہ حاصل ہونے والی ہے۔[۱]

۱۰۳۳۵-سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، مخالد بن مالک، مسکین بن بکیر، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبداللہ بن حارث ابو کثیر زبیدی کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ قیامت کے روز اعلان ہوگا کہ اس امت کے فقراء کہاں ہیں؟ ان سے پوچھا جائے گا کہ تم نے دنیا میں کیا عمل کیا تھا؟ وہ عرض کریں گے کہ اے باری تعالیٰ ہم نے مصائب پر صبر سے کام لیا اور ہم نے دنیا میں تنگی کی زندگی گزاری۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے صدق سے کام لیا، چنانچہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے اور مالدار و بادشاہ حساب کی شدت میں مبتلا ہوں گے۔ صحابہ نے آپ سے سوال کیا کہ اس روز مؤمنین کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ان کے لئے نور کی کرسیاں سجائی جائیں گی، بادل ان پر سایہ فگن ہوں گے وہ دن مؤمنین کے لئے دن کی ایک گھڑی سے بھی چھوٹا ہوگا۔[۲]

۱۰۳۳۶-علی بن احمد بن علی مصیصی، ایوب بن سلیمان قطان، علی بن زیاد متوثی، یحییٰ بن ابی بکیر، شعبہ، اعمش، ذکوان ابی صالح کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ اے لوگو قیامت کے روز وضو کی وجہ سے تمہاری پیشانی روشن ہوگی۔ چنانچہ آخرت میں اس فضیلت کے حصول کے لئے تم دنیا میں خوب اچھی طرح وضو کرو اسی وجہ سے حضرت ابو ہریرہ خوب اچھی طرح وضو کیا کرتے تھے۔[۳]

۱۰۳۳۷-عمرو بن احمد بن عمر، علی بن عباس بجلی، محمد بن مخلد، سالم بن قتیبہ، شعبہ، عاصم بن بہدلہ، ابو صالح کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ قیامت کے روز قرآن صاحب قرآن کے لئے سفارش کرے گا کہ اے باری تعالیٰ اس کا اکرام کر چنانچہ اسے شرافت کا تاج پہنایا جائے گا، دوبارہ قرآن کہے گا، اے اللہ اس سے راضی ہو جا کیونکہ تیری رضا کے حصول کے بعد کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔[۴]

۱۰۳۳۸-عمر بن احمد بن عمر، علی بن عباس، محمد بن خالد بن خداش، سلم بن قتیبہ، شعبہ، ابو اسحاق، اغر کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے لا الہ الا اللہ پڑھنے پر بندہ کی خدا کی طرف سے تصدیق کی جاتی ہے اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنے والا نار دوزخ سے محفوظ رہے گا۔

۱۰۳۳۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس بن ایوب، زیاد بن یحییٰ، ابن ابی عدی، شعبہ، حماد بن سلمہ، سہل بن ابی صالح، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے بلا ذکر منعقد ہو کر ختم ہونے والی مجلس مردار گدھے کے پاس سے اٹھنے والی مجلس کے مترادف ہے اور یہ چیز قیامت کے روز ان کے لئے باعث ندامت ہوگی۔[۵]

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۳۸. وامالی الشجری ۲/۲۰۶. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۲۹. ۲۳۳. وکشف الخفا ۱/۲۴۶.

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/۳۳۷. والترغیب والترھیب ۴/۹۱.

۳۔ صحیح البخاری ۳/۲۹. ۹/۶۹، ۱۴۴، ۸/۱۳۶. وفتح الباری ۸/۴۳۸، ۱۱/۳۷۷.

۴۔ کنز العمال ۲۳۴۲.

۵۔ مسند الامام احمد ۲/۲۲۴. ومجمع الزوائد ۱۰/۸۰. والمستدرک ۱/۴۹۱.

۱۰۳۴۰-عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن سلیمان الہروی، نصر بن علی، حرمی، شعبہ، عبدالرحمن بن عباس، کمیل کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے لاحول و لاقوۃ الا باللہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔

۱۰۳۴۱-عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ، عمرو بن علی، خالد بن حارث، شعبہ، یعلیٰ بن عطاء کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عمر نے حمران بن ابان سے جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنے کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے فرمایا میں نے جمعہ کی فجر کی نماز باجماعت پڑھی ہے، اسی کے بارے میں آپ نے فرمایا یہ جمعہ کے روز باجماعت تمام نمازوں میں افضل ہے۔[1]

۱۰۳۴۲-محمد بن مظفر، عبداللہ بن سلیمان، قطن بن ابراہیم جارود بن یزید، شعبہ، سعید بن ابی سعید مقبری کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے قبر کو روندنے سے آگ کو روندنا بہتر ہے۔[2]

۱۰۳۴۳-محمد بن مظفر، ابو طالب احمد بن نصر محمد بن نصر بن حماد، ابی، شعبہ، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے حق ضیافت تین دن تک ہے، اس سے آگے صدقہ ہے۔

۱۰۳۴۴-محمد بن مظفر بن ہارون بن عیسیٰ، عباس بن محمد، حجاج بن نصر، شعبہ، اعمش، ابو صالح کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد رسول ہے، ایک سو افراد پر مشتمل صاحب جنازہ کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

۱۰۳۴۵-محمد بن مظفر، احمد بن عمیر بن یوسف، علی بن معبد، صالح بن بیان، شعبہ، حکم، مجاہد کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ ایک انسان کسی دنیاوی حاجت پر متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان کے اوپر فرشتوں سے کہتا ہے کہ میرا فلاں بندہ دنیاوی حاجت کی طرف متوجہ ہوا ہے اگر میں اسے پورا کردوں تو اس کے لئے دوزخ کا دروازہ کھل جائے گا اسی وجہ سے میں نے دنیاوالی حاجت پوری نہیں کی، ادھر وہ شخص کہتا ہے کہ ہائے افسوس میری وہ مطلوبہ چیز فلاں شخص کو مل گئی، حالانکہ اس کا نہ ملنا ہی اس کے لئے رحمت ہے۔[3]

۱۰۳۴۶-محمد بن مظفر، موسیٰ بن محمد بن موسیٰ، عباد بن ولید، علی بن حمید، شعبہ، ابو اسحاق، ابو احوص، عبداللہ کے سلسلہ سند سے آپ کا قول نقل کیا ہے کہ کوئی شخص کسی سے زیادہ مالدار نہیں اور نہ کوئی سال دوسرے سال سے زیادہ اچھا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے مال عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ایمان عطا کرتا ہے۔[4]

۱۰۳۴۷-محمد بن مظفر، قاسم بن ہارون، محمد بن صالح، اشج، داؤد بن ابراہیم، شعبہ، ابو اسحاق، ابو الاحوص کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ میں بھی ایک بشر ہوں مجھے بھی تمہاری طرح غصہ اور نرمی کی مختلف حالت پیش آتی ہے، اے اللہ محمد سے جس پر بلاوجہ زیادتی ہوگئی ہو تو اس کو اس کے لئے کفارہ اور رحمت بنادے۔

۱۰۳۴۸-محمد بن مظفر، عمر بن حسن بن جبیر، واسطی، ابراہیم بن جبار، حر بن مالک، شعبہ، ابو اسحاق، ابو احوص کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسولؐ ہے اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنے والے کو دیکھ کر قرآن کی تلاوت کرنی چاہیے۔[5]

۱۔ الکامل لابن عدی ۱۲۲۸/۳۔

۲۔ تخریج الاحیاء ۲۶۳/۳ وسیل فی الجزء الثالث

۳۔ الدر المنثور ۶۹/۳۔

۴۔ مسند الامام أحمد ۲۴۳/۲۔ واتحاف السادۃ المتقین ۳۳۵/۷، والتاریخ الکبیر ۱۰۹/۳۔

۵۔ اتحاف السادۃ المتقین ۴۹۵/۳ وکنز العمال ۲۷۶۰۔ والکامل ۸۵۵/۲۔

(۳۸۹) حضرت مسعر بن کدام

۱۰۳۴۹- ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، سعید بن عبدالرحمن مخزومی، سفیان بن عیینہ، مسعر کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر صدق (وسچائی) کی کان تھے۔

۱۰۳۵۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، ابو معمر قطیعی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ سفیان بن عیینہ سے افضل الناس کی بابت سوال کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ مسعر، مسعر سے یہی سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا عمرو بن مرۃ۔

۱۰۳۵- عبداللہ بن محمد، مسیح بن حاتم نصر بن علی، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے ہشام کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے کوفہ میں مسعر سے افضل کوئی نہیں دیکھا۔

۱۰۳۵۱- ابو احمد محمد بن احمد حافظ نیشاپوری، محمد بن محمد حواری، ابو محمد ورقاء بن سہل بن شجرہ کندی، خالد بن نزار کے سلسلہ سند سے سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے مسعر سے افضل کوئی نہیں دیکھا۔

۱۰۳۵۲- محمد بن جعفر بن جعفر کتب منکدر، احمد بن حسین انصاری، محمد بن عامر، ابی کے سلسلہ سند سے ابن عبدالسلام کا قول نقل کیا ہے کہ مجھ سے سفیان بن عیینہ نے سوال کیا کہ کیا مسعر سے تمہاری ملاقات ہوئی؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا اس کے بعد ان سے افضل شخص سے تمہاری ملاقات نہیں ہوگی۔

۱۰۳۵۴- محمد بن حسن بن محمد بن ابی حنین کوفی، محمد بن حسین ابن حمید الربیع، عباس بن یزید کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر نے خود بھی اپنی مثل کوئی نہیں دیکھا۔

۱۰۳۵۵- حسن بن محمد بن علی، محمد یعقوب، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، نعمان بن عبدالسلام کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میرے زمانے میں مسعر کی مانند کوئی نہیں تھا۔

۱۰۳۵۶- ابو محمد بن حیان، ابو طیب احمد بن روح، حسین بن مسلم، احمد بن داؤد حرانی کے سلسلہ سند سے مصعب بن مقدام کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں ثوری کو آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑے دیکھا۔ ثوری نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مسعر بن کدام کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں، نیز فرمایا کہ ان کی وفات پر اہل آسمان نے خوشی منائی ہے۔

۱۰۳۵۷- ابو علی محمد بن احمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، سلمۃ بن جنادہ، حفص بن غیاث کے سلسلہ سند سے ہشام بن عروہ کا قول نقل کیا ہے کہ اہل عراق میں سے ہمارے پاس مسعر سے افضل کوئی نہیں آیا۔

۱۰۳۵۸- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، حلت، ابن عیینہ، ہشام کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند روایت کیا ہے۔

۱۰۳۵۹- محمد بن علی بن حبیش، اسحاق بن عبداللہ بن سلمۃ، اسحاق بن صیف کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے یعلی بن عبید سے افضل الناس کے بابت سوال کیا، انہوں نے فرمایا مسعر۔

۱۰۳۶۰- محمد بن علی، احمد بن قاسم بن مساور، عبید بن جناد، ابو سعید خدری کے سلسلہ سند سے حسن بن عمارہ کا قول نقل کیا ہے کہ اگر جنت میں صرف مسعر جیسے باکمال لوگ داخل ہوئے تو اہل جنت کی تعداد بہت کم ہوگی۔

۱۰۳۶۱- ابراہیم بن عبداللہ، ابو احمد محمد بن محمد بن اسحاق سراج، محمد بن صباح، سفیان کے سلسلہ سند سے معن بن عبدالرحمن کا قول نقل

کیا ہے کہ مسعر ابتدا ہی سے افضل الناس تھے۔

۱۰۳۶۲- عبداللہ بن محمد بن محمد بن جعفر، محمد بن صالح بن ذریح، محمد بن عبدالمجید تمیمی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر کی وفات پر مجھے چراغوں اور قنادیل کا گل ہونا محسوس ہوا۔ نیز سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر کی وفات علماء کی وفات ہے۔

۱۰۳۶۳- عبداللہ بن محمد بن حجاج، ولید بن ابان، محمد بن اسحاق صاغانی، حسین جعفی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر کی وفات پر مجھے کوفہ کی جامع مسجد کی قنادیل کا گل ہونا محسوس ہوا۔

۱۰۳۶۴- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن سعید کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ لوگوں کی رائے تھی کہ مسعر عبداللہ کے اصحاب کا زمانہ پالیتے تو انہی میں ان کا شمار ہوتا۔

۱۰۳۶۵- ابواحمد محمد بن احمد، ابوقاسم بغوی، ابن عباد مکی، سفیان، ابووکیع جراح کے سلسلہ سند نے نقل کیا ہے کہ ابن ابومسلم نے مجھ سے کہا کہ چاروں جوان افضل ہیں (۱) عمرو بن قیس ملائی (۲) مغیرہ بن ایوب (۳) خلف بن حوشب (۴) مسعر بن کدام۔

۱۰۳۶۶- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن محمد، یحییٰ، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے جراح کا قول نقل کیا ہے کہ نوجوانوں میں سب سے افضل چار ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے گزشتہ روایت والی تفصیل بیان فرمائی۔

۱۰۳۶۷- علی بن احمد بن ابی غسان، جعفر بن محمد نیشاپوری وابومحمد بن حیان، ابوحامد نیشاپوری، قطن بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے حفص بن عبدالرحمن کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے مسعر بن کدام کو دوزخ کے کنارہ پر کھڑا ہوا دیکھا۔

۱۰۳۶۸- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، محمد بن اسحاق سراج، ابوسیار کے سلسلہ سند سے احمد بن یونس کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر بن کدام اپنے ساتھ ایک بڑی جائے نماز رکھتے تھے۔

۱۰۳۶۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن مکرم، مشرف بن سعید واسطی، حسن بن یحییٰ بن آدم کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر کی وفات کے وقت ثوری ان کے پاس تشریف لائے۔ مسعر کو افسردہ دیکھ کر ثوری نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی، مسعر نے فرمایا مجھے بٹھادو، چنانچہ انہیں بٹھادیا گیا، ثوری نے وہی بات دوبارہ ان کے سامنے دہرائی۔ مسعر نے فرمایا ثوری آپ نے تو اپنے عمل پر اعتماد کرلیا، خدا کی قسم مجھے تو یہ محسوس ہورہا ہے کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہوں نامعلوم مجھے کہاں گرایا جائے گا۔ مسعر کی بات پر ثوری آبدیدہ ہوگئے اور فرمانے لگے اے مسعر تم مجھ سے زیادہ خوف خدا رکھتے ہو۔

۱۰۳۷۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن لیث جوہری، محمد بن شجاع کے سلسلہ سند سے ابوعبیدہ حذا کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے شعبہ سے مسعر کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کوفیوں میں ان کا وہی مقام تھا جو بصریوں میں ابن عون کا تھا۔

۱۰۳۷۱- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن جبار کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ لوگوں نے اعمش سے پوچھا کہ مسعر حدیث میں شک کرتے ہیں۔ اعمش نے جواب دیا ان کا شک دوسروں کے یقین کے مساوی ہوتا ہے۔

۱۰۳۷۲- حسن بن محمد بن علی، محمد بن ہارون، ابوحاتم رازی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر کا شک دوسروں کے یقین کے مقابلہ میں مجھے زیادہ پسند ہے۔

۱۰۳۷۳- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن مدینی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سوال کیا کہ ہشام دستوائی اور مسعر بن کدام میں سے کون افضل ہے؟ انہوں نے جواب میں مسعر کا نام لیا۔

۱۰۳۷۴- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، نصر بن علی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ ہم نے مسعر کا نام مصحف (قرآن) رکھا ہوا تھا۔

۱۰۳۷۵- حسین بن محمد، علی بن محمد، علی بن اسحاق مازانی، محمد بن غالب تمار، محمد بن عبدالجبار کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ نے فرمایا ہم مسعر کو مصحف کہہ کر پکارا کرتے تھے۔

۱۰۳۷۶- حسین بن محمد، حسن بن علی بن زکریا بصری، محمد بن یحییٰ ازدی کے سلسلہ سند سے یزید بن ہارون کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے کوفہ میں شریک و مسعر کے علاوہ سب کو حدیث میں تدلیس کرتے دیکھا۔

۱۰۳۷۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، مروان رازی، محمد بن سلیمان، ابو مسلم مستملی، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ حدیث میں تدلیس کرنا بہت قبیح فعل ہے۔

۱۰۳۷۸- حسین بن محمد، ابراہیم بن محمد بن ابراہیم المز ار، علی بن مسلم طوسی، عبداللہ بن داؤد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ہم اختلاف کے وقت مسعر کی طرف رجوع کرتے تھے۔

۱۰۳۷۹- عبداللہ بن محمد بن حجاج، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ابی، سلیمان بن عبدالجبار، عبداللہ بن داؤد خریبی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اختلاف کے وقت مسعر ہی ہمارے حکم ہوتے تھے۔

۱۰۳۸۰- حسن بن محمد، علی بن اسحاق، محمد بن حسین، ابو عاصم بصیری، ابن داؤد کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ بوقت اختلاف مسعر ہی کی طرف ہمارا رجوع ہوتا تھا۔

۱۰۳۸۱- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن سعید جوہری کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر سے سوال کیا گیا کہ آپ فلاں حدیث بیان کرتے ہیں لیکن ہمارے سامنے نہیں کرتے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بعض افراد کے محروم ہونے کے خوف سے میں تمہارے سامنے حدیث بیان نہیں کرتا ہوں۔

۱۰۳۸۲- ابو احمد محمد بن محمد نیشاپوری، محمد بن صالح ابن ہانی، حسین بن محمد بن زیاد قبانی، عبیداللہ بن سعید کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر با اعتماد انسان تھے۔

۱۰۳۸۳- ابو احمد محمد بن احمد، ابوبکر بن محمد حواری، ورقاء بن سہل بن شجرہ، خالد بن نزار، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مسعر بن کدام کا قول نقل کیا ہے کہ دو فرد میرے سامنے آکر حدیث بیان کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک کی حدیث کمزور ہے اور دوسرے کی قوی ہے، اب مجھے ان کے درمیان فیصلہ کرنے سے خوف آتا ہے۔ ثوری فرماتے ہیں کہ مسعر ان کے درمیان ظلم سے ڈرتے ہوئے عدل سے فیصلہ دیتے تھے۔

۱۰۳۸۴- حسین بن محمد، جعفر بن معن کعکی، محمد بن موسیٰ نہر تیری کے سلسلہ سند سے یوسف بن سلم کا قول نقل کیا ہے کہ خالد بن عمرو نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھے مسعر کا چہرہ کثرت نکو دکی وجہ سے بکری کے بچے کا گھٹنا معلوم ہوتا تھا اور بھینگے پن کی وجہ سے بات کرتے وقت لگتا تھا کہ وہ دیوار کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

۱۰۳۸۵- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، مسلم بن عبدالرحمٰن بلخی کے سلسلہ سند سے مکی بن ابراہیم کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر سیاہ فام اور بھینگے تھے کسی کو کتابت حدیث کی اجازت نہیں دیتے تھے۔

۱۰۳۸۶- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن سعید کے سلسلہ سند سے ابن کناسہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے مسعر کے روبرو تعریف کی، مسعر نے ان کو منع کرتے ہوئے کہا میرا تعلق کماروں سے ہے اور میں بادشاہ کے عطایا وصول کرنے والوں میں سے ہوں۔

۱۰۳۸۷- کتاب نے قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن سکن، حسین بن علی بن اسود، جعفر بن عون کے سلسلہ سند سے مسعر

بن کدام کا قول نقل کیا ہے کہ علم انساب کے لئے باعث شرف ہے اور پست شخص کے لئے باعث بلندی ہے اور جس شخص کو اس کا حسب گرادے ادب اس کو اٹھا دیتا ہے۔

۱۰۳۸۸-عبداللہ بن محمد بن حجاج، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابو یحییٰ بن مقری، سفیان کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ابوجعفر کے پاس گیا۔ انہوں نے کہا کہ اے مسعر اگر تمام لوگ آپ کی طرح بن جائیں تو میں ان کے درمیان میں چلوں۔

۱۰۳۸۹-ابواحمد محمد بن ابونعیم بن عدی جرجانی، احمد بن منصور، عبدالرحمن بن یونس، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ میں امیر المؤمنین ابوجعفر کے پاس گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ کے والد موجود ہیں لیکن آپ ہمارے لئے بیٹوں کی طرح ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر تمام لوگ آپ کی طرح پاکیزہ بن جائیں تو میں لوگوں کے درمیان میں چلوں۔

۱۰۳۹۰-ابواحمد محمد بن محمد، ابونعیم جرجانی، علی بن عثمان نفیلی ابومسہر، حکم بن ہشام کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابو جعفر نے مجھے کوئی عہدہ دینے کے لئے بلایا، میں نے ان سے کہا کہ اے امیر المؤمنین میرے اہل خانہ تو سادگی کی وجہ سے مجھے کسی شے کے خریدنے کی بھی اجازت نہیں دیتے اور آپ مجھے عہدہ سونپ رہے ہیں۔ چنانچہ ابوجعفر نے ان کی معذرت قبول کرتے ہوئے انہیں چھوڑ دیا۔

۱۰۳۹۱-ابومحمد بن حیان، ابن مقری، ابراہیم بن حسین کے سلسلہ سند سے سعید بن عفیر کا قول نقل کیا ہے کہ ابوجعفر نے ان کا عذر قبول کرتے ہوئے انہیں چار ہزار درہم انعام دیا اور انہیں لباس عطا کیا اس کے بعد ابوجعفر ہمیشہ مسعر کا خیال رکھتا تھا۔

۱۰۳۹۲-ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، سعد بن عباد کے سلسلہ سند سے محمد بن مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ میرے والد شب میں نصف قرآن کی تلاوت کے بعد آرام کے لئے لیٹ جاتے تھے۔ کچھ دیر کے بعد یکدم بیدار ہوتے گویا وہ کسی گمشدہ شے کی تلاش میں سرگرداں ہیں، کیوں کہ وہ اس وقت پانی اور مسواک کی تلاش میں ہوتے تھے، اس کے بعد فجر تک محراب کی طرف رخ کر کے بیٹھے رہتے تھے اور ان کا یہ حال سب پر مخفی تھا۔

۱۰۳۹۳-ابومحمد بن حیان، علی بن محمد بن عمر، ابوبکر بن ابی الدنیا محمد بن حسین، شہاب بن عباد، محمد بن مسعر کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند نقل فرمایا ہے۔

۱۰۳۹۴-احمد بن اسحاق، عباس بن حمدان حنفی، سلیمان بن عبدالجبار، عبداللہ بن داؤد کے سلسلہ سند سے شعبہ بن حجاج کا قول نقل کیا ہے کہ مجھے مسعر کے علاوہ آخرت میں تمام لوگوں کے بارے میں خطرہ ہے۔

۱۰۳۹۵-ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، علی بن حکیم اودی کے سلسلہ سند سے مسعر بن کدام کا قول نقل کیا ہے کہ اپنے نفس کی خاطر علم حاصل کرنے والے کے لئے قلیل علم کا حصول ہی کافی ہے لیکن لوگوں کی خاطر علم حاصل کرنے والے کے لئے یہ نا کافی ہے کیونکہ ان کی ذمہ داری بڑی ہے۔

۱۰۳۹۶-احمد بن محمد بن عبدالرحیم، محمد بن نوح، علی بن حرب، حماد بن قیراط، ابن سماک کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ اپنے نفس کے لئے ہی علم کی طلب کافی ہے کیونکہ دوسروں کے لئے انسان ان کی خواہش کے مطابق حصول علم سے عاجز ہے۔

۱۰۳۹۷-ابواحمد محمد بن محمد کرابیسی، ابونعیم جرجانی، احمد بن زبیر، یحییٰ بن ایوب، ابن سماک کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ طالب حدیث پر کثرت محنت لازم ہے کیونکہ اس کی حقیقت نہایت مشکل امر ہے۔ نیز علم حدیث اپنی ذات کی خاطر ہی کافی ہے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ اگر مسعر کی یہ بات حدیث ہوتی تو یہ لکھنے ہی کے قابل تھی۔

۱۰۳۹۸-عبداللہ بن محمد بن عبداللہ ضبی، محمد بن محمد، عبداللہ بن محمد، محمد بن عبدالعزیز، محمد بن خلاد، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا

ہے کہ کاش علم حدیث بوتلوں کی شکل میں ہوتا میں اسے سر پر رکھتا اور اس کے بوجھ سے میں گر کر مرجاتا۔

۱۰۳۹۹- محمد بن محمد، ابو قاسم بغوی، محمد بن خلاد، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ مجھ سے بغض رکھنے والے کو اللہ محدث بنائے۔

۱۰۴۰۰- سہل بن عبداللہ وراق، زکریا بن یحییٰ بن درست، عبیداللہ ضحیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ مجھ سے بغض رکھنے والے کو اللہ محدث بنائے۔

۱۰۴۰۱- ابو احمد محمد بن محمد، محمد بن ابراہیم غازی، ابو ہشام رفاعی، ابو اسامہ کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ میرے دشمن کو اللہ محدث بنائے۔

۱۰۴۰۲- احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد فارس، محمد بن عبداللہ، حسن بن علی حلوانی کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو اس علم حدیث کا حصول کہیں تمہیں ذکر الٰہی سے نہ روک دے۔

۱۰۴۰۳- حسین بن محمد بن علی، علی بن اسحاق، ابن ابی الدنیا، محمد بن حسین، محمد بن کناسہ کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ علم حدیث کا حصول باہمت لوگوں کا کام ہے۔

۱۰۴۰۴- حسین بن محمد، محمد بن خطاب، احمد بن قاسم بن مساور، سعید بن منصور، احمد بن بشر کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ میں مکہ تک ابن عطان کے ساتھ رہا لیکن وہ پورے راستے ساکت رہے۔

۱۰۴۰۵- حسین بن محمد، محمد بن خطاب، سلیمان بن الاشعث، حسن بن علی، ابو اسامہ کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ میرے نزدیک فقط دریائے فرات سے پانی نوش کرنا اور صالح بھائی کا ہدیہ قبول کرنا بلا شک وشبہ مال حلال ہے۔

۱۰۴۰۶- حسین بن محمد، عبداللہ بن محمد بن اسحاق مروزی، شرف بن سعید، محمد بن صباح کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے مسعر سے سوال کیا کہ کسی کا آپ کے سامنے آپ کے عیوب بیان کرنا آپ کو پسند ہے؟ انہوں نے فرمایا فقط ناصح انسان کا ایسا کرنا مجھے پسند ہے۔

۱۰۴۰۷- عبداللہ وعبدالرحمن، احمد بن حسن بن عبدالملک، یعقوب دورقی، ہاشم بن قاسم کے سلسلہ سند سے اشجعی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شب مسعر کی والدہ نے پانی طلب کیا۔ مسعر ان کے لئے باہر سے پانی لائے لیکن اس وقت ان کی والدہ کی آنکھ لگ گئی تھی مسعر صبح تک پانی ہاتھ میں لئے کھڑے رہے۔

۱۰۴۰۸- ابو احمد بن حیان، ابو یعلیٰ، حسن بن حماد، حسین جعفی کے سلسلہ سند سے ابن سماک کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے مسعر کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے سوال کیا کہ کونسا عمل آپ نے زیادہ نفع بخش پایا؟ انہوں نے فرمایا کہ ذکر الٰہی۔

۱۰۴۰۹- ابو محمد بن حیان، ابن طبرانی، عبدالجبار، سفیان کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں مسعر کی ذکر کی مجلس میں شریک ہوتا تھا مغرب کے وقت میں ان سے بات کرنے کی کوشش کرتا لیکن وہ منع کر دیتے۔

۱۰۴۱۰- ابو محمد بن حیان، علی بن سعید، اسحاق بن سیار، قبیصہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ مسعر کو حدیث کے متعلق سوال سے ڈانٹ کا نکالا جانا زیادہ پسند تھا۔

۱۰۴۱۱- ابو احمد بن حیان، علی بن حسن، علی بن احمد بن نضیر، یحییٰ بن اکثم، ابی کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مکہ میں قیام کے دوران مجھے زہری سے ملاقات اور طواف کے درمیان اختیار دیا گیا تو میں نے طواف کو اختیار کیا۔

۱۰۴۱۲- ابو احمد محمد بن محمد، اسحاق بن خزیمہ، محمد بن میمون خیاط، سفیان کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے طلب حدیث

کے لئے کبھی بھی مسجد سے تجاوز نہیں کیا۔

۱۰۴۱۳-ابواحمد محمد بن محمد، مسلمہ بن محاذ تیمی، محمد بن مہاجر طالقانی، ابواسامہ کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ میں غمزدہ خاتون کی آواز سننے کا متمنی ہوں۔

۱۰۴۱۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابو یحییٰ رازی، ابان بن مخلد، محمد بن صبران حمال، عبدالرحمن بن حکم، جعفر بن عون کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ ایمان قول وعمل کے مجموعے کا نام ہے۔

۱۰۴۱۵-ابی، حسین بن محمد، حسن بن محمد، محمد بن حمید، زید بن حباب کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ ایمان میں کمی زیادتی ہوتی رہتی ہے۔

۱۰۴۱۶-حسین بن محمد، ابراہیم بن محمد بن ابراہیم البز از محمد بن مثنی ابوموسیٰ، معتمر بن سلیمان، ابومخزوم کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ تقدیر کا انکار زندیقیت کا نام ہے۔

۱۰۴۱۷-حسین بن محمد، احمد بن محمد بن بکر بزانی، احمد بن روح اہوزی، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ:
جب انسان اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت بھی اللہ سے اس کا مطالبہ کرتی ہے اور جب بندہ دوزخ سے پناہ طلب کرتا ہے تو دوزخ بھی اللہ سے کہتی ہے کہ اے اللہ مجھ سے اس کو پناہ دیدے، لیکن بندوں کی طرف سے جنت دوزخ کے عدم تذکرہ کے وقت فرشتے کہتے ہیں کہ لوگ دو بڑی چیزوں سے غافل ہو گئے ہیں۔

۱۰۴۱۸-حسین بن محمد، ابومحمد بن ابی حاتم، ابن شاکر کے سلسلہ سند سے ابوسامہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مجھ سے مسعر نے کہا اے ابو اسامہ سرکہ اور سبزی پر راضی ہونے والے سے لوگ خوش رہتے ہیں۔

۱۰۴۱۹-ابی، احمد بن احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، ابوبکر صیرفی کے سلسلہ سند سے ابوسامہ کا قول نقل کیا ہے کہ مجھ سے مسعر نے فرمایا اگر تم سرکہ اور سبزی پر اکتفاء کرو گے تو اکثر لوگ تم سے خوش رہیں گے۔

۱۰۴۲۰-ابی، احمد بن محمد، ابراہیم بن عبدالسلام ابومستعین، محمد بن بشر کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ سبزی اور سرکہ پر خوش ہونے والے سے رحمت دور نہیں۔

۱۰۴۲۱-ابی، احمد بن حسین انصاری، رجاء بن صہیب، علی بن داؤد قنطری، عبدالعزیز کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ (۱) بھوک ایک روٹی سے اور پیاس دریائے فرات سے ختم ہو جاتی ہے (۲) قلت طعام نماز کے لئے اور کثرت طعام نیند کے لئے معاون بنتا ہے۔

۱۰۴۲۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن محمد، محمد بن اسحاق سراج، عبداللہ بن محمد بن عبید کے سلسلہ سند سے مسعر بن کدام کے مندرجہ ذیل اشعار نقل کئے ہیں۔(۱) اچھے دوست کا خواہاں مسعر بن کدام کے حلقہ میں شرکت کرے (۲) ان ہی کے حلقہ میں سکینت اور وقار ہے ان کے اہل مجلس اہل عفاف اور سرداران قوم ہیں۔

۱۰۴۲۳-عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن یعقوب اہوازی، ابومحمد بن حیان، سلمہ بن عصام، معمر بن سہل، جعفر بن عون کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ:

لئن طلب القرناء ان یتفرقوا لیلاً یکر علیھم ونھار

اگر حادثات زمانہ ہم نشینوں کو رات کے وقت جدا کر دے تو ان انہیں وصل اور ملاقات بخشد ے گا۔ واللہ اعلم بمعناہ۔

۱۰۴۲۴-حسن بن علی وراق، علی بن حسن قافلائی ابومحمد بن حیان، محمد بن ابان، اسماعیل بن حیان واسطی سمعان، حماد بن داؤد تغلبی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک روز مسعر بن کدام جنگل کی طرف گئے، وہاں پر ایک بدو سورج کی طرف رخ کئے یہ اشعار کہہ رہا تھا۔
(۱) موسم سرماں کی آمد ہو چکی ہے (۲) اور میرے پاس کچھ نہیں ہے میں اس شخص کی مانند ہوں جس کے کپڑے وغیرہ سب کچھ لوگوں نے

اتار لئے ہوں اور گویا کہ میں فناء مکہ کا محرم ہوں۔ عادی کہتے ہیں کہ مسعر نے اپنا جبہ نکال کر اس اعرابی کے حوالے کر دیا۔

۱۰۴۲۵- ابی، احمد بن حسین انصار، رجاء، بن صہیب، علی بن داؤد قنطری، عبد العزیز کے حوالے سے مسعر کے چند اشعار نقل کئے ہیں۔
زمانہ سے جو کچھ ملے اسے لے لو اور زمانہ کے مصائب پر صبر کرو (۲) مقدور کے علاوہ انسان کے لئے کچھ نہیں، سب سے بہترین انسان صابر ہے۔

۱۰۴۲۶- حسین بن محمد، عبداللہ بن یحییٰ بن عبداللہ الذارع، محمد بن ابراہیم بن منذر، ابراہیم بن عبداللہ نیشاپوری، محمد بن شاذان کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ رشد بن قاسم بن مسعر بن کدام نے مسعر کے گذشتہ اشعار مجھے سنائے۔

۱۰۴۲۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن محمد، واحمد بن عبد الرحیم، ابراہیم بن محمد عمری، علی بن حرب وابو محمد بن حیان، سلم بن عصام، معمر بن سہل، جعفر بن عون کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ اے معزز انسان تیرے دن سہو وغفلت میں اور تیری شب نیند میں گزر رہی ہے جس کی وجہ سے ہلاکت تیری مصاحب بن گئی ہے (۲) اور تو دنیا کے حصول میں چکنا چور ہو جائے گا لیکن کچھ حاصل نہیں ہوگا دنیا میں جانور اسی طرح زندگی گزرتے ہیں۔

۱۰۴۲۸- حسین بن محمد، عبد الرحمن بن ابی حاتم، احمد بن سنان، عبداللہ بن صالح کے سلسلہ سند سے مسعر بن کدام کے مندرجہ ذیل اشعار نقل کئے ہیں (۱) حرام خوری کی لذت آخر کار فنا ہونے والی ہے، مزید برآں اس کی وجہ سے گناہ اور عار باقی رہنے والی ہے۔
(۲) لذت کے ختم ہونے کے بعد برا انجام باقی رہنے والا ہے۔

۱۰۴۲۹- عبداللہ بن محمد بن حجاج، ولید بن ابان، ابو مسلم محمد بن حمید، حمید اللہ بن عمر اصبہانی، علی ابو عمر کے سلسلہ سند سے ابو زید قشیری کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر جنازہ کے موقع پر اکثر تمثیل کے طور پر مندرجہ ذیل اشعار کہا کرتے تھے (۱) ہر جنازہ کے موقع پر ہم میں خوف پیدا ہو جاتا ہے جس کا ذہول جلد ہی ہو جاتا ہے (۲) ہم مسلسل اللہ کی ناشکری میں مبتلا ہیں۔

۱۰۴۳۰- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن محمد، ابو عباس نیشاپوری سراج، عباس بن محمد کے سلسلہ سند سے جعفر بن عون کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے مسعر کو کہتے سنا انسان دار فانی کی مضبوطی میں کوشاں ہے، حالانکہ اس کا دائمی گھر تو آخرت ہے۔

۱۰۴۳۱- ابی، احمد بن اسحاق بن بہلول، ابی وابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے جعفر بن عون کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر نے اپنے لڑکے کرام کو مندرجہ ذیل اشعار نصیحت کے طور پر کہے (۱) اے کدام میری نصیحت کو مشفق باپ کی نصیحت سمجھ کر غور سے سن (۲) مذاق اور ریاکاری کو بالکل چھوڑ دے کیونکہ میں ان کو کسی دوست اور ہمسایہ کے لئے پسند نہیں کرتا ہوں (۳) جہالت سے بڑا انسان کے لئے کوئی عیب نہیں ہے۔

۱۰۴۳۲- محمد بن محمد بن احمد، ابو احمد حافظ، ابو قاسم بغوی، محمد بن خلاد، باہلی، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ (۱) اے کدام میری بات کو مشفق باپ کی نصیحت خیال کر (۲) مذاق اور ریاکاری سے کلی طور پر دور رہ، مذکورہ دونوں چیزیں میں کسی دوست کے لئے پسند نہیں کرتا۔

۱۰۴۳۳- حسین بن محمد، محمد بن قاسم انباری، محمد بن مرزبان، ابو بکر قرشی، عمر بن بکر کے سلسلہ سند سے ابو ولید ضبی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ایک اعرابی شیخ کو مسعر کے انتظار میں عصا کے سہارے کھڑے دیکھا کیونکہ مسعر اس وقت نماز میں مشغول تھے، مسعر کی نماز طویل ہونے کی وجہ سے وہ تھک کر بیٹھ گئے بالآخر مسعر جب نماز سے فارغ ہو گئے تو شیخ نے ان سے کہا کہ اپنی نماز کا کسی کو کفیل بنالو مسعر نے کہا کہ اے شیخ دیرپا نفع بخش شے کا قصد کرو۔

۱۰۴۳۴- ابو محمد بن حیان، علی بن محمد بن عمر، ابو عوانہ، ابراہیم بن عبد السلام، عبداللہ بن ابی زیاد، محمد بن بشر کے سلسلہ سند سے مسعر کے مندرجہ ذیل اشعار نقل کئے ہیں (۱) دنیا اہل دنیا کے لئے سب سے بڑی دھوکہ دہ شے ہے اور یقین سب سے عمدہ شے ہے (۱) لوگ

موت سے بالکل بے خوف ہو چکے ہیں۔

۱۰۴۳۵-ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ جعفر بن ابی جعفر، ابو ولید ضبی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ہم مسعر کے پاس گئے۔ وہ اس وقت نماز میں مشغول تھے۔ جب انہیں ہماری آمد محسوس ہوئی تو نماز کو مختصر کر کے ہماری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ آج غروہ مجو بہ میرے سامنے آ گئی اور وہ آ گ بگولہ ہو کر کہنے لگی تم نے میری عیادت کیوں نہیں کی حالانکہ مریض کی مریض کیسے عیادت کر سکتا ہے۔

۱۰۴۳۶-حسین بن محمد، محمد بن عمر و عبداللہ بن محمد بن حجاج بن حمزہ، اسحاق بن ابراہیم بن شاذان کے سلسلہ سند سے سعد بن صلت کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر نے جلواز کو کسی پر ظلم کرتے دیکھا، راوی کہتے ہیں کہ مسعر نے گھر کی چھت پر کھڑے ہو کر ندا دی اے اللہ کے بندے! تم ظالم ہو جلواز نے کہا کہ اگر آپ سچے ہیں تو نیچے اتر جائیں۔

۱۰۴۳۷-حسین بن محمد، علی بن اسحاق ماذرانی، ابراہیم بن عبدالرحیم، ابو معمر کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مسعر میرے پاس آئے اور مجھ سے کسی شخص کی حاجت کے بارے میں بات کی، میں نے عرض کیا کہ آپ بجائے خود آنے کے مجھے بلوا لیتے انہوں نے فرمایا کہ ضرورت مجھے تھی۔ سفیان کہتے ہیں کہ میرے سامنے مسعر نے ایک شخص کو عمدہ لباس میں ملبوس دیکھ کر اس سے سوال کیا کہ تم اہل حدیث میں سے ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ مسعر نے کہا کہ یہ چیز اصحاب حدیث کے لائق نہیں ہے۔

۱۰۴۳۸-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر جعفی کے سلسلہ سند سے جنید حجام کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مسعر ایک چھوٹے سے مٹکے میں روئی اور پانی لے کر میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اس روئی کے عوض میری حجامت بنا دو؟ میں نے کہا کہ مجھے روئی کی ضرورت نہیں چنانچہ میں نے ان کی حجامت بنا دی، اس کے بعد وہ روئی انہوں نے مجھے بالاصرار دیدی اور اس مٹکے کے پانی سے غسل کر لیا۔

۱۰۴۳۹-حسین بن محمد، محمد بن حسن بن حمدویہ، محمد بن یونس کے سلسلہ سند سے ابونعیم کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر کے جنازہ کے اٹھانے کے دوران میرے دل میں خیال آیا کہ شاید لوگ مسعر کی حدیث کی بابت مجھ سے سوال کریں، قبر پر پہنچنے کے بعد محمد بن بشر عبدی نے مجھ سے مسعر کی حدیث کے بارے میں مذاکرہ کیا اور انہوں نے مجھے مسعر کے حوالہ سے ستر احادیث سنائیں جن میں سے صرف ایک حدیث کا سماع کیا تھا۔

۱۰۴۴۰-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، فیض بن فضل زاہد، مسعر، ابو عون محمد بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے محمد بن حاطب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت علی نے حضرت عثمان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، حضرت عثمان قرآن کی اس آیت ''آمنوا وعملوا الصالحات'' الخ (المائدہ ۹۳) کے مصداق تھے۔

۱۰۴۴۱-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، ابو عون، عبداللہ شداد کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ شراب کا قلیل و کثیر سب کچھ حرام ہے۔

۱۰۴۴۲-ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس شامی، ابو احمد زبیری، مسعر، ابو عون، ابو صالح حنفی کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے غزوہ بدر کے روز ابوبکر اور مجھ سے فرمایا آج میرے ایک طرف جبرائیل دوسری طرف میکائیل ہوں گے اور حضرت اسرافیل جنگ کی صف میں ہوں گے۔

۱۰۴۴۳-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حسن بن قتیبہ، مسعر، محمد بن جحادہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک صحابی نے آپ سے جہاد میں شرکت کی اجازت طلب کی، آپ نے اس سے پوچھا کہ تمہارے والدین زندہ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں، آپ نے فرمایا تم جا کر ان کی خدمت کرو۔[1]

۱۔ السنن الکبریٰ للبیھقی ۹/۲۶

۱۰۴۴۴-احمد بن حسن بن سہل، واعظ حمصی، ابونعیم محمد بن جعفر، جعفر الطیالسی، اسماعیل بن ابراہیم ترجمانی، صلت بن حجاج، مسعر، محمد بن جحادہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے مکمل رمضان کی جماعت کی پابندی شب قدر کے اجر کے برابر ہے۔[۱]

۱۰۴۴۵-محمد بن عمر بن غالب، محمد بن احمد بن مؤمل، محمد بن عون، کثیر بن حبیب، وکیع، مسعر، محمد بن جحادہ، حسن کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ایک شخص کو بدنہ ہانکتے ہوئے دیکھ کر اسے اس پر سواری کا حکم دیا۔ اس نے عرض کیا کہ یہ بدنہ (ایام حج میں قربانی) کا جانور ہے آپ نے اس سے فرمایا کہ تو ہلاک ہو، اس پر سوار ہو جا۔[۱]

۱۰۴۴۶-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، مسعر کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے پشت کا گوشت سب سے عمدہ گوشت ہوتا ہے۔[۲]

۱۰۴۴۷-سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، محمد بن محمد بن جدوئی قاضی، مسدد، یحییٰ بن سعید قطان، مسعر، محمد بن عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے عبد اللہ جعفر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے پشت کا گوشت سب سے عمدہ ہوتا ہے۔[۳]

۱۰۴۴۸-سلیمان بن احمد، ابوزنباع روح بن فرج، یوسف بن عدی، معمر بن سلیمان، مزید بن حیان، مسعر، محمد بن زیاد کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ امام سے قبل رکوع سے اٹھنے والے کو اپنے سر کے بارے میں کتے کے سر سے تبدیل کئے جانے کا خوف نہیں ہے۔[۴]

۱۰۴۴۹-محمد بن حسن یقطینی، محمد بن محمد بن سلیمان، محمد بن ایوب، وکیع، مسعر، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے لئے ایک چھوٹے برتن میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔[۵]

۱۰۴۵۰-محمد بن عمر بن سلم، حسن بن سہل بن سعید، حسن بن یحییٰ بن کثیر بن یحییٰ بن ابی کثیر طائی، عبداللہ بن محمد بن مغیرہ کوفی، مسعر، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے سفر میں مرنے والا انسان شہید ہے۔[۶]

۱۰۴۵۱-عبداللہ بن حسین بن بالویہ صوفی وراق نیشاپوری، محمد بن محمد بن علی انصاری، احمد بن یوسف بن عیسیٰ زہری مروزی، اسحاق بن یونس بن نافع، نعیم بن میسرہ، مسعر، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے صحابہ کرام کو کنکری جمع کرنے کا حکم دیا اور آپ نے فرمایا اے لوگو! مناسک حج احسن طریقے سے ادا کرو شاید یہ میرا آخری حج ہو۔[۷]

۱۰۴۵۲-ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، عبیداللہ بن سعد بن ابراہیم مکی، ابی محمد بن اسحاق، مسعر، آدم بن علی بکری کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ اے لوگو سجدہ میں درندہ کی طرح کلائی مت پھیلاؤ اور انہیں پہلو سے جدا رکھو، اس حالت

۱۔ صحیح البخاری ۹/۲، ۸/۴۹، وصحیح مسلم، کتاب الحج ۳۷۱.

۲،۳۔ سنن ابن ماجة ۳۳۰۸. ومسند الامام أحمد ۲۰۴/۱، ۲۰۵. والمستدرک ۱۱۱/۴ ومجمع الزوائد ۱۴۰/۹. ومسند الحميدى ۵۳۹. وتاريخ أصبهان للمصنف ۲۳۷/۱.

۴۔ صحيح البخارى ۱۷۷/۱. وصحيح مسلم، كتاب الصلاة ۱۱۴.

۵۔ صحيح مسلم، كتاب الاشربة باب ۹.

۶۔ الموضوعات لابن الجوزى ۲۲۱/۲ والكامل لابن عدى ۱۵۳۳/۴، اللآلى المصنوعة ۷۳/۲. وتاريخ جرجان ۴۰۰.

۷۔ السنن الكبرى للبيهقى ۱۲۵/۵ وفتح البارى ۲۱۷/۱ ۴۹۹ ونصب الراية ۵۵/۳. واتحاف السادة المتقين ۴۳۷/۴

میں تمہارے ہر عضو کا سجدہ ہو جائے گا۔[1]

۱۰۴۵۳-سلیمان بن محمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، مسعر، ابراہیم سکسکی کے سلسلہ سند سے ابن ابی اوفیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ قرآن کی جگہ مجھے کوئی دعا بتادیجئے، آپ نے ان کو یہ دعا بتائی: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ تو اللہ کے لئے ہے میرے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تم اپنے لئے یہ پڑھو" اللهم اغفرلی وارحمنی واهدنی وعافنی۔[2]

۱۰۴۵۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی عاصم، عبدالجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، مسعر، ابراہیم سکسکی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن ابی اوفیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے شمس وقمر کو دیکھ کر اللہ کو یاد کرنے والے افراد بہترین افراد ہیں۔[3]

۱۰۴۵۵-ابواحمد محمد بن محمد بن احمد حافظ، عبداللہ بن ابراہیم بن عباس بزاز، عثمان بن خرزاد، عبدالجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، مسعر، ابراہیم سکسکی کے سلسلہ سند سے ابن ابی اوفیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے آندھیوں کے چلنے کے وقت اپنی حوائج کو دربار الٰہی میں پیش کرو کیونکہ وہی معافی کی گھڑی ہوتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) وہ رکوع لانے والوں کو بخش دینے والا ہے۔ (از اسراء ۲۵)۔[4]

۱۰۴۵۶-سلیمان بن احمد، احمد بن رشدین، یحییٰ بن سلیمان، بشر، مسعر، ابراہیم بن محمد بن منتشر، ابیہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی، پھر آپ تمام ازواج مطہرات کے ہاں تشریف لے گئے۔ پھر صبح کو آپ نے احرام باندھا۔

۱۰۴۵۷-ابوالقاسم عبداللہ بن ابراہیم جرجانی، محمد بن ابراہیم داری، احمد بن آدم، حفص بن عمر عدنی، مسعر، ابراہیم ہجری، ابوعیاض کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے علم غیر نافع کی مثال راہ خدا میں خرچ نہ کئے جانے والے خزانے کی طرح ہے۔[5]

۱۰۴۵۸-محمد بن مظفر، عبداللہ بن محمد بن جعفر بصری، محمد بن عبیداللہ قرودانی، عثمان بن ساج، ابن اسحاق، مسعر بن کدام، ابراہیم بن عامر، معد کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے ایک سو افراد پر مشتمل صاحب جنازہ کی مغفرت کردی جاتی ہے۔[6]

۱۰۴۵۹-ابوبکر آجری، عثمان بن ایوب، حسن بن حماد کوفی، عبدہ، مسعر، ابراہیم بن مہاجر، عبداللہ بن باباہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرو کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، فقط طعام کی تجارت کرنے والا خاطی یا باغی بنتا ہے۔[7]

۱۰۴۶۰-محمد بن اسماعیل وراق، احمد بن محمد بن سعید، ابراہیم بن احمد، حکم بن سلیمان، محمد بن کثیر، مسعر، اسماعیل بن مہاجر، عبداللہ بن باباہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرو نبی کریم ﷺ کا اس کے مثل قول نقل کرتے ہیں۔

۱۰۴۶۱-محمد بن محمد بن حافظ، سلم بن معاذ بن عبدالملک بن محمد بن عدی، عبداللہ بن محمد شکر، محمد بن بشر عبدی، مسعر، اسماعیل بن ابی خالد،

۱۔ المستدرک ۲۲۷/۱، وصحیح ابن حبان ۴۹۸ وصحیح ابن خزیمة ۶۳۵۔

۲۔ سنن أبي داؤد ۸۳۲، وسنن النسائی ۱۴۳/۲، ومسند الامام أحمد ۳۵۳/۴، والمستدرک ۲۴۱/۱۔

۳۔ مجمع الزوائد ۹۳/۸ وشرح السنة ۲۴۷/۲ وکشف الخفا ۳۹۱/۱ واتحاف السادة المتقین ۱۳۳/۵۔

۴۔ المصنف لعبد الرزاق ۴۸۱۸ وکنز العمال ۳۳۳۹

۵۔ تاریخ ابن عساکر ۲۹۳/۷ کنز العمال ۲۹۸۹۲

۶۔ سنن ابن ماجة ۱۴۸۸، وتاریخ أصبهان للمصنف، وکنز العمال ۱۰۵/۱ ومشکاة الآثار ۱۹۵/۱ ومجمع الزوائد ۳۶/۳

۷۔ کنز العمال ۹۳۹۰

قیس بن ابی حازم کے سلسلہ سند سے انبی بنی فہر مستور کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے۔ دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں سانپ کے منہ میں انگلی داخل کرنے والے انسان کی سی ہے کہ اس کی انگلی سانپ کے منہ سے کیسے واپس ہوگی۔[1]

۱۰۴۶۲-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، اسماعیل بن ابی خالد، شعبی کے سلسلہ سند سے عدی بن حاتم کا قول نقل کیا ہے کہ میں حضرت عمر کے پاس آیا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے مجھے پہچان لیا؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم وہی ہو ناں جو لوگوں کے کفر اختیار کرنے، پشت پھیرنے اور دھوکہ دینے کے وقت اسلام لائے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں مجھے مسعرؒ نے اس حدیث میں یہ اضافہ سنایا: حضرت عمرؓ نے عدی بن حاتم کو یہ فرمایا: اللہ تجھے زندگی دے تم اس وقت اسلام لائے جب لوگوں نے کفر کیا۔

۱۰۴۶۳-ابراہیم بن محمد بن حمزہ و محمد بن مظفر، احمد بن جعفر بن محمد بن مثنیٰ بلخی، قاسم بن یزید وزان، وکیع، مسعر، ابو ہاشم اسماعیل بن کثیر، عاصم بن لقیط بن صبرہ، عن ابیہ کے سلسلہ سند سے آپ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جب تم ناک صاف کرو تو اچھی طرح ناک میں پانی ڈالو، الا یہ کہ تم روزہ دار ہو۔[2]

۱۰۴۶۴-ابو احمد محمد بن محمد حافظ محمد بن سلیمان بن فارس، عباس بن یزید حرانی، سفیان بن عیینہ، مسعر، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت عمر نے ایک شخص سے سوال کیا کہ تمہاری صبح کیسے ہوئی؟ اس نے کہا کہ الحمدللہ اچھی ہوئی، حضرت عمر نے فرمایا اسی وجہ سے میں نے تم سے سوال کیا تھا۔

۱۰۴۶۵-احمد بن محمد بن یوسف، موسیٰ بن ہارون، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، اسحاق بن راشد کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن حسن کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب اپنے ایک بیمار لڑکے صالح کے پاس گئے اور ان سے فرمایا تم یہ کہہ دو "لا الـٰــہ الا اللہ الحلیم الکریم، سبحان اللہ رب العرش العظیم، اللھم ارحمنی، اللھم تجاوز عنی، اللھم اعف عنی فانک عفو غفور" اس کے بعد انہوں نے فرمایا یہ کلمات آپ ﷺ نے میرے چچا کو سکھائے تھے پھر انہوں نے من وعن اسی طرح مجھے سکھائے۔

۱۰۴۶۶-محمد بن حسن یقطینی، احمد بن محمد بن مقسم، عباد بن یوسف شکلی، ایوب بن ولید فریر، اسحاق بن یوسف ازرق، مسعر، ایوب، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ہر نشہ آور شے حرام ہے۔[3]

۱۰۴۶۷-ابوسری حسین بن محمود بن حزاء تستری، حسن بن عثمان بن زیاد، وہب بن ابراہیم، علی بن قادم، مسعر، ابان بن تغلب، حسن کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن سمرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے، اے عبدالرحمٰن امارت (حکومت) کا سوال مت کرنا۔[4]

۱۰۴۶۸-محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن سعید، منذر بن محمد، ابی، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، ایاس بن معاویہ، ابیہ، جدہ کے سلسلہ سند سے فرمان رسول نقل کیا ہے کہ اہل شام کے گمراہ ہونے کے وقت سارا معاملہ بگڑ جائے گا۔[5]

۱۔ سنن الترمذی ۲۳۲۳ والمستدرک ۳۱۰/۳، ومسند الامام أحمد ۲۲۹/۴، وطبقات ابن سعد ۳۰/۶، ومسند الحمیدی ۸۵۵، والترغیب والترھیب ۱۶۳/۴، وأمالی الشجری ۱۶۰/۲، والدر المنثور ۲۲۷/۳، واتحاف السادۃ المتقین ۱۱۳/۸۔

۲۔ مسند الامام احمد ۳۳/۳ والسنن الکبری للبیھقی ۵۲/۱، ۲۶۱/۴ والمستدرک ۱۴۸/۱ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۱۶/۱۹

۳۔ صحیح البخاری ۱۳/۸، وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ باب ۱۲ وفتح الباری ۴۴۷/۱۰

۴۔ صحیح البخاری ۱۵۹/۸، ۷۹/۹ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ ۱۳، ۱۹ فتح الباری ۵۱۶/۱۱، ۱۲۳/۱۳، ۱۲۴

۵۔ سنن الترمذی ۲۱۹۲ ومسند الامام احمد ۴۳۶/۳، وصحیح ابن حبان ۲۳۱۳ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۷/۱۹، ومشکاۃ المصابیح ۶۲۸۳، وتاریخ بغداد ۲۱۸/۸، ۱۸۲/۱۰

۱۰۴۶۹-ابواحمد محمد بن احمد، شافع بن محمد بن ابوعوانہ، احمد بن محمد بن سعید، حسن بن علی بن بزیع، جعفر بن جریر، مسعر، ایاد بن لقیط کے سلسلہ سند سے ابورمثہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ آپ ﷺ کے پاس گیا۔ اس وقت آپ دو سبز کپڑوں میں ملبوس ایک سایہ دار جگہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے میرے والد سے پوچھا کہ یہ تمہارے فرزند ہیں؟ میرے والد نے اثبات میں جواب دیا، پھر آپ نے ہم دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری کا حکم دیا۔ نیز ہماری شکلوں کے مشابہ ہونے کی وجہ سے تعجب کرتے ہوئے آپ نے تبسم فرمایا۔[1]

۱۰۴۷۰-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابونعیم، مسعر، بکیر بن اخنس کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ایک بدنہ ہدی کے پاس سے گزرے تو آپ نے اس کے مالک کو اس پر سوار ہونے کا حکم دیا۔

۱۰۴۷۱-احمد بن یعقوب بن مہرجان العدل، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ، حیاج بن بسطام، مسعر، بکیر بن اخنس کے سلسلہ سند سے سعد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ سے اولیاء اللہ کی علامت دریافت کی گئی؟ آپ نے فرمایا جنہیں دیکھ کر اللہ کی یاد آجائے۔

۱۰۴۷۲-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، بکیر، عطاء کے سلسلہ سند سے بنی عذرۃ کے ایک شخص کا قول نقل کیا ہے کہ اس نے حضرت علی کو حج وعمرہ کا اکٹھے تلبیہ کہتے سنا۔

۱۰۴۷۳-عبداللہ بن حسین صوفی وراق، محمد بن محمد بن علی طوسی، احمد بن محمد بن عمرو المصعی، ابی ومی، ابوعمرو بن مصعب، نصیر بن باب، مسعر، بیان کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ہمیشہ نماز مختصر پڑھاتے تھے۔

۱۰۴۷۴-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان وعلی بن احمد بن علی مصیصی، احمد بن خلید، ابونعیم، مسعر، ثابت، عبید انصاری، براء بن عازب کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ہم آپ کے دائیں جانب کھڑا ہونا پسند کرتے تھے، آپ کی زبان پر یہ کلمات جاری ہوتے تھے رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک۔

۱۰۴۷۵-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان، مسعر، ثابت بن عبید کے سلسلہ سند سے ابن مفضل مدنی کا نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے دو قمیصوں کے مالک کو چاہیے ایک اپنے کسی بھائی کو استعمال کیلئے دیدے یا صدقہ کرے۔[2]

۱۰۴۷۶-ابواحمد عبدالرحمٰن بن حارث، ابواحمد بن علی بن عیسیٰ رازی، حاتم، ابونعیم، مسعر کے سلسلہ سند سے ابوحمزہ ثمالی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے محمد بن علی سے سوال کیا کہ جابر نے تم سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ ایک ایک بار وضو کرتے تھے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

۱۰۴۷۷-ابواحمد محمد بن محمد بن احمد، ابوحامد احمد بن محمد بن حمدان، صالح بن یونس، ابراہیم بن سلیمان زیات، سفیان، مسعر، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ تمام ازواج مطہرات کے پاس ایک ہی شب میں تشریف لے جاتے اور صبح کو ایک ہی غسل فرماتے۔

۱۰۴۷۸-محمد بن نصر، ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، محمد بن بکیر حضرمی، عمرو بن عبید، مسعر بن کدام، جبلہ بن سحیم کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص دو دو کھجوریں اکٹھی نہ کھائے الا یہ کہ اپنے ساتھیوں سے اجازت لے لے۔[3]

۱۔ سنن ابی داؤد ۴۴۹۵ ومسند الامام احمد ۲۲۶/۲، ۲۲۸، ۱۶۳/۴ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲۷/۸، وشرح السنۃ ۱۰/۱۸۴ ومشکاۃ المصابیح ۳۴۷۱.

۲۔ المطالب العالیۃ ۲۲۲۶

۳۔ تاریخ بغداد ۲۰/۷.

۱۰۴۷۹-محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، مسعر، ابن تحیم کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ میں غسل کے بعد گرمائش حاصل کرتا ہوں۔

۱۰۴۸۰-ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن حمدان بن عمارۃ، اسحاق بن ابراہیم طلحی، عفان بن سیار باہلی، مسعر بن کدام، جامع ابن ابی راشد، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ان کو یہ تشہد سکھائی: التحیات للہ والصلوات و الطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین، اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔

۱۰۴۸۱-ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، حسان بن ابراہیم، مسعر، ابوصخرہ کے سلسلہ سند سے حمران کا قول نقل کیا ہے کہ میں حضرت عثمان کو وضو کا پانی پیش کرتا تھا۔ ایک بار انہوں نے ارشاد نبوی نقل کرتے ہوئے فرمایا وضو کر کے نماز خمسہ ادا کرنے والے کے گناہوں کے لئے نماز خمسہ کفارہ بن جاتی ہیں۔[۱]

۱۰۴۸۲-عبداللہ بن حسین بن بالویہ وراق، محمد بن محمد بن علی، احمد بن یوسف بن عیسیٰ، اسحاق بن یوسف، نعیم بن میسرہ، مسعر، جعفر بن جعفر، ابیہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ آپ طلوع شمس سے قبل جمع بین الصلوٰتین کو منع فرماتے تھے۔

۱۰۴۸۳-عباس بن احمد الکتانی، اسماعیل بن محمد مزنی، عبدالحمید بن عبداللہ اموی، محمد بن یعلی، مسعر، حبیب بن ابی ثابت، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں چاندنی میں آپ کی تلاش میں نکلا۔ ایک مقام پر آپ نے مجھے دیکھ لیا، آپ نے مجھ سے پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ابوذر آپ نے فرمایا قیامت کے روز من جانب اللہ خیر کثیر عطاء کئے جانے والا انسان ہی کامیاب ہوگا۔[۱]

۱۰۴۸۴-محمد بن حسن یقطینی، محمد بن معاذ بن عیسیٰ، محمد بن ضرار ہروی، حبیب بن ابی ثابت، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے حضرت عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے قیامت کے روز توبہ احسن شکل اور بہترین خوشبو کے ساتھ لائے جائے گی اور یہ چیز صرف مؤمن کو محسوس ہوگی، اس روز کافر کو ندامت ہوگی، توبہ کافر سے کہے گی، کاش دنیا میں تو مجھے قبول کر لیتا تو آج تجھے ندامت نہ ہوتی، راوی کہتے ہیں کہ کافر کہے گا کہ اب توبہ قبول کرتا ہوں، راوی کہتے ہیں کہ آسمان سے ایک فرشتہ ان سے کہے گا کہ آج اگر تم اپنا تمام دنیاوی مال و متاع بھی خرچ کر و جب بھی تمہاری توبہ نا قابل قبول ہے۔ چنانچہ توبہ اور فرشتے ان سے لاتعلقی کا اعلان کریں گے، اس کے بعد توبہ کی خوشبو محسوس کرنے والے انسان کو اور محسوس نہ کرنے والے انسان کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔[۲]

۱۰۴۸۵-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، حسن بن قتیبہ، مسعر، حبیب بن ابی ثابت، ابوعباد، کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرو کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ سے جہاد کی اجازت طلب کی۔ آپ نے اس سے سوال کیا کہ تمہارے والدین زندہ ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے ان کو والدین کی خدمت کا حکم دیا۔

۱۰۴۸۶-محمد بن جعفر، جعفر بن محمد صائغ، محمد بن سابق، مسعر، حبیب بن ابی ثابت، طاؤس کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا شب کی نماز دو دو رکعت ہے۔ جب تمہیں صبح صادق ہونے کا ڈر ہو تو ایک رکعت (ملا کر عشاء کے وتر) پڑھ لو۔[۳]

۱۔ (۲) صحیح البخاری ۱۴۲/۳، ۱۱۷/۸۔ وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۳۲۔ وفتح الباری ۵۵/۵۔

۲۔ الموضوعات لابن الجوزی ۱۱۹/۳

۳۔ صحیح البخاری ۳۰/۲۔ وصحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین باب ۲۰۔ وفتح الباری ۴۷۷/۲، ۴۷۸، ۲۳۸/۸۔

۱۰۴۸۷-محمد بن عمر بن سلم ،محمد بن مظفر ،عبداللہ بن ثابت کوفی حریری ،عمرو بن عبداللہ اودی ،وکیع ومسعر ،حبیب بن ابی ثابت ،سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ دعا میں یہ الفاظ فرماتے تھے اللھم آتنا من فضلک ولا تحرمنا رزقک و بارک لنا فیما رزقتنا و اجعل غنانا فی انفسنا واجعل رغبتنا فیما عندک۔

۱۰۴۸۸-ابوالطیب عبدالواحد بن حسن ،مقری کوفی ،حسن بن محمد بن شریح ،ابو یزید بن طریف ،زکریا بن یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ ، اسماعیل بن یحییٰ مسعر ،حماد ،ابراہیم ،علقمہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ،رضائے الٰہی کے خاطر حج پر جانے والے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔جن لوگوں نے اس کے لئے دعائیں کی ان کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

۱۰۴۸۹-محمد بن مظفر ،عبداللہ بن محمد بن جعفر ،محمد بن مہلب حرانی غندر ،ولید بن عبدالملک بن سرح ،مخلد بن یزید ،مسعر بن کدام ،حکم بن عیینہ کے سلسلہ سند سے ابوجحیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ ہجرت کے موقع پر راستہ میں آپ کو وضو کے لئے پانی پیش کیا گیا۔آپ نے وضو فرمایا لوگوں نے آپ کے وضو کے باقی ماندہ پانی کو برکت کے طور پر اپنے بدنوں پر پھیرلیا اس موقع پر آپ نے ظہر وعصر دو دو رکعت پڑھی۔

۱۰۴۹۰-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم ،محمد بن عمرو بن بشر ،ابوکریب ،حفص بن غیاث ،اشعث ،اعمش ،حجاج ،ابن ابی لیلیٰ ،مسعر ،حکم بن عتیبہ ،مقسم کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار عرفات سے واپسی پر اسامہ بن زید اور فضل بن عباس آپ کے ساتھ تھے ،منیٰ پہنچنے تک آپ نے ہاتھ بلند نہیں فرمائے۔

۱۰۴۹۱-محمد بن حسن یقطینی ،عبداللہ بن محمد بن یاسین ،قاسم بن زید ،وکیع ،مسعر ،حصین ،ابراہیم ،علقمہ ،عبداللہ کے سلسلہ سند سے فرمان رسول نقل کیا ہے کہ نماز میں شک پیش آنے پر انسان درست بات سوچ کر عمل کرے پھر دو سجدے کر لے[1]

۱۰۴۹۲-محمد بن جعفر بن ہیثم ،جعفر بن محمد صائغ ،احمد بن حنبل ،مبارک ،مسعر ،حجاج ،قطبہ بن مالک ،مغیرہ بن شعبہ علی بیان کرتے ہیں کہ انہیں حضرت زید بن ارقم نے فرمایا: کیا تم کو علم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا سے چلے جانے والوں کو سب وشتم کرنے سے منع فرمایا لہٰذا تم علی کو گالی نہ دو جو وفات پا چکے ہیں۔

۱۰۴۹۳-محمد بن حسن بن یزید ،یعقوب بن روح ،حسن بن یزید جصاص ،اسماعیل بن یحییٰ ،مسعر ،حمید بن سعد ،ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے والد کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا اہل جنت کے جنت اور اہل دوزخ کے دوزخ میں داخل ہونے کے بعد مجھے سفارش کا حق دیا جائے گا۔چنانچہ حسب منشاء میں جس کی چاہوں گا سفارش کروں گا ،اس کے بعد آپ نے فرمایا اس روز صحابہ کے شاتم کی میں سفارش نہیں کروں گا۔

۱۰۴۹۴-ابوبکر محمد بن حمید ،بیان بن احمد قطان ،عبید بن خالد ،عطاء بن مسلم ،خالد حذاء ،عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا ہے عالم ،متعلم علم کے سننے اور اس سے محبت رکھنے کی حالت میں صبح کرو۔اس کے علاوہ پانچویں چیز مت اختیار کرو عطاء نے مسعر کے حوالہ سے پانچویں چیز کے بابت نقل کیا ہے کہ علم اور اہل علم سے بغض مت رکھو[2]

۱۰۴۹۵-حسین بن محمد ،اسماعیل بن عباس وراق ،عباد بن ولید غبری ،سلم بن معاویہ ضریر ،مسعر ،خالد بن معدان کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔نماز فجر کے بعد نماز چاشت تک مسجد میں بیٹھنے پھر چاشت کی نماز ادا کرنے والے کو ایک مقبول حج و

[1] صحیح البخاری ۱/۱۱۱ وصحیح مسلم ، کتاب المساجد ۸۹، ۹۰

[2] المعجم الصغیر للطبرانی ۲/۹ ومجمع الزوائد ۱/۱۲۲ وکشف الخفا ۱/۱۶۷ واتحاف السادۃ المتقین ۱/۷۳ وتاریخ بغداد ۱۲/۲۹۵

عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔[۱]

۱۰۴۹۶-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، مسعر، زیاد بن علاقہ کے سلسلہ سند سے جریر بن عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں بیعت کے لئے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی چاہنے کی شرط پر مجھے بیعت فرمایا۔

۱۰۴۹۷-عبداللہ بن جعفر، ابومسعود احمد فرات، ابوسامہ، مسعر، زیاد بن علاقہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ان الفاظ کے ساتھ دعا فرماتے تھے اللهم جنبني منكرات الاخلاق والاهواء والا دواء۔[۲]

۱۰۴۹۸-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، مسعر، زیاد بن علاقہ کے سلسلہ سند سے ان کے چچا کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ کو نماز فجر میں اس قرآنی آیت کی تلاوت کرتے سنا: والنخل باسقات لها طلع نضيد (سورۂ ق)

۱۰۴۹۹-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن قریش، حسن بن یزید اصم، مسعر، زیاد بن علاقہ کے سلسلہ سند سے مغیرہ بن شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے: اللهم لاتكلني الى نفسي طرفة عين ولا تنزع مني صالح ما اعطيتني اذا اعطيته فانه لانازع لما اعطيت ولا ينفع ذاالجد منك الجد۔[۳]

۱۰۵۰۰-ابوبکر بن یحییٰ طلحی، احمد بن حماد بن سفیان، قاضی کوفی، احمد بن بدیل، ابومعاویہ، مسعر، زیاد بن علاقہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن یزید انصاری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے جب تم سے کوئی تمہارے مؤمن ہونے کا سوال کرے تو تم بلاشک وشبہ اس کا جواب اثبات میں دیدو۔[۴]

۱۰۵۰۱-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ خلاد بن یحییٰ، مسعر، زبیر، مرہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ قرآنی آیت "واتی المال علی حبہ" کا مطلب یہ ہے کہ تم تندرست وتوانا خوش عیش اور فقر وفاقہ سے خوف کی حالت میں مال خرچ کرو۔

۱۰۵۰۲-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ابراہیم بن شعیب، اسماعیل بن عمرو، مسعر بن کدام، زبیر، مرہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ شب کی نماز کی دن کی نماز پر فضیلت خفیہ صدقہ کی علانیہ صدقہ پر فضیلت کی طرح ہے۔

۱۰۵۰۳-ابواحمد محمد بن محمد نیشاپوری، محمد بن سلیمان، ابوامیہ عمرو بن ہشام، مخلد بن یزید، سفیان ثوری، زبیر کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

۱۰۵۰۴-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، مسعر، زبیر، مرہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ قرآنی آیت "اتقوا اللہ حق تقاتہ" اللہ کی اطاعت اس کا ذکر اور شکر ادا کرتے رہو۔

۱۰۵۰۵-محمد بن محمد، محمد بن سفیان صفار، علی بن سعید بن صالح جوہری، ابوالنضر محمد بن طلحہ، زبیر، مرہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ اللہ کے خوف کا حق یہ ہے کہ مسلسل اسی کی اطاعت، شکر اور اسی کا ذکر کیا جائے۔[۵]

۱۰۵۰۶-سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، محمد بن زیاد برجمی، عبداللہ بن موسیٰ، مسعر، زبیر، مرہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ایک مہمان کے کھانے کے سلسلہ میں ازواج مطہرات کے پاس پیغام بھیجا، لیکن کہیں سے کچھ نہیں آیا۔ اس وقت آپ نے

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۶۔ والكامل لابن عدى ۱۱۸۷/۳، ۱۷۱۹/۵۔ وتنزيه الشريعة ۲/۱۴۳۔

۲۔ صحيح البخارى ۲۵/۲۔ وصحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء باب ۱۴۔

۳۔ كشف الخفا ۱/۲۱۷۔ ومجمع الزوائد ۱۰/۱۸۱

۴۔ مجمع الزوائد ۱/۵۵۔ وكنز العمال ۲۶

۵۔ تفسير القرطبى ۴/۱۵۷

فرمایا: اللھم انی اسالک من فضلک و رحمتک فانہ لایملکھا الاانت اسی وقت ایک بھنی ہوئی بکری آپ کو ہدیہ پیش کی گئی آپ نے فرمایا یہ فضل الٰہی ہے اور رحمت الٰہی کے ہم منتظر ہیں۔[1]

۱۰۵۰۷-ابوبکر محمد بن حسن بن کوثر محمد بن سلیمان محمد بن حارث، عبید بن موسیٰ، مسعر، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں آپ کو شب کے آخری حصہ میں اپنے پاس سویا ہوا پاتی تھی۔

۱۰۵۰۸-محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، مسعر، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے عبدالرحمن بن عوف کا قول نقل کیا ہے کہ آپ پیلو کے پھلوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا اے لوگو اس کے سیاہ پھل استعمال کرو کیونکہ میں بکری چرانے کے زمانہ میں سیاہ پھل ہی چنتا تھا صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ بھی بکریاں چراتے تھے؟ فرمایا: ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔[2]

۱۰۵۰۹-عبداللہ بن حیان، ابومحمد، ابوحفص حلبی عمر بن حسن، ابوخیثمہ مصیصی، عیسیٰ بن یونس، مسعر، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ہم کو پیلو توڑتے ہوئے دیکھ کر فرمایا سیاہ پیلو توڑو۔[3]

۱۰۵۱۰-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن نعمان، ابونعیم، مسعر، سعید بن ابی بردہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں نے ابن عمر کے پاس کھڑے ہو کر نماز ادا کی، نماز سے فارغ ہو کر ابن عمر نے فرمایا میں ہر نماز کو گزشتہ نماز کے دوران صادر ہونے والے گناہوں کے لئے کفارہ تصور کرتا ہوں۔

۱۰۵۱۱-محمد بن حسن یقطینی، صالح بن ابی مقاتل، قاسم بن احمد بن بشر بن معروف، سفیان بن عیینہ، مسعر، سعید بن ابی بردہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں نماز میں ابن عمر کے پاس کھڑا تھا، سجدہ میں انہوں نے یہ قرآنی آیت رب بما انعمت علی فلن اکون ظھیرا للمجرمین تلاوت فرمائی۔ نیز فرمایا میں ہر نماز کو گزشتہ نماز کے دوران صادر شدہ گناہوں کے لئے کفارہ خیال کرتا ہوں اس کے بعد ابن عمر نے ابوبردہ سے فرمایا ایک بار میرے والد نے تمہارے والد کو لاجواب کر دیا۔ پھر انہوں نے فرمایا اے ابوموسیٰ آپ علیہ السلام کے ساتھ ہونے والے تمہارے اعمال کے عوض آخرت میں تم سے کوئی سوال نہ ہو کیا تم اس پر راضی ہو؟ انہوں نے فرمایا نہیں کیونکہ میں نے قرآن پڑھا اور پھر لوگوں کو اس کی تعلیم دی، ابن عمر نے فرمایا میں تو اس پر راضی ہوں، ابوبردہ نے کہا کہ آپ کے والد میرے والد سے بڑے فقیہ تھے۔

۱۰۵۱۲-سلیمان بن احمد، حسین بن احمد عجلی، محمد بن منصور طوسی، علی بن حسن بن شقیق، ابن مبارک، مسعر، سعید بن ابی بردہ، ابیہ، اسود کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو خوب سمجھ لو تواضع افضل ترین عبادت ہے۔[4]

۱۰۵۱۳-عبداللہ بن حسین بن بالویہ صوفی، محمد بن حسین بن مکشل بلخی، ابی جعفر بن محمد، عبدالرحیم بن سلیمان، مسعر بن کدام، سعید بن ابی بردہ، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، بچپن میں والد کو ایک مرتبہ پانی پلانے والے کو آخرت میں حوض کوثر سے ستر مرتبہ پانی پلایا جائے گا۔[5]

۱۰۵۱۴-مؤلف کتاب نے محمد بن مظفر، محمد بن علی، زکریا بن یحییٰ مقدسی، ابراہیم بن محمد بن یوسف، محمد بن عبدالرحمن قشیری، مسعر، سعید،

۱۔ صحیح مسلم ۴۹۴. وسنن ابن ماجة ۷۷۲. ومسند الامام أحمد ۳/۴۹۷. وأمالي الشجري ۱/۲۳۵ والمعجم الكبير للطبراني ۱۰/۲۲۰

۲، ۳۔ دلائل النبوة للبيهقي ۱/۵۵ وطبقات ابن سعد ۱/۱/۸۰

۴۔ العلل المتناهية ۲/۳۲۷.

۵ كنز العمال ۴۵۳۳۹

ابو سعید، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، جبر کئے جانے والے شکار اور کانے جانے والے درخت کو تسبیح سے محروم کر دیا جاتا ہے۔[۱]

۱۰۵۱۵- سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن محمد، محمد بن اسماعیل بن سلمۃ، ہیثم بن خالد، حفص بن عمرو بن میمون ابو اسماعیل ایلی، شعبہ و مسعر، ابو المسفر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے صحابہ سے فرمایا اپنے ایمان کی تجدید کرو، حرام میں مبتلا انسان حرام کو ترک کر دے، نیکی کرنے والے کا اجر اللہ کے ذمہ ہے مجھ پر درود بھیجنے والے پر اللہ اور فرشتے دس بار رحمت بھیجتے ہیں، معاصی اور قطع رحمی کا سبب نہ بننے والی دعوت قبول کر لو۔ خاتون، غلام، بچہ اور مسافر کے علاوہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے پر جمعہ لازم ہے۔ لہو اور تجارت کے ذریعہ استغناء اختیار کرنے والے سے اللہ مستغنی ہے اللہ غنی اور لائق ہے۔[۲]

۱۰۵۱۶- سلیمان بن احمد، ادریس بن جعفر، یزید بن ہارون، وابوبکر عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن نعمان، ابو نعیم، مسعر، سماک بن حرب کے سلسلہ سند سے نعمان بن بشیر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نیزے یا تیروں کے سیدھا کرنے کی طرح صفوں کو سیدھا کرتے تھے۔

۱۰۵۱۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حسن بن قتیبہ، مسعر، سماک بن حرب، عکرمہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ خدا کی قسم قریش سے تین بار میری جنگ ہوگی، کچھ دیر کے بعد آپ نے انشاء اللہ فرمایا۔

۱۰۵۱۸- علی بن احمد بن علی مصیصی، احمد بن خلید حلبی، ابو نعیم، مسعر کے سلسلہ سند سے سماک حنفی کا قول نقل کیا ہے کہ گھر میں مطلق نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا اس میں نماز پڑھوں گا اس لئے کہ آپ علیہ السلام نے گھر میں نماز پڑھی، پھر فرمایا عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو تمہیں گھر میں نماز پڑھنے سے روکیں گے، پھر میں نے ابن عباس سے یہی سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا ابن عمر کے قول پر عمل کرو۔

۱۰۵۱۹- محمد بن احمد بن حسن، حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، مسعر، سماک حنفی کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ایک موقع پر صلوۃ خوف ایک فریق کو ایک رکعت اور دوسرے فریق کو دوسری رکعت پڑھائی۔

۱۰۵۲۰- ابو یعقوب یوسف بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن مسلم، ابو عمرو عبدالحمید بن محمد بن مستہام، مخلد بن یزید، مسعر، سیار ابی حکم طارق بن شہاب کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد رسول ہے۔ قیامت قریب ہے اور قیامت کے قریب لوگوں میں طمع و حرص زیادہ ہوگا۔[۳]

۱۰۵۲۱- سلیمان بن احمد۔ حفص بن عمر رقی، فیض بن فضل، مسعر، سلمۃ بن کہیل، ابو صادق، ربیعہ بن ناجد کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے امیر قریش سے ہونگے، ان میں نیکوں کے امیر نیک اور بروں کے امیر برے ہوں گے ہر ایک کو اس کا حق ادا کرو، امیر اگرچہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو اس کی اطاعت کرو البتہ اگر وہ قتل ہونے اور کفر اختیار کرنے کے درمیان اختیار دے تو قتل ہونے کو اختیار کرو کیونکہ کفر اختیار کرنے کے بعد دنیاوی زندگی بیکار ہے۔[۴]

۱۰۵۲۲- محمد بن عمر بن سلم، حسن بن سعید ثعلبی، یحییٰ بن غیلان، عبداللہ بن بذیع، مسعر، سلمۃ بن کہیل، ابو سلمۃ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ

---

[۱] الدر المنثور ۱۸۳/۴۔ [۲] تاریخ أصبهان للمصنف ۲۶۲/۲۔

[۳] المستدرک ۴/۳۲۳ والمعجم الكبير للطبراني ۱۵/۱۰. والترغيب والترهيب ۲۴۹/۴. والدر المنثور ۲۳۸/۳. وكنز العمال ۳۸۴۴۴، ۳۸۴۴۵۔

[۴] مسند الامام أحمد ۱۸۳/۳، ۱۲۹، ۲۰۱/۴، ۳۴۵، والسنن الكبرى للبيهقي ۱۴۱/۳. ۱۴۳/۸ ۱۴۴. والمستدرک ۷۶/۴. والمعجم الكبير للطبراني ۲۴۳/۱. والصغير ۱۵۲/۱. ومجمع الزوائد ۱۹۲/۵، ۱۹۳. والسنة لابن أبي عاصم ۵۴۱/۲ ۵۴۳ والترغيب والترهيب ۱۷۰/۳ والدر المنثور ۵۹ وكشف الخفا ۲۱۸/۱.

کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے بہتر فیصلہ کرنے والا شخص تم میں سے بہترین ہے۔[1]

۱۰۵۲۳-حسین بن محمد، احمد بن عیسیٰ بن سکین، عبدالحمید بن محمد مستام، مخلد بن یزید، مسعر، شیبانی کے سلسلہ سند سے ابن ابی اوفی کا قول نقل کیا ہے کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوا بعض موقع پر ہم نے ٹڈی بھی کھائی۔

۱۰۵۲۴-عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی عبداللہ بن محمد بن فرج رطبی، ابی خالد بن عبدالرحمن بن سلمۃ مخزومی، مسعر، اعمش ابوصالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ ایک مسلمان کی امان سب کے لئے کافی ہے، عہد کو توڑنے والے پر اللہ، اس کے فرشتے اور تمام عالم کی لعنت ہو۔ اللہ پاک اس سے فرض قبول فرمائیں گے اور نہ ہی نفل۔[2]

۱۰۵۲۵-محمد بن علی یقطینی، محمد بن جعفر مہلب دیباجی، موسیٰ بن حسن بن عباد، محمد بن سعید اصبہانی، وکیع، مسعر، سلیمان تیمی، اسلم عجلی، بشر بن شغاف کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرو کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ سے صور کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا وہ ایک سینگ ہو گا جس میں پھونکا جائے گا۔[3]

۱۰۵۲۶-محمد بن علی یقطینی، ابوالطیب بن مہلب، ابراہیم بن عبداللہ صالحی، احمد بن مطرف، محمد بن بشر، مسعر، شعبہ، حجاج، معاویہ بن قرۃ کے سلسلہ سند سے حضرت عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ایمان لانے کے بعد انسان بااخلاق محبت کرنے اور بچے جننے والی خاتون کی مانند ہو جاتا ہے اور کفر کو اختیار کرنے کے بعد بدکار اور چرب زبان خاتون کی طرح معاشرہ کا بدترین انسان بن جاتا ہے۔

۱۰۵۲۷-ابواحمد محمد بن حافظ، احمد بن محمد بن سعید، محمد بن اسحاق بکاری، جعفر بن عون، مسعر، شبیب بن غرقدہ، مستظل بن حصین کے سلسلہ سند سے حضرت عمر کا قول نقل کیا ہے کہ خدا کی قسم عرب کی ہلاکت کا وقت مجھے معلوم ہے۔ چند بار آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا، یہ اصحاب رسول کی صحبت اختیار نہ کرنے والے انسان کے لوگوں کے امیر بننے کے وقت ہو گا۔

۱۰۵۲۸-سلیمان بن احمد، مسیح بن حاتم، بندار ابوقتیبہ شعیری، مسعر بن کدام، صلت بن عریف، یوسف بن عبداللہ بن سلام کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے ادھر ادھر توجہ کرنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔[4]

۱۰۵۲۹-ابراہیم بن احمد بن حصین، حسین بن غنام بن حفص بن غیاث، عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، مسعر، طلحہ بن مصرف، ابو مسلم اغر کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنگوں کا سلسلہ جاری رہے گا حتیٰ کہ بیت اللہ پر لشکر کشی کی جائے گی اور ان میں سے ایک لشکر زمین میں دھنس جائے گا۔

اس حدیث کو روایت کرنے میں حفص مسعر سے متفرد ہیں۔

۱۰۵۳۰-محمد بن احمد بن وراق، مفید، احمد بن عبدالرحمن سقطی، یزید بن ہارون، مسعر بن کدام، عبدالملک بن عمیر کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ سے بڑا ابہادر، شریف اور فیاض نہیں دیکھا۔

۱۔ سنن الترمذی ۱۳۱۲۔ وسنن النسائی ۲۱۸/۷۔ ومسند الامام احمد ۴۷۶/۲۔ ومجمع الزوائد ۱۳۹/۴۔ واتحاف السادۃ المتقین ۵۰۲/۵ والدر المنثور ۹۰۔ وتلخیص الحبیر ۴۴/۳

۲۔ صحیح البخاری ۲۶/۳ ۱۲۲/۴ ۱۲۵، ۱۹۲/۸، ۱۲۰/۹۔ وصحیح مسلم، کتاب الحج ۸۵۔ والعتق باب ۴۔

۳۔ سنن الترمذی ۳۲۴۴ وسنن الدارمی ۳۲۵/۲۔ ومسند الامام احمد ۱۶۲/۲۔ ۱۹۲ والمستدرک ۵۰۶/۲، ۵۶۰/۴۔ وصحیح ابن حبان ۲۵۷۰ وفتح الباری ۳۶۸/۱۱

۴۔ التاریخ الکبیر ۳۰۳/۴ وتاریخ اصبہان للمصنف ۱۲۷/۱۔ والعلل المتناھیۃ ۴۵۰/۱۔ وکنز العمال ۱۹۹۷۸، ۱۹۹۸۷

۱۰۵۳۱- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون وسلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابونعیم، مسعر عبد الملک بن عمیر نے مغیرہ کے کاتب وراد کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت مغیرہ نے حضرت معاویہ کو لکھا کہ آپ ہر فرض نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر اللھم لامانع لمااعطیت ولا معطی لمامنعت ولا ینفع ذاالجد منک الجد۔

۱۰۵۳۲- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد وسلیمان بن احمد، ابراہیم بن نائلہ، اسماعیل بن عمرو بجلی وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، مسعر، عبد الملک بن میسرہ کے سلسلہ سند سے نزال بن سبرہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت عثمان کے خلیفہ بننے کے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود نے خطبہ استقبالیہ میں فرمایا امت کے بہترین انسان ہمارے امیر بن گئے۔

۱۰۵۳۳- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حماد بن اسامہ، مسعر، عبد الملک بن میسرہ، ہلال بن یساف، عبداللہ بن ظالم کے سلسلہ سند سے سعید بن زید کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا مستقبل میں تاریک شب کی مانند فتنے رونما ہوں گے۔

۱۰۵۳۴- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمید، سفیان بن عیینہ، مسعر، عبد الملک بن عمیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت عمر نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دائیں بائیں ہاتھ کو حرکت دیتے ہوئے فرمایا، اہل عراق کے لئے ہلاکت ہے، اہل عراق کے لئے ہلاکت ہے، جو مسلمانوں کے مال فئی میں شراب وخنزیر کے ثمن شامل کریں گے نیز آپ نے فرمایا حرام شدہ چربی کو آراستہ کر کے فروخت کرنے والے یہود پر اللہ کی لعنت ہو۔[1]

۱۰۵۳۵- سعد بن محمد بن ناقد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن عبداللہ بن عیسیٰ، احمد بن بشر، مسعر، عبد الملک بن عمیر، کرم بن یزید وفزاری کے سلسلہ سند سے سمرہ بن جندب کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت سمرہ نے فزاری سے فرمایا اے میرے بھائی میری نظر میں آپ عمل صالح کے حریص ہیں اس لئے عفو کو لازم پکڑو اس سے تمہیں عمل صالح کی خوب توفیق ہوگی، اکل قلیل سے عمل طویل کی توفیق ہوگی، رشوت کے اجتناب سے نزاع کے وقت غلبہ حاصل ہوگا۔

۱۰۵۳۶- عبداللہ بن محمد بن عثمان، عبداللہ بن ابی داؤد، محمد بن معمر، حمید بن حماد، مسعر، عبداللہ بن دینار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے بنات کی موت مکرمات سے ہے۔[2] (جس کا ثواب اس کو قیامت میں ملے گا۔)

۱۰۵۳۷- ابواحمد غطریفی، ابومحمد بن حیان، ابومحمد بن عثمان، ابوخلیفہ، مسدد، محمد بن جابر، مسعر، عبید اللہ بن ابی بکر بن انس کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ناشتہ سے قبل کھجور تناول فرماتے تھے۔

۱۰۵۳۸- ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن سلیمان بن حارث، عبید بن موسیٰ وسلیمان بن احمد، فضیل بن محمد ملطی، ابونعیم، مسعر، عبید بن حسن کے سلسلہ سند سے ابن ابی اوفیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے اللھم لک الحمد ملء السماء و ملء الارض وملء ماشئت من شئی بعد۔[3]

۱۰۵۳۹- محمد بن مظفر، احمد بن عمرو بن جابر، ابوزید احمد بن محمد بن طریف، عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، مسعر، عبدالرحمن بن قاسم، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں آپ کے احرام باندھنے اور کھولنے کے وقت آپ کو خوشبو لگاتی تھی۔

۱۔ صحیح البخاری ۲/۲۰۷۔ وصحیح مسلم، کتاب المساقات باب ۱۳۔

۲۔ کشف الخفا ۲/۱۰۲ والاسرار المرفوعة ۱۴۹

۳۔ صحیح مسلم ۳۴۶، ۳۴۷۔ ومسند الامام احمد ۴/۳۵۴، ۳۵۶ وامالی الشجری ۱/۲۳۳۔ والسنن الکبری للبیھقی ۵/۱ والأدب المفرد ۲۸۴

۱۰۵۴۰-عبداللہ بن جعفر بن احمد، محمد بن عاصم ابو یحییٰ حمانی، مسعر، ابواسحاق، عاصم بن ضمرہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ کو قبل العصر چار رکعت نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۵۴۱-احمد بن عبید اللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب، اسحاق بن جراح اذنی، محمد بن قاسم، مسعر وسفیان ابواسحاق، عاصم بن ضمرہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ فجر وعصر کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔

۱۰۵۴۲-محمد بن عمر بن سلم، احمد بن زیاد بن عجلان، یحییٰ بن زکریا بن شیبان، علی بن قادم، مسعر، ابواسحاق، احوص کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ خواب میں میری زیارت حقیقت میں میری زیارت ہے کیونکہ خواب میں بھی شیطان میری شکل نہیں بنا سکتا ہے۔[1]

۱۰۵۴۳-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، عمرو بن مرہ، ابی بختری، ابو عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو تم حدیث رسول کی خوب حفاظت کرو۔

۱۰۵۴۴-محمد بن اسحاق بن ابراہیم اہوازی، قاضی علی بن روحان عسکری، علی بن عباس، محمد بن عبید، مسعر، عمرو بن مرہ، مسعر بن عبید کے سلسلہ سند سے براء کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ایک شخص کو سوتے وقت اس دعا کے پڑھنے کا حکم دیا اللھم اسلمت وجھی الیک، لامنجامنک الا الیک، آمنت بکتابک الذی انزلت و نبیک الذی ارسلت۔[2]

۱۰۵۴۵-محمد بن عمر بن سلم، ابوحمزہ محمد بن جعفر بن زکریا رملی، محمد بن مہاجر کندی، مہدی بن جعفر، وکیع، مسعر وسفیان، عمرو کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے جنگ دھوکہ کا نام ہے۔[3]

۱۰۵۴۶-محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، ابونعیم، مسعر، عمرو بن عامر کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپ حجامت بنواتے تھے اور کسی کی مزدوری نہیں دباتے تھے۔

۱۰۵۴۷-محمد بن مظفر، احمد بن عمرو بن جابر، محمد بن عوف، نصر بن مہاجر، محمد بن عبید، مسعر، عمرو بن عامر کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ کو یا خیر البریہ (مخلوق میں سب سے اچھے!) کہہ کر پکارا۔ آپ نے فرمایا وہ میرے والد ابراہیم ہیں۔[4]

۱۰۵۴۸-عبداللہ بن حسین بن بالویہ، محمد بن علی، احمد بن یوسف بن عیسیٰ، اسحاق بن یونس، نعیم بن میسرہ، مسعر، عمر بن ابی سلمہ، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ چور غلام کو فروخت کر دو خواہ کم قیمت میں۔[5]

۱۰۵۴۹-محمد بن مظفر، ابوبشر احمد بن محمد بن مصعب، محمود بن آدم، فضل بن موسیٰ، سفیان بن عیینہ، مسعر، عمار، ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے ام سلمہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے میری قبر و منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ہے۔[6]

۱۰۵۵۰-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ابراہیم بن شعیب، اسماعیل بن عمرو بجلی، مسعر، عاصم بن ابی نجود، زر بن حبیش کے

۱۔ صحیح البخاری ۳۸/۱ ۵۴/۸ ۴۴/۹ ۴۳ وصحیح مسلم۔ کتاب الرؤیا ۱۳۰۷۔ وفتح الباری ۳۸۳/۱۲، ۳۸۹.

۲۔ سنن ابن ماجۃ ۳۸۸۶. وصحیح البخاری ۸۵/۸ وسنن الترمذی ۳۵۷۴.

۳۔ صحیح مسلم ۱۳۶۱. ۱۳۶۲. وفتح الباری ۲۸۷/۱۲. والدر المنثرۃ ۷۵.

۴۔ صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل باب ۴۱ وفتح الباری ۵۴۳/۸ ۱۶۱/۱۱.

۵۔ سنن النسائی ۹۱/۸. وسنن ابن ماجۃ ۲۵۸۹. ومسند الامام احمد ۳۴۷/۱ وکشف الخفا ۱۱۱/۱. والکامل لابن عدی ۱۹۹۷/۵ ۱۹۹۸.

۶۔ مسند الامام احمد ۲۸۹/۶، ۲۹۲، ۳۱۸. والسنن الکبری للبیھقی ۲۴۷/۵. ۲۴۸. والمستدرک ۴۳۲/۳. واتحاف السادۃ المتقین ۴۲۲/۴. وصحیح ابن حبان ۳۴/۱. وطبقات ابن سعد ۱۲/۲/۱.

سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ ہر شب میں سورۃ ملک کی تلاوت کرنے والا خوشحال ہوگا۔ نیز قبر میں اگر عذاب سر یا پیٹ یا پاؤں کی طرف سے آئے گا تو یہ اعضاء سورۃ ملک کی تلاوت کی وجہ سے اس کی سفارش کریں گے اور عذاب کو اس کے قریب آنے نہیں دیں گے۔

۱۰۵۵۱- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، مسعر، عاصم، زر بن حبیش کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ سورۃ نساء کی ابتدائی آیات کبائر کے بیان پر مشتمل ہیں۔

۱۰۵۵۲- ابواحمد محمد بن احمد الحافظ، ابراہیم بن محمد الفراطسی، جعفر بن احمد الجراح، حرب بن محمد، علی بن حیان مازنی، معافی بن عمران، مسعر، عاصم، معرور بن سوید کے سلسلہ سند سے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ ارشاد ربانی ہے میں انسان کی ایک نیکی میں دس فیصد بلکہ اس سے بھی زیادہ اضافہ کرتا ہوں، لیکن معاصی میں بالکل اضافہ نہیں کرتا بلکہ میں اسے معاف کر دوں گا اور آخرت میں شرک نہ کرنے والوں کے میں تمام گناہ معاف کر دوں گا۔[۱]

۱۰۵۵۳- سلیمان بن احمد، حفص بن عمر بن صباح، قبیصہ بن فضل، مسعر، ابوحصین، شعبی، عاصم عدوی کے سلسلہ سند سے کعب بن عجرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ہمارے ساتھ کچھ عجم جمع تھے دو یا چار، ہم عرب اور باقی عجم تھے، اتنے میں آپ تشریف لائے آپ نے فرمایا میرے بعد کچھ امراء آئیں گے ان کے کذب کی تصدیق اور ظلم پر ان کی معاونت کرنے والے کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا البتہ ان کے کذب کی تصدیق کرنے والے اور ظلم پر ان کے معاونت نہ کرنے والے کا میرے ساتھ تعلق ہوگا اور اسے حوض کوثر بھی پلایا جائے گا۔

۱۰۵۵۴- محمد بن علی یقطینی، محمد بن جریر، عبید بن محمود وراق، یزید بن ہارون، مسعر، ابوحصین، ابوصالح ذکوان کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ نیک صالح صلہ رحمی کرنے والے اور جلدی نہ کرنے والے مسلمان کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

۱۰۵۵۵- احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، وکیع، مسعر، ابوحصین قاسم کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرو کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ بیمار شخص کو مرض کے زمانہ میں بھی نیک اعمال کا اجر ملتا ہے بشرطیکہ وہ بیماری کے زمانہ میں معاصی میں مبتلا نہ ہو۔[۲]

۱۰۵۵۶- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ و قاضی ابواحمد محمد بن حیان، محمد بن شبیب، اسماعیل بن عمرو، عدی بن ثابت کے سلسلہ سند سے براء بن عازب کا قول ہے کہ آپ نماز عشاء میں سورۃ تین تلاوت فرماتے تھے۔

۱۰۵۵۷- احمد بن عبداللہ بن محمود، محمد بن احمد بن ابراہیم کرابیسی، محمد بن جوان، ابواحمد زبیری، مسعر، عدی بن ثابت، علی بن حسین و عاصم کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے میراث میں دینار، درہم، غلام اور لونڈی کچھ نہیں چھوڑا۔

۱۰۵۵۸- سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، عبداللہ بن محمد بن مغیرہ، مسعر، کدام، عطاء بن سائب، ابیہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرو کا قول نقل کیا ہے کہ ایک نومسلم شخص اپنے والدین کو روتا چھوڑ کر آپ کی خدمت میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا، آپ نے اس سے فرمایا اپنے والدین کو رلانے کی طرح جا کر ہنسا۔[۳]

۱۰۵۵۹- محمد بن علی یقطینی، صالح بن احمد، محمد بن یوسف بن ابی معمر، عبداللہ بن مغیرہ، مسعر، عطاء بن سائب، ابیہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرو کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ جنت مجھ پر اس طرح پیش کی گئی کہ اگر میں ہاتھ بڑھا کر اس کے پھل توڑنا چاہتا تو توڑ

---

[۱] تاریخ ابن عساکر ۳/۱۱۱۔

[۲] المستدرک ۱/۳۴۸، ومسند الامام احمد ۹/۳۴۸ والاحادیث الصحیحۃ ۳/۳۳۳

[۳] سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد باب ۳۳ وسنن النسائی، کتاب البیعۃ ۱ وسنن ابن ماجۃ ۲۷۸۲ والمستدرک ۴/۱۵۲، ۱۵۳، والادب المفرد ۱۳، ۱۹، ومسند الحمیدی ۵۸۴، وامالی الشجری ۲/۱۴۰۔

سکتا تھا۔ پھر اسی طرح دوزخ میرے سامنے لائی گئی اس میں میں نے ایک شخص کو ڈنڈے جس کے ذریعہ وہ حاجیوں کا سامان چوری کرتا تھا، کا سہارا لئے دیکھا، نیز دنیا میں ایک خاتون تھی، اس نے بلی باندھی ہوئی تھی لیکن وہ اسے کھانے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی اور نہ ہی اسے آزاد کرتی تھی، اس کی وجہ سے اس خاتون کو بھی میں نے دوزخ میں دیکھا۔[1]

۱۰۵۶۰- ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن حسن، احمد بن یحییٰ عبدالمجید بن صالح، ابوشہاب حناط، مسعر کے سلسلہ سند سے ابومصعب کا قول نقل کیا ہے کہ تین افراد (جن میں حضرت حسن بن علی بھی شامل ہیں) نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ آپ علیہ السلام یہ دعا پڑھا کرتے تھے

"اللهم أقلني عثرتي وآمن روعتي واستر عورتي وانصرني على من بغى علي، وأرني فيه ثاري"۔[2]

۱۰۵۶۱- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، فیض بن فضل زاہد، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے جنت کے بالا خانوں سے لوگ نیچے افراد کو یوں دیکھیں گے جیسے آسمان کے چمکتے ستارے نظر آتے ہیں۔ شیخین بھی ان ہی میں سے ہوں گے اور سب سے زیادہ نعمتیں پانے والے ہوں گے۔[3]

۱۰۵۶۲- عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، جعفر بن احمد بن سنان، ابی، ابومعاویہ، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ اپنے بھائی سے لڑنے والا اسکے منہ پر مارنے سے احتراز کرے۔[4]

۱۰۵۶۳- ابومحمد عبدالرحمٰن جرجانی، عبداللہ بن محمد بن سلم فضل بن حکم محمد بن سعید، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے طلب دین میں صبح یا شام کرنے والا جنتی ہے۔[5]

۱۰۵۶۴- ابوبکر محمد بن حمید، احمد بن اسحاق بن بہلول، محمد بن یحییٰ محمد بن علی، محمد بن محمد بن بدر، علی بن جمیل، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، میں نے اپنے اور اپنی بیٹیوں کے تمام نکاح اللہ کی اجازت سے کئے ہیں۔[6]

۱۰۵۶۵- سلیمان بن احمد، عمرو بن اسحاق بن ابراہیم بن علاء بن زریق حمصی، محمد بن حسن قطیعی، محمد بن اسماعیل بن یحییٰ تیمی، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے حضرت عیسیٰ کی والدہ نے جب حضرت عیسیٰ کو تعلیم کے لئے معلم کے حوالے کیا تو معلم نے حضرت عیسیٰ کو بسم اللہ لکھنے کا حکم دیا۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا بسم اللہ کیا ہے؟ معلم نے کہا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں، پھر حضرت عیسیٰ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا "ب سے بہاء اللہ یعنی اللہ کی روشنی، "سین" سے اس کی سناء، "میم" سے اس کے ملک کی طرف اشارہ ہے۔ اور "اللہ" تمام الٰہوں کا الٰہ، "رحمٰن" سے دنیا و آخرت کے مہربان کی طرف اشارہ ہے۔ رحیم آخرت کے رحیم کی طرف اشارہ ہے۔ "ابوجاد" کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا "الف" سے اللہ کی نعمتوں، "ب" سے (بہاء اللہ) جمال الٰہی اور "دال" سے دوام کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ نے "ھوز" کی تشریح میں فرمایا "ھاء" سے ہاویہ، "واؤ" سے ویل

۱۔ مسند الامام أحمد ۳/۳۵۳، ۵/۱۳۷ والدر المنثور ۲/۳۳۸
۲۔ المصنف لابن أبي شيبة ۱۰/۲۸۳
۳۔ سنن الترمذي ۳۶۵۸. وسنن ابن ماجة ۹۶ ومسند الامام أحمد ۳/۲۷، ۶۲، ۹۳. والمعجم الكبير للطبراني ۶/۱۶۰ وشرح السنة ۱۴/۹۹. والسنة لابن أبي عاصم ۲/۶۱۹. والدر المنثور ۳/۳۰۴.
۴۔ صحيح البخاري ۳/۱۸۸. وصحيح مسلم، كتاب البر والصلة ۱۱۳. والاحاديث الصحيحة ۸۶۲. وفتح الباري ۵/۱۸۲، ۱۸۳.
۵۔ كنز العمال ۲۸۷۰۶.
۶۔ الكامل لابن عدي ۱/۳۰۰. وكنز العمال ۴۴۱۷۳.

ہلاکت اور "زاء" سے وادی دوزخ کی طرف اشارہ ہے۔ نیز "لظی" میں "حاء" حلیم "طاء" مطالبہ حق اور "ی" اہل دوزخ کے مقام کی طرف اشارہ ہے۔ نیز "کلمن" میں "کاف" سے اللہ کافی "لام" سے علیم اور "میم" سے ملک کی طرف اشارہ اور "نون" سے نون البحر (سمندر کی مچھلی) کی طرف اشارہ ہے۔ نیز "سعفص" میں "صاد" سے اللہ صادق، "عین" سے اللہ العالم، "فاء" سے اللہ الفرد" اور "صاد" سے اللہ الصمد کی طرف اشارہ ہے" نیز قرشت" میں "قاف" سے وہ جبل (رسی) مراد ہے جس کے ساتھ دنیا بندھی ہوئی ہے۔ "راء" سے لوگوں کی رائے، "شین" سے شئی اللہ اور تا سے تمت ابداً کی طرف اشارہ ہے۔[1]

۱۰۵۶۶-محمد بن حسن یقطینی، احمد بن حمدون، موصلی و ابو محمد بن حیان، حسن بن علی طوسی، نعمان بن جابر، حسن بن حسین بن عطیہ صوفی، ابی، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ایک بنی اسرائیل ظالم بادشاہ کھانا کھا کر ہڈیاں کوڑے خانہ پر ڈلوا دیتا تھا، ایک عابد آ کر ان ہڈیوں کو کھالیتا تھا۔ اتفاق سے اس ظالم بادشاہ کا انتقال ہو گیا اللہ نے اسے دوزخ میں ڈال دیا کچھ روز کے بعد اس عابد کا بھی انتقال ہو گیا۔ اللہ نے علم ہونے کے باوجود اس سے سوال کیا کہ تو کھانا کہاں سے کھاتا تھا؟ اس نے کہا کہ اس ظالم بادشاہ کے کوڑے خانہ پر پڑا ہوا بچا کچا کھانا کھالیتا تھا۔ اللہ نے اس سے سوال کیا کہ اگر اس ظالم کو تیرے سامنے لایا جائے تو تو پہچان لے گا اس نے اثبات میں جواب دیا۔ اللہ نے دوزخ سے آگ کا ایک انگارہ نکال کر اس کے سامنے کیا تو اس نے کہا کہ یہ وہی ظالم بادشاہ ہے، پھر اللہ نے اسے فرمایا اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کر دے، یہ تو اس نیکی کا بدلہ ہے جو اسے معلوم نہ تھی اگر اسے معلوم ہوتی تو میں اسے عذاب نہ دیتا۔

۱۰۵۶۷-عمر بن عمر قاضی قصبانی، علی بن عباس بجلی، احمد بن عثمان بن حکیم، حسن بن حسین، ابوعبداللہ، مسعر کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

۱۰۵۶۸-ابوعباس احمد بن ابراہیم کندی بغدادی، محمد بن جریر، ابومعمر صالح بن حرب، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ایک مریض کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے اس سے فرمایا اللہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اچھا گمان ہے، آپ نے فرمایا اللہ بھی بندہ کے گمان کے مطابق اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرتا ہے۔[2]

۱۰۵۶۹-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، قاسم بن یحییٰ بن نصر، وعبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن معدان، سعدان بن نصر، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ مؤمن کی روح قبض کرنے کے بعد فرشتے آسمان پر جا کر اللہ سے عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ جو کام آپ نے ہمارے ذمہ لگایا تھا وہ ہم نے پورا کر دیا اب ہمیں اجازت دیجئے ہم آسمان یا زمین میں جا کر رہیں۔ اللہ نے کہا کہ آسمان و زمین فرشتوں اور مخلوقات کی جانب سے میری تسبیح سے پر ہیں۔ اس لئے میرے بندے کی قبر پر کھڑے ہو کر میری تسبیح و تحلیل کرو اور اس کے ثواب اس کے اعمال نامہ میں لکھو۔[3]

۱۰۵۷۰-ابواحمد حافظ محمد بن محمد بن احمد، ابراہیم بن احمد قرشی، سعید بن محمد بن زریق، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا تا کہ قیامت کے دن لوگوں کو اپنی ایسی لازوال رحمت کا مظاہرہ کرائے جس کا کسی مقرب فرشتے کو خیال گذرا اور نہ کسی نبی مرسل کو اور نہ ہی کسی ولی اللہ کو۔[4]

۱۔ تنزیہ الشریعۃ ۱/۲۳۱۔ والفوائد المجموعۃ ۴۹۷۔ ۲۔ تاریخ ابن عساکر ۵/۲۲۔

۳۔ الموضوعات لابن الجوزی ۳/۲۲۸۔ واللآلی المصنوعۃ ۲/۲۳۰۔

۴۔ الدر المنثور ۵/۲۷۰۔

۱۰۵۷۱-عبداللہ بن حسین بن بالویہ صوفی، محمد بن محمد بن علی، محمد بن عبدک، مصعب بن خارجہ بن مصعب، ابی، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ کے نبی نے قرآنی آیت "عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا" کی تشریح میں فرمایا، قیامت کے روز اہل ایمان کی ایک جماعت کو میری شفاعت پر دوزخ سے نکال کر نہر حیوان میں ڈالا جائے گا، پھر ان کو اس سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا لیکن ان کا نام دوزخی ہوگا وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا نام ختم کرنے کا مطالبہ کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کا مطالبہ پورا کردے گا۔[1]

۱۰۵۷۲-ابراہیم بن محمد بن محمد بن یحییٰ حزنی نیشاپوری، محمد بن اسحاق ثقفی، ابومعمر صالح بن حرب، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ عمداً نماز چھوڑنے والے کا دوزخیوں میں نام لکھا جاتا ہے۔[2]

۱۰۵۷۳-ابونصر محمد بن احمد بن ابراہیم جرجانی، ابوقاسم بن عبید قاضی، عبداللہ بن قریش، بشر بن مرشد، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، باجماعت نماز ادا کرنے والے کو اس کی حاجت سے محروم کرنے سے اللہ کو حیاء آتی ہے۔[3]

۱۰۵۷۴-محمد بن حسن یقطینی، محمد بن محمد بن سلیمان، محمد بن حمید، جریر، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے گھر سے بسم اللہ پڑھ کر نکلنے والے کی کفایت کی جاتی ہے۔[4]

۱۰۵۷۵-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابونعیم، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے شب کی نماز دو دو رکعت ہے البتہ اگر صبح صادق کا خوف ہو تو ایک رکعت ملا کر وتر پڑھ لو۔

۱۰۵۷۶-ابواحمد محمد بن محمد حافظ، ابوبکر واسطی، حسن بن یزیدی، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، عطیہ، ابن عمر کے سلسلہ سند سے آپ کا قول نقل کیا ہے کہ قیامت کے روز سونے کے منابر نصب کئے جائیں گے ان پر چاندی کے گنبد ہوں گے ان کی روشنی سندس اور استبرق کی ہوگی پھر علماء کو بلا کر اس پر بٹھایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ آج تم جنت میں داخل ہونے تک بے خوف رہو۔[5]

۱۰۵۷۷-ابراہیم بن عبداللہ بن ایوب المعدل، ابوبرزہ فضل بن محمد حاسب، روح بن فرج، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابوسعید خدری اپنے لڑکے کے ساتھ آپ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نے ان کے لڑکے کو بوسہ دے کر فرمایا کہ یہ ایک نیکی ہے اور نیکی میں دس گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔[6]

۱۰۵۷۸-ابوبکر محمد بن حمید، احمد بن محمد بن سعید، محمد بن عیسیٰ بن عبدالملک سری بن مزید اعرج بن فضل، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے کپڑے اتارتے وقت بسم اللہ پڑھو، یہ تمہارے اور شیطان کے درمیان ستر ہے، نیز آپ نے فرمایا نماز کے لئے اپنی پشت و بطن کو ہلکا رکھو۔[7]

۱۔ صحیح ابن حبان ۲۵۹۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۳۷/۱۸. وکنز العمال ۳۹۳۴۹. وجامع مسانید ابی حنیفۃ ۱۳۲/۱. ۱۳۸. ۱۵۲. ۱۵۴.

۲۔ کنز العمال ۱۹۰۹۰.

۳۔ الجامع الکبیر للسیوطی ۵۴۹۱. وکنز العمال ۲۰۲۴۳.

۴۔ سنن ابی داؤد ۵۰۹۵. وصحیح ابن حبان ۲۳۷۵. وعمل الیوم واللیلۃ ۱۷۴. واتحاف السادۃ المتقین ۳۲۶/۳.

۵۔ اللآلی المصنوعۃ ۱۰۷/۱. والموضوعات ۲۰۳/۱. والعلل المتناھیۃ ۱۰۱/۱. والفوائد المجموعۃ ۲۷۴.

۶۔ الکامل لابن عدی ۳۰۰/۱. وکنز العمال ۴۵۳۵۱.

۷۔ کنز العمال ۳۰۷۸۰.

۱۰۵۷۹- ابوبکر محمد بن حمید، احمد بن محمد بن سعید، محمد بن عیسیٰ، سری بن مرثد، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ابن عمر کے ساتھ بیٹھا تھا، ایک تابعی نے ابن عمر سے کہا کاش میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوتا، ابن عمر نے اس سے سوال کیا کہ اگر ایسا ہوتا تو پھر تم کیا کرتے؟ اس نے کہا کہ اگر ایسا ہوتا تو میں آپ پر ایمان لا کر آپ کی جبین اقدس کو بوسہ دیتا اور آپ کی مکمل اطاعت کرتا، ابن عمر نے فرمایا پھر بن آپ نے فرمایا کہ مجھ سے محبت کرنے والے انسان پر دوزخ حرام ہے نیز آپ نے فرمایا کاش میں اپنے بھائیوں کی زیارت کر لیتا حوض کوثر پر ان کو میرے سامنے لایا جائے گا وہاں پر میں جام شراب سے ان کا استقبال کروں گا اور ان کے جنت میں جانے سے قبل ان کو حوض کوثر سے سیراب کروں گا اس کے بعد صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تم میرے صحابی ہو، بلا دیکھے مجھ پر ایمان لانے والے میرے بھائی ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے اور ان کے ذریعے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں۔[1]

۱۰۵۸۰- محمد بن احمد بن حسن، سلیمان بن احمد، محمد بن علی بن سہل، حسن بن علی بن خطاب، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، زکریا بن یحییٰ بن سلم، اشعث بن عم الحسن بن صالح مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، آسمان و زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل ہی باب جنت پر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ" لکھ دیا گیا تھا۔[2]

۱۰۵۸۱- محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، مسعر، علی بن اقمر کے سلسلہ سند سے ابوجحیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا ہوں۔[3]

۱۰۵۸۲- ابومحمد بن حیان، محمد بن سمط جرجانی، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، مسعر، علی بن اقمر کے سلسلہ سند سے ابوجحیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ کھجور تناول فرما رہے تھے، اتفاق سے آپ کے ہاتھ مبارک میں ایک ردی کھجور آ گئی، آپ نے اسے تناول نہیں فرمایا ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے عنایت کیجئے، آپ نے فرمایا جو میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا وہ دوسروں کے لئے بھی پسند نہیں کرتا ہوں۔

۱۰۵۸۳- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن داؤد سکری، محمد بن خلید حنفی، عبدالواحد بن زیاد، مسعر، علی بن اقمر، ابن ابی جحیفہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ میں کھانا کھا کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کے سامنے ڈکار لی آپ نے فرمایا اے ابوجحیفہ! کم کھایا کرو کیونکہ دنیا میں شکم سیر ہو کر کھانے والا قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا ہو گا۔

۱۰۵۸۴- عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن نعمان، وسلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، مسعر، علی بن بذیمہ، ابوعبیدہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ تین روز سے کم میں ختم قرآن کرنے والا حقیقت میں قرآن پڑھنے والا نہیں ہے۔

۱۰۵۸۵- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، مکی بن عبدان، عمار بن رجاء، یحییٰ بن آدم، مسعر، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے مجاہدین کی خواتین جہاد میں شرکت نہ کرنے والوں کے لئے حرمت میں ان کی والدہ کی مانند ہیں، شرکت نہ کرنے والوں میں سے جو ان سے خیانت کرے گا قیامت کے روز اس کو مجاہد کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا کہ اس نے اس وقت تمہارے اہل خانہ سے خیانت کی تھی، اب تم اس کے عوض اس کے اعمال نامہ میں سے جتنے چاہے اعمال لے لو اس

---

[1] کنز العمال ۹۳۹، ۳۲۰۰۹.

[2] فی تاریخ بغداد ۳۸۷/۶ والعلل المتناهية ۲۱۶/۱، ۲۳۵. والدر المنثور ۲۹۳/۳. ومجمع الزوائد ۱۱۱/۹. والضعفاء للعقیلی ۳۳/۱، ۸۶/۲.

[3] الكامل لابن عدى ۲۵۳۷/۷. وكنز العمال ۲۲۲۱.

کے بعد آپ نے فرمایا تمہارا اس خائن کے بارے میں کیا خیال ہے؟[1]

۱۰۵۸۶-سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد بن حیان، یحییٰ بن سلیمان جعفی، احمد بن بشر ہمدانی، مسعر، علقمہ بن مرثد، ابن بریدہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت داؤد اور تمام لوگوں کا گریہ بھی حضرت آدم کے گریہ کے مساوی نہیں ہو سکتا۔

۱۰۵۸۷-ابو علی محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، عون، ابو جحیفہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے مقام ابطح میں نیزہ نصب کر کے نماز ادا کی۔

۱۰۵۸۸-محمد بن حسن یقطینی، حامد بن شعیب محمد بن یحییٰ ازدی، داؤد بن محبر، عدی بن فضل، مسعر، عون بن ابی جحیفہ کے سلسلہ سند سے ابو جحیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک خوشخبری دینے والا آیا آپ اسی وقت سجدہ ریز ہو گئے۔

۱۰۵۸۹-ابو احمد محمد بن احمد حافظ، احمد بن عمر بن یوسف، موسیٰ بن سہل، زہیر بن عباد، عبداللہ بن حکیم، مسعر بن کدام کے سلسلہ سند سے عون بن عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ ام درداء نے ایک شخص کو کسی کی آبرو کی حفاظت کرتے دیکھ کر اس سے فرمایا میں آپ پر رشک کرتی ہوں اس لئے کہ آپ کے فرمان کے مطابق ایسا شخص عذاب دوزخ سے محفوظ رہے گا۔[2]

۱۰۵۹۰-محمد بن مظفر، محمد بن عبدالرحمن بن فضل، عبداللہ بن زیدان، محمد بن طریف، احمد بن بشر، مسعر، غالب قطان، رجل من بنی تمیم، ابیہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ مجھے میرے والد نے فرمایا آپ کو میرا اسلام پہنچاؤ، آپ نے جواب میں علیک وعلیٰ ابیک السلام فرمایا۔[3]

۱۰۵۹۱-ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، عبید بن غنام، عمر بن حفص بن غیاث، ابیہ، مسعر، شعبی کے سلسلہ سند سے کعب بن عجرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا میرے بعد کچھ امراء آئیں گے ان کے تصدیق کنندہ ان کے مظالم کی اعانت کرنے والے کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ آخرت میں اسے حوض کوثر نصیب ہوگا۔

۱۰۵۹۲-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، مسعر، قیس بن مسلم کے سلسلہ سند سے طارق بن شہاب کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت خباب باقی ماندہ اصحاب رسول کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے ان سے فرمایا اے ابو عبداللہ آپ کو مبارک ہو کہ آپ اپنے بھائیوں کے ساتھ حوض کوثر پر حاضر ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت خباب نے روتے ہوئے فرمایا تم نے ایسے لوگوں کو میرا بھائی بنا دیا حالانکہ ان میں اور مجھ میں بہت فرق ہے کیونکہ انہوں نے اپنے اعمال صالحہ کے ثواب کے عوض دنیا میں کچھ حاصل نہیں کیا لیکن میرے پاس موجود دنیا کے بارے میں مجھے میرے اعمال صالحہ کے ثواب کے عوض ہونے کا خوف ہے۔

۱۰۵۹۳-محمد بن حسن یقطینی، محمد بن باغندی، احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، سفیان بن عیینہ، مسعر بن کدام، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، عبداللہ بن مسعود کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ منکر کو دیکھنے والا اسے اپنے ہاتھ یا زبان سے دفع کرے ورنہ کم از کم دل سے تو اسے برا ضرور خیال کرے اور یہ ایمان کا سب سے آخری درجہ ہے۔[4]

۱۰۵۹۴-ابو بکر محمد بن حسن، محمد بن یونس، عبید اللہ بن موسیٰ، مسعر، قتادہ، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپ نے صوم

۱۔ تاریخ بغداد ۱۱/۱۷۳۔

۲۔ سنن الترمذی ۱۹۳۱۔ ومسند الامام احمد ۶/۴۵۰۔ والسنن الکبری للبیہقی ۸/۱۶۸۔ واتحاف السادۃ المتقین ۶/۲۸۳۔ والترغیب والترہیب ۳/۵۱۷۔

۳۔ سنن ابی داؤد ۵۲۳۱۔ ومسند الامام احمد ۵/۳۶۶۔ والسنن الکبری للبیہقی ۶/۳۶۱۔ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۹/۲۲ لہ وعمل الیوم واللیلۃ ۲۳۴۔ وفتح الباری ۱۱/۳۸۔

۴۔ صحیح مسلم ۶۹۔ وسنن الترمذی ۲۱۷۳۔ وسنن الترمذی ۲۱۷۳۔ وسنن النسائی ۸/۱۱۱، ۱۱۲۔ ومسند الامام احمد ۳/۲۰، ۴۹، ۵۲، ۵۳، ۵۴۔ وسنن ابی داؤد ۱۱۴۰، ۴۳۰۴

وصال سے منع فرمایا، آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کا تو خود اس پر عمل ہے، آپ نے فرمایا تمہارا اور میرا معاملہ مختلف ہے میں رات گزارتا ہوں تو مجھے اللہ تعالیٰ کھلاتا پلاتا ہے۔[1]

۱۰۵۹۵- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، عمرو بن عبداللہ اودی، مسعر قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، ہر نبی کی امت کے حق میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور مجھے اس کے عوض آخرت میں شفاعت کا حق دیا جائے گا۔[2]

۱۰۵۹۶- سلیمان بن احمد، ہاشم بن مرثد، یحییٰ بن معین، اسماعیل بن ابان وراق، مسعر، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے جنت میں ایک سونے کے محل کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ حضرت فاروق اعظم کا محل ہے۔[3]

۱۰۵۹۷- محمد بن عمر بن غالب، عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن محمد بن سعید واسطی، عبدالرحمن بن ابراہیم دحیم، اشیب بن اسحاق، مسعر، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام کے نزدیک سے ایک شخص بدنہ کو ہانکتے ہوئے گزرا۔ آپ نے اس کو اس پر سواری کا حکم دیا۔

۱۰۵۹۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن لیث جوہری، محمد بن ابی عمر عدنی، بشر بن سری، مسعر، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے صفوں کو درست کرو کیونکہ یہ نماز کی تکمیل کا سبب ہے۔[4]

۱۰۵۹۹- احمد بن عبدالرحمن بن احمد بن علاء الرقی، احمد بن ہلال وابوبکر وحسن بن محمد، جبیر بن محمد، احمد بن علاء، بن ہلال، محمد بن ابی اسامہ، سفیان، مسعر، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ گدھے سے بڑی اور خچر سے چھوٹی ایک تیز رفتار سواری آپ کے سامنے لائی گئی۔ جب آپ اس کے قریب ہوئے تو وہ حرکت کرنے لگی، حضرت جبرائیل نے اسے ساکن رہنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا تجھ پر آج تک ان سے افضل کوئی سوار نہیں ہوا۔

۱۰۶۰۰- حسین بن محمد، احمد بن ابراہیم بن خلاد، محمد بن موسیٰ دولابی، ابونعیم، مسعر، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ختم قرآن پر اپنے اہل کو جمع کر کے دعا فرماتے تھے۔

۱۰۶۰۱- بیان بن احمد بن بیان برکی، جعفر بن مجاشع، حمدون بن عباد، یحییٰ بن ہاشم، مسعر، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے قرآن پاک کی تکمیل پر دعا قبول ہوتی ہے۔[5]

۱۰۶۰۲- حسین بن محمد، احمد بن جعفر بن سعید، محمد بن فرات زبیدی، وکیع، مسعر، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ دعا کے بارے میں عدم قبولیت کا قول مت کرو۔[6]

۱۰۶۰۳- محمد بن علی بن مسلم عقیلی، محمد بن عمر بن غالب، محمد بن سہل بغدادی، عثمان بن معبد، ابوزید حماد بن موسیٰ تیمی، مسعر، قتادہ کے سلسلہ

۱۔ سنن الترمذی ۷۷۸. ومسند الامام أحمد ۲/۲۳. ۲۳۷. ۳/۳۰. ۲۰۲. ۲۱۸. ۲۷۶. ۵/۳۶۳. وسنن الدارمی ۲/۸.
وسنن أبی داؤد کتاب الصیام باب ۲۴. والسنن الکبری للبیهقی ۴/۲۸۲. ۷/۶۱. وفتح الباری ۴/۲۰۲.

۲۔ صحیح البخاری ۸/۸۳ وصحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۸۶.

۳۔ صحیح البخاری ۹/۵۰. وسنن الترمذی ۳۶۸۸. ومسند الامام أحمد ۳/۱۰۷. وفتح الباری ۲/۳۱۵.

۴۔ سنن أبی داؤد ۶۶۲ والسنن الکبری للبیهقی ۱/۷۶، ۲/۲۱. ۱۲۱، ۳/۱۰۱

۵۔ أمالی الشجری ۱/۵۳ وکشف الخفا ۲/۹۵ وکنز العمال ۲۳۳۰. وصحیح ابن خزیمة ۱۲۰. وصحیح ابن حبان ۲۹۲. وسنن الدارقطنی ۱/۲۸۳. وفتح الباری ۲/۲۱۱.

۶۔ تاریخ جرجان للسهمی ۴۱۱.

سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ شب ہجرت کے موقع پر جب آپ نے غار میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو حضرت صدیق اکبر نے کسی جانور کے تکلیف پہنچانے کے خوف سے عرض کیا کہ یارسول اللہ پہلے میں داخل ہوں گا بعد میں آپ۔ اگر کوئی تکلیف پہنچی ہوگی تو مجھے پہنچے گی۔ چنانچہ انہوں نے غار میں داخل ہو کر تمام سوراخ اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر بند کر دیئے صرف ایک سوراخ کو بند کرنے کے لئے کچھ نہ تھا۔ حضرت صدیق نے اسے اپنی ایڑی لگا کر بند کر دیا، اس کے بعد حضرت صدیق نے آپ سے غار میں داخل ہونے کی درخواست کی چنانچہ آپ اندر داخل ہو گئے۔ صبح ہوئی تو آپ نے حضرت صدیق سے کپڑوں کا پوچھا، بتانے پر آپ نے ہاتھ اٹھا کر حضرت ابوبکر کو دعا دی۔[1]

۱۰۶۰۷- محمد بن حسن یقطینی، احمد بن محمد بن سعید، عمر بن محمد، زاذان بن سلیمان، ابیہ، حصین، مسعر، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، انسان کے بڑھاپے میں اضافہ کے ساتھ دو چیزوں میں بھی اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے (۱) حرص (۲) امید۔

۱۰۶۰۸- محمد بن حمید، احمد بن محمد بن سعید، محمد بن عبد اللہ بن عباد حضرمی، ابن ابی سبرہ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، میں اپنی امت کے اہل کبائر کے لئے بھی سفارش کروں گا۔[2]

۱۰۶۰۹- محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، خلاد بن یحییٰ، مسعر، قتادہ، زرارہ بن ابی اوفی کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، میری امت کے بلا عمل وساوس پر عند اللہ گرفت نہیں ہوگی۔

۱۰۶۱۰- ابی، احمد بن محمد بن حسن بن سکن مسیب واضح، سفیان بن عیینہ، مسعر، قتادہ بن ابی اوفی کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ جب تک عمل نہ کرے اور نہ کسی سے بیان کرے گناہ معاف ہے۔

۱۰۶۱۱- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، حسین ابن مصعب، اشنانی بغدادی، عوف بن عبد الرحیم، مخلد بن یزید، مسعر، قتادہ، حسن کے سلسلہ سند سے سمرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ہمیں بجود میں اعتدال اختیار کرنے کا حکم فرمایا۔

۱۰۶۱۲- احمد بن جعفر بن سلم، محمد بن یوسف ترکی، ادریس بن علی، یحییٰ بن خریس، مسعر، قتادہ، حسن کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ مرور ایام کے ساتھ لوگوں کے بخل میں اضافہ ہوگا اور قیامت کے وقوع کے وقت صرف شریر لوگ باقی رہ جائیں گے۔

۱۰۶۱۳- محمد بن حسین یقطینی، ابو الطیب سلمی، سعید بن زریق، اسماعیل بن یحییٰ تیمی، مسعر، قاسم بن عبد الرحمٰن، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے زید بن ثابت کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ کے جسم اطہر پر سونے کی وجہ سے نشانات پڑ گئے۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ قیصر و کسریٰ کفر کے باوجود عیش و عشرت میں رہیں اور آپ کا یہ حال ہے آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلیں، حضرت جبرائیل دنیا کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائے تھے اور مجھے چٹائی اٹھانے کا کہا میں نے چٹائی اٹھائی تو اس کے نیچے سونا تھا، آپ نے فرمایا اے عائشہ اللہ کے نزدیک اس دنیا کی حقیقت مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں، اس کے بعد وہ سونا غائب ہو گیا۔

۱۰۶۱۴- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، فیض بن فضل، مسعر، قاسم بن عبد الرحمٰن، ابیہ، جدہ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ کا قول نقل کیا

۱۔ الدر المنثور ۳/۲۴۲. واتحاف السادۃ المتقین ۹/۲۵۲، ۷/۶۸.

۲۔ سنن ابی داؤد ۴۷۳۹ وسنن الترمذی ۲۴۳۶. ومسند الامام احمد ۳/۲۱۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۲۴۲، ۱۱/۱۸۹ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۸/۱۷. ۱۰/۱۹۰ وکشف الخفا ۲/۱۳. والدر المنثرۃ ۱۰۰.

ہے کہ اے لوگو علم کی حفاظت کرو، کیونکہ اس کی حفاظت بلا روایت اور روایت بلا حفاظت کی جائے گی۔[۱]

۱۰۶۱۵- ابو محمد بن حیان، یحییٰ بن صاعد، فروة ارہاوی، ابوقتادہ حرانی، شعبہ و مسعر، قاسم بن ابی برہ، عطاء کنجارانی، ام درداء کے سلسلہ سند سے ابودرداء کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے آخرت میں حسن خلق سب سے زیادہ وزنی ہوگا۔[۲]

۱۰۶۱۶- محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، ادریس بن عیسیٰ قطان، یزید بن حباب، مسعر، قابوس بن ابی ظبیان، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، راہ ہدایت پر گامزن رہنا اور اچھے اخلاق اپنانا نبوت کا پچیسواں جز ہے۔[۳]

۱۰۶۱۷- حسین بن محمد، عمر بن حسن بن مالک، احمد بن حسن، سعید عن ابیہ، حصین بن مخارق، مسعر و سفیان، لیث، عثمان بن عمیر کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کو حضرت جبرائیل نے فرمایا جمعہ کو ہم یوم المزید (مزید انعام کا دن) کہتے ہیں کیونکہ جمعہ کے روز اللہ اہل جنت کے لئے تجلی فرمائے گا اور ان کو اپنے فضل سے مزید عطاء فرمائے گا۔

۱۰۶۱۸- ابوبکر محمد بن اسحاق، ایوب بن ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، مسعر، محارب بن دثار کے سلسلہ سند سے حضرت جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت معاذ سے فرمایا اے معاذ! نماز مغرب میں والشمس و ضحاھا پڑھنے سے تمہاری کفایت ہوگی۔

۱۰۶۱۹- سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، عبداللہ بن محمد بن مغیرۃ، مسعر، محارب، حضرت جابرؓ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے اچھا شخص درست فیصلہ کرنے والا ہے۔

۱۰۶۲۰- ابونصر شافع بن محمد بن ابی عوانہ، ابوحامد احمد بن محمد بن شرقی، ہشام بن صدیق، خالد بن عبدالرحمٰن، مسعر، محارب کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے موحد بن کر دنیا سے رخصت ہونے والا انسان جنت میں جائے گا۔[۴]

۱۰۶۲۱- محمد بن مظفر، عباس بن ابراہیم قراطیسی، محمد بن خالد ختلی، اسحاق بن یوسف ازرق، مسعر، محارب کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ ہم انصار و مہاجرین کی ایک جماعت آپ کے دروازہ پر بیٹھ کر آپس میں فضائل کا مذاکرہ کر رہی تھی۔ رفتہ رفتہ ہماری آواز بلند ہوگئی، اسی اثناء میں آپ تشریف لے آئے، عرض کیا کہ یارسول اللہ مذاکرہ فضائل میں مشغول ہونے کی وجہ سے لاعلمی میں ایسا ہوگیا۔ اس موقع پر آپ نے فرمایا اے لوگو! ابوبکر پر کسی کو فضیلت مت دو کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں تم سب سے افضل ہیں۔

۱۰۶۲۲- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن زکریا تستری، محمد بن خلید، خلف بن خلیفہ، مسعر، محارب کے سلسلہ سند سے فرمان رسول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے جھوٹی گواہی دینے والا قیامت کے روز مسلسل بے چین و پریشان ہوگا حتیٰ کہ وہ دوزخ میں داخل ہو جائے گا۔[۵]

۱۰۶۲۳- ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، سفیان بن عیینہ، مسعر، مقدام بن شریح، ابیہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ آپ کے گھر میں تشریف لانے کے بعد کیا معمولات ہوتے تھے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا تمہارے گھر کے کام کاج میں مشغول ہونے کی طرح آپ بھی اپنے موزہ پر پیوند لگا لیتے اور اپنی جوتی درست کر لیتے تھے۔

۱۔ كنز العمال ۲۹۳۳۵.

۲۔ المعجم الصغير للطبراني ۱/ ۱۹۹.

۳۔ مجمع الزوائد ۸/ ۹۰. وتاريخ بغداد ۷/ ۱۳ والكامل لابن عدى ۲/ ۲۰۷. والمعجم الكبير للطبراني ۱۲/ ۱۰۶. والسنن الكبرى للبيهقى ۱۰/ ۱۹۳.

۴۔ صحيح البخارى ۱/ ۴۳۲. وصحيح مسلم، كتاب الايمان ۱۵۲. وفتح البارى ۱/ ۲۲۷. ۱۱/ ۵۵۸.

۵۔ السنن الكبرى للبيهقى ۱۰/ ۱۲۲. والمستدرك ۴/ ۹۸. وكنز العمال ۱۷۷۲۲. ۱۷۷۳۸. ۱۷۷۲۴. ۱۷۷۲۵.

۱۰۶۲۴-محمد بن حسن یقطینی ،محمد بن جریر،سفیان بن وکیع ،ابواسامہ،مسعر ،مقدام بن شریح،ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ تمثیلاً یہ شعر کہا کرتے تھے:

ویاتیک بالاخبار من لم تزود . . اور تیرے پاس ایسا شخص خبریں لے کر آتا ہے جو بے توشہ ہے۔

۱۰۶۲۵-سلیمان بن احمد ،علی بن عبدالعزیز ،ابونعیم ،مسعر ،منصور ،ابوحازم کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے بلا جنگ ورفث کے حج کرنے والا شخص پیدائش کے دن کی طرح معاصی سے پاک ہو جاتا ہے۔

۱۰۶۲۶-ابومحمد بن حیان ،احمد بن ہارون بن روح ،ابوسعید اشج ،احمد بن بشر ،مسعر ،منصور ،شعبی کے سلسلہ سند سے ام سلمہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ گھر سے نکلتے وقت پڑھتے تھے اللھم انی اعوذبک ان ازل او ازل او اذل او اذل او اجھل او یجھل علی"[1]

۱۰۶۲۷-ابراہیم بن عبداللہ وابومحمد بن حیان ،عبدالعزیز بن حسن بردلی بن عفیر عطار ،یوسف بن عدی ،محمد بن قاسم ،مسعر ،منصور ،ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے"اھدنا الصراط المستقیم" میں صراط مستقیم سے اسلام مراد ہے۔

۱۰۶۲۸-محمد بن اسحاق بن ایوب ابراہیم بن سعدان ،بکر بن بکار ،مسعر ،معبد بن خالد ابن شداد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے نظر سے حفاظت کے لئے مجھے دم کرانے کا حکم دیا۔

۱۰۶۲۹-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری ،محمد بن اسحاق ثقفی ،محمد بن صباح ومحمد بن ابی عمر ،سفیان ،مسعر ،عمار بن فضل کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص کو بدنہ ہانکتے ہوئے دیکھ کر آپ نے اسے سواری پر سوار ہونے کا حکم دیا۔

۱۰۶۳۰-عبداللہ بن جعفر ،اسماعیل بن عبداللہ ،عثمان بن ابی شیبہ ،جریر ،مسعر ،مجمع بن یحییٰ ،ابوسامہ بن سہل کے سلسلہ سند سے حضرت معاویہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ مؤذن کی اذان کا جواب دیتے تھے۔

۱۰۶۳۱-عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی ،عمر بن محمد بن سعید جوہری ،علاء بن سلمۃ رواس ،جعفر بن عون ،مسعر ،نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ہر مسکر شے حرام ہے۔

۱۰۶۳۲-ابوالفتح احمد بن حسن واعظ مصری ،سلیمان ن بن احمد بن یحییٰ ،محمد بن شداد بن عیسیٰ ،حاضر بن مطہر ،مسلم بن محمد بن سلمۃ ،مسعر ،نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے نماز جمعہ پڑھنے والے کو غسل کرنا چاہیے۔[2]

۱۰۶۳۳-سلیمان بن احمد ،عباس بن فضل ،ربیع بن یحییٰ اشنانی ،شعبہ ،مسعر ،ولید بن سریع کے سلسلہ سند سے عمرو بن حریث کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ کو نماز فجر میں قرآنی آیت "فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس" کی تلاوت کرتے سنا۔

۱۰۶۳۴-محمد بن احمد بن حسن ،بشر بن موسیٰ ،حمیدی ،سفیان بن عیینہ ،مسعر ،ولید بن سریع کے سلسلہ سند سے عمرو بن حریث کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ کو نماز فجر میں" واللیل اذا عسعس " کی تلاوت کرتے سنا۔

۱۰۶۳۵-محمد بن حسن یقطینی ،احمد بن حسن بن عبدالجبار ،ابوبکر بن ابی شیبہ ،محمد بن بشر ،مسعر ،ولید بن ابی مالک کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ عیدین میں آپ کے لئے نیزہ نصب کیا جاتا تھا ،آپ اسی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

۱۰۶۳۶-محمد بن احمد بن حسن ،محمد بن اسحاق بن ایوب ،عبداللہ بن ناجیہ ،محمد بن حسین آلکی ،عمر بن علی مقدمی ،مسعر ،ولید بن عثمان ،نعمان بن بشر کے سلسلہ سند سے آپ کا قول نقل کیا ہے کہ غیر حد میں حد داخل کرنے والا معتدین میں سے ہے۔[3]

---

[1] سنن ابی داؤد ۵۰۹۴ وسنن ابن ماجۃ ۳۸۸۴ ،ومسند الامام احمد ۶/۳۲۲ ،والمطالب العالیۃ ۳۳۶۳۔

[2] صحیح البخاری ۲/۲،۹،۱۲ وصحیح مسلم ،کتاب الجمعۃ ۲ وفتح الباری ۲/۳۵۸ ،۳۸۴ ،۳۸۹۔

[3] السنن الکبریٰ للبیھقی ۸/۳۲۷۔

۱۰۶۳۷- یوسف بن ابراہیم بن حسین انجمی، محمد بن حمید، محمد بن سعید، محمد بن اسحاق، محمد بن اسماعیل بن اسحاق، محمد بن داؤد بن عبد الجبار، ابی، عوام بن حوشب وشعبہ ومسعر ولید بن عیزار، ابوعمرو شیبانی کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ سے افضل الناس کی بابت سوال کیا، آپ نے فرمایا نماز وقت پر پڑھنا، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور راہ خدا میں جہاد کرنا۔

۱۰۶۳۸- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، وسلیمان بن احمد بن عبدالعزیز، ابونعیم، مسعر و برہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ اہل یمن کا میقات یلملم، اہل مدینہ کا ذوالحلیفہ، اہل شام کا جحفہ اور اہل نجد کا قرن ہے، میں نے عراق کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اس وقت کوفہ اور بصرہ نہیں تھے۔

۱۰۶۳۹- محمد بن حسن یقطینی، محمد بن حسن بن قتیبہ احمد بن بختری، یحییٰ بن عیسیٰ، مسعر، وبرہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ اہل نجد کا میقات قرن، اہل مدینہ کا ذوالحلیفہ، اہل شام کا جحفہ اور اہل یمن کا یلملم ہے۔

۱۰۶۴۰- سلیمان بن احمد، قاسم بن محمد الدلال، ابوبلال اشعری، عبداللہ بن مسعر بن کدام، ابیہ، وبرہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ایک شخص سے فرمایا صاف رہو اور احتیاط لازم پکڑو۔[1]

۱۰۶۴۱- محمد بن مظفر، عبداللہ بن محمد بن عثمان، معروف بن محمد بن زیاد، فضل عباس جرجانی، عفان بن سیار، مسعر، وبرہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، اے لوگو اللہ کی قسم اٹھاؤ، نیکی کرو اور سچائی اختیار کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نام کی قسم کو پسند کرتا ہے۔[2]

۱۰۶۴۲- محمد بن اسحاق بن ابراہیم قاضی اہوازی، احمد بن محمد بن حسین، ابوبکر محمد بن فضل بن یزید بن موفق، ابوداؤد، یحییٰ بن ہاشم، مسعر، وبرہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حج وعمرہ کا اکٹھے تلبیہ کہا۔

۱۰۶۴۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن زکریا، محمد بن معاویہ، عمر بن علی مقدمی، مسعر، وبرہ، ہمام کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا فرمان نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے غیر اللہ کی قسم اٹھا کر سچ بولنے سے اللہ کی قسم اٹھا کر جھوٹ بولنا مجھے زیادہ پسند ہے۔[3]

۱۰۶۴۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن صوفی، ابوکریب، معاویہ، مسعر، واصل ابن علاء، یحییٰ بن جعدہ کے سلسلہ سند سے ام ہانی کا قول نقل کیا ہے کہ میں اپنے تخت پر آپ کی قرأت سنتی تھی۔

۱۰۶۴۵- محمد بن حسن یقطینی، احمد بن محمد بن سعید، حسن بن حکیم بن حماد، خلد بن یاسین، ابی، مسعر، شعبہ، واصل، معرور بن سوید، ابوذر کے سلسلہ سند سے آپ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان الٰہی ہے جو شخص ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے تو میں ایک ذراع اس کی طرف بڑھتا ہوں جو میری طرف ایک ذراع بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک باع بڑھتا ہوں اور جو میری طرف ایک باع بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں اور میں غیر مشرک انسان کے آسمان وزمین کے درمیانی خلا کو پر کرنے والے گناہوں کو بھی معاف کردوں گا۔[4]

۱۰۶۴۶- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن حسن یقطینی، صالح بن احمد ہروی، احمد بن محمد بن سلیمان بن ہلال، ابوخیثمہ مصعب بن سعید مصیصی، عیسیٰ بن یونس، مسعر، وائل بن داؤد، البہی کے سلسلہ سند سے زبیر بن عوام کا قول نقل کیا ہے کہ ایک قریشی شخص کے ظلماً قتل پر آپ نے

---

[1] مجمع الزوائد ۹۸/۸، ۱۸۴. والاحادیث الضعیفۃ ۲۲۸. وکنز العمال ۴۳۷۸۰.

[2] کنز العمال ۷۶۳۳۰.

[3] تاریخ اصفہان ۱۸۱/۲. والاحادیث الضعیفۃ ۹۱۱.

[4] اتحاف السادۃ المتقین ۳۳۳/۸. ومسند الامام احمد ۱۳/۲، ۳۱۲، ۲۰/۳. والترغیب والترھیب ۱۰۳/۴. ومجمع الزوائد ۱۹۶/۱۰، ۱۹۷.

فرمایا: آج کے بعد حضرت عثمان کے علاوہ کوئی قریشی ظلما قتل نہیں کیا جائے گا۔[۱]

۱۰۶۴۷- حسین بن محمد، محمد بن زہیر ابو یعلی، محمد بن سعید بن زید بن ابراہیم تستری، ابونعیم، مسعر، وو بیعہ انصاری کے سلسلہ سند سے حضرت عمر کا قول نقل کیا ہے کہ اے انسان اپنے دوست کو لازم پکڑ قوم کے امین کے علاوہ اپنے دشمن سے احتیاط کر، فجور کو سیکھنے کے لئے فاجر کی صحبت مت اختیار کر، اس پر اپنا راز مت فاش کر، ورنہ تو رسوا ہو جائے گا اور خوف خدا رکھنے والے لوگوں سے معاملات میں مشورہ کر۔

۱۰۶۴۸- احمد بن اسحاق، محمد بن عباس، بن ایوب، محمد بن عبداللہ بن حمیدی بن میمون، سفیان بن عیینہ، مسعر بن کدام، ہشام بن عروہ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آل محمد ﷺ نے کبھی بھی مسلسل دو وقت کا کھانا نہیں کھایا، بلکہ دو وقتوں میں سے ایک وقت ضرور کھجوریں ہوتی تھیں۔

۱۰۶۴۹- محمد بن عمر بن غالب، ادریس بن خالد بلخی، جعفر بن نصر، اسحاق ازرق، مسعر، ہشام بن عروہ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے جس کا جمعہ فوت ہو جائے وہ نصف دینار صدقہ کرے۔[۲]

۱۰۶۵۰- ابوفتح احمد بن حسن واعظ حمصی، سلیمان بن احمد بن یحییٰ، محمد بن شداد، حاضر بن مطہر، مسلمۃ، مسعر، ہشام بن عروہ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔[۳]

۱۰۶۵۱- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم بن شعیب، اسماعیل بن عمرو بجلی، مسعر، یزید بن فقیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ ہم ظہر و عصر کی اول دو رکعتوں میں فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھتے اور آخری دو رکعتوں میں صرف فاتحہ پڑھتے تھے اور ہم کہتے تھے کہ بلا قرأت نماز جائز نہیں ہے۔

۱۰۶۵۲- محمد بن عبدالرحمن بن فضل خطیب، اسحاق بن احمد غذائی، احمد بن صالح سوسی، یحییٰ بن ہاشم، مسعر، یزید کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرو کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو مساجد کے دروازے پر جوتی اتارا کرو۔

۱۰۶۵۳- محمد بن فتح حنبلی، عبیداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن قتیبہ، مسعر، ابویحییٰ، عمرو بن شعیب، ابیہ، جدہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ اگر دو شخص مشرق و مغرب سے چلیں، ان میں ایک سونا جمع کرنے والا اور دوسرا ذکر الٰہی میں مشغول ہونے والا ہو پھر کسی مقام پر دونوں کی ملاقات ہو جائے تو ان میں سے ذاکر افضل ہوگا۔

۱۰۶۵۴- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابوبکر، وکیع، مسعر، یونس بن عبید، انس بن سیرین کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ہمیں منع کیا گیا ہے کہ شہری دیہاتی سے غلہ خریدے (اور پھر مہنگے داموں آگے فروخت کرے) خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔

۱۰۶۵۵- ابوبکر محمد بن حیان، محمد بن احمد بن راشد، محمد بن سلیمان مکی، ابواسامہ، مسعر و سفیان، یعلی بن عطاء، ابیہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرو کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، دنیا کی ہلاکت اللہ کو ایک مؤمن کے قتل سے زیادہ محبوب ہے۔[۴]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الجہاد باب ۳۳. ومسند الامام أحمد ۳/ ۴۱۲، ۴/ ۲۱۳.

۲۔ المستدرک ۱/ ۲۸۰. ومسند الامام احمد ۵/ ۱۴. والسنن الکبری للبیهقی ۳/ ۲۴۸. والمعجم الکبیر للطبرانی ۷/ ۲۶۵.

۳۔ سنن ابی داؤد ۵۰۱۰ وسنن الدارمی ۲/ ۲۹۷. ومسند الامام احمد ۱/ ۲۶۹، ۲۷۳، ۳۰۳، ۳۰۹، ۳۱۳، ۳۲۷، ۵/ ۱۲۵. والسنن الکبری للبیهقی ۵/ ۶۸. ۱۰/ ۲۳۷، ۲۴۱. وصحیح ابن حبان ۲۰۰۹، ۲۰۱۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۲۰۷. ۱۱/ ۸۷، ۲۸۷، ۲۸۸. ۱۲/ ۲۰۰، ۱۷/ ۱۹. وفتح الباری ۱۰/ ۵۳۷، ۵۴۰.

۴۔ سنن الترمذی ۱۳۹۵. وسنن النسائی ۷/ ۸۲. وسنن ابن ماجة ۲۶۱۹ والسنن الکبری للبیهقی ۸/ ۲۳. والترغیب والترهیب ۳/ ۲۹۳. وکشف الخفا ۲/ ۱۳۷.

۱۰۶۵۶-قاضی ابو احمد محمد بن احمد و محمد بن مظفر، علی بن فتح عسکری، احمد بن علی بن محمد مکی، خالد بن عبد الرحمٰن، مسعر، ابو ہاشم رمانی، زاذان کے سلسلہ سند سے سلمان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں درخت کی قلمیں لگا رہا تھا، آپ تشریف لے آئے، آپ نے بھی اس میں میری معاونت فرمائی، آپ کی برکت سے بعد میں کوئی قلم بھی بے کار نہیں گئی آپ نے مجھ سے فرمایا اے سلمان مجھ سے بغض نہ رکھنا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیونکر ممکن ہے؟ آپ نے فرمایا عرب سے بغض رکھنا مجھ سے بغض رکھنا ہے۔

(۳۹۰) حضرت سفیان بن عیینہ[۱]

۱۰۶۵۷-محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن علی بن حرب، بن قاضی، محمد بن عمرو بن عباس، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے حضرت عمر کا قول نقل کیا ہے کہ شب گزرنے کے بعد مجھے اس بات سے پریشانی نہیں ہوتی کہ صبح میری چاہت کے موافق یا عدم موافق ہوئی ہے کیونکہ ان میں سے کس میں خیر کے ہونے سے میں لاعلم ہوں۔

۱۰۶۵۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ابراہیم بن بشار، سلیمان بن داؤد ابوایوب کے سلسلہ سند سے سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص کہا کرتا تھا کہ جب میں نفس کی مصالح پر واقف ہوتا ہوں تو درحقیقت لساد نفس پر واقف ہوتا ہوں اور انسان کا نفس کو غیر قابل اصلاح لساد کا عادی بنانا اس کے شر کے لئے کافی ہے۔

۱۰۶۵۹-عبداللہ بن محمد، حسن بن ابراہیم، سلیمان بن داؤد، سفیان کے سلسلہ سند سے ایک عالم کا قول نقل کیا ہے کہ میں عرصہ تیس سال سے دو چیزوں کا علاج کر رہا ہوں (۱) عوام سے ترک طمع (۲) اخلاص۔

۱۰۶۶۰-محمد بن علی، زکریا بن احمد بن موسیٰ، احمد بن سلیمان بن بنا، صنعانی، صامت بن معاذ کے سلسلہ سند سے سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ لوگوں کو دھوکہ دینے والے سے اللہ واقف ہوتا ہے۔

۱۰۶۶۱-ابوبکر محمد بن حسین آجری مفضل بن محمد جندی، محمد بن میمون خیاط کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ میرے شب و روز جہلاء کے شب و روز ہونے کے وقت میرا مکتوب علم بے کار ثابت ہوگا۔

۱۰۶۶۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابو یعلیٰ موصلی، ابراہیم جوہری کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ علم کے مطابق عمل کرنے والے ہی درحقیقت ارباب علم ہیں۔

۱۰۶۶۳-محمد بن ابراہیم بن خلاد عسکری، احمد بن ابراہیم بن عبداللہ نیشاپوری، علی بن جعد کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ عقل میں اضافہ کے ساتھ انسان کے رزق میں کمی کر دی جاتی ہے۔

۱۰۶۶۴-ابو محمد بن حیان، اسحاق بن احمد، محمد بن عبداللہ بن ابی شیخ، علی بن حسن کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ دوسروں سے اپنے کو بہتر گرداننے والا متکبر انسان ہے جیسا کہ ابلیس نے اپنے کو حضرت آدم سے بہتر گرداننے کی وجہ سے انہیں سجدہ نہیں کیا۔

۱۰۶۶۵-عبداللہ بن محمد، اسحاق بن احمد، محمد بن عبداللہ بن ابی شیخ، سعید بن داؤد کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ شہوت کی وجہ سے معاصی میں مبتلا ہونے والے کو توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے، لیکن تکبر کی وجہ سے گناہ میں مبتلا ہونے والے کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی۔

۱۰۶۶۶-عبداللہ بن محمد، سعید بن سلمۃ ثوری، سوار قاضی، ابی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ لا الہ الا اللہ کا تعلق بحکم

۱۔ طبقات ابن سعد ۴۹۷/۵. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۰۸۲. والجرح والتعدیل ۴/ت ۹۷۳. وتاریخ بغداد ۱۷۴/۹. والمیزان ۲/ت ۳۳۲۷. وتھذیب الکمال ۱۷۷/۱۱.

قرآنی، پانی سے ہے لہٰذا آخرت میں فقط لا الہ الا اللہ کہنے والا انسان زندہ ہوگا۔

۱۰۶۶۷- ابو محمد بن حیان، علی بن رستم، ابراہیم بن معمر و اسحاق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا میں کلمہ شہادت کی معرفت انسان کے لئے اللہ کا سب سے بڑا انعام ہے۔

۱۰۶۶۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن محمد بن حنبل، ابو معمر، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے حضرت عثمان کا قول نقل کیا ہے کہ کلام الٰہی سے ہمارے قلوب مطہر اور سیر ہوتے ہیں نیز فرمایا مجھے شب و روز قرآن کی زیارت بہت پسند ہے۔

۱۰۶۶۹- عبداللہ بن محمد، ابو سعید احمد بن محمد بن سعید، احمد بن عبدۃ کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا میں زہد صبر اختیار کرنے اور موت کے انتظار کرنے کا نام ہے۔

۱۰۶۷۰- ابو عمر بن حمدان، حسن سفیان، حرملہ بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن عیینہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک گوشہ میں لے گئے اور اپنے آستین سے جو کی روٹی نکال کر مجھے دکھائی اور فرمانے لگے، اے حرملہ لوگوں کی باتوں پر کان مت دھرو، ساٹھ سال سے میرا یہی کھانا ہے۔

۱۰۶۷۱- ابو محمد بن حیان، احمد بن علی جارود، ابو عمران طوی کے سلسلہ سند سے ابو یوسف فسوی کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک بار ابن عیینہ کے پاس گیا تو ان کے سامنے جو کی دو چپاتی پڑی تھیں، فرمانے لگے اے ابو یوسف چالیس برس سے میرا یہی کھانا ہے۔

۱۰۶۷۲- عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، عبداللہ بن محمد کے سلسلہ سند سے احمد بن ابو حواری کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ایک بار ابن عیینہ سے دنیا میں زہد کی تعریف کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا دنیا میں نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر کا نام زہد ہے۔

۱۰۶۷۳- محمد بن علی، علی بن محمد، عبداللہ بن بندار، محمد بن مغیرہ، نعمان کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ گزر بسر کے مطابق طلب دنیا حب دنیا سے نہیں ہے۔

۱۰۶۷۴- ابو محمد بن حیان، اسحاق بن احمد، ابو زرعہ حامد بن یحییٰ بلخی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو دنیا کو عارضی اور آخرت کو دائمی خیال کرو۔ نیز فرمایا دنیا کو بھی انسان کی موت کی طرح ایک دن موت آجائے گی۔

۱۰۶۷۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کبھی بھی صبح کا کھانا شام کے لئے اور شام کا کھانا صبح کے لئے نہیں رکھتے تھے اور فرماتے تھے مجھے ہر دن جدید رزق ملتا ہے ان سے شادی نہ کرنے کا سوال کیا گیا تو فرمایا مرنے والی عورت سے میں شادی کیوں کروں اسی طرح ان سے گھر کی عدم تعمیر کا سوال کیا گیا تو فرمایا میں مسافرت کو پسند کرتا ہوں۔

۱۰۶۷۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے حضرت عیسیٰ کا فرمان نقل کیا ہے کہ حکمت کے لئے بھی اہلیت ضروری ہے۔ اگر تم اسے غیر اہل میں رکھو گے تو وہ ضائع ہو جائے گی، اے لوگو مرض کے مطابق علاج کرنے والے معالج کی طرح بن جاؤ۔

۱۰۶۷۷- ابوبکر بن مالک، عبدالرحمٰن احمد بن حنبل ابی، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ دیہات میں جاتے تھے۔ حضرت عیسیٰ دیہات کے شریر اور حضرت یحییٰ دیہات کے شریف لوگوں کے بارے میں لوگوں سے سوال کرتے تھے حضرت یحییٰ نے حضرت عیسیٰ سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا میں گویا ایک طبیب ہوں اس لئے روحانی مریضوں کے علاج کی خاطر میں ایسا کرتا ہوں۔

۱۰۶۷۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ، ابو معمر ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے حضرت عیسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو تعلیم کی خاطر میں تمہیں

پڑھاتا ہوں نہ کہ عجب کے لئے کیونکہ نمک کے ذریعے شے کی اصلاح ہو سکتی ہے اور نمک کے خراب ہونے کے وقت کسی شے کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اے لوگو تعلیم دینے پر اجرت کا مطالبہ مت کرو۔

۱۰۶۷۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی وابو معمر، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے قول عیسیٰ علیہ السلام نقل کیا ہے کہ اے لوگو! کتاب کے محافظ اور علم کا چشمہ بن جاؤ اور اللہ سے ہر دن رزق کا مطالبہ کرو، رزق کی قلت تمہارے لئے مضر نہیں ہے۔

۱۰۶۸۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ خیر کی شناخت کی بعد اس کی اتباع کرنے اور شرک کی شناخت کے بعد اس سے اجتناب کرنے والا انسان ہی درحقیقت عالم ہے۔

۱۰۶۸۱-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن بشیر حارثی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ علم کی ابتداء سماعت سے ہوتی ہے اس کے بعد خاموشی پھر حفظ پھر اشاعت کا درجہ ہے۔

۱۰۶۸۲-ابراہیم، محمد بن عمرو باہلی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اولاً میں مسجد جا کر لوگوں میں چکر لگاتا تھا۔ اگر مجھے کوئی معمر اور سن رسیدہ شخص نظر آ جاتا تو میں اس کے ساتھ بیٹھ جاتا تھا لیکن آج ان بچوں نے مجھے گھیر لیا ہے۔

۱۰۶۸۳-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح کے سلسلہ سند سے سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ مسائل کے عدم علم کے وقت "لاادری" نہ کہنے والا شخص ہلاک ہو جاتا ہے۔

۱۰۶۸۴-ابراہیم، محمد، ابو یحییٰ محمد بن عبدالرحیم کے سلسلہ سند سے علی بن مدینی کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ سائل کے سوال کا جواب لا احسن سے دیتے اور سائل سے کہتے اس کے بارے میں علماء سے سوال کرو۔

۱۰۶۸۵-ابراہیم، محمد، عبداللہ بن سعید زہری، عبدالرحمٰن بن سعد جمحی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ابن عیینہ کو زمزم پیش کیا گیا۔ انہوں نے نوش فرما کر باقیماندہ اپنے دائیں جانب والے کو دیدیا اور اس سے فرمایا ماء زمزم کی مثال خوشبو کی مانند ہے جس کا انکار نہیں کیا جاتا ہے۔

۱۰۶۸۶-ابراہیم، محمد، محمد بن سہل بن عسکر، حمیدی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ دولت کے گھر میں داخل ہونے سے اس گھر کے اہل خانہ بدبخت ہو جاتے ہیں۔

۱۰۶۸۷-محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، ابن زبیر، عبدالرحمٰن بن عیسیٰ، سعید بن سلیمان کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ غیبت قرض سے بھی شدید ہے کیونکہ اول کی ادائیگی ممکن اور ثانی کی ادائیگی غیر ممکن ہے۔

۱۰۶۸۸-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابراہیم بن شعیب، سلیمان بن داؤد کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ جنت میں اہل جنت کی نظر کسی چیز پر نہیں ٹھہرے گی حتیٰ کہ ان کے لئے مزید، نامی شے کھولی جائے گی اس کے کھلنے کے بعد اس کے اندر والی شے باہر آ جائے گی وہ اس سے پوچھیں گے تم کون ہو وہ کہیں گے کہ ہم ولدینا مزید میں سے ہیں

۱۰۶۸۹-ابوسعید محمد بن بشر بن عباس وابواحمد محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن عمرو بن ابی مذعور کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ دوزخ کی آگ لوگوں کے لئے گناہوں سے باز رہنے کا سبب بننے کی حیثیت سے رحمت ہے۔

۱۰۶۹۰-سلیمان بن احمد، ابوعبیدہ عبدالوارث بن ابراہیم عسکری، زکریا بن یحییٰ منقری، اصمعی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ایک اعرابی کو طواف کے لئے آتے دیکھا۔ میں بھی اس کی اصلاح کی نیت سے اس کے پیچھے ہو لیا۔ اس نے آتے ہی غلاف کعبہ سے چمٹ کر یہ دعا کی اے باری تعالیٰ تو نے ہی مجھے اپنے گھر کی طرف بلایا ہے اور تو ہی مجھے یہاں لایا ہے، اے باری تعالیٰ مخلوق اپنی اپنی زبانوں میں رفع حاجات کے لئے تیرے سامنے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہے اور میری آپ سے صرف یہ درخواست ہے کہ

جب لوگ مجھے بھول جائیں تو آپ مجھے یاد رکھیں۔

۱۰۶۹۱-سلیمان بن احمد، حسین بن حسن، ابوسعید سکری، حسن بن علی بن راشد واسطی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن عیینہ نے اجازت طلب کرنے کے باوجود ہمیں اجازت نہیں دی، اتنے میں محمد بن مناذر شاعر آ گئے، انہوں نے ہم سے عدم دخول کی وجہ دریافت کی ہم نے کہا کہ اجازت طلب کرنے کے باوجود ہمیں اجازت نہیں ملی۔ شاعر نے دروازہ کھٹکھٹا کر یہ شعر کہا۔ عمرو زہری اور سلف اولی کی وجہ سے تم زندہ ہو اس کے بعد سفیان نے باہر آ کر ہمیں اندر داخل ہونے کی اجازت دی۔

۱۰۶۹۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالغفار بن احمد حمصی بن عثمان کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک دیہاتی نے ابن عیینہ کی طرف دو درہم پھینک کر ان سے حدیث بیان کرنے کا مطالبہ کیا لوگوں نے اسے مارنا چاہا، ابن عیینہ نے کہا کہ اسے چھوڑ دو پھر کچھ دیر تامل کے بعد ابن عیینہ نے کہا میری علمی کمزوری کے باوجود میری بات پر عمل کر کیونکہ میری کمزوری تیرے لئے نقصان دہ نہیں ہے۔

۱۰۶۹۳-حسن بن عبداللہ بن سعید، ابی محمد بن محبوب، زعفران، موسیٰ بن بشیر کے سلسلہ سند سے حکیم بن ابجر کی کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ نے تمثیل کے طور پر یہ اشعار کہے۔ انسان کے خواہش پرست ہونے کے وقت اس کے لئے ہلاکت ہے اس کے دشمن اس کی جہالت پر خوش ہوتے ہیں اور اس پر ناز یبا جملے کستے ہیں۔

۱۰۶۹۴-سلیمان بن احمد، احمد بن احمد بن عمرو خلال کے سلسلہ سند سے ابن ابی عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے سامنے ابن عیینہ کے پاس فضل بن ربیع اور اس کی مکاری کا تذکرہ کیا گیا، اس پر ابن عیینہ نے یہ شعر کہے۔

(۱) بہت سے باصلاحیت اور تہذیب یافتہ لوگ رزق سے محروم ہیں (۲) اور بہت سے ناقص عقل لوگ صاحب ثروت ہیں۔

۱۰۶۹۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز جروی کے سلسلہ سند سے سعید بن داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ کے ایک ساتھی ابن عیینہ کے پاس آئے ابن عیینہ نے اس سے مکمل بے التفاتی اختیار کی اور اس سے کوئی بات نہیں کی۔

۱۰۶۹۶-سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن معاویہ عتبی، حبان بن نافع بن صخر بن جوریہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ تمثیل کے طور پر یہ شعر کہتے تھے۔ سن رسیدہ انسان قوم سے دھوکہ کھا جاتا ہے اور چھوٹے مرنے والوں کو بھول جاتا ہے۔

۱۰۶۹۷-سلیمان بن احمد، محمد بن حسین انماطی عبیداللہ بن عائشہ کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اگر تین چیزیں انسان کو پست نہ کرتیں تو کوئی چیز بھی اسے عاجز نہیں کر سکتی تھی وہ تین چیزیں یہ ہیں (۱) فقر (۲) مرض (۳) موت۔

۱۰۶۹۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ علم اگر تجھے نفع نہ دے تو نقصان ضرور دے گا۔

۱۰۶۹۹-عثمان بن محمد عثمانی، عبداللہ بن جعفر مصری، محمد بن جعفر بن امین، اسحاق بن اسرائیل کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ اسحق کہتے ہیں میں نے ابن عیینہ سے کہا اے ابومحمد! لوگوں کے ساتھ دین اور دنیا ہر معاملے میں خشک رویہ اختیار کرو۔ سفیان بن عیینہ نے کہا خشک رویہ اختیار کرو لہٰذا پھر خوشی ہے نہ گھبراہٹ۔

۱۰۷۰۰-عبداللہ بن محمد، احمد بن روح، احمد بن منصور، بشر بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ قرآنی آیت "انزل من السماء ماء" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے آسمان سے قرآن نازل کیا، لوگوں نے اپنی عقلوں کے ذریعہ اٹھالیا نیز قرآنی آیت "کذالک یضرب اللہ الحق و الباطل" یہ اہل بدعت و اہل ہواء کا قول ہے نیز قرآنی آیت واما ماینفع الناس سے حلال و حرام مراد ہے۔

۱۰۷۰۱-عبداللہ بن محمد، حسن بن ابراہیم بن بشار، سلیمان بن داؤد ابوایوب کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ عاقل اگر مختصر نصیحت سے فائدہ حاصل نہ کرتا تو بڑی نصیحت بھی اس کے لئے بے کار ہے۔

۱۰۷۰۲- عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ دین کی انتہا اللہ سے سب سے زیادہ محبت کرنا ہے قرآن کا محبوب اللہ کا محبوب ہے۔

۱۰۷۰۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص کہا کرتا تھا اللھم انی اسئالک حسن الظن و شکر العافیۃ۔

۱۰۷۰۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ جس گھر سے انسان بلاتو بہ چلا جائے وہ گھر سب سے برا گھر ہے۔

۱۰۷۰۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، وابومحمد بن حیان، اسماعیل بن عبداللہ، ابوموسیٰ انصاری کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ علماء کا قول ہے تقدیر الٰہی پر راضی نہ ہونے والا انسان بہت برا ہے۔

۱۰۷۰۶- اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابوعبداللہ رازی کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ نے مجھ سے فرمایا اے ابوعبداللہ لوگوں کے ساتھ خیر خواہی سے افضل عمل کوئی نہیں ہے۔ اگر تمام لوگوں کے جنت میں جانے اور میرے دوزخ میں جانے کا فیصلہ ہو جائے تو میں اس پر راضی ہوں گا۔

۱۰۷۰۷- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، ابوعبداللہ رازی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ نے مجھ سے فرمایا نعمت کا شکر یہ ہے کہ اس پر اللہ کی حمد اور اس کی اطاعت کی جائے نعمت کے بعد گناہ کرنا نعمت پر شکر ادا کرنا نہیں ہے۔

۱۰۷۰۸- اسحاق بن ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو ایک بات سنو جو تمہارے لئے حدیث سننے سے بھی زیادہ نفع مند ہے۔ مال کے چور نے اگر مالک کی وفات کے بعد توبہ کر لی اور اس کے ورثاء سے معذرت کر لی تو یہ اس کے لئے کفارہ بن سکتا ہے لیکن آبرو ریزی میں ایسا ناممکن ہے۔

۱۰۷۰۹- اسحاق، ابراہیم، احمد، محمد بن یزید ابوبکر اسلمی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار فضیل بن عیاض سفیان کے سرہانے جبکہ ایک جماعت ان کے اردگرد تھی تشریف لائے اور ان کے سامنے قرآن کی آیت پڑھی (ترجمہ) کہہ دو کہ یہ کتاب خدا کے فضل اور اس کی مہربانی سے نازل ہوئی ہے تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں (از یونس آیت ۵۸) سفیان نے اس کے جواب میں فرمایا انسان کا بذریعہ قرآن امراض قلبی کا علاج کرنا ہی رضائے الٰہی کا سبب ہے۔

۱۰۷۱۰- اسحاق بن ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ مجلس کے اختتام سے قبل ہی اللہ سے گناہوں کی معافی طلب کر کے انہیں بخشوانا انسان پر لازم ہے۔

۱۰۷۱۱- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، سوار بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن عمر بن راشد کا قول نقل کیا ہے کہ مجھ پر ایک وقت ایسا آیا کہ میں بالکل خالی ہاتھ ہو گیا۔ ابن عیینہ میرے حال کی خبر سن کر میرے پاس تشریف لائے، انہوں نے تسلی کے طور پر فرمایا گھبراؤ مت رزق مقرر تو تمہیں ملکر ہی رہے گا۔ اس کے بعد مجھے خوشخبری دیتے ہوئے انہوں نے فرمایا ارے بندہ خدا قرآنی آیات کے مطابق حاملین عرش حضرت نوح، حضرت ابراہیم اور آپ تمہارے حق میں دعا کرنے والے ہیں اور میرے استفسار پر انہوں نے مجھے وہ قرآنی آیات پڑھ کر سنا دی جن میں مذکورہ حضرات کی دعاؤں کا ذکر ہے۔

۱۰۷۱۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن علی، علی بن خشرم کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ بعض فقہا کے قول کے مطابق علماء کی تین اقسام ہیں (۱) عالم بامراللہ (۲) عالم باللہ (۳) عالم باللہ وبامراللہ۔ عالم بامراللہ، سنت کے علم کے باوجود خوف خدا سے عاری ہو، عالم باللہ خوف خدا رکھنے والا لیکن علم سنت سے عاری ہو، عالم باللہ وبامراللہ جو مذکورہ دونوں چیزوں (سنت کا علم اور خوف خدا) کا حامل

ہو،اس کوملکوت السموات میں عالم عظیم سے پکارا جاتا ہے۔

۱۰۷۱۳-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، سوار بن عبداللہ سوار، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ صاحب بدعت کو بحکم قرآنی دنیا میں ضرور ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

۱۰۷۱۴-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، سوار، محمد بن عمرو بن ابی مذعور کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے کبھی کسی فقیہ کو نزاع کرتے نہیں دیکھا، اس کا کام قبولیت سے صرف نظر کرتے ہوئے فقط حکمت کی اشاعت ہے اور وہ ہر وقت حمد الٰہی سے رطب اللسان رہتا ہے۔

۱۰۷۱۵-احمد بن عبداللہ بن محمود، مہران بن ہارون، احمد بن قاسم رازی، عبیداللہ بن عمر کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ حدیث کا طالب گویا اللہ سے بیعت ہو جاتا ہے۔

۱۰۷۱۶-محمد بن مظفر، ابوبکر بن ابی داؤد، علی بن خشرم کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ قبلہ رخ ہو کر مذاکرہ حدیث کرنے والے کے گناہوں کی قبل از قیام مجلس مغفرت کی مجھے امید ہے۔

۱۰۷۱۷-حبیب بن حسن، ابوشعیب حرانی، ابوموسیٰ، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے ابوخالد کا قول نقل کیا ہے کہ تین چیزوں (سکوت، سماعت اور قبولیت) کے اختیار کرنے کے بعد ہی حکمت انسان کی طرف رخ کرتی ہے اور تین چیزوں (فکر آخرت، دنیا سے بے التفاتی اور عمل از موت موت کی تیاری) کے اختیار کرنے کے بعد ہی انسان کا قلب حکمت سے روشن ہوتا ہے۔

۱۰۷۱۸-حبیب الحسن، احمد بن ابی عوف، ابومعمر کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ علم علم کی قدر سے انسانی قلب میں ثبت ہوتا ہے۔

۱۰۷۱۹-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن محمد بن ایوب کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک موقع پر ابن عیینہ نے لوگوں سے سوال کیا کہ علم کا سب سے زیادہ محتاج کون ہے؟ حاضرین نے کچھ دیر سکوت کے بعد ابن عیینہ ہی سے مذکورہ سوال کے جواب کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا سب سے زیادہ علم کے محتاج علماء ہیں کیونکہ جہل ان کے لئے سب سے بڑا عیب ہے اس لئے کہ تمام مسائل کے حل کے لئے عوام الناس کی نظریں ان ہی پر مذکور ہوتی ہیں۔

۱۰۷۲۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب احمد بن قاسم بن عطیہ، دامغانی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو! علم و جہل کی مثال دار الکفر اور دار الاسلام کی طرح ہے، اہل اسلام کے جہاد ترک کرنے پر کافروں کا ان پر غلبہ ہو جائے گا اور لوگ بلا حصول علم دین جاہل رہیں گے۔

۱۰۷۲۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، واحمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، ولید بن بسری، محمد بن جہضم کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک صاحب حکمت نے صبر کی تعریف کے استفسار پر فرمایا خوشی وغمی میں انسان کی یکساں حالت (نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر) کا نام صبر ہے۔ ابن عیینہ کا قول ہے علم باللہ وعلم بامر اللہ سے بڑی انسان کے لئے کوئی نعمت نہیں ہے نیز فرمایا ضرورت کے مطابق بات کرو۔ انہی کا قول ہے صالح دشمن انسان کے لئے فاسد دوست سے بہتر ہے کیونکہ صالح دشمن ایمان کی وجہ سے ایذا رسانی سے باز رہے گا۔ نیز فرمایا تبلیغ رسالت کے علاوہ قرآن پڑھنے والے سے آخرت میں انبیاء علیہم السلام کے مساوی سوالات کئے جائیں گے۔

۱۰۷۲۲-عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن ولید سری، محمد بن جہضم کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک حکیم سے لوگوں نے سوال کیا کہ آپ علم دین کے سب سے زیادہ حریص کیوں ہیں؟ جواب دیا علم پر سب سے زیادہ عمل کرنے کی وجہ سے۔ ابن عیینہ ہی کا قول ہے سلام و جواب کا مطلب یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے عدم ایذا رسانی کا وعدہ کر رہے ہیں، لہٰذا اس کے بعد دونوں پر اس عہد کی

پاسداری لازم ہے۔ نیز فرمایا میں نے مسعر سے کہا کہ کسی شخص کا آپ کو آپ کے عیوب سے مطلع کرنا آپ کے نزدیک درست ہے۔ جواب دیا اگر خیر خواہی کے جذبہ کے ساتھ ہو تو درست ہے، نیز فرمایا جس طرح دنیا سے خالی ہاتھ جانے والے انسان پر لوگ رشک کرتے ہیں اسی طرح ان کو دنیا میں خالی ہاتھ انسان پر رشک کرنا چاہیے۔

۱۰۷۲۳-ابومحمد بن حیان، حسن بن ابراہیم، ایوب، سفیان کے سلسلہ سند سے بعض علماء کا قول نقل کیا ہے کہ دس چیزوں کے پیدا ہونے کے بعد ہی انسان کامل العقل اور صحیح طور پر عبادت الہی کے لائق ہوتا ہے۔ ان میں سے نو درج ذیل ہیں (۱) تکبر کا نہ ہونا (۲) صراط مستقیم پر ہونا (۳) متواضع ہونا (۴) غنی کے مقابلہ میں فقر کو ترجیح دینا (۵) دوسروں کی کم نیکی کو زیادہ خیال کرنا (۶) اپنی کثیر نیکی کو قلیل سمجھنا (۷) گزارہ کے مطابق دنیا حاصل کرنا (۸) پوری زندگی طلب علم میں کوشاں رہنا (۹) دوسروں کو اپنے سے اچھا سمجھنا، نیز ابن عیینہ نے بحوالہ حضرت علی نقل کیا ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی سے تحسین کی امید نہ رکھنا عمل صالح ہے۔

۱۰۷۲۴-اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف ہسنجانی، احمد بن ابی الحواری، ابوعبداللہ رازی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ظاہر و باطن یکساں ہونے کے وقت عنداللہ عادلین میں شمار ہوتا ہے۔ اگر خفیہ طریقہ پر اس سے گناہ کا صدور ہو گیا تو عنداللہ جائرین میں اس کا نام لکھا جاتا ہے اور باطن کے ظاہر سے اچھا ہونے کے وقت انسان کا شمار عنداللہ اہل فضل میں ہوتا ہے اگر خفیہ طریقہ پر اس سے گناہ کا صدور ہو گیا تو وہ عنداللہ فاضلین کی فہرست سے نکل کر عادلین کی فہرست میں آ جاتا ہے کیونکہ اس کا ظاہر گناہ کا محتمل ہے لہذا تمام لوگوں کی اصل صورت حال سے صرف اللہ تعالیٰ ہی واقف ہے۔

۱۰۷۲۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن مکرم، شرف الواسطی کے سلسلہ سند سے عمر بن سکن کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ایک بغدادی شخص نے ابن عیینہ کے سامنے مطرف کا قول نقل کیا ہے کہ عافیت میں رہ کر شکر ادا کرنا مصیبت میں مبتلا ہو کر صبر کرنے سے مجھے زیادہ پسند ہے اور ان کے بھائی کا قول نقل کیا ہے کہ یاالہی میں آپ کی رضا پر راضی ہوں نقل کر کے ان سے سوال کیا کہ ان میں سے کونسا قول آپ کے نزدیک بہتر ہے؟ ابن عیینہ نے کچھ دیر سکوت کے بعد جواب دیا کہ مطرف کا قول میرے نزدیک بہتر ہے، سائل نے اس کی بہتری کی ان سے وجہ پوچھی، انہوں نے فرمایا قرآن میں اللہ نے حضرت سلیمان وایوب کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا (ترجمہ) بہت خوب بندے تھے اور وہ خدا کی طرف رجوع کرنے والے تھے (از ص آیت ۳۰، ۴۴) حالانکہ ان میں سے حضرت سلیمان عافیت اور حضرت ایوب تکلیف میں مبتلا تھے، جب دونوں صفتیں شکر و صبر برابر ہوئیں تو میرے نزدیک عافیت میں رہ کر شکر ادا کرنا بہتر ہے۔

۱۰۷۲۶-احمد بن اسحاق، حسن بن ہارون، سلیمان بن داؤد شاذکونی و عبداللہ بن محمد، ابوسعید سقفی، احمد بن عبدہ کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے انسان کبر و فخر کو چھوڑ کر قبر کے طویل قیام کی فکر کر۔

۱۰۷۲۷- ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن سعید، احمد بن عبدہ، سفیان کے سلسلہ سند سے ابودرداء کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو اس وقت تک تم بھلائی پر رہو گے جب تک تمہارا رابطہ معاشرہ کے صالحین سے رہے گا اور معاشرہ میں علماء شر کے موجود ہونے کے وقت تمہارے لئے ہلاکت ہے، نیز فرمایا کہ اللہ نیک لوگوں سے ہمیں فائدہ پہنچا اور بدترین لوگوں کے شر سے ہماری حفاظت فرما، ہم سب کو نیک و صالح بنا ہمارے معاملات صلحاء کے سپرد فرما اور ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد ہمیں بھی اپنے پاس بلا لے۔

۱۰۷۲۸-ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن سعید، احمد بن عبدۃ، سفیان کے سلسلہ سند سے بعض علماء کا قول نقل کیا ہے کہ یقیناً ہر شخص اول و آخر مشقت کو پہنچے گا اور نیک کا دینا اور بد کا رکا لینا خلط ملط ہو جائے گا۔ جو تم آگے بھیج رہے ہو اس کو خالص رکھو کیوں کہ خالص حق خالق کا ہے اور شکر احسان کرنے والے کے لئے ہے۔ بیشک زندگی تو موت کے بعد ہی شروع ہو گی اور بقا قیامت کے بعد ہی رہے گی۔

۱۰۷۲۹-ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد، احمد بن عبدۃ کے سلسلہ سند سے سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک عالم نے عابد سے کہا لوگ

مسائل کے حل کے لئے میرے پاس آتے ہیں لیکن آپ کبھی نہیں آئے کیا وجہ ہے؟ عابد نے جواب دیا میرے پاس قلیل علم ہے میں اسی پر عمل کر رہا ہوں اس کے ختم ہونے پر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔

۱۰۷۳۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوسعید معینی، احمد بن عبدۃ کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقول کیا ہے کہ خیانت دراصل حسد ہی کا دوسرا نام ہے، پھر اگر وہ زبان سے باہر آ جائے تو شر ور حسد ہی ہے اور حسد سے حفاظت ایک مشکل ترین امر ہے بعض کے قول کے مطابق جہاد کی دس اقسام ہیں، دشمن سے جہاد ان دس میں سے ایک قسم ہے باقی نو قسمیں اپنے نفس سے جہاد کرنا ہے۔

۱۰۷۳۱-سلیمان بن احمد، عمرو بن ابی الطاہر بن سرح، حیان بن نافع بن صخرہ بن جویریہ کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ بعض کا قول ہے حکماء کی مجالس میں شرکت کرو کیونکہ ان کی مجالس باعث غنیمت ان کی صحبت باعث سلامت اور ان کی مواخاۃ باعث کرامت ہے۔

۱۰۷۳۲-ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، سلمۃ، شعیب، سہل بن عاصم کے سلسلہ سند سے حسین بن زیاد کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ سے ارشاد ربانی: و تعاونو اعلی البر والتقوی کی تشریح پوچھی گئی، فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ نیک عمل کر و اس کی طرف دوسروں کو دعوت دو، اس پر دوسروں کی اعانت کرو اور اسی کی طرف دوسروں کی رہنمائی کرو۔

۱۰۷۳۳-ابی، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید و محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید، ہارون بن سفیان، اسحاق بن ضیب کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ لوگوں کی زبانوں سے تعریف نہ سننے والے کی لوگ تعریف کرتے ہیں۔

۱۰۷۳۴-عثمان بن محمد عثمانی، ابن مکرم، احمد بن ابراہیم دورقی، سلمۃ بن عفان کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ تمہاری وہ نیکی ظاہر ہو جو در حقیقت تم میں ہے اس سے کہیں بہتر ہے کہ تمہاری ایسی برائی بیان کی جائے جو تم میں نہیں ہے۔ اس کے بعد انہوں نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) جن لوگوں نے بہتان باندھا ہے تم ہی میں سے ایک جماعت نے اس کو اپنے حق میں برا نہ سمجھنا بلکہ وہ تمہارے لئے اچھا ہے (از سورۃ نور آیت ۱۱)۔

۱۰۷۳۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو اچھا گمان رکھ کر میرے پاس آؤ ورنہ تمہاری آمد مجھے ناپسند ہے۔

۱۰۷۳۶-ابوحامد احمد بن محمد بن حسین، حسین بن محمد تعینی، محمد بن حسان کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ صالحین کے تذکرہ کے وقت رحمت الٰہیہ کا نزول ہوتا ہے۔

۱۰۷۳۷-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ انصاری کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اپنی پریشانی کا عدم اظہار سب سے بڑی نیکی ہے، نیز فرمایا خود فکر کر کے وقت پر نماز ادا کرو، نیز فرمایا اقامت سے قبل مسجد میں پہنچنے والا ہی در حقیقت نماز کا احترام کرنے والا ہے۔

۱۰۷۳۸-محمد بن ابراہیم، فضل بن محمد جندی، اسحاق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ہر شخص گناہ یا عدم شکر کی وجہ سے اللہ کے ہاں مجرم ہے۔

۱۰۷۳۹-ابومحمد بن حیان، ابی، ابوطاہر سہل بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابوتوبہ ربیع بن نافع حلبی طرسوی کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ سے سوال کیا گیا کیا علم انسان کے لئے ذریعہ فضیلت ہے؟ فرمایا بالکل کیونکہ قرآن کی متعدد آیات میں پہلے علم پھر عمل کا حکم دیا گیا ہے۔

۱۰۷۴۰-محمد بن احمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ حامد بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے فضیل بن عیاض کا قول نقل کیا ہے کہ جاہل کے ستر گناہوں کی معافی کے بعد عالم کا ایک گناہ معاف کیا جائے گا۔

۱۰۷۴۱-ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوربیع سلیمان بن داؤد مصری، یونس بن عبدالرحمن کے سلسلہ سند سے سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا

ہے کہ حضرت ایوبؑ نے بارگاہ الٰہی میں التجا کرتے ہوئے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے ہمیشہ آپ کی عدم رضا، پر رضاء کو ترجیح دی ہے، غیب سے ندا آئی: اے ایوب! کس کی وجہ سے تم نے یہ کیا؟ حضرت ایوبؑ نے انتہائی عاجزانہ لہجہ میں فرمایا: اے باری تعالیٰ آپ کی توفیق سے میں نے ایسا کیا ہے۔

۱۰۷۴۲- ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار سلیمان بن عبدالملک نے ابوحازم سے حاجت ظاہر کرنے کی درخواست کی، انہوں نے فرمایا واللہ میں اپنی تمام حاجات رب العالمین کے سامنے پیش کرتا ہوں، پھر جو کچھ عطاء الٰہی ہوتا ہے اس پر اکتفاء کرتا ہوں نیز فرمایا ایک بار امیر مدینہ نے ابوحازم کی آمد پر ان سے کلام کی درخواست کی؟ فرمایا اگر تم اہل خیر کو اپنے قریب کرو گے تو اہل شر تم سے دور ہو جائیں گے ورنہ اہل خیر تم سے دور ہو جائیں گے۔

۱۰۷۴۳- ابی، ابراہیم بن محمد بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، فیض بن اسحاق کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ کو بتایا گیا کہ فضیل کی آنکھیں مسلسل اشکبار رہتی ہیں، فرمایا کہ قلب کی فرحت کے وقت آنکھیں پرنم رہتی ہیں اس کے بعد ابن عیینہ نے آہ بھرا ایک سانس لیا۔

۱۰۷۴۴- عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عبدالعزیز، ابویعلی، اصمعی کے سلسلہ سند سے بواسطہ ابن عیینہ حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ جب دنیا میں اللہ کا نام لیوا ایک بھی نہیں رہے گا تو اس وقت قیامت قائم ہو جائے گی۔

۱۰۷۴۵- احمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد بن ولید، اسحاق بن اسرائیل ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے ایک ولی اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ ہائے نفس ہائے نفس تیری وجہ سے میں ہلاک ہو گیا ہوں۔

۱۰۷۴۶- احمد بن اسحاق، حسن بن ہارون، سلیمان بن داؤد شاذکونی، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے حسن کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو تمہاری خلقت ابدی ہے لیکن ماں کے بطن سے دنیا کے بطن میں اور پھر اس سے قبر کے بطن میں ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف انتقال کے مانند ہے۔

۱۰۷۴۷- احمد بن اسحاق، حسن بن ہارون، سلیمان کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ انسانی زندگی صرف تین دن ہے، گزشتہ دن رخصت ہونے والے حکیم کی مانند ہے اور کل آئندہ کا آنا غیر یقینی ہے، نیز فرمایا حضرت فاروق اعظم کا ارشاد ہے اے لوگو صدق اختیار کرو کیونکہ اسی میں تمہاری نجات ہے۔

۱۰۷۴۸- عثمان بن محمد عثمانی، حسن بن سفیان، عبید بن شریک، ابراہیم سعید کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ چالیس روز تک اخلاص سے عبادت کرنے والے کے قلب کو حکمت سے روشن کر دیا جاتا ہے اور اسے حکمت کی آنکھیں اور زبان عطاء کی جاتی ہے جس کے ذریعے اس کے عیوب اس پر منکشف ہوتے ہیں، نیز فرمایا اے لوگو علم غیر نافع اور ظالم بادشاہ تمہارے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہیں۔

۱۰۷۴۹- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن ولید، محمد بن جہضم کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ نعمت پر نعمت الٰہی ہونے کی وجہ سے شکر ادا کرنے والا انسان شاکر ہے۔

۱۰۷۵۰- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، محمد بن ولید، محمد بن جہضم کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ زہری سے زہد فی الدنیا کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا حلال پر شکر اور حرام سے صبر کا نام زہد فی الدنیا ہے۔

۱۰۷۵۱- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، رجاء بن صہیب کے سلسلہ سند سے علی بن ابی علی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن عیینہ نے ہم سے فرمایا گزشتہ زمانہ کے شریر آج کے اہل خیر سے اچھے تھے۔

۱۰۷۵۲- محمد بن علی بن حبیش، اسحاق بن عبداللہ بن سلمہ، محمد بن عمرو بن عباس کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار امیر المؤمنین ہارون نے ابواسحاق فزاری سے کہا کہ آپ کا تو عرب میں ایک مقام ہے، انہوں نے فرمایا قیامت کے دن یہ عذاب الٰہی سے نہیں بچا سکے گا۔

۱۰۷۵۳-ابونضر بن قہیار، عیاش بن محمد بن معاذ، علی بن حسن بن ابی حسینی، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ قیامت کے روز تین شخص بڑے نادم ہوں گے (۱) آقا جو اعمال میں اپنے غلام سے مؤخر ہوگا (۲) مال سے صدقہ کئے بغیر دنیا سے جانے والا (۳) عالم جس سے دوسروں نے نفع حاصل کیا اور اس نے خود اپنے علم سے نفع حاصل نہیں کیا۔

۱۰۷۵۴-محمد بن علی، یعقوب بن حجر عسقلانی، احمد بن شیبان کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اصحاب حدیث تین قسم پر ہیں (۱) بادشاہ کے تابعدار (۲) ناکام ہونے والے (۳) دنیا سے چلے جانے والے۔

۱۰۷۵۵-حسن بن عبداللہ بن سعید، احمد بن حسین کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن فہد کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان نے ایک شخص کو اپنے ساتھیوں سے بداخلاقی سے پیش آتے ہوئے دیکھ کر فرمایا اے لوگو یہ کتے والی حرکت چھوڑ دو۔

۱۰۷۵۶-سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، ابراہیم بن بشار، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے سعد بن ابی وقاص کا قول نقل کیا ہے کہ نیک دوست دشمن سے حفاظت کا ذریعہ ہوتے ہیں۔

۱۰۷۵۷-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ حرام، گناہ اور مشتبہ کاموں سے اجتناب کا نام تقویٰ ہے۔

۱۰۷۵۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے ابو حازم کا قول نقل کیا ہے کہ قبولیت دعا کے مقابلہ میں محرومیت دعا سے مجھے زیادہ خوف ہے۔

۱۰۷۵۹-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ حمیدی، سفیان، ابوموسیٰ اسرائیل کے سلسلہ سند سے حسن کا قول نقل کیا ہے کہ انسان معاصی کی وجہ سے ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔

۱۰۷۶۰-محمد بن بشر، حمیدی، سفیان، ابوموسیٰ اسرائیل کے سلسلہ سند سے ابو حازم کا قول نقل کیا ہے کہ کبھی معاصی انسان کے لئے بہتر اور نیکی اس کے لئے مضر ہوتی ہے۔

۱۰۷۶۱-محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، ابوزرعہ، عبداللہ بن محمد کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ مالک بن مغول نے ایک بار مجھ سے فرمایا، زمانہ کے سامنے احتیاط سے چلو۔

۱۰۷۶۲-ابواحمد غطریفی، ابونعیم بن عدی، یزید بن عبدالصمد دمشقی، سلیمان بن ایوب کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں اسی بار موقف پر حاضر ہوا ہوں۔

۱۰۷۶۳-ابواحمد غطریفی، محمد بن موسیٰ حلوانی، محمد بن ایوب کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ بشر بن منصور نے مجھے لوگوں سے تعلقات کم رکھنے کا مشورہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اس سے قیامت کے روز ناکامی کی صورت میں شرم ہماری کم ہوگی۔

۱۰۷۶۴-ابواحمد غطریفی، ابوبکر ذہلی، محمد بن یزید بن معاویہ، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے مساور وراق کا قول نقل کیا ہے کہ کم افراد پر مشتمل مجالس زیادہ نفع مند ہوتی ہیں۔

۱۰۷۶۵-ابواحمد غطریفی، ابن داہر وراق غلابی، ابراہیم بن بشار، سفیان کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص دریا میں کشتی کے ٹوٹنے کی وجہ سے وہ شخص ایک جزیرہ میں پہنچ گیا۔ اس نے اس جزیرہ میں تن تنہا اکل وشرب کے بغیر تین روز گزارے، اس پر اس نے تمثیل کے طور پر شعر کہا (۱) کوے کے جوان ہونے کے وقت اپنے گھر پہنچ گیا اور کڑوا درخت حلیب دودھ کی مانند ہوگیا، غیب سے اس کے جواب میں شعر کہا گیا، امید ہے کہ اس کرب وپریشانی کے بعد تمہیں طویل فرحت حاصل ہوگی۔ اس کے بعد اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو ایک کشتی کھڑی تھی اہل کشتی نے اسے سوار کرلیا اور پھر اسے خیر کثیر حاصل ہوئی۔

۱۰۷۶۶- ابو جعفر محمد بن عبداللہ بن محمد قاسانی، حسین بن ابراہیم بیہقی، ابراہیم بن علی ذہلی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یحییٰ کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ایک شخص نے ابن عیینہ سے اپنی بیوی کی نافرمانی کی شکایت کی، ابن عیینہ نے کچھ دیر تامل کرنے کے بعد فرمایا تم نے حصول عزت کی نیت سے اس سے شادی کی ہوگی؟ اس نے کہا کہ ہاں، ابن عیینہ نے فرمایا عزت کا طالب ذلت اور مال کا طالب فقر میں مبتلا کیا جاتا ہے لیکن دین کے طالب کے پاس مال وعزت دونوں چیزیں جمع ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد ابن عیینہ نے فرمایا ایک بار محمد، ابراہیم، عمران اور میں جمع ہوئے، محمد ہم میں سب سے بڑے اور عمران سب سے چھوٹے اور میں درمیانہ تھا۔ ہم میں سے محمد نے حسب میں رغبت کرتے ہوئے کسی ذی نسب عورت سے شادی کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ان کی شادی ایسی خاتون سے ہوئی جو نسب میں ان سے اعلیٰ تھی اللہ نے ان کو ذلت میں مبتلا کر دیا اور عمران نے مالدار خاتون سے شادی کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ان کی شادی ایک بڑے مالدار گھرانہ میں ہوگئی تو اللہ نے ان کو فقر میں مبتلا کر دیا، اسی اثناء میں معمر بن راشد میرے پاس آئے، میں نے ان کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا کہ انسان کو صاحب دین اور قلیل مال والی عورت سے شادی کرنی چاہیے، چنانچہ میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ نے مجھے عزت و مال دونوں چیزیں عطا فرما دی۔

۱۰۷۶۷- ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعید کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایمان قول وعمل کے مجموعے کا نام ہے۔ ان سے ایمان میں کمی زیادتی کا سوال کیا گیا تو انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا یہ بات قرآن سے ثابت ہے۔

۱۰۷۶۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عمرو باہلی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں مسجد جا کر لوگوں میں چکر لگاتا تھا، جب مجھے کوئی ضعیف العمر شخص نظر آتا تو میں اس کے پاس بیٹھ جاتا لیکن اب ان بچوں نے مجھے گھیر لیا، پھر انہوں نے حسب ذیل شعر پڑھا، گھر ایسے ویران ہو گئے کہ دوبارہ ان کے آباد ہونے کی امید نہیں ہے۔

۱۰۷۶۹- ابوبکر محمد بن جعفر غندر، محمد بن جعفر بن سہل عسکری کے سلسلہ سند سے عباس ترقفی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن عیینہ نے اصحاب سے سوال کیا کہ تم میں کوئی مصری ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا ابن عیینہ نے فرمایا لیث بن سعد کا کیا ہوا؟ لوگوں نے جواب دیا وہ دنیا سے رخصت ہو گئے پھر ابن عیینہ نے سوال کیا تم میں کوئی رملی ہے انہوں نے کہا کہ ہاں ابن عیینہ نے فرمایا ضمرۃ بن ربیعہ رملی کا کیا ہوا لوگوں نے جواب دیا کہ وہ بھی دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں، پھر فرمایا کہ تم میں کوئی حمصی ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا، ابن عیینہ نے فرمایا بقیہ بن ولید کا کیا ہوا؟ لوگوں نے جواب دیا کہ وہ بھی دنیا سے کوچ کر گئے ہیں۔ اس کے بعد ابن عیینہ نے رو کر مذکورہ شعر پڑھا۔

۱۰۷۷۰- احمد بن محمد بن موسیٰ، ابوبکر بن درید، حسن بن فرج، یحییٰ بن یونس کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت علی سے ارشاد خداوندی "ان اللہ یامر بالعدل والاحسان" کی تفسیر پوچھی گئی تو فرمایا عدل سے انصاف اور احسان سے تفضل مراد ہے نیز ان سے سوال کیا گیا کہ اللہ نے اپنا نام مومن کیوں رکھا جواب میں فرمایا کہ مطیع شخص کو عذاب سے امن دینے کی وجہ سے نام رکھا گیا۔

۱۰۷۷۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابی، سہل بن عبداللہ، ابو توبہ الربیع بن نافع کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت عمر نے عبداللہ بن ارقم سے فرمایا، بیت المال کی اشیاء ہر ماہ بلکہ ہر جمعہ تقسیم کرتا ہوں، حضرت طلحہ نے عرض کیا کہ امیر المومنین اگر آپ کچھ مال آنے والی ضروریات کے لئے رکھیں تو میرے خیال میں بہتر ہوگا، حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ ایک شیطانی بات ہے جس کے فتنہ سے اللہ نے میری حفاظت فرمائی کیا میں مستقبل میں پیش آنے والے خوف کی وجہ سے حال میں اللہ کی نافرمانی کرلوں؟ میں لوگوں کے لئے وہ چیز تیار کروں گا جو اللہ کے رسول نے تیار کی اور وہ بحکم قرآنی تقویٰ اختیار کرنا ہے جس کے بعد اللہ راہیں کھول دیتا ہے۔

۱۰۷۷۲- عبداللہ بن محمد، ابی، سہل بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابو توبہ الربیع کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ سے قول باری تعالیٰ "لقد انزلنا الیکم کتابا فیہ ذکرکم افلا تعقلون" کی تفسیر پوچھی گئی تو فرمایا اس میں لوگوں کو یہ دعوت دی گئی ہے کہ نزول قرآن سے

قبل تم جن اخلاق ذمیمہ میں مبتلا تھے اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر قرآن نازل فرما کر ان کی جگہ تمہیں مکارم اخلاق (ہمسایہ سے حسن سلوک ،عہد کی حفاظت ،صدق اور امانت کی ادائیگی وغیرہ) عطاء کئے، کیا تم اس میں غور نہیں کرتے ہو؟ نیز امام مجاہد نے فرمایا قرآنی آیت" ورفعنا لک ذکرک " کی تشریح میں فرمایا اللہ فرمارہے ہیں اے میرے محبوب میرے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر ضرور ہوگا جیسا کہ اذان میں ہے۔

۱۰۷۷۳-محمد بن محمد بن عبداللہ جرجانی، عبیداللہ جعفر خاقانی، خلف بن عمرو عکبری، سعید بن منصور کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن عیینہ مکہ تشریف لائے، وہاں پر آل منکدر کا ایک مفتی موجود تھا، ابن عیینہ وہاں فتویٰ دینے لگے۔ مفتی نے لوگوں سے کہا یہ کون ہمارے شہر میں آکر فتویٰ دینے لگا ہے؟ ابن عیینہ نے اس کو لکھا عمرو بن دینار عن ابن عباس کی سند سے مجھے روایت ملی ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ میرا دشمن میرا ہی عمل کرے گا۔ چنانچہ منکدر مفتی اپنی حرکات سے باز آ گیا۔

۱۰۷۷۴-محمد بن اسحاق، ابراہیم، مسیح بن حاتم عکلی، کے سلسلہ سند سے ولید بن عمرو جدعانی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن عیینہ نے مکہ میں لوگوں کے ایک گروہ میں ایک شخص سے سانپ کی حدیث بیان کرنے کو کہا۔ چنانچہ اس نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص شکار کے لیے گیا، جنگل میں ایک جگہ سے سانپ نکل کر اپنی دم پر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا، سانپ نے اس شخص سے کہا تم مجھے امان دو واللہ تمہیں امان دے گا، اس شخص نے سانپ سے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے والوں میں سے ہوں، پھر اس نے سانپ سے پوچھا کس کے خوف سے تم مجھ سے امان کا مطالبہ کر رہے ہو؟ اس نے کہا کہ تمہارے پیچھے والے شخص کے خوف سے اگر وہ مجھ پر قادر ہو گیا تو میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا پھر اس نے سانپ سے سوال کیا کہ تم کہاں پناہ لو گے؟ اس نے کہا تمہارے پیٹ میں اس نے سانپ کے سامنے منہ کھول دیا، سانپ اسی وقت اس کے بطن میں چلا گیا۔ اس کے بعد گردن میں تلوار لٹکائے ایک شخص آیا اور اس نے شکاری سے سانپ کے بارے میں پوچھا شکاری نے کہا واللہ مجھے اس کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہے۔ وہ شخص واپس چلا گیا اس کے بعد سانپ نے شکاری سے کہا دو چیزوں میں سے ایک اختیار کرلو (۱) تمہارے قلب میں سوراخ کر کے میں تمہیں قتل کر دوں (۲) تیرے جگر کو پھاڑ دوں؟ شکاری نے کہا تم کیسی بات کرتے ہو سانپ نے کہا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ میں تمہارے باپ آدم کا دشمن ہوں، ہمیشہ جاننے والے سے نیکی کرو اس کے بعد شکاری پہاڑ کے دامن میں آ گیا۔ وہاں پر اسے ایک انتہائی حسین وجمیل انسان نظر آیا اس شکاری نے اس کے سامنے سارا واقعہ بیان کیا، اس حسین شخص نے اس شکاری کو ایک چیز دے کر کہا اسے کھالو اس نے کھالیا جس کے بعد اس کے لب پھڑ کنے لگے پھر اس نے اسے دوسری چیز دے کر کہا، اسے بھی کھالو، اس شکاری نے اسے بھی کھالیا اس کے بعد سانپ ٹکڑوں کی صورت میں اس کے پیٹ سے باہر آ گیا، اس نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں نیکی ہوں اس کے بعد وہ اس کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

۱۰۷۷۵-محمد بن ابراہیم بن احمد ابو طاہر، ابو نصر محمد بن حجاج سلمی، مقری، احمد بن علاء کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن عبدالحمید حمانی کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ایک بار سفیان نے ایک بڑی مجلس میں ایک شخص سے حدیث الحیۃ (سانپ کی حدیث) بیان کرنے کو کہا۔ چنانچہ ایک ضعیف العمر شخص نے لوگوں کے سہارے کھڑے ہو کر حدیث بیان کرنا شروع کی، محمد بن حمیر نامی ایک شخص جو دن کو روزے رکھنے اور شب میں تہجد پڑھنے والا تھا شکار کے لئے گیا۔ اچانک اس کے سامنے ایک سانپ آ گیا اور ان دونوں کے درمیان گزشتہ روایت کی مثل مکالمہ ہوا، بالآخر سانپ نے اسے قتل کرنے کی کوشش کی، پھر نیکی نے حسین وجمیل شخص کی صورت میں اس کی جان بچائی جس سے معلوم ہوا کہ انسان کی نیکی کبھی ضائع نہیں جاتی۔

۱۰۷۷۶-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسین، ابو عبداللہ رازی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل

کیا ہے کہ اے لوگو عوام الناس کے ساتھ خیر خواہی سب سے افضل عمل ہے۔ اگر آسمان سے فرشتہ اتر کر تمام لوگوں کے جنتی اور میرے دوزخی ہونے کی خبر دے تو میں اس پر راضی ہو جاؤں گا۔

۱۰۷۷۷- محمد بن علی، احمد بن حسین بن طلاب، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے مروان بن محمد کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ابن عیینہ نے ایک مسئلہ کے جواب میں لا ادری فرمایا۔

۱۰۷۷۸- محمد بن علی، احمد بن حسین، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے مروان کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ابن عیینہ نے ایک مفتی کو احمق کہا۔

۱۰۷۷۹- محمد، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے احمد بن ابی داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے سامنے ایک جنازہ پر ابن عیینہ سے سوال کیا گیا۔ انہوں نے جواب میں فرمایا لا احسن نیز ایک سوال کے جواب میں فرمایا اہل شام سے پوچھو کیونکہ وہ ہم سے بڑے عالم ہیں۔

۱۰۷۸۰- محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، اسماعیل بن اسرائیل، ابو محمد لؤلؤی کے سلسلہ سند سے عمرو بن عثمان رقی کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ابن عیینہ سے ایک شخص نے ایمان میں کمی زیادتی کا سوال کیا۔ ابن عیینہ نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا کہ بعض مرتبہ ایمان کم ہوتے ہوتے بالکل سلب ہو جاتا ہے۔

۱۰۷۸۱- سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے حمیدی کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ سے کہا گیا کہ بشر مریسی کہتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ اپنا دیدار کرائے گا۔ ابن عیینہ نے کہا بحکم قرآن قیامت کے روز ایک گروہ دیدار الٰہی سے محروم کیا جائے گا، اگر قیامت کے روز سب کو دیدار الٰہی کرایا جائے گا تو پھر اولیاء کو اعداء اللہ پر کس وجہ سے فضیلت حاصل ہوگی۔

۱۰۷۸۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق عباس بن ابی طالب کے سلسلہ سند سے ابو بکر عبدالرحمٰن بن عفان کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ نے میرے سامنے بشر مریسی پر سخت نکیر کرتے ہوئے فرمایا تقدیر و اعتزال کے سلسلہ میں ہم ان سے کھلم کھلا اختلاف کرتے ہیں۔

۱۰۷۸۳- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ کے سلسلہ سند سے مسیب بن واضح کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ سے زہد کے بارے میں سوال کیا۔ ابن عیینہ نے فرمایا حرام سے اجتناب کا نام زہد ہے۔

۱۰۷۸۴- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، سفیان بن وکیع کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ محمد بن منکدر سے سوال کیا گیا کہ آپ کی کیا خواہش ہے؟ انہوں نے فرمایا دو مسلمانوں کی آپس میں صلح کرانا۔

۱۰۷۸۵- ابی، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، اسحاق بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند روایت کیا ہے۔

۱۰۷۸٦- ابی، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن عباد مکی، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے مساور وراق کا قول نقل کیا ہے کہ میں کسی سے محبت کا اظہار کر کے اس کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔

۱۰۷۸۷- ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن معدان، ابراہیم بن سعید کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ منکدر نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی، لوگوں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھ لی؟ انہوں نے فرمایا میں کسی کو رحمت الٰہی سے محروم خیال نہیں کرتا۔

۱۰۷۸۸- ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، علی بن جعد، سفیان، حکم بصری کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ میری نماز کی اصلاح کرنے والے کا میں شکر ادا کرتا ہوں۔

۱۰۷۸۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابی، سہل بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابو توبہ الربیع کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ سے اس قول کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں کے نزدیک تلاوت قرآن سب سے افضل عمل ہوگا کے بارے میں سوال کیا گیا؟ ابن عیینہ نے فرمایا یہ بات اپنی جگہ صحیح ہے نیز ابن عیینہ سے قول علی کہ لوگوں کو رحمت الٰہی سے مایوس نہ کرنے اور معاصی کی اجازت نہ دینے والا انسان ہی حقیقت

میں فقیہ ہے کے بابت دریافت کیا گیا۔ ابن عیینہ نے اس کی بھی تصویب فرمائی۔ ابن عیینہ نے عبد اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ دو چیزیں نجات اور دو ہی چیزیں ہلاکت کا ذریعہ ہیں، دو چیزیں نجات کا ذریعہ بننے والی یہ ہیں (۱) مستقبل میں اطاعت الٰہی کی نیت کرنا (۲) حرام سے اجتناب کرنا اور دو چیزیں ہلاکت کا ذریعہ بننے والی ہیں (۱) تکبر (۲) رحمت الٰہیہ سے مایوسی۔ نیز سفیان ہی کا قول ہے رحمت الٰہی سے مایوسی اور عذاب الٰہی سے بے خوفی کبیرہ گناہ ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے یہ چند آیات تلاوت فرمائی (ترجمہ) سن لو خدا کے داؤ سے وہی لوگ نڈر ہوتے ہیں جو خسارہ پانے والے ہیں (از اعراف ۹۹) (ترجمہ) (اور جان رکھو کہ) جو شخص خدا کے ساتھ شرک کرے گا خدا اس پر بہشت کو حرام کر دے گا (از مائدہ آیت ۷۲) (ترجمہ) خدا کی رحمت سے بے ایمان لوگ نا امید ہوتے ہیں (از یوسف ۸۷) (ترجمہ) (ابراہیم نے) کہا خدا کی رحمت سے میں مایوس کیوں ہونے لگا اس سے مایوس ہونا گمراہوں کا کام ہے (از حجر آیت ۵۶)۔

ابن عیینہ سے سوال کیا گیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تقویٰ سب سے مشکل چیز ہے ابن عیینہ نے فرمایا یہ درست ہے کیونکہ جاہل کے لئے تقویٰ اختیار کر کے اس کے مقتضی کے مطابق عمل کرنا بہت مشکل ہے ابن عیینہ کا قول ہے کہ متقی لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) غیر معلوم سوال کا جواب لا اعلم سے دینے والے صرف معلومات کے وقت بولتے ہیں (۲) جو نیکی پر تعریف اور برائی پر مذمت کرتے ہیں اسی تقویٰ کے بارے میں اللہ نے اہل کتاب سے لوگوں کے سامنے ظاہر کرنے کا عہد لیا تھا دونوں قسموں میں سے تقویٰ کی یہ قسم اشد و افضل ہے اور اس کے حامل کم افراد ہیں۔

۱۰۷۹۰- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق عبد الجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار کے سلسلہ سند سے عبید بن عمیر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ان کے پاس تشریف لائے اور آپ کا نام پکار کر ان سے سوال کیا گیا کہ اے فلاں کیا تم نے اللہ کے وعدہ کو سچا دیکھ لیا؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا یہ لوگ سنتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں تمہاری طرح یہ بھی سنتے ہیں۔

۱۰۷۹۱- عبد اللہ بن محمد بن ضمی، احمد بن عبد العزیز جوہری، زکریا بن یحییٰ منقری، اصمعی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ لوگوں نے ابن عروہ سے مدینہ نہ آنے کی وجہ پوچھی، فرمایا مدینہ میں صرف نعمت پر حسد کرنے پر خوش ہونے والے باقی رہ گئے۔

۱۰۷۹۲- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن مصعب، ابو عباس احمد بن محمد زاہد، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو نطفہ سے پیدا نہ ہونے کی وجہ سے خاتون کی ضرورت نہیں تھی۔

۱۰۷۹۳- ابو محمد بن حیان، مسلم بن عصام، عبد الرحمٰن بن عمر بن رستہ کے سلسلہ سند سے ایک شخص کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن عیینہ سے تقویٰ کے بارے میں سوال کیا گیا، فرمایا تقویٰ تک پہنچانے والے علم کا حصول (۱) نیز فرمایا ایک گروہ میرے نزدیک تقویٰ خاموشی اور قلت تکلم کا نام ہے لیکن متکلم عالم خاموش جاہل سے افضل اور بڑا متقی ہے۔

۱۰۷۹۴- ابو بکر بن مالک عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، سفیان کے سلسلہ سند سے داؤد بن سابور کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے خواب میں آپ ﷺ کو دیکھا تو بادام کے ستو کی شراب کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا یہ عیاش لوگوں، فروۃ اور اس کے ساتھیوں کی شراب ہے۔[1]

۱۰۷۹۵- ابو بکر، عبد اللہ، ابی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے سامنے ایک شخص کی تعریف کی گئی تو آپ نے فرمایا موت کو یاد کرتا ہے یا نہیں۔ عرض کیا نہیں، فرمایا: بس: وہ بھی صحیح نہیں جو تم کہہ رہے ہو۔[2]

۱۰۷۹۶- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، محمد بن عباد وابو معمر، سفیان، عمر بن دینار کے سلسلہ سند سے عبید اللہ بن باباہ کا قول نقل کیا ہے کہ

۱۔ الزهد لابن المبارک ۲/۵۵ والعلل المتناهية ۲/۱۸۹. وتاريخ بغداد ۹/۳۸۱.

۲۔ السنن الکبری للبیهقی ۱۰/۲۲۸. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۳/۲۲۶. ومجمع الزوائد ۱۰/۳۰۹. والدر المنثور ۳/۲۳۹. واتحاف السادة المتقين ۱۰/۲۲۹.

فرمان رسول ہے اے لوگو! گویا میں تمہیں دوزخ کے سامنے بلند ٹیلہ پر دونوں زانوؤں کے بل بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں۔[1]

۱۰۷۹۷-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی عبدالرحمن بن مہدی، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے ابن ابی نجیح کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد نے فرمایا لوگوں کی تعلیم سے قبل ہمیں تعلیم دی گئی، ہمارے نزدیک سب سے افضل تین چیزیں ہیں (۱) غصہ اور عدم غصہ دونوں حالتوں میں حکمت کی بات کہنا (۲) فقر میں غنی کا قصد کرنا (۳) ظاہر و باطن میں اللہ سے ڈرنا۔

۱۰۷۹۸-ابوبکر، عبداللہ، ابی، سفیان کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت لقمان سے سوال کیا گیا کہ سب سے برا انسان کون ہے؟ فرمایا کہ لوگوں کے سامنے گناہ کرنے والا۔

۱۰۷۹۹-ابوبکر، عبداللہ، ابو معمر، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے حضرت عثمان کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو اگر تمہارے قلوب پاک ہو جائیں تو تم کبھی کلام اللہ سے سیر نہ ہو اور میں یومیہ خواہش کر کے دیکھ کر قرآن کی تلاوت کرتا ہوں۔ ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے ابوبکر، عبداللہ، ابو معمر، جریر بن عبدالحمید، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو علم حاصل کر کے اسے مضبوطی سے پکڑ لو، ہنسی مذاق کر کے قلوب میں قساوت مت پیدا کرو۔

۱۰۸۰۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، نصر بن علی، سفیان بن عیینہ، عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی بیت المال کی اشیاء ہفتہ میں ایک بار تقسیم فرماتے تھے۔ ایک بار تقسیم کے بعد بیت المال سے ایک چپاتی نکلی، حضرت علی نے اس کے سات حصے کر کے لشکروں کے امیروں میں تقسیم فرما دیئے۔

۱۰۸۰۱-مؤلف کتاب نے ابوبکر بن مالک، عبداللہ، ابی، ابن عیینہ مالک کے سلسلہ سند سے عون کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ہم نے ام درداء سے سوال کیا کہ ابوالدرداء کے نزدیک سب سے افضل عبادت کون سی تھی، فرمایا تفکر۔

۱۰۸۰۲-ابوبکر، عبداللہ، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے ابودرداء کا قول نقل کیا ہے کہ انسان کو مؤمن کی آہ سے ڈرتے رہنا چاہیے۔

۱۰۸۰۳-ابوبکر، عبداللہ، سفیان بن وکیع، سفیان بن عیینہ، حصین کے سلسلہ سند سے سالم بن ابی جعد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت عمر نے نعمان بن مقرن کو لشکر کا عامل بنا دیا نعمان نے بذریعہ خط حضرت عمر کو لکھا کہ اے امیر المؤمنین مجھے امارت کے بجائے مجاہدین کے قافلوں کے ساتھ بھیج دیجئے کیونکہ لشکر کو بنی اسرائیل کے گرجوں کی طرح دن میں دو بار مزین اور آراستہ کیا جاتا ہے حضرت عمر نعمان کی وفات کے بعد اس واقعہ کو یاد کر کے روتے تھے۔

۱۰۸۰۴-ابوبکر، عبداللہ، ابی، سفیان کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ابوذر حضرت عیسیٰ کے بہت مشابہ تھے۔

۱۰۸۰۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابی، سہل بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابوتوبہ الربیع کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ سے قول باری تعالیٰ "تتجافی جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفا و طمعا" الخ کے بابت پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اس سے نماز مکتوبہ میں قرآن کی تلاوت مراد ہے، جیسا کہ قرآن کی دیگر آیات سے واضح ہے نیز فرمان نبوی ہے قول سے افضل کوئی صدقہ نہیں ہے، اور تلاوت قرآن سب سے افضل قول ہے نیز ابن مسعود کا قول ہے زبان پر لا الہ الا اللہ کے جاری ہونے سے کوئی شے افضل نہیں ہے۔

۱۰۸۰۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابی، سہل بن عبداللہ چند اصحاب کے سلسلہ سند سے ابوتوبہ الربیع کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ سے اللهم صلى على محمد و على آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد کی بابت سوال کیا گیا انہوں نے فرمایا واقعی اللہ نے دیگر انبیاء کی طرح امت محمدیہ کو اس فضیلت سے نواز دیا جیسا کہ قرآنی آیت سے متشرح

---

[1] الدر المنثور ۲۷۹/۳، ۳۶/۶. واتحاف السادة المتقين ۴۵۳/۱۰. وتفسير ابن كثير ۲۵۵/۷. وتفسير القرطبي ۱۷۴/۱۶.

ہوتا ہے (ترجمہ) وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی (از احزاب ۴۳) (ترجمہ) خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں (از احزاب ۵۶)۔

۱۰۸۰۷ ابومحمد بن حیان، احمد بن جعفر بن جمال، احمد بن منصور زاج، ابن جمیل کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک حکیم نے ایک قوم سے کہا اللہ کے دیکھنے اور فرشتوں کے لکھنے کے یقین کے ساتھ بات کرو۔

۱۰۸۰۸- ابومحمد، ابویعلیٰ شمکی، حسن بن اسود، قضیہ کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ عبادت زہد کے ذریعے، زہد فقہ کے ذریعے فقہ صبر کے ذریعے کامل ہوتا ہے۔

۱۰۸۰۹- ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن معدان، ابراہیم جوہری کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ نفس سے واقف عالم تعریف سے دھوکہ نہیں کھاتا۔

۱۰-۱۰۸- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی الحواری، ابوبسری کے سلسلہ سند سے منصور بن عمار کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن عیینہ، فضیل اور ابن مبارک کی باہم نشست میں ابن عیینہ پر کچھ دیر، ابن مبارک پر مسلسل اور فضیل پر بے تحاشہ گریہ طاری رہا۔ میں نے ابن عیینہ سے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ گریہ غم کے لئے زائل ثابت ہوتا ہے کیونکہ کچھ آنسوؤں کے نکلنے کے بعد قلب کو استراحت مل جاتی ہے۔

۱۰۸۱۱- ابومحمد بن حیان، ابوعباس ہروی، عباس بن محمد، محمد بن جعفر کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ شرف نے مجھے ہلاک کر دیا، دوسرے نے کہا کہ اگر تقویٰ ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔

۱۰۸۱۲- ابومحمد بن حیان، ابوعباس ہروی، عباس بن محمد، محمد بن جعفر کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے کہا مجھے شرف نے ہلاک کر دیا دوسری نے کہا کہ تقویٰ ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔

۱۰۸۱۳- ابومحمد، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ کامل طور پر محبت الٰہی کے بعد ہی دین کی حقیقت نصیب ہوتی ہے۔ قرآن سے محبت کرنے والا درحقیقت اللہ سے محبت کرنے والا ہے۔

۱۰۸۱۴- ابومحمد، احمد بن محمد بن سعید ہمیشی احمد بن عبدۃ، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے حسن کا قول نقل کیا ہے کہ آخرت میں متکبر انسان کا بہت برا حال ہوگا۔

۱۰۸۱۵- ابومحمد، احمد بن حسین حزاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عیسیٰ بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک کوئی شخص کے گناہ کرنے پر اس کے ہمسایہ نے اس گناہ سے حفاظت کے شکر میں ایک غلام آزاد کر دیا، اسی طرح مکہ میں بارش کے موقع پر گھر محفوظ رہنے کے شکر میں عبدالعزیز بن ابی رواد نے باندی آزاد کر دی۔

۱۰۸۱۶- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز بن ابوعبید کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ قرآن انسان کے لئے بڑی دولت ہے، اس کے حصول کے بعد انسان کو کسی دنیاوی شے پر نظر نہیں رکھنی چاہیے۔

۱۰۸۱۷- عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ، احمد بن منصور مروزی، احمد بن جمیل کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار طواف کے دوران ایک عالم کبیر ہمیں نظر آئے، ہم ان کے پیچھے ہو لئے، طواف سے فارغ ہو کر انہوں نے نماز ادا کی اور پھر قبلہ رخ ہو کر دعا کی اس کے بعد ہم سے فرمایا اللہ فرما رہا ہے کہ میں بادشاہ ہوں اور تمہیں بھی اس کی دعوت دیتا ہوں۔ پھر انہوں نے کچھ دیر دعا کر کے فرمایا اللہ کہتا ہے کہ میں حی لایموت ہوں اور میں تمہیں بھی اس کی دعوت دیتا ہوں۔ پھر اسی طرح کچھ دیر کے بعد فرمایا اللہ کہہ رہا ہے کہ میرے ارادہ سے کوئی چیز باہر نہیں ہے اور میں تمہیں بھی اس کی دعوت دیتا ہوں۔ اس کے بعد وہ بزرگ غائب ہو گئے، میرے استفسار پر سفیان

نے فرمایا وہ حضرت خضر یا کوئی ابدال ہونگے۔

۱۰۸۱۸-عبداللہ بن محمد، جعفر بن احمد بن فارس، محمد بن نعمان کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اغنیاء کی طرح زندگی گزار کر فقراء کی طرح مرنا انسان کے لئے سب سے بہتر ہے لیکن ایسے افراد بہت کم ہیں۔

۱۰۸۱۹-ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، یحییٰ بن عثمان، بقیہ بن ولید کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بذریعہ وحی بتایا کہ سب سے پہلے مرنے والا شیطان ہے کیونکہ اس نے سب سے پہلے میری نافرمانی کی تھی اور میرے نزدیک گناہگار انسان مردہ ہے۔

۱۰۸۲۰-ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسین بن عبدالرحمٰن، محمد بن قاسم عنبری کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میرے سامنے ایک اعرابی طواف ونماز سے فارغ ہوکر یوں دعا کر رہا تھا کہ اے باری تعالیٰ آپ کے سامنے میں سب سے بڑا ذلیل ہوں اور میں آپ کے عفو کا سب سے زیادہ مستحق ہوں، میری نیکی اور معاصی سے آپ بخوبی واقف ہیں، اے باری تعالیٰ میں ذلیل میں آپ کے سامنے عاجز ہوں، میں ہر لمحہ آپ کے سامنے محتاج ہوں، اس لئے مؤدبانہ معافی کی درخواست کرتا ہوں، ابن عیینہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی دعا بہت پسند آئی۔

۱۰۸۲۱-ابی، ابوحسن، ابوبکر، جعفر اَدمی، سفیان بن عیینہ، محمد بن ابان کے سلسلہ سند سے زید سلمی کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے آپ اعلان کروایا کرتے تھے اے لوگو! ضرور بالضرور موت تمہاری شقاوت یا سعادت کا پیغام لے کر آنے والی ہے۔

۱۰۸۲۲-محمد بن احمد بن عمر، ابی، عبداللہ بن محمد بن سفیان، اسحاق بن اسماعیل، ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت عمر نے ایک شخص کی پکی عمارت پر فرمایا مجھے اس امت کے افراد سے فرعون وہامان والے کاموں کی امید نہیں تھی۔

۱۰۸۲۳-ابی وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان، احوص بن حکیم کے سلسلہ سند سے راشد بن سعد کا قول نقل کیا ہے کہ حمص میں ابودرداء کا پکا چھجہ بنوانے پر حضرت عمر نے ان کو خط کے ذریعے لکھا کہ یہ کام تو رومیوں کا تھا اللہ نے تو اس کے ختم کرنے کا حکم دیا لہٰذا میرے اس خط کے بعد تم دمشق چلے جانا۔

۱۰۸۲۴-محمد بن احمد بن ابان، ابی، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ابراہیم بن راشد، ابوربیعہ بن عوف، سفیان کے سلسلہ سند سے بعض حکماء کا قول نقل کیا ہے کہ کل زمانہ تین دنوں پر محیط ہے (۱) گزشتہ دن جس نے انسان کے لئے عبرت اور موعظہ دونوں چیزیں چھوڑیں (۲) آج کا دن جس کا تجھے طویل انتظار تھا اور جو تجھ سے جلد کوچ کرنے والا ہے (۳) کل آئندہ جس کی آمد غیر یقینی ہے۔

۱۰۸۲۵-محمد، ابی، عبداللہ، اسحاق، سفیان نے ہمارے شیوخ میں سے ایک شخص سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ایک شخص کو تین چیزوں کی وصیت کی (۱) کثرت سے موت کی یاد (۲) دعاء کرنا (۳) شکر، کیونکہ شکر نعمت میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔[1]

۱۰۸۲۶-محمد، ابی، عبداللہ، قاسم بن ہاشم، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ صبر کی عطاء انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے کیونکہ یہی دخول جنت کا سبب بنے گی۔

۱۰۸۲۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابی، سہل بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابوتوبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ سے فضیلت علم کے بارے میں سوال کیا گیا، انہوں نے فرمایا قرآن کی متعدد آیات سے علم کی فضیلت اور اس پر عمل کرنا منشرح ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) پس جان رکھو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے بعد عمل کا حکم دیتے ہوئے فرمایا (ترجمہ) اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لئے بھی (از محمد آیت ۱۹) نیز ابن عیینہ سے نعمت کے ملنے اور نہ ملنے میں سے کونسی نعمت بڑی ہے کے

۱۔ كتاب الشكر لابن أبي الدنيا ۷۹.

بابت سوال کیا گیا۔ فرمایا نعمت کا نہ ملنا بڑی نعمت ہے کیونکہ اس میں ابتلا سے انسان کی حفاظت ہوتی ہے، یہ بھی دونوں میں تقابل کے وقت ہے ورنہ دونوں چیزیں ایک ہی ہوتی ہیں، اسی طرح ابن عیینہ سے زہد فی الدنیا کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا دنیا سے محبت عدم زہد اور موت سے محبت عین زہد ہے جیسا کہ قرآنی آیات سے واضح ہے۔

۱۰۸۲۸-ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، اسحاق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ تفکر قلب میں سمانے والا ایک نور ہے۔ نیز ابن عیینہ تمثیل کے طور پر درج ذیل اشعار پڑھتے تھے تفکر کے وقت انسان ہی کسی شے سے عبرت حاصل کرتا ہے۔ نیز فرمایا تفکر رحمت کی کنجی ہے اس کے بعد انسان کو توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے۔

۱۰۸۲۹-ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، فضل بن غسان، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ انسان مدد الٰہی کے بغیر بچوں کی پرورش نہیں کر سکتا۔

۱۰۸۳۰-ابی، احمد، عبداللہ، ابو ہمام سہل بن محمود کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ بعض بزرگوں کا قول ہے کہ اہل حق کی قلت کی وجہ سے راہ حق مت چھوڑو۔

۱۰۸۳۱-محمد، ابو یعلی، اسحاق کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو دنیا کو حقیر خیال کرو کیونکہ تم کل دنیا کو پانی کے ایک قطرہ کے عوض فروخت کر دو گے، نیز فرمایا اہل جنت صبر کی وجہ سے جنت میں جائیں گے، نیز انہی کا قول ہے کہ ابو حازم کہتے تھے دنیا نے لوگوں کے سامنے پر پھیلائے تو وہ اسی پر فریفتہ ہو گئے۔

۱۰۸۳۲-محمد بن علی، احمد بن علی بن مثنیٰ، محمد بن قدامہ کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ذکر الٰہی انسان کے لئے سب سے نفع بخش شے ہے۔ حضرت لقمان کا ارشاد گرامی ہے استغناء اختیار کرنے والا شخص انسانوں میں سب سے بہترین شخص ہے ان سے اشرف الناس کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا لوگوں کے سامنے معاصی سے اجتناب کرنے والا شخص اشرف الناس ہے۔

۱۰۸۳۳-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ نے چھیاسی تابعین کی زیارت کی ہے۔

۱۰۸۳۴-ابو علی محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابی محمد بن حمید، محمد بن محمد بن سلیمان، عثمان بن ابی شیبہ، جریر بن عبدالحمید، سفیان، سفیان بن عیینہ، عبدالرحمن بن حمید، سائب بن یزید کے سلسلہ سند سے علاء بن حضرمی کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، مہاجر قربانی کے بعد مکہ میں تین دن سے زائد نہیں رہے۔[1]

۱۰۸۳۵-محمد بن مظفر، عمر بن محمد بن عثمان بن معارک جوہری، حسن بن عمر سیونی، یحییٰ بن سکن، شعبہ، ابن عیینہ، زہری، سالم کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ اور شیخین جنازہ کے آگے آگے چلتے تھے۔

۱۰۸۳۶-محمد بن علی بن حبیش، علی بن یوسف بن ایوب، فضیل بن محمد بن جبیر بن مطعم کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔[2]

۱۰۸۳۷-عبداللہ بن جعفر، محمد بن عاصم، ابن عیینہ عاصم کے سلسلہ سند سے قول نقل کیا ہے کہ میں حصول علم کے لئے صفوان بن عسال کے پاس گیا اور ان کے سامنے اپنی آمد کی غرض بیان کی، انہوں نے فرمایا طالب علم کے لئے فرشتے پر بچھاتے ہیں پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ حدث پیش آنے کے بعد مسح علی الخفین کی بابت تم نے رسول اللہ سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں آپ نے سفر میں ہمیں خفین پر تین شب و روز تک مسح کی اجازت دی ہے۔

---

[1] فی تاریخ بغداد ۹/۲۹۹

[2] صحیح البخاری ۸/۲ وصحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ باب ۲ وفتح الباری ۱۰/۴۱۵

۱۰۸۳۸-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن زبیر حمیدی، سفیان بن عیینہ، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر بن عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ ایک بار میں نے جنت میں ایک روشن محل دیکھا، مجھے بتایا گیا کہ یہ محل ایک قریشی شخص کا ہے، مجھے اپنے بابت امید ہوگئی لیکن کہا گیا کہ یہ حضرت عمر کا محل ہے، اے عمر اگر آپ سے حیاء نہ ہوتی تو میں اس میں داخل ہو جاتا۔ حضرت عمر یہ سن کر رو کر فرمانے لگے یارسول اللہ کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔[1]

۱۰۸۳۹-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، عمر بن دینار کے سلسلہ سند سے جابر بن عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے یوم احد میں شہید ہونے کی صورت میں اپنے مقام کے بارے میں سوال کیا؟ آپؐ نے فرمایا اس صورت میں تمہارا ٹھکانہ جنت ہے۔ اس کے بعد وہ ہاتھ سے کھجور پھینک کر جہاد میں شریک ہو گیا اور لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔[1]

۱۰۸۴۰-محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، زہری کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپؐ سے وقوع قیامت کے بارے میں سوال کیا، آپ نے اس سے پوچھا تم نے اس کی کتنی تیاری کی ہے؟ اس نے صرف ایک بات کہی کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، آپ نے اس سے فرمایا پھر تم قیامت میں ان لوگوں کے ساتھ اٹھو گے جن کے ساتھ تم محبت کرتے ہو۔[2]

۱۰۸۴۱-محمد بن احمد، بشر، حمیدی، سفیان، علی بن زید بن جدعان کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک موقع پر ابوطلحہ آپ کی حفاظت کے خاطر ترکش سے تیر نکال کر آپ کے سامنے زانوں پر بیٹھ گئے اس موقع پر آپ نے فرمایا ابوطلحہ اکیلے کی آواز ایک جماعت کی آواز سے بہتر ہے۔[3]

۱۰۸۴۲-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سفیان، ابن جدعان کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ کو ایک خوبصورت سوٹ ہدیہ کیا گیا لوگ تعجب سے اسے دیکھنے لگے آپ نے فرمایا جنت میں سعد کا رومال اس سے عمدہ ہے۔

۱۰۸۴۳-احمد بن عبداللہ، ابی، سفیان، عبداللہ بن ابی بکر کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے میت کے ساتھ تین چیزیں ساتھ جاتی ہیں ان میں سے دو چیزیں اہل و مال واپس اور ایک چیز عمل اس کے ساتھ رہتا ہے۔[4]

۱۰۸۴۴-محمد بن مظفر، عبداللہ بن یزید، حسن بن زریق طہوی، سفیان بن عیینہ، زہری کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ ہمارے پاس آتے تھے، ہمارا ابوعمیر نامی ایک بچہ تھا اس کی نغیر نامی ایک بلبل تھی وہ مرگئی، آپ تشریف لائے اور آپ نے فرمایا اے ابوعمیر تمہاری نغیر کا کیا ہوا۔

۱۰۸۴۵-ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن میمون مکی، محمد بن علی، اسحاق بن احمد بن نافع، محمد بن ابجر، مطرف، شعبی، مغیرہ، شعبہ، آپؐ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت موسیٰ نے اللہ سے ادنیٰ جنتی کے مقام کے بارے میں سوال کیا اللہ نے فرمایا ادنیٰ جنتی کو دنیا کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کی حکومت کی مثل جنت عطا کی جائیگی اور پھر اس میں من جانب اللہ متعدد بار اتنا ہی اضافہ کیا

---

[1] صحیح البخاری ۵/ ۱۲۱. وصحیح مسلم. کتاب الامارۃ ۱۴۳.

[2] صحیح البخاری ۵/ ۱۴. ۸/ ۴۹. ۹/ ۸۱ وصحیح مسلم. کتاب البر والصلۃ ۱۶۱. ۱۶۲. ۱۶۴. وفتح الباری ۷/ ۴۲. ۱۰/ ۵۵۷. ۵۶۹. ۱۳/ ۱۳۱.

[3] مسند الامام احمد ۳/ ۱۱۲. وطبقات ابن سعد ۳/ ۲/ ۹۲. ومجمع الزوائد ۹/ ۳۱۲. وتاریخ بغداد ۱۴/ ۲۲۴. والاحادیث الصحیحۃ ۶/ ۱۹.

[4] صحیح البخاری ۸/ ۱۳۴. وصحیح مسلم. کتاب الزہد وفتح الباری ۱۱/ ۳۶۲.

جائے گا اور مقام رفیع کے حامل اہل جنت کے لئے تو اللہ نے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی کے قلب پر کھٹکی جیسا کہ قرآن سے بھی یہ ہی متشرح ہوتا ہے۔

۱۰۸۴۶-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سفیان، ابن عجلان، عیاض بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اے لوگو مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ خطرہ دنیا کی زیب و آرائش سے ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا خیر سے شر پیدا ہو سکتا ہے؟ آپ نے کچھ دیر تامل کے بعد تین بار مکرر فرمایا خیر سے خیر ہی نکلتی ہے لیکن یہ دنیا سبز حلوہ ہے اس کے حقوق ادا کرنے والے کے لئے اس میں برکت پیدا کر دی جاتی ہے لیکن اس کے حقوق ادا نہ کرنے والا کبھی اس سے سیراب نہیں ہوتا۔[۱]

۱۰۸۴۷-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ حمیدی، سفیان، یحییٰ بن سعید، عمر بن کثیر بن افلح، عبید سنوط کے سلسلہ سند سے خولہ بنت قیس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، دنیا سبز حلوہ ہے اس کے حقوق ادا کرنے والے کے لئے اس میں برکت کر دی جاتی ہے بے شمار افراد اللہ اور اس کے رسول کے مال میں تجاوز کرنے والے ہیں قیامت کے روز ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔[۲]

۱۰۸۴۸-محمد بن احمد، بشر، حمیدی، سفیان مطرف عطیہ بن سعید کے سلسلہ سند سے ارشاد رسول نقل کیا ہے کہ اے لوگو حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا پڑھا کرو۔[۳]

۱۰۸۴۹-محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن ہاشم، احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، ابن ابی زناد، اعرج کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے کہ متواضع انسان روز قیامت ملک الاملاک سے پکارا جائے گا۔[۴]

۱۰۸۵۰-ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، سفیان بن عیینہ، مسلم اعور کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپ غلاموں کی دعوت قبول فرماتے تھے، انہیں اپنا ردیف بناتے تھے، زمین پر بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے تھے اور کھانے سے فارغ ہو کر انگلیوں کو اپنے دہن مبارک سے خوب اچھی طرح صاف فرماتے تھے۔[۵]

۱۰۸۵۱-محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، ابونعیم، سفیان، عمرو بن دینار، جابر بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے معاذ بن جبل کی وفات کے وقت حاضرین میں ایک شخص کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نے وفات کے وقت فرمایا، اے لوگو میں تمہیں ایک حدیث نبوی سناتا ہوں کہ اخلاص سے لا الہ الا اللہ کہنے والا جنت میں جائے گا۔[۶]

۱۔ مسند الامام احمد ۷/۳.

۲۔ صحیح مسلم ص۲۰۹۸. وسنن الترمذی ۲۱۹۱. وسنن ابن ماجة ۴۰۰۰. ومسند الامام احمد ۳۶۴/۲، ۴۱۰. ۱۹/۳، ۲۲، ۶۱، ۸۴. والسنن الکبری للبیهقی ۳۶۹/۷. والزهد للامام احمد ۳۸. ومجمع الزوائد ۹۹/۳، ۲۴۶/۱۰، ۲۴۷ وصحیح ابن خزیمة ۱۶۹۹ ودلائل النبوة للبیهقی ۴۱۷/۲.

۳۔ سنن الترمذی ۲۳۳۱. ومسند الامام احمد ۴۲۹/۱، ۳۷۴/۲. وصحیح ابن حبان ۲۵۶۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۴۴/۵، ۱۲۸/۱۲. والمعجم الصغیر ۲۴/۱. وفتح الباری ۳۶۸/۱۱. والاحادیث الصحیحة ۷۹/۱. وشرح السنة ۱۰۳/۱۵. والمصنف لابن ابی شیبة ۳۵۲/۱۰.

۴۔ مسند الامام احمد ۲۴۴/۲. والسنن الکبری للبیهقی ۳۰۷/۹. وسنن الترمذی ۳۸۳۷.

۵۔ سنن ابن ماجة ۲۲۹۶. والمستدرک ۴۶۶/۲. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۹۴/۳۱. ومجمع الزوائد ۲۰/۹.

۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۲۳/۵. وامالی الشجری ۲۰/۱. مجمع الزوائد ۱۷/۱، ۱۸. والدر المنثور ۲۴۷/۲. وکشف الخفا ۳۷۲/۲. والکنی للدولابی ۳۸/۱.

۱۰۸۵۲-احمد بن جعفر بن حمدان، موسیٰ بن اسحاق قاضی، کثیر بن ولید حنفی، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شرابی کو آپ کے سامنے لایا گیا، آپ نے فرمایا اسے کوڑے لگاؤ، اگر پھر اس جرم کا ارتکاب کرے تو پھر کوڑے لگاؤ، اگر پھر اس میں جتلا ہو تو پھر لگاؤ، اگر چوتھی بار بھی شراب نوشی کرے تو اسے قتل کر دو۔

۱۰۸۵۳-احمد بن جعفر بن سلم، ادریس بن عبدالکریم، محمد بن صباح، سفیان بن عیینہ، ثوری، ابوفزارہ، یزید بن اصم کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے یہود و نصاریٰ کے گرجوں کو آراستہ کرنے کی طرح ہمیں مساجد کی تزین کی اجازت نہیں ہے۔[۱]

۱۰۸۵۴-ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن احمد بن سعید، ابن ابی عمر، سفیان، جامع بن ابی راشد و عبدالملک بن اعین، ابو وائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ اے اہل قرآن تین روز سے کم قرآن مکمل مت کرو۔[۲]

۱۰۸۵۵-ابواسحاق بن حمزہ، ابوحسن محمد بن شعیب ایلی، ابواشعث، سفیان بن عیینہ، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ مجھے آپ کا قول خوب یاد ہے کہ اللہ ایک قوم کو دوزخ سے آزاد کر کے جنت میں داخل کرے گا۔[۳]

۱۰۸۵۶-ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن ہارون بن عبداللہ، ابومسلم عبدالرحمٰن بن واقد، سفیان بن عیینہ، منصور، ربعی کے سلسلہ سند سے حذیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے اللہ کا فرمان ہے ذکر کرنے والے کی حاجت اس کے پیش کرنے سے قبل ہی میں پوری کر دیتا ہوں۔ قرآنی آیت "وما كنت بجانب الطور اذ ناديناً" کی تشریح میں فرمایا قیامت کے روز من جانب اللہ اعلان ہوگا۔ اے امت محمدؐ کے افراد تم نے مجھ سے دعا کیوں نہیں کی کہ میں اسے قبول کرتا تم نے مجھ سے سوال کیوں نہیں کیا کہ میں اسے پورا کرتا۔[۴]

۱۰۸۵۷-قاضی ابواحمد بن احمد بن ابراہیم، علی بن سعید عسکری، عبدالسلام بن ابی فروہ نصیبی، سفیان بن عیینہ، زہری کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ سے دخول جنت کے سبب بننے والے عمل کی بابت سوال کیا، آپ نے فرمایا کثرت رکوع اور سجود سے میری مدد کرو۔[۵]

۱۰۸۵۸-اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف یعقوب دورقی، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ قرآنی آیت فيم انت من ذكراها کے نزول تک آپ سے مسلسل وقوع قیامت کے بارے میں سوال کیا جاتا رہا۔[۶]

۱۰۸۵۹-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، عبدالرحمٰن بن عبداللہ حلبی، سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز آپ نے صحابہ سے پوچھا تم میں سے کون روزہ کی حالت و صدقہ کرنے اور مریض کی عیادت کرنے میں صبح کرتا رہا؟ ابوبکر نے جواب دیا میں، آپ بہت خوش ہوئے۔[۷]

۱۰۸۶۰-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، حسن بن سہل حباطہ، سفیان بن عیینہ، جعفر بن محمد، ابیہ کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا

۱۔ سنن ابی داؤد ۴۴۸. والمصنف لعبد الرزاق ۵۱۲۷. والسنن الكبرى للبيهقي ۴۳۹/۲. وشرح السنة ۳۴۸/۲. ومشكاة المصابيح ۷۱۸.

۲۔ مسند الامام أحمد ۴۸/۱. والسنن الكبرى للبيهقي ۳۹۸/۲. والمصنف لعبد الرزاق ۱۵۷۱. وفتح البارى ۲۴۷/۱۱. والمصنف لابن ابى شيبة ۲۹۷/۲.

۳۔ كنز العمال ۳۹۳۴۹.

۴۔ اتحاف السادة المتقين ۷/۵. وكنز العمال ۱۸۷۳. وتخريج الاحياء ۴۷۴/۱.

۵۔ سنن ابن ماجة ۱۴۳۱ والمستدرك ۵۱/۴. ومشكاة المصابيح ۲۸۸۷. ۲۸۸۸. وتاريخ بغداد ۳/۳، ۴، ۴۲۲/۱۲. والكامل لابن عدى ۲۲۳۷/۶. ۲۴۹۹/۷.

۶۔ صحيح مسلم، كتاب الفضائل باب ۱۰ وصحيح البخارى ۱۲۶/۱. ۳۷/۵. وفتح البارى ۱۷/۷. ۱۴۲/۸.

۷۔ المستدرك ۲۵۶/۳. والسنن الكبرى للبيهقي ۱۳۵/۶. ۹۳/۱۰. والمعجم الكبير للطبراني ۷۷/۱۰.

ہے کہ حضرت عمر نے آپ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ قیامت کے روز میرے حسب ونسب کے علاوہ تمام حسب ونسب ختم ہو جائیں گے۔

۱۰۸۶۱- سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، حامد بن یحییٰ بلخی، سفیان، زیاد بن سعد، عامر بن عبداللہ بن زبیر کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر کا نام اولاً عبداللہ بن عثمان تھا پھر آپ نے عتیق من النار رکھ دیا۔

۱۰۸۶۲- سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، حامد بن یحییٰ بلخی، سفیان، مصعب بن حکیم بن شریک بن نملہ، ابیہ کے سلسلہ سند سے ان کے دادا کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت عمر نے اونٹ کی سری اور زیتون سے میری میزبانی فرمائی۔

۱۰۸۶۳- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، عبداللہ بن عمران عابد، سفیان بن عیینہ، زیاد بن سعد، زہری سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ﷺ ہے، **لا یغلق الرھن من صاحبہ لہ غنمہ وعلیہ غرمہ** "گروی رکھی ہوئی چیز روکی نہیں جاسکتی صاحب غنم کو غنم ملے گی اور اس پر اس کا تاوان واجب ہوگا۔

۱۰۸۶۴- سلیمان بن احمد، احمد بن رشدین، ابوصالح حرانی، سفیان بن عیینہ، جامع بن ابی راشد، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر خانہ کعبہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے آپ نے سب کو پاش پاش کر دیا۔

۱۰۸۶۵- سلیمان بن احمد، محمد بن علی صائغ، ابراہیم بن محمد شافعی، سفیان، اعمش، شقیق کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔

۱۰۸۶۶- سلیمان بن احمد، ابوخلیفہ، محمد بن سلام جمحی، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، یحییٰ بن جعدہ کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ مدینہ آمد کے موقع پر آپ نے بشمول ابن مسعود کچھ صحابہ کے نام جگہیں عطا کیں۔ کچھ لوگوں نے عرض کیا آپ نے ان (ابن مسعود) کو ہم سے زیادہ دیا! آپ نے فرمایا پھر تو میری بعثت بے فائدہ ثابت ہوگی اگر میں ظلم کروں نیز کمزور کا حق دبانے والی قوم کی عند اللہ کوئی حیثیت نہیں ہے۔

۱۰۸۶۷- ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن غالب، ابراہیم بن بشار، سفیان، عمرو بن دینار، ابن شہاب، یزید بن اصم کے سلسلہ سند سے حضرت میمونہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حج کا احرام کھول کر مجھ سے صحبت فرمائی۔

۱۰۸۶۸- ابوبکر، محمد بن غالب، ابراہیم بن بشار، سفیان، ایوب، ابوقلابہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ، شیخین اور حضرت عثمان کو نماز میں الحمد للہ رب العالمین سے قرأۃ شروع کرتے دیکھا۔

۱۰۸۶۹- قاضی ابواحمد محمد بن احمد، ابراہیم، حسین بن اسماعیل اسحاق بن بہلول، یحییٰ بن حسین، ابن عیینہ، عمرو بن دینار کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ سے سلامتی اور مغفرت طلب کرنے والے کو اللہ سلامتی اور مغفرت عطاء کرتا ہے۔[۱]

۱۰۸۷۰- ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، قتیبہ، سفیان، سمی، ابوصالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ سوء قضاء شماتت اعداء، درک شقاء اور جہد بلاء سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۰۸۷۱- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، نعیم بن حماد، ابن عیینہ، ابوزناد، اعرج کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، اے صحابہ دین کے دسویں حصہ پر عمل نہ کرنا بھی تمہارے لئے ہلاکت کن ہے اور ایک زمانہ میں اتنا عمل بھی باعث نجات ہوگا۔[۲]

۱۰۸۷۲- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن زبیر حمیدی، سفیان، عمرو بن دینار، یحییٰ بن جعدہ، عبداللہ بن عمرو قاری کے سلسلہ سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ خدا کی قسم آپ نے فرمایا جنابت کی حالت میں صبح کرنے والا روزہ افطار کرے۔

۱- صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۱۳۲، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۹، ۱۸۶. کتاب المساجد ۳۰۷، ۳۰۸. وصحیح البخاری ۲۳۳/۲، ۲۲۰/۴. وفتح الباری ۲۹۲/۲

۲- اتحاف السادۃ المتقین ۳۷۰/۸. والعلل المتناھیۃ ۳۹۹/۲ والکامل لابن عدی ۲۸۳/۷. وکنز العمال ۲۸۶۳۰.

١٠٨٣-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، محمد بن احمد بن حسن بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، حمزہ بن مغیرہ کوفی، سہیل بن ابی صالح کے سلسلہ سے فرمان نبوی ہے میری قبر کو بت خانہ مت بنانا اللہ نے ایسی قوم پر لعنت کی ہے جو اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیں۔١

١٠٨٤-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن زبیری، حمیدی، سفیان، ابراہیم بن یحییٰ بن ابویعقوب، حکم بن ابان، عکرمہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت جبرائیل سے قرآنی آیت فلما قضیٰ موسیٰ کے بابت دریافت کیا تو جواب دیا کہ دونوں مدتوں میں سے زیادہ تام والی مکمل کی تھی۔٢

١٠٨٥-سلیمان بن احمد، احمد بن طاہر جدی، حرملہ بن یحییٰ ابن وہب، سفیان بن عیینہ، عمرو بن حارث، ابومجیرہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ زاہد کو دیتا ہے اور کم گو ہے تو اس کا قرب اختیار کرو کیونکہ اس سے تمہیں حکیمانہ باتیں حاصل ہوں گی۔

١٠٨٦-ابواحمد محمد بن احمد بن اسحاق انماطی، محمد بن عبداللہ بن عامر، قتیبہ بن سعید، سفیان، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ نے بنی سلمہ سے ان کے سردار کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا ہمارے سردار جد بن قیس ہیں وہ بخیل ہیں آپ نے فرمایا بخل سب سے بڑا مرض ہے اس لئے اب تمہارے سردار عمرو بن جموح ہوں گے۔٣

١٠٨٧-فاروق خطابی، سلیمان بن احمد، ابومسلم کشی، ابراہیم بن بشار، سفیان بن عیینہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حسان بن بلال مزنی کے سلسلہ سند سے عمار یاسر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے وضو میں ڈاڑھی کا خلال فرمایا۔

١٠٨٧-سلیمان بن احمد، محمد بن تمار، ابراہیم بن بشار، سفیان، یزید بن عبداللہ ابی بردہ کے سلسلہ سند سے ابوموسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے تم سب محافظ ہو اور تم میں سے ہر ایک سے قیامت کے روز باز پرس ہوگی۔٤

١٠٨٧-ابوبکر بن خلاد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو اشجعی، سفیان بن عیینہ، یعقوب بن عطاء بن ابی رباح، عمرو بن شعیب بیہ جدہ کے سلسلہ سند سے فرمان رسول ہے کہ مسلمان و کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے۔٥

١٠٨٨-ابوبکر عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ طلحی، ابوحسن دار قطنی، سہل بن مرزبان بن محمد ابوفضل تمیمی فارسی عبداللہ بن زبیر حیدی، سفیان بن عیینہ، منصور زہری، عروہ بن زبیر کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کر کے اس سے فرمایا تجھ سے حسین میں نے کوئی چیز پیدا نہیں کی۔ تیری وجہ سے میں لوگوں کا مؤاخذہ کروں گا اور تیری ہی وجہ سے انہیں عطا کروں گا۔ اس کے بعد فرمایا نفس پر قابو پانے والے کی من جانب اللہ حفاظت کی جاتی ہے اور اللہ کا مطیع اس کے نافرمان سے اعز ہوتا ہے اور فرمایا کہ مختلف لباسوں میں ملبوس صبح و شام رب کی نعمتوں میں مست افراد میری امت کے بدترین افراد ہیں اور برائی پر استغفار کرنے، نیکی پر خوش ہونے اور سفر میں قصر و افطار کرنے والے میری امت کے بہترین افراد ہیں۔٦

سنن ابی داؤد، کتاب المناسک باب ٩٩ وکنز العمال ٩٩١٢

مسند الحمیدی ٥٣٥. ولسان المیزان ١/٣١٢.

الدر المنثور ١٩٧/٢.

صحیح البخاری ٩/٢، ١٩٦/٣، ٢/٤، ٣٣/٧، ٣١، ٢٧٧/٩ وفتح الباری ٣٨٠/٢، ١٨١/٥، ٢٥٣/٩، ٢٩٩.

صحیح البخاری ١٩٣/٨، صحیح مسلم، کتاب الفرائض ١. وفتح الباری ٥٠/١٢، ٥٣.

المستدرک ٢٥٣/٢. والتاریخ الکبیر ٩٢/٦. وتاریخ بغداد ٣٠/١٣. وتاریخ ابن عساکر ٣٠٠/٥. ومیزان الاعتدال ٨٤٩. ولسان المیزان ١٣٧٩/٥. واللآلی المصنوعۃ ٦٨/١ وکشف الخفا ٢٧٥/١ والفوائد المجموعۃ ٤٧٨. وتذکرۃ الموضوعات ٢٨. والکامل لابن عدی ٢٢٧٣/٦.

(۳۹۱) لیث بن سعد[۱]

۱۰۸۸۱-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز جروی، ابوحفص عمر بن سلمہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار لیث بن سعد نے ایک مسئلہ بیان کیا۔ ایک شخص نے ان سے کہا کہ آپ کی کتاب میں تو اس کے خلاف لکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ کتاب میں غلطی ہو سکتی ہے۔

۱۰۸۸۲-محمد بن عبدالرحمن بن سہل، احمد بن اسماعیل صیدنی، یحییٰ بن عثمان، حرملہ بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے امام شافعی کا قول نقل کیا ہے کہ لیث بن سعد مالک بن انس سے بڑے متبع سنت تھے۔

۱۰۸۸۳-محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن موسیٰ حضرمی، علان بن مغیرہ کے سلسلہ سند سے ابوصالح کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت مالک نے ہمیں گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی۔ ہم نے آپس میں کہا ہمارے سردار لیث بن سعد تو ایسے نہیں ہیں۔ مالک بن انس ہماری بات سن کر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم نے مجھے ایسے شخص کی مشابہت دی ہے کہ ہمارے درمیان بہت فرق ہے۔ ایک بار میں نے ان سے کپڑے رنگنے کے لئے زرد رنگ منگوایا۔ انہوں نے وہ اتنی مقدار میں دیا کہ اس سے ہم نے اپنے اور اپنے ہمسایوں کے کپڑے رنگ لئے اور باقیماندہ ایک ہزار دینار میں ہم نے فروخت کیا۔

۱۰۸۸۴-ابراہیم بن محمد یحییٰ، محمد بن اسحاق، ابورجاء قتیبہ بن سعد کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ہم نے اسکندریہ سے واپسی پر لیث بن سعد کے ساتھ تھے، ان کے ساتھ تین کشتیاں تھی۔ ایک میں کھانا دوسری میں اہل وعیال اور تیسری میں ان کے مہمان تھے۔

۱۰۸۸۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ولید بن ابان ابوحاتم، سلیمان بن منصور بن عمار کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میرے سامنے ایک خاتون نے اپنے شوہر کی شکایت کرتے ہوئے لیث سے شہد طلب کیا۔ لیث نے ابوقسیمہ سے اس خاتون کو ایک سو بیس رطل شہد دلوایا۔

۱۰۸۸۶-محمد بن علی، عبداللہ بن کوتہ اصفہانی، حسن بن یزید کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن حماد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک خاتون نے چھوٹے پیالہ میں اپنے بھائی کے لئے لیث سے شہد طلب کیا، لیث نے غلام سے کہا اسے شہد کا ایک مشکیزہ دیدو کیونکہ اس نے اپنی شان کے مطابق مانگا اور ہم نے اپنی شان کے مطابق دیا کیونکہ میں ایک اصبہانی انسان ہوں۔

۱۰۸۸۷-عمرو بن شاہین، ابن ابی داؤد کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ قتیبہ بن سعید نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک خاتون شہد کے لئے لیث کے پاس آئی اس کے بعد انہوں نے گزشتہ روایت کی مثل روایت کیا۔

۱۰۸۸۸-محمد بن حیان، ابومسلم بزاز، قاسم بن موسیٰ وراق، محمد بن موسیٰ صائغ کے سلسلہ سند سے منصور بن عمار کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار جامع مسجد میں میں نے بات کی، دونو جوان مسجد میں آئے اور انہوں نے سوال کیا کہ یہ بات کرنے والا کون تھا لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا، انہوں نے مجھ سے کہا اے ابوالحارث جواب دو، میں خاموش رہا اس کے بعد میں لیث کے پاس گیا میں نے سلام کیا تو انہوں نے مجھے مسجد میں کی جانے والی بات کے اعادہ کا حکم دیا۔ میں نے اسی بات کا اعادہ کیا جس میں جنت کا ذکر بھی کیا تھا میری بات

۱۔ طبقات ابن سعد ۵۱۷/۷۔ والتاریخ الکبیر ۷/رت ۱۰۵۳۔ والجرح ۷/رت ۱۰۱۵۔ والمیزان ۳/رت ۶۹۹۸۔ وتھذیب الکمال ۲۴/۵۵۔

کے ختم ہونے کے بعد ان پر گریہ طاری ہو گیا۔ پھر انہوں نے مجھے ایک ہزار دینار دیئے، اس کے بعد دوسری بار میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان کے سامنے وہی بات دہرائی تو پھر ان پر گریہ طاری ہو گیا جب سکون ہوا تو انہوں نے مجھے پانچ سو دینار دیئے، پھر ایک موقع پر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے پھر اسی بات کا مجھے حکم دیا میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی اور ان پر پہلے کی مانند گریہ طاری ہو گیا، اس بار انہوں نے تین سو دینار، کچھ چادریں دی اور ایک باندی دی۔

۱۰۸۸۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ولید بن ابان، ابوحاتم سلیم بن منصور کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں لیث کے پاس گیا۔ ایک خادم ان کی مالش کررہا تھا اس کے جانے کے بعد انہوں نے مصلیٰ کے نیچے سے ایک بٹوہ نکال کر مجھے دیدیا، اس میں ایک ہزار دینار تھے اور فرمایا اے ابوسری اسے میرے لڑکے سے پوشیدہ رکھنا۔

۱۰۸۹۰-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن صالح کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے بیس سال تک لیث کو اکیلے کھانا کھاتے نہیں دیکھا اور گوشت کے کھانے سے تو ان کی طبیعت خراب ہو جاتی تھی۔

۱۰۸۹۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابن صبیح اسماعیل بن یزید کے سلسلہ سند سے بعض اصحاب کا قول نقل کیا کہ لیث بن سعد اہل اصبہان سے تھے۔

مؤلف کتاب نے عبداللہ، ابوحسن بن طحان، ابن زغبہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ لیث بن سعد فرمایا کرتے تھے اے لوگو اہل اصبہان سے بھلائی کرو کیونکہ میرا تعلق انہی میں سے ہے۔

۱۰۸۹۲-سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ حضرمی، عبدالملک بن شعیب بن لیث بن سعد کے سلسلہ سند سے اسد بن موسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں پراگندہ حالت میں لیث کے پاس گیا، واپسی میں غلام کے ذریعے انہوں نے مجھے ایک بٹوہ ایک سو دینار کا دیا اور کہا کہ لیث نے کہا ہے کہ اس رقم سے آپ کی حالت تبدیل ہو جائے گی، میں نے کہا کہ سید ہونے کی وجہ سے اس رقم کا قبول کرنا میرے لئے صحیح نہیں ہے، لیث نے فرمایا کہ یہ صدقہ نہیں بلکہ ہدیہ ہے میں نے پھر بھی اس کی قبولیت سے معذرت کی، انہوں نے فرمایا آپ جسے مناسب سمجھیں اسے دیدیں چنانچہ میں نے ایک جماعت پر اس رقم کو صدقہ کر دیا۔

۱۰۸۹۳-سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، عبدالرحمن بن صالح کے سلسلہ سند سے لیث بن سعد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میری آمد پر ہارون الرشید نے مجھ سے سوال کیا کہ اے لیث تمہارے شہر کی درستگی کس میں ہے؟ میں نے کہا کہ دریائے نیل کے جاری ہونے میں اسماعیل رملی کے سلسلہ سند سے ابن ربیع کا قول نقل کیا ہے کہ لیث بن سعد کی سالانہ آمدنی اسی ہزار دینار تھی۔

۱۰۸۹۴-عمر بن عبداللہ بن سہل، محمد بن احمد بن یزید زہری، ابان بن یزید، سلیم بن منصور کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ لیث بن سعد کی سالانہ آمدنی پچاس ہزار دینار تھی۔

۱۰۸۹۵-سلیمان بن احمد، عبدالملک بن یحییٰ بن بکیر کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن لہیعہ کے گھر جلنے کی وجہ سے میں نے انہیں ہزار دینار دیئے امام مالک نے کھجور کا ایک طبق لیث کو ہدیہ کیا لیث نے اسی طبق میں ایک ہزار دینار رکھ کر انہیں واپس کر دیا۔ اسی طرح ایک بار لیث نے منصور بن عمار قاضی کو ایک ہزار دینار دیئے۔

۱۰۸۹۶-عمر بن شاہین، ابن ابی داؤد، قتیبہ بن سعید کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مثل نقل کیا۔

۱۰۸۹۷-محمد بن احمد بن محمد جرجانی، ابوعلی حسن بن ملیح طریفی کے سلسلہ سند سے ہارون الرشید کے خادم لؤلؤ کا قول نقل کیا ہے کہ ہارون الرشید اور زبیدہ کے درمیان وقتاً فوقتاً مکالمہ ہوتا رہتا تھا۔ ایک روز ہارون نے زبیدہ سے کہا اگر میں اہل جنت سے نہ ہوں تو تجھے طلاق ہے۔ اس کے بعد ہارون بہت نادم و پریشان ہوا، اس کے دفع کے لئے اس نے شہر کے فقہا کو جمع کیا اور ان کے سامنے اپنا مسئلہ رکھا سب

نے جواب دیا کہ طلاق کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے، اس کے بعد ہارون نے پورے ملک کے فقہا کو جمع کیا اور ان سے مسئلہ دریافت کیا۔ ایک کے علاوہ سب نے جواب دیا کہ آپ کی اہلیہ کو طلاق ہوگئی، جب سب چلے گئے تو ہارون کے خادم نے اس بزرگ سے سکوت کی وجہ پوچھی، انہوں نے کہا کہ میں ہارون سے تنہائی میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں، چنانچہ ہارون نے خادم کے علاوہ سب کو باہر کر دیا اور اس بزرگ سے گفتگو کرنے کو کہا تو اس بزرگ نے ہارون سے امان طلب کی، ہارون نے امان دیدی اس کے بعد انہوں نے قرآن منگوا کر ہارون سے کہا سورہ رحمٰن کھولو ہارون نے سورہ رحمٰن کھول دی، پھر انہوں نے ہارون کو اس کی قرأت کا حکم دیا ہارون قرأت کرتے کرتے جب اس آیت "ولمن خاف مقام ربه جنتان" پر پہنچا تو انہوں نے اسے ٹھہرنے کا حکم دیا انہوں نے ہارون سے کہا اس آیت میں قیامت کے روز خوف خدا رکھنے والے شخص کے لئے دو جنتوں کا وعدہ کیا گیا ہے کیا آپ میں یہ بات نہیں ہے؟ ہارون نے کہا کہ مجھ میں یہ بات ہے، انہوں نے کہا جب آپ میں یہ بات ہے تو پھر آپ کی اہلیہ مطلقہ نہیں ہوئی اس بات کو سنتے ہی سب میں خوشی کی لہر دوڑ گئی زبیدہ نے باپردہ ہو کر یہ ساری گفتگو سنی اس موقع پر ہارون نے اس بزرگ کو تحفہ تحائف، خادم اور دیگر انعامات دیکر بڑی عزت و احترام سے رخصت کیا، یہ بزرگ لیث بن سعد ہی تھے۔

۱۰۸۹۸-ابوبکر بن خلاد، حارث بن سعید، لیث بن سعد، عطاء بن ابی رباح کے سلسلہ سند سے جابر بن عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے کشمش، کھجور اور کچی پکی کھجور کی نبیذ سے منع فرمایا۔[1]

۱۰۸۹۹-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوالنصر، ہاشم بن قاسم، ومحمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، لیث بن سعد، عبداللہ بن ابی ملیکہ کے سلسلہ سند سے مسور بن مخرمہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز آپ نے منبر پر فرمایا بنی ہاشم نے اپنی لڑکی علی بن ابی طالب کے نکاح میں دینا چاہی لیکن میں نے منع کرتے ہوئے کہا میری بیٹی میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے، اسے ایذا دینے والا مجھے ایذا دینے والا ہے اس کا خیال رکھنے والا میرا خیال رکھنے والا ہے۔[2]

۱۰۹۰۰-ابوبکر بن خلاد، حارث، یونس بن محمد مؤدب، لیث بن سعد، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ حاطب کے غلام نے آپؐ سے اپنے آقا حاطب کے بارے میں شکایت کی اس نے آپ سے سوال کیا کہ حاطب مجھے تکلیف دینے کی وجہ سے دوزخ میں نہیں جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تو نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ حاطب شرکاء بدر وحدیبیہ میں سے ہیں۔[3]

۱۰۹۰۱-محمد بن جعفر بن ہیثم، احمد بن خلیل برجلانی، یونس بن محمد مؤدب، لیث بن سعد، عمرو بن حارث، ابویونس کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے اللہ کی طرف سے صبح وشام باری باری فرشتے تمہاری حفاظت کے لئے آتے ہیں۔ نماز فجر وعصر میں ان کا اجتماع ہوتا ہے جب وہ دربار الٰہی میں حاضر ہوتے ہیں تو اللہ ان سے اپنے بندوں کے بارے میں سوال کرتا ہے وہ عرض کرتے ہیں کہ باری تعالیٰ ہم نے انہیں ہر وقت نماز میں مشغول پایا۔[3]

۱۰۹۰۲-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوسلمۃ منصور بن سلمۃ، لیث بن سعد، یزید بن ہاد، ابن شہاب، ابوسلمۃ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے میں ایک دن میں ستر سے زائد دفعہ استغفار کرتا ہوں۔[4]

۱۰۹۰۳-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبدالرحمٰن مقری، لیث بن سعد، ابن شہاب کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل

[1] صحيح البخاري ٧/٤٧، وصحيح مسلم، كتاب الفضائل ٩٣. وفتح الباري ٩/٣٢٧.

[2] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة باب ٣٦

[3] فتح الباري ٢/٣٥.

[4] صحيح البخاري ٨/٨٣. ومسند الإمام أحمد ٢/٣٤١.

کیا ہے کہ ایک بار آپ گھوڑے سے گر کر زخمی ہو گئے جس کی وجہ سے آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی۔

۱۰۹۰۴-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن اسحاق حسینی، لیث بن سعد، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا جنبی حالت میں سوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا نماز کے وضوء کی طرح وضو کر کے سو جاؤ۔[1]

۱۰۹۰۵-قاسم حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، لیث بن سعد، یزید بن ابی حبیب کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن حارث زبیدی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے قبلہ کی طرف پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔[2]

۱۰۹۰۶-حبیب بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن عبداللہ بن یونس، لیث بن سعد، عبدالرحمٰن بن قاسم، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں آپ کے محرم ہونے اور احرام کھولنے کے وقت خوشبو لگاتی تھی۔

۱۰۹۰۷-محمد بن احمد بن علی، ابراہیم بن ہیثم بلدی، آدم بن ابی ایاس، لیث بن سعد، محمد بن عجلان، سہیل بن ابی صالح، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کا فرمان ہے: ہر فرض کے بعد ۳۳ بار الحمدللہ، ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۴ بار اللہ اکبر اور ایک بار لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر پڑھنے سے انسان کے تمام گناہ اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں معاف ہو جاتے ہیں۔[3]

۱۰۹۰۸-ابوبکر بن خلاد، احمد بن ابراہیم بن ملحان، یحییٰ بن بکیر، لیث بن سعد، یزید بن حبیب، خالد بن کثیر، ہمدانی سری بن اسماعیل کوفی، شعبی کے سلسلہ سند سے نعمان بن بشیر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے گندم، جو، کشمش، کھجور اور شہد سے شراب تیار کی جاتی ہے اور میں ہر نشہ آور شیء سے منع کرتا ہوں۔[4]

۱۰۹۰۹-سلیمان بن احمد مبکر بن سہل، شعیب بن یحییٰ، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، ہشام بن سعد، محمد بن زید بن مہاجر بن قنفذ، ابو امامہ انصاری کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن انیس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے شرک، والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم اکبرالکبائر سے ہے اور قسم توڑنے والے کے قلب میں قیامت کے روز ایک سیاہ نکتہ ہوگا۔[5]

۱۰۹۱۰-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابوصالح عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، عطاء بن یسار کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے دائیں ہاتھ سے پانی لے کر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر فرمایا آپ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(۳۹۲) علی بن صالح اور حسن بن صالح

۱۰۹۱۱-سلیمان بن احمد، قاسم بن زکریا مطرز، عبداللہ بن ہاشم طوسی، کے سلسلہ سند سے وکیع بن جراح کا قول نقل کیا ہے کہ علی اور حسن صالح بن حی کے صاحبزادے تھے، دونوں بھائی اور والدہ باری باری اور علی کے انتقال کے بعد صرف حسن شب بیدار رہتے تھے۔

۱۰۹۱۲-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، محمد بن یحییٰ واسطی، محمد بن بشیر، عبدالقدوس بن بکر بن خنیس کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ علی حسن سے افضل تھے۔ وہ قاری قرآن تھے دونوں بھائی شب بیدار اور صائم النہار تھے علی کے انتقال کے بعد ان کے گدی نشین

---

[1] مسند الامام أحمد ۱/۴۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰۵/۱۷. ومجمع الزوائد ۲۷۳/۱. وکنز العمال ۱۳۳۱۳.

[2] سنن ابن ماجۃ ۳۱۷. ومسند الامام أحمد ۱۹۱/۴. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۱۵۱/۱. ونصب الرایۃ ۱۰۳/۲.

[3] فتح الباری ۳۵/۱۱.

[4] سنن الترمذی ۱۸۷۲. وسنن ابن ماجۃ ۳۳۷۹. ومسند الامام أحمد ۲۶۷/۴. والمستدرک ۱۴۸/۴. ومشکاۃ المصابیح ۳۶۴۷. وسنن الدارقطنی ۲۵۳/۴.

[5] سنن الترمذی ۳۰۲۰. ومسند الامام أحمد ۴۹۵/۳. ومشکاۃ المصابیح ۳۷۷۷. والدر المنثور ۱۴۷/۲.

بنے حسن شب بیداری کی وجہ سے حیتہ الوادی (جنگل کے سانپ) سے مشہور تھے، کسی کی کوئی چیز قبول نہیں کرتے تھے، ایک بار مسجد میں ان کے بچہ نے بھوک کی شکایت کی، خادم کو اپنی باندی کے پاس بھیجا کہ اس سے کاتا ہوا سوت لے کر بازار میں فروخت کر کے بچوں کے لئے کچھ خرید لاؤ، چنانچہ خادم ان کے حکم کی تعمیل کر کے ان کے بچوں کے لئے بازار سے کچھ خرید لایا ان کی اہلیہ نے کھانا تیار کر کے خادم اور بچوں کو کھلا دیا اور ان کے لئے رکھدیا۔

۱۰۹۱۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن بحر، احمد بن ابی الحواری، سلیمان دارنی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حسن بن صالح سب سے زیادہ خوف خدا رکھنے والے تھے۔ ایک شب عم یتساءلون پڑھتے پڑھتے بے ہوش ہو گئے اور اسی حالت میں صبح ہو گئی۔

۱۰۹۱۴- ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، ابی، سلیمان بن ادریس مقری کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار حسن نے خواہش کے باوجود مچھلی سے ہاتھ کھینچ لیا۔ دریافت کرنے پر فرمایا اس کے پطن پر ہاتھ رکھنے کی وجہ سے مجھے یاد آیا کہ مرنے کے بعد سب سے پہلے بطن ہی بدبودار ہوتا ہے اس لئے میں نے اسے نہیں کھایا۔

۱۰۹۱۵- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، محمد بن عیسیٰ، ابونعیم کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار حسن نے کسی دیوار کی مٹی سے ہاتھ صاف کر لئے، بعد میں انہوں نے صاحب دیوار سے اس کی اجازت لی۔

۱۰۹۱۶- ابومحمد، اسحاق بن احمد، حجاج بن حمزہ، ابویزید کے سلسلہ سند سے عباد ابوعتبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار حسن نے ہمیں باندی فروخت کرنے کے لئے بھیجا، ہم سے کہا کہ اس کے خریدار کو بتا دینا کہ ایک بار اس کے ناک سے خون آیا تھا۔

۱۰۹۱۷- ابومحمد، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی الحواری، اسحاق بن خلف کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار حسن نے بازار سے گزرتے ہوئے فرمایا، لوگ اپنے کاروبار میں مشغول ہیں حتیٰ کہ اسی حالت میں ان کی موت آ جائے گی۔

۱۰۹۱۸- عبداللہ بن محمد، اسحاق بن احمد، حجاج، ابونعیم کے سلسلہ سند سے حسن کا قول نقل کیا ہے کہ انسان زبان کو محفوظ رکھنے کے بعد سب سے بڑا متقی ہے۔

۱۰۹۱۹- محمد بن علی، ابویعلیٰ موصلی، عثمان بن ابی شیبہ حمید بن عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے حسن کا قول نقل کیا ہے کہ ایک وقت تھا کہ میں بالکل خالی ہاتھ تھا اور اب گویا کل دنیا کا مالک ہوں۔

۱۰۹۲۰- ابوعثمان محمد بن احمد بن نصر، ولید بن احمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن یحییٰ واسطی، محمد بن داؤد بن عبداللہ، یحییٰ بن یونس کے سلسلہ سند سے حسن کا قول نقل کیا ہے کہ نماز اور قبرستان جانے کے وقت میں بے ہوش ہو جاتا ہوں۔

۱۰۹۲۱- احمد بن اسحاق، احمد بن علی جارود، علی بن منذر کے سلسلہ سند سے حسن بن صالح کا قول نقل کیا ہے کہ میرے بھائی علی نے موت کے وقت نظر اٹھا کر دیکھا پھر قرآنی آیت مع الذین انعم اللہ الخ، پڑھی اس کے بعد ان کی وفات ہو گئی۔

۱۰۹۲۲- عبداللہ بن محمد، عبدان بن احمد، ابوبکر بن خلاد، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے علی بن صالح کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ایک روز خواب دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہو گئی ہے لوگوں کو نیکیوں کا دس گنا ثواب مل رہا ہے اور دنیا میں نصف درہم صدقہ کے عوض میری نجات ہو گئی ہے۔

۱۰۹۲۳- ابومحمد بن حیان، ابومحمد بن ابوحاتم، احمد بن سنان، موسیٰ بن داؤد کے سلسلہ سند سے حمید رواسی کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ایک شخص نے حسن وعلی کے سامنے قرآنی آیت "لایحزنھم الفزع الاکبر" پڑھی اس کے سنتے ہی علی کا چہرہ زرد ہو گیا اور انہوں نے کہا اے حسن! قیامت میں ہولناکی در ہولناکی ہوگی۔ حسن کا بھی چہرہ زرد ہو گیا ان کی چیخ نکلتے نکلتے بچ گئی۔

۱۰۹۲۴- عبداللہ بن حسن بن بندار، محمد بن اسماعیل صائغ، یحییٰ بن معین، یحییٰ بن آدم کے سلسلہ سند سے حسن بن صالح کا قول نقل کیا ہے

کہ قرآنی آیت" قلت للناس اتخذوني وامي الهين من دون الله " کے نزول کی وجہ سے حضرت عیسیٰ کے جوڑ کمزور ہو گئے تھے۔

۱۰۹۲۵-عبداللہ بن حسن ،محمد بن اسماعیل ،یحییٰ بن معین ،یحییٰ بن آدم کے سلسلہ سند سے حضرت حسن کا قول نقل کیا ہے کہ جب حضرت لقمان نے اپنے لڑکے کو قرآنی آیت "انها ان تک مثقال حبة من خردل "سنائی تو اس میں غور وفکر کی وجہ سے ان کی وفات واقع ہو گئی۔

۱۰۹۲۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر ،علی بن رستم ،احمد بن یحییٰ صوفی ،ابوغسان کے سلسلہ سند سے حسن بن صالح کا قول نقل کیا ہے کہ نیکی بدن میں قوت ،قلب میں نور ،بصارت میں تیزی اور برائی بدن میں کمزوری ،قلب میں ظلمت اور بصارت میں کمی کا سبب ہوتی ہے۔

۱۰۹۲۷-عبداللہ بن محمد ،علی بن رستم ،احمد بن یحییٰ ،ابونعمان کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ شب و روز ہر جدید شے کو پرانی اور ہر بعید کو قریب کرنے والے ہیں ،ہر وعدہ وعید کو لانے والے ہیں نیز شب و روز انسان سے کہتے ہیں کہ ہمیں غنیمت سمجھ! نامعلوم تیری زندگی میں مزید شب و روز آئیں گے یا نہیں۔

۱۰۹۲۸-احمد بن موسیٰ ،یوسف بن محمد مؤذن صاغانی ،یحییٰ بن ابی بکیر کے سلسلہ سند سے سند سے حسن کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو اللہ کی ذات پر یقین کامل سے قبل تمہارا فقیہ بننا ناممکن ہے۔

۱۰۹۲۹-ابومحمد بن حیان ،احمد بن محمد بن یعقوب ،محمد بن یوسف جوہری ،ابوغسان نہدی کے سلسلہ سند سے حسن کا قول نقل کیا ہے کہ ابلیس نیکی کے ذریعہ انسانوں کو گمراہ کرتا ہے۔

۱۰۹۳۰-احمد بن جعفر بن معبد ،احمد بن مہدی ،احمد بن یونس کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حسن نے قرآنی آیت "بما اسلفتم في الايام الخالية " کی تشریح میں فرمایا کہ "الايام الخالية" سے روزہ کے ایام مراد ہیں۔

۱۰۹۳۱-ابوبکر بن خلاد ،محمد بن یونس سامی ،عبداللہ بن داؤد خریبی ،علی بن صالح ،سماک بن حرب ،عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے: اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری حدیث سن کر آگے ایسے شخص کو پہنچائی جو اس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے اور اس نے آگے ایسے شخص کو پہنچائی جو اس سے زیادہ اس کو سمجھنے والا ہے، کیونکہ بہت سے فقہ (حدیث) کے حامل فقیہ نہیں ہوتے ہیں[1]

۱۰۹۳۲-سلیمان بن احمد ،ابراہیم بن نائلہ ،اسماعیل بن عمر بجلی ،حسن و علی ،ابیہما شعبی ،ابوبردہ ابن ابوموسیٰ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے تین شخصوں کو دہرا ثواب ملتا ہے ،اپنی مملوکہ کی احسن طریقہ سے تعلیم و تربیت کر کے اس کی شادی کرنے والا شخص (۲) اہل کتاب میں سے آپ پر ایمان لانے والا شخص (۳) اللہ اور اپنے مولیٰ کا حق ادا کرنے والا شخص ہے[2]

۱۰۹۳۳-ابی و عبداللہ بن محمد بن جعفر ،محمد بن نصیر ،اسماعیل بن عمر بجلی ،وابوبکر طلحی ،حسین بن جعفر قتات ،احمد بن یونس ،حسن بن صالح ،عبداللہ بن دینار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ولاء کی بیع اور اس کے ہبہ سے منع فرمایا ہے۔[3]

۱۰۹۳۴-محمد بن علی بن حبیش ،احمد بن قاسم ،مساور ومحمد بن عمر بن بحر بن سلم ،احمد بن حسن بن راشد ،علی بن جعد ،حسن بن صالح ،عبداللہ بن دینار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ سوار و پیادہ پا قباء کی زیارت کرتے تھے۔

---

[1] سنن أبي داؤد ۳۶۶۰. وسنن الترمذي ۲۶۵۶. ۲۶۵۷. وسنن الدارمي ۱/ ۷۵. والمعجم الكبير للطبراني ۵/ ۱۵۸. والسنة لابن أبي عاصم ۱/ ۴۵. واتحاف السادة المتقين ۸/ ۳۶۳. [2] صحيح البخاري ۴/ ۱۷۴.

[3] سنن النسائي ۷/ ۳۰۶. وسنن ابن ماجة ۲۲۴۷. ۲۸۴۸. والسنن الكبرى للبيهقي ۱۰/ ۲۹۲. ومسند الامام أحمد ۲/ ۹، ۷۹، ۱۰۷. والمعجم الكبير للطبراني ۱۲/ ۴۴۸. وتاريخ بغداد ۴/ ۹۳، ۲۹۲. وتاريخ أصبهان ۱/ ۹۵، ۱۲۱، ۲۴۷، ۲/ ۹۵، ۱۲۲.

۱۰۹۳۵- حبیب بن حسن، عبداللہ بن ابراہیم اکفانی، اسحاق بن بہلول، سوید بن عمرو کلبی، حسن بن صالح، عبداللہ بن دینار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے کوزا گھر میں نظر آنے والی جگہ پر لٹکاؤ۔[1]

۱۰۹۳۶- محمد بن احمد بن حمدان، محمد بن ہارون بن حمید، اسحاق بن بہلول، سوید بن عمرو، حسن بن صالح، عبداللہ بن دینار کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے اپنے اہل سے عصا مت ہٹاؤ اور ان کو اللہ سے ڈراتے رہو۔[2]

۱۰۹۳۷- فضل بن محمد بن عبداللہ اصبہانی، محمد بن اسحاق تستری، حسن بن علی بن عفان، یحییٰ بن فضیل، حسن بن صالح، عبداللہ بن دینار، ابن عمرؓ کی سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ میں رات کو جنبی ہو جاتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: وضوء کرو اور اپنی شرم گاہ دھو کر سو جاؤ۔[3]

۱۰۹۳۸- ابوبکر بن خلاد، سعد بن محمد ناقد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن حکیم، حمید بن عبدالرحمٰن، حسن بن صالح، سماک بن حرب، جابرؓ بن سمرۃ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک میں مہر نبوت دیکھی جو کبوتر کے انڈے کی مانند بڑی تھی۔

۱۰۹۳۹- ابو بکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبیداللہ بن موسیٰ، حسن بن صالح، سماک بن حرب کی سند سے حضرت جابرؓ کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ کی وفات اس وقت تک نہیں ہوئی جب تک کہ آپ نے بیٹھ کر نماز نہیں پڑھی۔

۱۰۹۴۰- سلیمان بن احمد و قاضی ابواحمد و ابومحمد و ابومؤلف، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو بجلی، حسن بن صالح، ابی یعقوب کی سند سے ابن ابی اوفیٰؓ کا فرمان منقول ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوے کئے اور ہم ٹڈیاں کھاتے تھے۔

۱۰۹۴۱- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، سری بن یحییٰ، قبیصہ بن عقبہ، حسن بن صالح، ابی یعفور کے سلسلہ سند سے حضرت ابن ابی اوفیٰ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جنازہ کی نماز پڑھائی تو چار تکبیریں کہیں۔

۱۰۹۴۲- قاضی ابواحمد و عبداللہ بن محمد، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، حسن بن صالح، عبداللہ بن محمد بن عقیل، حضرت جابرؓ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو غلام اپنے مالکوں یا اپنے اہل خانہ کی اجازت کے بغیر شادی رچالے وہ زانی ہے یا بدکار ہے۔[4]

۱۰۹۴۳- مؤلف کتاب نے ابی محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، حسن بن صالح، حارثہ بن محمد بن عمرہ کے سلسلہ سند سے عائشہؓ کا قول نقل کیا ہے کہ اگر آپ کو معلوم ہو جاتا کہ میرے بعد فتنوں کا کیا حال ہوگا تو آپ بنی اسرائیل کی خواتین کی طرح انہیں مساجد جانے سے منع فرما دیتے۔

۱۰۹۴۴- احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، ابونعیم حسن بن صالح، عاصم بن عبیداللہ، سالم کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفر میں آپ ﷺ کو خفین پر مسح کرتے دیکھا۔

۱۰۹۴۵- محمد بن احمد بن علی بن مخلد، احمد بن ہیثم، ابونعیم، حسن بن صالح، جابر، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔[5]

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۳۴۴، ۳۴۵. ومجمع الزوائد ۸/۱۰۶. والمصنف لعبد الرزاق ۱۷۹۶۳. وتاریخ بغداد ۲۰۳/۱۲. وکشف الخفاء ۲/۸۲. والفوائد المجموعۃ ۱۳۷. وتذکرۃ الموضوعات ۱۳۰.

۲۔ مجمع الزوائد ۸/۱۰۶. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۴۴.

۳۔ صحیح البخاری ۱/۷۹، ۸۰. وصحیح مسلم، کتاب الحیض ۲۵. وفتح الباری ۱/۳۷۹.

۴۔ سنن الترمذی ۱۱۱۱، ۱۱۱۲. وسنن أبی داؤد ۲۰۷۸. وسنن الدارمی ۲/۱۵۲. وسنن ابن ماجۃ ۱۹۶۰. ومسند الامام أحمد ۳/۳۷۷. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۴/۲۶۱. والسنن الکبری للبیهقی ۶/۱۲۷.

۵۔ مسند الامام أحمد ۳/۳۳۹. والسنن الکبری للبیهقی ۲/۱۶۰، ۱۶۱. ومجمع الزوائد ۲/۱۱۱. وسنن الدار قطنی ۱/۳۲۳، ۳۲۹. وسنن ابن ماجۃ ۸۵۰. والمصنف لعبد الرزاق ۲۷۹۷.

۱۰۹۴۶- ابی محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، حسن بن صالح، جابر ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے بیع محاقلہ اور مزابنہ سے اور کئی سال کیلئے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا ہے۔[1]

۱۰۹۴۷- قاضی ابواحمد، وابواحمد محمود بن احمد بن فرج، اسماعیل بن عمرو، حسن بن صالح، سہل بن ابی صالح، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، نماز جمعہ سے پیچھے رہنے والا شخص چار رکعت (یعنی ظہر کی نماز) پڑھے۔[2]

۱۰۹۴۸- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، محمد بن مسیب ارغیانی، ابوحمید بن محمد بن مغیر حمصی، سلمہ عوصی، حسن بن صالح، سہیل کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مثل نقل کیا ہے۔

۱۰۹۴۹- قاضی، ابواحمد محمد بن احمد، اسماعیل بن عمرو، حسن بن صالح، ابراہیم ہجری، ابواحوص کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے مسلمان کے خون کی طرح اس کے مال کی حفاظت بھی ضروری ہے۔[3]

۱۰۹۵۰- عبداللہ بن حسن بن بندار، اسماعیل صائغ، ابوغسان مالک بن اسماعیل، حسن بن صالح، سدی، عدی بن ثابت کے سلسلہ سند سے براء بن عازب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں نے اپنے ماموں کو جھنڈا ہاتھ میں لئے جاتے دیکھا، میں نے ان سے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا کہ بحکم رسول والد کی بیوی سے نکاح کرنے والے شخص کو قتل کرنے جا رہا ہوں۔

۱۰۹۵۱- ابوبکر بن طلحی، علی بن ابراہیم بن قلاس، احمد بن یونس، حسن بن صالح، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، عدی بن عمیر کندی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، اعمال صالحہ کرنے والے شخص نے اگر ایک سوئی بھی چھپالی تو خیانت ہے اور قیامت کے روز اس سے اس کے بابت باز پرس ہوگی۔[4]

۱۰۹۵۲- ابوبکر طلحی، اسماعیل بن مرثی، ابوغسانی، نہدی، حسن بن صالح، ابواسحاق، ابواسود کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔

۱۰۹۵۳- ابوبکر بن خلاد، محمد بن عبداللہ بن مہران، دینوری، احمد بن یونس، حسن بن صالح، بکیر بن عامر، ابن ابی نعیم کے سلسلہ سند سے مغیرہ بن شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ نے وضو میں خفین پر مسح فرمایا، میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میں امر الٰہی پر عمل کر رہا ہوں۔[5]

۱۔ سنن الترمذی ۱۲۲۳، ۱۲۹۰، ۱۳۰۰، ۱۳۱۳. وسنن النسائی ۳۹/۷، ۲٦۷. وسنن ابن ماجة ۲۲۲٦، ۲۲٦۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۹۹/۱۱. والسنن الکبری للبیهقی ۱۳۲/۲، ۳۰۸/۵، ۳۰۹، ۳۱۱. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۲۹/۷، ۱۳۰، ۲۱٦/۱۲.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة ۲۹.

۳۔ مجمع الزوائد ۱۷۲/۳. وسنن الدارقطنی ۲٦/۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹۷/۱۰. وکنز العمال ۳۰۳.

۴۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۲۹/۲. ومسند الامام أحمد ۱۹۲/۳. وصحیح ابن خزیمة ۲۳۳۸. والدر المنثور ۹۲/۲. واتحاف السادة المتقین ۱۲۵/٦

۵۔ سنن أبی داؤد ۱۵٦ ومسند الامام أحمد ۲۴٦/۴، ۲۵۳. والسنن الکبری ۲۷۲/۱. ونصب الرایة ۱٦۳/۱، ۱٦٦. ومشکاة المصابیح ۵۲۳.

(۳۹۳) داؤد طائی بن نصیر طائی

۱۰۹۵۴-عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، عبداللہ بن محمود بن سلمۃ بن سعید کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص کے حدیث کی بابت سوال کرنے پر داؤد طائی نے کہا کہ اسے ایک طرف کرو مجھے موت کی فکر لاحق ہے، سفیان داؤد کے اس جواب کو یاد کر کے فرماتے واقعی وہ صاحب بصیرت تھے۔

۱۰۹۵۵-ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ابن مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کی باتیں حکیمانہ ہوتی تھیں۔

۱۰۹۵۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم، ابویعلیٰ موصلی، محمد بن حسین برجلانی، ظفر بن عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے یحییٰ حمانی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے داؤد طائی سے کہا میرا تیراندازی سیکھنے کا شوق ہے، انہوں نے فرمایا آپ کا شوق تو بہت اچھا ہے لیکن اس میں وقت کا ضیاع ہے۔

۱۰۹۵۷-احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن ابی عثمان طیالسی، عبداللہ بن احمد خراسانی کے سلسلہ سند سے داؤد طائی نے پہلے علم سمجھا، پھر سیکھا پھر اس پر عمل کیا، امام ابوحنیفہ کے ساتھ ان کی نشست ہوتی رہتی تھی ایک روز امام ابوحنیفہ کے سامنے داؤد طائی نے کسی شخص کو برا کہا امام ابوحنیفہ کو ناگوار ہوا، اس کے بعد ان میں اختلاف ہو گیا حتیٰ کہ قطع کلامی ہو گئی، اس کے بعد داؤد طائی گوشہ نشینی اختیار کر کے ہمہ تن عبادت الٰہی میں لگ گئے۔ایک روز داؤد طائی کے دوست نے ان سے قرآنی آیت "الم غلبت الروم" کے بارے میں سوال کیا داؤد طائی سکوت اختیار کر کے گھر چلے گئے۔

۱۰۹۵۸-ابی، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم محمد بن ادریس، ابوسفیان عبدالرحمٰن بن مطرف رواسی، وکیع بن جراح کے سلسلہ سند سے ابن سماک کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے داؤد طائی کی وفات پر فرمایا اے لوگو اہل دنیا خواہش پرستی میں لگ گئے آخرت میں شدت حساب کے ساتھ ساتھ دنیا میں ان کے بدن فکر کی وجہ سے چور چور ہو گئے، دنیا کی رغبت اہل دنیا کو دنیا و آخرت میں تھکانے والی ہے لیکن داؤد نے مستقبل کو ظاہر کی آنکھ کے بجائے قلب کی آنکھ سے دیکھا، اسی وجہ سے جہاں تک ان کی رسائی تھی وہاں تک تمہاری رسائی نہیں ہے تم ان پر اور وہ تم پر تعجب کرنے والے ہیں، جب انہوں نے تمہاری یہ صورت حال دیکھی تو وہ تم سے وحشت زدہ ہو گئے اور واقعی وہ میری نظر میں اہل دنیا سے وحشت زدہ تھے۔اسی وجہ سے موت کے بعد اللہ نے ان سے فرمایا اے داؤد میں نے تمہاری موت کی خبر مشہور کر دی اور میں تمہارے اعمال کا بدلہ دے چکا ہوں، دنیا میں لوگ آپ کی حقیقت سے بے خبر ہیں لیکن آج ہم نے اسے ظاہر کر دیا اگر آج لوگ آپ کے مقام سے واقف ہو جائیں تو وہ آپ کے طرز پر زندگی گزارنے لگیں۔

۱۰۹۵۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن عیسیٰ بن سکن، محمد بن صباح کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ابن سماک نے داؤد طائی کی وفات پر فرمایا:

اے لوگو تم داؤد کے زمانہ میں ہونے کی وجہ سے بڑے خوش قسمت ہو، داؤد مرنے سے پہلے ہی مر گئے تھے وہ روٹی مٹکے میں ڈال کر رکھ دیتے تھے اور شب کو اسی کو نکال کر کھا لیتے تھے، لوگوں کی ناپسندیدہ اشیاء ان کی مرغوبات بن گئی تھیں، لہٰذا ان کی اتباع کرنے والے معزز و مکرم ہوں گے، آخرت میں داؤد کی طرح انعام و اکرام سے نوازے جائیں گے۔

۱۰۹۶۰-محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن عیسیٰ، ابراہیم بن محمد تیمی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن داؤد خریبی کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی سے داڑھی کے خلال نہ کرنے کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اس وقت میں فارغ نہیں ہوں۔

۱۰۹۶۱-محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن عیسیٰ، احمد بن عمران الاخنسی، ولید بن عتبہ کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

۱۰۹۶۲-ابی، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم محمد بن ادریس، محمد یحییٰ بن عمر واسطی، محمد بن بشر، حفص بن عمر بن ادریس، محمد بن یحییٰ بن عمر واسطی، محمد بن بشر، حفص بن عمر جعفی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ داؤد طائی سے ڈاڑھی کے عدم خلال کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا دنیا ماتم کا گھر ہے۔

۱۰۹۶۳-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوبکر بن خلف، اسحاق بن منصور کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کی وفات کے بعد لوگ ان کے جنازہ کے ساتھ چلے، تدفین کے بعد ابن سماک نے فرمایا اے داؤد آپ شب بیدار تھے حاضرین نے متفق اللسان ہوکر ان کی تصدیق کی، فرمایا اے داؤد لوگ خسارہ میں رہے لیکن آپ نفع میں رہے اس موقع پر ابن سماک نے داؤد کے بے شمار فضائل بیان کئے اس کے بعد ابوبکر نہشل نے کھڑے ہوکر کہا اے باری تعالیٰ لوگوں نے اپنے اپنے علم کے مطابق داؤد کے فضائل بیان کئے اے اللہ ان کی مغفرت فرما اور انہیں ان کے عمل کے سپرد مت کرنا۔

۱۰۹۶۴-ابی، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم محمد بن ادریس، محمد بن یحییٰ واسطی، محمد بن بشیر کے سلسلہ سند سے حفص بن عمر جعفی کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد نے ایک شب دوزخ کے تذکرہ پر مبنی ایک آیت تلاوت کی، اور متعدد بار اسے پڑھا حتیٰ کہ بیمار ہوگئے پھر لوگوں نے اینٹ پر سر رکھے ہوئے انہیں مردہ پایا، ان کے بھائی اور ہمسایہ جن میں ابن سماک بھی تھے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے ابن سماک نے ان کے سر کو دیکھ کر فرمایا اے داؤد تو نے قراء کو رسواہ کردیا ان کے جنازہ کے ساتھ بے شمار لوگ چلے اس موقع پر ابن سماک نے ان کے کچھ فضائل پر روشنی ڈالی لیکن ابوبکر بن عیاش نے کہا اے اللہ داؤد کو اس کے عمال سپرد مت کرنا لوگوں کو ابوبکر کے قول پر بڑا تعجب ہوا۔

۱۰۹۶۵-ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن راشد، محمد بن حسان ازرق ابن مہدی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کی تدفین کے بعد لوگوں نے ان کے فضائل بیان کئے لیکن ابوبکر نے گزشتہ بات ہی کہی۔

۱۰۹۶۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عمر بن حفص احمد بن خلیل قوسی، یحییٰ بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے ابوعباس بن سماک کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے داؤد طائی کو اینٹ پر سر رکھے مردہ پایا۔ اس وقت میری آنکھوں میں آنسو آگئے اس کی موت کے بعد اولیاء اللہ کو ملنے والے انعامات مجھے یاد آگئے میں نے کہا کہ اے داؤد دنیا میں نفس کے علاج کی وجہ سے آج آپ راحت میں ہے۔

۱۰۹۶۷-ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبدہ کے سلسلہ سند سے ابوجعفر کندی کا قول نقل کیا ہے کہ ابن سماک نے داؤد طائی کی وفات پر فرمایا اے داؤد دنیا میں خواہش پرستی چھوڑنے کی وجہ سے آج آپ راحت وسکون میں ہیں۔

۱۰۹۶۸-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی کے سلسلہ سند سے محمد بن عیسیٰ رائشی کا قول نقل کیا ہے کہ عوام تین شب وروز تک داؤد طائی کا جنازہ پڑھتے رہے ان کی وفات پر تمام لوگ سوگوار نظر آئے۔

۱۰۹۶۹-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے ابوداؤد طیالسی کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کی وفات کے وقت میں ان کے پاس تھا پوری شب حالت نزع میں گزری۔

۱۰۹۷۰-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین احمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے حسن بن بحر کا قول نقل کیا ہے کہ لوگوں کے ازدہام کی وجہ سے داؤد کے جنازہ کی چارپائی ٹوٹ گئی تھی اور متعدد باران کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔

۱۰۹۷۱-احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، محمد بن ولید اموی، کے سلسلہ سند سے ابوداؤد طیالسی کا قول نقل کیا ہے کہ میں داؤد طائی کی وفات کے وقت ان کے پاس ہی تھا کافی دیر تک وہ حالت نزع میں رہے۔

۱۰۹۷۲-ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، سیف بن ہناس کے سلسلہ سند سے یونس بن عروتی کا قول نقل کیا ہے کہ

داؤد طائی کے جنازہ میں ازدہام کی وجہ سے میری جوتی ٹوٹ گئی تھی اور کندھے سے میری چادر اتر گئی تھی۔

۱۰۹۷۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر،ابوحریش احمد بن عیسیٰ کلابی،عبداللہ بن احمد بن شبویہ،ابی کے سلسلہ سند سے حفص بن حمید کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے داؤد طائی سے ایک مسئلہ پوچھا انہوں نے فرمایا جنگ کے لئے پہلے آلات جنگ جمع کئے جاتے ہیں پھر جنگ ہوتی ہے آلات جنگ جمع کرتے کرتے دنیا سے کوچ کرنے والا کیا جنگ کرے گا،اسی طرح علم آلہ عمل ہے علم حاصل کرتے کرتے دنیا سے جانے والا کیا عمل کرے گا۔

۱۰۹۷۴-ابومحمد بن حیان،عبداللہ بن عباس،ابوبکر اشنانی،عباس بن حمزہ،احمد بن الحواری کے سلسلہ سند سے بعض اصحاب کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کے اعتزال کی وجہ سے امام ابوحنیفہ کے ساتھ نشست رہتی تھی۔ایک روز امام ابوحنیفہ نے ان سے فرمایا احکامات تو ہم بیان کر چکے ہیں،داؤد نے سوال کیا پھر کیا باقی رہ گیا انہوں نے فرمایا عمل،داؤد کے بقول اس کے بعد مجھ میں گوشہ نشینی کا جذبہ پیدا ہو گیا اور میں نے امام ابوحنیفہ کی مجالس میں سکوت اختیار کر لیا راوی کہتے ہیں کہ داؤد نے اعتزال سے ایک سال قبل ہی شدید خواہش کے باوجود امام ابوحنیفہ کی مجالس میں مسائل کے جواب سے سکوت اختیار کر لیا تھا۔

۱۰۹۷۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر،محمد عبداللہ بن محمد بن عباس،سلمہ بن شبیب،سہل بن عاصم،عثمان بن زفر کے سلسلہ سند سے سعید کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد نے کثرت کلامی ترک کر کے سکوت کے ذریعے اپنے نفس کا علاج کیا پھر ان میں تفکر پیدا ہوا اس کے بعد وہ مکمل طور پر نفس پر غالب آگئے وہ غیر معروف راستہ سے مسجد میں گئے میں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا اے سعید لوگوں سے درندوں کی مانند بھاگو کیونکہ ان سے اختلاط نقصان دہ ہے۔

۱۰۹۷۶-ابومحمد بن حیان،عبدالرحمٰن بن محمد بن یزید،کے سلسلہ سند سے لوین کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی نفس کے علاج کے لئے ایک سال تک امام ابوحنیفہ کی مجالس میں شرکت کرتے رہے اس کے بعد گوشہ نشین ہو گئے۔

۱۰۹۷۷-ابومحمد بن حیان،محمد بن احمد بن معدان،ابراہیم بن سعید جوہری کے سلسلہ سند سے ابواسامہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ابن عیینہ کے ساتھ داؤد طائی کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے فرمایا دوبارہ میرے پاس مت آنا۔

۱۰۹۷۸-ابراہیم بن عبداللہ،محمد بن اسحاق،محمد بن زکریا کے سلسلہ سند سے ربیع اعرج کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی مکبر کے "قد قامت الصلاۃ" کہنے کے وقت گھر سے نکلتے اور امام کے سلام پھیرتے ہی گھر چلے جاتے ایک روز میں نے ان سے نصیحت کی درخواست کی۔انہوں نے چند نصیحتیں فرمائیں(۱) تقویٰ اختیار کرو(۲) والدین کی خدمت کرو(۳) سکوت اختیار کرو(۴) لوگوں کے ساتھ اختلاط سے اجتناب کرو۔

۱۰۹۷۹-محمد بن احمد بن ابان،ابی،ابوبکر بن عبید،فضیل بن عبدالوہاب کے سلسلہ سند سے محمد بن حسن کا قول نقل کیا ہے کہ میں داؤد طائی سے ملاقات کے لئے گیا۔انہوں نے مجھے ملاقات کی اجازت دیدی،میں حجرہ کے دروازہ پر بیٹھ گیا میں نے ان سے اعتزال کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اسی میں سلامتی ہے۔

۱۰۹۸۰-ابراہیم بن عبداللہ،محمد بن اسحاق،عبداللہ بن محمد،محمد بن عبدالمجید تمیمی کے سلسلہ سند سے عبدالمجید تمیمی کا قول نقل کیا ہے کہ میری طرف سے وصیت کی درخواست پر داؤد طائی نے فرمایا لوگوں سے تعلق کم استوار کرو،سلامتی دین کے ساتھ قلیل دنیا پر راضی ہو جاؤ اور سکوت اختیار کرو۔

۱۰۹۸۱-ابوبکر محمد بن احمد بن احمد،ابوحسن بن ابان،محمد بن لیث،سفیان بن وکیع کے سلسلہ سند سے یحییٰ احمد بن ضرار عجلی کا قول نقل کیا ہے کہ میں داؤد طائی کے پاس گیا۔اس وقت ان کا وسیع گھر ویران ہو چکا تھا صرف ایک کمرہ بلا دروازہ باقی تھا بعض لوگوں نے ان کی

وحشت کو دور کرنے کے لئے اس کمرہ پر دروازہ لگانے کی ان سے اجازت طلب کی انہوں نے فرمایا قبر کی وحشت اس سے بڑی ہے۔

۱۰۹۸۲-ابی، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، حسین بن علی بن اسود، حسن بن مالک کے سلسلہ سند سے بکر بن عابد کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کا قول ہے کہ اے لوگو درندوں سے دوری اور دنیا سے دوری اختیار کرو نیز فرمایا یقین کے ذریعہ زہد، علم کے ذریعہ عبادت اور عبادت کے ذریعہ دنیا سے مکمل طور پر اجتناب کا حصول کافی ہے۔

۱۰۹۸۳-محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، رستم بن اسامہ، ابونعمان کے سلسلہ سند سے عمیر بن صدقہ کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد میرے دوست تھے اور ہم اکٹھے ابوحنیفہ کی مجالس میں شریک ہوتے تھے، حتیٰ کہ انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کرلی۔

۱۰۹۸۴-محمد بن احمد، ابی، ابوبکر بن سفیان، حسن بن صباح، شعیب بن حرب کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ داؤد کہتے تھے لوگوں کے ساتھ اختلاط سے چھوٹوں کی طرف سے غیر کرامی اور بڑوں کی طرف سے عیوب سننے پڑتے ہیں۔

۱۰۹۸۵-ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید بن حسین کے سلسلہ سند سے ابن سماک کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے داؤد طائی سے لوگوں سے عدم اختلاط کی وجہ دریافت کی انہوں نے گزشتہ جواب کی مانند جواب دیا۔

۱۰۹۸۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ بن شبیب، سہل بن ابی عاصم، محمد بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے داؤد طائی کا قول نقل کیا ہے کہ ترک دنیا زہد کی علامت ہے۔

۱۰۹۸۷-عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، محمد بن یحییٰ بن عمر، محمد بن بشیر کے سلسلہ سند سے حفص بن عمر جعفی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں داؤد سے ملاقات کی کوشش کی، داؤد کپڑا اڑاتے ہوئے جلدی جلدی مسجد آئے اور سلام پھیرتے ہی گھر چلے گئے۔

۱۰۹۸۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد، محمد بن عبدالمجید کے سلسلہ سند سے اسحاق بن منصور سلولی کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک دعوت کے ساتھ داؤد طائی کے پاس گیا وہ اس وقت مٹی پر بیٹھے تھے میں نے اپنے دوست سے کہا یہ زاہد ہیں۔

۱۰۹۸۹-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، عمرو بن حمادۃ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حسن بن عطیہ نے کوفہ آمد پر داؤد سے ایک مسئلہ دریافت کیا لیکن داؤد خاموش رہے بالآخر وہ تنگ ہو کر واپس چلا گیا۔

۱۰۹۹۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ بن شبیب، سہل بن عاصم، عبداللہ بن عبدالصمد کے سلسلہ سند سے اسماعیل بن احمد کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کے عمزاد نے ان سے حدیث کے بابت سوال کیا اور متعدد بار کیا لیکن داؤد نے کوئی جواب نہیں دیا۔

۱۰۹۹۱-ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، محمد بن بشیر کے سلسلہ سند سے بکر بن محمد عابد کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد نے مجھے شیر سے بھاگنے کی طرح لوگوں سے بھاگنے کی تاکید کی۔

۱۰۹۹۲-ابومحمد بن حیان، عباس بن حمدان، حضرمی، سہیل بن سلیمان جبلی کے سلسلہ سند سے عبداللہ اعرج کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں نے داؤد طائی کے ساتھ نماز مغرب پڑھی، وہ سلام پھیرتے ہی گھر جانے لگے میں نے ان سے کہا میں آج آپ کا مہمان ہوں، چنانچہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے گئے عشاء کے بعد وہ خشک چپاتی انہوں نے کھائی، انہوں نے مجھے بھی کھانے کی دعوت دی، لیکن میں حیاء کی وجہ سے شریک نہیں ہوا اس کے بعد ایک بوسیدہ مٹکے سے انہوں نے گرم پانی نوش کیا میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ کے لئے ٹھنڈے پانی کا انتظام ہو جائے تو مناسب ہے انہوں نے کہا اس بات کا خواہاں اللہ سے دور ہو جاتا ہے اس کے بعد میں نے ان سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے دنیا سے بے التفاتی والدین سے حسن سلوک اور لوگوں سے عدم اختلاط کی مجھے وصیت کی۔

۱۰۹۹۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن اشکاب، صفار کے سلسلہ سند سے داؤد طائی کے اہل خانہ میں سے ایک شخص کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ایک روز رشتہ داری کا واسطہ دیکر داؤد طائی سے وصیت کی درخواست کی۔ انہوں

نے فرمایا اے برادرم دنیاوی زندگی ایک محدود زندگی ہے جو بالآخر ختم ہو جائے گی اور آخرت کی زندگی ابدی ہے، دنیا ہی میں آخرت کی تیاری کرو اور میں سب سے زیادہ وقت ضائع کرنے والا ہوں۔

۱۰۹۹۴-ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسین بن عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے صالح بن موسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے داؤد طائی سے وصیت کی درخواست کی داؤد طائی نے اسے اہل تقویٰ کی صحبت کا حکم دیتے ہوئے کہا کہ اہل دنیا کے مقابلہ میں وہ تمہاری زیادہ معاون ثابت ہوں گی۔

۱۰۹۹۵-جعفر بن محمد بن نصیر، ابراہیم بن نصر منصور، ابراہیم بن بشار صوفی کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کا قول ہے کہ خوف خدا رکھنے والے انسانوں کی کچھ علامات ہیں جن سے وہی واقف ہوتے ہیں اور ان ہی میں ان کی کامیابی ہے۔ نیز داؤد نے سلیمان سے کہا اگر تم ٹھنڈا پانی نوش کرو گے اور لذیذ کھانے استعمال کرو گے تو اللہ اور موت سے تم محبت کیسے کرو گے۔ داؤد کی ان باتوں کی وجہ سے سفیان کی آنکھیں پرنم ہو گئیں۔

۱۰۹۹۶-ابی، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، محمد بن یحییٰ بن عمر، محمد بن بشیر کے سلسلہ سند سے حفص بن عمر جعفی کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کو والد کی میراث سے چار سو درہم ملے تھے انہوں نے تیس سال تک اس رقم کو اپنی ضروریات میں صرف کیا، اس رقم کے ختم ہونے کے بعد نصف چھت کا سامان فروخت کر دیا۔

۱۰۹۹۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، ابونعیم کے سلسلہ سند سے حفص بن غیاث کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے داؤد طائی سے سوال کیا کہ فروخت شدہ غلام کی قیمت میں سے کتنی رقم باقی رہ گئی ہے انہوں نے کہا بارہ یا تیرہ درہم میں نے کہا وہ رقم مجھے دیدو تاکہ میں اسے کاروبار میں لگادوں، اس سے آپ کو کچھ نہ کچھ نفع ہو جائے گا، انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

۱۰۹۹۸-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبید بن جناد، عطاء بن مسلم حلبی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ داؤد طائی نے بیس سال میں تین سو درہم صرف کئے اسی دوران ان کے بھتیجے نے تجارت کے لئے ان سے رقم طلب کی داؤد نے ساٹھ درہم اسے دیدیے ایک ماہ بعد اس رقم سے تجارت کر کے اس نے داؤد طائی کو ایک سو بیس درہم دیئے داؤد نے کہا میری اصل رقم مجھے واپس کر دو۔

۱۰۹۹۹-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ بن شبیب، سہل بن عاصم کے سلسلہ سند سے عثمان بن زفر کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد کے عم زاد نے مجھے بتایا کہ داؤد کو والد کے ورثہ سے بیس دینار ملے تھے جو انہوں نے بیس سال میں ختم کئے، اسی طرح ایک گھر بھی انہیں میراث میں ملا تھا لیکن رفتہ رفتہ وہ بوسیدہ ہو گیا حتیٰ کہ صرف وہی گوشہ صحیح بچا جس میں ان کی سکونت تھی۔

۱۱۰۰۰-ابومحمد بن حیان، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان دارانی کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کو ماں کی میراث سے کچھ دینار اور ایک گھر ملا تھا۔ گھر بوسیدہ ہوتے ہوتے بالکل ختم ہو گیا حتیٰ کہ آخر میں دوسروں کے گھر میں رہے۔

۱۱۰۰۱-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن زکریا کے سلسلہ سند سے بعض اصحاب کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد نے مولا ۃ سے ملنے والے بیس دینار بیس سال تک خرچ کئے۔

۱۱۰۰۲-احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، عبدالرحمٰن بن عمرو کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ محمد بن عامر نے مجھے ترک تجارت کا مشورہ کیا میں نے اور محمد بن نعمان نے انہیں تجارت جاری رکھنے کا مشورہ دیا اس کے بعد محمد بن عامر نے بغداد میں رہنے والے اپنے ایک بھائی سے اس بارے میں مشورہ کیا انہوں نے انہیں ترک تجارت کا مشورہ دیتے ہوئے کہا داؤد طائی نے تجارت کرنے کے بجائے رقم اپنے پاس رکھی پوری زندگی اس سے خرچ کیا وفات کے بعد ایک دینار بچا جس سے انہیں کفن دیا گیا۔

۱۱۰۰۳-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن صالح بن مسلم عجلی کا قول نقل کیا ہے کہ میں داؤد کی وفات کے وقت ان کے گھر گیا اس وقت ان کے گھر میں ایک پرانا مٹکا تھا اس میں خشک روٹی اور پانی تھا اس کے علاوہ ایک اینٹ تھی جس پر انہوں نے سر رکھا ہوا تھا۔

۱۱۰۰۴-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین حزاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالرحمٰن بن مصعب کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کی پشت کی ہڈیاں ایک تھیلے کی طرح تھیں۔

۱۱۰۰۵-ابی، احمد بن محمد بن بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ابن ابی مریم کے سلسلہ سند سے قبیصہ کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کے اہل خانہ میں سے ایک خاتون نے گھی میں ثرید تیار کر کے پیالہ میں رکھ کر ایک باندی کے ہاتھ ان کی افطاری کے لئے بھیجا۔ باندی نے انہیں وہ ثرید پیش کر دیا داؤد نے اسے کھانے کے لئے رکھا تھا کہ اچانک ایک سائل آ گیا داؤد نے وہ ثرید اسے دیدیا رات کو کھانے کے لئے کچھ کھجور رکھی تھی وہ پیالہ میں رکھ کر مجھے دیدی، میرے خیال میں وہ شب ان کی بھوک میں گزری، قبیصہ کہتے ہیں کہ داؤد طائی بڑے فیاض انسان تھے۔

۱۱۰۰۶-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ داؤد خشک روٹی کھاتے تھے ان کے پاس دو مٹکے ایک پانی اور ایک روٹیوں کے لئے تھے پانی کا مٹکا زمین میں دبایا ہوا تھا تاکہ پانی ٹھنڈا نہ ہو۔

۱۱۰۰۷-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی ۶۴ سال تک بلا شادی رہے، وجہ دریافت کرنے پر فرمایا نفس کے علاج کی وجہ سے۔

۱۱۰۰۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی الحارث وابی احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، احمد بن عمران اخنسی کے سلسلہ سند سے ولید بن عقبہ کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی ساٹھ روٹی پکوا کر ایک تھیلے میں انہیں رکھ دیتے تھے ہر شب نمک اور پانی سے ان میں سے دو روٹی کھا لیتے تھے۔

۱۱۰۰۹-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ بن شبیب، سہل بن عاصم، شہاب بن عباد کے سلسلہ سند سے محمد بن بشر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں نے داؤد طائی کے ساتھ نماز مغرب پڑھی، نماز کے بعد وہ مجھے گھر لے گئے ایک بڑے مٹکے سے خشک روٹی نکال کر پانی میں ڈبو کر انہوں نے کھائی مجھے بھی دعوت دی لیکن میں نے کہا کہ بارک اللہ میں نے ان سے کہا کہ آپ یہ روٹی نمک کے ساتھ کھالیں انہوں نے کہا کہ میں نے موت تک نمک استعمال نہ کرنے کی قسم اٹھائی ہوئی ہے۔

۱۱۰۱۰-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، وابومحمد بن حیان، احمد بن علی بن جارود، ابوسعید اشج، عبداللہ بن عبدالکریم کے سلسلہ سند سے حماد بن ابی حنیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک روز داؤد کے پاس گیا وہ نفس سے کہہ رہے تھے، میں نے تجھے تیری خواہش کی وجہ سے گوشت اور کھجوریں کھلائی لیکن تو نے میری بات نہیں مانی۔

۱۱۰۱۱-ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن حسان کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن حسان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں داؤد طائی کے پاس گیا، گھر سے باتوں کی آواز سنائی دی میں سمجھا کہ گھر میں ان کے ساتھ کوئی دوسرا بھی ہے جس سے وہ باتیں کر رہے ہیں کافی دیر کے بعد میں اجازت لے کر اندر داخل ہو گیا، انہوں نے تاخیر سے اجازت لینے کی وجہ دریافت کی، میں نے کہا مجھے یوں محسوس ہوا کہ آپ کے ساتھ کوئی دوسرا شخص ہے، انہوں نے فرمایا میں اپنے نفس سے مخاطب تھا کیونکہ گزشتہ شب میں میرے نفس نے کھجور کی خواہش کی، اس کے بعد میں نے گوشت اور کھجور کے استعمال پر قسم اٹھالی۔

۱۱۰۱۲-ابوقاسم، ابراہیم بن احمد بن ابی حفص محمد بن عبداللہ مجری، محمد بن احمد بن عیسیٰ واسطی حزاز کے سلسلہ سند سے مصعب بن مقدام کا

قول نقل کیا ہے کہ ایک روز داؤد نے مجھے کھجور خریدنے کے لئے بھیجا جب میں لایا تو انہوں نے فرمایا میں نے کھجور کے استعمال پر قسم اٹھائی ہوئی ہے۔

۱۱۰۱۳- ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن مصعب، علی بن حرب، اسماعیل بن زیان کے سلسلہ سند سے دایہ کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے داؤد طائی سے ستو پھانکنے کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا روٹی چبانے اور ستو پھانکنے میں قرأت میں پچاس آیات کا فرق پڑ جاتا ہے۔

۱۱۰۱۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن حمدان حنفی، حضرمی، نصیر بن عبدالرحمن، عامر بن اسماعیل احمسی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے داؤد طائی سے سوال کیا کہ آپ خشک روٹی شوق سے کھاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ سبحان اللہ یہ کیسی عجیب بات ہے مجھے کوئی روٹی پکانے والا نہیں ملتا جس کی وجہ سے میں ایسا کرتا ہوں۔

۱۱۰۱۵- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوسعید اشج، عبداللہ بن عبدالکریم کے سلسلہ سند سے حماد بن ابی داؤد طائی کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کی باندی نے ایک باران سے کچھ پکانے کی اجازت طلب کی انہوں نے اجازت دیدی اس باندی نے چربی اور ملا جلا گوشت تیار کر کے داؤد طائی کو پیش کیا، انہوں نے کچھ یتامیٰ کے بارے میں پوچھا انہوں نے کھانا کھایا ہے؟ باندی نے کہا کہ نہیں داؤد نے فرمایا یہ کھانا انہیں دیدو کیونکہ اس حالت میں میرے لئے یہ اور گھاس برابر ہیں البتہ ان کے کھانے کی وجہ سے میرے لئے یہ کھانا ذخیرہ آخرت بن جائے گا۔

۱۱۰۱۶- مؤلف کتاب نے ابی، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم محمد بن یحییٰ بن عمرو اسلمی، محمد بن بشیر کے سلسلہ سند سے حفص بن عمر جعفی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے داؤد طائی سے کہا آپ نے گھر کا سارا سامان فروخت کر دیا حتیٰ کہ اب صرف نصف چھت باقی رہ گئی ہے اگر اس چھت کو مکمل کر دیا جائے تو سردی اور گرمی سے آپ کی حفاظت ہو جائے گی۔ داؤد طائی نے جواب میں کہا میرے قریب سے اٹھ جاؤ یہ سب فضول باتیں ہیں مجھے اس وقت فکر آخرت دامن گیر ہے، پھر اس شخص نے پانی طلب کیا، داؤد نے کہا جہاں پانی رکھا ہے وہاں سے جا کر پی لو اسے تلاش کے باوجود پانی نہیں ملا اس نے داؤد کو بتایا داؤد گھر ہی میں اسے لے گیا اور اس سے کہا یہاں سے پانی پی لو وہاں زمین پر ایک پرانا مٹکا رکھا ہوا تھا جب اس شخص نے اس سے پانی پیا تو وہ گرم پانی تھا اس نے داؤد سے کہا کہ اگر آپ کے لئے ٹھنڈے پانی کا انتظام کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔ داؤد نے فرمایا کہ میں یہ تمام باتیں چھوڑ چکا ہوں کیونکہ اصل معاملہ تو آخرت کا ہے پھر اس شخص نے داؤد سے وصیت کی درخواست کی۔ داؤد نے فرمایا زندگی سے روزہ رکھ کر موت سے افطار کرو پھر تم سیدھے جنت جاؤ گے۔

۱۱۰۱۷- احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ انصاری، عبادہ بن کلیب کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے داؤد طائی سے چھت پر لگے مکڑی کے جالے کو صاف کرنے کی اجازت طلب کی؟ داؤد نے کہا کہ چھت کی طرف نظر کرنا فضول ہے، مجاہد نے چند سال چھت تک کی طرف نہیں دیکھا۔

۱۱۰۱۸- ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، محمد بن عبدالرحمن کے سلسلہ سند سے ابن سماک کا نقل کیا ہے کہ داؤد کو وراثہ سے تیرہ درہم ملے تھے۔ انہوں نے بیس سال تک فضولیات سے اجتناب کرتے ہوئے ان سے گزارہ کیا۔

۱۱۰۱۹- احمد بن اسحاق، احمد بن یحییٰ بن مندہ، حسن بن منصور بن مقاتل، علی بن محمد طنافسی کے سلسلہ سند سے عبدالرحمن بن مصعب کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی نے ایک بار پھٹا پرانا لباس پہنا ہوا تھا، ایک شخص نے ان سے اسے سینے کی اجازت طلب کی فرمایا کہ اسے دیکھنا فضولیات سے ہے۔

۱۱۰۲۰- عبداللہ بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، یحییٰ بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے بکر بن محمد عابد کا قول نقل کیا ہے کہ

میں نے داؤد طائی سے ان کی خوراک کی مقدار کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا دو چپاتی، میں نے کہا کہ اس سے آپ شکم سیر ہو جاتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔

۱۱۰۲۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی محمد بن عبیداللہ محمد بن بشیر عبدی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حماد نے داؤد طائی سے کہا آپ کے پاس دنیا بہت قلیل ہے۔ انہوں نے فرمایا دنیا قلیل مقدار میں بھی نقصان دہ ہے پھر حماد نے رشتہ داری کا واسطہ دے کر ان سے دریافت کیا کہ آپ کو کس چیز کی ضرورت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے لئے برنی کھجور لے آؤ چنانچہ حماد نے برنی کھجور خرید کر گھر کے ایک گوشہ میں رکھ دی لیکن داؤد کے نہ کھانے کی وجہ سے وہ خراب ہوگئی، ایک روز داؤد نے باندی سے دودھ خریدنے کو کہا۔ چنانچہ اس نے دودھ فروش کو بتایا کہ میں داؤد کے لئے خریدتی ہوں، اس نے نام سن کر عمدہ دودھ دیدیا، داؤد کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے اس کا استعمال نہیں کیا۔ ایک روز فضیل نے داؤد سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو داؤد نے اجازت نہیں دی فضیل دروازہ پر بیٹھ کر واپس چلے گئے، ایک بار والدہ کے اصرار پر داؤد نے ان سے کہا میں اپنے بھائیوں کی دعوت کرنا چاہتا ہوں لہٰذا آپ عمدہ کھانا تیار کرلیں کھانا تیار ہونے کے بعد داؤد دروازہ پر بیٹھ گئے جو سائل بھی آتا اسے کھانا کھلاتے حتیٰ کہ سارا کھانا ختم ہوگیا۔

۱۱۰۲۲- محمد بن عبداللہ بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، شباب بن عباد عبدی، سوید بن عمرو کلبی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک ساتھی نے داؤد کی خدمت میں دو ہزار درہم ہدیتاً پیش کئے اور عرض کیا کہ بلاطلب اللہ نے آپ کو یہ نعمت دی ہے لہٰذا آپ اسے قبول کیجئے؟ لیکن داؤد نے فرمایا مجھے اس کے عدم قبول میں نجات معلوم ہوتی ہے۔

۱۱۰۲۳- عبداللہ بن محمد، احمد بن ابراہیم بن حسین، عمرو بن حماد کے سلسلہ سند سے بعض اصحاب کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر ایک شخص کے ساتھ داؤد کی خدمت میں گئے۔ انہوں نے داؤد سے کہا آپ حجامت بنوا لیجئے۔ داؤد نے کہا کہ حجام کو لے آؤ چنانچہ انہوں نے حجام کو بلوا کر داؤد کی حجامت بنوا دی داؤد نے اسے ایک دینار دیا مسعر کہتے ہیں کہ شاید داؤد کے پاس اس وقت صرف وہی دینار تھا۔

۱۱۰۲۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، احمد بن سعید، رباطی، اسحاق بن منصور وعبداللہ بن محمد، احمد بن حسین احمد دورقی، ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی بن منصور بن حیان کے سلسلہ سند سے جنید کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں داؤد کے پاس گیا تو ان کی زبان پر زخم کی وجہ سے سوراخ تھا۔ میں نے اس پر لگانے کے لئے دوائی دی دو تین روز کے بعد پھر میں ان کے پاس گیا تو وہ دوائی اسی طرح رکھی ہوئی تھی۔ میں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی فرمایا اس کا عوض نہیں لوگے تو میں بھی اسے استعمال نہیں کروں گا۔

۱۱۰۲۵- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابو یعقوب یوسف قواریری کے سلسلہ سند سے حجام، جنید کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد نے حجامت بنوا کر بالاصرار ایک دینار دیا۔

۱۱۰۲۶- احمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد بن مصعب، علی بن حرب کے سلسلہ سند سے اسماعیل بن ریان کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد نے حجامت بنوا کر ایک دینار دیا اس وقت انکے پاس اس کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔

۱۱۰۲۷- علی بن عبداللہ بن عمر، احمد بن بکر جزائی کے سلسلہ سند سے ابو سعید سکری کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد نے حجامت بنوا کر حجام کو ایک دینار دیا تو حجام نے کہا یہ اسراف ہے، داؤد نے فرمایا بے مروت انسان کی عبادت غیر قبول ہے۔

۱۱۰۲۸ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن سفیان کے سلسلہ سند سے ابونعیم کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد نے جنید حجام کو ڈاڑھ نکالنے پر ایک درہم دیا تو اس نے کہا کہ اس کا ثمن دو دانق ہیں داؤد نے کہا کہ فی الحال یہی لے لو۔

۱۱۰۲۹- ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ بن شبیب سہل بن عاصم، عثمان بن زفر کے سلسلہ سند سے ولید بن عقبہ کا قول نقل کیا ہے کہ سردی میں داؤد طائی سے دھوپ میں بیٹھنے کو کہا گیا لیکن وہ نہیں بیٹھے۔

۱۱۰۳۰-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد، سلمہ، سہل، عبداللہ بن ضبیق کے سلسلہ سند سے جبیر بن مجاہد کا قول نقل کیا ہے کہ مرض کی حالت میں داؤد طائی کو سیر و تفریح کا کہا گیا تو انہوں نے فرمایا مجھے اللہ سے شرم آتی ہے۔

۱۱۰۳۱-ابی، وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن بن منصور بلی طنافسی کے سلسلہ سند سے عبدالرحمن بن مصعب کا قول نقل کیا ہے کہ بیماری میں داؤد طائی کو صحن میں بیٹھنے کو کہا گیا فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہے۔

۱۱۰۳۲-عثمان بن محمد عثمانی، عبداللہ بن جعفر مصری، یوسف بن موسیٰ مروزی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن ضبیق کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی نے فضیل کو عیادت کے لئے آنے کے موقع پر کہا اے فضیل میرے پاس کم آیا کرو۔

۱۱۰۳۳-ابومحمد بن حیان، عیسیٰ بن محمد دستقندی، عبداللہ بن محمد بن عبید، ہارون بن حسن کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن فرج کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کو خواب میں جنگل میں حیران و سرگرداں دیکھا گیا۔ ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا میں ابھی جیل سے رہا ہوا ہوں معلوم کیا گیا تو اس وقت داؤد کی موت واقع ہوگئی تھی۔

۱۱۰۳۴-ولید بن احمد، ومحمد بن عمران، عبدالرحمن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ واسطی، محمد بن حسین، صالح بن یحییٰ تمیمی کے سلسلہ سند سے حفص بن غیاث کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص کی تدفین کے موقع پر داؤد چیخ مار کر بے ہوش ہوگئے۔

۱۱۰۳۵-عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، محمد بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے داؤد طائی کا قول نقل کیا ہے کہ معاصی کی ذلت سے پاک ہو کر تقویٰ کی عزت کی طرف آنے والے کو اللہ بلا مال غنی، بلا خاندان عزت اور بلا انیس موانست عطاء فرماتے ہیں۔

۱۱۰۳۶-عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن اورمہ، عباس بن عبدالعظیم کے سلسلہ سند سے بکر بن محمد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے داؤد سے وصیت کی درخواست کی، انہوں نے فرمایا مردوں کا لشکر تمہارا منتظر ہے۔

۱۱۰۳۷-احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن عبید، محمد بن عبدالوہاب کے سلسلہ سند سے داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ ہر شخص کو اس کے عزم کے سپرد کیا جاتا ہے پھر بعض خیر اور بعض شر کا عزم کرنے والے ہوتے ہیں۔

۱۱۰۳۸-ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن عبید کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد سے عدم شادی کی بابت سوال کیا گیا تو فرمایا فکر آخرت کی وجہ سے میں شادی کے حقوق ادا کرنے سے قاصر ہوں۔

۱۱۰۳۹-ابراہیم بن محمد بن حسن، وابومحمد بن حیان، عبداللہ بن سند سے قاسم بن ضحاک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز داؤد نے اپنے دوست سے فرمایا مسلسل مصائب میں مبتلا انسان مصائب سے کیسے نجات پاسکتا ہے۔

۱۱۰۴۰-ابی، ابراہیم بن محمد بن یزید، اسحاق بن منصور، عبدالاعلیٰ بن زیاد اسلمی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے داؤد کو ایک روز دریائے فرات کے کنارہ حیران دیکھ کر ان سے اس کی وجہ دریافت کی، فرمایا کہ حکم الٰہی پر مسخر ہونے والی کشتی کو دیکھ کر حیران ہو رہا ہوں۔

۱۱۰۴۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ومحمد بن علی، ابویعلیٰ موصلی، محمد بن حسین برجلانی، اسحاق سلولی کے سلسلہ سے ام سعید کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے اور داؤد کے گھر کے درمیان صرف ایک دیوا کا فاصلہ تھا شب کو داؤد کے رونے کی آواز میں سنتی تھی۔ وہ دعا میں فرماتے اے الٰہی میرے غموں کو دور فرما، میرے اور بیداری کے درمیان حائل ہوجا اور اپنی ملاقات کا ایسا مشتاق بنا کہ دنیا کی تمام لذتیں مجھ سے ختم ہو جائیں، بعض مرتبہ داؤد بڑی شیریں آواز سے قرآن کی تلاوت فرماتے مجھے ان کی قرأۃ سننے کے بعد دنیا کی تمام نعمتیں بھول جاتیں۔

۱۱۰۴۲-احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابراہیم بن سعید، محمد بن جعفر بن عون کے سلسلہ سند سے داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ حسن ظن سب سے عمدہ شے ہے۔

۱۱۰۴۳-محمد بن علی بن حبیش، ابوشعیب حرانی، احمد بن عمران اخنسی، عثمان بن عمر کے سلسلہ سند سے محمد بن عبدالعزیز تیمی کا قول نقل کیا ہے

کہ داؤد طائی سے قرآنی آیت "فلما ترا ای الجمعان" میں مد کی بابت سوال کیا گیا تو فرمایا اس پر مد ہے۔

۱۱۰۴۴-ابو محمد بن حیان، عباس بن حمدان، حضرمی، بشین الطائی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک روز داؤد نے عمدہ کھجوریں دیکھ کر اس کے مالک سے خریدنا چاہیں۔

۱۱۰۴۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق وابو حامد احمد بن محمد بن حسن، حسین بن اسماعیل، محمد بن یحیی ازدی، بشر بن مصلح کے سلسلہ سند سے ابو محمد صدقہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص کی تدفین کے موقع پر داؤد ایک گوشہ میں بیٹھ کر فرمانے لگے، وعید سے خوف زدہ شخص کے لئے بعید شے قریب ہو جاتی ہے اور طویل امید والے کا عمل کمزور ہو جاتا ہے۔

۱۱۰۴۶-احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی الحواری، اسحاق بن خلف کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ داؤد چاندنی شب میں چھت پر چڑھ کر سوچتے رہتے تھے ایک روز اسی وجہ سے وہ اپنے ہمسایہ کے گھر میں گئے ہمسایہ کو اولاً تو ان کی بابت چور کا شبہ ہوا لیکن پھر اس نے ان کو پہچان لیا اور انھا کر ان کو گھر چھوڑ آیا۔

۱۱۰۴۷-احمد بن اسحاق، محمد بن یحیی، سلیمان بن یعقوب کے سلسلہ سند سے ابن سماک کا قول نقل کیا ہے کہ میرے بھائی داؤد نے ترک معاصی اور اعمال صالحہ کی مجھے وصیت فرمائی۔

۱۱۰۴۸-ابوبکر محمد بن احمد، ابن موسیٰ انصاری، محمد بن داؤد کے سلسلہ سند سے سند و بہ فقال کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی سے امراء کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں سوال کیا گیا، فرمایا مجھے اس کے بارے میں ان کی طرف سے ایذا رسانی یا تلوار یا خود اس میں تکبر پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

۱۱۰۴۹-ابراہیم بن احمد بن حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن ابی موسیٰ ابو عمر وراق کے سلسلہ سند سے ابو خالد طائی کا قول نقل کیا ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ داؤد سے ملنے گیا، اس وقت وہ نماز میں مشغول تھے، ہمارے سامنے سجدے میں ان پر کوئی چیز گری لیکن ان کی نماز میں کوئی فرق نہیں آیا۔

۱۱۰۵۰-ابراہیم بن احمد، بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، سیف بن ہناس طائی کے سلسلہ سند سے احمد بن شرمہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں داؤد کی قبر کے نزدیک پانی کا چھڑکاؤ کرتا تھا، ایک روز میں نے اس کی قبر کے پاس چراغ دیکھا، قریب گیا تو وہ غائب ہو گیا تین بار ایسا ہوا پھر مجھے خواب میں پانی کے چھڑکاؤ سے منع کر دیا گیا۔

۱۱۰۵۱-ابراہیم بن احمد حضرمی، عبداللہ بن ابراہیم جشمی کے سلسلہ سند سے ابوسہلہ بنانی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں نے داؤد کے صحن میں رکھے ہوئے لوٹے سے پانی نوش کر لیا بعد میں داؤد نے کہا کہ آئندہ بلا اجازت ایسا نہ کرنا۔

۱۱۰۵۲-ابی وابو محمد بن ابان، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین کے سلسلہ سند سے قبیصہ بن عقبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار بعض امراء کی طرف سے تعریف کرنے پر فرمایا من آثم کر من وانم۔

۱۱۰۵۳-ابی وابو محمد بن ابان، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، یحیی بن عبدالحمید کے سلسلہ سند سے داؤد طائی کا قول نقل کیا ہے کہ ہم نے گناہ اور لوگوں کے ساتھ اختلاط ترک کر دیا۔

۱۱۰۵۴-ابی وابو محمد بن احمد، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، محمد بن الشاب کے سلسلہ سند سے داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ ہماری جان سے ناامیدی ہمارے قلب سے امید ظاہر ہوتی ہے۔

۱۱۰۵۵-ابوبکر محمد بن احمد مؤذن، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، ابراہیم بن سعید، ابو خالد احمر کے سلسلہ سند سے داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ فکر آخرت پیدا کرنے کے لئے کچھ اعمال کرنے پڑتے ہیں۔

۱۱۰۵۶-عمر بن احمد بن شاہین، عبید اللہ بن ثابت، ابو سعید اشج کے سلسلہ سند سے ابن ادریس کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد نے ایک بار ایک حرف میں غلطی کی جو میں نے قاسم بن معن سے ذکر کردی داؤد کو یہ بات ناگوار گزری۔

۱۱۰۵۷-ابو محمد بن حیان، عبد الرحمن بن حسن، علی بن حرب کے سلسلہ سند سے محمد بن بشر کا قول نقل کیا ہے کہ اولا دیہاتی ہونے کی وجہ سے داؤد پر لوگ ہنستے تھے لیکن بعد میں وہ لوگوں کے سردار بن گئے۔

۱۱۰۵۸-عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد الرزاق، عتیق بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے عبد العزیز بن محمد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں نے داؤد طائی کو خواب میں شعر پڑھتے سنا۔ القاء الہی کا شوق انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔

۱۱۰۵۹-ابی وابو احمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن منصور کے سلسلہ سند سے ابو نعیم کا قول نقل کیا ہے کہ فکر آخرت کی وجہ سے داؤد کے چہرہ میں چیونٹی کی مانند میں نے نشان دیکھا۔

۱۱۰۶۰-ابو محمد بن حیان، محمد بن فضل بن خطاب، علی بن سعید، طنافسی کے سلسلہ سند سے عبد الرحمن بن مصعب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار داؤد طائی نے ایک شخص سے ایک درہم کی کچھ چیزیں منگوائیں تھوڑی دیر کے بعد داؤد نے اس سے اپنا درہم واپس طلب کرلیا۔ کیونکہ اس وقت ان کے پاس صرف یہی درہم تھا۔

۱۱۰۶۱-ابو بکر عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن احمد بن سوادہ، عیاش ترقفی کے سلسلہ سند سے عبد الرحمن بن مصعب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز ہمارے سامنے داؤد طائی کے روشن دان سے دھوپ اندر داخل ہوگئی ہم نے ان سے روشن دان بند کرنے کی اجازت طلب کی انہوں نے فرمایا سلف فضول نظر کو ناپسند کرتے تھے، اس طرح ایک بار ہم نے ان کے کپڑے پر پیوند لگانے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے پھر وہی جواب دیا۔

۱۱۰۶۲-ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی حارث، انصبی، عثمان بن زفر کے سلسلہ سند سے سعید طحان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے داؤد کو دائیں طرف کے بجائے بائیں یا سامنے جوتیاں رکھنے کا مشورہ دیا داؤد نے جواب میں بارک اللہ فرمایا۔

۱۱۰۶۳-عبد اللہ بن محمد، عبد الرحمن بن حسن، علی بن حرب، اسماعیل بن ابان کے سلسلہ سند سے ابن ادریس کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی نے عبد اللہ بن عبد اللہ کے لئے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) میری طرف سے عراک بن مالک سے کہہ دو کہ ابو بکر کی مدح ثنائی کرتے رہو (۲) سائل کو محروم مت کرو، کبر سے بڑا انسان کے لئے کوئی شرک نہیں ہے۔

۱۱۰۶۴-محمد بن فتح حنبل، یحییٰ بن محمد بن صاعد، ابو اشعث احمد بن مقدام، اسماعیل بن علیہ، داؤد طائی عبد الملک کے سلسلہ سند سے جابر بن سمرہ کا قول نقل کیا ہے کہ کچھ کوفیوں نے حضرت عمر سے حضرت سعد کے اچھی طرح نماز نہ پڑھنے کے بارے میں شکایت کی۔ حضرت عمر نے انہیں بلا کر ان سے اس بارے میں پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ میں آپ ﷺ کے طریقے کے مطابق ان کو نماز پڑھاتا ہوں، حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے تم سے یہی امید تھی۔

۱۱۰۶۵-عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن احمد بن سعید واسطی، حماد بن اسماعیل بن علیہ، ابی محمد بن فتح، یحییٰ بن محمد، احمد بن مقدام، اسماعیل بن علیہ، داؤد طائی، عبد الملک بن عمیر کے سلسلہ سند سے زید بن عقبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار حجاج نے مجھ سے حاجت پیش کرنے کو کہا، میں نے ان سے سمرہ بن جندب کے حوالہ سے حدیث نبوی بیان کی کہ بادشاہ یا ذی اثر کے علاوہ سے سوال کرنا بے فائدہ ہے۔ انہوں نے

کہا کہ میں تو بادشاہ ہوں لہٰذا مجھ سے سوال کرو پھر میں نے ان سے اپنے لڑکے کے بارے میں سوال کیا۔ حجاج نے کہا: اس کو سو عطا کر دو۔[1]

۱۱۰۶۴- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن لیث جوہری، حماد بن اسماعیل بن علیہ، ابی، داؤد طائی، عبد الملک بن عمیری، حصین بن ابی حر کے سلسلہ سند سے سمرۃ بن جندب کے کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ حجامت بنوا رہے تھے، بنی فزارہ کے ایک دیہاتی نے آپ سے کہا یہ کیا ہے آپ کی جلد کاٹ دے گا آپ نے فرمایا یہ لوگ اپنے فن کے ماہر ہوتے ہیں۔[2]

۱۱۰۶۵- سلیمان بن احمد، احمد بن شعیب نسائی وابو حامد احمد بن جبلہ، ابوبکر بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن رافع نیشاپوری، مصعب بن قدام، ابوطائی، اسماعیل بن ابی خالد قیس بن ابی حازم کے سلسلہ سند سے جریر کا قول نقل کیا ہے کہ لوگوں پر رحم نہ کرنے والے پر اللہ رحم نہیں کھاتا۔[3]

۱۱۰۶۶- سلیمان بن احمد، احمد بن شعیب، محمد بن رافع، مصعب بن مقدام، داؤد طائی، اسماعیل بن ابی خالد قیس بن ابی حازم کے سلسلہ سند سے موقوفا عبد اللہ بن مسعود کا مرفوعا قول نقل کیا ہے کہ دو شخص قابل رشک ہیں (۱) راہ حق میں مال خرچ کرنے والا (۲) حکمت پر عمل کرکے دوسروں کو اس کی تعلیم دینے والا۔[4]

۱۱۰۶۷- ابوحامد احمد بن جبلہ، محمد بن اسحاق بن خذیمہ، محمد بن رافع ومحمد بن علی بن حبیش ثقفی، عبد الرحمن بن طائی وابراہیم بن عبد اللہ، ابونعیم بن عدی، علی بن حرب، مصعب بن مقدام، داؤد طائی، اعمش، ابوصالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو تمہارے پاس رقیق القلب اور رحم دل اہل یمن آئینگے، ایمان اور حکمت تمہیں ان ہی سے ملیں گے، مشرق میں بسنے والے معنرو ربیعہ کے اصحاب اہل سخت قلوب والے ہوں گے۔[5]

۱۱۰۶۸- سلیمان بن احمد، احمد بن شعیب وابوحامد بن جبلہ، ابوبکر بن خزیمہ، محمد بن رافع ومحمد بن محمد، اسحاق ثلاثانی، علی بن قاسم بن فضل علی بن حرب، مصعب بن مقدام، داؤد، اعمش، ابوصالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور میں اس کے عوض آخرت میں اپنی امت کی سفارش کروں گا۔[6]

۱۱۰۶۹- سلیمان بن احمد، احمد بن شعیب، وابوحامد بن جبلہ محمد بن اسحاق، محمد بن رافع، مصعب وداؤد طائی، اعمش، ابوصالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو نماز مختصر پڑھاؤ کیونکہ نماز میں کمزور، بوڑھے اور ذی حاجت لوگ بھی ہوتے ہیں۔[7]

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۱۹/۷
۲۔ المستدرک ۴۰۸/۳ ومسند الامام احمد ۱۹،۱۵،۹/۵ والسنن الکبری للبیھقی ۳۳۹/۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۷/ ۶۹۴۳ والمصنف لابن أبی شیبۃ ۴۴۴/۷
۳۔ صحیح البخاری ۹/۸، ۱۴ وصحیح مسلم، کتاب الفضائل ۶۵ وفتح الباری ۴۲۶/۱۰، ۴۳۸.
۴۔ صحیح البخاری ۲۸/۱، ۱۳۴/۲ ۱۲۲،۸/۹ وصحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین باب ۷. وفتح الباری ۱۶۵/۱، ۲۹۸.
۵۔ صحیح البخاری ۲۲۰،۲۱۹/۵ وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۸۳، ۹۰
۶۔ مسند الامام أحمد ۴۲۶/۲، ۱۳۳/۳ والسنن الکبری للبیھقی ۱۷/۸، ۱۹۰/۱۰. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۸۶۴ ومسند الشھاب للقضاعی ۱۰۳۷، ۱۰۳۸ وفتح الباری ۴۷۸،۱۲ واتحاف السادۃ المتقین ۲۲۹/۲.
۷۔ مسند الامام أحمد ۴۷۲/۲، ومجمع الزوائد ۷۳/۲ والمطالب العالیۃ ۳۲۱.

۱۱۰۷۲-سلیمان بن احمد، احمد بن شعیب و ابوحامد، ابوبکر بن خزیمہ، محمد بن رافع مصعب بن مقدام، داؤد طائی، اعمش، ابووائل، عبداللہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے تین کی موجودگی میں دو کے لئے سرگوشی ناجائز ہے کیونکہ تیسرے کے لئے یہ ایذا کا سبب ہے۔[۱]

۱۱۰۷۳-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن موسیٰ، اعمش کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مثل روایت کیا ہے۔

۱۱۰۷۴-سلیمان بن احمد، احمد بن شعیب، ابوحامد بن جبلہ، ابوبکر بن خزیمہ، محمد بن رافع، وابومحمد بن حیان، قاسم بن زکریا۔ قاسم بن دینار، مصعب بن مقدام، داؤد طائی، اعمش، معرور بن سوید کے سلسلہ سند سے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں نے آپ کو کعبہ کے سایہ میں یہ کہتے ہوئے سنا رب کعبہ کی قسم وہی لوگ خسارہ والے ہیں، میں نے آپ سے پوچھا وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا مالدار زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے، خدا کی قسم جانور قیامت کے روز انہیں اپنے کھروں سے روندیں گے۔[۲]

۱۱۰۷۵-سلیمان بن احمد، احمد بن شعیب، وابوحامد بن جبلہ، ابوبکر بن خزیمہ، محمد بن رافع، وابومحمد بن حیان، قاسم بن زکریا، قاسم بن دینار، مصعب بن مقدام، داؤد طائی، اعمش، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ انسان چالیس دن تک مادر رحم میں خون کا لوتھڑا بنتا ہے۔ پھر چالیس روز کے بعد گوشت کا ٹکڑا بنتا ہے، پھر چالیس روز کے بعد اس میں روح ڈالی جاتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ چار چیزیں لکھنے کے لئے فرشتہ کو بھیجتا ہے کہ دنیا میں وہ کتنا زندہ رہے گا کتنا عمل کرے گا اس کو رزق کتنا ملے گا وہ نیک بخت ہوگا یا بد بخت، ایک شخص پوری زندگی اعمال صالحہ کر کے دوزخ میں چلا جاتا ہے، اسی طرح ایک شخص ساری زندگی گناہ کر کے دوزخ کے کنارہ پر پہنچ جاتا ہے لیکن تقدیر کی وجہ سے آخر میں نیکی کر کے جنت میں چلا جاتا ہے۔[۳]

۱۱۰۷۶-محمد بن جعفر بن حفص معدل، محمد بن عباس بن ایوب، مصعب بن مقدام، داؤد طائی، اعمش، یحییٰ بن وثاب کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے لوگوں سے اختلاط کر کے ان کی ایذاء رسانی پر صبر کرنے والا انسان مؤمن ہے۔ لیکن لوگوں سے اختلاط نہ کرنے والا شخص افضل مؤمن ہے۔[۴]

۱۱۰۷۷-سلیمان بن احمد، احمد بن شعیب نسائی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن رافع، مصعب بن مقدام، داؤد طائی، اعمش، ابوسفیان کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے سجدہ میں اعتدال کا حکم فرمایا اور کتے کی مانند کلائیاں پھیلانے سے منع فرمایا۔[۵]

۱۱۰۷۸-سلیمان بن احمد، احمد بن شعیب نسائی، محمد بن رافع وابوبکر محمد بن جعفر بن حفص معدل، محمد بن عباس بن ایوب، شعیب بن ایوب کے سلسلہ سند سے زید بن ارقم کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اہل جنت، جنت میں خورد و نوش کریں گے؟ آپ نے اس کا جواب اثبات میں دیتے ہوئے فرمایا ایک جنتی کی طاقت ایک سو اہل دنیا کے برابر ہوگی۔ اس نے پھر سوال کیا کہ خورد و نوش کے بعد قضاء حاجت کی ضرورت پیش آتی ہے لیکن جنت تو بدبو سے پاک ہے، آپ نے فرمایا کہ جنت میں قضائے حاجت کی جگہ کھانے کے بعد انسان کو مشک جیسا خوشبودار پسینہ آ کر اس کا پیٹ ہلکا ہو جائے گا۔[۶]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب السلام ۳۷، ۳۸۔ وسنن الترمذی ۲۸۲۵ وسنن ابن ماجۃ ۳۷۷۵۔ وسنن الدارمی ۲/۲۸۲۔ ومسند الامام احمد ۱/۴۳۱، ۲/۱۸۔ ومشکاۃ المصابیح ۴۹۶۵

۲۔ صحیح البخاری ۸/۱۶۲۔ وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۳۰۔ وفتح الباری ۱۱/۵۲۳۔

۳۔ صحیح البخاری ۴/۱۶۱، ۹/۱۶۵۔ وصحیح مسلم کتاب القدر ۱۔

۴۔ فتح الباری ۱۰/۵۱۲۔ وسنن ابن ماجۃ ۴۰۳۲ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰/۸۹۔ والاحادیث الصحیحۃ ۹۳۹۔

۵۔ سنن الترمذی ۲۷۵، وسنن ابن ماجۃ ۸۹۱ ومسند الامام احمد ۳/۳۱۵، والمصنف لعبد الرزاق ۲۹۳۰، ۲۹۲۳، وصحیح ابن خزیمۃ ۶۴۴، وشرح السنۃ ۱/۲۵۸

۶۔ مسند الامام احمد ۴/۳۶۷ واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۵۴۰۔

۱۱۰۷۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن محمد بن حماد، احمد بن یحییٰ صوفی، اسحاق بن منصور، داؤد طائی، حمید کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے حج و عمرہ کا اکٹھا تلبیہ کہا۔

۱۱۰۸۰-ابوبکر محمد بن احمد بن ہارون، عمر بن احمد بن علی مروزی، سعید بن مسعود، اسحاق بن منصور، داؤد طائی و جعفر احمر، حمید کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے کپڑے میں تھوکا۔

۱۱۰۸۱-عبداللہ بن محمد، ابوطالب بن سوادہ، عباس بن محمد بن حاتم، اسحاق بن منصور، داؤد طائی، حمید کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ شب میں ہم نے آپ ﷺ کو اچانک نماز پڑھتے اور آرام کرتے بھی دیکھا۔

۱۱۰۸۲-سلیمان بن احمد، محمد بن موسیٰ اصطخری، یحییٰ بن متوکل و عبداللہ بن محمد عیسیٰ بن محمد بزار، عبید بن محمد کشوری، عبداللہ بن ابی غسان، زافرین، داؤد طائی، ہشام بن عروہ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے کبھی کسی عورت اور خادم کو نہیں مارا۔ البتہ محرم الہٰی کی بے حرمتی کرنے پر آپ نے ضرور انتقام لیا ہے۔ اور جب بھی آپ کو دو امروں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ نے سہل کو اختیار فرمایا تا آنکہ من جانب اللہ اس کی ممانعت آنے پر سب سے پہلے آپ نے اسے ترک فرما دیا۔

۱۱۰۸۳-محمد بن حمید، محمد بن سلیمان، محمد بن خلف، اسحاق بن منصور، داؤد طائی، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے خربوزہ کھجور کے ساتھ تناول فرمایا[1]

۱۱۰۸۴-محمد بن حمید، قاسم بن زکریا، شعیب بن ایوب، مصعب بن مقدام، داؤد طائی، ابوحنیفہ، علقمہ بن مرثد، ابوبردہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے کہ میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا لیکن اب مجھے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مل گئی ہے۔[2]

۱۱۰۸۵-عبداللہ بن محمد بن عبداللہ کاتب، محمد بن عبداللہ حضرمی، شعیب بن ایوب، مصعب بن مقدام، داؤد طائی، ابوحنیفہ، عطاء کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ستاروں کے گل ہونے کے بعد ہر شہر نزول آفت سے مامون ہو جاتا ہے۔[3]

۱۱۰۸۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن محمد بن حماد، احمد بن یحییٰ صوفی، اسحاق بن منصور، داؤد طائی، یحییٰ بن اسحاق کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے حج و عمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہا۔

۱۱۰۸۷-عبداللہ بن محمد، ابوطالب بن سودہ، ابراہیم بن اسحاق بن ابی عنبس، اسحاق بن منصور، داؤد طائی، یحییٰ بن ابی اسحاق کے سلسلہ سند سے ایک بصری شیخ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حج و عمرہ کا تلبیہ اکٹھا کہا۔

۱۔ سنن أبي داؤد، كتاب الأطعمة، ۴۵. وسنن الترمذي ۱۸۴۳. وسنن ابن ماجة ۳۳۲۶. والسنن الكبرى للبيهقي ۲۸۱/۷. والمصنف لابن أبي شيبة ۱۳۶/۸، وإتحاف السادة المتقين ۱۰۱/۷، ۱۱۹.

۲۔ صحيح مسلم ۶۷۲، ۱۵۶۴. وسنن النسائي ۸۹/۴. وسنن أبي داؤد ۳۲۳۵. والمستدرك ۳۷۴/۱، ۳۷۵.

۳۔ الدر المنثور ۱۸۰/۶. وتاريخ أصبهان ۱۲۱/۱.

۱۱۰۸۸- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، سراج کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن ادہم ابراہیم بن بشار کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں نے ابراہیم بن ادہم سے سوال کیا کہ آپ کی زندگی میں عظیم انقلاب (گمراہی سے ہدایت پر آنا) کیسے آیا؟ انہوں نے اس کے بیان سے گریز کیا، بالآخر میرے شدید اصرار پر انہوں نے فرمایا میرے والد شیخ کے باشندہ اور خراسان کے بادشاہ تھے، شکار ہمارا محبوب مشغلہ تھا چنانچہ ایک روز میں اپنا کتا ساتھ لے کر گھوڑے پر سوار ہو کر شکار کے لئے نکلا، جنگل میں خرگوش کی آواز سن کر میرے گھوڑے نے حرکت کی، اس وقت مجھے پیچھے سے آواز سنائی دی کہ اے ابراہیم تمہارا مقصد تخلیق یہ نہیں ہے۔ میں نے دل میں کہا کہ یہ لعنتی ابلیس کا کام ہے لیکن مسلسل تین بار وہ آواز سن کر میں سمجھ گیا کہ یہ رب العالمین کی طرف سے مجھے تنبیہ کر گئی ہے لہٰذا اسی وقت میں نے گزشتہ معاصی پر اللہ سے معافی طلب کر کے آئندہ عدم معاصی کا عزم کر لیا، پھر گھر پہنچ کر جبہ اور چادر لے کر میں عراق چلا گیا وہاں پر چند روز میں نے مزدوری کی لیکن وہاں کی اشیاء کے حلال ہونے میں مجھے شبہ تھا، اسی وجہ سے بعض مشائخ کے مشورہ سے میں شام کے شہر مصیصہ منتقل ہو گیا لیکن وہاں پر بھی وہی مسئلہ پیش آیا جس کی وجہ سے بعض مشائخ کے کہنے پر میں طرسوس منتقل ہو گیا وہاں پر میں نے لوگوں کو کھیتی کاٹنے اور ان کے باغات کی نگہداشت کرتا تھا ایک روز میں باب البحر پر بیٹھا تھا کہ ایک صاحب نے بالاصرار مجھے اپنے باغات کی نگہداشت پر مامور کر دیا چنانچہ میں اس کے باغات کی نگہداشت کرتا رہا ایک روز مالک باغ چند دوستوں کے ساتھ باغ کی طرف آیا۔ اس نے مجھ سے کہا ایک عمدہ شیریں انار توڑ کر لاؤ چنانچہ میں ایک انار کو توڑ کر لایا جب انہوں نے اسے چکھا تو وہ کھٹا تھا اس نے مجھ سے کہا تم اتنے دنوں سے میرے باغ کی نگہداشت کر رہے ہو لیکن اب تک تمہیں شیریں اور ترش کا پتا نہ چلا اور تم نے مجھے ترش انار توڑ کر دے دیا میں نے کہا کہ میں نے آج تک کوئی انار چکھا ہی نہیں ہے، وہ میرے جواب پر بڑا متحیر ہوا اور اس نے لوگوں میں اس کی تشہیر کرنا شروع کر دی پس اس وقت میں وہاں سے بلا در مال منتقل ہو گیا۔

۱۱۰۸۹- عبداللہ بن حارث، اسماعیل بن بشر شیخ، عبداللہ بن محمد بن عائذ کے سلسلہ سند سے یونس بن سلیمان کا قول نقل کیا ہے کہ گزشتہ روایت کے مطابق نقل کیا ہے۔

۱۱۰۹۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن صباح، عبداللہ بن احمد بن ابراہیم، مسیب کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ ہم بشمول ابراہیم بن ادہم ساٹھ جوان طلب علم کے لئے گھروں سے نکلے ان میں سے صرف میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔

۱۱۰۹۰- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابویعلیٰ عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے شقیق بلخی کا قول نقل کیا ہے کہ ملک شام میں ابراہیم سے ملاقات پر میں نے ان سے خراسان چھوڑنے کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا شام پہنچ کر ہی مجھے زندگی کا سکون ملا اس سے قبل میں قریہ قریہ شہر در شہر پھرتا رہا کوئی مجھے مسوس اور کوئی گلی کا لقب دیتا تھا اے شقیق اکل حلال سب سے بڑی عبادت ہے اور فقراء کس قدر مسرور ہیں کہ قیامت میں ان سے زکوٰۃ، حج وغیرہ کسی چیز کا سوال نہیں ہوگا البتہ ان مساکین (اغنیاء) سے مذکورہ تمام چیزوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

۱۱۰۹۱- ابی و ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن متوبہ، ابوموسیٰ صوری، عبدالصمد بن یزید، جعفر بن محمد بن یزید، محمد بن ابراہیم بن احمد، ابراہیم بن نصر منصوری کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن بشار خادم ابراہیم بن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک روز روزہ کی حالت میں افطاری کے لئے کچھ نہ ہونے کی وجہ سے پریشان بیٹھا تھا۔ ابراہیم بن ادہم نے میری حالت دیکھ کر فرمایا اے ابراہیم یہ فقراء کس قدر خوش قسمت ہیں کہ آخرت میں ان سے کوئی سوال نہیں ہوگا۔ ہم اغنیاء کو تو آخرت کی راحت دنیا ہی میں مل گئی انشاء اللہ تمہاری فرحت کا انتظام ہوا ہے۔

گا۔اس کے بعد ابن ادہم نے نماز شروع کردی تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص آٹھ روٹیاں اور بہت سی کھجوریں لے کر آیا اور ہمیں دے کر چلا گیا۔ ابراہیم نے سلام پھیر کر مجھے کہا اے مغموم کھا تے میں ایک سائل آ گیا، ابن ادہم نے تین روٹیاں اسے اور تین مجھے دیدیں اور دو خود تناول فرمائیں، اس کے بعد فرمایا ہمدردی اخلاق مؤمنین میں سے ہے۔

۱۱۰۹۲-جعفر بن محمد، ابراہیم بن نصر، محمد بن احمد، عبدالرحمن بن داؤد، محمد بن غالب کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن بشار رطالی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ابن ادہم، ابو یوسف غسولی اور ابو عبیداللہ سخاوی اسکندریہ گئے۔ راستہ میں ہمارا اکرام کیا گیا ہم نے کہا کہ اللہ کی حمد کی، ایک ساتھی نے ابن ادہم کو نہر سے پانی دینے کا ارادہ کیا لیکن ابن ادہم نے نہر سے خود ہی پانی نوش کرلیا اس کے بعد فرمایا اگر بادشاہوں وران کی اولاد کو ہماری خوش عیشی اور لذت کا علم ہو جائے تو وہ ہم سے نزاع کریں۔

۱۱۰۹۳-عبداللہ بن احمد بن سوادہ، حسن بن محمد، بکر، عباس بن فضل مرعشی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ عبدالعزیز نے مجھ سے فرمایا کہ یک دور میں ابن ادہم کے سوار ہونے کے وقت بیس خادم ان کے آگے ہوتے تھے لیکن حصول جنت کے لئے انہوں نے سب کچھ قربان کردیا۔

۱۱۰۹۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوعباس، ہروی ابوسعید خطابی، قاسم بن حسن، ابراہیم بن شماس کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ میرے والد ادہم ایک صالح انسان تھے، مکہ میں میرے پیدائش کے بعد کپڑے میں لپیٹ کر وہ مجھے اولیاء اللہ کے پاس لے گئے اور یہ آج انہی کی دعا کا ثمرہ ہے۔

۱۱۰۹۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد ولید، عبداللہ بن ضیق، احمد بن مفضل کے سلسلہ سند سے خلف بن تمیم کا قول نقل کیا ہے کہ میں ساحل پر مزدوری کرتا تھا اور بچے میرا مذاق اڑاتے تھے، ایک روز میرے جاننے والے کچھ لوگ آئے، انہوں نے میرا اکرام کیا تب جا کر لوگوں نے مجھے پہچانا۔

۱۱۰۹۶-ابی وابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن زید مستملی، داؤد بن جراح کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ابراہیم بن ادہم انگور اور انار کی نگہداشت پر مامور تھے۔ ایک روز مالک نے ان سے انار اور انگور طلب کئے، چنانچہ انہوں نے توڑ کر پیش کئے تو وہ ترش تھے مالک نے کہا آپ انگور اور انار کھاتے ہو لیکن اب تک آپ کو ترش اور شیریں کا علم نہیں ہوا۔ ابراہیم بن ادہم نے کہا میں نے آج تک تمہارے انگور اور انار نہیں کھائے، پھر وہاں سے میں دوسرے مقام پر منتقل ہو گیا۔

۱۱۰۹۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن فضل عکی کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ابن ادہم ایک نصرانی کے باغ میں محافظ تھے۔ اس کی اہلیہ نے اس سے کہا اس سے خیر کی وصیت کی درخواست کرو کیونکہ یہ شخص مجھے شریف لگتا ہے۔ اس کے شوہر نے پوچھا اس کا کیسے علم ہوا؟ اس نے کہا کہ میں جب بھی اس کے لئے کھانا لے جاتی ہوں پہلے وقت کا کھانا اس کے پاس سارے کا سارا رکھا ہوتا ہے۔

۱۱۰۹۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد، عصام بن داؤد کے سلسلہ سند سے سہل بن بشر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں لکڑیاں کاٹ رہا تھا کہ ابن ادہم میرے نزدیک سے گزرے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ کام کی وجہ سے تھک گئے ہیں اس لئے آپ یہ کام مجھے اجرت پر دیدیں، چنانچہ میں نے یہ کام ان کے سپرد کردیا، وہ کلہاڑی لے کر چلے گئے، میں بھی انکے ساتھ ہو گیا، ہم ایک جگہ پہنچے اچانک دروازہ کھلا اندر پہنچے تو ٹوٹی ہوئی لکڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔

۱۱۰۹۹-عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد، محمد بن یزید مستملی کے سلسلہ سند سے علی بن بکار کا قول نقل کیا ہے کہ ابراہیم بن ادہم لقطہ کے بجائے کھیتی باڑی کاٹنے کو پسند کرتے تھے لیکن سلیمان خواص لقطہ کے استعمال کو پسند کرتے تھے۔ دونوں ہم عمر ہونے کے باوجود ابن ادہم

الفقہ تھے ابراہیم کا تعلق عرب کے قبیلہ کریم الحسب بنو عجل سے تھا ابراہیم کام کے وقت یہ شعر پڑھتے تھے۔ میں نے لوگوں کے بجائے اللہ کو مصاحب بنالیا۔ ابراہیم سادہ لباس استعمال کرتے تھے سفر وحضر میں روزہ رکھتے تھے، رات کو سوتے نہیں تھے متفکر رہتے تھے کھیتی کی مزدوری ساتھیوں میں تقسیم کر دیتے تھے عدم حصاد کے زمانہ میں باغات کی حفاظت کا کام لیتے تھے۔

۱۱۱۰۰- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم بن یزید، ابوحامد احمد بن محمد بن حمدان نیشاپوری والی محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے خلف بن تمیم کا قول نقل کیا ہے کہ ابراہیم بن ادہم نے میرے استفسار پر فرمایا کہ میں ۲۴ سال سے اکل حلال کے لئے شام میں مقیم ہوں۔

۱۱۱۰۲- ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، علی بن بکار کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کے ایک ساتھی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ابن ادہم کے ساتھ بیت المقدس سے نکلا۔ راستہ میں ہمارا توشہ ختم ہوگیا بھوک کی وجہ سے ہم نے درختوں کے پتے کھائے جس کی وجہ سے ہمارے حلق خراب ہوگئے اور ہم بہت تھک گئے۔ راستہ میں ایک بستی آگئی میں نے اس میں تلاش کر کے ایک دیوار بنانے کا کام چار درہم کے عوض قبول کر لیا۔ اس کے بعد ہم نے دیوار بنانا شروع کردی ابن ادہم طاقتوروں کی طرح اور میں کمزوروں کی طرح کام کرتا تھا۔ اہل قریہ ناشتہ لے کر آئے میں نے اس کے لئے ہاتھ دھوئے۔ ابن ادہم نے فرمایا اس کے بجائے ہاتھ کی کمائی سے کھاؤ۔ چنانچہ میں نے اسے چھوڑ دیا پھر ہم نے کام مکمل کر کے اس کی مزدوری سے کھانا کھایا اس کے بعد ہم نے سفر شروع کردیا۔ حمص کی ایک بستی میں پانی دیکھ کر ہم نے اس سے پاؤں صاف کر کے وضو کیا، وہاں پر ایک صاحب خانہ نے ہمارے لئے کھانا بھیجا، ابن ادہم نے نماز سے فارغ ہوکر کھانے کی بابت پوچھا تو میں نے کہا کہ فلاں ابن فلاں نے یہ کھانا بھیجا ہے، ہم نے اسے تناول کیا اس کے بعد انطاکیہ کے اطراف میں ہم سفر کرتے رہے وہاں پر حصد کا کام بھی کیا، اس سے ہم نے اسی درہم کے قریب کمالئے اس کے بعد میں نے ابن ادہم سے کہا کہ بیت المقدس میں جانے کا میرا ارادہ ہے۔ ابن ادہم نے کہا کہ میرا دوسری طرف کا ارادہ ہے۔ میرے رخصت ہوتے وقت ابن ادہم نے اسی درہم میں دو چادریں خرید کر مجھے دی کہ یہ چادریں ہمیں کھانا کھلانے والے فلاں بن فلاں کو دیدینا۔ باقیماندہ دراہم ابن ادہم نے مجھے دیدیئے میں دو چادریں اس کے حوالے کرتا ہوا بیت المقدس چلا گیا ایک عرصہ کے بعد میری واپسی ہوئی تو معلوم ہوا کہ اس شخص کا انتقال ہوگیا اور انہی دو چادروں میں اسے کفن دیا گیا ہے۔

۱۱۱۰۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن فضل عکی، کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ابراہیم بن ادہم بڑی سرعت کے ساتھ کام کرتے تھے اور اکثر حصہ کے کام میں ساتھیوں سے سبقت لے جاتے تھے۔

۱۱۱۰۴- ابواحمد محمد بن اسحاق انماطی عسکری، عبدان بن احمد، اسحاق بن ضعیف، علی بن محمد معلم کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز ابن ادہم دیماس کے بازار میں گئے، وہاں پر خراسانی شیخ ابوسلیمان سے ان کی ملاقات ہوئی، ابن ادہم نے ان سے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے، انہوں نے کہا کہ بیت المقدس کا ارادہ ہے، ابراہیم نے کہا کہ میرا بھی بیت المقدس کا ارادہ ہے۔ ابوسلیمان نے کہا کہ اکٹھے ہی چلیں۔ ابن ادہم نے کہا کہ ٹھیک ہے چنانچہ دونوں نے سفر شروع کردیا کچھ دیر کے بعد ابن ادہم نے کہا کہ میں حجامت بنوا کر آتا ہوں، ابوسلیمان نے کہا کہ بہتر ہے، چنانچہ ابن ادہم حجامت بنوانے چلے گئے، واپسی پر انہوں نے ابوسلیمان سے سوال کیا کہ تمہارے پاس کچھ ہے؟ ابوسلیمان نے ایک تھیلی نکالی جس میں اٹھارہ درہم تھے ابراہیم بن ادہم نے بالاصرار وہ سب کے سب میرے ذریعہ حجام کو دلوادیئے پھر ہم نے سفر شروع کیا کچھ سفر طے کرنے کے بعد میں نے ادہم سے دراہم کا مطالبہ کیا اور دو تین بار مطالبہ کرنے پر بھی انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا، اسی اثناء میں ایک بستی آگئی ابراہیم نے کہا شب ہم یہیں گزاریں گے۔ چنانچہ مغرب کے وقت ہم مسجد میں پہنچے، مؤذن اذان دینے کے لئے بیٹھا تھا، ابن ادہم نے اس سے پوچھا کہ تم فلاں بن فلاں ہو، اس نے کہا کہ ہاں ابن ادہم

نے اس سے کہا ہم حصد کا کام خوب اچھی طرح جانتے ہیں لہٰذا تم ہم کو بھی کوئی کام دلوادو۔ مؤذن نے کہا کہ ایک نصرانی کے دو باغوں کے علاوہ یہاں سب کی کھیتیاں کٹ چکی ہیں، میں نماز کے بعد اس سے بات کروں گا، چنانچہ نماز سے فارغ ہو کر ہم اس کے ساتھ اس نصرانی کے پاس گئے اور اس نے اسے مطمئن کر کے ہمیں حصد کا کام دلوایا۔ ابن ادہم نے ایک درہم مزدوری طے کر کے اس سے کہا ہماری مزدوری اس مؤذن کے پاس رکھوادو۔ اگر آپ کو کام پسند آجائے تو یہ مؤذن ہمیں دیدے گا ورنہ آپ کی مرضی ہے اس کے بعد ابن ادہم وغیرہ نماز کے لئے چلے گئے، اس سے فارغ ہو کر نصرانی کے باغ میں کام کے لئے آگئے، ابن ادہم نے ابوسلیمان سے کہا آج تک اس باغ میں کسی نے اللہ کے سامنے سجدہ نہیں کیا۔ اس لئے ہم میں سے ایک نماز میں مشغول ہو جائے اور ایک کام شروع کردے۔ ابوسلیمان نے کہا کہ میں نماز پڑھوں گا ابن ادہم نے کہا کہ ٹھیک ہے میں کام کروں گا۔ ابوسلیمان تو کچھ دیر نماز پڑھ کر سو گئے ابن ادہم نماز فجر سے کچھ قبل آگئے۔ مجھے بیدار کیا اس کے بعد کہنے لگے کہ الحمدللہ کام مکمل ہو گیا ہے پھر اذان ہونے کے بعد وضو کر کے ہم نماز فجر کے لئے چلے گئے۔ ابراہیم نے خادم کو کام کی تکمیل سے مطلع کیا۔ خادم نے کہا یہ کام تو پانچ دنوں کا تھا آپ نے ایک شب میں کیسے کر دیا بہر حال مؤذن کے ساتھ نصرانی کے پاس گئے۔ مؤذن نے اس کو کام کی تکمیل سے مطلع کیا وہ بھی بہت حیران ہوا بالآخر ابن ادہم اس کو باغ میں لئے گئے۔ وہ بہت خوش ہوا اس نے ابن ادہم کو دو دینار دیئے تو ابن ادہم نے ایک دینار واپس کر دیا اس کے بعد ابن ادہم نے وہ ایک دینار ابوسلیمان کو دیدیا اور کہا کہ اب میں آپ سے جدا ہوتا ہوں، ابوسلیمان نے کہا کہ آپ نے تو مصاحبت کا وعدہ کیا تھا، ابن ادہم نے کہا کہ تم نے دینار کا مطالبہ کیوں کیا۔

۱۱۱۰۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن احمد، حجاج بن حمزہ، ابوزید کے سلسلہ سند سے ابواسحاق فزاری کا قول نقل کیا ہے کہ ابن ادہم تمام رمضان دن میں کام کرتے اور شب میں نماز میں مشغول رہتے تھے، لہٰذا وہ کل رمضان شب میں سوتے نہیں تھے۔

۱۱۱۰۶- عبداللہ بن محمد عبداللہ بن زکریا، موسیٰ بن عبداللہ طرسوی کے سلسلہ سند سے ابویوسف غسولی یعقوب بن مغیرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ہم ماہ رمضان میں ابن ادہم کے ساتھ کھیتی کاٹتے تھے ایک روز شب قدر کے حصول کے لئے ہم نے ان سے آخری عشرہ مدینہ میں گزارنے کی درخواست کی انہوں نے فرمایا کہ دلجمعی کے ساتھ اپنے کام میں مشغول رہو تمہارے لئے یہی شب قدر ہے۔

۱۱۱۰۷- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم دورقی کے سلسلہ سند سے خلد بن تمیم کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ابن ادہم سے سوال کیا کہ آپ کے قیام کو شام میں کتنا عرصہ گزر گیا انہوں نے فرمایا ۲۴ سال نیز فرمایا ابتداء میں میں نے یہاں پر ایک جماعت کو حصد کے کام میں مشغول پایا۔ انہوں نے مجھے بھی اپنے ساتھ شریک کر لیا، میں ابتداء میں احساس کمتری کا شکار رہا کہ نا معلوم مجھے یہ کام آتا بھی ہے کہ نہیں لیکن بعد میں یہی ایک شخص کی مخصوص کا کام کرتا ہے۔

۱۱۱۰۸- ابومحمد، احمد دورقی، ابواحمد مروزی کے سلسلہ سند سے علی بن بکار کا قول نقل کیا ہے کہ ابراہیم بن ادہم فلسطین میں مزدوری کرتے تھے لیکن جب کوئی لشکر آتا تو وہ روپوش ہو جاتے کہیں وہ ان کی تشہیر نہ کریں۔

۱۱۱۰۹- ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن ادریس، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے احمد بن داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار یزید نے ابن ادہم سے باغ کے انگور مانگے، ابن ادہم نے کہا میرے ذمہ صرف اس کی حفاظت ہے مالک کی طرف سے اس کے انگور کھانے کی مجھے اجازت نہیں ہے، یزید نے ابن ادہم کو مارنے کا ارادہ کیا، ابن ادہم نے مار کھانے کے لئے سر ان کے سامنے کر دیا لیکن یزید نے مارنے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

۱۱۱۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ہشام بن مفضل، اشعث کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کے بعض رفقاء کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن ادہم کا دشمن سے مقابلہ ہوا، ابن ادہم نے ایک ساتھی کو لے کر دریا میں اندر کی طرف تیراکی شروع کر دی، دشمن

ابن ادہم کو دیکھ کر پشت پھیر گیا۔

۱۱۱۱۱-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، یحییٰ بن عثمان کے سلسلہ سند سے بقیہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ابن ادہم کے ایک ساتھی سے کہا کہ ابن ادہم کی مصاحبت کے زمانہ کا کوئی واقعہ سنائیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک روز ہم روزہ سے تھے افطاری کے لئے ہمارے پاس کوئی چیز نہیں تھی میں نے ابن ادہم سے کہا کہ باب رستن چل کر آپ مجھے حصد کا کام دلوادیں۔ چنانچہ ہم گئے وہاں ایک درہم کی مزدوری پر مجھے کام مل گیا کام مکمل کر کے ایک درہم میں نے وصول کرلیا، میں نے اس سے اپنی حاجت پوری کر کے باقی ماندہ صدقہ کردیا۔

۱۱۱۱۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین احمد بن ابراہیم، ہارون بن معروف کے سلسلہ سند سے ضمرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ہم صور میں ابن ادہم کے ساتھ ایک گھر میں تھے۔ابن ادہم نے اس وقت حصد کا کام لیا ہوا تھا سلیمان ابو یاس جبہ پہن کر ان کے دروازہ پر بیٹھا تھا ابن ادہم نے اس سے کہا کہ اے سلیمان یہاں سے اٹھ جاؤ ورنہ گزرنے والے لوگ تجھے فقیر خیال کریں گے۔

۱۱۱۱۳-ابواحمد محمد بن احمد بن اسحاق انماطی، عبدان بن احمد، احمد بن عمرو، محمد بن مصفیٰ، بقیہ کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ وطن سے جدائی میرے لئے سب سے سخت چیز ہے۔

۱۱۱۱۴-ابی، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم احمد بن ابی الحواری، مضاء بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ وطن سے مفارقت میرے لئے سب سے تکلیف دہ چیز تھی۔

۱۱۱۱۵-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے خواہش پرستی اور نفس کی مکاریوں سے حفاظت کے لئے اللہ سے مدد طلب کی، اللہ نے دونوں چیزوں کے بارے میں میری مدد کی۔

۱۱۱۱۶-جعفر بن محمد بن نصر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار کے علاوہ میں کبھی بھی ساتھیوں کے لئے بوجھ نہیں بنا کیونکہ شروع میں مجھے حصد کا کام اچھی طرح نہیں آتا تھا۔اس کے باوجود ساتھیوں نے مجھے اپنے ساتھ کام میں شریک کیا۔

۱۱۱۱۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس، حسن بن عبدالرحمن بن ابی عباد کے سلسلہ سند سے سعید بن حرب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن ادہم نے مکہ آمد کے موقع پر عبدالعزیز بن ابی رواد کے ہاں قیام کیا۔ابن ادہم پہنچتے ہی بیگ کھونٹی پر لٹکا کر طواف کے لئے چلے گئے۔ اس کے بعد ثوری عبدالعزیز کے ہاں آئے، انہوں نے اس بیگ کے بابت پوچھا کہ کس کا ہے لوگوں نے کہا کہ آپ کے بھائی ابن ادہم کا ہے ثوری نے اس خیال سے کہ اس میں شام کے پھل ہوں گے، اسے کھولا دیکھا تو اس میں مٹی بھری ہوئی تھی، ثوری نے اسے بند کر کے اسی طرح واپس اسے لٹکا دیا ابن ادہم آئے تو ان کو اس بات سے باخبر کیا گیا، انہوں نے فرمایا کہ ایک ماہ سے میرا کھانا یہی چل رہا ہے۔

۱۱۱۱۸-محمد بن ابراہیم، عبدالرحمن بن سانجور رملی، ابوبکر بن طباع، ابوتوبہ کے سلسلہ سند سے عطاء بن مسلم کا قول نقل کیا ہے کہ ابن ادہم نے زاد راہ ختم ہونے کی وجہ سے پندرہ روز تک مٹی کھائی۔

۱۱۱۱۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ابراہیم بن بشار، سلمۃ بن شبیب، حسن بن عیاش کے سلسلہ سند سے ابوتوبہ کا قول نقل کیا ہے کہ گزشتہ قول کے مانند نقل کیا۔

۱۱۱۲۰-عبداللہ، سلمۃ، حسن بن عیاش کے سلسلہ سند سے ابومعاویہ اسود کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ابن ادہم کو بیس روز تک مٹی کھاتے دیکھا اور فرمایا اگر مجھے ہلاکت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں مرتے دم تک مٹی کھاتا رہتا۔

۱۱۱۲۱-ابی ، ابراہیم بن محمد بن حسن ، محمد بن یزید ، بشر جانی کے سلسلہ سند سے ابو معاویہ اسود کا قول نقل کیا ہے کہ ابن ادہم بیس روز تک مٹی کھاتے رہے۔

۱۱۱۲۲-ابی ، ابومحمد بن حیان ، ابراہیم بن متویہ ، محمد بن یزید ، ابو صالح محبوب بن موسیٰ ، ابواسحاق فزاری کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ میں چندروز تک بھوک کی وجہ سے ریت پانی میں ڈال کر پیتا رہا۔

۱۱۱۲۳-ابواحمد محمد بن احمد بن احمد بن اسحاق انماطی ، عبدان بن احمد بن عمر ، قاسم جوعی ، عبداللہ حذاء کے سلسلہ سند سے سہل بن ابراہیم کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک سفر میں ابن ادہم کے ساتھ تھا ، انہوں نے کل زادراہ مجھے کھلا کر ختم کردیا۔ ایک روز مرض کی وجہ سے میں نے ایک چیز کی خواہش کی۔ انہوں نے اپنا گدھا فروخت کر کے میری خواہش پوری کردی ، میں نے ان سے کہا کہ اب ہم کس چیز پر سوار ہوں گے؟ انہوں نے کہا کہ میرے کندھے پر ، چنانچہ تین فرسخ تک انہوں نے مجھے کندھے پر اٹھایا ، اوزاعی کہتے ہیں کہ ابن ادہم قوم میں سب سے بڑے فیاض انسان تھے۔

۱۱۱۲۴-عبداللہ بن جعفر بن محمد ، ابراہیم بن محمد بن حسن ، احمد بن فضل عکی کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز ابن ادہم کوانگور کی حفاظت کی ایک درہم مزدوری ملی ، اتنے میں ایک خاتون کی چیخ کی آواز آئی ، ابن ادہم نے اس کے بارے میں پوچھا انہیں بتایا گیا کہ وہ اس وقت دردِ زہ کی حالت میں ہیں۔ ابن ادہم نے اس دینار کا بیگ خرید کر آٹے زیتون شہد اور گوشت سے اسے بھر کر اس خاتون کے گھر پہنچادیا۔

۱۱۱۲۵-ابومحمد بن حیان ، محمد بن ابراہیم ، ابو یعلی موصلی ، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے شفیق بن ابراہیم کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز ہمارے سامنے ابن ادہم کے پاس سے ایک شخص معروف ہونے کے باوجود سلام کئے بغیر گزر گیا۔ ابن ادہم نے اس کی وجہ دریافت کرائی اس نے کہا کہ اس وقت میرے گھر میں ولادت کا مسئلہ بالکل قریب ہے اسی کی فکر کی وجہ سے میں سلام نہ کر سکا ، ابن ادہم نے کسی سے دو دینار لے کر ایک شخص سے کہا ایک دینار کا سامان خرید کر سامان اور ایک درہم اس کے گھر دے آؤ ، چنانچہ وہ شخص جب اس کے گھر پہنچا تو صاحب خانہ گھر نہیں تھا۔ اس نے وہ چیزیں دروازہ کے اندر کر کے کہا یہ ابن ادہم نے بھیجی ہیں ، اس خاتون نے ابن ادہم کو خوب دعائیں دیں۔

۱۱۱۲۶-ابوحسین محمد بن محمد بن عبیداللہ جرجانی ، حسن بن علی نصر طوسی ، احمد بن سعید دارمی ، محبوب بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے علی بن بکار کا قول نقل کیا ہے کہ مصیصہ میں ہمارے سامنے ایک خراسانی شخص نے ابن ادہم سے کہا۔ میں غلام ہوں آپ کے بھائی نے کوفہ سے مجھے گھوڑے خچر اور دس ہزار درہم سمیت آپ کو ہدیہ کیا ہے۔ ابن ادہم نے کہا کہ اگر تو سچا ہے تو ان سب چیزوں سمیت تو آزاد ہے۔

۱۱۱۲۷-ابی ، ابومحمد بن حیان ، محمد بن عبدالرحمن ، ابراہیم بن محمد بن حسن ، عصام بن داؤد کے سلسلہ سند سے عیسیٰ بن حازم کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز ابن ادہم حصد کے کام میں مشغول تھے۔ دو شخص سامان وسواری کے ساتھ آئے۔ انہوں نے ابن ادہم سے کہا کہ ہم آپ کے والد کے غلام ہیں۔ ابن ادہم نے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو اس سواری وسامان سمیت تم کو آزاد کرتا ہوں۔

۱۱۱۲۸-ابی ، وابومحمد بن حیان ، محمد بن ابراہیم بن محمد ، عصام کے سلسلہ سند سے عیسیٰ بن حازم کا قول نقل کیا ہے کہ ابن ادہمؒ کے بھائی از ہر نے ایک چادر انہیں ہدیہ کی ، ابن ادہم نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے لیکن ان کے بھائی نے اصرار کر کے دیدی ، ان کے بھائی از ہر چند روز بعد واپس آئے تو ابن ادہم نے اس چادر میں ایک جدید عمامہ اور جدید جوتی رکھ کر انہیں واپس کردی۔

۱۱۱۲۹-محمد بن جعفر بن یوسف ، عبداللہ بن محمد بن یعقوب وابومحمد بن حیان ، عیسیٰ بن محمد رازی ، ابوحاتم احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک روز داؤد نے رملہ کو بلا زین گھوڑے پر سوار دیکھا لوگوں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی ، انہوں نے فرمایا ابن

ادہم کی سخاوت کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

۱۱۱۳۰-عبداللہ بن محمد، محمد بن عبدالرحمٰن، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن خلف عسقلانی کے سلسلہ سند سے رواد بن جراح کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک غزوہ میں ابن ادہم کے ساتھ شریک تھا۔ ایک روز میرے گھوڑے کی زین موجود نہیں تھی۔ میں نے ساتھیوں سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو ساتھیوں نے بتایا کہ ابن ادہم کو کوئی چیز نہیں ملی، انہوں نے وہ زین اٹھا کر ہدیہ کردی، رواد کہتے ہیں کہ بعد میں ابن ادہم نے اس کے عوض میرے پاس ایک ازار ہدیہ میں بھیجی۔

۱۱۱۳۱-عبداللہ بن محمد، محمد بن عبدالرحمٰن، ابراہیم بن محمد، محمد بن اسحاق، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک روز میرے مطالبہ پر مروان نے مجھ سے بیان کیا کہ ابن ادہم کو صدق اور جود سے سب سے زیادہ فائدہ ہوا۔

۱۱۱۳۲-ابوبکر محمد بن جعفر، بن یوسف، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحامد، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کے ساتھی ابو ولید کا قول نقل کیا ہے کہ ابن ادہم چکی میں قلیل آٹا لوگوں کے لئے چھوڑ دیتے تھے۔ نیز ابو ولید نے بیان کیا ہے کہ ایک شب ابن ادہم جب واپس آئے تو تاخیر کی وجہ سے ان کے ساتھی کھانے سے فارغ ہو چکے تھے، دوسرے روز ان کے ساتھی قبل از عشاء سو چکے تھے ابن ادہم نے خود کھانا تیار کیا اور تیار کر کے سب کو بیدار کر کے کھانے پر مدعو کیا، ان کے ساتھی آپس میں بات کرنے لگے کہ ابن ادہم نے ہماری بدسلوکی کے باوجود ہم سے کس قدر اخلاق کا مظاہرہ کیا۔

۱۱۱۳۳-محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد، ابوحاتم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ولید کا قول نقل کیا ہے کہ بعض مرتبہ ابن ادہم سارے دن لکڑیاں توڑ کر ہمیں کھانا کھلاتے تھے۔

۱۱۱۳۴-عبداللہ بن احمد بن سوادہ، ابوسعید بکا، احمد بن محمد کے سلسلہ سند سے جامع بن امین فراء کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میرے بھائی نے آٹے اور ستو کا ایک بیگ اور کچھ بھنا ہوا گوشت میرے ذریعہ ابن ادہم کے پاس بھیجا، مجھ سے کہا ابن ادہم کو میرا اسلام پہنچا کر ان کی خدمت میں یہ ہدیہ پیش کر دینا۔ چنانچہ میں عصر کے وقت پہنچا معلوم ہوا کہ ابن ادہم جنگل میں ہیں وہ مغرب کے وقت جب پہنچے ہوئے تشریف لائے لوگوں نے مجھے ان کی آمد سے مطلع کیا میں نے وہ ہدیہ ان کی خدمت میں پیش کر دیا، انہوں نے اسی وقت سب کو جمع کر کے تمام چیزیں کھلادیں، میں نے لوگوں سے کہا کہ میرے بھائی نے خاص ابن ادہم کے لئے یہ ہدیہ بھیجا تھا، تم نے ان کے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑا، انہوں نے بتایا کہ ان کی خوراک تین چھوٹی چپاتیوں کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

اس کے بعد نماز عشاء پڑھ کر ابن ادہم صبح تک نماز میں مشغول رہے اور عشاء کے وضوء سے نماز فجر پڑھائی۔

۱۱۱۳۵-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن ادہم کے ایک ساتھی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک غزوہ میں مال غنیمت سے ابراہیم کو تین دینار ملے، انہوں نے مجھ سے کہا یہ دینار ابومحمد خیاط کو دے آؤ ان سے کہہ دینا کہ اس کے ذریعہ اپنا قرض ادا کر دیں لیکن ابومحمد نے وہ قبول نہیں کئے، میں نے واپس ابن ادہم کو دیئے تو ابن ادہم نے ایک حاجت مند ساتھی کو دیدیئے۔

۱۱۱۳۶-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، اشعث بن شعبہ کے سلسلہ سند سے فزاری کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک بار ابن ادہم کے ہمراہ مرابط تھا میں نے اپنا توشہ ان کی خدمت میں پیش کرنا چاہا تو انہوں نے منع کر دیا بعد میں اپنی قمیص اتار کر مجھے دیدی کہ یہ قمیص فلاں شخص کو دیدو کیونکہ وہ ہم سے زیادہ ضرورت مند ہے۔

۱۱۱۳۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبدالرحمٰن، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبید بن جناد، عطاء بن مسلم کے سلسلہ سند سے ابراہیم کے ایک ساتھی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ہم نے مزدوری کر کے تیس دینار کمائے لیکن وہ مجھ سے گم ہو گئے جب میں نے ابن ادہم کو اس

کے بارے میں بتایا تو انہوں نے اس پر صرف الحمد للہ فرمایا اسی اثنا میں عبید اللہ بن صالح کی اہلیہ اسماء کے غلام نے ان کے عوض اسماء کی طرف سے دو سو درہم ابن ادہم کی خدمت میں پیش کئے لیکن ابن ادہم نے ان کی قبولیت سے انکار کر دیا۔

۱۱۱۳۸-محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابو ولید کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ابن ادہم کے ساتھ غزوہ میں گیا، ابن ادہم پیدل اور میں سواری پر تھا میں نے ان کو سوار ہونے کے لئے کہا تو انہوں نے انکار کر دیا پھر میں نے ان کو قسم دی تو وہ گھوڑے کی زین پر سوار ہو کر اتر گئے اور انہوں نے ۳۶ میل کا سفر پیدل طے کیا۔

۱۱۱۳۹-محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد ابو حاتم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ان کے بعض اصحاب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک موقع پر ارض روم میں سخت سردی میں ابن ادہم نے تمام شب باہر سردی میں اور ان کے ساتھیوں نے خیموں میں گزار دی۔

۱۱۱۴۰-ابو طالب بن سوادہ، یزید بن محمد بن یزید، احمد بن میسرہ، ابو قتادہ حرانی کے سلسلہ سند سے ابو قتادہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن ادہم ابو عثمان سری، یوسف بن اسباط اور حذیفہ مرعشی نے چند دن میرے ہاں قیام فرمایا۔ انہوں نے مجھے حصد کا کام تلاش کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ میں نے پچاس جریب کی حصد پچاس درہم میں طے کی، بعد میں ان کے ساتھ شب گزارنے کا ارادہ کیا لیکن انہوں نے منع کر دیا۔ پھر انہوں نے کام شروع کر دیا اور صبح سے قبل ہی کام مکمل کر دیا، میں بڑا حیران ہوا، جریب کا مالک کام دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ انہوں نے پچاس میں سے دس درہم مجھے دیئے باقی خود رکھ لئے۔

۱۱۱۴۱-ابو طالب، عبد اللہ بن محمد بن بکر، حسن بن محمد کے سلسلہ سند سے ابو طالب، عبد اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک دن انطاکیہ میں بارش کے دوران میں ۔ ابن ادہم کو سویا ہوا پایا۔ انہوں نے فرمایا اے ابو محمد دنیا کے بادشاہ ہماری اس نعمت سے محروم ہیں۔

۱۱۱۴۲-عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین احمد بن ابراہیم دورقی، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ لوگ مجھے مختلف ہدایا پیش کرتے ہیں لیکن میں قبول نہیں کرتا، ہدایا کے عدم قبول کی وجہ سے لوگ مجھے بڑا بزرگ سمجھتے ہیں حالانکہ اس میں بزرگی کی کیا بات ہے۔

۱۱۱۴۳-عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابو احمد مروزی کے سلسلہ سند سے احمد بن بکار کا قول نقل کیا ہے کہ میں ابن ادہم کے ساتھ دو غزدوں میں شریک ہوا۔ انہوں نے وہاں کچھ قبول نہیں کیا اور رومہ سامان سے کچھ نہیں کھایا اور اس کے بارے میں فرمایا کہ جواز کے باوجود زہد کی وجہ سے میں نے سامان استعمال نہیں کیا۔

۱۱۱۴۴-عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابی ابراہیم، حسن بن ربیع کے سلسلہ سند سے اشعث بن شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ابن ادہم کے ساتھ غزوہ میں شریک ہوا، ایک وقت ہمیں شدید بھوک لگ گئی اور کھانے کے لئے ہمارے پاس کچھ نہیں تھا۔ اہل مصیصہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے ہمارے لئے خورد و نوش کا سامان بھیجا لیکن ابن ادہم نے کوئی چیز قبول نہیں کی۔

۱۱۱۴۵-جعفر بن محمد بن نصیر محمد بن ابراہیم، احمد بن نصیر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ آج سخاوت، کرم اور مواخاۃ کا خاتمہ ہو گیا، اے لوگو اگر تم مال کے ذریعے یہ چیزیں حاصل نہیں کر سکتے تو کم از کم حسن اخلاق کا مظاہرہ تو کرو نیز حضرت لقمان نے اپنے لڑکے سے فرمایا تین چیزوں کی معرفت تین چیزوں سے ہوتی ہے حلم کا غضب، شجاعت کا جنگ اور ہمدردی کا ضرورت کے وقت پتہ چلتا ہے۔

۱۱۱۴۶-عبد اللہ بن محمد عیسیٰ بن محمد رازی، واقد بن موسیٰ مصیصی، ابو عثمان صیاد کے سلسلہ سند سے حسین کی دعوت کی، چنانچہ یہ حضرات تشریف لائے کھانا لگایا گیا ابن ادہم کے علاوہ سب نے کھایا۔

۱۱۱۴۷-ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی ابو احمد مروزی کے سلسلہ سند سے علی بن بکار کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز نماز

مغرب کے وقت ابن ادہم نے مجھے اور مخلد کو کھانے پر مدعو کیا۔ جب ہم پہنچے تو گوشت کے دو پیالے ہمارے سامنے رکھے گئے ابن ادہم کھلانے والوں میں سے تھے اس کے بعد ہمیں خربوزے پیش کئے گئے۔

۱۱۱۴۸- ابومحمد، احمد، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے شعیب بن واقد کا قول نقل کیا ہے کہ ابن ادہم نے ابواسحاق گزاری کو پیغام بھیجا کہ ملاقات کے لئے آؤ اور کھانا بھی ہمارے ساتھ کھانا۔

۱۱۱۴۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی کے سلسلہ سند سے خلف بن تمیم کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ابن ادہم کے پاس گیا، میں سلام کر کے بیٹھ گیا، انہوں نے کوئی بات وغیرہ نہیں کی، مجھے بڑا افسوس ہوا، میں نے ابواسحاق فزاری سے اس کا اظہار کیا، میں نے ان سے کہا کہ آپ ان کو سمجھائیں، ابواسحاق نے کہا کہ تم میرے حوالہ سے ان سے بات کرنا انشاء اللہ وہ تمہاری بات پر توجہ دیں گے۔ پھر ایک روز میں نے ابن ادہم سے کہا کہ میں آپ اور ابواسحاق کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت ابن ادہم نے میری بات پر توجہ دی اور خوب اچھی طرح مجھ سے بات کی پھر وہ میری دعوت پر گھر تشریف لائے اور کھانا تناول فرمایا۔

۱۱۱۵۰- عبداللہ، احمد، دورقی، عبید بن ولید دمشقی، ابن ہاشم، ابن ادہم کے سلسلہ سند سے حضرت عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ساتھیوں کی فراغت سے قبل کھانے سے فارغ ہونا قبیح حرکت ہے۔

۱۱۱۵۱- عبداللہ، احمد دورقی، ہارون بن معروف کے سلسلہ سند سے ضمرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن ادہم نے کھانے پر چند ساتھیوں کو مدعو کیا۔ ایک شخص خلاد مقبل ساتھیوں کے فارغ ہونے سے قبل ہی کھانا کھا کر چلے گئے۔ ابن ادہم نے کہا اس نے دو غلطیاں کیں ہیں۔ (۱) بلا اجازت چلا گیا (۲) ساتھیوں کی بے حرمتی کی ہے۔

۱۱۱۵۲- ابی، احمد بن محمد بن عمر، حسین بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے مضاء بن عیسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ ابراہیم بن ادہم کو سب سے زیادہ سخاوت اور صدق سے فائدہ پہنچا۔

۱۱۱۵۳- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ولید بن ابان کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن قدید کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میرے سامنے ابن ادہم کے پاس ایک شخص آیا۔ ابن ادہم نے اس سے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا کہ سواحل کا، ابن ادہم نے میرے ساتھی کا تھیلا اٹھا کر اسے دیدیا میں نے منع بھی کیا لیکن انہوں نے کہا یہ ضرورت مند ہے۔

۱۱۱۵۴- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، یحییٰ بن عثمان کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کے ایک ساتھی کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے ابن ادہم سے ایک گھر کی چھت کی بابت سوال کیا کہ کس چیز کی ہے ابن ادہم نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔

۱۱۱۵۵- عبداللہ بن مسوادہ، نصر بن منصور مصیصی، ابومحمد کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن ادہم ابواسحاق کے گھر گئے، اس وقت ابواسحاق نہیں تھے، ابن ادہم نے کہا کہ جب وہ آئیں تو انہیں میرا بتا دینا اس کے بعد ابن ادہم چراگاہ چلے گئے، وہاں لوگ اپنے جانوروں کو چرا رہے تھے شام کو انہوں نے مجھے کہا اپنا گھوڑا ہمارے جانوروں میں ملا دو، ورنہ درندے لے جائیں گے لیکن وہ نہیں مانے شب کو ابن ادہم نے نماز شروع کر دی تین شیر آئے لیکن تینوں نے ابن ادہم کو کچھ نہیں کہا۔

۱۱۱۵۶- عبداللہ، محمد بن ہارون بن یحییٰ، بسروج، ابوخالد بن یزید بن سفیان کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے کہا میں ایک روز ابن ادہم کو خچر پر سوار ایک شخص نے کہا میں اپنا نیا جوڑا آپ کے پرانے جوڑے سے تبدیل کرنا چاہتا ہوں۔ اگر تو مالدار ہے تو ٹھیک ہے ورنہ نہیں اس نے کہا میں مالدار ہوں ابن ادہم نے کہا اگر تو مالدار ہے تو خچر پر سوار کیوں ہے تو فقیر ہے میرے پاس سے اٹھ جا۔

۱۱۱۵۷- عبداللہ، اسماعیل بن حبیب، وزیات کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن فلاں کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز ابن ادہم نے ایک شخص سے ایک دانق کے انجیر مانگے لیکن اس نے انہیں نہیں دیئے، پھر ایک دوسرے شخص نے ابراہیم سے کہا آپ جتنے چاہو انجیر لے لو میں اس کی

قیم رہیدوں گا لیکن ابن ادہم نے اسے قبول نہیں کیا۔

۱۱۱۵۸-عبداللہ، ابوعمر کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز ابن ادہم، حذیفہ مرعشی، یوسف بن اسباط اور اسحاق بن فتح کا ایک شہر میں قیام ہوا، انہوں نے ابواسحاق کو کھانا وغیرہ خریدنے کے لئے بھیجا، ابواسحاق خوردونوش کی اشیاء اور زردنمک خرید کر لائے

۱۱۱۵۹-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ ابن ادہم اور ان کے ساتھی چار لذتوں سے دور تھے (۱) ٹھنڈے پانی کی لذت (۲) حمامات استعمال نہیں کرتے تھے (۳) جوتا استعمال نہیں کرتے تھے (۴) نمک میں مصالحہ استعمال نہیں کرتے تھے۔

۱۱۱۶۰-ابواحمد محمد بن احمد بن اسحاق، عسکری عبدان بن احمد، اسحاق بن وصیف، ابوحفص عمیر بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ہم چار نفر ابن ادہم کے ساتھ مکہ گئے، وہاں پر ہم نے ایک مکان اجرت پر لیا، ہم میں سے ایک شخص خدمت کرتا اور تین حرم چلے جاتے، ایک دن ایک طویل القد شخص آیا، اس نے ابن ادہم کا پوچھا لیکن وہ نہیں تھے، پھر شام کو وہ ابن ادہم کے ساتھ آیا، وہ ہم سے الگ تھلگ رہتا تھا، اس کا کھانا پینا بھی ہم سے الگ تھا، بعد میں ابن ادہم نے بتایا کہ وہ جن تھا۔

۱۱۱۶۱-ابوطالب سوادہ، علی بن حرب، عبداللہ بن ایوب بن حباب کے سلسلہ سند سے جسر کا قول نقل کیا ہے کہ:

جسر کہتے ہیں: میں نے ۱۵۰ھ میں ابن ادہم کے ساتھ حج کیا۔ راستے میں ایک روز ہمارے ساتھ ایک شیخ قمیص اور چادر میں ملبوس کندھے پر عصار کھے ہوئے آئے، عصا کے ساتھ ایک تھیلا لٹک رہا تھا، وہ ابراہیم سے سلام کر کے ہماری بائیں طرف چلنے لگے۔ ابراہیمؒ بن ادہم نے ہم سب کو منع کر دیا تھا کہ کوئی اس کے ساتھ بات نہ کرے اور نہ ہی اس کے قریب نظر آئے۔ وہ مدینہ میں ہمارے ساتھ رہے، پھر مکہ میں بھی اس کا قیام ہمارے ساتھ تھا، وہ ہماری غیر موجودگی میں آ کر کھانا کھا کر چلا جاتا۔

جسر کہتے ہیں ایک مرتبہ مجھے پیٹ میں درد ہوا تو میں پیچھے خیمہ میں رہ گیا چنانچہ وہ شیخ آیا اور میں اس کو نظر نہ آیا پھر میں نے دیکھا کہ وہ تھیلا کھول کر اس سے ٹینگنیاں نکال نکال کر کھا رہا ہے۔ یہ دیکھ کر میں کھنکنا اٹھا اس نے جو میری طرف دیکھا فوراً اپنا تھیلا اور لاٹھی وغیرہ اٹھا کر چلا گیا اور پھر نظر نہ آیا۔

رات کو ابن ادہمؒ نے قرآن پڑھتے وقت اس کو نہ پا کر سمجھا کہ ہم میں سے کسی نے اس کے ساتھ بات چیت کی ہوگی اور وہ چلا گیا ہوگا لیکن میں نے آپ کو ساری خبر سنائی تو ابن ادہمؒ فرمانے لگے: یہ آپ علیہ السلام کے زمانہ کے جنوں میں سے تھا یہ اور اس کے ساتھ نو جنوں کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں وفد بن کر آیا تھا، یہ سب قاری تھے۔ تین نصیبین اور چار نینوی کے تھے۔ اس وقت ان میں سے صرف یہی زندہ ہے، یہ مجھ سے ہر سال ملاقات کرتا ہے۔

ختم شد حصہ ہفتم

حلیۃ الاولیاء

☆☆☆

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء (ترجمہ)

حصہ ہشتم

تکملہ ابراہیم بن ادھم، شقیق بلخی، حاتم اصم، ابن المبارک، ابن وہب، بشر حافی، معروف کرخی اور وکیع بن الجراح رحمہم اللہ وغیرہ کا تذکرہ

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم

مولانا محمد یوسف تنولی فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

استاذ مدرسہ عربیہ حنفیہ دارالسلام آزاد کشمیر

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 2213768

دیباچہ

الحمدللہ و کفی سلام وعلی عبادہ الذین اصطفی

امابعد! حلیۃ الاولیاء کی جلد ۸ کا ترجمہ قارئین کے زیر نظر ہے۔ یوں دوران ترجمہ مترجم کو اپنے خیال کا اظہار کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ اس لئے چند گزارشات عرض کیے دیتا ہوں۔

اولیاء کرام کے حالات اور ان کے اقوال امت کے لئے وہ عظیم سرمایہ ہیں جس سے شاید باید ہی کوئی کنارہ کش ہو۔ وہ الگ بات ہے کہ ان کا طرز زندگی آج مفقود نظر آتا ہے لیکن زمرہ مومنین ومسلمین میں بہر حال ضرورت پیش آتی ہے۔ ان اولیاء کرام کا مزاج ان کا طرز زندگی، ان کا زہد، ان کے رہن سہن کا طور طریقہ ان کا معیار زندگی علیحدہ ایک جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔

خصوصاً جو چیز میں نے دوران ترجمہ پائی وہ یہ کہ ان حضرات کے نزدیک زہد فی الدنیا، تقویٰ، مخلوق سے علیحدگی اور خاموشی جیسی صفات فرض وواجب کے درجے میں ہوتی تھیں۔ گویا ان کے نزدیک عدم زہد یا کلام گوئی زنا اور جھوٹ کے مترادف تھا۔ جھوٹ، زنا، غیبت اور دیگر کبائر تو ان کے ہاں کفر سے بالاتر سمجھے جاتے تھے۔

آج ہر آدمی دوسرے کی اصلاح میں لگا ہوا ہے اور اپنی اصلاح کا کوئی نہیں سوچ پاتا۔ برناڈ شا نے کیا خوب کہا تھا ''اپنے آپ کو سیدھا کرلو سمجھ لو کہ دنیا میں ایک بدبخت کم ہو گیا''

بہر حال میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ان اولیاء کرام کی محبت اور الفت اور ان جیسا تقویٰ، وطہارت اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

محمد یوسف تنولی ۱۹ ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ بمطابق ۲۹ جنوری ۲۰۰۵ء

بقیہ حالات ابراہیم بن ادہمؒ

۱۱۱۶۲- ابواحمد محمد بن احمد بن اسحٰق، بدان بن احمد، اسحٰق بن ضیف، ابوحفص عمر بن حفص کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوحفص کہتے ہیں، ایک مرتبہ میں اور میرے والد صاحب ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کے ہمراہ مکہ کی طرف سفر پر روانہ ہوگئے (میں اس وقت کمسن لڑکا تھا) ہم منزل مقصود کی طرف رواں دواں تھے کہ اچانک میرے والد کہنے لگے ... اے ابواسحٰق میں چاہتا ہوں کہ آج رات کسی جنگلی گائے کے گوشت کا کباب بنا کر کھاؤں (یہ سخت سردی کی ایک ٹھنڈی رات تھی) ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے سن کر چپ سادھ لی اور ہم برابر چلتے رہے۔ اسی دوران ہم نے اپنے سفر کا رخ دیہاتیوں اور ان کے خیموں کی طرف کر دیا۔ ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے اگر ہم ان لوگوں کے پاس رات بسر کریں تو بہتر ہوگا چونکہ میں جانتا ہوں کہ سردی سے تمہارا برا حال ہو رہا ہے چنانچہ ہم نے ان کی رائے پر اتفاق کیا اور بستی والوں کے ایک خیمے کے پاس کھڑے ہو کر ہم نے آواز لگائی اے لوگو! کیا یہاں کوئی پناہ گاہ ہے جس میں ہم رات بسر کر سکیں، بستی والے کہنے لگے ... جی ہاں یہ سامنے خالی جگہ ہے اس میں رات بسر کرلو ہم نے اس جگہ کا معائنہ کیا معلوم ہوا کہ بستی والوں نے مہمانوں کے لئے ایک خیمہ اجتماعی طور پر گاڑ رکھا ہے اور بستی والوں کے سامنے شعلہ زن آگ بھڑک رہی تھی اتنے میں بستی والے ہمارے پاس لکڑیاں اور انگارے لے کر آگئے۔ میرے والد آگ پر یکے بعد دیگرے لکڑیاں ڈالنے لگے اور ہم آگ تاپنے لگے، اچانک ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بڑا پہاڑی بکرا بستی کے سامنے میدان میں جا کھڑا ہوا جسے بستی والوں نے پکڑا تھا لیکن ان سے چھوٹ کر نکل بھاگا تھا بستی والے دوبارہ اس کی طرف بڑھے اور زخمی بکرے کو پکڑ کر ذبح کیا اور اس کے گوشت کے تکے بنائے، ہم انھیں دیکھتے جا رہے تھے بستی والے ایک دوسرے سے کہنے لگے ... اپنے مہمانوں کا بھی خیال رکھو، چنانچہ بستی والوں نے ہمارے پاس گوشت سے بھری ہوئی ایک بڑی ہنڈیا بھیجی، ابراہیم رحمہ اللہ میرے والد سے فرمانے لگے ..... کیا تمہارے پاس چھری ہے؟ گوشت کاٹو اور آگ پر ڈال کر کھاتے جاؤ جس طرح کہ تمہارے اندر گوشت کا شوق پیدا ہوا تھا۔

۱۱۱۶۳- ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان ھروی، محمد بن منصور طوسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابونصر کہتے ہیں، ابراہیم ادہم رحمہ اللہ بلوط کے درخت کا تازہ پھل چنا کرتے تھے۔

۱۱۱۶۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عیسیٰ بن محمد وسقندی، وبرۃ غسانی، عدوی صیاد کہتے ہیں، میں نے یزید بن قیس کو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ افطار کے وقت دریا کے کنارے ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کو دیکھا کہ ان کے سامنے قسماقسم کے کھانوں سے سجا ہوا ایک دستر خوان رکھا ہوا ہے۔ انھیں معلوم نہیں تھا کہ اس دستر خوان کو کون رکھ گیا، پھر میں نے انھیں دیکھا کہ وہ وہاں سے اٹھ کر واپس پلٹ گئے اور پہاڑی میں داخل ہو گئے اور ان کے پاس کوئی چیز نہیں تھی۔

۱۱۱۶۵- ابومحمد بن حیان، ابوعباس ھروی، عصام بن رواد، عیسیٰ بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے فرمایا۔ اگر کوئی مومن بندہ اس پہاڑ کو چلنے کا حکم دے تو لامحالہ یہ پہاڑ اپنی جگہ سے پھسل پڑے، اتنے میں پہاڑ ابوقبیس ہلنے لگا، ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے اے پہاڑ سکون پکڑ میں نے تجھے تو چلنے کا نہیں کہا، چنانچہ پہاڑ سکون میں آگیا۔

۱۱۱۶۶- ابوالفضل نصر بن ابونصر طوسی، علی بن محمد مصری، یوسف بن موسیٰ، مروزی، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن سندی اپنے شاگردوں کو حدیثیں سناتے ہوئے کہہ رہے تھے، اگر کوئی اللہ کا ولی کسی پہاڑ سے چلنے کا کہے تو وہ پہاڑ لازمی پھسل پڑے،

اچانک جس پہاڑ پر وہ کھڑے تھے ہلنے لگا، انھوں نے فوراً اپنا پاؤں اٹھا کر پہاڑ پر مارا اور فرمایا۔ اے پہاڑ سکون میں آ جا! میں نے تو صرف اپنے شاگردوں کے لئے تیری مثال بیان کی ہے۔

۱۱۱۶۷- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، عبدالصمد بن فضل، مکی بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مکہ میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ مومن کی کرامت اللہ کے ہاں کہاں تک پہنچتی ہے؟ جواب دیا۔ مومن اپنی کرامت سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ اگر وہ کسی پہاڑ کو ہلنے کا حکم دے تو وہ ہل پڑے۔ اتنے میں جس پہاڑ پر ابراہیم بن ادھم کھڑے تھے وہ ہلنے لگا فرمایا اے پہاڑ میں نے تجھے تو ہلنے کا نہیں کہا۔

۱۱۱۶۸- محمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن سلمہ طحاوی، عبدالرحمٰن بن جارود بغدادی، خلف بن تمیم کہتے تھے، ہم ایک مرتبہ ایک سفر میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ہمسفر تھے، اسی دوران کچھ لوگ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے، شیر ہمارے رستے میں کھڑا ہوگیا ہے اور ہمیں آگے نہیں جانے دیتا، چنانچہ ابراہیم رحمہ اللہ نے شیر کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اگر تجھے کچھ کرنے کا حکم ملا ہے تو کر گزر اور اگر تجھے ہمارے بارے میں کچھ حکم نہیں دیا گیا تو ہمارے رستے سے ہٹ جا۔ خلف بن تمیم کہتے ہیں شیر رستے سے ہٹ گیا اور لوگ آگے چل پڑے، ابراہیم رحمہ اللہ ہم سے کہنے لگے۔ اگر تم میں سے کوئی آدمی صبح وشام یہ دعا پڑھ لے تو اسے کسی مصیبت سے سابقہ نہیں پڑے گا وہ دعا مندرجہ ذیل ہے

اللھم احرسنا بعینک التی لا تنام

واحفظنا برکنک الذی لایرام وارحمنا

بقدرتک علینا و لاتھلکنا و انت الرجاء

اے اللہ! اپنی نہ سونے والی آنکھ سے ہماری نگہداشت فرما اور اپنی اس قوت کے ساتھ ہماری حفاظت فرما جسکے مقابلے کا قصد نہیں کیا جاسکتا اور اپنی قدرت سے ہمارے اوپر رحم کر اور ہمیں ہلاک نہ کر یوچونکہ ہماری تمام تر امیدیں تجھی سے وابستہ ہیں۔

پھر ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرمانے لگے یہ دعا اپنے نفقہ (اخراجات) اور کپڑوں پر پڑھ کر پھونک لیتا ہوں، میں ان میں سے کچھ گم نہیں پاتا۔

۱۱۱۶۹- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین احمد بن ابراہیم دورقی، خلف بن تمیم، عبدالجبار بن کثیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے رستے میں ایک درندے کے آجانے کی شکایت کی گئی، فرمایا مجھے وہ درندہ دکھلاؤ، چنانچہ ابراہیم رحمہ اللہ نے درندے کو جب دیکھا تو اسے مخاطب کر کے فرمایا اے درندے! اگر تجھے کچھ کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو کر گزر ورنہ واپس چلا جا۔ چنانچہ درندہ دم ہلاتا ہوا چل پڑا، عبدالجبار بن کثیر کہتے ہیں ہم نے درندے کی سمجھداری پر تعجب کیا، پھر ابراہیم رحمہ اللہ ہماری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ یہ دعا پڑھ لو۔

اللھم احرسنا بعینک التی لا تنام واللھم واکنفنا بکنفک الذی لا یرام وارحمنا بقدرتک علینا ولا تھلکنا وانت الرجاء۔

اے اللہ! اپنی نہ سونے والی آنکھ سے ہماری نگرانی فرما اور اپنے ایسے حفظ وامان سے ہماری حفاظت فرما جس کے مقابلے کا قصد نہیں کیا جاسکتا اور اپنی قدرت سے ہمارے اوپر رحم فرما اور ہمیں ہلاک نہ کر دینا چونکہ ہماری امیدیں تجھی سے وابستہ ہیں۔ خلف بن تمیم رحمہ اللہ کہتے ہیں میں پچاس سے زیادہ سالوں سے سفر کرتا چلا آ رہا ہوں اور یہ دعا باقاعدگی سے پڑھتا ہوں مجھے کبھی کسی چور سے سابقہ نہیں پڑا اور میں نے اپنے سفر میں صرف بھلائی دیکھی ہے۔

۱۱۱۷۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سلیمان ھروی، ابوسعید خطابی، عبداللہ بن بشر، محمد بن کثیر، خلف بن تمیم، عبدالجبار کے سلسلہ

سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے ایک مرتبہ کہا گیا کہ یہ درندہ ہمارے سامنے آ گیا ہے۔۔۔۔(پھر راوی نے مذکورہ بالا کے حدیث ذکر کی)

۱۱۱۷۱- ابونعیم اصفہانی اپنے والد عبداللہ و ابومحمد بن حیان و محمد بن عبدالرحمن، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبید بن جناد، عطاء بن مسلم کہتے تھے میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ایک مرید کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ ہم پہاڑ کی طرف نکل گئے۔ وہاں کے لوگوں نے ہمیں لکڑیاں کاٹنے کی مزدوری پر رکھ لیا، اچانک ایک درندہ ادھر آ نکلا جس سے لوگوں میں کھلبلی مچ گئی۔ میں ابراہیم کے قریب گیا اور انھیں لوگوں کی پریشانی سے آگاہ کیا، پوچھا کیا ہوا انھیں، میں نے جواب دیا۔۔۔ آپ کی پیٹھ پیچھے درندہ کھڑا ہے جس نے لوگوں کو حراساں کر دیا ہے، ابراہیم رحمہ اللہ درندے کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے، اے خبیث واپس چلا جا، پھر فرمایا، جب تم کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے ہو تو یہ دعا کیوں نہیں پڑھ لیتے؟۔

اللھم احرسنا بعینک التی لا تنام واکنفنا بکنفک الذی لا یرام وارحمنا بقدرتک علینا ولا تھلکنا وانت ثقتنا ورجاؤنا

اے اللہ! اپنی نہ سونے والی آنکھ سے ہماری نگرانی فرما، اپنے ایسے حفظ داماں سے ہماری حفاظت فرما جس کا قصد نہیں کیا جا سکتا اور اپنی قدرت سے ہمارے اوپر رحم فرما اور ہمیں ہلاک نہ کر دینا چونکہ تجھی پر ہمارا بھروسہ ہے اور تجھی پر ہم آس لگائے بیٹھے ہیں۔

۱۱۱۷۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سلیمان ھروی، عباس بن محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خلف بن تمیم رحمہ اللہ کہتے تھے، ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے سمندری سفر کیا اچانک تیز آندھی چلنے لگی، ابراہیم رحمہ اللہ چادر لپیٹے چپ چاپ بیٹھے رہے، کشتی میں بیٹھے تمام لوگوں کی نظریں ابراہیم رحمہ اللہ پر جم گئیں، بالآخر ایک آدمی جرأت کر کے کہنے لگا، جناب! آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں اور آپ چادر لپیٹے آرام سے سو رہے ہیں؟ ابراہیم رحمہ اللہ نے چادر سے سر نکالا اور آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہنے لگے! اے اللہ! اب تک تو نے ہمیں اپنی قدرت دکھلا دی اور اب ہمیں اپنا عفوو درگزر بھی دکھلا دے۔ چنانچہ دیکھتے دیکھتے ہی سمندر میں سکون آ گیا اور تیل کی مانند ہو گیا۔

۱۱۱۷۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، ابوزرعہ، یحیٰی بن عثمان، بقیہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم معیوف کے ہمراہ سمندر میں محو سفر تھے کہ اچانک تیز آندھی چل پڑی جس سے سمندر میں طوفان آ گیا اور کشتیاں لڑکھڑانے لگیں، یہ کیفیت دیکھ کر لوگ رو پڑے، معیوف سے کسی نے کہا، یہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ بیٹھے ہیں ان سے کہو کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تاکہ طوفان تھم جائے، (ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کشتی کے ایک کونے میں چادر لپیٹے بے غم سو رہے تھے) چنانچہ معیوف ان کے قریب ہوئے اور ان سے کہا۔ اے ابواسحٰق! کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ لوگ کس طوفان میں جکڑے ہوئے ہیں؟ انھوں نے سر اوپر اٹھایا اور کہنے لگے، اے اللہ! تو نے ہمیں اپنی قدرت دکھلا دی اب ہمیں اپنی رحمت بھی دکھا دے، چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے کشتیاں حالت سکون پر آ گئیں۔

۱۱۱۷۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن تمیم کہتے تھے، میں ایک مرتبہ ابورجاء ھروی کے پاس مسجد میں تھا، اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے سلام کیا اور پھر چلا گیا، ابورجاء رحمہ اللہ نے مجھے اس کے متعلق بتایا کہ یہ آدمی ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی ہمراہی میں جہاد میں شرکت کے لئے براستہ سمندر سفر کر رہا تھا کہ سمندر میں طوفان آ گیا لوگ غرق ہونا ہی چاہتے تھے کہ اچانک ایک غیبی آواز سنی" تم ڈر رہے ہو حالانکہ تمہارے درمیان ابراہیم بن ادھم موجود ہیں"؟

۱۱۱۷۵- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان، عصام بن رواد، عیسیٰ بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ جب جہاد میں نکلتے تو اپنے رفقاء پر خدمت اور راز ان کی شرط لگا لیتے، ایک دن ان کے رفقاء ان کے پاس آئے اور کہنے لگے

اے ابو اسحق ہم نے جہاد کا پختہ ارادہ کرلیا ہے، اگر ہم آپ کو اپنے سامان میں سے کچھ کھاتے ہوئے دیکھتے تو بخدا ہم خوش ہوتے، فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے کرے گا، پھر کہنے لگے اس پر فلاں کو کوئی خوف نہ ہو، پھر ابراہیم رحمہ اللہ فوراً سجدے میں گر پڑے اپنی حاجت طلب کی اور اپنے آقا کو چھوڑ دیا، سو میں بندوں کے سامنے سوال کرنے کے بعد اپنے آقا کی طرف رجوع کرتا ہوں، میرا آقا نہیں کہتا کہ میں حق پر تھا کہ تو مجھ سے طلب کرتا نہ کہ میرے غیر سے، پھر ابراہیم رحمہ اللہ ساحل کی طرف نکل گئے وضو کیا، نماز پڑھی پھر قبلہ رو ہو کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے اے اللہ! جو بات میرے دل میں آئی اسے تو بخوبی جانتا ہے، یہ میری خطا اور جہالت ہے، اگر اس پر تو میرا محاسبہ کرے میں اس کا اہل ہوں اور اگر تو مجھے معاف کردے تو اس کا اہل ہے، تو میری حاجت سے واقف ہے میری حاجت پوری فرما، انکے دل میں دائیں طرف دیکھنے کا خیال پیدا ہوا، اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے پاس چار سو کے لگ بھگ دینار رکھے ہوئے ہیں، انھوں نے صرف ایک دینار لیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس واپس لوٹ آئے، چنانچہ ان کے ساتھی انھیں تعجب سے دیکھنے لگے اور بار بار ان کی حالت کے بارے میں ان سے سوال کرنے لگے، ایک عرصہ تک انھوں نے ساتھیوں سے اپنی حالت چھپائے رکھی، پھر انھیں واقعہ سے آگاہ کیا، ساتھی کہنے لگے (اگر آپ اس رقم کو جہادی قوت میں صرف کردیتے تو کیا ہی اچھا ہوتا؟ فرمایا تم گمان کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ میں صرف اتنی ہی رقم نکالتا جس پر میرا ضمیر راضی ہوتا تو اللہ تعالیٰ ایسا کرسکتا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے میری چاہت سے زیادہ دولت میرے امتحان کے لئے نکال ظاہر کی، بخدا! اگر اللہ تعالیٰ دس ہزار دینار میرے سامنے رکھتا اس سے میں اتنا ہی لیتا جتنے پر میرا ضمیر راضی ہوتا۔

۱۱۱۷۶- ابو محمد بن حیان ومحمد بن عبدالرحمن، ابراہیم بن محمد بن حسن، اسحق بن فدیک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میرے والد کہتے تھے، میں اور ابراہیم بن ادھم براستہ سمندر جہاد میں شرکت کے لئے نکل گئے، رستے میں ایک جگہ ہم نے شور وغل سنا، اچانک ہم دیکھتے ہیں کہ ابراہیم بن صالح بازوں اور شاہینوں کے ذریعے شکار کی طلب میں نکلا ہوا ہے اور اس کے ساتھ اسکی لونڈیاں بالوں کو لٹکائے ہوئے نیم عریاں حالت میں بھی تھیں، جب میں نے ان کی طرف دیکھا ابراہیم بن ادھم فرمانے لگے! اے فدیک رک جا، ان عورتوں کی طرف مت دیکھو یہ گندگی کی مانند ہیں جو بوڑھی ہو جائیں گی، جو پاخانہ پیشاب کرتی ہیں اور انھیں حیض بھی آتا ہے، تم ان دوشیزاؤں کے لئے عمل کرو جو کبھی بوڑھی نہیں ہوں گی اور انھیں پیشاب بھی نہیں آتا جو محبت والیاں اور ہم عمر ہوں گی ہم آگے چل پڑے اور انگور کے باغات میں جا پہنچے، وہاں ہم نے انگوروں کے لٹکتے ہوئے خوشے دیکھے، ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا اے فدیک ان ممنوعہ پھلوں کی طرف دیکھو جو ختم ہو جانے والے ہیں تم ان پھلوں کے لئے عمل کرو جو نہ ختم ہونے والے غیر ممنوع ہیں۔ ہم پھر آگے چل پڑے حتیٰ کہ ہم سرور پر پہنچ گئے اور یہاں ہم پانچ آدمی اکٹھے ہو گئے ابو مرثد بھی ہمارے بیچ موجود تھے، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سب سے کہنے لگے، برکت کے لئے کچھ رقم جمع کی جائے۔ چنانچہ ہم سب الگ الگ ہو گئے تاکہ ہم میں سے ہر آدمی دو دو دینار لے آئے، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ بھی ایک طرف چل دیے حالانکہ ہمیں معلوم تھا کہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے تاہم ہمارا ایک آدمی ان کے پیچھے ہولیا تاکہ دیکھے وہ کہاں سے دو دینار حاصل کرتے ہیں، چنانچہ ابراہیم رحمہ اللہ جب کھلے میدان میں آگئے تو انہوں نے دو رکعت صلوٰۃ حاجت پڑھی، بخدا! نماز سے جونہی فارغ ہوئے وہ اپنے ارد گرد دیناروں کے انبار لگے دیکھ رہے تھے، تاہم انھوں نے اتنی ساری دولت میں سے صرف دو دو دینار لئے اور واپس پلٹ آئے، پھر ہم نے تیاری کی اور آگے چل پڑے۔

۱۱۱۷۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو طالب عبداللہ بن احمد بن سوادہ، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسن، عیاش بن عاصم، سعید بن صدقہ ابو مہلہل (جنھیں ابدال میں شمار کیا جاتا تھا) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم کچھ لوگوں کے پاس آئے جو کشتی میں سوار ہو چکے تھے، کشتی کے مالک نے ابراہیم سے دو دینار بطور کرایہ کے مانگے، انھوں نے کہا فی الحال میرے پاس کچھ نہیں تاہم میں تمہیں

آگے چل کر دے دوں گا، کشتی بان نے تعجب کرتے ہوئے کہا، ہم سمندر میں سفر کر رہے ہیں آپ مجھے دو دینار کیسے دیں گے؟ چنانچہ کشتی بان نے انھیں کشتی میں بٹھالیا اور آگے چل پڑے، یہاں تک کہ سمندر میں واقع ایک جزیرہ تک جا پہنچے، کشتی بان کہنے لگا بخدا! میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ صاحب دینار کہاں سے لائیں گے کیا اس نے یہاں کوئی چیز چھپا رکھی ہے؟ کشتی بان ابراہیم سے کہنے لگا حسب وعدہ دو دینار لاؤ، ابراہیم رحمہ اللہ کو اس کا علم نہیں تھا، چنانچہ وہ جزیرے کے آخری کونے پر جا پہنچے، وہاں جا کر دو رکعت صلوۃ حاجت پڑھی، جب واپس لوٹنا چاہا تو کہنے لگے، اے میرے رب! یہ کشتی بان اپنے حق کا مجھ سے مطالبہ کر رہا ہے میری طرف سے اسکا حق ادا کر دے، (ابراہیم رحمہ اللہ نے سجدہ میں سر رکھ کر یہ دعا کی) جب انھوں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو اپنے اردگرد دیناروں کا انبار لگا ہوا دیکھا، سامنے ایک آدمی کو کھڑا پایا کہنے لگے! کیا تم آگئے ہو؟ اپنا حق لے لو اور اس سے زیادہ نہیں لینا اور اس واقعہ کا کسی سے ذکر بھی نہیں کرنا، اس کے بعد تمام لوگ کشتی میں بیٹھ کر آگے چل پڑے۔ یکا یک سمندر میں طوفان برپا ہو گیا، لوگ موت کی انتظار میں لگ گئے، ملاح کہنے لگا وہ دیناروں والے صاحب کہاں ہیں؟ چنانچہ لوگوں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا، کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہو چکے ہیں؟ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تاکہ یہ مصیبت ٹل جائے، ابراہیم نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں اور پھر کہنے لگے ... اے میرے رب! تو نے ہمیں اپنی قدرت دکھلا دی اب ہمیں اپنی رحمت اور معافی بھی دکھادے۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے سمندر میں طوفان تھم گیا اور کشتی بے خوف وخطر آگے بڑھنے لگی۔

۱۱۱۷۸- ابونعیم اصفہانی، ابوطالب بن سوادہ، احمد بن محمد ابوسعید بکاء، جامع بن امین کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی معیت میں موسم سرما میں جہاد پر روانہ ہوگئے، چنانچہ محاذ پر ہمیں شدید برف باری نے مغلوب کر دیا حتی کہ ہماری سواریاں اور خیمے بھی برف تلے دب گئے، اسی اثناء میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ اٹھے اور چادر لپیٹ کر بے دھڑک برف پر جا کھڑے ہوئے، ہم موقع غنیمت سمجھ کر بھاگ نکلے چونکہ ہمیں شدید خوف لاحق تھا کہ کہیں برف ہمیں موت کے منہ میں نہ دھکیل دے۔ چنانچہ ہم نے اپنی سواریوں کا مطلق خیال نہ کیا اور ہم بھاگ نکلے، جب ہم نے صبح کی ہمارے ساتھی ایک دوسرے سے کہنے لگے، تعجب ہے کہ سامنے سے گھوڑے آ رہے ہیں، ہم جلدی سے ایک درخت کی طرف بھاگے تاکہ ہم اس کی آڑ میں چھپ جائیں نیز ہم آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے کہ دشمن ہماری طرف آ رہا ہے، ہمارے ساتھ علی بن بکار بھی تھے، وہ فوراً پکار اٹھے کہ ثابت قدم رہو اور دیکھو یہ کیسے گھوڑے ہیں؟ ہمارے کچھ ساتھی ایک اونچی پہاڑی پر چڑھ کر گھوڑوں کو بغور دیکھنے لگے اور بولے ... اے ابوالحسن! کچھ گھوڑے ادھر آ رہے ہیں جن پر بدون رکابوں کے زینیں سجائی گئی ہیں اور ان کے پیچھے ایک شہسوار ہے جو نیزے سے ان گھوڑوں کو ہانکتے آ رہا ہے۔ علی بن بکار بولے ... اے لوگو! تمھاری ہلاکت، یہ تو ابراہیم بن ادھم ہیں، نیچے اترو کہیں ہم ان کے سامنے دوسری مرتبہ رسوا نہ ہو جائیں، دیکھتے دیکھتے ابراہیم بن ادھم تین سو ساٹھ گھوڑوں کو لیے ہمارے سامنے آ پہنچے، ہم نے گرمجوشی کے ساتھ ان کا استقبال کیا، ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے تمھارے پاس شہادت آنا چاہتی تھی مگر تم بھاگ گئے، علی بن بکار نے ہم سے بعد میں کہا کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے برف کو جما دیا پھر وہ گھوڑوں کو منجمد برف پر ہانکتے ہوئے لے آئے۔

۱۱۱۷۹- ابونعیم اصفہانی، ابوطالب، حسن بن محمد بن بکر، موسیٰ بن ابو ولید، حسن بن عبد فزاری کہتے تھے کہ ابراہیم بن ادھم ایک مرتبہ مقام مرعش میں ہمارے ہاں تشریف لائے، جب بھی وہ ہمارے ہاں تشریف لاتے تو میرے والد کے ہاں مہمان بنتے، یہ میرے بچپن کا زمانہ تھا، چنانچہ ایک دفعہ ہمارے ہاں تشریف لائے اور دروازہ کھٹکھٹایا، مجھ سے میرے والد نے باہر دیکھنے کو کہا، میں نے باہر جا کر دیکھا کہ ایک گندمی رنگ کا آدمی جبہ پہنے کھڑا ہے، میں اسے دیکھ کر ڈر گیا میں اندر واپس لوٹ آیا اور میں نے کہا، ابا جان! باہر ایک اجنبی آدمی کھڑا ہے، وہ بذات خود اٹھ کر اسکی طرف چلے گئے، میرے والد اس آدمی کو دیکھتے ہی اس کے ساتھ لپٹ گئے، پھر دونوں اندر آ گئے اور

وہ اجنبی آدمی میرے والد سے باتیں کرنے لگ گیا۔ میں ان کے سامنے کھڑا ان کی باتیں سنتا رہا، میرے والد نے اس آدمی سے کہا، اے ابواسحٰق! میرا یہ بیٹا پڑھنے میں کند ذہن ہے، اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس کا سینہ علم کے لئے کھول دے، اور اسے حلال رزق عطا فرمائے، چنانچہ اس آدمی نے مجھے اپنی گود میں بٹھالیا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا پھر دعا کی اے اللہ! اس کو اپنی کتاب کا علم عطا فرما اور اسے رزق حلال سے نواز دے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی کتاب کے علم سے نوازا اور شہد کی مکھیوں کا ایک غول میرے گھر میں آباد ہوگیا۔ ان میں اس قدر اضافہ ہوا حتی کہ میری کتابوں کا صندوق بھی مکھیوں سے بھر گیا۔

۱۱۱۸۰- ابوطالب بن سوادہ، ابراہیم بن ابراہیم عابد، ابومحمد بن عبدالسلام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کے ایک کالے فرج نامی غلام نے بتایا کہ ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ خواب دیکھا گویا کہ ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور اس میں دو خوبصورت شہر ہیں، ان میں سے ایک کو سفید یاقوت سے تعمیر کیا گیا ہے اور دوسرے کو سرخ یاقوت سے، پھر ان سے کہا گیا ان دونوں شہروں میں سکونت پذیر ہوجاؤ، نیز یہ دونوں شہر دنیا میں پائے جاتے ہیں، چنانچہ ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ ان دونوں شہروں کی تلاش میں نکل گئے یہاں تک کہ وہ خراسان کی سرحدوں کو دیکھتے ہوئے یہاں تک پہنچ گئے فرمایا۔ اے فرج! میں ان شہروں کو نہیں دیکھ رہا ہوں، پھر قزوین آگئے اور وہاں سے مصیصہ اور ثغور کی طرف نکل گئے یہاں تک کہ مقام صور کے مضافات میں ساحل تک پہنچ گئے، پھر جب مقام نواقیر پر چڑھ کر مقام صور کو دیکھا تو فرمایا۔ اے فرج ایک شہر تو یہ ہے، چنانچہ اتر کر صور میں آگئے۔ ابراہیم رحمہ اللہ احمد بن معیوف کے ہمراہ جہاد کیا کرتے تھے جب بھی واپس لوٹتے مسجد کے دائیں جانب نزول کرتے، چنانچہ ایک مرتبہ جہاد پر تشریف لے گئے اور کسی جزیرہ میں ان کی وفات ہوگئی۔ وہاں سے انھیں اٹھالایا گیا اور صور میں انھیں مدفلہ نامی جگہ میں دفن کیا گیا اہل صور ان کے ذکر جمیل سے اپنے مدحیہ قصائد کو مزین کرتے تھے اور جب بھی کسی میت کے وارث بنتے اس کی میراث کی ابتداء ان سے کرتے، قاسم بن عبدالسلام کہتے تھے میں نے ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کی قبر صور میں دیکھی ہوئی ہے اور دوسرا شہر عسقلان ہے اور فرج نے ہمیں یہ واقعہ سن ۱۸۶ھ میں صور میں سنایا تھا۔

۱۱۱۸۱- ابونعیم اصفہانی ابواحمد غطریفی، اسحٰق بن دیلمی، ابوبکر بن معدان، ابراہیم بن سعید جوہری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابومنذر بشر بن منذر قاضی مصیصہ نے کہا ہے۔ میں جب ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کو دیکھتا ہوں یوں محسوس کرتا ہوں گویا ان میں روح ہی نہیں ہے اگر ہوا انھیں اڑانا چاہتی اڑالیتی، ان کا رنگ سیاہی مائل پڑ گیا تھا اور ایک جبہ اوڑھے رکھتے تھے لیکن جب اپنے مریدوں کے ساتھ مل بیٹھتے تو تمام لوگوں سے نکھرے لگتے تھے۔

۱۱۱۸۲- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن حمران، محمد بن طلف عسقلانی، عیسیٰ بن حازم کہتے تھے۔ ہم ایک مرتبہ ابراہیم بن ادہم کے ساتھ ایک گھر میں موجود تھے اور ان کے پاس ان کے مریدین بھی تھے، چنانچہ ان کے مریدین ایک خربوزہ لے آئے جسے انھوں نے کھانا شروع کیا، آپس میں مزاح بھی کررہے تھے اور خربوزے کے چھلکے ایک دوسرے کو مار رہے تھے، اچانک کسی نے دروازہ پر دستک دی، ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے کوئی بھی ہرگز حرکت نہ کرے مریدین کہنے لگے اے ابواسحٰق! کیا آپ ہمیں ریاکاری کا درس دے رہے ہیں؟ جو کچھ ہم پوشیدگی میں کرتے ہیں وہ کچھ ہم ظاہرا نہیں کرتے، فرمایا خاموش رہو میں ناپسند سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمھاری وفا کی مخالفت کرے۔

۱۱۱۸۳- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ہیثم بن جمیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کو جب کھانا کھانے کی دعوت دی جاتی اور حالانکہ وہ روزہ میں ہوتے کھانا تناول فرمالیتے تھے اور نہیں فرمایا کرتے تھے کہ میں روزہ میں ہوں۔

۱۱۱۸۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن عبدالرحمٰن، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، فریابی کی سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی

اوزاعی رحمہ اللہ سے پوچھنے لگا، ابراہیم بن ادھم آپ کو زیادہ محبوب ہیں یا سلیمان خواص؟ جواب دیا مجھے ابراہیم بن ادھم زیادہ محبوب ہیں چونکہ وہ لوگوں کے ساتھ مل جل کر بیٹھتے ہیں اور ان کے ساتھ تو بے تکلف ہنسی مذاق بھی کرتے ہیں۔

۱۱۸۵-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابراہیم بن حسن، محمد بن یزید، یعلی بن عبید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ امیر المومنین ابوجعفر کے پاس تشریف لے گئے۔ ابوجعفر نے پوچھا اے ابواسحٰق! آپ کا کیا خیال ہے؟ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے جواب میں ذیل کا شعر پڑھا: نرقع دنیانا بتمزیق دیننا.... فلا دیننا یبقیٰ ولا مانرقع

ہم اپنے دین کو خراب کر کے اپنی دنیا سنوارنا چاہتے ہیں ہمارا دین باقی رہا نہ دنیا۔

۱۱۸۶-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن حسین، محمد بن ھارون حربی، ابوعمیر، ضمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کسی والی کے پاس تشریف لے گئے۔ اس نے آپ سے پوچھا! آپ کا ذریعہ معاش کیا ہے؟ جواب دیا۔

نرقع دنیانا بتمزیق دیننا. فلادیننا یبقیٰ ولا مانرقع.

والی کہنے لگا اس آدمی کو باہر نکالو یہ قتل ہونا چاہتا ہے۔

۱۱۸۷-جعفر بن محمد بن نصیر، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم بن نصر منصوری، ابراہیم بن بشار کہتے ہیں، میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

للقمۃ بجریش الملح آکلھا. الذمن تمرۃ تحشیٰ بزنبور

وہ لقمہ جو میں دلے ہوئے نمک کے ساتھ لیتا ہوں مجھے بھڑ کی نوچی ہوئی کھجور سے زیادہ لذیذ لگتا ہے۔

۱۱۸۸-عثمان بن محمد بن عثمانی، ابوعبداللہ زبیری، ابونصر سمرقندی کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ذیل کا شعر پڑھا کرتے تھے۔

توق لمحظور صدور المجالس.. فان عضول الداء حب القلانس.

مجلسوں کے صادر ہونے کے خطرے سے بچتے رہو چونکہ لاعلاج بیماری ٹوپیوں کی محبت ہے۔

۱۱۸۹-ابوالقاسم طلحہ بن احمد بن حسین صوفی بغدادی، محمد بن صفوہ مصیصی، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن بکار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کثرت سے یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

اتخذ اللہ صاحباً.....وذر الناس جانباً.

اللہ تعالیٰ کو اپنا مالک بنالو اور لوگوں کو الگ چھوڑ دو۔

۱۱۹۰-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے جو عورتوں کی رانوں سے محبت کرتا ہے وہ فلاح نہیں پاتا۔ نیز فرمایا کرتے دنیا بے چینی کا گھر ہے۔

۱۱۹۱-ابوطالب بن سوادہ، ابراہیم بن عبداللہ، بشر بن منذر کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو جب دیکھتا وہ مجھے ایک عام دیہاتی کی مانند لگتے۔ انھوں نے خشک روٹی اور پانی سے بھی کبھی پیٹ نہیں بھرا، ان کی بڑی پر کھنچی چمڑہ تھا جس میں گوشت نام کی کوئی چیز نہیں تھی، تم انھیں کسی کے پاس بیٹھے ہوئے نہیں دیکھ سکتے اور نہ ہی تم ان سے باتیں کر سکتے ہوتی کہ وہ اپنے ٹھکانے میں نہ آجائیں، جب وہ اپنے گھر تشریف لے آتے تو اپنے دوستوں اور بھائیوں کے ساتھ بیٹھے بے تکلف ہنسی مذاق کرتے۔ مجھے ان کے ایک مرید نے بتایا کہ ابراہیم رحمہ اللہ کے دسترخوان پر شہد اور گھی صرف لوبے کی مقدار کے بقدر ہوتا تھا۔

۱۱۹۲-ابوطالب، ابن صھیرہ، محمد بن جمیع، عبدالرحمٰن بن یعقوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی صحبت میں رہنا چاہتا تھا۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے اس سے پوچھا تمھارے پاس کیا ہے؟ اس آدمی نے اپنے پاس سے دراھم نکالے

ابراہیم رحمہ اللہ نے ان میں سے کچھ دراہم لیے اور اس آدمی سے کہا ان دراہم سے کیلے خرید لاؤ، آدمی نے پوچھا کیا ان سب سے کیلے خرید لاؤں؟ ابراہیم نے فرمایا، اپنے دراہم سنبھالو اور چلتے بنو تم ہماری صحبت اختیار کرنے کی طاقت نہیں رکھتے ہو۔

۱۱۱۹۳- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ عموماً ذیل کا شعر پڑھا کرتے تھے اور جب آدمی رات کے وقت تنہائی میں ہوتے تو غمزدہ اور دلوں کو غمگین کر دینے والی آواز میں یہ شعر پڑھتے۔

ومتی انت صغیراً و کبیراً اخو علل.. فمتی ینقضی الردی ومتیٰ ویحک العمل

تو کب چھوٹا اور بڑا ہونے کی حالت میں علتیں تلاش کرتا ہے تیری ردی چیز کب پوری ہوگی اور تیرا عمل کب ہوگا؟ پھر کہتے اے نفس اللہ تعالیٰ کے متعلق تو دھوکہ کھانے سے بچ جا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لاتغرنکم الحیاۃ الدنیا. ولایغرنکم باللہ الغرور

تمہیں ہرگز دنیاوی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ ہی شیطان تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکے میں ڈالے۔

(لقمان/۳۳) ابراہیم بن بشار کہتے ہیں، میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک مرتبہ شام کے کسی علاقے سے گزر رہا تھا۔ میں نے ایک قبرستان دیکھا، اچانک اس میں ایک اونچی نمایاں قبر دیکھی جس پر جلی حروف میں عبرتناک خوبصورت کلام لکھا ہوا تھا، چنانچہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ اکثر ذیل کے اشعار پڑھا کرتے تھے۔

ما احد اکرم من مفرد .. فی قبرہ اعمالہ تونسہ.

کوئی آدمی بھی اس تنہا آدمی سے بڑھ کر شرافت والا نہیں جو اپنی قبر میں اپنے اعمال سے انس رکھتا ہو۔

منعم فی القبر فی روضۃ .زینھا اللہ فھی مجلسہ

جس پر قبر کے باغ میں نعمتوں کی بارش ہو رہی ہو جسے اللہ تعالیٰ نے زینت بخشی ہو اور وہ باغ اسکے بیٹھنے کی جگہ ہو۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں کہ مجھے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ شام کے ایک علاقے سے گزر رہا تھا اچانک ایک بڑے پتھر پر عربی زبان میں نمایاں طور پر ذیل کے اشعار لکھے ہوئے دیکھے۔

کل حی وان بقی .فمن العیش یستقی

ہر زندہ شے اگر چہ باقی رہے تاہم پھر بھی وہ آہستہ آہستہ اپنی زندگی کو ختم کر رہی ہے۔

فاعمل الیوم واجتھد. واحذر الموت یا شقی

آج عمل کر اور خوب کوشش کر اے بد بخت موت سے ڈرتا رہ۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا اس دوران میں کھڑا ان اشعار کو پڑھ رہا تھا اور ساتھ رو بھی رہا تھا۔ اچانک میں نے غبار آلود پراگندہ حالت میں آدمی کو کھڑے دیکھا، اس نے سوال کیا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا۔ میں نے ان اشعار کو پڑھا انھوں نے مجھے رلا دیا، کہنے لگا، تم نصیحت نہیں حاصل کرتے اور روئے جا رہے ہو تاوقتیکہ نصیحت نہ حاصل کرلو، میرے ساتھ چلو تاکہ میں تمہیں اس کے علاوہ کچھ اور بھی پڑھاؤں۔ چنانچہ میں اس کے ساتھ قریب ہی گیا۔ اچانک ایک بڑی چٹان (جو محراب کے مانند تھی) دیکھی جس کے اوپر عربی میں ذیل کا شعر لکھا ہوا تھا، وہ آدمی کہنے لگا، پڑھو، روتے رہو اور نافرمانی مت کرو پھر وہ مجھے چھوڑ کر نماز میں مشغول ہو گیا۔ (شعر مندرجہ ذیل ہے)

لاتبغین جاھاً وجاھک ساقط. عند الملیک وکن لجاھک مصلحاً

جاہ و حشمت کی تلاش میں ہرگز مت رہ تیری جاہ و حشمت ساقط ہو چکی ہے مالک کے پاس اور اپنی جاہ کے لئے اصلاح کرنے والا بن جا۔

چٹان کی دوسری جانب عربی میں یہ شعر لکھا تھا۔

من لم یثق بالقضاء و القدر . لاقی هموما کثیرة الضرر .

جو آدمی تقدیر پر بھروسہ نہیں رکھتا اسے ایسے غموں سے واسطہ پڑتا ہے جن کا ضرر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ چٹان کی بائیں جانب عربی میں ذیل کا شعر لکھا تھا۔

ما ازین التقیٰ وما اقبح الخنا . و کل ماخوذ بما جنا و عند الله الجزا

تقویٰ کتنا اچھا ہے اور بدزبانی کتنی بری چیز ہے۔ ہر چیز زیادتی کے بدلے میں ماخوذ ہے اور بدلہ اللہ کے پاس ہے۔

اور اس چٹان کے نچلی طرف یہ شعر لکھا تھا۔

انما العز و الغنی . . فی تقی الله و العمل

عزت اور مالداری اللہ کے تقویٰ اور عمل میں ہے۔

جب میں نے ان اشعار میں تدبر کیا اور انہیں سمجھا، میں اس آدمی کی طرف متوجہ ہوا لیکن میں اسے نہ پا سکا، مجھے نہیں پتا آیا وہ کہیں چلا گیا یا مجھ سے چھپ گیا۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم کو اکثر ذیل کے اشعار پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

لما تعد الدنیا به من شرورها . . . یکون بکاء الطفل ساعة یوضع

دنیا کے شرور سے تم جو وعدہ کر لیتے ہو بچے کا رونا اس گھڑی میں ہوتا ہے جس میں اسے رکھ دیا جاتا ہے۔

و الا فما یبکیه منها و انها . . . . لأروح مما کان فیه و اوسع.

ورنہ وہ اس گھڑی میں رونے نہیں پاتا چونکہ وہ گھڑی اس کے لئے زیادہ راحت بخش اور وسعت والی ہوتی ہے۔

اذا ابصر الدنیا استهل کانما . . یری ما سیلقی من اذاها و یسمع

جب دنیا کو دیکھتا ہے چیخ اٹھتا ہے گویا وہ دنیا کی اذیت میں دھکیلا جا رہا ہے اور اس کی اذیت سن رہا ہے۔

۱۱۱۹۳۔ جعفر بن محمد، محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم بن نصر منصوری، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک صوفی آدمی ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے پاس آیا اور پوچھا اے ابو اسحٰق دلوں پر پردے کیوں چھا جاتے ہیں۔ جن کی وجہ سے اللہ کی طرف توجہ میں کمی واقع ہو جاتی ہے جواب دیا چونکہ دل ان چیزوں سے محبت کرتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کو بغض ہے، دل دنیا سے محبت رکھتے ہیں اور دنیا لہو ولعب کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں، آخرت کے لئے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے جس میں ابدی زندگی ملے گی اور جسکی نعمتیں نہ ختم ہونے والی ہیں، جس میں ہمیشہ ہمیشہ داخل رہے گا اور اسے نہ ختم ہونے والی ہمیشہ کی بادشاہت ملے گی۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، جب تم کسی چیز کے فضل و مرتبہ کو پہچاننا چاہو تو اسے اسکی ضد سے بدل لو، جب تم اسکے فضل و مرتبہ کو پہچان لو تو امانت کو خیانت سے بدل ڈالو سچائی کو جھوٹ سے بدل لو اور ایمان کو کفر سے بدل ڈالو، تب تم اس چیز کا مرتبہ پہچان لوگے جو تمہیں دی گئی ہے۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ موت کا ایک جام ہے جسکے لقم چڑھ جانے پر صرف خائف آدمی ہی قوت رکھتا ہے، فرمانبردار آدمی اسکی توقع میں لگا رہتا ہے سو مطیع و فرمانبردار کے لئے زندگی، شرافت اور عذاب قبر سے نجات ہے اور جو نافرمان و عاصی ہوگا وہ قیامت کے دن حسرت و ندامت کے درمیان گذار رہے گا۔

ابراہیم بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا۔ آج کے دن میں مٹی گارے میں کام کروں گا۔ فرمایا۔

اے ابن بشار تو طالب بھی ہے اور مطلوب بھی چونکہ تیری طلب میں موت کا فرشتہ لگا ہوا ہے جس سے تو چھپ کر کہیں بھی نہیں جا سکتا اور تو اس چیز کی طلب میں ہے جو تیری کفایت کرے، گویا جو چیز تجھ سے غائب ہوئی وہ تیرے لئے ظاہر ہو چکی ہے، اے ابن بشار! تو حریص محروم کو نہیں دیکھے گا اور نہ ہی فاقہ والے کو دیکھے گا، پھر مجھ سے پوچھا تیرا کیا حیلہ ہے؟ میں نے کہا میں نے سبزی فروش کے پاس ایک دانق رکھا ہوا ہے، فرمایا تو مجھ پر غلبہ لے گیا۔ تو ایک دانق کا مالک ہے اور پھر تو عمل کا بھی طالب ہے؟

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو ابوضمرہ صوفی سے فرماتے ہوئے سنا (ابوضمرہ اس وقت کسی بات پر ہنس رہے تھے) اے ابوضمرہ! جو چیز ہونے والی نہیں ہے اسکی طمع مت کرو میں نے ان سے پوچھا۔ اے ابو اسحٰق! اس بات کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کیا تم نہیں سمجھے، میں نے کہا، نہیں فرمایا اپنی بقاء کی طمع مت کرو حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ تم نے موت کا تر نوالہ بننا ہے، سو وہ آدمی کیسے ہنسے جس نے مرجانا ہے اور اسے معلوم نہ ہو کہ مرنے کے بعد اس نے کہاں جانا ہے جنت میں یا جہنم میں؟ مایوس نہ ہو اس بات سے کہ تجھے موت کا وقت معلوم نہیں ہے، موت صبح کو آئے گی یا شام کو، دن کو آئے گی یا رات کو؟ پھر ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

۱۱۱۹۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عبید بن ولید دمشقی، احمد بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، روزہ دار، نمازی، حاجی، غازی اور عمرہ کرنے والا وہ آدمی ہے جو لوگوں سے اپنے نفس کو بے نیاز رکھے۔

۱۱۱۹۶- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، ابراہیم بن بکر، ابوصالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا۔ سوال دو طرح کے ہوتے ہیں ایک سوال وہ ہے جو لوگوں کے دروازوں پر کیا جاتا ہے، دوسرا سوال اس آدمی کا ہے جو کہے کہ میں مسجد میں ہر وقت موجود رہوں گا، نماز پڑھوں گا، روزہ رکھوں گا اور جو آدمی بھی میرے پاس کوئی چیز لائے گا میں اسے قبول کرلوں گا، یہ دوسرا سوال بہت بُرا سوال ہے، چونکہ اس آدمی نے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے میں مبالغہ آمیز ڈھنگ اختیار کیا ہے۔

۱۱۱۹۷- عبداللہ، احمد، ابوجعفر محمد بن مصعب، ابوعلی جرجانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ میں نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں اپنے ماموں کے قاتل کو دیکھا جو سجدے میں سر رکھے ہوئے تھا میرے دل میں اس کے متعلق کچھ خیال پیدا ہوا۔ میں اپنے دل کو مسلسل سمجھاتا رہا کہ میں اس سے سلام کروں گا اور اس کے لئے خوشبو کا ایک طبق خرید کر ہدیہ کروں گا لیکن یہ سب کچھ میرے دل سے مٹا دیا گیا۔

۱۱۱۹۸- عبداللہ، احمد، یحییٰ بن معین، یونس بن سلیمان ابومحمد بلخی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اپنے غلام عبدالملک کو خط لکھا جس میں انہوں نے لکھا۔

> امابعد میں تمہیں اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کہ یہ تمہارا خط میرے پاس آیا ہے، اللہ تمہیں صلہ رحمی کی توفیق عطا فرمائے تو نے سابقہ حالت کا ذکر کیا ہے پس جو آدمی اللہ تعالیٰ کے حقوق کی رعایت کرتا ہے اور انہیں پورا پورا ادا کرتا ہے، لوگ اس کی شر سے محفوظ رہتے ہیں جس نے ادائیگی حقوق اللہ میں کوتاہی کی وہ لوگوں کی کوئی رعایت نہیں رکھتا، اس کا معاملہ اللہ ہی کے سپرد ہے، نافرمانی سے بچانے والا اور اطاعت کی طاقت دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پھر لوگ بھی تمہاری طرح کے ہیں کبھی غصے ہو جاتے ہیں کبھی راضی ہو جاتے ہیں جو ان کی نگرانی کرتا ہے لوگ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اس پر قناعت کرتے ہیں اسے ہی اپنا سہارا بناتے ہیں، ان کے ساتھ معاملہ اچھا رکھ اور ان

کے نقش قدم پر چل حتی کہ تم لوگوں کی ملت پر ہو جاؤ پھر اللہ تعالی نے ہمارے ساتھ اچھائی کی کہ ہمیں پڑوسیوں کے بعد باقی رکھا۔ سو ہم اللہ تعالی کی پناہ مانگتے ہیں کسی قسم کے بھی شر سے چونکہ انسان کو شر سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے اور اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہوتا ہے چونکہ جسے خاتمہ کا خوف ہوتا ہے وہ نفسانی خواہشات سے دور رہتا ہے۔ دیندار آدمی کیلئے مناسب ہے کہ جیسی وہ بات کرے ایسا اس کا فعل بھی ہو اور بات سے اسی طرح ڈرے جس طرح فعل سے ڈرتا ہو، اگر تیرے لئے ممکن ہو سکے تو اللہ پر کسی کو ترجیح مت دے اپنے معاملات غضب ورضا میں اللہ کے سپرد کردے، چونکہ اللہ ظاہری اور پوشیدہ ہر چیز کو جانتا ہے وہی مغفرت کرتا ہے اور وہی عذاب دیتا ہے۔ وہی اللہ پناہ گاہ ہے، جہاں تک ہو سکے فضول باتوں سے احتراز برتو اور اپنے نفس کی کڑی نگرانی کرو، لوگ غضب ورضا میں دنیا کی تلاش میں رہتے ہیں اور وہ دنیا سے اپنی حاجت پوری نہیں کرتے حالانکہ جس آدمی کے مطمع نظر آخرت ہو لوگ اس سے راحت پاتے ہیں۔ اور ذلیل دھوکہ نہیں کھاتا اور برتری میں ان سے جھگڑا نہیں کرتا، وہ اپنے ذاتی معاملات میں مشغول رہتا ہے لوگ اس سے راحت پاتے ہیں اللہ سے ڈرو اور سیدھے راستے پر رہو کیونکہ جو دنیا سے کوچ کرتا ہے اسے اپنے اعمال کا سامنا کرنا پڑتا ہے اللہ تعالی ہماری اور آپکی مدد فرمائے اور ہماری بقیہ زندگی میں برکت دے۔

جو تم نے بخل کے بارے میں تذکرہ کیا ہے تو بدبختی سے دور رہو اگر تمہیں عافیت ملے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرو اور اگر کوئی آزمائش پیش آئے تو سلامتی کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چونکہ جو آدمی اپنے معاملہ پر مطلق توجہ نہیں دیتا وہ جزع وفزع کرنے کا زیادہ حقدار ہے جبکہ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ لوگ ایک دوسرے کے حقوق ضائع نہیں کرتے حالانکہ اللہ ہی ہر حقدار کو اس کا حق دینے والا ہے۔ لوگوں کی کوشش کا وبال انہی کے سر ہے جو کچھ بھی کرو گے اس کا بدلہ کل پالو گے۔ کوشش کرو کہ مظالم کے بارے آزاد ہو کر اللہ سے ملاقات کرو کیونکہ اللہ تعالی کو کوئی چیز بھی عاجز نہیں کر سکتی چونکہ آنے والا دن زیادہ سخت اور زیادہ ضرررساں ہے۔ اللہ ہمیں کافی ہے اور وہی ہمارا کارساز ہے۔ اگر کوئی پڑوسی زندہ ہو تو اسے سلام کہو چونکہ ہمیں جدا ہوئے لمبا عرصہ بیت گیا ہے۔

۱۱۱۹۹- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن احمد بن عمرو کیسی، احمد بن عمر، یحیی بن آدم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شریک کہتے ہیں، میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے باہمی جھگڑے کے متعلق پوچھا، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ رو پڑے، جب میں نے ان کی یہ کیفیت دیکھی تو مجھے اپنے سوال پر بہت ندامت ہوئی۔ چنانچہ انہوں نے سامنے اپنا سر اوپر اٹھا کر فرمایا جو آدمی اپنے نفس کی معرفت رکھتا ہو وہ اپنے نفس ہی میں مشغول رہتا ہے اور جو آدمی اپنے رب کی معرفت رکھتا ہے وہ ہر چیز سے کٹ کر اللہ کی

معرفت میں مشغول رہتا ہے۔

۱۱۲۰۰- ابونعیم اصفہانی اپنے والد عبداللہ سے محمد بن احمد بن ابو یحییٰ زھری، ابوسیار محمد بن عبداللہ، موسیٰ بن ایوب، علی بن بکار کی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس آسمانوں میں فقر جمع کر رکھا ہے اس کو عطا فرماتا ہے جو اس سے محبت کرتا ہے۔

۱۱۲۰۱- ابوحامد احمد بن محمد بن حسین معافری، ابوعلی احمد بن محمد بن یعقوب تاجر، ابویاسر عمار بن عبدالحمید، احمد بن عبداللہ جوباری، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بن ابراہیم نے کہا، ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ بصرہ کے بازار سے گزر رہے تھے انہیں دیکھ کر لوگ ان کے اردگرد جمع ہو گئے اور کہنے لگے۔ اے ابو اسحٰق! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "ادعونی استجب لکم" (غافر / ۶۰) مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا حالانکہ ہم عرصہ دراز سے اللہ کو پکار رہے ہیں وہ ہماری پکار کا جواب نہیں دیتا (یعنی ہم عرصہ دراز سے دعائیں مانگ رہے ہیں ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں) ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا اے اہل بصرہ! تمہارے دل دس چیزوں میں مر چکے ہیں اول تم نے اللہ کو پہچان لیا ہے لیکن اس کا حق ادا نہیں کرتے ہو، دوم تم اللہ کی کتاب پڑھتے ہو لیکن اس پر عمل نہیں کرتے، سوم تم رسول اللہ کی محبت کے دعوے کرتے ہو حالانکہ ان کی سنت کو تم نے چھوڑ رکھا ہے، چہارم تم شیطان کے ساتھ عداوت رکھنے کا دعویٰ کرتے ہو جبکہ تم اس کے خیالات سے موافقت کرتے ہو پنجم، تم کہتے ہو کہ ہم جنت سے محبت کرتے ہیں حالانکہ تم اس کے لئے عمل نہیں کرتے ہو ششم تم کہتے ہو کہ ہم جہنم کی آگ سے ڈرتے ہیں جبکہ تم نے اپنے نفسوں کو جہنم کی آگ کے بدلے میں گروی بنا رکھا ہے ہفتم، تم اپنے بھائیوں کے عیوب تلاش کرتے ہو جبکہ اپنے عیبوں کے متعلق خبر ہی نہیں ہشتم، تم اللہ کی نعمتیں کھاتے ہو لیکن انکا شکر نہیں ادا کرتے نہم، تم اپنے مردوں کو دفناتے ہو لیکن ان سے تم عبرت حاصل نہیں کرتے۔

۱۱۲۰۲- جعفر بن محمد، عمر بن احمد بن شاہین، احمد بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا۔ جو اعمال میزان میں بھاری ہوں گے وہ بدلوں پر بھی بھاری ہوتے ہیں جو آدمی عمل پورا کرتا ہے اسے اجر وثواب بھی پورا ملتا ہے اور جو بغیر عمل کے لئے دنیا سے آخرت کی طرف کوچ کر جاتا ہے اس کو نہ تھوڑا ثواب ملتا ہے نہ زیادہ۔

۱۱۲۰۳- جعفر بن محمد، محمد بن فضل بن اسحٰق بن خزیمہ، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے حق پر قائم رہنے والا تنہا آدمی کم نہیں ہوتا اور باطل پر قائم رہنے والے بہت سارے آدمی قوت نہیں حاصل

کرپاتے۔

۱۱۲۰۴- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن محمد، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا تقویٰ کس چیز کے ساتھ تمام ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہر مخلوق کو دل میں برابر جگہ دینے سے اور لوگوں کے عیبوں سے کنارہ کشی کر کے اپنے گناہوں میں غور وفکر کرنے سے لہٰذا اچھی بات کرو اور اپنے دل کو رب جلیل کی طرف متوجہ رکھو اور اپنے گناہوں میں غور وفکر کرتے رہو، اپنے رب کی طرف توبہ کر و یوں تمہارے دل میں تقویٰ جاگزیں ہو جائے گا۔ نیز اپنی تمام تر امیدیں اپنے رب ہی سے وابستہ رکھو۔

۱۱۲۰۵- ابوزرعہ محمد بن ابراہیم، محمد بن قارن، ابوحاتم، احمد بن ابوحواری، مروان بن محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا گیا فلاں آدمی علم نحو سیکھ رہا ہے، انہوں نے فرمایا وہ آدمی علم نحو کی بہ نسبت خاموشی سیکھنے کا زیادہ محتاج ہے۔

۱۱۲۰۶- ابوطالب بن سوادہ، ابواسحٰق ختلی، ابن صباح، عبداللہ بن ابوجلیل، ابووھب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو دنیاداری کی باتیں کرتے ہوئے دیکھا، اس کے پاس کھڑے ہو کر اس سے کہا کیا تم اپنی ان باتوں میں بھلائی کی امید رکھتے ہو؟ جواب دیا نہیں، فرمایا پھر تم یہ باتیں کیوں ہانکتے جارہے ہو؟ بھلا جس چیز کے متعلق تمہیں بھلائی کی امید نہیں اور اس سے تم بے خوف بھی نہیں ہو اس کے متعلق تم کیا کرو گے۔

۱۱۲۰۷- ابوطالب، یوسف بن سعید بن مسلم کہتے ہیں، میں نے عصمی بن بکار سے پوچھا کیا ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ زیادہ نمازیں پڑھتے تھے؟ جواب دیا نہیں لیکن وہ بہت زیادہ فکرمند رہتے تھے حتیٰ کہ پوری رات فکر مندی میں گزار دیتے۔

۱۱۲۰۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حکم بن موسیٰ، ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ مجھے میرے ایک ساتھی نے بتایا کہ ایک مرتبہ ہم ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے پاس چلے گئے ہم نے انھیں سلام کیا۔ انھوں نے ہماری طرف سر اٹھا کر فرمایا۔ اے اللہ ہمیں اپنے غصہ کا مورد نہ بنانا۔ پھر تھوڑی دیر کے لئے سر جھکا لیا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا، اللہ تعالیٰ جب ہم سے بغض وعداوت نہیں رکھے گا لامحالہ ہم سے محبت کرے گا پھر فرمایا ہم فصیح عربی میں کلام کرتے ہیں حتیٰ کہ ہم کوئی کلامی غلطی نہیں ہونے دیتے لیکن ہم اپنے اعمال میں بہت غلطیاں کر بیٹھتے ہیں۔ بعید نہیں کہ ہم اپنے عمل کو خالص کریں۔

۱۱۲۰۹- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، بن نصر، احمد بن ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے عبادت کے متعلق سوال کیا انھوں نے جواب دیا۔ فکرمندی چوٹی کی عبادت ہے اور خاموشی عین عبادت ہے بجز ذکر اللہ کے چونکہ ذکر اللہ کے بغیر

انسان مردہ ہے مجھے لقمان کے بارے میں خبر پہنچی ہے کہ ان سے کہا گیا، اے لقمان آپ کو حکمت کہاں سے ملی؟ انھوں نے جواب دیا جس چیز میں میری کفایت کردی گئی ہو میں اسے نہیں مانگتا اور فضول باتوں میں میں تکلف نہیں کرتا (یعنی فضول باتوں میں وقت نہیں ضائع کرتا) پھر فرمانے لگے اے ابن بشار! بندے کے لئے مناسب ہے کہ وہ خاموش رہے اگر بات کرنی بھی ہو صرف وہ بات کرے جو اس کے نفع میں ہو یا وہ بات کرے جسکا تعلق وعظ ونصیحت، تنبیہ، تخویف وتحذیر سے ہو اور اس کا فائدہ دوسروں کو پہنچے۔ خوب سمجھ لو جب کلام کی کوئی مثال ہوگی وہ گویائی کے لئے زیادہ واضح ہوگا کسوٹی پر پرکھنے کے زیادہ قابل ہوگا قابل سماعت ہوگا اور باتوں میں واضح ہوگا۔

۱۱۲۱۰- ابوعبداللہ بن یزید، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے خواہشات نفسانیہ کے خلاف جہاد کرنا بہت سخت ہے سو جس آدمی نے اپنے نفس کو بری خواہشات سے روک لیا وہ دنیا اور اس کی آزمائشوں سے راحت و آرام میں رہے گا نیز وہ دنیا میں محفوظ اور عافیت میں رہے گا۔

۱۱۲۱۱- ابونعیم اصفہانی، جعفر، عمر بن عثمان، واعظ، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا خواہشات نفس ہلاک کردیتی ہیں اور خوف خدا ہلاکت سے نجات دیتا ہے خوب جان لو! جو چیز تیرے دل سے تیری خواہشات کو نکال باہر کرے جب تجھے خوف خدا ہو سمجھ لے وہ تجھے ضرور دیکھ رہا ہے۔

۱۱۲۱۲- جعفر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا اس ذات کو یاد رکھ جس کی طرف تو نے لوٹ کر جانا ہے اور عمر گزشتہ میں غور وفکر کر، کیا تجھے اس پر بھلائی کا بھروسہ ہے اور کیا تجھے اللہ کے عذاب سے نجات ملے گی۔ جب تو ایسا ہوگا تو اپنے دل کو اہتمام کے ساتھ رستہ نجات سے ہٹا کر لہو ولعب سے بے خوف اور مطمئن رہنے والوں کے رستہ پر لگادیا ہے جو ہمہ وقت خواہشات نفس کی پیروی کرتے رہتے ہیں گویا تو نے اپنے نفس کو ان کی ہلاکتوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا ہے کچھ نہیں وہ عنقریب جان لیں گے اور عنقریب افسوس وندامت کی دلہیز پر جھک جائیں گے۔

۱۱۲۱۳- جعفر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے خالد بن جعفر سے کچھ نصیحت کرنے کو کہا، خالد رحمہ اللہ نے فرمایا اے امیر المؤمنین لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی پردہ پوشی نے دھوکہ میں ڈال دیا ہے اور اچھی مدح سرائی نے انھیں فتنوں میں مبتلا کردیا ہے۔ ہرگز غیروں کی جہالت آپ کے علم پر غلبہ نہ پائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اپنی پناہ میں رکھے کہ کہیں ہم اس کی پردہ پوشی سے دھوکہ نہ کھا جنیں اور لوگوں کی مدح

سرائی سے خوش نہ ہوتے رہیں۔ اللہ نے جو احکام ہمارے اوپر فرض کر رکھے ہیں کہیں ہم ان میں کوتاہی کرنے والے نہ ہو جائیں اور خواہشات نفس کی طرف مائل نہ ہو جائیں، ابراہیم رحمہ اللہ اتنا فرما کر رونے لگے اور پھر فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو خواہشات کی پیروی سے اپنی پناہ میں رکھے۔

۱۱۲۱۴- عبداللہ بن احمد بن سوادہ، ابو جعفر محمد بن عبدالرحمن سروجی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے اپنے کسی ساتھی کی طرف خط لکھا جس میں انھوں نے لکھا تم اللہ کے تقویٰ کو مضبوطی سے پکڑے رکھو چونکہ تقویٰ کے ہوتے ہوئے انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر جرأت نہیں کرتا اور اپنی امیدیں غیر اللہ سے وابستہ بھی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو چونکہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عزت اور قوت عطا فرماتا ہے، وہ شکم سیر اور سیراب رہتا ہے، اسکا تاوان دنیا سے اٹھالیتا ہے، اسکا بدن اہل دنیا کے سامنے ہوتا ہے جبکہ اسکا دل آخرت کی فکر میں محو ہوتا ہے۔ اسکی قلبی بصیرت آنکھوں کی بصارت کو جس سے وہ دنیا کی رونقوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے بجھا دیتی ہے، سو دنیا کی محرمات کو نجس سمجھو اور دنیاوی خواہشات سے الگ تھلگ رہو، حلال میں سے بھی صرف اتنی مقدار پر اکتفا کرو جتنی کمر کی سختی کو دور کردے، یا دنیا سے اتنا کپڑا لو جتنے سے جسم کی پردہ پوشی کی جا سکے، جو آدمی اپنی مقدارات سے دور رہا اسکا بھروسہ صرف اللہ پر رہا، مخلوق پر سے اس کا بھروسہ اور امیدیں اٹھالی جاتی ہیں اور اس کی امیدوں اور بھروسے کا دارومدار صرف اللہ تعالیٰ کے سپرد ہو جاتا ہے، وہ اپنے جسم و جان کو اللہ کے لئے لاغر کر دیتا ہے، اسکی آنکھیں جواب دے جاتی ہیں، اسکی پسلیاں ظاہرا نظر آتی ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو جسم کے بدلے میں وافر عقل عطا فرماتا ہے اور اس کے دل کو قوی بنا دیتا ہے، آخرت میں اسکی بھلائیاں ذخیرہ کردی جاتی ہیں، اے میرے بھائی! دنیا کو چھوڑ دو چونکہ دنیا کی محبت بہرہ اور اندھا کر دیتی ہے گردنوں کو جھکا دیتی ہے، یہ نہ کہو کہ کل اور پرسوں کی مہلت ہے چونکہ جس نے ہلاک ہونا تھا وہ اپنی تمام تر امیدوں کے باوجود ہلاک ہو گیا اور اچانک حق ان کے سامنے روشنی کی طرح آ گیا حالانکہ وہ غفلت کی چادر اوڑھے ہوئے تھے، پس انھیں اصرار کے باوجود تاریک و تنگ قبروں کی طرف زبردستی منتقل کر دیا گیا، ان کے اہل و اولاد انھیں سلام کر کے واپس چلے آئے، سوائے میرے بھائی! اللہ کی طرف متوجہ رہنے والے دل کے ساتھ اللہ ہی کے ہو کر رہو اور ایسا پختہ ارادہ کرو جس میں سر مہ برابر بھی شک نہ ہو۔ والسلام علیکم۔

۱۱۲۱۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن ولید ثقفی، عبداللہ بن ضبیق، عبدالقوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے عباد بن کثیر کی طرف مکہ مکرمہ میں خط لکھا، اپنے طواف، حج اور سعی کو اللہ کے رستے میں جہاد کرنے والے کی نیند کی طرح کرو۔ عبادت کثیر نے جواب لکھا (اپنے رباط اور سرحدوں کی نگرانی) چوکیداری پہرہ اور جہاد کو اس آدمی کی طرح کرو جو اپنے اہل و عیال کے

لئے رزق کی تلاش میں لگا ہو۔

۱۱۲۱۶- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، فدیک بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، لوگوں سے ملاقات کرنے کی محبت فی الواقع دنیا کی محبت ہے جو دنیا کو چھوڑ دے وہ لوگوں کی ملاقات کی محبت کو بھی ترک کر دیتا ہے۔

۱۱۲۱۷- اسحق بن احمد، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابو جواری، ابومسہر، سہل بن حاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا بھائیوں اور دوستوں کی تعداد میں کمی کرو۔

۱۱۲۱۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابومعاویہ غلابی، خالد بن حارث کہتے ہیں، مجھے خبر پہنچی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا جو شہرت چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی چاہت کو سچا نہیں کرتے۔

۱۱۲۱۹- ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، ابوحاتم، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو ایک پہاڑ سے باہر آتے ہوئے دیکھا گیا، کسی نے ان سے پوچھا، انہوں نے کہا میں خلوت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر وعبادت کر رہا تھا اور اس سے انس ومحبت کر رہا تھا اب واپس آیا ہوں۔

۱۱۲۲۰- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم کچھ لوگ مسجد میں اتفاقاً جمع ہوگئے۔ ہم میں سے ہر آدمی نے کچھ نہ کچھ بات ضرور کی مگر ابراہیم بن ادھم برابر خاموش رہے، میں نے ان سے پوچھا، آپ باتیں کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا کلام بیوقوف کی بے وقوفی اور عقلمند کی عقلمندی کو ظاہر کر دیتا ہے، میں نے کہا تب تو ہم اس طرح سے باتیں نہیں کریں گے، فرمایا جب تم خاموشی اختیار کرنے سے پریشان ہو جاؤ تو زیادہ غور کرو کہ کم از کم زبان پھسلنے سے تو محفوظ ہے۔

۱۱۲۲۱- ابونعیم اصفہانی جعفر بن محمد، علی بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر دین اسلام کے ساتھ احسان کیا ہے اور تمہیں شقاوت سے سعادت کی طرف، شدت سے نرمی کی طرف اور تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالا ہے، لیکن تم نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی، خطائیں کر کے تم نے ایمان کی حلاوت کو کڑواہٹ سے بدل دیا، تم گناہوں کے گروی بن گئے اور ایمان کو الگ چھوڑے رکھا اور تم نے اطاعت کی عمارت کو نافرمانی کے دھاکوں سے منہدم کر دیا جبکہ تم آفات وبلیات کی گھاتوں سے گزر رہے ہو تم ہلاکتوں کے پلوں پر سے گزر رہے ہو، تباہی وبربادی کے ٹھکانوں پر تم عمارتیں بنا رہے ہو، شہادت کے مقامات سے تم گزرتے، اللہ تعالیٰ کے بارے میں تم دھوکہ کھا رہے ہو، اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تم جرأتمندی کا مظاہرہ کرتے ہو، حقیقت میں تم اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہو اور اللہ کی خاطر تم مراقبہ نہیں کرتے ہو جبکہ ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر انعامات کئے ہیں لیکن تم کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے ہو، اللہ تعالیٰ کی بردباری تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے رکھے، قبروں کی طرف اپنے لوٹ کر جانے کو یاد رکھو، اے میرے بھائی! جان کنی سے پہلے قیامت کے لئے عمل کر کے تیاری کر لو۔

۱۱۲۲۲- ابوبکر طلحی، احمد بن عبدالرحمن بن رحیم، مفضل بن غسان غلابی، غسان، سہل بن حاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، ایک مرتبہ لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے سے کہنے لگے اے بیٹے! آدمی باتیں کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسے احمق (بے وقوف) کہا جانے لگتا ہے، حالانکہ وہ احمق نہیں ہوتا، اس طرح ایک آدمی ہمہ وقت خاموش رہتا ہے حتیٰ کہ اسے عقلمند کہا جاتا ہے حالانکہ وہ عقلمند نہیں ہوتا۔

۱۱۲۲۳- ابوبکر محمد بن اسحٰق بن ایوب، عبداللہ بن صقر، ابوابراہیم ترجمانی، بقیہ بن ولید کہتے ہیں میری ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ساتھ ساحل سمندر پر ملاقات ہوئی، میں نے ان سے پوچھا کیا میں آپکو (آپ کی) کنیت سے پکاروں یا نام سے؟ جواب دیا۔ اگر تم مجھے کنیت سے پکاروگے یہ بھی مجھے منظور ہے لیکن اگر تم مجھے میرا نام لے کر پکاروگے یہ مجھے زیادہ پسند ہے پھر مجھ سے فرمایا..... اے بقیہ! دم کی حیثیت سے رہو نہ کہ سر کی حیثیت سے، کیوں کہ سر ہلاک ہو جاتا ہے، میں نے ان سے دوبارہ سوال کیا کیا وجہ ہے آپ شادی کیوں نہیں کرتے؟ جواب دیا، اس آدمی کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کو دھوکہ دیتا ہو؟ میں نے کہا یہ کسی طرح بھی زیبا نہیں دیتا، فرمایا، میں اس عورت سے شادی کروں گا جو صرف وہی مطالبہ کرے گی جو عورتیں مطالبہ کرتی ہیں، مجھے عام عورتوں کی مطلق ضرورت نہیں ہے، میں ان کی اس جرأت مندی کی تعریف کرنے لگا، جب انھوں نے میرا مدعا سمجھا کہنے لگے، کیا تمھارا اہل وعیال ہے؟ میں نے جواب دیا جی ہاں، فرمایا، ڈر کے بدلے میں ڈر تمھارا اعیال میری کیفیت سے افضل ہے،

۱۱۲۲۴- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن یزید، احمد بن محمد بن حمراق نیشاپوری، اسماعیل بن عبداللہ شامی کہتے ہیں میں نے بقیہ کو حمص کی ایک مسجد میں بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے پوچھا آپ شادی کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا اس آدمی کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جو اپنی بیوی کو دھوکہ دیتا ہو؟ میں نے کہا یہ برتاؤ کسی طرح بھی مناسب نہیں، بقیہ کہتے ہیں میں ان کی اس بے نیازی کی تعریف کرنے لگا انھوں نے فرمایا، کیا تمھارا اہل وعیال ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، فرمایا، یہ ایک ڈر ہے جو تمہیں ڈرا رہا ہے، تمھارا اعیال میری کیفیت سے افضل ہے۔

۱۱۲۲۵- ابوبکر عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد، عباس دوری، ابوابراہیم ترجمانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بقیہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ میں شام کے ایک علاقے میں ابراہیم بن ادھم کا مصاحب ہوگیا، ابراہیم چل رہے تھے اور ان کے ساتھ انکا ایک رفیق سفر بھی تھا، وہ چلتے چلتے ایک ایسی جگہ تک پہنچ گئے جس میں پانی اور گھاس بکثرت پایا جاتا تھا، ابراہیم رحمہ اللہ نے اپنے رفیق سفر سے پوچھا، کیا تمھارے پاس تھیلے میں کچھ ہے؟ اس نے جواب دیا میرے پاس تھیلے میں خشک روٹی کے چند ٹکڑے ہیں۔ چنانچہ اس نے تھیلا جھاڑ دیا اور اس سے برآمد ہونے والے ٹکڑوں کو ابراہیم رحمہ اللہ کھانے لگے اور مجھ کو بھی قریب ہونے کا کہا میں نے ابراہیم رحمہ اللہ کے کھانے میں رغبت ظاہر کی اور آگے بڑھ کر ان کے ساتھ کھانا شروع کیا، پھر ابراہیم رحمہ اللہ نے اپنے جسم پر چادر لپیٹ لی اور فرمایا اہل دنیا ہم سے کس قدر غافل ہیں جبکہ ہماری زندگی سے بڑھ کر کسی کی زندگی بھی نعمتوں سے پر نہیں ہے۔ پھر انھوں نے میری طرف التفات کرکے پوچھا، اے بقیہ کیا تمھارا عیال ہے؟ میں نے جواب دیا اے ابواسحٰق! بخدا! جی ہاں میرا عیال ہے، انھوں نے میرے جواب پر لاپرواہی برتی، جب انھوں نے میرے چہرے پر مایوسی بھانپ لی کہنے لگے، شاید صاحب عیال کا خوف وڈر ہماری کیفیت سے بدرجہا بہتر ہے۔

۱۱۲۲۶- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، نعیم بن حماد، بقیہ کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے مختصرا مروی ہے۔

۱۱۲۲۷- اپنے والد عبداللہ سے، حسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، داؤد بن رشید، ابوعبداللہ بن صوفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا زاہد بن، دنیا میں زہد اس ڈر کی وجہ سے اختیار کرتے ہیں کہ کہیں وہ بے وقوفوں اور جاہلوں کی جہالت میں شریک نہ ہو جائیں۔

۱۱۲۲۸- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن یوسف، عبداللہ بن مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، جب بادشاہ اپنی پسند کے مطابق رات گزارتے ہیں تو میں اللہ تعالیٰ کی پسند کے مطابق رات گزارتا ہوں اور اس سے راضی بھی رہتا ہوں

۱۱۲۲۹- ابویعلیٰ حسن بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ

اللہ نے فرمایا، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ مجھے ترک طیبات پر اجر وثواب دیا جاتا ہو چونکہ طیبات (حلال کھانے کی لذیذ چیزیں) کا اشتہاء ہی مجھ میں پیدا نہیں ہوتا، بعض علماء کا قول ہے کہ جو آدمی صرف وہی بھلائی کرے جسے اس کا نفس چاہتا ہو اور وہی برائی چھوڑے جسے وہ مکروہ سمجھتا ہو اسے بھلائی کے کرنے پر اجر وثواب نہیں ملتا اور جس برائی کو اس نے ترک کیا ہے اسکے گناہ سے وہ محفوظ نہیں رہتا۔

۱۱۲۳۰- محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن حسین بن معید، محمد بن ھارون، ابوعمیر، ضمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ مجھے طعام ومشروب کے ترک پر اجر وثواب ملتا ہو چونکہ مجھ میں ان چیزوں کا اشتہاء (شوق) ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۱۱۲۳۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عیسیٰ بن محمد دشتقندی، رزین بن محمد، یوسف، بن بحت، بحت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے باطل کی طرف کثرت سے دیکھنا دل سے حق کی معرفت کو ختم کر دیتا ہے۔

۱۱۲۳۲- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، یعقوب بن عبداللہ، مخلد بن حسین کہتے ہیں جب بھی رات کو بیدار ہوا ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو ذکر اللہ میں مشغول پایا اور انہیں غمگین دیکھا پھر میں اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل فرمان پڑھ کر تسلی کر لیتا۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء (حدید ۲۱) یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔

۱۱۲۳۳- اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابوحواری، ابوعلی جرجانی، ابوسلیمان دارانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے پندرہ نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ پڑھیں۔

۱۱۲۳۴- محمد بن علی بن حبیش، عمر بن محمد بطار، علی بن ھیثم، طلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے مجھے ایک مرتبہ محمد بن عجلان نے دیکھا تو فوراً قبلہ رو ہو کر سجدے میں گر پڑے پھر کہنے لگے، کیا تم جانتے ہو کہ میں نے سجدہ کیوں کیا؟ میں نے تمہیں دیکھنے پر سجدہ شکر کیا ہے۔

۱۱۲۳۵- محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، ابن زنجویہ، فریابی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن عجلان نے فرمایا، مومن جہاں بھی ہو وہ مومن سے محبت کرتا ہے۔

۱۱۲۳۶- محمد بن علی بن حبیش، عمر بن محمد بن بکار، ابوعتبہ، بقیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے جب ان کا حال پوچھا جاتا تو جواب دیتے میں اس وقت تک خیریت سے ہوں جب تک میرا بوجھ کوئی دوسرا نہ اٹھالے۔

۱۱۲۳۷- عبداللہ بن ابراہیم بن ھرماس، جعفر بن محمد بن عاصم دمشقی، محمد بن مثنی، بقیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے آیت کریمہ" **ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملھم** "ترجمہ ان لوگوں پر کوئی حرج نہیں کہ جب وہ آپ کے پاس آئیں تاکہ انہیں کوئی سواری دیں (سورۃ توبہ ۹۲) اس واقعہ میں سائلین نے صرف جوتوں کا سوال کیا تھا۔ (غربت کی وجہ سے وہ بھی میسر نہ تھے)۔

۱۱۲۳۸- عبداللہ، ابوحسن ابان، حسین بن عبداللہ بن شاکر، مسیب بن واضح، بقیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ مسافر پر رحم فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ مسافر کی طرف ہر روز کئی مرتبہ نظر رحمت سے دیکھتا ہے مسافر جس وقت اپنے اہل وعیال سے جدا ہو رہا ہے اس وقت اپنے رب کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

۱۱۲۳۹- اپنے والد عبداللہ سے، ابوحسن بن ابان، حسین بن عبداللہ بن شاکر سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے تھے اے ابوعمرو۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ بے شک جو آدمی اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو غیر اللہ کی معرفت میں مشغول نہیں رکھتا ہلاکت ہے اس آدمی کے لئے جس کی عمر باطل میں ختم ہو جائے۔

۱۱۲۴۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد حمصی، ابویمان، عبدالرحمن بن ضحاک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا بعض کتابوں میں لکھا ہے جو آدمی دنیا کے غم میں غمگین ہو کر صبح کرتا ہے سو اس نے اللہ پر ناراض ہوتے

ہوئے صبح کی اور جو آدمی کسی پیش آمدہ مصیبت کی شکایت کرتے ہوئے صبح کرتا ہے گویا وہ اپنے رب سے شکایت کرتے ہوئے صبح کرتا ہے اور جو فقیر آدمی کسی غنی کے پاس بیٹھ کر اپنی دنیا کی خاطر اس کے سامنے اظہار خیال کرتا ہے اس کے دین کا ایک تہائی حصہ ختم ہو جاتا ہے جو قرآن مجید پڑھ کر اللہ کی آیات کی مطلق پرواہ نہیں کرتا وہ جہنم میں ڈالا جائیگا۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا اگر تین چیزیں نہ ہوتیں مجھے کچھ پرواہ نہ ہوتی کہ میں کسی شہر کی مکھی ہوتا، روزے کی حالت میں شدت پیاس، سردیوں کی طویل راتوں میں قیام اور کتاب اللہ کے مطابق نماز تہجد۔

۱۱۲۴۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن عبدالرحمن، ابراہیم بن محمد بن حسن، یحیی بن عثمان، ابوعبدالرحمن اعرج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا پہلا کلام جو اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام سے کیا وہ یہ تھا اے آدم! میں تمہیں چار چیزوں کی وصیت کرتا ہوں اگر تم انہیں ساتھ لیکر مجھ سے ملاقات کرو گے تو میں تمہیں جنت میں داخل کردوں گا اور جو تیری اولاد میں سے انہیں لیکر مجھ سے ملاقات کرے گا اسے بھی جنت میں داخل کروں گا۔ ان میں سے ایک میرے لئے ہے ایک تیرے لئے، ایک میرے اور تیرے درمیان مشترک اور چوتھی میرے اور تیرے لوگوں کے درمیان مشترک ہے۔ سو جو چیز میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ میری اس طرح عبادت کر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے جو تیرے لئے ہے وہ یہ کہ تو جو بھی عمل کرے گا میں اس کا تجھے پورا پورا بدلہ عطا کروں گا جو میرے اور تیرے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ تو دعا کر میں اسے قبول کروں گا اور چوتھی یہ کہ جس چیز کو تو اپنے لئے ناپسند سمجھے اس کو غیر کے لئے پسند نہ کر۔

۱۱۲۴۲- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم بن احمد، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے اللہ تعالی کے فرمان:

"ومن یطع اللہ ورسولہ ویخش اللہ ویتقہ فاولئک ہم الفائزون" جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اللہ سے ڈرتے ہیں اور تقوی اختیار کرتے ہیں یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

کے متعلق فرمایا اللہ تعالی تمہیں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اسکا تقوی اختیار کر کے انسان اچھے ثواب کا مستحق ہو جاتا ہے، قیامت کے دن کی سختیوں سے متقین ہی نجات پائیں گے اور جنت کی طرف انھوں نے لوٹ کر جانا ہے پھر ابراہیم کہنے لگے! اللہ تعالی نے کیا سچ فرمایا

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون" (نحل ۱۲۸)

اللہ متقین اور نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔

۱۱۲۴۳- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے، محبت کی علامتوں میں سے یہ نہیں کہ جس چیز سے تیرا دوست بغض وعداوت رکھتا ہو اس سے تو محبت کرے، ہمارے رب نے دنیا کی مذمت کی ہم اس کی مدح سرائی کر رہے ہیں۔ اللہ دنیا سے بغض رکھتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں ہم نے دنیا میں کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے بھی دنیا کو ترجیح دی حالانکہ اللہ تعالی نے تم سے دنیا کھنڈر میں تبدیل ہو جانیکا وعدہ کیا ہے۔ دنیا کی طلب سے تمہیں روکا گیا ہے لیکن تم پھر بھی اس کی طلب میں سر دھڑ کی بازی لگا رہے ہو، خزانوں کے جمع کرنے سے تمہیں ڈرایا گیا لیکن تم پھر بھی انہیں جمع کر رہے ہو، دنیا نے تمہیں اچھی طرح سے دھوکہ دے دیا ہے اور تم اس کی رونقوں پر مرے جا رہے ہو، اسکی لذات سے کھیلے جا رہے ہو تمہارا المنا بیٹھنا دنیاوی خواہشات میں ہے، تم غفلت کے عالم میں دنیا میں عمارتیں بنا رہے ہو، تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ سے اس کے گھر کے بارے میں جھگڑا کرو، الغرض تم دنیا کے سمندر میں حیران وپریشان غرق ہوتے جا رہے ہو، دنیا کے دھوکوں میں تم ایکدوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے ہو گمراہ تمہیں ساری کی ساری دنیا مل جائے اس سے بھی سیر نہیں ہو گے تم نے اپنے دلوں کو یقین کی دولت سے بہرہ مند

نہیں کیا۔ اپنی نیتوں میں سچائی پیدا نہیں کی گناہوں کے انبار لیکر تم اللہ کے سامنے حاضر ہو گئے اور اپنی بقیہ عمروں میں اللہ کی نافرمانی کرنے کا عہد کر رکھا ہے، کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا۔

"ام نجعل الذین امنوا وعملوا الصالحات کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار"

کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے زمین میں فساد پھیلانے والوں کی طرح کر دیں گے یا متقین کو فاجروں کی طرح بنا دیں گے۔

جنت صرف اللہ کی اطاعت سے ملتی ہے، اور اس کی محبت کے بغیر نہیں ملتی۔ اللہ کی رضا جوئی صرف معصیت کو ترک کرنے سے ملتی ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے مغفرت توبہ کرنے والوں کے لئے مقرر کر لی ہے اور رحمت رجوع کرنے والوں کے لئے، جنت ڈرو الوں کے لئے، حوریں اطاعت کرنے والوں کے لئے اور اپنا دیدار شوق رکھنے والوں کے لئے تیار کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وانی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحاً ثم اهتدیٰ (طٰه ۸۲) بے شک میں اس آدمی کی مغفرت کرنے والا ہوں جو ایمان لائے، نیک عمل کرے اور پھر ھدایت پر رہے۔

ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا یعنی جو تاریکیوں سے ھدایت کے رستے پر آئے۔

۱۱۴۴۴- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن افر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ میں ایک شہر سے گزر رہا تھا کہ اچانک میں نے زاہدوں اور زمین میں سیر و سیاحت کرنے والوں میں سے دو آدمیوں کو دیکھا۔ ایک دوسرے سے کہنے لگے اے میرے بھائی! اہل محبت نے اپنے محبوب سے وراثت میں کیا چیز پائی؟ دوسرے نے جواب دیا اہل محبت اللہ کے نور سے دیکھنے کے وارث ہوئے اور گناہ گاروں پر مہربانی کرنے کے وارث ہوئے۔ ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا..... ان لوگوں پر کیسے مہربانی کی جائے جو اپنے محبوب کی مخالفت کرتے ہیں؟ اس نے میری طرف دیکھ کر کہا ان کے اعمال ضائع ہو گئے اور ان پر مہربانی کی جا رہی ہے تا کہ وہ وعظ ونصیحت سے اپنے اعمال کی طرف لوٹ آئیں، کہا مومن اس وقت تک سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ لوگوں کے لئے اسی چیز کو پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے، ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں پھر وہ لوگ غائب ہو گئے، میں نے اس کے بعد ان لوگوں کو دوبارہ نہیں دیکھا۔

۱۱۴۴۵- ابوبکر محمد بن احمد بن محمد مفید، محمد بن مثنیٰ، بشر بن حارث، عبداللہ بن داؤد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا میں ایک مرتبہ بیت المقدس چلا گیا۔ وہاں میری سات آدمیوں سے ملاقات ہوئی، میں نے انہیں سلام کیا اور کہا مجھے کچھ نصیحت کرو شاید اللہ تعالیٰ مجھے اس نصیحت سے کوئی فائدہ پہنچائے انہوں نے مجھ سے کہا، دنیا کا ہر وہ کام جو تجھے اللہ سے دور کرے وہ چھوڑ دو۔ میں نے کہا مجھے اور نصیحت کرو کہنے لگے، اپنی امیدیں غیر اللہ سے وابستہ نہ رکھو اور اللہ کے علاوہ کسی سے مت ڈرو میں نے کہا مجھے اور نصیحت کرو کہنے لگے جو اللہ سے محبت کرتا ہو اس سے تم بھی محبت کرو اور جو اللہ سے بغض کرتا ہو اس سے تم بھی بغض کرو میں نے کہا مجھے اور نصیحت کرو، کہنے لگے دعا کیا کرو اور خلوت میں عاجزی وانکساری کیساتھ خوب رویا کرو۔ مسلمانوں پر رحمت کرو اور ان کے لئے خیر خواہی چاہو میں نے پھر کہا مجھے اور نصیحت کرو کہنے لگے اے اللہ یہ آدمی ہمارے اور تیرے درمیان حائل ہو گیا اور اس نے ہمیں تیری یاد سے غافل کر دیا۔ کیا اس سے ہم نے جو کچھ کہا کافی نہیں؟ ابراہیم بن ادھم فرماتے ہیں، میں نہیں جانتا کہ انھیں آسمان نے اٹھا لیا یا زمین نگل گئی اسکے بعد میں نے انہیں نہیں دیکھا تاہم اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی نصیحت سے بہت نفع پہنچایا۔

۱۱۴۴۶- ابونعیم اصفہانی، ابوزید محمد بن جعفر بن علی تمیمی، محمد بن ذلیل بن سابق، عبداللہ بن خبیق، عبداللہ سندی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، ایک آدمی علم کی طلب میں نکل پڑا وہ ایک پتھر کے پاس گیا جس پر لکھا ہوا تھا مجھے الٹ دے

عبرت پائے گا، آدمی حیران ہو کر کھڑا رہا اسکی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ وہ کیا کرے، چنانچہ وہ آگے چل پڑا تھوڑا آگے جانے کے بعد واپس لوٹ آیا اور آ کر پتھر کو پلٹ دیا، اچانک دیکھا کہ اس پر لکھا ہے تو نے اپنے علم پر عمل نہیں کیا اب کیسے علم کی طلب میں نکلا ہے۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا وہ آدمی وہیں سے اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ گیا۔

۱۱۲۴۷- ابی نعیم، ابی احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن ابو رجاء قرشی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا جب تو توبہ کے آئینہ میں اپنی نظر جمائے گا تب تک تجھے معصیت قبیح معلوم ہوتی رہے گی۔

۱۱۲۴۸- اپنے والد عبداللہ سے، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا۔ زہد کی تین قسمیں ہیں زہد فرض، زہد فضل، زہد سلامتی، حرام سے بچنا زہد فرض ہے، حلال وطیبات سے بھی گریز کرنا زہد فضل ہے اور شبہات سے بچنا زہد سلامتی ہے۔

۱۱۲۴۹- ابونعیم اصفہانی، قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن سکن، عبدالرحمٰن بن یونس، بقیہ بن ولید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا پہلے زمانے میں کہا جاتا تھا کہ عقلمند عالم سے بڑھ کر شیطان کے خلاف کوئی چیز نہیں چونکہ عالم جب بات کرتا ہے تو اپنے علم سے کرتا ہے اور جب خاموش رہتا ہے تو عقلمندی سے خاموش رہتا ہے۔

۱۱۲۵۰- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عمرو بن حنان، بقیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عجلان رحمہ اللہ نے فرمایا، عقلمند عالم سے بڑھ کر کوئی چیز بھی شیطان پر بھاری نہیں چونکہ عالم عقلمندی سے بات کرتا ہے اور عقلمندی سے خاموش رہتا ہے نیز شیطان کہتا ہے کہ عالم کی خاموشی اس کے سکوت سے زیادہ سخت ہے۔

۱۱۲۵۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن احمد، عبدالرحمٰن بن داؤد، سلمہ بن شبیب، بقیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ابن عجلان رحمہ اللہ کا ملفوظ مثل مذکورہ بالا کے روایت کیا ہے۔

۱۱۲۵۲- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، یحییٰ بن عثمان حمصی، محمد بن حمید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا جس نے علماء کی شان پر حملہ کیا گویا اس نے بہت بڑے شر کا بوجھ اپنے سر پر اٹھالیا۔

۱۱۲۵۳- عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید بن زیاد، عباس دوری، ابوبکر بن اسود، ابراہیم بن عیسیٰ، محمد بن حمید کے سلسلہ سند سے حدیث مذکور بالا مروی ہے۔

۱۱۲۵۴- ابواحمد غطریفی، اسحٰق بن دیلمی، ابراہیم بن سعد، ابومنذر قاضی مصیصہ کہتے ہیں۔ ہم نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ساتھ جہاد کیا، ابراہیم رحمہ اللہ ایک جبہ اوڑھے رکھتے تھے میل کی وجہ سے جسکا رنگ سیاہ پڑ گیا تھا اور خود ان کی حالت یہ تھی کہ اگر ہوا انہیں اڑانا چاہتی تو اڑا لیتی، ان سے پوچھا گیا آپ نے حفظ کیوں نہیں کیا جس طرح کہ آپ کے مریدین نے حفظ کیا ہے؟ کہنے لگے میرا مقصد علماء کی سیرت اپنانا ہے اور ان کے آداب سیکھنے ہیں۔

۱۱۲۵۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حنان بن حکم، محمد بن حاتم، بشر بن حارث، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا ہم نے حدیث کا سماع اسی طرح کیا ہے جس طرح سفیان نے کیا ہے اگر وہ چاہتے خاموشی اختیار کرتے جس طرح کہ ہم نے خاموشی اختیار کی ہے۔

۱۱۲۵۶- ابواحمد محمد بن احمد بن اسحٰق انماطی، عبدان بن احمد، احمد بن عمرو، محمد بن عمرو عسقلانی بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے طلب علم سے اس بات نے نہیں روکا کہ میں علم کی فضیلت سے ناواقف ہوں لیکن میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ علم اس آدمی کے ساتھ طلب کروں جو علم کا حق نہیں جانتا۔

۱۱۲۵۷- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن عمرو بن بکرم، سالم بن مہران طرسوی، ابویوسف کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم

بن ادھم رحمہ اللہ سے جب علم کے متعلق سوال کیا جاتا تو وہ علم کے آداب بیان کرنا شروع کر دیتے۔

۱۱۲۵۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوعباس بن طہرانی، ابونشیط محمد بن ہارون، بشر بن حارث، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے باتیں کرنے سے احتراز کرتے۔ بشر بن عوف کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں فضیلت دی ہوئی تھی۔

۱۱۲۵۹-احمد محمد بن مقیم، محمد بن اسحق کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے بشر بن حارث سے کہا کہ میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے طریق سلوک پر چلنا چاہتا ہوں، بشر کہنے لگے تم اسکی طاقت نہیں رکھتے ہو میں نے وجہ پوچھی کہنے لگے، چونکہ ابراہیم باتیں کم کرتے تھے اور عمل زیادہ کرتے تھے جبکہ تم باتیں زیادہ کرتے ہو اور عمل کم کرتے ہو۔

۱۱۲۶۰-احمد بن محمد بن مقسم، عبداللہ بن ابوداؤد، ابوطاہر، اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: من ظفر فی الجهاد بنقطة فکانما اعان علی هدم جميع التوحيد مجھے خبر ملی ہے کہ جس نے جہاد میں ایک نقطہ کے بقدر بھی کامیابی پائی اس نے توحید کی پوری عمارت کو گرانے میں مدد کی۔ واللہ اعلم بمعناہ والصواب۔

۱۱۲۶۱-عبداللہ بن محمد بن عقیل واسطی، عبداللہ بن جعفر قاضی، عصام بن داؤد بن جراح، داؤد بن جراح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ابراہیم سے کہا، اے ابواسحق! میں خراسان سے آپ کی صحبت اختیار کرنے کے ارادے سے آیا ہوں، ابراہیم رحمہ اللہ اس سے کہنے لگے، اس شرط پہ کہ تیرے مال پر مجھے تجھ سے زیادہ حق ہوگا، اس آدمی نے کہا نہیں، ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا تو نے سچ کہا، پس تو ہمارا اچھا ساتھی ہے۔

۱۱۲۶۲-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جابر، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا، میں چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ سفر کروں، فرمایا...... اس شرط پر کہ میں تمہارے مال واسباب کا تم سے زیادہ مالک ہوں گا، آدمی نے جواب دیا نہیں، فرمایا تمھارا صدق مجھے بہت اچھا لگا (دونوں حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ ابراہیم رحمہ اللہ یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ یہ اپنا مال میرے لئے مباح نہ کردے اور توکل علی اللہ کہیں ہاتھ سے نہ نکل جائے)

۱۱۲۶۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابن ابوعاصم، عسکر بن حصین سائح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ گرمیوں میں ایک دن ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو دیکھا گیا کہ انھوں نے ایک موٹا جبہ الٹا کر کے اوڑھ رکھا ہے اور وہ ایک پہاڑ کے نیچے پاؤں اوپر کر کے گدی کے بل لیٹے ہوئے ہیں اور فرماتے جارہے تھے، بادشاہوں نے راحت وآرام طلب کیا لیکن رستہ بھول گئے۔

۱۱۲۶۴-ابوالطاہر زبیری، محمد بن حسیب، عبداللہ بن خبیق، عبداللہ بن خریس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا جب ہم کسی نوجوان کو مجلس میں باتیں کرتے ہوئے سنتے تھے ہم اسکی بھلائی سے مایوس ہو جاتے تھے۔

۱۱۲۶۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عیسیٰ بن محمد رازی، ابواحوص، ابراہیم بن علاء، عقبہ بن علقمہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم کسی نوخیز کو بڑوں کی مجلس میں باتیں کرتے ہوئے دیکھتے ہم اس کی عادت سے مایوس ہو جاتے اور ہم سمجھ لیتے اس کے پاس بھلائی نام کی کوئی چیز نہیں۔

۱۱۲۶۶-محمد بن احمد بن ابراہیم بن یزید، ابوحامد احمد بن محمد بن حمدان نیشاپوری، اسحق بن ابراہیم حنظلی، بقیہ بن ولید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے۔ میں نے معرفت باری تعالیٰ ابوسمعان نامی راھب سے سیکھی ہے، وہ اس طرح کہ میں ایک مرتبہ اس کے عبادت خانہ میں داخل ہو گیا۔ میں نے اس سے پوچھا اے ابواسحق! تم کتنے عرصہ سے اس عبادت گاہ میں ہو؟ اس نے جواب دیا ستر سال سے میں یہاں ہوں، میں نے پوچھا: تمھارا کھانا کیا ہے؟ اس نے کہا: اے حنفی (ملت حنیفہ پر چلنے والے) تمھیں

اس کے پوچھنے کی کیا ضرورت پیش آئی؟ میں نے کہا مجھے یہ معلوم کرنے کا شوق ہے کہنے لگا، میں ہر رات صرف چنے کا ایک دانہ کھالیتا ہوں، میں نے اس سے پھر سوال کیا کہ تمہیں تمہارے دل کو کس چیز نے ایک چنے پر کفایت کرنے کی طاقت دی ہے؟ کہنے لگا: کیا تم اپنے بالمقابل یہ مکانات دیکھتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں دیکھتا ہوں، کہا یہ لوگ سال میں صرف ایک دن میرے پاس آتے ہیں، میری عبادت گاہ کو اچھی طرح مزین کرتے ہیں پھر اس کا طواف کرتے ہیں اور یوں اس طرح سے میری تعظیم کرتے ہیں، سو جب بھی میرا نفس عبادت کرنے سے بوجھل ہو جاتا ہے میں فوراً اس گھڑی کو یاد کرلیتا ہوں، میں ایک گھڑی بھر کی عزت کے لئے سال بھر کی مشقت برداشت کرتا ہوں، اے حنیفی! تو ہمیشہ کی عزت کے لئے گھڑی بھر کی مشقت برداشت کرلے، ابراہیم فرماتے ہیں میرے دل میں معرفت باری تعالیٰ جاگزیں ہوگئی، کہنے لگا کیا اتنی بات تمہیں کافی ہے یا مزید کچھ کہوں؟ میں نے کہا، مزید کچھ ہو، کہنے لگا، عبادت گاہ سے نیچے اترو، میں نیچے اترا، راہب نے ایک ٹوکری نیچے لٹکائی جس میں چنے کے بیس دانے پڑے ہوئے تھے، مجھے کہا راہبوں کے ٹھکانے میں داخل ہو جاؤ چونکہ انھوں نے مجھے ٹوکری لٹکاتے ہوئے دیکھ لیا ہے، جب میں مکانات میں داخل ہوا فوراً نصرانی میرے پاس جمع ہو گئے اور کہنے لگے اے حنیفی! شیخ نے تمہاری طرف کیا چیز لٹکائی تھی؟ میں نے کہا اس نے میری طرف اپنا قوت (کھانے کی چیز) لٹکائی تھی، کہنے لگے تم اسے کیا کرو گے؟ ہم اس کے زیادہ حقدار ہیں، کہنے لگے! اسکی قیمت لگاؤ میں نے کہا، بیس دینار، انھوں نے مجھے بیس دینار دئے اور میں نے انھیں چنے کے ٹوکری میں پڑے ہوئے بیس دانے دے دیئے، میں راہب کی طرف واپس لوٹ آیا، پوچھا: اے حنیفی! تو نے کیا کیا! میں نے کہا: میں نے چنے بیچ دئے ہیں، پوچھا کتنے میں بیچے؟ میں نے جواب دیا بیس دیناروں کے بدلے میں، کہا تو نے غلطی کی اگر تو بیس ہزار دینار قیمت لگاتا وہ لوگ دینے کو تیار ہو جاتے، سنو! اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کرنے والے کی اسقدر عزت ہے جو اس کی عبادت کرتا ہوگا اس کی عزت کا کیا عالم ہوگا، اے حنیفی! اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جا اور آنے جانے کو چھوڑ۔

۱۱۲۶۷- ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم، ابو حامد احمد، محمد بن حمدان نیشاپوری، اسماعیل، بن عبداللہ بن عبدالکریم شامی، بقیہ بن ولید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں ایک راہب کے پاس سے گزرا جو اپنے گرجا میں بیٹھا تھا، گرجا ستون پر بنایا گیا تھا اور ستون ایک پہاڑ کی چوٹی پر نصب کیا گیا تھا، جب بھی ہوا چلتی گرجا ایک طرف جھک جاتا، میں نے راہب کو آواز دی اس نے جواب نہ دیا، دوسری مرتبہ آواز دی پھر بھی کچھ نہ جواب دیا، میں نے تیسری مرتبہ کہا: اس ذات کی قسم جس نے تجھے گرجا میں حبس (بند) کر رکھا ہے میری پکار کا ضرور جواب دے، چنانچہ راہب نے گرجا سے سر باہر نکالا اور کہنے لگا! تم کیوں چیخ رہے ہو؟ تو نے میرے سامنے اس ذات کا نام لیا جس کا میں کسی طرح اہل نہیں ہوں، میں نے کہا: اے راہب! کیا تو راہب نہیں ہے؟ راہب وہی ہوتا ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہو، پھر تو کیا ہے؟ جواب دیا میں جیل کا داروغہ ہوں چونکہ میں نے ایک درندے کو جیل میں ڈال رکھا ہے، میں نے پوچھا وہ درندہ کیا ہے؟ کہا میری زبان ضرر رسان درندہ ہے، اگر میں اسے آزاد چھوڑ دوں تو وہ لوگوں کو چکنا چور کرڈالے، اے حنیفی! اللہ تعالیٰ کے کچھ عبادت گزار بندے ہیں جو ظاہراً دیکھنے میں بہرے لگتے ہیں جبکہ وہ سنتے ہیں، جو گونگے لگتے ہیں حالانکہ وہ نطق کرتے ہیں جو نابینا لگتے ہیں فی الواقع وہ صاحب بصارت ہوتے ہیں، وہ طاعون کی جگہوں میں چلتے پھرتے رہتے ہیں اور جاہلوں کے ساتھ نشست و برخاست سے انھیں وحشت ہوتی ہے، وہ علم کے پھل کو اخلاص کے نور کی نذر کرتے ہیں، بخدا! وہ ایسے عبادت گزار بندے ہیں جو راتوں کو بیدار رہتے ہیں، تم انھیں راتوں کو دیکھو گے جب مخلوق میٹھی نیند سو رہی ہو کہ وہ اپنے رب کے حضور دست بستہ کھڑے ہوتے ہیں، وہ اس ذات سے سرگوشی کر رہے ہوتے ہیں جسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند، اے حنیفی! تو انہی عبادتگزار بندوں کے رستے پر چل، میں نے اس سے پوچھا: کیا تو ملت اسلام پر ہے؟ کہنے لگا میں صرف اسلام کو دین سمجھتا ہوں، لیکن مسیح علیہ السلام نے ہم سے ایک وعدہ کر رکھا ہے اور ہمیں تمہارے آخری زمانے کے اوصاف بتلائے ہیں، تب میں نے دنیا سے علیحدگی اختیار کی، تیرا دین

جدید ہے، اگر چہ پرانا ہو جاوے، بقیہ کہتے ہیں ایک مہینہ بھی اس واقعہ کے بعد گزرنے نہیں پایا تھا کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ لوگوں سے کنارہ کش ہو گئے۔

۱۱۲۶۸- احمد بن محمد بن مقسم، عیسیٰ بن یونس شکلی، احمد بن علی عابد، ابو یوسف فولی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ ایک عبادتگوار سے میری ملاقات ہوئی جسکے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ رات کو سوتا نہیں، میں نے اس سے پوچھا تم رات کو کیوں نہیں سوتے؟ کہنے لگا مجھے قرآن مجید کے عجائب نے رات کو سونے سے روک دیا ہے۔

۱۱۲۶۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن عبدالملک، محمد بن مثنیٰ، بشر بن حارث، عبداللہ بن داؤد کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میری ایک دن ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے ملاقات ہوگئی، میں نے ان سے ایک بات پوچھی جسکا انھوں نے مجھے جواب دے دیا۔ چنانچہ میں نے ان کے پاس جانا شروع کر دیا، فرمانے لگے تمھیں اتنی چیز کافی ہے جسے ہم کافی سمجھیں۔

۱۱۲۷۰- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، محمد بن مثنیٰ، بشر بن حارث کہتے ہیں ایک آدمی ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ اس نے کسی آدمی کی ان کے پاس غیبت کردی، ابراہیم رحمہ اللہ نے اسے غیبت کرنے سے روکا جب نہ رکا اسے چلے جانے کو کہا اور اسے آواز دی کہ میں تعجب کرتا ہوں کہ ہمیں کیسے بارش دی جائے پھر بشر کہنے لگے، میں تعجب کرتا ہوں کہ انھوں نے بارش کو اس وجہ سے روکے رکھا تھا جسے تم جانتے ہو۔

۱۱۲۷۱- عبداللہ، احمد، محمد، ابن مھدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے ملاقات کی۔ دونوں رات بھر باتیں کرتے رہے حتی کہ اس حالت میں صبح کی،

۱۱۲۷۲- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن، حسن بن منصور، عبیداللہ بن عبدالکریم، سعید بن راشد، ضمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ایک مرتبہ اپنے ایک بھائی کے پاس سے گزرے جو زہد میں شہرت رکھتا تھا، اس نے زمین خرید کر اس میں باغات لگا رکھے تھے، فرمایا: یہ کیسے باغات ہیں؟ اس نے جواب دیا، یہ زمین ہمیں سستے داموں مل گئی تھی فرمایا، اس سے پہلے تمھیں دنیا سے صرف مہنگائی نے روکے رکھا تھا۔

۱۱۲۷۳- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، عصام بن داؤد، عیسیٰ بن حازم کہتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ساتھ تھا اچانک کچھ لوگ ان سے ملے، کہنے لگے: اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عطا فرمائے آپ کے والد وفات پا چکے ہیں، فرمایا، کیا میرے والد وفات پا چکے ہیں؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا: فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون، اللہ ان پر رحم فرمائے۔ لوگوں نے کہا: آپ کے والد نے آپ کے متعلق کچھ وصیت کی ہے اور عامل (سرکاری ملازم) زچ ہو چکا ہے، چنانچہ ابراہیم رحمہ اللہ لوگوں سے پہلے ہی اپنے شہر کو چلے گئے اور عامل کے پاس جا پہنچے فرمایا: میں میت کا بیٹا ہوں، عامل نے کہا آپ کو کون جانتا ہے؟ ابراہیم رحمہ اللہ نے عامل کو سلام کیا اور مکہ واپس لوٹ آئے۔ لوگوں نے عامل سے کہا یہ ابراہیم بن ادھم تھے، ان کے پیچھے جاؤ انہیں پکڑو کہیں وہ تمھیں بددعا نہ دے دیں، چنانچہ عامل ان کے پیچھے نکل پڑا جب انھیں آلیا تو کہا واپس چلیے اور مجھے بوجھ سے آزاد کیجئے نیز میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا، فرمایا میں نے تجھے تیرے کہنے سے پہلے ہی بوجھ سے آزاد کر دیا، پھر ابراہیم اس کے ساتھ واپس گئے اور اپنے والد کی وصیتوں کو نافذ کیا اور وراثت سے ملنے والے اپنے حصے کو باقی ورثاء پر تقسیم کر دیا اور پھر مکہ واپس لوٹ آئے۔

۱۱۲۷۴- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، احمد بن سنان، عبدالرحمن بن مھدی، طالوت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے، جو بندہ شہرت کا دلدادہ ہو اللہ تعالیٰ سے سچائی نہیں کر پاتا۔

۱۱۲۷۵- ابو نعیم، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم

رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنے کھانے کی اشیاء کو پاکیزہ رکھو خواہ راتوں کو اٹھکر نماز پڑھو اور دنوں کو روزے رکھو یا نہ یہ تمھارے اوپر لازم نہیں۔

۱۱۲۷۶-عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن ادریس، عمران بن موسیٰ طرسوی، ابوعبداللہ ملطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ عام طور پر دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ مجھے معصیت و نافرمانی کی ذلت سے اطاعت و فرمانبرداری کی عزت کی طرف منتقل کر دے۔

۱۱۲۷۷-عمر بن احمد بن عثمان واعظ، ابوذر احمد بن محمد بن سلیمان، عمر بن مدرک، ابراہیم بن شماس، محمد بن ایوب بن ضیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: مانگنے والے لوگ بہت اچھے ہیں چونکہ وہ ہمارا زاد راہ آخرت کی طرف اٹھا کر لے جاتے ہیں۔

۱۱۲۷۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن منصور، ابراہیم بن شماس، احمد بن ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: مانگنے والے لوگ بہت اچھے ہیں چونکہ وہ ہمارا زاد راہ آخرت کی طرف اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ چنانچہ کوئی مانگنے والا تمہارے دروازے پر آتا ہے اور یوں کہتا ہے کیا تم کسی چیز کے ساتھ ہماری طرف توجہ کرو گے؟

۱۱۲۷۹-محمد بن جعفر مؤدب، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا گیا: آجکل گوشت مہنگا ہو گیا ہے فرمایا: پھر نہ خریدو۔

۱۱۲۸۰-عمر بن احمد بن شاہین واعظ، محمد بن سعید حربی، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے: بخدا! زندگی ایسی قابل اعتماد چیز نہیں کہ اسکے کسی دن کی امید کی جائے اور موت بھی ایسی دھوکہ دینے والی نہیں کہ اس کے دھوکے سے آدمی بے خوف رہے۔ تو پھر کی کوتاہی، اندھا بھروسہ، تاخیر اور سستی کیوں کی جائے؟ حالانکہ اللہ کے امر میں کوئی ڈھیل نہیں ہے۔

۱۱۲۸۱-اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری، سلیمان بن ابوسلیمان کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ لوگ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے پاس کھانے کی اشیاء کا تذکرہ کر رہے تھے۔ ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے! میرا گمان نہیں ہے کہ خشک روٹی اور زیتون کے تیل سے بڑھ کر کھانے کی کوئی چیز عمدہ ہو، سلیمان کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو اس کی بھوک بھی ہوتی تھی۔

۱۱۲۸۲-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے ہماری کیا حالت ہے کہ ہم اپنے فقر و فاقہ کی شکایت اپنے ہی جیسے لوگوں سے کرتے ہیں اور اس فقر و فاقہ کی دوری کا سوال اللہ سے نہیں کرتے نیز ایک بندہ دنیا کی خاطر کسی دوسرے بندے سے محبت رکھتا ہے حالانکہ وہ اپنے رب کے خزانوں کو بھول جاتا ہے۔

ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو دیکھا جس کی دوکان کو آگ لگنے کیوجہ سے اسکا مال واسباب تباہ ہو رہا تھا اور وہ آدمی بہت آہ و بکا کر رہا تھا جس سے اسکی عقل میں فتور آ گیا تھا۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا اے اللہ کے بندے! یہ مال تو اللہ تعالیٰ کا مال ہے اللہ نے عارضی طور پر تجھے نفع اٹھانے کے لئے عطا کیا تھا جب اس نے چاہا تجھ سے واپس لے لیا اب اللہ کے فیصلے پر صبر کر اور آہ و بکا نہ کر چونکہ بھلائی اس میں ہے کہ عافیت پر اللہ کا شکر کیا جائے اور آزمائش پر صبر جو اپنے اعمال آگے بھیج دیتا ہے وہ ان کا پھل پالیتا ہے۔

جس نے تاخیر کی بس وہ سو گیا۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں: میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو اکثر فرماتے سنا: ہمارا اصلی ٹھکانہ آگے آنے والا ہے اور موت کے بعد ہماری زندگی جنت میں کٹے گی یا جہنم میں۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں ایک دن میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ساتھ ایک صحراء سے گزر رہا تھا، ہم ایک مسلمان کی قبر کے پاس آئے، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے صاحب قبر کے لئے رحمت کی دعا کی اور پھر رونے لگے میں نے پوچھا: یہ کس کی قبر ہے؟ فرمایا: یہ قبر ان تمام شہروں کے سابق والی حمید بن جابر کی ہے، وہ دنیا کے بحر عمیق میں ڈوبا ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے اس ضلالت سے نجات دی، مجھے اسکے متعلق خبر ملی ہے کہ وہ ایک رات اپنی بادشاہت و دنیا کی رنگ رلیوں میں ڈوبا ہوا تھا، کچھ دیر کے بعد وہ اپنی بیویوں میں سے محبوب ترین بیوی کو اپنے ساتھ لیکر سو گیا، اچانک اس نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا جو ہاتھ میں کتاب اٹھائے ہوئے اسکے سر کے پاس کھڑا تھا اس آدمی نے کتاب حمید بن جابر کو تھمادی، حمید نے جب کتاب کھولی اس میں سنہری حروف میں لکھا تھا، اس فانی دنیا کو باقی رہنے والی آخرت پر ترجیح مت دو اور تو ہرگز اپنی بادشاہت، قدرت، رعب و دبدبہ، نوکر چاکر، لذات و شہوات سے دھوکہ مت کھا چونکہ یہ رعب و دبدبہ مضبوط ہے بشرطیکہ ختم ہونے والا نہ ہو، یہ بادشاہت بہت عمدہ ہے بشرطیکہ اسکے بعد ہلاکت نہ ہوتی، یہ جاہ و حشمت فرحت و سرور ہے اگر اس میں دھوکہ نہ ہوتا، سو اللہ کے امر کی طرف جلدی سے بڑھو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وسارعوا الیٰ مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السموٰت والارض اعدت للمتقین. (آل عمران ۱۳۳)

اپنے رب کی مغفرت کی طرف جلدی کرو اور جنت کی طرف جلدی کرو جسکا عرض آسمانوں اور زمین کی مسافت کے بقدر ہے یہ عظیم الشان جنت متقین کے لئے تیار کی گئی ہے۔

چنانچہ حمید بن جابر یہ خواب دیکھ کر فوراً گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور کہنے لگا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ اور نصیحت ہے، چنانچہ وہ اپنی بادشاہت سے نکل گیا اور اس کا کسی کو بھی پتا نہ چل سکا، وہ اس پہاڑ میں خلوت نشین ہو گیا اور اسی میں رب تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو گیا، جب مجھے اس کے قصہ کی خبر پہنچی میں اس سے ملنے آیا اور خود اس کی زبانی سارا واقعہ سنا، میں نے بھی اسے اپنے حالات سے آگاہ کیا، میں ہمیشہ اس کے پاس آتا رہا حتی کہ اس کی وفات ہو گئی اور اسے یہیں دفن کیا گیا، یہ قبر اسی کی ہے اور اسے اپنے جوار صحبت میں جگہ دی۔

۱۱۲۸۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عصام بن رواد، عیسیٰ بن حازم کہتے ہیں۔ میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا: کیا وجہ ہے آپ حدیث کی طلب میں نہیں نکلے؟ فرمایا: میں نے علم حدیث سے اعراض نہیں کیا، لیکن میں نے احادیث کا قابل قدر حصہ سن رکھا ہے۔ اب میں اس پر عمل کرنا چاہتا ہوں، یوں میں محدثین کے پاس بیٹھنا ناپسند سمجھتا ہوں کہیں حدیث مجھ سے عمل نہ کرنے کی وجہ سے روگردانی اختیار کر لے۔

۱۱۲۸۴- عبدالملک بن حسن، احمد بن عبدالرحمن، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ہمیں وصیت کرتے ہوئے فرمایا، لوگوں سے اس طرح بھاگو جس طرح خطرناک درندے سے بھاگتے ہو ہاں نماز جمعہ اور نماز باجماعت میں پیچھے نہ رہو۔

۱۱۲۸۵- ابوطالب بن سوادہ، حسن بن یزید، معافی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ اور سفیان ثوری دونوں اکٹھے ہو گئے۔ سفیان نے ابراہیم رحمہ اللہ سے کہا: جو کچھ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے اسکا ہم آپ سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا کہ تم حدثنا حدثنا کہہ کر اپنے نفس کی شہرت کرنا چاہتے ہو۔

۱۱۲۸۶- ابوطالب بن سوادہ ابو محمد بن سعدان بن یزید، عبداللہ بن عبداللہ انطاکی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنے اور اللہ کے درمیان کسی کو منعم (انعام کرنے والا) نہ بنا اور اپنے اوپر غیروں کی نعمت کو تاوان سمجھ۔

۱۱۲۸۷- ابوطالب، امام ابواسحق، محمد بن حسین، یوسف بن حکیم، سوار ابو زید جذامی کہتے ہیں۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا:

اے ابو زید! تم عبادت گزاروں کی غایت کو اللہ کے ہاں آنے والے کل میں عبادت گزاروں کی ذات کے اعتبار سے کیا سمجھتے ہو؟ ابو زید کہتے ہیں، میں نے جواب دیا میرا گمان ہے کہ وہ جنت کے سکونت پذیر ہیں۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا، یہ تیرا محض گمان ہے دگرنہ بخدا مجھے تو اتنا یقین بھی نہیں کہ ہوسکتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنا چہرہ ان سے پھیرے۔

۱۱۲۸۸- ابو یعلی حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیتب، عبداللہ بن ضبیق، عبداللہ بن خریس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ تم اگر حلال چیز کو مانگنا چاہتے ہو تو پھر جو چاہو مانگو۔

۱۱۲۸۹- ابو عمر، ابو عباس بن احمد رملی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا...... دل پر تین پردے پڑے ہوتے ہیں فرحت کا، غم وحزن کا اور سرور کا، جب تو کسی موجودہ چیز سے فرحت حاصل کرے تو حریص ہے اور حریص محروم ہی رہتا ہے، اور جب تو کسی خوف شدہ چیز پر حزن وملال کرے تو تو بغض رکھنے والا ہے اور جو بغض رکھتا ہے اسے عذاب میں ڈال دیا جاتا ہے اور جب تو مدح سرائی پر خوشی کا اظہار کرے تو اس وقت عجب میں مبتلا ہوگا اور عجب وتکبر عمل کو ضائع کر دیتا ہے ان سب کی دلیل اللہ کے فرمان میں موجود ہے۔

لکیلا تاسوا علی مافاتکم ولا تفرحوا بما اٰتاکم (حدید ۲۳)

تا کہ تم فوت شدہ چیز پر افسوس نہ کرو اور جو تمہیں ملا ہے اس پر اتراؤ نہیں۔

۱۱۲۹۰- ابو عمرو عثمانی، محمد بن جعفر، خلف بن محمود، فارس بخاری کہتے ہیں مجھے خبر حاصل ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے خواب میں جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ زمین پر نازل ہوئے ہیں۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا، آپ زمین پر کیوں نازل ہوتے ہیں؟ جواب دیا تاکہ میں اللہ سے محبت کرنے والوں کے نام تحریر کروں ابراہیم رحمہ اللہ نے پوچھا مثلاً وہ کون ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا مثال کے طور پر جیسے مالک بن دینار، ابراہیم رحمہ اللہ نے پوچھا کہ میں بھی ان میں سے ہوں جواب دیا نہیں ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے کہا جب تم ان کے نام تحریر کر چکو تو ان کے نیچے لکھ دینا کہ میں اللہ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرتا ہوں فرمایا: اچانک جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ ان کا نام فہرست کے شروع میں لکھو۔

۱۱۲۹۱- جعفر بن محمد بن نصیر، عمر بن احمد بن شاہین، ابراہیم بن نصار، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بصری رحمہ اللہ نے خواب میں نبی ﷺ کو دیکھا کہا: یارسول اللہ! مجھے نصیحت کیجئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے دونوں دن برابر ہوں وہ دھوکہ دیا ہوا ہے اور جس کا آنے والا دن گزشتہ دن سے برا ہو وہ ملعون ہے اور جو اپنے نفس کے متعلق نقصان کا خیال نہیں رکھتا وہ خسارے میں ہے، اور جو آدمی خسارے میں ہو موت اس کے لئے بہتر ہے۔

۱۱۲۹۲- جعفر بن محمد بن ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے...... خیر و بھلائی قلیل بھی کثیر ہے اور قلیل شر بھی کثیر ہے۔ اے ابن بشار! جان لو کہ اللہ کی حمد بڑی غنیمت ہے اور مذمت بہت بڑا تاوان ہے۔

۱۱۲۹۳- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے جن امور سے تمہیں ڈرایا ہے تم اللہ کی مخالفت کرتے ہو اور جن چیزوں سے تمہیں باز رہنے کی تاکید کی ہے ان کا ارتکاب کر کے تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہو، اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا تم سے وعدہ کیا ہے تم اسے جھٹلاتے ہو، اس کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہو تم اس چیز کو کاٹو گے جسے تم نے بویا ہے، وہی پھل تم توڑو گے جو تم نے کاشت کیے ہیں، جو کچھ تم نے کیا اس کا بدلہ پاؤ گے، جو اعمال کئے اس کا بدلہ اور جزاء پاؤ گے۔ خوب جان لو اگر تم سمجھ رکھتے ہو، غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ تاکہ تم فلاح پاؤ۔

ابراہیم بن بشار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو سنا ہے وہ فرماتے تھے، اے اللہ! ان کمزور ارواح اور

بدنوں سے بچا، اے لوگو! اللہ سے ڈرو، اللہ نے تمہیں مہلت دے رکھی ہے، اللہ نے بہت اچھا کیا اس نے محض اپنے فضل وکرم سے تمہاری مغفرت کی ہے، ایک مرتبہ فرمایا: قلت حرص وطمع صدق وتقویٰ عطا کرتا ہے جبکہ کثرت حرص وطمع سے غم وحزن اور جزع وفزع میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۱۲۹۴- احمد بن محمد بن مقسم ، محمد بن سعید (مرید جنید رحمہ اللہ) منصوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن بشار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو سنا وہ فرمار ہے تھے، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے نزدیک جنت مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں سو جب تک تو مجھے اپنے ذکر سے مانوس رکھے اور اپنی محبت مجھے عطا فرماتا رہے اور اپنی اطاعت میرے لئے آسان فرمائے تو اپنی جنت جسے چاہے عطا فرما۔

۱۱۲۹۵- ابواحمد حسین بن علی تمیمی نیشاپوری ، محمد بن مسیب اور غیانی ، عبداللہ بن خبیق ، محمد بن بحر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ تیری جنت میرے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ، جب تک تو مجھے اپنی محبت عطا فرمائے۔

اپنی یاد سے مجھے مانوس رکھے اور مجھے تو اپنی عظمت وبڑائی میں غور وفکر کے لئے فراغت عطا فرماتا رہے۔

۱۱۲۹۶- عبداللہ بن محمد ، محمد بن ابراہیم بن شعیب ، ابومحمد عبید بن ربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ ایک کہنے والا کہہ رہا تھا، کیا کسی آزاد آدمی کو زیبا دیتا ہے کہ وہ بندوں کے سامنے ہاتھ پھیلا کر عاجزی وانکساری کا مظاہرہ کرے؟ حالانکہ وہ اپنا مطلوب اپنے رب کے ہاں بھی پا سکتا ہے۔

۱۱۲۹۷- ابوزرعہ محمد بن ابراہیم استراباذی ، علی بن حفص سلمی ، محمد بن یحییٰ قطان ، حجاج ، ابن مسکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: محال ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دوستی کرو اور وہ تمہارے ساتھ دوستی نہ کرے۔

۱۱۲۹۸- ابونعیم اصفہانی ، اپنے والد عبداللہ سے ، احمد بن محمد بن عمر ، ابوبکر بن عبید ، هارون بن حسن ، ابو یوسف فولی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے ، بے شک اللہ تعالیٰ جب خلد میں اسکو ڈالیں گے جو اس میں ہمیشہ کی ملک رکھتا ہو، ہمارے بدن خارش زدہ ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے مشک وغیرہ کو داخل فرمائے اور چاہے اس سے موتی اور جوہر کو نکال باہر کرے ، مشیت وقدرت اسی کے ہاتھ میں ہے۔

۱۱۲۹۹- محمد بن عمر بن سلم ، عبداللہ بن بشر بن صالح ، ابراہیم بن حسین مقسمی ، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے ، جب تم اپنے محبوب رب تعالیٰ کے ساتھ خلوت میں ہو جوش محبت میں اپنی قمیص بھی چاک کر ڈالو۔

۱۱۳۰۰- عبداللہ بن محمد ، علی بن سعید ، شعیب بن یحییٰ نسائی ، یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر بندے اللہ عزوجل کی محبت پہچان لیں اپنا کھانا پینا ، لباس وحرص کم کر ڈالیں چونکہ فرشتے اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں اس لئے وہ غیر سے کنارہ کش ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں ، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا کی تخلیق کی اس وقت سے بعض فرشتے قیام ، رکوع وسجدہ کی حالت میں ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ذرہ برابر دائیں بائیں التفات نہیں کرتا۔ چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا حکم بجالانے میں مشغول رہتے ہیں۔

۱۱۳۰۱- ابومحمد بن حیان ، عثمان بن عبدالملک ، ایک آدمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے اللہ کے ارشاد کے بارے میں فرمایا۔

- فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات (فاطر ۳۲) ان میں سے بعض اپنے نفسوں پر ظلم

کرنے والے ہیں، بعض میانہ روی اختیار کرنے والے ہیں اور بعض بھلائیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں۔
بھلائیوں کی طرف سبقت حاصل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا کوڑا برسا ہوتا ہے اور وہ عزت وکرامت کے دروازے پر پڑا ہوتا ہے، میانہ روی اختیار کرنے والے کو ندامت و پشیمانی کا کوڑا لگا ہوتا ہے چونکہ وہ حسرت کی تلوار سے قتل ہو چکا ہوتا ہے اور وہ عفو ودرگزر کے دروازے پر لیٹا ہوتا ہے۔
اور جو اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے اسے غفلت کا کوڑا لگا ہوتا ہے وہ امیدوں کی تلوار سے مقتول ہو چکا ہوتا ہے، اس لئے وہ عنقریب عقوبت کے دروازے پر بے حال پڑا ہوتا ہے۔
۱۱۳۰۲-جعفر بن محمد بن نصر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، ہلاکت ہے جہنم والوں کے لئے کاش کہ اہل جہنم، رب رحمٰن کا دیدار کرنے والوں کو دیکھ لیں جب وہ عالیشان مراتب پر فائز ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جمع ہو کر گروہوں کی شکل میں آئیں گے، چنانچہ ان کے لئے عالیشان منبر نصب کئے جائیں گے، ان کے لئے عالیشان کرسیاں لگائی جائیں گی، پھر اللہ جل جلالہ ان کی طرف متوجہ ہوں گے تاکہ دیدار کرنے والوں کو خوش کرے، ارشاد فرمائے گا، میری تمام تر توجہ میرے بندوں، میرے اولیاء، میرے محسنین واصفیاء، جو دنیا میں غمگین رہتے تھے کے لئے ہے، ہاں میں وہی ذات ہوں جسکی وہ معرفت رکھتے تھے، سو جو تم میں سے میرے دیدار کا مشتاق ہو میرا محب ہو، مجھ سے زیادہ قریب ہونا چاہتا ہو وہ میری طرف نظر کر دے اپنی آنکھوں کی پیاس بجھالے۔ مجھے میری عزت کی قسم مجھے میرے جلال کی قسم میں تمہیں اپنی قربت سے ضرور خوش کروں گا تمہیں فرحت بخشوں گا، میں اپنی کرامت تمہارے لئے آج عیاں کرتا ہوں، تم بالا خانوں سے میرا دیدار کر سکو گے، تم مسہریوں پر ٹیک لگائے آرام سے بیٹھو گے، تمہیں نہ ختم ہونے والی بادشاہت ملے گی، تم اس قیام گاہ میں ہمیشہ ہمیشہ مقیم رہو گے ادھر سے کبھی بھی کوچ نہیں کرو گے، تم بے خوف و بے حزن رہو گے، تم تندرست رہو گے بیماری تمہارے قریب بھی نہیں پھٹکے گی۔ تم عیش وعشرت کی زندگی میں رہو گے، تمہیں یہاں موت بھی نہیں آئے گی، تم حسین وجمیل صورتوں کے گلے ملو گے، تم کبھی نہیں اکتاؤ گے خوب مزے لے لے کر کھاؤ پیو، تم اب عیش وعشرت کرو بسبب اس کے جو تم نے دنیا میں اپنے بدنوں کو کمزور کیا، اپنے جسموں کو لاغر بنایا اور تم نے اپنے اوپر روزوں کو لازم کر رکھا تھا تم راتوں کو بیدار رہتے تھے، حالانکہ لوگ گہری نیند سورہے ہوتے تھے۔
۱۱۳۰۳-ابو قاسم بن عبد السلام بن محمد مخرمی بغدادی صوفی، احمد بن خزاعی، حذیفہ مرعشی کہتے ہیں، ایک مرتبہ ہم ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ساتھ مکہ مکرمہ داخل ہوئے، اچانک دیکھتے ہیں کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ بھی اسی سال حج کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں، ہم طواف کرتے ہوئے اکٹھے ہو گئے۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے شقیق رحمہ اللہ سے پوچھا تمہارا کیا طریقہ کار ہے؟ انھوں نے جواب دیا، ہمیں جب رزق ملتا ہے کھا لیتے ہیں اور جب نہیں ملتا صبر کر لیتے ہیں، ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے بلخ کے کتے بھی اسی طرح کرتے ہیں شقیق رحمہ اللہ نے پوچھا آپ کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا: ہمیں جب رزق ملتا ہے ہم دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اور ایثار سے کام لیتے ہیں اور جب رزق سے روک دیا جاتا ہے اللہ کا شکر ادا اور اس کی حمد کرتے ہیں، چنانچہ شقیق بلخی رحمہ اللہ اٹھے اور ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سامنے آ بیٹھے اور کہنے لگے! آپ میرے استاذ ہیں۔
۱۱۳۰۴-ابو الفضل احمد بن عمران ھروی صوفی، ابونصر ھروی، سعدان ناھرتی، حذیفہ مرعشی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں بیابان میں کوفہ کے رستہ پر ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کا مصاحب ہو گیا، وہ چلتے چلتے درس دیتے رہتے اور ہر میل کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے، ہم بیابان (جنگل) میں کافی مدت تک رہے حتی کہ ہمارے کپڑے بوسیدہ ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد ہم کوفہ میں داخل ہوئے اور ایک ویران مسجد میں پناہ لی، اتنے میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اے حذیفہ میں تمہیں بھوکا دیکھ رہا ہوں میں نے کہا: شیخ نے کیسے دیکھا،

فرمایا میرے پاس کاغذ دوات لاؤ، چنانچہ میں باہر گیا اور ان کے پاس کاغذ دوات لے آیا، انھوں نے کاغذ پر لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم اے اللہ! ہر حال میں تو ہی مقصود اصلی ہے اور ہر علت و سبب کا مشار الیہ تو ہی ہے۔

اس کے بعد انھوں نے ذیل کے اشعار لکھے۔

(۱) انا حاضر انا ذاکر انا شاکر... انا جائع انا حاسر انا عاری

میں تیرے دربار میں حاضر ہوں ہر وقت تیرا ذکر و شکر کرتا ہوں فی الحال اس وقت میں بھوکا، ننگے سر اور ننگے بدن ہوں۔

(۲) مدحی لغیرک لفح نار خضتھا...... فاجر فدیتک من دخول النار

میرا تیرے غیر کی مدح کرنا بھڑکتی ہوئی آگ کی لپیٹ ہے اور تیرے فدیہ کا بدلہ دخول جہنم ہے۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے لکھ کر رقعہ مجھے تھمادیا اور فرمایا: نکل جاؤ اور اپنے راز کو اللہ کے علاوہ کسی سے مت کھولو اور یہ رقعہ اسے دے دو جو تمہیں سب سے پہلے ملے ۔ میں مسجد سے نکل گیا کچھ ہی آگے جا کر مجھے ایک آدمی ملا جو خچر پر سوار تھا۔ چنانچہ میں نے رقعہ اسے دیا وہ رقعہ پڑھ کر رو پڑا پھر کہنے لگا، اس رقعہ کو لکھنے والے کہاں ہیں؟ جواب دیا: وہ فلاں ویران مسجد میں ٹھہرے ہوئے ہیں، پھر اس نے اپنی آستین سے دیناروں سے بھری ہوئی ایک تھیلی نکالی اور مجھے دے دی، پھر میں نے اس کے متعلق لوگوں سے پوچھا، کہا گیا وہ آدمی نصرانی ہے میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی طرف واپس لوٹ آیا وہ مجھ سے کہنے لگے، اس تھیلی کو ہاتھ بھی مت لگاؤ اسکا مالک ابھی ابھی آنا چاہتا ہے، چنانچہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کا فرمان بہت جلد نصرانی کے متعلق پورا ہوا، چنانچہ نصرانی آیا اور ابراہیم رحمہ اللہ کے سر پر جھک گیا اور کہنے لگا: اے شیخ اللہ تعالیٰ کے بارے میں آپ کا ارشاد بہت خوب ہے۔ چنانچہ نصرانی نے اسلام قبول کیا اور ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی صحبت میں رہنے لگا، اللہ تعالیٰ اسے غریق رحمت کرے۔

۱۱۳۰۵ جعفر بن محمد بن نصر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ہر جمعہ کی صبح کو ذیل کا کلام دس مرتبہ ضرور پڑھتے تھے، جب شام کرتے تب بھی اتنی مرتبہ ضرور پڑھتے کہتے۔

یوم مزید، صبح جدید اور حاضر ہو کر لکھنے والے فرشتے کو خوش آمدید، ہمارا یہ دن عید کا دن ہے، اے فرشتے! لکھو جو کچھ ہم کہتے ہیں شروع اللہ کے نام سے جو تعریفوں والا اور پاکی والا ہے، عالیشان اور محبت والا ہے، جو مخلوق کے بارے میں جو چاہے کر گزرتا ہے، بلاشبہ میں نے صبح مومن ہونے کی حالت میں کی ہے اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی تصدیق کرتے ہوئے کی ہے میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا اعتراف کرتا ہوں اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے آگے سرنگوں ہوں، اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں، میں اللہ کے فرشتوں، اس کے انبیاء، اس کے رسولوں، اس کا عرش اٹھانے والے فرشتوں اور اس کی پیدا کی ہوئی مخلوق یا جس مخلوق کو وہ آئندہ پیدا کرے گا گواہ بناتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسکا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں، جنت حق ہے، جہنم کی آگ حق ہے، حوض حق ہے، شفاعت حق ہے، منکر نکیر حق ہیں، تیری ملاقات حق ہے۔ تیرا وعدہ حق ہے، بلاشک قیامت آنے والی ہے، اللہ تعالیٰ قبروں میں مدفونین کو دوبارہ زندہ کرے گا، میں اسی عقیدہ پر زندہ ہوں اور اسی پر مروں گا بھی اور اسی پر دوبارہ زندہ اٹھایا جاؤں گا، اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تو نے مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی طاقت کے بقدر تیرے وعدے اور عہد پر قائم ہوں، اے اللہ! میں ہر قسم کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے میرے گناہ معاف فرما، چونکہ گناہوں کو صرف تو ہی معاف کرتا ہے۔ مجھے اخلاق حسنہ کی طرف ہدایت دے چونکہ اخلاق حسنہ کی طرف بجز تیرے کوئی ہدایت نہیں دیتا۔ مجھ سے برے اخلاق کو دور رکھو چونکہ بجز تیرے برے اخلاق سے دور کوئی نہیں کرتا، اے اللہ! میں تیرے حضور بار بار حاضری دیتا ہوں، ساری بھلائی تیرے قبضہ قدرت میں ہے، میں تجھ سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری ط

رجوع کرتا ہوں، اے اللہ تو نے جو رسول بھی بھیجا اس پر میں ایمان لاتا ہوں، تیری نازل کی ہوئی ہر کتاب پر میں ایمان لاتا ہوں، اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود وسلام بھیج اور اپنے انبیاء اور رسولوں پر بھی درود وسلام نازل فرما آمین یا رب العالمین! اے اللہ! ہمیں محمد ﷺ کے حوض کوثر پر وارد ہونے کی توفیق عطا فرما، ان کے جام سے ہمیں خوشگوار مشروب پلا جسکو پی کر ہمیں کبھی پیاس نہ لگے، ہمیں آپ ﷺ کی جماعت ۔ سے اٹھانا ہم رسوا، سرنگوں، بگڑی ہوئی شکلوں، مغضوب وضالین نہ ہوں ۔ اے اللہ! مجھے دنیا کے فتنوں سے محفوظ فرما مجھے اس عمل کی توفیق عطا فرما جس سے تو خوش اور راضی ہو، میرے تمام احوال دنیا کے فتنوں سے محفوظ فرما، مجھے اس عمل کی توفیق عطا فرما جس سے تو خوش اور راضی ہو، میرے تمام احوال درست فرما دے، مجھے دنیا وآخرت کی زندگی میں قولِ ثابت (کلمہ طیبہ) پر ثابت قدم رکھ، مجھے گمراہی سے بچالے، اے اللہ! تو پاک ہے، یا عظیم یا جبار، یا عزیز یا باری پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی آسمانوں سے ٹپکتی ہے، پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی پہاڑ بیان کرتے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی سمندر اپنے موجوں سے بیان کرتے ہیں، پاک ہے وہ ذات جسکی پاکی مچھلیاں اپنی لغات میں بیان کرتی ہیں، پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی آسمان میں ستارے اپنی چمک کے ذریعے بیان کرتے ہیں، پاک ہے وہ ذات جسکی پاکی درخت اپنی جڑوں اور شادابی سے بیان کرتے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی ساتوں آسمان وزمین اور جو بھی ان میں یا ان کے اوپر رہ رہا ہے بیان کرتے ہیں، اے اللہ تو پاک ہے، اے حلیم اے ہمیشہ زندہ رہنے والے پاک ہے تو تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۱۱۳۰۶- جعفر بن نصیر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں جتنے علماء، عبادت گزاروں، صلحاء اور زاہدین سے ملا ہوں ان میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی طرح دنیا سے بغض رکھتا ہو، بسا اوقات ہم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرتے جنھوں نے کوئی دیوار یا گھر یا دکان از سرِ نو تعمیر کرنے کے لئے گرائی ہوتی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ان کے پاس سے گزرتے وقت اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیتے اور ان کی طرف مطلق نہ دیکھتے، میں انھیں ایسا کرنے پر ٹوک دیتا، فرماتے: اے ابن بشار! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

لیبلوکم ایکم احسن عملا (ملک / ۲) تاکہ اللہ تعالیٰ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھا عمل کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا کہ'' تم میں سے کون ہے دنیا کی خاطر اچھی عمارتیں بنانے والا اور تم میں سے کون ہے زیادہ مال ودولت ذخیرہ اور جمع کرنے والا، پھر ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ ارشاد فرمایا:

"وماخلقت الجن والانس الالیعبدون "(ذاریات ۵۶) میں نے صرف عبادت کے لئے جنوں اور انسانوں کو پیدا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں ارشاد فرمایا کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف دنیا کی تعمیرات، اموال جمع کرنے، مکانات بنانے، محلات تعمیر کرنے، لذات حاصل کرنے اور عیش عشرت کرنے کے لئے پیدا کیا ہے، دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے"فبھداھم اقتدہ'' اور ان (صحابہ کرامؓ) کے ہدایت والے رستے کی پیروی کرو، (انعام/ ۹۰) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وماامروا الالیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلاۃ ویؤتوا الزکاۃ وذالک دین القیمۃ"(سورۃ البینۃ ۵) اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہم اپنے اعمالِ حسنہ پر راضی ہیں، تقصیر وکوتاہی پر توبہ کرنے پر راضی ہیں اور فانی زندگی کے بدلے میں باقی رہنے والی زندگی پر راضی ہیں۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے، تکبر اور اعمال پر اترانے سے بچو، دنیا کے معاملہ میں اپنے سے کمتر کو دیکھو نہ کہ بالاتر

کو، جس نے اپنے نفس کو ذلیل کیا اس کا رب اسے بلند کرتا ہے، جس نے اللہ کے لئے عاجزی کی اللہ تعالیٰ اسے عزت عطا فرماتا ہے، جو اللہ تعالیٰ سے ڈرا اللہ تعالیٰ اسے محرومیوں سے بچا لیتا ہے، جو اس کی اطاعت کرتا ہے اسکی کفایت فرماتا ہے، جو اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے وہ اسے عطا کرتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کو قرض دیتا ہے وہ اسے ادا کر دیتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بہتر بدلہ دیتا ہے، بندے کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے نفس کا وزن کرے قبل اس کے کہ اس کا وزن کیا جاوے، مناسب ہے کہ بندہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے قبل اس کے کہ اس کا محاسبہ کیا جائے اور بندے کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی کے لئے بن سنور کر تیار رہے۔

ابراہیم بن بشار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے سنا اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ سے حیا محسوس کرنے اور اپنی زبانوں کو ذکر اللہ میں مشغول رکھو، اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے نظروں کو جھکائے رکھو، چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد عربی ﷺ کی طرف وحی نازل کی ہے کہ ہر وہ گھڑی جس میں آپ میرا ذکر کرتے ہیں وہ گھڑی آپ کے لیے ذخیرہ کر لی جاتی ہے، اور جس گھڑی میں آپ میرا ذکر نہیں کرتے وہ گھڑی آپ کے لئے ذخیرہ نہیں کی جاتی، گویا وہ گھڑی آپ کے نفع میں نہیں ہوتی بلکہ آپ کے نقصان میں ہوتی ہے۔"

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ وھب بن منبہ نے فرمایا: میں نے بعض کتابوں میں لکھا پڑھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے میرے رب! کونسا عمل تجھے زیادہ پسند ہے؟ ارشاد فرمایا: بچوں کے الطاف (مہربانیاں) مجھے زیادہ پسند ہیں چونکہ وہ میرے چھوٹے تیر ہیں اور جب وہ مرجاتے ہیں میں انھیں جنت میں داخل کر دیتا ہوں۔

مسانید ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے تابعین کی ایک بڑی جماعت سے احادیث مرسلاً و مسنداً روایت کی ہیں۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے کوفہ و بصرہ کے کافی سارے تابعین سے ملاقات کی ہے۔ چونکہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ لوگوں سے کنارہ کش رہتے تھے تصوف و ولایت ان کا مسلک و مشرب اور مذاق تھا اس لئے مجالسِ حدیث قائم نہیں کرتے تھے تب ہی کتب حدیث میں ان کی سند سے مروی احادیث بہت کم ملتی ہیں تاہم ان کی مرویات اکثر ابواسحٰق عمرو بن عبداللہ سبیعی سے ہیں، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے حضرت علی بن ابو طالب کرم اللہ وجہہ کو دیکھ رکھا تھا، نیز براء بن عازبؓ سے انکا سماع بھی ثابت ہے۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی سند سے چند مرویات ذیل میں ہیں۔

۱۱۳۰۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن یعقوب بن سفید جرجانی، محمد بن خالد، عطیہ بن بقیہ بن ولید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، ابواسحٰق بن ادھم ھمدانی، عمارہ انصاری، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک فتنہ برپا ہوگا جو عبادتگزار بندوں کو بھی اکھاڑ پھینکے گا صرف عالم اپنے علم کی بدولت اس سے نجات پائے گا۔[1]

ابواسحٰق ھمدانی اور ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ ہم نے یہ حدیث صرف عطیہ بقیہ کے طریق سے ذکر کی ہے۔

۱۱۳۰۸- ابوقاسم زید بن علی بن ابوبلال مقری، ابواحمد ابراہیم بن محمد بن احمد ھمدانی، ابوحفص عمر بن ابراہیم مستملی، ابوعبیدہ بن ابوسفر حسن بن ربیع، مفضل بن یونس، ابراہیم بن ادھم، منصور، مجاہد، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتایئے جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ اور لوگ مجھ سے محبت کرنے لگ جائیں۔ چنانچہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] تاریخ ابن عساکر ۲/۱۷۱. والبدایۃ والنہایۃ ۱۰/۱۳۵. وکنز العمال ۳۱۰۷۱. والجامع الکبیر ۵۷۶۵.

دنیا میں زہد اختیار کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا، سو رہی بات لوگوں کی ان کی طرف یہ (ٹکڑی) پھینک دیا کرو وہ تم سے محبت کریں گے۔

اس حدیث میں انس کا ذکر ابو حفص عمر کا وہم ہے یا ابو احمد کو وہم ہوا ہے چونکہ ثقہ اور ثبت راویوں نے یہ حدیث حسن بن ربیع سے روایت کی ہے اور مجاھد سے آگے انھوں نے اسمیں تجاوز نہیں کیا ہے۔[1]

۱۱۳۰۹- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، حسن بن ربیع ابو علی بجلی، مفضل بن یونس، ابراہیم بن ادھم، منصور، مجاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے کوئی عمل بتایئے تا کہ اللہ تعالیٰ اور لوگ مجھ سے محبت کرنے لگیں، ارشاد فرمایا: دنیا میں زہد اختیار کرنے پر اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کریں گے اور رہی بات یہ کہ لوگ تجھ سے محبت کریں سو ان کی طرف یہ ٹکڑی پھینک دیا کرو۔

حسن نے مفضل کا قول نقل کیا ہے کہ بجز اس حدیث کے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ہمارے لئے کسی اور حدیث کی سند بیان نہیں کی، یہی حدیث طالوت نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے روایت کی ہے لیکن اس میں انھوں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے آگے تجاوز نہیں کیا اس میں یہ بھی فرمایا: دیکھو جو تمھارے ہاتھوں میں لگام ہوا سے لوگوں کی طرف پھینک دو وہ تجھ سے محبت کریں گے۔ یہ حدیث منصور و مجاہد کی سند سے حدیث عزیز ہے۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی مشہور حدیث وہ ہے جو سفیان ثوری نے ابو حازم اور سھل بن سعد کی سند سے روایت کی ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

۱۱۳۱۰- ابو اسحق ابراہیم بن احمد بزوری عنقری، علی بن فضل بن طاہر، احمد بن محمد بن ربیع، احمد بن محمد بن یاسین، حسن بن سھل بن ابان، قطن بن صالح دمشقی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ابن جریج، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن ابراہیم تیمی، علقمہ بن وقاص، عمر بن خطابؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لئے وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید سے جم غفیر نے روایت کیا ہے۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی اس حدیث میں حسن بن سھل قطن سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۱۳۱۱- ابو بکر طلحی، عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ کوفی، محمد بن فضل عباس، احمد بن عیسیٰ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن حزری، سفیان ثوری ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، محمد بن زیاد، ابو ھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو ھریرہؓ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس گیا۔ اس وقت نبی ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ بیٹھ کر کیوں نماز پڑھ رہے ہیں؟ کیا آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں؟ ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ مجھے بھوک لگی ہوئی ہے، ابو ھریرہؓ کہتے ہیں، میں رو پڑا آپ ﷺ نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا رو ؤ نہیں جو آدمی دنیا میں بھوک کی آزمائش سے گزرا ہو قیامت کے دن بھوک کی شدت اسے تکلیف نہیں پہنچائے گی۔[2]

۱۱۳۱۲- ابو یعلی حسن بن محمد زبیری، یحییٰ بن محمد بن عبداللہ اسد، عباس بن حمزہ، احمد بن عبداللہ، شقیق بن ابراہیم، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ محمد بن زیاد کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ھریرہؓ کی روایت ہے، وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ ﷺ بیٹھ کر نماز

۱۔ سنن ابن ماجۃ ۴۱۰۲. والمستدرک ۳۱۳/۴ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۷/۶. ومشکاۃ المصابیح ۵۱۸۷. ومیزان الاعتدال ۴۴۴۷. واللسان ۸۲۹/۱. والاحادیث الصحیحۃ ۹۴۴، ۹۴۳. وکشف الخفا ۱۲۷/۱. والترغیب والترھیب ۱۵۶/۴.

۲۔ تاریخ ابن عساکر ۳۲۹/۶، ۱۷۱/۴.

پڑھ رہے تھے پھر مثل مذکورہ بالا کے حدیث ذکر کی۔
اس حدیث کو روایت کرنے میں محمد بن زیاد سے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ متفرد ہیں، نیز جزری ثوری سے روایت کرنے میں متفرد ہیں، نیز شقیق بن ابراہیم کے واسطہ سے ہم نے صرف احمد بن عبداللہ کے واسطے سے حدیث نقل کی ہے احمد بن عبداللہ جو باری کے لقب سے پہچانا جاتا ہے یہ آدمی موضوع حدیثیں بیان کیا کرتا تھا۔

۱۱۳۱۳- ابوعلی حسن بن علی وراق بغدادی، عبداللہ بن احمد بن حادر نیشاپوری، عبداللہ بن محمد بن نعمان بن ولید قرشی، محمد بن یزید بن عبداللہ، شقیق بن ابراہیم بلخی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوھریرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ! حسن خلق کی کیا تفسیر ہے؟ پھر کہا یا رسول اللہ! حسن خلق کی کیا تفسیر ہے؟ مگر رسول اللہ ﷺ پھر بھی خاموش رہے، اس آدمی نے تیسری بار پوچھا یا رسول اللہ حسن خلق کی کیا تفسیر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حسن خلق کی تفسیر یہ ہے کہ آدمی دنیا سے جو کچھ تھوڑا بہت ملے اس پر راضی رہے اور اگر کچھ نہ ملے ناراض نہ ہو۔[1]

محمد بن زیاد اور ابراہیم بن ادھم کی حدیث مذکور غریب ہے ہم نے صرف اسی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۳۱۴- ابواحمد بن علی، ابوحسان بصری، ابوبکر محمد بن حسن، عبیداللہ بن عبدالرحمٰن، مصعب بن ماھان، سفیان ثوری، ابراہیم بن ادھم، محمد بن زیاد، ابوھریرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (حالت سجدہ میں) امام سے پہلے سر اٹھا لینے والا کیا اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا کہ اس کے سر کو گدھے کے سر سے تبدیل کردے۔[2]

اس حدیث میں بھی ثوری، ابراہیم بن ادھم سے روایت کرنے میں متفرد ہیں جبکہ یہی حدیث احمد بن عیسیٰ بن خشاب نے جزری سے اسی طرح روایت کی ہے۔ جزری نے سفیان کی سند سے بدون ذکر مصعب کے روایت کی ہے۔

۱۱۳۱۵- ابونصر حنبلی نیشاپوری، عبداللہ بن ابراہیم ابوحسن، محمد بن سہل عطار، احمد بن سفیان نسائی، ابن مصفّٰی، بقیہ، ابراہیم بن ادھم، مالک بن دینار، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معراج والی رات میں نے کچھ مردوں کو دیکھا جو آگ کی بنی ہوئی قینچیوں کے ساتھ اپنے ہونٹ کاٹ رہے تھے، میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں جو اوروں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں حالانکہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں تو پھر کیوں نہیں وہ سمجھتے ہیں۔[3]

مالک بن دینار کی حضرت انسؓ سے مروی یہ مشہور حدیث ہے لیکن ابراہیم کا مالک سے روایت کرنا غریب ہے۔

۱۱۳۱۶- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، ابوبکر بن عمیر رازی، جامع بن قاسم بلخی، نصر بن مرزوق، علی بن معبد، عبداللہ بن محمد خراسانی، ابراہیم بن ادھم، ایوب، حمید بن ھلال، ابو بردہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے ہمیں پیوند لگی ہوئی چادر اور ایک تہبند نکال کر دکھائی، پھر کہنے لگیں ان کپڑوں میں رسول اللہ ﷺ نے رحلت فرمائی تھی۔

ایوب اور حمید کی حدیث بالا صحیح ثابت ہے لیکن ابراہیم بن ادھم، ایوب کے طریق سے غریب ہے۔

۱۱۳۱۷- ابوعلی حسن بن علان، محمد بن محمد بن سلیمان باغندی، عیسیٰ بن ھلال بن عیسیٰ حمصی، شریح بن یزید، ابراہیم بن ادھم، عبیداللہ بن

---

[1] کنز العمال ۵۲۲۹.

[2] صحیح البخاری ۱/۱۷۷. وصحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ۱۱۴.

[3] مسند الامام أحمد ۳/۲۳۹، ۱۰/۵۲۳۹. وصحیح ابن حبان، ومشکاۃ المصابیح ۵۱۳۹. والدر المنثور ۱/۶۴. والترغیب والترھیب ۳/۲۳۳. واتحاف السادۃ المتقین ۱/۳۶۹.

عمرو موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمرو، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہر چیز کھانا حلال ہے، بجز ان اشیاء کے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آیت کریمہ ''قل لا اجد فیما اوحی الیّ محرما'' الی آخر الایۃ ''(الانعام/۱۴۵) کے ذیل میں ذکر کی ہیں۔

یہ حدیث ابراہیم کے طریق سے غریب ہے اور عیسیٰ شریح سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۱۳۱۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عیسیٰ بن محمد وسقندی، عبداللہ بن محمد بن عبید، (پھر دونوں) حسن بن یحییٰ، دعاء، حازم بن جبلہ، ابراہیم بن ادھم، ابراہیم صائغ، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا کی زینت کو ترک کیا اور عاجزی وانکساری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے عمدہ کپڑے زیب تن کرنا چھوڑ دیئے، اللہ تعالیٰ کا حق بن جاتا ہے کہ اسے جنت کے عجیب الشان جوڑے (جو کہ یاقوت کے ساتھ مزین ہوں گے) پہنائے۔[1]

ابراہیم صائغ اور ابراہیم بن ادھم کی حدیث بالاغریب ہے اور دعاء متفرد ہیں نیز سند میں حازم دو حازم بن جبلہ بن ابونضرہ ہیں۔

۱۱۳۱۹-سھل بن عبداللہ تستری، حسین بن اسحٰق تستری، (دوسری سند) ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن ابوعاصم، (دونوں) محمد بن مصفٰی، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، مقاتل بن حیان، شھر بن حوشب، جریر بن عبداللہ بجلیؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور پھر موزوں پر مسح کیا، کسی نے جریرؓ سے پوچھا کیا آپ ﷺ نے سورت مائدہ کے نازل ہونے کے بعد موزوں پر مسح کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا میں نے سورت مائدہ کے نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا ہے ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: لوگوں کو یہ حدیث تعجب میں ڈالتی تھی۔

۱۱۳۲۰-علی بن ھارون بن محمد، عبداللہ بن ابوداؤد، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، مقاتل بن حیان، شھر بن حوشب، جریر بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابراہیم سے روایت کرنے میں بقیہ متفرد ہیں۔

۱۱۳۲۱-سلیمان بن احمد ھیثم بن خلف دوری۔

(دوسری سند) حسن بن علی، محمد بن محمد بن سلیمان۔

(تیسری سند) حبیب بن حسن، فضل بن احمد بن بن اسماعیل۔

(دوسب) محمد بن منصور طوسی، حاجب بن ولید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، مقاتل بن حیان، شھر بن حوشب، ام سلمہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اکثر فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

سلیمان کی روایت میں اضافہ ہے کہ بے شک قلوب اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جسے چاہے ادھر ادھر پھیر دے اور جسے چاہے اقامت بخشے۔[2]

یہ حدیث حاجب کے متفردات میں سے ہے، میں نے یہ حدیث صرف محمد بن منصور کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۳۲۲-محمد بن مظفر، ابوبشر احمد بن محمد بن عمرو مصیصی مروزی، احمد بن اسماعیل بن عبداللہ بکری شیخ صالح، عبداللہ بکری، شیبان بن ابو

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۸/ ۳۸۴، ۹/ ۳۵۷ وتخریج الاحیاء ۳/ ۳۴۷ وکنز العمال ۵۷۳۴۹.

۲۔ سنن الترمذی ۲۱۴۰. ومسند الامام احمد ۳/ ۱۱۲. ومشکاۃ المصابیح ۱۰۲. والجامع الکبیر ۵۷۸۴. والدر المنثور ۲/ ۸. والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۶۴۶. والسنۃ لابن ابی عاصم ۱/ ۱۰۱. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۱/ ۳۶. ۳۷. ومیزان الاعتدال ۲۰۱۲

شیبان مطوعی مروزی، ابراہیم بن ادھم، مقاتل بن حیان، عکرمہ، ابن عباس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مشرک نے نبی ﷺ کو گالیاں دیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے میرے دشمن سے کون نمٹے گا؟ زبیر بن عوام کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ میں تیار ہوں، چنانچہ زبیرؓ نے مشرک کو مقابلہ کے لئے بلایا اور پھر اسے قتل کردیا، نبی ﷺ نے زبیر بن عوامؓ کو انعام میں مشرک کا جنگی ساز وسامان عطا کیا۔[1]

ابراہیم کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے ذکر کی ہے۔

۱۱۳۲۳- عبداللہ بن اسحٰق بن یحییٰ، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، عباس بن حمزہ، عبدالرحیم بن حبیب، داؤد بن عجلان، ابراہیم بن ادھم، مقاتل بن حیان، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے ثواب کے برابر ہے، میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر ہے اور سرحدوں پر واقع مسجد میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔[2]

ہم نے یہ حدیث صرف عبدالرحیم، داؤد کی سند سے لکھی ہے۔

۱۱۳۲۴- ابراہیم بن احمد مقری بزوری، محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، یحییٰ بن محمد بن خشیش مقری، محمد بن رزین، عبداللہ بن یزید مقری، ابراہیم بن احمد، رشدین بن سعد، بجز دو آدمیوں کے کسی پر رشک کرنا جائز نہیں، ایک وہ آدمی جسکو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے رستے میں خرچ کیے جارہا ہو، دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے علم سے نوازا ہو اور وہ اس پر عمل کرتا ہو۔[3]

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف محمد بن رزین کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۳۲۵- محمد بن عمر بن غالب، علی بن عیسیٰ، احمد بن ابوحواری، ابوسلیمان، علی بن حسن بن ربیع زاہد، ابراہیم بن ادھم، محمد بن عجلان، عجلان، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی وتواضع کی اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند فرماتے ہیں۔[4]

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے بجز اس کے اسکا کوئی طریق میں نہیں جانتا ہوں اور ابوسلیمان وہ دارانی ہیں۔

۱۱۳۲۶- مخلد بن جعفر دقاق، محمد بن سھل عطار، مضارب بن نزیل کلبی، نزیل کلبی، محمد بن یوسف فریابی، ابراہیم بن ادھم، محمد بن عجلان، زھری، ابوسلمہ، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مومن کے اخراجات کی مشقت کم ہوتی ہے۔[5]

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ وابن اجلان اور زہری کی حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف حازب کی سند سے لکھی ہے۔

۱۱۳۲۷- ابوعبداللہ بن بن عبداللہ حافظ، محمد بن ابومعاذ، ابراہیم بن ادھم، احمد بن عجلان، علی بن حسین، حسینؓ، علی بن ابوطالبؓ کے سلسلہ

---

[1] المصنف لعبد الرزاق ۹۴۷۷، ۹۷۰۴، ۹۷۰۵، وکنز العمال ۳۶۲۱۹.

[2] مجمع الزوائد ۷. واتحاف السادۃ المتقین ۲۸۵/۳. والترغیب والترھیب ۲۱۹/۲. وتاریخ ابن عساکر ۲۲۵/۷. وکنز العمال ۳۴۱۳۲، ۳۴۱۳۳.

[3] صحیح مسلم. کتاب صلاۃ المسافرین باب ۴۷. وفتح الباری ۱۲۰/۱۳، ۲۹۸.

[4] تاریخ بغداد ۱۱۰/۲. وتاریخ ابن عساکر ۲۰/۳. وتاریخ اصبھان ۳۵۳/۲. والترغیب والترھیب ۵۶۰/۳. ۱۹۷/۴. ومجمع الزوائد ۸۲/۸. واتحاف السادۃ المتقین ۲۹۵/۱، ۲۵۷، ۳۵۱/۸، ۳۵۱/۹، ۶۰۹. وفتح الباری ۳۴۷/۱۱. ومشکاۃ المصابیح ۵۱۱۹. والعلل المتناھیۃ ۳۲۶/۲ وکشف الخفا ۳۳۵/۲. واللآلی المصنوعۃ ۱۲۸/۲.

[5] الاسرار المرفوعۃ ۳۶۳. وکشف الخفا ۲۰۷/۲. واللآلی المصنوعۃ ۹۹/۲. وتذکرۃ الموضوعات ۱۴. وتنزیہ الشریعۃ ۲۱۲/۲ والفوائد المجموعۃ ۵۰۱. والموضوعات لابن الجوزی ۲۸۱/۲

سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن مجھ پر ۱۰۰ مرتبہ درود بھیجا وہ قیامت کے دن آئیگا اسکے ساتھ ایسا عظیم الشان نور ہوگا کہ اگر وہ نور مخلوق کے درمیان تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔[۱]

ابراہیم اور ابن عجلان کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے یہ حدیث صرف محمد بن احمد بخاری کی سند سے ذکر کی ہے۔

۱۱۳۲۸- ابراہیم بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن فضل، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، محمد بن عجلان، ایک محدث، علی بن ابوطالبؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سمندر میں جہاد کرتے ہوئے ایک دن بیمار ہوا اسکا بیمار ہونا ایک ہزار غلاموں کو بمعہ ان کے ساز و سامان کے آزاد کرنے سے افضل ہے اور جس نے اللہ کے رستے میں قرآن پاک کی ایک آیت یا میری سنت سے ایک حدیث کسی کو سکھلا دی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اجر عظیم عطا فرمائے گا حتی کہ اسکے اجر سے بڑھ کر کسی اور کو اجر نہیں ملے گا۔[۲]

۱۱۳۲۹- سلیمان بن احمد، واثلہ بن حسن عرقی، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، محمد بن عجلان، سھل بن معاذ بن انس جھنی، معاذ بن انس جھنیؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے غصہ پر قابو پایا حالانکہ وہ غصہ نکالنے پر قدرت رکھتا تھا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن موٹی آنکھوں والی حوروں کے انتخاب کا اختیار دیں گے، جس نے خوبصورت لباس زیب تن کرنا ترک کیا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ایمان کی چادر پہنائیں گے اور جس نے کسی غلام کا نکاح کرایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے سر پر بادشاہت کا تاج سجائیں گے۔[۳]

یہ حدیث ابراہیم بن عجلان کے خط میں اسی طرح مذکور ہے۔

۱۱۳۳۰- سلیمان بن احمد، واثلہ بن مذکور سند سے، ابراہیم بن ادھم، فروہ، سھل کے سلسلہ سند سے مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۱۳۳۱- یہ حدیث محمد بن حیان بن عمر نے عبید کے بہت مخالف روایت کی ہے۔

۱۱۳۳۲- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عمرو بن حنان، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، ایک آدمی، محمد بن عجلان، فروہ بن مجاہد، سھل بن معاذ، معاذ جھنیؓ کے سلسلہ سند سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

یہ حدیث سھل سے ابومرحوم عبدالرحیم بن میمون اور خیر بن نعیم اور ریان بن فائد نے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۳۳۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، ابوعبدالرحمن مقری، سعید بن ایوب، ابومرحوم عبدالرحیم بن میمون سھل بن معاذ بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تواضع کرتے ہوئے زینت والا لباس ترک کیا حالانکہ وہ اسے پہننے پر قدرت رکھتا تھا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے سر عام لوگوں کے سامنے لائیں گے حتی کہ اللہ تعالیٰ اسے ایمان کے جوڑوں کے منتخب کرنے میں اختیار دیں گے کہ جونسا جوڑا چاہے زیب تن کرے۔[۴]

۱۱۳۳۴- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن مصفی، معافی بن عمران، ابن لہیعہ، خیر بن نعیم، سھل بن معاذ، معاذ جھنیؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قدرت کے باوجود غصہ پر قابو پالیا۔

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۳/ ۲۲۱، ۲۸۹، وکنز العمال ۲۲۳۹، ۲۲۴۰.

۲۔ تنزیہ الشریعۃ ۲/ ۱۸۳، وکنز العمال ۱۰۷۷.

۳۔ مسند الامام احمد ۳/ ۴۴۰، وسنن ابن ماجۃ ۴۱۸۶، والسنن الکبری للبیہقی ۸/ ۱۶۱، وسنن ابی داؤد ۴۷۷۷، وسنن الترمذی ۲۰۲۱، وکشف الخفا ۲/ ۳۸۰، واتحاف السادۃ المتقین ۷/ ۵۴۹.

۴۔ مسند الامام احمد ۳/ ۴۳۹، والمستدرک ۱/ ۶۱ ،۴/ ۱۸۳، والسنن الکبری للبیہقی ۳/ ۱۷۳، وسنن الترمذی ۲۴۸۱، واتحاف السادۃ المتقین ۸/ ۳۸۲، وامالی الشجری ۲/ ۲۱۷، والاحادیث الصحیحۃ ۷۱۸.

راوی نے ریان کی حدیث کے بمثل روایت کی۔

۱۱۳۳۵- سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، اسد بن موسیٰ، ابن لہیعہ، زبان بن فاید، سھل بن معاذ، معاذؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قدرت کے باوجود غصہ پر قابو پایا الخ، مثل مذکورہ بالا کے حدیث روایت کی یہ حدیث یحیٰی بن ایوب اور راشد بن سعد نے ریان سے اسی طرح ذکر کی ہے۔

۱۱۳۳۶- ابوبکر محمد بن اسحٰق بن ایوب، قراطیسی، محمد بن ھارون ابونشیط، موسیٰ بن ایوب، ابراہیم بن شعیب خولانی، ابراہیم بن ادھم، ھشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمھیں حب عیش اور حب جہالت کی دوطرح کی سکرات نے ڈھانپ رکھا ہے اسی لئے تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہیں کرتے ہو، جبکہ کتاب وسنت پر عمل کرنے والے مھاجرین وانصار میں سے سابقین واولین کی طرح ہیں۔[۱]

ابراہیم بن ھشام کی یہ حدیث غریب ہے، قراطیسی نے اسی طرح یہ حدیث مرفوعاً روایت کی ہے، میری سمجھ کے مطابق قراطیسی کا نام عباس بن ابراہیم ہے جبکہ ابراہیم بن شعیب نے سند میں تحویل کرکے حدیث روایت کی ہے۔ یہی حدیث ہمیں محمد بن حیان اور ایک بڑی جماعت نے بیان کی ہے اور انھوں نے سند یوں بیان کی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، ابراہیم بن سعید، موسیٰ بن ایوب، یوسف بن شعیب، ابراہیم بن ادھم، ھشام بن عروہ، عروہ نے فرمایا: تمھیں دوطرح کے سکرات نے ڈھانپ رکھا ہے جہالت اور حب عیش کی سکرات نے اسی لئے تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہیں کرتے ہو۔[۲]

ابراہیم بن سعید نے بھی یہ حدیث موسیٰ کے واسطہ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن انھوں نے عروہ سے آگے تجاوز نہیں کیا نیز یہی حدیث سعید بن ابوحسن نے انس بن مالکؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۱۱۳۳۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس بن ایوب، اسحٰق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، اسلم، ابوحسن، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج کے دن تم اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل وحجت پر ہو، چونکہ تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہو پھر تم میں دوطرح کی سکرات (سختیاں الجنبیں) پیدا ہوجائیں گی ایک جہالت کی سکرات دوسری حب عیش کی سکرات تم اپنے اس طریقہ کار سے پھر جاؤ گے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ بیٹھو گے اس وقت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر قائم رہنے والے کے لئے پچاس صدیقین کا اجروثواب ہوگا، صحابہ کرامؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس صدیقین کا یا انکے؟ ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تمھارے پچاس صدیقین کا اجروثواب انھیں ملے گا۔[۳]

یہ حدیث محمد بن قیس نے عبادہ بن نسبی اسود بن ثعلبہ، معاذ بن جبل، نبی ﷺ کی سند سے بمثلہ روایت کی ہے۔

۱۱۳۳۸- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار، ابراہیم بن ادھم، ربیع بن صبیح، حسن، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اہل جنت جنت میں مقیم ہوجائیں گے، جنتی ایک دوسرے سے ملنے کا شوق ظاہر کریں گے۔ چنانچہ ایک جنتی کا تخت دوسرے جنتی کے تخت کی طرف خود بخود چل پڑے گا۔ وہ دونوں باہمی ملاقات وگفت وشنید کریں گے اور کہیں گے دنیا میں فلاں معاملہ ہمارے درمیان ہوا تھا ایک جنتی کہے گا، اے میرے بھائی! فلاں دن کو یاد کرو کہ ہم دنیا میں فلاں مجلس میں بیٹھے تھے، ہم دونوں نے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا مانگی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہماری مغفرت فرمادی۔[۴]

۱۔ ۲۔ کنز العمال ۵۵۱۹

۳۔ کنز العمال ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰

۴۔ تاریخ ابن عساکر ۱۵۰/۶۔ واللآلی المصنوعۃ ۵۰۱/۱ والفوائد المجموعۃ ۴۸۶۔ وکشف الخفا ۸۳/۱۔ وتنزیہ الشریعۃ ۴۰۷/۱ واتحاف السادۃ المتقین ۵۴۹/۱۰۔

ابراہیم اور ربیع کی یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۳۳۹- ابوبکر بن خلاد، محمد بن احمد بن ولید کرابیسی، اسحق بن سعید بن ارکو دمشقی، سھل بن ھاشم، ابراہیم بن ادھم، شعبہ بن حجاج، ابواسحق ہمدانی، سعید بن وھب، عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے مروی ہے انھوں نے فرمایا: لوگ ہمیشہ خیر و بھلائی پر قائم رہیں گے جب تک انھیں علم علماء، کبراء (بڑے بزرگ) اور عمر رسیدہ سے پہنچتا رہے گا۔ چنانچہ جب انھیں علم ان کے کم سن لوگوں اور بے وقوفوں سے پہنچے گا اس وقت ھلاک ہو جائیں گے۔

۱۱۳۴۰- محمد بن حمید، محمد بن علی ایلی، احمد بن معلیٰ بن یزید، عمرو بن حفص، سھل بن ھاشم، ابراہیم بن ادھم، حماد بن زید، بشر بن حرب، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ نے فرمایا: رکوع کے بعد تمھارا یہ قیام بخدا نری بدعت ہے۔

۱۱۳۴۱- احمد بن اسحق، ابراہیم بن محمد بن حسن، عصام بن رواد، عیسیٰ بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم وابراہیم بن طھمان اور سفیان ثوری طائف کی طرف نکل پڑے۔ ان کے پاس ایک دستر خوان تھا جس میں انھوں نے اپنے لئے توشہ لپیٹ رکھا تھا، چنانچہ انھوں نے دسترخوان لگایا تا کہ کھانا کھالیں اچانک انھوں نے اپنے قریب چند دیہاتیوں کو دیکھا، ابراہیم بن طھمان نے انھیں آواز دی اور کہا: اے بھائیو! آؤ ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ، لیکن سفیان ثوری رحمہ اللہ نے دیہاتیوں سے کہا: اے بھائیو! تم اپنی جگہ پر رہو، پھر سفیان رحمہ اللہ نے ابراہیم بن طھمان سے کہا: کھانے کی کچھ مقدار آپ لیں اور انھیں دے آئیں، اگر سیر ہو جائیں تو بہت اچھا ورنہ اللہ ہی انھیں سیر کرے، اگر وہ سیر نہ ہوسکیں تو پھر وہ اپنی حالت سے بخوبی واقف ہیں، مجھے خوف ہے اگر وہ کھانا کھانے ہمارے پاس ادھر آ جائیں تو ہمارا سارا کھانا ہڑپ کر جائیں گے، انجام کار ہماری نیتیں بدل جائیں گی اور یوں ہمارا اجر و ثواب بھی ختم ہو جائے گا۔

۱۱۳۴۲- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عصام بن رواد، عیسیٰ بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ مسجد بیت المقدس میں داخل ہوئے، جب حاضرین مسجد میں نماز پڑھ چکے تو مسجد کے صحن میں چلے آئے، سفیان ثوری رحمہ اللہ چپکے سے گنبد صخرہ کی طرف کھسک گئے، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ واپس لوٹ آیئے آپ آزمائش میں ڈال دیے گئے ہیں چونکہ آپ ہمارے امام بن جائیں گے، کہیں لوگ آپ کو نہ دیکھ لیں چونکہ پھر وہ صخرہ (چٹان) کو حتمی سمجھ بیٹھیں گے۔ چنانچہ سفیان ثوری واپس لوٹ آئے اور کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر دونوں وہاں سے نکل گئے اور لوگ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی طرف نہ گئے۔

۱۱۳۴۳- ابوطالب بن سوادہ، یوسف بن سعید، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کہتے تھے: ایک دن میں اعمش رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا انھوں نے میری طرف دیکھ کر کہا، یہ کون سا پرندہ ہے؟ یوسف کہتے ہیں اعمش نے اللہ کے نور سے نہیں دیکھا۔

۱۱۳۴۴- ابوطالب، کثیر بن عبید، بقیہ، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اعمش تم اس کوزے کو دیکھتے ہو، میں اس سے دو مرتبہ وضو کرتا ہوں۔

۱۱۳۴۵- ابوطالب، ابواسحق جیلانی موسیٰ بن ایوب، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حماد بن ابو سلیمان نے فرمایا: جہاد میں نیزہ بازی شیطان کو کچوکے لگانے کے مترادف ہے۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے کسی چیز پر ندامت نہیں ہوئی بجز اس کے کہ میں نے اپنی عمر جہاد میں کیوں نہ صرف کی۔

۱۱۳۴۶-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی ،نجدہ بن مبارک ،حسن مرحبی ،طالوت ،ابراہیم بن ادھم ،ھشام بن حسان، یزید رقاشی ، آپ ﷺ کی ایک پھوپھی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خشکی میں شہید ہونے والے کا بجز قرض وامانت کے ہر گناہ معاف کردیا جاتا ہے اور سمندر میں شہید ہونے والے کا ہر قسم کا گناہ ،قرض اور امانت بھی معاف کردی جاتی ہے۔[1]

یہ حدیث ابوحاتم رازی نے دورقی سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۱۱۳۴۷-ابومحمد حسن بن عمرو حافظ بصری، محمد بن سعید، یحییٰ بن زکریا، محمد بن قاسم، فضل بن یونس، ابراہیم بن ادھم، اوزاعی، قتادہ، انسؓ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پیچھے نماز پڑھی ہے یہ سب (نماز میں) قرأت کی ابتدا والحمدللہ رب العالمین سے کرتے تھے۔

۱۱۳۴۸-ابوفرج محمد بن طیب وراق، عبداللہ بن ابوداؤد، عمرو بن عثمان، ضمرہ، ابراہیم بن ادھم، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

"اولم نعمرکم مایتذکرفیہ من تذکر"

کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی کہ اس میں نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت حاصل کرسکے۔

(کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا) وہ عمر ساٹھ (۶۰) سال ہے۔

۱۱۳۴۹-ابواحمد محمد بن اسحٰق انماطی، عبدان بن احمد، اسحٰق بن خیف، عبداللہ بن محمد بن یوسف فریابی، محمد بن یوسف، ابراہیم بن ادھم کہتے تھے میں نے ابن شبرمہ سے ایک مسئلہ پوچھا جو میرے نزدیک شدت والا تھا۔ انھوں نے جواب میں جلد بازی سے کام لیا میں نے کہا ٹھہریے اس میں تھوڑی غور وفکر کرلیجئے۔ ابن شبرمہ کہنے لگے جب میں کسی مسئلہ کے بارے میں کوئی حدیث پاتا ہوں پھر آپ کے لئے کوئی غور نہیں کرسکتا وہ اسی طرح ہے جیسے میں نے تمہیں بتلادیا۔

۱۱۳۵۰-ابوطالب بن سوادہ، امام ابواسحٰق، اسحٰق بن ارکون، سھل بن ہاشم، ابراہیم بن ادھم، بحر سقا بصری، کے سلسلہ سند سے ایک فقیہ کا قول ہے کہ حیا مومن کی خالص دوست ہے، بردباری اسکی مدیر ہے، علم اسکی دلیل اور عمل اسکی نقد ہے۔ صبر اس کے لشکر کا امیر، نرمی اسکی باپ اور نیکی واحسانمندی اس کی بھائی ہے۔

۱۱۳۵۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابوعاصم، کثیر بن عبید، بقیہ، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، ابان، یزید رقاشی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے غسل کے بعد دوبارہ وضو کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔[2]

ابان وہ ابن ابوعیاش ہیں یزید ضبی صحابی نہیں ہیں لہٰذا یہ حدیث مرسل ہے نیز ابان متروک الحدیث ہے۔

۱۱۳۵۲-حسن بن علان، محمد بن سلیمان، عمرو بن عثمان، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، اعین کے سلسلہ سند سے سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس نے نماز، روزہ، عمرہ، حج یا کسی اور بھلائی کے کام کا ارادہ کیا پھر کسی وجہ سے اسے کرنہ سکا اس کی نیت کا ثواب ملے گا۔

یہ حدیث ابن مصفیٰ نے بھی ابراہیم، اعین کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۳۵۳-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابوعاصم، ابن مصفیٰ، بقیہ، ابراہیم بن ادھم، نعیم، سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا جس نے نماز، روزہ، صدقہ، حج، عمرہ یا کسی اور بھلائی کے کام کا ارادہ کیا پھر کوئی سبب آڑے آنے کی وجہ سے وہ نہ کرسکا اللہ تعالیٰ

---

[1] الاحادیث الضعیفة ۸۱۶. وکنز العمال ۱۱۱۱۲.

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۲۶۷/۱۱. ومجمع الزوائد ۱۴۰/۱، ۲۶۱/۷.

اس کے نامۂ اعمال میں اسکا اجر وثواب لکھ دیتے ہیں۔

۱۱۳۵۴- احمد بن علی بن حارث مرحمی، عبداللہ بن احمد بن عیسیٰ مصری، محمد بن عمرو بن حیان، بقیہ بن حیان، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمران بن مسلم قصیر رحمہ اللہ نے فرمایا: حکمت منافق کے دل میں مچل رہی ہوتی ہے لیکن وہ اس پر صبر نہیں کر پاتا، بالآخر وہ اس حکمت کو دل سے باہر نکال پھینکتا ہے اور مومن اسے اچک لیتا ہے، اللہ تعالیٰ مومن کو اس سے نفع پہنچاتا ہے۔

۱۱۳۵۵- ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن ابو عاصم، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، حسن مولیٰ عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر میرے اوپر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے، صحابہؓ نے فرمایا: یارسول اللہ! ہم آپ سے کوئی حدیث سنتے ہیں جس میں ہم کوئی زیادتی کر دیتے ہیں کیا وہ بھی آپ کے اوپر جھوٹ بولنا ہے؟ ارشاد فرمایا نہیں لیکن جس نے میرے اوپر جھوٹ بولتے ہوئے یوں کہا کہ میں کذاب ہوں جادوگر ہوں مجنون ہوں۔

۱۱۳۵۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عیسیٰ بن محمد رازی، داؤد بن موسیٰ مصیصی، ابن کثیر ابراہیم بن ادھم، ارطات بن منذر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ مجھے ایک ایسے عمل کی تعلیم دیجئے جسے میں کروں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی محبت کیلئے دنیا سے زہد اختیار کرو رہی یہ بات کہ لوگ تم سے محبت کریں سو جو کچھ تمھارے پاس ہو لوگوں کی طرف پھینک دو لوگ تم سے محبت کریں گے۔

ابن کثیر نے یہ حدیث ابراہیم، ارطات سے اسی طرح روایت کی ہے اور مشہور حدیث وہ ہے جو مفضل بن یونس نے ابراہیم، مجاہد کی سند سے روایت کی ہے۔ یہی حدیث خلف بن تمیم نے فضل کے خلاف ابراہیم منصور کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۳۵۷- ابوعلی احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن زیاد، یوسف بن سعید، خلف بن تمیم، ابراہیم بن ادھم، منصور، ربیعہ بن خراش، ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا پھر مثل مذکور بالا کے حدیث ذکر کی۔

۱۱۳۵۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، ابراہیم بن اسحٰق طالقانی، بقیہ، ابراہیم بن ادھم، عباد بن کثیر بن قیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک عمدہ قیمتی چادر اوڑھے ہوئے ایک آدمی آیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک دوسرا آدمی آیا اس نے پرانی بوسیدہ چادر اوڑھ رکھی تھی۔ وہ بھی آ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا، مالدار آدمی کھڑا ہو گیا اور اپنے کپڑے سمیٹنے لگا، اسے دیکھ کر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ سب کچھ اپنے مسلمان بھائی سے نفرت کرنے کی وجہ سے کر رہے ہو؟ کیا تم گمان کرتے ہو کہ تمھاری مالداری کا اثر اسے پہنچ جائے گا یا اس کے فقر کا اثر تمھیں پہنچ جائے گا؟ مالدار آدمی نے اللہ اور اس کے رسول سے نفس امارہ کی معذرت کرتے ہوئے کہا شیطان نے مجھے اپنی تدبیروں میں پھنسانا چاہا ہے، یارسول اللہ! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اپنا نصف مال اسے ھبہ کرتا ہوں، دوسرا فقیر آدمی کہنے لگا: مجھے اسکی ضرورت نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: اسکی کیا وجہ ہے؟ اس نے جواب دیا، میں ڈرتا ہوں کہ یہ مال کہیں میرا دل بگاڑ ڈالے جس طرح اس کے دل کو بگاڑ دیا ہے۔ یہ حدیث ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے عباد سے اسی طرح مرسلا روایت کی ہے۔

۱۱۳۵۹- احمد بن عبداللہ فاریانی، شقیق بن ابراہیم، ابراہیم بن ادھم، عباد بن کثیر، حسن، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے قیامت کے دن اولین وآخرین کے روبرو ایک منادی آواز لگائے گا۔ جو دنیا میں مسلمانوں کا خادم تھا وہ کھڑا ہو جائے اور وہ امن کے ساتھ بلا خوف وخطر پل صراط سے گزر جائے، تم بھی جنت میں داخل ہو جاؤ اور مومنین میں سے جسے تم چاہو اپنے ساتھ جنت میں داخل کر دو تمھارے اوپر کسی قسم کا حساب وعذاب نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا ہی عجب ہے کہ

جو دنیا میں لوگوں کا خادم ہو وہ آخرت میں لوگوں کا سردار ہوگا۔[1]

یہ حدیث فاریابانی کی موضوعات و متفردات میں سے ہے فاریابانی حدیثیں وضع کرنے میں مشہور تھا۔

۱۱۳۶۰- ابومحمد بن حیان، محمد بن زیاد، ابراہیم بن جلیہ، عمرو بن حفص دمشقی، سہل بن ہاشم، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: لوگوں میں سے افضل ترین وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ معاف کرنے والا اور ان کے لئے کشادہ سینہ رکھنے والا ہو۔

۱۱۳۶- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حارون، عمرو بن حفص دمشقی، سہیل بن قاسم، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوحازم مدنی نے فرمایا: سب سے اچھی خصلت والا مومن وہ ہے جو نفس و لوگوں میں سب سے زیادہ خوف رکھتا ہو اور ہر مسلمان کے لئے عمدہ تر امید رکھتا ہو۔

۱۱۳۶۱- محمد بن ابراہیم بن علی، حسین بن عبداللہ قطان اسماعیل بن عمرو دنے حمسی، یزید بن عبدربہ، بقیہ، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوثابت فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امیدوں کی کفایت میرے خالق کے قبضہ قدرت میں ہے اور میری دنیا کی کفایت میرے دین میں ہے۔[2]

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے یہ حدیث ثابت ہے اسی طرح مثلاً روایت کی ہے۔

۱۱۳۶۲- محمد بن جعفر بن یوسف، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم احمد بن ابوحواری، سہل بن ہاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، میں نے ایک جبہ پہن رکھا تھا اس پر خچر کے پیشاب کے چھینٹے پڑ گئے، اس کے متعلق میں نے سعید بن ابی عروبہ سے پوچھا کہنے لگے کہ مجھے قتادہ نے بتایا ہے کہ پیشاب کے چھینٹوں پر پانی کے چھینٹے مار لیا کرو اور یہی مسئلہ میں نے منصور بن معتمر سے پوچھا انھوں نے کہا کپڑا دھولو۔

۱۱۳۶۴- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن ہاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں نے فضیل کو کہتے ہوئے سنا: تجھے ہرگز یہ بات بے خوف نہ کرے کہ تو کسی عمل کے ذریعے اللہ کے مقابل ہو جائے اور تیرے اوپر مغفرت کے دروازے بند کئے جائیں درآں حالیکہ تو ہنستا ہی رہے تو اپنا حال کیسا پائے گا۔

۱۱۳۶۵- محمد بن مظفر حسن بن علان، احمد بن محمد بن ربیع، احمد بن محمد بن یاسین، حسن بن سہل بن ابان، قطن بن صالح دمشقی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، عبداللہ بن شوذب، ثابت بنانی، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ موحدین کو ان کے ایمان کی کمی کے بقدر عذاب دے گا، پھر انہیں جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داخل فرمائے گا۔[3]

۱۱۳۶۶- ابویعلی حسین بن محمد زبیری، ابوحسن عبداللہ بن موسیٰ، حافظ صوفی بغدادی، لاحق بن ہیثم، حسن بن عیسیٰ دمشقی، محمد بن فیروز معری، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، ادھم بن منصور عجلی، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عمامہ کے پیچ پر بندہ کرتے تھے۔[4]

۶۷ - ابویعلی، عبداللہ بن موسیٰ، لاحق بن ہیثم، حسن بن عیسیٰ، محمد بن فیروزی، بقیہ، ابراہیم بن ادھم، ادھم بن منصور عجلی، سعید بن جبیر،

---

[1] الموضوعات لابن الجوزی ۲/۱۶۷ ۔ واللآلئ المصنوعة ۲/۳۳۳.

[2] کنز العمال ۵۸۷۰.

[3] کنز العمال ۲۷۰ ۔ والجامع الکبیر ۵۲۷۰.

[4] التاریخ ابن عساکر ۴/۳۲۰ ۔ والسنن الکبری للبیهقی ۲/۱۰۶ ۔ والمصنف لعبد الرزاق ۱۵۶۴ ۔ وکنز العمال ۲۲۲۳۸.

ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرب کے نصاریٰ کا ذبیحہ کھانے سے منع فرمایا ہے۔[1]

۱۱۳۶۸- سلیمان بن احمد، واثلہ بن حسن، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، فروہ بن مجاہد، سھل بن معاذ بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے غصہ پر قابو پایا حالانکہ وہ غصہ نکالنے پر قدرت رکھتا تھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے حورعین کے منتخب کرنے کا اختیار دیں گے۔

۱۱۳۶۹- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عمر بن حنان، بقیہ ابراہیم بن ادھم، ابن عجلان، فروہ بن مجاہد، سھل بن معاذ، معاذؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے غصہ پر قابو پایا حالانکہ وہ غصہ نافذ کرنے پر قدرت رکھتا تھا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حورعین کے انتخاب کا اختیار دیں گے۔

۱۱۳۷۰- ابوقاسم بن عبداللہ بن حسین بن بابویہ، محمد بن عبداللہ بیع حافظ، ابوجعفر محمد بن سعید، حسین بن داؤد بلخی، شقیق بن ابراہیم بلخی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، موسیٰ بن عبداللہ، اویس قرنی، عمرؓ بن خطاب، علیؓ بن ابی طالب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مندرجہ ذیل اسمائے حسنیٰ کے وسیلہ سے دعا فرمائی جو اللہ تعالیٰ نے قبول کی، پھر نبی ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے مجھے نبی برحق بنا کر مبعوث کیا ہے جو آدمی ان اسماء کے وسیلے سے دعا کر کے سو جائے گا اللہ تعالیٰ ہر حرف کے بدلے ستر ہزار روحانی فرشتے اس کی نگرانی کے لئے مقرر فرمائے گا جن کے چہرے آفتاب ومہتاب سے بھی زیادہ خوبصورت ہوں گے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مقرر فرمائے گا جو اس کے لئے استغفار کریں گے، اس کے لئے دعائیں کریں گے اسکی نیکیاں لکھیں گے اور اس کی برائیاں مٹائیں گے اور اس کے درجات بلند کریں گے وہ عظیم الشان دعا یہ ہے۔[2]

اللھم حی لا تموت، وخالق لاتغلب وبصیر لا ترتاب ومجیب لاتسام وجبارٌ لاتظلم وعظیم لاترام، وعالم لاتعلمُ وقویٌّ لا تضعفُ وعظیم لا توصف ووفیٌّ لا تخلفُ وعدلٌ لاتحیفُ، وحکیمٌ لاتجورُ، ومنیع لاتقھر ومعروفٌ لاتنکر، ووکیلٌ لاتخالف وغالب لاتغلب، وولی لاتسام، وفرد لاتستشیر ووھابٌ لاتمل، وسریع لاتذھل وجوّاد لاتبخل، وعزیز لاتذل، وحافظٌ لاتغفل، ودائمٌ لاتفنی، وباقٍ لاتبلی وواحدٌ لاتشبہ، وغنیٌّ لاتنازع، یاکریم یاکریم یاکریم الجواد المکرم، یا قدیر المجیب المتعال، یا جلیل الجلیل المتجلل، یاسلام المؤمن المھیمن العزیز الوھاب الجبار المتجبر، یا طاھر الطاھر المتطھر، یا قادر القادر المقتدر، یا عزیز المعز المعزُّ، سبحانک انی کنت من الظالمین"

اے اللہ تو زندہ جاوید ہے، تجھے موت نہیں آئے گی، ایسا خالق ہے جو مغلوب نہیں ہوگا، بصیر ہے بلاشک کے، ایسا قبول کرنے والا کہ جو محروم نہیں کرتا، تو جبار ہے ظلم نہیں کرتا، عظیم ہے تیری تہہ کو جاننا مشکل ہے، تو قوی ہے ضعیف نہیں، عظمت والا ہے تیرا وصف بیان کرنا مشکل ہے، وعدہ پورا کرتا ہے، وعدہ خلافی نہیں کرتا، تو ایسا عادل ہے جو بے انصافی نہیں کرتا، حکیم ہے ظلم نہیں کرتا، تو طاقت والا ہے تجھے مقہور نہیں کیا جاسکتا، تو معروف ومشہور ہے تیرا انکار نہیں کیا جاسکتا، تو کارساز ہے مخالفت نہیں کرتا، غالب ہے مغلوب نہیں، مالک ہے

---

[1] الکامل لابن عدی ۱۳۵۷/۳، والسنن الکبری للبیھقی ۲۱۷/۹.

[2] [illegible] ۱۷۵/۳، والاحادیث الصحیحۃ ۲۸۰

امید نہیں کرتا، تو یکتا ہے مشورہ نہیں لیتا، عطا کرتا ہے اکتاتا نہیں، تو سرعت والا ہے تجھے ذہول نہیں ہوتا، سخی ہے بخل نہیں کرتا تو عزت والا ہے ذلت تیرے قریب بھی نہیں آتی، حافظ ہے غافل نہیں، تو ہمیشہ قائم رہنے والا ہے تجھ پر فنا نہیں آئے گی، تو باقی رہنے والا ہے ختم نہیں ہوگا، تو واحد ہے کسی کے مشابہ نہیں، تو ایسا غنی ہے کسی سے محتاج نہیں کرتا، اے کریم اے کریم اے کریم! اے جلیل اے جلیل اے جلال، بزرگی والے، اے سلامتی والے، امن دینے والے نگہبان وعزت عطا کرنے والے زبردست وغالب، اے پاک طاہر ومطہر، اے قادر زبردست قدرت والے، اے عزیز بے مثال عزت والے، تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے ہوں۔

پھر تم جو چاہو دعا کرو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

حسینؒ نے شقیق، ابراہیم کی سند سے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے۔

یہی حدیث سلیمان بن عیسیٰ نے سفیان ثوری، ابراہیم بن ادھم کے سلسلہ سند سے کچھ الفاظ کی زیادتی اور سند میں کچھ اختلاف کے ساتھ روایت کی ہے (وہ ذیل میں ہے)

۱۱۳۷۱- ابوبکر محمد بن احمد مفید، عثمان بن یحییٰ بن عبداللہ بن سفیان ثقفی کوفی، ابوعلی حسین بن عبداللہ وزان، ابوسعید عمران بن سہل، سلیمان بن عیسیٰ، سفیان ثوری، ابراہیم بن ادھم، موسیٰ بن یزید، اویس قرنی، عمر بن خطابؓ علی بن ابی طالبؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو ان اسماء حسنیٰ کے وسیلے سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ان اسمائے حسنیٰ کے وسیلہ سے لوہے کے ٹکڑوں پر دعا کی جائے تو وہ بھی اللہ کے حکم سے پگھل جائیں، اگر ان اسماء کے وسیلے سے جاری پانی پر دعا کی جائے تو اس کی روانی میں سکون آ جائے، بخدا اگر کوئی ان اسماءِ حسنیٰ کے ذریعے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی بھوک و پیاس کو دور فرمائیں گے، اگر کوئی ان اسماء کے وسیلے سے دعا کرے اور وہ پہاڑ کے دوسری طرف جانا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ پہاڑ میں گلی بنادیں گے جس سے وہ اپنی منزل مقصود تک جاسکتا ہے۔ اگر ان اسماء کو پڑھ کر مجنون پر دم کیا جائے تو وہ صحت یاب ہو جائے۔ اگر دردزدہ عورت پر پڑھ کر دم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو آسان فرمائیں گے، اگر کسی شہر میں آگ لگ جائے اور ان اسماء کے ورد کرنے والے کا گھر بھی آگ کی لپیٹ میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو نجات دیں گے اور اسکا گھر آگ سے محفوظ رہے گا، اگر کوئی چالیس دن شب جمعہ کو ان اسماء کو پڑھے اللہ تعالیٰ اسکے گناہ معاف فرمادیں گے، اگر کوئی ظالم بادشاہ سے چھٹکارا پانے کے لئے ان اسماء کے وسیلے سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ظالم بادشاہ سے خلاصی نصیب فرمائیں گے، اگر کوئی سوتے وقت ان اسماء کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ ہر اسم کے بدلے میں ستر ہزار فرشتوں کو مقرر فرمائے گا جو تا قیامت اسکی حسنات لکھتے رہیں گے اسکی سیئات مٹاتے رہیں گے اور اس کے درجات بلند کرتے رہیں گے۔ حضرت سلمان فارسیؓ کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا یہ سارے کا سارا ثواب اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے۔ آپ ﷺ نے جواب دیا۔ جی ہاں اے سلمان! اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ تم عمل کو چھوڑ بیٹھو گے اور صرف اسی دعا پر اکتفا کرلو گے میں تمہیں اس دعا کے عجیب عجیب خصائل بتاتا، سلمانؓ کہنے لگے یا رسول اللہ ہمیں یہ دعا سکھلا دیجئے ارشاد فرمایا جی ہاں (دعا یہ ہے)

اللهم انك حي لا تموت، وغالب لاتغلب، بصير لا ترتاب، وسميع لاتشك، وقهار لا تقهر، وابدى لاتنفد، وقريب لاتبعد، وشاهد لايغيب، واله لاتضاد، وقاهر لاتظلم، وصمد لاتطعم، وقيوم لا تنام، ومحتجب لاترى، وجبار لا تضام، وعظيم لاترام، وعالم لاتعلم، وقوى لاتضعف، وجبار لا توصف، ووفي لاتخلف، وعدل لاتحيف، وغني لا تفتقر، وكنز لاتنفد، وحكم لاتجور، ومنيع لا تقهر، ومعروف لاتنكر، ووكيل لا تحقر

ووتر لاتستشار ، وفرد لایستشیر ، ووھاب لاترد، وسریع لاتذھل
وجواد لاتبخل، وعزیز لاتذل، وعلیم لاتجھل ، وحافظ لاتغفل ، وقیومٌ
لاتنام، مجیب لا تسام، ودائم لاتفنی وباقٍ لاتبلی وواحد لا
تشبہ، ومقتدرٌ لاتنازع .

تو بصیرت والا ہے بدون شک کے، تو سننے والا ہے تجھے شک نہیں ہوتا، تو غالب ہے مغلوب نہیں ہوتا، تو ظاہر ہے گم نہیں، قریب ہے دور نہیں، حاضر وناظر ہے غائب نہیں، تو معبود ہے تیری کوئی ضد نہیں، تو غلبے والا ہے ظلم نہیں کرتا، بے نیاز ہے تو کھاتا نہیں، قائم رہنے والا ہے سوتا نہیں، تو حجابوں میں ہے تجھے دیکھا نہیں جاتا، تو زبردست غالب ہے تجھے مجبور نہیں کیا جاسکتا، تو بڑائی وعظمت والا ہے تیرا قصد نہیں کیا جاسکتا، تو عالم ہے تجھے کنہ کے ساتھ نہیں جانا جاسکتا، تو قوی ہے ضعیف نہیں، تو جبار ہے تیرے وصف کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا، تو وعدہ وفا ہے تیرا وصف بیان سے باہر ہے، تو غنی ہے کسی کا محتاج نہیں، تو خزانہ ہے نہ کم ہونے والا، تو حاکم ہے کسی پر ظلم نہیں کرتا، تو رعب ودبدبے والا ہے تو کسی کے دباؤ میں نہیں آتا، تو معروف ہے اجنبی نہیں، تو کارساز ہے کسی کو ناامید نہیں کرتا، تو تنہا ہے تجھے کسی سے مشورہ لینے کی ضرورت نہیں، تو یکتا ہے مشورہ نہیں لیتا، تو عطا کرنے والا ہے اور تو کسی کو رد نہیں کرتا، تو سرعت والا ہے سستی تجھ میں نہیں، تو سخی ہے بخیل نہیں، تو عزت والا ہے ذلت سے پاک ہے، تو علم والا ہے جاہل نہیں، حافظ ہے غافل نہیں، تو نگران ہے سوتا نہیں، تو دعائیں قبول کرنے والا ہے کسی کو بھی ناامید نہیں کرتا، تو ہمیشہ رہنے والا ہے فنا سے پاک ہے، تو واحد ہے، تو کسی کے مشابہ نہیں، تو اقتدار والا ہے، تجھ سے تنازعہ نہیں کیا جاسکتا۔

یہ حدیث صرف اسی طریق سے مروی ہے نیز موسیٰ بن یزید اور دو رجالِ سند جو ابراہیم اور سفیان کے علاوہ ہیں وہ مجہولین ہیں اور جو آدمی اخلاصِ قلب اور ثبوتِ معرفت اور دلی یقین کے ساتھ ان اسماء کے علاوہ بھی دعا کرے گا وہ جلدی قبول ہو جاتی ہے۔

۱۱۳۷۲- عبداللہ بن محمد بن عثمان، محمود بن محمد واسطی، عبداللہ بن عبدالوھاب، خوارزمی، عبداللہ بن عمرو عسقلانی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، ابوعیسیٰ خراسانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ظالموں کے مددگاروں سے اپنی آنکھوں کو مت بھرو، ہاں اگر ان سے ملنے کی کچھ ضرورت پیش آجائے تو اس طرح ملو کہ تمہارے دلوں میں انکا انکار موجود ہوتا کہ تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں۔

۱۱۳۷۳- ابومحمد بن حیان، ابوعمرو بن حکیم، حسن بن جریر، عمران بن خالد عسقلانی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔ (دوسری سند) ابوحامد احمد بن حسین، محاملی، ابوحاتم، حماد بن حمید، عمرو، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

۱۱۳۷۴- ابوبکر بن سالم، احمد بن علی ابار، عبید بن ہشام،
(دوسری سند) محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن محمد بغوی، ابونصر تمار،
(تیسری سند) ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن حسن، احمد بن سعید۔
(سب رواۃ حدیث) بقیہ، ابراہیم بن ادھم، ابوعبداللہ خراسانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا: جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ کا غصہ اس کی طرف سبقت نہیں کرتا اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کچھ نہیں کرتا جو وہ چاہتا ہے، اگر قیامت کی بات نہ ہوتی تو تمہیں وہ کچھ دیکھنا پڑتا جو تم ابھی نہیں دیکھ رہے ہو۔

۱۱۳۷۵- محمد بن حسین یقطینی، حسین بن عبداللہ رقی، ہشام بن عمار، سہل بن ہشام، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، نہاس بن قہم کے سلسلہ سند

سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: موسم سرما نر کی مانند ہے اور اس میں دودھ کی فراوانی ہے اور موسم گرما مادہ کی مانند ہے اور اس میں نتاج (مادہ سے پیدا ہونے والے بچے) کی آمد ہوتی ہے۔

۱۱۳۷۶- ابو طالب بن سوادہ امام ابواسحٰق، بقیہ، ابراہیم بن ادھم، ابوسھل کہتے ہیں جس نے سمندر میں جہاد کرتے ہوئے ایک نظر بھی ڈالی نظر واپس لوٹنے سے پہلے ہی اس کی مغفرت ہو جاتی ہے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے سند کے حوالہ سے حسین کا نام لیا ہے۔

۱۱۳۷۷- ابو طالب، علی بن عثمان نفیلی، ھشام بن اسماعیل عطار، سھل بن ھشام، ابراہیم بن ادھم، زبیدی، عطاء خراسانی کے سلسلہ سند سے حدیث مرفوع مروی ہے کہ عورتیں مردوں کو سلام نہ کریں اور نہ مرد عورتوں کو سلام کریں۔ زبیدی کہتے ہیں کہ عورتوں پر اسی طرح دار وگیر کی جائے جس طرح سانپوں پر کی جاتی ہے یعنی عورتیں اپنے گھروں میں ہی گھسی رہیں۔[1]

۱۱۳۷۸- احمد بن محمد بن مقسم، عبداللہ بن ابوداؤد، علی بن ابومضاء، محمد بن کثیر، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: عطاء سلمی رحمہ اللہ رات کو جب بیدار ہو جاتے اپنے جسم پر مس کرتے کہ کہیں ان کے جسم نے گناہوں کی وجہ سے کوئی نئی چیز نہ پیدا کر دی ہو، ایک مرتبہ عطار رحمہ اللہ بہت سخت بیمار ہو گئے حتی کہ ان کی موت کا خوف ہونے لگا۔ اس دوران ان سے کسی نے کہا کیا آپ کسی چیز کی خواہش رکھتے ہیں کہ ہم اسے آپ کی خدمت میں حاضر کر دیں۔ انہوں نے جواب دیا اللہ عزوجل نے میرے پیٹ میں خواہشات کے لئے کوئی جگہ رکھی ہی نہیں۔

(۳۹۵) شقیق بلخی رحمہ اللہ

۱۱۳۷۹- ابوبکر محمد بن احمد بن عبداللہ بغدادی، (۸۵ سال کی عمر میں) عثمان بن محمد عثمانی، عباس ابن احمد شامی، ابوعقیل رصافی، احمد بن عبداللہ زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ طلحہ بن محمد بن شقیق کہتے تھے کہ میرے دادا شقیق بلخی رحمہ اللہ کی جائیداد تین سو بستیوں میں پھیلی ہوئی تھی جب انہیں قتل کیا گیا، انکی حالت یہ تھی کہ انہیں کفن دینے کے لئے کپڑا بھی نہیں تھا حالانکہ یہ ساری جائیداد ان کے سامنے تھی۔ ان کے کپڑے اور ان کی تلوار تا قیامت لٹکتی رہے گی اور لوگ اس سے تبرک حاصل کرتے رہیں گے۔

چنانچہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نوعمری کے ایام میں ترکی کے علاقوں کی طرف تجارت کی غرض سے نکل گئے۔ وہاں انہیں ایک قوم سے سابقہ پڑا جو خصوصیہ کے نام سے مشہور تھی۔ چنانچہ وہ بتوں کی پوجا کر رہے تھے شقیق رحمہ اللہ ان کے بت خانہ میں داخل ہوئے دیکھا کہ ان کا ایک عالم سردار داڑھی منڈائے سرخ رنگ کے ارجوانی کپڑے پہنے بیٹھا تھا۔ شقیق رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا یہ جس بت خانے میں تم ہو یہ سب کچھ باطل ہے ان لوگوں کا تمہارا اور اس مخلوق کا ایک خالق و مالک ہے کہ جس کی مثل کوئی چیز نہیں دنیا اور آخرت اسی کے لئے ہے، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور ہر چیز کو وہی رزق دینے والا ہے۔ ایک خادم نے شقیق بلخی سے کہا آپکی بات آپکے فعل کے موافق نہیں، شقیق رحمہ اللہ نے پوچھا وہ کیسے؟ خادم نے جواب دیا وہ اس طرح کہ آپ کہتے ہیں کہ تمہارا ایک خالق، رازق اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا موجود ہے حالانکہ آپ طلب رزق کے لئے یہاں تک پہنچ آئے، اگر بات اس طرح ہے جس طرح آپ کہہ رہے ہیں تو بیشک وہ ذات جو تمہیں یہاں رزق عطا کرے گی وہی ذات تمہیں وہاں بھی رزق دے سکتی ہے پھر تمہیں تھکاوٹ بھی نہیں برداشت کرنی پڑے گی۔

شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے تقویٰ وزہد کا سبب اس ترکی خادم کا کلام ہے۔ چنانچہ شقیق رحمہ اللہ واپس لوٹ آئے اور اپنا سارا مال اللہ کے رستہ میں صدقہ کر دیا اور علم کی تلاش میں لگ گئے۔

---

[1] کنز العمال ۲۵۰۶۰

۱۱۳۸۰- مخلد بن جعفر بن مخلد، جعفر بن محمد فریابی، قتیبی بن جامع کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا وہ کہہ رہے تھے۔ میں ایک اچھا شاعر تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے توبہ کی توفیق عطا فرمائی اور میں تین لاکھ دراہم کو ٹھوکر مار کر نکل پڑا۔ نیز میں سود پر لوگوں کو اپنا مال دیتا تھا اور بیس سال میں نے صوف کے کپڑے پہنے، مجھے پتا نہیں تھا کہ میں عبدالعزیز بن رواد سے ملا، انہوں نے کہا اے شقیق! جوکی روٹی کھانے اور صوف کے کپڑے پہننے اور شعر کہنے کے متعلق شریعت کا بیان نہیں ہے، اصل بیان شریعت تو معرفت باری تعالیٰ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہو، تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرتا ہو کہ اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، دوسری بات یہ ہے کہ تو ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے راضی رہے، تیسری بات یہ ہے کہ جو چیز تیرے پاس ہے اس پر تیرا اعتماد مخلوق کے پاس جو کچھ ہے اس سے زیادہ ہو، شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے عبدالعزیز سے کہا ان تینوں باتوں کی تفسیر کرو تاکہ میں انھیں اچھی طرح سمجھ لوں، وہ کہنے لگے۔ جب تم اللہ تعالیٰ کی بایں طور پر عبادت کرو گے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے تو اس وقت تمھارے تمام اعمال نماز، روزہ، حج جہاد، خواہ فرضی عبادت ہو یا نفلی خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگی۔ پھر انہوں نے صورت کہف کی ذیل کی آیت کریمہ تلاوت کی۔

فمن کان یرجو لقاء ربه فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادة ربه احداً (کہف / ۱۱۰-) جو آدمی اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ عمل صالح کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

۱۱۳۸۱- محمد بن احمد بن عبداللہ، عباس بن بعد شاشی، ابوعقیل، اصابی، احمد بن عبداللہ بن زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ سات دروازے ہیں جن سے زھد وتقویٰ کے طریق پر چلا جا سکتا ہے خوشی اور سرور کے ساتھ بھوک پر صبر کرنا نہ کہ فتور کے ساتھ نیز بھوک پر رضا کے ساتھ صبر کرنا نہ کہ جزع وفزع کرکے، فرحت کے ساتھ کپڑے میسر نہ ہونے پر صبر کرنا نہ کہ حزن ملال کے ساتھ، عنداللہ فضیلت حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ روزہ رکھنا نہ کہ تاسف وتنگی سے گویا وہ شکم سیر عیش وعشرت میں دکھائی دیتا ہو، دلی خوشی کے ساتھ ذلت پر صبر کرنا نہ کہ بامر مجبوری، رضامندی سے تنگی پر صبر کرنا نہ کہ ناراضی سے، ہمیشہ کھانے پینے کی اشیاء کے متعلق حلال وحرام ہونے کے اعتبار سے فکرمند رہنا، اچھا برا جیسا کیسا ملے اپنے بدن کو ڈھانپ لے فرمایا جب یہ سات دروازے ہوں گے تو آدمی زاہدین کے رستے پر حسن وخوبی کے ساتھ چل پڑے گا۔

۱۱۳۸۲- محمد بن عبدالرحمٰن موسیٰ، سعید بن احمد بلخی، محمد بن عبید، محمد بن لیث، صادق لفاف، حاتم، اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ میں نے قرآن پر بیس سال مسلسل عمل کیا حتیٰ کہ میں نے دنیا کو آخرت سے ممتاز کر دیا اور میں دو چیزوں پر مطلع ہوا جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے۔

وما اوتیتم من شیء فمتاع الحیاة الدنیا وزینتها وما عندالله خیر وابقیٰ.

جو کچھ بھی تمہیں دیا گیا ہے یعنی دنیاوی زندگی اور اسکی رونقیں یہ محض حیات دنیوی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ (القصص ۶۰)

۱۱۳۸۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب زاہد، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا۔ اگر کوئی آدمی دنیا میں دو سال بھی مقیم رہے اور اس نے چار چیزوں کی معرفت نہ حاصل کی وہ جہنم کی آگ سے نجات نہیں پائے گا الا ماشاء اللہ۔ اول اللہ کی معرفت دوم اپنے نفس کی معرفت سوم اللہ تعالیٰ کا امر ونہی چہارم اللہ تعالیٰ کے دشمن کی معرفت اور اللہ تعالیٰ کے دشمن سے نفس کی معرفت [illegible] بات کی مطلقاً جازم یقین کرلے کہ اللہ کے سوا کوئی عطا کرنے والا نہیں، اللہ کے سوا کوئی مانع (روکنے والا) نہیں، اس کے سوا کوئی نقصان پہنچانے والا نہیں اور اس کے سوا قطع دینے والا کوئی

نہیں، معرفت نفس کی تفسیر یہ ہے کہ تو اچھی طرح یقین کرے کہ تو کسی کو نفع نہیں پہنچا سکتا اور نہ ہی ضرر اور نہ ہی تو کچھ کرنے کی طاقت رکھتا ہے، نیز نفس کی مخالفت یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف عاجزی کرنے والا ہو، اللہ کے امر و نہی عن المنکر کی معرفت کی تفسیر یہ ہے کہ تو یقین کرے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تیرے بارے میں نافذ ہو چکا ہے اور تیرا رزق اللہ کے ذمہ ہے تجھے رزق کا بھروسہ ہو در آں حالیکہ تو اپنے عمل کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کر دے۔ اخلاص کی علامت یہ ہے کہ تجھ میں دو خصلتیں طمع اور بے صبری نہ ہوں، رہی اللہ کے دشمن کی معرفت کی تفسیر سو وہ یہ ہے کہ تجھے علم ہو کہ تیرا ایک دشمن ہے اور اللہ تعالیٰ تیری کسی عبادت و ریاضت کو محاربہ کے بغیر قبول نہیں فرمائے گا، محاربہ یہ ہے کہ تو دشمن (شیطان نفس) کے ساتھ جنگ اور جہاد کرتا ہو۔

۱۱۳۹۴- ابو مسلم عبدالرحمن بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ ماحان، سعید بن عباس رازی صوفی، عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے، جس نے تین خصلتیں اپنائیں اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا فرمائیں گے، اول دل، زبان، کان اور تمام اعضاء بدن سے اللہ کی معرفت دوم یہ کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے اس پر بندے کو زیادہ اعتماد ہو بنسبت اس کے جو اس کے پاس ہے سوم جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے حصہ میں متعین کر دیا ہے اس پر بندہ راضی رہے اور وہ یقین رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھتا ہے۔ اپنے کسی عضو کو حرکت نہ دے بجز اللہ کے یہاں محبت قائم کرنے کے۔ یہی ہے معرفت حق، اللہ پر بھروسہ اور اعتماد ہونے کی تفسیر یہ ہے کہ تو طمع اور لالچ میں جستجو نہ کرے اور نہ ہی کسی قسم کی طمع کے متعلق کلام کرے۔ نیز تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے اپنی امیدیں وابستہ نہ رکھے، تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا دل میں خوف نہ رکھے اللہ کے سوا تو کسی سے ڈرے نہیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی معصیت سے اجتناب کے علاوہ کسی اور فعل یا عمل میں تو اپنے اعضاء کو متحرک نہ کرے۔

رضا کی تفسیر یہ ہے کہ بندہ میں چار چیزیں موجود ہوں اول یہ کہ فقر و فاقہ سے بے خوف ہو دوم یہ کہ مال و اسباب کی قلت کا خواہاں ہو سوم یہ کہ ضمان کا خوف ہو، ضمان کی تفسیر یہ ہے کہ بندے کو خوف نہ ہو کہ جب کوئی دنیوی امر اسے پیش آ جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو اپنی حجت خواہ کسی طرح بھی ہو پیش کرے گا۔

شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا توکل چار قسم پر ہے، توکل علی الحال، توکل علی النفس، توکل علی الناس، توکل علی اللہ، توکل علی الحال کی تفسیر یہ ہے کہ تم خیال رکھو کہ جب تک یہ مال میرے قبضے میں ہے اس وقت تک میں کسی کا محتاج نہیں ہوں گا۔
پس یہ ہے توکل علی الناس لہٰذا جو یہ یقین رکھتا ہو وہ جاہل ہے، اور توکل علی اللہ کی تفسیر یہ ہے کہ تو جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے پیدا کیا ہے اس نے تیرے رزق کا ضمان اپنے ذمہ لیا ہے اور اس نے تجھے رزق دینے کی کفالت اختیار کی ہے۔ وہ تجھے کسی کا محتاج نہیں بنائے گا تو اپنی زبان سے یوں کہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے پس یہی توکل علی اللہ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین (پس اللہ ہی پر بھروسہ رکھو اگر تم سچے مومن ہو)
(مائدہ ۲۳)

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون (آل عمران ۱۲۲) پس مومنین صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے" ان اللہ یحب المتوکلین " (آل عمران ۱۵۹) بے شک اللہ بھروسہ رکھنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

اور جو آدمی اللہ پر توکل نہیں رکھتا اس کی تفسیر یہ ہے کہ وہ ایمان سے خارج ہے اور جو اس پر ایمان نہیں رکھتا وہ جاہل ہے۔

۱۱۳۹۵- محمد بن عبدالرحمن، سعید بن احمد بلخی، محمد بن لیث، محمد بن جیہ، حامد، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق رحمہ اللہ فرماتے تھے جو کچھ تمہیں دیا جاتا ہے اور جو کچھ تم دوسروں کو دیتے ہو ان دونوں میں تمیز کرو اگر جو تمہیں دیا جاتا ہے وہ تمہیں زیادہ محبوب ہے

تو پھر تم دنیا سے محبت رکھتے ہو اور اگر جسے تم دیتے ہو وہ تمہیں زیادہ محبوب ہے پھر تم آخرت سے محبت رکھتے ہو۔

۱۱۳۸۶- محمد بن احمد بن محمد، عثمان بن محمد، عباس بن احمد، احمد شاشی، ابوعقیل رصافی، احمد بن عبداللہ، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے: تین خصلتیں زاہد کے سر کا تاج ہیں، اول یہ کہ زاہد خواہشات نفس کی طرف میلان تو رکھتا ہو لیکن خواہشات نفس کی بھینٹ نہ چڑھتا ہو۔ دوم یہ کہ زاہد سب چیزوں سے کٹ کر تنہ دل میں سوچے کہ وہ قبر میں کیسے داخل ہوگا اور پھر کیسے نکلے گا نیز وہ شدت پیاس، عریاں بدن، طول قیامت، حساب و کتاب، پل صراط، طول حساب، رسوائی اور بیابانی کو یاد کرتا ہو جب اسے ان چیزوں کی یاد دل دماغ میں ہوگی وہ دنیا کی یاد سے غافل رہے گا جب اس کی یہ کیفیت ہوگی وہ زاہدین سے محبت کرنے والا ہوگا اور جو زاہدین سے محبت کرے گا وہ ان کے ساتھ ہوگا۔

۱۱۳۸۷- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، محمد بن شقیق بن ابراہیم بلخی و حاتم اصم دونوں کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق رحمہ اللہ کی دو وصیتیں ہوتی تھیں چنانچہ عرب سے جب کوئی آدمی ان کے پاس آجاتا اسے عربی زبان میں وصیت کرتے اور فرماتے اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنی زبان اور اپنے ہونٹوں سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرو، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ پر تیرا اعتماد زیادہ ہو بہ نسبت اس کے جو کچھ تیرے پاس ہے، تیسری بات یہ کہ تو ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے راضی رہ۔

اور جب ان کے پاس کوئی عجمی آجاتا تو فرماتے: مجھ سے تین خصلتیں اچھی طرح یاد کر لو اول یہ کہ تو ہمہ وقت حق کی حفاظت کر اور حق صرف اجماع سے حق ہوتا ہے، پس جب لوگوں کا اجماع ہو جائے اور وہ کہیں یہ حق ہے اس حق پر عمل کیا جائے اور لوگوں سے ناامید رہنے میں ثواب ہے، اور باطل صرف اجماع سے باطل ٹھہرتا ہے، چنانچہ جب لوگوں کا اجماع ہو اور وہ کہیں یہ باطل ہے اس وقت محض اللہ سے ڈرتے ہوئے اس کو تو چھوڑ دے اور مخلوق سے ناامیدی ہو اور جب تو کسی چیز کے حق اور باطل ہونے میں مضطرب ہو اور تجھے علم نہ ہو کہ آیا یہ حق ہے یا باطل اس وقت تو توقف کر حتیٰ کہ تجھے اس چیز کے حق یا باطل ہونے کا یقین ہو جائے چونکہ شبہ کے ہوتے ہوئے تیرا کسی چیز میں دخول کرنا تجھ پر حرام ہے الا یہ کہ اس چیز کے متعلق تیرے پاس کوئی جواز یا علم ہو۔

۱۱۳۸۸- عبدالرحمن بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماهان، سعید بن عباس صوفی رازی، عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ بندے کے لئے ان کو قائم کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں جس نے ان تینوں پر عمل کیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے اور دنیا میں کشادگی اور رحمت میں زندگی بسر کرے گا، اگر کسی نے ان میں سے ایک کو بھی ترک کیا، پھر دوسری دو بھی اسکے لئے ترک کرنا ضروری ہیں، اگر ایک کو اپنائے اس کے لئے ضروری ہے کہ بقیہ دو کو بھی اپنائے، چونکہ وہ تینوں آپس میں ملتی جلتی ہیں، اگر چاہو یوں کہہ لو کہ تین ایک میں بند ہیں لیکن تین زیادہ واضح اور ظاہر ہیں، سو جس نے انھیں ترک کیا یا انھیں ضائع کیا وہ جہنم میں داخل ہوگا اور اگر ان میں سے ایک کو بھی کسی نے ترک کیا گویا اس نے دوسری کو بھی ترک کیا لہٰذا اپنے اندر دین کی سمجھ بوجھ پیدا کرو اور بصارت سے کام لو، جب تم بصارت سے کام لو گے تو تمہارے اندر بصیرت آجائے گی۔ اول یہ ہے کہ تو اپنے دل، زبان اور عمل سے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے سو جب تو اپنے دل سے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کوئی نفع اور نقصان دینے والا اس کے سوا کوئی نہیں، تیرے لئے اس چیز کی گویائی کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے اس سے تیرے درجات آسمانوں تک بلند ہو جائیں گے، تیرے لئے ضروری ہے کہ تو اپنا سارے کا سارا عمل اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کردے، تیرا عمل کسی آزاد آدمی سے ہٹ کر طمع حیاء اور خوف کی وجہ سے نہیں پہنچ سکتا، جب تو اللہ سے ڈرتا ہو اور اللہ کے علاوہ دوسروں سے امیدیں وابستہ کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ تمام اشیاء کا مالک ہے اور وہ انکا عطا کرنے والا ہے۔ پس سمجھ لو تم نے اللہ تعالیٰ کے غیر کو معبود بنالیا اور اس کی عظمت و بڑائی کا تم اقرار کرتے ہو، چونکہ تمہیں اس سے حیاء آتی ہے، تم اس سے ڈرتے ہو اور اس کے غیر سے امیدیں وابستہ

کیے ہوئے ہو، پس تمہارا یہ عقیدہ تمہارے دل سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی عظمت، جلالت اور رغبت کو ختم کر دے گا، سو جب تم نے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کیا کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس اللہ تعالیٰ پر تمہیں درھم و دینار، چچا و ماموں، باپ و ماں اور صفحہ ہستی پر جو کچھ ہے سے زیادہ اعتماد و بھروسہ ہو۔ اگر اس کے علاوہ کسی اور چیز کا تجھے یقین ہے تو تو نے اپنے ضمیر کو توڑ ڈالا اور اللہ تعالیٰ کی توحید و معرفت تجھ سے دوری اختیار کرتی ہوئی نظر آئے گی۔ یہ دو خصلتیں ہیں جنکے اختیار کے سوا تیرے لئے کوئی چارۂ کار نہیں ہے، سوم یہ کہ جب تم نے ان دو خصلتوں توحید، اخلاص اور توکل علی اللہ کو قائم کر دیا پس اب اللہ تعالیٰ سے راضی رہ اور کسی چیز کے بارے میں پریشان نہ ہوتا کہ تجھے غم و حزن کا سامنا نہ کرنا پڑے، وہ چیز خوف، بھوک، طمع، نرمی اور سختی ہو سکتی ہے ناراضی سے اپنے آپ کو بچاؤ چاہے تمھارا دل ہمہ وقت راضی رہے آنکھ جھپکنے کی بقدر بھی غافل نہ ہونے پائے، چونکہ اگر تم نے اپنے دل میں ناراضی داخل کر دی تو سستی برتنے والا ہوگا اور تیری توحید ٹوٹ جائے گی۔ تمھارے اوپر توحید اور اخلاص انتہائی لازمی ہیں ان کو خوب پہچان لو اور ان تینوں کو پورا کرو تم عزت پاؤ گے ان تینوں خصلتوں کو ضائع کرنے سے بچو ورنہ تمہیں دوزخ میں پھینک دیا جائے گا اور تم دنیا میں آنکھوں کی ٹھنڈک سے محروم رہو گے۔

۱۱۳۸۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن حسن، محمد بن ابو عمران، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم شقیق بلخی رحمہ اللہ کے ہمراہ ترکوں کے مقابل ایک ایسے دن میں صف آرا تھے جس میں کھوپڑیاں بکھری ہوئی نمایاں نظر آ رہی تھیں، تلواریں کاٹتی ہوئیں اور تیر ٹوٹتے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا (اس وقت ہم دو صفوں میں بٹے ہوئے تھے) اے حاتم! تم اپنے آپ کو کیسی کیفیت میں پا رہے ہو؟ کیا تم اپنے نفس کو اس طرح پا رہے ہو کہ جس طرح سہاگ رات میں تمہیں اپنی بیوی سے واسطہ پڑا تھا؟ میں نے جواب دیا بخدا! اس طرح نہیں شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! میں اپنے نفس کو اپنی بیوی سے سہاگ رات جیسے لطف میں لطف اندوز ہوتے ہوئے پا رہا ہوں، پھر دو صفوں کے درمیان سو گئے اور اپنی ڈھال کو تکیہ بنا کر سرہانے رکھ لیا حتی کہ میں ان کے خراٹوں کی آواز سننے لگا۔

حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے اس دن اپنے ساتھیوں میں سے ایک آدمی کو روتے ہوئے دیکھا، میں نے اس سے رونے کی وجہ پوچھی کہنے لگا میرے بھائی کو قتل کر دیا گیا، میں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا، تیرا بھائی اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ گیا ہے اور اسے اللہ کی رضامندی حاصل ہوگئی ہے، وہ مجھ سے کہنے لگا خاموش رہو اس پر افسوس کرنے کی وجہ سے رو رہا ہوں اور نہ ہی اس کے قتل ہونے کی وجہ سے لیکن میں رو رہا ہوں مجھے افسوس ہے کہ میں نے اسے دیکھا نہیں تلوار کے پڑتے ہوئے اس نے اللہ کے لئے کس طرح صبر کیا۔

حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں اس دن مجھے ایک ترکی نے پکڑ لیا اور مجھے ذبح کرنے کے لئے لٹایا اس دوران میرا دل ذرہ برابر بھی اس کے رویے کے بارے میں مشغول نہیں ہوا بلکہ میرا دل اللہ کے بارے میں مشغول رہا۔ میں اس انتظار میں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں آسمانوں میں کیا فیصلہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ وہ ترکی اپنے نیام میں چھری تلاش کر رہا تھا کہ اچانک ایک تیز رفتار تیر اس کے جسم میں آ کر پیوست ہو گیا جس سے ترکی ذبح ہو گیا اور مجھ سے دور جا گرا۔

۱۱۳۹۰- محمد بن عبدالرحمن بن موسیٰ، سعید بن احمد بلخی، احمد بلخی، محمد بن عبداللہ، محمد بن لیث، حامد لفاف، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ دیکھ لے اللہ تعالیٰ نے اس سے کیا وعدہ کر رکھا ہے اور لوگوں نے اس سے کیا وعدہ کر رکھا ہے؟ ان دونوں میں سے کس پر اس کے دل کو زیادہ اعتماد و بھروسہ ہے۔

۱۱۳۹۱- عبدالرحمن بن محمد بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ، سعید بن عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا ابلیس ہر دن ہر آدمی کے بارے میں سات مرتبہ خبریں حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ جب وہ کسی آدمی کے متعلق سنتا ہے کہ وہ اللہ کے حضور گناہوں سے توبہ تائب ہو گیا ہے اس کی زوردار چیخ نکل جاتی ہے جسے سن کر اس کے تمام چیلے مشرق تا مغرب اس کے پاس جمع ہو جاتے

ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے سردار! آپ کو کیا ہوا؟ ابلیس کہتا ہے فلاں بن فلاں نے گناہوں سے توبہ کر لی ہے، سو اس کے دل پر فساد کی تلوار چلانے کا کیا حیلہ ہو سکتا ہے؟ پھر ان سے کہتا ہے کیا اس کے قریبی رشتہ داروں، دوستوں اور پڑوسیوں میں سے تمہارے ساتھ کوئی موجود ہے؟ چیلے ایک دوسرے سے کہتے ہیں جی ہاں وہ ایک ہے جو شیاطین انس میں سے ہے، پھر ابلیس ایک چیلے سے کہتا ہے تم اس تائب کے قریبی رشتہ داروں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ تم نے کتنی سختی والا رستہ اختیار کیا ہے۔ شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا۔ ابلیس کے پانچ دروازے ہیں، چنانچہ اس تائب سے اس کے قریبی رشتہ دار کہتے ہیں تو نے سختی والا رستہ اختیار کیا ہے جس میں شدت ہی شدت ہے، پس اگر تائب نے ان کی بات قبول کر لی ہلاک ہو گیا ورنہ دوسرا آدمی ہلاکت تک پہنچ گیا، پھر اس کے قریبی رشتہ داروں میں سے ایک دوسرا اس سے کہتا ہے، یہ طریقہ جو تو نے اختیار کیا ہے یہ تمام نہیں ہونے پائے گا، اگر تائب نے اس کی بات قبول کر لی، ہلاک ہو جائے گا ورنہ دوسرا تو یقیناً ہلاکت میں پہنچا، پھر اس سے تیسرا آدمی کہتا ہے اگر تم اسی طرح رہے تو تمہارے ہاتھ میں جو لگام ہے، وہ بھی فنا ہو جائے گی پس اگر اس نے اسکی بات مان لی تو ہلاک ہو جائے گا ورنہ وہ تیسرا آدمی ہلاکت کے گڑھے میں گر جائے گا۔ پھر اس کے پاس چوتھا آدمی آ کر کہتا ہے عمل ترک کر دے تیری رات اور دن راحت و آرام میں گزریں گے پھر پانچواں اس سے کہتا ہے، اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے تو نے توبہ کی اور آخرت کے عمل کو ترجیح دی۔ تیرا جیسا کون ہے حق تیرے ہاتھ میں ہے لیکن تو نے شدت والا راستہ اختیار کیا ہے تائب اس پر رد کرتے ہوئے کہتا ہے میں تو اس سے پہلے سختی و درشتی میں تھا آج تو میں راحت و آرام میں ہوں، بایں طور میں چاہوں کہ میں اللہ کو بھی راضی کر دوں اور لوگوں کو بھی سو جب میں اپنے رب کو راضی کروں گا لوگوں کو ناراض کرنا پڑے گا اور جب لوگوں کو راضی کروں گا اپنے رب کو ناراض کرنا پڑے گا، سو میں نے آج اپنے رب کی رضا کو ترجیح دی ہے چونکہ میرا رب یکتا اور غالب ہے میں آج لوگوں کو علی الاعلان چھوڑتا ہوں اور میں آج اپنے آپ کو آزاد ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، میرا معاملہ میرے اوپر بہت ہلکا ہے بایں طور کہ میں اپنے رب وحدہ لاشریک کی عبادت کرتا ہوں سو جب ابلیس کا کوئی چیلہ کہے: تم توبہ کا اہتمام نہیں کر سکتے ہو کہو اتمام تو اللہ عزوجل کے ذمہ ہے، میری ذمہ داری صرف اتنی ہے کہ میں عمل میں داخل ہو جاؤں۔ اسکو پایۂ تکمیل تک پہنچانا اللہ عزوجل کی ذمہ داری ہے، اور جب شیطان کا کوئی چیلہ تم سے کہے کہ اگر تم اس کیفیت توبہ پر قائم رہے تو تمہارے ہاتھ میں جو لگام ہے وہ بھی فنا ہو جائے گی اس سے کہو: تو مجھے کیوں ڈرا دھمکا رہا ہے حالانکہ میں یقین کر چکا ہوں کہ میرے قول میں کسی چیز کا اختیار نہیں چونکہ میں کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا ہوں، اگر میرے مقدر میں کوئی چیز ہو چکی ہے پھر میں سات زمینوں میں داخل ہو جاؤں وہ بھی میرے ساتھ داخل ہو جائے گی، سو تب ہی میں نے اپنے نفس کو فارغ کیا ہے اور میں اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہو گیا ہوں، پھر تو مجھے کیونکر ڈرا رہا ہے؟ پھر جب تم سے کوئی شیطانی چیلہ کہے کہ تو عمل نہیں کر رہا عمل سے رہ گیا ہے، فوراً کہو! میں عمل شدید میں ہوں اور یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ میرے دل میں میرا ایک دشمن ہے۔ میرا رب مجھ سے اس وقت تک راضی نہیں رہ سکتا جب تک میں اس دشمن کو تو ڑ نہ ڈالوں جو میرے دل میں موجود ہے سو اس نفس سے سخت عمل اور کون سا ہو سکتا ہے؟ جب تم اسے یہ جواب دے کر اسے لاجواب کر دو گے اور تم عزم مصمم سے اللہ کی اطاعت والے رستے پر گامزن ہو جاؤ گے۔ شیطانی چیلے تمہارے اوپر ایک دوسرے رستے سے حملہ آور ہوں گے اور وہ تمہارے نفس کو عجب میں گرفتار کرنے کا ہے، وہ تم سے کہے گا۔ اللہ تمہیں اچھا بدلہ دے تمہارے جیسا کوئی نہیں اللہ تمہیں برکت بخشے؟ اس سے وہ تمہارے دل میں عجب ڈالنا چاہے گا، تم اس سے کہو، جب تمہارے لئے یہ بات واضح ہو گئی کہ حق یہی ہے اور حق و صواب اسی عمل میں ہے پھر تمہیں تا موت اس عمل کو ترجیح دینے سے کس نے روکا؟ شیطانی چیلوں کو یہ جواب دے دو گے وہ لاجواب ہو کر تیرے قریب سے متفرق ہو جائیں گے۔ انھیں تمہارے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آئے گی، چنانچہ تمام شیطانی چیلے بے بس ہو کر ابلیس کے پاس جمع ہو جاتے ہیں اور اسے حقیقت حال سے آگاہ کرتے ہیں پھر ابلیس ان سے کہتا ہے اس تائب آدمی نے ہدایت و طریقت کو پا لیا ہے اس کو بہکانا

تمہارے بس کا روگ نہیں، لیکن پھر بھی اتنے پر ابلیس راضی نہیں ہوگا حتی کہ وہ لوگوں کو اللہ کی عبادت کی دعوت دے گا اور پھر ان سے کہے گا کہ لوگوں کو اس کے پاس آنے سے باز رکھو اور لوگوں سے کہو کہ وہ تائب کسی چیز کو حسن وخوبی سے نہیں جانتا لہٰذا اس کے پاس آؤ جاؤ نہیں۔

۱۱۳۹۲-عبدالرحمن بن محمد ابن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماهان، سعید بن عباس رازی صوفی، عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: بندے کے عمل کی درستی چھ چیزوں سے پایۂ تکمیل کو پہنچتی ہے۔ دائمی تضرع و عاجزی اور اللہ تعالیٰ کی وعید کا خوف، دوم مسلمانوں کے ساتھ اچھا گمان رکھنا سوم لوگوں کے عیوب سے قطع نظر ہو کر اپنے عیوب کی تلاش میں رہنا، چہارم اپنے مسلمان بھائی کے عیب کو لوگوں سے چھپائے اور اس کے عیب کو لوگوں میں نہ پھیلاتا پھرے چونکہ امید ہے کہ وہ معصیت سے رک جائے اور مفاسد کی اصلاح کرے، پنجم اپنے مسلمان بھائی کے کسی حقیر عمل پر مطلع ہو جائے تو اسے عظیم سمجھے ممکن ہے کہ وہ خود اسے بڑھالے، ششم اسکا ساتھی اس کے پاس درستی واصلاح کو پا رہا ہو۔

۱۱۳۹۳-محمد بن حسین بن موسیٰ، سعید بن احمد بلخی، احمد بلخی، محمد بن عبید، محمد بن لیث، حامد لفاف، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے جس نے اللہ کی قدرت کی معرفت حاصل نہ کی اس نے اللہ کو نہیں پہچانا، اس نے پوچھا اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کی قدرت کے اعتبار سے کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ فرمایا: بندے کو معرفت ہو کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے، لہٰذا بندے کے پاس کوئی چیز ہو جسے وہ ترجیح دیتا ہو وہ دوسروں کو دیدے، جب اس کے پاس کچھ نہ ہو تب بھی وہ دوسروں کو عطا کرنے والا ہو، فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہیے وہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کیا وعدہ کر رکھا ہے اور لوگوں نے اس سے کیا وعدہ کر رکھا ہے اور ان دونوں میں سے کس پر اس کا اعتماد وبھروسہ پختہ ہے۔

۱۱۳۹۴-محمد بن احمد، عثمان بن محمد عثمانی، ابوطیب عباس بن احمد شاشی، ابوعقیل اصافی، احمد بن عبداللہ زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوعلی شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے: زھد کے دس ابواب ہیں آدمی جب انہیں بجالاتا ہے تب زاہد کہلاتا ہے اور اگر ان دس ابواب کی مخالفت کرتا ہو تو وہ متزھد ہے زاہد نہیں، متزھد وہ ہے جو زاہدین کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو اپنے دیکھنے، سننے، خشوع، قول فعل، مدخل ومخرج، کھانے پینے، پہننے، سواری اور طمع کرنے میں اور حب دنیا اس کی ظاہری حالت کے خلاف اس کے قلب ودماغ میں رچی بسی ہو، تم اس کی رضامندی کو دنیا میں رغبت رکھنے والوں کی رضامندی کی طرح دیکھو، نیز متزھد کا حسد، اسکا مقصود، اسکی لمبی لمبی امیدیں، اسکا فخر وتکبر، سوء خلق، فضولیات میں اسکی گہری دلچسپی اس کے متزہد ہونے پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ وہ زاہد کے سے خشوع وخضوع سے کوسوں دور ہوتا ہے۔ پس یہ صفات اختیار کرنے سے بچو، اور جب تم کسی کو آنے والی دس صفات کے ساتھ متصف دیکھو امید کرلو کہ وہ کسی زاہد کے طریق پر ہے، جب اسے نیکی خوش کرتی ہو اور برائی بے چین ہو تو نیکی کا کام اس نے کیا نہیں اس پر مدح سرائی اسے ناپسند ومکروہ لگتی ہو، رہی یہ بات کہ جب اس نے کبھی نہیں وہ اسے خنزیر کے گوشت کی طرح حرام سمجھتا ہو، جب وہ ان خصلتوں کو پہچان لے اپنے دن ورات اس کی مشغولیت میں صرف کرے، اس کی امیدیں کم ہوں قیامت کی پیشی کے بارے میں غمگین ہو، پس جب وہ اپنے آپ کو غیر مقصود میں مشغول کرے گا اس کا غم دن بدن بڑھتا جائے گا، وہ سمجھ جائے گا کہ وہ فتنے میں پڑ گیا۔ یہ، اس وقت جس نے اسکو اللہ کی اطاعت نے پھیر دیا ہے اسے ترک کردے، اس سے اہل معرفت ایمان کی حلاوت پاتے ہیں، ان خصلتوں کو اپنا کر شیطان کی جماعت سے احتراز برتا ہے۔ حتی کہ اہل معرفت کے نزدیک اللہ کا ذکر شہد سے زیادہ میٹھا ہوتا ہے، برف سے زیادہ ٹھنڈا، گرمیوں کے دنوں میں پیاسوں کو صاف خوشگوار ٹھنڈے پانی کی شفاء پینے سے زیادہ شفایاب، نیز زاھدین کے پاس انہیں الفنا میٹھا زیادہ محبوب ہو بہ نسبت ان اقرباء کے جو انہیں دراھم ودنانیر سے نوازتے ہوں یہ سب ان کے دلوں میں ہو نہ کہ ان کی زبانوں کی حد تک ہو یہ کہ وہ اپنے

گناہوں پر روتا دھوتا ہو، جو عمل وہ کرتا ہو اس کے متعلق اسے شدید خوف ہو کہ شاید وہ قبول نہ ہو، لوگوں کے سامنے مسکراتا ہو ہشاش بشاش رہے یوں لگے گویا کہ وہ رغبت میں ہے ہراساں نہیں، یہ کہ مسلمانوں کے کسی ادنی فرد سے بھی اپنے آپ کو افضل و برتر نہ سمجھے جس میں بھی زہد کے یہ دس ابواب ہوں گے وہ زاہدین کی طریقت پر ہوگا پس میں امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ وہ زاہدین کے رستہ پر چل پڑے گا۔

سات خصلتیں مذکورہ بالا خصلتوں کے بعد اور ہیں وہ یہ کہ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اللہ تعالی کے لئے تواضع ہو جس میں سرمو برابر بھی تصنع اور بناوٹ نہ ہو، دلی رضامندی سے حق کے لئے خضوع ہو تہ کہ اضطرار و بے چینی سے، جسے معاشرت سے واسطہ پڑا ہو اس کے ساتھ حسن معاشرت سے پیش آنا بایں طور کہ یہ حسن معاشرت کسی لالچ و طمع کی خاطر نہ ہو، اہل دنیا سے اس طرح بھاگنا جس طرح جنگلی گدھا شیر سے بھاگتا ہے، ہر اس چیز سے عافیت طلب کرنا جس کے عقاب کا خوف ہو اور اس کے ثواب کی امید نہ ہو، گناہوں پر رونے والوں کے ساتھ مجالست کرنا، اپنے نفس اور لوگوں کے نفوس کے لئے رحمت طلب کرنا، اہل جہاں کو ظاہری مخاطب کرنا نہ کہ قلب مضمم سے اور موت، احوال قیامت اور شدائد کے بعد کچھ ہونے والا ہے اس سے بے خوف ہو، جب بندہ یہ سارے امور کرے گا وہ زاہدین کے طریق پر چل پڑے گا اور عبادت کی فضیلت پالے گا۔

۱۱۳۹۵-عبدالرحمن بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماہان، سعید بن عباس، عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے: مومن بھی دو خصلتوں میں مشغول رہتا ہے اور منافق بھی دو خصلتوں میں مشغول رہتا ہے۔ مومن عبرت اور غور و فکر میں مشغول ہوتا ہے اور منافق حرص اور لمبی لمبی امیدیں باندھنے میں مشغول ہوتا ہے۔

ایک موقع پر شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کے دل پر چار پردے پڑے ہوتے ہیں جب مالدار ہو جائے خوش نہیں ہوتا اور جب اسے فقر و فاقہ پیش آتا ہے، غمزدہ نہیں ہوتا، ان دونوں معاملوں میں برابر سرابر رہتا ہے۔ پس وہ دونوں پردوں کو توڑ چکا، اب اس کے دل میں خیر و حکمت قرار نہیں پکڑتی حتی کہ اس میں یہ دو خصلتیں موجود ہوں، وہ یہ کہ بندہ فضول چیز اور فضول کلام چھوڑ نہ دے، جب وہ ایسا کرے گا اسکے دل میں حکمت داخل ہو جائے گی اور اس کی زبان سے حکمت کی گویائی ہوگی۔

حاتم اصم کہتے ہیں میں نے شقیق بلخی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ چار چیزوں نے بندوں پر امر آخرت کو چھپا دیا ہے۔ چنانچہ فقر و فاقہ کے خوف نے جہنم کے خوف کو ڈھانپ رکھا ہے، جو بات لوگ مجھ سے کہیں اس نے اللہ کے فرمان کو ڈھانپ رکھا ہے، دنیوی زندگی کی محبت نے آخرت کی محبت کو ڈھانپ رکھا ہے، دنیوی زندگی کی نعمتوں کی محبت، اسکے دھوکے، اس کی شھوات اور اس کی ظاھری حسن وخوبی نے آخرت کی نعمتوں کو ڈھانپ رکھا ہے۔

۱۱۳۹۶-ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو جائے گا اس وقت ذیل کی چار چیزوں سے زیادہ عجیب و غریب کوئی چیز نہیں ہوگی، حفاظت کے لئے شادی کرنا، گزارے کے لئے گھر، سنت کے مطابق ضیافت اور بدون طمع وریا کے جہاد، غلبہ کے لئے شادی کرنے کی تفسیر یہ ہے کہ آدمی کو حرام میں پڑنے کا خوف ہو وہ شادی کرے، گزارے کے لئے گھر ہونے کی تفسیر یہ ہے کہ تم صرف اتنا گھر بناؤ جو تمہیں صرف گرمی وسردی سے بچائے، تم گھر میں میخ نہ ٹھونکو حتی کہ تمہیں میخ ٹھونکنے سے پہلے مہلت دیدی جائے حتی کہ اللہ تعالی کی رضا ہو جائے، اسی طرح ہر وہ چیز جس پر اللہ تعالی راضی ہو اس پر پیش کرو ورنہ اس سے ڈرتا رہ، سنت کے مطابق ضیافت کرنے کی تفسیر یہ ہے کہ اپنے گھر میں اس آدمی کو داخل نہ کرو جو حلال سے شرماتا ہو بایں طور کہ تیرے گھر میں روٹی کے ٹکڑے ہوں تو اس آدمی کے آگے روٹی کے ٹکڑے بڑھانے سے شرماتا ہو، آثار میں منقول ہے کہ جو آدمی حلال سے نہ شرماتا ہو اس کے اخراجات کی مشقت ہلکی پھلکی ہوتی ہے اور اس کی تکبر کی کمی

ہوتی ہے اور جو حلال سے شرماتا ہو وہ متکبر ہے۔

۱۱۳۹۷-محمد بن حسین بن موسی، سعید بن احمد بلخی، احمد بلخی، محمد بن عبد، محمد بن لیث، حامد، حاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے، جو نعمت سے نکل کر قلت میں پہنچ گیا اور قلت اس کے نزدیک باعث عظمت نہیں اسے دو طرح کے غم لاحق ہوں گے۔ ایک غم دنیا میں اور دوسرا غم آخرت میں اور جو نعمت سے نکل کر قلت میں پڑ گیا درآں حالیکہ قلت اس کے نزدیک عظمت والی شے ہے اسے دو طرح کی فرحتیں حاصل ہوں گی ایک فرحت دنیا میں اور دوسری فرحت آخرت میں۔

۱۱۳۹۸-محمد بن احمد بن محمد، عباس بن احمد شاشی، ابوعقیل رصافی، احمد بن عبداللہ زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے اپنے جلساء سے فرمایا مجھے بتلاؤ اگر تم آج مر جاؤ کیا اللہ تعالیٰ تم سے آنے والے کل کی نماز کا مطالبہ کرے گا؟ کہنے لگے نہیں فرمایا: جس طرح اللہ تعالیٰ تم سے آئندہ کل کی نماز کا مطالبہ نہیں کرے گا پس تم بھی آئندہ کل کا رزق اللہ تعالیٰ سے طلب نہ کرو کیا بعید ہے کہ تم آئندہ کل تک پہنچو ہی نہیں حاتم کہتے ہیں میں نے شقیق رحمہ اللہ کو فرماتے سنا علم کے ساتھ عمل میں داخل ہونا، صبر کے ساتھ عمل میں ثابت قدم رہنا اور اخلاص کے ساتھ تسلیم و رضا امور عظیمہ ہیں سو جو علم میں عمل کے ساتھ داخل نہ ہو وہ جاہل ہے۔

۱۱۳۹۹-عبدالرحمن بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماہان، سعید بن عباس عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے، ہر چیز کا ایک حسن ہوتا ہے اور اطاعت کا حسن چار چیزوں میں ہے، جب بندہ اپنے آپ کو اللہ کی اطاعت میں مصروف دیکھے اپنے آپ سے کہے، یہ اللہ کا فضل و کرم ہے اور اس نے مجھے اطاعت عطا کر کے میرے اوپر احسان عظیم کیا ہے جب بندے کو اس چیز کا علم ہو جائے گا وہ عجب میں نہیں پڑے گا اور اس کا عمل ثواب کے ساتھ معلق ہو جائے گا، جب اس کا دل ثواب کے ساتھ معلق ہو جائے گا اس سے ریاکاری کا توڑ ہو جائے گا چونکہ وہ عمل اس لئے کرتا ہے تاکہ اسے ثواب ملے، پھر جب اس کے دل میں شیطان وسوسے پیدا کرے گا بندہ فوراً کہے گا، میں عمل ثواب کے لئے کر رہا ہوں جس کا من جانب اللہ مجھے انتظار ہے ایسا کرنے سے وہ شیطان پر غلبہ پالیگا اور جب وہ ثواب کے ارادے سے عمل کرے گا لوگوں سے طمع، مدح سرائی اور ثنا ٹوٹ جائے گی، طمع کی تفسیر یہ ہے اپنے رب کو بھول جانا جب اللہ کو بندہ بھول جاتا ہے اپنی تمام تر امیدیں لوگوں سے وابستہ کر لیتا ہے وہ اس وقت سمجھدار ہے مگر وہ ایسا آدمی ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ اشیاء حاصل کرنا چاہتا ہے، شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: غور کرلو جب تم صبح کرو تمہارا مقصد مخلوق کی رضا اور ناراضی نہ ہو، تیرا خوف ان گناہوں کے نہ ہو جو تو نے پہلے کر دیے ہیں، حتی کہ تجھے ان میں زیادتی کی جرأت نہ ہو، تیری تیاری صرف موت کے لئے ہو، جب تیری تیاری موت کے لئے ہوگی اس وقت اگر تیرے سامنے دنیا کی رونقیں لاکر ڈال دی جائیں تو ان میں رغبت نہیں کرے گا۔

۱۱۴۰۰-ابوبکر احمد بن محمد وراق، عباس بن احمد شاشی، ابوعقیل رصافی، احمد بن عبداللہ زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس میں اللہ کا خوف زیادہ ہوگا وہ اللہ کے نزدیک قریب تر زاہدین میں سے ہے، اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہوگا۔ اس کا عمل سب سے اچھا ہوگا اللہ کے پاس موجود چیز میں زیادہ رغبت کرنے والا افضل ترین زاہد ہے، زاہدین میں زیادہ اکرام والا وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ متقی و پرہیز گار ہو، زاہدین میں افضل وہ ہے جو ان میں اپنے نفس کے اعتبار سے زیادہ سخی ہو اور دل کے اعتبار سے زیادہ سلامتی والا ہو، جس زاہد کا یقین سب سے زیادہ ہوگا وہ کامل ترین زاہد ہے۔

احمد بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے شقیق رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: زاہد میں قال و قیل ور ما کان و ما یکون کی بجائے اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات پر بھروسہ کرتا ہے۔

لای یوم اجلت لیوم الفصل وما ادراک مایوم الفصل، ویل یومئذ للمکذبین (مرسلات / ۱۲، ۱۵)

کس دن کے لئے ان سب کو موخر کیا گیا ہے، فیصلے کے دن کے لئے اور تجھے کیا معلوم فیصلے کا دن کیا ہے، اس دن جھٹلانے

والوں کے لئے خرابی ہے۔
جس دن کہا جاوے گا اقرا کتابک کفیٰ بنفسک الیوم علیک حسیبا (اسراء۔۱۴) اپنے نامہ اعمال کو پڑھ یہ کافی ہے تیرے لئے آج کے دن حساب و کتاب کرنے والی۔
ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے ذیل کے ارشاد کے متعلق فرمایا:
"کفیٰ بنفسک الیوم علیک حسیبا" ہر آدمی کا ایک قلادہ (پہناوا) ہوتا ہے جس پر اس کا حساب و کتاب لکھا ہوتا ہے جب وہ مر جاتا ہے قلادہ لپیٹ کر اس کے گلے میں ڈال دیا جاتا ہے پھر جب اسے دوبارہ زندہ کیا جاتا ہے وہ قلادہ کھول کر اس کے سامنے رکھ دیا جاتا ہے، اور اس وقت کہا جاتا ہے "اقرا کتابک کفی بنفسک الیوم " اے ابن آدم شفیق تیرے رب نے تیرے ساتھ فی الواقع عدل کیا ہے چونکہ اس نے تیرے اپنے نفس کا تجھے حساب لینے والا مقرر کیا ہے، اے ابن آدم! اس کے متعلق عقلمندی سے کام لے اگر گمراہ ہو۔ گیا تو نجات نہیں پائے گا۔
شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اس قلادے کی حقیقت پہچان لی وہ ان شاء اللہ کامیاب ہوا۔ شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا سے کنارہ کشی کرنے والا اور دنیا میں رغبت کرنے والا دونوں ان دو آدمیوں کی طرح ہیں کہ ایک مشرق جانا چاہتا ہو اور دوسرا مغرب، کیا وہ دونوں ایک نقطہ پر جمع ہو سکتے ہیں؟ حالانکہ دونوں کی منزل مخالف سمت میں ہے اور ان دونوں کا مقصد و خواہش الگ الگ ہے، دنیا میں رغبت کرنے والے کی دعائیں ہوتی ہے، اے اللہ! مجھے مال کثیر عطا فرما مجھے اولاد اور خیر کثیر سے نواز، میرے دشمنوں کے خلاف میری مدد فرما، ان کی شرور، حسد و بغض اور ان کے فتنہ و آفت کو مجھ سے دور کر دے، جبکہ زاہد کی دعائیں ہوتی ہے" اے اللہ! مجھے خوف کرنے والوں کا علم، عاملین کا خوف، متوکلین کا یقین، یقین کرنے والوں کا توکل، صابرین کا شکر، شاکرین کا صبر، مغلوب الحال لوگوں کی فروتنی و عاجزی، عاجزی کرنے والوں کی انابت اور صادقین کا زہد عطا فرمایا اور مجھے زندہ شھداء کے ساتھ لاحق کر دے آمین یا رب العالمین۔
یہ ہے زاہد کی دعا کیا دنیا میں رغبت کرنے والے کی دعا کے کسی حصہ کو بھی شامل ہے؟ بخدا! نہیں، یہ رستہ الگ وہ رستہ الگ دونوں میں بعد المشرقین ہے۔
۱۴۰۱۱۔ عبدالرحمن بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ، سعید بن عباس، عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ مومن کی مثال اس مالی کی سی ہے جو اپنے باغ میں درخت کاشت کرتا ہے اور اسے ہر وقت کانٹوں کا خوف دامن گیر رہتا ہے، منافق کی مثال اس آدمی کی سی ہے جو کانٹے کاشت کرے اور پھر پھلوں اور کھجوروں کی امیدیں لگائے بیٹھا ہو، افسوس صد افسوس، جو اچھائی کرتا ہے اسے بدلہ بھی اللہ تعالیٰ اچھائی کی صورت میں عطا فرماتا ہے۔ ابرار بر فجار کی جگہ پر نہیں اتارے جائیں گے۔
شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی سارے کا سارا علم لکھ لے وہ اپنے علم سے نفع نہیں اٹھائے گا جب تک اس میں دو خصلتیں نہ ہوں، اس کا فعل فکر مندی اور عبرت حاصل کرنا ہو، اس کا قلب فکرمندی کے لئے فارغ ہو اور اس کی آنکھیں عبرت حاصل کرنے کے لئے فارغ ہوں، چنانچہ جب بھی کوئی دنیاوی چیز دیکھے وہ اس کے لئے عبرت ہو، مومن بھی دو خصلتوں میں مشغول رہتا ہے اور منافق بھی دو خصلتوں میں مشغول رہتا ہے، چنانچہ مومن فکرمندی اور عبرت حاصل کرنے میں مشغول رہتا ہے اور منافق حرص و دنیا داری کی امیدوں میں۔
ایک موقع پر شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا چار چیزوں کا تعلق استقامت سے ہے، کسی شدت کے پیش آنے کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ کے امر کو نہ چھوڑے، دنیاوی چیز کے پیش آنے پر بھی اللہ کے امر کو نہ چھوڑے، کسی کی ناجائز خواہش پر عمل نہ کرے اور نہ اپنی

خواہش نفس پر عمل کرے۔ اسے چاہیے کہ کتاب وسنت پر عمل کرتا رہے۔

ایک دوسرے موقع پر شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس بندے نے اپنے دل ودماغ کو اللہ سے اور اس کی کاریگری اور اس پر کئے ہوئے احسان میں فکر مندی سے غافل رکھا، پھر مر گیا تو وہ نافرمان ہو کر مرا، چونکہ بندے کے لئے ضروری ہے کہ اسکا دل ہمیشہ اللہ تعالی کے ساتھ لگا ہو اور یوں کہتا ہو، اے میرے رب مجھے ایمان کی دولت سے مالا مال کر دے۔ مجھے آزمائشوں سے عافیت عطا فرما، میرے عیوب کا پردہ فرما، مجھے عافیت عطا فرما اور اپنی نعمتوں کی مجھ پر موسلا دھار بارش برسا دے، پس بندہ ہمیشہ اللہ کی اس پر کی ہوئی نعمتوں کے بارے میں متفکر رہے، پس اللہ تعالی کے احسان کے متعلق فکر مندی شکر ہے اور اس سے غفلت سہو اور ناشکری ہے۔

شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا ہرگز ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو مال حرص سے جمع کرتے ہیں، پھر اس کے متعلق شک کے ساتھ گمان رکھتے ہیں اور اسے ریاکاری میں خرچ کرتے ہیں۔ پس ایسوں کی قیامت کے دن حساب وکتاب میں دارو گیری کی جائے گی اور اگر اللہ تعالی نے اسے معاف نہ کیا عقاب وعذاب بھی اسے دے گا۔

۱۱۴۰۲- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن سعید بلخی، سعید بلخی، محمد بن عبید، محمد بن لیث، حامد، حاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو آدمی غلو کے گرد گھومتا ہے وہ جہنم کی آگ کے گرد گھومتا ہے اور جو شبہات کے گرد گھومتا ہے وہ جنت میں درجات کے گرد گھومتا ہے تاکہ انہیں کھائے اور دنیا میں کم کر دے۔

شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے کوئی چیز بجز مہمان کے محبوب نہیں چونکہ اسکا رزق اور اس کے اخراجات اللہ تعالی کے ذمہ ہیں اور اس کا اجر بھی اللہ تعالی کے ذمہ ہے۔ فرمایا اغنیاء سے دور رہو کیونکہ تم اپنے دل کو ان کے ساتھ معلق کرلو گے اور تم ان میں طمع کرو گے گویا فی الواقع تم نے انہیں اپنا رب بنالیا اور تم اللہ تعالی سے الگ تھلگ ہو گئے۔

مسانید شقیق بلخی رحمہ اللہ

(شقیق بلخی رحمہ اللہ نے محدثین کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی ہیں۔ تاہم ان کی سند سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۱۱۴۰۳- ابوقاسم زید بن علی بن ابو بلال، علی بن محمرویہ، یوسف بن حمران، ابوسعید بلخی، شقیق بن ابراہیم زاہد، عباد بن کثیر، ابوزبیر جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہرایرے غیرے کے پاس مت بیٹھو بجز اس عالم کے جو تمہیں پانچ چیزوں سے پانچ چیزوں کی طرف بلاتا ہو، شک سے یقین کی طرف، عداوت سے خیر خواہی کی طرف، تکبر سے تواضع کی طرف، ریاکاری سے اخلاص کی طرف اور رغبت سے رھبت کی طرف۔[1]

ابوسعید کا نام محمد بن عمرو بن حجر ہے یہ حدیث احمد بن عبداللہ سے بھی شقیق نے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۱۴۰۴- ابوسعید عبدالرحمن بن محمد بن محمد ادریس، احمد بن نصر اعمش بخاری، سعید بن محمود، عبداللہ بن محمد انصاری، احمد بن عبداللہ، شقیق بن ابراہیم زاہد، عباد بن کثیر کے سلسلہ سند سے حدیث مذکور بالا بمثلہ مروی ہے۔

یہی حدیث مکی بن خالد بلخی نے شقیق رحمہ اللہ سے روایت کی ہے اور انھوں نے احمد بن عبداللہ اور ابوسعید دونوں کی مخالفت کی ہے۔

۱۱۴۰۵- عبدالرحمن بن محمد بن محمد، محمد بن فضل قاضی سمرقند، محمد بن زکریا فارسی، محمد بن خالد، شقیق، عباد، ابان، انسؓ کے سلسلہ سند سے نبی

---

[1] تاریخ بغداد ۳/ ۴۱۲، والفوائد المجموعۃ ۷۴۸، وتنزیہ الشریعۃ ۱/ ۲۵۹، واتحاف السادۃ المتقین ۱/ ۳۱۷، واللآلی المصنوعۃ ۱/ ۱۰۰، والموضوعات ۱/ ۲۵۷

ﷺ کی حدیث مثل مذکور بالا کے مروی ہے۔

یہ حدیث فی الواقع کلام ہے جس کی عموماً شقیق بلخی رحمہ اللہ اپنے مریدین اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے، راویوں کو حدیث ہونے کا وہم ہوگیا اور اسے مرفوعاً و مسنداً روایت کرنے لگے۔

۱۱۴۰۶- ابوعلی حسین بن محمد زبیری، محمد بن محمد بن علی طوسی، ابونصر احمد بن احید بلخی، ابوصالح مسلم بن عبدالرحمن مستملی، عمر بن حارون، ابو علی شقیق بن ابراہیم زاہد، عباد بن کثیر، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہرگز تم میں سے کوئی بھی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے پھر وہ اس سے وضو کریگا۔[1]

۱۱۴۰۷- سعید بن محمد بن احمد بن ابراہیم ابومحمد، خلف بن مفضل بلخی، محمد بن حمدان (بلخ میں یہ حدیث سنائی) ابوبکر محمد بن ابان مستملی وکیع، شقیق بن ابراہیم بن زاہد، (ان کی کنیت ابوعلی ہے) اسرائیل بن یونس، ثوریہ بن ابوفاختہ نے اپنی والدہ سے حدیث روایت کی ہے کہ ولید بن عتبہ نے نماز میں تکبیروں میں کمی کر دی عبداللہ بن مسعودؓ فرمانے لگے۔ لوگوں نے تکبیروں میں کمی کی اللہ ان میں کمی لائے جبکہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ جب بھی رکوع کرتے تکبیر کہتے۔ جب بھی سجدہ کرتے تکبیر کہتے اور جب بھی اوپر اٹھتے تکبیر کہتے تھے۔

۱۱۴۰۸- سعید بن محمد، خلف بن فضل، محمد بن حمدان، محمد بن ابان، شقیق، اسرائیل، ثوریہ، عبداللہ بن زبیرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے تھے۔

۱۱۴۰۹- محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی، منصور بن احمد بن حمید معدل، حسین داؤد، شقیق بن ابراہیم، ابوہاشم ایلی، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن آدم! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے روبرو برابر کھڑا رہے گا تاوقتیکہ تجھ سے چار چیزوں کے متعلق سوال نہ کیا جائے۔ تیری عمر کے متعلق کہ کس مصروفیت میں تو نے اپنی عمر فنا کی ۔ تیرے جسم کے متعلق کہ تو نے اپنا جسم کس کام میں بوسیدہ کیا۔ تیرے مال کے متعلق کہ تو نے مال کہاں سے کمایا اور اور پھر اسے کہاں خرچ کیا۔[2] (چوتھی چیز کا ذکر غالباً راوی سے رہ گیا ہے)۔

(۲۹۶) حاتم اصم رحمہ اللہ

(اولیاء کرام میں سے ایک ہمیشہ رہنے والی آخرت کو ترجیح دینے والے، لازمی اور ضروری امر کو اپنی گرفت میں لینے والے ابو عبدالرحمن حاتم اصم رحمہ اللہ بھی ہیں ساری زندگی توکل کیا، سکون پایا یقین کیا ثابت قدمی دکھلائی۔

بعض صوفیاء کا قول ہے کہ شکوک سے دوری اور سلوک میں کمال درجے کی احتیاط تصوف ہے۔

۱۱۴۱۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن حسین، حلبی، محمد بن ابوعمران، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ شقیق بلخی رحمہ اللہ کے مریدین میں سے تھے، ایک مرتبہ ان سے کسی نے سوال کیا کہ توکل کے بارے میں آپ نے اس امر کی بنیاد کس چیز پر رکھی؟ انھوں نے جواب دیا: چار چیزوں پر وہ یہ کہ میں جانتا ہوں جو رزق میرے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے وہ کسی اور کو نہیں مل سکتا، اس سے میرے نفس کو اطمینان مل گیا۔ میں نے یقین کر لیا کہ میں اللہ تعالیٰ کی آنکھ سے غائب نہیں ہو سکتا پس مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آ جاتی ہے۔

---

[1] ـ صحيح البخاري ١/ ٩٩. وصحيح مسلم ، كتاب الطهارة باب ٢٨. ٩٥. ٩٦. ٩٦. وصحيح ابن خزيمة ٦٩. وسنن أبي داؤد ٧٠. وفتح الباري ١/ ٣٤٦. ومسند الامام أحمد ٢/ ٢٥٩.

[2] ـ سنن الترمذي ٢٤١٦. ٢٤١٦. ٢٤١٧. وسنن الدارمي ١/ ١٣٥. والمعجم الكبير للطبراني ١١/ ١٠٢. والعقيلي ١/ ٢٦٩. ومجمع الزوائد ١٠/ ٣٤٦. والاحاديث الصحيحة ٩٤٦. وكشف الخفا ٢/ ٥٣٠.

۱۱۴۱۱-محمد بن احمد بن محمد بن یعقوب، عباس ابن احمد شاشی، ابوعقیب اصافی، احمد بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حاتم رحمہ اللہ (شقیق بلخی رحمہ اللہ کے غلام) سے پوچھا گیا آپ نے کس چیز پر اپنے علم کی بنیاد رکھی ہے؟ جواب دیا چار چیزوں پر، اس فریضے پر جسکو میرے سواہ کوئی نہیں ادا کرسکتا، سو میں اس کی ادائیگی میں مشغول ہو جاتا ہوں میں نے یقین کرلیا کہ جو رزق میرے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے وہ مجھ سے تجاوز کر کے دوسرے کو نہیں مل سکتا۔ پس میں نے اس پر اعتماد کرلیا، میں نے یقین کرلیا کہ میں پلک جھپکنے کے بقدر بھی اللہ تعالیٰ کی آنکھ سے غائب نہیں ہوسکتا، پس مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آنے لگی اور میں نے یقین کرلیا کہ میری موت کی اجل مقرر ہے وہ میری طرف بڑھ رہی ہے اور میں اس کی طرف بڑھتا جا رہا ہوں۔

۱۱۴۱۲-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن محمد بن موسیٰ، ابوخلیفہ، ریاشی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رشید سے کہا گیا کہ حاتم اصم لوگوں سے علیحدگی اختیار کر کے تیس سال سے ایک معمولی سے قبہ میں مقیم ہیں اور امور دنیا میں وہ لوگوں کے ذرہ برابر بھی محتاج نہیں نیز وہ لوگوں سے بات بھی نہیں کرتے بجز اس مسئلہ کے جس کا جواب لینے کے سوا ان کے لئے کوئی چارہ کار نہیں شاید ان کی عقل میں التباس آ گیا ہو، اور کہا گیا ہے کہ وہ کمال درجے کی عقل و دانش کے مالک ہیں، رشید نے کہا میں ان کا عنقریب امتحان لوں گا، چنانچہ رشید نے چار آدمی محمد بن الحسن، کسائی، عمرو بن بحر اور ایک اور آدمی (میرا خیال ہے وہ اصمعی تھے) ان کے امتحان کے لئے بلائے۔ چنانچہ یہ چاروں آ کر حاتم کے قبہ (خیمہ) کے نیچے کھڑے ہو گئے ان میں سے ایک نے آواز دی یا حاتم یا حاتم لیکن حاتم رحمہ اللہ نے انھیں جواب نہ دیا حتیٰ کہ کہا گیا، آپ کو آپکے معبود کی قسم ہے ہماری آواز کا جواب دیجئے۔ چنانچہ انھوں نے قبہ سے سر باہر نکالا اور فرمایا: اے اہل حیرہ یہ قسم یا تو مومن کافر کے لئے اٹھاتا ہے یا کافر مومن کے لئے بھلا تم نے مجھے کیوں معبود کے ساتھ خاص کیا اپنے علاوہ؟ لیکن حق تمھاری زبانوں پر جاری ہو گیا ہے چونکہ تم رشید کی عبادت میں مشغول رہتے ہو اور تم نے اللہ کی اطاعت سے روگردانی کی ہے، ایک نے کہا آپ کو کیسے پتا چلا کہ ہم رشید کے خدام ہیں؟ فرمایا: آدمی دنیا پر راضی نہ ہو مگر تمھاری جیسی حالت سے وہ اپنے مطلب و مقصد سے پھسل کر اس آدمی کے قصد کی طرف نہیں جاتا جسکی وہ خبر نہ رکھتا ہو، عمرو بن بحر نے ان سے کہا: آپ لوگوں سے کنارہ کش کیوں ہو گئے حالانکہ ان میں متعلم بھی ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر قدرت رکھتے ہیں؟ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا لیکن ان میں ایسے ظالم بادشاہ بھی ہیں جو ہمیں ہمارے دین کے متعلق آزمائشوں میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں، لہٰذا ایں ہمہ لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرنا اولیٰ و افضل ہے، اس نے پھر پوچھا: آپ نے عزلت و تنہائی کو کیوں ترجیح دی اور آپ نے اپنے معاملے کو کیسے ثابت قدم رکھا؟ فرمایا: میں نے یقین کرلیا کہ رزق قلیل میری کفایت کر رہا ہے لہٰذا میں نے طلب رزق میں حرکت و سعی کو کم کر دیا، میں نے یقین کرلیا کہ میرا فریضہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتا جب تک میں خود اسے ادا نہ کرلوں لہٰذا میں اس کی ادائیگی میں مشغول ہوں اور میں نے یقین کرلیا کہ میری موت کا ایک وقت مقرر ہے وہ لازماً میری طرف آنا چاہتا ہے لہٰذا میں اسکے انتظار میں لگ گیا اور میں اپنے خالق باری تعالیٰ کی آنکھ سے لمحہ بھر کے لئے بھی غائب نہیں ہوسکتا، لہٰذا میں اس سے حیاء محسوس کرتا ہوں کہ میں اس کے واجب کردہ امور سے ہٹ کر کسی اور کام میں مشغول ہو جاؤں، پھر حاتم رحمہ اللہ نے قبے کا دروازہ بند کرلیا اور قسم اٹھائی کہ میں ان لوگوں سے بات نہیں کروں گا، چنانچہ وہ چاروں رشید کے پاس واپس لوٹ گئے اور بڑے جزم و یقین سے انھوں نے کہا کہ حاتم رحمہ اللہ اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے زیادہ عقلمند ہیں۔

۱۱۴۱۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، علوان بن حسین ربعی، رباح بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عصام بن یوسف حاتم رحمہ اللہ کے پاس سے گزرے وہ اپنی مجلس میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ عصام کہنے لگے: اے حاتم کیا آپ اچھی طرح سے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ فرمایا جی ہاں، پوچھا آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا میں اللہ کے امر سے کھڑا ہوتا ہوں، حیثیت سے

چلتا ہوں، نیت کر کے نماز میں داخل ہو جاتا ہوں، اللہ کی عظمت کی تکبیر کہتا ہوں، ترتیل اور فکر مندی سے قرأت کرتا ہوں، خشوع وخضوع سے رکوع کرتا ہوں، تواضع کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں، اہتمام کے ساتھ تشہد کے لئے بیٹھتا ہوں اچھی طرح سنت کے مطابق نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجتا ہوں اور آخر میں اخلاص کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں، نماز سے جب فارغ ہوکر واپس لوٹتا ہوں دل میں خوف رکھتا ہوں کہ شاید میری نماز قبول نہ ہو نیز تا موت جد وجہد کوشش کے ساتھ نماز کی پابندی کروں گا، عصام کہنے لگے باتیں کیجئے آپ اچھی طرح نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔

۱۱۳۱۴-عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد بغدادی، عبداللہ بن سہل رازی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ سے فرماتے تھے: جس نے صبح کی درآں حالیکہ اس نے چار اشیاء میں استقامت دکھلائی، وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی میں اپنے دن رات گزارتا ہے، اول اللہ تعالیٰ پر اعتماد پھر توکل پھر اخلاص اور پھر معرفت مذکورہ تمام اشیاء معرفت سے تمام ہوتی ہیں۔

۱۱۳۱۵-محمد بن حسین بن موسیٰ، سعید بن احمد بلخی، احمد بلخی، محمد بن عبید، محمد بن لیث، حامد لفاف۔ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے تھے، تین جگہوں میں اپنے نفس کو ہوشیار رکھو، جب تم علم رکھتے ہو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نظر تمہارے اوپر ہے، جب بات کرو دیکھ لیا کرو کہ اللہ تعالیٰ کو تیرے بارے میں علم ہے۔

۱۱۳۱۶-محمد بن حسین، سعید بن احمد، احمد بلخی، محمد بن عبید، محمد بن لیث، حامد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ فرماتے تھے، جس نے تین چیزوں کا تین چیزوں کے بغیر دعویٰ کیا وہ جھوٹا کذاب ہے، جس نے بغیر تقویٰ کے اللہ کی محبت کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے، جس نے اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کے رستے میں خرچ کرنے کے بغیر جنت کی محبت کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے اور جس نے بدون محبت کے فقراء نبی ﷺ کی محبت کا دعویٰ کیا وہ بھی کذاب ہے۔

۱۱۳۱۷-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد، ابوتراب زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حاتم اصم رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھنے لگا، اے ابوعبدالرحمٰن، زہد کا اعلیٰ ترین درجہ، متوسط درجہ اور آخری درجہ کون سا ہے حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ پر اعتماد زہد کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ صبر زہد کا متوسط درجہ ہے اور توکل زہد کا آخری درجہ ہے۔

حاتم رحمہ اللہ نے ایک موقع پر فرمایا: میں لوگوں کو تین چیزوں کو دعوت دیتا ہوں: معرفت، اللہ پر اعتماد اور توکل علی اللہ کی، رہی بات معرفت قضاء کی سو وہ یہ ہے کہ تو جانتا ہو کہ قضاء اللہ تعالیٰ کا عدل ہے، جب تجھے یہ یقین حاصل ہوگا پھر تیرے لئے مناسب نہیں کرتو لوگوں سے شکایت کرے یا تو غمزدہ ہو یا تو ناراضی کا اظہار کرے، لیکن تیرے لئے مناسب ہے کہ تو ہر حال میں راضی رہے اور صبر کرے، رہی بات اعتماد کی سو وہ لوگوں سے مایوس ہونے کا نام ہے، ناامیدی کی علامت یہ ہے کہ تو قضاء کو لوگوں کی پہنچ سے بالاتر سمجھے جب تو ایسا کرے گا راحت پائے گا، اگر تو نے لوگوں کی پہنچ سے قضاء کو بالاتر نہ سمجھا پھر لوگوں کے سامنے اپنے اوپر مزین کریگا اور بناوٹ سے کام لے گا، جب تو ایسا کرے گا اس وقت بہت بڑی آزمائش میں تو گرفتار ہو جائیگا، تو نے ان پر موت کا بار رکھ دیا فی الواقع تو نے ان پر رحم کیا اور ان سے مایوسی دکھلائی۔

رہی بات توکل کی سو وہ اطمینان قلب ہے اللہ کے موجود ہونے پر، جب تم اللہ پر توکل کرلو گے تم بے نیاز ہو گئے اور کبھی بھی محتاج نہیں ہوگے، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا زہد اسم ہے اور زاہد آدمی ہے اور زہد کے تین رستے ہیں، معرفت کے ساتھ صبر ہو، توکل پر استقامت ہو اور عطاء پر رضامندی ہو، معرفت کے ساتھ صبر ہونے کی تفسیر یہ ہے کہ جب تمہارے اوپر کوئی شدت نازل ہو تم قلب میم سے یقین رکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ صبر کرو اور اس آزمائش کو عنداللہ باعث اجر وثواب سمجھو، صبر کے ثواب کی معرفت یہ ہے کہ تم اپنے نفس کو صبر کے رستے میں ہمہ وقت تیار رکھو، اور تم علم رکھتے ہو کہ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، اور وہ وقت دو قسم پر ہے یا تو ابھی

مہلت ملی ہوئی ہے یا موت کا وقت آن پہنچا، جب تمہیں ان دو چیزوں کی معرفت حاصل ہو گی اس وقت تم عارف وصابر ہو گے، توکل پر استقامت دکھانے کی تفسیر یہ ہے کہ توکل زبان سے اقرار دل سے تصدیق کرنا ہے جب تو اقرار کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے رازق ہونے کی تصدیق کرے گا پس یہ استقامت ہے۔ استقامت دو معنوں میں ہے تو جانتا ہو کہ ایک چیز تیرے لئے ہے اور ایک چیز تیرے غیر کے لئے ہے اور ہر وہ چیز جو تیرے لئے ہے تو تجھ سے چوک نہیں سکتی اور جو چیز تیرے غیر کے لئے ہے اسے تو کسی حیلے سے بھی نہیں پا سکتا، جو چیز تجھے ملنے والی ہے وہ کسی صورت تجھ سے خطا نہیں ہو سکتی پھر تو اللہ پر اعتماد کرے اور صبر سے کام لے، اور جب تجھے یقین ہے کہ غیر کے رزق کو تو کسی صورت نہیں پا سکتا پھر اس کے حصول کی طمع کیوں کرتا ہے، ان دو چیزوں کے صدق کی علامت یہ ہے کہ تو معروض (جو تجھے علم ہے) میں مشغول رہے، رہی بات عطا پر راضی رہنے کی وہ دو بنیاد پر ہوتی ہے ایک عطاء جسکی تجھے خواہش ہے اس پر شکر کرنا تیرے اوپر واجب ہے، رہی بات اس عطاء کی جسکی تجھے خواہش نہیں تیرے لئے اس کے متعلق راضی رہنا اور صبر کرنا واجب ہے۔

۱۱۳۱۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: ریا کی تین قسمیں ہیں ایک قسم باطن کی ہے اور دو ظاہر کی، ظاہر کی دو صورتیں ہیں کہ اسراف اور فساد میں یقیناً تیرے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ تو ان دونوں کو ریا سمجھتا ہو چونکہ دین میں اسراف اور فساد جائز نہیں، باطن کی صورت یہ ہے کہ جب تم کسی آدمی کو صوم وصلوٰۃ کا پابند دیکھو اس پر ریا کاری کا شہمت کرو چونکہ تمہارے لئے اس پر ریا کاری کا حکم لگانا بہر صورت ناجائز ہے چونکہ ہر چیز محض اس کے باطن سے تعلق رکھتی ہے جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ دو چیزوں میں سے کونسی چیز لوگوں پر زیادہ بھاری ہے عجب سے بچنا یا ریا کاری سے بچنا؟ چنانچہ عجب تجھ میں داخل ہے اور ریا کاری تجھ پر داخل ہونا چاہتی ہے، پس معلوم ہوا عجب ریا کاری سے زیادہ سخت ہے، ان دونوں کی مثال یہ ہے کہ تیرے ساتھ گھر میں ایک باؤلا کتا ہو اور ایک دوسرا کتا گھر کے باہر کھڑا ہو، بتلاؤ ان دونوں میں سے کون سا زیادہ سخت ہے؟ جو کتا آپ کے ساتھ گھر میں داخل ہے یا وہ جو باہر کھڑا ہے، لامحالہ داخل زیادہ سخت ہے پس سمجھ لو داخل کتا عجب (اپنے آپ پر اترانا) ہے اور باہر کھڑا ہونے والا کتا ریا کاری ہے۔

۱۱۳۱۹- احمد بن اسحٰق، ابوبکر بن ابوعاصم، ابوتراب زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ شقیق رحمہ اللہ نے مجھے فرمایا: لوگوں کی صحبت اتنی اختیار کرو جتنی تم آگ کی صحبت اختیار کرتے ہو پس آگ کی منفعت حاصل کر لو اور ساتھ ساتھ ڈرتے بھی رہو کہ کہیں تمہیں جلا نہ دے۔

۱۱۳۲۰- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: حزن کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں حزن کی ایک صورت تیرے حق میں ہے اور دوسری صورت تیرے خلاف، حزن کی جو صورت تیرے خلاف ہے وہ یہ کہ امور دنیا میں سے کسی امر کے فوت ہو جانے پر تو حزن کرے سو یہ محض دنیا کے لئے حزن کرنا ہے، اور اگر امور آخرت میں سے کوئی امر تجھ سے فوت ہو جائے اس پر تو حزن کرے، یہ حزن آخرت کے لئے ہے جو تیرے لئے مفید ہے، اس کی تفسیر یہ ہے کہ جب تمہارے پاس دو درہم ہوں وہ تجھ سے کہیں گم ہو جائیں ان کے گم ہونے پر تجھے حزن وملال ہو پس یہ محض دنیا کے لئے حزن ہے، اور اگر تجھ سے ذات غیبت یا حسد یا کوئی اور چیز جس پر تجھے حزن وملال ہو وہ تجھ سے نکل جائے اس پر تو حزن کرے یہ حزن تیرے حق میں ہے اور تیرے لئے مفید ہے۔

۱۱۳۲۱- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کسی آدمی میں تین خصلتیں دیکھو اس کے لئے سچائی کی گواہی دو، جب وہ دراہم ودنانیر سے محبت نہ کرتا ہو اور ان دو خشک روٹیوں سے اپنے دل کو تسلی دیتا ہو، اور اپنے دل کو لوگوں سے الگ رکھتا ہو، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم دراہم اللہ تعالیٰ کے رستہ میں صدقہ کرو تب تیرے لئے پانچ چیزیں

مناسب ہیں، ایک یہ کہ تیرے لئے مناسب نہیں دے کم اور پھر طلب زیادہ کرے، تیرے لئے یہ بھی مناسب نہیں کہ تو لوگوں کو ملامت سے عطا کرے، تیرے لئے مناسب نہیں کہ تو اپنے ساتھی پر احسان کرے، مناسب نہیں کہ تیرے پاس دو درہم ہوں ایک ان میں سے صدقہ کردے اور دوسرے کو اپنے پاس رکھ دے اور اس پر تو اعتماد کرے، تیرے لئے یہ بھی اچھا نہیں کہ تو اس لئے عطا کرتا ہو تا کہ تیری تعریفیں کی جائیں۔

حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: ان دونوں کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس کا ایک گھر ہو جس میں اس کی ڈھیر ساری بکریاں ہوں اور اس گھر کے پانچ دروازے ہوں اور گھر کے باہر ایک بھیڑیا چکر کاٹ رہا ہو، اگر تو نے چار دروازے بند کر دیے اور پانچواں چوپٹ کھلا رہنے دیا لامحالہ اس سے بھیڑیا داخل ہو کر تمام بکریوں کو ہلاک کر دے گا، اسی طرح جب تو نے صدقہ کیا اور پھر تو مذکورہ بالا پانچ چیزوں میں سے ایک کو چھوڑ دے فی الواقع تو نے اپنا صدقہ باطل کر دیا۔

۱۱۳۲۲- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: توبہ یہ ہے کہ تمہیں غفلت پر تنبیہ ہو جائے، تمہیں اپنے گناہ یاد آجائیں، تم اللہ کے لطف و کرم، حلم اور پردہ پوشی کو یاد کرنے لگو، جب تم گناہ کرتے ہو تو زمین و آسمان سے بےخوف نہیں رہ سکتا کہ وہ تجھے اچکیں نہیں، پس جب تم اللہ تعالیٰ کے حکم کو دیکھ لیتے ہو اس وقت گناہوں سے رجوع کرنا چاہتے ہو جبکہ اب رجوع کرنا ایسا ہی محال و ناممکن ہے جیسے دودھ کا تھنوں میں واپس لوٹنا، توبہ کرنے والے کا فعل چار چیزوں میں ہے کہ تو اپنی زبان غیبت، جھوٹ، حسد اور بیہودہ گوئی سے محفوظ رکھے، دوم یہ کہ تو برے دوستوں کے میل جول کو ترک کر دے، سوم یہ کہ جب تجھے کوئی گناہ کیا ہو یاد آجائے فوراً اللہ سے حیا محسوس کرے، چہارم یہ کہ تو موت کی تیاری کرتا ہو، موت کے لئے تیاری کی علامت یہ ہے کہ تو کسی حال میں بھی اللہ تعالیٰ سے ناراض نہ ہو، جب توبہ کرنے والے میں یہ چار باتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے انعام، میں چار چیزیں عطا فرماتے ہیں اول یہ کہ اللہ تعالیٰ تائب سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "یحب التوابین ویحب المتطھرین" اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے (بقرہ ۲۲۲) پھر وہ گناہ سے نکل کر ایسا ہو جاتا ہے گویا اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں جیسے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے، گناہ سے توبہ کرنے والا اس آدمی کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو، سوم یہ کہ شیطان سے اسے اللہ محفوظ فرماتے ہیں حتیٰ کہ شیطان کا تائب پر کوئی بس نہیں چلتا، چہارم یہ کہ اللہ تعالیٰ مرنے سے قبل اسکو جہنم سے خلاصی کا پروانہ دیدیتے ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون" فرشتے ان سے کہیں گے خوف حزن نہ کرو اور جنت کی تمہیں بشارت ہے جسکا تم سے دنیا میں وعدہ کیا گیا تھا۔

فرمایا: مخلوق پر چار چیزیں واجب ہیں مخلوق کو چاہیے کہ اس تائب سے محبت کرے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں، مخلوق کو چاہیے کہ اس کے لئے حفاظت کی دعا کریں اور اس کے لئے استغفار کریں جسطرح کہ فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقھم عذاب الجحیم الخ (غافر ۷) (اے اللہ!) ان لوگوں کو بخش دے جو تائب ہو گئے ہیں اور تیری راہ پر چل پڑے ہیں اور انھیں جہنم کے عذاب سے بچالے، الخ نیز مخلوق اپنے لئے جو چیز ناپسند کرتی ہو وہ اس تائب کے لئے بھی ناپسند کرے، چہارم یہ کہ مخلوق (لوگ) تائب کے لئے خیرخواہ ہوں، جس طرح وہ اپنے لئے خیرخواہ ہوتے ہیں۔

۱۱۳۲۳- محمد بن حسین بن موسیٰ، نصر بن ابونصر، احمد بن سلیمان کفرسلانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے تھے، جو ہمارے اس مذہب میں داخل ہو وہ اپنے اندر موت کی چار چیزیں پیدا کرے، سفید موت، سیاہ موت، سرخ موت اور سبز موت، سفید موت بھوک ہے، سیاہ موت لوگوں کی اذیتوں کو برداشت کرنا ہے، سرخ موت مخالفت نفس ہے اور سبز موت کپڑوں پر پیوند لگانا ہے۔

حاتم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے سوائے پانچ چیزوں کے، جب مہمان حاضر ہو جائے اسے جلدی کھانا کھلانا، میت کی تجہیز وتکفین، کنواری لڑکی کی شادی کرنا جب اس کے جوڑ کا مل جائے، قرضہ ادا کرنا جب اس کی ادائیگی واجب ہو جائے اور جب کوئی گناہ کرے فوراً توبہ کرے۔ ان (پانچ چیزوں میں جلد بازی شیطان کی طرف سے نہیں ہے)

۱۱۴۲۴- محمد بن حسین، ابوعلی سعید بن احمد بلخی، احمد بلخی، محمد بن عبداللہ، محمد بن لیث، حامد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے تھے، ہر قول کا ایک صدق ہوتا ہے اور ہر صدق کا ایک فعل ہوتا ہے اور ہر فعل کا ایک صبر ہوتا ہے اور ہر نیکی کا ایک ارادہ ہوتا ہے اور ہر ارادے کا ایک اثر ہوتا ہے۔ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: اصل طاعت تین چیزیں ہیں خوف، رجاء، حسب اور اصل معصیت بھی تین چیزیں ہیں کبر، حرص اور حسد، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا! منافق دنیا سے جو کچھ بھی حاصل کرتا ہے اس کی بنیاد حرص پر ہوتی ہے شک سے رک جاتا ہے اور ریاکاری کے لئے خرچ کرتا ہے۔ جبکہ مومن دنیا سے جو کچھ لیتا ہے خوف سے لیتا ہے شدت کے ساتھ اسکو روکتا ہے اور خالص اللہ کے لئے خرچ کرتا ہے وہ بھی اس کی اطاعت ہے۔

۱۱۴۲۵- احمد بن اسحٰق، ابوبکر بن ابوعاصم، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ سستی زھد کے خلاف مدد ہے۔

۱۱۴۲۶- احمد بن اسحٰق، ابوبکر بن عاصم، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ نے فرمایا مومن پانچ چیزوں سے مغلوب نہیں ہوتا، اللہ عزوجل سے، قضاء سے، رزق سے، موت سے اور شیطان سے۔

۱۱۴۲۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن زکریا، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے حاتم اصم رحمہ اللہ سے پوچھا، جب سے تم نے میری صحبت میں بیٹھنا شروع کیا ہے اس وقت سے تم نے مجھ سے کیا سیکھا ہے؟ حاتم رحمہ اللہ نے جواب دیا میں نے آپ سے چھ کلمات سیکھے ہیں اول میں نے لوگوں کو رزق کے معاملہ میں شک میں پڑتے دیکھا اور میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کر لیا ارشاد باری تعالیٰ ہے" ومامن دابۃ فی الارض الاعلی اللہ رزقھا"(ھود ۶) زمین پر ہر رینگنے والے جانور کا رزق اللہ کا ذمہ پر ہے، میں نے یقین کر لیا کہ میں بھی ان رینگنے والے جانوروں میں سے ایک ہوں لہٰذا میں نے اپنے نفس کو اس چیز کے حصول میں مشغول نہیں رکھا جس کی کفالت اللہ تعالیٰ نے لے رکھی ہے۔ شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: شاباش دوسرا کلمہ (بات) کیا ہے؟ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ہر آدمی کا کوئی نہ کوئی دوست دیکھا جسے وہ اپنا راز بتاتا ہے اور اس سے اپنے معاملہ کی شکایت کرتا ہے میں نے اپنے دوست پر نظر ڈالی پس معلوم ہوا ہر دوست ہر بھلائی موت سے قبل دوست ہے لہٰذا میں نے اسے اپنا دوست بنایا جو موت کے بعد بھی میرا دوست رہے، پس میں نے خیر وبھلائی کو پایا تا کہ تا حساب میرے ساتھ رہے اور میرے ساتھ پل صراط پار کرائے، مجھے اللہ کے سامنے روبرو کھڑا ہونے میں ثابت قدم رکھے، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا تو درستی کو پہنچا بتاؤ تیسرا کلمہ کونسا سیکھا؟ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے دیکھا ہر آدمی کا کوئی نہ کوئی دشمن ہے میں نے کہا میں دیکھوں میرا دشمن کون ہے؟ جو میری غیبت کرے وہ میرا دشمن نہیں ہے، جو مجھ سے کوئی چیز چھین کر جائے، وہ بھی میرا دشمن نہیں ہے لیکن میرا دشمن اگر کوئی ہے تو صرف وہ ہے جو مجھے اللہ کی اطاعت سے ہٹا کر اللہ کی معصیت میں مشغول کر دے، میں نے ایسا صرف ابلیس اور اس کے چیلوں کو پایا لہٰذا میں نے ابلیس اور اس کے چیلوں کو اپنا دشمن بنالیا میں نے اپنی جنگ کی سمت ان کی طرف موڑ دی، میں نے اپنے تیر کمان کا نشان ابلیس کو بنالیا اور اسے میں اپنے قریب تک نہیں بھٹکنے دیتا، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا بہت اچھا چوتھی بات کونسی ہے؟ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا! میں نے دیکھا: لوگوں کا کوئی نہ کوئی طالب ضرور ہے جو ان کا ایک نہ ایک دن ضرور پیچھا کرتا ہے، میں نے ایسا صرف ملک الموت کو پایا۔ چنانچہ میں نے اپنے نفس کو اس کے لئے فارغ کر دیا حتیٰ کہ جب وہ آئے مناسب نہیں لگتا کہ میں اس سے ڈر سے رک جاؤں بلکہ میں اس کے ساتھ چلتا بنوں، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا بہت اچھا

بتلاؤ پانچواں کلمہ کونسا ہے؟ فرمایا میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ کسی سے محبت کرتے ہیں اور کسی سے بغض سو جس سے میں محبت کروں وہ مجھے کچھ عطا نہیں کر سکتا اور جس سے میں بغض رکھوں وہ مجھ سے کچھ چھین نہیں سکتا، میں نے کہا یہ سب چکر میرے پاس کہاں سے آ رہا ہے۔ چنانچہ میں نے دیکھا یہ سب چکر حسد سے وراثت میں ملے ہیں، پس میں نے اپنے دل سے حسد کو باہر پھینکا اور میں نے تمام لوگوں سے محبت کرنی شروع کر دی اور جو چیز میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا ہوں وہ ان کے لئے بھی پسند نہیں کرتا ہوں، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا شاباش اور چھٹی اچھی بات کونسی سیکھی؟ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان سب کا کوئی نہ کوئی گھر اور ٹھکانا ہوتا ہے میں نے اپنا ٹھکانا صرف قبر کو سمجھا پس ہر وہ خیر و بھلائی جس پر میری قدرت ہے اسے میں اپنے لئے آگے روانہ کر دیتا ہوں تاکہ اپنی قبر کو تعمیر کر سکوں، چونکہ قبر کا جب کوئی معمار نہیں ہوگا اس میں قیام کی استطاعت ناممکن ہے، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا! ان چھ خصلتوں کو مضبوطی سے پکڑے رکھو بے شک تم اسکے علاوہ کسی اور علم کے محتاج نہیں ہو۔

۱۱۴۲۸-محمد بن احمد بن محمد، عباس بن احمد شاشی، ابوعقیل رصافی، ابوعبداللہ خواص، (وہ حاتم رحمہ اللہ کے مریدین میں سے تھے) کہتے ہیں ایک مرتبہ میں ابوعبدالرحمن حاتم اصم رحمہ اللہ کے ہمراہ رے میں داخل ہوا، ہمارے ساتھ تین سو بیس (۳۲۰) آدمی بھی تھے ہم حج کے ارادے سے نکلے تھے، ہمارے ہمراہیوں نے اون کے کپڑے پہن رکھے تھے اور پر چادریں اوڑھ رکھی تھیں ان کے پاس کھانے پینے کو کچھ نہیں تھا، چنانچہ ہم رے میں ایک عابد زاہد بدحالوں سے محبت کرنے والے ایک تاجر آدمی کے پاس داخل ہوئے اس رات اس نے ہماری مہمان نوازی کی جب صبح ہوئی وہ تاجر حاتم رحمہ اللہ سے کہنے لگا اے ابوعبدالرحمن کیا آپ کو کوئی حاجت درپیش ہے؟ میں اس وقت ایک فقیہ کی عیادت کرنے جا رہا ہوں چونکہ وہ علیل ہے، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا تمہارا فقیہ بیمار ہے اور فقیہ کی بیمار پرسی بڑی فضیلت کی بات ہے، اور فقیہ کی طرف ایک نظر دیکھنا عبادت ہے، میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں (بیمار فقیہ محمد بن مقاتل رے کے قاضی تھے) تاجر نے کہا۔ اے ابوعبدالرحمن، ہمارے ساتھ چلیے، چنانچہ وہ حضرات چلتے ہوئے فقیہ کے گھر تک پہنچ گئے، اچانک اس کی رہائشگاہ کا عظیم الشان خوبصورت گیٹ دیکھا، پس حاتم رحمہ اللہ فکرمند ہو کر رہ گئے، ایک عالم کے گھر کا گیٹ اور اس کی یہ حالت، پھر انھیں اندر جانے کی اجازت ملی اور وہ سب اندر داخل ہو گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ اس فقیہ کا مکان روشنیوں سے جگمگا رہا ہے، طرح طرح کے ساز و سامان سے آراستہ ہے کھڑکیوں پر پردے لٹک رہے ہیں اور نوکر چاکروں کی ایک بھیڑ سی لگی ہوئی ہے، یہ سب کچھ دیکھ کر حاتم رحمہ اللہ متفکر ہو گئے، پھر حاتم رحمہ اللہ اس مجلس میں داخل ہوئے جس میں وہ فقیہ تشریف فرما تھے، کیا دیکھتے ہیں کہ عالیشان بچھونے بچھے ہوئے ہیں اور ان پر وہ فقیہ لیٹے آرام کر رہے ہیں اور ایک غلام ان کے سر پر کھڑا ہوا ہے، وہ رازی تاجر بیٹھ گیا اور فقیہ سے سوالات کرنے لگا، حاتم رحمہ اللہ پاس کھڑے رہے، محمد بن مقاتل نے ان کی طرف بیٹھ جانے کا اشارہ کیا، فرمایا: میں نہیں بیٹھتا ہوں، ابن مقاتل رحمہ اللہ نے ان سے کہا: شاید آپ کو کوئی حاجت پیش آ گئی ہو، حاتم رحمہ اللہ نے اثبات میں جواب دیا، کہا وہ کیا حاجت ہے؟ فرمایا: میں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں، کہا پوچھ لیجئے فرمایا جی ہاں آپ ذرا سیدھے ہو کر بیٹھئے تاکہ میں آپ سے سوال کر سکوں، چنانچہ ابن مقاتل نے اپنے غلاموں کو اشارہ کیا، انھوں نے سہارا دے کر انھیں سیدھا کر دیا۔ حاتم رحمہ اللہ ان سے کہنے لگے: آپ نے یہ علم کہاں سے لیا ہے؟ جواب دیا ثقہ لوگوں نے مجھے یہ علم بتلایا ہے فرمایا: انھوں نے کس سے حاصل کیا؟ جواب دیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ سے، فرمایا رسول اللہ ﷺ یہ علم کہاں سے لائے؟ جواب دیا جبرئیل علیہ السلام سے حاتم رحمہ اللہ فرمانے لگے جبرئیل علیہ السلام امین نے کس چیز کے بارے میں یہ علم اللہ تعالیٰ سے حاصل کر کے رسول اللہ ﷺ تک پہنچایا اور رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام تک پہنچایا اور انھوں نے ثقات تک پہنچایا؟ کیا آپ نے علم میں سنا ہے کہ جس آدمی کے گھر میں کوئی امیر ہو یا قوت و طاقت ہو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑے بڑے درجات پر فائز ہوگا؟ جواب دیا نہیں، فرمایا: آپ نے کیسے سن رکھا ہے کہ جو آدمی دنیا سے کنارہ کش ہو، آخرت میں رغبت رکھتا ہو،

مساکین سے محبت کرتا ہو اور اس نے اپنا مقصود اصلی صرف آخرت کو بنایا ہو کیا وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑے بڑے درجات ومراتب پر فائز نہیں ہوگا؟ آپ نے کس پر قناعت کی ہے؟ نبی ﷺ صحابہ کرام اور صالحین پر؟ یا فرعون ونمرود پر جس نے سب سے پہلے گچ اور پختہ اینٹوں سے محلات تعمیر کئے؟ اے علماء سوء! تمھاری مثال کو جاہل دنیا کا طالب اور دنیا میں رغبت کرنے والا دیکھتا ہے اور پھر کہتا ہے: عالم کی جب یہ حالت ہے میں اس سے برا تو نہیں ہوں، چنانچہ حاتم اصم رحمہ اللہ ابن مقاتل کے پاس سے نکل کر چل پڑے، ابن مقاتل کے مرض میں اضافہ ہونے لگا: اہل رے کو جب ان کے باہمی مذاکرہ کی خبر پہنچی، انھوں نے حاتم رحمہ اللہ سے کہا: اے ابو عبدالرحمن قزوین میں ایک طنافسی ہے جو دنیاداری میں اس سے بھی بڑھا ہوا ہے۔

چنانچہ حاتم رحمہ اللہ طنافسی سے ملنے قزوین کی طرف چل دیے، جب اس کے پاس پہنچے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، میں عجمی ہوں مجھے دین کی ابتدائی باتیں بتلائیے، نماز کی چابی کے متعلق بتائیے نیز مجھے بتائیے میں نماز کے لئے کیسے وضو کروں؟ طنافسی نے جواب دیا: بہت اچھا، پھر اس نے غلام کو آواز دے کر ایک برتن میں پانی منگوایا، چنانچہ ایک برتن میں اس کے پاس پانی لایا پھر طنافسی وضو کرنے بیٹھ گیا اور تین تین بار وضو کیا، پھر کہا اے آدمی! اس طرح وضو کیا کرو حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ اسی جگہ تھوڑی دیر ٹھہرے تاکہ میں آپ کے سامنے وضو کروں تاکہ میرا وضو پختہ ہو جائے، چنانچہ طنافسی اٹھ کھڑا ہوا اور حاتم رحمہ اللہ اس کی جگہ بیٹھ گئے اور تین تین مرتبہ اعضاء دھو کر وضو کیا حتی کہ جب بازو دھونے لگے انھوں نے بازوؤں کو چار مرتبہ دھویا، دیکھ کر طنافسی کہنے لگا: اے آدمی تو نے اسراف کر دیا۔ حاتم رحمہ اللہ نے پوچھا: وہ کیسے؟ کہا تم نے بازوؤں کو چار مرتبہ دھوڈالا ہے، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: سبحان اللہ! میں نے پانی کے ایک چلو سے اسراف کر دیا اور آپ نے جو اتنی ساری دنیا جمع کر رکھی ہے کیا آپ نے اسراف نہیں کیا؟ طنافسی فوراً سمجھ گیا کہ یہ عجمی میری اصلاح کرنا چاہتا ہے، اور مجھ سے کچھ سیکھنا نہیں چاہتا، چنانچہ طنافسی اپنے گھر میں داخل ہو گیا اور پھر چالیس دن تک لوگوں کی طرف گھر سے باہر نہیں نکلا، حاتم رحمہ اللہ نے محمد بن مقاتل اور طنافسی دونوں کے ساتھ ہونے والے مذاکرے کو رے اور قزوین کے تاجروں کی طرف لکھ بھیجا۔

چنانچہ جب حاتم رحمہ اللہ بغداد میں داخل ہوئے، اہل بغداد جوق در جوق ان کے پاس آکر جمع ہو گئے، ان سے اہل بغداد کہنے لگے: اے ابو عبدالرحمن! آپ عجمی آدمی ہیں آپ سے جو بھی بات کرے گا آپ اس کی بات کو کاٹ دیں گے، فرمایا! میرے پاس تین خصلتیں ہیں، جن کے ذریعے میں اپنے مدمقابل پر غلبہ پالیتا ہوں، وہ یہ کہ میں اپنے نفس کی حفاظت کرتا ہوں تاکہ میں اس پر جہالت کا صدقہ نہ کروں، مجھے فرحت حاصل ہوتی ہے، جب میرا مدمقابل درست رائے کو پہنچے اور جب غلطی کرتا ہے مجھے حزن وملال ہوتا ہے امام احمد بن حنبل کو جب ان کی چیز پہنچی کہنے لگے: سبحان اللہ کتنا عقلمند آدمی ہے یہ ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہم اس تک پہنچ جائیں۔ چنانچہ جب امام احمد بن حنبل اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ان کے پاس آئے کہنے لگے: اے ابو عبدالرحمن دنیاداری سے سلامتی کیسے ممکن ہے؟ فرمایا اے ابو عبداللہ دنیاداری سے سلامتی اس وقت تک ناممکن ہے جب تک آدمی میں چار خصلتیں موجود نہ ہوں، امام رحمہ اللہ نے فرمایا وہ چار خصلتیں کون کونسی ہیں؟ فرمایا: لوگوں کی جہالت درگزر کرو، اپنی جہالت کو لوگوں سے روکے رکھو، اپنی اشیاء کو ان کے لئے مباح کر دو اور ان کی اشیاء سے مایوس ہو جاؤ، جب تمھارے اندر یہ خصلتیں موجود ہوں گی دنیاداری سے سلامتی میں رہو گے۔

پھر حاتم رحمہ اللہ مدینہ منورہ کی طرف عازم سفر ہو گئے چنانچہ اہل مدینہ نے حاتم رحمہ اللہ کا پرجوش استقبال کیا: فرمایا: اے لوگو! یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ رسول اللہ ﷺ کا شہر ہے۔ فرمایا: یہاں کہاں ہے رسول اللہ ﷺ کا محل تاکہ میں اس میں جاکر دو رکعت نماز تو پڑھوں؟ لوگوں نے جواب دیا آپ ﷺ کا کوئی محل نہیں تھا ان کا صرف جھونپڑی نما معمولی سا گھر تھا، فرمایا: آپ ﷺ کے صحابہ کرام کے محلات کہاں ہیں؟ جواب ملا: ان کے بھی محلات نہیں تھے بلکہ ان کے بھی چھوٹے چھوٹے جھونپڑی نما گھر تھے، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا

اے لوگو! پھر تو یہ فرعون اور اس کے ہوا خواہوں کا شہر ہے، اہل مدینہ انھیں سلطان کے پاس لے گئے اور کہنے لگے: یہ عجمی کہتا ہے کہ یہ شہر فرعون اور اس کے ہوا خواہوں کا شہر ہے، والی نے پوچھا یہ کیوں؟ فرمایا: میرے خلاف کچھ کر گزرنے کے لئے جلد بازی سے کام مت لو میں عجمی پردیسی آدمی ہوں، میں جب مدینہ منورہ میں داخل ہوا لوگوں سے پوچھا یہ کس کا شہر ہے؟ انھوں نے جواب دیا یہ رسول اللہ ﷺ کا شہر ہے، میں نے پھر پوچھا: کہاں ہے رسول اللہ ﷺ کا محل تا کہ میں اس میں دو رکعت نماز تو پڑھ لوں کہنے لگے آپ ﷺ کا کوئی محل نہیں تھا انکا معمولی سا جھونپڑا نما گھر تھا، میں نے پوچھا کیا آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے محلات تھے، جواب دیا ان کے محلات بھی نہیں تھے بلکہ ان کے معمولی قسم کے گھر تھے: ارشاد باری تعالیٰ ہے" لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة" تحقیق تمھارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ (احزاب/۲۱) پس تم نے کس کو اپنے لئے نمونہ زندگی بنایا ہے؟ کیا رسول اللہ ﷺ کو؟ یا فرعون کو جس نے سب سے پہلے گچ اور پختہ اینٹوں سے محلات تعمیر کیے؟ چنانچہ لوگ حاتم رحمہ اللہ کے پاس سے جدا ہو گئے اور ان کی مراد کو سمجھ گئے۔

پھر حاتم رحمہ اللہ جب بھی مدینہ منورہ میں داخل ہوتے نبی ﷺ کی قبر مبارک پر بیٹھ جاتے، حدیثیں بیان کرتے اور دعائیں کرتے رہتے، مدینہ کے علماء ان کے پاس جمع ہو گئے اور کہنے لگے! آؤ ہم اس آدمی کو اس کی مجلس میں شرمندہ کرتے ہیں۔ چنانچہ علماء مدینہ ان کے پاس آئے اور ان کی مجلس انہی کے مریدین سے اٹی پڑی تھی، کہنے لگے اے ابو عبدالرحمٰن ہم آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتے ہیں فرمایا: پوچھو کہنے لگے آپ اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو کہتا ہو اے اللہ! مجھے رزق عطا فرما؟ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ رزق کب طلب کرتا ہے ضرورت کے وقت یا ضرورت سے پہلے؟ کہنے لگے یا ابو عبدالرحمٰن ہم اسے نہیں سمجھے، فرمایا: اگر یہ بندہ اپنے رب سے ضرورت کے وقت رزق طلب کرتا ہے تو بہت اچھا، ورنہ تمھارے پاس کھیتیاں اور تمھاری تجوریوں میں دراہم پڑے ہوئے ہیں اور تمھارے کھانے پینے کی اشیاء تمھارے گھروں میں پڑی ہوئی ہیں اس حالت میں تم کہتے ہو: اے اللہ ہمیں رزق عطا فرما حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں رزق عطا کر دیا ہے، خود بھی کھاؤ اور اپنے بھائیوں کو بھی کھلاؤ (حاتم رحمہ اللہ نے تین مرتبہ اپنی بات دھرائی) اللہ تعالیٰ سے مانگو حتیٰ کہ وہ تمھیں عطا کر دے، کیا بعید تم کل مر جاؤ اور تم اس رزق کو اپنے دشمنوں کے لئے پیچھے چھوڑ جاؤ حالانکہ تم اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہو کہ وہ تمھیں اور زیادہ عطا فرمائے، علماء مدینہ کہنے لگے! اے ابو عبدالرحمٰن! ہم اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتے ہیں ہم نے صرف بطریق تلبیس آپ سے سوال کیا ہے جسکا حقیقت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

۱۱۳۲۹-محمد بن حسین بن موسیٰ، سعید بن احمد بلخی رحمہ اللہ، احمد بلخی، محمد، محمد بن لیث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنے نفس سے چار چیزوں کا مطالبہ کرو۔ بغیر ریا کے عمل صالح، دوسروں سے لو بغیر طمع کے، بے لاگ عطاء، امساک بلا بخل۔

ایک آدمی نے حاتم رحمہ اللہ کو کچھ نصیحت کرنے کا کہا: فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنا چاہو تو ایسی جگہ تلاش کرو جہاں وہ تمھیں دیکھ نہ رہا ہو، اس آدمی نے حاتم رحمہ اللہ سے پوچھا آپ کسی چیز کے خواہش رکھتے ہیں؟ فرمایا میں اپنے دن کی تا رات عافیت کی خواہش رکھتا ہوں، کسی نے پوچھا سارے دنوں کی عافیت کیوں نہ ہو؟ فرمایا: میرے دن کی عافیت یہ ہے کہ میں اس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کروں۔ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: شہوت تین چیزوں میں ہوتی ہے۔ کھانے، دیکھنے اور زبان میں، سچ بول کر زبان کی حفاظت کرو، اعتماد بھروسہ سے کھانے کی حفاظت کرو اور عبرت حاصل کر کے نظر کی حفاظت کرو۔

مسانید حاتم رحمہ اللہ

مصنف کے شیخ کہتے ہیں کہ حاتم کے والد کے نام میں علماء انساب کا اختلاف ہے بعض نے حاتم بن عنوان کہا ہے اور بعض نے

حاتم بن یوسف اور بعض نے حاتم بن عنوان بن یوسف کا قول کیا ہے۔ حاتم ثمنیٰ بن یحیٰ محاربی کے آزاد کردہ غلام ہیں تصوف میں بہت اونچا مقام رکھتے تھے، روایت حدیث سے الگ رہے تب ہی ان کی مرویات قلیل ہیں۔

۱۱۴۳۰- ابوحسین محمد بن محمد بن احمد موذن، محمد بن حسین بن علی، محمد بن حسین، بن علویہ، یحیٰ بن حارث، حاتم بن عنوان اصم، سعید بن عبداللہ الساحیانی، ابراہیم بن طہمان، مالک زہری، انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: صلوٰۃ ضحیٰ (چاشت کی نماز) پڑھا کرو چونکہ وہ نیک لوگوں کی نماز ہے اور جب تم اپنے گھر میں داخل ہوا کرو سلام کرلیا کرو اس سے تمہارے گھر کی بھلائی بڑھے گی۔

(۳۹۷) فضیل بن عیاض[۱]

(اولیائے کرام میں سے ایک بیابانوں اور جنگلوں سے قلعوں اور حوضوں کی طرف کوچ کرنے والے اور ہلاکتوں سے راحتوں کی طرف نقل مکانی کرنے والے ابوعلی فضیل بن عیاض رحمہ اللہ بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ سفر میں جلدی کرنا اور حضر میں بردباری تصوف ہے۔

۱۱۴۳۱- عبداللہ ومحمد بن جعفر بن یوسف، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کہتے ہیں: میں نے فضیل رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی عظیم انسان کو نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سینے میں موجود ہو جب وہ اللہ کا ذکر کرتے یا ان کے پاس اللہ کا ذکر کیا جاتا یا قرآن مجید سنتے شدید خوف وحزن کے اثرات ان کے چہرے پر ظاہر ہو جاتے۔ ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے اور اتنی کثرت سے روتے کہ حاضرین کو ان کی حالت پر رحم آ جاتا۔ ہمیشہ غمگین اور فکر مندی میں رہتے تھے میں نے کسی آدمی کو نہیں دیکھا بجز فضیل بن عیاض کے کہ وہ اپنا علم اپنے مقصود، اپنی عطاء، اپنی قوت، بغض ومحبت اور اس طرح کی دوسری بہت ساری خصلتوں میں اللہ کے علاوہ کسی امر کو چاہتا ہو۔

۱۱۴۳۲- عبداللہ محمد، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کہتے ہیں جب ہم فضیل بن عیاضؒ کے ساتھ کسی جنازہ میں شرکت کے لئے نکلتے تو مسلسل نصیحت کرتے اور روتے رہتے حتی کہ یوں لگتا گویا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو الوداع کر رہے ہو اور خود آخرت کو سدھارنا چاہتے ہوں اسی اثناء میں قبرستان تک پہنچ جاتے وہاں بیٹھ جاتے انہیں دیکھ کر یوں لگتا گویا وہ بھی مردوں میں سے ایک ہیں، غمگین ہو کر بیٹھے رہتے اور اٹھنے تک روتے رہتے جب واپس لوٹتے یوں لگتے گویا کہ وہ آخرت سے دنیا میں ہمیں خبر دینے کے لئے واپس آ گئے۔

۱۱۴۳۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابوحواری، محمد بن حاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر مجھے مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے اور پھر جنت میں داخل ہونے کے درمیان اور مجھے دوبارہ نہ اٹھائے جانے درمیان کا اختیار دیا جائے تو میں دوبارہ نہ اٹھائے جانے کو ترجیح دوں گا احمد کہتے ہیں میں نے محمد بن حاتم سے پوچھا کیا فضیل رحمہ اللہ ایسا حیاء کی وجہ سے کر رہے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں وہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ سے حیا محسوس کرنے کی وجہ سے کر رہے تھے۔

۱۱۴۳۴- ابومحمد بن حیان، یحییٰ دارمی، محمد بن علی بن حسن بن شقیق، ابواسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ میں کتے کی طرح زندگی گزاروں اور کتے ہی کی طرح مروں اور قیامت کا دن نہ دیکھوں تو میں پسند کروں گا کہ کتے کی طرح زندگی گزاروں اور کتے کی طرح میری موت واقع ہو جائے تاکہ میں قیامت کے دن کو نہ دیکھوں۔

۱۔ تهذيب الكمال ٢٣/ ٢٨١. وطبقات ابن سعد ٥/ ٥٠٠. والتاريخ الكبير ٧/ ٥٠. والجرح ٧/ ت ٤١٦. وتهذيب ٨/ ٢٩٤. وميزان الاعتدال ٣/ ٦٨٦٨.

۱۱۴۳۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، ابراہیم ثقفی، محمد بن شجاع ابوعبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا: میں نے فضیل اوران کے والد سے بڑھ کر کسی کو زیادہ خوفزدہ نہیں دیکھا۔

۱۱۴۳۶-احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، فیض بن اسحق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے! بخدا مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں یہ مٹی یا یہ دیوار ہوتا بجائے اس کے کہ میں آج اہل زمین کے افضل تر چیزے (جلد) میں ہوتا، مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ مجھے کمال درجے کی معرفت حق حاصل ہو چونکہ اگر ایسا ہو جائے تب تو میری عقل زائل ہو جائے گی، اگر اہل آسمان واہل زمین سے مطالبہ کیا جائے تاکہ وہ مٹی ہو جائیں ان کی شفاعت قابل سماعت ہوگی گویا انھیں عظیم عطیہ مل گیا۔ اور اگر جمیع اہل ارض جن وانس، ہوا میں پرواز کرتے ہوئے پرندے، جنگلوں میں آباد درندے، سمندروں میں تیرتی مچھلیاں جس ذات کی طرف رواں دواں ہیں اسے پہچان میں پھر تیرے لئے غمگین ہو جائیں اور رونے لگیں تم اسی جگہ پر رہو گے تم موت سے ڈرتے ہو اور موت کی معرفت رکھتے ہو، اگر تم مجھے خبر دو کہ تم موت سے ڈرتے ہو، تم سے یہ بات قبول نہیں کی جائے گی، اور اگر تم موت سے ڈرتے ہو پھر تمھیں کھانا پینا اور کوئی چیز دنیا میں نفع نہیں پہنچائے گی، فرمایا: داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میرے دل میں خوف ڈال دیجئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں خوف ڈالدیا لیکن داؤد علیہ السلام کا دل اللہ کے خوف کو برداشت نہ کرسکا جس کی وجہ سے ان کی عقل زائل ہوگئی۔ حتی کہ نماز بھی نہیں پڑھ سکتے تھے اور نہ کسی چیز سے نفع اٹھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا کیا تم اسی حالت پر رہنا پسند کرو گے یا تمھیں پہلی حالت پر لوٹا دیا جائے؟ فرمایا مجھے پہلی حالت پر لوٹا دیجئے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان میں عقل واپس لوٹا دی۔

۱۱۴۳۷-محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد جندی، اسحق بن ابراہیم طبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض نے فرمایا کیا تم موت سے ڈرتے ہو؟ اگر تم کہو کہ میں موت سے ڈرتا ہوں تمھارا یہ دعویٰ قابل قبول نہیں اسلئے کہ اگر تم موت سے ڈرتے تمھیں کھانا پینا دنیا کی کوئی اور چیز قطعاً نفع نہ پہنچاتی، اگر تم موت کی سچی معرفت رکھتے تو شادی کرتے اور نہ ہی اولاد کی خواہش رکھتے، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میں موت کی کمال درجہ کی معرفت رکھوں ورنہ تب تو میری عقل زائل ہو جائیگی اور پھر میں کسی چیز سے نفع نہیں اٹھا سکتا۔

۱۱۴۳۸-محمد بن ابراہیم، فضل بن محمد، اسحق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی فضیل رحمہ اللہ سے کہنے لگا اے ابوعلی! آپ صبح کس حال میں کرتے ہیں؟ فی الواقع اس آدمی کے لئے چپساں بن گیا تھا کہ صبح کس حالت میں کی جائے اور شام کس حالت میں فضیل رحمہ اللہ نے جواب دیا میں نے صبح عافیت میں کی ہے پوچھا: آپ کا حال کیا ہے؟ فرمایا: تم کس حال کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ دنیا کی حالت کے بارے میں یا آخرت کی حالت کے بارے میں؟ اگر تم دنیا کا حال پوچھ رہے ہو تو سنو دنیا ہمارے ساتھ مل گئی اور ہمیں ہر جگہ لے گئی، اگر تم آخرت کا حال پوچھنا چاہتے ہو تم اس آدمی کی حالت کے بارے میں کیا سمجھتے ہو جسکے گناہ بکثرت ہوں، اس کا عمل کمزور ہو اور اس کی عمر فنا ہوگئی ہو، اپنی منزل تک پہنچنے کے لئے اس نے توشہ اپنے ساتھ تیار نہ رکھا ہو، موت کے لئے تیاری نہ کی ہو، موت کے لئے کبھی جھکا بھی نہ ہو، موت کے لئے پانچ ٹخنوں سے اوپر چڑھا کر تیار نہ ہوا ہو اور دنیا کے لئے مزین ہو، مجھے اس آدمی کے متعلق تم ہی بتلاؤ۔ وہ حدیثیں بیان کرنے بیٹھ گیا کہ تمھارے اردگرد لوگوں کی بھیڑ لگ گئی اور تم سے علوم لکھے جارہے ہیں۔ پس تم فارغ ہوکر حدیث کے لئے بیٹھ گئے، پھر فضیل رحمہ اللہ نے ایک دردناک آہ بھری اور ایک لمبی سانس لی (اپنے آپ کو مخاطب کرکے کہا) تیری ہلاکت ہو تو اچھی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتا ہے۔ کیا تو اس لائق ہے کہ تجھ سے احادیث حاصل کی جائیں، اے احمق حیاء کر اور اگر تجھ میں حیاء کی کمی نہ ہوتی اور تو بے وقوف نہ ہوتا مجلس حدیث قائم نہ کرتا تو بڑا عجیب ہے، کیا تو اپنے نفس کو نہیں جانتا؟ کیا تجھے یاد نہیں کہ تو کیا تھا؟ اور تیری حفاظت کیسی تھی؟ خبردار اگر یہ لوگ تیری حقیقت جان کر کبھی تیرے پاس نہ بیٹھیں نہ تجھ سے سن کر حدیثیں تحریر کریں، نہ تجھ

کچھ سننے پائیں، پھر کہنے لگے! تیری ہلاکت ہو کیا تجھے یاد نہیں ہے کیا تیرے دل میں موت کے لئے جگہ نہیں؟ کیا تو نہیں جانتا کہ کب تجھے اچک لیا جائے اور آخرت کی طرف تجھے پھینک دیا جائے پھر تو قبر کی تنگی اور اس کی وحشت میں پہنچ جائے کیا تو نے کبھی کسی قبر کو نہیں دیکھا؟ کیا تم نے لوگوں کو دفناتے ہوئے بھی نہیں دیکھا؟ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ لوگ مردے کو کس بے دردی سے قبر میں اتار رہے ہوتے ہیں اور اس پر منوں مٹی اور پتھر ڈال رہے ہوتے ہیں، تجھے زیبا نہیں دیتا کہ تو اپنے منہ سے بات بھی کرے۔ چنانچہ عمر بن خطابؓ لوگوں کو عمدہ کھانا کھلاتے تھے اور خود جیسا ملا کھالیا، لوگوں کو نرم لباس پہناتے اور خود کھردرا پہن لیتے، لوگوں کو ان کے حقوق عطا کرتے اور بڑھ چڑھ کر اضافے کے ساتھ عطا کرتے، ایک آدمی کو انھوں نے چار ہزار درہم عطا کیے بعد میں ایک ہزار مزید دیا ان سے کسی نے کہا آپ نے فلاں آدمی کو اتنے زیادہ درہم دیئے ہیں بھائی کو کیوں نہیں دیتے؟ فرمایا اسکے باپ نے بدر میں ثابت قدمی دکھائی تھی جبکہ میرے بھائی کے باپ نے بدر میں حصہ بھی نہیں لیا۔

۱۱۴۳۹- محمد بن علی، ابوسعید جندی، اسحٰق بن ابراہیم کہتے ہیں: میں نے فضیل رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی کو اپنے نفس پر خوفزدہ اور لوگوں کے لئے زیادہ امید والا کسی کو نہیں دیکھا۔ ان کی قرأت غمگین، دلچسپ آہستہ آہستہ اور آرام آرام سے ہوتی تھی یوں لگتا گویا وہ کسی انسان کو مخاطب کر رہے ہو جب کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں جنت کا ذکر ہوتا اس کو بار بار دہراتے اور اللہ سے جنت کا سوال کرتے رات کو اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتے، اس لئے ان کے واسطے مسجد میں ایک چٹائی بچھا دی جاتی نماز پڑھتے پڑھتے جب نیند کا غلبہ ہو جاتا چٹائی پر تھوڑی دیر کے لئے سو جاتے، پھر نماز پڑھنے کے لئے اٹھ جاتے پھر جب نیند کا غلبہ ہو جاتا پھر تھوڑی دیر کے لئے سو جاتے پھر نماز کے لئے اٹھ بیٹھتے اسی طرح صبح کر لیتے، ان کی عادت تھی کہ جب نیند آتی سو جاتے، کہا جاتا تھا کہ عبادت کی یہ کیفیت بہت شدت والی ہے۔ صحیح الحدیث، صدوق اللسان اور حدیث کے لئے شدید خوف و غم والے تھے، حدیث بیان کرنا ان پر بہت بھاری ہوتا تھا، بسا اوقات مجھ سے فرماتے تم مجھ سے دراہم طلب کرو مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ تم مجھ سے احادیث طلب کرو، میں نے انھیں فرماتے سنا ہے کہ تم مجھ سے دینار مانگو ان کا دینا میرے لئے بہت آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ تم مجھ سے حدیث طلب کرو، میں انھیں کہہ دیتا اگر آپ مجھے احادیث سنائیں گے اس میں میرے لئے ایسے فوائد ہیں جو اس سے پہلے میرے پاس نہیں آپ کے منہ سے حدیثیں سننا مجھے زیادہ محبوب ہے آپ کے دراہم عطا کرنے سے، فرمایا: تو فتنہ باز آدمی ہے، بخدا! اگر میں اس بات پر عمل کر لیتا جو سلیمان بن مہران سے سنی تھی، وہ فرماتے تھے۔ جب تمہارے سامنے کھانا رکھا ہو جسے تو کھانا چاہتا ہے تو ایک لقمہ اٹھاتا ہے اسے اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیتا ہے اسی طرح تو جب بھی کوئی لقمہ اٹھاتا ہے اسے پیٹھ پیچھے پھینک دیتا ہے تو کب شکم سیر ہو سکتا ہے۔

۱۱۴۴۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابویعلی موصلی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاضؒ فرماتے تھے مردوں کو اپنا وصی مت بناؤ چونکہ تم انھیں کیسے ملامت کرو گے جب وہ تمہاری وصیت ضائع کر دیں گے حالانکہ تو اپنی زندگی میں اس وصیت کو بار بار ضائع کر چکا ہے۔ اس کے بعد تو وحشت، تاریکی اور کیڑوں والے گھر کی طرف کوچ کر جائے گا، اس میں تیرے ملاقاتی منکر نکیر ہوں گے تیری قبر جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے، پھر فضیل رحمہ اللہ رونے لگے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں جہنم کی آگ سے اپنی پناہ میں رکھے۔

۱۱۴۴۱- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے کسی کو آنکھوں کو زیادہ ٹھنڈا کرنے والا نہیں پایا بہ نسبت اس آدمی کے جو شدت سے نرمی کی طرف نکل کر کے آیا ہو اور اچھے اور عمدہ ٹھکانے میں اترا ہو، جب وہ اپنی عزت و کرامت اور شرافت دیکھتا ہے فوراً پکار اٹھتا ہے! اگر مجھے علم ہوتا کہ میں تجھ سے بجز موت کے کچھ بھی نہیں مانگتا، قیامت کے دن تو نہیں دیکھے گا آنکھوں کو زیادہ ٹھنڈا کرنے والا بجز اس آدمی کے جو تنگی، سختی، بھوک اور پیاس سے نکلا

ہو اور پھر جنت میں ٹھہرا ہو سب سے کہا جائے ، اپنے اچھے اعمال کی بدولت جنت میں داخل ہو جاؤ، تو قیامت کے دن پریشان حال کسی کو نہیں دیکھے گا بجز اس آدمی کے جو راحت ، وسعت ، عیش وعشرت سے نکلا ہو اور پھر جہنم کی آگ میں ٹھہرا ہو اللہ تعالی کا ارشاد ہے" ادخلوا ابواب جهنم خالدين فيها فبئس مثوى المتكبرين "(زمر ۷۲) داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں سے ہمیشہ اس میں رہو گے پس بہت برا ٹھکانہ ہے تکبر کرنے والوں کا۔

۱۱۴۴۲- محمد بن ابراہیم ، مفضل بن محمد ، اسحق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: جب فضیل رحمہ اللہ وفات پائیں گے دنیا سے غم وحزن اٹھالیا جائے گا۔

۱۱۴۴۳- اپنے والد سے وحمد بن جعفر، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مقولہ ہے کہ غائب کے لئے حاضر بن جاؤ اور حاضر کے لئے غائب مت بنو، گویا ان کا مطلب یہ تھا کہ جب تم کسی جماعت میں موجود ہو اپنی شخصیت کو پوشیدہ رکھو اور اپنے دل اور کانوں کو حاضر رکھو یہ مطلب ہے غائب کے لئے حاضر ہونے کا، اور حاضر کے لئے غائب مت بنو کا مطلب یہ ہے کہ تم مجالس میں محض جسمانی طور پر حاضری نہ دو کہ تمہارا دل کہیں اور بھٹک رہا ہو،

فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: لوگوں میں عام طور پر زہد پایا جاتا ہے کہ جب لوگوں کی مدح سرائی کو محبوب نہ رکھتا ہو پھر ان کی مذمت کی بھی پرواہ نہ کرتا ہو۔ ابراہیم کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا! اگر تم قدرت رکھتے ہو کہ تمہاری شہرت نہ ہو ایسا کرلو تمہارے اوپر کوئی بوجھ نہیں آئے گا اگر تمہاری مدح وثناء نہ کی گئی جب تم اللہ تعالی کے نزدیک قابل ستائش ہو اور لوگوں کے ہاں تم مذموم ہو تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں ہوگا فرماتے تھے۔ جو چاہتا ہو کہ لوگوں میں اسکا تذکرہ ہو اسکا تذکرہ کبھی نہیں ہوگا اور جو اپنے تذکرے کو ناپسند سمجھے گا خود بخود اس کا ذکر لوگوں میں ہونے لگے گا۔

۱۱۴۴۴- عبداللہ بن محمد و محمد بن ابراہیم ، ابویعلی ، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس بندے سے اللہ تعالی محبت کرتے ہیں اللہ تعالی اس کے غم میں اضافہ کر دیتے ہیں اور جب کسی بندے سے اللہ تعالی بغض کرنا چاہتے ہیں اسے دنیا کی وسعتوں میں الجھا دیتے ہیں۔

۱۱۴۴۵- عبداللہ بن محمد ، ابویعلی ، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی بھی ایسا بندہ نہیں جسے دنیا کی کوئی چیز عطا کی جاتی ہے مگر یہ کہ اس کے بدلہ میں جنت میں اس کے درجات میں کمی کی جاتی ہے، اگر وہ بندہ اللہ تعالی کے ہاں عزت وشرافت والا کیوں نہ ہو۔

۱۱۴۴۶- عبداللہ ، ابویعلی ، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: رازداری میں اللہ تعالی سے سچائی کے ساتھ معاملہ کرو چونکہ بلند مرتبہ وہی ہے جس کے درجات اللہ تعالی بلند فرمائے ، اور جب اللہ تعالی کسی بندے کو اپنا محبوب بنانا چاہتا ہے لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے۔

۱۱۴۴۷- محمد بن ابراہیم ، مفضل بن محمد جندی ، اسحق بن ابراہیم طبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو اللہ سے ڈرتا ہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی اور جو غیر اللہ سے ڈرتا ہوا سے کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا، ایک مرتبہ ان سے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے پوچھا: اے ابوعلی! جس الجھاؤ میں ہم گرفتار ہیں اس سے خلاصی کیسے ممکن ہے؟ فرمایا: مجھے بتاؤ جو آدمی اللہ تعالی کی اطاعت کرتا ہے کیا اسے کسی کی معصیت ضرر پہنچائے گی؟ کہا: نہیں پہنچائے گی، فرمایا: کیا جو آدمی اللہ تعالی کی نافرمانی کرتا ہے اسے کسی کی اطاعت نفع پہنچائے گی؟ کہا: نہیں، فرمایا: اگر تم خلاصی کا ارادہ رکھتے ہو بس یہی خلاصی ہے۔

۱۱۴۴۸- محمد بن ابراہیم ، مفضل بن محمد جندی ، اسحق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی

عزت کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ مجھے جہنم میں داخل کر دے میں جہنم کی طرف چل پڑوں گا اور مجھے کچھ مایوسی نہیں ہوگی، اسحق کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے دوران حج فضیل رحمہ اللہ کے ساتھ میدان عرفات میں وقوف کیا۔ میں انہیں دعا کرتے دیکھ رہا تھا کہ انھوں نے اپنا دایاں ہاتھ رخسار پر رکھا اور سر کو سہارا دے کر ہلکی آواز میں شدید رو رہے تھے وہ برابر اسی طرح روتے رہے حتیٰ کہ امام عرفات سے کوچ کرنے لگا، فضیل رحمہ اللہ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرمایا: ہائے افسوس: اللہ تیری قسم اگر تو مجھے معاف کر دے تین بار یہی کلمات دہرائے۔

۱۱۴۴۹- محمد، مفضل، اسحق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: خوف امید سے افضل ہے بشرطیکہ جب تک آدمی صحیح ہو لیکن جب اس پر موت واقع ہو جائے اس وقت امید خوف سے افضل ہے، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب آدمی حالت صحت میں نیکو کار ہو اس کی امید موت کے وقت بڑھ جاتی ہے اور اس کا گمان بھی اچھا ہو جاتا ہے، لیکن جب وہ حالت صحت میں بدکار ہو موت کے وقت اس کا گمان بھی بد ہو جاتا ہے اور اس کی امید بھی نہیں بڑھتی۔

۱۱۴۵۰- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن احمد بن ابو یحییٰ، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے، کہا گیا اے ابن آدم! دنیا کو ایسا گھر بناؤ جو تمھارے بوجھوں کو تمھارے تک پہنچائے اور اس میں اپنے پڑاؤ کو محض استراحت کے لئے رکھو وہ گھر تجھے دشمن سے بھاگنے والے کی طرح قید نہ کر دے، جو آدمی اپنے اہل کی طرف جلدی کرتا ہے وہ اراؤ نے رستے میں کسی سلامتی والے کو نہیں پاتا اور نہ اپنے سنو میں کسی تبدیلی کرنے والے کو، اگر تو ایسا عمل کرنے سے عاجز آ جائے پس وہ محض امید ہے، اور تو اس رستے کے چوروں میں سے ایک چور ہونے سے بچ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ینھون عنه وینأون عنه وان یھلکون الا انفسهم وما یشعرون" (انعام ۲۶) ترجمہ: یہ لوگ دوسروں کو بھی اس سے دور رکھتے ہیں اور خود بھی اس سے دور دور رہتے ہیں یہ اپنے ہی کو تباہ کر رہے ہیں اور انھیں کچھ خبر نہیں فرمایا: بے شک آنکھ کی بصارت جب تک دل سے نہ ہو گویا وہ بھولے سے دیکھ رہی ہے اور اندھے پن کی نشانی یہ ہے کہ جب تم ارادہ کرو کہ تم اس کے ذریعے اپنے نفس اور اپنے غیر کی معرفت حاصل کرو بے شک وہ ہلاکت سے نہیں رک پاتی، اور اسے رغبت میں نہیں لاتی پس یہ دل کا اندھا ہے اگر چہ آنکھوں سے اسے دکھائی دیتا ہو، اور جب عاقل اپنی عقل استعمال میں لاتا ہے اور اپنے معاملہ میں غور و فکر کرتا ہے اور جو کتاب اللہ میں تدبر کرتا ہے اس کی رغبت اطاعت میں بڑھ جاتی ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کا خوف لاحق ہو جاتا ہے۔ پس یہ صاحب بصیرت ہے اگر چہ آنکھوں سے اسے دکھائی نہ دیتا ہو۔ ابراہیم کہتے ہیں میں نے یہ فرمان ابن عیینہ کے جلیس سلامہ پر پیش کیا وہ کہنے لگے یہ عون بن عبداللہ کا کلام ہے۔

۱۱۴۵۱- محمد بن جعفر بن یوسف، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے، اگر ساری کی ساری دنیا مجھے حلال طور پر پیش کی جائے اور اس پر آخرت میں مجھ سے حساب و کتاب بھی نہ لیا جائے میں پھر بھی اس سے نفرت کروں گا جس طرح تم مردار شئی سے نفرت کرتے ہو جب تم میں سے کوئی اس کے پاس سے گزرتا ہے اپنے کپڑے سمیٹتا ہے تا کہ گندگی نہ لگ جائے۔

۱۱۴۵۲- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، علی بن حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ کو خبر ملی کہ جریر ان کے پاس آنا چاہتا ہے۔ انھوں نے دروازے کو باہر سے مقفل کر دیا اتنے میں جریر آیا اور دروازے کو مقفل دیکھ کر واپس لوٹ گیا، علی بن حسن کہتے ہیں مجھے جب اس واقعہ کی خبر ملی میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان سے کہا: میں جریر ہوں، فرمایا: تم میرے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو، میرے لئے ان کے کلام کے محاسن ظاہر ہوئے اور ان پر میں نے بھی اپنے کلام کے محاسن ظاہر کئے، انھوں نے میرے لئے تزئین سے کام لیا نہ میں نے۔

علی کہتے ہیں فضیل رحمہ اللہ سے زیادہ خوفزدہ اور مسلمانوں کے لئے ان سے بڑھ کر خیر خواہ کسی کو نہیں دیکھا، میں نے انھیں

خواب میں دیکھا کہ وہ ایک صندوق پر کھڑے مصاحف تقسیم کررہے ہیں اور لوگ ان کے اردگرد جمع ہیں ان میں سفیان بن عیینہ بھی موجود ہیں۔اور ھارون الرشید امیر المؤمنین بھی ادھر موجود ہے،میں نے انھیں نہیں دیکھا کہ وہ کسی کو ودیعت کرتے ہوں پس وہ قدرت رکھتے ہیں کہ اس کو تمام تو داع کریں وہ ظہر کے بعد جریر کے پاس آئے اور اسے وداع کیا ہے۔فضیل رحمہ اللہ نے جریر سے فرمایا: میں تجھے اللہ کے تقوٰی کی وصیت کرتا ہوں جب انھوں نے آیت کریمہ ان اللہ مع الذین اتقوا (نحل ۱۲۸) بے شک اللہ تعالیٰ متقین کے ساتھ ہے؟ پڑھنے لگے ان کے گلے کو اچھو لگ گیا،انھوں نے اپنا ہاتھ چھوڑ دیا اور آگے چل پڑے،میں نے انھیں فرماتے سنا ہے کہ ایک مرتبہ ہمیں کوفہ میں سخت بھوک لگ گئی علی ہمارے او پراپنے کھانے کا صدقہ کرتے رہے یہاں تک کہ انھیں بھی تنگی کے دن دیکھنے پڑے،فضیل رحمہ اللہ ایک آیت پڑھتے تھے اور وہ کوفہ میں لوگوں کو امامت کراتے تھے اور ان کی وجہ سے آیت کو آہستہ پڑھتے تھے۔

۱۱۴۵۳- ابومحمد بن حیان،احمد بن حسین،احمد بن ابراہیم،سلمہ بن عفار،شعیب بن حرب کہتے ہیں دوران حج میں بیت اللہ کا طواف کرر ہا تھا اچانک کسی آدمی نے پیچھے سے کپڑے پکڑ کر مجھے کھینچا،میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ فضیل بن عیاض تھے،فرمانے لگے: اگر اہل آسمان میرے اور آپ کے بارے میں سفارش کریں ہم اس کے اہل ہیں کہ ہمارے متعلق سفارش قبول نہ کی جائے،شعیب کہتے ہیں میں نے ایک سال سے فضیل رحمہ اللہ کو نہیں دیکھا تھا: انھوں نے مجھے کسرنفسی میں مبتلا کردیا میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں نے انھیں نہ دیکھا ہوتا۔

۱۱۴۵۴- ابومحمد،احمد،محمد بن عیسیٰ دامغانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے کسی مقرب فرشتے پر رشک نہیں آتا اور نہ ہی کسی ایسے نبی مرسل پر جو آسمانی قیامت کی ہولناکیوں کا معاینہ کرے گا،مجھے صرف اس پر رشک آتا ہے جو کچھ بھی نہ ہو۔

۱۱۴۵۵- ابومحمد بن حیان،احمد بن حسین،احمد بن ابراہیم،فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے فضیل رحمہ اللہ کو سنا،وہ فرمارہے تھے: دنیا دارا قامت نہیں،آدم علیہ السلام اس میں عقوبت کے لئے اتارے گئے کیا تم نہیں دیکھتے کہ انھیں کیسے کیسے حوادث سے دوچار ہونا پڑا چنانچہ انھیں کبھی بھوک میں رہنا پڑا۔کبھی ننگے بدن رہنا پڑا اور کبھی کسی حاجت سے انھیں پالا پڑا جس طرح کہ شفیق ماں اپنے بچے کے ساتھ برتاؤ کرتی ہے کبھی اسے میٹھی چیز پلاتی ہے اور کبھی کڑوی چیز اسے پلارہی ہوتی ہے،وہ سب کچھ بچے کی بہتری کے لئے کرتی ہے۔

فیض کہتے ہیں فضیل رحمہ اللہ نے مجھے کہا: تم نبیین وصدیقین کے ساتھ جنت میں رہنا چاہتے ہو اور تم محشر میں نوح،ابراہیم اور محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کھڑے ہونا چاہتے ہو لیکن تم یہ سب کچھ اپنے کس عمل کے بدلے میں دیکھنا چاہتے ہو؟ تم نے کونسی خواہش اللہ عزوجل کے لئے ترک کی ہے،تم نے کونسی قریب شئے کو اللہ کے واسطے اپنے سے دور کیا ہے اور کونسی بعید چیز کو اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے قریب کیا ہے؟

فیض کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے شیطان انسان کو اپنے جھانسے میں پھنسائے بغیر نہیں رہتا حتی کہ ہر قسم کا حیلہ کرگزرتا ہے اور اس سے ایسی چیز نکال لیتا ہے جس سے وہ اس کے عمل کی خبر لیتا ہے شاید وہ کثیر الطواف ہو،پس کہتا ہے آج رات میری وجہ سے طواف نہیں،یا روزہ دار ہو کہتا ہے سحری کس قدر پر مشقت ہے،یا پیاس کتنی سخت ہے،اگر تم طاقت رکھو تو محدث،متکلم اور قاری نہ ہو،اگر تم بلیغ ہو لوگ کہتے ہیں یہ کتنا بلیغ ہے اسکی بات کتنی اچھی ہے۔اس کی آواز کیا خوب ہے،تجھے مدح سرائی عجب میں مبتلا کردیتی ہے حتی کہ تو پھول جاتا ہے،اگر تو بلیغ نہیں لوگ کہیں گے اچھی طرح سے باتیں نہیں کرسکتا،اسکی آواز اچھی نہیں تو غم وحزن اور مشقت میں مبتلا ہو جائے گا،پھر تو ریاکار ہو جائے گا لہٰذا جب تم کسی مجلس میں بیٹھو اور بات کرو تمہیں کسی کی مذمت کی کچھ پرواہ نہ ہو اور نہ

ی کی ستائش کی طرف تمہاری سوچ ہو تو اسوقت تم بات کرو۔

۱۱۴۵-عبداللہ بن محمد بن عثمان عثمانی واسطی، ولید بن ابان، محمد بن زنبور کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے اس وقت تک تیرا دل سلامتی میں نہیں رہ سکتا جب تک تو ساری دنیا سے لا پرواہ ہو جائے۔ایک مرتبہ فضیل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا دنیا میں زہد اختیار کرنے کی کیا حقیقت ہے؟ فرمایا: قناعت زہد ہے اور قناعت بے نیازی ہے کسی نے ان سے پوچھا ورع (تقویٰ) کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب ورع وتقویٰ ہے ان سے پوچھا گیا عبادت کیا ہے؟ فرمایا فرائض کی ادائیگی عبادت ہے۔ان سے عبادت کے بارے میں پوچھا گیا عبادت کیا ہے؟ فرمایا فرائض کی ادائیگی عبادت ہے،ان سے تواضع کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا تو حق کے لئے خضوع اختیار کرے فرمایا: ورع (تقویٰ) کا زیادہ تر تعارف زبان سے ہے چونکہ اظہار مافی الضمیر زبان سے ہوتا ہے جبکہ عمل زبان سے نہیں ہوتا۔ایک موقع پر انھوں نے فرمایا: ساری کی ساری خیر و بھلائی ایک کوٹھڑی میں ذخیرہ کردی گئی ہے اور اس کی چابی دنیا میں زہد اختیار کرنے کو قرار دی گئی ہے،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری معرفت رکھنے والا جب میری نافرمانی کرتا ہے میں اس پر ایسے آدمی کو مسلط کر دیتا ہوں جسے میری کچھ معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

۱۱۴۵۰-محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے فضیل رحمہ اللہ سے پوچھا تواضع کیا ہے؟ فرمایا: تواضع یہ ہے کہ تم حق کے لئے خضوع کرو اور اس کے لئے سر تسلیم خم کردو اگر میں یہ جواب کسی بچے سے سنتا میں اسکا بوسہ لے لیتا اور میں یہ بات کسی جاہل سے سنتا میں اس کا بھی بوسہ لے لیتا، میں نے ان سے پوچھا مصیبت پر صبر کرنا کیا ہے؟ فرمایا: کہ تم مصیبت پر واویلا نہ کرو۔

۱۱۴۵۱-محمد بن ابراہیم، ابو یعلی، عبدالصمد بن یزید بغدادی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے اگر میں مستجاب الدعا ہوتا میں دعا صرف امام وقت کے بارے میں کرتا: ان سے کہا گیا: اے ابو علی یہ کیسے؟ فرمایا: چونکہ جب میں دعا اپنے بارے میں کروں گا مجھ سے تجاوز کر کے دوسروں تک اسکا اثر نہیں پہنچ سکتا۔لیکن جب میں دعا امام وقت (بادشاہ خلیفہ) کے بارے میں کروں گا تو اس سے امام کی اصلاح ہوگی اور امام کی اصلاح و درستی پورے عالم کی درستی ہے، کہا گیا یہ کیسے اے ابو علی؟ ہمیں اس کا مطلب سمجھاؤ، فرمایا: چونکہ جب لوگ امام کے ظلم وستم سے بے خوف ہوں گے کھنڈرات کو تعمیر کریں گے اور زمین میں اتر بسیں گے، رہی بات لوگوں کی سو امام لوگوں کو جاہل سمجھتا ہے اور کہتا ہے انھیں معیشت کے لالچ نے مشغول کر رکھا ہے، اور انھیں تعلیم قرآن اور دیگر امور شرعیہ سے طلب معیشت نے پھیر دیا ہے پس انھیں پچاس پچاس کے لگ بھگ ایک گھر میں ٹھونس دیتا ہے، آدمی سے کہتا ہے: تیرے لئے وہ کچھ ہے جو تیرے لئے بہتر ہو اور ان لوگوں کا علم انکا اپنا معاملہ ہے، اور دیکھو اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو تمہارے اندر سے نکالا ہے اور وہ زمین کو پاس کرتا ہے، پس یوں لوگوں اور علاقوں کی درستی ہوتی جائے گی، سن کر ابن مبارک رحمہ اللہ نے فضیل رحمہ اللہ کی پیشانی کا بوسہ لیا اور کہنے لگے: اے بھلائی کی تعلیم دینے والے! یہ بات آپ کے علاوہ کوئی اچھی طرح نہیں جانتا۔

۱۱۴۵۹-محمد بن ابراہیم، ابو یعلی، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ عالم دو طرح کے ہیں، عالم دنیا اور عالم آخرت، عالم دنیا کا علم دنیا میں پھیلا ہوتا ہے، اور عالم آخرت کا علم پوشیدہ و مخفی ہوتا ہے، پس تم عالم دنیا کی اتباع کرو اور عالم آخرت سے گریز کرو اور تمھیں وہ اپنے نشے سے نہ روک پائے گا پھر انھوں نے آیت کریمہ تلاوت کی۔

وان کثیراً من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل (توبہ) بے شک بہت سارے علماء اور عبادت گزار بندے لوگوں کے اموال باطل طریقے سے کھا رہے ہیں۔

اسکی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: احبار سے مراد علماء اور رھبان سے مراد عبادت گزار بندے ہیں۔ اکثر تمہارے علماء قیصر و کسریٰ کی ریئت

میں رنگے ہوئے ہیں اور محمد ﷺ کے طریقہ سے ہٹے ہوئے ہیں چونکہ محمد ﷺ نے اینٹ پر اینٹ نہیں رکھی۔

فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے علماء کثیر ہیں اور حکماء قلیل، سو علم سے اصل مراد ہی حکمت ہے اور جسے حکمت دی گئی گویا اسے خیر کثیر مل گئی، فرمایا: اگر ہمارے علماء کے پاس صبر ہوتا پھر ان بادشاہوں کے دروازوں پر بھی نہ بھٹکتے۔ عبدالصمد کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: ان سے کسی آدمی نے کہا علماء انبیاء کے وارث ہیں فرمایا بلکہ حکماء انبیاء کے وارث ہیں۔ ایک آدمی کہنے لگا علماء کثیر تعداد میں ہیں فرمایا حکماء قلیل تعداد میں ہیں، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے حامل قرآن اسلام کا علمبردار ہوتا ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ لغو میں مشغول ہونے والے کے ساتھ وہ بھی مشغول رہے، لہو ولعب میں مشغول رہنے والے کے ساتھ وہ بھی مشغول رہے، حامل قرآن کے لئے مناسب ہے کہ وہ مخلوق کے سامنے اپنی حاجات پیش نہ کرنے، اور نہ ہی ان کے علاوہ خلفاء کے سامنے بلکہ مناسب ہے کہ مخلوق کی حوائج کا وہ مرجع ومرکز ہو۔

۱۱۴۳۶۰- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن شاذان، احمد بن محمد بن غالب، ھناد بن سری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب رات کی تاریکی اچھی طرح چھا جاتی ہے اللہ جل جلالہ آواز لگاتے ہیں مجھ سے بڑا جود وسخاوالا کوئی نہیں پھر بھی مخلوق میری نافرمانیوں میں لگی ہوئی ہے حالانکہ میں انھیں دیکھ رہا ہوں، میں انھیں بچھونوں پر نرم نیند سلاتا ہوں گویا انھوں نے میری بھی نافرمانی کی ہی نہ ہو، میں ان کی حفاظت کا ذمہ دار ہوں گویا انھوں نے کوئی گناہ ہی نہ کیا ہو، پھر بھی میری جود وسخا کا فضل وکرم نافرمانوں پر ہوتا ہی رہتا ہے، میں بداعمال کو اپنے فضل وکرم سے نوازتا ہوں، کون ہے جس نے مجھے پکارا ہو اور میں نے اس کی پکار کا جواب نہ دیا ہو؟ کون ہے جس نے مجھ سے سوال کیا ہو اور میں نے اسے عطا نہ کیا ہو؟ یا پھر کون ہے وہ جس نے میرے دروازے پر ڈیرے ڈالے ہوں اور میں نے اسے محروم لوٹایا ہو، میں خود بھی فضل وکرم والا ہوں اور میرا کام بھی دوسروں پر فضل وکرم کرنا ہے، میں سراپا جود وسخا ہوں اور جود وسخا میرا کام ہے، میں سراپا بخشش ہوں اور بخشش کرتا ہوں، میرے فضل وکرم سے ہے کہ میں گناہ گار کو گناہ کرنے کے بعد معاف کرتا ہوں، میرے کرم میں سے ہے کہ میں تائب کو عطا کرتا ہوں، گویا اس نے میری نافرمانی کی ہی نہ ہو، پس مجھ سے مخلوق کہاں بھاگی جارہی ہے؟ اور میرے دربار سے مخلوقات کس طرح الگ ہونا چاہتی ہے؟

۱۱۴۳۶۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوجعفر انصاری، محمد بن عبدالمؤمن خواص، محمد بن منذر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب رات کی تاریکی اچھی طرح چھا جاتی ہے اللہ عزوجل عرش معلی سے آواز لگاتے ہیں ارشاد ہوتا ہے، میں سراپا جود وسخا ہوں اور مجھ جیسا کون ہے، میں مخلوقات پر سخاوت کے دریا بہا دیتا ہوں حالانکہ مخلوق میری نافرمانی میں مستغرق ہوتے ہیں۔ میں انھیں رزق عطا کرتا ہوں اور انھیں نرم نرم بچھونوں پر میٹھی نیند سلاتا ہوں۔ گویا انھوں نے میری نافرمانی کی ہی نہ ہو، ان کی حفاظت کی ذمہ داری لیتا ہوں، جیسا کہ انھوں نے میری نافرمانی کی ہی نہ ہو، میں جود وسخا والا ہوں مجھ جیسا کون ہے، میں عاصیوں پر بھی سخاوت کرتا ہوں تاکہ ان کے دلوں کی دنیا بدل جائے وہ توبہ کرلیں اور میں ان کی مغفرت کرلوں، اے میری رحمت سے ناامید! ہلاکت ہے تمھاری: ہر رات اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرتے ہیں۔

۱۱۴۳۶۲- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، سلمہ بن غفار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے فضیل رحمہ اللہ سے شکایت کی، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور مدبر کی تلاش میں ہو؟ سلمہ کہتے ہیں فضیل رحمہ اللہ بسا اوقات اپنے اہل وعیال پر نظر ڈالتے پھر کہتے ان بھوؤں کے چہروں کی طرف دیکھو، ان سے کہتے! جو کچھ تم میرے مرنے کے بعد کرنا چاہتے ہو وہ کچھ ابھی کرلو۔ ایک مرتبہ ان کا بھتیجا ان کے پاس آیا فضیل رحمہ اللہ نے اس کے لئے حلوہ بنایا جب کھانے کے لئے اس کے سامنے رکھا تو خود الگ بیٹھ گئے بھتیجا کہنے لگا اے چچا جان! تشریف لائیں میرے ساتھ تناول فرمائیں، جواب میں فرمایا: اے بھتیجے! جس

عورت کا بیٹا مر جائے وہ کھانے کا ذائقہ نہیں پاتی۔

۱۱۳۶۳- ابو محمد بن حیان، اسماعیل بن موسیٰ حاسب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خلف بن ولید کہتے تھے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے فضیل رحمہ اللہ سے کسی حاجت کے بارے میں شکایت کی، آپ رحمہ اللہ نے اسے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور مدبر کو ڈھونڈنا چاہتے ہو؟

۱۱۳۶۴- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین بن ابراہیم، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ کوئی بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پا سکتا جب تک وہ بلاء کو نعمت اور آسائش کو مصیبت نہ شمار کرتا ہو حتی کہ وہ دنیا کے کھانے سے لاپرواہ نہ ہو۔ نیز وہ اپنی سوج سرائی نہ چاہتا ہو۔

۱۱۳۶۵- عبداللہ، احمد، حسین بن فریاد مروزی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: تمہارے دلوں پر حرام ہے کہ تم دنیا میں زہد اختیار کرنے کے بغیر ہی ایمان کی حلاوت پالو۔

۱۱۳۶۶- عبداللہ، احمد، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تجھے ریاکار کہا جائے تو غضبناک ہو جاتا ہے، تجھے گراں گزرتا ہے اور تو شکوے کرنے لگتا ہے اس نے مجھے ریاکار کہا، کیا بعید تیری دنیا کی محبت کی وجہ سے تو واقعۃً ریاکار ہو اور تو دنیا کے لئے تصنع اور بناوٹ کر رہا ہو، انھوں نے مجھے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور مت ریاکار بنو در آں حالیکہ تمہیں شعور تک بھی نہ ہو، تو بناوٹ اور تصنع سے کام مت لے کہ لوگ تجھے نیک صالح کہیں تیرا اکرام کریں اور تیری ضروریات کو پورا کریں، تجھے لوگ صرف تعلق مع اللہ کی بنا پر پہچانتے ہیں، اگر تجھ میں یہ چیز مفقود ہوگی تو اُن کے سامنے خفیف ہوگا جس طرح لوگوں کے نزدیک فاسق بے قدر ہوتا ہے کہ لوگ اس کی عزت و اکرام نہیں کرتے، اسکی حوائج پوری نہیں کرتے اور مجلس میں اس کو جگہ بھی نہیں دیتے۔

۱۱۳۶۷- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حسین بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر میں قسم اٹھاؤں کہ میں ریاکار ہوں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں قسم اٹھاؤں کہ میں ریاکار نہیں ہوں، فرمایا: اگر میں کسی آدمی کو دیکھوں کہ اس کے آس پاس لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے میں اسے پاگل کہوں گا، جس آدمی کے آس پاس لوگ جمع ہوں کیا وہ پسند نہیں کرتا کہ وہ لوگوں تک اپنی بات پہنچائے، میں نے فضیل رحمہ اللہ کو اکثر فرماتے سنا ہے، اپنی زبان کی حفاظت کرو اپنے احوال کو زیر غور لاؤ اپنے زمانے کو پہچانو اور اپنے ٹھکانے کو مخفی رکھو۔

حسین بن زیاد کہتے ہیں ایک دن میں فضیل رحمہ اللہ کے پاس گیا فرمایا: کیا بعید کہ تم اس مسجد حرام میں اپنے سے برے کو دیکھو اگر تجھے اس برے آدمی کی شکل میں دیکھا گیا تحقیق تو بہت بڑی آزمائش میں مبتلا ہو گیا۔

۱۱۳۶۸- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں دروازے کے حلقے کی آواز سنتا ہوں میں اسے ناپسند سمجھتا ہوں خواہ دروازہ قریب ہو یا بعید، بخدا! میں پسند کرتا ہوں کہ وہ لوگوں میں اترے میں آؤں اور کوئی تذکرہ نہ سنوں، اور نہ ہی میرا تذکرہ سنا جائے، میں اصحاب حدیث کی آواز سنتا ہوں ان سے ڈر کی وجہ سے مجھے پیشاب آ جاتا ہے۔

۱۱۳۶۹- عبداللہ، احمد، احمد بن حسین، بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ محدثین سے فرما رہے تھے: تم مجھ سے کسی چیز کی ناپسندی کا اظہار کیوں نہیں کرتے جس کے بارے میں تمہیں علم ہو کہ میں اسے ناپسند کرتا ہوں؟ اگر میں تمہارا غلام ہوتا میں تمہیں ناپسند کرتا کہ میں تمہارے رحم و کرم پر ہوتا، اگر مجھے علم ہوتا کہ جب میں تمہاری طرف اپنی چادر پھینک دوں تم میرے قریب سے دور چلے جاؤ گے، لہٰذا میں تمہاری طرف اپنی چادر پھینک دیتا۔

۱۱۴۷۰-عبداللہ، احمد، احمد محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ غبطہ (رشک) ایمان کا حصہ ہے اور حسد نفاق کا، مومن غبطہ کرتا ہے نہ کہ حسد، جبکہ منافق حسد کرتا ہے نہ کہ غبطہ، مومن ستر کرتا ہے، وعظ کرتا ہے اور خیر خواہ ہوتا ہے، جبکہ فاجر جو ہتک عزت کا در پے ہوتا ہے دوسروں کو عار دلاتا ہے اور راز فاش کرتا رہتا ہے۔

ابراہیم کہتے ہیں فضیل رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ انبیاء، اصفیاء، اخیار اور پاکیزہ لوگوں کے اخلاف میں سے تین چیزیں ہیں بردباری، عقلمندی اور قیام اللیل، فضیل رحمہ اللہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے فرمارہے تھے: ہلاکت ہو تمھارے لئے اگر تمھاری معافی نہ ہو جب تمھیں گمان ہو کہ تم اللہ کی معرفت رکھتے ہو، حالانکہ غیر اللہ کے لئے تمھارا عمل ہو، فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والا اپنے رب کے بارے میں غلط وہم نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ کے خذلان کا خوف نہیں رکھتا اور نہ اسے اللہ سے کوئی شکوہ ہوتا ہے۔

ابراہیم کہتے ہیں میں نے انہیں آیت کریمہ "لیبلوکم ایکم احسن عملاً" "تاکہ اللہ تعالیٰ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے اعمال کرنے والا ہے، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یعنی خالص ترین عمل اور درستی والا، چونکہ جب عمل خالص ہو اور درست نہ ہو قبول نہیں ہوتا، اور جب کوئی عمل درستی والا ہو اور خالص نہ ہو خلوص کے بغیر قبول نہیں ہوتا، خالص عمل وہ ہے جو محض اللہ کے لئے ہو اور درست عمل وہ ہے جو سنت کے مطابق ہو۔

ابراہیم کہتے ہیں میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا لوگوں کی وجہ سے کسی عمل کو ترک کرنا ریاکاری ہے اور لوگوں کی وجہ سے کسی عمل کو کرنا شرک ہے فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: جسے پانچ چیزوں سے بچالیا گیا وہ دنیا اور آخرت کے شر سے محفوظ ہو گیا وہ یہ ہیں عجب (اپنے نفس پر اترانا)، ریاکاری، تکبر، دوسروں کو حقیر سمجھنا اور خواہش نفس۔

۱۱۴۷۱-محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، اسحق بن ابراہیم طبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب تم قیام لیل اور صیام نہار پر قدرت نہ رکھتے ہو تو سمجھ لو کہ تم محروم بیڑیاں ڈالے ہوئے ہو اور تجھے تیری خطاؤں نے بیڑیاں ڈال رکھی ہیں۔

۱۱۴۷۲-احمد بن یعقوب بن مہرجان، وابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ مروزی، خالد بن خداش کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے مجھ سے پوچھا: تم کس قبیلے سے ہو؟ میں نے جواب دیا میں مہلبی ہوں، فرمایا: اگر تم صالح آدمی ہو تو پھر تم شریف ہو اور اگر تم برے آدمی ہو پھر تم بہت گھٹیا ہو پھر فرمایا کہ مجھے منصور نے حدیث سنائی کہ مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن جب مرتا ہے تو زمین چالیس دن تک اس پر روتی رہتی ہے۔

۱۱۴۷۳-محمد بن احمد بن احمد بن اسحق، محمد بن عبید بن عامر، یحییٰ بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کسی کے ساتھ مل جل کر بیٹھنا چاہو تو اچھے اخلاق والے کے ساتھ مل بیٹھو چونکہ وہ تمھیں صرف خیر و بھلائی کی دعوت دے گا اور بد خلق کے ساتھ نہ بیٹھو چونکہ وہ تمھیں شر و برائی کی دعوت دے گا۔ نیز اس کے ساتھ بیٹھنے والا مشقت میں رہتا ہے جبکہ اچھے اخلاق والے کے ساتھ بیٹھنے والا راحت و آرام میں ہوتا ہے۔

۱۱۴۷۴-محمد بن علی، ابویعلیٰ موصلی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: میں حالت رضا میں کسی آدمی کو بھائی نہیں بناتا بلکہ میں اسے حالت غضب میں بھائی بناتا ہوں۔

۱۱۴۷۶-احمد بن جعفر بن سلم، عبدالباقی بن عفر بن سلمہ شاذان، موسیٰ بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جب میں اصحاب اہل بیت کے کسی آدمی کی طرف دیکھتا ہوں مجھے یوں لگتا ہے گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کسی آدمی کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

۱۱۴۷۷-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن محمد برانی، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں بیمار ہونے کی خواہش رکھتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ میری عیادت کرنے لوگ نہ آئیں۔

۱۱۴۷۸-عبداللہ بن محمد و محمد بن ابراہیم، ابویعلی، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے جب سے غیبت کا دنیا میں ظہور ہوا اللہ کے واسطے بھائی چارہ ختم ہو گیا۔ اس زمانے میں تمھاری مثال اس چیز جیسی ہے جسے سونے چاندی کے ساتھ مزین کیا گیا ہو اس کے اندر لکڑی ہو اور باہر حسن و خوبی۔

۱۱۴۷۹-محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن مثنی، عبدالصمد بن یزید مرداویہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: مومن گناہ کر کے فوراً اللہ کی طرف بھاگنا چاہتا ہے، وہ صبح شام غمگین رہتا ہے۔

فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: تیرے دشمن کی نیکیاں (جو تیرے زمرے میں آتی ہیں) تیرے دوست کی نیکیوں کی بنسبت اکثریت میں ہوتی ہیں۔ فضیل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا وہ کیسے؟ جواب دیا: تیرا تذکرہ جب تیرے دوست کے سامنے کیا جاتا ہے وہ تیرے لئے عافیت کی دعا کرتا ہے اور تیرا ذکر جب تیرے دشمن کے سامنے کیا جاتا ہے وہ دن رات تیری غیبت میں لگا رہتا ہے، مسکین آدمی اپنی نیکیاں تجھے دیتا ہے تو راضی نہ ہو جب اسکا ذکر تیرے سامنے کیا جائے تو کہہ دیتا اے اللہ! اسے ھلاک کر دے ایسا نہ کر بلکہ اس کے لئے اللہ سے دعا مانگ کہ اے میرے اللہ! اسکی اصلاح فرما دے اے اللہ! اس پر رجوع فرما اللہ تعالیٰ تجھے تیری بہتری کی دعا کا تجھے اجر عطا فرمائے گا، چونکہ جو آدمی کسی کے لئے ھلاکت کی دعا کرتا ہے وہ شیطان کو اپنا سوال دیتا ہے چونکہ شیطان مخلوق کی ھلاکت کے لئے ہر وقت بے چین رہتا ہے، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے، اللہ تعالیٰ سے راضی رہنے کا درجہ حقیقت میں مقربین کا درجہ ہے۔ چنانچہ مقربین اور اللہ تعالیٰ کے درمیان روح و ریحان کا فرق ہے۔

۱۱۴۸۰-ابراہیم بن عبداللہ بن اسحٰق، محمد بن اسحٰق ثقفی، حسن بن محمد بن صباح، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کہنے لگا، میں ایک دن فضیل رحمہ اللہ کے پاس سے گزرا میں نے ان سے کہا: مجھے وصیت کیجئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائے، فرمایا: اے اللہ کے بندے! اپنے ٹھکانے کو مخفی رکھو تمھیں کوئی پہچانے ہی نہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھارے عمل کے بدلہ میں تمھارا اکرام کیا جائے، اپنی زبان کو محفوظ رکھو، اپنے گناہوں سے استغفار کر نیز جیسا کہ تجھے حکم دیا گیا ہے اس کے مطابق اپنے لئے اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کرو۔

۱۱۴۸۱-ابومحمد بن حیان، ابویحیٰی رازی، محمد بن علی، ابراہیم بن شماس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی فضیل رحمہ اللہ سے کہنے لگا: مجھے کچھ وصیت کیجئے فرمایا: اپنے مکان کو مخفی رکھو شہرت کے طالب مت ہو تا کہ تمھارے عمل کے ذریعے تمھارا اکرام نہ کیا جائے، اپنی زبان کو بجز بھلائی کی بات کرنے کے بند رکھو، اپنے دل کی خبر لیا کرو تا کہ قساوت کا شکار نہ ہو جائے، تمھیں کیا پتا گنہگار کی قساوت قلب کیا ہے۔

۱۱۴۸۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، ابونصر، اسماعیل بن عبداللہ عجلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوجعفر محمد بن عبداللہ حذاء کہتے ہیں ہم ایک مرتبہ دوران حج فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے انتظار میں مسجد حرم کے دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ ہم اس وقت نوجوان تھے اور ہم نے اون کے کپڑے پہن رکھے تھے، اسی دوران وہ ہماری طرف تشریف لائے۔ جب انھوں نے ہمیں دیکھا فرمانے لگے: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں نے تمھیں نہ دیکھا ہوتا اور تم نے مجھے نہ دیکھا ہوتا مجھے بتاؤ میں تم سے سلامتی میں رہوں بایں طور کہ میں تمھارے لئے ڈھال بن جاؤں بایں طور کہ میں تمھیں دیکھوں اور تم آپس میں مجھے ایک دوسرے کو دکھلا رہے ہو۔ اگر میں دس مرتبہ قسم

اٹھاؤں کہ میں ریاکار ہوں اور دھوکہ دینے والا ہوں مجھے پسند ہے اس سے کہ میں ایک مرتبہ قسم کھاؤں کہ میں ایسا نہیں ہوں۔

۱۱۴۸۳- ابراہیم بن عبداللہ بن، محمد بن اسحٰق، عباس بن ابی طالب، علی بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ محدثین سے فرمارہے تھے میں رات کو تمہارا ذکر کرتا ہوں میری آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہہ جاتی ہے۔

۱۱۴۸۴- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن احمد بن ابو یحییٰ، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ مومن باتیں کم کرتا ہے اور عمل زیادہ کرتا ہے جبکہ منافق باتیں زیادہ کرتا ہے اور عمل کم، مومن کا کلام حکمتوں سے لبریز ہوتا ہے اس کی خاموشی فکرمندی ہے، اس کی نظر عبرت ہے اور اس کا عمل نیکی ہے، جب تم ان کی حفاظت پر ہوگے تم برابر عباد ت کے حکم میں رہو گے۔

۱۱۴۸۵- ابونعیم اصفہانی، اپنے والد عبداللہ سے، محمد اسماعیل، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: آدمی کے ان بادشاہوں کے قریب ہونے سے بہتر ہے کہ وہ مردہ بدبودار چیز کے قریب ہو، وہ آدمی جوان بادشاہوں کے ساتھ اختلاط نہ رکھتا ہو اور وہ صرف فرض نمازیں ہی پڑھتا ہو اس کے علاوہ کچھ نہ کرتا ہو، وہ ہمارے نزدیک اس آدمی سے افضل ہے جو راتوں کو بیدار رہے دن کو روزے رکھے حج وعمرہ کرے، جہاد فی سبیل اللہ اور پھر بادشاہوں کے ساتھ مل بیٹھے بھی۔

۱۱۴۸۶- ابونعیم اصفہانی اپنے والد عبداللہ سے، محمد اسماعیل، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کسی قبیح عمل کے ذریعے دنیا طلب کرے بہتر ہے اس آدمی سے جو ایسے اچھے عمل کے ذریعے دنیا طلب کرے جن سے فی الواقع آخرت طلب کی جاتی ہے۔

۱۱۴۸۷- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، فیض ابن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن فرماتے تھے، زمین میں ترک شہوت سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ سخت نہیں۔

۱۱۴۸۸- ابومحمد بن حیان، حصین، بکر بن عبداللہ فرماتے تھے آدمی اپنے پیٹ کا بندہ ہے اپنی خواہش نفس کا بندہ ہے تھوڑی مقدار پر قناعت نہیں کرتا اور کثیر مقدار سے شکم سیر نہیں ہوتا جو اس کی مدح سرائی نہیں کرتا اور جس پر وہ قدرت نہیں رکھتا، بکر کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: تم بادشاہوں کے لئے اون کے کپڑے پہن کر بن سنور کر جاتے ہو جبکہ وہ تمہیں دیکھنا گوارہ نہیں کرتے حسن صورت کے ساتھ ان کے سامنے قرآن مجید پڑھتے ہو جبکہ وہ تمہیں سر اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ تم ان کے سامنے بن سنور کر مختلف انداز کے ساتھ جاتے ہو۔ تمہارا یہ سب کچھ دنیا کی محبت کے لئے ہے۔

۱۱۴۸۹- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: آج کے دن سے پہلے میں عطا کرنے والے پر خوش ہوتا تھا اور آج میں خوش نہیں ہوتا ہوں، چونکہ جو طلب کرتا ہے وہ جھوٹا نہیں ہوتا اور اگر تجھے خبر پہنچے کہ کسی آدمی نے اپنے مال سے ایک ہزار درہم صدقہ کیے ہیں تو اس پر تعجب کرتا ہے یا کوئی نمازی سرحدوں کی حفاظت پر مامور ہو اس پر بھی تو تعجب کر۔ برگا، تجھے پتا نہیں کہ تو کب طلب کرتا ہے اگر تو یہ جانتا ہوتا، لیکن تو اسے نہیں سمجھتا، بخدا! اگر تجھے جبرئیل ومیکائیل کی شدید کوشش کی خبر دی جائے تو تعجب نہیں کرے گا حالانکہ یہ چیز ان کے مطلوب کے سامنے بہت قلیل ہوتی تھی، کیا تم جانتے ہو حقتہ مین کس چیز کو طلب کرتے تھے اور کس چیز کے در پے رہتے تھے؟ صرف اپنے رب کی رضا کی طلب میں رہتے تھے۔

۱۱۴۹۰- محمد بن ابراہیم، ابو یعلیٰ موصلی، عبدالصمد بن یزید، فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جس طرح اللہ تعالیٰ رزق تقسیم کرتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ محبت بھی اپنی مخلوق میں تقسیم کرتے ہیں یہ سب محبت جو تمہیں دکھائی دے رہی ہے یہ من جانب اللہ ہے حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ چونکہ اس مرض کی کوئی دوا نہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق وسچائی کے ساتھ معاملہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے حکمت عطا

فرماتے ہیں۔

۱۱۳۹۱-ابویعلیٰ، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: لوگوں کو دو خصلتیں دی گئی ہیں حب دنیا اور لمبی چوڑی امیدیں، فضیل رحمہ اللہ کہتے ہیں حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جو بھی اپنی لمبی لمبی امیدوں کی دیواریں کھڑی کرتا ہے اسکا عمل دن بدن برا ہوتا جاتا ہے، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: اپنے دین کو اخروٹ خریدنے کی جگہ پر رکھو اس لئے کہ تم میں سے جو آدمی اخروٹ خریدنا چاہتا ہو وہ اخروٹ کو اچھی طرح الٹ پلٹ کر دیکھتا ہے جو عمدہ عمدہ ہوں انھیں اپنی تھیلی میں ڈال لیتا ہے اور جو اخروٹ خراب ہوں انھیں رد کر دیتا ہے، اسی طرح بات حکمت کی ہے سو جو آدمی حکمت سے بات کرتا ہے اس کی بات قبول کر لی جاتی ہے اور جو آدمی حکمت سے ہٹ کر کوئی اور طریقہ اختیار کر کے بات کرے اسکی بات چھوڑ دی جاتی ہے، فرمایا: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم بجز حاجت شدیدہ کے کسی چیز کو نہ لیں۔ جب تمہارا یہ طریقہ کار ہوگا تم اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان شرمندگی کو نہیں پاؤ گے، عبدالصمد کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: پاکیزہ زندگی کے رستے پر گامزن رہو یعنی اسلام وسنت کے مطابق زندگی گزارو۔

۱۱۳۹۲-جعفر بن محمد بن نصر، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسن، معاویہ بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے کبھی بھی کسی بندۂ مومن کی آنکھ نہیں روئی حتیٰ کہ اللہ عزوجل اپنا دست قدرت بندے کے دل پر رکھ لیتے ہیں اور کبھی بھی کسی بندۂ مومن کی آنکھ نہیں روئی مگر محض اللہ عزوجل کی رحمت وفضل سے۔

۱۱۳۹۳-ابویعلیٰ بن محمد زبیری، محمد بن میسب، اسحٰق بن جراح، حسین بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور پھر ارشاد فرماتے ہیں: جب رات چھا جاتی ہے میری محبت کا مدعی فوراً سو جاتا ہے، کیا ہر محب اپنے محبوب کی محبت کا تہہ دل سے خواہش مند نہیں ہوتا؟ خبردار! یہ میرا نزول میرے جیسوں کی طرف ہے جب رات ہو جاتی ہے میں ان کے سامنے ہوتا ہوں وہ میرا مشاہدہ کر کے مجھ سے مخاطب ہو سکتے ہیں اور میری حاضری پر مجھ سے کلام کر سکتے ہیں۔ آنے والے کل ہی کو میں اپنے محبّ کی آنکھوں کو اپنی بہشتوں میں ٹھنڈا کروں گا۔

۱۱۳۹۴-ابوحامد احمد بن محمد بن حسین، اسحٰق بن ابراہیم بن حسن صیقلی، عباس دوری، محمد بن طفیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے دنیا کے لئے پریشانی آخرت کو لے ڈوبتی ہے اور دنیا کے لئے فرحت وخوشی حلاوت ایمان کو لے ڈوبتی ہے۔

۱۱۳۹۵-ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سلم، عبداللہ بن بشر بن صالح، احمد بن مالک تیمی، محمد بن طفیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے اصحاب حدیث کو ہنسی مزاح میں مشغول دیکھا: انھیں بلند آواز سے پکارا۔ اے ورثاء انبیاء! رک جاؤ رک جاؤ رک جاؤ تم پیشوا ہو تمہاری اقتداء کی جاتی ہے۔

۱۱۳۹۶-محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، محمد بن عبداللہ بن یزید مقری، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ جاہل کے ستر ایسے گناہ معاف کر دیتے ہیں کہ ان میں سے اگر ایک گناہ بھی عالم کر بیٹھے اللہ تعالیٰ اسے معاف نہیں فرماتے۔

۱۱۳۹۷-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: تم ہرگز بے خوف نہ رہو کہ تم اپنے کسی عمل کے ذریعے اللہ رب العزت کے مدمقابل ہو جاؤ اور تمہارے درے ہی مغفرت کے دروازے بند کر دیئے جائیں اور تو جنتا ہی رہ جائے کیا سمجھتے ہو اگر تمہاری یہ کیفیت ہو جائے۔

۱۱۳۹۸-اپنے والد عبداللہ سے، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، قاسم بن ہاشم، اسحٰق بن عباد بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو

علی رازی کہتے ہیں میں ۳۰ سال تک فضیل بن عیاض کی صحبت میں رہا اس دوران میں نے انہیں ہنستے دیکھا اور نہ ہی مسکراتے ، صرف ایکدن وہ تھوڑے سے مسکرائے جس دن ان کے بیٹے نے وفات پائی۔ چنانچہ اس کے بارے میں فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ آدمی سے محبت کرتے ہیں جس سے اللہ محبت کرتا ہے اس سے میں بھی محبت کرتا ہوں۔

۱۱۴۹۹- ابومحمد بن حیان ، ابو یحییٰ رازی ، محمد بن علی ، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: افضل ترین چیز جس کے ذریعے بندے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں فرائض سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں چونکہ فرائض اصل مال ہیں اور نوافل اسکا نفع۔

۱۱۵۰۰- ابراہیم بن عبداللہ ، محمد بن اسحٰق ، محمد بن علی بن حسن بن شقیق ، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے بے وقوف تمہیں کس چیز نے جاہل بنادیا ہے تو کیوں راضی نہیں ہوتا کہ تو کہے میں مومن ہوں تاوقتیکہ تم کہو میں کامل مؤمن ہوں؟ نہیں بخدا بندہ کامل مؤمن اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک وہ اللہ کے فرائض کو کما حقہ ادا نہ کرلے اور اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب نہ کرے اور اللہ کی تقسیم پر راضی نہ رہے ، پھر اس سب کچھ کے باوجود اسے ساتھ ساتھ عدم قبولیت کا خوف بھی لاحق رہے۔

۱۱۵۰۱- ابراہیم بن عبداللہ ، محمد بن اسحٰق ، حسن بن صباح بزار مؤمل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر کوئی آدمی مجھے کہے کیا تم مومن ہو؟ میں اس سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

۱۱۵۰۲- محمد بن علی ، فضل بن محمد جندی ، اسحٰق بن ابراہیم طبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا میرا بندہ غمزدہ ہوتا ہے کہ میں اس کے لئے دین میں وسعت پیدا کروں اور وہ مجھ سے قریب تر ہو جائے؟ اور کیا وہ خوش ہوتا ہے کہ میں اسے دنیا میں وسعت دے دوں اور وہ مجھ سے بعید تر ہے۔

۱۱۵۰۳- ابوبکر محمد بن احمد مؤذن ، احمد بن محمد بن عمر بن ابان ، عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان ، ایک آدمی ، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس طرح کہ محلات کی تعمیر مکمل ہونے تک بادشاہ رہائش پذیر نہیں ہوتے اسی طرح دل میں خدا کا خوف اس وقت تک جاگزیں نہیں ہوتا جب تک کہ اسے غیر اللہ سے خالی نہ کرلیا جائے۔

۱۱۵۰۴- ابوبکر ، احمد بن عبداللہ بن محمد ، ابوبکر شیبانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر حزن بوسیدہ ہوجاتا ہے سوائے توبہ کرنے والے کے حزن کے۔

۱۱۵۰۵- ابوبکر بن مالک ، عبداللہ بن احمد بن حنبل ، احمد بن حنبل ، ابوجعفر حذاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ اس وادی میں سفیان بن عیینہ کا ہاتھ پکڑ کر ان سے کہا اگر تیرا یہ گمان ہو کہ سطح زمین پر مجھ اور تجھ سے زیادہ برا کوئی موجود ہے تیرا یہ گمان بالکل غلط ہے۔

۱۱۵۰۶- سلیمان بن احمد ، بشر بن موسیٰ ، علی بن حسین بن خلد ، فیض بن اسحٰق کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ ایک گھر خریدا اور اس پر تحریری معاہدہ کر کے چند عادل آدمیوں کو گواہ بھی بنالیا جب یہ بات فضیل بن عیاض کو پہنچی انہوں نے میری طرف پیغام بھیج کر مجھے بلانا چاہا لیکن میں ان کے پاس نہ گیا۔ انہوں نے دوبارہ پیغام بھیجا تا ہم مجھے ان کے پاس جانا ہی پڑا چنانچہ جب انہوں نے مجھے دیکھا فرمایا: اے یزید کے بیٹے! مجھے خبر ملی ہے کہ تو نے ایک گھر خریدا ہے اور اس پر تحریری معاہدہ کر کے چند عادل آدمیوں کو گواہ بھی بنالیا ہے۔ میں نے جواب دیا جی ہاں میں ایسا کر چکا ہوں فرمایا: تمہارے پاس اس فرشتے نے آنا ہے جو تمہارے تحریری معاہدے پر نظر نہیں ڈالے گا اور نہ ہی تیرے گھر کے متعلق سوال کرے گا حتی کہ تجھے ناامید کر کے اس سے نکال نہ لے اور تجھے تنہا تیری قبر کے سپرد نہ کردے غور کرلے کہ یہ گھر

تو نے اپنے مال سے خریدا ہوتا یا تو غیر حلال مال کا وارث بن گیا ہوتا تو تجھے دنیا اور آخرت میں خسارہ ہی خسارہ دیکھنا پڑتا، کاش کہ تو نے خریدتے وقت اسٹامپ پر لکھا ہوتا یہ وہ چیز ہے جسے ایک ذلیل اور رسوا بندے نے ایک مردے سے خریدا ہے جسے دنیا سے کوچ کرنے کی دھمکی دی جا چکی ہے تو نے اس سے گھر خریدا حالانکہ تو جانتا ہے کہ یہ دھوکہ کا گھر ہے اور فنا ہونے والا ہے۔ اس گھر کو چار حدوں نے گھیر رکھا ہے اول وہ کہ جس پر دوائی تکالیف منتھی ہوتے ہیں دوم وہ کہ جس تک دوائی مصیبت منتھی ہوتے ہیں سوم یہ کہ جس پر دوائی آفات منتھی ہوتے ہیں چہارم وہ حد کہ جس تک خواہش نفس منتھی ہوتی ہے۔ اس میں اس گھر کا وہ دروازہ شروع ہوتا ہے جو اطاعت کی عزت پر بند ہو کر ذلت میں جا کھلتا ہے اس گھر کے بارے میں تجھے کیا پتا کہ بادشاہوں کے جسموں کی کیا حالت ہوتی ہے ظالم جابر لوگوں کے نفس کس طرح ختم ہوتے ہیں اور فرعونوں کی بادشاہت کیسے ختم ہوتی ہے مثال کے طور پر جیسے کسریٰ وقیصر وتبع اور حمیر۔

جس نے مال کو جمع کیا وہ اکثریت کی جستجو میں لگ گیا جس نے مضبوط ترین محلات بنائے وہ آخرت کی امنگوں سے ناامید رہا پس باطل پرست خسارے ہی خسارے میں ہیں۔ اس بات پر عقل سلیم گواہ ہے خصوصاً اس وقت کہ جب خواہش نفس دل سے بالکل نکل جائے اور بندہ جب دونوں آنکھوں سے دنیا کے زوال کو دیکھے اور زندہ کی آواز لگانے والے کو سن لے آنکھوں والے کے لئے حق کتنا ہی واضح ہے ایک نہ ایک دن دنیا سے کوچ کرنا ہے۔ لہٰذا اچھے اعمال کے ذریعے آخرت کی طرف سبقت میں حصہ لو چونکہ انتقال اور زوال کا وقت قریب ترین پہنچا ہے۔

۱۱۵۰۷- محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن مثنی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: تمہارا بادشاہوں سے کیا تعلق انہوں نے ایک طرح کا تم پر احسان ہی کیا ہے کہ انہوں نے تمہارے لئے آخرت کے رستے کو چھوڑ دیا ہے لہٰذا تم آخرت کے رستے پر گامزن ہو جاؤ۔ لیکن تم راضی نہیں رہو گے تم انہیں دنیا کے بدلے میں خرید لو گے اور پھر آپس میں دنیا پر جھگڑے شروع کر دو گے کسی عالم کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے لئے اس چیز کو پسند کرے۔

۱۱۵۰۸- محمد بن ابراہیم، احمد، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: تم اپنے نفس کو سنوارنے میں مشغول رہو، اسکے علاوہ کسی اور چیز میں تمہاری مشغولیت نہیں ہونی چاہیے فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: ہماری صحبت کی حقیقت کو وہ آدمی نہیں پا سکتا جو کثرت سے نماز روزے رکھتا ہو ہماری صحبت کی حقیقت کو وہی پائے گا جس میں نفسوں کی سخاوت، دلوں کی سلامتی اور امت کے لئے خیر خواہی کا گوشہ ہو۔

۱۱۵۰۹- سلیمان بن احمد، محمد بن نصر ازدی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس نے بدعتی سے محبت کی اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو غارت کر دیتا ہے اور اس کے دل سے اسلام کا نور نکال دیتا ہے۔

۱۱۵۱۱- محمد بن علی، ابو یعلیٰ، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جب تم بدعتی کو ایک رستے پر آتے ہوئے دیکھو تم اس رستے کو چھوڑ کر دوسرے کو اختیار کر لو، فرمایا: بدعتی کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کی طرف اوپر نہیں چڑھتا۔

۱۱۵۱۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن علی، ابو یعلیٰ، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جس نے بدعتی کی مدد کی گویا اس نے اسلام کی عمارت منہدم کرنے پر مدد کی۔ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے مومن کا مومن کی طرف ایک نظر دیکھنا جلا وقلب ہے جبکہ بدعتی کو ایک نظر دیکھ لینے سے دلوں کی بصیرت ختم ہو جاتی ہے۔ فضیل رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: جس کے پاس کوئی آدمی آیا آنے والے کے عمل میں کوتاہی دیکھ کر اس نے اس کو مشورہ دیتے ہوئے کسی بدعتی کے پاس جانے کی راہنمائی کی گویا اس نے اسلام میں غیر اسلام کی ملاوٹ کر دی۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اس سے میں بھی محبت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے وہ ہیں جو محمد عربی ﷺ کے صحابہ کرام کے رستے پر چلے، جن لوگوں سے اللہ تعالیٰ کو بغض وعداوت ہے مجھے بھی

ان سے بغض وعداوت ہے اور اللہ تعالیٰ کو جن لوگوں سے بغض وعداوت ہے وہ اہل ہوا اور اہل بدعت ہیں۔

۱۱۵۱۳- محمد بن علی، احمد بن علی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں یہودی یا نصرانی کے پاس بیٹھ کر کھاؤں مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں کسی بدعتی کے پاس بیٹھ کر کھاؤں۔ چونکہ جب میں یہودی نصرانی کے پاس بیٹھ کر کھاؤں گا تو میری اقتداء نہیں کی جائے گی جبکہ میں اگر صاحب بدعت کے پاس بیٹھ کر کھاؤں تو میری اقتداء کی جائے گی، مجھے پسند ہے کہ میرے اور صاحب بدعت کے درمیان لوہے کے بنے ہوئے قلعے کی آڑ ہو، سنت کے مطابق عمل قلیل بہتر ہے صاحب بدعت کے عمل کثیر سے جو صاحب بدعت کے ساتھ مل جل کر بیٹھا اسے حکمت کبھی نہیں ملے گی اور جو صاحب بدعت کے ساتھ مل جل بیٹھے تم اس سے بچتے رہو، اپنے دین کے معاملہ میں بدعتی پر بھروسہ نہ رکھو اور نہ اپنے کسی معاملہ کے متعلق اس سے مشورہ کرو۔ اس کے پاس مت بیٹھو چونکہ جو بدعتی کے پاس بیٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اندھا کردیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو آدمی کے بارے میں علم ہوتا ہے کہ وہ صاحب بدعت سے بغض وعناد رکھتا ہے تو مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا اگرچہ اس کا عمل تھوڑا ہی کیوں نہ ہو چونکہ صاحب سنت کو ہر طرح کی بھلائی مل جاتی ہے جبکہ صاحب بدعت کا کوئی عمل بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے، اگرچہ وہ کثیر العمل ہی کیوں نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ذکر کے حلقوں کی تلاش میں لگے رہتے ہیں، لہٰذا دیکھو تمہارا اٹھنا بیٹھنا کن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ تیری مجلس صاحب بدعت کے ساتھ نہ ہو، میں نے لوگوں میں سے اخیار کو پایا ہے کہ وہ سب کے سب اہل سنت تھے در آں حالیکہ وہ اہل بدعت کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے روکتے تھے۔

عبدالصمد کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ کے بہت سارے ایسے بندے ہیں جنکی وجہ سے اللہ تعالیٰ کئی دوسرے بندوں کو اور علاقوں کو زندہ رکھے ہوئے ہے اور وہ اصحاب سنت ہیں، جو سمجھتا ہو کہ اس کے پیٹ میں کیا حلال داخل ہوا ہے اسکا تعلق اللہ تعالیٰ کی جماعت سے ہے فرمایا: لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کی رضاء کے زیادہ حقدار اہل معرفت ہیں فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے اپنے نفس کی مخالفت کی وہ اللہ تعالیٰ کے بغض وعناد سے محفوظ رہا۔

۱۱۵۱۴- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، دورقی، حسین بن زیاد، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا جب کسی آدمی میں تین خصلتیں موجود ہوں اس پر گمراہی کا کوئی خوف نہیں، جب وہ صاحب بدعت نہ ہو، اسلام کو گالیاں نہ دیتا ہو اور سلطان کے ساتھ اختلاط نہ رکھتا ہو۔

۱۱۵۱۵- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، داؤد بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے ارشاد باری تعالیٰ "واوفوا بعهدي اوف بعهدكم " تم میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا (بقرہ ۴۰) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: تم میرے اوامر کو پورا کرو میں اپنے وعدے کو پورا کروں گا جو تمہارے ساتھ میں نے کر رکھا ہے۔ (یعنی جنت میں تمہیں داخل کروں گا)

۱۱۵۱۶- ابو محمد، احمد بن احمد، علاء، عطار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ ارشاد باری تعالیٰ "انا اخلصناهم بخالصة ذكرى الدار " (ص ۴۶) ہم نے انھیں ایک خاص بات یعنی آخرت کی یاد کے ساتھ مخصوص کردیا تھا" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا" کہ انھوں نے (صحابہ کرام نیک بندے) اپنے آپ کو آخرت کے ساتھ خاص کردیا تھا۔

۱۱۵۱۷- علاء، عطار کے سلسلہ سند سے فرماتے ہیں کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: ایک مرتبہ میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا اے ابا جان! جو عمر آپ نے دنیا میں گزاری اس کے بارے میں آپ کے ساتھ کیا گیا؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے بندے کے لئے بھلائی چاہنے والا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۱۵۱۸- ابو محمد، احمد، فیض بن اسحق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو تحفہ (جزیہ) دینا چاہتے ہیں اس پر ایسے آدمی کو مسلط کردیتے ہیں جو اس پر ظلم کرتا رہتا ہے۔

۱۱۵۱۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز جروی، محمد بن ابوعثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: سطح زمین پر مجھے ہارون (بادشاہ) سے بڑھ کر کوئی مبغوض نہیں اور مجھے ہارون سے بڑھ کر لمبی عمر ہونے والا کوئی محبوب نہیں، اگر مجھے کہا جاوے کہ اپنی عمر میں کمی کر کے ہارون کی عمر میں اضافہ کردو بخدا میں ایسا کر دیتا۔ اگر مجھے ھارون کی موت اور میرے اس بیٹے کی موت کا اختیار دیا جائے تو میں پسند کروں گا کہ میرا یہ بیٹا (ابوعبیدہ) مرجائے، میں اس سے محبت کرتا ہوں چونکہ وہ میرے پاس بڑھاپے کے عالم میں آیا اس لئے میں اس کی موت پسند کرتا ہوں پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دل میں دو خصلتیں جمع کردی ہیں۔ محمد بن عثمان کہتے ہیں فضیل رحمہ اللہ نے ہارون کے (بعد میں آنے والے) واقعہ کے بعد ایسا ارادہ کیا تھا۔

۱۱۵۲۰- ابراہیم بن عبیداللہ، محمد بن اسحق، اسماعیل بن عبداللہ ابونصر، یحیٰ بن یوسف زمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضل بن عیاض رحمہ اللہ جب ھارون الرشید (امیر المؤمنین) کے دربار میں تشریف لے گئے، حاضرین سے پوچھا: تم میں سے ھارون کون ہے؟ چنانچہ حاضرین نے ھارون الرشید کی طرف اشارہ کیا، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم ہو امیر المؤمنین اے خوبصورت چہرے والے؟ ایک عظیم امر تیرے سپرد کیا گیا ہے میں نے تجھ سے زیادہ خوبصورت چہرے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ بس اگر تم قدرت رکھو کہ یہ چہرہ جہنم کی آگ سے جھلس کر سیاہ نہ ہونے پائے تو ایسا کرلو، فضیل رحمہ اللہ کہتے ہیں ہارون نے مجھ سے کہا، مجھے کچھ نصیحت کریں، میں نے کہا: میں تمہیں کیا نصیحت کروں جبکہ یہ اللہ کی کتاب تمہارے سامنے رکھی ہوئی ہے، دیکھ لو، اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں کے عمل کے ساتھ تمہارا عمل کتنی موافقت رکھتا ہے اور نافرمانوں کے عمل کے ساتھ تمہارا عمل کتنی موافقت رکھتا ہے۔

فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے لوگوں کو جہنم کی آگ میں شدت کے ساتھ گھسے ہوئے دیکھا ہے۔ گویا کہ لوگ جہنم کی تلاش وطلب میں سرپٹ لگے ہوئے ہیں۔ خبردار، بخدا اگر لوگ جنت کی طلب میں رہتے اسے پالیتے، ھارون الرشید نے مجھ سے کہا ہمارے پاس دوبارہ پھر تشریف لائیں فضیل رحمہ اللہ نے جواب دیا، اگر آپ میرے پاس آدمی نہ بھیجتے میں آپ کے پاس کبھی نہ آتا، تاہم اگر آپ نے مجھ سے کہی ہوئی باتوں سے نفع اٹھایا میں آپ کے پاس دوبارہ پھر لوٹ کر آؤں گا۔

۱۱۵۲۱- سلیمان بن احمد، محمد بن ذکریا غلابی، ابوعمر حرمی نحوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضل بن ربیع کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین ہارون الرشید حج کے لئے نکلے تو وہ مجھ سے بھی ملنے آئے۔ میں سن کر تیزی سے ان کے پاس آیا اور عرض کیا آپ مجھ ہی کو طلب کر لیتے میں خود حاضر ہو جاتا۔ انھوں نے کہا میرے دل میں کوئی خلش ہے کسی ایسے آدمی کے پاس لے چلو جس سے میں اپنی تسکین حاصل کرسکوں، فضل نے کہا: یہاں سفیان بن عیینہ موجود ہیں آپ میرے ساتھ ان کے پاس چلیں چنانچہ ہم لوگ ان کے دروازے پر پہنچے، دروازہ کھٹکھٹایا انھوں نے اندر سے پوچھا کون؟ میں نے کہا امیر المؤمنین آپ سے ملنے آئے ہیں یہ سن کر وہ تیزی سے آئے اور بولے امیر المؤمنین آپ نے بلالیا ہوتا میں خود حاضر ہو جاتا، ہارون نے کہا: اچھا جس کام کے لئے ہم آئے ہیں وہ شروع کیجئے، ھارون نے ان سے کچھ دیر بات چیت کی پھر پوچھا آپ پر کسی کا قرض تو نہیں ہے، ابن عیینہ نے اثبات میں جواب دیا ھارون اس کی ادائیگی کا حکم دے کر ان سے رخصت ہوا، جب باہر آئے تو فضل سے کہنے لگا کہ تمہارے دوست (سفیان بن عیینہ) سے مجھے تسکین نہیں ہوئی کسی دوسرے صاحب کے پاس لے چلو۔

چنانچہ فضل بن ربیع، ھارون کو عبدالرزاق بن ھمام کے پاس لے گیا۔ ہم نے ان کا دروازہ کھٹکھٹایا وہ تیزی سے باہر آئے میں نے کہا امیر المؤمنین تشریف لائے ہیں۔ ان سے ملے، عبدالرزاق مل کر کہنے لگے امیر المؤمنین آپ مجھے پیغام بھیجتے میں خود حاضر ہو جاتا۔ چنانچہ ہارون نے ان سے تھوڑی دیر بات چیت کی پھر پوچھا، کیا آپ پر کسی کا قرض تو نہیں ہے۔ عبدالرزاق نے اثبات میں جواب دیا۔ ھارون انکی ادائیگی کا حکم دے کر ان سے بھی رخصت ہوا۔ پھر مجھ سے کہنے لگا کہ تمہارے دوست نے مجھے تسکین نہیں بخشی

مجھے کسی اور صاحب علم کے پاس لے چلو۔

میں نے اس سے کہا یہاں فضیل بن عیاض رحمہ اللہ بھی ہیں، ان کے پاس چلتے ہیں چنانچہ ہمارا قافلہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے پاس پہنچا، فضیل رحمہ اللہ اس وقت نماز میں تھے اور ایک ہی آیت کو بار بار دہرا رہے تھے، جب وہ فارغ ہو گئے میں نے دروازے پر دستک دی، انھوں نے اندر سے پوچھا کون؟ میں نے کہا، امیر المؤمنین آپ سے ملنے آئے ہیں اسکے جواب میں انھوں نے بڑی بے نیازی سے فرمایا: مجھ سے امیر المؤمنین کو ملنے کی کیا ضرورت ہے؟ میں نے کہا کیا آپ پر امیر کی اطاعت واجب نہیں ہے اس کے بعد ابن عیاض رحمہ اللہ بالا خانے سے نیچے اترے اور دروازہ کھولا۔ ہم لوگ ان کے پاس بیٹھ گئے انھوں نے چراغ گل کر دیا اور خود ایک گوشہ میں بیٹھ گئے اتفاق سے اندھیرے میں ھارون کا ہاتھ فضیل رحمہ اللہ کے بدن پر پڑ گیا۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: کتنا نرم ہاتھ ہے کاش کہ کل یہ عذاب دوزخ سے بچ جائے۔ ہارون نے اس کے بعد کچھ ھدایتیں کرنے کی فرمائش کی، فضیل رحمہ اللہ نے بڑے پر اثر انداز میں فرمایا، عمر بن عبدالعزیز خلیفہ منتخب ہوئے تو انھوں نے سالم بن عبداللہ، محمد بن کعب قرظی اور رجاء بن حیوہ کو بلایا اور پر درد لہجے میں فرمایا میں اس آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں آپ لوگ مجھے اس سلسلے میں کچھ مشورہ دیجیے تو انھوں نے خلافت کی ذمہ داری کو ابتلاء و آزمائش قرار دیا جبکہ آپ اور آپ کے اصحاب نے اس کو محض نعمت قرار دیا ہے۔ سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نے عمر بن عبدالعزیز سے فرمایا اس دنیا میں ایک روزہ دار کی طرح رہنا چاہیے۔ اگر تم نجات کے خواہشمند ہو اور اس روزے کی افطاری موت ہو، ابن کعب نے فرمایا آپ سے جو لوگ عمر میں بڑے ہیں انھیں آپ اپنے والد کی طرح سمجھیں اور جو درمیانی عمر کے ہیں انھیں بھائی سمجھیں اور جو چھوٹے ہیں انھیں لڑکا سمجھیں، نیز باپ کی عزت و توقیر کیجئے بھائی کا اکرام کیجئے اور لڑکے سے شفقت و محبت سے پیش آیئے، رجاء بن حیوہ بولے اگر آپ کل قیامت کے دن عذاب الہٰی سے نجات چاہتے ہیں تو مسلمانوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں اور ان کے لئے وہ نہ پسند کیجئے جو آپ اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں۔ فضیل رحمہ اللہ نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اس دن جس دن لوگوں کے پیر اپنی جگہ سے ڈگمگا رہے ہوں گے آپ کے لئے میں بہت خائف ہوں۔ آپ پر خدا رحم کرم کرے کہ آپ کے قریب ایسے لوگ نہیں ہیں جو آپ کو اس طرح کا مشورہ دے سکیں، یہ سن کر ہارون پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور اس پر غشی کی کیفیت طاری ہوئی۔ پھر جب یہ کیفیت دور ہوئی تو ھارون نے کہا: آپ پر خدا رحم فرمائے کچھ ارشاد ہو، فضیل رحمہ اللہ نے پھر اسی انداز میں فرمایا امیر المؤمنین! مجھے یہ بات معتبر طریقے سے معلوم ہوئی کہ عمر بن عبدالعزیز کے ایک عامل نے ان کو خط کے ذریعے اپنی کسی تکلیف کا اظہار کیا جواب میں انھوں نے لکھا کہ میرے بھائی میں آپ کو اہل دوزخ کے دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ تک جاگتے رہنے کی یاد دلاتا ہوں اور ڈرو کہ کہیں تم خدا کے پاس اس حالت میں واپس ہو کہ تم کو بخشش کی کوئی امید نہ رہ جائے، جب یہ خط اس عامل نے پڑھا تو سارے کام چھوڑ کر عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے آنے کی وجہ دریافت کی تو بولا کہ آپ کا خط پڑھ کر میں نے تہیہ کر لیا ہے کہ اب موت تک کسی ذمہ داری کو قبول نہ کروں گا۔ یہ سن کر ہارون پر ایک بار پھر رقت طاری ہوگئی تھوڑی دیر بعد پھر اس نے ہوش میں آنے کے بعد مزید ہدایت کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

چنانچہ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! نبی ﷺ کے چچا عباسؓ ایک بار خدمت نبوی میں آئے اور خواہش ظاہر کی کہ مجھے کسی جگہ کا امیر بنا دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ امارت کی ذمہ داری قیامت کے دن سراسر حسرت و ندامت ہوگی، اسکی خواہش نہ کیجئے، اس پر ھارون ایک بار پھر پھوٹ کر رو دیا اور مزید کچھ ارشاد کی خواہش کی۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: یہ خوبصورت چہرہ آگ سے بچانا چاہتے ہو تو اس طرح بچا ہے کہ کبھی کسی رعیت کی طرف اپنے دل میں کوئی کھوٹ کینہ نہ رکھئے، کیوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص لوگوں کی طرف سے کینہ اور بغض رکھتا ہے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ اس پر ھارون پھر رو پڑا، جب سکون ہوا تو اس نے پوچھا

آپ پر کسی کا قرض تو نہیں ہے؟ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں میرے رب کا قرض میرے اوپر ہے جسکا وہ محاسبہ کرے گا، میری تو ہلاکت ہی ہے، اگر اس نے مجھ سے سوال کیا میری بربادی یہی ہے، اگر اس نے پوچھ گچھ کی اور اس کا جواب کافی نہیں سمجھا، ھارون بولا، میں بندوں کے قرض کے بارے میں آپ سے سوال کررہا ہوں، بولے میرے رب نے اسکا حکم مجھے نہیں دیا ہے میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تنہا اسکو رب سمجھوں اور اسی کی اطاعت کروں، پھر انھوں نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی، وما خلقت الجن والانس الالیعبدون ما ارید منھم من رزق وما ارید ان یطعمون ، ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین (ذاریات ۵۶،۵۸)۔

میں نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے میں ان سے کسی رزق کو حاصل کرنا نہیں چاہتا اور نہ ہی میری خواہش ہے کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں، بے شک وہی رزق دینے والا اور قوت وطاقت والا ہے۔

ہارون نے کہا: یہ ایک ہزار دینار حاضر ہیں اسے قبول کیجئے اور اپنے اہل وعیال پر صرف کیجئے؟ بولے: سبحان اللہ! میں تو آپ کو نجات کا رستہ بتاتا ہوں اور آپ مجھے اس شکل میں بدلہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ فرمانے کے بعد بالکل خاموش ہوگئے اور پھر ہم سے کوئی بات نہ کی، چنانچہ ھارون اپنے قافلے کے ساتھ وہاں سے واپس ہوا اور باہر نکل کر فضل بن ربیع سے کہا کہ اگر کسی کے پاس لے چلنا تو انہی جیسے آدمی کے پاس لے چلنا، یہ واقعۃً سید المسلمین ہیں۔ اتنے میں فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے پاس ان کی ایک بیوی آئی اور کہنے لگی: اے شیخ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس تنگ حالی میں گرفتار ہیں اگر آپ اس مال کو قبول فرمالیتے تو ہماری تنگی وسعت میں بدل جاتی؟ فرمایا: میری اور تم لوگوں کی مثال اس قوم کی طرح ہے جنکا ایک اونٹ ہو اور وہ سب اس کی کمائی سے کھاتے ہوں اور جب وہ اونٹ عمر رسیدہ ہوجائے اسے ذبح کرکے کھالیتے ہیں، چنانچہ ھارون نے جب یہ بات سنی تو کہنے لگا ہم اندر جائیں ممکن ہے کہ یہ مال قبول فرمالیں، جب فضیل رحمہ اللہ کو از سر نو ھارون کے ارادے کا علم ہوا تو گھر کے دروازے پر آکر بیٹھ گئے اور ہارون بھی ان کے پاس ایک طرف آکر بیٹھ گیا، ھارون ان سے باتیں کرتا رہا مگر وہ آگے سے چپ سادھے بیٹھے رہے اور ھارون کی ایک بات کا بھی جواب نہ دیا، اسی دوران ایک سیاہ فام لونڈی گھر سے باہر آئی اور کہنے لگی: اے آدمی تو نے شیخ کو آج رات سے زیادہ اذیت پہنچائی ہے، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے واپس لوٹ جائیے، چنانچہ ہم واپس لوٹ آئے۔

۱۱۵۲۲- سلیمان بن احمد، محمد بن نصر ازدی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں اللہ تعالیٰ سے حیا محسوس کرتا ہوں کہ میں شکم سیر ہوکر کھاؤں اور ابھی تک سطح زمین پر عدل وانصاف کا دور دورانہ ہوا ہو اور ابھی تک حق قائم نہ ہوا ہو، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: بلاء وآزمائش کی بڑی علامت یہ ہے کہ کوئی آدمی صاحب بدعت ہو۔

۱۱۵۲۳- احمد بن محمد بن مقسم، ابو طیب صفار، محمد بن یوسف جوھری، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے علی سے فرمایا: شاید تو اپنے آپ کو کسی تنگی میں دیکھ رہا ہے؟ جو انعام تجھے مل جائے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاکیزہ عطیہ ہے۔

۱۱۵۲۴- محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد جندی، اسحٰق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو ہنستے ہوئے دیکھا: اس سے فرمانے لگے کیا میں تمھیں ایک اچھی بات نہ سناؤں؟ کہا فرمائیے: فضیل رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "لا تفرح ان اللہ لا یحب الفرحین" "اتراؤ نہیں بے شک اللہ تعالیٰ اترانے والے کو محبوب نہیں رکھتا"۔

۱۱۵۲۵- محمد، مفضل، اسحٰق بن ابراہیم طبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: صدق سے بڑھ کر کوئی چیز بھی افضل نہیں جو لوگوں کو مزین کرتی ہو، اللہ تعالیٰ صادقین سے ان کے صدق کے متعلق سوال کرے گا، صادقین میں سے ایک عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بھی ہیں، اس وقت جھوٹے مسکینوں کا کیا حال ہوگا پھر فضیل رحمہ اللہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے: پھر فرمایا: کیا تم جانتے

ہو کہ کس دن میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے سوال کریں گے؟ جس دن اللہ تعالیٰ اولین وآخرین حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد آنے والے تمام انسانوں کو جمع فرمائیں گے، پھر فرمایا: کتنی قبیح چیزیں ہیں جنھیں کل قیامت مکشوف کر کے دکھائے گی۔

۱۱۵۲۶-محمد بن مفضل، اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو لوگوں سے دور بھاگتا ہو اور صرف اللہ تعالیٰ سے انس حاصل کرتا ہو اور اپنی خطاؤں پر خوب روتا دھوتا ہو فرمایا: بیماریاں بندوں کو آداب سکھلانے کے لیے پیدا کی گئی ہیں ہر بیمار ہونے والا مر نہیں جاتا، ایک آدمی نے فضیل رحمہ اللہ سے کہا: فلاں آدمی میری غیبت کرتا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: فی الواقع وہ تمھاری نیکیوں میں اضافہ کر رہا ہے۔

۱۱۵۲۷-عبداللہ بن محمد و محمد بن علی، ابویعلیٰ، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ میں نے ایسے نفوس قدسیہ کو بھی پایا ہے جو رات کی تاریکی میں لمبی نیند سونے سے اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتے ہیں، وہ ایک پہلو پر پڑے ہوتے ہیں جب متحرک ہوتے ہیں کہتے ہیں اٹھ جاؤ اور آخرت کا کچھ حصہ لے لو۔ فضیل رحمہ اللہ کہتے ہیں ابراہیم رحمہ اللہ سے کہا گیا آپ بہت طویل فکرمندی والے ہیں فرمایا: فکرمندی عمل کا لب لباب ہے فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: حسن بصری رحمہ اللہ کا قول زریں ہے کہ فکرمندی آئینہ کی مانند ہے جو تجھے تیری نیکیاں اور برائیاں دکھلاتا رہتا ہے۔

۱۱۵۲۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عباس بن ابوطالب، صالح ابوالفضل حزاز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا میری اصلاح ہو جائے میں اسکا زیادہ سے زیادہ محتاج ہوں، میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہوں میں نے اس بات کو اپنے گدھے اور اپنے نوکر کے خلق میں پہچان لیا ہے۔

۱۱۵۲۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عباس بن ابوطالب، عبداللہ بن محمد عباری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کو احتباس بول کی بیماری لاحق ہوگئی فرمانے لگے: اے اللہ مجھے تجھ سے محبت کرنے کی قسم! تو اگر میرے پیشاب کو چھوڑ نہ دے، چنانچہ انھیں فوراً پیشاب کی تکلیف جاتی رہی۔

۱۱۵۳۰-اپنے والد عبداللہ سے محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے اپنی مرض وفات میں فرمایا: اے اللہ! تجھے میری محبت کا واسطہ میرے اوپر رحم فرما: مجھے کوئی چیز بھی تجھ سے زیادہ محبوب نہیں، ابراہیم کہتے ہیں میں نے انھیں فرماتے ہوئے سنا انھیں اس وقت مرض کی سخت تکلیف ہو رہی تھی: اے اللہ! مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو ارحم الراحمین ہے۔ فضیل رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھ پر رحم فرما چونکہ تو مجھے بخوبی جانتا ہے، مجھے عذاب نہ دینا بے شک تو مجھ پر قدرت رکھتا ہے فرمایا کرتے، اے میرے اللہ! ہمیں دنیا میں زہد کی دولت سے مالا مال کر دے۔

چونکہ زہد ہی ہمارے دلوں کی اصل درستی ہے نیز ہمارے اعمال، ہمارے تمام مطالب اور ہماری حاجات کی کامیابی کی درستی کا راز زہد ہی میں پنہا ہے۔

۱۱۵۳۱-اپنے والد عبداللہ سے محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا جب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے گناہ سے محفوظ رہتا ہے اور اجر وثواب سے سرفراز ہوتا ہے۔ فرمایا: جو تنہائی سے وحشت محسوس کرتا ہے اور لوگوں سے انس حاصل کرتا ہے وہ ریاکاری سے سرفراز ہوتا ہے فرمایا: جو تنہائی سے وحشت محسوس کرتا ہے اور لوگوں سے انس حاصل کرتا ہے وہ ریاکاری سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: تم سے پہلے والے لوگوں پر دنیا فریفتہ ہوئی تھی جبکہ وہ دنیا سے دور بھاگتے تھے ان حضرات نفوس قدسیہ کا ایک مرتبہ تھا اور آج دنیا تم سے بھاگے جا رہی ہے اور تم اس کے پیچھے سرپٹ بھاگ رہے ہو جس کی وجہ سے تم بدعتوں میں پڑ گئے ہو۔ اس آدمی پر بہت بڑی حسرت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ

اس پر عمل نہ کرتا ہو جبکہ یہی علم اس سے کوئی دوسرا سن کر عمل کرتا ہے۔ پس وہ بے عمل قیامت کے دن دیکھے گا کہ اس کے علم سے دوسروں نے نفع اٹھایا ہے فرمایا: کوئی بندہ بھی اس وقت تک ہرگز عمل نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنے دین کو اپنی شہوت پر ترجیح نہ دے اور جو بندہ شہوت کو دین پر ترجیح دے وہ ہلاکت کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔

۱۱۵۳۲- ابونعیم اصفہانی، اپنے والد عبداللہ سے، اسماعیل، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ محمد بن سوقہ رحمہ اللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ دو چیزیں ایسی ہیں جن میں پڑ کر ہم اللہ کے عذاب کے مستحق بن جاتے ہیں۔ اول یہ کہ ہمارے لئے کسی دنیاوی چیز کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ ہم اس پر اتنا زیادہ اترانے لگتے ہیں کہ اتنے ہم کسی دینی چیز پر نہیں اترائے۔ دوم یہ کہ ہماری کوئی دنیاوی چیز کم کر دی جاتی ہے جس پر ہم اتنے غمزدہ ہو جاتے ہیں کہ اتنے ہم کسی دینی چیز کے کم ہونے پر نہیں غم زدہ ہوئے۔

۱۱۵۳۳- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، فیض بن اسحق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا حج، جہاد اور سرحدوں کی حفاظت کرنا حبس لسان سے زیادہ سخت نہیں، اگر تو صبح کرتا ہے تو زبان درازی کر کے شدید غم میں مبتلا ہو جاتا ہے، زبان کا قید خانہ دراصل مومن کا قید خانہ ہے جو آدمی اپنی زبان کو قید کر کے رکھتا ہے اس سے زیادہ غمگین کوئی نہیں ہوتا، فرمایا تو لایعنی باتیں کر کے مقصد سے دور ہٹ جاتا ہے۔ اگر تو اپنے مقصد و مطلوب میں مشغول رہے لامحالہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے۔

۱۱۵۳۴- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، داؤد بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: انجیل میں لکھا ہے اے ابن آدم! جن چیزوں کا میں نے تجھے حکم دیا ہے ان میں میری اطاعت کر، تو نہیں جانتا کہ کس چیز سے تیری اصلاح ہو سکتی ہے۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: بنی اسرائیل کا کوئی آدمی اس وقت تک فتویٰ نہیں دیتا تھا اور نہ ہی حدیثیں بیان کرنے بیٹھتا تھا جب تک کہ وہ ستر سال اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کرے۔

۱۱۵۳۵- اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبداللہ بن ابی بکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: مخلوق تم سے اسی قدر ڈرے گی جتنا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو گے۔

۱۱۵۳۶- اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن حسین، محمد بن یزید، عبداللہ بن ابو بکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے کسی عاجز کو عاجز کے ساتھ نہیں دیکھا۔

۱۱۵۳۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن زنبور کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: بندہ کا اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اسکے علم کے بقدر ہوتا ہے اور بندے کا دنیا سے ڈرنا اسکے آخرت میں رغبت کرنے کے بقدر ہوتا ہے۔

۱۱۵۳۸- عبداللہ بن محمد، ابویعلیٰ، ابوعبدالصمد (''ح'' دوسری سند) ابونعیم والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد، محمد بن یزید، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے ..... مومن دنیا میں غمگین رہتا ہے اور اپنی آخرت کی تیاری میں مصروف رہتا ہے۔ اسکی فرحت و خوشی بہت کم ہوتی ہے اتنا فرمانے کے بعد فضیل رحمہ اللہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

۱۱۵۳۹- محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، عبداللہ بن عمر مکی، بکر بن محمد عابد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: تو خوف زدہ کو نہیں دیکھتا تو خود کیسے خوف کر سکتا ہے۔

۱۱۵۴۰- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن زنبور کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ خوف رکھتا ہو، محمد کہتے ہیں میں نے ایک آدمی کو کہتے سنا کہ ایک مرتبہ میں نے فضیل رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے ان کو کچھ وصیت کرنے کی درخواست کی فرمایا: فرائض کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھو چونکہ میں نے کبھی بھی ان جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

۱۱۵۴۱- ابومحمد بن حیان، احمد بن روح، عمر بن محمد بن عبدالحکیم، عبدالرحمن بن حیان مصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: اے ابوعلی! میت کا کیا حال ہوتا ہے کہ اسکی روح قبض کر لی جاتی ہے حالانکہ وہ ساکت ہوتا ہے جبکہ آدمی معمولی سے چٹکی لینے سے بھی اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرشتے میت کو اعتماد اور بھروسہ دیتے رہتے ہیں پھر آیت کریمہ "توفتہ رسلنا وھم لایفرطون" ہم بھیجے ہوئے فرشتے اسے موت دیتے ہیں اور وہ افراط کا شکار نہیں ہوتے (انعام ۶۱) تلاوت کی۔

۱۱۵۴۲- ابومحمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، اسحٰق بن شبیب، سہل بن عاصم، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "ولاتقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما" تم اپنے آپ کو قتل مت کرو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم کرنے والا ہے" (نساء ۲۹) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: تم اپنے نفسوں سے غافل نہ رہو چونکہ اپنے بارے میں غفلت برتنا قتل نفس کے مترادف ہے۔

۱۱۵۴۳- ابومحمد بن عبداللہ، اسماعیل بن عبداللہ، داؤد بن حماد بن فرافصہ، ابواسحٰق، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: تم لوگوں کے لئے بنتے سنورتے ہو اور ان کے دکھاوے کے لئے بناوٹ کرتے ہو، تو برابر اپنی نمائش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ تو ان میں مشہور و معروف ہو جائے اور پھر لوگ کہیں: یہ نیک آدمی ہے اس طرح تاکہ وہ تیرا اکرام کریں، تیری ضروریات کو پورا کریں اور مجلس میں تجھے نمایاں جگہ دیں، اگر یہی تمہاری حالت ہے تو پھر تف ہے تمہارے لئے کتنی خراب اور بری حالت ہے تمہاری۔

ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے فضیل رحمہ اللہ کو سنا، وہ سورۂ محمد کی تلاوت کر رہے تھے اور ذیل کی آیت بار بار دھرا کررور ہے تھے "ولنبلونکم حتی نعلم المجاھدین منکم والصابرین ونبلوا اخبارکم" "ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے تاکہ ہم تم میں سے مجاہدین اور صابرین کو ظاہر کر دیں اور ہم تمہارے حالات کی بھی ضرور آزمائش کریں گے۔ (محمد/۳۱) فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے ہم تمہارے حالات کی آزمائش کریں گے اور بار بار یہ آیت دھرا رہے تھے: فرمایا: اے اللہ! اگر تو نے ہمارے حالات کو آزمایا تو ہمیں رسوا کر دے گا اور ہمارے پردوں کو توڑ ڈالے گا۔ بے شک اگر تو نے ہمارے حالات کو آزمائش کی ہمیں ہلاک کر دے گا! اور عذاب دیگا۔ پھر فضیل رحمہ اللہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

۱۱۵۴۴- ابومحمد، عباس بن محمد، حجاج بن ضمرہ، محمد بن علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: علم دین کی دوائی ہے اور مال و دولت دین کی بیماری ہے، پس جب عالم بیماری کو خود اپنی طرف کھینچ کر لائے گا اس وقت دوسروں کی اصلاح کیسے کر سکتا ہے۔

۱۱۵۴۵- عبداللہ بن محمد و محمد بن ابراہیم، احمد بن علی، عبدالصمد بن یزید مرویہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: صدیق کو صدیق اسکے تصدق کی وجہ سے کہا گیا ہے اور رفیق اسکے ترفق (نرمی) کی وجہ سے کہا گیا ہے کہ وہ صرف سفر میں رفاقت کا مظاہرہ نہیں کرتا بلکہ سفر و حضر دونوں میں، ہم نے کہا اے ابوعلی اس بات کی ہمیں تفسیر بتلایئے، فرمایا: ری بات صدیق کی سو جب تم اس میں کوئی ناپسند بات دیکھو اسے نصیحت کرو اور اسے یوں ہی تیور و بدبختی میں نہ پڑے رہنے دو، رہی بات رفیق کی اگر تمہیں اسکی کوئی بات ناپسند لگے اسے اپنی عقلمندی سے سمجھاؤ، اگر تم اس سے زیادہ دانشمند ہو تو اپنی دانشمندی سے اس پر نرمی کرو، وہ اور اگر تم اس سے زیادہ علم رکھتے ہو تو پھر اپنے علم سے اسکی رفاقت کا حق نبھاؤ اور اگر تم اس سے زیادہ مالدار ہو پھر تم اپنے مال سے اسکی رفاقت کا حق ادا کرو۔

۱۱۵۴۶- عبدالصمد بن محمد، محمد بن ابراہیم، احمد بن علی، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جب تمہارے پاس کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کی شکایت لے کر آئے تو اس سے کہو: اے میرے بھائی اسے معاف کر دے چونکہ معافی

تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اگر شاکی کہے میرا دل معافی کو برداشت نہیں کرتا لیکن میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق انتقام لوں گا۔ پھر اس سے کہو اگر تم اچھی طرح سے انتقام لینا جانتے ہو اور انتقام زیادتی کے برابر بھی ہو تو انتقام لے لو ورنہ درگزر کا دروازہ کھلا ہے۔ بے شک عفو ودرگزر کا دروازہ بہت وسیع ہے، سو جو عفو ودرگزر سے کام لیتا ہے اسکا اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر ہے، معاف کرنے والا سکون کے ساتھ اپنے بستر پر آرام کرتا ہے جبکہ انتقام لینے والا پھر بھی بے چین رہتا ہے۔

۱۱۵۴۷- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد، ابویعلیٰ، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: صبر تھوڑا نعمتیں زیادہ، جلد بازی قلیل ندامت طویل، اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو اپنی ہستی کو مٹادے اور اپنی خطاؤں پر آنسو بہائے قبل اسکے کہ وہ اپنے عمل میں پکڑا جائے۔

۱۱۵۴۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن احمد بن فارس، ابراہیم بن جنید، ولیع بن وکیع کہتے ہیں میں نے کچھ لوگوں کو کہتے سنا کہ ایک مرتبہ ہم مکہ مکرمہ سے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی تلاش میں ایک پہاڑ کی چوٹی کی طرف نکلے، ہم نے قرآن مجید کی تلاوت کرنی شروع کردی، چانک فضیل رحمہ اللہ ایک گھاٹی سے ہماری طرف نکلے جبکہ ہم انھیں نہیں دیکھتے تھے، انھوں نے ہمیں فرمایا: تم لوگوں نے مجھے میری جگہ سے نکالا اور مجھے نماز وعبادت سے روک دیا ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرو اور پھر تم چاہو کہ تمہارے ساتھ پہاڑ بھی جھومیں تو لامحالہ پہاڑ تمہارے ساتھ ملکر جھوم اٹھیں گے۔ پھر فضیل رحمہ اللہ نے پہاڑ پر ہاتھ مارا چنانچہ پہاڑ حرکت میں آکر جھوم اٹھا۔

۱۱۵۴۹- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن علی رازی، احمد بن حسین بن عباد، ابوجعفر محمد بن عبداللہ حذاء، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جب تم کچھ ہونا ہی چاہتے ہو تو دم ہو جاؤ سر نہ بنو چونکہ سر ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے اور دم نجات پاجاتی ہے۔

۱۱۵۵۰- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن سفیان، عامر بن عامر، حسن بن علی عابد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے ایک آدمی سے فرمایا: تیری عمر کے کتنے سال گزر چکے ہیں؟ اس نے جواب دیا، ساٹھ سال، فرمایا گویا کہ ساٹھ سال سے مسلسل اپنے رب کی طرف چلا جارہا ہے کیا بعید کہ تو عنقریب ہی پہنچ جائے، آدمی نے کہا "انا للہ وانا الیہ راجعون"۔ فضیل رحمہ اللہ نے اس سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ کیا کہہ رہے ہو؟ آدمی نے جواب دیا: میں نے "انا للہ وانا الیہ راجعون" کہا ہے، فرمایا کیا تو اسکی تفسیر بھی جانتا ہے۔ چنانچہ اس آدمی نے آپ رحمہ اللہ سے آیت کی تفسیر کرنے کی درخواست کی، فرمایا۔ انا للہ کا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہوں، سو جو آدمی جانتا ہو وہ اللہ کا بندہ ہے اور اس کی طرف لوٹنے والا ہے وہ علم رکھتا ہو کہ وہ موقوف ہے (یعنی اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا) اور جو اپنا موقوف ہونا جانتا ہو اسے علم ہونا چاہیے کہ وہ مسؤل بھی ہے جو اپنا مسئول ہونا جانتا ہو اسے سوال کے لئے جواب تیار کرکے رکھنا چاہیے، آدمی نے پوچھا: کیا حیلہ ہوسکتا ہے؟ فرمایا: تو اس کا ستر کرتا رہے، پوچھا اس کا ستر کیا ہے؟ فرمایا: تو اچھی طرح نیکی کے ساتھ اپنی بقیہ عمر گزار لے تو تیری عمر گزشتہ بھی اچھی ہو جائے گی اور اگر تو نے اپنی بقیہ عمر برائی کی نذر کردی تو تم بقیہ عمر اور عمر گزشتہ دونوں میں پکڑے جاؤ گے۔

۱۱۵۵۱- عبداللہ بن محمد، اسحق بن ابواحسان، احمد بن ابوحواری، ابوعبداللہ ساجی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے پوچھا: آدمی اللہ تعالیٰ کی محبت کے انتہائی درجے کو کب پہنچتا ہے؟ فرمایا جب کسی آدمی کا تجھے عطا کرنا یا روکنا تیرے نزدیک دونوں برابر ہوں اس وقت تو اللہ تعالیٰ کی محبت کے غایت درجہ تک پہنچ گیا۔

۱۱۵۵۲- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن علی رازی، نصر بن سلمہ، دھرم بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ شعوانہ رحمہا اللہ تشریف لائیں۔ میں ان کے پاس گیا میں نے ان سے اپنے متعلق شکوہ وشکایت کی نیز ان سے اللہ تعالیٰ

سے دعا کرنے کی بھی درخواست کی، شعوانہ رحمہ اللہ کہنے لگیں، اے فضیل! کیا تمھارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی تعلق نہیں جو میں دعا کروں تب قبول ہوگی یہ سن کر فضیل رحمہ اللہ کی ہچکی بندھ گئی حتیٰ کہ غشی طاری ہونے کی وجہ سے گر گئے، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اللہ ہمیں اطاعت سے عزت عطا فرما اور معصیت کی ذلت سے ہمیں ذلیل نہ کرنا۔

۱۱۵۵۳- ابو محمد بن حیان، ابو یعلیٰ، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے، ہر آدمی میں تین خصلتیں ضرور موجود ہوتی ہیں ان میں سے دو کو آدمی چھپالیتا ہے اور تیسری پر قدرت نہیں رکھتا، پوچھا گیا، اے ابو علی؟ وہ کیسے! فرمایا آدمی خیرات کر کے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کر لیتا ہے حالانکہ فی الواقع وہ اچھے اخلاق والا ہوتا نہیں، آدمی سخاوت کو ظاہر کرتا ہے حالانکہ وہ فی الواقع سخی ہوتا نہیں ہے، لیکن تیسری چیز آدمی کی عقلمندی ہے جو گفتگو کے دوران ظاہر ہو جاتی ہے اگر اس میں عقل نام کی چیز ہوگی تم پہچان لوگے اور وہ تصنع پر قدرت نہیں رکھتا۔ (یعنی جیسی عقل ہوگی ویسی ہی بات کرے گا، وہ بے وقوفی و کم عقلی کو نہیں چھپا سکتا اس لئے گفتگو سے فوراً اس کی عقل ظاہر ہو جائے گی، من المترجم)

۱۱۵۵۴- محمد بن احمد بن محمد، عبدالرحمٰن بن داؤد، عبداللہ بن هلال رومی، احمد بن عاصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری رحمہ اللہ اور فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی آپس میں ملاقات ہوگئی، دونوں آپس میں مذاکرہ کر کے روتے رہے، پھر سفیان رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ ہماری یہ مجلس بقیہ تمام مجالس سے زیادہ برکت والی ہے۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا ہم یہ امید تو رکھ سکتے ہیں لیکن مجھے خوف ہے کہ ہماری یہ مجلس بقیہ تمام مجالس سے زیادہ نحوست والی ہو، کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ نے اپنے پاس موجود خوبصورت ترین چیز سے اپنے آپ کو مزین کیا ہے اور تب آپ ادھر تشریف لائے اور میں بھی آپ کے لئے خوبصورت ترین چیز سے مزین ہو کر آپ کے سامنے آیا، گویا آپ نے میری عبادت کی اور میں نے آپ کی؟ سن کر سفیان رحمہ اللہ اتنے زور زور سے روئے کہ ان کی ہچکی بندھ گئی پھر فرمایا: آپ نے مجھے زندہ کیا اللہ تعالیٰ آپ کو زندہ فرمائے۔

۱۱۵۵۵- محمد بن احمد، عبدالرحمٰن بن داؤد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا! جنت کو جس طرح اس امت کے لئے مزین کیا گیا ہے اس طرح کسی اور امت کے لئے مزین نہیں کیا گیا پھر تم جنت کا کوئی عاشق نہیں دیکھتے ہو۔

مسانید فضیل بن عیاض رحمہ اللہ

مصنف شیخ ابو نعیم اصبہانی رحمہ اللہ نے فرمایا: فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے زریں اقوال اور مواعظ حسنہ بہت زیادہ ہیں لیکن ہم نے صرف انہی پر اکتفا کیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو نفع پہنچائے، ان کی سند سے مروی احادیث بھی بہت زیادہ ہیں۔

فضیل رحمہ اللہ نے اعلام تابعین، علماء تابعین سے احادیث روایت کی ہیں ان میں سلیمان اعمش، منصور بن معتمر سر فہرست ہیں۔ ان دونوں حضرات نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کے زمانے کو پایا ہے فضیل رحمہ اللہ کے شیوخ میں عطاء بن سائب، حصین بن عبدالرحمٰن، مسلم اعور، ابان بن ابی عیاش بھی ہیں۔ ان تمام حضرات نے حضرت انس کو دیکھ رکھا تھا اور ان سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔

اسی طرح فضیل رحمہ اللہ سے بھی اعلام اور ائمہ کرام نے اکتساب حدیث کیا ہے، ان میں سفیان ثوری رحمہ اللہ سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن قطان، عبدالرحمٰن بن مهدی، حسین بن علی جعفی، مومل بن اسماعیل، عبداللہ بن وهب مصری، اسد بن موسیٰ، ثابت بن محمد عابد، مسدد، یحییٰ بن نیشاپوری، قتیبہ بن سعید اور ان جیسے دیگر حضرات محدثین کرام رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

تاہم فضیل رحمہ اللہ کی سند سے مروی کچھ چند ایک احادیث درج ذیل ہیں۔

۱۱۵۵۶- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد بن محمد حارث، عبدان بن احمد، اسماعیل بن زکریا، فضیل بن عیاض، سلیمان اعمش، ابووائل کے سلسلہ سند سے حضرت عبداللہ کی روایت ہے کہ جب ہم تشہد کے لئے بیٹھتے یوں کہتے تھے۔ السلام علی اللہ قبل عبادہ، بندوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ پہ سلام ہو اور السلام علی جبرئیل والسلام علی میکائیل۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ تشہد سکھلایا پھر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تو ہے ہی سلامتی والا، سلام تو ہمارے اوپر ہو اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر ہوں یعنی (السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین)

ابووائل نے عبداللہ کی حدیث میں یوں اضافہ کیا ہے" جب تم یہ تشہد پڑھو گے اس میں کہا ہوا سلام آسمان وزمین میں موجود ہر صالح بندے کو پہنچ جائے گا" جبکہ ابواسحق نے عبداللہ کی حدیث میں یوں کہا جب تم یہ تشہد کہہ لوگے (اس میں کہا ہوا سلام) ہر مقرب فرشتے، نبی مرسل اور بندہ صالح کو پہنچ جائے گا: اشھدان لاالہ الااللہ واشھدان محمداعبدہ ورسولہ۔

اعمش کی یہ حدیث ابووائل سے صحیح متفق علیہ ہے، اعمش سے بہت سارے محدثین نے یہ حدیث روایت کی ہے لیکن فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث صرف اسماعیل روایت کرتے ہیں۔ چنانچہ فضیل رحمہ اللہ حدیث بیان کرتے وقت لفظ اعمش سے گریز کرتے تھے جب حدیث سناتے اس وقت اعمش رحمہ اللہ کا پورا نام سلیمان بن مہران کہتے تھے حالانکہ ان کے شاگرد انھیں اعمش کے لقب سے موصوف کرتے تھے تاکہ مشہور ہو جائیں۔

۱۱۵۵۷- ابوبکر محمد بن احمد بن محمد مفید، حسین بن عمر ابواحوص، احمد بن یونس فضیل بن عیاض، سلیمان اعمش، زید بن وھب کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو کہ صادق ومصدوق ہیں نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک تخلیق کے ابتدائی مرحلہ میں اپنی ماں کے بطن میں (نطفہ کی شکل میں) چالیس دن تک رہتا ہے۔ پھر وہ جمے ہوئے خون کی شکل میں چالیس دن تک رہتا ہے، پھر وہ گوشت کے ایک ٹکڑے کی شکل میں چالیس دن تک رہتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتے ہیں اور اسے چار چیزوں کا حکم ملتا ہے۔[1]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اعمش سے ایک جم غفیر نے یہ حدیث روایت کی ہے۔ فضیل سے یہ حدیث ہم نے صرف احمد بن یونس کے واسطے سے پائی ہے۔

۱۱۵۵۸- سلیمان بن احمد، ابوزید قراطیسی، یعقوب بن ابوعباد، فضیل بن عیاض، اعمش، زید بن وھب کے سلسلہ سند سے جریر بن عبداللہ بجلی کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرمائیں گے۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے اعمش سے ایک بڑی جماعت نے یہ حدیث روایت کی ہے جبکہ فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث صرف یعقوب ہی روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵۵۹- سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن سعید وراق کوفی، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، اعمش، معرور بن سوید کے سلسلہ سند سے حضرت ابوذر کی روایت ہے، وہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ آپ ﷺ کے ساتھ مسجد میں تھا آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو! تمھاری آنکھوں میں کونسا آدمی رفیع الشان دکھائی دیتا ہے؟ چنانچہ میں نے نظر دوڑائی اچانک ایک آدمی دکھائی دیا جس نے عالیشان جوڑا پہن رکھا تھا اور اس کے پاس لوگ جمع تھے، میں نے کہا: یہ آدمی، آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو کونسا آدمی تمھاری آنکھوں میں کمتر دکھلائی دیتا ہے؟ چنانچہ میں نے نظر دوڑائی اچانک مجھے ایک آدمی دکھائی دیا جس نے معمولی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ میں نے کہا: یہ آدمی! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن زمین کے اندازے کے بقدر اس سے بہتر ہوگا۔[2]

---

[1] صحیح البخاری ۴/۱۶۱، ۹/۱۶۵، وصحیح مسلم، کتاب القدر ۱۔

[2] مسند الامام احمد ۱۵۷/۵ ومجمع الزوائد ۲۵۸/۱۰ والترغیب والترھیب ۱۴۹/۴ وفتح الباری ۲۷۷/۱۱.

اعمش کی یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے۔

۱۱۵۶۰- عبداللہ بن یحیٰی بن معاویہ طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح برجمی (دوسری "ح" سند) حسین بن بندار، هرمد معد تستری، محمد بن هارون بن حمید، یحیٰی بن طلحہ یربوعی (تیسری "ح" سند) محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن هارون، سوید بن سعید، (سب) فضیل بن عیاض، سلیمان بن مہران، ابوعمرو شیبانی کے سلسلہ سند سے مروی عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی لگام ڈالی ہوئی اونٹنی لایا اور کہا: یارسول اللہ! یہ اونٹنی اللہ تعالیٰ کے رستے میں خیرات ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرے لئے اس کے بدلے میں جنت میں سات سو مخطومہ اونٹنیاں ہیں ہے۔[1]

اعمش رحمہ اللہ کی یہ حدیث ثابت ہے۔ فضیل رحمہ اللہ سے متقدمین کی ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے اور یونس بن محمد بن فضیل سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵۶۱- ابوبکر آجری و علی بن هارون، جعفر بن محمد فریابی، قتیبہ بن سعید، فضیل بن عیاض، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابومعمر کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ نماز کافی نہیں ہوتی جسکو ادا کرتے وقت آدمی رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہ رکھے۔[2]

اعمش کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے جبکہ فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث صرف قتیبہ اور ابراہیم بن محمد شافعی روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵۶۲- سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، اسد بن موسیٰ، فضیل بن عیاض، اعمش، ثمامہ بن عقبہ محالمی کے سلسلہ سند سے زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ "ایک مرتبہ ایک یہودی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا" اے ابوقاسم! آپ کا گمان ہے کہ اہل جنت، جنت میں کھائیں پئیں گے، آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا پھر فرمایا: قسم اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ایک آدمی کو کھانے، پینے، شہوت اور جماع جیسی ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک سو آدمیوں کی قوت وطاقت دی جائے گی، یہودی کہنے لگا: جو آدمی کھائے پئے گا اسے پیشاب پاخانے کی بھی حاجت تو پیش آئے گی حالانکہ جنت تو پاکیزہ جگہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنتی کے بدن سے مشک کی خوشبو جیسا خوشبودار پسینہ خارج ہوگا جس سے اسکی قضائے حاجت پوری ہوجائے گی اچانک وہ اپنے کو پیٹ سکڑا ہوا محسوس کرے گا۔

اعمش کی حدیث ثابت ہے اور ان سے بہت سارے محدثین روایت کرتے ہیں۔ فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث روایت کرنے میں اسد بن موسیٰ متفرد ہیں۔

۱۱۵۶۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عمرو بن ابوعاصم، ابراہیم بن محمد شافعی (دوسری "ح" سند) علی بن احمد بن علی مقدسی، محمد بن عبد عامر، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، سلیمان اعمش، ابوصالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابوہریرۃؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو راستوں وغیرہ میں گشت کرتی رہتی ہے اور جہاں کہیں ان کو اللہ کا ذکر کرنے والے ملتے ہیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو بلا کر سب جمع ہوجاتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کے گرد آسمان تک جمع ہوتے رہتے ہیں۔ جب وہ مجلس ختم ہوجاتی ہے وہ آسمان پر جاتے ہیں اللہ جل شانہ باوجود جاننے کے پھر بھی دریافت فرماتے ہیں تم کہاں سے آئے ہو، وہ عرض کرتے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۳۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۲۹/۱۷. والسنن الکبری للبیہقی ۱۱۸/۹ ومشکاۃ المصابیح ۳۷۹۹. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۳۲۸/۵ والدر المنثور ۳۳۶/۱.

[2] سنن الترمذی ۲۶۵. وسنن النسائی ۱۸۳/۲، ۲۱۴. وصحیح ابن خزیمۃ ۶۶۶. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۲۸۷/۱ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۱۳/۱۷، ۲۱۴

ہیں کہ تیرے بندوں کی فلاں جماعت کے پاس سے آئے ہیں، جو تیری تسبیح تحمید اور تمجید بیان کرنے میں مشغول تھے، ارشاد ہوتا ہے کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے۔ عرض کرتے ہیں یا اللہ! دیکھا تو نہیں ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ عرض کرتے ہیں اور بھی زیادہ عبادت میں مشغول ہوتے اور اس سے بھی زیادہ تیری تعریف اور تسبیح میں منہمک ہوتے، ارشاد ہوتا ہے کہ وہ کیا چاہتے ہیں عرض کرتے ہیں کہ وہ جنت چاہتے ہیں، ارشاد ہوتا ہے کیا انھوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں کہ دیکھا تو نہیں ارشاد ہوتا ہے اگر دیکھ لیتے تو کیا ہوتا، عرض کرتے ہیں کہ اس سے بھی زیادہ شوق اور تمنا اور اس کی طلب میں لگ جاتے، پھر ارشاد ہوتا ہے کہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے، عرض کرتے ہیں کہ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے، ارشاد ہوتا ہے کیا انھوں نے جہنم کو دیکھا ہے عرض کرتے ہیں کہ دیکھا تو نہیں ارشاد ہوتا ہے اگر دیکھ لیتے تو کیا ہوتا۔ عرض کرتے ہیں اور بھی زیادہ اس سے بھاگتے اور بچنے کی کوشش کرتے، ارشاد ہوتا ہے اچھا تم گواہ رہو، میں نے اس مجلس والوں کو سب کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے یا اللہ فلاں شخص اس مجلس میں اتفاقاً اپنی کسی ضرورت سے آیا تھا وہ اس مجلس کا شریک نہیں تھا، ارشاد ہوتا ہے کہ یہ جماعت ایسی مبارک ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا لہٰذا اس کو بھی بخش دیا۔[1]

اس حدیث کو روایت کرنے میں اعمش متفرد ہیں ابو صالح سے، یہ اعمش کی مشہور اور خاص حدیث ہے، اس حدیث کو عبدالواحد بن زیاد اور ابوبکر ابن عیاش اور ابو معاویہ نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۱۵۶۴- ابواحمد محمد بن احمد بن اسحٰق انماطی، محمد بن عبد عامر، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زانی جس وقت زنا کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ شرابی جس وقت شراب پیتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا اس کے بعد توبہ پیش کی جاتی ہے۔

یہ حدیث ثابت صحیح اور اعمش رحمہ اللہ سے ائمہ اور قدماء کی ایک بڑی جماعت نے یہ حدیث روایت کی ہے۔ ان میں زید بن ابو انیس، ثوری، شعبہ، ھارون بن سعد اور ابو حمزہ سکونی سرفہرست ہیں۔

۱۱۵۶۵- محمد بن علی بن حبیش، قاسم بن زکریا، عبداللہ بن ابی زیاد، حسین بن علی جعفی، فضیل بن عیاض، اعمش، ابو صالح کے سلسلہ سند سے ابوھریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ میرا مجمع میں ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر (یعنی فرشتوں کے مجمع میں جو معصوم اور بے گناہ ہیں۔) میں تذکرہ کرتا ہوں، اور اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔[2]

اعمش رحمہ اللہ کی یہ حدیث صحیح ہے۔ یہ حدیث شعبہ نے، عبدالواحد بن زیاد، ابو معاویہ، جریر وغیرھم نے بھی روایت کی ہے، اس حدیث کو فضیل رحمہ اللہ سے صرف حسین بن ابو جعفی نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۶۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن اسحٰق، ابوبکر بن ابو عاصم، ابراہیم بن محمد شافعی، فضیل بن عیاض، اعمش، ابو صالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابوھریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام ضامن ہوتا ہے اور موذن امین، اللہ تعالیٰ ائمہ کو ھدایت دے اور موذنوں کی امانت فرمائے، اعمش سے یہ حدیث ایک جم غفیر نے روایت کی ہے لیکن فضیل سے صرف ابراہیم بن محمد شافعی نے روایت کی ہے۔[3]

---

[1] مسند الامام احمد ۲/ ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۲، وکنز العمال ۱۷۲۹ [2] مسند الامام احمد ۲/ ۲۵۴، ۴۰۵
[3] سنن ابی داؤد ۵۱۷ وسنن الترمذی ۲۰۷ وصحیح ابن خزیمۃ ۱۵۲۸ وصحیح ابن حبان ۳۶۲، ۳۶۳ ومسند الامام احمد ۲/ ۲۳۲، ۲۸۴، ۲۸۲، ۴۱۹، ۴۲۴، ۴۶۱، ۵/ ۲۶۰، ۶۵۱

۱۱۵۶۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر محمد بن عبداللہ بن رستہ، عباس بن ولید، فضیل بن عیاض، اعمش، ابو صالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوھریرۃؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ عذاب قبر، حیات وممات اور مسیح دجال کے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔[1]

اعمش کی یہ حدیث عزیز ہے ہم نے فضیل کی یہ حدیث صرف عباس کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۶۸-محمد بن ابراہیم بن علی، اسحٰق بن احمد نافع وحسین بن محمد بن حماد،

(دوسری "ح" سند) عمر بن موسیٰ بن عیسیٰ محمد بن حاروں بن مدین، (سب) محمد بن جعفر زنبور، فضیل بن عیاض، اعمش، ابو صالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابوھریرۃؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "اپنے سے کمتر کی طرف دیکھا کرو اور اپنے سے بالاتر کی طرف مت دیکھا کرو چونکہ اللہ تعالیٰ کی نعمت زیادہ لائق ہے کہ تم اسے حقیر نہ سمجھو۔[2]

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث ہم نے صرف محمد بن جعفر کی سند سے روایت کی ہے۔ یہ حدیث عبدالاعلیٰ بن عبدالواحد کا راوی نے عبداللہ بن وھب، فضیل کی سند سے اصحاب اعمش کے خلاف روایت کی ہے۔

۱۱۵۶۹-محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن ابراہیم ماررانی، احمد بن محمد بن محمد بن حجاج، عبدالاعلیٰ بن عیاض، سلیمان، مسلم بن صبیح، مسروق، حضرت ابوہریرۃ، عن النبی ﷺ کی حدیث مثل مذکورہ بالا کے مروی ہے۔

اس حدیث میں عبدالاعلیٰ یا ان سے اوپر کے کسی راوی کا وہم ہے۔ اس حدیث میں اعمش کی سند کی تین صورتیں ہیں (اول) اعمش، ابو صالح، ابوھریرۃ (دوم) اعمش، ابو سفیان، جابرؓ (سوم) اعمش، ابووائل، عبداللہؓ۔

۱۱۵۷۰-اپنے والد عبداللہ، محمد بن احمد بن یزید محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، سلیمان، ابو صالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابوھریرۃؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی دنیا کی کوئی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی تکلیف اس سے دور فرمائیں گے، جس نے کسی مسلمان کی دنیا میں پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اسکی پردہ پوشی فرمائیں گے، جس نے کسی تنگدست کے لئے آسانی کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا وآخرت میں آسانی فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک وہ اپنے کسی مہمان بھائی کی مدد میں مصروف ہوتا ہے۔[3]

اعمش کی رحمہ اللہ کی یہ مشہور حدیث ہے ان سے قدماء میں سے محمد بن واسع نے بھی روایت کی ہے ہم نے یہ حدیث فضیل رحمہ اللہ سے صرف ابراہیم بن اشعث کے واسطے سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۱-ابو احمد محمد بن احمد بن اسحٰق انماطی، محمد بن عبد بن عامر، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، فضیل بن عیاض، سلیمان بن مھران کاہلی، مسلم بن صبیح، مسروق بن اجدع کے سلسلہ سند سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مصائب، امراض اور احزان دنیا میں جزاء ہیں۔[4]

۱۔ سنن أبی داؤد ۴۷۵۳ وسنن الترمذی ۳۲۰۴ ومسند الامام أحمد ۲۸۷/۴، ۳۶۲/۲. وصحیح ابن حبان ۷۸۷ والمصنف لابن أبی شیبۃ ۳۷۴/۳، ۳۸۰. ومجمع الزوائد ۴۹/۳. ۵۶.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الزھد والمقدمۃ ۹ وسنن الترمذی ۲۵۱۳ وسنن ابن ماجۃ ۴۱۴۲ ومسند الامام أحمد ۲۸۲/۲ وفتح الباری ۳۲۲/۱۱.

۳۔ صحیح مسلم، ۳۸۰ وسنن الترمذی ۱۴۲۵ والمستدرک ۳۸۳/۴ ومسند الامام أحمد ۲۵۲/۲. وسنن أبی داؤد ۴۹۴۶. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۸۶/۹

۴۔ الدر المنثور ۲۲۷/۲. وکنز العمال ۶۶۲۹

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث عزیز ہے ہم نے صرف اسی طریق سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۲- عبداللہ بن جعفر، ابومسعود احمد بن فرات، یحیٰ بن عبدالحمید حمانی، فضیل بن عیاض، اعمش، حبیب بن ابوثابت، ثعلبہ بن یزید حمانی کے سلسلہ سند سے حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

فضیل رحمہ اللہ کی سند سے یہ حدیث عزیز ہے فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث صرف حمانی نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۳- سلیمان بن احمد، جبرون بن عیسیٰ مصری، یحیٰ بن سلیمان حفری، فضیل بن عیاض، اعمش، حبیب بن ابی ثابت، ابوعبدالرحمٰن سلمی، عبداللہ بن مسعودؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جس نے اپنے دل میں دنیا کی محبت بسائی اس میں تین چیزیں جم جاتی ہیں۔ نہ ختم ہونے والی بدبختی۔ بے تو ژ حرص اور انتہا کو نہ پہنچنے والی امیدیں، دنیا طالب بھی ہے اور مطلوب بھی، سو جو دنیا کو طلب کرتا ہے آخرت اسے طلب کرتی ہے اور جو آخرت کی طلب میں ہوتا ہے دنیا اس کی طلب میں ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ دنیا سے اپنا پورا پورا رزق حاصل کرلیتا ہے۔[1]

فضیل، اعمش اور حبیب کی سند سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف یحیٰ سے جبرون کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۴- محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، سوید بن سعید، فضیل بن عیاض، اعمش، ذر، سبیع، نعمان بن بشیرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: دعا عین عبادت ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "ادعونی استجب لکم" مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔[2]

یہ حدیث صرف ذر کے واسطے سے مروی ہے، ذر کا نام عبداللہ ھمدانی ابوعمر بن ذر، ذر سے اعمش اور منصور نے روایت کی ہے اعمش سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے جبکہ منصور سے ثوری، شعبہ، شیبان، جریر وغیرہم نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۵- محمد بن جعفر و عبداللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، قتیبہ بن سعید، فضیل بن عیاض، اعمش، مسیب بن رافع، تمیم طائی، جابر بن سمرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا تم اس طرح صف بندی نہیں کرتے جس طرح کہ فرشتے اللہ عزوجل کے پاس صف بندی کرتے ہیں؟ صحابہؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! فرشتے کس طرح صف بندی کرتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: فرشتے پہلے آگے والی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور آپس میں جڑ جڑ کر (مل مل کر) کھڑے ہوتے ہیں۔[3]

مسیب بن رافع کی یہ مشہور حدیث ہے۔ یہ حدیث اعمش سے ثوری، ان کے بھائی عمر بن سعید، زائدہ، زہیر، ابن معاویہ نے بھی روایت کی ہے۔ اشعث بن سوار نے علی بن مدرک، تمیم طائی و تمیم بن طرفہ کے واسطے سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۶- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، محمد بن عیسیٰ طباع، فضیل بن عیاض، اعمش، عبداللہ، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے تم سے بھی سماع کیا جائے گا اور ان سے بھی سماع کیا جائے گا جنھوں نے تم سے سماع کیا ہے۔

۱۔ المعجم الكبير للطبراني ۲۰۱/۱۰. وأمالي الشجري ۱۴۳/۲ واتحاف السادة المتقين ۲۹۵/۹. ۲۳۲.

۲۔ سنن الترمذي ۳۲۴۷ ومسند الامام احمد ۲۷۱/۴. وصحيح ابن حبان ۲۳۹۶. والمعجم الكبير للطبراني ۹۷/۲. والمصنف لابن ابي شيبة ۲۰۰/۱۰

۳۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة ۱۱۹. وسنن النسائي، كتاب الامامة باب ۲۸. وسنن أبي داؤد، كتاب الصلاة باب ۹۴، وسنن ابن ماجة ۹۹۲ وصحيح ابن خزيمة ۱۵۴۴

اعمش سے فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے جبکہ فضیل رحمہ اللہ سے صرف محمد بن عیسیٰ نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۷-ابوبکر احمد بن جعفر بن سلم ،ادریس بن عبدالکریم الحداد مقری ،سعید بن زنبور ،فضیل بن عیاض ،اعمش ،ابوسفیان ،جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رحلت سے تین دن قبل ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی وفات پائے وہ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتا ہو۔[1]

جابرؓ کی یہ حدیث صحیح ثابت اور مشہور حدیث ہے ،ان سے ابوسفیان نے روایت کی ہے ان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔ نیز جابرؓ سے ابوزبیر ،وھب بن منبہ نے بھی روایت کی ہے ،اعمش کی اس حدیث کو ابوسفیان سے ثوری ،ابن عیینہ ،زھیر ،ابوجعفر رازی ،ابوعوانہ ،جریر بن حازم نے روایت کیا ہے جبکہ یہ حدیث ابوزبیر سے واصل مولیٰ ابن عیینہ ،موسیٰ بن عتبہ ،ابن جریج ،ابن ابولیلی اور ابن لھیعہ نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۸-ابوبکر بن عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ طلحی ،حسین بن جعفر قتات ،عبدالحمید بن صالح ،(دوسری "ح" سند) علی بن فضیل رحمہ اللہ معدل ،محمد بن ایوب ،مسدد (دونوں) فضیل بن عیاض ،سلیمان ،ابوسفیان ،جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: ہم ایک مرتبہ سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے ،اچانک تیز بدبودار ہوا کے جھونکے چلنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ منافقین کچھ مؤمنین کی غیبت کر رہے ہیں مسدد نے اپنی روایت میں مومنین کی بجائے مسلمین کا لفظ ذکر کیا ہے اور کہا: اسی وجہ سے یہ ہوا چلی ہے۔

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث اعمش کے واسطہ سے مشہور ہے اعمش سے متفرد میں نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۹-ابواحمد محمد بن احمد بن اسحٰق ،محمد بن عبد بن عامر ،یحییٰ بن یحییٰ ،فضیل بن عیاض ،سلیمان بن مھران ،ابوسفیان ،جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کفر اور ایمان کے درمیان صرف ترک صلوٰۃ کا فرق ہے۔[2]

جابرؓ کی یہ حدیث مشہور ثابت حدیث ہے جابرؓ سے عمرو بن دینار ،ابوزبیر وغیرھم نے روایت کی ہے پس حدیث ثوری رحمہ اللہ نے اعمش ،ابوسفیان کی سند سے مثل بالا کے روایت کی ہے۔

۱۱۵۸۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر ،حسن بن ھارون بن سلیمان (دوسری "ح" سند) محمد بن ابراہیم ،ابویعلی ،اسحٰق بن ابواسرائیل ،فضیل بن عیاض رحمہ اللہ ،اعمش ،ابوسفیان ،جابر ،ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے ابوسعید فرماتے ہیں۔ میں نے نبی ﷺ کو ایک کپڑے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جو انھوں نے لپیٹ رکھا تھا۔ یہ حدیث ثوری۔ داؤد طائی اور دیگر محدثین نے بھی اعمش سے بمثلہ روایت کی ہے۔

۱۱۵۸۱-محمد بن علی بن حبیش ،اسماعیل بن اسحٰق سراج ،سوید بن سعید ،فضیل بن عیاض ،اعمش ،ابوسفیان ،انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر فرمایا کرتے: یامقلب القلوب! (اے دلوں کو پھیرنے والے) ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ ،صحابہ کرام عرض کرتے: یارسول اللہ! آپ ہمارا اتنا زیادہ خوف کرتے ہیں حالانکہ ہم آپ پر ایمان لا چکے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہر دل[3]

۱۔ صحیح مسلم ۲۲۰۵، ۲۲۰۶ وسنن ابن ماجة ۴۱۶۷، ومسند الامام أحمد ۳۲۵/۱، ۲۹۳/۳، وفتح الباری ۳۸۵، ۳۸۳، ۲۱/۱۳.

۲۔ الترغيب والترهيب ۳۷۸/۱ وكشف الخفا ۳۳۹/۲

۳۔ سنن ابن ماجة ۱۹۹ ومسند الامام أحمد ۱۸۲/۴ وصحيح ابن حبان ۲۴۱۹ والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۶۳۹، والكنى للدولابي ۹۱/۲ وفتح الباری ۳۷۷/۱۳

رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان پڑا ہوتا ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہیں اسے سیدھا رکھیں چاہیں تو کجی پر لے جائیں۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اعمش سے یہ حدیث بمثل مذکور بالا روایت کی ہے۔

۱۱۵۸۲-ابوسری حسین بن محمد حذاء تستری، محمد بن حمید، حسن بن عثمان، (دوسری "ح" سند) ابونعیم اصفہانی محمد بن علی، اسحٰق بن احمد خزاعی ابوعروبہ، (سب) محمد بن زنبور، فضیل، سلیمان اعمش، ابوسفیان، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبلؓ ہمارے ہاں تشریف لائے میں نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ کی نادر حدیثیں سنائیں۔ معاذؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، ارشاد فرمایا: اے معاذ! بتاؤ، بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول ہی بہتر جانتا ہے، ارشاد فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں، میں نے پوچھا: بندے جب ایسا کریں تو پھران کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ وہ انھیں عذاب نہ دے۔[1]

انسؓ کی یہ حدیث معاذؓ کے واسطہ سے صحیح ثابت ہے، انسؓ سے قتادہ وغیرہ نے بھی روایت کی ہے لیکن "نادر حدیثوں" کا لفظ صرف ابوسفیان نے انسؓ سے ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۸۳-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، محمد بن جعفر امام، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، اعمش، ابوصالح حنفی، بکیر جریری وانصار کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہو گئے اور ہم میں سے ہر آدمی بھی متوجہ ہوا اور ہر آدمی مجلس میں گنجائش پیدا کرنے کی کوشش کرنے لگا تاکہ آپ ﷺ کے پاس بیٹھ جائے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ دروازے میں دونوں پٹ پکڑ کر کھڑے ہو گئے پھر ارشاد فرمایا: ائمہ قریش میں سے ہوں گے۔ اور میرا تمہارے اوپر بہت بڑا حق ہے، اور ان کے لئے بھی اسی طرح جو وہ کریں گے آپ ﷺ نے تین بار فرمایا جب ان سے مہربانی طلب کی جائے گی مہربانی کریں گے، جب فیصلہ کریں گے عدل وانصاف کریں گے، جب وعدہ کریں گے اسے پورا کریں گے، سو جس نے اس طرح نہ کیا اس پر اللہ، فرشتوں اور لوگوں سب کے سب کی لعنت ہو۔

انسؓ کی یہ حدیث مشہور حدیث ہے ان سے بکیر نے روایت کی ہے اور وہ بکیر بن وھب ہیں اور بکیر سے سھل ابو اسد وابوصالح حنفی نے یہ حدیث روایت کی ہے، ابوصالح کا نام عبدالرحمٰن بن قیس ہے۔

۱۱۵۸۴-سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی، احمد بن داؤد جند یساپوری سکری، محمد بن خلید حنفی، فضیل بن عیاض، اعمش، منھال بن عمرو، سعید بن جبیر، عبداللہ بن حارث، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی نبی علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل سے شکایت کی، فرمایا: اے میرے رب! تیرے بندوں میں سے ایک بندہ تجھ پر ایمان لاتا ہے اور تیری اطاعت میں عمل کرتا ہے لیکن تو اس سے دنیا کو دور کر دیتا ہے اور اسے تو مصائب وبلیات کے رحم وکرم پر چھوڑ دیتا ہے جبکہ تیرے بندوں میں سے ایک بندہ تیرا کفر کرتا ہے اور تیری معصیت میں رہ کر عمل کرتا ہے، تو اس سے مصائب وبلیات کو دور رکھتا ہے اور تو اسے دنیا بڑی لگن سے پیش کرتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ: سارے کے سارے بندے اور سارے کے سارے شہر میرے قبضۂ قدرت میں ہیں تاہم ہر چیز میری تسبیح، تکبیر اور تہلیل کرتی ہے، رہی بات میرے بندۂ مومن کی سو اس کی کچھ برائیاں ہوتی ہیں (جنکا بدلہ میں اسے دنیا ہی میں دینا چاہتا ہوں تب) میں دنیا کو اس سے دور رکھتا ہوں اور کچھ مصائب وبلیات اس پر پیش کرتا ہوں حتیٰ کہ وہ دنیا سے (بعد الوفات) میرے پاس آتا ہے۔ اسے خالص نیکیوں کا بدلہ عطا کرتا ہوں، رہی بات میرے بندۂ کافر کی سو اس کی کچھ نیکیاں ہوتی ہیں (جنکا بدلہ میں دنیا ہی میں دینا چاہتا ہوں) تب میں اس سے مصائب، وبلیات کو دور رکھتا ہوں اور اسے دنیا بھی پیش کرتا ہوں حتیٰ کہ

[1] تاریخ اصبھان ۲۹۳/۱۔

وہ میرے پاس آتا ہے میں اسے خالص برائیوں کا بدلہ دیتا ہوں۔
فضیل واعمش کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف اسی بندے سے مرفوع روایت کی ہے۔ عبداللہ بن حارث میری سمجھ کے مطابق وہ زبید مکتب ہے وہ کوفی ہے اس سے عمرو بن مرہ نے حدیثیں روایت کی ہیں، اور ابوعبداللہ بن عمرو اور ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵۸۵- محمد بن احمد بن حسن ابوعلی صواف، بشر بن موسیٰ حمیدی (دوسری "ح" سند) محمد بن احمد بن علی امام، حسن بن علی مولیٰ بن ہاشم، سوار بن زنبور، سے۔
(دونوں) فضیل بن عیاض، منصور بن معتمر، شقیق، عبداللہ بن مسعودؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور مسلمان کو قتل کرنا کفر ہے۔[1]
یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے، یہ حدیث ثوری اور شعبہ نے منصور وحصین سے بمثل مذکور بالا روایت کی ہے۔

۱۱۵۸۶- محمد بن حمید، عبداللہ بن صالح بخاری، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ (بن مسعود) نے لوگوں سے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں مجھے تمہارے پاس آنے سے کس چیز نے روک رکھا تھا۔ چنانچہ مجھے صرف اس بات کا خوف تھا کہ میں تمہیں اکتاہٹ میں نہ ڈال دوں، جب میں تمہارے پاس وعظ ونصیحت کرنے نہ آیا چونکہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ناغہ کر کے وعظ ارشاد فرماتے تھے آپ ﷺ خوف محسوس کرتے تھے کہ ہم کہیں (روزانہ کے وعظ سے) اکتا نہ جائیں۔
منصور واعمش کی یہ حدیث صحیح وثابت ہے۔

۱۱۵۸۷- قاضی ابواحمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن عبداللہ شافعی، ابراہیم بن محمد، فضیل بن عیاض، منصور، شقیق، مسروق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کوئی نماز پڑھتے نہیں سنا کہ آپ ﷺ نے عذاب قبر سے پناہ نہ مانگی ہو۔
منصور کی یہ حدیث مشہور وثابت ہے، ہم نے یہ حدیث فضیل رحمہ اللہ کی سند سے صرف شافعی کے واسطہ سے نقل کی ہے۔

۱۱۵۸۸- سلیمان بن احمد، ابوعمر محمد بن عثمان وراق، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، منصور، ربعی، ابومسعود انصاریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کلام نبوت سے تعلق رکھنے والی جن باتوں کو لوگ پالیتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب تم میں حیاء نہ رہے اس وقت جو جی چاہے کرو۔[2]
منصور کی یہ حدیث ثابت ومشہور ہے اور یہ حدیث فضیل رحمہ اللہ کی سند سے مرفوعاً صرف احمد بن یونس کے واسطہ سے روایت کی گئی ہے۔

۱۱۵۸۹- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن جعفر، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، منصور، ربعی، حذیفہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی اپنے عمل کے متعلق برا گمان رکھتا تھا اس نے اپنے اہل وعیال کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں مجھے آگ میں جلانا اور پھر میری ہڈیوں کو پیس کر جس دن تیز ہوا ہو میری خاک سمندر میں اڑا دینا چونکہ میرا رب مغفرت نہیں فرمائے گا، چنانچہ وہ جب مرا اس کے ورثہ نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے بکھرے ہوئے ذرات کو جمع کر کے اس سے پوچھا: تجھے ایسا کرنے پر کس چیز نے ابھارا ہے؟ جواب دیا: مجھے ایسا کرنے پر صرف اور صرف تیرے خوف نے ابھارا

---

۱. صحیح البخاری ۱/۱۹، ۸/۱۸، ۹/۶۳ وصحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۲۸ وفتح الباری ۱/۱۱۰، ۱۰/۴۶۴، ۱۱/۳۱۲، ۱۳/۲۶، ۲۷.

۲. مسند الامام احمد ۴/۱۲۱، ۵/۲۷۳، ۲۸۳ والسنن الکبریٰ للبیهقی ۱۰/۱۹۲ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/۲۳۶، ۲۳۷، ومجمع الزوائد ۸/۲۷ وفتح الباری ۱۰/۵۲۳ وامالی الشجری ۲/۱۹۹

ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کردی۔

فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث ابراہیم شافعی نے موقوفا روایت کی ہے، فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث مرفوعا روایت کرنے میں ابراہیم بن اشعث متفرد ہیں۔

۱۱۵۹۰-محمد بن علی بن حبیش واحمد بن ابراہیم کندی، احمد بن اعون، عبداللہ بن عمیر قواریری، فضیل بن عیاض، منصور، شعبی، براء بن عازبؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے نماز عید پڑھنے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کرلیا وہ (نماز عید کے بعد) دوبارہ کوئی دوسرا جانور قربانی کے لئے ذبح کرے۔[1]

یہ حدیث فضیل رحمہ اللہ نے اسی طرح منصور سے مختصرا روایت کی ہے جبکہ یہی حدیث ثوری اور شعبہ وغیرہ نے منصور سے تفصیلا روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۱-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی (دوسری "ح" سند) ابوبکر بن خلاد، ابراہیم بن اسحق حارثی، عبیداللہ بن عمر قواریری (دونوں) فضیل بن عیاض، منصور ابن معتمر، شعبی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ام سلمہ فرماتی تھیں: نبی ﷺ جب بھی گھر سے باہر تشریف لے جاتے یہ دعا پڑھتے تھے۔[2]

اللھم انی اعوذبک ان ازل او اضل او اظلم او اظلم او اجهل او یجهل علی

یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ میں کہیں ڈگمگا جاؤں یا کسی دوسرے کو ڈگمگادوں، یا میں کسی کو گمراہ کروں، یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا میں جہالت کروں، یا کوئی مجھ سے جہالت کرے۔

یہ حدیث ثوری اور شعبہ نے بھی منصور سے بمثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۲-ابوجعفر محمد بن محمد احمد مقری، حسین بن محمد بن حاتم عبید عجل، یحییٰ بن طلحہ یربوعی، فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: محمد ﷺ کے گھر والوں نے جب سے مدینہ میں آئے ہیں اس وقت سے تین دن (مسلسل) گندم کی روٹی نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے جاملے۔

اسودی سند سے ابراہیم کی یہ حدیث مشہور ہے۔

۱۱۵۹۳-سلیمان بن احمد، احمد بن عمرو خلال مکی، عبداللہ بن عمران عابدی، فضیل، منصور، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی تھیں: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا: یارسول اللہ! آپ مجھے میری جان، میرے اہل اور میری اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں، میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں کہ مجھے آپ کی یاد ستاتی ہے۔ مجھ سے صبر نہیں ہو پاتا میں فوراً آپ کے پاس آتا ہوں، آپ کو جی بھر کر دیکھتا ہوں اور جب مجھے اپنی موت یاد آتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ آپ جب جنت میں داخل ہوں گے آپ کو نبیین کے ساتھ مقام رفیع پر فائز کردیا جائے گا۔ میرا گمان ہے کہ جب میں جنت میں داخل ہوں گا آپ کو نہیں دیکھ سکوں گا، نبی ﷺ نے اس آدمی کو کچھ جواب نہ دیا حتیٰ کہ جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔

ومن یطع اللہ ورسولہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا (نساء ۶۹/) اور جو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر

---

[1] صحیح البخاری ۲/۲۱، ۲۹، ۱۱۸/۷، ۱۳۲ وفتح الباری ۴۴۷/۲، ۲۰/۱۰، ۵۵۵/۱۱ ومسند الامام احمد ۱۲/۴

[2] سنن أبی داؤد ۵۰۹۴ وسنن ابن ماجۃ ۳۸۸۴ ومسند الامام أحمد ۳۲۲/۶ والمطالب العالیۃ ۳۳۶۳.

اللہ تعالیٰ نے انعام کیا جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ سب بہترین رفیق ہیں۔

فضیل رحمہ اللہ اور منصور کی یہ حدیث متصلا غریب ہے اور سلیمان کے قول کے مطابق عابدی متفرد ہیں۔

۱۱۵۹۴- محمد بن جعفر موذن، ابراہیم بن علی (ح) اسحق بن احمد، عبدالرحمٰن بن محمد بن حماد، (دونوں) محمد بن زیاد زیادی، فضیل بن عیاض، منصور، ابو حازم، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور اس نے دوران حج رفث (جماع کی باتیں، جماع) وفسق کا ارتکاب نہ کیا وہ ایسا گناہوں سے پاک ہوکر لوٹے گا جیسا اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔[1]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے، ثوری اور شعبہ نے بھی منصور سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، یحییٰ بن حجر، فضیل (دوسری "ح") ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ بن یحییٰ، عبداللہ بن وھب، فضیل، منصور، ابو حازم، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دن سے زیادہ قطع تعلقی جائز نہیں، جس نے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کی اور پھر (اسی حالت میں مرگیا) جہنم میں داخل ہوگا۔[2]

منصور کی یہ حدیث صحیح ہے ثوری اور شعبہ نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۶- ابو عبداللہ بن محمد بن احمد بن علی مخلد، احمد بن علی حزار، ھیثم بن ایوب ابو عمران طالقانی، فضیل بن عیاض، منصور، مسلم بطین، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابلیس نے کہا: اے میرے رب! تیری مخلوق میں ایسا کوئی بھی نہیں جسکے لئے تو نے رزق ومعیشت نہ مقرر کر رکھی ہو، میرا رزق کیا چیز ہے؟ ارشاد ہوا: جس چیز پر میرا نام نہ ذکر کیا جائے وہ تیرا رزق ہے۔[3]

منصور وفضیل کی سند سے یہ حدیث غریب ہے فضیل سے صرف ھیثم نے یہ حدیث متصلا روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۷- ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر فریابی، ھیثم بن ایوب طالقانی، فضیل بن عیاض، منصور، خیثمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ سے کہا گیا: عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن آدمی پسینے میں ڈوبا ہوگا حتی کہ پسینہ اس کی ناک تک پہنچ جائے گا، عبداللہ بن عمر فرمانے لگے: مومنین کے لئے عالیشان کرسیاں لگائی جائیں گی جو قیمتی موتیوں سے سجائی گئی ہوں گی مومنین ان پر بیٹھیں گے، ان کے اوپر بادلوں نے سایہ کیا ہوگا، قیامت کا دن ان کے آگے دن کی ایک گھڑی کے برابر ہوگا یا ایک مرتبہ پلک جھپکنے کے برابر۔

۱۱۵۹۸- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، فضیل بن عیاض، منصور بن معتمر، ابن شہاب زہری، عروہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی کسی ظلم پر انتقام لیتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کا تجاوز نہ کیا گیا ہو، لیکن جب اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کو توڑا دیکھتے اس وقت غضبناک ہوجاتے اور جب بھی آپ ﷺ کو دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا اختیار دیا جاتا ان میں سے آسان کو اختیار کرتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے یہ حدیث ثوری نے منصور سے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۹- سلیمان بن احمد، جبرون بن عیسیٰ، یحییٰ بن سلیمان، حفری، فضیل بن عیاض، منصور، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی

۱۔ سنن النسائی ۵/۱۱۴. وسنن ابن ماجۃ ۲۸۸۹ ومسند الامام أحمد ۲/۴۱۰ والسنن الکبری للبیھقی ۵/۲۶۱،۲۶۲.
وأمالی الشجری ۲/۶۷، وفتح الباری ۳/۳۸۲. واتحاف السادۃ المتقین ۴/۲۸۲.

۲۔ انظر الحدیث فی: مسند الامام أحمد ۲/۳۹۲، ۴۵۶ وتاریخ بغداد ۴/۲۲۶. ۵/۱۵۷. ۶/۱۴۱.

۳۔ الدر المنثور ۳/۴۳. والاتحافات ۹۱

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ موسیٰ بن عمران علیہ السلام ایک مضطرب آدمی کے پاس سے گزرے، موسیٰ علیہ السلام نے کھڑے ہو کر اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگی، ارشاد ہوا: اے موسیٰ اس کو شیطان نے حواس باختہ نہیں کر دیا لیکن یہ بھوک کی شدت سے بے حال ہو گیا ہے۔ میں اسے ہر روز کئی بار دیکھتا ہوں کیا آپ کو اس کی اطاعت سے تعجب ہے؟ اسے کہو کہ وہ تمھارے لئے دعا کرے بے شک اس کے لئے ہر روز میرے پاس ایک دعا قبول ہوتی ہے۔[1]

فضیل، منصور اور عکرمہ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور یحییٰ بن سلیمان متفرد ہیں۔

۱۱۶۰۰- محمد بن احمد بن حسن، یحییٰ بن عثمان بن ابی شیبہ (دوسری ''ح'' سند) ابوبکر عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ طلحی، حسین بن جعفر قتات، (دونوں) عبدالحمید بن صالح برجمی، فضیل بن عیاض، حصین بن عبدالرحمن، شعبی، عروہ بارقی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: گھوڑوں کی پیشانیوں میں تا قیامت خیر و بھلائی رکھ دی گئی ہے، صحابہؓ نے پوچھا وہ کس طرح؟ فرمایا: اجر و ثواب اور غنیمت کی صورت میں۔ شعبی کی یہ مشہور حدیث ہے ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۰۱- سلیمان بن احمد، جبرون بن عیسیٰ، یحییٰ بن سلیمان، فضیل بن عیاض، حصین، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے اور ان کے ہاتھ میں سونے کا ایک ٹکڑا تھا، آپ ﷺ نے عبداللہ بن عمرؓ سے فرمایا: محمد اپنے رب کا قائل نہیں ہو سکتا جب تک سونے کا یہ ٹکڑا اس کے ہاتھ میں ہو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے کھڑے ہونے سے پہلے ہی سونے کا وہ ٹکڑا لوگوں میں تقسیم کر دیا، پھر ارشاد فرمایا: مجھے خوش نہیں کرے گا کہ محمد کے اصحاب کے لئے احد کے پہاڑ کے بقدر سونا ہو اور وہ اسے اللہ کے رستے میں خرچ کرتے ہوں اور ان کے پاس اس میں سے ایک دینار بھی باقی بچا رہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں جس دن رسول اللہ ﷺ نے رحلت فرمائی ترکہ میں کوئی دینار چھوڑا اور نہ ہی کوئی درہم، کوئی غلام چھوڑا اور نہ ہی کوئی لونڈی، ہاں البتہ ایک زرہ چھوڑی جو ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے میں رہن (گروی) رکھی ہوئی تھی۔ اس یہودی سے بطور قرض کھانا لے کر خود بھی کھاتے تھے اور اپنے عیال کو بھی کھلاتے تھے۔

فضیل و حصین کی یہ حدیث غریب ہے اور سلیمان کے قول کے مطابق یحییٰ بن سلیمان متفرد ہیں۔

۱۱۶۰۲- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، مروان بن معاویہ، عیسیٰ بن یونس وابن ابی زائدہ و اسماعیل بن ابو خالد، یحییٰ بن ابو حازم، جریرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ اچانک آپ ﷺ نے چودھویں رات کو چاند کی طرف دیکھا پھر ارشاد فرمایا: تم قیامت کے دن اپنے رب کا اسطرح نمایاں دیدار کرو گے جس طرح تم چاند کو دیکھ رہے ہو (آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی کے ساتھ چاند کی طرف اشارہ کیا) تم اسکا دیدار کرتے وقت کسی قسم کی دھکم مشتی (دھکم پیل) کا شکار نہیں ہو گے، لہٰذا طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے قبل نمازوں کو مت چھوڑو پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ''وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا'' اور اپنے رب کی طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے قبل حمد و تسبیح بیان کرو۔ (طٰہٰ ۱۳۰)[2]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اسماعیل سے یہ حدیث ایک جم غفیر نے روایت کی ہے، لیکن فضیل کی سند سے یہ حدیث صرف ابراہیم بن اشعث کے واسطہ سے مروی ہے۔

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۲۶۸ ومجمع الزوائد ۱۰/۲۶۹، والاحادیث الضعیفۃ ۳۱۷.

[2] صحیح البخاری ۱/۱۴۷، ۱۵۰ وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۱۱ ومسند الامام احمد ۴/۳۶۲، والسنن الکبری للبیہقی ۱/۴۶۳ وفتح الباری ۲/۵۲.

۱۱۶۰۳- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، فضیل بن عیاض، عطاء بن سائب، طاؤس، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیت اللہ کا طواف نماز کے حکم میں ہے مگر فرق صرف اتنا ہے کہ دوران طواف بات چیت کرنا حلال کردیا ہے، سوجو آدمی دوران طواف بات کرنا چاہے وہ صرف خیر کی بات کرے۔[1]

میں نہیں جانتا کہ فضیل کے علاوہ عطاء سے کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہو۔

۱۱۶۰۴- اپنے والد عبداللہ ومحمد بن حبان ومحمد بن جعفر، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، عطاء بن سائب، ابوعبدالرحمن سلمی، ابوموسیٰ اشعریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابلیس ہر صبح اور ہر شام اپنے لشکر زمین پر بھیجتا ہے اور ساتھ کہتا ہے جس نے کسی مومن آدمی کو گمراہ کردیا ہے میں اس کا اکرام کروں گا اور جس نے فلاں کام کیا میں اسے اتنا اتنا انعام دوں گا، چنانچہ کوئی ایک شیطان کا چیلہ آتا ہے اور کہتا ہے میں فلاں آدمی کو مسلسل اکساتا رہا حتیٰ کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، ابلیس کہتا ہے وہ تو اب دوسری کسی عورت سے شادی کرے گا، چیلہ کہتا ہے: اسے طلاق کے وقوع کا شعور تک نہیں، میں اس سے لگاتا رزنا کروار ہا ہوں۔ چنانچہ ابلیس اسکو انعام دیتا ہے اور اسکا اچھا خاصا اکرام کرتا ہے اور کہتا ہے اس جیسا کام کرو، اتنے میں ایک دوسرا چیلہ آتا ہے اور کہتا ہے: میں فلاں کو مسلسل اکساتا رہا حتیٰ کہ اس نے اپنے مسلمان بھائی کو قتل کردیا، چنانچہ ابلیس خوشی کے مارے ایک زوردار چیخ لگاتا ہے یہ سن کر تمام شیاطین جن اس کے پاس جمع ہوجاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں: اے ہمارے آقا: آپ کو کس چیز نے اتنا زیادہ خوش کردیا؟ کہتا ہے مجھے فلاں نے خبر دی ہے کہ وہ مسلسل فلاں آدمی کو اکساتا رہا حتیٰ کہ اس نے دوسرے کو قتل کردیا اور جہنم کا مستحق ہوگیا، چنانچہ ابلیس اس وارداتی کا بے مثال اکرام کرتا ہے، ایسا اکرام وہ اپنے چیلوں میں کسی کا نہیں کرتا، پھر ابلیس تاج منگواتا ہے اور اس وارداتی چیلے کے سر پر رکھ دیتا ہے اور اسے باقی چیلوں کا مانیٹر مقرر کردیتا ہے۔[2]

یہ حدیث فضیل رحمہ اللہ نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۰۵- محمد بن اسحٰق بن ابراہیم قاضی اھوازی، عبدان بن احمد اسماعیل بن زکریا فضیل بن عیاض، فطر بن خلیفہ، حماد، مجاھد، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بدلہ دینے والا ہو وہ صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہوتا لیکن صلہ رحمی کرنے والا وہ آدمی ہے کہ جب اس سے کوئی قطع تعلقی کرے وہ فوراً تعلق جوڑ دے۔[3]

اسماعیل نے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے اور صرف انھوں نے فطر اور مجاھد کے درمیان حماد کو داخل کیا ہے، لیکن اس حدیث کی مشہور سند وہ ہے جو فطر، اعمش، حسن بن عمرو فقیمی نے روایت کی ہے، یہ حدیث عبدالرحمن بن حرملہ نے مجاہد سے اس سے ملتی جلتی روایت کی ہے۔

۱۱۶۰۶- سلیمان بن احمد، جعفر فریابی، ھریم بن مسعر ترمذی، (دوسری "ح" سند) محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، سوید بن سعید، (دونوں) فضیل بن عیاض، لیث بن ابی سلیم، مجاھد، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: مومن کے ساتھ اگر تم چلو گے تو وہ تمہیں نفع پہنچائے گا، اس کے ساتھ مشورہ کرو گے وہ تمہیں نفع پہنچائے گا، اس کے ساتھ تم شرکت کرو گے وہ تمہیں نفع

۱۔ سنن النسائی، کتاب الحج باب ۱۳۲، والسنن الکبریٰ ۸۷/۵ والمستدرک ۴۵۹/۱، ۲۶۷/۲، وصحیح ابن حبان ۹۹۸. واتحاف السادۃ المتقین ۳۳۵/۴، ۳۳٦، ۴۴۹، وکشف الخفاء ۵۹/۲، والدر المنثور ۳۵۴/۳.

۲۔ کنز العمال ۳۹۹۲۳. والجامع الکبیر ۶۰۵۱.

۳۔ صحیح البخاری ۷/۸، وسنن ابی داؤد ۱۶۹۷، وسنن الترمذی ۱۹۰۸، ومسند الامام احمد ۱۹۳/۱، ۱۹۰. وفتح الباری ۴۲۳/۱۰.

پہنچائے گا الغرض اس کی ہر چیز میں نفع ہی نفع ہے۔

یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ غریب ہے اور لیث اس میں متفرد ہیں، حالانکہ یہ حدیث صحیح ثابت ہے، یعنی نبی ﷺ سے ابن عمرؓ کے واسطے کے ساتھ مروی ہے۔

۱۱۶۰۷-محمد بن حسن و محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحیی حولانی، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض و ابوبکر بن عیاش و ابن حی و مندل و ابواحوص وحفص بن غیاث و عبدالسلام بن حرب و ابومعاویہ، لیث ابوزبیر، جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ "الم تنزیل الکتاب" اور "تبارک الذی بیدہ الملک" نہ پڑھ لیتے تھے۔

میں نہیں جانتا کہ فضیل سے پوری جماعت کے ساتھ مجموعی طور پر بجز احمد بن یونس کے کس نے یہ حدیث روایت کی ہو۔

۱۱۶۰۸-سلیمان بن احمد، احمد بن علی بن اسماعیل اسفدنی، بشر بن یحیی مروزی، عیاض، لیث، شعبی، مسروق، ابن مسعودؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کو رسوا نہیں کرتے جو آدھی رات کے وقت اٹھ کھڑا ہوا اور سورت بقرۃ وسورت آل عمران شروع کر دی، سورت بقرہ اور سورت آل عمران مومن کا بہت اچھا خزانہ ہیں۔[1]

فضیل اور ثوری کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف جعفر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۰۹-احمد بن جعفر بن معبد، عبداللہ بن محمد بن نعمان، (دوسری "ح" سند) سلیمان بن احمد، ابوعمر محمد بن عثمان جریر (دونوں) احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، سفیان ثوری، عبداللہ بن سائب، زاذان، عبداللہ بن مسعودؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں چلتے پھرتے رہتے ہیں جو مجھے میری امت کی طرف سے بھیجا گیا سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔[2]

ثوری اور عبداللہ بن سائب کی سند سے یہ حدیث غریب ہے۔ زاذان کے علاوہ اسکا راوی صرف عبداللہ بن سائب ہے وہ کوفی ہیں اور ان سے اعمش نے سماع حدیث کیا ہے۔

۱۱۶۱۰-سلیمان بن احمد، جبرون بن عیسیٰ، یحیی بن سلیمان حفری، فضیل بن عیاض، سفیان ثوری، عون بن ابی جحیفہ، ابوجحیفہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہؓ نے لوگوں کو کسی مہم پر بھیجا، لوگ تو چلے گئے لیکن ابووحداحؓ واپس لوٹ آئے، معاویہؓ نے ان سے فرمایا: کیا آپ لوگوں کے ساتھ نہیں گئے تھے؟ انھوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا: لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی ہے۔ چاہتا ہوں کہ وہ آپ کو ضرور سنالوں چونکہ مجھے خوف ہے کہ شاید آپ مجھے نہ مل سکیں، چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! تم میں سے جس کو کسی کام کی ذمہ داری سونپ دی گئی ہو اور پھر اس نے اپنے دروازے پر پردہ لٹکا لیا تاکہ حاجتمند مسلمان اس کے پاس نہ آسکیں تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جنت کے دروازے پر پردہ لٹکا کر اسے بھی روک دیں گے، جس کی حاجت و مقصود اصلی ہو ہی دنیا اس پر اللہ تعالیٰ میرا قرب پڑوس حرام کر دیں گے بے شک مجھے دنیا اجاڑنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے نہ کہ دنیا بنانے کے لئے۔

فضیل اور ثوری کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے صرف حفری کی سند سے روایت کیا ہے۔

۱۱۶۱۱-اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، ثوری، صالح، مولیٰ توامہ، ابوھریرہؓ کے

---

[1] مجمع الزوائد ۲/۲۵۴. والترغیب والترهیب ۱/۴۳۲. والدر المنثور ۱/۱۹. کنز العمال ۲۵۳۶.

[2] مسند الامام أحمد ۱/۴۵۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۷۱.

سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: جس قوم نے بھی کوئی مجلس منعقد کی اور پھر بدون اللہ کے ذکر کرنے اور نبی ﷺ پر بدوں درود بھیجنے کے متفرق ہو کر چلے گئے قیامت کے دن ان کے ذمہ پر ایک تاوان پڑا ہوگا اللہ تعالیٰ اگر چاہے انھیں معاف کردے چاہے انھیں عذاب دے۔[1]

ابراہیم بن اشعث، فضیل سے یہ حدیث روایت کرنے میں متفرد ہیں اور ثوری کی یہ حدیث مشہور حدیث ہے صالح کی سند سے اور وہ صالح بن ابو صالح ہیں مدنی مولی توامہ بنت امیہ بن خلف ہے اور توامہ کا نام نبھانہ ہے وہ دو جڑواں بہنیں پیدا ہوئی تھیں تب ان کا نام توامہ پڑ گیا، نیز یہ حدیث ہمیں سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابو نعیم، سفیان، صالح کی سند سے بمثل مذکور بالا کے بھی پہنچی ہے۔

۱۱۶۱۲- محمد بن حمیدہ حامد بن شعیب، (دوسری "ح" سند) ابو محمد بن حیان، ابو یعلیٰ، (دونوں) عبیداللہ بن قواریری، فضیل بن عیاض، مسلم بزاز، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ "رسول اللہ ﷺ غلام کی بھی دعوت قبول فرماتے تھے" گدھے پر بھی سواری کر لیتے تھے اور مریض کی تیمارداری بھی کرتے تھے۔[2]

سند میں مذکور مسلم بزاز وہ مسلم بن کیسان اعور ملائی ہے۔

۱۱۶۱۳- ابو محمد بن حیان، ولید بن سفیان، واسطی، محمد بن زنبور، فضیل بن عیاض، ابان، انس، ابو طلحہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس گئے (آپ ﷺ بہت ہی شیریں نفس انسان تھے) ہم نے کچھ ارشاد فرمانے کی فرمائش کی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے نہیں روکا، صرف بات اتنی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام ابھی ابھی نکلے ہیں۔ انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور جیسا اس نے کہا ہوتا ہے ایسا ہی اسکو جواب بھی دے دیا جاتا ہے۔[3]

حضرت انسؓ کی ابو طلحہؓ کے واسطہ سے مروی یہ حدیث مشہور ہے ان سے دیگر طریق کے ساتھ بھی مروی ہے۔

۱۱۶۱۴- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن آلوسی، محمد بن زنبور، فضیل بن عیاض، ابان، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بہت نوازنے والے ہیں اور حیاء والے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں کہ کوئی آدمی ان کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز رکھے بغیر خالی لوٹا دیں۔

اسی طرح فضیل نے ابان سے روایت کی ہے یہ حدیث غریب ہے اور ابو عثمان نہدی اور سلیمان کی سند والا طریق مشہور ہے۔

۱۱۶۱۵- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل، ابان، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: دنیا اور آخرت کی مثال اس کپڑے کی طرح ہے جسے شروع تا آخر پھاڑ دیا گیا ہو اور وہ صرف ایک دھاگے کے ساتھ لٹکا رہ گیا ہو پس وہ دھاگہ بھی نہیں ٹھہرتا کہ فوراً منقطع ہو جاتا ہے۔[4]

فضیل رحمہ اللہ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف ابراہیم کے واسطہ سے لکھی ہے۔ اور ابان بن ابو عیاش کی سند سے یہ حدیث صحیح نہیں ہے چونکہ ابان عبادت کے بہت حریص تھے اور حدیث ان کے حال سے مطابقت نہیں رکھتی۔

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۲۴۴، ۴۸۱، ۴۸۴، ۵۱۵، ۵۲۷، ۳/ ۴۵۲، وأمالي الشجري ۱/ ۲۵۶.

۲۔ الزهد للامام أحمد ۳۲ واتحاف السادة المتقين ۵/ ۲۳۱، ۷/ ۹۹.

۳۔ كنز العمال ۲۲۲۵، ۲۰۰۷.

۴۔ اتحاف السادة المتقين ۸/ ۱۱۱ وكنز العمال ۶۳۰۱.

۱۱۶۱۶- احمد بن جعفر بن معبد، عبداللہ بن محمد بن نعمان، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، ھشام بن حسان، ابن سیرین، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے. فرشتے اس آدمی کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں جو اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے اور جب تک اسے حدث لاحق نہ ہو۔ فرشتے دعا کرتے ہیں: یا اللہ اسکی مغفرت کردے اور اس پر رحم کر اور تم میں سے جو نماز کے انتظار میں لگا ہو وہ گویا نماز ہی میں ہے۔[۱]

یہ حدیث مرفوعا فضیل کی سند سے صرف احمد بن یونس کے واسطہ سے لکھی ہے، احمد بن یونس سے حاتم رازی نے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۶۱۷- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی (ح) محمد بن علی بن حبیش، سفیان بن احمد (ح) ابراہیم بن محمد بن یحیی، محمد بن اسحق ثقفی (ح) محمد بن حیان، ھیثم بن خلف دوری (سب) عبداللہ بن عمر بن ریان، حسین بن علی جعفی، فضل بن عیاض، ھشام، ابن سیرین، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میرا رب میرا اور ابن مریم کا مواخذہ کرے اس چیز پر جو ان انگلیوں نے جنایت کی (یعنی وسطی اور سبابہ) تو ہمیں عذاب دے دے۔ چنانچہ ہمارے اوپر اللہ تعالی کوئی ظلم نہیں کرے گا۔[۲]

فضیل اور ھشام کی سند سے یہ حدیث غریب ہے فضیل سے روایت کرنے میں حسین بن علی جعفری متفرد ہیں۔

۱۱۶۱۸- محمد بن احمد بن حسین، حسین بن عمر بن ابی احوص، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، ھشام، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے رحلت فرمائی، آپ ﷺ نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے میں رہن رکھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے جو کی یہ مقدار اپنے گھر والوں کے کھانے کے لئے لی تھی۔ عکرمہ کی یہ حدیث مشہور حدیث ہے کرم سے یہ حدیث حلال بن صباب وغیرہ نے بھی روایت کی ہے۔ لیکن یہ حدیث فضیل بن عیاض عن ھشام کے طریق سے غریب ہے۔

۱۱۶۱۹- ابو احمد عبدالرحمن بن حارث غنوی قاسم بن زکریا، محمد بن بکر قصیر، فضیل بن عیاض، ھشام بن حسان، ھشام بن عروہ، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں: محمد ﷺ کے گھر والوں پر پورا مہینہ گزر جاتا مگر وہ روٹی تک نہیں پکاتے تھے۔

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث بسند ھشام غریب ہے نیز محمد بن بکر متفرد ہیں۔

۱۱۶۲۰- ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح، فضیل بن عیاض، یحیی بن عبید اللہ، عبید اللہ، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے امت محمد! مجھے تمہارے اوپر اس چیز کے متعلق خوف نہیں جسکا تم علم نہیں رکھتے، لیکن یہ دیکھو کہ تمہیں جو علم ہے اس کے مطابق کیسے عمل کر رہے ہو۔[۳]

میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث ان لفظوں میں یحیی بن عبید اللہ بن وھب مدنی کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہو۔ یہ حدیث فضیل سے حسن بن قزعہ نے بھی بسند روایت کی ہے۔

۱۱۶۲۱- مخلد بن جعفر، محمد بن حمید، ابراہیم بن شریک، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، محمد بن ثور صنعانی، معمر، ابو حازم، سھل بن سعدؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالی کریم ہے اور کرم و عالیشان اخلاق کو پسند کرتا ہے اور گھٹیا، ردی اخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔[۴]

---

[۱] صحیح البخاری ۱/۱۲۱، ۱۶۸، ۳/۸۹. وسنن أبي داؤد، کتاب الصلاة باب ۲۰. ومسند الامام احمد ۲/۳۱۲. ۴۸۹ وفتح الباری ۱/۵۳۸ ۲/۱۴۲. [۲] صحیح ابن حبان ۲۴۹۵ والترغیب والترھیب ۳/۳۱۲ وکنز العمال ۵۹۰۵ [۳] للخطیب البغدادی ۴۹. [۴] المستدرک ۱/۴۸. والسنن الکبری للبیھقی ۱۰/۱۹۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۶/۲۲۳. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۱۵۰. والاحادیث الصحیحة ۱۳۷۸.

معمر اور ابوحازم کی سند سے یہ حدیث غریب ہے جبکہ فضیل سے صرف احمد بن یونس نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۲۲- محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن حسین بن معبد ہ لطی، موسیٰ بن عبدالرحمٰن مسروقی، حسین بن علی جعفی، فضیل بن عیاض، مطرح بن یزید، عبید بن زحر، علی بن یزید بن قاسم، ابوامامہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے مجھے بطحاء مکہ سونے کا بنا کر پیش کیا، میں نے کہا: اے میرے رب! مجھے نہیں چاہیے لیکن میں ایک دن بھوکا رہوں گا اور ایک دن سیر ہو کر کھاؤں گا، جب میں شکم سیر ہوں گا تیری حمد و شکر کروں گا اور جب بھوکا ہوں گا تیرے سامنے عاجزی کروں گا اور تیرے حضور دعائیں کروں گا۔[1]

میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث ان الفاظ میں بجز علی بن یزید، قاسم نے روایت کی ہو، یہی حدیث عبیداللہ سے یحییٰ بن ایوب نے بسلسلہ روایت کی ہے اور قاسم وہ ابن عبدالرحمٰن مولیٰ خالد بن یزید ہے۔

۱۱۶۲۳- ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، علاء، ابن مسیب، عبداللہ بن مسعودؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مومن کو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے سوا کسی چیز سے راحت نہیں ملتی سو جس کی راحت اللہ تعالیٰ کی ملاقات میں ہو گویا کہ راحت اسے مل چکی۔

علاء سے متصلاً فضیل رحمہ اللہ کی اس روایت کے علاوہ کوئی نہیں۔

۱۱۶۲۴- اپنے والد عبداللہ سے، محمد، اسماعیل، فضیل، یزید بن ابی زیاد، ابوجحیفہ، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے کہیں تشبیہ نہیں دیتا ہوں جو دنیا میں سے گزر گیا اسکو مگر صرف اس گھائی کے ساتھ جسکا صاف پانی پی لیا گیا ہو اور گدلا باقی رہ گیا ہو۔

فضیل رحمہ اللہ کی یزید سے اس کے علاوہ کوئی اور روایت میں نہیں جانتا ہوں۔

۱۱۶۲۵- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل، سلیمان تیمی، ابوعثمان نہدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا: موسم سرما عبادتگزار کے لئے غنیمت ہے۔

سلیمان سے متصلاً فضیل کی اس کے علاوہ کوئی اور روایت میں نہیں جانتا ہوں۔

۱۱۶۲۶- ابومحمد، احمد بن حسن، اسد بن موسیٰ، حمیدی (ح) محمد بن احمد بن علی، حسن بن علی مولیٰ بنی ھاشم، سعد بن زنبور، فضیل بن عیاض، اشعث بن سوار، حسن، عثمان بن ابوعاصؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے آخری وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اپنے ساتھیوں کو (امامت کراتے وقت) کمزورترین آدمی کی سی نماز پڑھاؤ چونکہ مقتدیوں میں ضعیف بھی ہوتا ہے، عمر رسیدہ بھی ہوتا ہے اور حاجتمند بھی ہوتا ہے اور اس آدمی کو مؤذن بناؤ جو اذان پر اجرت نہ لیتا ہو۔[2]

حسن بصری رحمہ اللہ کی یہ حدیث مشہور اور ثابت ہے، یہ حدیث حفص بن غیاث احمد بن فضیل نے اشعث سے روایت کی ہے جبکہ ھشام بن حسان وعبیدہ بن حسان نے حسن بصری سے روایت کی ہے اور عثمان سے مغیرہ بن شعبہ وسعید بن مسیب وموسیٰ بن طلحہ، ومطرف بن عبداللہ بن شخیر وعبد ربہ بن حکم طائفی ونعمان بن سالم ثقفی وداؤد بن ابوعاصم ثقفی نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۲۷- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ھارون، احمد بن عبیدہ، فضیل بن عیاض، حمید، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے پھر ہم واپس لوٹتے اور قیلولہ کرتے تھے۔

ابوحازم کی یہ حدیث مشہور ثابت ہے لیکن سلیمان کے قول کے مطابق فضیل کی سند سے غریب ہے۔

---

[1] سنن الترمذی ۲۳۴۷. ومسند الامام احمد ۵/ ۲۵۴. والمعجم الكبير ۸/ ۲۴۵. وأمالي الشجري ۲/ ۲۰۸. وطبقات ابن سعد ۱/ ۲/ ۱۰۱. والترغيب والترهيب ۴/ ۱۵۳. ۱۸۹. ومشكاة المصابيح ۵۱۹۰.

[2] سنن الترمذی ۲۰۹۵. وسنن ابی داؤد ۲۶۹۳. ومسند الامام احمد ۴/ ۲۰۰. ۲۰۴. والمستدرک ۲/ ۶۱. ومشکاۃ المصابیح ۱۰۰. وطبقات ابن سعد ۱/ ۲/ ۹. والاحادیث الصحیحۃ ۱۹۳۰.

۱۱۶۲۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر و محمد بن جعفر بن یوسف، محمد بن فضیل بن خطاب محمد بن عمر بغلانی، خالد بن یزید، فضیل بن عیاض، ابوھارون عبدی، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائیں گے۔[1]

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے، خالد منفرد ہیں اور ابوھارون کا نام عمارہ بن جوین عبدی ہے۔

۱۱۶۲۹- ابوقاسم ابراہیم بن احمد بن ابوحصین، حمید بن غنام، یحییٰ بن طلحہ یربوعی، فضیل بن عیاض، محمد بن زبیر، اسود بن سریع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا: یہ امت اپنے معاہدے توڑنے کی وجہ سے ہلاک کی جائے گی۔

محمد سے مروی فضیل کی یہ حدیث غریب ہے اور محمد وہ کوفی ہیں جو بعد میں بصرہ منتقل ہو گئے تھے، حنظلی کے لقب سے مشہور ہیں اور وہ اپنے باپ اور حسن بصری سے روایت کرتے ہیں تاہم انھوں نے یہ حدیث مرسل روایت کی ہے ان کے علاوہ دیگر محدثین نے یہ حدیث محمد بن زبیر، حسن، اسود کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۳۰- سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن سعد، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، عوف، قسامہ بن زھیر، ابوموسیٰ اشعریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم کو مٹھی بھر مٹی سے پیدا کیا جو اللہ تعالیٰ نے سطح زمین سے اٹھائی تھی تب ہی سفید، سرخ اور سیاہ فام آدمی آئے اور ان میں سے کوئی نرم اخلاق ہے کوئی سخت اھو ٔ کوئی خبیث ہے کوئی اچھا۔

فضیل سے اسی طرح سلیمان نے یہ حدیث ہمیں روایت کی ہے' اور ایک دوسری مرتبہ سلیمان نے محمد بن عثمان کی سند سے سنائی۔

۱۱۶۳۱- عباس اسفاطی، احمد بن یونس فضیل، ہشام بن حسان، عوف کے سلسلہ سند سے بمثل مذکور بالا مروی ہے اور یہی سند صحیح ہے قسامہ بن زھیر بصری ابوموسیٰ سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔ یہ حدیث عوف سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے ان میں سے معمر، ہشام، یحییٰ قطان، یزید بن زریع، ھوذہ بن خلیفہ سرفہرست ہیں۔

۱۱۶۳۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، اسماعیل بن عاصم، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، عمران بن حسان، حسن بصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے، ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر صحابہ کرامؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بن پڑھے علم عطا فرمائے؟ اور بغیر ہدایت اسے ہدایت مل جائے؟ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اس کے دل کے اندھے پن کو ختم کر کے بصیرت بخشے؟ خبردار! جو دنیا میں رغبت رکھتا ہو اور دنیا میں لمبی لمبی امیدیں لگائے بیٹھا ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اسی کے بقدر اندھا کر دیتا ہے اور جو دنیا سے کنارہ کش رہا اور امیدیں دنیا میں محدود رکھی، اللہ تعالیٰ اسے بن پڑھے علم عطا فرماتا ہے اور بدون کسی ہدایت کے اسے ہدایت عطا فرماتے ہیں خبردار، عنقریب تمہارے بعد کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ ان کا بادشاہ بغیر قتل و جبر کے مستقیم نہیں ہوگا اور مالدار درستی پر نہیں رہیگا مگر بجز اور بخل سے اور محبت کا وجود نہیں ہوگا مگر دین سے نکلنے اور اتباع خواہشات کے ساتھ۔ خبردار تم میں سے جس نے یہ زمانہ پایا اس نے فقر پر صبر کیا حالانکہ وہ مالدار بننے پر بھی قدرت رکھتا تھا اور ذلت و رسوائی پر صبر کیا حالانکہ وہ عزت پر قدرت رکھتا تھا اور اس نے بغض و عداوت پر صبر کیا حالانکہ وہ محبت پر قدرت رکھتا تھا اس نے یہ تمام صفات اللہ کی خوشنودی کے لئے اختیار کیں تو اللہ تعالیٰ اسے عزت عطا فرمائیں گے اور اسے ۵۰ صدیقین کا ثواب عطا فرمائیں گے۔

میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ حدیث فضیل کے علاوہ کسی اور نے عمران سے ان الفاظ میں روایت کی ہو اور عمران کو حسن بصری کے شاگردوں میں شمار کیا گیا ہے اس حدیث کا کوئی تابع نہیں ہے۔

---

[1] اتحاف السادة المتقين ۸/۸۶، ۸۷ و كنز العمال ۹۱۹۵

۱۱۶۳۳- قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن شہریار، محمد بن عبدالجبار سلمی بصری، فضیل بن عیاض، سعید بن ابو بلال، عیسی بن ابو عیسیٰ، شعبی کہتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ فاطمہ بنت قیسؓ کے پاس گیا اور میں نے ان سے انکے واقعہ کے بارے میں سوال کیا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے خبر دی اور میرے قریب تر کھجوریں کر دیں پھر کہنے لگیں کیا میں تمہیں ایک ایسا واقعہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ میں ایک دن مسجد میں داخل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کو منبر پر تشریف فرما دیکھا ان کے آس پاس لوگ جمع تھے میں ان کے قریب ہو کر بیٹھ گئی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک میں نے تمہیں کسی چیز کے لئے جمع نہیں کیا صرف مجھے تمہارے دشمن کے بارے میں ایک بات پہنچی ہے کہ تمیم داریؓ نے مجھے خبر دی ہے کہ اسے اس کے چچا کے بیٹے نے بتایا کہ وہ ایک مرتبہ کشتی میں سوار سمندر میں محو سفر تھے، اچانک تیز ہوا چلنے لگی جسکی وجہ سے ان کی کشتی کہیں سے کہیں بہہ نکلی وہ نہیں جانتے تھے کہ مشرق کی طرف جا رہے ہیں یا مغرب کی طرف، اچانک تیز ہوا نے انہیں ایک جزیرے میں لا ڈالا اس کے بعد راوی نے جساسہ کا قصہ طول کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

فضیل رحمہ اللہ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے، میں نے صرف محمد بن عبدالجبار کی سند سے روایت کی ہے اور یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے اور شعبی سے یہ حدیث بہت سارے کبار محدثین اور تابعین کرام نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۳۴- عیسی بن ھارون، حسن بن فتح شاشی، اسماعیل بن حرب، ابراہیم بن اشعث، فضیل، ابن عیینہ، مجالد و زکریا، عامر، نعمان بن بشیرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (حدیث بیان کرتے وقت نعمان بن بشیرؓ نے اپنی دونوں انگلیوں سے کانوں کی طرف اشارہ کیا، مطلب یہ تھا کہ یہ حدیث میں نے اپنے کانوں سے نبی ﷺ سے سنی ہے) حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جو ان مشتبہ امور سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت بچالی اور جو ان مشتبہات میں پڑ گیا گویا وہ حرام میں پڑ گیا جس طرح کہ ایک چرواہا ہوتا ہے کہ وہ سرحد کے آس پاس بکریوں کو چراتا ہے کیا بعید کہ بکریاں سرحد میں داخل ہو کر چرنے لگیں، خبردار ہر بادشاہ کی ایک سرحد ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی سرحد اسکی حرام کردہ چیزیں ہیں، خبردار جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست اور اچھا ہوتا ہے باقی ماندہ جسم بھی درست اور اچھا ہوتا ہے اور اگر وہ گوشت کا ٹکڑا فاسد ہو جائے تو سارا جسم بیمار اور فاسد ہو جاتا ہے اور وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔

نعمانؓ سے شعبی کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور شعبی سے یہ حدیث ایک جم غفیر نے روایت کی ہے لیکن فضیل کی سند سے یہ حدیث ان سے صرف ابراہیم نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۳۵- ابو قاسم نذیر بن جناح محاربی، ہمام بن احمد ذہلی، علی بن عباس بجلی، محمد بن زیاد زیادی، فضیل بن عیاض، حسن بن عبیداللہ، ربعی بن حراش کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: نبوت کی جو آخری بات ہم نے پائی وہ یہ ہے کہ "جب تجھ میں حیا نہ رہے اس وقت جو جی چاہے کر"

یہ حدیث فضیل سے حسن بن حفص نے اسی طرح روایت کی ہے اور حسن کہتے ہیں میں اس حدیث کو مرفوع سمجھتا ہوں فضیل اور حسن کی سند سے یہ حدیث غریب ہے حالانکہ ربعی کی یہ حدیث ابو مسعود عقبہ بن عمرو کے واسطہ سے صحیح ثابت ہے۔

۱۱۶۳۶- اپنے والد عبداللہ سے اور محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل، ابو حمزہ، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے تین دن مسلسل پیٹ بھر کر گندم کی روٹی نہیں کھائی حتی کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

فضیل کی یہ حدیث ابو حمزہ سے غریب ہے ابو حمزہ کا نام میمون اعور کوفی ہے حالانکہ اس حدیث کو ابراہیم سے ایک بڑی جماعت نے روایت کیا ہے۔

۱۱۶۳۷-سہل بن سری بخاری، محمد بن علی بن سہل، نضر بن سلمہ، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، سلیمان شیبانی، بیان بن بشر، قیس بن ابو حازم، مستورد بن راشد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا آخرت کے مقابلے میں صرف اتنی حیثیت رکھتی ہے کہ جیسے تم میں سے ایک آدمی اپنی انگلی دریا میں ڈالے اور پھر نکال کر اپنی انگلی کو دیکھے کہ وہ اپنے ساتھ کتنا پانی لاکر واپس لوٹی ہے۔[۱]

سلیمان کی سند سے فضیل کی یہ حدیث غریب ہے اور اس کی صحیح سند وہ ہے جو اسماعیل بن یزید نے روایت کی ہے جو یوں ہے ابراہیم بن اشعث، ابراہیم، فضیل۔

۱۱۶۳۸-اپنے والد سے اور محمد بن جعفر، اسماعیل بن ابراہیم، فضیل، اسماعیل بن ابو خالد، قیس، مستورد، نبی ﷺ۔

۱۱۶۳۹-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، جابر، ابو جعفرؒ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب پانی نوش فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔[۲]

الحمد لله الذی سقانا عذباً فراتاً برحمته ولم يجعله ملحاً اجاجاً بذنوبنا.

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اپنی رحمت سے میٹھا اور خوشگوار پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے اسے نمکین اور کھارا نہیں بنایا۔

فضیل احمد جابر کی یہ حدیث غریب ہے اور جابر وہ یزید جعفی کوفی ہے۔ اور ابو جعفر وہ محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہیں، یہ حدیث اسی طرح انہوں نے مرسل روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۰-محمد بن احمد بن حسن، یوسف بن جعفر حرقی، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، حسن بن علی بن جعفر احمر، علی بن ثابت دھان، فضیل بن عیاض، یحییٰ بن سعید الانصاری، سعید بن المسیب، حضرت سلمانؓ کے سلسلہ سند سے کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے شکاری کتے کو پاؤ کہ اس نے (شکار سے) کچھ گوشت کھالیا ہے تو تم کھالو۔[۳]

فضیل اور یحییٰ بن سعید کی یہ حدیث غریب ہے اور فضیل سے روایت کرتے ہیں اس حدیث میں علی بن ثابت متفرد ہیں۔ صحیح حدیث وہ ہے جو خیثمہ نے عدی بن حاتمؓ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کتا شکار سے کچھ کھالے تم اس شکار سے مت کھاؤ چونکہ کتے نے وہ شکار فی الواقع اپنے لئے پکڑا ہے۔

۱۱۶۴۱-محمد بن حمید، محمد بن حسن بن بریہ، محمد بن جعفر، فضیل بن عیاض، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، ابو سعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بالغ پر جمعہ کا غسل کرنا واجب ہے۔[۴]

فضیل کی سند سے یہ حدیث غریب ہے جبکہ صفوان سے یہ حدیث ثابت و صحیح ہے۔

۱۱۶۴۲-علی بن ھارون، جعفر فریابی، حریم بن مسعد (ع) ابو محمد بن حیان ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم بن سلام، فضیل بن عیاض، زیاد

۱۔ سنن الترمذی ۲۳۲۳ والمستدرک ۳/۳۱۹. ومسند الامام احمد ۴/۲۲۹. وطبقات ابن سعد ۶/۳۰. والدر المنثور ۳/۲۲۷ واتحاف السادة المتقین ۸/۱۱۳. ومسند الحمیدی ۸۵۵.

۲۔ الشکر لابن ابی الدنیا ۳۷ والدر المنثور ۵/۲۳۷، ۶/۱۶۱

۳۔ نصب الرایة ۴/۳۱۳

۴۔ سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة باب ۱۲۸ وسنن النسائی، کتاب الجمعة باب وسنن ابن ماجة ۱۰۸۹. والمعجم الصغیر للطبرانی ۲/۱۳۷ وکشف الخفا ۲/۱۰۲. واتحاف السادة المتقین ۲/۵۲، ۳۵۰.

بن سعد، عمرو بن دینار، عطا بن یسار، ابوھریرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لئے اقامت کہی جا چکی ہو (یا نماز کھڑی کی جا چکی ہو) اس وقت فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز جائز نہیں ہے[1]

فضیل وزیاد کی سند سے یہ حدیث غریب ہے جبکہ عمرو کی سند سے یہ حدیث صحیح مشہور ہے اور عمرو سے ایک جم غفیر نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۳- ابوبکر آجری، جعفر فریابی، قتیبہ بن سعید، فضیل بن عیاض، عبیداللہ بن عمر، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی بھی مسلمان کا حق نہیں کہ اس کے پاس ایسی چیز جس کے متعلق وصیت کی جا سکتی ہو دو راتیں گزار دے مگر یہ کہ اس کے پاس اس چیز کے متعلق لکھی ہوئی وصیت موجود ہو۔

عبیداللہ کی سند سے یہ حدیث صحیح ہے جبکہ فضیل کی سند سے عزیز ہے۔

۱۱۶۴۴- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ھارون، قتیبہ بن سعید، فضیل بن عیاض، عبیداللہ بن عمرو، ابوبکر بن سالم، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے "جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا اللہ تعالیٰ اسکا ٹھکانا دوزخ میں بنائے گا، (تخریج سابق میں گزر چکی ہے) عبیداللہ کی یہ حدیث مشہور ہے لیکن فضیل کی سند سے ہم نے صرف قتیبہ کے واسطے سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۵- محمد بن ابراہیم، اسحٰق بن احمد خزاعی، محمد بن زنبور، فضیل بن عیاض، محمد بن عجلان، سعید مقبری، ابوھریرہؓ فرماتے ہیں: کعب رحمہ اللہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: مجھ سے دو چیزیں حاصل کرلو: جب مسجد میں داخل ہو نبی ﷺ پر درود بھیجو اور یہ دعا پڑھ لیا کرو اللھم افتح لی ابواب الرحمۃ اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر نکلو نبی ﷺ پر درود بھیج کر یہ دعا پڑھ لیا کرو "اللھم احفظنی من الشیطان" یا اللہ! شیطان سے میری حفاظت فرمایا۔

فضیل رحمہ اللہ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف محمد بن زنبور کے واسطے سے روایت کی ہے، یہی حدیث ضحاک بن عثمان، سعید مقبری، ابوھریرہؓ کی سند سے مرفوعا روایت کی ہے۔ جبکہ یہی حدیث ابن ابی ذیب نے سعید، ابوہ، ابوھریرہؓ کی سند سے مرفوعا روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۶- حسن بن عبداللہ بن سعید، یونس بن یعقوب نیشاپوری، احمد بن عبدہ، فضیل بن عیاض، مالک بن انس، زھری، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ "نبی ﷺ" فتح مکہ کے موقع پر جب مکہ میں داخل ہوئے ان کے سر پر خود (جنگی ٹوپی) تھا۔

امام مالک کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے ان سے ایک جم غفیر نے روایت کی ہے لیکن فضیل کے واسطے سے ہم نے صرف احمد بن عبدہ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۷- محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، اسحٰق بن ابراہیم طبری، فضیل بن عیاض، سفیان بن عیینہ، اسماعیل بن ابوخالد، ابن ابی اوفیؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنے کسی عمرہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے اور مشرکین مکہ آپ ﷺ پر تیر برسا رہے تھے اور ہم (ڈھال کی طرح) آپ ﷺ کے سامنے پردہ بنے ہوئے تھے۔

یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے، اسماعیل کی سند سے لیکن فضیل کی سند سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں اسحٰق متفرد ہیں۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۶۳، ۶۴۔ وسنن الترمذی ۴۲۱۔ وسنن ابی داؤد ۱۲۶۶۔ وسنن النسائی ۲/ ۱۱۷ وسنن ابن ماجۃ ۱۱۵۱ ومسند الامام احمد ۲/۴۵۵۔ والسنن الکبری للبیھقی ۲/ ۴۸۲۔ وصحیح ابن خزیمۃ ۱۱۲۳ وفتح الباری ۲/ ۱۴۹، ۱۹۹، ۴۱۰۔

۱۱۶۴۸-عبداللہ بن عدی و ثابت بن اسد، علی بن ابراہیم بن ہیثم، حماد بن حسن، عمر بن بشر مکی، فضیل بن عیاض، عبدالملک بن جریر، عطاء، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیشانیاں نہ رکھی جائیں مگر صرف اللہ تعالیٰ کے لئے، حج اور عمرہ میں پس اس کے سوا جو کچھ بھی ہوگا وہ مثلہ ہے۔[1]

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۹-محمد بن ابراہیم، محمد بن حسین بن قتیبہ، محمد بن ابی سری، فضیل بن عیاض، ثور بن یزید، خالد بن معدان رحمہ اللہ نے فرمایا: بندہ جب الحمدللہ کہتا ہے اسکی پاسداری کی جاتی ہے اگر چہ وہ بچھائے ہوئے بستر پر خوبصورت دوشیزہ کے پاس ہی کیوں نہ ہو۔

فضیل رحمہ اللہ کی شامیوں سے اس روایت کے علاوہ میں کوئی نہیں جانتا ہوں۔

(۳۹۸) وھیب بن وردؒ[2]

تبع تابعین میں سے ایک متقی، پرہیزگار، حیادار، عاجزی کرنے والے وھیب بن ورد مکی رحمہ اللہ بھی ہیں۔

حیاء کر کے زندگانی کو اچھا و عمدہ بنایا۔

بعض کا قول ہے کہ تصوف و عاجزی رونے اور جھکنے کا نام ہے۔

۱۱۶۵۰-احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن محمد بن حسنی، (ح) ابو محمد بن حیان، محمد بن عباس بن ایوب (دونوں) حسن بن عبدالرحمٰن، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں ایک وادی کے بیچوں بیچ کھڑا تھا، اچانک کسی آدمی نے مجھے کاندھوں سے پکڑ کر کہا: اے وھیب! اس قدرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے ڈرو جو تمھارے اوپر رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمھارے بہت قریب ہے اس لئے اس سے حیاء کرو۔ وھیب کہتے ہیں میں نے جب پیچھے ہٹ کر دیکھا مجھے کوئی نہ دکھائی دیا۔

۱۱۶۵۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن روح، عبداللہ بن ضبیق، بشر بن حارث کہتے ہیں چار نفوس قدسیہ کو اللہ تعالیٰ نے اچھا کھانا ترک کرنے پر بلند رفیع الشان مقام عطا فرمایا۔ وہ یہ ہیں وھیب بن ورد، ابراہیم بن ادھم، یوسف بن اسباط اور سالم خواص رحمہ اللہ۔

۱۱۶۵۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، محمد بن یزید خنیسی کہتے ہیں کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ جب لوگوں کو مسجد حرام میں حدیثیں بیان کر کے فارغ ہو جاتے فرماتے: کھڑے ہو جاؤ اور طبیب کے پاس چلو یعنی وھیب رحمہ اللہ کے پاس اصلاح باطن کے لئے چلو۔

۱۱۶۵۳-ابو عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، ابراہیم بن سعید، موسیٰ بن ایوب، ضمرہ بن ربیعہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا میں زھد یہ ہے کہ تم دنیا کے مافات (دنیا سے جو چیز تمھارے ہاتھ نہ لگے) پر افسوس نہ کرو اور دنیا سے جو تمھیں مل جائے اس پر اتراؤ نہیں۔

۱۱۶۵۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، حبان بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہو سکے تو کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ سے تمھیں کوئی غافل نہ کرے۔

۱۱۶۵۵-ابو عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، ہارون بن عبداللہ، محمد بن یزید بن خنیسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب

[1] تاریخ بغداد ۳/۳۳۹. والکامل لابن عدی ۲/۲۲۱۳. والضعفاء للعقیلی ۴/۷۰. وکنز العمال ۱۲۱۵۰. مجمع الزوائد ۳/۲۲۱.

[2] تهذيب الكمال ۳۱/۱۶۹. وطبقات ابن سعد ۵/۴۸۸. والتاريخ الكبير ۸/ت ۲۶۱۲. وسير النبلاء ۷/۱۹۸. وتهذيب التهذيب ۱۱/۱۷۰.

رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہمارے علماء مخلصین لوگوں کے بارے میں خالص اللہ کے لئے خیر خواہی سے کام لیں اور کہیں اے اللہ کے بندو ہم تمھیں نبی ﷺ کی احادیث اور اسلاف امت کے زھد بھرے زریں اقوال بتاتے ہیں، لہٰذا ان سب پر عمل کرو اور ہمارے اعمال فاسدہ کی طرف مت نظر کرو، جب ہمارے علماء ایسا نہیں کرتے بلکہ وہ تو اللہ کے بندوں کو فتنوں کی طرف کھینچ کھینچ کر لے جاتے ہیں۔

۱۱۶۵۶- ابو عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، محمد بن یزید کہتے ہیں کہ وھیب رحمہ اللہ نے قسم اٹھا رکھی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ اور کسی ایک کو بھی ہنس کر نہیں دیکھیں گے تا وقتیکہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کے فرشتے موت کے وقت اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے ٹھکانے سے انھیں آگاہ نہ کردیں۔ محمد کہتے ہیں کہ لوگوں نے انھیں خواب میں دیکھا کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں۔ چنانچہ جب انھیں اسکی خبر دی گئی شدت سے رونے لگے اور فرمایا: میں گمان کرتا ہوں کہ یہ شیطان کا ڈھکوسلا ہے۔

۱۱۶۵۷- ابراہیم بن عبداللہ، ابن اسحٰق، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن حسین، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے عالم پر تعجب ہوتا ہے کہ اسے کیسے قلبی میلانات ہنسنے کی طرف لے جاتے ہیں، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اسے قیامت کے دن شدید خوف و ہراس، اللہ کے حضور پیشی اور فزعات کا سامنا کرنا ہے۔ محمد کہتے ہیں اتنا کہنے کے بعد وھیب رحمہ اللہ پر غشی طاری ہوگئی۔

۱۱۶۵۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ فرماتے تھے مجھے خبر پہنچی ہے کہ عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ طاؤس یمانی میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے: اے عطاء: تم اس آدمی کے رحم وکرم سے اپنی ضروریات پوری کرنے سے بچو جو تمھارے دروازے بند کردے اور پردے لٹکا دے۔ تم اس ذات سے اپنی تمام تر امیدیں وابستہ رکھو جس نے تمھیں اسی سے مانگنے کا حکم دیا ہے اور تمھیں دینے کا وعدہ بھی کیا ہے۔

۱۱۶۵۹- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ فرماتے تھے ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ایک آدمی کہتا ہے میں ایک مرتبہ روم کی سرزمین میں چلا جارہا تھا۔ اچانک میں نے پہاڑ کی چوٹی پر غیبی آواز سنی، کہنے والا کہہ رہا تھا: یارب! میں اس آدمی پر تعجب کرتا ہوں جس نے تجھے پہچان لیا ہے کہ وہ کیسے اپنی حوائج کا مطالبہ تیرے غیر سے کرتا ہے یارب! میں اس آدمی پر تعجب کرتا ہوں جس نے تجھے پہچان لیا کہ وہ کیسے تجھے ناراض کرکے تیرے غیر کو راضی کرنا چاہتا ہے۔

۱۱۶۶۰- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا ہمیں خبر پہنچی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے تین مرتبہ فرمایا: یارب! مجھے کچھ وصیت کر اللہ تعالیٰ نے تینوں بار جواب دیا: میں تجھے اپنے متعلق وصیت کرتا ہوں، موسیٰ علیہ السلام نے آخری بار پھر اللہ تعالیٰ سے وصیت کرنے کی درخواست کی، اس آخری بار اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں تجھے اپنے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ تجھے جب بھی کوئی معاملہ پیش آئے تو اس کے بارے میں میری محبت کے علاوہ کسی چیز کو بھی ترجیح نہ دے، سو جس نے ایسا نہ کیا میں اس پر رحم نہیں کروں گا اور اسے گناہوں سے پاک بھی نہیں کروں گا۔

۱۱۶۶۱- ابو عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن یسار، ابوایوب موسیٰ بن ھاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے وھیب رحمہ اللہ کو کچھ وعظ ونصیحت کرنے کو کہا فرمایا یہ خیال رکھنے سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ تمھیں نظر انداز کردیتا ہے۔

۱۱۶۶۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مشہور مقولہ ہے کہ عبادت گزاروں نے جب حلاوت ایمان کو چکھا تو اس کے حصول کے لئے انھوں نے سمندروں اور جنگلوں کے سفروں کی صعوبتیں برداشت کیں بخدا! یہ صعوبتیں میرے نزدیک عبادت سے زیادہ میٹھی ہیں۔

۱۱۶۶۳- ابو حامد، احمد بن محمد بن حسین بن علی قطان، ابوکریب سلم بن عباد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے

بمثل حدیث مذکورہ کے فرمایا۔

۱۱۶۶۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابراہیم بن اسحٰق، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: جنت الفردوس کی محبت اور دوزخ کا ڈر مشقتیں برداشت کرنے پر مجبور کرتا ہے اور یہ دونوں چیزیں بندے کو دنیا کی راحتوں سے دور کر دیتی ہیں۔

۱۱۶۶۵- عثمان بن محمد عثمان ابونصر بن حمدویہ، عبداللہ بن عبدالوھاب، حسین بن محمد بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک حکیم کا قول ہے کہ حکمت کے دس حصے ہیں، ان میں سے نو حصے خاموشی میں ہیں اور ایک حصہ عزلت (لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرنا) میں ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے نفس کو خاموشی کا عادی بنانا چاہا لیکن میں اس پر قادر نہ ہو سکا، بالآخر میں عزلت کی طرف چل نکلا، چنانچہ مجھے بقیہ نو حصے بھی حاصل ہو گئے۔

۱۱۶۶۶- علی بن یعقوب بن ابوعقب، عثمان بن محمد، جعفر بن احمد بن عاصم، احمد بن ابوحواری، ابوعلی صاحب قاضی، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ کہتے تھے غور وفکر کے بعد ہم نے دیکھا کہ قرأت سے بڑھ کر کوئی زیادہ دلوں کو نرم کرنے والی اور حق کی طرف زیادہ کھینچ کر لے جانے والی کوئی چیز نہیں۔

۱۱۶۶۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسین بن محمد، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، محمد بن موسیٰ قاسانی، زھیر بن عباد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض، وھیب بن ورد اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تینوں بیٹھے تر کھجوروں کا ذکر کر رہے تھے۔ وھیب رحمہ اللہ بولے کیا تر کھجوریں آئی ہیں؟ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے جواب دیا۔ یہ کھجوروں کا آخری موسم ہے کیا آپ نے نہیں کھائیں؟ وھیب رحمہ اللہ نے جواب نفی میں دیا اور فرمایا: اس لئے کہ مکہ کے عام باغات کا تعلق جاگیروں وغیرہ سے ہے، اس لئے میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ آپ پر رحم فرمائے کیا اللہ تعالیٰ نے بازار سے خریدنے میں رخصت نہیں دی ہوئی؟ جب آپ جاگیروں وغیرہ کو نہیں جانتے ہوں گے مگر لوگوں پر تنگی آ جائے کیوں ایسا نہیں کہ مصر سے آنے والے غلہ جات عام طور پر جاگیروں ہی سے آتے ہیں۔

میرا گمان نہیں کہ آپ گندم سے مستغنی رہتے ہوں، اپنے لئے کچھ تو آسانی کیجئے، چنانچہ وہیب رحمہ اللہ غشی کھا کر گر پڑے۔ فضیل رحمہ اللہ نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے کہا، آپ نے اس آدمی کو کیا کر دیا؟ ابن مبارک رحمہ اللہ کہنے لگے: مجھے کیا پتا کہ سارے کا سارا خوف انہی کو دے دیا گیا ہے جب وہیب رحمہ اللہ کو افاقہ ہوا کہنے لگے اے ابن مبارک مجھے اپنی رخصت سے دور رہنے دیجئے، کوئی حرج نہیں میں اتنی گندم کھاؤں جتنی مقدار میں بے چین آدمی مردار سے کھاتا ہے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ اپنے جسم کو مجاھدے میں رکھتے ہیں حتیٰ کہ لاغری کے عالم میں ان کی وفات ہوئی۔

۱۱۶۶۸- ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن ابوحاتم، محمد بن عبدالوھاب، علی بن غنام، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے ابن مبارک سے فرمایا: کیا آپ کا غلام بغداد میں تجارت کر رہا ہے؟ ہم اس سے بیع وشراء نہیں کریں گے۔ فرمایا: کیا وہ وہاں نہیں ہے؟ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: آپ میرے بارے میں کیا کہیں گے حالانکہ وہ بھائی بھائی ہیں۔ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! میں مصر کا غلہ کبھی نہیں چکھوں گا، چنانچہ وہیب رحمہ اللہ نے مصر کے آنے والے غلے کو چکھا تک نہیں حتیٰ کہ وفات پائی جب ضرورت پیش آتی کھجوروں وغیرہ کے ساتھ اپنا جی بہلا لیتے حتیٰ کہ اسی حالت میں وفات پائی۔

۱۱۶۶۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، علی بن اسحٰق، عبداللہ بن مبارک، وھیب بن ورد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے اللہ تعالیٰ کے ہمنشینوں کے بارے میں

خبر دیجئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہمنشین وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کا زیادہ خوف رکھنے والے ہوں گے، اس کے آگے خشوع وخضوع کرنے والے ہوں، عاجزی کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے ہوں گے کہنے لگا: یا نبی اللہ! کیا وہ پہلے لوگ ہوں گے جو جنت میں داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے "نفی" میں جواب دیا: اس آدمی نے پوچھا پھر وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: وہ فقراء ہوں گے جو جنت کی طرف سبقت کریں گے جنت سے کچھ فرشتے نکل کر ان لوگوں کی طرف آئیں گے اور کہیں گے، حساب وکتاب کے لئے واپس لوٹ جاؤ، وہ فقراء پوچھیں گے کس بات پر ہم سے حساب لیا جائے گا بخدا! ہمارے اوپر دولت کی فراوانی نہیں ہوئی۔ نہ ہم نے مال ودولت کو قبضہ میں لیا نہ اسے پھیلایا، ہم امراء بھی نہ تھے جو عدل یا ظلم وستم کرتے، ہمارے پاس اللہ کا حکم آیا ہم اللہ کے آگے سر تسلیم خم ہو گئے اور تا موت عبادت میں مشغول ہو گئے۔

۱۱۶۷۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، وھیب بن ورد حضرمی مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو بیٹے کے معاملہ میں مورد عتاب بنایا اور وحی نازل کی "انی اعظک ان تکون من الجاھلین" بے شک میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہیں آپ جاہلوں میں سے نہ ہو جائیں (ھود ۴۶) اس کے بعد نوح علیہ السلام تین سو سال مسلسل روتے رہے حتی کہ رونے کی وجہ سے رخساروں پر نالیاں بن گئی تھیں۔

۱۱۶۷۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، حجاج، جریر بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے تورات یا کسی اور کتاب میں لکھا ہے: اے ابن آدم! جب میں غصے میں ہوں (اور تو اس کا ظہور اپنے اوپر مصائب میں دیکھے) تو مجھے یاد کر لیا کر، جب تو غصہ میں ہوگا تو میں تجھے یاد کروں گا۔ پھر میں تجھے ھلاک ہونے والوں میں شامل نہیں کروں گا۔ اور جب تجھ پر ظلم ڈھایا جائے میری مدد کے ساتھ راضی رہ، اس لئے کہ میری مدد تیرے لئے تیری اپنی مدد سے بہتر ہے۔

۱۱۶۷۲- عبداللہ بن محمد جعفر، علی بن اسحق، حسین بن حسن مروزی، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی وہب بن منبہ رحمہ اللہ کے پاس آیا لوگ باہم فتنوں میں مبتلا ہو گئے۔ میرے دل میں بات پیدا ہوئی کہ میں ان کے ساتھ اختلاط نہ رکھوں، وھب بن منبہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایسا نہ کر چونکہ تجھے لوگوں کی ضرورت ہے اور لوگوں کو تیری ضرورت ہے، انھیں تجھ سے کچھ حوائج وابستہ ہیں اور تجھے ان سے، لیکن لوگوں میں رہتے ہوئے بہرے بن کر رہو لیکن کانوں سے سنتے ہوئے اندھے بن کر رہو لیکن صاحب بصیرت ہوتے ہوئے اور خاموش رہو کام کی بات کرتے ہوئے۔

۱۱۶۷۳- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابواسحق طالقانی، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: کیا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا عبادت کا ذائقہ پا سکتا ہے؟ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں، اور وہ بھی عبادت کا ذائقہ نہیں پاتا جس نے معصیت ونافرمانی کا صرف ارادہ ہی کیا ہو۔

۱۱۶۷۴- عبداللہ، علی بن اسحق، حسین، عبداللہ بن مبارک، وھیب رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اپنے ساتھی کے ساتھ حسن ظن رکھا کرو جب تک کہ وہ تمہارے اوپر غالب نہ آ جائے۔

۱۱۶۷۵- ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن علی بن شقیق، محمود بن عباس، حسن بن رشید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے ارشاد فرمایا: اے حواریین کی جماعت! میں نے تمہارے لئے دنیا کو بے بس اوندھے منہ کر دیا ہے میرے بعد تم اسے ترقی نہ دے دینا، چونکہ اس جگہ میں کوئی خیر نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہو اور اس جگہ میں بھی کوئی خیر نہیں جسکو چھوڑے بغیر آخرت نہ پائی جا سکتی ہو لہٰذا دنیا کو نظر انداز کرتے رہو اور اسکی تعمیر وترقی میں مشغول نہ رہو، خوب سمجھ لو دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے اور بہت ساری ایسی خواہشات نفس ہیں

جن کے نتیجے میں طویل حزن کو دیکھنا پڑتا ہے۔

۱۱۶۷۶-ابو عبداللہ، احمد، عبداللہ، حسن بن صباح، علی بن شقیق، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: نوح علیہ السلام نے ٹہنیوں کا معمولی سا ایک گھر بنایا: ان سے کہا گیا کہ آپ اس سے اچھا گھر اپنے لئے بنالیتے، انھوں نے فرمایا: مرجانے والے کے لئے یہ گھر بہت ہے۔

۱۱۶۷۷-ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حجاج بن محمد، جریر بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے فرمایا: اے میرے رب! اپنے بندے سے اپنی رضا کی مجھے نشانی بتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی: جب تم دیکھو کہ میں نے اسے اپنی اطاعت کرنے کی توفیق دی ہے اور اسے اپنی نافرمانی سے دور کر دیا ہے پس یہی میرے اس سے راضی رہنے کی علامت اور نشانی ہے۔

۱۱۶۷۸-ابو محمد، احمد، احمد، عمرو بن محمد بن ابی زرین کہتے ہیں میں نے وھیب رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ کے ذر، ابرار کی روحانیت اور صدیقین کی حفاظت میں داخل ہو گئے جس کسی سے بھی ملو گے اس سے تم متاثر نہیں ہو گے اگر تم اس کو دیکھو گے تو تمھیں پرہیزگار سمجھا جائیگا۔ نیز اپنے دل کو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں مشغول رکھو، چونکہ دل کو غیر اللہ نے اللہ سے غافل کر دیا ہے۔

وھیب رحمہ اللہ کہتے ہیں: عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے بنی اسرائیل کی جماعت! موسیٰ علیہ السلام نے تمھیں زنا سے منع کیا اور بہت اچھا کیا: میں تمھیں اس بات سے بھی منع کرتا ہوں کہ تم اپنے دلوں میں بھی زنا کا خیال لاؤ چونکہ دل میں زنا کا خیال پیدا ہونے کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی مزین گھر میں آگ جلائی جائے، بالفرض گھر اگر آگ سے نہ جلا کم از کم دھویں سے کالا تو ضرور ہو جائے گا۔

اے جماعت بنی اسرائیل! موسیٰ علیہ السلام نے تمھیں جھوٹی قسم کھانے سے منع کیا تھا اور بہت اچھا کیا: میں تمھیں جھوٹی اور سچی، دونوں طرح کی قسمیں کھانے سے منع کرتا ہوں۔ اے بنی اسرائیل میں نے تمھارے لئے دنیا کو ذلیل کر کے اوندھے منہ پھینک دیا ہے۔ تم نے اس کو ترقی نہیں دیلی بے شک دنیا کی خباثت میں پڑ کر آدمی اللہ تعالیٰ کی معصیت کا مرتکب ہو جاتا ہے اور دنیا کو ترک کرے بغیر آخرت نہیں پائی جاسکتی، دنیا سے عبرت حاصل کرو اسکی تعمیر و ترقی میں مستغرق نہ ہو جاؤ خبردار یہ بات سچ ہے اگر چہ کڑوی ہے اور توبہ کی تلاش سے ترک گناہ آسان ہے، بہت ساری گھڑی بھر کی خواہشات اپنے پیچھے طویل غم وحزن کو چھوڑ دیتی ہیں۔

اے جماعت بنی اسرائیل میں نے دنیا کو الٹی کر کے تمھیں اس کی پیٹھ پر بٹھا دیا ہے، اس کے متعلق تم سے صرف بادشاہوں اور عورتوں نے جھگڑا کرنا ہے لہٰذا بادشاہوں سے تم اس طرح نمٹو کہ ان کی بادشاہت سے الگ تھلگ رہو اور عورتوں کے مسئلہ میں تم کثرت سے روزے اور نماز پڑھو۔

۱۱۶۷۹-ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ فرماتے تھے: علماء سوء کی مثال بیان کی گئی کہ عالم سوء کی مثال اس پتھر جیسی ہے جو کہ بہتے ہوئے پانی کی نالی میں پڑا ہو وہ پتھر نہ خود پانی جذب کرتا ہے اور نہ آزادی سے پانی کو آگے جانے دیتا ہے۔

۱۱۶۸۰-ابو عمرو عثمان محمد بن عثمانی، حسن بن ابو حسن مصری، محمد بن آدم، اسحٰق بن ابراہیم خواص، عبداللہ بن خبیق، عبدالرحمن عراقی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: میں پچاس سال تک لوگوں کے ساتھ مل بیٹھا رہا میں نے کسی آدمی کو نہیں پایا جو میرا گناہ معاف کرے یا میری قطع تعلق کو صلہ رحمی کی شکل دے، میرے عیبوں پر پردہ کرے اور میں اس پر بھروسہ نہیں رکھتا جب وہ غصے میں آ جائے پس ان لوگوں میں مشغول رہنا بڑی حماقت ہے۔

۱۱۶۸۱- ابوعمرو عثمان محمد عثمانی، حسین بن محمد بن احمد بن ابو سبرہ، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں مقام ابراہیم کے پیچھے سویا ہوا تھا۔ اچانک میں نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی باب بنی شیبہ سے داخل ہو رہا ہے اور وہ کہہ رہا ہے اے لوگو! تمھارے اوپر کتاب اللہ کو والی مقرر کیا گیا ہے میں نے پوچھا وہ کون ہے؟ اس نے اپنے ناخن کی طرف اشارہ کیا: اچانک میں نے دیکھا کہ ناخن پر ع۔م۔ر۔ لکھا ہوا ہے اس کے بعد عمر بن عبدالعزیز کے ہاتھ پر بیعت خلافت ہونے لگی۔

۱۱۶۸۲- محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم محمد بن یزید بن خنیس مولی بنی مخزوم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے ایک حواری کے ساتھ جا رہے تھے، اسی دوران وہ دونوں ایک ڈاکو کے پاس سے گزرے جو اپنے مورچے میں بیٹھا ہوا تھا، جب ڈاکو نے ان دونوں کو دیکھا اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں توبہ کا خیال ڈالا، اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہنے لگا: یہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام روح اللہ ہیں اور یہ ان کا حواری ہے اور اے بد بخت تو کون ہے بنی اسرائیل کا ڈاکو، تو رہزنی کرتا ہے لوگوں کے اموال چھینتا ہے اور ناحق خون بہاتا ہے، پھر ڈاکو تو بہ تائب ہو کر اپنے مورچے سے نیچے اترا اور ان دونوں کے ساتھ آن ملا، ایک بار پھر اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہنے لگا، تو ان کے ساتھ ساتھ چلتا جاتا ہے؟ حالانکہ فی الواقع تو اس کا اہل نہیں ہے۔ ان کے پیچھے چل، جس طرح کہ تجھ جیسا خطا کار سیاہ کار چلتا ہے، اسی دوران حواری نے پیچھے مڑ کر اسکی طرف دیکھا دل ہی دل میں کہنے لگا: اس بد بخت خبیث کو دیکھو اور اس کے ہمارے پیچھے چلنے کو دیکھو پس اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ حواری اور بنی اسرائیل کے ڈاکو دونوں سے کہو وہ اپنے اپنے عمل کا محاسبہ کریں۔ ڈاکو کی میں نے اس کی توبہ وندامت کی وجہ سے مغفرت کر دی اور اپنے نفس پر اترانے اور اس تائب کو حقیر سمجھنے کی وجہ سے حواری کا عمل ضائع ہو گیا۔

۱۱۶۸۳- ابونعیم اصفہانی، عمارہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم، میرے جلال کی قسم میری عظمت کی قسم، جس بندے نے بھی میری محبت کو اپنی خواہش پر ترجیح دی میں اس کے غموں کو کم کروں گا، اس کے امور متفرقہ کو نظام میں لاؤں گا اور اس کے دل سے فقر کے خوف کو نکال دوں گا اور اس کے آنکھوں کے سامنے مالداری کو لا رکھوں گا میں اس کے لئے ہر تاجر کے ماوراء تجارت کروں گا، مجھے میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم میری عظمت کی قسم جس بندے نے اپنی خواہش نفس کو میری محبت پر ترجیح دی میں اس کے غموں کو بڑھا دوں گا اور اسکے امور کو متفرق کر دوں گا اور اس کے دل سے غنی کو نکال دوں گا اور اس کی آنکھوں کے سامنے فقر کو لا کھڑا کر دوں گا، مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں وہ جس وادی میں چاہے ہلاک ہو جائے۔

۱۱۶۸۴- ابو عبداللہ محمد بن جعفر، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض ویحییٰ بن سلیم وعبدالرحمٰن بن ابو مدلاج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم بمثل مذکور بالا کے حدیث ذکر کی۔

۱۱۶۸۵- عمر بن احمد بن عثمان، واعظ، حسین بن احمد بن صدقہ، ابن ابی خیثمہ، ابو معاویہ، غلابی، ایک قریشی آدمی نے کہا: وھب بن ورد زی طوئی مقام میں محمد بن منکدر کے پاس ان کی عیادت کرنے داخل ہوئے وہیب رحمہ اللہ نے اپنا ہاتھ ان پر مس کرتے ہوئے کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پھر کہا: اگر صدق دل سے بسم اللہ کو کسی پہاڑ پر پڑھا جائے وہ پہاڑ شدت طرب میں جھوم اٹھے۔

۱۱۶۸۶- ابوبکر محمد بن آجری، عبداللہ بن محمد بن عبدالحمید، ابراہیم بن جنید، عون بن ابراہیم بن صلت، احمد بن ابوحواری، ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد فرماتے تھے: ابن آدم کو پیدا کیا گیا ساتھ ساتھ اس کی روزی کا بھی بندوبست کیا گیا لہٰذا جو روزی سے زیادہ کسی اور چیز کا متمنی ہوگا وہ شہوت نفس کا متلاشی ہے۔

۱۱۶۸۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ

نے فرمایا: ابن عمرؓ نے ایک اونٹ بیچ ڈالا، ان سے کسی نے کہا: اس اونٹ کو اگر آپ اپنے پاس رہنے دیتے تو بہتر ہوتا، ابن عمرؓ نے جواب دیا یہ اونٹ بھی کسی وقت ہمارے موافق تھا لیکن اب اس نے ہمارے دل کے ایک حصہ کو مشغول کر دیا ہے پس میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ میرا دل اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز میں مشغول رہے۔

۱۱۶۸۸- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ ابلیس ایک مرتبہ جسارت کر کے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے سامنے ظاہر ہوا اور ان سے کہنے لگا: میں آپ کو کچھ نصیحت کرنا چاہتا ہوں یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: تو جھوٹ بولتا ہے تو مجھے نصیحت نہیں کرنا چاہتا، لیکن مجھے بنی آدم کے بارے میں خبر دو، ابلیس کہنے لگا: بنی آدم ہمارے نزدیک تین قسموں پر ہیں، اول قسم ہمارے اوپر بہت بھاری ہے سو بنی آدم کی اس قسم کی طرف ہم متوجہ ہوتے ہیں اور اسے فتنہ میں ڈال دیتے ہیں اور یوں ہم اس پر قدرت پا لیتے ہیں، پھر اس کی طرف لوٹتے ہیں وہ بھی دوبارہ توبہ کر لیتا ہے ہم اسکے متعلق مایوس نہیں ہوتے لیکن ہم اپنی حاجت اس سے پوری بھی نہیں کر سکتے۔ بس ہم اس کے بارے میں مشکل ہی میں پڑے رہتے ہیں، بنی آدم کی دوسری قسم ہمارے ہاتھوں میں یوں ہے جس طرح بچوں کے ہاتھوں میں گیند ہوتی ہے اسے جس طرح چاہیں اچھالتے رہتے ہیں: ہم ان کی اچھی طرح خبر لیتے ہیں بنی آدم کی تیسری قسم آپ جیسے معصومین کی ہے جن پر ہم کچھ قدرت نہیں رکھتے یحییٰ علیہ السلام نے ابلیس سے کہا، اس کے باوجود تم نے کبھی میرے اوپر بھی قدرت پائی ہے؟ ابلیس نے نفی میں جواب دیا، پھر کہا صرف ایک مرتبہ، وہ یوں کہ ایک مرتبہ آپ کھانا کھانے تشریف لائے میں برابر آپ کے دل میں کھانے کا شوق ڈالتا رہا حتیٰ کہ آپ نے کھانا معمول سے زیادہ کھالیا، پھر آپ آرام سے گہری نیند سو گئے جس کی وجہ سے آپ نماز کے لئے نہ اٹھ سکے جبکہ آپ اس سے قبل نماز کے لئے اٹھتے تھے۔ یحییٰ علیہ السلام نے ابلیس سے کہا کوئی حرج نہیں، میں تا موت کھانا پیٹ بھر کر نہیں کھاؤں گا، اس خبیث نے یحییٰ علیہ السلام سے کہا: کوئی حرج نہیں میں بھی آپ کے بعد کسی آدمی کو نصیحت نہیں کروں گا؟

۱۱۶۸۹- عبداللہ بن محمد، احمد، سعید بن شرحبیل کتانی، سعید بن عطار د، وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت یحییٰ علیہ السلام کے رخساروں پر رونے کی وجہ سے لکیریں پڑی ہوئی تھیں، انکی حالت زار کو دیکھ کر ان کے والد حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا: میں نے تو تجھے اللہ تعالیٰ سے صرف اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لئے مانگا ہے، حضرت یحییٰ علیہ السلام نے جواب دیا: اے ابا جان! جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے کہ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک بیابان ہے جو صرف رونے دھونے سے طے پاتا ہے۔

۱۱۶۹۰- حسین بن محمد بن علی، عبدالرحمن بن سعید بن ھارون، حسین بن محمد بن صباح، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کے گھر میں پوری رات مسلسل عبادت ہوتی تھی اور انھوں نے عبادت کے لئے گھر والوں میں باریاں مقرر کر رکھی تھیں، گویا رات کی کوئی گھڑی بھی ایسی نہیں گزرتی تھی جس میں انکے گھر کا کوئی فرد سجدہ یا ذکر اللہ میں مشغول نہ ہو، جب داؤد علیہ السلام کی عبادت کے لئے باری آتی۔ اپنی باری پر نماز پڑھنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے، اس دوران ان کے دل میں اہل خانہ کی عبادت کے متعلق کچھ خیال پیدا ہو جاتا۔ داؤد علیہ السلام کے گھر کے سامنے ایک جاری نہر تھی، اللہ تعالیٰ نے ایک مینڈک پیدا کر دیا جو دن رات اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشغول رہتا۔ چنانچہ مینڈک نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے داؤد علیہ السلام کو آواز دے کر کہا: آپ اپنی اور اہل خانہ کی عبادت پر کیوں کر اترا رہے ہیں؟ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نبوت کے ساتھ مشرف و مکرم کیا اللہ عزوجل نے جب سے مجھے پیدا کیا اس وقت سے لیکر اس گھڑی تک ایک ٹانگ پر کھڑا اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہا ہوں۔ میری رگوں نے لمحہ بھر کے لئے بھی استراحت نہیں کی، پھر آپ اپنی اور اہل خانہ کی عبادت پر کیونکر اترا رہے ہیں؟ چنانچہ داؤد علیہ السلام مینڈک کے خیالات سن کر اپنی اور اہل خانہ کی عبادت کو حقیر و کم سمجھنے لگے۔

۱۱۶۹۱-ابو عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن عبدالمجید تمیمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ وھیب رحمہ اللہ نے کچھ لوگوں کو عید الفطر کے موقع پر ہنستے ہوئے دیکھا، فرمایا: اگر ان لوگوں کے روزے قبول ہو چکے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والوں کا یہ کام تو نہیں ہوتا۔

۱۱۶۹۲-ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید بن خنیس کہتے ہیں، ایک مرتبہ میں نے وھیب رحمہ اللہ کو عید الفطر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، نماز سے فارغ ہو کر جب واپس لوٹنے تو لوگ ان کے پاس سے گزر رہے جا رہے تھے ان پر ایک نظر ڈالی اور پھر کہنے لگے اگر ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے صبح کی ہے کہ ان کی بیداری عنداللہ مقبول ہو چکی ہے۔ ان کو ادائے شکر میں مشغول ہونا چاہیے، اگر ان کی بیداری عنداللہ مقبول نہیں ہوئی پھر انہیں مشغول سے مشغول تر ہونا چاہیے تھا، پھر فرمایا: کئی دفعہ میرے پاس میرے بھائی آتے ہیں اور مجھ سے سوال کرتے ہیں اے ابو امیہ! اس آدمی کے بارے میں آپ کو کیا خبر پہنچی ہے جو بیت اللہ کے سات چکر لگائے اسکے لئے کچھ اجر و ثواب ہو گا؟ میں جواب دیتا ہوں: اللہ تعالیٰ میری اور آپ کی مغفرت کرے، بلکہ تم یہ سوال کرو کہ اللہ تعالیٰ نے طواف کرنے پر ہمارے اوپر کتنا شکر واجب کیا ہے، اور اس بندے کو طواف کی توفیق عطا فرمائی جبکہ اوروں کو محروم کیا، لوگ کہنے لگے۔ بے شک ہم امید کرتے ہیں، فرمایا بخدا! اس وقت تک بندہ امید نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں نہ رکھتا ہو پھر فرمایا: تم کیسے جرأت کرتے ہو اس آدمی کے اللہ سے راضی رہنے کی امید کرتے ہو جو اللہ کے غضب کا خوف دل میں نہیں رکھتا" چونکہ یہ امید تو اللہ تعالیٰ کی دلیل ہے اس لئے کہ اللہ عزوجل نے اس کے بارے میں خبر دی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے" واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسماعیل" وہ وقت قابل ذکر ہے جب ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی بنیادیں اوپر اٹھا رہے تھے اور اسمٰعیل علیہ السلام بھی ان کے ساتھ تھے (بقرہ/۱۲۷)

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ربنا واجعلنا مسلمین لک (بقرۃ ۱۲۸) اے ہمارے رب ہماری طرف سے قبول فرما بے شک تو سننے والا اور علم والا ہے۔ اے اللہ ہمیں سر تسلیم خم ہونے والا بنا دے پھر فرمایا:

والذی اطمع ان یغفرلی خطیئتی یوم الدین (شعراء ۸۲) اور جس کی میں امید کرتا ہوں کہ جزاء کے دن میرے گناہ بخش دے۔

پھر فرمایا" واجعل لی لسان صدق فی الآخرین "(شعراء ۸۴) میری صدق والی زبان بنا دے۔

۱۱۶۹۳-سلیمان بن احمد، ابو شعیب حرانی، خالد بن یزید عمری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ عمر بن عبدالعزیز ذیل کے اشعار کثرت سے پڑھا کرتے تھے (۱)

تراہ مکینا وھو للھو ماقت. بہ عن حدیث القوم ماھو شاغلہ

تم اسے مسکین کہتے ہو حالانکہ وہ حدیث قوم سے الگ تھلگ لہو ولعب میں پڑا ہے۔

وازعجہ علم من الجھل کلہ. وماعالم شیئا کمن ھو جاھلہ

علم نے اسکو جہالت کے بارے میں برانگیختہ کیا اور جو کسی چیز کا عالم ہے وہ اس سے جاہل ہے۔

عبوس من الجھال حین یراھم . فلیس لہ منھم خدین یھازلہ

وہ جاہلوں کو جب دیکھتا ہے تیوری چڑھا لیتا ہے گویا جاہلوں میں اس کا کوئی گہرا دوست نہیں جس سے وہ ہنسی مذاق کرے۔

تذکر مایلقیٰ من العیش آجلا.... فاشغلہ عن عاجل العیش آجلہ

وہ یاد رکھتا ہے بعد میں آنے والی زندگی کو تب اس کو دنیاوی زندگی سے آخری زندگی نے بے فکر کر دیا ہوتا ہے۔

۱۱۶۹۴- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، احمد بن محمد بن سفیان، سعید بن سلیمان واسطی، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک عورت بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی اور وہ کہتی جا رہی تھی: یا رب: لذتیں ختم ہو چکی ہیں اور بدمزگی باقی رہ گئی ہے، اے میرے رب تو پاک اور عزت والا ہے اور تو ارحم الراحمین ہے اور تیری عقوبت جہنم کی آگ ہے، ایک دوسری عورت کہنے لگی جو اس کے ساتھ تھی: اے بہن! تو آج بیت اللہ میں داخل ہوگئی پہلی عورت نے جواب دیا: بخدا! میں اپنے ان قدموں کو بیت اللہ کے طواف کا اہل نہیں سمجھتی ہوں میں کیسے ان کو بیت اللہ کے روندنے کا اہل سمجھوں؟ میں یہ خوب جانتی ہوں کہ یہ قدم کہاں چلتے رہے۔

۱۱۶۹۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عنیسہ، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کوئی رات کو قرآن مجید پڑھتا تھا، صبح کو اسکا اثر اس کے چہرے میں پہچان لیا جاتا تھا اور ہم میں سے آج کوئی قرآن پڑھتا ہے یوں لگتا ہے جیسے اس پر سے کتاف کی چادر اٹھائی گئی ہو (یعنی اس پر قرأت قرآنی کا اثر ہی نہیں ہوتا)۔

۱۱۶۹۶- عبداللہ بن احمد، احمد، عتاب بن زیاد مروزی، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی سے پوچھا گیا: کیا آپ سوتے نہیں؟ اس نے جواب دیا عجائب قرآن نے میری نیند ختم کر دی ہے۔

۱۱۶۹۷- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عمرو بن محمد بن ابی رزین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ فرماتے تھے: بعض حکماء کا قول ہے کہ میں اپنے نفس کی اصلاح اس وقت کر سکتا ہوں جب میں اسکے فساد سے واقف ہوں گا، مومن کے لئے اتنا شر بھی کافی ہے کہ وہ اس فساد کو جانتا ہو جسے وہ درست نہ کرتا ہو، بہت برا ہے وہ آدمی جو گناہ کر کے توبہ کیئے بغیر کوچ کر جائے۔

۱۱۶۹۸- ابو محمد، احمد، احمد محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: واللہ اعلم ہمیں بعض حکماء کا قول پہنچا ہے۔ اے میرے رب! وہ کونسا زمانہ ہے جس میں لوگوں نے تیری معصیت کا ارتکاب نہ کیا ہو باوجود اس کے پھر بھی ان پر تیری رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح برستی رہیں اور تو نے ان پر رزق کے وسیع دروازے کھول رکھے، پاک ہے تیری ذات تو کتنا بردبار ہے تیری عزت کی قسم! تیری نافرمانی کی جاتی ہے پھر بھی تو نعمتوں اور رزق کی فراوانی کرتا ہے۔ اے میرے رب یوں لگتا ہے کہ گویا تجھے غصہ آتا ہی نہیں۔

۱۱۶۹۹- ابو محمد، احمد، ابو عبداللہ احمد بن نصر مروزی، علی بن ابو بکر اسفد نی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وھیب رحمہ اللہ نے دودھ پینے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ ان کی خالہ بنی عیسیٰ بن موسیٰ کی بکریوں کا دودھ لے کر آئیں، وھیب رحمہ اللہ نے دودھ کے متعلق پوچھ گچھ کی، کہنے لگے میں یہ دودھ نہیں پیوں گا، خالہ نے اصرار کیا مگر وھیب رحمہ اللہ کسی طرح نہ مانے ان کی خالہ کہنے لگی، اگر تم یہ دودھ پی لو میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتی ہوں کہ وہ میری بات ماننے کی وجہ سے تمہاری مغفرت کر دے گا۔ فرمایا: میں اسے پسند نہیں کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی ہے۔ کہنے لگی وہ کیسے؟ فرمایا: چونکہ میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ میں اس کی معصیت کا مرتکب بن کر اسکی مغفرت کا طلبگار رہوں۔

۱۱۷۰۰- ابوبکر محمد بن احمد، احمد موذن، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، عبدالکریم ابو یحییٰ، عبیداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کے ساتھ جو دو فرشتے دنیا میں اس کی حفاظت کے لئے مقرر ہوتے ہیں وہ دونوں اس آدمی کو دنیا میں کئے ہوئے اعمال کو دکھاتے ہیں اگر اطاعت کے ساتھ ان دونوں کی صحبت میں رہا وہ دونوں اسے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تجھے ہمیشہ ہو نیکا اچھا بدلہ دے، بہت ساری سچائی والی مجالس میں ہم بیٹھے اور تیرے بہت سے نیک اعمال کا ہم نے مشاہدہ کیا اور تیری بہت ساری اچھی باتیں ہم نے سنیں پس اللہ تعالیٰ اس ہم نشین کو اچھا بدلہ دے اور اگر اس آدمی نے ان دونوں فرشتوں کی صحبت

برے طرز عمل سے اختیار کی وہ دونوں فرشتے اپنا طرز تعریف بدل دیتے ہیں اور یوں کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس ہمنشین کو اچھا بدلہ نہ دے، بہت ساری بری مجلسیں ہم نے دنیا میں تیرے ساتھ اختیار کی اور تیرے برے اعمال کا مشاہدہ کیا تیرا برا کلام ہم نے سنا، پس اللہ تعالیٰ تجھے اچھا بدلہ نہ دے پس اس طرح میت کی نظریں بیکار ہو جاتی ہیں۔ افسوس کے باوجود دنیا کی طرف واپس نہیں لوٹے گا۔

۱۱۷۰۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں ہنستا ہوا نہیں دیکھے گا اور اللہ کی مخلوق میں سے کوئی بندہ حتیٰ کہ انہیں علم ہو جائے کہ اللہ کا فرشتہ ان کے پاس کیا پیغام لیکر آتا ہے۔ چنانچہ وفات کے وقت لوگوں نے انہیں کہتے ہوئے سنا فرماتے تھے: اے اللہ تو نے میری حاجات کو پورا کر دیا لیکن میں تیرے وعدے کو پورا نہ کر سکا۔

۱۱۷۰۲- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، غسان بن مفضل، اسماعیل قریشی، عمر بن منکدر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ لوگوں نے وھب بن ورد رحمہ اللہ کو وفات پاتے وقت سنا اے اللہ تو نے میری تمام حاجات پوری کر دیں اور میں نے تیرے وعدہ کو پورا نہیں کیا۔

۱۱۷۰۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن محمد زعفرانی، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک فقیہ کی ایک دوسرے آدمی سے ملاقات ہوئی، وہ اس سے بڑا فقیہ تھا اس نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے میں اپنے کس عمل کو اعلانیہ کروں؟ جواب دیا اے اللہ کے بندے! امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو اعلانیہ کرو۔

۱۱۷۰۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک عالم ایک دوسرے عالم سے ملا وہ علم میں اس سے فائق تھا، اس نے پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے اس عمارت کے متعلق بتایئے جس میں اسراف نہ کیا گیا ہو؟ جواب دیا تجھے اتنا گھر کافی ہے جو تجھے دھوپ سے بچائے، پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے اس کھانے کے متعلق بتایئے جس میں اسراف نہ ہو، جواب دیا اتنی مقدار کا کھانا کافی ہے جو بھوک کو مٹا دے، بایں طور کہ کچھ بھوک باقی رہے۔ پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے اس لباس کے متعلق بتایئے جس میں اسراف نہ ہو؟ جواب دیا جو تجھے پردہ کا کام دے اور تیرے جسم کو گرم رکھے، پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے اس ہنسی کے بارے میں بتایئے جس میں اسراف نہ ہو؟ جواب دیا ایسی مسکراہٹ جسکی آواز سنی نہ جاسکے۔ پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے اس رونے کے بارے میں بتایئے جس میں اسراف نہ ہو؟ جواب دیا اللہ تعالیٰ کے خوف سے ایسا رونا جس سے تم اکتاؤ نہیں، پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے میں اپنے کس عمل کو مخفی رکھوں۔ جواب دیا تم اپنے ہر عمل کو پوشیدہ رکھو سوائے فرائض کے۔ پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے میں اپنے کس عمل کو اعلانیہ کروں؟ جواب دیا امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو چونکہ یہ اللہ کا دین ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو دے کر بندوں کی طرف بھیجا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔" وجعلنی مبارکاً این ماکنتُ" اور میں جہاں کہیں بھی ہوں مجھے برکت والا بنا دے یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔

۱۱۷۰۵- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن ابان، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ہارون بن عبداللہ، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے کہا جسکو اللہ نے حکمت عطا فرمائی تھی: میں اپنے گھر سے نکلتا ہوں اور دین میں کچھ ترقی کی امید کرتا ہوں بخدا میں اپنے گھر گھاٹا پا کر لوٹتا ہوں۔

۱۱۷۰۶- مؤلف اپنے والد عبداللہ سے، احمد، عبداللہ، ہارون بن عبداللہ، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مقولہ ہے حکمت کے دس حصے ہیں ان میں سے ۹ خاموشی میں ہیں اور دسواں حصہ لوگوں سے عزلت اختیار کرنے میں ہے۔

۱۱۷۰۷- ابو محمد بن حیان، احمد بن ابراہیم، اسحق، محمد بن مزاحم، ابو وہب، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے عزلت کو زبان میں پایا ہے۔

۱۱۷۰۸- احمد، عمرو بن محمد بن ابورزین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی جب خاموشی اختیار کرتا ہے تو اس کی عقل مجتمع ہو جاتی ہے وہیب رحمہ اللہ فرماتے تھے جو بندہ کسی قوم پر سلام کرتا ہے اسکے سلام کرنے سے اسکی عقل کا اندازہ لگایا جاتا ہے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی کثرت عمل کے درپے نہ ہو لیکن اسے عمل کو پختہ اور خوبصورت بنانے کے درپے ہونا چاہیے چونکہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ نماز میں بھی اللہ کی معصیت کا مرتکب ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک آدمی روزہ رکھ رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ بھی روزے میں اکی معصیت کا مرتکب ہوتا ہے۔

۱۱۷۰۹- ابو محمد، محمد، احمد، سہل بن غفار، طفر بن مزاحم بن علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! میں غیبت کو چھوڑ دوں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ ساری کی ساری دنیا میری ہو جائے اور میں اسے اللہ کے رستے میں صدقہ کر دوں؟ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں اپنی آنکھوں کو نیچے رکھوں اس سے کہ ساری کی ساری دنیا میری ہو اور میں اسے اللہ کے رستے میں صدقہ کر دوں۔ پھر وھیب رحمہ اللہ نے ذیل کی آیت تلاوت کی

"قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم" (نور ۳۰)

(ترجمہ) اے نبی مومنین سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

۱۱۷۱۰- ابو محمد، احمد، علی بن اسحق، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: مجلس میں بیٹھے لوگوں میں سب سے افضل وہ ہے جو اللہ کے ذکر کی ابتداء کردے حتیٰ کہ اسے دیکھ کر تمام اہل مجلس اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جائیں اور جو لوگ بھی کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں ان میں سے برا وہ ہے جو کسی برائی کی ابتدا کرتے حتیٰ کہ اسے دیکھ کر تمام اہل مجلس برائی میں مبتلا ہو جائیں۔

۱۱۷۱۱- اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، سعد بن محمد بیروتی، ابوداؤد، عبدالرزاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری اور وہیب بن ورد رحمہ اللہ دونوں اکھٹے ہو گئے، سفیان نے وہیب سے کہا: اے ابوامیہ! کیا آپ مرنا پسند کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا میں زندہ رہنا پسند کرتا ہوں کہ مجھے توبہ کی توفیق ملتی ہے۔ وہیب رحمہ اللہ نے پوچھا: اے سفیان! کیا آپ مرنا پسند کریں گے تو انہوں نے جواب دیا: رب کعبہ کی قسم! میں پسند کرتا ہوں کہ میں ابھی مر جاؤں۔

۱۱۷۱۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن، احمد بن ابراہیم، ابواسحق طالقانی، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر بندۂ مومن دنیا سے بغض وعداوت رکھتا ہو مگر اس وجہ سے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی معصیت کی جاتی ہے تو وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس دنیا سے بغض وعداوت رکھے، ایک مرتبہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ سے ڈرو کہ شیطان کو اعلانیہ طور پر گالیاں مت دو ہو سکتا ہے کہ تم شیطان کے پوشیدہ دوست ہو۔

۱۱۷۱۳- عبداللہ بن محمد، احمد، عبدالرحمن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی وہیب رحمہ اللہ کے پاس آیا اور انکے سامنے زہد کا تذکرہ کرنے لگا: وہیب رحمہ اللہ اسکی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اسلام کی وسعتوں کو اپنے دل کی تنگیوں پر مت لاؤ۔

۱۱۷۱۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ، احمد، احمد، ابومحمد عبدہ بن عبداللہ ابوصالح کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ وہیب رحمہ اللہ کے ساتھ کھڑے ہو کر عصر کی نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے کہنے لگے۔ یا اللہ! اگر میں نے اس نماز میں کوئی کمی کوتاہی کر دی ہے تو مجھے معاف فرما دے، انکے انداز سے یوں لگتا تھا کہ ان سے کوئی بہت بڑا گناہ صادر ہو گیا ہے۔

۱۱۷۱۵-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ، احمد، احمد، سعید بن شرجیل کندی کہتے ہیں ہم ایک مرتبہ سعید بن عطارد کے پاس آئے اور ہمارے ساتھ ایک آدمی بھی تھا، اس نے ان سے کوئی سوال کیا فرمایا: مکہ میں ایک آدمی ہے جو کسی چیز کی چاہت رکھ رہا ہوتا ہے اسی دوران وہ اسکو اپنے گھر میں کسی برتن میں پڑی ہوئی پالیتا ہے، اچانک ایک چوہیا آتی ہے اور اس نے اپنے منہ میں ستو کی ایک تھیلی اٹھائی ہوئی ہوتی ہے جسے وہ جلا ڈالتی ہے وہ آدمی دعا کرتا ہے یا اللہ! اس چوہیا کو رسوا کردے اس نے ہمارے نظام کو درہم برہم کردیا ہے۔ چنانچہ چوہیا اپنی بل سے باہر آتی ہے اور اس کے سامنے تڑپ تڑپ کر مرجاتی ہے سعید فرمانے لگے: وہ آدمی وہیب کی ہیں۔

۱۱۷۱۶-عبداللہ، احمد، اسحٰق موصلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ فرماتے تھے: بالفرض اگر تم راتوں کو اللہ کے حضور اس ستون کی طرح کھڑے رہو لیکن تمہیں یہ پتا نہیں کہ تم حلال کھاتے ہو یا حرام تمہیں، اللہ کے حضور کھڑا رہنا کوئی نفع نہیں پہنچائے گا۔

۱۱۷۱۷-عبداللہ، احمد، احمد، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ جب کچھ مہمان ابراہیم علیہ السلام کے پاس تشریف لائے انہوں نے بطور ضیافت کے ماحضر ان کے قریب کردیا۔

"فلمارای ایدیھم لاتصل الیہ نکرھم"

ترجمہ جب ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ مہمانوں کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھ رہے تو انہیں اجنبی سمجھنے لگے۔ (ھود ۷۰)

ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: تم کیوں نہیں کھاتے؟ مہمانوں نے جواب دیا، ہم کھانا قیمت ادا کئے بغیر نہیں کھاتے، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کیا تمھارے پاس کھانے کی قیمت نہیں ہے؟ مہمانوں نے جواب دیا: ہمارے پاس کہاں قیمت آئی؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: جب تم کھانا کھاؤ اللہ کی تسبیح کرلیا کرو اور جب کھانے سے فارغ ہوجاؤ تو اسکا شکر کرلیا کرو بس یہی کھانے کی قیمت ہے مہمان کہنے لگے: سبحان اللہ! اے ابراہیم علیہ السلام! اگر اللہ کے لئے مناسب ہوتا کہ کسی کو وہ اپنا گہرا دوست بنائے تو آپ کو بناتا۔ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل (گہرا دوست) بنالیا۔

۱۱۷۱۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبیداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتیبہ بن سعید نے میرے والد محمد بن یزید سے کہا، آپ نے یہ بات وھیب سے سنی ہے؟ پوچھا وہ کونسی؟ کہا: وھیب فرماتے ہیں کہ میں اور سفیان ثوری ایک رات عشاء کے بعد بیت اللہ کا طواف کررہے تھے طواف سے فارغ ہوکر ہم حجر اسود کے پاس آگئے لیکن سفیان طواف کرنے کے لئے واپس لوٹ گئے، میں حجر اسود کے سامنے ہی جھکا رہا اسی دوران میں نے بیت اللہ اور اس کے پردوں سے ایک غیبی آواز سنی: اے جبرئیل میں تجھ سے اور اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرتا ہوں کہ میرے اردگرد آدم کے بیٹے کس تلک سے طواف میں مشغول ہیں۔ میرے والد کہنے لگے گویا کہ میں یہ بات ابھی وھیب رحمہ اللہ سے سن رہا ہوں۔ قتیبہ بن سعید سے پوچھا اے ابوعبداللہ تلک سے کیا مراد ہے؟ جواب دیا: بنی آدم کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے طواف میں منہمک رہنا حتی کہ ایک آدمی بیت اللہ کا طواف کررہا ہوتا ہے جبکہ دوسری طرف وہ کسی عورت کے محاسن کو بیان کررہا ہوتا ہے۔

۱۱۷۱۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبیداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی لگاتار میرے پاس آتا رہتا تھا ایک دن پوچھنے لگا: اے ابوامیہ! جو آدمی بیت اللہ کا طواف کررہا ہو اسکا کیا اجر و ثواب ہے؟ میں نے اسے جواب دیا: یا اللہ ہماری مغفرت فرما، یہ سوال مجھ سے تیرے علاوہ اور لوگوں نے بھی کیا ہے میں کیا کرتا ہوں: بلکہ مجھ سے پوچھو بیت اللہ کا طواف کرنے والے کے بارے میں کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے سات چکر لگانے پر کتنا شکر واجب کیا ہے؟ پھر فرمایا: اس آدمی کی طرح نہ ہوجاؤ جسے کہا جائے کہ تو فلاں فلاں کام کر اور وہ آگے سے کہے: جی ہاں! اگر تم میرے لئے اچھی مزدوری مقرر کردو تب۔

۱۱۷۲۰- حسن بن محمد بن احمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحٰق قاضی، نصر بن علی، محمد بن یزید بن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ بنی مروان عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دروازے پر جمع ہوگئے، اتنے میں عمر بن عبدالعزیز کے صاحبزادے عبدالملک بن عمر اپنے والد محترم رحمہ اللہ کے پاس جانے لگے: بنی مروان نے ان سے کہا یا تو آپ ہمارے لئے اپنے والد سے اجازت لے کر آئیں۔ یا پھر ہمارا پیغام ان تک پہنچا دیں۔ صاحبزادے نے کہا، کہو کیا کہنا چاہتے ہو کہنے لگے گزشتہ خلفاء ہمیں بیت المال سے وظائف دیتے تھے اور وہ ہمارا مرتبہ اور مقام بھی جانتے تھے: جبکہ آپ کے والد نے ہمیں محروم کردیا ہے۔ چنانچہ صاحبزادہ اپنے والد صاحب رحمہ اللہ کے پاس گیا اور سارے احوال سے انہیں آگاہ کیا۔ عمر رحمہ اللہ فرمانے لگے: ان سے جا کر کہہ دو۔ "انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم" (انعام ۱۵) اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بہت بڑا دن کے عذاب کا خوف ہے۔

۱۱۷۲۱- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم دورقی، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں خبر پہنچی ہے کہ علماء تین طرح کے ہوتے ہیں، ایک عالم وہ کہ جو علم اس لئے نہیں حاصل کرتا تا کہ وہ تاجروں سے بے نیاز ہوجاوے، دوسرا عالم وہ جو اپنے لئے علم حاصل کرتا ہے اور اس کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ اگر میں بغیر علم کے عمل کروں گا تو میرے درست نظام میں فساد پڑ جائیگا۔

۱۱۷۲۲- عبداللہ، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حکم بن موسیٰ، عبدالرحمٰن بن ابی رجال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو عزت وکرامت سے نوازنا چاہتا ہے اسے معاشی تنگی میں مبتلا کردیتا ہے اور اس کے جسم کو بیمار کردیتا ہے، الغرض اسے دنیا کے دکھڑوں میں مبتلا کردیتا ہے حتی کہ اس عالم میں اسے موت آجاتی ہے اس پر گناہوں کا شدید بوجھ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت میں سختی کرتے ہیں لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پہنچتا ہے گناہوں سے بالکل پاک ہوتا ہے۔

۱۱۷۲۳- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، اسحٰق، ابواسامہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہوسکے کہ جو بھی اس دروازے سے داخل ہو اس کے بارے میں حسن ظن رکھو۔

۱۱۷۲۴- ابومحمد، احمد، یحییٰ بن معین، حجاج بن محمد، جریر بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب مکی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھو جیسا کہ اسکی معرفت رکھنے کا حق ہے تو تم ایسا علم حاصل کرو جس میں جہالت کا ذرہ برابر بھی شائبہ نہ ہو۔ اگر تم اللہ کی معرفت رکھو جیسا کہ اسکی معرفت رکھنے کا حق ہے تو تمہاری دعاؤں سے یہ پہاڑ بھی جھوم اٹھیں گے اور کسی ایک کو بھی یقین کا کچھ حصہ نہیں ملا جب تک کہ وہ اپنی کوشش کو حاصل شدہ یقین کے مقابلے میں زیادہ نہ کرے۔ معاذ بن جبلؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ بھی؟ رسول اللہ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا۔ معاذؓ کہنے لگے ہم نے سنا ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پانی پر چلتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر عیسیٰ علیہ السلام کے یقین میں اضافہ ہوتا وہ لازما ہوا میں بھی چلتے۔[1]

۱۱۷۲۵- ابومحمد بن حیان، محمد بن خطاب، علی بن محمد، ابن ابی برہ، خالد بن یزید عمری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہیب رحمہ اللہ نے رات کے وقت ابوقبیس پہاڑ پر سجدہ کیا، اچانک سمندر کی جانب سے غیبی آواز آئی: اے وہیب! اپنا سر اٹھاؤ تمہاری مغفرت ہوچکی۔

۱۱۷۲۶- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، حسین بن منصور بن مقاتل، عبیداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: بہت سارے ایسے عالم ہیں جنہیں فقیہ کہا جاتا ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جاہلوں میں لکھا ہوتا ہے۔

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۵۹، ۷/ ۷۷، ۳۷۲، و کنز العمال: ۵۸۹۳

۱۱۷۲۷- اسحق بن ابراہیم دبری، عبدالرزاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ عمر بن عبدالعزیز کا تذکرہ کر رہے تھے کہ انہوں نے فرمایا: جو آدمی اپنے کلام کو عمل میں شمار کرتا ہے وہ اپنے کلام کو کم کرتا ہے۔

۱۱۷۲۸- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن ابراہیم بن مخل، سلمہ بن شعیب، محمد بن خیب، سری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ دو آدمی کشتی پر سوار ہو کر سمندر میں سفر کرنے لگے، اچانک سمندری طوفان نے انہیں ایک جزیرے میں لا ڈالا، ان دونوں نے ٹہنیوں کی بنی ہوئی ایک جھونپڑی میں پناہ لی۔ چنانچہ ایک رات ان دونوں میں سے ایک گہری نیند سویا ہوا تھا اور دوسرا جاگ رہا تھا۔ اچانک دو عورتیں ادھر آنکلیں، ان دونوں کے کھڑے ہونے کی قبیح کیفیت کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔ ایک دوسری سے کہنے لگی اندر داخل ہو جا، دوسری نے جواب دیا تیرا ناس ہو میں اندر داخل ہونے کی طاقت نہیں رکھتی، پہلی نے پوچھا وہ کیوں؟ اس نے جواب دیا کہ تم نہیں دیکھتی ہو کہ ہونٹوں میں کیا ہے یعنی ان دونوں نے جھونپڑی میں دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور اللہ تعالیٰ دعا سنتا ہے اور اللہ کے بعد کوئی منتہا نہیں۔

۱۱۷۲۹- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن حسین انصاری، اشعث بن شداد علی بن حسن بن شقیق، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ نوح علیہ السلام نے اپنے لئے ٹہنیوں کی معمولی سی جھونپڑی بنا رکھی تھی، ان سے کہا گیا: اگر آپ اس سے اچھا گھر بنا لیتے؟ فرمایا: مرنے والے کے لئے یہ بہت ہے۔

۱۱۷۳۰- اپنے والد عبدالسلام سے، محمد بن احمد بن ابو یحیٰ، سہل بن عبداللہ، مسیب بن واضح، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ کہتے ہیں: کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں جو جس میں جمع ہو جاتی ہیں وہ تعجب خیز بن جاتا ہے خاموشی اور وہ اول عبادت ہے، اللہ کے لئے تواضع، دنیا میں زہد اور قلت مال واسباب۔

۱۱۷۳۱- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن احمد بن ابو یحیٰ، احمد بن خلیل، بکر بن خلف، موسیٰ بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا اگر تم اس ستون کی طرح اللہ کے حضور عبادت کرنے کھڑے ہو جاؤ اور تمہیں یہ علم نہیں کہ تمہارے پیٹ میں حلال جاتا ہے یا حرام تو تمہیں یہ عبادت کچھ نفع نہیں پہنچائے گی۔

۱۱۷۳۲- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن یزید، رجاء بن صہیب، علی بن قرین، عبدالحمید بن فضل وہیب بن ورد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن منبہ نے فرمایا: انجیل میں لکھا ہے کہ ہم نے تمہیں عبادت کا شوق دلانا چاہا مگر تم مشتاق نہ ہوئے۔ ہم نے تمہیں تواضع سے نوازنا چاہا مگر تم روئے، جہاد کرنے والوں کو بشارت دے دو کہ بیشک اللہ کی تلوار غافل نہیں ہے اور اللہ کا ایک فرشتہ ہے جو ہر دن اور ہر رات آسمان میں آواز لگاتا ہے کہ پچاس سالہ عمر کے لوگ کھیتی ہیں اور ان کی کٹائی کا وقت قریب آ گیا ہے اور اے ساٹھ سالہ عمر کے لوگو! حساب کی طرف پیش رفت کرو، کہ تم نے کیا کچھ آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا اور اے ستر سالہ عمر کے لوگو! اب تمہارے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہا کاش کہ یہ مخلوق نہ پیدا کی گئی ہوتی کاش کہ جب انہیں پیدا کیا گیا تھا وہ اپنی تخلیق کا مقصد سمجھ جاتے کاش کہ وہ آپس میں مل بیٹھتے اور مذاکرہ کرتے کہ انہوں نے کیا عمل کیا ہے؟ کیا تمہارے پاس ابھی وہ گھڑی نہیں آئی کہ تم ڈرتے رہو۔ خبردار قیامت قریب آ چکی ہے اس کے لئے تیاری کا سامان کرلو۔

۱۱۷۳۳- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے میرے ایک بھائی نے خبر دی ہے وہ کہہ رہا تھا کہ میں زمانہ حج میں مسجد خیف میں تھا اور میرے پاس ایک صندوق تھا جس میں میں نے بیچنے کے لئے کپڑے محفوظ کر رکھے تھے۔ میرے پیچھے ایک سفید ریش بوڑھا بیٹھا ہوا تھا، جب بھی میں کسی کپڑے کو پھیلاتا، اسے دائیں جانب رکھ دیتا، اس نے میری کمر پر ہاتھ رکھا اور کہنے لگا: اے اللہ کے بندے قسمیں کم اٹھاؤ، میں نے اس کی طرف غصے کے ساتھ متوجہ

ہوتے ہوئے کہا: اے اللہ کے بندے! اپنے کام میں معروف رہو، اس نے مجھ سے کہا ذرا آرام سے، یہی میرا کام ہے (یعنی تجھے قسموں سے روکنا) چنانچہ میرے اور اس کے درمیان یہی سلسلہ جاری رہا حتی کہ میں دلی طور پر اس کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے دیکھا کہ میں کس امر میں پڑا ہوا ہوں۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اچھے ہمنشیں کو اچھا بدلہ دے آج کے دن آپ بہت اچھے ہمنشیں ہوئے، بوڑھے نے مجھ سے کہا: اگر بات کرو تو سچ بولو اگر چہ سچ تمہیں ظاہری طور پر ضرر رساں معلوم ہوتا ہو فی الواقع وہ تمہارے لئے نفع بخش ہے، اور اگر بات کرو جھوٹ مت بولو اگر چہ جھوٹ میں تمہیں کوئی نفع معلوم ہوتا ہو فی الواقع جھوٹ میں تمہارے لئے ضرر و نقصان ہے، میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ذرا یہ کلمات مجھے لکھ دیجئے، بوڑھا کہنے لگا معاملہ جو ہونا تھا وہ ہو چکا، پس اسی دوران میں نے اپنا سر جھکایا تا کہ صندوق سے میں کاپی نکال لوں پھر جونہی میں نے سر اوپر اٹھایا بخدا میں نہیں جانتا اس بوڑھے کو آسمان کھا گیا یا زمین نگل گئی۔

۱۱۷۳۴- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد دورقی، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ فرماتے تھے: بے شک ایک دعا ایسی ہے جو کبھی رد نہیں ہوتی، تفصیل اس کی یہ ہے کہ جس بندے کو کوئی حاجت درپیش ہو وہ بارہ رکعات نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی اور قل ھو اللہ احد پڑھے جب بارہ رکعتیں یوں پوری کرے سجدے میں جا کر یہ دعا پڑھے۔

"سبحان الذی لبس العزو قال به، سبحان الذی تعطف بالمجدو تکرم به، سبحان الذی احصیٰ کل شیء بعلمه، سبحان الذی لاینبغی التسبیح الاله، سبحان ذی المن و الفضل سبحان ذی العزو التکرم، سبحان ذی الطول، اسالک بمعاقدعزک من عرشک، ومنتهیٰ الرحمة من کتابک، وباسمک الاعظم، وجدک الاعلیٰ، وبکلماتک التامات التی لایجاوزهن برولافاجر ان تصلی علی محمدوعلیٰ آلِ محمد."

پاک ہے وہ ذات جو سراپا عزت ہے اور عزت کے بول بولتا ہے پاک ہے وہ ذات جس نے بزرگی کے ساتھ رحم و کرم کیا اور خود بھی بزرگی کے ساتھ مشرف ہوا پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کو اپنے علم کے ساتھ شمار کر رکھا ہے، پاک ہے وہ ذات جو تسبیح کے لائق ہے، پاک ہے وہ ذات جو احسان و فضل والی ہے پاک ہے وہ ذات جو سراپا عزت و تکرم ہے پاک ہے وہ ذات جو قوت و طاقت والی ہے، عرش اعظم پر تیرے مرتبوں اور تیری کتاب کی رحمت کی منتہیٰ اور تیرے اسم اعظم اور تیرے بلند مرتبے اور تیرے وہ کلمات تامہ جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا (ان سب) کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر درود وسلام بھیج۔

پھر اللہ تعالیٰ سے جو چاہے دعا مانگے بشرطیکہ معصیت نہ ہو، وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ دعا تم اپنے بے وقوف قسم کے لوگوں کو مت سکھلاؤ کہیں وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت پر اس دعا سے معاونت نہ حاصل کریں۔

۱۱۷۳۵- محمد بن ابراہیم، ابو عبید سعید بن عبدالعزیز، عباس بن عبدالعظیم، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: احمق مائق (نرا بے وقوف) جید فائق کی مثل ہے۔ یعنی کبھی کبھی نرے بے وقوف سے بھی عقلمندی کی بات صادر ہو جاتی ہے۔

۱۱۷۳۶- محمد بن عمر بن سلم، محمد بن طلف، وکیع، حمزہ بن عباس، احمد بن شبویہ، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اپنے بھائی کو لکھا: تم اپنے ظاہری علم کی بدولت لوگوں کی نظروں میں ایک منزل وشرف تک پہنچ چکے ہو اب اپنے علم کے باطن سے اللہ تعالیٰ کے ہاں مرتبہ و شرافت طلب کرلو اور خوب سمجھ لو ان دونوں منزلوں میں سے ہر ایک دوسری کی مانع ہے۔

۱۱۷۳۷- عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحٰق حربی، محمد بن مسعود عجمی، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ سفیان ثوری جب غمزدہ ہو جاتے فوراً وھیب بن ورد رحمہ اللہ کے پاس پہنچ جاتے اور ان سے کہتے: اے ابوامیہ کیا آپ کسی کو موت کی تمنا کرتے ہوئے دیکھتے ہیں؟ وھیب رحمہ اللہ فرماتے کہ رہی بات میری سو میں تو موت کی تمنا نہیں کرتا ہوں، سفیان رحمہ اللہ کہتے کہ بخدا! میں چاہتا ہوں کہ ابھی مر جاؤں۔

مسانید وھیب بن ورد

وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے تابعین کرام کی ایک بڑی جماعت کو پایا ہے، تاہم حسن تابعین کرام سے انھوں نے احادیث روایت کی ہیں ان میں عطاء بن ابی رباح، منصور بن زاذان، ابان بن ابی عیاش، اور محمد بن زهیر سر فہرست ہیں۔ ان کی چند ایک احادیث صحیحہ ذیل میں ہیں۔

۱۱۷۳۸- ابوعمرو محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ وسیتب بن واضح، (ح) عبداللہ بن محمد، ومحمد بن ابراہیم، ابویعلی، محمد بن عبدالرحمٰن بن سہم" (ح)" ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، اسماعیل بن ابراہیم بن حارث قطان، حسن بن عیسیٰ ماسرجسی، (سب) عبداللہ بن مبارک، وھیب بن ورد، عمر بن محمد بن منکدر، سمی، ابوصالح، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مر گیا اور اس نے جہاد نہ کیا اور نہ ہی اس کے دل میں جہاد کا خیال پیدا ہوا وہ نفاق کے ایک شعبہ پر مرا۔[1]

یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور اسے مسلم بن حجاج رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے لیکن امام مسلم رحمہ اللہ نے ابن سہم کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۷۳۹- محمد بن احمد بن حسن وسلیمان بن احمد، حسن بن علی بن ولید فسوی عبدالرحمٰن بن نافع، محمد بن حبیب، وھیب مکی، عطاء بن ابی رباح، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے چار چوبدار وزراء کے ساتھ میری تائید فرمائی ہے، دو اہل آسمان سے ہیں اور دو اہل زمین سے، صحابہ کرامؓ نے پوچھا وہ دو اہل آسمان میں سے کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: جبریل اور میکائیل، صحابہ کرامؓ نے دوبارہ پوچھا: اور دو اہل زمین میں سے کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: ابوبکر و عمرؓ۔[2]

وھیب کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف عبدالرحمٰن بن نافع کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۷۴۰- عثمان بن احمد بن عثمان، احمد بن محمد بن سعید، عبداللہ بن محمد بن نوح مکی، محمد بن نوح، حماد بن قیراط، وھیب بن ورد، منصور بن زاذان، قتادہ، حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی تو بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اسکے ساتھ اس کی دو خصلتیں جوان ہوتی رہتی ہیں حرص اور لمبی لمبی امیدیں۔[3]

یہ حدیث دوسرے طریق سے ثابت ہے اور صحیح بھی ہے۔ لیکن منصور اور وھیب کی سند سے غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے روایت کی ہے۔

۱- صحیح مسلم ۱۵۱۷ وسنن ابی داؤد ۲۵۰۲، وسنن النسائی ۸/۶، والمستدرک ۷۹/۲، ومسند الامام احمد ۳۷۴/۲، والسنن الکبری للبیهقی ۴۸/۹ ومشکاۃ المصابیح ۳۸۱۳

۲- المعجم الکبیر للطبرانی ۱۷۹/۱۱، ۱۰۴۲۲، ومجمع الزوائد ۵۱/۹، والضعفاء للعقیلی ۲۱/۳، وکنز العمال ۳۲۶۵۳، والدر المنثور ۲۹۱/۱ والجامع الکبیر ۴۷۳۳.

۳- صحیح مسلم، کتاب الزکاة ۱۱۵، وسنن الترمذی ۲۴۵۵ ومسند الامام احمد ۱۱۹/۳، ۱۹۲، وسنن ابن ماجة ۴۲۳۴، واتحاف السادة المتقین ۲۳۹/۱۰، والاحادیث الصحیحة ۱۹۰۶.

۱۱۷۳۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل عسکری، صہیب بن محمد بن عباد المعدی، وھیب بن ورد مکی، محمد بن زہیر، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات کرنے والی زبان کے پاس موجود ہوتا ہے پس اللہ تعالیٰ سے ڈرا جائے اور دیکھا جائے کہ (بات کرنے والا) کیا بات کر رہا ہے۔[1]

ہم نے یہ حدیث متصل ومرفوع صرف وھیب کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۷۳۲-ابو احمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن مساور بن سہیل، سعید بن یحییٰ بن سعید اصفہانی، عبدالمجید، وھیب بن ورد، منصور، ایک انصاری، ابان، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مریض کی تیمارداری کی اور اس کے پاس گھڑی بھر کے لئے بیٹھ گیا، اللہ تعالیٰ اسے ایک ہزار سال عمر کے بقدر اجر وثواب عطا فرماتے ہیں، بایں طور کہ اس نے دوران عمل پلک جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی ہو۔[2]

وھیب رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف سعید بن یحییٰ کی سند سے نقل کی ہے اور عبدالحمید وہ ابن عبدالعزیز بن ابی داؤد ہیں۔

۱۱۷۳۳-ابو عبداللہ! محمد بن جعفر بن یوسف، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، وھیب، رشدین، حسین بن عبداللہ، ابو عبدالرحمن جبلی، عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن دونوں قیامت کے دن سفارش کریں گے، روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے تیرے بندے کو دن کے وقت کھانے پینے سے روک رکھا لہٰذا اے میرے رب! اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن مجید کہے گا: اے میرے رب میں نے تیرے بندے کو رات کے وقت سونے سے روک رکھا پس اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔[3]

وھیب اور شدین کی سند سے مروی ہے یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف ابراہیم بن اشعث کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۱۷۳۴-عبداللہ بن ابراہیم بن ماسی، ابوشعیب حرانی، خالد بن یزید عمری، وھیب بن ورد، عکرمہ، ابن عباسؓ نے فرمایا: ایوب علیہ السلام سے کہا گیا: کیا آپ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بردبار نیک بندے ہیں جنھیں اللہ عزوجل کی خشیت سکون بخشتی ہے۔

ہم نے وھیب کی سند سے عکرمہ کے واسطہ سے اسی طرح مختصراً روایت کی ہے جبکہ دیگر محدثین نے عکرمہ سے تفصیلاً روایت کی ہے۔

۱۱۷۳۵-سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم دبری، عبدالرزاق، وھیب بن ورد، ابان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تکبر کرتے ہوئے دو آدمیوں کے درمیان مجلس میں تفریق کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم کی آگ میں بنالے۔[4]

ان الفاظ میں یہ حدیث غریب ہے ہم نے وھیب کی یہ حدیث ابان سے صرف مرسلاً ہی روایت کی ہے۔

---

[1] الزهد لابن المبارك ۱۲۵ والمصنف لابن ابی شيبة ۲۳۳/۱۳ وتاريخ بغداد ۳۲۹/۹، والدر المنثور ۱۰۵/۲، والجامع الكبير ۳۸۷۶، ۳۸۷۷.

[2] كنز العمال ۲۵۱۷۴.

[3] مسند الامام احمد ۱۷۴/۲ ومشكاة المصابيح ۲۹۶۳، والترغيب والترهيب ۸۴/۲، ۴۵۴، والدر المنثور ۱۸۴/۱، وكنز العمال ۲۳۵۷۵، وكشف الخفا ۱۴۲/۲.

[4] كنز العمال ۱۹۷۹۴، ۲۵۴۳۹

عبداللہ بن مبارکؒ[1]

اولیاء کرام تابعین کرام میں سے ایک سخی جواد، آخرت کی تیاری میں ہمہ وقت مصروف، اللہ کی محبت سے آخرت کا توشہ تیار کرنے والے، قرآن، حج وجہاد کے دلدادہ، دنیا میں بھی کامیاب آخرت میں بھی کامیاب وکامران، ان کا مال لوگوں کے درمیان مشترک، ان کا فعل بھی مبارک ان کا قول بھی مبارک ان کا نام ہے عبداللہ بن مبارکؒ۔

کہا گیا ہے کہ درجات میں اضافے کے لئے تیار رہنا اور استعداد وار تیاد کا نام تصوف ہے۔

۱۱۷۴۶- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، احمد بن منیع، عبداللہ بن مبارک شاہنشاہ، حسن بن مرو فقیمی، بندر ثوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ حکیم نہیں ہے جو حسن معاشرت کے ساتھ رہے اور جواپنی معاشرت کے لئے کوئی چارۂ کار نہ پاتا ہو حتی کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی مخرج متعین کردیں۔ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: یہی مثال میری اور آپ کی ہے۔

۱۱۷۴۷- محمد بن علی، محمد بن عبداللہ بن عبدالسلام، عثمان بن حرزاد، محمد بن حسین، عبداللہ بن یزید بن عثمان بن حمصی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے مجھے کہا: کیا آپ نے عبداللہ بن مبارک کو دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا میں نے انھیں نہیں دیکھا، اوزاعی رحمہ اللہ کہنے لگے: کاش اگر آپ انھیں دیکھ لیتے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتیں۔

۱۱۷۴۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، ابویحیٰی محمد بن عبدالرحیم، ہبید بن جناد ابوسعید کہتے ہیں عطاء بن مسلم نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ نے عبداللہ بن مالک رحمہ اللہ کو دیکھا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا: عطاء کہنے لگے میں نے ان کی مثل نہیں دیکھی اور نہ ہی آپ آئندہ ان کی مثل کبھی دیکھیں گے۔

۱۱۷۴۹- ابراہیم، محمد بن اسحٰق، ابویحیٰی، ہبید بن جناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمری کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ امامت کبریٰ کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

۱۱۷۵۰- ابراہیم، محمد بن اسحٰق، احمد بن ولید، ہبید بن جناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے اس زمانے میں کسی کو نہیں دیکھا جو اس معاملے کی صلاحیت رکھتا ہو بجز ایک آدمی کے جو میرے پاس میرے گھر پر آتا تھا اور میرے پاس تین دن قیام کرتا اور مجھ سے ایسے سوالات کرتا جو آج کل کے لوگ مجھ سے نہیں کرتے۔ وہ فصیح اللسان آدمی ہے صرف ان کی لغت اہل مشرق جیسی ہے ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور اس کے ساتھ ایک غلام ہوتا تھا جسے سفیر کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ ہم نے عمری سے کہا: یہ آدمی عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ ہی ہوسکتے ہیں عمری کہنے لگے ہاں بات اسی طرح مناسب ہے، میرے پاس اگر کوئی ہوتا جو اس معاملہ کی صلاحیت رکھتا تو وہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ ہیں ہبید کہتے ہیں معاملہ سے ان کی مراد اقتداء علم تھی۔

۱۱۷۵۱- ابراہیم بن عبداللہ، ابوعباس سراج، احمد بن ولید، مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابواسحٰق فزاری کہتے تھے: عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ امام المسلمین ہیں اور میں نے انھیں استاذ کے سامنے بیٹھ کر سوالات کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۱۷۵۲- ابراہیم بن عبداللہ، ابوعباس سراج، حسن بن عبدالعزیز جروی، ابوعبید قاسم، بن سلام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: میری آنکھوں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے بڑھ کر شیر دلیر کسی کو

---

[1] تهذيب الكمال ٦١٠/٥ وطبقات ابن سعد ٣٧٢/٧، والتاريخ الكبير ٥/ت ٦٧٩ والجرح ٥/ت ٨٣٩. وتهذيب التهذيب ٣٨٢/٥.

نہیں دیکھا۔

۱۱۷۵۳- ابراھیم بن عبداللہ، ابوعباس سراج، احمد سعید داری، ھارون بن معروف، بشر بن سری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن مھدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبداللہ بن مبارک ہمارے نزدیک سفیان سے زیادہ زیرک ہیں۔

۱۱۷۵۴- ابراہیم بن عبداللہ ابوعباس ثقفی، احمد بن ولید، میتب بن واضح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معتمر بن سلیمان کہتے تھے، ہم نے عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی نہیں دیکھا تم ان کے پاس وہ چیز بھی پالو گے جو تمہیں کسی کے پاس بھی نہیں ملے گی (یعنی ہر قسم کا علمی عقدہ ان کے پاس حل شدہ مل جاتا ہے)

۱۱۷۵۵- ابوبکر محمد بن احمد بن محمد معدل، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، فضل بن محمد بیہقی، سعید بن زاذان، سعید بن حرب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر میں سال بھر جہد مسلسل کروں تاکہ میں عبداللہ بن مبارک کے تین دنوں کے برابر ہو جاؤں میں اسکی قدرت نہیں رکھ سکتا ہوں۔

۱۱۷۵۶- محمد بن علی، احمد بن محمد بن ابراہیم، ابواسماعیل ترمذی، قاضی اسماعیل بن مسلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن معتمر بن سلیمان کہتے ہیں، میں نے ایک مرتبہ اپنے والد سے پوچھا: عرب کا فقیہ کون ہے، انھوں نے جواب دیا: سفیان ثوری چنانچہ جب سفیان ثوری دنیا سے رخصت ہو گئے میں نے پھر اپنے والد سے پوچھا: عرب کا فقیہ کون ہے؟ جواب دیا: عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ۔

۱۱۷۵۷- محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن نوح رقی، عبیداللہ بن محمد فقیہ، خالد بن خداش کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ دعا کیا کرتے تھے: یااللہ مجھے مقام ھیت میں موت نہیں دینا لیکن انھوں نے مقام ھیت ہی میں وفات پائی۔

۱۱۷۵۸- ابومظفر منصور بن احمد بن مسیہ معدل، ابوبکر موصلی، بعض محدثین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین ھارون الرشید کے پاس مقام ھیت سے حیرہ کے گورنر کا خط آیا جس میں اس نے لکھا تھا:

> ایک اجنبی پردیسی آدمی یہاں مر گیا ہے اور اس کے جنازے پر لوگوں کا ایک سمندر بے کنار امڈ آیا ہے میں نے اس آدمی کے بارے میں لوگوں سے پوچھا: لوگوں نے مجھے بتایا: یہ عبداللہ بن مبارک خراسانی ہیں۔ ھارون الرشید نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا اے فضیل بن ربیع! لوگوں سے کہو کہ وہ عبداللہ بن مبارک کی تعزیت کرنے ہمارے پاس آئیں، لیکن فضل ھارون پر کچھ تعجب کرنے لگا، ھارون کہنے لگا..... تیرا ناس ہو! عبداللہ وہی ہیں جنھوں نے ذیل کے اشعار پڑھے ہیں۔

الله يدفع بالسلطان معضلةً عن ديننا رحمته ورضواناً

اللہ تعالیٰ نے محض اپنی رحمت اور رضاء کی بدولت سامان کے ذریعے ہمارے دین سے مشکلات دور فرمائیں۔

(۲) لولا الائمة لم يامن لنا سبل. وكان اضعفنا نهبا لأقوانا

اگر یہ ائمہ نا پید ہوتے ہمارے رستوں میں امن نہ ہوتا اور ہمارا کمزور تر لوٹ مار سے قوی تر ہو جاتا۔

کس نے یہ بات عبداللہ بن مبارک جیسے لوگوں سے سنی باوجود ان کے فضل، زھد اور عامۃ الناس کے دلوں میں ان کی عظمت کے ہوتے ہوئے اور وہ ہمارا حق نہ پہچانتا ہو۔

۱۱۷۵۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، محمود بن ابی مضاء حلبی، عبدالرحمن بن عبیداللہ، کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے پاس تھے، اچانک رمضان ۱۸۱ھ میں ایک دن ایک نوجوان آیا اور اس نے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کو عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی

وفات کی خبر سنائی، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عبداللہ بن مبارک پر رحم فرمائے اس نے اپنے پیچھے اپنے جیسا کوئی نہیں چھوڑا، ابو اسحق فزاری کہتے ہیں میں اپنے نفس کو بہت ناپسند کرتا ہوں چونکہ میرا نفس عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی وفات پر غمزدہ نہیں ہوا۔

۱۱۷۶۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحق بن احمد، سعید بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوداؤد نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ خراسان میں کس کے ساتھ مجالست کرتے تھے؟ فرمایا: شعبہ اور سفیان کے ساتھ، ابوداؤد کہنے لگے، میں ان دونوں کی کتابیں دیکھتا رہتا ہوں۔

۱۱۷۶۱-ابوبکر بن محمد بن ابراہیم بن علی موصلی، عبدالصمد بن یزید، شقیق بن ابراہیم بلخی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے کسی نے کہا: جب آپ ہمارے ساتھ نماز پڑھ لیتے ہیں پھر آپ ہمارے ساتھ بیٹھتے کیوں نہیں؟ انھوں نے جواب دیا: میں صحابہ اور تابعین کے ساتھ چلا جاتا ہوں، ہم نے کہا: یہاں کیسے صحابہ اور تابعین آ گئے؟ فرمانے لگے: میں اپنے علم میں غور وفکر کرنی شروع کرتا ہوں، میں صحابہ وتابعین کے اعمال وآثار کو پاتا ہوں لہٰذا میں تمھارے ساتھ بیٹھ کر کیا کروں گا؟ تم لوگوں کی غیبت کرتے ہو جب قرن اول کے اسی سال بیت گئے اس کے بعد لوگوں سے دوری اختیار کرنا اللہ کے قریب تر کردیتی ہے، اور لوگوں سے اس طرح بھاگنا چاہیے جس طرح تم شیر سے بھاگتے ہو، بس تم اپنے دین کو محفوظ رکھو اللہ تعالیٰ تمھاری کوشش ومحنت کو رائیگاں نہیں کرے گا۔

۱۱۷۶۲-عبداللہ بن محمد، ابن عصام، رستہ طالقانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر ابن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابوعبدالرحمن میرے روزانہ کے معمولات کے بعد دن کا جو حصہ فاضل بچ جائے اسے میں تعلم قرآن میں صرف کروں گا یا طلب علم میں؟ فرمایا: کیا تمھیں قرآن مجید کا اتنا حصہ دیا گیا ہے جس سے تم اپنی نماز درست کرسکو؟ اس آدمی نے اثبات میں جواب دیا، ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: پھر تم اپنے دن کے فاضل بقیہ حصے کو طلب علم میں صرف کرو۔

۱۱۷۶۳-عبداللہ بن محمد، اسحق بن احمد، ابن رزمہ، عبدان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے: تمھارا کلی طور پر اعتماد حدیث رسول اللہ ﷺ اور آثار صحابہؓ پر ہونا چاہیے، ہاں حدیث کی تفسیر کے لئے رائے سے معاونت لے سکتے ہو۔

۱۱۷۶۴-اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، حسن بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابوحواری، ابواسامہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ مقام طرسوس میں عبداللہ بن مبارک کے پاس سے گزرا وہ اس وقت لوگوں کو حدیثیں سنارہے تھے میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمن! میں ان ابواب کا انکار کرتا ہوں جنھیں تم نے اپنی طرف سے وضع کرلیا ہے حالانکہ ہم نے اپنے مشائخ کو اس طرح نہیں پایا۔ ابواسامہ کہتے ہیں میں نے تقریباً بیس دن مجلس حدیث سے اعراض کئے رکھا، پھر میں ان کے پاس سے گزرا دیکھا کہ لوگوں نے ان کے اردگرد ہجوم بنا رکھا تھا اور وہ لوگوں کو حدیثیں سنا رہے تھے، مجھے دیکھ کر فرمانے لگے، اے ابواسامہ، یہ حدیث کا شوق ہے جو مٹنے نہیں پاتا۔

۱۱۷۶۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، محمد بن سہل بن عسکر، محبوب بن موسیٰ کی سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ جس نے علم میں بخل کیا وہ تین چیزوں میں مبتلا ہوجاتا ہے: یا اسے موت آجاتی ہے اور اس کا علم ختم ہوجاتا ہے یا اس پر نسیان کی تلوار چل جاتی ہے یا ایسی صحبت اختیار کرتا ہے جو اس کے علم کو لے ڈوبتی ہے۔

۱۱۷۶۶-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، محمد بن سہل، احمد بن سعید دارمی، منبری بن ہارون کہتے ہیں میں عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے ساتھ مشائخ کے پاس آتا جاتا تھا۔ بسا اوقات میں ابن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھتا ہم کن لوگوں سے استفادہ کریں وہ جواب دیتے ہماری کتابوں سے۔

۱۱۷۶۷-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، احمد بن سعید دارمی، ابواسحق طالقانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ

بن مبارک رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا: جو اپنے والدین کی طرف سے نماز ادا کر رہا ہو؟ فرمایا: اس حدیث کو کون روایت کرتا ہے؟ میں نے کہا شہاب بن خراش فرمایا: وہ ثقہ ہے لیکن وہ کس سے روایت کرتا ہے؟ میں نے کہا: حجاج بن دینار سے۔ فرمایا: وہ بھی ثقہ ہے لیکن وہ کس سے روایت کرتا ہے میں نے کہا نبی ﷺ سے۔ عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: نبی ﷺ اور حجاج کے درمیان اتنے طویل بیابان جنگلات ہیں کہ ان کو طے کرتے کرتے سواری کے اونٹ بھی ہلاک ہو جائیں۔

۱۱۷۶۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبید بن محمد وراق، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن مبارک سے ایک حدیث کے متعلق چلتے چلتے سوال کیا، انہوں نے فرمایا: علم کی یہ تعظیم تو نہیں جو تم کر رہے ہو بشر کہتے ہیں میں نے ان کے اس جواب کو بہت ہی قابل تحسین سمجھا۔

۱۱۷۶۹- ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، احمد بن خطاب، حدیہ بن عبدالوھاب، معاذ بن خالد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے حدیث کی پہلی منفعت یہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتے رہیں۔

۱۱۷۷۰- محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا آدمی محض اللہ کے لئے حدیث طلب کرتا ہے پھر وہ کیونکر سند حدیث میں تشدد کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جب آدمی محض اللہ کے لئے حدیث طلب کرتا ہے تو حدیث اس بات کی زیادہ لائق ہے کہ اس کی سند میں تشدد کیا جائے۔

۱۱۷۷۱- محمد بن ابراہیم، ابویعلی، محمد بن علی بن حسن شقیق، علی بن حسن بن شقیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے ایک آدمی سے فرمایا: اگر تم عہدہ قضا میں مبتلا کیے جاؤ تم ضرور حدیث رسول اللہ ﷺ اور آثار صحابہ سے معاونت حاصل کرو۔

۱۱۷۷۲- ابویعلی، محمد بن علی، علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے ہمارے نزدیک صرف (ہر چیز کا خالص جیسے سونا چاندی وغیرہ) میں کوئی اختلاف نہیں اور نہ ہی مسح کے مسئلہ میں اختلاف ہے بسا اوقات کوئی آدمی مجھ سے مسح کے متعلق سوال کرتا ہے مجھے اس کے متعلق بدعتی ہونیکا شک گزرتا ہے رہی بات متعہ کی سو ثقہ راویوں نے مجھے خبر دی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں متعہ حرام ہے۔

۱۱۷۷۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم جعفر بن ابراہیم، عمر بن حبیب، سعید بن یعقوب طالقانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا کیا کوئی نصیحت کرنے والا باقی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کیا کوئی ایسا بھی باقی ہے جو نصیحت قبول کرے۔

۱۱۷۷۴- اپنے والد عبداللہ سے احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اہل مرو کے ایک آدمی کو خط دیا گیا جس میں عبداللہ بن مبارک سے سوال پوچھا گیا تھا:

> کہ عالم کے لئے کیا مناسب ہے کہ وہ کس سے اجتناب کرے؟ فرمایا: عالم کے لئے مناسب ہے کہ وہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب کرے اور دنیا سے اپنے آپ کو بائیں طور الگ رکھے کہ اس کے دل میں دنیاداری کا خیال تک بھی نہ پیدا ہو، عبداللہ بن محمد کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کس چیز کو باعث نصیحت سمجھا جائے کہ ہم اس کا شکر ادا کیا کریں؟ انہوں نے جواب دیا آخرت میں اضافہ! اور دنیا میں نقصان اور یہ چیز اسی وقت ہو سکتی ہے کہ تم اپنی آخرت میں اضافہ دنیا میں نقصان کر کے کر سکتے ہو اور دنیا میں اضافہ آخرت کا نقصان کر کے کر سکتے ہو۔

۱۱۷۷۵-اپنے والد عبداللہ سے، احمد، عبداللہ، محمد بن احمد مروزی، عبدان بن عثمان، سفیان بن عبدالملک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: دل کو حب دنیا اور گناہوں نے ڈھانپ رکھا ہے، لہٰذا دل تک خیر اور بھلائی کی رسائی کب اور کیونکر ہو سکتی ہے؟

۱۱۷۷۶-اپنے والد عبداللہ سے، احمد، عبداللہ، محمد بن ادریس، عبدہ بن سلیمان، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے تمہاری دنیا کو مختلف طریقوں سے چکھ لیا ہم نے اسے کڑوا ہی کڑوا پایا۔

۱۱۷۷۷-عمر بن احمد بن شاہین، محمد بن سلیمان حرانی، حسن بن مدوئی، حسین بن حسن مروزی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے: دنیا والے لذیز ترین چیز چکھنے کے بغیر ہی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ لوگوں نے پوچھا وہ لذیز ترین چیز کیا ہے؟ فرمایا: معرفت الٰہی۔

۱۱۷۷۸-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، جعفر بن حقر، محمد بن یزید عطاردی، ابو بلال اشعری، قطن بن سعید کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے کبھی روزہ ضائع نہیں کیا اور نہ ہی انہیں کبھی روزہ دار دیکھا گیا۔

۱۱۷۷۹-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن علی، احمد بن منصور، عباس بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: بالفرض اگر ایک آدمی سو چیزوں سے ڈر کر تقویٰ اختیار کرتا ہے اور کسی ایک چیز کے متعلق احتیاط نہیں کرتا وہ پرہیزگار متقی نہیں ہو سکتا۔ اور جس میں جہالت کی ایک عادت بھی ہو وہ بھی جاہلوں میں سے ہے کیا آپ نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو کیا ارشاد فرمایا:

"قال ان ابنی من اھلی" (ھود ۴۵) ترجمہ: نوح علیہ السلام نے فرمایا "بیشک میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے" دوسری جگہ ارشاد ہے "انی اعظک ان تکون من الجاھلین" (ھود ۴۶)

ترجمہ: بیشک میں آپکو نصیحت کرتا ہوں تا کہ آپ جاہلین میں سے نہ ہو جائیں۔

۱۱۷۸۰-ابوجعفر احمد بن محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، فضیل بن محمد بیہقی، سعید بن داؤد کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے سوال کیا لوگ کون ہیں؟ فرمایا: علماء، میں نے پوچھا: بادشاہ کون ہیں؟ فرمایا: زاہدین، میں نے کہا نچلے طبقے کے فسادی لوگ کون ہیں؟ فرمایا: خزیمہ اور اس کے ساتھی، میں نے پوچھا: سفلہ یعنی گھٹیا لوگ کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو اپنے دین کو ذریعہ معاش بنا کر زندہ رہیں۔

۱۱۷۸۱-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن علی، احمد بن منصور، عباس بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک سے پوچھا گیا: لوگوں کے پیشوا کون ہیں؟ جواب دیا سفیان ثوری رحمہ اللہ اور ان جیسے دوسرے حضرات، پھر پوچھا گیا: گھٹیا لوگ کون ہیں؟ جواب دیا: جو لوگ اپنے دین کو ذریعہ معاش بنائیں۔

۱۱۷۸۲-محمد بن علی، ابویعلی، عبدالصمد بن یزید، اسماعیل طوسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہارا اٹھنا بیٹھنا مسکینوں کے ساتھ ہونا چاہیے اور صاحب بدعت کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے بچتے رہو۔

۱۱۷۸۳-محمد، ابویعلی، عبداللہ بن عمر سرخسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حارث کہتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ بدعتی کے پاس ایک نوالہ کھا لیا، جب اس کی خبر عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کو پہنچی انہوں نے تیس دن تک مجھ سے قطع کلامی کر دی۔

۱۱۷۸۴-محمد، ابویعلی، عبدالصمد، فضیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: جو تم میں سے زیادہ علم والا ہو اسے چاہیے کہ اس کے دل میں اللہ کا خوف بھی زیادہ سے زیادہ ہونا چاہیے۔ فضیل کہتے ہیں اتنا کہنے کے بعد عبداللہ بن مبارک رحمہ

اللہ کی رونے سے سسکیاں بندھ گئیں اور پوری رات بے ہوش پڑے رہے۔

۱۱۷۸۵-محمد، ابو یعلی، عبدالصمد، عبداللہ بن عمر سرخسی، حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: میں علماء کی کثیر جماعتوں سے ملا ہوں لیکن فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کا علم مجھے سب سے زیادہ پسند آیا۔ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے اتنا کسی چیز نے بھی نہیں تھکایا جتنا کہ مجھے اس بات نے تھکایا کہ میں للہ فی اللہ کوئی بھائی نہیں پاتا ہوں۔

۱۱۷۸۶-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، محمد بن وھیب بن ھشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے ابن جریج نے الوادع کیا اور کہنے لگے: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں بے شک آپ باامن ہیں، عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے ابن عوف نے الوادع کیا اور ساتھ کہا: اگر ہو سکے کہ بلا کم وکاست کے ذکر اللہ میں مشغول رہو تو ایسا ضرور کرو۔

۱۱۷۸۷-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، عباد بن ولید عنبری ابو بدر، ابراہیم بن شماس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اپنے نفس کی قدر پہچان لیتا ہے وہ نفس کو کتے سے بھی کمتر سمجھتا ہے۔

۱۱۷۸۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، محمود بن مضاء، عبید بن جناد کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ جیسا کسی کو بھی نہیں دیکھا، جب ان کے تلامذہ کسی تذکرہ میں مشغول ہوتے انھیں چپ کر دیتے اور فرماتے فلاں کی مثل کہاں مل سکتی ہے، پھر فرماتے، بلند مرتبہ وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی اطاعت کی بدولت بلند کر دے اور کمتر وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ کمتر کر دے۔

۱۱۷۸۹-اسحق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی حواری، ابوداؤد طرسوی کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے کہا: ہم ان لہجوں میں قرأت کرتے ہیں فرمایا: ان لہجوں میں قرأت کرنا تمہارے لئے مکروہ ہے، چنانچہ ہم نے ایسے قراء کو پایا ہے کہ جب وہ قرأت کرتے ان کی قرأت سنی جاتی تھی اور تم آجکل اس طرح قرأت کرتے ہو جس طرح گلوکار گانے گاتے ہیں۔

۱۱۷۹۰-اسحق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، ایک صاحب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن ابی عباس طرسوی والی مرو رات کے وقت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے گھر پر آیا اور اس کے ساتھ اس کا کاتب قلم دوات کاغذ بھی تھا۔ والی نے ابن مبارک رحمہ اللہ سے حدیث گوئی کی درخواست کی لیکن ابن مبارک رحمہ اللہ نے حدیثیں سنانے سے انکار کر دیا حتی کہ میں نے تین مرتبہ حدیث گوئی کی درخواست کی مگر آپ رحمہ اللہ نے تینوں مرتبہ انکار کیا، والی نے اپنے کاتب سے کہا: کاغذ لپیٹ لو، ابو عبدالرحمن بن مبارک رحمہ اللہ ہمیں سماع حدیث کا اہل نہیں سمجھتے، والی جب اٹھ کر جانے لگا ابن مبارک مشایعت کے لئے دروازے تک والی کے ساتھ چلے، دروازے پر پہنچ کر والی نے کہا اے ابو عبدالرحمن! آپ ہمیں سماع حدیث کے اہل نہیں سمجھتے، پھر آپ ہمارے ساتھ دروازے تک کیوں آئے؟ فرمایا: مجھے پسند ہے کہ میں اپنے بدن کو تیرے لئے ذلیل کروں لیکن مجھے پسند نہیں کہ تیرے لئے حدیث رسول اللہ ﷺ کو ذلیل کروں۔ احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے یہ واقعہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے بھانجے محمد بن ابی شیبہ کو سنایا وہ کہنے لگے جس نے آپ کو یہ واقعہ سنایا ہے اس نے اچھی طرح سے واقعہ یاد نہیں رکھا چونکہ ابن مبارک رحمہ اللہ اس کے ساتھ دروازے تک نہیں چلے۔ والی تو سوار ہونے کے لئے اٹھا تھا اور میرے ماموں اپنی نشست سے اس لئے اٹھے تھے تاکہ گھر کے صحن میں جا کر پیشاب کی حاجت سے فارغ ہو لیں۔

۱۱۷۹۱-اسحق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری، عبداللہ بن حجر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: حیاۃ رحمہ اللہ کہتے تھے: سماع حدیث دو، تین اور چار آدمیوں کے ساتھ ہونا چاہیے جب حلقہ حدیث بڑھنے لگے یا تو خاموش ہو جاؤ یا پھر اٹھ کر کھسک جاؤ۔

۱۱۷۹۲-محمد بن ابراہیم، محمد بن ماھان، علی بن ابی طاہر، احمد بن ابی حواری، ولید بن عتبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مبارک رحمہ

اللہ نے فرمایا: ہم نے اس وقت ادب طلب کرنا چاہا جب ادب سکھانے والے ہی دنیا سے رخصت ہو گئے۔

۱۱۷۹۳-محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: انس ومحبت ختم ہو چکی منع کرنے والے بھی نہ رہے اور اور جو انس ومحبت کے سائے تلے سکونت پذیر ہوتے تھے وہ بھی دنیا سے رخصت ہو گئے۔

۱۱۷۹۴-ابوحسین محمد بن عبید اللہ، عباس بن یوسف شکلی، ابوامیر اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مبارک رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے، میں صالحین سے محبت کرتا ہوں حالانکہ میں ان میں سے نہیں ہوں اور میں بدکاروں سے بغض وعداوت رکھتا ہوں حالانکہ میں ان سے زیادہ برا ہوں، پھر ابن مبارک رحمہ اللہ ذیل کے اشعار پڑھتے۔

(۱)لصمت ازین بالفتی ...من منطق فی غیر حینه

نوجوان آدمی کے لئے خاموشی غیر محل میں اس کے بولنے سے زیادہ اچھی وبہتر ہے۔

(۲)والصدق اجمل بالفتی ...فی القول عندی من یمینه

میرے نزدیک نوجوان آدمی کے قول وکلام میں صدق وسچائی زیادہ جچتی ہے بہ نسبت اسکی قسمیں اٹھانے سے۔

(۳)وعلیٰ الفتی فوقاره .. سمة تلوح علیٰ جبینه

نوجوان آدمی کی عزت ووقار میں رہنے سے اس کی پیشانی پر عظمت کی علامت ونشانی چمکتی ہے۔

(۴)فمن الذی یخفی علیک...... اذا نظرت الیٰ قرینه

کون ہے جس کا معاملہ تم سے مخفی رہے جب تم اس کے دوست کی طرف نظر کرو گے۔

(۵)رب امریء متیقن ..غلب الشقاء علی یقینه

بہت سارے تکلف کر کے یقین کرنے والے ہیں کہ بدبختی ان کے یقین پر غلب پالیتی ہے۔

(۶)فازاله عن رایه....فابتاع دنیاه بدینه.

بدبختی نے اسے رائے سے زائل کر دیا۔ چنانچہ اس نے اپنے دین کے بدلے میں دنیا خرید لی۔

۱۱۷۹۵-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن ہارون بن حمید، ابوعباس مروزی بغدادی، ابن حمید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی اس نے چھینکنے کے بعد الحمد اللہ نہ کہا، ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: چھینکنے والا جب چھینکتا ہے وہ کیا کہتا ہے؟ آدمی نے جواب دیا: چھینکنے والا الحمد للہ کہتا ہے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: یرحمک اللہ۔

۱۱۷۹۶-ابوعمر بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ضحی، احمد بن عبدالعزیز جوھری، زکریا بن یحییٰ، اصمعی، عبداللہ بن مبارک وابوبکر بن عیاش دونوں کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ چار بادشاہ آپس میں اکٹھے ہو گئے فارس کا بادشاہ، روم کا بادشاہ، ہندوستان کا بادشاہ اور چین کا بادشاہ، ان چاروں نے چار باتیں کہیں گویا انھوں نے ایک ہی کمان سے تیر مارا۔ ایک بولا: جو بات میرے دل میں ہوتی ہے جب تک میں اسے کہتا نہیں ہوں اس پر زیادہ قدرت رکھتا ہوں لیکن جب میں وہ بات کہہ دیتا ہوں اسکو واپس لوٹانے پر کچھ قدرت نہیں رکھتا ہوں۔ دوسرا بولا: جب میں دل میں رکھی ہوئی بات کہہ دیتا ہوں تو وہ بات میری مالک بن جاتی ہے اور جب تک میں اسے کہتا نہیں ہوں میں اس کا مالک بنا رہتا ہوں تیسرا بولا: جو بات میں نے نہیں کہی اس پر مجھے ندامت نہیں ہوتی اور جب میں اسے زبان سے اگل دیتا ہوں اس پر مجھے ندامت اٹھانی پڑتی ہے، چوتھا بولا: مجھے بات کہنے والے پر تعجب ہے کہ اگر وہ بات زبان سے نکال دی اسے ضرر پہنچاتی ہے اور اگر زبان سے باہر نہ نکلے اسے کچھ نفع بھی نہیں پہنچاتی۔

۱۱۷۹۷-عبداللہ بن محمد، احمد بن عبدالعزیز جوھری، بکر، ابن یحییٰ، اصمعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کسی

محدث سے روایت کرتے ہیں کہ اہل عرب کا ایک وفد حضرت معاویہؓ کے پاس گیا، انھوں نے وفد سے پوچھا: تمھارے ہاں مروت کسے کہا جاتا ہے؟ شرکاء وفد نے جواب دیا۔ العفاف فی الدین و الاصلاح فی المعیشۃ کو ہمارے ہاں مروت کہا جاتا ہے حضرت معاویہؓ نے فرمایا۔ اے یزید! غور سے سن لو۔

۱۱۷۹۸- ابو محمد بن حیان، احمد بن جعفر جمال، احمد بن منصور تاج، ابو روح مروزی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر دو آدمی راستے میں اکٹھے ہو گئے ایک نے چاہا کہ وہ دو رکعت نماز پڑھ لے لیکن اس نے ساتھی کی رعایت کی اور دو رکعت نماز ترک کر دی تو یہ نری ریاکاری ہے اور اگر اس نے ساتھی کو دکھانے کے لئے دو رکعتیں پڑھیں تو یہ بعینہ شرک ہے۔

۱۱۷۹۹- ابو محمد بن حیان، احمد بن جعفر، احمد بن منصور، ابن وھب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے خواب میں سہیل بن علی کو دیکھا تو پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا: سہیل رحمہ اللہ نے جواب دیا: میں نے ایک کلمہ کی بدولت نجات پالی جو مجھے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے سکھایا تھا۔ پوچھا: یہ کونسا کلمہ ہے؟ جواب دیا: آدمی کا قول کہ یا رب میں تیری معافی کا طلبگار ہوں۔

۱۱۸۰۰- ابو محمد بن حیان، ابو عباس حمال، محمد بن عاصم، ابن ابی جمیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے سرحدی چوکیداری کے متعلق عبداللہ بن مبارک سے پوچھا، فرمایا: اپنے نفس کی چوکیداری کر وتا کہ حق پر اسے پختگی حاصل ہو جائے یہ بہترین چوکیداری ہے۔

۱۱۸۰۱- ابو بکر بن حیان، عبدان بن احمد، میتب بن واضح کہتے ہیں۔ ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے یوسف بن اسباط کے پاس آنے کی اجازت طلب کی لیکن یوسف بن اسباط نے اندر آنے کی اجازت نہ دی۔ میتب کہتے ہیں میں نے یوسف بن اسباط سے کہا: آپ انھیں اندر آنے کی اجازت کیوں نہیں دیتے؟

یوسف کہنے لگے: اگر میں انھیں اندر آنے کی اجازت دیدوں میں چاہوں گا کہ ان کے حق کے لئے میں کھڑا ہو جاؤں، لیکن میں اسکا حکم نہیں دوں گا۔

مسانید عبداللہ بن مبارکؒ

۱۱۸۰۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن محمد بن سلم، سہل بن عثمان، عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ، ابن عون، ابن سیرین، ابو ھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے نماز میں بھول ہو گئی، پھر انھوں نے دو سجدے کئے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا آپ ﷺ نے سلام بھی پھیرا تھا؟ ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا: ابن عمرؓ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے سلام پھیرا تھا۔

محمد بن سیرین کی یہ روایت ابو ھریرہؓ سے مروی صحیح متفق علیہ ہے، یہی حدیث ابن عون سے شعبہ، ثابت بن یزید، یزید بن زریع، معاذ، ابن ابی عدی، عطاء و یزید ابنا ھارون، ابو اسامہ، ابن تمیر، اسحق ازرق اور نضر بن شمیل نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۰۳- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، نعیم بن جہاد، ولید بن مسلم، عبداللہ بن مبارک، خالد حذاء، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: برکت تمھارے اکابر کے ساتھ ہے۔ نعیم بن جہاد کہتے ہیں میں نے ولید سے کہا کہ میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ برکت جہاد میں ہے۔

۱۱۸۰۴- احمد بن جعفر بن معد، یحیی بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، عبداللہ بن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے بالشت برابر بھی ظلم کر کے زمین لی قیامت کے دن اس کے گلے میں ڈالی جائے گی۔

موسیٰ کی یہ حدیث صحیح ہے لیکن عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ اسکو روایت کرنے میں منفرد ہیں اور انھوں نے یہ حدیث صرف

عراق میں بیان کی تھی۔

۱۱۸۰۵-محمد بن جعفر بن عمرو، ابن حصین، یحییٰ حمانی، عبداللہ بن مبارک، موسیٰ، بن عقبہ، سالم، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو یوں قسم اٹھاتے دیکھا: "لا و مقلب القلوب" یعنی دلوں کو بدلنے والے کی قسم۔

موسیٰ اور سالم کی یہ حدیث ثابت ہے۔

۱۱۸۰۶-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ، ابن مبارک، مبارک بن فضالہ، حسن، اسد بن یمنی کہتے ہیں ہم نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے ساتھ اصفہان اور کئی دوسرے شہروں میں جہاد کیا ابوموسیٰؓ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ ھرج کی کثرت نہ ہونے لگے، صحابہؓ نے پوچھا ھرج کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: قتل

یہ حدیث مشہور اور ثابت ہے اور حسن بصری رحمہ اللہ سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۰۷-جعفر بن عمرو، ابوحصین، یحییٰ حمانی، ابن مبارک، سلیمان تیمی، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس دو آدمی چھینکے، ایک کی چھینک پر رسول اللہ ﷺ نے یرحمک اللہ فرمایا اور دوسرے کی چھینک پر نہ فرمایا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی نے چھینکنے کے بعد الحمد للہ کہا تھا تب میں نے بھی یرحمک اللہ کہا اور تو نے تو الحمد للہ نہیں کہا۔

سلیمان کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے سلیمان سے بہت سارے محدثین نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۰۸-طلحہ بن احمد حسن عوفی، محمد بن علویہ مصیصی، یوسف بن سعید بن مسلم، عبداللہ بن موسیٰ، ابن مبارک، سلیمان تیمی، حضرت انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے معراج والی رات کچھ ایسے مردوں کو دیکھا جنکی زبانیں آگ کی بنی ہوئی قینچیوں کے ساتھ کاٹی جارہی تھیں۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا: یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں جو لوگوں کو اعمال کرنے کا حکم تو دیں گے لیکن خود نہیں کریں گے۔

حضرت انسؓ کی یہ حدیث مشہور ہے ان سے بہت سارے تابعین نے یہ حدیث روایت کی ہے لیکن سلیمان کی سند سے یہ عزیز ہے۔

۱۱۸۰۹-محمد بن احمد ابواحمد، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک، سلیمان تیمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت انسؓ کہتے ہیں میں لوگوں کو کھڑے ہوکر شراب پلارہا تھا ان میں میرے چچا بھی تھے اور میں اس وقت کمسن تھا، پس آواز آئی کہ "شراب حرام ہوچکی ہے اور شراب والے برتنوں کو الٹادو، چنانچہ ہم نے شراب کے بھرے ہوئے جام الٹادیئے، سلیمان کہتے ہیں میں نے انسؓ سے پوچھا: ان لوگوں کی شراب کس چیز کی بنی تھی؟ فرمایا: رطب بسر کی۔ (تر کھجوریں اور آدھی پکی آدھی پکی کھجوریں) حضرت انسؓ کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۱۸۱۰-ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابراہیم بن ھاشم، احمد بن حنبل، (ح) ابواحمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک، حمید، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ قتال کروں تاوقتیکہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ پس جب وہ گواہی دے دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرکے عبادت کریں اور ہماری جماعت کے ساتھ مل کر نماز پڑھیں اور ہمارا ذبیحہ کھائیں تو ان کے خون اور اموال ہمارے اوپر حرام ہوجائیں گے ہاں مگر برحق طور پر ان کے لئے وہی کچھ ہوگا جو عام مسلمانوں کے لئے ہے اور ان کے خلاف وہی کچھ ہے جو عام مسلمانوں کے خلاف ہے۔[۱]

۱۔ صحیح البخاری ۱/۱۳۰، ۱۳۸/۹ و صحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۴، ۳۶ و فتح الباری ۱/۴۹۷، ۷۰/۱۲، ۲۰۳، ۲۷۵، ۲۷۷، ۲۷۹، ۳۳۹/۱۳۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے، نبی ﷺ سے یہ حدیث صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔لیکن ان الفاظ میں صرف حضرت انسؓ نے روایت کی ہے، ابن مبارک کی یہ حدیث امام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے۔اسی حدیث پر امام بخاری نے نعیم بن حماد سے مروی استشہاد بھی پیش کیا ہے، یہی حدیث یحییٰ بن ایوب اور محمد بن عیسیٰ بن سمیع نے حمید سے بمثلہ روایت کی ہے۔

۱۱۸۱۱- ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، جعفر بن حمید، ابن مبارک، محمد بن عجلان، عجلان، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کے رستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس روزہ دار کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو دن رات لئے اس ستون کی طرح کھڑا رہا۔[1]

ابوھریرہؓ کی یہ حدیث ثابت ہے ان سے بہت سارے محدثین نے یہ حدیث روایت کی ہے، ہم نے ابن مبارک کی یہ حدیث صرف جعفر کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۱۸۱۲- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن عاصم، شبویہ بن معمر، عبداللہ بن مبارک، عوف بن سیرین، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: گرمیوں میں نماز کو ٹھنڈا کرکے پڑھو چونکہ یہ گرمی جہنم کی شدید گرمی کے اثر کی وجہ سے ہے۔[2]

قاضی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث عبداللہ بن مبارک سے عوف کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۸۱۳- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، نعیم بن حماد، عبداللہ بن مبارک، اسامہ بن زید، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ میں آسانی پیدا کروں۔

یہ حدیث عبداللہ بن مبارک اور عبداللہ بن وھب دونوں نے اسامہ سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۱۴- جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین، یحییٰ بن عبدالحمید، عبداللہ بن مبارک، عبداللہ بن سعید بن ابی ھند، سعید بن ابی ھند، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان میں پڑ کر اکثر لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں ایک صحت اور دوسری فراغت۔[3]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے بخاری و مسلم نے عبداللہ بن مبارک اور عبداللہ کی سند سے ذکر کی ہے۔

۱۱۸۱۵- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن بندار بن ابراہیم، بکار بن حسن، عبداللہ بن مبارک، ھشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اے امت محمد! کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں کہ وہ اپنے غلام یا لونڈی کو دیکھے، اے امت محمد! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اگر تم بھی جانتے لامحالہ تم ہنستے کم روتے زیادہ، کیا میں نے تمہیں پیغام نبوت پہنچا دیا۔[4]

ابن مبارک رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف بکار کی سند سے نقل کی ہے اور وہ بکار بن حسن اصفہانی فقیہ ہے۔

۱۱۸۱۶- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابونضر "ح" ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، (دونوں) عبداللہ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الامارة ١١٠ ومسند الامام أحمد ٤٢٤/٢.

[2] صحيح البخاري ١٣٩/٢ وصحيح مسلم، كتاب المساجد ١٨١

[3] صحيح البخاري ١٠٩/٨. وسنن الترمذي ٢٣٠٤ وسنن ابن ماجة ٤١٧٠. وفتح الباري ٢٢٩/١١.

[4] صحيح البخاري ٤٣/٢، ٤٥/٧، ١٦١/٨. وصحيح مسلم، كتاب الكسوف ١. وفتح الباري ٥٢٩/٢، ٣١٩/٩، ٥٢٣/١١.

بن مبارک ، ابوبکر بن ابو مریم ،ضمرہ بن حبیب ، شداد بن اوسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو ذلیل کیا اور موت کے بعد آنے والی زندگی کے لئے اس نے عمل کیا اور فاجر وہ ہے جس نے خواہشات نفس کی پیروی کی اور پھر اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم کی تمنا کرتا رہا۔

ابن مبارک کی یہ مشہور حدیث ہے ،امام احمد نے یہ حدیث ابونضر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۱۷عبداللہ بن جعفر ، یوسف بن حبیب ، ابوداؤد ، ابن مبارک ، اسحٰق بن یحیٰی ، بن طلحہ بن عبداللہ ، عیسیٰ بن طلحہ ، ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ غزوۂ احد کا ذکر کرتے فرماتے میں نے غزوۂ احد کے موقع پر ایک آدمی کو دیکھا جو رسول اللہ ﷺ کے آگے پیچھے لڑ رہا تھا۔ میں نے کہا ممکن ہے یہ طلحہؓ ہوں چونکہ افراتفری پھیلنے کی وجہ سے کما حقہ پہچاننا مشکل تھا۔ میں نے کہا تو ایک آدمی ہے جو مجھے میری قوم میں سب سے زیادہ محبوب ہے ، مجھ سے مشرق کی سمت ایک اور آدمی تھا جسے میں نہیں پہچانتا تھا۔ حالانکہ میں رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب تھا اور رسول اللہ ﷺ تیزی سے چل رہے تھے لیکن میں اس طرح نہیں چل رہا تھا تاہم پھر بھی ہم رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئے دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے سامنے کے دانت مبارک شہید ہو چکے ہیں اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک بھی زخمی ہے اور آپ ﷺ کے رخسار اقدس میں خود (جنگی ٹوپی) کے حلقے گھس چکے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی یعنی طلحہؓ کی خبر لو چونکہ طلحہؓ بہت زخمی تھے اور ان کے بدن سے فوارے کی طرح خون ابل رہا تھا لیکن میں نے آپ ﷺ کی رائے پر التفات نہ کیا۔ میں آگے بڑھا تا کہ آپ ﷺ کے چہرہ اقدس سے خود کے گھسے ہوئے حلقوں کو نکال لوں۔ اتنے میں ابوعبیدہؓ بولے میں آپ کو اپنے حق کی قسم دیتا ہوں مجھے چھوڑ دیجئے تا کہ میں بذات خود آپ ﷺ کے چہرہ اقدس سے خود کے حلقے نکالوں۔ چنانچہ میں نے ابوعبیدہ کو چھوڑ دیا تا کہ وہی یہ خدمت سرانجام دیں لیکن ابوعبیدہؓ نے ہاتھ سے حلقوں کو نکالنا ناپسند سمجھا کہ کہیں نبی ﷺ کو اذیت نہ پہنچے ، ابوعبیدہؓ نے اپنا منہ نبی ﷺ کے چہرہ اقدس پر رکھ دیا اور منہ کے ساتھ آرام آرام سے ایک حلقہ نکال دیا حلقے کے ساتھ آپ ﷺ کا دانت مبارک بھی گر پڑا۔ انھیں دیکھ کر میں بھی آگے بڑھا تا کہ میں بھی اسی طرح منہ کے ساتھ دوسرا نکال لوں لیکن ابوعبیدہؓ پھر بولے۔ میں آپ کو اپنے حق کی قسم دیتا ہوں کہ مجھے چھوڑ دیجئے تا کہ میں یہ خدمت پوری طرح سرانجام دوں چنانچہ ابو عبیدہؓ نے دوسری مرتبہ بھی ایسے ہی کیا جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا اور ان کا دوسرا دانت مبارک بھی حلقے کے ساتھ نیچے گر پڑا۔ ابوعبیدہؓ بہ خوبی خدمت سرانجام دینے کی صلاحیت رکھتے تھے ، ہم نے نبی ﷺ کی حالت کو سنوارا اور پھر ہم طلحہؓ کے پاس آگئے وہ ایک گڑھے میں شدید زخمی حالت میں پڑے ہوئے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ ان کے جسم پر (۷۰) سے زیادہ زخم پڑے ہوئے تھے کوئی زخم نیزے کا تھا کوئی تیر کا اور کوئی تلوار کا ہم نے یہ بھی دیکھا کہ ان کی انگلی بھی کٹ چکی ہے۔ چنانچہ ہم نے ان کی حالت درست کی۔

اسحٰق بن یحیٰی کی سند سے مروی یہ حدیث غریب ہے ، طلحہؓ کے سیاق میں یہ حدیث صرف ابن مبارک رحمہ اللہ نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۱۸۔ محمد بن جعفر ، ابراہیم بن اسحٰق حربی ، مقاتل ، عبداللہ بن مبارک ، یحیٰی بن ایوب ، عبداللہ بن مبارک ، علی بن زید ، قاسم ، ابوامامہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میری عبادت میں محبوب ترین چیز میرے لئے خیر خواہی ہے۔[1]

یحیٰی بن ایوب نے بھی یہ حدیث عبیداللہ سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے اور یہ حدیث صدقہ بن خالد نے عثمان بن ابی عاتکہ ، علی بن زید کی سند سے بھی روایت کی ہے۔

۱۔ مسند الامام احمد ۵/ ۲۵۴ ، وصحیح ابن حبان ۸۸۹ ، والزهد لابن المبارک ۹۸ ، وأمالي الشجري ۱/ ۲۹۰ ، ومجمع الزوائد ۱/ ۸۷ ، والمطالب العالیة ۸۷۶ ، ومشكاة المصابيح ۱۹۸۹ ، والدر المنثور ۳/ ۲۶۷

۱۱۸۱۹- ابوبکر طلحی، حسن بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن زحر، علی بن زید، قاسم، ابوامامہ، عقبہ بن عامرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: یا نبی اللہ! میری نجات کیسے ہوگی؟ ارشاد فرمایا: خاموشی اختیار کرو، اپنے گھر میں وسعت پیدا کرو اور اپنے گناہوں پر روتے رہو۔

ابن مبارک رحمہ اللہ کی یہ مشہور حدیث ہے اور یہ حدیث سعد بن ابراہیم نے بھی یحییٰ بن ایوب سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۱۱۸۲۰- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن حماد (ح) جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین، یحییٰ بن حمیدی (ح) ابراہیم بن عبداللہ، ابوبکر خزیمہ، عبید اللہ بن عبداللہ (سب) ابن مبارک، مصعب بن ثابت، اسماعیل بن محمد، عامر بن سعید بن ابی وقاص، سعد بن ابی وقاصؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ "رسول اللہ ﷺ" (نماز سے جب فارغ ہوتے) دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے رخسار اقدس کی سفیدی دیکھ لی جاتی۔

امام زہری نے یہ حدیث سن کر اسماعیل بن محمد سے کہا: یہ حدیث تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے مروی نہیں سنی، اسماعیل رحمہ اللہ نے زہری رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آپ نے نبی ﷺ کی ساری حدیثیں سن لی ہیں؟ جواب دیا نہیں، پوچھا، کیا آدھی سن لی ہیں؟ جواب دیا نہیں، پھر پوچھا کیا ایک تہائی سن لی ہیں؟ جواب دیا نہیں، اسماعیل نے کہا: یہ حدیث انہی احادیث سے سمجھ لیجئے جو آپ نے ابھی تک نہیں سنیں۔

عقبہ نے اپنی حدیث میں یوں کہا: کیا دو تہائی حدیثیں سن لی ہیں؟ جواب دیا نہیں پوچھا: کیا نصف احادیث سن لی ہیں؟ جواب دیا نہیں، اسماعیل نے کہا بس یہ حدیث بھی اسی نصف میں سے ہے جو آپ نے ابھی تک سنیں۔

عامر کی یہ حدیث غریب ہے اور عامر، اسماعیل سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ یہ حدیث اسحٰق بن راھویہ نے یحییٰ بن آدم، ابن مبارک کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۲۱- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحٰق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، ابن مبارک، مصعب کہتے ہیں اس حدیث کو اس نصف میں کر دو جو آپ نے نہیں سن رکھا، ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: تم نے قرشی کو کیسا پایا۔

۱۱۸۲۲- سلیمان بن احمد، احمد بن حلوانی، سعید بن سلیمان، عبداللہ بن مبارک، سعد بن ایوب عبداللہ بن جنادہ، ابوعبدالرحمٰن حبلی، عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو بکری دوہ رہا تھا ارشاد فرمایا: جب تم بکری دوہنے لگو کچھ دودھ بکری کے بچے کے لئے باقی چھوڑ دو چونکہ وہ جانوروں میں سب سے زیادہ مہربانی کے لائق ہے۔

ان الفاظ میں یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف ابن مبارک کی سند سے لکھی ہے۔

۱۱۸۲۳- سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، عبداللہ بن مبارک، معمر، محمد بن حمزہ، عبداللہ بن سلامؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کے گھر والوں کے پاس کوئی مہمان آتا تو آپ ﷺ گھر والوں کو نماز کا حکم دیتے اور یہ آیت تلاوت فرماتے "وامر اھلک بالصلاۃ واصطبر علیھا لا نسالک رزقا" (طہٰ ۱۳۲) اے نبی ﷺ! اپنے گھر والوں کو نماز کی تاکید کیجئے اور خود بھی اس پر صبر کیجئے ہم آپ سے کوئی رزق نہیں مانگتے۔

معمر اور ابن مبارک کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی وجہ سے لکھی ہے۔

۱۱۸۲۴- احمد بن جعفر بن سعید، عبداللہ بن محمد بن نعمان، محمد بن سعد بن سابق، "ح" جعفر بن محمد ابوحصین، یحییٰ بن عبدالحمید، (دونوں) عبداللہ بن مبارک، ابن لھیعہ، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، اسماء بنت ابی بکرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت اسماءؓ جب ثرید

بناتیں کسی کپڑے سے ڈھانپ دیتی تھیں تاکہ اسکا جوش اور گرمی نکل جائے پھر کہتی تھیں: بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اسمیں زیادہ برکت ہوتی ہے۔[1]

ابن مبارک کی یہ حدیث غریب ہے ابن لہیعہ کی سند سے اور اس نے یحیٰی کہا ہے۔

۱۱۸۲۵-عبداللہ بن جعفر، عبداللہ بن عقبہ (ابن لہیعہ) "ح" عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، معتمر، عبداللہ بن مبارک، معمر، زھری، سالم، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نماز میں رکوع سے اپنا سر اٹھانے کے بعد فلاں اور فلاں پر لعنت کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے آیت کریم نازل فرمائی۔

لیس لک من الامر شنی اویتوب علیھم اویعذبھم فانھم ظالمون (آل عمران ۱۲۸)

آپ کے اختیار میں کچھ نہیں یا اللہ تعالیٰ ان پر رجوع کرے یا انھیں عذاب دے چونکہ وہ ظالم ہیں۔

ابراہیم کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف معمر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۲۶-محمد بن حمید، محمد بن ھارون، احمد بن منیع، عبداللہ بن مبارک، ھشام، معمر، زھری، سالم، عبداللہ بن عمرؓ حج میں کثرت سے شرطیں لگاتے تھے اور کہتے: کیا تمھیں رسول اللہ ﷺ کی سنت زندہ نہیں کرنی؟ زہرہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف معمر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۲۷-احمد بن عبداللہ بن محمود، محمد بن احمد بن ابراہیم کرابیسی، احمد بن حفص بن مروان، عبداللہ بن مبارک، حجاج بن ارطاۃ، مجاھد، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو کسی بھی افضل زینت کے ساتھ مزین نہیں کیا جتنا کہ دنیا سے کنارہ کشی، پیٹ کی پاکدامنی اور شرمگاہ کی عفت سے مزین کیا ہے۔[2]

حجاج بن ارطاۃ اور ابن مبارک کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۲۸-عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحٰق حربی، محمد بن مقاتل، "ح" ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ (دونوں) عبداللہ بن مبارک، یحیٰی بن ایوب، وہب اللہ بن جنادہ، ابوعبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن عمروؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے۔ دنیا مومن کا قید خانہ اور تنگی کی جگہ ہے پس جب مومن دنیا سے کوچ کرتا ہے قید خانے اور تنگی سے بھی اسکی جان چھوٹ جاتی ہے۔[3]

عبداللہ بن جنادہ کی یہ حدیث مشہور ہے۔

۱۱۸۲۹-ابوبکر طلحی، حسن بن جعفر قتات، عبداللہ بن صالح، عبداللہ بن مبارک، یحیٰی بن عبداللہ، عبداللہ، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اسکا طلبگار سوتا رہے اور دوزخ کی آگ جیسی بھی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس سے دور بھاگنے والا غافل سوتا رہے۔[4]

ابن مبارک کی یہ مشہور حدیث ہے لیکن عبداللہ بن موھب سے صرف ان کے بیٹے یحیٰی روایت کرتے ہیں۔

۱۱۸۳۰-ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح "ح" ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ مروزی (دونوں)

۱۔ کشف الخفا ۱/۴۸.

۲۔ کنز العمال ۶۱۴۰.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الزھد ۱. وسنن الترمذی ۲۳۲۴ وسنن ابن ماجۃ ۴۱۱۳. ومسند الامام احمد ۲/۱۹۷.

۴۔ سنن الترمذی ۲۶۰۱، ۲۶۵۱. والکامل لابن عدی ۵/۱۸۹۷. ومشکاۃ المصابیح ۵۳۴۹. والترغیب والترھیب ۴/۴۵۳. والاحادیث الصحیحۃ ۹۵۳. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۳۰، ۲۳۲. وکنز العمال ۴۳۰۳۹.

عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن عبداللہ، ابوھریرۃ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی مرتا ہے اسے ضرور ندامت ہوتی ہے، صحابہ نے پوچھا کیسی ندامت؟ فرمایا: اگر مرنے والا نیکوکار ہے سوا سے ندامت ہوتی ہے کہ نیکیوں میں کیوں اضافہ نہ کرسکا اور اگر بدکار ہوا سے ندامت ہوتی ہے کہ کاش وہ برائیوں سے باز رہا ہوتا۔[1]

یحییٰ کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف عبداللہ بن مبارک کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۳۱- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حبان بن موسیٰ ابن مبارک، یحییٰ بن عبداللہ ابوھریرۃ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جہنم میں ایک وادی ہے جسے لملم کہا جاتا ہے جہنم کی دیگر وادیاں بھی اس کی شدید تپش سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہیں۔[2]

یہ حدیث سنداً غریب ہے صرف یحییٰ کی سند سے مروی ہے۔

۱۱۸۳۲- جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین محمد بن حسین، یحییٰ بن عبدالحمید حمانی، ابن مبارک، یحییٰ بن عبداللہ، عبداللہ ابو یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہ وسفید رنگ کے دوخصی مینڈھے قربانی کے لئے ذبح کئے۔ چنانچہ جب ایک کو قربان کر دیا تو فرمایا: یا اللہ تو نے ہی ہمیں پیدا کیا اور تیری طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہے یا اللہ! یہ قربانی محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت کی طرف سے ہے پھر دوسرے کو ذبح کیا اور فرمایا: یا اللہ! تو نے ہی ہمیں پیدا کیا اور تیری طرف لوٹ کر جانا ہے یا اللہ: یہ ان لوگوں کی طرف سے ہے جو محمد ﷺ کی امت میں سے تیری توحید کے قائل ہوں۔[3]

یہ حدیث کئی طرق کے ساتھ مروی ہے اور مشہور حدیث ہے لیکن یحییٰ کی سند سے غریب ہے۔

۱۱۸۳۳- ابوبکر طلحی، حسن بن جعفر، عبدالحمید بن صالح، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن جعفر علی بن یزید قاسم، ابوامامہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی یتیم کے سر پر دستِ شفقت پھیرا اس کے ہاتھ تلے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے بدلے میں اسے ایک نیکی ملے گی۔[4]

ابوامامہؓ کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف اسی طریق سے نقل کی ہے۔ سعید بن ابی مریم نے بھی یہ حدیث یحییٰ بن ایوب کی سند سے روایت کی ہے۔ نیز یہ حدیث ہمیں سلیمان بن احمد، یحییٰ بن ایوب علاف، سعید بن ابومریم، یحییٰ بن ایوب کی سند سے بھی بمثل مذکور بالا پہنچی ہے۔

۱۱۸۳۴- ابوعباس احمد بن محمد بن یوسف، جعفر فریابی، محمد بن حسن بلخی، عبداللہ بن مبارک، سعید بن ابوایوب خزاعی، عبداللہ بن ولید، ابو سلیمان لیثی، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن اور ایمان کی مثال گھوڑے جیسی ہے جو اپنے

---

[1] سنن الترمذی ۲۴۰۳ وسنن الدارمی ۱۱. والکامل لابن عدی ۲۶۲۰/۷. والترغیب والترھیب ۲۵۳/۴. وامالی الشجری ۳۵/۲. وکشف الخفا ۳۱۹/۲. واتحاف السادة المتقین ۲۳۰/۱۰. وکنز العمال ۴۲۷۱۲

[2] اتحاف السادة المتقین ۵۱۲/۱۰. وکنز العمال ۳۹۳۹۹. والجامع الکبیر ۶۷۵۷. ومجمع الزوائد ۳۳۴/۱۰.

[3] المستدرک ۴۶۷/۱ وسنن ابی داؤد ۲۷۹۴ وسنن ابن ماجة ۳۱۲۱. والسنن الکبری للبیھقی ۲۸۷/۹ ومسند الامام احمد ۳۷۵/۳. ومجمع الزوائد ۲۳/۴. ۳۶۰.

[4] مسند الامام احمد ۲۵۰/۵. ۲۶۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۹/۸. ۳۴۸. والزھد للامام احمد ۴۱. وتاریخ اصبھان ۲۰۸/۱. ۲۹۲. ومجمع الزوائد ۱۶۰/۸. وفتح الباری ۱۵۱/۱۱. واتحاف السادة المتقین ۲۹۱/۶. وکنز العمال ۶۰۳۵

ٹھکانے کے اردگرد گھوم پھر کر واپس اپنے ٹھکانے میں آ جاتا ہے۔ چنانچہ مومن سے بھی بھول ہو جاتی ہے اور وہ پھر ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے، سوتم اپنا اتقیاء اور پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور اپنے اچھے کاموں کی ذمہ داری مومن کو سونپو۔

ابوسعید خدریؓ کی یہ حدیث صرف اسی اسناد سے نقل کی گئی ہے ابوسفیان لیثی کا نام عمران بن عمران بتایا گیا ہے۔

۱۱۸۳۵- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد (ح) جعفر بن محمد، ابوحصین، یحییٰ حمانی "ح" ابوعمرو، حسن بن سفیان، حبان (سب) عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن زجر، خالد بن عمران، ابوعیاش، معاذ بن جبلؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے اللہ تعالیٰ مومنین سے کیا ارشاد فرمائے گا اور مومنین سب سے پہلے کیا کہیں گے؟ صحابہ کرام نے فرمایا: یا رسول اللہ! ضرور بتلائیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مومنین سے فرمائیں گے: کیا تم میری ملاقات پسند کرتے تھے؟ مومنین کہیں گے: اے ہمارے رب! جی ہاں ہم پسند کرتے تھے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: وہ کیوں؟ مومنین جواب دیں گے چونکہ ہم تیری عفو و درگزر اور تیری رحمت کی امید لگائے رہے، ارشاد باری تعالیٰ ہوگا: میری رحمت تمہارے لئے واجب ہو چکی ہے[1]

اس حدیث کا نبی ﷺ سے معاذؓ کے علاوہ اور کوئی راوی نہیں ملتا سند میں عبداللہ، خالد سے متفرد ہیں۔

۱۱۸۳۶- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ "ح" سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان (دونوں) نعیم بن حماد "ح" ابوعمرو، حسن بن سفیان، حبان بن موسیٰ (دونوں) عبداللہ بن مبارک، عبداللہ بن موصب، مالک بن محمد بن حارثہ انصاری، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جس نے اپنی زبان سے حق کا بول بالا کیا اس کے لئے اجر و ثواب جاری کر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن اس کو پورا پورا ثواب مل جاتا ہے" حبان نے اپنی سند میں یوں کہا" اس کے بعد اس حق پر عمل کیا جاتا رہا"[2]

۱۱۸۳۷- عبداللہ بن جعفر، ابومسعود احمد بن فرات، یعمر بن بشر، ابن مبارک، اسامہ بن یزید، صفوان بن سلیم، عروہ، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت کے پیغام نکاح اور اس کے مہر میں آسانی پیدا کر کے عورت پر کون احسان کریگا۔[3]

صفوان کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسامہ کی سند سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

۱۱۸۳۸- سلیمان بن احمد، محمد بن علی مروزی، محمد بن عبداللہ بن قہزاد، ابووزیر محمد بن امین وابن مبارک، ابن مبارک، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ سفر میں صبح کی نماز پڑھتے اپنی سواری سے اتر کر تھوڑا چلتے تھے۔[4]

سلیمان اور یحییٰ بن سعید کی یہ حدیث غریب ہے اور ابن مبارک متفرد ہیں۔

۱۱۸۳۹- ابواحمد بن حمزہ، ابوحریش کلابی "ح" محمد بن مظفر، محمد بن صالح بن حریش (دونوں) احمد بن خواش "ح" مخلد بن جعفر، محمد بن یحییٰ مروز، عبداللہ بن محمد عیسیٰ "ح" ابوبکر عبداللہ بن محمد، ابوبکر بزار، عباس رقی (سب) عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن قرط،

۱- مجمع الزوائد ۱۰/۳۲۱، ۳۵۸. والترغیب والترهیب ۴/۲۶۸. ومسند الامام أحمد ۵/۲۳۸ وحسن الظن بالله لابن أبی الدنیا ۱۰/والمطالب العالیة ۴۶۲۴ وشرح السنة ۵/۲۶۹، ومشكاة المصابیح ۱۶۰۶. وكنز العمال ۳۹۲۱۲

۲- كنز العمال ۵۹۰۰ وامالی الشجری ۲/۱۷۵.

۳- المستدرك ۲/۱۸۱ وكنز العمال ۴۵۵۷۳

۴- كنز العمال ۱۷۹۱۶.

عطاء بن یسار، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس نے روزے کی حدود کا لحاظ رکھا اور اس نے یہ بات بھی پہچان لی کہ روزے کی کس قدر حفاظت کرنا مناسب ہے اس کے گزشتہ گناہوں کا صفایا کر دیا جائے گا۔[1]

یہ حدیث غریب ہے عطاء سے صرف عبداللہ بن قرظ نے روایت کی ہے اور عبداللہ سے روایت کرنے میں یحیٰی بن ایوب متفرد ہیں۔

۱۱۸۴۰- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن خلف بزار، اسماعیل بن عیسیٰ قطان، عبداللہ بن مبارک، حجاج بن ارطاۃ، محمد بن منکدر، جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے کسی نے پوچھا: کیا عمرہ واجب ہے؟ ارشاد فرمایا: عمرہ واجب نہیں ہے لیکن تم لوگ عمرہ کیا کرو وہ تمھارے لئے زیادہ بہتر ہے۔[2]

محمد کی یہ حدیث غریب ہے محمد سے یہ حدیث صرف ابن حجاج نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۴۱- ابوبکر بن مالک وعلی بن ھارون بن محمد، (دونوں) جعفر فریابی، محمد بن حسن بلخی "ح" ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ (دونوں) عبداللہ بن مبارک، حرملہ بن عمران، یزید بن ابوحبیب، ابوخیر، عقبہ بن عامرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر آدمی اپنے صدقے کے سائے تلے ہوگا تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیں۔[3]

۱۱۸۴۲- سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، ابوصالح، حرملہ کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے اس حدیث میں یزید بن ابی حبیب متفرد ہیں۔ اور ابوالخیر سے روایت کی ہے اسکا نام مرثد بن عبداللہ اور یزید سے عمرو بن حارث نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۸۴۳- محسن بن ثوبان وضمام بن اسماعیل، ابن لھیعہ و محمد بن اسحٰق، حسن بن محمد بن احمد بن کیسان، موسیٰ بن ھارون حافظ، عیسیٰ بن سالم، عبداللہ بن مبارک، سفیان، محمد بن عجلان عجلان، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مملوک کے کھانے اور کپڑے کا بندوبست اس کے مالک کے ذمہ ہے اور مملوک کو کسی ایسے کام کی ذمہ داری نہ سونپی جائے جسکی وہ طاقت نہیں رکھتا۔[4]

سفیان رحمہ اللہ نے یہ حدیث اسی طرح محمد بن عجلان کی سند سے روایت کی ہے اور سفیان متفرد ہیں، جبکہ سفیان بن عیینہ، سلیمان بن بلال اور ابوضمرہ نے سفیان سے اختلاف کے ساتھ روایت کی ہے اور انھوں نے حدیث کی سند یوں بیان کی ہے، ابن عجلان بکیر بن عبداللہ اشج عجلان، ابوھریرہ یعنی ابن عجلان اور عجلان کے درمیان بکیر بن عبداللہ کا واسطہ ذکر کیا ہے۔

۱۱۸۴۴- عبدالملک بن حسن بن یوسف معدل، احمد بن یحیٰی حلوانی، "ح" ابونعیم اصفہانی سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل

---

[1] مسند الامام أحمد ۵۵/۳. وصحیح ابن حبان ۸۷۹. والأمالی الشجری ۱۳/۲. ومجمع الزوائد ۱۴۳/۳. وفتح الباری ۱۱۱/۴. والترغیب والترھیب ۹۱/۲

[2] سنن الترمذی ۹۳۱. ومسند الامام أحمد ۳۱۶/۳. والسنن الدارقطنی ۲۸۵/۲. ۲۸۶. وتاریخ بغداد ۳۳/۸. واتحاف السادۃ المتقین ۲۹۱/۴. ونصب الرایۃ ۱۵۰/۳.

[3] المستدرک ۴۱۶/۱. ومسند الامام أحمد ۱۴۷/۴. وصحیح ابن خزیمۃ ۲۴۳۱. وصحیح ابن حبان ۸۱۷، ومجمع الزوائد ۱۱۰/۳. واتحاف السادۃ المتقین ۲۰۱/۷، ۱۶۷/۴. والدر المنثور ۳۵۵/۱. ۱۷۷/۳

[4] صحیح مسلم کتاب الایمان باب ۱۰. ومسند الامام أحمد ۲۴۷/۲. ۳۴۲. والسنن الکبری للبیھقی ۸/۶/۸. وصحیح ابن حبان ۱۲۰۵. ومسند الحمیدی ۱۱۵۵. والأدب المفرد ۱۹۲. ۱۹۳. وفتح الباری ۱۷۴/۵. ومشکاۃ المصابیح ۳۳۴۴.

(دونوں) احمد بن جمیل مروزی" ح" ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حبان بن موسیٰ مروزی، (دونوں) عبداللہ بن مبارک، رباح بن زید، عمر بن حبیب، قاسم بن ابی بردہ، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم پیدا کیا پھر اسے حکم دیا کہ" لکھ" چنانچہ قلم نے ہر وہ چیز جو ہونے والی تھی لکھ دی۔[1]

سعید سے صرف قاسم نے یہ حدیث روایت کی ہے اور قاسم سے صرف عمر نے روایت کی ہے اور رباح متفرد ہیں، ابن عباسؓ نے تابعین کی ایک بڑی جماعت سے روایت کی ہے ان میں ابوظبیان، ابواسحق، مقسم، مجاہد سر فہرست ہیں۔ان میں سے بعض نے مرفوعاً روایت کی ہے اور بعض نے موقوفاً جبکہ نبی ﷺ سے عبادہ بن صامت و بن عمر نے مرفوعاً متصلاً روایت کی ہے۔

۱۱۸۳۵-سلیمان بن احمد، ابوزید قراطیسی، نعیم بن حماد" ح" ابونعیم اصفہانی فاروق وحبیب بن حسن، (دونوں) ابوعلی الکشی، معاذ بن اسد" ح" جعفر بن محمد، ابوحصین، یحییٰ حمانی" ح" علی بن حمید، بشر بن موسیٰ، محمد بن مقاتل (سب) عبداللہ بن مبارک، صفوان بن عمرو، عبداللہ بن بسر، ابوامامہ باہلیؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے آیت کریمہ "یسقی من ماء صدید یتجرعہ" (ابراہیم ۱۶) اسے پیپ کا پانی پلایا جائیگا جسے بمشکل گھونٹ گھونٹ پیے گا۔" کے بارے میں فرمایا" پیپ کا پانی جہنمی کے قریب کیا جائیگا وہ اس سے سخت کراہت کرے گا۔ چنانچہ جب پانی اس کے قریب کیا جائے گا اس کے چہرے کو بھون ڈالے گا اور مع بالوں کے اس کے سر کی کھال اتر جائے گی۔ جب پی لے گا اس کی انتڑیاں کٹ کٹ کر پانی سمیت پاخانے کے رستے سے باہر نکل جائیں گی، ارشاد باری تعالیٰ ہے" وسقوا ماءً حمیماً فقطع امعاء ھم " (محمد ۱۵) جنھیں گرم پانی پلایا جائے گا اور وہ پانی ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمھل یشوی الوجوہ بئس الشراب ، (کھف ۲۹) اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جو چہرے بھون دے گا۔ بڑا ہی برا پانی ہے۔[2]

صفوان متفرد ہیں عبداللہ بن بشر سے روایت کرنے میں اور کہا گیا ہے کہ عبداللہ بن بشر وہ سکسکی حمصی ہیں جنکی کنیت ابوسعید ہے۔ یہ حدیث بقیہ بن ولید نے صفوان سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے اور صفوان نے عبداللہ بن بسر مازنی سے روایت کی ہے اور عبداللہ بن بسر کی صحبت ثابت ہے اور صفوان نے عبداللہ بن بشر سے بھی حدیث روایت کی ہے۔گویا عبداللہ بن بسر مازنی صحابی ہیں اور عبداللہ بن بشر ان دونوں سے صفوان روایت کرتے ہیں، اسی وجہ سے بعض لوگوں کو اشتباہ ہوا ہے اور اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن بسر مازنی ہیں۔

۱۱۸۳۶-جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین، یحییٰ حمانی، عبداللہ بن مبارک، سعید بن یزید ابی شجاع، ابوسمح، ابوالہیثم، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے آیت کریمہ "تلفح وجوھھم النار" (المؤمنون ۱۰۴) ان کے چہروں کو آگ جھلساتی رہے گی، کے بارے میں ارشاد فرمایا یعنی آگ ان کے چہروں کو بھون ڈالے گی پس ان کا اوپر کا ہونٹ سکڑ کر سر کے وسط تک پہنچ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر ناف تک پہنچ جائے گا۔[3]

۱۔ السنۃ لابن ابی عاصم ۱/۵۰، وکشف الخفا ۳۱۰.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲۶۵/۵ والمستدرک ۳۵۱/۲، ۳۵۷. وسنن الدارمی ۸۹/۲. والترغیب والترھیب ۴۷۸/۴. واتحاف السادۃ المتقین ۵۱۶/۱۰. والدر المنثور ۸۴/۴.

۳۔ سنن الترمذی ۲۵۸۷، ۳۱۷۶. ومسند الامام أحمد ۸۸/۳. ومشکاۃ المصابیح ۵۶۸۴، وشرح السنۃ ۲۵۲/۱۵. والترغیب والترھیب ۴۸۲/۴ وتفسیر ابن کثیر ۴۹۱/۵ وتفسیر البغوی ۴۵/۵ وتفسیر القرطبی ۱۵۲/۱۲. والدر المنثور ۱۵/۵

ابوشجاع، ابوسمح سے روایت کرتے ہیں لیکن متفرد ہیں۔

۱۱۸۴۷- ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحٰق قاضی" ح" جعفر بن محمد، ابوحصین، (دونوں) یحیٰی حمانی" ح" ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان صبان" ح" حبیب بن حسن، احمد بن سھل اشنانی مقری، حسن بن عیسٰی بن ماسرجس (سب) عبداللہ بن مبارک، سعید بن یزید، ابوسمح، ابوحجیرہ، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا" جہنم کا کھولتا ہوا پانی جہنمیوں کے سروں پرانڈیلا جائے گا حتی کہ ان کی کھوپڑی سے ہوتا ہوا پیٹ تک پہنچ جائے گا اور جو کچھ پیٹ میں پڑا ہوگا نکال باہر پھینکے گا حتی کہ کھولتا ہوا پانی جہنمیوں کے قدموں سے جا نکلے گا اور وہ صھر" یعنی ایسا گرم کھولتا ہوا پانی جو چمڑے اور گوشت کو بھی پگھلا ڈالے گا" چنانچہ جہنمی کو دوبارہ اس کی درست حالت پر لایا جائے گا اور پھر یہ سلسلہ اس کے ساتھ لگاتار ہوتا رہے گا۔[1]

سعید ابوشجاع المعروف اسکندری متفرد ہیں اور وہ ثقہ ہیں ان سے لیث بن سعید، ابوسمح (ان کا نام عبدالرحمٰن المعروف بدراج ہے) ابوالھیثم (ان کا نام سلیمان صفاری ہے) روایت کرتے ہیں نیز ابوسمح سے عمرو بن حارث وسالم بن غیلان لجی روایت کرتے ہیں۔

۱۱۸۴۸- ابوبکر بن خلاد، محمد بن (غالب) بن حارث، محمد بن نصر مروزی" ح" جعفر بن محمد، ابوحصین، محمد بن عبدالحمید حمانی" ح" ابونعیم اصفہانی ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان" ح" جعفر بن محمد، جعفر فریابی، ابراہیم بن عثمان زیاد مصیصی (چاروں) عبداللہ بن مبارک، قبہ بن سعید، حبیب، حمزہ بن ابی حمزہ، مجاھد، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عباسؓ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ جہنم کی وسعت (رقبہ) کتنی ہے؟ ہم نے کہا ہم نہیں جانتے فرمایا: اچھا ٹھیک ہے، بخدا! تم نہیں جانتے ہو کہ جہنمی کے کان اور کاندھے کے درمیان فاصلہ ستر سال کے سفر کے برابر ہوگا اور اس فاصلے میں پیپ اور خون کے بہنے کی کشادہ گزرگاہیں ہوں گی۔ مجاہد کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا وہ نہریں ہوں گی؟ ابن عباسؓ نے فرمایا" نہیں" بلکہ کشادہ گزرگاہیں ہوں گی، پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو جہنم کی وسعت کتنی ہے؟ ہم نے کہا: ہم نہیں جانتے فرمایا: اچھا ٹھیک ہے، بخدا! تم نہیں جانتے ہو، چنانچہ عائشہؓ نے مجھے بتایا ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے ارشاد باری تعالیٰ " والارض جمیعاً قبضته یوم القیامة والسموات مطویات بیمینه "(الزمر ۶۷) ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے" کے بارے میں پوچھا کہ اس دن کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ اس دن جہنم کے پل پر ہوں گے۔

مجاھد کی یہ حدیث غریب ہے اور حبیب حمزہ سے روایت کرتے ہیں لیکن اس سند میں متفرد ہیں اور حمزہ کوفی ثقہ اور عزیز الحدیث ہیں۔

۱۱۸۴۹- جعفر بن محمد بن عمر، ابوحصین وداعی، یحیٰی حمانی" ح" ابونعیم اصفہانی ابواحمد غطریفی، عبداللہ بن محمد بغوی وابن زنجویہ" ح" محمد بن ابراہیم، احمد بن سھل اشنانی مقری (تینوں) حسن بن عیسی ماسرجسی، عبداللہ بن مبارک، عمر بن محمد بن زید، محمد بن زید، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اہل جنت جنت کی طرف چلے جائیں گے اور اہل دوزخ دوزخ کی طرف اس وقت موت کو جنت اور دوزخ کے درمیان لا کر ذبح کردیا جائے۔ گا پھر ایک آواز لگانے (والا فرشتہ) آواز لگائے گا اے اہل جنت! بلاموت تم جنت میں ہمیشہ ہمیشہ داخل رہو گے۔ اور اے اہل دوزخ! تم بھی بلاموت دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے چنانچہ فرشتے کی آواز سن کر جنتیوں کی فرحت وخوشی میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا اور جہنمیوں کے غم وحزن میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا۔[2]

---

[1] سنن الترمذی ۲۵۸۲ ومسند الامام احمد ۲/۳۷۴، والمستدرک ۲/۳۸۷ والزھد للامام احمد ۲۰. ومشکاۃ المصابیح ۵۶۷۹ والترغیب والترھیب ۴/۴۷۷ وتفسیر القرطبی ۱۲/۲۷ وتفسیر ابن کثیر ۵/۴۰۲ وتفسیر الطبری ۱۷/۱۰۰. والجامع الکبیر للسیوطی ۵۳۵۴. وکنز العمال ۳۹۵۱۵

[2] صحیح البخاری ۸/۱۴۳ وصحیح مسلم، کتاب الجنة ۴۳ وفتح الباری ۱۱/۴۱۵

ابن عمرؓ کی یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عمر بن محمد سے ابن وھب، ولید بن مسلم، میمون بن یزید، وغیرھم نے بھی روایت کی ہے، اس مضمون میں ابن مبارک رحمہ اللہ کی ایک اور روایت بھی ہے اور اس کی سند و متن یوں ہے، فضیل بن مروان، حسن بن علی وراق، ھیثم بن خلف، محمد بن علی بن شقیق، علی بن شقیق، عبداللہ بن مبارک، فضیل بن مرزوق، عطیہ، ابوسعید (میرا گمان ہے کہ وہ حدیث کو مرفوع بیان کرتے تھے) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ "قیامت کے دن موت سیاہ سفید مینڈھے کی شکل میں لائی جائی گی اور جنت و دوزخ کے درمیان کھڑی کردی جائے گی، اتنے میں آواز لگے گی اے اہل جنت موت یہ ہے اے اہل دوزخ موت یہ ہے۔ چنانچہ موت کو ادھر ہی ذبح کردیا جائے گا اور جنتی و جہنمی اسے ذبح ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے، پس اگر کوئی خوشی کے مارے مرتا اہل جنت ادھر مرجاتے اور اگر کوئی غم و حزن کے مارے مرتا اہل جہنم ادھر ضرور مرجاتے۔"[1]

عبداللہ بن مبارک کی اس حدیث کا ایک متابع بھی ہے، وہ یوں کہ عبداللہ بن صالح عجلی نے یہ حدیث بمثلہ فضیل بن مرزوق کے سلسلہ سند سے روایت کی ہے اور یہی حدیث ہمیں اس سند سے بھی پہنچی ہے۔ احمد بن سندی، محمد بن عباس مودب، عبداللہ بن صالح، فضیل بن مرزوق، عطیہ، ابوسعید، نبی ﷺ بمثل مذکور بالا جبکہ اس حدیث کا شاہد بھی موجود ہے وہ یوں کہ یہ حدیث ابوسلمہ و ابوصالح و ابو حازم و اعرج و عبدالرحمن عوفی ابوعلاء ان سب نے ابوھریرہؓ، نبی ﷺ کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔ نیز یہی حدیث نوح بن قیس نے، اپنے بھائی خالد، قتادہ، انسؓ، نبی ﷺ کی سند سے روایت کی ہے گویا حدیث کا یہ دوسرا شاہد ہے۔

۱۱۸۵۰- ابواسحٰق حمزہ، علی بن ھارون، عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر فریابی، ابراہیم، عثمان بن زیاد، ابن مبارک، مالک بن انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل جنت کو پکاریں گے، اے اہل جنت! جنتی جواب دیں گے: اے ہمارے رب لبیک ہم تیرے دربار میں حاضر ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہوگا، کیا تم راضی ہو؟ جنتی کہیں گے: ہم کیوں راضی نہیں ہوں گے حالانکہ تو نے ہمیں وہ وہ نعمتیں عطا کی ہیں جو تو نے اپنی مخلوق میں کسی ایک کو بھی عطا نہیں کیں، ارشاد باری تعالیٰ ہوگا، میں تمہیں اس سے بھی افضل نعمت عطا کرتا ہوں وہ یہ کہ میں تم سے راضی ہوں اور تمہارے اوپر ناراض نہیں ہوں گا۔

امام مالک کی یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ انھوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۱- ابواسحٰق حمزہ، ابوقاسم بغوی، قاسم بن یحییٰ، حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، یونس، زھری، سعید بن مسیب، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کی ایک بڑی جماعت جنت میں داخل ہوگی جنکی تعداد ستر ہزار ہوگی، ان کے چہرے چودھویں چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے، حضرت ابوھریرہؓ کہتے ہیں۔ اتنے میں عکاشہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان کا شریک بنادے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عکاشہ کو اس جماعت کا شریک بنادے۔ اتنے میں ایک اور انصاری اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یارسول اللہ! میرے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اس خوش قسمت جماعت کا شریک بنائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے چکا وہ فضیلت اسے مل چکی ہے۔[2]

زہری کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے ان سے بہت سارے محدثین نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۲- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، حبان بن مسلم، عبداللہ بن مبارک، عمران بن زائدہ بن نشیط، زائدہ بن نشیط، ابو خالد والبی، حضرت ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت نماز میں کبھی آواز دھیمی کر لیتے کبھی بلند۔

۱۔ صحیح البخاری ۱۱۹/۶، ۱۱۰ و مسند الامام أحمد ۲۶۱/۲، ۳۷۷، ۵۱۳.

۲۔ صحیح البخاری ۱۹۹/۷، ۱۴۰/۸ و فتح الباری ۳۰۶/۱۱.

زائدہ کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ ان سے صرف ان کے بیٹے نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۳- عبدالرحمن بن عباس عبدالرحمن، ابراہیم بن اسحق حربی، محمد بن مقاتل، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن جنادہ، ابو عبدالرحمن حبلی، عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے، دنیا مومن کا ایک قید خانہ ہے، چنانچہ مومن جب دنیا سے کوچ کر جاتا ہے قید خانے سے بھی اس کو خلاصی مل جاتی ہے۔

ان الفاظ میں عبداللہ بن عمروؓ کی حدیث بالا غریب ہے ہم نے صرف یحییٰ بن ایوب کی سند سے ذکر کی ہے۔

۱۱۸۵۴- عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم حربی، احمد بن حجاج، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، بکر بن عمرو، عبدالرحمن بن زیاد، ابو عبدالرحمن حبلی، عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: موت مؤمن کا تحفہ ہے۔[1]

عبداللہ بن عمروؓ کی یہ حدیث غریب ہے اور ان سے صرف حبلی نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۵- عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم حربی، محمد بن مقاتل، ابن مبارک، مالک بن مغول، ابو ربیعہ، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم سب پسند کرتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ؟ صحابہؓ نے اثبات میں جواب دیا، ارشاد فرمایا: پھر تم لوگ امیدوں کو کم کر دو اور اپنے احوال اپنے مددگاروں کے سامنے بیان کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتے رہو جیسا کہ اس سے حیاء کرنے کا حق ہے۔ صحابہ نے کہا: ہم سب اللہ تعالیٰ سے حیا، تو کرتے ہیں ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیاء یہ ہے کہ تم قبروں کو اور بوسیدگی کو نہ بھول جاؤ، پیٹ کو اور جو کچھ اس نے اپنے اندر جمع کر رکھا ہے کو نہ بھولو، سر کو اور سر نے جو کچھ اپنے احاطہ میں لے رکھا ہے اسکو مت بھول جاؤ، جو آخرت کی عزت و شرافت کا خواہشمند ہو وہ دنیا کے عارضی ڈھمپر (زیب و زینت) کو چھوڑ دے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنا اور اس سے اللہ تعالیٰ کی ولایت کا درجہ بھی پایا جا سکتا ہے۔[2]

یہ حدیث غریب ہے میں نہیں جانتا کہ ان الفاظ میں مالک بن مغول، ابی ربیعہ سے عبداللہ بن مبارک کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے جبکہ بعض محدثین نے یہ حدیث ان الفاظ سے ملتے جلتے الفاظ میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۶- جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حفص محمد بن حسین، یحییٰ بن عبدالحمید حمانی، ابن مبارک، خالد حذاء، ابو عثمان، ابو موسیٰ اشعریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم ایک مرتبہ سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ چنانچہ جب بھی ہم بلندی پر چڑھتے یا کسی نشیبی جگہ میں نیچے اترتے ہم آواز بلند تکبیر کہتے، اتنے میں نبی ﷺ ہمارے قریب پہنچ گئے ارشاد فرمایا اے لوگو! تم کسی بہرے کو پکار رہے ہو اور نہ ہی کسی غائب کو، تم تو صرف اس ذات کو پکار رہے ہو جو سننے والی ہے اور تمہارے قریب تر ہے، خاموشی اختیار کرو، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے؟ اور وہ یہ ہے "لا حول و لا قوۃ الا باللہ"[3]۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اور ابو عثمان کے واسطے سے (ابو عثمان کا نام عبدالرحمن بن مل نہدی ہے) تابعین کی ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔ ان میں سلیمان تیمی، ثابت بنانی، ایوب سختیانی، عاصم احول علی بن زید جدعان سر فہرست ہیں نیز ابو عثمان نہدی سے تابعین کے علاوہ جریری، ابو نعامہ سعدی نے روایت کی ہے، اور ابو سلیل کا نام ضریب بن نفیر ہے اور ابو نعامہ کا نام عبد ربہ ہے۔

---

[1] المستدرک ۳۱۹/۴ ومجمع الزوائد ۳۲۰/۲ والمطالب العالیۃ ۷۰۸، ۳۰۹۴. ومشکاۃ المصابیح ۱۶۰۹. واتحاف السادۃ المتقین ۲۲۷/۱۰ والترغیب والترھیب ۳۳۵/۴. وکشف الخفا ۳۵۲/۱

[2] کنز العمال ۴۳۹۱۱.

[3] صحیح البخاری ۹۹/۴. ۱۰۱/۸. ۱۰۸. وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۴۴ وفتح الباری ۲۱۳/۱۱. ۵۰۰.

۱۱۸۵۷- جعفر بن محمد، ابوحصین، یحییٰ بن عبدالحمید، عبداللہ بن مبارک، عبداللہ بن عقبہ، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، عقبہ بن عامرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مقتولین احد پر آٹھ سال کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی (کیفیت یہ تھی) جیسے کوئی زندوں اور مردوں کو الوادع کر رہا ہو پھر ارشاد فرمایا: میں تم سے پہلے کا بھیجا ہوا اجر و ثواب ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ بھی ہوں نیز ہماری ملاقات کی مقررہ جگہ حوض کوثر ہے، بے شک میں حوض کوثر کو دیکھتا ہوں اپنی اس جگہ مقام سے، مجھے تمہارے اوپر یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگ جاؤ گے لیکن مجھے تمہارے اوپر خوف ہے کہ تم ایک دوسرے سے مقابلہ کر کے دنیا میں رغبت کرنے لگ جاؤ گے۔ عقبہؓ کہتے ہیں یہ میری آخری نظر تھی جو میں نے نبی ﷺ پر ڈالی۔[1]

یزید بن ابوحبیب کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ بخاری و مسلم دونوں نے لیث، یزید کی سند سے روایت کی ہے اور بخاری نے زکریا بن عدی، ابن مبارک، حیوہ، یزید، عبداللہ بن عقبہ (ابن لہیعہ) کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۸- سلیمان بن احمد، ابوزید قراطیسی، عبداللہ بن حکم، ابن لہیعہ یزید کی سند سے بمثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

یزید بن ابی انیسہ اور یحییٰ بن ایوب نے بھی یہ حدیث یزید سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۹- جعفر بن محمد، ابوحصین، یحییٰ بن عبدالحمید، عبداللہ بن مبارک، معمر، ہمام بن منبہ، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں باہر سے واپس اپنے گھر والوں کے پاس لوٹتا ہوں، اپنے بستر پر کوئی گرا پڑا چھوہارا پاتا ہوں۔ مجھے نہیں پتا چلتا آیا کہ یہ صدقے کا ہے یا میرے گھر والوں کی ملکیت ہے تاہم جیسا کیسا بھی ہو میں نہیں کھاتا ہوں۔[2]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اور بخاری نے ابن مبارک، معمر کی سند سے ذکر کی ہے۔

۱۱۸۶۰- محمد بن جعفر بن ہیثم، ابراہیم حربی، محمد بن عبدالوہاب، ابن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، علقمہ بن وقاص، بلال بن حارثؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی بھلائی کی کوئی بات کرتا ہے، وہ اس بات کی حد و انتہا کا علم نہیں رکھتا ہوتا پس قیامت کے دن تک اس کے نامۂ اعمال میں اس کی رضامندی لکھی جاتی ہے، ایک آدمی برائی کی بات کرتا ہے اور وہ اس بات کی حد و انتہاء کا علم نہیں رکھتا۔ اس کے نامۂ اعمال میں اسکی ناراضی لکھی جاتی ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن وہ آدمی اسکا پورا پورا بدلہ پالیتا ہے۔[3]

موسیٰ بن عقبہ کی یہ حدیث علقمہ کے واسطے سے غریب ہے ہم نے صرف ابن مبارک کی سند سے ذکر کی ہے جبکہ اس حدیث میں ابن مالک کا ایک اور طریق بھی ہے۔

۱۱۸۶۱- ابوعباس احمد بن محمد بن یوسف صرصری، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، زبیر بن سعید، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمی کوئی بات کر کے اپنے ہم نشینوں کو ہنساتا ہے۔ تاہم اس کی یہ بات ریاکاری سے دور ہوتی ہے۔[4]

یہ حدیث غریب ہے سعید ہاشمی عن صفوان متفرد ہیں۔

۱۱۸۶۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، زکریا ساجی، سہل بن بحر، محمد بن اسحٰق سلمی، عبداللہ بن مبارک، سفیان ثوری، ابی الزناد، ابوحازم،

---

[1] صحیح البخاری ۵/۱۲۰۔ وفتح الباری ۷/۳۴۸۔

[2] صحیح مسلم ۷۵۱۔ وفتح الباری ۵/۸۶۔ وصحیح البخاری ۳/۱۹۳۔

[3] السنن الکبریٰ للبیھقی ۸/۱۶۵۔ ومشکاۃ المصابیح ۴۸۳۳۔ وشرح السنۃ ۱۴/۳۱۵۔

[4] مسند الامام احمد ۲/۴۰۲،۲۲۲۔ والجامع الکبیر ۵۵۴۷ ۵۵۴۴۔ واتحاف السادۃ المتقین ۷/۴۶۸، ۵۴۰،۴۹۶۔ ومیزان الاعتدال ۲۸۳۶۔ والضعفاء للعقیلی ۳/۲۰۲۔ ولسان المیزان ۳۸۳۶۔ والکامل لابن عدی ۳/۱۰۸۰۔

ابوھریرۃ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے علماء میری امت کے خیار (بہترین لوگ) ہیں اور میری امت کے علماء کے خیار میری امت کے بہترین لوگ ہیں۔ خوب سن لو! اللہ تعالیٰ جاہل کے ایک گناہ معاف کرنے سے پہلے عالم کے چالیس گناہ معاف کر دیتا ہے، سن لو! رحم دل عالم قیامت کے دن آئے گا کہ اس کا نور چمک رہا ہوگا جس کی روشنی میں وہ مشرق اور مغرب کے درمیان چلتا رہے گا جس طرح کہ چمکتا ہوا ستارہ چلتا ہے۔[1]

ثوری اور ابن مبارک کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے ذکر کی ہے۔

۱۱۸۶۳- ابو عبداللہ محمد بن احمد بن یزید، ابو مسعود، سھل بن عبدربہ، ابن مبارک، ھشام بن عروہ، عائشہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے کر لوگوں کو راضی کیا اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے لوگوں کو ناراض کیا اللہ تعالیٰ اس کی کفایت فرمائیں گے۔[2]

ان الفاظ میں ھشام کی حدیث غریب ہے۔

۱۱۸۶۴- ابو عبداللہ، یوسف بن محمد موذن، عبدالرحمن بن عمر بن رشید، ابراہیم بن عیسیٰ نے عبداللہ بن مبارک، حکم بن عبداللہ، زھری، سعید بن مسیب، عائشہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جب میرے اوپر کوئی ایسا دن آ جائے جس میں میرے علم میں اضافہ نہ ہوا ایسا علم جو مجھے اللہ تعالیٰ کے قریب تر کرے پس اس دن میرے لئے طلوع آفتاب میں برکت نہ ہو۔[3]

زھری کی یہ حدیث غریب ہے حکم متفرد ہیں۔

۱۱۸۶۵- سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، اسد بن موسیٰ، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حبان، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن سلیمان، اسماعیل بن یحییٰ معافری، سھل بن معاذ بن انس جہنی، معاذ بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مومن کی تنگی اور دشواری میں حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرمائیں گے جو اسے قیامت کے دن جہنم کی آگ سے اس کی حفاظت کریگا اور جس نے کسی مومن کو تہمت لگانے سے صرف اس کو عیب دار و رسوا کرنے کا ارادہ تھا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تہمت لگانے والے کو جہنم کے پل پر روک لیں گے تاوقتیکہ اسکو اپنی لگائی ہوئی تہمت سے خلاصی نہ مل جائے۔[4]

۱۱۸۶۶- ابو محمد بن حیان، محمد بن زکریا، ابو ربیعہ فہر بن عوف، ابن مبارک، یحییٰ بن اسماعیل، اسماعیل بن یحییٰ، سھل بن معاذ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مومن کی شان میں کوئی ایسی ویسی بات کر دی جسکا اسے علم ہی نہ تھا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر روک دیں گے تاوقتیکہ کہی ہوئی بات سے خلاصی نہ پالے اور جس نے کسی مومن پر محض اس ارادے سے تہمت لگائی

[1] تاریخ بغداد ۲۳۸/۱. وأمالی الشجری ۵۲/۱، ۶۲. والاحادیث الضعیفة ۳۶۷. واللآلی المصنوعة ۱۱۷/۲. والعلل المتناهیة ۱۳۲/۱. وکنز العمال ۲۸۷۷۸.

[2] صحیح ابن حبان ۱۵۴۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۶۸/۱۱. وتاریخ أصبهان ۳۳۸/۲. والمستدرک ۱۰۴/۴. ومجمع الزوائد ۲۲۳/۱۰. واتحاف السادة المتقین ۱۳۹/۶، ۳۷۱/۸، ۲۹۱. والترغيب والترهيب ۲۰۰/۳.

[3] الأمالی للشجری ۵۵/۱. والکامل لابن عدی ۵۱۱/۲. والفوائد المجموعة ۲۷۵. وکشف الخفا ۷۷/۱. وتنزیه الشریعة ۲۵۲/۱، ۲۸۹/۲. واللآلی المصنوعة ۱۰۹/۱۰. والاحادیث الضعیفة ۳۷. ۳۸۰. واتحاف السادة المتقین ۷۸/۱. ومیزان الاعتدال ۳۴۳۳. والمجروحین ۳۳۵/۱. وتذکرة الموضوعات ۴۲.

[4] سنن أبی داؤد ۴۸۸۳. والترغیب والترهیب ۱۰۲/۳، ۵۱۷. ومشکاة المصابیح ۴۹۸۶. وتفسیر ابن کثیر ۳۶۳/۷. والدر المنثور ۱۸۲/۳. واتحاف السادة المتقین ۵۴۵/۷.

کہ وہ رسوا ہو جائے، اللہ تعالیٰ تہمت لگانے والے کو ردغۃ الخبال میں ٹھہرائیں گے تاوقتیکہ وہ لگائی ہوئی تہمت کا کفارہ ادا کر کے نکل نہ جائے۔[1]

نصر نے اسی طرح روایت کی ہے عبید اللہ بن سلیمان سے اور صحیح وہ ہے جو اسد اور حیان نے روایت کی ہے اور مذکور بالا حدیث غریب ہے اسماعیل عن سہل متفرد ہیں۔

۱۱۸۶۷- ابو عمرو بن حمدان، عبداللہ، حیان، (ح) ابو جعفر محمد بن محمد بن احمد مقری، محمد بن عبداللہ حضرمی، علی بن اسحق بن اسحق بن سہل سمر قندی، عبداللہ بن مبارک، لیث بن سعید، یحییٰ بن سلیم بن یزید مولی رسول اللہ ﷺ، اسماعیل بن بشیر مولی بنی مغالہ، جابر بن عبداللہ بن وابو طلحہ سہل انصاریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی ایسا مسلمان آدمی نہیں جو کسی دوسرے مسلمان آدمی کی ایسی جگہ میں مدد کریگا جہاں اس کی عزت گھٹنے اور ہتک حرمت کا خطرہ تھا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی ایسی جگہ مدد کریگا جہاں وہ اس کی مدد کو پسند کریگا اور جو آدمی بھی کسی مسلمان کو ایسی جگہ میں رسوا وذلیل کرے گا جہاں اس کی عزت وحرمت خراب ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کو ایسی جگہ میں رسوا وذلیل کرے گا جہاں اس کی عزت وحرمت خراب ہو جائے اللہ تعالیٰ اسکو ایسی جگہ میں رسوا کرے گا جہاں وہ اس کی مدد پسند کرتا تھا۔[2]

یہ حدیث مشہور ثابت ہے لیکن یحییٰ عن اسماعیل متفرد ہیں۔ یہ حدیث ہمیں سند عالی سے عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد کی سند سے بیان کی ہے۔

۱۱۸۶۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحق، حسین بن مبارک، مثنی، بن صباح، عمرو بن شعیب، شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی آدمی کا ذکر کیا، صحابہؓ کہنے لگے: ہم کھانا نہیں کھائیں گے تاوقتیکہ وہ نہ کھالے اور ہم نہیں سوار ہوں گے تاوقتیکہ وہ نہ سوار ہو جائے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کی غیبت کردی، صحابہ کہنے لگے: یا رسول اللہ! ہم نے اس کی وہ بات بیان کی ہے جو اس میں ہے ارشاد فرمایا: غیبت ہونے کے لئے تمہیں کافی ہے کہ جب تم اپنے بھائی میں پائی جانے والی باتوں کا تذکرہ کرنے لگ جاؤ۔[3]

یہ حدیث ان الفاظ میں غریب ہے ہم نے صرف عمرو بن شعیب کی سند سے روایت کی ہے نیز مثنی بن صالح متفرد ہیں۔

۱۱۸۶۹- ابو بکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح رحمی، عبداللہ بن مبارک، ابن عون، حفصہ بنت سیرین، ام رائح، سلیمان بن عامرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عام مسلمانوں پر تیرا صدقہ کرنا صرف صدقہ کی حد تک ہے جبکہ قریبی رشتہ دار پر تیرا صدقہ کرنا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی ہے۔[4]

یہ حدیث ثابت مشہور ہے اور اسے ابن عون سعید وبشر بن مفضل ومعاذ بن معاذ ووکیع ویزید بن ھارون نے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۸۷۰- عبداللہ بن موسیٰ بن اسحق قاضی، حامد بن شعیب، عبداللہ بن عون، ابن مبارک، یونس، زہری، ابو سلمہ، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو منت اللہ تعالیٰ کی معصیت میں مانی گئی ہو اس کا پورا کرنا جائز نہیں، ہاں البتہ اسکا کفارہ وہی ہے جو

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/۷۰. والسنن الکبریٰ للبیهقی ۸۲/۶، ۳۳۲/۸. والترغیب والترهیب ۵۱۶/۳. والدر المنثور ۲۵۹/۲، ۹۶/۶.

۲۔ اتحاف السادة المتقین ۲۸۴/۶ والترغیب والترهیب ۵۱۹/۳.

۳۔ مجمع الزوائد ۹۴/۸. وکشف الخفا ۱۵۰/۲. واتحاف السادة المتقین ۵۳۰/۷. وشرح السنة ۱۴۰/۱۳.

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۳۷/۶

قسم کا کفارہ ہے۔[1]

ابوسلمہ کے واسطے سے مروی زھری کی یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۸۷۱-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، محمد بن سعید اصفہانی، ابن مبارک وعبدالرحمٰن وابواسامہ، مجالد، شعبی، جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی اور ایک یہودیہ کو (بوجہ زناء) رجم کیا تھا۔

اس متن میں ابن عمرؓ کی حدیث مشہور ثابت ہے اور اس حدیث کو یوں روایت کیا۔

ابن عجلان، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

ابن عمرؓ کی یہ حدیث مشہور ہے اور ابن عجلان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے، ان میں سے ابن لہیعہ، حسن بن صالح وغیرھم سرفہرست ہیں۔

۱۱۸۷۲-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحٰق بن حزیم، عتبہ بن عبداللہ، عبداللہ بن مبارک، یونس بن ابی اسحٰق عبدالخیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں ضرور سمجھتا کہ قدموں کا باطن (قدموں کے تلے) قدموں کے ظاہر (پشت) سے زیادہ مسح کرنے کے لائق ہے۔ ابواسحٰق کی یہ حدیث بذکر نعلین غریب ہے ہم تک یہ حدیث صرف یونس کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۱۸۷۳-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد بن حسین ماسرجسی، حسن، بن عیسیٰ، عبداللہ بن مبارک، مصعب بن ثابت، ابوحازم، سھل بن معدؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کا تعلق اہل ایمان سے اس طرح ہے جس طرح سر کا جسم سے، مومن اہل ایمان کے لئے دکھ والم جھیلتا ہے جس طرح جسم سر کے لئے۔[2]

مذکورہ سند میں مصعب ابوحازم سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

(۴۰۰) عبدالعزیز بن ابی روادؒ[3]

تبع تابعین کرام میں ایک عبادتگوار، خدا کے حضور سجدہ ریز ہونے والے شاکر ابوعبدالرحمٰن عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ بھی ہیں۔ عبادت کو غنیمت سمجھتے تھے مصائب ودشواریوں کو چھپائے رکھتے تھے۔

کہا گیا ہے کہ عطایا کے لئے ہر وقت کمربستہ رہنا اور مصائب کو چھپائے رکھنا تصوف ہے۔

۱۱۸۷۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم دورقی، یحییٰ بن عیسیٰ، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ میں ایک مرتبہ شدید بارش ہوئی جس سے مکانات بھی منہدم ہوگئے۔ چنانچہ ابن رواد رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے اس آزمائش سے عافیت دی، انھوں نے شکرانے کے طور پر ایک لونڈی آزاد کی۔

۱- مسند الامام احمد ۳/ ۲۹۷، ۴/ ۳۴۰، ۳۴۳. والسنن الكبرى للبيهقي ۴/ ۸۴. ۹/ ۱۰۹. ۱۰/ ۷۵، ۸۳. ودلائل النبوة له ۴/ ۱۸۹. ونصب الراية ۳/ ۳۰۰ ومشكاة المصابيح ۳۴۲۸.

۲- المعجم الكبير للطبراني ۶/ ۱۶۱ والمصنف لابن ابي شيبة ۱۳/ ۲۵۳. واتحاف السادة المتقين ۹/ ۵۳۲. والاحاديث الصحيحة ۱۱۳۷ وتاريخ ابن عساكر ۱۰/ ۱۳۵

۳- تهذيب الكمال ۱۸/ ۱۳۶. وطبقات ابن سعد ۵/ ۴۹۳. والتاريخ الكبير ۶/ت ۱۵۶۱. والجرح ۵/ت ۱۸۳۰. وسير النبلاء ۷/ ۱۸۴. والكاشف ۲/ ۲۲۴

۱۱۸۷۵- عبداللہ بن محمد و محمد بن علی، احمد بن علی بن مثنی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ کہتے تھے: عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ کی آنکھوں کی بینائی تقریباً بیس سال سے ختم ہو چکی تھی، لیکن ان کے گھر کے کسی ایک فرد کو بھی اس کا علم نہیں ہو سکا، چنانچہ ایک دن ان کے بیٹے نے کسی وجہ سے ان کی بصارت میں تامل اور غور و فکر کیا جس سے اسے بینائی ختم ہو جانے کا شک گزرا تو پوچھا: ابا جان! کیا آپ کی بینائی ختم ہو چکی ہے؟ فرمایا: ہاں بیٹے! اللہ تعالیٰ کی رضا اسی میں ہے کہ بیس سال سے تمہارے باپ کی بینائی ختم ہو چکی ہے۔

۱۱۸۷۶- ابو عبداللہ محمد بن عبدالرحمن و ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط رحمہ اللہ نے فرمایا: عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنے کی وجہ سے تقریباً چالیس سال تک آسمان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا، چنانچہ ایک مرتبہ عبدالعزیز رحمہ اللہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، اچانک منصور ابو جعفر نے اپنی انگلی سے ان کے پہلو میں کچوکا لگایا، عبدالعزیز رحمہ اللہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ یہ جبار کی طرف سے کچوکا لگا ہے۔

۱۱۸۷۷- عبداللہ بن محمد و محمد بن علی، ابو یعلی، عبدالصمد بن یزید، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے اپنے کسی بھائی سے پانچ ہزار درہم موسم حج (وقتِ حج) تک قرض مانگے۔ چنانچہ وہ مقرض (قرض دینے والا) تاجر تھا۔ اس نے مطلوبہ رقم لی اور عبدالعزیز رحمہ اللہ کی طرف چل پڑا، جب رات چھا گئی تاجر نے ان کے گھر میں آکر پناہ لی اور پوچھا: اے ابن ابی رواد! آپ نے کیا کیا؟ آپ بھی بوڑھے ہیں اور میں بھی بوڑھا ہو چکا ہوں کیا معلوم اللہ تعالیٰ کسی وقت میرے بارے میں یا ایک کے بارے میں کیا فیصلہ کر دے اور جو کچھ میں جانتا ہوں وہ میرا بیٹا نہیں جانتا لہٰذا اگر میں صبح صحیح سالم ہوا میں اسے ضرور ساتھ لاؤں گا۔ پس آپ اس کے ساتھ ادائیگی قرض کی مدت طے کر لیں، چنانچہ صبح ہوئی تاجر عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ کے پاس آیا اور انھیں مکان کے پیچھے بیٹھے ہوئے دیکھا، عبدالعزیز رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ وہ مکان کے پیچھے ایک عارضی حجرے میں کافی دیر تک بیٹھے رہتے تھے، تاجر نے کہا: گزشتہ رات مجھے ایک بات سوجھی میں نے ناپسند سمجھا کہ آپ سے مشورہ لئے بغیر میں اس کے متعلق کچھ فیصلہ کر لوں، عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے پوچھا وہ کیا بات ہے؟ تاجر نے جواب دیا: جو مال میں آپ کے پاس رات اٹھا لایا تھا میں اس کے بارے میں فکر مند ہو گیا، چونکہ آپ بھی بوڑھے شیخ ہیں اور میں بھی بوڑھا ہوں میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ کیا کچھ کر گزرے جبکہ جتنا میں آپکا قدر شناس ہوں میرا بیٹا نہیں ہے، میں سوچتا ہوں کہ اس مال کے متعلق آپ کو دنیا و آخرت میں دستبردار کر دوں، فرمایا یا اللہ! اس کی مغفرت فرما، یا اللہ! اس نے جو نیت کی ہے اس کا افضل ترین اجر اسے عطا فرما پھر انھوں نے تاجر کو بہت دعائیں دیں، پھر فرمایا: اگر تم اس مال کے متعلق مشورہ کرنا چاہتے ہو تو اللہ کے بھروسے پر ہمیں قرض دے دو، جب ہم اسکے متعلق پریشان ہوں گے اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ معاف کریگا اور جب تم نے ہمیں ادائیگی سے دستبردار کر دیا ہمارے ذمہ سے قرض ہی ساقط ہو گیا، چنانچہ تاجر نے ان کی خلاف ورزی مکروہ سمجھی، چنانچہ وقت حج نہیں آیا تھا کہ تاجر مر گیا، عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس تاجر کے بیٹا قرض کا مطالبہ کرنے آیا، فرمایا: میں ابھی ادائیگی کی تیاری میں نہیں ہوں اور مال بھی ابھی تک مہیا نہیں ہو سکا لیکن ہماری مدت مقررہ موسم حج ہے۔ چنانچہ تاجر کے بیٹے ان کے پاس سے اٹھ گئے، انھوں نے اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہا کیا تو اس قدر لاپرواہ ہو گیا کہ لوگوں کے اموال ہڑپ کر رہا ہے؟ ابن ابی رواد رحمہ اللہ نے سر اوپر اٹھایا اور کہنے لگے: اللہ تعالیٰ تمہارے باپ پر رحم کرے وہ تو اس طرز طلب سے خوفزدہ تھا لیکن ہمارے درمیان مدت مقررہ آنا چاہتی ہے، وگرنہ تم تو دستبرداری میں ہو، چنانچہ ابن ابی رواد اسی فکر میں حجرہ میں بیٹھے تھے کہ اچانک ان کا ایک غلام روکما ہوا جو ایک عرصہ سے ہندوستان یا سندھ کی طرف بھاگ گیا تھا۔ چنانچہ وہ دس ہزار درہم کی خطیر رقم لے کر واپس پلٹا اور کہا: اے میرے آقا! السلام علیکم میں آپ کا بھگوڑا غلام ہوں اور میں ہندوستان یا سندھ کی طرف چلا گیا تھا، وہاں جا کر میں نے تجارت کی اللہ

تعالیٰ نے مجھے تجارت کے صلے میں دس ہزار درہم عطا کیئے ہیں۔ نیز میرے پاس تجارت کا بے حساب ساز و سامان ہے، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: ابن ابی رواد رحمہ اللہ کو میں نے کہتے سنا: یا اللہ! میں نے تجھ سے پانچ ہزار مانگے تو نے دس ہزار مجھے عطا کر دیے، بیٹے کو آواز دی! اے عبدالمجید یہ دس ہزار اٹھا لے جاؤ اور قرض خواہوں کو ادا کر دو مزید ان سے السلام علیکم کہو بعد اس سلام کے کہنا یہ خطیر رقم میرے والد نے تمھارے لئے بھیجی ہے، چنانچہ تاجر کے بیٹے کہنے لگے: ہمارے تو صرف پانچ ہزار درہم ہیں؟ ان کے بیٹے نے کہا کہ جی ہاں تم سچ کہتے ہو بقیہ پانچ ہزار بھی تمھارے ہیں بوجہ اس بھائی چارے کے جو تمھارے باپ کے ساتھ قائم تھا۔ چنانچہ وہ لوگ سن کر نادم ہو گئے کہ ان کی طرف سے تو ملامت ہوتی رہی تھی جبکہ ابن ابی رواد کی طرف سے بخشش و عطا۔ چنانچہ بیٹا باپ کی طرف واپس لوٹ گیا، غلام نے کہا میرے پاس تجارت میں جو ساز و سامان ہے اسے بھی شمار کر کے اپنے قبضے میں لے لو، ابن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے اللہ تعالیٰ سے پانچ ہزار مانگے تھے جبکہ اس نے ہمیں دس ہزار عطا کر دیئے اے بیٹے! جاؤ تم خالصۃً للہ آزاد ہو اور جو سامان تجارت تمھارے پاس ہے وہ بھی تمھاری ملکیت رہا۔

۱۱۸۷۸- محمد بن احمد حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: مقولہ ہے کہ تواضع کا مرتبہ شرف مجالس سے دوری اختیار کرنے میں ہے، ہر انسان کے سر میں حکمت ہے جس نے اسے حاصل کر لیا وہ اسکا مالک بن جائے گا اور جس نے اللہ کی رضا کی خاطر تواضع کی اللہ تعالیٰ اسے بلند کریں گے اور جس نے تکبر کیا اللہ تعالیٰ اسے حقیر و کمتر کر دیں گے۔

(نوٹ) عبدالعزیز بن ابی رواد کے حالات میں تصحیف و تحریف ہے اور اکثر جگہوں میں عبارت ساقط ہے جسکی وجہ سے عبارت کا مفہوم و مطلب واضح نہیں ہو پایا۔ تاہم محشی نے حتی الامکان اپنی سی کوشش ضرور کی ہے لیکن پھر بھی عبارات میں جگہ جگہ خفاء موجود ہے لہٰذا جہاں قارئین کرام کو فہم مطالب میں دشواری ہو وہ مترجم اور دیگر احباب کو معذور سمجھیں (من المترجم)

۱۱۸۷۹- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد سے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے سوال کیا کہ جو قوم لوگوں کے شرک و کفر میں مبتلا ہونے کی گواہ ہو؟ چنانچہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اسکا انکار کیا پھر فرمایا: میں تمھیں مومنین، کافرین اور منافقین کی صفات پڑھ کر سناتا ہوں۔ چنانچہ انھوں نے سورہ بقرہ کی ایک تا دس آیات تلاوت کیں، پھر فرمایا ان آیات میں مومنین، کافرین اور منافقین کی تعریف و صفات بیان کی گئی ہیں۔

۱۱۸۸۰- ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ کسی زمانہ میں بنی اسرائیل میں ایک عبادتگزار تھا ایک رات خواب میں اس سے کہا گیا کہ فلاں عورت جنت میں تیری بیوی ہوگی کہا اس کا کونسا نیک عمل ہے جس کی بدولت جنت میں وہ میری بیوی ہوگی، چنانچہ عابد اس عورت کے پاس آ گیا اور آ کر کہنے لگا: میں چاہتا ہوں کہ تیری تین دن تک ضیافت کروں، عورت کہنے لگی بہت خوب میری طرف سے اجازت ہے۔ چنانچہ عابد نے عورت کی ضیافت اسکی قیامگاہ ہی میں کی، عبادتگزار رات بھر عبادت میں مصروف رہتا لیکن وہ عورت رات بھر سوتی رہتی وہ دن بھر روزہ رکھتا جبکہ وہ کھاتی رہتی جب تین دن پورے ہوئے عابد نے عورت سے پوچھا: اس کے علاوہ تیرا کیا عمل ہے؟ تیرے پاس کونسا قابل اعتماد عمل ہے؟ کہنے لگی بخدا: میرا کچھ عمل نہیں الا یہ کہ مجھ میں ایک خصلت ہے۔ عابد نے پوچھا وہ کونسی خصلت ہے؟ عورت نے کہا! جب مجھ پر سختی آ جاتی ہے نرمی کی خواہش نہیں کرتی ہوں، اگر میں بھوکی ہو جاؤں شکم سیری کی تمنا نہیں کرتی ہوں، اگر مجھے گرمی لگے ٹھنڈک و سائے کی خواہاں نہیں ہوتی ہوں اور اگر مجھے کوئی مرض لاحق ہو جائے میں صحت کی تمنا نہیں کرتی ہوں۔ عابد نے اس خصلت کو عظیم سمجھا اور کہا: یہ بڑی عظیم خصلت ہے بخدا! اس خصلت سے بندے عاجز ہیں۔

(فائدہ) یعنی عورت ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے راضی رہنا پسند کرتی تھی کہ احوال منجانب اللہ پیش آتے ہیں نرمی ہو یا سختی بھوک ہو یا سیری،

گرمی ہو یا سردی جو حال بھی ہو اللہ کی رضا ہونی چاہیے۔

۱۱۸۸۱-محمد بن احمد، خلاد بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ عبداللہ بن عمرؓ نے کعبہ میں منی گیٹ کے بالمقابل نماز پڑھی۔ ان پر ایسا خوف خدا کا اثر ہوا کہ غشی کھا کر گر پڑے اور سجدے میں جا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے ان کی آواز سن کر کچھ قریشی نوجوان جمع ہو گئے اور ان کے شدید رونے پر تعجب کرنے لگے: فرمایا: اے بھتیجو! تم بھی رو اگر رونا نہیں بھی آتا پھر بھی رولو، پھر انھوں نے چاند کی طرف اشارہ کیا جو ڈوبنے کو لٹک چکا تھا فرمایا: بخدا! یہ چاند بھی اللہ کے خوف سے رو رہا ہے۔

۱۱۸۸۲-ابوبکر معدل محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ سے کسی آدمی نے پوچھا آپ نے صبح کس حالت میں کی ہے۔ فرمایا: بخدا: میں نے صبح اللہ تعالیٰ سے غافل رہتے ہوئی کی ہے۔ حالانکہ کثیر گناہوں نے میرا احاطہ کر رکھا ہے اور میری مدت مقررہ جلدی سے بڑھتی چلی آرہی ہے۔ میں نہیں جانتا کس امید نے میرا گھیرا تنگ کر رکھا ہوگا۔ پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

۱۱۸۸۳-محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، ھشام بن عمار، سعید بن سالم قداح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے تین چیزوں سے نصیحت نہ حاصل کی اس نے کچھ نصیحت نہ پائی اسلام، قرآن اور بڑھاپے سے۔

۱۱۸۸۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن عمرو البجری، رستہ، عبدالرحمٰن بن یوسف، عثمان بن ابی زائدہ، عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: "فان کرھہ الھب ار دمعہ منی حاھم " حلیۃ الاولیاء کے اصل نسخہ میں اسی طرح عبارت موجود ہے جسکا معنی ومطلب غیر واضح ہے۔

۱۱۸۸۵-عبداللہ بن محمد، وعلی بن اسحٰق، حسین بن حسین، عبداللہ بن مبارک، عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: فرشتوں کی ایک دعا یہ بھی ہے: یااللہ جب تک ہمارے دل تیری خشیت سے نہ روئیں قیامت کے دن اپنے عذاب سے ہمیں معافی عطا کر۔

۱۱۸۸۶-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق ثقفی، سلیمان بن انویہ، عبداللہ بن سلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اللہ کے حضور غیرت کرنے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور ایسے مقام سے بھی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو میرے لئے اللہ کی معصیت کے ارتکاب کا باعث بنے۔

۱۱۸۸۷-ابوبکر محمد بن احمد موذن، ابوحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ابوجعفر ادمی، عبداللہ بن رجاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن رواد سے میں نے پوچھا: افضل ترین عبادت کیا ہے؟ جواب دیا: شب و روز طویل حزن افضل عبادت ہے۔

۱۱۸۸۸-ابومحمد بن حیان، محمد بن عمران بن عبدالحمید، عبدالجبار بن حمید، حارث بن مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد نے علقمہ بن مرثد سے نقل کیا ہے کہ عامر بن قیس رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا کی لذات چار چیزوں میں ہیں مال، عورتیں، نیند اور کھانا، رہی بات مال اور عورتوں کی سو مجھے انکی چنداں حاجت نہیں، رہی بات نیند اور کھانے کی سو ان کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں، بخدا میں ان کے متعلق بھی اپنی کوشش بحال رکھوں گا، علقمہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ابلیس سانپ کی شکل وصورت میں انکی سجدہ کی جگہ پر آجاتا ان کی قمیص میں داخل ہو کر گریبان سے نکل جاتا۔ ان سے بارہا کہا گیا کہ آپ جائے نماز سے اس سانپ کو دور کیوں نہیں ہٹاتے؟ فرماتے تھے مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے کہ میں اس کے سوا کسی اور سے خوف محسوس کروں، فرماتے اے میرے معبود تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور تو نے میرے معاملے پر غور نہیں کیا اور تو چاہتا ہے کہ مجھے دنیا سے بغیر عمل کے نکال دے اور تو نے دنیا کی بلاؤں کا رخ میری طرف موڑ دیا۔ پھر تو نے کہا رک جا میں کیسے رک سکتا ہوں اگر تو نے مجھے روکا نہیں۔ اے میرے معبود تو جانتا ہے کہ ساری کی ساری دنیا میری ملکیت میں آجائے پھر تو مجھ سے اس کی دستبرداری کا سوال کرے، بخدا میں اس سے تیری خاطر دستبرداری کا اعلان کر دوں گا۔ سو مجھے میرا نفس ہی

عطا فرما میں اس کے سوا کسی چیز کا بھی تجھ سے سوال نہیں کروں گا۔

۱۱۸۸۹- ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن عبدالسلام، نصر بن مرزوق، خالد بن نزار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ کعبہ نے اللہ رب العزت سے زمانہ فترت میں شکایت کی کہ اے میرے رب: میرے زائرین کی تعداد کم ہوگئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو وحی بھیجی کہ لوگ تیری طرف اتنی کثرت سے متوجہ ہوں گے کہ تیری کشادگی بھی تنگ پڑ جائے گی اور اس لگن سے تیرے پاس آئیں گے جس طرح چوپائے اپنے بچوں کے پاس لگن سے جاتے ہیں اور تیری طرف اس طرح لپکیں گے جس طرح پرندے اپنے گھونسلوں کی طرف لپکتے ہیں۔

۱۱۸۹۰- ابوعبداللہ، ابوحسن بن أبان، ابوبکر بن عبد، شعبہ بن ابی سلیمان واسطی، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر سورت تحریم کی آیت "۶" نازل فرمائی۔

یاایھاالذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم ناراً وقودھاالناس والحجارۃ (اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت صحابہ کرام ؓ کو پڑھ کر سنائی، بن کر ایک نوجوان بے ہوش ہو کر گر پڑا، نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس نوجوان کے سینے پر رکھا دیکھا کہ اس کا دل حرکت کر رہا ہے ارشاد فرمایا اے بیٹے! کہو لا الہ الا اللہ چنانچہ نوجوان نے کلمہ توحید پڑھا آپ ﷺ نے اسے جنت کی بشارت دی، صحابہ کرام نے پوچھا یارسول اللہ! ہمارے بیچ اس نوجوان کو جنت کی بشارت کیسے؟ ارشاد فرمایا: کیا تم نے ارشاد باری تعالیٰ نہیں سنا کہ "ذالک لمن خاف مقامی وخاف وعید" (ابراہیم ۱۴) یہ مرتبہ ومقام اس کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑے ہونے اور میری وعید سے ڈرتا ہو۔[1]

۱۱۸۹۱- ابوعبداللہ، ابوالحسن، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن سیرین، عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی رواد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی: اے داؤد! گناہگاروں کو بشارت دے دو اور صدیقین کو ڈر سناؤ، گویا داؤد علیہ السلام نے تعجب کیا اور پوچھا یا اللہ: گناہگاروں کو بشارت دوں اور صدیقین کو ڈر سناؤں؟ ارشاد باری تعالیٰ ہوا ہاں گناہگاروں کو بشارت دو کہ کوئی گناہ ایسا نہیں جو میری مغفرت کی پہنچ سے بالاتر ہو اور صدیقین کو ڈر سناؤ کہ وہ اپنے اعمال پر بھروسہ کر کے عجب میں نہ مبتلا ہو جائیں چونکہ میں نے اپنا عدل وانصاف اور احسان جس بندے پر رکھا مگر یہ کہ وہ ضرور ہلاک ہوا۔

۱۱۸۹۲- محمد بن احمد بن عمرو احمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا مغیرہ بن حکیم صنعانی رات کو جب نماز تہجد کے لئے مصلے پر کھڑا ہونا چاہتے عمدہ سے عمدہ لباس زیب تن کرتے اور خوشبو لگاتے، پھر مصلی پر کھڑے ہو جاتے اور وہ مکمل تہجد گزارتے۔

۱۱۸۹۳- احمد بن محمد بن موسیٰ، احمد بن محمد بن محمد بن حسن بغدادی، حسین بن علی بن حیداوی، ابراہیم بن بشار، سفیان، بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن رواد اعلم الناس (لوگوں میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے) تھے لیکن محدثین نے جب انھیں ترک کر دیا فرمایا: محدثین نے مجھے ترک کر دیا ہے جیسے میں کوئی بھاگنے والا کتا ہوں۔

۱۱۸۹۴- ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمرو، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسن، ابوعبدالرحمٰن مقری کہتے ہیں، میں نے عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی کو قیام اللیل کا پابند نہیں دیکھا۔

۱۱۸۹۵- عبدالرحمٰن بن عباس بن عبدالرحمٰن، ابوحنیفہ محمد بن حنیفہ بن ماھان واسطی، محمد بن صحل، عبداللہ بن داؤد بن عیینہ کہتے ہیں میں نے اسماعیل بن امیہ کو دیکھا ہے لیکن ابن ابی رواد کی مثل کسی کو نہیں دیکھا۔

---

[1] الدر المنثور ۶/۲۴۷.

مسانید عبدالعزیز بن ابی رواد

عبدالعزیز بن ابی رواد کبار تابعین سے احادیث روایت کرتے ہیں، ان میں سے عطاء، عکرمہ، نافع، صدقہ بن یسار، ضحاک، مزاحم، علقمہ بن مرثد، عطیہ بن سعد، محمد بن واسع، عبداللہ بن عمرو غیرھم سرفہرست ہیں۔

١١٨٩٦- محمد بن بصر بن علی بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، ابونعیم، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہر چکر میں رکن یمانی کا استلام کرتے تھے اور دوسرے رکنوں کا بھی استلام کرتے تھے۔

١١٨٩٧- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمر، عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے صلوٰۃ اللیل کے بارے میں سوال کیا؟ ارشاد فرمایا: صلوٰۃ اللیل دو رکعت ہے سو جب صبح کے ہو جانے کا تمہیں خوف لاحق ہو جائے تو ایک رکعت پڑھ لو وہ تمہارے لئے قبل والی رکعت کو بھی وتر بنا دے گی۔

١١٨٩٨- محمد بن احمد، بشر، خلاد، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضور اکرم نبی ﷺ تلبیہ یوں کہا کرتے تھے: "لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک۔"

١١٨٩٩- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کے ٧٠ ے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔[1]

یہ مذکورہ بالا ساری احادیث جنہیں ابونعیم اور خلاد نے عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کی سند سے روایت کی ہیں صحیح متفق علیہ ہیں۔

١١٩٠٠- محمد بن علی بن حبیش، ابوشعیب حرانی، خالد بن یزید عمری، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے تواضع کرو اور مسکینوں کے ساتھ مل بیٹھا کرو تاکہ تم اللہ تعالیٰ کے ہاں مرتبے والے ہو جاؤ اور تکبر سے نکل جاؤ۔[2]

نافع اور عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے، میں نہیں جانتا ہوں کہ عبدالعزیز سے خالد بن یزید عمری کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہو۔

١١٩٠١- قاضی ابومحمد عبدالرحمن بن محمد مذکور و ابومحمد بن حیان، حسین بن ھارون، محمد بن بکار، زافر بن سلیمان، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مصائب، امراض اور صدقہ کا چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے۔[3]

نافع اور عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے نیز زافر متفرد ہیں۔

١١٩٠٢- عثمان بن احمد سری، جعفر بن عبداللہ دمشقی، عبداللہ بن ایوب "ح" محمد بن عبداللہ بن سعید، ابراہیم بن محمد بن عرفہ، محمد بن ربیع بن حکم (دونوں) ہشام غسانی، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دلوں کو بھی

١- مسند الامام احمد ٢/١٢٢، والمعجم الکبیر للطبرانی ١١/٢٧٧.

٢- کنز العمال ٥٧٢٥.

٣- تاریخ اصبھان ٢/٣٢٢، والاحادیث الضعیفة ٦٩٣، ٢٩٣، وکنز العمال ٦٢٣٣.

زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے، صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ! پھر دلوں کو جلاء کیا چیز بخشتی ہے؟ ارشاد فرمایا: قرأت قرآن۔[1]

نافع اور عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے اور ابوھشام متفرد ہیں ان کا نام عبدالرحیم بن ھارون واسطی ہے۔

۱۱۹۰۳- حبیب بن حسین، محمد بن ابراہیم بن بطال، اسحق بن وھب، عبدالرحیم، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بندہ کوئی جھوٹ بولتا ہے اس جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ بندے سے ایک میل کی مسافت کے برابر دور ہو جاتا ہے۔[2]

عبدالعزیز و نافع کی یہ حدیث غریب ہے نیز عبدالرحیم ان سے متفرد ہیں۔

۱۱۹۰۴- سلیمان بن احمد، حفص بن عمر، ابوحذیفہ، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی کوئی نماز جمعہ پڑھنے آئے اسے چاہیے کہ وہ غسل کر کے آئے۔[3]

نافع کی یہ حدیث صحیح ہے نافع سے یہ حدیث ایک جم غفیر نے روایت کی ہے اور عبدالعزیز کی سند سے عالی صرف ابوحذیفہ کے واسطہ سے مروی ہے۔

۱۱۹۰۵- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی انگوٹھی کا نگینہ باطن کف کی طرف کر کے رکھتے تھے۔[4]

۱۱۹۰۶- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسحق بن سلیمان، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی کا نگینہ باطن کف میں ہوتا تھا۔ یعنی نگینے کو ہتھیلی کی اندرونی جانب موڑ کر رکھتے تھے۔

یہ حدیث نافع سے عبدالعزیز کے علاوہ ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۱۹۰۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن ابراہیم ثقفی، حسن بن صباح، موسیٰ بن داؤد، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے نماز میں جوتے اتار دیے انھیں دیکھ کر صحابہؓ نے بھی جوتے اتار دیے۔

۱۱۹۰۸- ابو عبداللہ، محمد بن حسن "ح" ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، (دونوں) محمد بن مصفی، سعید بن ولید، مروان بن سالم، ابن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو خصلتیں مسلمانوں کے موذنوں کی گردنوں میں نمایاں لٹکی ہوئی ہوں گی ان کی نمازیں اور روزے۔[5]

نافع کی یہ حدیث غریب ہے صرف ابن ابی رواد کی سند سے روایت کی ہے اور ان سے روایت کرنے میں مروان متفرد ہیں۔

۱۱۹۰۹- زید بن علی بن ابی بلال مقری، علی بن بشر بن سلامہ، ابراہیم بن یوسف مصری، عمران بن عیینہ، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب دو آدمی آپس میں سرگوشی کر رہے ہوں ان کی اجازت کے بغیر

---

۱ مسند الشهاب ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، و تاريخ بغداد ۱۱/۸۵ و مشكاة المصابيح ۲۱۶۸ و اتحاف السادة المتقين ۴/۴۶۵، و ميزان الاعتدال ۵۰۳۹.

۲ الجامع الكبير ۲۵۶۳.

۳ صحيح البخاری ۲/۳ و فتح الباری ۲/۳۶۰، ۳۷۰.

۴ مسند الامام احمد ۱/۳۴.

۵ سنن ابن ماجة ۷۱۲. و مشكاة المصابيح ۶۹۹ و الاحاديث الضعيفة ۹۰۱. و تلخيص الحبير ۱/۱۸۳

تیسرا آدمی ان کے پاس نہ بیٹھے۔[1]

عبدالعزیز اور عمران کی یہ حدیث غریب ہے نیز ابراہیم بن یوسف عن عمران متفرد ہیں جیسا کہ دارقطنی حافظ ابوالحسن نے ذکر کیا ہے۔

۱۱۹۱۰- ابوعبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن عمرو بن عباس، معتمر بن نوح سلمی، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے گناہ کی وجہ سے بلند مقام عطا کردیتے ہیں۔

(فائدہ) یعنی وہ گناہ سے فوراً توبہ کرلیتا ہے جسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور وہ عنداللہ مرتبہ پالیتا ہے۔

(نافع کی یہ حدیث غریب ہے ہم تک صرف معتمر کے واسطے سے پہنچی ہے)

۱۱۹۱۱- محمد بن حسن یقطینی، ابوطاہر بن نقیل، محمد بن عمرو بن عباس کی سند سے بمثل مذکورہ بالا کے حدیث مروی ہے۔

۱۱۹۱۲- ابوعمران بن حمدان، حصین بن سفیان، اسماعیل بن ھود، ابوہشام عبدالرحیم بن ھارون غسانی، عبدالعزیز بن ابی رواد (دوسری سند) ابونعیم اصفہانی عبدالرحمٰن بن مخلد، سھل بن موسیٰ، مسلم بن حاتم ابوحاتم انصاری، بشار بن بکیر حنفی، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات کو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا۔ ارشاد فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر تمہارے اوپر دست شفقت دراز کیا ہے اور تمہارے نیکوکار کے اعمال قبول فرماتے ہیں، نیز اسے عطا بھی کیا ہے جو اس نے مانگا تمہارے بدکار کو نیکوکار کے سپرد کیا ہے مگر تمہارے درمیان کچھ تبعات کو باقی چھوڑا ہے یہاں سے اللہ کا نام لیکر کوچ کر جاؤ، چنانچہ کل جب میدان عرفات میں اجتماع عام ہوا ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر دست شفقت دراز کیا ہے اور تمہارے نیکوکار کے اعمال قبول فرمالیے اور جو اس سے سوال کیا اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا اور تمہارے بدکار کو نیکوکار کے سپرد کیا اور تبعات بھی اور تمہارے درمیان اپنی طرف سے ضمانت دی۔ اللہ تعالیٰ کے نام پر یہاں سے کوچ کر جاؤ، صحابہ کرام نے پوچھا: یارسول اللہ! آپ نے کل ہمارے ساتھ غمزدہ حالت میں کوچ کیا تھا اور آج آپ خوش وخرم ہیں؟ ارشاد فرمایا: کل میں نے اپنے رب سے ایک چیز کا سوال کیا تھا جو مجھے نہیں ملی تھی۔ چنانچہ دوسرے دن جبریل میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے محمد! اللہ تعالیٰ نے تبعات سے بھی تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کردی ہیں۔

حدیث کا بیان بشار بن بکیر کا مروی شدہ ہے جبکہ ھشام والی سند میں متن حدیث میں اختصار ہے، اسمیں یوں فرمایا: جب میدان عرفات میں آنے والے کل کو اجتماع عام ہوا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا: تم گواہ رہو کہ میں نے ان کو تبعات ونوافل بھی معاف کردیئے۔[2]

اس حدیث میں عبدالعزیز عن نافع متفرد ہیں اور اس کا کوئی متابع بھی نہیں ہے۔

۱۱۹۱۳- ابوعبداللہ، احمد بن محمد بغدادی، ابوبقاء ھشام بن عبدالملک، بقیہ بن ولید، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سلام کرنے سے پہلے کلام شروع کردیا اسکو کلام کا جواب مت دو۔[3]

عبدالعزیز کی یہ حدیث بقیہ کی سند سے غریب ہے۔

۱۔ الاحادیث الصحیحۃ ۱۳۹۵ ۔ وکنز العمال ۴۳۸۶۴۔

۲۔ مجمع الزوائد ۲۵۶/۳۔ والدر المنثور ۲۳۰/۱۔ واللآلی المصنوعۃ ۶۷/۲، ۶۸۔ وتفسیر الطبری ۱۷۲/۲۔ وتنزیہ الشریعۃ ۱۶۹/۱۔ والفوائد المجموعۃ ۱۰۴۔

۳۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۲۱۰۔ والاحادیث الصحیحۃ ۸۲۹/۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۲۷۳/۶۔ وکنز العمال ۲۵۳۳۶۔

۱۱۹۱۴- احمد بن جعفر بن سلم ختلی، احمد بن اثار، ابوزیاد عبدالرحمٰن بن نافع، حسین بن خالد" ح" محمد بن ابراہیم، حسن بن عبداللہ رقی، محمد بن ولید، حسین بن خالد" ح" ابومحمد بن حیان، احمد بن رباح، مرجا بن وداع، حسین، (سب) عبدالعزیز بن ابی رواد نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی صاحب بدعت سے بغض وعداوت کرتے ہوئے اپنا منہ پھیر لیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن فزع اکبر سے امن دیں گے اور جس نے صاحب بدعت کو سلام کیا، اس سے ہنس مکھ ہو کر ملا اور خوشدلی سے اسکا استقبال کیا گویا اس نے محمد ﷺ کی تعلیمات کو کمتر اور ہلکا سمجھا۔[1]

۱۱۹۱۵ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن یوسف، عبدالغفار بن حسن بن دینار، محمد بن منصور زاہد (صاحب ابراہیم بن ادھم وسلیمان خواص) عبدالعزیز بن ابی رواد، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے نبی ﷺ کی حدیث مذکورہ بالا بمثلہ مروی ہے۔ نیز اس حدیث میں اضافہ ہے کہ" جس نے صاحب بدعت کی اہانت کی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں"۔[2]

عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے اور اس کا کوئی متابع بھی موجود نہیں ہے۔

۱۱۹۱۶- سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن ابی خیثمہ، محمد بن صالح عذری، عبدالعزیز بن ابی رواد، ابورواد، عطاء، حضرت ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں فساد پھیلنے کے وقت جس نے میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا اس کے لئے ایک شہید کے برابر کا اجر وثواب ہوگا۔ عطاء سے مروی عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے اسی مضمون حدیث کو ابن ابی نجیح نے ابن فارس کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے "اس کے لئے (۱۰۰) شہیدوں کا اجر وثواب ہوگا"۔

۱۱۹۱۷- ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، حسین بن عبدالرحمٰن، ولید بن صالح، ابومحمد خراسانی، عبدالعزیز بن ابی رواد، عطاء، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ اس کی کوئی حاجت پوری کرنے کے لئے چلا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے درمیان اور دوزخ کی آگ کے درمیان سات خندقیں حائل کر دے گا اور ایک خندق کے فاصلے کی مقدار اتنی ہوگی جتنا فاصلہ زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔[3]

عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف ولید بن صالح کے واسطے سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۱۸- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابن ابی اسامہ، حسن بن قتیبہ، عبدالعزیز بن ابی رواد، محمد بن عمرو بن عطاء، عمرو بن عطاء، حضرت ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو حالت مرض میں مرا وہ شہید کا درجہ پا کر مرا اور وہ قبر کے فتنوں سے محفوظ رہے گا اور صبح وشام اسکو جنت کا رزق ملتا رہے گا۔[4]

محمد کے واسطے سے مروی عبدالعزیز کی مذکورہ بالا حدیث غریب ہے۔ ہمیں سند عالی کے ساتھ صرف حسن کے واسطے سے یہ حدیث پہنچی ہے۔

۱۔ تنزیہ الشریعۃ ۱/۳۱۳. واللآلی المصنوعۃ ۱/۱۳۰ والفوائد المجموعۃ ۵۰۴. والموضوعات لابن الجوزی ۱/۲۷۰.

۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۶/۱۳۵، ۱۹۲.

۳۔ المستدرک ۴/۲۷۰. والمعجم الکبیر ۱۲/۴۵۳. والصغیر ۲/۳۵. ومجمع الزوائد ۸/۱۹۱. وکشف الخفا ۲/۳۸۸.

۴۔ سنن ابن ماجۃ ۱۶۱۵ والموضوعات لابن الجوزی ۳/۲۱۹، ۲۱۷. ومشکاۃ المصابیح ۲۵۹۵. وتنزیہ الشریعۃ ۲/۳۶۳. واللآلی المصنوعۃ ۲/۲۲۱. وتذکرۃ الموضوعات ۲۱۲. والکامل لابن عدی ۱/۲۲۰، ۲۲۲، ۲۲۳، ۳۲۲، ۲/۳۲۲، ۳/۹۸۷، ۶/۲۲۳۶، ۷/۲۵۳۳.

۱۱۹۱۹- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ بن قتیبہ، عبدالعزیز بن ابی رواد، زید بن اسلم، عطاء بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ملک الموت کا معالجہ (جان کنی) تلوار کی ایک ہزار ضربوں سے بھی زیادہ سخت اور بھاری ہے مرتے وقت ہر مومن کی ہر ہر رگ میں علیحدہ علیحدہ درد ہوتا ہے۔[1]

عبدالعزیز نے حدیث بالا عطاء سے اسی طرح مرسل روایت کی ہے، سند عالی کی صورت میں ہمیں صرف حسن کے واسطے سے پہنچی ہے۔ جبکہ یہی حدیث عبدالعزیز کے علاوہ بقیہ محدثین نے عطاء بن یسار، ابوسعید خدریؓ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۹۲۰- قاضی ابواحمد، موسیٰ بن اسحق، وھب بن بقیہ، ھذیل بن حکم ابومنذر رازی، عبدالعزیز بن ابی رواد، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے غریب الوطن آدمی کی موت شہادت کی موت ہے۔[2]

عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے نیز ھذیل متفرد ہیں۔

۱۱۹۲۱- ابوعلی محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد، صدقہ بن یسار کہتے ہیں میں ایک مرتبہ ابن عمرؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: میں حج تمتع کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس کوئی اونٹ ہے اور نہ ہی کوئی گائے۔ میں روزے رکھوں یا بکری کو ساتھ لیتا چلوں ان دونوں میں سے آپ کو کیا پسند ہے؟ جبکہ میرے پاس بکری ہے، ابن عمرؓ نے فرمایا: مجھے بکری پسند ہے لہٰذا اپنے ساتھ لیتے جاؤ۔

۱۱۹۲۲- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد، صدقہ بن یسارؒ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک سفر میں تھے دوران سفر کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انھوں نے اپنی سواریوں پر سرخ اون کے زین پوش ڈال رکھے تھے۔ ارشاد فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ سرخی تمھارے اوپر غالب آرہی ہے (یعنی زیادہ سرخ کپڑے استعمال کررہے ہو) چنانچہ لوگوں نے چھلانگ لگائی اور سواریوں سے زین پوش اتار دیے۔[3]

عبدالعزیز نے اسی طرح یہ حدیث روایت کی ہے یعنی صدقہ سے مرسل روایت کی ہے جبکہ ان کے علاوہ محدثین نے مسند متصل روایت کی ہے۔

۱۱۹۲۳- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ کہتے ہیں ایک مرتبہ یحییٰ بن عمر اور حمید بن عبدالرحمن نے عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا ان میں سے ایک دوسرے سے کہنے لگے: اگر ہم زمین کے قواہ کسی بھی کونے میں ہوں ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان (ابن عمرؓ) کے پاس آئیں اور ان سے مسائل پوچھیں، چنانچہ وہ دونوں ابن عمرؓ کے پاس آگئے اور کہنے لگے: ہم لوگ زمین میں چلتے پھرتے رہتے ہیں اور بسا اوقات ایسے لوگوں سے ہماری ملاقات ہوجاتی ہے جو دین کے معاملہ میں باہمی جھگڑتے رہتے ہیں۔ اور بسا اوقات ایسے لوگوں سے بھی ہماری ملاقات ہوجاتی ہے جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں فرمایا: جب تم منکرین تقدیر سے ملو انھیں ضرور خبر دو کہ عبداللہ بن عمرؓ ان سے بری الذمہ ہے اور وہ عبداللہؓ سے بری الذمہ ہیں (تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے) پھر

---

[1] المطالب العالية ۱۹۱۷ وكنز العمال ۴۲۱۹۰. واللآلئ المصنوعة ۲/۲۲۲ واتحاف السادة المتقين ۱۰/۲۷۱.

[2] المعجم الكبير للطبراني ۱۱/۲۳۶. ومجمع الزوائد ۲/۳۱۷ والضعفاء للعقيلي ۲/۲۸۸. ۳/۲۶۵. ۳۶۶. واللآلئ المصنوعة ۲/۷۳، ۱۳۱ وتذكرة الموضوعات ۱۲۲. والفوائد المجموعة ۲۰۹. وتنزيه الشريعة ۲/۱۷۹. وكشف الخفا ۲/۲۰۰. والموضوعات لابن الجوزي ۲/۲۲۱. والعلل المتناهية ۲/۴۰۸. ۴۰۹. والاحاديث الضعيفة ۲۲۵.

[3] سنن أبي داؤد كتاب اللباس باب ۲۰. ومسند الامام أحمد ۳/۴۶۳. وفتح الباري ۱۰/۳۰۶. والمصنف لابن أبي شيبة ۸/۳۰۵

فرمایا، ہم ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک خوبصورت نوجوان آدمی عمدہ ہیئت میں اور اچھے کپڑوں میں ملبوس آیا اور وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے اتنے قریب آکر بیٹھا کہ اپنے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں سے ملالئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لیے، اس کے بعد اس نے عرض کیا: اے محمد مجھے بتایئے کہ اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم یہ گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر بیت اللہ کے حج کی طاقت رکھتے ہو تو حج کرو، یہ سن کر اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا: ابن عمرؓ فرماتے ہیں ہمیں اس شخص پر تعجب ہوا کہ سوال کرتا ہے اور پھر تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتایئے کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو اور ان کے فرشتوں کو ان کی کتابوں کو، ان کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو دل سے مانو، اور اچھی بری تقدیر پر یقین رکھو۔ اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا: پھر عرض کیا: مجھے بتایئے کہ احسان کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی اسطرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر اتنا تو دھیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمھیں ضرور دیکھ رہے ہیں۔ پھر اسی شخص نے عرض کیا مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں جواب دینے والا سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، (یعنی اس بارے میں میرا علم تم سے زیادہ نہیں) ابن عمر کہتے ہیں ہم نے ان کی بات پر تعجب کیا گویا وہ بہ خوبی جانتا ہے۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔ ہم اسے پیچھے سے دیکھتے رہے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو میرے پاس لاؤ، چنانچہ ہم نے اس آدمی کی بڑی تلاش کی مگر نا معلوم اسے آسمان کھا گیا یا اسے زمین نگل گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبریل تھے تمھارے پاس آئے تھے تاکہ تمھیں تمھارا دین سکھائیں۔ میرے پاس جبرئیل جس شکل وصورت میں آئے ہیں میں نے انھیں ضرور پہچان لیا مگر میں انھیں موجودہ شکل وصورت میں نہیں پہچان سکا ہوں۔[1]

یہ حدیث صحیح ثابت ہے، بہت سارے طرق واسناد سے مروی ہے۔ یہی حدیث امام مسلم نے اپنی صحیح میں علقمہ وسلیمان کی سند سے ذکر کی ہے۔

۱۱۹۲۴- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خالد بن موسیٰ، عبدالعزیز بن رواد، ابوسعید، حضرت زید بن ارقمؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی اسطرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر اتنا تو دھیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمھیں ضرور دیکھ رہے ہیں اور تمھاری حالت یہ ہو گویا کہ تم میت ہو۔[2]

خلاد کے طریق حدیث میں ہے۔

اور اپنے آپ کو مردوں میں گمان کرو" اور یہ اضافہ بھی ہے" مظلوم کی بددعا سے بچو چونکہ وہ بہت جلد قبول ہوتی ہے، اس اضافہ میں ابو اسماعیل ایلی متفرد ہیں۔

۱۱۹۲۵- ابوجعفر محمد بن محمد بن احمد مقری، حسین بن محمد بن حاتم بن عبدالعزیز باوردی، حفص بن عمر بصری، عبدالعزیز بن ابی رواد، طلق، جابر بن عبداللہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو غریب الوطنی کی حالت میں یا پانی میں ڈوب کر مرا وہ شہید ہے۔[3]

۱- فتح الباری ۱/۱۱۴، ۸/۵۱۳.

۲- مسند الامام احمد ۲/۱۳۲ ومجمع الزوائد ۲/۴۰، ۴/۲۱۸. والترغیب والترھیب ۱۳/۲۲۵. واتحاف السادۃ المتقین ۲/۱۲۲، ۷/۴۵۳، ۱۰/۵۹.

۳- اللآلی المصنوعۃ ۲/۲۴۷، ۲۲۱ وتذکرۃ الموضوعات ۴/۲۸۰ والفوائد المجموعۃ ۲۲۸. وتخریج الاحیاء ۴/۲۸۰.

عبدالعزیز کی یہ روایت بسند طلق غریب ہے ہم تک صرف باوردی، حفص کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۲۶- ابوعلی محمد بن احمد بن واسع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا میں ڈھانپے ہوئے سفید مٹکے سے وضو کروں یا اس پانی سے جس سے جماعت مسلمین وضو کرتی ہے؟ دونوں صورتوں میں سے آپ کو کونسی صورت زیادہ پسند ہے؟ ارشاد فرمایا: بلکہ تم اس پانی سے وضو کرو جس سے جماعت مسلمین (عام مسلمان اجتماعی طور پر) وضو کرتی ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو دین حنیفہ سب سے زیادہ محبوب ہے۔

یہ حدیث خلاد نے عبدالعزیز، محمد بن واسع کی سند سے مرسلاً روایت کی ہے جبکہ حیان بن ابراہیم نے متصلاً روایت کی ہے۔

۱۱۹۲۷- محمد بن علی بن حبیس، احمد بن یحییٰ حلوانی، محرز بن عون، حیان بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ نے فرمایا: کسی نے پوچھا: یارسول اللہ ڈھانپے ہوئے جدید مٹکے سے وضو کرنا زیادہ پسند ہے یا مطاہر سے؟ ارشاد فرمایا: بلکہ مجھے مطاہر سے وضو کرنا زیادہ پسند ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کا دین واضح حنیف ہے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کسی کو عام استعمال کا پاک پانی لانے کے لئے بھیجتے۔ چنانچہ نبی ﷺ کو پانی دیا جاتا نوش فرماتے اور مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت کی امید رکھتے۔[1]

حیان بن ابراہیم متفرد ہیں ہم نے صرف محرز کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۹۲۸- ابوبکر طلحی، عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، ابن ابی رواد، مجاهد، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکن یمانی اور رکن حجر کا استلام کرتے تھے: ان دونوں کے علاوہ کسی بھی رکن کا استلام نہیں کرتے تھے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۱/۲۱۴

(۴۰۱) محمد بن صبیح بن سماکؒ

تبع تابعین میں سے ایک زاہد، بزرگ، دنیا سے کنارہ کشی اور اللہ کے حضور عبادت میں پوری پوری رات کھڑے رہنے والے ابوعباس محمد بن صبیح بن سماک رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۱۹۲۹- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، حسن بن سفیان، محمد بن علی مینی، اپنے والد علی کے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: پابندی اصول اور ترک فضول ذی عقل کا فعل ہے۔

۱۱۹۳۰- ابوزرعہ محمد بن ابراہیم استرابازی، ابونعیم عدی، زکریا بن یحییٰ بصری، اصمعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ یحییٰ بن خالد سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے دنیا کو لذات سے بھر دیا ہے۔ اسکو آفات سے ڈھانپ دیا ہے۔ اسکی حلال چیزوں کو مشقتوں اور موتوں کے ساتھ خلط کر دیا ہے اور اس کے حرام کے نتیجے میں تاوان وڈنڈے ہیں۔

۱۱۹۳۱- ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن حمال، احمد بن منصور، عبداللہ بن صالح محمد بن یمان کہتے ہیں اہل بغداد کے میرے ساتھیوں میں سے ایک آدمی نے مجھے خط لکھا:

> مجھے دنیا کے اوصاف لکھ بھیجے چنانچہ میں نے اس کو لکھا: امابعد اللہ تعالیٰ نے دنیا کو شھوات سے ڈھانپ رکھا ہے آفات سے اس کو بھر دیا ہے اس کے حلال کو مشقتوں کے ساتھ خلط کیا ہے، اس کے حرام کا نتیجہ تاوان وکوڑے ہیں، اس کے حلال کے متعلق حساب دیا جائے گا اور اس کے حرام کا ارتکاب کر کے عذاب بھگتنا پڑے گا والسلام۔

۱۱۹۳۲- ابوبکر محمد بن عبدالرحمٰن بن مفضل، محمد بن محمد بن عبدالخالق، عبدالوھاب وراق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمارے نزدیک لوگ تین طرح کے ہو سکتے ہیں۔ زاھد، راغب، صابر، پس زاہد کو دنیا سے جو کچھ مل جائے اس پر اترائے نہیں اور دنیا کے مافات پر افسوس وحزن نہ کرے۔ رہی بات صابر کی سو اسکا دل دنیاوی بکھیڑوں سے مطمئن ہوتا ہے وہ ظاہر میں زاہد ہے اور باطن میں صابر، نیز وہ زاہد کے کتنے مشابہ ہوتا ہے حالانکہ وہ زاہد ہوتا نہیں اور رہی بات راغب کی سو وہ دنیاوی بکھیڑوں میں اندھا دھند گھسا ہوتا ہے اور اسے شعور تک بھی نہیں ہوتا۔

۱۱۹۳۳- ابوحامد احمد بن محمد بن حسین، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ابوبکر بن عبید، حسین، بن علی عجلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: عقلمند کی تمامتر کوشش حصول نجات اور شہوات سے دور بھاگنے میں ہوتی ہے جبکہ بے وقوف کی تمامتر کوشش وفکر لہو ولعب اور طرب وسرور میں ہوتی ہے۔

۱۱۹۳۴- ابوبکر بن محمد بن احمد موذن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، علی بن محمد بصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوعباس بن سماک اپنے کلام میں یوں کہا کرتے تھے۔ تعجب ہے اس آنکھ پر جو نیند کی لذت سے لطف اندوز ہو رہی ہوتی ہے حالانکہ موت کا فرشتہ اس کے سرہانے کھڑا ہوتا ہے۔

۱۱۹۳۵- ابوعبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، ھارون بن سفیان، عبداللہ بن صالح عجلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: محمد بن حسن کو جب مقام رقہ کے عہدہ قضاء کی ذمہ داری سونپی گئی میں نے انھیں لکھا: امابعد ہر حال میں آپ کے دل میں تقویٰ موجود ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو نعمتوں کا فیضان کیا ہے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ہمہ وقت ڈرتے رہیں، پس ان نعمتوں پر شکر کرنا واجب ہے چونکہ نعمتوں میں ایک طرح کی حجت ودلیل ہے اللہ تعالیٰ آپ کو شکر میں کمی یا کسی گناہ کے ارتکاب کرنے یا

کسی حق میں کوتاہی کرنے پر معاف و درگزر فرمائے۔

۱۱۹۳۶- ابو عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن حبیبہ، محمد بن سعید بن اصفہانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سماک کا مجلس میں اختتامی کلام یہ ہوتا تھا کہ وہ واعظین آخرت کی چوٹیوں تک کب پہنچ سکتے ہیں۔ حتی کہ ہر نفس کے پاس کوئی نہ کوئی فرشتہ موجود ہے گویا کہ آنکھیں اس کو دیکھ رہی ہیں کوئی نہیں نیند سے بیدار ہونے والا۔ کوئی نہیں غفلت کی چادر کو دور پھینکنے والا کوئی نہیں نشے سے افاقہ پانے والا، اپنی پچھاڑ سے کوئی خائف نہیں دنیا کی بہار امید آخرت کے حصے کو زائل کر دیتی ہے۔ بخدا! اگر تو قیامت کو دیکھ لیتا اس کے طوفانی زلزلوں سے تو سراسیمگی کا شکار ہو جاتا۔ اب آگ اپنے جلانے والوں پر بلند ہو چکی ہے۔ حساب و کتاب قائم ہو چکا ہے میزان نصب کیا جا چکا ہے۔ نبیین و شہدا کو پیشی کے لئے حاضر کیا جا چکا ہے اس اجتماع میں تیرا بھی مقام و مرتبہ نمایاں ہونا چاہیے، کیا دنیا کے بعد تو نے آخرت کے علاوہ کہیں اور منتقل ہو جانا ہے؟ افسوس صد افسوس بہت بڑی دوری ہے بخدا ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ کان مواعظ کے سننے سے بہرے ہو چکے، دل منافع جات سے غافل ہو گئے۔ پس مواعظ بھی نفع بخش ثابت نہیں ہو رہے اور نہ ہی وعظ سننے والا مواعظ سے نفع اٹھا رہا ہے۔

۱۱۹۳۷- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن شیب، سہل بن عاصم، یوسف بن بہلول، عباد بن کلیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: امابعد میں نے تجھے لکھا حالانکہ میں دلی طور پر خوش و خرم تھا اور میں دھوکے میں ہوں کہ ایک گناہ نے مجھ پر پردہ کر رکھا ہے، جبکہ دل مطمئن ہے گویا کہ وہ گناہ جسے معاف ہو چکا ہو اور نعمتوں نے دل کو آزمائشوں میں ڈال دیا ہے۔ میں اس پر خوش و خرم ہوں گویا اس کے متعلق ادائیگی حقوق پر مشکور ہوں۔ کاش مجھے شعور ہوتا کہ ان امور کا آخر انجام کیا ہوگا۔

۱۱۹۳۸- ابوالحسن محمد بن عبداللہ، محمد بن یونس مقری، اسماعیل بن ابراہیم بن تمیم تامی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن صبیح بن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم، ابھی تک تیرے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ تو اپنے حاسدین کی اطاعت کرے خبردار بخدا! اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں تیرا مطیع بنا دیا تو اللہ تعالیٰ تجھے نشان عبرت بنا دے گا۔

۱۱۹۳۹- محمد بن شعیب، محمد بن یوسف، اسماعیل بن ابراہیم بن تمیم، محمد بن سماک نے مثل مذکورہ بالا کے وعظ فرمایا۔

۱۱۹۴۰- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، علی بن ابی مریم، محمد بن حسن، ابراہیم بن سلم شعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے سفید پوشی (تنگ دستی) پر صبر کیا وہ عبادت و بندگی پر زیادہ طاقت و قوت رکھے گا، جو لوگوں سے کنارہ کش رہا وہ لوگوں سے بے نیاز رہے گا۔ جس نے اپنے نفس کو قابو میں رکھا اس کے بدلے میں دائمی مسرت پائے گا۔ جس نے بھلائی کو محبوب رکھا اسے اس کی توفیق مل جاتی ہے۔ جو برائی کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے محبوب رکھتا ہے جس نے آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی رضامندی مول لی اس نے اپنا وافر حصہ گنوا دیا۔ جس نے آخرت کے حظ عظیم کے حصول کو اپنا مقصود و مطلوب بنایا اور اس کے لئے صحیح معنوں میں کوشش و سعی بھی کی، دنیا اس کے آگے بازیچۂ اطفال ہوگی اور معاصی پر صبر حقیقت میں جلتی پر تیل ڈالنا ہے اور اللہ عزوجل کی اطاعت پر صبر خیر و بھلائی کو فروغ دینا ہے۔

۱۱۹۴۱- ابو عبداللہ، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، ھارون، عبداللہ بن صالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے اپنے ایک بھائی کو لکھا: امابعد میں تجھے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں وہ باطن میں تیرا اہم راز ہے اور ظاہر میں تیرا نگہبان ہے۔ شب و روز اللہ تعالیٰ کو اپنے دل میں بسائے رکھ اللہ تعالیٰ کی تجھ سے محبت اس قدر رہوگی جتنا تو اس کے قریب ہوگا۔ خوب جان لے کہ تو بھی اللہ تعالیٰ کی سلطنت سے نکل کر غیر کی سلطنت میں نہیں جا سکتا اور نہ ہی اس کی بادشاہت سے نکل کر کسی اور کی بادشاہت میں جا سکتا ہے۔ اللہ کا ڈر زیادہ سے زیادہ رکھ وہ تیرے علم میں اضافہ کرے گا۔ خوب سمجھ لو عقلمند کا گناہ عظیم تر ہوتا ہے بہ نسبت احمق کے گناہ

ہے۔ عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے عظیم تر ہوتا ہے اور مالدار کا گناہ تنگدست کے گناہ سے زیادہ بھاری ہوتا ہے ہم ذلیل ورسوا ہو گئے، رسواء اور بے یارو مددگار آدمی سمندر میں نہیں سویا کرتا۔ عیسیٰ علیہ السلام کہہ چکے ہیں کہ" تم کب تک ذاکرین کے طریق کے اوصاف بیان کرتے رہو گے حالانکہ تم متجبرین کے محلہ میں مقیم ہو تم اپنی شراب سے مچھر بھی نکال دیتے ہو پھر تم جہال کی شرط لگاتے ہو۔ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: مشکیزے میں جب سوراخ ہو جاتا ہے وہ پھر اس قابل نہیں رہتا کہ اس میں شہد رکھا جائے بعینہ اسی طرح تمہارے دلوں میں شقاوت نے سوراخ کر دیے ہیں۔ اب وہ حکمت کو اپنے اندر سمونے کی صلاحیت نہیں رکھتے، اے میرے بھائی کتنے ہی نصیحت کرنے والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قرب سے مانوس ہو چکے ہیں اور کتنے ہی اللہ سے ڈرانے والے ہیں: حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ پر جرات کرتے ہیں۔ کتنے ہی داعی الی اللہ ہیں فی الواقع وہ اللہ تعالیٰ سے کوسوں دور بھاگنے والے ہوتے ہیں اور کتنے ہی کتاب اللہ کے قاری ہیں جو اللہ کی آیات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ والسلام

۱۱۹۴۲- ابوعبداللہ، احمد، ابوبکر، عیسیٰ بن محمد بن سعدہ طلحی، ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا معرفت باللہ یہ ہے کہ تو کسی گناہ کا ارتکاب کرے جو تیرے رب کی حیاء کو کم کر دے؟

۱۱۹۴۳- محمد بن احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن ابی رجاء قرشی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے بھائی! اپنے اعمال کو پوشیدہ رکھو پھر ان کے لئے کی گئی اپنی کوشش کو کمتر سمجھو، کہیں تم اعمال کے گھمنڈ میں نہ رہو، سمجھ لو! تم اعمال کی انتہا تک نہیں پہنچ سکتے ہو پس اللہ سے مانگو کہ معاف کر کے تمہارے اوپر احسان کرے۔

۱۱۹۴۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، زہیر بن عباد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ تـعـدوا مـن كتبة الارباح فاجعل نفسک ممايكتبهالكن تكتب مثلها۔ (مفہوم واضح نہیں ہے)۔

۱۱۹۴۵- عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، عبداللہ بن محمد بن عقبہ بن ابی صہباء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہیں یہ نقوش ہرگز دھوکے میں نہیں ڈالیں ان کے بارے میں لوگ کتنے غمزدہ ہو رہے ہیں نیز ان کی درستی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے ان کی بقا، کس قدر رخت ہے۔

۱۱۹۴۶- ابوالحسن، عبدالرحمن بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، محمد بن محمد بن عبداللہ، حسن بن ھارون، بکر بن ابی ھاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا:

میں نے ایک مرتبہ عراق سے نکل کر کسی ایک سرحد کی طرف جانا چاہا، اسی دوران میں ایک تاریک پہاڑی پر عازم سفر تھا، اچانک میں نے پہاڑی کی چوٹی پر ایک عابد کو دیکھا جو مخلوق سے الگ تھلگ کنارہ کشی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔

اور اپنے رب سے مانوس رہنا چاہتا تھا، میں نے اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا۔ پھر پوچھنے لگا تم کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے جواب دیا۔ میں عراق سے آرہا ہوں اور سرحد کو جانا چاہتا ہوں۔ کہا: کیا کسی ایسے امر کی طرف جسکا تمہیں یقین ہے یا کسی ایسے امر کی طرف جسکا تمہیں یقین نہیں؟ میں نے جواب دیا: بلکہ ایسے امر کی طرف جسکا ہمیں یقین نہیں۔ پھر اس نے سوز و گداز سے ایک آہ بھری میں نے اس سے پرسوز آہ بھرنے کی وجہ پوچھی؟ کہنے لگا. میں نے راحت پسند لوگوں کی عیش وعشرت اور واصلین کی فرحت قلوب کو یاد کر کے آہ بھری ہے، میں نے کہا: میں متلاشی ہوں، کہا: کس چیز کا میں نے جواب دیا: تین چیزوں کا، کہا بتائیے کون کونسی؟ میں نے پوچھا: خوف کی دلیل کیا ہے؟ کہا غم وحزن، میں نے پوچھا: شوق کی دلیل کیا ہے؟ کہا، طلب معاش میں نے پوچھا رجاء (امید) کی کیا دلیل ہے؟ کہا عمل رجاء کی دلیل ہے۔ میں نے پوچھا ہم کیوں کمزور ہو گئے؟ جواب دیا: چونکہ تم اللہ تعالیٰ کی عفوو درگزر پر اندھا اعتماد کر بیٹھے ہو

اگر تمہیں انجام وعقوبت کی جھلک دنیا میں دکھادی جائے تم اللہ کی معصیت کو اطاعت میں بدل ڈالو، لیکن اللہ نے معصیت پر پردہ ڈال رکھا ہے پھر ذیل کے اشعار پڑھے۔

ان کنت تفهم ما اقول وتعقل . فارحل بنفسک ان لربک ترحل

جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ تو اگر سمجھتا ہے تو محض اپنے رب کی خاطر چلو۔

وذر التشاغل بالذنوب وخله . حتی متی والی متی تتملل

گناہوں میں مصروفیت کو چھوڑ دے اور ٹال مٹول کا رستہ چھوڑ دے۔

۱۱۹۴۷- محمد بن احمد بن ابان، ابو و احمد بن ابان، عبداللہ بن محمد، حسن بن عبدالرحمن، ابراہیم بن رجاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: مخلوق تین قسموں میں بٹ کر صبح کرتی ہے، پہلی قسم یہ کہ گناہوں کو چھوڑنا چاہتی ہے اور یہ بھی چاہتا ہے کہ دوبارہ کبھی کسی برائی کی طرف رجوع نہ کرے، یہ قسم کامیاب ہے چونکہ اس قسم کے لوگوں میں توبہ نصوح کا داعیہ پیدا ہو چکا ہے۔ دوسری قسم یہ کہ آدمی گناہ کرتا ہے دوبارہ کرتا ہے پھر سہ بارہ کرتا ہے پھر اس پر غمزدہ ہوتا ہے لیکن پھر گناہ کا ارتکاب کر دیتا ہے لیکن بعد میں اس پر روتا ہے۔ اس کے لئے کامیابی کی امید بھی کی جاسکتی ہے اور ناکامی کا خوف بھی اور تیسری قسم یہ ہے کہ آدمی گناہوں کی ضلالت میں اندھا دھند گھسا ہوتا ہے اور اسے ندامت بھی نہیں ہوتی، ہاں کبھی کبھار اسے ندامت بھی ہو جاتی ہے لیکن گناہوں پر غمزدہ نہیں ہوتا حتی کہ پھر گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے لیکن اس پر روتا بھی نہیں یہ متکبر خائن اور بدبخت ہے اور جنت سے ہٹ کر جہنم میں جانا چاہتا ہے۔

۱۱۹۴۸- ابو و احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عبید، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، زہیر بن عباد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: خوب سمجھ لو کہ نصیحت بھرے مواعظ پر پردے پڑے ہوتے ہیں اور فکر مندی ان پردوں کو ہٹا دیتی ہے۔ تیری طلب ذکر وعظ میں زیادہ تر ہونی چاہیے۔ مجھے یہ بھی خوف ہے کہ تمہاری عقل دنیاداری سے اٹی پڑی ہو ایسی حالت میں تمہاری عقل میں وعظ ونصیحت کو کہاں جگہ مل سکتی ہے۔

۱۱۹۴۹- ابو عبداللہ، احمد، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، محمد بن داؤد بن عبداللہ، عبداللہ بن ابو حواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ بصرہ میں داخل ہوا وہاں اپنے ایک جان پہچان والے سے کہا: ایک ایسے اللہ والے کی طرف میری رہنمائی کرو جو اون کے موٹے کپڑے پہنتا ہو۔ طویل خاموشی والا ہو اور کسی کی طرف سر تک نہ اٹھاتا ہو۔ فرمایا: میں اس سے اپنے مطلوب کے متعلق کچھ کہنے کا منتظر تھا مگر وہ یہ کہ مجھ سے بات تک نہیں کرتا۔ میں اس کے پاس سے نکلا میرا رفیق سفر کہنے لگا یہاں ایک بڑھیا کا بیٹا ہے کیا آپ اس کے پاس چلیں گے؟ چنانچہ ہم بڑھیا کے بیٹے کے پاس گئے۔ بڑھیا کہنے لگی: میرے بیٹے کے پاس جنت ودوزخ کا تذکرہ نہیں کرنا ورنہ تم جنت ودوزخ کا تذکرہ کر کے اسے قتل کر ڈالو گے اس کے علاوہ میرا کوئی اور بیٹا بھی نہیں ہے۔ چنانچہ ہم اس نوجوان کے پاس داخل ہوئے اس نے موٹا لباس پہن رکھا تھا اور طویل خاموشی میں سر جھکائے ہوئے تھا۔ اس نے سر اٹھا کر ہماری طرف دیکھا پھر کہنے لگا: خبردار! لوگوں نے محشر میں کھڑا ہونا ہے جسے وہ سراسر بھول چکے ہیں اور آپس میں اس کا مذاکرہ بھی نہیں کرتے۔ میں نے پوچھا: اللہ آپ پر رحم فرمائے بھلا کس کے حضور کھڑا ہونا ہے؟ سن کر نوجوان کی خوف کے مارے سسکیاں بندھ گئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی روح پرواز کر گئی۔ اتنے میں بڑھیا آ گئی اور کہنے لگی تم نے میرے بیٹے کو قتل کر دیا۔ ابن سماک رحمہ اللہ کہتے ہیں اس کی نماز جنازہ کے شرکاء میں میں بھی تھا۔ عبداللہ کہتے ہیں ابن سماک رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ ایک آدمی کی تعریف کی فرمایا: معصیت ایک ہی ہے۔ خواہ میت کے ورثاء بے صبری کا مظاہرہ کریں یا صبر کریں معصیت کے بدلے میں اجر وثواب ملتا ہے جو میت کی معصیت سے زیادہ

۱۱۹۵۰- ابو عاصم احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلف بن ولید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن سماک رحمہ اللہ ایک قبر پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے قاسم! تو نے خلوت اختیار کرلی ہم تجھے چھوڑ کر واپس لوٹ گئے، بالفرض اگر ہم تیرے پاس امامت کرلیتے تجھے کچھ نفع نہ پہنچتا۔ پھر فرمایا: بخدا! لوگ اگر دنیا کی عمر کے بقدر کسی قبر کے پاس اقامت کرلیں صاحب قبر کو ان کی طویل اقامت سے ذرہ برابر بھی نفع نہیں پہنچے گا۔ چنانچہ اہل قبور اپنے اگلے ہدف کی طرف کوچ کر چکے ہیں اور تمہیں پیچھے چھوڑ گئے ہیں تم نے بھی کبھی اس منزل کی طرف پیش رفت کرنی ہے پھر تمہیں واپس اس دنیا کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا۔

۱۱۹۵۱- سلیمان بن احمد، محمد بن موسیٰ، محمد بن بکار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ھارون الرشید نے ابن سماک رحمہ اللہ کو پیغام بھیج کر اپنے پاس منگوایا۔ چنانچہ ابن سماک رحمہ اللہ جب ہارون کے پاس داخل ہوئے ھارون کے پاس یحییٰ بن خالد برمکی بھی بیٹھا ہوا تھا، یحییٰ کہنے لگا: امیر المومنین نے آپ کو پیغام بھیج کر منگوایا ہے اس وجہ سے کہ انھیں آپکی اصلاح نفس کی خبر پہنچی ہے اور انھیں خبر ملی ہے کہ آپ کثرت سے اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اور آپ عامۃ الناس کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: امیر المومنین کو جو ہمارے متعلق اصلاح نفس کی خبر پہنچی ہے یہ صرف اسی وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے گناہوں پر پردہ کررکھا ہے اگر اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں پر لوگوں کو مطلع کردے پھر کوئی دل محبت سے ہماری طرف پیش رفت نہ کرے اور پھر کوئی زبان بھی ہماری مدح کے گن نہ گائے، مجھے خوف ہے کہ میں گناہوں پر پڑے ہوئے پردے سے کہیں دھوکہ نہ کھاجاؤں اور لوگوں کی مدح سرائی پر آزمائش میں نہ ڈال دیا جاؤں۔ نیز مجھے یہ بھی خوف لاحق ہے کہ کہیں میں ان دونوں چیزوں (گناہوں پر پڑے پردوں اور لوگوں کی مدح سرائی) کی بدولت حلاک نہ ہوجاؤں یا میں ان پر اللہ کا شکر نہ کرسکوں اور ھلاکت میں پڑ جاؤں، پھر ابن سماک رحمہ اللہ نے قلم دوات کاغذ منگوایا اور ھارون الرشید کو مذکورہ کلام لکھ کر پیش کیا۔

۱۱۹۵۲- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس مودب، عبداللہ بن صالح عجلی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ کی اولاد میں سے ایک آدمی ابن سماک رحمہ اللہ کی مجلس میں خاموش اور چپ چاپ ہوکر بیٹھا کرتا تھا۔ ابن سماک رحمہ اللہ نے اس سے خاموشی کی وجہ پوچھی؟ کہنے لگا: میں تو صرف سننے کے لئے بیٹھتا ہوں۔ خاموشی اختیار کرتا ہوں تاکہ وعظ کو اچھی طرح سمجھ لوں اور غیر اللہ کے لئے جو بات بھی کی جاتی ہے اسکا انجام ندامت ہوتا ہے۔ ابن سماک رحمہ اللہ نے کہا: بخدا تو کسی معدن سے نکلا ہے یعنی بہت خلوص والا اور طالب صادق ہے۔

۱۱۹۵۳- سلیمان بن احمد، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح برجمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن صبیح بن سماک رحمہ اللہ کہتے ہیں سفیان ثوری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ عزیز مصر کی بیوی کو کوئی حاجت پیش آئی تو عمدہ لباس زیب تن کیا۔ اس کے گھر والے کہنے لگے: کہاں جانا چاہتی ہو؟ جواب دیا: میں یوسف علیہ السلام کے پاس جانا چاہتی ہوں تاکہ ان سے میں اپنی حاجت بیان کرسکوں۔ لوگوں نے کہا: ہمیں تجھ پر خوف ہے کہ تو کہیں فتنہ میں نہ پڑ جائے۔ کہنے لگی ہرگز نہیں۔ یوسف علیہ السلام کے دل میں خوف خدا ہے اور مجھے اس کا کوئی خوف نہیں جس کے دل میں اللہ کا خوف ہو۔ چنانچہ وہ یوسف علیہ السلام کے رستے میں بیٹھ گئی، جب یوسف علیہ السلام کا ادھر سے گزر ہوا ان کی طرف اٹھی اور کہنے لگی! تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنی اطاعت کی بدولت غلاموں کو بادشاہ بنادیا اور بادشاہوں کو معصیت کی بدولت غلام بنادیا، پھر اس نے اپنا مدعا بیان کیا کہ ہمیں ایک ضروری حاجت پیش آگئی ہے جس کی خاطر میں آپ کی معاونت لینا چاہتی ہوں۔ چنانچہ یوسف علیہ السلام نے خادموں کو اس کی حاجت براری کا حکم دیا۔

۱۱۹۵۴- سلیمان بن احمد، احمد بن ثعلب نحوی، احمد بن اعرابی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ کثرت سے ذیل کے اشعار پڑھا کرتے تھے۔

الاجل فی القبور فی خطر ۔ فردہ یوماً وانظر الی خطرہ ۔

ابرزه الموت من مناكبه. ومن مقاصيره ومن حجره.

۱۱۹۵۵- محمد بن احمد، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، داود بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ کی مجلس کا اختتامی کلام یہ ہوتا تھا۔ کیا بندہ پیش آنے والے دن کے لئے مستعد نہیں تا کہ اس دن کے فقر وفاقہ سے نمٹ سکے، خبردار! ہر محتاج نوجوان قدم بقدم موت کی طرف بڑھتا جارہا ہے لہٰذا اسے اپنی جوانی اور شدت قوت دھوکے میں نہ ڈالے رکھے۔

۱۱۹۵۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سلیمان ھروی، ابوعبداللہ، حسین بن عبدالرحمٰن وراق، ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے قبیلہ بنی قیس کی ایک عورت کے لڑکے کو ادب سکھلایا اسکی ماں نے ڈنڈا بھیجا، جب ڈنڈا اس کے قریب ہوتا وہ سخت ڈر جاتا لڑکے کی ماں کہنے لگی جس نے بھی تقویٰ ترک کیا ہے وہ بیہودگی کے رستے پر چل پڑا۔

۱۱۹۵۷- ابوعبداللہ ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابوجعفر کندی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن سماک داؤد طائی رحمہ اللہ کے پاس داخل ہوئے، وہ اس وقت کھنڈر گھر میں تھے اور ان پر گرد وغبار پڑا ہوا تھا۔ داؤد نے فرمایا: اپنے نفس کو قید میں رکھو قبل اس کے کہ اس کو قید میں ڈالا جائے اور عذاب میں ڈالے جانے سے پہلے اپنے نفس کو عذاب میں مبتلا رکھو پھر تم قیامت کے دن اپنے عمل کا اجر وثواب دیکھ لوگے۔

۱۱۹۵۸- محمد بن علی، ابوطلحہ محمد تمار کے سلسلہ سند سے بمثل مذکورہ بالا کے مروی ہے۔

۱۱۹۵۹- حمدون بن علی واسطی، علی بن جعد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: فالودہ تمام حلووں کا سردار ہے شکر تمام رطب کی سردار ہے۔

۱۱۹۶۰- عبداللہ بن احمد بن یعقوب مقری، احمد بن اسحٰق بلخی، ابوعینا، اصمعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی سے سوال نہ کرو جو سوال کرنے پر تم سے بھاگ جاتا ہو لیکن اس آدمی سے سوال کرو جو تمہیں سوال کرنے کا حکم کرتا ہو۔

۱۱۹۶۱- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم رازی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سماک رحمہ اللہ نے حمد وصلوٰۃ کے بعد ایک مجلس سے وعظ کیا جس میں ھارون الرشید بھی موجود تھا۔ فرمایا: بعد میں آنے والوں کے ایک ہزار آدمی اسلاف کے ایک آدمی کے بھی برابر نہیں۔ یہ لوگ اپنے رب کے ڈر کے مارے ایمان لائے اور ان کے آباؤ اجداد ان تلواروں سے ڈر کر ایمان لائے ملا ابوبکر! تو نے پاسداری کی انتہاء کر دی تب ہی اللہ مالک الجبار نے تیری مدح کرتے ہوئے فرمایا: اذهما في الغار (توبہ ۴۰) جب دونوں (نبی ﷺ وابوبکر صدیق) غار میں تھے۔ اے عمر! تو والی تو نہیں تھا بلکہ امت کیلئے شفیق باپ کی حیثیت سے تھا اور اے عثمان تجھے قتل کیا گیا حتیٰ کہ وفات تک تو مظلوم ہی رہا۔ اس آدمی کے بارے میں تیری کیا رائے ہے جو بچنے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرتا ہو حتیٰ کہ اسی عالم میں بڑھاپے میں وفات پا جائے۔ پس یہ ہیں نماز والے یہ ہیں زمانے کے امام اکبر اور پیشوا اور یہ ہیں ان میں سے ایک، ان کی مدح اللہ تعالیٰ نے کی ہے اور انہیں نیکوکاروں کے ٹھکانے میں رہائش عطا کی۔

مسانید محمد بن صبیح بن سماک رحمہ اللہ تعالیٰ

(محمد بن سماک رحمہ اللہ نے چند تابعین سے بھی احادیث روایت کی ہیں ان میں اسماعیل بن ابوخالد، اعمش اور ھشام فہرست ہیں۔

۱۱۹۶۲- ابوبکر احمد بن سندی، حسین بن عمر بن ابراہیم ثقفی، عمر بن ابراہیم، علی بن سماک، اسماعیل بن خالد، قیس بن ابوحازم کے سلسلہ

سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: جس وقت سے عمرؓ اسلام لائے اس وقت سے ہمارے سر عزت وافتخار سے بلند ہو گئے۔

۱۱۹۶۳-اسماعیل، شعبی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا ہم جماعت صحابہؓ آپس میں یہی تذکرے کرتے رہتے تھے کہ حضرت عمرؓ کی زبان پر سکینہ نازل ہو رہی ہے۔

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں ابن سماک رحمہ اللہ سے روایت کرنے میں عمر بن ابراہیم متفرد ہیں۔

۱۱۹۶۴-محمد بن عمر بن سلم، محمد بن عبدالعزیز بن محمد، محمد بن سماک، اسماعیل بن ابی خالد، قیس، جریرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اوروں پر رحم وشفقت نہیں کرتا اس پر بھی رحم وشفقت نہیں کی جائے گی۔

اسماعیل کی سند سے یہ حدیث تو ثابت ومشہور ہے لیکن ابن سماک کی سند سے غریب ہے۔

۱۱۹۶۶-محمد بن ابراہیم، محمد بن سفیان بن موسیٰ صفار، محمد بن آدم، محمد بن سماک، اسماعیل بن ابی خالد، عامر:

عبدالرحمٰن ابزی کہتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں ابن عمرؓ کے پیچھے زینبؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد حضرت زینبؓ پہلی زوجہ مطہرہ تھیں جنہوں نے وفات پائی۔ چنانچہ ابن عمر نے ان کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں، پھر انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ زینب کی میت کو قبر میں داخل کرنے کا کسے حکم دیتی ہیں۔ ازواج مطہرات نے کہلا بھیجا کہ ہم چاہتی ہیں یہ خدمت وہی سرانجام دیں جس نے زینبؓ کو بقید حیات دیکھ رکھا ہو ابن عمر نے فرمایا ازواج مطہرات نے درست اور سچ کہا۔

ابن سماک کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ محمد بن آدم متفرد ہیں۔

۱۱۹۶۷-ابواسحاق، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن جعفر رافقی صابونی، محمد بن ہارون بن محمد بن بکار دمشقی، محمد بن سلیمان تستری، ابن سماک، اعمش، سفیان، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جو قدم بھی اٹھاتا ہے اس کے متعلق پوچھا جائیگا کہ اس کی لذت کیا ہے۔

اعمش اور ابن سماک کی یہ حدیث غریب ہے ہم تک صرف اسی سند سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۶۸-ابوبکر آجری، محمد بن صبیح بن سماک، ھشام بن عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب شام کا کھانا دسترخوان پر حاضر کر دیا جائے اور ادھر اتنے میں نماز کھڑی کی جا چکی ہو تو پہلے کھانا کھالو۔[1]

یہ حدیث کئی طرق سے مشہور وثابت ہے لیکن محمد بن سماک کی سند سے غریب ہے۔

۱۱۹۶۹-قاضی ابومحمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن ابان، سہل بن عثمان، محمد بن سماک، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن اپنے جسم، مال اور اولاد کے متعلق ہمیشہ آزمائش میں مبتلا رہتا ہے حتیٰ کہ بعد از وفات جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے اس کے ذمہ کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔[2]

۱۔ صحیح مسلم کتاب المساجد ۶۴ وسنن الترمذی ۳۵۳، وسنن الترمذی ۲/ ۱۱۱ ومسند الامام احمد ۳/ ۱۱۰. ۲۳۱ وصحیح ابن خزیمۃ ۹۳۴، ۱۶۵۱.

۲۔ المستدرک ۱/ ۳۴۶. والسنن الکبری للبیهقی ۳/ ۳۷۴. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۳/ ۲۳۱. ومشکاۃ المصابیح ۱۵۶۷. وشرح السنۃ ۵/ ۲۴۶. والأدب المفرد ۴۹۴. واتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۵۲۶.

محمد بن عمرو کی یہ مشہور حدیث ہے اور ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے لیکن ابن سماک کی سند سے صرف سہل بن عثمان کے واسطے سے مروی ہے۔

۱۱۶۷۰- محمد بن عمر بن سلمہ، عبداللہ بن محمد بن سعد تیسری، یحییٰ بن ایوب، محمد بن سماک، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین کے فقراء جنت میں اغنیاء مومنین سے ایک دن قبل داخل ہوں گے، اس ایک دن کی مقدار ایک ہزار سال کے برابر ہوگی۔[1]

ابن سماک نے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے اسی طرح ایک اور روایت ابن سماک، ثوری، محمد کی سند سے مروی ہے اس میں یوں متن حدیث ہے (فقراء اغنیاء سے) نصف دن قبل جنت میں داخل ہوں گے جس کی مقدار پانچ سو سالوں کے برابر ہوگی۔

۱۱۹۷۱- محمد بن مظفر، محمد بن احمد بن ثابت ابوعبداللہ قیس ابن سماک، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ کی آگ نے اللہ رب العزت سے شکایت کی کہ: اے میرے رب میری آگ کے مختلف حصے آپس میں ہی ایک دوسرے کو کھائے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آگ کو (تپش کم کرنے کی) اجازت دے دی، سو جو تم گرمی محسوس کرتے ہو یہ دوزخ کی آگ کی ہلکی سی تپش سے ہے اور جو تم ٹھنڈک محسوس کرتے ہو وہ جہنم کے سردخانے کے اثر سے ہے۔

یہ حدیث کئی طرق سے ثابت ہے اور صحیح حدیث ہے لیکن ابن سماک کی سند سے غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے نقل کی ہے۔

۱۱۹۷۲- محمد بن عمر بن اسلم، محمد بن احمد بن ثابت، ثابت، ابن سماک، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ہر دن سو مرتبہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔

یہ حدیث مشہور وثابت ہے لیکن ابن سماک کی سند سے غریب ہے۔

۱۱۹۷۳- محمد بن مظفر، محمد بن احمد بن ثابت، ابوعبداللہ قیسی، ثابت، ابن سماک، محمد بن عمر، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن میں تفسیر بالرائے کرنا کفر ہے۔[2]

محمد کی یہ حدیث مشہور ہے ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے لیکن محمد بن سماک کی سند سے غریب ہے اور ہم نے صرف ہشام کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۱۹۷۴- ابوبکر محمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ح، ابوبکر بن خداد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، ابراہیم بن عبداللہ، (دونوں) ابوعباس محمد بن سماک، عوام بن حوشب، ایک تابعی، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی کہ میں ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھوں، سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں اور چاشت کی نماز پڑھوں چونکہ وہ توبہ کرنے والوں کی نماز ہے۔

ابن سماک نے یہ حدیث اسی طرح منقطع روایت کی ہے اور عوام وابوہریرہؓ کے درمیان واسطے کا نام لے کر ذکر نہیں کیا جبکہ شریک بن حارون نے یہی حدیث عوام سے روایت کی ہے اور درمیانی واسطے کا نام ذکر کیا ہے اور سند یوں بیان کی سلیمان بن ابی موسیٰ،

---

۱ سنن الترمذی ۲۳۵۴. وسنن ابن ماجۃ ۴۱۲۲. ومسند الامام أحمد ۲/۳۴۳، ۳/۳۲۴. والترغیب والترھیب ۴/۱۳۹. واتحاف السادۃ المتقین ۴/۱۲۱، ۸/۱۲۰، ۲۲۲.

۲ سنن ابی داؤد ۳۶۰۳. ومسند الامام احمد ۲/۳۰۰. وصحیح ابن حبان ۵۹، ۱۷۷۹. وتاریخ أصبہان ۲/۱۲۳، ۱/۱۲۳. ومجمع الزوائد ۱/۱۵۷ ومشکاۃ المصابیح ۲۳۶. والترغیب والترھیب ۱/۱۳۲. وکشف الخفا ۱/۱۵۰.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

۱۱۹۷۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن صندل، ابن سماک، ح، محمد بن مظفر محمد بن احمد بن ثابت، ثابت، محمد بن صبیح بن سماک، جبیر، حسن، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی سنائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم! فجر اور عصر کے بعد گھڑی بھر کے لئے میرا ذکر کر لیا کر وان دونوں وقتوں کے درمیان وقت کی میں کفایت کروں گا۔

حسن کی یہ حدیث عن ابی ہریرہ غریب ہے حسن سے صرف جبیر نے روایت کی ہے۔

۱۱۹۷۶- محمد بن عمر، ابوعبداللہ محمد بن قاسم بن زکریا، ھشام بن یونس، محمد بن صبیح بن سماک، ابراہیم بن ابی یحییٰ، ابان، انسؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کرتے ہوئے دیکھا اور آں حالیکہ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک اوپر اٹھائے ہوئے تھے بایں طور کہ ہتھیلیوں کا باطنی حصہ چہرہ اقدس کی طرف تھا۔

محمد کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف ھشام کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۱۹۷۷- محمد بن عمرو، محمد بن قاسم، ھشام، محمد بن صبیح، ابراہیم بن ابی یحییٰ، جبیر، عبداللہ، عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفہ کی رات دعا کرتے ہوئے دیکھا بایں طور کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک مسکین کے کھانا مانگنے کی طرح سینہ مبارک کے پاس اٹھائے ہوئے تھے۔

ابن سماک کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف ہشام کی سند سے یہ حدیث پہنچی ہے۔

۱۱۹۷۸- محمد بن ابراہیم بن علی، احمد بن عبدالجبار، محمد، محمد بن عبادہ بن موسیٰ، ھیثم وعبداللہ بن ادریس، یزید بن ابی زیاد، مقسم، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں تھے اور احرام بھی باندھا ہوا تھا۔

ابن سماک کی یہ حدیث غریب ہے اور محمد بن عبادہ متفرد ہیں۔

۱۱۹۷۹- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل محمد بن سماک، یزید بن ابی زیاد، مسیب بن رافع، ابن مسعودؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی میں تیرتی ہوئی مچھلی نہ خریدو چونکہ اس قسم کی خریداری میں دھوکہ (غرر) ہے۔[1]

اس حدیث کا متن واسناد دونوں غریب ہیں اور ہمیں ابن سماک کی سند سے یہ حدیث صرف احمد بن حنبل کے واسطے سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۸۰- محمد بن عمر بن سلم، سعید بن سعدان، اسحاق بن موسیٰ انصاری، محمد بن صبیح، ابوالاحوص، عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین وہ نہیں جو بار بار تمہارے دروازوں پر چکر کاٹنے اور اسے ایک لقمہ یا دو لقمے ایک کھجور یا دو کھجوریں واپس لوٹا دیتے ہوں، صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر مسکین کون ہے؟ ارشاد فرمایا مسکین وہ ہے کہ جس کے پاس اتنا مال بھی نہ ہو جو اسے دوسروں سے بے نیاز کردے اور خود اسے لوگوں سے مانگتے ہوئے حیاء آتی ہو اور اس کی ظاہری حالت سے مسکین کا ادراک بھی نہ ہوتا ہو پس ایسے مسکین پر صدقہ کیا جائے۔[2]

ابن سماک کی حدیث بالا غریب ہے چونکہ اسحاق نے ان سے متفرداً روایت کی ہے۔

۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۵/۳۴۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۵۸. وتاریخ بغداد ۵/۳۶۹. وکنز العمال ۹۵۸۴.

۲۔ مسند الامام احمد ۱/۳۸۴، ۴۴۹.

۱۱۹۸۱-محمد بن مظفر، سعید بن سعدان، اسحاق بن موسیٰ انصاری، محمد بن صبیح بن سماک، ابراہیم ہجری، ابوالاحوص، عبداللہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کونسا صدقہ افضل ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا بہترین صدقہ یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کو عطیہ کے طور پر ایک درہم یا بکری کے دودھ سے نواز دو۔[1]

۱۱۹۸۲-محمد بن عمر، سعید بن سعدان، اسحاق، محمد بن صبیح، عبداللہؓ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچائے، اگر چہ آدمی کھجور صدقہ کر کے آگ سے بچنے کا سامان کیوں نہ کرے۔[2]

(فائدہ) یعنی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی حقیر سمجھ کر ترک نہیں کرنا چاہئے، کیا معلوم ہو سکتا ہے یہی کام آ جائے اور جہنم کی آگ سے بچنے کا ذریعہ بن جائے (من المترجم)

مذکورہ بالا حدیث کو ابن سماک و ہجیری سے صرف اسحاق نے روایت کیا ہے۔

۱۱۹۸۳-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن ابراہیم بن ابان سراج، یحییٰ بن ایوب، ابن سماک، عنبسہ بن عبدالرحمن، مسلم، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کے کھانے کو تم مت چھوڑو اگر چہ مٹھی بھر حیس (کھجور پانی سے بنا ہوا حلوا) ہی کیوں نہ کھالو چونکہ رات کے کھانے کی برکت بھاگ جاتی ہے۔[3]

علسہ اور ابن سماک کی یہ حدیث بالا غریب ہے ہم نے صرف یحییٰ بن ایوب کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۱۹۸۴-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن محمد بن سلیمان، اسماعیل بن ابراہیم بن اسماعیل بن صبیح، ابراہیم بن اسماعیل بن صبیح، ابن سماک، سفیان ثوری، ابواسحاق، براء رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ "جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر لیٹتے دائیں ہاتھ کو کان کے نیچے رکھتے پھر یہ دعا پڑھتے: "اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک" یا اللہ جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ اٹھائے گا اس دن اپنے عذاب سے مجھے بچائیو۔

براء رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے لیکن ابن سماک کی سند سے صرف اسی طریق سے مروی ہے۔

۱۱۹۸۵-محمد بن عمر بن مسلم، محمد بن قاسم بن زکریا، ھشام بن یونس، محمد بن صبیح بن سماک، ثوری، حجاج بن فرافصہ، مکحول، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حلال طریقہ سے دنیا طلب کی تا کہ وہ دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بچا رہے، اپنے اہل عیال پر خرچ کرے اور اپنے پڑوسیوں پر رحمدلی و احسان کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اٹھائیں گے اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا اور جس نے حلال طریقہ سے دنیا طلب کی تا کہ اس کے پاس مال و دولت کی فراوانی ہو اور تا کہ دولت مند ہو کر لوگوں پر فخر کرے۔ قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوں گے۔[4]

---

[1] مسند الامام احمد ۱/۳۸۸، ۴۶۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۹۵ والسنن الکبری للبیهقی ۵/۲۲۵. ومجمع الزوائد ۳/۱۰۵. واتحاف السادة المتقین ۷/۱۰.

[2] تنزیه الشریعة ۱/۳۶۷.

[3] المصنف لابن ابی شیبة ۸/۱۶۷. وامالی الشجری ۲/۱۷۳. ومشکاة المصابیح ۵۲۰۷. واتحاف السادة المتقین ۵/۲۱۳، ۸/۱۲۲. وکنز العمال ۹۲۳۵

مکحول کی یہ حدیث غریب ہے میں نہیں جانتا کہ مکحول سے حجاج کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہو۔

۱۱۹۸۶- محمد بن مظفر محمد بن احمد، ثابت، محمد بن صبیح بن سماک، اشعث بن سعدی، یعلی بن عطاء، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے۔[1]

۱۱۹۸۷- ابوعبداللہ محمد بن سلمہ عامری فقیہ، عبدالرحمن بن عبداللہ محمد بن مقری، علی بن حرب، حسین جعفی، محمد بن سماک، عائذ بن بشیر، عطاء، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کا جو فرد اسی سال کی عمر کو پہنچا قیامت کے دن اس سے تعرض نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس سے حساب لیا جائے گا بلکہ کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جا۔[2]

۱۱۹۸۸- محمد بن حمید، ابویعلیٰ موصلی، حسن بن حماد، حسین جعفی، ابن سماک، عائذ بن بشیر، عطاء، حضرت عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو مکہ مکرمہ کے رستے میں مرا، اس سے چھیڑ چھاڑ کی جائے گی اور نہ ہی اس سے حساب لیا جائے گا۔[3]

۱۱۹۹۰- ابراہیم بن احمد مقری، مرزوی، احمد بن یحییٰ عطار، ھناد بن سری، حسین بن علی جعفی، ابن سماک، عائذ، عطاء، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ طواف کرنے والوں پر فخر کرتا ہے۔[4]

میرے علم کے مطابق مذکورہ بالا تینوں احادیث کو عطاء سے صرف عائذ نے روایت کیا ہے اور عائذ سے صرف ابن سماک نے۔

۱۱۹۹۱- ابوعبداللہ، ابراہیم بن حسن، محمد بن اسحاق، سھل بن نصر، ابن سماک، ھیثم، یزید رقاشی، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی پکار اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند نہیں بجز لہفان کے پکار کے، صحابہ کرامؓ نے پوچھا یارسول اللہ لہفان کیا ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا جو بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے پھر خوف خدا سے اس کا پیٹ بھر جائے اور جب بھی اسے وہ گناہ یاد آئے بے اختیار اس کے منہ سے یارب! یارب! کی صدائیں بلند ہوتی ہوں۔[5]

۱۱۹۹۲- احمد بن حسین علی تیمی، علی بن مبارک مروزی، سری بن عاصم، محمد بن صبیح بن سماک، ھیثم بن حماد کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ یزید رقاشی کے پاس گیا اور وہ اس وقت رو رہے تھے چونکہ انہوں نے چالیس سال سے اپنے آپ کو پیاسا رکھا ہوا تھا مجھے کہنے لگے اے ہاشم! آؤ اور اندر داخل ہو جاؤ تا کہ ہم سخت گرم دن میں ٹھنڈے پانی پر آنسو بہائیں۔ مجھے حضرت انس بن مالکؓ نے حدیث سنائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بھی قیامت کے دن وارد ہوگا وہ پیاسا ہوگا۔[6]

۱۱۹۹۳- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد حسن، محمد بن اسحاق، سھل بن نصر، ابن سماک، ھیثم، یزید رقاشی، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ آدمی جو قیامت کے دن آئے گا وہ پیاسا ہوگا۔

۱۔ صحیح ابن حبان ۲۰۲۶۔ وسنن الترمذی ۱۸۹۹ والمستدرک ۱۵۲/۴۔ ومجمع الزوائد ۱۳۶/۸۔ واتحاف السادۃ المتقین ۳۳۰/۸۔ وکشف الخفا ۵۲۰/۱۔ والدرر المنتثرۃ للسیوطی ۸۸۔

۲۔ الکامل لابن عدی ۱۹۹۲/۵ واللآلی المصنوعۃ ۷۲/۱۔ والموضوعات لابن الجوزی ۱۸۱/۱۔ وکنز العمال ۴۲۶۷۲۔

۳۔ اللآلی المصنوعۃ ۷۲/۲۔ وتذکرۃ الموضوعات ۷۲ والموضوعات لابن الجوزی ۲۱۷/۲ والکامل لابن عدی ۱۹۹۲/۵ ۳۳۹/۱ والضعفاء للعقیلی ۴۱۰/۳۔ واتحاف السادۃ المتقین ۲۷۱/۴۔

۴۔ تاریخ بغداد ۳۳۹/۵ ومجمع الزوائد ۲۰۸/۳ والمطالب العالیۃ ۱۱۴۰۔ والدر المنثور ۲۱۲/۱۔ والترغیب والترھیب ۱۷۸/۲۔ وکنز العمال ۱۲۰۰۱۔

۵۔ الکامل لابن عدی ۲۵۹۱/۷۔ وکنز العمال ۱۰۲۸۰۔

۶۔ الاحادیث الضعیفۃ ۸۰۳ وکنز العمال ۳۸۹۳۸ وتاریخ بغداد ۳۵۶/۳۔

میری سمجھ کے مطابق احادیث بالا کو یزید سے ھیثم کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور ھیثم سے ابن سماک کے علاوہ بھی کسی نے روایت نہیں کیں۔

۱۱۹۹۴- محمد بن حمید، ابراہیم بن عبداللہ بن ایوب مخرمی، یحییٰ بن یعلی بن منصور، سلمہ بن حفص، محمد بن صبیح سماک، مبارک بن فضالہ، حسن بصری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ بات معلوم کرنا اچھی لگتی ہو کہ اللہ کے ہاں اس کا کیا مرتبہ ہے پس اسے چاہیے یہ معلوم کرے کہ اس نے اپنے پاس اللہ تعالیٰ کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے یعنی کتنے اعمال اپنے پاس رکھے ہیں۔[1]

محمد بن صبیح اور مبارک کی حدیث بالا غریب ہے ہمیں صرف طریق مذکور سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۹۵- محمد بن عمر بن مسلم، عبداللہ بن بشر بن صالح، محمد بن آدم، محمد بن صبیح بن سماک، اُفلح، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز جمعہ کو آئے اسے چاہیے کہ وہ غسل کر کے آئے۔

محمد بن صبیح کی حدیث بالا غریب ہے ہمیں صرف محمد بن آدم کے واسطہ سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۹۶- محمد بن عمر، محمد بن قاسم بن زکریا، ھشام بن یونس، محمد بن صبیح بن سماک، ثوری، عبدالملک بن عمیر، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہی ہو وہ یہ ہے۔[2]

الا کل ما خلا اللہ باطل　　　　　و کل نعیم لا محالة زائل

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے علاوہ سب کچھ باطل ہے اور لامحالہ لازماً ہر ایک نعمت زائل ہو جانے والی ہے۔

(۴۰۲) محمد حارثیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک محمد بن نضر حارثی ابوعبدالرحمٰنؒ بھی ہیں۔ اپنے زمانے میں سب سے بڑے عبادت گزار تھے۔ ہمہ وقت ذکر وفکر میں مشغول رہتے اور ہر وقت خلوت میں حق تعالیٰ کے ہمنشین رہتے، کہا گیا ہے کہ مذاکرہ محمود اور مسامرۂ شہود کا نام تصوف ہے۔

۱۱۹۹۷- ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابواسامہ کہتے ہیں محمد بن نضر اہل کوفہ کے بڑے بڑے عبادتگزاروں میں سے ہیں۔

۱۱۹۹۸- ابواحمد غطریفی، ابوعوانہ اسفرائنی، یوسف بن سعید مسلم، عبیداللہ بن محمد کرمانی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ محمد بن نضر حارثیؒ کے پاس گیا اور ان سے کہا آپ کی خلوت نشینی کو دیکھ کر یوں لگتا ہے گویا کہ آپ لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست کو اچھا نہیں سمجھتے، انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ کو خلوت سے وحشت نہیں ہوتی؟ کہنے لگے میں کیسے وحشت محسوس کروں حالانکہ میں اس ذات کا ہمنشین ہوں جس نے مجھے دھیان میں رکھا ہوا ہے۔

۱۱۹۹۹- ابونعیم اصبہانی، ابومحمد حیان، اسماعیل بن عبداللہ، اسحاق بن موسیٰ خطمی، عباد بن کلیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر نے فرمایا میں نے بعض کتابوں میں لکھا ہوا پڑھا ہے۔ اے میری تصدیق کرنے والو! اب فرحت میں رہو اور میری یاد میں آسودگی کی زندگی بسر کرو۔

---

[1] الکامل لابن عدی ۲/ ۱۳۹۰ وکنز العمال ۳۰۷۹۰

[2] صحیح مسلم، کتاب الشعر المقدمة ۲ وفتح الباری ۷/ ۱۵۲۔

۱۲۰۰۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوتھم عبدالقدوس بن بکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثیؒ نے فرمایا علم میں پہلی چیز خاموشی ہے پھر سماع علم، پھر حفظ علم، پھر اس پر عمل پھر علم کا پھیلانا۔

۱۲۰۰۱- ابوبکر بن محمد بن عبدالرحمن بن فضل، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثیؒ نے فرمایا: اول علم خاموشی ہے پھر سماع علم پھر اس پر عمل اور پھر اس علم کا پھیلانا۔

۱۲۰۰۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن ادریس، حسن بن ربیع، ابن مبارک فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ محمد بن نضر حارثیؒ کے ہمراہ کشتی میں سوار تھا، محمد بن نضر کہنے لگے یہ تو ایک باہمی مسابقت ہے ابن مبارک کہتے ہیں وہ ایسی آواز لائے جو نخعی اور شعبی کی آواز کے مشابہ تھی۔

۱۲۰۰۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمن بن میمون کہتے ہیں میں نے محمد بن نضر حارثیؒ سے حالت سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق سوال کیا جواب دیا اس کی اجازت دی گئی ہے۔ (یعنی حالت سفر میں روزہ افطاری کی اجازت دی گئی ہے)۔

۱۲۰۰۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، عبداللہ بن مندہ، ابوبکر مستملی، شھاب بن عباد کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن نضر حارثیؒ کی صحبت میں عباد ان تک سفر کیا۔ دوران سفر انہوں نے صرف تین باتیں کیں جن میں سے ایک بات یہ تھی کہ انہوں نے ایک آدمی کو کہا: اپنی نماز کو بہتر بناؤ۔

۱۲۰۰۵- ابوبکر بن احمد مؤدب، احمد بن محمد بن عمر، محمد بن عبید، محمد بن حسین، خالد بن زید، طیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر نے فرمایا موت نے متقین کے دلوں کو دنیا سے پھیر دیا ہے بخدا! وہ حصول معرفت کے بعد دنیاوی سرور کی طرف کبھی نہیں لوٹیں گے چونکہ ان کا مطمع نظر موت کی شدت وسختی ہے۔

۱۲۰۰۶- محمد بن احمد، عبداللہ، محمد بن حسین، زکریا بن عدی، ابن مبارک نے فرمایا محمد بن نضرؒ جب موت کو یاد کرتے ان کے اعضاء پر کپکپی طاری ہو جاتی حتیٰ کہ ان کے اعضاء کپکپاتے ہوئے دکھائی دیتے۔

۱۲۰۰۷- ابوعبداللہ، محمد بن ابراہیم حروری، حسین بن علی کوفی، ابوغسان عباد بن کلیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثیؒ نے فرمایا بے شک اہل بدعت ھدایت کی عمارت کو منہدم کر کے ضلالت وگمراہی کی تاسیس رکھنے لگے ہیں لہٰذا ان سے بچتے رہو۔

۱۲۰۰۸- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم، سعید بن عبدالغفار، مسلم کہتے ہیں کہ مجھ پر کچھ قرضہ تھا یعقوب بن داؤد نے مجھے خط لکھا

> کہ میرے پاس آجاؤ تاکہ میں تمہارا قرضہ چکا دوں۔ اسی دوران محمد بن نضر حارثیؒ عبادان تشریف لائے۔ اس بارے میں میں نے ان سے مشورہ کیا کہنے لگے: یا مسلم! یا مسلم! (دو مرتبہ پکارا) بخدا! تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے درآں حالیکہ تجھ پر قرضہ ہو اور تیرے ساتھ دین ہو افضل ہے اس سے کہ تو اللہ سے ملاقات کرے اور تجھ پر کچھ قرضہ نہ ہو، تیرا دین بھی تیرے ساتھ نہ ہو۔

۱۲۰۰۹- ابوبکر محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، حسن بن ربیع کہتے ہیں مجھے زبیر بن عوامؓ کی اولاد سے ایک آدمی نے واقعہ سنایا کہ میں نے ایک مرتبہ محمد بن نضر حارثیؒ کے ساتھ عبادان سے کوفہ تک سفر کیا۔ دوران سفر انہوں نے کوئی بات نہیں کی میں نے زبیر سے پوچھا جب انہیں قضائے حاجت پیش آتی تو وہ اس وقت کیا کرتے؟ جواب دیا سفر میں ان کے ساتھ ان کا ایک بیٹا بھی تھا۔ چنانچہ جب انہیں قضائے حاجت پیش آتی تو بیٹے کی طرف ایک نظر دیکھ لیتے بیٹا کھڑا ہو جاتا اور وہ حاجت سے فارغ ہو لیتے۔

۱۲۰۱۰- ابو محمد، احمد، جریر بن زیاد کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن نضر حارثیؒ کے ساتھ مکہ تک سفر کیا۔ دوران سفر جب بھی کوچ کرنے کی صدا لگائی جاتی دو میل پیشگی آگے چلے جاتے اور نماز میں مشغول ہو جاتے حتیٰ کہ جب اونٹوں کے چلنے کی آہٹ سنتے اسی طرح پیشگی دو میل اور آگے چلے جاتے تا عصر ان کا یہی معمول رہتا پھر جب عصر کی نماز پڑھ لیتے پھر سوار ہو جاتے۔

جریر کہتے ہیں کہ میں نے انہیں گھر میں نماز پڑھتے دیکھا ہے، بسا اوقات اپنی ٹانگ پنڈلی پر رکھ لیتے لیکن کھونٹی کا سہارا نہیں لیتے تھے ان کے لئے ہر سجدہ گاہ میں ایک کھونٹی ہوتی تھی، جریر کہتے ہیں میں نے انہیں ایک ازار (تہبند) میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ ازار کی طرفین باہم شاید باید ہی ملی ہوئی تھیں ان کے پاس ایک تھیلی ہوتی تھی جسے عموماً اپنے کاندھے پر ڈال کر رکھتے تھے اور تھیلی میں مسواک پڑی ہوتی تھی بسا اوقات میں نے انہیں نماز پڑھتے دیکھا کہ مسواک انکے کاندھے کے درمیان لٹکی ہوتی تھی۔

۱۲۰۱۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل کے سلسلہ سند سے عنبر کہتے ہیں محمد بن نضر حارثیؒ میرے پاس چھپتے رہتے۔ (یعنی لوگوں سے کنارہ کش ہو کر میرے پاس چھپے رہتے)

۱۲۰۱۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن نضر، احمد بن ابراہیم، محمد بن عیسیٰ والبی، عنبر ابو رفید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر نصف النہار کے وقت قبرستان آتے تھے، میں نے ان سے پوچھا آپ کیا کر رہے ہیں؟ جواب دیتے میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ میں اپنی آنکھ کو دنیا میں نیند کے اندر غافل رکھوں۔

۱۲۰۱۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد دورقی، حیان بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک، ابو احوص کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر نے قبل از وفات دو سال سے سونا بالکل ترک کر دیا تھا صرف تھوڑا سا قیلولہ کر لیتے تھے آخر میں قیلولہ بھی ترک کر دیا تھا۔

۱۲۰۱۴- ابو عبداللہ محمد بن احمد، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن ادریس، علی بن محمد طنافسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک کوئی نے کہا محمد بن نضر حارثیؒ بحالت روزہ چلتے رہتے تھے اور سخت پیاس لگتی تو مٹکے کے پاس آ جاتے جس میں پانی ٹھنڈا ہو چکا ہوتا، پھر اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہتے تو اس پانی کی خواہش رکھتا ہے۔ بخدا! اس کو چکھ بھی نہیں سکتا۔

۱۲۰۱۵- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، حسین بن ربیع، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی عتبہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن نضر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور یہ سخت گرم دن تھا اتنے میں ایک خادمہ ٹھنڈے پانی سے بھری ہوئی صراحی اٹھائے آئی۔ صراحی کو خادمہ نے کپڑے سے ڈھانپ رکھا تھا کہنے لگی فلانی عورت آپ کو سلام کہتی ہے اور آپ سے یہ ٹھنڈا پانی نوش کرنے کی درخواست کرتی ہے۔ فرمایا اسے رکھ دو چنانچہ وہ خادمہ صراحی ادھر رکھ کر باہر نکل گئی محمد بن نضر اٹھے صراحی کا منہ کھولا پھر پانی لیا اور کنویں میں بہا دیا۔

۱۲۰۱۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن مہدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثی کہتے ہیں کہ ربیع بن خیثم نے فرمایا پہلے علم فقہ حاصل کر لو اور پھر لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرو۔

۱۲۰۱۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، محمد بن مصب (عبداللہ بن مبارک کے بھانجے) عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثیؒ نے آیت کریمہ: فاخذناهم بغتة ہم نے اچانک ان کی دارو گیری کی (اعراف ۹۵) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا بیس سال مہلت دی گئی۔

۱۲۰۱۸- ابو احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسن، ابراہیم بن عبید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثیؒ نے فرمایا ہر ایک آدمی صبح کو اپنے اپنے بازار کی طرف چلتا ہے اور اے مسئولین کے نوازنے والے! مستقین منافع جات کی تلاش میں نکل جاتے ہیں۔ چنانچہ محمد بن نضر دن چڑھے تک اپنے روزانہ کے وظیفے سے نہیں اٹھتے تھے ان سے کہا جاتا: اچھے لوگوں کو آپ سے کام ہے جواب دیتے مجھے بھی اپنے رب سے اسی طرح کام ہے۔

۱۲۰۱۹- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن مالک، یونس، محمد بن نصر کہتے ہیں ربیع بن خثیم کے پاس کسی آدمی کا ذکر کیا گیا۔ فرمایا: میں ابھی تک اپنے نفس سے راضی نہیں ہوں کہ اس سے فارغ ہو کر کسی اور کی طرف متوجہ ہوں حال یہ ہے کہ لوگ دوسروں کے گناہوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں جبکہ اپنے گناہوں کے معاملہ میں بے خوف ہیں۔

۱۲۰۲۰- سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن صالح، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی عتبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثی نے اپنے ایک بھائی کو خط لکھا:

اما بعد: تم ابھی دار تمہید میں ہو اور تمہارے آگے دو منزلیں ہیں جن کے سوا کوئی چارہ کار نہیں، تجھے ابھی تک امان کا پروانہ ملا نہیں جو تو مطمئن ہو کر بیٹھتا رہے اور نہ ہی تجھے وہ دکھائی دیتا ہے کہ اسے تو قبضے میں کرلے۔ والسلام۔

۱۲۰۲۱- ابوالحسن محمد بن محمد بن عبید بن مسیب ارغیانی، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثی نے فرمایا جو عامل بھی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی عمل کرتا ہے اس کے سامنے ایک اور عامل ہوتا ہے جو درجات میں عمل کررہا ہوتا ہے۔ چنانچہ جب عامل رک جاتا ہے وہ بھی رک جاتے ہیں جب ان سے پوچھا جائے تمہیں کیا ہوا تم نے عمل میں کوتاہی کرنی کیوں شروع کی؟ جواب دیتے ہیں ہمارا پیشوا عامل جو عمل سے رک گیا۔

۱۲۰۲۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نضر، احمد بن ابراہیم، ابوحفص بن ابو رطل کوفی، یحییٰ بن حارث بن کعب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن ادریس نے محمد بن نضر حارثی سے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن! کیا وجہ ہے جو میں آپ کو پراگندہ سر دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا اے ابومحمد! کیا تمہیں خبر نہیں پہنچی کہ متقدمین اولیاء کرام میں سے ہر ایک اپنے قلب کی اصلاح کی خاطر مارا مارا پھرتا تھا اگر چہ اسے اس مہم کی خاطر پہاڑ کی چوٹی پر کیوں نہ جانا پڑے۔

۱۲۰۲۳- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حسن بن موسیٰ، یوسف بن یحییٰ بلی سابلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر" جاڑے کے سخت سردون میں دھوپ کے قریب سائے میں ہو کر بیٹھتے تھے، ان سے کہا جاتا اگر آپ تھوڑے سے ہل کر دھوپ میں ہو جائیں؟ جواب دیتے مجھے ناپسند ہے کہ جس چیز کا مجھے حکم نہیں کیا گیا میں اس کی طرف منتقل ہو جاؤں۔

۱۲۰۲۴- عبداللہ، احمد، شھاب بن عباد، عبداللہ بن مصعب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثی نے عبادان میں اپنے ایک دوست کو جوتے بھیجے اور کہلا بھیجا کہ میں نے آپ کو جوتے بھیجے ہیں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ آپ کا رب ان سے بے نیاز ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ کو علم ہونا چاہئے کہ میرے دل میں آپ کا ایک مقام ہے۔

۱۲۰۲۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالقدوس بن بکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثیؒ نے فرمان باری تعالیٰ" ھو اھل التقوی و اھل المغفرۃ "اس سے ڈرا جائے وہ اس کے لائق ہے اور وہ مغفرت کرنے کے بھی لائق ہے (المدثر ۵۶) کے بارے میں فرمایا میں اس لائق ہوں کہ بندہ مجھی سے ڈرے اگر بفرض محال وہ ایسا نہ کرے تو میں اس کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت کروں۔

۱۲۰۲۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ انصاری، عبدالرحمٰن محاربی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثیؒ نے فرمایا: بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں اے ابن آدم! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اگر لوگ بھی جانتے ہوتے تو حقیقت کا بھانڈا پھوٹ کر ان کے سامنے ہو جاتا لیکن میں نے تیرے عیوب پر پردہ کر رکھا ہے اور میں تیری مغفرت کرتا رہتا ہوں جب تک کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

۱۲۰۲۷- ابو عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن سفیان، محمد بن حسین، محمد بن صبیح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثی نے فرمایا: کہا جاتا تھا کہ نیکوکار سے بھوک کو اس طرح اٹھالیا جاتا ہے جس طرح کھانے والے ثرید پر ترسے۔

(نوٹ) اصل نسخہ میں عبارت اس طرح ہے فی الواقع عبارت میں نقص دکھی ہے جس کی وجہ سے عبارت مذکورہ کا مفہوم ومطلب واضح نہیں لہٰذا مترجم و دیگر احباب کو معذور سمجھا جائے۔

۱۲۰۲۸- محمد بن عمر بن مسلم، ابو عباس احمد بن محمد خزاعی، بشر بن حارث، معافی بن عمران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن نضر حارثی سے پوچھا کہ میں کہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں؟ جواب دیا اپنے باطن کی اصلاح کرو پھر جہاں چاہو اللہ عزوجل کی عبادت کرو۔

۱۲۰۲۹- ابو عبد اللہ، احمد بن حبان، عبد اللہ بن محمد بن عبیدہ، اسحاق بن بہلول، عباد بن کلیب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں، محمد بن نضر، عبد اللہ بن مبارک اور فضیل بن عیاض اکٹھے ہو گئے ہم نے کھانا بنایا محمد بن نضر نے کسی بھی چیز کے متعلق ہماری مخالفت نہ کی، عبد اللہ بن مبارک کہنے لگے آپ نے ہماری مخالفت کیوں نہیں کی محمد بن نضر نے ذیل کے اشعار پڑھ کر جواب دیا:

واذا صاحبت فاصحب صاحباً.. ذا حياء وعفاف وكرم

قوله لک : لا، ان قلت لا .. واذا قلت نعم قال :نعم

(ترجمہ) اور جب تم کسی کی صحبت میں رہنا چاہو تو ایسے ساتھی کی صحبت اختیار کرو جو صاحب حیاء، پاکدامن اور نوازنے والا ہو اگر تم کسی چیز کو ناپسند سمجھو وہ بھی ناپسند سمجھتا ہو اور جب کسی چیز کو پسند کرو وہ بھی پسند کرتا ہو۔

۱۲۰۳۰- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حسن بن ربیع، ابو احوص کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثی نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! ہمیشہ بیدار رہو اور اپنے نفس کی خبر لیتے رہو گویا نفس کو اپنا پوشیدہ دوست بنالو، پس ہر وہ پوشیدہ دوست جو تجھے مسرت نہ بخشے وہ تیرا دشمن ہے اور تیرے دل کو پتھر بنانا چاہتا ہے لیکن ذاکرین کا اجر واجب ہو جاتا ہے اور اس میں اضافہ بھی ممکن ہے۔

۱۲۰۳۱- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن صالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر فرماتے تھے مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک عابد نے اللہ تعالیٰ کی تیس سال تک عبادت کی اور ایک دوسرے عابد نے بیس سال عبادت کی، تیس سال والے پر ہمہ وقت بادل سایہ کیے رہتے اور بیس سال والا بھی اس کے سایہ تلے چلتا رہتا تیس سال والے نے دوسرے کی طرف التفات کر کے کہا اگر میں نہ ہوتا یہ سایہ تجھے میسر نہ ہوتا۔ چنانچہ فوراً بادل اس کے سر سے ہٹ کر بیس سال والے کے سر پر آگئے اور تیس سال والا نادم کھڑا دیکھتا ہی رہ گیا۔

۱۲۰۳۲- ابو محمد، احمد، احمد، عبد اللہ بن صالح عجلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور ابو احوص محمد بن نضر حارثی کے پاس آئے، محمد بن نضر کہنے لگے مجھے خبر پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل کا جو آدمی بھی تیس سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا اسے سایہ مہیا کرنے کے لئے اس کے سر پر بادل منڈلاتے تھے۔ چنانچہ ایک عابد نے تیس سال مسلسل عبادت کی لیکن اس نے کوئی چیز نہ دیکھی جو اسے سایہ فراہم کرتی، اس نے اس امر کی شکایت اپنی والدہ سے کی کہنے لگی اے بیٹے! غور کرو ممکن ہے تم نے دوران عبادت کوئی گناہ کیا ہو تب تمہیں بادلوں نے سایہ فراہم نہ کیا ہو؟ کہنے لگا مجھے علم نہیں کہ تیس سال عبادت کے دوران میں نے کوئی گناہ کیا ہو، ماں کہنے لگی اے بیٹے! ایک بات ابھی باقی ہے اگر تو نے اس سے نجات پالی مجھے امید ہے کہ بادل تجھ پر سایہ کریں گے۔ کہنے لگی کیا تو نے کبھی اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی ہے کہ بغیر فکرمندی کے واپس تو نے لوٹائی ہو؟ عابد نے جواب دیا ایسا تو کثرت سے ہوا ہے۔

۱۲۰۳۳- ابومحمد، جریر بن زیاد، محمد بن نضر نے فرمایا بنی اسرائیل کے ایک عابد نے مسلسل اسی سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی، اسکی ایک جائے نماز تھی کوئی اسرائیلی جرأت کر کے اس کے علاوہ جائے نماز پر کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھتا تھا اور بنی اسرائیل اس کو عابد کی عظمت کے خلاف سمجھتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایک اجنبی آدمی آیا اور کچھ پرواہ کئے بغیر جائے نماز پر چڑھ گیا اور نماز شروع کر دی، بنی اسرائیل نے اجنبی کو تعجب سے دیکھنا شروع کر دیا کہ اتنے میں عابد بھی ادھر آنکلا اور اجنبی کے پہلو میں کھڑا ہو کر اسے کنکھیوں سے گھورنے لگا گویا عابد نے اپنی حوشان میں گستاخی سمجھی، اللہ تعالیٰ کو عابد کی یہ ادا پسند نہ آئی اور اس وقت کے نبی کی طرف وحی نازل کی: فلاں عابد کو حکم دو کہ از سر نو عبادت شروع کرے اور اس کے گزشتہ اعمال غارت ہو گئے، جریر بن زیاد کہتے ہیں چونکہ عابد کو عجب کا خمار چڑھ گیا تھا۔

۱۲۰۳۴- ابومحمد، احمد، احمد، محمد بن عیسیٰ وانسی کہتے ہیں ابواحوص نے مجھے کہا محمد بن نضر کے پاس جاؤ اور انہیں کہو: یہ رب تعالیٰ کی رکوع میں پاکی ہے پھر یہ کلمات کہے: سبحان ربی العظیم وبحمده حمداً خالداً مع خلودک حمداً لامنتهى له دون عملک، حمداً لا امد له دون مشیتک، حمداً لا اجر لقائله دون رضاک۔ یعنی پاک ہے میرا رب عظمت والا اور اس کی حمد ہے ایسی حمد جو ہمیشہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہے، جس کی کوئی انتہا نہیں جس کی کوئی غایت نہیں اور تیری رضا کے علاوہ تیری حمد کے قائل کا کوئی اجر نہیں۔

مسانید محمد بن نضر حارثیؒ

محمد بن نضر حارثیؒ احادیث نبویؐ اور آثار صحابہ کو عمل کے لئے حاصل کرتے تھے صرف نقل روایت پر اکتفا کرتے تھے تاہم جو احادیث ان سے سنی گئی ہیں وہ زیادہ تر مرسل ہیں۔

چند ایک احادیث مرسل ذیل میں ہیں۔

۱۲۰۳۵- عبداللہ بن محمد جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، احمد بن یونس، ابواحوص، محمد بن نضر حارثیؒ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت پر گواہی لازماً لاگو نہ کرو سو جس نے میری امت پر گواہی لازم کر دی میں اس سے بری الذمہ ہوں اور وہ مجھ سے بری الذمہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہم اہل قبلہ کے بارے میں جو چاہتا ہے راز میں رکھتا ہے۔

ان الفاظ میں یہ حدیث غریب ہے اس کے علاوہ کوئی اور طریق حدیث معروف نہیں ہے۔

۱۲۰۳۶- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبدالاعلیٰ بن حماد، بشر بن منصور، عمارہ بن راشد محمد بن حارثیؒ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امام (پیشوا) اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے اپنے دامن کو محفوظ رکھتا ہے اور طمع وخواہشات سے بھی اپنے دامن کو بچا کر رکھتا ہے۔

اس حدیث کا بھی مذکور بالا طریق کے علاوہ کوئی اور معروف طریق نہیں ہے۔

۱۲۰۳۷- ابومحمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، زیاد بن ایوب، حسین بن علی، یحییٰ بن عمر ثقفی، محمد بن نضر، اوزاعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت یا دین کی کوئی بات کسی کو سکھلائی اللہ تعالیٰ اسے ثواب عظیم عطا فرماتے ہیں اور اسے اس سے بڑھ کر کوئی افضل ثواب نہیں ملے گا۔[1]

۱۲۰۳۸- ابومحمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، ابوھشام، حسین جعفی، یحییٰ بن عمر ثقفی، محمد بن نضر حارثیؒ، اوزاعی کے سلسلہ سند سے مروی

---

[1] الاحادیث الصحیحۃ ۱۳۳۵ وکنز العمال ۲۳۸۳ ۲۳۸۵ ۲۸۷۰۴ ۲۸۸۸۴، ۲۸۸۸۵، ۲۸۸۸۷۔

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے اللھم انی اسالک التوفیق لمحابک من الاعمال یااللہ! میں تجھ سے تیرے پسندیدہ اعمال کی توفیق کا سوال کرتا ہوں و صدق التوکل علیک اور تجھ پر پختہ بھروسہ رکھنے و حسن الظن بک' اور تجھ سے حسن ظن رکھنے کی توفیق کا سوال کرتا ہوں۔

میرے علم کے مطابق محمد بن نضر کے علاوہ اوزاعی سے مذکورہ بالا دونوں حدیثیں ان الفاظ میں کسی اور نے روایت نہیں کی ہیں اور محمد بن نضر سے یحیی کے علاوہ بھی کسی اور نے روایت نہیں کیں نیز حسین متفرد ہیں۔

۱۲۰۳۹-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن عیینہ بن مالک، ابن مبارک، محمد بن نضر حارثی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے ہر ایک کو یہ بات محبوب تر ہونی چاہئے کہ ادنی گناہ بھی اس سے ہٹا دیا جائے۔

میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث محمد بن نضر سے ان الفاظ میں ابن مبارک کے علاوہ کسی اور نے روایت کی ہو، اصل بات یہ ہے کہ محمد بن نضر اور ان جیسے دیگر اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندوں کا مذاق روایت حدیث نہیں تھا۔ چنانچہ یہ حضرات اولیاء کرام جب کسی کو وعظ ونصیحت کرتے صرف متن حدیث بیان کر دیتے اور براہ راست یوں کہتے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جسے اصطلاح علم اصول حدیث میں حدیث مرسل سے تعبیر کیا جاتا ہے اس لئے یہ حضرات سند حدیث کی طرف چنداں توجہ نہیں دیتے تھے۔ دوسرا ان کا مطمح نظر صرف اور صرف عمل ہوتا تھا اور اس زمانے میں محدثین سند کا شدت کے ساتھ اہتمام کرتے تھے بدون سند کے حدیث کو تلقی بالقبول کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ محمد بن نضر حارثی کی مرویات کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ (مع اضافہ من المترجم)۔

(۴۰۲) محمد بن یوسف اصفہانی ؒ

اولیاء تبع وتابعین کرام میں سے ایک ہر وقت عبادت اللہ کے لئے کوشاں رہنے والے، دنیا سے کنارہ کش اور دل ودماغ میں محض آخرت کی فکر اجاگر کرنے والے محمد بن یوسف اصفہانی بھی ہیں جنہیں عروس الزھاد (زاہدوں کے دولہا) کا خطاب دیا گیا ہے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف دنیاوی فکر سے اخروی فکر کی طرف منتقل ہونے، دنیوی خلل ورکاوٹ سے نقل مکانی کرنے اور دنیاوی قید سے رہائی پاکر آخرت کی طرف کوچ کرنے کا نام ہے۔

۱۲۰۴۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، مسلم بن عصام، عبدالرحمن بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان ؒ فرماتے تھے میں نے محمد بن یوسف اصفہانی سے افضل کسی آدمی کو نہیں دیکھا۔

۱۲۰۴۱- عبداللہ بن مسلم، رستہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مہدی ؒ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن یوسف اصفہانی کی مثال نہیں دیکھی۔

۱۲۰۴۲-ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، درہم بن مظاہر اصفہانی، عبداللہ بن علاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں۔ میرے نزدیک محمد بن یوسف سفیان پر مقدم ہیں۔ یحییٰ بن سعید سے کہا گیا کہ آپ محمد بن یوسف کو سفیان پر مقدم کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا اگر تم انہیں دیکھ لو یقین کر لو گے کہ واقعۃ وہ اس مرتبہ ومقام کے لائق ہیں، درہم کہتے ہیں میں نہیں جانتا ہوں کہ محمد بن یوسف نے کبھی بھولے سے بھی دنیا کا ذکر کیا ہو۔

درہم کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن یوسف کو ابواء مقام میں اونٹنی پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ یہ اونٹنی انہیں فضیل بن عیاض نے خرید کر ہدیہ کی تھی۔ چنانچہ اونٹنی پر کجاوا کسا ہوا تھا اس کے ایک حصے میں کچھ سامان رکھا ہوا تھا اور دوسرے حصے میں محمد بن یوسف بیٹھے

ہوئے تھے فرمانے لگے یہ سامان بعض مزدوروں نے ادھر رکھ دیا ہے۔

۱۲۰۴۳-عبداللہ بن جعفر، عصام، عبداللہ بن علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن یوسف سے بہتر کبھی کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ امام احمد بن حنبل کہنے لگے اے ابوسعید! کیا یہ وہی آدمی ہے جس کے علم وفضل کا کثرت سے ذکر کیا جاتا ہے؟ یحییٰ بن سعید نے جواب دیا: جی ہاں یہ وہی علم وفضل والے ہیں۔

۱۲۰۴۴- ابومحمد بن حیان، احمد بن یحییٰ بن زہیر، محمد بن منصور طوسی، عبید بن جناد، عطاء بن مسلم حلبی کہتے ہیں محمد بن یوسف اصفہانی بیس سال تک میرے پاس آتے جاتے رہے لیکن میں انہیں نہیں پہچان سکا، دروازے پر آتے اور کہتے اجنبی آدمی سوال کرتا ہے پھر واپس نکل جاتے حتیٰ کہ ایک دن میں نے انہیں مسجد میں دیکھا کسی نے کہا یہ محمد بن یوسف اصفہانی ہیں میں نے کہا یہ تو بیس سال سے ادھر آتے جاتے ہیں میں انہیں نہیں پہچان سکا۔

۱۲۰۴۵- ابومحمد بن حیان، احمد بن جعفر حمال، ابوحاتم، ابن مبارک کہتے ہیں میں نے ابن ادریس سے کہا میں بصرہ جانا چاہتا ہوں، وہاں پر کسی افضل آدمی کے بارے میں میری رہنمائی کیجئے، انہوں نے محمد بن یوسف اصفہانی کے پاس جانے کو کہا میں نے پوچھا وہ کہاں سکونت پذیر ہیں؟ فرمایا مصیصہ میں تاہم ساحلوں پر بھی آجاتے ہیں۔ چنانچہ عبداللہ بن مبارک بصرہ تشریف لائے محمد بن یوسف کے متعلق بڑا پوچھا مگر کہیں پتا نہ چلا، ابن مبارک کہنے لگے یہ بھی آپ کے فضل ومرتبہ میں سے ہے کہ آپ لوگوں میں معروف نہ ہوں۔

۱۲۰۴۶- ابواسحاق ابراہیم بن عبداللہ اصفہانی، محمد بن اسحاق ثقفی، ابویحییٰ، عبداللہ بن جناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک نے اہل مصیصہ کے ایک آدمی سے پوچھا کہ کیا تم محمد بن یوسف اصفہانی کو جانتے ہو؟ آدمی نے نفی میں جواب دیا عبداللہ بن مبارک کہنے لگے اے محمد بن یوسف! یہی تیرا عظیم مرتبہ ومقام ہے کہ لوگوں میں تو معروف نہیں۔

۱۲۰۴۷- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن احمد، بن جعفر، احمد بن عصام کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ عبداللہ بن مبارک محمد بن یوسف کو عروس العباد (عبادت گزاروں کا دولہا) کا خطاب دیتے تھے۔

۱۲۰۴۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ایک خراسانی شیخ، عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ادریس سے پوچھا میں محمد بن یوسف اصفہانی کو کہاں تلاش کروں؟ جواب دیا جہاں علم وفضل کی غالب امید ہو، میں نے کہا تب تو وہ جامع مسجد میں ہوں گے، چنانچہ میں نے انہیں تلاش کیا بالآخر انہیں جامع مسجد میں پایا۔

۱۲۰۴۹- عبداللہ، احمد، احمد، عباس بن ولید، ابن مہدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے فرمایا اگر یہ تمہاری زمین ملتہائے نظر تک مجھے دوٹکوں کے بدلے میں مل جائے مجھے پھر بھی مسرت نہیں ہوگی، ابن مہدی کہتے ہیں ایک مرتبہ محمد بن یوسف مکہ کی طرف نکلے، ان کے پاس ایک سو دینار تھے تھوڑا آگے پہنچے نہیں پائے تھے کہ ان کے کجاوے میں صرف ایک چادر اور تھوڑا سازادراہ تھا باقی سب کچھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خیرات کر دیا۔

۱۲۰۵۰- عبداللہ، احمد، عبدالجبار طائی، ایک آدمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف اصفہانی نے فرمایا میں ایک مرتبہ قزوین میں تھا، وہاں میرے پاس ایک آدمی بیٹھتا تھا جس کی قزوین اور ری میں کثیر جائداد تھی جب اس نے واپس جانا چاہا تنہائی میں مجھ سے ملاء کہنے لگا مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے میں نے پوچھا بھلا کیا ضروری کام ہے؟ کہنے لگا میری ایک بے مثال بچی ہے اور دنیا میں میری صرف وہی اولاد ہے اس کے علاوہ کوئی اور نہیں جبکہ میری یہ وسیع جائداد ہے پھر آپ جس طرف چاہیں نکل جائیں خواہ مکہ میں جائیں یا مدینہ منورہ میں، میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت بخشے اگر مجھے اس کام کی خواہش ہوتی بخدا میں ضرور کر لیتا، وہ آدمی کہتا ہے میں نے محمد بن نضر سے پوچھا بھلا آپ کو ایسا کرنے میں کیا رکاوٹ تھی؟ جواب دیا میں ناپسند کرتا ہوں کہ کوئی امر مجھے نفع بخش چیز (یعنی

عبادت خداتعالی) سے غافل کرے ، میں اس کی جائداد کو کیا کرتا حالانکہ میں اس سے بہتر جائداد کا اپنے والد سے وارث بنا تھا میں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔

۱۲۰۵۱- ابومحمد ، احمد ، عبدالرحمن بن مھدی کہتے ہیں محمد بن یوسف نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ قمطر بن عبادان سے میرے پاس آدمی آئے میں نے ان سے پوچھا آپ نے عبادان کو کیسا پایا؟ جواب دیا وہ بستی آپ کے لئے خالی ہوچکی ہے۔

۱۲۰۵۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر ، ابومحمد بن ابی حاتم ، احمد بن سنان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن مھدیؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے میں عبادان تشریف لے گئے وہاں بستی کو خالی دیکھا فرمانے لگے تیرے لئے بستی خالی ہوچکی ہے ، پس سفید اور پیلی (زرد) ہوجا یعنی اچھی اور بہتر ہوجا۔

۱۲۰۵۳- عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ محمد بن یحییٰ نے تنہائی میں مجھ سے کہا کہ مجھے ایک آدمی نے بتایا کہ میں نے محمد بن یوسف کو اپنی کتابیں دفناتے ہوئے دیکھا ہے اور ساتھ ساتھ کہتے جارہے تھے اللہ کا خوف کرتو قاضی ہوتو تھا کیا؟ اللہ کا خوف کر کر تو مفتی تھا ، تھا کیا؟ اللہ سے ڈر کہ تو محدث ہو بھلا تیری حقیقت کیا ہے؟

۱۲۰۵۴- ابومحمد بن حیان ، احمد بن حسین ، احمد بن ابراہیم ، عمرو بن عاصم کلابی کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف اور ان کے مریدین جب آرام کر لیتے نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے۔

۱۲۰۵۵- ابومحمد ، احمد ، عبدالرحمن بن مھدی ، محمد بن یوسف جمال ابوعباس ، اپنے کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوسفیان صالح بن معدی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ یہودیہ کے رستے پر محمد بن یوسف کے ہمراہ تھا دوران سفر انہیں ایک نصرانی ملا ، نصرانی کو انہوں نے سلام کیا اور اچھا خاصا اس کا اکرام کیا ، میں نے ان کے برتاؤ کو دیکھ کر تعجب کیا۔ چنانچہ جب وہ اس سے فارغ ہوکر واپس ہوئے میں نے ان سے اس برتاؤ کے متعلق پوچھا: کہنے لگے تم نہیں جانتے کہ اس نصرانی نے میرے بھائی کے ساتھ کیا برتاؤ کیا تھا؟ میں نے پوچھا اس نے آپ کے بھائی کے ساتھ کیا برتاؤ کیا تھا؟ کہنے لگے یہ آدمی رقہ کا رہنے والا ہے ایک مرتبہ میرا بھائی نوے عابدوں سمیت اس کی بستی میں ٹھہرا ، نصرانی نے اپنے غلام سے کہا جاؤ دیکھو بستی میں کون آیا ہے؟ غلام واپس لوٹا اور اسے خبر دی کہ بستی میں کچھ ایسے لوگ آئے ہیں جن کے چہروں سے بھلائی ٹپک رہی ہے۔ چنانچہ نصرانی ان لوگوں کے پاس آیا اور اپنی فراست سے ان میں خیر وبھلائی کو پہچان لیا اپنے گھر واپس لوٹا اور ایک لاکھ درہم عابدین کے پاس اٹھالایا اور ان تک پہنچادیئے اور کہا اس رقم سے استعانت لیتے رہو ، عابدین میں سے صرف ایک نے یہ رقم قبول کرنے سے انکار کیا باقی سب نے قبول کرلی۔

۱۲۰۵۶- ابومحمد بن حیان ، احمد ، احمد ، عمرو بن عاصم کلابی ، ایک اصفہانی آدمی نے بتایا کہ ایک مرتبہ کردوں نے اہل اصفہان کی بکریوں پر غارتگری ڈالی ، کسی نے کردوں سے کہا بھلا تم کیوں بکریوں کو لوٹ کرلے جارہے ہو؟ کردوں نے جواب دیا اے آدمی ہم تمہاری بکریاں واگزار کرتے ہیں لیکن اس شرط پر کہ تو بکریوں کے اس ریوڑ سے محمد بن یوسف کی بکریوں کو الگ کرے گا ، چونکہ ہمیں خوف لاحق ہے کہ کہیں ہمیں ان کی بددعا نہ لگ جائے وہ آدمی کہتا ہے کہ میں نے محمد بن یوسف کی بکریوں کو الگ کردیا پس صرف انہی کی بکریوں کا ریوڑ سلامت رہا باقی بکریوں کو کرد ہانک کرلے گئے۔

۱۲۰۵۷- ابومحمد بن حیان ، احمد بن حسین ، احمد بن ابراہیم دورقی ، حکیم خراسانی کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف اصفہانی کے پاس ان کے گھر والوں کی طرف سے سال بھر میں صرف ستر دینار آتے ، پھر محمد بن یوسف ساحل پر آتے وہاں سے مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے ، پھر مکہ سے سرحدوں کی طرف چلے جاتے اور انہیں دیناروں کو خرچ کرتے رہتے۔

۱۲۰۵۸- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق ، محمد بن اسحاق ثقفی ، ابویحییٰ ، عبید بن جناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف اصفہانی

نے خلف بن غنم سے پوچھا مفضل بن مہلہل، محمد بن نضر اور عمار بن سیف نے کیا کیا؟ جواب دیا وہ تو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے، پوچھا ابن مبارک کا کیا بنا؟ جواب دیا ہمیں ابھی ابھی خبر ملی ہے کہ وہ بھی دنیا سے رخصت ہو گئے، فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون، یہ حضرات اپنے راستے پر چل بسے اور صرف ہم اس دنیا کا گھاس پھونس باقی رہ گئے۔

۱۲۰۵۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، یعقوب بن ابراہیم دورتی، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف فرمایا کرتے ابو عامر دنیا سے کوچ کر گئے فلاں بھی چلا گیا فلاں بھی چلا گیا صرف میں دنیا کے خس وخاشاک میں آتا جاتا ہوں۔

۱۲۰۶۰- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام، عبداللہ بن علی، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رستے میں میرے سامنے سے محمد بن یوسف تشریف لائے، میرے پاس سے گزر گئے تھوڑے آگے جا کر میری طرف التفات کیا پھر فرمایا اے یحییٰ! ہیثم بھی دنیا سے رخصت ہو گئے فلاں اور فلاں بھی دنیا سے کوچ کر گئے صرف ہم دنیا کے کوڑے کرکٹ میں چلتے پھرتے رہ گئے ہیں۔

۱۲۰۶۱- محمد بن سفیان بن ابراہیم، محمد بن عمرو، احمد بن عصام کے سلسلہ سند سے بمثل روایت مذکورہ بالا کے مروی ہے۔

۱۲۰۶۲- ابوعثمان سعید بن یعقوب، احمد بن محمد، علی بن ابی ازہر فلسطینی کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف، ابواسحاق فزاری کی وفات کے بعد مصیصہ تشریف لائے لوگوں سے ابواسحاق کی قبر کے بارے میں پوچھا لوگوں نے انہیں قبر بتادی، چنانچہ جب قبر پر کھڑے ہوئے تو ابو اسحاق کی قبر اور ایک دوسری قبر کے درمیان تھوڑی سی کشادگی دیکھی (احمد کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ دوسری قبر مخلد بن حسین کی تھی) فرمانے لگے اس کشادگی میں کسی مومن کی کتنی اچھی قبر بن سکتی ہے؟ ہمیں گمان ہوا کہ وہ اس کشادگی میں اپنی قبر بنائے جانے کی تمنا کر رہے ہیں۔ چنانچہ اسی رات انہیں شدید بخار ہو گیا بارہ یا تیرہ دن نہیں گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے اور انہیں دو قبروں کے درمیان کشادگی میں مدفون ہوئے۔

۱۲۰۶۳- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن ابی رجاء، محمد بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف مصیصہ میں ایک جنازے کے ساتھ نکلے۔ قبرستان میں انہوں نے ابواسحاق فزاری اور مخلد بن حسین کی قبروں کے درمیان کشادگی دیکھی، فرمایا کاش اگر کوئی آدمی مرجاتا ان دونوں قبروں کے درمیان مدفون ہوتا۔ چنانچہ لگ بھگ دس دن ہی گزرے تھے کہ محمد بن یوسف دنیا سے کوچ کر گئے اور جس جگہ کی طرف انہوں نے اشارہ کیا تھا اسی میں مدفون ہوئے۔

۱۲۰۶۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابویحییٰ بجبیہ کہتے ہیں میں نے محمد بن یوسف اصفہانی سے کہا کہ ہمارے ہاں ایک آدمی ہے جو اپنے آپ کو بڑا عالم سمجھتا ہے اور ایسی ایسی باتیں کرتا ہے جو لوگوں میں کھلبلی اور بڑبونگ مچا دیتی ہے۔ محمد بن یوسف نے فرمایا غلو کرنے والے ہلاک ہو جائیں کیا وہ ایسا علم رکھتا ہے جس سے سفیان ثوری جاہل رہے؟ کیا وہ ایسا علم رکھتا ہے جس سے مکحول اور سلیمان بن موسیٰ بھی جاہل رہے؟ یعنی یہ سب ڈھکوسلا ہے جس کی مطلق حقیقت نہیں۔

۱۲۰۶۵- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام، سلیمان بن معاذ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف اصفہانی نے بغداد تا شام سفر کیا۔ ان کے ایک رفیق سفر کا بیان ہے کہ دوران سفر انہوں نے ایک دن بھی یہ بات نہیں کی صرف ایک دن ایک یہودی کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا اس سے اعراض کر کے یہ شعر پڑھا:

بعداً وسحقاً من ھالک .. یالومۃ النار علی نفسہ

اللہ تعالیٰ ہلاک ہونے والے کو اپنی رحمت سے دور رکھے۔ اے جہنمیو! تف ہے اس پر۔

۱۲۰۶۶- ابومحمد بن حیان، محمد بن سعید بن یحییٰ کی سند سے مثل مذکور بالا کے روایت مروی ہے۔

۱۲۰۶۷- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام، محمد بن عصام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف ذیل کے اشعار اکثر زبان زد رکھتے تھے:

ومر بدار المترفين وقل له.. الا اين أرباب المدائن والقرىٰ

اترانے والوں سے جاکر کہہ دو کہاں ہیں شہروں اور بستیوں والے۔

ومر بدار العابدين وقل لهم ..الا قطع الموت التصب والأذى

عبادت گزاروں کے پاس جاؤ اوران سے کہو کہ خبردار! موت سے تکلیف واذیت ختم کردی ہے۔

۱۲۰۶۸- علی بن یعقوب موذن، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالرحمن بن عمر، رستہ کہتے ہیں ایک مرتبہ محمد بن یوسف معدانی مجھے مکہ کے رستہ میں ملے اور انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا پھر دائیں بائیں دیکھا اور یہ اشعار پڑھے:

ومر بدار المترفين وقل له..الا اين أرباب المدائن والقرىٰ

ومر بدار العابدين وقل لهم ..الا قطع الموت التصب والأذى

۱۲۰۶۹- محمد بن عبدالرحمن بن فضل، محمد بن جعفر، محمد بن جنید بن عمر و مولی ابن مبارک کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ ابن مبارک کسی انسان سے متاثر ہوئے ہوں، بجز محمد بن یوسفؒ کے، ابن مبارک محمد بن یوسف کے سچے عاشق تھے۔

۱۲۰۷۰- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ:

عبداللہ بن مبارک کے پاس مکہ مکرمہ میں کچھ لوگ آئے اور سماع حدیث کی درخواست کی، ابن مبارک نے حدیث گوئی سے انکار کردیا، پھر فرمایا مجھے حدیثیں سنانے سے محمد بن یوسف نے روک دیا ہے۔

۱۲۰۷۱- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ صلت بن زکریا کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ محمد بن یوسف کے ہمراہ احواز کے رستے میں تھا۔ جب ہم قصر دشاذ جرد میں ٹھہرے، محمد بن یوسف سحری کے وقت مجھ سے کہنے لگے جاؤ اور مکاری سے کہو کہ کوچ کی تیاری کرو، صلت بن زکریا کہتے ہیں میں مکاری کے پاس گیا، اسے پیغام پہنچادیا اچانک دیکھتا ہوں کہ اسے بچھو نے ڈس دیا ہے، میں نے واپس آکر محمد بن یوسف کو اطلاع کی، کہنے لگے اس سے کہو میرے پاس آئے میں مکاری کے پاس گیا اور اس سے کہا تمہیں محمد بن یوسف بلارہے ہیں، مکاری نے اٹھنے کی ہمت نہ کی، میں نے دوبارہ واپس آکر محمد بن یوسف کو اطلاع کی کہ اسکے لئے اٹھنا ممکن نہیں اسے سخت تکلیف ہے محمد بن یوسف نے فرمایا اسے کہو ہمت کرے، میں واپس مکاری کے پاس گیا اور اسے سہارا دیکر لے آیا چنانچہ مکاری ٹانگ گھسیٹے گھسیٹے آگیا، محمد نے فرمایا جس جگہ بچھو نے ڈسا ہے اس جگہ ہاتھ رکھو، مکاری نے ہاتھ رکھا، پھر شیخ نے کچھ پڑھ کر دم کیا اسی لمحے مکاری کا درد جاتا رہا، بعد میں میں نے ان سے پوچھا اے ابوعبداللہ! آپ نے کیا پڑھ کر دم کیا ہے؟ جواب دیا سورت فاتحہ۔

یوسف بن زکریا کہتے ہیں، بحران میں محمد بن یوسف ہمارے ہاں تشریف لائے جب ان کی آمد کی اطلاع لوگوں کو ہوئی محدثین کا ریلا ان کے پاس امڈ آیا لیکن محمد بن یوسف ایک جگہ کی طرف چل پڑے جسے راس العین کہا جاتا ہے یہ جگہ فوجی سرحد نہیں تھی بہرحال وہاں مہینہ بھر قیام کیا جب وہاں تشریف لائے حسن بن وہب نے ان سے کہا آپ نے یہاں کیوں اقامت اختیار کی؟ جواب دیا یہاں مجھے کوئی جانتا ہے اور نہ ہی میں کسی کو جانتا ہوں۔ یوسف بن زکریا کہتے ہیں محمد بن یوسف کسی متعین نان بائی سے کھانا نہیں خریدتے تھے جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی کہنے لگے اگر میں کسی ایک نان بائی سے کھانا خریدنا شروع کردوں تو مجھے پہچان لے گا اور پھر مجھ پر احسان ومحبت کرنے لگے گا، اس طرح میں اپنے دین کو ذریعہ معاش بناؤں گا۔

۱۲۰۷۲- ابومحمد بن حیان، محمد بن حسن مصلب، محمد بن عامر، ابوسفیان، صالح بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے فرمایا دنیا یا تو اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے یا سراسر ہلاکت ہی ہلاکت اور آخرت یا تو اللہ تعالیٰ کی عفو ہے یا آگ ہی آگ۔

۱۲۰۷۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم، کرم بن عنبہ مصیصی، محمد بن یوسف اصفہانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابواسحاق فزاری نے فرمایا آخرت یا تو پناہ ہے یا سراسر ہلاکت یا عفو ہے یا آگ ہی آگ۔

۱۲۰۷۴-عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ، سھل بن عاصم کردم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف ہم شرب لوگوں کا ذکر کر رہے تھے، کہنے لگے کہاں ہے صالح بھائی کی مثال؟ تمہارے اہل نے تمہاری میراث تقسیم کرلی جبکہ وہ تنہا تیری قبر پر پڑا تیرے لئے دعائیں مانگ رہا ہے اور تو زمین کے طبقات کے درمیان ہے۔

۱۲۰۷۵-عبداللہ، سلمہ، سھل، علی بن ازھر، سعید بن عبدالغفار کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن یوسف سے کچھ وصیت کرنے کی درخواست کی فرمایا: اپنی اس حالیہ گھڑی کو اہم ترین سمجھو۔

۱۲۰۷۶-ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابراہیم بن عامر، ابوسفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسفؒ نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا حصہ دنیا میں لے لیا وہ رسوا ہوا۔

۱۲۰۷۷-ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن جارود، محمد بن عامر، ابوسفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے فرمایا وہ ذات جو بذات خود فیصلے کرنے والی ہے اس کے خلاف کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں وہ یکتا اور باقی رہنے والا ہے اسی کی طرف مخلوق نے لوٹنا ہے۔

۱۲۰۷۸-عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام، ابان بن ابی حصیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے ایک آدمی کے ساتھ مواخات قائم کر رکھی تھی اسے زرارہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اس نے تجارت کرنی شروع کردی جب محمد بن یوسف کو پتا چلا انہوں نے اسے خط لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم امابعد! اے میرے بھائی مجھے پتا چلا ہے کہ تم نے تجارت شروع کردی ،خوب سمجھ لو تم سے پہلے تجار (تاجر کی جمع) کب کے مر چکے ہیں (والسلام)۔

۱۲۰۷۹-عبداللہ، احمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے حکم بن بردہ کو خط لکھا اے میرے بھائی! اس اللہ عزوجل سے ڈرو جس سے انتقام لینے کی کوئی طاقت نہیں رکھتا، حکم کو آخری خط میں لکھا اگر ہو سکے تو اپنی عمر کا خاتمہ حج سے کرو اس لئے کہ حاجی کے ادنی مرتبہ ومقام کے بارے میں روایت ہے کہ حاجی جب حج کر کے واپس لوٹتا ہے وہ گناہوں سے اتنا پاک وصاف ہو جاتا ہے کہ جیسے اس کی ماں نے اس کو گناہوں سے پاک جنم دیا تھا۔

۱۲۰۸۰-عبداللہ، احمد، عبداللہ بن مصقلہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن یوسف کو مکہ میں دیکھا مجھ سے فرمایا: اگر تم سے ہو سکے کہ ہر حال بیت اللہ کے حج کی فضیلت حاصل کر سکو تو ایسا ضرور کرو چونکہ سطح ہستی پر بیت اللہ کے طواف سے بڑھ کر کوئی عمل افضل نہیں ہے۔

۱۲۰۸۱-ابو محمد بن حیان، ابو محمد بن ابی حاتم، ابن عاصم مسلمہ، عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام، ابو بشر معمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسفؒ نے ایک عورت سے کمرہ کرائے پر لیا ہوا تھا۔ رات کو اسی میں ٹھہرتے تھے مالکن مکان کا بیان ہے کہ محمد بن یوسف عشاء کے بعد تشریف لاتے اور کمرے میں داخل ہوتے فوراً دروازہ بند کر دیتے اور طلوع فجر کے قریب قریب کمرے سے نکل جاتے، پھر تا عشاء واپس نہ لوٹتے، مالکن کہتی ہے: ایک رات اتفاقاً میں نے ان کے کمرے میں جھانک کر دیکھا کیا دیکھتی ہوں کہ ان کے پاس ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہے حالانکہ کمرے میں چراغ کا نام ونشان تک نہ تھا۔ چنانچہ محمد بن یوسف قلبی فراست سے بھانپ گئے کہ مکان والے انکے پوشیدہ احوال پر مطلع ہو چکے ہیں اگلے ہی دن کمرے سے ایسے نکلے کہ واپس لوٹنے کا نام تک نہ لیا۔

۱۲۰۸۲-عبداللہ، احمد، محمد بن ہلال کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ فضیل بن عیاض محمد بن یوسف سے ملاقات کرنے کے خواہشمند تھے۔ محمد بن یوسف بھی فضیل بن عیاض سے ملاقات کرنے کے خواہشمند تھے، لیکن دونوں بزرگوں کو ملاقات کا اتفاق نہیں ہو رہا تھا۔ چنانچہ

ایک مرتبہ دونوں کی بصرہ کی کسی گلی میں ملاقات ہوگئی فضیل بولے: کیا آپ محمد بن یوسف ہیں؟ محمد بن یوسف انہیں دیکھ کر بولے: کیا آپ فضیل بن عیاض ہیں؟ چنانچہ دونوں حضرات سسکیاں بھر بھر کر رونے لگے حتی کہ دونوں غشی کھا کر گر پڑے لوگ فضیل کو پہچان کر اٹھا لے گئے لیکن محمد بن یوسف دھوپ چڑھے تک وہیں پڑے رہے۔

۱۲۰۸۳-عبداللہ، احمد کہتے ہیں میرے ایک بھائی نے حکایت کی ہے کہ محمد بن یوسف اکثر فرماتے تھے میں آدھی رات کو چلنے کا عادی ہوں پس میں آج لوگوں کی مختلف گھاٹیوں پر ہوؤں گا۔

۱۲۰۸۴-عبداللہ بن جعفر، ابومحمد بن حیان، ہارون بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے معدان بن حفص کو خط لکھا:

> السلام علیکم! میں آپ کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں اور اپنے لئے بھی، اے معدان! دنیا سے بقدر ضرورت لو، اور موت کی تیاری میں مصروف رہو، اللہ سے بروقت مدد کے خواہاں رہو۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی توفیق عطا فرمائے، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

> محمد بن یوسف نے اپنے ایک بھائی کو خط لکھا: امابعد! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں ضرورت وحاجت کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو متقی وپرہیزگار بنائے، اے میرے بھائی! امیدوں کو کوتاہ رکھو عمل میں خوب مبالغہ پیدا کرو، چونکہ ہمارے اور تمہارے سامنے قیامت کا ہولناک منظر ہے جس کی وجہ سے انبیاء ورسل کی حالت بھی دگرگوں ہوگی۔

۱۲۰۸۵-ابوعبداللہ، احمد بن محمد عمرو، ابوعلی بن عمیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا بیان ہے کہ محمد بن یوسف نے فرمایا جب تمہارے نفس میں حرکت پیدا ہونے لگے کسی زندہ دل عبادت گزار کے پاس چلے جاؤ۔

۱۲۰۸۶-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، ابراہیم، حسن بن موسیٰ محمد بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف نے فرمایا جب تمہارا نفس متحرک ہونے لگے کسی اللہ والے کے پاس چلے جاؤ۔

۱۲۰۸۷-ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عامر، ابوسفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف اصفہانی نے فرمایا اس زمانے میں فضل کی تلاش ناممکن ہے، ہاں البتہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی سلامتی کو طلب کیا جائے۔

محمد بن نعمان کہتے ہیں حکام نے ان کی طرف مصیصہ میں مال بھیجا تھا تا کہ مجاہدین میں تقسیم کریں، انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا پھر اس کے بعد انہوں نے مذکورہ بالا کلام فرمایا تھا۔

۱۲۰۸۸-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، سلمہ بن غفار کے سلسلہ سند سے عبداللہ خوارزمی کہتے ہیں کہ محمد بن یوسفؒ نے فرمایا اگر ایک آدمی کسی دوسرے آدمی کے متعلق سنے کہ وہ اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا مطیع وفرمانبردار ہے وہ غمگین ہو جائے۔

۱۲۰۸۹-عبداللہ، محمد بن احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سلمہ بن غفار، محمد بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسفؒ نے فرمایا اہل بصرہ کے ایک آدمی نے کہا اگر ایک آدمی کسی دوسرے آدمی کے متعلق سنے کہ وہ اس سے زیادہ اللہ کا مطیع ہے رشک سے اس کا دل پھٹ جائے تو یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے۔

۱۲۰۹۰-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سلیمان بن ربیع، سعید بن عبدالغفار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور محمد بن یوسف اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران محمد بن علاء بن مسیب کا بصرہ سے محمد بن یوسف کو خط ملا۔ انہوں نے خط پڑھا اور فرمایا کیا تم دیکھتے

نہیں ہو کہ محمد بن علاء نے کتنی عجیب بات لکھی ہے؟ چنانچہ میں نے خط پڑھا اس میں لکھا تھا:

اے میرے بھائی! جو آدمی اللہ تعالیٰ کو محبوب رکھتا ہے وہ گمنامی کو بھی محبوب رکھتا ہے۔

۱۲۰۹۱- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مھدی کہتے ہیں میں نے محمد بن یوسف کو موسم سرما و گرما دونوں میں دیکھا کہ پلک جھپکنے کے برابر بھی بستر پر پہلو نہیں رکھتے تھے، جاڑے کی راتوں میں جب طلوع فجر ہوتا انگڑائی لیتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوتے اور آنکھیں مل لیتے۔

۱۲۰۹۲- عبداللہ بن احمد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف اپنے ایک بھائی کے ساتھ باغ میں تھے تھوڑی دیر میں محمد باغ سے نکل کر میرے پاس تشریف لائے اور زینے سے چڑھ کر اوپر آنا تھا اس دوران میں نے ان کے چہرے کی رنگت کو متغیر دیکھا اپنے نفس کے بارے میں فرمایا کرتے تھے، کینہ اور دینداری جسد واحد میں جمع نہیں ہو سکتے۔

۱۲۰۹۳- عبداللہ، احمد، یوسف بن زکریا کہتے ہیں محمد بن یوسف نے ایک آدمی کو مکہ مکرمہ میں ساز وسامان بیچتے ہوئے دیکھا، اسے فرمایا احتیاط کرو اللہ تعالیٰ کہیں تمہیں حرم پاک میں لوگوں کو دھوکہ دیتے ہوئے نہ دیکھ لے اور پھر تم اللہ تعالیٰ کے غضب کے سزاوار نہ بن جاؤ۔

یوسف بن زکریا کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ یوسف بن محمد نے محمد بن یوسف اصفہانی سے مکہ میں اقامت اختیار کرنے کی درخواست کی فرمایا: مکہ سے آدمی دھتکارا جائے اس سے مجھے زیادہ محبوب ہے کہ آدمی باہر سے مکہ میں کھینچ کر لایا جائے۔

۱۲۰۹۴- عبداللہ، احمد، عبدالرحمٰن بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن بن مھدی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرا بیٹا ابراہیم حج بیت اللہ کے لئے چلا گیا، مکہ مکرمہ میں محمد بن یوسف سے اس کی ملاقات ہوگئی محمد کہنے لگے اپنے والد کو میرا سلام کہنا بعد از سلام کہ جو کچھ کر رہے ہو یہ بہت برا ہے۔ چنانچہ ابراہیم واپس لوٹا اس نے مجھے محمد بن یوسف کا پیغام پہنچا دیا، اس کے بعد تقریباً ایک مہینہ نیم مریض کی حالت میں ہوگیا۔ میں نے دل ہی دل میں خیال کیا ممکن ہے کہ محمد بن ابراہیم کو کسی آدمی نے میری شکایت کی ہو یا میرے متعلق انہوں نے کوئی خواب دیکھا ہو اسی کشمکش میں کچھ عرصہ بعد وہ میرے پاس تشریف لائے، مجھے ہاتھ سے پکڑ کر چلنا شروع کر دیا حتیٰ کہ مجھے نماز مغرب کے فوت ہو جانے کا خوف لاحق ہوا، ہم ایک جگہ بیٹھ گئے وہاں میں نے ان سے پوچھا اے ابو عبداللہ! میرے بیٹے ابراہیم نے آپ کا فلاں پیغام مجھے پہنچایا تھا، محمد بن یوسف کہنے لگے: مجھے خبر پہنچی تھی کہ تم درس حدیث کے لئے مجالس منعقد کر رہے ہو میں نے کہا: اگر آپ پسند کرتے ہیں کہ میں ترک کر دوں تو میں درس حدیث کی مجالس کے ترک پر قسم اٹھاتا ہوں کہ میں آئندہ ایسا بھی نہیں کروں گا فرمایا: بلکہ لوگوں کو حدیثیں سناؤ، اور انہیں علم سکھلاؤ لیکن جب تمہارے ارد گرد لوگوں کا مجمع لگ جائے دیکھ لیا کرو کہ اس وقت تمہارے دل کی کیا کیفیت ہے۔

۱۲۰۹۵- عبداللہ، احمد کہتے ہیں میں نے اپنے بھائی محمد کو کہتے سنا کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف کشتی میں سوار تھا کہ اچانک ٹیکس وصول کرنے والوں کے پاس سے ان کا گزر ہوا۔ کارندوں نے انہیں روک کر پوچھا تمہارے پاس کیا مال ہے؟ محمد نے جواب دیا تلاشی لے لو، چنانچہ سرکاری کارندوں نے تلاشی لی مگر انہیں کچھ نہ ملا، کارندوں نے دوبارہ سختی سے تلاشی کی مگر پھر انہیں مایوسی ہوئی حالانکہ محمد بن یوسف کے پاس ساٹھ دینار تھے، چنانچہ جب ہم کشتی سے باہر نکلے ہمارے ایک ساتھی نے ان سے پوچھا اے ابو عبداللہ! آپ نے دوران تفتیش کیا پڑھ لیا تھا؟ فرمایا کہ میں نے کچھ کلمات پڑھ لئے تھے جو فی الحال مجھے بھول گئے ہیں۔

۱۲۰۹۶- عبداللہ، احمد، سلیمان بن داؤد کہتے ہیں میں نے محمد بن یوسف کو بصرہ میں دیکھا کہہ رہے تھے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا قیامت کے دن مومن کے نامہ اعمال کا عنوان ''الثناء الحسن'' ہوگا، میں نے پوچھا اے ابو عبداللہ کس نے یہ بات آپ سے بیان کی؟ فرمایا عبداللہ نے، سلیمان کہتے ہیں میں ایک مرتبہ بصرہ کی ایک مسجد میں داخل ہوا مسجد میں محمد بن یوسف کو دیکھا وہ اس وقت قاضی عبید اور محمد

کے پاس کھڑے تھے، ان کے چہرے کا رنگ متغیر ہو رہا تھا آنکھوں سے آنسو ڈبڈبا رہے تھے میں نے ان کے قریب ہو کر پوچھا اگر آپ آنکھوں سے آنسو بہا دیں؟ فرمایا جب تک آنکھوں کے بیچ آنسو ڈبڈباتے رہیں تب تک غم وحزن باقی رہتا ہے جو بہ پڑیں غم وحزن بھی رخصت ہو گیا، میں ان کے پاس سے ہو کر یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی کے پاس آیا دونوں حضرات نے مجھ سے پوچھا آج تم نے کیا استفادہ کیا؟ میں نے جواب دیا میں نے آج محمد بن یوسف کو دیکھا ہے اور فلاں فلاں سے استفادہ کیا دونوں بزرگ کہنے لگے اگر تم آج صرف محمد بن یوسف کا دیدار کر لیتے یہی تمہیں آج کے دن کے استفادہ کی کفایت کر دیتا۔

۱۲۰۹۷- ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن یزید، ابراہیم بن عامر، ابوسفیان کا بیان ہے کہ محمد بن یوسف اکثر ذیل کا شعر پڑھتے تھے:

اذا كنت في دار الهوان فانما . ينجيك من دار الهوان اجتنابها

جب تم دنیا کے دار میں بستے ہو تو اس سے نجات تمہیں صرف اس کا اجتناب ہی دے گا۔

۱۲۰۹۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، ابومروان طبری، الحکم بن محمد کا بیان ہے محمد بن یوسف نے ابوحسن اشعب کو لکھا کہ ایک ایک گھڑی کو غنیمت سمجھو اور اس سے غافل مت رہو چونکہ جب تم ہر ہر گھڑی کو غنیمت سمجھو گے تو غیر اللہ سے غافل رہو گے۔

۱۲۰۹۹- ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، ابراہیم بن سعد، اصفہانی کا بیان ہے کہ محمد بن یوسف اصفہانی نے اپنے کسی مرید کو خط لکھا:

جو بھی ہمیں سلام بھیجے اسے ہمارا سلام پہنچا دو اور اپنی آخرت کے لئے توشہ تیار کر لو اور اپنی دنیا سے کنارہ کش رہو، موت کے لئے تیاری کرو اور خوب سمجھ لو تم نے آگے جا کر عظیم تر ہولناکیوں کا سامنا کرنا ہے حتیٰ کہ ان ہولناکیوں سے انبیاء اور رسول بھی پریشان ہو جائیں گے۔

۱۲۱۰۰- اپنے والد عبداللہ سے اور ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد حمید بن عبدالرحمٰن بن یوسف اصفہانی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا کے ایک خط میں لکھا پایا:

کہ جو خط انہیں ان کے بھائی محمد بن یوسف نے لکھا تھا:

السلام علیکم! میں آپ کے سامنے اللہ عزوجل کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں امابعد! میں تمہیں دنیا کے عارضی ٹھکانے سے ڈراتا ہوں چونکہ اصل دارالاقامہ آخرت کا دار ہے، بالآخر تم نے دنیا کے پیٹ میں چلا جانا ہے وہاں پھر تمہارے پاس دو فرشتے منکر نکیر نے آنا ہے وہ تجھے اللہ کے حکم سے زندہ کر کے بٹھائیں گے، پس اگر اللہ تعالیٰ نے تیرا ساتھ دیا تب تجھے کچھ فکر نہیں اور نہ ہی تجھے وحشت وفاقہ لاحق ہوگا اور اگر اللہ نے وہاں تمہارا ساتھ نہ دیا پھر میں برے انجام سے اپنے لئے بھی اور تیرے لئے بھی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں پھر عالم برزخ کے بعد تجھے حشر سے بھی واسطہ پڑے گا۔ نیز نفخ صور بھی ہونا ہے اس وقت زمین اپنے باسیوں سے خالی ہو جائے گی اور آسمان بھی اپنے رہائشیوں سے خالی سنسان پڑے ہوں گے۔ تمام پوشیدہ اسرار ظاہر ہو جائیں گے آگ کو دھونکا دیا جائے گا اور میزان قائم کر دیا جائے گا فرمان باری تعالیٰ: وجیء ء بالنبیین

والشهداء وقضی بینهم بالحق ''انبیاء کرام اور شہداء عظام لائے جائیں گے اوران کے درمیان حق کا فیصلہ کیا جائے گا (زمر ۶۹) تب کہا جاوے گا'' الحمد لله رب العالمین'' پس اس وقت کتنے ہی رسوا ہوں گے اور کتنوں کی پردہ پوشی کر دی جاوے گی۔ کتنے ہی ہلاک ہونے والے ہوں گے اور کتنے ہی نجات پانے والے ہوں گے اور کتنے ہی عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے اور کتنے ہی غریق رحمت ہوں گے۔ اے کاش! میں اپنے حال سے واقف ہوتا اور اس دن تیرے حال سے بھی مجھے واقفیت ہوتی، پس اس موقع پر تمام تر لذات ماند پڑ جاتی ہیں، لہٰذا شہوات کو یکسر ترک کر دو اور اپنی امیدوں کو کوتاہ رکھو، آخرت کے متلاشی لوگ بیدار ہیں اور غافل لوگ بے فکر پڑے ہیں، اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور ہمارے دلوں سے دنیا کو نکال دے اور آخرت کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دے چونکہ ہمیں صرف اور صرف آخرت کی فکر سے نفع مل سکتا ہے۔

۱۲۱۰۱- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ایک اصفہانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن بن مہدی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف کے کسی بھائی نے انہیں خط لکھا کہ جس میں ان سے اعمال کی شکایت کی گئی تھی، محمد بن یوسف نے بھائی کو جواب لکھا مجھے تمہاری شکایت موصول ہو چکی ہے حال یہ ہے کہ مرتکب معصیت کو چاہیے کہ برے انجام کا انکار نہ کرے سو جس آزمائش میں فی الحال لوگ مبتلا ہیں یہ محض گناہوں کی نحوست کی وجہ سے ہے۔

مسانید محمد بن یوسف اصفہانیؒ

محمد بن یوسف اصفہانیؒ کا تعلق اولیائے کرام سے ہے جن کی عنایت عظیم تر ہوئی سوانکی مرویات کی تعداد کم ہے انہوں نے اپنی زندگی احسان دھیان میں گزاری اور حق نے ان کی حفاظت فرمائی اور مناظرہ و بیان سے دور رہے۔

تاہم انہوں نے یونس بن عبید اور اعمش (دونوں تابعی ہیں) حماد بن سلمہ، حماد بن زید، ثوری، صالح مزنی، عمر بن صبیح وغیرہم حضرات محدثین سے احادیث روایت کی ہیں ان کی اکثر مرویات مرسل ہیں ان کی چند ایک مرویات ذیل میں ہیں:

۱۲۱۰۲- ابن مضاء، زہیر بن عباد، محمد بن یوسف، عابد زاہد اصفہانی، اعمش، زید بن وھب کہتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن مسعودؓ نے وصیت کی تم بروز جمعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ہزار بار درود شریف پڑھنا نہ چھوڑو اور درود شریف یوں پڑھ لیا کرو: اللهم صلی علی محمد (صلی الله علیه وسلم).

۱۲۱۰۳- ابو محمد بن حیان کا بیان ہے کہ میں نہیں سمجھتا کہ محمد بن یوسف نے کوئی حدیث مسند اروایت کی ہو، علاوہ ایک حدیث کے جو علی بن سعید عسکری نے روایت کی ہے۔

۱۲۱۰۴- احمد بن محمد بن ابی سلمہ، عبداللہ بن عمران اصفہانی، عامر بن حماد اصفہانی، محمد بن یوسف اصفہانی، عمر بن صبیح، ابان، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شہروں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عنبر زبرجد میں تبدیل کر دے گا عسقلان، اسکندریہ اور قزوین کو۔[1]

---

[1] تاريخ أصبهان ۲/۱۸۳ والموضوعات لابن الجوزي ۲/۵۵ وتنزيه الشريعة ۲/۵۰، واللآلئ المصنوعة ۱/۲۳۰. وكنز العمال ۳۵۱۱۵.

(۴۰۳) یوسف بن اسباطؒ

اولیاء تبع تابعین میں ایک بزرگ، صاحب نشاط، صراط مستقیم کی طرف سبقت لے جانے والے یوسف بن اسباط بھی ہیں، مرقع علم خوف تھے، دنیا کی فضولیات سے کنارہ کش رہتے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف حصول ترقی درجات کے لئے اپنے آپ کو مزین کرنا اور ملاقات حق باری تعالیٰ کے لئے غیر کا دل سے صفایا کرنا ہے۔

۱۲۱۰۵- محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جابر طرطوسی، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ یوسف بن اسباطؒ مرض میں مبتلا ہوئے۔ معالجہ کے لئے طبیب ان کے پاس گیا کہنے لگا علاج کروانے میں کوئی حرج نہیں، یوسف نے فرمایا جس شے کا مجھے خوف لاحق رہتا ہے میں چاہتا ہوں وہ مجھے ابھی پیش آجائے (یعنی جان کنی کی سختی یا کچھ اور)

۱۲۱۰۶- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، مسیب بن واضح کا بیان ہے کہ میں نے یوسف بن اسباط سے زہد کے متعلق پوچھا؟ فرمایا زہد یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں سے بھی پرہیز کرو اور اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کیا تو اللہ تعالیٰ اس پر تمہیں سخت عذاب دیگا۔

۱۲۱۰۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن ولید، عبداللہ بن خبیق، تمیم بن سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے یوسف بن اسباط سے غایت زہد کا پوچھا؟ فرمایا جو تمہیں مل جائے اس پر اتراؤ نہیں اور جو ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرو، میں نے پوچھا غایت تواضع کیا ہے؟ فرمایا غایت تواضع یہ ہے کہ اگر تم اپنے گھر سے باہر نکلو جس سے بھی ملو اسے اپنے سے بہتر سمجھو۔

۱۲۱۰۸- ابویعلی حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا دنیا کا فروں اور ظالموں کا عشرت کدہ ہے۔ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول زریں ہے: دنیا مردار چیز کی طرف ہے سو جو اپنے آپ کو دنیاداری میں کھپانا چاہتا ہو وہ بس کتوں کی صحبت پر اکتفا کرلے۔

۱۲۱۰۹- اپنے والد عبداللہ سے وہ ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، حسین بن منصور، علی بن محمد طنافسی، سہل ابوحسن کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا بالفرض آج کل اگر کوئی آدمی حضرت ابوذر، حضرت سلمان، اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہم کی طرح تارک دنیا ہو، ہم اسے زاہد نہیں کہیں گے، چونکہ زاہد وہی ہے جو حلال محض سے بھی کنارہ کشی کرے اور آج کل حلال محض کا امتیاز مشکل ہے۔

۱۲۱۱۰- یعلی حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط نے شعیب بن حرب سے فرمایا طلب حلال فرض ہے جبکہ نماز باجماعت سنت ہے۔

۱۲۱۱۱- ابوعبداللہ، عمر بن عبداللہ بن عمر مجری، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: مجھے تعجب ہے کہ اللہ کے خوف کے باجود آنکھ غفلت کی گہری نیند سوتی ہے اور حساب و کتاب کے یقین کے باوجود قلوب غافل ہیں اللہ تعالیٰ نے دلوں کو ذکر کی جگہیں بنایا ہے لیکن دل خواہشات نفس کی جگہیں بن گئے ہیں اور خواہشات دلوں کو فاسد کر دیتی ہیں اور خواہشات اموال کو تلف کر دیتی ہیں اور چہروں کی رونقوں کو بگاڑ دیتی۔ خواہشات کو دلوں سے کوئی چیز نہیں نکالتی بجز بیقرار کر دینے والے خوف یا بے چین کر دینے والے شوق کے۔

۱۲۱۱۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، موسیٰ بن سعید، محمد بن مہاجر، سعید بن حرب کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا جاہ وریاست سے کنارہ کشی (زہد) دنیا کی کنارہ کشی سے زیادہ سخت و بھاری ہے۔

۱۲۱۱۳- ابو یعلی حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا بخدا میں نے ایسے فساق وفجار لوگوں کو پایا ہے جو اپنی خرافات پر بدستور برقرار رہنا چاہتے ہیں جبکہ آج کل کے قراء اپنے دین پر برقرار رہنے میں اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ یوسف بن اسباط نے مجھے وصیت کی: قراء سو میں سے ہونے سے بچو!

۱۲۱۱۴- ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن معدان، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوریؒ کا بیان ہے کہ رزین نے فرمایا آجکل کے قراء کی مثال کھوٹے درہم جیسی ہے کہ جب اسے کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے اس کی کھوٹ ظاہر ہو کر رہ جاتی ہے۔ ابو یوسف کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ابو رزین کو غریق رحمت کرے یا بالفرض اگر وہ ہمارا زمانہ پالیتے ضرور کہتے کہ یہ قراء تو یوم حساب پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔

۱۲۱۱۵- ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن ولید، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباطؒ نے فرمایا میں نے ابو اسحاق فزاری کو لکھا مجھے خبر پہنچی کہ آپ اہل جفاء سے مانوس ہو گئے ہیں۔ انہوں نے جواب لکھا میں اس حدیث کا کیا کروں میں نے دوبارہ انہیں لکھا آپ اس کی حکایت نہ کریں حتیٰ کہ وہ آپ کو نہ بیان کرے۔

۱۲۱۱۶- محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جابر، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ میں نے یوسف بن اسباط سے پوچھا آپ نے عبداللہ بن مبارک کو اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں نہ دی کہ آپ کو سلام کر لیتے؟ جواب دیا میں ڈرتا ہوں کہ میں ان کے حق کی خاطر کھڑا نہ ہوں حالانکہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔

۱۲۱۱۷- ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن احمد، مسیب بن واضح کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک یوسف بن اسباط کے پاس تشریف لائے لیکن ابو یوسف بن اسباط نے انہیں اندر آنے کی اجازت مرحمت نہ فرمائی۔ میں نے یوسف بن اسباط سے پوچھا بھلا آپ نے انہیں اندر آنے کی اجازت کیوں نہیں دی؟ فرمایا اگر میں انہیں اندر آنے کی اجازت دے دیتا تو مجھے ضرور ان کے حق کی خاطر کھڑا ہونا پڑتا حالانکہ فی الواقع میں ان کے حق کو پورا نہ کر سکتا۔

۱۲۱۱۸- حسین بن محمد، محمد بن مسیب ارغیانی، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا مجھے خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ کہیں عوام الناس کو علماء کے گناہوں کے بسبب عذاب نہ دے دے۔ فرمایا سفیان نے ایک آدمی کے ہاتھ میں کاپی دیکھ کر فرمایا جس چیز سے چاہو مزین ہوتے رہو اللہ تعالیٰ تمہاری عاجزی وانکساری میں اضافہ کرے۔

۱۲۱۱۹- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ تمام اشیاء کی تین حیثیتیں ہیں، واضح حلال، واضح حرام اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہات چیزیں ہیں پس مومن جب حلال تک رسائی پانے کا کوئی رستہ نہیں پاتا تو مشتبہات میں پڑ جاتا ہے۔

۱۲۱۲۰- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، وھیب بن حذیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط فرماتے ہیں کبھی یوں کہا جاتا تھا اس آدمی جیسا عمل کرو جسے صرف اپنے عمل کی بدولت نجات ملنے کی توقع ہو اور اس آدمی جیسا توکل کرو جسے بس صرف تقدیر میں لکھے ہوئے کے ملنے کی توقع ہو، یوسف بن اسباط نے فرمایا حسن بصری تیس سال مسلسل نہیں ہنسے اور چالیس سال تک مزاح نہیں کیا اور حسن بصری نے فرمایا میں نے ایسے نفوس قدسیہ کو پایا ہے جن کے نزدیک میں صرف ایک چور ہوتا تھا۔

۱۲۱۲۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن ولید، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے یوسف بن اسباط کہتے ہیں میں نے وکیع سے عرض کیا بسا اوقات گھر میں مجھے کوئی ایسی چیز پیش آجاتی ہے جس سے میں ڈر جاتا ہوں فرمایا اے یوسف! جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس سے

ہر چیز ڈرتی ہے، یوسف فرماتے ہیں اس کے بعد میں کبھی کسی چیز سے نہیں ڈرا۔

۱۲۱۲۲- عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن معدان، ابراہیم بن سعید جوھری، ابوتوبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا جس نے کسی ظالم کے لئے بقاء کی دعا کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو پسند کیا۔

۱۲۱۲۳- عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قرقسانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ یوسف بن اسباط کے پاس شروع شروع کا پھل کہیں سے آیا۔ انہوں نے پھل دھو کر اپنے سامنے رکھ لیا پھر فرمایا دنیا اس لئے نہیں پیدا کی گئی کہ اس کی طرف دیکھا جائے دنیا تو اسلئے پیدا کی گئی ہے تاکہ اس کو ذریعہ وسبب بنا کر آخرت کی طرف دیکھا جائے۔

(یعنی مقصود تو آخرت ہے اور دنیا اس مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ وسبب ہے (تنولی)

۱۲۱۲۴- حبیب، فضیل بن احمد بن اسماعیل، سعدان بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا اے ابا جان! کیا حذیفہ مرعشی کے پاس علم تھا؟ جواب دیا ان کے پاس بہت بڑا علم تھا اللہ تعالیٰ انہیں اچھا بنائے۔

۱۲۱۲۵- ابویعلی زبیری، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ وہ عمل قبول نہیں فرماتے جس میں ذرہ برابر بھی ریاء شامل کرلیا گیا ہو۔ ایک اور موقع پر یوسف نے فرمایا صحابہ کرام وتابعین اللہ تعالیٰ سے معافی کا سوال کرنا پسند فرماتے تھے۔ یوسف اکثر کہا کرتے یا اللہ! مجھے اپنے نفس کی پہچان عطا فرما، اور میرے دل سے اپنی امید ختم نہ کرنا۔

۱۲۱۲۶- ابویعلی، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق عبداللہ بن عبدالغفار کرمانی، جعفر رقی کا بیان ہے کہ میں نے یوسف بن اسباط کو خط لکھ کر چند مسائل دریافت کرنا چاہے۔ انہوں نے مجھے جواب دیا کہ تم نے جو پوچھا کہ عارف باللہ کو عارف بالنفس بھی ہونا چاہیے، سو عارف باللہ جمع معرفات میں اللہ کا مطیع ہوتا ہے اور عارف بالنفس وہ ہوتا ہے جو اپنی نیکیوں کے بارے میں بھی عدم مقبولیت کا خوف دل میں رکھتا ہو، فرمان باری تعالیٰ ہے "یؤتون ما آتوا وقلوبھم وجلۃ" (مومنون-۶۰) اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں ان کے دل کپکپاتے رہتے ہیں یعنی جو کچھ وہ عطا کرتے ہیں پھر ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں یہ عنداللہ نامقبول نہ ہو جائے۔

۱۲۱۲۷- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، حسین بن منصور، علی طنافسی، ابوسھل حسن نے کہا میں ایک مرتبہ یوسف بن اسباط کے پاس بیٹھا ہوا تھا، فرمایا حذیفہ کو خط لکھو:

اما بعد! میں تجھے تقویٰ اللہ کی وصیت کرتا ہوں اور اس عمل کی وصیت کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں سکھایا ہے اور جہاں تمہیں اللہ کے سوا کوئی نہ دیکھتا ہو وہاں مراقبہ کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور آخرت کی تیاری کرنے کی وصیت کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں، موت جب آجاتی ہے تب ندامت کرنا بے فائدہ ہے، اپنے سر سے غفلت کی چادر اتار پھینک، خواب غفلت سے بیدار ہو جا، پانچ چیزیں حاصل چونکہ دنیا سابقین کی گزرگاہ ہے شک کرنے والوں میں سے مت ہو جا، اور ان لوگوں میں سے مت ہو جاؤ جو گفتار کے غازی کردار کے صفر ہیں۔ ہمارا اللہ کے ہاں ایک مقام ہے جس کے متعلق وہ سوال کرے گا، نیز میں تمہیں آنکھوں کی لوٹ کشی کی وصیت کرتا ہوں اور کانوں کو حق کی طرف لگائے رکھنے کی وصیت بھی کرتا ہوں۔

جان لو! اس امت کے منافقین اہل دین کے ساتھ جسموں کی حد تک شریک رہے، اور خواہشات میں ان سے جدا رہے، حق کی خاطر کم کوش تھے اور اپنے افعال کی خباثت

چھوڑتے نہیں بمحض ریاء سے کام لیتے تھے اعمال کی حقیقت ترک کردی تھی بلا شبہ انکے اعمال میں کثرت تھی، اللہ تعالی نے انہیں ابدی پھل سے محروم رکھا، خوب سمجھ لواے میرے بھائی عمل کے بجائے زبانی کلامی پلاؤ بے حقیقت ہوتا ہے، ہم بھی اس زمانے میں اہل زمانہ جیسے ہو گئے ہیں، حالانکہ جو بھی ایسا ہوگا سووہ ہلاکتوں کی طرف پیش رفت کر چکا، نیز کان لگانے والے قاریوں سے بچتے رہو اور مجلسی علماء سے بھی بچتے رہو۔ اللہ تعالی ہمیں اتباع کی توفیق عطا فرمائے والسلام۔

۱۲۱۲۸-ابویعلی حسین بن محمد، محمد بن حسین، عبداللہ بن ضبیق کا بیان ہے کہ حذیفہ مرعشی نے مجھے کہا کہ یوسف بن اسباط نے مجھے خط لکھا پھر مثل مذکور بالا کے ذکر کیا، ہاں اس روایت میں تھوڑا سا اضافہ ہے کہ منافقین حصول مال کی خاطر عاجزی کر لیتے تھے اور جب ان کے باطل خیالات ونظریات کے خلاف پیش قدمی کی جاتی ہے تو خاموشی اختیار کر لیتے ہیں اور زیب وزینت کو دیکھ کر اترانے لگتے ہیں اور ایک دوسرے کے سامنے بری بات وبرا فعل کر لیتے ہیں ایک دوسرے کو ٹوکتے نہیں مداہنت سے کام لیتے ہیں۔

۱۲۱۲۹-ابونعیم اصفہانی، حسین بن محمد، محمد بن حبیب، عبداللہ بن ضبیق، ابن ابی درداء کا بیان ہے کہ حذیفہ مرعشی نے مجھے بتایا کہ یوسف بن اسباط نے ایک مرتبہ مجھے خط لکھا امابعد!

اس سال ہمیں کثیر امور کا سامنا کرنا پڑا ہے، ان کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ امور بہرہ اور گونگا کر دیتے تھے۔ ہم ایسی قوم کے سامنے پڑے رہے جو بھلائی کو برائی اور برائی کو بھلائی سمجھتی تھی اور حالت انہیں بدستور باقی ہے اگر ان لوگوں کے بیچ کوئی صاحب بصیرت خدانخواستہ آبھی جائے اور وہ اسے بھی اندھا کر دیتے ہیں، گویا آنکھوں کی بصارت ختم ہو چکی کانوں کی شنوائی جاتی رہی، ہمارے زمانے میں کوئی نجات نہیں پائے گا الا ماشاء اللہ۔

۱۲۱۳۰-حسین بن محمد، محمد بن مسیب، طاہر کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط فرماتے ہیں بخدا! میرے ہاتھ پاؤں کا کٹ جانا مجھے امراء کے عطیات قبول کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۲۱۳۱-حسین، محمد بن مسیب، طاہر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط فرماتے تھے کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم سے بذریعہ وحی پوچھا کیا تم جانتے ہو میں نے تمہیں اپنا خلیل کیوں منتخب کیا ہے؟ اس لئے کہ تم لوگوں کو عطا کرتے ہو اور ان سے کچھ لیتے نہیں ہو۔

۱۲۱۳۲-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جابر طرسوی، عبداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوریؒ نے فرمایا وہ آدمی فقیہ نہ بن سکا جس نے آزمائش کو نعمت اور آسائش کو مصیبت نہ سمجھا۔

۱۲۱۳۳-ابو عبداللہ وابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسین، عبداللہ بن ضبیق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ ہمیں درس حدیث دیتا ہے اسے وعظ ونصیحت نہ کرو چونکہ اس میں وعظ کے لئے کوئی جگہ باقی ہی نہیں رہی۔

۱۲۱۳۴-ابو محمد بن حیان، محمد بن حیان، ابراہیم بن سری، محبوب بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط نے شعیب بن حرب سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ طلب رزق حلال فرض ہے اور نماز باجماعت سنت ہے۔

۱۲۱۳۵-حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن ضبیق، موسیٰ بن طریق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے مجھے کہا: اگر تمہیں کوئی آدمی

قرضہ دیتا ہو اور وہ اس کو عیب سمجھتا ہو وہ اگر تمہیں قرض دے گا تمہیں رسوا کرے گا۔

۱۲۱۳۶-حسین، محمد، ابن ضبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو جعفر حذاء کا بیان ہے کہ میں نے یوسف بن اسباط کو خط لکھ کر ان سے حجاز مقدس کی طرف نقل مکانی کا مشورہ لیا، انہوں نے مجھے جواب میں لکھا جو تم نے حجاز کی طرف نقل مکانی کا تذکرہ کیا ہے سو تمہارا مقصد بھلائی ہونا چاہئے میں تمہاری جگہ کو بھلائی کے لئے محفوظ ترین مقام سمجھتا ہوں۔ میں اچھا نہیں سمجھتا کہ کوئی آدمی بارش سے بھاگے اور پرنالے کے نیچے کھڑا ہو جائے، سنو! کوئی جگہ بذات خود اچھی نہیں ہوتی ہر جگہ کی اچھائی کا دارومدار اس میں رہنے والوں کے بل بوتے پر ہوتا ہے۔ اگر رہنے والے اچھے ہیں تو وہ جگہ بھی اچھی ہے مانوس کرنے والے اور راحت بخشنے والے ختم ہو چکے، اگر اللہ نے تیرے قول وعمل میں سچائی پائی مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے بہتری کا معاملہ کرے گا اگر چہ فی الوقت حالت یہ ہے کہ صدق دنیا سے اٹھا لیا گیا ہے۔

۱۲۱۳۷-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبدالوھاب بن عبدالحکم وراق، مثنیٰ بن جامع کے سند سے روایت ہے کہ ابو جعفر حذاء کہتے ہیں کہ میں نے شعیب بن حرب سے یوسف بن اسباط کے بارے میں سوال کیا شعیب کہنے لگے میں اس امت میں یوسف سے مقدم کسی کو نہیں سمجھتا، نیکی کے دس حصے ہیں نو حصے نیکی طلب حلال میں ہے اور ایک حصہ باقی امور میں، نیکی کے نو حصے تنہا یوسف بن اسباط نے لوٹ لئے اور دسویں حصے میں سارے لوگوں کو شریک کر لیا۔

۱۲۱۳۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، مؤمل بن شاح مصیصی کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط فرماتے ہیں میں کسی سورت کی قرأت کرنا چاہتا ہوں پھر دیکھتا ہوں اس میں کیا احکام آئے ہیں لیکن میں تسبیح وتہلیل کی طرف مائل ہو جاتا ہوں، ان سے کسی نے پوچھا اے ابو محمد! اس سورت میں کیا کیا احکام آئے ہیں؟ فرمایا ایک آدمی کسی سورت کو پڑھنا شروع کرتا ہے اب اگر اس کا عمل اس سورت کے مطابق نہ ہو وہ سورت اول تا آخر برابر اس پر لعنت کرتی رہتی ہے لہٰذا مجھے پسند نہیں کہ قرآن مجھ پر لعنت کرے۔

۱۲۱۳۹-احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن منده، ابو عمران طرسوی، ابو یوسف متولی کا بیان ہے کہ حذیفہ نے یوسف کی طرف یا یوسف نے حذیفہ کی طرف خط لکھا:

> اما بعد! جس نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور یہ قرآن پر دنیا کو ترجیح دینے لگا اس نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو مذاق وٹھٹھا بنا لیا اور جس آدمی نے بدون ترک گناہ کے فضائل طلب کئے وہ دھوکے میں پڑا ہوا ہے حالانکہ افضل یہ ہے کہ آدمی بھلائی پر کاربند رہے اور گناہوں کو ترک کرے۔

۱۲۱۴۰-احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، حسین بن منصور، علی بن محمد طنافسی، سھل، ابوالحسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا عمل کثیر کے بجائے قلیل تقویٰ اچھا ہے اور قلیل تواضع کثیر محنت ومشقت سے اچھی ہے۔

۱۲۱۴۱-ابو عبداللہ، ابراہیم بن محمد حسن، عبداللہ بن ضبیق کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ یوسف بن اسباط کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک اس علاقے کا امیر آ گیا۔ اس نے اپنے سر پر شاش کی بنی ہوئی ٹوپی پہن رکھی تھی امیر نے یوسف سے کوئی مسئلہ پوچھا فرمایا بے شک ہمارے استاذ سفیان ثوری اس آدمی کو فتویٰ نہیں دیتے ہیں جس کے سر پر اس جیسی ٹوپی ہو، چنانچہ امیر نے سر سے ٹوپی اتار کر زمین پر رکھ دی پھر یوسف نے اسے فتویٰ دیا۔

۱۲۱۴۲-ابو عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبداللہ بن ضبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ موسیٰ بن طریف کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ مکہ میں شعیب بن حرب کے ساتھ تھا۔ انہیں یوسف بن اسباط کے رحلت کی خبر ملی کہنے لگے اے موسیٰ! جو جھوٹ بولنا چاہتا ہو وہ بولے چونکہ یوسف کے بعد اب دنیا میں ایسا کوئی نہیں رہا جس سے حیاء کی جائے۔

۱۲۱۴۳- ابو وعبد اللہ، ابراہیم، حارث، عبد اللہ بن خبیق، بشار کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے مجھے وصیت کی کہ عمل کی صحت وسقم میں امتیاز کرو اور صحت عمل کو سیکھو میں نے عرصہ بائیس سال میں صحت عمل کو سیکھا ہے۔

۱۲۱۴۴- ابونعیم اصفہانی، ابو وعبد اللہ، ابراہیم، عبد اللہ، موسیٰ بن طریف کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا عرصہ چالیس سال میں جو بات بھی میرے دل میں کھٹکی میں نے اسے ترک کر دیا۔

۱۲۱۴۵- ابو و، ابراہیم، عبد اللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ یوسف نے فرمایا میں ایک مرتبہ مقام "سنج" سے پیدل چل کر مصیصہ آیا اور میرا تھیلا میرے کاندھے پر رہا، جونہی میں شہر میں داخل ہوا دیکھا کہ یہ آدمی اپنی دکان سے کھڑا ہو کر مجھے سلام کر رہا ہے اور یہ ادھر سے آ کر مجھے سلام کر رہا ہے گویا لوگوں میں ایک قسم کی ہلچل سی مچ گئی، میں نے اپنا تھیلا اتھا مارا اور مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز کی نیت کر لی مگر یہاں بھی لوگوں نے میرا پیچھا نہ چھوڑا کوئی مجھے مسجد کی کھڑکی سے دیکھ رہا ہے اور کوئی کسی اور طرف سے حتیٰ کہ ایک آدمی کود کر میرے بالکل سامنے آ گیا۔ میں نے دل ہی دل میں کہا یہ لوگ مجھے نہیں چھوڑیں گے، پس ابھی میرا پسینہ بھی خشک نہیں ہوا تھا کہ اپنا تھیلا اٹھایا او راسی حالت میں میں واپس "سنج" لوٹ آیا پھر میں کئی سال تک مصیصہ واپس نہیں گیا۔

مسانید یوسف بن اسباطؒ

یوسف بن اسباطؒ نے چوٹی کے محدثین کو پایا ہے جن میں حبیب بن حیان، محل بن خلیفہ، سری بن اسماعیل، عائذ بن شریح، سفیان ثوری، زائدہ وغیرہم سرفہرست ہیں۔ انکی سند سے مروی چند احادیث ذیل میں ہیں:

۱۲۱۴۶- محمد بن خنیس، یوسف بن موسیٰ بن عبد اللہ مرزوی، عبد اللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، حبیب بن حبان، زید بن وھب، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ صادق ومصدوق ہیں، نے ارشاد فرمایا بے شک تم میں سے ہر ایک کو اپنی ماں کے بطن میں چالیس دن تک جمع کیا جاتا ہے۔

زید بن وھب کی یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے لیکن حبیب کی سند سے غریب ہے۔

۱۲۱۴۷- سلیمان بن احمد، عثمان بن عبد اللہ سامی، یوسف بن اسباط محل بن خلیفہ، ابراہیم نخعی، علقمہ، اسود بن زید، ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے تنگی رزق کا سامنا کرنا پڑا اور اس نے ہر ایک سے اس کا شکوہ کیا اور صبر بھی نہ کیا اس کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے پاس اوپر نہیں جائے گا۔ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوں گے۔[1]

ابراہیم، علقمہ، اور اسود کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف یوسف کی سند سے پہنچی ہے اور بقول سلیمان، عثمان متفرد ہیں۔

۱۲۱۴۸- محمد بن مظفر، احمد بن زنجویہ، عثمان بن عبد اللہ عثمانی، یوسف بن اسباط، زاہد، غالب بن عبید اللہ، زید بن وھب، عبد اللہ بن مسعود وابو سعید رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے تنگی رزق کا سامنا کرنا پڑا اور وہ ہر ایک سے اس کا شکوہ کرتا ہے صبر بھی نہیں کرتا، اس کی کوئی نیکی اللہ تعالیٰ کے پاس نہیں پہنچے گی اور جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے۔

یہ حدیث احمد بن زنجویہ نے عثمان سے اسی طرح روایت کی ہے نیز عثمان کثیر الوھم ہیں اور انکی قوت یاداشت بھی کمزور ہے۔

۱۲۱۴۹- ابو محمد بن حیان، قاسم بن محمد بن عمر بن جنید، ابو ھمام، ابو احوص، یوسف بن اسباط، ایک بصری، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے

---

[1] مجمع الزوائد ۱۰/ ۲۴۹۔

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی اپنی وسعت سے عطا کرے زیادہ اجر والا نہیں ہے اس سے جو کوئی حاجت قبول کرتا ہو۔

ابراہیم کہتے ہیں میری یوسف بن اسباط سے ملاقات ہوگئی، انہوں نے مجھے یہ حدیث عائذ بن شریح کے واسطے سے سننے میں یوسف کے علاوہ اس کا کوئی راوی نہیں جانتا ہوں۔

۱۲۱۵۰- ابوعمرو عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن دلیل بن سابق، عبداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط، عائذ بن شریح، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عطا کرنے والا لینے والے سے بڑا اجر نہیں پاتا بشرطیکہ لینے والا صحیح معنوں میں محتاج ہو۔[1]

۱۲۱۵۱- ابوبکر بن محمد بن حمید، احمد بن محمد بن عبدالخالق، ابوہمام، ابواحوص، یوسف بن اسباط، عائذ بن شریح، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرات ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے، وہ سب قرأت "الحمد للہ رب العالمین" سے شروع کرتے تھے۔

ابوہمام کہتے ہیں ایک مرتبہ یوسف بن اسباط سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے یہ حدیث عائذ، انس کی سند سے سنائی۔

۱۲۱۵۲- ابواحمد بن محمد بن اسحاق حافظ، محمد بن مسیب، عبداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، اعمش، عمارہ بن عمیر، صلہ بن زفر، حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے۔

ثوری کی یہ حدیث غریب ہے اور بقول حافظ یوسف متفرد ہیں۔

۱۲۱۵۳- ابوبکر بن خلاد، ابوربیع حسین بن ہیثم، مسیب بن واضح، یوسف، سفیان ثوریؒ، سلمہ بن کہیل، ابی عبیدہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے ضرورت وکفایت سے زیادہ مکان بنایا قیامت کے دن اس کی گردن پر لاد دیا جائے گا۔[2]

۱۲۱۵۴- سلیمان بن احمد، محمد بن عبدالباقی مصیصی، مسیب بن واضح، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، منکدر، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر رزق سے اس طرح بھاگے جس طرح کہ وہ موت سے بھاگتا ہے اسے رزق اس طرح تلاش کرے گا جس طرح موت اسے تلاش کر لیتی ہے۔[3]

۱۲۱۵۵- ابونعیم اصفہانی، ابومسلم، محمد بن معمر، ابوبکر بن ابی عاصم، مسیب بن واضح، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، ابواسحاق سبیعی، سعید بن وھب، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں کی خاطر مدارات کرنا عین صدقہ ہے۔[4]

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰۱/۳۔ والترغیب والترھیب ۱۰۰/۱ واتحاف السادۃ المتقین ۲۹۹/۹۔ والدر المنثور ۳۶/۱۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۲۳/۱۲

۲۔ امالی الشجری ۲۰۴/۲ والاحادیث الضعیفۃ ۱۷۵۔ وتخریج الاحیاء ۲۳۱/۳۔

۳۔ کشف الخفا ۲۱۸/۲۔ والاحادیث الصحیحۃ ۹۵۲ وکنز العمال ۵۰۰۔

۴۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۳۲۰ والصحیح ابن حبان ۲۰۷۵ ومجمع الزوائد ۱۷/۸۔ وتاریخ بغداد ۵۸/۸۔ والدر المنثورۃ ۱۴۲۔ وکشف الخفا ۲۸۰/۲۔ والعلل المتناھیۃ ۲۲۳/۲

یوسف عن ثوری متفرد ہیں۔

۱۲۱۵۶- محمد بن مظفر، احمد بن یوسف بن اسحاق مکی، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، ابو اسحاق سبیعی، سعید بن وھب، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سے سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی کسی کاہن یا نجومی کے پاس آیا اور پھر اس کی بات کی دل سے تصدیق کرلی، اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی تعلیمات کا کفر کیا۔

ثوری کی یہ حدیث ابو اسحاق، ھبیرہ بن مریم، عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے غریب ہے۔

۱۲۱۵۷- ابو عبداللہ، عمر بن عبداللہ حضرمی ایلی، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، محمد بن جحادہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اپنی ازواج کے پاس چکر لگاتے پہلے ایک کے پاس جاتے، پھر دوسری کے پاس پھر ان سے اپنی حاجت پوری کرکے آخر میں ایک ہی مرتبہ غسل کرلیتے۔

اس حدیث میں یوسف ثوری سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۲۱۵۸- سلیمان بن احمد، احمد بن زکریا، شاذان بصری، ابوبکر بن محمد حلبی، یوسف بن اسباط، سفیان، محمد بن ابوجحادہ، قتادہ، انس، حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حیاء والے اعضاء کبھی نہیں دیکھے۔

اس حدیث میں برکت سفیان سے اور سفیان شاذان سے روایت کرنے میں متفرد ہیں جبکہ ان کے علاوہ دیگر محدثین نے یہ حدیث برکت، یوسف، حماد، محمد بن جحادہ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۱۵۹- ابو یعلی حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب ارغیانی، عبداللہ بن خبیق، یوسف، زائدہ بن قدامہ، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، عبدالرحمن بن سابط، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں تمہیں بے وقوفوں کی امارت سے اللہ کی تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں، کعب نے پوچھا یا رسول اللہ بے وقوفوں کی امارت کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا عنقریب میرے بعد کچھ امراء ہوں گے جو ان کے پاس گیا اور ان کے کذب کو دل سے تسلیم کیا اور ظلم پر ان کی مدد بھی کی وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں، ایسے لوگ قیامت کے دن حوض کوثر پر بھی میرے پاس وارد نہیں ہوں گے اور جو آدمی ان کے پاس نہ گیا اور نہ ہی ان کے جھوٹ کو تسلیم کیا اور نہ ہی ظلم پر ان کی مدد کی ایسے لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، یہ لوگ قیامت کے دن حوض کوثر پر بھی میرے پاس وارد ہوں گے۔ اے کعب بن عجرہ! وہ آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے جسم کی پرورش حرام سے ہوئی او رہر وہ جسم جس کی پرورش حرام سے ہوئی ہو اس کے لئے آگ زیادہ بہتر ہے اے کعب بن عجرہ! روزہ ڈھال ہے نماز برھان ہے اور صدقہ گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو، اے کعب بن عجرہ! لوگ صبح کرتے ہیں ان میں سے بعض اپنے نفس کو خرید کر (عذاب خداوندی) سے آزاد کرنے والے ہوتے ہیں اور بعض اپنے نفس کو بیچ کر ھلاک کرنے والے ہوتے ہیں۔

اس حدیث کو مذکور سیاق میں صرف خثیم نے چلایا ہے نیز خثیم متفرد بھی ہیں جبکہ ان سے اعلام روایت کرتے ہیں۔

۱۲۱۶۰- ابو یعلی، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، ابن اسباط، سری بن اسماعیل، شعبی، کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا رب کیا کہہ رہا ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کہتا ہے: جس نے وقت پر نماز پڑھی اور پھر نماز کے حق کو ہلکا اور خفیف سمجھ کر ضائع نہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں آجاتا ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے اور جس نے وقت پر نماز نہ پڑھی اور پھر اس کے حق کو بھی ہلکا اور خفیف سمجھ کر ضائع کیا اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں اس کا کوئی عہد نہیں، اگر اللہ تعالیٰ چاہے اس کی مغفرت کرے اور اگر چاہے اسے عذاب دے۔

یہ حدیث شعبی سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے لیکن سری کی سند سے میری سمجھ کے مطابق صرف یوسف نے روایت کی ہے۔

۱۲۱۶۱- حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، عزرمی، عبداللہ بن زحر، علی بن یزید، قاسم، ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک ایک آدمی ایسی کوئی بھلائی کی بات کر دیتا ہے جس کے متعلق وہ نہیں جانتا کہ اللہ کی رضامندی سے وہ کہاں تک پہنچ جاتی ہے، پس اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے لئے جنت واجب کر دیں گے۔ ایک آدمی برائی کی ایسی کوئی بات کر دیتا ہے جس کے متعلق وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے تا قیامت وہ کہاں تک پہنچ جاتی ہے، پس اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتے ہیں۔

عبیداللہ بن زحر اور عزرمی کی یہ حدیث غریب ہے عزرمی کا نام محمد بن عبیداللہ کوفی ہے۔

۱۲۱۶۲- ابوعبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن سندی انطاکی، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ، ابن عمر، کعب احبار کا بیان ہے کہ فرشتوں نے اولاد آدم اور انکے گناہوں کا تذکرہ کیا۔ فرشتوں سے کہا گیا کہ بالفرض اگر تم اولاد آدم کی جگہ ہو جاؤ تو تم بھی ان جیسے اعمال کا ارتکاب کرو گے، چلو تم اپنے میں سے دو فرشتوں کا انتخاب کرو، چنانچہ فرشتوں نے ھاروت اور ماروت کا انتخاب کیا ان سے کہا گیا کہ زمین پر چلے جاؤ اور میرے ساتھ شریک نہیں ٹھہرانا اور نہ زنا کرنا ہے اور نہ ہی چوری کرنی ہے میرے اور میری مخلوق کے درمیان واسطہ رسول ہوتا ہے جبکہ میرے تمہارے درمیان کوئی رسول نہیں ہوگا۔ چنانچہ وہ دو فرشتے جس دن زمین پر اترے وہ دن بھی پورا نہیں کر پائے تھے کہ حرام کا ارتکاب کر بیٹھے۔

یہ حدیث سالم اور ابن عمر کی سند سے مرفوعا غریب ہے۔

۱۲۱۶۳- ابراہیم و حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، خارجہ بن احمد، عبدالرحمن، اپنے والد سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز پر رہنمائی نہ کروں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا یا رسول اللہ ضرور ہماری رہنمائی کیجئے، ارشاد فرمایا طبیعت کے ناپسند کرنے کے باوجود پورا اور مکمل وضو کرنا، مسجد کی طرف زیادہ سے زیادہ قدموں کا اٹھنا، ایک نماز پڑھ لینے کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں لگے رہنا (پھر تین بار فرمایا) یہی حقیقی رباط ہے۔[۱]

علاء کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور اسے مالک و اسماعیل بن جعفر اور دیگر محدثین نے بھی روایت کیا ہے لیکن خارجہ کی سند سے غریب ہے اور ہم نے صرف یوسف کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۱۶۴- ابراہیم بن محمد یحییٰ، محمد بن مسیب، برکہ بن محمد حلبی، یوسف بن اسباط، اسرائیل، فضیل بن عمرو، مجاہد، ابن عمر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ اس کا بیٹا اور نہ ہی اسکا پوتا۔[۲]

یوسف کہتے ہیں کہ یہ حدیث مجھ سے بالاتر تھی، ابواسرائیل مجھ سے کہنے لگے آپ کیا کہہ رہے ہیں یہ عجیب بات ہے؟ مجھے ایک دوسری حدیث پہنچی ہے کہ ولد الزنا کی اولاد نو پشتوں تک جنت میں داخل نہیں ہوگی، ابواسرائیل کا نام اسماعیل بن اسحاق ملائی کوفی ہے حکم سے روایت کرتے ہیں اور ثوری نے ان سے حدیث روایت کی ہیں اور ابونعیم بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ ۴۱

۲۔ المطالب العالیۃ ۱۷۸۲ والاحادیث الصحیحۃ ۲۸۵/۲ وتنزیہ الشریعۃ ۲۲۸/۲ واللآلی المصنوعۃ ۱۰۵/۲۔

۱۲۱۶۵- ابو بکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، حمید بن عیاش ”ح“ احمد بن عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن وھب، ابوسعید، عبدالرحمن بن محمد محاربی، یوسف بن اسباط، منھال بن جراح، عبادہ بن نسی، عبدۃ الرحمن بن غنم، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا اور مجھے وصیت کی، اے معاذ موسم سرما میں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھ لینا، اور نماز میں قرأت اتنی مقدار تک طویل کرو جس کی لوگ طاقت رکھتے ہوں اور لوگوں کو اکتاہٹ میں مت ڈالو، جب سورج زائل ہو جائے تب ظہر کی نماز پڑھو اور عصر کی نماز پڑھو در آں حالیکہ سورج سفید وصاف ستھرا ہو اور نماز مغرب اس وقت پڑھو جب سورج غروب ہو چکے اور تاریکی کے پردوں میں چھپ جائے اور عشاء کی نماز اس وقت پڑھو جب رات کا ایک حصہ گزر چکے۔ چونکہ رات طویل ہے۔ موسم گرما میں فجر کی نماز سفیدی کر کے پڑھو چونکہ گرمیوں کی راتیں چھوٹی ہوتی ہیں اور ظہر کی نماز اس وقت پڑھو جب سورج کی دھوپ سفید پڑ جائے اور ھوا چلنے لگے چونکہ دوپہر کو لوگ سو جاتے ہیں انہیں تھوڑی مہلت دو تا کہ جماعت پالیں اور عصر، مغرب، عشاء کی نمازیں موسم سرما و گرما میں ایک ہی وقت پر پڑھو۔

عبادکی یہ حدیث عبدالرحمن سے مروی غریب ہے۔ ہم نے صرف منھال بن جراح کی سند سے نقل کی ہے اور وہ جزری ہے۔

۱۲۱۶۶- ابویعلی وابراہیم بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، جعفر بن محمد، محمد، حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے ہے کہ وہ لایعنی (فضول) باتوں کو ترک کر دے۔[1]

ثوری اور جعفر کی یہ حدیث غریب ہے میری سمجھ کے مطابق یوسف متفرد ہیں حالانکہ یوسف نے ایک دوسری سند میں علی بن حسین کی جگہ علی بن ابی طالب کا نام لیا ہے اور صحیح علی بن حسین ہے۔

۱۲۱۶۷- ابویعلی وابراہیم بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان، عون، ابن ابی جحیفہ، عبدالرحمن بن سمرہ، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا کوئی آدمی کسر نفسی کا شکار نہ ہو جب لوگ اسکو قتل کرنے کے در پے ہوں اور وہ قاتل سے کہہ رہا ہو کہ میرے اور اپنے گناہ کا مستحق نہ بن کہیں تو آدم کے بیٹے جیسا نہ ہو جائے پس قاتل دوزخ کی آگ میں جلے گا اور مقتول جنت میں عیش وعشرت کرے گا۔[2]

ثوری اور عون کی یہ حدیث غریب ہے یہ حدیث ہمیں صرف یوسف بن اسباط کے واسطے سے پہنچی ہے۔

۱۲۱۶۸- ابراہیم بن محمد بن یحیٰی، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، حبیب ابی ثابت، ابی ذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! جب ایک آدمی پوشیدہ کوئی عمل کر رہا ہو کہ اسی دوران اس پر کوئی مطلع ہو جائے اور عامل خوش ہو جائے، (کیا یہ بھی دکھلاوا ہے) ارشاد فرمایا: اس کے لئے دوہرا اجر ہے ایک پوشیدہ عمل کرنے کا اور دوسرا اعلانیہ عمل کرنے کا۔

یہ حدیث ابوصالح اور ابوذر کے واسطے سے یوسف کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔ نیز سفیان ثوری سے بھی صرف یوسف نے روایت کی ہے، پھر محدثین کا ثوری پر اختلاف ہوا ہے۔ چنانچہ یحییٰ بن ناجیہ نے یوں بیان کی ہے کہ یہ حدیث ابومسعود سے مروی ہے جبکہ قبیصہ نے اپنی روایت میں کہا ہے یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے اور ابوسنان نے یوں سند بیان کی ہے ابوسنان، حبیب، ابو

---

[1] الکامل لابن عدی ۳/۲۰۷۰، ۴/۱۵۸۸، ۶/۲۲۳۱، ومجمع الزوائد ۸/۱۸ ومسند الامام احمد ۱/۲۰۱ وکنز العمال ۸۲۹۱/۳

[2] کنز العمال ۳۰۱۳۳

صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، فی الواقع محفوظ سند یوں ہے ثوری، حبیب ابو صالح مرسلاً۔

۱۲۱۶۹- ابراہیم بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط، سفیان، محمد بن عمرو، ابو سلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے فقراء اغنیاء سے ایک سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

محمد بن عمرو اور ثوری کی یہ مشہور حدیث ہے، قد مر غیر مرۃ۔

۱۲۱۷۰- محمد بن علی بن حبیش، یوسف بن موسیٰ بن عبداللہ مرزوی، عبداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، ابراہیم تیمی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میرے قوت (غذا و خوراک) کی مقدار ایک صاع کے بقدر تھی اب میں اس مقدار میں اضافہ نہیں کروں گا تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ سے میری ملاقات ہو جاوے۔

دارقطنی کے قول کے مطابق ابن حبیس نے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے اور سند ثوری، ابراہیم کے طریق سے بیان کی ہے، نیز یہ حدیث ہمیں ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے سند ذیل سے بھی بیان کی، محمد بن مسیب عبداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط، حبیب بن حبان، ابراہیم تیمی، ابوذر رضی اللہ عنہ کہ مذکورہ بالا روایت بمثلہ روایت کی مگر اس طریق میں اتنا اضافہ ہے کہ "ہر مہینہ میں"۔

یعنی عہد نبوی میں ایک مہینہ کے لئے میرا قوت صرف ایک صاع ہوتا تھا۔

۱۲۱۷۱- ابراہیم و حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط، عباد بصری، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کچھ آدمی گذر رہے ہوں ان میں سے ایک آدمی نے کچھ بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کیا ان میں سے صرف ایک آدمی نے سلام کا جواب دے دیا کافی ہو جائے گا۔[1]

زید اور عباد کی حدیث بالا غریب ہے ہمیں صرف یوسف کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۲۱۷۲- محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، مسیب بن واضح، یوسف بن اسباط، مالک بن مغول، منصور، خیثمہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ پر ندامت توبہ ہے۔[2]

منصور کی حدیث بالا غریب ہے اور مالک سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۲۱۷۳- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن مسیب، عبداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط، خارجہ بن مصعب، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ہر شے زندہ آدمی سے منقطع ہو جائے وہ میت ہے۔[3]

میرے علم کے مطابق خارجہ متفرد ہیں جبکہ یہی حدیث عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے عطاء، ابو واقد لیثی کی سند سے روایت کی ہے اور وہی صحیح اور مشہور ہے۔

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۲۷۵/۶ وکنز العمال ۲۵۲۹۹۔

۲۔ سنن ابن ماجۃ ۴۲۵۲، ومسند الامام احمد ۳۷۶/۱، ۴۲۳، ۴۳۳، والسنن الکبری للبیہقی ۱۵۴/۱۰، والمستدرک ۲۴۳/۴ ومسند الحمیدی ۱۰۵ والمعجم الصغیر للطبرانی ۳۳/۱، وامالی الشجری ۱۹۵/۱، ۱۹۲ وتاریخ اصبہان ۱۳۰/۱ ۲۰۹، وکشف الخفا ۳۵/۱، وتنزیہ الشریعۃ ۳۳۶/۲، ۷۹۷، وفتح الباری ۱۰۳/۱۱، والترغیب والترہیب ۹۷/۴ ۹۸ واتحاف السادۃ المتقین ۲۹۷/۷۔

۳۔ کنز العمال ۴۲۶۳۰

۱۲۱۷۴- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد، عبداللہ بن خضیق، یوسف بن اسباط، حماد بن سلمہ، ابوعمران جونی، عبداللہ بن صامت، ابوذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا تم اپنے درمیان شہید کسے کہتے ہو؟ صحابہ کرام نے جواب دیا، جو حالت جنگ میں اسلحہ سے مرجائے۔ ارشاد فرمایا کتنے ہی لوگ اسلحہ سے مرجاتے ہیں حالانکہ وہ شہید نہیں ہوتے اور نہ ہی قابل تعریف ہوتے ہیں اور کتنے ہی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے بستر پر طبعی موت مرجاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ صدیق اور شہید کے مرتبہ پہ فائز ہوتے ہیں۔

یہ حدیث ان الفاظ اور اس اسناد میں غریب ہے صرف یوسف کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۲۱۷۵- ابونعیم اصفہانی، حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، عبداللہ بن صامت، ابوذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ بھوکے ہوجائیں گے اس وقت تیری کیا کیفیت ہوگی حتیٰ کہ تو اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد میں آنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا ہوگا، اور نہ ہی اپنی مسجد سے اٹھ کر اپنے گھر آنے کی طاقت رکھتا ہوگا۔ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: صبر کرے گا پھر فرمایا: جب لوگ مرنے لگیں گے اس وقت تیری کیا کیفیت ہوگی حتیٰ کہ قبر کے لئے جگہ بھی غلام کے بدلے خریدی جائیگی؟ میں نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا اس وقت تو صبر کرے گا پھر فرمایا جس وقت لوگ آپس میں گتھم گتھا ہوکر ایک دوسرے کو قتل کریں گے اس وقت تیری کیا کیفیت ہوگی، میں نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: جن لوگوں میں سے تو ہے ان کے ساتھ الحاق کیا جائے میں نے پوچھا اگر یہ فتنے مجھ پر چڑھ دوڑیں؟ ارشاد فرمایا تب اپنے گھر میں بند رہو، میں نے پوچھا ان فتنوں میں مجھے زبردستی داخل کردیا جائے تو؟ ارشاد فرمایا اپنے گھر ہی میں بند رہو اگر چہ تمہیں خوف ہو کہ تلوار تمہیں چکا چوند کردے گی۔ میں نے پوچھا یارسول اللہ! کیا اس وقت ہم اپنا اسلحہ نہ اٹھالیں؟ ارشاد فرمایا پھر تو تم فتنے میں برابر کے شریک ہوگئے۔

حماد سے مروی یوسف کی حدیث بالا غریب ہے۔

۱۲۱۷۶- ابراہیم بن محمد، محمد، عبداللہ بن خضیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، سلمہ بن کہیل، ابوعبیدہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ضرورت اور کفایت سے زیادہ مکان بنایا قیامت کے دن زبردستی اس کی گردن پر لاد دیا جائے گا۔

۱۲۱۷۷- ابن اسباط، زائدہ بن قدامہ، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، عبدالرحمن بن سابط، سفیان ثوری، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں تمہیں بے وقوفوں کی امارت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا وہ کیا ہے؟

۱۲۱۷۸- ابراہیم بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خضیق، یوسف بن اسباط، عزرمی، صفوان بن سلیم، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگ سے داغنے کو اور گرم کھانے کو ناپسند (مکروہ) سمجھتے تھے، اور ارشاد فرماتے: تم لوگ ٹھنڈا کھانا کھایا کرو چونکہ وہ برکت والا ہوتا ہے۔ خبردار! گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی ہوتی تھی جس سے رات کو سوتے وقت تین تین مرتبہ سرمہ لگاتے تھے۔

۱۲۱۷۹- ابویعلیٰ زبیری، محمد بن مسیب، عبداللہ، یوسف، سفیان، اعمش، خیثمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کسی آدمی کو تجارت یا امارت کا شوق ہوتا ہے۔ اس پر سات آسمانوں کے اوپر سے اللہ تعالیٰ مطلع ہوجاتے ہیں اور فرماتے ہیں

میرے اس بندے کو اس خیال سے پھیر دو، چونکہ اگر میں نے اسکے لئے اس امر کا فیصلہ کر دیا تو میں اسے آگ میں داخل کروں گا، تب وہ چوکیدار کے رحم وکرم پر ہوگا حالانکہ چوکیداری کرنے والا اس سے مستغنی ہوتا ہے۔

اعمش کی سند سے مروی ثوری کی یہ حدیث غریب ہے۔ یہ حدیث شعبہ نے حکم، مجاہد، ابن عباس کی سند سے مرفوعا روایت کی ہے۔

۱۲۱۸۰- ابو یعلی، محمد، عبداللہ، یوسف، ابی طالب، عبدالوارث، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انہوں نے آیت کریمہ" ادفع بالتی ھی احسن "اچھے طریقے سے دفاع کیجئے (فصلت ۳۴) کے بارے میں فرمایا: کوئی آدمی اپنے بھائی سے کہے: اگر تو جھوٹا ہے میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ تجھے معاف کر دے۔ اگر تو سچا ہے تو بھی میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرمائے۔

۱۲۱۸۱- ابو محمد، ابو یعلی، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، مفضل بن مہلہل، مغیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیمؒ نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت علیؓ مجھے ابوبکر وعمرؓ سے زیادہ محبوب ہیں۔ ابراہیم نے فرمایا اس طرح کی باتیں لے کر ہمارے پاس مت بیٹھو، خوب سن لو! اگر حضرت علیؓ تجھے سن لیتے بخدا! تیری کمر میں خوب کے لگاتے۔

۱۲۱۸۲- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن محمد، عبداللہ، یوسف بن اسباط، محمد بن عبدالعزیز تیمی کوفی، مغیرہ، ام موسیٰ کہتی ہیں! حضرت علیؓ کو خبر پہنچی کہ ابن سبا انہیں حضرات ابوبکر وعمرؓ پر فضیلت دیتا ہے۔ حضرت علیؓ نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کرلیا، ان سے کسی نے کہا، کیا آپ اس آدمی کو قتل کرنے کے درپے ہیں جو آپ کی فضیلت وجلالت کا معترف ہے؟ فرمایا جس شہر میں میں نے سکونت اختیار کی ہے وہ اس شہر میں نہیں رہ سکتا۔

عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ہیثم بن جمیل کو سنائی، کہنے لگے بخدا! حضرت علیؓ نے ابن سبا کو تاقیامت مدائن کے کسی علاقے میں جلاوطن کر دیا تھا۔

۱۲۱۸۳- ابونعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عباس بن احمد سامی، مسیب بن واضح، یوسف بن اسباط، سفیان، حجاج، یزید رقاشی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ فقر کفر ہو جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر بھی سبقت لے جائے۔[1]

(۴۰۴) ابواسحاق فزاریؒ[2]

اولیاء، تبع تابعین کرام میں سے ایک تارک الدنیا، دنیاوی عیش وعشرت سے دور رہنے والے، دنیا کو بازیچہ اطفال سمجھنے والے، جہاد کے دلدادہ ابواسحاق ابراہیم فزاری رحمہ اللہ بھی ہیں، اہل سنت والجماعت کے نامور امام اور امیر المومنین فی الحدیث تھے اور اہل بدعت کی ناک میں نکیل ڈالنے والے تھے۔

۱۲۱۸۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، اسحاق بن عبداللہ بن مسلمہ" ح" ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن عمرو بن عباس باھلی، سفیان بن عیینہ کا بیان ہے کہ ھارون الرشید نے ابواسحاق فزاری سے کہا: اے شیخ تقرب الی اللہ میں آپ کا ایک اعلیٰ مقام ہے۔ ابواسحاقؒ نے جواب دیا قیامت کے دن یہ مقام مجھے اللہ تعالیٰ سے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

۱۔ تاریخ أصفهان ۱/۲۹۰ ومشکاۃ المصابیح ۵۰۵۱ واتحاف السادۃ المتقین ۸/۵۲، ۱۳۲، ۱۵۰ والضعفاء للعقیلی ۳/۲۰۶ والدر المنتثرۃ ۱۲۳ والعلل المتناهیۃ ۲/۳۲۰ وتخریج الاحیاء ۳/۱۸۴، ۲۲۹

۲۔ تهذیب الکمال ۲/۱۶۷ والجرح ۱/۱/۱۲۸ والتاریخ الکبیر ۱/۱/۳۲۱

۱۲۱۸۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعید جوہری، ابواسامہ کا بیان ہے کہ میں نے فضیل بن عیاض کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، دیکھا کہ آپ کے پہلو میں تھوڑی سی خالی جگہ ہے، میں جلدی سے چلاتا کہ اس خالی جگہ میں بیٹھ جاؤں۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ ابواسحاق فزاری کے بیٹھنے کے لئے جگہ ہے۔ ابراہیم کہتے ہیں میں نے ابواسامہ سے پوچھا ان دونوں بزرگوں میں سے کون افضل ہے؟ جواب دیا فضیل اپنے نفس کے آدمی تھے جبکہ ابواسحاق فزاری عامۃ الناس کے آدمی تھے۔

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے ابواسحاق فزاری سے کہا جو آدمی آپ کو مارے آپ اسے گالی کیوں نہیں دیتے؟ فرمایا اگر میں اسے گالی دوں تب تو میں بیہودہ گوئی کا مرتکب ہو جاؤں گا، جب ابواسحاق فزاری دنیا سے رخصت ہونے عطاء کو گہرا صدمہ ہوا، پھر کہنے لگا اہل اسلام کو جتنا صدمہ ابواسحاق فزاری کی موت سے ہوا ہے اتنا صدمہ کسی اور کی موت سے نہیں ہوا، عطاء کہتے ہیں مصیصہ سے ایک آدمی آیا اور سر عام تقدیر کا انکار کرنے لگا۔ ابواسحاق نے اسے پیغام بھیجا کہ ہمارے پاس سے کوچ کر جاؤ ورنہ تمہاری خیر نہیں، محمد بن اصفہانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ امام اوزاعی نے ایک حدیث سنائی کہ کسی آدمی نے پوچھا کہ آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ جواب دیا مجھے یہ حدیث صادق مصدوق ابواسحاق ابراہیم فزاری نے سنائی ہے۔

۱۲۱۸۶-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوقدامہ عبیداللہ بن سعید، محمد بن عبدالرحمٰن بن مھدی کا بیان ہے کہ اوزاعی اور فزاری دونوں امام فی السنۃ تھے۔ جب تم شامی کو اوزاعی وفزاری کا ذکر کرتے دیکھو تو اس کے پاس اطمینان سے چلے جاؤ چونکہ یہ حضرات سنت میں امامت کا درجہ رکھتے تھے۔

۱۲۱۸۷-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابواسحاق فزاری کہتے ہیں کہ اوزاعی نے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا جو سوال کر رہا تھا کہ کیا آپ مومن برحق ہیں؟ فرمایا اس مسئلہ کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے اور اس پر گواہی قائم کرنا تعمق فی الدین ہے جبکہ ہمارے دین میں ہمیں اس کا مکلف نہیں بنایا گیا، اور نہ ہی ہمارے نبیؐ نے اسے مشروع کیا ہے۔ نیز اس مسئلہ میں بعض جھگڑا ہے اور جھگڑا ومنازعت بدعت ہے۔ تیری اپنے نفس پر گواہی تجھے اس بارے میں باہم حقیقت نہیں فراہم کرے گی، اور نہ ہی یہ کہ تو نے گواہی ترک کی تو تو ایمان سے نکل جائے گا، اگر تم سے کوئی تمہارے ایمان کے متعلق سوال کرے گا اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اس جیسا شک کر رہا ہے لیکن وہ اپنے علم سے اللہ تعالیٰ سے منازعت کرنا چاہتا ہے اور یہ اقرار کرنا چاہتا ہے کہ اس کا اور اللہ کا علم برابر سرابر ہے، ہاں سنت پر مضبوطی سے جمے رہو، جن امور سے علماء واسلاف نے توقف کیا ہے تو بھی اس پر توقف کر اور جس امر کے متعلق انہوں نے کوئی قول کیا ہے تو بھی قول کر، جن امور سے رک گئے تو بھی رک جا، اسلاف کے راستے پر چلتے رہو، چونکہ ان کے راستے میں گنجائش ہے۔ اہل شام اس بدعت سے بالکل غافل تھے حتیٰ کہ اہل عراق نے ہر بدعت ان کی طرف پھینک دی ہے حالانکہ اس بدعت کو اہل شام کے علماء وفقہاء نے بار بار دھتکار دیا ہے، حتیٰ کہ اہل شام کے قلوب اس بدعت سے سراسر بھر چکے ہیں ان کی زبان زد ہو کر یہ بدعت رہ گئی، آپس میں اختلاف کرنے لگے، میں مایوس نہیں ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس بدعت کے شر کو دفع کر دے، بالفرض یہ بھلائی ہے جسے تم نے اپنے لئے مختص کر لیا ہے اسلاف اس سے غافل رہے، تو پھر وہ اپنے لئے بھلائی کو یا ذخیرہ ہی نہ کر سکے، جبکہ یہ باطل ہے۔ حالانکہ اسلاف تو اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ہیں، اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو اپنے نبی کے لئے منتخب کیا ہے اور انہیں میں اپنے نبی کو بھیجا ہے حتیٰ کہ قرآن میں کیا ہی ان کے عمدہ اوصاف بیان کئے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: **محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ رضوانا** (فتح ۲۹)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ پاکباز نفوس قدسیہ کافروں کے خلاف بہت سخت ہیں جبکہ آپس میں نرم دل ہیں اے مخاطب! تو انہیں رکوع

وسجدے کی حالت میں ہی دیکھے گا، وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل ورضامندی کے خواہاں ہوتے ہیں۔
فرائض کا تعلق ایمان سے نہیں ہے۔ ایمان کبھی کبھی بلا عمل کے بھی طلب کرلیا جاتا ہے، لوگ صحابہ کے ایمان کے مقابلہ میں فضیلت نہیں رکھتے ان کا نیکوکار وبدکار ایمان میں برابر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہمیں پہنچا ہے کہ ایمان کے ستر سے اوپر یا ساٹھ سے اوپر درجے ہیں پہلا درجہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے اور کمتر درجہ رستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹادینا ہے، جبکہ حیا بھی ایمان کا ایک بڑا درجہ ہے فرمان باری تعالیٰ ہے:

"شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحاً والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ" (شوریٰ ۱۳)

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کردیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دیا ہے اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا، سو دین تصدیق کا نام ہے اور تصدیق ایمان وعمل ہے اللہ تعالیٰ نے ایمان کو قول وعمل سے تعبیر کیا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

فان تابوا واقاموا الصلاۃ وآتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین (توبہ ۱۱) اگر وہ توبہ کرلیں نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

پس شرک سے توبہ کرنا قول ہے اور توبہ ایمان سے ہے اور نماز وزکوٰۃ عمل ہے۔

۱۲۱۸۸- ابومحمد بن حیان، ابوعباس، ابوشیخ، محمد بن ھارون، ابوصالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابواسحاق فزاریؒ نے فرمایا: بعض لوگ اس کی تعریفیں کرنا چاہتے ہیں حالانکہ وہ عنداللہ مچھر کے پر کے بھی برابر نہیں، (غالباً اپنے بارے میں عاجزی کر کے مثال دی ہے)

۱۲۱۸۹- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن ولید قرشی، محمد بن فضالہ، (خوف خدا کے مارے چلنے کی بھی قدرت نہیں رکھتے تھے) عبداللہ غنوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابواسحاق فزاری فرماتے ہیں: اگر کوئی آدمی ہر حال میں الحمد للہ کہتا ہے تو اگر کوئی نعمت ہے شکر ہوگا اور کوئی مصیبت ہے تو تسلی ہوگی۔

مسانید ابواسحاق فزاریؒ

ابواسحاق فزاری نے تابعین اور ائمہ حدیث سے احادیث روایت کی ہیں، تابعین کرام میں عبدالملک بن عمیر واسماعیل بن ابی خالد وعطاء بن سائب واعمش ویحییٰ بن سعید وموسیٰ بن عقبہ وھشام بن عروہ وسھل بن ابی صالح ویونس بن عبید وسلیمان تیمی وابن عون وخالد حذاء وحمید طویل، ابان بن ابی عیاش وغیرہم سرفہرست ہیں اور فزاری سے ائمہ حدیث میں سے سفیان واوزاعی روایت کرتے ہیں۔

ان کی سند سے مروی چند احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۲۱۹۰- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، عبداللہ ملک بن عمیر، جابر بن سمرہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مغرب کی سمت سے کچھ لوگ آئے، انہوں نے صوف کے کپڑے پہن رکھے تھے، وہ لوگ آپ سے ایک ٹیلے کے پاس ملے، وہ لوگ کھڑے رہے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں میں بھی آپ کے پاس آیا۔ میں آپؐ اور ان لوگوں کے درمیان کھڑا ہوگیا، اس دوران میں نے چار کلمات یاد کئے جنہیں میں اپنے ہاتھ پر گن لیتا ہوں، ارشاد فرمایا (کچھ لوگ) جزیرہ عرب میں جہاد کریں

گے اللہ اسے فتح کردے گا، پھر مقام فارس میں جہاد کریں گے اسے بھی اللہ فتح کردے گا، پھر روم میں جہاد کریں گے اس میں بھی اللہ تعالیٰ فتح کردے گا، اور پھر دجال سے جہاد کریں گے اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتح عطا فرمائے گا، نافع کہتے ہیں کہ ہمیں جابر نے بتایا کہ ہم دجال کو کہیں بھی نہیں دیکھتے، جب تک روم فتح نہیں ہوتا وہ اس وقت تک نہیں نکلے گا۔[1]

یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور عبدالملک بن عمیر و جابر کی سند سے ایک جم غفیر نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۱۹۱- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمیر، ابواسحاق، اسماعیل بن ابی خالد، عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند گروہوں پر بددعا کی اور یوں فرمایا: **اللهم منزل الكتاب، سريع الحساب، هازم الاحزاب، اللهم اهزمهم وزلزلهم** ۔اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، جلدی حساب لینے والے، گروہوں کو شکست سے دوچار کرنے والے، یا اللہ ان گروہوں کو شکست سے دوچار کردے اور انہیں جھنجھوڑ ڈال۔[2]

یہ حدیث صحیح ثابت اور متفق علیہ ہے۔

۱۲۱۹۲- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوسفیان، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان امتیاز ترک صلوۃ ہے، یعنی ایمان اور کفر میں فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے اعمش سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۲۱۹۳- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، اعمش، ابوسفیان، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان تمہاری اس زمین سے مایوس ہو چکا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے، لیکن جو تم شمار کرتے ہو اس سے وہ راضی ہے۔[3] (یعنی ایک دوسرے کی تحقیر کرتے ہو)۔

امام احمد نے یہ حدیث معاویہ بن عمرو، ابواسحاق کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۱۹۴- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زانی زنا نہیں کرتا جس وقت کہ وہ زنا کرتا ہے درآں حالیکہ وہ مومن ہو، چور چوری نہیں کرتا جس وقت کہ وہ چوری کرتا ہے درآں حالیکہ وہ مومن ہو، شرابی شراب نہیں پیتا جس وقت کہ وہ شراب پیتا ہے درآں حالیکہ وہ مومن ہو اور توبہ پیش کی ہوئی ہوتی ہے۔ یعنی زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا، چور چوری کرتے وقت اور شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا، حدیث تشدید پر محمول ہے۔

۱۲۱۹۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کرنے سے کبھی مال کم نہیں ہوا، بجز ابوبکرؓ کے مال کے۔[5]

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے اور حدیث میں استثناء "بجز ابوبکر کے مال کے" کا ذکر صرف ابواسحاق نے کیا ہے۔

---

[1] المستدرک ۴/۴۳۰

[2] صحیح مسلم، ۳/۱۳۶. ۵/۱۴۲. ۸/۱۰۴. ۹/۱۷۴. وصحیح البخاری ۴/۵۳، ۶۴، ۵/۱۴۲. ۸/۱۰۴، ۹/۱۷۴. ومسند الامام احمد ۴/۳۵۳. ۳۵۵ ۳۸۲. وفتح الباری ۷/۴۰۶. ۱۱/۱۳۹. ۱۹۳.

[3] مسند الامام احمد ۲/۳۶۸، ومجمع الزوائد ۳/۲۸۵. ۱۰/۵۴.

[4] صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۶۹. ومسند الامام احمد ۲/۲۳۵. ۳۸۶. وسنن الترمذی ۲۳۲۵.

۱۲۱۹۶-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، "ح" اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، (دونوں) کثیر بن عبیدہ، بقیہ بن ولید، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ! ایک آدمی کسی عمل میں مصروف ہو کہ اسی دوران اس پر کوئی مطلع ہو جائے اور وہ اسے برا نہ سمجھے ارشاد فرمایا: یہی عمل ہے کہ اس کا اسے دو ہرا اجر ملتا ہے۔

فزاری کی یہ حدیث غریب ہے اور بقیہ متفرد ہیں، یہی حدیث سعد بن بشیر نے اعمش سے روایت کی ہے۔

۱۲۱۹۷-محمد بن علی، احمد بن عبید اللہ انطاکی، علی بن بکار بن ھارون، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ آزاد کردہ غلام ولونڈیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ہر دن اور ہر رات دوزخ کی آگ سے آزاد کرتا ہے اور ہر مسلمان کی کوئی نہ کوئی مقبول دعا ہوتی ہے، پس مسلمان وہ دعا کرتا ہے کہ فوراً قبول ہو جاتی ہے۔

فزاری واعمش کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف اسی طریق سے نقل کی ہے۔

۱۲۱۹۸-حسین بن محمد، محمد بن ھارون، زید بن سعید، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دھر (زمانہ) کو گالی مت دو چونکہ اللہ تعالیٰ ہی دھر ہے۔[1]

اعمش وفزاری کی یہ حدیث غریب ہے میرے علم کے مطابق ہم تک صرف زید کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۲۱۹۹-ابوعلی محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو "ح" احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، مسیب بن واضح، (دونوں) ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم بدترین آدمی اس کو پاؤ گے جو ان لوگوں کے پاس آئے ایک چہرے سے اور دوسرے لوگوں کے پاس جائے الگ چہرے سے، ابومعاویہ نے کہا کہ ان لوگوں کے پاس آئے دوسروں کی بات لے کر اور ان کے پاس جائے پہلوں کی بات لے کر۔

اعمش کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے، اعمش سے بہت سارے محدثین نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۰۰-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اعمش، زید بن وھب، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی خلق کو اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع کیا جاتا ہے، پھر وہ اتنی ہی مدت تک جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے اور پھر اتنی ہی مدت تک گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہے پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے پھر اس کی طرف چار کلمات کے ساتھ فرشتہ بھیجا جاتا ہے۔ پس کہا جاتا ہے اس کی موت کا مقررہ وقت لکھو اس کا رزق لکھو لکھو کہ شقی ہوگا یا سعید، پس بے شک تم میں سے کوئی ایک اہل جنت کا سا عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ذراع کا فاصلہ رہتا ہے کہ اس کی شقاوت اس پر سبقت لے جاتی ہے کہ وہ اہل نار جیسا کوئی عمل کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے، تم میں سے کوئی اہل جہنم جیسا عمل کرتا رہتا ہے کہ اسکے اور جہنم کے درمیان صرف ایک ذراع کا فاصلہ رہتا ہے کہ اس کی خوش بختی اس پر سبقت لے جاتی ہے کہ وہ اچانک اہل جنت جیسا عمل کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اعمش سے ایک جم غفیر نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۰۱-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اعمش، زید بن وھب، حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو حدیثیں سنائی ان میں سے ایک کا تو میں مشاہدہ کر چکا ہوں اور دوسری کا میں منتظر

[1] صحیح مسلم، کتاب الادب باب ۱ ومسند الامام احمد ۲/۳۹۵، ۴۹۱، ۴۹۶، ۴۹۹، ۵/۲۹۹، ۳۱۱، وفتح الباری ۱۰/۵۶۵.

ہوں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیث سنائی فرمایا: بے شک امانت مردوں کے دلوں کی جڑ میں نازل کی گئی ہے۔ پھر قرآن مجید نازل کیا گیا پس قرآن مجید خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں امانت کے اٹھ جانے کے بارے میں حدیث سنائی، ارشاد فرمایا: ایک آدمی گہری نیند سوتا ہے کہ امانت اس کے دل سے اٹھالی جاتی ہے پس امانت کا اثر آبلے کی طرح رہ جاتا ہے جس طرح (کوئی آدمی) انگارہ اپنی ٹانگ پر لڑھکا تا ہے جس سے آبلے پڑ جاتے ہیں پھر تم اسے پھولا ہوا دیکھتے ہو حالانکہ اس میں کوئی چیز نہیں ہوتی، پس صبح کو لوگ بیع شراء کرتے ہیں، قریب نہیں کہ کوئی آدمی امانت ادا کرے حتیٰ کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں قبیلے میں فلاں آدمی امانتدار ہے۔ پھر اس آدمی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ کتنی دانائی والا ہے، وہ کتنا عقلمند ہے، وہ کتنے مرتبے والا ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوتا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک زمانہ گزر چکا ہے کہ مجھے پروا نہیں ہوتی تھی کہ میں تم میں سے کس کے ساتھ بیع وشراء کروں کہ اگر وہ نصرانی ہے اس کی بیع مجھ پر عامل واپس لوٹا دے گا، اور اگر وہ مسلمان ہے تو ضرور اس کا دین مجھ پر لوٹا دے گا، سو رہی بات آج کی تو میں صرف فلاں اور فلاں کے ساتھ بیع وشراء کرتا ہوں۔[1]

اعمش کی یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۰۳-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن محمد بن ابی موسیٰ انطاکی، عبدالرحمٰن بن سہم انطاکی، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابی وائل، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذوالحجہ کے دس ایام میں عمل سے کسی ایام کا عمل افضل نہیں ہے۔ کسی نے پوچھا جہاد فی سبیل اللہ بھی افضل نہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں جہاد فی سبیل اللہ بھی افضل نہیں مگر جس آدمی کا جہاد فی سبیل اللہ میں عمدہ گھوڑا مر جائے اور اللہ کے راستے میں اس کا اپنا خون بھی بہہ جائے (وہ عمل افضل ہے)۔[2]

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے اور فزاری متفرد ہیں حالانکہ حدیث فی نفسہ صحیح ثابت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سارے صحابہؓ نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۰۴-ابونعیم اصفہانی، ابوعباس احمد بن ابراہیم کندی بغدادی، سعید بن عجب، شعبہ بن عمرو سکونی، بقیہ، ابواسحاق فزاری، اعمش، شقیق، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنے کسی دوست سے وعدہ کرے اسے چاہیے کہ وعدے کو نبھائے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے وعدہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک عطیہ ہے۔[3]

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے اور فزاری متفرد ہیں میری سمجھ کے مطابق فزاری سے صرف بقیہ نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۰۵-محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمر، ابواسحاق فزاری، اعمش، صالح، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنی اونٹنی دروازے کے ساتھ باندھی اور میں اندر داخل ہو گیا، اس وقت آپ کے پاس اہل یمن کا ایک وفد آیا آپ نے فرمایا: اے اہل یمن بشارت قبول کرلو جب کہ تمہارے بھائیوں یعنی بنوتمیم نے نہ قبول کی، کہنے لگے: یارسول اللہ ہم نے قبول کرلی، فی الحال ہم آپ کے پاس دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ ہم آپ سے اس کائنات کے متعلق پوچھتے ہیں کہ ابتداء میں اس کی کیا کیفیت تھی ارشاد فرمایا: ابتداء میں صرف اللہ تھا اور اس کے علاوہ

۱۔ صحیح البخاری ۸/۱۲۹، ۹/۶۶ وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۳۰ وفتح الباری ۱۳/۳۸.

۲۔ فتح الباری ۲/۴۵۹، وسنن الترمذی ۷۵۷، وسنن ابن ماجة ۱۷۲۷، ومسند الامام أحمد ۱/۲۲۴، ومشکاة المصابیح ۱۴۶۰.

۳۔ مجمع الزوائد ۴/۱۶۶، واتحاف السادة المتقین ۶/۲۴۴، ۷/۵۰۵، ۲۶۳، ۵۰۶. والمطالب العالیة ۲۹۰۴. وکشف الخفا ۲/۴۳۷

اور کوئی چیز نہیں تھی، اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا پھر اللہ جل شانہ نے ہر چیز لوح محفوظ میں لکھ دی، پھر اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اتنے میں ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا اپنی اونٹنی کو پکڑ و وہ بھاگ چکی ہے۔ میں باہر نکلا کیا دیکھتا ہوں کہ اونٹنی کافی دور جا چکی ہے۔ بخدا! مجھے یہ پسند تھا کہ میں اونٹنی کو جانے دوں۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے امام احمد بن حنبل نے معاویہ، ابو اسحاق فزاری کی سند سے روایت کی ہے ابوعوانہ وغیرہ نے یہ حدیث اعمش سے بسلسلہ روایت کی ہے مسعود نے یہ حدیث بریدہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور روایت میں مسعودی متفرد ہیں۔

۱۲۲۰۶- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسین بن سمیدع، موسیٰ بن ایوب نصیبی، ابو اسحاق فزاری، اعمش، شقیق بن سلمہ، عروہ، حضرت عائشہ کی روایت ہے فرماتی ہے: میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کر لیتے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے فزاری عن اعمش متفرد ہیں۔

۱۲۲۰۷- ابو اسحاق، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن علی، ابو اسحاق فزاری، موسیٰ بن عقبہ، سالم، ابونصر انی مولیٰ عمر بن عبیداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے مجھے خط لکھا کہ میں نے پڑھا اس میں لکھا تھا:

> نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غزوے میں دشمن کے ساتھ مڈبھیڑ ہوگئی۔ تاہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً حملہ نہ کیا بلکہ زوال آفتاب تک انتظار کیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور لوگوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: اے لوگو! دشمن کے ساتھ دو چار ہاتھ کھیلنے کی تمنا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو، ہاں جب دشمن کے ساتھ گتھم گتھا ہو جاؤ پھر صبر سے کام لو اور خوب جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے، پھر فرمایا: اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، بادلوں کے چلانے والے اور دشمن کے گروہوں کو شکست سے دوچار کرنے والے دشمن کو شکست سے دوچار کر دے، اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔[۱]

یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۰۸- ابو اسحاق ابراہیم بن محمد، محمد بن ابراہیم، حسن بن محمد بن حماد، مسیب بن واضح، ابو اسحاق فزاری، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کروایا جنہیں دوڑ لگوا کر چھریرا بنانا مقصود تھا، چنانچہ آپ نے گھوڑے مقام حصیاء سے چھوڑے اور دوڑ کا آخری نشان ثنیۃ الوداع مقرر کیا گیا تھا، ابو اسحاق فزاری کہتے ہیں میں نے موسیٰ سے پوچھا یہ تقریباً کتنی مسافت بنتی ہے؟ جواب دیا تقریباً چھ یا سات میل، اور جن گھوڑوں کو چھریرا (دبلا) نہیں کیا گیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے درمیان بھی دوڑ لگوائی اور انہیں ثنیۃ الوداع سے چھوڑا تھا، اور دوڑ کا آخری نشان مسجد بنی رزیق مقرر کیا، ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے پھر پوچھا: ان دونوں جگہوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ موسیٰ نے جواب دیا، لگ بھگ ایک میل، ابن عمر بھی دوڑ لگانے والوں میں شامل تھے۔

موسیٰ بن عقبہ کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ بخاری نے عبیداللہ، معاویہ، فزاری کی سند سے روایت کی ہے اور مسلم نے ابن جریج، موسیٰ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۲۰۹- عبداللہ بن محمود بن محمد، عبدالغفار بن احمد حمصی، مسیب بن واضح، ابو اسحاق، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الجهاد ۲۰. وسنن أبي داؤد ۲۶۳۱ والمستدرک ۷۸/۲ والسنن الکبری للبیهقي ۱۵۲/۹ ومشکاة المصابیح ۳۹۳۰.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک غزوہ میں) صلوۃ الخوف پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ چنانچہ مجاہدین کی ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہوگئی اور ایک جماعت دشمن کے درمیان حائل رہی، آپ نے پیچھے کھڑی جماعت کو ایک رکعت اور دو سجدے نماز پڑھائی پھر یہ دوسروں کی جگہ چلے گئے اور دوسرے آکر آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ آپ نے انہیں بھی ایک رکعت اور دو سجدے نماز پڑھائی۔ پھر آپ نے سلام پھیر کر اپنی نماز مکمل کر لی اور دوسری دونوں جماعتوں نے ایک ایک رکعت الگ الگ پڑھ لی۔

موسیٰ کی یہ حدیث صحیح ثابت اور متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۱۰- ابوعمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، عبداللہ بن عون، ابواسحاق فزاری، سہیل بن ابی صالح، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آدمی ایسے ہیں کہ دوزخ کی آگ میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے کہ ایک دوسرے کو ضرر پہنچائیں، صحابہ کرام نے پوچھا: کون یا رسول اللہ؟ ارشاد فرمایا: وہ مومن جو کسی کافر کو قتل کر دے اور پھر خود درست رہے (یعنی شریعت پر قائم رہے)۔[1]

حسن کا بیان ہے کہ ہمیں حیان بن موسیٰ نے عبداللہ بن مبارک، ابواسحاق فزاری کی سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث سنائی۔

۱۲۲۱۱- محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، مسیب بن واضح، ابواسحاق فزاری، سہیل بن ابی صالح، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں تا قیامت بھلائی رکھ دی گئی ہے۔[2]

سہیل اور فزاری کی یہ حدیث صحیح اور مشہور و ثابت ہے۔

۱۲۲۱۲- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالرحمن بن صالح، ابراہیم بن محمد، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی کہ یہاں ایک آدمی آیا ہوا ہے جو دعویٰ کرتا ہے کہ اس سے زنا سرزد ہوگیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ مجنون ہے اسے چھوڑ دو، چنانچہ تھوڑی دیر ہی گزری کہ کنویں میں جا گرا۔

ہشام بن عروہ کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف اسی طریق سے روایت کی ہے اور ابراہیم میرے نزدیک فزاری ہی ہو سکتے ہیں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

۱۲۲۱۳- عبداللہ بن محمود بن محمد، عبدالغفار بن احمد، مسیب بن واضح، ابواسحاق فزاری، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن یحییٰ بن حبان، ھشام بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

۱۲۲۱۴- محمد بن علی، ابوعروبہ، مسیب بن واضح، ابواسحاق فزاری، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابوعمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ زید بن خالد جہنی کا بیان ہے کہ خیبر میں ایک آدمی مر گیا، صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، ارشاد فرمایا: اپنے اس ساتھی پر نماز جنازہ پڑھ لو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سن کر صحابہ کرام کے چہروں کا رنگ تبدیل ہوگیا، جب آپ نے صحابہ کی کیفیت دیکھ لی تو ارشاد فرمایا: اس آدمی نے اللہ کے راستے میں ہوتے ہوئے بھی دھوکہ دہی سے کام لیا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام نے اسکے ساز و سامان کی تلاشی لی، اچانک انہوں نے یہودیوں کے ہاروں میں سے ایک ہار پایا، بخدا اس کی قیمت دو درہموں سے زیادہ نہیں تھی۔[3]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۳۲ ومسند الامام احمد ۲/ ۲۴۰. والمستدرک ۲/ ۷۲.

۲۔ صحیح البخاری ۴/ ۳۴، ۱۰۴، ۱۵۲. وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ باب ۹ وفتح الباری ۶/ ۵۴

۳۔ المستدرک ۲/ ۱۲۷. والسنن الکبری ۹/ ۱۰۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۵/ ۲۲۲، ۲۲۳ ودلائل النبوۃ للبیهقی ۴/ ۲۵۵. والموطا ۴۵۸.

یحیٰ بن سعید کی یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے یحیٰ سے بہت سارے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۱۵-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، عطاء بن سیب، مقسم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ: ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق (جاثیہ: ۲۹) ہمارا یہ نوشتہ تمہارے اوپر حق بیان کرتا جارہا ہے کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے کراماً کاتبین لوگوں کے اعمال کو شمار میں رکھتے ہیں پھر ان اعمال کو لوح محفوظ میں سے نقل کرتے ہیں پس فرمان باری تعالیٰ ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق کا مفہوم ہے۔

۱۲۲۱۶-عبداللہ بن محمود، عبدالغفار بن احمد حمصی، مسیب بن واضح، ابواسحاق فزاری، عاصم شعبی، جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو گھر والوں سے غائب ہوئے طویل عرصہ گزر جائے اور وہ واپس گھر والوں کے پاس آنا چاہتا ہو تو اچانک ان کے پاس رات کو نہ آ دھمکے۔[1]

۱۲۲۱۷-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، یونس بن عبید، عمرو بن سعید، ابوزرعہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر سن کر ماننے واطاعت کرنے اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی کرنے پر بیعت کی، ابوزرعہ کا بیان ہے کہ جریر رضی اللہ عنہ جب کسی سے کوئی چیز خریدتے تو فرماتے جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس سے ہمیں تم سے لی ہوئی چیز زیادہ محبوب ہے، جریر رضی اللہ عنہ اس بات سے اپنی خریداری کو مکمل کرنا چاہتے۔

۱۲۲۱۸-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، یونس، اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کرنے کے لئے نکلا، چنانچہ مشرکین کے ساتھ ہماری مڈبھیڑ ہوگئی مسلمانوں نے جلد بازی کی اور مشرکین کے بچوں کو قتل کرنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا کہ انہوں نے بچوں کو قتل کرنا شروع کر دیا ہے، خبردار، بچوں کو مت قتل کرو، خبردار! بچوں کو مت قتل کرو، ایک صحابی کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا یہ بچے مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے جو افضل لوگ ہیں وہ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟ ہر نفس مولود کو فطرت اسلام پر پیدا کیا جاتا ہے حتیٰ کہ یہ فطرت ان کی زبان سے بھی ٹپکتی ہے، پھر ان کے والدین انہیں یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی۔

جریر کی یہ حدیث متفق علیہ ہے اور اسود کی سند سے یہ حدیث مشہور وثابت ہے۔

۱۲۲۱۹-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، ابن عون، ابن سیرین، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے آپس میں مناظرہ کیا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ نے لوگوں کو بدبختی سے دوچار کیا کہ آپ نے انہیں جنت سے نکالا، آدم علیہ السلام نے فرمایا آپ وہی موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے لئے منتخب کیا اور آپ پر تورات نازل کی۔ کیا آپ نے تورات میں نہیں لکھا پایا کہ وہ نری تقدیر کا فیصلہ تھا، مجھے پیدا کرنے سے پہلے ہی جو ملے پایا گیا تھا؟ چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر سبقت لے گئے۔ پھر محمد بن سیرین نے فرمایا: تمہیں تعجب میں نہ مبتلا کرے کہ اللہ تعالیٰ پہلے ہر چیز کا علم رکھتا ہے پھر اس نے لکھا۔

۱۲۲۲۰-محمد بن علی، محمد بن حماد، مسیب بن واضح، ابواسحاق فزاری، ابن عون، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیبر سے مجھے اتنی عمدہ زمین ملی کہ اس سے افضل مال میرے پاس اور کچھ نہیں تھا، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ! میں نے اتنی عمدہ زمین پائی ہے جس سے افضل میرے پاس کوئی مال نہیں ہے۔ اس کے بارے

[1]۔ صحیح البخاری ۵۰/۷ ومسند الامام احمد ۲۹۹/۳

میں آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: اگر تم چاہو تو اصل زمین اپنے پاس روکے رکھو اور اس کے غلے کو صدقہ کرتے رہو، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ اس زمین سے حاصل شدہ غلہ صدقہ کر دیتے اور زمین نہیں بیچی، عمر رضی اللہ عنہ غلہ فقراء، اقرباء، غلاموں کو آزاد کرنے، جہاد فی سبیل اللہ اور مسافروں کی مد میں صرف کرتے، اس آدمی پر کوئی حرج نہیں جو اس جائداد کی سرپرستی قبول کرلے کہ اس سے حاصل شدہ غلے سے خود بھی کھائے اور اپنے کسی دوست کو بھی کھلائے لیکن متمول بننے کی نہ سوچے، نہ وہ بیچی جائے نہ کسی کو ہبہ کی جائے اور نہ ہی اس میں وراثت جاری ہو، ابن عون کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابن سیرین سے ذکر کی کہنے لگے: کہ مال کمانے کی دھن میں نہ لگا رہے۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۲۱- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابو اسحاق فزاری، سلیمان تیمی، ابو عثمان نہدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سلیمان نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی مٹی کو چالیس دن تک خمیرہ کیے رکھا۔ اسی وجہ سے زندہ مردے سے نکلتا ہے اور مردہ زندے سے۔

فزاری نے یہ حدیث اسی طرح موقوفا روایت کی ہے۔

۱۲۲۲۲- ابو نعیم، سلیمان بن احمد، ھاشم بن مرثد طبرانی، ابو صالح فراء، ابو اسحاق فزاری، حسن بن عبید اللہ، یزید بن ابی مریم، ابو جوزاء کہتے ہیں میں نے حسن بن علی سے پوچھا، آپ جیسے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں موجود تھے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سیکھا ہے؟ فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا! جو چیز تمہیں شک وشبہ میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور اس چیز کو بجالاؤ جس میں تمہیں کوئی شک وشبہ نہ ہو بے شک برائی قلق واضطراب ہے بھلائی دل کا اطمینان ہے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ نمازیں سیکھیں اور کچھ کلمات سیکھے جنہیں میں پانچ نمازوں کے بعد کہہ لیتا ہوں، وہ کلمات یہ ہیں، **اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت، وقنی شرما قضیت انک تقضی ولا یقضیٰ علیک، انہ لا یذل من والیت، تبارکت وتعالیت** (ترجمہ) یا اللہ! مجھے اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں شامل کرلے اور جنہیں تو نے عافیت بخشی ہے ان کے ساتھ مجھے بھی عافیت عطا فرما اور جن لوگوں کو تو نے اپنی سرپرستی میں لے رکھا ہے ان میں برکت ڈال اور جس شر کا تو نے فیصلہ کر دیا ہے اس سے مجھے بچالے بے شک تو ہی فیصلے کرتا ہے جبکہ تیرے خلاف فیصلے نہیں کیے جاتے، شان یہ ہے کہ جس نے تیرے ساتھ دوستی کرلی اسے تو ذلیل ورسوا نہیں کرتا اور تو بزرگی والا ہے اور تیرا مرتبہ بہت بلند ہے۔

یہ حدیث ابو اسحاق سمیت دعلا، ابن صالح وشعبہ وحسن بن عمارہ سب نے یزید سے روایت کی ہے۔

۱۲۲۲۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، ابو اسحاق، حمید، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس ہوئے، مدینہ کے قریب پہنچے تو ارشاد فرمایا بے شک مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو ہر سفر میں تمہارے ساتھ رہتے تھے اور ہر وادی تمہارے ساتھ مل کر طے کرتے تھے صحابہ کرام نے پوچھا: کیا وہ اس وقت مدینہ میں ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ ہاں وہ فی الحال مدینہ میں ہیں انہیں عذر نے (تمہارے ساتھ سفر کرنے سے) روکے رکھا ہے۔[1]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۲۴- محمد بن علی، ابو عروبہ، مسیب، ابو اسحاق فزاری، خالد بن حذاء، حکم، بن اعرج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، وہ کہتے ہیں ہم نے حدیبیہ کے موقع پر اس امر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی کہ ہم نہیں بھاگیں گے ہم نے موت پر بیعت نہیں کی تھی۔

۱۔ مسند الامام احمد ۳/ ۳۴۱. وصحیح ابن حبان ۱۹۲۳ ودلائل النبوۃ للبیھقی ۵/ ۲۶۷. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۴/ ۵۳۶. وفتح الباری ۸/ ۲۹۲.

ابن مغفل کی یہ حدیث ثابت ہے۔

۱۲۲۲۵- ابوبکر آجری، جعفر فریابی، مسیب بن واضح، ابواسحاق، ابو عجلان بن قعقاع بن حکیم، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید قتل ہوتے وقت اتنا ہی درد محسوس کرتا ہے جتنا تم میں سے کوئی ایک چٹکی کا درد محسوس کرے۔[1]

ابوصالح سے مروی ہے کہ قعقاع کی یہ حدیث مشہور و ثابت ہے۔

۱۲۲۲۶- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن ابی موسیٰ، عبید بن ہشام، ابواسحاق فزاری، مغیرہ، ابواسحاق، عاصم، بن ضمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وتر فرض نہیں لیکن وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہیں۔

سلیمان کے قول کے مطابق عبید عن فزاری متفرد ہیں۔

۱۲۲۲۷- سلیمان بن احمد، جعفر بن سلیمان بن حاجب انطاکی، ابوصالح فراء، ابواسحاق فزاری، عبدالرحمن بن اسحاق، حسن بصری، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے ہمراہ جہاد میں نہ جاؤں؟ ارشاد فرمایا اے ام سلیم! اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر جہاد فرض نہیں کیا ہے۔ کہنے لگیں میں زخمیوں کا علاج معالجہ کروں گی اور پانی پلانے کی خدمت سرانجام دوں گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں ٹھیک ہے تب جا سکتی ہو۔[2]

سلیمان کے قول کے مطابق ابوصالح اس حدیث میں ابواسحاق فزاری سے متفرد ہیں۔

۱۲۲۲۸- ابوسعید محمد بن علی بن محارب نیشاپوری، محمد بن ابراہیم بوشنجی، ابوصالح فراء، ابواسحاق فزاری، سفیان ثوری، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہلاکت ہے عربوں کے لئے اس فتنہ سے جو قریب ہو چکا ہے وہ آدمی کامیاب ہوا جس نے اپنے ہاتھوں کو روکے رکھا۔[3]

۱۲۲۲۹- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، عبیداللہ، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوہ احد کے موقع پر مجھے بھی لڑکوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوے میں شرکت کرنے کے لئے مجھے اجازت نہ دی اور انکار کر دیا۔ اس وقت میری عمر چودہ سال تھی پھر اگلے ہی سال غزوہ خندق کے موقع پر مجھے آپ کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غزوہ میں شرکت کرنے کے لئے اجازت دے دی۔

نافع سے مروی عبیداللہ وغیرہ کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔

۱۲۲۳۰- ابوبکر بن خلاد، حارث، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اسماعیل بن امیہ، لیث بن ابوسلیم، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دشمن کے علاقے کی طرف قرآن مجید کو ساتھ لے کر مت سفر کرو مجھے خوف ہے کہ قرآن مجید کو تم سے دشمن نہ چھین لے۔[4]

۱۔ سنن الترمذی ۱۶۶۸، ومسند الامام احمد ۲/۲۹۷. وسنن ابن ماجة ۲۸۰۲ والترهيب والترغيب ۲/۳۱۶. والاحاديث الصحيحة ۹۶۰.

۲۔ مجمع الزوائد ۵/۳۲۳

۳۔ صحيح البخاری ۴/۱۶۸، ۱۷۱، ۲۲۱، ۹/۱۰۹. وصحيح مسلم كتاب الفتن ۱، ۲، وفتح الباری ۱۳/۱۳. ۱۱۰.

۴۔ مسند الامام احمد ۲/۱۰۰،۶ وصحيح مسلم، كتاب الامارة باب ۲۴ وكنز العمال ۲۳۳۶. ۲۸۶۳.

نافع کی یہ حدیث مشہور وثابت ہے، نافع سے موسیٰ بن عقبہ نے بھی آخرین میں روایت کی ہے۔

(۴۰۵) مخلد بن حسینؒ[1]

اولیاء تبع وتابعین کرام میں سے ایک اللہ والے، دل وزبان کو ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تروتازہ رکھنے والے مخلد بن حسین رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۲۲۳۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، ولید بن مسلم کا بیان ہے کہ اہل مغرب کے افضل ترین علماء جو باقی رہے ہیں وہ ابواسحاق فزاری، مخلد بن حسین اور عیسیٰ بن یونس ہیں۔

۱۲۲۳۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن بشیر، دعاء کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مخلد بن حسین کے پاس صالحین کے اخلاق کا تذکرہ چل پڑا انہوں نے ذیل کا شعر پڑھا:

لاتعرضن بذكرنا في ذكرهم .. ليس الصحيح اذا مشى كالمقعد

ترجمہ: صالحین کے ذکر میں ہمارا ذکر ہرگز مت چھیڑو چونکہ آدمی صحت مند نہیں ہوتا جب اپاہج کی طرح چل رہا ہو۔

۱۲۲۳۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے مخلد بن حسین سے ایک کوئی کی شکایت کی، فرمایا: تمہارا مدارات سے کیا واسطہ؟ میں اس وقت نرمی کرتا ہوں جب یہ لونڈی نرمی کرتی ہے، ایک حبشیہ لونڈی کی طرف اشارہ کیا جو ان کے گھوڑے کے بال درست کر رہی تھی، پھر فرمایا پچاس سال سے میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی جس سے مجھے بعد میں معذرت کرنا پڑے۔

۱۲۲۳۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن زکریا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مخلد بن حسین نے فرمایا کہ ایک مرتبہ جب میں ہارون الرشید امیر المومنین کے پاس گیا، مجھے کہنے لگا ہشام آپ کا کیا لگتا ہے؟ میں نے جواب دیا وہ میرے بھائیوں کا باپ تھا۔

۱۲۲۳۵- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن زکریا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مخلد بن حسین نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو عمل بھی بندوں کے لئے مستحب قرار دیا ہے شیطان دو چیزوں کو لے کر ضرور آڑے آجاتا ہے کسی ایک کو کارآمد بنانے میں ضرور کامیاب ہو جاتا ہے یا تو اس عمل میں غلو کرا دیتا ہے یا کوتاہی۔

مسانید مخلد بن حسینؒ

مخلد بن حسین نے زیادہ تر احادیث ھشام بن حسان سے روایت کی ہیں چند ایک ذیل میں ہیں۔

۱۲۲۳۶- محمد بن احمد بن ابراہیم ابواحمد، حلف بن عمرو، مسلم بن ابی سلیم، مخلد بن حسین، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم میں سجدہ تلاوت کیا۔ آپ کے ساتھ حاضر ہونے والے جنوں اور انسانوں نے بھی سجدہ کیا۔

محمد بن سیرین کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۱۲۲۳۷- محمد بن احمد بن ابراہیم ابواحمد، حلف بن عمرو مسلم بن ابی سلیم، مخلد بن حسین، ھشام بن حسان بن محمد بن سیرین ابوہریرہ رضی اللہ

---

[1] تهذيب الكمال ٢٧/ ٣٣١. وطبقات ابن سعد ٧/ ٤٨٩. والتاريخ الكبير ٧/ت ١٩١١. والجرح ٨/ ١٥٩٢. والكاشف ٣/ت ٥٤٤٩. وتهذيب التهذيب ١٠/ ٧٤. وسير النبلاء ٩/ ٣٣٦

عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی یوں نہ کہے "کھیتی میں نے اگائی" لیکن یوں کہو "کھیتی میں نے کاشت کی" ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے فرمان باری تعالیٰ نہیں سنا: افرایتم ما تحرثون ء انتم تزرعونہ" (واقعہ ۶۳، ۶۴) الآیۃ [1]

ترجمہ: مجھے خبر دو جس کھیتی کو تم نے کاشت کیا ہے کیا تم نے اسے اگایا ہے؟

۱۲۲۳۸- سند مذکور سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت برا کھانا ہے اس ولیمے کا جس میں مالداروں کو دعوت دی جائے اور فقراء کو روک دیا جائے اور جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔[2]

۱۲۲۳۹- مخلد بن ہشام نے حفصہ بن سیرین، انس رضی اللہ عنہ کی سند سے حدیث روایت کی ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہ کہنے لگیں یارسول اللہ: انس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے، آپ نے ان کے لئے یوں دعا فرمائی یا اللہ! اس کے مال اور اولاد کو بڑھادے اور اسے ان میں برکت عطا فرما، حضرت انس کا بیان ہے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اپنے ایک سو پچیس بیٹے، پوتے اور پڑپوتے دفن کئے ہیں۔ صرف ایک کو میں نے نہیں دفن کیا، اور میری زمین سال میں دومرتبہ پھل لاتی ہے حالانکہ پورے شہر میں کسی کی زمین سال بھر میں دومرتبہ پھل نہیں لاتی۔

سلیمان کے قول کے مطابق مخلد بن ہشام متفرد ہیں۔

(۴۰۶) حذیفہ بن قتادہؒ

اولیاء تبع تابعین میں سے ایک عابد متواضع دنیا سے کنارہ کش حذیفہ بن قتادہ مرعشی صاحب سفیان ثوری ہیں۔

۱۲۲۴۰- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری، مضاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حذیفہ مرعشی نے فرمایا: دلوں کی دو قسمیں ہیں ایک وہ دل جو ہمہ وقت سوال کرنے کی دھن میں رچا بسا رہتا ہے۔ دوسرا وہ دل جو ہر وقت توقع لگائے رکھتا ہے میں نے یہ بات ابوسلیمان کو سنائی وہ کہنے لگے ہر وہ دل جو توقع رکھے کہ جب بھی دروازہ کھٹکھٹایا جائے کوئی انسان آئے گا اور اسے عطا کرے گا یہ دل فاسد ہے۔

۱۲۲۴۱- ابوعبداللہ، ابوحسن بن ابان، ابویزید رقی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حذیفہ بن قتادہؒ نے فرمایا ایک اللہ والے سے پوچھا گیا۔ آپ شہوات نفس کے بارے میں کیا کرتے ہیں؟ اس نے جواب دیا سطح زمین پر مجھے بدترین چیز شہوت نفس لگتی ہے، بھلا میں نفس کو یہ شہوت کیسے دے سکتا ہوں؟

۱۲۲۴۲- ابویعلی حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، ارغیانی، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حذیفہ مرعشی نے فرمایا، اگر میرے پاس کوئی آدمی آ کر کہے: قسم اس ذات کی جس کے سوا، کوئی معبود نہیں اے حذیفہ تیرا عمل قیامت کے دن پر ایمان لانے والے جیسا نہیں بخدا: میں اس سے کہوں گا اے آدمی! تو اپنی قسم کا کفارہ ادا نہ کر چونکہ تو حانث نہیں ہوا تیری قسم درست ہے۔

۱۲۲۴۳- ابوحسن احمد بن محمد بن مقسم، احمد بن عبدالکریم فزاری، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے فرمایا: اگر میں پسند کروں کہ فلاں آدمی مجھ سے للہ فی اللہ بغض وعداوت رکھتا ہے بخدا! میں اس کی محبت اپنے نفس پر واجب کر دوں۔

---

[1] فتح الباری ۵/۴.

[2] مجمع الزوائد ۴/۵۳. وکنز العمال ۲۴۶۳۱.

۱۲۲۴۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبدالملک، ابوعمران موسیٰ بن عبداللہ طرسوی، ابویوسف غسولی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے یوسف بن اسباط کو خط لکھا امابعد!

بے شک جس آدمی نے قرآن کی تلاوت کی اور پھر آخرت پر دنیا کو ترجیح دی فی الواقع اس نے قرآن کے ساتھ مذاق وٹھٹھا کیا اور جس کو نوافل ترک دنیا سے زیادہ محبوب ہوں مجھے خوف ہے کہ وہ محروم ہی رہے گا اور نیکیاں برائیوں سے زیادہ ہمارے لئے ضرر رساں ہیں، والسلام۔

۱۲۲۴۵- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے فرمایا اگر تجھے افضل عمل پر اللہ تعالیٰ کے عذاب دینے کا خوف نہیں ہے فی الواقع تو ہلاک ہوگیا، عبداللہ کہتے ہیں کہ حذیفہ نے مجھے کہا اگر آسمان سے کوئی فرشتہ نازل ہوکر مجھے خبر دے کہ میں اپنی آنکھوں سے دوزخ کی آگ نہیں دیکھوں گا اور سیدھا جنت میں داخل ہوجاؤں گا الا یہ کہ اللہ کے حضور سوال وجواب کے لئے میری پیشی ہوگی، سوال وجواب کے بعد بلاچوں چرا کے جنت میں داخل ہوجاؤں گا بخدا! میں کہوں گا مجھے جنت کی کوئی ضرورت نہیں بس اللہ کے حضور پیشی نہ ہو۔ پھر فرمایا ایک آدمی کسی کے خوف کے مارے کوئی برا عمل کرتا ہے اور ایک آدمی کسی بندے سے لالچ کی خاطر کوئی برا عمل کرتا ہے میرے نزدیک یہ دونوں برابر ہیں۔

۱۲۲۴۶- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے مجھے فرمایا ممکن ہے کبھی تجھے کوڑے کے ڈھیر پر حکمت پڑی ہوئی ملے وہاں سے بھی حکمت کو ضرور حاصل کرو، عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابن ابی الدرداء کو سنائی کہنے لگے حذیفہ نے سچ کہا ہم خود کوڑا کرکٹ کے ڈھیر ہیں حذیفہ ہمارے نزدیک صاحب حکمت ہے۔ حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے ایک موقع پر فرمایا اگر کسی آدمی کو خودکشی کرنے اور فتنہ کے دنوں میں کسی عورت سے شادی کرنے کا اختیار دیا جائے بخدا! میں خودکشی کو ترجیح دوں گا۔

۱۲۲۴۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے مجھے فرمایا قساوت قلب (پتھر دل ہونا) کی مصیبت سے بڑھ کر اور کوئی مصیبت نہیں ہے۔

۱۲۲۴۸- ابویعلی بریدی، محمد بن مسیب ارغیانی، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن ابی درداء نے مجھے کہا میں نے ایک مرتبہ جعفر کے پاس حذیفہ بن قتادہ مرعشی کو دیکھا فرمارہے تھے اے عبداللہ! مؤمنین کے لئے مناسب نہیں ہے کہ اللہ سے انہیں کوئی چیز غافل کردے نہ فقر نہ مالداری نہ صحت اور نہ ہی مرض، پھر حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے جعفر سے کہا: کاش ہمارے اندر دو خصلتیں نہ ہوتیں پوچھا وہ کون کون سی؟ فرمایا ہم خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہوتے اور ہم اپنے دین کو ذریعہ معاش نہ بناتے۔ فرمایا: کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان پر صبر کرنا کوڑے کھالینے سے بھی زیادہ سخت وگراں ہیں۔

۱۲۲۴۹- ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن ولید، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کا بیان ہے کہ حذیفہ مرعشیؒ نے مجھے کہا: جب تم کسی اکیلے آدمی کو بیٹھے ہوئے دیکھو تو غور کرلو کہ وہ کیوں بیٹھا ہے؟ اگر اس لئے بیٹھا ہے تاکہ اس کے پاس کوئی اور آکر بیٹھے تو اس کے پاس نہ بیٹھا جائے۔

۱۲۲۵۰- حسن بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، حذیفہ مرعشی نے فرمایا: اگر تجھے خوف نہیں کہ اللہ تعالیٰ تجھے تیرے افضل عمل پر عذاب دے گا تو تو ہلاکت میں پڑا ہوا ہے یعنی عمل صالح کرکے آدمی بے خوف نہ ہوجائے بلکہ عدم مقبولیت کا خوف ہروقت اسے دامن گیر رہے۔ (من المترجم)

فرمایا فجار وطلباء سے اپنے آپ کو بچاؤ خبردار! اگر تم نے انہیں مقبولیت بخشی گویا کہ تم ان کے فسق وفجور سے راضی ہو فرمایا: اچھی بات سن کر اس پر عمل نہ کرنا بھی گناہ ہے۔

۱۲۲۵۱- حسین بن محمد، محمد بن سیتب، عبداللہ بن ضبیق، ابوفیض، عبداللہ بن عیسیٰ رقی کا بیان ہے کہ حذیفہ نے مجھے فرمایا: کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ صرف دو حرفوں میں ساری کی ساری بھلائی جمع کرلو، میں نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا: خیر وبھلائی کے لئے سرگرداں رہنا اور عمل کو خالصۃً للہ کرنا۔

۱۲۲۵۲- حسین بن محمد، محمد بن سینب، عبداللہ بن ضبیق، موسیٰ بن علاء کا بیان ہے کہ حذیفہ نے مجھے فرمایا: اے موسیٰ اگر تین خصلتیں تجھ میں موجود ہوں تو آسمان سے نازل ہونے والی ہر بھلائی میں تیرا حصہ ہوگا وہ تین خصلتیں یہ ہیں تیرا عمل خالصۃ للہ ہو، لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرو، اور روٹی کا ٹکڑا اپنی قدرت کے مطابق دوسروں کو دیتے رہو۔

۱۲۲۵۳- عثمان بن محمد عثمان، محمد بن احمد بغدادی، ابوحسین علی بن حسن بن علی بغدادی، ابوحسن بن ابوورد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا بیان ہے ہم علی بن بکار کے پاس آئے، انہیں کہا کہ حذیفہ مرعشی نے آپ کو سلام کہا ہے جواب دیا وعلیکم السلام، میں انہیں تیس سال سے پہچانتا ہوں کہ وہ حلال محض کھا رہے ہیں، فرمایا: میں بناوٹ ونمائش سے کام لوں تب میں اللہ کی نظروں سے گر جاؤں گا۔

۱۲۲۵۴- حسین بن محمد، محمد بن سیتب، عبداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط کا بیان ہے کہ حذیفہؒ نے فرمایا ہمیں خبر پہنچی ہے کہ مطرف بن شخیرؒ نے کسی اپنے جان پہچان والے آدمی کو سنا وہ یوں دعا کر رہے تھا یا اللہ: میری اجل میں اضافہ نہ کرنا، مطرفؒ نے فرمایا: یہ آدمی عارف بالنفس ہے۔

۱۲۲۵۵- ابوعبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید مستملی، حذیفہ مرعشیؒ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ مقام رقہ سے ستو بیچنے والوں کے پاس سے گزرا، ایک آدمی کو دیکھا دولڑکے کھڑے تھے اور وہ ان کی طرف یکسر متوجہ تھا اور اس آدمی نے جواب دیا میں نے اپنے دل کی اصلاح اسی میں پائی ہے میں نے کہا: میں تجھے دولڑکوں کی طرف متوجہ دیکھ رہا ہوں کیا تم ان سے محبت کرتے ہو؟ جواب دیا میں بہت گراں سمجھتا ہوں کہ کسی کی محبت میرے دل کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے لمحہ بھر کے لئے غافل کردے لیکن میں ان دونوں لڑکوں پر رحم وشفقت کر رہا ہوں۔

۱۲۲۵۶- ابوعبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبداللہ بن ضبیق، طلف بن تمیم، ابواحوص کا بیان ہے کہ میں نے قبیلہ بکر بن وائل میں ایسے پانچ پاکباز نفوس قدسیہ کو دیکھا ہے کہ ان جیسا میں نے کبھی کسی کو نہیں دیکھا وہ ابراہیم بن ادھم، یوسف بن اسباط، حذیفہ بن قتادہ، ہیثم عجلی اور ابویونس عوفی ہیں۔

۱۲۲۵۷- ابوعبداللہ، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، عبدالصمد بن محمد عبادانی، بشر بن حارث کے بارے میں نظر شدید رکھتے تھے او راپنے پیٹ میں صرف وہی چیز داخل کرتے جس کے متعلق انہیں ایک سو ایک فیصد حلال ہونے کا یقین ہوتا، بالفرض اگر انہیں سو فیصدی حلال محض میسر نہ ہوتا تو مٹی پھانک لیتے تھے، پھر بشر نے ان حضرات کو نمبر وار گنا، وہ حضرات ابراہیم بن ادھم، سلیمان بن خواص، علی بن فضیل، ابومعاویہ اسود، یوسف بن اسباط، وھیب بن ورد، داؤد طائی، اور حذیفہ مرعشی رحمہم اللہ ہیں۔

۱۲۲۵۸- محمد بن علی، عبدالرحمن بن ابی وصافہ عسقلانی، عبداللہ بن ضبیق، موسیٰ بن علاء کہتے ہیں کہ حذیفہ بن قتادہؒ نے فرمایا: ایک مرتبہ سفیان ثوریؒ نے مجھے کہا میں اپنے پیچھے ترکہ میں دس ہزار درہم چھوڑوں مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں لوگوں کے سامنے محتاجی کا ہاتھ پھیلاؤں۔

۱۲۲۵۹- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسین بن محبوب، فیض، حذیفہ مرعشی، عمار، اعمش کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم مجاہد

کے پاس تھے کہنے لگے دل کی مثال ایسی ہے اور انہوں نے اپنی ہتھیلی پھیلائی، جب آدمی کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے پھر یوں ہو جاتا ہے انہوں نے ایک انگلی بند کی پھر دوسری پھر تیسری پھر چوتھی انگلی بند کی اور پھر انگوٹھے کو پانچویں انگلی کی جڑ میں لے آئے فرمایا اس طرح اس کے دل پر مہر لگ جاتی ہے تم میں سے کون دیکھتا ہے کہ اس کے دل پر مہر لگی ہوئی ہے۔

(۴۰۷) ابو معاویہ اسودؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک رزائل سے دور بھاگنے والے، افضل واولیٰ پر عمل کرنے والے ابو معاویہ اسود بھی ہیں۔

۱۴۲۶۰- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن فضیل عکی کا بیان ہے ایک مرتبہ ابو معاویہ مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے، دوران جنگ مسلمانوں نے ایک قلعے کا محاصرہ کر لیا جس کا جرنیل بے مثال قوت کا حامل تھا اور اس جرنیل میں ایک یہ بھی خوبی تھی کہ جس کا نشانہ لے کر پتھر مارتا اس کو ضرور لگتا تھا اس لئے بہت سارے مسلمان زخمی ہو گئے تھے، مجاہدین نے ابو معاویہ کو اس کی شکایت کی، ابو معاویہ نے آیت کریمہ" وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی " جسوقت آپ نے کنکریاں ماریں آپ نے نہیں ماریں لیکن اللہ تعالیٰ نے وہ کنکریاں ماریں تھیں" تلاوت کی پھر فرمایا: مجھے اس سے پوشیدہ رکھو تھوڑی دیر گزری فرمایا: تم جرنیل کے کس جگہ تیر لگنا پسند کرو گے؟ مجاہدین نے کہا اس کے آلہ تناسل میں، پھر فرمایا: اے میرے رب تو نے یہ خوبی سن لیا جس چیز کا مجاہدین نے مجھ سے سوال کیا ہے، ان کا مطلوب مجھے عطا فرما پھر ابو معاویہ نے جرنیل کے آلہ تناسل کا نشانہ لیکر بسم اللہ پڑھ کر تیر مارا چنانچہ تیر سر مو برابر بھی خطا نہ ہوا اور سیدھا نشانے پر جا کر لگا اور جرنیل نیچے گر گیا، ابو معاویہ نے فرمایا: لو تمہارا مطلوب تمہیں مل گیا ہے احمد بن فضیل کا بیان ہے کہ ایک دن ابو معاویہ کسی رستے سے گزرے، راستے میں انہیں لوبے کے بیس دانے ملے انہیں اٹھا لیا اور پھر قبلہ رو ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد کہنے لگے اے میرے مالک! جو رزق تو نے مجھے عطا کیا ہے اب مجھے اس پر شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما جس دن تو نے مجھے پیدا کیا ہے اس دن سے لیکر تا قیامت تیرا شکر ادا کرتا رہوں میں آج کے دن کا بھی شکر نہیں ادا کر سکوں گا۔

۱۴۲۶۱ اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری کا بیان ہے کہ میں نے ابو معاویہ اسود سے کہا اے ابو معاویہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توحید کی نعمت کتنی عظیم الشان عطا فرمائی ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ یہ نعمت عظمیٰ ہم سے نہ چھینے، ابو معاویہ نے فرمایا: منعم کا حق ہے کہ وہ منعم علیہ پر اپنی نعمت تمام کرے۔

۱۴۲۶۲- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن اسحاق، احمد بن ابی حواری، احمد بن وکیع کا بیان ہے کہ ابو معاویہ اسود نے فرمایا: میرے تمام احباب مجھ سے افضل ہیں۔ ان سے کسی نے پوچھا اے ابو معاویہ یہ کیسے؟ فرمایا میرے سارے احباب مجھے اپنے اوپر فضیلت دیتے رہتے ہیں اور جو مجھے اپنے اوپر فضیلت دیتا ہے وہ مجھ سے افضل ہے۔

۱۴۲۶۳- عمر بن احمد بن شاھین، عبداللہ بن داؤد، داؤد کا بیان ہے کہ جب علی بن فضیل دنیا سے رخصت ہوئے ابو معاویہ اسود طرسوس سے مکہ مکرمہ جانے لگے تاکہ وہاں جا کر علی بن فضیل کے والد محترم فضیل بن عیاض سے ان کی تعزیت کریں، چنانچہ ابو معاویہ نے مکہ جا کر فضیل سے بیٹے کی وفات پر تعزیت کی اور بغیر حج کیے واپس لوٹ آئے فضیل نے اس موقع پر فرمایا مکہ میں جتنے لوگ بھی آئے مجھے کسی پر رشک نہیں ہوا، بجز ابو معاویہ اسود کے حالانکہ وہ مردہ کتا جسے ٹانگ سے پکڑ کر کھینچا جاتا ہے مجھے اس پر بھی رشک آ جاتا ہے۔

۱۴۲۶۴- نقیہ علی بن فضیل بغدادی، احمد بن جعفر بن محمویہ، ابن ابی عوام، ابوبکر بن عبدالرحمٰن عنان عوفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو معاویہ اسود آدھی رات کے وقت فرمایا کرتے: جس نے دنیا کو مقصد اکبر بنایا کل کو قبر میں بھی اس کا غم وہ چند ہوگا جو دنیا سے زیادہ تنگدل ہوگا، اے مسکین! اگر تو اپنے نفس کے لیے دائمی راحت و آرام چاہتا ہے پھر رات کو اتنی قلیل مقدار میں سو جس سے تو اپنے نفس کو

بہلا سکے، اس دین خیر خواہ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے قبول کر، اپنے بعد آنے والوں کے رزق کی سوچ میں نہ پڑ چونکہ تجھے اس کا مکلف نہیں بنایا گیا، ہاں اپنے نفس کو آخرت کے لئے تیار کرتا کہ حق باری تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو کر سوال و جواب کر سکے، ہر چیز پر اعمال صالحہ کو مقدم کر، اعمال کے لئے جلدی کر اور پھر جلدی کر موت کے نازل ہونے سے پہلے، جب تیری روح تیرے گلے تک پہنچ جائے گی تیری تمام تمنائیں اس وقت خاک میں مل جائیں گی، ابھی سے اس حال میں رہو گویا کہ سانس تمہارے گلے میں اٹکا رہ گیا ہے اور ابھی نکلنا چاہتا ہے گویا کہ تو سکرات موت میں مغموم ہے جب کہ تیری وہ حاجات جو تیرے اہل وعیال سے وابستہ تھیں منقطع ہو کر رہ جائیں گی، تو اس وقت اپنے اہل وعیال کو اپنے ارد گرد صرف کھڑا ہی دیکھے گا اور تو صرف اپنے عمل کے قبضہ میں ہو کر رہ جائیگا پس صبر تمام امور پر غالب ہے اس میں اجر عظیم ہے، پس اللہ عزوجل کے ذکر کو اپنے ہر ہر سانس میں باندھ لو، اپنی نیت کو خالص رکھو پھر ابو معاویہ اسود رو پڑے، حتیٰ کہ رونے سے ان کی ہچکیاں بندھ گئیں، پھر درد ناک آہ بھر کر کہتے، خوف در خوف اس دن سے جس دن میرا رنگ متغیر ہو جائے گا او رمیری زبان لڑکھڑا جائے گی اور میرا توشہ کم پڑ جائے گا۔ ابو معاویہ سے کسی نے پوچھا یہ خوبصورت کلام کس کا کہا ہوا ہے؟ جواب دیا حکیم الحکماء علی بن فضیل کا۔

۱۲۲۶۵- احمد بن جعفر، ابو معبد، احمد بن مہدی کا بیان ہے کہ ابو معاویہ جب رات کے وقت بیدار ہوتے اٹھ کر پانی نوش فرماتے اور کہتے اللہ والوں کو جو مصیبت دنیا میں پہنچتی ہے وہ تو ان کے لئے باعث ضرر نہیں اللہ تعالیٰ ہر مصیبت کے بدلے میں جنت عطا فرمائے گا۔

۱۲۲۶۶- محمد بن عمر بن مسلم، عبداللہ بن بشر بن صالح، یوسف بن سعید، ابراہیم بن مہدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو معاویہ اسود نے فرمایا اہل اللہ کو دنیا میں جو مصیبت بھی پیش آئی اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ جنت کی شکل میں عطا فرمائیں گے۔

۱۲۲۶۷- محمد بن احمد بن شاہین، عبداللہ بن ابو درداء، ابو حمزہ نصر بن فرج کا بیان ہے کہ ابو معاویہ اسود کے خادم سے جب پوچھا جاتا کہ ابو معاویہ اکثر کونسی بات کیا کرتے تھے؟ تو وہ جواب دیتا، ابو معاویہ اکثر فرمایا کرتے اہل اللہ کو دنیا میں جو بھی مصیبت پیش آئے گی اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں انہیں جنت عطا فرمائیں گے۔

۱۲۲۶۸- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو موسیٰ بن مثنیٰ، عمرو بن اسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو معاویہ اسود نے فرمایا: سرپٹ آخرت کی تلاش میں لگے رہو اور ہمیشہ عاجزی سے کام لو، مومنین کو جو مصیبت بھی دنیا میں پیش آئے گی اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ آخرت سے کریں گے۔

۱۲۲۶۹- ابو عبداللہ، ابو حسن احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، حسین بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ ابو معاویہ اسود نے فرمایا اہل دنیا خواہ نیکو کار ہوں یا بدکار سب کے سب مکھی کے پر سے بھی کمتر شے کے پیچھے اندھا دھند پڑے ہوئے ہیں۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا بھلا مکھی کے پر سے بھی کمتر کونسی چیز ہے؟ ابو معاویہ نے جواب دیا: دنیا۔

۱۲۲۷۰- ابو عبداللہ، احمد، عبداللہ بن محمد بن سفیان، بکر بن عبید، حسین بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ ابو معاویہ اسود نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے امر کو بجالانے والا دل اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند و عالیشان مرتبہ پر فائز ہوتا ہے۔

(۴۰۸) سعید بن عبد العزیزؒ[1]

اولیاء تبع تابعین میں سے ایک پاکدامن، رزائل سے کوسوں دور بھاگنے والے، راتوں کو اٹھ کر رونے والے اور اللہ تعالیٰ کے خوف کو ہمہ وقت دامن گیر رکھنے والے سعید بن عبد العزیزؒ بھی ہیں۔

۱۲۲۷۱- محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن محمد بغوی، عباس بن حمزہ، احمد بن ابوحواری، ابوعبدالرحمٰن اسدی کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن عبد العزیز سے پوچھا اے ابوسعید! نماز میں آپ کو یہ کیسا رونا آجاتا ہے؟ فرمایا: اے بھتیجے! بھلا تمہیں اس سوال سے کیا غرض؟ میں نے کہا۔ اے چچا جان تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی کچھ نفع پہنچائے، فرمایا: میں جب بھی نماز میں کھڑا ہوتا ہوں جہنم کی ہولناکی میرے سامنے آجاتی ہے۔

۱۲۲۷۲- سلیمان بن احمد، ابوزرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو دمشقی، ابومسہر کا بیان ہے کہ ایک آدمی سعید بن عبد العزیزؒ سے کہنے لگا: اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز فرمائے، سعید کہنے لگے بلکہ اللہ تعالیٰ مجھے جلدی اپنی رحمت کی طرف لے جائے۔

مسانید سعید بن عبد العزیزؒ

سعید بن عبد العزیزؒ نے تابعین کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی ہیں جن میں زھری وزید بن اسلم واسماعیل بن عبیداللہ بن ابی مہاجر ومکحول وسلیمان بن موسیٰ سرفہرست ہیں چند مرویات ذیل میں ہیں:

۱۲۲۷۳- سلیمان بن احمد، ابوعامر محمد بن ابراہیم ثوری، سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی، قاری عبداللہ بن کثیر طویل، سعید بن عبد العزیز، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دس ذی الحجہ) قربانی کے دن جمرہ کو کنکریاں ماریں اور ارشاد فرمایا: یہ حج اکبر کا دن ہے۔

۱۲۲۷۴ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابراہیم بن ہشام، یحییٰ غسانی، سعید بن عبد العزیز، اسماعیل بن عبیداللہ، ام درداء، ابودرداء رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے روایت ہے ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک کے مہینے میں سفر پر نکلے اور ان دنوں میں شدت کی گرمی تھی حتیٰ کہ ہمارے بعض ساتھی گرمی کی شدت سے بچنے کے لئے اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیتے، اس دن ہم میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو روزہ تھا۔

۱۲۲۷۵- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابراہیم بن احمد خزاعی، علی بن حسن بن شقیق، سعید بن عبد العزیز تنوخی، سلیمان بن موسیٰ، زھری، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے رستے میں (بدن پر) لگنے والا غبار قیامت کے دن چہروں کی سفیدی (نور) ہوگا۔

۱۲۲۷۶- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، یحییٰ بن صالح، وحاظی، سعید بن عبد العزیز، اسماعیل بن عبداللہ، قیس بن حارث، صنابحی، ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہارے اس امیر کے علاوہ کسی کو بھی رسول اللہ صلی اللہ کے مشابہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

۱۲۲۷۷- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن اسماعیل بن عبیداللہ، ولید بن مسلم، ام درداء، ابودرداء رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان المبارک کے مہینے میں سفر پر نکلے اور ان دنوں میں شدت کی گرمی تھی یہاں تک کہ ہمارے بعض ساتھی گرمی کی شدت سے بچنے کے لئے اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیتے اور ہم میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہؓ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

---

[1] تهذيب الكمال ١٠ / ٥٣٩. وطبقات ابن سعد ٧ / ٤٦٨. والتاريخ الكبير ٣/ت ١٦٥٩. والجرح ٤/ت ١٨٤. والجمع ١٧٥/١. والكاشف ١/ت ١٨٤. والميزان ٢/ت ٣٢٢١

۱۲۲۷۸- سعید بن عبدالعزیز تنوخی، سلیمان بن موسیٰ، زھری، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے رستے میں لگنے والا غبار قیامت کے دن چہروں کا نور ہوگا۔

۱۲۲۷۹- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالرحمن بن یحییٰ بن اسماعیل بن عبیداللہ، ام درداء، ابودرداء رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تعلیم قرآن پر کمان تک بھی لی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بجائے جہنم کی آگ سے بنائی گئی کمان اس کے گلے میں ڈالیں گے۔[۱]

۱۲۲۸۰- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ھشام بن عمار، ولید، سعید بن عبدالعزیز، یونس بن حلبس کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مسلمہ بن مخلد کو خط لکھا:[۲]

کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھو کہ کیا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے" وہ امت بابرکت نہیں ہوئی جس میں حق قائم نہ کیا جاتا ہو کہ کمزور طاقتور سے اپنا پورا پورا حق لے لے بایں طور کہ حق لینے والا ظلم کا مرتکب نہ ہو" سو اگر عبداللہ بن عمرو تمہیں اثبات میں جواب دیں کہ واقعۃ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لسان نبوت سے یہ حدیث سنی ہے تو فی الفور انہیں قاصد کی سواری پر سوار کر کے میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ حضرت امیر معاویہؓ کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت معاویہؓ نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے؟ فرمایا جی ہاں، میں نے سنی ہے، معاویہؓ نے فرمایا: میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنی ہے جس طرح آپ نے سنی ہے۔

۱۲۲۸۱- سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، ابومسہر، سعید بن عبدالعزیز، اسماعیل بن عبیداللہ، جبیر بن مطعم کی اولاد کا ایک آدمی، ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں بنی اسرائیل کے دو آدمیوں کا واقعہ سناؤں؟ ان میں سے ایک کو بنی اسرائیل دین، علم اور اخلاق کے اعتبار سے افضل ترین سمجھتے اور دوسرے کو کمتر اور اپنے نفس پر انتہائی ظلم کرنے والا سمجھتے، چنانچہ ایک مرتبہ افضل کے پاس کمتر کا ذکر کیا گیا، افضل نے کہا اللہ تعالیٰ اس کی ہرگز مغفرت نہیں کرے گا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کیا تو نہیں جانتا کہ میں ارحم الراحمین ہوں، کیا تو نہیں جانتا کہ میری رحمت میرے غصہ پر سبقت لے جاتی ہے؟ حالانکہ اس کمتر کے لئے میں نے اپنی رحمت واجب کر دی ہے اور اس افضل کے لئے عذاب؟ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کے خلاف قسمیں نہ کھایا کرو، اور اللہ تعالیٰ کے متعلق بدگمانی سے کام مت لو۔

اسماعیل کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف سعید کی سند سے پہنچی۔

۱۲۲۸۲- سلیمان بن احمد، محمد بن ھارون بن بکار دمشقی، عباس بن عثمان دمشقی، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز، مکحول کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے کہا: کیا میں تمہیں ابوقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان نبوت سے سنی ہوئی احادیث نہ سناؤں؟ کعب احبار نے جواب دیا جی ہاں، ضرور سنایئے، چنانچہ دونوں نے ایک متعین رات میں امیر معاویہؓ کے کسی چبوترے میں جمع

۱۔ کنز العمال ۲۸۴۱. وتاریخ ابن عساکر ۳/۲۰.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۳۸۵. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۳/۲۱۰. والترغیب والترھیب ۳/۱۷۱. وکنز العمال ۵۱۰۶، ۵۱۰۷

ہونے کا وعدہ کر لیا، چنانچہ دونوں حضرات مقررہ رات میں متعین چبوترے میں پہنچ گئے اور ان کے پاس لوگوں کا ایک بڑا جمگھٹا لگ گیا، ابو ہریرۃ پوری رات حدیثیں سناتے رہے اور یوں کہتے رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں تک کہ اسی عالم میں صبح کر دی، اس دوران کعب صرف تین حدیثوں کا اضافہ کر سکے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ سلیمان علیہ السلام اپنے درباریوں کے ساتھ جا رہے تھے کہ اچانک ایک عورت کے پاس سے گزرے جو اپنے بیٹے کو "لا دین" کہہ کر پکار رہی تھی، سلیمان علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کا دین ظاہر و باہر ہے، سلیمان علیہ السلام نے عورت کے پاس اپنا قاصد بھیجا تا کہ بیٹے کو "لا دین" کہنے کی وجہ دریافت کرے۔ چنانچہ عورت کہنے لگی، میرا شوہر سفر پر چلا گیا تھا اس کا ایک شریک دوست ہے جو دعویٰ کرتا رہتا ہے کہ میرا شوہر مر چکا ہے اور اس نے وصیت کی ہے کہ میرا جو بھی بیٹا پیدا ہوا اسکا نام "لا دین" رکھا جائے، چنانچہ سلیمان علیہ السلام نے دوست شریک کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلوایا اور اس سے کہا اس عورت کے شوہر کو تو نے ہی قتل کیا ہے، شریک نے اعتراف کر لیا سلیمان علیہ السلام نے اسے بھی قصاصاً قتل کرا دیا۔

(۴۰۹) سلیمان خواصؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک سلیمان بن خواص رحمہ اللہ بھی ہیں محبت باری تعالیٰ میں ہمیشہ سرشار رہے۔

۱۲۲۸۳- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، فریابی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا مجلس کی نمایاں شخصیات میں اوزاعی، سعید بن عبدالعزیز اور سلیمان خواص تھے۔ اوزاعی مجلس میں زاہدین کا تذکرہ کرنے لگے پھر فرمایا ہم اس زمانے میں ان جیسا کسی کو نہیں پاتے، سعید بن عبدالعزیز بولے میں نے سلیمان خواص سے بڑا زاہد کسی کو نہیں دیکھا حالانکہ سلیمان اس مجلس میں موجود تھے اور سعید بن عبدالعزیز کو ان کی موجودگی کا علم نہیں تھا۔ بات سنتے ہی سلیمان خواص نے سر اوپر اٹھایا اور مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اوزاعی نے سعید کو مخاطب کر کے کہا: بڑا افسوس ہے! سمجھتے نہیں ہو کہ تمہارے منہ سے کیا نکل رہا ہے تم ہمارے ہمنشین کو اذیت پہنچا رہے ہو چونکہ تم نے ان کے سامنے ان کی تعریف و تزکیہ کر دیا ہے۔

۱۲۲۸۴- ابو عبداللہ، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، ابو ھاشم، احمد بن ابو حواری، مضاء بن عیسیٰ کا قول ہے کہ ایک مرتبہ سلیمان خواصؒ، ابراہیم بن ادھم کے پاس سے گزرے دیکھا کہ لوگ ابراہیم کی اضافت میں مشغول ہیں اور ان کا اعزاز و اکرام کر رہے ہیں۔ سلیمان نے فرمایا یہ اعزاز و اکرام تو بہت اچھا ہے بشرطیکہ آپ کا یہ اکرام آپ کی دینداری کی وجہ سے نہ کیا جا رہا ہو۔

۱۲۲۸۵- ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن یوسف کا بیان ہے کہ سلیمان خواصؒ نے فرمایا: میں کھانا کیسے کھاؤں حالانکہ میں امید کے علاوہ کسی چیز کو جانتا ہی نہیں ہوں۔

۱۲۲۸۶- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابو بکر بن سفیان، محمد بن ھارون، یعقوب بن کعب، اسحاق شامی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ سلیمان خواص بیروت میں تھے کہ ان کے پاس سعید بن عبدالعزیز تشریف لائے۔ سعید کہنے لگے میں آپ کو اس وقت تاریکی میں کیوں دیکھ رہا ہوں؟ سلیمان نے جواب دیا قبر کی تاریکی اس سے زیادہ سخت ہوگی، پھر پوچھا آپ تنہا کیوں ہیں کیا آپ کا کوئی ساتھی نہیں؟ فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی دوست یا ساتھی ہو جو میرے ساتھ یہاں اٹھے بیٹھے اور میں اس کے حقوق کی ادائیگی کا انتظام والصرام نہ کر سکوں، سعید کہنے لگے: یہ درا ہم لے لیجئے اور ان سے اپنا کام چلائیے فرمایا: اے سعید جس چیز کی آپ کو پیشکش کی ہے میرا نفس تو اسکی پیشکش نہیں کر رہا الا یہ کہ کوئی مشقت پیش آ جائے، ورنہ میں تو محتاج ہو گیا، فی الحال مجھے ان کی چنداں ضرورت نہیں، سعید نے اوزاعی سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا، اوزاعی کہنے لگے سلیمان کو اپنے حال پر چھوڑ دو، بخدا اگر وہ اسلاف میں ہوتے تو آنے والوں کے لئے ایک

علامت ہوتے ۔

۱۲۲۸۷-ابونعیم اصفہانی،محمد بن احمد،احمد،ابوبکر بن سفیان،محمد بن ہارون،یعقوب بن کعب،کعب کا بیان ہے کہ سلیمان خواص نے فرمایا کسی نے مجھے کہا لوگوں کو آپ سے شکایت ہے کہ جب آپ لوگوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو آپ انہیں سلام نہیں کرتے فرمایا: بخدا میں اپنی برتری تمہارے او پر ظاہر کرنے کے خیال سے ایسا نہیں کرتا ہوں بلکہ اسوقت میرے دل و دماغ پر خیالات (یعنی خوف خدا اور فکر آخرت) کا ایسا ہجوم وارد ہو جاتا ہے کہ میں سلام سے غافل ہو جاتا ہوں۔

۱۲۲۸۸-ابوعبداللہ،احمد بن محمد بن عمر،عبداللہ بن محمد بن عبید،احمد بن ابراہیم،محمد بن کثیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سلیمان بن خواص نے فرمایا ایک آدمی کا بیٹا مر گیا۔لوگ اسے تسلی دینے کے لئے اس کے پاس حاضر ہوئے وہ آدمی کہنے لگا بخدا! میرے بیٹے کی موت محض اللہ تعالیٰ کی رضا ہے،عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یا صبر کرتا ہے،(یعنی جو ہو گیا سو ہو گیا اب صبر ہی کرنے والی بات ہے) سلیمان بولے صبر رضا کے بعد ہے چونکہ رضا یہ ہے کہ آدمی مصیبت پیش آنے سے پہلے ہی ہر حال پر راضی ہے اور صبر تو تب ہوتا ہے جب مصیبت نازل ہو چکے۔

(۴۱۰) سالم خواصؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک سالم بن میمون خواص رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں۔

۱۲۲۸۹-احمد بن محمد بن جعفر،حسن بن ہارون بن سلیمان،حسن بن شاذان نیشاپوری،مؤمل بن اہاب،قعنبی یعنی اکبر اسماعیل بن مسلم کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا گویا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے اور ایک آواز لگانے والا آواز لگاتا ہے خبردار سن لو! سابقین کھڑے ہو جائیں۔آواز سن کر سفیان ثوری کھڑے ہوئے پھر آواز لگائی سنو! سابقین کھڑے ہو جائیں آواز سن کر سالم خواص کھڑے ہوئے۔منادی نے سہ بارہ آواز لگائی سنو! سابقین کھڑے ہو جائیں،آواز سن کر ابراہیم بن ادھم کھڑے ہوئے،قعنبی کہتے ہیں کہ میں نے اس خواب کی تعبیر وہ نکالی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مجھے پہنچی ہے اور سند مع متن یہ ہے،قعنبی،حماد بن سلمہ،حمید،انسؓ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر زمانے کا کوئی نہ کوئی سابق ہوتا ہے (سابق بمعنی قطب وابدال)۔[1]

یعنی سالم خواص،سفیان ثوری اور ابراہیم بن ادھم رحمہم اللہ اپنے اپنے زمانے کے سابق "قطب وابدال" تھے۔

۱۲۲۹۰-ابومحمد بن حیان،محمد بن خطاب،محمد بن ادریس،عمرو بن اسلم طرسوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سالم خواصؒ فرماتے تھے، لوگوں کی تین قسمیں ہیں،اول وہ لوگ جو صفات میں فرشتوں کے مشابہ ہیں،دوم وہ لوگ جو چوپایوں کی مانند ہیں۔سوم وہ لوگ جو عادات وخصائل میں شیاطین کے مشابہ ہیں،پس فرشتہ صفت لوگ مومنین ہیں جو دن رات اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مستغرق رہتے ہیں اور مطیعین سے محبت کرتے ہیں اور جو لوگ چوپایوں کی مانند ہیں انہیں بس صرف کھانے،پینے شادی اور نیند کی فکر لگی رہتی ہے،پس یہ لوگ بالکل ڈنگر ہیں اور جو لوگ شیاطین کے مشابہ ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو صبح وشام ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں لگے رہتے ہیں۔ان تینوں اقسام کے لوگوں کو ان کے اعمال کا پورا پورا اجر ملے گا۔

۱۲۲۹۱-ابونعیم اصفہانی،ابوعباس احمد بن علاء،احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی،یوسف بن حسین،احمد بن ابوحواری کا بیان ہے کہ سالم خواص نے فرمایا جس چیز کی طرف تو پناہ لینا چاہتا ہے اس کی طرف میں بھی پناہ لوں ہاں اگر تم اپنے معاملہ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو تو یہ تمہیں کافی ہوگا۔

---

[1] کنز العمال ۳۴۶۲۷، ۳۴۶۲۸۔

۱۲۲۹۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عمران، ابو حاتم، عمرو بن خالد کا بیان ہے کہ میں نے سالم بن میمون خواص کو ذیل کے اشعار پڑھتے سنا:

اری الدنیا لمن ھی فی یدیہ.. عذاباً کلما کثرت لدیہ

میں دنیادار کے لئے دنیا کو ایک عذاب سمجھتا ہوں جب بھی دنیا اس کے پاس بڑھ رہی ہو۔

تھین المکرمین لھا بصغر.. وتکرم کل من ھانت علیہ

تو اس دنیا کا اکرام کرنے والوں کو حقارت سے رسوا کرتا ہے اور جسے دنیا رسوا کرتی ہے اس کا تو اکرام کرتا ہے۔

فدع عنک فضولاً تعش حمیداً.. وفدما کنت محتاجاً الیہ

اپنے قریب سے فضول چیزوں کو دور کر دے آسائش میں زندگی گزارے گا گویا تو کبھی اس کا محتاج ہوا ہی نہیں۔

۱۲۲۹۳-عبداللہ بن محمد، محمد بن عمران، ابو حاتم، عمرو بن اسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سالم بن میمون اکثر ذیل کا شعر پڑھتے تھے:

یاصاحب الرزق تفکر فی العجب.. سبب الرزق وللرزق سبب.. کلما تسأل فاجمل فی الطلب

اے رزق کے تلاش کرنیوالے غور وفکر کر عجب نہیں کہ رزق کا بھی ایک سبب ہے، جب بھی تو رزق طلب کرے اچھی طرح سے طلب کر۔

۱۲۲۹۴-ابو عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن ادریس، عمرو بن اسلم، سالم بن میمون خواص اکثر ذیل کا شعر پڑھتے تھے:

فانک مھما تعط بطنک سؤلھا.. وفرجک نالا منتھیٰ اللوم اجمعا

بے شک تو کبھی اپنے پیٹ اور شرمگاہ کو ان کا مطلوب دے دیتا ہے جس سے وہ دونوں ملامت کی انتہا تک پہنچ جاتے ہیں۔

۱۲۲۹۵-ابونعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن عبدالسلام، یونس بن عبدالاعلیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سالم خواص نے عبداللہ بن مبارک کے ذیل کے اشعار پڑھے:

رایت الذنوب تمیت القلوب.. ویتبعھا الذل ازمانھا

میں نے دیکھا کہ گناہ دلوں کو مردہ کر دیتے ہیں پھر ان کے نتیجے میں عمر بھر کی رسوائی پلے پڑ جاتی ہے۔

وترک الذنوب حیاۃ القلوب.. فاختر لنفسک عصیانھا

اور گناہوں کا ترک دلوں کی زندگی ہے سوائے مخاطب! تیرے نفس کی بھلائی گناہوں کی خلاف ورزی میں ہے۔

وھل یذل الدین الا الملوک.. واحبار سوء ورھبانھا

اور دین کو صرف بادشاہوں، برے علماء اور جاہل صوفیوں نے ذلیل کیا ہے۔

وباعوا النفوس ولم یربحوا.. ببیعھم کل اثمانھا

اور انہوں نے اپنے نفسوں کو بیچ ڈالا مگر اپنی بیع سے پورے ثمن کا نفع نہ اٹھا سکے۔

لقد رتع القوم فی حقہ.. بمین لذی العقل الیالھا

قوم نے آسودہ زندگی اپنے حق کی خاطر گزارنا چاہی اور اس کا بجالانا عقل کے نزدیک ایک طرح کی قسم تھی۔

۱۲۲۹۶-ابونعیم اصفہانی، اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، احمد بن ثعلبہ عامل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سالم خواص نے فرمایا: میں قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتا تھا لیکن اس کی حلاوت نہیں پاتا تھا میں نے اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہا: اے نفس!

قرآن کی تلاوت یوں کر گویا کہ تو جبرائیل کی زبان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتے ہوئے سن رہا ہے پس حلاوت میں اضافہ ہونے لگا، میں نے پھر اپنے نفس سے کہا: قرآن کو یوں پڑھ جیسے کہ تو اس کا تکلم کررہا ہے پس پھر حلاوت میں اور اضافہ ہوا۔

۱۲۲۹۷- ابو عبداللہ، احمد بن احمد بن سکن، ابو ابراہیم بن جنید، عبداللہ بن محمد، ابن عائشہ، سالم خواصؒ، فرات بن سائب، زاذان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ کعب بن احبارؒ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ اولین وآخرین کو ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائے گا، اتنے میں فرشتے نازل ہوں گے اور صف بندی کرلیں گے، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا اے جبرائیل میرے پاس جہنم لیتے آؤ، چنانچہ جبرائیل جہنم کو لاکر حاضر کریں گے اور جہنم کو ستر ہزار لگاموں کے ساتھ کھینچا جارہا ہوں گا پھر راوی نے طویل حدیث بیان کی۔

مسانید سالم خواصؒ

سالم نے مالک بن انس، ابن عیینہ اور قاسم بن معن سے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۲۲۹۸- سلیمان بن احمد، محمد بن نصر قطان، عبداللہ بن ذکوان دمشقی، سالم خواص، سفیان بن عیینہ، زہری، ابو ادریس، ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

زہری کی یہ حدیث غریب ہے میری سمجھ کے مطابق سفیان سے صرف سالم نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۹۹- ابو محمد عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن سعد واسطی، اسحاق بن رزیق، سالم خواص، مالک بن انس، جعفر بن محمد، اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک دن میں ایک سو مرتبہ" لاالہ الا اللہ الملک الحق المبین "پڑھا، اسکی قبر میں ایک فرشتہ بھیجا جائے گا جو اسے مانوس کرتا رہے گا، اس میں بے نیازی پیدا ہوجائیگی اور اسکے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔[1]

مالکؒ سے مروی سالم کی یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۳۰۰- ابوبکر طلحی، احمد بن حماد بن سفیان، محمد بن عوف وعیسیٰ بن ھلال، سالم بن میمون خواص، سلیمان بن حیان احمر ابو خالد، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، سھل بن ابی خیثم رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت ابوبکر، عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) وفات پاجائیں اگر تو مرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو مر جانا۔[2]

اسماعیل بن ابو خالد کی یہ حدیث غریب ہے اور میرے علم کے مطابق اسماعیل سے صرف ابو خالد نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۰۱- سلیمان بن احمد، حسن بن علی بن عمری، عمرو بن اسلم حمصی، سالم بن میمون خواص، عطاء، عبداللہ بن عمری، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بازار میں یہ دعاء پڑھی "لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔" اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔[3]

سالم سے مروی عبداللہ کی یہ حدیث غریب ہے اور علی بن عطاء متفرد ہیں۔

۱۲۳۰۲- فضیل بن زیاد، اوزاعی، عبدہ بن ابی لبابہ، ابو سلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا نبی صلی اللہ

۱۔ المستدرک ۱/۵۰۰. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۰/۲۰۸، ۲۰۹.

۲۔ العلل المتناھیۃ ۱/۱۹۹ والمجروحین ۱/۳۳۵. ومیزان الاعتدال ۳۳۸۱.

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۰۰. عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۱۷۸. واتحاف السادۃ المتقین

علیہ وسلم پر بطور قرض کے ایک جوان اونٹ تھا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اونٹ لینے کے لئے مطالبہ کرنے لگا اور کہنے لگا جی ہاں، ہم نے آپ کو اسی لئے قرضہ دیا ہے مجھے ابھی اونٹ کی ضرورت ہے۔ گویا وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اصرار کرنے لگا، صحابہ کرامؓ نے چاہا کہ اس آدمی کو جھڑکیں اور اسے تنبیہ کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو چھوڑ دو چونکہ حق کا طلب گار نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ معذور ہے اس کو اس کا قرضہ ادا کردو اور اسکے لئے اونٹ خرید لاؤ، صحابہ کرامؓ نے فرمایا ہم اس کے اونٹ سے افضل واعلیٰ اونٹ پاتے ہیں (اس کے اونٹ جیسا اونٹ ہمیں نہیں مل پا رہا) ارشاد فرمایا افضل واعلیٰ ہی خرید لاؤ اور اسے لاکر دے دو، بے شک تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرضہ ادا کرنے میں سب سے افضل ہو۔[1]

سلمہ بن کہیل کی سند سے مروی یہ حدیث صحیح ثابت ہے لیکن عبدہ اور اوزاعی کی سند سے غریب ہے۔

۱۲۳۰۳- محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ہبید بن قاری، ابومحمد مسلم، زاہد، قاسم بن معن، امینہ بنت معن، عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت کے اکثر سونگے عقیق کے ہوں گے۔[2]

قاسم کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف اسی طریق سے پہنچی ہے۔

۱۲۳۰۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمود بن فرج، ابوحفص عمر بن علی بیروتی، سالم بن میمون، مسلم بن خالد زنجی، اسماعیل بن امیہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! تم سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر نگہبان سے اس کے ماتحتوں (رعیت) کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پس آدمی اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے اور عورت ان چیزوں کی نگہبان ہے جن کی ذمہ داری اس کو سونپی گئی ہو، خواہ وہ چیز اس کے شوہر کا مال ہو یا کوئی اور چیز، اس عورت سے ان چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور غلام بھی اپنے آقا کے مال پر نگہبان ہے۔ غلام سے اس کے آقا کے بارے میں سوال کیا جائے گا خبردار! تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں (رعیت) کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

نافع کی یہ حدیث ثابت ومشہور ہے نافع سے بہت لوگوں نے یہ حدیث روایت کی ہے، اسی طرح یہ حدیث بہت سے لوگوں نے زہری سے سالم، ابن عمرؓ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۳۰۵- عبداللہ بن محمد، عبداللہ، عمر بن علی، سالم بن میمون، ربیع بن بدر، ابن جریج، عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (وضو کرتے وقت) کلی کیا کرو اور ناک میں پانی ڈالا کرو نیز کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ (یعنی سر کا مسح کرتے وقت ساتھ ساتھ کانوں کا بھی مسح کرلیا کرو)۔[3]

ابن جریج کی یہ حدیث مضمضہ اور استنشاق کے متعلق غریب ہے، میرے علم کے مطابق ربیع کے علاوہ ابن جریج سے یہ حدیث کسی اور نے روایت نہیں کی۔

۱۔ صحیح البخاری ۱۵۴/۳، وصحیح مسلم، کتاب المساقاۃ ۱۲۰۔

۲۔ الموضوعات لابن الجوزی ۵۸/۳، ومیزان الاعتدال ۳۳۴۳، ولسان المیزان ۲۳۷/۳، وتنزیہ الشریعۃ ۲۷۶/۲، واللآلی المصنوعۃ ۱۴۷/۲

۳۔ سنن الدارقطنی ۹۹/۱، ۱۰۲۔

(۴۱۱) عباد بن عباد خواصؒ

اولیاء، تبع تابعین کرام میں سے ایک راتوں کو اٹھ اٹھ کر رونے والے، اپنے نفس کا تزکیہ کرنے والے ابوعتبہ عباد بن عباد خواص رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

۱۲۳۰۶- ابوقاسم بکیر بن جناح بخاری، حبیب بن نصر محلمی، عبداللہ بن محمد بن قیس، محمد بن حسین، جعفر بن جبیر بن فرقد، حماد بن واقد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عباد بن عباد فرماتے تھے غم وحزن دلوں کی ستھرائی ہے۔ فکرمندی کے مواقع میں تم لوگ غم وحزن سے کام لیا کرو، پھر عباد رونے لگے۔

۱۲۳۰۷- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن ابی ایوب، محمد بن عمر بن عزی، ابومسلم صوری کا بیان ہے کہ عباد بن عبادؒ نے اپنے مریدوں کو خط لکھا۔ چنانچہ انہیں وعظ ونصیحت کرتے ہوئے لکھا:

عقلمندی سے کام لو اور عقلمندی اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہے، قریب ہے کہ عقلمندی ہی کا انتخاب ہونے لگے لیکن یہ بھی سنو! بہت سارے ایسے عقلمند ہیں جو اپنے دلوں کو تعمق میں مشغول رکھتے ہیں جس میں سراسر ان کے لئے نقصان ہے حتیٰ کہ حق کو بھول بیٹھے گویا کہ وہ حق کو سرے سے جانتے ہی نہیں۔ حال یہ ہے کہ اگر تمہارے بھائی تمہیں راضی کرنے کی کوشش کریں تم خیر خواہ نہیں بنتے اور اگر تم سے بغض وعداوت رکھیں تم ان کی غیبت کرنے لگ جاتے ہو حالانکہ یہ بات واضح ہے کہ بغض وعداوت کر کے تم ورع نہیں پا سکتے ہو اور نہ ہی تم رضامندی کی حالت میں ان کی خیر خواہی کے خواہاں ہو، تم ایسے زمانے میں چل رہے ہو جس میں تقویٰ معدوم ہوتا نظر آرہا ہے اور خشوع وخضوع میں کمی کا شکار ہوتے جا رہے ہیں چونکہ اہل زمانہ نے علم حاصل تو ضرور کیا مگر پھر علم کو بگاڑ ڈالا ہے۔ وہ پسند کرتے ہیں کہ حاملین علم کے لقب سے دنیا میں معروف ہوں جبکہ وہ ناپسند سمجھتے ہیں کہ عمل کے ضائع کرنے میں وہ معروف ہوں۔ پس خواہش نفس کی پیروی کر کے نافرمانی کے مرتکب ہوئے تاکہ داخلی خطا کو بنا سنوار کر لوگوں کے سامنے پیش کریں، پس ان کے گناہ بخشش کے سزاوار نہیں، نیز انہوں نے اعمال میں کوتاہی کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا، پس سائل کیسے ہدایت یافتہ ہو سکتا ہے جب رہنمائی ہی حیران کن ہو، دنیا سے گہری محبت رکھتے ہیں جبکہ جہنم کو سراسر ناپسند کرتے ہیں پس اے میرے بھائیو! یہ اہل زمانہ دنیاوی عیش وعشرت میں دنیا داروں کے شریک ہیں ہاں اگرچہ زبانی کلامی ان کے خلاف ہی کیوں نہ ہوں۔

۱۲۳۰۸- سلیمان بن احمد، محمد بن حسین بن قتیبہ، محمد بن خلف عسقلانی، رواد بن جراح، عباد بن عباد، اوزاعی، یحییٰ بن عبیداللہ، عبیداللہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو دو چہروں والا (چغلخور ایک کی بات دوسرے کو پہنچانے والا) ہوگا قیامت کے دن جہنم کی آگ سے بنی ہوئی اس کی دو زبانیں ہوں گی۔[۱]

۱۔ السنن الکبری للبیهقی ۱۰/۲۴۶ وصحیح ابن حبان ۱۹۷۹، والأدب المفرد ۱۳۱۰، ومشکاۃ المصابیح ۴۸۲۶.

۱۲۳۰۹-ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن شریح محمد بن یحییٰ نیشاپوری، ابو مسھر، عباد خواص، ابوبکر بن ابی مریم، ھیثم بن مالک طائی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے جو ذیل میں ہے:

اللھم اجعل حبک احب الاشیاء الی واجعل خوفک اخوف الاشیاء الی واقطع عنی حاجات الدنیا بالشوق الی لقائک واذا اقررت اعین اھل الدنیا من دنیا ھم فاقر عینی من عبادتک.

ترجمہ: یااللہ! اپنی محبت تمام اشیاء کی محبت سے بڑھ کر مجھے عطا فرما اور اپنا خوف مجھے تمام اشیاء کے خوف سے بڑھ کر عطا فرما، اور مجھ سے دنیا بھر کی حاجات منقطع کر دے اور مجھے اپنی ملاقات کے شوق میں مشغول کر دے اور جب تو اہل دنیا کی آنکھیں انہیں ان کی دنیا عطا کر کے ٹھنڈی کرے تو میری آنکھیں اپنی عبادت سے ٹھنڈی کر۔

(۴۱۲) عبداللہ بن عمری ؒ[1]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک عابد، زاہد، محبت خدا سے سرشار ہو کر جنگلوں میں نکل جانے والے عبداللہ بن عبدالعزیز عمری رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۲۳۱۰-ابوبکر احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوجعفر حذاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ عمری) نے فرمایا: قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کیا کرو چونکہ قرآن مجید تمہیں جنت کی طرف کھینچ کر لے جائے گا۔

۱۲۳۱۱-ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، اسماعیل بن ابی حارث، یحییٰ بن ایوب کہتے ہیں ہمارے ایک ساتھی کا بیان ہے کہ مالک بن انس نے عبداللہ بدوی کو خط میں لکھا:

> آپ بدوی (جنگلی) ہو کر رہ گئے ہیں کاش! اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے پاس ہوتے عبداللہ عمری نے مالک کو جواب میں لکھا میں آپ جیسے آدمی کے ساتھ گفتگو کرنا مکروہ سمجھتا ہوں۔

۱۲۳۱۲-ابوعبداللہ، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ مرزوی کا بیان ہے کہ مجھے عبداللہ عمریؒ کے بارے میں خبر ملی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی کتابوں کے ساتھ چمٹے رہتے اور ہر وقت خلوت میں بیٹھ کر کتاب میں نظر جمائے رکھتے۔ کسی نے اس بارے میں ان سے پوچھا فرمایا: قبر سے بڑھ کر کوئی چیز بھی نصیحت دینے والی نہیں اور تنہائی سے بڑھ کر سلامتی والی چیز کوئی نہیں اور کتاب سے بڑھ کر زیادہ مانوس کرنے والی بھی کوئی چیز نہیں۔

۱۲۳۱۳-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، ابوزید نمیری، ابویحییٰ زھری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عبدالعزیز عمری نے وفات کے وقت فرمایا: میرے رب کی نعمت ہے کہ میں صبح کو سات دراہم کے علاوہ کسی چیز کا مالک نہیں ہونگا اور وہ میری ذاتی ملکیت ہیں، میرے رب کی نعمت ہے کہ اگر ساری کی ساری دنیا میرے پاؤں تلے ڈال دی جائے اور اسے لینے سے کوئی چیز رکاوٹ نہ ہو مگر یہ کہ میں اپنے پاؤں کو اس سے ہٹانے کی پوری کوشش کروں گا۔

۱۲۳۱۴-محمد بن احمد، ابواحمد، ابوبکر، قاسم بن ہاشم، محمد بن عبداللہ حذاء کا بیان ہے عمریؒ نے فرمایا دنیا و آخرت دونوں برابر ہیں جس میں جھکاؤ ہوگا اسی میں مشغولیت ہوگی۔

۱۲۳۱۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالغفار بن احمد حمصی، مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابوعبدالرحمٰن عمری زاہد

---

[1] تھذیب الکمال ۱۵/۲۷۱ والتاریخ الکبیر ۵/۱۴۲ والجرح ۵/۴۷۷ والمیزان ۲/۴۴۳۰ وتھذیب التھذیب ۵/۳۰۲.

منیٰ کی مسجد میں منبر کا ایک پایا پکڑے کھڑے تھے اور ہاتھ سے اشارہ کر کے زبان سے ذیل کے اشعار پڑھ رہے تھے:

لله در ذوی العقول.. والحرص فی طلب الفضول

عقلمندوں کی بھلائی اللہ ہی کے لئے ہے اور حرص فضول چیزوں کی طلب میں بڑھتی جا رہی ہے۔

سلاب أكسية الأرامل.. واليتامى والكهول

بیواؤں، یتیموں اور بوڑھوں کے ماتمی کپڑے

والجامعين المكثرين.. من الخيانة والغلول

اور مال کی کثرت کو جمع کرنے والے خیانت اور دھوکہ کر کے

وضعوا عقولهم من الدنيا . بمدرجة السيول

انہوں نے دنیا سے اپنی عقلوں کو الگ بہتے ہوئے سیلابوں کی تیز رو میں رکھ دیا ہے۔

ولهوا باطراف الفروع.. واغفلوا علم الاصول

فضول چیزوں میں کھپتے جا رہے ہیں اور اصول کے علم سے غافل ہیں۔

وتبعوا جمع الحطام.. وفارقوا اثر الرسول

اور دنیاوی ساز و سامان کو جمع کرنے میں خوب کوشش کرتے ہیں اور رسول کی حدیث سے بالکل الگ تھلگ ہیں۔

ولقد راوا غيلان ريب.. الدهر غولا بعد غول

تحقیق انہوں نے زمانے کے دھوکے بہت دیکھ لیے ہیں۔

۱۲۳۱۶- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عبید بن جناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمری نے فرمایا: اے میرے رب! ہماری توبہ قبول فرما اور ہمارے عوام اور خواص کی بھی توبہ قبول فرما، اے میرے رب! ہمیں بھی توبہ کرنے والا بنا دے اور ہمیں جھوٹا نہ بنانا، پھر فرمایا بخدا میں اپنے آپ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں۔

۱۲۳۱۷- احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، بشر بن حکم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ عمری جو کہ ایک نیک آدمی ہیں کے پاس گیا۔ مجھے دیکھ کر کہنے لگے میرے پاس جتنے بھی لوگ آئے ہیں آپ سے زیادہ محبوب مجھے کوئی نہیں ہوا لیکن آپ کے اندر ایک عیب ہے میں نے پوچھا وہ کونسا؟ فرمایا تم حدیث سے محبت کرتے ہو کیا حدیث موت کا توشہ نہیں یا کہ وہ منت موت ہے؟

۱۲۳۱۸- ابو عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید، ابو منذر اسماعیل بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عبدالرحمٰن عمری زاہد نے فرمایا تیری تیرے نفس سے غفلت یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ سے غافل رہے اور تو جس چیز کو سمجھے کہ یہ اللہ کی مبغوض چیز ہے پھر تو اس کو تجاوز کر جائے تو امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہ کرے چونکہ تجھے اس کا خوف ہے جو تجھے نہ کوئی نفع پہنچا سکتا ہے نہ کوئی ضرر، فرمایا: جس نے مخلوق سے ڈر کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کیے اس کے دل سے خوف خدا چھین لیا جائے گا، بالفرض اگر وہ اپنی اولاد یا اپنے غلام کو کوئی امر کرے تو وہ بھی اس کے حکم کو خفیف و ہلکا سمجھیں گے۔

۱۲۳۱۹- ابو احمد غطریفی، عمران بن موسیٰ، اسحاق بن بہلول، ابو جعفر حافظ کا بیان ہے کہ ایک دن میں عمری کے پاس گیا میں نے ان سے پوچھا آپ نے لوگوں سے کنارہ کشی کیوں اختیار کی ہے؟ کہنے لگے اگر تم بھی لوگوں سے کنارہ کشی کی طاقت رکھتے ہو تو ضرور کرو، میں نے کہا کیا میں کنارہ کشی برداشت کر لوں گا؟ فرمایا، ہاں گزارہ کر کے برداشت کر لو اور دیکھو تم عمل کس کے لئے کرتے ہو، پھر کہنے لگے کیا

میں تمہیں کچھ اشعار نہ سناؤں میں نے کہا جی ہاں، ضرور سنائیے پھر انہوں نے ذیل کے اشعار پڑھے:

وما لي من عبد وما لي وليدة .. واني لفي فضل من الله واسع

مجھے غلام لونڈیوں سے کیا سروکار میرے اوپر تو اللہ کا وسیع فضل وکرم ہے۔

بنعمة ربي لا اريد معيشة .. سوى قصد عيش من معيشة قانع

میں اپنے رب کے فضل وکرم سے کسی معیشت کا درپے نہیں ہوں، ہاں صرف اتنی معیشت کا قصد کرتا ہے جس پر قناعت ہو سکے۔

ومن يجعل الرحمن في قلبه الغنى .. يعش في غنىً من طيب العيش واسع

جس نے اللہ بے نیاز کو دل میں بسالیا وہ بے نیازی کے عالم میں اچھی زندگی بسر کرتا ہے۔

اذا كان ديني ليس فيه غميزة .. ولم اتشره بعض تلك المطامع

جب میرا دین بے عیب ہوگا اور ان طمع کی جگہوں میں آنکھ اٹھا کر نہ دیکھوں

ولم تستملني مرزيات من الهوى .. ولم اتخشع امرءً ذا بضائع

اور جب میں مہلک خواہشات سے زچ نہ ہوں اور کسی سرمایہ دار آدمی سے مرعوب بھی نہ ہوں

ضنينا بحق الله في حل ماله .. بخيلاً بقول الزور غير مواد ع

اللہ تعالیٰ کے حق میں اپنے مال سے بخل کرتا ہو اور چھوٹی بات کہہ دیتا ہو اور مشورہ بھی نہ لیتا ہو۔

۱۲۳۴۰- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن حرب مکی کا بیان ہے کہ ابوعبدالرحمٰن عمری ہمارے ہاں مکہ میں تشریف لائے، انہیں دیکھ کر لوگ ان کے پاس جمع ہونے لگے حتیٰ کہ مکہ کے بڑے بڑے لوگ بھی ان کے پاس آگئے، جب انہوں نے بیت اللہ کے چاروں طرف عظیم الشان بنی ہوئی عمارتوں کو دیکھا آواز بلند پکار اٹھے اے مضبوط محلات والو: قبروں کی وحشت ناک تاریکی کو یاد کرو، اے عیش وعشرت والو، کیڑے، پیپ اور مٹی میں جسموں کے بوسیدہ ہوجانے کو یاد کرو، اتنے میں عمری پر نیند کا غلبہ ہوگیا وہ سوگئے۔

۱۲۳۴۱- سلیمان بن احمد، اسحاق بن احمد خزاعی، زبیر بن بکار، سلیمان بن محمد بن عروہ، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری نے فرمایا: ایک مرتبہ موسیٰ بن عیسیٰ نے مجھے کہا امیر المومنین ہارون الرشید کو خبر پہنچی ہے کہ آپ امیر المومنین کو گالیاں دیتے ہیں اور اس کے لئے بددعا کرتے ہیں بھلا آپ نے ایسا کرنا کیوں کر مباح سمجھ لیا؟ میں نے جواب دیا رہی بات ہارون کو گالیاں دینے کی بخدا! وہ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کی قرابتداری ہے، رہی بات اس کو بددعا دینے کی بخدا! میں نے اس کو جو کچھ کہا وہ یوں نہیں کہا :یااللہ! وہ (ہارون الرشید) ہمارے کاندھوں پر بھاری بوجھ بن چکا ہے، ہمارے بدن اس کو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے، وہ ہماری آنکھوں کا کوڑا بن چکا ہے جس کی وجہ سے ہماری آنکھیں جھپکنے ہی نہیں پارہیں وہ ہمارے مونہوں میں کڑوا گھونٹ بن چکا ہے ہم اسکو موت سمجھ کر اپنے حلقوں میں لپ کے لپ ٹھونسے جارہے ہیں، یااللہ! ہمارے اور اس کے درمیان تفریق کردے۔

لیکن میں نے اس کے لئے تو یوں دعا کی ہے: یااللہ! اس کا نام رشید جو رکھا گیا ہے اگر اس کی رشد وہدایت سے پڑا ہے تو اس کی رشد وہدایت میں اور اضافہ کردے اور اگر اس کا نام رشید کسی اور وجہ سے رکھا گیا ہے تو اللہ! اس پر رجوع فرما، یااللہ! اسلام کی حسن تدبیر میں ہر مومن پر اس کا ایک حق ہے اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کی قرابت ورشتہ داری ہے اے اللہ! ہر قسم کی بھلائی کو اس کے قریب تر کردے اور ہر قسم کی برائی کو اس سے دور کردے اور اسے ہمارے لیے سعادت مند بنادے اور اس کو اس کے اپنے لیے، ہمارے لیے درست کردے۔ موسیٰ بن عیسیٰ کہنے لگا ابوعبدالرحمٰن پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اے عمری مجھے آپ سے ایسا ہی گمان تھا۔

۱۲۳۲۲- حسین بن محمد، عبدالرحمن بن ابی حاتم، محمد بن خالد، احمد بن ابی حواری کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے ابوعبدالرحمن عمری کو کچھ وعظ ونصیحت کرنے کی عرض کی، انہوں نے زمین سے ایک چھوٹی سے کنکری اٹھائی اور کہنے لگے، اس کنکری کے بقدر بھی اگر تیرے دل میں تقویٰ موجود ہو وہ اہل زمین کی نماز سے بہتر ہے۔ آدمی نے مزید نصیحت کرنے کی درخواست کی فرمایا: جیسے تم پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کل بھی موجود رہے اسی طرح آج بھی اس بات کو پسند کرو۔

مسانید عبداللہ عمریؒ

عمریؒ نے محدثین کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی ہیں اور تابعین میں سے ابوطوالہ کو انہوں نے پایا ہے اور ابراہیم بن سعد سے روایت کی ہے تاہم ان کی چند ایک مرویات ذیل میں ہیں۔

۱۲۳۲۳- سلیمان بن محمد، ابوہارون موسیٰ بن محمد بن کثیر شریفی، عبدالملک بن ابراہیم حربی، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری، ابوطوالہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں پکڑ کر پھینکنے والے فرشتے فاسقین قرآن کی طرف تیزی سے بڑھیں گے بنسبت بتوں کے پجاریوں کے، تم کہو گے بتوں کے پجاریوں سے پہلے مسلمانوں سے کیوں ابتداء کی جارہی ہے؟ جواب دیا جائے گا جاننے والا نہ جاننے والے کی طرح نہیں ہوتا۔[1]

ابوطوالہ کی یہ حدیث غریب ہے اور ان سے روایت کرنے میں عمری متفرد ہیں۔

۱۲۳۲۴- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبدان بن محمد بن عیسیٰ مرزوی، قتیبہ بن سعید، جابر بن مرزوق حربی، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری، ابوطوالہ انصاری، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا کے معاملہ میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھا اور دین کے معاملہ میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھا اللہ تعالیٰ اسے صابر وشاکر نہیں لکھیں گے اور جس نے دنیا کے معاملہ میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھا اور دین کے معاملہ میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھا اللہ تعالیٰ اسے صابر وشاکر لکھیں گے۔[2]

۱۲۳۲۵- احمد بن جعفر نسائی، وابومحمد بن حیان، جعفر بن محمد فریابی، قتیبہ بن سعید، جابر بن مرزوق، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری، ابوطوالہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی گناہ کیا اور پھر یہ سمجھا کہ اگر اللہ اس کو عذاب دینا چاہے تو عذاب دے اور اگر اس کی مغفرت کرنا چاہے تو مغفرت کردے اللہ تعالیٰ کے ذمے لازم ہو جاتا ہے کہ اس کی مغفرت کرے۔[3]

۱۲۳۲۶- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ بن رزین حلبی، عبید بن جناد حلبی، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری عابد، ابراہیم بن سعد، عبیدہ بن ابی رائطہ، عبداللہ بن عبدالرحمن، عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد انہیں گالیوں سے نشانہ مت بناؤ، سو جس نے میرے صحابہ سے محبت کی اس نے میری

۱۔ الترغیب والترهیب ۱/۱۲۲. واتحاف السادة المتقین ۳۶۸/۳. وکنز العمال ۲۹۰۰۵. وکشف الخفا ۵۳۳/۱ وتخریج الاحیاء ۱۷۱/۳. وتذکرة الموضوعات ۸۱

۲۔ اتحاف السادة المتقین ۳۲۲/۹. والاحادیث الضعیفة ۹۳۳. وکنز العمال ۹۲۸۴.

۳۔ مجمع الزوائد ۲۱۱/۱۰. والمستدرک ۲۴۲/۴. واتحاف السادة المتقین ۵۹/۵. والاحادیث الضعیفة ۳۲۵.

محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے میرے صحابہ سے بغض وعداوت کی اس نے میری عداوت کی وجہ سے ان سے بغض وعداوت کی، جس نے میرے صحابہ کو اذیت پہنچائی فی الواقع اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پکڑ لے۔[1]

۱۲۳۲۷- سلیمان بن احمد، ابوبکر بن مالک، ابراہیم بن عبدالرحیم بن دیوما، ابراہیم بن اسحاق حجازی، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری، سالم بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو مبادا وہ وقت آجائے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور تمہاری دعا قبول نہ ہو، تم استغفار کرو اور تمہاری مغفرت نہ ہو، یہودی علماء اور عیسائی راہبوں نے جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کر دیا ان کے انبیاء کی زبانی اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت بھیجی، پھر ان علماء پر نازل ہونے والی بلاء اور مصیبت نے پوری قوم بنی اسرائیل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔[2]

(۴۱۳) ابوحبیب بدویؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک دنیا سے بے تعلق وکنارہ کش ابوحبیب بدوی بھی ہیں۔

۱۲۳۲۸- عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن محمد بن حماد، احمد بن خلف، ابوعبداللہ اعرابی کا بیان ہے کہ سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ ابوحبیب بدویؒ مجھے کہنے لگے اے سفیان: کیا تم نے کبھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے بھلائی دیکھی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا، کہنے لگے، جب تم نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے بھلائی دیکھی ہی نہیں پھر تم اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو کیوں ناپسند کرتے ہو؟ فرمایا: اے سفیان! جب بھی اللہ تعالیٰ اپنی عطاء روک دیتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بخل سے کام لیا یا عطایات کا اس کے پاس فقدان ہو گیا ہے بلکہ وہ بندے کو مہلت دے کر آزمانا چاہتا ہے۔

۱۲۳۲۹- محمد بن علی، عبداللہ بن جابر رملی، عبداللہ بن خضیق، ابوفیض کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوریؒ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ ابوحبیب بدوی کے پاس آیا، میں نے انہیں سلام کیا اس سے پہلے میں نے انہیں نہیں دیکھا تھا مجھے کہنے لگے کیا تم وہی سفیان ثوری ہو جس کے بارے میں تعریفی کلمات کہے جاتے ہیں؟ میں نے کہا، جی ہاں، میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ جو کچھ کہا جاتا ہے اس میں برکت کرے، مجھے کہا: اے سفیان! ہم نے بھلائی صرف اللہ ہی کی طرف سے دیکھی ہے میں نے کہا: جی ہاں، ابوحبیب نے فرمایا: پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ کی ملاقات کو ناپسند سمجھتے ہیں؟ پھر فرمایا: اے سفیان! بسا اوقات اللہ تعالیٰ تجھے کبھی اپنی عطاء سے محروم کر دیتے ہیں وہ اس وجہ سے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بخل سے کام لیا ہے یا عطایا کی اس کی ہاں کمی ہو گئی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو عطایا سے محروم کر کے اس کا امتحان لینا چاہتے ہیں، سفیان کہتے ہیں پھر ابوحبیب مجھے چھوڑ کر اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔

---

[1] سنن الترمذی ۳۸۶۲. ومسند الامام احمد ۵/۵۴. وصحیح ابن حبان ۲۲۸۴. واتحاف السادة المتقین ۲/۲۲۲، ۲۲۳. وشرح السنة ۱۴/۷۰. ومشكاة المصابيح ۶۰۰۵.

[2] السنن الكبرى للبيهقى ۱۰/۹۳. وسنن ابن ماجة ۴۰۰۴. والترغيب والترهيب ۳/۲۳۳. واتحاف السادة المتقين ۸/۷. والكامل لابن عدى ۲/۲۳۰۰

(۴۱۴) احمد موصلیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک احمد موصلیؒ بھی ہیں جنہوں نے مشاھدہ وحق کیا اور بھلائی کی طرف ہو جانے میں سبقت کی
۱۲۳۳۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حبان، احمد بن ابوحواری، جعفر بن محمد بن احمد میمونی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں احمد موصلیؒ کے پاس آیا، میں نے ان سے کہا میں آپ کو ایک حدیث ہدیہ کرتا ہوں کہنے لگے، بہت دوری ہے فرمایا: ہاں اگر تم مزید کچھ لائے ہو جس پر میں عمل کرلوں ورنہ حدیث سناؤ میں اس پر سسکیاں لے لے کر مرجاؤں، میں نے کہا: مجھے ابوعالیہ کی سند سے خبر ملی ہے کہ ابو عالیہ کہتے ہیں میں نے بعض کتابوں میں ایک بات لکھی ہوئی پڑھی ہے جس نے میری نیند اڑادی اور مجھ سے تمام خواہشات کو ختم کر دیا ہے۔ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ والوں کی جماعت! میں نے کہا اس جنت کے لئے تیاری کرو جس میں سرخ زبرجد جڑے ہوئے ہیں جن پر جنت کی نہریں بہتی ہیں جس میں موتی، یاقوت اور بے مثال لؤلؤ ہوں گے، اس جنت کی باڑ پیلے رنگ کے زبرجد کی ہوگی، ان نہروں پر جنت کے پھلدار درختوں کے پھل لٹک رہے ہوں گے۔ جب احمد موصلی پر غشی طاری ہوگئی میں انہیں وہیں چھوڑ کر چلا آیا۔

(۴۱۵) ابومسعود موصلیؒ[1]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک معافی بن عمران ابومسعود موصلیؒ بھی ہیں، علم کے نور سے منور تھے اور اللہ تعالیٰ کے رستے میں دل کھول کر خرچ کیا کرتے تھے۔
۱۲۳۳۱- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن کلثوم، مسدد، علی بن خشرم، بشر حافی کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے مجھ سے پوچھا آپ معافی بن عمران کے اتنے زیادہ عاشق کیوں ہیں؟ میں نے جواب دیا میں ان کا عاشق کیوں نہ ہوؤں حالانکہ ثوری انہیں یاقوتہ کا خطاب دیتے ہیں۔ میں ان کے پاس ایک دن حاضر خدمت ہوا اچانک انہیں اس وقت دو بیٹوں کی موت کی خبر سنائی گئی، وہ حبوہ باندھے بیٹھے تھے حبوہ کھولا بھی نہیں تھا کہ اسی حالت میں پوچھا کیا میرے دو بیٹے کسی پر ظلم ڈھاتے ہوئے مارے گئے یا مظلوم ہو کر مارے گئے؟ کسی نے جواب دیا بلکہ مظلوم ہو کر مارے گئے۔ چنانچہ انہوں نے حبوہ کھولا اور سجدے میں گر پڑے پھر سجدے سے سر اٹھایا اور پوچھا بیٹے ان کی موت کا کیا قصہ ہے۔
۱۲۳۳۲- عبداللہ بن محمد، ابویعلی موصلی، محمد بن حسین، محمد بن مودود موصلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معافی بن عمران سے کسی نے پوچھا اس آدمی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو اشعار کو کاٹ کاٹ کر پڑھے جیسے یوں کہے:

هو عمرک فالفه فیما شئت

وہ تیری اپنی عمر ہے جس میں چاہے اسے فنا کر۔

یعنی شعر کا ایک ہی مصرعہ پڑھے اور دوسرا مصرعہ نہ پڑھے۔
(روایت میں صرف اتنی ہی بات مذکور ہے یعنی سائل کا سوال تو مذکور ہے اور معافی بن عمران کا اظہار خیال اور ان کی رائے مذکور نہیں۔)

---

[1] تهذيب الكمال ۲۸/۱۴۷. وطبقات ابن سعد ۷/۴۸۷. والتاريخ الكبير ۸/۲۱۴۶. والجرح ۸/۱۸۳۵. والكاشف ۳/۵۶۰. وتهذيب التهذيب ۱۰/۱۹۹.

مسانید ابو مسعود موصلیؒ

۱۲۲۳۳-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سعید، عبداللہ بن محمد بن نعمان، حسین بن بشر کوفی، معافی بن عمران، مغیرہ بن زیاد، عطاء، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو چار رکعت پڑھتے، پھر تھوڑا آرام کرتے اور پھر نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے، حتیٰ کہ مجھے دیکھ کر ان پر رحم آجاتا میں ان سے کہتی، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف نہیں کردیے ہیں؟ ارشاد فرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

عطاء کی یہ حدیث غریب ہے اور مغیرہ بن زیاد متفرد ہیں اور وہ موصلی ہیں۔

۱۲۲۳۴-احمد بن ابراہیم بن یوسف، احمد بن مھدی، عیسیٰ بن ابراہیم، معافی بن عمران، اسامہ بن زید، زہری، عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام دوٹوک ہوتا تھا۔[1]

میرے علم کے مطابق زہری سے یہ حدیث صرف اسامہ نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۳۵-ابونعیم اصفہانی، قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، علی بن حسین بن جنید، محمد بن عمار موصلی، معافی بن عمران، صالح بن ابی جعفر، زہری سالم، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں غیر شادی شدہ نوجوان آدمی تھا اور رات مسجد میں بسر کرتا تھا۔ بسا اوقات مجھے احتلام بھی ہوجاتا تھا، رات کے وقت مسجد میں کتے آتے جاتے مسجد میں نہ پانی بہایا جاتا اور نہ ہی پانی کے چھینٹے مارے جاتے۔

زہری کی یہ حدیث غریب ہے اور پانی کے بہانے اور چھینٹے مارنے کے الفاظ زہری سے صرف صالح نے روایت کئے ہیں۔

۱۲۲۳۶-ابوحسن علی بن احمد بن علی مصیصی، ہیثم بن خالد مصیصی، عبدالکبیر، معافی بن عمران، سفیان، ابواسحاق، حارث، علی، عبدالکبیر، اسماعیل بن عیاش عبدالعزیز بن عبیداللہ، محمد بن علی، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بردباری سے آدمی صائم النھار اور قائم اللیل کا درجہ پاسکتا ہے اسے نامہ اعمال میں جبار لکھا جاتا ہے حالانکہ وہ صرف اپنے گھر والوں کا مالک ہوتا ہے۔[2]

۱۲۲۳۷-علی بن احمد مصیصی، ہیثم بن خالد، عبدالکبیر بن معافی، معافی بن عمران، حسن بن عمارہ، طلحہ بن مصرف، مصعب بن سعد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر اپنے آپ کو برتر سمجھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری مدد نہیں کی جاسکتی مگر تمہارے ضعیفوں کے ساتھ اور ان کی دعا واخلاص کے ساتھ۔[3]

۱۲۲۳۸-عبدالکبیر بن معافی، محمد بن طلحہ، طلحہ بن مصرف، مصعب بن سعد، سعدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ سند سے روایت مذکورہ بالا مروی ہے۔

۱۲۲۳۹-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عزیز موصلی، صبیح بن دینار بلوی، معافی بن عمران، اسرائیل، سفیان ثوری، منصور، مجاہد، عائشہ

۱۔ مسند الامام احمد ۱۳۸/۶. والسنن الکبری للبیھقی ۲۰۷/۳. وسنن ابی داؤد ۴۸۳۹.

۲۔ المستدرک ۶۰/۱. وصحیح ابن حبان ۴۸۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹۸/۸. والمطالب العالیۃ ۲۵۵۱، ۲۶۷۴. ۴۴۱۷ والترغیب والترھیب ۴۰۳/۳. ومجمع الزوائد ۲۴/۸.

۳۔ صحیح البخاری ۴۴/۴. والمعجم الصغیر للطبرانی ۳۸/۱. والترغیب والترھیب ۱۳۹/۴. ومشکاۃ المصابیح ۵۲۳۲.

رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بالفرض اگر صبر کوئی آدمی ہوتا تو صاحب کرم وقابل تعریف ہوتا۔[1]

ثوری کی یہ حدیث غریب ہے اور معافی متفرد ہیں۔

۱۲۳۴۰- علی بن احمد بن علی، ہیثم بن خالد، عبدالکریم بن معافی، معافی بن عمران، حسن بن عمارہ، حکم، مجاہد، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دنیا کی قیمت اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ تک بھی نہ پلاتے۔[2]

۱۲۳۴۱- سلیمان بن احمد، ہیثم بن خالد مصیصی، عبدالکبیر بن معافی بن عمران، معافی بن عمران، ابن لھیعہ، ابن اسود، عروۃ بن زبیر، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بلال رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہنے لگے فلاں عورت مرگئی اور راحت وآرام میں چلی گئی یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوگئے اور ارشاد فرمایا: راحت وہی آدمی پاتا ہے جس کی مغفرت ہوجائے۔[3]

ابن لھیعہ کی یہ حدیث غریب ہے اور سلیمان کے قول کے مطابق معافی متفرد ہیں۔

۱۲۳۴۲- ابوعمرو محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبداللہ بن عمران، معافی بن عمران، حسن بن حیی، ابراہیم بن مہاجر، ابوبکر بن حفص، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت اچھی موت ہے کہ آدمی اپنے حق کے پیچھے مرجائے۔[4]

معافی متفرد ہیں اور ابوبکر کا نام عبداللہ بن حفص بن عمرؓ سعد بن ابی وقاص ہے۔

۱۲۳۴۳- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبداللہ بن عمار، معافی بن عمران، سفیان ثوری، حجاج بن فرافصہ، ابی عمران جونی، جندب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک تم اکٹھے رہو قرآن پر جمع رہو اور جب تم اختلاف کرنے لگو تو کھڑے ہوجاؤ۔[5]

ابوعمران کی یہ حدیث ثابت ومشہور ہے۔ ابوعمران سے یہ حدیث حماد بن زید، حارث بن عبید ابوقدامہ سلام بن ابی مطیع اور ھارون بن موسیٰ نحوی نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۴۴- ابوعمران بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبداللہ بن عمارہ، معافی بن عمران، اوزاعی، حارث بن یزید، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر، مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی عامل ہو وہ اپنے لئے رہائش گاہ کو کما سکتا ہے۔

حارث متفرد ہیں عبدالرحمن سے اور یہ حدیث ابن لھیعہ نے حارث سے بمثلہ روایت کی ہے اور یوں متن حدیث ہے جس نے اس کے علاوہ کہیں سے پایا وہ دھوکہ باز اور چور ہے۔

۱۲۳۴۵- ابوبکر طلحی، احمد بن حماد بن سفیان، محمد بن عبداللہ بن عمارہ، معافی بن عمران، اوزاعی، قتادہ، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے

۱۔ کنز العمال ۶۵۰۳. واتحاف السادۃ المتقین ۶/۹. وتخریج الاحیاء ۶۱/۴.

۲۔ کشف الخفا ۲/۲۴۹ وکنز العمال ۶۲۱۰

۳۔ کنز العمال ۱۰۳۵۱، ۴۲۷۷۱.

۴۔ مسند الامام احمد ۱/۱۸۴. ومجمع الزوائد ۹/۲۴۴. والاحادیث الصحیحۃ ۶۹۷.

۵۔ مسند الامام احمد ۴/۳۱۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۱۷۶. وکنز العمال ۲۸۰۵.

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل بدعت بدترین مخلوق ہیں[1]

اوزاعی سے ان الفاظ حدیث میں معافی متفرد ہیں عیسیٰ بن یونس نے بھی یہ حدیث اوزاعی سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۳۴۶-سلیمان بن احمد، احمد بن حمدون موصلی، محمد بن عمار موصلی، معافی بن عمران، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت میمونہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنین (ذبح شدہ گائے بھینس کے پیٹ سے زندہ بچ نکلنے والا) کے بارے میں سوال کیا گیا: ارشاد فرمایا: اسے ذبح کرلو اور ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اور پھر کھالو[2]

اس حدیث میں ہشام زید سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور زید سے معافی جیسا کہ سلیمان نے کہا ہے۔

(۴۱۶) سباع موصلیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک ابو محمد سباع موصلی بھی ہیں، فضول سے کنارہ کش اور وصول میں ہمہ وقت کوشاں رہے، کہا گیا ہے کہ تصوف باطنی گندگیوں سے پاکی حاصل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ انس ومحبت پیدا کرنے کا نام ہے۔

۱۲۳۴۷-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سباع موصلیؒ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے فرمایا اے میرے معبود! تو نے مجھے ہاتھ پاؤں کو پانی کے ساتھ پاک وصاف کرنے کا تو حکم دیا ہے لیکن میں اپنے دل کو کس چیز سے پاک وصاف کروں؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی: اے داؤد! اپنے دل کو غم وحزن سے پاک وصاف کرو۔

۱۲۳۴۸-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم اغاطی، احمد بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مضاء نے سباع موصلی سے پوچھا: اے ابومحمد! میں کس چیز کے ذریعے لوگوں میں زہد تک پہنچ سکتا ہوں؟ جواب دیا انس ومحبت کے ذریعے۔

(۴۱۷) فتح بن سعیدؒ

اولیاء تبع تابعین میں سے ایک فتح بن سعید بھی ہیں، اپنے اختیار کو ٹھکرا دینے والے تھے اور خدائی امتحان وآزمائش کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔

۱۲۳۴۹-ابونعیم اصفہانی، ابوزرعہ محمد بن ابراہیم استراباذی، محمد بن قارن، ابوحاتم، محمد بن روح، ابراہیم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ فتح موصلیؒ کے سر میں شدید درد ہوگیا۔ کہنے لگے اے میرے رب! تو نے مجھے انبیاء والی آزمائش میں مبتلا کیا ہے اس کا شکر یہ ہے کہ میں آج رات چار سو رکعات نوافل پڑھوں۔

۱۲۳۵۰-عمر بن احمد بن شاہین، عباس بن عباس بن مغیرہ جوہری، قاسم بن مغیرہ، ابوبکر بن عفان، بشر بن حارث کا بیان ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ فتح موصلی کی ایک کمسن بچی کو کپڑے دستیاب نہ ہو سکے جس سے وہ بقدر ضرورت اپنے بدن کو نہ مستور کر سکی، فتح سے کہا گیا کیا آپ کسی ایسے آدمی کو نہیں پاتے جو اسے کپڑے پہنا دے؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا: میں اسے اسی حالت میں رہنے دینا چاہتا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ اس کے کپڑے کی عدم دستیابی اور میرے صبر کو دیکھ لے، چنانچہ جب جاڑے کا موسم ہوتا اپنے اہل وعیال کو ایک جگہ جمع کر کے بٹھا دیتے اور اپنی چادر ان پر تان کر کھڑے ہو جاتے، پھر کہتے: یا اللہ! تو نے مجھے فقر میں مبتلا کیا ہے، میں اپنے اہل وعیال کو فقر میں مبتلا کرتا ہوں اور تو نے مجھے بھوکا رکھا ہے میں ان کو بھوکا رکھتا ہوں اور تو نے مجھے کپڑے نہیں عطا کئے میں بھی ان

---

[1] تاریخ اصبہان ۲/۹۰ ومیزان الاعتدال ۸۱۳۰ ولسان المیزان ۵/۱۱۸۰، وکنز العمال ۱۰۹۵، ۱۱۲۶.

[2] مجمع الزوائد ۵/۴۳ وکنز العمال ۱۵۰۹۹.

کو کپڑے نہیں دیتا ہوں، بھلا میں کس وسیلے سے تجھ تک رسائی حاصل کروں؟ یہ سب کچھ تو اپنے اولیاء احباء سے کر رہا ہے کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ میں انہیں دیکھ کر خوش ہو جاؤں۔

۱۲۳۵۱- ابونعیم اصفہانی، ابو عمر محمد بن عبداللہ بن محمد، محمد بن عبداللہ بن معروف، سھل بن علی دوری، ابو عمران موسیٰ بن عیسیٰ بصاص، ابونصر بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فتح موصلیؒ نے فرمایا: جس نے اپنے دل پر کڑی نظر رکھی وہ محبوب باری تعالیٰ کی فرحت سے سرفراز ہوگا اور جس نے اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی خواہش نفس پر ترجیح دی اسے بھرپور اللہ تعالیٰ کی محبت ملے گی اور جس نے اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا شوق جمائے رکھا اللہ کی محبت کے علاوہ ہر چیز سے کنارہ کشی کی اللہ تعالیٰ کے حق کی رعایت کی اور غیب میں اللہ کا خوف دل میں جمائے رکھا اس تمام کے نتیجے میں وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے سرفراز ہوگا۔

۱۲۳۵۲- ابونعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو موسیٰ عمران بن موسیٰ، طرسوی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ فتح موصلیؒ دو بچوں کے پاس سے گزرے۔ ان میں سے ایک کے پاس روٹی کا ٹکڑا تھا جس پر اس نے شہد لگا رکھا تھا اور دوسرے کے پاس بھی روٹی کا ایک ٹکڑا تھا جس پر اس نے سالن اور چٹنی لگا رکھی تھی، چٹنی والے نے شہد والے سے کہا: مجھے اپنی روٹی سے کھلاؤ، شہد والا بولا اگر تو میرا کتا ہے تو پھر میں تجھے کھلاؤں، اس نے کہا جی ہاں میں تیرا کتا ہی سہی، چنانچہ شہد والے نے اپنی روٹی سے اسے بھی ایک ٹکڑا کھلا دیا اور پھر اس کے منہ میں ایک دھاگہ ڈالا، اور اسے کھینچنے لگا، فتح نے فرمایا اگر تو اپنی ہی روٹی پر راضی رہتا اس کا کتا نہ بنتا؟ ابو موسیٰ کہتے ہیں دنیا کی مثال بھی اسی طرح ہے۔

۱۲۳۵۳- ابو عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، عبدالرحیم بن یحییٰ، عثمان بن عمارہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں کہیں سفر پر چلا گیا جس کی وجہ سے میں کافی عرصہ غائب رہا۔ جب میں واپس آیا تو سالم دورقی کی دکان پر فتح موصلی سے میری ملاقات ہوئی، فتح نے مجھ سے پوچھا اے بصری جتنا عرصہ تم غائب رہے اس دوران تم نے کیا کچھ دیکھا؟ میں نے کہا: میں نے اس دوران عجائب کثیرہ دیکھیں اور مختلف قسم کی خبریں سنیں، چنانچہ فتح موصلیؒ نے ایک دردناک چیخ ماری، میں نے کہا: آپ خبر کا نام سنتے ہی چیخ اٹھے اگر آپ قیامت کا مشاہدہ کرلیں یا قیامت والے کا مشاہدہ کرلیں اس وقت آپ کا کیا حال ہوگا؟ چنانچہ فتح نے سسکیاں بھر بھر کر رونا شروع کردیا، پھر جونہی دوکان سے چھلانگ ماری غشی کھا کر گر پڑے، ہم انہیں جلدی جلدی اٹھا کر دوکان کے اندر لے آئے حتی کہ عصر تک مسلسل بیہوش رہے، پھر جب ہم عصر کی نماز پڑھ چکے تب فتح موصلیؒ نے افاقے کا سانس لیا اور آنکھ کھولی، مجھ سے کہنے لگے تم نے کیسے کہا؟ میں نے کہا خاموشی اختیار کیجئے، عبدالرحیم کہتے ہیں میں نے عثمان سے پوچھا آپ نے انہیں کیوں جھڑکا؟ عثمان کہنے لگے مجھے خوف تھا کہ اگر میں نے بات دہرادی تو کہیں میں انہیں قتل نہ کردوں۔

۱۲۳۵۴- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، عبداللہ بن محمد بن سفیان، حسین بن علی، یزید بن صدائی کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے فتح موصلیؒ سے دعا کرنے کی درخواست کی، کہنے لگے یا اللہ! ہمیں اپنے عطایا عطا فرما اور ہمارے گناہوں پر سے اپنے پردے نہ اٹھا اور ہمیں اپنے فیصلے پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرما۔

۱۲۳۵۵- ابونعیم اصفہانی، ابو عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، رباح بن جراح مہدی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ فتح موصلی اپنے ایک دوست عیسیٰ تمار کے پاس آئے لیکن اسے گھر پر نہ پایا، خادمہ سے کہا: میرے بھائی کا صندوق میرے پاس نکال کر لاؤ، چنانچہ خادمہ نے صندوق لا کر ان کے سامنے رکھ دیا، فتح موصلی نے صندوق سے دو درہم نکالے اور واپس آ گئے، کچھ دیر بعد عیسیٰ تمار گھر واپس لوٹا، خادمہ نے فتح موصلی کے آنے اور دو درہم لینے کی خبر دی، عیسیٰ تمار کہنے لگا: اگر تو واقعی سچ کہہ رہی ہے تو پھر تو آزاد ہے عیسیٰ نے جب واقعہ کی تفتیش کی تو بات سچ ثابت ہوئی اور وہ خادمہ (لونڈی) آزاد ہوگئی۔

۱۲۳۵۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ھارون بن عبداللہ، سیار، محمد بن عبدالرحمن بن حبیب طفاوی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں فتح موصلی کے پاس گیا، دیکھا تو وہ مزدوری پر آگ جلا رہے تھے، فتح کا تعلق عرب سے تھا شریف عابد زاہد آدمی تھے، رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مسانید فتح موصلیؒ

فتح موصلیؒ نے عیسیٰ بن یونس اور ان کے ہم عصروں کو پایا ہے اور عیسیٰ سے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۲۳۵۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن ابراہیم بن جعفر، ابوبکر عطار، محمد بن ھارون ھاشمی، ابوحفص بن ہمشیرہ بشر حافی کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ اپنے ماموں بشر حافی کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی اثنا میں دروازے پر دستک ہوئی۔ ماموں نے مجھے کہا: دیکھو دروازے پر کون ہے؟ میں نکلا دیکھا کہ ایک بوڑھے میاں اون کا جبہ پہنے ہوئے، سر پر تہبند رکھے اور ہاتھ میں ایک جھاگل اٹھائے کھڑے ہیں۔ کہنے لگے ابو نصر سے جا کر کہو آپ کا بھائی ابوبکر آپ کی تلاش میں آیا ہے، ابوحفص کہتے ہیں میں نے اندر آ کر ماموں کو بتا دیا اور ان بوڑھے میاں کی صفت بھی ان سے بیان کر دی، میرے ماموں جلدی سے باہر نکلے اور انہیں سلام کیا اور ہاتھ سے پکڑ کر بڑے میاں کو اندر لے آئے پھر ان سے بات چیت شروع کر دی۔ پھر ان سے پوچھا آپ کیوں یہاں تشریف لائے؟ فرمانے لگے: ایک حدیث میں نے اور آپ نے عیسیٰ بن یونس سے غسل کے متعلق سنی ہے، مجھے اس کے بارے میں کچھ شک ہو گیا ہے، چنانچہ میرے ماموں فٹ سے اٹھے اور بستہ اٹھا لائے اس سے تلاش کر کے ایک کاپی نکالی، پھر اس میں نظر کر کے پڑھنے لگے: ہمیں حدیث سنائی عیسیٰ بن یونس نے، اشعث بن عبد الملک، محمد بن سیرین، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی عورت کی چار گھاٹیوں کے درمیان بیٹھ جاتا ہے اور پھر کوشش کرتا ہے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ بوڑھے میاں کہنے لگے: اب مجھ سے سن لیجئے تاکہ میں غلطی نہ کروں، ماموں نے کہا اچھا سنا دیجئے، بوڑھے میاں بولے: یہ حدیث ہمیں عیسیٰ بن یونس نے سنائی، اشعث بن عبدالملک، محمد بن سیرین، ابوہریرۃ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی اپنی عورت کی چار گھاٹیوں کے درمیان بیٹھ جاتا ہے اور کوشش کر لیتا ہے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ پھر بوڑھے میاں نے میرے ماموں کو سلام کیا اور واپس لوٹ گئے، میں نے ماموں سے پوچھا یہ کون بزرگ تھے؟ جواب دیا یہ فتح موصلیؒ تھے۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی بیوی سے صحبت کے لئے اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھ جاتا ہے اور پھر مرد کی شرمگاہ کا حشفہ عورت کی شرمگاہ میں چھپ جاتا ہے انزال خواہ ہو یا نہ ہو غسل واجب ہو جاتا ہے چونکہ ایک حدیث صحیح ہے کہ جب مرد و عورت کی شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور مرد کی شرمگاہ کا حشفہ عورت کی شرمگاہ میں چھپ جائیں خواہ انزال ہو یا نہ ہو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے کتب فقہ کی کتاب الطہارۃ دیکھ لی جائے۔

(۴۱۸) اسد بجلیؒ

اولیاء، تبع تابعین کرام میں سے ایک عابد، زاہد، مخلص، اور اللہ کے حضور ہر وقت سجدہ ریز ہونے والے اسد بجلیؒ بھی ہیں کوفی ہیں اور عزیز الحدیث ہیں۔

۱۲۳۵۸- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، ھارون بن اسحاق، محمد بن عبدالوھاب، عبادی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری اسد بن عبیدہ کے پاس سے گزرے۔ ثوری نے انہیں سلام کیا مگر انہوں نے سلام کا جواب نہ دیا، سفیان واپس لوٹنے اور پوچھا: اے اسد میں آپ کے پاس سے گزرا اور آپ کو سلام کیا مگر آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا۔ چنانچہ اسد نے انہیں بتایا کہ میں تھوڑا مشغول تھا اور مزید اعتذار کر دیا، لیکن سفیان ثوریؒ نے ان کی عذر بیانی پر قناعت نہ کی، اسد کہنے لگے اے سفیان! ایسا نہیں کہ میں اللہ سے زیادہ جانتا ہوں۔

مسانید اسد بجلیؒ

۱۲۳۵۹-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، علی بن محمد بن ضیاء، خلف بن تمیم، اسد بن عبیدہ، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا نام لیا کرو اور مجھے کنیت سے نہ پکارو۔[1]

۱۲۳۶۰-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن محمد، احمد بن محمد بن صدقہ، علی بن محمد بن ابو ضیاء، خلف بن تمیم، اسد بن عبداللہ، اسماعیل بن مسلم، محمد بن منکدر، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو پالکی میں بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے پاس اس کا بیٹا بھی تھا۔ اس نے سر اوپر اٹھایا اور کہنے لگی: یارسول اللہ! کیا اس کے لئے بھی حج ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں، اس کے لئے بھی حج ہے اور تمہارے لئے اجر وثواب ہے۔[2]

(۴۱۹) بشر آمیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک ہر حال میں اللہ سے راضی رہنے والے بشر آمی بھی ہیں۔

۱۲۳۶۱-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، محمد بن منصور قریشی کا بیان ہے کہ میں نے معروف کرخی سے پوچھا: کیا اس شہر میں کوئی ایسا انسان ہے جو ابدال کی صفات کا حامل ہو؟ معروف تھوڑی دیر خاموش رہے پھر بولے ہاں ان صفات کا حامل ایک آدمی ہے جسے بشر آمی کہا جاتا ہے۔

خلف بن تمیم کہتے ہیں: بشر آمی کہتے تھے میں تری پر گھسیٹا جاؤں مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں خشکی پر گھسیٹا جاؤں۔

۱۲۳۶۲-سلیمان بن احمد بن، احمد بن محمد بن صدقہ، ابراہیم بن راشد آمی، خالد بن یزید مقری، بشر آمی، فضیل بن مرزوق، ولید بن بکیر، عبداللہ بن محمد عدوی، علی بن زید، سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے آج کے دن اس جگہ اور اس شہر میں جمعہ فرض کیا ہے۔ میں نے غفلت کر کے جمعہ کو ترک کیا حالانکہ اس کا امام موجود تھا برابر ہے کہ ظالم تھا یا عادل اللہ تعالیٰ اس کے امور متفرق کو جمع نہ کرے اور اس کے معاملہ میں برکت نہ فرمائے خبردار! اس کی نماز قابل قبول ہے اور نہ ہی زکوٰۃ، نہ روزہ اور نہ ہی حج، کوئی عورت کسی مرد سے بے خوف نہیں ہوسکتی اور نہ ہی کوئی دیہاتی کسی مہاجر سے اور نہ ہی کوئی فاسق وفاجر آدمی مگر یہ کہ ہو اس کا سلطان جس کی تلوار و کوڑے سے خوفزدہ ہوں۔

(۴۲۰) ابوربیع سائحؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک راتوں کو حق تعالیٰ کے حضور بیدار رہنے والے ابوربیع سائح رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۲۳۶۳-ابونعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم بن علی، موسیٰ بن حسن کوفی، ابوربیع رشدینی، ادریس بن یحییٰ خولانی کا بیان ہے کہ ابوربیع سائح نے ہمیں پوچھا: سکران (نشے میں دھت) پر حد کب قائم کی جاتی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جب اسے نشے سے افاقہ ہوجائے، فرمایا: دنیا کا نشہ جسے چڑھ جائے اسے افاقہ ملتا ہی نہیں۔

۱۲۳۶۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوحریش، ابوربیع، سعید بن ابراہیم خولانی کا بیان ہے کہ ایک آدمی ابوربیع سائح سے کہنے لگا: مجھے اسم

---

[1] صحيح البخاري ١/ ٣٨، ٣/ ٩٦، ٣/ ١٠٣، ٢٢٦، وصحيح مسلم، كتاب الآداب ١، ٢، ٧، ٨.

[2] صحيح مسلم ٩٧٣ وسنن ابي داؤد ١٧٣٦ وسنن الترمذي ٩٢٣ وسنن النسائي ٥/ ١٢١. وسنن ابن ماجة ٢٩١٠

اعظم سکھایئے فرمایا: کیا تمہارے پاس قلم دوات اور کاغذ ہے؟ کہا جی ہاں: میرے پاس ہے فرمایا پھر لکھو: بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری ہر حاجت پوری کرے گا۔

۱۲۳۶۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، زیاد بن ایوب، ابوربیع صوفی، جمیل ابوعلی کا بیان ہے کہ حبیب ابومحمد کہتے تھے آدمی کی خوش قسمتی ہے کہ جب وہ مرتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ اس کے گناہ بھی مرجاتے ہیں۔

۱۲۳۶۶-احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، عبدالرحمن بن سلیمان، احمد حواری، ابوربیع صوفی کہتے ہیں جب مجھ سے داؤد طائی کا ذکر کیا گیا مجھے شوق ہوا کہ میں ان کے احوال کو تفصیل دیکھوں، چنانچہ میں عشاء کے بعد ان کے پاس آیا اجازت لی پوچھا کون ہے؟ میں نے جواب دیا ایک پردیسی ہے جو رات گزاری کے لئے کوئی جگہ نہیں پاتا، کہا اللہ کا نام لیکر داخل ہو جاؤ، چنانچہ میں ان سے سوالات کرنے لگا، انہوں نے مجھے کہا اہل اللہ فضول باتوں کو ناپسند کرتے تھے، سو میں خاموش ہوگیا، جب صبح ہوئی میں نے ان سے کچھ وصیت کرنے کی درخواست کی، فرمایا اگر تمہاری والدہ بقید حیات ہے ان کی خدمت کرو اور لوگوں سے اس طرح بھاگو جس طرح تم شیر سے بھاگتے ہو مگر جماعت کی نماز ترک نہ کرو۔

۱۲۳۶۷-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، جبیر بن محمد وراق، ابوحاتم عبدہ بن سلیمان مروزی، ابوربیع، ایک آدمی، ابوحمزہ، ابوجعفر، نے آیت کریمہ" اولئک یجزون الغرفة بما صبروا "یہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے میں بالاخانے دیئے گئے۔ کی تفسیر کے بارے میں فرمایا: یعنی ان لوگوں نے دنیا میں فقر و فاقہ پر صبر کیا اس کے بدلے میں اب انہیں بالاخانے دیئے گئے۔

۱۲۳۶۸-ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن مکرم، مسرف بن سعید، حسن بن یحییٰ بن آدم، یحییٰ بن آدم کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم حماد بن زید کے پاس تھے اور وہ اس وقت ایک دکان پر تھے اور کچھ لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے کہ اتنے میں ابوربیع اعرج سوار ہوکر آگئے اور کہہ رہے تھے رستے سے بچو رستے سے بچو! حماد نے فرمایا: اے ابوربیع تمہیں کیا ہوا؟ ابوربیع نے جواب دیا اے ابواسماعیل میں تمہیں جانوروں کے مالکان کے ساتھ گفتگو کرتا دیکھ رہا ہوں، کہیں آپ یعنی ان کے رنگ میں نہ رنگ دیئے جائیں، حماد کہنے لگے اے ابوربیع! میرے پاس تمہارے لئے کچھ نعمتیں ہیں ابوربیع نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے نعمتیں مسلمانوں کے فقراء کے پاس تلاش کرو چونکہ قیامت کے دن ان کے پاس عظیم سرمایہ ہوگا۔ حدیث سن کر حماد بن زید پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔[1]

(۴۲۱) علی بن فضیل[2]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک علی بن فضیل بن عیاض رحمہ اللہ بھی ہیں، اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہمیشہ سرشار رہے انہوں نے جسم و جوانی کو اللہ کی محبت میں پگھلا دیا۔

۱۲۳۶۹-ابونعیم اصفہانی: احمد بن علی ثقفی، عبدالعزیز بن یزید کا بیان ہے کہ فضیل بن عیاض نے فرمایا: ایک دن میرا بیٹا علی شدید رونے لگا میں نے پوچھا اے بیٹے تمہیں کیا ہوا؟ جواب دیا مجھے خوف ہے کہ قیامت کے دن ہم جمع نہیں ہوسکیں گے۔

۱۲۳۷۰-ابونعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم احمد بن علی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل نے فرمایا ایک رات میں نے اپنے بیٹے علی کو جھانک کر دیکھا وہ اس وقت گھر کے صحن میں تھا اور زبان مقال سے کہے جا رہا تھا، دوزخ کی آگ، دوزخ کی آگ سے کیسے خلاصی مل سکتی ہے۔

۱۔ کنز العمال ۱۶۱۲۹۔

۲۔ تهذيب الكمال ۲۱/ ۹۶، وسير النبلاء ۸/ ۴۰۰ والكاشف ۲/ ۴۰۱۲، وتهذيب التهذيب ۷/ ۳۶۳.

۱۲۳۲۷۱-محمد بن علی، ابویعلی موصلی، عبدالصمد بن یزید، اسماعیل طوسی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم فضیل کے پاس تھے اور وہ بیہوش پڑے ہوئے تھے۔ جب افاقہ ہوا کہنے لگے: آپ پر اللہ کا شکر ہے جو اللہ نے آپ سے جان لیا، اسماعیل طوسی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم فجر کی نماز باجماعت پڑھ رہے تھے اور ہمارے ساتھ علی بن فضیل بھی کھڑے تھے۔ امام نے سورۃ رحمٰن کی آیت ۵۶ تلاوت کی ''فیھن قاصرات الطرف ''جنت میں آنکھیں نیچی رکھنے والی حوریں ہونگی، جب امام نے سلام پھیرا میں نے کہا اے علی! کیا آپ نے نہیں سنا امام نے کیا قرأت کی ہے؟ پوچھا کیا قرأت کی ہے؟ میں نے کہا''فیھن قاصرات الطرف ''اور''حور مقصورات فی الخیام'' گوری رنگت کی حوریں جنتی خیموں میں رہنے والیاں ہیں بلکہ کہنے لگے مجھے ان آیات سے ماقبل والی آیات نے مشغول کرلیا تھا''یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران ''تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائے گا پھر تم مقابلہ نہ کرسکو گے۔ (رحمٰن ۳۵)

۱۲۳۷۲-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، سلمہ بن عفان، محمد بن حسین کا بیان ہے کہ علی بن فضیل بن عیاض گئی رات تک نماز پڑھتے رہتے تھے، تھکاوٹ کی وجہ سے گھسٹ کر بستر پر پہنچتے پھر اپنے والد کی طرف متوجہ ہوکر کہتے ابا جان! عبادتگزار مجھ پر سبقت لے گئے۔

۱۲۳۷۳-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد دورقی، محمد بن شجاع ابوعبداللہ، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں نے فضیل اور ان کے بیٹے علی سے زیادہ خوف خدا سے سرشار کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۲۳۷۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز جردی، محمد بن عثمان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ علی بن فضیل سفیان بن عیینہ کی مجلس حدیث میں تھے کہ دوران درس سفیان نے ایک ایسی حدیث بیان کی کہ جس میں دوزخ کی آگ کا ذکر تھا۔ علی بن فضیل کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا علی حدیث سن کر سسکیاں بھر بھر کر رونے لگے کاغذ دور پھینکا اور غشی کھا کر گر پڑے، سفیان ان کی طرف متوجہ ہوئے کہنے لگے اگر مجھے علم ہوتا کہ تم بھی یہاں موجود ہو میں یہ حدیث نہ سناتا، کافی دیر کے بعد علی بن فضیل کو افاقہ ہوا۔

۱۲۳۷۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، جروی، محمد بن ابی عثمان، فضیل بن عیاض کہتے ہیں: میں نے اپنے بیٹے علی سے کہا کاش زمانہ ہمیں دشواری میں نہ ڈالتا فرمایا: علی واپس پلٹا اور بازار کی طرف چل پڑا تاکہ حملہ کردے، میرے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے مجھے اس کے بارے میں اطلاع دی۔ میں اس کی طرف چل دیا اور اسے واپس لایا میں نے کہا اے بیٹے! میں یہ کچھ تو نہیں چاہتا۔

۱۲۳۷۶-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر، عبداللہ، جروی، محمد بن ابی عثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاضؒ کا بیان ہے کہ علی میرے اونٹوں پر سوار ہوجاتا اور اپنے کھانے کی مقدار کم کردی تھی اور وہ کرایہ لینے والوں کے پاس محبوس ہوکر رہ گئے۔ چنانچہ فضیل ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم یہ کچھ کررہے ہو علی کے ساتھ؟ ہماری ایک بکری تھی جو کوفہ میں تھی اس نے کسی امیر کی کوئی معمولی سی چیز کھائی تھی اسکے بعد علی نے اس بکری کا دودھ چھوڑ دیا اور نہیں پیا، کہنے لگے ہمیں علم نہیں کہ آپ کا بیٹا ہے۔

۱۲۳۷۷-ابوبکر، عبداللہ، جردی، محمد بن ابی عثمان، فضیل بن عیاض کا بیان ہے کہ اہل خانہ نے دو دیناروں کے بدلے میں جو خریدے، ام علی کہنے لگیں! میں ہر انسان کے لئے اس سے دو ٹکیاں بناؤں گی، چنانچہ علی ایک ٹکیہ لیتے اور دوسری صدقہ کردیتے حتیٰ کہ قریب تھا کہ انہیں خالی پیٹ رہنے کی وجہ سے بیماری لگ جاتی۔

۱۲۳۷۸-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، ابویعلی موصلی، عبدالصمد بن یزید، فضیل بن عیاض کا بیان ہے کہ علی نے ایک مرتبہ کہا: اے ابا جان! اس ذات سے سوال کیجئے جس نے دنیا میں مجھے اور آپ کو عطا کیا ہے وہ آخرت میں بھی مجھے اور آپ کو عطا کرے، اور اللہ تعالیٰ سے مانگیے کہ ہمیں آخرت میں بھی جمع کردے۔ اس روز مکمل تو نے دل کی حالت میں رہے پھر غمگین ہوکر رہ پڑے، پھر کہنے لگے اے میرے

رب! کون ہے جو غم و حزن میں میری مدد کرے۔

۱۲۳۷۹-ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، ابن ابی زیاد، شہاب بن عباد کا بیان ہے کہ لوگ علی بن فضیل کی عیادت کے لئے جوق در جوق آئے اور علی اس وقت منیٰ میں تھے فرمایا: اگر مجھے یقین ہو جائے کہ میں ظہر تک باقی رہوں گا تو یہ میرے اوپر بہت گراں ہے۔

۱۲۳۸۰-احمد بن محمد بن موسیٰ، ابن مختندی، احمد بن سعید بن مسیب، سعید بن اسیب کا بیان ہے کہ فضیل بن عیاض نے اپنے بیٹے علی سے فرمایا: اس وقت امیر المومنین کے لئے بیت اللہ کے قریب سے ہجوم ختم ہو چکا ہے چونکہ امیر المومنین طواف کرنا چاہتے ہیں لہٰذا اٹھو اور اس وقت کو غنیمت سمجھو تاکہ سہولت سے ہم بھی طواف کر لیں، علی نے جواب دیا اے ابا جان! کیا ہم ظلم کی خلوت کو غنیمت سمجھیں، فضیل کہنے لگے: یا اللہ! میں نے بڑی کوشش کی کہ علی کو ادب سکھادوں لیکن میں اس پر قادر نہیں ہوا ہوں اے اللہ! تو ہی اس کو میرے لئے ادب سکھادے۔

۱۲۳۸۱-ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن ادریس، عمران بن موسیٰ کا بیان ہے کہ علی بن فضیل نے فرمایا: کون ہے سخت ترین دنوں میں زندہ رہنے والا؟ پھر فرمایا: تم اپنے آپ کو قیامت کے دن کی بری چیز سے بچالو۔

۱۲۳۸۲-ابومحمد بن حیان، عمر بن بحر، احمد بن حواری، ابوسلیمان کا بیان ہے کہ علی بن فضیل سورۃ القارعۃ نہیں پڑھ سکتے تھے اور نہ ہی ان کے پاس پڑھی جاتی تھی چونکہ خوف خدا کا ان پر شدید غلبہ ہوتا تھا سن کر فوراً بے ہوش ہو جاتے تھے۔

مسانید علی بن فضیل بن عیاض ؒ

علی بن فضیل نے عبدالعزیز بن ابورواد اور سفیان بن عیینہ وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۲۳۸۳-ابراہیم بن محمد بن حمزہ و محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن عبداللہ بن یونس، علی بن فضیل بن عیاض، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک انصاری نے خواب میں دیکھا کہ ان سے خواب میں پوچھا گیا تم کو کس چیز کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے؟ انصاری نے کہا آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم تینتیس مرتبہ تسبیح کریں، تینتیس مرتبہ تحمید کہیں اور چونتیس مرتبہ تکبیر کہیں۔ یہ سب مل کر سو ہو جائیں گی، کہا گیا پچیس مرتبہ سبحان اللہ کہو، پچیس مرتبہ الحمدللہ، پچیس مرتبہ اللہ اکبر اور پچیس مرتبہ لاالہ الا اللہ کہو یہ سب مل کر سو ہو جائیں گے، صبح کو انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب کا ذکر کیا، ارشاد فرمایا ایسے ہی کرو جیسے کہ انصاری نے کہا ہے۔[1]

علی اور عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے اور احمد بن یونس متفرد ہیں۔

(۴۴۲) بشر بن سری ؒ[2]

اولیاء تبع تابعین میں سے ایک ابوعمر بشر بن سری بصری بھی ہیں، کشادہ منہ والے تھے مکہ میں سکونت اختیار کی اور مکہ کے عبادت گزاروں میں سے تھے۔

۱۲۳۸۴-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق بن حاتم بن لیث جوھری، محمود بن غیلان کا بیان ہے کہ بشر بن سری ابوعمرو بصری کشادہ منہ والے

---

[1] سنن النسائی ۳/۷۶

[2] تهذيب الكمال ۴/۱۲۲. وطبقات ابن سعد ۵/۵۰۰. والتاريخ الكبير ۲/۱/۷۵. والكاشف ۱/۱۵۵. والميزان ۱/۳۱۷. وتهذيب التهذيب ۱/۴۵۰

تھے اور انہوں نے مکہ میں سکونت اختیار کی۔

۱۲۲۸۵-محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن محمد بغوی، عباس بن حمزہ نیشاپوری، احمد بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن سری ابوعمر و فرماتے تھے: محبت کی علامتوں میں سے یہ نہیں کہ تم اس چیز کو پسند کرتے ہو جسے تمہارا محبوب ناپسند کرتا ہو۔

۱۲۲۸۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری کا بیان ہے کہ میں نے ابوصفوان سے پوچھا کہ کونسی صورت آپ کو پسند ہے؟ آدمی بیٹھ کر فکر مند ہو جائے یا کھانا کھا کر نماز پڑھنے لگ جائے؟ ابوصفوان نے جواب دیا آدمی کھانا کھائے اور پھر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگ جائے اور اپنی نماز میں فکر مند رہے۔ یہ صورت مجھے زیادہ ناپسند ہے احمد بن ابوحواری کہتے ہیں یہ بات میں نے ابوسلیمان کو سنائی کہنے لگے: ابوصفوان نے سچ کہا کہ غیر نماز میں فکر مند ہونے سے نماز میں فکر مند ہونا افضل ہے۔ نماز میں فکر مندی دو عمل ہیں، اور ایک عمل سے دو عمل یکبارگی افضل ہیں احمد بن ابوحواری کہتے ہیں یہی بات میں نے بشر بن سری کے سامنے رکھی انہوں نے مسجد حرام سے رائی کے دانے کے برابر ایک کنکری اٹھائی، پھر کہنے لگے اگر تجھے اس کنکری کے بقدر بھی بھوک لگے وہ طائفین کے طواف، مصلین کی نماز اور حاجیوں کے حج سے افضل لگتی ہے۔

مسانید بشر بن سریؒ

بشر بن سریؒ نے ائمہ حدیث سے احادیث روایت کی ہیں جن میں ثوری، مسعر، حماد بن زید اور حماد بن سلمہ وغیرہم سر فہرست ہیں۔

۱۲۲۸۷-محمد بن عیسیٰ مؤدب، محمد بن ابراہیم بن زیاد، محمود بن غیلان، بشر بن سری، سفیان، ابی حصین، ابوعبدالرحمن سلمی، علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں مجھے خروج مذی کی بہت شکایت ہوتی تھی، میں نے ایک آدمی کو کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مذی میں وضوء ہے۔

ثوری کی یہ حدیث غریب ہے اور بشر ثوری سے متفرد ہیں اور ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم کوفی ہے۔

۱۲۲۸۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن لیث جوھری، ابن ابی عمر، بشر بن سری، مسعر، قتادہ، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی صفوں کو درست (سیدھا) رکھا کرو چونکہ صفوں کو درست و سیدھا رکھنے سے نماز تمام ہوتی ہے۔[1]

مسعر کی حدیث غریب ہے اور بشر متفرد ہیں۔

۱۲۲۸۹-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن ابی عمر، بشر بن سری، حماد بن سلمہ، ثابت، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی کا نام کچھ عجمی طرز کا تھا۔ عمرؓ نے اس کا نام تبدیل کر کے جمیلہ رکھ دیا، لیکن لونڈی جمیلہ نام کو ناپسند کرتی تھی، عمرؓ نے فرمایا چلو میرے تیرے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو فیصلہ کر دیں وہ مجھے منظور ہے۔ چنانچہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو جمیلہ ہے اس پر حضرت عمرؓ نے لونڈی کو عار دلائی۔[2]

ان الفاظ میں یہ حدیث غریب ہے حماد سے صرف بشر نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۹۰-ابونعیم اصبہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن زکریا عابدی، سعید بن عبدالرحمن مخزومی، بشر بن سری، سفیان ثوری، حبیب بن ابی

---

[1] فتح الباری ۲/۱۴۵، ۲۰۸۔

[2] صحیح مسلم ۱۶۸۷، وسنن ابی داؤد ۴۹۵۲ ومسند الامام احمد ۲/۱۸۔

ثابت، عطاء، بن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ سے مزدلفہ اپنے اہل خانہ کے ضعیف افراد کے ہمراہ تشریف لائے۔

بشر بن سری متفرد ہیں۔

۱۲۳۹۱- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، حسین بن عمر بن ابراہیم، محمد بن اسحاق بلخی، بشر بن سری، محمد بن ثابت بنانی، ثابت بنانی، شھر بن حوشب ام سلمہ کہتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو "انہ عمل غیر صالح" (ھود/۴۶) پڑھتے سنا ہے۔

ثابت بنانی کی یہ مشہور حدیث ہے۔

ثابت بنانی سے یہ حدیث تابعین میں سے داؤد بن ابی ھند اور ائمہ حدیث اور ان کے علاوہ عبدالعزیز بن مختار، عثمان بن مطر و موسیٰ بن خلف و ھارون بن موسیٰ نے بھی روایت کی ہے، محمد بن ثابت سے یہ حدیث بشر کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔

۱۲۳۹۲- محمد بن احمد بن حسن، حسین بن عمر، محمد بن اسحاق، بشر بن سری، و عباد بن عوام، ھارون اعور، بدیل بن میسرہ، عبداللہ بن شقیق، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "فروح وریحان" پڑھا۔ (آیت کی ایک قرأت اسی طرح ہے)

ھارون کی یہ مشہور حدیث ہے، ھارون سے شعبہ نے بھی روایت کی ہے اور جعفر بن اسماعیل ضبعی نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۳۹۳- محمد بن ابراہیم، اسحاق بن احمد خزاعی، محمد بن ابی عمر، بشر بن سری، حماد بن سلمہ، ابی مھزم، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہمارے سامنے ٹڈیوں کا ایک بڑا غول آیا ہم کوڑوں اور ڈنڈوں کے ساتھ انہیں مارنے لگ گئے حتیٰ کہ ٹڈیاں ہمارے ہاتھوں میں گرنے لگیں، ہم نے کہا ہم انہیں کیا کریں گے چونکہ ہم حالت احرام میں ہیں، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: ارشاد فرمایا انہیں کھانے میں کچھ حرج نہیں چونکہ وہ سمندر کا شکار ہیں۔

یہ حدیث احرام کے الفاظ میں غریب ہے، حماد اور ابو مھزوم کے علاوہ کسی نے اس طرح روایت نہیں کی ابو مھزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔

۱۲۳۹۴- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن حجاج، عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن یحییٰ، ابو عمر، بشر بن سری، حماد بن سلمہ، علی بن زید، سعید بن مسیب، ابو سعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں بدترین چور وہ ہیں جو نماز میں چوری کرتے ہیں صحابہ کرام نے پوچھا: یا رسول اللہ! نمازی چوری کیسے کرتا ہے؟ ارشاد فرمایا: نہ رکوع کا اچھی طرح سے اہتمام کرتا ہے اور نہ ہی سجدے کا۔[1]

علی بن زید متفرد ہیں اور ابن جدعان ہیں پھر علی سے حماد متفرد ہیں۔

۱۲۳۹۵- محمد بن علی، اسحاق بن احمد، محمد بن ابی عمر، بشر بن سری، حماد، ثابت، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو موسیٰ اشعریؓ ایک دن تلاوت کر رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سننے لگیں، بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی ارشاد فرمایا: اگر مجھے پتا چلتا بخدا میں اسے اچھی طرح خوش کر دیتا اور تمہارے شوق میں اضافہ کرتا۔

یہ حدیث ان الفاظ میں صرف ثابت نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے۔

۱۲۳۹۶- محمد بن ابراہیم، اسحاق بن احمد خزاعی، محمد بن ابی عمر، بشر بن سری، حماد، ثابت، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی اپنے بھائی کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا یہ بھائی کام کاج میں میری مدد نہیں کرتا، ارشاد فرمایا: شاید تجھے بھی اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔

۱۔ مسند الامام احمد ۵۶/۳، والمستدرک ۲۲۹/۱، والسنن الکبریٰ للبیھقی ۳۸۶/۲، ومجمع الزوائد ۱۲۰/۲، وکشف الخفاء ۲۶۱/۱

(۴۲۳) ابوبکر بن عیاشؒ [1]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ بھی ہیں۔ عبادت وریاضت کے لئے ہر وقت ہشاش بشاش رہتے تھے، قاری اور عبادت گزار تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف قربت الٰہی کے لئے ترقی کرنا اور وصل کے لئے منتظر رہنے کا نام ہے۔

۱۲۳۹۷- علی بن حارون بن موسیٰ، بشر بن ولید، ابوبکر بن عیاشؒ نے فرمایا: میں ایک رات آب زم زم کے پاس گیا ڈول بھر کر اوپر کھینچا جب پینا شروع کیا تو پانی کی بجائے دودھ اور شہد تھا۔

۱۲۳۹۸- ابو محمد بن حسن بن عبدالحمید بن اسحاق منونی، حسن بن حباش، محمد بن یوسف، ہیثم بن خارجہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں ابوبکر بن عیاش کو دیکھا کہ ان کے سامنے ایک طباق رکھا ہوا تھا جس میں شکر اور تازہ کھجوریں پڑی ہیں، میں نے کہا اے ابوبکر! کیا آپ ہمیں نہیں بلاتے مجھے تو کھانے کا بہت اشتہاء ہو رہا ہے؟ مجھے کہا اے ہیثم! یہ کھانا اہل جنت کا کھانا ہے اسے اہل دنیا نہیں کھا سکتے، میں نے پوچھا آپ نے کیسے پالیا؟ کہنے لگے تم مجھ سے سوال کرتے ہو حالانکہ مجھے چھیاسی سال گزر چکے ہیں کہ میں ہر رات اس پر ایک قرآن مجید کا ختم کرتا ہوں۔

۱۲۳۹۹- عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، ابراہیم بن جنید، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاشؒ دعا کرتے وقت کہہ رہے تھے اے میرے (رکھوالے) دو فرشتو! دونوں اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کرو چونکہ تم دونوں مجھ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہو۔

۱۲۴۰۰- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، ابوبکر بن عیاشؒ فرماتے ہیں اگر تم میں سے کسی کا ایک درہم گر کر گم ہو جائے وہ پورا دن "انا للّٰہ وانا الیہ راجعون" پڑھتا رہتا ہے کہ میرا درہم گم ہو گیا یہ نہیں کہتا کہ میرا دن ضائع ہوا اور میں اس دن میں کچھ عمل نہ کر سکا۔

۱۲۴۰۱- عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، ابوہاشم رفاعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاشؒ نے فرمایا: مخلوق چار طرح کی ہے معذور، مخبور، مجبور اور مثبور، معذور چوپائے ہیں اور مخبور (خبر دیا ہوا) ابن آدم ہیں اور مجبور ملائکہ ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر ان کو مجبور کر لیا گیا ہے اور مثبور دھتکارا ہوا شیطان ہے۔

۱۲۴۰۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، ابوکریب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاشؒ نے فرمایا خاموشی کا ادنیٰ نفع سلامتی کے نتیجے میں ملنے والی عافیت ہر چیز سے کافی ہے باتیں کرنے کا ادنیٰ ضرر شہرت ہے اور شہرت کے نتیجے میں ملنے والی آزمائش کافی ہے۔

۱۲۴۰۳- ابو عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابراہیم بن سعد، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاشؒ نے فرمایا: میں نے خواب میں دنیا کو بے شکل بڑھیا کی حالت میں دیکھا۔

۱۲۴۰۴- محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عقیل، ایک محدث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاشؒ نے فرمایا: میں نے خواب میں کبڑی بدشکل بڑھیا کو دیکھا کہ جو تالیاں بجاتی ہوئی جا رہی تھی، اس کے پیچھے مخلوق کا ایک سمندر امڈا ہوا تھا جو تالیاں بجاتے اور

۱۔ تھذیب الکمال ۳۳/۱۲۹ والجرح ۹/ت ۱۵۶۵۔

رقص کرتے اس کے پیچھے چلتے جا رہی تھی، جب میرے قریب ہوئی تو مجھ پر متوجہ ہو کر کہنے لگی کہ اگر میں تجھ پر کامیاب ہو جاتی تیرے ساتھ بھی وہی کچھ کرتی جو کچھ ان لوگوں کے ساتھ لیا ہے۔ پھر ابوبکر رونے لگے فرمایا: میں نے یہ خواب بغداد آنے سے پہلے دیکھا ہے۔

۱۲۴۰۵- محمد بن احمد، احمد، عبداللہ بن محمد، محمد سفیان، محمد بن حسین، رستم بن اسامہ، ابراہیم بن رستم حیاط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاش نے فرمایا ایک نوجوان نے ایک مرتبہ مجھے کہا اور میں اس وقت نوجوان تھا جہاں تک ہو سکے دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی غلامی سے اپنے آپ کو آزاد کرلو، اس لئے آخرت کا قیدی کبھی بازیاب نہیں ہوگا، ابوبکر کہتے ہیں: اس آدمی کی یہ نصیحت میں کبھی نہیں بھولا۔

۱۲۴۰۶- ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن عبید قریشی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاشؒ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ عنفوان شباب میں میرے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے جائیں یعنی جوانی میں مجھے آزمائشیں پیش آئیں۔

۱۲۴۰۷- ابواحمد بن غطریفی، ابوعباس محمد بن حسن طبری، احمد بن محمد بن مسروق کے سلسلہ سند سے حمانی کا بیان ہے کہ ابوبکر بن عیاش کی وفات کے وقت ان کی بہن رونے لگی، بہن کو رونے سے منع کیا اور ہاتھ سے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر کے کہا: تیرے بھائی نے گھر کے اس کونے میں اٹھارہ ہزار مرتبہ ختم قرآن کیا ہے۔

مسانید ابوبکر بن عیاشؒ

ابوبکر بن عیاشؒ نے ائمہ مکثرین سے احادیث روایت کی ہیں ان میں عاصم، اعمش اور ابوحصین سرفہرست ہیں۔

۱۲۴۰۸- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابراہیم بن زیاد علی ابوبکر بن عیاش، عاصم، زر، عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غنیٰ (بے نیازی) کے بارے میں سوال کیا گیا؟ ارشاد فرمایا: جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے ناامیدی غنی ہے۔[1]

عاصم کی یہ حدیث غریب ہے اور میری سمجھ کے مطابق ابوبکر متفرد ہیں۔

۱۲۴۰۹- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن عبداللہ وراق، ابوبکر بن عیاش، عاصم، زر، عبداللہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے کہ عنقریب تم کچھ ایسے لوگوں کا تذکرہ کرو گے جو نمازوں کو وقت سے مؤخر کر کے پڑھیں گے۔ بہرحال تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو اور ان کے ساتھ نماز کو نفل سمجھو۔[2]

یعنی گھروں میں پڑھ کر پھر ان کے ساتھ بھی باجماعت پڑھ لو پہلی نماز فرض ہوگی اور ان کے ساتھ نفل ہو جائیگی۔

عاصم کی یہ حدیث غریب ہے اور عاصم سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۱۰- سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن سعید کوفی، ابوعمرو ضریر، ابوبکر بن یونس، ابوبکر بن عیاش، عاصم، زر، عبداللہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سحری کھاؤ اس لئے کہ سحری کھانے میں بہت برکت ہے۔

۱۲۴۱۱- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن سعید، احمد بن حسن بن عبدالملک، مصبح بن ملقام، ابوبکر بن عیاش، عاصم، زر، عبداللہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن عورتوں کے گھر والے کہیں غائب ہوں، تنہائی کے عالم میں ان کے پاس داخل مت ہو، چونکہ شیطان خون کے چلنے کی طرح رگوں میں سرایت کر جاتا ہے۔[3]

۱۔ کشف الخفاء ۲/ ۳۲۱ ولسان المیزان ۱/ ۱۳۸ .... ۲۔ سنن النسائی ۲/ ۷۵، ۷۶. وسنن ابن ماجۃ ۱۲۵۵. ومسند الامام أحمد ۱/ ۳۷۹. وصحیح ابن خزیمۃ ۱۶۴۰ والسنن الکبری للبیہقی ۳/ ۱۲۸ .... ۳۔ سنن الترمذی ۱۱۷۲. ومسند الامام أحمد ۳/ ۳۰۹. ومشکاۃ المصابیح ۳۱۱۹ واتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۳۰۵ وکنز العمال ۱۳۰۲۸. وفتح الباری ۹/ ۳۳۰

۱۲۳۱۲- قاضی ابو احمد، عبدالرحمٰن بن محمد بن مسلم، حسین بن رزیق کوفی، ابوبکر بن عیاش، عاصم، زر، عبداللہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور حضرات حسن و حسینؓ کھیلتے ہوئے آتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ مبارک پر بیٹھ جاتے۔ صحابہ کرام انہیں ہٹانا شروع کر دیتے۔ آپ نماز سے جب فارغ ہوتے ارشاد فرماتے انہیں رہنے دو، میرے ماں باپ ان پر وارے جائیں جو آدمی مجھ سے محبت کرتا ہو وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔

عاصم کی یہ حدیث غریب ہے اور عاصم سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۱۳- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابو علاء بن عمرو حنفی، ابوبکر بن عیاشؒ، عاصم، زر، عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں سب سے پہلے سعد نے تیر مارا۔

اعمش کی حدیث ابوصالح سے مروی غریب ہے نیز ابوبکر و ابومعاویہ متفرد ہیں۔

۱۲۳۱۴- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحیٰی حلوانی، احمد بن یونس، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو چیزیں کفر ہیں نوحہ اور نسب میں طعنہ زنی۔[1]

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے، اعمش سے زبید یامی و سفیان ثوری و جریر و ابومعاویہ نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۳۱۵- محمد بن علی بن حبیش، قاسم بن زکریا، ابوکریب، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابی صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے شیاطین اور سرکش جنات کو قید کر لیا جاتا ہے۔ جہنم کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں، جہنم کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا، جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، کوئی دروازہ بند نہیں رہتا اور ایک منادی صدا لگاتا ہے اے خیر و بھلائی کے متلاشی آ جاؤ اور اے برائی کے خواہاں برائی سے اب رک جا اور اللہ کے کچھ آزاد کردہ لوگ ہوں گے جنہیں جہنم کی آگ سے آزاد کیا جائے گا اور ایسا ہی رمضان کی ہر رات ہوتا رہتا ہے۔[2]

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف قطبہ بن عبدالعزیز اور ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۱۶- ابوبکر طلحی و محمد بن عبداللہ حاسب، محمد بن عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے چونکہ چربی ان پر حرام کی گئی تھی تاہم انہوں نے چربی بیچ کر اس کی قیمت کھانا شروع کر دی۔[3]

اعمش سے یہ حدیث صرف ابوبکر نے روایت کی ہے اس لئے یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۳۱۷- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن علی بن حبیش، قاسم بن زکریا، حسین بن علی، اعمش، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ رفیق (مہربان دوست) ہے اور رفق (مہربانی و نرمی) کو پسند فرماتا ہے، رفق مزاجی پر اللہ تعالیٰ وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو کچھ سخت مزاجی پر عطا نہیں فرماتے۔[4]

۱۔ کشف الخفاء ۲/۴۷۲.

۲۔ سنن الترمذی ۶۸۲. والمستدرک ۱/۴۲۱. والسنن الکبریٰ للبیہقی ۴/۳۰۳. وفتح الباری ۴/۱۱۴. والأمالی للشجری ۱/۲۸۸.

۳۔ صحیح البخاری ۴/۲۰۷. وصحیح مسلم، کتاب المساقاۃ باب ۱۳. ومسند الامام أحمد ۱/۲۵، ۲۴۷، ۲۹۳، ۲/۳۶۲. والسنن الکبریٰ للبیہقی ۶/۱۲، ۱۳، ۹/۳۵۶.

۴۔ صحیح مسلم ۲۰۰۴. وصحیح البخاری ۸/۱۲، ۱۴/۱۴۲، ۱۹۹، ۱۳۰/۵. وفتح الباری ۲/۵۲۰، ۲۹۹/۷.

اعمش سے ابوبکر اور ان سے اسماعیل منفرد ہیں۔

۱۲۴۱۸- محمد بن حسن یقطینی، احمد بن محمد بن ابراہیم صوری، عبداللہ بن نصر اصم، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بادصبا سے میری نصرت کی گئی جبکہ قوم عاد کو دبور ہوا سے ہلاک کیا گیا۔ اعمش سے ابوبکر متفرد ہیں اور ان سے اصم۔ صبا پروائی ہوا اور دبور پچھوائی ہوا کو کہتے ہیں۔

۱۲۴۱۹- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن نصر صایغ، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فقراء اغنیاء سے آدھا دن قبل جنت میں داخل ہوں گے اور آدھے دن کی مقدار پانچ سو برس کے مساوی ہے۔

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۲۰- محمد بن عقبہ شیبانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، یحییٰ بن اکثم، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی میں تین سو ساٹھ ہڈیاں ہوتی ہیں آدمی پر ہر ہڈی (جوڑ) کے بدلے میں صدقہ واجب ہے۔ صحابہ کرام نے کہا: یا رسول اللہ! اس کی طاقت کون رکھتا ہے ارشاد فرمایا مسافر کو تیری رہنمائی کرنا بھی صدقہ ہے راستے سے تیرا تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی صدقہ ہے۔ ننگے کو کپڑا پہنا دینا بھی افضل صدقہ ہے۔ صحابہ کرام نے کہا یا رسول اللہ! ان اعمال کی طاقت کون نہیں رکھتا؟ ارشاد فرمایا اپنے شر وفساد سے لوگوں کو بچائے رکھنا بھی صدقہ ہے اور یہ صدقہ وہ اپنے اوپر کر رہا ہے۔[1]

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے اعمش سے صرف ابوبکر وابوعوانہ نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۲۱- محمد بن عبداللہ بن یاسین، محمد بن عبداللہ بن صالح، ابوبکر بن عیاش، عبدالحمید بن صالح، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ہنس دیئے پھر ارشاد فرمایا: میں ان لوگوں پر تعجب کرتا ہوں جنہیں زنجیروں میں جکڑ کر جنت کی طرف لایا جارہا ہے اور وہ اس کو ناپسند کر رہے ہیں۔[2]

۱۲۴۲۲- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، یزید بن مہران، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابوصالح، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے ہارون موسیٰ کے لئے تھے۔ ابوبکر کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف یزید نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۲۳- ابوبکر طلحی، حصین بن جعفر قتات، اسحاق بن محمد عزرمی، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، یحییٰ بن وثاب، مسروق، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے ہر مہینے میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے۔ چنانچہ جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس سال رمضان میں بیس دن اعتکاف فرمایا۔

ابوحصین کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۲۴- ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر، عبدالحمید بن صالح، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، ابوبردہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ایک آدمی اپنی لونڈی کو آزاد کر کے نیا مہر مقرر کر کے اس سے شادی کر لیتا ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔[3]

۱۔ كنز العمال ۱۶۳۲۱ ۲۔ المعجم الكبير للطبراني ۸/۳۴۰۔ وتاريخ أصبهان ۲/۲۵۰۔ والكامل لابن عدى ۲/۸۶۱۔ وكشف الخفا ۲/۷۔ واتحاف السادة المتقين ۹/۶۲

۳۔ مسند الامام أحمد ۴/۴۰۸۔ والسنن الكبرى للبيهقى ۷/۱۲۸۔ وتاريخ أصبهان ۲/۴۷

اس حدیث میں ابوحصین سے ابوبکر متفرد ہیں۔

۱۲۴۲۵- حبیب بن حسن، احمد بن حسین بن اسحاق صوفی، عبدالرحمٰن بن صالح، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبردہ کہتے ہیں کہ میں زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اس کے پاس لوگوں کے کٹے ہوئے سر یکے بعد دیگرے لائے جا رہے تھے۔ میں کہتا جا رہا تھا جہنم کی طرف جہنم کی طرف اتنے میں عبداللہ بن یزید انصاریؓ بولے اے بھتیجے! کیا تم نہیں جانتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ "بے شک اللہ تعالیٰ نے اس امت کا عذاب دنیا میں قتل عمد مقرر کیا ہے"۔[1]

اس حدیث میں ابوحصین سے روایت کرنے میں ابوبکر متفرد ہیں۔

۱۲۴۲۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، اسحاق بن عیسیٰ طباع، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، سالم بن ابوجعد، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار کے لئے صدقہ حلال نہیں اور نہ ہی تگڑے طاقتور کے لئے حلال ہے۔[2]

۱۲۴۲۷- ابوحسن بن محمد بن حسن، محمد بن غالب، معلیٰ بن منصور رازی، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، ابوصالح، ابوہریرہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

ابوحصین، ابوصالح و سالم کی سند سے صرف ابوبکر نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۴۲۸- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن سعد رازی، عیسیٰ بن عبدالسلام طائی، فرات بن محبوب، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

اس حدیث کو بھی ابی حصین، سالم و ابوصالح کی سند سے صرف ابوبکر نے روایت کیا ہے۔

۱۲۴۲۹- سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، عیسیٰ بن عبدالسلام طائی، فرات بن محبوب، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب ابوطالب نے وفات پائی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے چچا! کتنی جلدی آپ کے فقدان کا مجھے احساس ہونے لگا ہے۔

یہ حدیث ابوحصین سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے اور بقول سلیمان ابوبکر متفرد ہیں۔

۱۲۴۳۰- ابواحمد حسن بن عبداللہ بن سعید ادیب، احمد بن محمد بن سعید، قاسم بن محمد بن جعفر، دہقان، محمد بن حماد زیدکوفی، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بعض اشعار حکمت سے لبریز ہوتے ہیں۔[3]

۱۲۴۳۱- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، ابوحصین، ابوخالد بن یزید بن مہران، ابوحصین، ابوقاسم بن کثیر، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی مرد و آدمی کو کوئی شکایت ہوتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ لکھنے والے

۱۔ کنز العمال ۱۰۵۲۰۔ والجامع الکبیر ۴۷۶۷۔

۲۔ سنن ابی داؤد ۱۶۳۴ وسنن الترمذی ۶۵۲۔ وسنن ابن ماجۃ ۱۸۳۹۔ والمستدرک ۱/۴۰۷۔ وصحیح ابن خزیمۃ ۲۳۸۷۔ وصحیح ابن حبان ۸۰۶

۳۔ سنن ابی داؤد ۵۰۱۰۔ ومسند الامام احمد ۱/۲۶۹۔ ۲۷۳۔ ۳۰۳۔ ۳۰۹۔ ۳۱۳، ۳۲۷، ۵/۱۲۵، وسنن الدارمی ۲/۲۹۷، وصحیح ابن حبان ۲۰۰۹۔ ۲۰۱۷، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۳۰۷۔ ۱۱/۸۷، ۲۸۷، ۲۸۸، ۱۲/۲۰۰، ۱۷/۱۹، وفتح الباری ۱۰/۵۳۷، ۵۴۰۔

فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ (زندگی میں) اس کے افضل اعمال لکھو جو وہ کیا کرتا تھا تا کہ میں اس کو چھوڑ دوں۔[1]

ابو حصین سے یہ حدیث صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۳۲- حبیب بن حسن، احمد بن یحییٰ حلوانی، یحییٰ حمانی، ابوبکر بن عیاش، عبدالملک بن عمیر، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب (موجودہ) کسریٰ کا خاتمہ ہو جائے گا اس کے بعد پھر کوئی کسریٰ نہیں ہوگا او رجب (موجودہ) قیصر کا خاتمہ ہو جائے گا اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ان دونوں بادشاہوں کے خزانے اللہ کے رستے میں خرچ کیے جاویں گے۔[2]

عبدالملک کی یہ مشہور حدیث ہے نیز یہ حدیث ثوری وزہیر وشیبان اور ابوعوانہ نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۴۳۳- عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد مذکر، حسن بن ھارون سلیمان بن داؤد منقری، ابوبکر بن عیاش، عبدالملک بن عمیر، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ایک وقت ایسا آئے گا) کہ ضرور ایک عورت مدینہ سے سفر پر نکلے گی حتیٰ کہ حیرہ میں داخل ہو جائے گی اور اثنائے سفر اس کو کسی کا خوف دامن گیر نہیں ہوگا۔[3]

یہ حدیث عبدالملک سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۳۴- ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر عثانی، عبدالحمید بن صالح، ابوبکر بن عیاش، عبدالملک بن عمیر، شعبی کے سلسلہ سند سے وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن مجید پر اعراب لگاؤ۔

ہمیں یہ حدیث ابوبکر طلحی نے اسی طرح موقوفاً بیان کی ہے جبکہ بعض دوسرے محدثین نے اسے مرفوع بھی بیان کیا ہے۔

۱۲۴۳۵- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبدالحمید بن صالح (دونوں) ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں چھوٹا لڑکا تھا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حنین کے موقع پر فجر کی اذان دی، جب میں حی علی الصلوٰۃ وحی علی الفلاح پر پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم بھی شامل کرلو۔[4]

میرے علم کے مطابق عبدالعزیز سے یہ حدیث صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۳۶- ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، زید بن وھب، ابوذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس حال میں وفات پائی کہ دنیا میں اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔[5]

عبدالعزیز کی یہ حدیث مشہور ہے اور ان سے سعید نے بھی روایت کی ہے جبکہ عطاردی نے اصحاب ابوبکر کے مخالف سند سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ انہوں نے یوں سند بیان کی ہے عبدالعزیز، سوید بن غفلہ، حضرت ابوذر۔

۱۲۴۳۷- ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، زید بن وھب، ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا جا رہا تھا حتیٰ کہ ہم "حرہ" تک پہنچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: میرے

۱- کنز العمال ۶۷۰۴ ، ۲۶۷۰

۲- مسند الامام أحمد ۵/۱۰۵.

۳- المعجم الکبیر للطبرانی ۲/۲۳۷، وسنن الدارقطنی ۲/۲۴۷ وکنز العمال ۳۱۹۷۳.

۴- سنن الدارقطنی ۱/۲۳۷ والمعجم الکبیر للطبرانی ۷/۲۰۹ ، وکنز العمال ۲۰۹۷۳.

۵- صحیح مسلم ، کتاب الایمان ۱۵۱ وفتح الباری ۱/۴۴۸ ، ۱۱/۲۹۳

واپس آنے تک تم یہیں بیٹھو گے، چنانچہ میں ادھر ہی بیٹھ گیا، کچھ دیر کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے پھر متوجہ ہوئے میں نے انہیں سنا فرما رہے تھے اگر چہ زنا اور چوری کی ہو؟ اگر چہ زنا اور چوری کی ہو؟ اگر چہ زنا اور چوری کی ہو؟ تین مرتبہ یہ کلمات دہرائے میں نے پوچھا: یارسول اللہ! آپ کس سے باتیں کررہے تھے؟ فرمایا کیا تم نے سن لیا؟ میں نے اثبات میں جواب دیا ارشاد فرمایا: وہ جبرئیل تھے جو مجھے اس حرہ کی ایک جانب میں پیش آگئے تھے اور انہوں نے کہا اپنی امت کو بشارت دیجیے کہ جو اس حالت میں مرا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا، اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دیں گے۔ میں نے کہا اے جبرئیل! چاہے اس نے زنا و چوری کیوں نہ کی ہو؟ (پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دیں گے)

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں جیسا دائمی عذاب نہیں دیں گے، صفائی ستھرائی کے لئے بقدر ذنوب بہرحال گنہگار مومنین کو عذاب ہوگا، ہاں کبھی نہ کبھی انہیں عذاب سے چھٹکارا ملے گا، حدیث میں یہی تاویل کرنی پڑتی ہے ورنہ بہت ساری نصوص سے فاجر مومن کو عذاب ملنا ثابت ہے۔

مذکورہ سیاق میں عبدالعزیز سے صرف ابوبکر نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۴۳۸-ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، تمیم بن طرفہ، عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خطیب نے کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا اور کہا: جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ کامیاب ہوا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: خاموش رہو تو بہت برا خطیب ہے۔

چونکہ خطیب نے جملہ ثانیہ میں کہا: "ومن یعصہما" اس نے ایک ہی ضمیر میں اللہ اور اس کے رسول کو جمع کردیا یہ خطاً ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تنبیہ کی۔

ثوری اور قیس بن ربیع نے بھی عبدالعزیز سے روایت کی ہے۔

۱۲۴۳۹-ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، یحییٰ بن یوسف زمی، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، مجاہد، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام کرتے تھے۔ ان دو کے علاوہ اور کسی رکن کا استلام نہیں کرتے تھے۔

عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے، ہمیں صرف ابوبکر کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۲۴۴۰-سلیمان بن احمد، عباس اسفاطی، احمد بن یونس، ح، جعفر بن محمد، ابوحصین، یحییٰ حمانی، (دونوں) ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! میں نے رمی جمار سے پہلے طواف زیارت کرلیا ہے؟ ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں رمی کرلو، آدمی نے کہا میں نے رمی سے پہلے سر منڈوالیا ہے۔ فرمایا: کوئی حرج نہیں رمی کرلو، آدمی نے پھر کہا: میں نے رمی سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کرلیا ہے۔ فرمایا رمی کرلو کوئی حرج نہیں۔[1]

بقول سلیمان ابوبکر بن عبدالعزیز متفرد ہیں۔

۱۲۴۴۱-محمد بن احمد بن حسن، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، عمرو بن دینار، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے اور پلانے والے دونوں پر لعنت کی ہے۔

---

[1] صحیح البخاری ۱/ ۳۱، ۴۳، ۲/ ۲۱۵، وصحیح مسلم، کتاب الحج ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۳۱، ۳۳۳، وفتح الباری ۱/ ۱۸۰، ۲۲۳.

یہ حدیث عبدالعزیز سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۴۲-محمد بن عبداللہ بن سفیان، محمد بن عبداللہ حضرمی، طاہر بن ابی احمد،"ح" محمد بن علی بن حبیش، احمد بن حسین بن جعفر، ابوطاہر ہروی ہاشم بن ولید، (دونوں) ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاید تم ایسے لوگوں کو پاؤ جو نماز کو وقت سے موخر کر کے پڑھیں گے سو جب تم انہیں پاؤ تم اپنے گھروں میں وقت معروف پر نماز پڑھ لو، پھر تم ان کے پاس آؤ اور ان کے ساتھ مل کر بھی نماز پڑھ لو اور انکے ساتھ مل کر پڑھی گئی نماز کو نفل سمجھو۔

۱۲۲۴۳-محمد بن احمد بن حسن، حسن بن عمر بن ابواحوص، حسن بن عمر بن ابواحوص، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، ابواسحاق، ابوبکر موسیٰ، براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر سونے کے لئے تشریف لے جاتے۔ اپنی دائیں ہتھیلی دائیں رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور زبان مبارک سے کہتے یا اللہ! تو مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔[1]

۱۲۲۴۴-ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، ابواسحاق، عاصم، ابووائل، جریر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے، جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! ہاتھ مبارک بڑھایئے اور شرطیں طے کیجئے چونکہ آپ میری شرط سے بہ خوبی واقف ہیں، ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز قائم کرو، زکوۃ دو، مسلمانوں کے خیرخواہ رہو اور مشرک سے علیحدگی اختیار کرو۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے عاصم سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے ان میں سے حماد بن سلمہ، ابان بن یزید اور زائدہ بھی ہیں۔

۱۲۲۴۵-محمد بن احمد بن حسین، حسین بن عمر بن ابراہیم،"ح" ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، عاصم، مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بدر کے دن میں ایک تلوار لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو تہ تیغ کر کے میرے سینے کو ٹھنڈک بخشی ہے۔ مجھے یہ تلوار عطا کیجئے، ارشاد فرمایا: اے سعد! یہ تلوار نہ میری ملکیت میں ہے نہ آپ کی ملکیت میں، میں نے تلوار وہیں رکھ دی اور میں واپس لوٹ آیا، اور کہا: ہوسکتا ہے یہ تلوار اس آدمی کو مل جائے جو میری جیسی آزمائش میں مبتلا نہ ہوا ہو، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد میرے پاس آیا اور کہنے لگا کھڑے ہو جاؤ تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلا رہے ہیں۔ چنانچہ میں اسی لمحے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا مجھے فرمایا: اے سعد! آپ نے مجھ سے یہ تلوار مانگی ہے حالانکہ یہ میری نہیں ہے لیکن (آپ کے جانے کے بعد) اللہ تعالیٰ نے میرے اختیار میں دے دی ہے اب وہ تمہاری ہوگئی، اس دوران آیت کریمہ نازل ہوئی "یسالونک عن الانفال قل الانفال لله والرسول" (انفال ۱) آپ ﷺ سے اموال غنیمت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ اموال غنیمت اللہ اور رسول کے ہیں"

ابوبکر نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یوں آیت پڑھی" یسالونک الانفال " قرأت میں "عن الانفال" نہیں ہے۔

۱۲۲۴۶-ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، ابوحصین، احمد بن یونس، ابوبکر بن عیاش، عمر بن سعید، عبدالکریم، زیاد بن ابی مریم، عبداللہ بن معقل، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ندامت توبہ ہے۔

۱۔ سنن ابی داؤد ۵۰۴۵. وسنن الترمذی ۳۳۹۸ وسنن ابن ماجۃ ۳۸۷۷ ومسند الامام احمد ۱/ ۴۰۰، ۴۱۴، ۴۴۳، ۲۸۱/۴، ۲۹۰، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۳، ۲۸۸/۲. والادب المفرد ۱۲۱۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸۵/۱۰. وصحیح ابن حبان ۲۳۵۰.

۱۲۴۴۷- ابوبکر طلحی، ابو حازم محمد بن سری تمیمی، محمد بن علاء، ابوبکر بن عیاش، ابوحمزہ ثمالی، شعبی، ام ھانی کے رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے ام ھانی! کیا تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ چیز ہے میں نے جواب دیا۔ میرے پاس صرف خشک روٹی کے چند ٹکڑے ہیں اور سرکہ بھی ہے ارشاد فرمایا: وہ گھر سالن کے لئے کبھی محتاج نہیں ہوتا جس میں سرکہ موجود ہو۔

ابوحمزہ سے مروی ہے کہ ابوبکر کی یہ حدیث بالا غریب ہے اور ابوحمزہ کا نام ثابت بن ابوصفیہ ہے۔

۱۲۴۴۸- ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح، ابوبکر بن عیاش، ھشام بن عروۃ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے میں اشتمال کیے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔[1]

اشتمال: چادر کو مخصوص طریقہ سے اوڑھنا کہ ایک کاندھے کے اوپر سے اوڑھی جائے اور پورا بدن مستور ہو جائے۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور ہشام سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

(۴۲۴) ابو حکم سیارؒ

اولیاء تابعین کرام میں سے ایک ابو حکم سیارؒ بھی ہیں، کمال درجے کے عبادت گزار تھے صبر و شکر کو ہمیشہ اپنی گھٹی میں باندھے رکھا، ابو حکم تابعین میں سے ہیں اگرچہ ان کا ذکر طبقہ تابعین سے مؤخر ہو گیا ہے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف ظاہر کو بنا سنوار کر رکھنا اور باطن کو توڑنے کا نام ہے۔

۱۲۴۴۹- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، ابو ھذیل کے سلسلہ سند سے ھیثم کا بیان ہے کہ ہم سیار ابو حکم کے پاس گئے اور وہ اس وقت رو رہے تھے۔ ہم نے پوچھا آپ کو کس چیز نے رلایا ہے؟ جواب دیا جس چیز نے مجھ سے قبل عابدین کو رلایا ہے۔

۱۲۴۵۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس، خلف بن خلیفہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سیار نے فرمایا: دنیا و آخرت دونوں بندے کے دل میں جمع ہو جاتی ہے ان دونوں میں سے جو بھی غالب ہوئی دوسری اس کے تابع ہوتی ہے۔

۱۲۴۵۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عمران بن جنید، سلیمان بن داؤد قزاز، علی بن حسن، عبداللہ بن مبارک کا بیان ہے کہ سیار ابو حکم اور مالک بن دینار دونوں ایک دوسرے کی ملاقات کے خواہشمند تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ سیارؒ بصرہ تشریف لائے ان کے پاس خوبصورت قسم کے کپڑے تھے جنہیں وہ کبھی کبھی پہنتے تھے۔ تاہم جس دن وہ بصرہ تشریف لے گئے اس دن وہی عمدہ کپڑے زیب تن کیے اور سر پر عمامہ باندھا، پھر مالک بن دینار کے پاس گئے جبکہ مالک بن دینار اور ان کے مریدوں نے اون کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ مالک بن دینار نے مریدین کو درس حدیث دیا اور کچھ وعظ و نصیحت کی، پھر مریدین متفرق ہو گئے اور مجلس میں صرف مالک بن دینار اور سیارؒ باقی رہے مالک بن دینار بولے: اے شیخ! میں آپ کے اس ذیشان لباس کی وجہ سے آپ سے غافل رہا۔ سیارؒ بولے کیا میرے اس لباس نے مجھے آپ کے نزدیک کمتر بنا دیا ہے؟ مالک بن دینار نے اثبات میں جواب دیا، سیار کہنے لگے وہ لباس بہت اچھا ہے جو پہننے والے کو

۱ـ السنن الكبرى للبيهقي ۳۸/۶. وسنن الترمذي ۱۸۴۱. وتاريخ بغداد ۳۰۷/۲. والكامل لابن عدی ۲۱۶۸/۶. وكنز العمال ۳۱۰۱۰، ۳۱۰۱۳.

۲ـ في تهذيب الكمال ۳۱۳/۱۲. والتاريخ الكبير ۲۳۳۳/۴. والجرح ۳/ت ۱۱۰۳. والكاشف ۱/ت ۲۲۳۹. وتهذيب التهذيب ۲۹۱/۴.

لوگوں کے سامنے کمتر بنا کر کے پیش کرے، چنانچہ مالک بن دینار اپنی جگہ سے اٹھ کر سیار کے روبرو آ بیٹھے اور پوچھا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے بھلا آپ کون ہیں؟ جواب دیا میں سیار ابوالحکم ہوں۔

۱۲۴۵۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محرز بن عون، فضیل بن عیاض کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ سیار ابوحکم، مالک بن دینار کے پاس تشریف لے گئے اور سیار نے عمدہ قسم کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ مالک ان سے کہنے لگے: کیا آپ جیسے لوگ اس قسم کا لباس پہن سکتے ہیں؟ سیار نے جواب دیا کیا اس لباس نے مجھے آپ کی نظروں میں کمتر کر دیا ہے یا بالاتر؟ مالک کہنے لگے: بلکہ کمتر کر دیا ہے سیار نے فرمایا: یہ تواضع ہے۔

۱۲۴۵۳-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، سیار بن ابوحکم، ابووائل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا! میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل میرے گناہوں میں سے صرف ایک ہی گناہ معاف کرے اور میرے نسب کو شہرت نہ دے۔

مسانید ابوحکم سیارؒ

مصنف ابونعیم اصفہانی کے شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیار ابوحکم تابعی ہیں اور وہ اصلاً واسطی ہیں اگرچہ طبقہ تابعین میں سے ان کا ذکر مؤخر ہو گیا ہے۔

طارق بن شہابؓ سے احادیث روایت کی ہیں، بعض علماء کا قول ہے کہ طارق بن شہاب صحابہ ہیں سیار کی اکثر روایات شعبی، ابووائل، ابوحزم، یزید فقیر، ثابت بنانی وغیرہم سے مروی ہیں۔

سیار سے سعید، مسعر وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں، سیار کا تذکرہ تبع تابعین کے ذکر سے مقدم ہونے کا حق رکھتا ہے تاہم ان کی چند مرویات ذیل میں ہیں۔

۱۲۴۵۴-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، بشیر بن سلیمان، سیار ابوحکم، طارق بن شہاب، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے کوئی محتاجی پیش آ گئی اور پھر اس نے اپنی محتاجی کو لوگوں کے سامنے پیش کر دیا اس کا فاقہ کبھی نہیں ختم ہونے پائے گا اور اگر اس نے اپنی محتاجی کو اللہ کے حضور پیش کیا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے غنیٰ عطا فرمائیں، یا تو آخرت میں اس کا اجر وثواب عطا فرما دیں یا دنیا میں اسے غنیٰ سے نوازیں۔[1]

مذکورہ بالا حدیث غریب ہے اور طارقؓ سے صرف سیار نے روایت کی ہے اور سیار سے صرف بشیر نے۔

۱۲۴۵۵-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز وعبداللہ بن احمد بن حنبل، هارون بن معروف، مخلد بن یزید، بشیر بن سلمان، سیار ابوحکم، طارق بن شہاب، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قریب ہو چکی ہے اور ان سے صرف دوری میں اضافہ کر رہی ہے۔[2]

طارق اور سیار دونوں سے مروی یہ حدیث غریب ہے جبکہ دیگر محدثین نے یہ حدیث مخلد، مسعر، سیار، کی سند سے روایت کی ہے جیسے پوری سند یوں ہے، یوسف بن ابراہیم مکی، عبداللہ بن محمد بن مسلم، عبدالحمید، بن ہشام حرانی، مخلد بن یزید، مسعر بن کدام، سیار سے مثل مذکور بالا کے مروی ہے۔

۱۔ سنن الترمذی ۲۳۲۶ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۵۱. وکشف الخفاء ۲/۹۰. واتحاف السادۃ المتقین ۵/۳۰.

۲۔ المستدرک ۴/۳۲۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۵.

۱۲۴۵۶-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ "ح" ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابراہیم بن ہاشم بغوی، علی بن جعد، شعبہ، سیار، شعبی، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو سفر سے واپس آنے پر اچانک رات کو گھر والوں کے پاس آدھمکنے سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ پراگندہ حال عورت اپنے بالوں میں کنگھی کر لے، جس عورت کا شوہر گھر سے غائب رہا ہے وہ عورت زیر ناف بال صاف کرلیں۔ شعبی کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۴۵۷-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہیثم، سیار، شعبی، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب ہم سفر سے واپس لوٹے مدینہ میں ہم داخل ہونا ہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رک جاؤ، تاکہ ہم عشاء کے وقت داخل ہوں تاکہ پراگندہ حال عورت اپنے بالوں میں کنگھی کر لے اور جس عورت کا شوہر گھر سے غائب رہا ہے وہ عورت زیر ناف بال صاف کر لے۔

۱۲۴۵۸-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، زکریا بن یحییٰ، ہیثم، سیار، شعبی، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم ایک غزوہ میں (یا سفر میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، جب ہم واپس لوٹنے لگے میں نے اپنے سست رفتار اونٹ پر جلدی کرنی چاہی، اچانک کوئی اور میرے پیچھے سے میرے ساتھ لاحق ہوا اس کے پاس چھڑی تھی اس نے میرے اونٹ کو چھڑی مار کر برانگیختہ کیا جس سے وہ اتنا تیز ہو گیا جیسے تم کسی تیز رفتار اونٹ کو دیکھ لو، میں نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوں، ارشاد فرمایا: تمہیں کیا جلدی ہے میں نے جواب دیا میں نے نئی نئی شادی کی ہے ارشاد فرمایا: کیا کسی کنواری عورت سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے جواب دیا یا رسول اللہ! ثیب (بیوہ) سے شادی کی ہے ارشاد فرمایا: کنواری عورت کے ساتھ شادی کیوں نہیں کی جو تم اس کا جی بہلاتے وہ تمہارا جی بہلاتی، جابر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں نے بیوہ سے اس لئے شادی کی ہے تاکہ جب میں سفر سے آؤں تو وہ عقلمندی سے کام لے اور عقلمند تجربہ کار عورت زیادہ اچھی ہے۔ چنانچہ جب ہم مدینہ آئے اور ابھی گھروں داخل ہونا ہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رک جاؤ حتیٰ کہ ہم عشاء کے وقت داخل ہوں، تاکہ پراگندہ حال بکھرے بالوں والی عورت کنگھی کر لے اور جس عورت کا شوہر گھر سے غائب رہا ہو وہ عورت زیر ناف بال صاف کر لے۔

۱۲۴۵۹-ابوالحسن علی بن ابراہیم بن احمد رازی، اسحاق بن محمد بن کیسان، مستمر بن صلت، عبدالکریم بن روح، شعبہ، منصور، سیار، ابووائل، حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم ایک قوم کے کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر آئے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

سیار سے مروی شعبہ کی یہ حدیث غریب ہے اور عبدالکریم متفرد ہیں۔

۱۲۴۶۰-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، سیار و منصور، ابوحزم، ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور دوران حج بیہودہ گفتگو سے پرہیز کیا اور نہ ہی فسق میں مبتلا ہوا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو کر لوٹے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔[1]

۱۲۴۶۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشیم، سیار ابوحازم کی سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

ابوحازم سے مروی منصور کی حدیث بالا صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۴۶۲-ابراہیم بن محمد حمزہ، وابوبکر آجری، احمد بن یحییٰ حلوانی، علی بن جعد، شعبہ، سیار ابوالحکم، ثابت بنانی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بچوں کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے بچوں کو سلام کیا پھر حدیث سنائی کہ رسول

---

[1] صحیح البخاری ۲/ ۱۶۴، ۳/ ۱۴، وصحیح مسلم، کتاب الحج ۴۳۸.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ بچوں کے پاس سے گزرے، انہوں نے بھی بچوں کو سلام کیا اور میں اس وقت بچوں کے ساتھ تھا۔
یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے۔

۱۲۳۶۳- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، شریح بن یونس وزکریا بن یحییٰ بن حمویہ،'' ح'' ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، '' ح'' ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، (تینوں محدثین) ہشیم، سیار، یزید فقیر، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ خصوصیتیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئیں، (وہ یہ ہیں) ایک مہینے کی مسافت کے بقدر رعب سے میری مدد کی گئی (یعنی دشمن سے میں ایک مہینے کی مسافت کے فاصلے پر ہوتا ہوں کہ دشمن مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے) اور پوری زمین کو میرے لئے مسجد اور طہور کا حکم دے دیا گیا (یعنی جہاں چاہوں نماز پڑھوں اور مٹی سے تیمم کرلوں) چنانچہ میری امت کے جس آدمی کو نماز کا وقت ہو جائے وہ جہاں چاہے نماز پڑھ لے اور مال غنیمت کو میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے حالانکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے بھی مال غنیمت حلال نہیں کیا گیا اور مجھے سفارش (شفاعت) عطا کی گئی اور مجھ سے پہلے ہر نبی کو کسی مخصوص قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جبکہ مجھے عامۃ الناس کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔[1]

۱۲۳۶۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشیم، سیار، جابر، عبیدہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوہریرہؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے غزوہ ہند کا وعدہ کیا ہے پس اگر میں غزوہ ہند میں شہید ہوا تو بہترین شہید ہوں گا اور اگر زندہ واپس لوٹ آیا تو میں آزاد ابوہریرہ ہوں گا۔

(۴۲۵) شیبان راعیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک اللہ کی طرف رجوع کرنے والے شیبان راعی بھی ہیں، عبادت حق تعالیٰ میں ہمہ وقت مگن رہتے، اور توکل علی اللہ کو ہر حال میں اپنے دامن میں سموئے رکھا۔

۱۲۳۶۵- عبداللہ بن محمد، ابوعباس محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، ابراہیم بن یعقوب، احمد بن نصر، محمد بن حمزہ مرتضیٰ کا بیان ہے کہ شیبان راعی جب بھی جنبی ہو جاتے اور انہیں پانی میسر نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے بارش برستی اور غسل کرتے، نماز جمعہ کے لئے تشریف لے جاتے اور اپنی بکریوں پر دائرہ نما خط کھینچ جاتے۔ جب واپس آتے بکریوں کو اسی حالت میں پاتے جس حالت میں انہیں چھوڑ کر گئے تھے۔

(۴۲۶) صالح بن عبدالجلیلؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک صالح بن عبدالجلیلؒ بھی ہیں۔ اطاعت باری تعالیٰ کو بجالا کر لذت محسوس کرتے تھے، گزارہ کو کافی سمجھتے، قناعت کو کبھی نہیں چھوڑا۔

۱۲۳۶۶- اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف دارانی، احمد بن ابوحواری، ابوسلیمان کے سند سے مروی ہے کہ صالح بن عبدالجلیل نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے دنیا آخرت کی زندگی کی لذت کو پہنچتے ہوئے دنیا سے سدھار گئے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: تم نے دنیا میں اپنی خواہشات کو کوتاہ رکھا آج تم اپنی خواہشات کو پورا کرو میری عزت کی قسم بہشتوں کو میں نے تمہاری خاطر پیدا کیا ہے۔

---

[1] صحیح البخاری ۱/۱۱۹. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۳. وفتح الباری ۱/۴۳۶، ۵۳۳.

۱۲۴۶۷-محمد بن احمد، حسین بن محمد، ابوزرعہ، احمد بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے مروی ہے۔

۱۲۴۶۸-اسحاق بن اسحاق، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری، ابوسلیمان، صالح بن عبدالجلیل نے فرمایا: اہل بصیرت حضرات اہل دنیا کے بادشاہوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں جبکہ اہل دنیا ان کو تعظیم کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ان پر رشک بھی کرتے ہیں۔

(۴۲۷) حسین بن یحییٰ حسنیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک حسین بن یحییٰ حسنی بھی ہیں جو عبادت وریاضت میں ہمہ وقت کوشاں رہتے تھے۔

۱۲۴۶۹-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، ابوخالد قصائع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسین بن یحییٰ حسنی سے پوچھا گیا: اللہ تعالیٰ کے اولیاء کی دنیا میں کیا علامت ہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو دنیا میں اچھے اعمال کی توفیق دیتا ہے جن سے وہ راضی رہتا ہے۔

۱۲۴۷۰-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری، ابومسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسین بن یحییٰ حسنی نے فرمان باری تعالیٰ "فلنحیینہ حیاۃ طیبۃ" (نحل ۹۷) ہم اسے پاکیزہ تر زندگی عطا فرمائیں گے" کے بارے میں فرمایا: یعنی ہم اسے اطاعت کی توفیق عطا فرمائیں گے جس کی لذت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔ حسنی فرماتے ہیں: جو چاہتا ہو کہ اس کی آنکھ زیادہ سے زیادہ آنسو بہائے اور اس کا دل رقت آمیز ہو جائے وہ آدھا پیٹ بھر کھائے پیے، ابومسلم کہتے ہیں یہ بات میں نے ابوسلیمان کو سنائی، وہ مجھے کہنے لگے حدیث میں تو یوں آیا ہے: ایک تہائی کھانا اور ایک تہائی پینا ہے" ان لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ انہوں نے سدس (چھٹے حصے) کا اضافہ کر دیا ہے۔

۱۲۴۷۱-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری، طیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسنی نے فرمایا: جہنم میں کوئی ٹھکانا نہیں ہوگا نہ ہی قید ہوگی نہ بیڑیاں اور نہ زنجیر ہوں گے مگر خوف اتنا ہوگا کہ اس پر جہنمی کا نام لکھا ہوگا، طیب کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابوسلیمان کو سنائی تو کہنے لگے اس وقت کیا حال ہوگا جب یہ ساری چیزیں جہنمی میں جمع ہو جائیں گی، بیڑیاں اس کے پاؤں میں ڈالی جائیں گی ہتھکڑیاں اس کے ہاتھوں میں اور پھر اسے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

۱۲۴۷۲-ابوعلی محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبدالجبار بن عاصم؛ "ح" ابوبکر بن محمد بن حسین آجری، احمد بن یحییٰ حلوانی؛ "ح" ابونعیم اصفہانی مخلد بن جعفر، احمد بن محمد بن یزید برائی (تینوں) حکم بن موسیٰ، عبدالملک بن یحییٰ حسنی، صدقہ دمشقی، هشام کنانی، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بواسطہ جبرئیل فرمان باری تعالیٰ ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! جس نے میرے ولی کو رسوا کیا اس نے علانیہ میرے ساتھ جنگ کی، جس چیز کو میں نے کرنا ہوتا ہے اس میں مجھے تردد نہیں ہوتا اور نہ ہی مجھے اپنے بندہ مومن کی روح قبض کرنے میں کچھ تردد ہوتا ہے حالانکہ وہ موت کو ناپسند کر رہا ہوتا ہے جبکہ میں اس کی برائی ناپسند کر رہا ہوتا ہوں اور مرنے کے سوا اس کو کوئی چارہ کار ہوتا ہی نہیں، میرے مومنین بندوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو عبادت کے کسی باب کا ارادہ کرتے ہیں۔ وہ اس سے رک جاتے ہیں اور عجب اسے نہیں داخل ہونے دیتا اور اس طرح ان کا عبادت کا باب فاسد ہو کر رہ جاتا ہے بعض میرے بندے ایسے ہیں جن سے میں محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جس سے میں محبت کرتا ہوں میں اس کے کان، ہاتھ اور آنکھیں بن جاتا ہوں وہ مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں وہ مجھ سے مانگتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں وہ میرے لئے خیر خواہ ہوتا ہے میں اس کا خیر خواہ بن جاتا ہوں بے شک بعض میرے ایسے بندے ہوتے ہیں جن کے ایمان کی اصلاح صرف مالداری سے ہوتی ہے۔ اگر میں انہیں فقر و فاقہ میں مبتلا کر دوں تو فقر و فاقہ اس کا ایمان بگاڑ ڈالے اسی طرح بعض میرے ایسے مومن بندے ہوتے ہیں

جن کے ایمان کو صرف ان کا فقر و فاقہ ہی درست رکھ سکتا ہے اور بعض بندے میرے ایسے ہوتے ہیں کہ مالداری ان کے ایمان کو فاسد کر دے گی اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں جن کے ایمان کی اصلاح صرف صحت سے ہوتی ہے اگر میں انہیں کسی بیماری میں مبتلا کر دوں تو بیماری اس کے ایمان کو فاسد کر دے گی اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں جن کے ایمان کی اصلاح صرف بیماری سے ہوتی ہے اگر میں انہیں صحت عطا کر دوں تو ان کا ایمان فاسد ہو جائے گا میں اپنے علم کے مطابق اپنے بندوں سے حسن تدبیر سے پیش آتا ہوں اور بیشک میں علیم و خبیر ہوں۔[1]

انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بالا غریب ہے اور ان سے اس سیاق میں صرف ہشام کتانی نے روایت کی ہے نیز حسن بن یحییٰ حسنی متفرد ہیں۔

۱۲۴۷۳- سلیمان بن احمد، جعفر بن محمد فریابی، سلیمان بن عبدالرحمن" ح" علی بن حارون، احمد بن عبدالجبار، ہیثم بن خارجہ (دونوں راوی) حسن بن یحییٰ حسنی، بشر بن حبان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم مسجد تعمیر کر رہے تھے کہ ہمارے پاس واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ انہوں نے ہمیں سلام کیا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے: جس نے مسجد بنائی اور پھر اس میں نماز پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اس سے افضل گھر بنائیں گے۔[2]

بشر سے روایت کرنے میں حدیث بالا میں حسنی متفرد ہیں۔

(۴۲۸) ادریس خولانیؒ

اولیاء تابعین کرام میں سے ایک عاقل، ربانی ادریس بن یحییٰ خولانیؒ بھی ہیں۔

۱۲۴۷۴- محمد بن علی، احمد بن علی بن ابی صقر، یونس بن عبدالاعلیٰ کا بیان ہے کہ میں نے صوفیاء کرام میں صرف ادریس خولانی کو عقلمند دیکھا ہے۔

۱۲۴۷۵- علی بن حارون، موسیٰ بن حارون حافظ کا بیان ہے کہ زنجویہ ادریس بن یحییٰ خولانی کا تذکرہ کر رہے تھے کہ وہ مصر میں ایسے ہیں جیسے ہمارے ہاں بغداد میں بشر بن حارث ہیں موسیٰ کہتے ہیں: میرا گمان نہیں ہے کہ علماء ادریس خولانی پر مقدم کسی کو سمجھتے ہوں۔

مسانید ادریس بن یحییٰ خولانیؒ

۱۲۴۷۶- سلیمان بن احمد، احمد بن طاہر بن حرملہ، ادریس بن یحییٰ، حیوۃ بن شریح، عقیل بن خالد، ابن شہاب، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے ایک ہاتھ میں سمیٹ لیں گے اور آسمانوں کو دائیں ہاتھ میں پھر ارشاد باری تعالیٰ ہوگا: آج میں ہی بادشاہ ہوں۔[3]

۱۲۴۷۷- سلیمان بن احمد، حرملہ، ادریس بن یحییٰ، عقیل، ابن شہاب، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صاحب قرآن جب قرآن کی حفاظت کرتا ہے اور رات کو کے کرا سے کھڑا رہتا ہے (یعنی رات کو پڑھتا رہتا ہے نماز میں نوافل میں) اس کی مثال باندھے ہوئے اونٹ جیسی ہے کہ جب اس کا مالک اسے باندھے رکھتا ہے اونٹ کو اپنے پاس روکے رکھتا ہے اور جب اونٹ کو کھول دیتا ہے تو وہ بھاگ نکلتا ہے۔[4]

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۸/ ۲۹۴. ومجمع الزوائد ۲/ ۲۴۸. واتحاف السادۃ المتقین ۸/ ۱۰۲، ۲۷۷، ۹/ ۳۳۰.

۲۔ مسند الامام احمد ۳/ ۴۹۰ والترغیب الترھیب ۱/ ۱۹۵.

۳۔ صحیح البخاری ۶/ ۱۵۸، ۸/ ۱۳۵، ۹/ ۱۴۴، ۱۵۰ وصحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین ۲۳. وفتح الباری ۸/ ۵۵۱، ۱۳/ ۳۹۲.

۴۔ سنن النسائی ۲/ ۱۵۴. وامالی الشجری ۱/ ۸۲، ۱۰۸.

۱۲۲۷۸-سلیمان، احمد، حرملہ، ادریس بن یحییٰ، حیوۃ بن شریح، عقیل، ابن شہاب، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخار دوزخ کی تیز گرمی کا اثر ہے اسے ٹھنڈے پانی سے توڑتے رہو، چنانچہ ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے یا اللہ! عذاب کو ہم سے دور کردے۔

مذکورہ بالا زہری کی تینوں حدیثیں غریب ہیں، صرف حیوۃ نے روایت کی ہیں۔

۱۲۲۷۹-سلیمان بن احمد، احمد بن طاہر، حرملہ،"ح" محمد بن علی، اسماعیل بن داؤد بن وردان، یوسف بن ابی طیبہ، (دونوں) ادریس بن یحییٰ خولانی، عبداللہ بن عیاش، عبداللہ بن سلیمان، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔[1]

نافع کی حدیث بالا غریب ہے اور ان سے صرف عبداللہ بن سلیمان نے روایت کی ہے اور عبداللہ بن سلیمان، طویل کے لقب سے مشہور ہیں نیز ادریس متفرد ہیں۔

۱۲۲۸۰-ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، یحییٰ بن محمد بن صاعد، ابراہیم بن منقذ، ادریس بن یحییٰ خولانی، فضل بن مختار، ابن ابی ذیب، شعبہ مولیٰ ابن عباس، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدن سے باہر نکلنے والی چیزوں سے وضو واجب ہوتا ہے نہ کہ ان چیزوں سے جو بدن میں داخل ہوں۔[2]

یعنی پیشاب پاخانہ، ریح، خون، پیپ، قے وغیرہ سے وضو واجب ہوتا ہے نہ کہ کھانے پینے سے۔

ابن ابی ذیب کی حدیث بالا غریب ہے ہمیں صرف فضل کی سند سے پہنچی ہے اور فضل سے ادریس روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۲۲۸۱-محمد بن ابراہیم، یحییٰ بن محمد بن صاعد، ابراہیم بن منقذ، ادریس بن یحییٰ خولانی، فضل بن مختار، حمید، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی جانب نکلے اپنے گدھے پر سوار ہوئے جس سے گدھے پر بیٹھنے کا اثر (نشان) پڑ گیا۔

(۴۲۹) مفضل بن فضالہؒ[3]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک مفضل بن فضالہ بھی ہیں جو حق وعدالت پر قائم رہے۔ عبادت و ریاضت میں ملال کا شکار نہیں ہوئے۔ مستجاب الدعوات تھے۔

۱۲۲۸۲-ابو عمرو بن حمدان، عبداللہ بن محمد بن سیار فرھاذانی، ابن رغبہ کا بیان ہے کہ مجھے ایک ثقہ آدمی نے بتایا کہ مفضل بن فضالہؒ نے ان کے لئے قطع امل کی دعا کی لیکن وہ آدمی صبر کر نہ سکے۔ چنانچہ مفضل کو پھر رجوع کی دعا کرنی پڑے۔

۱۲۲۸۳-محمد بن احمد بن حمدان، عبداللہ بن محمد بن سیار، یا ابن رغبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مفضل ضعف کے باوجود راتوں کو طویل

---

[1] مسند الامام أحمد ۱۲/۳ ومجمع الزوائد ۱۵۰/۳ والاحادیث الصحیحۃ ۱۶۵۴. وصحیح ابن حبان ۸۸۰. والترغیب والترھیب ۱۳۷/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۲۳۰/۴.

[2] السنن الکبری للبیھقی ۱۱۶/۱. والمصنف لعبد الرزاق ۱۰۰ ومجمع الزوائد ۲۴۳/۱. والعلل المتناھیۃ ۳۶۹/۱. والاحادیث الضعیفۃ ۹۵۹

[3] تھذیب الکمال ۴۱۵/۲۸. وطبقات ابن سعد ۵۱۷/۷. والتاریخ الکبیر ۷/ت۱۷۷۳ والجرح ۱۳۶۱/۸. والکاشف ۵۷۰/۳.

قیام کیا کرتے تھے۔

مسانید مفضل بن فضالہؒ

۱۲۴۸۴-مخلد بن جعفر وابومحمد بن حیان، جعفر بن محمد فریابی، قتیبہ بن سعید، ویزید بن موھب، مفضل بن فضالہ، عقیل، ابن شھاب، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر سورج ڈھلنے سے پہلے ہی (سفر کے لیے) کوچ کر جاتے نماز ظہر کو وقت عصر تک مؤخر کرتے۔ پس پڑاؤ کرتے اور دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لیتے، اور اگر سفر پر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل چکا ہوتا تو ظہر کی نماز پڑھ لیتے پھر سوار ہو جاتے (اور سفر پر نکل پڑتے)۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے عقیل سے لیث بن سعد اور جابر بن اسماعیل اور یونس بن یزید نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۴۸۵-سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، عبداللہ بن صالح، لیث، عقیل، ابن شھاب، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کرنا چاہتے تو ظہر کو مؤخر کرتے حتیٰ کہ عصر کا وقت داخل ہو جاتا پھر دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لیتے۔

۱۲۴۸۶-محمد بن علی، علی بن احمد بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی سفر کرنا ہوتا ظہر کی نماز کو عصر کے اول وقت تک مؤخر کرتے۔ پھر دونوں نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھ لیتے، اسی طرح مغرب کو بھی موخر کرتے اور شفق غروب ہو جاتا دونوں نمازوں (مغرب عشاء) کو اکٹھا پڑھ لیتے۔

جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بالا عزیز ہے، اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں بھی ذکر کی ہے۔ انہوں نے عمرو بن سوادہ ابن وھب کے طریق سے ذکر کی ہے۔

۱۲۴۸۷-سلیمان بن احمد، ھارون بن کامل، عبداللہ بن صالح، لیث، یونس، ابن شھاب، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جمع بین الظہر والعصر (نماز ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھنے) کا ارادہ کرتے ظہر کو موخر کرتے حتیٰ کہ عصر کا وقت داخل ہو جاتا پھر دونوں جمع کر کے پڑھ لیتے۔

یہ حدیث مفضل بن فضالہ نے بھی لیث، جعفر فریابی، قتیبہ ویزید بن موھب، مفضل بن فضالۃ، لیث، ھشام بن سعد، ابوزبیر، ابوطفیل، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے موقع پر کوچ کرنے سے پہلے اگر سورج ڈھل چکا ہوتا تو جمع بین الظہر والعصر کر لیتے اور مغرب میں بھی اسی طرح کرتے یعنی اگر کوچ کرنے سے پہلے سورج غروب ہو چکا ہوتا تو مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھ لیتے اور اگر غروب آفتاب سے پہلے کوچ کر جاتے تو مغرب کو مؤخر کرتے حتیٰ کہ عشاء کے وقت اترتے اور دونوں کو جمع کر کے پڑھ لیتے۔

(فائدہ) جمع بین الصلوتین کا مسئلہ بھی ان معرکۃ الآراء مسائل میں سے ہے جس میں ائمہ کرام کا شدید اختلاف ہوا ہے۔ فقہاء کرام کے اختلاف سے بچنے کا سلامتی والا طریقہ یہ ہے کہ مسافر ظہر کی نماز کو آخری وقت تک مؤخر کرے اور بالکل آخر وقت میں ظہر پڑھ لے اور جونہی فارغ ہوگا عصر کا وقت داخل ہو چکا ہوگا لہٰذا عصر اول وقت میں پڑھ لے، مغرب میں بھی اسی طرح یعنی مغرب کو بالکل آخر وقت میں پڑھ لے اور جونہی مغرب سے فارغ ہوگا عشاء کا وقت داخل ہو چکا ہوگا، لہٰذا عشاء کو بالکل اول وقت میں پڑھ لے (انتہیٰ من المترجم)

۱۲۴۸۸-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر، مفضل بن فضالۃ، عیاش بن قتبانی، بکیر بن اشج، نافع، ابن عمرؓ،

حفصہ زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بالغ پر نماز جمعہ کے لئے جانا واجب ہے اور ہر وہ آدمی جو نماز جمعہ پڑھنے کے لئے آئے اس پر غسل کرنا واجب ہے۔[1]

بکیر کی حدیث بالا غریب ہے اور ان سے صرف مفضل بن عیاش نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۸۹-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن صالح، مفضل بن فضالہ، ابن یونس بن یزید، سعد بن ابراہیم، مسور، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اس پر تاوان نہ ڈالا جائے۔[2]

اس حدیث کو سعد سے صرف یونس نے روایت کیا ہے۔

۱۲۳۹۰-محمد، محمد بن زبان، زکریا بن یحییٰ قضاعی، مفضل بن فضالۃ، عبداللہ بن سلیمان طویل، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ قرآن مجید کو ساتھ لے کر دشمن کے علاقے کی طرف سفر کیا جائے چونکہ خوف ہے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور نافع سے موسیٰ بن عقبہ نے بھی روایت کی ہے نیز حدیث بالا میں مفضل متفرد ہیں۔

۱۲۳۹۱-محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن زبان، زکریا بن یحییٰ، مفضل بن فضالۃ، عبداللہ بن سلیمان، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان آدمی کا حق بنتا ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس میں وصیت نافذ ہوسکتی ہو اور وہ چیز اس کے پاس یونہی دو راتیں گزار دے الا یہ کہ اس چیز کے متعلق اس کے پاس وصیت لکھی ہوئی ہونی چاہیے۔

۱۲۳۹۲-سلیمان احمد، مقدام بن داؤد، سعید بن عیسیٰ و یحییٰ بن بکیر، مفضل بن فضالۃ، ابوعروہ بصری، زیاد بن ابی عمار، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے۔[3]

ابوعروہ بصری وہ معمر بن راشد ہیں بقول عیسیٰ مفضل متفرد ہیں۔

۱۲۳۹۳-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، سعید بن عیسیٰ، مفضل بن فضالہ، یونس بن شہاب، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کی ٹہنیوں سے بنی ہوئی چٹائی پر نماز پڑھ لیتے تھے اور اسی پر سجدہ بھی کر لیتے۔

زہری کی حدیث بالا غریب ہے مفضل عن یونس متفرد ہیں۔

۱۲۳۹۴-سلیمان بن احمد، مقدام، سعید، مفضل، محمد بن عجلان، ابوزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے جو آدمی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اس کا جائزہ (انعام و اکرام) ایک دن اور ایک رات ہے، مہمان نوازی تین دن تک ہوتی ہے تین دن سے زیادہ (مہمان پر میزبان جو کچھ خرچ کرے گا وہ) صدقہ ہے اور مہمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ میزبان کے پاس ٹھہر جائے اور اسے حرج میں مبتلا کر دے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کرے

۱-سنن أبي داؤد ۳۴۲. والسنن الکبری للبیهقی ۱۷۲/۳. وصحیح ابن خزیمة ۱۷۲۱. وکنز العمال ۲۱۱۰۷.

۲-السنن الکبری للبیهقی ۲۷۷/۸. وسنن الدارقطني ۱۸۲/۳. ۱۸۳. ونصب الرایة ۳۷۵/۳، ۳۷۶، وکنز العمال ۱۳۳۵۰

۳-سنن ابن ماجة ۲۲۴، والمعجم الکبیر للطبراني ۲۴۰/۱۰. والصغیر ۹/۱، وکشف الخفا ۵۶/۲. ۳۶۶، ۵۸۴. واللآلي المصنوعة ۱۰۸/۱. وتنزیه الشریعة ۲۷۸/۱، ۲۸۹، والعلل المتناهیة ۵۳/۱، ۶۲، ۱۵۵.

ورنہ خاموش رہے۔ بقول سلیمان مفضل عن ابن عجلان متفرد ہیں۔

۱۲۳۹۵-محمد بن مظفر،محمد بن زبان، زکریا بن یحییٰ، مفضل بن فضالہ، مثنیٰ بن صباح، عمرو بن شعیب، شعیب، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ:

ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔اس نے انگلی پر سونے کی انگوٹھی چڑھا رکھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیرلیا، آدمی اٹھ کر چلا گیا اور سونے کی انگوٹھی اتار دی، اور اس کی بجائے لوہے کی انگوٹھی پہن لی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا: یہ اہل دوزخ کا لباس ہے وہ آدمی پھر تیسری مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اب کی بار اس نے چاندی کی انگوٹھی پہن رکھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تذکرہ نہیں کیا اور نہ ہی اس سے اعراض کیا۔

(۴۳۰) عبداللہ بن وھبؒ[1]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک عبداللہ بن وھب بھی ہیں، جنہیں قتیل الخوف کا خطاب دیا گیا خوف خدا سے ہمیشہ سرشار رہے، پائے کے محدث تھے اور نسبۃً مصری تھے۔

۱۲۳۹۶-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، حاتم بن لیث جوھری، خالد بن خداش کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن وھبؒ کو احوال قیامت پڑھ کر سنائے گئے۔فوراً غشی کھا کر گر پڑے کوئی بات نہ کر سکے حتیٰ کہ تین دن بعد اللہ کو پیارے ہوگئے یہ مصر میں ۱۹۷ھ کا واقعہ ہے۔

۱۲۳۹۷-ابوعبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید ھمدانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن وھب صفائی ستھرائی کے لئے حمام میں داخل ہوئے اور وہیں سے کسی قاری کو آیت کریمہ" واذ یتحاجون فی النار "اور جب دوزخ کی آگ کے بارے میں باہمی حجت بازی کر رہے ہوں گے (غافر:۴۷) تلاوت کرتے ہوئے سنا، وہیں غشی کھا کر گر پڑے، چنانچہ نورہ وغیرہ ان سے صاف کیا گیا او روہ کچھ نہیں سمجھ رہے تھے۔

۱۲۳۹۸-ابومحمد بن حیان، ابوحراش کلابی، ابوربیع رشدینی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ شدید بارش کے دن ابن وھب کو فسطاط کی مسجد میں داخل ہوتے دیکھا، وہ کسی آدمی کی تلاش میں لگ گئے جو ان کے ساتھ بیٹھتا، چنانچہ مسجد کی پچھلی طرف سے آئے اور وہاں سعید ادم کو دیکھا، سعید انہیں دیکھ کر فوراً ان کی طرف اٹھے اور دونوں ایک دوسرے سے لپٹ کر رونے لگے، میں نے ابن وھب کو کہتے سنا: اے ابو عثمان! وہ لوگ دنیا سے رخصت ہوگئے جو زنگ لگنے پر ہمارے دلوں کو جلا بخشتے تھے۔

۱۲۳۹۹-ابومحمد بن حیان، ابن ماحان درانی کے سلسلہ سند سے یونس بن عبدالاعلیٰ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن وھبؒ نے" کتاب الاحوال" پڑھی جب دوزخ کی آگ کے احوال پڑھنے لگے تو سب سسکیاں بھر کر رونے لگے اور پھر غشی کھا کر گر پڑے، انہیں اٹھا کر گھر تک پہنچایا گیا اور اس کے بعد چند ہی دن تک زندہ رہے پھر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔

مسانید عبداللہ بن وھبؒ

عبداللہ بن وھبؒ نے آئمہ حدیث سفیان ثوری، مالک، شعبہ، عمرو بن حارث، یونس بن یزید، ہشام بن سعد، سلیمان بن

[1] تهذيب الكمال ١٦/٢٧٧، وطبقات ابن سعد ٧/٥١٨، والتاريخ الكبير ٥/ت ٧١٠. والجرح ٥/ت ٨٧٩. والكاشف ٢/ت ٣٠٨٣.

بلال، مخرمہ بن بکیر رحمہم اللہ سے احادیث روایت کی ہیں نیز عبداللہ بن وھب کی چند تصانیف بھی ہیں۔

۱۲۵۰۰- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ وابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، ابن وھب، عمرو بن حارث، دراج، ابوالہیثم، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بردبار نہیں مگر ٹھوکر والا اور عقلمند نہیں مگر تجربہ کار۔ عمرو بن حارث کی حدیث بالا غریب ہے ان سے صرف عبداللہ نے روایت کی ہے۔

۱۲۵۰۱- محمد بن معمر، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، محمد بن عبدالمجید تمیمی، عبداللہ بن وھب، عمرو بن حارث، دراج، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موسم سرما مومن کی بہار ہے۔[1]

حدیث بالا غریب ہے اور صرف اسی اسناد سے محفوظ ہے نیز عبداللہ بن عمرو متفرد ہیں۔

۱۲۵۰۲- ابوسعید احمد بن ابان، حسین بن ادریس تجزی، قتیبہ بن سعید، ابن وھب، عمرو بن الحارث، دراج، ابوالہیثم، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قنوت کا ہر وہ کلمہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے وہ اطاعت (کے معنی) میں ہے۔[2]

عمرو کی سند سے روایت کرنے میں عبداللہ حدیث بالا میں متفرد ہیں۔

۱۲۵۰۳- ابوعبداللہ، عبدان بن احمد، احمد بن عبدالرحمٰن بن وھب، عبداللہ بن وھب، عمرو بن حارث، یعقوب بن اشج، ابواسود غفاری، نعمان غفاری، ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اسے سمجھنے کی کوشش کرو، (وہ یہ ہے کہ) بے شک کثیر مال واسباب والے قیامت کے دن کم مائیگی کی حالت میں ہوں گے مگر وہ آدمی جس نے یوں اور یوں کہا ہو، جو کچھ میں تمہیں کہوں اسے سمجھنے کی کوشش کرو، گھوڑوں کی پیشانیوں میں تاقیامت خیر وبھلائی رکھ دی گئی ہے، بے شک بھلائی گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

یعقوب اور عمرو کی حدیث بالا غریب ہے نیز ابن وھب حسن عمرو متفرد ہیں۔

۱۲۵۰۴- ابوعبداللہ، عبدان بن احمد، ابوطاہر بن سرح، عبداللہ بن وھب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج، کریب، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر میں داخل ہوئے اور گھر میں ابراہیم اور مریم کی تصویروں کو پایا ارشاد فرمایا: کیا گھر والے نہیں سن چکے کہ یقیناً فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر ہو؟ یہ ابراہیم کی تصویر ہے جائز نہیں کہ یہاں رہے۔[3]

بکیر اور عمرو کی حدیث بالا غریب ہے نیز ابن وھب متفرد ہیں۔

۱۲۵۰۵- عبدان بن احمد، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن وھب، عمرو بن حارث، ابوسالم حسانی زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گمشدہ چیز (اونٹ بکری وغیرہ) کو پناہ دی اور لوگوں میں اس کی تشہیر نہ کی وہ گمراہ ہے۔[4]

۱۔ مسند الامام احمد ۷۵/۳. والسنن الکبریٰ للبیهقی ۲۹۷/۲. ومجمع الزوائد ۲۰۰/۳. والعلل المتناهية ۳۱۳/۱ وکشف الخفا ۲/۲. ۱۴۰. والدر المنتثرة ۹۷. والاحادیث الصحیحة ۱۹۲۲ .... ۲۔ صحیح ابن حبان ۱۷۲۳، والدر المنثور ۱۱۰/۱. وکنز العمال ۲۹۵۹. وتفسیر الطبری ۳۵۳/۲. ۱۸۲/۳. وتفسیر ابن کثیر ۲۳۱/۱، ۳۳/۲، ۳۱۷/۹. ..۳۔ صحیح البخاری ۱۹۹/۳، ومسند الامام احمد ۲۷۷/۱..... ۴۔ صحیح مسلم، کتاب اللقطة ۱۲. ومسند الامام احمد ۱۱۷/۴، والمستدرک ۶۳/۲. والسنن الکبریٰ للبیهقی ۱۹۱/۶.

حدیث کو ان الفاظ میں صرف ابی سالم سے عمرو بن حارث نے روایت کیا ہے۔

۱۲۵۰۶- ابو عبداللہ، عبدان بن احمد، عمرو بن سوادہ، عبداللہ بن وھب، یونس بن یزید، زہرہ، عبداللہ بن عتبہ، وسائب بن یزید، عبدالرحمن بن عبید قاری، عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی غلبہ نیند کی وجہ سے اپنا وظیفہ نہ پڑھ سکا حالانکہ اس کا پڑھنے کا ارادہ تھا (اور وہ سو گیا) اس کی نیند صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر کردیا ہے اور اس کے وظیفے کا اس کو اجر وثواب ملے گا۔[1]

میں نہیں جانتا کہ ابن شھاب نے یہ حدیث یونس کے علاوہ کسی اور سے بھی مرفوعا روایت کی ہے۔

۱۲۵۰۷- ابو عبداللہ، عبدان بن احمد، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن وھب، ھشام بن سعد، زید بن اسلم، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ایک آدمی نے بھلائی کا کبھی کوئی عمل نہیں کیا ہوتا صرف وہ اتنا کرتا ہے کہ لوگوں کو قرضہ دل کھول کر دیتا ہے وصولی کے وقت اپنے قاصد سے کہہ دیتا ہے کہ مقروض آسانی سے جو دے وہ لے لو اور جتنے قرضے میں اسے دشواری پیش آئے اسے نظر انداز کردو شاید اللہ تعالیٰ (روز قیامت) ہمیں بھی نظر انداز کردے چنانچہ جب وہ مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو نظر انداز کردیتے ہیں۔

۱۲۵۰۸- ابو عبداللہ، عبدان بن احمد، یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وھب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج، ضحاک بن عبداللہ قرشی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات نماز نفل پڑھیں جب فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: میں نے ایسی نماز پڑھی جس میں میں نے خوب رغبت کے ساتھ دعائیں کیں اور عدم قبولیت کا ڈر بھی دامن گیر رہا میں نے اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا بہر حال دو تو مجھے عطا کردیں اور تیسری کے بارے میں باز رہنے کی تاکید کی، میں نے اپنے رب سے سوال کیا میری امت قحط سے نہ ہلاک ہونے پائے، سو یہ دعا قبول ہوئی، میں نے سوال کیا کہ میری امت پر دشمن نہ غلبہ پائے (کہ ان کی جڑ ہی کاٹ پھینکے) یہ دعا بھی قبول ہوئی، میں نے سوال کیا کہ میری امت میں آپس کے جھگڑے اور آپس کی لڑائیاں نہ جنم لیں تاہم مجھے اس سے باز رکھا گیا۔

۱۲۵۰۹- ابو عبداللہ، احمد بن حارون بن روح بردگی، محمد بن عبداللہ بن حکم، ابن وھب، عثمان بن حکم جذامی، زہیر بن محمد، سہیل بن ابی صالح، ابو صالح، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ہوتے ہوئے (مدعی سے) قسم لے کر فیصلہ کیا ہے۔

زید بن ثابتؓ کی حدیث بالا میں عثمان بن زہیر متفرد ہیں۔

۱۲۵۱۰- ابو عبداللہ، عبداللہ بن محمد بغوی، احمد بن عیسیٰ مصری، عبداللہ بن وھب، یونس، بن شھاب، سالم، عبداللہ بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کا بوسہ لیا پھر فرمایا: میں جانتا ہوں تو مطلق ایک پتھر ہے اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا میں بھی تجھے کبھی بوسہ نہیں دیتا۔

زہری کی حدیث بالا متفق علیہ ہے۔

۱۲۵۱۱- ابو عبداللہ، یوسف بن احمد بن عبداللہ بن عبدالمؤمن، احمد بن زائدہ قزاز، ابراہیم بن منذر حزامی، "ح" ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، احمد بن عیسیٰ (دونوں راوی) عبداللہ بن وھب، مخرمہ بن بکیر، سہیل بن صالح، ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۱۴۲. وسنن الترمذی ۵۸۱. وسنن ابی داؤد ۱۳۱۳. وسنن النسائی ۳/۲۵۹، ۲۶۰. وسنن ابن ماجۃ ۱۳۴۳ وصحیح ابن خزیمۃ ۱۱۷۱.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سفر کرنے والے تین قسموں پر ہو سکتے ہیں۔ حج کرنے والے، عمرہ کرنے والے، اور جہاد کرنے والے۔[1]

حدیث بالا غریب ہے اور مخرمہ متفرد ہیں۔

۱۲۵۱۲- ابو عبداللہ، یوسف بن احمد بن عبداللہ، ربیع بن سلیمان، عبداللہ بن وھب، سلیمان بن بلال، موسیٰ بن عبیدہ، یزید رقاشی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان بندے کے لئے آسمان میں دو دروازے ہوتے ہیں۔ ایک دروازے سے اس کے لئے رزق وغیرہ نازل ہوتا ہے اور دوسرے سے اس کا عمل اوپر جاتا ہے اگر وہ دونوں دروازے اسے گم پائیں اس پر رونا شروع کر دیتے ہیں۔[2]

ابونعیم اصفہانی کہتے ہیں کہ میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔

۱۲۵۱۳- محمد بن حسن بن علی یقطینی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن خلف، "ح" سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد، محمد بن یحییٰ بن اسماعیل صدفی، (دونوں راوی) ابن وھب، معاویہ بن صالح، عبدالوھاب بن بخت، ابوزناد، ابواعرج، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب کو بھی حرام کیا ہے۔ اور اس کی قیمت کو بھی حرام کیا ہے خنزیر اور اس کی قیمت کو بھی حرام کیا ہے اور مردار اور اس کی قیمت کو بھی حرام کیا ہے۔

سلیمان کے قول کے مطابق ابن وھب بن معاویہ متفرد ہیں۔

۱۲۵۱۴- محمد بن حسن یقطینی، عبداللہ بن محمد بن مسلم مقدسی، حرملہ بن یحییٰ، ابن وھب، عمرو بن حارث، دراج، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی آدمی کو مسجد کا خوگر دیکھو تو اس کے لئے ایمان کی گواہی دے دو چونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "انما یعمر مساجد اللّٰہ من اٰمن باللّٰہ" (توبہ:۱۸) اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہی آباد رکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو۔[3]

۱۲۵۱۵- محمد بن حسن، عبداللہ بن محمد بن سلم، حرملہ بن یحییٰ، ابن وھب، عمرو بن حارث، دراج، ابوسمح، ابوہیثم، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ مجھے کوئی ورد تعلیم فرما دیجئے جس سے میں آپ کو یاد کیا کروں اور آپ کو پکارا کروں، ارشاد خداوندی ہوا کہ لا الہ الا اللہ کہا کرو، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، اے میرے رب! یہ تو ساری دنیا کہتی ہے ارشاد ہوا لا الہ الا اللہ کہا کرو، عرض کیا، میرے رب! میں تو کوئی ایسی مخصوص چیز مانگتا ہوں جو مجھی کو عطا ہو، ارشاد ہوا کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور دوسری طرف لا الہ الا اللہ کو رکھ دیا جائے تو لا الہ الا اللہ والا پلڑا جھک جائے گا۔[4]

۱۔ سنن النسائی کتاب الحج باب ۴ کتاب الجھاد باب ۱۱۔ والسنن الکبری للبیھقی ۲۶۲/۵۔ وصحیح ابن خزیمۃ ۲۵۱۱۔ والمستدرک ۴۴۱/۱ وکشف الخفا ۴۷۵/۲۔

۲۔ کنز العمال ۴۲۶۱۷۔

۳۔ سنن ابن ماجۃ ۸۰۲، ومسند الامام أحمد ۶۸/۳۔ والسنن الکبری للبیھقی ۶۶/۳۔ وصحیح ابن حبان ۳۱۰۔ وصحیح ابن خزیمۃ ۱۵۰۲۔ وکشف الخفا ۹۳/۱، ۳۱۱/۲۔

۴۔ المستدرک ۵۲۸/۱، وصحیح ابن حبان ۳۳۲۴۔ رفتح الباری ۲۰۸/۱۱۔ وامالی الشجری ۲۵/۱۔ ومشکاۃ المصابیح ۲۳۰۹۔ ومجمع الزوائد ۸۲/۱۰۔

عمرو کی حدیث بالا غریب ہے ان سے صرف ابن وھب نے روایت کی ہے۔

۱۲۵۱۶-محمد بن حسین، عبداللہ بن محمد، حرملہ، ابن وھب، عمرو، دراج ابوالسمح، ابوالہیثم، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! میں ہجرت کر کے آیا ہوں، ارشاد فرمایا: تو نے شرک سے ہجرت کی ہے (چونکہ فریضہ ہجرت فتح مکہ تک تھا) لیکن اب جہاد کا دروازہ کھلا ہے۔ آپ نے پوچھا: کیا یمن میں تمہارا کوئی رشتہ دار ہے؟ جواب دیا جی ہاں، وہاں میرے والدین ہیں، ارشاد فرمایا: کیا تمہارے والدین نے (جہاد میں شرکت کرنے کی) اجازت دی ہے؟ آدمی نے نفی میں جواب دیا، ارشاد فرمایا: واپس لوٹ جاؤ اگر والدین تمہیں جہاد کی اجازت دیں تو جہاد کرو ورنہ ان کی خدمت میں مشغول رہو۔[1]

حدیث بالا عمرو سے صرف ابن وھب نے روایت کی ہے۔

۱۲۵۱۷-حسن بن محمد کیسان، موسیٰ بن حارون حافظ، حارون بن معروف ''ح'' احمد بن محمد بن مقسم، اسحاق بن ابراہیم کندی، ابوھمام، ابن وھب، عبداللہ بن اسود، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح کا اعلان (تشہیر کیا کرو)۔[2]

عامر سے صرف عبداللہ نے روایت کی ہے اور ابن وھب متفرد ہیں۔

۱۲۵۱۸-سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد بن حیان رقی، ابن یحییٰ بن اسماعیل، ''ح'' محمد بن مظفر، علی بن احمد بن سلیمان، احمد بن سعید ہمدانی، (دونوں) عبداللہ بن وھب، جریر بن حازم، ایوب سختیانی، عبداللہ بن عون، ہشام بن حسان، ابن سیرین، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر تشریف لائے کہا گیا: یارسول اللہ! یہاں کچھ پالتو گدھے ہمارے ہاتھ لگے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ انصاری کو آواز لگانے کا حکم دیا، انہوں نے صدا بلند کی: بے شک اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں پالتو گدھوں (کے کھانے) سے باز رہنے کی تاکید کی ہے چونکہ وہ پلیدی کے مانند ہیں۔ ابن عون کی حدیث بالا صرف جریر نے روایت کی ہے اور بقول سلیمان ابن وھب متفرد ہیں۔

۱۲۵۱۹-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن حجاج بن رشیدین، عبدالملک بن شعیب بن لیث، عبداللہ بن وھب، لیث بن سعد، موسیٰ بن علی رباح، رباح، مستورد فہری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور وہ اس وقت قریش کا کچھ تذکرہ کر رہے تھے: قریش میں چار خصلتیں ہیں، قریش فتنہ کے وقت لوگوں کو زیادہ درست سمت میں لے جانے والے ہیں، وہ مصیبت کے بعد معاملے کو جلدی سے سلجھا دیتے ہیں۔ وہ جنگ میں بھاگ جانے کے بعد واپس پلٹ کر زیادہ سے زیادہ حملہ آور ہونے والے ہیں، وہ مسکین اور یتیم کے لئے بہتر سے بہتر بھلائی کا پیغام لانے والے ہیں اور وہ بادشاہوں کے ظلم وستم کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے ہیں، بقول سلیمان بن وھب عن لیث متفرد ہیں۔

۱۲۵۲۰-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن حجاج، ابراہیم بن منذر، ابن وھب، معاویہ بن صالح، عمارہ بن غزیہ، ابوحازم، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حاجی بھی تلبیہ پڑھتا ہے اس کے دائیں بائیں واقع درخت اور پتھر سب تلبیہ پڑھتے ہیں۔[3]

۱۔ المستدرک ۱۰۳/۲۔ والسنن الکبری للبیھقی ۱۰۳/۲۔ وصحیح ابن حبان ۱۶۲۲۔ وسنن سعید بن منصور ۲۳۳۴،

۲۔ سنن الترمذی ۱۰۸۹۔ وسنن ابن ماجۃ ۱۸۹۵۔ والمستدرک ۲/ ۱۸۳۔ وصحیح ابن حبان ۱۲۸۵۔ والسنن الکبیر للبیھقی ۲۸۸/۷، ۲۹۰۔ وکشف الخفا ۱/ ۱۶۳۔ ۳۔ سنن ابن ماجۃ ۲۹۲۱۔ والسنن الکبری للبیھقی ۴۳/۵۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۰/۶۔ وصحیح ابن خزیمۃ ۲۶۳۴۔ والترغیب والترھیب ۱۸۸/۲

اس حدیث کو عمارہ سے اسماعیل بن عیاش اور عبیدہ بن حمید نے بھی مثل مذکور بالا کے روایت کیا ہے لیکن ابن وھب عن معاویہ متفرد ہیں۔

۱۲۵۲۱- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ، ابن وھب، عمرو بن حارث، بکیر، سھل بن ذکوان، ابان، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک! اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین چیزوں کے بجالانے کا حکم دیا ہے اور تین چیزوں سے باز رہنے کی تاکید کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو اور جن امراء کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے معاملے کا ذمہ دار بنایا ہے ان کی اطاعت کرو اور ان کی بات مانو اور اللہ نے تمہیں قیل وقال (فضول گوئی)، کثرت سے سوال کرنے اور مال ضائع کرنے سے باز رہنے کی تاکید کی ہے۔ سھیل کی حدیث بالا مشہور وثابت ہے لیکن بکیر سے صرف عمرو نے روایت کی ہے۔

۱۲۵۲۲- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ھارون بن سعید، ابن وھب، عبدالرحمن بن زید بن اسلم، ابوحازم، سھل بن سعد رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ خیر (دین اسلام) خزانوں کا سرچشمہ ہے اور ان خزانوں کی چابیاں ہیں اور اس کی چابیاں رجال اللہ (اللہ کے خالص بندے) ہیں پس اس بندے کے لئے خوشخبری ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خیر کے لئے چابی اور شر کے لئے قفل (تالا) بنایا اور ہلاکت ہے اس بندے کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ نے شر کے لئے چابی اور خیر کے لئے قفل بنایا۔[1]

سھل کی حدیث بالا غریب ہے اور ان سے صرف ابوحازم نے روایت کی ہے۔ نیز میرے علم کے مطابق عبدالرحمن متفرد ہیں۔

۱۲۵۲۳- عبدالملک بن حسن بن یوسف معدل، عبداللہ بن صقر، ابراہیم بن منذر حزامی، عبداللہ بن وھب، جزیر بن حازم، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کے ذمہ دار نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دے رکھا تھا کہ ان میں سے جو اونٹ مرجائے اسے ذبح کرے، پھر اس کی کونچ کو خون میں لتھیڑ کر اونٹ کے ایک پہلو میں ماردے، پھر اسے وہیں چھوڑ دے اس سے نہ وہ خود کھائے اور نہ ہی اس کے ساتھی۔

۱۲۵۲۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویعلیٰ، ھارون بن معروف، ابن وھب، جریر بن حازم، قتادہ، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا حالانکہ وہ وضو کر چکا تھا، صرف ایک درہم کے بقدر اس کے پاؤں پر خشک جگہ باقی رہ گئی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر ارشاد فرمایا: واپس جاؤ اور اچھی طرح سے وضو کرو۔

جریر کی حدیث بالا غریب ہے اور ابن وھب بن جریر متفرد ہیں۔

۱۲۵۲۵- عبداللہ بن حسن، زکریا ساجی، احمد بن سعید ھمدانی، ابن وھب، یحییٰ بن ایوب، عمار بن غزیہ، سمی، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ دعا پڑھتے تھے "اللھم اغفرلی ذنبی کلہ دقہ وجلہ، سرہ وعلانیتہ، اولہ وآخرہ" یا اللہ! میرے سارے کے سارے گناہ بخش دے خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے، پوشیدہ ہوں یا علانیہ، اگلے پچھلے سب۔

یہ حدیث لیث نے بھی یحییٰ بن ایوب سے اسی طرح روایت کی ہے۔ نیز عمیرہ بن ابی ناجیہ نے عمارہ کی سند سے بھی بمثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۱۲۵۲۶- ابونعیم اصفھانی، عبدالملک بن حسن، جعفر فریابی، حجیہ، ابراہیم بن منذر، عبدالاعلیٰ بن حماد، ابن وھب، یونس، زھری، بشر، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ شیشہ کا بنا ہوا تھا۔

۱- مشکاۃ المصابیح ۲۵۰۸۔

۱۲۵۲۷- محمد بن جعفر بن ہیثم، ابراہیم بن اسحاق، حربی، خالد بن خداش، ابن وھب، عمرو بن حارث، ابو سمح، ابو ہیثم، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے۔[1]

۱۲۵۲۸- محمد بن جعفر، ابراہیم حربی، ہارون بن معروف، ابن وھب، زمعہ بن صالح، عمرو بن سعید بن حویرث، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے۔ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کھانا کر دیا گیا۔ کسی نے کہا: کیا ہم آپ کے پاس وضوء کے لئے پانی نہ لائیں؟ ارشاد فرمایا: کیا میں نماز پڑھوں گا کہ وضوء کروں؟

عمرو ابن دینار ہیں، نیز یہ حدیث عمرو بن دینار سے ایوب، حماد بن سلمہ، حماد بن زید، روح بن قاسم، ثوری، شعبہ، ابن جریج اور ابن عیینہ نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۵۲۹- عبدالرحمن بن عباس، محمد بن دلیل بن سابق، احمد بن عبدالمؤمن، ابن وھب، عبداللہ بن زیاد، ابن شھاب، سعید بن مسیب وعبد الرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک آدمی زخموں کی تاب نہ لاسکا، چنانچہ اس نے اپنے ترکش سے تیر نکالا اور اس سے اپنے آپ کو ذبح کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں میں اعلان کرو۔ جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہوگا اور یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید کسی فاسق وفاجر آدمی کے ذریعے بھی کروا دیتے ہیں۔[2]

ابن شھاب کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے لیکن غریب ہے میں نہیں جانتا کہ ابن شھاب سے عبداللہ بن زیاد کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۵۳۰- محمد بن مظفر، علی بن احمد بن سلیمان، احمد بن سعید، ابن وھب، معاویہ، یحییٰ بن سعید، عمرہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر میں کیا عمل ہوتا تھا؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو ایک انسان تھے، خود اپنے کپڑوں سے جوئیں نکال لیتے، خود اپنی بکری کا دودھ دوہ لیتے اور اپنا کام خود کر لیتے۔

لیث بن سعد نے یہ حدیث معاویہ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن یحییٰ بن سعید نے اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ یحییٰ بن ایوب نے یوں سند بیان کی ہے یحییٰ بن سعید، حمید بن قیس، مجاہد، عائشہؓ اور ابن جریج نے یوں سند بیان کی ہے یحییٰ بن سعید، مجاہد، عائشہؓ گویا سند میں حمید کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

(فائدہ) ضروری نہیں کہ حدیث منقطع ہو چونکہ ہو سکتا ہے کہ یحییٰ بن سعید نے مجاہد سے براہ راست بھی سنی ہو اور بالواسطہ بھی سنی ہو۔

۱۔ صحیح البخاری ۸/ ۱۳، ۳۹، ۱۲۵. وفتح الباری ۱۰/ ۴۴۵، ۵۳۲. ۱۱/ ۳۰۸. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۷۵، ۷۶، ۷۷.

۲۔ صحیح البخاری ۱/ ۱۵۷. وصحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ۱. وفتح الباری ۲/ ۷۷.

(۴۳۱) یزید بن عبد الملکؒ[1]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک خوف خدا سے سرشار، عبادت وریاضت میں اپنے آپ کو لاغر کر دینے والے یزید بن عبد الملک بھی ہیں۔

۱۲۵۳۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن حسین بن قتیبہ، ابو خالد یزید بن خالد، بن یزید بن عبد الملک بن موھب، خالد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یزید بن عبد الملک اپنے بازوؤں کو ننگا کرتے پھر چمڑے کو پکڑ کر کھینچتے اور ہمیں دکھا کر فرماتے: بخدا تجھے چھپاتا رہوں گا اور تجھے اللہ کے لیے توجہ کا مرکز نہیں بناؤں گا۔ چنانچہ ابن قتیبہ نے بھی اپنے بازوؤں کا چمڑہ کھینچ کر دکھایا۔

۱۲۵۳۲- محمد بن علی، محمد بن حسن، ابو خالد بن یزید بن خالد کہتے ہیں میں نے اپنے مشائخ کو کہتے سنا کہ میرے دادا جان یزید بن عبد الملک کے قریب سوار ہونے کے لئے ایک خچر کیا گیا۔ انہوں نے اس سے کچھ بو محسوس کی پوچھا یہ کیسی بو ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، شراب کے ساتھ ہم نے اس کی مالش کی ہے۔ چنانچہ چالیس روز تک اس خچر پر سوار نہ ہوئے۔

۱۲۵۳۳- محمد بن ابراہیم، ابو عباس بن قتیبہ، یزید بن خالد کہتے ہیں میں نے اپنے مشائخ کو کہتے سنا ہے: یزید بن عبد الملک ہر دن عشاء کے وقت ابراہیم علیہ السلام کی مسجد میں تشریف لاتے اور اپنے خچر پر بیٹھ کر آتے۔ خچر کو چھوڑ دیتے کہ وہ مسجد کے گرد چکر لگاتا رہتا، جب واپس لوٹنا چاہتے خچر سامنے آکر کھڑا ہو جاتا اور یزیدؒ سوار ہو جاتے، میں نے اپنے مشائخ کو کہتے سنا کہ یزید بن عبد الملک کے پاس کچھ اونٹ تھے جنہیں وہ مصر جانے کے لئے کرایہ پر دیتے تھے۔ اونٹ جب مصر سے واپس لوٹتے تو غزہ میں چرنے اور پانی وغیرہ لینے کے لئے رکتے، چنانچہ کئی دن تک اونٹ وہیں رکے رہتے اور ان کے پاس نہ آتے، یزیدؒ فرماتے ہیں: تمہارے آنے کی خبر تو مجھے کئی دن پہلے ہو چکی تھی تو پھر آپ نے تاخیر کیوں کر دی؟ کرایہ دار کہتا میں نے انہیں کرایہ پر لگا دیا تھا۔ پوچھتے کیا مصر کے کرایہ میں اس کرایہ کو تم نے ختم کر دیا ہے یا یہ کرایہ علیحدہ ہے؟ کرایہ دار کہتا: بخدا! مصر والے کرایہ میں نے ختم کر دیا ہے، چنانچہ یزید رحمہ اللہ اس سے کرایہ لیتے اور گھر کی ایک جانب پھینک دیتے اور لوگ اچک کر لے جاتے۔

رجاءؒ کہتے ہیں یزیدؒ کو شام کا عہدہ قضا زبردستی سونپ دیا گیا، یزید فیصلے کرنے میں کمال درجے کی مہارت رکھتے تھے۔ امراء اور والیوں کے پاس نہیں آتے تھے اور نہ ہی ان کے آگے سر اٹھاتے تھے ان کی ایک جائداد تھی جسے ریت کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ رجاء کہتے ہیں جب انہیں لوگ عزل کے بارے میں خوفزدہ کرتے کہتے کیا میرے پاس ریت والی جائداد نہیں ہے میں اس کی طرف رجوع کروں گا۔

۱۲۵۳۴- سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، عبد اللہ بن صالح، لیث بن سعد، یزید بن عبد اللہ، عمرو بن ابی عمرو، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابلیس اللہ رب العزت سے کہنے لگا: تیری عزت کی قسم تیرے جلال کی قسم میں ہمیشہ بنی آدم کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان میں روحیں موجود ہیں، اللہ تعالیٰ نے اسے جواب دیا: مجھے میری عزت وجلال کی قسم میں بھی مسلسل ان کی مغفرت کرتا رہوں گا جب تک وہ میری مغفرت کے طلب گار رہیں گے۔[2]

میرے علم کے مطابق سند میں مذکور یزید بن عبد اللہ بن حاد ہیں۔

۱۲۵۳۵- محمد بن عمرو، جعفر بن محمد فریابی، ہشام بن خالد ازرق، خالد بن یزید، یزید، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی

۱- تهذيب الكمال ۳۲/۱۹۶. وطبقات ابن سعد ۹/ق ۲۳۷. والتاريخ الكبير ۸/ت ۳۲۷۴. والجرح ۹/ت ۱۱۷۱. والكاشف ۳/ت ۶۴۴۴. والميزان ۴/ت ۹۷۲۶.

۲- كنز العمال ۱۰۰ ۲ ۱.

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج والی رات میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا: صدقے کا ثواب (بدلہ) دس گنا زیادہ ہے اور قرضے کا اجر و ثواب (بدلہ) اٹھارہ گنا زیادہ ہے۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا: بھلا قرضہ صدقے سے افضل کیوں ہے؟ انہوں نے جواب دیا چونکہ سائل سوال کرتا ہے حالانکہ اس کے پاس کچھ نہ کچھ ہوتا ہے جبکہ قرض لینے والا صرف اپنی ضرورت وحاجت کی وجہ سے قرض لیتا ہے۔[1]

یہ حدیث یزید بن ابو مالک کی سند سے معروف ہے اور ان سے صرف ان کے بیٹے خالد نے روایت کی ہے یزید بن ابو مالک کو بھی شام میں عہدہ قضاء سپرد کیا گیا تھا ابو مالک کا نام ھانی ہے۔

۱۲۵۳۶-سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، ابومسھر، سعید بن عبدالعزیز کا بیان ہے کہ ہمارے نزدیک یزید بن ابو مالک سے بڑھ کر قضاء کا بڑا عالم کوئی نہیں ہے حتیٰ کہ نہ مکحول اور نہ ہی کوئی اور۔

۱۲۵۳۷-سلیمان بن احمد، محمد بن ابوزرعہ، ہشام بن خالد ازرق، حسین بن یحییٰ حسنی، سعید بن عبدالعزیز، یزید بن ابی مالک، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو زندہ آدمی بھی مرتا ہے وہ اپنی قبر میں چالیس دن تک ضرور قیام کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج والی رات موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے میرا گزر ہوا میں نے انہیں اپنی قبر میں آہ وزاری کے ساتھ کھڑے دیکھا۔

یزید کی حدیث غریب ہے ہم نے صرف حسنی کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۵۳۸-محمد بن علی بن حبیش، جعفر بن، سلیمان بن عبدالرحمن، خالد بن یزید، یزید، عطاء بن ابی رباح، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں بیٹھے ہوئے دس آدمیوں میں سے دسواں میں تھا (اور دو حضرات تھے) ابوبکر، عمر، عثمان، علی، ابن مسعود، معاذ بن جبل، حذیفہ، عبدالرحمن بن عوف، ابوسعید، ابن عمر رضی اللہ عنہم اجمعین، ان میں ایک انصاری نوجوان آیا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور پھر بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ! مومنین میں افضل ترین کون ہے؟ ارشاد فرمایا: مومنین میں سے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے، نوجوان نے پھر پوچھا مومنین میں بڑا دانا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: مومنین میں سے جو زیادہ موت کو یاد کرنے والا ہو وہ سب سے زیادہ دانا ہے اور جو موت کے لئے اچھی سے اچھی تیاری کرنے والا ہو۔ تاہم یہ سب کے سب دانا ہیں پھر انصاری نوجوان خاموش ہو گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے اے جماعت مہاجرین! کچھ ایسی خصلتیں ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ کہیں تم ان کو پا نہ لو، جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے وہ قوم طاعون میں مبتلا ہو جاتی ہے، اور اسے ایسے مصائب سے پالا پڑتا ہے جن کا سامنا ان کے اسلاف کر چکے ہوتے ہیں اور جو قوم ناپ تول میں کرتی ہے ان پر قحط مسلط کر دیا جاتا ہے اور جو قوم اپنے اموال سے عشر وزکوٰۃ دینا بند کر دیتی ہے آسمان سے ان پر بارش کا برسنا بند ہو جاتا ہے اور جو قوم اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتی ہے اس قوم پر اس کے دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے اور جس قوم کے ارباب حل وعقد کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتے ان کی آپس کی لڑائیاں پھوٹ پڑتی ہیں۔[2]

۱۲۵۳۹-سلیمان بن احمد، حسن بن جریر صوری، سلیمان بن عبدالرحمن، خالد بن یزید، یزید، عطاء بن ابی رباح، ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن عوف! تم مالدار

۱- الدر المنثور ۱۵۳/۲، والکامل لابن عدی ۸۸۳/۳، والعلل المتناهية ۱۳/۲ ۱۱.

۲- سنن ابن ماجۃ ۴۰۱۹، وکشف الخفاء ۲۳۰/۲، والترغیب والترھیب ۵۴۲/۱، وکنز العمال ۴۴۰۱۰، والاحادیث الصحیحۃ ۱۰۶، واتحاف السادۃ المتقین ۲۳۰/۳

ہو لہٰذا تم جنت میں گھسٹ گھسٹ کر داخل ہو گے، پس اللہ تعالیٰ کو قرض دو تا کہ تمہارے قدموں کو آزاد کر دے، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے پوچھا: میں اللہ تعالیٰ کو کیا چیز قرض میں دوں؟ ارشاد فرمایا وہ یہ کہ تم اپنے مال و دولت سے دستبردار ہو جاؤ، عبدالرحمٰن نے پوچھا کیا سارے کے سارے مال سے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، سارے کے سارے کے سارے سے، چنانچہ عبدالرحمٰنؓ اس کا ارادہ کر کے چل دیے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پیغام بھیجا کہ ابھی میرے پاس جبرئیل آئے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ابن عوف سے کہہ دیجئے مہمان کی مہمان نوازی کرے، مسکین کو کھانا کھلائے، سائل کو عطا کرے اور اپنے اہل و عیال کی دیکھ بھال کرے، اس لیے کہ جب وہ ایسا کرے گا اس نے اپنے مال و دولت کو پاک کر لیا۔[1]

اوپر جتنی حدیثیں بھی مذکور ہوئی ہیں یہ سب میرے نزدیک یزید بن ابو مالک کی مرویات ہیں اور ابو مالک کا نام ھانی ہے سوجو آدمی یزید بن ابی مالک کو عبداللہ بن موھب سمجھتا ہے وہ میرے نزدیک واہم ہے۔

(۴۳۲) علی بن ابی حرؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک تارک دنیا، عابد، زاہد علی بن ابی حر بھی ہیں۔

۱۲۵۴۰- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن معلی، احمد بن ابوحواری، علی بن ابی حرمہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ یحییٰ بن زکریا علیہما السلام نے پیٹ بھر کر روٹی کھالی اور پھر اپنے وظیفہ کے معمول پر سو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کیا آپ نے کوئی دار میرے دار سے اچھا پایا ہے؟ کیا آپ نے میرے پڑوس کے علاوہ کوئی پڑوس اچھا پایا ہے؟ اے یحییٰ! مجھے میری عزت کی قسم! اگر تم جنت الفردوس کو دیکھ لیتے تو تمہارا جسم پگھل جاتا اور مارے شوق کے تمہاری جان نکل جاتی، اگر تم جہنم کو جھانک کر دیکھ لیتے آنکھوں سے آنسوؤں کی بجائے پیپ بہاتے اور تم ٹاٹ کے بعد لوہے کو پہننا شروع کر دیتے۔

(۴۳۳) عبدالعزیز دوریؒ

اولیاء کرام میں سے ایک راتوں کو بیدار رہنے والے تہجد گزار، محبت خدا کے لئے سرگرداں رہنے والے عبادت گزار عبدالعزیز بن ابان دوری رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۲۵۴۱- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، حسن بن سفیان، ابوثابت مشرف بن ابان، عبدالعزیز بن ابان دوری نے فرمایا: ایک رات میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا، اچانک مجھے غیبی آواز سنائی دی کہ کوئی کہہ رہا تھا: اے عبدالعزیز! کتنے ہی خوبصورت اور عمدہ کپڑوں والے جہنم کے طبقات میں الٹ پلٹ رہے ہیں۔

(۴۳۴) داؤد بن رشیدؒ[2]

اولیاء کرام میں سے ایک داؤد بن رشید بھی ہیں جنہیں غیبی راحت و سکون ملتا تھا۔

۱۲۵۴۲- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحاق ثقفی، علی بن موفق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ داؤد بن رشید نے فرمایا: ہمارے ایک

۱۔ المستدرک ۳/۳۱۱، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۱۱، ۲۷۰، ۲۷۲، وطبقات ابن سعد ۲/۱/۹۳، ۹۲، والعاف السادۃ المتقین ۸/۲۱۹، ۲۱۷، ۹/۹۱، والموضوعات لابن الجوزی ۲/۱۳۔

۲۔ تھذیب الکمال ۱۷۵۸ (۸/۳۸۸)، وطبقات ابن سعد ۷/۳۴۹، والتاریخ الکبیر ۳/ت۸۳۸، والجرح ۳/ت۱۸۸۴۔ والکاشف ۱/۲۸۸

بھائی نے اللہ کے فضل وکرم سے رات کو اللہ تعالیٰ کے حضور قیام کیا۔ چنانچہ یہ رات بہت زیادہ سخت سردی والی تھی اس نے معمولی کپڑے پہن رکھے تھے جب شدید سردی سے بے حال ہوا رونے لگا اتنے میں اس کی آنکھ لگ گئی کہ اچانک غیبی آواز اسے سنائی دی کوئی کہہ رہا تھا: ہم نے تمہیں رات کو بیدار رکھا اور لوگوں کو غفلت کی نیند سلا دیا پھر بھی تم شکوہ کر کے رو رہے ہو؟۔

(۴۳۵) عبداللہ بن سعیدؒ

اولیاء کرام میں سے ایک عبداللہ بن سعید بھی ہیں جنہیں ادب سکھانے کے لئے خدائی عتاب سے واسطہ پڑا۔ نیز جنہیں خطاب سے مہذب بنایا گیا۔

۱۲۵۴۳-سلیمان بن احمد، احمد بن معلیٰ، احمد بن ابی حواری، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن سعید کو ان کی ایک پھوپھی کھانا بھیجا کرتی تھی، ایک مرتبہ تین دن تک پھوپھی نے انہیں کھانا نہ بھیجا۔ کہنے لگے اے میرے پروردگار! کیا تو نے میرا رزق اٹھالیا ہے؟ چنانچہ غیبی طور پر مسجد کے ایک کونے سے ستو کا ایک توشہ دان ان کے لئے ڈالا گیا اور غیبی آواز آئی: اے قلیل صبر والے! یہ لو، کہنے لگے اے اللہ! تیری عزت کی قسم! جب اس توشہ نے مجھے رلایا ہے میں بھی اسے نہیں چکھوں گا۔

(۴۳۶) علی بن محمدؒ

اولیاء کرام میں سے ایک متوکل، راضی بالقضاء ضعیف البدن علی بن محمد رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۲۵۴۴-عثمان بن محمد عثمان، احمد بن عبداللہ، ابوحسین بن یعقوب، احمد بن علی وصافی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوحسین علی بن محمدؒ نے فرمایا، ایک آدمی تھا جو توکل کر کے بیابانوں میں رہا کرتا تھا، اس کے لئے مقرر تھا کہ ہر تین دنوں کا رزق انہیں مل جاتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ چوتھے اور پانچویں دن کا رزق اسے نہ مل سکا جس سے وہ اپنے اندر کچھ ضعف محسوس کرنے لگا، برملا کہنے لگا، اے پروردگار! یا مجھے قوت عطا فرمایا پھر مجھے رزق عطا کر، اچانک پہاڑ کے پیچھے سے غیبی آواز سنائی دی اور ذیل کے شعر کوئی پڑھ رہا تھا:

ویزعم انا منه قریب.. وانا لا نضیع من اتانا

ویسالنا القوی ضعفاً وعجزا.. کانا لا نراه ولا یرانا

حالانکہ وہ یقین کرتا ہے کہ میں اس کے قریب تر ہوں اور جو ہمارے پاس آجاتا ہے ہم اسے ضائع نہیں ہونے دیتے، قوی آدمی ہم سے ضعف وعجز کے مارے سوال کرتا ہے۔ گویا نہ ہم اسے دیکھ رہے ہیں اور نہ ہی وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

(۴۳۷) بشر بن حارثؒ[۱]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک دنیا سے کنارہ کش، عنایات خداوندی سے لبریز، حق کے منتخب کئے ہوئے اور سخت مضر مصائب سے محفوظ بشر بن حارث ابونصر حافی بھی ہیں، کفایت سے کام لیا اور بارگاہ ایزدی میں کامیاب ہوئے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف اکتفاء اور ابتلاء کے وقت تلاش شفاء کا نام ہے۔

۱۲۵۴۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد، محمد بن داؤد دینوری، محمد بن صلت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث سے پوچھا گیا کہ: دینداری کی طرف ابتداء میں آپ کیسے مائل ہو گئے، چونکہ آپ کا نام لوگوں میں ایسا معروف ہے جیسے کسی نبی کا نام؟ بشر فرمانے لگے یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے، بہرحال میں تم سے اتنا ضرور کہوں گا کہ میں ایک عیار قسم کا آدمی تھا اور میرے پاس ڈراؤ دھمکاؤ کے

۱۔ تهذيب الكمال ۴/۹۹ وطبقات ابن سعد ۷/۳۴۲ والجرح ۱/۱/۳۵۶، وتاريخ بغداد ۶۷/۶

لئے طاقت بھی تھی، چنانچہ ایک مرتبہ میں کہیں جا رہا تھا کہ اچانک رستے میں پڑے ہوئے ایک کاغذ پر میری نظر پڑی میں نے فوراً کاغذ اٹھالیا دیکھتا ہوں کہ اس پر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" لکھا ہوا ہے میں نے صاف کر کے جیب میں ڈال لیا اس وقت میرے پاس صرف دو درہم تھے۔ میں عطر فروش کے پاس گیا اور دو درہموں سے "غالیہ" (ایک عمدہ خوشبو کا نام ہے) خوشبو خریدی اور کاغذ کو معطر کر کے اپنے پاس رکھ لیا۔ رات کو میں سو گیا خواب میں دیکھا کہ ایک کہنے والا کہہ رہا تھا اے بشر بن حارث تو نے ہمارا نام رستے سے اٹھایا اور اسے خوشبو سے معطر کیا، میں بھی دنیا و آخرت میں تیرے نام کو معطر و روشن کروں گا پھر وہ کچھ ہوا جو تم دیکھ رہے ہو۔

۱۲۵۴۶- محمد بن علی، احمد بن محمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن براء، سفیان بن محمد مصیصی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں بشر بن حارث کو دیکھا، میں نے ان سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ جواب دیا اللہ تعالیٰ نے میری بخشش کر دی اور آدھی جنت میرے لئے مباح قرار دے دی، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا: اے بشر! اگر تم انگاروں پر بھی سجدے کرو میرے اس احسان کا شکر ادا نہیں کر سکو گے جو میں نے تمہارا مرتبہ اپنی مخلوق کے دلوں میں بٹھا دیا ہے۔

۱۲۵۴۷- حسین بن محمد بن عباس رجائی فقیہ، بن جعفر فرائضی، ابوبکر بن نصر، عبید وراق کا بیان ہے کہ بشر حافی فرماتے تھے حدیث کی زکوۃ ادا کیا کرو وہ یوں کہ ہر دوسو احادیث سے پانچ حدیثوں پر عمل کر لیا کرو۔

۱۲۵۴۸- محمد بن عمر بن سلیم، احمد بن حسن بن راشد محمد بن قدامہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن داؤد کے واسطہ سے سفیان کا قول پہنچا ہے کہ علم کی غیر علم پر فضیلت یہ ہے کہ علم کے ذریعے تقویٰ اختیار کیا جائے۔

۱۲۵۴۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، موسیٰ بن طوسی، علی بن حزرم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: احمد بن حنبل کو آگ کی بھٹی میں داخل کیا گیا اور وہ سرخ سونا بن کر نکلے، یہ خبر احمد بن حنبل کو جب پہنچی کہنے لگے: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے بشر کو ہمارے ساتھ کیے گئے معاملے سے راضی کیا۔

۱۲۵۵۰- احمد بن جعفر بن سلمہ، احمد بن علی ابن ابار، یحییٰ بن عثمٰی حربی کا بیان ہے کہ بشر بن حارث فرماتے ہیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وہی آدمی کرے جو اذیتوں پر صبر کر سکتا ہو۔

۱۲۵۵۱- احمد بن جعفر بن سلمہ، احمد بن علی بن ابار، یحییٰ بن عثمان الحربی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث فرماتے تھے ان لوگوں کے لئے زیادہ مناسب ہے جو اس مسکر (نشہ آور) دنیا پر چکر کاٹتے جا رہے ہیں کہ ان کی گواہی نہ قبول کی جائے۔

۱۲۵۵۲- ابو عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن یعقوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: اگر دنیا عظمت باری تعالیٰ میں غور و فکر کرے کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی مرتکب نہ ہو۔

۱۲۵۵۳- ابو عبداللہ، احمد، عبداللہ، ابراہیم بن یعقوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ سے دنیا مانگی فی الواقع اس نے اللہ تعالیٰ سے دنیا میں طویل عرصہ تک ٹھہرنے کا سوال کیا۔

۱۲۵۵۴- ابو عبداللہ، احمد، عبداللہ، محمد بن یوسف کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: (ان کو کسی آدمی کے مرنے کی خبر دی گئی تھی) اس نے دنیا کو جمع کیا اور خود آخرت کو سدھار گیا، ان سے پھر کہا گیا وہ آدمی تو فلاں فلاں بھائی کے کام کرتا تھا؟ جواب دیا اسے کچھ نفع نہیں پہنچا چونکہ وہ دنیا کو جمع کرنے میں لگا رہا۔

۱۲۵۵۵- علی بن ہارون، موسیٰ بن ہارون قطان، حسن بن سعید کہتے ہیں کہ ایک دن ہم بشر بن حارث کے پاس تھے، اتنے میں ایک آدمی خراسان سے آیا اور ان کے سامنے بیٹھ گیا، پھر ان سے کہنے لگا: اے ابونصر! ہم لوگ خراسان سے آئے ہیں براہ کرم ہمیں پانچ احادیث سنا دیجئے میں ان کے ذریعے خراسان میں آپ کا تذکرہ کرتا رہوں گا، وہ آدمی مسلسل عاجزی و انکساری سے سماع حدیث کی

درخواست کرتا رہا، بشر کہنے لگے محدثین تو بہت زیادہ ہیں۔ آدمی نے مزید اصرار کیا آدمی نے جب دیکھا کہ کسی طرح بات بن نہیں پارہی، کہنے لگا اے ابونصر! کیا آپ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں روایت نہیں کرتے کہ انہوں نے فرمایا: جس نے علم حاصل کیا پھر اس پر عمل کیا اور پھر دوسروں کو سکھایا آسمانوں میں اسے عظمت کے ساتھ بلایا جاتا ہے؟ بشرؒ نے اسے کہا: تم نے کیسے کہہ دیا؟ مجھے دوبارہ سناؤ، چنانچہ آدمی نے از سرنو حدیث دہرادی کہ جس نے علم حاصل کیا پھر اس پر عمل کیا اور پھر عمل بھی کیا اور دوسروں تک پہنچا رہے ہیں۔

۱۲۵۵۶- محمد بن عمر بن مسلم، ایوب، سری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: مومن کی عزت لوگوں سے اس کے لئے بے نیاز رہنے میں ہے اور اس کا شرف قیام اللیل میں ہے۔

۱۲۵۵۷- محمد بن عمر بن سلم، ابوعباس احمد بن محمد خزاعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارثؒ نے فرمایا: میں نے معافی کو فرماتے ہوئے سنا کہ ثوری نے فرمایا: مخلوق کو راضی رکھنا ایسی مشکل غایت ہے جسے تم کبھی نہیں پاسکتے ہو۔

۱۲۵۵۸- محمد بن عمر، احمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: معافی کے واسطے ثوری کا قول ہے کہ اہل اللہ کو دنیا میں جن مصائب سے پالا پڑا اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ جنت عطا فرمائیں گے۔

۱۲۵۵۹- محمد بن ابراہیم بن محمد قزوی، ومحمد بن عمر بن سلم، ابراہیم بن عبداللہ بن ایوب، سری سقطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سے میری محبت سے بڑھ کر میرا کوئی ایسا عمل نہیں۔ جس پر مجھے مکمل بھروسہ ہو۔

عبید بن محمد وراق کا بیان ہے کہ بشر بن حارث فرماتے ہیں صحابہ کرامؓ سے میری محبت میرا افضل اعتماد عمل ہے۔

۱۲۵۶۰- ابوعبداللہ، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسین بن عبدالرحمن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: دنیا کی رسوائی میں سے ہے کہ آدمی اپنے گھر کو وحشت زدہ بنا کر رکھے۔

۱۲۵۶۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن بنت عاصم طبیب کہتے ہیں میری ایک مرتبہ بشر بن حارث سے ملاقات ہوگئی۔ مجھ سے علاج ومعالجے کے بارے میں سوالات کرنے لگے، میں نے انہیں دھوپ سے ذراہٹ کر ایک مکان کے سائے میں ہونے کو کہا (یہ مکان ربیعہ یا عمران اشعث یا کسی اور کا تھا بہر حال مالک مکان امراء وسلاطین کا کوئی عہدیدار تھا) کہنے لگے یہ مکان سراپا برائی ہے اور اس کا سایہ ردی ہے۔

۱۲۵۶۲- ابومظفر منصور بن احمد معدل، عثمان بن احمد سماک، حسن بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: صدقہ حج وعمرہ اور جہاد سے بھی افضل ہے، پھر کہنے لگے چونکہ حج وعمرہ اور جہاد پر جانے والے کو لوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں جبکہ صدقہ کرنے والے کو اللہ کے سوا کوئی نہیں دیکھ رہا ہوتا۔

۱۲۵۶۳- منصور بن احمد، عثمان بن احمد، حسن بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا: عقلمند وہ نہیں جو خیر وشر (بھلائی اور برائی) کو پہچانتا ہو عقلمند تو وہ ہے جو جب بھلائی کو دیکھے سرپٹ اس کے پیچھے پڑ جائے اور شر کو دیکھے تو فوراً اس سے دور بھاگنا شروع کردے۔

۱۲۵۶۴- منصور بن احمد، عثمان بن احمد، حسن بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: ایک آدمی مالک بن دینار کو پکارنے لگا اے مرائی (ریاکار) مالک بن دینار کہنے لگے: تم کب سے میرے نام سے واقف ہوگئے؟ تیرے سوا تو میرا نام کوئی جانتا ہی نہیں ہے۔

۱۲۵۶۵- محمد بن عمر بن مسلم، احمد بن محمد خزاعی، بشر بن حارث، معافی، سفیان ثوری نے فرمایا: بخدا! ہم نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو اپنی مروت ووقار کی آج کل کے قاریوں کی نسبت زیادہ پاسداری کرنے والے تھے۔

۱۲۵۶۶-محمد بن عمرو، احمد بن محمد، بشر بن حارث، معافی، ثوریؒ نے فرمایا: مجھے کسی قاری کے ساتھ سفر کرنے سے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی خبیث شاطر آدمی کے ساتھ سفر کروں۔

۱۲۵۶۷-محمد بن ابراہیم، احمد بن شعیب بن عبدالاکرام اعطا کی، محمد بن ابی یعقوب دینوری، عباس بن عبدالعظیم، بشر بن حارث کہنے لگے، مجھے عیسیٰ بن یونس نے حدیث سنائی پھر بشر کہنے لگے: استغفراللہ، مجھے حدیث پہنچی ہے کہ فلاں نے فلاں دنیا کا ایک باب روایت کیا ہے۔

فائدہ یعنی معروف ومشہور طریقہ تحدیث دنیا کمانے کا ایک باب ہے۔

۱۲۵۶۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ، سلیمان بن یعقوب کہتے ہیں کہ بشر بن حارث سے کہا: مجھے کچھ وعظ ونصیحت کیجئے، چنانچہ فرمانے لگے دیکھو تمہاری روٹی کہاں سے آتی ہے کہیں وہ تمہیں دوزخ کی آگ کا ایندھن تو نہیں بنا رہی۔

۱۲۵۶۹-عبداللہ بن محمد، احمد بن محمد بن غزوان عمرائی کہتے ہیں ۲۲۵ھ میں بشر بن حارثؒ نے مجھے کہا: نرمی کا برتاؤ کرو اور خرچے میں میانہ روی اختیار کرو، مجھے زیادہ پسند ہے کہ تمہارے پاس مال ہونے کے باوجود تم بھوکے رات بسر کرو اس سے کہ تم سیر ہو کر رات بسر کرو اور تمہارے پاس کھانے کو کچھ باقی نہ ہو مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم بازار میں آتے جاتے نہیں ہو۔ بازار میں جاؤ اور تجارت کرو، عمرائی کہتے ہیں جب میں واپس لوٹنے کے لئے کھڑا ہوا پھر بات دہرا کر مجھے تاکید کی کہ بازار میں جاؤ اگرچہ تمہیں نفع کم ہی کیوں نہ ہو۔

۱۲۵۷۰-مخلد بن جعفر وابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن غزوان کہتے ہیں میں اور میرا ایک بھائی سخت سردی کے دن صبح سویرے بشرؒ کے پاس گئے۔ ہم نے انہیں دروازے پر ہی پالیا اور ان کے پاس خلیل خیاط بھی تھے، پھر اٹھ کر ہمارے آگے آگے چلنے لگے ہم نے دیکھا انہوں نے ایک پرانی چادر اوڑھ رکھی تھی اور پاؤں میں معمولی قسم کا موزہ پہن رکھا تھا اور باریک تہہ بند پہن رکھی تھی اور بازار کی طرف جا رہے تھے۔ چنانچہ راستے میں جس کے پاس سے گزرتے بآواز بلند سلام کرتے جاتے چنانچہ جب بازار میں پہنچے ایک آٹا فروش کے پاس کھڑے ہوئے اور گزشتہ دن میں آٹے کا بھاؤ پوچھا: آٹا فروش نے جواب دیا: اے ابونصر خوش ہو جایئے آٹے کا نرخ کل کم ہو چکا ہے۔ چنانچہ بشر نے الحمدللہ کہا اور حسب ضرورت آٹا لیا۔

ایک مرتبہ لوگوں میں بشر کی وفات کی افواہ پھیل گئی۔ میں بھی شدید بارش اور کیچڑ میں گرتا پڑتا حاضر ہوا آ کر دیکھا ان کے دروازے پر تین آدمی کھڑے تھے، ان میں سے ایک بوڑھے میاں کہہ رہے تھے اے ابونصر! ہم آپ کی عیادت کرنے آئے ہیں بشرؒ روتے ہوئے ان سے کہہ رہے تھے مجھے تمہاری عیادت کی کوئی ضرورت نہیں، میرے پاس سے چلے جاؤ تم نے مجھے سخت اذیت پہنچادی ہے۔ فضیل تو کہا کرتے میری خواہش ہے کہ میں بیمار ہو جاؤں اور میری تیمارداری کرنے کوئی نہ آئے۔

۱۲۵۷۱-احمد بن محمد بن مقسم، محمد بن عمر، قاسم بن منبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارثؒ نے فرمایا: ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ سے مانگیے وہ آپ کو میش پسند زندگی عطا فرمائے گا۔

۱۲۵۷۲-عمر بن احمد بن عثمان، محمد بن مخلد، محمد بن یوسف جوہری کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ بشر بن حارث سے نبیذ کے متعلق پوچھا، کہنے لگے مجھے پانی کے متعلق تنگی کا سامنا ہے نبیذ کے بارے میں کیسے کلام کر سکتا ہوں؟

۱۲۵۷۳-ابوبکر محمد بن احمد، عبدالرحمن بن داؤد، فضیل بن عباس، حلبی کہتے ہیں ایک مرتبہ بشر بن حارث نے علم اور طلب علم کا تذکرہ کیا۔ فرمانے لگے علم پر جب عمل نہ کیا جائے تو اس کی طلب بھی ترک کر دینی چاہئے۔ علم تو درحقیقت عمل ہی ہے سو جب تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو گے تمہیں علم سے نوازے گا اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرو گے تمہیں علم سے کوسوں دور رکھے گا علم انبیاء کا ہتھیار ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ علم اپنے اصحاب کو سکھایا۔ انہوں نے علم حاصل کیا اسے یاد کیا اور اس پر عمل پیرا ہوئے۔ پھر صحابہ کرام نے علم بعد میں آنے

والوں تک پہنچایا بعد میں آنیوالوں نے دوسرے لوگوں تک پہنچایا۔ چنانچہ بشر نے تین طبقوں کا ذکر کیا پھر ابونصر نے فرمایا: ان کے بعد علم ایسے لوگوں تک پہنچ گیا جو علم کو ذریعہ معاش بنا کر کھا رہے ہیں۔

۱۲۵۷۴- محمد بن جعفر، جعفر فریابی، محمد بن قدامہ، بشر بن حارث کا بیان ہے کہ جب میں عیسیٰ بن یونس سے جدا ہونے لگا انہوں نے مجھے کہا کیا تم علم حاصل کر کے اب اس برے علاقے کی طرف جانا چاہتے ہو؟

۱۲۵۷۵- محمد بن جعفر، جعفر فریابی، محمد بن قدامہ، بشر بن حارث، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ مجھے علماء کے دلوں میں لعنتی نہ بنانا، علماء نے پوچھا: ہم آپ کو کیسے لعنت کر سکتے ہیں؟ جواب دیا کہ تم مجھے ناپسند کرنے لگو۔

۱۲۵۷۶- احمد بن محمد بن حسن، ابومقاتل محمد بن شجاع، قاسم بن منبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: تم اس طرح علم طلب نہ کرو کہ لوگوں کے سامنے تم اسے ذلیل ورسوا کرتے پھرو، فرمایا: یہ بہت بڑی بیماری ہے، فرمایا: کوئی آدمی اپنے گھر میں پڑھی ہوئی دو رکعت نماز سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا۔

۱۲۵۷۷- محمد بن فتح، احمد بن محمد صیدلانی، ابوجعفر مغازلی، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاضؒ نے فرمایا: آدمی کی مروت اس وقت تک مکمل نہیں ہونے پاتی جب تک کہ اس کا دشمن بھی اس سے سلامتی میں نہ رہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ آج تو گہرا دوست بھی سلامتی میں نہیں رہا۔

۱۲۵۷۸- ابوحسن بن مقسم، عثمان بن احمد دقاق، حسن بن عمرو سبیعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: صبر خاموشی ہے اور خاموشی صبر ہے۔ باتونی آدمی خاموشی اختیار کرنیوالے سے زیادہ متقی نہیں ہوسکتا، الا یہ کہ کوئی عالم آدمی ہو اور وہ بات کرنے کے موقع پر بات کرے اور خاموشی کے موقع پر خاموش رہتا ہو۔

۱۲۵۷۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ، ابوعبداللہ احمد بن حسن، سکری بغدادی، علی بن خشرم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے علی بن خشرم کی طرف خط لکھا:

السلام علیکم: میں آپ کی طرف اس ذات کی حمد لکھتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اما بعد ! میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اللہ نے ہمیں جس نعمت سے مشرف کیا ہے وہ تمام فرمائے اور مجھے اور تمہیں احسان پر شکر کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اسلام ہی میں زندہ رکھے اور اسلام ہی پر ہمیں موت دے اور ہمیں کسی قسم کے تلف سے محفوظ فرمائے اور ہر مصیبت کے بدلہ میں بہتر عوض عطا فرمائے، اے علی! میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس کی کتاب کو تھامے رکھنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اپنے اسلاف کے آثار پر چلنے کی وصیت کرتا ہوں، انہی اسلاف نے ہمارے لئے رستہ آسان تر کر دیا پس انہیں اپنا مطمع نظر بنالو، ان کے حالات کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہو خصوصاً خلوت میں ان کے حالات پر غور وفکر کیا کرو، اسلاف تمہیں عوام الناس سے مستغنی کریں گے۔ گویا ان کے احوال کا بنظر غائر مشاہدہ کرو، پس صحابہ کرام کی مجالست مردوں کی مجالست سے بدرجہا بہتر ہے اور جو تیری انتظار میں لگا ہے وہ کہیں تجھے پھسلا نہ دے، خوب سمجھ لو اللہ تعالیٰ تمہیں بھلائی عطا فرمائے اور اہل علم میں مجھے کرے، تیری عمر کا اکثر حصہ بیت چکا ہے اور تو بھی

عنقریب اسلاف کے ساتھ ملنے والا ہے تو مطلوب ہے تیرا طالب بھی تجھ سے عاجز نہیں ہوگا تو اس کے ہاتھوں میں قیدی کی مانند ہے۔ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی کبریائی میں شئی حقیر ہے، ساری کی ساری مخلوق اسی کی محتاج ہے لہٰذا تجھے کثرت محبت اس سے غافل نہ رکھے۔ اس ذات سے ہمیشہ خائف رہ، اور پیش آنے والی چیز پر بھروسہ نہ کر، دعا کو ترک مت کر، فتن اور بلاؤں سے بے خوف بھی مت ہو، اگر اللہ تعالیٰ تجھے اچھی صفات کا حامل دیکھے ممکن ہے تجھے اپنی مہربانی سے اور فضل وکرم سے ممنون فرمائے اس کی عفوودرگزر کی امید رکھو، اپنے مقدور پر ضعف کے وقت اللہ سے طاقت وقوت کا سوال کرو، جب تم ایسا کرلو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے خشوع وخضوع سے ممنون فرمائے گا۔ اسے اپنے والدین سے بھی زیادہ مہربان پائے گا اس کے قریب تر ہوتے رہو اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

پس اللہ ہی سے اپنے لئے اور تیرے لئے بھلائیوں کا خواستگار ہوں، خوب سمجھ لو اے علی! جو کوئی بھی شہوت اور معرفۃ الناس کی آزمائش میں مبتلا ہو اس کی مصیبت دگنی ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے اگرچہ وہ اپنے اولیاء کو آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے، قریب تر امر کی طرف رجوع کرو اسی سے لو لگائے رکھو اور لوگوں کی مدح وذمت کی طرف مطلق دھیان نہ دو، سوزمانے والے چل بسے حتیٰ کہ ان کے کھنڈرات بھی باقی نہیں رہے، اس زمانے میں کتاب اللہ پر عمل وہی کرتا ہے جسے اللہ محفوظ فرمائے، اہل زمانہ میں سے جو کوئی تمہیں چھوڑے اس کی پرواہ مت کرو جان لو! اہل زمانہ سے دوری میں تمہارے لئے زیادہ فائدہ ہے نسبت ان کے قرب کے، اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا مانوس بناؤ، وہی تمہیں کافی ہے اہل زمانہ سے ڈرو، وہ زندگی اصل نہیں جس میں انسان اہل زمانہ سے بھلائی کی توقع رکھے، سو اگر تمہارا دل ودماغ اہل زمانہ کی طرف مائل ہو گیا تو تم فتنہ عظیمہ میں مبتلا ہو گئے، عزت میں موت کے لئے بھلائی ہے کوئی آدمی گمان کرتا ہو کہ وہ شر سے بے خوف ہو چکا ہے اس کو نجات نہیں ملی، اگر تم اہل زمانہ کے ساتھ اختلاط کرو گے وہ تمہیں بھی اپنے گناہوں میں برابر کا شریک کر دیں گے اور اگر ان سے پہلوتہی کرو گے بار با تمہیں شریک کرنے کی کوشش کریں گے لہٰذا اپنے لئے بھلائی کے متلاشی رہو اور اپنے نفس کے لئے ان کی مجالست کو ناپسند سمجھو، میں یہی سمجھتا ہوں کہ آج کل فضیلت عزت میں ہے چونکہ سلامتی جو عزلت میں ہوئی اپنے کانوں کو بہرہ بنالو اور آنکھوں کو اندھا، ساتھ ساتھ سوء ظن سے بھی ڈرتے رہو، چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھی اس سے ڈرایا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" ان بعض الظن اثم " بے شک بعض گمان گناہ ہیں۔ (حجرات: ۱۲) والسلام۔

۱۲۵۸۰- ابوعبداللہ، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسین بن عبدالرحمٰن، بشر بن حارث نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ کسی آدمی نے شہرت کو پسند کیا ہو اور اس کا دین باقی رہا ہو۔ چنانچہ جو بھی شہرت چاہتا ہے اس کا دین ختم ہو جاتا ہے اور لوگوں کے سامنے رسوا ہو جاتا ہے فرمایا: جو شہرت کو چاہتا ہے وہ آخرت کی حلاوت بھی نہیں پاتا۔

۱۲۵۸۱- ابو عبداللہ، ابو حسن، ابو بکر احمد بن فتح، بشر بن حارث، یحییٰ قطان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثوریؒ نے فرمایا: سب سے بری رغبت یہ ہے کہ تم عمل آخرت سے دنیا کو طلب کرو، بشر کا بیان ہے کہ خالد طحان کہا کرتے تھے پوشیدہ شرک سے بچتے رہو۔ میں نے پوچھا: وہ کیسے؟ فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی نماز پڑھے اور رکوع وسجدہ طویل کرنے لگ جائے تا کہ اسے دیکھ کر لوگ پائے کا نمازی کہنے لگیں۔

۱۲۵۸۲- ابونعیم اصفہانی، حسن بن علان وراق، ابو قاسم بن جلیع، محمد بن ہارون، ابو جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے سفیان ثوریؒ کا قول نقل کیا ہے کہ قاری کی مثال کھوٹے درہم کی سی ہے، جب تم اسے آگ پر گرم کرو تو کھوٹ باہر نکل جاتی ہے فرمایا: جب تمہیں کسی قاری سے کام پڑ جائے اسے تھوڑی سی لالچ دے دو، بشر بن حارث نے فرمایا: نفس کو مدح سرائی سے سکون ملتا ہے لیکن قبول مدح گناہوں سے بھی زیادہ مضر ہے۔

۱۲۵۸۳- محمد بن احمد بن ابراہیم، عثمان بن احمد، حسن بن عمران مرزوی کی سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے ذیل کے اشعار پڑھے:

ذهب الرجال المرتجى لفعالهم .. والمنكرون لكل امر منكر

وبقيت في خلف يزين بعضهم .. بعضاً ليدفع معور عن معور

وہ لوگ دنیا سے رخصت ہو گئے جن کے افعال قابل رشک تھے اور منکر لوگ تو ہر کام کے لئے منکر ہی ہوتے ہیں۔

باقی رہنے والوں میں میں بھی باقی رہ گیا ہوں۔ چنانچہ باقی رہنے والے ایک دوسرے کو مزین کرتے رہتے ہیں تا کہ وحشت گرد وحشت گرد کو بھگائیں۔

۱۲۵۸۴- ابو حسن احمد بن محمد بن مقسم، ابو فضل صیدلی، محمد بن مثنیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث سے کسی نے پوچھا کیا غیبت کرنے والا عادل ہو سکتا ہے؟ فرمایا: نہیں جب وہ غیبت میں مشہور ہو وہ عادل نہیں بلکہ کہتے ہے فرمایا: جب آدمی کا عمل کم ہوتا ہے اس کا دل فتنوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۱۲۵۸۵- ابو بکر محمد بن فضل بن قدید، احمد بن صلت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث فرماتے ہیں: جو آدمی چاہتا ہو کہ وہ دنیا میں عزیز اور آخرت میں سلیم (سلامتی میں) ہو وہ حدنہ لگائے نہ گواہی دے نہ لوگوں کی امامت کرے اور نہ ہی کسی کا کھانا کھائے۔

۱۲۵۸۶- محمد بن ابراہیم بن علی، احمد بن عبداللہ بن عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے مثل مذکور بالا کے قول کیا اس میں اتنا اضافہ ہے" اور کسی کا صدیہ بھی قبول نہ کرے"۔

۱۲۵۸۷- احمد بن جعفر بن ہمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں۔ میں نے بشر بن حارث کو ایک جنازے سے واپس آتے دیکھا اور جنازہ کچھ دیر پہلے ہمارے پاس سے گزرا تھا میں انہیں دیکھنے کھڑا ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے جو کپڑے پہن رکھے تھے ان سے تواضع ٹپک رہی تھی، میرا گمان ہے وہ کوئی موٹی قسم کے کپڑے تھے، میں نے انہیں دیکھا کہ وہ رعب دار آدمی ہیں سر کے بال لمبے تھے اور ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو چکے ہیں، اگر چہ کچھ کچھ بال سیاہ بھی تھے، بالوں کو خضاب وغیرہ نہیں لگایا ہوا تھا اور ان کے کاندھے پر ہلکی سی دھوتی بھی تھی۔

۱۲۵۸۸- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو عبداللہ اسلمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث کا بیان ہے کہ ابراہیم بن ادھم نے فرمایا: میں نے شام کو اس لئے اختیار کیا ہے تا کہ میں روٹی سے شکم سیر ہو سکوں۔

۱۲۵۸۹- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، یحییٰ بن عثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ ان کے سر خون آلود ہو جائیں اور کچھ جواب نہ دے پائیں۔

۱۲۵۹۰- محمد بن عمر بن مسلم، احمد بن محمد خزاعی، بشر بن حارث، معافی بن عمران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن نضر حارثی سے پوچھا کہ میں کہاں اللہ کی عبادت کروں؟ جواب دیا: اپنے باطن کی اصلاح کرو اور جہاں چاہو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔

۱۲۵۹۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعبداللہ سلمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بشر بن حارث کو کوئی خواب بیان کیا اور تعبیر کی درخواست کی، بشر کہنے لگے یہ رات کا ڈھکوسلا ہے۔

۱۲۵۹۲- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی بن ابار، ایوب حربی، بشر بن حارث کہتے ہیں ایک آدمی نے عبداللہ بن مبارکؒ سے پوچھا میری والدہ پہلے مجھے شادی کا اصرار کرتی رہی جب میں نے شادی کر لی اب کہتی ہے کہ بیوی کو طلاق دیدو، بتائیے کہ میں کیا کروں؟ ابن مبارک کہنے لگے: اگر تم نے اپنی والدہ پر ہر طرح کا احسان کر دیا ہے اور صرف یہ احسان باقی رہتا ہے تو بیوی کو طلاق دیدو اور اگر تو نے بیوی کو طلاق دیدی پھر اس سے جھگڑے کرنے لگا اور اس کی نافرمانی کا مرتکب ہوا تو بیوی کو تھوڑا بہت مار لو اور طلاق نہ دو۔

۱۲۵۹۳- محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن علی قاضی مدینہ، محمد بن سہم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اصحاب حدیث نے بشر بن حارث سے حدیثیں سنانے کے درخواست کی، بشر نے ذیل کے اشعار پڑھے۔

صار اهل الحديث فيهم حديثا.. انّ شين الحديث اهل الحديث

اصحاب حدیث ان میں صرف گم ہی ہو کر رہ گئے ہیں، اصحاب حدیث اصل میں حدیث کا عیب ہے۔

محمد بن سہم کہتے ہیں بشر نے مجھے ذیل کے اشعار بھی سنائے۔

وليس من يروق لي دينه .. يعرني يا صاح ليريفه

من حقق الايمان في قلبه .. يوشک ان يظهر تحقيقه

اے صاحب! مجھے اس آدمی کا دین اچھا نہیں لگتا جس کی قوت گویائی مجھے دھوکہ دے دے، اور جو آج ایمان کو اپنے دل میں جاگزیں کر لیتا ہے قریب ہے کہ اس کی تحقیق نمایاں ہو کر ظاہر ہو جائے۔

۱۲۵۹۴- ابوجعفر محمد بن احمد بن مقسم، عیسیٰ بن عبداللہ بن احمد ساجی، عبداللہ بن احمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارثؒ نے ایک مرتبہ ذیل کے اشعار پڑھے:

اقسم بالله لرضخ النوى.. وشرب ماء القلب المالحه

میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں گٹھلی کے معمولی عطیہ کے لیے اور دل کے نمکین پانی پینے کے لیے

اعز للانسان من حرصه.. ومن سؤال الاوجه الكالحه

میں انسان کو اس کی حرص سے عزیز سمجھتا ہوں اور قبیح چہروں کے سوال کرنے سے

فاستغن باليأس تكن ذاغنى.. مغتبطاً بالصفقة الرابحة

ناامید ہو کر بے نیاز ہو جاؤ، اس طرح تم بے نیاز ہو جاؤ کے نفع بخش سودے پر رشک کرتے ہوئے۔

الياس عز والتقى سؤدد ورغبة النفس لها فاضحه

لوگوں سے ناامید رہنا عزت ہے تقویٰ سرداری ہے اور مانگنے کی حرص رکھنا نفس کو ذلیل کرنے کے مترادف ہے

من كانت الدنيا به برة.. فانها يوماً له ذابحة

جس آدمی پر دنیا مہربان ہو وہی دنیا کل کے دن اسے ذبح بھی کر دے گی۔

۱۲۵۹۵- احمد بن محمد بن مقسم، محمد بن شجاع، قاسم بن منبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: لوگوں کی ملامت کے خوف سے تم کوئی چیز عطا نہ کرو۔

۱۲۵۹۶- محمد بن علی بن حبیش، ہیثم بن خلف، یحییٰ بن عثمان حربی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: اے ابوزکریا! جو

آدمی بیٹھا ہوا ور جام گھمائے جا رہے ہوں اس کی شہادت قبول نہ کرو۔

۱۲۵۹۷- احمد بن جعفر بن سلم، یعقوب بن ابراہیم بن حسان، ابو ربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: اپنی نیکیوں کو بھی اسی طرح چھپاؤ جس طرح تم اپنی برائیوں کو چھپاتے ہو۔

۱۲۵۹۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، احمد بن فتح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: جو حصول حکمت کا ارادہ رکھتا ہو وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے۔

۱۲۵۹۹- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، محمد بن یوسف جوھری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے اپنی بیوی کے جنازے کے موقع پر فرمایا: بندہ جب اطاعت خداوندی میں کوتاہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر جھڑکنے والے اور اس کی تنبیہ و تادیب کرنے والے کو اٹھا لیتے ہیں۔

۱۲۶۰۰- ابراہیم بن عبداللہ، ابو عباس سراج، حسین بن محمد بغدادی، محمد بغدادی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں بشر بن حارث کی زیارت کے لئے چلا گیا۔ میں کچھ دیر ان کے پاس بیٹھ گیا اس دوران انہوں نے صرف ایک بات کہی فرمایا: شہرت کا دلدادہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔

۱۲۶۰۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبید بن محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا ایک مرتبہ دو حکیموں کی آپس میں ملاقات ہوگئی۔ ایک حکیم دوسرے سے کہنے لگا جن امور سے باز رہنے کی اللہ تعالیٰ نے تمہیں تاکید کی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں ان کا مرتکب نہ پائے اور جن امور کے بجالانے کا حکم دیا ہے ان کے بجالانے میں تمہیں غیر حاضر نہ پائے۔

۱۲۶۰۲- ابو حسن بن مقسم، ابو فضل سری، سعید بن عثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: عمل اس لئے نہ کر کہ لوگوں میں تیرا تذکرہ کیا جاوے۔

۱۲۵۱۹- ابراہیم بن عبداللہ، ابو عباس ثقفی، احمد بن فتح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: جب تمہیں باتیں کرنا اچھا لگے تو خاموش رہو اور جب تم خاموشی اختیار کر کے عجب میں مبتلا ہو جاؤ تو باتیں کر لو۔

۱۲۶۰۳- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو عباس سلمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: جب تم مہنگائی کا سن کر پریشان ہو جاؤ تو موت کو یاد کرلو چونکہ موت تمہاری پریشانی کو ختم کر دے گی، فرمایا: جب تم موت کو یاد کرو گے تمہاری خواہشات رفو ہو جائیں گی اور موت کی یاد سے جماع کی خواہش بھی ختم ہو جائیگی، سلمیؒ کہتے ہیں میں نے بشر بن حارث کے پاؤں کے تلوے دیکھے چنانچہ ننگے پاؤں چلنے کی وجہ سے تلوے سیاہ ہو چکے تھے۔

۱۲۶۰۴- ابو حامد احمد بن محمد بن حسن، محمد بن مخلد، احمد بن فتح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: تم لذتیں لینے کے لئے علوم کا سماع اور املاء کرتے ہو جبکہ علم سے محض عمل کی نیت ہوتی ہے پس علوم سنو اور سیکھو پھر عمل کرو اور دنیا سے دور بھاگ جاؤ، کیا سفیان ثوریؒ کی طرف نہیں دیکھتے ہو کہ انہوں نے کیسے علم حاصل کیا پھر عمل پیرا ہوئے پھر دوسروں کو سکھایا اور خود دنیا سے بھاگتے رہے؟ طلب علم کا مقصد ہی دنیا سے دور بھاگنا ہے نہ کہ حب دنیا۔

۱۲۶۰۵- عمر بن احمد بن عثمان، موسیٰ بن عبیداللہ، قاسم بن منبہ حربی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: اگر تم (علم پر) عمل نہ کر سکو تو کم از کم اللہ کی نافرمانی تو نہ کرو۔

۱۲۶۰۶- محمد بن احمد بغدادی، محمد بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا جو آدمی صدق دل سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ کرتا ہے وہ لوگوں سے وحشت محسوس کرتا ہے۔

۱۲۶۰۷- احمد بن جعفر بن سلم، یعقوب بن ابراہیم بن حسان، ابوربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: اپنی نیکیوں کو ایسے ہی چھپاؤ جس طرح تم اپنی برائیوں کو چھپاتے ہو۔

۱۲۶۰۸- عمر بن احمد بن جبیر صوفی، ابواحمد بن کثیر، ابراہیم حربی کہتے ہیں مجھے میرے والد بشر بن حارث کے پاس لے گئے۔ ان کے پاس جا کر میرے والد نے ان سے کہا: اے ابونصر! میرا یہ بیٹا کتابت حدیث اور علم میں شہرت کا مقام رکھتا ہے (اسے کچھ نصیحت کیجئے) بشر مجھے مخاطب کر کے کہنے لگے پیارے بیٹے! علم کے لئے زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اگر تم پورے علم پر عمل نہیں کر سکتے ہو تو کم از کم دوسو حدیثوں میں سے پانچ پر ضرور عمل کرو جس طرح کہ دراہم کی زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے۔

میرے والد صاحب نے ان سے میرے لئے دعا کرنے کی درخواست کی فرمایا آپ کی دعا اپنے بیٹے کے لئے زیادہ پہنچی ہوئی ہے چونکہ باپ کی دعا بیٹے کے لئے ایسی ہی ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اپنی امت کے لئے، ابراہیم کہتے ہیں میں نے ان کی باتوں کو بہت اچھا سمجھا، چنانچہ ایک مرتبہ میں نماز جمعہ کے لئے جارہا تھا، اچانک میں نے بالوں کے بنے ہوئے ایک خیمے میں بشر کو نماز پڑھتے دیکھا میں ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور نماز کی نیت کرلی تا کہ اذان جمعہ ہو جائے کچھ دیر کے بعد ایک آدمی کھڑا ہوا جو دیکھنے میں پراگندہ حال معلوم ہو رہا تھا۔ کہنے لگا اے لوگو! میرے سچا ہونے سے ڈرو، بے چینی کے ہوتے ہوئے اختیار باقی نہیں رہتا، کچھ نہ ہونے کے وقت خاموشی اختیار کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی، کچھ ہوتے ہوئے سوال کرنا بے وقوفی ہے اور پاس کچھ ہوتے ہوئے فاقہ بے معنی ہے میں نے بشر کو دیکھا کہ وہ اس آدمی کو ایک وانق دے رہے تھے۔ اتنے میں کھڑا ہو کر اس آدمی کے پاس گیا اور میں نے اسے ایک درہم دیا اور ساتھ کہا یہ ایک وانق کا ٹکڑا مجھے دیدو، آدمی بولا، میں ایسا نہیں کرتا ہوں میں نے اسے دو درہموں کی پیشکش کر دی مگر پھر بھی وہ نہ مانا حتیٰ کہ میں نے دس درہموں کی بھی پیشکش کی، آدمی کہنے لگا اے آدمی! بھلا آخر اس وانق میں کیا خوبی ہے جو تم اس کی خاطر دس درہم لوٹانے کو تل گئے؟ میں نے کہا: جس آدمی نے تمہیں وانق دیا ہے وہ نیک صالح آدمی ہے وہ آدمی بولا، مجھے اس کی زیادہ رغبت ہے میں نعمت کے بدلے میں نعمت مول نہیں لوں گا، اس کو کھا کر مجھے دلی خوشی حاصل ہوگی اور دوریہ میری خواہش پوری ہوگی میں نے کہا دیکھو بھلائی کون زیادہ حاصل کرنے والا ہے؟ میں نے دوبارہ کہا اے شیخ! میرے لیے دعا کر دے، کہنے لگا اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو زندہ رکھے اور جب تک تمہارا جسم نہ مرے تب تک تم نہ مرنے پاؤ اور اللہ تعالیٰ تمہارا نفس ان لوگوں میں سے کرے جنہوں نے ہر چیز کے بدلے اپنے نفس کو خریدا اور کسی چیز کے بدلے میں اسے بیچا نہیں۔

۱۲۶۰۹- حسن بن علان وراق، عبداللہ بن محمد مسمعی، محمد بن ہارون ابوجعفر کہتے ہیں ایک مرتبہ بشر بن حارث کے ساتھ میری ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے فرمایا: اگر ہو سکے تو تم ایسی جگہ میں رہو جہاں لوگ تجھے چور گمان کریں تو ایسا ضرور کرو، اس صفت میں اضافہ ضرور کرو اس میں کمی نہ کرو۔

۱۲۶۱۰- ابراہیم بن عبداللہ، ابوعباس ثقفی، محمد بن مثنیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: نہیں ہے کوئی آدمی جو دنیا سے محبت کرتا ہو مگر وہ موت سے نفرت کرتا ہوگا اور نہیں ہے کوئی آدمی جو دنیا سے کنارہ کشی کرتا ہو مگر وہ ضرور موت سے محبت کرتا ہوگا حتیٰ کہ وہ اپنے مالک سے جاملتا ہے۔

۱۲۶۱۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن مثنیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: عجب ہے کہ تم اپنے عمل کو زیادہ سمجھو اور غیروں کے عمل کو کم۔

۱۲۶۱۲- احمد بن محمد بن مقسم، ابوبکر باقلانی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ بشر بن حارث نے فرمایا: قبرستان میں مدفون مردوں کی بانسبت قبرستان سے باہر مردے کثرت میں ہیں۔

۱۲۶۱۳-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسن بن عبدالملک، محمد بن مثنیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: کسی کے لئے مناسب نہیں کہ حدیث ایسی جگہ بیان کرے جہاں اسے کوئی دنیاوی حاجت پیش آئے اور حدیث گوئی سے دنیاوی ضرورت کو قریب کرنا مقصود ہو اور علم کی بھی کوئی بات دنیاوی ضرورت کی جگہ میں نہیں کرنی چاہیے۔ میں ایسے مشائخ کو دیکھ چکا ہوں جنہوں نے دنیاداری کے لئے علم طلب کیا بالآخر انہیں رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا، جبکہ بہت سارے دوسرے مشائخ کو دیکھا ہے کہ انہوں نے خالصۃً للہ علم حاصل کیا، پھر اس پر عمل بھی کیا اور علم نے انہیں نفع بھی بخشا اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے ہمکنار کرے، جب تم کسی سے ایک بات سنو اور پھر دوسرے آدمی سے اس کے خلاف بات سنو خبردار دوسرے آدمی سے جھگڑا نہ کرنا اگر چونکہ تمہیں اس سے نفع نہیں حاصل ہوگا، علم حاصل کر کے اس پر عمل کرو میں نے بہت سارے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جنہوں نے تھوڑا سا علم حاصل کیا پھر اس پر عمل کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں نفع پہنچایا جبکہ بہت سارے دوسرے لوگوں کو بھی دیکھا ہے جنہوں نے علم کثیر حاصل کیا لیکن اس پر عمل نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں کچھ نفع نہ پہنچایا، خوب سمجھ لو طلب معاش طلب حدیث کے لئے رکاوٹ ہوتی ہے میں نے حفص بن غیاث کو کہتے سنا ہے کہ ہم سفیان کی مجلس میں دنیا سے بے نیاز ہو کر بیٹھتے تھے اور ان کی مجلس میں فقراء امراء ہوتے تھے۔

۱۲۶۱۴-محمد بن فتح، احمد بن محمد صیدلانی، ابوجعفر سقاری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: ایسے مسائل کے بارے میں سوال نہ کرو جن کے ذریعہ تم لوگوں کے عیب طلب کرنے لگ جاؤ جو مسئلہ بھی پوچھو اس پر عمل کرو بالفرض اگر تم اس کی طاقت نہ رکھتے ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔

۱۲۶۱۵-احمد بن محمد بن مقسم، محمد بن اسحاق، امام سلامہ، اسحاق کہتے ہیں میں نے بشر بن حارث سے کہا: مجھے پسند ہے کہ میں ابراہیم بن ادہم کے طریقے پر چلوں، بشر نے فرمایا: تم اس کی قوت نہیں رکھتے ہو میں نے پوچھا وہ کیسے؟ جواب دیا: اس لئے کہ ابراہیم عمل کرتے تھے اور باتیں نہیں کرتے تھے تم باتیں زیادہ کرتے ہو اور عمل نہیں کرتے ہو۔

۱۲۶۱۶-محمد بن فتح، احمد بن محمد صیدلانی، عبداللہ بن عبدالوھاب عسقلانی، ابراہیم بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: جو معرفت باللہ سے محروم رہا وہ اطاعت کی حلاوت نہیں پاسکتا، جو آدمی اعمال کے ثواب کو نہیں جانتا اس پر تمام احوال ثقیل و بھاری ہو جاتے ہیں جو دنیا میں حقیقۃً کنارہ کشی اختیار کرتا ہے اس کی مؤونت (مشقت) ہلکی ہو جاتی ہے جسے رضا عطا کی گئی وہ اعلیٰ درجات پر پہنچ گیا جو مؤمن غمزدہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا اس کے شامل حال ہوتی ہے۔

۱۲۶۱۷-محمد بن احمد بن حسن، ھارون بن یوسف بن زیاد، محمد بن محمد بن ابی ورد، حسن انماطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: جس کی طرف نظر کرنا مکروہ ہو اس کی طرف نظر کرنا باطنی بخار ہے۔ ۱

۱۲۶۱۸-محمد بن احمد بن حسن، ھارون بن یوسف، محمد بن محمد بن ابی ورد، حسن انماطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: بخیلوں کا باقی زندہ رہنا مؤمنین کے دلوں پر کڑی چوٹ ہے۔

۱۲۶۱۹-منصور بن محمد بن منتذل، عثمان بن احمد، حسن بن عمر مرزوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: بے وقوف کی طرف نظر کرنا آنکھوں کی بیماری ہے اور بخیل کی طرف نظر کرنے سے دل سخت ہو جاتے ہیں اور جو آدمی غم و حزن نہیں برداشت کر سکتا وہ اپنی محبوب شے کے حصول سے قاصر ہی رہتا ہے۔

۱۲۶۲۰-مظفر بن ابی اسحاق طوسی، محمد بن عمر، قاسم بن منبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: صاحب دنیا جفا کر کے اپنے آپ کو محفوظ نہیں رکھ سکتا، فرمایا: اگر تم عمل نہ کر سکو اللہ کی نافرمانی تو نہ کرو، فرمایا: دو خصلتیں دلوں کو سخت بنا دیتی ہیں، کثرت کلام اور کثرت طعام۔

۱۲۶۲۱-محمد بن حمید، احمد بن قاسم بن ہاشم سمسار، محمد بن مثنیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: بخیل قاری سے مجھے سخی مالدار زیادہ پسند ہے فرمایا: پس ہر آدمی کو کسی نہ کسی آزمائش میں مبتلا ہی پاتا ہوں سو اللہ تعالیٰ نے جس کو رزق میں فروانی دی ہو وہ دیکھ رہا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کیسے ادا کرے اور اللہ تعالیٰ جس کو رزق کی تنگی میں مبتلا کرتا ہے وہ دیکھ رہا ہوتا ہے کہ صبر کیسے کرے۔

۱۲۶۲۲-محمد بن فتح، عبداللہ بن ابی داؤد، علی بن خشرم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے ایک مرتبہ ذیل کا شعر پڑھا:

خلت الدیار فسدت غیر مسود .. ومن الشقاء تفردی بالسؤدد

علاقے خالی ہو گئے اور کوئی سردار باقی نہ رہا بدبختی کا سوورتنہا میں ہی ٹھہرا کہ مجھے سردار بننا پڑا۔

۱۲۶۲۳-ابو احمد محمد بن یوسف جرجانی، ابو عباس بن عبداللہ بغدادی جعفر بردانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی پکار کا جواب دیا موسیٰ نے عرض کیا: میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلا، ارشاد ہوا میں اس وقت کھلاؤں گا جب چاہوں گا۔

بشرؒ نے فرمایا: عوج بن عنق سمندر میں چلا جاتا وہاں جا کر اپنی ٹانگوں کو سمندر میں ڈال دیتا، ساج کی لکڑی لیتا چنانچہ عوج ہی پہلا آدمی ہے جس نے دنیا میں ساج کی لکڑی متعارف کرائی، چنانچہ عوج ایلہ آجاتا اور سمندر کی مچھلیوں میں سے ایک مچھلی پکڑتا اور سورج کی تپش پر بھون لیتا ادھر تاجروں نے اس کے لئے دو کر (ایک بڑا پیمانہ جس سے غلہ وغیرہ ناپا جاتا ہے) آٹا تیار رکھا ہوتا۔ دو جماعتیں اس آٹے سے روٹیاں پکاتیں۔ چنانچہ عوج وہ سب کی سب روٹیاں کھا جاتا اور تاجروں کو ساج کی لکڑی کا ایک بنڈل دے دیتا، سو اللہ تعالیٰ روزانہ اس کافر کو دو کر غلہ کھلاتا تھا، اے مخاطب! تو تو مسلمان ہے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرتا ہے تجھے اللہ تعالیٰ کیسے ضائع کرے گا جبکہ تیری خوراک ایک یا دو روٹیاں ہوتی ہیں پھر تو اس ایک روٹی کی وجہ سے اپنے رب تعالیٰ سے تعلق منقطع کر دیتا ہے۔

بشر کہتے ہیں ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام اللہ تبارک وتعالیٰ سے کہنے لگے یا رب! مجھے اپنا کوئی ولی دکھا دے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ اے موسیٰ! فلاں فلاں کھنڈرات کو جا کر دیکھ لو، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے بعض کھنڈرات تلاش کئے ایک کھنڈر میں انہوں نے ایک آدمی کی ہڈیاں دیکھیں جسے درندوں نے کھا لیا تھا فرمایا: یہ کیا ماجرا ہے تو نے اپنے ولی پر درندوں کو کیسے مسلط کر دیا؟ ارشاد ہوا چونکہ میرا ولی میرے انتہائی قریب تھا اور میرے ہاں اس کا ایک مرتبہ ومقام تھا اگر تم اسے دیکھ لیتے مارے شوق کے تمہاری جان نکل جاتی میں اپنے کسی ولی کے لئے دنیا کو پسند نہیں کرتا ہوں۔

۱۲۶۲۴-ابو حسن بن مقسم، ابو طیب صفار، محمد بن یوسف جوہری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث کہتے ہیں: فضیل بن عیاض نے اپنے بیٹے سے فرمایا: شاید تم دیکھو کہ معمولی سی بھوک بھی اللہ تعالیٰ کے لئے زیادہ سے زیادہ باعث اطاعت ہو۔

۱۲۶۲۵-محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن اسحاق مدائنی، محمد بن حرب، عبید بن محمد، نمار کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ خضر علیہ السلام کو دیکھا، پھر میں نے ان سے بشر بن حارث کے بارے میں سوال کیا؟ خضر علیہ السلام کہنے لگے جس دن وہ دنیا سے رخصت ہوئے سطح زمین پر ان سے زیادہ متقی کوئی نہیں رہا۔

۱۲۶۲۶-ابو حامد احمد بن محمد بن حسین، ابو عبداللہ طیالسی، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، محمد بن علی صوری، ابو نعیم کہتے ہیں ایک مرتبہ بشر بن حارث میرے پاس تشریف لائے۔ کہنے لگے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناؤ جس کا متن "بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات کرنے والے کی زبان کے پاس موجود ہوتے ہیں" ہے میں نے کہا مجھے حدیث اس سند سے پہنچی ہے عمر بن ذر، ذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات کرنے والے کی زبان کے پاس موجود ہوتے ہیں" میں نے کہا کیا کوئی آدمی باقی رہا ہے جو آپ کی بات کو جانتا ہو؟ کہنے لگے آپ ہی کافی ہیں اتنا کہہ کر واپس لوٹ گئے۔

۱۲۶۲۷- احمد بن اسحاق، اسحاق بن ابراہیم، عبداللہ بن احمد بن سوادہ، احمد بن حجاج، ابوجعفر بزاز کہتے ہیں بشر بن حارث نے فرمایا: جو آدمی دنیا کی طلب میں لگا ہوا اس سے کہہ دو کہ وہ ذلت و رسوائی کے لئے تیار رہے۔

۱۲۶۲۸- ابوعبداللہ محمد بن حنیف شیرازی صوفی، ابوعبداللہ بن فضل، قاضی ابوعبداللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ بغداد میں ایک تاجر رہتا تھا جو اکثر صوفیاء کرام کو برا بھلا کہتا رہتا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے اسے صوفیاء کرام کے قدموں کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ اس نے اپنی دولت صوفیاء کرام پر خرچ کرنی شروع کردی، ایک دن میں نے اس سے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے تم صوفیاء سے بغض نہیں رکھتے تھے؟ کہنے لگا بات دراصل ایسی نہیں جیسی تم نے سمجھ رکھی ہے میں نے اس سے پوچھا بھلا وہ کیسے؟ کہنے لگا ایک مرتبہ میں نے جمعہ کی نماز پڑھی میں تو جلدی سے مسجد سے نکل گیا لیکن بشر بن حارث کو بھی مسجد سے جلدی جلدی نکلتے دیکھا میں نے اپنے دل ہی دل میں کہا میں آج اس آدمی کو دیکھتا ہوں جو کہ زہد میں بے مثال شہرت رکھتا ہے۔ یہ مسجد میں ٹکنے نہیں پاتا چنانچہ میں نے اپنی ضرورت کو ترک کیا اور دیکھنے لگا کہ بشر آج کہاں جاتے ہیں؟ میں ان کے پیچھے پیچھے چل دیا چنانچہ بشر پہلے نان بائی کے پاس گئے اس سے ایک درہم کے بدلے ایک روٹی خریدی، میں نے دل ہی دل میں کہا: اس آدمی کو دیکھو زاہد بنا پھرتا ہے حال یہ ہے کہ روٹی خرید رہا ہے، پھر بشر کباب فروش کے پاس گئے اور اس سے کباب خریدا مجھے دیکھ کر اور بھی زیادہ غصہ آیا، پھر بشر حلوائی کے پاس گئے اور اس سے ایک درہم کا فالودہ خریدا، میں نے پھر دل ہی دل میں کہا: بخدا! یہ آدمی جب کھانے بیٹھے گا میں ضرور اس پر ٹوک لگاؤں گا، چنانچہ بشر بیابان کی طرف چل پڑے، میں نے سوچا شاید کسی سرسبز و شاداب جگہ کی تلاش میں ہوں اور جہاں پانی بھی موجود ہو چنانچہ بشر عصر تک برابر چلتے رہے، میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلتا رہا بالآخر وہ ایک بستی میں داخل ہوئے بستی کی ایک مسجد میں ایک مریض تھا بشر اس کے پاس جا بیٹھا، انہوں نے مریض کو ایک ایک لقمہ کر کے خریدا ہوا کھانا کھلایا، میں موقع پا کر تھوڑی دیر بستی کو دیکھنے نکل گیا لیکن چند ثانیے کے بعد واپس پلٹا مسجد میں بشر کو نہ پا کر مریض سے پوچھا: بشر کہاں گئے؟ مریض نے جواب دیا: وہ بغداد چلے گئے ہیں میں نے اس سے دوبارہ پوچھا یہاں سے بغداد تک کتنا فاصلہ ہے؟ مریض بولا، چالیس فرسخ، میں نے سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، میں اب کیا کروں میرے پاس کرایہ نہیں جو میں بغداد تک سفر کروں اور مجھے چلنے پر قدرت نہیں جو میں پیدل چل کر وہاں تک پہنچوں؟ مریض کہنے لگا ان کے واپس آنے تک یہیں ٹھہر جاؤ۔ چنانچہ میں آئندہ جمعہ تک یہیں ٹھہر گیا، چنانچہ آئندہ جمعہ کو بشر اسی وقت موعود پر تشریف لائے اور ان کے پاس مریض کے کھانے کے لئے کچھ اشیاء بھی تھیں، مریض ان سے کہنے لگے: اے ابوجعفر! یہ آدمی گزشتہ جمعہ آپ کے ساتھ بغداد سے آیا اور آج تک یہیں ٹھہر گیا اور یہ آپ کی صحبت اختیار کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ بشر نے مجھے غصے سے دیکھا اور فرمایا: تم میرے ساتھ کیوں آئے تھے؟ میں نے جواب دیا مجھ سے خطا ہوگئی، کہنے لگے کھڑے ہو جاؤ اور میرے ساتھ چلو، ہم مغرب کے قریب قریب چلے جب بغداد کے قریب پہنچے، کہنے لگے تیرا ٹھکانا کہاں ہے؟ میں نے کہا فلاں جگہ میں، فرمایا چلتے بنو اور دوبارہ نہیں لوٹنا، تاجر نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کی اور اولیاء کرام کی صحبت اختیار کرلی۔ پس آج تم مجھے اس حالت پر دیکھ رہے ہو۔

محمد بن ہیثم کہتے ہیں میں بچپن میں بشر کی ہمشیرہ کے پاس آیا کرتا تھا ایک دن انہوں نے مجھے کاتے ہوئے سوت کا ایک گولہ دیا اور کہا اسے بیچ کر روٹی اور ایک مچھلی خرید لاؤ۔ چنانچہ میں روٹی اور مچھلی خرید لایا، اتنے میں بشر بن حارث گھر میں داخل ہوئے، روٹی اور مچھلی اندر رکھی ہوئی تھی بشر نے پوچھا: یہ کیسا کھانا ہے؟ بہن کہنے لگیں میں نے خواب میں اپنی اور آپ کی والدہ کو دیکھا وہ کہہ رہی تھی کاتے ہوئے سوت کے بدلہ میں روٹی اور مچھلی خرید لاؤ چونکہ تمہارا بھائی بشر روٹی اور مچھلی کا دیرینہ خواہشمند ہے ہمشیرہ نے جب ماں کا ذکر کیا بشر رو پڑے اور فرمایا: اللہ ہماری ماں پر رحم فرمائے جب زندہ تھی اس وقت بھی ہمارے لئے غمزدہ رہتی تھی اور جب دنیا سے رخصت ہوگئی تب بھی ہمارے لئے غمزدہ ہے، بشر نے فرمایا میں پچیس سال سے برابر مچھلی کا خواہشمند ہوں لیکن میں نے اسے خالصۃً للہ چھوڑ دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے بشر بن حارث کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا دیکھا، میں نے ان سے پوچھا آپ کا چہرے کا رنگ کیوں بدلا ہوا ہے ؟ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں مجھے ضرور بتایئے، کہنے لگے میں چالیس سال سے بیابانوں کی خاک پھانک رہا ہوں جس کی وجہ سے میرے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا ہے۔ محمد بن حنیف کا بیان ہے کہ تم خاک کی اس مقدار کو زیادہ نہ سمجھو۔ چنانچہ ان کی بہن سوت کاتا کرتی تھیں۔ بہن نے احمد بن حنبل سے مسئلہ دریافت کرنا چاہا کہنے لگیں ہم لوگ رات کے وقت سوت کاتتے ہیں اور اسی سے اپنی گزر بسر کا انتظام چلاتے ہیں بسا اوقات ہمارے قریب سے بنو طاہر کے مشعلچی مشعلیں لیے گزرتے ہیں (بنو طاہر وہ بغداد کے والی ہیں) ہم مکانوں کی چھتوں پر ہوتی ہیں اور ان مشعلوں کی روشنی میں ایک دو لٹیں کات لیتی ہیں۔ کیا آپ اس کاتے ہوئے سوت کو ہمارے لیے حلال قرار دیتے ہیں یا حرام؟ احمد بن حنبل نے پوچھا تم کون ہو؟ کہا میں بشر کی ہمشیرہ ہوں، امام احمد نے فرمایا: آہ، اے آل بشیر میں تمہیں تنگدست نہیں بنا سکتا میں مسلسل تمہاری طرف سے خالص تقویٰ سنتا چلا آ رہا ہوں۔

۱۲۶۲۹- احمد بن حنبل بن مقسم، عثمان بن احمد دقاق، حسن بن عمرو سبیعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: تم اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتے جب تک تم سے تمہارا دشمن بے خوف نہ ہو، تم بہتر کیسے ہو سکتے ہو حالانکہ تمہارا دوست بھی تم سے بے خوف نہیں فرمایا: مجھ میں ایک بیماری ہے جب تک میں اپنے نفس کا علاج نہ کرلوں غیر کے لئے میں فارغ نہیں ہو سکتا ہوں جب میں اپنے نفس کا علاج کرلوں گا تب میں اوروں کے لئے فارغ ہو جاؤں گا۔ پھر فرمایا: تم بیماریاں ہو میں کچھ لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ دلوں میں خوف خدا نہیں رکھتے اور آخرت کے معاملہ میں لاپرواہی کرتے ہیں۔

۱۲۶۳۰- ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، عثمان بن احمد، حسن بن عمرو سبیعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا آدمی اس وقت تک عبادت کی حلاوت (شیرینی) نہیں پاتا جب تک خواہشات نفس کے آگے لوہے کی بنی ہوئی دیوار نہ کھڑی کر دے فرمایا: دعا گناہوں کا کفارہ ہے۔

۱۲۶۳۱- محمد بن حسن بن موسیٰ، محمد بن حسن بن حساب، احمد بن محمد بن صالح، محمد بن عبدون، حسن مسوحی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ بشر بن حارث نے مجھے دیکھا میں اس وقت سردی سے کانپ رہا تھا انہوں نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:

قطع الليالي مع الايام في خلق.. والنوم تحت رواق الهم والقلق

تحت دلوں کی راتیں کاٹنا بیچارگی میں اور غمی کے عالم اور اضطراب میں نیند کرنا زیادہ لائق ہے۔

احرى واعلولي من ان يقال غدا.. انى التمست الغنى من كف مختلق

میرے سامنے اتمام حجت کی جائے اور کل کے دن کہا جائے کہ میں نے تنگدست ہاتھ سے مالداری چاہی

قالوا رضيت بهذا القنوع غنى.. ليس الغنى كثرة الاموال والورق

لوگوں نے کہا: تم اس سے راضی رہو میں نے کہا قناعت مالداری ہے چونکہ مال و دولت کی فراوانی غنی نہیں ہے۔

رضيت بالله في عسرى وفي يسرى.. فلست اسلك الا واضح الطرق

میں تنگدستی اور مالداری دونوں حالتوں میں اللہ سے راضی ہوں چونکہ میں صرف صاف اور واضح رستے پر چلتا ہوں۔

۱۲۶۳۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن مقسم، ابن مخلد، محمد بن مثنیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث کہتے ہیں کہ میمون بن مہران نے فرمایا: آدمی اپنے بھائی کی اصلاح اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک اس کے روبرو اس کی ناپسندیدہ حرکات کا تذکرہ نہ کر دے۔

۱۲۶۳۳- ابن مقسم، ابن مخلد، حسین بن عبدالرحمن انصاری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر نے فرمایا: ابن آدم ہو کہ وہ ہے پھر کہ مدہ

گوشت کھاتا ہے اور تجھے گوشت کو حرکت دینا ہی کافی ہے۔

۱۲۶۳۴-ابوحسن بن مقسم، قاضی عمر بن حسن، عبداللہ بن محمد بن عبید، حسین بن عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ کوئی ایسا آدمی ہو جو شہرت کا دلدادہ ہو اور اسے ذلت و رسوائی کی دہلیز پر جھکنا نہ پڑا ہو۔ یوسف باقلانی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے بشر بن حارث سے سماع حدیث کی درخواست کی۔ انہوں نے آگے سے انکار کر دیا آدمی کہنے لگا آپ اللہ کو کیا جواب دیں گے؟ فرمایا: میں اللہ کو جواب دوں گا کہ یا اللہ! میرا نفس حدیث گوئی کا خواہشمند ہوتا تھا اور میں اپنے نفس کی خلاف ورزی کرنا چاہتا تھا۔

۱۲۶۳۵-ابونعیم اصفہانی، ابوحسن، ابومقاتل، قاسم بن منبہ، بشر بن حارث نے فرمایا: کوئی آدمی اپنے گھر میں اپنے پیچھے پڑھی ہوئی دو رکعتوں سے بہتر کسی چیز کو نہیں چھوڑتا۔

۱۲۶۳۶-ابوحسن بن مقسم، ابن مخلد، حسین بن عبدالرحمٰن، انصاری، بشر بن حارث کا بیان ہے کہ سفیان ثوری نے ایک آدمی کی عیادت کی فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں دوزخ کی آگ سے عافیت بخشے۔

۱۲۶۳۷-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، بیان بن حکم، محمد بن حاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر نے اوزاعی کا قول نقل کیا ہے، فرماتے تھے لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں مانوس کرنے والا بھائی یا حلال کا درہم یا سنت کے مطابق عمل بہت کم پایا جائے گا۔

۱۲۶۳۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، بیان بن حکم، محمد بن حاتم، بشر بن حارث، عبداللہ بن ادریس، حصین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ غصے سے پرہیز نہ کرے۔

۱۲۶۳۹-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، عبدالرحمٰن بن محمد بن مغیرہ، محمد بن مغیرہ، بشر بن حارث، یحییٰ بن یمان، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حبیب بن ابوحمزہؒ نے فرمایا: جب کوئی بندہ مؤمن قرآن مجید ختم کرتا ہے فرشتہ اسے دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتا ہے

مسانید بشر بن حارثؒ

بشر بن حارث نے اعلام حدیث اور پائے کے رواۃ حدیث سے احادیث روایت کی ہیں، حالانکہ وہ روایت حدیث کو ناپسند سمجھتے تھے اور حتی المقدور اس سے بچتے تھے۔

۱۲۶۴۰-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، ابواسحاق بن بریہ ہاشمی، محمد بن ابی ورد، بشر بن حارث کہتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ عیسیٰ کے پاس پیدل چل کر گیا۔ انہوں نے میرا اچھا خاصا اکرام کیا پھر مجھے کہنے لگے: آپ یہاں کیوں تشریف لائے ہیں؟ میں نے کہا میں آپ سے ملاقات کرنے اور آپ کو دیکھنے آیا ہوں۔ کہنے لگے اے بھائی! میں کون ہوں اور میرے پاس ہے کیا جو آپ تشریف لائے؟ فرمایا کیا آپ کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے تشریف لائے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا اور کہا: عبداللہ بن عراک بن مالک، عراک کی سند سے مروی حدیث کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں۔ عیسیٰ کہنے لگے، جی ہاں۔

۱۲۶۴۱-عبداللہ بن عراک بن مالک، عراک بن مالک، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے کا صدقہ واجب نہیں ہے [1]

---

[1] صحیح البخاری ۲/۱۴۹ وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ باب ۲

یہ حدیث حماد بن زید نے ہیثم، عراک کی سند سے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۶۴۲۔محمد بن علی بن حبیش، اسماعیل بن اسحاق سراج، اسحاق حنظلی، عیسیٰ بن یونس، ابن عراک بن مالک، عراک بن مالک، ابو ہریرہؓ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت مذکور بالا مروی ہے۔

۱۲۶۴۳۔عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حماد بن زید وحبیب بن خالد خیثم، ابن عراک بن مالک، عراک بن مالک، مالک، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کے گھوڑے اور اس کے غلام میں صدقہ نہیں ہے۔

۱۲۶۴۴۔ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن مثنیٰ، بشر بن حارث، عیسیٰ بن یونس، ہشام بن عروہ، عبداللہ بن عروہ، عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری مثال ایسی ہے جیسے ابوزرع کی ام زرع کے لئے، پھر ام زرع والی حدیث بیان کی، فرمایا ایک مرتبہ گیارہ عورتیں جمع ہوئیں۔الحدیث۔[1]

۱۲۶۴۵۔حبیب بن حسن، فضل بن احمد اسماعیل، محمد بن مثنیٰ کہتے ہیں میں نے بشر سے کہا اے ابونصر! مجھے ذرا حدیث ام زرع سنایئے، بشر نے فرمایا مجھے عیسیٰ بن یونس نے حدیث سنائی۔الحدیث۔

۱۲۶۴۶۔احمد بن ابراہیم بن جعفر عطار، محمد بن ھارون بن عیسیٰ ہاشمی، ابوحفص، (بشر بن حارث کے بھانجے) کہتے ہیں میں ایک مرتبہ اپنے ماموں بشر بن حارث کے پاس تھا انہوں نے کاغذوں کا ایک بستہ نکالا اس سے ایک کاغذ نکال کر پڑھنے لگے فرمایا: عیسیٰ بن یونس، اشعث بن عبدالملک، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کی چار گھانٹیوں کے درمیان بیٹھ جائے اور کوشش کرے اس پر غسل واجب ہوجاتا ہے۔[2]

۱۲۶۴۷۔ابواحمد غطریفی، ابواسحاق بن برید ھاشمی، محمد بن ابی ورد، بشر بن حارث کہتے ہیں کہ میں عیسیٰ بن یونس کے پاس پیدل سفر کر کے گیا، انہوں نے میرا اچھا خاصا اکرام کیا، پھر کہنے لگے کیا آپ کسی چیز کے متعلق سوال کرنا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں، حسن بصری کی حدیث جو کہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔فرمایا: جی ہاں۔

۱۲۶۴۸۔عمرو بن عبید، حسن، عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں یارسول اللہ! کیا عورتوں پر بھی قتال فرض ہے؟ فرمایا: جی ہاں، عورتوں پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں قتال نہ ہو، یعنی حج وعمرہ۔

۱۲۶۴۹۔ابوحسین عبیداللہ بن احمد بن یعقوب مقری، ابوطیب محمد بن قاسم بن جعفر کوکبی، اسحاق بن بشر مقدسی، بشر بن حارث، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین چیزوں سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا، پچھنے، احتلام اور قے۔[3]

عبدالرحمٰن بن زید متفرد ہیں۔

۱۲۶۵۰۔ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم، زید بن اسلم کے سلسلہ سند سے حدیث مذکور بالا مروی ہے۔[4]

---

[1] صحیح البخاری ۷/۳۵، وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ باب ۱۳. وفتح الباری ۹/۲۵۶، ۲۵۷.

[2] سنن ابی داؤد ۱۱۱۲. والسنن الکبری للبیھقی ۱/۱۶۳. وسنن النسائی ۱/۱۱۱. وفتح الباری ۱/۳۹۵.

[3] السنن الکبری للبیھقی ۴/۲۵۰، وتاریخ بغداد ۳/۲۲.

[4] سنن الترمذی ۷۱۹. والسنن الکبری للبیھقی ۴/۲۲۰، ۲۶۴. ونصب الرایۃ ۲/۴۴۶، ومشکاۃ المصابیح ۲۰۱۵. ومجمع الزوائد ۳/۱۷۰.

۱۲۶۵۱- محمد بن عمر بن سلم، محمد بن محمد بن منصور بن محمد بن فتح، معافی بن عمران، ثوری، اعمش، ابراہیم تیمی اپنے والد سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم ہانڈی پکاؤ سالن کی مقدار بڑھا دو اور اپنے پڑوسیوں کو بھی دیدو۔[1]

۱۲۶۵۲- ابواحمد محمد بن احمد، ابواسحاق بن بریدہ ہاشمی، محمد بن محمد بن ابوورد عابد، بشر بن حارث، معافی بن عمران، اسرائیل، مسلم، عوی، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کچا تھوم (لہسن) کھا سکتے ہو اگر میرے پاس فرشتہ نہ آتا ہوتا تو میں بھی کھاتا۔[2]

مسلم وہ ملائی ہیں، مسلم اپنے دادا عوفی سے متفرد ہیں۔

۱۲۶۵۳- فاروق خطابی، ابومسلم کشی، عبداللہ بن رجاء، اسرائیل، مسلم اعور، عوفی، علی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوم کھانے کا حکم دیا ہے اور فرمایا: اگر میرے پاس فرشتہ نہ آتا ہوتا تو میں بھی کھاتا۔

۱۲۶۵۴- سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابوفتح نصر بن منصور، بشر بن حارث، زید بن ابی زرقاء، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز، یونس بن میسرہ، عبدالرحمن بن ابی عمرہ مزنی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہؓ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یا اللہ! اسے حادی و ہدایت یافتہ بنا دے اور اس کے ذریعے سے اوروں کو بھی ہدایت دے۔

۱۲۶۵۵- سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، علی بن سھل، ابوولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز، یونس بن میسرہ، جلیس، عبدالرحمن بن ابی عمیرہ مزنی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے سنا۔..........الحدیث بمثل مذکور بالا۔

۱۲۶۵۶- سلیمان بن احمد، عباس بن فضل حلبی، بشر بن حارث صافی، یحییٰ بن یمان، سفیان ثوری، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے۔ سواری کا رخ خواہ کسی طرف بھی ہو، (بھلے بیت اللہ کی طرف نہ ہو) رکوع وسجدہ اشارے سے کرتے تھے۔ سجدہ کو بنسبت رکوع کے تھوڑا زیادہ جھک کر کرتے تھے۔

وھیب وعبدالعزیز بن مختار نے بھی حدیث بالا موسیٰ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۶۵۷- ابوعلی عیسیٰ بن محمد بن احمد جریجی طور ماری، احمد بن علی ابن ابار، "ح" ابوفتح نصر بن منصور، بشر بن حارث، علی بن مسھر، مختار بن فلفل، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مجھے مصطلق کے وفد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور پوچھا اگر آپ آئندہ سال بقید حیات نہ ہوں ہم کس کو زکوۃ وصدقات دیں؟ میں نے آپ سے پوچھا ارشاد فرمایا: ابوبکر کو دیدو چنانچہ میں نے انہیں جا کر بتادیا۔ وفد نے مجھے پھر بھیجا کہ اگر ہم ابوبکر کو نہ پائیں پھر کسے دیں؟ ارشاد فرمایا: پھر عمر کو دیدو، وفد نے مجھے پھر واپس بھیجا کہ جا کر ان سے پوچھا اگر ہم عمر کو نہ پائیں پھر ہم صدقات کس کو دیں؟ میں نے پوچھا ارشاد فرمایا: عثمان کو دیدو، اس دن ہلاکت ہے تمہارے لئے جس دن عثمان کو قتل کیا جائے گا۔

۱۲۶۵۸- ابوحسن احمد بن محمد بن اسحاق اُبلی، بکر بن احمد بن مقبل، علی بن جعفر بن ابی عثمان طیالسی، نصر بن منصور مروزی، بشر بن حارث، عیسیٰ بن محمد جریجی، حسن بن علی عمری، "ح" مخلد بن جعفر، ابوعباس برائی، نعیم بن ہیثم، بشر بن حارث، عبداللہ بن داؤد خریبی، سوید مولیٰ عمرو

۱۔ صحیح مسلم ۱۴۲، ۱۴۳، والسنن الکبری للبیهقی ۱۸۸/۳. وصحیح ابن حبان ۲۰۴۲. وسنن الدارمی ۱۰۸/۲. ومسند الامام أحمد ۳۷۷/۳. ومشکاة المصابیح ۱۹۳۷

۲۔ العلل المتناهیة ۱۷۰/۲ وکنز العمال ۲۸۳۰۶.

بن حریث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں افضل ترین ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

۱۲۶۵۹- محمد بن حمید، محمد بن ھارون بن بریہ، محمد بن یوسف عطشی، ابراہیم بن ہاشم، بشر بن حارث، عبداللہ بن داؤد خریبی، مخلل بن حکیم، ابن عون، ابن سیرین، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔[1]

۱۲۶۶۰- حبیب بن حسن، احمد بن محمد بن مسروق طوسی صوفی، محمد بن مثنیٰ، بشر بن حارث، حجاج بن منھال، ابو خیثمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علی بن ابی طالبؓ نے کوفہ میں منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو سنو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں افضل ترین ابوبکر ہیں، پھر عمر ہیں اگر میں چاہوں تو تمہیں تیسرے کے بارے میں بھی بتادوں، پھر حضرت علیؓ منبر سے نیچے اترے اور کہہ رہے تھے عثمان، عثمان، عثمان، رضی اللہ عنہم اجمعین۔

حماد بن زید بن عاصم سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۶۶۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، بیان بن حکم، محمد بن حاتم، بشر بن حارث، خالد واسطی، محمد بن عمرو، یحییٰ بن عبدالرحمن، ابوواقد لیثی نے فرمایا: ہم نے لگاتار اعمال کیے ہیں لیکن طلب آخرت میں سب سے زیادہ پہنچا ہوا عمل دنیا میں زہد اختیار کرنے کے علاوہ کسی کو نہیں پایا۔

۱۲۶۶۲- ابوعبداللہ، زکریا بن یحییٰ ساجی معدیہ، حماد بن سلمہ، محمد بن عمرو، یحییٰ، ابوواقد کی سند سے مثل مذکور بالا مروی ہے۔

۱۲۶۶۳- ابوبکر محمد بن فضل بن قدیہ، احمد بن صلت، بشر بن حارث، معافی بن عمران، سفیان ثوری، منصور، ابراہیم نے فرمایا: تم قراء کے ساتھ مجلس کرو، اور دین میں تفقہ پیدا کرو، اور ایسی جماعتوں سے ڈرو جو تمہارے پاس طلب حدیث کے لئے آئیں۔ اگر وہ طلب صادق بھی لے کر آئیں تب بھی وہ تمہیں نوافل سے غافل کر دیں گی اور اگر وہ جماعتیں طلب صادق سے تمہارے پاس حاضر نہیں ہوئیں تیرے دل کو غافل کر دیں گی تو پھر تم تصنع کرنے لگ جاؤ گے اور انہیں اپنی خواہش کی خاطر دوبارہ پھر بلاؤ گے، انجام کار یہ ہوگا کہ وہ جماعتیں تمہیں چھوڑ دیں گی اس طرح تمہارے فرائض بھی جاتے رہیں گے۔

(۴۳۸) معروف کرخیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک خوف خدا سے سرشار، غمگین رہنے والے، محبت خداوندی میں اپنے آپ کو فنا کر دینے والے ابومحفوظ معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ تصوف باطنی اکدار و اقدار سے بچنے کا نام ہے۔

۱۲۶۶۴- حبیب بن حسن، فضل بن احمد بن عباس، عیسیٰ بن جعفر وراق، خلف بن ولید، محمد بن مسلمہ یامی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے ایک آدمی کو فرمایا: اللہ پر بھروسہ کرو حتیٰ کہ اللہ ہی تمہارا معلم وانیس ہو اور وہی تمہارے شکوہ و شکایت کا مرجع ہو، موت کی یاد تمہاری ہمنشین ہو، خوب سمجھ لو جو مصیبت تمہارے اوپر نازل ہو اس سے چھٹکارا اس کو چھپا رکھنے میں ہے، چونکہ لوگ نہ تمہیں کچھ نفع پہنچا سکتے ہیں نہ ضرر اور نہ ہی وہ تمہیں بچا سکتے ہیں اور نہ وہ تمہیں عطا کر سکتے ہیں۔

۱۲۶۶۵- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابوعباس سراج، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، ابوبکر خیاط کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں

---

[1] صحیح البخاری ۱/ ۱۹، ۸/ ۱۸، ۹/ ۶۳. وصحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۲۸. وفتح الباری ۱/ ۱۱۰، ۱۰/ ۴۶۴، ۱۱/ ۵۱۲، ۱۳/ ۲۶، ۲۷.

دیکھا کہ گویا میں قبرستان میں داخل ہوا ہوں، اور قبرستانی اپنی اپنی قبروں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے سامنے ریحان کا خوشبودار پودا ہے اچانک میری نظر معروف کرخی پر جا پڑی وہ تمام قبرستانوں کے درمیان کھڑے ہیں اور ادھر ادھر آ جا رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا اے ابو محفوظ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کیا آپ دنیا سے رخصت نہیں ہو چکے تھے؟ کہنے لگے جی ہاں، پھر یہ شعر پڑھا:

موت التقي حياة لانفاد لها .. قد مات قوم وهم في الناس احياء

متقی پرہیزگار آدمی کی موت دراصل حیات جاودانی، اور بہت سارے لوگ مر کے بھی زندہ ہوتے ہیں۔

۱۲۶۶۶- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، ابوبکر بن ابی طالب کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ معروف کرخی کی مسجد میں داخل ہوا۔ کرخی اس وقت اپنے گھر میں تھے تھوڑی دیر بعد ہمارے پاس تشریف لائے ہم پوری ایک جماعت کی شکل میں تھے۔ انہوں نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی عطا فرمائے اور دنیا میں غموں اور حزنوں سے محفوظ فرمائے، پھر انہوں نے مسجد میں اذان دی، چنانچہ جب اذان دینے لگے ان پر شدید کپکپی طاری ہوگئی، اور جب اشھد ان الالہ الا اللہ کہا ان کے رونگٹے کھڑے ہوگئے ۔ مجھے تو خوف لاحق ہوگیا کہ شاید اذان بھی مکمل نہ کر پائیں حتیٰ کہ مارے خوف خدا کے ان کی کمر جھک گئی قریب تھا کہ گر پڑتے۔

۱۲۶۶۷- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی طالب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروفؒ دعا کیا کرتے تھے"اہل خیر میں سے جو بھلائی کو پہنچے اس کی مدد فرما اور ہماری اصلاح فرما"۔

۱۲۶۶۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، علی بن موفق، ابراہیم بن جنید کا بیان ہے کہ معروفؒ کی اکثر دعاؤں ہوتی تھی "یا اللہ! ہمیں لوگوں کے درمیان دھوکہ کھا جانے والا نہ بنا اور نہ ہی ہمارے گناہوں پر پردہ کر کے ہمیں دھوکہ میں رکھنا، ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو تیری ملاقات پر ایمان رکھتے ہوں اور تیرے فیصلے پر راضی رہتے ہوں اور تیری عطا پر قناعت کرتے ہوں اور جس طرح تجھ سے ڈرنے کا حق ہے اس طرح ڈرتے ہوں۔

۱۲۶۶۹- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، احمد بن محمد ی، احمد بن ابراہیم دورقی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز کا وقت ہو گیا۔ معروف کرخیؒ ابوتوبہ سے کہنے لگے: آپ ہمیں آج نماز پڑھائیں، ابوتوبہ کہنے لگے: اگر میں نے آپ لوگوں کو یہ نماز پڑھا دی تو دوسری نماز نہیں پڑھاؤں گا ہم طول امل سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں چونکہ وہ نیک عمل کے مانع ہے۔

۱۲۶۷۰- محمد بن احمد بن اَبان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابوقاسم موسیٰ بن ہاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخیؒ نے فرمایا: دنیا جلتی ہوئی ہنڈیا ہے اور پاخانہ ہے جسے پھینک دیا جاتا ہے۔

۱۲۶۷۱- یوسف بن موسیٰ مرزوی، ابن خبیق، ابراہیم بکاء کہتے ہیں کہ معروف کرخیؒ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اس پر عمل کا دروازہ کھول دیتے ہیں اور لڑائی جھگڑے کا دروازہ بند کر دیتے ہیں اور جب کسی بندے کے ساتھ برائی کرنا چاہتے ہیں اس پر عمل کا دروازہ بند کر دیتے ہیں اور جھگڑے کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

۱۲۶۷۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن اسباط، اسماعیل بن ابی حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخیؒ کے بھتیجے یعقوب کا بیان ہے کہ میرے چچا نے فرمایا: بندے کالا یعنی کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسوائی ہے۔

۱۲۶۷۳- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، حسین بن منصور کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حجام معروف کرخی کی مونچھیں کاٹنے لگا اور معروف کرخی تسبیح وتہلیل میں مشغول تھے جس کی وجہ سے ان کے ہونٹ ہل رہے تھے اور مونچھیں کاٹنے میں دشواری پیش آرہی تھی حجام کہنے لگا: آپ کے تسبیح کرنے کی وجہ سے مونچھوں کا کاٹنا دشوار ہے معروف نے فرمایا: تم اپنے کام میں مصروف رہو اور میں اپنا کام نہ کروں؟

۱۲۶۷۴-محمد بن علی بن حبیش، محمد بن خلف بن مرزبان، خلف بن مرزبان کہتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ معروف کرخیؒ کے پاس بیٹھے گفتگو کر رہے تھے۔ اچانک ایک آدمی آدھمکا اور اس کے ساتھ ایک اونٹ بھی تھا۔ وہ آدمی معروف سے کہنے لگا اے ابو محفوظ! یہ میرا اونٹ ہے اور میرے پاس اہل وعیال کی پوری ایک جماعت ہے میں اس پر محنت مزدوری کرتا ہوں۔

۱۲۶۷۵-ابونعیم اصفہانی، ابوحسن بن مقسم، ابومقاتل محمد بن شجاع، ابوبکر زجاج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخیؒ سے ان کی مرض وفات میں کسی نے کچھ وصیت کرنے کو کہا فرمانے لگے: جب میں مر جاؤں میری یہ قمیص بھی صدقہ کر دینا چونکہ میں چاہتا ہوں کہ دنیا سے اس طرح ننگا لوٹ جاؤں جس طرح میں دنیا میں ننگا آیا تھا۔

۱۲۶۷۶-ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، ابوسلیمان رومی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خلیل حیاد کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میرا بیٹا محمد کہیں لاپتا ہو گیا جس پر اس کی ماں شدید جزع وفزع کرنے لگی، مجھ سے رہا نہ گیا چنانچہ میں معروف کرخیؒ کے پاس آیا اور میں نے ان سے عرض کیا: اے ابو محفوظ! کچھ دنوں سے میرا بیٹا لاپتا ہو چکا ہے اس کی ماں شدید جزع وفزع کا شکار ہو گئی ہے براہ کرم! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تاکہ وہ واپس لوٹ آئے، چنانچہ معروف کرخیؒ فرمانے لگے: یا اللہ! بے شک آسمان بھی تیرا ہے او رزمین بھی تیری ہے اور ان دونوں کے درمیان کا خلا بھی تیرا ہے۔ پس اس لاپتا لڑکے کو واپس کر دے! خلیل کہتے ہیں میں اسی وقت باب شام پر آیا اچانک دیکھتا ہوں کہ وہیں میرا بیٹا کھڑا ہے اور شدید ہانپ رہا ہے میں نے کہا: کیا تو محمد ہے؟ کہنے لگا: ابا جان! ابھی ابھی انبار سے آیا ہوں۔

۱۲۶۷۷-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عمرو بن مکرم، (ثقہ ہیں) ابومحمد ضریر کہتے ہیں کہ مردویہ نے مجھے پیغام بھیج کر بلایا۔ میں ان کے پاس آیا مردویہ کہنے لگے میرا بیٹا کئی دنوں سے لاپتا ہو گیا ہے۔ عورتیں اس وقت سے رو رہی ہیں اور انہوں نے رو رو کر اپنا برا حال بنا دیا ہے۔ لہٰذا صبح کو ہمارے ساتھ چلئے تاکہ ہم معروف کرخی کے پاس جائیں چنانچہ صبح کو ہم دونوں معروف کرخی کے پاس گئے۔ معروفؒ کہنے لگے اے ابوبکر! آپ کیوں یہاں تشریف لائے؟ جواب دیا میرا بیٹا کئی دنوں سے لاپتا ہے اور عورتوں نے رو رو کر برا حال بنا دیا ہے معروف کرخی کہنے لگے: اے ہر چیز کے جاننے والے، اے وہ ذات! جس پر کوئی ذات مخفی نہیں، اے وہ ذات! جس کا علم ہر چیز پر محیط ہے اس لڑکے کا حال ہمارے لئے واضح کر دیجئے (تین مرتبہ کہا) پھر ہم ان کے یہاں سے واپس لوٹ آئے۔ چنانچہ فجر کے وقت مردویہ کا قاصد میرے پاس آیا اور کہنے لگا مردویہ آپ کو بلا رہے ہیں، میں نے پوچھا کیا خبر ہے جواب دیا لڑکا واپس آ گیا ہے۔ چنانچہ میں مردویہ کے پاس آیا کیا دیکھتا ہوں کہ لڑکا مردویہ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا مردویہ کہنے لگے عجیب بات سنو! لڑکا کہتا ہے کہ میں کوفہ میں ایک طرف جا رہا تھا۔ اچانک دو آدمی آئے انہوں نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر کوفہ سے باہر نکال دیا اور انہوں نے مجھے کہا گھر کی طرف چلتے بنو، چنانچہ تب سے نہ میں بیٹھا اور نہ ہی کچھ پیا حالانکہ میں نو کنوؤں کے پاس سے گزرا ہوں میں نے چلتے وقت ان دو آدمیوں کو دیکھا کہ وہ ایک ہی جگہ پر کھڑے ہیں حرکت تک نہیں کرنے پائے حتیٰ کہ میں آپ کے پاس آ گیا مجھے کچھ کھانا کھلاؤ جب سے چلا ہوں رستے میں کچھ نہیں کھایا۔

۱۲۶۷۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق سراج، قاسم بن روح، معروف کرخیؒ کے بھائی عیسیٰ کہتے ہیں میں نے اپنے بھائی معروف کرخی سے درخواست کی، اگر آپ تھوڑی دیر کے لئے آنے کے پاس بیٹھ جائیں تاکہ میں اپنے ایک ضروری کام سے فارغ ہو آؤں، معروف نے فرمایا: ٹھیک ہے لیکن اس شرط پر کہ میں کسی سائل کو خالی واپس نہیں لوٹاؤں گا۔ میں نے اجازت دے دی، میں سمجھا وہ مٹھی بھر دیں گے یا اس سے کم دیں گے، چنانچہ میں اپنے کام سے واپس لوٹا کیا دیکھتا ہوں کہ بہت زیادہ آٹا صدقہ کر چکے ہیں تقریباً ایک صاع سے زیادہ دے چکے تھے، غصے سے میرے رخسار سرخ لال ہو گئے، معروف مجھے دیکھ کر کہنے لگے میں آئندہ اس جگہ واپس نہیں لوٹوں گا، میں

نے آگے بڑھ کر درھموں والے کلّے کو دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ خالی پڑا ہے۔

۱۲۶۷۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد، قاسم بن روح، ابوحجاج مقری کا بیان ہے کہ میرے گھر ایک بیٹا پیدا ہوا میرے پاس کچھ نہیں تھا میرے بھائی کہنے لگے اللہ سے دعا کرو، چنانچہ میرے بھائی دعا کرنے لگے اور میں آمین کہنے لگا جب دعا کرتے کرتے کافی دیر ہوگئی، میں چپکے سے اٹھا اور کھسک کر چل دیا، اچانک ایک سوار مجھے پیچھے سے آواز دینے لگا، میں نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ اس سوار کے پاس ایک تھیلی ہے اور مجھے کہہ رہا ہے. ابومحفوظ! تمہیں نے کہا تھا کہ اپنی ضرورت میں اس رقم کو خرچ کرو میں نے تھیلی لے کر اس میں دیکھا کہ لگ بھگ سو دینار اس میں پڑے ہوئے ہیں۔

۱۲۶۸۰- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن ابراہیم سلمان، مسیح بن حاتم، عبدالجبار بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخی کو ان کے ایک بھائی نے ولیمہ کی دعوت دی۔ دعوت میں ایک سیاح پہلے ہی پہنچ گیا چنانچہ جب سیاح نے طرح طرح کے کھانے دسترخوان پر سجے ہوئے دیکھے تو ان پر تعجب کرنے لگا اور کہا: اے ابومحفوظ آپ نہیں دیکھتے کہ یہاں کیا کیا ہے؟ فرمایا میں نے اس کو یہ کچھ خریدنے کا حکم نہیں دیا ہے۔ سیاح نے جب حلوہ دیکھا پھر کہنے لگا اے ابومحفوظ کیا آپ نہیں دیکھتے یہاں کیا کیا ہے؟ فرمایا میں نے صاحب ولیمہ کو حلوہ بنانے کا حکم نہیں دیا تھا۔ چنانچہ سیاح نے جب حلوے کی مختلف اقسام والوان دیکھیں پھر بول اٹھا: کیا آپ نہیں دیکھتے یہاں کیا کیا ہے؟ فرمایا: تم نے بہت باتیں کر لیں میں مدبر غلام ہوں میرا آقا مجھے جو کھلائے گا میں کھاتا رہوں گا اور مجھے جہاں ٹھہرائے گا وہیں ٹھہروں گا۔

ایک مرتبہ معروفؒ کے بھانجے نے کہا: اے ماموں! آپ کو جو بھی دعوت دیتا ہے آپ فوراً قبول کر لیتے ہیں فرمایا: ایک مہمان کا کیا ہے جہاں اسے ٹھہرایا جائے وہیں ٹھہر جاتا ہے۔

۱۲۶۸۱- عثمان بن محمد، حاملی، محمد بن منصور طوسی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخیؒ نے مجھے دیکھا میرے پاس ایک کپڑا تھا کہنے لگا اے محمد! تم اس کپڑے کو کیا کرو گے؟ میں نے کہا میں اس کی قمیص بناؤں گا فرمایا: اس کی چھوٹی سی قمیص بناؤ اور اسے پہن کر تین کام کرو سنت پر عمل کرو اپنے کپڑے کو صاف ستھرا رکھو اور اسے اس وقت اتارو جب پھٹ جائے۔

۱۲۶۸۲- ابونعیم اصبہانی، جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان بن محمد عثمان، احمد بن مسروق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخیؒ کے بھتیجے یعقوب کا بیان ہے کہ میرے چچا جان نے مجھے کہہ رکھا تھا کہ جب تمہیں اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت پیش آجائے تو اللہ تعالیٰ سے میرے وسیلے سے مانگو۔

۱۲۶۸۳- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، احمد بن مہدی، احمد دورقی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخیؒ دجلہ کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ تیمم کرنے لگے، ان سے کسی نے کہا کہ پانی تو قریب ہی ہے وضو کر لیجئے فرمایا: شاید میں پانی کے پاس پہنچنے تک زندہ ہی نہ رہوں۔

۱۲۶۸۴- عمر بن احمد بن عثمان واعظ، عبداللہ بن محمد، محمد بن منصور طوسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخیؒ نے فرمایا: یا اللہ میں طول امل (لمبی چوڑی امیدوں) سے تیری پناہ مانگتا ہوں اس لئے کہ طول امل اچھے اعمال کے مانع ہے۔

۱۲۶۸۵- عمر بن احمد، حسن بن صدقہ، احمد بن زیاد، اسود بن سالم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروفؒ نے بکر بن خنیس کا قول نقل کیا ہے کہ بیچو اور خریدو اگر چہ اصل پونجی ہی کے بدلے میں کیوں نہ ہو اسلئے کہ اصل پونجی میں اس طرح ترقی ہوتی ہے جس طرح کہ کھیتی میں۔

۱۲۶۸۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، سلمہ بن غفار، معروف کرخی کے پاس بادشاہوں کا تذکرہ کیا گیا فرمایا: یا اللہ! مجھے ان لوگوں کا چہرہ نہ دکھا جس کی طرف نظر کرنا تجھے پسند نہیں۔

۱۲۶۸۷- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں معروف کرخی کی

خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت ان کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اور وہ کسی کی غیبت کیے جا رہا تھا فرمایا: اس وقت کو یاد کرو جب گرم روئی تمہاری آنکھوں پر رکھی جائیگی۔

۱۲۶۸۸-عبداللہ، احمد کا سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے فرمایا: میرے پسندیدہ بندے وہ مساکین لوگ ہیں جو میری بات سنتے ہیں، میرا حکم مانتے ہیں، ان کی کرامت یہ ہے کہ میں انہیں دنیا نہیں عطا کرتا ہوں تا کہ وہ میری اطاعت سے نہ پھر جائیں۔

۱۲۶۸۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبید بن محمد وراق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابومحفوظ ایک رستے پر چلے جس میں ایک لکڑی رکھی ہوئی تھی ابومحفوظ نے اس لکڑی پر چلنا شروع کر دیا ان سے لکڑی پر چلنے کی وجہ دریافت کی گئی، فرمایا: میں اس پر اس لیے چلتا ہوں تا کہ اس کا مالک باہر نہ نکلنے پائے۔

عبید کہتے ہیں ایک مرتبہ شام سے ایک آدمی معروف کرخیؒ کے پاس آیا، اس نے سلام کیا پھر کہنے لگا میں نے خواب دیکھا، خواب میں مجھے حکم ہوا کہ معروف کرخیؒ کے پاس جاؤ، اور انہیں سلام کرو چونکہ وہ اہل دنیا میں بھی معروف ہیں اور اہل آسمان میں بھی معروف ہے۔

۱۲۶۹۰-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبید بن محمد وراق کہتے ہیں بسا اوقات ہم معروف کے پاس مجلس میں بیٹھے ہوتے اور وہ گہری فکر مندی میں مستغرق ہوتے۔ اچانک ان پر گھبراہٹ طاری ہو جاتی اور کہنے لگتے اعوذ باللہ، چنانچہ ہم ان کے پاس بیٹھے ہوتے فکر مندی کے علاوہ ان کی مجلس میں اور کچھ نہ ہوتا میں نے انہیں کبھی نفل پڑھتے نہیں دیکھا صرف جمعہ کے دن دو ہلکی سی رکعتیں پڑھ لیتے۔ عبید کہتے ہیں ایک مرتبہ معروف کرخیؒ کا ایک پانی پلانے والے کے پاس سے گزر ہوا وہ کہہ رہا تھا اللہ تعالیٰ پانی پینے والے پر رحم فرمائے۔ چنانچہ معروف آگے بڑھے اور پانی پی لیا، ان سے کسی نے پوچھا آپ تو روزے میں تھے پھر پانی کیوں پی لیا؟ فرمایا: جی ہاں مجھے روزہ تھا لیکن ہوسکتا ہے اس آدمی کی دعا قبول ہو جائے اور ہمارا بیڑہ پار ہو جائے۔

۱۲۶۹۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابومحفوظ معروف کرخی نے فرمایا: میں نے بکر بن خنیس کو فرماتے سنا وہ کہہ رہے تھے وہ آدمی کیسے پرہیزگار بن سکتا ہے جسے یہ بھی پتا نہیں کہ کس کس چیز سے پرہیز کرنا ہے؟ معروف نے فرمایا: جب تم اچھی طرح سے تقویٰ نہیں اختیار کرو گے تو سود کھاؤ گے جب تم اچھی طرح سے تقویٰ نہیں اختیار کرو گے راستے میں جب تمہیں کوئی عورت ملے تو اپنی آنکھوں کو نیچا نہیں کرو گے اور جب تم اچھی طرح سے تقویٰ نہیں اختیار کرو گے تو تم اپنے کاندھے پر تلوار رکھ لو گے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ کو فرمایا تھا: جب میری امت میں اختلاف دیکھو اپنی تلوار لو اور کسی کو مار ڈالو، پھر معروف نے دروازے کی دہلیز کی طرف دیکھا اور فرمایا: ہمارے لئے زیادہ مناسب ہے کہ ہم تقویٰ اختیار کریں پھر فرمایا: میں سخاوت سے تمہاری صحبت میں یہاں تک رہا ہمارے لئے زیادہ مناسب یہ تھا کہ ہم تقویٰ اختیار کریں کیا حدیث میں نہیں آیا "متبوع کے لئے ایک فتنہ ہے اور تابع کے لئے سراسر ذلت و رسوائی"۔

۱۲۶۹۲-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخیؒ زہیر کے ساتھیوں کے پاس سے گزرے اور وہ لوگ کہیں لڑائی کرنے جا رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک نوجوان لڑکا بھی تھا فرمایا: اے اللہ! ان کی حفاظت فرما! کسی نے اعتراض کیا کہ آپ تو ان لوگوں کو دعا دے رہے ہیں؟ فرمایا: تمہارا ناس ہو اگر اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی وہ آگے نہیں جائیں گے واپس لوٹ آئیں گے۔

۱۲۶۹۳-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد، احمد، ابواحمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخیؒ نے ایک مرتبہ فرمایا: مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ میں کسی عورت کے پاس سے گزرا ہوں یا کسی سورت کے پاس سے۔

۱۲۶۹۴-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالرحمن، دوست کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ معروف کرخیؒ

کے پاس تشریف لائے اوران کومعروف کے پاس بیٹھے بیٹھے طویل وقت گزر گیا۔ معروف نے فرمایا اے لوگو! فرشتہ ہمیشہ ہمارے پاس رہتا ہے وہ ناغہ نہیں کرتا۔

۱۲۶۹۵- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن ابی طالب، اسماعیل بن شداد مقری کہتے ہیں ایک مرتبہ ابن عیینہ نے ہم سے پوچھا تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ ہم نے جواب دیا بغداد سے، پوچھا اس حبر (بڑا عالم) نے کیا کہا ہے؟ ہم نے پوچھا کون؟ فرمایا: معروف کرخیؒ، پھر کہنے لگے جب تک وہ تمہارے درمیان موجود ہیں اس وقت تک تم برابر بھلائی پر رہو گے۔

۱۲۶۹۶- مخلص کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انصاری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے معروف کرخی کوخواب میں دیکھا گویا کہ وہ عرش کے نیچے ہیں اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھ رہے ہیں، یہ کون ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں یا اللہ! آپ خوب جانتے ہیں تا ہم یہ معروف کرخی ہیں، ان کو آپ کی محبت کا نشہ سا ہو گیا تھا انہیں نشے سے افاقہ تب ہوا جب ان کی آپ سے ملاقات ہوگئی۔

۱۲۶۹۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن رستم، ابراہیم بن معمر، ثابت بن ہیثم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے فرمایا: جس نے ہر دن دس دس مرتبہ یوں کہا: یا اللہ! امت محمد (ﷺ) کی اصلاح فرما، یا اللہ! امت محمد کی مشکلات کو حل فرما، یا اللہ امت محمد پر رحم فرما، اسے ابدال کی فہرست میں لکھ دیا جائے گا۔

۱۲۶۹۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر جمال، احمد بن خالد خلال، عبداللہ بن محمد انصاری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے فرمایا: ایک آدمی نے گھر سے نکلتے وقت یوں کہا: یا اللہ! میں تیری حمد کرتا ہوں مخلوق سے تیری معافی کے بقدر، چنانچہ وہ آدمی ایک سال بعد گھر واپس لوٹا اس نے پھر یہی کلمہ دہرایا اس نے غیبی آواز سنی کہ گزشتہ سال جب تو نے یہ کلمہ کہا تھا اس وقت سے ہم نہیں شمار کر سکے۔

۱۲۶۹۹- عبداللہ بن محمد، احمد بن جعفر، احمد بن خالد، عبداللہ بن محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے فرمایا: جو آدمی بستر پر لیٹتے وقت یہ کلمات پڑھے اللہ تعالیٰ جبرئیل کو حکم دیتے ہیں کہ میرے بندے کی حاجت پوری کردے، کلمات یہ ہیں:

سبحان الله والحمد لله ولا اله الا هو استغفر الله، اللهم انی اسالک من فضلک ورحمتک، فانهما بيدک لا يملكهما احد سواک.

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، یا اللہ میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں بے شک فضل اور رحمت دونوں تیرے ہی قبضہ میں ہیں۔

ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد کے مخطوطہ میں پڑھا ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخیؒ سے حقیقت وفاء کے بارے میں سوال کیا گیا، فرمایا: باطن کو غفلت کے پردوں سے دور رکھنا اور فضول آفات سے اپنے مقصد کو خالی کر لینا حقیقت وفا ہے۔ ایک مرتبہ معروف کرخیؒ نے فرمایا: بدون عمل کے جنت کو طلب کرنا کبیرہ گناہ ہے اور بلا سبب شفاعت کا انتظار ایک طرح کا دھوکہ ہے اور رحمت الٰہی کی امید بدون اطاعت کے لگائے رکھنا نری حماقت اور جہالت ہے۔

ایک مرتبہ معروف کرخی سے کسی نے پوچھا دنیا کس چیز کے ذریعے دل سے نکل جاتی ہے؟ فرمایا: محبت کو خالص اللہ کے لیے کر لینے سے اور حسن معاملہ سے دنیا دل سے نکل جاتی ہے اور خلوص محبت کی تین علامتیں ہیں وفا بلا خوف کے ہو، عطاء بلا سوال کے ہو اور مدح بلا جود وسخاء کے ہو اور اولیاء کی بھی تین علامتیں ہیں۔ ان کا مقصد ان کا غم ان کی فکر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہوتا ہے، وہ اپنے آپ کو دنیا سے الگ کر کے اللہ میں معروف و مشغول رکھتے ہیں اور وہ دنیا و مافیھا سے بھاگ کر صرف اللہ ہی کی طرف جاتے ہیں ایک مرتبہ معروف نے فرمایا: اے مسکین! تم خوف خدا سے کتنے روتے ہو اور کتنے غمگین ہوتے ہو؟ اخلاص اپناؤ تمہارے ساتھ بھی اخلاص والا معاملہ کیا

جائے گا، فرمایا: سخاوت ایثار ہے ایک آدمی نے کہا: میں اپنی معروفات کا شکر نہیں ادا کرتا ہوں فرمایا: تیری معروفات قربت ایزدی سے ماوراء ہیں اسلئے ان پر تیری طرف سے شکر بھی مرتب ہونے نہیں پارہا۔

مسانید معروف کرخیؒ

معروف کرخیؒ سراپا علم تھے لیکن روایت سے احتراز ہی کیا، جیسا کہ بارہا گزر چکا ہے کہ یہ حضرات اولیاء کرام لوگوں سے اس طرح دور بھاگتے تھے جس طرح شیر سے دور بھاگا جاتا ہے اور روایت کا تعلق ہی آمد و رفت سے ہے، تاہم انکی سند سے مروی ایک دو حدیثیں جو ہم تک پہنچی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱۲۷۰۰- ابونعیم اصلحانی، احمد بن نصر بن منصور مقری، احمد بن حسین بن علی مقری، وہیں، نصر بن داؤد خلجی، خلف مقری کا بیان ہے کہ میں اکثر معروف کرخی کو دعا کرتے سنتا وہ یوں فرماتے ہیں: اللهم ان قلوبنا و جوارحنا بيدک لم تملكنا منها شيئا فاذا فعلت ذالک بهما فكن انت وليهما "یا اللہ! بے شک ہمارے قلوب اور ہمارے سارے جسمانی اعضاء تیرے قبضہ قدرت میں ہیں تو نے ہمیں ان میں سے کسی کا ادنی مالک بھی نہیں بنایا، سو جب تجھے ایسا ہی کرنا منظور تھا تو ان کا ولی و مددگار بن جا، میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے اس دعا کے متعلق کوئی حدیث سن رکھی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور سند بیان کرنے لگے جو یہ ہے، بکر بن خنیس سفیان ثوری، اس طرح پوری سند بیان کردی۔

حدیث:

ابونعیم اصلحانی، مخلد بن جعفر، محمد بن سری قنطری، محمد بن میمون خفاف، ابوعلی مفلوج، معروف کرخیؒ، بکر بن خنیس، ضرار بن عمرو، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! مجھے ایک ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے، ارشاد فرمایا: غصہ مت کرو، آدمی کہنے لگا یارسول اللہ! اگر میں اس کی طاقت نہ رکھ سکوں تو؟ ارشاد فرمایا: ہر دن بعد نماز عصر ستر مرتبہ استغفار کرو، اللہ تعالی تمہارے ستر سال کے گناہوں کو بخش دیں گے۔ وہ آدمی کہنے لگا اگر مجھے موت آجائے اور مجھ پر ستر سال کے گناہوں کی نوبت ہی نہ آئے تو پھر؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالی تیری والدہ کی مغفرت کردیں گے، وہ آدمی پھر کہنے لگا اگر میری والدہ مرجائے اور اس پر بھی ستر سال کے گناہوں کی نوبت نہ آنے پائے تو؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالی تیرے قریبی رشتہ دار کی مغفرت فرمادیں گے۔

۱۲۷۰۱- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن ھارون بن حمید، معروف، "ح" ابوعبداللہ، ابوحسین بن ابان، عبداللہ بن محمد بن سفیان، معروف ابومحفوظ، عبداللہ بن موسیٰ، عبدالاعلیٰ بن اعین، یحییٰ بن ابی کثیر، عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرک میری امت میں انتہائی تاریک رات میں کسی چٹان پر چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ مخفی ہے (یعنی میری امت میں شرک اس طرح پوشیدگی سے اندر ہی اندر سرایت کرے گا کہ اس کا پتا تک بھی نہیں چلتا جس طرح کہ تاریک رات میں کوئی چیونٹی چٹان پر رینگ رہی ہو اس کے رینگنے کا پتا تک نہیں چلتا) اور شرک کا ادنی درجہ یہ ہے کہ کسی حد تک ظلم کو اپنے اندر جگہ دو یا عدل وانصاف کے معمولی سے حصہ کو بھی ہاتھ سے جانے دو اور حب فی اللہ و بغض فی اللہ عین دین ہے چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے: قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله (آل عمران: ۳۱) آپ کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو (اس کے صلے میں) اللہ تعالی تم سے محبت کرے گا۔

عبداللہ بن محمد بن سفیان نے اپنی سند میں معروف کی بجائے ان کی کنیت ابومحفوظ ذکر کی ہے۔

(۴۳۹) وکیع بن جراحؒ ا

اولیاء، تبع تابعین کرام میں سے ایک وکیع بن جراح رحمہ اللہ بھی ہیں، وکیع امت مسلمہ کے بہت بڑے خیرخواہ تھے اور پائے کے محدث وفصیح اللسان تھے۔

۱۲۷۰۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جریر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے ان سے پوچھا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کوفہ میں اپنا قائم مقام کس کو چھوڑ آئے ہیں؟ چنانچہ ابن مبارک تھوڑی دیر خاموش رہے پھر بولے پائے کے مقری وکیع بن جراح کو۔

۱۲۷۰۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن محمد، احمد بن حنبل، ایک مرتبہ درس حدیث میں وکیع بن جراحؒ کی سند سے ایک حدیث بیان کرنے لگے جب وکیع کا ذکر آیا کہنے لگے اگر تم وکیع کو دیکھ لیتے ان جیسا کوئی آدمی تمہاری آنکھ کبھی نہ دیکھ پاتی۔

۱۲۷۰۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس، یحیٰی بن معین کہتے ہیں میں نے وکیع بن جراح کو فرماتے سنا وہ کہہ رہے تھے، ایک مرتبہ میں ابوبکر بن عیاش کے پاس گیا اور میرے ساتھ احمد بن حنبل بھی تھے، میں نے کچھ منتخب احادیث ان پر پیش کیں، چنانچہ جب انہوں نے انہیں بیان کر دیں ادھر سے ہم اٹھ کھڑے ہوئے ابوبکر ایک آدمی کو مخاطب کر کے بولے: کیا تم جانتے ہو کہ ان احادیث کا انتخاب کس نے کیا ہے؟ ان احادیث کا انتخاب ایک کامل آدمی نے کیا ہے۔

۱۲۷۰۵- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی حارث، اخنسی، یحیٰی بن یمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سفیان ثوریؒ نے وکیع بن جراح کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا: بے شک یہ رقاشی نہیں مرے گا حتیٰ کہ اس کی ایک شان ظاہر نہ ہو جائے۔ چنانچہ سفیان ثوریؒ دنیا سے رخصت ہوئے ان کی مسند پر وکیع بن جراحؒ جلوہ افروز ہوئے۔

۱۲۷۰۶- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم، محمد، سائب سلم بن جنادہ کہتے ہیں میں نے سات سال وکیع بن جراح کے ساتھ مجالست کی ہے۔ اتنے طویل عرصہ میں بخدا میں نے انہیں تھوکتے دیکھا اور نہ ہی انہیں خصیتین کو مس کرتے دیکھا ہے اور جب بھی مجلس میں تشریف فرما ہوتے میں نے انہیں کبھی دائیں بائیں حرکت کرتے نہیں دیکھا قبلہ رو ہو کر بیٹھتے تھے اور نہ ہی میں نے انہیں اللہ کی قسم اٹھاتے دیکھا ہے۔

۱۲۷۰۷- ابراہیم، محمد، حسین بن ابوزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں وکیع بن جراح کا مکہ مکرمہ تک دوران سفر مصاحب ہو گیا۔ چنانچہ میں نے انہیں ٹیک لگائے نہیں دیکھا اور نہ ہی انہیں کجاوے میں سوتا دیکھا ہے۔

۱۲۷۰۸- ابراہیم، محمد، محمد بن ابی صباح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وکیع بن جراح جب درس حدیث کے لئے تشریف فرما ہوتے تو احتباء کر کے بیٹھتے۔ چنانچہ جب احتباء کر لیتے تب محدثین ان سے سوالات کرتے اور جب حبوہ کھول دیتے تو پھر محدثین ان سے سوالات نہ کرتے، اور درس حدیث دیتے وقت قبلہ رو ہو کر بیٹھتے تھے۔

۱۲۷۰۹- ابراہیم، محمد ابوقلابہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قعنبی کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم حماد بن زید کے پاس تھے، اس وقت ان کے پاس وکیع بن جراح بھی موجود تھے جب اٹھنے لگے طلباء حدیث کہنے لگے یہ تو سفیان کی روایت ہے فرمایا: یہ اگر حدیث بیان کرے تو سفیان

---

۱ ء: تهذيب الكمال ۳۰/ ۴۶۲. وطبقات ابن سعد ۶/ ۳۹۴، والتاريخ الكبير ۸/ت ۲۶۱۸. والجرح ۹/ت ۱۶۸. وسير النبلاء ۹/ ۱۴۰، والكاشف ۳/ ۶۱۵۹. والميزان ۴/ت ۹۳۵۶. وتهذيب التهذيب ۱۱/ ۱۲۳.

سے رائج ہے۔

۱۲۷۱۰-ابراہیم ،محمد ،عبداللہ بن عمر بن ابان کہتے ہیں میں نے وکیع کو بارہا فرماتے سنا کہ مقولہ ہے جس نے اسلاف کو گالیاں دیں یا ان پر تہمت لگائی اس نے کھلی ریا کاری کا ارتکاب کیا۔

۱۲۷۱۱-ابومحمد بن عبداللہ بن محمد جعفر ،ابوحریش کلابی ،یونس بن عبدالاعلیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ کسی آدمی نے وکیع سے کہا آپ روزے پر ہمیشگی کرتے ہیں فرمایا اسلام پر کار بند رہنے سے مجھے فرحت جو حاصل ہے۔

۱۲۷۱۲-عبداللہ بن محمد ،ابویحییٰ رازی ،محمد بن علی بن حسن ،ابراہیم بن شماس کہتے ہیں وکیع بن جراح نے فرمایا: جس نے وقت سے پہلے ہی نماز کی تیاری نہ کی اس نے نماز کی عزت و توقیر نہ کی۔ وکیع فرمایا کرتے تھے جس نے تکبیر اولیٰ کا اہتمام نہ کیا وہ نماز سے اپنے ہاتھ دھولے۔

۱۲۷۱۳-ابومحمد بن حیان ،احمد بن حسن بن عبدالملک ،زیاد بن ایوب ،احمد بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مروان کہتے ہیں میرے سامنے جس کی بھی تعریف کی گئی میں نے اسے بیان کردہ تعریف سے کمتر پایا لیکن وکیع کی جو میرے سامنے تعریف کی گئی میں نے انہیں اس تعریف سے بالاتر پایا۔

۱۲۷۱۴-ابومحمد بن حیان ،عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم ،فضل بن محمد بیہقی ،محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی وکیع کے پاس آیا اور ان سے معاش یا تقویٰ کے بارے میں مناظرہ کرنے لگا۔ وکیع نے اس سے پوچھا تم کہاں سے کھاتے ہو؟ جواب دیا میراث سے جس کا میں اپنے والد سے وارث بنا ہوں ،وکیع نے پوچھا تیرے والد کو کہاں سے ملی؟ جواب دیا انہوں نے اپنے والد سے پائی ہے، پوچھا تیرے دادا نے کہاں سے پائی؟ جواب دیا پتا نہیں ،وکیع فرمانے لگے اگر کسی آدمی نے نذر مان رکھی ہو کہ وہ صرف اور صرف حلال کھائے گا حلال پہنے گا اور حلال چلے گا ہم اس سے کہیں گے اپنے کپڑے اتارو اور اپنے آپ کو دریا فرات میں پھینک دو اس میں وسعت پاؤ گے فرمایا: بالفرض اگر کوئی آدمی ترک دنیا میں حضرت سلمان ،ابوذر اور ابودرداء رضی اللہ عنہم جیسی کیفیت اپنا لے ہم اسے زاہد نہیں کہیں گے چونکہ زاہد تب ہی ہوسکتا ہے جب حلال محض کو ترک کر دے اور آج کل ہم حلال محض کو جانتے تک نہیں پس دنیا ہمارے نزدیک حلال ہے یا حرام ہے یا شبہات ہیں ،حلال پر حساب دینا ہے حرام پر عذاب کا سزاوار ہونا ہے اور شبہات پر عتاب کی وعید ہے پس دنیا کو مردار کی جگہ اتارو اور اس سے بقدر گزارہ لیتے رہو۔ اگر حلال طریقے سے ہو تم اس میں زہد و تقویٰ پر رہو گے اور اگر حرام ہے تو تم اس سے بقدر گزارہ لے سکتے ہو چونکہ مردار سے بقدر گزارہ لینے کی اجازت ہے اور اگر شبہات ہیں تو اس پر عتاب یسیر ہے۔

۱۲۷۱۵-اسحاق بن احمد ،ابراہیم بن احمد ،ابراہیم بن یوسف ،احمد بن ابی حواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وکیع نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ کو عقلمندی سے سمجھے اور عقلمند نہیں جو اپنی دنیا کو سنوارنے کے چکر میں عقلمندی سے کام لیتا ہو۔

۱۲۷۱۶-محمد بن ابراہیم ،عبداللہ بن جابر طرسوسی ،عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وکیع نے فرمایا اس پونجی میں صرف سچے آدمی کو ترقی مل سکتی ہے۔

۱۲۷۱۷-محمد بن علی بن حبیش ،ہیثم بن خلف ،محمد بن نعیم بلخی ،ملیح بن وکیع کہتے ہیں میرے والد نے وفات کے وقت اپنا ہاتھ نکال کر مجھے دکھایا۔ کہنے لگے اے پیارے بیٹے! تم میرے ہاتھ کو دیکھ رہے ہو میں نے اس ہاتھ کے ساتھ کبھی کسی چیز کو نہیں مارا ملیح کہتے ہیں مجھے یحییٰ بن یمان نے حدیث سنائی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ خواب میں دیکھا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ابدال کون لوگ ہوتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جو اپنے ہاتھوں سے کسی چیز کو نہ ماریں وہ ابدال ہیں اور وکیع بن جراح ان میں سے ہیں۔

۱۲۷۱۸-محمد بن علی بن حبیش ،ہیثم بن خلف ،محمد بن نعیم ،یحییٰ بن معین کہتے ہیں میں نے وکیع کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا جو خالصۃً للہ

احادیث بیان کرتا ہو اور میں نے وکیع سے بڑا حافظ بھی کسی کو نہیں دیکھا، وکیع کی اپنے زمانے میں ایسی مثال ہے جیسے اوزاعی اپنے زمانے میں تھے۔

۱۲۷۱۹-محمد بن علی بن حبیش، وشم بن خلف، ابن نعیم، ملیح بن وکیع، جریر رازی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مبارک ایک مرتبہ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میں نے ان سے پوچھا آپ نے پیچھے عراق میں اپنا قائم مقام کس کو چھوڑا ہے؟ فرمایا: میں اپنے پیچھے عراق میں وکیع کو چھوڑ کر آیا ہوں میں نے پوچھا ان کے بعد پھر کسے آپ چھوڑ کر آئے ہیں فرمایا: وکیع کو۔

مسانید وکیع بن جراحؒ

وکیع نے ائمہ حدیث اور اعلام سے احادیث روایت کی ہیں، تاہم ان کی سند سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۱۲۷۲۰-ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، ''ح'' ابوعلی، محمد بن احمد حسن واحمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ''ح'' ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، احمد بن محمد بن حسین ماسرجسی، اسحاق بن راھویہ، (تینوں رواۃ) وکیع بن جراح، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، اسلم، حضرت عمر بن خطاب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انہوں نے (عمر بن خطاب) ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے رستے میں سواری کے لئے دے دیا۔ چنانچہ اس گھوڑے کو بازار میں بکتا ہوا پایا، انہوں نے ارادہ کیا کہ اسے واپس خرید لیں لیکن (ذہنی خلجان کی وجہ سے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس لینے سے منع کر دیا۔[1]

۱۲۷۲۱-ابوبکر عبداللہ بن یحییٰ طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ'' ح'' محمد بن احمد، واحمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، ہشام بن عروہ، عروہ، عاصم، ابن عمر، عمر رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رات ادھر سے آنے لگے اور دن ختم ہو جائے اور سورج بھی غروب ہو جائے تب روزہ دار افطار کر سکتا ہے۔

ھشام کی مذکورہ بالا حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۲۲-ابوبکر طلحی، عبید ابوبکر، ''ح''، ابوبکر طلحی، ابوحصین وداعی، یحییٰ حمانی'' ح'' محمد بن احمد، واحمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ''ح'' ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، عبداللہ بن احمد بن شیرویہ، اسحاق بن ابراہیم، (سب رواۃ) وکیع، سفیان، عبداللہ بن محمد بن عقیل، محمد بن حنفیہ، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پاکی نماز کی کنجی ہے اور نماز کی تحریم تکبیر ہے اور نماز تحلیل سلام ہے۔

حدیث بالا مشہور ہے اور صرف عبداللہ بن محمد بن عقیل کی سند سے ان الفاظ میں معروف ہے۔

۱۲۷۲۳-ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ'' ح'' محمد بن احمد واحمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل وکیع، اسماعیل بن ابی خالد، زبیر بن عدی، مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نماز پڑھتا تو دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ دیتا تھا۔ ایک مرتبہ ایسا کرتے ہوئے مجھے میرے والد سعد بن مالکؓ نے دیکھ لیا انہوں نے مجھے ایسا کرنے سے منع فرمایا: اور کہنے لگے ہم بھی ایسا ہی کرتے تھے ہمیں بھی ایسا کرنے سے روک دیا گیا۔ (سعدؓ کی حدیث بالا صحیح ثابت ہے)

۱۲۷۲۴-ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر'' ح'' محمد بن احمد واحمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ''ح'' ابوبکر طلحی، ابوحصین وداعی، یحییٰ حمانی، (تینوں رواۃ) وکیع، ابراہیم بن میمون مصلی آل سمرہ، اسحاق بن سعد بن سمرہ، سعد بن سمرہ، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ

[1] صحیح البخاری ۴۰۶/۳

عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ آخری بات جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ "حجاز کے یہودیوں اور اہل نجران کو جزیرہ عرب سے نکال دو"۔ [1]

۱۲۷۲۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، محمد بن سعید اصفہانی، وکیع، داؤد اودی، اپنے والد سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مقام محمود شفاعت ہے۔ [2]

۱۲۷۲۶- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، محمد بن سعید" ح" احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، (دونوں) وکیع، اسماعیل بن ابی خالد، ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی ہوتا تو ان کے صاحبزادے فوت نہ ہوتے۔

۱۲۷۲۷- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، حسین بن عمر بن ابراہیم ثقفی، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، اسماعیل، قیس، مغیرہ بن شعبہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر عروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو کر کچھ باتیں کر رہا تھا۔ مغیرہ بن شعبہؓ سے دیکھ کر کہنے لگے اپنا ہاتھ سنبھال لے ورنہ اسے تو صحیح سالم واپس نہیں لے کر جائے گا۔ مغیرہؓ نے تلوار لٹکا رکھی تھی عروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بھانجا ہے۔

اسماعیل کی حدیث بالا غریب ہے ہمیں صرف وکیع کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۲۷۲۸- مخلد بن جعفر، جعفر فریابی، ابوبکر، وکیع، اسماعیل، قیس، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ غالب رہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے اور وہ اسی طرح غالب ہوں گے۔ [3]

۱۲۷۲۹- جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین وداعی، یحییٰ حمانی، وکیع، عصام بن قدامہ، مالک بن نمیر خزاعی، نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دایاں ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا اور وہ شہادت کی انگلی سے اشارہ کر رہے تھے۔

مالک کی حدیث بالا غریب ہے ان سے صرف عصام نے روایت کی ہے۔

۱۲۷۳۰- ابونعیم اصفہانی، ابوجعفر محمد بن محمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن علاء، وکیع، سعد بن سعید مطلی، سعید بن عمیر انصاری، عمیر انصاری بدری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا جو بندہ بھی مجھ پر سچے دل سے ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر بھی دس مرتبہ درود بھیجتے (رحمت نازل کرتے) ہیں اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور دس برائیاں مٹا دیتے ہیں۔

میں نہیں جانتا ہوں کہ ان الفاظ میں سعید سے سعد کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہو۔

۱۲۷۳۱- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے چچا" ح" محمد بن محمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ھارون بن اسحاق (دونوں) وکیع، صلت بن بھرام حارث بن وھب، صنابحیؒ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ امت ہمیشہ اپنے دین کی قوت پر برقرار رہے گی جب تک کہ وہ اپنے جنازوں کو ان کے اہل کے سپرد نہ کردیں۔

صلت عن حارث متفرد ہیں ثوری نے بھی صلت سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۷۳۲- ابونعیم اصفہانی، ابوجعفر محمد بن محمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، سفیان بن وکیع، طارق، عمرو بن مالک رواسی، مالک رواسی کے سلسلہ

۱۔ السنن الکبری للبیهقی ۹/۲۰۸. ومجمع الزوائد ۵/۳۲۵.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/۴۷۸، والدر المنثور ۴/۱۹۷. والکنی للدولابی ۲/۱۶۴.

۳۔ صحیح البخاری ۹/۱۲۵. وصحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۵۳.

سند سے مروی ہے کہ انہوں نے اور بنو کلاب کے کچھ لوگوں نے بنو اسد کے کچھ لوگوں پر غارتگری ڈالی۔ ان کا قتل عام کیا اور ان کی عورتوں کو بھی ہراساں کیا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی (اصل نسخہ میں عبارت اس طرح ناقص ہے) جب مالکؓ کو خبر پہنچی تو انہوں نے اپنا ہاتھ گلے میں ڈالا اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، کہنے لگے یا رسول اللہ! مجھ سے راضی ہو جائیے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ اقدس ان سے دوسری طرف پھیر لیا، مالک دوسری طرف سے مڑ کر آئے اور کہنے لگے مجھ سے راضی ہو جائیے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا، مالکؓ نے پھر تیسری مرتبہ سامنے سے ہو کر آئے اور کہنے لگے: مجھ سے راضی ہو جائیے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوگا بخدا! رب تعالیٰ راضی ہے آپ راضی ہو جائیں، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: جو کچھ تم نے کیا ہے کیا اس سے توبہ کر لی ہے اور اس سے استغفار کر لیا ہے؟ مالکؓ نے اثبات میں جواب دیا ارشاد فرمایا: یا اللہ! اس پر رجوع فرمائیے اور اس سے راضی ہو جائیے۔

حدیث بالا میں جراح، وکیع اور سفیان تینوں متفرد ہیں اور طارق وہ طارق بن علقمہ بن مروی ہیں۔

۱۲۷۳۳-محمد بن محمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، سفیان بن وکیع، وکیع، عبداللہ بن ابی حمید، ابوملیح، ابوعزہ ہذلی (وہ صحابی بھی ہیں) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی (خاص) جگہ میں کسی بندے کی روح قبض کرنا چاہتے ہیں اس جگہ میں اس بندے کے لیے کوئی ضروری کام کھڑا کر دیتے ہیں۔[1]

۱۲۷۳۴-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ وابوبکر بن شیبہ، وکیع، وانس بن ابواسحاق، مجاہد، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپاک دوائی (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔

مجھے علم نہیں کہ مجاہد سے یونس کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۷۳۵-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابوبکر، وکیع، اسود بن شیبان، ابونوفل بن ابی عقرب، ابوعقرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے متعلق سوال کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینے میں ایک روزہ رکھو، میں نے کہا یا رسول اللہؐ میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں فرمایا مہینے میں دو روزے رکھو، میں نے عرض کیا زیادہ کیجیے۔ فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھ لو۔

۱۲۷۳۶-جعفر بن محمد، محمد بن حسین، یحییٰ حمانی، "ح" محمد بن محمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوبکر (دونوں راوی) وکیع، اسماعیل بن ابراہیم بن عبداللہ بن ابی ربیعہ، ابراہیم بن عبداللہ بن ابی ربیعہ، عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر عبداللہ بن ابی ربیعہؓ سے تیس یا چالیس ہزار درہم قرض لیے تھے جب مدینہ تشریف لائے تو انہیں ادا کر دیا۔

۱۲۷۳۷-ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابوعلی احمد بن جعفر بن ہشم ثعلبی، ابوامی سلمان بن خالد ثعلبی، وکیع، اعمش، ابووائل، عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہو گے حتیٰ کہ تم ایمان نہ لے آؤ اور تم ایمان نہیں لاؤ گے حتیٰ کہ آپس میں محبت نہ کرنے لگ جاؤ۔ کیا میں تمہیں ایک ایسا کام نہ بتاؤں جب تم اسے کر لو گے آپس میں محبت بھی کرنے لگو اپنے اندر سلام کو پھیلاؤ، بے شک عشاء اور فجر کی دو نمازیں منافقین پر بہت گراں ہوتی ہیں اگر انہیں معلوم ہو جاتا کہ ان میں کتنا اجر و ثواب ہے بخدا! ان کو ادا کرنے ضرور آتے، اگرچہ گھٹنوں کے بل چل کر انہیں کیوں نہ آنا پڑتا، بہترین صدقہ وہ ہے کہ جو ظہر غنی (دے دینے میں یہ طریقہ ہو کہ اپنے پاس بھی کچھ باقی رہے اور جو دیا اس سے مستغنی بھی ہو) سے ہو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ

[1] المستدرک ۱/۴۲، ۳۶۸ و کشف الخفا ۱/۸۱ والأدب المفرد ۱۲۸۲۔

سے بہتر ہے اور اپنے عیال سے ابتداء کرو یعنی اپنی ماں، باپ، بہن بھائی اور ان سے جو رشتے نیچے آتے ہیں۔[1]

اعمش کی حدیث بالا غریب ہے ہم نے صرف وکیع کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۷۳۸- ابو عباس احمد بن عیسیٰ ربعی، محمد بن حارون حضرمی، حضرمی، حسین بن علی بن اسود، فلیح، سفیان ثوری، اعمش، ابو وائل، عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے مہابا باہر نکلنے والی عورتیں منافقات ہیں۔[2]

اعمش و وکیع کی حدیث بالا غریب ہے اور وکیع متفرد ہیں۔

۱۲۷۳۹- عمر بن دینار، عبداللہ بن یزید، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتے تم عورتوں کے پچھلے حصے میں صحبت مت کرو۔[3]

طاؤس و عمرو کی حدیث بالا غریب ہے ہم نے صرف زمعہ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۷۴۰- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، ابو کریب، وکیع، سفیان، خالد حذاء، عبداللہ بن حارث، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریف کے تسمے دوہرے تھے۔

حدیث بالا میں وکیع سفیان سے روایت متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۱- احمد بن محمد بن یوسف، عبداللہ بن ناجیہ "ح" محمد بن حمید، محمد بن لیث جوھری، (دونوں) سفیان بن وکیع، وکیع، اسامہ بن زید، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے رستے میں جہاد کرنے والے کی مثال دن کو روزہ اور رات کو قیام کرنے والی کی سی ہے۔

صفوان کی حدیث بالا غریب ہے چونکہ اس میں وکیع متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۲- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، اسماعیل بن اسحاق سراج، "ح" ابونعیم اصفہانی، حسن بن علان، احمد بن حسین بن اسحاق صوفی، (دونوں) سفیان بن وکیع، وکیع، اسامہ بن زید، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرئیل میرے پاس ہنڈیا لے کر آئے جسے الکفیت کہا جاتا ہے میں نے اس سے ایک نوالہ کھایا (جس سے) مجھے چالیس مردوں کے برابر جماع کی قوت عطا کی گئی۔ صفوان کی حدیث بالا غریب ہے اور وکیع متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل احمد بن حنبل، وکیع، عروہ بن ثابت، ثمامہ، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانی پیتے وقت برتن سے (منہ مبارک الگ ہٹا کر) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

عروہ عن ثمامہ متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۴- ابوبکر بن مالک عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، ابن ابی لیلیٰ، عطیہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی

۱۔ سنن ابی داؤد، کتاب الأدب ۱۴۳. وسنن الترمذی ۲۶۸۸. وسنن ابن ماجة ۳۶۹۲. والمسند للامام أحمد ۲/۳۹۱، ۴۷۷، ۵۱۲. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/۲۳۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۲۶. والأدب المفرد ۹۸۰. والترغیب والترهیب ۳/۴۲۴. وأمالي الشجری ۲/۱۴۵.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/۴۱۴. والسنن الکبری للبیهقی ۷/۳۱۶. والمصنف لابن ابی شیبة ۵/۲۶۱. والاحادیث الصحیحة ۲/۶۳۲ والکنی للدولابی ۲/۱۳.

۳۔ مسند الامام أحمد ۱/۸۶، ۵/۲۱۳، ۲۱۴، وسنن الدارمی ۱/۲۶۰. والسنن الکبری للبیهقی ۷/۱۹۶، ۱۹۸. واتحاف السادة المتقین ۵/۳۷۵.

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "یوم یاتی بعض آیات ربک " "جس دن آپ کے رب کی کچھ نشانیاں ظاہر ہوجائیں گی" الانعام: ۱۵۸، کی تفسیر کے بارے میں فرمایا: جس دن سورج مغرب کی سمت سے طلوع ہوگا۔

میں نہیں جانتا کہ عطیہ سے ابن ابی لیلیٰ کے سوا کسی اور نے بھی حدیث بالا روایت کی ہے۔

۱۲۷۴۵-سلیمان بن احمد، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، خالد حذاء، عمار بن ابی عمار، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا گیا، تیرہ سال تک مکہ مکرمہ میں رونق افروز رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں قیام رہا اور پینسٹھ سال کی عمر میں وصال ہوا۔ وکیع عن ثوری متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۶-ابوعبداللہ وابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، یحییٰ بن اسماعیل واسطی، وکیع، سفیان ثوری، عبداللہ بن محمد بن عقیل، طفیل بن ابی بن کعب، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشار فرمایا: جسے خوف ہوتا ہے وہ چل پڑتا ہے اور جو چل پڑتا ہے وہ منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ خبردار اللہ تعالیٰ کا سامان (انعام وسودا) بہت مہنگا ہے خبردار اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے کو لینے والی آگئی اور اس کے پیچھے پیچھے چلنے والی بھی آگئی، موت اپنے لوازمات سمیت آگئی ہے۔[1]

وکیع حدیث بالا میں ثوری سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۷-ابوبکر احمد بن سندی، بیان بن احمد بن علویہ قطان، عبداللہ بن عمر، وکیع، ربیع، بن صبیح، یزید رقاشی، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب بارش ہوتی) ابتدائے بارش میں اپنے کو بھگوتے تہبند کے علاوہ سارے کپڑے اتار دیتے تھے۔

یہ حدیث ان الفاظ میں غریب ہے اور انس سے روایت میں رقاشی متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۸-عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب، حسین بن کمیت، محمد بن یزید ابوشعیب واسطی، وکیع، فضل بن دلھم، ابونضرہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشار فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ درندے انسانوں سے باتیں نہ کرلیں اور جب تک آدمی سے اس کے کوڑے کا کنارہ اور جوتے کا تسمہ نہ بات کرے وہ خبردے گا کہ اس کے اہل نے اسکے بعد کیا کچھ کیا۔[2]

۱۲۷۴۹-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور، احمد بن عمر، وکیع، داؤد بن ابی عبداللہ، ابوجدعان، حضرت ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک لونڈی کو بلایا، اس نے آنے میں تاخیر کردی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے قیامت میں ملامت کا خوف نہ ہوتا میں یہ مسواک تجھے چبھو دیتا۔

داؤد شقیق بن ابوعبداللہ کے بھائی ہیں اور ابو جدعان وہ عبدالرحمن بن محمد بن زید بن جدعان ہیں داؤد ان سے روایت میں متفرد ہیں۔

۱۲۷۵۰-علی بن ھارون، موسیٰ بن ھارون، مجاہد بن موسیٰ، وکیع، حبیب، ثابت، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور ہم (اس وقت) بچے تھے فرمایا: اے بچو! السلام علیکم۔[3]

۱۔ سنن الترمذی ۲۴۵۰. ۲۴۸۱. والمستدرک ۴/۳۰۷، ۳۰۸. ۳۰۹. ودلائل النبوۃ ۲/۴۳۲، والاحادیث الصحیحۃ ۹۵۴، والمطالب العالیۃ ۳۲۳۸. وکنز العمال ۳۹۸۲۱.......ص: ۳۲۳.

۲۔ سنن الترمذی ۲۱۸۱. ۲۱۷۰. والمستدرک ۴/۴۶۷. ۴۷۵. ۴۹۵. ودلائل النبوۃ ۶/۴۳۲ والاحادیث الصحیحۃ ۱۲۲ والمطالب العالیۃ ۴۳۸۱. وکنز العمال ۳۹۸۲۱

۳۔ مسند الامام أحمد ۳/۱۸۳. وفتح الباری ۱۱/۳۳. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۲۲۳. واتحاف السادۃ المتقین ۶/۲۷۷

حبیب دو ابن حجر متفرد ہیں۔

۱۲۷۵۱- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، ابوحصین، ملیح بن وکیع، وکیع، اعمش، شقیق، عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے بے شک ایک آدمی سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی فکر میں لگا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق (کے لقب سے) لکھ دیا جاتا ہے، جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے بے شک کوئی ایک آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کی فکر میں لگا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔[1]

اعمش کی حدیث بالا عزیز اور مرفوع ہے۔

۱۲۷۵۲- ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، اسماعیل بن محمد طلحی، وکیع، مطیع بن عبداللہ، کردوس کعبی، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے پیٹ بھر کر کبھی کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ وہ اپنے رستے پر چل پڑے (یعنی وصال ہو گیا)

کردوس کی حدیث بالا غریب ہے اور ان سے روایت میں مطیع متفرد ہیں۔

۱۲۷۵۳- ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر، اسماعیل بن محمد، وکیع، ہشام بن عروہ، عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔

۱۲۷۵۴- احمد بن محمد بن یوسف، احمد بن ابی عون، عمرو ناقد، وکیع، عبداللہ بن ابی ھند، ابو ھند، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: متقذرین (تکلف سے گندگی محسوس کر کے ناک چڑھا لینے والے) ہلاک ہو گئے یعنی جس سالن میں مکھی پڑ جائے اسے گندا محسوس کر کے گرا دیا جائے۔[2]

مطلب یہ ہے کہ سالن میں مکھی پڑ جائے اسے گرا نہیں دینا چاہئے۔

۱۲۷۵۵- ابومحمد طلحی، ابوعبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ دار والے دن (جس دن عثمان کو گھر ہی میں شہید کیا گیا) عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں کو دیکھ کر کہنے لگے: کیا تم نہیں جانتے ہو کہ قتل صرف چار ہی صورتوں میں واجب ہے اس آدمی کو قتل کرنا واجب ہے جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو جائے یا جو آدمی محصن ہونے کے بعد زنا کا ارتکاب کر بیٹھے یا وہ آدمی جو کسی کو قتل کر دے بغیر کسی وجہ کے یا وہ آدمی جو لوط علیہ السلام کی قوم جیسا عمل کرے۔

وکیع متفرد ہیں اور محمد بن قیس وہ اسدی کوفی ہیں اس کی احادیث کو جمع کیا جا سکتا ہے اور ابوعبدالرحمٰن وہ سلمی ہیں۔

۱۲۷۵۶- ابومحمد حسن بن ابراہیم بن عبدالصمد خزاز، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوبکر بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی رشید، وکیع، مصعب بن محمد، یعلیٰ بن ابویحییٰ، حضرت فاطمہ بنت حسین، حسین رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سائل کے لیے حق ہے اگر چہ وہ گھوڑے پر ہی کیوں نہ سوار ہو کر آئے۔[3]

سفیان ثوری نے مصعب سے حدیث بالا روایت کی ہے۔

۱۲۷۵۷- ابومحمد بن حیان، نوح بن منصور، سلم بن جنادہ، وکیع، شعبہ، محمد بن جحادہ، ابوحازم، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی

۱۔ صحیح البخاری ۸/۳۰، وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، وفتح الباری ۱۰/۵۰۷.

۲۔ مجمع الزوائد ۵/۱۰۶، والتاریخ الکبیر ۱/۲۹۲

۳۔ سنن أبی داؤد ۱۶۶۵، ۱۶۶۲، ومسند الامام احمد ۱/۲۰۱، والسنن الکبری للبیهقی ۷/۲۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳/۱۳۱، وکشف الخفا ۱/۱۶۱، ۲/۲۱ والموضوعات لابن الجوزی ۲/۱۳۶.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کو بھی اس کا علم نجات نہیں دے سکتا صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کو بھی؟ فرمایا: مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ شعبہ کی حدیث بالا غریب ہے اور وکیع متفرد ہیں۔

۱۲۷۵۸- ابوبکر بن خلاد، احمد بن علی بن ضرار، ملیح بن وکیع، وکیع، شعبہ، محارب بن دثار، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ مجھے آپ نے نماز پڑھنے کا حکم دیا، چنانچہ میں نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے یا اونٹ ذبح کیا۔

حدیث بالا میں وکیع ''گائے یا اونٹ ذبح کرنے'' کے ذکر میں متفرد ہیں۔

(۴۴۰) عبدالرحمٰن بن محمد و یحییٰ بن سعید قطانؒ[۱]

اولیاء تبع تابعین میں سے عبدالرحمٰن بن مھدی اور یحییٰ بن سعید قطان بھی ہیں۔ دونوں حضرات ائمہ حدیث اور حفاظ حدیث ہیں، حقائق دین سے پوری طرح واقف تھے۔ احادیث کے زبردست ناقد تھے اہل بدعت سے انہیں سخت بغض وعداوت تھی، اللہ والوں کی محبت سے سرشار رہتے تھے۔ محمد بن یوسف جنہیں زاہدین کا دولہا کہا گیا ہے ان سے بھائی چارہ کر رکھا تھا۔

۱۲۷۵۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، ابوقدامہ عبیداللہ بن سعید یشکری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید قطانؒ فرماتے ہیں جن احادیث کو میں سفیان، اعمش کی سند سے روایت کرتا ہوں وہ مجھے ان مرویات سے زیادہ محبوب ہیں جنہیں میں براہ راست اعمش سے روایت کرتا ہوں۔

۱۲۷۶۰- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، احمد بن سعید دارمی، ابوولید ہشام بن عبدالملک کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ یحییٰ بن سعید قطان سے پوچھا: کیا آپ نے حدیث کے اعتبار سے شعبہ جیسا کسی کو دیکھا ہے؟ کہنے لگے: نہیں، میں نے پوچھا: آپ کتنا عرصہ ان کی صحبت میں رہے ہیں؟ جواب دیا بیس سال۔

۱۲۷۶۱- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن عبداللہ مدینی، یحییٰ بن سعید نے فرمایا: **ماينبغى فى الحديث غير خصلة ، ينبغى لصاحب الحديث ان يكون ثبتاً (بيناً) لاحد ويكون يفهم مايقال له وينصر الرجال ثم يتعاهد ذاك** حدیث کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی کو بیان کرے اور جو کچھ اسے کہا جا رہا ہو وہ سمجھے اور اس معاملے میں آدمیوں کی مدد کرے، پھر اس پر وہ قائم بھی رہے۔

۱۲۷۶۲- محمد بن احمد، محمد بن عثمان، علی بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا: ایک مرتبہ ہشام بن عروۃ نے عبدالرحمٰن بن قاسم کے واسطے سے حدیث بیان کی، کہنے لگے مرد قلندر، مرد قلندر سے روایت کرتا ہے۔

۱۲۷۶۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبیداللہ بن سعید نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ لوگوں پر الفاظ کا تتبع نہ تنگ پڑ جائے چونکہ قرآن مجید کی حرمت بہت بڑی ہے اور اس کی گنجائش ہے کہ لوگوں کو پڑھ کر سنایا جائے جبکہ معنی ایک ہی ہوں۔

۱۲۷۶۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبیداللہ بن سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعیدؒ نے فرمایا: جن جن ائمہ کو میں نے پایا ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ ایمان قول اور عمل ہے نیز ایمان میں کمی بیشی ہوتی ہے۔

۱۲۷۶۵- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں تقدیر، علم اور کتاب ہمارے نزدیک ایک

۱- تهذيب الكمال (۳۱/ ۳۲۹/ ۳) وطبقات ابن سعد ۷/ ۲۹۳، والتاريخ الكبير ۸/ت ۲۹۸۳، والجرح ۹/ت ۶۲۳، والكاشف ۳/ ۶۲۷۹، وتهذيب التهذيب ۱۱/ ۲۱۶

ہی ہے۔ ایک مرتبہ ان کے بیٹے محمد نے پوچھا اے ابا جان! کیا معاصی بھی تقدیر میں لکھے ہوتے ہیں؟ فرمایا: معاصی بھی تقدیر میں لکھے ہوتے ہیں۔

۱۲۷۶۶-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عیسیٰ بن سکن، شاذی بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان نے فرمایا: جس نے یہ دعویٰ کیا کہ قل ھو اللہ احد مخلوق ہے وہ زندیق ہے۔بخدا وہ ایسا ہی ہے۔

۱۲۷۶۷-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان، علی بن عبداللہ، سلیمان ایک مرتبہ یحییٰ بن سعید کے پاس بیٹھے کہنے لگے میں ان سے بڑھ کر خوف خدا سے سرشار کسی آدمی کے پاس نہیں بیٹھا۔

۱۲۷۶۸-محمد بن احمد بن عثمان، علی بن عبداللہ کہتے ہیں یحییٰ بن سعیدؒ فرماتے ہیں۔ موسیٰ صغیر مقام ابراہیم کے پیچھے سر سجدے میں رکھ کر وفات پا گئے۔ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے اسے دیکھا ہے؟ جواب دیا میں مکہ میں تھا لوگ کہہ رہے تھے کہ اس کی موت سجدے میں ہوئی ہے۔

۱۲۷۶۹-اسحاق بن احمد ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری، احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ عراق میں تین آدمی معتبر ہیں۔ یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدی اور وکیع بن جراح رحمہم اللہ تعالیٰ۔

۱۲۷۷۰-محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن علی بن حسن، عمرو بن علی کا بیان ہے کہ یحییٰ بن سعید جب خاموش ہو کر پھر بولتے ان کا تکیہ کلام "نحیی ونمیت والینا المصیر" ہوتا تھا میں نے انہیں مرض وفات میں کہا: "ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت دیں گے، فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بیماری کو میرے لئے پسند کیا ہے میں بھی اسے اللہ کی خاطر پسند کرتا ہوں۔

۱۲۷۷۱-احمد بن اسحاق، عبدالرحمٰن بن محمد بن مسلم، عبدالرحمٰن بن عمر، علی بن عبداللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم یحییٰ بن سعید کے پاس تھے جب وہ مسجد سے نکلے، ہم بھی ان کے ساتھ نکل پڑے جب وہ اپنے گھر کے دروازے پر پہنچ کر کھڑے ہوئے ہم بھی ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے اتنے میں روبی ہم تک پہنچ گئے جب یحییٰ نے انہیں دیکھا کہنے لگے داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ ہم اندر داخل ہو گئے روبی سے کہنے لگے مجھے کوئی سورت سناؤ، روبی حم الدخان پڑھنے لگے، جب انہوں نے قرأت شروع کی میں نے یحییٰ بن سعید قطان کی طرف دیکھا تو ان کا چہرہ متغیر ہو رہا تھا حتیٰ کہ جب آیت کریمہ "ان یوم الفصل میقاتھم اجمعین" بے شک فیصلہ کا دن ان کا وقت مقررہ ہے، پر پہنچے تو یحییٰ غشی کھا کر گر پڑے سینہ اوپر اٹھالیا اور کمان کی طرح ٹیڑھے ہو گئے دروازہ قریب ہی تھا تڑپتے تڑپتے دروازے تک پہنچ گئے اور جسم سے خون بہنے لگا۔ پھر کافی دیر کے بعد انہیں افاقہ ہوا پھر ہم ان کے پاس گئے اور وہ اپنے بستر پر سوئے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے "ان یوم الفصل میقاتھم اجمعین" علی کہتے ہیں یہی زخم ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوا رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مسانید یحییٰ بن سعید قطانؒ

یحییٰ بن سعیدؒ نے چوٹی کے ائمہ، اپنے اپنے علاقوں کے آقاؤں اور تابعین کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی ہیں تاہم چند مرویات درج ذیل ہیں۔

۱۲۷۷۲-ابوبکر بن خلاد، یحییٰ بن اسماعیل، مسدد و علی بن عبداللہ مدینی، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ بن عمر، سعید بن ابی سعید، ابوسعید، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں موجود تھے وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سلام کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: واپس جاؤ اور نماز پڑھو بے شک تم نے نماز نہیں پڑھی، چنانچہ آدمی واپس لوٹ گیا اور اس نے ایسے ہی نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی۔ پھر آیا اور سلام کیا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ اور نماز پڑھو بے شک تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ چنانچہ وہ آدمی پھر لوٹ گیا اور اس نے ایسے ہی نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی وہ پھر آیا اور سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیک السلام، واپس لوٹ جاؤ اور نماز پڑھو بے شک تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ چنانچہ اس آدمی نے ایسا ہی کیا اور اس نے ایسا تین مرتبہ کیا پھر وہ کہنے لگا بخدا! مجھے اس سے اچھی نماز نہیں آتی مجھے سکھلا دیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو پھر آسانی سے جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو، پھر اطمینان سے رکوع کرو اور پھر اعتدال سے رکوع سے اوپر کھڑے ہو جاؤ، پھر اطمینان سے سجدہ کرو پھر ایسے ہی اپنی ساری کی ساری نماز میں کرو۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے دراوردی اور ابواسامہ نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۷۷۳- ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، سعید بن ابی سعید، ابوسعید، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت سے چار وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال، حسن، جمال اور دین کی وجہ سے۔ دین والی میں اپنی کامیابی سمجھو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔[1]

یحییٰ بن سعید کی حدیث بالا صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۷۴- ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عمر سعید بن ابی سعید، ابوسعید، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ عزت و شرافت والا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: لوگوں میں جو سب سے زیادہ تقویٰ اللہ کے لیے اختیار کرنے والا ہو وہ سب سے زیادہ عزت والا ہے۔ صحابہ کرام نے کہا: ہم اس کے بارے میں آپ سے سوال نہیں کر رہے ہیں ارشاد فرمایا: یوسف بن نبی اللہ بن نبی اللہ ابن خلیل اللہ سب سے زیادہ عزت و شرافت والے ہیں صحابہ کرام نے کہا: ہم اس کے بارے میں بھی آپ سے سوال نہیں کر رہے ہیں فرمایا: کیا تم معادن عرب (عرب کے خاندانوں اور قبیلوں) کے بارے میں سوال کر رہے ہو؟ پس جو جاہلیت میں سب سے زیادہ عزت و شرافت والا تھا وہ اسلام میں بھی عزت و شرافت والا ہے اس وقت کہ جب وہ دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرے۔[2]

۱۲۷۷۵- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، عثمان بن غیاث، عبد اللہ بن بریدہ، یحییٰ بن یعمر و حمید بن عبد الرحمٰن حمیری، دونوں کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ملے ان سے تقدیر اور قدریہ کے بارے میں تذکرہ کیا گیا فرمایا: جب تم ان کے پاس واپس لوٹ کر جاؤ تو ان سے کہو کہ ابن عمر تم سے بری الذمہ ہے اور تم اس سے بری الذمہ ہو (انہوں نے تین مرتبہ یہی کلمات دہرائے) پھر فرمایا مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ (صحابہ کرام کے ساتھ) وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک خوبصورت آدمی خوبصورت بالوں والا چلتا ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ سفید کپڑوں میں ملبوس تھا لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اسے کوئی نہیں جانتا تھا اور نہ ہی ظاہری حالت سے مسافر معلوم ہوتا تھا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے پاس آ سکتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں، چنانچہ وہ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا اور اپنے گھٹنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملا کر رکھ دیے اور اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لئے کہنے لگا اسلام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو زکوٰۃ دو رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو، اس آدمی نے پوچھا ایمان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: کہ تم اللہ پر اس کے ملائکہ پر، جنت و دوزخ پر، بعثت بعد الموت اور ساری کی ساری

۱۔ صحیح البخاری ۷/۹، وصحیح مسلم، کتاب الرضاع ۵۳. وفتح الباری ۹/۱۳۲.

۲۔ صحیح البخاری ۴/۱۷۰، ۲۱۷ وصحیح مسلم، کتاب الفضائل ۱۶۸، ۲۸، والبر والصلۃ ۴۹

تقدیر پر ایمان رکھو۔ اس نے پوچھا احسان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو کہ گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے ہو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اس آدمی نے پوچھا قیامت کب قائم ہوگی؟ ارشاد فرمایا: جس سے سوال پوچھا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ قیامت کے متعلق نہیں جانتا ہے اس نے پوچھا قیامت کی علامتیں کیا کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: جب ننگے پاؤں ننگے بدن تنگدست بکریاں چرانے والے بڑی بڑی عمارتوں میں باہمی فخر کر کے رہنے لگ جائیں اور لونڈیاں اپنے مالکوں کو جنم دیں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر وہ آدمی چلا گیا، اس کو تلاش کرنے کے لیے آواز بلند کی۔ چنانچہ صحابہ کرام نے اسے بہت تلاش کیا مگر انہیں کہیں نہ ملا پھر عمر دو یا تین دن ٹھہرے رہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن خطاب! کیا آپ جانتے ہیں یہ سائل کون تھا؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں ارشاد فرمایا: وہ جبرئیل تھے تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ جہینہ کے ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ! ہمارا عمل کس کھاتے میں ہے؟ اس چیز کے متعلق جو گزر چکی یا آئندہ جو آئے گی؟ ارشاد فرمایا: اس چیز میں ہے جو گزر چکی ہے (یعنی سب کچھ لکھ دیا جا چکا ہے) ایک اور آدمی نے سوال کیا یا رسول اللہ! ہمارا عمل کس کھاتے میں ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل جنت کے لئے جنت والے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں اور اہل نار کے لئے دوزخ والے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں، یحییٰ بن سعید احمد بن حنبل نے کہا: حدیث اس طرح ہے جس طرح تم نے پڑھ کر سنائی ہے[1]

یہ حدیث ثابت ہے امام مسلم نے بھی روایت کی ہے اور انہوں نے محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید کی سند سے روایت کی ہے لیکن عزیز کی سند سے حدیث بالا عزیز ہے۔

۱۲۷۷۶- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، سفیان وشعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ، ابو عبدالرحمن، عثمان رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۷۷- محمد بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، شعبہ، منصور، ربعی، علی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (میری طرف سے کوئی بات منسوب کر کے) مجھ پر جھوٹ مت بولو پس جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں جائے گا۔ یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۷۸- محمد بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، محمد بن منکدر، معاذ بن عبدالرحمن تیمی، عبدالرحمن تیمی کہتے ہیں۔ ہم ایک مرتبہ طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے اور ہم حالت احرام میں تھے انہیں ایک شکار ہدیہ کیا گیا لیکن طلحہ سو رہے تھے۔ چنانچہ ہم میں سے بعض نے کھایا اور بعض نے کھانے سے احتراز کیا بعد میں جب طلحہ بیدار ہوئے انہوں نے کھانے والوں کی موافقت کی اور فرمایا: ہم نے (ہدیہ کا شکار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر کھایا ہے۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے امام مسلم نے ابو حنیفہ، یحییٰ بن سعید کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۷۷۹- محمد بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، اسماعیل بن ابی خالد، قیس، سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں عربوں میں سب سے پہلا آدمی ہوں کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے رستے میں تیر مارا بخدا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی حالت میں بھی جہاد کیا ہے کہ ہمارے پاس کھانے کو درختوں کے پتوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا، حتیٰ کہ ہم میں سے جب کوئی پاخانہ کرتا تو اس کا پاخانہ بکری کی مینگنیوں کی طرح ہوتا تھا اور اس میں خلط والی بات بالکل نہیں ہوتی تھی پھر بنو اسد مجھے اسلام پر عار

---

[1] صحیح البخاری ۶/۱۴۳، وفتح الباری ۸/۵۱۳

ولار ہے ہیں تب تو میں رسوا ہو جاتا اور میرا عمل بھی بگڑ جاتا۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۸۰- محمد بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک بالشت کے برابر بھی ظلم کر کے (کسی دوسرے کی) زمین چھینی قیامت کے دن اس کے گلے میں ڈال کر سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔ یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۸۱- محمد بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ابراہیم بن میمون، سعید بن سمرہ بن جندب، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری بات ارشاد فرمائی وہ یہ ہے کہ اہل حجاز کے یہودیوں اور اہل نجران کو جزیرہ عرب سے نکال دو اور خوب سمجھ لو لوگوں میں بدترین وہ ہیں جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ہے۔

ابراہیم بن سعد متفرد ہیں۔

۱۲۷۸۲- حبیب بن حسن، قاضی یوسف بن یعقوب، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، عبدالعزیز بن ابی داؤد، اہل طائف کا ایک آدمی غیلان بن شرحبیل، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیہاتی لوگ تمہاری نماز کے نام کے متعلق تمہارے اوپر ہرگز غالب نہ ہوں گے چونکہ کتاب اللہ میں اس نماز کا نام عشاء ہے اور عرب اسے عتمہ کا نام دیتے ہیں ان کے صوت کے قریب ہونے کی وجہ سے۔[1]

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث غریب ہے اور ہم نے صرف اسی اسناد سے روایت کی ہے۔

۱۲۷۸۳- حبیب، یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، حسین معلم، عمرو بن شعیب، سلیمان، مولیٰ میمونہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ ابن عمرؓ کے پاس آیا اور کہا کیا آپ نماز نہیں پڑھتے؟ جواب دیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک دن میں ایک ہی نماز کو دو مرتبہ نہ پڑھو۔

۱۲۷۸۴- حبیب، یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمن بن عمار، قاسم، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ ثواب رکھتی ہے۔

قاسم کی حدیث بالا غریب ہے اور میرے علم کے مطابق صرف عبدالرحمن بن عمار نے روایت کی ہے۔

۱۲۷۸۵- حبیب بن حسن، یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔[2]

محمد بن عمرو سے بہت سارے لوگوں نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۷۸۶- ابو احمد محمد بن احمد، ابوخلیفہ، مسدد، "ح" حبیب بن حسن، قاضی یوسف، محمد بن ابی بکر، (دونوں) یحییٰ بن سعید، ابویونس، عمرو بن دینار، کریب، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا انہیں رات کے آخری حصہ میں نماز پڑھتے ہوئے پایا، میں آ کر ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا انہوں نے مجھے ہاتھ سے پکڑا اور اپنے برابر کھڑا کر دیا، پھر میں نے سلام پھیرا اور یہ

---

[1] مسند الامام أحمد ۲/ ۱۰، ۱۹. والسنن الکبری للبیهقی ۱/ ۳۷۲ وصحیح ابن خزیمة ۳۴۱. ومجمع الزوائد ۱/ ۳۱۴.

[2] صحیح البخاری ۲/ ۵، ۳/ ۴۰، ۹/ ۱۰۶ وصحیح مسلم کتاب الطهارة باب ۱۵. وفتح الباری ۲/ ۳۷۴، ۴/ ۱۵۹، ۱۳/ ۲۲۴.

نماز ختم کر دی آپ نے ارشاد فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ میں تمہیں اپنے برابر کرنا چاہتا ہوں اور تم ہو کہ پیچھے رہ رہے ہو؟ میں نے کہا یہ کسی کو زیب نہیں دیتا کہ آپ کے برابر میں کھڑا ہو، حالانکہ آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اللہ تعالی تمہیں علم وفقہ میں ترقی عطا فرمائے۔

حدیث میں مذکور یونس وہ حاتم بن ابی صغیرہ قشیری ہیں۔

۱۲۷۸۷- ابو احمد، ابو خلیفہ، مسدد، یحییٰ، ابو عامر خزاز، ابو یزید مدنی، عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فرمایا جو ان کے پیچھے صبح سے پہلے نماز پڑھ رہا تھا کیا تم صبح کی چار رکعتیں پڑھ رہے ہو؟

حدیث میں مذکور ابو عامر کا نام صالح بن رستم ہے۔

۱۲۷۸۸- ابو علی محمد بن احمد، حسن بن عبداللہ بن احمد بن حنبل احمد بن حنبل، یحییٰ بن صعید، جندب بن شھاب، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ تبوک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: لوگوں میں اس آدمی کی مانند کوئی نہیں جو اپنے گھوڑے کو پکڑ کر اللہ تعالی کے راستے میں چلا جاتا ہے اور لوگوں کی برائیوں سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے آدمی کی مانند بھی کوئی نہیں جو اپنے مال کے ساتھ مہمان کی خدمت خاطر کرتا ہے اور اس کا حق اسے دیتا ہے[1]

۱۲۷۸۹- محمد بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، اوزاعی، زھری، عبید اللہ بن عبداللہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پینے کے بعد کلی کی اور پھر ارشاد فرمایا: بے شک دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

۱۲۷۹۰- محمد بن عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، عبید بن اخنس، ابن ابی ملیکہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گویا کہ میں ایک متکبر ٹانگیں کھول کھول کر چلنے والے کالے سیاہ آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو کہ بیت اللہ کی ایک ایک اینٹ توڑ ڈالے گا۔[2]

۱۲۷۹۱- محمد بن احمد بن حسن حرانی، علی بن عبداللہ مدینی، یحییٰ بن سعید، عبدالحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب، سوید بن قیس، معاویہ بن خدیج، ابوذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر عربی گھوڑے کو ہر فجر کے وقت دو دعاؤں کی اجازت دی جاتی ہے کہ یا اللہ! بے شک تو نے مجھے اس آدمی کے سپرد کر دیا ہے جس کے سپرد تو نے مجھے کر دیا ہے۔ مجھے اس کے مال اور اہل سب سے زیادہ اس کے لیے محبوب بنادے اور جو اس کے مال واہل سے محبت کرے ان سے بھی مجھے اس کے لیے زیادہ محبوب بنادے۔[3]

۱۲۷۹۲- محمد بن احمد، ابو شعیب، علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید، اعمش، زید بن وھب، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم میں سے ہر ایک کی خلق کو اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

۱۲۷۹۳- محمد بن احمد، ابو شعیب، علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید، اشعث بن عبدالملک، حسن بن عبدالرحمن، سمرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند

۱۔ مسند الامام احمد ۱/۲۰۱۔

۲۔ مسند الامام احمد ۱/۲۲۸ و کنز العمال ۳۴۶۷۳۔

۳۔ سنن النسائی ۶/۲۲۳۔ والسنن الکبری للبیھقی ۶/۳۳۰۔ والمستدرک ۲/۹۲۔ والترغیب والترھیب ۲/۲۹۲۔

مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم امارت کا سوال نہ کرو چونکہ اگر تمہیں امارت بن مانگے مل گئی اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم نے کسی کام کی قسم اٹھا رکھی ہو اور تم اس کے خلاف میں بہتری سمجھو تو (قسم توڑ ڈالو اور) وہ بجالاؤ جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔[1]

۱۲۷۹۴-ابوعلی، ابوشعیب، علی بن عبداللہ، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، جابر بن زید، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت، حائضہ اور کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔[2]

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں اس حدیث کو موقوف سمجھتا ہوں۔

۱۲۷۹۵-حبیب بن حسن بن داؤد، یوسف بن داؤد، یوسف بن یعقوب قاضی، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، طلحہ بن یحییٰ، عبداللہ بن فروخ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک عورت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہنے لگی: میرے میاں میرا بوسہ لے لیتے ہیں حالانکہ ہم دونوں بحالت روزہ ہوتے ہیں، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی میرا بوسہ لے لیتے تھے حالانکہ میں بھی روزہ میں ہوتی تھی اور وہ بھی۔

۱۲۷۹۶-حبیب، یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنواسلم کے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کرو کہ آج یوم عاشورا ہے سو جس نے کھانا کھالیا ہے وہ بقیہ دن کھانے پینے سے پرہیز کرے اور جس نے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھ لے۔[3]

۱۲۷۹۷-حبیب، یوسف، مسدد، یحییٰ بن سعید، مجالد، ابوو داک، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دو دن کے روزے مت رکھو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کے۔

۱۲۷۹۸-حبیب بن حسن، یوسف، مسدد، یحییٰ بن سعید، قطرب، یحییٰ بن سالم، موسیٰ بن طلحہ، ابوذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخوں کے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے۔

۱۲۷۹۹-ابوعباس احمد بن محمد بن یوسف، قاضی یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، ابن عجلان، سعید بن ابی سعید، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والا اور جو پاکدامنی کے ارادے سے نکاح کرنا چاہتا ہو اور وہ مکاتب جو (بدل کتابت کی) ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہو۔

۱۲۸۰۰-احمد بن محمد بن یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، وائل بن داؤد، محمد بن سعد، سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار چیزیں خوش بختی سے ہیں اور چار چیزیں بدبختی سے، بری بیوی، برا پڑوسی، گھر کی تنگی اور بری سواری بدبختی میں سے ہیں، اور خوش بختی میں سے نیک بیوی، نیک پڑوسی، اچھی سواری اور گھر کی وسعت ہیں۔

۱۲۸۰۱-ابوعباس احمد بن محمد بن یوسف، یوسف بن یعقوب قاضی، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، ہشام بن حسان، عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام حضرت میمونہؓ کے ساتھ شادی کی۔

۱۲۸۰۲-احمد بن محمد، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، عوف، خلاس، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے کھانا خراب نہ ہوتا اور اگر حوانہ ہوتیں کوئی عورت اپنے خاوند پر مہربان نہ ہوتی۔[4]

۱۔ فتح الباری ۱۱/۶۱۶، ۱۳/۱۲۴

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/۲۹۹. ومشکاة المصابیح ۷۷۸

۳۔ صحیح البخاری ۹/۱۱۱

۴۔ صحیح البخاری ۴/۱۶۱، ۱۸۷. وصحیح مسلم، کتاب الرضاع باب ۱۹.

۱۲۸۰۳- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن خلاد، یحییٰ، عوف، خلاس، محمد، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں میں سے ایک نوجوان آدمی تھا جو عمدہ جوڑا پہن کر فخر میں متکبرانہ چال میں چلتا تھا اسے زمین نگل گئی سو وہ تا قیامت زمین میں دھنستا ہی چلا جاتا ہے[۱]

۱۲۸۰۴- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوبکر بن خلاد، یحییٰ بن سعید، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

۱۲۸۰۵- ابوعمرو، حسن، محمد بن خلاد، یحییٰ بن سعید، عمران بن مسلم قصیر، حسن، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت کی تھی سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کی، جمعہ کے دن غسل کرنے کی اور ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنے کی۔

۱۲۸۰۶- ابوعمرو، حسن، محمد بن خلاد، یحییٰ، زکریا بن ابی زائدہ، عامر، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رھن رکھے ہوئے جانور کا دودھ اس پر کیے گئے خرچے کے بدلے میں پیا جا سکتا ہے اور مرھون جانور پر کیے ہوئے خرچے کے بدلے میں سوار بھی ہوا جا سکتا ہے[۲]

۱۲۸۰۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، عبیداللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید، محمد بن عجلان، سمی، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی آواز دھیمی کر لیتے تھے اور منہ مبارک پر ہاتھ یا اپنا کپڑا رکھ لیتے تھے۔

۱۲۸۰۸- احمد بن عبیداللہ بن محمود، محمد بن ابراہیم بن زیاد، سہل بن زنجلہ، یحییٰ بن سعید قطان، ابن ابی لیلیٰ اپنے بھائی اور اپنے والد ابولیلیٰ کے سلسلہ سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے وہ "الحمد لله" کہے اور اس کے جواب میں "يرحمك الله" کہا جائے اور چھینک والا پھر کہے "يهديكم الله ويصلح بالكم"۔

۱۲۸۰۹- ابوعبداللہ محمد بن محمد بن سوار خطیب قصری، محمد بن جعفر بن رمیس، حفص بن عمر رمالی، یحییٰ بن سعید، نوفل بن مسعود کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم انس بن مالکؓ کے پاس گئے۔ ہم نے کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی حدیث سنایئے کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے تین چیزیں جس میں ہوں گی اسے جہنم کی آگ پر حرام کر دیا گیا ہے اور جہنم کی آگ کو اس پر حرام کر دیا گیا ہے۔ اللہ پر ایمان، اللہ تعالیٰ کی محبت اور اسے کفر میں دوبارہ لوٹنے سے بدرجہا محبوب ہو کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے اور آگ اسے جلا دے[۳]

۱۲۸۱۰- حبیب بن حسن، عبداللہ بن محمد بن الفضل حربی، عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید، مغیرہ بن ابی قرہ سدوسی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ! کیا میں اپنی اونٹنی کو باندھ لوں اور توکل کروں یا اسے آزاد چھوڑ دوں اور توکل کر لوں؟ ارشاد فرمایا: اونٹنی کو باندھ کر رکھو اور توکل کرو[۴]

۱۲۸۱۱- ابواحمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، مقدمی، محمد بن خلاد، یحییٰ بن سعید، حسین بن ذکوان، ابن بریدہ، عمران بن حصینؓ کی روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے

۱۔ الترغيب والترهيب ۵۶۸/۳ ۲۔ مسند الامام احمد ۴۷۲/۲

۳۔ مجمع الزوائد ۵۵/۱ وكنز العمال ۴۳۳۳۱ ۴۔ صحيح ابن حبان ۲۵۴۹، وفتح الباري ۲۱۲/۱۰، كشف الخفاء ۱۹۱/۱

کھڑے ہو کر نماز پڑھی وہ افضل ہے اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے نصف اجر کے برابر ثواب ملے گا اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے نصف اجر کے برابر ثواب ملے گا۔

۱۲۸۱۲- محمد بن احمد، ابواحمد، ابوخلیفہ، مسدد، یحییٰ بن سعید، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسلم کے ایک آدمی کو حکم دیا کہ اپنی قوم میں اعلان کرو کہ جس نے کھانا کھالیا ہے وہ بقیہ دن کھانے سے رکا رہے اور جس نے کچھ نہ کھایا ہو وہ بھی نہ کھائے (اور روزہ رکھے) چونکہ آج یوم عاشورا ہے۔

۱۲۸۱۳- ابواحمد، ابوخلیفہ، مسدد، یحییٰ بن سعید، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنو اسلم کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے اور وہ لوگ تیر مارنے میں باہمی مقابلہ کر رہے تھے ارشاد فرمایا: اے بنو اسماعیل! تیر مارو چونکہ تمہارا باپ بھی تیر مارا کرتا تھا اور ایک فریق کے بارے میں فرمایا: میں فلاں قبیلے کے ساتھ ہوں، چنانچہ لوگوں نے تیر مارنے سے اپنے ہاتھ روک لئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا تم کیوں رک گئے؟ لوگ کہنے لگے: ہم کیسے تیر ماریں جبکہ آپ فلاں قبیلے کے ساتھ ہیں، ارشاد فرمایا: تم سب تیر مارو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

۱۲۸۱۴- ابواحمد، ابوخلیفہ، مسدد، یحییٰ بن مسدد، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابوضمرہ، زہدم بن مضرب، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے، عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے نہیں پتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ، پھر ارشاد فرمایا: (پھر) ایسے لوگ آئیں گے جو قسمیں تو مانیں گے مگر پوری نہیں کریں گے، خیانت کریں گے اور ان پر اعتماد نہیں کیا جائیگا وہ خود گواہی دیں گے جبکہ ان سے گواہی کا مطالبہ نہیں کیا جائیگا اور ان میں موٹاپا پھیل جائیگا۔[1]

۱۲۸۱۵- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن سعید، حجاج بن صواف، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ، وابوسلمہ، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نماز کھڑی کر دی جائے (یا اقامت کہی جاوے) تم کھڑے مت ہو حتیٰ کہ مجھے نہ دیکھ لو۔[2]

۱۲۸۱۶- ابراہیم، محمد بن اسحاق، ابوقدامہ عبیداللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ بن اخنس، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بیٹھ کر (نفلی) نماز پڑھ لیتے تھے۔

۱۲۸۱۷- سلیمان بن احمد، علی معمری، خلف بن سالم، یحییٰ بن سعید، شعبہ، مبشر بن ابی ملیح، ابوملیح، ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی ایسا نہیں کہ اس پر سو آدمی نماز (جنازہ) پڑھیں مگر اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔[3]

ختم شد

حصہ ہشتم حلیۃ الاولیاء

۱۔ صحیح البخاری ۳/۲۲۴، ۸/۱۱۳، ۱۷۹ وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۲۱۴، وفتح الباری ۵/۲۵۸، ۱۱/۲۴۴، ۵۵۸۰

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۵۶ وفتح الباری ۲/۱۱۹، ۱۲۰

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۵۷ والترغیب والترھیب ۴/۳۴۳

عربی زبان میں مشہور کلاسیکل کتاب "حلیۃ الاولیاء" جس میں صحابہ کرام، اصحاب صفہ، اہل بیت، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور چوتھی صدی ہجری تک کے تقریباً ۸۰۰ مشہور اور غیر مشہور بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر ہے۔

قدیم بزرگوں کے حالات پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا سب سے بڑا اور بنیادی ماخذ "حلیۃ الاولیاء" ہے۔ یہ بزرگوں کے احوال، کرامات، نادر اقوال اور ان سے مروی احادیث کا بے مثال خزانہ ہے۔ اویس قرنیؒ، مالک بن دینارؒ، جنید بغدادیؒ، سری سقطیؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، بایزید بسطامیؒ، بشر حافیؒ، ذوالنون مصریؒ جیسے سینکڑوں باخدا اولیاء کے آخرت کی یاد دلانے والے عبرت انگیز واقعات نیز ان بزرگوں سے مروی احادیث رسول ﷺ کا خزانہ اور ان کے پُر اثر وعظ ونصائح اور نادر اقوال کا بے مثال مجموعہ ہے۔ اولیاء اللہ کی مستند سوانح حیات کا انسائیکلوپیڈیا جو اولیاء اللہ کے واقعات پر مشتمل بے شمار کتابوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ ایک ہزار سال سے عربی زبان میں بار بار چھپنے والی کتاب، جس سے اردو زبان اب تک محرومی کا شکار تھی۔

بڑی محنت اور عرق ریزی کے بعد اب پہلی بار "دار الاشاعت کراچی" سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ہو کر یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔ جس میں مذکور تمام احادیث کی تخریج اور ان کے حوالہ جات نقل کر کے کتاب کو مزید مستند کر دیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ و طباعت، حسین پائیدار جلد سے اس کی شان میں اضافہ ہو گیا۔

علماء، اساتذہ وطلباء، جو اپنی زبان میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے اس ایڈیشن کی دستیابی نے الحمدللہ ان کی بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل منفرد بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو
و
طبقات الاصفیاء

عبدالرحمن بن مہدی، امام شافعی، امام احمد تا ذوالنون المصری اور اہل مشرق، اہل عراق، اہل بغداد، محدثین اہل اصبہان اور ایک جماعت جن سے مؤلف کو ملاقات کا شرف حاصل ہوا، جیسے ۲۴۷ عظیم بزرگوں کا تذکرہ۔

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

دار الاشاعت
اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی پاکستان فون 32631861

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء

حصہ نہم

عبدالرحمن بن مہدی، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، مشہور عبادت گذار تابعین کرامؒ، ابوسلیمان دارانی، ذوالنون مصری رحمہم اللہ وغیرہم کا تذکرہ

امام حافظ علامہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم

مولانا محمد یوسف تنولی فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
استاذ مدرسہ عربیہ حنفیہ دارالسلام آزاد کشمیر

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : جنوری ۲۰۰۶ء علمی گرافکس
ضخامت : 488 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿......... ملنے کے پتے ....﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۂ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

Azhar Academy Ltd.
At Continenta (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF HOUSTON,
TX 77074, U.S.A

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SORIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

حلیۃ الاولیاء

حصہ نہم دہم

ختم شد حصہ نہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلیۃ الاولیاء، حصہ دہم

ختم شد حصہ نہم و دہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلیۃ الاولیاء (حصہ نہم)

(۴۴۱) عبدالرحمٰن بن مہدی [1]

بزرگان دین میں سے ایک امام، قوی، آثار کے نقاد، احادیث کے حافظ عبدالرحمٰن بن مہدی ہیں، آپ رحمہ اللہ سنن اور آثار کے پیروکار اور قیاس آرائیوں اور خواہشات کے مخالف تھے۔

۱۲۸۱۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق ثقفی، ہارون بن سفیان الدیک کی سند سے مروی ہے عبیداللہ بن عمر قرار فرماتے ہیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیس ہزار احادیث اپنے حافظے سے لکھوائی ہیں۔

۱۲۸۱۹- ابراہیم بن محمد بن اسحق، یوسف بن ضحاک، خالد بن یزید خواص مخرمی کی سند سے مروی ہے، حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبدالرحمٰن بن مہدی حدیث کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے تھے۔

۱۲۸۲۰- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، ھناد بن یحییٰ کی سند سے مروی ہے، ھناد فرماتے ہیں میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے دریافت کیا، عبدالرحمن بن مہدی اور یحییٰ بن سعید میں سے کون زیادہ فقیہ ہے؟ فرمایا عبدالرحمٰن بن مہدی۔

۱۲۸۲۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق کی سند سے مروی ہے عبیداللہ بن سعید فرماتے ہیں میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے ساتھ چل رہا ہوتا اور وہ کسی حدیث کو اجنبی سمجھتے تو فرماتے ٹھہرو میں اس کو لکھ لوں۔

۱۲۸۲۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق کی سند سے مروی ہے عبیداللہ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی فرمایا کرتے تھے: یاد کرتے رہو کیونکہ آدمی اس وقت تک امام نہیں ہوسکتا جب تک وہ صحیح اور غلط کو نہ پرکھ سکے نیز جب تک وہ تمام چیزوں کو نہ جان لے اور جب تک وہ علم کے تمام سرچشموں سے سیراب نہ ہو جائے۔

۱۲۸۲۳- ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کے لئے حرام ہے کہ دین کے معاملے میں کوئی بات کہے سوائے اس چیز کے جو کسی ثقہ سے سنا ہو ان کی مراد اس سے اصحاب الرائی ہیں۔

۱۲۸۲۴- ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن عمر نے، فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب آدمی کی ملاقات اپنے سے زیادہ علم رکھنے والے سے ہوجاتی تھی تو کہا جاتا تھا کہ غنیمت کا دن تھا۔ اور اپنے برابر علم رکھنے والے سے ملاقات ہوجاتی تھی تو اس کے ساتھ مذاکرہ ہوتا تھا اور اس سے علم حاصل کرتا تھا اور اپنے سے کم علم والے سے ملاقات ہوجاتی تھی تو اس کے ساتھ تواضع سے پیش آتا

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/۲۹۷ والتاریخ الکبیر ۵/ت ۱۱۲۳ والجرح ۵/ت ۱۳۸۲ وتاریخ بغداد ۱۰/۲۴۰، والجمع ۱/۲۸۸. والکاشف ۲/ت ۳۳۶۵. وتہذیب التہذیب ۶/۲۷۹، وتہذیب الکمال ۳۹۶۹. والخلاصۃ ۲/ت ۴۲۵۹.

اور اس کو علم سکھاتا تھا اور جو ہر سنی ہوئی حدیث کو بیان کرے وہ علم میں امام نہیں ہوتا اور جو ہر کسی سے حدیث بیان کرتا ہو وہ علم میں امام نہیں ہوتا اور جو علم میں سے شاذ کو بیان کرے وہ بھی امام نہیں ہوتا۔ اور یاد کرنا (حفظ) پختگی ہے۔

۱۲۸۲۵- ہر سنی سنائی بات بیان نہ کی جائے......ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن عمر نے۔ فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی کے لئے حرام ہے کہ دین کے معاملے میں کوئی حدیث بیان کرے جب تک کہ اس پر پختہ یقین نہ ہو جائے اور اس کو ایسا یاد نہ کیا جائے جیسے کہ قرآن کی آیت ہو یا آدمی کا نام ہو۔ فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن کو سنا جب اس سے کسی محدث کے بارے میں سوال ہوا کہ آیا وہ ثقہ ہے یا نہیں؟ فرمایا کہ چھوڑ دو انکو نہ بڑھاؤ ان سے مجھے حدیث بیان نہ کرو۔ پوچھنے والے نے کہا کہ کیوں؟ فرمایا کہ ان کی احادیثیں پیدا ہو گئیں ہیں یعنی زیادہ ہو گئی ہیں، اور میں نے ابوعبدالرحمٰن کو اس حال میں سنا جبکہ ان کے سامنے محدثین کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ اس کام کے لئے ایک قوم ہے۔ اور فرمایا کہ علم زیادہ ہے اور علماء کم ہیں۔

۱۲۸۲۶- آدمی کھانے پینے سے زیادہ علم کا محتاج ہے......ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن یحیٰی نے فرمایا کہ میں عباس بن عبدالعظیم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے علی بن عبداللہ کو سنا فرماتے ہیں کہ میں نے ابن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کھانے پینے سے بھی زیادہ علم کا محتاج ہے۔

۱۲۸۲۷- ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن جعفر اشعری نے موسیٰ بن عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور وہ اپنے والد سے بیان کر کے فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کی خواب میں زیارت کی تو میں نے کہا کہ آپ نے کس چیز کو سب سے افضل پایا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حدیث۔

۱۲۸۲۸- ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن ابی حاتم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی علی ابن الحسین بن الجنید نے فرمایا کہ میں نے ابن نمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث البھاء کے جاننے کے متعلق کہا، پھر ابن نمیر نے کہا کہ انہوں نے سچ کہا، (راوی کہتے ہیں اگر میں یہ کہتا کہ کہاں سے سچ کہا تو ان کے پاس کوئی جواب نہ ہوتا۔

۱۲۸۲۹- معرفت حدیث میں ابن مہدی کا مقام......ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابن ابی اسید نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی علی بن احمد ابن نصر نے، فرمایا کہ میں نے علی بن مدینی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حدیث میں عبدالرحمن بن مہدی کا علم جادو کی طرح تھا۔ نعیم بن حماد نے کہا کہ میں نے ابن مہدی سے پوچھا کہ آپ سقیم حدیث میں سے صحیح کو کیسے پہچان لیتے ہو؟ تو انہوں نے فرمایا کہ جس طرح طبیب ڈاکٹر کو پہچان لیتا ہے۔

۱۲۸۳۰- ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد ابن سلمہ نے فرمایا کہ میں نے ابوقدامہ سرخسی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے ابن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کسی ایک حدیث کا کسی سے پوچھ لینا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں دس احادیث سے استفادہ کروں۔

۱۲۸۳۱- ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن سہل نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے ابن مہدی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ کسی آدمی کے لئے فتویٰ دینا حرام ہے سوائے اس چیز کے

بارے میں جو اس نے ثقہ سے سنا ہو۔

۱۲۸۳۲- ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ میں نے ابو قدامہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے کسی آدمی کی حدیث کو نہیں چھوڑا مگر اس کا نام لے کر اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

۱۲۸۳۳- ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحٰق نے فرمایا کہ میں نے یوسف بن ضحاک کو کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے عبیداللہ بن عمر قواریری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عبدالرحمٰن بن مہدی اپنی حدیثوں کو اور اپنے علاوہ کے حدیثوں کو جانتا تھا اور یحیٰی بن سعید، انہی حدیثوں کو جانتا تھا۔

۱۲۸۳۴- ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد نے فرمایا کہ میں نے زیاد بن ایوب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم ھشیم کی مجلس میں تھے جب وہ اٹھے تو احمد بن حنبل، یحیٰی بن معین اور خلف بن سالم نے ایک بے خوف جوان کو ہاتھ سے پکڑا اور مسجد میں لے گئے اور ان سے احادیث لکھیں اور ہم نے بھی لکھیں پس اچانک وہ عبدالرحمٰن بن مہدی تھے۔

۱۲۸۳۵- ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن سلیمان بن یزید بن زیاد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی خالد بن خداش نے فرمایا کہ میں اور خوبل حماد کے پاس تھے اتنے میں عبدالرحمٰن بن مہدی آکر بیٹھ گئے پھر اٹھ گئے، تو حماد نے کہا کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں کہ اگر ایوب ان کو پالے تو ان کا اکرام کرے۔

۱۲۸۳۶- ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد نے فرمایا کہ میں نے حسن بن محمد بن صباح کو سنا فرمایا کہ مجھے کئی لوگوں نے بتلایا کہ وہ حماد بن زید کے پاس تھے کہ ان سے کسی مسئلہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن مہدی کہاں گئے؟ اس کے لئے ابن مہدی کے علاوہ کون ہے؟ فرمایا کہ چنانچہ عبدالرحمٰن آگئے تو انہوں نے ان سے وہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے جواب دیا۔ پس جب وہ ان کے پاس سے اٹھ گئے تو فرمایا کہ یہ تیس سال یا اس کے قریب قریب سے بصرہ کا سردار ہے یا فرمایا کہ بصرہ کا اہل جوان ہے۔

۱۲۸۳۷- ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یوسف بن ضحاک نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبیداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے حماد بن زید کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر عبدالرحمٰن بن مہدی زندہ رہے تو ضرور بالضرور اہل بصرہ سے کامل آدمی نکلے گا۔

۱۲۸۳۸- ہمیں حدیث بیان کی محمد بن حیان نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن احمد بن عمرو نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم ایک جنازے میں شامل تھے جس میں عبیداللہ بن حسن عنبری بھی تھے جو اس زمانے میں بصرہ کے قاضی تھے اپنی قوم میں ان کا مقام تھا اور لوگوں میں ان کی بڑی قدر تھی اس نے ایک چیز کے بارے میں بات کی جس میں غلطی کر گئے میں اس وقت جوان تھا میں نے ان سے کہا کہ اے میرے باپ اس طرح نہیں ہے اثر لاؤ میرے گرد لوگوں کا اضافہ ہو گیا تو عبیداللہ نے لوگوں سے کہا کہ ان کو چھوڑ دو، پھر مجھے کہا کہ کس طرح صحیح ہے؟ چنانچہ میں نے اس کو بتلایا تو کہا کہ اے لڑکے تو نے سچ کہا، تب میں چھوٹا بن کر تمہارے قول کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

۱۲۸۳۹- ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ کہتے ہوئے سنا اور حال یہ تھا کہ ان کی مجلس میں ایک آدمی ہنسا جسکو انہوں نے سن لیا تو فرمایا کہ یہ ہنسنے والا کون ہے؟ کئی دفعہ یہ کہا پھر ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا تو وہ انکی جانب آئے تو انہوں نے کہا کہ علم حاصل کرتے ہوئے ہنستے ہو؟ دو مرتبہ یہ فرمایا، میں ضرور تمہیں دو مہینے تک حدیث بیان کروں گا نہیں لوگ کھڑے ہوگئے اور

چلدیئے۔

(راوی کہتا ہے) مجھے معلوم نہیں کہ میں نے کبھی عبدالرحمٰن بن مہدی کو قہقہے کے ساتھ زور سے ہنستے ہوئے دیکھا ہو سوائے تبسم کے اگر ذرہوتا کہ یہ ہنسی ان پر غالب آجائے تو منہ کو بند کردیتے تھے اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن کو سنا کہ ایک آدمی سے کہا کہ میں یہ کام نہیں کروں گا پھر اس آدمی نے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ میں نے کہا تھا کہ نہیں کروں گا انہوں نے عرض کیا کہ آپ نے قسم تو نہیں کھائی تھی تو فرمایا کہ یہ زیادہ سخت ہے اگر قسم کھاتا تو کفر کرتا۔

۱۲۸۴۰- ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو فرماتے ہوئے سنا کہ حدیث کا فتنہ مال کے فتنے سے زیادہ سخت ہے اولاد کا فتنہ حدیث کے فتنے سے ملتا جلتا ہے کتنے ہی آدمی ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ خیر کا گمان کیا جاتا ہے جنکو حدیث کے فتنے نے جھوٹ پر برانگیختہ کیا۔

۱۲۸۴۱- جہمیہ سے ترک معاملات..... ہمیں حدیث بیان کی سلیمان بن احمد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن جعفر رازی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن ابواسود نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو جہمیہ کا ذکر کرتے ہوئے سنا جبکہ یحییٰ بن سعید قطان بیٹھے ہوئے تھے فرمایا کہ میں ان کے ساتھ نکاح کا معاملہ کرنے والا نہیں ہوں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں اور اگر ان کا کوئی آدمی میرے پاس میری باندی کے لئے نکاح کا پیغام بھیجے تو ان کے ساتھ نکاح نہیں کراتا۔

۱۲۸۴۲- ہمیں حدیث بیان کی سلیمان بن احمد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن صالح ولید نرسی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کے ہجروں میں ایک کتاب دیکھی جس میں ایک آدمی کی حدیث پر نشان لگایا گیا تھا تو میں نے پوچھا کہ اے ابوسعید آپ نے ان کی حدیث پر نشان کیوں لگایا ہے؟ فرمایا کہ مجھے یحییٰ نے خبر دی کہ یہ جہم کی رائے کا قول کرتا ہے تو میں نے اس کی حدیث پر نشان لگایا۔

۱۲۸۴۳- قرآن کریم غیر مخلوق ہے...... ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن ولید نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن مہاجر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے کہا کہ قرآن مخلوق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو اور ان کے ساتھ راستے پر چلو اور نہ ان سے نکاح کا معاملہ کرو۔

۱۲۸۴۴- ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن ولید نے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ابراہیم بن زیاد، سبلان نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے پوچھا کہ جو یہ کہے کہ قرآن مخلوق ہے اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اگر میری طاقت ہوتی تو میں پل پر کھڑے ہوکر ہر گزرنے والے سے اس بارے میں پوچھتا اگر وہ یہ کہتا کہ مخلوق ہے تو میں اس کی گردن اڑا دیتا اور اس کو پانی میں پھینک دیتا۔

۱۲۸۴۵- ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحٰق نے فرمایا کہ میں نے فضل بن اسحٰق دوری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو یہ گمان کرے کہ قرآن مخلوق ہے اس سے توبہ طلب کرو، اگر توبہ کرے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کی گردن کو اڑا دو اس لئے کہ وہ قرآن کا کافر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے کلام فرمایا کلام کرتے ہوئے (النساء ۱۶۴)

۱۲۸۴۶- ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم نے، انہوں نے کہا کہ

ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو سنا اس حال میں کہ لوگوں نے ان کے پاس جہمیہ کا ذکر کیا جو کہتے ہیں کہ قرآن مخلوق ہے تو فرمایا کہ بلاشبہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کلام کو نفی کریں ۔ اور قرآن تو کلام اللہ ہوگا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس کو ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ (وکلم اللہ موسیٰ تکلیما) (النساء ۱۶۴)

۱۲۸۴۷-ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن احمد بن عمر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو سنا اس حال میں کہ ان سے اصحاب الاہوا کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا کہ جب تک بدعت کی طرف بلانے والے اور اس میں جھگڑا کرنے والے نہ ہوں تو ان کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے سوائے دو قسموں کے جہمیہ اور رافضیہ ۔ اس لئے کہ جہمیہ کتاب اللہ کا انکار کرتے ہیں اور روافض صحابہ رسول ﷺ کی تنقیص کرتے ہیں۔

۱۲۸۴۸-ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحٰق نے ، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن محمد بن سلم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو سنا اس حال میں کہ ان کے پاس جہمیہ کے ایک آدمی کا ذکر کیا کہ انہوں نے اس آدمی کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔ تو اس نے کہا کہ اپنے ہاتھ سے ان کو گوندا پھر اس گوندے ہوئے مٹی کو اپنے دونوں ہاتھوں کو حرکت دیتے ہوئے بنایا۔ تو عبدالرحمن بن مہدی کہنے لگے کہ اگر یہ بادشاہ مجھ سے مشورہ طلب کرے جہمیہ کے بارے میں تو میں یہ مشورہ دونگا کہ ان سے توبہ کروائے اگر توبہ کرے تو ٹھیک ہے ورنہ ان کے گردنوں کو مارے۔

۱۲۸۴۹-ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن حیان نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن احمد ، بن عمرو اور محمد بن سہل نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو سنا کہ وہ جعفر بن سلیمان ہاشمی کے اولاد میں سے ایک نوجوان سے فرما رہے تھے کہ اپنی جگہ بیٹھو۔ چنانچہ وہ بیٹھ گئے یہاں تک کہ سب لوگ منتشر ہو گئے تو پھر ان سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے اس قصبے میں جو اختلاف اور بدعات ہیں اسکو تو تم جانتے ہو اس لئے معاملہ ہمیشہ کمزور رہتا ہے جب تک کہ آپ لوگوں تک نہ پہنچے یعنی بادشاہ تک پس جب آپ لوگوں تک پہنچتا ہے تو جلالت والا اور عظیم ہو جاتا ہے۔ اس نے کہا کہ اے ابو سعید وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ پروردگار کے بارے میں کلام کرتے ہو اور ان کا وصف بیان کرتے ہو اور تشبیہ دیتے ہو۔ لڑکے نے کہا کہ جی ہاں اے ابوسعید۔ ہم نے دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں انسان سے خوبصورت اور اولیٰ کسی چیز کو نہ دیکھا، چنانچہ وہ صفت میں کلام کرنے لگ گیا پس عبدالرحمن نے ان سے فرمایا کہ اے بیٹے ٹھہرو! یہاں تک کہ ہم مخلوق میں سب سے پہلی چیز کے بارے میں بات کریں اگر ہم مخلوق سے عاجز آ گئے تو خالق سے ہم زیادہ عاجز ہوں گے۔

فرمایا کہ مجھے خبر دی ہے ایک حدیث کے بارے میں شعبہ نے شیبانی سے فرمایا کہ میں نے سعید ابن جبیر کو سنا، انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول " لقد رای من آیات ربہ الکبریٰ "

ترجمہ" تحقیق انہوں نے دیکھا انکے پروردگار کی بڑی نشانیوں میں سے (النجم :۱۸) کے بارے میں فرمایا کہ جبرئیل امین کو دیکھا کہ ان کے چھ سو پر ہیں چنانچہ لڑکا اکی طرف دیکھنے لگا تو عبدالرحمن نے فرمایا کہ اے بیٹے میں اس مسئلے کو تمہارے لئے آسان کر دیتا ہوں اور پانچ سو ستانوے پر تم سے کم کرتا ہوں ، مجھے بیان کر دو ایسی مخلوق کا وصف جس کے تین پر ہوں اور تیسرے پر کو اس جگہ کے علاوہ کسی جگہ میں جوڑ کر بتاؤ جہاں اللہ تعالیٰ نے دو پر جوڑ رکھے ہیں تا کہ میں جان لوں، چنانچہ لڑکے نے کہا کہ اے ابو سعید ہم مخلوق کی

صفت سے عاجز ہوئے اور ہم خالق کے وصف سے زیادہ عاجز ہیں پس میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس سے رجوع کیا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۱۲۸۵۰- اہل بدعت کی توقیر سے ممانعت......ابونعیم اصفہانی، (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر) فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی کے پاس اہل بدعت میں سے ایک قوم کا ذکر ہوا اور عبادت میں انکی مشقت جھیلنے کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو صرف اس چیز کو قبول فرماتے ہیں جو امر اور سنت کے موافق ہو پھر یہ آیت تلاوت کی۔ (ورھبـــــــانیۃ ابتدعوھا ما کتبناھا علیھم) (الحدید۲۷) پس قبول نہیں کیا ان سے یہ بلکہ ان کو اس پر توبیخ کی گئی۔ پھر فرمایا کہ طریقت اور سنت کو لازم پکڑو۔ اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن کو سنا کہ وہ اصحاب الرائی اور اصحاب اہواء کے پاس بیٹھنے کو ناپسند کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مجالست اور ممارست کو بھی ناپسند کرتے ہیں۔ پس میں نے کہا کہ کیا تم جائز سمجھتے ہو ایسے آدمی کے بارے میں کہ اس کی خصومت ہو اور ارادہ کرے کہ اپنا وعدہ پورا کرکے ان کے پاس آئے؟ تو فرمایا کہ نہیں ان کے پاس آپ کا جانا یہ انکی توقیر ہے اور صاحب بدعت کی توقیر کرنے والے کے بارے میں جو کچھ آیا ہے وہ آیا ہے۔

۱۲۸۵۱- حرام مال کا حکم......ابونعیم اصفہانی، (عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن عمرو، عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر) روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن مہدی سے اس حال میں کہ ان کے پاس کسی قوم کا تذکرہ ہوا جنہیں شمر یہ کہا جاتا ہے ابو شمر کے ساتھیوں میں سے کہ وہ لوگ اس طرح کہتے ہیں تو فرمایا عبدالرحمٰن نے کہ انکا یہ قول کتنا ہی خبیث ہے وہ سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی کوئی کپڑا خریدے اور اس میں ایک درھم یا ایک دانق حرام کا ہو تو انکی نماز قبول نہیں ہوتی، اور اگر کوئی آدمی کسی عورت سے نکاح کرے اور انکی مہر میں ایک درھم حرام کا ہو تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں ہوتی اس کے ساتھ وطی کرنا حرام ہے۔ اور کہتے ہیں کہ کسی آدمی نے دوسرے آدمی کے چاقو پر انکی اجازت کے بغیر بکری ذبح کی یا چاقو کی قیمت حرام تھی تو وہ بکری مردار ہے اور میں نے ان کے قول سے زیادہ اخبث قول نہیں دیکھا پس ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت اور سلامتی مانگتے ہیں۔

۱۲۸۵۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن عمرو عبدالرحمٰن بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں عبدالرحمٰن بن مہدی کے پاس موجود تھا درآنحالیکہ انہوں نے بغداد کے ایک آدمی سے باندی خریدنے کا ارادہ کیا جب وہ آدمی اٹھ کر چلے گئے تو انکو بتایا گیا کہ اس آدمی نے رائے میں کتابیں وضع کی ہیں اور یہ بدعت کی ہے۔ تو کہنے لگے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ان کی شر سے۔ اور وہ جب ان کے پاس آتے تھے تو انکو اپنے بہت قریب کرتے تھے پھر اب جب وہ انکے پاس آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ داخل ہوئے اور عبدالرحمٰن بیمار تھے چنانچہ اسے سلام کیا پس انہوں نے جواب نہ دیا۔ پس وہ بیٹھ گئے۔ اس سے کہا کہ اے فلاں یہ کیا ہے جو مجھے آپ کے متعلق پہنچا ہے؟ کہ آپ نے کتابیں بدعت کی لکھی ہیں یا کہا کہ آپ نے رائے میں کتابیں لکھی ہیں، تو اس نے ارادہ کیا کہ ابوحنیفہ کے بارے میں سوٹائے کہ ذریعے انکی قربت حاصل کرے چنانچہ کہنے لگے کہ اے ابوسعید میں نے یہ کتابیں وضع کی ہیں ابوحنیفہ پر رد کرنے میں تو آپ نے فرمایا کہ ابوحنیفہ پر آثار رسول اللہ ﷺ اور آثار صالحین کے ذریعے رد کیا ہے؟ کہنے لگا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ابوحنیفہ پر آثار رسول اللہ ﷺ اور آثار صالحین کے ذریعہ رد کرتے (تو اچھا ہوتا) اور رہا وہ جو آپ نے کہا کہ نہیں اتباع کرتا ہوں حرمت کا آپ کے ہاں اگرچہ اس کے ذریعے ہو یا اس کے اذریعے ہو۔ چنانچہ وہ باتیں کرتا ہوا اچھل پڑا، تو آپ نے ان سے کہا کہ حرام ہے آپ کے لئے کہ بات کرو یا قدرت حاصل کرو میرے گھر میں پس وہ اٹھا اور چلا گیا۔

۱۲۸۵۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد عبدالرحمٰن بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے

پوچھا کہ ابوحنیفہ سے وہ آثار جو بیان کرتے ہیں اور جو حق کے موافق ہوں لیا کریں؟ فرمایا کہ نہیں کوئی کرامت نہیں۔ اسلام کی طرف آیا اس کو حلقہ درحلقہ توڑتا ہے، ان سے کوئی چیز قبول نہیں کی جاتی۔

۱۲۸۵۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن عمرو، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ مجھ عبدالواحد بن زیاد نے کہا کہ میں نے زفر بن ہذیل سے کہا کہ کیا تم لوگوں نے تمام حدود اللہ کو معطل کر دیا؟ پس ہم نے کہا تم سے کہ اس میں تمہاری دلیل کیا ہے؟ تو تم لوگ کہنے لگے کہ "ادر ؤا الحدود بالشبھات" یہاں تک کہ جب حدود میں سب سے بڑی حد تک پہنچے جو حضور ﷺ کا قول ہے کہ " لا یقتل مؤمن بکافر "تو تم لوگوں نے یوں کہا کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل کیا جائے گا؟ جس سے منع کئے گئے تھے اس کو کرلیا اور جس کے کرنے کا حکم دیا گیا تھا اسکو چھوڑ دیا۔ یہ اور اسی طرح کا کلام کیا، اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں محمد بن الحسن جو کہ صاحب رائے ہیں پر داخل ہوا تو ان کے پاس ایک کتاب پڑی ہوئی دیکھی میں نے اسے اٹھایا اور اس میں دیکھا تو اچانک وہ اس میں غلطی کر گئے تھے اور غلط پر قیاس کیا تھا تو میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ تو فرمایا کہ یہ کیڑے کے بارے میں ابوخلدۃ عن ابوالعالیہ کی حدیث ہے (اس کیڑے میں) جو دبر سے نکلتا ہے اور اس اس کی اصل تاویل کے علاوہ تاویل کی تھی اور اس پر قیاس کیا تھا تو میں نے کہا کہ یہ تو اس طرح نہیں ہے تو فرمایا کہ کیسا ہے؟ پس میں نے انکو بتلایا تو کہنے لگا کہ تو نے سچ کہا، اور ایک قینچی منگوائی اور اپنی کتاب سے اتنے اتنے ورقے کاٹ دیئے۔

۱۲۸۵۵- ابونعیم اصفہانی (عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن عمرو، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ) روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن مہدی سے در آں حالیکہ ان کے پاس اصحاب رائے کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ " ولا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا من قبل واضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبیل " (المائدہ ۷۷) ترجمہ: اتباع نہ کرو ایسی قوم کی خواہشات کا جو گمراہ ہو گئے ہیں پہلے سے اور بہت سوں کو گمراہ کیا اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔

۱۲۸۵۶- ابونعیم اصفہانی، (عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ، رستہ) روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہا گیا کہ بلاشبہ فلاں نے فلاں پر رد کرتے ہوئے سنت میں کتاب تصنیف کی ہے۔ تو عبدالرحمٰن نے کہا کہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت کے ذریعے رد کیا ہے؟ کہا گیا کہ کلام کے ذریعے فرمایا کہ اس نے باطل کا رد باطل کے ذریعے کیا۔

۱۲۸۵۷- ابونعیم اصفہانی، (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر) عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا در آنحالیکہ ایک آدمی نے ان سے دریافت کیا کہ اے ابوسعید مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کہتے ہو کہ مالک ابوحنیفہ سے زیادہ جانتے تھے، تو فرمایا کہ میں نے یہ نہیں کہا بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ وہ ابوحنیفہ کے استاذ یعنی حماد بن ابی سلیمان سے بھی زیادہ جانتے تھے۔ اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو سنا جبکہ ان کے پاس ابوحنیفہ کا ذکر ہوا فرمایا کہ (لیحملوا اوزارھم کاملۃ یوم القیامۃ ومن اوزار الذین یضلونھم بغیر علم الاساء مایزرون "(النحل:۲۵)

اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابوحنیفہ تو یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ علم کیا ہے۔

۱۲۸۵۸- ابونعیم اصفہانی (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر) روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر میں یہ ناپسند کرتا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جائے گی تو میں یہ تمنا کرتا کہ اس شہر میں کوئی بھی ایسا نہ رہے جو مجھ میں واقع نہ ہو جائے اور میری غیبت نہ کرے، اس لئے کہ اس نیکی سے زیادہ کونسی نیکی آسان ہے جسکو آدمی قیامت کے دن اپنے اعمال نامہ میں پالے کہ اسکو کیا ہوا اور اس کے بارے میں جانتا نہ ہو۔

۱۲۸۵۹- ابونعیم اصفہانی (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو سنا"

اس حالت میں کہ اس نے اپنی زمین فروخت کرنے کا ارادہ کیا پس دلال نے کہا کہ جہاں تک مجھے یاد ہے کہ آپ کو ایک جریب کے عوض ڈھائی سو دینار دیئے گئے لیکن دیکھا خراب زمین کی طرف اور جڑیں نکلی ہوئی کھجوروں کی طرف اگر اس کو کھاد دیا ہوتا تو مجھے امید ہے کہ ایک جریب پچاس دینار کی زیادتی کے ساتھ فروخت کرتا۔ اور حالت یہ تھی کہ زیادہ تر چار ہزار دینار ایک لاکھ درہم ہوتے تھے، میں اور آپ کا غلام چلتے ہیں اسکو کھاد دیتے ہیں پھر فروخت کرتے ہیں اور شاید کہ آپ اس کو نہیں دیکھتے ہو، تو وہ غصہ ہوئے اور کہا کہ چار ہزار دینار؟ میں اللہ سمیع علیم کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے (لایستوی الخبیث والطیب ولو اعجبک کثرۃ الخبیث فاتقوا اللہ یا اولی الالباب "(المائدۃ۔۔۔۱۰۰)

نہیں، اس طرح نہیں ہوگا، اور میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ نہ لاکھ دینار۔

۱۲۸۶۰- ابونعیم اصفہانی، (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمن بن محمد، عبدالرحمن بن عمر) عبدالرحمن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں جمعہ کے دن جامع مسجد میں بیٹھا کرتا تھا تو لوگ میرے پاس بیٹھ جاتے تھے تو اگر زیادہ لوگ ہوتے تو مجھے خوشی ہوتی تھی اگر کم ہوتے تو مجھے غم ہوتا تھا تو میں نے بشر بن منصور سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بری مجلس ہے اس کی طرف نہ لوٹنا فرمایا کہ پھر میں کبھی نہ لوٹا اس مجلس کی طرف اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن کو ایک دن سنا اور حالت یہ تھی کہ مجلس قائم ہوگئی اور لوگوں نے اس کی اتباع کی تو انہوں نے فرمایا کہ اے قوم میری پشت کو نہ روندو۔ اور میرے پیچھے نہ چلو اور ٹھہر گئے اور فرمایا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابولاشہب نے الحسن سے فرمایا کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے فرمایا کہ بلاشبہ احمق کے پیچھے جوتوں کی آہٹ بہت کم اس کے دین کو چھوڑتا ہے اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن کو سنا اور میں ان کے پاس حاضر تھا ان کے سامنے اہل مسجد میں خزاعہ کے ایک آدمی کا تذکرہ ہوا گویا کہ وہ ان میں واقع ہوا یا کہا گیا کہ انہوں نے کہا کہ میں اعمش کے بارے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تو قوم نے ان کو آڑے ہاتھوں لیا۔ پس اچانک ہم نے دیکھا کہ وہ آدمی آگیا جب اس نے سلام کیا تو ان کو خوش آمدید کہا اس کو قریب کیا اپنے پاس بٹھایا اس کیلئے خندہ رو ہوگیا لوگ ان سے چلے گئے تو میں نے کہا کہ اے ابوسعید کیا تو نہیں جانتا کہ جس آدمی کو آپ نے پاس بٹھایا تھا وہی تھا جس نے آپ کی غیبت کی اور آپ کو آڑے ہاتھوں لیا؟ تو کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (ادفع بالتی ھی احسن فاذاالذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم "(فصلت: ۳۴)

۱۲۸۶۱- ابونعیم اصفہانی (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمن بن محمد، عبدالرحمن بن عمر) یحیٰی بن عبدالرحمن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے ایک رات قیام کیا اور وہ ساری رات کو (عبادت سے) زندہ کرتا تھا جب صبح ہوئی تو اپنے آپ کو بستر پر گرادیا اور صبح کی نماز سے سوتا رہا یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا تو فرمایا یہ وہ جرم ہے جو اس بستر نے مجھ سے کروایا چنانچہ اس نے اپنے پر یہ لازم کیا کہ دو مہینے تک اپنی جلد اور زمین کے درمیان کسی چیز کو حائل نہیں بنائے گا پس ان کے ران سارے زخمی ہوگئے۔ اور میں ایک مرتبہ عبدالرحمن کے گھر گیا اچانک وہ غسل کرکے نکلا اور رو رہا تھا تو میں نے کہا کہ ابوسعید تمہیں کیا ہوگیا فرمایا کہ میں اس طرح پڑھنے اور ایسی چیزوں سے سب سے زیادہ نفرت کرنے والے لوگوں میں سے تھا پس مجھے مصیبت نے مجبور کیا یہاں تک کہ میں نے پانی پر کچھ پڑھ کر اس پانی سے غسل کیا اور اس کی حالت یہ تھی کہ رو رہا تھا۔

فرمایا کہ مجھے حدیث بیان کی شیخ حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

۱۲۸۶۲- ابونعیم اصفہانی، (احمد، عبدالرحمن) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو کہتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی نہیں الا یہ کہ ان سے مجھ پر ندامت اس سے کم تھی سوائے عمار بن یاسر کے اس لئے کہ بلاشبہ وہ اپنے معاملے پر قائم رہا یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے پاس چلا گیا۔ اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس کے گھر والے خراب ہوئے ہوں کیا

ان دنوں میں جماعت چھوڑ سکتا ہے فرمایا کہ نہیں ایک نماز بھی نہیں اس کیلئے مناسب نہیں ہے کہ اللہ کی نافرمانی کرے۔

اور فرمایا کہ عبدالرحمٰن کے پاس حاضر ہوا اس صبح جس دن انکی بیٹی کی رخصتی ہوئی تو وہ نکلے اذان دی پھر ان کے دروازے کے پاس آئے اور کہا جاریہ سے کہ ان دونوں کو کہو کہ نماز کے لئے نکلیں تو عورتیں اور لڑکیاں نکلیں اور کہا کہ سبحان اللہ! یہ کیا چیز ہے فرمایا کہ جب نہیں نکلیں گے تو میں ہٹوں گا نہیں چنانچہ وہ نکل گئے جب عبدالرحمٰن نے نماز پڑھ لی۔ اور ان کے پاس محدثین کا تذکرہ ہوا تو فرمایا کہ اس کام کے لئے ایک قوم ہے علم بہت زیادہ ہے اور علماء کم ہیں اور میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ مؤمن میں اللہ کے ساتھ کفر کرنے کے بعد جھوٹ سے زیادہ سخت کوئی خصلت نہیں اور وہ نفاق کی سخت ترین صورت ہے۔ اور میں نے عبدالرحمٰن سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو ایسے آدمی کے ساتھ مشارکت کرتا ہے جو دین کے بارے میں ثقہ نہ ہو۔ تو فرمایا کہ ایسا نہیں کرو اور اس کے ساتھ میل جول بھی نہ کرو اس لئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ وہ تمہیں کوئی خبیث یا حرام کھلائے گا اور میں نے ان سے دریافت کیا غصب شدہ زمین کے بارے میں یا کوئی غصب شدہ قریہ جو کسی قوم کے ہاتھ میں ہو کہ کیا میں اس سے طعام خرید سکتا ہوں؟ فرمایا کہ نہیں میں نے کہا اگر سفر میں ہو اور مناسب سمجھے کہ اس قریہ میں آجائے تو؟ فرمایا کہ میں اس قریہ میں اترنے کو پسند نہیں کرتا اور نہ اس میں نماز پڑھنے کو۔

۱۲۸۶۳- ابونعیم اصفہانی، (عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن عمرو، عبدالرحمٰن بن عمر) عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ: ان سے سوال کیا گیا ایسے آدمی کے بارے میں جو موت کی تمنا کرتا ہے؟ تو فرمایا کہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں جب آدمی اپنے دین پر فتنہ آنے کے خوف سے موت کی تمنا کرے لیکن کسی مصیبت یا فاقہ یا اسی طرح دوسری چیزوں سے موت کی تمنا کرنا مناسب نہیں ہے۔ پھر عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر عمر اور ان کے بعد والوں نے بھی موت کی تمنا کی ہے اور میں نے ان کو سنا اور آنحالیکہ ہم عبدالوہاب کے جنازے سے واپس آرہے تھے، فرمایا کہ میں فتنے کا بو سونگھتا ہوں میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے اس سے مقدم کرے اور میں نے انکو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے دو بھائی تھے وہ دونوں مر گئے اور جو شر ہم دیکھ رہے ہیں اسکو اپنے سے دور کیا اور ہم ان کے بعد باقی رہے اور نہیں رہا میرا کوئی بھائی سوائے اس آدمی یحیٰی بن سعید کے اور آج کسی پر رشک نہیں کیا جاتا سوائے مؤمن پر ان کی قبر میں۔

۱۲۸۶۴- ابونعیم اصفہانی، (عبداللہ، محمد، عبدالرحمٰن) روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی نے فرمایا کہ وہ حدیث جو آئی ہے (دع مایریبک الی مالا یریبک) چھوڑ اس کو جو تجھے شک میں ڈالے ان تک جو تجھے شک میں نہ ڈالے تو میں نے کہا کہ کیا کہتے ہو ابوحنیفہ اس امر کے بارے میں؟ فرمایا کہ لے لو اسکو جو تجھے شک میں نہیں ڈالتا یہاں تک کہ نہ پہنچے تمہیں وہ چیز جو تجھے شک میں ڈالے یعنی حلت۔

۱۲۸۶۵- ابونعیم اصفہانی، (عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد، عبدالرحمٰن بن عمر) روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن ہر سال حج کرتے تھے ان کے بھائی کا انتقال ہوا تو انہیں وصیت کی جو انہوں نے قبول کی اور اس کے یتیموں کی نگرانی کرنے لگے اور حج چھوڑ دیا، اور میں نے عبدالرحمٰن کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ بسا اوقات میں نے مالدار آدمی کو حکم دیتا کہ سائل کو درہم یا چند درہم دے دو پھر بھول جاتا کہ ان کو لوٹا دوں اسکی وجہ سے ساری رات جاگتا رہتا اور تحقیق میں ان یتیموں کے بارے میں مبتلا ہوا ہوں پس میں نے یحیٰی بن سعید سے چار سو دینار قرض لئے اور اس کی ضرورت انکی زمین وغیرہ کی مصلحت کی وجہ سے پڑی، اور میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ مجھ سے ایک حج کا موسم خالی جائے اور مجھے گمان ہے کہ وہ اللہ کے راستے میں تیار کرتا تھا اور حج میں دیتا تھا۔

مسنداً بیان کیا ہے عبدالرحمٰن بن مہدی نے ائمہ اور اعلام سے اور تابعین میں سے بھی بڑی تعداد کو پایا ان میں سے المثنی، سعید، ابوخلدہ، یزید بن ابی صالح، داؤد بن قیس صالح بن درھم اور جریر بن حازم ہیں۔ ان سے ان ائمہ نے بھی روایت کی ہے جن سے انہوں نے روایت کی۔ اور انہوں نے روایت کی ہے مالک بن انس اور حماد ابن زید سے بھی۔ اور بڑے بڑے اعلام میں جنہوں نے ان

سے حدیثیں روایت کی ہیں ابن المبارک، یحییٰ بن قطان، ابوداؤد طیالسی، عبداللہ بن وہب اور فریابی ہیں۔

۱۲۸۶۶- **استحاضہ کا حکم** ......ابونعیم اصفہانی، (عبداللہ بن جعفر نے کہا اس میں کہ ان پر پڑھا گیا اور مجھے اجازت دی، ہارون بن سلیمان خزاز، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابراہیم بن سعد، زھری، عمرۃ) حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور ان کو سات سال تک استحاضہ ہوتا رہا تو آپ ﷺ سے اسکی شکایت کی اور اس بارے میں حکم دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے لیکن یہ رگ ہے لہذا آپ غسل کریں اور نماز پڑھیں اور وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھی اور نماز پڑھتی تھی چنانچہ وہ ٹب میں بیٹھتی تھی تو خون کی سرخی پانی پر بلند ہوتی تھی، پھر وہ نماز پڑھتی تھی۔[1]

۱۲۸۶۷- ابونعیم اصفہانی (حبیب بن الحسن، یوسف القاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابراہیم بن سعید، زھری، ھند بنت الحارث) حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو اٹھنے سے پہلے تھوڑی دیر تک مصلے پر بیٹھ جاتے تھے۔[2]

۱۲۸۶۸- ابونعیم اصفہانی، (محمد بن علی بن حبیش، قاسم بن زکریا، یعقوب دورقی، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابراہیم بن سعید، عن ابیہ، عمر بن ابی سلمۃ، عن ابیہ) ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کا نفس معلق ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے قرض کو اتار دے۔[3]

۱۲۸۶۹- ابونعیم اصفہانی، (علی بن محمد بن اسماعیل طوسی، ابوبکر بن اسحق بن خزیمہ، بندار عبدالرحمٰن بن مہدی، ابراہیم بن نافع، ابن ابی نجیح، مجاہد) ام قریبہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت میمونہؓ کو ایک ہی برتن سے ایک بڑے تھال میں جس میں آٹے کا اثر تھا غسل کرتے ہوئے دیکھا۔

۱۲۸۷۰- ابونعیم اصفہانی، (محمد بن احمد بن جعفر، الحسن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی ابراہیم بن طہمان، عبدالعزیز بن رفیع، عن عبید بن عمیر) حضرت عائشہؓ سے اور وہ جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حلال نہیں ہے مسلمان آدمی کا خون سوائے ان تین میں سے ایک کی وجہ سے، زنا کرنے والا محصن، پس اسکو رجم کیا جائے گا۔ ایسا آدمی جس نے کسی مسلمان کو قتل کیا پس اس کو قتل کیا جائے گا، ایسا آدمی جو اسلام سے نکلے اور اللہ اور رسول سے محاربت کرے۔[4]

۱۲۸۷۱- ابونعیم اصفہانی احمد بن اسحق، عبدالرحمٰن بن مسلم، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، اسماعیل بن مسلم کے سلسلہ سند سے ابوالمتوکل ناجی سے روایت کرتے ہیں کہ جارود نے قدامہ پر گواہی دی کہ انہوں نے شراب پی لی ہے، حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ کیا تمہارے ساتھ دوسرا گواہ ہے؟ کہا کہ نہیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جارود میں تو تمہیں مجلود ہی دیکھتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا کہ اپنے داماد پر تو پردہ ڈالدیا اور مجھے حد لگائی پس علقمہ وہاں بیٹھے تھے انہوں نے کہا کہ کیا خصی کی شہادت جائز ہے؟ فرمایا خصی کو کیا ہوا کہ ان کی شہادت جائز

۱ـ مسند الامام أحمد ۶/ ۳۴۴. والمصنف لعبد الرزاق ۱۱۶۴.

۲ـ صحيح مسلم، كتاب المساجد باب ۲۶. وفتح البارى ۲/ ۳۳۶، والسنن ابى داؤد ۱۰۴۰. ومسند الامام احمد ۶/ ۳۱۰.

۳ـ سنن الترمذى ۱۰۷۸. ۱۰۷۹ وسنن ابن ماجة ۲۴۱۳. والمستدرک ۲/ ۲۶. ۲۷. ومسند الامام أحمد ۲/ ۴۴۰. ۴۷۵. والسنن الكبرى للبيهقى ۶/ ۴۹، ۷۶، ۹/ ۲۵، والمعجم الصغير للطبرانى ۲/ ۱۳۳. والترغيب والترهيب ۲/ ۶۰۶.

۴ـ صحيح البخارى ۹/ ۶. وصحيح مسلم، كتاب القسامة باب ۶، وفتح البارى ۱۲/ ۲۰۱.

نہ ہو، تو علقمہ نے کہا کہ میں نے اسکو شراب کی قے کرتے ہوئے دیکھا ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ شراب کی قے نہیں کرتا جبکہ پی نہ لیا ہوتا چنانچہ ان کو کھڑا کیا اور حد لگادی۔

۱۲۸۷۲- ابونعیم اصفہانی احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، اسماعیل بن ابراہیم، ابن عقبہ، نافع کے سلسلۂ سند سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ جب آدمی نے کہا کہ مجھ پر کعبہ تک کی مشی ہے، تو یہ نذر ہے چنانچہ ان کو چاہیے کہ کعبہ تک مشی کرلے۔

۱۲۸۷۳- ابونعیم اصفہانی (حسن بن انس بن عثمان انصاری، احمد بن حمدان عسکری، یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، اسرائیل، اسماعیل السری، عن ابیہ) ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں روایت کرتے ہیں، "یوم ندعوا کل اناس بامامھم" (الاسراء:۷۱) ترجمہ: اس دن ہم بلائیں گے تمام لوگوں کو ان کے پیشوا کے ساتھ فرمایا کہ: لوگوں میں سے ایک کو بلایا جائے گا پس دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دے دیا جائے گا اس کے جسم کو ساٹھ گز تک لمبا کردیا جائے گا اور چہرے کو روشن کردیا جائے گا اور ان کے سر پر موتیوں کا ایک تاج رکھا جائے گا جو چمکتا ہوگا چنانچہ ان کے ساتھی دیکھیں گے تو دور سے دیکھ کہیں گے اے اللہ ہمیں بھی یہ دیدیں اور ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما۔ فرمایا کہ وہ آدمی ان کے پاس آکر کہے گا کہ خوشخبری سن لو کہ تم میں سے ہر ایک آدمی کے لئے یہ ہے۔ اور رہا کافر تو ان کو بائیں ہاتھ میں اعمالنامہ دیا جائیگا چہرہ سیاہ کردیا جائے گا اس کے جسم کو ساٹھ گز لمبا کردیا جائیگا آدم علیہ السلام کی لمبائی، اور آگ کا تاج پہنایا جائے گا ان کے ساتھی ان کو دیکھ کر کہیں گے، ہم اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ اے اللہ ہمیں یہ نہ عطا کرنا چنانچہ وہ اسے لے کر ان کے پاس آئے گا تو وہ کہیں گے یا اللہ اس سے پناہ میں رکھیں۔ تو وہ انکیں کہے گا کہ اللہ تم کو دور کرے اس لئے کہ تم میں سے ہر ایک کے لئے اس طرح ہے۔[1]

۱۲۸۷۴- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، اسرائیل، ابی اسحٰق کے سلسلۂ سند سے براءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ:

۱۲۸۷۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب عبدالرحمٰن، ابان بن یزید، قتادہ، عبداللہ بن ابی عتبہ کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بیت اللہ کا حج اور عمرہ کیا جائے گا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد۔[2]

۱۲۸۷۶- ابونعیم اصفہانی، (ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی ابان بن خالد، عبیداللہ بن رواحہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس ابن مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھے گئے سوائے سفر سے واپس آنے اور باہر جانے پر۔

۱۲۸۷۷- ابونعیم اصفہانی، (ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی ابان بن خالد، عبیداللہ بن رواحہ، اسود بن شیبان) خالد بن کیسر سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہمارے پاس عبداللہ بن زیاد آیا لوگوں میں سے کچھ لوگ ان کے پاس جمع ہوگئے

۱۔ سنن الترمذی ۳۱۳۶. والمستدرک ۲/۲۴۳ وصحیح ابن حبان ۲۵۸۸ والترغیب والترھیب ۴/۲۸۵ ۴۱۵.

۲۔ صحیح البخاری ۲/۱۸۲ والمستدرک ۴/۴۵۳ ومسند الامام احمد ۳/۲۷ ۶۴. وصحیح ابن خزیمۃ ۲۵۰۷.

تو میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے پایا کہ رسول اللہ ﷺ نے امراء کا لشکر ترتیب دیا اور فرمایا کہ زید بن حارثہ کو لازم پکڑو، اگر وہ شہید ہو گئے تو جعفر کو اگر وہ بھی شہید ہوئے تو عبداللہ بن رواحہ انصاری کو، تو جعفر اٹھے اور کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے تو یہ ڈر نہیں تھا کہ آپ زید کو مجھ پر عامل بنائیں گے تو آپ نے فرمایا کہ جانے دو اس لئے کہ تم نہیں جانتے ان میں سے کونسا خیر ہے۔[1]

۱۲۸۷۸- ابونعیم اصفہانی، (ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحق، اسحق بن ابراہیم، عبدالرحمن بن مہدی، ایمن بن نائل) حضرت قدامہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے یوم النحر میں رسول اللہ ﷺ کو رمی الجمار کرتے ہوئے دیکھا آپ سرخی مائل اونٹنی پر تشریف فرما تھے نہ مارنا تھا نہ ہٹانا تھا۔

۱۲۸۷۹- ابونعیم اصفہانی، (ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوموسیٰ، ابن مہدی، اسامہ بن زید، زید) ان کے جد امجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ ابوبکر صدیقؓ کے پاس حاضر ہوئے اور وہ اپنی زبان کے کنارے کو پکڑ کر حرکت دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ بلاشبہ اسی نے مجھے ہلاکت کے گھاٹوں میں اتار دیا۔

۱۲۸۸۰- احمد بن اسحق، حسن بن جہم، موسیٰ بن عبدالرحمن بن مہدی، ابوہ، ابوبکر بن محمد، داؤد بن ابی ھند، مکحول) ابوثعلبہ خشنیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرائض فرض کئے ہیں چنانچہ ان کو ضائع مت کیجئے۔ اور حدود مقرر کئے ہیں ان سے تجاوز نہ کریں اور کچھ چیزوں کو حرام کیا ہے ان کے قریب نہ جائیں اور کچھ چیزیں بغیر بھولے ہوئے تم پر رحمت کرتے ہوئے چھوڑ دی ہیں چنانچہ ان سے بحث نہ کریں۔[2]

۱۲۸۸۱- ابونعیم اصفہانی (محمد بن احمد بن محمد، محمد بن سہل بن صباح، عمرو بن علی، عبدالرحمن بن مہدی، بکیر بن ابی السمیط، قتادہ، عبداللہ بن تائبہ) روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے فرمایا'' کہ بلاشبہ جب بندہ سبحان اللہ کہتا ہے تو یہ تمام مخلوقات کی درود ہے اور جب الحمدللہ کہتا ہے تو یہ ایسا کلمہ شکر ہے کہ جب تک بندہ یہ نہ کہے کبھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اور جب ''لاالــــہ الااللہ'' کہتا ہے تو یہ ایسا کلمہ اخلاص ہے کہ جب تک بندہ یہ نہ کہے اس وقت تک اللہ تعالیٰ ان سے کسی عمل کو بھی قبول نہیں کرتا۔ اور جب اللہ اکبر کہتا ہے زمین وآسمان کے درمیانی فضا کو بھر لیتا ہے۔ اور ''لاحــول ولاقــو ۃالا بــاللہ'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس نے اسلام لایا اور جھک گیا۔

۱۲۸۸۲- ابونعیم اصفہانی، (حبیب بن الحسن، محمد بن الحسن بن شہریار، یوسف بن سلیمان، عبدالرحمن بن مہدی، بشر بن منصور، ثور بن یزید) خالد بن معدان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ روزانہ صدقہ کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جو اپنی مخلوق پر کسی چیز کا صدقہ کرتا ہے یہ اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ صدقہ کرے۔

۱۲۸۸۳- ابونعیم اصفہانی (احمد بن اسحق، عبدالرحمن بن محمد بن سلم، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی ابوعقیل بشر بن عقبہ) ابونضرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ کے دور میں ایک غلام کو لقطہ ملا چنانچہ اس نے اپنے کو خرید لیا اور پھر اس کی طرح جمع کیا پھر عمر بن الخطابؓ کے پاس آ کر عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین میرا ایک قصہ ہے اس میں دیکھیں۔ کہا کہ میں ایک مملوک غلام تھا مجھے ایک لقطہ مل گیا میں نے اس سے اپنے آپ کو خرید لیا پس میں آزاد ہوا پھر اس کی طرح مال مجھے ملا جو کہ آپ کے سامنے ہے، تو اس بارے میں

۱۔ مسند الامام احمد ۵/۲۹۹، ۳۰۰، ومجمع الزوائد ۶/۱۵۶. وفتح الباری ۷/۱۱ ودلائل النبوة ۴/۳۶۷. وطبقات ابن سعد ۳/۱/۳۲

۲۔ المستدرک ۴/۱۲۲. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/۱۳. وفتح الباری ۱۳/۲۶۶ والمطالب العالیة ۲۹۰۹. ومشکاة المصابیح ۱۹۷

آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ ایسا آدمی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے آزاد کرنے کا ارادہ کیا، چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کے آزاد ہونے کی اجازت دی اور مال کو لے کر بیت المال میں جمع کر دیا۔

۱۲۸۸۴- ابونعیم اصفہانی، (احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابیہ، عبدالرحمٰن بن مہدی ثابت بن قیس ابوغصن، ابوسعید المقبری) روایت کرتے ہیں کہ اسامہ بن زیدؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ دن روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ کہا جاتا تھا کہ اب افطار نہیں کریں گے اور جب افطار کرتے تو قریب نہ تھا کہ روزہ رکھیں مگر جمعہ میں سے دو دن اگر وہ آپ کے روزوں میں ہوتے اور اگر نہ ہوتے تو ان کا روزہ رکھتے اور مہینوں میں سے کسی مہینے میں اتنے روزے نہ رکھتے تھے جتنے کہ شعبان میں رکھتے تھے تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول آپ جب روزہ رکھتے ہیں تو قریب نہیں ہوتا کہ افطار کر دیں اور افطار کرتے ہیں تو قریب نہیں ہوتا کہ اب روزہ رکھیں سوائے دو دنوں کے اگر وہ آپ ﷺ کے روزوں میں داخل ہوں ورنہ ان دونوں کا روزہ رکھتے ہو۔ آپ نے فرمایا کہ کونسے دو دن؟ میں نے کہا کہ پیر اور جمعرات، آپ نے فرمایا کہ یہ دو دن ایسے ہیں کہ ان میں اعمال اللہ تعالیٰ پر پیش کئے جاتے ہیں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا عمل پیش ہو اور میں روزہ سے ہوں میں نے کہا کہ میں نہیں دیکھتا ہوں آپ ﷺ کو کہ کسی مہینے میں اتنے روزے رکھتے ہوں جتنے کہ شعبان میں رکھتے ہو آپ نے فرمایا کہ یہ ایسا مہینہ ہے کہ رمضان اور رجب کے درمیان لوگ اس سے غافل ہوتے ہیں حالانکہ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں اعمال رب العالمین کے پاس اٹھائے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل اٹھالیا جائے در آنحالیکہ میں روزہ سے ہوں۔[1]

۱۲۸۸۵- ابونعیم اصفہانی، ابوعلی محمد بن احمد بن الحسن، ابوشعیب الحرانی، علی بن عبداللہ المدینی، الحسن بن انس بن عثمان انصاری، احمد بن حمدان عسکری، علی بن عبداللہ المدینی، عبدالرحمٰن بن مہدی، جریر بن حازم، الحسن کے سلسلۂ سند سے، عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں (۵) رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ امارۃ نہیں مانگو اسی لئے کہ اگر وہ تجھے دی گئی مانگنے سے تو تم اس کے سپرد کئے جاؤ گے اور اگر بغیر مانگے دی جائے تو تمہاری اسمیں مدد کی جائے گی اور اگر تم کسی یمین کا حلف اٹھاؤ اور پھر اس کا غیر اس سے بہتر دیکھو تو اپنی یمین کا کفارہ دو اور وہ کرو جو خیر اور بہتر ہے۔[2]

۱۲۸۸۶- ابونعیم اصفہانی، (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن مہدی، جعفر بن زیاد، اسماعیل بن ابی خالد) شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ قراء کا عیادت کرنا مریض کے گھر والوں پر اپنے مریض کے مرض سے زیادہ سخت ہے کہ وہ اپنے دنوں کے علاوہ میں آتے ہیں اور اپنے وقت کے علاوہ تک بیٹھتے ہیں۔

۱۲۸۸۷- ابونعیم اصفہانی، (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، جریر بن عبدالرحمٰن، عمارۃ بن القعقاع) روایت کرتے ہیں ابوزرعہ بن عمر بن جریر سے فرمایا کہ پہلی چیز جو قلم سے لکھی جاتی ہے کہ بلا شبہ میں توبہ قبول کرنے والا ہوں جو توبہ کرے انکی توبہ کو قبول کرتا ہوں۔

۱۲۸۸۸- ابونعیم اصفہانی (عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوالاشہب جعفر بن حیان، ابونضر کی سند سے ابوسعید سے روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ: میری اقتداء کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتداء کریں۔ کوئی قوم ہمیشہ پیچھے ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ پاک ان کو پیچھے کر لیتا ہے۔[3]

۱۲۸۸۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد بن سلمۃ، انس بن سیرین کی

[1] مسند الامام احمد ۵/۲۰۱۔ وفتح الباری ۴/۲۱۵۔ والترغیب والترهیب ۲/۱۱۶۔

[2] صحیح البخاری ۸/۱۵۹، ۱۸۳، ۹/۷۹۔ وصحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۳، وفتح الباری ۱۱/۶۱۶، ۱۳/۱۲۴۔

[3] صحیح البخاری ۱/۱۸۲۔ وفتح الباری ۲/۲۰۴، وکنز العمال ۲۰۶۳۹، ۲۳۰۰۸۔

سند سے انسؓ بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی۔

۱۲۸۹۰- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق بن خزیمہ، بندار، ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمن بن مہدی، حماد بن سلمۃ، ابوالزبیر کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کالے رنگ کا عمامہ پہنے ہوئے تھے۔

۱۲۸۹۱- ابونعیم اصفہانی، (ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمن، حماد بن زید، ثابت کی سند سے حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے، لوگوں میں سب سے زیادہ شجاع تھے لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے، اور مدینہ منورہ میں کوئی گھبراہٹ ہوئی تو لوگ آواز کی جانب نکلے چنانچہ ان کو راستے میں نبی کریم ﷺ واپس آتے ہوئے ملے جوان سے پہلے ہی پہنچ گئے تھے اور گھبراہٹ کی تفتیش کی ابوطلحہ کے گھوڑے پر جو ننگی کمر تھا اس پر کوئی زین نہ تھی۔ آپ کی گردن میں تلوار تھی اور آپ نے فرمایا کہ ہرگز نہ ڈرو۔ اور گھوڑے کو کہا کہ ہم نے اسکو سمندر پایا۔ یا یہ فرمایا کہ یہ تو دریا ہے۔

۱۲۸۹۲- ابونعیم اصفہانی قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمن بن مہدی، الحسن بن ابی جعفر، موسیٰ بن عقبہ، ابوسلمہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی ایسے عمل کا تکلف نہ کرے جس کی طاقت نہ رکھتا ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں تھکتے یہاں تک کہ تم ہی تھک جاؤ قریب کرو اور ٹھیک کرو۔

۱۲۸۹۳- ابونعیم اصفہانی، الحسن بن احمد بن صالح السبیعی، علی بن عبدالحمید الغضاری، محمد بن عبدالاعلیٰ الصنعانی، عبدالرحمن بن مہدی، الحسین بن زیاد، یحییٰ بن سعید الحمصی، ابراہیم بن محمد، الضحاک حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علم میں ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی کرو اور تم میں سے بعض بعض سے علم نہ چھپاؤ اس لئے کہ علم میں خیانت کرنا مال میں خیانت کرنے سے زیادہ سخت ہے۔[۱]

۱۲۸۹۴- ابونعیم اصفہانی، ابوہ، الحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، فضل بن موسیٰ مولیٰ بن ہاشم، عبدالرحمن بن مہدی کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ موسم سرما عبادت کرنے والوں کے لئے غنیمت ہے۔

۱۲۸۹۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحق، عبدالرحمن بن محمد، رستہ، عبدالرحمن بن مہدی، الحارث بن عمیر، ایوب کی سند سے محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کے بعد اصحاب نبی ﷺ میں سے حج کے مناسک کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والے ابن عمیر تھے۔

۱۲۸۹۶- ابونعیم اصفہانی، (جعفر بن محمد، ابوحصین الوادعی، یحییٰ بن عبدالحمید، عبدالرحمن بن مہدی، حبیب بن ابی حبیب، عمرو بن حرم) جابر بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جو صدقۃ الفطر لیتا ہے تو وہ اپنے آپ سے کھاتا ہے۔

۱۲۸۹۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، محمد بن احمد بن حسن، ابوشعیب الحرانی علی بن عبداللہ مدینی، عبدالرحمن بن مہدی، حوشب بن عقیل، العبدی کی سند سے عکرمہ مولیٰ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں ابوہریرہؓ کے گھر میں داخل ہوا تو میں نے ان سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے یوم عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے سے منع کیا۔

۱۲۸۹۸- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمن بن مہدی، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ) حضرت عروۃؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماءؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

۱- أمالی الشجری ۱/ ۴۹، وتاریخ بغداد ۱/ ۳۵۷، ۶/ ۳۸۹، والاحادیث الضعیفة ۷۸۳، والترغیب والترهیب ۱/ ۱۲۳، وکنز العمال ۲۸۹۹۹، ۲۹۲۸۵

کوئی چیز اللہ پاک سے زیادہ غیرت والی نہیں ۔[1]

۱۲۸۹۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، خالد بن سلمۃ، انس بن سیرین کی سند سے انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہینہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی فرمایا۔

۱۲۹۰۰- ابونعیم اصفہانی محمد بن حمید، الحسین بن ابی عیسیٰ، الحسن بن عنبر، ابوخیثمہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، بکیر السلمی، نافع کی سند سے ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بلاشبہ غسل ان پرواجب ہے جن پر جمعہ واجب ہے۔

۱۲۹۰۱- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن جعفر، زیاد بن محمد، حسن بن محمد بن احمد بن جعفر، زیاد بن محمد، حسن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، خالد بن ابی عثمان القرشی، ایوب بن عبداللہ بن یسار، ابن ابی عقرب کہتے ہیں کہ میں نے عتاب بن اسید کو سنا اور وہ کعبہ کو ٹیک لگائے ہوئے تھے فرمایا کہ مجھے نہیں پہنچا میرے کسی عمل سے جس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا سوائے دوگرہ دار کپڑوں کے جسکو میں نے اپنی آزادکردہ لونڈی کیسان کو پہنایا۔

۱۲۹۰۲- ابونعیم اصفہانی، عبدالملک بن الحسن المعدل، یحیٰی بن محمد الجبائی، یحیٰی بن معین، عبدالرحمٰن بن مہدی، داؤد بن قیس العواء، موسیٰ بن یسار کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ موجود تھے اس وقت ہمارا مہر دس اوقیہ ہوتا۔

۱۲۹۰۳- ابونعیم اصفہانی، مخلد بن جعفر، ابومعشر الدارمی، محمد بن خلاد، عبدالرحمٰن بن مہدی، داؤد بن قیس، ابراہیم بن عبداللہ بن حسن، ابوہ، ابن عباسؓ کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ مجھے میرے حبیب ﷺ نے تین چیزوں سے منع کیا۔ سونے کے انگوٹھی بنانے سے اور میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو منع کیا اور یہ کہ میں قرأت کروں اس حالت میں کہ میں رکوع یا سجدہ کرنے والا ہوں اور قسی کپڑے اور کسم کے رنگ شدہ کپڑوں سے منع کیا۔[2]

۱۲۹۰۴- ابونعیم اصفہانی (احمد بن اسحٰق، ابویحیٰی، رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، داؤد بن ابی الفرات، ابراہیم صائغ کی سند سے عطاء سے روایت کرتے ہیں ایک آدمی کے بارے میں کہ اس نے کہا کہ میں اپنے گھر کے ولیدہ کو ہدیہ کروں گا پھر اپنے یمین سے عاجز ہوگیا تو انہوں نے فرمایا کہ مینڈھا ہدیہ کرے۔

۱۲۹۰۵- ابونعیم اصفہانی (احمد، ابویحیٰی، رستہ، عبدالرحمٰن، داؤد بن عبدالرحمٰن) کہتے ہیں کہ میں نے سنا سالم بن عبداللہ کو اس حالت میں کہ ہم بیت اللہ کا طواف کررہے تھے اور ان سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ کیا اعرابی مہاجر امامت کرسکتا ہے؟ فرمایا کہ جب وہ نیک آدمی ہے تو اس کے امامت کرنے میں کیا نقصان ہے؟

۱۲۹۰۶- ابونعیم اصفہانی (ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد، ابن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، داؤد بن عبدالرحمٰن، ابوحلتم شہر بن حوشب کی سند سے اسماء بنت یزید سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: کہ اے لوگو! تمہیں کس چیز نے اس بات پر ابھارا کہ جھوٹ میں مسلسل پڑتے رہو جیسے کہ پروانے آگ میں پڑتے رہتے ہیں۔ پس جھوٹ سارا کا سارا بنی آدم پر حرام ہے سوائے تین خصلتوں کے ایک وہ آدمی جو بیوی کو خوش کرنے کے لئے جھوٹ بولے، دوسرا وہ آدمی جو جنگ کے دھوکے میں جھوٹ بولے، تیسرا وہ جو دو مسلمان آدمیوں میں صلح کرنے کے لئے جھوٹ بولے۔[3]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب التوبۃ باب ۶، ومسند الامام احمد ۶ / ۳۵۲

۲۔ نسائی ۲ / ۱۶۷، ۸ / ۱۶۷

۳۔ الکامل لابن عدی ۱ / ۵۴، ومجمع الزوائد ۱ / ۲۴۴

۱۲۹۰۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، ربیع بن اسلم، محمد بن زیاد کی سند سے حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

۱۲۹۰۸- ابونعیم اصفہانی احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، زائدۃ، مختار بن فلفل کی سند سے انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم وہ دیکھ لو جو میں نے دیکھا تو تم زیادہ رؤو اور کم ہنسو، صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ نے کیا دیکھا؟ فرمایا میں نے جنت اور جہنم کو دیکھا، اور آپ ﷺ نے ان کو منع فرمایا کہ جب آپ نماز پڑھائیں تو رکوع اور سجدے میں آپ سے سبقت کریں۔ اور آپ کے فارغ ہونے سے پہلے نماز سے فارغ نہ ہوں اس لئے کہ میں تمہیں آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔[1]

۱۲۹۰۹- ابونعیم اصفہانی، حبیب بن الحسن، یوسف القاضی، محمد بن ابی بکر ابن مہدی، زائدۃ، سدی، عبداللہ البہی) حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا یہ چھوٹی جائے نماز مجھے دیدو جبکہ آپ نے اس پر نماز کا ارادہ فرمایا: تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ میں تو حائضہ ہوں۔ فرمایا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔[2]

۱۲۹۱۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن الہیثم تستری، یحییٰ بن معاذ بن الحارث، عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی زائدۃ، اشعث بن ابی الشعثاء، ابوہ مسروق کی سند سے حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے اندر ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "یہ اچک لینا ہے جو کہ شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔

۱۲۹۱۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن عبیداللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب، حفص الرمالی، عبدالرحمٰن بن مہدی، زائدۃ، سماک کی سند سے حضرت جابر بن سمرۃؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز میں سورہ قاف پڑھتے تھے اور آپ ﷺ کی نماز اس میں مختلف ہوتی تھی۔

۱۲۹۱۲- ابونعیم اصفہانی، مخلد بن جعفر، جعفر الفریابی، علی بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، زائدۃ، عبداللہ بن محمد بن عقیل کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں بہترین صف پہلی صف ہے اور بدترین آخری صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں بدترین صف پہلی ہے اور بہترین آخری ہے۔ اور فرمایا کہ اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدہ کریں تو آپ اپنی آنکھیں نیچی رکھو اور ازار کی تنگی کی وجہ سے مردوں کی شرمگاہ کو نہ دیکھو۔[3]

۱۲۹۱۳- ابونعیم اصفہانی ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوعبید قاسم بن سلام، عبدالرحمٰن بن مہدی، زہیر، زید بن اسلم کی سند سے ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جو کہ قریب ہے کہ ایک بھی جانے والا نہ ہو۔[4]

۱۔ صحیح مسلم ۲۲۵، وسنن ابی داؤد ۶۲۱، وسنن الترمذی ۱۳۴، وسنن ابن ماجۃ ۹۳۲، ومسند الامام احمد ۲/۲۵، ۷۰، ۸۶، ۱۱۲، ۲۴۵، ۶/۱۰۱، ۱۰۶، ۱۱۰، ۱۱۴، ۱۹۰، ۱۷۹، ۲۱۴ والسنن الکبری للبیھقی ۱/۱۸۶، وسنن الدارمی ۱/۱۹۷، والمطالب العالیۃ ۲۱۱، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۲/۳۶۵، والمصنف لعبد الرزاق ۱۲۵۸.

۲۔ صحیح البخاری ۱/۱۹۱، ۴/۱۵۲، وسنن ابی داؤد، کتاب استفتاح الصلاۃ باب ۵۰، وسنن الترمذی ۵۹۰، والسنن الکبری للبیھقی ۲/۲۸۱، وصحیح ابن خزیمۃ ۴۸۲، ۹۳۱، والمستدرک ۱/۲۳۷، والمصنف لعبد الرزاق ۳۲۷۵. وفتح الباری ۲/۲۳۳

۳۔ مسند الامام احمد ۳/۳، ۲۹۳، ۳۸۷، والسنن الکبری للبیھقی ۲/۱۹۱، وصحیح ابن حبان ۳۸۵، ۴۱۷، وصحیح ابن خزیمۃ ۱۶۹۳. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۲/۵۴.

۴۔ صحیح البخاری ۸/۱۳۰، ومسند الامام احمد ۲/۷۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، والسنن الکبری للبیھقی ۹/۱۹، وسنن الترمذی ۲۸۷۲، ۲۸۷۳، وفتح الباری ۱۱/۳۳۳

۱۲۹۱۴- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، ابویحییٰ، عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، زہیر بن محمد، العلاء بن عبدالرحمٰن، ابوہ کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نذر نہ مانا کرو اس لئے کہ نذر اللہ کی تقدیر کو نہیں لوٹاتا اس سے تو بخیل سے مال نکلوایا جاتا ہے۔[1]

۱۲۹۱۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، ابویحییٰ رازی، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی وابوداؤد، زمعہ بن صالح، سلمۃ بن دھرام وطاؤس کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ غلاف سے کسی افضل چیز میں علم نہیں اٹھایا گیا۔

۱۲۹۱۶- احمد بن اسحٰق، محمد بن عباس بن ایوب، حفص بن عمر ربانی، عبدالرحمٰن بن مہدی، زربان بن ابی زربان، زربان کہتے ہیں میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو سنا آپ نے فرمایا: فتنہ جب متوجہ ہوتا ہے تو عالم اس کو پہچان لیتا ہے۔ (لیکن جاہل نہیں پہچان پاتا) اور جب فتنہ ختم ہو جاتا ہے تو ہر جاہل اس کو پہچان لیتا ہے۔

۱۲۹۱۷- ابونعیم اصفہانی ابوبکر بن خلاد، حارث، ابوعبید قاسم بن سلام، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان بن سعید، اسماعیل سدی، رفاعہ القتبانی کی سند سے عمرو بن الحمق سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کسی آدمی کو خون کا امان دے کر قتل کیا تو میں اس قاتل سے بری ہوں اگرچہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو۔[2]

یہ حدیث غریب ہے ثوری کی حدیث کے مقابلے میں، اس میں ابوعبدالرحمٰن بن مہدی متفرد ہیں۔

۱۲۹۱۸- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، ابی اسحٰق، سعید بن جبیر کی سند سے ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی بھی چوپایہ کو ظلماً قتل کرنے سے منع کیا۔

سلیمان بن احمد نے کہا کہ اس حدیث میں ابوعبدالرحمٰن بن مہدی متفرد ہیں۔

۱۲۹۱۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی سفیان کی سند سے ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ پر گواہی دیتا ہوں کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے نہیں بیٹھتی مگر رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ پاک اپنے ہاں کے لوگوں میں ان کا تذکرہ فرماتے ہیں۔[3]

یہ حدیث ثوری کی حدیث سے غریب ہے اس میں عبدالرحمٰن نے تفرد کیا ہے۔

۱۲۹۲۰- ابونعیم اصفہانی۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، ابن مہدی، سفیان، ابواسحٰق، سعید بن ابی کریب کی سند سے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہلاکت ہے وعدے کی خلافت ورزی کرنے والوں کی آگ سے۔[4]

یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے۔ ابن مہدی نے اس کے ساتھ تفرد کیا۔

۱۲۹۲۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحٰق بن احمد، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ، ابن مہدی، سفیان ابواسحٰق، ابوالاحوص حضرت عبداللہ

۱۔ صحیح مسلم، کتاب النذر باب ۲، وسنن الترمذی ۱۵۳۸، وسنن النسائی ۱۶/۷، ومسند الامام احمد ۲۶۳/۲، والسنۃ لابن ابی عاصم ۱۳۷/۱، والدر المنثور ۳۵۱/۱.

۲۔ سنن ابن ماجۃ ۲۶۸۸. ومجمع الزوائد ۲۸۵/۶، والاحادیث الصحیحۃ ۴۴۱

۳۔ مسند الامام احمد ۴۹/۳، ومجمع الزوائد ۷۶/۱۰، وامالی الشجری ۶۵/۱ والترغیب والترھیب ۴۰۴/۲.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ ۲۹، وصحیح البخاری ۲۳/۱، ۳۵، ۵۲، ۵۳، وفتح الباری ۱۴۳/۱، ۱۸۹، ۲۶۷، ۲۹۵.

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سلام سے ابتداء کرنے والا کانٹے سے بری ہے۔[1]

یہ ثوری عن ابی اسحٰق کی حدیث سے غریب ہے گویا کہ غیر محفوظ ہے۔

۱۲۹۲۲-ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، یوسف القاضی بن ابی بکر، ابن مہدی، سفیان، ابوقیس، عمرو بن میمون کی سند سے حضرت مسعود سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۲۹۲۳-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن یحیٰی بن مندہ، بندار، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان کی سند سے ابواسحٰق خیثمہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میرے والد کا نام عزیز تھا رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔

یہ حدیث ثوری کی حدیث سے غریب ہے ابن مہدی نے اس کے ساتھ تفرد کیا۔

۱۲۹۲۴-ابونعیم اصفہانی ابومحمد بن حیان، حامد بن شعیب، شریح ابن یونس، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، ابواسحٰق حارثہ بن مضرب کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ بدر کے دن ہم میں سے حضرت مقداد کے علاوہ کوئی فارس نہ تھا اور میں نے اپنے کو دیکھا کہ ہم میں سے کوئی کھڑا نہ تھا سوائے رسول اللہ ﷺ کے آپ ﷺ درخت کے نیچے نماز پڑھ رہے تھے رو رہے تھے یہاں تک کہ صبح ہوئی۔

اس حدیث کو ان الفاظ میں ثوری سے صرف ابن مہدی نے ہی روایت کیا ہے۔

۱۲۹۲۵-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان اسحٰق بن احمد، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ، ابن مہدی، سفیان، ابواسحٰق، مصعب بن سعد، ابوہ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے۔[2]

یہ ثوری اور ابواسحٰق کی حدیث سے غریب ہے۔ ہم نے اسکو صرف ابن مہدی کی حدیث سے لکھا ہے۔

۱۲۹۲۶-ابواسحٰق بن حمزہ، علی بن اسماعیل، ابوموسیٰ، ابن مہدی، سفیان، ابوزبیر کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے کہ آدمی اپنے گھر میں رات کو سفر سے جائے یا ان کے ساتھ خیانت کرے۔[3]

یہ حدیث ثوری کی حدیث سے غریب ہے۔ عبدالرحمٰن اس کے ساتھ متفرد ہیں۔

۱۲۹۲۷-ابواسحٰق بن عمر، ابراہیم بن ہاشم، ابراہیم بن عرعرۃ، ابن مہدی، سفیان، حبیب یعنی ابن ثابت، عطاء کی سند سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ طلوع شمس سے پہلے رمی الجمار نہ کرو۔[4]

یہ ثوری عن حبیب کی حدیث سے غریب ہے۔ ابن مہدی نے اس کے ساتھ تفرد کیا ہے۔

۱۲۹۲۸-ابواسحٰق بن حمزہ، علی بن اسماعیل، ابوحفص بن مہدی، سفیان، جہضم کی سند سے عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ (ان ترک خیراً الوصیۃ للوالدین و الاقربین) البقرۃ:۱۸۰) اس کو آیۃ المواریث نے منسوخ کردیا ہے۔

یہ ثوری کے حدیث سے غریب ہے صرف ابن مہدی کی حدیث سے ہم نے اس کو لکھا ہے۔

۱۔ کنز العمال ۲۵۳۰۱. والجامع الکبیر ۱۰۲۷۲. ۱۰۲۷۳.

۲۔ صحیح البخاری ۲۰۰/۴، ۳۶/۵، ۹۸،۹۷/۷. وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۸۹، وفتح الباری ۱۰۶/۷، ۵۵۵،۵۵۱/۹.

۳۔ مسند الامام أحمد ۱۷۵/۱، ۳۰۲/۳، ۳۱۰، ۳۵۱. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۵۲۳/۱۲، ۵۲۴.

۴۔ سنن الترمذی ۸۹۳، وسنن ابن ماجۃ ۳۰۲۵، ومسند الامام أحمد ۲۳۴/۱، ۲۷۷، ۳۲۶، ۳۴۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۵/۱۱. ۳۸۵، ۳۹۸، وسنن الدارقطنی ۲۷۳/۲

۱۲۹۲۹-ابوالحسین محمد بن المظفر ،محمد بن اسحق بن عیسیٰ بن فروخ، زید بن اخزم ،عبدالرحمٰن بن مہدی ،سفیان ،اعمش ،ابوصالح کی سند سے حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی کریم ﷺ سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا'' کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا اور نہ میں نے تمہیں اس کی خبر دی پھر یہ آیت تلاوت فرمائی''فلاتعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعين ''الآیۃ السجدۃ:۱۷''ترجمہ پس نہیں جانتا کوئی نفس جو کچھ ان کے لئے پوشیدہ رکھا گیا ہے آنکھوں کی ٹھنڈک میں سے۔[1]

یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے ابن مہدی اس کے ساتھ متفرد ہیں۔

۱۲۹۳۰-محمد بن المظفر ،محمد بن عبدالحمید الفرغانی، عمر بن شبۃ ،عبدالرحمٰن بن مہدی ،سفیان ،اعمش ابوصالح کی سند سے حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرۃ اسلام پر پیدا ہوتا ہے بعد میں اس کے والدین اسکو یہودی نصرانی بناتے ہیں۔

یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے عبدالرحمٰن نے اسکے ساتھ تفرد کیا ہے۔[2]

۱۲۹۳۱-محمد بن المظفر ،محمد بن محمد بن سلیمان ،بندار بن بشار ،عبدالرحمٰن بن مہدی ،سفیان ،اعمش ،ابوصالح کی سند سے حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ ایک بالشت تک میری قربت حاصل کرتا ہے تو میں ایک گز اس کے قریب ہوتا ہوں اگر وہ ایک گز میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔[3]

یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے۔ابن مہدی نے اس کے ساتھ تفرد کیا ہے۔

۱۲۹۳۲-سلیمان بن احمد ،احمد بن علی بن جارود ،عبدالرحمٰن بن عمر رستہ ،ابن مہدی ،سفیان ،اعمش ابوصالح حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے ،یہ ثوری کی حدیث غریب ہے ابن مہدی نے اسکے ساتھ تفرد کیا ہے۔[4]

۱۲۹۳۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر ،عباس بن محمد بن مجاشع ،محمد بن ابی یعقوب ،عبدالرحمٰن بن مہدی ،سفیان ،ابو عبادۃ ،رفاعۃ محمد بن سلمہ کی سند سے حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی اپنے پڑوسی کے بغیر سیر نہیں ہوتا۔[5]

یہ حدیث غریب ہے۔ہم نے اس کو عمر بن الخطابؓ کی اسناد سے صرف یہی حدیث لکھی ہے۔عبدالرحمٰن اس کے ساتھ متفرد ہیں۔

۱۲۹۳۴-عبداللہ بن محمد ،عباس بن محمد ،محمد ،عبدالرحمٰن بن مہدی ،سفیان ،اعمش ،ابوسفیان ،جابر کی سند سے ابو سعید خدریؓ سے روایت

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/۴۳۸، ومسند الحميدی ۱۱۳۳. والترغيب والترهيب ۴/۵۲۱، ۵۵۷. واتحاف السادة المتقين ۸/۵۶۸، ۱۰/۵۳۵، ۵۵۰. والدر المنثور ۵/۱۷۶.

۲۔ صحيح البخاری ۲/۱۱۸، ۶/۱۴۳. وصحيح مسلم ، كتاب القدر ۲۲، ۲۳. وفتح البارى ۸/۵۱۲، ۱۱/۴۹۳.

۳۔ مسند الامام أحمد ۲/۳۱۵، ۳/۱۰۶. والترغيب والترهيب ۲/۴۹۳، ۴۷۷، ۴/۱۰۳. وفتح البارى ۳/۳۸۴، وحسن الظن بالله لابن أبى الدنيا ۳. واتحاف السادة المتقين ۵/۵، ۶، ۷، ۳۰.

۴۔ صحيح البخارى ۹/۱۷۵.

۵۔ المستدرك ۴/۱۶۷. ومسند الامام أحمد ۱/۵۵. ومجمع الزوائد ۸/۱۶۷. والمطالب العالية ۲۷۲۱.

کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک مسجد میں نماز پڑھ لے تو اس کو چاہیے کہ اپنی نماز میں سے اپنے گھر کے لئے بھی حصہ بنالے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اسکی نماز سے اسکے گھر میں خیر بنانے والا ہے۔[1]

اس حدیث میں عبدالرحمن عن سفیان متفرد ہیں۔

۱۲۹۳۵-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ، بندار، ابن مہدی، سفیان، اعمش، ابوسفیان، جابر کی سند سے ابوسعیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کی۔

یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے۔ عبدالرحمن نے اس کے ساتھ تفرد کیا ہے ابن ابی یعقوب نے کہا کہ عبدالرحمن بن مہدی باسنادہ پس کہا کہ جابر نے ابوسعید سے روایت کی ہے۔

۱۲۹۳۶-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، ابن مہدی، سفیان اعمش، ابوسفیان کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک مدینہ میں ایک قوم ہے جو تمہارے ساتھ حاضر ہوئے جنکو عذر نے روکا۔ یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے۔ ابن مہدی نے اس کے ساتھ تفرد کیا۔[2]

۱۲۹۳۷-سلیمان، عبداللہ، ابوہ، ابن مہدی، سفیان، اعمش، ابوسفیان کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوجاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار کے لئے کافی ہوجاتا ہے۔ اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہوجاتا ہے۔[3]

۱۲۹۳۸-عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ، عبدالرحمن بن عمر رستہ، ابن مہدی، سفیان، اعمش، عمارۃ بن عمیر، ابوعطیہ کی سند سے حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک میں جانتی ہوں کہ نبی کریم ﷺ کیسے تلبیہ پڑھتے تھے۔ لبیک اللہم لبیک، لبیک لاشریک لک لبیک، ان الحمد والنعمۃ لک۔

۱۲۹۳۹-عبداللہ بن محمد، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان اعمش، عبداللہ کی سند سے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ کوئی بھی نفس ظلماً قتل نہیں کیا جاتا مگر آدم علیہ السلام کے بیٹے پر اس میں سے کچھ ہوتا ہے۔ اور یہ اس لئے کہ وہ پہلا شخص تھا جس نے قتل کا طریقہ شروع کیا۔[4]

۱۲۹۴۰-حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان بن عیینہ، اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کی سند سے انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے اور یتیم نے حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

۱۲۹۴۱-ابراہیم بن عبدالرحمن، محمد بن اسحٰق، یعقوب بن ابراہیم، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان بن عیینہ، زہری، ادریس ابوثعلبہ خشنی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہر ذی ناب درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔[5]

۱۔ مسند الامام احمد ۳/۱۵، ۵۹۔ وسنن ابن ماجۃ ۱۳۷۶ وصحیح ابن خزیمۃ ۱۲۰۶۔

۲۔ التمہید لابن عبد البر ۶/۲۱۹

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ ۱۷۹، ۱۸۰۔ وسنن الترمذی ۱۸۲۰، وسنن ابن ماجۃ ۳۲۵۴۔ ومسند الامام احمد ۲/۴۰۷، ۳/۳۰۱، ۳۱۵، ۳۸۲۔ وفتح الباری ۹/۵۳۵۔ وسنن الدارمی ۲/۱۰۰، والمعجم الکبیر للطبرانی ۷/۱۷۸، ۱۰/۱۲۶

۴۔ صحیح البخاری ۴/۱۰۰، ۹/۱۶۲، ۳/۳۰۹۔ وصحیح مسلم، کتاب القسامۃ ب ۶، رقم: ۲۷، وسنن النسائی، کتاب المحاربۃ باب ۱۔ وسنن ابن ماجۃ ۲۶۱۶۔ والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۷۱۸

۵۔ سنن النسائی ۷/۲۰۰، وسنن ابن ماجۃ ۳۲۳۲، ومسند الامام احمد ۱/۳۳۲، ۳/۱۹۳، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۵/۳۹۸، وفتح الباری ۹/۶۵۴، ۶۵۷، وشرح السنۃ ۲/۲۳۳۔

۱۲۹۴۲-ابونعیم اصفہانی ابوبکر بن عبداللہ، محمد بن سہل، عبداللہ بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، ابن عیینہ، زہری (ابوسلمۃ) ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حبشی کا انتقال ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لئے استغفار کرو۔[1]

۱۲۹۴۳-احمد بن اسحٰق، محمد بن عباس، ایوب، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبۃ، سفیان ابن عیینہ، زہری کی سند سے سالم ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے نہیں سنا ان کو پڑھتے ہوئے مگر یہ کہ چلو اللہ کے یاد کی طرف، تو شعبہ نے کہا تم پر سو ضرر میں واجب ہیں جب آپ کے پاس اس طرح موجود ہیں تو مجھ سے کیوں روایت کرتے ہو؟

۱۲۹۴۴-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، حبیب، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، ابومحمد بن حیان، عباس بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلیمان بن کثیر، زہری، سالم ابوہ کی سند سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا درآنحالیکہ سالم نے مجھے حضور ﷺ کی وہ کتاب الصدقہ پڑھائی جو آپ نے وفات سے پہلے لکھی تھی آپ نے فرمایا کہ ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے۔ اور حدیث کو مفصل بیان کیا۔

۱۲۹۴۵-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، محمد بن حمید، عباس بن ابراہیم قراطیسی، محمد بن بشار بندار، 'ح' ابومحمد بن حیان، عباس بن مشجع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی سلیم بن اخضر، عبیداللہ نافع کی سند سے ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ غنیمت کے مال کو اس طرح تقسیم کیا کہ گھوڑے کو دو حصے اور پیدل آدمی کو ایک حصہ سہم دیا۔

۱۲۹۴۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس بن ایوب، عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلیمان بن مغیرہ، ثابت بنانی، انس بن مالک محمود بن ربیع سے روایت کرتے ہیں اور وہ عتبان بن مالک سے فرمایا کہ میں ملا عتبان ابن مالک سے تو اس نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور پھر اس کو آگ کھائے۔

تو حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث اچھی لگی چنانچہ میں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اسکو لکھ دو۔[2]

۱۲۹۴۷-ابوبکر بن عبداللہ محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ھلال کی سند سے ھشام بن عامر سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ احد کے دن انصار نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں آئے اور عرض کیا کہ ہمیں زخم اور مشقت پہنچی ہے آپ نے فرمایا کہ قبریں کشادہ کھودو اور ایک ہی قبر میں دو اور تین دفن کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول کس کو مقدم کریں؟ فرمایا جس کے پاس قرآن زیادہ ہو۔ چنانچہ ابن عامر انصار کے دو آدمیوں سے مقدم کر دیئے گئے۔[3]

۱۲۹۴۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمن بن مہدی، سلیمان بن حیان قتادہ کی سند سے حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ جنت میں ایک درخت ہے کہ اس کے سائے کے نیچے کوئی سوار سو سال تک چلے پھر بھی اس کو ختم نہ کر سکے گا۔[4]

۱۲۹۴۹- ابومحمد بن احمد جرجانی، حسن بن سفیان، ابوبکر بن خلاد، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلیم بن حیان، سعید بن مینا حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔

۱۲۹۵۰-ابونعیم اصفہانی ابوالعباس احمد بن محمد بن الہیثم تستری، یحیٰی بن معاذ بن حارث، عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوالاحوص،

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۲۳۱، ۵۲۹. والمعجم الكبير للطبرانى ۲/ ۳۶۷.

۲۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان باب ۱۰.

۳۔ مسند الامام أحمد ۴/ ۱۹، ۲۰. وسنن النسائى ۴/ ۸۱، ۸۳. وسنن ابن ماجة ۱۵۶۰. وسنن ابى داؤد ۳۲۱۵. والسنن الكبرى للبيهقى ۳/ ۴۱۳. ودلائل النبوة ۳/ ۲۹۶.

۴۔ صحيح البخارى ۴/ ۱۴۳، ۶/ ۱۸۳، ۸/ ۱۴۲. وصحيح مسلم، كتاب الجنة ۶، ۷، ۸. وفتح البارى ۱۱/ ۴۱۵، ۴۱۶.

سلام بن سلیم، اشعث بن ابی الشعثاء، ابوہ، مسروق حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے کے بارے میں روایت کرتی ہیں فرمایا کہ وہ اچک لینا ہے جو شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔[1]

۱۲۹۵۱- ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، ابوالاحوص سلام بن سلیم، اعمش، عبداللہ بن سائب، زاذان) حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل ہونا گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے سوائے امانت کے قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اگرچہ وہ اللہ کے راستے میں شہید ہو گیا ہو تو اس کو کہا جائے گا کہ اپنی امانت ادا کرو، وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار میں کہاں سے ادا کروں دنیا تو چلی گئی؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اسکو ہاویہ میں لے چلو تو اسکو لے جایا جائے گا اور جہنم کے تہہ میں اس چیز کو اس ہیت کے ساتھ بنایا جائے گا جس دن اس نے اس کے ساتھی سے لیا تھا فرمایا کہ پھر اسکو گرادیا جائے گا تو یہ اسکو اپنی گردن پر لادے گا پھر اسکو اٹھائے گا پھر وہ گرادی جائے گی اور یہ اسکے پیچھے گرادیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اسی طرح رہے گا۔ عبداللہ نے فرمایا کہ امانت جنابت سے غسل میں بھی ہے، نماز میں بھی ہے، حدیث میں بھی ہے، ناپنے اور تولنے میں بھی ہے اور ان سب سے سخت ودیعہ ہے۔

۱۲۹۵۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمن بن مہدی، سلام بن ابی مطیع) عثمان بن عبداللہ بن موھب سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ام سلمہؓ کے پاس گئے تو اس نے ہمارے لئے نبی کریم ﷺ کے بالوں میں سے ایک بال نکالا جو مہندی اور کتم سے رنگا ہوا تھا۔

۱۲۹۵۳- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمن بن مہدی، سلام بن ابی مطیع کی سند سے یونس بن عبید سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عمان کے گورنر کو لکھا کہ مچھلی میں سے کچھ نہ لیا کریہاں تک کہ دوسو درہم تک پہنچے جب دوسو درہم تک پہنچے تو اس سے زکاۃ لیا کرو۔

۱۲۹۵۴- احمد بن اسحٰق، ابویحییٰ رازی، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، سلام بن مسکین، کثیر بن زیاد کی سند سے حسن سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان امراء میں سے بعض کہا کرتے تھے کہ ثنا، (یعنی جو خیر وشر کے دو مستقل قوت ہونے کا قائل ہو) کی گواہی قبول نہ کرو کیونکہ انہوں نے اہل اسلام کی مجاورت کے مقابلے میں اہل شرک کی مجاورت کو اختیار کیا ہے۔

۱۲۹۵۵- ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، سلام بن مسکین کی سند سے شعیب بن حبحاب سے روایت کرتے ہیں کہ جب جنازے میں چار آدمی ہوتے تو ابراہیم انتظار نہ فرماتے۔

۱۲۹۵۶- احمد بن اسحٰق، ابویحییٰ، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، سلام بن عبداللہ کی سند سے موسیٰ بن عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوسعید خدریؓ کو دیکھا کہ نماز میں اشارہ کر رہے تھے۔

۱۲۹۵۷- ابوجعفر محمد بن حسن یقطینی، احمد بن عمر بن سنان، کی، عبداللہ بن عبدالرحمن تیمی، عبدالرحمن بن مہدی، سعید بن زید، حماد بن زید کا بھائی، زبیر بن خربت ابولبید سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اہل بصرہ نے گھوڑ دوڑ کا مقابلہ کروایا جب مقابلہ ختم ہوا تو ہم انس بن مالک سے ہوتے ہوئے گزرے اور ان سے کہا کیا تم لوگ حضور ﷺ کے دور میں مقابلہ بازی کرتے تھے ایسے گھوڑے پر جسکو سبحۃ کہتے تھے پس لوگ اس میں سبقت کر گئے اور اس کا کوئی معنی نہیں ہے اور اسکو پسند کیا۔

۱۲۹۵۸- ابونعیم اصبہانی سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمن بن مہدی، سعید بن عبدالرحمن الجمحی، صالح بن محمد بن زائد کی سند سے مکحول سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے دن خمس سے زیادتی لی۔

---

[1] صحیح البخاری ۱/۱۹۱، ۴/۱۵۲، وسنن الترمذی ۵۹۰، وسنن ابی داؤد، کتاب استفتاح الصلاۃ باب ۵۰.
والمستدرک ۱/۲۳۷، وفتح الباری ۲/۲۳۴.

۱۲۹۵۹- ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، کی سند سے سہل بن ابی صلت السراج سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین کو سنا اس حال میں کہ ان سے سوال کیا گیا ایسی قوم کے بارے میں جو قیدیوں کو لے کر آئے تھے اور وہ جب ان قیدیوں کو نماز کا حکم دیتے تو وہ نہ پڑھتے، ان میں سے ایک انسان مرگیا تو ابن سیرین نے فرمایا کہ تمہارے لئے اب ظاہر ہوگیا کہ وہ اصحاب الجحیم میں سے ہے۔ فرمایا کہ ان کو غسل دو کفن پہناؤ اسکو مسالہ لگاؤ پھر جنازہ پڑھ کر دفنادو۔

۱۲۹۶۰- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، بندار، عبدالرحمٰن بن مہدی کی سند سے سہل سراج بن حسن سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں روایت کرتے ہیں (کلا نمد ھؤلاء وھؤلاء من عطاء ربک)

فرمایا کہ ہر ایک کو ہم دنیا میں رزق دیتے ہیں نیک کو بھی اور برے کو بھی۔

۱۲۹۶۱- ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن کی سند سے سری بن یحییٰ کی سند سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا اس حال میں کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا کہ اے ابوسعید ایک قیدی لڑکی ہے اس نے ایک نماز کے علاوہ کبھی نماز نہیں پڑھی پھر وہ مرگئی کیا اس کو دفن کردوں تو فرمایا کہ ہاں اور جنازہ بھی پڑھ لو۔

۱۲۹۶۲- حبیب بن حسن، یوسف بن یعقوب قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، ابواسحٰق، ابوسلمۃ کی سند سے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ سب سے پسندیدہ عمل نبی کریم ﷺ کو وہ عمل تھا جس پر بندہ مداومت کرے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔[1]

۱۲۹۶۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبیداللہ بن سعید، یعقوب بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ شعبہ نے فرمایا کہ میں نے مداہنت نہیں کی صرف اس حدیث میں قتادہ نے فرمایا کہ انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو برابر کرو، پس میں نے ناپسند کیا کہ مجھ پر خراب کیا جائے جودہ حدیث کو۔

۱۲۹۶۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے کسی آدمی سے بھی حدیث نہیں سنی مگر یہ کہ اس نے مجھے کہا کہ حدثنی یا حدثنا کہا سوائے ایک حدیث کے، شعبہ نے کہا کہ قتادہ نے کہا کہ انسؓ نے فرمایا کہ نماز کے حسن میں سے صف کا سیدھا کرنا ہے اوکما قال: پس میں نے ناپسند کیا کہ مجھ پر جودۃ حدیث کو خراب کیا جائے۔[2]

۱۲۹۶۵- محمد بن مظفر، محمد بن حسین بن حفص، سفیان بن وکیع، ابن مہدی، شعبہ، حمید سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک سے کہا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے قنوت پڑھا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں ایک مہینہ کے لئے قنوت پڑھا ہے میں نے کہا رکوع سے پہلے یا بعد؟ تو فرمایا کہ پہلے بھی اور بعد میں بھی۔

۱۲۹۶۶- ابومحمد بن حیان، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر ابن مہدی، شعبہ، حمید کی سند سے حضرت انس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ یہ سب کچھ رکوع سے پہلے اور بعد میں ہوا۔ یعنی حضور ﷺ نے قنوت پڑھی۔

۱۲۹۶۷- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، عبیداللہ بن عمر قواریری، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، قتادہ، مطرف بن عبداللہ بن شخیر کی سند سے روایت ہے کہ شخیر نے فرمایا کہ میں آیا نبی کریم ﷺ کے پاس بنی عامر کی ایک جماعت میں ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم اونٹوں میں سے پاتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کا گمشدہ چیز جہنم کی آگ ہے۔[3]

---

[1] مسند الامام أحمد ۱۲۲/۳. والمصنف لابن أبي شيبة ۳۵۱/۱، والدر المنثور ۲۹۳/۵.

[2] سنن الترمذي ۱۸۸۱، وسنن ابن ماجة ۲۵۰۲. ومسند الامام أحمد ۴۵/۳. ۸۰/۵، وسنن الدارمي ۲۶۶/۲. والسنن الكبرى للبيهقي ۱۹۰/۶، ۱۹۱، وصحيح ابن خزيمة ۱۱۷۰ ۱۱۷۱. وفتح الباري ۹۲/۵. والمعجم الكبير للطبراني ۲۹۶/۲. ۱۸۳/۱۷. والصغير ۲۸/۲.

۱۲۹۶۸- سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن سہیل تستری، ابوالربیع حارثی، عبدالرحمٰن، شعبہ، سہیل بن ابی صالح کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ جب فجر کی دو رکعتیں پڑھتے تو پھر لیٹ جاتے تھے۔

۱۲۹۶۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد، عبدالرحمٰن بن مہدی، شریک، سماک حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جب نبی علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے کوئی اس جگہ بیٹھا جہاں مجلس ختم ہوتی۔

۱۲۹۷۰- ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، شریک، مقدام بن شریح ان کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ نبی علیہ السلام کس چیز سے ابتداء کرتے تھے، فرمایا کہ ان ٹیلوں تک۔

۱۲۹۷۱- احمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ رازی، عبدالرحمٰن بن رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی شریک بن ابراہیم بن مہاجر ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ خباب بن الارتؓ نوجوان تھے اور وہ چاندی سے آراستہ تلوار خریدتا تھا۔

۱۲۹۷۲- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، شریک، ابو ہلال کی سند سے وسق رومی سے روایت کرتے ہیں کہ میں عمر بن الخطابؓ کا غلام تھا وہ مجھے کہتے تھے کہ اسلام لاؤ اس لئے کہ اگر تم اسلام لائے تو میں تیرے ذریعے مسلمانوں کی امانت میں مدد لوں گا اس لئے کہ میرے لئے مناسب نہیں کہ میں انکی امانت میں ایسے شخص سے مدد لوں جو ان میں سے نہیں ہے فرمایا کہ میں نے انکار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ دین میں اکراہ نہیں ہے جب ان کی وفات کا وقت ہو گیا تو مجھے آزاد کر دیا اور کہا کہ جہاں چاہو جاؤ۔

۱۲۹۷۳- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن بشار بندار، عبدالرحمٰن بن مہدی ابوبکر بن عیاش، عاصم حضرت عبداللہ بن حضرمی، محمد بن بشار بندار، عبدالرحمٰن بن مہدی ابوبکر بن عیاش، عاصم زر کی سند سے حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ سحری کرو اس لئے کہ سحری میں برکت ہے۔ کہا گیا ہے کہ ابوبکر بن عیاش کا نام شعبہ ہے۔

۱۲۹۷۴- جعفر بن عبداللہ بن صباح، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعیب بن صفوان، عطاء بن السائب ابوالعلیٰ کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جس نے کتاب اللہ سیکھی پھر تابعداری کی ان چیزوں کی جو اس میں ہے اللہ تعالیٰ دنیا میں ان کو گمراہی سے ہدایت دے گا اور قیامت میں انکو برے حساب سے بچائے گا پھر یہ آیت نازل فرمائی (فمن اتبع هدای فلا یضل ولا یشقی)۔

۱۲۹۷۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ عبدالرحمٰن بن مہدی، شیبان بن عبدالرحمٰن، رکین بن ربیع، ابوہ، عمہ کی سند سے خریم بن فاتک سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ چار قسم کے ہیں اور اعمال چھ ہیں پس لوگوں کے لئے دنیا و آخرت میں وسعت کر دی گئی ہے اور بعض لوگوں کے لئے دنیا میں وسعت آخرت میں تنگی کر دی گئی ہے اور بعض کے لئے دنیا میں تنگی اور آخرت میں وسعت کر دی گئی ہے اور ایک قسم ایسی ہے جو دنیا و آخرت دونوں میں شقی ہے۔ اور اعمال چھ ہیں۔ دو واجب کرنے والے اور مثلاً بمثل اور دس گنا، سات سو گنا، اور واجب کرنے والے دو وہ ہیں کہ جو مسلمان یا مؤمن ہو کر مرا اور اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا تھا تو اس کے لئے جنت واجب ہے۔ اور جو کافر ہو کر مرا اس کے لئے جہنم ہے۔ اور جو لوگ ایسی نیکی کے ساتھ ہیں جسکو انہوں نے کیا نہیں ہے تو اللہ پاک جانتا ہے۔ اور حدیث کو ذکر کیا۔[1]

۱۲۹۷۶- عبداللہ بن جعفر، ہارون بن سلیمان، عبدالرحمٰن بن مہدی، صخر بن جویریہ، نافع کی سند سے مسلم بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس حضرت ام سلمہؓ جو کہ نبی ﷺ کی زوجہ مبارک ہیں کی طرف سے ایک آدمی آیا اور کہا کہ ایک عورت کو خون آتا ہے

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۲۴۵/۴، ۲۴۶، ومسند الامام احمد ۳۴۶/۴، والمستدرک ۸۷/۲، والعلل المتناهیة ۳۲۲/۲.

اور کتا نہیں ہے فرمایا کہ وہ ان دن رات کی تعداد میں دیکھے جن میں اس کو حیض آتا تھا اور اسکی مقدار نماز چھوڑ دے۔ پھر فرمایا کہ جب نماز کا وقت آ جائے تو غسل کرے اور کپڑے سے اپنے آپ کو ڈھانپ کر نماز پڑھ لے۔[۱]

۱۲۹۷۷- احمد بن اسحٰق، ابو یحیٰی الرازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، صالح بن رستم کی سند سے عطاء سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں "ولا یاب الشھداء اذا ما دعوا" ترجمہ: اور انکار نہیں کرتے شہدا، جب ان کو بلایا جائے" فرمایا کہ اقامت کے وقت، حسن نے کہا کہ اقامت اور شہادت کے وقت۔

۱۲۹۷۸- احمد بن اسحٰق، ابو یحیٰی الرازی، عبدالرحمٰن بن مہدی کی سند سے السعق بن حزن سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین کو سنا جب ان سے سوال کیا گیا ایسی عورت کے بارے میں جس نے نذر مانا کہ بیت اللہ تک مشی کرے گی تو حسن نے ان کو حکم دیا کہ وہ سوار ہو کر جائے اور ابن سیرین اس کا انکار کرتا تھا اور فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو سنا فرماتے ہیں کہ" ومنھم من عاھد الله لئن آتانا من فضله" (التوبہ:۷۵)

۱۲۹۷۹- احمد بن اسحٰق، ابو یحیٰی الرازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، صباح بن عبداللہ، عبیداللہ بن سلیمان کی سند سے ابو حکیم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں کوفہ کی مسجد میں بیٹھ کر مصاحف لکھ رہا تھا میرے پاس سے حضرت علی گزرے پس وہ میرے پاس کھڑے ہو کر دیکھنے لگے اور فرمایا کہ اللہ کی کتاب کو منور کر کے لکھو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو منور کیا ہے۔

۱۲۹۸۰- احمد بن بندار، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی کی سند سے طعمۃ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ کو دیکھا کہ اپنے دانتوں کو سونے سے مضبوط کر رہے تھے۔

۱۲۹۸۱- احمد بن جعفر بن مسلم احمد بن الآبار، احمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مہدی طالوت سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابراہیم بن ادھم کو سنا کہ اس بندے نے اللہ کی تصدیق نہیں کی جس نے شہرت کو پسند کیا۔

۱۲۹۸۲- محمد بن یحیٰی بن مندہ، محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی کی سند سے طالب بن سلمی، سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حسن کو کہا ان لوگوں نے بھاگے ہوئے غلام اور گمشدہ اونٹ میں جعل یعنی مزدوری مقرر کی ہے میرے لئے اس میں سے کچھ داخل اور کچھ خارج ہے فرمایا کہ مسلمان زیادہ مستحق ہے مسلمان پر لوٹانے سے، اور مسلمان پر کیوں نہیں لوٹاتے؟ اگر وہ خوش ہوا تو اس کا صلہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

۱۲۹۸۳- احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوہ، عبدالرحمٰن، عبداللہ بن عمر، سعید بن ابی سعید کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ثمامہ ابن اثال مسلمان ہوا تو نبی علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ اسکو بنی فلان کے باغ میں لے کر جاؤ اور انہیں حکم دو کہ غسل کرلے۔[۲]

۱۲۹۸۴- سلیمان، علی بن عبدالعزیز، ابو عبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن عمر کی سند سے زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اس مال میں ہر مسلمان کا حق ہے اور میں اسکو دوں گا یا یہ کہ وہ روک دے۔

۱۲۹۸۵- احمد بن اسحٰق، ابو یحیٰی رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن عمر، نافع کی سند سے ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عورتوں پر بیت اللہ میں رمل کرنا نہیں ہے، اور نہ ان کے لئے صفا اور مروۃ کے درمیان دوڑنا ہے اور نہ ہی وہ صفا اور مروہ پر چڑھیں گی۔

۱۔ مسند ابی عوانة ۱/ ۳۲۴.

۲۔ مسند الامام احمد ۲/ ۳۰۴، ومجمع الزوائد ۱/ ۲۸۳

۱۲۹۸۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن جعفر، یزید بن حاد، محمد بن ابراہیم، عامر بن سعید کی سند سے عباس بن عبدالمطلب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے بعض اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ دونوں ہتھیلیاں، گھٹنے اور دونوں قدم۔[1]

۱۲۹۸۷- عبداللہ بن جعفر، ابن عبدالرحمٰن بن المسور بن مخرمہ، محمد بن ابراہیم، ابویعلی، ابوخیثمہ عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوسعید مولی بنی ہاشم، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن محمد ابن سعد، عامر بن سعید کی سند سے سعید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دائیں جانب سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ رخسار ظاہر ہوجاتا تھا اور بائیں جانب سلام پھیرتے یہاں تک کہ رخسار مبارک ظاہر ہوجاتا تھا۔

۱۲۹۸۸- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر مقدمی، ح، محمد بن عبداللہ، احمد بن محمد بن حسین ماسرجسی، اسحق بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن بکر بن عبداللہ مزنی، عطاء بن ابی میمونہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں قصاص میں لایا گیا تو آپ نے معاف کرنے کا حکم دیا۔ اور مقدمی نے کہا کہ کوئی بھی قصاص نہیں لایا گیا حضور ﷺ کے پاس مگر یہ کہ آپ نے معاف کرنے کا حکم دیا۔

۱۲۹۸۹- احمد بن اسحق، ابو یحییٰ رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن منیب مدینہ، جدہ عبداللہ بن ابی امامہ بن ثعلبہ) اپنے والد ابوامامہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے لئے نکلنے کا ارادہ کیا جب میں نے حضور ﷺ کے ساتھ نکلنے کا عزم کیا تو مجھے ابوبردہ بن دینار نے کہا کہ تو اپنی ماں کے ساتھ ٹھہر جا۔ تو میں نے کہا کہ تو اپنی بہن کے پاس ٹھہر جا۔ یہ بات حضور ﷺ کے سامنے ذکر کی گئی تو آپ نے ابوامامہ کو ٹھہرنے کا حکم دیا اور ابوبردہ نکل گئے اور حضور ﷺ کی اس حال میں واپسی ہوئی کہ والدہ کا انتقال ہوگیا تھا آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔

۱۲۹۹۰- حبیب بن حسن، یوسف قاضی، ابن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، اوزاعی محمد بن علی، سعید بن المسیب، ابن عباس) نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اس شخص کی مثال جو کچھ صدقہ کرتا ہے پھر واپس لیتا ہے اس کتے کی طرح ہے جو قے کرکے چاٹتا ہے۔[2]

۱۲۹۹۱- حسن بن محمد بن کیسان، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابن مبارک یونس بن یزید، زہری، سعید بن المسیب جبیر بن مطعم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آئے اس حال میں کہ عثمان بن عفان حضور ﷺ سے گفتگو کررہے تھے خیبر کے اس خمس میں جسکو آپ ﷺ نے بنوہاشم اور بنوالمطلب میں تقسیم کردیا تھا چنانچہ انہوں نے کہا کہ آپ نے ہمارے بھائیوں بنی عبدالمطلب بن عبدمناف میں تقسیم کردیا اور ہمیں کچھ نہ دیا اور ہماری قرابت بھی تو ان ہی کی قرابت کی طرح ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ مطلب اور ہاشم دونوں ایک ہی چیز ہیں۔

۱۲۹۹۲- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم، موسیٰ بن محمد بن حبان، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک حرملہ بن عمران، عبداللہ بن حارث عرفہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نبی علیہ السلام کے پاس اس وقت حاضر تھا کہ آپ حجۃ الوداع میں بدنہ لائے تھے۔

۱- صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ۲۳۱، وسنن ابی داؤد ۸۹۱. وسنن الترمذی ۲۷۲، وسنن النسائی ۲/۲۱۰، ۲۰۸، وسنن ابن ماجۃ ۸۸۵. وصحیح ابن خزیمۃ ۶۳۱، وفتح الباری ۲/۲۹۶.

۲- سنن النسائی ۶/۲۶۶، وسنن ابن ماجۃ ۲۳۹۱. ومسند الامام أحمد ۱/۳۴۹، وسنن الدارمی ۲/۴۱۳. وصحیح ابن خزیمۃ ۲۴۷۴، ۲۴۷۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۳۵۶.

۱۳۹۹۳- احمد بن علی بن عبداللہ الخراز الکوفی، عبداللہ بن محمد بن سوار، اسماعیل بن بشر بن منصور عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، معمر، ابن برقان، یزید بن الاصم، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ پیالے کے ٹوٹے ہوئے حصے سے پینے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۳۹۹۴- مخلد بن جعفر، عبیداللہ بن عثمان عثمانی، علی بن عبداللہ مدینی، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوادریس واثلہ بن الاسقع، ابومرثد غنوی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ قبروں پر نہ بیٹھو اور اسکی طرف نماز بھی نہ پڑھو۔[1]

۱۳۹۹۵- ابراہیم بن عبداللہ، ابوبکر بن خزیمہ، بندار، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی قسم یہ تھی'' لاومقلب القلوب ''ہے۔[2]

۱۳۹۹۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبیداللہ بن عمر، عبداللہ بن الاشعث بن سوار محارب بن دثار سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ بلاشبہ میری امت میں سے ایسے لوگ ہیں جو ننگے ہونے کی وجہ سے اپنی مسجد اور عیدگاہ میں نہیں جاسکتے اوران کا ایمان انکولوگوں سے مانگنے سے روکتا ہے۔ان میں سے اویس قرنی اور فرات بن حیان ہیں۔[3]

۱۳۹۹۷- محمد بن فتح، یحیٰی بن محمد، محمد بن عبداللہ مخرمی، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابن وھب، عمرو بن حارث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن اعرج ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی حام نہیں ہے کوئی ہام نہیں ہے۔[4]

۱۳۹۹۸- احمد بن اسحٰق، ابویحیٰی رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالرحمٰن بن یزید، ح،، حبیب بن حسن، محمد بن یحیٰی مروزی، داؤد بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یزید طائی، سارۃ بن مقسم میمونہ بنت کردم سے روایت کرتی ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے اپنے والد کردم بن سفیان کے ساتھ نبی علیہ السلام کے حج کے سال حج کیا اوران کا والدان کو آگے کرتا تھا چنانچہ میں ان سے پڑھتی اورآپ کو سنتی تھی پس میرے والد نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول، میں جاہلیت کے بعض سالوں میں عثرات کے لشکر میں حاضر ہوا تھا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہ سال پہچان لیا اور میرے والد نے کہا کہ طارق بن مدقع نے کہا کہ کون مجھے اپنا نیزہ دے گا کہ میں ان کو بدلہ دوں؟ میں نے کہا کہ اس کا بدلہ کیا ہوگا؟ کہا کہ میں اپنی پیدا ہونے والی پہلی بیٹی سے اسکی شادی کراؤں گا، چنانچہ میں نے اپنا نیزہ ان کو دیا پھر جتنا اللہ نے چاہا میں ٹھہرا رہا۔پھر مجھے یہ اطلاع پہنچی کہ ان کے پاس بیٹی ہوئی ہے اور بالغ ہوچکی ہے چنانچہ میں اس کے پاس آیا اور کہا کہ کیا میں اپنی بیوی کے پاس جاسکتا ہوں؟ تواس نے قسم کھائی کہ جب تک میں ان کو نئے سرے سے اس نیزے کے علاوہ کچھ اور مہر میں نہ دوں ایسا نہیں کرنے دے گا۔اور میں نے قسم کھائی کہ میں ایسا نہیں کروں گا۔یارسول اللہ اس بارے میں آپ کیا خیال رکھتے ہیں؟ توان کے والد نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ آپ انکو چھوڑ دو۔کہا کہ آپ ﷺ نے میرے چہرے کی ناپسندیدگی کو بھانپ لیا اور فرمایا کہ تم گناہگار نہیں ہوگے اور تمہارا ساتھی گناہگار ہوگا۔اور فرماتی ہیں کہ میرے والد نے اسی جگہ یہ بھی پوچھا کہ اے اللہ کے رسول میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں بوانہ کے سر پر چند بکریاں ذبح کردوں۔آپ نے پوچھا کہ

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الجنائز باب ۳۳، وسنن ابی داؤد ۳۲۲۹. وسنن الترمذی ۱۰۵۰. ۱۰۵۱. ومسند الامام احمد ۱۳۵/۴، والسنن الکبری للبیھقی ۴۳۵/۲. ۷۹/۴. المستدرک ۲۲۰/۳.

۲۔ صحیح البخاری ۱۵۷/۸. ۱۶۰. ۱۳۵/۹. وسنن ابی داؤد ۳۲۶۳ وسنن الترمذی ۱۵۴۰. وسنن النسائی ۲/۷. ومسند الامام احمد ۲۵/۲. ۲۶، ۶۷، ۶۸، ۱۲۷. وسنن الدارمی ۱۸۷/۲، والسنن الکبری للبیھقی ۲۷/۱۰، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۹۶/۱۲، ۲۹۷، وفتح الباری ۵۱۳/۱۱، ۵۲۳.

۳۔ الزھد للامام احمد ۱۳۰، ۳۴۱، وکنز العمال ۳۴۰۶۰.

۴۔ مسند الامام احمد ۲۲۱/۲.

کیا وہاں بتوں میں سے کچھ ہیں۔ کہا کہ نہیں، فرمایا کہ پھر اپنی نذر پوری کرو۔ فرماتی ہیں کہ میرے والد وہاں ذبح کرنے لگے تو ایک بکری بھاگ گئی تو وہ اس کے پیچھے دوڑنا شروع ہوئے اور کہہ رہے تھے کہ یا اللہ مجھ سے میری نذر پوری کر لے۔ فرماتی ہیں کہ اس بکری کو پکڑ کر ذبح کر دیا۔

اس حدیث کا سیاق داؤد بن عمر کا ہے۔ اور ابو محمد کے الفاظ مختصر ہیں۔

۱۲۹۹۹- احمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ رازی، عبد الرحمٰن بن عمر، عبد الرحمٰن بن مہدی ابن لھیعۃ سے روایت کرتے ہیں کہ اصحاب رائی میں سے ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے توبہ نصیب فرمائی تو اس نے ہمیں کہا دیکھا کرو کہ یہ حدیث تم کس سے لیتے ہو یا کیسے لیتے ہو؟ اس لئے کہ ہم جب بھی کوئی رائے دیکھتے تو اسکو حدیث بناتے تھے۔

۱۳۰۰۰- عبد اللہ اصفہانی ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عبد الرحمٰن بن مہدی، مسعودی اس کا نام عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن عتبہ بن عبد اللہ بن مسعود ہے قاسم بن مسعود سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ پیدائش رزق اور موت کا معاملہ فارغ کر دیا گیا ہے۔

۱۳۰۰۱- ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبد الرحمٰن بن عمر، عبد الرحمٰن بن مہدی، مسعودی اپنے بھائی سے اور وہ قاسم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے یاد کیا کہ میں دنیا میں چلنے والا ہوا ہوں۔

۱۳۰۰۲- عبد اللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبد الرحمٰن بن عمر، عبد الرحمٰن بن مہدی، مسعودی، اخو وہ قاسم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جس وقت عتبہ بن مسعود کا انتقال ہو گیا تو عمر بن الخطابؓ نے عتبہ بن مسعود کی ماں کا انتظار فرمایا چنانچہ جب تک وہ آئی نہیں تھی اس وقت تک جنازہ نہیں پڑھایا۔[1]

۱۳۰۰۳- حضور ﷺ کا ایلاء فرمانا۔۔۔۔۔۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبد الرحمٰن بن مہدی، عبد الرحمٰن بن ابی الرجال، ابوہ، عمرۃ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو گوشت ھدیہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ حضرت زینب کو ہدیہ کرو۔ چنانچہ میں نے وہ زینب کو ہدیہ کیا تو اس نے واپس کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا انکو لوٹاؤ، میں نے اسکو رد کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے قسم کھائی ہے کہ میری بات کو رد نہیں کرے گی تو مجھے غیرت آئی اور غصے میں کہنے لگی کہ اس نے آپ کی توہین کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم سب اللہ پر اس سے زیادہ اھون ہو اس بات سے کہ تم میں سے کوئی میری توہین کرے، میں قسم کھاتا ہوں کہ ایک مہینے تک تم میں سے کسی کے پاس نہیں آؤں گا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ انتیس دن ہم سے غائب رہے فرماتی ہیں کہ پھر آئے اور میرے پاس داخل ہوئے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی آپ نے قسم کھائی تھی کہ ایک مہینے تک ہمارے پاس نہیں آؤ گے آپ نے فرمایا کہ مہینہ اس طرح ہے اور اس طرح ہے۔ تین مرتبہ دس انگلیوں سے اشارہ کیا۔ اور اسطرح ہے اور اس طرح ہے اور تیسری بار ایک انگلی کو بند رکھا۔

۱۳۰۰۴- (ابو محمد بن حیان، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبد الرحمٰن بن مہدی، عبد الرحمٰن بن بذیل، ابوہ) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے لئے لوگوں میں سے بعض خاص گھر کے لوگ ہیں۔ صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ قرآن والے اللہ کے اھل اور اس کے خواص ہیں۔[2]

۱۳۰۰۵- (ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبد الرحمٰن بن مہدی، عبد اللہ بن ایاد بن لقیط، ابوہ) ابورمثہ سے روایت کرتے

۱۔ طبقات ابن سعد ۱۲۷/۸

۲۔ سنن ابن ماجۃ ۲۱۵، ومسند الامام احمد ۱۲۷/۳، ۱۲۸، ۲۴۲، وسنن الدارمی ۴۳۳/۲، والمستدرک ۵۵۶/۱. والمطالب العالیۃ ۳۵۰۰، الترغیب والترھیب ۳۵۴/۲ وکشف الخفا ۲۹۳/۱

ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ پر دو سبز رنگ کی چادریں تھیں۔

۱۳۰۰۶- (حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبیداللہ بن لقیط، ابوہ، سوید بن سرجان) مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے کھانا تناول فرمایا اور اس حال میں نماز کھڑی ہوگئی اور آپ ﷺ اس سے قبل وضو فرما چکے تھے تو میں آپ کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا تو آپ نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ اپنے پیچھے رکھو، مجھے یہ بہت برا لگا جب میں نماز پڑھ چکا تو حضرت عمرؓ سے اس کی شکایت کی تو انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول مغیرہ پر آپ کا ڈانٹنا بڑا گراں گزرا اور ان کو ڈر ہے کہ آپ کے جی میں ان کے لئے کچھ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میرے جی میں اس کے لئے خیر ہی ہے لیکن وہ میرے پاس پانی لے کر آیا تھا حالانکہ میں نے صرف کھانا ہی کھایا تھا اگر میں وضو کرتا تو میرے بعد لوگ پھر وضو کرتے۔

۱۳۰۰۷- ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابن ایاد بن لقیط، اپنے والد سے اور وہ قیس بن نعمان یشکری سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ اور ابوبکرؓ جا کر غار ثور میں پناہ گزین ہو رہے تھے تو ایک غلام پر ان کا گزر ہوا جو کہ بکریاں چرا رہا تھا تو ان دونوں نے اس سے پانی طلب فرمایا۔

۱۳۰۰۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبیداللہ بن جریر، علی، عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے عبیداللہ بن الحسن سے ایک حدیث کا مذاکرہ کیا وہ اس زمانے میں خلیفہ تھے چنانچہ میں ان کے پاس گیا اس حال میں کہ ان کے پاس لوگ دو لڑیوں میں تھے تو اس نے مجھے کہا کہ وہ حدیث اسی طرح ہے جیسے کہ میں نے ذکر کیا ہے اور تم چھوٹا بن کر واپس لوٹو۔

۱۳۰۰۹- (احمد بن اسحٰق، ابویحییٰ، رستہ) عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبیداللہ بن حسن سے ایسے دو آدمیوں کے بارے میں سوال کیا جنہوں نے مل کر کوئی سامان خریدا پھر اس میں عیب ظاہر ہوا تو ان دونوں میں سے ایک نے اپنا حصہ واپس کر دیا اور دوسرے نے اپنا حصہ روک لیا (اس کا کیا حکم ہے) تو انہوں نے کہا کہ وہ ان دونوں کے لئے ہے۔

۱۳۰۱۰- عبداللہ بن حسن بن باکویہ، احمد بن محمد بن ابراہیم بن ہاشم، محمد بن ادریس سرخسی، بندار عبدالرحمٰن بن مہدی، عبیداللہ بن نضر، ابوہ، جدہ قیس بن عباد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ وحشی یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔

۱۳۰۱۱- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن قحطبہ بن ابی صفوان، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبیداللہ بن شمیط سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے قصوں میں کہا کرتا تھا کہ متقین وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے پاکیزہ رزق کو کھایا اور آخرت کی نعمتوں کی زیادتی میں زندگی گزاری۔

۱۳۰۱۲- ابوالعباس احمد بن محمد بن ھیثم تستری، یحییٰ بن معاذ بن حارث، عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالعزیز بن مختار، عبداللہ بن فیروز، ابورافع، ابوہریرہؓ، حضرت عائشہؓ) نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: نہیں یہاں تک کہ اس کے عسیلۃ (شہد) کو چکھے۔[۱]

۱۳۰۱۳- علی بن ہارون، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمۃ عبداللہ بن الفضل، عبدالرحمٰن اعرج ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کا تلبیہ لبیک الٰہ الخلق تھا۔

۱۳۰۱۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالعزیز بن مسلم، ربیع بن انس، ابوالعالیہ، ابی بن کعب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اس امت کو بلندی مدد اور قدرت کی خوشخبری دو۔ پس جس نے ان میں سے آخرت کے عمل کو

۱- صحیح البخاری ۵۵/۷. وصحیح مسلم ۱۰۵۷. وسنن النسائی ۱۴۸/۶ ومسند الامام احمد ۶۲/۲، ۱۹۳/۶. وفتح الباری ۳۶۲/۹ وسنن الدارمی ۱۶۱/۲ ۱۶۲

دنیا کے لئے کیا تو آخرت میں اس کے لئے کوئی حصہ نہیں۔

۱۳۰۱۵- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحق ثقفی، عبید اللہ بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالعزیز بن ابی حازم، سہیل بن ابی صالح، ابوہ ابی صالح ابوہریرۃؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہترین آدمی ابوبکر ہیں۔ بہترین آدمی عمر ہیں بہترین آدمی ابوعبیدہ ہیں بہترین آدمی ثابت بن قیس ہیں، بہترین آدمی معاذ بن عمرو بن الجموح ہیں، بہترین آدمی معاذ بن جبل ہیں بہترین آدمی سہیل بن بیضاء ہیں۔ ا

۱۳۰۱۶- محمد بن احمد بن الحسن، ابوشعیب الحرانی، علی بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، عبید اللہ بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابومودود، رجل رجل آخر، ابان بن عثمان، عثمان بن عفان نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جو صبح کے وقت تین مرتبہ پڑھے۔ بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولافی السمآء وھو السمیع العلیم" ۲

ترجمہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جن کے نام کے ساتھ زمین آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا تا اور وہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے تو اس کو شام تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی اور اگر شام کو پڑھے تو صبح تک۔

۱۳۰۱۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، ابراہیم بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابومودود، عبداللہ القراظ ابوہریرۃؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے مدینہ کے ساتھ برا ارادہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو پگھلا دے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔ ۳

۱۳۰۱۸- (عبداللہ بن محمد، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالملک بن زید محمد بن ابی بکر، ابوبکر، عمرۃ) حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جماعت والوں کی لغزشوں کو سوائے حدود کے معاف کردو۔ ۴

۱۳۰۱۹- ابومحمد بن حیان، عباس بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالواحد بن زیاد حسن بن عبیداللہ، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن یزید ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام جب شام کرتے تو کہتے: ہم نے شام کی اور ملک نے شام کی اللہ کے لئے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اور اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ۵

۱۳۰۲۰- (احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالواحد بن زیاد، عاصم بن کلیب الکلیب، ابوہ، ابوہریرۃ) نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ خطبہ جس میں شہادت نہ ہو وہ کوڑی ہاتھ کی طرح ہے۔ ۶

۱۳۰۲۱- (احمد بن اسحق، ابویحییٰ رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالواحد یعنی ابن زیاد، حسن بن عبیداللہ، جامع عن الاسود

۱۔ سنن الترمذی ۳۷۹۵، ومسند الامام احمد ۴۱۹/۲، والمستدرک ۲۳۳/۳، ۲۶۸، ۲۶۹، الادب المفرد ۳۳۷، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۲/۱۲

۲۔ سنن ابی داؤد ۵۰۸۸، ومسند الامام احمد ۶۲/۱، وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۴۲، وصحیح ابن حبان ۲۳۵۲.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، ۴۹۳، ۴۹۴، مکرر، ۴۹۵، وسنن ابن ماجۃ ۳۱۱۴، ومسند الامام احمد ۳۵۷/۲، وفتح الباری ۹۴/۴.

۴۔ سنن ابی داؤد ۴۳۷۵. ومسند الامام احمد ۱۸۱/۶، والسنن الکبری للبیھقی ۲۶۷/۸، ۳۳۴. وسنن الدارقطنی ۲۰۷/۳، وصحیح ابن حبان ۱۵۲۰، والادب المفرد للبخاری ۴۶۵. وفتح الباری ۸۸/۱۲، وکشف الخفا ۱۸۳/۱، والدر المنثور ۲۱

۵۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۷۵، ۷۶. والادب المفرد ۶۰۴، وسنن ابی داؤد، کتاب الادب ۱۰۹، وسنن الترمذی ۳۳۹۰. ومسند الامام احمد ۴۴۰/۱. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۶۳۰۳۴.

۶۔ مسند الامام احمد ۳۰۲/۲.

بن ھلال) عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ من جاء بالحسنۃ ترجمہ: جو نیکی کے ساتھ آیا۔فرمایا کہ''لاالہ الااللہ'' مراد ہے
۱۳۰۲۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمن بن مہدی، عبدالحمید بن بہرام، شہر بن حوشب-اسماء بنت یزید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ گھوڑے کی پیشانی میں قیامت کے لئے خیر باندھا گیا ہے۔ پس جس نے گھوڑے کو اللہ کے راستے میں تیاری کے واسطے باندھا پھر اس پر اللہ کے راستے میں ثواب کی امید سے خرچ کیا تو اس کا سیر ہونا بھوکا ہونا سیراب ہونا، پیاسا ہونا، اس کا گوبر و پیشاب قیامت کے دن اس کے ترازو میں ڈالا جائے گا۔اور جس نے گھوڑے کو ریاکاری، شہرت اور فخر کے لئے باندھا تو اس کا سیر ہونا بھوکا ہونا پیاسا ہونا اس کا بول و براز خسارے کے طور پر اس کے ترازو میں قیامت کے دن ڈالا جائے گا۔[1]

اور روایت کیا عبدالرحمن بن مہدی نے عبدالقاھر بن تلید ابی رفاعہ سے، اسی طرح روایت کیا ہے عبدالجبار بن الورد مکی سے بھی، اور عبدالمؤمن عبداللہ ابی عبیدہ اور عباد بن صالح بصری سے بھی روایت کیا ہے۔
۱۳۰۲۳- (احمد بن اسحٰق، ابویحیٰی رازی، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی عباد بن راشد) حسن سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ سائحون یعنی چلنے والے وہ روزہ دار ہی ہیں۔
۱۳۰۲۴-محمد بن احمد بن محمد المعدل، محمد بن علی بن مخلد، سلیمان بن داؤد، عبدالرحمن بن مہدی، عبید بن القاسم، علاء بن ثعلبہ، ابوالملیح بن اسامۃ واثلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول مجھے ایسے کام کا فتویٰ دیں کہ آپ کے بعد میں کسی سے اس بارے میں نہ پوچھوں۔[2]
فرمایا کہ اپنے نفس سے فتویٰ لیا کرو اگر چہ آپ کو کوئی فتنہ میں مبتلا شخص فتویٰ دے۔
۱۳۰۲۵-حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمن بن مہدی، عمر بن ابی زائدہ، ابواسحٰق، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں بھی میرے چہرے سے نہ رکتے تھے۔
۱۳۰۲۶- (ابوبکر بن عبداللہ بن عمر، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، عمر بن ذر) ذر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر بولنے والے کی زبان کے ساتھ ہے پس بولنے والے کو چاہئے کہ وہ ڈرے اور جو بات کرتا ہے اس میں دیکھے۔[3]
۱۳۰۲۷-الشیخ حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ، محمد بن ابی یعقوب، ہارون بن سلیمان، عبدالرحمن بن مہدی عمر بن ابی وہب، جمیل جمحی، ابووہب خزاعی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جس نے اپنی شرم گاہ کو چھوا اسکو چاہئے کہ وضو کرے اور جس نے کپڑے کے پیچھے سے چھوا تو اس پر وضو نہیں ہے۔
۱۳۰۲۸-عبداللہ اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وھب، ابن مہدی، عمر بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو سنا جبکہ ایک آدمی نے اس سے پوچھا کہ کیا زنا مقدر میں لکھا جاتا ہے؟ فرمایا کہ ہاں، کہا کہ ہر چیز کو اللہ نے میرے اوپر لکھا ہے؟ فرمایا کہ ہاں، کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر لکھا ہے پھر بھی عذاب مجھے دیگا؟ پس ایک کنکر اٹھایا اور اس پر مارا مجھے مسئی

۱۔ صحیح البخاری ۴/۲۵۲ وصحیح مسلم، کتاب الامارۃ ۹۶.
۲۔ امالی الشجری ۲/۲۲۸. والتاریخ الکبیر للبخاری ۱/۱۴۵ وتاریخ ابن عساکر ۳/۲۱۲. واتحاف السادۃ المتقین ۱/۱۶۰. وکنز العمال ۲۹۳۳۹.
۳۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ۱۳/۲۳۳. والزھد لابن المبارک ۱۲۵ وتاریخ بغداد ۳۲۹۱۹. واتحاف السادۃ المتقین ۷/۵۴۳. والدر المنثور ۶/۱۰۵. والجامع الکبیر للسیوطی ۴۸۷۶ ۴۸۷۷.

سے یہ خبر ملی ہے۔

۱۳۰۲۹- داؤد بن عمرو ضبی، عبدالرحمٰن بن مہدی، عمر یا عمرو بن کثیر، عبدالرحمٰن بن کیسان اپنے والد کیسان سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے اطلع کے مقام پر بئر علیا کے پاس حضور ﷺ کو ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے ظہر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

۱۳۰۳۰- (عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، ابوحنیفہ محمد بن ہامان، احمد بن سالم، عبدالرحمٰن بن مہدی، عثمان خراسانی، اپنے والد سے اور وہ معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا فرمایا کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے۔[1]

۱۳۰۳۱- عبداللہ بن جعفر، ہارون بن سلیمان، عبدالرحمٰن بن مہدی، عثمان بن موسیٰ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کے قتل کے دن عمرؓ کی تلوار کو گلے میں لٹکایا جو کہ زیورات سے آراستہ تھا، میں نے پوچھا کہ اس کا زیور کتنا تھا۔ فرمایا کہ چار سو کا۔

۱۳۰۳۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم، عثمان نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔[2] جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی وہ ایسا ہے جیسے کہ آدھی رات تک قیام کیا ہو اور جس نے فجر جماعت کے ساتھ پڑھی وہ ایسا ہے کہ ساری رات قیام کرنے والے کی طرح ہے۔

۱۳۰۳۳- عبداللہ اصفہانی ابوہ، محمد بن ابراہیم بن یحییٰ، حسن بن عرفہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، ضمضم بن جوش ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کے اندر اسودین (سانپ اور بچھو) کے قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱۳۰۳۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدل، عمران بن قطان، قتادہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسریٰ، قیصرہ، دومۃ الجندل اور اکیدر کی جانب خطوط لکھے اور ان کو اللہ کی طرف بلایا۔

۱۳۰۳۵- ابومحمد بن حیان وابواحمد الغطریفی، ابوخلیفہ، علی بن مدینی، عبدالرحمٰن بن مہدی، عمران قطان، قتادہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ابن ام مکتوم کو دو مرتبہ مدینے پر اپنا قائم مقام مقرر کیا۔

۱۳۰۳۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، عزرۃ بن ثابت ثمامۃ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ خوشبو کو رد نہ فرماتے اور ان کا گمان یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ خوشبو کو رد نہ فرماتے تھے۔

۱۳۰۳۷- ابواحمد غطریفی، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، عزرہ بن ثابت ثمامہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ برتن میں تین دفعہ سانس لیتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ نبی کریم ﷺ برتن میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

۱۳۰۳۸- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، عکرمہ بن عمار، یحییٰ بن ابی کثیر ھلال بن عیاض ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نہ نکلیں دو آدمی قضائے حاجت کے لئے کہ دونوں کی شرمگاہیں کھلی ہوئی ہوں اور آپس میں گفتگو کرتے ہوں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتے ہیں۔[3]

۱۔ سنن الترمذی ۲۶۸۲. وسنن ابن ماجة ۲۲۳. وصحیح ابن حبان ۸۰، واتحاف السادة المتقین ۱/ ۷۹، ۸۱، ۸۳، وکنز العمال ۲۸۷۹۵

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۶۰، وسنن ابی داؤد، کتاب الصلاة باب ۴۸. ومسند الامام احمد ۱/ ۵۸، ۶۸.

۳۔ سنن ابی داؤد ۱۵ ومسند الامام احمد ۳/ ۳۶. والسنن الکبری للبیهقی ۱/ ۱۰۰. والمستدرک ۱/ ۱۵۷. وصحیح ابن خزیمة ۷۱، ومشکاة المصابیح ۳۵۶

۱۳۰۳۹-ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، عیسیٰ بن میمون مکی راشد بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ طاؤس مردے کے لئے مشک کو ناپسند کرتے تھے۔

۱۳۰۴۰-احمد بن اسحٰق، عبدالرحمن بن محمد، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابراہیم ہمام سے روایت کرتے ہیں کہ مسعد مسجد کے اندر تکیہ لگائے ہوئے سوگئے جب بیدار ہوئے تو فرمایا کہ اے اللہ (۔۔۔) نیند سے آسانی کے ساتھ، اور پھر اپنی نماز کو جاری رکھا۔

۱۳۰۴۱-عیسیٰ بن خالد رمی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، عمہ سلیمان بن احمد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے فضالہ سے زیادہ کوئی ثبت شامیوں میں نہیں دیکھا اور مجھے ان سے کوئی حدیث نہیں بیان کی گئی اور میں ان سے حدیث لینے میں اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتا ہوں، تو میں نے کہا کہ اے ابو سعید مجھے ان سے کوئی حدیث بیان کرو۔ فرمایا کہ فرج بن فضالہ کی دو حدیثیں لکھو۔

۱۳۰۴۲-عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن عمر، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، فلیح بن سلیمان، ہلال بن علی، عبدالرحمن بن عمرۃ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے اللہ پر ایمان لایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل کردے چاہے اس نے ہجرت کی ہو یا اللہ کے راستے میں یا اسی زمین میں محبوس رہا جس میں پیدا ہوا، صحابہؓ کرام نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول، کیا لوگوں کو اس کی خبر نہ دیں؟ فرمایا کہ جنت کے سو درجے ہیں اور ہر دو درجہ کا فاصلہ زمین پر آسمان کے فاصلے جتنا ہے چنانچہ جب تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو کہ وہ جنت کے بیچوں بیچ میں ہے اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اسی سے نہر پھوٹتی ہیں۔[1]

۱۳۰۴۳-ابونعیم اصفہانی محمد بن جعفر، جعفر فریابی، قواریری، عبدالرحمن بن مہدی، قرۃ بن خالد، ضرغامہ بن علیہ، ابوہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں محلے کے ایک وفد کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو ہم نے قوم کے چہروں پر نظر دوڑائی تو انکو اندھیرے کی وجہ سے نہ پہچان سکے اور روایت کیا ہے فضیل بن عیاض اور فیاض بن اسود طائی سے بھی۔

۱۳۰۴۴-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمن بن مہدی، قرۃ محمد بن سیرین حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ (اذاالسماء انشقت" اور (اقرأ باسم ربک) میں ابوبکر، عمرؓ اور جوان دونوں سے بہتر ہے انہوں نے سجدہ کیا۔ تو ان سے پوچھا گیا کہ آپکی مراد نبی کریم ﷺ ہیں؟ فرمایا کہ تو اور کون مراد ہے؟

۱۳۰۴۵-ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، قرۃ بن خالد ابو یزید مکی سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ایوب اور مقداد فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے، کہ ہر حال میں جہاد کے لئے نکلیں اور وہ اس آیت کریمہ کی اطاعت کرتے تھے "انفروا خفافا و ثقالا" (التوبہ:۴۱)

۱۳۰۴۶-احمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ رازی، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، قیس بن ربیع، رجل، حماد، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جو قسم کھالے کہ میں گوشت نہ کھاؤں گا اور پھر مچھلی کھائے فرمایا کہ اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔

اور عبدالرحمن بن قاسم بن فضل حدانی اور حمس بن حسن سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۱۳۰۴۷-علی بن ہارون، احمد بن محمد حرانی، اسحٰق بن اسرائیل، عبدالرحمن بن مہدی، ابو ہلال راسبی ان کا نام محمد بن سیم ہے، اسحٰق بن عبداللہ

[1] صحیح البخاری ۴/۱۹، ۹/۱۰۳ والسنن الکبری للبیہقی ۹/۱۵ وصحیح ابن حبان ۱۸

بن طلحہ انشاء اللہ جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے فادہ بنایا (۔۔۔) اس میں پسے ہوئے گندم کا باریک کھانا تھا۔

۱۳۰۴۸- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبیہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن مسلم طائفی، ابراہیم بن میسرۃ، مجاہد قیس بن سائب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب بوڑھے ہوگئے تو فرمایا کہ بلاشبہ ہر آدمی کی طرف سے رمضان میں نصف صاع کھلایا جاتا ہے اور تم میری طرف سے پورا صاع کھلا دیا کرو، اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ زمانہ جہالت میں میرے شریک تھے تو آپ بہت بہترین شریک تھے نہ جھگڑا کرتے تھے اور نہ جدال کرتے۔

۱۳۰۴۹- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، مکی بن عبدان، عبداللہ بن ہاشم، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن عبداللہ کبیری زہری سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ غلام کی دیت انکی قیمت اور آزاد کی دیت انکے قرضے سے ادا کی جائے گی، اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ اسی طرح کہا کرتے تھے۔

۱۳۰۵۰- احمد بن اسحٰق، ابویحییٰ رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن مروان عجلی، ابن ابی النضرۃ، ابوہ) ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (اذا تداینتم بدین الی اجل مسمیٰ) الی قولہ (فلیؤد الذی اوتمن امانتہ) (البقرۃ: ۲۸۲-۲۸۳) فرمایا کہ اس آیت نے ماقبل کی آیت کو منسوخ کر دیا۔

۱۳۰۵۱- (احمد بن اسحٰق، ابویحییٰ، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی محمد بن جعفر) حماد سے اس غلام کے بارے میں روایت کرتے ہیں جسکو مشرکین قید کرلیں اور ایک مسلمان اسکو خرید کر آزاد کرے تو فرمایا کہ مولیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے جبکہ وہ مشتری کو اس کی قیمت دے دے اور میں اس کا آزاد کر دینا جائز نہیں سمجھتا۔

۱۳۰۵۲- احمد، ابویحییٰ، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن تمیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حسن سے بازار کی دکانوں کے فروخت کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے انکی بیع وشراء اور اجارے کو ناپسند کیا۔

۱۳۰۵۳- احمد، ابویحییٰ، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن دینار، یونس حسن سے اس آیت (واشھدوا اذا تبایعتم) کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اسکو فان امن بعضکم بعضاً نے منسوخ کر دیا ہے۔

۱۳۰۵۴- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن طلحہ، داؤد بن سلیمان جعفی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن کو لکھا کہ تجھ پر سلام ہو۔ بلاشبہ کوفہ والوں کو مصیبت اور سختی پہنچی ہے اور احکام اور خبیث طریقوں میں ظلم پہنچا ہے اور یہ خبیث طریقے ان کے برے اعمال نے ایجاد کئے ہیں بے شک دین کا قوام عدل اور احسان ہے کسی چیز میں تیرے لئے اس سے اہم کوئی چیز نہ ہونی چاہیئے کہ اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت میں لگاؤ اس لئے کہ گناہ میں سے کوئی چھوٹا گناہ نہیں ہوتا۔

۱۳۰۵۶- سلیمان بن احمد، راشد، لیث بن ابی رقیہ، عمر بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن، محمد بن ابی الوضاح، حصین، مجاہد یا سعید بن جبیر (اسی طرح عبدالرحمٰن نے کہا) سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ وہ تختیاں زمرد کی تھیں جب موسیٰ علیہ السلام نے انکو پھینک دیا اور ہدایت باقی رہا۔

۱۳۰۵۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عمرو بن علی، ابومعاویہ، اسماعیل ابوصالح سے روایت کرتے ہیں کہ (الا من اذن لہ الرحمٰن وقال صوابا) ترجمہ: مگر جس کو رحمٰن اجازت دے اور اس نے ٹھیک بات کہی ہو" کہ اس سے مراد" لاالہ الا اللہ" ہے فرمایا کہ میں نے اس کا تذکرہ یحییٰ بن سعید سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسی طرح میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور انہوں نے ابومعاویہ سے سنا ہے۔

۱۳۰۵۸- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن ابی الداری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حسن سے

رات کو بلند آواز سے تلاوت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک اس میں ریا نہ ملی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۱۳۰۵۹- محمد بن یعقوب، کتابۃً، عبداللہ بن جعفر اذنا، رون بن سلیمان، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن النضر حارثیؒ ربیع بن خیثم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ فقہ حاصل کرو پھر جدا ہو جاؤ۔

۱۳۰۶۰- ابومحمد بن حیان، محمد بن حسین الحذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عباس بن ولید، ابن مہدی محمد بن یوسف اصبہانی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے تمہاری یہ زمین دیکھ لی تو مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ یہ مجھے دو پیسوں کی ملے، اور فرمایا کہ وہ مکہ کی طرف نکلے اور ان کے پاس ایک دینار اور فرمایا کہ اس کی تھیلی میں صرف ایک چادر اور ایک کپڑا تھا۔

اور عبدالرحمٰن نے روایت کیا ہے محمد بن عقبہ بصری عن مالک بن دینار اور روایت کیا ہے محمد بن ہلال بن ابی ہلال مدنی سے، اور محمد بن ابان بن صالح بن عمیر ﷺ کوفی سے۔

۱۳۰۶۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن دینار، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، موسیٰ بن علی، ابوہ، عبدالعزیز بن مروان، ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ آدمی میں بدترین خصلت گھبرانے والا بخل اور نکالنے والی بزدلی ہے۔[1]

۱۳۰۶۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، انس، زہری حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے دن اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر پر خود تھی، آپ سے کہا گیا کہ ابن خطل کعبے کے کپڑے سے چمٹا ہوا ہے فرمایا کہ اسکو قتل کردو۔[2]

عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں نے مالک کے سامنے جسکی قرأت کی فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اس دن حالت احرام میں نہ تھے واللہ اعلم۔

۱۳۰۶۳- (علی بن ہارون، جعفر فریابی، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، مالک بن مغول، عاصم بن عمر حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے نبی علیہ السلام سے حائضہ کے ساتھ کھانے پینے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ کھاؤ پیو۔[3]

۱۳۰۶۴- محمد بن محمد بن احمد المقری، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن یزید، ح احمد بن اسحٰق، محمود بن احمد بن فرج، اسماعیل بن بشر بن منصور، عبدالرحمٰن بن مہدی، مشمعل بن ایاس، عمرو بن سلیم، رافع بن عمرو مزنی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عجوۃ اور صخرۃ دونوں جنت میں سے ہیں۔[4]

۱۳۰۶۵- ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، مستمر بن ریان ابونضرہ ابوسعید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے پاس ایک ایسی عورت کا تذکرہ کیا جس کے پاس انگوٹھی تھی اور اس کی خوشبودار مشک سے تحسین کردی تھی۔

۱۳۰۶۶- (ابوبکر بن طلحی، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، مقرن بن کرزمۃ، ابوکثیر سحیمی) ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کا حکم دیا وتر کے بعد سونے کا، چاشت کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کا اور ہر مہینے

۱۔ سنن ابی داؤد ۲۵۱۱، ومسند الامام احمد ۲/۳۰۲، ۳۲۰، والسنن الکبری للبیھقی ۹/۱۷۰. وصحیح ابن حبان ۸۰۸. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۹/۹۸. ومسند الامام الشھاب ۱۳۳۸. واتحاف السادۃ المتقین ۸/۱۹۳. والترغیب والترھیب ۳/۳۷۹، وکشف الخفا ۲/۷.

۲۔ فتح الباری ۴/۵۹، ۱۲/۹۹.

۳۔ سنن الترمذی ۱۳۳، وسنن ابن ماجۃ ۶۵۱، وسنن الدارمی ۱/۲۴۸، ومسند الامام احمد ۴/۳۴۲، ۵/۲۹۳.

۴۔ المستدرک ۳/۵۸۸.

میں تین دن روزہ رکھنے کا۔

۱۳۰۶۷-جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین وداعی، یحییٰ حمانی، عبدالرحمن بن مہدی، متعرن بن کرزمۃ، معاویہ ابن صالح، علاء بن الحارث، حرام بن حکیم، عمہ عبداللہ بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا، تو آپ نے فرمایا کہ مسجد میں نماز پڑھنے کا معاملہ تو یہ ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ میرا گھر مسجد کے کتنا قریب ہے اور مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ میں گھر میں نماز پڑھوں بنسبت مسجد میں نماز پڑھنے کے سوائے فرض نماز کے۔[1]

۱۳۰۶۸-علی بن ہارون، جعفر فریابی، احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح، علاء بن حارث، حرام بن حکیم اپنے چچا عبداللہ بن سعد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حائضہ کے ساتھ مواکلت کے بارے میں دریافت کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ ان کے ساتھ مواکلت کرو۔

۱۳۰۶۹-(ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح، عمرو بن قیس عبداللہ بن بشر سے روایت کرتے ہیں کہ دو اعرابی نبی علیہ السلام کی خدمت اقدس میں آئے ان میں سے ایک نے کہا کہ لوگوں میں سے بہترین کون ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جسکی زندگی لمبی ہو اور عمل اچھا ہو، دوسرے نے کہا کہ شرائع اسلام میں سے کونسی (۔۔۔۔) تو آپ نے فرمایا کہ تیری زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہے۔[2]

۱۳۰۷۰-احمد بن اسحٰق، عبدالرحمن بن محمد بن سلم، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی معاویہ بن عبدالکریم سے روایت کرتے ہیں کہ میں عبدالملک بن یعلی کے ہاں ایک فیصلے میں حاضر تھا کہ وہاں سے ایک جھوٹی گواہی دینے والے کو گزارا گیا اور جس کے لئے اس نے گواہی دی۔ تو لوگوں نے کہا کہ انہوں نے حکم دیا ان کے آدھے سر منڈانے کا اور ان کے چہروں کو سیاہ کرکے گمایا۔

۱۳۰۷۱-حبیب بن الحسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمن بن مہدی، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر، عبداللہ بن معبد ابوقتادہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے پیر کے دن کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ ایسا دن ہے جس میں میں پیدا ہوا ہوں اور اس دن مجھ پر قرآن نازل ہوا۔[3]

۱۳۰۷۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوہ، عبدالرحمن بن مہدی، مثنیٰ بن سعید، قتادہ، انس نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز سے سو جائے یا غافل ہو جائے تو جب یاد آئے تو پڑھ لے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔" اقم الصلاۃ لذکری" ترجمہ: نماز قائم کرو میری یاد کے لئے" اور آپ ﷺ جب جہاد کرتے تھے تو فرماتے کہ اے اللہ تو ہی میرا بازو ہے تو ہی میرا مددگار ہے اور آپ ہی کی مدد سے قتال کرتا ہوں۔[4]

۱۳۰۷۳-ابواسحٰق بن حمزۃ، عبدان بن احمد، عمرو بن العباس، عبدالرحمن بن مہدی، مثنیٰ بن سعید، ابوحمزۃ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں

۱۔ مسند الامام أحمد ۴/ ۳۴۲

۲۔ سنن الترمذی ۲۳۲۹، ۲۳۳۰ ومسند الامام أحمد ۴/ ۱۸۸، ۵/ ۴۰، ۴۳، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰. وسنن الدارمی ۲/ ۳۰۸. والمستدرک ۱/ ۳۳۹ والسنن الکبری للبیهقی ۳/ ۳۷۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/ ۲۰. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۳/ ۲۵۴، ۲۵۶. والترغیب والترهیب ۴/ ۲۵۴. وأمالی الشجری ۱/ ۲۵۵

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام باب ۳۶. ومسند الامام أحمد ۵/ ۲۹۷

۴۔ مسند الامام أحمد ۳/ ۱۸۴. وصحیح ابن حبان ۱۶۶۱. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۰/ ۳۵۱، ۱۲/ ۳۶۳. واتحاف السادة المتقین ۵/ ۱۰۵

فرمایا کہ جب ابوذرؓ کو نبی کریم ﷺ کے مبعوث ہونے کی خبر پہنچی تو اس نے کہا (اپنے بھائی سے) کہ اس وادی کی طرف سوار ہو کر جاؤ اور اس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کرلو جس کو آسمان سے وحی آئی ہے اور اس کے قول کو سنو پھر میرے پاس آ جاؤ چنانچہ وہ مکہ آئے اور پھر ابوذرؓ کے اسلام کا پورا واقعہ طوالت سے ذکر کیا۔

۱۳۰۷۴- ابوبکر بن قدید، ابوعلی محمد بن حسن مقری صواف، حفص بن عمر دریانی، عبدالرحمٰن مفضل بن یونس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ لوگوں نے ربیع بن خثیم کے سامنے ایک آدمی کا تذکرہ کیا تو فرمایا کہ میں اپنے نفس سے راضی نہیں ہوں کہ اس کے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ کے لئے فارغ ہو جاؤں، بلاشبہ لوگ دوسروں کے گناہوں پر اللہ سے ڈرتے ہیں اور اپنے گناہوں پر اللہ سے مطمئن ہیں۔

۱۳۰۷۵- (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، مفضل بن فضالہ) ابوعاصم تیمی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہم ابن ذیبان کے زمانے میں حریر کے ٹکڑے چالیس درہم پر خریدتے تھے اور پھر ساٹھ درہم پر عطاء کو فروخت کرتے تھے تو میں نے ابن عمر سے پوچھا "سرق" کے بارے میں تو میں نے حریر کہا تو انہوں نے فرمایا کہ حریر کے ٹکڑے کیوں نہیں کہتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہم چالیس کے خریدتے ہیں اور عطاء کے ہاتھ ساٹھ کے فروخت کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ جب تم نے اسکو خرید کر قبضہ کرلیا تو اب جس طرح چاہو فروخت کرو سستا ہو یا مہنگا۔

۱۳۰۷۶- احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی مفضل بن لاحق سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین سے کہا کہ میں ایک آدمی سے دینار خرید کر وزن کرتا ہوں پھر قبضہ کر کے فروخت کرتا ہوں فرمایا کہ لوگوں میں سے کچھ لوگ صرف سے بھی قبیح کام کرتے ہیں۔

۱۳۰۷۷- حسن بن محمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون، عباس بن ولید نرسی، عبدالرحمٰن بن مہدی، منصور بن سعد عثمان بن عروۃ، ابوہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ میں نے آخر میں جو رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کے قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔[1]

۱۳۰۷۸- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، یحییٰ بن معین ح ابراہیم بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، عباس بن عبدالعظیم عبدالرحمٰن بن مہدی، منصور بن سعید، بدیل، عبداللہ بن شقیق میسرۃ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول آپ کب سے نبی تھے؟ فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان تھے۔[2]

۱۳۰۷۹- عبداللہ بن احمد بن الفضل، عباس بن الفضل بن شاذان، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی منصور بن سعد عمار مولی بنی ہاشم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ سے تقدیر کے متعلق سوال کیا تو فرمایا کہ۔ سورۂ فتح کے آخر میں اسکو ڈھونڈو محمد رسول اللہ والذین معہ (الفتح ۲۹) الی آخرھا۔ عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ انکو پیدائش سے پہلے مبعوث کیا۔

۱۳۰۸۰- زیاد بن محمد بن فی جماعۃ حسن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، معاذ بن علاء، ابوہ عن جدہ) علی بن ابی طالبؓ سے

۱۔ سنن النسائی، کتاب الجنائز باب ۱۰۵۔ ومسند الامام احمد ۲/۳۶۶، ۵/۱۸۴، ۱۸۶، والمستدرک ۴/۱۹۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۱۲۷، ۱۳۱، ۵/۱۶۶. والصغیر ۱/۳۴، مجمع الزوائد ۲/۲۷، ۲۸۔

۲۔ المستدرک ۲/۶۰۹، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۴/۲۹۲، وطبقات ابن سعد ۱/۹۵، ۷/۴۱، والدر المنثرۃ ۱۲۶ وکشف الخفا ۲/۱۹۱۔

روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں جب سے کوفہ میں داخل ہوا ہوں مجھے اس شیشے کے علاوہ اور کچھ نہیں پہنچا اور وہ مجھے ایک دہقان نے ہدیہ کیا ہے

اور روایت کیا ہے عبدالرحمٰن نے معاذ عنبری اور معاذ بن بصری سے۔

۱۳۰۸۱-احمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، منذر بن ثعلبہ، عبداللہ بن یزید، یزید سے روایت کرتے ہیں حضرت عمرؓ ہمیں حکم دیتے تھے کہ اپنے نعلین کو بائیں جانب لٹکائیں اور ننگے پاؤں چلیں اور میرے والد اپنے نعل کو لٹکاتے اور ایک بستی سے دوسری بستی میں ننگے پاؤں چلتے تھے۔

۱۳۰۸۲-عیسیٰ بن حامد بن عیسیٰ الرخجی، ہیثم بن خلف دوری، احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالرحمٰن طفاوی حماد بن زید ایوب سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ کوئی آدمی حسن اور ابن سیرین کے پاس بیٹھتا تھا لیکن انکی ہیبت کی وجہ سے ان سے پوچھتا نہیں تھا۔

۱۳۰۸۳-عبداللہ بن احمد بن فضل، عباس بن فضیل بن شاذان، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، منکدر بن محمد بن منکدر (ابوہ) حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضور ﷺ نے ان سے ایک اونٹ خریدا اور فرمایا کہ اے بلال جاؤ اور ان کا حق دے دو چنانچہ اس نے مجھے میرے حق سے بھی زیادہ دیا۔ چنانچہ میں نبی علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنا اونٹ لے لو۔ پس اس نے مجھے دیکھا کہ میں نے اس کو ناپسند کیا تو فرمایا کہ اپنا اونٹ لے لو اور قیمت بھی لے لو۔

۱۳۰۸۴-احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی معمر بن قیس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے حسن سے اپنے بھائی کے متعلق پوچھا جو انتقال کر گیا اور اس کے ذمہ روزہ اور اعتکاف باقی تھا تو فرمایا کہ تو روزہ رکھ لے اور اعتکاف کرلے کیونکہ جو بھی خیر کے کام تم اپنے مردوں کے ایصال ثواب کے لئے کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کا ثواب ان کو پہنچا دیتا ہے اور تمہارے ثواب سے بھی کچھ کم نہ ہوگا۔

۱۳۰۸۵-احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، مسلم بن عقیل، عقیل سے روایت کرتے ہیں کہ، ہم مسجد حرام کے قریب ابن عمرؓ کے پاس موجود تھے کہ محارب کی ایک عورت نے ان سے سوال کیا کہ اس کے والد نے اللہ کے راستے میں ایک اونٹ صدقہ کرنے کی وصیت کی ہے تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ کے بہت سارے راستے ہیں، حج بیت اللہ، اللہ کے راستے میں سے ہے صلہ رحمی کرنا اللہ کے راستوں میں سے ہے۔ اور اللہ کے راستوں میں سے مسلمانوں کی ایسی جماعت بھی ہے جو کفار کی قوم کے ساتھ جہاد کرتے ہیں اور ان کے پاس سواری نہیں ہے۔

۱۳۰۸۶-احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، معتمر سلم بن ابی الذیال سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے ابن سیرین سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں دریافت کیا جس نے کسی دوسرے آدمی کو کچھ مال مضاربت کے لئے دیا تھا کیا اس سے سرمایہ کاری کرسکتا ہے؟ فرمایا کہ میں اس میں کوئی حرج نہیں جانتا۔

۱۳۰۸۷-الحسین بن محمد، ابو محمد بن ابی حاتم، احمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مہدی، مروان بن عبدالواحد موسیٰ بن ابی درام، وہب ابن منبہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بنو سہم کے دروازے کے پاس ایک قوم مخاصمت کررہی تھی میرے خیال میں تقدیر کے بارے میں فرمایا کہ وہ ان کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی لاٹھی عکرمہ کو دیدی اور اپنا ایک ہاتھ عکرمہ پر اور دوسرا ہاتھ طاؤس پر رکھا جب ان تک پہنچ گئے تو انہوں نے اس کے لئے جگہ کشادہ کردی، پھر حدیث کو طوالت سے بیان کیا۔

۱۳۰۸۸-ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن احمد بن اسید، حمید، ربیع بن خراز، احمد بن محمد بن حنبل، علی بن عبداللہ مدینی، عبدالرحمٰن بن مہدی، معاذ، شعبہ، ابوبکر بن ابی حفص ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اپنے بالوں کو اونی وفرۃ

کی طرح لگتی تھیں۔

اور محمد بن ابی عتاب اعین نے حمید سے اسی طرح روایت کیا ہے اور جن سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے روایت کی ہے ان میں سے معن بن عبدالرحمٰن بن مسعود، منشور بن ابی الاسود، معلی بن خالد دارمی، مستورد بن عباد اور مزروع بن موسیٰ ہیں۔

۱۳۰۸۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، نافع، ابن عمر، ابن ابی ملیکہ طلحہ بن عبیداللہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث روایت نہیں کرتا ہوں سوائے اس کے کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن العاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔[1]

۱۳۰۹۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، نافع، ابن عمر، ابن ابی ملیکۃ) عبید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مجالس کو اختیار کرو۔ جب تم کوئی مجلس دیکھو کہ جس میں اللہ کو یاد کیا جاتا ہو تم ان کے ساتھ بیٹھو اس لئے کہ اگر تم عالم ہو تو علم تجھے نفع دیگا، اور اگر تم کند ذھن ہو تو وہ تمہیں علم دیں گے اور اگر اللہ ان پر رحمت نازل کرے گا تو تجھے بھی حصہ ملے گا، اور اے بیٹے دور رہو اور ایسی مجلس میں نہ بیٹھو جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جاتا ہو اس لئے کہ اگر تم عالم ہو تو تیرا علم تجھے کوئی نفع نہیں دے گا، اور اگر تم کند ذھن ہو تو وہ تیرے کند ذہنی میں اضافہ کریں گے اور اگر اللہ تعالیٰ کا غضب اس کے بعد نازل ہوگا تو تمہیں بھی پہنچے گا اور ہرگز رشک نہ کرنا ایسے آدمی پر جو کشادہ بازوؤں والا ہو اور مسلمانوں کا خون بہاتا ہو اس لئے کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک ایسا قاتل ہے جو مرتا نہیں ہے۔

۱۳۰۹۲- ابو محمد بن حیان، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی ابو معشر جس کا نام نجیح ہے، نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں بدر کے دن نبی کریم ﷺ پر پیش ہوا جبکہ میری عمر تیرہ سال تھی تو آپ نے مجھے قبول نہ کیا۔ اور احد کے دن پیش ہوا جبکہ میں چودہ سال کا تھا تو قبول نہ ہوا پھر خندق کے دن پیش ہوا جبکہ میری عمر پندرہ سال تھی تو قبول ہوا۔

ابو معشر نے کہا کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ یہ لوگوں میں سے ایک ہیں اور آپ ﷺ کسی کے لئے جہاد فرض نہ کرتے جب تک کہ پندرہ سال تک نہ پہنچے۔

۱۳۰۹۳- ابراہیم بن عبداللہ، مکی بن عبدان، عبداللہ بن ہاشم، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابو عوانہ، اعمش زبید، ابوالاحوص) عبداللہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اچانک مرجانا مؤمن کے لئے آسانی ہے اور کافر کے لئے افسوس ہے۔

۱۳۰۹۴- عبداللہ بن محمد، عباس بن محمد، محمد بن ابی، یعقوب، عبدالرحمٰن، ابو عوانہ، اعمش مجاہد، ابی عمر نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جو اللہ کے نام کے ساتھ آپ سے پناہ مانگے تو انہیں پناہ دو۔ اور جو اللہ کے نام سے سوال کرے تو انہیں عطا کردو۔ اور جو تمہارے ساتھ اچھائی کرے تو اس کا بدلہ دو اگر بدلہ نہ دے سکو تو اسکی تعریف کرو یہاں تک کہ وہ جان لے کہ تم نے بدلہ دے دیا ہے۔[2]

۱۳۰۹۵- ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن، ابو عوانہ، اعمش منہال بن عمرو، زاذان حضرت براءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک انصاری آدمی کے جنازے میں نکلے تو ہم قبر تک پہنچ گئے۔ اور حدیث کو طوالت کے ساتھ بیان کیا۔

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/۴۳، ۱۸/۵۰، ومجمع الزوائد ۹/۳۵۴، وطبقات ابن سعد ۷/۱۹۲، وکنز العمال ۳۷۴۳۵. والاحادیث الصحیحۃ ۶۵۳.

۲۔ سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ باب ۳۹، والادب باب ۱۱۸، وسنن النسائی ۵/۸۲. ومسند الامام أحمد ۱/۲۵۰، ۲/۶۸، ۱۲۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۹۷، ۴۱۸، والادب المفرد ۲۱۶.

۱۳۰۹۶-عبداللہ بن محمد، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمن، ابوعوانہ، منصور بن زاذان، ولید ابو بشر، ابوصدیق ابوسعیدؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیات کے بقدر تلاوت فرماتے اور آخری دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں ابوعوانہ کا نام ''وضاح'' ہے اور وہ یزید بن عطاء کے مولیٰ ہیں۔

۱۳۰۹۷-محمد بن حیان، عباس بن مجاشع، محمد، عبدالرحمن، ورقاء، یزید بن ابی زیاد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں شریک تھے تو ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی اور مسلمان پیچھے ہٹنے لگے اور ہم شکست کھانے والوں میں سے تھے، تو ہم نے کہا کہ ہم نے تو پیٹھ پھیر دیا۔ پس ہم مدینہ پہنچے اور کہا کہ زیادہ ہو کر نکلیں گے، چنانچہ ہم نے کہا کہ اچھا ہوگا کہ نبی کریم ﷺ سے ملیں کہ اگر ہماری توبہ قبول ہوتی ہو تو توبہ کرلیں چنانچہ ہم فجر کی نماز میں آپ کے پاس آئے اور کہا کہ ہم تو بھاگنے والے ہیں فرمایا کہ نہیں بلکہ تم پینترا بدل کر حملہ کرنے والے ہو۔ فرمایا کہ اسطرح کہا اور اس طرح کہا تو انہوں نے آپ کو پوری خبر بتادی اور آپ نے فرمایا کہ ہم مسلمانوں کی جماعت ہیں۔[1]

۱۳۰۹۸-ابومحمد بن حیان، ابوجعفر اخزم، عبداللہ بن عمر، عبدالرحمن، ابوحرہ، سلیمان دمشقی، ابن عباسؓ کی روایت ہے فرمایا: شیطان کہتا ہے: ایک عالم مجھ پر ہزار عابدوں سے بھاری ہے۔ عابد اللہ کی عبادت اکیلے کرتا ہے جبکہ عالم لوگوں کو علم پڑھاتا ہے حتیٰ کہ سب عالم ہو جاتے ہیں۔

ابوحرہ کا اصل نام واصل بن عبدالرحمن ہے۔

۱۳۰۹۹-ابوعلی محمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن مہدی، وہیب، ابوواقد لیثی کی سند سے مروی ہے عامر بن سعد حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ڈھال کے برابر قیمت میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔[2]

۱۳۱۰۰-ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن، وکیع، عطاء بن سعید کی سند سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ جنازے کو آہستہ سے سلام کیا کرتے تھے۔

یہی روایت حضرت شعبہ کے شاگرد ولید بن خالد ہروی سے بھی منقول ہے۔

۱۳۱۰۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن مہدی، ہشام، ابوعاصم کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پانی پیتے وقت سانس لیتے تھے اور ارشاد فرماتے یوں پانی پینا خوشگوار و مزیدار اور زیادہ شفاء بخش ہوتا ہے۔[3]

۱۳۱۰۲-ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمن بن مہدی، ہشام، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت نازلہ پڑھی ہے چنانچہ عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلے کے لئے بددعا کرتے تھے۔ اور پھر (ایک مہینہ کے بعد) چھوڑ دی۔

۱۳۱۰۳-عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، ہشام بن ابی عبداللہ، قتادہ، سالم بن ابی جعد، معدان بن ابی

۱-سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد باب ۱۰۵، وسنن الترمذی ۱۷۱۶ ومسند الامام أحمد ۲/۱۱۱. والسنن الکبری للبیهقی ۹۰/۷۸. وفتح الباری ۱۱/۵۲. ومشکاة المصابیح ۳۹۵۸.

۲-مسند الامام أحمد ۱/۱۶۹ وفتح الباری ۱۲/۱۰۱ والکنی للدولابی وکشف الخفا ۱/۳۵۳

۳-سنن أبی داؤد ۳۷۲۷. ومسند الامام احمد ۳/۱۸۵. والسنن الکبری للبیهقی ۷/۲۸۴،۱/۳۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۳۵، وکشف الخفا ۱/۱۳۴

طلیہ، کے سلسلہ سند سے حضرت ثوبانؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشادفرمایا: جوآدمی جنازے کے پیچھے چلا اور پھراس پرنماز جنازہ پڑھی تواس کے لئے ایک قیراط (کے برابر) ثواب ہےاور جوآدمی (نماز جنازہ میں بھی حاضر رہا) اسکودفنانے میں بھی موجود رہااس کے لئے دو قیراط (کے برابر) ثواب ہے، صحابۂ کرامؓ نے پوچھا: یارسول اللہ! دوقیراط کیا ہیں؟ ارشادفرمایا: ان میں سے جوچھوٹا ہے وہ احد پہاڑ کے برابر ہے۔[1]

۱۳۱۰۴- ابوبکر، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن، ہشام، قتادہ، حسن، قیس بن عباد کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرامؓ تین مقامات پرمنہ سے آواز نکالنا مکروہ سمجھتے تھے۔ (۱) جنگ کے وقت، (۲) جنازے کے وقت، (۳) اور ذکر کرتے وقت۔

۱۳۱۰۵- ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، اسلم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ عبداللہ بن مطیع کے پاس گیا، وہ کہنے لگے: ابوعبدالرحمٰن خوش آمدید ابن مطیع نے خادموں کوحکم دیا کہ اس کے لئے تکیہ لاؤ، ابن عمرؓ نے کہا: میں تمہارے پاس بیٹھنے کے لئے نہیں آیا ہوں لیکن میں تمہیں ایک حدیث سنانا چاہتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: جس آدمی نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا (یعنی جماعت سے اختلاف کیا) قیامت کے دن آئے گا اس کے پاس کوئی حجت نہیں ہوگی اور جس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی وہ جاہلیت کی موت مرا۔[2]

۱۳۱۰۶- ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہشام بن سعد، حاتم، ابونصر، عبادہ بن نسیؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشادفرمایا: نئے کپڑا بہترین کفن ہےاور سینگوں والا مینڈھا بہترین قربانی ہے۔[3]

۱۳۱۰۷- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، اسلم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں لوگوں کے آخری آدمی کوانکے اول سے ملادوں گا تا کہ ایک چیز بن جائیں۔

۱۳۱۰۸- احمد بن محمد بن یوسف، قاضی یوسف، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہشیم، داؤد بن عمر، عبداللہ بن ابی زکریا کے سلسلۂ سند سے حضرت ابودرداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: بلاشبہ قیامت کے دن تمہیں اپنے ناموں اوراپنے آباء کے ناموں سے پکارا جائے گالہذااپنے اچھے اچھے نام رکھا کرو۔[4]

۱۳۱۰۹- احمد بن عبداللہ، محمود بن محمد، ہشیم، ابوزبیر، جابرؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشادفرمایا جس نے جان بوجھ کر مجھ پرجھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔[5]

۱۔ صحیح البخاری ۲/ ۱۱۰، وصحیح مسلم، کتاب الجنائز ۵۵. ومسند الامام احمد ۲/ ۲/ ۳/ ۴۵۸. ۵/ ۲۷۶.

۲۔ مسند الامام احمد ۲/ ۸۳، ۹۳، ۱۲۳، ۱۳۳، والعمھید ۳/ ۲۵۰، وکنز العمال ۱۴۸۶۵، ۱۴۸۶۶، وشرح السنۃ ۱۰/ ۸۱.

۳۔ سنن ابی داؤد ۳۱۵۶، وسنن الترمذی ۱۵۱۷ وسنن ابن ماجۃ ۱۴۷۳. ۳۱۳۰. والسنن الکبری للبیھقی ۳/ ۴۰۳. ۹/ ۲۷۳، ومشکاۃ المصابیح ۱۶۴۱. ۱۶۴۲. والترغیب والترھیب ۲/ ۱۵۵.

۴۔ سنن ابی داؤد ۴۹۴۸، ومسند الامام احمد ۵/ ۱۹۴، وسنن الدارمی ۲/ ۲۹۴، وصحیح ابن حبان ۱۹۴۴، وفتح الباری ۱۰/ ۵۷۷، واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۵۷۷.

۵۔ صحیح البخاری ۱/ ۳۸، ۲/ ۱۰۲، ۴/ ۲۰۷، ۸/ ۵۴. وصحیح مسلم، المقدمۃ ۳، ۴، وفتح الباری ۱۰/ ۵۷۸.

۱۳۱۱۰- ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ھیثم بن بشیر، حصین، ابو مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقتولین احد کی نونو آدمیوں کی ٹولیاں بنا کران پر نماز پڑھی اور ہر بار دسویں حضرت حمزہؓ ہوتے جب نماز پڑھ لی جاتی نو(۹) کو اٹھا لیا جاتا اور حمزہؓ ادھر ہی رکھے رہتے حتی کہ حضرت حمزہؓ پر نومرتبہ یا سات مرتبہ نماز پڑھی گئی۔[۱]

۱۳۱۱۱- سند مذکورہ بالا عبدالرحمٰن بن مہدی، ہشیم، مجالد، عبیداللہ بن مسلم کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ سال مہینے کے برابر نہ ہوجائے مہینہ ہفتہ کے برابر نہ ہوجائے ہفتہ دن کے برابر نہ ہوجائے دن گھنٹے کے برابر نہ ہوجائے اور گھنٹہ حریق السعفہ (چنگاری کے اڑنے کے بقدر) ہوجائے۔[۲]

۱۳۱۱۲- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہمام قتادہ، ابو میمونہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بلاشبہ جب میں آپ کو دیکھتا ہوں میرا دل باغ باغ ہوجاتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتی ہیں لہٰذا مجھے ہر چیز سے آگاہ کردیجئے آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی میں نے عرض کیا: مجھے ایک ایسے عمل کے بارے میں بتایئے جسے میں کرکے جنت میں داخل ہوجاؤں آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: کلام پاکیزہ کرو، سلام پھیلاؤ، صلہ رحمی کرو۔ راتوں کو جب لوگ سورہے ہوں تم اللہ کے حضور کھڑے نماز پڑھ رہے ہو پھر سلامتی سے جنت میں داخل ہوجاؤ۔[۳]

۱۳۱۱۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ، عبدالرحمٰن بن مہدی بہزوقتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پڑھ کرسناؤں والد بولے: کیا آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ ارشادفرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام لیا ہے۔

۱۳۱۱۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہمام، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی حدیث روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشادفرمایا: وہ مومن جو قرآن مجید پڑھتا ہو اسکی مثال اس پھل کی طرح ہے جسکا ذائقہ اچھا ہو لیکن خوشبو اسکی نہ ہو اور وہ فاجر جو قرآن مجید نہ پڑھتا ہو اس کی مثال اندرائن جیسی ہے جسکا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور بو بھی نہیں ہوتی۔[۴]

۱۳۱۱۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہمام، قتادہ، خلید قصری، ابودرداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جب بھی سورج طلوع ہوا اس کے کنارے پر دو فرشتے کھڑے ہوکر آواز لگاتے ہیں جو مال قلیل ہو اور کفایت کرتا ہو وہ اس مال سے بدرجہا بہتر ہے جو کثیر ہو اور غفلت میں ڈالنے والا ہو۔[۵]

۱۳۱۱۶- احمد بن علی بن عبداللہ جزارکوفی، عبداللہ بن محمد بن سوار، علی بن حسان عطاء، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہانی بن ایوب طاؤس کے سلسلۂ سند سے حضرت جابر بن عبداللہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حج وعمرہ کے لئے ایک ہی طواف کیا ہے۔

۱۳۱۱۷- احمد بن اسحاق، ابویحییٰ رازی، رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہشیم بن رافع کہتے ہیں ایک آدمی نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے

۱۔ فتح الباری ۳۵/۱۱، ۱۷/۱۳، والکامل لابن عدی ۲۵۹۷/۷.

۲۔ المستدرک ۱۶۰/۴، وصحیح ابن حبان ۶۳۲، ومجمع الزوائد ۱۹/۵. والدر المنثور ۲۲۳/۱، ۶۵/۳، ۳۱۷،

وکنز العمال ۱۵۱۱۹.

۳۔ صحیح البخاری ۲۳۵/۶، ۹۹/۷، ۱۹۸/۹، وصحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۲۴۳، فتح الباری ۲۰/۹،

۵۵۵.

۴۔ مسند الامام احمد ۱۹۷/۵، والمستدرک ۴۴۵/۲، ومجمع الزوائد ۱۲۲/۳. ۲۵۵/۱۰، والترغیب والترھیب

۳۹/۴، وصحیح ابن حبان ۸۱۴، ۲۴۷۶.

سوال کیا میں وہاں حاضر تھا کہ میں نے ایک نذر مانی ہے (جو پوری نہیں کر سکا) حسن رحمہ اللہ نے کہا: کیا تم نے کسی چیز کا نام بھی لیا ہے؟ آدمی نے نفی میں جواب دیا: حضرت حسن رحمہ اللہ بولے: دس مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔

۱۳۱۱۸- احمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ھشام بن اسماعیل، ابن اسلم، یزید بن عبدالرحمٰن بن سلمانی، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: جب کوئی بندہ مؤمن اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہوتا ہے جونہی اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتا ہے اسکے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جنت سے اس کی طرف ایک بریطہ (عمدہ قسم کا صندوق) بھیجا جاتا ہے جس میں اسکی جان قبض کر کے لائی جاتی ہے۔ جنت سے ایک جسد اسکی طرف بھیجا جاتا ہے جس میں اس کی روح لائی جاتی ہے پھر وہ فرشتوں کے ساتھ آسمان کی طرف چڑھ جاتا ہے یوں لگتا ہے کہ گویا کہ پیدائش کے وقت سے فرشتے اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں حتی کہ وہ آسمان میں آجاتا ہے۔ (الحدیث)

۱۳۱۱۹- احمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ، رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہذیل بن بلال سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا: میرے پاس ایک بکاؤ غلام ہے خوارج مجھے اسکی قیمت میں سو درہم زیادہ دے رہے ہیں، ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم اسے یہود ونصاریٰ کے ہاتھوں بھی بیچ دو گے؟ (یعنی خوارج کو بیچنے سے منع فرمایا)

۱۳۱۲۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید بن عطاء، سماک بن حرب، عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ انشاء اللہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سود کھانے والے کھلانے والے اسکے گواہ اور اسکے کاتب پر لعنت کرے۔[1]

۱۳۱۲۱- ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید بن عطاء، مطرف، شعبی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہؓ اور ان کے دیگر (شہید ہونے والے) ساتھیوں پر اُحد کے دن نماز پڑھی ہے۔

۱۳۱۲۲- احمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ رازی، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید، عطاء، سماک بن حرب، محمد بن بشر سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے منت مان رکھی ہے کہ اگر میرا دشمن میرے ہاتھ سے نکل بھاگا تو میں اپنے آپ کو ذبح کر دوں گا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا جاؤ اور مسروق رحمہ اللہ سے پوچھو۔ چنانچہ اس آدمی نے مسروق رحمہ اللہ سے یہی سوال پوچھا انہوں نے جواب دیا، تم اپنے آپ کو ذبح مت کرو چونکہ اگر تم مؤمن ہو تو مؤمن کو قتل کرو گے اور اگر تم کافر ہو تو جہنم کی آگ کی طرف جلد بازی کرنے والے ہو گے بلہذا ایک مینڈھا خرید و اور اسے ذبح کر لو، چونکہ اسحٰق علیہ السلام کے فدیے میں مینڈھا ہی ذبح کیا گیا تھا بلاشبہ وہ تم سے بہتر تھے، وہ آدمی جواب سن کر حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور انھیں خبر دی، چنانچہ انہوں نے کہا: میں بھی تمہیں اسی طرح فتویٰ دینا چاہتا تھا واضح رہے کہ ذبیح اللہ کون تھے اسماعیل علیہ السلام یا اسحٰق علیہ السلام مفسرین کا اس میں اختلاف ہوا ہے جمہور امت کے نزدیک ذبیح اللہ اسماعیل علیہ السلام تھے جبکہ بنی اسرائیل اور ایک دو دوسرے حضرات مسلمین کا قول ہے کہ ذبیح اللہ اسحٰق علیہ السلام تھے بہرحال تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو معارف القرآن۔ سورت صافات آیت ۱۰۲، ۱۰۳ نیز تفسیر ابن کثیر)

۱۳۱۲۳- ابو محمد بن حیان، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید بن ابراہیم، یحییٰ بن ابی کثیر، ابونضرہ کے سلسلۂ سند سے ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: (تم لوگ) صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔[2]

۱۔ مسند الامام احمد ۱/۳۹۳، ۴۰۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۱۸۴، واتحاف السادة المتقین ۶/۱۵۱، وفتح الباری ۴/۳۱۳۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین ۱۶۱، وسنن النسائی ۳/۲۳۱، وسنن الترمذی ۴۶۹، ومسند الامام احمد ۳/۳۵، ۷۱، والمستدرک ۱/۳۰۲، وصحیح ابن خزیمة ۱۰۸۹، وکنز العمال ۱۹۵۱۲۔

۱۳۱۲۴-احمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ، عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید بن ابراہیم، قتادہ، عبداللہ بن شقیق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوذرؓ سے عرض کیا: کاش اگر میں نبی ﷺ کو دیکھتا تو میں ان سے ضرور ایک سوال کرتا، ابوذرؓ نے کہا: تم آپ ﷺ سے کیا سوال کرتے؟ کہا: میں سوال کرتا کہ کیا آپ نے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا ہے؟ ابوذرؓ نے کہا: میں نے آپ ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا اور آپ ﷺ نے جواب دیا: ایک نور ہے جسے میں نے دیکھا ہے۔

۱۳۱۲۵-ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید بن زریع، علی بن حکم، نافع کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (مال لے کر) نرکودوانے سے منع فرمایا ہے۔[1]

۱۳۱۲۶-احمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید بن ابی صالح کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ مالکؓ سے ناپختہ کھجور اور چھوہارے کی نبیذ کے متعلق پوچھا گیا انہوں نے فرمایا: جس دن شراب پر حرمت کا حکم لگا یا اس دن ہم نے شراب کے ساتھ ان دونوں کی نبیذ کو بھی بہادیا تھا۔

۱۳۱۲۷-مخلد بن جعفر، احمد بن محمد حنبل بن جعد، نوح بن حبیب، عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ بن سعید، سفیان، اعمش، ابووائل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن شرحبیلؒ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب میں کچھ باغات میں بہت سارے خوبصورت خیمے دیکھے میں نے پوچھا: یہ کس کے خیمے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا یہ حضرت عمارؓ اور ان کے ساتھیوں کے ہیں میں نے پھر کچھ اسی طرح کے خوبصورت خیمے باغات میں لگے ہوئے دیکھے' پوچھا یہ کس کے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ حضرت ذوالکلاع اور ان کے ساتھیوں کے ہیں، میں نے کہا یہ لوگ تو ایک دوسرے کو قتل کرتے تھے (پھر جنت کی نعمتیں انھیں کیسے مل گئیں)؟ کہا: ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو وسیع مغفرت کرنے والا پایا ہے۔

۱۳۱۲۸-ابوحسن سہل بن عبداللہ، ابوبکر احمد بن عمرو براز، عباس بن عبدالعظیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ بن ولید، محل بن خلیفہ، ابوسمح کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھوٹے بچے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے ماردیئے جائیں اور چھوٹی بچی کا پیشاب دھویا جائے۔[2]

۱۳۱۲۹-محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن یزید مستملی، عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ بن ولید، محل بن خلیفہ، ابوسمح کی روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کا خادم تھا چنانچہ جب آپ ﷺ غسل کرنا چاہتے تو مجھے حکم دیتے: میری طرف پیٹھ پھیر کر میرے آگے کپڑے سے پردہ کرلو۔[3]

۱۳۱۳۰-احمد بن عبیداللہ، عبداللہ بن وہب، احمد بن ثابت، علی بن حسان، عبدالرحمٰن بن مہدی، یعلیٰ بن حارث محاربی، غیلان بن جامع، ابن عمار بن یاسر کے سلسلۂ سند سے حضرت عمار بن یاسرؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۳۱۳۱-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد، عمر بن عباس، عبدالرحمٰن بن مہدی، یعقوب قمی، جعفر بن ابی مغیرہ، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ کی

---

[1] سنن الترمذی ۱۲۷۳، وسنن النسائی ۳۱۰/۷، ۳۱۱، سنن الدارمی ۲۷۳/۲، والمستدرک ۴۲/۲، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۴۵/۷، ۱۴۶.

[2] سنن الترمذی ۶۱۰، وسنن ابن ماجۃ ۵۲۵ ومسند الامام احمد ۱۳۷/۱، والسنن الکبری للبیھقی ۴۱۵/۳. وصحیح ابن حبان ۲۴۷، وسنن الدارقطنی ۱۲۹/۱، وصحیح ابن خزیمۃ ۲۸۴، وکنز العمال ۲۷۲۶۸.

[3] المعجم الکبیر للطبرانی ۲۹۱/۱۱. وسنن ابی داؤد ۳۷۶، وسنن النسائی، کتاب الطھارۃ باب ۱۴۰، وسنن ابن ماجۃ ۶۱۳، والسنن الکبری للبیھقی ۴۱۵/۲، وسنن الدارقطنی ۱۳۰/۱

روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے مکہ فتح کیا تو ابلیس با آواز بلند رونے لگا حتی کہ اسکی آواز سن کر اسکا لشکر اس کے پاس جمع ہو گیا ابلیس نے لشکر سے کہا: تم آج کے بعد امت محمد کو شرک میں مبتلا کرنے سے مایوس ہو چکے ہو لیکن تم انھیں انکے دین کے فتنے میں ڈال دو اور ان میں نوحہ عام کردو۔

۱۳۱۳۲- احمد بن اسحٰق، ابویحیٰی، عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن مہدی، سعید بن جبیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈالا تو اس کی صورت فرشتوں کی صورت سے بدل گئی، ابلیس (اس حالت پر) با آواز بلند رونے لگا، پس قیامت تک ہر رونے کی آواز ابلیس کے رونے کی آواز میں سے ہے، ابلیس پر لعنت ہو۔

۱۳۱۳۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی یعقوب بن محمد بن طحلان، ابورجال، عمرہ، عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس گھر میں کھجور نہ ہو اس گھر والے بھوکے ہوتے ہیں (یعنی جس گھر میں کھجور ہو اس گھر والوں کا بھوک کا شکوہ کرنا فضول بات ہے) عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ سفیان رحمہ اللہ ہمیں یہ حدیث یعقوب بن محمد کے واسطے سے سنایا کرتے تھے۔[1]

۱۳۱۳۴- ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن عمرو، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، یعقوب بن محمد بن طحلان سے مروی ہے کہ اسحٰق بن یسار کپڑا فروشوں کے پاس سے گزرتے تو انھیں کہتے: اپنی تجارت کے ساتھ لازم رہو بلاشبہ تمہارا باپ یعنی ابراہیم علیہ السلام بھی کپڑا فروش تھا۔

(۴۴۲) امام شافعی رحمہ اللہ[2]

حضرات اولیاء، تبع تابعین میں سے ایک امام کامل عالم، عامل، شرف وکرامت والے، عمدہ وظریفانہ اخلاق کے مالک، سخی وکریم، تاریکیوں کی روشنی، مشکلات کی وضاحت کرنے والے، دشواریوں کو حل کرنے والے، جنکا علم مشرق ومغرب پھیلا، بر وبحر میں جنکا مذھب مشہور ہوا، سنن وآثار کے متبع، مہاجرین وانصار کے اجتماعی مقتدیٰ، مشہور ائمہ اخیار سے علم حاصل کرنے والے، جن سے آئمہ نے علم حاصل کیا، حجازی، مطلبی ابوعبداللہ بن محمد بن ادریس شافعی بھی ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ عالیشان مراتب ومناقب پر فائز تھے، امام شافعی عالی نسب اور عالی مراتب کے مالک تھے، علم وعمل سے مشرف ہوئے، ان کی حسبی شرافت کو رسول اللہ ﷺ کی قرابت نے چار چاند لگا دیئے تھے، علم میں انھیں بلند پایہ حاصل تھا اللہ تعالیٰ نے انھیں وجوہ علم میں مختلف طریقوں سے تصرف کرنے کی خصوصیت عطا کر رکھی تھی، فنون حکم میں انھیں کمال درجے کی مہارت حاصل تھی، انہوں نے پوشیدہ معانی کو ظاہر کر کے رکھ دیا، اپنی سمجھ سے اصول ومبانی کی شرح کی، اللہ تعالیٰ نے جن جن خصوصیات سے قریش کو سرفراز کیا تھا وہ علی وجہ الاتم ان میں پائی جاتی تھیں۔

۱۳۱۳۵- عبداللہ بن جعفر، یوسف بن حبیب، ابوداؤد، (دوسری سند) ابونعیم محمد بن علی بن جیش، احمد بن یحیٰی حلوانی، احمد بن یونس، ابن ابی ذئب، زہری، طلحہ بن عبداللہ بن عوف عبداللہ ازہر، جبیر بن مطعم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریشی کو غیر قریش کے دو آدمیوں کے برابر کی قوت عطا ہوتی ہے، ابن شہاب سے کسی آدمی نے اس حدیث کا مطلب پوچھا انہوں نے جواب

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ ۱۵۳، وسنن الترمذی ۱۸۱۵، وسنن أبی داؤد، کتاب الاطعمۃ باب ۴۲، وسنن ابن ماجۃ ۳۳۲۸. وسنن الدارمی ۲/۱۰۳، ومسند الامام أحمد ۶/۱۷۹، ۱۸۸، والاحادیث الصحیحۃ ۱۷۷۶

[2] التاریخ الکبیر ۱/۴۲، والجرح ۷/ت ۱۱۳۰ وتاریخ بغداد ۲/۵۶، وسیر النبلاء ۱۰/۵، والکاشف ۳/ت ۴۷۷۶. وتھذیب التھذیب ۹/۲۵، والخلاصۃ ۲/ت ۶۰۴۰ وتھذیب الکمال ۵۰۴۹.

دیا: کہ اس سے مراد رائے کی عظمت و نبالت ہے۔[۱]

۱۳۱۳۶-محمد بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عوف، عمرو بن عثمان، عثمان، عبداللہ بن عبداللہ بن عبدالعزیز، محمد بن عبدالعزیز، ابن شہاب، ابو سلمہ وسعید بن مسیب کے سلسلۂ سند سے حضرت عُتبہ بن غزوانؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریش کے ایک آدمی کو غیر قریش کے دو آدمیوں کے برابر قوت عطا کی گئی ہے۔[۲]

۱۳۱۳۷-احمد بن جعفر بن مالک، محمد بن یونس بن موسیٰ، یونس بن موسیٰ، محمد بن سلیمان بن مسول مخزومی، عبدالعزیز بن ابی داؤد، عمرو بن ابی عمرو کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش کو مقدم رکھو اور خود ان سے آگے بڑھنے کی کوشش مت کرو، قریش سے علم سیکھو انہیں سکھاؤ نہیں، قریش کے ایک آدمی کو جو قوت عطا کی گئی ہے وہ غیر قریش کے دو آدمیوں کے بقدر ہے اور قریش کے ایک آدمی کی امانت غیر قریش کے دو آدمیوں کی امانت کے برابر ہے۔[۳]

۱۳۱۳۸-عبداللہ بن جعفر، احمد بن یونس ضبی، عمار بن نصر، ابراہیم بن یسع مکی، جعفر بن محمد اپنے والد اور دادا کے واسطے سے حضرت علیؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ میں ہمیں خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہارے اوپر تمہاری جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا ہوں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں، ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں حوض کوثر پر تمہارا پہلے سے پہنچا ہوا اجر ہوں اور میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا (۱) قرآن مجید کے بارے میں اور (۲) اپنی اولاد کے بارے میں قریش پر مقدم ہونے کی کوشش مت کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور ان سے اختلاف مت کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے قریش کے ایک آدمی کو غیر قریش کے دو آدمیوں کے برابر قوت عطا کی گئی ہے۔ قریش سے علم فقہ حاصل کرو چونکہ وہ تم سے زیادہ فقیہ ہیں، اگر مجھے قریش کے فخر میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہوتا میں تمہیں بتا دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا کیا مرتبہ ہے، جو قریش کے خیار ہیں وہ تمام لوگوں میں سے خیار ہیں اور قریش کے برے لوگ عام برے لوگوں سے بہتر ہیں۔

۱۳۱۳۹-یونس بن حبیب، ابوداؤد، جعفر بن سلیمان، نضر بن معبد، جارود، ابوالاحوص، عبداللہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریش کو گالی مت دو بلاشبہ قریش کا ایک عالم ساری زمین کو علم سے بھر دے گا، یا اللہ! تو نے قریش کے پہلے لوگوں کو عذاب و وبال چکھایا اب ان کے بعد میں آنے والوں کو عطاء و خیر چکھا دے۔[۵]

۱۳۱۴۰-سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، اسحٰق بن سعید بن اولون ابو سلمہ تجیبی دمشقی، خلید بن دعلج ابو عمرو سدوسی، عطاء بن ابی رباح کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل زمین اختلاف سے ایک ہی صورت میں بے خوف رہ سکتے ہیں کہ قریش کی موالات میں داخل ہو جائیں، قریش اہل اللہ ہیں (تین بار یہی بات دہرائی) چنانچہ جب بھی عرب کوئی

ا۔۲۔ صحیح ابن حبان ۲۲۸۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱۵/۲، والسنن الکبری للبیهقی ۳۸۶/۱، والسنة لابن ابی عاصم ۶۳۵/۲، وتاریخ بغداد ۱۶۶/۳، وکنز العمال ۳۳۸۶۶.

۳۔ کنز العمال ۳۷۹۹۶، وتنزیه الشریعة ۳۹۹/۱۰.

۴۔ الاحادیث الضعیفة ۳۹۸، وتاریخ بغداد ۶/۲، وکنز العمال ۳۳۷۸۶. والبدایة والنهایة ۲۵۳/۱۰، وتذکرة الموضوعات

۵۔ تذکرة الموضوعات للفتنی ۲۲۱ وتذکرة الموضوعات للقیروانی ۱۳۶

قبیلہ قریش کی مخالفت کرے گا وہ ابلیس کے لشکر میں داخل ہو جائے گا۔[1]

۱۳۱۴۱- مخلد بن جعفر، حلیس بن ابی احوص، علاء بن ابی عمرو، (دوسری سند) ابونعیم، ابو معاویہ، اسماعیل بن مسلم، عطاء، ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ! قریش کو ہدایت نصیب فرما بلاشبہ قریش کے ایک عالم کا علم زمین کے مختلف طبقات کو بھر دے گا، یا اللہ! قریش کے اولین کو تو نے عذاب دیا ان کے آخرین کو خیر و عطاء دیدے۔

۱۳۱۴۲- محمد بن عبدالعزیز بن سہل خشاب نیشاپوری، ابراہیم بن اسحٰق انماطی، محمد بن سلیمان کریز، سفیان بن عیینہ، ابن ابی نجیح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام مجاہد رحمہ اللہ نے فرمان باری تعالیٰ "وانہ لذکر لک ولقومک" (زخرف: ۴۴) اور یقیناً یہ قرآن آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے ایک نصیحت ہے۔ کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: پوچھا جاتا یہ آدمی کن لوگوں میں سے ہے؟ جواب دیا جاتا عرب میں سے ہے، پھر پوچھا جاتا عرب کے کس قبیلہ میں سے ہے کہا جاتا قریش سے ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نسبی تعلق

۱۳۱۴۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، محمد بن اسحٰق، زہری، سعید بن میسب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے قریبی رشتہ داروں بنی ہاشم اور بنی مطلب کے درمیان مال تقسیم کیا، میں اور عثمان بن عفانؓ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ لوگ بنو ہاشم ہیں اللہ تعالیٰ نے انھیں جو فضل و مرتبہ عطا کیا ہے اس سے انکار نہیں (لیکن) ہمیں بتایئے یہ جو بنی مطلب ہمارے بھائی ہیں آپ نے انھیں تو عطا کر دیا ہمیں کیوں نہیں دیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ ہم اور وہ (یعنی بنی مطلب) شئی واحد ہیں آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر کے بتایا۔

یہ حدیث ہشیم و جریر بن حازم نے بھی محمد بن اسحٰق رحمہ اللہ کی سند سے روایت کی ہے حدیث یونس بن یزید نے زہری سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۴۴- سلیمان بن احمد، ہارون بن کامل، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، یونس بن یزید، ابن شہاب، سعید بن میسب کے سلسلہ سند سے حضرت جبیر بن مطعمؓ کی روایت ہے کہ وہ اور عثمانؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور خیبر کے خمس جو کہ آپ ﷺ نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے درمیان تقسیم کیا تھا کے بارے میں آپ ﷺ سے بات کی۔ الحدیث۔

یہ حدیث عبدالرحمٰن بن مہدی نے عبداللہ بن مبارک عن یونس کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۴۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، یونس بن یزید، زہری، سعید بن میسب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت جبیر بن مطعمؓ نے کہا کہ وہ اور حضرت عثمان بن عفانؓ خیبر کے خمس کے متعلق آپ ﷺ سے بات کرنے آئے جو کہ آپ ﷺ نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے درمیان تقسیم کر دیا تھا۔ (الحدیث)

یہ حدیث عثمان بن عمرو بن وہب و نافع بن یزید نے یونس سے اسی طرح روایت کی ہے اور حمید نے زہری سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۴۶- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد، محمد بن رافع، حجیر بن مثنیٰ، ابوعثمان (ایک ثقہ راوی ہیں) لیث بن سعد، عقیل بن شہاب،

۱۔ تاریخ بغداد ۲/۶۱، و کشف الخفاء ۲/۶۸، والکامل لابن عدی ۱/۲۸۱ والجامع الکبیر للسیوطی ۹۸۰۱ و کنز العمال ۳۳۸۰۶.

سعید بن میسب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمان بن عفانؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے خیبر کے خمس میں سے بنو مطلب کو حصہ دیا اور ہمیں نہیں دیا حالانکہ آپ کے اعتبار سے ہم سب ایک ہی مرتبہ کے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی چیز ہیں۔[1]

یہ حدیث نعمان بن راشد نے بھی روایت کی ہے۔

۱۳۱۴۷- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وہب بن جریر بن حازم، جریر بن حازم، نعمان بن راشد، زہری، سعید بن میسب، جبیر بن مطعم کی روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے نبی ﷺ سے سوال کیا جس وقت آپ ﷺ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو خیبر کا خمس دے رہے تھے اور بنی عبدالشمس اور بنی عبد مناف کو کچھ نہ دیا۔ (نہ دینے کے متعلق حضرت عثمانؓ نے پوچھا تو) آپ ﷺ نے فرمایا، بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہی چیز ہیں۔[2]

یہ حدیث قتادہ نے سعید بن میسب عن جبیر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۴۸- محمد بن عمر بن اسلم، محمد بن ہارون بن کثیر، ابو محمد بن صاعد، احمد بن ابی عباس رملی، ضمرہ بن ربیعہ، ابن شوذب، قتادہ، سعید بن میسب رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم کا بیان ہے کہ میں اور حضرت عثمان بن عفانؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے قریبی رشتہ داروں کے لئے مال غنیمت میں سے حصہ مقرر کیا تھا پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

شرف وفضیلت کے لئے اتنی بات بھی کافی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا نسب محمد عربی ﷺ کے نسب کے ساتھ متصل ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے نسب، پیدائش اور وفات کے بیان میں

۱۳۱۴۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی (دوسری سند) ابونعیم، احمد بن اسحٰق ابوطیب احمد بن روح (تیسری سند) ابونعیم، ابو محمد بن حیان، زکریا بن یحییٰ ساجی، (سب رواۃ) حسن بن محمد بن صباح زعفرانی، ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف امام شافعی ۱۹۵ھ میں بغداد تشریف لائے ہمارے پاس دوسال مقیم رہے پھر مکہ آگئے پھر ۱۹۸ھ میں دوبارہ ہمارے پاس تشریف لائے اور کئی مہینے تک ہمارے پاس اقامت کی اور پھر ہم سے رخصت ہوگئے، داڑھی کو سرخ رنگ کی مہندی سے رنگتے تھے اور ہلکے ہلکے رخساروں والے تھے، یہ حدیث ابوطیب کے الفاظ میں ہے۔

۱۳۱۵۰- سلیمان بن احمد، عمرو بن ابی طاہر بن سرح، ربیع کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ۲۰۴ھ میں وفات پائی۔

۱۳۱۵۱- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن یعقوب، ربیع بن سلیمان کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ غزہ یا عسقلان میں پیدا ہوئے۔

۱۳۱۵۲- محمد بن عبدالرحمٰن بن سہل، محمد بن یحییٰ بن آدم جوہری، محمد بن عبداللہ بن الحکم کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے کہا کہ میں ۱۵۰ھ میں غزہ میں پیدا ہوا اور مجھے دو (۲) سال کی عمر میں مکہ لایا گیا۔

۱۳۱۵۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، حسن بن محمد بن صباح کا بیان ہے کہ محمد بن ادریس ابوعبداللہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ۲۰۴ھ میں وفات پائی۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے نواسے کا بیان ہے کہ میرے نانا نے مصر میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر پچاس سال سے کچھ زیادہ

۱، ۲- صحيح البخاري ۴/ ۱۱۱، ۲۱۸، ۵/ ۱۷۴، وسنن أبي داؤد ۲۹۷۸، وسنن النسائي كتاب الفيء باب ۲۰، والسنن الكبرى للبيهقي ۶/ ۳۴۰، ۷/ ۳۱، ومشكاة المصابيح ۳۹۹۳، ۴۰۲۷.

تھی ،امام شافعی رحمہ اللہ کی والدہ ازدیہ (یعنی قبیلہ بنو ازد سے) تھیں ،امام شافعی رحمہ اللہ مکہ کے نچلے حصہ میں رہا کرتے تھے اور آپ کی بیوی جس سے آپ کی اولاد بھی ہوئی اس کا نام حمدہ بنت نافع بن عنبسہ بن عمرو بن عثمان بن عفان ہے۔

۱۳۱۵۴-ابومحمد بن عبدالرحمن بن ابی قاضی جرجانی ،عبدالرحمن بن ابی حاتم ،یونس بن عبدالاعلیٰ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ۲۰۴ھ میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر پچاس سال سے چند سال زائد تھی۔

۱۳۱۵۵-ابوحامد احمد بن محمد بن حسن وعبدالرحمن بن ابی عبدالرحمن ،عبدالرحمن بن ابی حاتم ،محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور رجب کے آخری دن ۲۰۴ھ میں وفات پائی گویا انھوں نے زندگی کی کل ملا کر چون ۵۴ بہاریں دیکھیں۔

۱۳۱۵۶-عبدالرحمن ،ابن ابی عبدالرحمن ،عبدالرحمن بن ابی حاتم ،ربیع بن سلیمان کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے جمعہ کی رات بعداز نماز عشاء ،مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد رجب کے آخری دن وفات پائی ہم نے انھیں جمعہ کے دن دفن کیا پھر اسی دن کی شام کو ہم نے ۲۰۴ھ ماہ شعبان کا چاند دیکھا۔

۱۳۱۵۷-عبدالرحمن ،عبدالرحمن بن ابی حاتم ،ربیع کا بیان ہے کہ رات کے وقت بعداز مغرب امام شافعی رحمہ اللہ نے وفات پائی ،ان کے چچازاد بھائی ابن یعقوب نے ان سے کہا: کیا ہم نیچے اتر کر نماز پڑھ آئیں؟ فرمایا: تم لوگ یہیں بیٹھو اور میری روح نکلنے کا انتظار کرو، چنانچہ ہم نیچے اترے اور پھر واپس اوپر چڑھ گئے ہم نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپکی حالت درست فرمائے کیا آپ نے نماز پڑھ لی؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا ،سردی کا موسم تھا انہوں نے پانی مانگا چچازاد بھائی نے کہا انھیں تھوڑا نیم گرم پانی دو ،امام شافعی رحمہ اللہ بولے: بخدا نہیں ،پھر عشاء کے بعد وفات پائی۔

۱۳۱۵۸-عبدالرحمن بن ابی عبدالرحمن ،ابن ابی حاتم ،احمد بن سنان واسطی ،کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو دیکھا ان کے سر اور داڑھی کے بال سرخ تھے ،یعنی اتباع سنت کے لئے خضاب استعمال کرتے تھے۔

۱۳۱۵۹-محمد بن عبدالرحمن ،عبدالوہاب بن سعید حمزاوی ،محمد بن حمویہ ،یونس بن عبدالاعلیٰ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے پچاس سال سے کچھ چند سال زائد عمر پائی داڑھی میں خضاب کرتے بالوں میں سفیدی نہیں تھی۔

۱۳۱۶۰-محمد بن عبدالرحمن ،احمد بن اسماعیل بن عاصم ،یوسف بن یزید قراطیسی کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کی مجالست کی ہے اور ان کا کلام بغور سنا ہے وہ داڑھی میں ہلکا سا خضاب کرتے تھے اس وقت میری عمر تقریباً سترہ (۱۷) سال تھی۔ مین نے سلیمان بن احمد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابو یزید قراطیسی کا بیان ہے کہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کی مجلس میں بھی حاضر ہوا اور ابن وھب کے جنازے میں بھی حاضر ہوا۔

۱۳۱۶۱- احمد بن اسحٰق ،احمد بن روح بغدادی زعفرانی ،ابو ولید بن جارود کا بیان ہے کہ میرے والد اور امام شافعی رحمہ اللہ کی سن ایک ہی ہے جب ہم نے امام شافعی رحمہ اللہ کی عمر میں غور کیا تو پتہ چلا کہ باون سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔

۱۳۱۶۲-امام شافعی کا موطا امام مالک حفظ کرنا .....ابو احمد محمد بن احمد جرجانی ،ابوبکر بن خزیمہ ،محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے امام مالک رحمہ اللہ کے پاس آنے سے قبل موطا حفظ کرلیا تھا ،چنانچہ جب میں ان کے پاس آیا مجھے کہا: کسی ایسے آدمی کو تلاش کرو جو تمہیں پڑھ کر سنائے ،میں نے کہا: آپ پر کوئی حرج نہیں آپ مجھ سے سنیں سو اگر آپ کو میری قرأت اچھی لگے تو بہتر ہے ورنہ میں کسی اور کو تلاش کرلوں گا ،چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ نے مجھے پڑھنے کا حکم دیا ،میں نے موطا پڑھ کر انھیں سنانا

شروع کردیا۔

۱۳۱۶۳-محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ مصری، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں امام مالک رحمہ اللہ کے پاس آیا میں مؤطا حفظ کر چکا تھا، امام مالک رحمہ اللہ نے مجھے کہا: کسی ایسے آدمی کو تلاش کرو جو تمہارے اوپر پڑھے، میں نے کہا: اسکا بوجھ آپ پر نہیں ڈالوں گا میں خود پڑھوں گا۔ آپ مجھ سے سنتے رہیں، ہاں اگر آپ کو میری قرأت اچھی نہ لگے تو میں کسی اور کو تلاش کرلاؤں گا۔ مجھے پڑھنے کو کہا، چنانچہ میں نے خود پڑھنا شروع کردیا، اسی بناء پر امام شافعی رحمہ اللہ امام مالک سے روایت کرتے وقت "اخبرنا مالک" کہتے تھے۔

۱۳۱۶۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحٰق بن احمد فارسی، محمد بن خالد، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں بارہ (۱۲) سال کی عمر میں امام مالک کے پاس آیا تاکہ میں انھیں مؤطا پڑھ کر سناؤں چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ نے مجھے کمسن سمجھا۔۔۔الحدیث۔

۱۳۱۶۵-محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن ربیع بن سلیمان جیزی، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں امام مالک رحمہ اللہ کے پاس آیا اور داخل ہونے کی اجازت طلب کی میرا ارادہ تھا کہ میں ان سے عقیقہ کے متعلق حدیث سن لوں، میں نے سوچا کہ اگر میں ان سے شروع میں مطلوبہ حدیث کے بارے میں سوال کرلوں تو وہ بتانے سے انکار کردیں اور مجھے حدیثیں نہ سنائیں اور اگر آخر میں مطلوبہ حدیث کے بارے میں سوال کروں مجھے خوف ہے کہ دس حدیثوں کے بعد بھی اس تک نہ پہنچ سکیں، چنانچہ میں ان سے ایک ایک حدیث کر کے سوال کرنے لگا، جب دس حدیثیں ہوگئیں تو فرمایا، بس تمہیں اتنی ہی حدیثیں کافی ہیں تاہم میں ان سے وہ حدیث نہ سن سکا۔

۱۳۱۶۶-محمد بن ابراہیم، یوسف بن عبدالواحد بن سفیان، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے جب بھی موطا امام مالک میں نظر کی میری فہم میں چند در چند اضافہ ہوتا گیا۔

۱۳۱۶۷-بواحمد غطریفی، عبداللہ بن جامع، یحییٰ بن عثمان بن صالح، ہارون بن سعید سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کتاب اللہ کے بعد کوئی کتاب ایسی نہیں جو مؤطا امام مالک سے زیادہ نفع بخش ہو۔ (یہ بات اس وقت تھی جب صحیح بخاری و صحیح مسلم کو مرتب نہیں کیا گیا تھا اب کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری صحیح مسلم کا درجہ ہے

۱۳۱۶۸-محمد بن ابراہیم، ابوجعفر طحاوی، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا اگر امام مالک اور ابن عیینہ نہ ہوتے حجاز کا علم ختم ہو چکا ہوتا۔

۱۳۱۶۹-محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجاء، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب امام مالک آئے تو آسمان کے روشن ستارے کی طرح چمکنے لگے۔

۱۳۱۷۰-عبداللہ بن جعفر، عبدالرحمٰن بن داؤد بن منصور، عبید بن خلف بزاز ابومحمد، اسحٰق بن عبدالرحمٰن، حسین کرابیسی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک عام سا آدمی تھا دیہاتوں میں جا جا کر اشعار لکھتا رہتا اور وہاں کے لوگوں سے اشعار سنتا رہتا، چنانچہ ایک مرتبہ میں مکہ آیا جب واپس باہر نکلنے لگا تو میں نے لبید کا ایک شعر پڑھا: اچانک مجھے کوڑے کی آواز سنائی دی پھر دربانوں میں سے کسی آدمی نے پیچھے سے مارا، پھر ایک قریشی نے کہا: مطلبی اپنے دین و دنیا سے راضی ہے کہ وہ معلم بن جائے شعر کی کیا حیثیت ہے؟ جب تم شعر میں پختگی پیدا کرلو تو معلم بننے کا قصد کرو اور علم فقہ حاصل کرو اللہ تعالیٰ تمہیں علم سے سرفراز فرمائے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس دربان کے کلام سے بڑا فائدہ پہنچایا، میں اسی وقت مکہ واپس آیا اور ابن عیینہ سے احادیث سن کر لکھنے لگا، پھر میں مسلم بن خالد زنجی کی مجلس میں بیٹھنے لگا، پھر میں نے امام مالک رحمہ اللہ کا مؤطا لکھا پھر ان سے عرض کیا کہ میں آپ پر مؤطا کی قرأت کرنا

چاہتا ہوں، امام مالک رحمہ اللہ نے کہا: اے بھتیجے کسی آدمی کو لاؤ جو مجھ پر قرأت کرے اور تم سنتے رہو، میں نے عرض کیا: اے ابوعبداللہ! میں خود ہی قرأت کروں گا، مجھے قرأت کا حکم دیا، جب انہوں نے میری قرأت سنی تو مجھے قرأت کی اجازت دے دی حتی کہ میں کتاب السیر تک پہنچ گیا مجھے کہا: اے بھتیجے کتاب لپیٹ لو، علم فقہ حاصل کرو بلند مرتبہ پاؤ گے، پھر میں مصعب بن عبداللہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ میرے گھر والوں سے بات کریں تاکہ مجھے علم حاصل کرنے کے لئے کچھ مال دیدیں چونکہ اسوقت میں شدید فقر و فاقہ میں مبتلا تھا، چنانچہ مصعب نے مجھے کہا کہ میں فلاں کے پاس گیا اور اس سے بات کی ہے اس نے کہا: کیا تم ایسے آدمی کے بارے میں بات کرتے ہو جو ہمیں میں سے ہے پھر ہمارے مخالف ہو جائے۔ چنانچہ اس نے مجھے ایک سو دینار دیئے مصعب نے مجھے کہا: ہارون الرشید نے مجھے خط لکھ کر حکم دیا ہے کہ میں قاضی بن کر یمن جاؤں پس تم بھی ہمارے ساتھ نکل جاؤ ممکن ہے اللہ تعالیٰ تمہیں کسی ایسے آدمی سے ملادے جو تمہیں قرض دیدے چنانچہ مصعب قاضی کا عہدہ لے کر یمن گیا اور میں بھی اس کے ساتھ ہولیا، چنانچہ جب ہم یمن پہنچے اور لوگوں کے ساتھ مل جیٹھے تو ہمیں دیکھ کر مطرف بن مازن نے ہارون کو خط لکھا: اگر آپ یمن کو فساد سے بچانا چاہتے ہیں اور یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ یمن آپ کے ہاتھ سے نہ نکلے تو محمد بن ادریس اور اس جیسے دیگر طالبین کو یہاں سے نکال دو، چنانچہ ہارون نے حماد عزیزی کی طرف پیغام بھیجا وہ ہمیں ہتھکڑیوں میں جکڑ کر لے آیا، مجھے ہارون کے پاس داخل کیا گیا اور پھر اسی لمحے واپس باہر نکال دیا، میں ہارون کے پاس آیا اس وقت میرے پاس پچاس دینار تھے۔

اس زمانے میں محمد بن حسن رحمہ اللہ رقہ میں موجود تھے میں نے یہ پچاس دینار ان کی کتابوں پر خرچ کئے، چنانچہ میں نے ان کی کتابوں کو ایسا پایا جیسا کہ ہمارے ہاں ایک آدمی ہوتا تھا جسے فروغ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا وہ ایک مشکیزے میں تیل اٹھائے پھرتا تھا چنانچہ جب اس سے پوچھا جاتا کیا تمہارے پاس روغن ہے؟ کہتا جی ہاں اور اگر اس سے پوچھا جاتا کیا تمہارے پاس چنبیلی کا تیل ہے؟ جواب دیتا جی ہاں اور اگر پوچھا جاتا کیا تمہارے پاس روشنائی ہے؟ کہتا جی ہاں، پس جب اس سے کہا جاتا ہمیں دکھاؤ تو اس کے مشکیزے کے بہت سارے سر ہوتے وہ ہمیں مشکیزے کے مختلف سر دکھاتا حالانکہ فی الواقع اس کے پاس صرف ایک ہی قسم کا تیل ہوتا میں نے ابوحنیفہ کی کتاب کو بھی ایسا ہی پایا وہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے مطابق ہے حالانکہ وہ کتاب اللہ کے مخالف ہے میں نے محمد بن حسن کو بے شمار مرتبہ کہتے سنا ہے کہ اگر شافعی تمہاری متابعت کرے تو اسکے بعد کوئی حجازی ایسا نہیں ہوگا کہ اسکو کوئی مکلف بنائے۔ چنانچہ ایک دن میں محمد بن حسن کے پاس آ بیٹھا ان دنوں میں امیر المؤمنین کے غیظ وغضب کی وجہ سے سخت پریشان وغمزدہ تھا اور میرا خرچہ وغیرہ بھی ختم ہو چکا تھا چنانچہ جب میں ان کے پاس بیٹھا تو وہ اہل مدینہ کو کچھ طعنے دینے لگے میں نے کہا: آپ کس کو طعنے دے رہے ہیں؟ شہر کو یا اہل شہر کو؟ اگر آپ اہل مدینہ کو طعنے دے رہے ہیں تو بخدا آپ فی الواقع ابوبکر وعمر ومہاجرین وانصار کو طعنے دے رہے ہیں اور اگر آپ شہر مدینہ کو طعنے دے رہے ہیں تو وہ ایسا شہر ہے کہ اس کے لئے رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا کر رکھی ہے کہ اس کے صاع و مد میں اللہ تعالیٰ برکت فرمائے اور رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا ہے جس طرح کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا ہے حتی کہ مدینہ کا شکار قتل نہیں کیا جائے گا، تو ہم آپ کس کو برا بھلا کہہ رہے ہیں؟ امام محمد بولے: معاذ اللہ! میں ان میں سے کسی ایک کو بھی برا بھلا نہیں کہوں گا اور نہ ہی شہر کو برا کہوں گا، میں تو ان لوگوں کو طعنے دے رہا ہوں کہ احکام میں ہیر پھیر کرتے ہیں، میں نے پوچھا کونسا حکم؟ انہوں نے کہا: ایک گواہ کے ساتھ قسم کے اعتبار کا حکم، میں نے کہا: آپ اس حکم کو کیوں برا سمجھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: چونکہ وہ کتاب اللہ کے مخالف ہے میں نے کہا کیا ہر وہ حدیث جو کتاب اللہ کے مخالف ہو آپ اسے ساقط کر دیں گے؟ کہا: ہاں اسی طرح واجب ہے، میں نے کہا: آپ والدین کے لئے وصیت کرنے کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ محمد بن حسن تھوڑی دیر سوچنے لگے، میں نے کہا: جواب دیجئے، کہا: والدین کے لئے وصیت واجب نہیں ہے، میں نے کہا: یہ کتاب اللہ کے مخالف ہے، پھر آپ کیوں عدم جواز کا

قول کرتے ہیں؟ کہا: چونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ"لا وصیۃ للوالدین ""یعنی والدین کے لئے وصیت نہیں ہے۔ میں نے کہا: مجھے دو گواہوں کے ہونے کے متعلق بتایئے کیا دو گواہیوں کا ہونا من جانب اللہ حتمی فیصلہ ہے؟ کہا: تم اس سے کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا اگر آپ کا یہی دعویٰ ہے کہ دو گواہوں کا ہونا من جانب اللہ حتمی فیصلہ ہے تو پھر آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ یہ قول کریں کہ جب کوئی آدمی زنا کر بیٹھے اور اس کے خلاف دو آدمی گواہی دیں (تو دو گواہوں پر) اگر وہ محصن ہو تو اسے رجم کر دیں اور اگر وہ غیر محصن ہو تو اسے کوڑے لگائیں۔ کہنے لگے: دو گواہوں کا اللہ کی طرف سے حتمی فیصلہ نہیں ہے، میں نے کہا: جب یہ بات ہے تو پھر احکام کو ان کے مراتب پر اتارہ جائے گا، چنانچہ زنا میں چار گواہوں کا اعتبار کیا گیا ہے غیر زنا میں دو گواہوں کا اور دیگر امور میں ایک مرد اور دو عورتوں کا، اس طرح اللہ تعالیٰ نے مختلف احکام نازل کیے ہیں کچھ احکام چار گواہوں سے ثابت ہوتے ہیں کچھ دو گواہوں سے کچھ ایک مرد اور دو عورتوں سے اور کچھ ایک گواہ اور قسم سے، میں آپ کو اس کے علاوہ کچھ اور فیصلہ کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، میں نے ان سے پوچھا: آپ کیا حکم لگائیں گے جب بیوی خاوند کا گھریلو ساز و سامان میں اختلاف ہو جائے؟ کہا: ہمارے اصحاب کے قول کے مطابق اگر گواہ نہ ہوں تو ہم عقد کی طرف دیکھیں گے کہ وہ ہماری طرف سے کس نسبت میں ہے چنانچہ ہم مالک کے لئے فیصلہ کر دیں گے میں نے کہا: کیا یہ مسئلہ کتاب اللہ سے ثابت ہے یا سنت رسول اللہ ﷺ سے، میں نے کہا آپ کیا کہیں گے جب دو آدمیوں کا موتی کے متعلق اختلاف ہو جائے اور ان میں سے کسی کے پاس گواہ نہ ہوں؟ کہا ہم اس کے معاقد کی طرف دیکھیں گے کہ اس کی کیا صورت بنتی ہے پھر اس کے لئے فیصلہ کر دیں گے، میں نے کہا: کیا یہ بات کتاب اللہ سے ثابت ہے یا سنت رسول اللہ ﷺ سے؟ میں نے کہا آپ کا کیا قول ہے جب دوران ولادت عورت کے پاس صرف ایک آیا موجود ہو اس کے علاوہ اور کوئی موجود نہ ہو؟ کہا صرف ایک آیا کی گواہی جائز ہے، ہم اسے قبول کریں گے۔ میں نے کہا یہ حکم کتاب اللہ سے ثابت ہے یا سنت رسول اللہ ﷺ سے؟

پھر میں نے ان سے کہا: کیا آپ اس حکم سے تعجب کرتے ہیں جسکے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا جسکے مطابق ابوبکر و عمرؓ نے فیصلہ کیا اور اسی کو لیکر عراق میں حضرت علیؓ نے فیصلہ کیا اور قاضی شریح رحمہ اللہ بھی اسی کے مطابق فیصلے کرتے رہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک آدمی میرے پیچھے بیٹھا میرے الفاظ لکھتا رہا مجھے اسکا علم نہیں تھا، چنانچہ وہ کاتب ہارون کے پاس گیا اور سارا مناظرہ اسے پڑھ سنایا، ھرثمہ بن اعین کا بیان ہے کہ ہارون ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا سنتے ہی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا، اور دوبارہ پڑھنے کو کہا، سن کر ہارون الرشید کہنے لگا اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ"

قریش سے علم حاصل کرو انہیں علم سکھانے کے درپے مت ہو قریش کو مقدم کرو اور خود ان پر مقدم ہونے کی کوشش مت کرو"

مجھے انکار نہیں کہ محمد بن ادریس محمد بن حسن سے بڑے عالم ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ہارون مجھ سے راضی ہو گیا اور میرے لئے پانچ ہزار دینار کا حکم دیا، چنانچہ ہرثمہ باہر آیا اور میری طرف اشارہ کیا میں اس کے پیچھے ہو لیا اس نے مجھے سارا قصہ سنایا اور کہا: ہارون نے آپ کے لئے پانچ ہزار دینار کا حکم دیا ہے اور ہم نے اس کے دوگنا آپ کو دینے کا ارادہ کیا ہے، بخدا اس سے پہلے میں ایک ہزار دینار کا بھی مالک نہیں بنا تھا، میں تنگدست آدمی تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے مصعب کے ہاتھوں غنی کر دیا۔

۱۳۱۷۱- قاضی عبدالرحمن بن ابی عبدالرحمن، عبدالرحمن بن ابی حاتم، ابو بشر احمد بن حماد دولابی، ابوبکر بن ادریس، وراق حمیدی، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میں بچپن ہی میں والد کے سایۂ عاطفت سے محروم ہو گیا اور والدہ کی پرورش میں رہا۔ والدہ کے پاس اتنا مال بھی نہیں ہوتا تھا جو معلم کو دیتیں۔ ہاں البتہ معلم اس پر راضی تھا کہ جب وہ درسگاہ سے اٹھ جاتا میں درسگاہ میں اسکا نائب بن جاتا (یعنی مانیٹر کے فرائض سرانجام دیتا) چنانچہ جب میں نے قرآن مجید حفظ کر لیا تو میں مسجد میں داخل ہو کر علماء کی

مجلس میں بیٹھنے لگا، جو بھی حدیث یا کوئی مسئلہ سنتا اسے یاد کر لیتا، ہمارا گھر مکہ میں شعب خیف میں تھا، مجھے جب کوئی سفید ہڈی نظر آتی اسے اٹھا لیتا اور اس پر حدیث یا کوئی مسئلہ لکھ لیتا۔ ہمارے پاس ایک پرانا مٹکا تھا جب وہ ہڈیوں سے بھر جاتا تو میں ہڈیاں ایک بڑے مٹکے میں ڈال دیتا۔

۱۳۱۷۲- عبدالرحمن بن ابی عبدالرحمن قاضی، عبدالرحمن بن ابی حاتم، محمد بن روح، زبیر بن سلیمان قرشی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے طلب علم کا زمانہ نہایت تنگدستی کی حالت میں گزارا ہے علماء کی مجالس میں بیٹھتا احادیث اور مسائل حفظ کرتا رہتا پھر مجھے کتابیں لکھنے کا شوق پیدا ہوا، ہمارا گھر مکہ میں شعب خیف کے قریب واقع تھا، میں ہڈیاں اور دستیاں جمع کرتا رہتا اور ان پر احادیث و مسائل لکھتا رہتا حتی کہ ہمارا گھر ہڈیوں سے بھر گیا۔

.عبدالرحمن بن ابی عبدالرحمن، ابن ابی حاتم، یونس بن عبدالاعلی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھ پر کسی عالم کی مفت گراں نہیں گزری بجز ابن ابی ذئب اور لیث بن سعد کی موت کے میں نے اس گرانی کا تذکرہ اپنے والد صاحب سے کیا وہ کہنے لگے۔ میرا گمان نہیں کہ ان کو کسی آدمی نے پایا ہو اور پھران کی موت پر اس نے افسوس نہ کیا ہو۔

۱۳۱۷۳- محمد بن عبدالرحمن بن سہل، محمد بن یحیی بن آدم جوہری، محمد بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک بار امام محمد بن حسن نے مجھے کہا: کیا ہمارے صاحب بڑے عالم ہیں یا تمہارے؟ میں نے کہا: کیا آپ سینہ زوری کرنا چاہتے ہیں یا انصاف؟ کہا بلکہ انصاف کرنا چاہتا ہوں، میں نے کہا: تمہارے نزدیک کیا کیا چیزیں حجت ہیں؟ کہا: کتاب، سنت، اجماع اور قیاس، میں نے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا ہمارے صاحب کتاب اللہ کے بڑے عالم ہیں یا آپکے صاحب؟ کہا: جب تم نے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھا تو پھر تمہارے صاحب کتاب اللہ کے بڑے عالم ہیں، میں نے کہا: کیا ہمارے صاحب سنت رسول اللہ ﷺ کے بڑے عالم ہیں یا آپ کے صاحب؟ کہا: تمہارے صاحب، میں نے کہا: کیا ہمارے صاحب اقوال صحابہؓ کے بڑے عالم ہیں یا آپ کے صاحب؟ کہا آپ کے صاحب میں نے پوچھا: کیا قیاس کے علاوہ کچھ اور بھی باقی رہا ہے؟ کہا: کچھ باقی نہیں رہا، میں نے کہا: پھر یہ بات حق ہے کہ قیاس کے ہمارے دعاوی تمہارے دعاوی سے کہیں زیادہ ہیں چونکہ اصول کو سامنے رکھ کر قیاس کیا جاتا ہے، راوی کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ اپنے صاحب سے مالک بن انس مراد لیتے تھے۔

۱۳۱۷۴- محمد بن عبدالرحمن، ابوبکر بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: محمد بن حسن کا بیان ہے کہ میں امام مالک بن انس رحمہ اللہ کے پاس تین سال سے زیادہ عرصہ رہا، امام محمد کہا کرتے تھے کہ میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے سات سو سے زائد احادیث سنی ہیں، چنانچہ امام محمد جب مالک رحمہ اللہ کی سند سے مروی احادیث بیان کرتے تو انکا گھر بھر جاتا لوگوں کی کثرت سے جگہ تنگ پڑ جاتی اور جب امام مالک کے علاوہ کسی اور کی سند سے احادیث بیان کرتے تو ان کے پاس تھوڑے سے لوگ جمع ہوتے کہا کرتے تھے: میں نے تمہارے اصحاب کی بری تعریف کرنے والا تم سے زیادہ کسی کو نہیں پایا چنانچہ جب میں تمہیں مالک رحمہ اللہ سے مروی احادیث سناتا ہوں تو تم میرا گھر بھر دیتے ہو اور جب میں تمہیں تمہارے اپنے اصحاب کے اقوال و مرویات سناتا ہوں تم لوگ ناپسندیدگی کے عالم میں آتے ہو۔

۱۳۱۷۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن محمد، جعفر، عبدالرحمن بن داؤد، ابوزکریا یحیی بن زکریا نیشاپوری، ابوسعید فریابی، محمد بن ادریس وراق حمیدی، حمیدی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں بچپن میں طالب شعر میں لگا رہتا جہاں کہیں سے بھی مجھے اشعار ملتے لکھ لیتا اسی دوران ایک مرتبہ میں مکہ میں چل رہا تھا اچانک میں نے ایک گرجدار آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا: اے محمد بن ادریس! علم کی طلب میں لگ جاؤ، میں نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو مجھے کوئی بھی نظر نہ آیا، میں واپس لوٹا اور طلب علم میں معروف ہو گیا،

میں احادیث ومسائل کو ہڈیوں پر لکھتا اور پھر ہڈیاں ایک مٹکے میں جمع کردیتا حتیٰ کہ مٹکا بھر جاتا۔ میں یتیم تھا میری والدہ کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تھی، میرے ایک چچا کو یمن کا عہدہ قضاء سپرد کیا گیا جب وہ یمن جانے لگے میں بھی ان کے ساتھ چلا گیا، جب میں یمن سے واپس آیا تو مسلم بن خالد زنجی کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے انھیں سلام کیا مگر انھوں نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا اور کہا بعض لوگ ہمارے پاس آتے ہیں ہمیں گمان ہوتا ہے کہ وہ اپنی اصلاح کریگا مگر وہ اپنے نفس کو فاسد کردیتا ہے میں پھر سفیان بن عیینہ کے پاس چلا گیا انھیں سلام کیا انہوں نے مجھے سلام کا جواب دیا اور کہا: اے ابوعبداللہ ہمیں خبر مل چکی ہے تم کن چکروں میں پھنس گئے تھے، ہمیں تمہاری خیریت ہی پہنچی ہے لہذا آئندہ اس طرف مت لوٹو، پھر میں مدینہ کی طرف نکل پڑا اور وہاں جاکر امام مالک کو موطا سنایا، پھر میں عراق میں محمد بن حسن رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان کے ساتھیوں (تلامذہ) کے ساتھ مناظرہ کرتا تھا، چنانچہ ان کے تلامذہ نے میری شکایت کی کہ یہ حجازی ہمارے اقوال میں عیب نکالتا ہے اور خطا کا ارتکاب بھی کرتا ہے، چنانچہ امام محمد رحمہ اللہ نے مجھ سے شکایت کا تذکرہ کیا میں نے کہا: ہم تو صرف تقلید ہی کو جانتے تھے لیکن جب ہم آپ کے پاس آئے آپ لوگوں کو کہتے ہوئے سنا: تقلید مت کرو بلکہ حق وصحت کو طلب کرو، امام محمد نے کہا: میرے ساتھ مناظرہ کرو، میں نے کہا: میں آپ کے کسی شاگرد کے ساتھ مناظرہ کروں گا، ہاں آپ سنتے رہیں، کہا: نہیں بلکہ میرے ساتھ کرو، میں نے کہا: درست ہے، کہا: تم سوال کرو گے یا میں سوال کروں گا؟ میں نے کہا: جیسے آپکی مرضی، کہنے لگے: تم اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہو جو کسی دوسرے کا ستون غصب کرلے اور اس پر اپنا مکان تعمیر کرلے پھر ایک اور آدمی آجائے جو ستون میں اپنا استحقاق ظاہر کرنے لگے؟ میں نے کہا: اس آدمی کو ستون اور اسکی قیمت میں اختیار دیا جائے گا اگر اس نے ستون اختیار کیا تو عمارت گرادی جائے گی اور ستون مالک کو واپس کردیا جائے گا پھر بولے: تم کیا کہتے ہو ایک آدمی نے کسی کی لکڑی غصب کرلی پھر اس سے کشتی بنا کر سمندر میں اتارلی پھر اسکا مالک آگیا اور استحقاق کا دعویٰ کرنے لگا؟ میں نے کہا کشتی کو قریب ساحل پر لنگر انداز کردیا جائے گا اور پھر مالک کو لکڑی کی قیمت اور لکڑی میں اختیار دیا جائے گا اگر اس نے قیمت لے لی تو بہت اچھا ورنہ کشتی اکھاڑ کر لکڑی مالک کو واپس کی جائے گی، امام محمد کہنے لگے: تم کیا کہتے ہو کہ ایک آدمی نے ریشم کے دھاگے غصب کرلئے پھر ان سے تھیلا سی لیا اتنے میں دھاگوں کا مالک آگیا اور استحقاق کا دعویٰ کرنے لگا؟ میں نے کہا مالک کو ریشم کی قیمت ملے گی۔ جواب سن کر امام محمد اور ان کے اصحاب نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور کہنے لگے: اے حجازی تم نے اپنا ہی قول ترک کردیا۔ میں نے اس سے کہا: اچھا مجھے بتایئے، اگر مالک مکان اپنے مکان کو منہدم کرکے مالک ستون کو ستون واپس کردے کیا سلطان مالک مکان کو ایسا کرنے سے روکے گا؟ جواب دیا: سلطان نہیں روکے گا، میں نے کہا مجھے بتایئے اگر کشتی کا مالک کشتی کو توڑ کر لکڑی مالک کو واپس دینا چاہے تو کیا سلطان اسکو ایسا کرنے سے روکے گا؟ کہا نہیں میں نے کہا: اسی طرح اگر تھیلے والا تھیلے کو ادھیڑ کر دھاگے مالک کو واپس کردے تو کیا سلطان اسکو ایسا کرنے سے منع کرے گا؟ کہا جی ہاں میں نے کہا: جو چیز ممنوع نہیں اس پر آپ کیسے محظور کو قیاس کررہے ہیں؟

۱۳۱۷۶- ابومحمد بن حیان، ابوبکر نسائی، عبداللہ بن اسلم اسفرائینی، محمد بن ادریس، حمیدی، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں یتیم تھا اور والدہ کے ساتھ رہتا تھا والدہ کے پاس اتنی چیز بھی نہیں ہوتی تھی جو معلم کو دیتیں۔ راوی نے پوری حدیث بمثل مذکور بالا کے اور امام محمد کے ساتھ ہونے والے مناظرہ کو ذکر کیا اس حدیث میں اتنا اضافہ ہے: میں نے امام محمد سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے کیا آپ نے مباح پر حرام کو قیاس کردیا؟ یہ اس پر حرام ہے اور وہ اس کے لئے حلال ہے، امام محمد رحمہ اللہ بولے: پھر تم کشتی کے ساتھ کیا کرو گے؟ میں نے کہا: میں کشتی کے مالک کو کہوں گا کہ قریب ترین ساحل پر کشتی کو لاکر لنگر انداز کرے تاکہ ہلاکت سے بچ جائے پھر میں تختہ (لکڑی) نکال کر مالک کو دے دوں گا اور اسے کہوں گا: کشتی درست کرکے چلے جاؤ، امام محمد رحمہ اللہ بولے: کیا نبی ﷺ کا ارشاد نہیں ہے کہ "لا ضرر ولا ضرار" میں نے کہا اسکو کس نے ضرر پہنچایا؟ اس نے خود اپنے آپ کو ضرر پہنچایا ہے میں نے ان

سے کہا: آپ اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو کسی دوسرے کی لونڈی غصب کرے پھر اسی لونڈی کے بطن سے غاصب کے دس
ڑکے پیدا ہوں وہ سب کے سب حافظ قاری ہوں منبروں پر کھڑے ہوکر خطاب کرتے ہوں اور مسلمانوں کے قاضی بھی ہوں پھر لونڈی
کا اصل مالک دو عادل گواہ لیکر آ جائے اور دعویٰ کرے کہ اس آدمی نے میری یہ لونڈی غصب کی تھی حتی کہ اسکے بطن سے دس لڑکے
پیدا ہوئے۔ آپ یہاں کیا فیصلہ کریں گے؟ امام محمد رحمہ اللہ نے کہا: میں غاصب کی اولاد کو لونڈی کے حقیقی مالک کے لئے غلام قرار دوں گا
ورلونڈی کو اسے واپس کراؤں گا، میں نے کہا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ ان دونوں مسئلوں میں سے کونسا زیادہ
اعث شر ہے؟ آیا غاصب کی اولاد کو غلام قرار دے کر واپس کرو یا کشتی میں لگا ہوا تختہ اکھاڑ کر واپس کرو۔

۱۳۱۷۷-عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، عبدالرحمن بن ابی حاتم، ابو بشر احمد بن حماد، دولابی، ابو بکر بن ادریس وراق حمیدی، حمیدی کے سلسلۂ
سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے نجران کا اختیار سپرد کیا گیا اس وقت نجران میں قبیلہ بنوحارث اور بنوثقیف کے کچھ
لوگ رہ رہے تھے میں نے ان سب کو جمع کیا اور کہا تم لوگ اپنے میں سے سات آدمیوں کا انتخاب کرلو وہ جسکی بھی تعدیل کریں گے وہ
عادل سمجھا جائے گا اور جسکو مجروح قرار دیں گے وہ مجروح قرار پائے گا، چنانچہ انہوں نے سات آدمیوں کو جمع کیا اور میں فیصلے کرنے
کے لئے بیٹھ گیا، خاصمین سے کہہ دیا کہ جب دو گواہ میرے پاس گواہی دیں گے میں ان سات معدلین کی طرف متوجہ ہوں گا اگر انھوں
نے مذکورہ گواہوں کی تعدیل کردی تو عادل قرار پائیں گے اگر انھوں نے ان کی جرح کردی تو میں کہوں گا کہ مزید گواہ لاؤ، جب یہ معاملہ
طے پا گیا میں لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے لگا، چنانچہ ایک مرتبہ میں نے ایک حکم جاری کیا لوگوں نے کہا: یہ جائدادیں اور یہ اموال جنکا
فیصلہ ہمارے خلاف ہوا ہے یہ ہمارے نہیں ہیں یہ تو منصور بن مہدی کے ہیں اور ہم نے ان پر قبضہ کررکھا ہے، میں نے کاتب سے کہا:
لکھو کہ فلاں بن فلاں نے اقرار کیا ہے کہ یہ مال اور یہ جائداد جسکا میں نے فیصلہ کیا ہے وہ اس کی ملکیت نہیں ہے وہ منصور بن مہدی کی
ملکیت ہے اور اس کے قبضے میں ہے، چنانچہ یہ لوگ مکہ کی طرف آ گئے اور میرے بارے میں مختلف افواہیں پھیلاتے رہے حتی کہ مجھے
عراق بھیج دیا گیا، یہاں مجھے کہا گیا کہ دروازے پر اترو پس میں نے دیکھا کہ ان لوگوں میں سے بعض کے ساتھ اختلاف کرنے کے سوا
کوئی چارۂ کار نہیں ہے، عراق میں محمد بن حسن رحمہ اللہ کا ایک عظیم مرتبہ سمجھا جاتا تھا میں نے ان کی کتابوں کو بھرپور لکھا اور ان کے اقوال
کی باخوبی معرفت حاصل کی چنانچہ جب امام محمد رحمہ اللہ مجلس درس سے اٹھ کر چلے جاتے میں ان کے تلامذہ کے ساتھ مناظرہ شروع
کردیتا۔

۱۳۱۷۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، عمرو بن سوادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ
نے فرمایا: مجھے عمر بھر میں تین مرتبہ شدید مفلسی کا سامنا کرنا پڑا حتی کہ میں نے اپنے اموال میں سے قلیل وکثیر اور بیوی اور بچی کے
زیورات تک بیچ دیئے تھے ان تین مرتبہ جیسی مفلسی میں نے کبھی نہیں دیکھی، عمرو بن سوادہ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کھانے اور
دراھم ودنانیر پر سب سے زیادہ سخاوت کرتے تھے۔

۱۳۱۷۹-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن داؤد، ابراہیم بن فتحون، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کا بیان ہے کہ ہمارے ایک ساتھی نے مجھے
بتایا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے پاس مال وغیرہ نہیں ہوتا تھا اور میں نے کمسنی ہی میں طلب علم شروع کرلی تھی (فکنت
اذھب الی الدیوان استوھب الظھور اکتب علیھا) یعنی ہڈیاں وغیرہ تلاش کرکے علم اس پر لکھتا تھا۔

۱۳۱۸۰-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، عمرو بن سوادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: دو
چیزیں میرا خاص نصب العین تھا تیراندازی اور طلب علم، چنانچہ میں نے تیراندازی میں کمال درجے کی مہارت حاصل کرلی حتی کہ اگر
میں دس نشانے لگانا چاہتا وہ دس کے دس درست لگتے، امام شافعی رحمہ اللہ علمی مرتبے کو بیان کرنے سے خاموش ہوگئے، میں نے عرض کیا:

بخدا آپ علم میں تیراندازی سے زیادہ مہارت رکھتے ہیں۔

۱۳۱۸۱- عبداللہ بن محمد، ابوعبداللہ عمرو بن عثمان بن مکی کے سلسلۂ سند سے امام شافعی رحمہ اللہ کے نواسے کا بیان ہے کہ میرے والد۔ کہا کہ امام شافعی رحمہ اللہ نوجوانی میں ستاروں میں غور وفکر کرتے رہتے تھے چنانچہ آپ رحمہ اللہ جس چیز میں غور وفکر کرتے اس میں بھرپور مہارت حاصل کرلیتے تھے، ایک دن آپ رحمہ اللہ بیٹھے ہوئے تھے اور محلے میں ایک مطلقہ عورت تھی، آپ رحمہ اللہ کہنے لگے: وہ مطلقہ عورت کانی بچی جنم دے گی اور اسکی شرمگاہ پر ایک سیاہ رنگ کا خال (تل) ہوگا اور اتنی اتنی مدت میں مرجائے گی، چنانچہ اس عورت نے ان کے بیان کے عین مطابق بچی جنم دی، اس کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے اوپر شرط لگادی کہ آئندہ ستاروں میں نہیں دیکھیں گے اور علم نجوم سے متعلق ان کے پاس جو کتابیں تھیں وہ دفن کردیں۔

۱۳۱۸۲- عبدالرحمن بن ابوعبدالرحمن جرجانی، عبدالرحمن بن ابی حاتم، ربیع بن سلیمان (دوسری سند) ابونعیم، محمد بن عبدالرحمن بن مخلد محمد بن موسیٰ بن نعمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے محمد بن حسن سے ایک بار شتر علم حاصل کیا یہ سارا علم سماعی تھا۔

۱۳۱۸۳- عبدالرحمن، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوحاتم، احمد بن ابی سریج کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے محمد بن حسن کی کتابوں پر ساٹھ دینار خرچ کیے پھر میں نے ان کتابوں میں تدبر وتفکر کی پھر ہر مسئلہ کی ایک طرف ایک حدیث رقم کردی۔

۱۳۱۸۴- عبدالرحمن، ابومحمد بن ابوحاتم، احمد بن سلمہ بن عبداللہ نیشاپوری، ابوبکر بن ادریس وراق حمیدی، حمیدی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں فہم وفراست کی کتابوں کی تلاش میں یمن گیا حتی کہ میں نے ان کتابوں کو جمع کرکے بھرپور لکھ لیا۔

۱۳۱۸۵- عبدالرحمن، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوحاتم، احمد بن ابی سریج، احمد بن سنان واسطی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ابن عجلان عن علی بن یحیٰی بن خلاد عن ابیہ عن عمہ کے سلسلۂ سند سے حدیث نقل کی کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مسجد کے ایک کونے میں ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، (جب وہ نماز پڑھ چکا) آپ ﷺ نے فرمایا: واپس جاؤ اور نماز پڑھو بلاشبہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔۔ الحدیث۔ چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ حدیث حسین الشغ یحیٰی بن سعید قطان، ابن عجلان، ابومحمد بن ابی حاتم کے سلسلۂ سند سے لکھی، چونکہ امام شافعی رحمہ اللہ صحیح حدیث کی طلب کے حریص تھے اور لکھا: عن رجل عن یحیٰی بن سعید قطان، الحدیث۔ چنانچہ انہیں اپنے سے عمر میں چھوٹے محدث سے لکھنے میں ذرہ برابر باک محسوس نہ کی ممکن ہے یحیٰی بن سعید اس وقت زندہ ہوں اور اس کی پرواہ نہ کی ہو۔

۱۳۱۸۶- ابوبکر بن جعفر بغدادی غندر، ابوبکر محمد بن عبیدہ ابونضر مخزومی کوفی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیرالمؤمنین نے اپنے سامنے بہت ساری تلواریں اور دیگر آلات عذاب (بیڑیاں اور ہتھکڑیاں وغیرہ) جمع کرائے، پھر مجھے آواز دی: اے فضل! میں نے کہا: لبیک: اے امیرالمؤمنین! اس حجازی یعنی امام شافعی کو میرے پاس لاؤ میں نے دل میں کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون' اس آدمی کا کام آج تمام ہوگیا، بہرحال میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہا: امیرالمؤمنین کے پاس جائیے کہا: میں دو رکعت نماز پڑھ لوں پھر چلوں گا، چنانچہ انہوں نے نماز پڑھی اور پھر اپنے خچر پر سوار ہوکر ہارون الرشید کے دربار کی طرف چل دیئے، جب ہم پہلے دروازے سے داخل ہونے لگے تو امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی پھر جب دوسرے دروازے سے داخل ہوئے امام رحمہ اللہ نے دوبارہ ہونٹوں کو حرکت دی، جب ہم ہارون الرشید کے بالکل سامنے پہنچ گئے ہارون فوراً امام شافعی کی طرف اٹھا جیسا کہ ان سے کوئی ڈرنے والا ہو۔ ہارون نے امام رحمہ اللہ کو اپنی جگہ بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھ کر معذرت کرنے لگا اور تمام درباری کھڑے دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے ایک وقت وہ تھا کہ امیرالمؤمنین نے امام شافعی رحمہ اللہ کو قتل کرنے کا تمام تر سامان مہیا کرلیا تھا ایک وقت اب آگیا ہے کہ

وہ امام رحمہ اللہ کے سامنے عاجز بنا بیٹھا ہے۔ کافی دیر تک بیٹھے دونوں گفتگو کرتے رہے پھر امام کو واپس جانے کی اجازت دی پھر مجھے آواز دی میں حاضر ہوا کہا کہ اشرفیوں کی تھیلی لے کر ان کے ساتھ جاؤ میں درا ہم سے بھری ہوئی تھیلی اٹھا کر چل دیا اور جب ہم پہلے دروازے پر پہنچے میں نے کہا، میں آپ کو اس ذات کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ جس نے امیر المؤمنین کے غصے کو رضامندی سے بدل دیا آپ نے امیر المؤمنین کے چہرے پر کیا پڑھا کہ وہ رضامندی پر مجبور ہو گیا، امام رحمہ اللہ بولے: اے فضل میں نے کہا: اے سید فقیہ لبیک! کہا مجھ سے لے لو اور یاد کرو "شھد اللہ انہ لاالہ الاھو" (آل عمران: ١٨) "اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں یا اللہ میں تیری پاکی کے نور تیری پاکیزگی کی برکت اور تیرے جلال کی عظمت کی پناہ مانگتا ہوں ہر طرح کی آفت سے اور ہر جن وانس کے پیش آنے سے الا یہ کہ جو خیر کا پیغام لائے، اے رحمٰن! یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اور تیرے حضور فریاد کرتا ہوں اے وہ ذات جس کے سامنے بڑے بڑے فرعونوں کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور جسکے سامنے ظالموں اور جابروں کے غصے نرم پڑ جاتے ہیں تیرا ذکر میرا شعار ہے اور تیری ثنا میرا اوڑھنا بچھونا ہے میں اپنے آپ کو تیری حفاظت میں دیکھنا چاہتا ہوں مجھے بچالے اور خیر کے ساتھ بے نیاز کردے اے رحمٰن! فضل کہتے ہیں میں نے یہ دعا اپنے پاس لکھ لی چنانچہ ہارون الرشید بہت غصے والا تھا تا ہم جب بھی غصہ ہوتا میں فوراً یہ دعا پڑھ لیتا اسکا غصہ رفع ہو جاتا اور رضامند ہو جاتا یہ فضیلت مجھے امام شافعی رحمہ اللہ کی برکت سے حاصل ہوئی۔

١٣١٨٧- ابوبکر بن مالک بن محمد بن موسیٰ، محمد بن حسن بن مکرم، عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک دن ہارون الرشید نے فضیل بن ربیع سے کہا فضل اس وقت ہارون کے پاس کھڑا تھا: اے فضل! حجازی کہاں ہے؟ ہارون نے غضبناک ہو کر پوچھا: میں نے جواب دیا: وہ یہیں ہے کہا: اس کو میرے پاس لاؤ، میں باہر نکل گیا چونکہ مجھے امام شافعی رحمہ اللہ کی فصاحت و بلاغت عقل و دانش اور علم وفقاہت کی وجہ سے ان سے محبت تھی اس لئے میں بہت غمزدہ ہوا۔ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے دروازے پر آگیا اور دستک دی آپ رحمہ اللہ اندر نماز پڑھ رہے تھے۔ دستک سن کر نماز ہی میں کھانس دیئے تاکہ میں انکا تھوڑا انتظار کرلوں، حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہوئے اور دروازہ کھولا میں نے کہا امیر المؤمنین کے پاس چلئے، آپ بولے: ہم نے سنا اور اطاعت بجالائی، تازہ وضو کیا کپڑے زیب تن کئے اور نکل کر چل پڑے جب ہم دربار میں پہنچے میں نے شفقت کی غرض سے کہا: اے ابوعبداللہ رکئے تاکہ میں اندر جا کر اجازت طلب کر آؤں۔ میں امیر المؤمنین کے پاس گیا اور اسے بحالت سابقہ غضبناک ہی پایا۔ پوچھا: کہاں ہے حجازی؟ میں نے کہا: دروازے پر کھڑا ہے، کہا: اسے میرے پاس لے آؤ، چنانچہ میں آپ رحمہ اللہ کو لیکر اندر آ گیا آتے وقت آپ رحمہ اللہ آہستہ آہستہ کچھ پڑھتے رہے، جب امیر المؤمنین نے آپ رحمہ اللہ کو دیکھا فوراً اٹھا اور گرمجوشی سے انکا استقبال کیا اور ماتھے پر بوسہ لیا اور اچھی طرح سے آؤ بھگت کی پھر بولا: آپ ہمیں ملنے کیوں نہیں آتے یا پھر ہمارے ہی پاس رہ جایئے؟ امیر المؤمنین نے آپ رحمہ اللہ کو اپنے پاس تخت پر بٹھایا اور تھوڑی دیر گفتگو کرتے رہے پھر دیناروں سے بھری ہوئی ایک تھیلی کا آپ رحمہ اللہ کے لیے حکم دیا، آپ رحمہ اللہ بولے: مجھے اس کی حاجت نہیں فضل کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف اشارہ کیا اور وہ خاموش ہو گئے امیر المؤمنین نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ رحمہ اللہ کو واپس گھر تک پہنچا آؤں میں نکل کر ان کے ساتھ چل دیا دیناروں کی تھیلی بھی ساتھ اٹھالی آپ رحمہ اللہ نے راستے میں جاتے جاتے ہی وہ پوری کی پوری تھیلی دائیں بائیں اور آگے پیچھے خرچ کر دی (یعنی لوگوں میں تقسیم کر دی) حتیٰ کہ اپنے گھر میں داخل ہوئے ان کے پاس ایک دینار بھی باقی نہیں بچا تھا، جب گھر میں داخل ہوئے میں نے کہا: بلاشبہ آپ نے میری محبت کو پہچان لیا ہوگا میں آپ کو اس ذات کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے امیر المؤمنین کے غصے کو ٹھنڈا کیا آپ نے امیر المؤمنین کے پاس داخل ہوتے وقت کیا پڑھا تھا؟ کہنے لگے مجھے امام مالک رحمہ اللہ نے نافع عن ابن عمر کی سند سے حدیث سنائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے موقع پر یہ آیت تلاوت کی "شھد اللہ انہ لاالہ الاھو ... ان الدین عنداللہ الاسلام" تک (آل عمران: ١٨-١٩) پھر کہا: میں

اس چیز کی گواہی دیتا ہوں جسکی گواہی اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور میں اس کی گواہی دیتا ہوں جس کی گواہی کو اللہ تعالیٰ کے ہاں ودیعت رکھتا ہوں تاکہ قیامت کے دن اس کی ادائیگی ہو یا اللہ! میں تیری پاکی کے نور اور تیری عظیم برکت اور تیری پاکیزگی کی عظمت کی پناہ طلب کرتا ہوں ۔ ہر طرح کی بلا و آفت سے، دن رات میں پیش آنے والے مصائب سے الا یہ کہ رات کو کوئی بھلائی پیش آئے ۔ یا اللہ تو میری فریاد کو سننے والا ہے میں تجھی سے فریاد کرتا ہوں تو ہی میری پناہ گاہ ہے میں تیری ہی پناہ میں آتا ہوں تو ہی مجھے پناہ دینے والا ہے میں تیری ہی پناہ طلب کرتا ہوں اے وہ ذات جسکے سامنے جابروں کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور جسکے سامنے بڑے بڑے فرعونوں کی گردنیں زمین بوس ہو جاتی ہیں میں تیرے رسوا کرنے پردہ کے چاک کرنے، تیرے ذکر کو بھولنے اور تیرے لشکر سے اعراض کرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں دن رات میں نیند و آرام میں کوچ و سفر میں حیات و ممات میں اپنے آپ کو تیری حفاظت میں دیتا ہوں تیرا ذکر میرا شعار ہے تیری ثناء میرا اوڑھنا بچھونا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے اور تعریفوں والا ہے تمام تر عظمت و شرافت تیرے لئے ثابت ہے، تو اپنی ذات کے انوار کی وجہ سے باعث تکریم ہے مجھے اپنی رسوائی اور اپنے بندوں کی شر سے محفوظ رکھ اور مجھ پر اپنی حفاظت کے خیمے تان دے اور مجھے اپنی عنایت کی حفاظت میں داخل کر دے اور میرے لئے خیر و بھلائی کے دروازے کھول دے یا ارحم الراحمین فضل کہتے ہیں یہ دعا میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے سن کر یاد کر لی پھر اس کے بعد رشید مجھ پر غصہ نہیں ہوا۔ یہ امام شافعی رحمہ اللہ کی پہلی برکت تھی جو مجھے دیکھنے کو ملی۔

۱۳۱۸۸- محمد بن ابراہیم بن احمد، زاہر بن محمد بن محمد بن فیض بن صقر حمیری شیرازی، منصور بن عبدالعزیز ثعلبی، محمد بن اسماعیل بن حبال حمیری، اسماعیل بن حبال حمیری کا بیان ہے کہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ شریف آدمی تھے، بچپن میں لغت، عربیت، فصاحت و بلاغت اور اشعار کی طلب میں لگے رہتے تھے۔ دیہاتوں میں جا کر ادب حاصل کرتے چنانچہ ایک دن امام شافعی رحمہ اللہ عرب کی دیہاتی بستیوں میں سے ایک بستی میں تھے کہ اچانک ان کے پاس ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا: تم اس عورت کے بارے میں کیا کہتے ہو جسے ایک دن حیض آئے اور ایک دن پاک رہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ بولے: میں نہیں جانتا، دیہاتی کہنے لگا: اے بھتیجے فضیلت زائد چیز سے زیادہ افضل ہے (یعنی علم فقہ علم ادب سے افضل ہے) امام شافعی رحمہ اللہ بولے میں تحصیل ادب سے حصول فقہ کا ارادہ کیا ہوا ہے اور علم فقہ حاصل کرنے کا میں نے مصمم ارادہ کیا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے اور میں اسی سے مدد طلب کرتا ہوں پھر امام شافعی رحمہ اللہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے پاس چلے گئے، امام مالک حدیث میں صدوق تھے اور مجلس میں بھی صادق تھے اور مجلس میں انکا منفرد مقام تھا، امام شافعی رحمہ اللہ امام مالک کے تلامذہ کے ساتھ مناظرہ کر کے ان پر غلبہ پا لیتے امام مالک رحمہ اللہ نے انہیں ڈانٹا تو انہیں علم ادب سے بھرا ہوا پایا پھر امام مالک رحمہ اللہ کی وفات تک ان کے ساتھ چمٹے رہے پھر ان کی وفات کے بعد یمن آ گئے یمن میں ایک خارجی نے ہارون کے خلاف سر اٹھایا ہوا تھا امام شافعی رحمہ اللہ نے اسے لعن طعن کیا اور اس کے مددگاروں سے اعراض کیا، اس خارجی سے امام شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں شکایت کی گئی، خارجی نے آدمی بھیج کر امام شافعی رحمہ اللہ کو اپنے پاس حاضر کیا اور انہیں قتل کرنے کا ارادہ کیا، لیکن خارجی نے جب امام شافعی رحمہ اللہ کا فصاحت بھرا کلام سنا تو اسے آپ رحمہ اللہ کے فضل و شرف اور پاکدامنی کا یقین ہوا نہ صرف ان کا قصور معاف کر دیا بلکہ انہیں عہدہ قضا بھی پیش کیا لیکن امام شافعی رحمہ اللہ نے عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد ہارون نے اس خارجی پر لشکر کشی کی چنانچہ خارجی کو گرفتار کر کے ہارون کے پاس لایا گیا اس کے ساتھ امام شافعی رحمہ اللہ بھی لائے گئے۔ دونوں ہارون کے سامنے لائے گئے ہارون نے دونوں کو قتل کرنے کا حکم دیا امام شافعی رحمہ اللہ بولے امیر المؤمنین اگر آپ بہتر سمجھیں تو میری بات سن لیں پھر مجھ پر سزا جاری کریں کیا جو کہنا چاہتے ہو کہو، چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ کے مقام و مرتبے کو پہچانا، بلکہ ہارون نے کلام ایک بار پھر دہرانے کی پیشکش کی۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے ساری بات ایک بار پھر انتہائی شیریں الفاظ میں پیش کر دی۔

ہارون بولا: اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں آپ جیسے افراد کو بکثرت پیدا فرمائے۔

دربار میں امام محمد بن حسن موجود تھے، پھر امام شافعی رحمہ اللہ نے امام محمد کے پاس کئی دن تک قیام کیا اسی دوران انہوں نے امام محمد اور امام ابوحنیفہ کی کتابیں لکھیں۔ پھر یہاں سے فارغ ہو کر شام چلے گئے اور وہاں ایک مدت تک قیام کیا اس عرصے میں اقوال ابوحنیفہ پر نقض وارد کرتے رہے اور ان پر رد کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ان کا کلام مدون کر لیا گیا پھر امام شافعی رحمہ اللہ نے امام مالک پر رد کرنے کے لئے استخارہ کیا خواب میں رد کرنے کے متعلق انہیں اشارہ مل گیا، تقریباً پانچ اجزاء پر مشتمل کلام پر رد کیا، پھر مصر چلے گئے وہاں امام مالک رحمہ اللہ کے تلامذہ کے ساتھ بحث مباحثہ کرتے رہے جب تلامذہ نے انہیں بعض مسائل میں امام مالک کی مخالفت کرتے ہوئے دیکھا تو تلامذہ امام شافعی پر چڑھ دوڑے، جب سلطان کو خبر ملی اس نے تلامذہ کو اور امام شافعی رحمہ اللہ کو اپنے دربار میں جمع کیا چنانچہ سلطان نے جب امام شافعی رحمہ اللہ کو جامع مسجد میں بیٹھنے کا حکم دیا اور دربان کو حکم دیا کہ امام شافعی رحمہ اللہ جب بھی تشریف لائیں انہیں مت روکو، یوں دن بدن امام شافعی رحمہ اللہ کی شان میں اضافہ ہوتا رہا اور ان کے تلامذہ میں روز بروز اضافہ ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ ہارون الرشید کا مسئلہ پیش آیا جسکی طرف وہ لوگوں کو دعوت دیتا تھا فقہاء پہلے اسے چھپاتے رہے بعض نے اسے طوعاً قبول کیا اور بعض نے کرھاً، اسی دوران یہ مسئلہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس لایا گیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس میں غور وفکر کی اور کہا کہ بخدا! امیر المؤمنین نے غفلت سے کام لیا، امیر المؤمنین کے حق کی بنسبت اللہ تعالیٰ کا حق ہمارے اوپر زیادہ واجب ہے یہ مسئلہ تو صحابہ کرامؓ کے موقف کے خلاف ہے اور آئمہ کرام کے اعتقاد کے بھی مخالف ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے ہارون کو اپنا موقف لکھ بھیجا۔ ہارون نے گورنر کو جواباً لکھا کہ شافعی کو بیڑیوں میں جکڑ کر لایا جائے حتیٰ کہ امام شافعی رحمہ اللہ امیر المؤمنین کے دربار میں حاضر کیے گئے اور انہیں فی الحال کسی حجرے میں ٹھہرایا گیا پھر محمد بن حسن اور بشر مریسی دونوں اکٹھے دربار میں داخل ہوئے، ہارون نے ان دونوں سے کہا: وہ قریشی جس نے ہمارے مسئلہ کی مخالفت کی ہے وہ دربار میں حاضر کر دیا گیا ہے اور وہ بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے آپ دونوں اس کے معاملہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ محمد بن حسن بولے: اے امیر المؤمنین! مجھے خبر پہنچی ہے کہ وہ اپنے استاذ کی مخالفت کرتا ہے اور میرے استاذ کی بھی مخالفت کرتا ہے اور ان پر رد بھی کرتا ہے۔ اپنے موقف کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا ہے۔ اگر آپ بہتر سمجھیں تو اسے یہاں حاضر کریں تاکہ ہم اسکا امتحان لے لیں اور اسکی حجت کا خاتمہ کریں چنانچہ امیر المؤمنین نے امام شافعی رحمہ اللہ کو ہتھکڑیوں میں جکڑ کر دربار میں حاضر کرنے کا حکم دیا، امام شافعی رحمہ اللہ امیر المؤمنین کے سامنے لائے گئے امام رحمہ اللہ نے سلام کیا مگر امیر المؤمنین نے سلام کا جواب نہ دیا آپ رحمہ اللہ کافی دیر تک کھڑے رہے امیر المؤمنین نے انہیں بیٹھنے کی اجازت نہ دی۔ امیر المؤمنین محمد بن حسن اور بشر مریسی کی طرف متوجہ رہے اور آپ رحمہ اللہ کی طرف مطلق توجہ نہ دی پھر آپ رحمہ اللہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا پھر محمد بن حسن بولے: اے شافعی! مسئلہ لاؤ تاکہ ہم اس پر بحث کریں، امام شافعی رحمہ اللہ بولے: جو چاہو مجھ سے پوچھو بشر مریسی بولے: اگر امیر المؤمنین کی مجلس نہ ہوتی ہم تمہیں اس مقام پر (یعنی قتل و سزا پر) پہنچاتے جس کے تم اہل ہو، تم عمر کے ابتدائی درجے پر نہیں ہو، اور نہ ہی تم ذمہ علم میں ہو کہ تم اس کے لائق ہوتے، امام شافعی رحمہ اللہ نے اسے کہا: تم ایسا نہیں کر سکتے، بشر بولے: یہ اہل یمن کی عادت ہے اور پھر یہ اشعار پڑھے۔

اهابک یا عمرو ما هبتنی . وخاف بشر اک اذهبتنی .ولز عم امی عن ابه. من اولادحام بها عبتنی

اے عمرو میں تجھ سے ڈرتا ہوں حالانکہ تو مجھ سے نہیں ڈرتا ہے جب تو مجھ سے ڈرے گا بشر بھی تجھ سے خوفزدہ ہوگا اور تیرا گمان ہے کہ میری ماں اور میرا باپ حام کی اولاد سے ہیں تب تو مجھے عیب لگاتا ہے۔

ومن هاب الرجال تهیبوه . ومن حقر الرجال لن یهابا. من قضت الرجال له حقوقا. ولم یعص الرجال فما اصابا

جو آدمی مردوں سے ڈرے اس سے تم ڈرتے ہو، اور جو مردوں کی تحقیر کرتا ہے اس سے ہیبت نہیں محسوس کی جاتی لوگ جسکے

حقوق ادا کریں وہ ان کی نافرمانی نہیں کرتا اور وہ درستی کو پہنچا نہیں۔
بشر نے جواباً یہ شعر پڑھا۔

هذا اوان الحرب فاشتدی زیم

یہ لڑائی کا وقت ہے اور لفاظی شدت پکڑ چکی۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے اسے جواب دیا۔

سیعلم مایرید اذاالتقینا بشط الزاب ای فتیً اکون

عنقریب معلوم ہو جائے گا جب ہماری باہمی مدبھیڑ ہوگی کہ میں کیسا نوجوان ہوں۔

بشر کہنے لگا: اے امیر المؤمنین مجھے اور شافعی کو چھوڑ دیجئے ہم آپس میں لپیٹ لیتے ہیں ہارون نے کہا: چلو تمہیں ایسا کرنے کی اجازت ہے، بشر نے امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا: مجھے بتاؤ اس پر کیا دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: اے بشر! جس موقف کو لیکر خواص کی زبان گویا ہوئی ہے میں اس سے بات کروں گا، مگر اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں کہ میں تمہیں تمہارے مقام ومقدار کے مطابق جواب دوں، تمہارے پوچھے ہوئے سوال پر دلیل خود اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات ہے، مصوت میں اصوات کا اختلاف جبکہ محرک واحد ہو اس بات پر دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے۔ جسد واحد میں چار مختلف خواص استفاضہ ہیکل میں جسد کی ترتیب پر متفق ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے پر دلیل ہے۔ اس طرح چار مختلف قسم کے طبائع اضداد اغیر اشکال ہیں وہ متفق ہیں اصلاح احوال پر، یہ بھی اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے پر دلیل ہے، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں، زمین پر ہر طرح کے چوپایے کے پھیلانے میں، ہواؤں کے پھیلانے وپھیرنے میں اور آسمان وزمین میں مسخر بادلوں میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں، یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے واحد لاشریک ہونے پر دلیل ہے۔ بشر نے کہا: اس پر کیا دلیل ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ امام شافعی رحمہ اللہ بولے: قرآن واجماع اس پر دلیل ہے، تقدیر معلوم دلیل واضح پر ایمان کے ہونے میں دلیل ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے بعد کوئی رسول مبعوث نہیں ہوگا، دیگر فنون علوم سے ہٹ کر تمہارا مجھ سے یہ دو سوال پوچھنا دلیل ہے کہ تم دین میں شاک ہو اور اللہ عزوجل کے بارے میں لغزش کھا رہے ہو اگر میرے لئے یہاں سکوت کرنے کی گنجائش ہوتی بخدا! میں ضرار سکوت اختیار کرتا، اگر تم کہو کہ میں نے ان دو سوالوں کے جواب میں گرمجوشی سے کام نہیں لیا میں کہوں گا کہ یہ چیز یقین سے دور ہے، میرے ہاتھ تم سے کیسے کوتاہی کرتے حالانکہ میری زبان تم تک پہنچ چکی ہے، بشر نے کہا: تم نے اجماع کا دعویٰ کیا ہے کیا تم ایسی کوئی چیز جانتے ہو جس پر لوگوں نے اجماع کیا ہو؟ کہا جی ہاں! لوگوں نے اجماع کر رکھا ہے کہ یہ موجود آدمی امیر المؤمنین ہے اور جو اس کی مخالفت کرے گا اسے قتل کیا جائے گا، ہارون ہنس دیا اور پاؤں سے بیڑیاں اتار لینے کا حکم دیا، پھر امام شافعی رحمہ اللہ کی طبیعت میں نکھار آ گئی اور بڑی عمدگی سے کلام کیا، ہارون الرشید کلام سن کر متعجب ہوا اور امام شافعی رحمہ اللہ کو اپنے قریب کیا اور ان دونوں پر انہیں ترجیح دی پھر دونوں لغت میں بحث کرنے لگے، بشر لغت میں لغزش کھا جاتا پھر لغت اہل یمن کی طرف نکل گئے کئی جگہوں میں بشر زیر ہو جاتا، محمد بن حسن نے بشر سے کہا: اے آدمی! یہ تو قریشی ہے لغت تو اس کی طبیعت ثانیہ ہے، تو لغت میں سینہ زوری کر رہا ہے۔ مجھے اس سے بات کرنے دو چنانچہ محمد بن حسن رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کے درمیان دس مسائل میں بحث ہوئی ان میں سے پانچ مسائل میں محمد بن حسن رحمہ اللہ زیر ہو گئے، امام شافعی رحمہ اللہ نے بدلہ دینا چاہا تو کہنے لگے: اے امیر المؤمنین میں نے کسی یمنی کو ان سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا، امیر المؤمنین کے سامنے محمد بن حسن کی تعزیتیں کرنے لگے اور ان کی فضیلت بیان کی، ہارون سمجھ گیا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا کیا ارادہ ہے چنانچہ ہارون نے دونوں کو خلعت فاخرہ پیش کی اور امام شافعی رحمہ اللہ کو خلعت خاص سے نوازا اور امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے خصوصاً پچاس ہزار درہم کا حکم دیا امام شافعی رحمہ اللہ گھر واپس چلے

جب گھر پہنچے ان کے پاس ایک درہم بھی باقی نہیں بچا تھا سب کے سب خیرات کردیئے، ہارون نے امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا: میں امیر المؤمنین ہوں اور آپ قوم کے پیشوا ہیں، آپ سے پہلے میرے پاس فقہاء میں سے کوئی بھی نہیں آیا محمد بن حسن نے یہ اشعار پڑھے

اخذتُ نار ابیدی. اشعلتھافی کبدی فــــقــــلــــت

ویــــحــــی سیــدی.قـلــــت نــفــــســــی بــیــدی

میں نے آگ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے جگر میں بھڑکا دی، پس میں نے کہا: اے میرے سردار میری ہلاکت میں نے اپنی جان کو اپنے ہاتھ سے قتل کردیا۔

(یہ واقعہ مذکور تو ہے لیکن اس کے سچ وجھوٹ ہونے میں بحث ہے وہ یوں کہ پہلے گزرچکا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر علم حاصل کیا ہے دونوں حضرات میں استاذ وشاگرد کا احترام ملحوظ رہا ہے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں سارے کے سارے شوافع پر واجب ہے کہ آئمہ احناف کا شکریہ ادا کریں جن سے انھیں فقہ ملا۔ اس واقع کے سارے راوی متکلم فیہ ہیں بعض کذاب ہیں اور بعض حدیثیں وضع کرنے میں بہت شہرت رکھتے ہیں بہرحال حقیقت حال اس سے الگ ہے)

۱۳۱۸۹-محمد بن ابراہیم بن احمد، ابوعمرو، عثمان بن احمد بن عبداللہ دقاق المعروف بابن سماک بغدادی، محمد بن عبیداللہ مدینی، احمد بن موسیٰ نجار، ابوعبداللہ بن محمد بن اسماعیل اموی (سند میں مذکور احمد بن موسیٰ نجار کے بارے میں ذہبی کا کہنا ہے کہ وہ وحشی درندہ ہے اور جھوٹا کذاب ودجال ہے۔ [۱] اور عبداللہ بن محمد اموی کے بارے میں دارقطنی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ وہ اپنی طرف سے حدیثیں گھڑلیتا تھا۔[۲] عبداللہ بن محمد بلوی (یہ بھی موضوع حدیثیں بیان کیا کرتا تھا جھوٹا کذب ہے) کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب ابوعبداللہ امام شافعی رحمہ اللہ عراق لائے گئے تورات کے وقت خچر پر سوار کرکے لائے گئے انہوں نے اپنے اوپر ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور پاؤں میں لوہے کی بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں اور عبداللہ بن حسن کے ساتھیوں میں سے تھے، شعبان ۱۸۴ھ کا واقعہ ہے، اس وقت ہارون الرشید کے پاس قاضی ابویوسف کا طوطی بولتا تھا اور قاضی القضاۃ کا عہدہ محمد بن حسن کے پاس تھا ہارون ان دونوں کی رائے کو ترجیح دیتا تھا اور ان دونوں کے اقوال کو فقہ قرار دیتا تھا، چنانچہ اس روز دونوں ہارون کے پاس گئے اور اسے امام شافعی رحمہ اللہ کی خبر دی اور اس کے ساتھ کھلے دل سے گفتگو کی، محمد بن حسن نے کہا: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے تمام علاقوں کو آپ کے زیرنگیں کیا اور لوگوں کا آپ کو بادشاہ بنایا، لیکن تاقیامت کچھ لوگ باغی ہیں اور کچھ معاند، بتحقیق دعوت زور پکڑتی گئی، اور اللہ تعالیٰ کا امر غالب ہوتا گیا لیکن وہ لوگ اسے ناپسند سمجھتے رہے، عبداللہ بن حسن کے اصحاب کی ایک جماعت جمع ہوگئی ہے حالانکہ وہ تفرقہ کا شکار تھے آپ کے پاس ایک آدمی تو بہ تائب ہوکر آگیا ہے اور وہ اس وقت دروازے پر موجود ہے، اسے محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن عبدالمطلب بن عبدمناف کہا جاتا ہے اور وہ دعوی کرتا ہے کہ امر خلافت کا وہ حقدار ہے کلا وحاشا للہ، پھر وہ علمی مرتبے کا دعوی کرتا ہے حالانکہ اس مرتبے کی اسکی عمر ہی نہیں ہے اسکی گواہی نہ اسکی قدرومنزلت دیتی ہے اور نہ ہی اس کی زبان میں خوفزدہ ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کے امور مبہمہ میں آپکی کفایت کرے اور آپکی لغزشوں کو درگزر کرے، پھر محمد بن حسن خاموش ہوگئے اور امیر المؤمنین ابویوسف کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے یعقوب! کیا آپ کو محمد بن حسن کی کسی بات کا انکار ہے؟ ابویوسف بولے: محمد بن حسن اپنے قول میں سچے ہیں۔ وہ آدمی ایسا ہی ہے، ہارون نے کہا: دو گواہوں کے بعد مزید اطلاع کی ضرورت نہیں، آدمی کے لئے اتنی بات بھی کافی

[۱] میزان الاعتدال ۱/۱۵۹

[۲] میزان الاعتدال ۲/۴۹۱

ہے کہ خطیئہ دو آدمی اس کی گواہی دے دیں، آپ دونوں یہیں رہیں اور یہاں سے ہلو نہیں پھر ہارون نے امام شافعی رحمہ اللہ کو حاضر کرنے کا حکم دیا امام شافعی رحمہ اللہ اندر داخل کئے گئے ان کو بیڑیوں سے جکڑا ہوا تھا، جب مجلس میں آ گئے درباریوں نے گھور کر انھیں دیکھا، امام شافعی رحمہ اللہ نے کنکھیوں سے امیر المؤمنین کی طرف دیکھا اور کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، رشید نے جواب دیا۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تو نے سنت سے کلام کی ابتداء کی ہے حالانکہ اس کو قائم کرنے کا تجھے حکم نہیں دیا گیا۔ بات یہ ہے کہ تم نے ہماری اجازت کے بغیر مجلس میں کلام کیا ہے، امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ.

الذین آمنوا وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا (النور:۵۵) تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کئے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انھیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا، جیسا کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے، اور یقیناً ان کے لئے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جسے وہ ان کے لئے پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف وخطر کو وہ امن وامان سے بدل دے گا۔

اللہ تعالیٰ جب وعدہ کرتا ہے اسے پورا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی زمین میں تمکین دی ہے، اور خوف وخطر سے امن وامان دیا ہے اے امیر المؤمنین۔ ہارون نے کہا: جی ہاں: اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس وقت امن دیا ہے جب میں تمہیں امن دوں، امام شافعی رحمہ اللہ بولے: تجھے بتایا گیا ہے کہ آپ اپنی قوم کو بحالت صبر قتل نہیں کرتے اور نہ ہی آپ اپنی قوم کی حقارت کے درپے ہوتے ہیں اور اگر آپکی قوم آپ کے پاس عذر بیان کرے آپ اسکی تکذیب نہیں کرتے، رشید نے کہا: بات ایسی ہی ہے، لیکن میں جو تمہاری حالت دیکھ رہا ہوں اس کے باوجود تمہارا کیا عذر ہوسکتا ہے، کہ تم اپنے حجاز کو چھوڑ کر ہمارے عراق کی طرف آئے بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسکی فتح سے سرفراز کیا اور تمہارے صاحب نے سرکشی کی اور تم اسکے تبعین کے رئیس اعظم تھے؟ پس اقامت حجت کے ساتھ تمہیں قول کچھ نفع پہنچائے گا اور اظہار توبہ کے ساتھ شہادت ضرر نہیں پہنچائے گی، امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: اے امیر المؤمنین ہم صرف عدل وانصاف پر مبنی کلام کریں گے۔ رشید نے کہا: چلو تمہیں یہ حق حاصل ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! بخدا! میرے لئے ان بیڑیوں کا بوجھ برداشت کرتے ہوئے اگر کلام کی گنجائش ہوتی بخدا! میں شکایت نہ کرتا، اگر آپ کچھ نرمی دکھلائیں تو میں اپنی بات آپ کے سامنے رکھ سکتا ہوں ورنہ آپکا ہاتھ اوپر ہے اور میرا ہاتھ نیچے ہے آپ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ رشید نے اپنے غلام کو آواز دی اے سراج! بیڑیاں کھول دو، چنانچہ غلام نے بیڑیاں اتار دیں اور امام شافعی رحمہ اللہ دوزانو ہو کر بیٹھ گئے بایاں پاؤں پھیلایا اور دائیاں پاؤں کھڑا کر کے بات شروع کرتے ہوئے کہا: بخدا! اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ مجھے عبداللہ بن حسن کے جھنڈے تلے جمع کرے حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ اسکا تعلق کن لوگوں سے ہے مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ مجھے قطری بن فجاءۃ کے جھنڈے تلے جمع کرے، ہارون الرشید تخت پر ٹیک لگائے بیٹھا تھا امام شافعی رحمہ اللہ کی بات سن کر سیدھا بیٹھ گیا اور کہنے لگا: تم نے درست وسچ کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کے کسی آدمی کے جھنڈے تلے رہو بہتر ہے اس سے کہ تم کسی خارجی کے جھنڈے تلے رہو، اے شافعی! مجھے بتاؤ تمہارے پاس کیا حجت ہے کہ قریش سارے کے سارے آئمہ ہیں اور تم بھی قریش میں سے ہو؟ امام شافعی رحمہ اللہ بولے! اے امیر المؤمنین! آپ کا مقصد میرے نفس کو خوش کرنا ہے آپ نے افتراء باندھا، یہ بات پہلے گزر چکی اور جنھوں نے اصل بات کو امیر المؤمنین کے سامنے حکایت کیا ہے انھوں نے اس کے معانی کو باطل کر کے رکھ دیا ہے، بلاشبہ شہادت صرف اسی طرح جائز ہوسکتی ہے، امیر المؤمنین نے ان دونوں کی طرف دیکھا، جب انھوں نے کوئی بات نہ کی امیر المؤمنین معاملہ بھانپ گئے اور کچھ کر گزرنے سے رک گئے، پھر رشید بولا: اے شافعی تم نے سچ کہا، کتاب اللہ کے بارے میں تمہاری بصیرت کیسی ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے پوچھا: کونسی

کتاب اللہ کے بارے میں آپ پوچھ رہے ہیں؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تہتر (۷۳) کتابیں پانچ انبیاء پر نازل کی ہیں، اور ایک کتاب جو کہ وعظ ونصیحت سے لبریز ہے ایک نبی پر نازل کی ہے، پہلے نمبر پر آدم علیہ السلام ہیں ان پر تیس (۳۰) صحیفے نازل کئے ان میں تقریباً سب ہی امثال تھیں، اور اخنوخ یعنی ادریس علیہ السلام پر سولہ (۱۶) صحیفے نازل کئے ان سب میں احکام کا ذکر تھا، ابراہیم علیہ السلام پر آٹھ صحیفے نازل کئے ان میں مفصل احکام، فرائض اور نذر کا بیان تھا، موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی اس میں تخویف اور وعظ ونصیحت کا بیان تھا، عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل کی تا کہ بنی اسرائیل کے سامنے کھول کر بیان کریں داؤد علیہ السلام پر ایک کتاب (زبور) نازل کی یہ بھی وعظ ونصیحت سے بھی بھری پڑی تھی اس میں خصوصاً داؤد علیہ السلام کے لئے بھی وعظ تھا اور ان کے قریبی رشتہ داروں کے لئے بھی نصیحت تھی اس کے بعد محمد ﷺ پر فرقان حمید نازل کیا اور اس میں تقریباً تمام کتابوں کے مضامین کو جمع کر دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" تبیاناً لکل شـــی "اس میں ہر شئے کا بیان ہے (نحل:۸۹) "وھـــدیً ومـــوعـــظة" قرآن مجید سراپا ھدایت ونصیحت ہے" (مائدہ:۴۶) "احکمت آیاته ثم فصلت" "قرآن مجید کی آیات محکم ہیں اور پھر ان کی تفصیل بھی کی گئی ہے (ھود۔۱) رشید نے کہا: شاباش آپ نے بہت اچھی تفصیل کی کیا آپ اس سب کا علم رکھتے ہیں؟ کہا: بخدا! جی ہاں ہارون نے کہا: میں کتاب اللہ کے بارے میں پوچھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے چچا کے بیٹے یعنی رسول اللہ ﷺ پر نازل کی، اسکو قبول کرنے کی طرف ہمیں دعوت دی اور ہمیں آپ ﷺ نے اس کی محکم آیات پر عمل کرنے اور اس کی متشابہ آیات پر ایمان لانے کا حکم دیا، امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: آپ اس کی کونسی آیت کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں محکم کے متعلق یا متشابہ کے متعلق؟ اسکی آیت مقدم کے متعلق یا مؤخر کے متعلق؟ ناسخ کے متعلق یا منسوخ کے متعلق؟ یا اس آیت کے متعلق جسکو اللہ تعالیٰ نے بطور مثال کے بیان کیا یا جسکو اللہ تعالیٰ نے بطور اعتبار کے بیان کیا؟ یا ان کی آیات کے متعلق جن میں گزشتہ امور کے حالات کو بیان کیا گیا ہے؟ حتی کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے تقریباً تہتر انواع کی آیات گن دیں ہارون بولا: تعجب ہے اے شافعی کیا ان تمام انواع احکام کا تمہارے علم نے احاطہ کر رکھا ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: قائل پر امتحان کا اثر ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ آگ کا چاندی پر چنانچہ آگ پر چاندی کو تپایا جائے تو کھوٹ الگ ہو جاتی ہے، میں آپ کے سامنے حاضر ہوں میرا امتحان لے لیجئے، رشید نے کہا بہت اچھا تیار رہو انشاء اللہ میں عنقریب اس مجلس کے بعد آپ سے سوال کروں گا، کہا: سنت رسول اللہ ﷺ میں تمہاری بصیرت کیسی ہے؟ جواب دیا: میں سنت میں سے اتنی مقدار پہچانتا ہوں جو بقدر ایجاب کے ظاہر ہو، اسکا ترک جائز نہیں جس طرح کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کے واجب کردہ حکم کا ترک جائز نہیں، اسی طرح سنت میں سے ان احادیث کو جانتا ہوں جو تادیب کی غرض سے وارد ہوئی ہیں کہ جن میں خصوص بھی آ گیا ہو اور جو کسی سائل کے سوال کے جواب میں وارد ہوئی ہیں اور جو فی نفسہ خاص ہوں اور خاص وعام نے اسکی اقتداء کی ہو اور وہ احادیث بھی جانتا ہوں جنکا تعلق خاص نبی ﷺ کی ذات سے ہے اور عوام الناس سے ان کا کوئی تعلق نہیں چونکہ نبی ﷺ نے ان احادیث کو لوگوں کے ذمہ سے ساقط قرار دیا ہے ہاں البتہ ان کا ذکر مسنون قرار دیا ہے، رشید بولا اے شافعی! تم نے سنت رسول اللہ ﷺ کی پوری ترتیب کو اپنے لئے جمع کر رکھا ہے ہمیں تمہارے ساتھ تکرار کرنے کی حاجت نہیں ہے ہم اور حاضرین سب جانتے ہیں کہ تم سنت رسول اللہ ﷺ کے اچھے خاصے نصاب کا علم رکھتے ہو، امام شافعی رحمہ اللہ بولے یہ اللہ تعالیٰ کا ہمارے اوپر اور لوگوں پر فضل ہے۔

ہارون نے کہا: عربیت میں تمہاری بصیرت کیسی ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: عربیت ہی تو ہمارا مبدا ہے اور اسی سے ہماری طبیعت درست رہتی ہیں، ہمہ وقت ہماری زبانیں عربیت میں جاری رہتی ہیں، پس عربیت ہماری زندگی بن چکی ہے جو صرف اور صرف سلامتی کی محتاج ہے اسی طرح عربیت بھی صرف انہی لوگوں کو سپرد کی جاتی ہے جو اسکی اہلیت رکھتے ہوں، جب سے میں پیدا ہوا مجھ سے عربیت کی غلطی سرزد نہیں ہوئی، پس میں اس آدمی کی طرح ہوں جو ہر طرح کی بیماری سے سلامت ہو اور کامل خوشیوں میں زندگی

بسر کر رہا ہو، اسی کی گواہی میرے حق میں قرآن نے بھی دی ہے۔

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ ہم نے ہر رسول کو اسکی قوم کی زبان میں بھیجا (ابراہیم: ۴)

یعنی آپ ﷺ کو قریش میں سے بھیجا، اے امیر المؤمنین آپ بھی قریش میں سے ہیں اور میں بھی قریش میں سے ہوں۔ اے امیر المؤمنین ہمارا عنصر پاکیزہ ہے اور جرثومہ باوقار ہے، آپ اصل ہیں اور ہم فرع ہیں اور آپ ﷺ تفسیر کرنے والے اور واضح کرنے والے ہیں اسی پر ہمارے انساب کا اجتماع ہوتا ہے اور ہم سب مسلمان ہیں اور اسلام کا ہی ہم دعویٰ کرتے ہیں اور اسی کی طرف منسوب ہوتے ہیں رشید نے کہا: تم نے سچ کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرے، پھر کہا: تم اشعار کے بارے میں کیسی معرفت رکھتے ہو؟ امام شافعی رحمہ اللہ بولے میں اشعار کی مختلف اقسام کو جانتا ہوں جیسے طویل، کامل، سریع و مجت، منسرخ، خفیف، ھزج، رجز، حکم اور غزل وغیرہ اور جو اشعار بیان اخبار کے لئے بطور مثال کے لائے گئے ہیں اور وہ اشعار جو عشاق نے ملاقات کی غرض سے پڑھے ہیں، جو اشعار اوائل نے مرثیہ کی غرض سے بعد میں آنے والوں کے لئے پڑھے ہیں، جو اشعار شاعروں نے امراء کی مدح میں پڑھے ہیں جنکا اکثر حصہ جھوٹ پر مشتمل ہے۔ اور جو اشعار کسی شاعر نے اپنی برتری سامنے کرنے کے لئے پڑھے ہیں اور جو طرب و مستی میں پڑھے گئے اور جو اشعار حکمت و بصیرت کے پیش نظر پڑھے گئے، رشید بولا: اے شافعی! بس رک جاؤ یقیناً تم نے تو اشعار کو اصل رواج بخش دیا ہے، میرا گمان نہیں ہے کہ کوئی آدمی اشعار کے چشمے بہادے، بتایئے عربوں کے بارے میں تمہاری معرفت کیسی ہے؟ کہا: میں لوگوں میں سب سے زیادہ عربوں کے انساب کو ضبط کئے ہوئے ہوں میں ان کے انساب و احساب، ان کے واقعات، ان کی جنگوں، ان کے بادشاہوں کی تعداد، ان کی بادشاہتوں کی کیفیت و ماہیت ان کی منازل کی تکمیل کو باخوبی جانتا ہوں، ان میں سے تبع، حمیر، ھفنہ، اسلح، عیس، دھویس، اسکندر و اسفاد، اسطاطاویس وسوط، بقراط وارسطاطالیس اور کسریٰ تک دیگر فارسی فرمانبردار و قیصر و توبہ، احمر، عمرو بن ھند، سیف بن ذی یزن، نعمان بن منذر، قطر بن اسعد، صعد بن سعفان جو کہ سطیح غسانی کا جد اعلیٰ ہے اور ان جیسے دیگر ملوک قضاعہ وھمدان اور ربیعہ و مضر کے بادشاہ سر فہرست ہیں، ہارون بولا! اے شافعی اگر تم قریش میں سے نہ ہوتے میں کہہ دیتا کہ لوہا بھی تمہارے لئے نرم کردیا گیا ہے، کیا کوئی وعظ و نصیحت ہے؟

امام شافعی رحمہ اللہ بولے اگر آپ بڑھائی کی چادر کو کاندھے سے اتار پھینکیں، ہیبت کے تاج کو سر سے اتار دیں، تجبر کی قمیص کو جسم سے الگ کریں، اپنے نفس کی تلاشی دیں اپنا راز میرے سامنے رکھیں اور حیاء کی چادر اپنے چہرے سے دور ہٹا دیں تو میں آپ کو حق بات کی نصیحت کروں گا اور آپ بھی اسے اچھی طرح سے قبول کرلیں، جو کچھ میں کہوں گا اللہ تعالیٰ اسکا مجھے بھی نفع دے گا اور سن کر آپ کو بھی نفع ہوگا، ہارون الرشید نے کہا: سو میں نے تمہارے کہنے کے مطابق ایسا کردیا اور میں وعظ کو اللہ واللہ کے رسول کے لئے سنتا ہوں پس مجھے وعظ کرو لیکن مختصر ہو، امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی تہبند درست کی اور آستینیں چڑھا کر بولے، اے امیر المؤمنین جان لیجئے! بلاشبہ اللہ عزوجل نے آپ کو بے تحاشا نعمتوں کے امتحان میں ڈالا ہے آپکو شکر کی آزمائش میں مبتلا کیا ہے، نعمتوں کی فراوانی تب اچھی ہے جب آپ ان کا زیادہ سے زیادہ شکر ادا کریں پس اللہ تعالیٰ کے شاکر بندے بن جایئے، اللہ کی نعمتوں کو ہمہ وقت یاد رکھئے، آپ پھر مزید نعمتوں کے مستحق قرار پائیں گے ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہئے تاکہ طاعت کی تکمیل ہو جائے، حق گوئی بات کو بغور سنئے، اپنی رعایا کا ایک مقام و مرتبہ سمجھئے یاد رکھئے اللہ تعالیٰ آپ کے باطن کا ظاہر کے ساتھ تقابل کرتے ہیں اگر آپکے ظاہر کو باطن کے خلاف پائیں تو آپ کو دنیا کی آزمائشوں میں مبتلا کردیں گے، اللہ تعالیٰ بے نیاز اور قابل ستائش ذات ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے باطن کو ظاہر کے موافق پایا تو آپ سے محبت کریں گے اور دنیا سے آپ کے دل کو پھیر دیں گے آپ کی تمام تر مئونت کی کفایت کریں گے، آپ کی سیاست کو قوت بخشیں گے، آپکی فرمانبرداری بھی اسی صورت میں ممکن ہوگی جب آپ اللہ

خالی کی فرمانبرداری بجالائیں گے، اطاعت بجالانے والے ہو جائیں دنیا میں سلامتی ملے گی، آخرت میں آپکا لوٹنا بہتر صورت میں ہوگا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون (نحل: ۱۲۸)

یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو لوگ نیکوکار ہوتے ہیں۔

اس آدمی کی طرح ڈرتے رہئے جو دشمن کے وجود سے باخبر ہوا سکا مددگار فی الحال غائب ہو، راتوں کو چلنے والے کی طرح خوف خدا کو دل میں بٹھا کر رکھئے، پے در پے اپنے اوپر نعمتوں کی بارش سے اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے غافل مت رہیو، کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں چونکہ کتاب اللہ سے راہنمائی لینے والا کبھی گمراہ نہیں ہو سکتا اور آپ ہرگز ہلاکت کے گڑھے میں نہیں گریں گے جب تک کہ آپ کتاب اللہ کا تمسک کرتے رہیں گے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کر لیجئے آپ اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے پائیں گے، سنت رسول اللہ ﷺ پر اپنی گرفت مضبوط کیجئے یوں آپ ان لوگوں کے راستے پر چل پڑیں گے جنکو اللہ تعالیٰ نے ہدایت سے سرفراز کیا پس ان کے ہدایت والے راستے کی اقتداء کیجئے خلفائے راشدین نے ٹیکس اور خراج کے متعلق جو طریقہ کار اپنایا اسے اپنے سامنے رکھئے، نیز تمام علاقہ جات، دیہات اور عارضی ٹھکانوں میں نمایاں اصولوں کی اتباع کیجئے، خلفاء راشدین کے تابع رہیے اور فرمانبرداری اور رضا مندی کے ساتھ ان کے اصول پر عامل رہے، ابلیس سے لڑتے رہو چونکہ آپ سے اپنی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا مہاجرین انصار کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ چنانچہ ان کے متعلق فرمان باری تعالیٰ ہے۔

"الذین تبؤوا الدار والایمان" (حشر:۹) جو لوگ کہ دار آخرت اور ایمان کے مستحق ٹھہرے ان کے نیکوکار اور محسن کی اچھائی کو قبول کرو اور ان کے گناہ گار کو معاف کرو اور اللہ تعالیٰ کے عطاء کئے ہوئے مال میں سے انہیں حصہ دو، ان پر کسی قسم کے حق کے روکنے پر زبردستی نہ کرو، یہ وہی لوگ ہیں کہ ان ہی کی بدولت آپ کو علاقہ جات میں اثر ورسوخ ملا، انہوں نے آپ کے لئے بندگان خدا کو خالص کیا اور تاریکیوں کو اجالوں سے بدلا، معاملات پر پڑے ہوئے دبیز پردوں کو انہی نے چاک کیا، انہی نے آپ کو سیاست کے گر سمجھائے اور آپ کو انہی کی بدولت جاہ وحشمت ملی، پس آپ ضعف کے بعد بوجھ کے تلے سے نکل کر اٹھ کھڑے ہوئے، آپ کے امور پراگندہ حال ہو گئے تھے آپ نے ان پر اپنی گرفت مضبوط کی، آپ عام لوگوں کو تاریکی میں ڈال کر خاص لوگوں کی اطاعت نہ کریں اور نہ ہی آپ خواص پر ظلم کر کے عوام کا قرب حاصل کریں تا کہ آپ کی سلامتی کو دوام نصیب ہو، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اسی طرح کیجئے جس طرح کہ آپ عوام الناس سے فرمانبرداری کے خواہاں ہیں یاد رکھئے جس آدمی کے بھی سپرد لوگوں کے معاملات ہوں اور وہ لوگوں سے خیر خواہی کے معاملہ میں کوتاہی کرے وہ قیامت کے دن آئے گا در آنحالیکہ اس کے ہاتھ اس کی گردن میں باندھے ہوئے ہوں گے، اس کے ہاتھوں کو صرف اسکا عدل ہی کھول کر کے آزاد کر سکتا ہے، آپ اپنے نفس سے باخوبی واقف ہیں ہارون الرشید وعظ سن کر رو پڑا، حالانکہ وعظ کے درمیان میں بھی چپکے سے روتا رہا، لیکن امام شافعی رحمہ اللہ جب مضمون بالا پر پہنچے تو ہارون نے آواز بلند رو دیا، حتی کہ اس کے جلساء بھی رو دیئے، اور امام محمد و امام ابو یوسف بھی رو دیئے، والی بول اٹھا، اے آدمی اپنی زبان کو روک لو بلاشبہ تم نے امیر المؤمنین کو غمگین کر کے ان کا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے، اے شافعی! اپنی زبان کو نیام میں بند کر لو چونکہ تمہاری زبان تلوار سے بھی زیادہ چلنے والی ہے، رشید مسلسل روئے جارہا تھا اور ذرہ برابر بھی افاقہ نہیں ہونے پارہا تھا، امام شافعی، محمد بن حسن اور دیگر جلساء کی طرف متوجہ ہو کر گویا ہوئے، خاموش رہو اللہ تمہاری حفاظت فرمائے حکمت کی نورانیت کو ختم نہ کرو اے ڈنڈے کوڑے کی جماعت، اللہ تعالیٰ نے امیر المؤمنین کا دل حق کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے، بخدا! جب بھی تم جیسے لوگ دربار خلافت سے الگ تھلگ رہے خلافت خیریت پر برابر جمی رہی، ہارون نے ہاتھ اٹھا کر ہم جیسوں کی طرف اشارہ کیا کہ خاموش رہو، پھر امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: میں نے

آپ کے لئے صلے کا حکم دے دیا ہے اسکے قبول کرنے میں آپکو اختیار ہے، امام شافعی رحمہ اللہ بولے: ہر گز نہیں بخدا! اللہ تعالیٰ مجھے وہ وقت نہ دکھائے کہ میں اپنے وعظ ونصیحت کو جزاء وصلہ لے کر غبار آلود کروں، میں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کر رکھا ہے کہ میں کبھی بھی کسی ایسے بادشاہ کے ساتھ اختلاط نہیں کروں گا جو متکبر ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ حقیر تصور کیا جاتا ہے مگر یہ کہ میں اسے ضرور نصیحت کروں گا ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اسے نصیحت حاصل کرنے کی توفیق دے دیں، پھر امام شافعی رحمہ اللہ اٹھ کر چل پڑے اور ہارون امام محمد وامام ابویوسف کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا بخدا میں نے آج کے دن جیسا کوئی دن نہیں دیکھا، کیا تم نے اس جیسا دن کبھی دیکھا ہے؟ ہم ہارون کی تائید کرنے کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں پا رہے تھے ہارون ان دونوں سے کہنے لگا: کیا تم نے مجھے اسی امر پر ابھارا ہے؟ اگر میں کچھ کر گزرتا بخدا تم تو گناہ عظیم کے مستحق ٹھہرتے، اگر اللہ تعالیٰ کی تائید مجھے حاصل نہ ہوتی اور تم مجھے کسی جرم میں ڈال دیتے تو میں کسی صورت میں بھی خلاصی نہ پاسکتا، پھر ہارون نے مجلس برخاست کردی اور لوگ واپس لوٹ گئے اس کے بعد میں نے امام محمد کو اکثر امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس آتے جاتے دیکھا ہے، بسا اوقات امام محمد ملاقات سے روک بھی دیئے جاتے، پھر اس کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ ایک دن ہارون الرشید کے پاس آئے ہارون الرشید نے ایک ہزار دینار پیش کئے امام شافعی رحمہ اللہ نے قبول کر لئے اب کی بار ہارون ہنس دیا، جب امام شافعی رحمہ اللہ اس کے پاس سے اٹھ کر چل دیئے تو ہارون نے اپنا غلام سراج امام شافعی کے ساتھ لگا دیا، چنانچہ امام شافعی راستے میں ایک ایک مٹھی بھر کر لوگوں میں دینار تقسیم کرتے رہے حتی کہ جب گھر پہنچے ان کے پاس صرف مٹھی بھر دینار باقی بچے جو انہوں نے اپنے غلام کو دیدیئے اور اس سے کہا: ان سے نفع اٹھالو، سراج واپس آیا اور تمام تر قصہ ہارون کو سنایا ہارون بولا اسی وجہ سے امام شافعی کی کمر مضبوط و مستحکم ہوگئی ہے۔

۱۳۱۹۰- امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے آئمہ وعلماء کے کلمات تحسین .... ابراہیم، خضر بن داؤد، حسن بن محمد زعفرانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اصحاب حدیث کسی دن بات کرنا چاہیں تو وہ امام شافعی رحمہ اللہ کی زبان میں بات کریں۔ یعنی جب انہوں نے اپنی کتاب تصنیف کرلی تھی۔ (مطلب یہ ہے کہ محدثین کو حدیث گوئی میں امام شافعی رحمہ اللہ کا طریقہ تحدیث اپنانا چاہیے)

۱۳۱۹۱- عبداللہ بن محمد، عمرو بن عثمان مکی، احمد بن محمد بن بنت شافعی کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد، اور چچا کو کہتے ہوئے سنا کہ امام سفیان بن عیینہ سے جب کبھی تفسیر وخواب کے بارے میں سوال کیا جاتا تو سفیان بن عیینہ امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف متوجہ ہوکر کہتے! اس آدمی سے پوچھ لو۔

۱۳۱۹۲- عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابوحاتم، محمد بن روح، ابراہیم بن محمد شافعی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم سفیان بن عیینہ کی مسجد میں تھے اور ابن عیینہ، زہری عن علی بن حسین کی سند سے حدیث بیان کررہے تھے کہ ایک مرتبہ رات کو ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس سے گزرا نبی ﷺ اپنی بیوی حضرت صفیہؓ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میری بیوی صفیہ ہے، وہ آدمی بولا: یارسول اللہ! سبحان اللہ (یعنی آپ کے متعلق میرے دل میں بدگمانی کیسے ہوسکتی ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان میں خون کے چلنے کی طرح سرایت کرتا ہے سفیان بن عیینہ نے امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا: اے ابوعبداللہ! اس حدیث کی فقہ کیا ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: اگر لوگ نبی ﷺ پر تہمت لگادیتے تو کافر ہوجاتے لیکن اس کے بعد نبی ﷺ نے حکم دیا کہ جب تم ایسی حالت میں پائے جاؤ تو ایسا ہی کرو جیسا کہ میں نے کیا ہے تاکہ تمہارے بارے میں بدگمانی نہ کی جائے، چونکہ نبی ﷺ پر تہمت نہیں لگائی جاسکتی وہ تو اللہ تعالیٰ کی زمین پر اس کے امین ہیں، ابن عیینہ امام شافعی رحمہ اللہ کی لقمی بحث سن کر برملا پکار اٹھے یا اباعبداللہ! جزاك الله خيراً. ۱

۱۔ صحیح البخاری ۳/ ۶۵. وفتح الباری ۴/ ۲۸۲.

۱۳۱۹۳- احمد بن اسحٰق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابراہیم بن محمد شافعی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو نبی ﷺ کی حدیث کہ "بلاشبہ وہ تو (میری بیوی) صفیہ ہے" کے بارے میں کہتے سنا کہ نبی ﷺ سے یہ بات کسی ادب کی بنا پر صادر نہیں ہوئی تھی بلکہ آپ ﷺ نے تو ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کسی ایسے آدمی، کسی ایسے مرد کے پاس سے گزرے جو کسی عورت کے ساتھ کلام کررہا ہو در آنحالیکہ عورت کے ساتھ اسکا کوئی نسبی تعلق (رشتہ داری) ہو تو اس مرد کو چاہیے کہ یوں کہے: یہ فلاں عورت ہے اور اسکے ساتھ میرا نسبی تعلق (یعنی رشتہ داری) ہے۔ ابن عیینہ بولے! اے ابوعبداللہ! جزاک اللہ خیرا۔[1]

۱۳۱۹۴- ابواحمد غطریفی، ابوعلی، آدم بن موسیٰ حواری، ابومعین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہمارے ایک ساتھی کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نماز میں نفخ (یعنی پھونک مارنے) کے بارے میں سوال کیا، اسکا کفارہ کیا ہے؟ مجلس میں امام شافعی رحمہ اللہ بھی بیٹھے ہوئے تھے سفیان رحمہ اللہ نے امام شافعی رحمہ اللہ سے دریافت کیا امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: نفخ میں تین حرف۔ن۔ف۔خ۔ ہیں اسکا کفارہ سبحان سے ہو جاتا ہے چنانچہ سبحان کے چار حرف ہیں ہر حرف کے بدلے میں ایک حرف ہے بلکہ سبحان اللہ کا ایک حرف زیادہ بھی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها (انعام:۱۶۰) جو ایک نیکی لایا اسکو دس گنا زیادہ نیکیاں ملیں گی۔

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کہنے لگے: وددت انی کنت احسن مثلها

۱۳۱۹۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدان بن احمد، عمر بن عباس کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو کہتے سنا کہ امام شافعی رحمہ اللہ معلم نوجوان ہیں۔

۱۳۱۹۶- عبداللہ بن محمد، عمرو بن عثمان مکی، زعفرانی، یحییٰ بن معین سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ کہا: میں چار سال سے شافعی رحمہ اللہ کے لئے نماز میں دعائیں کرتا آرہا ہوں۔

۱۳۱۹۷- حسن بن سعید بن جعفر، زکریا بن ساجی، حسن بن محمد زعفرانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ نے فرمایا: مثل مذکور بالا کے حدیث ذکر کی۔

۱۳۱۹۸- محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن احمد بن ابی رجاء، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: امام محمد بن حسن مجھ پر ایک جزء پڑھتے اور اپنے تلامذہ پر چند اوراق پڑھتے، تلامذہ نے پوچھا: اسکی کیا وجہ ہے کہ آپ حجازی پر ایک جزء پڑھ دیتے ہیں اور ہمارے اوپر چند اوراق پڑھتے ہیں؟ امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: خاموش رہو اگر یہ تمہاری متابعت کرے تمہارے لئے کوئی بھی ثابت نہ رہے۔

۱۳۱۹۹- احمد بن اسحٰق، ابوطیب احمد بن روح (دوسری سند) عبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن عبدالرحمٰن بن ابی حاتم (دونوں) ربیع بن سلیمان، حمیدی سے مروی ہے کہ مسلم بن خالد زنجی رحمہ اللہ نے امام شافعی رحمہ اللہ کو کہا: اے ابوعبداللہ! لوگوں کو فتویٰ دیا کرو بخدا! اب تمہارے فتویٰ دینے کا وقت آگیا ہے۔ اس وقت امام شافعی رحمہ اللہ کی عمر پندرہ سال تھی۔

۱۳۲۰۰- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن شافعی کا بیان ہے کہ مکہ مکرمہ میں فتویٰ کے لئے مسجد حرام میں ابن عباسؓ کے لئے حلقہ لگتا تھا، ابن عباسؓ کے بعد عطاء بن ابی رباح کا حلقہ ہوتا تھا ان کے بعد عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج کا حلقہ لگتا تھا، ابن جریج کے بعد مسلم بن خالد زنجی کا حلقہ لگتا۔ مسلم کے بعد سعید بن سالم قداح کا فتویٰ کے لئے حلقہ لگتا تھا، اور سعید کے بعد فتاویٰ کے لئے محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کا حلقہ لگتا تھا اس وقت امام شافعی رحمہ اللہ نوجوان تھے۔

---

[1] صحيح البخاري ۴/۶۵. وفتح الباري ۴/۲۸۲.

۱۳۲۰۱-احمد بن اسحق، احمد بن روح، (دوسری سند) ابونعیم، عبداللہ بن محمد عمرو بن عثمان (دونوں راوی) احمد بن عباس، علی بن عثمان و جعفر وراق سے مروی ہے کہ ابوعبید رحمہ اللہ کہتے تھے، میں نے شافعی رحمہ اللہ سے بڑا عقلمند کسی کو نہیں دیکھا۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

۱۳۲۰۲-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حمید رحمہ اللہ کہتے ہیں: محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ سید الفقہاء (فقہاء کے سردار) ہیں۔

۱۳۲۰۳-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، ابونعیم عبدالملک بن محمد بن عدی، ربیع، ایوب بن سوید کہا کرتے تھے میرا گمان نہیں کہ میں زندگی بھر امام شافعی رحمہ اللہ جیسا کوئی دیکھ سکوں گا۔

۱۳۲۰۴-محمد بن عبدالرحمن بن سہل، محمد بن احمد بن ابی یوسف خلاد، یحییٰ بن نصر شافعی، سفیان بن عیینہ عبیداللہ بن ابی یزید، ابویزید، سباع بن ثابت کے سلسلۂ سند سے ام کرزؓ کی حدیث ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں مطمئن بیٹھے رہنے دو، امام شافعی رحمہ اللہ نے حدیث بالا کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں عرب پرندے اڑا کر، خط کھینچ کر اور بے راہ چل پڑنے سے فال لیتے تھے چنانچہ جب کسی آدمی کو کوئی بڑا معاملہ پیش آجاتا اور اسے سر کرنے کے لئے گھر سے باہر نکلتا اور کسی پرندے کو بایں طور اترتے ہوئے دیکھتا کہ بائیں سے دائیں طرف گزر جاتا تو وہ کہتا یہ منحوس پرندہ ہے اور مقصد کی طرف آگے بڑھنے کی بجائے واپس پلٹ آتا اور کہتا میرا مقصد ومطلب نحوست زدہ ہے۔ حطیہ شاعر نے ابوموسیٰ اشعریؓ کی مدح کرتے ہوئے کہا تھا۔ شعر۔

لاتــزجــرالــطــيــرشــحــاان عــرضــن لـــه
ولايـــفـــيـــض عـــلـــى قـــسـم بـــازلام

یعنی ابوموسیٰ خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کر کے دین اسلام پر چلتے رہتے ہیں اور شگون لینے کے لئے پرندے وغیرہ نہیں اڑاتے اور نہ ہی اپنی قسمت جگانے کے لئے تیر پھینکتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور عربی شاعر نے اپنی مدح کرتے ہوئے کہا تھا۔

ولا انـــا مـــمـــن يـــزجـــرالـــطـــيـــرنـــعـــمـــه
صـــــاح غـــــراب ام تـــعـــرض ثـــعـــلـــب

یعنی مجھے پرندے اڑانے سے کوئی سروکار نہیں میرے لئے برابر ہے خواہ میرے سر پر کوا چلائے یا راستے میں چلتے ہوئے کوئی لومڑی۔

زمانۂ جاہلیت میں عرب شگون لینے کے لئے پرندوں کو گھونسلوں سے اڑایا کرتے تھے اور دیکھتے کہ آیا کہ پرندہ منحوس راستے پر چلتا ہے یا کہ مبارک راستے پر لہٰذا اسی نظریہ کو سامنے رکھ کر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں مطمئن بیٹھے رہنے دو۔ یعنی ان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ مت کرو چونکہ پرندوں کی اڑان اللہ تعالیٰ کی قضاء وتقدیر کو نہیں ٹال سکتی۔ حالانکہ نبی ﷺ سے بدشگون کے بارے میں سوال کیا گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک کھٹکا ہے جسے تم لوگ اپنے دلوں میں پاتے ہو یہ تمہیں اپنے مقصود کے کر گزرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں پیدا کر سکتا ہے۔

۱۳۲۰۵-احمد بن اسحق، ابوطیبہ محمد بن روح، محمد بن مہاجر، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن یزید، سباع بن ثابت، ام کرز کے سلسلۂ سند سے حدیث مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: پرندوں کو اپنے گھونسلوں میں بیٹھے رہنے دو۔ محمد بن مہاجر کہتے ہیں کہ ۳ میں نے سفیان بن

۱، ۲، ۳، سنن أبي داؤد ۲۸۳۵، والسنن الكبرى للبيهقي ۹/ ۳۱۱، والمستدرك ۴/ ۲۳۷ وصحيح ابن حبان ۱۲۳۲ وشرح السنة ۲۶۵۱، ومشكاة المصابيح ۴۱۵۲ والمصنف لابن ابي شيبة ۸/ ۴۲ ومسند الحميدي ۳۴۷.

عیینہ کو حدیث بالا کی اسی طرح تفسیر کرتے ہوئے سنا جس طرح امام شافعی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی تفسیر کی ہے۔اسی طرح اصمعی سے میں نے پوچھا انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔لیکن وکیع رحمہ اللہ سے حدیث بالا کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا: ہمارے نزدیک یہ حدیث رات کو (پرندوں کے) شکار کرنے کے متعلق ہے میں نے ان کے سامنے امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ذکر کیا انہوں نے اس قول کی تحسین کی انہوں نے دوبارہ فرمایا: میرا ظن غالب ہے کہ یہ حدیث شکار کے بارے میں ہے۔

۱۳۲۰۶-ابوحامد احمد بن محمد بن حسن، احمد بن زیاد، تمیم بن عبداللہ رازی، سوید بن سعید کہتے ہیں ہم ایک مرتبہ سفیان بن عیینہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں امام شافعی رحمہ اللہ تشریف لائے اور مجلس میں بیٹھ گئے ابن عیینہ رحمہ اللہ نے ایک رقت آمیز حدیث سنائی جسے سن کر امام شافعی رحمہ اللہ پر غشی طاری ہوگئی، کسی نے کہا: اے ابومحمد! محمد بن ادریس وفات پا چکے ہیں ابن عیینہ بولے: اگر فی الواقع محمد بن ادریس وفات پا چکے ہیں تو سمجھ لو اپنے زمانے کے افضل ترین آدمی وفات پا چکے۔

۱۳۲۰۷-ابوحامد، تمیم، ابوزرعہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے رخصت ہونے کی وجہ سے سنت بھی رخصت ہوگئی۔

۱۳۲۰۸-حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، زعفرانی کہتے ہیں ایک سال بشر مریسی حج کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے جب واپس تشریف لائے تو فرمایا: بخدا: میں نے حجاز مقدس میں ایک ایسا آدمی دیکھا کہ اس جیسا کوئی سوال کرنے والا دیکھا اور نہ ہی جواب دینے والا ان کی مراد امام شافعی رحمہ اللہ تھے۔

۱۳۲۰۹-حسن بن سعید، زکریا ساجی، ابوثور ابن بناہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بشر مریسی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حجاز مقدس میں ایک نوجوان دیکھا ہے اگر وہ باقی رہا تو بے مثال دیکھتا ہوگا کچھ عرصہ گزرا تھا کہ بشر رحمہ اللہ مجھے کہنے لگے جس نوجوان کا میں نے تم سے تذکرہ کیا تھا وہ یہاں آیا ہوا ہے چلو ہم اس کے پاس چلتے ہیں چنانچہ ہم اس نوجوان کے پاس پہنچے اسے سلام کیا پھر بشر اور وہ نوجوان (امام شافعی رحمہ اللہ) ایک دوسرے سے سوال وجواب کرنے لگے: چنانچہ امام شافعی درستی واصابت کے پہاڑ تھے اور بشر خطا کر جاتے تھے اور وہ جو کچھ کہتا درست کہتا تھا: بشر رحمہ اللہ کہنے لگے: میں نے اس سے بڑا فقیہ کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۲۱۰-حسن بن سعید، زکریا ساجی، حسن بن علی رازی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن عبداللہ بن نمیر سے پوچھا: کیا میں ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی رائے کا اعتبار کروں اور اس کو لکھوں؟ انہوں نے جواب نفی میں دیا اور کہا نہ ہی ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی کسی کتاب کو لکھو۔ میں نے پوچھا: پھر میں کس کی رائے کا اعتبار کروں اور لکھوں! انہوں نے جواب دیا: امام مالک واوزاعی وثوری اور شافعی کی آراء کا اعتبار کرو اور لکھو۔

۱۳۲۱۱-ابومحمد بن حاتم، ابوبکر بن ادریس، وراق حمیدی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے حمیدی کا بیان ہے کہ ہم اصحاب رائے پر رد کرنا چاہتے تھے لیکن ہم ان پر اچھی طرح سے رد نہیں کر سکتے تھے حتی کہ ہمارے پاس امام شافعی رحمہ اللہ تشریف لائے اور انہوں نے ہمارے لئے رد کا دروازہ کھولا۔

۱۳۲۱۲-محمد بن علی بن حبیش وابومحمد بن احمد جرجانی، حیان بن اسحق بلخی، محمد بن مردویہ کا بیان ہے کہ میں نے حمیدی رحمہ اللہ کو کہتے سنا کہ میں نے ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کی صحبت میں بصرہ تک سفر کیا وہ مجھ سے حدیث میں استفادہ کرتے رہے اور میں ان سے مسائل میں استفادہ کرتا رہا۔

۱۳۲۱۳-عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوبشر بن حماد دولابی، ابوبکر بن ادریس، حمیدی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل نے ہمارے پاس مکہ مکرمہ میں قیام کیا ایک دن انہوں نے مجھ سے فرمایا: یہاں قریش کا ایک آدمی ہے اسے معرفت وبیان میں بھرپور دسترس حاصل ہے لگ بھگ سو مسائل بیان کرتا ہے اور ان میں صرف پانچ دس ہی میں اس سے خطا ہوتی ہے لہذا جو اس

سے خطا واقع ہوا سے چھوڑ دو اور جو درست وصواب ہوا سے حاصل کرلو۔ چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ کی بات میرے دل میں گھر کرگئی اور میں امام شافعی رحمہ اللہ کی مجلس میں باقاعدہ بیٹھنے لگا اور باقیوں کی بہ نسبت میں نے ان سے زیادہ استفادہ کیا پھر کچھ دنوں کے بعد میں امام شافعی رحمہ اللہ کے ہمراہ مصر چلا گیا مصر میں امام شافعی رحمہ اللہ ایک مکان کی بالائی منزل میں رہتے اور میں درمیانی منزل میں رہتا چنانچہ بسا اوقات میں رات کے وقت باہر نکلتا اور چراغ کی روشنی دیکھتا اور میں بلاتکلف غلام کو آواز دیتا اتنے میں امام شافعی رحمہ اللہ میری آواز سنتے اور کہتے: میرا جو تمہارے اوپر حق ہے اسکا واسطہ اوپر آؤ، میں اوپر چلا جاتا اور میں ان کے سامنے قلم دوات اور کاغذ رکھا ہوا دیکھتا میں کہتا: اے ابوعبداللہ رک جایئے کیا معاملہ ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے میں ایک حدیث کے معنیٰ میں غور وفکر کر رہا تھا یا فرماتے: میں کسی مسئلہ میں غور وفکر کر رہا تھا مجھے خوف لاحق ہوا کہیں وہ دل ودماغ سے محو نہ ہو جائے چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ مجھے املاء کرتے جاتے اور میں لکھتا رہتا۔

۱۳۲۱۴- محمد بن مظفر، ابوجریر عبدالوہاب بن سعد بن عثمان بن عبدالحکم، جعفر، ابوخلف، سعد بن عبداللہ بن حکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ والد رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ میری آنکھوں نے امام شافعی رحمہ اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

۱۳۲۱۵- محمد بن مظفر، محمد بن بشر بن عبداللہ، ہاشم بن مرثد، یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ صدوق ہیں اور ان سے حدیثیں لینے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۳۲۱۶- احمد بن اسحٰق، ابوطیب احمد بن روح زعفرانی کہتے ہیں میں ایک مرتبہ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا ایک آدمی نے یحییٰ بن معین سے پوچھا: اے ابوزکریا! شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں: یحییٰ بن معین نے جواب دیا: ایسی بات چھوڑ دو بالفرض اگر انہیں جھوٹ بولنا گوارہ ہوتا یقیناً ان کی مروت انہیں جھوٹ بولنے سے روک لیتی۔

۱۳۲۱۷- محمد بن حمید، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، محمد بن مسلم بن وارہ کہتے ہیں میں مصر سے واپس آیا تو ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس آیا انہوں نے فرمایا کیا تم نے امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابیں لکھی ہیں؟ میں نے نفی میں جواب دیا: فرمایا: تم تفریط کا شکار ہو گئے ہمیں مجمل ومفصل اور ناسخ ومنسوخ کا علم نہیں تھا حتی کہ ہم نے شافعی رحمہ اللہ کی مجلس میں بیٹھنا شروع کیا، چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے مجھے برانگیختہ کیا اور میں مصر واپس لوٹ گیا اور امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابیں لکھیں پھر مصر سے میں واپس اپنے وطن لوٹا۔

۱۳۲۱۸- ابواحمد بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابوبکر بن ابی حاتم، محمد بن مسلم بن وارہ کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ مجھے کیا رائے دیتے ہیں کہ میں کونسی کتاب دیکھوں تاکہ ہمارے لئے احادیث وآثار کے دروازے کھل جائیں؟ کیا امام مالک کی رائے یا ثوری یا اوزاعی کی؟ چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے مجھے ایک بات کہی جسکا ذکر میں بہت ہی گراں سمجھتا ہوں بہرحال انہوں نے فرمایا: تم امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ لازم رہو چونکہ وہ درستی وصواب میں ید طولیٰ رکھتے ہیں نیز آثار وسنن کی شدت کے ساتھ اتباع کرتے ہیں۔ میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے عرض کیا آپ کو امام شافعی کی وہ کتابیں زیادہ پسند ہیں جو کہ اہل عراق کے پاس ہیں یا وہ کتابیں جو انہوں نے مصر میں تصنیف کی ہیں؟ امام احمد نے فرمایا: امام شافعی نے جو کتابیں مصر میں تصنیف کی ہیں تم ان سے استفادہ کرو چونکہ دوسری کتابیں انہوں نے عراق میں لکھی ہیں لیکن ان کے مطابق انھوں نے فیصلہ نہیں کیا پھر امام شافعی رحمہ اللہ مصر تشریف لائے اور وہاں کتابیں تصنیف کیں اور ان کے مطابق فیصلے بھی صادر فرمائے۔ چنانچہ جب امام احمد رحمہ اللہ سے یہ بات سنی حالانکہ میں اپنے علاقے کو آنا چاہتا تھا لیکن میں نے مصر آنے کا عزم کرلیا۔

۱۳۲۱۹- احمد بن اسحٰق، احمد بن روح، محمد بن عبداللہ رازی، ابن راہویہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ مکہ میں احمد رحمہ اللہ کیساتھ تھا وہ مجھ سے کہنے لگے: آؤ میں تمہیں ایک ایسا آدمی دکھاتا ہوں اس جیسا تمہاری آنکھوں نے نہیں دیکھا ہوگا چنانچہ انہوں نے مجھے امام شافعی رحمہ اللہ

دکھائے۔

۱۳۳۲۰-ابومحمد بن حیان، اسحق بن احمد فارسی، محمد بن خالد بن یزید شیبانی، حمید بن زنجویہ کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو نبی ﷺ کی ایک حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے اختتام پر میرے اہل بیت میں سے کسی آدمی کو بھیج کر اہل دین پر احسان فرمائیں گے جو کہ امر دین کو زندہ و واضح کرے گا" امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: چنانچہ میں نے پہلی صدی پر نظر کی تو رسول اللہ ﷺ کی آل میں سے میری نظر عمر بن عبدالعزیز پر پڑی میں نے دوسری صدی کے اختتام پر غور کیا تو میری نظر رسول اللہ ﷺ کی آل میں سے محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ پر پڑی۔

۱۳۳۲۱-ابومحمد بن حیان، اسحق بن احمد، محمد بن خالد بن یزید شیبانی، فضیل بن زیاد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ جو کچھ تم لوگ مجھ میں دیکھ رہے ہو یہ سارے کا سارا یا اس کا اکثر حصہ اور عام حصہ مجھے امام شافعی رحمہ اللہ سے حاصل ہوا ہے چنانچہ میں تیس (۳۰) سال سے لگاتار امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے دعائیں کر رہا ہوں۔

۱۳۳۲۲-ابومحمد، ابوعبداللہ مکی، ابن مجاہد، محمد بن لیث، احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے تھے، میں نے اتنے اتنے سالوں سے جو نماز پڑھی مگر امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے ضرور دعا کی۔

۱۳۳۲۳-عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، عبدالرحمن بن محمد بن ادریس، ابوعثمان بن خوارزمی، محمد بن عبدالرحمن دینوری، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اصحاب حدیث کے نفوس امام ابوحنیفہ کے مضبوط ہاتھوں میں گرفتار تھے حتی کہ ہم نے امام شافعی رحمہ اللہ کو دیکھا چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے حوالے سے لوگوں میں بلند مقام رکھتے تھے، انھیں معمولی طلب حدیث کفایت نہیں کرتی تھی، ذہب کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ساتھ جامع مسجد میں تھا کہ اسی دروازہ سے حسین کرابیسی کا گزر ہوا کہنے لگے: یہ (امام شافعی) اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں چونکہ وہ محمد ﷺ کی آل میں سے ہیں۔ پھر میں حسین کے پاس آیا اور ان سے پوچھا آپ امام شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔؟ انہوں نے جواب دیا: میں اس آدمی کے بارے میں کیا کہوں گا جسکی طرف کتاب، سنت اور اجماع کے حوالے سے لوگ ہمہ تن متوجہ ہوں؟ تاہم ہمیں معلوم نہیں تھا کہ کتاب کیا ہے سنت کیا ہے حتی کہ ہم سے پہلے لوگ بھی نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ میں نے کتاب سنت اور اجماع کے متعلق امام شافعی رحمہ اللہ سے سنا۔

فضل کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ساتھ حج کیا اور میں ان کے ساتھ ایک مکان میں اترا چنانچہ امام احمد صبح سویرے ہی باہر نکل گئے تاہم میں بھی ان کے بعد باہر چلا گیا، جب میں نے صبح کی نماز پڑھ لی تو میں نے مسجد میں چکر لگانے شروع کر دیے پہلے سفیان بن عیینہ کی مجلس میں آیا پھر میں نے ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی تلاش میں ایک ایک مجلس چھان ماری حتی کہ میں نے انھیں ایک نوجوان کے پاس بیٹھا ہوا پایا اس نوجوان نے رنگدار کپڑے زیب تن کئے ہوتے تھے اور سر کے بال کانوں کی لو تک رکھے ہوئے تھے چنانچہ میں بھی احمد بن حنبل کے پاس جا بیٹھا میں نے عرض کیا: اے ابوعبداللہ! آپ نے ابن عیینہ کو کیوں چھوڑ دیا حالانکہ ان کے پاس زہری، عمرو بن دینار اور زیاد بن علاقہ جیسے اساطین علم اور دیگر تابعین بیٹھے ہوئے ہیں؟ امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا: خاموش رہو اگر سند عالی کے ساتھ کوئی حدیث تمہارے ہاتھوں سے نکل جائے اور تم اسے سند نازل کے ساتھ حاصل کرو تو تمہارے دین تعقل اور فہم و فراست میں کوئی قدغن نہیں آئے گا لیکن بالفرض اگر تمہارے ہاتھوں سے اس نوجوان کی عقل نکل گئی تو مجھے خوف ہے کہ تم تا قیامت اسکو نہیں پاسکو گے میں نے اس قریشی نوجوان سے بڑھ کر کتاب اللہ کے بارے میں کسی فقیہ کو نہیں دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ جواب دیا: محمد بن ادریس شافعی۔

۱۳۳۲۴-حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، حسن بن محمد بن زعفرانی کہتے ہیں میں نے جب بھی امام شافعی رحمہ اللہ کی مجلس میں شرکت کی اس میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو ضرور پایا۔

۱۳۳۲۵-ابو محمد بن حیان، عمرو بن عثمان مکی، ابوتوبہ بغدادی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو مسجد حرم میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس دیکھا میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! مسجد کے اس کونے میں سفیان بن عیینہ مجلس حدیث لگائے بیٹھے ہیں (اور آپ یہاں تشریف فرما ہیں)؟ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ (یعنی امام شافعی رحمہ اللہ) ہاتھوں سے نکلے جارہے ہیں اور وہ (یعنی ابن عیینہ) ہاتھوں سے نکلے نہیں جارہے۔

۱۳۳۲۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن احمد بن فارس، محمد بن جبریل، یحییٰ بن معین کہتے ہیں جب امام شافعی رحمہ اللہ تشریف لائے تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ان کے پاس جانے سے روکتے تھے، چنانچہ میں نے انھیں ایک دن بایں حالت پایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ خچر پر سوار جارہے تھے اور ان کے پیچھے پیچھے امام احمد جارہے تھے، میں نے عرض کیا: اے ابوعبداللہ آپ تو ہمیں شافعی رحمہ اللہ سے روکتے تھے حالانکہ آپ خود ان کے پیچھے پیچھے جارہے ہیں؟ امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا خاموش رہو اگر تم خچر کے ساتھ چمٹے رہو گے تو بھرپور نفع اٹھاؤ گے۔

۱۳۳۲۷-حسن بن سعید، زکریا ساجی، جعفر، ابن جبریل بزاز کے سلسلۂ سند سے حدیث بالا بمثلہ مروی ہے۔

۱۳۳۲۸-احمد بن اسحٰق، احمد بن روح، محمد بن ماجہ قزوینی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس یحییٰ بن معین تشریف لائے اسی دوران اچانک امام شافعی رحمہ اللہ خچر پر سوار ان کے پاس سے گزرے امام احمد نے چھلانگ لگائی اور سلام کر کے ان کے پیچھے ہو لئے وہیں بیٹھے رہے، چنانچہ جب احمد رحمہ اللہ واپس آئے تو یحییٰ رحمہ اللہ کہنے لگے۔

اے ابوعبداللہ یہ کیا ماجرا ہے؟ امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا: اس بات کو چھوڑو، ہاں البتہ اگر تم حصول فقہ کا ارادہ رکھتے ہو تو پھر اس خچر کی دم کے ساتھ چمٹ جاؤ۔

۱۳۳۲۹-حسن بن سعید، زکریا ساجی، ابو عباس ساجی، کہتے ہیں میرے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے درمیان بے شمار مناظرے ہوئے چنانچہ امام احمد دوران مناظرہ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ ابوعبداللہ شافعی نے یوں ہی فرمایا ہے۔ اسی وجہ سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ سہو کے دو سجدے سلام سے پہلے ہوں گے برابر ہے خواہ نماز میں کمی ہو یا زیادتی۔ امام احمد فرمایا کرتے میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی کو بھی آثار و سنن کی اتباع کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۱۳۳۳۰-عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوحاتم، عبدالملک بن حبیب بن میمون بن مہران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مجھ سے کہا: تم امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابوں کو کیوں نہیں دیکھتے ہو؟ سو امام شافعی رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی مصنف متبع سنت نہیں۔

۱۳۳۳۱-محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن جعفر بن خلیل مقری، فرماتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر ترمذی کو کہتے ہوئے سنا میں نے اہل رائے کی کتابوں کو لکھنا چاہا پس میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) کیا میں کتب میں امام مالک کی رائے کو لکھوں؟ ارشاد ہوا جو بات میری سنت کے موافق ہوا سے لکھ لو، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں شافعی رحمہ اللہ کی رائے لکھ لوں؟ ارشاد ہوا: وہ رائے نہیں ہے بلکہ وہ تو میری سنت کی مخالفت کرنے والے پر رد ہے۔

۱۳۳۳۲-عبداللہ بن محمد بن نصر ترمذی کہتے ہیں انتیس (۲۹) سال تک حدیثیں لکھتا رہا اور امام مالک کے مسائل کو بغور سنتا رہا لیکن امام شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں میری رائے اچھی نہیں تھی کہ ایک دن میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا اسی دوران میری آنکھ لگ گئی اور میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی رائے کو لکھ لوں؟ ارشاد ہوا نہیں، میں

نے عرض کیا: کیا میں امام مالک رحمہ اللہ کو لکھ لوں؟ ارشاد ہوا: جو بات میری سنت کے موافق ہو وہ لکھ لو، میں نے پھر عرض کیا: کیا میں امام شافعی رحمہ اللہ کی رائے کو لکھوں؟ آپ ﷺ نے غضبناک آدمی کی طرح سر جھکا لیا اور پیٹھ پھیر کر چل پڑے ارشاد فرمایا: وہ رائے نہیں ہے بلکہ یہ میری سنت کی مخالفت کرنے والوں پر رد ہے۔ محمد بن نصر کہتے ہیں پھر میں اس خواب کے نقشِ قدم پر مصر کی طرف چل پڑا اور امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابوں کو بالاستیعاب لکھا۔

۱۳۳۳۳- عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابو محمد بن ابی حاتم، ابوعثمان خوارزمی، محمد بن رشیق، محمد بن حسن بلخی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ امام مالک اور اہل عراق کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میرے قول کے سواء کسی کا قول معتبر نہیں، میرے قول کے سواء کوئی قول معتبر نہیں، میں نے پھر عرض کیا، آپ امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میرے قول کے علاوہ کسی کا قول معتبر نہیں ولکنہ صد قول اھل البدع۔

۱۳۳۳۴- عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابو محمد بن ابی حاتم، ربیع بن سلیمان، ابولیث خفاف، عزیزی کہتے ہیں جس رات امام شافعی رحمہ اللہ نے وفات پائی میں نے خواب میں انھیں دیکھا گویا کہ کہا جا رہا ہے کہ نبی ﷺ نے وفات پائی، امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: تم عبدالرحمٰن زہری کی مجلس میں مسجد میں سو جاتے ہو۔ چنانچہ جب میں صبح کو اٹھا تو مجھے کہا گیا کہ امام شافعی رحمہ اللہ وفات پا گئے اور ہم انھیں عصر کے بعد لے کر باہر نکلیں گے، میں نے خواب میں آنے والے سے کہا: نہیں ہم انھیں عصر کے بعد لے کر باہر نکلیں گے نیز خواب میں دیکھا کہ ان کی چارپائی کے ساتھ ایک عورت کی بھی حالت پراگندہ حالت میں چارپائی لائی جارہی ہے۔ عزیزی کہتے ہیں میں امام شافعی رحمہ اللہ کے جنازے میں حاضر ہوا چنانچہ جب میں ایک کشادہ جگہ پہنچا دیکھا کہ واقعۃً ان کی چارپائی کے ساتھ ایک عورت کی چارپائی بھی لائی جارہی ہے جو کہ پراگندہ حالت میں ہے۔

۱۳۳۳۵- محمد بن ابراہیم، احمد بن عبداللہ بن سہل شیبانی، ربیع، ابولیث خفاف، عزیزی، ربیع کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا پھر مثل مذکور بالا کے خواب ذکر کیا۔

۱۳۳۳۶- ابو محمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن داؤد، ابوزکریا نیشاپوری، علی بن حسان، ابن ادریس، اہل بغداد کے ایک آدمی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ ہمارے پاس تشریف لائے انھوں نے ہمیں واضح صحبت پر لا بٹھایا۔

۱۳۳۳۷- عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابو محمد بن ابی حاتم، ابو حاتم، حرملہ بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: احمد نے ہم سے وعدہ کر رکھا ہے کہ ہم مصر آئیں۔

۱۳۳۳۸- عبدالرحمٰن، ابو محمد، ابراہیم بن یوسف، حسن بن محمد صباح، احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے تھے جب میں ابوعبداللہ شافعی رحمہ اللہ کو تمہارا دیکھتا تو وہ مجھے بتلا دیتے چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس دن چڑھے وقت تشریف لاتے اور شام تک ان کے پاس رہتے۔

۱۳۳۳۹- عبدالرحمٰن، ابو محمد، ابوعثمان خوارزمی، ابوایوب حمید بن احمد بصری کہتے ہیں میں ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس تھا اور ہم آپس میں ایک مسئلہ کے بارے میں مذاکرہ کر رہے تھے ایک آدمی امام احمد رحمہ اللہ سے کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! اس مسئلہ کے بارے میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے، امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا: اگرچہ اس مسئلہ کے بارے میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں تاہم امام شافعی رحمہ اللہ کا قول تو اس کے بارے میں ہے ہی اور ان کا قول اس میں حجت ہے۔ ابوایوب کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا: آپ فلاں فلاں مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انھوں نے مجھے جواب دیا میں نے عرض کیا آپ نے یہ مسائل کہاں سے مستنبط کئے ہیں کیا ان میں کوئی حدیث مروی ہے یا کوئی آیت ہے؟ چنانچہ انھوں نے مجھے اثبات میں جواب دیا اور حجت میں

نبی ﷺ کی ایک مرفوع حدیث بیان کی۔

۱۳۳۴۰-احمد بن اسحق، احمد بن روح، اسماعیل بن شجاع، فضل بن زیاد، ابوطالب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ حدیث کی اتباع کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۳۴۱-حسن بن سعید، زکریا ساجی، اسحق بن ابراہیم، حمید بن زنجویہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے تھے: حدیث میں امام شافعی رحمہ اللہ پر کوئی سبقت نہیں لے سکا۔

۱۳۳۴۲-عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، علی بن حسن، ہسنجانی، ابواسماعیل ترمذی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ اسحق بن راہویہ رحمہ اللہ نے فرمایا ثوری واوزاعی ومالک اور ابوحنیفہ میں سے جس نے بھی رائے قائم کی مگر ان میں سے امام شافعی اتباع آثار میں بڑھے ہوئے تھے اور ان سے خطا باقیوں کی بہ نسبت کم سرزد ہوتی تھیں۔

۱۳۳۴۳- محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، احمد بن عثمان نحوی، ابوفدیک نسائی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ اسحق بن راہویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خط لکھا اور خط میں میں نے ان سے شافعی رحمہ اللہ کی کچھ کتابوں کا مطالبہ کیا چنانچہ امام احمد نے میری طرف کتاب الرسالہ بھیجی۔

۱۳۳۴۴-عبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن، ابومحمد بن ابی حاتم، احمد بن مسلم، نیشاپوری کا بیان ہے کہ امام اسحق بن راہویہ رحمہ اللہ نے مرو میں ایک آدمی کی بیوہ کے ساتھ محض اس لئے شادی کر رکھی تھی کہ اس عورت کے پاس اس کے متوفی خاوند کی کتابیں تھیں جو کہ ساری کی ساری امام شافعی رحمہ اللہ کے مسلک ومذہب کی تصنیفات تھیں، چنانچہ امام اسحق رحمہ اللہ نے اپنی جامع کبیر امام شافعی کی کتاب کی طرح پر تصنیف کی اور جامع صغیر امام ثوری رحمہ اللہ کی جامع صغیر کی طرز پر تصنیف کی، کچھ عرصہ کے بعد ابواسماعیل ترمذی رحمہ اللہ نیشاپور تشریف لائے ان کے پاس امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابیں تھیں جو انھیں بویطی کے واسطے سے ملی تھیں اسحق بن راہویہ نے ان سے کہا مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے وہ یہ کہ جب تک آپ یہاں موجود ہیں امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابیں نہیں شائع کرنی چنانچہ ابواسماعیل نے ان کی بات قبول کر لی اور جب تک رہے کتابیں باہر تک نہ نکالیں حتی کہ وہ نیشاپور سے کوچ کر گئے۔

۱۳۳۴۵-عبدالرحمٰن، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوعثمان خوارزمی، ابوثور کہتے ہیں: میں اسحق بن راہویہ، حسین کرابیسی اور عراقیین کی ایک بڑی جماعت ہم اپنی بدعت کو نہیں ترک کر رہے تھے کہ اسی دوران ہم نے امام شافعی رحمہ اللہ کو دیکھا، ابوثور کہتے ہیں جب امام شافعی رحمہ اللہ عراق تشریف لائے میرے پاس حسین کرابیسی آئے اور وہ اصحاب رائے کے پاس آتے جاتے تھے کہنے لگے: اصحاب حدیث میں سے ایک آدمی آیا ہے اور فقہ میں ید طولیٰ رکھتا ہے کھڑے ہو جاؤ ہم اس کے پاس جاتے ہیں، چنانچہ ہم چلے اور اس آدمی کے پاس پہنچ گئے پھر حسین مسلسل مختلف مسائل کے بارے میں گفتگو کرتے رہے اور امام شافعی رحمہ اللہ بدستور کہتے جاتے قال اللہ وقال رسول اللہ ﷺ حتی کہ ہم رات کو تاریکی میں واپس لوٹے یوں ہم نے بدعت ترک کی اور امام شافعی رحمہ اللہ کی اتباع کی۔

۱۳۳۴۶-عبداللہ بن جعفر، زکریا ساجی، احمد بن مردک، حرملہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرما رہے تھے: ایک مرتبہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا انہوں نے میلے کپڑے پہن رکھے تھے اور کہہ رہے تھے اے شافعی میرے لئے اور مالک کے لئے کیا ہے؟

۱۳۳۴۷-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن داؤد، ابوزکریا نیشاپوری، ابن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے ایک مرتبہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی ایک کتاب میں نظر کی جو کہ ایک سو بیس (۱۲۰) یا ایکسو تیس (۱۳۰) اوراق پر مشتمل تھی اس میں اسی (۸۰) اوراق وضو اور نماز کے بارے میں تھے میں نے اس میں جو مسائل دیکھے وہ یا تو کتاب اللہ کے مخالف تھے یا سنت رسول

اللہ کے مخالف یا اس میں اختلاف تھا یا تناقض تھا یا قیاس کے مخالف۔

۱۳۳۴۸- عبداللہ، عبدالرحمن، ابوزکریا کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے جسکو بھی امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ مناظرہ کرتے ہوئے دیکھا مگر یہ کہ اسکی رحمت امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ہوتی تھی۔ ہارون بن سعید کہتے ہیں اگر امام شافعی رحمہ اللہ پتھر کے بندے ہوئے کسی ستون پر مناظرہ کریں اور وہ اسے لکڑی کا ثابت کرنے کے درپے ہوں تو مناظرہ پر زبردست دسترس رکھنے کی وجہ سے غلبہ پالیں گے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا اپنا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ عراق میں ایک آدمی کے ساتھ مناظرہ کیا وہ اگر ایک علت کے ساتھ اظہار خیال کرتا میں دوسرا معنیٰ وعلت لے کر اس پر حملہ آور ہوتا ہم نے ایک مسئلہ کے بارے میں مناظرہ کیا میں نے کہا اسکا قول کس نے کیا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ ابوبکرؓ وعثمانؓ نے یوں ہی کیا ہے، ہمارے اردگرد بہت سارے لوگ جمع تھے جنھیں روایت حدیث کے بارے میں کچھ خبر نہیں تھی، پھر ہم مجلس میں اکٹھے ہو گئے میں نے اس سے پوچھا جو بات تم ابوبکر وعثمان اور علی سے روایت کرتے ہو وہ تم سے کس نے بیان کی ہے؟ وہ آدمی بولا میں نے تم سے کوئی روایت بیان نہیں کی اور نہ ہی مجھے کسی نے سنائی ہے میں نے تو صرف اتنی بات کہی تھی کہ ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ نے یوں ہی امساک کیا ہے، امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ ہر قسم کے فن سے باخوبی واقفیت رکھتے تھے اگر میں انھیں پالیتا تو میں کامل آدمی ہوتا اور میں ان کے دونوں پہلوؤں سے بہت سارے علوم نکالتا، بخدا میں نے ان کے پاس قبیلہ ھذیل کے بہت سارے اشعار پائے ہیں میں نے جب بھی ان سے کسی قصیدے کا تذکرہ کیا مگر انہوں نے مجھے شروع تا آخر حرف بہ حرف کہہ سنایا۔ انہوں نے چون (۵۴) سال کی عمر میں وفات پائی۔

۱۳۳۴۹- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، یونس، شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن حسن رحمہ اللہ کے ساتھ مناظرہ کیا ہمارے مناظرہ نے شدت اختیار کرلی حتی کہ ان کی رگیں پھول گئیں اور ان کی قمیص کے بٹن ایک ایک کرکے ٹوٹتے رہے۔

۱۳۳۵۰- ابومحمد احمد بن محمد بن معقلہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے بھانجے ابومحمد کا بیان ہے کہ میری والدہ کہتی ہیں: بسا اوقات ہم ایک رات میں تیس تیس بار امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس آتے اور چراغ ان کے سامنے بدستور جلتا ہوا دیکھتے اور امام شافعی رحمہ اللہ گدی کے بل لیٹے ہوئے کسی گہری سوچ میں پڑے ہوتے پھر چراغ قریب کے لئے لونڈی کو آواز دیتے لونڈی چراغ آگے بڑھا دیتی اور امام شافعی رحمہ اللہ نے جو کچھ لکھنا ہوتا لکھتے رہتے۔ پھر چراغ اٹھا لینے کا کہتے۔ میں نے ابومحمد سے پوچھا چراغ واپس کرنے سے ان کا کیا مقصد ہوتا تھا؟ کہنے لگے چونکہ اندھیرے میں دل زیادہ عمدگی کے ساتھ روشن ہو جاتا ہے۔

۱۳۳۵۱- ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن یزید، ابوطاہر، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے حدیث شریف "لیس منا من لم یتغن بالقرآن" یعنی وہ آدمی ہم میں سے نہیں ہے جو قرآن مجید کو سریلی آواز کے ساتھ نہ پڑھے۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا یعنی جو آدمی قرآن مجید پڑھ کر غمزدہ نہ ہوا اور اسے گنگنائے نہیں۔

۱۳۳۵۲- ابومحمد بن حیان، ابوعبداللہ بن عمرو بن عثمان مکی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نواسے کا بیان ہے میرے والد نے امام شافعی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ قرآن مجید میں جو کچھ ہے میں جانتا ہوں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے: بجز دو جگہوں کے ان میں سے ایک یہ ہے "وقد خاب من دسٰھا" (الشمس ۱۰) اور جس نے نفس کو کام میں نہ لگایا وہ رسوا ہوا۔ پس مجھے اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی مراد سے آگاہی نہیں ہو سکی۔

۱۳۳۵۳- ابومحمد بن حیان، ابوالفضل صالح بن محمد، ابومحمد شافعی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ کوئی قریشی بھی مکہ میں رہ کر شرافت اختیار کرسکتا ہے اور نہ ہی اپنے معاملہ کو غالب کرسکتا ہے یہ اس لئے کہ نبی ﷺ اس وقت تک امر نبوت کو غلبہ نہیں

دے سکے جب تک کہ مکہ سے نکلے نہیں۔ اور کوئی قریشی عمدہ شعر نہیں کہہ سکے گا چونکہ نبی ﷺ کے بارے میں کہا گیا ہے: ''وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ'' ہم نے انہیں شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ ہی شعر ان کے شایان شان ہیں۔ (یس ۶۹) اور قریش کو خط وکتاب بھی اچھی طرح سے کرنی نہیں آئے گی چونکہ نبی ﷺ امی (ان پڑھ) تھے۔

۱۳۳۵۴- ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، یونس بن عبدالاعلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا قرآن وسنت اصول ہیں اگر کسی مسئلہ میں اصل مقصود ہو تو پھر قیاس حجت ہے۔ اور جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی متصل حدیث ہو اور اسناداً صحیح ہو تو وہ سنت ہے اور خبر منفرد سے اجماع کا درجہ آگے ہے نیز حدیث کو اپنے ظاہر پر محمول کیا جائے گا، اگر کوئی حدیث مختلف معانی کا احتمال رکھتی ہو تو جو معنیٰ ظاہر کے زیادہ موافق ہوگا اسکا اعتبار کرنا زیادہ بہتر ہے، اور جب حجت میں مختلف احادیث برابر ہوں تو سند کے اعتبار سے جو حدیث زیادہ صحیح ہوگی اسکا اعتبار کیا جائیگا اور حدیث منقطع کی کوئی حیثیت نہیں بجز سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی منقطع احادیث کے چونکہ وہ متصل کے درجے میں ہیں۔ نیز ایک اصل کو دوسری اصل پر قیاس نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اصل کے بارے میں کہا جائے گا کہ یہ کیوں اور کیسے ہے، ہاں البتہ فروع کے لئے کہا جاتا ہے کہ یہ کیوں اور کیسے ہیں۔ سو جب اصل کے مطابق قیاس صحیح ہو جائے گا تو اس وقت قیاس کو بطور حجت کے پیش کیا جا سکتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا! میں نے جسکو بھی حدیث منفرد کو عمل میں لاتے دیکھا ہے تو اہل مدینہ نبی ﷺ کی حدیث کو تغلیس میں عمل میں لاتے ہیں اور اہل عراق حدیث غرر کو عمل میں لاتے ہیں لہٰذا ان لوگوں نے ایک حدیث پر عمل کر لیا اور دوسری کو ترک کر دیا اور ان لوگوں نے بھی ایک پر عمل کیا اور دوسری کو ترک کر دیا۔ اور میں نے اصحاب نبی ﷺ کو لازم کر رکھا ہے چنانچہ جب ان کا نظر میں اختلاف ہوتا ہے تو میں ان کی اتباع میں قیاس کو اپنا لیتا ہوں اور جب کوئی اصل نہیں ملتی ہے تو میں ان کے قبعین قیاس کی اتباع کر لیتا ہوں چنانچہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کا تین مسائل میں اختلاف ہوا ہے جو کہ قیاس ہیں۔ چنانچہ مفقود کے بارے میں ان دونوں حضرات میں اختلاف ہوا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مفقود کے لئے چار سال کی مدت مقرر کی جائے گی پھر اسکی بیوی چار ماہ دس دن عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے جبکہ اس بارے میں حضرت علیؓ کا موقف یہ ہے کہ مفقود کی بیوی دوسرا نکاح نہیں کر سکتی اور وہ انتظار میں رہے گی تاوقتیکہ اسکی موت کا پتہ چل جائے۔

اسی طرح حضرت عمرؓ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے حالت سفر میں اپنی بیوی کو طلاق دی ہو اور پھر خاوند نے رجوع کر لیا ہو کچھ عرصہ بعد عورت کو طلاق کی خبر پہنچی ہو لیکن رجعت کا علم اسے نہ ہوا ہو حتی کہ وہ عورت عدت گزار کر دوسرے خاوند کے ساتھ نکاح کر لے چنانچہ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ دوسرا خاوند اگر دخول کر لے تو وہ اس عورت کا زیادہ حقدار ہے اور حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ زوج اول عورت کا زیادہ حقدار ہے۔

اسی طرح حضرت عمرؓ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا:

جو کسی عورت کے ساتھ عدت میں نکاح کرے اور دخول بھی کرے ان دونوں میں تفریق کر دی جائے گی اور پھر وہ آدمی اسکے ساتھ کبھی بھی نکاح نہیں کر سکتا ہے۔

(لیکن حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی بعد میں بھی اس کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔

اسی طرح صحابۂ کرامؓ کا اقراء کے مصداق کے بارے میں اختلاف ہوا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ قرء کا مصداق طہر ہے نہ کہ حیض چونکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرؓ کو فرمایا تھا کہ ابن عمر سے کہو کہ وہ اپنی بیوی کو ایسے طہر میں طلاق دے جس میں ہمبستری نہ کی ہو پس یہی وہ عدت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس کے پیش نظر عورتوں کو طلاق دی جائے سو جب نبی ﷺ نے طہر کو عدت کا نام دیا ہے تو قرء کو طہر پر محمول کرنا صحیح ہوگا۔

۱۳۳۵۵-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں مصر میں تھا امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک حدیث سنائی ایک آدمی بول اٹھا کہنے لگا اے ابوعبداللہ! کیا آپ اس حدیث کو لیتے ہیں یعنی آپ کے ہاں یہ حدیث معمول سے ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: کیا تم سمجھتے ہو کہ میں کنیسہ سے نکلا ہوں یا تم مجھے زنار پہنے ہوئے دیکھ رہے ہو؟ جب میرے نزدیک کوئی حدیث آپ ﷺ سے مروی ثابت ہو جائے تو میں اسکا قول کرتا ہوں اور اسکا پرچار بھی کرتا ہوں، اور اگر وہ حدیث میرے نزدیک ثابت نہ ہو میں اسکا قول نہیں کرتا ہوں اب بتاؤ کیا تم مجھے زنار پہنے دیکھ رہے ہو جو میں اسکا قول نہ کروں۔

۱۳۳۵۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میرے والد نے امام شافعی رحمہ اللہ کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو کہتے سنا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سے مروی کوئی حدیث تمہارے نزدیک صحیح ہو تو مجھ سے کہہ لو حتیٰ کہ میں اس حدیث کو جہاں چاہوں لے جاؤں۔

۱۳۳۵۷-محمد بن علی بن حبیش، حسن بن علی حصاص، ربیع بن سلیمان کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے امام شافعی رحمہ اللہ سے حدیث رسول اللہ ﷺ کے بارے میں سوال کیا اور آدمی نے کہا آپ کا کیا قول ہے؟ سن کر امام شافعی رحمہ اللہ پر کپکپی طاری ہو گئی اور فرمایا: کونسے آسمان نے مجھے ڈھانپ لیا ہے اور کونسی زمین نے مجھے بوجھل بنا دیا ہے جب میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو روایت کرتا ہوں پھر کیوں کر کوئی دوسرا قول اپنا سکتا ہوں۔

۱۳۳۵۸-محمد بن عبدالرحمٰن بن سہل، ابراہیم بن میمون بن ابراہیم صواف، ربیع بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک حدیث ذکر کی ایک آدمی کہنے لگا کیا آپ اس حدیث کے مطابق قول کرتے ہیں؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے ہم سے فرمایا: تم لوگ گواہی دو جب کوئی حدیث میرے نزدیک صحیح ہو اور میں اس حدیث کے مطابق قول نہ کرتا ہوں کہ میری عقل ختم ہو چکی ہے۔

۱۳۳۵۹-عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان جرجانی، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ابوحاتم، حرملہ بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بھی میں کسی بات کا قول کروں اور وہ نبی ﷺ کی کسی صحیح حدیث کے خلاف ہو پس وہ حدیث اولیٰ ہے اور میری تقلید مت کرو کسی صحیح حدیث کے خلاف ہو پس وہ حدیث اولیٰ ہے اور میری تقلید مت کرو۔

۱۳۳۶۰-احمد بن اسحٰق، ابوطیب احمد بن روح، اسماعیل بن شجاع، فضل بن زیاد، ابوطالب، احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ حدیث کی اتباع کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۳۶۱-محمد بن عبدالرحمٰن بن مخلد، عمر بن ربیع خشاب، ابوحمزہ خولانی، حرملہ بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ مجھے بغداد میں ناصر الحدیث کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔

۱۳۳۶۲- حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، احمد بن محمد مکی، ابوولید بن جارود کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ سے مروی کوئی صحیح حدیث موجود ہو اور میں ان کے خلاف کوئی دوسرا قول کر رہا ہوں سو میں اپنے قول سے رجوع کرتا ہوں اور اس حدیث کو اپناتا ہوں۔

۱۳۳۶۳-ابونعیم اصفہانی، حسن بن سعید، زکریا ساجی، زعفرانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم سنت رسول اللہ ﷺ کو پاؤ تو اسی کی اتباع کرو اور کسی دوسرے کے قول کی طرف مطلق التفات نہ کرو۔

۱۳۳۶۴-حسن بن سعید، زکریا ساجی، ربیع بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی صحیح حدیث مروی تم تک پہنچے تو اسکو اختیار کرنا زیادہ بہتر ہے۔

۱۳۳۶۵-محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے: ابوزبیر کسی سہارے کا محتاج ہے۔

۱۳۳۶۶-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حرام بن عثمان کی حدیثیں بدبختی کے مترادف ہیں یعنی غیر صحیح ہیں۔

۱۳۳۶۷-محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن موسیٰ بن نعمان، عمر بن عبدالعزیز بن مقلاص، عبدالعزیز بن مقلاص، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: امام شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ کا قول ہے کہ تدلیس کذب کا جڑواں بھائی ہے۔

۱۳۳۶۸-محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن جعفر ابوطاہر، اسحٰق بن ابراہیم، ابن رزین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ شام میں امام اوزاعی جیسا کسی نے نہیں ہوتا لیکن یہ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں کہ بس انہی پر اکتفا کرلیا جائے حتیٰ کہ ان کے علاوہ اوروں کی حدیثوں سے واقفیت نہ حاصل ہوجائے، امام شافعی رحمہ اللہ نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کا تذکرہ بھی کیا اور انھیں ثقہ وامین قرار دیا اور کہا کہ ان جیسے لوگوں سے علم حاصل کیا جاسکتا ہے۔

۱۳۳۶۹-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عبدالرحمٰن بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا جس نے ابوجابر سے بیاضی کی حدیث روایت کی اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کو سفید کرے۔

۱۳۳۷۰-محمد بن عبدالرحمٰن، علی بن احمد بن سلیمان، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ابوجابر جعفی کا ایک ایسا کلام سنا ہے مجھے خوف ہے کہ کہیں مجھ پر چھت نہ گر پڑے۔

۱۳۳۷۱-ابوعبداللہ بن مخلد، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے امام مالک رحمہ اللہ کے سامنے حدیث منقطع کا ذکر کیا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے اس آدمی کو حکم دیا کہ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے پاس جاؤ وہ تمہیں یہ حدیث اپنے باپ اور نوح کی سند سنائیں گے۔

۱۳۳۷۲-محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: سفیان رحمہ اللہ کو خبر پہنچی کہ شعبہ رحمہ اللہ جابر جعفی کے متعلق کچھ کلام کرتے ہیں تو انہوں نے امام شعبہ کی طرف پیغام بھجوایا کہ اگر آپ جابر جعفی کے بارے میں کلام کریں گے تو میں آپ کے بارے میں کلام کروں گا۔

۱۳۳۷۳-محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام محمد بن حسن نے مجھ سے کہا: اگر مجھے علم ہوا کہ سفیان بن سلیمان نے ایک گواہ کی موجودگی میں ساتھ قسم کے ہونے کی حدیث روایت کی ہے تو میں اسے فاسد قرار دوں گا، میں نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ جب آپ اسے فاسد قرار دیں گے تو وہ فاسد ہوجائے گی۔

۱۳۳۷۴-ابوعبداللہ بن مخلد، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے سنا کہ عمرو بن عبید نے حسن رحمہ اللہ سے سماع کیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں کہ اگر عمرو بن عبید نے حسن سے سماع کیا ہو۔

۱۳۳۷۵-محمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن سلمہ طحاوی، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں لیث بن سعد اور ابن ابی ذئب کا میرے ہاتھوں سے نکل جانا میرے اوپر بہت ہی گراں گزرا۔

۱۳۳۷۶-محمد بن عبدالرحمٰن، احمد بن اسماعیل بن عاصم، یحییٰ بن عثمان بن صالح، حرملہ بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ لیث بن سعد مالک بن انس کی بہ نسبت آثار کی زیادہ اتباع کرنے والے ہیں۔

۱۳۳۷۷- ابواحمد غطریفی، ابوبکر محمد بن اسحق بن خزیمہ، ربیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے جب میں اصحاب حدیث میں سے کسی آدمی کو دیکھتا ہوں مجھے یوں لگتا ہے کہ گویا کہ میں نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کسی آدمی کو دیکھ رہا ہوں۔

شیخ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ آثار وسنن کے متبع تھے اور انھیں احکام وقضایا کے استنباط میں ید طولی حاصل تھا۔ قیاس کی بنیاد پر اخذ کے گئے مسائل کے قائل تھے اور وہ آراء فاسدہ جو کہ اصول کے مخالف تھیں ان سے یکسر فروتنی برتتے تھے۔

۱۳۳۷۸- ابونصر شافع بن محمد بن ابوعوانہ، محمد بن عبداللہ بن عبدالسلام بن مکحول، بیروتی، یونس بن عبدالاعلیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا قرآن وسنت اور ان کے مطابق کا قیاس اصل کا درجہ رکھتا ہے اور اجماع حدیث کی بلسبت اکثر ہے۔

۱۳۳۷۹- محمد بن عبدالرحمن بن سہل، ابوعلی حسان بن ابان بن عثمان، ابواحمد جامع بن قاسم، ابوبکر مستملی محمد بن یزید بن حکیم کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کو مسجد حرام میں دیکھا اور ان کے لئے چٹائی بچھائی گئی تھی اور امام شافعی رحمہ اللہ اس پر تشریف فرما تھے اتنے میں ان کے پاس اہل خراساں کا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے ابوعبداللہ! آپ بھڑ کے بچے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کھانا حلال ہے یا حرام؟ شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: حرام ہے۔ خراسانی بولا: کیا حرام ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔ اسکی حرمت کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ اور عقل سے ثابت ہے۔" اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم. وما آتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا" (حشر: ۷) جو تعلیمات تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ لے کر آئے ہیں انھیں پکڑلو اور جن سے تمہیں باز رہنے کی تاکید کی ہے ان سے باز رہو، سو بھڑ کی حرمت کتاب اللہ سے ثابت ہوگئی،

اور ہمیں سفیان، زائدہ، عبدالملک بن عمیر، مولیٰ الربعی کے سلسلۂ سند سے حضرت حذیفہؓ کی حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے بعد آنے والے خلفاء راشدین کی اقتداء کرو یعنی ابوبکر وعمرؓ اور یہ سنت رسول ﷺ ہے۔

نیز ہمیں اسرائیل، ابوبکر مستملی، ابواحمد، اسرائیل، ابراہیم بن عبدالاعلیٰ، سوید بن غفلہ کے سلسلۂ سند سے حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے زنبور یعنی بھڑ کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔

اور عقل اس امر کا متقاضی ہے کہ جس چیز کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہو اس چیز کا کھانا حرام ہے وہ آدمی خاموش ہو کر چل پڑا چنانچہ مستملی امام شافعی رحمہ اللہ کے اس استنباط پر تعجب کرتے تھے۔

۱۳۳۸۰- حسن بن سعید بن جعفر، زکریا بن یحیٰ ساجی، ربیع بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمن کہنے لگے جس نے رمضان کا ایک روزہ ضائع کیا وہ اس کی قضاء میں بارہ روزے رکھے چونکہ اللہ تعالیٰ نے بارہ مہینوں میں سے صرف ایک مہینہ رمضان کو روزوں کے لئے منتخب کیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ بولے: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے"لیلۃ القدر خیر من الف شھر" "شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے۔ (القدر: ۲) لہٰذا جو آدمی لیلۃ القدر کی ایک نماز ترک کردے تو مذکور بالا قیاس کی رو سے وہ ایک ہزار مہینوں میں اس کی قضاء کرے۔

۱۳۳۸۱- ابوبکر محمد بن احمد، محمد بن حسن کرخی، علی بن احمد خوارزمی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ ایک بلخی نے امام شافعی رحمہ اللہ سے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس آدمی سے کہا تم ایمان کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ وہ آدمی بولا: میں کہتا ہوں کہ ایمان صرف قول کا نام ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے پوچھا تم یہ قول کہاں سے کر رہے ہو؟ اس نے جواب دیا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات" (بقرہ: ۲۷۷) اس آیت میں ایمان اور عمل کے درمیان واؤ برائے فصل لائی گئی ہے۔

پس ایمان قول ہے اور اعمال ایمان کے شرائع میں سے ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تمہارے نزدیک واؤ فصل کے

لئے آتی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: پھر تو تم دو معبودوں کی عبادت کرتے ہو ایک معبود مشرق میں اور مغرب میں چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" رب المشرقین ورب المغربین "(الرحمٰن: ۱۷) پس سن کر وہ آدمی غصہ ہو گیا اور کہنے لگا سبحان اللہ! کیا آپ نے مجھے بتوں کا پجاری بنا دیا؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بلکہ تم نے خود اپنے آپ کو بتوں کا پجاری بنا دیا ہے اس نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا: چونکہ تمہارا دعویٰ ہے کہ واؤ برائے فصل آتی ہے لہٰذا آیت کا تقاضا ہے کہ پھر ایک معبود مشرق میں ہو اور ایک مغرب میں، آدمی بولا! میں نے جو کچھ کہا اس سے استغفار کرتا ہوں۔ بلکہ میں صرف ایک ہی رب کی عبادت کرتا ہوں۔ میں آج کے بعد نہیں کہوں گا کہ واؤ فصل کے لئے آتی ہے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ ایمان قول وعمل دونوں سے مرکب ہے۔ نیز ایمان میں کمی بیشی بھی ہوتی ہے، ربیع کہتے ہیں کہ اس آدمی نے امام شافعی رحمہ اللہ کے دروازے پر مال عظیم خرچ کیا اور امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابوں کو جمع کر کے مصر سے چل دیا۔

۱۳۳۸۲- احمد بن اسحٰق، ابو طیب احمد بن روح جعفر بن احمد بن یاسین، حسین بن علی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ بشر مریسی کی والدہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس آئی اور ان سے کہنے لگی: اے ابو عبداللہ! میرا یہ بیٹا آپ سے بہت محبت کرتا ہے اگر اس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جاتا ہے تو آپ کے نام کی بہت تعظیم کرتا ہے، اگر میں اسے رائے سے روکتی ہوں تو لوگ اس کی عداوت پر اتر آئیں گے، امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میں اسکی خبر لوں گا، حسین کہتے ہیں میں شافعی رحمہ اللہ کے پاس موجود تھا کہ ان کے پاس بشر داخل ہوئے امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: مجھے بتاؤ جس چیز کی طرف تم دعوت دیتے ہو وہ تم نے کہاں سے لائی ہے کیا کسی کتاب میں اس کو بیان کیا گیا ہے وہ قائم فریضہ ہے، یا وہ سنت ہے اور لوگوں پر اس کے متعلق بحث وسوال کرنا واجب کیا گیا ہے؟ بشر نے جواب دیا نہ کسی کتاب میں اسکو بیان کیا گیا ہے نہ یہ فرض شدہ فریضہ ہے نہ سنت ہے اور نہ ہی اس کے متعلق بحث کرنا سلف پر واجب کیا گیا ہے لیکن وہ ایک بات ہے کہ اس کے خلاف کرنا ہمیں زیب نہیں دیتا، امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ تم نے خود اپنے بارے میں خطا کا اقرار کر لیا ہے تم کہاں ہو اور حدیث وفقہ میں تمہارے کلام کی کیفیت کیا ہے کیا اس میں لوگ تمہاری موافقت کریں گے اور توحید وفقہ کو چھوڑ دیں گے؟ بشر بولے: اس میں ہمارے لئے تہمت ہے۔ چنانچہ جب بشر وہاں سے چل دیئے امام شافعی رحمہ اللہ بولے اس نے فلاح نہ پائی۔

۱۳۳۸۳- حسن بن عبید بن جعفر، زکریا ساجی، ابو یعقوب بویطی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو لفظ کن سے پیدا کیا ہے، پس جب لفظ کن مخلوق ہوا پس گویا کہ مخلوق مخلوق سے پیدا ہوئی۔

۱۳۳۸۴- حسن بن سعید، ساجی، محمد بن اسماعیل، حسین بن علی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے علم کلام کے کسی مسئلہ کے بارے میں سوال کیا گیا امام شافعی رحمہ اللہ سخت غصہ ہو گئے اور کہنے لگے یہ سوال حفص فرد اور اسکے اصحاب سے کرو۔ اللہ تعالیٰ انھیں رسوا کرے۔

۱۳۳۸۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابو محمد بن ابی حاتم، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی منہیات میں مبتلا کر دیا جائے بجز شرک کے یہ ابتلاء اس کے لئے علم کلام میں نظر کرنے سے بدرجہا بہتر ہے چونکہ میں نے اہل کلام کی ایک بات پر واقفیت حاصل کی ہے۔ جس کا مجھے کبھی گمان تک بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

۱۳۳۸۶- محمد بن عبدالرحمٰن، احمد بن محمد بن حارث، ربیع بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے، کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بندہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے کہ اس پر گناہوں کا انبار لگا ہو بجز شرک کے اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ وہ کسی بدعت کو لے کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے۔

۱۳۳۸۷- عبداللہ بن محمد، ابو محمد بن ابی حاتم، ابو ثور سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے، کوئی آدمی ایسا نہیں کہ اس نے کلام

میں بحث مباحثہ کیا ہو اور پھر اس نے فلاح پائی ہو۔

۱۳۳۸۸-محمد بن عبدالرحمن، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: کاش لوگوں کو پتہ چل جاتا کہ کلام وبدعات میں کیا کچھ لکھا ہوا ہے تو ان سے اس طرح بھاگتے جس طرح کہ شیر سے بھاگتے ہیں۔

۱۳۳۸۹-حسن بن سعید، زکریا ساجی، ابوداؤد، ابوثور سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے کلام کو اوڑھنا بچھونا بنایا اس نے فلاح نہ پائی اور امام شافعی رحمہ اللہ نے اصحاب حدیث کے مذہب کو اپنایا ہے اور ان کے عمومی قول کو امام احمد، بویطی، وحمیدی وابوثور اور عام اصحاب حدیث نے لیا ہے امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ کے پاس جب کوئی بدعتی آجاتا تو فرماتے میں اپنے دین کی واضح حجت پر قائم ہوں اور تجھے شک ہے لہذا تو اپنے ہی جیسے کسی شک کرنے والے کے پاس چلا جا اور امام مالک فرمایا کرتے تھے! میں نہیں سمجھتا ہوں کہ جو آدمی اصحاب نبی ﷺ کو گالی دیتا ہو کہ مال غنیمت میں اسکا کچھ حصہ ہو۔

۱۳۳۹۰-حسن بن سعید، زکریا ساجی، ربیع، محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: بخدا بندہ بجز شرک کے ہر قسم کے گناہ کو لے کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے بدرجہا بہتر ہے اس سے کہ وہ ان بدعات میں سے کسی بدعت کو لے کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ بات اس لئے کہی تھی کہ ان کے سامنے کچھ لوگ مسئلہ تقدیر میں جھگڑ رہے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا: کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کا ذکر ہے اور مشیت فی الواقع اللہ کا ارادہ ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ" (الانسان:۳۰) اور جو کچھ تم چاہتے ہو وہ نہیں ہوگا مگر جو کچھ اللہ چاہتا ہے وہ ہوگا پس سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی خلق اسکی مشیت ہے نیز امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے کسی اسم کے ساتھ قسم اٹھائی اور پھر قسم میں حانث ہوگیا وہ اپنی قسم کا کفارہ دے چونکہ اس نے غیر مخلوق کی قسم کھائی ہے۔

۱۳۳۹۱-حسن بن سعید، زکریا ساجی، ابوشعیب مصری، ربیع کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس موجود تھا ان کے دائیں طرف عبداللہ بن عبدالحکم اور بائیں طرف یوسف بن عمرو بن یزید بیٹھے تھے اور اس مجلس میں حفص فرد بھی حاضر تھا۔ حفص نے ابن عبدالحکم سے پوچھا: تم قرآن کے متعلق کیا کہتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا میں کیا کہوں کہ قرآن کلام اللہ ہے۔ حفص نے کہا: مگر ایسے نہیں؟ پھر اس نے یوسف بن عمرو سے یہی سوال کیا انہوں نے بھی مذکور بالا جواب دیا۔ لوگ دیکھنے لگے کہ حفص امام شافعی رحمہ اللہ سے یہی سوال کرے، چنانچہ حفص فرد بولا: اے ابوعبداللہ لوگوں نے سوال کا رخ آپ کی طرف موڑ دیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس بارے میں کلام کو ترک کردو، اس نے پھر امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا: اے ابوعبداللہ آپ قرآن کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے: میں کہتا ہوں کہ قرآن کلام اللہ ہے اور غیر مخلوق ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے حفص کے ساتھ مناظرہ کیا اور کلام میں دونوں جھگڑ پڑے حتیٰ کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے حفص کو کفر کی طرف منسوب کردیا اور حفص مجلس سے غصہ ہوکر اٹھ کھڑا ہوا، ربیع کہتے ہیں دوسرے دن مصر میں سوق دجاج میں حفص کے ساتھ میری ملاقات ہوگئی مجھ سے کہنے لگا: تم نے دیکھا شافعی رحمہ اللہ نے کل میرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے میری تکفیر کردی پھر حفص آگے بڑھ گیا لیکن تھوڑا آگے جاکر پھر واپس لوٹ آیا اور کہنے لگا باوجود اس سب کے میں شافعی سے بڑا عالم کسی کو نہیں سمجھتا ہوں۔

۱۳۳۹۲-حسن، زکریا ساجی، ابوشعیب سے مروی ہے کہ میں نے محمد کو سنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(اصل نسخہ میں اسی طرح سفیدی ہے)

۱۳۳۹۳-سلیمان، احمد بن طاہر بن حرملہ، حرملہ بن یحییٰ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے وہاں حفص فرد بھی بیٹھا ہوا تھا اور وہ متکلم تھا کہنے لگا قرآن مخلوق ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: تو نے کفر کردیا۔

۱۳۳۹۴-محمد بن علی بن حبیش ، حسن بن علی بصاص ، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے کہا: قرآن مخلوق ہے وہ زنا کا فر ہے۔

۱۳۳۹۵-سلیمان بن احمد ، زکریا ساجی ، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھائی اور پھر وہ حانث ہو گیا اس پر کفارہ واجب ہے، چونکہ اللہ تعالیٰ کے نام غیر مخلوق ہیں اور جس نے کعبہ یا صفا و مروہ کی قسم اٹھائی اس پر کفارہ نہیں ہے چونکہ یہ مخلوق ہیں۔

۱۳۳۹۶-سلیمان بن احمد ، احمد بن طاہر بن حرملہ ، حرملہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: تم لوگ کلام میں نظر کرنے سے بچتے رہو، چونکہ اگر کسی آدمی سے کوئی فقہی مسئلہ دریافت کیا گیا اور اس نے بتانے میں خطا کر دی یا کسی آدمی سے قتل کی دیت کے بارے میں سوال کیا گیا اور اس نے جواب دیا کہ قتل کی دیت ایک انڈہ ہے پس اس پر زیادہ سے زیادہ ہنس لیا جائے گا لیکن بالفرض اگر کسی آدمی سے کلام کا کوئی مسئلہ پوچھا گیا اور اس نے بتانے میں خطا کر دی تو اسے بدعت کی طرف منسوب کر دیا جائے گا۔

۱۳۳۹۷-علی بن ہارون ، ابوبکر بن ابی داؤد ، احمد بن سنان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مثال اس آدمی کی جو رائے میں نظر رکھتا ہو اور پھر توبہ تائب ہو جائے اس بیمار کی طرح ہے جو زیر علاج ہو حتی کہ درست ہو جائے اور اس کی بیماری رفع ہو جائے۔

۱۳۳۹۸-محمد بن عبدالرحمن ، محمد بن یحییٰ بن آدم ، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے، کیا تم جانتے ہو قدری کون ہے؟ قدری وہ ہے جو اقرار کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے شر و برائی کو پیدا نہیں کیا یعنی اللہ تعالیٰ خالق شر نہیں اور پھر شر و برائی کا ارتکاب کرے۔

۱۳۳۹۹- ابوبکر آجری ، عبداللہ بن محمد عطشی ، ابراہیم بن جنید ، حرملہ بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بدعت کی دو قسمیں ہیں بدعت محمودہ ، بدعت مذمومہ سو جو سنت کے موافق ہو وہ بدعت محمودہ ہے اور جو سنت کے مخالف ہو وہ بدعت مذمومہ ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ اپنے اس قول پر عمر بن الخطاب کے قول سے حجت پکڑتے تھے کہ انہوں نے قیام رمضان کے بارے میں فرمایا تھا: یہ بدعت اچھی ہے۔

۱۳۴۰۰-ابو محمد بن حیان ، عبدالرحمن بن داؤد ، ابو زکریا ساجی ، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمان باری تعالیٰ '' وھو الذی یبدا الخلق ثم یعیدہ وھو اھون علیہ '' اور اللہ وہ ذات ہے جس نے مخلوق کو پہلے پیدا کیا اور بعد میں بھی وہی پیدا کرے گا اور یہ کام اللہ تعالیٰ پر بہت ہی آسان ہے۔ کے بارے میں فرمایا، اللہ تعالیٰ ناپید چیز کے بارے میں کہتے ہیں '' کن '' تو وہ چیز وجود میں آ جاتی ہے نیز اللہ تعالیٰ کسی موجود چیز کو واپس عدم کی طرف لوٹائیں تو یہ اللہ تعالیٰ پر اور بھی زیادہ آسان ہے۔ الغرض کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ پر گراں نہیں ہے۔

۱۳۴۰۱-محمد بن عبدالرحمن ، جعفر بن احمد بن یحییٰ سراج ، ربیع بن سلیمان بن مرادی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ لوگ جو حضرت علی و ابوبکرؓ و عمرؓ کے بارے میں زبان درازی کر رہے ہیں یہ اس لئے تا کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات صحابۂ کرام کے کھاتے میں نیکیاں لکھ دیں حالانکہ وہ میت ہیں۔

۱۳۴۰۲-محمد بن عبدالرحمن ، احمد بن ابراہیم بن کویہ ، یونس بن عبدالاعلیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ اہل صفین کے بارے میں کیا کہتے ہیں: انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے ان مقدس خونوں سے میرے ہاتھوں کو پاک رکھا ہے مجھے پسند نہیں کہ اب میں اپنی زبان کو ان میں آلودہ کروں۔

۱۳۴۰۳-محمد بن عبدالرحمن ، ابن احمد بن خلال ، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے'' فتنہ عثمان

کے بارے میں نبی ﷺ کی کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے، بجز عثمان بن عفانؓ کی حدیث کے۔ وہ یہ کہ ''حضرت عثمانؓ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس دن حق پر ہوں گے۔[1]

۱۳۴۰۴- عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، حرملہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا، میں نے اہل بدعت میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ جس نے رافضیوں سے بڑھ کر جھوٹی گواہی دی ہو۔

۱۳۴۰۵- عبداللہ بن محمد، ابوعبداللہ بن عمرو بن عثمان مکی، ربیع بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ قدری کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ عموماً فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں افضل ترین حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں پھر عمرؓ پھر عثمانؓ اور پھر علیؓ۔

۱۳۴۰۶- محمد بن عبدالرحمٰن، ابواحمد حاتم بن عبداللہ جہازی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایمان قول وعمل ہے نیز طاعت سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور معصیت سے ایمان میں کمی واقع ہوتی ہے، پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

ویزداد الذین آمنوا ایماناً'' اور اہل ایمان ایمان میں آگے بڑھتے رہتے ہیں۔ (المدثر: ۳۱)

۱۳۴۰۷- عبداللہ بن محمد بن یعقوب ابوحاتم، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں مرجیہ کی رد میں اس آیت کے سوا زیادہ قوی کوئی قول نہیں پاتا ہوں وہ آیت یہ ہے۔

وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلاۃ ویؤتوا الزکاۃ وذالک دین القیمۃ'' (البینہ: ۵) اور انہیں حکم نہیں کیا گیا بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اس لئے کہ دین کو خالص رکھتے ہوئے سیدھی طرح اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں پس سید ھا دین یہی ہے۔

۱۳۴۰۸- حسن بن سعید، زکریا ساجی، حسن بن محمد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا پوری امت نے حضرت ابوبکرؓ پر اجماع کیا اور انہیں خلیفہ نامزد کیا ہے پھر ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ مقرر کیا ہے، پھر عمرؓ نے خلافت کا معاملہ چھ آدمیوں کی شوریٰ کے سپرد کیا ہے بایں شرط کہ انہی چھ میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کر لیں پس شوریٰ نے عثمانؓ کو خلیفہ مقرر کیا، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ اس لئے کہ نبی ﷺ کی رحلت کے بعد لوگ بے چین ہو گئے تاہم لوگوں نے آسمان کے نیچے ابوبکرؓ سے افضل کسی کو نہ پایا لہذا انہوں نے ابوبکرؓ کی خلافت کے سامنے اپنے سرنگوں کر لئے۔

حسن کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابوں میں رؤیت باری تعالیٰ اور عذاب قبر کے متعلق احادیث موجود تھیں لیکن انہوں نے ان امور کے بارے میں کلام نہیں کیا۔ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے مطالبہ کیا گیا کہ مسئلہ رجاء کے متعلق کوئی کتاب تصنیف کر دیں مگر امام شافعی رحمہ اللہ نے انکار کر دیا، امام شافعی رحمہ اللہ بے جا مناظرہ جدل جدال اور کلام سے منع فرماتے تھے لیکن بایں ہمہ اہل بدعت کی سخت مذمت کرتے تھے اور فقہ میں غور وفکر کرنے کی تاکید کرتے تھے۔

۱۳۴۰۹- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، حرملہ بن یحییٰ کہتے ہیں ایک مرتبہ حفص فرد اور مصلان امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس جروی کے گھر میں اکٹھے ہو گئے، حفص فرد اور مصلان ایمان میں الجھ پڑے تاہم حفص فرد نے مصلان پر غلبہ پالیا اور مصلان کمزور دکھائی دیئے۔ اتنے میں امام شافعی رحمہ اللہ کو سخت غیرت آئی اور مسئلہ کی وضاحت کر دی کہ ایمان قول وعمل دونوں کا نام ہے یوں امام شافعی رحمہ اللہ نے حفص فرد کو زچ کر دیا اور یوں بحث وتمحیص کا خاتمہ ہوا۔

۱۔ مسند الامام أحمد ۲۲۲/۴. والمستدرک ۴۳۳/۳. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۷۵۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۱/۱۹. وانظر ایضاً: سنن الترمذی ۳۷۰۴. وسنن ابن ماجۃ ۱۱۱ ومشکاۃ المصابیح ۶۰۶۷

۱۳۴۱۰- ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن داؤد، ابوبکر، نیشاپوری، ہارون بن سعید سے مروی ہے کہ اگر امام شافعی رحمہ اللہ پتھروں کے بنے ہوئے اس ستون کے بارے میں مناظرہ کریں اور اسے لکڑی سے بنے ہوئے کے درپے ہوں حالانکہ زور مناظرہ کی وجہ سے غلبہ پاجائیں گے۔

۱۳۴۱۱- ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن داؤد، ابوزکریا، محمد سے مروی ہے کہ میں نے کسی کو بھی امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ مناظرہ کرتے نہیں دیکھا مگر یہ کہ اسکی رحمت امام شافعی کے ساتھ ہوئی تھی۔

۱۳۴۱۲- حسن بن سعید، زکریا ساجی ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اصحاب کلام کے بارے میں میری رائے اور میرا مذھب یہ ہے کہ چھڑیوں کے ساتھ ان کی خوب پٹائی کی جائے اور پھر انھیں اونٹوں پر بٹھا کر محلوں اور قبیلوں میں پھیرا جائے اور ساتھ آواز لگوائی جائے کہ یہ اس آدمی کی سزا ہے جو کتاب وسنت کو ترک کر کے کلام میں مشغول ہو جائے۔

۱۳۴۱۳- محمد بن ابراہیم، احمد بن عبداللہ نسائی سراج، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک آدمی مختار بن ابی عبید ثقفی کے پاس آ بیٹھا اور اس کے پاس دائیں بائیں دو تکیے رکھے ہوئے تھے، مختار نے اس آدمی کو دیکھ کر ایک اور تکیہ منگوانا چاہا، وہ آدمی بولا یہ دو تکیے رکھے ہوئے جو ہیں؟ مختار کہنے لگا، اس تکیے کو چھوڑ کر ادھر سے جبریل اٹھ گئے ہیں اور دوسرے تکیے کو چھوڑ کر میکائیل اٹھ گئے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے:

جو نبوت کے کچھ دعویدار ہوتے ہیں ان کے پاس صرف ایک ہی فرشتہ آتا ہے اور مختار جھوٹا کذاب ہے اسکا دعویٰ ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔

۱۳۴۱۴- عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوحاتم، عمرو بن اسود سرجی، سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو معجزات اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو عطا کئے ہیں وہ کسی نبی کو بھی نہیں ملے، چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام کو مردے زندہ کرنے کا معجزہ ملا تھا اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو خطبہ لدرشاد فرمانے کے لئے کھجور کا ایک تنا عطا فرمایا تاہم جب آپ ﷺ کے لئے خطبہ ارشاد فرمانے کے واسطے منبر بنالیا گیا تو وہ تنا رونے لگا حتی کہ اس کے رونے کی آواز سنائی دیتی تھی پس یہ معجزہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے سے بڑا ہے۔

۱۳۴۱۵- عبدالرحمن، ابومحمد، یونس بن عبدالاعلیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس کوئی چیز رکھی ہوئی تھی ہم نے اسے للچائی ہوئی نظروں سے دیکھا امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے: یا اللہ ہم تجھ سے اس چیز کے بارے میں بے نیازی کا سوال کرتے ہیں اور تیرے حضور فقر کو طلب کرتے ہیں لہذا یا اللہ مغفرت فرما دے۔

۱۳۴۱۶- ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن محمد قاری، علی بن عیسیٰ قاری، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں ہمارے ساتھی یعنی لیث بن سعد نے فرمایا ہے کہ اگر میں کسی بدعتی کو پانی پر چلتے ہوئے دیکھوں میں اس کی یہ کرامت قطعاً قبول نہیں کروں گا۔

۱۳۴۱۷- محمد بن ابراہیم، علی بن بشر واسطی، احمد بن سنان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ابوحنیفہ کی رائے کو خیط سحاب کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں سو تم اگر اسے یوں کھینچو تو پیلا پڑ جاتا ہے اور اگر یوں کھینچو تو سرخ ہو جاتا ہے۔

۱۳۴۱۸- محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن زیاد بن ابی صغیر، ابوابراہیم اسماعیل بن یحییٰ مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے تھے، ہر آدمی کا ایک دوست اور ایک دشمن ہوتا ہے سو اس کے لئے اگر کوئی چارۂ کار نہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طاعت کرنے والوں کی صحبت اختیار کرے۔

۱۳۴۱۹- محمد بن ابراہیم، محمد بن احمد بن موسیٰ خیاط، علی بن ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ لوگ جب کسی چیز کو دیکھتے ہیں اور وہ ان کی پہنچ سے دور ہو تو اس کے متعلق زبان درازی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

۱۳۴۲۰-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن داؤد، ابوزکریا نیشاپوری، مزنی، ابوہرم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے آیت کریمہ''کلاانهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون''(المطففین :۱۵)

بے شک کفار قیامت کے دن اپنے رب کا دیدار نہیں کر سکیں گے۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس آیت میں دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء اللہ تعالیٰ کو اس کی اپنی صفت و حالت پر دیکھیں گے۔

۱۳۴۲۲-احمد بن محمد بن مقسم ،ابوبکر خلال، ربیع بن سلیمان، سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے جب بھی کسی آدمی پر حق و حجت کو وارد کیا اور اس نے میری حجت کو قبول کیا مگر میں نے دل میں اسکی محبت کا یقین ضرور کیا، اور جس نے بھی حق و حجت کو قبول کرنے سے انکار کیا حالانکہ وہ حجت فی الواقع صحیح ہو مگر وہ میری نظروں سے ضرور گر گیا اور اس نے اسے چھوڑ دیا۔

۱۳۴۲۱-سلیمان بن احمد، احمد بن طاہر بن حرملہ، حرملہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: میں نے امام مالک بن انسؒ سے ایک مسئلہ دریافت کیا انہوں نے مجھے جواب دیا میں نے دوسرا سوال کیا انہوں نے جواب دیا میں نے پھر تیسرا سوال کیا فرمانے لگے کیا تم قاضی بننا چاہتے ہو؟ پس مجھے جواب دینے سے انکار کر دیا۔

۱۳۴۲۲-محمد بن ابراہیم، یوسف بن عبدالواحد بن سفیان، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ میں نے جب بھی امام مالک رحمہ اللہ کے موطا میں نظر کی میری فہم میں ضرور اضافہ ہوا۔

۱۳۴۲۴-حسن بن سعید بن زکریا ساجی، حارث بن محمد اموی، ابوثور سے مروی ہے کہ میں محمد بن حسن کے تلامذہ کے ساتھ رہا کرتا تھا لیکن جب امام شافعی رحمہ اللہ ہمارے ہاں تشریف لائے میں ایک دن شیخی خورے کے روپ میں ان کی مجلس میں حاضر ہوا میں نے ان سے دور کا ایک مسئلہ دریافت کرنا چاہا لیکن انہوں نے مجھے جواب نہ دیا اور کہنے لگے: تم نماز میں رفع یدین کیسے کرتے ہو میں نے جواب دیا یوں، کہنے لگے تم نے خطا کی، میں نے انداز بدل کر کہا: یوں، انہوں نے پھر کہا تم نے خطا کی، میں نے پوچھا: پھر میں کیسے رفع یدین کروں؟

امام شافعی رحمہ اللہ نے بالا سناد حدیث بیان کرنی شروع کی سفیان عن سالم عن ابیہ کہ نبی ﷺ کاندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے تھے اور جب رکوع کرتے اس وقت بھی اور رکوع سے اوپر اٹھتے اس وقت بھی ابوثور کہتے ہیں یہ بات میرے دل میں جاگزیں ہوگئی پھر میں نے بالالتزام امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس آنا شروع کیا اور امام محمد بن حسن کے پاس جانے میں کمی کر دی میں نے کہا حق کا اکثر حصہ امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ہے امام محمد نے پوچھا وہ کیسے؟ میں نے عرض کیا، آپ نماز میں رفع یدین کیسے کرتے ہیں؟ چنانچہ امام محمد رحمہ اللہ نے مجھے ایسا ہی جواب دیا جیسا میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو دیا تھا، میں نے کہا آپ نے خطا کی، امام محمد کہنے لگے: پھر میں کیسے کروں؟ میں نے کہا: شافعی عن سفیان، عن زہری عن سالم عن ابیہ کہ نبی ﷺ کاندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے تھے اسی طرح جب رکوع کرتے اور رکوع سے جب اوپر اٹھتے۔ ابوثور کہتے ہیں، جب ایک مہینہ گزر گیا اور امام شافعی رحمہ اللہ سمجھ گئے کہ میں نے ان کی مجلس کا التزام کر لیا ہے کہنے لگے: اے ابوثور! دور کے بارے میں تمہارا کیا مسئلہ تھا؟ میں نے اس وقت آپ کو اس لئے مسئلہ نہیں بتایا تھا چونکہ آپ حصت (ضدی) لگے تھے۔

۱۳۴۲۵-حسن بن سعید، زکریا ساجی، احمد بن عباس ساجی، احمد بن خالد خلال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے جب بھی کسی کے ساتھ مناظرہ کیا ہے محض خیر خواہی کی نیت سے کیا ہے۔

موسیٰ بن جارود کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے جب بھی کسی کے ساتھ مناظرہ کیا ضرور چاہا کہ اسے توفیق مل جائے اور راستے کا انتخاب کر لے چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت و رعایت ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ امام شافعی

رحمہ اللہ نے محمد بن یعقوب سے کہا: اگر میں قدرت رکھتا کہ تمہیں علم کا کھانا کھلاؤں تو میں ایسا ضرور کرتا۔

۱۳۴۲۶-محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے: میں چاہتا ہوں کہ مخلوق خدا مجھ سے یہ علم حاصل کرے اور میری طرف اس کی کچھ نسبت نہ کرے۔

۱۳۴۲۷-ابراہیم بن احمد مقری، احمد بن محمد بن عبید شعرانی، ربیع بن سلیمان کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس داخل ہوا وہ اس وقت کچھ علیل تھے انہوں نے ہمارے اصحاب کے بارے میں پوچھا اور پھر کہنے لگے اے بیٹے! میں چاہتا ہوں کہ ساری کی ساری مخلوق میری کتابوں سے علم حاصل کرے اور میری طرف کسی قسم کی فضیلت کو منسوب نہ کرے۔

۱۳۴۲۸-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، حرملہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے: میں چاہتا ہوں کہ جتنا علم میرے پاس ہے لوگ اسے حاصل کریں اور مجھے اس پر اجر وثواب ملے اور لوگ میری تعریفیں نہ کریں۔

۱۳۴۲۹-محمد بن ابراہیم، ابوعقیل دمشقی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ احقاقِ حق کرتے ہیں تو میں ذی حق کے لئے حق کو پہچان لیتا ہوں۔

۱۳۴۳۰-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن داؤد، ابوزکریا ساجی، علی بن حسان۔ نیشاپوری محمد بن ادریس مکی، حمیدی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ بسا اوقات مجھ سے اور اپنے بیٹے عثمان سے کوئی مسئلہ پوچھتے اور کہتے جو درست بتائے گا اسے انعام میں ایک دینار ملے گا۔

۱۳۴۳۱-محمد بن مظفر، محمد بن احمد بن حماد، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ طلب علم نفلی نماز سے افضل ہے۔

۱۳۴۳۲-ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن عبید شعرانی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ طلب علم نفلی نماز سے بدرجہا افضل ہے۔

۱۳۴۳۳-ابواحمد غطریفی، ابوعلویہ، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: طلب علم کی صلاحیت صرف مفلس کو حاصل ہوتی ہے، کسی نے کہا: کیا غنی مکفی کو بھی طلب علم کی صلاحیت حاصل نہیں ہوتی؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے نفی میں جواب دیا۔

۱۳۴۳۴-محمد بن عبدالرحمن بن سہل، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: طلب علم کی شان تک وہی آدمی پہنچ سکتا ہے جس نے دشواریاں برداشت کرنے کے لئے اپنے دل کو جلایا ہو۔

۱۳۴۳۵-ابواحمد غطریفی، محمد بن اسحق بن خزیمہ، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: علم کی شان عالی تک وہی آدمی پہنچ سکتا ہے جسے فقر و فاقہ نے بہت تنگ کر رکھا ہو اور اس نے فقر و فاقہ کو ہر چیز پر ترجیح دی ہو۔

۱۳۴۳۶-ابومحمد بن حیان، مسلم بن عصام، احمد بن مردک، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جس نے تعق اور نفس کی بڑھائی کے ساتھ علم طلب کیا ہو اور پھر اس نے فلاح پائی ہو لیکن جس نے تنگ دستی ذلت نفس اور عالم کی خدمت کر کے علم حاصل کیا اس نے فلاح پائی۔

۱۳۴۳۷-محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ بیمار ہو گئے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ابوعبداللہ! اللہ تعالیٰ آپ کے ضعف کو قوت عطا فرمائے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے: اے ابومحمد! اگر اللہ تعالیٰ نے میری قوت پر میرے ضعف کو بڑھا دیا گویا میں ہلاک ہو گیا، میں نے عرض کیا: اے ابوعبداللہ میں نے تو صرف خیر کا ارادہ کیا ہے آپ کو بددعا تو نہیں دی فرمانے لگے: بالفرض اگر تم میرے لئے بددعا بھی کرو تب بھی میں سمجھوں گا کہ تم نے میرے لئے خیر و بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔

۱۳۴۳۸-محمد بن عبدالرحمن، محمد بن صالح خولانی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سواری پر سوار ہوئے اور کہا: بخدا! میں تو کمزور ہو گیا ہوں، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے ضعف و کمزوری کو قوت عطا فرمائے۔ پھر راوی نے حدیث بالا کی طرح بیان کی۔

۱۳۴۳۹-عبداللہ، احمد بن محمد بن یوسف، ابونصر مصری، ابوعبداللہ احمد بن عبدالرحمن بن وہب سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ ہر طالب علم تین خصلتوں کا محتاج ہے (۱) دل ہاتھوں کا اچھا ہو یعنی رزق حلال کھاتا ہو اور مالداری کا طلبگار نہ ہو، (۲) طول عمر، (۳) یہ کہ اسے ذکاوت حاصل ہو۔

۱۳۴۴۰-اپنے والد عبداللہ سے ابونصر، حسین بن معاویہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا کہا کرتے تھے جب اصل دل میں قائم و ثابت ہو تو زبان فروع کو اگلنا شروع کر دیتی ہے۔

۱۳۴۴۱-اپنے والد عبداللہ سے، احمد، ابونصر، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ حضرت عمرو بن عاصؓ کے پاس گئے اور کہا: اے ابوعبداللہ آپ نے صبح کس حال میں کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے صبح کی ہے درآنحالیکہ میں اپنے دین کا اکثر حصہ ضائع کر چکا ہوں اور اپنی دنیا کو بہت کم مقدار میں درست سمت لایا ہوں، کاش! میری درست سمت لائی ہوئی چیز (یعنی دنیا) میری بگاڑی ہوئی چیز (یعنی دین) ہوتی اور جس چیز کو میں نے بگاڑا ہے وہ میری درست کی ہوئی چیز ہوتی (یعنی دین بگاڑ ادنیا بنائی کاش معاملہ اس کے برعکس ہوتا) تو میں سو فیصد کامیاب ہو جاتا۔ کاش! اگر طلب مجھے نفع پہنچاتی میں ضرور طلب کرتا اور دنیا سے بھاگنا مجھے نجات دیتا میں ضرور بھاگتا پس میں آسمان اور زمین کے درمیان دیوانہ ہو گیا ہوں نہ ہی میں ہاتھوں کے بل بوتے پر آسمان پر چڑھ سکتا ہوں اور نہ ہی پاؤں کے ذریعے نیچے اترنے کی جسارت رکھتا ہوں۔ اے ابن عباس! مجھے کچھ نصیحت کرو جو مجھے نفع پہنچائے، ابن عباسؓ بولے: افسوس معاملہ دور نکل گیا، آپ کا بھتیجا آپکا بھائی بن گیا، عمروؓ نے کہا: جو آدمی مقیم ہوا سے کوچ کا حکم کیسے دیا جا سکتا ہے؟ ابن عباسؓ بولے: اسکی جنایت کے مطابق۔۔۔ جبکہ وہ اسی سال کی عمر کو پہنچ گیا ہو کیا تم مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس کر رہے ہو؟ عمرؓ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور دعا کرنے لگے: یا اللہ! ابن عباس نے مجھے تیری رحمت سے مایوس کر دیا ہے میری عاجزی وندامت کو قبول فرما تاکہ تو راضی ہو جائے، ابن عباسؓ کہنے لگے: اے ابوعبداللہ! افسوس معاملہ دور ہو گیا! آپ پرانا دے کر نیا لینا چاہتے ہیں، عمرؓ کہنے لگے: اے ابن عباس! مجھے تم سے کون بچائے گا؟ میں نے جو کلمہ بھی زبان سے نکالا تم نے اسکی نقیض ضرور وارد کی۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ کسی صحابی یا تابعی نے حضرت ابی بن کعبؓ سے کہا: مجھے مختصری نصیحت کی کیجئے زیادہ نہیں تاکہ میں بھول نہ جاؤں، ابیؓ نے فرمایا:

جو آدمی تمہارے پاس حق لے کر آئے اسے فوراً قبول کرو اگرچہ وہ آدمی تم سے کوسوں دور ہو اور تمہارا ناپسندیدہ ہو، اور جو آدمی تمہارے پاس باطل لے کر آئے باطل کو اسکے منہ پر دے مارو اگرچہ وہ آدمی تمہارا گہرا دوست ہی کیوں نہ ہو اور لوگوں کے ساتھ ان کے تقویٰ کے بقدر بھائی چارہ قائم کرو، اپنی زبان کو لوگوں کے سامنے پھیلانہ دو اور کسی زندہ آدمی پر رشک نہ کرو مگر اسی ارادے سے کہ جس سے تم کسی مردے پر رشک کرتے ہو۔

۱۳۴۴۲-اپنے والد عبداللہ سے، ابونصر، اسماعیل بن یحییٰ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے ہمیں املاء کیا اور فرمایا: ایک مرتبہ ابن عمامہ حضرت عمرو بن العاص کی خدمت میں حاضر ہوئے ابن عمامہ نے انھیں روزے کی حالت میں پایا خدام نے کھانا دسترخوان پر رکھا ہوا تھا، حضرت عمرؓ نے نماز پڑھی اور پھر نماز سے فارغ ہو کر کچھ مال لے آئے فرمایا: یہ مال فلاں کے پاس لے جاؤ اور یہ فلاں کے پاس حتیٰ کہ وہ

سارے کا سارا مال تقسیم کر دیا، ابن عمامہ ان سے کہنے لگے: اے ابوعبداللہ میں نے آپ کو دلکش انداز میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ نے حاضرین مجلسین کو کھانا بھی کھلایا ہے اور پھر آپ کے پاس مال کثیر آیا حالانکہ آپ بذات خود اس کے زیادہ حقدار تھے لیکن آپ نے اسے لوگوں میں تقسیم کرنے کا حکم صادر فرمایا یہ سب کچھ آپ نے کیوں کیا؟ حضرت عمروؒ کہنے لگے: اے ابن عمامہ تعجب ہے: اگر دنیا دینداری کے ساتھ جمع ہو جاتی ہم ضرور دنیا کو حاصل کرتے اور اگر دنیا باطل سے یکسر الگ تھلگ ہوتی ہم دنیا لے لیتے اور باطل کو ترک کر دیتے، پس جب تم نے یہ پوچھا: دیکھا تو ہم نے نیک عمل کو برے عمل کے ساتھ خلط کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ تجھ پر باران رحمت کرے۔

۱۳۴۴۳- اپنے والد عبداللہ سے، احمد، ابونصر، ابن اخی حرملہ، حرملہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: ہمیں بتائیے آیا کہ عقل سمیت آدمی پیدا کیا جاتا ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا لیکن عقل مردوں کی مجالست اور لوگوں کے ساتھ مناظرہ کرنے سے حاصل کی جاتی ہے۔

کمالات شافعی رحمہ اللہ.... شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ لطیف النظر اور گہری فکر و سوچ والے تھے۔

۱۳۴۴۴- ابوبکر محمد بن جعفر بن محمد بغدادی، عبداللہ بن محمد بن زیاد نیشاپوری، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں۔ ایک دن امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے کہا: اے یونس! جب تمہیں اپنے کسی دوست کی ناپسندیدہ حرکت پر اطلاع ہو جائے تو تم اس کی عداوت اور دوستی کے منقطع کرنے سے پرہیز کرو، ورنہ تمہارا شمار ان لوگوں میں ہو جائے گا جنکا یقین شک سے زائل ہو جاتا ہے بلکہ تم اپنے دوست سے کہو کہ مجھے تمہاری فلاں فلاں حرکت کی شکایت پہنچی ہے بہتر ہے کہ تم اسکی حرکت کا نام لیکر استحضار کر دو پس اگر تمہارا دوست اس حرکت کا انکار کر دے تو برملا اس سے کہہ دو کہ تم سچے ہو تم نیکوکار ہو، تو ہرگز اس سے زیادہ کچھ نہ کہو، اور اگر وہ اپنی حرکت کا اعتراف کرے تم اس کے لئے کوئی نہ کوئی وجہ عذر نکالو اور اس کی معذرت کو قبول کرو اور اگر اس کی حرکت کی کوئی معقول وجہ تمہاری سمجھ میں نہ آئے پھر اس سے سوال کرو کہ تمہارا ارادہ کیا تھا؟ اور اگر وہ جواب میں کوئی معقول وجہ ذکر کرے بلا تامل قبول کرلو بصورت دیگر اگر وہ کوئی وجہ نہ ذکر کر سکے اور تم اس پر کبیدہ خاطر بھی ہو جاؤ تو سمجھ لو کہ تم نے اس سے سرزد ہونے والی حرکت کا اثبات کر دیا ہے، پھر تمہیں اس کی خبر لینے میں اختیار ہے چاہے تم اس سے برابر کا بدلہ لے لو یا اسے معاف کر دو، یاد رکھو معاف کرنا تقویٰ کی اعلیٰ مثال ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے" وجزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفا واصلح فاجره علی الله"

برائی کا بدلہ اس کی بمثل برائی ہے سو جو معاف کر دے اور اصلاح کا در پے رہے تو اس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ (شوریٰ ۴۰) اگر تمہارا نفس مکافات میں تم سے منازعت کرے تو تم اس کے گذشتہ تعلق کو یاد رکھو احسان سابق کو اس برائی کی وجہ سے فراموش نہ کر دو۔ یہ عین ظلم ہے چنانچہ ایک نیک آدمی کہا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو میری برائی پر مجھ سے پورا پورا بدلہ لے اور کسی قسم کی کمی بیشی کا ارتکاب نہ کرے، اے یونس جب تمہارا کوئی دوست ہو تو اسکی دوستی کی لگام اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑ و چونکہ دوست بنانا بہت مشکل امر ہے اور اسکی مفارقت و جدائی بہت آسان ہے چنانچہ ایک نیک آدمی مثال دیا کرتے تھے کہ دوست کی جدائی اتنی سہل و آسان ہے جیسے کوئی بچہ ایک بڑا پتھر کنویں میں لڑھکا دے، چنانچہ بڑے پتھر کا کنویں میں لڑھکانا بہت آسان ہے لیکن اس پتھر کا کنویں سے نکالنا بڑے بڑے تکڑے مردوں پر بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ پس یہ میری تمہیں وصیت ہے والسلام۔

۱۳۴۴۵- ابوبکر محمد بن جعفر، ابوبکر نیشاپوری، یونس بن عبدالاعلیٰ الصدفی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے وصیت کی فرمایا: اے یونس! لوگوں سے دوری اختیار کرنے سے عداوت پیدا ہو جاتی ہے اور لوگوں کے ساتھ بے تکلفی برے ہمنشینوں کو جنم دیتی ہے پس دوری اور بے تکلفی کا درمیانی راستہ اختیار کرو۔

۱۳۴۴۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: تم کسی چیز کی انتہا تک نہیں پہنچ سکتے اور میرے لئے سلامتی کے سوا کوئی چارہ کار بھی نہیں پس جو چیز تمہارے لئے نفع بخش ہو اس پر اپنی گرفت مضبوط کرلو۔

۱۳۴۴۴- محمد بن ابراہیم بن احمد، ابوعلی محمد بن ہارون بن شعیب انصاری، محمد بن ہارون بن حسان، احمد بن یحییٰ وزیر سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: چغلخور کا قبول کرنا چغلخوری سے زیادہ ضرررساں ہے چونکہ چغلخوری کا عمل ایک طرح کی دلالت ہے اور اسکی قبولیت اجازت ہے، سو کسی چیز کی طرف راہنمائی کرنے والا قبول کرنے والے کی طرح نہیں ہوسکتا، چغلخور بغض وعداوت کا مورد ہوتا ہے اگر وہ سچا ہو چونکہ فی الواقع وہ پردے کی حدود کو چاک کرکے یہ عمل سرانجام دیتا ہے، نیز وہ حرمت کی پاسداری بھی نہیں کرتا، اور اگر جھوٹا ہو تو عقوبت کا سزاوار ہوتا ہے چونکہ وہ بہتان باندھ کر اور جھوٹی گواہی دے کر اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کرنے کی جرأت کرتا ہے، چنانچہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کی تنقیص کرنے لگا، امام شافعی رحمہ اللہ نے اسے ٹوک کر کہا: تو نے گوشت کی ایک بوٹی ہونٹوں کے قریب کی ہے شریف لوگ اسے فوراً پھینک دیتے ہیں۔

۱۳۴۴۸- محمد بن ابراہیم انصاری، محمد بن ہارون بن حسان، احمد بن یحییٰ وزیر سے مروی ہے کہ ایک دن امام شافعی رحمہ اللہ بازار قنادیل سے نکل کر اپنے حجرے کی طرف جانے لگے ہم بھی ان کے پیچھے پیچھے ہولئے اتنے میں ایک آدمی نے کسی عالم کی برائیاں بیان کرنی شروع کردیں امام شافعی رحمہ اللہ بولے: تم لوگ اپنے کانوں کو غیبت کے سننے سے پاکیزہ رکھو جس طرح کہ تم اپنی زبانوں کو غیبت میں آلودہ کرنے سے بچاتے ہو، چونکہ غیبت کا سننے والا کہنے والے کا شریک ہوتا ہے بلاشبہ بے وقوف آدمی اپنے برتن میں جب گندگی دیکھتا ہے تو وہ فوراً تمہارے برتنوں میں اس گندگی کو انڈیل دینا چاہتا ہے۔ اگر بے وقوف کی بات کو اس کے منہ پر مار دیا جائے تو رد کرنے والا اسی طرح خوش بختی سے سرفراز ہو جسطرح کہ کہنے والا۔

۱۳۴۴۹- ابوحسن احمد بن محمد بن مقسم، ابوحسن خلال، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: نفع کا سب سے بڑا ذخیرہ تقویٰ ہے اور ضرر ونقصان کا سب سے بڑا ذخیرہ ظلم وتعدی ہے۔

۱۳۴۵۰- احمد بن محمد، ابوالحسن، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ علم وہ نہیں جسے حفظ کرلیا جائے فی الواقع علم تو وہ ہے جو بھرپور نفع پہنچائے۔

۱۳۴۵۱- ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر نیشاپوری، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ربیع! لوگوں کی انتہائی رضامندی کو تم نہیں پاسکتے ہو پس جو امر تمہارے لئے باعث اصلاح ہو اسے اپنے اوپر لازم کرلو، چونکہ لوگوں کو راضی رکھنے کا کوئی راستہ نہیں خوب سمجھ لو! جو قرآن مجید کا علم حاصل کرتا ہے وہ لوگوں کی نظروں میں عظیم ہو جاتا ہے جو علم حدیث حاصل کرتا ہے اس کی حجت قوی تر ہو جاتی ہے جو علم حاصل کرتا ہے اس سے ہیبت محسوس کی جاتی ہے، جو علوم عربیت سیکھتا ہے اسکی طبیعت میں رقت آجاتی ہے جو حساب وریاضی کا علم حاصل کرتا ہے اس کی رائے میں جلالت وپختگی آجاتی ہے اور جو علم فقہ حاصل کرتا ہے اسکی قدرومنزلت دوبالا ہو جاتی ہے نیز جو آدمی حصول علم کے لئے اپنے آپ کو کھپاتا نہیں اسے علم کچھ نفع نہیں پہنچاتا۔ اس سارے کے سارے کا خلاصہ اور اصل تقویٰ ہے۔

۱۳۴۵۲- محمد بن ابراہیم، محمد بن معافی بن حنظلہ، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ لبیب عقلمند وہ ہے جو سمجھدار ہو اور امور دنیا میں غفلت سے کام لیتا ہو۔

۱۳۴۵۳- محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد جندی، ابوولید جارودی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اگر مجھے پتہ چل

جائے کہ ٹھنڈا پانی میری مروت میں نقص پیدا کر دیگا میں اسے کبھی نہیں پیوؤں گا۔

۱۳۴۵۴-ابوعمرو عثمانی، احمد بن جعفر بن محمد، ابو احمد عبید اللہ بن احمد بن اسماعیل اصفہانی، علی بن صالح ہمدانی، عبید انماطی، مزنی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا امام شافعی رحمہ اللہ اس وقت تنہا بیٹھے ہوئے تھے، میں نے عرض کیا: اے ابوعبداللہ! اگر آپ باہر نکلیں اور لوگوں میں اپنے علم کو پھیلائیں بلاشبہ آپکے علم سے لوگوں کو بڑا نفع حاصل ہوگا، امام شافعی رحمہ اللہ نے تھوڑی دیر کے لئے سر جھکالیا پھر سراو پر اٹھا کر کہا: تم مجھے لوگوں کے ساتھ مانوس رہنے کا حکم دیتے ہو اور تنہائی کی عزت کو صرف اپنے لئے باقی رکھنا چاہتے ہو، تم کثرت کے ساتھ لوگوں کی مجالست کرو کہ تمہارا دل سستی کا شکار ہو جائے چونکہ صبر کی مشقت میرے نزدیک افضل ہے۔

۱۳۴۵۵-محمد بن ابراہیم، ابوبکر بن صبیح، یونس سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ میرا دل ملامت پر ڈھال دیا گیا ہے پس اسکی حالت ایسی ہے کہ جو دور ہونا چاہتا ہے وہ قریب تر ہو جاتا ہے اور جو قریب ہونا چاہتا ہے اس سے دور ہو جاتا ہے۔

۱۳۴۵۶-محمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن محمد بن حسن لواز، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے کسی عربی کے ساتھ احسان کیا جو اسکے دل میں جاگزیں ہو گیا اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں بدون آزمائش میں مبتلا کرنے کے بدلہ واجر دے، دوسرا کہنے لگا: یہ آدمی لوگوں میں سب سے زیادہ تیز عقل والا ہے۔

۱۳۴۵۷-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: جو قول بھی میں تم سے کروں اور تمہاری عقلیں اس پر گواہی نہ دیتی ہوں تم اُسے قبول کرلو اور اسے حق بھی سمجھو تو تم اسے مت قبول کرو چونکہ عقلیں قبول حق کے لئے بے چین رہتی ہیں۔

۱۳۴۵۸-عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ابومحمد بستی سجستانی، حسین کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اگر تم صحیح حجت کو راستے میں پھینکی ہوئی پاؤ تو اسے میری طرف منسوب کر کے آگے یہاں بیان کرتے جاؤ بلاشبہ میں اسکا قائل ہوں۔

۱۳۴۵۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، صالح بن محمد، ابومحمد کہتے ہیں میں نے اپنے نانا جان امام شافعی رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ میں کونسا علم حاصل کروں؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: اے بیٹے! شعر و شاعری عالیشان کو گھٹیا اور گھٹیا کو عالیشان بنادیتی ہے، علم نحو جب غایت تک پہنچ جائے تو مؤدب بن جاتا ہے، علم فرائض سیکھنے والا غایت تک پہنچ جاتا ہے تو حساب کا معلم بن جاتا ہے رہی بات علم حدیث کی سووہ سراسر برکت ہی برکت ہے اور آخر عمر تک خیر و بھلائی کا سرچشمہ ہے اور رہی بات علم فقہ کی سو اسکی ضرورت واہمیت جوان و بوڑھے سب کے لئے یکساں ہے اور علم فقہ تو تمام علوم کا سردار ہے۔

۱۳۴۶۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے حضرت عائشہؓ والی حدیث" واشترطی لهم الولاء، " کا معنی بیان کرتے ہوئے کہا: یعنی غلاموں پر ولاء کی شرط لگا کر آزاد کرتی رہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اولئک لهم اللعنة "یہاں پر ان پر لعنت ہے (رعد: ۲۵) یعنی" لهم، علیهم "کے معنی میں ہے۔

۱۳۴۶۱- عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن داؤد، ابن روح، حرنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: لیس من قوم لایخرجون نساء هم الیٰ رجال غیر هم الاجاء اولادهم حمقیٰ" "جس قوم کی عورتیں غیر مردوں سے میل جول رکھتی ہیں انکی اولاد بیوقوف پیدا ہوتی ہیں۔

۱۳۴۶۲-عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابن ابی حاتم، ابوحاتم، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حلال و حرام کے متعلق ہمارا کلام کرنا اور مخالفین سنت پر رد کرنا فی الواقع علم کا ایک طرح کا بچاؤ ہے۔

۱۳۴۶۳-عبدالرحمٰن، ابومحمد، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ جو آدمی الکل پچو سے علم کو حاصل کرے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آدمی لکڑیاں کاٹ کر اسکا گھٹڑا اٹھالائے لیکن ممکن ہے کہ لکڑیوں کے گھٹے میں سانپ ہو جو اسے ڈس دے اور اس آدمی کو خبر تک بھی نہ ہو، ربیع کہتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ جو لوگ حجت کے بارے میں سوال نہیں کرتے کہ یہ کہاں سے آئی ہے؟ وہ بدون فہم کے علم لکھتے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ جھوٹے صدوق اور مبتدع میں بھی تمیز نہیں کرتے پس اسکا یہ طریقہ علم اس کے علم کے لئے باعث نقصان بن جاتا ہے۔

۱۳۴۶۴-عبدالرحمٰن، ابومحمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے نبی ﷺ کی حدیث ''بنی اسرائیل سے روایت کرو اور جس میں کوئی حرج نہیں'' کا مطلب یوں بیان کیا کہ ان سے تم جو کچھ سنو اسے تم آگے روایت کر سکتے ہو اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر چہ اس امت میں اس چیز کا ہونا محال ہو۔ جیسا کہ روایت کیا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل کے کپڑے لمبے ہوتے تھے۔ اور جو آگ آسمان سے نازل ہوتی تھی جوان کی قربانی کو کھا جاتی تھی۔ اور ان سے جھوٹ کو روایت نہ کرو۔

۱۳۴۶۵-عبدالرحمٰن، ابومحمد، احمد بن عثمان نحوی، ابومحمد، ابراہیم بن محمد شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ تشیع کی وجہ سے شیعوں کے کچھ لوگوں کے ساتھ محبوس کر لئے گئے۔ انہوں نے پیغام بھیجا کہ میں فلاں معبر کو بلا لاؤں چنانچہ میں اس کو بلا لایا۔ امام شافعی خواب بیان کرنے لگے کہ گزشتہ رات میں دیکھتا ہوں گویا کہ مجھے حضرت علیؓ کے ساتھ نیزے پر سولی لٹکایا گیا ہے۔ معبر نے خواب کی تعبیر دی کہ اگر آپ اپنے خواب میں سچے ہیں۔ تو آپ کی شہرت ہوگی۔ آپ کا ذکر خیر کیا جائے گا اور آپ کا مذہب دنیا کے کونے کونے میں پھیل کر رہے گا۔ پھر امام شافعی رحمہ اللہ کو ہارون الرشید کے پاس لایا گیا اور ان کے معاملے کے بارے میں بات چیت کی گئی۔ چنانچہ ہارون الرشید نے ان کو رہا کر دیا۔

۱۳۴۶۶-عبدالرحمٰن، ابومحمد، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میرے اوپر ابن ابی ذیب اور لیث بن سعد کی جدائی سب سے زیادہ گراں گزری ہے۔

۱۳۴۶۷-عبدالرحمٰن، ابومحمد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے عثمان کی کسی بات پر سرزنش کی اور پھر اسے نصیحت کر کے فرمایا۔ اے بیٹا! بخدا اگر مجھے علم ہو جائے کہ ٹھنڈا پانی میرے دین کو داغ دار کر دے گا تو میں کبھی بھی نہیں پیوں گا۔

۱۳۴۶۸-ابومحمد سے مروی ہے کہ میری والدہ کا بیان ہے امام شافعی رحمہ اللہ کی ایک خادمہ تھی۔ اچانک ایک بچہ رونے لگا خادمہ جلدی سے اٹھی اور بچے کے منہ پر ہاتھ رکھ کر دروازے کی طرف بھاگنے لگی دروازہ قدرے دور تھا۔ (خادمہ اس لئے بھاگی تاکہ اس کی آواز سے امام شافعی رحمہ اللہ کے آرام میں خلل نہ پڑے) حتیٰ کہ دروازے تک پہنچنے تک بچہ سخت بے چین ہو گیا چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ بیدار ہوئے تو ان کی بیوی ام عثمان کہنے لگی اے ابن ادریس! تعجب ہے آپ نے تو جیتے جاگتے ایک نفس کو قتل کر دیا تھا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور کہنے لگے وہ کیسے؟ چنانچہ ام عثمان نے پورا واقعہ سنا دیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے قسم اٹھائی کہ جب بھی وہ زیادہ دیر تک سوئیں گے ان کے سر کے پاس ضرور چکی سے آٹا پیسا جائے۔ (تاکہ چکی کی آواز سے سابقہ غفلت کا جبیرہ ہو جائے) چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ جب بھی آرام کرنے کا ارادہ کرتے ہم چکی اٹھا کر ان کے پاس لے آتے اور چلاتے رہتے۔

۱۳۴۶۹-ابوعبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن عبدالرحمٰن بن ابوحاتم، ابومحمد بستی حارث سریہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا اتنے میں ایک دھوبی کی دکان کو آگ لگ گئی اور اس میں موجود تمام کپڑے جل گئے دھوبی امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس دوڑ آیا اور اس کے ہمراہ دیگر لوگ بھی تھے یہ لوگ امام شافعی رحمہ اللہ کو الزام دے رہے تھے تاکہ ان سے کپڑوں کی قیمت وصول کریں چونکہ انہوں نے تاخیر کر دی، امام شافعی رحمہ اللہ نے دھوبی سے کہا: اہل علم نے دھوبی کے ضمان میں اختلاف کیا ہے

اور میرے لئے یہ بات کما حقہ واضح نہیں ہو سکی کہ تیرے لئے ضمان واجب ہو، لہٰذا میں تمہیں کچھ ضمان نہیں دوں گا۔

دیباج کے بچھونے سے احتیاط......... حارث بن سریج کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ہارون الرشید کے ایک خادم کے پاس گیا خادم اس وقت دیباج کے بچھونے پر بیٹھا ہوا تھا، چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے دروازے کی چوکٹ پر پاؤں تک نہیں رکھا حتی کہ دیباج کے بچھونے کو دیکھتے ہی واپس لوٹ آئے، خادم نے کہا: اندر آ جایئے امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر دیباج کا بچھانا کسی صورت میں جائز نہیں، خادم فوراً اٹھا اور چہل قدمی کرتے ہوئے ایک دوسرے کمرے میں داخل ہوا جس میں آرینہ کی بنی ہوئی قالین بچھی ہوئی تھی، پھر امام شافعی رحمہ اللہ داخل ہوئے اور فرمایا: یہ بچھونا حلال ہے جبکہ پہلے والا حرام ہے یہ بچھونا دیباج سے اچھا اور قیمتی ہے، خادم مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

تلامذہ کے لئے گھر بنانا......... ابوثور کہتے ہیں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مکہ جانے کا ارادہ کیا ان کے پاس کافی سارا مال بھی تھا میں نے ان سے عرض کیا: کم از کم آپ اتنا تو کرلیں کہ اس مال سے اپنی اولاد کے لئے کوئی جائداد خرید لیں، چنانچہ ہمارے پاس سے اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد واپس اندر تشریف لائے میں نے اس حال کے متعلق ان سے پوچھا: جواب دیا: مکہ میں میں نے کوئی بھی ایسی جائداد نہیں پائی کہ میں اسے خریدوں چونکہ اہل مکہ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں لیکن مکہ میں میں ایک گھر بنانا چاہتا ہوں تاکہ میرے تلامذہ جب حج کرنے آئیں تو اس میں قیام کریں۔

۱۳۴۷۰-عبدالرحمٰن، ابو محمد بن ابی حاتم، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے سولہ سال سے بجز ایک مرتبہ کے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا، جو ایک مرتبہ کھایا تھا میرا بدن بوجھل ہو گیا تھا۔

ابو محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں چونکہ پیٹ بھر کر کھانے سے بدن بوجھل ہو جاتا ہے دل میں قساوت آجاتی ہے فطانت زائل ہو جاتی ہے اور نیند میں کثرت آجاتی ہے اور زیادہ کھانے والا عبادت کرنے سے سست پڑ جاتا ہے۔

۱۳۴۷۱-ابواحمد غطریفی، عبداللہ بن جامع، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے سولہ سال سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا صرف ایک مرتبہ پیٹ بھر کر کھایا تھا جو بعد میں مجھے قئے ہو گیا۔

۱۳۴۷۲-ابوحسن بن مقسم، ابوبکر بن سیف، حرنی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: جو آدمی ننگے بدن حمام میں گھسا ہو کیا اس کی گواہی قابل قبول ہوگی؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: اسکی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

۱۳۴۷۳-عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن یعقوب، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کسی آدمی کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنی کنیت ابوالقاسم رکھے خواہ اس کا نام محمد ہو یا کوئی اور۔

۱۳۴۷۴-محمد بن ابراہیم، یونس بن محمد بن موسیٰ مروزی، عمر بن ربیع، عمر بن محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ میں علم کی طلب میں مختلف علاقوں میں چکر لگا رہا تھا کہ اسی دوران میں یمن میں داخل ہوا، مجھے کسی نے خبر دی کہ یمن میں ایک عورت ہے جو وسط سے نیچے ایک عورت ہے اور وسط سے اوپر دو متفرق بدن، چار ہاتھ، دوسر اور دو چہرے ہیں پس جب میں نے انھیں دیکھا تو وہ دونوں آپس میں جھگڑتی بھی ہیں ایک دوسرے کو طمانچے بھی مارتی ہیں آپس میں صلح بھی کر لیتی ہیں اور دونوں کھاتی پیتی ہیں، پھر میں یمن سے نکل گیا اور تقریباً دو سال پر برحہ میں قیام کیا پھر میں اس علاقے کی طرف گیا اور اس عورت کے متعلق لوگوں سے پوچھا: لوگوں نے کہا: ایک بدن کے بارے میں اللہ تعالیٰ آپ کی تعزیت کو اچھا کرے میں نے کہا اسکا کیا بنا؟ جواب ملا وہ دو بدنوں والی عورت وفات پا گئی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں یمن میں تھا، وہاں میں نے دو واندھوں کو آپس میں جھگڑتے ہوئے دیکھا عجب یہ کہ ایک گونگا ان دونوں کے درمیان صلح کرا رہا تھا۔

۱۳۴۷۵-حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ میں نے کبھی بھی اللہ کی قسم نہیں کھائی نہ سچی نہ جھوٹی۔

۱۳۴۷۶-محمد بن مہدی، علی بن محمد بن ابان، یحیی بن زکریا ساجی نیشاپوری، ابوسعید فریابی، محمد بن یزید نحوی، ابن ہشام نحوی کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ طویل مجلسیں کی ہیں میں نے ان سے کبھی بھی زبان کی غلطی نہیں سنی اور نہ ہی میں نے ان کی زبان سے ایسا کلمہ سنا کہ اس سے بہتر بھی کوئی کلمہ ہوسکتا ہو۔

۱۳۴۷۷-محمد بن علی، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ابونجم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، حارث بن مسکین کہتے ہیں:

کفائت (ہمسری) کا اعتبار دین میں ہے نہ کہ نسب میں چونکہ اگر نسبت میں کفایت کا اعتبار کیا جائے تو مخلوق میں فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کا کفو کوئی بھی نہیں ہے اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کی دیگر بیٹیوں کا کوئی کفو ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی دو بیٹیوں کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کرایا اور ایک بیٹی کا نکاح ابوعاص بن ربیع سے کرایا۔

۱۳۴۷۸-محمد بن علی، محمد بن عبداللہ بن عبدالسلام مکحول، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ آزاد کردہ غلام کسی عربیہ کے ساتھ شادی کرسکتا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ سوال مجھ سے نہ پوچھو چونکہ میں خود عربی ہوں۔

۱۳۴۷۹-محمد بن مظفر، جعفر بن احمد بن عبدالسلام انطاکی، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے مجھ سے کہا: جب تم اہل مدینہ کے متقدمین کو کسی چیز پر کاربند پاؤ تو تمہارے دل میں اسکے حق ہونے کے بارے میں شک نہ آئے۔

۱۳۴۸۰-محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن احمد بن ابی رجاء، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: سیاہ فام لوگوں کے ایمان میں کمی صرف ان کی عقلی کمزوری کی وجہ سے ہوئی اگر سیاہ فام لوگوں میں عقل کی کمی نہ ہوتی تو سیاہ رنگ بھی شائقین کے لئے ایک دلکش رنگ ہوتا۔

۱۳۴۸۱-محمد بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ نسائی، ربیع سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے امام شافعی رحمہ اللہ سے ان کی عمر دریافت کرنا چاہی امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: آدمی کا اپنی عمر کے متعلق بتانا مروت کا حصہ نہیں ہے چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے ان کی عمر دریافت کی انہوں نے فرمایا: اپنے کام میں متوجہ رہو۔

۱۳۴۸۲-محمد بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ مکحول، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے صفین میں قتل ہوجانے والوں کے بارے میں سوال کیا انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں کو اس خون سے پاکیزہ رکھا ہے اب میں اپنی زبان کو اس میں آلودہ نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

۱۳۴۸۳-محمد بن ابراہیم، محمد بن یحیی بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ابن ابی یحیی عنین (جسکی مردانہ قوت ماند پڑگئی ہو) تھے ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے میرے لئے ایک نیا کلہاڑا تلاش کرلاؤ جس میں ابھی دستہ نہ ڈالا گیا ہو، ہم نے اسکی وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا: اگر میں نے اس میں پیشاب کرلیا تو مجھ میں عورتوں کے لئے نشاط پیدا ہوجائے گا۔

۱۳۴۸۴-محمد بن ابراہیم، محمد بن یحیی بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو احمق کہا: اس نے جواب دیا: احمق تو وہ ہے جو اپنے علم پر اترائے۔

۱۳۴۸۵- محمد سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک آدمی نے امام شعبی سے کہا کہ میرے پاس کچھ مسائل ہیں جنہیں میں آپ کے لئے چھپالایا ہوں۔ امام شعبی رحمہ اللہ نے جواب دیا، ان مسائل کو اپنے بھائی شیطان کے لئے چھپائے رکھو۔

۱۳۴۸۶- محمد بن یوسف بن عبدالاحد، یونس بن عبدالاعلی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ اگر پتھر کے بنے ہوئے اس ستون کے ساتھ مناظرہ کریں لامحالہ زورمناظرہ کی وجہ سے اسے توڑ ڈالیں گے۔ چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ صبح سے لیکر ظہر تک اپنی قوت حفظ سے ایک کتاب لکھ لیتے تھے اوران کے پاس کوئی اصل بھی موجودنہیں ہوتی تھی۔

۱۳۴۸۷- محمد بن احمد بن سہل نسائی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک اعرابی ایک قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے میں مسافر ہوں، اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو اپنی وسعت سے عطاء کرے اور غم خواری کرے چنانچہ قوم کے ایک آدمی نے اسے ایک درہم دے دیا، مسافر نے اسے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تجھے بن مانگے اجروثواب عطا فرمائے۔

۱۳۴۸۸- محمد، ابوحسن احمد بن عمر خطیب، ابوعبداللہ عمری، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا زہد کو اپنے اوپر لازم کرلو چونکہ زہد زاہد کے لئے زیور سے بھی زیادہ عمدہ ہے۔

۱۳۴۸۹- محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کی کفالت وضمان پر بھرپور بھروسہ رکھتے تھے حتیٰ کہ لوگوں پر مال ودولت کے دریا بہادیتے تھے۔

۱۳۴۹۰- امام شافعی رحمہ اللہ کی سخاوت....... ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، عبدالملک بن محمد بن عدی، ربیع بن سلیمان، حمیدی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ یمن سے مکہ تشریف لائے اوران کے پاس دس ہزار (۱۰،۰۰۰) دینار تھے، چنانچہ مکہ سے باہر ایک جگہ ان کا خیمہ گاڑ دیا گیا جوق در جوق لوگ ان کے پاس آتے اور مال حاصل کر کے واپس ہوتے گئے حتیٰ کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے سارے دینار لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔

۱۳۴۹۱- محمد بن احمد بن ابراہیم، عبدالملک بن محمد بن عدی، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے امام شافعی رحمہ اللہ کی سواری کی رکابیں پکڑلیں، امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ربیع! اسے چار دینار دے دو اور میری طرف سے معذرت کرو (کہ یہ کم ہیں اگر زیادہ ہوتے وہ بھی دیتا)

۱۳۴۹۲- ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن داؤد، یحییٰ بن زکریا نیشاپوری، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس ایک عالیشان گھوڑا تھا، انہوں نے ساٹھ دیناروں میں بیچ ڈالا اور مجھ سے کہا: میرا جو تم پر حق ہے اسکا واسطہ ہے کہ تم ابن دکین کے ساتھ خرید وفروخت کرو اوراس سے دینار لیتے رہو، میں نے کہا! بخدا! ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ آپکو درست رکھے، چنانچہ وہ ابن دکین کے پاس گئے اور میں نے ان سے دینار لے لئے اور کہا: وہ دینار یہ ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے اپنے پاس رکھنے کا حکم دیا، پس جب مجلس حدیث میں تشریف لائے۔۔۔ جب واپس لوٹنے اور گھر آنا چاہا میں بھی ان کے پیچھے پیچھے ہولیا حتیٰ کہ امام شافعی رحمہ اللہ گھر میں داخل ہوئے اور میں دروازے پر بیٹھ گیا انہوں نے میری طرف ایک رقعہ لکھا کہ اگر تم بہتر سمجھوتو ہمارے لئے فلاں فلاں چیز خرید لاؤ میں ان میں سے کچھ بھی نہیں جانتا تھا، چنانچہ یہ میرا ان کے ساتھ پہلی مرتبہ واسطہ پڑا تھا اور امام شافعی رحمہ اللہ کا اپنے گھر میں ٹھہرنے کی مجھے موافقت ہوئی اور اس دوران میں ان کا حساب لکھتا رہا۔ ایک دن کہنے لگے: تم نے اپنے کاغذ خراب کر دیئے میں تمہیں حساب میں قوی نہیں پاتا ہوں۔ بار بار مجھ سے کہہ رہے تھے کہ تم میرے مال کے بارے میں آزاد ہو۔

۱۳۴۹۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمرو بن عثمان، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اپنے معاملہ میں ایسا ایسا آدمی

ہوں کیا تم مجھے کچھ حکم کرتے ہو؟ چنانچہ اس دن امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس صرف ایک ہی دینار تھا، ان سے کسی ہم جلیس نے کہا: اگر آپ اسے ایک دو درہم دے دیں تو اس کے لئے کافی ہوگا کہنے لگے: مجھے حیاء آتی ہے کہ کوئی آدمی مجھ سے مانگے اور مجھے معذرت کرنی پڑے اور میں اسے کچھ دے نہ سکوں۔

۱۳۴۹۴-محمد بن ابراہیم، عثمان بن عبداللہ دقاق، محمد بن عبیداللہ مدینی، احمد بن موسیٰ، محمد بن سہل اموی، عبداللہ بن محمد بلوی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہارون الرشید نے امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے ایک ہزار دیناروں کا حکم دیا، امام شافعی رحمہ اللہ نے قبول کر لئے، ہارون نے اپنے خادم سراج کو امام شافعی رحمہ اللہ کے پیچھے بھیج دیا تا کہ دیکھے کہ امام شافعی دنانیر کے ساتھ کیا کرتے ہیں، چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے راستے میں جو بھی ملتا اسے ایک ایک مٹھی دیتے رہے حتی کہ گھر پہنچنے تک ختم کر دیئے صرف ایک مٹھی بچے جوانہوں نے اپنے غلام کو تھما دیئے اور اس سے کہا کہ ان کو اپنے کام میں لاؤ، سراج واپس گیا اور ہارون کو ساری خبر کہہ سنائی ہارون سن کر کہنے لگا اسی سخاوت کے لئے انہوں نے اپنے آپ کو فارغ کر لیا ہے اور اپنی کمر کو مضبوط تر کیا ہے۔

۱۳۴۹۵-محمد بن ابراہیم، ابوصقر زاہر بن محمد، منصور بن عبدالعزیز، محمد بن اسماعیل حمیری، اسماعیل حمیری سے مروی ہے کہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کو جب ہارون الرشید کے ہاں لے جایا گیا امام شافعی رحمہ اللہ نے ہارون کے پاس بشر مریسی کو دیکھا اور اس کے ساتھ مناظرہ کیا حتی کہ بشر کو مغلوب کر دیا ہارون امام شافعی رحمہ اللہ سے بہت متاثر ہوا اور ان کے لئے پچاس ہزار درہم کا حکم دیا، امام شافعی رحمہ اللہ پچاس ہزار لے کر گھر واپس لوٹے لیکن گھر پہنچنے سے پہلے ہی سارے کا سارا مال صدقہ کر چکے تھے۔

۱۳۴۹۶-ابوفضل نصر بن ابی نصر طوسی، ابوحسین علی بن احمد قصری کہتے ہیں ہمارے ایک شیخ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ جب کسی آدمی کو پراگندہ حالت میں دیکھتے تو بیقرار ہو جاتے ایک مرتبہ قبیلۂ مزینہ کا ایک آدمی ان کے پاس آیا اس پر ایک گندی میلی کچیلی چادر تھی اور سر کے بال بے رونق حد تک بڑھے ہوئے تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کو اس کی پراگندگی سے سخت اذیت پہنچی امام شافعی رحمہ اللہ نے اس سے کہا تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس چلے جاؤ، امام نے غلام کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کیا تمہارے پاس خرچہ ہے؟ غلام نے جواب دیا میرے پاس دس (۱۰) دینار ہیں، فرمایا اسے دے دو، چنانچہ غلام نے دینار اس آدمی کو دے دیئے اور امام شافعی رحمہ اللہ یہ اشعار پڑھتے جارہے تھے۔

علی ثیاب لو یباع جمیعها . بفلس لکان الفلس منهن اکثر

وفیهن نفس لو یقاس بمثلها . جمیع الوری کانت اجل واخطر

فما ضر نصل السیف اخلاق غمده . اذا کان عضباً حدیث انقلته برا

فان تکن الایام ازرت ببزتی . فکم من حسام فی غلاف تکسرا

یعنی میرے اوپر ایسے کپڑے ہیں کہ اگر وہ سارے کے سارے ایک فلس کے بدلے میں بیچے جائیں تو فلس ان سے زیادہ نکلے گا لیکن ان میں نفس ہے کہ اگر اس کی مثل سے اندازہ لگایا جائے تو ساری مخلوق اجل ثابت ہوگی، چنانچہ نیام کا پرانا ہو جانا تلوار کے لئے باعث ضرر نہیں جب کہ تلوار کاٹنے والی ہو اور اچھی طرح سے نفوذ کر جانے والی ہو پس اگر زمانہ میرے کپڑوں کی خیر خواہی کرے تو کتنی ہی ایسی تلواریں ہیں جو غلاف میں پڑی پڑی ٹوٹ جاتی ہیں۔

۱۳۴۹۷-عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، محمد بن روح، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ہرثمہ نے مجھے امیر المؤمنین ہارون الرشید کا سلام پہنچایا اور کہا کہ ہارون نے آپ کے لئے پانچ ہزار دینار کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ہرثمہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس مال اٹھا لایا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے حجام بلوایا تا کہ بال کٹوائیں حجام جب فارغ ہوا تو اسے پچاس

دینار دیئے پھر ایک کپڑا لیا اور اسکی بہت سی تھیلیاں سی لیں پھر تھیلیوں میں دینار ڈال کر مختلف قریشیوں کے پاس بھیج دیئے ان کو بھی دیئے جو وہاں موجود تھے اور ان کو بھی دیئے جو مکہ میں تھے حتیٰ کہ ان کے پاس تقریباً سو (۱۰۰) دینار باقی رہ گئے۔

۱۳۴۹۸ – عبدالرحمٰن ، ابومحمد بن ابی حاتم ، ربیع بن سلیمانؒ سے مروی ہے کہ میں نے شادی کی تو امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ بیوی کا مہر کتنا مقرر کیا ہے میں نے جواب دیا: تیس دینار پوچھا ان میں سے ادا کتنے کر دیئے ہیں؟ میں نے کہا: چھ دینار ادا کر دیئے ہیں ، پھر امام شافعی رحمہ اللہ اپنے گھر کی بالائی منزل پر گئے اور میری طرف ایک تھیلی بھیجی ، اسمیں چوبیس دینار پڑے ہوئے تھے۔

۱۳۴۹۹- ابومحمد بن حیان ، محمد بن عبدالرحمٰن ، علی بن عثمان خولانی ، مزنی سے مروی ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ سخی کسی کو نہیں دیکھا چنانچہ عید کی چاند رات کے موقع پر ایک مرتبہ میں مسجد سے ان کے ساتھ باہر نکلا اور راستے میں میں ان کے ساتھ ایک مسئلہ میں مذاکرہ کرر ہا تھا حتی کہ ہم ان کے گھر تک آ پہنچے اتنے میں ان کے پاس ایک غلام آیا اور اس کے پاس ایک تھیلا تھا ، کہنے لگا: میرے آقا نے آپ کو سلام کہا اور یہ تھیلا آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے تھیلا لے لیا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! ابھی ابھی میری بیوی نے بچہ جنم دیا ہے میرے پاس کچھ نہیں جو اسے بطور خوراک کے دوں امام شافعی رحمہ اللہ نے تھیلا اس کے حوالے کر دیا اور خود خالی ہاتھ گھر میں تشریف لے آئے۔

۱۳۵۰۰- عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان ، ابومحمد بن ابی حاتم ، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے چنانچہ جب کبھی ہمارے پاس سے ان کا گزر ہوتا اگر مجھے گھر پر پاتے فبہا ورنہ گھر پیغام ، چھوڑ آتے کہ محمد جب آئے میرے گھر بھیجنا میں کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک کہ وہ نہ آ جائے ، بسا اوقات میں ان کے پاس جاتا جب میں کھانے کے لئے بیٹھ جاتا لونڈی کو فالودہ بنانے کا حکم دیتے حتی کہ فارغ ہونے تک ان کے دستر خوان پر اشیاء کا اضافہ ہی ہوتا رہتا۔

۱۳۵۰۱- عبدالرحمٰن بن محمد ، ابومحمد بن ابی حاتم ، ابوحاتم ، عمرو بن سواد سرحی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے ان کے ہاتھ سے دینار و درھم اور کھانا ہمیشہ نکلتا رہتا تھا ، امام شافعی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ مجھے زندگی میں تین مرتبہ شدید مفلسی سے پالا پڑا حتی کہ میں نے اپنی قلیل وکثیر اشیاء ، حاجت کو بیچ ڈالا یہاں تک کہ اپنی بیٹی اور بیوی کے زیورات بھی بیچ دیئے میں نے ایسی مفلسی کبھی نہیں دیکھی۔

۱۳۵۰۲- عبدالرحمٰن ، ابومحمد ، ابومحمد بستی ، ابوثور سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ شاذ و نادر ہی اپنے پاس کسی چیز کو روکے رکھتے تھے۔

۱۳۵۰۳- محمد بن ابراہیم ، ابوبشر دولابی ، ربیع کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے کچھ دراہم دیئے اور کہا: ان کا گوشت خرید لاؤ چنانچہ میں بازار سے مچھلی خرید لایا جب میں واپس پہنچا امام رحمہ اللہ نے مجھ سے کہا۔ اے ربیع ہم نے تمہیں گوشت لانے کو کہا اور تم مچھلی خرید لائے ، میں نے عرض کیا: تقدیر میں یوں ہی لکھا تھا: فرمایا: اے ربیع آج ہم تمہاری پسند کھاتے ہیں اور کل تم ہماری پسند کھاؤ گے۔

۱۳۵۰۴- محمد بن ابراہیم ، ابوبشر ، ابوعبیداللہ بن اخی بن وہب سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم میرے اس غلام سے تعجب کرتے ہو؟ میں گھر میں داخل ہوا یہ میرے سامنے آیا اور اس نے گردن پر ایک میمنہ اٹھا رکھا تھا ، میں نے کہا یہ کیا ہے؟ کہنے لگا: اے میرے آقا کیا آپ کا قول نہیں ہے کہ جو چیز جس کے قبضہ میں ہو وہ اسکا زیادہ حقدار ہے حتی کہ اسکے خلاف پر کوئی گواہی نہ قائم ہو جائے؟ پس یہ میمنہ میرے قبضہ میں ہے آپ گواہ پیش کریں کہ یہ میمنہ آپ کا ہے امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ہنس کر اسکا راستہ آزاد کر دیا۔

۱۳۵۰۵-عبدالرحمٰن بن محمد، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوحاتم، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تین مرتبہ شدید مفلسی کا شکار ہوا حتی کہ بسا اوقات مجھے مچھلی کے ساتھ کھجور کھانی پڑی۔

۱۳۵۰۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، داؤد، ابوثور سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ سخی دل انسان تھے، انہوں نے ایک لونڈی خرید رکھی تھی جو کمال کاریگری کے ساتھ کھانا اور حلوہ وغیرہ پکاتی تھی۔

انہوں نے شرط لگا رکھی تھی کہ وہ اس کے قریب نہیں جائیں گے چونکہ امام شافعی رحمہ اللہ کچھ علیل تھے وہ ان دنوں عورتوں کے پاس نہیں جا سکتے تھے، پھر ہمارے پاس آتے اور ہم سے کہتے جو چاہو کھاؤ میں نے عمدہ کھانا پکانے والی لونڈی خرید رکھی ہے۔ چنانچہ ہمارے بعض ساتھی لونڈی سے کہتے کہ ہمارے لئے فلاں فلاں چیز پکاؤ اور جو ہمیں چاہیے اسے پکانے کا کہتے وہ بہت خوش ہوتی۔

۱۳۵۰۷-عبداللہ، احمد بن محمد بن یوسف، ابونصر مصری، محمد بن عباس، ابراہیم بن بریدہ کا بیان ہے میں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ حمام میں داخل ہوا ایک حمام سے ان سے قبل نکل آیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ دراز قد اور صاحب جسامت تھے اسی طرح ابراہیم بھی طویل قامت اور صاحب جسامت تھے) چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ابراہیم کے کپڑے پہن لئے اور ابراہیم نے امام شافعی رحمہ اللہ کے کپڑے پہن لئے تاہم جب امام شافعی رحمہ اللہ اپنے گھر پہنچ گئے کیا دیکھتے ہیں کہ انہوں نے ابراہیم رحمہ اللہ کے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ امام رحمہ اللہ نے خادم کو حکم دے کر کپڑے لپیٹوا کر ایک رومال میں رکھ دیئے اسی طرح ابراہیم رحمہ اللہ نے بھی جب کپڑے دیکھے تو انہوں نے بھی لپیٹ کر رومال میں رکھوا لئے پھر دونوں ایک دوسرے کی طرف چل دیئے جب دونوں ملے تو امام شافعی رحمہ اللہ نے ابراہیم کی طرف دیکھ کر مسکرانا شروع کر دیا، ابراہیم کہتے ہیں جب میں نے عصر کی نماز پڑھی تو امام رحمہ اللہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی اچھائی کرے! یہ آپ کے کپڑے ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی کہا: یہ آپ کے کپڑے ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے کپڑے واپس لینے سے انکار کر دیا اور قسم اٹھائی کہ بخدا میں ان میں سے کچھ واپس نہیں لوں گا، ابراہیم رحمہ اللہ نے دونوں جوڑے لے لئے۔

۱۳۵۰۸-حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، احمد بن اسماعیل، یحییٰ بن علی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: سخاوت و کرم دنیا و آخرت کے عیوب کو ڈھانپ لیتے ہیں بشرطیکہ سخی و کریم مرتکب بدعت نہ ہو۔

۱۳۵۰۹-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن داؤد، یحییٰ بن زکریا نیشاپوری، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حاتم طائی سخی آدمی تھا، اشیاء کو ان کی جگہوں میں رکھتا تھا، لیکن تھا بڑا فضول خرچ چنانچہ ایک دن حاتم کے والد کے پاس اس کے دوست واحباب جمع ہوئے اور اس سے حاتم کی فضول خرچی کی شکایت کی، والد نے کہا! میں نہیں جانتا ہوں کہ کیا کروں، احباب سے مشورہ لیا کہ اس کے بارے میں کیا حیلہ کرے تاکہ فضول خرچی سے رک جائے؟ دوستوں نے اتفاقاً مشورہ دیا کہ ایک سال کے عرصہ تک اسے کچھ نہ دو چنانچہ حاتم کے والد نے ایک سال تک کچھ نہ دیا، باپ سے بیٹے کی مشقت و تنگی کا ذکر کیا گیا چنانچہ باپ نے اس کے پاس ایک سو سرخ اونٹ بھیجے جب حاتم کو مل گئے اعلان کیا جس نے اونٹ لیا وہ اسی کا ہوا۔

چنانچہ لوگوں نے سارے اونٹ لے لئے، سن کر باپ نے بیٹے کو اپنے پاس بلایا اور کہا: اے بیٹے تم نے کیا کیا؟ حاتم نے جواب دیا: اے ابا جان بخدا! میں بھوک کی غیر معمولی حد تک پہنچ گیا تھا سو جس نے بھی مجھ سے جو چیز مانگی میں نے ضرور دی۔

امام شافعی رحمہ اللہ بحیثیت ایک عبادت گزار کے...... محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ کثرت سے عبادت خداوندی کرتے تھے حضور قلب اور فکر و عقل کے ساتھ عبادت میں مشغول رہتے۔

۱۳۵۱۰-محمد بن علی بن حسین، حسن بن علی بصاص، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ رمضان المبارک کے ہر مہینے میں

ساٹھ قرآن ختم کرتے تھے اور یہ سب نماز میں پڑھتے تھے۔

۱۳۵۱۱-عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ ساٹھ مرتبہ قرآن ختم کرتے تھے، حسن کہتے ہیں میں نے پوچھا: کیا رمضان کی نماز میں پڑھتے تھے؟ ربیع نے اثبات میں جواب دیا۔

۱۳۵۱۲-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا اپنا بیان ہے کہ میں رمضان کے ساٹھ قرآن ختم کرتا ہوں۔

۱۳۵۱۳-ابومحمد بن حیان، عمرو بن عثمان، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا: میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اگر میں جھوٹ بولتا تو اس شئے کے متعلق جھوٹ بولتا کہ جس کی اہل مدینہ اور امام مالک رحمہ اللہ نے مدح کی ہے۔

۱۳۵۱۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوعبداللہ بن عمرو بن عثمان، احمد بن مردک، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ کی قسم نہ جھوٹی کھائی اور نہ گناہ کے درپے ہو کر کھائی۔

۱۳۵۱۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے رات کے تین حصے کرر کھے تھے اول حصہ میں کتابیں لکھنے کا کام کرتے دوسرے حصہ میں نماز پڑھتے اور تیسرے حصہ میں نیند کرتے۔

۱۳۵۱۶-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن شافعی، ابراہیم بن محمد کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ اچھی نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا، یہ اس لئے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے نماز کا اچھا پڑھنا مسلم بن خالد زنجی سے حاصل کیا مسلم نے ابن جریج سے حاصل کیا ابن جریج نے عطاء سے عطاء نے عبداللہ بن زبیر سے اور ابن زبیر نے ابوبکر صدیق سے اور ابوبکرؓ نے نبی ﷺ سے اور نبی ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے۔

۱۳۵۱۷-محمد بن مظفر، ابوحدید عبدالوہاب بن سعد، عباس بن محمد مصری، ابوربیع سلیمان بن داؤد سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ جب درس حدیث دیتے یوں لگتا جیسے وہ قرآن مجید پڑھ رہے ہیں وہ فصیح و بلیغ انسان تھے، ایک مرتبہ شدید بیمار پڑ گئے کہنے لگے: یا اللہ یہ بیماری اگر تیری رضا کا باعث ہے تو اس میں اضافہ کر دے، چنانچہ اس کی خبر ادریس بن یحییٰ خولانی کو ہوگئی انہوں نے امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف پیغام بھیجا کہ اے ابوعبداللہ میں اور آپ آزمائش میں مبتلا ہو جانے والے مردوں میں سے نہیں ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے جواباً کہہ بھیجا! اے ابوعمرو! اللہ تعالیٰ سے میرے لئے عافیت کی دعا کرو۔

۱۳۵۱۸-محمد بن مظفر، جعفر بن عبدالسلام انطاکی، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا گیا میں وہاں موجود تھا، امام رحمہ اللہ مجھے کہنے لگے: اے یونس! اس مسئلہ کا جواب دو میں نے عرض کیا سائل نے مسئلہ تو آپ سے پوچھا ہے، پھر کہا! اس مسئلہ کا جواب دو میں نے عرض کیا مسئلہ کی التماس آپ سے کی گئی ہے اس مسئلہ کا جواب بعید ہے لیکن میں اس کی ایک علت سمجھتا ہوں اور مسئلہ کا جواب دینا مکروہ سمجھتا ہوں۔ مجھ سے کسی نے کہا: تم نے یہ بات کہاں سے کر دی؟ میں خاموش ہو گیا۔

۱۳۵۱۹-محمد بن مظفر، عبداللہ بن محمد، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ اس مرتبہ سے بات کرتے تھے کہ ہم سمجھ نہیں پاتے تھے اور اگر ہم ان کی سمجھ کے مطابق بات کرتے ہم کچھ نہ سمجھ پاتے۔

۱۳۵۲۰-ابوحامد احمد بن محمد بن حسین، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوحاتم، ہارون بن سعید ایلی کہتے ہیں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ہم سے کہا: اخذت الکتان سنة للحفظ فاعقبني صب الدم ۔ یعنی میں نے ایک سال تک حافظہ بڑھانے کے لئے کتان کا استعمال کیا مگر اس سے مجھے خون نکل جاتا۔

۱۳۵۲۱-محمد بن ابراہیم، زکریا بن یحییٰ، حرملہ بن یحییٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا دو چیزوں کو لوگوں نے چھوڑ دیا ہے (۱)

طب میں غور فکر اور (۲) ستاروں میں غور فکر۔

۱۳۵۲۲- محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن ابی صغیر، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حطیئہ کی وفات کا وقت جب ہوا تو لوگوں نے اسے وصیت کرنے کو کہا: اس نے جواب دیا: میں مسکینوں کو مانگنے کی وصیت کرتا ہوں، لوگوں نے کہا: بلکہ تم اپنے مال کے بارے میں کچھ وصیت کرو، کہنے لگا! میرا مال میرے ورثاء میں سے مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔ لوگوں نے کہا: یہ کیا مسئلہ ہے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تو یوں نہیں؟ کہنے لگا: لیکن میں اسی طرح کہتا ہوں اس کو بدلاؤں گا نہیں، پھر کہنے لگا: مجھے گدھے پر سوار کردو چونکہ جو آدمی گدھے پر سوار ہو کر مرے، وہ کریم وشریف ہوتا ہے۔

۱۳۵۲۳- ابو محمد بن حیان، صالح بن محمد، عبداللہ بن محمد بن سوار نسوی، حرملہ بن یحییٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: جب تم کتاب باندھو تو دائیں ہاتھ میں باندھو چونکہ اگر کوئی آدمی اس کو کھولنے کا ارادہ کرے تو اسے دشواری نہ پیش آئے۔

۱۳۵۲۴- ابو محمد بن حیان، محمد بن محمد بن یزید، ابو طاہر، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے پیاسے عبادت گزاروں کے لئے تسبیح سے بڑھ کر زیادہ نفع بخش چیز کوئی نہیں دیکھی۔

۱۳۵۲۵- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ربیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ایک مرتبہ ایک اعرابی عبدالملک بن مروان کے پاس کھڑا ہوا اور سلام کیا پھر کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ہمیں انتہائی دشوار سالوں سے واسطہ پڑا ہے چنانچہ پہلے سال ہمارے مال مویشی سب ہلاک ہو گئے دوسرے سال گوشت سوکھ گیا اور تیسرے سال مشقت ودشواری ہڈیوں تک پہنچ گئی سو اگر آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کا مال ہے تو اللہ تعالیٰ کے بندوں کو دیجئے اور اگر آپ کا اپنا ذاتی مال ہے تو صدقہ کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو اچھا بدلہ دیتا ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: چنانچہ عبدالملک نے اعرابی کو دس ہزار (۱۰،۰۰۰) درہم عطا کئے اور کہا: اگر لوگ اس اعرابی کی طرح اچھی طرح سے سوال کیا کریں ہم کسی کو محروم نہ کریں۔

۱۳۵۲۶- ابو محمد بن حیان، ابو حسن بغدادی، ابن صاعد سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے تھے کہ تصوف کی بنیاد سستی اور کاہلی پر رکھی گئی ہے۔

۱۳۵۲۷- ابو محمد بن حیان، نوح بن منصور، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: قول دماغ میں بڑھتا رہتا ہے اور دماغ عقل سے بڑھتا رہتا ہے۔

۱۳۵۲۸- ابو محمد بن حیان، عبدالرحمن بن داؤد، ابن روح، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یمن میں ایک قوم ظاہر ہوگی جو اپنے بدنوں سے گوشت کو الگ کریگی اور پھر بدن کے ساتھ لگائے گی اور اسی لمحے گوشت ان کے بدنوں کے ساتھ جڑ جائے گا اور کہا جائے گا کہ ان لوگوں کی غذاء دودھ ہے۔

۱۳۵۲۹- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جمعہ ہر مسلمان پر فرض ہے اور جمعہ کی طرف سعی کرنا بھی فرض ہے واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

۱۳۵۳۰- ابو محمد بن حیان، عبدالرحمن، ابراہیم بن لیحون، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے یمن میں لڑکیوں کو کثرت سے حیض میں مبتلا دیکھا۔ محمد کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس تھا ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کیا آپ کو مدنیوں کے قول پر تعجب نہیں ہوتا جو کہ انہوں نے ایک انگلی میں دس دو انگلیوں میں بیس اور تین میں تیس اور چار میں چالیس کا قول کیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ قول میرے نزدیک ثابت نہیں ہے مگر یہ بات میں جانتا ہوں کہ لوگوں نے اسے اپنی عقلوں سے نہیں لیا ہے۔ یعنی امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ قول نہیں کیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں عراق میں ایک آدمی نے میری طرف منسوب کر کے روایت کرنا شروع کر دیا کہ میں نماز میں گنگنانے کو حلال قرار دیتا ہوں، اچانک ایک دن وہ آدمی مجھے مل گیا میں نے اس سے اپنی روایت کے متعلق دریافت کیا کہنے لگا: جی ہاں آپ نے یہ قول کیا ہے بایں طور کہ کوئی آدمی بھول کر سلام پھیر دے اور پھر بھول ہی کر گنگنانے لگ جائے آپ کے نزدیک وہ آدمی بدستور نماز میں ہے اور یاد آنے پر نماز پوری کرے اسکی نماز فاسد نہیں ہوئی ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے کہا: پھر تو میرے لئے جائز ہے کہ میں تیری طرف منسوب کر کے یوں روایت کروں کہ تم کہتے ہو، کہ کوئی حرج نہیں ہر دو رکعتوں کے بعد عمداً سلام پھیرا جا سکتا ہے۔

۱۳۵۳۱- ابو محمد، عبدالرحمن، ابراہیم بن فہیون، ابن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: یمن میں کچھ لوگ ایک عورت کے پاس مہمان بنے عورت نے مہمانوں کے لئے کوئی چیز نکالنی شروع کی، ہم نے کہا ہمارے پاس کچھ نہ کچھ موجود ہے، عورت بولی پھر تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ میرے مہمان بنے اور کھانا اپنا کھاؤ گے؟ ایسا ہرگز نہیں ہوگا بخدا اگر تم لوگوں نے ایسا کیا تو تم اپنا سامان صحراء میں دیکھو گے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک آدمی نے کسی عورت کے خیمے میں رات کو پناہ لینی چاہی اور اسکا مہمان بنا یکا یک کیا دیکھتا ہے کہ ایک آدمی بکری لیے سامنے سے آرہا ہے۔ جب آنے والے نے مہمان کو دیکھا پوچھا یہ کون ہے؟ عورت نے جواب دیا یہ مہمان ہے چنانچہ آدمی نے بکری دوہی دودھ اور کچھ کھانا لے کر ہمارے پاس آیا چنانچہ اعرابی نے بھی کھایا اور اس رات بھوک کی مشقت سے آزاد رہا۔

۱۳۵۳۲- ابو محمد، عبدالرحمن، ابراہیم بن فہیون، مزنی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کیا گیا تو ان کے ایک تابوت سے ایک پرچی برآمد ہوئی جس پر لکھا تھا" جب فضل و کرم کی برسات ہو اور کمینگی کا دور دورہ ہو اور سردی بڑھ جائے اور فضاء غبار آلود ہو جائے تو اس وقت بلند بالا پہاڑ کی طرف بھاگ جانا بنی نضیر کے بادشاہ سے بہتر ہے۔

۱۳۵۳۳- محمد بن عبدالرحمن، محمد بن یحیی آدم، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کسی آدمی سے سوال پوچھنا تجھے تعجب میں ڈالے، جب پہلی چیز تیرے نزدیک صحیح ہو تو دوسری میں تجھے شک کیوں گزرے۔

۱۳۵۳۴- ابو محمد بن عبدالرحمن، ابراہیم، مزنی کہتے ہیں ایک آدمی نے دوسرے کو سنا اور وہ اپنے کسی بھائی کی مدح کر رہا تھا اس نے کہا: بلاشبہ آنکھ حسن و جمال سے بھر جاتی ہے اور کان بیان سے بھر جاتے ہیں، اس نے دوسرے سے کہا کہ یہ کلام ذرا دہراؤ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر باران رحمت کرے، اس نے کہا جی ہاں، میں دہراتا ہوں لیکن میں تیری آنکھوں میں گر نہ جاؤں اور نہ تیری نکایت ہو اور نہ ہی اسکا تزکیہ ہو۔ وسمعت الشافعی یقول :مااحد ینجم الاله من یمدح ومن یلم فاذالم یکن بد فلکن من اهل طاعة الله

۱۳۵۳۵- محمد بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ نسائی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں، ایک مرتبہ ربیعہ کے پاس کھڑے ہو کر ایک اعرابی نے فصیح و بلیغ کلام میں بات کی اور مسجع کلام پیش کیا، ربیعہ کو اسکا کلام بہت ہی عجیب لگا، کہنے لگا: اے اعرابی تم لوگ اپنے ہاں کسے بلاغت کہتے ہو؟ اعرابی نے جواب دیا: جس قسم کا کلام تم کرتے ہو اسکے خلاف کو، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ربیع سے زبانی غلطی سرزد ہو جاتی تھی، فرمایا! جو بھی اسکی کلامی غلطی پر ہنستا اسے برا بھلا نہیں کہتا تھا۔

۱۳۵۳۶- محمد بن ابراہیم محمد بن عبداللہ نسائی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں جب عام لوگ ایک آدمی کو دوسرے کے ساتھ مناظرہ کرتے ہوئے دیکھیں اور پہلے آدمی کی آواز بلند ہو رہی ہو اور دوسرے پر ہنس رہا ہو سمجھ لو کہ وہ اسے بے وقوف بنا رہا ہے،،
ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے قرأت پر رونے والوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی نے آیت کریمہ" فاذا لقیتم الذین

کفروا فضرب الرقاب " جب تم کافروں سے ملو تو ان کی گردنیں مارو" (محمد) تلاوت کی سن کر ایک آدمی رونے لگا، اس سے کسی نے کہا: اے بے وقوف یہ کوئی رونے کا مقام ہے۔

۱۳۵۳۷- محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن ابی صغیر، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مقلاص سے کہا: اے ابوعلی کیا تم چاہتے ہو کہ احادیث حفظ کرلو اور فقیہ بن جاؤ؟ افسوس! تم اس سے کتنے دور ہو چکے۔

۱۳۵۳۸- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ بن آدم، ربیع کہتے ہیں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کوئی مسئلہ پوچھنے لگا امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: کیا تم صنعاء کے رہنے والے ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا، فرمایا: شاید تم لوہار ہو؟ اس نے کہا جی ہاں، اسی طرح ایک مرتبہ ان کے پاس مصر سے ایک آدمی آیا اور اس نے جمعہ کے کپڑے پہن رکھے تھے اس نے امام رحمہ اللہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا آپ رحمہ اللہ نے پوچھا: کیا تم نساج (کپڑا بننے والا) ہو؟ اس نے جواب دیا: میرے پاس مزدور ہیں (یعنی ہوں نساج لیکن کام مزدوروں سے کرواتا ہوں)

۱۳۵۳۹- محمد بن عبدالرحمٰن، ابوبکر محمد بن بشر بن عبداللہ عکبری مصری، ربیع بن سلیمان کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس تھا اور میرے پاس مزنی اور ابویعقوب بویطی بھی بیٹھے ہوئے تھے امام شافعی رحمہ اللہ نے ہماری طرف دیکھا اور مجھے کہا: کیا تم حدیث گوئی میں مرے جا رہے ہو؟ مزنی سے کہا: یہ آدمی ہے کہ اگر شیطان ہم سے مناظرہ کرے تو اسے زچ و مغلوب کرلے۔ ابویعقوب سے کہا: تم تو بس لوہے میں مرے جا رہے ہو۔

۱۳۵۴۰- عبداللہ بن احمد محمد بن یوسف، ابونصر مصری، سعید بن عمرو بردعی، محمد بن ابراہیم ابوشیخ قتیبہ بن سعید، حمیدی کہتے ہیں میں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ اور امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کے ساتھ تھا اچانک ادھر سے ایک آدمی کا گزر ہوا، امام محمد رحمہ اللہ نے امام شافعی سے کہا: اپنی حفاظت کیجئے، امام شافعی رحمہ اللہ بولے مجھے اس کے معاملہ میں شک میں ڈال دیا ہے یا تو یہ بڑھئی ہے یا درزی، حمیدی کہتے ہیں میں جلدی سے اٹھ کر اس آدمی کے پاس گیا اور کہا: تمہارا پیشہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: میں پہلے بڑھئی تھا اور اب درزی ہوں۔

۱۳۵۴۱- محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن ابی صغیر، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا عقلمند وہ نہیں جسے خیر و شر میں اختیار دیا جائے اور وہ خیر کا انتخاب کرے لیکن عقلمند وہ ہے جسے دو شروں کے درمیان اختیار دیا جائے اور وہ ان میں سے جو آسان تر ہو اسکا انتخاب کرے۔

۱۳۵۴۲- احمد، محمد، ربیع سے مروی ہے کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے ایک دینار کی خوشبو خریدی جب انھیں دی مجھ سے پوچھا: تم نے کس سے خریدی ہے؟ میں نے کہا: فلاں عطر فروش سے جو کہ وضو خانے کے سامنے بیٹھا ہوا ہے، کہا: وہ کون؟ میں نے کہا: سرخ رنگ اور نیلگوں آنکھوں والا، امام نے کہا: سرخ رنگ اور نیلگوں آنکھوں والا؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا! جاؤ اور اسے واپس کرو۔

۱۳۵۴۳- ابواحمد غطریفی، موسیٰ فارسی، اسحٰق بن ابی عمران شافعی حرملہ کہتے ہیں ایک دن میں امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے خوشبو خرید لایا، خوشبو کے بارے میں کچھ بحث مباحثہ چل پڑا، کہا یہ خوشبو تم نے کس سے خریدی ہے اس کی صفت کیا ہے؟ میں نے کہا: سرخ رنگ کا آدمی ہے فرمایا: خوشبو اسے واپس کردو مجھے سرخ رنگ والے سے کبھی بھلائی کی توقع نہیں ہوئی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس آدمی کے بدن میں کسی آفت (بیماری وغیرہ) کے اثرات ہوں اس سے بچو۔

۱۳۵۴۴- محمد بن ابراہیم، عمر بن عثمان بن حارث مصیصی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کوسج (جسکی صرف ٹھوڑی پر بال ہو) خبیث ہے اور نیلگوں آنکھوں والا آدمی بھی خبیث ہے،

۱۳۵۴۵-محمد، عمر، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے کہا کیا تم عراق میں گئے ہو؟ میں نے نفی میں جواب دیا: فرمایا: پھر تو تم نے دنیا دیکھی ہی نہیں۔

۱۳۵۴۶-احمد بن محمد بن مقسم، ابوبکر خلال، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے تھے جس آدمی میں مروت نہ ہو علم اسکی مروت ہے۔

۱۳۵۴۷-احمد، ابوبکر، مزنی، شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا" لولا ان اللہ عزوجل اعان علی غرامۃ الصبیان لمحابۃ المؤذنین ماانکسرت" (عبارت میں نقص ہے جسکی وجہ سے مفہوم واضح نہیں سہولت کے خاطر عبارت ہی ہدیہ قارئین ہے)

۱۳۵۴۸-احمد، ابوبکر، مزنی سے مروی ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اپنے کسی بھائی کو پوشیدہ طور پر نصیحت کی بلاشبہ اس نے اپنے بھائی کی خیرخواہی اور بھلائی چاہی اور جس نے اپنے بھائی کو علانیہ طور پر نصیحت کی اس نے بھائی کو رسوا کیا اور اس سے خیانت کی۔

۱۳۵۴۹-عبداللہ، احمد، ابونصر، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: قحط والے سال ہم مکہ سے نکل پڑے ابھی ہم راستے پر تھے کہ ہمیں اونٹ پر سوار ایک آدمی پیش ہو گیا ہم نے کہا: اس آدمی کے پاس کون جائے گا جو ہمارے عیال کے بارے میں اس سے پوچھ کچھ کرے؟ سوار کی طرف ایک آدمی اٹھ گیا پس ہمارا آدمی اس کے پاس تھوڑی دیر سوال و جواب کر کے فوراً واپس آ گیا اور پھر ہمیں بہت ساری باتیں سنانی شروع کر دیں ہم نے کہا: شتر سوار سے تم نے چند باتیں کیں اور ہمیں پورے دن سے باتیں سنائے جا رہے ہو اس نے کہا: شتربان نے مجھے اصل بتادی تھی میں تمہیں اسکی تفسیر کر کے سنا رہا ہوں۔

۱۳۵۵۰-عبداللہ، احمد، ابونصر، اسد بن عظیر، شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حماد بربری مکہ میں ہمارا والی تھا ارباب حکومت نے اسکی ولایت میں یمن کا بھی اضافہ کر دیا، میں نے اپنی والدہ سے کہا: میں نہیں جانتا ہوں کہ اس آدمی کے لئے کیا کچھ نہیں کیا جا رہا پہلے اسے مکہ کا والی بنایا گیا اور پھر یمن بھی اس کی دسترس میں دے دیا گیا، میری والدہ کہنے لگیں: پتھر جب بلند ہو جاتا ہے بہت جلد زمین پر گر جاتا ہے، میں نے کہا! اے امی جان! رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کمینہ ولد کمینہ قوم کا سربراہ نہ بن جائے۔ والدہ بولیں: اے بیٹے! کہاں ہے کمینہ ولد کمینہ؟ اللہ تعالیٰ کمینہ ولد کمینہ پر رحم فرمائے طویل عرصہ سے ان کا سلسلہ چلا آ رہا ہے۔[۱]

۱۳۵۵۱-عبداللہ، ابونصر، وہب کے بھتیجے ابوعبداللہ کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ اشعار پڑھتے سنا۔

وانطقت الدراهم بعد صمت ... اناسا بعد ما کانوا سکوتا

دنیاداری نے لوگوں کو خاموشی کے بعد پھر گویا بنا دیا ہے حالانکہ وہ خاموش ہو چکے تھے۔

فما عطفوا علی احد بفضل ... ولا عرفوا لمکرمۃ ثبوتا

فضل و کرم کے ساتھ کسی پر مہربان نہیں ہوتے اور نہ ہی کسی کی شرافت کے معترف ہیں۔

۱۳۵۵۲-محمد بن عبدالرحمن، ابراہیم بن میمون صواف، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا نبی ﷺ کی حدیث" جو قرآن مجید کو گنگنا کر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے" کے بارے میں فرمایا: حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن مجید کو گا بجا کر پڑھا جائے بلکہ

۱۔ المطالب العالیۃ ۴۵۶۵. والبدایۃ والنہایۃ ۲۸۰/۶.

مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کو خوف حزن کے ساتھ پڑھا جائے۔[1]

(حدیث بالا کا علماء نے ایک اور مطلب بھی بیان کیا ہے وہ یہ کہ قرآن مجید کو تجوید کے قواعد کی رعایت رکھ کر پڑھا جائے اور ترتیل کے ساتھ اچھی آواز سے پڑھا جائے)

۱۳۵۵۳- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن سعید بن عبدالرحمٰن قشیری، یحییٰ بن ایوب علاف، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے جنات کو دیکھنے کا دعویٰ کیا ہم اس کی گواہی کو باطل قرار دیں گے چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے" انہ یراکم ھو وقبیلہ من حیث لا ترونھم "(اعراف: ۲۷) بلاشبہ شیطان اور اسکا قبیلہ تمہیں وہاں سے دیکھتا ہے جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے ہو۔

۱۳۵۵۴- محمد بن عبدالرحمٰن، احمد بن محمد بن حارث القتات کہتے ہیں کہ میں نے ابن ادریس الشافعی کو کہتے سنا: ہم نے ایک آدمی کے علاوہ کوئی موٹا عقلمند نہیں دیکھا۔

۱۳۵۵۵- محمد بن عبدالرحمٰن، احمد بن محمد بن حارث قتات سے مروی ہے کہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن عباسؓ نے ایک آدمی سے پوچھا یہ کیا چیز ہے؟ آدمی نے انہیں بتایا پھر ابن عباسؓ نے ایک دور کی چیز دکھائی اور اس کے متعلق پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے؟ آدمی نے کہا: میری نظر اس تک پہنچتی ہی نہیں ہے، ابن عباسؓ نے فرمایا: جس طرح تیری نظر کے لئے ایک حد مقرر کی گئی ہے اسی طرح تیری عقل کے لئے بھی ایک حد مقرر کی گئی ہے۔

۱۳۵۵۶- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد، محمد بن ریان، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: دماغ میں قول کا اضافہ ہوتا رہتا ہے اور دماغ میں عقل سے اضافہ ہوتا ہے۔

۱۳۵۵۷- محمد بن عبدالرحمٰن، ابوحسن بن قتات، محمد بن ابی یحییٰ، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر عقلمند آدمی تصوف میں نہ آئے اس پر ظہر کا وقت بھی نہیں گزرے گا حتیٰ کہ احمق ہو جائے گا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے مدینہ میں تین عجیب باتیں دیکھی ہیں چنانچہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو ایک مد گٹھلیوں (مد ایک چھوٹا پیمانہ جو سیر بھر کا ہوتا ہے) میں مفلس قرار دیا گیا، قاضی نے اسے مفلس قرار دیا تھا۔ میں نے ایک بوڑھے عمر رسیدہ آدمی کو دیکھا اس نے اپنی ڈاڑھی وغیرہ کو خضاب میں رنگ رکھا تھا کہ وہ گلوکاروں کے گھروں میں گانے بجانے کی تعلیم دینے کے لئے پاپیادہ چل رہا تھا لیکن جب نماز کے لئے حاضر ہوتا تو بیٹھ کر نماز پڑھتا۔ میں نے ایک تنگدست کو بائیں ہاتھ کے ساتھ کتابت (لکھائی) کرتے ہوئے دیکھا حالانکہ وہ اتنی تیزی کے ساتھ کتابت کرتا تھا کہ دائیں ہاتھ کے ساتھ کتابت کرنے والے پر بھی سبقت کی جائے۔

۱۳۵۵۸- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں عراق میں کیا ہے، رجال کے لئے تو مصر اصل ٹھکانا ہے حتیٰ کہ میں مصر آیا اور میں ایک بچے کی مانند تھا میرے اندر کوئی خواہش نہیں پیدا ہوتی تھی میں مسلسل مصر میں رہا حتیٰ کہ میرے ہاں ایک بچی پیدا ہوئی۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک عورت زھریہ بنت ابی زرارہ زہری سے شادی کی اور پھر بعد دخول اسے طلاق دے دی۔

۱۳۵۵۹- محمد بن عبدالرحمٰن، ابورافع اسامہ بن علی بن سعید، علی بن عمرو افریقی، ابوعثمان بن محمد بن ادریس شافعی سے مروی ہے کہ میرے والد رحمہ اللہ نے فرمایا: عدالت مصر میں باقی شہروں میں قضاء سے بہتر ہے۔

۱۳۵۶۰- محمد بن عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن محمد بن سیاہ، ابوطیب احمد بن روح، ابراہیم بن زیاد ایلی، بویطی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ

۱- صحیح البخاری ۹/۱۸۸، وسنن ابی داؤد ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ومسند الامام احمد ۱/۱۷۲، ۱۷۵، والسنن الکبریٰ ۲/۵۴، ۱۰/۲۲۹، والمستدرک ۱/۵۶۹، ۵۷۰، ومشکاۃ المصابیح ۲۱۹۴ وفتح الباری ۸/۵۸۴، ۹/۶۹

اللہ مصر میں ہمارے پاس تشریف لائے چنانچہ یہاں زبیدہ بن امام رحمہ اللہ کے پاس عمدہ قسم کی چادروں اور جوڑوں کی ایک گٹھڑی بھیجا کرتی تھی لیکن امام شافعی رحمہ اللہ سب کپڑے لوگوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔

۱۳۵۶۱- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، ابوتراب محمد بن سہل طوسی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حقیقت میں علم دو ہی ہیں علم ابدان اور علم ادیان (یعنی علم طب اور علم دین)

۱۳۵۶۲- محمد بن عبدالرحمن، ابوفضل محمد بن ہارون بن اسباط، علی بن عثمان، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: دو چیزوں سے لوگ غافل ہیں طب میں غور و فکر کرنے سے اور نجوم سے استفادہ کرنے سے (یعنی علم طب اور فلکیات سے لوگ غافل ہیں)

۱۳۵۶۳- محمد بن عبدالرحمن، ابوبکر بن محمد رمضان زیات، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: تعجب ہے اس آدمی پر جو حمام میں داخل ہو پھر کھائے نہیں وہ کیسے زندہ رہے گا تعجب ہے جو پچھنے لگوائے اور پھر اسی وقت کھا بھی لے وہ کیسے زندہ رہے گا۔

۱۳۵۶۴- محمد بن ابراہیم، محمد بن یحییٰ بن آدم الخولانی، یحییٰ بن عثمان حرملہ سے مروی ہے کہ میں نے امام شافعی کو کہتے سنا: تعجب ہے اس شخص پر جو انڈے کے ساتھ عشائیہ کھا کر سو جائے اور مرنے کی پرواہ نہ کرے۔

۱۳۵۶۵- محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن سہل السہامی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے کسی ایسے آدمی کو نہیں دیکھا کہ اس نے کوئی مسئلہ دریافت کیا ہو جس میں کوئی نظر ہو مگر اس کے چہرے میں کراہت کے اثرات نمایاں ہوتے تھے بجز امام محمد بن حسن کے۔

۱۳۵۶۶- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ بن یحییٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا اگر ایک آدمی نے کھجور منہ پر رکھی پھر اپنی بیوی سے کہے اگر میں اس کھجور کو کھاؤں یا پھینک دوں تجھے طلاق ہے اسکا حل یہ ہے کہ آدھی کھجور کھائے اور آدھی پھینک دے۔

۱۳۵۶۷- عثمان بن محمد بن عثمان عثمانی، محمد بن ابراہیم دیباجی، محمد بن سعید بن عبدالرحمن محمد بن عقیل، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کہتے ہیں ایک دن میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ایک حدیث کے متعلق مذاکرہ کیا میں اس وقت نوجوان لڑکا تھا، فرمایا: یہ حدیث تمہیں کس نے سنائی ہے؟ میں نے جواب دیا: آپ نے سنائی ہے فرمایا: کونسی کتاب میں؟ میں نے کہا: فلاں کتاب میں، فرمایا: حدیث اس طرح میں نے تمہیں نہیں سنائی حدیث تو یوں ہے جس طرح میں نے تمہیں ابھی سنائی تم زندوں سے روایت کرنے سے پرہیز کرو۔ (یعنی جو محدث زندہ ہو اس کی بیان کردہ حدیث کو آگے نہ بیان کرو جب مر جائے پھر بیان کرو)

۱۳۵۶۸- حسن بن سعید بن جعفر، ابوالقاسم زیات، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس کو غصہ دلایا گیا اور وہ غصے نہ ہوا وہ گدھا ہے اور جسکو راضی کیا گیا مگر وہ راضی نہ ہوا وہ بھی گدھا ہے۔

۱۳۵۶۹- ابوحسن عبدالرحمن بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، زبیر بن عبدالواحد، عمر بن فہد ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جسے غصہ دلایا گیا اور وہ غصے نہ ہوا وہ گدھا ہے اور جسے راضی کیا گیا مگر وہ راضی نہ ہوا وہ شیطان ہے۔

۱۳۵۷۰- عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، احمد بن سلمہ بن عبداللہ نیشاپوری ابوبکر وراق، حمیدی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اہل فارس کی کتابوں کی طلب میں یمن گیا وہاں میں نے اہل فارس کی کتابیں لکھیں اور جمع کر لیں پھر جب میری واپسی کا وقت قریب ہوا اور میں چل پڑا، راستے میں ایک آدمی کے پاس سے میرا گزر ہوا وہ آدمی اپنے گھر کے صحن میں احتباء کیے بیٹھا ہوا تھا، نیلگوں آنکھوں والا ابھری ہوئی پیشانی اور اسکی ڈاڑھی پر بال نہیں تھے، میں نے اس سے پوچھا کیا مجھے قیام کے لئے ٹھکانا مل سکتا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہی صفت فارسیوں کے اندر سب سے گندی صفت ہے، چنانچہ اس

نے مجھے اپنے ہاں جگہ دی اور میرا خوب بڑھ چڑھ کر اکرام کیا جتنا کہ ایک کریم آدمی کر سکتا ہے، اس نے رات کو میرے پاس کھانا، خوشبو، سواری کا چارہ بچھونا اور لحاف بھیجے لیکن میں رات بھر کروٹیں بدلتا رہا اور رہ رہ کر میرے دل میں خیال آتا کہ میں ان کتابوں کو کیا کروں گا جب میں اتنی اچھی صفت اس آدمی میں دیکھ رہا ہوں؟ میں نے سوچا کہ یہ کتنا اچھا اور کریم آدمی ہے لہذا میں ان کتابوں کو پھینک دوں گا۔ جب میں صبح کو اٹھا غلام سے سواری پر زین کسنے کو کہا، غلام نے زین کسی میں سوار ہوا اور میزبان کے پاس سے گزرتے وقت تھوڑی دیر کھڑے ہو کر کہا، جب تم مکہ آؤ اور مقام ذی طوی کے پاس سے گزرو وہاں محمد بن ادریس شافعی کے بارے میں ضرور پوچھنا، اس آدمی نے مجھ سے کہا: کیا میں تمہارے باپ کا آزاد کردہ غلام ہوں؟ میں نے کہا نہیں، کہا: کیا تم نے مجھ پر احسان کیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں کہا: گزشتہ رات جو میں نے تمہارے تکلفات کئے ان کا بدل کہاں ہے؟ میں نے کہا: وہ کیا؟ بولا: میں تمہارے لئے دو درہم کا کھانا۔ اتنے درہم کا سالن، تین درہم کی خوشبو، تمہاری سواری کے لئے دو درہم کا چارا خرید لایا ہوں نیز دو درہم بچھونے اور لحاف کا کرایہ بھی ہے میں نے غلام کو سب قرض کی ادائیگی کا کہا، اور اس آدمی سے پوچھا: کیا کوئی اور قرض بھی میرے ذمہ باقی ہے؟ بولا: گھر کا کرایہ سو میں نے تمہارے لئے وسعت پیدا کی اور اپنے آپ کو تنگی میں رکھا، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے ان کتابوں پر رشک آیا پھر میں نے اس کے بعد آدمی سے کہا: کیا تمہارا کچھ اور حق بھی باقی ہے؟ بولا: چلو جاؤ اللہ تمہیں رسوا کرے تم سے زیادہ شریر میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۵۷۱-عبدالرحمن بن محمد، عبدالرحمن بن ابی حاتم، ابو حاتم، حرملہ، شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کانے، بھینگے، لنگڑے، کبڑے، سرخ و زرد گہرے رنگ والے اور جسکی ڈاڑھی کے بال صرف ٹھوڑی پر ہوں ان سے بچو اور ہر وہ آدمی جس کے بدن میں کسی آفت کا اثر ہو اس سے بچو اسی طرح جسکی خلقت میں نقص ہو اس سے بھی بچو چونکہ ان میں ہلاکت ہے اور ان کے ساتھ اختلاط میں تنگدستی ہے۔

ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا! یہ لوگ خبث والے ہیں۔ ابو محمد بن ابی حاتم کہتے ہیں! جب ان لوگوں کے بدن میں پیدائشی نقص و آفت ہو اس وقت ان سے بچو اور اگر ان میں نقص پیدائشی نہ ہو بلکہ بعد میں کسی وجہ سے پیدا ہو گیا ہو تو پھر ان کے ساتھ اختلاط کرنے میں کوئی ضرر نہیں۔

۱۳۵۷۲-عبدالرحمن، عبدالرحمن بن ابی حاتم، احمد بن عبدالرحمن بن وہب سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کسی کتاب کو دیکھو کہ اس میں اصلاح والحاق ہو تو اس کی صحت کی گواہی دے دو۔

۱۳۵۷۳-عبدالرحمن، ابو محمد، ابو حرملہ، سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کسی آدمی کے بارے میں معلوم کرنا چاہو آیا کہ وہ کاتب ہے کہ نہیں ہے؟ دیکھو وہ اپنی دوات کہاں رکھتا ہے اگر وہ دوات بائیں جانب یا اپنے سامنے رکھتا ہے تو جان لو کہ وہ کاتب نہیں ہے۔

۱۳۵۷۴-عبداللہ، احمد بن محمد بن یوسف، ابو نصر مصری، ابو عبید احمد بن عبدالرحمن بن اخی ابن وہب سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بنو کنانہ کا ایک آدمی حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کے پاس گیا، حضرت معاویہؓ نے پوچھا کیا تم بدر میں موجود تھے؟ کہا جی ہاں، پوچھا: اس وقت تم کتنے ایک تھے؟ کہا: میں اس وقت موٹا تازہ نوجوان لڑکا تھا، مجھے سنایئے بدر میں تم نے کیا دیکھا اور کیا پایا؟ کہا: ہم حاضر غیب کی طرح تھے، ہم نے کوئی قریشی کامیابی نہیں دیکھی، کہا: مجھے بتایئے جو کچھ آپ نے دیکھا: میں نے جلد باز لوگوں میں علی بن ابی طالب کو دیکھا جو کہ اس وقت نوجوان لڑکے بہادر شیر دل، عبقری صفت کے مالک تھے اور جلدی سے گھوم جاتے تھے جو بھی ان کے سامنے ثابت قدمی دکھاتا اسے فوراً قتل کر دیتے، جس چیز پر تلوار چلاتے اسے چکنا چور کر دیتے میں نے لوگوں میں ان جیسا کوئی نہیں دیکھا جب حملہ کرتے تو زور دار حملہ کرتے، فوراً دوسری طرف متوجہ ہو جاتے یوں لگتا جیسا کہ وہ چکر باز لومڑی ہوں، گویا ان کی گدی میں دو آنکھیں ہیں، ان کی چھلانگ نیل گائے کی سی چھلانگ ہوتی تھی، جس چیز کے سامنے آتے اسے ہلاکر رکھ دیتے، جس نے ان کا سامنا کیا

مگر اسکی ماں نے اسے گم پایا، اندھا دھند شجاع تھے، اپنے سامنے سے حملہ کرتے تھے پیچھے نہیں دیکھتے تھے، کسی نے کہا یہ تو محمد ﷺ کے چچا حمزہ بن عبدالمطلب تھے، کہا: پھر تم نے کیا دیکھا؟ کنانی نے جواب دیا جو کچھ میں نے آپ سے کہہ دیا وہ دیکھا نیز میں نے آپ کے دادا عتبہ اور آپ کے ماموں ولید کو بھی قتل ہوتے دیکھا تھا، میں نے دیکھا کہ آپ کے خاندان کے جو لوگ حاضر تھے انھیں معاف نہیں کیا گیا، سو جب شکست ہوئی تو میں تیز بھاگنے والوں میں سے تھا، کہا: تم کہاں چلے گئے، جواب دیا: میں اس وقت نہیں چلا جب تک کہ ایک بلند جگہ دیکھ نہ لی، میں بھاگنا اچھی طرح جانتا تھا، جیسا کہ بھاگنے ہی میں تمہارے باپ نے بھلائی سمجھی چونکہ اسی نے تمہارے دادا، ماموں اور بھائی کے بچھاڑے جانے سے نصیحت حاصل کرلی تھی، حضرت معاویہؓ نے کہا: تم بہت سخت کلام کرتے ہو، کنانی نے کہا: میں بھی تو بھاگنے والوں میں سے تھا، حضرت معاویہؓ بولے: تم تو قریش سے بغض رکھتے ہو، کہا: جو بغض کے اہل ہوں گے ہم ان سے بغض ہی رکھیں گے، پوچھا: بغض کے اہل کون لوگ ہیں؟ کنانہ نے کہا: جس نے قرابت ورشتہ داری کو توڑا، مال غنیمت کو ترجیح دی وغیرھا، حضرت معاویہؓ نے کہا: تم سے خاموشی اختیار کرلینا ہی بہتر ہے، کنانی نے کہا: خاموشی آپ کے لئے زیادہ مناسب ہے، حضرت معاویہؓ نے کہا چلو میں نے خاموشی کرلی، چنانچہ معاویہؓ خاموش ہوگئے۔

۱۳۵۷۵- حسن بن سعید بن جعفر، ابوالقاسم زیات، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے جس کو بھی اس کے مرتبہ سے بلند کیا مگر وہ ضرور بلندی کے بقدر پست ہوا ہے۔

۱۳۵۷۶- حسن بن سعید بن جعفر، محمد بن زغبہ، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک حکیم نے دوسرے حکیم کو لکھا: اے میرے بھائی! تمہیں علم عطا کیا گیا ہے لہذا اپنے علم کو گناہوں کی تاریکی میں آلودہ نہیں کرنا ورنہ آپ تاریکی میں پڑے رہ جائیں گے جس دن اہل علم اپنے علم کی روشنی میں آگے بڑھ رہے ہوں گے۔

۱۳۵۷۷- حسن بن سعید، محمد بن زغبہ، یونس بن عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں میں نے شافعی کو کہتے سنا: علم کی فضیلت کے لئے یہ کافی ہے کہ جو شخص صاحب علم نہیں ہے وہ بھی اہل علم کہلوانا پسند کرتا ہے اور اس پر خوش ہوتا ہے اور جہالت کی برائی کے لئے یہ کافی ہے کہ جاہل بھی اپنے کو جاہل نہیں کہلوانا چاہتا اور اس پر غضب ناک ہوتا ہے

۱۳۵۷۸- محمد بن عبدالرحمن، احمد بن محمد بن حارث وابراہیم بن میمون صواف، محمد بن ابراہیم جنا دحسن بن عبدالعزیز جروی سے مروی ہے کہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں عراق میں اپنے پیچھے ایک چیز چھوڑ آیا ہوں جسے زنادقہ نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے اور وہ اسے تعبیر کا نام دیتے ہیں اور اس میں مشغول ہوکر قرآن سے غافل رہتے ہیں۔

۱۳۵۷۹- حسن بن سعید، زکریا ساجی، حسن بن محمد بن بجلی، حسن بن ادریس حلوانی سے مروی ہے کہ امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی موٹا آدمی کامیاب نہیں ہوا، بجز محمد بن حسن رحمہ اللہ کے۔

کسی نے کہا وہ کیوں؟ فرمایا: اس لئے کہ عقلمند آدمی دو خصلتوں سے خالی نہیں رہ سکتا یا تو وہ اپنی آخرت کے لئے غمزدہ ہوگا یا اپنی دنیا ومعیشت کے لئے غمزدہ ہوگا اور چربی غم کے ساتھ جسم پر نہیں چڑھتی۔

پس جب کوئی آدمی دونوں چیزوں سے خالی ہو تو وہ چوپاہوں کی حد میں چلا جاتا ہے اور اس پر چربی چڑھ جاتی ہے۔

۱۳۵۸۰- محمد بن ابراہیم بن احمد، محمد بن سعید بن محمد طحان، حارث بن محمد، ابراہیم بن عبداللہ بن حاتم، یحییٰ بن زکریا سے مروی ہے کہ امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف سے کہا: ہر آدمی اپنے عیوب سے بخوبی واقف ہوتا ہے، پس اپنے نفس کے عیب بیان کر اور کوئی نہ چھپا، حجاج بولا: اے امیرالمومنین امیرے نفس میں بے جا احراز کینہ اور حسد ہے، عبدالملک بولا تب تو تیرے اور شیطان کے درمیان ضرور کوئی نہ کوئی نسبت ہے، حجاج نے کہا: اے امیرالمومنین

شیطان جب مجھے دیکھے گا تو میرے ساتھ صلح کرلے گا، پھر امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حسد عنصر و مادہ کی ملامت، طبائع کی عداوت، اختلاف ترکیب، مزاج کے فساد اور عقل کی کمزوری سے ہوتا ہے حسد کرنے والے کی حسرتیں کبھی ختم نہیں ہوتی ہیں اور وہ درجات ومراتب کو معدوم کردیتا ہے۔

۱۳۵۸۱- محمد بن ابراہیم، محمد بن قاسم صبونی بغدادی، محمد بن حسن بن ساعہ، نشہل بن کثیر، کثیر سے مروی ہے ایک دن امام شافعی رحمہ اللہ ہارون کے حجرے میں داخل ہوئے تاکہ انھیں امیر المؤمنین کے پاس جانے کی اجازت مل جائے ان کے ساتھ ہارون کا خادم سراج بھی تھا، سراج نے انھیں ابوعبدالصمد جو کہ ہارون کی اولاد کا مؤدب ومعلم تھا کے پاس بٹھادیا۔ سراج نے امام سے کہا: اے ابوعبداللہ یہ امیر المؤمنین کی اولاد کا مؤدب ہے آپ مؤدب کو اولاد کے بارے میں کچھ وصیت کردیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے ابوعبدالصمد کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا: تم سب سے پہلے امیر المؤمنین کی اولاد کی اصلاح کا خیال رکھو اور ان کی اصلاح تمہاری اصلاح سے وجود میں آئے گی چونکہ ان کی آنکھیں تمہاری آنکھوں کے ساتھ بندھی ہوئی ہیں لہٰذا ان کے نزدیک وہی چیز اچھی ہوگی جسکو تم اچھا سمجھو گے اور ان کے نزدیک وہی چیز قبیح ہوسکتی ہے جسے تم ترک کردو گے۔ انھیں کتاب اللہ کی تعلیم دو اور ان پر زبردستی نہ کرو کہیں وہ اکتا نہ جائیں اور انھیں ویسے ہی لاپرواہ نہ چھوڑ دو کہ کتاب اللہ کو بالکل ہی ترک کردیں پھر انھیں اشعار سناؤ اور اس کے بعد انھیں علم حدیث سے سرفراز کرو نیز انھیں ایک علم سے دوسرے علم کی طرف نہ لے جاؤ بایں طور کہ ابھی پہلے علم میں انھیں رسوخ حاصل نہ ہوا ہو چونکہ کانوں میں بے ہنگم کلام فہم کو ضائع کردیتا ہے۔

۱۳۵۸۲- محمد بن عبدالرحمن، محمد بن بشر بیری، ربیع سے مروی ہے کہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس تھا اچانک ایک آدمی آیا اور کوئی بات کی امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ شعر پڑھا۔

جنون مجنون لست بواجد — طبیبا یداوی من جنون جنون.

جس پاگل کو دائمی جنون ہو میں اس کے لئے کوئی ایسا طبیب نہیں پاتا ہوں جو دائمی جنون سے اسکا علاج کرے۔

۱۳۵۸۳- محمد بن ابراہیم بن علی، عبداللہ بن سندہ بن ولید، بحر بن نصر سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے کہا کہ لوگ آپ کو قیس کہتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک شاعر نے کہا:

ومازال کتمانیک حتی کاننی — لرجع جواب السائلی عنک اعجم

لاسلم من قول الوشاۃ تسلمی — سلمت وھل حی علی الناس یسلم

لگاتار معاملہ تجھ سے پوشیدہ رہا حتی کہ میں تیرے سائل کے جواب دینے سے قاصر ہوں، تاکہ چغلخوروں کی بات سے سلامت رہوں اور تو بھی سلامت رہے، کیا کوئی زندہ ہے جو لوگوں سے سلامت رہا ہو۔

۱۳۵۸۴- محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع بن سلیمان، نے بویطی رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا بویطی اس وقت جیل میں بند تھے، لکھا کہ: غرباء کے ساتھ اپنے اخلاق کو اچھا رکھو اور جیل میں بند قیدیوں کے ساتھ اپنے نفس کو مانوس کرلو چونکہ میں نے اکثر امام شافعی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے۔

اھین لھم نفسی واکرمھا بھم — ولا تکرم النفس التی لا تھینھا.

میں اپنے دوستوں کیلئے اپنے نفس کو ذلیل کرتا ہوں لیکن نفس کو ان سے عزت ملتی ہے اور جس نفس کو تم نے ذلیل نہیں کیا اس کا اکرام مت کرو۔

۱۳۵۸۵- محمد بن عبدالرحمن، احمد بن محمد بن حارث قتات مصری،، ربیع بن سلیمان نے بویطی رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا کہ پردیسیوں کے

لئے اپنے نفس کو قائم رکھو اور اپنے اخلاق کو اپنے اہل کے لئے اچھے رکھو میں اکثر امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنتا ہوں۔

اهين لهم نفسي لكي يكرمونها ولن تكرم النفس التي لاتهينها.

میں اپنے نفس کو دوستوں کے لئے ذلیل کرتا ہوں تا کہ وہ میرے نفس کا اکرام کریں جس نفس کو تم نے ذلیل نہیں کیا اسکا اکرام بھی مت کرو۔

اور میرا گمان ہے شاید یہ میرا آخری خط ہو آپ کی طرف، چونکہ تم نے ایک بات لکھی ہے کہ مجھے امیرالمؤمنین کے پاس داخل کیا جائے سو اگر میں اس کے پاس چلا گیا تو میں سچ کہوں گا نیز سارے لوگ میرے معاملہ میں بری ءالذمہ ہیں مگر دو آدمی خویلد اور ایک دوسرا آدمی۔

۱۳۵۸۶-عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، ربیع کہتے ہیں ابویعقوب بویطی رحمہ اللہ نے میری طرف خط لکھا اور وہ مجھ سے اصرار کررہے تھے کہ میں غریب طلباء کے ساتھ اپنے نفس کو لگائے رکھوں، چونکہ وہ لوگ امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابیں سننے آئے ہیں۔ نیز مجھ تلامذہ کے ساتھ حسن اخلاق کی تاکید کی، اور کہا کہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کو اکثر یہ شعر کہتے ہوئے سنتا رہا ہوں۔

اهين لهم نفس لكي يكرمونها ولن تكرم النفس التي لاتهينا

۱۳۵۸۷-محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ، شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے ایک عورت کے ساتھ شادی کررکھی تھی جسکے ساتھ اس آدمی کو ایک عرصہ بیت چکا تھا، اس نے ایک نوجوان لونڈی کے ساتھ نئی نئی شادی کردی چنانچہ لونڈی جب بھی سابقہ عورت کے دروازے پر گزرتی یہ شعر پڑھتی۔

ومايستوي الرجلان رجل صحيحة ورجل رمي فيها الزمان فشلت.

دو ٹانگیں برابر نہیں ہوسکتیں جن میں سے ایک صحیح وتندرست ہو اور دوسری میں لنگڑا پن آجائے اور پھر شل ہو کر رہ جائے۔

پھر جب دروازے کے پاس سے گزرتی تو یہ شعر پڑھتی۔

ومايستوي الثوبان ثوب به البلا وثوب بايدي البائعين جديد.

دو کپڑے برابر نہیں ہوسکتے کہ ان میں سے ایک میں بوسیدگی سرایت کرگئی ہو اور دوسرا بالکل نیا ہو اور بیچنے والوں نے ہاتھوں میں اٹھار کھا ہو۔

۱۳۵۸۸-ابومحمد بن ابی حاتم، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے نبی ﷺ کی حدیث کہ "بلاشبہ نبی ﷺ نے لید اور ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے" کے بارے میں فرمایا"

کہ "الرمہ" وہ ہڈی ہے پھر اثبات میں یہ شعر پڑھا۔

اما عظامها فرم واما لحمها فصلب .

رہیں اسکی ہڈیاں سو وہ نری ہڈیاں ہی رہ گئی ہیں اور رہا اسکا گوشت سو وہ نوچ لیا گیا ہے۔

۱۳۵۸۹-عبدالرحمٰن، ابومحمد، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے "لمس" کے بارے میں سوال کیا گیا، فرمایا وہ "لمس بالید" ہے کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ نبی ﷺ نے ملامست سے منع فرمایا ہے ملامست جیسے کپڑے کو ہاتھ سے لمس کرنا پھر اسے الٹ پلٹ کر خرید لیں جیسا کہ شاعر کا قول ہے۔

لمست بكفي كفه طلب الغنى ولم ادر ان الجود من كفه يعدي

فلاانا منه مما افاد ذو الغنى. افدت واعدالي فاتلفت ماعندي

میں نے اپنے ہاتھ سے ممدوح کے ہاتھ کو لمس کیا مالداری کی طلب میں حالانکہ مجھے پتہ نہیں تھا کہ اسکی ہتھیلی سے سخاوت بھی متعدی ہو جاتی ہے۔ ایک مالدار آدمی جو فائدہ حاصل کرتا ہے میں نے بھی وہ فائدہ حاصل کیا لیکن وہ میرا دشمن ہوا چنانچہ سخاوت میں میں

نے سب کچھ تلف کر دیا

۱۳۵۹۰-محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد بن غوث، دمشقی، مزنی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی کسی مراد کے متعلق بات کی پھر یہ شعر پڑھا۔

ولقد بلوتک وابتلیت خلیقتی ولقد کفاک معلما تعلیمی

میں نے تجھے آزمایا اور میری عادت کو بھی آزمایا گیا لیکن بطور معلم کے میری تعلیم کافی ہے۔

۱۳۵۹۱-محمد بن ابراہیم، شعیب بن محمد دبیلی، ربیع نے ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ شعر پڑھے۔

الیت الکلاب لنا کانت مجاورۃ ولیتنا لانریٰ ممانری احداً.

ان الکلاب لتهدأفی مواطنها والناس لیس بهاد شرهم ابدا.

فاهرب بنفسک واستأنس بوحدتها تبقیٰ سعیداً اذاماکنت منفردا

کاش کہ کتے ہمارے پڑوسی ہوتے اور کاش کہ جو برائیاں ہم دیکھتے ہیں وہ نہ دیکھتے، بلاشبہ کتے اپنی اپنی جگہوں پر آرام وسکون کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں لیکن لوگ اپنی شرارتوں سے کبھی باز نہیں آئیں گے، پس اے مخاطب اپنے نفس کو لئے بھاگ جا اور اسے تنہائی کے ساتھ مانوس رکھ سو جب تک تم الگ تھلگ رہو گے خوش بختی وسعادت تمہارا مقدر بن کر رہے گی۔

۱۳۵۹۲-ابوبکر بن احمد بن قاسم بروجردی، زبیر بن عبدالواحد، ابوبکر محمد بن مطر، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

لیت الکلاب لنا کانت مجاورۃ.واننا لانری ممانریٰ احداً

ان الکلاب لتهدأفی مرابضها.والناس لیس بهادشرهم ابداً

فانجع بنفسک واستانس بوحدتها.تبقیٰ سعیداًاذاماکنت منفرداً.

۱۳۵۹۳-احمد بن قاسم، زبیر بن عبدالواحد، حسن بن سفیان، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

تمنیٰ رجال ان اموت وان امت . فتلک سبیل لست فیها باوحد

فقل للذی یبقیٰ خلاف الذی مضیٰ.تهیالأخریٰ مثلها فکان قد

کچھ لوگ آرزو کرتے ہیں کہ میں مرجاؤں سو اگر میں مرگیا تو یہ کوئی میری خصوصیت نہیں مجھ سے پہلے بھی بہت لوگ مرے ہیں۔پس جو باقی رہے اس سے کہو جو ہو چکا اس کے خلاف کہ اسی کی مثل دوسری کے لئے تیاری کرو گویا کہ وہ بات ہو چکی۔

۱۳۵۹۴-محمد بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ سبائی، ہارون بن سعید ایلی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ایک حدیث ذکر کی کسی نے کہا امام مالک اس حدیث کی سند میں آپکی مخالفت کرتے ہیں سفیان رحمہ اللہ نے کہا، امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں میری نسبت امام مالک کے ساتھ ایسی ہے جیسا کہ ایک شاعر نے کہا

وابن اللبون اذا مالز فی قرن . لم یستطع صولة البزل القناعیس.

۱۳۵۹۵-حسن بن سعید بن جعفر، ابوزرارہ حرانی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک ایک آدمی رقعہ لئے آن وارد ہوا امام نے رقعہ پڑھا اور اس پر کچھ لکھ کر آدمی کو واپس کر دیا پھر وہ آدمی چل پڑا، میں مسجد کے دروازے کی طرف بڑھا اور اس آدمی کے پیچھے پیچھے ہولیا میں نے کہا: بخدا! امام شافعی رحمہ اللہ کا کوئی فتویٰ ایسا نہیں جو میری نظر سے نہ گزرا ہو سو اس فتویٰ سے میں کیوں محروم رہوں چنانچہ میں نے اس آدمی کے ہاتھ سے رقعہ لے لیا اس میں یہ شعر لکھا تھا۔

سل العالم المکی هل من تزاور وضمة مشتاق الفواد جناح

کسی عالم سے پوچھو کیا باہمی ملاقات اور دل کی چاہت کو ساتھ چمٹانے میں کوئی گناہ ہے۔

اس رقعہ پر امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ شعر لکھا تھا۔

فقلتُ معاذ اللہ ان یذھب التقی   تلاصق اکباد بھن جراح.

میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی پناہ کہ تقویٰ ختم ہو جائے اور زخمی دل عورتوں کے ساتھ چمٹ جائیں۔

ربیع کہتے ہیں میں نے ناپسند سمجھا کہ امام شافعی ایک نوجوان کو اس طرح کا فتویٰ دیں میں نے کہا: اے ابوعبداللہ کیا آپ کسی نوجوان کو ایسا فتویٰ دیتے ہیں؟ امام رحمہ اللہ نے مجھے کہا: اے ابومحمد! یہ آدمی ہاشمی ہے اور ابھی ابھی اسی رمضان المبارک کے مہینے میں اس نے شادی کی ہے، یہ نوعمر ہے اور اس نے سوال پوچھا ہے کہ بیوی کا بوسہ لینے اور ساتھ چمٹانے میں بدون ہمبستری کے کچھ گناہ ہے؟ تب میں نے اس کو یہ فتویٰ دیا ہے، ربیع کہتے ہیں میں نوجوان کے پیچھے چل پڑا اور اس سے کیفیت پوچھی، چنانچہ اس نے مجھے وہی جواب دیا جو امام شافعی رحمہ اللہ نے دیا تھا، میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے بہتر کسی کی فراست نہیں دیکھی۔

۱۳۵۹۶- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن سہل بن مہران، ربیع بن سلیمان کہتے ہیں میں امام شافعی رحمہ اللہ کی مجلس میں حاضر تھا اچانک ان کے پاس ایک نوجوان لڑکا آیا جو جنبی کی طرح لگتا تھا، اس نے امام شافعی رحمہ اللہ کو ایک رقعہ دیا، جب امام رحمہ اللہ نے اسے جواب دیا تو امام رحمہ اللہ بھی ہنس پڑے اور لڑکا بھی ہنس پڑا، میں نے تعجب کیا اور اس لڑکے کے پیچھے ہو لیا، میں نے لڑکے کو قسم دی کہ رقعہ مجھے ضرور دکھائے چنانچہ اس نے رقعہ مجھے دکھایا اس پر دو سطریں لکھی ہوئی تھیں پہلی سطر میں لکھا تھا۔

سل الفتی المکی ھل من تزاور   وقبلۃ مشتاق الفؤاد جناح

دوسری سطر میں امام شافعی رحمہ اللہ نے لکھا تھا۔

اقول معاذ اللہ ان یذھب التقیٰ   تلاصق اکباد بھن جراح.

۱۳۵۹۷- ابوبکر محمد بن احمد بن عبید اللہ بیضاوی مقری، ابوعبداللہ ماسونی، ابوحیان نیشاپوری کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک دن عباس ازرق امام شافعی کے پاس گئے اور کہا اے عبداللہ! آپ نے اشعار کہے ہیں اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں پکی توبہ کروں گا کہ میں کبھی بھی اشعار نہیں کہوں گا، امام شافعی رحمہ اللہ نے اس سے کہا...

۱۳۵۹۸- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن احمد ابوبکر مالکی، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کہتے ہیں میں نے جب بھی امام شافعی رحمہ اللہ کے سامنے کوئی قصیدہ ذکر کیا انہوں نے اول تا آخر مجھے ضرور سنا دیا۔

۱۳۵۹۹- عبداللہ بن محمد، خلف بن فضل، محمد بن صالح ترمذی، یحییٰ بن اکثم کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ قبیلہ ہذیل کے اشعار کے بہت بڑے عالم تھے میں نے ہذیل کے اشعار کے بارے میں فارس میں ایک ادیب کے ساتھ مذاکرہ کیا اس نے مجھے بتایا کہ وہ بہت بڑے عالم تھے، میں نے حذلیوں کے اشعار یاد کئے ہیں در نحالیکہ میرے پاؤں کجاوے میں تھے (یعنی اونٹ پر سوار ہو کر کے میں ہذیل کے اشعار کے لئے سفر کرتا رہا ہوں)

۱۳۶۰۰- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن رمضان بن شاکر، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ہمیں بتایا کہ عمر بن خطاب اونٹ پر سوار ہوتے ایک پاؤں اٹھا لیتا اور ہاتھ زمین پر رکھ دیتا اور پھر دوسرا پاؤں اٹھا لیتا اونٹ کی چال نے انہیں تعجب میں ڈالا اور یہ شعر پڑھا۔

کان راکبھا غصن بمروحۃ   اذا بدلت بہ او شارب ثمل

پھر کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر،

۱۳۶۱۷-محمد بن ابراہیم، یوسف بن عبدالاحد کہتے ہیں میں نے مزنی سے امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کہ آدمی ہر شام دو شعر ضرور پڑھا کرے، کے بارے میں پوچھا وہ دو شعر کون سے ہیں مزنی نے کہا:

یریدالمرء ان یعطی مناہ. ویابی اللہ الاماارادا

یقول المرء فائدتی ومالی. وتقوی اللہ افضل مااستفادا

آدمی چاہتا ہے کہ اس کی ہر تمنا پوری ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ کو ایسا نامنظور ہے مگر اللہ جو چاہے۔

اور وہ آدمی کہتا ہے کہ میرا فائدہ اور میرا مال مجھے ملتا رہے لیکن اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اسکے جمیع فوائد سے افضل ہے۔

۱۳۶۰۱-محمد بن عبدالرحمٰن، ابن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے ہمیں بتایا کہ ایک مرتبہ ابن زبیر ایک جگہ کھڑے تھے، اچانک دیکھتے ہیں کہ ان کے سامنے ایک مشکیزہ لٹکا ہوا ہے کہنے لگے اے مشکیزے والے!

ان کنت ساقیۃ یوماعلی کرم فاسق الفوارس من ذھل بن شیبانا.

اے پانی پلانے والے اگر تو فی الواقع کسی دن فضل وکرم سے پانی پلاتا ہے تو قبیلہ ذہل بن شیبان کے شہسواروں کو پلا۔

۱۳۶۰۲-محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن رمضان، محمد بن عبداللہ کی سند سے مروی ہے محمد کہتے ہیں ضباعہ بنت قیس نے یہ شعر پڑھا (ترجمہ) کیا تجھے یہ بات رنجیدہ نہیں کرتی کہ قیس کے پہاڑوں سے وہاں کی لومڑی روٹھ کر چلی گئی ہے؟۔ اس پر امام شافعی رحمہ اللہ نے ضباعہ کو فرمایا یہ رنج طویل تر رہے اچھا ہے۔

۱۳۶۰۳-محمد بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن اسحٰق بن معمر جوہری، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب یزید بن مہلب نے خوارج کے ایک آدمی کو نیزہ مارا اور خارجی کو پچھاڑ دیا فوراً ہی خارجی تلوار یا نیزہ لئے کود پڑا اور یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

وانا لقوم ماتعودحینا. اذاالتقینا ان نحید وننفرا.

وننکریوم الروح الوان حینا. من الطعن حتی یحسب الجون اشقرا.

ولیس بمعروف لناان نردھا. صحاحاولامستکراان نغفرا.

ہم ایسی قوم ہیں جو کبھی واپس نہیں جاتی ہم باہم مقابل ہوتے ہیں کہ الگ ہو کر بھاگ کھڑے ہوں، لڑائی کے دن ہمارے جسموں سے بہنے والا خون عجیب نہیں تاوقتیکہ سیاہ وسرخ گھوڑا باعث ثواب سمجھ لیا جائے، اور نہ ہی یہ بات ہمیں زیب دیتی ہے کہ ہم گھوڑے کو صحیح سالم واپس لے جائیں اور یہ بھی کوئی عجیب نہیں کہ ہماری مغفرت نہ ہو۔

۱۳۶۰۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر ابوحسن بغدادی، ابوعلی بن صغیر، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ ایک مرتبہ مکہ سے واپس تشریف لائے خدام انھیں ملنے کے لئے باہر نکلے اتنے میں امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک جگہ قیام کرلیا تھا ان کی ایک طرف ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، چنانچہ خدام وتلامذہ جب سلام ودعا سے فارغ ہوئے تو انھیں کہنے لگے: اے ابوعبداللہ! کیا آپ جیسا آدمی اس مکان میں؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ اشعار جواب میں پڑھے۔

وانزلنی طول النویٰ دارعونۃ. مجاورنی من لیس مثلی یشاکلہ.

لتحملہ حتی یقال سجیۃ. ولوکان ذاعقل لکنت اعاقلہ.

۱۳۶۰۵-عبداللہ بن محمد، ابوبکر سہائی، بعض مشائخ سے روایت کرتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ کو بعض لوگوں نے برا بھلا کہا چونکہ امام رحمہ اللہ اہل بیت کی طرف مائل تھے اور اہل بیت سے شدید محبت رکھتے تھے تو بعض لوگوں نے انھیں رافضیت کی طرف منسوب کردیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔

قف بالمحصب من منیٰ فاهتف بها. واهتف بقاعد خیفها والناهض

ان کان رفضا حب آل محمد. فلیشهد الثقلان انی رافض

منیٰ کی محصب وادی میں کھڑے بیٹھے آواز لگاؤ کہ اگر آل محمد ﷺ کی محبت رافضیت ہے تو پھر جن وانس اس پر گواہ ہیں کہ میں رافضی ہوں۔

۱۳۶۰۶-عثمان بن محمد عثمانی، ابومحمد بن حیان، ابوعلی نیشاپوری اپنے بعض ساتھیوں سے روایت کرتے ہیں کہ جب محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ مصر میں داخل ہوئے ان کے پاس امام مالک رحمہ اللہ کے اجلہ تلامذہ کا انبوہ امڈ آیا چنانچہ امام مالک کے تلامذہ کی بہت سارے مسائل میں مخالفت کی تلامذہ نے انکار کیا اور ان کے گرد جمع ہو گئے پھر امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔

آانثر دراوسط سارحة النعم، اأنظم منثوراً لراعیة الغنم

لعمری لئن ضیعت فی شر بلدة. فلست مضیعاًبینهم غرر الحکم

فان فرج الله اللطیف بلطفه. وصادفت اهلاًللعلوم وللحکم

بثثتُ مفیداًواستفدت وداده. والافمکنون لدی ومکتتم.

فمن منح الجهال علماًاضاعه. ومن منع المستوجبین فقد ظلم.

میں کیا موتی بکھیر رہا ہوں مویشی چرانے والے کے سامنے اور بکھرے موتی پرو رہا ہوں بکریاں چرانے والے کے سامنے بخدا اگر میں برائی کے شہر میں ضائع ہو گیا تو میں ان کے سامنے حکمتوں کو ضائع نہیں کرتا ہوں، اگر خدائے لطیف نے اپنے لطف وکرم سے کشادگی پیدا کی اور میں علوم وحکمتوں کے اہل سے مل گیا مفید علوم بکھیروں گا اور اللہ کی محبت بھی حاصل کروں گا ورنہ سب کچھ میرے نزدیک مخفی ہے اور تم بھی پوشیدہ ہو سو جو آدمی جاہلوں کو علم سے نوازتا ہے گویا اس نے اپنا علم ضائع کیا اور جو علم کے مستحقین سے علم کو روکتا ہے فی الواقع اس نے بہت بڑا ظلم کیا۔

۱۳۶۰۷-عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن معدان، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی نے فرمایا:

ألیس شدیداً ان تحب   فلا یحبک من تحبه

کیا یہ بات زیادہ سخت نہیں کہ تم محبت کرو اور جس سے تم محبت کرو وہ تم سے محبت نہ کرے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ایک لونڈی نے مجھے کہا۔

ویصدعنک بوجهه   وتلح انت فلا تعه

اور تمہارا محبوب تم سے اپنا چہرا پھیر لیتا ہے اور تم ہو کہ اس کیلئے مرے جا رہے ہو پس اس کے لئے طوفان مت بنو۔

۱۳۶۰۸-محمد بن عبدالرحمن، جعفر بن احمد بن یحییٰ خولانی، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ شعر میں نے قبیلہ قیس کے ایک آدمی کے بارے میں لکھا ابن حزم کے سبب میں کہ جب ان کا اختلاف ہوا۔

جزی الله عنا جعفرا حین اهلفت   بنا نعلنا فی الواطئین فزلت.

ابوا ان یملونا ولوان امنا   تلاقی الذی لاقوه منا لملت

یعنی ہماری طرف سے اللہ تعالیٰ جعفر کو بدلہ دے، جس وقت کہ ہمارے جوتے پہننے والوں کو پھسلانے لگے تو بنو قیس نے انکار کیا کہ وہ اکتا جائیں گے بالفرض اگر ہماری ماں بھی سامنا کرتی جسکا انہوں نے سامنا کیا ہے تو اکتا جائے گی۔

۱۳۶۰۹-محمد بن عبدالرحمن، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ، محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے بعض اہل علم نے بتایا ہے کہ ابوبکر صدیق نے فرمایا: میں اس حق کے لئے انصار کی طرف سے کوئی مثال نہیں پاتا ہوں مگر جیسا کہ طفیل غنوی نے کہا۔

جزی اللہ عنا جعفر حین اسرقت بنا نعلنا فی الواطئین فزلت

ابوان یملوا ولو ان امنا تلاقی الذی لاقوہ منا لملت

ھم خلطونا بالنفوس وبالحوی

الیٰ حجرات آزفات اظلت

۱۳۶۱۰- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن بشر عکبری، ربیع بن سلیمان کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ یہ شعر پڑھا،

علی کل حال انت آخذ . وماالفضل الا للذی یتفضل

ہر حال میں تم حاصل کرتے ہو اور فضل وکرم اس کے لئے ہوتا ہے جو فضل وکرم کے لئے کوشش کرے۔

۱۳۶۱۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

ودع الذین اذا اتوک تنسکوا ۔ واذاخلوا فھم ذئاب خراف.

ان لوگوں کو چھوڑ دو جو کہ جب تمہارے پاس آتے ہیں بزرگ بن جاتے ہیں اور جب خلوت میں ہوتے ہیں تو وہی گھات میں بیٹھے بھیڑیے ہوتے ہیں۔

۱۳۶۱۲- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن یوسف، ابونصر مصری، وفاء بن سہیل بن ابی سحرہ کندی، محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ مؤرخین کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ نے عمرہ کیا اور عمرہ سے واپس ہوئے مقام ابواء میں پہنچے وہاں ایک قدیم کنویں کے پاس پڑاؤ کیا اور انھیں لقوہ کے مرض کی شدید شکایت ہوئی معاویہؓ نے سر پر عمامہ باندھا اور ایک طرف سے لٹکالیا پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، لوگوں کو اپنے پاس آنے کی اجازت دی، چنانچہ لوگوں کا جم غفیر ان کے پاس داخل ہوا، معاویہؓ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد کہا: آدمی کو آزمائشوں سے ہمہ وقت پالا پڑا رہتا ہے آزمائشوں پر اسے اجر وثواب بھی ملتا ہے یا گناہ پر عتاب ہوتا ہے یا اسے آزمائش سے ڈانٹ دیا جاتا ہے اور سدھر جاتا ہے میں ان تین چیزوں سے خالی نہیں ہوں سو اگر میری آزمائش کی جارہی ہے تو مجھ سے پہلے صالحین کو بھی آزمایا گیا ہے اور مجھے امید ہے کہ میں بھی ان میں سے ہوں گا، اور اگر مجھے عافیت مل جائے تو مجھ سے پہلے بھی صالحین کو عافیت ملی ہے۔ آج میری عمر ساٹھ سال ہے سو اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے جو میرے لئے عافیت کی دعا کرے، پھر حضرت معاویہؓ رونے لگے لوگ ان کے پاس سے اٹھ کر چلے جانے لگے، حضرت معاویہؓ سے مروان بن حکم نے کہا: اے امیر المؤمنین آپ کیوں رو رہے ہیں؟ معاویہؓ نے فرمایا: میں تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرا ہوں اور میری آنکھوں میں آنسوؤں کی کثرت ہو چکی ہے اور مجھے اپنے احباب کے بارے میں آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہے، اور میری یہ کیفیت ختم نہیں ہونے پارہی ہے کاش اگر میری چاہت میرے بیٹے یزید کے بارے میں نہ ہوتی میں اپنے مقصد سے واپس لوٹ جاتا چنانچہ جب معاویہؓ کی مرض شدت اختیار کر گئی تو انہوں نے اپنے بیٹے یزید کو خط لکھا کہ فوراً میرے پاس آجاؤ، چنانچہ پیغام ملتے ہی یزید کے لئے قاصد نے سواری تیار کی اور یزید یہ اشعار کہتے ہوئے چل پڑا۔

جاء البرید بقرطاس یخث بہ.. فاوجس القلب من قرطاسہ فزعا

قلنا لک الویل ماذا فی صحیفتکم.. قالوا الخلیفۃ امسیٰ مثبتا وجعاً

فمادت الارض او کادت تمید بنا.. کانما مضرار کانھا القلعا

لم انبعثا الی حوض مزممۃ.. ترمی العجاج بھا لاتاملی سرعا

فما نبالی اذا بلغن ارجلنا.. ماہات منھن بالمرمانۃ اوظلعا

اودی ابن ھندو اودی المجد یتبعہ کانا جمیعا خلیطا حطنان معاً

اغرا ملح بمنتقی الغمام بہ لو قارع الناس عن احلامهم قرعا

لا یرفع الناس ما اوهی وان جهدوا. یوما لدیہ ولا یوهون ما رفعا

(یزید نے اشعار میں باپ کی بیماری کو اپنے لئے گراں بار کہا اور باپ کی تعریف کی اور اپنے چل پڑنے کو بیان کیا)۔

یزید امیر معاویہؓ کے پاس پہنچا اور دروازے پر عثمان بن عنبسہ کھڑے تھے، یزید نے کہا: تم یہاں امیر المؤمنین کے پاس کیا کر رہے ہو؟ عثمان نے یزید کا ہاتھ پکڑا اور امیر معاویہؓ کے پاس گیا، کیا دیکھتا ہے کہ حضرت معاویہؓ پر بیہوشی طاری ہے، یزید بے ساختہ حضرت معاویہؓ پر گر پڑا پھر عثمان کی طرف دیکھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، اور یہ اشعار کہے۔

لو فات شیء لفات ابو. حیان لا عاجز ولا وکل

الحول القلب الاریب فما. تنفع وقت المنیۃ الحول.

یعنی اگر کوئی چیز فوت ہوتی تو ابو حیان فوت ہوتا اور عاجزی وبھروسے سے عاری رہتا، قادر دل کو بوقت وفات قدرت و دبدبہ کچھ نفع نہیں پہنچا سکتا۔ معاویہؓ نے کہا: خاموش رہو۔ انہوں نے اپنا سر اوپر اٹھایا: اے بیٹا وہ یہ ہے، میں کسی ایسے کام پر خوفزدہ نہیں ہوں جس کو میں نے کیا ہے میں صرف اور صرف تیرے معاملہ میں خوفزدہ ہوں، سو جب میں مر جاؤں تو معاملے میں غور کرنا کیسے بن پڑتا ہے، میں نے غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے اور میں ایک چھوٹا پانی کا مشکیزہ لئے آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلتا رہا تاکہ میں آپ ﷺ کو پانی مہیا کرسکوں، ارشاد فرمایا، کیا میں تمہیں کپڑا نہ پہناؤں؟ میں نے عرض کیا: ضرور پہنایئے یا رسول اللہ! چنانچہ نبی ﷺ نے مجھے ایک قمیص پہنائی جو آپ ﷺ کے ساتھ لگی ہوئی تھی، رسول اللہ ﷺ نے اپنے بال اور ناخن کاٹے اور اٹھا کر میں نے اپنے پاس محفوظ کر لیے تھے، وہ اب فلاں جگہ رکھے ہوئے ہیں جب میں مر جاؤں تو یہ قمیص مجھے پہنانا اور اس قمیص کے اوپر مجھے کفن پہنانا، اور ان متبرک بالوں کو اور ناخنوں کو میرے منہ اور ناک میں اچھی طرح سے ڈال کر رکھنا، اگر کچھ ہوا تو وہ ہو کر رہے گا ورنہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں، پھر حضرت معاویہؓ وفات پاگئے، چنانچہ تین روز تک یزید گھر سے باہر نہ نکلا حتی کہ لوگ کہنے لگے کہ یزید شراب پینے میں مشغول ہوگیا ہے، پھر چوتھے دن لوگوں کی طرف نکلا منبر پر چڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد کہا: معاویہؓ اللہ کی مضبوط رسیوں میں سے ایک تھے، جسکو اللہ تعالیٰ نے مہلت دی تھی اور اب اسے کھینچ لیا ہے، پھر اسے درمیان سے کاٹ لیا، میں اعتذار نہیں کرتا ہوں اور نہ ہی میں طلب علم میں مشغول ہوں گا تم لوگ اپنے حال پر برقرار رہو میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوں پھر یزید منبر سے نیچے اتر آیا۔

مسانید امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ......... شیخ حافظ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: امام شافعی رحمہ اللہ نے عام محدثین آئمہ حدیث سے روایت کی ہیں، ان حضرات آئمہ حدیث میں مالک وسفیان بن عیینہ وابراہیم بن سعد وعبدالعزیز بن محمد دراوردی سرفہرست ہیں، اور امام شافعی رحمہ اللہ سے بھی آئمہ واعلام نے احادیث روایت کی ہیں جیسے احمد بن حنبل وابوثور اور حمیدی وغیرھم۔

۱۳۶۱۳- احمد بن عبدالرحمن بن محمد بن جارود رقی، ربیع بن سلیمان، شافعی، مالک، ابو زناد، اعرج کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ باجماعت نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے پچیس گناہ زیادہ افضل ہے۔[1]

اس حدیث کو روایت کرنے میں امام شافعی رحمہ اللہ امام مالک سے منفرد ہیں۔

۱۳۶۱۴- سلیمان بن احمد، احمد بن طاہر بن حرملہ، حرملہ، ابن وہب ومحمد بن ادریس، مالک، حازم کے سلسلۂ سند سے حضرت سہل بن سعدؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ بلال رات کو اذان دیتا ہے تم لوگ کھاتے پیتے رہو حتی کہ ابن ام مکتوم اذان دے دیں" امام شافعی رحمہ اللہ اپنی حدیث میں اضافہ کرتے ہیں کہ" ابن ام مکتوم اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک کہ انہیں نہ کہا جاتا کہ تم نے صبح کر دی ہے۔[2]

---

۱ ۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد باب ۴۲، وسنن الترمذی ۲۱۵، والنسائی ۲/ ۱۰۳. ومسند الامام أحمد ۲/ ۴۸۶، والسنن الکبری للبیهقی ۳/ ۵۹، ۶۰.

۲ ۔ صحیح البخاری ۱/ ۱۶۰، ۳/ ۲۲۵، ۹/ ۱۰۸، وصحیح مسلم، کتاب الصیام ۴۳، ۷۹، ۱۰۷، ۱۲۳، ۶/ ۴۳۳، وفتح الباری ۲/ ۹۹، ۱۰۱، ۵/ ۲۶۳، ۱۳/ ۲۳۱.

امام مالک رحمہ اللہ سے یہ حدیث صرف ابن وہب اور امام شافعی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے۔

۱۳۶۱۵-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، شافعی، مالک، ابن شہاب، عبدالرحمن بن کعب بن مالک کہتے ہیں کہ ان کے والد کعب بن مالکؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی روح پرندے کی شکل میں جنت کے ایک درخت کے ساتھ معلق کردی جاتی ہے جس دن اللہ تعالیٰ اس کے جسد کو دوبارہ زندہ کریں گے روح اس میں واپس لوٹادیں گے۔[1]

۱۳۶۱۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن ادریس شافعی، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن ہاد، محمد بن ابراہیم، عامر بن سعد کے سلسلۂ سند سے حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی نے ایمان کا ذائقہ چکھا جو اللہ تعالیٰ سے راضی رہا بطور رب کے اسلام سے راضی رہا بطور دین کے اور محمد ﷺ سے راضی رہا بطور رسول کے۔[2]

۱۳۶۱۷-محمد بن اسحق، ابن ایوب، محمود بن محمد مروزی، ابوثور، محمد بن ادریس شافعی، مالک، نافع، سلیمان بن یسار، ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو لگاتار خون بہہ رہا تھا (جو کہ خون استحاضہ تھا) رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق فتویٰ لیا گیا چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ دیکھے کہ اس بیماری کے آنے سے پہلے اس مہینہ میں حیض کا خون کتنے دن آتا تھا پھر ہر مہینے میں اتنے ہی دن نماز پڑھنا چھوڑ دے اور جب وہ دن گزر جائیں تو نہالے اور (پاجامہ کے اندر) کپڑے کی لنگوٹی باندھ کر نماز پڑھ لیا کرے۔

۱۳۶۱۸-محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوثور، محمد بن ادریس شافعی، مالک، سعید مقبری، ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے حلال نہیں کہ بغیر محرم کے ایک دن اور ایک رات کا سفر کرے۔[3]

۱۳۶۱۹-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوثور، محمد بن ادریس، سفیان، ابن ابی نجیح، عطاء، عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ تیرا بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا تیرے حج و عمرہ کے لئے کافی ہے۔[4]

۱۳۶۲۰-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، محمد بن ادریس شافعی، مالک، ابن شہاب، سالم، عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کاندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے پھر اسی طرح ہاتھ اٹھاتے، اور جب "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے تو اس کے بعد "ربنا لک الحمد" بھی کہتے۔ اور سجدہ میں اس طرح نہیں کرتے تھے۔

۱۳۶۲۱-عبدالسلام بن محمد بغدادی صوفی، محمد بن زیان، حرملہ، شافعی، مالک، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخار جہنم کی تپش میں سے ہے لہذا اسے پانی کے ساتھ بجھایا کرو۔

۱۳۶۲۲-احمد بن عبدالرحمن بن محمد، ربیع بن سلیمان، محمد بن ادریس شافعی عبدالعزیز بن محمد، ربیعہ بن عبدالرحمن، سہل بن ابی صالح، ابو صالح کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کیا ہے۔ (یعنی مدعی کے ذمہ واجب ہے کہ وہ دو گواہ لائے اگر مدعی کے پاس صرف ایک ہی گواہ ہو تو پھر اس کا گواہ قابل قبول ہوگا یا نہیں تاہم اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدعی کا گواہ بھی سن لیا اور مدعی کو قسم بھی دی جو کہ دوسرے گواہ کے قائم مقام تھی، یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے امام

---

[1] سنن النسائی ۱۰۸/۴، وسنن ابن ماجۃ ۴۲۷۱، ومسند الامام أحمد ۴۵۵/۳، ۴۵۶، والمعجم الکبیر للطبرانی ۶۳/۱۹، واتحاف السادۃ المتقین ۲۳/۵، ۳۸۷/۱۰.

[2] صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۱۱، وسنن الترمذی ۲۶۲۳ ومسند الامام أحمد ۲۰۸/۱، ومشکاۃ المصابیح ۹.

[3] صحیح البخاری ۵۴/۲. وصحیح مسلم، کتاب الحج ۷۴.

[4] السنن الکبری للبیہقی ۱۰۶/۵، ۱۷۳، وسنن ابی داؤد ۱۸۹۷. وشرح السنۃ ۸۴/۷. ۱۵۷/۹. والتمہید ۹۹/۲.

ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ایسا کرنا ممنوع ہے چونکہ قواعد مسلمہ اور نص قطعی کے خلاف ہے لہذا مدعی کے ذمہ دو گواہ لانا واجب ہے ورنہ مدعی علیہ کو قسم دی جائے گی (تفصیل کتب فقہ میں دیکھ لی جائے)

۱۳۶۲۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن ادریس شافعی، مالک، نافع، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کسی کی بیع پر بیع نہ کرے اور آپ ﷺ نے نجش سے منع فرمایا اور آپ ﷺ نے حبل الحبلہ کی بیع سے بھی منع کیا، بیع مزابنہ سے بھی منع کیا اور بیع مزابنہ یہ ہے کہ تازہ کھجوریں خشک کھجوروں کے بدلے میں پیمانہ کر کے بیچنا، اور آپ ﷺ نے تازہ انگوروں کی بیع کشمش کے بدلے میں پیمانے کے ذریعے کرنے سے منع فرمایا ہے۔[1]

بیع بمعنی بیچنا، نجش یہ ہے کہ ایک آدمی کسی چیز کا دوکاندار کے ساتھ بھاؤ لگا رہا ہو کہ اچانک ایک اور آدمی نکل آئے جو مجوزہ قیمت سے بڑھا کر اس چیز کی قیمت بتائے بادیٔ النظر میں وہ گاہک لگے لیکن فی الواقع وہ خریدنا نہیں چاہتا آپ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور بیع حبل الحبلہ یہ ہے کہ جانور کے پیٹ میں حمل ہے اس حمل سے جو آئندہ کبھی بچہ پیدا ہوگا اس کو بیچنا یہ بیع بھی ممنوع ہے۔

۱۳۶۲۴- احمد بن عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن دینار، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ لوگ صبح کی نماز میں تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ پر رات کو قرآن نازل ہوا ہے اور آپ ﷺ کو حکم ہوا ہے کہ بیت اللہ کو قبلہ بنائیں اور اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں۔ اس وقت لوگوں نے اپنے چہرے شام کی طرف کئے ہوئے تھے۔ لوگوں نے کعبہ کی طرف اپنے رخ پھیر لیئے۔

۱۳۶۲۵- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ بن یحییٰ، محمد بن ادریس شافعی، سفیان، ایوب، ابن سیرین کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتا پانی پی جائے اسے چاہیے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے، پہلی مرتبہ اور آخری مرتبہ مٹی سے دھوئے۔[2]

۱۳۶۲۶- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ، شافعی، سفیان، ایوب، ابن سیرین سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔

۱۳۶۲۷- محمد بن مظفر، محمد بن زیان، حرملہ، شافعی، ابن عیینہ، ایوب، ابن سیرین، سہل بن صالح کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی میت کو غسل دے وہ غسل کرے اور جو میت کو اٹھائے وہ وضو کرے۔[3]

۱۳۶۲۸- محمد بن یعقوب نیشاپوری، ربیع بن سلیمان، محمد بن ادریس شافعی، سعید بن سالم قداح، ابن جریج، ابن زبیر کے سلسلۂ سند سے جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس زمین میں شفعہ کا فیصلہ کیا ہے جو ابھی تقسیم نہ کی گئی ہو اور جب زمین میں حدود واقع ہو جائیں پھر شفعہ کا حق نہیں رہتا ہے۔

۱۳۶۲۹- سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن ابراہیم، ابن قہیصہ، محمد بن زیان، حرملہ بن یحییٰ، شافعی، عبداللہ بن مومل مخزومی، عمر بن عبدالرحمن بن محیص، عطاء بن ابی رباح، صفیہ بنت ۔۔۔۔۔۔ بنت ابی بحر کہتی ہیں میرے ساتھ قریش کی کچھ عورتیں آل بنی حسن کے گھر میں داخل ہوئیں ہم نبی ﷺ کو دیکھنے لگیں نبی ﷺ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے، چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو بطن

۱۔ سنن ابن ماجة ۲۱۷۱. وسنن الترمذی ۱۲۹۲. وسنن النسائی، کتاب البیوع باب ۱۷، ومسند الامام أحمد ۲/۶۳، ۱۰۸، ۱۲۲، ۱۴۴. وسنن الدارمی ۲/۲۵۵، وفتح الباری ۴/۳۷۳.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الطهارة ۹۳، وسنن أبی داؤد ۷۳، وسنن النسائی ۱/۵۴، ۱۷۷، وسنن الدارمی ۱/۱۸۸، والسنن الکبری للبیهقی ۱/۱۸، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۵۱، وصحیح ابن خزیمة ۹۸، ومسند الامام أحمد ۲/۲۴۵.

۳۔ سنن ابن ماجة ۱۴۶۳، ومسند الامام أحمد ۲/۲۸۰، ۴۳۳، ۴۵۴، ۴۷۲، ۳/۲۳۶. والسنن الکبری ۱/۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳/۳۸۸، المستدرک ۱/۳۵۴، ۳۶۲. وصحیح ابن حبان ۷۵۱، واتحاف السادة المتقین ۲/۳۸۵.

وادی میں معروف سعی دیکھا آپ ﷺ کی تہبند سعی کی وجہ سے ادھر ادھر ہل رہی تھی، حتی کہ میں یہ بھی کہہ سکتی ہوں کہ میں نے آپ ﷺ کے گھٹنے مبارک دیکھ لئے، میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ (اے لوگو!) سعی کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر سعی واجب کی ہے۔[1]

۱۳۶۳۰-ابو عمر عبداللہ بن محمد بن عبداللہ ضبی، اسحق بن محمد بن ابراہیم، محمد بن سعید بن غالب، محمد بن ادریس شافعی، عبدالرحمن بن ابی بکر، قاسم بن محمد بن ابی بکر کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے نرمی کا حصہ ملا اسے دنیا وآخرت کی دو بہتریوں کا حصہ ملا اور جو نرمی کے حصہ سے محروم رہا وہ دنیا وآخرت کی دو بھلائیوں سے محروم رہا۔[2]

۱۳۶۳۱-عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب، عبداللہ بن ابراہیم اکفانی، اسماعیل بن یحیٰ مزنی، محمد بن ادریس شافعی، ابراہیم بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عقیل کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہیں اور پہلی تکبیر کے بعد (بطور ثناء کے) سورت فاتحہ پڑھی۔

۱۳۶۳۲-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، معن، عیسی، محمد بن ادریس شافعی، عبداللہ بن مؤمل مخزومی، حمید مولیٰ غفراء، قیس بن سعید، مجاہد، ابوذرؓ کی روایت ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ''عصر کے بعد نماز (پڑھنا) جائز نہیں تاوقتیکہ سورج غروب ہو جائے اور نہ ہی صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز جائز ہے الا یہ کہ آدمی مکہ مکرمہ میں ہو (سو وہاں صبح کی نماز کے بعد ذوات الاسباب نماز پڑھنا جائز ہے)۔[3]

۱۳۶۳۳- محمد بن مظفر، علی بن احمد بن سلیمان، احمد بن سعید، محمد بن ادریس شافعی، مالک، نافع، سعید بن سالم، شبیب بن عبداللہ، انس بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قیمت لے کر نر کو مادہ پر کدوانے سے منع فرمایا ہے (یعنی پیسے لے کر نر جانور سے مادہ جانور میں جفتی کروانے سے منع فرمایا ہے) دوسری سند امام شافعی رحمہ اللہ، سعید بن سالم، ابن جریج، ابی زبیر، جابرؓ کے سلسلۂ سند سے نبی ﷺ کی حدیث بالا بشکل مذکور مروی ہے۔

۱۳۶۳۴-ابو عمر محمد بن عباس، عبید اللہ بن عثمان عثمانی، محمد بن موسیٰ فقیہ، محمد بن ادریس شافعی، ابراہیم بن محمد بن ربیعہ بن عثمان تیمی، معاذ بن عبدالرحمن، ابن عباسؓ اور ایک اور صحابیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ کے ہوتے ہوئے قسم کے ساتھ فیصلہ کیا ہے۔ (یعنی مدعی کے پاس ایک گواہ تھا اور مدعی کو قسم دے کر فیصلہ صادر فرمایا)

۱۳۶۳۵-ابو عبداللہ محمد بن محمد بن حسین بن سوار خطیب، محمد جعفر بن رمیس، حسن بن محمد بن صباح، محمد بن ادریس شافعی، مالک، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی قبلہ سمت والی دیوار پر تھوک دیکھی آپ ﷺ نے اسے کھرچ کر صاف کیا اور پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو وہ اپنے سامنے والی طرف نہ تھوکے چونکہ اللہ تعالیٰ چہرے کے سامنے ہوتے ہیں۔ (یہ بات مسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ جہت سے پاک ہیں وہ کسی مخصوص جہت میں نہیں ہیں یہ حدیث یا تو متشابہات میں سے ہے جسکا

۱۔ المستدرک ۴/۷۰، وشرح السنۃ ۷/۱۴۱ ومشکاۃ المصابیح ۲۵۸۲ والدر المنثور ۱/۱۶۰ ومجمع الزوائد ۳/۲۴۷، ۲۴۸

۲۔ سنن الترمذی ۲۰۱۳، ومسند الامام احمد ۶/۱۵۹، ۴۵۱، والسنن الکبری للبیہقی ۱۰/۱۹۳. وفتح الباری ۱۰/۴۴۹

۳۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین باب ۵۱، وسنن النسائی ۱/۲۷۸، وسنن ابن ماجۃ ۱۲۴۹، ومسند الامام ۱/۲۱، ۲/۷۸، ۲۰۷، ۲۱۱، ۵/۱۶۵ والسنن الکبری للبیہقی ۲/۴۶۱، ۴۶۲، ۸/۳۰

مرادی معنیٰ ہماری فہم وسمجھ سے بالاتر ہے یا یہ مطلب ہے کہ سامنے قبلہ ہے جو کہ اللہ کا گھر ہے اسکی طرف تھوکنا گویا اللہ کی طرف تھوکنے کے مترادف ہے واللہ اعلم بالصواب۔[۱]

۱۳۶۳۶-محمد بن محمد بن حسین، محمد بن جعفر، حسن بن محمد بن صباح، محمد بن ادریس، مالک، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کی نماز عصر فوت ہو جائے گویا اسکا اہل (وعیال) اور اسکا مال سب ختم ہو گئے۔[۲]

۱۳۶۳۷-محمد بن جعفر، حسن بن محمد، شافعی، مالک، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ سواروں کی ایک جماعت کے ساتھ جا رہے تھے کہ نبی ﷺ نے انھیں پالیا حضرت عمرؓ اس وقت اپنے باپ کی قسم اٹھا رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائے یا خاموش رہے۔[۳]

۱۳۶۳۸-محمد بن احمد بن سوار خطیب، محمد بن جعفر بن رمیس، حسن بن محمد بن صباح، شافعی، مالک، نافع کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے (مشترک) غلام میں اپنے حصے کو آزاد کیا اور اس آدمی کے پاس اتنا مال ہے جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہو، وہ غلام کی قیمت لگائے اور شرکاء کو ان کے حصوں کے بقدر (غلام کی) قیمت دے دے اور یوں اس پر غلام آزاد ہو جائے گا ورنہ (یعنی اگر اس کے پاس مال نہ ہو) غلام کا جتنا حصہ آزاد ہوا سو آزاد ہو گیا۔[۴]

۱۳۶۳۹-محمد بن محمد، محمد بن جعفر حسن بن محمد، شافعی، مالک، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر میں ہوتے مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔

۱۳۶۴۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن ادریس شافعی، عبدالعزیز بن محمد دراوردی، یزید بن ہاد، محمد بن ابراہیم ابوسلمہ بن عبدالرحمن کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی ازواج کے لئے بارہ اوقیہ اور نش مقرر کرتے تھے پھر عائشہؓ نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ نش کیا ہے؟ کہنے لگیں: نش نصف اوقیہ ہے اور یہ کل ملا کر پانچسو درہم ہو گئے پس رسول اللہ ﷺ کا اپنی ازواج کے لئے یہ مہر تھا۔

۱۳۶۴۱- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، سلیمان بن اسحٰق بن نوح طلحی، محمد بن ادریس شافعی، محمد بن خالد جندی، ابان بن صالح، حسن، انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاملے میں صرف شدت کا اضافہ ہوگا اور دنیا صرف اپنے خاتمے کی طرف ترقی کرتی جارہی ہے، لوگوں میں صرف بخل کا اضافہ ہوگا اور قیامت نرے برے لوگوں پر قائم ہوگی، اس وقت مہدی علیہ السلام بھی نہیں ہوں گے ہاں صرف عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہوں گے۔ (یعنی قیامت سے پہلے یہ حضرات بھی لوگوں کو ہدایت پر لا کر اپنا کام مکمل کر کے رخصت ہو جائیں گے پھر قیامت کا وقوع ہوگا) حسن بصری رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم تک صرف امام شافعی رحمہ اللہ کی سند سے پہنچی ہے۔[۵]

۱- صحیح البخاری ۱/۱۱۲، وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۵۰، وسنن النسائی ۲/۵۱، والسنن الکبری للبیهقی ۲/۲۹۳، واتحاف السادة المتقین ۳/۳۱۰.

۲- سنن الترمذی ۱۷۵، وسنن ابی داؤد ۴۱۴. ومسند الامام احمد ۲/۱۳۸. وصحیح ابن خزیمة ۳۳۵، وفتح الباری ۲/۳۰..... ۳- صحیح البخاری ۸/۳۳، ۱۶۴، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۰۱، وفتح الباری ۱۱/۵۳۰

۴- صحیح البخاری ۳/۱۸۹، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۴۷

۵- المستدرک ۴/۴۴۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۳۵۷، وسنن ابن ماجة ۴۰۳۹. ومجمع الزوائد ۷/۲۸۵، ۸/۱۳، وکشف الخفا ۲/۱۵۶، ۱۶۹، ۲۲۱.

(۴۴۳) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ[1]

شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں اولیاء وتبع تابعین میں سے ایک امام عالی جان ہمام مفضل ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی ہیں۔ اقتداء کو لازم پکڑے رکھا رشد و ہدایت سے سرفراز ہوئے زہد ونقاد کے بے مثال عالم تھے، آزمائشوں کا ایک ہجوم سلسلہ ان پر آیا مگر صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، علم وحلم دونوں کے جامع تھے اور ہم وفکر کے متوالے تھے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ تصوف تجلی بالاثار اور تحلی بالاکدار کا نام ہے۔

۱۳۶۴۲- امام احمد رحمہ اللہ کا نسب اور وفات...... ابو بکر، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن احمد بن حنبل، کی سند سے امام احمد رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب یوں مروی ہے احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبداللہ بن حیان بن عبداللہ بن انس بن عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل بن قاسط بن هنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان بن اد بن ادد بن ھمیسع بن حمل بن بنت بن قیذار بن اسماعیل بن خلیل الرحمٰن علیہ السلام۔

۱۳۶۴۳- ابو بکر بن محمد بن جعفر بن یونس، محمد بن اسماعیل بن احمد مدینی، ابو فضل صالح بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد رحمہ اللہ کی ایک کتاب میں ان کا شجرۂ نسب یوں پایا: احمد بن محمد بن حنبل پھر مثل مذکور بالا کے ذکر کیا۔

۱۳۶۴۴- ابو بکر احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں ماہ ربیع الاول میں ۱۶۴ھ میں پیدا ہوا سب سے پہلے میں نے ۱۷۹ھ میں ہشیم سے سماع حدیث کیا، اسی سال عبداللہ بن مبارک ہمارے ہاں تشریف لائے تھے میں ان کی مجلس میں گیا لیکن لوگوں نے کہا کہ وہ طرسوس کی طرف چلے گئے ہیں چنانچہ ابن مبارک رحمہ اللہ نے ۱۸۱ھ میں وفات پائی۔

۱۳۶۴۵- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد رحمہ اللہ کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں اول ماہ ربیع الآخر میں ۱۶۴ھ پیدا ہو عبداللہ کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے بوقت چاشت بروز جمعہ المبارک وفات پائی اور ہم نے انھیں عصر کے بعد دفن کیا اور محمد بن عبداللہ بن طاہر نے نماز جنازہ پڑھائی ہم ان پر نماز پڑھنے میں مغلوب ہوگئے تھے چنانچہ ہم نے اور ہاشمیوں نے گھر کے اندر نماز پڑھی اور یہ ۱۲ ربیع الآخر ۲۴۱ھ کا واقعہ ہے۔ اس وقت والد ماجد کی عمر ۷۸ سال تھی، عبداللہ کہتے ہیں میرے والد سر اور داڑھی میں مہندی لگاتے تھے اور اس وقت ان کی عمر ۶۳ سال تھی، عبداللہ کہتے ہیں میرے والد ماجد کا بیان ہے کہ میں ۱۶ سال کی عمر میں طلب حدیث کے لئے نکلا اور سب سے پہلے ۱۷۹ھ میں ہشیم سے سماع حدیث کیا۔

۱۳۶۴۶- محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل بن احمد، ابو الفضل صالح بن احمد بن حنبل کی روایت ہے کہ میرے والد ماجد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں ماہ ربیع الاول کے شروع میں ۱۶۴ھ میں پیدا ہوا مجھے مرو سے اٹھا کر لایا گیا تھا۔ امام احمد رحمہ اللہ کے والد محمد بن حنبل نے ۳۰ سال کی عمر میں وفات پائی گویا بچپن میں ہی امام احمد کے سر سے باپ کا سایہ شفقت اٹھ گیا اور پھر وہ اپنی والدہ کی پرورش میں رہے۔

ابو الفضل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میری والدہ ماجدہ کے پاس چمڑے کی ایک تھیلی تھی جس میں دو موتی رکھی تھی جب میں بڑا ہوا والدہ تھیلی مجھے دے دیتیں اس میں ایک موتی پڑا ہوا تھا جو میں بازار میں لگ بھگ تیس (۳۰) درہم کا بیچ آیا۔

ابو الفضل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے ۱۲ ربیع الاول ۲۴۱ھ میں وفات پائی پس انکی پیدائش تا وفات ۷۷ سال ہوئے ابو الفضل کہتے ہیں۔

میرے والد کا بیان ہے کہ میں ۱۶ سال کی عمر میں طلب حدیث کے لئے نکلا، جب ہشیم رحمہ اللہ نے وفات پائی میری عمر ۲۰

[1] تہذیب الکمال ۴۳۷/۱، ۴۷۰، (ت ۹۶).

سال تھی، میں نے ۱۷۹ھ میں پہلی مرتبہ ہشیم سے سماع حدیث کیا، اسی سال ابن مبارک رحمہ اللہ یہاں تشریف لائے تھے اور ان کا یہاں یہ آخری بار تشریف لانا تھا چنانچہ میں ان کی مجلس میں گیا لیکن لوگوں نے مجھے بتایا کہ ابن مبارک طرسوس چلے گئے ہیں۔ تاہم وہیں سال بعد ۱۸۱ھ میں ابن مبارک رحمہ اللہ وفات پا گئے۔

۱۳۶۴۷- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحق، محمد بن اسحق ثقفی، زیاد بن ایوب سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں ابن مبارک رحمہ اللہ کی مجلس میں حاضر ہوا اور وہ یہاں ۱۷۹ھ میں تشریف لائے تھے۔

۱۳۶۴۸- علماء محدثین اور فقہاء کے نزدیک امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی جلالت ومرتبہ..... سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ، کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے یزید بن ہارون کو نماز پڑھتے دیکھا کہ اچانک ان کے پاس ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ تشریف لائے، یزید نے جب نماز سے سلام پھیرا امام احمد بن حنبل کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے ابوعبداللہ عاریہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: عاریہ کا واپس کرنا واجب ہے، یزید امام احمد رحمہ اللہ سے کہنے لگے: ہمیں حجاج نے خبر دی ہے کہ حکم کہتے ہیں! عاریہ کا ضمان دینا ضروری نہیں، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے یزید کو کہا: نبی ﷺ نے صفوان بن امیہ سے کچھ زر ہیں عاریۃً لی تھیں آپ ﷺ نے صفوان سے فرمایا تھا "العارية مؤداة" عاریہ کی ادائیگی ضروری ہے، چنانچہ یزید خاموش ہو گئے اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا قول اختیار کر لیا۔

۱۳۶۴۹- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ہارون، نوح بن حبیب نرسی کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو مسجد خیف میں ۱۹۸ھ میں مینارے کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے دیکھا اور ان کے پاس اصحاب حدیث آئے آپ رحمہ اللہ برابر ٹیک لگائے بیٹھے رہے اور آپ رحمہ اللہ نے طلباء کو فقہ وحدیث پڑھانا شروع کر دیا اور ہمیں مناسک حج کے بارے میں بھی فتویٰ دیتے رہے۔

۱۳۶۵۰- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد قاضی، ابوداؤد سجستانی کہتے ہیں: میں نے تقریباً دوسو مشائخ علم سے ملاقات کی ہے لیکن میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو نہیں دیکھا کہ وہ لوگوں کی طرف دنیا کے معاملہ میں گھستے ہوں چنانچہ جب علم کا ذکر کرتے تو دل کھول کر بات کرتے۔

۱۳۶۵۱- حسین، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، احمد بن سنان قطان، عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو سامنے سے ہماری طرف آتے ہوئے دیکھا، عبدالرحمٰن بن مہدی امام احمد رحمہ اللہ کی طرف فوراً اٹھے اور جو لوگ وہاں موجود تھے وہ بھی اٹھ گئے پھر عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہنے لگے یہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی احادیث کے لوگوں میں سب سے بڑے عالم ہیں۔

۱۳۶۵۲- محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل بن احمد، ابوالفضل صالح بن احمد بن حنبل، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ایک آدمی ابن علیہ کے دروازے پر آیا اور اس کے پاس ہشیم رحمہ اللہ کی کتابیں تھیں اس نے کتابیں مجھ پر پیش کرنی شروع کر دیں اور میں کہتا رہا اس حدیث کی اسناد یوں ہے، اتنے میں معیطی آ گئے معیطی حافظ حدیث تھے میں نے ان سے کہا ان احادیث کے بارے میں جواب دیجئے لیکن انہوں نے سہو سے کام لیا اور پھر کہا: میں ان کی حدیثیں نہیں جانتا ہوں جب تک کہ سن نہ لوں، امام احمد رحمہ اللہ کہنے لگے: میں نے ہشیم سے احادیث ۱۷۹ھ میں لکھنی شروع کی ہیں اس وقت میں پوری بات بھی نہیں سمجھ سکتا تھا، لیکن میں ان کے ساتھ ۱۸۳ھ تک چمٹا رہا خصوصاً ہم نے ان سے کتاب الحج کے متعلق تقریباً ایک ہزار احادیث لکھی ہیں، اس کے علاوہ کچھ کتاب التفسیر، کتاب القضاء اور بہت ساری دیگر چھوٹی چھوٹی کتابیں لکھی ہیں، ابوالفضل کہتے ہیں میں نے کہا: کیا حدیثوں کا یہ مجموعہ تین ہزار کے لگ بھگ تھا؟ فرمایا اس سے زیادہ تھیں۔

۱۳۶۵۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحٰق بن احمد، ابوزرعہ کہتے ہیں میں نے فنون علم میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا ماہر کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۶۵۴-ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، ابوزرعہ کہتے ہیں، میری آنکھوں نے امام احمد بن حنبل جیسا کوئی نہیں دیکھا، میں نے انھیں سنا ہے فرمارہے تھے کہ میں نے جو چیز بھی حفظ کی وہ میں نے ہیثم رحمہ اللہ سے سن کر حفظ کی یعنی ان کی حیات میں وفات سے پہلے پہلے۔

۱۳۶۵۵-حسین بن محمد، محمد بن ابی حاتم، حسن بن حسین رازی، علی بن مدینی کہتے ہیں ہمارے ساتھیوں میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بڑھ کر زیادہ حافظ کوئی نہیں ہے چنانچہ وہ کتاب کے بغیر احادیث نہیں بیان کرتے تھے، ہمارے لئے ان کی زندگی میں ایک بہترین نمونہ ہے۔

۱۳۶۵۶-ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن محمد قاینی، محمد بن عبداللہ بن محمد، ابوقریش سے مروی ہے کہ علی بن مدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں، ہمارے ساتھیوں میں ابوعبداللہ سے بڑھ کر کوئی بڑا حافظ نہیں ہے۔

۱۳۶۵۷-محمد بن احمد بن حسن بن صواف، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد رحمہ اللہ کو کبھی نہیں دیکھا کہ بغیر کتاب کے احادیث بیان کی ہوں اگر بغیر کتاب کے بیان بھی کی ہیں تو انکی تعداد ایک سو سے بھی کم ہے۔

۱۳۶۵۸-سلیمان بن احمد، حسین بن محمد بن حاتم بن عبید، مھنا بن یحییٰ شافعی کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا کہ جس نے ہر طرح کی خیر و بھلائی کو اپنے اندر جمع کیا ہو، میں نے سفیان بن عیینہ و وکیع و عبدالرزاق و بقیہ بن ولید ضمرہ بن ربیعہ اور دیگر کثیر علماء کو دیکھا ہے لیکن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا کسی کو نہیں دیکھا، چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنے علم میں فقہ زھد ورع میں بے مثال پایا رکھتے تھے۔

۱۳۶۵۹-سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن براء سے مروی ہے کہ علی بن مدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ہمارے سید وسردار ہیں۔

۱۳۶۶۰-سلیمان بن احمد، محمد بن علی بن شبیب سمسار، عبیداللہ بن عمر قواریری کہتے ہیں مجھ سے یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ نے کہا میرے پاس ان دو آدمیوں جیسا کوئی نہیں آیا یعنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور یحییٰ بن معین جیسا۔

۱۳۶۶۱-اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، ابوعبدالرحمٰن بن احمد کہتے ہیں ایک مرتبہ اصحاب حدیث کی ایک جماعت ابوعاصم ضحاک بن مخلد کی مجلس میں آئی ابوعاصم نے ان سے کہا: کیا تم علم فقہ نہیں حاصل کرتے ہو؟ اور کیا تمہارے اندر کوئی فقیہ موجود نہیں ہے؟ گویا کہ ابوعاصم ان کی مذمت کررہے تھے، انہوں نے جواب دیا: ہمارے اندر ایک آدمی موجود ہے، پوچھا: وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابھی ابھی آیا چاہتے ہیں، چنانچہ جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ آئے لوگوں نے کہا: وہ آدمی آگئے ہیں ابوعاصم نے امام احمد رحمہ اللہ سے آگے بڑھنے کو کہا: امام رحمہ اللہ نے جواب دیا: میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانے کو مکروہ سمجھتا ہوں، ابوعاصم نے کہا: یہ واللہ فقیہ ہے، پھر مجلس میں لوگوں کو گنجائش پیدا کرنے کو کہا، اہل مجلس نے گنجائش پیدا کی تب امام احمد مجلس میں داخل ہوئے اور ابوعاصم نے انھیں اپنے سامنے بٹھایا۔ پھر ابوعاصم نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا اسکا جواب دیا پھر دوسرا پوچھا اسکا جواب دیا، پھر تیسرا پوچھا اسکا بھی جواب دیا الغرض بہت سارے مسائل پوچھے سب کے درست جوابات دیئے، ابوعاصم برملا پکار اٹھے یہ بہت گہرا سمندر ہے۔

۱۳۶۶۲-سلیمان بن احمد، محمد بن جعفر بن سفیان رقی، ابوحسن، عبدالملک بن عبدالحمید میمونی، ابوعبید قاسم بن سلام کہتے ہیں میں قاضی ابویوسف و محمد بن حسن، و یحییٰ بن سعید و عبدالرحمٰن بن مہدی اور دیگر علماء کے ساتھ مجالست کی ہے لیکن جتنی ہیبت میرے اوپر امام احمد بن حنبل

سے مسئلہ پوچھتے وقت طاری ہوتی تھی اتنی ہیبت کسی اور سے مسئلہ دریافت کرتے وقت طاری نہیں ہوتی تھی۔

۱۳۶۶۳- محمد بن فتح و عمر بن احمد، عبداللہ بن محمد بن زیاد، ابراہیم بن اسحق حربی کہتے ہیں سعید بن مسیب رحمہ اللہ اپنے زمانے کے لاثانی عالم تھے سفیان ثوری اپنے زمانے کے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنے زمانے کے۔

۱۳۶۶۴- ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن سلم قابنی، عبداللہ بن احمد زوزنی، محمد بن فضل بن عباس بلخی، قتیبہ بن سعید کہتے ہیں اگر امام احمد بن حنبل سفیان ثوری رحمہ اللہ و مالک رحمہ اللہ اوزاعی ولیث بن سعد کا زمانہ پالیتے تو ان سب سے مقدم ہوتے۔

۱۳۶۶۵- عمر بن احمد بن عثمان، عبداللہ بن محمد بن زیاد، محمد بن حسن بن ابی حسین، سعید بن خلیل خزاز کہتے ہیں: اگر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بنی اسرائیل میں ہوتے بخدا! اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہوتے۔

۱۳۶۶۶- حسین بن محمد، احمد بن محمد بن ابان، ابو عباس احمد بن ابراہیم صوفی کہتے ہیں ایک مرتبہ اہل علم میں سے ایک آدمی جو کہ عالم فاضل تھے انہیں ابوجعفر کی کنیت سے یاد کیا جاتا تھا جس رات ہم نے ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو سپرد خاک کیا مجھے کہا: کیا تم جانتے ہو آج ہم نے کس ہستی کو دفن کیا ہے؟ میں نے کہا: کس کو دفن کیا ہے؟ کہنے لگے: پانچ کے چھٹے کو: میں نے کہا! وہ کون؟ جواب دیا: ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان بن عفان و علی بن ابی طالب و عمر بن عبدالعزیز احمد بن حنبل ابو عباس کہتے ہیں: میں انکی تعبیر کو بہت ہی اچھا سمجھا اور انکی مراد اپنے اپنے زمانے میں سب سے افضل کی تھی۔

۱۳۶۶۷- حسین، احمد بن محمد، ابو عباس احمد بن ابراہیم کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بعد جتنے علماء بھی ہیں وہ سب امام احمد رحمہ اللہ کی ترازو میں سماجانے والے ہیں جس طرح ابوبکر صدیق کے بعد تمام کے تمام لوگ ان کی ترازو میں سماجانے والے ہیں۔

۱۳۶۶۸- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ فتح بن شخرف خراسانی نے اپنے ہاتھ سے میری طرف ایک خط لکھا کہ:

ابوعبداللہ احمد بن حنبل نے حارث بن اسد کے پاس ذکر کیا: فتح کہتے ہیں میں نے حارث سے کہا کہ میں نے عبدالرزاق اور سفیان بن عیینہ کو کہتے سنا ہے کہ تین ہستیاں اپنے اپنے زمانے کے نامور علماء ہیں چنانچہ ابن عباس اپنے زمانے کے شعبی اپنے زمانے کے اور ثوری اپنے زمانے کے، فتح کہتے ہیں میں نے حارث سے کہا: احمد بن حنبل بھی اپنے زمانے کے نامور عالم ہیں، حارث مجھ سے کہنے لگے: احمد بن حنبل کو ایسے حوادث سے واسطہ پڑا جنکا ایک جھونکا بھی سفیان ثوریؒ اوزاعی کو نہیں لگا۔

۱۳۶۶۹- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو یوسف یعقوب بن اسماعیل بن حماد بن زید، نصر بن علی، عبداللہ بن داؤد خریبی کہتے ہیں امام اوزاعی اپنے زمانے کے افضل ترین عالم تھے ان کے بعد ابو اسحق فزاری اپنے زمانے کے افضل ترین عالم تھے، نصر بن علی کہنے لگے: میں کہتا ہوں کہ احمد بن حنبل اپنے زمانے کے افضل ترین عالم ہیں۔

۱۳۶۷۰- سلیمان بن احمد، احمد بن معلی دمشقی، احمد بن ابی حواری، ہیثم بن جمیل کہتے ہیں ہر زمانے میں کوئی نہ کوئی ہستی ہوتی ہے جو مخلوق پر حجت ہوتی ہے چنانچہ فضیل بن عیاض اپنے زمانے کے لوگوں پر حجت تھے ہیثم کہنے لگے: میرا گمان ہے کہ اگر یہ نوجوان یعنی احمد بن حنبل زندہ رہا تو اپنے زمانے کے لوگوں پر حجت ہوگا۔

۱۳۶۷۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق ثقفی، محمد بن یونس، ابو عاصم رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ علم فقہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بغداد سے ہمارے پاس احمد بن حنبل کے علاوہ کوئی نہیں آیا جو کہ اچھی طرح سے فقہ جانتا ہو، ابو ولید کہتے ہیں، یحییٰ بن سعید امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بےحد خوش ہوتے تھے، عبیداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ یحییٰ بن سعید نے مجھے کہا کہ میرے پاس احمد بن حنبل جیسا عظیم انسان کوئی نہیں آیا۔

۱۳۶۷۲- حسین بن محمد، احمد بن عمر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر جشمی کا بیان ہے کہ یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ نے مجھے کہا کہ میرے

پاس احمد بن حنبل جیسا عظیم آدمی کوئی نہیں آیا۔

۱۳۶۷۳- ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن مسلم، عبداللہ بن احمد مروزی، محمد بن فضل بن عباس بلخی، سے مروی ہے کہ قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں اگر امام احمد بن حنبل سفیان ثوری و مالک و اوزاعی ولیث بن سعد کا زمانہ پالیتے لامحالہ وہ ان پر مقدم ہوتے۔

۱۳۶۷۴- سلیمان بن احمد، عبدان بن محمد مروزی، قتیبہ بن سعید کہتے ہیں اگر احمد بن حنبل رحمہ اللہ نہ ہوتے ورع وتقویٰ کا جنازہ اٹھ چکا ہوتا۔

۱۳۶۷۵- ابواحمد غطریفی، زکریا ساجی، عبداللہ بن شوتہ، قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے دنیا سے رخصت ہوجانے سے بدعات کا ظہور ہوجائے گا اور امام شافعی رحمہ اللہ کی موت سے سنن کا خاتمہ ہوگیا اور امام ثوری کی وفات سے ورع وتقویٰ کا جنازہ اٹھ گیا۔

۱۳۶۷۶- حسین بن محمد، ابوزر احمد بن محمد بن محمد، یحییٰ بن معین کا بیان ہے کہ لوگ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا تذکرہ کرنے لگے تو یحییٰ رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ چاہتے ہیں کہ ہم احمد بن حنبل جیسے ہوجائیں حالانکہ یہ بہت مشکل امر ہے چونکہ جن دشواریوں کو سہنے کے لئے احمد کمر بستہ ہوگئے تھے ہم ان دشواریوں کو برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتے اور نہ ہی احمد رحمہ اللہ کے طریقہ پر چلنا ہمارے بس کی بات ہے۔

۱۳۶۷۷- حسین بن محمد، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوزرعہ کہتے ہیں! میں مسلسل لوگوں کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا تذکرہ کرتے کرتے دیکھ رہا ہوں اور لوگ امام احمد رحمہ اللہ کو یحییٰ بن معین اور ابوخیثمہ پر مقدم کرتے ہیں۔

۱۳۶۷۸- حسین بن محمد، عمر بن حسن قاضی، ابویحییٰ ناقد کہتے ہیں، ہم ابراہیم بن عرعرہ کے پاس تھے لوگوں نے علی بن عاصم کا تذکرہ کیا ایک آدمی کہنے لگا: علی بن عاصم کو امام احمد بن حنبل ضعیف قرار دیتے ہیں، ایک دوسرا آدمی بولا جب وہ ثقہ ہے اسکا کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ ابراہیم بن عرعرہ بولے: بخدا! اگر امام احمد بن حنبل علقمہ اور اسود کے بارے میں کلام کریں ان کی ثقاہت کو بھی نقصان پہنچے گا۔

۱۳۶۷۹- حسین بن محمد، احمد بن محمد بن ابراہیم، احمد بن علی ابار، علی بن شعیب کہتے ہیں میں یزید بن ہارون کے پاس گیا لوگ ان سے پوچھ رہے تھے فلاں محدث سے سماع آپ نے کب کیا ہے؟ اور فلاں محدث کو کہاں سنا ہے؟ یزید بن ہارون انھیں برابر جواب دیئے جارہے تھے۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا یزید بن ہارون سے کون سوال کررہا تھا؟ جواب دیا: یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل۔

۱۳۶۸۰- حسین بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سے مروی ہے کہ میرے والد صاحب فرماتے تھے: میں یحییٰ بن سعید قطان کے پاس مقیم تھا پھر واسط کی طرف چل پڑا، چنانچہ یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ نے میرے بارے میں لوگوں سے پوچھا: لوگوں نے بتایا کہ وہ واسط چلا گیا، یحییٰ رحمہ اللہ نے کہا: واسط کیا کرے گا؟ لوگوں نے کہا: یزید بن ہارون کے پاس مقیم رہے گا، یحییٰ رحمہ اللہ نے کہا: یزید بن ہارون کے پاس کیا کرے گا؟ ابوعبدالرحمن کہتے ہیں: اس مباحثہ سے مطلوب یہ تھا کہ یحییٰ بن سعید یزید بن ہارون سے بڑے عالم ہیں۔

۱۳۶۸۱- سلیمان بن احمد، حسن بن علی معمری، خلف بن سالم، کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم یزید بن ہارون کی مجلس میں تھے کہ یزید رحمہ اللہ نے اپنے تلامذہ کے ساتھ کچھ مزاح کی، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کھانس کر خوشی کا اظہار کیا۔ یزید کہنے لگے: کس نے ناخوشی کا اظہار کیا ہے؟ جواب ملا: احمد بن حنبل نے، یزید رحمہ اللہ نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر کہا: تم لوگوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ احمد بن حنبل یہاں موجود ہے تاکہ میں مزاح نہ کرتا۔

۱۳۶۸۲- حسین بن محمد، ابن ابی حاتم، علی بن جنید، ابوجعفر نفیلی کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل اعلام دین میں سے تھے۔

۱۳۶۸۳- ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن ابان، محمد بن یونس، احمد بن یزید طحان کہتے ہیں ایک طرف میرے مخدوم عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ نے مجھے کہا: میں نے تمہارے پاس پیغام بھیجا تھا لیکن تم نہ ملے: میں نے عرض کیا:

میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ساتھ ان کے ایک ضروری کام سے گیا تھا: عبدالرحمن رحمہ اللہ کہنے لگے: شاباش، بہت اچھا کیا میں نے اس آدمی (یعنی احمد بن حنبل رحمہ اللہ) کی طرف جب بھی دیکھا مجھے سفیان ثوری یاد آ گئے۔

۱۳۶۸۴-ابوبکر بن مالک، محمد بن یونس، سلیمان بن داؤد بن زیاد شاذکونی کہتے ہیں علی بن مدینی رحمہ اللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مشابہ تھے اور دونوں برابر تھے، چنانچہ میں نے علی بن مدینی کے ورع کا ایک مرتبہ مکہ میں مشاہدہ کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایک قاضی کے پاس تانبے کی بنی ہوئی ایک قیمتی بالٹی بطور رھن کے رکھی اور قاضی سے انہوں نے کچھ غلہ لیا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد علی بن مدینی رحمہ اللہ قاضی (مرتہن) کے پاس آئے اور قرض چکا کر مرھون بالٹی کو چھوڑانا چاہا، قاضی صاحب نے ایک ہی جیسی دو بالٹیاں نکال کر ان کے سامنے رکھ دیں اور کہا دیکھ لو ان میں سے کونسی آپ کی بالٹی ہے پہچان کر لیتے جایئے، ابن مدینی رحمہ اللہ کہنے لگے میرے لئے ان بالٹیوں میں تمیز کرنا مشکل ہے لہٰذا دونوں سے میں بری الذمہ ہوتا ہوں اور جو کچھ میں نے قرض چکانے کے لئے آپ کو دیا ہے میں اس سے بھی دستبردار ہوتا ہوں چنانچہ ابن مدینی رحمہ اللہ نے کچھ نہ لیا، قاضی صاحب کہنے لگے: بخدا! ابن مدینی کی بالٹی یہ ہے میں تو ان کا صرف امتحان لینا چاہتا ہوں۔

۱۳۶۸۵-سلیمان بن احمد، محمد بن حسین انماطی کہتے ہیں ہم ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے جس میں یحییٰ بن معین وابوخیثمہ وزہیر بن حرب اور کبار علماء کی ایک بڑی جماعت تشریف فرما تھی، چنانچہ اہل مجلس نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی تعریفیں شروع کر دیں اور ان کے فضائل کا بھی تذکرہ کیا ایک آدمی کہنے لگا اتنی کثرت سے یہ باتیں (یعنی فضائل احمد وغیرہ) نہ کرو۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہنے لگے: کیا احمد بن حنبل کی ثناء زیادہ ہو چکی ہے؟ اگر ہم اپنی مجالس کا انعقاد ہی احمد بن حنبل کی تعریف وثناء کے لئے کریں ہم ان کے فضائل کو پوری طرح نہیں بیان کر سکتے۔

۱۳۶۸۶-سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، محمد بن یحییٰ نیشاپوری رحمہ اللہ کو جب امام احمد بن حنبل کی وفات کی خبر پہنچی تو کہنے لگے: اہل بغداد کے لئے مناسب ہے کہ ہر گھر میں احمد بن حنبل کی رحلت پر نوحہ کا اہتمام کریں۔

۱۳۶۸۷-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میرے والد کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے: اے ابوعبیداللہ! جب نبی ﷺ سے مروی کوئی حدیث تمہارے نزدیک صحیح ہو اسکی ہمیں خبر دو تا کہ ہم اسکی طرف رجوع کرلیا کریں۔

۱۳۶۸۸-سلیمان، عبداللہ بن احمد سے مروی ہے میرے والد ماجد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابوعبداللہ! تم صحیح احادیث سے باخوبی واقف ہو لہٰذا جب تمہارے پاس کوئی حدیث ہو اس کی ہمیں بھی خبر کرو تا کہ ہم اسے اپنالیں برابر ہے کہ اس حدیث کا مذہب کسی کوئی کا ہو یا بصرانی کا ہو یا شامی کا۔

عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ اپنی کتاب میں جہاں جہاں بھی حدثنی الثقۃ یا اخبرنی الثقہ'' کہتے ہیں اس سے میرے والد ماجد رحمہ اللہ مراد ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی جو کتاب بغداد میں تصنیف کی ہے وہ مصر کی تصنیف سے افضل ہے۔ چونکہ امام شافعی رحمہ اللہ بغداد میں مسائل واحادیث کے بارے میں پوچھ لیتے تھے۔

۱۳۶۸۹-سلیمان بن احمد، محمد بن اسحق بن راہویہ، اسحق بن راہویہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مجھے کہا: آؤ! میں تمہیں ایک ایسا آدمی دکھاتا ہوں اس جیسا تم نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا چنانچہ احمد رحمہ اللہ مجھے امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس لے گئے۔ محمد بن اسحق رحمہ اللہ کہتے ہیں میرے والد اسحق بن راہویہ نے ایک مرتبہ مجھے کہا: میں شافعی کو احمد بن حنبل جیسا نہیں سمجھتا ہوں۔

۱۳۶۹۰-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ابتلاء کے دنوں میں ابراہیم بن حارث بشر سے کہنے لگے: اگر تم کوئی بات کر لیتے، بشر رحمہ اللہ نے جواب دیا: کیا تم مجھے حکم کرتے ہو کہ میں انبیاء کے مقام پر کھڑا ہو جاؤں؟

۱۳۶۹۱-سلیمان بن احمد، قیس بن مسلم بخاری، علی بن خشرم کہتے ہیں میں نے بشر بن حارث رحمہ اللہ کو سنا ہے کہہ رہے تھے: احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو آگ سے بھڑکتی ہوئی بھٹی میں داخل کیا گیا جب اس سے نکلے تو خالص کندن بن کر کے نکلے۔

۱۳۶۹۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحق بن احمد، ابوزرعہ کہتے ہیں، فنون علم میں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا ماہر کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۶۹۳-عبداللہ بن محمد، اسحق بن احمد، ابوزرعہ سے مروی ہے کہ زبیر بن حرب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا کسی کو نہیں دیکھا جو ان جیسے مضبوط قلب والا ہو اور ان کے قائم مقام بن سکے اور ان جیسی آزمائشوں کا سامنا کر سکے چنانچہ کئی سالوں تک امام احمد رحمہ اللہ کو امتحان میں ڈالا گیا مگر جس ثابت قدمی کا ثبوت انہوں نے پیش کیا شاید کوئی اور نہ پیش کر سکے۔

۱۳۶۹۴-سلیمان بن احمد، محمد بن اسحق بن راہویہ سے مروی ہے میرے والد کہا کرتے تھے: بخدا! اگر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نہ ہوتے اور وہ اپنی جان کو نہ کھپاتے لامحالہ اسلام کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔

۱۳۶۹۵-سلیمان، محمد بن احمد بن براء، علی بن مدینی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے: احمد بن حنبل ہمارے آقا ہیں۔

۱۳۶۹۶-سلیمان، ادریس بن عبدالکریم حداد کہتے ہیں میں نے اپنے زمانے کے کبار علماء مثلاً ہیثم بن خارجہ ومصعب زبیری و یحیٰی بن معین و ابوبکر بن ابی شیبہ و عثمان بن ابی شیبہ و عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی و محمد بن عبدالملک بن ابی شوارب و علی بن مدینی و عبیداللہ بن عمر قواریری، وابوخیثمہ زبیر بن حرب وابومعمر قطیعی و محمد بن جعفر ورکانی و احمد بن محمد بن ایوب صاحب مغازی و محمد بن بکار بن ریان و عمرو بن محمد ناقد و یحیٰی بن ایوب مقابری عابد و شریح بن یونس و خلف بن ہشام بزار وابوربیع زہرانی اور دیگر بے شمار علماء وفقہاء کو دیکھا ہے یہ سب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی عظمت ورفعت اور جلالت شان کے معترف تھے اور ان کی عظمت کو سلام پیش کرتے تھے۔

۱۳۶۹۷-سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، شجاع بن مخلد کہتے ہیں میں ابوولید طیالسی کے پاس بیٹھا تھا اچانک امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا خط ان کے پاس پہنچا میں نے پورا خط ان کی زبانی سنا پھر فرمایا: کوفہ اور بصرہ میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے زیادہ محبوب مجھے کوئی نہیں ان کی عظمت ورفعت میرے دل میں بہت زیادہ ہے۔

۱۳۶۹۸-سلیمان بن احمد، حسین بن محمد بن جنید بجلی، مہنا بن یحیٰی کہتے ہیں جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو جس بے جا سے رہا کیا گیا میں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری کو انکی پیشانی اور چہرہ چومتے دیکھا اور سلیمان بن داؤد ہاشمی کو امام احمد رحمہ اللہ کی پیشانی اور سر چومتے ہوئے دیکھا۔

۱۳۶۹۹-حسین بن محمد، عمر بن حسن بن علی بن جعد، احمد بن منصور سے مروی ہے کہ ابوعاصم رحمہ اللہ نے مجھے کہا: جب تم جانے کا ارادہ کرلو تو برگزیدہ آدمی یعنی احمد بن حنبل کو میرا اسلام کہنا۔

۱۳۷۰۰-حسن بن محمد، عمر بن حسین قاضی، محمد بن یعقوب کرابیسی سے مروی ہے کہ جب امام احمد بن حنبل بصرہ تشریف لائے تو ان کی آمد کو شاذکونی نے قدرے برا منایا (یہ چیز علماء میں قدیم سے چلی آرہی ہے) گویا کہ شاذکونی نے ناپسندیدگی کا اظہار یحیٰی بن سعید قطان سے کیا: یحیٰی بن سعید رحمہ اللہ نے کہا:

تم کسی قسم کا اقدام کرنے سے رک جاؤ حتی کہ میں اسے (یعنی امام احمد) کو دیکھ لوں، چنانچہ یحیٰی بن سعید رحمہ اللہ نے جب امام احمد رحمہ اللہ کو دیکھا شاذکونی سے کہا: اے ابوسلیمان! بڑا افسوس ہے، تم اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ہو اور اس امت کے بہت بڑے عالم کے بارے میں باتیں کر رہے ہو۔

۱۳۷۰۱-حسین بن محمد، عمر بن حسن قاضی، ابوجعفر احمد بن قاسم، حسین کرابیسی کہا کرتے تھے ان لوگوں کی مثال جو امام احمد بن حنبل کا تذکرہ

(یعنی براندکرہ) کرتے ہیں اس قوم جیسی ہے جو ابوقبیس پہاڑ کے پاس آئیں اور اسے اپنے جوتوں کے ساتھ منہدم کرنا چاہیں (یعنی ابو قبیس پہاڑ کو جوتے مار کر منہدم کرنا چاہیں لامحالہ منہدم نہیں ہوگا امام احمد کی مثال بھی ایسی ہے)

۱۳۷۰۲- حسین بن محمد، عمر بن حسن قاضی، ہارون بن یوسف، ابن ابی ورد عابد کہتے ہیں میں نے یحییٰ جلا جو کہ اکابر علماء وفضلاء میں سے ہیں کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی چنانچہ نبی ﷺ ایک جگہ کھڑے تھے ابن ابی داؤد آپ ﷺ کی بائیں جانب بیٹھا ہوا تھا اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ دائیں جانب تشریف فرما تھے، چنانچہ نبی ﷺ نے ابن ابی داؤد کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اگر یہ لوگ اس نعمت عظمی کی ناشکری کریں گے تو ہم اس کا اہتمام ایسے لوگوں کو سپرد کر دیں گے جو ناشکرے نہیں ہوں گے، اور نبی ﷺ کا اشارہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی طرف تھا۔

۱۳۷۰۳- محمد بن ابراہیم، ابوبکر بن ماہان، علی بن ابی طاہر، ابوعثمان رقی، ہیثم بن جمیل کہا کرتے تھے، میرا گمان ہے کہ یہ نوجوان یعنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اگر زندہ رہا تو اپنے زمانے والوں پر حجت ہوگا۔

۱۳۷۰۴- ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، نصر بن خزیمہ، محمد بن مخلد، ابوبکر محمد بن احمد بن داؤد بن سیار، یوسف بن مسلم، ہیثم بن جمیل نے ایک مرتبہ ہیثم سے مروی ایک حدیث بیان کی تلامذہ نے کہا: اس حدیث میں محدثین نے آپ سے مخالفت کی ہے، ہیثم نے کہا: بھلا کس نے مخالفت کی ہے؟ تلامذہ نے کہا: احمد بن حنبل نے مخالفت کی ہے۔ ہیثم بن جمیل کہنے لگے: میں چاہتا ہوں میری عمر میں بھی کمی کر دی جائے اور احمد بن حنبل کی عمر میں اضافہ کر دیا جائے۔

۱۳۷۰۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، محمد بن یونس کدیمی، علی بن مدینی کہتے ہیں ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مجھے کہا: میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ مکہ تک جاؤں، لیکن مجھے آپ کے ساتھ چلنے سے صرف اتنی بات رکاوٹ بن رہی ہے کہ میں آپ کو اکتاہٹ میں نہ مبتلا کر دوں یا آپ مجھے اکتاہٹ میں نہ مبتلا کر دیں چنانچہ جب میں نے انھیں الوداع کیا عرض کیا: اے ابوعبداللہ! مجھے کچھ وصیت کیجئے: فرمانے لگے: جی ہاں! سنو! اپنے دل کو تقوی کے ساتھ چمٹائے رکھو اور اپنے پیش آخرت کو مستحضر رکھو۔

۱۳۷۰۶- ابوحسن بن ابان، مقاتل بن صالح انماطی صاحب اثرم، محمد بن مصعب عابد کہتے ہیں: بخدا! رضائے خدائے تعالیٰ کے لئے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنے جسم پر جو کوڑے برداشت کئے وہ مرتبہ میں بشر بن حارث کے مجاہدات سے بدرجہا افضل و بڑھے ہوئے ہیں۔

۱۳۷۰۷- عبداللہ اصفہانی، ابوالحسن بن ابان، ابوعمارہ، ابو یحییٰ ناقد، حجاج بن شاعر کہتے ہیں مجھے پسند نہیں تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید کیا جاؤں اور میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی نماز جنازہ نہ پڑھ سکوں۔

قاسم بن نصر کہتے ہیں ایک مرتبہ مروزی حجاج بن شاعر کے پاس سے گزرے حجاج انھیں دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور فوراً ان کے پاس آ کر کہا: السلام علیکم یا خادم الصدیقین۔ (معلوم ہوا حجاج بن شاعر امام احمد رحمہ اللہ کی خدمت میں رہا کرتے تھے)

۱۳۷۰۸- عبداللہ، ابوالحسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نوح بن حبیب کہتے ہیں ہمارے شہر میں دو مجوسی عورتیں رہتی تھیں ان دونوں کا آپس میں مال میراث کے بارے میں تنازع کھڑا ہو گیا، انہوں نے ایک مسلمان کے پاس جھگڑا لایا چنانچہ مسلمان نے ایک کے حق میں فیصلہ کر دیا دوسری محرومہ کہنے لگی اگر تم نے احمد بن حنبل کے مسلک کے مطابق فیصلہ کیا ہے تو میں اس فیصلے سے راضی ہوں ورنہ میں راضی نہیں ہوں، (مطلب یہ ہے کہ غیر مسلم بھی امام احمد رحمہ اللہ کی جلالت شان اور عظمت کے معترف تھے)

۱۳۷۰۹- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، نصر بن خزیمہ، محمد بن حسین مکرم کہتے ہیں جب میں دن کو کسی کام میں مصروف ہو جاتا رات کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو ضرور دیکھتا اگر دن کو ان کے ساتھ مل بیٹھتا رات کو یحییٰ بن معین کو ضرور دیکھتا۔

۱۳۷۱۰- حسین بن محمد، عمر بن حسین قاضی، احمد بن قاسم بن مساور کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس مصعب زبیری بھی موجود تھے اہل مجلس میں سے ایک آدمی نے امام احمد رحمہ اللہ کا ذکر خیر چھیڑا اور خوب بڑھا چڑھا کر ان کا تذکرہ کیا، ایک اور آدمی کہنے لگا: یا اھل الکتاب لاتغلوا فی دینکم اے اہل کتاب اپنے دین میں حد سے تجاوز نہ کرو (النساء:۱۷۱) یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہنے لگے: کیا ابوعبداللہ احمد رحمہ اللہ کی مدح غلوفی الدین ہے؟ چنانچہ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے چیخ کر کہا: ابوعبداللہ کے تذکرے سے ہی مجلس کی شان دوبالا ہوسکتی ہے۔

۱۳۷۱۱- حسین بن محمد، عبداللہ بن محمد بن زیاد بن ہانی کہتے ہیں امام احمد رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک آدمی ان سے کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! میں نے آپ کی غیبت کی ہے مجھے ذمہ گناہ سے دستبردار کیجئے، احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: تم دستبردار ہو بشرطیکہ اگر آئندہ غیبت کی طرف نہ لوٹو، میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے عرض کیا: کیا آپ نے اسے دستبردار کردیا ہے حالانکہ اس نے آپ کی غیبت کی ہے؟ فرمایا: کیا مجھے دیکھتے نہیں ہو کہ میں نے اس پر شرط بھی لگائی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا زہد و تقویٰ..... شیخ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل عالم زاہد عامل اور کمال درجے کے عبادت گزار تھے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ تصوف حقیقت میں زہد فی الدنیا ہے جو کہ عبادت گزار عالم کو اس طرح مزین کردیتا ہے جس طرح زیور خوبصورت گلے کو مزین کردیتا ہے۔

۱۳۷۱۲- سلیمان بن احمد، حسین بن محمد بن عبید، مھنا بن یحییٰ شامی کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل کے علاوہ کسی ایسے آدمی کو نہیں دیکھا جس نے ہر طرح کی بھلائی کو اپنے اندر سمولیا ہو حالانکہ میں نے سفیان بن عیینہ و وکیع اور دیگر بہت سارے علماء کو دیکھا ہے لیکن علم، فقہ اور زہد و ورع میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

۱۳۷۱۳- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ہارون، اسحق بن راہویہ کہتے ہیں: جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ عبدالرزاق کی طرف چل نکلے راستے میں ان کے پاس سے خرچہ ختم ہوگیا چنانچہ انہوں نے راستے میں مزدوری پر کسی کا بوجھ اٹھایا یہاں تک کہ صنعاء پہنچ گئے حالانکہ راستے میں بطور غمگساری کے ساتھ کے ساتھیوں نے کچھ مال پیش بھی کیا لیکن امام احمد رحمہ اللہ نے قبول کرنے سے انکار کردیا۔

۱۳۷۱۴- سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن بلال سے مروی ہے کہ علی بن مدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے گھر میں داخل ہوا ان کے گھر کی حالت وہی تھی جو سوید بن غفلہ کے گھر کی حالت تھی، یہ سب کچھ امام احمد کے زہد و تقویٰ کی وجہ سے تھا۔

۱۳۷۱۵- سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابونصر فتح بن ضحرف خراسانی، عبد بن حمید سے مروی ہے کہ عبدالرزاق کہتے ہیں:

احمد بن حنبل ہمارے پاس آئے اور تقریباً دو سال قیام کیا جب واپس جانے لگے میں نے انھیں کچھ مال دینا چاہا اور کہا: اے ابوعبداللہ یہ قبول کرلو اور اس سے نفع اٹھاؤ بلاشبہ ہماری زمین تجارت کی زمین نہیں ہے اور نہ ہی اس کی زراعت مزدوری پر کی جاتی ہے، عبد بن حمید کہتے ہیں ہم نے عبدالرزاق رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے مٹھی میں دینار رکھے تھے اور امام احمد رحمہ اللہ کی طرف بڑھا رہے تھے لیکن امام احمد رحمہ اللہ کہے جارہے تھے: میں بھلائی میں ہوں، چنانچہ قبول کرنے سے انکار کردیا۔

۱۳۷۱۶- ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن محمد قاضی، ابوعبداللہ حسین بن محمد جنابذی، عبدالرحمن بن محمد بن ادریس، احمد بن سلیمان واسطی کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ایک نان بائی کے پاس رہن پر جوتے رکھے ہوئے تھے نان بائی سے انہوں نے یمن جاتے وقت کچھ کھانا لیا تھا، چنانچہ جاتے وقت مزدوروں کے ساتھ بوجھ اٹھانے پر اپنے آپ کو مزدوری پر لگادیا تھا، عبدالرزاق رحمہ اللہ

نے انہیں شبہ سے پاک دراہم پیش کیے لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

۱۳۷۱۷-سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے پیدل چل کر پانچ حج اور سوار ہو کر دو حج کیے ہیں اور ایک مرتبہ انہوں نے دوران حج بیس درہم خرچ کیے۔

۱۳۷۱۸-سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ربیع سے مروی ہے ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ختک مروزی (جو کہ ہمارے ایک شیخ ہیں) کے پاس تشریف لائے لیکن تھوڑی دیر ہی رہے اور وہاں سے نکل پڑے، چنانچہ ختک مروزی جب گھر سے باہر نکلے ہم نے کہا ابوعبداللہ آپ کے پاس کیوں آئے تھے؟ ختک کہنے لگے: ابوعبداللہ میرے گھرے دوست ہیں اور ہمارے درمیان کافی انس ومحبت ہے، گویا ختک حقیقت حال بتانے سے پہلو تہی کر رہے تھے لیکن جب ہم نے اصرار کیا کہنے لگے: ابوعبداللہ نے مجھ سے دوسو (یا تین سو) درہم قرضہ لے رکھے تھے، وہ قرضہ مجھے ادا کرنے آئے تھے، میں نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! میں نے تو آپ کو کسی قسم کا کوئی قرضہ دیا ہی نہیں اور میں نے گویا نیت کر لی ہے کہ وہ قرضہ میں آپ سے وصول کر چکا ہوں۔ لیکن وہ کسی طرح نہ مانے اور کہا: میں نے جب بھی قرض لیا ہے اسے واپس کرنے کی نیت سے لیا ہے لہٰذا میں تمہیں ضرور واپس کر کے رہوں گا۔

۱۳۷۱۹-سلیمان، محمد بن موسیٰ بن حماد یزیدی کہتے ہیں کہ حسن بن عبدالعزیز جزوی کو مصر سے وراثت میں ایک لاکھ دینار ملے، جس میں ایک ایک ہزار دینار کے تین صندوق امام احمد رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کیے اور کہا: یہ حلال کی میراث ہے اور ہر قسم کے شبہ سے پاک ہے اسے قبول فرمالیجئے اور اپنے کام میں لائیے، چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے قبول فرمانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: میری کفایت ہو رہی ہے مجھے اس مال کی چنداں ضرورت نہیں۔

۱۳۷۲۰-ابوبکر بن مالک، ابوبکر بن حمدان نیشاپوری، یعقوب بن اسحٰق بن ابی اسرائیل کہتے ہیں ایک مرتبہ میرے والد اسحٰق بن ابی اسرائیل اور امام احمد بن حنبل براستہ سمندر طلب علم کے لیے نکلے لیکن سمندر میں ان کی کشتی ٹوٹ گئی چنانچہ بفضلہ تقدیر الٰہی فقراء کے جزیرے تک پہنچ گئے وہاں ایک چٹان پر انہیں آنے کا اتفاق ہوا چٹان پر جلی حروف میں لکھا تھا: کل جب لوٹنے والے اللہ تعالیٰ کے روبرو لوٹ آئیں گے مالدار اور فقیر میں امتیاز کر دیا جائے گا ان کے سامنے صرف دو ہی ٹھکانے ہوں گے یا تو جنت یا جہنم۔

۱۳۷۲۱-حسین بن محمد تستری کہتے ہیں ایک سنار لڑکا (یعنی نوجوان زرگر لڑکا) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس آتا جاتا تھا چنانچہ ایک دن امام احمد نے اسے دو درہم دیئے اور بازار سے کاغذ خریدنے کو کہا لڑکے نے بازار سے کاغذ خریدا اور کاغذ کے درمیان پانچسو دینار محفوظ طریقے سے رکھ کر باندھ دیئے اور کاغذ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے گھر پہنچا دیئے، امام نے گھر والوں سے پوچھا گھر والوں نے جواب دیا: ہمارے پاس کاغذ لائے گئے ہیں چنانچہ امام احمد کے سامنے کاغذ رکھ دیئے گئے، آپ رحمہ اللہ نے جونہی کاغذ کھولے بیچ میں رکھے ہوئے دینار بکھر گئے آپ رحمہ اللہ نے فوراً دینار جوں کے توں رکھ دیئے اور لڑکے کے بارے میں پوچھا حتیٰ کہ لڑکے کے بارے میں انہیں بتایا گیا، آپ خود لڑکے کے پاس گئے اور کاغذ بمعہ دیناروں کے لڑکے کے سامنے رکھ دیئے اور فوراً واپس لوٹ آئے، لڑکا آپ کے پیچھے پیچھے ہولیا اور کہتا جا رہا تھا: کاغذ تو میں نے آپ کے دراہم سے خریدے ہیں کاغذ تو لے لیجئے آپ نے کاغذ لینے سے بھی انکار کر دیا۔

۱۳۷۲۲-ابوبکر بن مالک، ابوجعفر بن ذریح عکبری کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام احمد رحمہ اللہ کی طلب میں گھر سے نکل گیا یہ ۲۳۶ھ کا واقعہ ہے، میں نے لوگوں سے پوچھا: انہوں نے بتایا: باہر نماز پڑھنے نکل گئے ہیں، چنانچہ میں ان کی انتظار میں پھاٹک کے دروازے پر بیٹھ گیا حتیٰ کہ امام احمد رحمہ اللہ تشریف لائے میں فوراً ان کی طرف اٹھا سلام کیا انھوں نے سلام کا جواب دیا امام احمد بوڑھے ہو چکے تھے داڑھی میں خضاب لگاتے تھے اور ان کا رنگ شدید گندمی تھا، امام احمد گلی میں داخل ہوئے میں بھی ان کے ساتھ چلتا رہا، جب ہم پھاٹک تک پہنچے وہاں قریب ہی ایک دروازہ کھلا تھا امام اس میں داخل ہوئے اور اپنے پیچھے دیکھنے لگے اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت بخشے

چلے جاؤ، لیکن میں وہیں ثابت قدم کھڑا رہا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت بخشے چلے جاؤ، میں دوسری طرف متوجہ ہوا دیکھا کہ دروازے کے بالمقابل ایک مسجد ہے جس میں ایک بڑے میاں سرخ داڑھی والے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، میں وہیں بیٹھ گیا، جب امام نے سلام پھیرا اتنے میں ایک آدمی نکلا اس نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا اور پوچھا کہ ان کے پیچھے پیچھے کون تھا اور باتیں کیا کررہے تھے، چونکہ خلیفہ کے پاس دعویٰ دائر کیا گیا ہے کہ ان کے ہاں ایک علوی قیام پذیر ہے، اتنے میں محمد بن نشر آگیا اور پورے محلے کو گھیرے میں لے لیا پھر محلے کی تفتیش کی گئی مگر انہیں کچھ نہ ملا، میں نے لوگوں سے ان بڑے میاں کے بارے میں دریافت کیا، جواب ملا: یہ ان کے چچا اسحٰق ہیں، میں نے کہا: پھر وہ خود آپ کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ جواب ملا: وہ نہ اس سے اور نہ ہی اس کے بیٹوں سے بات کرتے ہیں چونکہ یہ لوگ سلطان سے انعام وغیرہ لیتے رہتے ہیں۔

۱۳۷۲۳- عبداللہ، ابوحسن ابان، محمد بن احمد حبر مروزی، ابراہیم بن متہ سمرقندی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ امام ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: بخدا! احمد بن حنبل امام ہیں بلاشبہ امام احمد رحمہ اللہ نے تو لوگوں کے دلوں کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے، امام احمد رحمہ اللہ نے تو ستر (۷۰) سال فقر و فاقہ پر صبر کیا ہے۔

۱۳۷۲۴- عبداللہ، ابوالحسن ابان، عبداللہ بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے بتایا ہے کہ ایک مرتبہ یزید بن ہارون نے مجھے پانچسو کے لگ بھگ دراہم پیش کیا، میں نے قبول کرنے سے انکار کردیا۔

۱۳۷۲۵- حسن بن محمد، عمر بن حسن قاضی، محمد بن حاتم، حمدان بن سنان واسطی کہتے ہیں: ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل ہمارے پاس تشریف لائے اور ان کے ساتھ علماء وفضلاء کی ایک بڑی جماعت بھی تھی، ان حضرات کا خرچہ ختم ہوگیا چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ میرے پاس ایک پوستین لائے اور فرمایا: کسی سے کہو جو یہ پوستین بیچ کر میرے پاس اس کی قیمت لائے تاکہ میں اس سے اپنی گزربسر کروں، چنانچہ میں نے دراہم کی ایک تھیلی لی اور ان کی خدمت میں حاضر ہوکر انہیں پیش کی لیکن انہوں نے دراہم مجھے واپس کردیئے، میں مایوس ہوکر واپس لوٹ آیا میری بیوی کہنے لگی: یہ نیک آدمی ہیں شاید انھوں نے یہ دراہم کم سمجھے ہوں اس لئے قبول کرنے پر راضی نہ ہوئے ہوں لہذا اس مقدار کے دوگنے ان کی خدمت میں پیش کرو، چنانچہ میں دگنے ان کی خدمت میں پیش کئے لیکن امام احمد رحمہ اللہ بدستور انکار پر مصر رہے اور مجھ سے پوستین لی اور بیچنے کے لئے خود باہر نکل گئے۔

۱۳۷۲۶- حسین بن محمد وشاکر بن جعفر، احمد بن محمد تستری کہتے ہیں لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر تین دن ایسے گزرے کہ ان میں کچھ کھایا نہیں چنانچہ آپ رحمہ اللہ نے اپنے ایک دوست سے آٹا بطور قرض لیا، لوگ کھانے کی شدت احتیاج کو بھانپ گئے، لوگوں نے جلدی سے روٹیاں پکا کر ان کے سامنے حاضر کردیں، آپ رحمہ اللہ نے پوچھا: تمہیں ہماری بھوک کا علم کیسے ہوا؟ اور تم نے اتنی جلدی سے روٹیاں کیسے تیار کرلیں؟ انہیں جواب دیا گیا: صالح (جو کہ امام احمد رحمہ اللہ کا بیٹا ہے) کے گھر میں تنور گرم گرم تھا ہم نے جلدی سے روٹیاں تیار کرلیں، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: روٹیاں اٹھالو، چنانچہ باوجود شدید بھوک کے کھانا نہ کھایا حتیٰ کہ صالح کے گھر کی طرف جو دروازہ کھلتا تھا اسے بھی بند کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۷۲۷- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن جہم بن بدر کہتے ہیں ہمارے ایک پڑوسی نے ایک مرتبہ ہمیں ایک تحریر نکال کر دکھائی اور کہا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں: یہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ہاتھ کی تحریر ہے ہم نے ان سے پوچھا: یہ کیونکر لکھا تھا؟ پڑوسی نے کہا: ہم مکہ مکرمہ میں سفیان بن عیینہ کے پاس مقیم تھے ہم نے امام احمد بن حنبل کے پاس جانے کا ارادہ کیا لیکن کئی دنوں سے ان کا کوئی پتہ ہی نہ چلتا کہ وہ کہاں ہیں چنانچہ ہم ایک گھر میں گئے تاکہ گھر والوں سے آپ رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھیں اتفاق سے امام احمد رحمہ اللہ اسی گھر میں موجود تھے، چنانچہ گھر والوں نے ہمیں کہا: امام رحمہ اللہ یہیں موجود ہیں،

ہم امام رحمہ اللہ کے پاس آئے، لیکن کمرے کا دروازہ بند تھا، جب ہم حیل وحجت کر کے ان کے پاس پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ انہوں نے بوسیدہ کپڑے زیب تن کئے ہوئے ہیں، ہم نے ان سے عرض کیا: اے ابوعبداللہ! کیا وجہ ہے کئی دنوں سے ہم آپ کو دیکھ نہیں رہے ہیں؟ فرمایا: دراصل میرے کپڑے چوری ہوگئے تھے جسکی وجہ سے میں محبوس ہو کر رہ گیا، میں نے عرض کیا: میرے پاس دینار ہیں، اگر آپ چاہیں مجھ سے قرض لے لیں چاہیں تو صلہ رحمی کے طور پر لے لیں، انہوں نے لینے سے مطلق انکار کر دیا، میں نے عرض کیا: کیا پھر آپ دینار لے لینے کی مجھے تحریر لکھ دیں گے؟ فرمایا: جی ہاں لکھ دیتا ہوں، میں نے ایک دینار پھر نکالا مگر قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ فرمایا: میرے لئے ایک کپڑا خرید دو اور اسے دو حصوں میں کاٹ کر میرے پاس لے آؤ، انہوں نے اشارہ کیا کہ ایک حصہ کی تہبند بنا دیں اور دوسرے کی چادر، چنانچہ میں نے ان کا حکم بجالایا اور جو باقی بچا ان کے پاس لے آیا، وہاں اس موقع پر میں ان کے پاس ایک کاغذ لایا اس پر انہوں نے اپنے ہاتھ سے یہ تحریر لکھی۔

۱۳۷۲۸-محمد بن جعفر بن یوسف، محمد بن اسماعیل بن احمد، صالح بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں ایک مرتبہ واثق کے زمانے میں اپنے والد ماجد رحمہ اللہ کے پاس گیا (اس وقت ہماری کیا حالت تھی اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے) والد صاحب نماز کے لئے کمرے سے باہر تشریف لے گئے تھے، کمرے میں ایک نمدہ بچھا ہوا تھا جس پر والد صاحب بیٹھا کرتے تھے، والد صاحب پر کئی سال اسی حالت میں گزر چکے تھے حتیٰ کہ یہ نمدہ بھی بوسیدہ ہو گیا تھا، چنانچہ نمدے کو میں نے ایک جانب سے تھوڑا سا اوپر اٹھایا اچانک اس کے نیچے سے لکھا ہوا ایک کاغذ برآمد ہوا اس پر لکھا تھا: اے ابوعبداللہ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ کو شدید تنگدستی کا سامنا ہے اور آپ پر قرض بھی ہے، میں فلاں آدمی کے بدست آپ کی خدمت میں چار ہزار دراہم ارسال کر رہا ہوں ان سے اپنا قرض بھی چکا دیجئے اور اپنے عیال پر خرچ کیجئے، نیز یہ دراہم ہر طرح کے شبہ سے پاک ہیں نہ یہ صدقہ کے ہیں اور نہ ہی زکوٰۃ کے یہ مجھے صرف اور صرف اپنے والد کی طرف سے وراثت میں ملے ہیں' میں نے خط پڑھا اور رکھ دیا، جب والد صاحب کمرے میں تشریف لائے میں نے عرض کیا اے ابا جان! یہ کیسا خط ہے؟ سنتے ہی والد صاحب کا چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا: یہ خط میں نے تم سے چھپا رکھا تھا، پھر فرمایا: اس خط کا جواب لیکر جاؤ، چنانچہ والد صاحب نے اس آدمی کی طرف خط لکھا: آپ کا خط مجھے ملا ہم لوگ عافیت میں ہیں، رہی بات ہمارے قرضے کی تو وہ ایسے آدمی کا قرض ہے جو ہم سے رحمن کا مطالبہ نہیں کریگا، رہی بات ہمارے عیال کی سو وہ اللہ تعالیٰ کے نعم وکرم میں ہیں والحمدللہ، چنانچہ میں خط لیکر مال کی پیشکش کرنے والے کے قاصد کے پاس گیا: قاصد کہنے لگا: بڑا افسوس ہے! اگر ابوعبداللہ یہ مال قبول فرما لیتے پھر اگرچہ دریائے دجلہ ہی میں کیوں نہ پھینک دیتے انہیں ضرور اجر وثواب ملتا، چونکہ یہ آدمی ایسا ہے کہ اسکی کوئی نیکی معروف نہیں ہے، چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد اس آدمی کا ایک اور خط والد صاحب کے پاس آیا، والد صاحب نے پھر پہلے جیسا جواب دیا۔ جب کچھ عرصہ گزر گیا ہم نے اس مال کا تذکرہ کیا: والد صاحب نے فرمایا: اگر ہم اس مال کو قبول کر لیتے کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔

۱۳۷۲۹-محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل، صالح بن احمد کہتے ہیں ابن جروی ایک مرتبہ والد صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے میں مشہور آدمی ہوں میں اس وقت (یعنی مغرب کے بعد) آپ کے پاس آیا ہوں میں نے آپ کے لئے ایک چیز تیار کر رکھی ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ چپکے سے اسے قبول فرما لیں، وہ مجھے خالص میراث سے ملی ہے، چنانچہ والد صاحب نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ابن جروی مسلسل اصرار کرتے رہے والد صاحب اس کے اصرار کو دیکھ کر ادھر سے اٹھ کر چلے گئے صالح کہتے ہیں مجھے خبر ملی ہے کہ حسن کہتے ہیں میرے بھائی نے مجھے کہا: میں امام احمد رحمہ اللہ پر اصرار کرتا رہا تاکہ مال قبول کر لیں لیکن وہ میرے اصرار سے بھی زیادہ عدم قبول پر مصر تھے، میں نے عرض کیا: چلو میں آپ کو بتائے دیتا ہوں، وہ کہتے ہیں، میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! وہ تین ہزار دینار ہیں، چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ مجھے وہیں چھوڑ کر اٹھ کر کہیں چلے گئے۔ صالح کہتے ہیں: ایک دن والد صاحب نے مجھے بتایا: اس دن میرے پاس روٹی کا

معمولی سا ٹکڑا بھی نہیں تھا۔

۱۳۷۳۰-علی بن احمد و حسین بن محمد، محمد بن اسماعیل، صالح بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ ایک دفعہ بوران ابو محمد والد صاحب رحمہ اللہ سے کہنے لگے: میرے پاس خوشبو کی ایک ڈبیہ ہے اسے میں آپ کے پاس بھیجنا چاہتا ہوں، والد صاحب خاموش ہو گئے، ابو محمد نے جب دوبارہ بات دہرائی والد صاحب نے فرمایا: اے ابو محمد! خوشبو کی ڈبیہ میرے پاس مت بھیجو چونکہ وہ میرے دل کو مشغول کر دیگی۔

صالح کہتے ہیں: ایک مرتبہ کسی اللہ والے نے چین سے جماعت محدثین جن میں یحیٰی بن معین اور دیگر حضرات بھی ہیں کے لئے کچھ تحائف بھیجے اور والد صاحب رحمہ اللہ کے لئے کتابیں لکھنے کے لئے ایک جزودان بھیجا، لیکن والد صاحب نے جزودان واپس کر دیا۔ صالح کہتے ہیں: ایک دفعہ والد صاحب کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میرے والد نے آپ کے لئے کچھ وصیت کی ہے والد صاحب نے فرمایا لاؤ، چنانچہ وہ آدمی کپڑوں کی ایک بڑی گٹھڑی اٹھا لایا، والد صاحب سے ذکر کیا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ احمد دورقی نے ایک ہزار دینار عطا کئے ہیں: فرمایا: اے بیٹے۔ اللہ تعالیٰ کا رزق بہتر ہے اور وہی باقی بھی رہنے والا ہے، ایک دفعہ فرمایا دنیا کے تنگدستی کے دن بہت تھوڑے ہیں پھر تمہیں ایسے دنوں سے واسطہ پڑے گا جن سے کثرت مال والے اپنے آپ کو آزاد نہیں کر سکیں گے۔

۱۳۷۳۱-حسن بن محمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں ایک مرتبہ والد صاحب خلیفہ کے پاس عسکر میں سولہ (۱۶) دن رہے۔ والد صاحب وہاں تین دنوں میں صرف ایک لپ ستو تناول فرماتے اور صرف ایک گھونٹ پانی پیتے جب گھر لوٹے بہت ضعیف ہو چکے تھے چھ ماہ کے بعد جانبر ہوئے جب آئے تھے ان کی آنکھیں شدت ضعف کی وجہ سے اندر دھنس گئی تھیں۔

۱۳۷۳۲-عبداللہ، احمد بن محمد، ابوحفص عمر بن صالح طرسوی کہتے ہیں ایک مرتبہ ابوعبداللہ اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ہاتھ سے کنویں میں قینچی گر گئی، اتنے میں ان کا ایک کرایہ دار آ گیا اور اس نے کنویں میں گھس کر قینچی نکالی، امام احمد رحمہ اللہ نے کرایہ دار کے احسان کا بدلہ چکانے کے لئے اسے تقریباً نصف درہم دینا چاہا، کرایہ دار نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا: قینچی کی قیمت تو صرف دو قیراط چاندی کے مساوی ہے لہٰذا میں کچھ نہیں لوں گا، چنانچہ کرایہ دار چلا گیا، کچھ دنوں کے بعد امام رحمہ اللہ نے کرایہ دار سے پوچھا: تمہارے ذمے میرا دوکان کا کتنا کرایہ ہے؟ کہا: تین مہینوں کا کرایہ اور ہر مہینے میں دوکان کا کرایہ تین درہم ہیں چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے کرائے کا حساب لگایا اور فرمایا: جاؤ میں تمہیں کرائے سے دستبردار کرتا ہوں۔

۱۳۷۳۳-اپنے والد عبداللہ سے، احمد، عبداللہ بن احمد بن حفصہ کہتے ہیں ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں ہم نے قیام کیا چنانچہ جس گھر میں ہم رہائش پذیر تھے اس میں ایک بوڑھے میاں جنھیں ابوبکر بن سامہ کی کنیت سے یاد کیا جاتا تھا بھی رہ رہے تھے، میں اس وقت چھوٹا لڑکا تھا اس گھر میں ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی تشریف لائے میری والدہ نے مجھے حکم دیا کہ اس آدمی کے ساتھ ملازم رہو اور ان کی خدمت کرو چونکہ یہ نیک آدمی ہیں، چنانچہ میں امام احمد رحمہ اللہ کی خدمت کرتا رہا، امام رحمہ اللہ دن کو طلب حدیث میں نکل جاتے ایک دن اتفاقاً ان کا ساز و سامان چوری ہو گیا۔ جب واپس تشریف لائے میری والدہ نے ماجرا سنایا امام رحمہ اللہ نے طاقچے کے سوا کوئی چیز نہ مانگی۔ (طاقچہ جس میں چراغ رکھا جاتا ہے)

۱۳۷۳۴-عبداللہ، احمد، ابوعبدالرحمٰن، قاضی اسماعیل بن اسحٰق سے مروی ہے کہ نصر بن علی کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی آخرت کا معاملہ بہت اچھا ہے چونکہ دنیا ان کے پاس ہر طرف سے آئی مگر دنیا کی طرف انہوں نے مطلق توجہ نہ دی۔

۱۳۷۳۵-جعفر بن محمد بن نصر خلدی، ابوحامد، ابراہیم بن ہانی کہتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تین دن میرے پاس روپوش رہے، تین دن کے بعد کہنے لگے: میرے لئے اب کوئی اور جگہ تلاش کرو تا کہ میں اس میں منتقل ہو جاؤں، میں نے عرض کیا: اے ابوعبداللہ! اگر آپ یہاں سے کہیں اور چلے گئے مجھے آپ کا خوف لاحق رہے گا، جب انہوں نے اصرار کیا چارو ناچار میں نے ان کے لئے ایک متبادل جگہ

تلاش کی جب میرے پاس رخصت ہونے لگے فرمایا: رسول اللہ ﷺ غار ثور میں تین دن تک روپوش رہے ہمارے لئے حلال نہیں کہ ہم فراخی میں آپ ﷺ کی اتباع کریں اور شدت میں آپ ﷺ کی اتباع ترک کردیں، ابوحامد کہتے ہیں: میں نے یہ واقعہ امام احمد رحمہ اللہ کے دو بیٹوں عبداللہ وصالح کے گوش گزار کیا ہے کہنے لگے: ہم نے یہ واقعہ سنا، پھر میں نے یہی واقعہ ابراہیم بن ہانی کے بیٹے اسحق کو سنایا وہ کہنے لگا: میرے والد نے مجھے یہ واقعہ نہیں سنایا۔

۱۳۷۳۶-ظفر بن احمد، ابوسہل بشر بن احمد اسفرائینی، محمد بن ہشام بن سعد سے مروی ہے کہ فتح بن حجاج کا بیان ہے کہ امیرالمؤمنین نے شمار کنندہ بھیجے تاکہ گنتی کریں کہ کتنے لوگوں نے امام احمد رحمہ اللہ کی نماز جنازہ پڑھی ہے چنانچہ انہوں نے آدمیوں کی گنتی کی تو تیرالاکھ نکلے ان کے علاوہ بہت سارے سفر میں بھی تھے۔

۱۳۷۳۷-ظفر بن احمد، حسن بن علی، احمد وراق، عبدالرحمن بن محمد، محمد بن عباس شکلی سے مروی ہے کہ ورکانی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ جس دن امام حنبل رحمہ اللہ کا انتقال ہوا دس ہزار (۱۰،۰۰۰) یہودیوں نصرانیوں اور مجوسیوں نے اسلام قبول کیا۔ ورکانی کہتے ہیں: جس دن امام احمد رحمہ اللہ کا انتقال ہوا چار اقسام کے لوگوں میں ماتم اور نوحہ زنی کا ایک کہرام سا مچ گیا یعنی مسلمانوں یہودیوں، نصرانیوں اور مجوسیوں میں (یہی ہے کہ" موت العالم موت العالم "ایک عالم کی موت پورے جہاں کی موت ہے)

۱۳۷۳۸-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، ہلال بن علاء کہتے ہیں اگر دو چیزیں نہ ہوتیں لوگ ہمیشہ ان کے محتاج رہتے۔(۱) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی آزمائش، سو اگر امام احمد رحمہ اللہ کی آزمائش نہ ہوتی سب لوگ جہمی بن جاتے۔(۲) محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ بلاشبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے لوگوں کے لئے بند تالے کھول دیئے ہیں۔(یعنی امام شافعی رحمہ اللہ نے لوگوں کے لئے فقہ کے بند تالے کھول دیئے)

۱۳۷۳۹-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عباس بن محمد دوری سے مروی ہے کہ یحیی بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا چنانچہ پچاس سال ہم ان کی صحبت میں رہے انہوں نے کبھی اپنی بزرگی و بھلائی پر ذرہ برابر بھی فخر نہیں کیا۔

۱۳۷۴۰-سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ ایک دن (چوبیس گھنٹے) میں تین سو رکعات نوافل پڑھتے تھے، اور جب انہیں ظلم وتعدی کے کوڑے لگے ضعف میں اضافہ ہوگیا اور ایک دن میں ڈیڑھ سو رکعات پڑھتے تھے اس وقت اسی برس کی عمر کے قریب تھے۔

۱۳۷۴۱-سلیمان، عبداللہ بن احمد کہتے ہیں میرے والد ماجد ہر دن قرآن مجید کا ساتواں حصہ تلاوت کرتے تھے اور سات دن میں پورا قرآن ختم کرتے، رات کو تھوڑی دیر سوتے اور پھر صبح تک نماز ودعا میں مشغول رہتے۔

۱۳۷۴۲-ابواحمد غطریفی، زکریا ساجی، محمد بن عبدالرحیم بن صالح ازدی، اسحق بن موسیٰ انصاری کہتے ہیں ایک دفعہ مامون الرشید نے محدثین میں مال تقسیم کیا، چنانچہ مامون نے مال جس کو بھی دیا اس نے قبول کیا صرف امام احمد رحمہ اللہ نے قبول کرنے سے انکار کردیا۔

۱۳۷۴۳-حسین بن محمد، شاکر بن جعفر، ابن محمد بن یعقوب سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: ابوعبدالرحمن علیل ہیں اور مکھن کی خواہش ظاہر کرتے ہیں چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے کسی نے آدمی کو ٹکوس دیئے اور کہا بازار سے مکھن خرید لاؤ چنانچہ آدمی نے بازار سے مکھن خریدا اور چقندر کے پتے پر رکھ کر لایا، جب امام رحمہ اللہ نے اسکی طرف دیکھا فرمایا: یہ پتا کہاں سے لایا ہے؟ آدمی نے جواب دیا: سبزی فروش کے پاس سے لایا ہوں، امام رحمہ اللہ نے کہا: کیا سبزی فروش سے اجازت لی ہے؟ آدمی نے کہا: میں نے اجازت نہیں لی، فرمایا: پتا واپس لے جاؤ اور سبزی فروش کو واپس کردو۔

۱۳۷۴۴- محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل بن احمد، صالح بن احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ جب کوئی آدمی میرے والد ماجد کو دعا دیتا تو فرماتے۔ کوئی مؤمن محفوظ نہیں ہوتا مگر اعمال کے خاتمے اسے کمتر کر دیتے ہیں میں نے والد صاحب کو کثرت کے ساتھ کہتے ہوئے سنا: یا اللہ! سلم سلم۔ اے اللہ ہم تجھ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔

۱۳۷۴۵- محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل، صالح بن احمد کہتے ہیں ایک آدمی جسے احمد بن حکیم عطا کہا جاتا تھا خلف مخرمی کے ساتھ عفان کے پاس آتا جاتا تھا چنانچہ اس آدمی نے اپنے کسی بیٹے کی ختنہ کروائی اور یحییٰ، ابوخیثم اور جماعت محدثین کو دعوت دی اور میرے والد ماجد (امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو بھی) دعوت میں تشریف لانے کا مطالبہ کیا، چنانچہ سارے مدعوین چلے گئے اور ان کے بعد میرے والد صاحب تشریف لے گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا والد صاحب جب گھر میں داخل ہوئے انھیں ایک کمرے میں بٹھا دیا گیا اور ان کے ساتھ محدثین کی ایک جماعت بھی بیٹھی ہوئی تھی، محدثین میں ایک آدمی تھا جسے ابوبکر کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اور احول کے نام سے معروف تھا وہ والد صاحب سے کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! یہاں تو چاندی کے برتن ہیں، والد صاحب نے جب غور کیا کیا دیکھتے ہیں کہ سامنے چاندی کی ایک کرسی رکھی ہوئی ہے چنانچہ والد صاحب فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور چل پڑے ان کے پیچھے پیچھے دیگر لوگ بھی چل دیئے میزبان کو اطلاع کی گئی وہ فوراً نکل کر والد صاحب سے آملا اس نے بڑی حیل حجت کی کہ والد صاحب واپس لوٹ جائیں مگر والد صاحب نہ لوٹے حتی کہ بعض حضرات کو سفارش کے لئے بھی بھیجا مگر والد صاحب ایک ہی رائے پر ڈٹے رہے اور واپس نہ گئے بعد میں اس آدمی کو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔

۱۳۷۴۶- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوحفص عمر بن صالح موسیٰ کہتے ہیں میں اور یحییٰ جلاء (جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ ابدال میں سے تھے) ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس گئے آپ رحمہ اللہ کے پاس بوران، زھیر اور ہارون جمال بیٹھے ہوئے تھے، میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابوعبداللہ کس چیز سے دل نرم ہوجاتے ہیں؟ چنانچہ آپ رحمہ اللہ نے تلامذہ کی طرف دیکھا اور آنکھ سے اشارہ کیا پھر تھوڑی دیر کے لئے سر جھکا لیا پھر سر اوپر اٹھا کر فرمایا: اے بیٹے! رزق حلال کھانے سے دل نرم ہوجاتے ہیں پھر میں ابونصر بشر بن حارث کے پاس گیا ان سے کہا اے ابونصر! دل کس چیز سے نرم ہوتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں یہ آیت پڑھی "الا بذکر اللہ تطمئن القلوب" (الرعد: ۲۸) خبردار! اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے" میں نے کہا: میں تو ابوعبداللہ کے پاس سے آرہا ہوں بشر رحمہ اللہ نے کہا: بتاؤ ابوعبداللہ نے تمھیں کیا کہا؟ میں نے کہا: انہوں نے کہا ہے کہ رزق حلال کھانے سے دل نرم ہوتے ہیں، بشر رحمہ اللہ کہنے لگے: ابوعبداللہ نے اصل حقیقت کو بیان کیا ہے، پھر میں عبدالوہاب بن الحسن کے پاس گیا ان سے بھی یہی سوال کیا: انہوں نے بھی جواب میں مذکورہ بالا آیت تلاوت کی میں نے کہا: میں تو ابوعبداللہ کے پاس سے آرہا ہوں، سن کر شدت فرحت سے ان کا چہرہ سرخ ہوگیا اور کہنے لگے بتاؤ۔ ابوعبداللہ نے کیا کہا ہے؟ میں نے کہا: ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ رزق حلال سے دلوں میں نرمی آتی ہے، ابوالحسن کہنے لگے! ابوعبداللہ نے اصل جوہر تمھیں بتلایا ہے سو وہی بات اصل ہے جو ابوعبداللہ نے فرمائی۔

۱۳۷۴۷- عبداللہ، احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے طرسوس اور یمن کا سفر پیدل چل کر کیا ہے، پانچ حج کئے ہیں اور ان میں سے تین حج پیدل چل کر کئے ہیں، کسی آدمی کے لئے ممکن نہیں کہ وہ یوں کہہ سکے کہ اس نے میرے والد صاحب کو اس علاقے کے نواحات میں دیکھا ہے، بصرف جمعہ کی نماز کے لئے باہر تشریف لے جاتے تھے، تنہائی پسند تھے چنانچہ بشر رحمہ اللہ بھی اس قدر تنہائی پر صبر کرتے تھے چنانچہ وہ بھی تھوڑی دیر کے لئے اس طرف نکل جاتے کبھی اس طرف۔

۱۳۷۴۸- عبداللہ، احمد، عبداللہ بن احمد سے پوچھا گیا: کیا آپ کے والد صاحب انتقال کے وقت باتیں سمجھ لیتے تھے؟ عبداللہ نے اثبات میں جواب دیا: ہم انھیں وصیت کرتے تھے پھر وہ ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے: صالح کہنے لگے: کیا انہوں نے فرمایا تھا کہ میری انگلیوں

میں خلال کرو؟ پس ہم نے خلال کیا والد نے اشارہ کرنا چھوڑ دیا اور اسی وقت ان کی روح پرواز کر گئی۔

۱۳۷۴۹-اپنے والد عبداللہ سے، احمد، عبداللہ سے مروی ہے کہ والد صاحب نے مرض وفات میں مجھے حکم دیا کہ عبداللہ بن ادریس کی کتاب نکالو، میں نے کتاب نکالی، حکم کیا: لیث کی احادیث نکالو، پھر فرمایا: میں نے طلحہ سے کہا کہ طاؤس سے مرض میں رونے کو ناپسند سمجھتے تھے۔ چنانچہ طاؤس کے لئے نہیں سنا گیا کہ وہ مرض میں روئے ہوں حتیٰ کہ ان کی وفات ہوگئی، میں نے والد صاحب کو حدیث پڑھ کر سنائی چنانچہ تا وفات دوران مرض معمولی آواز بھی نہیں سنی گئی (سبحان اللہ حالتیں دو ہیں مرض پر کون روتا ہے، اور چپ رہنا دونوں حالتیں باعث اجر وثواب ہیں، اگر روتا نہیں تو اس لئے کہ بیماری بھی رحمت ہے بھلا رحمت پر کون روتا ہے، اگر روتا ہے تو اس لئے کہ یا اللہ میں کمزور ضعیف ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی وانکساری ظاہر کرتا ہوں گویا جہ ثانی کی رو سے نہ رونا اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک طرح کی جرأت کرنا ہے اور رونا اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی ہے حاصل یہ کہ اگر روئے تو جزع وفزع نہ کرے اور اگر نہ روئے تو محض اس لئے کہ بیماری رحمت ہے (هذا ماسنح على قلبي ولله الحمدُ على ذالك)

۱۳۶۵۰-عمر بن احمد بن عثمان، محمد بن عمرویہ، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں دین والد صاحب کی وفات کے وقت ان کے پاس موجود تھا اور میں نے ہاتھ میں ایک کپڑا لیا ان کے پاس بیٹھ گیا تا کہ روح پرواز ہوتے ہی میں آپ رحمہ اللہ کے جبڑے باندھ لوں والد صاحب پر نزع طاری تھی، چنانچہ والد صاحب پر ایسی کیفیت طاری ہوتی ہم سمجھتے کہ آپ کی روح پرواز کر چکی مگر پھر افاقہ ہو جاتا، ایک مرتبہ افاقہ ہوا تو ہاتھ سے دور ہونے کا اشارہ کر رہے تھے، دو مرتبہ ایسا کیا، جب تیسری مرتبہ کیا میں نے عرض کیا: اے ابا جان! اس وقت یہ کیسا معمہ ہے؟ فرمایا: ابلیس علیہ لعنۃ اللہ میرے برابر میں آ کر کھڑا ہوا اور اپنی انگلیاں کاٹ رہا تھا اور کہہ رہا تھا اے احمد میری آزمائش میری آزمائش میں اسے جھڑک رہا تھا تھوڑی ہی دیر کے بعد والد صاحب رحمہ اللہ کی روح پرواز کر گئی۔

۱۳۷۵۱-اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے والد صاحب رحمہ اللہ کی وفات پر چیونٹی کو بھی بلوں سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا پھر میں نے کالی کالی چیونٹیاں نکلی ہوئی دیکھیں جو بعد میں میں نے کبھی نہیں دیکھیں، میں نے ایک مرتبہ والد صاحب رحمہ اللہ کو نبی ﷺ کے بال مبارک ہاتھ میں لئے ہوئے دیکھا کہ اپنے منہ پر رکھے ہوئے ہیں اور انکا بوسہ لے رہے ہیں۔ میں نے انہیں بال مبارک آنکھوں پر بھی رکھتے ہوئے دیکھا اور کبھی کبھار بال پانی میں ڈبوتے اور پھر تبرکا پانی پی لیتے۔ ایک مرتبہ میں نے والد صاحب کو دیکھا ان کے ہاتھ میں نبی ﷺ کا ایک برتن تھا برتن کو کنویں میں دھویا اور پھر کنویں کے پانی سے پیا۔ میں نے والد صاحب کو کئی مرتبہ آب زمزم سے پیتے دیکھا کہ شفاء کی غرض سے آب زمزم پیتے تھے، اور اس میں ہاتھ بھگو کر چہرے پر مسح کرتے۔ والد صاحب اکثر فرمایا کرتے فقر میں بھلائی ہے۔

فرمایا کرتے تھے میں چاہتا ہوں اس معاملے سے میری برابری سرابری میں نجات ہو جائے نہ میرے اوپر کچھ بن پڑے اور نہ ہی میرے حق میں (یعنی آخرت کے معاملہ میں میری خدمات دینیہ کے سامنے رکھتے ہوئے برابر سرابری کا معاملہ ہو جائے نہ میرے ذمے کوئی گناہ باقی رہے اور نہ نیکی بس برابر سرابر کر کے مجھے نجات مل جائے۔ امام احمد رحمہ اللہ کا یہ تاریخی مقولہ ہے یہ بات انہوں نے عاجزی وانکساری میں ارشاد فرمائی تھی ورنہ امام احمد رحمہ اللہ اور برابری سرابری بخدا! ہم بھی اس آس پر پڑے ہیں کہ امام احمد کا ہاتھ تھام لیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگان دین کے ساتھ نسبت عطا فرمائے آمین) والد صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے میں موت کی تمنا کرتا ہوں چونکہ فتنہ دین بہت گراں بار ہے۔ مار کٹائی اور حبس بے جا کو میں اپنے لئے برداشت کرلوں گا یہ تو محض دنیاوی فتنہ ہے۔

۱۳۷۵۲-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں ایک دن میں والد صاحب رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا والد صاحب رحمہ اللہ نے میرے پاؤں کی طرف دیکھا میرے پاؤں نرم ملائم تھے اور ان میں پھٹنیں نہیں تھیں مجھے فرمایا: یہ کیسے پاؤں ہیں؟ تم ننگے پاؤں

کیوں نہیں چلتے حتی کہ تمہارے پاؤں کمزور ہو جائیں عبداللہ کہتے ہیں والد صاحب رحمہ اللہ نے طرسوس کا سفر پیادہ پا کیا تھا، میرے والد صاحب تنہائی پسند تھے انھیں صرف مسجد یا نماز جنازہ یا کسی مریض کے پاس دیکھا جا سکتا تھا اور نہ باہر نہیں نکلتے تھے بازاروں میں چلنا پھرنا مکروہ سمجھتے تھے۔

۱۳۷۵۳- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم دورقی کہتے ہیں جب امام احمد رحمہ اللہ مکہ مکرمہ میں عبدالرزاق کے پاس سے ہو کر آئے میں نے ان کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا دیکھا اور ان پر مشقت اور تھکاوٹ کے اثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے، میں نے کہا: اے ابو عبداللہ! عبدالرزاق کے پاس جانے میں آپ کو بہت مشقت برداشت کرنی پڑی، احمد رحمہ اللہ فرمانے لگے: جو استفادہ ہم نے عبدالرزاق سے کیا ہے اس کے پیش نظر یہ مشقت بہت ہلکی ہے چنانچہ ہم نے عبدالرزاق سے وہ حدیثیں لکھیں جو زہری عن سالم عن عبداللہ عن ابیہ اور زہری عن سعید بن مسیتب عن ابی ہریرہؓ کی اسناد سے مروی ہیں۔

۱۳۷۵۴- عبداللہ، عبداللہ بن احمد کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے امام عبدالرزاق سے بجز ایک مجلس کے زبانی احادیث نہیں لکھی اور وہ یوں ہوا تھا کہ ایک مرتبہ رات کے وقت ہم نے انھیں ایک جگہ بیٹھے ہوئے پایا وہیں انہوں نے ہمیں ستر (۷۰) حدیثیں املاء کیں پھر امام عبدالرزاق رحمہ اللہ تلامذہ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے: اگر یہ آدمی (یعنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ) نہ ہوتا میں تمہیں حدیثیں نہ بیان کرتا۔ عبداللہ کہتے ہیں: ہر وہ آدمی جس نے اسی سال کی عمر کے بعد عبدالرزاق سے سماع کیا ہے؟ اسکا سماع ضعیف ہے میرے والد صاحب رحمہ اللہ نے عبدالرزاق سے بہت پہلے سماع کیا ہے۔

۱۳۷۵۵- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ عثمان بن یحیٰی قرسانی کا بیان ہے کہ ہم سفیان بن عیینہ کے پاس ہوتے تھے ان کی مجلس میں بہت بھیڑ ہوتی تھی چنانچہ ایک دن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ہجوم کی گرمی کی وجہ سے بیہوش ہو گئے، اہل مجلس میں سے ایک آدمی جسے زکریا کے نام سے پکارا جاتا تھا اور وہ سفیان رحمہ اللہ کی خدمت کیا کرتا تھا اور انھیں اپنے ساتھ مجلس درس میں لایا کرتا تھا، سفیان رحمہ اللہ سے کہنے لگا: آپ حدیثیں سنائے جا رہے ہیں اور ادھر خیر الناس احمد بن حنبل مر چکے ہیں؟ پھر پانی کے چھینٹے مارے، جب امام احمد رحمہ اللہ نے پانی کی ٹھنڈک محسوس کی بیہوشی دور ہوئی اور افاقہ ہوا، سفیان رحمہ اللہ نے مجلس حدیث برخاست کر دی اور اٹھ کر چلے گئے۔

۱۳۷۵۶- سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں مجھے فتح بن خشرف نے خط لکھا کہ انہوں نے ترمذ موسیٰ بن حزام ترمذی کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں ابو سلیمان جرجانی کے پاس محمد بن حسن کی کتابوں کے حصول کے لئے آتا جاتا تھا ایک دن مجھے امام احمد رحمہ اللہ پل کے قریب ہی سامنے سے آتے ہوئے مل گئے فرمایا: کہاں جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: ابو سلیمان کی طرف فرمایا: تمہارے اوپر بڑا افسوس ہے تم نے نبی ﷺ تک تین واسطوں کو چھوڑ دیا ہے اور ابو حنیفہ تک تم تین واسطوں کی طرف متوجہ ہو گئے ہو میں نے کہا وہ کیسے اے ابو عبداللہ؟ فرمایا: یزید بن ہارون واسط میں کہتا ہے حدثنا محمد بن حسن عن یعقوب عن ابی حنیفہ موسیٰ بن حزم کہتے ہیں ان کی بات میرے دل میں جاگزیں ہو گئی میں نے اس وقت کرائے پر سواری لی اور واسط چل پڑا اور یزید بن ہارون سے سماع کیا۔

۱۳۷۵۷- حسین بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، ابو عباس سے مروی ہے کہ ابو داؤد کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی طرسوس کی جامع مسجد سے باہر نکل رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد دو آدمیوں کی اقتداء کرو یعنی احمد بن حنبل کی، ایک دوسرے آدمی کا بھی نام لیا جسے میں بھول گیا ہوں' ابو داؤد کہتے ہیں میں بھول گیا ہوں۔

۱۳۷۵۸- حسین بن محمد، احمد بن محمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو نصر، عبد بن حمید کہتے ہیں ایک دفعہ میں بغداد میں ایک مسجد میں تھا اور محدثین بیٹھے آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے، امام احمد رحمہ اللہ اس وقت نوجوان تھے، لیکن تمام محدثین کے منظور تھے، اچانک ابو سعید بجلی

جو کہ ہمارے ایک شیخ ہیں اندر داخل ہوئے اور ابو عبداللہ امام احمد رحمہ اللہ کے قریب ہو کر بیٹھ گئے، امام رحمہ اللہ سے کوئی سوال پوچھا امام رحمہ اللہ نے جواب دیا، پھر شیخ نے بات کا رخ کلام کی طرف موڑ دیا، امام احمد رحمہ اللہ کلام میں بہت کم گفتگو کرتے تھے، چنانچہ امام رحمہ اللہ نے شیخ کو کوئی جواب نہ دیا اور ہاتھ سے دو ہو جانے کا اشارہ کیا، امام احمد رحمہ اللہ کے بعض ساتھی سمجھ گئے کہ شیخ نے امام رحمہ اللہ سے کوئی ایسا سوال پوچھا ہے جسے امام رحمہ اللہ ناپسند فرماتے ہیں چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ ابو سعید بلخی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے آدمی ہماری مجلس میں صرف نبی ﷺ کی احادیث کا مذاکرہ ہوتا ہے اور یہاں سارے اصحاب حدیث بیٹھے ہیں۔ جو سوال تم نے کیا ہے اسے لیکر ابن ابی داؤد کے پاس چلے جاؤ ہمارا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔

۱۳۷۵۹- حسین بن محمد، ابو اسود عبدالرحمن بن فیض، ابراہیم بن محمد بن حسن کہتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خلیفہ کے پاس داخل کیا گیا وہاں موجود حاضرین خوف سے سہمے ہوئے تھے چونکہ خلیفہ نے ابھی ابھی دو آدمیوں کے سر قلم کرنے کا حکم صادر کیا تھا، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ابو عبدالرحمن شافعی کی طرف دیکھا اور فرمایا: تم نے امام شافعی رحمہ اللہ سے فسخ کے بارے میں کیا حفظ کیا ہے؟ ابن ابو داؤد کہنے لگا اس آدمی کو دیکھو! اسے یہاں پیش کیا گیا ہے تا کہ اسکی گردن تن سے جدا کر دی جائے اور یہ فقہ کے متعلق مناظرہ کر رہا ہے۔ (بات واضح ہے کہ اللہ والوں کو موت کا خوف نہیں ہوتا)

۱۳۷۶۰- سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ ثابت بن احمد بن شبویہ اپنے والد احمد بن شبویہ کو امام احمد رحمہ اللہ پر فضیلت دیتا تھا اور کہتا کہ احمد بن شبویہ جہاد میں مشغول رہے اور قیدیوں کو آزاد کراتے رہے اور پوری عمر سرحدوں پر گزاری، میں نے اپنے بھائی سے پوچھا کہ تمہارے نزدیک ان دونوں میں سے کون افضل ہے؟ جواب دیا: ابو عبداللہ احمد بن حنبل افضل ہیں۔ لیکن میں نے اس پر قناعت نہ کی مجھے رہ رہ کر احمد بن شبویہ پر تعجب آتا چنانچہ ایک سال بعد میں نے خواب دیکھا کہ ایک شیخ ہیں اور ان کے اردگرد بہت سارے لوگ جمع ہیں لوگ ان سے سوال کر رہے ہیں اور سوالات کے جوابات سن رہے ہیں، میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا، جب وہ چل پڑے میں بھی ان کے پیچھے پیچھے ہولیا میں نے پوچھا: اے ابو عبداللہ! مجھے بتائیے آپ کے نزدیک احمد بن حنبل افضل ہیں یا احمد بن شبویہ؟ جواب دیا: سبحان اللہ! احمد بن حنبل آزمائش میں مبتلاء کیے گئے اور انہوں نے صبر کا دامن کسی حال میں ہاتھ سے نہیں چھوڑا حالانکہ احمد بن شبویہ عافیت میں رہے ہیں، کیا آزمائش میں مبتلا آدمی اور جو عافیت میں رہا ہو برابر ہو سکتے ہیں۔ بہت بعید ہے دونوں کے درمیان کتنی دوری ہے۔

۱۳۷۶۱- سلیمان بن احمد، ہیثم بن خلف، عباس بن محمد دوری سے مروی ہے کہ ہمارے ایک پڑوسی علی بن ابوحرارہ کا بیان ہے کہ میری والدہ تقریباً بیس سال سے اپاہج تھیں ایک دن والدہ نے مجھ سے کہا: احمد بن حنبل کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں، چنانچہ میں امام احمد رحمہ اللہ کی طرف چل پڑا اور ان کے گھر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا لیکن میرے لئے دروازہ نہ کھولا گیا امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ادھر قریب ہی رہنے والا ایک آدمی ہوں میری والدہ اپاہج ہے وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے سے معذور ہے اس نے کہا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے لئے دعا کریں، آپ رحمہ اللہ نے غصہ بھرے لہجے میں جواب دیا: ہم خود زیادہ محتاج ہیں کہ تمہاری والدہ ہمارے لئے اللہ.. کے حضور دعا کرے، میں اسی لمحے واپس لوٹ آیا، پیچھے مڑ کر جو دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت امام احمد رحمہ اللہ کے گھر سے باہر نکل رہی ہے اور کہہ رہی ہے: تم ہو جو ابو عبداللہ کے ساتھ بات کر رہے تھے، میں نے اثبات میں جواب دیا، کہنے لگی: میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو چھوڑ کر نکلا درآنحالیکہ وہ تمہاری والدہ کے لئے اللہ کے حضور دعا کرنے میں مشغول تھے اس آدمی کا کہنا ہے کہ میں فوراً اپنے گھر آیا اور زور زور سے دروازے پر دستک دی کیا دیکھتا ہوں کہ والدہ اپنے پاؤں پر تندرست حالت میں چلتی ہوئی آئی اور دروازہ کھولا اور کہنے لگی: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت عطا فرمادی ہے۔

۱۳۷۶۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق ثقفی، یعقوب بن یوسف، محمد بن عبیدہ صدقہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب دیکھا کہ ہم لوگ عرفہ میں موجود ہیں اور لوگ نماز کی انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے کہا: لوگوں کو بھلا کیا ہوا نماز نہیں پڑھتے: ؟ لوگوں نے جواب دیا: کہ لوگ امام کی انتظار میں ہیں، چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی محمد کہتے ہیں: صدقہ پہلے کوفیین کی رائے کا مذہب رکھتے تھے، اس کے بعد جب ان سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتا تو کہتے: امام سے پوچھو۔

۱۳۷۶۳- محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن اسحق، مدائنی، محمد بن حرب، عبید بن محمد، عمار کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے خواب میں حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا میں نے ان سے امام احمد بن حنبل کے بارے میں سوال کیا، کہنے لگے: وہ صدیق ہے۔

۱۳۷۶۴- ظفر بن احمد، عبداللہ بن ابراہیم جریری، ابوجعفر محمد بن صالح ابودریج، بلال خواص کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خضر علیہ السلام کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے کہا: بشر رحمہ اللہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ جواب دیا: بشر نے اپنے بعد اپنی مثال کوئی نہیں چھوڑی، میں نے پھر ان سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا؟ فرمایا وہ صدیق ہیں، پھر میں نے ابوثور کے بارے میں پوچھا؟ فرمایا: وہ آدمی حق کا سچا طالب ہے، میں نے پوچھا: میں آپ کو کس وسیلے سے دیکھ سکتا ہوں؟ فرمایا: اپنی ماں کی فرمانبرداری کرکے۔

۱۳۷۶۵- ظفر بن احمد، عبداللہ بن قاسم قرشی، محمد بن اسحق بن حکیم کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ان کے کندھے پر نور سے دوسطریں لکھی ہوئی ہیں، یوں لگتی تھیں گویا کہ روشنائی سے لکھی گئی ہیں، وہ الفاظ مسطور یہ تھے فسیکفیکھم اللّٰہ وھو السمیع العلیم ''(بقرہ:۱۳۷) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی طرف سے آپ کی کفایت کریں گے اور اللہ تعالیٰ سمیع وبصیر ہیں۔

۱۳۷۶۶- محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن اسحق مدائنی کہتے ہیں میں نے اپنے والد صاحب کو فرماتے سنا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک پتھر پھٹا اور اس سے ایک جھنڈا ظاہر ہوا۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ جواب ملا: احمد بن حنبل نے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہی دنوں میں امام احمد رحمہ اللہ کو کوڑے مارے گئے تھے۔

۱۳۷۶۷- محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن ابی داؤد سے مروی ہے کہ علی بن سہل سجستانی مرجئہ کے عقائد کا معتقد تھا میں نے اس سے کہنا شروع کیا کہ ان عقائد سے رجوع کرلو کہنے لگا میں امام احمد کے قول سے رجوع نہیں کروں گا، میں نے کہا کیا تم نے امام احمد کو دیکھا ہے؟ کہنے لگا جی ہاں میں نے خواب میں انھیں دیکھا ہے کہ قیامت برپا ہو چکی ہے لوگ پل صراط پر کھڑے ہیں اور پل کو وہی آدمی عبور کرنے پاتا ہے جس کے پاس مہر زدہ تصدیق ہے، ایک طرف ایک آدمی کھڑا مہر لگا رہا ہے میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون آدمی ہے جو لوگوں کو مہر لگا کردے رہا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ امام احمد بن حنبل ہیں رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۳۷۶۸- سلیمان بن احمد، محمد بن فضل سقطی، سلمہ بن شبیب کہتے ہیں ہم معتصم کے زمانے میں امام احمد بن حنبل کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یکا یک ایک آدمی اندر داخل ہوا اور کہنے لگا: تم میں سے احمد بن حنبل کون ہے؟ ہم سب خاموش ہو گئے اور اسے کچھ جواب نہ دیا: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ خود ہی بول پڑے اور کہا: میں ہوں احمد: تمہیں کیا کام ہے؟ بولا: میں خشکی وتری کا تقریبا چار سو فرسخ کا سفر طے کرکے آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں، میں جمعہ کی رات سویا ہوا تھا خواب میں ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا تم احمد بن حنبل کو جانتے ہو؟ میں نے نفی میں جواب دیا، کہا: بغداد جاؤ اور اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھو سو جب تم اسے دیکھ لو اس سے کہو کہ خضر تمہیں سلام کہتا ہے نیز کہتا ہے کہ آسمانوں کا مالک تجھ سے راضی ہے اور تمام فرشتے بھی تجھ سے راضی ہیں چونکہ تم نے محض اللہ کی رضا کے لئے صبر کیا۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ'' کیا تمہیں اس کے علاوہ کوئی اور کام بھی ہے؟ آدمی بولا: میں آپ

کے پاس صرف اسی کام کے لئے آیا ہوں، پھر اس آدمی نے ہمیں وہیں چھوڑ کر رخت سفر باندھ لیا۔

۱۳۷۶۹-عمر بن احمد بن عثمان، ہزہ بن حسین، احمد بن جلد دعا کہتے ہیں جس دن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا انتقال ہوا وہ جمعہ کا دن تھا میں نماز سے فارغ ہو کر گھر واپس لوٹ آیا سوتے وقت ارادہ کیا کہ یا اللہ! آج رات امام احمد بن حنبل کو مجھے خواب میں دکھادے، چنانچہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ امام احمد رحمہ اللہ زمین وآسمان کے درمیان ایک نورانی گھوڑے پر سوار ہیں اور ان کے ہاتھ میں نورانی لگام ہے، میرا ہاتھ لگام تک پہنچ گیا، میں نے لگام پکڑ لی، امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: اقرار کرو کہ خبر معاینہ کی طرح نہیں ہوسکتی (یعنی سنی ہوئی بات سچائی وثبوت میں آنکھ دیکھی ہوئی بات کی طرح نہیں ہوسکتی) میں نے لگام چھوڑ دی اور نیند سے بیدار ہو گیا۔

۱۳۷۷۰-سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، حبیش بن ورد کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کی خواب میں زیارت کی میں نے پوچھا یا نبی اللہ! احمد بن حنبل کا کیا حال ہے؟ ارشاد فرمایا: عنقریب ہی تمہارے پاس موسیٰ علیہ السلام آنا چاہتے ہیں ان سے پوچھ لینا چنانچہ یکا یک میں نے اپنے آپ کو موسیٰؑ کے پاس کھڑے پایا، میں نے پوچھا: یا نبی اللہ! امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا کیا حال ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: احمد بن حنبل خوشی اور غمی دونوں میں آزمائش میں مبتلا کئے گئے، لیکن انھیں صدیق پایا گیا اور انھیں زمرہ صدیقین میں داخل کر دیا گیا۔

۱۳۷۷۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، مسلم بن حاتم عسکلی، ابراہیم بن جعفر مروزی کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خواب میں خراماں بہ چہل قدمی کرتے ہوئے دیکھا میں نے کہا: اے ابو عبداللہ! یہ چہل قدمی کا کونسا انداز ہے؟ فرمایا: یہ سلامتی کے دار میں خدام کی چہل قدمی ہے۔

۱۳۷۷۲-ابونصر صوفی حنبلی، عبداللہ بن احمد نہروانی، ابوالقاسم عبداللہ بن قاسم قریشی کہتے ہیں کہ میں نے مروزی کو کہتے سنا ہے کہ میں نے خواب میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھا انہوں نے سبز رنگ کے دو کپڑے زیب تن کر رکھے تھے اور پاؤں میں سرخ سونے کے جوتے پہن رکھے تھے جنکے تسمے سبز زمرد کے تھے، ان کے سر پر نور کا ایک تاج رکھا ہوا تھا جسے جواہر کے ساتھ مرصع کیا گیا تھا، اس زرق برق لباس میں ملبوس امام احمد خراماں چل رہے ہیں۔ میں نے کہا: اے ابو عبداللہ! یہ کونسا چلنے کا انداز ہے؟ فرمایا: دارالسلام میں خدام کے چلنے کا یہی انداز ہے۔

۱۳۷۷۳-ابونصر صوفی حنبلی، عبداللہ بن احمد نہروانی، ابوقاسم عبداللہ بن قاسم قرشی، مروزی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ خواب میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو سبز رنگ کے کپڑوں میں ملبوس دیکھا ان کے پاؤں میں سرخ سونے کے جوتے ہیں جن کے تسمے سبز زمرد کے ہیں اور ان کے سر پر نور کا عظیم الشان تاج سجایا گیا ہے جسے جواہر کے ساتھ مرصع کیا گیا ہے، اور وہ خراماں خراماں چلے جا رہے ہیں میں نے کہا: اے ابو عبداللہ! اس طرح کی چہل قدمی تو آپ کے بارے میں معروف نہیں ہے پھر کیوں کر؟ فرمایا: دارالسلام میں خدام کی یہی چہل قدمی ہوتی ہے، میں نے کہا آپ کے سر پہ تاج کیسا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کی مجھے جنت میں داخل کیا مجھے عمدہ عمدہ جوڑے پہنائے میری عزت واکرام کیا، اور مجھے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: اے احمد! یہ سب انعام واکرام تمہارے اس قول کی وجہ سے ہوا جو تم نے کیا کہ میرا کلام غیر مخلوق ہے۔

۱۳۷۷۴-محمد بن عبداللہ رازی، ابوالقاسم احمد بن محمد بن سائح، ابو عبداللہ بن خزیمہ کہتے ہیں کہ جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا انتقال ہوا میں شدید غم سے دوچار ہو گیا، رات بھی غمزدہ حالت میں گزاری تاہم رات کو میں نے خواب میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو فاخرانہ چال میں مشی کرتے ہوئے دیکھا، میں نے پوچھا: اے ابو عبداللہ! یہ فاخرانہ چال کیسی ہے؟ فرمایا: دارالسلام میں خدام کا یہی انداز چال ہے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا، فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کی میرے سر پر تاج سجایا اور مجھے سنہری جوتے پہنائے، اللہ تعالیٰ نے مجھے خطاب کر کے فرمایا: اے احمد یہ سب انعام واکرام تمہارے اس قول کی وجہ سے ہے جو تم نے قرآن مجید کے

بارے میں کہا کہ "میرا کلام غیر مخلوق ہے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم دیا: اے احمد! میرے حضور وہ دعائیں مانگو جو تمہیں سفیان ثوری کے واسطے سے پہنچی ہیں اور تم دنیا میں بھی وہ دعائیں مانگتے تھے، میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا، اے میرے رب! ہر چیز تیرے قبضہ قدرت میں ہے پس مجھ پر جو تجھے قدرت حاصل ہے اسکا واسطہ مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرنا اور میری ہر قسم کی خطا معاف فرمادے، ارشاد ہوا! اے احمد یہ میری جنت ہے اس میں داخل ہو جا اور اسی میں قیام کر، چنانچہ میں جنت میں داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے سفیان ثوری رحمہ اللہ ہیں اور ان کے سبز رنگ کے دو پر ہیں ان کے ذریعے جنت میں ایک درخت سے دوسرے درخت پر اڑ جاتے ہیں اور زبان سے کہتے جارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے ہمیں جنت کی زمین عطا فرمائی جہاں چاہیں ہم اس میں رہیں پس عمل کرنے والوں کے لئے اچھا اجر ہے۔ میں نے کہا: عبدالوہاب وراق کے ساتھ کیسا معاملہ ہوا؟ فرمایا: میں نے انھیں نور کے سمندر میں چھوڑا ہے وہ رب غفور کی زیارت کئے جارہے ہیں، میں نے پوچھا بشر رحمہ اللہ کے ساتھ کیسا معاملہ ہوا؟ فرمایا: بخ بخ، بشر جیسا کون ہو سکتا ہے میں نے انھیں رب ذوالجلال کے سامنے دیکھا ہے اور ان کے سامنے جنتی کھانوں سے دسترخوان سجایا گیا تھا، اللہ عزوجل انکی طرف خصوصی توجہ کررہے ہیں اور بشر سے فرمارہے ہیں اے آدمی جس نے دنیا میں نہیں کھایا اور پیا اب کھا اور پی اور عیش وعشرت میں رہ۔

۱۳۷۷۵- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن عمر، نصر بن خزیمہ سے مروی ہے کہ مجمع بن مسلم کہتے ہیں کہ ہمارا ایک پڑوسی تھا جو قزوین میں قتل کردیا گیا تھا چنانچہ جس رات امام احمد رحمہ اللہ نے وفات پائی اسکی صبح کو ہمارے مقتول پڑوسی کا بھائی ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا: آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا چنانچہ رات کو میں نے اپنے بھائی کو بہت خوبصورت شکل میں دیکھا درآنحالیکہ وہ عالیشان گھوڑے پر سوار تھا، میں نے اس سے پوچھا: اے بھائی: کیا تجھے قزوین میں قتل نہیں کردیا گیا تھا؟ جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے شہداء اور آسمانوں کے رہنے والوں کو حکم کیا ہے کہ سب کے سب امام احمد بن حنبل کی نماز جنازہ میں حاضر ہوں میں بھی ان لوگوں میں شامل ہوں جنھیں حاضری کا حکم کیا ہے ہم نے اس رات کی تاریخ نوٹ کرلی جب تحقیق کی تو پتہ چلا واقعۃ اس رات امام احمد بن حنبل نے وفات پائی۔

۱۳۷۷۶- احمد، نصر، ابن مجمع، حجاج بن یوسف کہتے ہیں میں نے خواب میں اپنے چچازاد کو دیکھا میں نے ان سے امام احمد کے بارے میں پوچھا کہنے لگے: وہ تو عمر بن الخطاب کے اصحاب میں سے ہیں۔

۱۳۷۷۷- اپنے والد سے، احمد، نصر، ابن مجمع، ابوقاسم احول، یعقوب بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے خواب میں حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کو دیکھا میں نے پوچھا: آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا، کہا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی طرف نظر کرنا میرے لئے مباح کردیا ہے، میں نے پھر پوچھا: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور احمد بن نصر کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ کہا: وہ دونوں جنت میں پھلوں میں مشغول ہیں۔

۱۳۷۷۸- حسین بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر محمد بن علی بن بحر، ابوعبدالرحمن بن صباح کہتے ہیں میں نے خواب دیکھا گویا کہ میں کسی بلند ابھری ہوئی چیز پر ہوں اور میرے سامنے دو آدمی کھڑے رو رہے ہیں، میں نے ایک کو سنا وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا ہے ابن عمرؓ کے ساتھی نے ہجرت کرلی ہے، دوسرا بولا لوگ ایسا نہیں کرنے دیں گے، یکایک ایک آدمی قدرے دور سے آتا ہوا دکھائی دیا سر اور داڑھی کے بالوں میں خضاب کر رکھا تھا، ان دونوں میں سے ایک آدمی دوسرے سے کہنے لگا: یہ ہے ابن عمرؓ کا ہم نشین چنانچہ جب وہ آدمی قریب ہوا دیکھا تو وہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تھے، میں بلند مرتفع جگہ کے قریب ہوا دیکھا کہ وہاں ابن عمرؓ کھڑے ہیں انہوں نے اپنی داڑھی میں زرد رنگ کا خضاب کیا ہوا ہے، اور کہہ رہے ہیں کہ بھاستوں اور پلیدیوں والوں کے لئے کیا ہے اور اس کے لئے کیا ہے؟ ان کی باتیں اس عظیم ہستی کے بارے میں لاشی و کے درجے میں ہیں، پھر میں بیدار ہوگیا۔ میں نے یہ خواب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھنے سے پہلے دیکھا تھا: پھر بعد میں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھا سو ایسا ہی پایا جیسا انھیں خواب میں دیکھا تھا۔

۱۳۷۷۹- حسین بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن یحییٰ، محمد بن ہیثم بن علی قسوری کہتے ہیں جب حمدون بردعی ابوزرعہ کے پاس احادیث لکھنے کے لئے وارد ہوئے تو ان کے گھر میں ساز وسامان، برتن اور بچھونے دیکھے، ابوزرعہ بولے: یہ سب کچھ میرے بھائی کی ملکیت ہے، حمدون نے چاہا کہ واپس لوٹ جائیں، چنانچہ جب رات ہوئی تو انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک نمایاں جگہ پر کھڑے ہیں اور پانی میں کسی آدمی کا سایہ دکھائی دیا وہ آدمی بولا! تم ہی وہی آدمی ہو جو ابوزرعہ کو زہد کا طعنہ دے رہے تھے؟ کیا تم جانتے ہو کہ احمد بن حنبل ابدال میں سے تھے؟ چنانچہ جب احمد بن حنبل رحمہ اللہ دنیا سے رخصت ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ابوزرعہ کو ان کی جگہ لا کھڑا کیا ہے۔

۱۳۷۸۰- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، نصر بن خزیمہ، ابن مجمع، عبدالرزاق عمار جو کہ نیک دمشقی آدمی تھے، کہتے ہیں میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میرے لئے مغفرت کی دعا کیجئے: چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے دعا کی پھر اس کے بعد میں خضر علیہ السلام کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے کہا مجھے بشر بن حارث کے بارے میں بتایئے: فرمایا: جس دن بشر رحمہ اللہ نے وفات پائی زمین پر ان سے بڑھ کر کوئی بھی متقی نہیں تھا۔ میں نے کہا: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا کیا حال ہے؟ کہا وہ تو صدیق ہیں، میں نے حسین کرابیسی کے بارے میں پوچھا؟ اس کے بارے میں بڑے سخت کلمات کہے حتی کہ قریب تھا کہ اسے اسلام ہی سے نکال دیتے، میں نے کہا: مجھے قرآن کے بارے میں بتایئے: فرمایا قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں، میں نے ان سے نیند کے بارے میں پوچھا: فرمایا! لوگوں کو نیند سے روکو، میں نے کہا لوگ نہیں مانتے، فرمایا: جو مانے بہت اچھا اور جو نہ مانے اسے چھوڑ دو۔

۱۳۷۸۱- اپنے والد عبداللہ سے، احمد، نصر بن خزیمہ، محمد بن بشر بن مطر، عبدالرزاق کہتے ہیں میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی میں نے عرض کیا: بشر کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: اپنے زمانے کے سب سے بہتر انسان تھے، میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا: فرمایا: وہ صدیق ہیں۔

۱۳۷۸۲- اپنے والد عبداللہ سے، احمد، نصر بن خزیمہ، ابن مجمع، عبدالرزاق کہتے ہیں میں نے احمد بن حنبل کو خواب میں جنت میں دیکھا ہے ان سے میں نے بشر بن حارث کے بارے میں پوچھا: فرمایا وہ اعلیٰ علیین میں ہیں۔

بکر بن حماد مقری کہتے ہیں میں مسجد خیف میں سویا ہوا تھا نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا میں نے سوال کیا یارسول اللہ! بشر بن حارث کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا: بشر کو جنت کے وسط میں اتارا گیا ہے، میں نے احمد بن حنبل کے بارے میں سوال کیا؟ ارشاد فرمایا: کیا عبداللہ بن عمر نے حدیث نہیں سنائی کہ جب اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والوں کو جنت میں داخل کرتے ہیں تو ان کی طرف مسکراتے ہیں۔

۱۳۷۸۳- اپنے والد سے، نصر، محمد بن مخلد، احمد بن محمد بن عبدالحمید کوفی، ابراہیم بن حرزان کہتے ہیں ہمارے ایک پڑوسی نے خواب دیکھا کہ آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا اس کے پاس سات تاج تھے سب سے پہلے اس نے جسے تاج پہنایا وہ امام احمد بن حنبل تھے پھر معروف کو تاج پہنایا۔

۱۳۷۸۴- اپنے والد سے، احمد، نصر بن مخلد، محمد بن حسین بن ابی عبدالرحمٰن بن قاسم انماطی، احمد بن عمر بن یونس سے مروی ہے کہ ہمارے ایک شیخ ابوعبداللہ کمتانی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اپنی امت میں ہمارے لئے کسی کو چھوڑا ہے جسکی ہم اقتداء کریں؟ ارشاد فرمایا: تم لوگ احمد بن حنبل کے دامن کو ہاتھ سے مت چھوڑو۔

۱۳۷۸۵- محمد بن احمد بن حمویہ عسکری، احمد بن علی بن سعید، ابوبکر بن ابی خیثمہ، یحییٰ بن ایوب مقدسی کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی گویا کہ نبی ﷺ سو رہے ہیں اور آپ ﷺ نے اپنے اوپر ایک کپڑا ڈال رکھا ہے اور امام احمد و یحییٰ دونوں آپ ﷺ سے مکھیاں دور کر رہے ہیں۔

۱۳۷۸۶- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد کہتے ہیں ابونصر نعیم بن محرف نے مجھے خط لکھا کہ ابوطیط (جو کہ اہل خراسان کے اہل فضل میں

ہے ہیں) کہتے ہیں: احمد بن حنبل اوران کے ساتھیوں کو آزمائش میں قید کرلیا گیا، کوڑے لگنے سے پہلے پہلے کا واقعہ ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب رات ہوئی تو میرے دیگر ساتھی سو گئے اور میں اپنے معاملے کے بارے میں متفکر تھا، یکایک دیکھتا ہوں کہ ایک طویل القامت آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے میرے قریب ہوا اور کہنے لگا: کیا آپ ہی احمد بن حنبل ہیں؟ میں خاموش رہا کچھ جواب نہ دیا، اس نے دوسری بار پوچھا کیا آپ ہی احمد بن حنبل ہیں؟ میں پھر خاموش رہا اس نے تیسری بار پوچھا: کیا آپ ہی احمد بن حنبل ہیں؟ میں نے جواب دیا جی ہاں میں ہی احمد بن حنبل ہوں کہنے لگا: صبر کیجئے جنت آپ کے نام ہے، امام احمد رحمہ اللہ کا کہنا ہے، جب کوڑوں کی حرارت نے مجھے بے چین کردیا مجھے اس آدمی کی بات یاد آ گئی۔

۱۳۷۸۷-سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، یعقوب ابو یوسف (معروف کرخی رحمہ اللہ کے بھتیجے) کا بیان ہے کہ میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی آزمائش کے دنوں میں ایک مرتبہ سویا ہوا تھا خواب دیکھا کہ ایک آدمی بغیر آستینوں کے صوف کا جبہ پہنے ہوئے اندر داخل ہوا میں نے اس سے پوچھا آپ کون ہیں؟ جواب دیا: میں موسیٰ بن عمران ہوں میں نے کہا: کیا آپ وہی موسیٰ ہیں جن سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے کلام کیا تھا؟ میں ایسی حالت میں تھا کہ یکایک گھنگھریالے بالوں والا ایک آدمی چھت سے ہمارے پاس اترا اس نے دو کپڑے پہن رکھے تھے میں نے کہا یہ کون ہیں؟ جواب دیا: یہ عیسیٰ بن مریم ہیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں وہی موسیٰ بن عمران ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے بدون ترجمان کے کلام کیا تھا، یہ عیسیٰ بن مریم اور تمہارے نبی ﷺ، احمد بن حنبل، عرش کو اٹھانے والے فرشتے اور دیگر تمام فرشتے گواہی دیتے ہیں قرآن کلام اللہ غیر مخلوق ہے۔

۱۳۷۸۸-سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، محمد بن فرج ابو جعفر (جو کہ امام احمد رحمہ اللہ کے پڑوسی تھے) کا بیان ہے کہ جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر حوادث یعنی حبس بے جا ظلم وزیادتی اور مار کٹائی کا ایک طومار سا آن پڑا میں کچھ دل برداشتہ سا ہو گیا اور نیند کرنے لگا: مجھے خواب میں دکھائی دیا اور کہا گیا کیا تم راضی نہیں ہو کہ احمد بن حنبل ابو سواد عدوی کے مرتبہ پر فائز ہوں کیا تم نے ابو سواد کا واقعہ روایت نہیں کیا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا: کہا: پس بلاشبہ احمد بن حنبل اسی مرتبہ پر ہیں۔

ابو جعفر محمد بن فرج کہتے ہیں اس امت کے کسی خوشحال امیر نے ابو سواد عدوی کو بلایا اور ان سے کوئی سوال پوچھا: ابو سواد نے اپنے علم کے مطابق اسے جواب دے دیا۔ مگر جواب اس کی مراد وچاہت کے موافق نہ ہوا کہنے لگا: مرادی جواب دو ورنہ تم اسلام سے بری الذمہ ہو، ابو سواد نے کہا: پھر میں کس دین کا اقرار کروں؟ بولا: ورنہ تیری بیوی طلاق کہا پھر میں رات کس کے ہاں گزاروں گا، چنانچہ امیر نے ابو سواد کو چالیس کوڑے لگوائے، سو اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے کوڑے ضائع نہیں جائیں گے، ابو جعفر محمد بن فرج کہتے ہیں میں ابو عبداللہ کے پاس آیا اور انھیں خبر دی سن کر بہت خوش ہوئے۔

۱۳۷۸۹-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر قطیعی کہتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی آزمائش کے دنوں میں ہم لوگ سلطان کے دار میں حاضر ہوئے، امام احمد رحمہ اللہ کو حاضر کرلیا گیا تھا، چنانچہ سلطان نے جب لوگوں کو ادھر آتے ہوئے دیکھا غصے سے اس کی رگیں پھول گئیں اور آنکھیں سرخ ہوگئیں اس میں جستقدر نرمی تھی وہ بھی ختم ہوگئی میں نے کہا: یہ اللہ تعالیٰ پر غصے ہو رہا ہے، ابو معمر کہتے ہیں: جب میں نے سلطان میں غیض وغضب کی لہر دیکھی میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے کہا: اے ابو عبداللہ! خوش ہو جایئے چونکہ ہمیں محمد بن فضیل بن غزوان، ولید بن عبداللہ بن جمیع، ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف کے سلسلۂ سند سے حدیث پہنچی ہے کوئی کسی مومن کے دین کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جاتا ہے تم دیکھ سکتے ہو کہ اس کے پپوٹوں کے اندر آنکھیں گھوم رہی ہوتی ہیں یوں لگتا ہے جیسے وہ کوئی دیوانہ ہو۔

۱۳۷۹۰-حسین بن محمد، محمد بن اسماعیل بن احمد بن صالح بن احمد بن حنبل، ابو عبداللہ سلال، ابو عبداللہ محمد بن نوح کہتے ہیں میں نے

ابوعبداللہ احمد بن حنبل سے کہا اگر آپ مجھے کمزور سمجھتے ہیں آپ کمزور نہ ہو جائیں آپ ہم جیسے نہیں ہیں۔ ابوعبداللہ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ! تم تین میں سے ایک بات پر ضرور رہو یا تو تم اسے نہیں دیکھو گے اور وہ تمہیں نہیں دیکھے گا یا تم اسے دیکھ تو لو گے لیکن اس کی تکذیب کرو گے، اگر قتل کر دیئے گئے تو افضل شہید ہو گے، اگر تم نے اسے دیکھ لیا اور اس کی تصدیق کر لی تو اللہ تعالیٰ تیرے اور اس کے درمیان حائل ہو جائیں گے۔

۱۳۷۹۱- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عبداللہ، احمد بن غسان کہتے ہیں: مجھے اور احمد بن حنبل کو کجاوے میں بٹھا کر اونٹ پر سوار کر کے مامون کے پاس لایا گیا، جب ہم عانہ کے قریب پہنچے احمد بن حنبل مجھ سے کہنے لگے: میرا دل محسوس کرتا ہے کہ آج رات رجاء حصار پس اگر آپہنچے میں سویا ہوا ہوں تو مجھے جگا دینا اور اگر آپ سوئے ہوئے ہوں تو میں آپ کو جگا دوں گا۔ اسی دوران ہم آگے بڑھ رہے تھے اچانک کسی نے کجاوے پر دستک دی احمد بن حنبل کجاوے سے باہر جھانکے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی چغہ پہنے باہر کھڑا ہے اور کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں یہاں لانے میں راضی ہے لہذا سوچ لیجئے آپ کا یہاں آنا کہیں مسلمانوں کے لئے باعث نحوست ثابت نہ ہو؟ خوب سمجھ لیجئے کہ لوگ آپ کے انتظار میں ہیں اگر آپ نے قول کر دیا تو لوگ بھی آپ کی اتباع میں (قرآن مخلوق ہے) قول کر دیں گے جان لو تمہارے سامنے یا موت ہے یا جنت، چنانچہ جب ہم بزیزون پہنچے احمد بن حنبل کہنے لگے: اے احمد بن غسان میں آپ کو ایک وصیت کرتا ہوں اسے ضرور یاد رکھئے، خوشی غمی غرض ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور تنگی و فراخی میں اللہ کا شکر ادا کرتے رہو، اگر اس آدمی (یعنی مامون) نے ہمیں مجبور کیا کہ ہم قرآن کے مخلوق ہونے کا قول کریں آپ ہرگز مت اقرار کریں بالفرض اگر میں کہہ بھی دوں آپ ہرگز میری طرف میلان نہ کریں اور ارشاد باری تعالیٰ مستحضر رکھیں" ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار "(هود-۱۱۳) ظالموں کی طرف جھکاؤ مت کرو کہیں تمہیں آگ نہ چھو لے" چنانچہ میں نے احمد بن حنبل کی نوجوانی اور ثابت قدمی پر تعجب کیا، چنانچہ تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک خادم آستین کے پلو سے آنکھیں صاف کرتے ہوئے باہر آیا اور وہ کہہ رہا تھا: اے ابوعبداللہ! میرے اوپر بہت گراں گزر رہا ہے کہ امیر المؤمنین نے ننگی تلوار سونت لی ہے اس طرح اس سے پہلے کبھی تلوار نہیں سونتی نیز ہر شکوہ و اہتمام کے ساتھ چمڑے کا دستر خوان بھی لگا دیا گیا ہے (یعنی آپ کے قتل کی ہر طرح کی تیاری مکمل کر لی گئی ہے) پھر امیر المؤمنین نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میری قرابتداری کی قسم میں احمد بن حنبل اور اس کے ساتھی کے سر سے تلوار نہیں اٹھاؤں گا حتی کہ وہ دونوں اقرار نہ کر لیں کہ قرآن مخلوق ہے میں نے احمد بن حنبل کی طرف دیکھا وہ بل بیٹھے آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے پھر کہا: اے میرے آقا: تیری بردباری نے اس فاجر کو دھوکے میں ڈال دیا ہے یہاں تک کہ تیرے اولیاء پر بھی جرأتمندی کرنے لگ گیا ہے۔ یا اللہ! اگر قرآن مجید تیرا کلام غیر مخلوق ہے ہماری بھرپور کفایت فرما، احمد بن غسان کہتے ہیں بخدا! تہائی رات بھی نہیں گزری تھی کہ ہم نے چیخ پکار اور شور و غل سنا پس اچانک دیکھتے ہیں کہ رجاء حصار سامنے سے آتا ہوا دکھائی دیا اور آتے ہی کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! تم نے سچ کہا قرآن کلام اللہ غیر مخلوق ہے، بخدا! امیر المؤمنین مر چکا ہے۔

۱۳۷۹۲- حسین بن محمد بن ابراہیم قاضی ایذجی، ابوعبداللہ جوہری، یوسف بن یعقوب بن فرج سے مروی ہے کہ علی بن محمد قرشی کہتے ہیں: جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو آگے بڑھا دیا گیا تا کہ انھیں کوڑے لگائے جائیں چنانچہ ان کے کپڑے اتار لئے گئے اور صرف شلوار باقی رہنے دی، اسی دوران ان پر کوڑوں کی بارش ہو رہی تھی ادھر شلوار کھسکے جا رہی تھی قریب تھا کہ ستر کھل جاتا۔ امام احمد رحمہ اللہ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور کچھ پڑھنے لگے یکایک پیچھے کی جانب سے دو ہاتھ نمودار ہوئے امام احمد پر مسلسل کوڑے برسائے جا رہے تھے چنانچہ ہاتھوں نے شلوار مضبوط کر کے باندھ دی، جلاد جب کوڑے مار کر فارغ ہوئے ہم نے امام احمد رحمہ اللہ سے پوچھا: جس وقت شلوار کھلے جا رہی تھی آپ کیا کہہ رہے تھے، فرمایا: میں نے کہا تھا: اے وہ ذات جس کے عرش کی کنہ معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے اگر میں حق

پر ہوں تو میرا ستر کھلنے نہ پائے۔ پس میں نے یہی کہا تھا۔

۱۳۷۹۳-محمد بن جعفر وعلی بن احمد، محمد بن اسماعیل بن احمد، ابوالفضل صالح بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اپنے والد صاحب کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم اسحٰق بن ابراہیم کے پاس داخل ہوئے تو ان کا خط جو طرسوس سے آیا تھا ہمیں پڑھ کر کے سنایا گیا اس میں لکھا تھا: اللہ تعالیٰ کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ ہر چیز کا خالق ہے، میں نے کہا" وھو السمیع البصیر " (الشوریٰ:۱۱) حاضرین میں سے کسی نے کہا: احمد سے پوچھو وہ فرمان باری تعالیٰ" وھو السمیع البصیر ' سے کیا مراد لیتے ہیں چنانچہ میرے والد ماجد نے فرمایا: میری وہی مراد ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (یعنی میری مراد وہی ہے جو مطلب الفاظ سے منکشف ہو رہا ہے) صالح کہتے ہیں پھر ان لوگوں کو آزمائش وامتحان میں مبتلا کر دیا گیا چنانچہ بہت سارے لوگوں نے سرکاری مطالبہ قبول کر لیا (یعنی قرآن کو مخلوق کہہ دیا) مگر صرف چار آدمی میرے والد ماجد ومحمد بن نوح وعبید بن عمر قواریری اور حسن بن حماد سجادہ اپنے موقف پر ڈٹے رہے پھر عبیداللہ بن عمر وحسن بن حماد بھی ناکام سیل رواں میں بہہ گئے صرف میرے والد ماجد اور محمد بن نوح حبس بے جا میں پڑے اپنے موقف پر ڈٹے رہے چنانچہ کئی دن تک یہ دونوں حضرات حبس بے جا میں پڑے رہے پھر طرسوس سے خط وارد ہوا پھر میرے والد ماجد اور محمد بن نوح کو ہتھکڑیاں ڈال کرا کھٹے ہی لے جایا گیا اور بغداد سے نکال دیے گئے ہم بھی ان کے ساتھ ساتھ انبار تک گئے، وہاں ابوبکر احول نے میرے والد ماجد سے پوچھا: اے ابوعبداللہ اگر تمہیں تلوار پر پیش کیا جاتا کیا آپ اہل اقتدار کا موقف مان لیں گے؟ والد صاحب نے جواب دیا کبھی نہیں، والد ماجد کہتے ہیں: سرکاری کارندے وہاں سے لے کر ہمیں آگے چلے گئے اور ایک فرودگاہ میں اتارا پھر جب ہم وہاں سے آدھی رات کے وقت چلے راستے میں ہمیں ایک آدمی پیش آیا کہنے لگا: آپ لوگوں میں سے احمد بن حنبل کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ ہیں۔ وہ آدمی میرے قریب ہوا مجھے سلام کیا اور پھر کہا: اے آدمی آپ پر کوئی تنگی نہیں اگر آپ کو دنیا میں ظلماً قتل کیا جائے اور آپ دنیا ہی میں جنت میں داخل ہو جائیں، پھر اس نے الوداعی سلام کیا اور چل پڑا، میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون آدمی تھا: جواب ملا: یہ آدمی عرب کے قبیلہ ربیعہ سے تعلق رکھتا ہے اور بیابانوں میں شعر گوئی کے شغل سے منسلک ہے اور اسے جابر بن عامر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جب ہم اذنہ مقام کی طرف آدھی رات کے وقت روانہ ہوئے ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا اور دروازے کے باہر ہی ہمیں ایک آدمی ملا اور کہنے لگا: تمہیں بشارت ہو، آدمی (یعنی حکومت کا کارندہ) میرے والد ماجد اور محمد بن نوح طرسوس کی طرف چل پڑے حلور مامون بزیزون سے واپس آ گیا، سرکاری کارندے ان دونوں حضرات کو بیڑیوں میں قید کر کے رقہ لے آئے، جب دونوں حضرات عمان پہنچے وہاں محمد بن نوح وفات پا گئے رحمہ اللہ تعالیٰ۔ والد صاحب کو آگے بڑھایا گیا اور انہوں نے محمد بن نوح کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر والد صاحب بغداد بیڑوں میں جکڑے ہوئے لائے گئے، یاسریہ میں کئی دن تک قیام کیا پھر انہیں دار عمارہ کے قریب ہی ایک کرائے کے گھر میں قید کر دیا گیا پھر وہاں سے انہیں موصلیہ کے پھاٹک میں حبس عام میں منتقل کر دیا گیا چنانچہ بوقت گرفتاری تا کوڑے لگنے تک والد صاحب جیل میں قید رہے اس کاروائی میں تقریباً اٹھائیس (۲۸) ماہ کا عرصہ گزر گیا میرے والد فرماتے ہیں میں قیدیوں کو نماز پڑھاتا تھا درآنحالیکہ میں بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہوتا تھا۔ میں بوران کو دیکھا کرتا تھا کہ جیل ہی میں اس کے لئے مشکیزے میں ٹھنڈا پانی لایا جاتا تھا۔

۱۳۷۹۴-محمد بن جعفر وعلی بن احمد وحسین بن محمد، محمد بن اسماعیل، ابوالفضل صالح بن احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ میرے والد ماجد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ رمضان المبارک کی سترہ (۱۷) تاریخ کو مجھے جیل سے اسحٰق بن ابراہیم کے گھر کی طرف منتقل کیا گیا میں بدستور ایک بیڑی میں جکڑا ہوا تھا میری چوکیداری میں دو آدمیوں کو لگا دیا گیا تھا، والد صاحب نے ان کا نام ذکر کیا تھا، ابوالفضل کہتے ہیں ان دو آدمیوں کے نام احمد بن رباح اور ابوشعیب حجاج ہیں وہ دو دن بھر میرے ساتھ باتیں اور مناظرہ کرتے رہتے جب وہ واپس جانے کا ارادہ

کرتے تو بیڑی منگواتے مجھے بیڑی میں جکڑ دیا جاتا چنانچہ میں تین دن تک اسی حالت میں برقرار رہا اس کے بعد میرے پاؤں میں چار بیڑیاں ڈال دی گئیں ان دو میں سے ایک مجھے کہنے لگا ایک کلام کے بارے میں جو کہ ہمارے درمیان چل پڑا تھا اور میں نے ان سے علم اللہ کے بارے میں سوال کیا تھا کہا: اللہ تعالیٰ کا علم مخلوق ہے میں نے اس سے کہا: اے کافر تو نے کفر کرلیا، اسحق کا بھیجا قاصد جو کہ ان کے ساتھ وہاں موجود تھا کہنے لگا، یہ امیر المؤمنین کا قاصد ہے، میں نے اس سے کہا: اسکا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم مخلوق ہے، چنانچہ اس نے میری طرف اجنبی کی طرح دیکھا، پھر وہ دونوں واپس چلے گئے۔

میرے والد ماجد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء قرآن میں موجود ہیں اور قرآن اللہ تعالیٰ کا علم ہے، پس جس نے بھی دعویٰ کیا کہ قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے، جس نے دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء مخلوق ہیں تحقیق اس نے بھی کفر کیا۔ چوتھی رات عشاء کے بعد معتصم نے ہمیں اسحٰق بن ابراہیم موصلی کے پاس بھیجا، چنانچہ مجھے اسحٰق کے پاس داخل کیا گیا، اسحٰق مجھ سے کہنے لگا: اے احمد! بخدا امیر المؤمنین تجھے قتل نہیں کرے گا لیکن تجھ پر کوڑوں کی پیہم برسات ہوگی اور تجھے اسی جگہ میں ڈال دے گا جہاں سے تم سورج کی کرن تک نہیں دیکھو گے، کیا اللہ عزوجل کا فرمان نہیں: "انا جعلناه قرآناً عربياً" (زخرف:۳) لامحالہ جو شے مجعول ہے وہ مخلوق ہے، میں نے اس نے کہا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "فجعلهم كعصف مأكول" (فیل:۵) کہنے لگا اسے لے جاؤ، مجھے دریائے دجلہ کے ایک کنارے پر اتارا گیا مجھے معروف جگہ باب بستان میں داخل کیا گیا میرے ساتھ بغا کبیر اور اسحٰق کا قاصد بھی تھا، چنانچہ بغا، محمد محاربی سے فارسی میں کہنے لگا: تم اس آدمی سے کیا چاہتے ہو؟ کہا: چاہتے ہیں کہ یہ اقرار کرے کہ قرآن مخلوق ہے کہا: میں ان اقوال میں سے کچھ نہیں جانتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں ان لاالٰہ الااللہ وان محمدارسول اللہ اور میں امیر المؤمنین کی رسول اللہ کے ساتھ قرابت کے ہونے کی گواہی دیتا ہوں۔

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں جب ہم دریا کے کنارے کی طرف کشتی سے نکل کر چلے میں منہ کے بل گرنے لگا حتی کہ مجھے دار تک لایا گیا مجھے اس دار (گھر) میں داخل کیا گیا پھر مجھے بالائی منزل میں ایک حجرے میں لے گئے، چنانچہ مجھے اس میں داخل کردیا گیا اور آگے سے تالا لگا دیا گیا اور دروازے پر ایک آدمی بٹھا دیا گیا یہ ساری کاروائی آدھی رات کے وقت عمل میں لائی گئی جس کمرے میں مجھے رکھا گیا اس میں چراغ بھی نہیں تھا۔ مجھے وضو کرنے کے لئے پانی کی ضرورت پیش آئی میں ہاتھ بڑھا کر کچھ چیز طلب کرنے لگا اچانک میرا ہاتھ ایک برتن پر پڑا جس میں پانی رکھا گیا تھا اور ساتھ ہی ایک طشت بھی پڑا تھا میں نے نماز کی تیاری کی اور پھر نماز کے لئے کھڑا ہو گیا، صبح کو جب میں اٹھا میرے پاس قاصد آیا اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر دار میں داخل کردیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں معتصم بیٹھا ہے اور ابن ابی داؤد بھی وہاں موجود ہے اس کے ساتھی اور دیگر بہت سے وہاں مجتمع تھے اور سارے کا سارا دار لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا، جب میں اس کے قریب ہوا سلام کیا، اس نے مجھے کہا: قریب ہو جائیے وہ مجھے مسلسل اپنے قریب کرتا رہا حتی کہ میں اس کے قریب تر ہو گیا پھر مجھے بیٹھنے کا کہا میں بیٹھ گیا اور مجھے بیڑیوں نے بہت زیادہ بوجھل کردیا تھا جب تھوڑی دیر گزری میں نے کہا: مجھے کلام کی اجازت ہو؟ کہنے لگا، ہاں کلام کرو، میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کس چیز کی طرف دعوت دی ہے؟ کہنے لگا: لاالٰہ الااللہ کی شہادت کی طرف، میں نے کہا: میں "لاالٰہ الااللہ" کی شہادت دیتا ہوں، پھر میں نے اس سے کہا: بلاشبہ تمہارے دادا حضرت ابن عباسؓ حکایت کرتے ہیں کہ جب وفد عبدالقیس رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے انھیں ایمان باللہ کا حکم دیا آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو ایمان باللہ کیا ہے؟ کہنے لگے: اللہ اور اسکا رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ایمان باللہ یہ ہے کہ یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم لوگ مال غنیمت کا پانچواں حصہ دو۔

ابوالفضل کہتے ہیں ہمیں والد صاحب نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابو حمزہ، ابن عباسؓ کے سلسلۂ سند سے بیان کی کہ جب

وفد عبد القیس رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے انھیں ایمان باللہ کا حکم دیا۔ پھر مذکورہ بالا جیسی روایت ذکر کی، پھر معتصم نے مجھے کہا اگر میں تم کو اپنے پہلے والوں کے ہاتھ میں نہ پاتا میں تمہارے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کرتا، پھر عبدالرحمن بن اسحق کی طرف متوجہ ہو کر کہا، اے ابو عبدالرحمن میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ مشقت آزمائش کو ختم کر دو۔ میں نے دل ہی دل میں کہا: اللہ اکبر، یہ تو پھر مسلمانوں کے لئے ایک طرح کی کشادگی ہے پھر کہا: اس سے بات کرو اور مناظرہ کرو پھر کہا اے ابو عبدالرحمن اس سے بات کرو چنانچہ عبدالرحمن نے مجھے کہا: تم قرآن کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ میں نے جواب دیا: تم اللہ تعالیٰ کے علم کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ پس وہ خاموش ہو گیا پھر مجھ سے بھی ایک بات کرتا بھی دوسرا بھی تیسرا اس میں ہر ایک کو برابر برابر جواب دیتا رہا۔ پھر میں نے کہا: اے امیر المؤمنین قرآن وسنت سے میرے سامنے دلیل لائیے میں مان لوں گا ابن ابی داؤد تم وہی قول کرتے ہو جو کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ میں ہو، میں نے کہا: میں جو تاویل کرتا ہوں وہ تم با خوبی جانتے ہو میں ایسی تاویل نہیں کرتا ہوں جو تمہارے اوپر زبردستی ٹھونس دوں اور اس کی پاداش میں تمہیں قید کر دوں اور بیڑیوں میں جکڑ کر پھینک دوں، ابن ابی داؤد مسکت جواب سنکر چیں بجبیں ہو گیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! یہ آدمی خود بھی گمراہ ہے اور لوگوں کو بھی گمراہ کر رہا ہے، بدعتی ہے آپ کے قضاۃ اور فقہاء یہاں بیٹھے ہیں ان سے پوچھ لیجئے، معتصم نے حاضرین سے پوچھا تم لوگ کیا کہتے ہو؟ وہ بھی یک زبان ہو کر بولے اے امیر المؤمنین! یہ آدمی ضال مضل اور جتلا ہے، امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: لگا تار مجھ سے بات کرتے رہے میری آواز ان کی آوازوں سے بلند ہو جاتی ان میں سے ایک آدمی کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

مايأتيهم من ذكر من ربهم محدث (انبیاء:۲) ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو بھی نئی نصیحت آتی ہے' لہذا جو محدث ہے لامحالہ وہ مخلوق ہے میں نے اسے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"ص والقرآن ذی الذکر" (ص ۱) ص قسم ہے قرآن نصیحت والے کی' پس معلوم ہوا قرآن وہ نصیحت ہی تو ہے اور جو نصیحت ہے وہ قرآن ہے، تیری ہلاکت کیا اس میں الف لام نہیں ہے؟ پس ابن سماعہ کے چہرے پر ایسے اثرات ظاہر ہوئے گویا وہ میرے مسکت جواب کو سمجھنے ہی نہیں پارہا، حاضرین سے کہنے لگا: احمد کیا کہہ رہا ہے؟ حاضرین نے کہا: یہ کیا ہے، حاضرین میں سے ایک آدمی نے خباب کی حدیث استدلال میں پیش کی دیکھ کر" تقرب الى الله مااستطعت فانک لن تتقرب اليه بشیء هو احب اليه من کلامه' یعنی جہاں تک ممکن ہو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر و تم جس عمل کے ذریعے بھی اللہ کا قرب حاصل کرو گے وہ اسے اپنے کلام سے زیادہ محبوب ہے، والد صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں یہ حدیث اسی طرح ہے ابن ابی داؤد رحمہ اللہ غصہ بھرے انداز میں میری طرف دیکھنے لگا: حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" خالق کل شیء" (انعام:۱۰۲) میں نے جواب دیا اللہ کا یہ بھی تو فرمان ہے" تدمر کل شیء" (احقاف:۲۵) پس میں نے ہر چیز کو نیست و نابود کر دیا مگر جو اللہ نے چاہا، حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ تم کیا کہتے ہو اور عمران بن حصین کی حدیث ذکر کی جو یہ ہے"' ان اللہ کتب الذکر" یعنی" ان اللہ خلق الذکر' یعنی اس نے کتب کا معنی خلق لے کر استدلال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر یعنی قرآن کو پیدا کیا، پتہ چلا قرآن مخلوق ہے، میں نے جواب دیا: یہ فاحش غلطی ہے ہمیں بہت ساری اسناد سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ" ان الله كتب الذكر" والد صاحب فرماتے ہیں کہ عجیب بات یہ ہے کہ جب کوئی آدمی میرے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا ابن ابی داؤد فوراً علم کلام کی طرف بات کا رخ موڑ دیتا، جب مجلس برخاست کرنے کا وقت ہوا معتصم نے حاضرین سے کہا: اٹھو اور جاؤ پھر عبدالرحمن بن اسحق اور مجھے تنہائی میں لے گیا معتصم مجھے کہنے لگا کیا تم صالح رشیدی کو جانتے ہو وہ میرا مؤدب تھا وہ یہاں اسی کونے میں بیٹھا ہوا تھا جب اس نے میرے موقف کی مخالفت کی تو میں نے اس کی بھی رعایت نہیں کی سر عام اسے گھسٹوایا اور پاؤں تلے روندا گیا۔ کہا میں آپ کو جانتا نہیں ہوں کہ آپ ہمارے پاس آتے نہیں تھے عبدالرحمن بولا اے امیر المؤمنین! میں اسے تیس سالوں سے پہچانتا ہوں کہ اس نے آپ کی اطاعت کی آپ کے ساتھ جہاد

میں رہا اور آپ کے گھر میں ہر وقت موجود رہتا تھا، پھر کہنے لگا: بخدا! وہ تو فقیہ ہے عالم ہے مجھے اچھا نہیں لگتا کہ میرے ساتھ وہ ہو اور اسے بادشاہ کے اہل پر لوٹا دیا جائے، بخدا! اگر اس نے میری بات مان لی میں اپنے ہاتھ سے اس کی بیڑیاں کھولوں گا اور اس کے پیچھے پیچھے چلوں گا اور اس کے پاس اپنے لاؤ لشکر بھیجوں گا پھر معتصم نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا: بڑا افسوس ہے! اے احمد! آپ کیا کہتے ہیں میں نے جواب دیا: میں کہتا ہوں: اے امیر المؤمنین! میرے سامنے کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ سے کوئی دلیل تو پیش کرو چنانچہ جب ہماری مجلس زیادہ طول پکڑ گئی معتصم بے چین ہو گیا مجھے واپس اسی جگہ لوٹا دیا گیا جہاں میں پہلے موجود تھا، پھر میرے پاس دو آدمی جو کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے تھے بھیج دیئے گئے اور آج کل یہ دونوں ابن ابی داؤد خاص الخواص بنے ہوئے تھے وہ دونوں میرے ساتھ مناظرہ کرتے رہے اور میرے پاس ہی مقیم رہے حتی کہ جب افطاری کا وقت قریب ہوا ہمارے پاس کھانوں سے سجا ہوا دستر خوان بھیجا گیا وہ دونوں کھانے لگے میں بھی ان کے ساتھ جی بہلانے کے لئے بیٹھ گیا، وہ دونوں صبح تک یہیں رہے اس دوران ابن ابی داؤد میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا: اے احمد! امیر المؤمنین کہتے ہیں کہ تم اب کیا کہتے ہو میں نے جواب دیا: میرے پاس قرآن وسنت سے دلائل لاؤ تا کہ میں بھی تمہارے مؤقف کا اقرار کرلوں، ابن ابی داؤد بولا: بخدا! امیر المؤمنین نے سات آدمیوں میں تمہارا نام بھی لکھا ہوا تھا میں نے تمہارا نام مٹایا محض تمہاری وجہ سے مجھے ان کی داداگیری اچھی نہ لگی، بخدا! تلوار سے تمہارا سر قلم نہیں کیا جائے گا (جو تلوار چلے اور تم قتل ہو کر ٹھنڈے ہو جاؤ) بلکہ تمہارے اوپر پیہم کوڑوں کی برسات ہوگی، پھر بولا: کیا رائے ہے؟ میں نے حسب سابق وہی جواب دے دیا جو پہلے دیتا رہا، پھر میرے پاس معتصم کا قاصد آیا اور پوچھا کہاں ہے احمد بن عمار پس جس آدمی کے گھر میں رہ رہا ہو اسی کے سامنے اقرار کرلو، قاصد گیا اور پھر واپس لوٹ آیا اور کہنے لگا امیر المؤمنین آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے اس کو بھی وہی جواب دیا جو ابن ابی داؤد کو دیا تھا، یوں اس طرح معتصم کے قاصدوں کا احمد بن عمار کے پاس تانتا بندھ گیا اور احمد بن عمار بار بار میرے پاس آتا اور کہتا: امیر المؤمنین کہتے ہیں کہ میرے موقف کو مان لو تا کہ میں خود آکر تمہیں بیڑیوں سے رہا کروں۔

دوسرے دن پھر مجھے معتصم کے پاس داخل کر دیا گیا، معتصم کہنے لگا: اس کے ساتھ مناظرہ اور کلام کرو، چنانچہ درباریوں میں سے کوئی کہاں سے میرے ساتھ کلام کر رہا ہے اور کوئی کہاں سے میں سب کو ایک ہی جواب دیتا کہ میرے سامنے کتاب وسنت سے استدلال پیش کرو چنانچہ وہ لوگ جب کلامی ڈھکوسلا چھوڑتے جسکا کتاب وسنت سے دور کا بھی تعلق نہ ہوتا اور نہ ہی کسی قسم کی خبر واثر سے اسکا کوئی واسطہ ہوتا تو میں کہہ دیتا "میں نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے؟ درباری پکار اٹھتے: اے امیر المؤمنین! جب ہم اس آدمی کے ساتھ کسی حجت کو لے کر متوجہ ہوتے ہیں وہ فوراً کود پڑتا ہے (یعنی ہمیں مغلوب کر دیتا ہے) اور جب ہم اس سے علم کلام میں بات کرتے ہیں کہتا ہے "میں نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے؟" معتصم پھر کہتا: اس سے مناظرہ کرو، پھر کہنے لگا: اے احمد میں تمہارے اوپر مہربان ہوں، اتنے میں ایک درباری نے سر اٹھا کر کہا: اے احمد میں نے آپ کو حدیث کا تذکرہ کرتے سنا ہے اور آپ حدیث کا مذہب بھی رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بارے میں تمہارا کیا قول ہے کہ "یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین "اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ ہر مذکر کے لئے مؤنث کا دگنا حصہ ہے" (نساء: ۱۱) کہا: اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو خاص کیا ہے میں نے کہا: تم کیا کہتے ہو اگر وارث قاتل ہو یا یہودی ہو یا غلام ہو یا نصرانی ہو، پس سن کر وہ خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہ دے سکا، میرے والد ماجد (یعنی امام احمد) کہتے ہیں: میں نے اسی طرح کی حجت اس لئے پیش کی چونکہ وہ لوگ ظاہر قرآن کو لیکر حجت بازی کرتے ہیں چنانچہ جب ان میں سے کوئی آدمی میرے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا ابن ابی داؤد فوراً درمیان میں آڑے آجاتا اور کہتا: اے امیر المؤمنین اگر یہ مان لے تو وہ مجھے ایک لاکھ دیناروں سے بھی زیادہ محبوب ہے، (معلوم

ہوا ابن ابی داؤد معتصم کا کرایے کا ٹٹو تھا)

پھر معتصم نے درباریوں کو یہیں ٹھہرنے کا حکم دیا اور مجھے اور عبدالرحمٰن کو لیکر تنہائی میں بیٹھ گیا اور یوں تنہائی میں ہمارے درمیان طویل گفت وشنید ہوئی، اسی دوران معتصم کہتا: ہم احمد بن ابی داؤد کو بلالیں؟ میں جواب دیتا: تم خود جو چاہو کرو، چنانچہ ابن ابی داؤد کو پیغام بھیج کر منگوالیتا وہ آتا اور کلامی انداز میں ہمارے ساتھ بات کرتا، جب ہماری مجلس طول پکڑ گئی مجھے دوبارہ سابقہ جگہ لوٹا دیا گیا، اور وہی پہلے والے دو آدمی اب بھی میرے پاس آگئے اور میرے ساتھ کلام کرنے لگے اب کی بار بھی ان کے ساتھ میری طویل گفتگو ہوئی جب افطاری کا وقت ہوا گزشتہ کی طرح آج بھی کھانا لایا گیا، ان دونوں نے افطار کیا اور میں بھی ان کے ساتھ جی بہلانے کے لئے بیٹھ گیا، اس رات بھی معتصم کے قاصدین لگا تار احمد بن عمار کے پاس آنے لگے اور احمد بن عمار بھی بار بار میرے پاس آتا اور معتصم کا پیغام میرے گوش گزار کر جاتا، کچھ دیر کے بعد ابن ابی داؤد آیا اور کہنے لگا: معتصم نے قسم اٹھائی ہے کہ تمہیں شدید تر کوڑے برسائے گا اور تمہیں ایسی جگہ حبس کریگا جہاں تم سورج کی شعاع بھی نہیں دیکھ سکو گے۔ میں نے اس سے کہا: کیا کرے گا؟

صبح ہونے کو تھی میں نے خلیق سے کہا مجھے لگتا ہے کہ آج میرے متعلق کچھ فیصلہ ہونے والا ہے، میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر شلوار سے ازار بند نکال کر بیڑیوں کے ساتھ مضبوط باندھ لیا، چنانچہ جن لوگوں کو میری حفاظت سپرد کی گئی تھی ان میں سے ایک سے میں نے کہا: مجھے ایک مضبوط دھاگہ لادو، چنانچہ وہ میرے پاس ایک دھاگہ ڈھونڈ لایا اس سے میں نے بیڑیاں کس کر باندھ لیں اور ازار بند شلوار میں واپس لوٹا دیا۔ شلوار مضبوط کر کے باندھ لی تاکہ دوران ابتلاء میرا ستر نہ کھل جائے۔

تیسرے دن مجھے معتصم کے پاس داخل کیا گیا بہت سارے لوگ دربار میں حاضر تھے مجھے ایک جگہ میں داخل کر کے دوسری جگہ لے جاتے کچھ لوگوں کے پاس تلواریں اٹھائی ہوئی تھیں اور کچھ کے پاس کوڑے اور دیگر انواع اسلحہ گویا پورا دربار فوجیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اتنا بڑا ہجوم میں نے پہلے نہیں دیکھا تھا جب میں معتصم کے پاس پہنچ گیا درباریوں سے کہنے لگا: اس سے مناظرہ کرو اور کلام میں بات کرو چنانچہ گزشتہ کی طرح اب بھی طویل مناظرہ ہوا پھر سارے درباری جمع ہو گئے اور سب نے مل کر مشورہ کیا پھر معتصم مجھے اور عبدالرحمٰن کو لے کر خلوت میں چلا گیا، مجھے کہنے لگا: اے احمد! افسوس ہے، میں تمہارے اوپر کتنا مہربان ہوں بخدا! جتنی شفقت میں اپنے بیٹے ہارون پر کرتا ہوں اس سے زیادہ شفقت مجھے تم پر ہے میری بات مان لو، میں نے کہا: اے امیر المؤمنین میرے پاس کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ سے دلائل لاؤ مان جاؤں گا، جب وہ میری طرف سے کلی طور پر مایوس ہو گیا اور مجلس بھی طویل ہو گئی کہنے لگا: تجھ پر اللہ کی لعنت ہو میں تیرے پاس کچھ امید لیکر آیا تھا، اسے پکڑو اور کپڑے اتار کر اسے گھسیٹو، امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: درباریوں نے مجھے پکڑ کر گھسیٹا اور پھر میرے کپڑے اتارے پھر معتصم نے جلاد اور بہت سارے کوڑے منگوائے چنانچہ جلادوں کی ایک جماعت اور بہت سارے کوڑے حاضر کیے گئے

ابوالفضل کہتے ہیں میرے والد صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے پاس نبی ﷺ کے دو بال مبارک تھے: جنہیں میں نے اپنی قمیص کی آستین میں حفاظت کے ساتھ ہی رکھا تھا چنانچہ اس دوران اسحق بن ابراہیم نے اس تھلی کی طرف دیکھا جس میں بال مبارک تھے اور میری قمیص میں تھی، کہنے لگا: تمہاری قمیص میں یہ کیسی تھلی ہے؟ میں نے جواب دیا: اس میں نبی ﷺ کے دو بال مبارک ہیں، بعض لوگوں نے کوشش کی کہ قمیص کو جلا دیں، جس وقت کہ میں جلادوں کے درمیان کھڑا تھا، معتصم کہنے لگا: جلاؤ نہیں بلکہ قمیص سے الگ کر لو، پھر مجھے جلادوں کے درمیان کر دیا گیا میرے دونوں ہاتھ باندھ دیے گئے اور معتصم کے لئے کرسی لائی گئی جس پر وہ بیٹھ کر نظارہ کرتا ابن ابی داؤد اس کے سر پر کھڑا رہا میری چاروں طرف لوگ جمع تھے، ایک کارندہ مجھے کہنے لگا ایک لکڑا اٹھاؤ اور ہاتھوں میں باندھ لو میں اس کی بات نہ سمجھ سکا، چنانچہ ایک لکڑی کے ساتھ میرے ہاتھ مضبوط کر کے باندھ لئے گئے ابوالفضل کہتے ہیں والد صاحب رحمہ اللہ کو تادم

حیات برابر پہونچے میں دردرہا۔ پھر معتصم نے جلادوں کو آگے بڑھنے کا حکم دیا اور کوڑوں کی طرف دیکھا اور پھر کہا: ان کے علاوہ مزید اور کوڑے بھی لاؤ پھر جلادوں سے آگے بڑھنے کو کہا ان میں سے ایک کو میرے قریب تر ہونے کا حکم دیا اور کہا اللہ تمہارے ہاتھ کاٹے اسے مارو، چنانچہ اس نے آگے بڑھ کر مجھے دو کوڑے مارے اور پھر پیچھے ہٹ گیا الغرض برابر اس طرح ایک ایک سے مجھے کوڑے لگوا تا رہا اور جو کوڑے لگا تا وہ پیچھے ہٹ جاتا، پھر معتصم اٹھ کر میرے پاس آیا دربار میں حاضرین اسے کنکھیوں سے دیکھنے لگے قریب آ کر مجھے کہا: افسوس! تو نے اپنے آپ کو قتل کر دیا! میری بات مان لو میں تمہیں اپنے ہاتھ سے رہا کر دوں گا، بعض لوگوں نے بھی آوازیں کسیں کہ افسوس ہے امیر المؤمنین تمہارے سر پر کھڑے ہیں ان کا مطالبہ مان لو، معتصم تعجب کرنے لگا اور تلوار کے دستے سے کھجلی کی پھر کہا: تم چاہتے ہو کہ ان سارے لوگوں پر غالب آ جاؤ، اسحٰق بن ابراہیم کہنے لگا: افسوس ہے! امیر المؤمنین تمہارے سر پر کھڑے ہیں ان کی بات تسلیم کرلو، بعض منچلے یوں بھی کہنے لگے: اے امیر المؤمنین: اسے قتل کر دیں اس کے خون کا تاوان میرے ذمہ ہے، معتصم پھر کرسی پر واپس جا بیٹھا، پھر جلاد سے کہا: قریب ہو جاؤ اور اس پر زور زور کے کوڑے برساؤ، پھر لگا تار ایک ایک جلاد کو بلاتا اور مجھے دو دو کوڑے مرواتا جو جلاد کوڑے مار لیتا وہ پیچھے ہٹ جاتا معتصم زبان سے کہے جارہا تھا کہ زور زور سے مارو اللہ تمہارے ہاتھ توڑے، معتصم دوسری بار پھر اٹھ کر میرے پاس آیا اور کہنے لگا دیکھو میری بات مان لو، اتنے میں عبدالرحمٰن بن اسحٰق کہنے لگا: مسئلہ خلق قرآن کے متعلق جو کچھ تم کر رہے ہو ایسا تمہارے دیگر ساتھیوں نے نہیں کیا؟ یہ ہیں یحیٰی بن معین، یہ ہیں ابوخیثمہ اور یہ ہیں ابن ابی (،،۔،،) الغرض بہت سارے ایسے لوگوں کو گننے لگا جو ان کے موقف کی تائید کر چکے تھے۔ مجھے بار بار کہتا: دیکھو ہماری بات مان لو ہماری بات مان لو، مگر میں ہر بار انہیں وہی جواب دیتا جو ہمیشہ دیتا رہا۔

معتصم واپس جا کر کرسی پر بیٹھ گیا اور جلاد سے کہنے لگا اللہ تمہارے ہاتھ توڑے زور زور سے اسے کوڑے لگاؤ، میرے والد ماجد رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھ پر بیہوشی طاری ہوگئی مجھے کچھ پتہ نہیں کہ کیا ہوا الا یہ کہ کچھ وقت کے بعد محسوس کیا کہ میں کسی حجرہ میں پڑا ہوا ہوں اور بیڑیاں میرے جسم سے اتار لی گئی ہیں، ایک آدمی کہنے لگا ہم نے تمہیں اوندھے منہ لٹا لیا اور تمہاری پیٹھ پر ایک ستون رکھ دیا تھا، والد رحمہ اللہ کہنے لگے: مجھے اسکا شعور تک بھی نہیں ہوا پھر میرے پاس ستو لائے گئے لانے والوں نے پینے کا کہا: انہوں نے جواب دیا: میں روزہ نہیں افطار کروں گا پھر نماز ظہر کے لئے اذان دی گئی ہم نے ظہر کی نماز پڑھی۔ ابن سماعہ کہنے لگا: کیا آپ نے جب نماز پڑھی زخموں سے خون ابل رہا تھا؟ میں نے جواب دیا: عمرؓ نے بھی تو زخمی حالت میں نماز پڑھی تھی اور ان کے زخم سے بھی خون چشمے کی طرح ابل رہا تھا۔ پھر میرے پاس ایک آدمی بھیجا گیا جو میرے زخموں کا علاج کرتا، معالج نے زخموں کی طرف دیکھ کر کہا، بخدا! میں نے ہزار کوڑوں کے زخم دیکھے لیکن اتنے شدید زخم آج تک نہیں دیکھے چنانچہ زخم والد کو جسم کے سامنے اور پیچھے دونوں طرف بھر پور لگے ہوئے تھے حتیٰ کہ بعض زخموں میں سرچو بھی داخل کر دیتا (یعنی اتنے گہرے زخم تھے کہ سرچو بھی ان میں داخل ہو جاتا) والد صاحب کے چہرے پر بھی کئی ضربیں آئی تھیں چنانچہ معالج والد صاحب کے پاس کئی دن تک آتا رہا اور علاج کرتا رہا، پھر ایک دن معالج جسم کے ایک حصے کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا یہاں کچھ ہے میں چاہتا ہوں کہ اسے کاٹ دوں۔ چنانچہ معالج نے چھری لائی اور لٹکے ہوئے گوشت کو کاٹ دیا والد صاحب بدستور صبر کئے رہے، اسی طرح کی ثابت قدمی پر والد صاحب الحمد للہ کہتے، والد صاحب تندرست تو ہوتے رہے لیکن جسم میں جابجا زخموں کا درد محسوس کرتے حتیٰ کہ پشت پر تو وفات تک زخموں کے اثرات رہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔

ابوالفضل کہتے ہیں میں نے والد صاحب کو فرماتے سنا ہے کہ بخدا! میں نے اپنی جان پر مشقتوں کا بارگراں برداشت کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ برابر سرابر کا معاملہ ہو جائے اور میری مغفرت ہو جائے نہ میرے اوپر کچھ بن پڑے اور نہ ہی میرے حق میں کسی چیز کا فیصلہ ہو۔ (یعنی ایک طرف میری مشقتیں اور دوسری طرف آخرت میں میری نجات کا مسئلہ پس ان دونوں کو برابر سرابر کر کے میری

نجات ہو جائے مجھے کسی لمبے چوڑے داد و دہش کی ضرورت نہیں۔ سبحان اللہ ما اعظم شانہ)

ابوالفضل کہتے ہیں: والد صاحب کے ساتھ جو آدمی رہا کرتے تھے ان میں سے ایک جو کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا شاگرد تھا ان سے سماع حدیث کیا اس نے مجھے بتایا: اے بھتیجے! اللہ تعالیٰ ابو عبد اللہ کو غریق رحمت کرے۔ بخدا! ان جیسا میں نے کوئی نہیں دیکھا، جس وقت دوران قید و بند ہمارے پاس کھانا لایا جاتا میں ابو عبد اللہ سے کہنے لگ جاتا: اے ابو عبد اللہ! آپ دن کو روزے میں رہے ہیں اور آپ بھوک کے عالم میں ہیں۔ بخدا! انھیں شدت کی پیاس لگتی پانی پلانے والے سے پانی مانگتے وہ انھیں ایک برتن تھما دیتا جس میں برف اور پانی ہوتا، ابو عبد اللہ، برتن ہاتھ میں لیتے اور اس میں ایک نظر دیکھ کر واپس کر دیتے۔ میں ان کی بھوک و پیاس پر صبر کرنے پر تعجب کرتا میں نے بہت کوشش کی اور مختلف حیلے بھی کئے کہ کسی طرح والد صاحب تک کھانا، ایک روٹی یا دو روٹیاں ان تک پہنچا دوں لیکن جہد بسیار کے باوجود میں ایسا کرنے میں ناکام رہا، البتہ مجھے ایک آدمی نے بتایا جو ان دنوں میں ان کے پاس موجود تھا کہ میں نے ان دنوں میں امام احمد رحمہ اللہ کو تلاش کیا چنانچہ مل گئے تو دیکھا کہ سرکاری کارندے ان کے ساتھ مناظرہ میں مشغول ہیں اور ان کے ساتھ کلام کر رہے ہیں لیکن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کسی ایک کلمے میں بھی خطا نہیں کرتے میرا گمان نہیں کہ کوئی ایک آدمی بھی شجاعت و شدت قلب میں ان جیسا ہو۔

ابوالفضل کہتے ہیں ایک دن میں والد صاحب کے پاس داخل ہوا میں نے ان سے کہا، مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک آدمی فضل انماطی کے پاس آیا اور ان سے کہنے لگا مجھے ادائیگی حق سے دستبردار کر دیجئے خود میں آپ کی مدد نہ کر سکا، فضل کہنے لگے: میں اپنے حق سے کسی کو دستبردار نہیں کروں گا'' والد صاحب مسکرا کر خاموش ہو گئے، چنانچہ کچھ دنوں کے بعد میری نظروں سے یہ آیت گزری'' فمن عفا واصلح فاجره على الله'' (شوریٰ: ۴۰) جس نے معاف کر دیا اور اصلاح کرنی چاہی اسکا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے'' میں نے اس کی تفسیر میں غور کی تو اچانک ایک حدیث میرے سامنے آئی جو کہ ہاشم بن قاسم، عبد اللہ بن مبارک، حسن بصری کی سند سے مروی تھی کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ جب مختلف امتیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری دیں گی اس وقت آواز لگائی جائے گی کہ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جنکا اجر و ثواب اللہ تعالے کے ذمے ہے اس وقت وہی کھڑا ہو گا جس نے دنیا میں معاف کیا ہو گا۔ میرے والد صاحب نے فرمایا: میں نے مرنے والے کو دستبردار کر دیا جو اس نے مجھے ضرب لگائی تھی پھر کہنے لگے میرے ذمے کوئی بندہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے کسی کو عذاب دے۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے امتحان کے بارے میں صحیح ترین روایات ذکر کیں ہیں اور یہ وہ روایات ہیں جو امام احمد رحمہ اللہ کے بیٹے ابوالفضل صالح بن احمد سے مروی ہے۔ اس بارے میں کچھ اور مرویات بھی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۳۷۹۵- عبد اللہ بن جعفر بن احمد و حسین بن محمد، محمد، احمد بن عبید اللہ (یہ دراق نہیں ہیں) سے مروی ہے کہ احمد بن فرج کہتے ہیں مجھے سلطان کے بعض امور کا ذمہ دار بنایا گیا تھا، میں ایک دن مجلس میں بیٹھا تھا، اچانک دیکھتا ہوں کہ لوگ اپنی دکانوں کے دروازے بند کر رہے ہیں اور ہاتھوں میں اسلحہ اٹھائے ہوئے ہیں، میں نے کہا لوگوں کو کیا ہوا جو فتنہ بپا کرنے کے لئے مستعد ہو گئے ہیں؟ لوگوں نے کہا: امام احمد بن حنبل کے مسئلہ خلق قرآن کے سلسلہ میں آزمائش اور امتحان کے لئے لایا جا رہا ہے، میں نے جلدی سے اچھا لباس زیب تن کیا اور اسی وقت خلیفہ کے دربان کے پاس آ گیا، دربان میرا اچھا خاصا دوست تھا، میں نے دربان سے کہا: میں چاہتا ہوں تم مجھے اندر بھیج دو تاکہ اندر جا کر میں دیکھوں کہ احمد بن حنبل خلیفہ کے ساتھ کیسے مناظرہ کریں گے، دربان نے کہا کیا تم اس سے اپنے دل کو خوش کرو گے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا، چنانچہ دربان نے چند لوگوں کی ایک جماعت جمع کی اور انھیں میرا گواہ بنایا اور میرے ہر قسم کے

قصور سے تبری کی، پھر مجھے کہا، واپس چلے جاؤ، جب احمد بن حنبل کو خلیفہ کے پاس داخل کر دیا جائے گا میں آپ کو پیغام بھیجوں گا، چنانچہ جس دن احمد بن حنبل کو خلیفہ کے سامنے لایا گیا میرے پاس دربان کا قاصد آیا اور کہنے لگا: جلدی جلدی کپڑے پہن کر تیار ہو جایئے آج احمد بن حنبل کو خلیفہ کے سامنے پیش کیا جار ہا ہے، میں نے تیاری کی جبہ پہنا اور اس پر قفطان (ایک کپڑا جسے قمیص وغیرہ پر پہن لیا جاتا تھا) پہنا، کمر پر پٹکا باندھا اور تلوار لٹکا کر دربان کے پاس گیا، دربان نے ہاتھ پکڑا اور اندر داخل کر دیا اندر مجھے ابن زیات ملا، اچانک دیکھتا ہوں کہ ایک طرف سنہری کرسی جسے جواہر سے مرصع کیا گیا تھا اس پر دیباج کہ جھالریں تھیں رکھی گئی ہے، اتنے میں خلیفہ نکلا اور کرسی پر آن بیٹھا پھر کہا: کہاں ہے وہ آدمی جو دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ زبان سے کلام کرتا ہے؟ اسے میرے پاس لاؤ، چنانچہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو اندر داخل کیا گیا انہوں نے ہروی قمیص پہنی ہوئی تھی اور آسمانی رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی اور ہاتھ پر ہاتھ رکھے زبان سے کہہ رہے تھے: '' لاحول ولا قوۃ الا باللہ '' حتیٰ کہ خلیفہ کے روبرو آ کر کھڑے ہو گئے خلیفہ نے کہا: کیا تم ہو احمد بن حنبل؟ فرمایا: جی ہاں میں ہی احمد بن حنبل ہوں، کیا تم ہی کہتے ہو کہ قرآن کلام اللہ ہے اور غیر مخلوق ہے؟ تم نے یہ قول کہاں سے کر دیا؟ احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ہر قول کتاب اللہ وسنت رسول اللہ سے کیا ہے خلیفہ نے کہا: نبی ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ احمد رحمہ اللہ بالاسناد حدیث بیان کرنے لگے کہ عبدالرزاق عن معمر عن زہری عن سالم عن ابیہ کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک لاکھ کلمات وبیس ہزار کلمات وتین سو کلمات اور تیرہ کلمات میں کلام کیا پس کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا اور استماع (سننا) موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! کیا تو ہی مجھ سے ہم کلام ہے یا تیرے علاوہ کوئی اور ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! میں ہی تجھ سے ہم کلام ہوں ہمارے درمیان کوئی قاصد نہیں ہے خلیفہ معتصم باللہ کہنے لگا: تو نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھا: احمد بن حنبل کہنے لگے: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا ہو تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ولکن حق القول منی لاملان جهنم من الجنة والناس اجمعين (السجدہ:۱۳) لیکن میری بات پختہ ثابت ہو گئی کہ میں نے ضرور بھر دوں جہنم کو (گناہ گار) جنوں اور انسانوں سے بھرنا ہے۔

سو اگر یہ غیر اللہ کا قول ہوتا تو پھر مخلوق ہوتا، اور اگر یہی قول مخلوق ہے تو ایسی حرکت کا دعویٰ کیا گیا ہے جسکے صدور کی وہ طاقت نہیں رکھتا، پھر خلیفہ نے احمد بن حنبل اور ابن زیات کی طرف التفات کیا اور کہا: اس سے مناظرہ کرو کارندے کہنے لگے: اے امیر المؤمنین! اسے قتل کر دیں اسکے خون کا تاوان ہمارے ذمے ہے، احمد بن فرج کہتا ہے کہ خلیفہ نے ہاتھ اٹھا کر احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو زور کا طمانچہ مارا جس سے امام احمد رحمہ اللہ غشی کھا کر گر پڑے، یہ کیفیت دیکھ کر خراسان کے بڑے بڑے قائدین متفرق ہو گئے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے والد بھی خراسان کے ایک قائد کے بیٹے تھے۔

چنانچہ خلیفہ کو قائدین سے سخت خوف لاحق ہو گیا اس نے فوراً سر اوپر اٹھایا اور اپنے چچا کو دیکھنے لگے درآنحالیکہ وہ خلیفہ کے سامنے کھڑے تھے، کہنے لگے: اے میرے چچا! یہ جو پانی مجھ پر چھڑکا گیا ہے ممکن ہے اس میں چھڑکنے والے کا غصہ شامل ہو گیا ہو، خلیفہ کہنے لگا: تمہاری ہلاکت! اس نے یہ بات کر کے میرے اوپر کیسا حملہ کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی قرابتداری کی قسم میں اس پر سے کوڑا نہیں ہٹاؤں گا تاوقتیکہ اقرار کر لے کہ قرآن مخلوق ہے۔ پھر خلیفہ نے جلاد بلایا۔ جسے ابوالدن کے لقب سے پکارا جاتا تھا، اس سے پوچھنے لگا: تو کتنے کوڑے مار کر آدمی کو قتل کر دیتا ہے؟ کہنے لگا پانچ، دس پندرہ یا زیادہ سے زیادہ بیس کوڑوں میں، حکم دیا کہ اسے کوڑے مار مار کر قتل کر دو چنانچہ جب بھی جلاد کوڑے مارتا معاملے میں دوری پیدا ہوتی جاتی، پھر خلیفہ نے امام احمد رحمہ اللہ کے کپڑے اتارنے کا حکم دیا چنانچہ احمد رحمہ اللہ کے کپڑے اتار لئے گئے اور جلادوں کے درمیان کھڑے کر دیئے گئے ابوالدن اللہ اسے ہلاک کرے آگے بڑھا اور امام احمد رحمہ اللہ کے ننگے بدن پر کوڑے برسانے لگا بیس سے کچھ زیادہ کوڑے برسائے

تھے کہ امام رحمہ اللہ کے کندھوں سے خون کے چشمے ابل کر زمین پر گرنے لگے۔ امام احمد رحمہ اللہ ضعیف جسم والے تھے، اسحٰق بن ابراہیم کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! یہ کمزور جسم انسان ہے، خلیفہ بولا: کیا تم نے میری بات سنی ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کی قرابت کی قسم کھائی ہے کہ اس سے کوڑا نہیں اٹھاؤں گا تاوقتیکہ یہ وہ بات کہے جو میں کہہ رہا ہوں۔ اسحٰق بن ابراہیم کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! خوشخبری ہے امیر المؤمنین نے اپنے قول سے رجوع کرلیا ہے اور وہ "لا الٰہ الا اللہ" کہتا ہے احمد نے کہا: میں بھی کلمہ حق اخلاص "لا الٰہ الا اللہ" کہتا ہوں، اسحٰق بن ابراہیم کہنے لگا: اے امیر المؤمنین بلاشبہ احمد بن حنبل وہ بات کہہ رہا ہے جو آپ کہتے ہیں خلیفہ نے کہا: اسکا راستہ آزاد کردو، دروازہ کھولا گیا اور باہر شور وغل برپا تھا، خلیفہ نے کہا باہر نکل کر دیکھو یہ کیسا شور وغل ہے؟ چنانچہ اسحٰق بن ابراہیم باہر نکلا اور پھر واپس آکر کہنے لگا: اے امیر المؤمنین باہر لوگوں کا ایک بپھرا ہوا ہجوم ہے اور وہ سب آپ کو قتل کرنے پر اتفاق کر چکے ہیں لہذا جتنا جلدی ممکن ہو سکے احمد بن حنبل کو باہر نکالئے یقیناً میں آپکا خیر خواہ ہوں۔ چنانچہ خلیفہ نے امام احمد رحمہ اللہ کو باہر نکالا انہوں نے اپنی قمیص اور چادر ہاتھوں پر رکھی تھی میں سب سے پہلے دروازے کی طرف بڑھا، جب باہر نکلے لوگوں نے ایک زبان ہوکر پوچھا: اے ابوعبداللہ آپ نے کیا قول کیا ہے تاکہ ہم بھی وہی قول کریں، فرمایا: ممکن نہیں تھا کہ میں کہہ دیتا، اے جماعت محدثین لکھو، اے عوام الناس گواہ رہو کہ قرآن کلام اللہ ہے اور غیر مخلوق ہے اللہ کی طرف سے اسکی ابتداء ہوئی اور اللہ ہی کی طرف اس نے لوٹنا ہے۔

احمد بن فرج کہتے ہیں میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی طرف دیکھ رہا تھا اور کوڑا ان کے کاندھوں پر برسے جارہا تھا کہ اتنے میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی شلوار کا ازار بند منقطع ہوگیا شلوار بس نیچے آیا ہی چاہتی تھی کہ احمد رحمہ اللہ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور کچھ پڑھنا شروع کیا شلوار خود بخود اپنی اصلی حالت پر آگئی، بعد میں میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا: فرمایا: جی ہاں جب ازار بند ٹوٹ گیا میں نے فوراً کہا: یا اللہ، اے میرے معبود اے میرے آقا اگر تو میرے موقف کی موافقت کرتا ہے مجھے مخلوق کے سامنے سرعام رسوا نہیں کرنا پس شلوار واپس اپنی جگہ پر آگئی۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں! اس روایت میں جو حدیث ذکر کی گئی ہے اس کی اسناد میں احمد بن فرج کو وہم ہوا ہے چونکہ بعض محدثین نے یہ حدیث ضحاک عن ابن عباس کی سند سے بیان کی ہے۔

۱۳۷۹۶-متوکل کے خط کے بیان میں .... محمد بن جعفر وحسین بن محمد وعلی بن احمد، محمد بن اسماعیل بن احمد، ابوالفضل صالح بن احمد بن حنبل کہتے ہیں جب اسحٰق بن ابراہیم اور اسکے بیٹا محمد کی وفات ہوگئی تو عبداللہ بن اسحٰق کو والی بنادیا گیا متوکل نے اسکی (طرف خط لکھا کہ احمد بن حنبل کے پاس کسی آدمی کو بھیجو) جو وہاں تلاشی لے وہاں ہمارے کچھ مطلوبین چھپے ہوئے ہیں، چنانچہ عبداللہ بن اسحٰق نے اپنے حاجب (دربان) مظفر اور اس کے ساتھ نائب قاصد ابن کلبی کو بھیجا، اس نے بھی امام احمد رحمہ اللہ کی طرف وہی پیغام بھیجا کہ: امیر المؤمنین آپ سے کہہ رہے ہیں انہوں نے میری طرف خط لکھا ہے کہ آپ کے پاس امیر کے کچھ مطلوبین چھپے ہوئے ہیں، ابن کلبی نے ان سے یہی بات کہی، چنانچہ گھر کے لوگ سو رہے تھے کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی والد صاحب نے صرف تہبند پہن رکھی تھی، تاہم اٹھے اور دروازہ کھولا اور والد صاحب دروازے ہی پر بیٹھ گئے گھر کی خواتین بھی ان کے پاس موجود تھیں، ابن کلبی نے جب خلیفہ کا خط پڑھ کر سنایا والد صاحب بولے! مجھے اسکا کچھ علم نہیں میں تو امیر المؤمنین کی اطاعت تنگی وفراخی، خوشی وغمی الغرض ہر حال میں ضروری سمجھتا ہوں اور میں نماز یا نماز جمعہ اور دعوت مسلمین میں تاخیر کرنے پر افسوس کرتا ہوں" اس سے قبل اسحٰق بن ابراہیم نے والد صاحب پر پابندی لگادی تھی کہ اپنے گھر میں رہیں اور جمعہ و دیگر نمازوں کے لئے باہر نہ آئیں ورنہ آپ کو پھر دوبارہ ان حالات کا سامنا کرنا پڑے گا جو ابواسحٰق کے زمانے میں آپ کو پیش آئے تھے۔

پھرابن کلبی رحمہ اللہ کہنے لگا: مجھے امیر المؤمنین نے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے حلف لوں کہ واقعۃً آپ کے پاس امیر کے مطلوبین نہیں ہیں، لہذا آپ حلف اٹھائیں، امام رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم مجھ سے خلف لیتے ہی ہو تو میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں، چنانچہ ابن کلبی نے آپ رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی اور طلاق وغیرہ کا حلف لیا کہ واقعۃً آپ کے پاس امیر المؤمنین کے مطلوب نہیں ہیں گویا ان لوگوں کا اشارہ اس بات کی طرف تھا کہ آپ رحمہ اللہ کے گھر میں کوئی علوی ہے پھر کہنے لگا: میں آپ کے گھر کی تلاشی لینا چاہتا ہوں ابوالفضل کہتے ہیں میں بھی ادھر موجود تھا کہا: میں آپ کے بیٹے کے گھر کی تلاشی لوں گا۔ چنانچہ مظفر ابن کلبی اور ان کے ہمراہ دوعورتیں بھی تھیں والد صاحب کے گھر میں داخل ہوئے پورے گھر کی تلاشی لی پھر ان دوعورتوں نے ہماری خواتین اور بچوں کی تلاشی لی، ابوالفضل کہتے ہیں پھر یہ لوگ میرے گھر میں داخل ہوئے تلاشی لی حتی کہ کنویں میں بھی چراغ لٹکا کر دیکھا پھر انہوں نے عورتیں بھیجیں، عورتوں نے ہماری محرمات کی تلاشی لی لیکن خائب ورسوا ہو کر نامراد واپس لوٹے۔

دو دن کے بعد علی بن جہم کا خط آیا کہ امیر المؤمنین کی برأت بالکل درست تھی، چونکہ اہل بدعت لن ترانیاں کر رہے تھے کہ اللہ کا شکر ہے کہ وہ آپ کی وجہ سے خوش نہیں ہوئے تاہم امیر المؤمنین یعقوب المعروف قوسرہ کو آپ کی طرف بھیج رہے ہیں اور اس کے پاس آپ کے لئے کچھ انعام واکرام بھی ہے۔

اور امیر المؤمنین آپکو وہاں سے چل پڑنے کا حکم دیتے ہیں۔ ابوالفضل کہتے ہیں اگلے ہی دن یعقوب پہنچ گیا والد صاحب کے پاس اور کہنے لگا اے ابوعبداللہ امیر المؤمنین آپکو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپکی صفائی بالکل درست تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ آپکے قرب سے مانوس ہوتا رہوں اور آپکی دعاؤں سے برکت حاصل کروں میں دس ہزار درہم آپکی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں جو آپکو دوران سفر کام آئیں گے۔ چنانچہ یعقوب نے ایک تھیلی نکالی جس میں دوسو دینار باقی صحیح درہم تھے یعقوب نے دیکھا کہ اسے پھر باندھ رہا ہے کہا کل میں واپس لوٹوں گا آپ پختہ عزم کرلیں پھر کہنے لگا اے ابوعبداللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اہل بدعت کو آپ کی وجہ سے خوش نہیں کیا۔ پھر وہ چلا گیا: میں ایک سبز رنگ کا کپڑا لے آیا جس سے تھیلی کو ڈھانپ دیا مغرب کے وقت والد صاحب کہنے لگے اے صالح یہ لو اور اسے اپنے پاس رکھو چنانچہ میں نے تھیلی گھر کی بالائی منزل پر اپنے تکیئے کے نیچے رکھ لی۔

سحری کے وقت والد صاحب نے آواز دی میں اٹھ کر ان کے پاس گیا فرمایا اے صالح میں رات بھر سویا نہیں ہوں میں نے وجہ پوچھی والد صاحب زور زور سے رونے لگے اور فرمایا میں ان لوگوں سے سلامتی میں رہا یہاں تک کہ اب میری آخری عمر ہے اور مجھے ان لوگوں کی آزمائشوں میں مبتلا کیا جا رہا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ صبح ہوتے ہی اس مال کو تقسیم کردوں میں نے کہا جیسے آپکی مرضی چنانچہ صبح کے وقت والد صاحب کے پاس حسین بن بزار اور دیگر مشائخ آئے والد صاحب نے فرمایا اے صالح میرے پاس ترازو لاؤ چنانچہ والد صاحب اس مال کا وزن کر کے دیتے جاتے اور ساتھ کہتے یہ مہاجرین وانصار کے بیٹوں کے پاس لے جاؤ پھر کہا یہ فلاں فلاں کے پاس لے جاؤ حتی کہ والد صاحب نے صحن میں بیٹھے بیٹھے سارا مال تقسیم کروادیا حتی کہ والد صاحب نے وہ تھیلی بھی دے دی۔ حالانکہ ہم اس وقت جس تنگ دستی کی حالت میں تھے اسے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے میرا چھوٹا بھائی آیا اور کہنے لگا اے ابا جان مجھے بھی ایک درہم دے دیجئے والد صاحب نے میری طرف دیکھا میں نے ایک درہم نکال کر اسے دے دیا۔ قاصد نے یہ سارے حالات دیکھ کر لکھ دیا۔ کہ احمد بن حنبل نے سارے دراہم اسی دن صدقہ کردیئے حتی کہ صندوق بھی صدقے میں دیدیا، علی بن جہم کہنے لگا اے امیر المؤمنین احمد بن حنبل نے سارا مال صدقے میں دیدیا اور جانتے ہیں کہ انہوں نے مال آپ سے قبول کرلیا ہے، احمد مال کو کیا کریں گے ان کا گزارہ صرف ایک روٹی ہے امیر المؤمنین نے میری بات کی تصدیق کی۔

ابوالفضل کہتے ہیں پھر والد صاحب رحمہ اللہ رات کے وقت نکل پڑے ہمارے ساتھ چوکیدار تھے انہوں نے اپنے ہاتھوں میں مشعلیں

اٹھالیں، اسطرح ہم چل دیئے جب فجر کا وقت ہوا والد صاحب نے کہا اے صالح! کیا تمہارے پاس کچھ دراہم ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا فرمایا چوکیداروں کو دے دو چنانچہ میں نے انہیں ایک درھم دے دیا جب صبح ہوئی یعقوب نے والد صاحب کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے کہا: اے ابو عبداللہ میں چاہتا ہوں کہ آپکا پیغام امیر المؤمنین تک پہنچا دوں والد صاحب خاموش رہے یعقوب بولا عبداللہ بن اسحٰق نے مجھے خبر دی ہے کہ فراھشی کہتا ہے۔ کہ احمد بن حنبل مال واپس کر دے گا والد صاحب نے کہا: اے ابو یوسف! مجھے اللہ کافی ہے چنانچہ یعقوب غصہ ہو گیا اور میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا تعجب ہے اس آدمی نے کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی جسے میں امیر المؤمنین کو خبر کروں الفضل کہتے ہیں والد صاحب نے نکلتے وقت نماز کی قصر کی اور فرمایا سولہ فرسخ کے سفر میں نماز کی قصر کی جائے گی چنانچہ میں نے ایک دن عصر کی نماز اسی طرح پڑھی مجھے فرمایا عصر کی نماز لپیٹ لی گئی ہے چنانچہ انہوں نے مختصر سی نماز پڑھی پھر جب ہم باغات میں پہنچے یعقوب نے ہم سے کہا: تم یہیں ٹھہرو، پھر علی بن جہم نے متوکل نے پاس آمدن کا پیغام بھیج دیا، ہم لوگوں کے ہجوم میں داخل ہوئے والد صاحب سر جھکائے رہے اور سر پر ایک کپڑا ڈال رکھا تھا۔ یعقوب نے والد سے کہا: اے ابو عبداللہ! سر سے کپڑا ہٹا دیجئے چنانچہ والد صاحب نے کپڑا ہٹا دیا، اتنے میں ایک خادم آیا جو غالباً دار خلافت کی تلاش میں تھا جب اس نے لوگوں کے ہجوم کو دیکھا کہا یہ لوگ کیوں جمع ہیں؟ لوگوں نے اسے جواب دیا: احمد بن حنبل تشریف لا رہے ہیں اور لوگ ان کے استقبال کے لئے کھڑے ہیں، کچھ دیر کے بعد ابن حرثمہ آیا اور کہنے لگا امیر آپ کو سلام کہتا ہے بعد از سلام یہ کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے آپ کی وجہ سے دشمنوں کو رسوا کیا، آپ کو ابن ابی داؤد کا حال معلوم ہے پس مناسب ہے کہ آپ اس قول کا قرار کریں جسکا اظہار اللہ کے لئے واجب ہے پھر یحییٰ بن ہرثمہ چلا گیا ابو الفضل کہتے ہیں میرے والد صاحب دار ایتاخ میں اترے اتنے میں علی بن جہم آ گیا اور کہا: امیر المؤمنین نے آپ کے لئے دس ہزار درہم کا حکم دیا ہے یہ دس ہزار درہم ان دراہم کے بدلے میں ہیں جو آپ نے تقسیم کر دیئے تھے، امیر نے حکم دیا کہ انہیں اسکا پتہ نہ چلے وہ پریشان ہو جائیں گے، پھر محمد بن معاویہ آیا اور کہنے لگا یقیناً امیر المؤمنین کثرت سے آپ کو یاد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ یہیں مقیم رہیں اور درس حدیث دیتے رہیں، والد رحمہ اللہ بولے: میں ضعیف ہو چکا ہوں پھر والد صاحب نے انگلی دانت پر رکھی اور کہا میرا یہ دانت ہل رہا ہے حالانکہ میں اسکی خبر اپنے بیٹوں کو بھی نہیں کی ہے پھر محمد بن معاویہ والد کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: آپ کیا کہتے ہیں دو چوپایوں کے بارے میں جن میں باہمی مڈبھیڑ ہو گئی ہو، ایک چوپایا دوسرے کو ٹکر مار کر مغلوب کر دے جس سے وہ زمین پر گر جائے پھر اسے ذبح بھی کر لیا جائے کیا اسکا کھانا حلال ہے؟ فرمایا: اگر وہ اپنی آنکھیں ہلا رہا ہو اور دم بھی ہلا رہا ہو نیز ذبح کرتے وقت خون بہہ جائے تو اسکا کھانا حلال ہے۔

ابو الفضل کہتے ہیں پھر والد صاحب کے پاس یحییٰ بن حامان آئے اور کہنے لگے: اے ابو عبداللہ! مجھے امیر المؤمنین نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے پاس آؤں پھر مجھے امیر المؤمنین نے حکم دیا کہ میں آپ کے لئے عمدہ ترین جوڑا تیار کروں عمدہ سے عمدہ چادر آپ کے لئے لاؤں اور ٹوپی بھی لاؤں کہا: وہ کونسی ٹوپی لیتے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ میں نے انھیں کبھی ٹوپی پہنے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر مجھے امیر المؤمنین نے حکم دیا کہ وہ آپ پر اور آپ کے اقرباء پر چار ہزار درہم جاری کر دیں۔ پھر یحییٰ دوسرے دن صبح صبح واپس لوٹ آئے اور کہا اور ابو عبداللہ سوار ہو کر ہمارے ساتھ چلے والد صاحب نے جواب دیا: جیسے آپ کی مرضی۔ لوگوں نے کہا، استخارہ کر لیجئے چنانچہ والد صاحب نے تہبند باندھا اور موزے پہنے والد صاحب کے ایک موزے کو پندرہ سال گزر چکے تھے جسکی وجہ سے اس میں قدرے بوسیدگی آ گئی تھی اور جگہ جگہ سے اس پر پیوند لگائے ہوئے تھے، یحییٰ نے میری طرف ٹوپی پہننے کا اشارہ کیا: میں نے کہا: والد صاحب کے پاس کوئی ٹوپی نہیں ہے کہا: پھر امیر المؤمنین پر ننگے سر کیسے داخل ہوں گے، ہم نے والد صاحب کے لئے ایک سواری لائی یحییٰ نماز میں مشغول ہو گئے اور والد صاحب مٹی پر بیٹھ گئے اور یہ آیت پڑھی: "منها خلقناكم وفيها نعيدكم" اس مٹی

سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی مٹی میں ہم تمہیں واپس لوٹائیں گے (طٰہٰ: ۵۵) پھر والد صاحب ایک تاجر کے خچر پر سوار ہو گئے ہم بھی ان کے ساتھ چل دیئے حتی کہ والد صاحب معتز کے گھر میں داخل کیے گئے۔ اس وقت معتز اپنے گھر میں بنی دوکان میں بیٹھا ہوا تھا یحییٰ آگے بڑھ کر معتز سے ملے اور یحییٰ نے کہا: اے ابوعبداللہ! امیر المؤمنین آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ کے قرب سے انہیں حقیقی خوشی حاصل ہو، مجھے بعض خدام نے خبر دی کہ متوکل اس وقت پردے کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور اس نے اپنی والدہ سے کہا: اے اماں جان! ہمارا گھر روشن ہو گیا ہے پھر خادم رومال لے آیا یحییٰ نے رومال لے کر اس سے قمیص نکالی پھر یحییٰ نے قمیص درست کی اور والد صاحب کو آرام سے پہنادی پھر ٹوپی لی والد صاحب کے سر پر سجادی اور عالیشان چادر اوڑھادی۔ البتہ نئے جوتے وہ لوگ نہیں لائے وہی جوتے والد صاحب کے پاؤں میں رہے چنانچہ لوگ جب دار کی طرف چلے گئے والد صاحب نے کپڑے اتار لئے، اور پھر رونے لگے اور پھر فرمایا: میں ان لوگوں سے ساٹھ سال سلامتی میں رہا اب آخری عمر میں آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں، (یعنی مجھے دنیا کی رنگر لیوں میں گھسیٹا جارہا ہے کیا ہی بات تھی کہ وہ لوگ دنیاوی عیش وعشرت ابتلاء وآزمائش سے تعبیر کرتے تھے) میرا گمان نہیں کہ میں اس نوجوان یعنی متوکل کے پاس آکر دنیاوی عیش وعشرت سے محفوظ رہوں۔ یہ کیونکر ممکن ہے اس آدمی سے جس پر خیر خواہی واجب ہوا سی وقت سے کہ جس وقت اس کی نظر پڑے یہاں تک کہ میں اس کے پاس چل پڑوں، پھر فرمایا: اے صالح یہ کپڑے بغداد بھیج دوتا کہ وہاں بیچ دیئے جائیں اور پھر اس سے حاصل ہونے والی رقم صدقہ کردی جائے لیکن یاد رکھو ان اشیاء کو تم میں سے کوئی آدمی نہ خریدے، چنانچہ میں نے یہ کپڑے یعقوب بن تحتکان کے پاس بھیج دیئے یعقوب نے کپڑے بیچ کر انکی مالیت لوگوں میں تقسیم کردی۔ میرے پاس صرف ایک ٹوپی رہ گئی تھی پھر والد صاحب کو خبر دی گئی کہ جس گھر میں انہوں نے قیام کیا ہوا ہے وہ چند یتیموں کی ملکیت ہے فرمایا: محمد بن جراح کی طرف ایک رقعہ لکھو جو اس گھر کے بارے میں میرا استعفیٰ قبول کرے چنانچہ ہم نے ایک رقعہ لکھ ڈالا متوکل نے اس گھر سے منتقل ہونے کی اجازت دے دی۔ پھر والد صاحب کے لئے متبادل گھر کرائے پر لیا گیا جسکا کرایہ دوسو درہم چکایا گیا، چنانچہ والد صاحب اس گھر میں منتقل ہو گئے ہمارے پاس رنگ برنگ انواع کے کھانے لائے گئے عمدہ سے عمدہ لباس اور خوبصورت بچھونے ہمیں پیش کئے گئے لیکن والد صاحب نے جب اس کروفر کو دیکھا تو اپنے آپ کو اس سے دور رکھنے کا سوچنے لگے: اور اپنے آپ کو ایک عام سی جگہ پر ڈال دیا۔ اسی دوران والد صاحب کی آنکھ میں درد ہوا لیکن جلد ہی شفا ہو گئی اس دوران بھی والد صاحب اکثر روزے میں رہے ورنہ تیسرے دن کا روزہ تو ضرور رہی ہوتا اور صرف کھجور اور ستو سے روزہ افطار کرتے بسا اوقات رات کو صرف ایک روٹی تناول فرماتے۔ چنانچہ جب انواع واقسام کے کھانوں سے سجا ہوا دستر خوان لایا جاتا تو والد صاحب سے پوشیدہ رکھ کر دروازے کے پاس لگایا جاتا تاکہ والد دیکھ نہ لیں وہیں لوگ کھا کر اٹھ جاتے، والد صاحب جب گرمی محسوس کرتے ان کے پاس پانی میں ایک کپڑا بھگو کر لایا جاتا جسے وہ سینے پر رکھ لیتے والد صاحب کے پاس ابن ماسویہ آتا اور بیٹھتا ایک دن کہنے لگا: ہم تو اپنے عیال کو تیل اور سرکہ وغیرہ کھانے کا حکم دیتے ہیں آپ کیوں کمزور ہور ہے ہیں؟

والد صاحب کے لئے یحییٰ نے قمیص سلوائی اور ایک سیاہ رنگ کی چادر بنوائی نیز یعقوب اور عتاب اکثر والد صاحب کے پاس آتے اور بسا اوقات پوچھتے کہ امیر المؤمنین نے سوال کیا ہے کہ آپ ابن ابی داؤد اور اس کے مال وغیرہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں نیز دونوں والد صاحب کو ابن ابی داؤد کے بارے میں بتاتے کہ اسکا کیا حشر ہوا، پھر ابن ابی داؤد بغداد لایا گیا جب اسکی جائدادوں کو بیچ کے متعلق گواہی قائم کرلی گئی بسا اوقات یحییٰ والد صاحب کے پاس آتے اور والد صاحب اگر دروازے میں نماز پڑھ رہے ہوتے تو یحییٰ باہر تھوڑی دیر بیٹھ جاتے جب نماز سے فارغ ہو جاتے یحییٰ اور علی بن جہم والد صاحب کی شلوار اور ٹوپی لیکر والد صاحب کو پہناتے متوکل نے حکم صادر کیا کہ ہمارے لئے ایک گھر خرید لیا جائے والد صاحب کو جب پتہ چلا تو مجھے آواز دی میں نے لبیک کہا فرمایا: اگر تم نے گھر

خریدنے میں اقرار کیا تو میں تمہارے ساتھ تعلق منقطع کردوں گا، کیا وہ چاہتے ہیں کہ یہ شہر میرا ماوی ومسکن بنادیں؟ چنانچہ والد صاحب مسلسل گھر خریدنے کی مخالفت کرتے رہے بالآخر گھر ہمارے لئے نہ ہی خریدا گیا، پھر مالک مکان کے پاس آئے اور فرمایا: میں تمہیں ہر مہینہ تین ہزار درہم دوں گا، مجھے بھی والد صاحب کی تائید کرنی پڑی، اس دوران متوکل کے قاصدین والد صاحب کے پاس آتے اور والد صاحب کی خیریت دریافت کرکے واپس چلے جاتے اور جاکر متوکل کو خبر دیتے، قاصدین والد صاحب سے کہتے امیر المؤمنین آپ کو ضرور دیکھنا چاہتے ہیں والد صاحب خاموش رہتے جب قاصدین نکل کر چلے جاتے فرماتے: کیا تم متوکل کے قول پر تعجب نہیں کرتے ہو کہ مجھے دیکھا اس کے لئے ضروری ہے ان پر کچھ حرج نہیں کہ مجھے دیکھیں، اس گھر میں ایک حجرہ بھی تھا جس میں دو کمرے تھے والد صاحب فرماتے تھے مجھے اس میں داخل کردو اور اس میں چراغ نہ جلاؤ، ہم نے والد صاحب کو اس حجرے میں داخل کردیا، اسی دوران یعقوب آئے اور کہنے لگے اے ابوعبداللہ! امیر المؤمنین آپ سے ملنے کے بہت مشتاق ہیں، اور کہتے ہیں: مجھے پتہ تو چل جائے کہ وہ کونسا دن ہے جس دن آپ ان کے ہاں تشریف لے جائیں گے؟ فرمایا: اس میں آپ کی اپنی مرضی ہے جیسے بہتر سمجھو، یعقوب کہنے لگے: بدھ کا دن ملاقات کے لئے موزوں ہے اس میں دوسری مصروفیات بھی موقوف ہوتی ہیں پھر یعقوب نکل کر چل پڑے، دوسرے دن پھر آئے اور کہنے لگے بشارت ہے اے ابوعبداللہ! امیر المؤمنین آپکو سلام کہتے ہیں، بعد از سلام یہ کہ میں نے آپ کو سیاہ کپڑے پہننے اور رکوب کرکے میرے اور والدہ کے پاس آنے کی قید ہٹادی ہے آپ چاہیں تو قطن پہنیں یا صوف پہنیں، والد صاحب اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگے یعقوب والد صاحب کو کہنے لگے: میرا ایک بیٹا ہے جس سے میں بہت پیار کرتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے احادیث پڑھائیں، والد صاحب خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا، جب وہ نکل کر چل پڑے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ مجھے کسی حال یعنی ضعف میں دیکھ رہا ہے والد صاحب ہفتے میں ایک قرآن ختم کرتے اور جب ختم کرتے ہمیں بلاتے اور دعا کرتے ہم ساتھ ساتھ آمین کہتے رہتے، جمعہ کی صبح مجھے اور میرے بھائی عبداللہ کو پیغام بھیجتے ہم خدمت میں حاضر ہوتے ہمارے لئے خوب دعائیں مانگتے ہم دعا پر آمین کہتے رہے جب دعا سے فارغ ہوتے فرماتے: میں نے اللہ تعالیٰ سے بار بار استخارہ کیا ہے: میں پوچھنے لگتا: آپ کیا چاہتے ہیں پھر فرماتے: اللہ تعالیٰ نے عہد لے رکھا ہے بلاشبہ عہد کے متعلق سوال ہوگا چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''یـــا ایهـــا الـــذیـــن امـنـوا أفوا بالعقود'' اے ایمان والو! اپنے وعدوں کو پورا کرو (مائدہ:۱) بے شک میں نے پوری حدیث کبھی نہیں سنائی یہاں تک کہ میں اللہ سے مل لوں، اور میں کسی کو تم میں سے مستثنیٰ نہیں کرتا ہوں، ہم باہر نکل گئے اور علی بن جہم آگیا، ہم نے اس سے بات کی کہنے لگا: انــا لله وانــا الیــه راجـعـون'' اسکی خبر متوکل کو بھی کی گئی، والد صاحب نے فرمایا: یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں یہی درس حدیث دیا کروں تاکہ اس شہر میں محبوب ہوکر رہ جاؤں، پھر کہنے لگے: بخدا اس معاملے میں موت کی تمنیٰ کی گئی ہے، اور میں بھی اس میں اور اس میں بھی موت کی تمنا کرتا ہوں چونکہ یہ (یعنی موجودہ عیش وعشرت) دنیا کا فتنہ ہے اور وہ (یعنی ابتلاء وآزمائش) دین کا فتنہ ہے، پھر اپنی مٹھی بند کرکے فرماتے! اگر میری روح میرے قبضے میں ہوتی میں اسے آزاد کرچکا ہوتا اور پھر مٹھی کھول دی، اس دوران متوکل اپنے ایلچی والد صاحب کے پاس بھیجتا جو حال احوال پوچھتے اور متوکل ہم تک خفیہ مال وغیرہ پہنچانے کی تدبیر کرتا تاکہ والد صاحب کو پتہ نہ چلے کہیں وہ پریشان نہ ہوجائیں، لیکن ہم بھی ایسے نہیں تھے کہ والد صاحب کی چاہت کے خلاف کرتے۔ کارندوں نے متوکل سے کہا کہ احمد بن ضبل نہ تو آپ کا کھانا کھاتے ہیں نہ آپ کے بچھونے پر بیٹھتے ہیں اور نہ ہی آپ کا پانی پیتے ہیں والد صاحب نے ان سے کہا: بالفرض اگر معتصم بھی میرے لئے کھانوں کو پھیلادیتا میں اس سے بھی قبول نہ کرتا۔

ابوالفضل کہتے ہیں پھر میں بغداد چلا گیا اور والد صاحب رحمہ اللہ کے پاس عبداللہ کو چھوڑ آیا، اچانک دیکھتا ہوں کہ عبداللہ بھی میرے کپڑے لئے ہوئے آگیا میں نے کہا تم کیوں آگئے؟ کہا: والد صاحب نے مجھے ادھر آنے کا حکم دیا کہ جاکر صالح سے کہو باہر مت

نکلو چونکہ تم نو جوان ہو فتنے کا خطرہ ہے، بخدا اگر میں اپنے معاملہ میں آگے بڑھ گیا جو تم میں سے نکل گیا وہ پیچھے نہیں آسکتا۔ الفضل کہتے ہیں میں نے والد صاحب کی طرف خط لکھا کہ میں بدست عبداللہ آپ کے بھیجے ہوئے پیغام کو جانتا ہوں والد صاحب نے جواب میں لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم:

اللہ تعالیٰ تمہاری عاقبت کو عمدہ تر بنائے اور تم سے ہر طرح کی مکروہ چیز کو دور رکھے، مجھے جس امر نے تمہاری طرف خط لکھنے پر اکسایا وہی ہے جو تم نے عبداللہ سے کہا تھا: تمہارے پاس ایسے لوگ جمع ہیں جو ہماری خبریں آئے دن تم کو پہنچاتے رہتے ہیں، بس ہمارے ہاں بالکل خیریت ہے، خوب سمجھ لو کہ اگر تم وہیں امامت اختیار کرلو پھر نہ تم ادھر آؤ اور نہ تمہارا بھائی عبداللہ پس یہی میری بھی رضا ہے، اپنے لیے صرف اور صرف خیر و بھلائی کو منتخب کرلو والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

ابوالفضل کہتے ہیں مجھے اس کے بعد ایک دوسرا خط بھی والد صاحب کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ملا۔ اس میں لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم:

اللہ تعالیٰ تمہاری عاقبت کو اچھا کرے اور تم سے برائی کو دور کرے میں اللہ کے فضل و کرم میں ہوں اللہ سے اتمام نعمت کا سوال ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اپنی پناہ میں رکھے، اور ہمیں خلاصی بخشے تمہارے لئے مناسب تھا کہ اگر تم میرے قریب کرتے رہتے اموال اور اہل اولاد کو، یہ امر تمہارے لئے بہت آسان ہے جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ تمہارے اوپر گراں گزرے پس اپنے گھروں کو لازم پکڑ لو ممکن ہے اللہ تعالیٰ خلاصی کی کوئی سبیل نکالے، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

پھر والد صاحب کے اور بھی کئی سارے خطوط وقتاً فوقتاً میرے پاس پہنچتے رہتے جب ہم گھر سے چلے تو ہم نے دسترخوان بچھونے وغیرہ سب اٹھوا دیئے۔

امام احمد بن حنبلؒ کی وصیت

ابوالفضل کہتے ہیں والد صاحب نے یہ وصیت کر رکھی تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم:

یہ احمد بن محمد بن حنبل کی وصیت ہے کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد اسکے بندے اور رسول ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے کر بھیجا اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان باطلہ پر غالب کردیں اگرچہ مشرکین اسے ناپسند ہی کیوں نہ کرتے ہوں، میں وصیت کرتا ہوں اپنے اہل خانہ اور اپنے قرابت داروں کو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور حمد کرنے والوں میں اللہ کی حمد کریں اور جماعت مسلمین کے لئے خیر خواہ رہیں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے سے راضی ہوں، میں وصیت کرتا ہوں کہ عبداللہ بن محمد المعروف بوران کے پچاس دینار مجھ پر قرضہ ہیں وہ اپنے قول کے مطابق تو صدقہ کر چکا ہے لیکن اسکا مال ادا کیا جائے اور اسکی ادائیگی گھر کی آمدن سے کی جائے انشاءاللہ جب اسکا قرض ادا کردیا جائے مال میں کچھ باقی بچ جائے تو وہ میرے دو بیٹوں صالح اور عبداللہ میں بحسب میراث تقسیم کردیا جائے۔ اس پر یہ گواہی ابو یوسف وصالح وعبداللہ نے دی۔

ابوالفضل کہتے ہیں پھر کچھ دنوں کے بعد والد صاحب نے اس گھر سے منتقل ہونے کا مطالبہ کیا چنانچہ ایک متبادل گھر کرائے پر لیا اور اس میں منتقل ہو گئے۔ متوکل کو اس کی خبر دی گئی متوکل نے کہا میری یہ خواہش تھی کہ امام احمد میرے قریب رہیں پھر متوکل نے عبداللہ کو حکم دیا کہ احمد بن حنبل کے پاس ایک ہزار دینار لے جاؤ اور سعید سے کہا کہ امام کیلئے ایک سراقہ بناؤ تاکہ اس میں آیا جایا کریں۔

رات کیوقت علی بن جہم بھی آئے اور کہا کہ امیر نے آپ کے لئے ایک ہزار درہم کا حکم دیا ہے، والد صاحب نے عافیت طلب کی اور وہ مالیت واپس کردی، پھر محمد بن عبداللہ کی طرف خط لکھا چنانچہ محمد بن عبداللہ ظہر اور عصر کے درمیانی وقت میں آئے تھوڑی دیر ٹھہرے اور پھر واپس چلے گئے۔ والد صاحب نے مجھے فرمایا: اے صالح مجھے پسند نہیں کہ تم یہ رزق لو اس رزق پر مت بھروسہ رکھو میں خاموش رہا، فرمایا: خاموش کیوں ہو گئے ہو؟ میں نے کہا میں نہیں چاہتا ہوں کہ زبان سے کچھ کہوں اور دل میں منافقت بٹھائے رکھوں نیز مجھ سے کثیر اہل اعیال والا کوئی نہیں، میں معذرت بھی نہیں کرسکتا ہوں، پھر میں نے عرض کیا: آپ نے میرے لئے دعا کی نہیں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ قبول فرمائے گا۔

فرمایا ایسا مت کرو، میں نے انکار کیا، فرمایا کھڑے ہو جاؤ اللہ تمہارے ساتھ ایسا کرے، والد صاحب نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا، اور میں دروازے سے باہر رہا، اتنے میں عبداللہ سے میری ملاقات ہوئی اس نے مجھ سے وجہ پوچھی میں نے اسے بتائی کہا: میں کیا کہوں؟ میں نے جواب دیا: جو آپ کی مرضی ہو، یوں اس طرح سلسلہ چلتا رہا، پھر ان کے چچا آئے انہوں نے کہا میں اس میں سے کچھ نہیں لوں گا، پھر والد صاحب نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا اور کچھ بات بن گئی، مجھے بالا سناد حدیث پہنچی کہ ابوبکر عیاش کہتے ہیں کہ یحیٰی بن ابی وائل کو کناسہ کا عہدہ قضاء سپرد کیا گیا، ابووائل اپنی ایک لونڈی سے کہنے لگے: اے برکہ مجھے کچھ بھی کھانے کو نہ دو مگر وہ چیز کھانے کو دو جو یحیٰی نے کناسہ سے لائی ہے، یوں ہمیں الگ الگ دو ماہ گزر گئے ہمیں والد صاحب نے خط لکھا جو ہمارے پاس لایا گیا، پس سب سے پہلے والد صاحب کے پاس ان کے چچا آئے، پھر والد صاحب دروازے کے پاس آئے جسے انہوں نے میرے اور اپنے درمیان بند کردیا تھا، اور بچوں نے اپنے طور پر ایک طاقچہ سا درمیان میں بنالیا تھا: فرمایا: صالح کو میرے ہاں بلا وجہ قاصد نے مجھے پیغام دیا میں نے کہلا بھیجا میں نہیں آؤں گا پیغام بھیجا کہ تم کیوں نہیں آتے ہو؟ میں نے کہا: ان سے کہو یہ جو رزق (وظیفہ وتنخواہ وغیرہ) جماعت کثیرہ کو مل رہا ہے آپ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ میں بھی ان لینے والوں میں سے ایک ہوں۔ ان میں مجھ سے کوئی زیادہ معذور بھی نہیں ہے، الغرض اس طرح کی توبیخ وڈانٹ ڈپٹ ہوتی رہی جب آپ رحمہ اللہ کے چچا نے آذان دی والد صاحب بھی مسجد میں نماز پڑھنے چلے گئے اور میں بذات خود ایسی جگہ کھڑا ہو گیا جہاں آپ رحمہ اللہ کے کلام کو سن سکوں اور انھیں چنداں خبر نہ ہو سکے چنانچہ والد صاحب جب نماز سے فارغ ہوئے چچا کی طرف التفات کیا اور فرمایا آپ نے تو یہ مال نہ لینے کا عندیہ دیا تھا اور آپ پھر دو سو درہم ٹھوکر دہی سے لے رہے ہیں یہ جماعت مسلمین کا مال ہے آپ کے لئے کسی طرح حلال نہیں یاد رکھو میں تمہارے لئے شفیق ہوں مجھے ڈر ہے کہ قیامت کے دن زمین تمہارے گلے کا ہار بنے۔ چچا نے کہا: میں نے تو وہ صدقہ کردیئے، والد صاحب بولے: ہاں نصف درہم صدقہ کردیا ہوگا، پھر والد صاحب نے انھیں بھی چھوڑ دیا اور نماز بھی باہر کی ایک مسجد میں جا کر پڑھتے۔

ابوالفضل کہتے ہیں مجھے واقعہ پہنچا ہے کہ عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ بصرہ کے کسی امیر نے عبداللہ بن محمد بن واسع کو پولیس کا نگران اعلیٰ بنادیا۔ امیر کے پاس محمد بن واسع آئے چنانچہ امیر کو ان کے آنے کی اطلاع کی گئی امیر نے درباریوں سے کہا اندازہ لگاؤ یہ آدمی یہاں کیوں آیا ہوگا، چنانچہ کسی نے کہا: چونکہ اسکا بیٹا نگران اعلیٰ کے عہدے پر فائز ہوا ہے اسکا شکریہ ادا کرنے آیا ہے اور کسی نے کچھ اور بھی کہا، امیر کہنے لگا: نہیں بلکہ وہ اس لئے آیا ہے تاکہ اپنے بیٹے کا استعفیٰ پیش کرے اور بیٹے کی دستبرداری کا اظہار کرے چنانچہ امیر نے محمد بن واسع کو اندر آنے کی اجازت دی محمد جب اندر آئے کہنے لگے۔ اے امیر مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے میرے بیٹے کو کوئی سرکاری عہدہ دیا ہے حالانکہ میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں پردے میں رہنے دیں! اس سے اللہ تعالیٰ آپ کا بھی پردہ فرمائیں گے۔ امیر کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! ہم نے تمہارے بیٹے کو عہدہ سے دستبردار کردیا۔ یہ واقعہ مجھے والد صاحب نے سنایا تھا۔

پھر والد صاحب نے ہماری طرف ایک خط لکھا اور طاقچے کے پاس آئے اور فرمایا: اے صالح! ذرا دیکھو میرے ذمے حسن کا

کیا کچھ ہے، اور یہ بوران کے پاس لے جاؤ حتی کہ وہ یہ مال جس جگہ سے اس نے لیا ہے وہیں صدقہ کر دے میں نے کہا! بوران کو کیا پتہ یہ مال کہاں سے لایا ہے کہ وہ صدقہ کرے؟ فرمایا: جو میں کہتا ہوں وہ کرو چنانچہ میں بوران کی طرف چل پڑا، والد صاحب کو جب پتہ چلا کہ ہم نے کوئی چیز لی ہے پھر پوری رات والد صاحب نے بیداری میں گزاری اور پریشان ہو جاتے غرض اسی دوری میں کچھ مہینے گزر گئے میرے گھر سے کوئی بھی والد رحمہ اللہ کے پاس نہ جاتا پھر میں نے دل برداشتہ ہو کر والد صاحب کے پاس پیغام بھیجا کہ اے ابا جان طویل مدت گزر چکی ہے میں آپ کا شدید مشتاق ہو چکا ہوں لہذا حاضری کی اجازت مرحمت فرمائیں: والد صاحب خاموش رہے، جب میں نے موقع غنیمت سمجھا اور بلا تامل اندر داخل ہو گیا اور جا کر والد صاحب پر گر پڑا عرض کیا: اے ابا جان! آپ اتنا غم کیوں اپنی جان پر لادتے ہیں؟ فرمایا! اے بیٹے! لوگ میرے پاس مال لاتے ہیں پھر ہم اسی طرح ٹھہرے رہتے ہیں اور اس سے کچھ نہیں لیتے، پھر والد صاحب نے ایک دستاویز لکھی چنانچہ ہم نے مال پر قبضہ کر لیا پھر جب انھیں خبر پہنچی انہوں نے کئی مہینوں تک ہمیں پھر چھوڑ دیا، چنانچہ بوران نے اس کے متعلق بات کی والد صاحب نے بوران کو ہمارے پاس بھیجا، میں والد صاحب کے پاس داخل ہوا بوران نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! یہ ہے صالح! اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے، فرمایا: اے ابومحمد مخلوق میں سب سے زیادہ عزیز مجھے یہی ہے میں اس کے لئے کیا چاہتا ہوں، میں اس کے لئے وہی چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں، میں نے عرض کیا: اے ابا جان! آپ نے کس کو دیکھا ہے یا آپ نے کس سے ملاقات کی جو مجھ پر زیادہ قوت رکھتا ہو یا آپ اس پر زیادہ قوت رکھتے ہوں؟ فرمایا: کیا تم میرے ساتھ حجت بازی کر رہے ہو، پھر والد رحمہ اللہ نے یحییٰ بن خاقان کی طرف خط لکھا اور اس سے مطالبہ کیا کہ وہ ہماری مدد نہ کیا کرے اور روزینہ جاری کرے، جب مجھے خبر پہنچی میں نے ناظم الامور کو پیغام بھیجا اور وہ غالب بن بنت معاویہ بن عمرو تھا، میں نے والد صاحب سے عرض کیا تھا: کہ اے ابا جان آپ بڑھاپے کو پہنچ گئے ہیں اور آپ نے عزم کر رکھا ہے کہ جب کوئی امر پیش آجائے تو میں آپکو اسکی خبر دوں گا، چنانچہ جب ان کا قاصد خط لیکر یحییٰ کے پاس پہنچا خبر لانے والے سے لے لیا کہا کہ میں نے اسکا نسخہ لے لیا ہے اور متوکل تک پہنچا دیا ہے، متوکل نے عبداللہ سے کہا: کتنے مہینے احمد بن حنبل کے بیٹوں کو گزر گئے؟ عبداللہ نے کہا دس مہینے کہا: ابھی ان کے پاس چالیس ہزار درہم اٹھا کر لے جاؤ اور یہ مال بیت المال سے لے کر جاؤ اور اس کا کسی کو پتہ نہ چلے، یحییٰ نے ناظم الامور سے کہا: میں صالح کو خط لکھ کر اسے آگاہ کیے دیتا ہوں، چنانچہ میرے پاس اسکا خط آیا میں نے والد صاحب کے پاس پیغام بھیجا تا کہ انھیں بھی علم ہو جائے، پس انکو خبر دینے والے کا کہنا ہے کہ والد صاحب خاموش ہو گئے اور اپنی ٹھوڑی میں کھجلی سی کرتے رہے پھر سر اوپر اٹھا کر فرمایا: میرا حیلہ کارگر ثابت نہ ہوا، جب میں ایک چیز چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ دوسری چیز کا قصد کرتے ہیں۔

ابوالفضل کہتے ہیں: متوکل کا قاصد والد صاحب کے پاس آیا اور کہنے لگا: اگر لوگوں سے کوئی آدمی سلامت رہتا آپ سلامت رہے، قاصد نے کہا: ایک آدمی کا قضیہ پیش ہوا کہ اس نے کسی علوی کو اپنے پاس پناہ دے رکھی ہے میں نے اسے قید کر لیا اور اسکے قتل کا در پے ہوا لیکن پھر میں نے اسے نمزدہ کرنا اچھا نہ سمجھا، والد صاحب نے فرمایا: یہ طریقہ باطل ہے اسکا راستہ آزاد کر دو، اس طرح متوکل کا قاصد تقریباً ہر روز والد صاحب کے پاس آتا اور والد صاحب کا حال پوچھتا ہمیں اس طرح کی غمگساری سے دلی خوشی ہوتی، والد صاحب اکثر فرمایا کرتے: کاش کہ میری روح میرے ہاتھ میں ہوتی میں اسے آزاد چھوڑ دیتا والد صاحب یہ بات فرماتے وقت مٹھی بند کر لیتے اور پھر کھول لیتے۔

۱۳۷۹۷- سلیمان بن احمد عبداللہ بن احمد بن حنبل (ح) محمد بن علی ابوالحسین محمد بن اسماعیل، صالح بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ عبیداللہ بن یحییٰ نے والد ماجد رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا کہ امیر المؤمنین نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے بذریعہ خط مسئلہ قرآن (کہ قرآن کلام اللہ ہے) کے بارے میں دریافت کروں (واضح رہے یہ مسئلہ امتحان نہیں بلکہ بصیرت و معرفت کے لئے پوچھا جا رہا ہے)

چنانچہ والد نے تفصیلاً مسئلہ مجھے املاء کرایا اس وقت میرے ساتھ اور کوئی بھی نہیں تھا، فرمایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم:

اے ابوالحسن اللہ تعالیٰ آپ کی عاقبت کو اچھا بنائے اور دنیاوی مشقتوں سے آپ کو عافیت میں رکھے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے آپ نے امیر المؤمنین کی طرف سے خط لکھ کر مجھ سے قرآن کے کلام اللہ ہونے کے متعلق دریافت کیا ہے، میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین کی توفیق کو دائمی کرے، حالانکہ اس سے قبل لوگ بدعات میں ڈوبے ہوئے تھے اور آپس میں غیر مفید اختلافات میں سرکھپارہے تھے تا ہم اللہ تعالیٰ نے امیر المؤمنین کو خلافت سے سرفراز کیا اور انہوں نے ہر قسم کی بدعات کا خاتمہ کیا اور معاملے کو نکھار کر پیش کیا، اس تمام کا سہرا امیر المؤمنین کے سر جاتا ہے، حتیٰ کہ امیر المؤمنین کی عوام الناس کے ہاں ایک اعلیٰ شان ہوگئی میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین کے بارے میں ہر نیک دعا کو قبول فرمائے اور اس امر کو امیر المؤمنین کے دست اقدس سے تمام فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے گھر میں اضافہ کرے، اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے اور جس امر پر وہ قائم ہیں اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ذکر کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کتاب اللہ کو کتاب اللہ کے ذریعے رد نہ کرو چونکہ یہ طریقہ انداز دلوں میں شک پیدا کر دیتا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ کچھ فقراء رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے کچھ کہنے لگے: کیا اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا؟ اور بعض کہنے لگے: کیا اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا؟ چنانچہ نبی ﷺ نے انکی باتوں کو سن لیا اور غصہ بھرے انداز میں باہر تشریف لائے یوں لگتے تھے جیسے ان کے چہرہ اقدس پر انار کے دانوں کا رس ٹپکا دیا گیا ہو، ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اسی چیز کا حکم دیا گیا ہے کہ تم کتاب اللہ کے بعض حصے کو بعض دوسرے حصے سے رد کرتے رہو؟ بلاشبہ تم سے پہلی والی امتیں بھی کچھ کرنے کی وجہ سے گمراہ ہوئیں، تم یہاں کسی درجے میں نہیں ہو، پس جسکا تمہیں حکم دیا گیا ہے اس میں نظر کر کے عمل کر لیا کرو اور جس چیز سے تمہیں روک دیا گیا ہے اس سے باز رہا کرو۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید میں رائے قائم کرنا کفر ہے۔

اسی طرح نبی ﷺ کے ایک صحابی ابوجہمؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید میں رائے مت قائم کرو چونکہ قرآن مجید میں رائے قائم کرنا کفر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن الخطابؓ کے پاس ایک آدمی آیا عمرؓ نے اس سے لوگوں کے بارے میں مختلف سوالات کرنے شروع کئے اور وہ کہنے لگا: اے امیر المؤمنین لوگ قرآن مجید کو یوں اور یوں پڑھ رہے ہیں (یعنی لوگوں کا اختلاف ذکر کیا) میں نے کہا: بخدا! مجھے پسند نہیں کہ لوگ اس طرح کی جلد بازی کریں، چنانچہ عمرؓ نے مجھے ڈانٹ دیا، اور فرمایا: بس کرو، میں وہاں سے اٹھ کر اپنے گھر چلا آیا اور میں بہت غمزدہ و پریشان حال تھا، میں اسی حالت پر برقرار تھا کہ اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین کے پاس جاؤ، میں گھر سے نکل پڑا جب پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت عمرؓ دروازے پر کھڑے میری انتظار کر رہے ہیں حضرت عمرؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ابھی ابھی اس آدمی نے جو بات کہی اسے تم نے کیوں ناپسند کیا؟ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین، لوگ جب آپس میں قرآن مجید میں مسابقت کریں گے تو اختلاف میں پڑ جائیں گے اور جب اختلاف میں پڑیں گے ایک دوسرے سے جھگڑیں گے جب جھگڑیں گے تو ایک دوسرے کو قتل کریں گے، فرمایا: اللہ ہی کے لئے ہے تمہارے باپ کی بھلائی، بخدا! اس چیز کو میں

لوگوں سے چھپاتا تھا حتی کہ تم نے اسے ظاہر کر دیا۔[1]

حضرت جابرؓ کہتے ہیں: موقف میں نبی کریم ﷺ نے اپنے آپ کو لوگوں پر پیش کیا اور فرمایا: کیا کوئی آدمی ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے جائے بلاشبہ قریش نے مجھے اپنے رب کے کلام کی تبلیغ سے روک دیا ہے۔[2]

جبیر بن نفیرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تم ایسی چیز کو لیکر واپس نہیں لوٹ سکتے جو قرآن سے افضل ہو جسکا صدور اللہ تعالی سے ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: قرآن مجید کو زائد سے خالی کردو اور اس میں صرف اور صرف کلام اللہ ہی رکھو۔

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ قرآن مجید کلام اللہ ہے تو اس کو اسکے مواضع میں رکھو، ایک آدمی نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا، اے ابوسعید! جب میں کتاب اللہ کی قرأت کرتا ہوں اور پھر اس میں غور فکر کرتا ہوں قریب ہوتا ہے کہ میں مایوس ہو جاؤں اور میری امیدوں پر پانی پھر جائے، حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ قرآن کلام اللہ ہے اور ابن آدم کے اعمال ضعف و کوتاہی سے خالی نہیں ہو سکتے پس عمل کرتے رہو اور خوش رہو۔ فروہ بن نوفل کہتے ہیں: میں نبی ﷺ کے ایک صحابی حضرت خباب کا پڑوسی تھا، ایک دن میں ان کے ساتھ مسجد سے نکلا درآنحالیکہ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا فرمانے لگے: اے آدمی جہاں تک ممکن ہو اللہ کا قرب حاصل کرو اور تم کلام اللہ سے بڑھ کر کسی اور چیز سے قرب الی اللہ حاصل نہیں کر سکتے ہو ایک آدمی نے حکم بن عتبہ سے کہا: اس امر پر اہل بدعت کو کس چیز نے اکسایا ہے؟ جواب دیا: خصومات نے، معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان فضول جھگڑوں سے دور رہو چونکہ یہ جھگڑے اعمال کو ضائع کر دیتے ہیں، بلاشبہ مجھے خوف ہے کہ اہل بدعت کو گمراہیوں میں گھستے چلے جاؤ گے ایک مرتبہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس دو بدعتی آئے اور کہنے لگے: اے ابوبکر! ہم آپ کو ایک حدیث سنانا چاہتے ہیں؟ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا: نہیں، وہ پھر بولے: اچھا ہم آپ کو ایک آیت سنانا چاہتے ہیں، ابن سیرین رحمہ اللہ نے پھر سننے سے انکار کر دیا اور فرمایا یا تو تم خود یہاں سے اٹھ جاؤ یا میں ہی اٹھ کر چلا جاتا ہوں چنانچہ بدعتی اٹھ کر چلے گئے، حاضرین میں سے کسی نے کہا: اے ابوبکر: اس میں کیا حرج تھی اگر آپ ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت سن لیتے؟ ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا: میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے آیت سنا کر تحریف کے درپے ہو اس طرح وہ تحریف میرے دل میں جاگزیں ہو جائے۔

محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: کاش اگر مجھے علم ہو جائے کہ میں اسی گھڑی میں ابتلاء کا شکار بن جاؤں گا تو میں اسکو چھوڑ دوں، ایک بدعتی نے ایوب سختیانی سے کہا: اے ابوبکر! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں؟ ایوب رحمہ اللہ پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور ہاتھ سے اشارہ کرنے لگے ایک تو ایک میں آدھی بھی نہیں سننا چاہتا، ابن طاؤس کے بیٹے کے ساتھ ایک مرتبہ ایک بدعتی کچھ باتیں کر رہا تھا، ابن طاؤس نے اپنے بیٹے سے کہا: اے بیٹے اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال لو اور اسکی باتوں کو مت سنو، عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے خصومات کے لئے اپنے دین کو نشانہ بنایا وہ نوافل کی کثرت کرے، ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کہتے ہیں لوگوں سے تمہیں کوئی بہتری حاصل نہیں ہوگی، حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ بدعت بدترین بیماری ہے جو دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے

صحابہ رسول ﷺ حذیفہ بن یمانؓ کا قول ہے اے قراء کی جماعت اللہ تعالی سے ڈرو اور اپنے پہلے والوں کا طریقہ اختیار کرو بخدا! اگر تم نے استقامت دکھائی تم آگے بڑھتے جاؤ گے لیکن اگر تم نے استقامت چھوڑ دی اور ادھر ادھر مائل ہو گئے یقیناً تم گمراہ۔

۱۔ المستدرک ۲/۶۱۳، ومسند الامام احمد ۳/۳۹۰، ومجمع الزوائد ۶/۳۵. وفتح الباری ۷/۲۲۰.

۲۔ المستدرک ۲/۴۴۱. والزهد لاحمد ۳۵ والدر المنثور ۵/۳۶۹ وسنن الترمذی ۲۹۱۲

ہو جاؤ گے۔

ابو الفضل کہتے ہیں والد صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے مذکورہ بالا احادیث کی اسناد کو ترک کیا ہے چونکہ امیر المؤمنین کو علم ہے کہ میں نے اس سے پہلے قسم اٹھا رکھی تھی اگر مجھے یہ لحاظ نہ ہوتا میں ضرور اسانید کا تذکرہ کرتا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وان احد من المشر کین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ "(توبہ:۶) اور اگر کوئی شخص مشرکین میں سے آپ سے پناہ کا طالب ہو تو اسے پناہ دے دیجئے تا کہ وہ کلام الٰہی سن لے ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

الا لہ الخلق و الامر (اعراف:۵۴) یاد رکھو اللہ ہی کے لئے خلق ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پہلے خالق ہونے کی خبر دی اور پھر امر کا ذکر کیا معلوم ہوا امر غیر خلق ہے چونکہ واؤ عطف مغایرت کا تقاضا کرتا ہے۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے۔

الرحمن علم القرآن ، خلق الانسان علمہ البیان .

رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی اس نے انسان کو پیدا کیا اور پھر اسے بیان سکھایا

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے انسان کو قرآن کی تعلیم دی ہے۔

"لن ترضیٰ عنک الیھود ولا النصاریٰ حتی تتبع ملتھم قل ان ھدی اللہ ھو الھدیٰ ولئن اتبعت اھوائھم بعد الذی جاءک من العلم مالک من اللہ من ولی ولا نصیر"

اور بھی خوش نہیں ہوں گے آپ سے یہودی اور نہ ہی نصرانی جب تک کہ آپ ان کے مذہب کے بالکل پیرو نہ ہو جائیں آپ صاف کہہ دیجئے کہ حقیقت میں ہدایت کا وہی راستہ ہے جو کہ خدا نے بتلایا ہے۔ اور اگر آپ انکی اتباع کرنے لگیں ان کے غلط خیالات کا علم آچکنے کے بعد تو آپ کا کوئی خدا سے بچانے والا نہ یار نکلے نہ مددگار۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ولئن اتیت الذین اوتوا الکتاب بکل آیۃ ما تبعوا قبلتک وما انت بتابع قبلتھم وما بعضھم بتابع قبلۃ بعض ولئن اتبعت اھوائھم من بعد ما جاءک من العلم انک اذا لمن الظالمین "(بقرۃ۔۱۴۵)

اور اگر آپ ان اہل کتاب کے سامنے تمام دنیا بھر کی دلیلیں پیش کر دیں جب بھی یہ کبھی آپ کے قبلہ کو قبول نہ کریں اور آپ بھی ان کے قبلہ کو قبول نہیں کر سکتے (پھر موافقت کی کیا صورت) اور ان کا کوئی فریق بھی دوسرے فریق کے قبلہ کو قبول نہیں کرتا اور اگر آپ ان کے (ان) نفسیاتی خیالات کو اختیار کر لیں اور وہ بھی آپ کے پاس علم (وحی) آئے پیچھے تو یقیناً آپ (نعوذ باللہ) ظالموں میں شمار ہونے لگیں۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

"وکذالک انزلناہ حکماً عربیاً ولئن اتبعت اھوائھم بعد الذی جاءک من العلم مالک من اللہ من ولی ولا واق" (رعد:۲۷)

اور اسی طرح ہم نے اسکو اس طور پر نازل کیا کہ وہ خاص حکم ہے عربی زبان میں اور اگر آپ (بفرض محال) ان کے نفسانی خیالات کے اتباع کرنے لگیں بعد اسکے کہ آپ کے پاس علم صحیح پہنچ چکے تو اللہ کے مقابلے میں نہ کوئی آپ کا مددگار ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔

پس مذکورہ بالا آیت کریمہ میں قرآن علم اللہ ہے، ان آیات میں اس بات پر دلیل ہے کہ جو چیز نبی ﷺ کے پاس آئی ہے وہ

قرآن ہے، چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ولئن اتبعت اھوائھم بعد الذی جاء ك من العلم.

اگر آپ ان نفسانی خیالات کے اتباع کرنے لگیں بعد اس کے کہ آپ کے پاس علم صحیح پہنچ چکے۔

نیز اسلاف امت سے مختلف اسناد کے ساتھ روایت کیا گیا ہے کہ قرآن علم اللہ ہے اور غیر مخلوق ہے، جو دلائل میں نے تحریر کئے وہ یا تو کتاب اللہ سے ہیں یا حدیث نبی ﷺ سے یا صحابہؓ کرام و تابعین کے اقوال ہیں، میں علم کلام کو ان دلائل کے مقابلے میں لاشئی سمجھتا ہوں اسی وجہ سے کلام میں بحث کرنا میرے نزدیک غیر محمود ہے۔

ابو الفضل کہتے ہیں ایک مرتبہ متوکل آیا اور شامیہ میں اترا اور مدائن جانا چاہتا تھا والد صاحب نے حکم دیا: اے صالح! میں چاہتا ہوں کہ تم آج باہر نہ جاؤ اور نہ ہی میرے بارے میں کسی کو آگاہ کرو چنانچہ اگلے ہی دن میں گھر سے باہر بیٹھا ہوا تھا اور اس دن شدید بارش برس رہی تھی اچانک یحییٰ بن خاقان آئے ان کے ساتھ لوگوں کی ایک بڑی جماعت بھی تھی گویا بارش کی پرواہ کئے بغیر آئے اور کہنے لگے: سبحان اللہ! آپ ہمارے پاس تو نہ پہنچ سکے حتیٰ کہ ہم نے چاہا کہ شیخ کو امیر المؤمنین کا سلام پہنچادیں اس لئے مجھے امیر المؤمنین نے آپ کے پاس بھیجا ہے، پھر یحییٰ گلی کے باہر ہی سواری سے اتر گئے اور بارش میں کھڑے ہو گئے میں نے بڑی کوشش کی کہ سواری گھر میں داخل ہو جائے مگر نہ مانے، جب دروازے پر پہنچے تو اپنے جرموق اتارنے لگے جو کہ انہوں نے موزوں پر پہن رکھے تھے چنانچہ اندر داخل ہوئے والد صاحب گھر کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے اور اپنے اوپر چکور چادر اوڑھ رکھی تھی سر پر عمامہ باندھ رکھا تھا، یحییٰ نے والد صاحب کو سلام کیا اور آگے بڑھ کر والد صاحب کی پیشانی چومی اور حال احوال دریافت کئے اور کہا: امیر المؤمنین آپ کو سلام کہتے ہیں اور حال دریافت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں آپ کے قرب سے مانوس ہوا ہوں نیز انہوں نے دعا کا مطالبہ کیا ہے، والد صاحب نے جواب دیا: میں ہر روز امیر المؤمنین کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔

یحییٰ کہنے لگے: امیر المؤمنین نے مجھے ایک ہزار دینار دے کر بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اسے آپ اہل حاجت میں تقسیم کردیں، والد صاحب نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو گھر میں پابند کر رکھا ہے، امیر المؤمنین نے میرے لئے عفو کا دروازہ کھولا ہے جسے میں ناپسند کروں، یحییٰ بولے: اے ابو عبداللہ! خلفاء اس چیز کو برداشت نہیں کرتے پھر جب یحییٰ واپس لوٹنے لگے پھر اصرار کیا کہ امیر نے یہ مال جب بھیج دیا ہے تو آپ اسے قبول فرما کر حاجتمندوں میں تقسیم کردیں لیکن والد صاحب نے ایک نہ مانی۔

محمد بن عبداللہ بن طاہر جب مسکرائے تو والد صاحب کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ میرے ہاں تشریف لائیں اور آپ جو مجھے تنہائی میں کہنا چاہتے ہیں وہ کہیں، والد صاحب نے پیغام بھیجا کہ امیر المؤمنین نے مجھے ناپسندیدہ باتوں کے بجالانے سے دستبردار کردیا ہے اور یہ کام میرے ناپسندہ امور میں سے ہے یعنی میں سلطان کے پاس حاضر ہونے کو ناپسند سمجھتا ہوں، والد صاحب اس دوران روزے رکھتے اور چکنائی والی غذا بھی استعمال نہیں کرتے تھے حالانکہ اس سے پہلے ان کے لئے چربی وغیرہ خرید کر لائی جاتی تھی چنانچہ ایک مہینے تک استعمال کرتے رہے پھر وہ بھی ترک کردی ۲۳۷ھ میں والد صاحب متوکل کے پاس لائے گئے اس کے بعد پھر متوکل کا قاصد والد صاحب کے پاس خیریت دریافت کرنے آتا، پھر ربیع الاول ۲۴۱ھ میں بدھ کے روز والد صاحب رحمہ اللہ کو شدید بخار ہو گیا، والد صاحب کے پاس تھیلی میں چند درہم پڑے ہوئے تھے حکم دیتے بازار سے کوئی چیز خرید کر لائی جاتی، فرمایا: کسی کو بھیجو اور بازار سے میرے لئے کچھ کھجوریں خرید کر لاؤ اور میری طرف سے قسم کا کفارہ ادا کرو، چنانچہ میں خود بازار سے کھجوریں خرید لایا اور والد صاحب کی طرف سے کفارہ قسم ادا کیا میرے پاس کھجوروں کی قیمت میں سے تین درہم باقی بچ گئے میں نے ان کے متعلق والد صاحب کو خبر دی فرمایا: الحمدللہ، چنانچہ میں رات کو والد صاحب کے پاس سوتا جب انہیں کسی چیز کی ضرورت پڑتی مجھے ہلاتے اور میں اٹھ کر انہیں دے دیتا، اس

طرح رات کو جب اٹھتے تو زبان کو حرکت دیتے اس دوران رات کو روتے نہیں تھے مگر جس رات وفات پائی اس دن روتے رہے پوری رات نماز میں مشغول رہے اوپر اٹھنا دشوار ہو جاتا میں ہی پکڑ کر اوپر اٹھاتا۔ ۱۲ ربیع الاول ۲۴۱ھ کو دن کی ابھی دو ساعتیں باقی تھیں کہ اس دنیا سے رخصت ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً۔

۱۳۷۹۸- ابو علی عیسیٰ بن محمد جریجی، احمد بن یحییٰ ثعلب نحوی کہتے ہیں میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی زیارت کا مشتاق تھا جب میں ان کے پاس گیا فرمایا: تم کون کونسے علوم کو دیکھتے رہتے ہو؟ میں نے جواب دیا نحو وعربیت اور شعر چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

اذا ماخلوت الدهر يوماً فلاتقل . خلوت ولكن قل علي رقيب

ولا تحسبن الله يخلف ماмضى . وان الذى يخفى عليه يغيب .

لهونا عن الايام حتى تتابعت . ذنوب على آثار هن ذنوب

فياليت ان يغفر الله ما مضىٰ . وياذن لى فى توبة فاتوب

یعنی: جب تم زمانے میں کسی دن تنہا ہو جاؤ مت کہو کہ میں تنہا ہو گیا لیکن کہو کہ میرے اوپر ایک نگہبان بھی ہے۔

ایسا گمان ہرگز مت کرو کہ اللہ تعالیٰ گذشتہ امور کی خلاف ورزی کرے گا اور جو امور پوشیدہ ہوں وہ غائب ہیں۔ زمانے سے صرف نظر کیا حتیٰ کہ گناہوں کے بعد گناہوں کے انبار لگ گئے۔ کاش اللہ تعالیٰ گزشتہ گناہ معاف فرمادے اور مجھے توبہ کی توفیق دے کہ میں توبہ کر لوں۔

۱۳۷۹۹- ابراہیم بن عبداللہ اصفہانی، محمد بن اسحٰق سراج، محمد بن مسلم بن وارہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے ابو زرعہ کو خواب میں دیکھا، میں نے کہا: اے ابو زرعہ! آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا: میں تمام احوال پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں، بلاشبہ مجھے رب تعالیٰ کے سامنے حاضر کیا گیا پھر مجھے فرمایا: اے عبیداللہ! تو میرے بندوں کے بارے میں قول کرنے سے کیوں پرہیز کرتا رہا؟ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! لوگ تیرے دین میں لب کشائی کر دیتے تھے: فرمایا: تو سچ کہتا ہے پھر طاہر حلقانی کو لایا گیا، میں نے اس پر تعدی کا دعویٰ کیا: چنانچہ اسے سو کوڑے بطور حد کے لگائے گئے اور پھر اسے حبس وقید کا حکم دے دیا گیا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: عبیداللہ کو اس کے ساتھیوں کے ساتھ لاحق کر دو یعنی ابو عبداللہ، سفیان ثوری، مالک بن انس اور احمد بن حنبل کے ساتھ۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی مسانید......... شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ درجہ امامت میں ایک عالیشان ستون کی حیثیت رکھتے ہیں آثار کے پیشوا ہونے اور اخبار کے لازم ہونے کی وجہ سے آثار وحدیث سے انہوں نے اعراض نہیں کیا، عقل میں رائے ان کے ہاں نہیں دیکھی گئی، حفظ آثار میں جبل عظیم تھے، علل وتعلیل میں بحر عمیق تھے ہم نے بطور نمونہ کے ان کی چند ایک روایت ذکر کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بے شمار تابعین کرام کو پایا ہے ان کی چند مرویات درج ذیل ہیں۔

۱۳۸۰۰- محمد بن الحسن واحمد بن جعفر بن حمدان وسلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن زیاد کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً جمعہ میں ایک ایسی (بابرکت) گھڑی ہے کہ جس بندے کو بھی اس کی موافقت ہو جائے اور وہ اس گھڑی میں جس چیز کا بھی سوال کرے گا مگر یہ کہ وہ چیز اسے ضرور عطاء ہوگی۔

۱۳۸۰۱-محمد واحمد بن سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حجاج، شعبہ، عبداللہ بن عون کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت نبی ﷺ سے مروی ہے جیسا کہ اوپر گزر گئی۔

شعبہ کی محمد بن عون سے مروی حدیث ثابت ومشہور ہے جبکہ سعید کی حدیث بواسطہ ابن عون اس میں حجاج متفرد ہیں ہمیں صرف احمد کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۳۸۰۲-محمد واحمد بن سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حماد بن خالد، مالک بن انس، زیاد بن سعید، زہری کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بال مبارک پیشانی پر سے نیچے لٹکا لئے جتنے لٹکائے جا سکتے تھے اور پھر بالوں میں مانگ نکال لی۔[1]

امام مالک رحمہ اللہ کی یہ غریب حدیث ہے اور حماد متفرد ہیں اور پھر ان سے متفرد ہیں۔

۱۳۸۰۳-محمد واحمد سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبداللہ بن حارث، عبداللہ بن عامر اسلمی، ایوب بن موسیٰ، ایوب سختیانی ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ جس وقت نبی ﷺ نے تلبیہ کہا ہم آپ ﷺ کی سواری کے پاس تھے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: لبیک بحجة وعمرة معاً یعنی میں حج وعمرہ دونوں کا اکٹھا تلبیہ کہتا ہوں۔[2]

حدیث بالا میں ایوب بن موسیٰ ایوب سختیانی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور ہم نے صرف امام احمد کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۳۸۰۴-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار بن حاتم۔ جعفر بن سلیمان ضبعی، ثابت، انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جتنی کثیر تعداد میں آدمیوں کو معاف فرمائیں گے اتنی تعداد میں علماء کو معاف نہیں فرمائیں گے۔[3]

ثابت کی یہ حدیث غریب ہے نیز سیار متفرد ہیں، عبداللہ کہتے ہیں، میرے والد صاحب کا بیان ہے کہ یہ حدیث منکر ہے، اور انہوں نے مجھے صرف ایک ہی مرتبہ سنائی۔

۱۳۸۰۵-ابوبکر بن خلاد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب سختیانی، ابن نافع، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کرایا چنانچہ جن گھوڑوں کو چھریرا بنانا مقصود تھا ان کی دوڑ مقام حفیا سے ثنیۃ الوداع تک لگوائی، عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں بھی دوڑ لگانے والے لوگوں میں سے تھا۔

ابن نافع کی یہ حدیث غریب ہے اور اسماعیل بن علیہ متفرد ہیں۔

۱۳۸۰۶-ابوبکر احمد بن جعفر بن سالم، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ ورقاء، عمرو بن دینار، عطاء کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کھڑی کر دی جائے پھر فرض نماز کے سوا کوئی نماز جائز

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة ۱۳، ۱۵۰، وسنن النسائی ۱۱۵/۳، ۱۱۲، وسنن ابن ماجة ۱۱۳۷، ومسند الامام أحمد ۱۶۴/۲، ۱۸۵، ۲۳۰، ۲۳۴، ۲۵۵، ۲۷۲، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۴، ۳۰۱، ۳۸۹، ۳۹۸، ۶۵/۳، ۳۵۳/۵. وصحیح ابن خزیمة ۱۷۳۷.

۲۔ مسند الامام أحمد ۱۸۳/۳، ۲۲۵. ۲۶۶، ۲۸۰، والمستدرک ۴۷۲/۱، ۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰۰/۵، وسنن الدارقطنی ۲۸۸/۲، ومجمع الزوائد ۲۳۵/۳.

۳۔ الجامع الکبیر للسیوطی ۵۲۶۸ والعلل المتناهیة ۱۳۳/۱، واللآلئ المصنوعة ۱۱۷/۱، ومیزان الاعتدال ۱۵۰۵. وکنز العمال ۲۸۹۸۴، ۲۹۰۹۸.

نہیں ہے۔[1]

شعبہ کی یہ حدیث غریب ہے اور ورقا متفرد ہیں۔

۱۳۸۰۷- قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن احمد بن حنبل احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، حبیب بن شہید، ثابت کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے میت کو دفن کر دینے کے بعد قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

(اس حدیث میں) غندر یعنی محمد بن جعفر عن شعبہ متفرد ہیں۔

۱۳۸۰۸- احمد بن یوسف بن خلاد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو قرہ موسیٰ بن طارق، موسیٰ بن عقبہ، ابو صالح سمانی وعطاء بن یسار کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم دعا میں خوب کوشش کرنا چاہتے ہو؟ تو پھر یوں) کہو: اللھم اعنا علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک "یا اللہ اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت پر ہماری معاونت فرما۔[2]

موسیٰ بن عقبہ کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ ابو قرہ متفرد ہیں۔

۱۳۸۰۹- احمد بن یوسف، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشیم، زہری، سالم کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو ہاتھ اوپر اٹھاتے (بایں طور کہ) ہاتھوں کو کانوں (کی لو) سے اوپر نہ لے جاتے۔

عبداللہ کہتے ہیں: میرے والد صاحب کا بیان ہے کہ ہشیم نے زہری سے سماع نہیں کیا ہے، عبداللہ کہتے ہیں یہ حدیث ہمیں اسی سند سے بھی پہنچی ہے۔ عثمان بن ابی شیبہ، ہشیم، سفیان، حسین، زہری (حاصل یہ کہ متن والی سند منقطع ہے جبکہ دوسری سند متصل ہے)

۱۳۸۱۰- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود بن عامر، حسن بن صالح ابن ابی لیلیٰ، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرجانے والے محرم کے بارے میں ارشاد فرمایا: اسے اسکے کپڑوں میں کفن دے دیا جائے اور اسکا سر نہ ڈھانپا جائے نہ اسے خوشبو لگائی جائے لیکن اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دے دیا جائے بلاشبہ قیامت کے دن اسے جب دوبارہ اٹھایا جائے گا وہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔[3]

یہ حدیث حسن بن صالح سے صرف اسود بن عامر نے روایت کی ہے۔

۱۳۸۱۱- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، مثنیٰ، قتادہ عبداللہ بن احمد بن بریدہ اپنے والد احمد بن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے ایک بھائی کی عیادت کرنے گئے اور اس کی پیشانی پر پسینے کے اثرات دیکھے: کہنے لگے: اللہ اکبر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مؤمن جب مرجاتا ہے تو اس کی پیشانی پسینے میں شرابور ہو جاتی ہے۔

اس حدیث کو قتادہ سے صرف مثنیٰ نے روایت کیا ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۹۳، ۹۴، وسنن ابی داؤد ۱۴۹۶ وسنن الترمذی ۳۴۲۱. وسنن النسائی ۲/۱۱۷، وسنن ابن ماجۃ ۱۱۵۱. ومسند الامام أحمد ۲/۳۵۵، وصحیح ابن خزیمۃ ۱۱۲۴، وفتح الباری ۲/۱۹۶، ۲۱۰.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/۲۹۹، ومجمع الزوائد ۱۰/۱۷۲. والاحادیث الصحیحۃ ۸۴۴.

۳۔ سنن الترمذی ۹۸۲، وسنن النسائی ۴/۶، وسنن ابن ماجۃ ۱۴۵۲، ومسند الامام أحمد ۵/۳۵۷، ۳۶۰. والمستدرک ۱/۳۶۱. وکشف الخفا ۲/۲۰۸، واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۲۹۷.

۱۳۸۱۲- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، وکیع، اپنے والد سے، محمد بن ابی مجالد، مجاہد، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے کسی بیٹے کے نسب کی نفی محض اس لئے کی تاکہ دنیا میں اسے رسوا کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے (یعنی باپ کو) ذلیل و رسوا کریں گے اس طرح ادلے کا بدلہ ہو جائے گا۔[1]

اس حدیث میں وکیع متفرد ہیں۔

۱۳۸۱۳- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، بشر بن مفضل، عمارہ بن غزیہ، یحییٰ بن عمرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو (مرتے وقت کلمہ طیبہ) لاالــہ الااللہ کی تلقین کیا کرو۔[2]

یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔

۱۳۸۱۴- ابوبکر بن خلاد، ابراہیم بن اسحٰق حربی، احمد بن حنبل، یحییٰ، جعفر بن محمد، محمد، کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صفا پر چڑھ کر ارشاد فرمایا: **لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لاالــہ الااللہ انجز وعدہ وصدق عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ** ۔یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد فرمائی اور اس اکیلے ہی نے تمام جماعتوں کو شکست دے دی۔[3]

جعفر کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔

۱۳۸۱۵- حسن بن محمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، عبدالقدوس ابوبکر بن حبیش، حجاج، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن زبیرؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب کہ وہ نماز شروع کر رہے تھے ہاتھوں کو اوپر اٹھایا اور ہاتھوں کو کانوں سے اوپر تک لے گئے۔

۱۳۸۱۶- حسن بن محمد، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، عباد بن عوام، حلال بن حباب، عکرمہ، ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی، یارسول اللہ میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں کیا میں شرط لگالوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں کہنے لگی: میں کیسے کہوں؟ فرمایا: کہو: لبیک اللھم لبیک میرے حلال ہونے کی جگہ وہی ہوگی جہاں تو مجھے روک دے گا۔[4]

۱۳۸۱۷- محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، روح بن عبادہ، ہشام بن حسان، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مایضر امرأ نزلت بین بیتین من الانصار اونزلت بین

۱۔ مسند الامام احمد ۲/۲۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۴۰۱. ومجمع الزوائد ۱۵/۵. واتحاف السادة المتقین ۹/۲۳۲. وفتح الباری ۱۲/۵۴

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الجنائز باب ۱. وسنن ابن ماجة ۱۴۴۶. وسنن النسائی ۵/۴. والسنن الکبریٰ للبیھقی ۳/۳۸۳. وصحیح ابن حبان ۷۱۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۳۳. وامالی الشجری ۱/۱۳.

۳۔ صحیح البخاری ۱/۲۱۴. ۲/۶۸. ۳/۸. ۴/۶۹. ۵/۱۵۳. ۸/۹۰. ۱۰۲. ۱۰۶. ۸/۱۲۴. ۹/۱۱۸. وصحیح مسلم، کتاب المساجد باب ۲۶. وکتاب الحج، باب ۱۹. والذکر والدعاء باب ۱۰. وفتح الباری ۷/۴۰۶. ۱۱/۱۳۳. ۱۸۸. ۲۰۶.

۴۔ سنن ابی داؤد، کتاب المناسک باب ۲۱. وسنن الترمذی ۹۴۱. وسنن النسائی ۵/۱۶۸. ومسند الامام احمد ۶/۳۶۰. وسنن الدارمی ۲/۳۵. والسنن الکبریٰ للبیھقی ۵/۲۲۲.

ابو یھا ۔

یعنی کوئی ضرر نہیں اس عورت کا جو اترے انصار کے دو گھروں کے درمیان یا اپنے والدین کے درمیان (للقائل للمفہوم)

۱۳۸۱۸-محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، ہشیم، عبداللہ بن ابی صالح، ابو صالح کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری قسم اس وقت صحیح ہوتی ہے جب تمہارا ساتھی (یعنی قسم دینے والا) تمہیں سچا سمجھے۔[1]

۱۳۸۱۹-محمد بن علی، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم، ولید بن ابی ہشام، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمرہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ قراءت کرتے درآنحالیکہ وہ بیٹھے ہوتے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے جس کے بقدر انسان چالیس آیتیں پڑھ لے۔

موسیٰ کہتے ہیں ابو عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یونس بن عبید ولید بن ابو ہشام سے روایت کرتا ہے اور وہ ثقہ راوی ہے۔

۱۳۸۲۰-ابوبکر محمد بن اسحق بن ایوب، حلوانی، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم بن علیہ، سعید جریری، ابو عابد سیف سعدی، یزید بن براء بن عازب جو کہ عمان کے امیر تھے اور بہت اچھے امیر تھے کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے فرمایا: اے لوگو جمع ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں دکھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کرتے تھے اور نماز کیسے پڑھتے تھے چونکہ مجھے معلوم نہیں کہ میں تمہارے ساتھ کتنا عرصہ اور زندہ رہوں چنانچہ انہوں نے اپنے اہل وعیال کو جمع کیا اور وضو کے لئے پانی منگوایا تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، اور تین بار چہرہ دھویا، تین بار دائیاں ہاتھ دھویا، اور تین بار بائیاں ہاتھ، پھر سر کا مسح کیا، اور ساتھ ساتھ کانوں کے ظاہری حصے اور باطنی حصے کا بھی مسح کیا، پھر تین بار دائیاں پاؤں دھویا اور تین بار بائیاں پاؤں، پھر فرمایا اس طرح میں نے کوتاہی نہیں کی کہ میں تمہیں دکھاؤں کہ تشریف لائے اور نماز کا حکم دیا اقامت کہی گئی اور ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، مجھے لگتا ہے کہ میں نے اس سے سورت یٰسٓ کی آیات سنی ہیں پھر عصر کی نماز پڑھی اور پھر مغرب کی نماز ہمیں پڑھائی اور پھر عشاء کی نماز پڑھی، پھر فرمایا نماز اس طرح میں نے تمہیں دکھانے میں کوتاہی نہیں کی کہ رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کرتے تھے، اور پھر کیسے نماز پڑھتے تھے۔ (یعنی میں نے تمہیں بالکل صحیح درست طریقے سے آپ ﷺ کے طریقے پر وضو و نماز بتادی)

۱۳۸۲۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسحق بن یوسف ازرق، زکریا بن ابی زائدہ، سعید بن ابی بردہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ بن مالکؓ کی روایت ہے کہ میں نے نو (۹) سال نبی ﷺ کی خدمت کی ہے میں نہیں جانتا ہوں کہ آپ ﷺ نے کبھی مجھے کہا ہو کہ ''ایسا کیوں نہیں کیا، اور آپ ﷺ نے کبھی کسی چیز میں عیب نہیں نکالا۔

۱۳۸۲۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، زیاد بن ربیع خداش یحمدی، ابو عمران جونی کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم جس حالت پر ہوتے تھے آج وہ حالت معروف نہیں ہے، ہم نے کہا کیوں نماز کہاں گئی؟ فرمایا: نماز کہاں؟ کیا تم لوگ نماز میں ان امور کا ارتکاب نہیں کرتے ہو جنھیں تم اچھی طرح جانتے ہو۔

۱۳۸۲۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، صفوان بن عیسیٰ وزید بن حبان، اسامہ بن زید، زہری کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ (احد کے دن) رسول اللہ ﷺ حضرت حمزہؓ کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے انھیں مثلہ حالت میں پایا، پھر ارشاد فرمایا: اگر ہمیں مشقت و دشواری کا سامنا نہ ہوتا تو میں انھیں اسی حالت پر یوں ہی چھوڑ جاتا حتی کہ انھیں جنگلی

---

[1] مسند الامام احمد ۶/۲۵۷، ومجمع الزوائد ۱۰/۳۰.

[2] صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۲۰، وسنن ابی داؤد ۳۲۵۵، ومسند الامام احمد ۲/۲۲۸، والمستدرک ۴/۳۰۳، والسنن الکبری للبیہقی ۱۰/۶۵ وفتح الباری ۱۲/۳۲۸.

درندے آ کر کھا جاتے ہم کسی آفت کا ارادہ نہیں رکھتے، بلکہ (ہمارا مقصود اس سے یہ ہے کہ) قیامت کے دن حمزہؓ کو درندوں کے پیٹوں سے جمع کر کے زندہ کیا جاتا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک چادر منگوائی اور اس میں حمزہؓ کو کفنایا چنانچہ جب چادر سر کی طرف کھینچ لی جاتی تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب پاؤں کی طرف کھینچ لی جاتی تو سر ننگا ہو جاتا چونکہ (احد کے دن) شہداء کی کثرت تھی اور کفن کے لئے کپڑے قلیل تھے، چنانچہ ایک یا دو دو یا تین تین آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں کفن دے دیا جاتا، آپ ﷺ پوچھتے جسے زیادہ قرآن مجید یاد ہوتا اسے پہلے نمبر پر قبلہ رو رکھتے۔ رسول اللہ ﷺ نے شہداء احد کو دفنا دیا اور ان پر نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں: ، دو دو اور تین تین آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں کفنا دیا جاتا۔

۱۳۸۲۴- ابوبکر بن خلاد و احمد ابن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مروان بن معاویہ، ابوعبداللہ مکی، عبداللہ بن ابی ملیکہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"العسیلۃ الجماع" شہد چکھنے سے مراد بیوی سے جماع کرنا ہے۔[1] غالباً اس حدیث کی شرح ہے جس میں آپ نے ایک صحابیہ کو فرمایا تھا تم اس وقت تک پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہو سکتی جب تک دوسرے شوہر کے ساتھ شہد نہ چکھ لو۔

۱۳۸۲۵- ابوبکر واحمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبداللہ بن عباس بن حبیب بن مہلب بن ابی صفرہ، ابومعاویہ، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے بجز ابتر (چھوٹا زہریلا سانپ) اور ذوطفیتین (دھاری دار سانپ) کے چونکہ یہ دونوں قسم کے سانپ آنکھوں کی بینائی مٹا دیتے ہیں اور عورتوں کے حملوں کو ساقط کر دیتے ہیں جس نے ان کو چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔[2]

۱۳۸۲۶- ابوبکر واحمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عباد بن عباد، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: جب تم غصہ ہوتی ہو میں تمہارے غصے کو پہچان لیتا ہوں اور جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تمہاری رضامندی کو بھی جان لیتا ہوں حضرت عائشہؓ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کیسے پہچان لیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جب تم غصہ ہوتی ہو کہتی ہو: یا محمد اور جب تم رضامند ہوتی ہو کہتی ہو یا رسول اللہ۔[3]

۱۳۸۲۷- ابوبکر ومحمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحق، یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر، عباد بن عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں ایک بار میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگیں:

رسول اللہ ﷺ نے صرف ذی قعدہ میں عمرے کئے ہیں نیز ہم نے تین عمرے کئے ہیں۔

۱۳۸۲۸- ابوجعفر محمد بن محمد بن احمد مقری، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز سے پہلے چند تر کھجوروں کے ساتھ افطار کرتے اگر تر کھجوریں میسر نہ ہوتیں تو چھوہارے لے لیتے ورنہ پانی کے چند گھونٹ پی لیتے تھے۔

۱۳۸۲۹- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ابوسعید مولیٰ بنی ہاشم، عثمان بن عبدالملک ابوقدامہ عمری، عائشہ بنت سعد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ام ذرہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور پھر کہنے لگیں میں نے

۱۔ مسند الامام أحمد ۶/۶۲، ومجمع الزوائد ۴/۳۴۱ ونصب الرایۃ ۳/۲۳۸، وسنن الدارقطنی ۳/۲۵۲. والمطالب العالیۃ ۱۶۶۲.

۲۔ مسند الامام أحمد ۳/۴۳۰، ۴۳۵، ومجمع الزوائد ۵/۲۰۷.

۳۔ اتحاف السادۃ المتقین ۵/۳۵۳. وفتح الباری ۱۰/۴۹۷.

رسول اللہ ﷺ کو (اس وقت میں) صرف چار رکعت نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

۱۳۸۳۰- سلیمان، عبداللہ، احمد بن حنبل، حسن بن الحسن اشقر، جعفر، احمر بجلی، منذر ثوری کے سلسلۂ سند سے حضرت ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غصہ ہوتے تو بجز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کوئی بھی آپ ﷺ کے سامنے جرأت نہ کر سکتا۔

۱۳۸۳۱- محمد بن احمد بن حسن، ادریس بن عبدالکریم، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ معراج والی رات نبی ﷺ کے سامنے زین اور لگام ڈال کر براق لایا گیا تا کہ اس پر سوار ہو جائیں لیکن اس پر سوار ہونا آپ ﷺ پر دشوار ہوگیا، جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے فرمایا: اس پر آپ کو کون سوار کرے گا؟ بخدا! آپ کو کبھی بھی کوئی سوار نہیں کرے گا جو اللہ سے زیادہ کریم ہو جائے چنانچہ آپ ﷺ پسینے میں شرابور ہو گئے۔

۱۳۸۳۲- محمد بن احمد، ادریس بن عبدالکریم، احمد بن حنبل، اسحق ازرق، شریک، بیان بن بشر، قیس بن ابی حازم، مغیرہ بن شعبہؓ کی روایت ہے کہ ہم اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ دوپہر کے وقت ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ظہر) کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو چونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش سے ہوتی ہے۔

۱۳۸۳۳- محمد بن احمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، ابراہیم بن خالد صنعانی، رباح، عمر بن حبیب، ابن ابی نجیح، مجاہد کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی بھی اپنے گھر والوں کو مسجد آنے سے ہرگز نہ روکے۔ عبداللہ بن عمر کا ایک بیٹا ان سے کہنے لگا: ہم تو ضرور اپنے گھر والوں (یعنی عورتوں) کو روکیں گے، ابن عمرؓ نے اس سے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناتا ہوں اور تم یہ بات کہہ رہے ہو؟ چنانچہ ابن عمرؓ نے تاوفات اس سے بات نہ کی۔

۱۳۸۳۴- محمد عبداللہ، ابراہیم بن خالد رباح، عمرو بن دینار، طاؤس کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر پیدا ہونے والے بچے کو فطرت اسلام پر پیدا کیا جاتا ہے پھر اسکے والدین اسے یا تو یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی۔[۱]

۱۳۸۳۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن علیہ محمد بن سائب، اپنی والدہ حضرت عائشہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں کو جب بخار ہو جاتا تو حساء (ایک پینے کی چیز شیرہ کی مانند) پینے کا حکم دیتے چنانچہ حساء بنالیا جاتا اور گھر والے اس میں سے کچھ پیتے اور آپ ﷺ ارشاد فرماتے: بلاشبہ یہ غمگین دل کی مانند ہے اور یہ (حساء) بیمار دل سے بیماری کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح کہ تم میں سے کوئی ایک اپنے چہرے سے میل دور کرتی ہے۔

۱۳۸۳۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مرحوم بن عبدالعزیز، ابوعمران جونی، یزید بن بابنوش کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد ابوبکرؓ حجرے میں داخل ہوئے اور اپنا منہ نبی ﷺ کی آنکھوں کے درمیان رکھ دیا (یعنی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا) اور اپنا ہاتھ نبی ﷺ کے رخسار مبارک پر رکھا اور کہا: وا نبیاہ و اخلیلاہ و اصفیاہ: یعنی ہائے نبی ہائے خلیل ہائے مصطفیٰ، یہ الفاظ غم والسوس کے اظہار کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں

۱۳۸۳۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن منصور ابونصر زعفرانی، جعفر بن محمد، محمد کہتے ہیں میں نے حضرت جابرؓ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کس وقت جمعہ کی نماز پڑھتے تھے؟ جابرؓ نے جواب دیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھتے تھے پھر ہم واپس لوٹتے اور قیلولہ کرتے جعفر کہتے ہیں: دوپہر کا قیلولہ سورج ڈھلتے وقت کیا جاتا ہے۔

۱۳۸۳۸- ابوبکر، عبداللہ، احمد بن حنبل، محمد بن میمون، جعفر اپنے والد محمد سے حضرت جابرؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ جن اونٹوں کو نبی

۱۔ صحیح البخاری ۱۲۵/۲۔ وسنن ابی داؤد ۴۷۱۴، ۴۷۱۶، ومسند الامام احمد ۲۳۳/۲، ۲۷۵، ۲۸۲، ۳۹۳، ۴۱۰، ۴۸۱، ۳۵۳/۳

ﷺ نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) قربانی دیا ان کی تعداد ایک سو تھی چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے تریسٹھ (۶۳) اونٹوں کو نحر کیا اور جو باقی بچے انکے نحر کرنے کا عمل حضرت علیؓ نے سرانجام دیا، نبی ﷺ ہر اونٹ سے ایک بوٹی کا حکم دیتے جو ہنڈیا میں ڈال دی جاتی (جسے پکا کر) نبی ﷺ نے اسکا شوربہ نوش فرمایا۔

۱۳۸۳۹- ابوبکر، عبداللہ، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر ابوجعفر مدائنی، ورقاء، محمد بن منکدر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھا چنانچہ جب ہم پانی کے ایک گھاٹ پر پہنچے آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر کیا تم پانی نہیں پیتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں ضرور پیوؤں گا، رسول اللہ ﷺ سواری سے نیچے اترے اور پانی پیا پھر قضائے حاجت کے لئے چلے گئے میں نے اتنے میں آپ ﷺ کے وضو کے لئے پانی رکھا، واپس تشریف لائے اور وضو کیا پھر ایک کپڑے میں نماز پڑھی اور کپڑے کو مخالف اطراف میں لپیٹ لیا تھا میں بھی نماز پڑھنے آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے مجھے کان سے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کرلیا۔[1]

۱۳۸۴۰- ابوبکر، عبداللہ، احمد بن حنبل، حماد بن خالد خیاط، عاصم بن عمر، عاصم بن عبیداللہ، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کے سلسلۂ سند سے جابر بن عبداللہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے کسی دن تلبیہ کہتے ہوئے احرام باندھا حتی کہ سورج غروب ہو گیا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوگا جیسا کہ اسکی ماں نے اسے (گناہوں سے پاک) جنم دیا تھا۔[2]

۱۳۸۴۱- ابوبکر احمد بن جعفر بن سالم ختلی، محمد بن یحیی مروزی، احمد بن حنبل، ابوقاسم بن ابوزناد، اسحق بن حازم، عبداللہ بن مقسم کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے سمندر کے (پانی کے) متعلق پوچھا گیا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اسکا میتہ (مرا ہو جانور) حلال ہے۔[3]

۱۳۸۴۲- ابوبکر بن اسحق بن ایوب، ابراہیم بن ھاشم بغوی، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، ابن جریج، عثمان بن ابی سلیمان، ابوسلمہ بن عبدالرحمن کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات اس وقت تک نہیں ہوئی جب تک کہ آپ ﷺ نے اکثر نماز بیٹھ کر نہ پڑھ لی۔

۱۳۸۴۳- ابوبکر بن سندی بن بحر، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، احمد بن حنبل، معاذ بن ہاشم، ہاشم، قتادہ، عکرمہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں اور بیمار بھی ہوں قیام اللیل میرے اوپر بہت دشوار ہے لہذا مجھے ایک رات کے بارے میں بتلا دیجئے تا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اسی رات میں لیلۃ القدر کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم (تیسرے عشرے کی) ساتویں رات کو اپنے اوپر لازم کرلو (یعنی ستائیسویں رات)۔[4]

۱۳۸۴۴- ابوبکر بن خلاد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ام عمرو بن حسان بن زید ابوفیض، عبداللہ کہتے ہیں والد صاحب سعید بن

۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۱۹۲، ومسند الامام احمد ۳/ ۳۵۱، والسنن الکبریٰ للبیهقی ۲/ ۹۵.

۲۔ مسند الامام أحمد ۳/ ۳۷۳. والسنن الکبریٰ للبیهقی ۵/ ۴۳. وکنز العمال ۱۱۸۰۳.

۳۔ سنن الترمذی ۶۹. وسنن النسائی ۱/ ۵۰، ۱۷۶. وسنن ابن ماجة ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸. ومسند الامام أحمد ۲/ ۲۳۷، ۳۶۱، ۳/ ۳۷۳، ۵/ ۳۶۵. وسنن الدارمی ۱/ ۱۸۶، ۲/ ۹۱. والمستدرک ۱/ ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳.

۴۔ مسند الامام أحمد ۱/ ۲۴۰. والسنن الکبریٰ ۴/ ۳۱۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۳۱۱. ومجمع الزوائد ۳/ ۱۷۶.

یحییٰ بن قیس بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ حفصہؓ سے کہنے لگیں: جب آپ بیمار ہو جاتے ہیں ابوبکرؓ کو باقی صحابہ اور عمرؓ مقدم کر دیتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں انہیں مقدم نہیں کرتا ہوں بلکہ اللہ عزوجل انہیں مقدم کرتے ہیں۔[1]

۱۳۸۴۵- ابوبکر طلحی، محمد بن عبدالعزیز احمد بن حنبل، معمر بن سلیمان، حصیف، مجاہد، کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم اور سونا پہننے سے منع فرمایا ہے (جیسا کہ دوسری حدیثوں سے واضح ہے کہ یہ دونوں چیزیں اس امت کے مردوں کے لئے حرام اور عورتوں کے لئے حلال ہیں)

۱۳۸۴۶- ابوالقاسم ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر و روح، سعید، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھا۔[2]

۱۳۸۴۷- محمد بن احمد بن حسن واحمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشیم، یحییٰ بن سعید، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ محرم کن کن چیزوں کو قتل کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا۔ محرم بچھو، چوہے، چیل، کوے اور گزند پہنچانے والے کتے کو قتل کر سکتا ہے۔[3]

۱۳۸۴۸- محمد بن احمد واحمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، معمر بن سلیمان، سالم کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی تین راتیں نہ گزارنے پائے مگر یہ کہ اس کے پاس اسکی وصیت لکھی ہوئی موجود ہونی چاہیے ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ میری ایک رات بھی گزرنے نہیں پائی مگر میری وصیت میرے پاس لکھی ہوئی موجود ہوتی ہے۔[4]

۱۳۸۴۹- محمد بن احمد واحمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، عثمان بن عمر قطان، عمر بن نافع، نافع کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے: اور قزع یہ ہے کہ کوئی آدمی بچے کے سر کے آدھے بالوں کو مونڈ دے اور آدھے بالوں کو چھوڑ دے۔ (قزع کو جدید اصطلاح میں کٹورہ کٹ کہا جاتا ہے اس ممنوع فعل میں بچے نوجوان سب مبتلا ہیں اللہ تعالیٰ بچنے کی توفیق عطا فرمائے)۔[4]

۱۳۸۵۰- محمد واحمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، معمر، زہری، سالم کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ رات کو سوتے وقت اپنے گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑو (چونکہ ہو سکتا ہے چوہا آئے اور آگ کی بتیا اٹھا کر گھر کو آگ لگا دے۔)[5]

۱۳۸۵۱- محمد واحمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، معمر، زہری، سالم کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں ایک بھی سواری کے لائق نہ پایا جاتا ہو (یا تو اس حدیث میں آنے والے زمانے کے متعلق پیشن گوئی ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ عوام الناس میں ایک بھی قابل آدمی نہیں ملے گا یا عمومی طور پر عوام الناس کی بات کی جا رہی ہے واللہ اعلم)[6]

۱۔ تاریخ جرجان ۲۱۱ ۲۔ سنن النسائی ۱۹۰/۵۔ ومسند الامام أحمد ۳/۲...... ۳۔ مسند الامام أحمد ۳/۲.

۴۔ سنن أبی داؤد ۴۱۹۳. وسنن النسائی ۱۳۰/۸، ۱۸۲، ۱۸۳، وسنن ابن ماجة ۳۶۳۷، ۳۶۳۸. ومسند الامام أحمد ۴/۲، ۳۹، ۵۵، ۸۲، ۱۰۱، ۱۱۸، ۱۳۷، ۱۴۳، ۱۵۴. والسنن الکبری للبیهقی ۳۰۵/۹.

۵۔ صحیح البخاری ۸۱/۸، وصحیح مسلم، کتاب الاشربة باب ۲ وسنن أبی داؤد ۵۲۴۶. وسنن الترمذی ۱۸۱۳. وسنن ابن ماجة ۳۷۶۹. ومسند الامام أحمد ۷/۲، ۸، ۴۴.

۶۔ سنن ابن ماجة ۳۹۹۰ والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۴۴۷. والکنی للدولابی ۴۶/۲. والسنن الکبری للبیهقی ۱۳۵/۱۰.

۱۳۸۵۲-محمد واحمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، حسین، عمرو بن شعیب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میمونہؓ کے آزاد کردہ غلام سلیمان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا وہ بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ نماز میں مشغول تھے میں نے کہا: آپ لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھ رہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک دن میں (یعنی ایک وقت میں) ایک ہی نماز کو دو مرتبہ مت پڑھو (یعنی پہلے ظہر کی چار رکعت پڑھ لو اور پھر دوسری بار دوبارہ پڑھنے لگ جاؤ)[1]

۱۳۸۵۳-محمد واحمد، احمد بن حنبل، عبداللہ بن یحییٰ صنعانی قاضی، عبدالرحمن بن یزید صنعانی کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کو پسند ہو کہ وہ اپنی آنکھ سے قیامت کا نظارہ کر لے اسے چاہیے کہ وہ سورت تکویر "اذا الشمس کورت" سورت انفطار" اذا السماء انفطرت" اور سورت انشقاق "اذا السماء انشقت" پڑھا کرے۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے سورت ھود کا بھی فرمایا ہے۔[2]

۱۳۸۵۴-محمد واحمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، معاذ بن معاذ، محمد بن عمرو، ابو سلمہ بن عبدالرحمن کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب کے حکم میں ہے اور ہر شراب حرام ہے۔[3]

۱۳۸۵۵-محمد واحمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، عبیداللہ بن عمر، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: صبح کے آثار نمایاں ہونے پر وتر پڑھنے میں جلدی کرو (کہیں ایسا نہ ہو کہ وتر میں تاخیر کر دو کہ صبح ہو جائے)[4]

۱۳۸۵۶-محمد واحمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، یحییٰ بن زکریا، عاصم احول، عبداللہ بن شقیق، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کے آثار نمایاں ہونے پر وتر پڑھنے میں جلدی کرو۔[5]

۱۳۸۵۷-محمد بن حسن، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، محمد بن مسلم، محمد بن اسحٰق، عمرو بن ابی عمرو، عکرمہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے باپ کو گالی دی وہ ملعون ہے جس نے اپنی ماں کو گالی دی وہ بھی ملعون ہے جس نے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا وہ بھی ملعون ہے، جس نے زمین کی حدود کو متغیر کیا وہ بھی ملعون ہے، جس نے اندھے کو غلط راستہ بتایا وہ بھی ملعون ہے جس نے چوپایے کو اپنی شہوت کا نشانہ بنایا وہ بھی ملعون ہے، اور جس نے قوم لوط جیسا عمل کیا وہ بھی ملعون ہے۔[6]

۱۳۸۵۸-محمد بن احمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، شجاع بن ولید، ابو جناب کلبی، عمرہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں تو میرے اوپر فرض ہیں جبکہ تمہارے لئے نفل کا درجہ رکھتی ہیں (۱) وتر، (۲) قربانی، (۳) اور چاشت کی نماز۔[7]

۱۳۸۵۹-محمد بن احمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، جریر، قابوس بن ابی ظبیان، ابو ظبیان کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے

۱۔ سنن أبی داؤد ۵۷۹. ومسند الامام أحمد ۲/۱۹، ۴۱. والسنن الکبری ۲/۳۰۳. وسنن الدارقطنی ۱/۴۱۵، ۴۱۶. وصحیح ابن خزیمة ۱۶۴۱ ومشکاة المصابیح ۱۱۵۷

۲۔ سنن الترمذی ۳۳۳۳. ومسند الامام أحمد ۲/۲۷، ۳۶، ۱۰۰. والمستدرک ۲/۵۶۳، وفتح الباری ۸/۶۹۵. مشکاة المصابیح ۵۵۴۷. ومجمع الزوائد ۷/۱۳۴.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الاشربة باب ۷، وصحیح البخاری ۵/۲۰۵، ۸/۳۶، وفتح الباری ۸/۶۴ ۱۰/۶۸، ۱۱/۳۵

۴۔ ۵۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین ۱۴۹. وسنن الترمذی ۴۶۷. وسنن ابی داؤد ۱۴۳۶ ومسند الامام أحمد ۲/۳۷، ۳۸، والسنن الکبری للبیهقی ۲/۴۷۸. وصحیح ابن خزیمة ۱۰۸۷۷. وصحیح ابن حبان ۶۷۲.

۶۔ مسند الامام أحمد ۱/۲۱۷، ۳۱۷، واتحاف السادة المتقین ۷/۲۸۳، وکشف الخفا ۲/۳۰.

۷۔ کنز العمال ۱۹۵۴۰. والعلل المتناهیة ۱/۴۵۳.

کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک ہی زمین میں دو قبلوں کا ہونا درست نہیں ہے اور مسلمان پر جزیہ بھی نہیں ہے۔[1]

۱۳۸۶۰-محمد بن احمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، جریر، قابوس، ابوظبیان کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کے پیٹ میں قرآن کا کچھ حصہ بھی نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ (یعنی جسے تھوڑا سا قرآن بھی یاد نہ ہو وہ کھنڈر گھر کی طرح ہے)

۱۳۸۶۱-ابوبکر محمد بن اسحٰق بن ایوب، ابراہیم بن ہاشم بغوی، احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، ابوزناد، اعرج کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا نام اس آدمی کا ہوگا جسکا نام ملک الاملاک (شہنشاہ) ہو۔[2]

۱۳۸۶۲-ابوبکر محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن ہاشم، احمد بن حنبل، سفیان، علاء، اپنے والد سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جھوٹی قسم سودے کو تو رائج کر دیتی ہے لیکن رزق کو باطل مٹا دیتی ہے۔ (یعنی وقتی طور پر سامان تجارت تو بک جاتا ہے لیکن رزق کی برکت بالکل ختم ہو جاتی ہے)[3]

۱۳۸۶۳-عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبدالقدوس، مسعر، ابوبلاد، شعبی سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عائشہؓ کے پاس گیا ان کے پاس اس وقت ابن ام مکتوم بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت عائشہؓ ابن ام مکتوم کو اترنج کاٹ کر کھلا رہی تھیں، اس بارے میں حضرت عائشہ سے کچھ کہا گیا، وہ کہنے لگیں: جس وقت سے اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں اپنے نبی پر عتاب (سورت عبس وتولی) نازل کیا ہے اس وقت سے مسلسل یہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل میں شمار ہونے لگے ہیں۔

۱۳۸۶۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشیم، عمر بن ابی سلمہ، ابوسلمہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ جب (واقعہ افک کے بارے میں) آسمان سے میرا عذر نازل کیا گیا نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے خبر دی میں نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا بھی شکر کرتی ہوں اور آپ کا بھی شکر کرتی ہوں۔

۱۳۸۶۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق سراج، محمد بن طریق ابوبکر ابراہیمن، احمد بن حنبل، محمد بن سلمہ ابوعبدالرحیم (خالد بن یزید) ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اللہ کرے) تم لوگ اسے نہ پاؤ۔[4]

۱۳۸۶۶-ابوعیسیٰ بن محمد جریجی، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اپنے والد صاحب کو مسجد میں اکثر کہتے ہوئے سنا ہے کہ: یا اللہ جس طرح تو نے میرے چہرے کو تیرے غیر کے آگے سجدہ ریز ہونے سے محفوظ رکھا ہے اسی طرح مجھے دوسرے کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بھی محفوظ رکھنا، میں نے والد صاحب سے عرض کیا: میں نے سجدے میں آپ کو اکثر یہ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے کہ کیا آپ کے پاس اس کے متعلق کوئی اثر (حدیث وغیرہ) منقول ہے؟ والد صاحب نے اثبات میں جواب دیا اور کہا: میں نے اکثر وکیع بن جراح کو یہ کلمات سجدے میں کہتے ہوئے سنا ہے میں نے بھی ان سے تمہاری طرح سوال کیا تھا انہوں نے کہا تھا کہ میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو اکثر مسجد میں یہ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے اور میں نے بھی ان سے تمہاری طرح سوال کیا: انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں میں نے منصور بن معتمر کو اکثر کہتے ہوئے سنا ہے۔

---

[1] سنن الترمذی ۶۳۳، ۶۳۴، ومسند الامام أحمد ۲۲۳/۱، ۲۸۵، والمصنف لابی ابن شیبة ۱۹۷/۳، ومشكاة المصابیح ۴۰۳۷.

[2] مسند الامام أحمد ۲۴۴/۲، وسنن الترمذی ۲۸۳۷، والسنن الكبری ۳۰۷/۹.

[3] مسند الامام أحمد ۲۳۵/۲، ۲۴۲، ۴۱۳، والسنن الكبری للبیهقی ۲۶۵/۵، واتحاف السادة المتقین ۴۸۴/۵، وكنز العمال ۴۶۳۸۱، ۴۶۳۸۴، ۴۶۳۸۵.

[4] سنن النسائی ۴۸/۲، ومسند الامام أحمد ۴۶۱/۵، والسنن الكبری للبیهقی ۴۴۷،۱/۲، ۱۰۳/۱۰.

(۴۴۴) اسحٰق بن ابراہیم حنظلی رحمہ اللہ[1]

شیخ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: حضرات تبع تابعین کرام میں سے ایک مشہور امام ہمام حافظ فقیہ اسحٰق بن ابراہیم حنظلی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں، جو کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے خاص ساتھی اور امام شافعی کے جلیل القدر شاگرد ہیں۔ چنانچہ اسحٰق بن ابراہیم کو آثار وسنن پر عبور حاصل تھا اور اہل بدعت کے لئے ننگی تلوار تھے تاہم ہم نے ان کے مختصر مناقب اور چند احادیث پر اکتفا کیا ہے۔

۱۳۸۶۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی کہتے ہیں کہ مجھے احمد بن سعید رباطی نے اسحٰق بن ابراہیم حنظلی کی مدح میں چند اشعار سنائے جو یہ ہیں۔

قربی الی اللہ دعانی = الیٰ حب ابی یعقوب اسحٰق

لم یجعل القرآن خلقا کما= قد قالہ زندیق فساق

جماعة السنة أدابہ=یقیم من شد علی ساق

یاحجة اللہ علی خلقہ=فی سنة الماضین للباقی

ابوك ابراہیم محض التقی-سباق مجد وابن سباق

یعنی میرے تقرب الی اللہ نے مجھے ابو یعقوب اسحٰق کی محبت پر مجبور کر دیا اور انہوں نے قرآن کو مخلوق نہیں کہا جیسا کہ ایک زندیق فاسق آدمی نے قرآن کو مخلوق کہا ہے، جو آدمی مستقل مزاج ہوتا ہے وہ اہل سنت والجماعت کے آداب پر قائم رہتا ہے۔ اے مخلوق پر قائم ودائم اللہ کی حجت! وہ اسلاف کے دستور میں باقی رہنے والے کے لئے ایک نمونہ ہے، آپ کے والد ابراہیم بڑے متقی انسان ہیں اور بزرگی میں سب سے آگے بڑھ جانے والے اور سبقت لے جانے والے کے بیٹے ہیں۔

۱۳۸۶۸- ابراہیم، محمد بن اسحٰق کہتے ہیں جب اسحٰق بن ابراہیم رحمہ اللہ نے وفات پائی تو ان کی قبر پر ایک آدمی نے کھڑے ہو کر یہ اشعار پڑھا۔

وکیف احتمالی للسحاب صنیعہ   باسقانہ قبرأوفی لحدہ بحر.

یعنی میرے وہم گمان میں یہ بات کیسے آ سکتی ہے کہ موسلا دھار بارش برسے اور اسحٰق بن ابراہیم کی قبر کو سیراب کرے چونکہ اس قبر میں بحر بیکراں پڑا ہوا ہے جسکے سامنے اس بارش کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

۱۳۸۶۹- ابراہیم، محمد، عبداللہ بن محمد، ابو عبداللہ بخاری کہتے ہیں مجھے علی بن حجر نے اسحٰق رحمہ اللہ کی مدح میں اشعار سنائے جو یہ ہیں۔

لم یخلف اسحٰق علما وفقہا. بخراسان یوم فارق مثلہ

بیض اللہ وجہہ ووقاہ .فزعا یوم قمطریر وھولہ

واناب الفردوس من قال آ. مین واعطاہ یوم یلقاہ سولہ .

یعنی اسحٰق رحمہ اللہ نے اپنے بعد خراساں میں علم وفقہ باقی نہیں چھوڑا، اللہ تعالیٰ ان کے چہرے کو منور کرے اور قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے بچائے، اور جو آدمی ہماری اس دعا پر آمین کہے اللہ تعالیٰ اسے بھی جنت الفردوس عطا فرمائے۔

---

[1] تهذيب الكمال ۲/۳۷۳، ت ۳۳۲. وتاريخ بغداد ۶/۳۴۵.

مسانید اسحٰق بن ابراہیم......شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں اسحٰق بن ابراہیم کی سند سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۱۳۸۷۰-ابوالحسن علی بن احمد بن علی مقدمی، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، اسحٰق بن ابراہیم، معاذ بن ھشام، ابوقتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ نگہبان سے اسکی رعایا کے بارے میں سوال کریں گے آیا کہ اس نے اس منصب کو حفاظت سے سرانجام دیا پھر اسے ضائع کردیا حتی کہ آدمی سے اس کے گھر والوں کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا۔[1]

قتادہ کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف معاذ نے روایت کی ہے۔

۱۳۸۷۱-علی بن احمد، احمد بن عبدالرحمٰن، اسحٰق بن ابراہیم، ولید، ثور بن یزید، زہری، سالم کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ کرامؓ میں سے ایک کی ملاقات کی اسکی زبان میں قدرے لکنت تھی جسکی وجہ سے وہ صحیح طرح سے اظہار ومانی الضمیر نہیں کرسکتا تھا بہرحال وہ عثمانؓ کا تذکرہ کررہا تھا۔ میں نے کہا: بخدا! مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ تو کیا کہنا چاہتا ہے۔ مگر صرف اتنا کہ ''اے محمد عربی ﷺ کے صحابہ کی جماعت! بلاشبہ تم جانتے ہو کہ یقیناً ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کہا کرتے تھے: ابوبکر، عمر اور عثمان پھر اچانک یہ حال آڑے آگیا۔ اور مال نے راضی کردیا۔

ثور اور زہری کی یہ حدیث بالا غریب ہے چونکہ اسے صرف ولید نے ہی روایت کیا ہے اور وہ ولید بن مسلم ہیں۔

۱۳۸۷۲-حبیب بن حسن، موسیٰ بن ہارون حافظ، اسحٰق بن راہویہ، سوید بن عبدالعزیز، قرہ بن عبدالرحمٰن بن حیویل مصری، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، عمرو بن عاصؓ کے سلسلہ سند سے عقبہ بن عامر جہنیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری (نمازوں میں) ایک نماز کا اضافہ کیا ہے جو کہ تمہارے لئے سرخ رنگ کے اونٹوں سے بھی بدرجہا افضل ہے، اور وہ نماز وتر ہے، تمہارے لئے اسکا وقت صلوٰۃ عشاء سے لیکر طلوع فجر تک ہے۔[2]

قرہ کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف سوید نے روایت کی ہے۔

۱۳۸۷۳-محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون حافظ، اسحٰق بن راہویہ، بقیہ بن ولید، بحیٰی بن سعید، خالد بن معدان، عمرو بن اسود، ابن ابی امیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عبادہ بن صامتؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں تمہیں ''مسیح الضلالہ'' (یعنی دجال) کے متعلق ایک حدیث سناتا ہوں حتی کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں تم لوگ اس سے غافل نہ ہو جاؤ، چنانچہ وہ کوتاہ قد ہوگا ٹانگوں کو پھیلا کر چلے گا اور گھنگریالے بالوں والا ہوگا اور اسکی بائیں آنکھ مٹی ہوئی ہوگی جو کہ نہ ابھری ہوئی ہوگی اور نہ ہی اندر گھسی ہوگی سو اگر تمہیں اس سے واسطہ پڑجائے خوب سمجھ لو کہ یقیناً تمہارا رب کانا نہیں ہے اور تم مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتے ہو۔[3]

ان الفاظ میں یہ حدیث خالد کے سوا کسی نے روایت نہیں کی اور بحیٰی متفرد ہیں۔

۱۳۸۷۴- ابوبکر بن خلاد، موسیٰ بن ہارون، اسحٰق بن راہویہ، ابوعامر عقدی، زمعہ بن صالح، عمرو بن دینار کے سلسلہ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر بار اوپر نیچے ہوتے وقت تکبیر کہتے تھے۔

۱۔ سنن الترمذی ۱۷۰۵. وصحیح ابن حبان ۱۵۶۲. وفتح الباری ۱۱۳/۱۳. والترغیب والترھیب ۶۵/۲، ۱۵۵. والاحادیث الصحیحۃ ۱۶۳۶

۲۔ مسند الامام أحمد ۷/۶، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۵۳/۱۱، والاحادیث الصحیحۃ ۱۰۸، واتحاف السادۃ المتقین ۲۰۶/۳، والترغیب والترھیب ۴۰۷/۱، وکنز العمال ۱۹۳۴۱، ۱۹۵۴۸، ۱۹۵۵۱

۳۔ مشکاۃ المصابیح ۵۴۸۵.

عمرو کی یہ حدیث غریب ہے اور زمعہ متفرد ہیں۔

۱۳۸۷۵-ابواحمہ، عبداللہ، اسحق، یحییٰ بن واضح انصاری، موسیٰ بن عبیدہ ربذی، عبداللہ بن عبیدہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عمار بن یاسرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں سو جو آدمی ان سے بچ گیا اس نے اپنے دین کو بچالیا اور جو ان میں پڑ گیا کیا بعید کہ وہ کبیرہ گناہوں میں پڑ جائے جیسا کہ ایک چرواہا سرحد کے اردگرد بکریاں چرا رہا ہو کیا بعید کہ بکریاں سرحد میں پڑ جائیں اور ہر بادشاہ کی ایک سرحد ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی سرحد اسکی قائم کردہ حدود ہیں۔

عمارؓ کی حدیث بالا غریب ہے چونکہ ان سے صرف موسیٰ نے روایت کی ہے۔[1]

۱۳۸۷۶-ابراہیم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحق بن ابراہیم، غیاث بن بشیر، عبداللہ بن ابی زیاد قداح مکی، ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنین کی ذکات اس کی ماں کی ذکات ہے (یعنی مادہ جانور جسے ذبح کرلیا گیا ہو اور اس کے پیٹ سے بچہ وغیرہ نکلا اس کو مزید ذبح کرنے کی ضرورت نہیں بس اس کی ماں کو جو ذبح کرلیا وہ اس کے لئے بھی کافی ہے یہ اسوقت جب پیٹ سے مردہ بچہ نکلے اگر زندہ نکلے پھر اسے بھی ذبح کرنا ضروری ہے مسئلہ مختلف فیہ ہے (تفصیل کتب فقہ میں دیکھ لی جائے)۔[2]

ابوزبیر کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ غیاث متفرد ہیں۔

۱۳۸۷۷-ابراہیم، عبداللہ، اسحق، بقیہ، محمد قشیری، ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے ساتھ مصافحہ کرنے، انھیں کنیت کے ساتھ پکارنے اور انھیں مرحبا کہنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۸۷۸-ابراہیم بن عبداللہ، اسحق، عبداللہ بن رجاء، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی بیع مخابرہ (کھیت کو غلہ کی معین مقدار پر بٹائی میں دینا) کو نہ چھوڑے پس اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ اعلان جنگ کردے۔[3]

ابوزبیر کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ ابن خثیم ان الفاظ حدیث میں متفرد ہیں۔

۱۳۸۷۹-ابواحمد بن احمد، عبداللہ، اسحق، یزید بن ہارون، ابوغسان مدینی، اسحق (محمد بن مطرف) زید بن اسلم کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جس آدمی کی دو پسندیدہ چیزوں (یعنی آنکھوں) کو لے جاتا ہوں پھر میں اس کے لئے جنت سے کم ثواب سے راضی نہیں ہوتا ہوں (یعنی اسے میں جنت عطا کرتا ہوں چونکہ میری رضا اسی میں ہے)۔[4]

ابوغسان کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ زید متفرد ہیں۔

۱۳۸۸۰-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ہارون، اسحق بن راہویہ، روح بن عباد، ابن جریج، جعفر بن محمد، محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی

۱۔ صحیح البخاری ۱/ ۲۰. وصحیح مسلم، کتاب المساقاۃ ۱۰۸، وفتح الباری ۱/ ۱۲۶.

۲۔ سنن أبی داؤد ۲۸۲۸، وسنن الترمذی ۱۴۷۶. ومسند الامام احمد ۳/ ۳۹. وسنن الدارمی ۲/ ۸۴. والمستدرک ۴/ ۱۱۴، والسنن الکبری للبیھقی ۹/ ۳۳۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۱۹۲، ۸/ ۱۲۲. ومجمع الزوائد ۴/ ۳۵. وصحیح ابن حبان ۱۰۷۷

۳۔ سنن أبی داؤد، کتاب البیوع باب ۳۴. والمستدرک ۲/ ۲۸۶، والسنن الکبری للبیھقی ۶/ ۱۲۸. وکنز العمال ۹۲۰۵۰. والاحادیث الضعیفۃ ۹۹۰.

۴۔ اتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۲۸. وکنز العمال ۶۵۵۱

روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے دور چل کر جانے کی شکایت کی (یعنی کہا: کہ ہم آپ کی مجلس میں وعظ ونصیحت بیٹھ کر سنتے رہتے ہیں ہمارے گھر وغیرہ دور ہیں ہمیں زیادہ چلنا پڑتا ہے اور مجلس برخاست ہونے سے پہلے اٹھ جائیں تو آداب مجلس کے خلاف ہے اور اگر مجلس کے اختتام ہونے پر اٹھیں تو گھر پہنچتے تک اندھیرا چھا جاتا ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (مجلس سے) کھسک جایا کرو، چنانچہ اس کے بعد ہم مجلس سے کھسک جاتے اور ہم نے اسے خفیف سمجھا۔

۱۳۸۸۱-سلیمان، موسیٰ، اسحٰق، عبدالرزاق مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اہل عراق کے لئے مقام قران کو بطور میقات کے مقرر کیا ہے عبدالرزاق کہتے ہیں میں نے عرض کیا! اے ابوعبداللہ! آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ حدیث نافع نے ابن عمر کے واسطے سے سنائی ہے۔

عبدالرزاق کہتے ہیں. مجھے بعض اہل مدینہ نے کہا ہے کہ امام مالک نے یہ حدیث اپنی کتاب (مؤطا) سے مٹادی تھی۔ سلیمان کے قول کے مطابق عبدالرزاق عن مالک اس حدیث میں متفرد ہیں۔

۱۳۸۸۲-محمد بن حمران، حسن بن سفیان، اسحٰق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، ہشام، قتادہ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، اسید بن حضیر کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رات کو نماز پڑھ رہا تھا یک میں نے فانوسوں جیسا نور دیکھا جو آسمان سے نازل ہورہا تھا، جب میں نے یہ اچنبا دیکھا فوراً سجدے میں گر گیا، میں نے (بعد) میں رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس نور کو دیکھتے کیوں نہ رہے؟ میں نے عرض کیا: مجھ میں سکت نہ رہی کہ میں اسے زیادہ دیر دیکھ سکوں میں فوراً سجدے میں گر گیا: آپ ﷺ نے فرمایا: کاش! اگر تم اسے دیکھتے رہتے بڑے بڑے عجائب دیکھتے۔

یہ حدیث غریب ہے چونکہ معاذ متفرد ہیں۔

۱۳۸۸۳-ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد اسحٰق بن ابراہیم، نضر بن شمویل، یونس بن ابی اسحٰق، ابواسحٰق، زید بن شمیل کے سلسلۂ سند سے حضرت حذیفہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! مجھے بتاؤ اگر تم (اپنی بیوی) ام رومان کے ساتھ کسی آدمی کو پاؤ تو تم کیا کرو گے؟ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا: بخدا میں تو اسے قتل کردوں گا: آپ ﷺ نے فرمایا: اے سہیل بن بیضاء تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جو آدمی اللہ کی رحمت سے دور ہو اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے اور جو عورت اللہ کی رحمت سے دور ہو اس پر بھی اللہ کی لعنت ہو، ارشاد فرمایا: اے ابن بیضاء تم نے قرآن مجید کی اس آیت کی تاویل کردی، والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم الآیۃ (سورۃ نور:٦) اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس ان کے سوا اور گواہ موجود نہ ہوں۔ الخ۔[1]

یہ حدیث غریب ہے چونکہ یونس متفرد ہیں۔

۱۳۸۸۴-مخلد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، اسحٰق بن ابراہیم، جریر، محمد بن اسحٰق، محمد بن عمرو بن عطاء، محمد بن عبدالرحمٰن ثوبان کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ میں نے جب بھی رسول اللہ ﷺ کو نماز کا ارادہ کرتے ہوئے دیکھا مگر یہ کہ آپ ﷺ تکبیر کہنے سے پہلے ضرور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف لہراتے تھے۔

محمد بن عمرو کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ ان سے صرف محمد بن اسحٰق نے روایت کی ہے۔

۱۳۸۸۵-مخلد بن جعفر، جعفر، اسحٰق، مبشر، جریر بن عثمان، اسد بن سعد، عاصم بن حمید کے سلسلۂ سند سے حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے وقت (گھر میں) نماز پڑھی حتیٰ کہ بعض لوگ گمان کرنے لگے کہ آپ ﷺ نماز عشاء پڑھ

---

[1] کنز العمال ۳۵۴۲، ومجمع الزوائد ۵/۱۲

چکے ہیں چونکہ آپ ﷺ باہر تشریف نہیں لا رہے تھے پھر کچھ دیر کے بعد باہر تشریف لائے ایک آدمی بولا یا رسول اللہ! ہمارا گمان تھا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہیں کیونکہ آپ باہر تشریف نہیں لا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کو یہ نماز پڑھا کرو چونکہ اسی نماز سے تمہیں بقیہ امتوں پر فضیلت مل سکتی ہے تم سے پہلے یہ نماز کسی نے نہیں پڑھی۔ا

(۴۴۵) محمد بن اسلم رحمہ اللہ

حضرات تبع تابعین میں سے ایک ابوالحسن محمد بن اسلم طوسی رحمہ اللہ بھی ہیں جنھیں سواد اعظم کا لقب ملا اور وہ سلیم القلب اور اللہ کے مامون بندے تھے، ان کے حالات بہت مشہور ہیں ان کی عادت وشمائل بے شمار ہیں آثار وسنن کی اقتداء کرتے تھے اور اراء سے یکسر قطع تعلق تھے، اللہ تعالیٰ نے انھیں بیان وبلاغت سے نواز رکھا تھا زہد وقناعت انکی طبیعت ثانیہ بنی ہوئی تھی، اپنی فصاحت وبلاغت سے مخالفین پر ٹوک مارتے تھے۔

۱۳۸۸۶- اپنے والد عبداللہ، احمد بن محمد یوسف، محمد بن یوسف ابوعبداللہ بن قاسم طوسی (خادم محمد بن اسلم) کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ اسحق بن راھویہ رحمہ اللہ نے نبی ﷺ کی ایک مرفوع حدیث بیان کی "اللہ تعالیٰ امت محمد کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا پس جب تم اختلاف دیکھو تو سواد اعظم کو لازم پکڑلو۔ ایک آدمی بولا۔ اے ابو یعقوب! سواد اعظم سے مراد کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا سواد اعظم سے مراد محمد بن اسلم ان کے اصحاب اور ان کے تابعین ہیں۔ پھر امام اسحق کہنے لگے کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا: سواد اعظم سے مراد کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ابوحمزہ سکونی۔ پھر اسحق رحمہ اللہ نے فرمایا اس زمانے میں سواد اعظم ابوحمزہ تھے اور ہمارے زمانے میں سواد اعظم محمد بن اسلم اور ان کے تابعین ہیں، پھر اسحق کہنے لگے: اگر تم لوگوں سے سواد اعظم کے بارے میں پوچھو تو جواب دیں گے کہ جماعت الناس سواد اعظم ہے، وہ نہیں جانتے کہ جماعت سے مراد وہ عالم ہے جو متبع سنت ہو اور آپ ﷺ کے طریقے پر چلتا ہو اور جو لوگ اس کے ساتھ ہوں اور اس کے متبعین ہوں وہ جماعت ہیں سو جو اس کی مخالفت کرے گویا اس نے جماعت کو ترک کر دیا، میں نے پچاس سال سے نہیں سنا کہ محمد بن اسلم سے کوئی بڑا عالم ہو، ابوعبداللہ کہتے ہیں بغداد میں میری ابو یعقوب مروزی سے ملاقات ہوگئی میں نے ان سے پوچھا کہ آپ محمد بن اسلم رحمہ اللہ اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے ہیں ان دونوں میں سے کون افضل ہے اور کون دین میں گہری بصیرت رکھتا ہے اور ان میں سے کون بڑا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اے ابوعبداللہ! تم نے یہ سوال کیوں کیا؟ جب تم محمد بن اسلم سے چار اشیاء کے بارے میں سوال کرو تو ان کے ساتھ کسی کو مت ملاؤ وہ چیزیں یہ ہیں۔

دین میں گہری بصیرت، دنیا میں نبی ﷺ کے آثار کی اتباع اور قرآن ونحو میں زبان کی فصاحت وبلاغت پھر اسحق رحمہ اللہ نے مجھے کہا: ایک بار امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے محمد بن اسلم کی ایک کتاب جو کہ جہمیہ پر رد کے سلسلے میں لکھی گئی تھی دیکھی امام احمد نے اس پر بڑا تعجب کیا اور کہا: اے ابو یعقوب! کیا تم نے محمد جیسا کوئی آدمی دیکھا ہے؟ میں نے کہا: اساتذہ اور رجال علم کو سامنے رکھ کر یہ بات تھوڑی مشکل ضرور لگتی ہے، وہ تھوڑی دیر سوچتے رہے پھر کہا: نہیں ان جیسا کوئی نہیں بلاشبہ میں اساتذہ ومشائخ اور رجال علم کے ساتھ رہا ہوں اور انھیں دیکھا بھی ہے لیکن محمد جیسا میں نے کوئی نہیں دیکھا، ابوعبداللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے یحییٰ بن یحییٰ سے چھ (۶) مسائل دریافت کیے انہوں نے مجھے فتوے دے دیے میں نے کہا: آپ کے بیان کردہ فتوے محمد بن اسلم کے بیان کردہ فتاویٰ کے خلاف ہیں اور محمد بن اسلم نے ان مسائل کے جوابات پر حدیث نبی کریم ﷺ سے دلائل بھی بیان کیے ہیں، یحییٰ بن یحییٰ کہنے لگے: اے بیٹے! اگر تم محمد بن

ا: سنن ابی داؤد ۴۲۱، ومسند الامام احمد ۵/۲۳۷، والسنن الکبریٰ للبیھقی ۱/۴۵۱، والمصنف لعبد الرزاق ۱/۲۲۱، ۴۳۹۲

اسلم کی اطاعت کرو اور ان کے قول کو اختیار کرو وہ ہم سے زیادہ بصیرت والے ہیں کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ انہوں نے مسائل کو حدیث نبوی سے مدلل کیا ہے۔

ابوعبداللہ بن قاسم کہتے ہیں! میں نے اہل مرو کے ایک شیخ جنکا نام ابوعبداللہ تھا کو کہتے ہوئے سنا کہ میں ابن عیینہ رحمہ اللہ کی صحبت میں رہا ہوں۔اور وہ شیخ، یحیٰ بن یحیٰ اور اسحٰق بن راہویہ کے دوست بھی تھے اور صاحب علم انسان تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ میں یحیٰ بن یحیٰ کے پاس تھا، مجھے کہنے لگے: اے ابوعبداللہ! تم محمد بن اسلم اور اسحٰق بن راہویہ کے ساتھ رہے ہو ان دونوں میں سے تمہارے نزدیک کون زیادہ صاحب بصیرت اور افضل ہے؟ میں نے کہا: اے ابوزکریا: آپ کو کیا ہو گیا کہ جب آپ محمد بن اسلم کا تذکرہ کریں اور ان کے ساتھ اسحٰق بن راہویہ کو یا کسی اور کو ملا لیں؟ میں دو سال چند ماہ وکیع رحمہ اللہ کی صحبت میں رہا ہوں اور سفیان بن عیینہ کی صحبت میں بھی رہا ہوں لیکن ان میں میں نے وہ خصائل وشمائل نہیں دیکھے جو محمد بن اسلم میں ہیں۔ پھر میں نے کہا محمد بن اسلم علمی بصیرت میں معروف ہیں اسی طرح ایک حدیث ہو جس پر مخلوق عمل کر رہی ہو حالانکہ اس کے منکر ہونے میں کسی کو علم نہ ہو تو کون ہے ایسا جسے اسکا علم ہو؟ یحیٰ بن یحیٰ کہنے لگے ٹھیک ہے لیکن محمد بن اسلم جیسا کون ہو سکتا ہے؟

ابوعبداللہ کہتے ہیں ایک دن میں نے اسحٰق بن راہویہ کو ترجیح اذان کے بارے میں کثیر احادیث روایت کرتے ہوئے سنا پھر انہوں نے عبداللہ بن زید انصاری کی حدیث بیان کی اور کہا محمد بن اسلم نے لوگوں کو اذان میں ترجیح کرنے کا حکم دے رکھا ہے اور تم کہتے ہو کہ یہ بدعتی ہے، تم لوگ اس غوغا سے بچو اسی غوغا نے انبیاء کو قتل کر دیا: رہی بات محمد بن اسلم کے حکم کی سو وہ تو اصرار کرتے ہیں جس چیز کو لیتے ہیں اسے پوری کر کے چھوڑتے ہیں ہم تو بس پیٹ بھرتے ہیں محمد بن اسلم کے پاس ہماری مثال چوروں جیسی ہے۔

ابوعبداللہ کہتے ہیں: احمد بن نصر نے مجھے خط لکھا کہ مجھے محمد بن اسلم رحمہ اللہ کے حالات لکھ بھیجو وہ ارکان اسلام میں سے ایک رکن تھے، ابوعبداللہ کہتے ہیں مجھے محمد بن مطرف نے خبر دی ہے کہ وہ اس وقت صدقہ ماوردی کی طرف کوچ کرنا چاہتے تھے میں نے کہا: قرآن کے مخلوق ہونے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کہا: مجھے پتہ نہیں (بتانے سے انکار کر دیا) میں نے کہا: مسئلہ خلق قرآن کے بارے میں محمد بن اسلم نے ایک کتاب تصنیف کی ہے کہا وہ تمہارے ساتھ ہے میں نے کہا جی ہاں پھر انہوں نے مجھ سے وہ کتاب مانگی، جب میں نے کتاب حاضر کی اس میں نظر کرنے لگے اور پھر کہا: بخدا! اگر اس سے قبل مجھے دو کوڑے بھی مارے جاتے میں کہہ دیتا کہ قرآن مخلوق ہے اب تو اگر میری گردن بھی اڑا دی جائے تب بھی میں ''قرآن مخلوق ہے'' کا قول نہیں کروں گا، میں تو تمہارے اس ساتھی (محمد بن اسلم) کو بچہ تصور کرتا تھا اب پتہ چلا کہ وہ تو بڑے بڑے مشائخ اور ہمارے اصحاب پر فوقیت رکھتے ہیں۔

ابوعبداللہ کہتے ہیں: میں محمد بن اسلم کی وفات کے بعد نیشاپور میں احمد بن نصر کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اچانک ان کے پاس اصحاب حدیث کی ایک بڑی جماعت داخل ہوئی اس جماعت میں مشائخ ونوجوان بھی شریک تھے، کہنے لگے ہم ابونصر کے پاس سے آرہے ہیں وہ آپ کو سلام کہہ رہے تھے، بعد سلام یہ کہ ہمیں چاہیے کہ ہم سب لوگ جمع ہو کر ایک دوسرے سے اس عظیم آدمی کی تعزیت کریں اسی جیسا عظیم آدمی ہم نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے بعد نہیں دیکھا، ایک بار احمد بن نصر سے کسی نے کہا اے ابوعبداللہ! محمد بن اسلم رحمہ اللہ کی میت پر ایک لاکھ لوگوں نے نماز پڑھی ہے اور بعض کہنے لگے بلکہ دس (۱۰) لاکھ لوگوں نے نماز پڑھی ہے نیک وبد بھی کے سب کہہ رہے تھے کہ ان جیسا آدمی ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔

ابوعبداللہ کہتے ہیں! میں نیشاپور میں محمد بن اسلم رحمہ اللہ کی وفات سے چار دن قبل ان کے پاس گیا مجھے کہنے لگے: اے ابوعبداللہ! میں تمہیں ایک بشارت سنانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائی کے ساتھ کیا بھلائی کی ہے؟ بلاشبہ موت مجھے آنا چاہتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ میرے پاس ایک درہم بھی نہیں ہے جس پر میرا محاسبہ کیا جائے، اللہ تعالیٰ کو میری کمزوری کا

خوب علم ہے کہ میں حساب و کتاب کی طاقت ہی نہیں رکھتا ہوں اس لئے اللہ تعالیٰ نے میرے پاس حساب کے لئے کچھ چھوڑا ہی نہیں ہے پھر کہنے لگے: دروازہ بند کر دو اور اندر آنے کی کسی کو اجازت نہ دو تا وقتیکہ میں مر نہ جاؤں، اور تم لوگ میری کتابوں کو دفن کر دو، خوب سمجھ لو! میں دنیا سے جا رہا ہوں میرے پاس بجز کتابوں، ایک چادر ایک صوف کے نمدے اور میرے وضو کے برتن کے میرث کے لئے کچھ نہیں ہے، میری ان کتابوں کے بارے میں لوگوں کو مشقت میں مت ڈالو، ان کے پاس ایک تھیلی تھی جس میں لگ بھگ تیس درہم پڑے ہوئے تھے کہنے لگے یہ میرے بیٹے کی ہے جو اسے ایک قریبی رشتہ دار نے بطور ہدیہ کے دی تھی میں اس سے بڑھ کر اپنے لئے زیادہ حلال کسی چیز کو نہیں سمجھتا ہوں چونکہ نبی ﷺ کا فرمان 'تو بھی اور تیرا مال بھی تیرے باپ کی ملکیت ہے' ایک دوسرا ارشاد ہے: سب سے زیادہ پاکیزہ مال وہ ہے جو آدمی اپنی کمائی سے کھائے یا اپنی اولاد کی کمائی سے کھائے'' پس انہی دراہم سے مجھے کفن دینے کا کام چلاؤ اگر تمہیں دس درہم کا کفن مل جائے، تو پندرہ کا مت خریدو، میرے جنازے پر میرا نمدہ پھیلا دو اور پھر چادر سے جنازے کو ڈھانپ دو میرے جنازے میں حاضر ہونے کی مشقت کوئی نہ کرے میرا یہ برتن کسی مسکین کو بطور صدقہ کے دے دو تا کہ وہ اس میں وضو کیا کرے پھر چوتھے دن اللہ کو پیارے ہو گئے۔

میں نے تعجب کیا کہ انہوں نے مجھے یہ وصیت کی جبکہ ہمارے درمیان کوئی تیسرا آدمی نہیں تھا چنانچہ جب ان کا جنازہ گھر سے نکالا گیا عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر کہہ رہی تھیں، یہ عالم ہیں جو دنیا سے رخصت ہوئے اور یہ رہی ان کی میراث ہمارے ان علماء میں ان جیسا کوئی نہیں یہ تو سب اپنے پیٹوں کے غلام ہیں ایک عالم بیٹھ جاتا ہے اور دو تین سال تک درس دیتا رہتا ہے اور پھر جائداد خریدنے میں لگ جاتا ہے اور یوں مال و دولت کا بندہ بن کر رہ جاتا ہے۔

محمد بن اسلم مجھ سے کہنے لگے: اے ابو عبداللہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور تم جانتے ہو کہ میری قمیص میں ایک ایسی چیز چھپی ہے جو میرے خلاف گواہی دے گی تو میرے لئے کیسے مناسب ہوگا کہ میں گناہوں کا ارتکاب کروں کہ مجھے کوئی دیکھ نہ رہا ہو کہ میں گناہ کر لوں پھر کہنے لگے: مجھے اس مخلوق سے کیا واسطہ میں تو اپنے والد کی صلب میں اکیلا رہا پھر ماں کے بطن میں اکیلا رہا پھر دنیا میں اکیلا آیا پھر میری روح قبض ہوئی اس وقت میں اکیلا تھا پھر مجھے قبر میں اکیلے ہی داخل کیا گیا قبر میں میرے پاس منکر نکیر آئیں گے اس وقت بھی میں اکیلا ہی ہوں گا اگر میں خیر و بھلائی کی طرف چلا تو اکیلا ہی چلوں گا اگر شر و برائی کی طرف گیا تو اکیلا ہی جاؤں گا اگر مجھے جنت میں بھیج دیا گیا تو اکیلا ہی جاؤں گا اور اگر جہنم میں بھیج دیا گیا تو بھی اکیلا ہی جاؤں گا پھر مجھے لوگوں سے کیا تعلق پھر وہ تھوڑی دیر سوچنے لگے حتی کہ ان پر کپکپی طاری ہو گئی یہاں تک کہ مجھے ان کے گرنے کا خوف ہو گیا، پھر مجھے فرمایا: اے ابو عبداللہ یہ لوگ ابو حنیفہ کی رائے لکھتے ہیں جبکہ میں آثار (حدیثیں) لکھتا ہوں پس میں ان کے نزدیک درست راستے پر نہیں ہوں اور وہ میرے نزدیک درست راستے پر نہیں ہیں اے ابو عبداللہ! اصل اسلام تو ان فرائض میں ہے اور یہ فرائض صرف دو حرفوں میں بند ہیں اگر اللہ اور اس کے رسول نے کرنے کا حکم دیا تو وہ فرض ہے ضروری ہے کہ پھر اسے کیا جائے اور جس چیز سے اللہ اور اس کے رسول نے باز رہنے کی تاکید کی اس کا نہ کرنا فرض ہے، یہ چیز قرآن میں اور نبی ﷺ کے فریضہ میں موجود ہے، وہ لوگ قرآن تو پڑھتے ہیں لیکن اس میں غور و فکر نہیں کرتے۔ چونکہ ان پر حب دنیا نے غلبہ پا لیا ہے حالانکہ عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث واضح ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے ایک خط کھینچا پھر فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے پھر آپ ﷺ نے بہت سارے خط کھینچے جو پہلے خط کے دائیں اور بائیں جانب تھے پھر فرمایا: یہ مختلف راستے ہیں اور اس راستے پر ایک شیطان موجود رہتا ہے جو اس راستے کی دعوت دیتا رہتا ہے۔ پھر آیت تلاوت کی۔

''وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذالکم وصاکم بہ لعلکم تتقون''

یہ دین میرا راستہ ہے جو کہ سیدھا ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی احکام تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم احتیاط کرو۔ (انعام: ۱۵۳)

اور عبداللہ بن عمروؓ کی حدیث بھی واضح ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی ایک کے سوا سب جہنم میں جائیں گے صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ (فرقہ ناجیہ) کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ وہ فرقہ ہوگا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں'' (یعنی اہل السنّت والجماعت) اب ان مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کو دیکھتا ہوں اور ان پر اپنے اعمال پیش کرتا ہوں جو عمل ان کے مطابق ہوا سے کرلیتا ہوں اور جو ان کے خلاف ہوا سے ترک کردیتا ہوں اگر بات یوں ہوتی کہ ''ایک فرقے کے علاوہ سب جنت میں جائیں گے'' تو کچھ بات بنتی لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے لوگوں نے حب دنیا کو اپنے اوپر غلبہ دے دیا ہے اور مال و دولت ان کے سامنے ہے۔

ابوعبداللہ کہتے ہیں: میں محمد بن اسلم کی صحبت میں بیس سال سے زیادہ عرصہ رہا ہوں میں نے انھیں کبھی نفلی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بجز جمعۃ المبارک کی دو رکعتوں کے اور نہ ہی انھیں کبھی قرأت و تسبیح کرتے دیکھا: ایک مرتبہ مؤکد قسمیں اٹھا کر فرمایا: بخدا اگر میری طاقت ہوتی کہ میں فرشتوں سے بھی پوشیدہ ہو کر عبادت کرتا لامحالہ ایسا میں ضرور کرتا لیکن یہ امر میری طاقت سے باہر ہے؟ چونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ ''تھوڑی ریاکاری بھی شرک ہے'' پھر ایک چھوٹی سی کنکری اٹھا کر پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: یہ پتھر ہے پھر ایک بڑے پہاڑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ کیا ہے میں نے کہا: یہ بھی پتھر ہے فرمایا: چھوٹے پر بھی پتھر کا اطلاق ہوتا ہے اور بڑے پتھر پر بھی بعینہ اسی طرح تھوڑی سی ریا پر شرک کا اطلاق ہوتا ہے اور زیادہ پر بھی، محمد بن اسلم رحمہ اللہ گھر کے ایک کمرے میں داخل ہوجاتے اور آگے تالہ لگوا لیتے اور اپنے ساتھ ایک لوٹا پانی کا بھی لے جاتے ہمیں پتہ نہ رہتا کہ اندر کیا کرتے، اتنے میں بچے کے رونے کی آواز سنتے اسے ماں رونے سے چپ کراتی، ہم وجہ پوچھتے کہ یہ کیوں رو رہا ہے؟ وہ جواب دیتیں، کہ ابوالحسن قرآن مجید کی تلاوت کررہے ہیں اور ساتھ ساتھ رو بھی رہے ہیں ان کی آواز سن کر بچہ بھی رو رہا ہے پھر جب باہر نکلنے کا ارادہ کرتے چہرہ دھوتے اور سرمہ لگالیتے یوں اس طرح کرنے سے ان کے چہرے پر رونے کے اثرات باقی نہ رہتے، محمد بن اسلم لوگوں کے پاس تحائف بھیجتے، نقدی اور کپڑے بھی بھیجتے، قاصد کو کہہ دیتے کہ فلاں کو دے آؤ اور میرا ہرگز نہ بتانا، ہمیشہ اپنے آپ کو پوشیدہ رکھتے جس کو نقدی مال دیتے اسے سو درہم سے کم نہ دیتے الا یہ کہ مجبوری ہو۔

ابوعبداللہ کہتے ہیں: ایک دن میں نے محمد بن اسلم رحمہ اللہ کے پاس کھانا کھایا اور کھانے میں مجھے ٹھنڈی ثرید دی، میں نے کہا: اے ابوالحسن کیا آپ اسی طرح ٹھنڈا کھانا تناول فرماتے ہیں؟ فرمایا: میں نے علم اس لئے طلب کیا ہے تاکہ میں اس پر عمل کروں چنانچہ نبی ﷺ کی ایک حدیث مروی ہے کہ ''گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی'' میں ان کے لئے روٹی پکاتا تھا چنانچہ میں نے کبھی ان کے لئے آٹا نہیں چھانا، مجھے اجرت دیتے اور فرماتے بازار سے کالے جو خرید لاؤ جو لوگوں نے بالکل رد کردیئے ہوں اور صرف اتنے جولانا جو میرے لئے صرف ایک دن کے لئے کافی ہوں، ایک مرتبہ میں نے دوسرے شہروں کی طرف نکل جانے کا ارادہ کیا اور بازار سے سفید جو صاف شفاف کر کے پیس کر لے آیا تاکہ جو چند مہینے میں غائب رہوں اس عرصہ میں تناول فرماتے رہیں گے۔ لاکر ان کی خدمت میں پیش کئے اور وجہ بھی بتلائی۔ فرمایا: کیا صاف کر کے لائے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا: دیکھتے ہی دیکھتے ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: اگر واقعۃً تم انھیں صاف کر کے لائے ہو تو پھر خود کھاؤ جب میں نے پوری دنیا میں چکر لگائے ہیں اور اہل قبلہ میں سے بخدا اپنے سے کمتر کسی کو نہیں پایا، پھر میں یہ صاف شفاف جو کیسے کھا سکتا ہوں؟ یہ درہم لو اور بازار سے سیاہ رنگت کے جو خرید لاؤ جو رد کی ہو گئے ہوں چونکہ انھوں نے بالآخر پاخانہ ہی بن جانا ہے، تم لوگ کنٹرول نہیں جانتے ہو میں تم میں کسی آدمی کو نہیں پاتا ہوں جو دل کی بصیرت

سے دیکھتا ہو، اگر ایک انسان کوئی بیج کررہا ہو اور وہ کسی آدمی کے پاس آجائے اور کہے: میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے اپنی عمدہ بیج دو میں تو اسے کنز کے لئے چاہتا ہوں۔ تم اس پر ہنسنے لگتے ہو اور کہنے لگتے ہو یہ دیوانہ ہے، پس تم اپنے آپ پر کیوں نہیں ہنستے؟ پس تم ایک گڑھا کھودو اور اس میں کھانا اور پانی ڈال دو اور ایک مہینے تک رہنے دو دیکھنا اس میں بدبو نہیں آئے گی اس کے برخلاف تم کھانے کو اپنے پیٹ میں ڈالتے ہو اور ایک دن وایک رات میں اسمیں بدبو پیدا ہو جاتی ہے لہذا اکنز تو پیٹ ہوا۔ جاؤ اور میرے لئے جو اور چکی خرید لاؤ تا کہ میں خود اپنے ہاتھوں سے چکی پیسوں ممکن ہے علی اور فاطمہ جیسا ثواب مجھے بھی مل جائے، ایک دفعہ محمد بن اسلم رحمہ اللہ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا انہوں نے مجھے رقم دی اور دو بڑی قسم کے مینڈھے خرید لانے کو کہا، جب خرید لایا مجھے دس درہم آٹا خریدنے کے لئے دیئے چنانچہ میں بازار سے آٹا خرید لایا اور گھر لا کر چھان بھی دیا، پوچھا کیا آٹا چھان دیا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، مجھے دس درہم اور دیئے کہ ان کا بھی آٹا خرید لاؤ اور چھاننا نہیں ہے چنانچہ میں دس درہم کا اور آٹا خرید لایا اور لا کر اسکی روٹیاں پکائیں فرمایا: اے ابوعبداللہ! میں نہیں چاہتا ہوں کہ میرے گھر میں سنت کے ساتھ ساتھ بدعت کا بھی ارتکاب ہو جائے چونکہ عقیقہ کرنا سنت ہے اور آٹا چھاننا بدعت ہے۔

شیخ ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: محمد بن اسلم رحمہ اللہ نے جہمیہ اور مرجیہ پر بہت رد کیا ہے اور خود محمد بن اسلم رحمہ اللہ کی صفات کے ازلی ہونے کے قائل تھے، انہوں نے ''الرد علی الجہمیہ'' کے نام سے ایک کتاب بھی تصنیف کی ہے جس سے مختصر سا اقتباس ہم نے ذیل میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۸۷-محمد بن جعفر مودب، احمد بن بطہ بن اسحٰق، اسماعیل بن احمد مدینی، ابوعبداللہ بن موسیٰ محمد بن قاسم (خادم محمد بن اسلم) کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن اسلم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جہمیہ کا گمان ہے کہ قرآن مخلوق ہے انہوں نے یہ قول کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا ہے حالانکہ انھیں اسکا علم تک نہیں ہوتا چونکہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ اس کی ایک صفت کلام بھی ہے، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے ''انی اصطفیتک علی الناس برسالتی وبکلامی'' بلاشبہ میں نے تم کو تمام لوگوں میں سے اپنی رسالت (پیغمبری) اور اپنے کلام کے لئے چنا ہے۔

ایک دوسری آیت میں فرمایا:

وکلم اللہ موسیٰ تکلیما (نساء: ۱۶۴) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا۔

اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ صفت کلام اسی کے لئے ثابت ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا ہے، اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کرنے میں فرمایا ہے'' یا موسیٰ انی انا ربک ''لہذا جو اسے مخلوق سمجھے اس نے اللہ کے ساتھ شرک ٹھہرایا چونکہ اس نے کلام کو مخلوق سمجھا چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے'' انی انا ربک'' تو اس نے کلام کو موسیٰ کا رب بنا دیا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا:

فاستمع لما یوحیٰ انني انا اللہ لا الٰہ الا انا فاعبدنی (طٰہٰ: ۱۳۔۱۴)

وحی کردہ تعلیمات کو غور سے سنو بلاشبہ میں ہی اللہ ہوں اور میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری عبادت کرو۔

پس کلام اللہ کو مخلوق کہنے والے نے غیر اللہ کو موسیٰ علیہ السلام کا معبود بنا دیا۔

ایک دوسری آیت میں فرمایا

یاموسی انی انا اللہ رب العالمین. اے موسیٰ میں ہی اللہ ہوں تمام جہانوں کا رب (قصص: ۳۰)

سو جو آدمی یہ گواہی نہ دیتا ہو کہ یہ کلام اللہ ہے اور اسے مخلوق سمجھتا ہو اس نے شرک کیا اور اللہ پر جھوٹ بولا چونکہ اس نے تمام جہانوں کے لئے غیر اللہ کو رب بنا دیا لہذا اس سے بڑا شرک اور کون سا ہو سکتا ہے، یوں جہمیہ اس طرح دو کفروں کے مرتکب بن جاتے

ہیں چونکہ یا تو ان کا دعویٰ ہے کہ اللہ نے موسیٰ سے کلام نہیں کیا تو یوں انہوں نے کتاب اللہ کو رد کر دیا اور مرتکب کفر ہوئے نیز انہوں نے کلام اللہ کو مخلوق کہہ دیا انہوں نے اللہ کے ساتھ تو شرک ٹھہرا دیا، پس ان مذکورہ بالا آیات میں یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور جو کلام اللہ کو مخلوق کہے اس نے شرک کیا، اس نے اللہ کے قول کو بھی مخلوق کہا اور اس نے اللہ تعالیٰ کے انبیاء کی طرف وحی کردہ تعلیمات کو بھی مخلوق کہہ دیا۔

محمد بن اسلم رحمہ اللہ نے مرجیہ، کرامیہ پر بھی نقض وارد کیا ہے جنکا موقف یہ تھا کہ ایمان قول باللسان کا نام ہے بدون تصدیق قلب کے محمد بن اسلم نے ایمان واعمال کے متعلق ایک بڑی کتاب تصنیف کی۔

۱۳۸۸۸ - ابوالحسین محمد بن محمد بن عبید اللہ جرجانی مقری، محمد بن زہیر طوسی، عبداللہ بن یزید مقری، کہمس، عبداللہ بن بریدہ، یحییٰ بن یعمر، عبداللہ بن عمر کے سلسلۂ سند سے عمرؓ کی روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ایمان کے بارے میں سوال کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم ایمان رکھو اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کے رسولوں پر آخرت کے دن پر اور ساری کی ساری تقدیر پر خواہ خیر ہو یا شر ہو" الحدیث۔ یہ پہلی حدیث ہے جسکو محمد بن اسلم نے اپنی کتاب کے شروع میں ذکر کیا اور کلام کی بنیاد اسی پر رکھی، چنانچہ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمان کی ابتدا اللہ کا فضل ورحمت ہے ایمان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فضل وکرم کیا بایں طور کہ اپنے بندوں کے دلوں میں ایمان کا نور ڈالا جس سے دل منور ہو گئے، اللہ تعالیٰ مومن کے دل میں ایمان کو بڑھاتا ہے، پس جب اللہ تعالیٰ دل کو منور کر دیتے ہیں اور اس میں ایمان کو مزین کر دیتے ہیں بندے کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں پھر بندے کا دل اللہ پر ایمان لے آتا ہے اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں آخرت کے دن اور تقدیر خواہ خیر ہو یا شر پر ایمان رکھتا ہے اور وہ بعث بعد الموت حساب، جنت اور دوزخ پر بھی ایمان رکھتا ہے گویا کہ وہ اسکی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے یہ وہی نور ہے جو اللہ نے اس کے دل میں ڈال دیا ہے جب اسکا دل ایمان لے آتا ہے تو اسی ایمان کو لیکر اس کی زبان گویا ہوتی ہے اور وہ اسکا اقرار کرتا ہے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہے پس یہ اشیاء جن پر اسکا دل ایمان لے آتا ہے وہی حق ہے، پس جب دل ایمان لاتا ہے اور زبان اس کی گواہی بھی دیتی ہے تو اس کے جوارح سے اعمال ہونے لگتا ہے، اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور اسکا حق ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے محارم سے پرہیز کرتا ہے جب وہ ایسا کرتا ہے پکا مومن بن جاتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

لکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم. (حجرات: ۷) لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے ایمان کو پسند فرمایا ہے اور ایمان ہی کو تمہارے دلوں میں مزین کیا ہے۔

"افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ"

کیا وہ آدمی جسکے سینے کو اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب تعالیٰ کے نور پر قائم ودائم ہو۔

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ یہ ترین وہ اللہ تعالیٰ کا عطیۂ نور ہے کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ قیامت کے دن لوگ اپنے بقدر نور لیکر پل صراط سے گزریں گے پس ایک آدمی کا نور پہاڑ کے برابر ہوگا اور ایک آدمی کا نور گھر کے برابر ہوگا دیکھو گھر اور پہاڑ میں کمی وزیادتی کے اعتبار سے کتنا فرق ہے؟ اسی طرح ایمان بھی دل میں ہوتا ہے، پس مرجیہ اور جہمیہ دونوں کا قیاس ایک ہی طرز کا قیاس ہے، جہمیہ کا دعویٰ ہے کہ ایمان صرف معرفت قلب ہے بدون اقرار وعمل کے اور مرجیہ کا دعویٰ ہے کہ ایمان صرف قول کا نام ہے بدون تصدیق قلب اور عمل کے پس یہ دونوں فرقے شیطانی ٹولے ہیں چونکہ پھر تو ان کے دعویٰ کے مطابق ابلیس بھی مومن ہے چونکہ اس کے پاس بھی اپنے رب کی معرفت ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "فبعزتک لاغوینھم اجمعین" (ص: ۸۲)

پس تیری عزت کی قسم میں انسانوں کو ضرور بضرور گمراہ کرتا رہوں گا۔ جس وقت کہا کہ " الی اعماف اللہ رب

العالمین' میں تمام جہانوں کے رب اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں (حشر:۱۶) جس وقت کہ ارشاد ہوا "قال رب بما اغویتنی " (حجر:۳۹) کہنے لگا اے میرے رب جس چیز کے بسبب تو نے مجھے (بحکم تکوین) گمراہ کیا ہے۔

پس کون لوگ ہو سکتے ہیں جو گمراہی میں زیادہ واضح ہوں جہالت میں بالکل ظاہر ہوں اور بدعت میں بڑھے ہوئے ہوں ان لوگوں سے بڑھ کر جو ابلیس کو مؤمن سمجھتے ہوں۔ بس وہ نرے گمراہ ہیں اور اپنے قیاس غلط سے اللہ تعالیٰ کے دین کو قیاس کر رہے ہیں اے امت محمد غلط قیاس سے پرہیز کرو اور سنت کو اختیار کرو۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: میں نے تفصیلی مضامین کو اختصار سے پیش کیا ہے حالانکہ ان کی کتاب آثار وسنن سے اور اقوال صحابہ وتابعین سے اٹی پڑی ہے۔

محمد بن اسلم رحمہ اللہ نے تابعین کی ایک بڑی جماعت کو پایا ہے اعمش اور اسماعیل بن ابی خالد سے فیض یاب ہوئے اور وہ دونوں تابعی ہیں، ان کے علاوہ محمد بن اسلم رحمہ اللہ نے محمد و یعلیٰ بن عبید و محاضر و عبیداللہ بن موسیٰ عبسی وابونعیم و جعفر بن عوف سے سماع کیا ہے اور اصحاب ثوری میں سے قبیصہ و حسین بن جعفر و یزید بن ہارون و عبدالعزیز بن ابان و محمد بن کثیر و وہب بن جریر و خلاد بن یحییٰ و مول و حمیدی و علاء بن عبدالجبار سے سماع حدیث کیا ہے اور اہل مشرق میں سے نضر بن شمویل و یحییٰ بن یحییٰ و حسین بن ولید و جعفر بن یحییٰ اور دیگر حضرات محدثین سے اکتساب حدیث کیا ہے۔ تاہم ان کی سند سے چند مرویات درج ذیل ہیں۔

۱۳۸۸۹- ابوحسین محمد بن محمد بن عبیداللہ، محمد بن احمد بن زہیر طوسی، محمد بن اسلم، یعلیٰ، محمد بن عمرو، ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کے اعتبار سے کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھا ہو۔[1]

۱۳۸۹۰- ابوحسین محمد بن احمد، محمد بن اسلم، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان، عاصم، ابوصالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی زنا کرتے وقت مؤمن نہیں ہوتا اور شراب پیتے وقت بھی مؤمن نہیں ہوتا ایمان اس (کے دل) سے نکال لیا جاتا ہے اور جب تک وہ توبہ نہیں کرتا واپس نہیں لوٹتا اور جس وقت توبہ کرتا ہے ایمان بھی واپس لوٹ آتا ہے۔

۱۳۸۹۱- محمد بن احمد، محمد بن اسلم، عبداللہ بن موسیٰ، موسیٰ بن عبیدہ، عبداللہ بن دینار کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے عقل و دین میں ناقص اور عقلمندوں کی عقل کو خراب کر دینے والا تم عورتوں سے بڑھ کر کوئی نہیں دیکھا۔[2]

عبیداللہ کی یہ حدیث غریب ہے اور موسیٰ متفرد ہیں۔

۱۳۸۹۲- محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، یعلیٰ بن عبید، اسماعیل بن ابی خالد، شعبی، ثابت بن قطنہ، کے سلسلہ سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ تم لوگ اطاعت و جماعت کو لازم پکڑ لو چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے اسکے قائم کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم

---

۱ ۔ سنن أبي داؤد ۴۶۸۲. ومسند الامام أحمد ۲/۲۵۰، ۴۷۲، ۵۲۷. وسنن الدارمي ۲/۳۲۳. والمستدرک ۱/۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۲۱۸، وصحیح ابن حبان ۱۳۱۱، ۱۹۲۶، ومجمع الزوائد ۳/۳۰۳، ۸/۲۱، ۲۲، والمطالب العالیة ۲۵۴۱. والترغیب والترهیب ۳/۴۱۱، وفتح الباری ۱۰/۲۵۸، مشکاة المصابیح ۳۲۶۴، ۵۱۰۱، وکشف الخفا ۱/۲۰۰، وعمل الیوم واللیلة لابن السنی ۶۳، وتاریخ أصبهان ۲/۶۷.

۲ ۔ صحیح البخاری ۱/۸۳، ۲/۱۴۹. وفتح الباری ۱/۴۰۵، وصحیح مسلم کتاب الایمان باب ۳۴. وسنن أبی داؤد، کتاب السنة باب ۱۵، وسنن ابن ماجة ۴۰۰۳.

دیا ہے بلاشبہ جماعت کی جو چیز تمہیں ناپسند لگتی ہے وہ فرقت وعلیحدگی کی مرغوب چیز سے افضل ہے، اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں جو چیز بھی پیدا کی ہے اس کی ایک انتہا بھی اس کے ساتھ پیدا کی ہے، پس اسلام آجکل اپنے پائے ثبات کے ساتھ اقبال کیے ہوئے ہے کیا بعید کہ اپنی انتہاء کو پہنچ جائے، اسکی نشانی یہ ہے کہ سواری ڈھانپ لی جائے تعلقات ورشتہ داری قطع کردی جائے حتی کہ مالدار کو صرف تنگدستی کا خوف ہوحتی کہ فقیر کسی ایسے آدمی کو نہیں پائے گا جو اس پر مہربان ہوحتی کہ ایک آدمی بھوکا مر رہا ہوگا اور اسکا چچازاد مالدار ہوگا لیکن اس بھوکے پر ذرہ برابر مہربان نہیں ہوگا۔

۱۳۸۹۳-محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، قبیصہ، حسین بن حفص ومحمد بن کثیر، سفیان، اعمش، زید بن وہب کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو صادق ومصدوق ہیں نے ہمیں حدیث سنائی۔ الحدیث۔

۱۳۸۹۴-محمد بن احمد، محمد، جعفر بن عون، معلی بن عرفان، ابووائل کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ ایمان ورع وتقویٰ تک پہنچاتا ہے افضل دین یہ ہے کہ آدمی کا دل اللہ عزوجل کے ذکر سے غافل نہ ہو اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ تعلیمات سے راضی رہا وہ ان شاء اللہ جنت میں داخل ہوگا اور جو بدون شک کے جنت کا ارادہ کرے وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ رکھے۔

۱۳۸۹۵-محمد بن احمد بن یزید، محمد بن احمد بن زہیر، محمد بن اسلم، ابراہیم بن سلیمان، عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں درمیانی اوقات (جو وقت کہ ایک نماز سے دوسری نماز تک کا ہو) کے لئے ایک طرح سے کفارہ کی حیثیت رکھتی ہیں جب تک کہ کبائر سے اجتناب کرلیا جائے اسی طرح ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک (درمیانی وقفہ) کے لئے کفارہ ہے اور تین دن سے زیادہ کے لئے (یعنی پانچ نمازیں درمیانی اوقات میں ہونے والے صغائر کو مٹا دیتی ہیں اسی طرح صلوٰۃ جمعہ بھی صغائر کو مٹا دیتی ہے اور کبائر صرف توبہ سے ہی معاف ہوتے ہیں)[1]

۱۳۸۹۶-محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، ابراہیم بن سلیمان، عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتے جو زکوٰۃ نہ دیتا ہوحتی کہ دونوں فریضوں کو جمع نہ کرے (یعنی نماز اور زکوٰۃ ادا نہ کرے) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں فریضوں کو جمع کیا ہے ان کے درمیان تفرقہ نہ ڈالو۔[2]

۱۳۸۹۷-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، محمد بن اسلم طوسی، عبدالحکم بن میسرہ، ابن جریج، ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی بھی صحابہ کے درمیان پاؤں پھیلائے ہوئے (بیٹھے) نہیں دیکھے گئے۔

ابن جریج کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف محمد بن اسلم کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۳۸۹۸-ابوطاہر محمد بن فضل بن محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، زنجویہ بن محمد بن حسن، محمد بن اسلم، قبیصہ بن عقبہ، سفیان، اعمش، ابووائل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: پانچ نمازیں مسجد میں جا کر پڑھتے رہو چونکہ وہ سراپا ہدایت ہیں اور محمد ﷺ کی مبین سنت ہیں۔

ابووائل سے مروی اعمش کی یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۸۹۹-ابوطاہر محمد بن فضل، زنجویہ بن محمد، محمد بن اسلم، قبیصہ، لیث بن عقبہ، لیث بن سعد، عقیل، ابن شہاب کے سلسلۂ سند سے حضرت انس

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ ۱۴، ۱۵، ۱۶۔ وسنن ابن ماجۃ ۵۹۸، وسنن الترمذی ۲۱۴، ومسند الامام احمد ۲/۳۵۹، ۴۰۰، ۴۱۴، ۴۸۴، وصحیح ابن خزیمۃ ۳۱۴، ۱۸۱۴۔

[2] کنز العمال ۱۵۷۸۸۔

بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ رات کے وقت سفر کیا کرو چونکہ رات کو زمین لپیٹ لی جاتی ہے۔[۱]

۱۳۹۰۰-ابونصر احمد بن حسین بن احمد بن عبید مروزی، زنجویہ بن محمد لباد، محمد بن اسلم طوسی، عبید اللہ بن موسیٰ، ابوالوفاء جعفر، اپنے والد سے ابن عمرؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے (آذان کے کلمہ) الفلاح (یعنی "حی علی الفلاح" کو سنا اور اسکا جواب نہ دیا پس وہ نہ ہمارے ساتھ ہے اور نہ ہی اکیلا ہے)[۲]

ابن عمر کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف ابوالوفاء کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۳۹۰۱-ابونصر، زنجویہ، محمد بن اسلم، یعلی بن عبید، یحیٰ بن عبید اللہ، عبید اللہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بغیر طہارت کے نماز قابل قبول نہیں اور نہ ہی خیانت سے حاصل کیئے ہوئے مال کا صدقہ قابل قبول ہے۔[۳]

۱۳۹۰۲-ابونصر، زنجویہ، محمد بن اسلم زاہد، عبید اللہ بن موسیٰ، ھشام بن عون، عون، کے سلسلۂ سند سے عمرو بن ابی اسلمؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں دیکھا جو کہ انہوں نے اپنے کاندھوں پر مخالف اطراف میں ڈال رکھا تھا۔

۱۳۹۰۳-ابونصر، زنجویہ بن محمد، محمد بن اسلم، عبد اللہ بن زبیر، سفیان، ابوزناد، کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں داخل ہیں (۱) وہ آدمی جو اللہ عزوجل کی مساجد میں سے کسی مسجد کی طرف (نماز وغیرہ) کے لئے نکل جائے۔[۴]

(۲) وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کی نیت سے نکل جائے، (۳) اور وہ آدمی جو حج کے ارادے سے نکل پڑے۔

۱۳۹۰۴-عبد اللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن علی بن نصر طوسی، محمد بن اسلم، حسین بن ولید، سلیمان بن ارقم، زہری، سعید بن میسب کے سلسلۂ سند سے حضرت عثمان بن عفانؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کی نیند حصول رزق میں رکاوٹ ہے۔[۵]

۱۳۹۰۵-محمد بن احمد، احمد بن یزید، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، عبد اللہ بن موسیٰ، داؤد، شعبی، جریرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ الحدیث۔[۶]

۱۳۹۰۶-محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، یزید بن ہارون، شریک، لیث، عبد الرحمن بن سابط، ابوامامہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کو حج سے کسی ظاہری حاجت یا بندش لگا دینے والے مرض یا ظالم سلطان نے نہ روکا اور وہ بغیر حج کیے مر گیا اسے چاہیے کہ وہ یہودی مرے یا نصرانی۔[۷]

۱۳۹۰۷-محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، قبیصہ، سفیان، اوزاعی، اسماعیل بن عبد اللہ، عبد الرحمن بن غنم کے سلسلۂ سند

۱۔ سنن أبي داؤد ۲۵۷۱. ومسند الامام أحمد ۳۸۲/۳، والمستدرک ۴۴۵/۱. ۱۱۴/۲. والسنن الكبرى ۲۵۶/۵، وصحيح ابن خزيمة ۲۵۴۸، ۲۵۴۹، وفتح الباری ۲/۷..... ۲۔ الكامل لابن عدى ۵۱۲/۲، وكنز العمال ۲۰۳۶۱.

۳۔ سنن الترمذی ۱، وصحيح مسلم ۲۰۴، ومسند أبي عوانة ۲۳۵/۱.

۴۔ مسند الحميدی ۱۰۹۰، وكنز العمال ۴۳۲۴۳. والاحاديث الصحيحة ۵۹۸.

۵۔ اللآلي المصنوعة ۸۶/۲، وتنزيه الشريعة ۲۸۰/۱، والكامل لابن عدى ۳۲۱/۱. وكنز العمال ۱۲۶۱۲. والجامع الكبير ۵۶۴۵.

۶۔ صحيح البخاری ۹/۱. وصحيح مسلم، كتاب الايمان، ۲۰، ۲۱. وسنن الترمذی ۲۶۰۹. ومسند الامام أحمد ۲۶/۲، ۹۳، ۱۲۰، ۴/۳۶۳، ۳۶۴. والسنن الكبرى للبيهقى ۳۵۸/۱، ۸۱/۴، ۱۹۹، والمعجم الكبير للطبراني ۳۷۱/۲، ۱۲/۱۷۴، ۳۰۹، ۳۱۲. وصحيح ابن خزيمة ۳۰۸، ۳۰۹، وفتح البارى ۴۹/۱.

۷۔ سنن الدارمی ۲۹/۲، واتحاف السادة المتقين ۲۶۷/۴، ۵۷۶/۸، ونصب الراية ۴۱۱/۴. ومشكاة المصابيح ۲۵۳۵. والكامل لابن عدى ۲۵۰۲/۷. والموضوعات لابن الجوزى ۲۰۹/۲، واللآلي المصنوعة ۶۶/۲.

سے حضرت عمر بن الخطابؓ کی روایت ہے کہ جس آدمی نے (فریضہ) حج چھوڑ دیا اور بغیر حج کیے مرا تو اس پر قسمیں اٹھا اٹھا کر کہو کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرا۔

۱۳۹۰۸- ابو احمد بن احمد غطریفی، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، محمد بن اسلم، مؤمل بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، انس بن مالکؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے اور وہ لوگ آپس میں ہنس رہے تھے یا مزاح کر رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لذات کو شکست فاش دینے والی چیز (یعنی موت) کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔[1]

۱۳۹۰۹- ابو احمد، محمد بن اسحٰق، محمد بن اسلم، مؤمل بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی مرتا ہے اور اسکے قریبی اڑوس پڑوس کے چار آدمی گواہی دیں کہ اس کے متعلق صرف خیرو بھلائی کا علم رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے میں نے تمہاری بات اور گواہی قبول کر لی اور اس کے ایسے پوشیدہ گناہوں کو معاف کیا جنکا تمہیں علم تک نہیں ہے۔[2]

۱۳۹۱۰- ابو نصر احمد بن حسن بن عبیدؒ حسن بن عبید مروزی، زنجویہ بن محمد، محمد بن اسلم، یعلیٰ بن عبید، اعمش، ابو صالح کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تسبیح کرنا مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانا عورتوں کے لئے (یعنی نمازی کے آگے سے کوئی گزر رہا ہو نمازی اگر مرد ہے تو سبحان اللہ کہہ کر گزرنے والے کو آگاہ کرے اور نمازی اگر عورت ہے تو ہاتھ پر ہاتھ مار کر آگاہ کرے)[3]

۱۳۹۱۱- زنجویہ بن محمد، محمد بن اسلم، عبید اللہ بن موسیٰ، اسماعیل، سعید بن ابی عروبہ، یزید عقیلی، ابو جوزاء کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ تکبیر سے نماز کی ابتداء کرتے تھے اور سلام سے ختم کرتے تھے۔

۱۳۹۱۲- ابو نصر، زنجویہ، محمد بن اسلم، قبیصہ، سفیان، عمرو بن قیس، قاسم، مخیمرہ، شریح بن ہانی کے سلسلۂ سند سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مقیم کے لئے مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں ہے۔[4]

۱۳۹۱۳- ابو نصر، زنجویہ، محمد بن اسلم، قبیصہ، سفیان ثوری، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں جب ہم ابو سعید خدریؓ کے پاس آتے تو وہ کہتے: رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق تمہیں خوش آمدید چونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگ تمہارے تابع ہیں عنقریب تمہارے پاس زمین کی مختلف اطراف سے بہت سارے لوگ دین میں سمجھ پیدا کرنے کے لئے آئیں گے، پس جب تمہارے پاس آئیں ان سے بھلائی کے ساتھ پیش آؤ۔[5]

۱۳۹۱۴- محمد بن احمد، محمد بن احمد بن زہیر، محمد بن اسلم، عبید اللہ بن موسیٰ، عبد الاعلیٰ، امین، یحییٰ بن کثیر، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت

۱۔ سنن الترمذی ۲۳۰۷ وسنن النسائی ۴/۴، وسنن ابن ماجة ۴۲۵۸، ومسند الامام أحمد ۲/۲۹۳. والمستدرک ۴/۳۲۱، وصحیح بن حبان ۲۵۵۹، ۲۵۶۲. ومجمع الزوائد ۱۰/۳۰۹، والترغیب والترهیب ۴/۲۳۶.

۲۔ المستدرک ۱/۳۷۸، ومسند الامام أحمد ۲/۴۰۸، ۳/۲۴۲، والمطالب العالية ۷۷۵۰. والترغیب والترهیب ۴/۲۴۶، ومجمع الزوائد ۳/۳، ۴/۳.

۳۔ صحیح البخاری ۲/۸۰، وصحیح مسلم. کتاب الصلاة ۱۰۶، ۱۰۷.

۴۔ سنن ابی داؤد ۱۵۷، ونصب الراية ۱/۱۷۵، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۴۳، مجمع الزوائد ۱/۲۵۹.

۵۔ سنن الترمذی ۲۶۵۰ وسنن ابن ماجة ۲۴۹، وکنز العمال ۲۹۳۱۴، والجامع الکبیر ۵۹۷۰. ومشکاة المصابیح ۲۱۵.

عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شرک چیونٹی کے اندھیری رات میں پتھر پر رینگنے کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتا ہے شرک کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ تم ظلم وجور کے معمولی سے حصہ کو محبوب سمجھو اور عدل وانصاف کے معمولی سے درجے کو مبغوض سمجھو، حالانکہ دین حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کے سواء ہے ہی نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔[۱]

قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله(آل عمران: ۳۱)

کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو پھر میری فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ تم سے بھی محبت کریگا۔

۱۳۹۱۵-محمد، محمد، محمد بن اسلم، حسین بن حفص، سفیان ثوری، سعید جریری، ابونضرہ، ابوفراس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا: اے لوگو! ہم تمہیں اس وقت جانتے تھے جب رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے اور وحی نازل ہوتی رہتی تھی اللہ تعالیٰ تمہارے حالات سے ہمیں آگاہ کردیتے تھے (اور اب وحی کا سلسلہ ختم ہوچکا لہذا) جو آدمی خیر و بھلائی کا پرچار کرے گا ہم اس سے محبت کریں گے اور اسے مناسب مقام دیں گے اور جو آدمی ہمارے لئے شر و برائی کا پرچار کرے گا ہم اس سے بغض وعداوت رکھیں گے اور عداوت ہی کے مقام پر اسے اتاریں گے تمہارے پوشیدہ راز تمہارے اور اللہ کے درمیان ہیں (ہمیں انکا کوئی علم نہیں)

۱۳۹۱۶-محمد، محمد، محمد بن اسلم، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان، منصور، سعد بن عبیدہ، محمد کندی، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے باپ کی قسم اٹھاؤ اور نہ ہی غیر اللہ کی ہو جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس نے شرک کیا۔[۲]

۱۳۹۱۷-محمد، محمد، محمد بن اسلم، عبیداللہ بن موسیٰ، اسماعیل، حکیم بن جبیر، سعید بن جبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شراب کا عادی (بدون توبہ کر کے) مرگیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا جیسا کہ بتوں کا پجاری۔[۳]

۱۳۹۱۸- محمد، محمد، محمد بن اسلم مؤمل بن اسماعیل، سفیان، عبدالکریم، مجاہد کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شراب کا عادی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔[۴]

۱۳۹۱۹-محمد، محمد، محمد بن اسلم، عبدالحکم بن میسرہ، سعید بن بشر، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے دو قسم کے لوگوں کو قیامت کے دن میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی (۱) مرجئہ (۲) اور قدریہ کو۔[۵]

۱۳۹۲۰- محمد، محمد، محمد بن اسلم، عمار بن عبدالجبار، جشم بن حجاز، ابوداؤد، زید بن ارقمؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے خلوص دل سے: ''لاالـه الاالله'' کہا وہ جنت میں داخل ہوجائے گا، ارشاد فرمایا'' لاالـه الاالله '' کے اقرار میں

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۲۲۳. والمستدرک ۲/ ۲۹۱.

۲۔ مسند الامام احمد ۲/ ۸۶، ۱۲۵. المصنف لعبد الرزاق ۱۵۹۲۳. والسنن الكبرى للبيهقي ۱۰/ ۲۹، والاحاديث الصحيحة ۱۱۲۶. ۱۵۹۲۵.

۳۔ الكنى للدولابي ۱/ ۱۲۹. وكنز العمال ۱۳۱۸۷. ۱۳۳۳۰. واللآلي المصنوعة ۲/ ۱۱۲.

۴۔ سنن ابن ماجة ۳۳۷۶. والترغيب والترهيب ۳/ ۲۵۴، ۲۵۵. ۴/ ۳۷. وفتح الباری ۱۰/ ۱۵، ۴. و كشف الخفا ۲/ ۵۲۹. والاحاديث الصحيحة ۶۷۸

۵۔ المعجم الكبير للطبرانى ۸/ ۳۳۷. والسنة لابن ابى عاصم ۱/ ۲۰، ۱۸۵، ۲/ ۲۶۱. والمطالب العالية ۳۱۰۴. والترغيب والترهيب ۳/ ۱۸۵، واللآلي المصنوعة ۱/ ۲۲، والاحاديث الضعيفة ۶۶۳.

تمہارا اخلاص یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء سے رک جاؤ۔[1]

۱۳۹۲۱-محمد، محمد بن اسلم، عبدالرحیم بن واقد، مالک بن سعید، اسماعیل بن عبدالملک، ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ خندق کے دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر ایک پتھر باندھ رکھا تھا تا کہ اس سے کمر سیدھی رکھ سکیں۔

زہد و عبادت میں مشہور تابعین کے بیان میں......... شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم نے ان حضرات آئمہ واساطین کا ذکر کیا ہے جو عبادت وریاضت زہد وورع میں مشہور ہیں اگر ہم ان کے راستے پر چلنے والوں کا بالاستیعاب ذکر کرتے تو کتاب طویل ہو جاتی لہذا ہم نے چند ایک مشہور حضرات کے ذکر پر اکتفا کیا۔

(۴۴۶) ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ

ان حضرات تبع تابعین کرام میں سے ایک ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ بھی ہیں پورا نام یوں ہے ابوسلیمان عبدالرحمن بن احمد بن عطیہ عبسی دارانی، داریا دمشق کا ایک گاؤں ہے، احوال کو پرکھا تا کہ قیامت کی ہولناکیوں سے بچ سکیں تو بہ الی اللہ کی وجہ سے باطنی علتوں سے پاک رہے۔

۱۳۹۲۲-سلیمان بن احمد، ہارون بن ملوک مصری کہتے ہیں میں نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: کیا تم نے کسی رات ابوسلیمان دارانی کو نہیں سنا؟ وہ کہا کرتے ہیں "اے میرے رب! اگر تو میرے بھید کو طلب کرتا ہے تو میں تیری توحید کا طلبگار ہوں اور اگر تو میرے گناہوں کی تلاش میں ہے میں تیرے رحم وکرم کی تلاش میں ہوں اور اگر تو مجھے جہنم میں پھینکنا چاہتا ہے تو میں اہل جہنم میں اعلان کردینا چاہتا ہوں کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

۱۳۹۲۳-اسحق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی نے فرمایا: میں نے صالح بن یعقوب رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان بردار بندے دنیا وآخرت کی لذات بھری زندگی کو لیتے گئے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا: تم مجھ سے راضی رہے اور میری محبت کو تم نے دنیا میں شہوات پر ترجیح دی آج تم میرے پاس ہر طرح کی خواہشات کی تکمیل کرسکتے ہو میرے قرب سے خوش رہو اور عیش وعشرت میں زندگی بسر کرو میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم میں نے بہشتوں کو صرف تمہاری خاطر پیدا کیا ہے۔

۱۳۹۲۴-محمد بن احمد بن محمد، عبدالرحمن بن داؤد، محمد بن احمد بن مطر، قاسم بن عثمان جرعی، سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے بعض کتابوں میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میری ذات کی قسم: جو لوگ میری خاطر مشقتیں اور تکلیفیں برداشت کرتے ہیں وہ میری پناہ میں آچکے ہیں اور میرے دائمی باغات میں مزے لے رہے ہیں پس اعمال کی طرف ہمہ تن متوجہ رہنے والے خوش ہو جائیں کیا تم سمجھتے ہو کہ ان کے اعمال کو ضائع کردوں گا میں تو اعراض کرنے والوں پر بھی سخاوت کرتا ہوں پھر ان بندوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو ہمہ تن میری طرف متوجہ رہتے ہیں۔ ان پر میں کچھ غصہ نہیں ہوا میرے غصے کا مورد وہ لوگ ہیں جو گناہ کرتے ہیں اور پھر گناہ کو بڑا سمجھتے ہیں اگر میں جلد بازی سے کام لوں حالانکہ جلد بازی میری شان نہیں ہے تو میں اپنی رحمت سے مایوس ہونے والوں کو اپنے آغوش غضب میں لیتا۔ میں دیان ہوں

---

[1] المعجم الكبير للطبراني ۲۲۳/۵. ومجمع الزوائد ۱۸/۱، ۱۷. وأمالي الشجري ۲۰/۱، والكنى للدولابي ۳۸/۱، وكشف الخفا ۳۷۲/۲، والكامل لابن عدي ۲۵۳۵/۷. واتحاف السادة المتقين ۲۵/۵، ۲۸۸، ۵۸۶/۹، ۲۸۵/۱۰.

میری معصیت کسی حال میں حلال نہیں۔

۱۳۹۲۵- اسحق بن احمد بن علی، ابو ہارون یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو اپنے دین میں اچھائی کرتا ہے اس کی رات کی طرف سے بھی کافی ہو جاتی ہے اور جو رات میں اچھائی کرتا ہے دن کی طرف سے کافی ہو جاتی ہے، جو آدمی ترک خواہشات میں سچا ہو اس کی مشقت پر اس کی کفایت کر لی جاتی ہے اللہ تعالیٰ خواہشات متروکہ پر عذاب دینے سے بالاتر ہیں۔

۱۳۹۲۶- ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی آدمی اپنے مرتبے کو مخفی پائے نہیں تاوقتیکہ اسے چھوڑ دے یا اس سے آگے تجاوز کر جائے۔

۱۳۹۲۷- ابوسلیمان دارانی نے فرمایا: آدمی جب زہد وتقوی کی انتہا تک پہنچ جاتا ہے پھر توکل کی طرف آجاتا ہے۔

۱۳۹۲۸- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، حسین بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی حواری، سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل معرفت کی دعائیں دیگر لوگوں کی دعاؤں سے جدا ہوتی ہے اور ان کا مقصد بھی الگ تھلگ ہوتا ہے۔

۱۳۹۲۹- عبداللہ بن محمد، اسحق بن ابی حسان، احمد بن ابوحواری، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل معرفت کا ارادہ لوگوں کے ارادے سے الگ ہے اور ان کی دعائیں بھی جدا ہیں۔

۱۳۹۳۰- محمد بن جعفر مؤدب، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر حق میں سارے لوگ شک کرنے لگ جائیں میں اکیلا اس میں شک نہیں کروں گا۔ احمد کہتے ہیں ثابتقدمی میں ابوسلیمان رحمہ اللہ کا دل اتنا پختہ تھا جتنا ابوبکر صدیقؓ کا ردت کے دن تھا۔

۱۳۹۳۱- محمد بن جعفر، عبداللہ، ابوحاتم، ابن ابی حوری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر وہ دل جس میں شک ہو وہ ساقط ہے۔

۱۳۹۳۲- اپنے والد عبداللہ سے، ابوالحسن بن ابان، ابوعلی، حسین بن عبداللہ سمرقندی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابراہیم بن حواری کا بیان ہے کہ ابوسلیمان ان سے محبت کرتے تھے اور رات بھی ان کے ہاں گزارتے تھے ایک دن مجھے کہنے لگے: عبادت گزار ہر مشکل امر کو برداشت کر لیتے ہیں اور معرفت بھی رکھتے ہیں مگر یہ مبارک توکل میں اسے ختم ہو جانے والی ہو سمجھتا ہوں۔

۱۳۹۳۳- احمد بن اسحق، ابن یحیٰی اسدی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہم اللہ پر توکل کریں گھر کی دیوار نہ بنائیں اور نہ ہی چور کے ڈر سے دروازے کے آگے تالہ لگائیں۔

۱۳۹۳۴- احمد بن اسحق ابن یحیٰی اسدی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے تقرب الی اللہ کے بارے میں ابوسلیمان سے سوال کیا، ابوسلیمان رونے لگے اور پھر فرمایا: تم جیسا آدمی یہ سوال کرتا ہے؟ تقرب الی اللہ کا افضل درجہ یہ ہے کہ تم دنیا وآخرت میں صرف اللہ کی ذات کے متلاشی ہو۔

۱۳۹۳۵- احمد بن اسحق، عمر بن یحیٰی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اپنے رزق کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ پر توکل کر لیتا ہے اس کے حسن اخلاق میں اضافہ ہوتا ہے اس میں بردباری آجاتی ہے اور نماز میں اس کے وسوسے کم ہو جاتے ہیں۔

۱۳۹۳۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بھی دل کا مرتبہ بلند ہوتا ہے مقبولیت اسکی طرف دوڑ کر آتی ہے۔

۱۳۹۳۷- عبداللہ، اسحٰق، احمد، ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب آدمی اپنی خواہش نفس کو پورا کرتا ہے اور پھر اس پر اسے ندامت ہوتی ہے اس سے عقوبت اٹھالی جاتی ہے اور اگر اس خواہش نفس پر رشک کرے اور خوش ہوتا ہو اس پر عقوبت برقرار رہتی ہے۔

۱۳۹۳۸- عبداللہ، اسحٰق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: بندہ جب اپنے رب سے حیاء کرنے لگ جائے گویا وہ خیر و بھلائی کو مکمل کرنے میں لگ جاتا ہے۔

۱۳۹۳۹- اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: وسوسے ہمیشہ آباد دل میں آتے ہیں، کیا تم نے چور کو ویرانے میں آتے ہوئے دیکھا ہے وہ تو جس دروازے سے چاہے ویرانے میں داخل ہوسکتا ہے چور تو اس گھر میں آتا ہے جس میں مال و متاع ہوتا کہ نقب لگا کر اسے لیتا اڑے۔

۱۳۹۴۰- ابونعیم اصفہانی، اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن حواری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمانبردار بندوں کو بالا خانوں میں جگہ عطا فرمائی ہے اور بعضوں کو معصیت کرنے سے پہلے آگ میں بھی داخل کردیتا ہے دیکھتے نہیں ہو کہ عمر بن الخطاب بتوں کی طرف کھانا اٹھا کر لے جاتے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ کو ان سے محبت تھی اور ان کا یہ فعل انھیں عنداللہ کچھ ضرر نہ پہنچا سکا۔

۱۳۹۴۱- اسحٰق، ابراہیم، احمد بن ابی حواری، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہیں روٹی کی شدید خواہش ہوا سے ہمیشہ کے لئے چھوڑ دو وہ اس لائق ہے کہ تم پھر اسکی طرف رجوع کرو، ایک موقع پر فرمایا: کم بھوک کم بیداری اور کم ٹھنڈک بھی تجھ سے دنیا کی محبت کو منقطع کرسکتی ہے۔

۱۳۹۴۲- احمد بن اسحٰق، عمر بن یحیی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: قناعت اول رضا ہے اور ورع اول زہد ہے۔

۱۳۹۴۳- احمد، عمر، ابن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: تم ہمارے زمانے میں کسی کو بھی عتاب کا نشانہ نہ بناؤ چونکہ اگر تم نے کسی کو عتاب کا نشانہ بنایا وہ شدید ترین عتاب سے تمہارا پیچھا کرے گا لہذا عتاب کو چھوڑ دو وہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

۱۳۹۴۴- احمد، عمر، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عراق میں ہمارے درمیان زہد میں اختلاف ہو گیا بعض نے کہا لوگوں کے ساتھ میل جول کو ترک کرنے کا نام زہد ہے بعض نے کہا خواہشات نفس کو ترک کرنے کا نام زہد ہے اور بعض نے کہا شکم سیری ترک کرنا زہد ہے۔ ان سب کا کلام ایک دوسرے کے قریب قریب ہے اور میرا مذہب یہ ہے کہ جو چیز تمہیں اللہ تعالیٰ سے غافل کرے اسکو ترک کرنا زہد ہے۔

۱۳۹۴۵- ابومحمد بن حیان، اسحٰق بن ابراہیم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: رضا کی کوئی حد نہیں، ورع کی کوئی حد نہیں زہد کی کوئی حد نہیں، میں ان میں سے ہر ایک کی صرف ایک ایک طرف کو جانتا ہوں، جو ہر چیز سے راضی ہوا وہ حد رضا کو پہنچ گیا جس نے ہر چیز سے پرہیز کی وہ حد ورع کو پہنچ گیا اور جس نے ہر چیز میں زہد اختیار کیا وہ حد زہد کو پہنچ گیا۔

۱۳۹۴۶- ابومحمد، اسحٰق، احمد سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلیمان سے عرض کیا کہ ابن داؤد کہتا ہے: کاش کہ رات لمبی ہوتی، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اس نے اچھا بھی کہا اور برا بھی، سو اگر اطاعت خداوندی کے لئے اس نے طول رات کی تمنا کی ہے تو اچھا کہا اور اگر اللہ تعالیٰ کی کم کردہ چیز کے طول کا متمنی ہورہا ہے تو اس نے برا کیا۔

۱۳۹۴۷- ابومحمد، اسحٰق کہتے ہیں۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے مجھے کہا: کسی وجہ سے عقلمند آدمی آئمہ سے علیحدہ ہوتا ہے؟ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں: فرمایا: چونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی اسکو مبتلا کیا ہے۔

۱۳۹۴۸-سلیمان بن احمد، احمد بن ابی معلیٰ، احمد بن ابی حواری کہتے ہیں میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: گزشتہ رات وتر پڑھے ہیں اور نہ ہی فجر کی دو رکعتیں اور نہ ہی فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی ہے، فرمایا: تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے یہ نقصان ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ہے تم خواہش نفس کو پہنچے ہو۔

۱۳۹۵۹-احمد، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، موسیٰ بن عمران سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا اپنے سے بھاگنے والے کی تلاش میں لگی رہتی ہے اگر اسے پالے تو اسے زخمی کر دیتی ہے اور اگر اس کا طالب اسے پالے تو وہ اسے قتل کر دیتی ہے۔

۱۳۹۵۰-محمد بن علی بن عاصم، احمد بن بجیر واسطی، احمد بن محمد بن سلمہ، احمد بن حواری سے مروی ہے ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: بڑا افسوس ہے بڑا افسوس ہے دنیا کے ٹھکانے پر۔

۱۳۹۵۱-عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن احمد بن سعد، قاسم بن عثمان جرعی سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اے قاسم! اللہ تعالیٰ نے تیرا نام رکھا ہے لہذا اس نام جیسا ہو جا ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا۔

۱۳۹۵۲-ابوبکر محمد بن حسین آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: آخرت کی کنجی بھوک ہے اور دنیا کی کنجی شکم سیری ہے اور دنیا و آخرت ہر بھلائی کی جڑ خوف خدا ہے۔

۱۳۹۵۳-عبدالرحمن بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن شاذان، حسن بن علی معمری، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ شدید ٹھنڈی رات میں میں مسجد میں تھا مجھے سردی نے مجبور کر دیا میں نے ایک ہاتھ قمیص میں چھپالیا اور دوسرا ہاتھ باہر ہی رہنے دیا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی اچانک مجھے غیبی آواز سنائی دی کہ: اے ابوسلیمان: اس ہاتھ پر ہم نے خیر و بھلائی رکھ دی ہے اور اگر دوسرا بھی باہر نکلا ہوتا اس پر بھی ہم خیر رکھ دیتے، اس کے بعد میں نے قسم اٹھائی کہ جب بھی میں دعا کروں گا خواہ گرمی ہو یا سردی اپنے ہاتھوں کو باہر نکال کر رکھوں گا۔

۱۳۹۵۴-عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن عثمان واسطی، محمد بن احمد بن سعید واسطی، احمد بن ایوب حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے مجھے کہا: اے احمد میں تمہیں ایک بات سناتا ہوں میرے مرنے تک کسی کو نہیں سنائی، ایک رات میں وظیفہ پڑھے بغیر ہی سو گیا اچانک دیکھتا ہوں کہ ایک حور آئی اور مجھے بیدار کرنے لگی اور کہہ رہی تھی اے ابوسلیمان آپ سور ہے ہیں اور میں عرصہ پانچسو سال سے تیری انتظار میں پردہ کیے بیٹھی ہوں۔

۱۳۹۵۵-عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابی حواری کہتے ہیں میں نے ابوسلیمان کو وسوسے کی شکایت کی، کہنے لگے: اے ابوالحسن! میں تمہیں غمزدہ دیکھتا ہوں اگر تم چاہتے ہو کہ وسوسے تم سے منقطع ہو جائیں اور اگر تم اسے محسوس کرو تو خوش ہو جاؤ اس لئے کہ جب تم خوش ہو جاؤ گے تو تم سے منقطع ہو جائیں گے اور اگر تم اس سے غمزدہ ہو جاؤ تو اس میں تمہیں مزید اضافہ ہو۔

۱۳۹۵۶-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: وسوسے اور خوابوں کی کثرت (ایمانی اعتبار سے) کمزور آدمی کو آتے ہیں جب آدمی خالص ہوتا ہے اس کے وسوسے اور کثرت خواب ختم ہو جاتی ہے مجھے کئی کئی سال تک خواب نہیں آتا۔

۱۳۹۵۷- اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عیال آدمی کے یقین کو کمزور کر دیتا ہے چونکہ اگر وہ تنہا ہوتا اور اسے بھوک لگتی تو قناعت کرتا اور جب اسکا عیال ہوگا اکے لئے رزق طلب کریگا، اور جب طالب بھوکا ہو جاتا ہے تو اس کا یقین کمزور پڑ جاتا ہے۔

۱۳۹۵۸-اسحٰق، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب دل میں دنیا کی محبت آجاتی

ہے تو آخرت کی فکر رخصت ہو جاتی ہے اور جب دنیا دل میں آ جاتی ہے آخرت نہیں آتی چونکہ دنیا کمینی چیز ہے جبکہ آخرت عزت مند چیز ہے۔

۱۳۹۵۹-اسحٰق بن ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی عباء پہنتا ہے جسکی قیمت۔۱۔۲۔۳ ساڑھے تین درہم ہوتی ہے اور اسکے دل میں عباء کی خواہش پانچ دراہم کی ہوتی ہے کیا وہ اس خواہش کو دل سے نکال نہیں سکتا ہے۔ جب آدمی کے دل میں خواہشات نہیں رہتی ہیں پھر وہ عباء پہنے اور درست راستے پر چلتا رہے چونکہ عباء بھی زہد کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔

۱۳۹۶۰-ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک جنازے میں ان کے ساتھ تھا وہ کہنے لگے: اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے داؤد! اپنے متبعین کو خواہشات کے اپنانے سے ڈراؤ چونکہ دل دنیاوی خواہشات کے ساتھ معلق ہوتے ہیں اور ان کی عقلیں مجھ سے غافل ہوتی ہیں۔

۱۳۹۶۱-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے صالح بن عبدالجلیل کو کہتے ہوئے سنا کہ: اہل بصیرت دنیا کے بادشاہوں کی طرف تعظیم اور رشک سے نہیں دیکھتے۔

۱۳۹۶۲-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم اصفہانی، احمد بن محمد بن حمران، ابن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان نے مجھے کہا: اے احمد ستارہ بن جاؤ، اگر ستارہ نہ بنو تو چاند بن جاؤ اگر چاند نہیں بنتے ہو تو سورج بن جاؤ میں نے عرض کیا: اے ابوسلیمان چاند ستارے سے زیادہ روشن ہوتا ہے اور سورج چاند سے زیادہ روشن ہوتا ہے۔ فرمایا: اے احمد ستارے جیسے ہو جاؤ جو کہ اول رات سے طلوع فجر تک روشن رہتا ہے تم بھی اول رات سے آخر رات تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہو بالفرض اگر تم پوری رات عبادت پر قوت نہیں رکھ سکتے تو سورج کی طرح ہو جاؤ جو پورا دن طلوع رہتا ہے لہٰذا اگر تم رات کو قیام اللیل کی قدرت نہ رکھو تو کم از کم دن کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی تو نہ کرو۔

۱۳۹۶۳-عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان نے فرمایا: جب تمہاری کوئی عبادت فوت ہو جائے تو اس کی قضا کرو چونکہ وہ اس کے زیادہ لائق ہے کہ تم اس کو ترک نہ کرو۔

۱۳۹۶۴-عبداللہ، اسحٰق، احمد، ابوسلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں میں اپنے سر کو آگ کے دو پہاڑوں کے درمیان دیکھتا ہوں اور بسا اوقات میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ اس کے درمیان تک پہنچ جاتا ہوں پس جس آدمی کی یہ حالت ہو اس کے لئے دنیا کیسے مبارک ہو سکتی ہے؟

۱۳۹۶۵- عبداللہ، اسحٰق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: انما هانوا عليه فعصوه ولو كرموا عليه لمنعهم منها۔

۱۳۹۶۶-احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: بندہ جب معرفت تک پہنچ جاتا ہے پھر اس سے واپس نہیں لوٹتا واپس تو وہ ہوتا ہے جو طریقت کو چھوڑ بیٹھے۔

۱۳۹۶۷-احمد عبداللہ، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے محمود بن خالد سے کہا: دنیا کی چھوٹی برائی سے بچو چونکہ وہ بڑی برائی کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔

۱۳۹۶۸-احمد و عبداللہ، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے بھائی سے کہتا ہے کہ میرے اور تیرے درمیان ایک راستہ ہے، وہ راستے کو نہیں پہچانتا اور اگر وہ پہچانتا ہوتا تو پسند کرتا کہ وہ خود کسی سے تعلق پیدا کرے اور نہ ہی کوئی اور اس سے تعلق پیدا کرے۔

۱۳۹۶۹-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اویس رحمہ اللہ حج کے

لئے تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور جا کر مسجد نبوی کے دروازے پر کھڑے ہوئے ان سے کسی نے کہا یہ نبی ﷺ کی قبر مبارک ہے۔ان پر غشی طاری ہوگئی اور جب افاقہ ہوا کہنے لگے: مجھے باہر نکالو وہ شہر میرا شہر نہیں ہے جس میں محمد ﷺ مدفون ہوں (غایت تواضع کی وجہ سے یہ قول کیا)

۱۳۹۷۰-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا کہ عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف بھی تو مالدار تھے؟ فرمایا: خاموش رہو عثمان اور عبدالرحمٰن زمین پر اللہ کے خازنوں میں سے دو خازن تھے اور بھلائی کے راستوں پر خرچ کرتے تھے۔

۱۳۹۷۱-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: بسا اوقات میں ایک ہی آیت کو دہراتے پانچ دن گزار دیتا ہوں اگر مجھے اس کے مابعد کے فوت ہونے کا خوف نہ ہوتا میں اس سے آگے تجاوز نہ کرتا۔ بسا اوقات قرآن مجید کی کوئی ایسی آیت ہے جو عقل کو لے اڑتی ہے پس پاک ہے وہ ذات جو عقل کو واپس کر دیتی ہے۔

۱۳۹۷۲-ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ عزوجل سے راضی رہنا اور مخلوق پر رحم کرنا پیغمبروں کا درجہ ہے۔

۱۳۹۷۳-اپنے والد عبداللہ سے، احمد، حسین، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی پر کوئی تعجب نہیں جو طاعت کی لذت نہ پائے، تعجب تو اس آدمی پر ہے جو اطاعت خداوندی کی لذت پائے اور اطاعت کو ترک کر دے پتہ نہیں وہ صبر کیسے کرتا ہوگا۔

۱۳۹۷۴-اپنے والد عبداللہ سے، احمد، حسن، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے دنیا کو پہچان لیا اس نے آخرت کو بھی پہچان لیا جس نے دنیا کو نہ پہچانا وہ آخرت کو بھی نہ پہچان سکا۔

۱۳۹۷۵-اسحٰق، ابراہیم، احمد بن ابی حواری کہتے ہیں میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: کیا حدیث میں نہیں آیا کہ" مؤمن اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے"؟ فرمایا: تم نے سچ کہا لیکن یہ تو بتاؤ کہ اللہ کے نور سے دیکھنے والا کہاں ہے؟

۱۳۹۷۶-عبداللہ، اسحٰق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: یحیٰی بن زکریا کے پاس ایک پیالہ تھا جس میں وہ پانی بھی پی لیتے اور اسی سے وضو بھی کر لیتے تھے، ایک بار ایک آدمی کے پاس سے ان کا گزر ہوا وہ ہاتھ سے پانی پی رہا تھا، یحیٰی کہنے لگے ہاتھ پیالے کی ضرورت کو پورا کر رہا ہے اس لئے انہوں نے پیالہ بھی پھینک دیا اور پھر کہا: یہ ان چیزوں کے ساتھ ہے جو میں نے دنیا میں سے ترک کردی ہیں۔ ایک مرتبہ میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: آپ آج رات ہمارے ہاں گزاریے، کہنے لگے: مجھے پسند نہیں کہ تم لوگ مجھے دن کو بھی مشغول رکھو اور اب تم میری رات کو بھی مشغول کرنا چاہو۔

۱۳۹۷۷-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل اللہ جب مشغول ہو جاتے پھر وہ ملاقات کے خواہشمند رہتے اور جب جدا ہو جاتے ہیں آپس میں ملتے ہیں تو تواضع سے پیش آتے ہیں، ایک مرتبہ فرمایا: مجھے اس کے بارے میں کچھ شک نہیں ہوا اور تم لوگ ہرگز شک مت کرو کہ رات کے وقت تمہارا اکٹھا ہو جانا بدعت ہے۔

۱۳۹۷۸-احمد، ابراہیم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک خطا سے بڑھ کر ان کا کوئی عمل بھی ان کے لئے زیادہ نفع بخش ثابت نہیں ہو سکا تادم حیات اس سے خائف ہو کر بھاگتے رہے حتیٰ کہ اپنے رب عزوجل سے جا ملے۔

۱۳۹۷۹-احمد وعبداللہ بن محمد، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عقلمند آدمی اپنے عمل پر کیسے اترا سکتا ہے؟ بلاشبہ وہ تو اپنے عمل کو اللہ کی نعمت شمار کرتا ہے بلکہ اس کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے عمل پر شکر کرے اور عاجزی سے کام لے، البتہ قدری اپنے عمل پر اتراتے ہیں چونکہ وہ عمل کا دعویٰ کرتے ہیں۔ رہی بات اس کی جو عمل کرنا چاہتا ہو وہ کس چیز پر اترائے گا۔

۱۳۹۸۰-احمد بن عبداللہ، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ رضا کی وجہ سے مجھے طریقت مل سکتی ہے سو اگر میرا رب مجھے جہنم میں بھی داخل کر دے میں اس سے بھی راضی رہوں گا، ایک مرتبہ ابوسلیمان رحمہ اللہ حج کے لئے تشریف لے گئے اور جب تلبیہ کہنا چاہا ان پر غشی طاری ہوگئی اور جب افاقہ ہوا کہنے لگے:

اے احمد! مجھے خبر پہنچی ہے کہ جب کوئی آدمی بغیر حل کئے "اللھم لبیک اللھم لبیک" کہتا ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے "لالبیک ولاسعدیک" حتی کہ جو تیرے ہاتھوں میں ہے وہ رد کر دیا جائے پھر انہوں نے تلبیہ کہا۔

۱۳۹۸۱-عبدالرحمٰن بن محمد واعظ، احمد بن عیسیٰ بن ماہان احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا:

بسا اوقات میں کسی آدمی کو کہتے ہوئے سنتا ہوں کہ میرا دل بھوک سے مجھے چٹ کیے جا رہا ہے اور اگر مجھے ادائے فرض کا خوف نہ ہوتا میں کچھ نہ کھاتا۔

۱۳۹۸۲-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری کہتے ہیں ایک مرتبہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے مجھے کہا: وہ آدمی کیسے دنیا کو ترک کر سکتا ہے جسے تم دینار و درہم کے ترک کا حکم دیتے ہو جب وہ پھینک ہی دے گا تم خود اٹھا لو گے۔

۱۳۹۸۳-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اہل معرفت کے لئے صرف یہی ایک آیت آسمان سے نازل ہوتی یہی ان کی کفایت کر دیتی" وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربھا ناظرۃ "جس دن کچھ چہرے کھلے ہوئے ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے (القیامہ: ۲۲-۲۳)

۱۳۹۸۴-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل معرفت کس چیز کا ارادہ رکھتے ہیں؟ بخدا! وہ اسی چیز کا ارادہ رکھتے ہیں جس کا سوال موسیٰ علیہ السلام نے کیا تھا۔

۱۳۹۸۵-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بھی تیرے اہل یا تیری اولاد یا تیرا مال تجھے اللہ تعالیٰ سے غافل کرے وہ تیرے لئے منحوس ہے میں نے یہ بات مروان بن محمد سے بیان کی انہوں نے کہا: بخدا! ابوسلیمان نے سچ کہا، ایک بار ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی چاہے ولد احمق نہ دنیا کے لئے اور نہ ہی آخرت کے لئے، اگر وہ چاہے کھانا، سونا اور بیوی سے جماع کرنا ہم اس کو چھوڑ کا ئیں گے اور اگر عبادتگزاری کا ارادہ رکھتا ہو اسمیں مشغول ہو جائے گا۔

۱۳۹۸۶-عبداللہ، ابومحمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے بیٹے دنیا میں اسقدر نہ گھس جاؤ کہ تمہاری آخرت برباد ہو جائے اور نہ ہی دنیا کو بالکلیہ چھوڑ دو کہ تم لوگوں پر ایک بوجھ بن کر رہ جاؤ۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عبادت یہ نہیں کہ تم بچارے بن جاؤ اور لوگ تمہیں بیکار سمجھنے لگیں لیکن پہلے اپنے لئے دو روٹیوں کا بندوبست کرو اور پھر عبادت میں مشغول ہو جاؤ، ایک مرتبہ فرمایا: اس دل میں کچھ بھلائی نہیں جو دروازے پر دستک کی توقع رکھتا ہو کہ ممکن ہے کوئی آئے اور اسے کچھ عطا کر جائے، ایک مرتبہ کہنے لگے: جب مجھے کوئی خطا یاد آ جاتی ہے مجھے مرنے کی خواہش نہیں رہتی میں کہتا ہوں کہ زندہ رہوں تاکہ توبہ کرلوں۔

۱۳۹۸۷-محمد بن جعفر، عبداللہ، ابوحاتم، احمد کہتے ہیں میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آدمی کے لئے جائز ہے یوں کہے: یا اللہ! مجھے صدیق بنا دے؟ انہوں نے جواب دیا، اگر اپنے اندر صدیق والی خصلتیں پاتا ہو تو جائز ہے ورنہ تعدی کا مظاہرہ نہ کرے چونکہ دعا بھی تعدی بن جائے گی، ابوسلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے کسی صوفی میں خیر نہیں دیکھی بجز عبداللہ بن مرزوق کے حالانکہ مجھ میں ان کے لئے نرم گوشہ موجود ہے۔

ایک مرتبہ صبیح نے ابوسلیمان سے کہا: خوشخبری ہے زاہدین کے لئے، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے کہا: خوشخبری ہے عارفین کے لئے۔

ایک مرتبہ ابوسلیمان نے اس آدمی کے بارے میں کہا جو عبادت میں مشغول ہو کر پھر عبادت کو چھوڑ دے اور پھر عبادت کی طرف لوٹ آئے فرمایا: عبادت میں پائے جانے والے لطف کو کبھی نہیں پاسکتا چونکہ پہلے وہ عبادت میں داخل ہوا اور پھر اس کے پاس آلہ بھی موجود تھا جو کہ خوف کا تھا رخصت ہو چکا تھا لیکن پھر اس کے پاس عود کر آیا، ایک مرتبہ میں نے ابوسلیمان سے پوچھا: جو آدمی خواہشات میں پڑ جاتا ہو کیا وہ عبادت کی حلاوت پاسکتا ہے؟ فرمایا: میں نہیں جانتا ہوں کہ وہ کسی طرح عبادت کی حلاوت پاتا ہو۔ ہاں اللہ تعالیٰ مخلوق کے بارے میں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

ایک مرتبہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی بھی اس لئے کھاتا ہے تاکہ اس کے کھانے سے اسکا بھائی مسرور ہو اس کا کھانا باعث ضرر نہیں ہوگا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے جو عمل کرتا ہے وہ رسوا نہیں ہوتا، ہاں باعث ضرر اس وقت ہوسکتا ہے جب خواہش نفس کے لئے کھائے، فرمایا: اگر تمہارے لیے ممکن ہو سکے کہ تم کسی چیز کو نہ پہچانو بدون سہولت کے تو ایسا کرلو ایک مرتبہ ابوسلیمان نے آیت کریمہ "ینظرون من طرف خفی" (الشوریٰ:۴۵) کے بارے میں فرمایا: یعنی دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے ابو سلیمان رحمہ اللہ سے کہا: ایک بار میں پوری رات صبح تک عورتوں (کے محاسن) کا تذکرہ کرتا رہا، سن کر ابوسلیمان کا چہرہ متغیر ہو گیا اور کہنے لگا: تمہاری ہلاکت تمہیں شرم نہیں آتی کہ حق تعالیٰ نے تمہیں عورتوں کے تذکرے میں رات بھر بیدار دیکھا؟ لیکن تمہیں اس ذات سے کیسے شرم آتی جسے تم جانتے ہی نہیں ہو؟

ایک بار ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تمہیں قرأت میں لذت آرہی ہو تو رکوع وسجدہ مت کرو۔ اور جب تمہیں سجدے میں لذت آئے رکوع قرأت مت کرو۔ سو جس امر سے تمہیں لذت آئے اسی کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ ایک بار فرمایا جسکا آج گزشتہ کل جیسا رہا پس اسنے اپنا نقصان کیا، اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: جس نے گزشتہ کل کسی کام کی نیت کی ہو اور صبح کرتے ہی اس نے مزید اضافے کی نیت کی اور اس کی نیت میں نائمہ ہو گیا وہ اپنی گزشتہ حالت پر برقرار نہیں رہا۔ اگر کوئی آدمی دل کی بات کہنا چاہتا ہو جس سے وہ متصف ہو وہ اس بات کو نہ کہے اسکی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: انسان جس درجے پر فائز ہوا سے بیان نہ کرے حتی کہ یا تو اسے تجاوز کر جائے یا چھوڑ دے۔

۱۳۹۸۸-محمد بن عبداللہ بن معروف صفار، ابوعلی بن علی بن سہل دوری، ابوعمر، موسیٰ بن عیسیٰ حصاص سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: حد سے تجاوز کرنے والے بندے کے لئے مناسب ہے کہ جلدی آنے والی زائل ہونے والی اور اپنے پیچھے آفات کو پے درپے لانے والی دنیا کو مردہ کردے چونکہ حقیقی موت کے پیچھے احوال وحساب آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ ایک مرتبہ فرمایا: سچا زاہد دنیا کی مذمت نہیں کرتا اور نہ ہی اس کی مدح کرتا ہے، نہ اس کی طرف بنظر غائر دیکھتا ہے جب اسکی طرف متوجہ ہو جاتی ہے اس پر اتراتا نہیں ہے، اور جب اس سے منہ پھیر کر بھاگ نکلتی ہے اس پر غمگین نہیں ہوتا۔ فرمایا: جب دل بھوکا اور پیاسا ہوتا ہے اس وقت شفاف اور نرم ہو جاتا ہے اور جب سیر اور سیراب ہو جاتا ہے اس وقت اندھا اور ہلاک ہو جاتا ہے، ایک بار فرمایا: زہد طول امل کوتاہ کردیتا ہے اسباب طمع کو ختم کرتا ہے اور قناعت کو لاتا ہے۔

۱۳۹۸۹-موسیٰ بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن رب رحمن کے ہم نشین وہ لوگ ہوں گے جن میں یہ خصلتیں پائی ہوں، کرم وشرافت، حلم وعلم، حکمت، رحمت ورأفت، فضل وصلح، احسان ومہربانی، بردو لطف فرمایا: مجھ کارے معرفت نفس سے ہوتا ہے، خطا کی قلت سے نفس کو خالص رکھو اور اہل خوف کے ساتھ مجالست سے رقت قلب سے تعرض کرو اور نور قلب کو دائمی غم وحزن سے پیدا کرو، اور دائمی فکرمندی سے حزن کے دروازے کو تلاش کرو اور تنہائیوں میں فکرمندی مختلف وجوہات کو تلاش کرو۔

۱۳۹۹۰-احمد بن اسحٰق وعبداللہ بن محمد، ابراہیم بن حارث، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عطاء سلمی پر

خوف کی شدت اس قدر غالب تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال ہی نہیں کرتے تھے اور جب ان کے سامنے جنت کا ذکر کیا جاتا کہتے ہم اللہ تعالیٰ سے عفو ودرگزر کا سوال کرتے ہیں۔

۱۳۹۹۱-احمد وعبداللہ، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے بیس سال تک احتلام نہ ہوا پھر میں مکہ گیا وہاں مجھے ایک نئی بات پیش آئی حتی کہ صبح کرنے سے پہلے مجھے احتلام ہوا میں نے ان سے پوچھا: یہ نئی بات کون سی تھی؟ فرمایا: مسجد حرم میں میں عشاء کی نماز باجماعت نہ پڑھ سکا جس کی وجہ سے مجھے رات کو احتلام ہوگیا۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ احتلام ایک طرح کی عقوبت وسزا ہے، فرمایا: ایک مرتبہ میرے درمیان اور قیام اللیل کے درمیان ایک رکاوٹ حائل ہوگئی، احمد کہتے ہیں: ابوسلیمان پر ذکر کا غلبہ رہتا تھا جب اٹھتے تو ان پر غشی طاری ہوجاتی تھی۔

۱۳۹۹۲-ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں جب مریض ہوجاتا ہوں سمجھ جاتا ہوں کہ کس گناہ کی وجہ سے مجھے مرض لاحق ہوا، چنانچہ ایک مرتبہ مجھے مرض لاحق ہوا لیکن اسکا سبب مجھے سمجھ نہ آسکا اتنے میں میری بہن میرے پاس آئی اس نے پوچھا: کیا تو نے اللہ سے دعا کی ہے کہ مجھ پر مرض مسلط کرے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا: کہنے لگے اگر مجھے گدھے کے سوا کوئی سواری نہ ملے میں حج کو نہیں چھوڑوں گا، احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: پھر ابوسلیمان حج کے لئے تشریف لے گئے۔

۱۳۹۹۳-احمد ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ نہ حج کرتے ہیں اور نہ سرحدوں پر حفاظت وچوکیداری کے لئے جاتے ہیں اور نہ ہی جہاد کرتے ہیں مگر بیت اللہ سے بھاگنے کے لئے اور وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ان آنکھوں کو ٹھنڈک صرف بیت اللہ سے ہی ہوسکتی ہے۔

۱۳۹۹۴-ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف کی ہنسی صرف مسکرانا ہے۔

۱۳۹۹۵-عبداللہ بن محمد، اسحق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا کہ عباد اور احمد بن سباع سرحدوں کی طرف چلے گئے ہیں ابوسلیمان نے کہا: بھاگنے والے برے بندے ہیں بخدا وہ تو صرف اللہ سے بھاگتے ہیں اللہ کو سرحدوں میں طلب کریں گے۔

۱۳۹۹۶-عبداللہ، اسحق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دنیا کو مخلوق کے لئے مبغوض قرار دیا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا اس دن سے اسے دیکھا نہیں۔ اور نہ ہی تا قیامت اسکی طرف دیکھے گا اور جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ حکم دے گا جو میرے لئے تھا وہ اس سے لیتے جاؤ اور جو اس کے علاوہ ہو وہ جہنم میں ڈال دو میں نے ابوسلیمان سے کہا: کیا اللہ تعالیٰ دنیا کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا؟ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا: پاک ہے وہ ذات جو اس کی طرف دیکھ رہا ہے اور اس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

۱۳۹۹۷-اسحق، احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے عرض کیا: آپ کا بیٹا سلیمان کسب معاش کی طرف لوٹ آیا ہے اور حلال وسنت کی طلب میں لگ گیا ہے انہوں نے کہا: جو دل قیراطوں (دیناروں) کے جمع کرنے کی فکر میں لگ جائیں وہ فلاح نہیں پاتے۔ ایک مرتبہ ابوسلیمان کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا: کہنے لگے: میرے دل میں اس کی عداوت پڑ چکی ہے لیکن پھر بھی تم اس کی حالت بیان کرو۔ میں نے کہا: وہ آدمی صوف اور قرآن میں پلا ہے اور رنگ برنگ کھانے کھاتا رہا ہے۔ میں پسند کرتا تھا کہ ان لوگوں میں سے ہوں جنھوں نے دنیا کا ذائقہ چکھ لیا تھا اور پھر دنیا کو انھوں نے ترک کردیا۔ چونکہ جب اس نے دنیا کا ذائقہ چکھ لیا اور پھر دنیا کو ترک کردیا گویا اس نے دھوکہ نہیں کھایا۔ اور آدمی جب ان لوگوں میں سے ہو جنھوں نے دنیا کا ذائقہ چکھا ہی نہ ہو جب وہ دنیا میں پڑ جائے گا پھر اس کے لئے دنیا سے نکلنا مشکل ہو جائیگا، فرمایا: بسا اوقات میرے سامنے دو آدمیوں کا حال بیان کیا جاتا ہے ایک تو

میرے دل میں واقع ہو جاتا ہے جبکہ دوسرا واقع نہیں ہوتا۔

۱۳۹۹۸- عبداللہ، اسحق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر بندہ عمل کرے جب وہ معرفت رکھے جیسا کہ معرفت سے پہلے وہ عمل کرتا تھا تو وہ معرفت وخواہش نفس دونوں کی طرف چلے گا۔ اور جب دو رکعت نماز پڑھے گا انھیں ختم کرنے سے پہلے پہلے ان کا ذائقہ چکھ لے گا میرا گمان نہیں ہے کہ کوئی عمل ایسا پایا جاتا ہو جسکی دنیا میں لذت اور آخرت میں ثواب نہ ہو۔

۱۳۹۹۹- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابوحواری سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ابوسلیمان کے ساتھ باہر نکلا ہم ایک کھیتی کے پاس سے گزرے کیا دیکھتے ہیں کہ دو پرندے دانے چگ رہے ہیں جب دونوں کا پیٹ بھر گیا تو مذکر نے مونث کا ارادہ کیا۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ کہنے لگے: اے احمد! دیکھو شکم سیری کس ہوس کی طرف بلاتی ہے۔

۱۴۰۰۰- اسحق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ہر چیز کا کوئی نہ کوئی حیلہ پایا ہے مگر سونے چاندی کو دل سے نکالنے کا کوئی حیلہ میں نہیں پا سکا۔

۱۴۰۰۱- اسحق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ترک شہوت کے لئے ثواب ہے اور اس کے ترک پر مشقت بھی ہے، اور عدم ترک پر عقوبت ہے لیکن جب نادم ہو جاتا ہے عقوبت اٹھالی جاتی ہے، لیکن اگر نادم نہ ہو عقوبت حسب سابق برقرار رہتی ہے، عمر بن خطابؓ نے آیت کریمہ "اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی" (حجرات: ۳)۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے جانچ لیا ہے" کے بارے میں فرمایا: یعنی اللہ تعالیٰ نے دلوں کی خواہشات کو ختم کر دیا ہے۔

ابوسلیمان رحمہ اللہ نے آیت کریمہ" وجزاھم بما صبروا "(الانسان: ۱۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو بدلہ دیا بسبب اس کے جوانہوں نے خواہشات نفس سے پرہیز کی (فرمایا!) دل سے دنیا کو باہر نکال پھینکو تو دل میں حکمت ہی حکمت پاؤ گے۔

۱۴۰۰۲- احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے مجھے کہا: (اگر تم سے ممکن ہو سکے کہ تم کسی چیز کو نہ پہچانو تو ایسا کرو ایک مرتبہ فرمایا: عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہ السلام گھر سے باہر نکلے اور چہل قدمی کرنے لگے یکایک یحییٰ علیہ السلام ایک عورت کے ساتھ ٹکر گئے، عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا:

اے خالہ زاد! آج آپ سے ایک خطا سرزد ہوئی ہے میرا گمان نہیں ہے کہ وہ آپ کو معاف کی جائے، یحییٰ علیہ السلام نے پوچھا: بھلا کونسی خطا مجھ سے سرزد ہوئی ہے؟ عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: آپ نے ایک عورت سے ٹکر لگائی ہے۔

یحییٰ علیہ السلام بولے: بخدا! مجھے تو اسکا پتہ ہی نہیں عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: سبحان اللہ! آپ کا بدن تو میرے ساتھ ہے لیکن آپکی روح کہاں ہے؟ جواب دیا: میری روح عرش کے ساتھ معلق ہے اگر میرا دل جبریل سے اطمینان حاصل کرے میرا گمان ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی معرفت آنکھ جھپکنے کے بقدر بھی حاصل نہیں کر سکوں گا۔

۱۴۰۰۳- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، حسن بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے گلی میں پھینکے ہوئے گناہوں کے پاس سے گزریں ان کی طرف مطلق التفات نہیں کریں گے۔

۱۴۰۰۴- عبداللہ، احمد بن حسین، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے سر کو کوڑے مارے جائیں مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک پیالہ سرکہ اور زیتون کا تیل کھاؤں اور اگر میں ایک پیالہ سرکہ اور زیتون کا تیل کھاؤں زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میرے ہاں بچہ پیدا ہو۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر وہ آدمی جو نفلی عبادت میں لذت حاصل کر رہا ہو کہ اتنے میں فرض کا وقت ہو جائے لیکن نفلی عبادت کی لذت اسے فرض سے غافل رکھے تو وہ یقیناً نفلی عبادت سے دھوکہ کھا رہا ہے۔ ایک دفعہ فرمایا: کسی آدمی کے

لئے جائز نہیں کہ بدوں کسی اثر وحدیث کے مروی ہونے کے الہام پر عمل پیرا ہو۔ چنانچہ جب مسئلہ ملعمہ میں کوئی حدیث سن لے تو بلا
ردد اس پر عمل کر سکتا ہے۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ابن آدم پر اسکی عمر پیش کریں گے اور شروع سے لیکر
آخر تک ایک ایک گھڑی کر کے پیش کریں گے اور فرمائیں گے: تیرے اوپر ایک گھڑی آئی تو نے اس میں میری اطاعت کی اور ایک
گھڑی میں تو نے میرا ذکر کیا اور ایک گھڑی میں تو مجھ سے غافل رہا۔ میں نے ابوسلمان سے کہا: کیا کوئی ایسا دل بھی ہے جسے اطاعت
سے پہلے ثواب ملے؟ فرمایا: بڑا افسوس ہے! کہاں ہے وہ دل جسے اطاعت سے پہلے ثواب مل جائے اور اسے معصیت سے پہلے سزا
ملے۔ فرمایا: اگر مومن اپنی بھوک کی خواہش کو بھرپور کرے تو یقیناً اس کے اعضاء پھول جائیں گے، زمین پر مجھے اس سے زیادہ اور کوئی
چیز محبوب نہیں کہ میں مؤنث کو پاؤں چنانچہ ایک آدمی حدیثیں بیان کرتا ہے اور میں سنتا رہتا ہوں اور بسا اوقات ایک آدمی مجھے کوئی
حدیث سناتا ہے حالانکہ میں اس حدیث سے باخبر ہوتا ہوں لیکن پھر بھی اس کی دل جوئی کے لئے خاموش رہتا ہوں گویا کہ میں نے وہ
حدیث سنی تک نہیں بسا اوقات میں کسی آدمی کے پاس چل کر جاتا ہوں حالانکہ وہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ میری طرف چل کر آئے بعض
اوقات میں اپنے بھائیوں میں سے کسی بھائی کے ساتھ مصافحہ کرتا ہوں ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے میں اسکے ہاتھ کا ذائقہ پالیتا ہوں۔

۱۴۰۰۶- ابوعمر محمد بن عبداللہ بن معروف، ابوعلی سہل بن علی دوری، ابوعمران موسیٰ بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ
نے فرمایا: خواہش نفس کی مخالفت کر کے ابلیس سے ڈرتے رہو، اخلاص نیت سے اس کے لئے مزین ہو کر رہا کرو، عفو و درگزر کے لئے
پناہ اور مراقبہ سے، شکر کے ذریعے زیادت نعمت کو کھینچ کر لاؤ، نعمت کا دوام چاہو اس کے زائل ہونے کے خوف سے طلب سلامت
جیسا کوئی عمل نہیں، سلامتی قلب جیسی کوئی سلامتی نہیں، خواہش نفس کی مخالفت جیسی کوئی عقل نہیں، دل کی فقیری جیسی کوئی فقیری نہیں، نفس
کے مالدار ہونے کی طرح کوئی مالداری نہیں، غصے کو قابو میں رکھنے جیسی کوئی قوت نہیں، نور یقین جیسا کوئی نور نہیں ہے، دنیا کو حقیر سمجھنے
جیسا کوئی یقین نہیں، معرفت نفس جیسی کوئی معرفت نہیں ہے، گناہوں سے عافیت جیسی کوئی نعمت نہیں، توفیق کے ہمراہ ہونے جیسی کوئی
عافیت نہیں ہے، کوتاہ امل جیسا کوئی زہد نہیں، درجات میں سبقت لے جانے جیسی کوئی حرص نہیں ہے، انصاف جیسا کوئی عدل نہیں ہے،
جور (ظلم) جیسی کوئی تعدی نہیں، ادائیگی فرائض جیسی کوئی طاعت نہیں ہے، محارم سے پرہیز کرنے جیسا کوئی تقویٰ نہیں، عدم عقل
جیسا کوئی عدم نہیں قلت یقین جیسا کوئی عدم عقل نہیں، جہاد جیسی کوئی فضیلت نہیں، مجاہدہ نفس جیسا کوئی جہاد نہیں طمع جیسی کوئی ذلت نہیں،
عفو و درگزر جیسا کوئی ثواب نہیں اور جنت جیسا کوئی بدلہ و جزا نہیں۔

۱۴۰۰۷- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلیمان سے کہا: آدمی امر
آخرت میں متفکر رہتا ہے اور اس پر غلبہ حور کا ہوتا ہے، فرمایا: آخرت کے امر میں ایک ایسی چیز پنہاں ہے جو حوروں کے خیال کو دل سے
نکال دیتی ہے، میں نے کہا: جب وہ امر دنیا کی طرف لوٹتا ہے تو بھی اس کا مطمع نظر عورتیں ہوتی ہیں، فرمایا: چونکہ دنیا میں عورتوں سے بڑھ
کر کوئی چیز بھی زیادہ لذت بخش نہیں ہے۔

۱۴۰۰۸- محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھ پر حوروں کا
دروازہ بند کر دیا گیا حالانکہ میں انھیں کئی سال تک دیکھتا رہا (یہ دیکھنا بطور کشف کے ہو سکتا ہے) میں نے کہا: ایک آدمی قیامت کا ذکر
کرتا ہے اس کے سامنے تمثیل لائی جاتی ہے کہ لوگ محشر میں جمع کئے گئے ہیں اور انھوں نے کپڑے پہن رکھے ہیں؟ فرمایا: اس طرح کا
وہم یوں ہی ہو سکتا ہے، اگر ان کا وہم یوں ہو کہ لوگ قبروں سے اٹھائے جا رہے ہیں لامحالہ وہ انھیں ننگے دیکھتا، دل کی تمثیل ان کے بقدر
بلاغ حدیث یا اس کے توہم کے بقدر ہوتی ہے۔

۱۴۰۰۹- محمد، عبداللہ، ابوحاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک نوجوان اپنے ایک معلم کے پاس آتا

جاتا تھا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرتا لیکن معلم اسے جواب نہ دیتا چنانچہ ایک دن نوجوان معلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں چھت پر بیٹھا تھا میں گہری فکر میں ڈوب گیا اچانک میں محسوس کرتا ہوں کہ میں سمندر میں ہوں اور میں یاقوت کے ایک عمود پر اوپر اٹھا لیا گیا ہوں، اس کے بعد معلم کہنے لگا: اپنی حاجت کے متعلق سوال کرو، ایک مرتبہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے راہبوں کے بارے میں فرمایا: جنگلوں اور بیابانوں میں رہنے سے راہبوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا بجز اس کے کہ جو چیز وہ اپنے دل میں پاتے ہیں چونکہ ان کا ثواب انھیں دنیا میں پیشگی مل چکا ہے اور آخرت میں انکے لئے کچھ ثواب نہیں ہوگا۔

۱۴۰۰۹-محمد، عبداللہ، ابوحاتم، احمد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا کسی آدمی نے بدون نیت کوئی بھلائی والا عمل کیا اس کے لئے وہی پہلی نیت کافی ہے جو اس نے اسلام کو اختیار کرتے وقت کرلی تھی، چونکہ یہ عمل سنن اسلام میں سے ہے، فرمایا: جو لوگ بھی ابلیس، قارون اور بلعام کے پاس آئے مگر ان کی نیتوں میں ملاوٹ ہوتی تھی پس وہ اپنے دلوں میں رہنے والی ملاوٹ کی طرف رجوع کرتے تھے، اللہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہیں کہ وہ اپنے کسی بندے پر احسان کریں اور پھر احسان کو چھین لیں؟ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے قدریہ کے بارے میں فرمایا: افسوس ہے! بخدا کیا وہ اس پر راضی نہیں ہیں کہ اپنے نفسوں کو شیطان کے شریک بنالیں اور وہ گمان کرتے ہیں کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں، وہ ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے وہ نہیں ہوتی، پھر فرمایا: پاک ہے وہ ذات جو زمین و آسمان میں جس چیز کو چاہے وہ ہوتی ہے ایک مرتبہ فرمایا: دوام پر ثواب کا وعدہ ہے۔

۱۴۰۱۰-اسحق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، ابن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان نے فرمایا ترک خواہشات پر ثواب ملتا ہے اور مداومت عمل پر بھی ثواب ملتا ہے میں اور تو ان لوگوں میں سے ہیں جو ایک رات قیام کرتے ہیں اور دو راتیں سو جاتے ہیں۔ ایک دن روزہ رکھتے ہیں دو دن افطار کرتے ہیں اس طریقہ عمل سے دلوں کو نور میسر نہیں ہوتا۔

۱۴۰۱۱-اسحق، ابراہیم احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: کتنے ہی ایسے نمازی ہیں جنھیں اپنی نماز کا احساس تک نہیں ہوتا۔

۱۴۰۱۲-اسحق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ صالح نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: اے ابوسلیمان کتاب اللہ میں کونسی ایسی چیز ہے جس سے اسکی معرفت حاصل ہو جائے؟ فرمایا: کتاب کی اطاعت سے کہا: اطاعت کس چیز سے حاصل ہو سکتی ہے؟ فرمایا: اسی سے۔

۱۴۰۱۳-اسحق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے عراق میں عمل کیا اور شام میں معرفت حاصل کی، احمد کہتے ہیں میں نے یہ بات ان کے بیٹے سلیمان سے ذکر کی تو وہ کہنے لگے شام میں والد صاحب کی معرفت اس وجہ سے حاصل ہوئی چونکہ عراق میں انھوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی تھی، اگر عراق میں اطاعت زیادہ سے زیادہ کرتے شام میں ان کی معرفت بھی اسی قدر دو چند ہوتی۔

۱۴۰۱۴-ابراہیم، احمد سے مروی ہے ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی کسی ایسے آدمی کے بارے میں حسن ظن رکھتا ہو جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ دھوکے میں ہے۔ میں نے کہا: اے ابوسلیمان حدیث میں آیا ہے کہ جو آدمی مرتبے کا خواہشمند ہو وہ طاعت میں تواضع کرے" فرمایا: تواضع کی کونسی چیز طاعت میں ہوگی؟ وہ یہ کہ تم اپنے عمل پر اتراؤ نہیں، فرمایا: عارف جب دو رکعت نماز پڑھتا ہے ختم کرنے سے پہلے وہ انکا ذائقہ چکھ لیتا ہے۔ جبکہ ایک دوسرا آدمی جسے معرفت حاصل نہیں ہوتی وہ پچاس رکعتیں پڑھ لیتا ہے لیکن وہ ان کا ذائقہ نہیں چکھ پاتا۔

۱۴۰۱۵-ابراہیم سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے ابوجعفر کو خطبے میں روتے ہوئے دیکھا مجھے سخت غصہ آگیا لیکن میں نے سوچا کہ جب یہ منبر سے اترے میں اس سے بات کروں لیکن میں نے پھر سوچا کہ میں اٹھ کر خلیفہ کے پاس جاؤں اور اسے وعظ و نصیحت کروں وراں حالیکہ لوگ بیٹھے مجھے ٹکٹکیوں سے دیکھ رہے ہوں یوں مجھ میں نمائش کا جذبہ پیدا ہو جائے گا کیا بعید وہ حکم

دے کر مجھے قتل کروادے یوں میں بلاوجہ قتل کردیا جاؤں، میں بیٹھا رہا اور میرا غصہ بھی رفو ہو گیا۔

احمد کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے ابوسلیمان اور ابوصفوان کو عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اور ادریس رحمہ اللہ کے بارے میں مناظرہ کرتے ہوئے سنا: ابوسلیمان رحمہ اللہ کا دعوی تھا کہ عمر بن عبدالعزیز اویس قرنی سے زیادہ زاہد تھے، ابوصفوان نے پوچھا وہ کیوں؟ فرمایا: چونکہ عمر بن عبدالعزیز دنیا کے بادشاہ ہوتے ہوئے بھی دنیا میں زاہد (کنارہ کش) رہے ابوصفوان بولے: اگر اویس بھی بادشاہ ہوتے وہ بھی عمر کی طرح زاہد ہوتے، ابوسلیمان کہنے لگے: کیا تم اس آدمی کو جس نے دنیا کا تجربہ کر رکھا ہو اس جیسا بناتے ہو جس نے دنیا کا تجربہ نہ کیا ہو؟ بے شک جو آدمی دنیا کا تجربہ کر لیتا ہے......... اپنے ہاتھوں پر اگر چہ اس کے دل میں اسکا کچھ مرتبہ نہ ہو۔

۱۴۰۱۶-اسحق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ہمیں ابوسلیمان رحمہ اللہ نے حدیث سنائی کہ ایک عبادتگزار قضائے حاجت کے لئے بیٹھا تھا اچانک تیز ہوا چلی اور درخت کے پتے گرنے لگے اتنے میں ابلیس نے اس کے دل میں وسوسہ ڈالدیا کہ ان کو کون شمار کرے گا؟ اسی وقت اس کو اپنے پیچھے سے آواز سنائی دی" الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر" (الملک:۱۴) خبردار اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو جانتا ہے اور وہ باریک بین اور خبر رکھنے والا ہے۔

۱۴۰۱۷-اسحق، ابراہیم، احمد کہتے ہیں میں جب بھی ابوسلیمان کو اپنی سنگدلی یا اپنے روزمرہ کے وظیفے سو جانے کی وجہ سے فوت ہونے یا کسی اور بات کی شکایت کرتا ان کا ایک ہی جواب ہوتا یہ سب کچھ تمہارے عمل کی وجہ سے ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ ایک مرتبہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے آیت کریمہ" کل یوم ھو فی شأن "ہر دن اللہ تعالیٰ ایک شان میں ہوتا ہے (رحمٰن:۲۹) کے بارے میں فرمایا: اللہ کی طرف سے کوئی نئی بات صادر نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ تو تقدیر میں لکھی ہوئی بات کو نافذ کرتے ہیں کہ وہ آج کے دن ہو جائے۔

۱۴۰۱۸-اسحق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی مخلوقات میں ایسی مخلوق بھی ہے کہ اگر ان کے سامنے بہشتوں کی بھی مذمت کر دی جائے وہ اس کی بھی خواہش نہیں کریں گے، وہ دنیا سے کیسے محبت کر سکتے ہیں حالانکہ وہ دنیا سے بالکلیہ کنارہ کش ہوتے ہیں، میں نے یہ بات ان کے بیٹے سلیمان سے ذکر کی وہ کہنے لگے: کیا بہشتوں کی ان کے سامنے مذمت کی گئی ہے؟ میں نے کہا: آپ کے والد نے تو یوں ہی کہا ہے۔ فرمایا: بخدا! ان اللہ والوں کو اگر بہشتوں کا شوق بھی دلاؤ تب بھی وہ انکی خواہش نہیں کریں گے چہ جائے کہ بہشتوں کی ان کے سامنے مذمت کی جائے۔

۱۴۰۱۹-اسحق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: زاہد وہ نہیں جو دنیا کے غم کو پس پشت ڈال دے اور دنیا میں راحت سے رہے بلکہ زاہد تو وہ ہے جو دنیا کے غم کو پس پشت ڈالدے اور پھر اپنی آخرت کے لئے آپ کو تھکائے۔

۱۴۰۲۰-اسحق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا! جب میں عراق میں تھا تو اہل عراق کے محلات اور عالیشان سواریوں کی طرف دیکھتا تھا اس جمیع سامان تعیش نے مجھے ذرہ برابر بھی برانگیختہ نہیں کیا، میں اس عیش عشرت کے پاس سے گزرتا تو گدھے سے بھی اعراض کرتا تھا۔

میں نے یہ حدیث مضاء بن عیسیٰ کو سنائی وہ کہنے لگے: اس سے ناامید آدمی کو وہ نہیں لوٹ سکتی اور وہ اسکو چکھتا ہے اور دنیا اس پر مہربان ہو جاتی ہے، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل اللہ کی اطاعت سے معرفت آتی ہے میں نے تمہیں حکم کیا ہے کہ ثرید سے اپنی بند انگلیوں کو مت کھولو، فرمایا: میں اس وقت زیادہ بھلائی میں ہوتا ہوں جب میرا پیٹ بھوک کی وجہ سے سکڑ کر کمر سے جالگتا ہے، فرمایا: اہل اللہ صوم وصلوٰۃ سے درجہ ابدال کو پہنچتے ہیں: فرمایا: اگر سارے لوگ جمع ہو جائیں کہ میرے نفس کو کمتر مقام میں رکھیں جیسا کہ میں خود کو رکھتا ہوں وہ ایسا نہیں کر سکیں گے فرمایا: جس نے دنیا کے ساتھ مقابلہ کیا دنیا اسے پچھاڑ دے گی۔

۱۴۰۲۱-اسحق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلیمان سے کہا: میں نے رکن اور باب کے درمیان اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے کہ

مجھ سے کھانے پینے لباس، خوشبو اور عورتوں کی خواہش کو ختم کردے۔ فرمایا: تیری ہلاکت: تو نے اللہ کے سامنے کن کن چیزوں کو گن دیا ہے، بلکہ یوں کہو، یا اللہ جو چیز مجھے تیرے نزدیک حقیر بنادے اسے مجھ سے دور کردے، ایک بار محمود بن خالد نے ابوسلیمان سے سوال کیا اور میں وہیں موجود تھا: کہ کس چیز کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرسکتا ہوں؟ یہ سن کر ابوسلیمان رو پڑے اور فرمایا: مجھ جیسے آدمی سے یہ سوال کیا جائے؟ اللہ تعالیٰ کے قریب تر کرنے والی چیز یہ ہے کہ تمہارے دل میں دنیا اور آخرت کے دنوں میں تمہارا اصل مقصد حق تعالیٰ ہو۔

میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: ایک آدمی افریقہ میں ہوتا ہے اور دوسرا سمرقند میں اور وہ دونوں آپس میں گہرے دوست و بھائی ہوتے ہیں وہ کیسے؟ فرمایا: آدمی کی نیت پر ہوتی ہے کہ وہ جب کسی سے ملے گا اسکی غمگساری کرے گا جب اسکی نیت یہ ہوتی ہے تو وہ اسکا گہرا بھائی بن جاتا ہے، فرمایا: اپنے دلوں کو فکرمندی کا اور آنکھوں کو رونے کا عادی بناؤ، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ورع کا زہد سے ایسا ہی تعلق ہے جیسا قناعت کا رضا سے، ورع زہد کا پہلا دروازہ ہے اور قناعت رضا کا۔

۱۴۰۲۲-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل زہد دو طبقوں میں منقسم ہیں، ایک یہ کہ کچھ لوگ دنیا میں زہد اختیار کرتے ہیں لیکن ان کے لئے آخرت میں راحت کا دروازہ نہیں کھلتا اور دوسرا یہ کہ دنیا میں زہد اختیار کرتے ہیں اور آخرت میں بھی ان کے لئے راحت کا دروازہ کھلتا ہے۔ اس طبقے کے لئے دنیا میں زندہ رہنے سے زیادہ محبوب چیز کوئی نہیں ہوتی تاکہ دنیا میں زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے مجھے کہا: اگر میں رات کے کھانے سے ایک لقمہ ترک کروں مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ وہ کھا کر رات بھر قیام کروں، فرمایا: زمین پر کوئی ایسی چیز نہیں جسکی مجھے خواہش ہو، ایک بار فرمایا: کپڑوں کی تین قسمیں ہیں: ایک وہ کپڑا جو اللہ کے لئے ہو، ایک وہ جو اپنے نفس کے لئے ہو ایک وہ جو لوگوں کے لئے ہو، یہ آخری کپڑا سب سے برا ہے۔ جو اللہ کے لئے ہو وہ تم تیس دراہم کا پاؤ میں کا خرید و اور دس کا تیار کرو۔ جو کپڑا تمہارے نفس کے لئے ہو وہ یہ کہ تمہارے جسم پر نرم و ملائم ہو اور جو لوگوں کے لئے ہو اس کے حسن وخوبی کا تم ارادہ رکھتے ہو، ہاں ایک کپڑا تمہارے نفس کے لئے بھی ہوسکتا ہے اور اللہ کے لئے بھی۔

۱۴۰۲۳-عبداللہ، اسحٰق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل طاعت کو ملنے والی لذت اہل لہو کو ملنے والی لذت سے بدرجہا زیادہ ہوتی ہے۔ اگر رات نہ ہوتی میں دنیا میں زندہ رہنا پسند نہ کرتا۔ مطیع عقلمند آدمی دنیا پر اس لئے روتا ہے کہ اس کی اطاعت ختم ہورہی ہوتی ہے چونکہ مر کر اطاعت کا دروازہ بند ہوجاتا ہے میں نے کہا: وہ گذشتہ کی لذت پر نہیں روتا وہ تو آئندہ کی لذت پر روتا ہے؟ اس آدمی پر تعجب نہیں جو طاعت کی لذت پاتا ہو۔

تعجب تو اس پر ہے جو طاعت کی لذت پائے اور پھر اسے ترک کردے پتہ نہیں وہ ترک طاعت پر صبر کیسے کرتا ہوگا، فرمایا: جو آدمی اپنی بقاء چاہتا ہو اس کے لئے صوف پہننا جائز ہے اور سفر میں بھی پہن سکتا ہے اور جو دنیا میں اس کو پہنے گا وہ نہیں پہنے گا۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: صاحب عیال کا اجر وثواب بڑھ جاتا ہے چونکہ اس کی دو رکعتیں غیر شادی شدہ کی ستر رکعتوں پر فضیلت رکھتی ہیں لیکن جسکا عیال نہ ہو جو لذت عبادت کی اسے حاصل ہوتی ہے وہ صاحب عیال کو حاصل نہیں ہوتی۔

۱۴۰۲۴-محمد بن عبداللہ ابوعمر، محمد بن عبداللہ بن معروف، ابوعلی بن سہل دوری، ابوعمران موسیٰ بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: شر سے نجات دہندہ چیز یہ ہے کہ آدمی جس شہر میں معروف ہو اس سے عزلت اختیار کرے۔ اور ذکر اللہ کے لئے علیحدگی، طویل خاموشی، قلت اختلاط، اعتصام بالرب، قناعت، غیر مشہور لباس، صبر کی لگاموں کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا، فرائض کے لئے انتظار، موت کی تیاری اور حسن نظر کے لئے تیاری بمعہ شدت خوف کے یہ سب امور نجات دہندہ ہیں۔ اور موت کے اسباب میں سے علانیہ دنیا کی مذمت کرنا اور خفیۃً دنیا کو گلے سے لگالینا، جب تک کہ اپنے نفس کو اچھی طرح سے رو رعایت نہ کرسکتا ہو۔ اسکی خواہش اسے بہت جلد

ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے، ہلاک ہونے والے کو معصوم کی نجات نفع نہیں پہنچائے گی اور نجات پانے والے کو ہلاک ہونے والے کی تباہی کچھ ضرر نہیں پہنچائے گی، لوگ تو قیامت کے دن ایک ہی جگہ جمع ہوں گے لیکن فکر و سوچ کے اعتبار سے جدا جدا ہوں گے۔ الگ الگ ہر ایک سے سوال کیا جائے گا نیک عمل والا مسرور ہوگا۔ برے عمل والا وحشت زدہ اور غمگین ہوگا، ہاں تقویٰ کی کڑواہٹ آج کے دن شیریں محسوس ہوگی اندھا وہ ہے جو بصر کے بعد اندھا پن اختیار کرے، ہلاک ہونے والا وہ ہے جو اپنے سفر آخرت میں ہلاک ہو جائے اور گھاٹا پانے والا وہ ہے جو لوگوں کے سامنے تو نیک اعمال ظاہر کرے لیکن حق تعالیٰ سے برے اعمال کو ظاہر کرتا ہے۔

۱۴۰۲۵-۱-اپنے والد سے احمد بن محمد بن عمر، حسین بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم سے ہو سکے کہ تم ایسا لباس پہنو کہ تمہاری اصل مراد صرف اللہ ہے تو ایسا ضرور کرو۔

۱۴۰۲۶-۱-اپنے والد سے، احمد، حسین، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جس آدمی کی آنکھوں سے نماز جمعہ کے لئے نکلنے سے پہلے ایک قطرہ بھی آنسوؤں کا گرے اللہ تعالیٰ بائیں طرف والے فرشتے کو حکم دیتے ہیں کہ میرے اس بندے کا صحیفہ لپیٹ لو اور آئندہ جمعہ تک اسکی کوئی خطا نہ لکھو۔ ابوسلیمان کہتے ہیں: بصرہ میں ابو سہل صفار سے ملا انھیں یہ بات سنائی مجھے کہنے لگے: اے ابوسلیمان! اگر اس آدمی کے رونے میں صحیفہ لپیٹنے کے سواہ کچھ نہ ہو تو اس کے رونے میں کونسا عمل ہوگا، ایک مرتبہ میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کو ایک چھاگل ھدیہ میں پیش کی گئی وہ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ان کے دل میں چھاگل کے چوری ہو جانے کا خدشہ پیدا ہوا، گھر میں آئے اور چھاگل باہر نکال کر کسی کو دے دی، فرمایا: یہ صوفیوں کے ضعف کی بات ہے انھوں نے دنیا میں زہد اختیار کیا اگر چھاگل چوری بھی ہو جاتی تب ان کا کیا بگڑتا؟ ایک بار ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جنت کی زمین بنجر بیابان ہے چنانچہ جب آدمی ذکر اللہ میں مشغول ہو جاتا ہے فرشتے جنت کی زمین میں باغات لگانا شروع کر دیتے ہیں تاہم بعض فرشتے پودے کاشت کرتے رہتے ہیں لیکن بعض فرشتے شجر کاری موقوف کر دیتے ہیں کاشتکار فرشتے ناغہ کرنے والوں سے پوچھتے ہیں: کیا وجہ ہے تم نے شجر کاری کیوں موقوف کر دی؟ وہ جواب دیتے ہیں چونکہ ہمارے ساتھی نے ذکر میں ناغہ کر دیا ہے اس لئے ہم بھی موقوف ہو گئے ہیں۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ جمعہ کے دن میں نے کلبیوں کے خلیفہ کو دیکھا کلبیوں نے زرد رنگ کے عمامے اور لمبی لمبی ٹوپیاں پہن رکھی تھیں، فرمانے لگے: ان لوگوں نے تمہیں اور تمہاری آخرت کو ترک کر دیا ہے لہذا تم بھی انھیں اور ان کی دنیا کو ترک کر دو فرمایا: اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انھیں بہشتیں اور ان کی نعمتیں انھیں مشغول نہیں کرتی ہیں وہ دنیا میں کیسے مشغول ہو سکتے ہیں؟

۱۴۰۲۷-عبداللہ بن محمد، اسحق بن حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے کمتر کوئی مخلوق پیدا نہیں کی، اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ابلیس سے پناہ مانگنے کا حکم نہ دیا ہوتا میں اس سے بھی کبھی پناہ نہ مانگتا، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جنوں کا شیطان انسانوں کے شیطان سے بدتر ہے چونکہ شیطان انس جب مجھ سے متعلق ہوگا مجھ میں معصیت کو داخل کر دیگا اور شیطان جن سے جب میں پناہ مانگوں گا تو وہ پینترا بدل کر مجھ پر حملہ آور ہوگا۔ فرمایا: مجھے بتاؤ اگر کوئی آدمی خواہش نفس کو ترک کرے اور اس پر ترک خواہش گراں نہ ہو وہ دوسری خواہش کو ترک کیسے نہیں کریگا؟ میں نے چپ سادھ لی اور کچھ جواب نہ دیا، کہنے لگے: اب میں اسے سالک کے دل میں گراں سمجھتا ہوں اگر اسے ترک کر دے اسکے لئے خفیف ہوگی جیسا کہ دوسری، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ خواہش ضرر رساں ہے جسکا آدمی تکلف کرے، اور اگر تکلف کے بغیر ہی اس خواہش تک اسے رسائی حاصل ہو جائے وہ ضرر رساں نہیں ہوتی۔ میں نے پوچھا: کیا بندے کو خواہش نفس کے پالینے میں عتاب ہوتا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہیں کہ پہلے کسی چیز کو مباح قرار دیں اور پھر اس پر گرفت کریں، لیکن اس میں تنقیص ضرور ہے۔

۱۴۰۲۸-عبداللہ بن محمد، اسحٰق سے مروی ہے کہ سلمہ غوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب سے میں حسن بن یحییٰ سے جدا ہوا ہوں تقریباً عرصہ چالیس سال سے میں موت کی تمنا کر رہا ہوں۔ میں نے ان سے پوچھا: وہ کیوں؟ فرمایا: عاقل اگر اللہ عزوجل کی ملاقات کا مشتاق نہ ہو اس کے لئے مناسب ہے کہ موت کا مشتاق تو ہو۔ میں نے یہ بات ابوسلیمان کو سنائی کہنے لگے: تیری ہلاکت! اگر معاملہ یوں ہی ہوتا تو میں تمنا کرتا کہ ابھی ابھی میری روح قبض کرلی جائے۔ لیکن یہ کیوں کر ہو سکتا ہے چونکہ طاعت کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے اور آدمی برزخ میں حبس ہو کر رہ جاتا ہے۔

۱۴۰۲۹-عبداللہ، اسحٰق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: شیطان تم پر عمل کو مشتبہ نہ کرے کہ اسے متقاضی کہا جائے چونکہ شیطان ابن آدم سے بیس سال کے بعد بھی تقاضا کرتا ہے تاکہ اس کے خفیہ عمل کی خبر لے اور بندہ سے اچھا سمجھے یوں اس کا پوشیدہ اور اعلانیہ اجر و ثواب جاتا رہے۔

۱۴۰۳۰-محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ہم سفیان ثوری رحمہ اللہ کے پاس گئے اور وہ مکہ میں ایک گھر میں کونے میں بیٹھے ہوئے تھے، ان کے نیچے چمڑے کا بچھونا بچھا ہوا تھا، کہنے لگے: تم یہاں کیوں آئے ہو؟ بخدا: میرا تمہیں نہ دیکھنا دیکھنے سے بہتر ہے، ہم وہیں بیٹھے رہے حتی کہ تھوڑی دیر کے بعد مسکرائے، احمد کہتے ہیں: سفیان رحمہ اللہ اپنے پاک لوگوں کی آمدن کو باعث غفلت سمجھتے تھے۔

ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا، جسے یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ قیامت کے دن حاضر باش رہے وہ سورت زمر کی آخری آیات پڑھا کرے، ایک مرتبہ فرمایا: دل شیشے کی مانند ہے چنانچہ جب صاف و شفاف کرلیا جاتا ہے تو اس کے سامنے مکھی سے لیکر ہاتھی تک جو چیز بھی گزرتی ہے اسکا عکس شیشے میں آجاتا ہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا اپنے محبوب و غیر محبوب بندوں سب کو دیتا ہے لیکن بھوک اللہ کا ایک خاص خزانہ ہے اور صرف اپنے خاص بندوں کو دیتا ہے، میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا مجھے نماز میں لذت آتی ہے فرمایا: نماز کی کونسی چیز تجھے لذت دیتی ہے؟ میں نے کہا: نماز پڑھتے ہوئے مجھے کوئی دیکھے نہیں، فرمایا: تم ضعیف ہو، بیت الخلاء میں بھی تمہیں کوئی نہیں دیکھنے پاتا، میں نے ابوسلیمان سے کہا: میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں سے مجھے اکثر عطا کیا جائے۔ فرمایا: لیکن مجھے میری چاہت سے زیادہ عطا ہوا۔

۱۴۰۳۱-ابوعمر محمد بن عبداللہ، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار، سہل بن علی بن سہل، ابوعمران موسیٰ بن علی بصاص سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: خوشخبری ہے خواہش کی سکرات سے ڈرنے والے کے لئے اور بے جا غصے سے ڈرنے والے کے لئے کہ تقویٰ کی کڑواہٹ پر صبر کرلیتا ہے، خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو دنیا سے کنارہ کشی کرے اور دنیا میں ثواب کو خالص رکھے اور دنیا سے ایسے بھاگے جیسا کہ ضرر رساں کتے سے بھاگا جاتا ہے۔ خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو اپنے امور کو میانہ روی کے ساتھ مستحکم کرے؟ اور آخرت کے لئے بہتری کا اعتقاد کرے اور دنیا کو کھیتی بنائے اور بیج بوئے تاکہ کل کے دن کنائی میں اسے خوشی نصیب ہو، خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو دار غرور سے اپنے دل کو منتقل کرلے اور اسلئے بے تحاشا سعی نہ کرے کہ دنیا کے مراتب کو ظاہر کرتا ہو۔ جو آدمی دنیا کو آخرت کے لئے ترک کر دیتا ہے وہ دونوں میں کامیاب ہوتا ہے اور جو آدمی آخرت کے مراتب کو ظاہر کرتا ہو، جو آدمی دنیا کو آخرت کے لئے ترک کر دیتا ہے وہ دونوں میں کامیاب ہو جاتا ہے اور جو آدمی آخرت کو دنیا کے لئے ترک کرتا ہے وہ دونوں میں خسارہ پاتا ہے، ہر ماں کے بچے اس کے پیچھے ہوتے ہیں، دنیا اپنے بیٹوں کو شدید بھوک لوہے کے آنکڑوں اور پیپ کے پانی کی طرف پہنچا دیتی ہے جبکہ آخرت اپنے متوالوں کو دائمی عیش و عشرت، دائمی نعمتوں، پھیلے ہوئے سایوں، بہتے پانیوں اور جاری نہروں کے پاس پہنچا دیتی ہے بھلا وہ آدمی کیسے حکیم ہو سکتا ہے جو خواہش نفس کی طرف مائل ہو جاتا ہو، آدمی راہب کیسے بن سکتا ہے جب وہ گناہ کرتا رہے اور توبہ نہ کرے، دنیا کی فکرمندی آخرت کو جواب ہے اور اہل ولایت کے لئے عقوبت ہے جبکہ آخرت کی فکر حکمت کا باعث بنتی ہے اور دلوں کو جلا بخشتی

ہے، جو آدمی اعراض کرتے ہوئے دنیا کی طرف دیکھتا ہے دنیا کا دھوکہ اس کے نزدیک صحیح ہو جاتا ہے، اور جو ہمہ تن متوجہ ہو کر فکر کرتا ہے دنیا اس کے دل میں موجزن ہو جاتی ہے اور جس کی معرفت تمام ہو جاتی ہے اسکا مقصد مجتمع ہو جاتا ہے اور اسکا شغل اللہ کی بندگی ہوتا ہے۔

مسانید ابو سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ........ابو سلیمان کی سند سے بہت کم احادیث مروی ہیں۔

۱۴۰۳۲- حسین بن عبداللہ بن سعد، قاضی حمزہ بن اسد، اشنانی، احمد بن علی خزاز، احمد بن ابی حواری، ابو سلیمان، علقمہ بن یزید بن سوید ازدی، یزید بن سوید، سوید بن حارث سے مروی ہے کہ میں سات آدمیوں کے ایک وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوئے اور ہم نے ان سے بات کی تو آپ ﷺ نے ہمارے طریقہ گفتگو اور ہماری ہیبت کو عجیب سمجھا، ارشاد فرمایا: تم کون لوگ ہو؟ ہم نے کہا: ہم مومنین ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور کہا: بلاشبہ ہر قول کی ایک حقیقت ہوتی ہے پس تمہارے قول اور تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ سویدؓ کہتے ہیں ہم نے جواب دیا: ہم نے پندرہ خصلتیں اپنائی ہیں، منجملہ پانچ خصلتوں کا ہمیں آپ کے قاصدوں نے حکم دیا کہ ہم ان پر ایمان لائیں اور ان میں سے پانچ خصلتوں کا آپ کے قاصدوں نے ہمیں حکم دیا کہ ان پر عمل کریں اور پانچ خصلتوں کو ہم نے جاہلیت سے اپنائے رکھا ہے الا یہ کہ آپ ان میں سے کسی کو ناپسند فرمائیں (تو ہم اسے چھوڑ دیں گے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھلا کونسی پانچ خصلتوں کا میرے قاصدوں نے تمہیں ان پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے؟ ہم نے کہا: آپ کے قاصدوں نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اللہ پر اس کے فرشتوں پر، اسکی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر ایمان لائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے قاصدوں نے تمہیں کونسی پانچ خصلتوں پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے؟!

ہم نے جواب دیا: آپ کے قاصدوں نے ہمیں حکم دیا کہ ہم لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کریں ہم نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں رمضان کے روزے رکھیں اور بیت اللہ کا حج کریں اگر راستے کی ہمارے پاس طاقت ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: کونسی پانچ خصلتیں ہیں جو تم نے جاہلیت سے اپنا رکھی ہیں؟ ہم نے کہا: فراخی کے وقت اللہ کا شکر ادا کرنا، آزمائش کے وقت صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا، ملاقات کی جگہوں میں سچائی، قضاء وقدر پر راضی رہنا اور دشمن کی خوشی پر صبر کرنا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ تو حکیم علماء ہیں قریب ہے کہ یہ اپنے صدق کی وجہ سے درجہ انبیاء تک پہنچ جائیں۔

۱۴۰۳۳- شیخ ابوالفضل احمد بن احمد بن حسن حداد، ابو نعیم احمد بن عبداللہ حافظ، کے سلسلہ اسناد سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے اس حدیث بالا کے آخر میں ارشاد فرمایا: میں تمہیں مزید پانچ خصلتوں کا حکم دیتا ہوں تاکہ تمہارے لئے بیس خصلتیں پوری ہو جائیں اگر تم ایسے ہی ہو جیسا تم کہتے ہو تو پھر مال جمع نہ کرنا جو تم کھا نہ سکو، ایسی عمارتیں نہ بنانا جن میں تم سکونت نہ اختیار کر سکو، ایسی چیز میں ایک دوسرے پر سبقت نہ لے جانا جو تم سے کل کے دن زائل ہو جانے والی ہو، اس اللہ سے ڈرتے رہو جسکی طرف تم نے لوٹ کر جانا ہے اور تمہیں اس کے سامنے پیش کیا جائے گا اور جس چیز (یعنی جنت) کی طرف تم نے آگے بڑھنا ہے اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے اس میں رغبت کرو، ابو سلیمان کہتے ہیں علقمہ بن یزید نے مجھے کہا: پھر یہ وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس سے رخصت ہو گئے اور آپ ﷺ کی وصیت یاد رکھ لی اور اس پر عمل کرتے رہے۔ بخدا! اس وفد میں سے میرے سوا کوئی آدمی باقی نہیں رہا نہ ہی ان کی اولاد باقی رہی چنانچہ علقمہ بھی تھوڑے ہی دن زندہ رہے اور پھر وفات پا گئے۔ ہم نے یہ حدیث مجموعی طور پر صرف ابو سلیمان کی سند سے روایت کی ہے اور احمد بن ابی حواری اس کی روایت میں متفرد ہیں۔

۱۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ۱۱/ ۲۲، ۴۳، واتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۳۲۷ والبدایۃ والنہایۃ ۵/ ۹۳، ومیزان الاعتدال ۹۸۷۷، وکنز العمال ۳۶۹۸۹

(۴۴۷) احمد بن عاصم انطا کی رحمہ اللہ

حضرات تبع تابعین میں سے ایک نفس کی خواہش کو ختم کرنے والے، سخی وفیاض اور متواضع احمد بن عاصم انطا کی رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۴۰۳۴- اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن عبدالعزیز بن محمد دمشقی سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر نفس سے سوال کیا جائے گا یا تو مرہون ہوگا یا خلاصی پائے گا اور راہن قرض چکا دینے کے بعد خلاصی پا تا ہے، جب رہن حوالے کر دیا گیا قرض مؤکد ہو جاتا ہے اور جب قرض مؤکد ہو جاتا ہے تو جیل کو واجب کر دیتے ہیں۔

۱۴۰۳۵- اپنے والد عبداللہ سے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز بن محمد سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: ان نفسوں کی شروں اور خواہشات نفس کی مخالفت اور اس دشمنی کے مجاہدہ پر اللہ تعالیٰ کی مدد کی طرف رجوع کرو، اللہ تعالیٰ کے عتاب سے ڈرتے ہوئے اور اسکے ثواب کی امید رکھتے ہوئے بے چینی سے ان کاموں میں مشغول رہو۔

خوب سمجھ لو تمہارے اور درجہ صدق کے درمیان کذب کی ایک گھاٹی ہے درجہ صدق کو پانے کے لئے تمہیں وہ گھاٹی قطع کرنی پڑے گی، اس گھاٹی کو اللہ کی مدد سے قطع کر و روک دینے والے خوف سے اور مقبول صدق سے اور درد دل کے ساتھ یوں دل میں بھی صفائی پیدا ہوگی اور اس میں بیداری آئے گی، لگاتار غم وحزن کے راستے کھلیں گے، غفلت میں کمی آئے گی، آنکھ سے خوف ٹپکے گا۔

۱۴۰۳۶- اپنے والد عبداللہ سے، عبداللہ بن محمد و محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز بن محمد دمشقی سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کے ذکر سے جوارح کو لذت ملتی ہے، اسکے تذکرے کو سن کر بدنوں میں نشاط پیدا ہوتا ہے، عقلوں میں اسکی حقیقت نمایاں ہوتی جاتی ہے۔

کان اس کے ذکر کو سننے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اہل یقین کی ارواح اس سے مانوس ہو جاتی ہیں، متقین کے نفسوں کو اس سے اطمینان ملتا ہے۔ متفکرین کی نظریں اس پر فریفتہ ہونے لگتی ہیں، اہل بصیرت کے قلوب اس سے قناعت حاصل کرتے ہیں، وہم پرستوں کے اوہام کی اس تک انتہا ہو جاتی ہے، اہل نظر کی فکر کو اس سے سکون ملتا ہے، اس کے ذریعے صدیقین کو اخلاص کی بشارت ملتی ہے وہ ایک علم ہے جسکا بوجھ دلوں پر بہت خفیف ہے زبان پر اسکا تلفظ انتہائی سہل ہے، زبانیں اسکو دہرانے کی عادی ہیں، اسکی گویائی دانتوں کو میٹھی محسوس ہوتی ہے اور اسکی لذت دلوں کے لئے ٹھنڈک کا باعث ہے۔

(لامحالہ وہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہے)

۱۴۰۳۷- اپنے والد عبداللہ سے وابو محمد بن حیان وابوبکر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز بن محمد بن مختار دمشقی سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: اس وعید سے ڈرو اور محاسبہ میں مشغول رہو، اپنے درجے کو سمجھو، کثرت پرہیز سے مخلوق سے غافل مت رہو، تیرا جوہر رسوائیوں کا جوہر ہے خصوصاً نیکوکاروں کی علامت، اپنے کو ضائع کرنے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو ورنہ تجھے مبالغہ خیز عذاب دیتے وقت جہنم کے داروغوں کو بھی تجھ سے حیا نہیں آئے گی۔ بلاشبہ جہنم کے داروغے تجھ پر اللہ تعالیٰ کو غضبناک کر دیں گے ایسا غصہ تجھے بھی کبھی اپنے نفس پر معصیت کے مقام میں نہ آیا ہوگا، نفس سے تیری عداوت سچی ہو، تاکہ حق میں تیرا کامل حصہ ہو، نفس کے جھوٹ پر اللہ کے حضور تیرا اقرار ہو، نفس کی شرارت پر غصہ تیری آنکھوں سے چھلکتا ہو، نفس کو نگل جانے والوں کے ساتھ سمجھو چنانچہ عزیز سے حکایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے مخلوق کے معبود حق! میں تو اپنے نفس کو جھوٹے ظالموں کے نفسوں کے ساتھ سمجھتا ہوں اور

۱ے الجرح ۱/۱/۶۶، وتاریخ الاسلام للذھبی ۱۷۶، (ابا صوفیا ۳۰۰۷)

اپنی روح کو ہلاکت زدہ ارواح کے ساتھ سمجھتا ہوں اور اپنے بدن کو معذبین کے ابدان کے ساتھ سمجھتا ہوں ۔

۱۴۰۳۸-اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: معاملہ جب دل تک پہنچ جاتا ہے تو جوارح کو راحت نصیب ہوتی ہے۔

۱۴۰۳۹-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: اطاعت حق غنیمت باردہ ہے آئندہ اپنی اصلاح کرتے رہو گزشتہ گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف کردیں گے۔

۱۴۰۴۰-اسحٰق، ابراہیم، احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ممکن ہے تم اپنے آپ کو مطیع سمجھتے ہو؟ بخدا! تم سے تورات کو چیخنے والا زیادہ مطیع ہے۔

۱۴۰۴۱-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے کبھی کسی پر رشک نہیں آیا بجز اس آدمی کے جس نے اپنے مالک کو پہچان لیا اور خواہشمند ہو کر مروں نہیں حتی کہ میں ان عارفین جیسی معرفت حاصل کرلوں جو حق تعالیٰ سے حیاء محسوس کرتے ہوں۔

۱۴۰۴۲-عبداللہ وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسین، موسیٰ بن عمران بن موسیٰ رسوی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے پسند ہے کہ میں نہ مروں حتی کہ میں اپنے مولیٰ کو پہچان لوں۔ مجھے کہا: اے احمد! معرفت یہ نہیں کہ تم زبان سے اقرار کرلو لیکن معرفت یہ ہے کہ جب تمہیں حاصل ہو جائے حیاء کرنے لگو۔

۱۴۰۴۳-عبداللہ وابومحمد، ابراہیم، عمران بن موسیٰ، احمد بن ابی حواری، احمد بن عاصم رحمہ اللہ کہتے ہیں ساری کی ساری بھلائی صرف دو حرفوں میں موجود ہے، میں نے کہا: وہ دو حرف کونسے ہیں؟ فرمایا: تم دنیا کو اپنے سے الگ رکھو، اللہ تعالیٰ تجھ پر قناعت کا احسان کریگا اور لوگوں کو تیری طرف سے غافل کردیگا نیز تجھ پر رضا کا احسان کریگا۔

۱۴۰۴۴-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس چیز میں کچھ بھلائی نہیں کہ تمہیں دنیا کے ذریعے آزمایا نہ جائے۔

۱۴۰۴۵-اپنے والد سے عثمان بن محمد بن یوسف، محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: سب سے زیادہ نفع بخش یقین وہ ہے جو تیری آنکھوں میں باعث عظمت ہو اور اسکا تو نے یقین کرلیا ہو، اس کے علاوہ ہر چیز تیری آنکھوں میں حقیر ہو، ایسے خوف پر ثابت قدم رہو جو تمہیں گناہوں سے روکے رکھے اور صافات پر تمہارے غم وحزن کو طویل تر کردے اور بقیہ عمر میں تجھے فکر مند لازم کردے۔ سب سے زیادہ نفع بخش وہ امید ہے جو تیرے لئے عمل کو آسان تر بنادے۔ اور لوگوں کے ساتھ تیری انصاف پسندی کے حق کو لازم کردے اور تو حق کو قبول کرے، سب سے زیادہ نفع بخش صدق یہ ہے کہ تو محض اللہ کے لئے اپنے عیوب کا اقرار کرے اور نفع بخش اخلاص وہ ہے جو تجھ سے ریاکاری اور نمائش کو دور کردے اور نفع بخش حیاء یہ ہے کہ تم مرغوب کے سوال سے حیاء محسوس کرو اور نفع بخش شکر یہ ہے کہ تم اس پردے کو پہچان لو جو تمہارے گناہوں پر ستر کردے اور مخلوق میں کسی کو مطلع نہ کرے۔

۱۴۰۴۶-اپنے والد عبداللہ سے، عثمان بن محمد بن یوسف، محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: نفع بخش صدق وہ ہے جو تجھ سے مقام صدق میں کذب کو دور رکھے اور نفع بخش توکل وہ ہے جسکے ضمان کا تجھے بھروسہ ہو اور اچھی طرح سے تو اس کو طلب بھی کرے، نفع بخش مالداری وہ ہے جو تجھ سے فقر وخوف فقر کو جدا کردے نفع بخش فقر وہ ہے جسے تو اچھا سمجھے اور اس سے راضی رہے، نفع بخش عقلمندی وہ ہے جو فرصت کے وقت عمل کی ٹال مٹول کو دور پھینک دے، نفع بخش صبر وہ ہے جو تجھے مخالف خواہش پر قوی کردے اور بے صبری کو تجھ سے ذرہ برابر موقع نہ ملے نفع بخش عمل وہ ہے جسکے ذریعے تو آفات سے سلامت رہے اور تیری طرف سے وہ مقبول بھی ہو، نفع

بخش چیز باری حسن تدبیر اور عمل کے لئے فکر ونظر ہے بلاشبہ وہ دونوں چیزیں عمل کے ثواب کی معرفت کا فائدہ دیتی ہیں۔ نفع بخش عمل وہ ہے جو تیری جہالت کو دور کرے اور اسکی معرفت سے تیرا غم دو چند ہوتا جائے اور تو اس پر عمل بھی کر رہا ہو، نفع بخش تواضع وہ ہے جو تجھ سے تکبر کو نکال باہر پھینکے اور تیرے غصے کو ختم کر دے، نفع بخش کلام وہ ہے جو حق کے موافق ہو نفع بخش خاموشی وہ ہے کہ تو اگر خاموشی اختیار نہ کرے تیرے لئے باعث ضرر ہو، نقصان دہ کلام وہ ہے کہ اس کی بجائے خاموشی تیرے لئے بدرجہا بہتر تھی، لازم ترین حق یہ ہے کہ تو اللہ عزوجل کے لازم کردہ حقوق کو ادا کرے اگر چہ اس میں تجھے خواہش نفس کی مخالفت ہی کیوں نہ کرنی پڑے اور تو اپنے والدین اپنی اولاد اور قریبی رشتہ داروں کے حقوق کو درجہ بدرجہ ادا کرے، نفع بخش علم وہ ہے جو تجھ سے جہالت اور بے وقوفی کو باہر نکال دے، نفع بخش ناامیدی وہ ہے جو لوگوں سے تیری طمع کو ختم کر دے چونکہ طمع ذلت کی کنجی اور عقل کے لئے زہر قاتل مروت کا خاتمہ نری بے عزتی اور علم کو لے ڈوبنے والی ہے۔ افضل جہاد یہ ہے کہ تو اپنے نفس سے قبول حق کے لئے مجاہدہ کرے اور تو حق کے قریب تر ہوتا رہے۔ شیطان تیرے تمام دشمنوں کو تیرے خلاف اکساتا ہے وہ تیرے دل کے وسوسوں کا ٹھیکیدار بنا ہوا ہے پس اس کی عداوت بھی تجھ میں شدید ہو، معاصی میں تیرے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ جہالت کا ساتھ طاعات پہ تیرا عمل کرنا ہے چونکہ معاصی پر عمل کرنے پر ثواب کی توقع نہیں بلکہ تجھے تو اس پر عتاب کا خوف ہے پس کتنے ہی ایسے گناہ ہیں جن پر عقوبت کا خوف ہوتا ہے اور خوف سراسر طاعت ہے اور کیا عقوبت سے تو بے خوف ہے؟ حالانکہ بے خوفی سراسر معصیت ہے۔

محمد بن یوسف کہتے ہیں میں نے احمد بن عاصم رحمہ اللہ سے پوچھا آپ مشاورت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: مشاورت میں امانتدار آدمی کے سوا کسی پر بھروسہ مت کرو۔ میں نے مشورہ کے بارے میں ان سے پوچھا؟ فرمایا: تم نظر کرو کہ کلام میں تمہارا نفس کیسے سلامت رہ سکتا ہے، جب تم ایسا کرلو گے تمہارے دل میں رشد وہدایت القاء کر دی جائے گی یوں تم اعتماد حاصل کرلو گے۔ میں نے کہا: لوگوں کے ساتھ مانوس ہونے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا: اگر کسی عقلمند با اعتماد آدمی کو پاؤ تو اس سے مانوس ہو جاؤ ورنہ بقیہ لوگوں سے اس طرح بھاگو جس طرح تم درندے سے بھاگتے ہو، بتایئے افضل عمل کون سا ہے جسے میں کر کے اللہ کا قرب حاصل کروں؟ فرمایا باطنی گناہوں کو ترک کرنا ظاہری گناہوں کے ترک سے اولی وافضل ہے میں نے عرض کیا اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: بلاشبہ جب تم باطنی گناہوں سے بچو گے تو ظاہری دونوں سے بچ جاؤ گے میں نے عرض کیا سب سے زیادہ نقصان دہ گناہ کون سا ہے فرمایا: جسے تم معصیت نہ جانو اور اس سے زیادہ نقصان دہ ہے جسے تم اطاعت سمجھو لیکن وہ اللہ کی معصیت ہو، میں نے کہا: کونسی معصیت میرے لئے زیادہ نفع بخش ہے؟ فرمایا: جس پر تو بے تحاشا روئے کہ تیری آنکھ خشک نہ ہونے پائے اور یہ توبہ نصوح ہے۔

میں نے کہا: کونسی طاعت میرے لئے ضرر رساں ہے؟ فرمایا: جسکی پاداش میں صادر ہونے والی برائیوں کو تو بھول جائے اور تو اس کے منفی اثرات سے بے خوف رہے، میں نے کہا: کونسی جگہ میرے لئے زیادہ مخفی ہے؟ فرمایا: تیری عبادت گاہ اور تیرے گھر کا داخلی حصہ۔ میں نے پوچھا اگر میں اپنے گھر میں سلامت نہ رہوں تو؟ فرمایا: پھر وہ جگہ ہے جہاں تجھے خواہش سے واسطہ نہ پڑے اور فتنہ تجھے حیرت میں نہ ڈالے۔ میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ کی کونسی مہربانی میرے لئے زیادہ نفع بخش ہے؟ فرمایا جب تجھے معاصی سے بال بال بچا لے اور تجھے طاعت کی توفیق دے۔ میں نے کہا: یہ مجمل بات ہے اس کی تفسیر کیجئے: فرمایا: جب تیرے پاس تین چیزیں ہوں (۱) ایسی عقل جو تیرے نفس کی مشقت کی کفایت کر دے، (۲) ایسا علم جو تیری جہالت کی کفایت کر دے، (۳) ایسی بے نیازی جو فقر کے خوف کو زائل کر دے۔

۱۴۰۴۷- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن حسن، عبدالعزیز بن محمد سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: اما بعد۔

بلاشبہ اہل طاعت کے پیش نظر اعمال اور لطف معرفت ہے اور معرفت کے ایسے اسباب کو اختیار کرتے ہیں جن

کے ذریعے نیک اعمال ہو جائیں نیت از سر نو کر لیتے ہیں۔ اور حسن محبت کو تلاش کرتے ہیں، جب بھی دن رات گزرتے ہیں وہ اپنے نفسوں کا اچھی طاعت پر مراقبہ کرتے ہیں، گزرے دن کو یاد کر کے خوش ہوتے ہیں، اپنے نفسوں کو آئندہ عمل کے لئے تیار رکھتے ہیں ان کے ابدان وجوارح سب عمل میں مشغول ہوتے ہیں، دلوں کو فارغ رکھتے ہیں، ان کی امیدیں کوتاہ ہوتی ہیں، آجال ان کے قریب تر ہوتی ہیں، دنیا کے وسوسوں کے اسباب ان کے دلوں سے دور ہوتے جاتے ہیں، ان کے سینوں میں شغل آخرت جاگزیں ہوتا ہے، بصیرت کی آنکھ سے آخرت کو دیکھتے ہیں، صاف ستھرے اعمال سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں، ان کا طریقہ زندگی مستقیم ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ دنیا میں طاعت کی حلاوت پالیتے ہیں جب تقویٰ ان کے مساعد ہو، خوف سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہے، اہل طاعت اپنی عبادتوں میں غم وحزن سے مزے لیتے ہیں، حتیٰ کہ ان کے اجسام سوکھ جاتے ہیں اور ان کے جسد بوسیدہ ہو جاتے ہیں ان کی ہڈیوں پر کھال خشک ہو جاتی ہے، مخلوق کے ساتھ ان کا کلام قلیل ہوتا ہے، اپنے خالق کے ساتھ (راتوں کو سرگوشی) کر کے لذت حاصل کرتے ہیں، ان کے دل آسمانوں کے بادشاہ کے ساتھ ہمہ وقت معلق ہوتے ہیں وہ قیامت کی ہولناکیوں کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں، مخلوق کے درمیان ان کے بدن ننگے ہوتے ہیں پس وہ دنیا سے پوشیدہ و روپوش ہوتے ہیں اور دنیا سے گویا بہرے و گونگے ہوتے ہیں آخرت کا معاملہ ان کے سامنے درخشاں ہوتا ہے گویا کہ وہ اسکی طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں؟ حتیٰ کہ ایک قوم (اہل طاعت) نے جہد مسلسل کا طریقہ اپنایا نفس ان کے تابع فرمان بن گئے جوارح ان کے آگے جھک گئے ایک قوم نے نماز میں خوب کوشش کی تاکہ خشوع دائمی ہو جائے ایک قوم نے روزہ داری میں خوب اجتہاد سے کام لیا تاکہ جوارح کی درست سمت ہدایت کر سکیں اور ایک قوم نے ترک خواہشات اور طلب فوز میں خوب مجاہدہ کیا اور یہ سب کچھ نفسوں کی ریاضت ومجاہدہ سے ہے حتیٰ کہ بھوک اور جسم کی لاغری وکمزوری تک پہنچ گئے۔

۱۴۰۴۸- اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز بن محمد سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: حکماء دنیا کی طرف بغض وعداوت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں، جب ان کے ہاں درست ہو کہ خواہشات نفس ان کی حکمت کو برباد کر دیں گی، جبکہ آخرت کی طرف دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں پس دنیا ان کے سامنے ایک پل کی حیثیت رکھتی ہے جسے وہ عبور کر جاتے ہیں انھیں اس میں اقامت کرنے کی چنداں حاجت نہیں ہوتی ان کی اصل منزل آخرت ہوتی ہے وہ اسکا بدل نہیں چاہتے ہوتے ہیں اور نہ ہی اس سے اعراض کرنا چاہتے ہیں، ان کے احوال آسمانوں کی بادشاہت میں چھوڑ دیئے جاتے ہیں، مکروہات کے لئے اللہ کے ہاں طاعت کو ڈھال بنا لیتے ہیں، ان کا غم ان کے دلوں میں ہوتا ہے اور ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ہاں ہوتے ہیں، وہ دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، ہدایت پر عقول کی راہنمائی سے نفع اٹھاتے ہیں، دلوں کی آنکھوں سے آخرت کی طرف دیکھتے ہیں اور آخرت کا یقین ان کے دلوں میں جاگزیں ہوتا ہے اور وہ بصیرت کو طلب کرتے ہیں جبکہ دنیا کی طرف چہرے کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں دنیا سے عبرت حاصل کرتے ہیں اور ہازرہتے ہیں، دنیا کی مادیات ومظاہر کو حقیر تر سمجھتے ہیں جبکہ آخرت کو عظیم الشان سمجھتے ہیں۔

۱۴۰۴۹- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز بن محمد دمشقی سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ انطا کی نے فرمایا: بلاشبہ میں نے ایک ایسا زمانہ بھی پایا ہے جس میں اسلام غریب تھا جیسا کہ ابتدا میں تھا، اس زمانے میں حق بھی غریب تھا جیسا کہ ابتدا میں تھا، اس زمانے میں اگر میں کسی عالم سے اپنی آنکھیں لڑاتا اسے دنیا میں مبتلا پاتا اور وہ جاہ ومرتبہ اور ریاست پر فریفتہ ہوتا اور اگر کسی عبادتگوار کے پاس جاتا اسے عبادت میں جاہل پاتا اور آنحالیکہ وہ پچھاڑا ہوا بے صبر ہوتا اس کے دشمن ابلیس کا اس پر بھرپور غلبہ ہوتا حالانکہ وہ اپنے زعم میں عبادت کے اعلیٰ درجے پر فائز ہوتا حالانکہ حقیقت میں وہ عبادت کے ادنیٰ درجے سے بھی جاہل ہوتا اعلیٰ درجے کو کیسے پا سکتا تھا، اس زمانے کے ایسے کمینے لوگ فتیح اور کجرو تھے، ضرر رساں بھیڑیے تھے، نقصان دہ درندے تھے، چالاک لومڑیاں تھے، یہی حالت

تمہارے زمانے کے حاملین قرآن وعلم اور داعیین حکمت کی ہے، چونکہ میں نے جس عالم کو بھی دیکھا اسے مغلوب العقل پایا، اس ذہانت معدوم دیکھی چونکہ وہ خواہش نفسوں کی اندھا دھند پیروی کر رہا ہے۔ اپنی رائے پر اتراتا ہے دنیا پر بخیل اور دین پر سخی ہے، وہ قضاء کا عزم کیے ہوئے ہے خواہش نفس کو گلے سے لگایا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ کی مکروہ کردہ چیزوں سے منتقل ہونے کا نام تک نہیں لیتا آئے دن ان میں ترقی کرتا ہے، خواہش نفس کی وجہ سے دنیا کی بدبختی کو اٹھائے رکھتا ہے اسکا دل پتھر ہوتا ہے، اسکی غفلت بڑھ چکی، معاملہ آخرت میں سست رفتار ہے، اللہ پر اس کا بھروسہ نہیں ہوتا جہنم میں دھکیل دینے والے امور کا خوف اس کے دماغ سے مفقود ہوتا دنیا پر فریفتہ ہوتا ہے اور آخرت سے غافل ہوتا ہے، سونے چاندی کا عاشق ہے، جیسا کہ اسکا یقین کمزور ہوتا ہے ایسا ہی وہ وعید سے خوف ہوتا ہے، ایسے گناہوں کو بھولے ہوئے ہے جبکہ محاسن اسکی زبان پر ہیں، اس کے گناہ اسکے قدموں تلے ہیں، لایعنی امور میں ہوا ہوتا ہے، اسکا مطمح نظر دنیا ہے قلیل دنیا پر بھی قناعت نہیں کرتا، اور کثیر دنیا اسکا پیٹ بھی نہیں بھرتی، اسکی کوشش وسعی صرف دنیا کے ہے، اسکی خوشی اس کی نمائش محض دنیا کے لئے ہے، اسکی رضامندی اور ناراضی بھی دنیا کے لئے ہے، وہ اس پر راضی ہے کہ قلیل دنیا اس ہاتھ سے نہ جائے خواہ آخرت ساری ہی کیوں نہ تباہ ہو جائے وہ چاہتا ہے کہ مخلوق راضی رہے بھلے خالق ناراض ہی کیوں نہ ہو، فقر وا سے خائف رہتا ہے کیے ہوئے گناہوں سے بے خوف ہے، اس پر پیش آمدہ عقوبات سے بھی بے خوف ہے، مخلوق کے لئے نمائش اصل مقصد ہے، خالق سے ناامید ہے اور نہ ہی اس پر بھروسہ ہے، مجالس میں نمائشی کلام سے سہارا لیتا ہے اور یہ لوگ غصہ کے مواقع تکبر کرتے ہیں، انھیں جھوٹی طمع اپنی طرف مائل کر دیتی ہے، ردی خواہش اس کی مروت کو بوسیدہ کر دیتی ہے اور اس کے نور اسلام کو سـ کر لیتی ہے، حقیقت خوف سے خالی ہوتا ہے۔ واللہ المستعان۔

پس اب سمجھو یہ اوصاف کس کے ہو سکتے ہیں؟ اس زمانے میں تیری ملت کے عیون کے یہ اوصاف ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار! اور اللہ سے ڈرو اے عقل والو، وہ آدمی معذور نہیں قرار دیا گیا جس نے خواہش نفس کی آڑ میں اللہ کے حقوق کو ضائع بایں طور کہ اللہ تعالیٰ نے خواہش نفس کو پیدا کیا اور اسے عقل کی ضد بنایا اور عقل کی ایک شکل بنائی اور وہ علم ہے، خواہش نفس اور با دو شکلیں ہیں جو باہم اکٹھی ملی ہوئی ہیں اور ذلت آمیز دنیا وآخرت کے عواقب کی طرف دعوت دیتی ہیں، ھیھات اے اہل عقل! کون جو اللہ تعالیٰ کو مواہب سے روکے؟ کون ہے جس کو اللہ عطا کرے اور وہ اسے روک دے اور کون ہے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نہ دے اور اس کے ہاں کوئی چیز پالی جائے؟ کیا بندوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی حاجت ہے ترکیب جوارح کے بعد؟ بھلائی ثواب کی ہے برائی عقاب کی پس خیر وشر کی حرکات طاعات اور معاصی میں سے ہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان اسباب کو پیدا کیا اور اپنی قدرت سے کی اضداد کو بھی پیدا کیا، کسی مغلق چیز کو نہیں چھوڑا مگر اس کی کنجی ضرور بنائی اور کوئی شکل نہیں چھوڑی مگر اسکا واضح بیان ضرور بتایا۔ پس کو معبود نہیں مگر وہی جس نے خیر کے اسباب پیدا کیے اور بندوں میں طاقت نہیں کہ بدون ان اسباب کے اعمال خیر تک رسائی حاصل کر سکیں اور وہ اسباب معاصی کے آگے ایک بندش کا کام دیتے ہیں جب اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے اور عمل کرنے والے کے دل کو اللہ تعا ان اسباب کے ساتھ جوڑ دیں۔

۱۴۰۵۰-اپنے والد عبداللہ سے، عثمان بن محمد، ابو محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ احمد بن عاصم انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رزق قلیل کو بھی کثیر سمجھو تاکہ تمہیں ادائے شکر کی توفیق ملے اور اپنی طرف سے کثیر طاعت کو بھی قلیل اور کم سمجھو تاکہ تمہارے لئے عفو ودرگزر کا دروازہ کھل جائے خلوص عمل سے دنیا سے کنارہ کش رہو، کمال بیداری کے ساتھ خالص عمل سے غفلت سے پرہیز کرو، کمال بیداری کو شدت خوف سے کھینچ کر لاؤ حیاء کے ذریعے نمائش سے ڈرتے رہو، عقل کی راہنمائی حاصل کر قیامت کے دن کے لئے خالص عمل میں سبقت سے کام لو، حرص وطمع سے بچ کر قناعت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بناؤ، عظیم قناعت سے حرم

۔۔فع کرو، کوتاہ امل سے حلاوت زہد کو چکھو، صحت ایاس سے اسباب طمع کو منقطع کرو، صحت تفویض سے راحت قلب تک رسائی حاصل ۔۔، امید کی ٹھنڈک سے طمع کی آگ کو بجھادو، معرفت نفس سے عجب کے راستوں کو بند کردو، بھرپور دل کے ساتھ راحت قلب کو تلاش ۔۔ملکیت خطا اور ترک طلب سے دل کی بھرپوری تک رسائی حاصل کرو، عقلمند اہل ذکر کی مجالست کے دوام سے دل میں رقت پیدا کرو ۔۔ائمی حزن سے قلب میں نور پیدا کرو، طویل فکرمندی نے غم وحزن کے دروازے کھول دو، فکرمندی کی مختلف وجوہات کو تنہائیوں کی ۔۔ں میں تلاش کرو، مخالفت خواہش نفس اور خوف صادق سے ابلیس کے منہ میں مٹی ڈالو، رجاء کاذب سے بچو چونکہ وہ تمہیں خوف ۔۔ب میں ڈال دیگی، رجاء صادق کی خوف صادق کے ساتھ ملونی کرو، صدق دل سے اعمال کی نمائش صرف اللہ کے لئے کرو، ٹال مٹول ۔۔بچو چونکہ اس سمندر میں بہت سارے ہلاکت زدگان ڈوب گئے، غفلت سے بچو غفلت سے ہی دل سیاہ پڑ جاتے ہیں، سستی سے بچو ۔۔نا دمین کا وہی ٹھکانا ہے، بشدت ندامت اور کثرت استغفار سے گذشتہ گناہوں سے توبہ کرو، حسن مراجعت سے اللہ تعالیٰ کی عفو کے ۔۔دار ہو، خلوص دعا و خلوص مناجات سے حسن مراجعت پر مدد طلب کرو، رزق قلیل کو کثیر سمجھ کر اور کثیر طاعت کو قلیل سمجھ کر شکر عظیم تک ۔۔ئی حاصل کرو شکر عظیم سے نعمتوں میں اضافہ کرو، شکر عظیم کو زوال نعمت کے خوف سے دائمی بناؤ، زوال نعمت کے خوف سے طمع کو ختم ۔۔کے عزت طلب کرو، ناامیدی کی عزت سے طمع کی ذلت کو دفع کرو، دائمی غم سے ناامیدی کی عزت کو تلاش کرو، کوتاہ امل سے دائمی غم پر ۔۔اصل کرو، امکان فرصت کے وقت مقصود کے حصول کے لئے سبقت لے جاؤ چونکہ ممکن ہے کہ فرصت ختم ہوجائے۔ صحت ابدان کے ۔۔ایام خالیہ کی طرح کوئی امکان نہیں۔ میں تمہیں ٹال مٹول سے ڈراتا ہوں چونکہ وہ تیرے مقصود کو ختم کردیگا، ناقابل اعتماد آدمی پر ۔۔سہ کرنے سے بچو، بلاشبہ شر کی چکناہٹ ہوتی ہے جیسی کہ غذاء کی چکناہٹ ہوتی ہے، طلب سلامتی جیسا کوئی عمل نہیں، رکاوٹ والے ۔۔جیسا کوئی خوف نہیں، مددگار امید جیسی کوئی امید نہیں، دل کے فقر جیسا کوئی فقر نہیں، غناءِ نفس جیسا کوئی غنیٰ نہیں، غلبہ خواہش جیسی کوئی ۔۔نہیں، نور یقین جیسا کوئی نور نہیں دنیا کو حقیر سمجھنے جیسا کوئی یقین نہیں، معرفت نفس جیسی کوئی معرفت نہیں، عافیت جیسی کوئی نعمت نہیں ۔۔مت توفیق جیسی کوئی عافیت نہیں، بعد ہمت جیسا کوئی شرف نہیں، کوتاہ امل جیسا کوئی زہد نہیں، درجات میں سبقت لے جانے جیسی ۔۔حرص نہیں، انصاف جیسا کوئی عدل نہیں، جور جیسی کوئی تعدی نہیں، موافقت خواہش جیسا کوئی ظلم نہیں، ادا فرائض جیسی کوئی اطاعت ۔۔عدم عقل جیسی کوئی مصیبت نہیں قلت یقین جیسا کوئی عدم عقل نہیں، بے خوفی جیسی کوئی بے یقینی نہیں، بے خوفی پر بے غمی جیسی کوئی ۔۔وفی نہیں، گناہ کو ہلکا سمجھنے جیسی کوئی مصیبت نہیں، یقین جیسا کوئی مشاہدہ نہیں، جہاد جیسی کوئی فضیلت نہیں مجاہدہ نفس جیسا کوئی جہاد ۔۔غلبہ حوئی جیسا کوئی غلبہ نہیں، غصے کو رد کرنے جیسی کوئی قوت نہیں، درازی عمر کی محبت جیسی کوئی معصیت نہیں چونکہ جو درازی عمر ۔۔محبت کرتا ہے وہ دنیا سے محبت کرتا ہے، طمع جیسی کوئی ذلت نہیں تفریط سے بچو امکان فرصت کے موقع پر چونکہ تفریط ایک ایسا میدان ۔۔جو اپنے اندر چلنے والوں کو حسرت میں دھکیل دیتا ہے حالانکہ عقول رائے کے ٹھکانے ہیں اور علم امور کے انجام پر دلالت ہے، تزئین ۔۔تین چیزیں ہیں ایک وہ جو علم سے مزین ہو دوسرا وہ جو جہالت سے مزین ہو تیسرا وہ جو تزئین کو چھوڑ کر ویسے ہی مزین بن جائے یہ ۔۔ی قسم زیادہ غلو والی ہے اور وہ ابلیس تک پہنچا دیتی ہے۔

۱۴۔۔۔عبداللہ وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن سے مروی ہے کہ احمد بن عبدالعزیز بن محمد انطاکی کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ ۔۔کی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے بہت سارے علوم حاصل کئے ہیں اور اصل کو پہچانا ہے، دائمی فکر انہائی ہے مجھے قیاس ۔۔ام کہا گیا، اذکار میں مشغول رہا حکمت کا مطالعہ کیا، وعظ ونصیحت کے درس دیئے، عقل کے ذریعے قول کو پرکھا، معانی کو ذہن میں گھمایا ۔۔سا نے علم میں علم حقیقی نہیں پایا، دل کے لئے شفا بخش چیز نہیں پائی، یقیناً آخرت کے علم سے بڑھ کر اولیٰ بالعلم کوئی چیز نہیں پائی، تاکہ خدا ۔۔لی کے عقاب کا خوف درست رہے، اور ثواب کی امید رہے، اسکے احسان پر شکر ہو، فکر کی کوئی انتہا نہیں، جبکہ الہام کی انتہاء موجود ہے،

میں نے عقل کی دلالات سے عزم کو معلوم کیا، قوتِ عزم سے خواہش نفس کو مغلوب کیا جا سکتا ہے، اخبار کے حقائق تک عنایت فہم اور تدبر سے رسائی حاصل ہوتی ہے، اس سے یقین واعمال کی صحت پیدا ہوتی ہے، ورنہ اعمال مشکوک ہو جاتے ہیں، وہ بادشاہ نہیں جو خواہش نفس کی اتباع کرے اور دنیا بھر کی بادشاہت حاصل کر لے بلکہ بادشاہ وہ ہے جو خواہش نفس کو مغلوب کر دے اور دنیا کی بادشاہت کو حقیر سمجھے۔

۱۴۰۵۲-اپنے والد عبداللہ سے، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسین، عبدالعزیز بن محمد سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ اعطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: مخلوق پر خواہش نفس کی ایسی طومار پڑی کہ اس نے مرید کو اپاہج بنا دیا اور عقلمند کو غافل کر دیا۔ عقلمند اپنی بیماری کو سمجھا ہے اور نہ ہی مرید اسکی دوائی طلب کرتا ہے، جس نے اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کی وہ بچ گیا اور جو بچ گیا وہ معاصی سے محفوظ رہا جس نے پرہیز کی وہ بھی بچ گیا جس نے عافیت طلب کی اسے عافیت مل گئی اور جس نے نفس کے آگے سر تسلیم خم کر دیا وہ طاعت سے محروم رہا اور خواہش نفس نے اسے دبوچ لیا اور غلط راستے پر چل پڑا شیطان نے اسے اپنے جہانسے میں لے لیا اور گمراہ ہوا، محروم وہ ہے جو سوال سے محروم رہے اور سوال جواب کی کنجی ہے کہ کریم کو سوال سے پہلے ہی عطا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر سوال سے پہلے ہی پیشگی احسانات کر دیتا ہے جو تم سے اعراض کرے اس سے بے نیاز رہو اچھی نصیحتوں کو طالب سے مت روکو، اپنے دل کے لئے سیدھے راستے کا قصد کرو، اپنی زبان کو لگام دو، دوست سے ہنس مکھ ملا کرو، قلب سلیم سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ کرو، باریک بینی سے نفس کا محاسبہ کرو، کیا وجہ ہے کہ اعمال آخرت ہمارے اندر ظاہر نہیں ہوتے، اعمال کے بارے میں ہمارے اوپر سہو غفلت اور تقصیر نے غلبہ پا لیا ہے، اور یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ہماری دنیا طلبی سراسر ہماری کوتاہی ہے، اور آخرت کے لئے امیدوار ہونا ہمارا نقص ہے، علم کا پہلا درجہ خوف ہے، جسے عمل اچھا لگے وہ اسے تمام کرنا چاہتا ہے اور جو عمل کا ثواب چاہتا ہے وہ اس کی پختگی کو اچھا سمجھتا ہے، جو حکمت کو اپناتا ہے وہ غیر حکمت سے اعراض کرتا ہے، جو آدمی کسی چیز سے اپنی آنکھ کو ٹھنڈا کرتا ہے اس کے تذکرے میں جت جاتا ہے، تمام تر چہ مگوئیاں قیامت تک محفوظ ہیں، ہر نفس اپنے کئے ہوئے اعمال میں مغوض ہے، حالانکہ لوگ دم بریدہ ہیں، معمولی غصہ بھی کل احسان کو زائل کر دیتا ہے پس غور سے سننے والا غائب ہے، سائل پوشیدگی کا خواہاں ہے، عجیب تکلف کئے ہوئے ہے، ادنی رضا اعمال کو زائل کر دیتی ہے، عجب عبادت کو مٹا دیتا ہے، میں نے جہالت سے زیادہ نقصان وہ فقر نہیں پایا، عقل سے زیادہ معدوم چیز کوئی نہیں دیکھی، خوف کی کمائی ورع ہے، اور خوف یقین کی کمائی ہے عقلمندوں کی صحیح ترکیب یقین سے پیدا کرتی ہے، مشاورت مظاہرہ کو لاتی ہے کرم حسب کو لاتا ہے، بدخلقی برے لوگوں کے شیان شان ہے جو عقلمندی کرتا ہے یقین سے سہارا لیتا ہے، جو یقین کرتا ہے وہ خوفزدہ رہتا ہے جو خوفزدہ رہتا ہے صبر کرتا ہے جو صبر کرتا ہے تقویٰ اختیار کرتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتا ہے شبہات سے رکتا ہے اور حرص کی نفی کرتا ہے، اب یہاں بندے کی چکی گھومتی ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت والے اعمال کو لیکر جسکی عقل الٹی ہوا سکا یقین کمزور ہوتا ہے جسکا یقین کمزور ہوتا ہے اسکا خوف ختم ہو جاتا ہے اور اس میں بے خوفی عود کر آتی ہے جس میں بے خوفی آ جاتی ہے اسکی غفلت میں کثرت آ جاتی ہے جسکی غفلت میں کثرت آ جائے اسکا دل پتھر کی طرح سخت ہو جاتا ہے جسکا دل سخت ہو گیا اسے وعظ ونصیحت کچھ نفع نہیں پہنچاتی، اس پر جب دنیا کا غصہ ہو جاتا ہے اور حقیقت خوف کے بغیر ہی اسمیں اعمال آخرت کی کثرت ہو جاتی ہے۔ واللہ المستعان۔

۱۴۰۵۳-اپنے والد سے، عثمان بن محمد بن یوسف ابو محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے اپنے بھائی کو خط لکھا: امابعد!

میں لایعنی کو ترک کر کے مقصود کو طلب کرنا چاہتا ہوں چونکہ لایعنی کا ترک ہی مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ ایک اور آدمی نے اپنے بھائی کو لکھا:

اما بعد! بخدا! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی ایک بات سناتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تواضع کرنے والوں کو ان کی تواضع کے بقدر درجات بلند نہیں کرے گا بلکہ اپنے جود وکرم کے بقدر ان کے درجات بلند فرمائے گا، غمگین رہنے والے اپنے غم کے بقدر خوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رأفت ورحمت کے بقدر خوش ہوں گے تو اب درحیم ذات کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہوسکتا ہے وہ تو عام پر بھی رحمت کی برسات کرتا ہے جو اس کے لئے غمگین رہے گا اس پر رحمت کیوں نہیں کریگا۔ وہ رحیم ذات تو حد سے تجاوز کرنے والے پر بھی رجوع کرتی ہے جو اس کی اتباع کرے اس پر رجوع کیوں نہیں کریگی۔

۱۴۰۵۴- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن موسیٰ انطاکی سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کی سب سے بری حرکت بیہودہ گوئی ہے اور وہ غیبت ہے، اس لئے کہ بیہودہ گوئی سے وہ دنیا کی خیر وبھلائی کو پاسکتا ہے اور نہ ہی آخرت کی، متقین اس سے عداوت رکھتے ہیں، اور کہا جاتا ہے کہ بیہودہ گوئی (غیبت) روزے کو افطار کر دیتی ہے، وضو توڑ دیتی ہے، اعمال کو ضائع کر دیتی ہے، عداوت پیدا کرتی ہے غیبت اور چغلخوری دونوں اکٹھی چیزیں ہیں دونوں کا مخرج سرکشی ہے، چغلخور قاتل ہے اور غیبت کرنے والا مردار گوشت کھاتا ہے اور سرکش تکبر کرتا ہے، غیبت چغلی اور سرکشی، تینوں ایک ہی چیزیں اور ان میں ایک تین کے برابر ہے، جب کوئی آدمی اپنے نفس کو چغلی کا عادی بنادیتا ہے، بہتان کے درجے تک پہنچ جاتا ہے اور غیبت بہتان اور جھوٹ سب بکواسات بکتا ہے۔ چنانچہ جب اس میں غیبت اور بہتان ثابت ہو جاتے ہیں وہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: غیبت سے حمد وثناء نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی جاہ وریاست تک پہنچا جاسکتا ہے نہ ہی غیبت کے ذریعے کھانے پینے مال ودولت اور لباس میں ترقی کر سکتا ہے، حالانکہ وہ عقلاء کے نزدیک منقوص ہے، عامۃ الناس کے نزدیک بے وقوف ہے، امانتداروں کے نزدیک وہ خائن ہے غیبت کرنے والا جاہلوں کے نزدیک مذموم ہے۔ میں نے غیبت جیسی ضرررساں شی کوئی نہیں دیکھی نہ ہی اس سے کم نفع والی کوئی چیز دیکھی غیبت دل میں غیر کے عیب کو پیدا کرتی ہے تم اسکا کلام کرنا ناپسند سمجھتے ہو غیب کا ایک معنیٰ یہ ہوئے دوسرا معنیٰ یہ ہے کہ تم زبان سے کسی کا تذکرہ تو کرو لیکن اسکا نام لینا ناپسند سمجھو، تیسرا معنیٰ دل اور عفو میں ہے، غیبت کا زبان سے ذکر یا تو تیرا کسی آدمی کے نام کا اظہار کرتا ہے، پس غیبت منحصر وہ ہے کہ اسکا کرنے والا اپنے نفس پر باقی نہ رہے، اور نہ ہی اپنے ہم نشینوں کا رہے، جب بندے میں یہ دو چیزیں صحیح ہو جاتی ہے تو وہ درجہ بہتان تک پہنچ جاتا ہے، اس وقت وہ آدمی کے بارے میں ان الطویات کا تذکرہ کرتا ہے جو اس میں سرے سے ہوں ہی نہ، اس وقت وہ بالکلیہ بہتان باندھنے والا چغلخور کذاب بن جاتا ہے، جو خصلتیں میں نے ذکر کی ہیں ان میں سے کسی خصلت سے نہیں رکتا، یقین سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، شک کا اثبات کرتا ہے، یاد رکھو غیبت کا ختم کرنا تزکیۂ نفس میں سے ہے، تو کسی کی غیبت اس لئے کرتا ہے کہ تو اسکو اپنے جیسا دیکھنا پسند نہیں کرتا، اور تو اپنے عیوب سے جاہل ہوتا ہے، اگر تجھے پتہ چل جائے کہ تجھ میں نقص ہے بلاشبہ تو غیبت سے رک جاتا، اور تجھے لامحالہ حیاء آتی کہ غیر میری غیبت کریگا اور تو عیوب پر مصر بھی ہو، معلوم ہوا تیرا جرم غیر کے جرم سے زیادہ ہے، تیرا ساتھ وہی دیتا ہے جو اپنے عیوب سے غافل ہو اگر تیری نظر تیرے عیوب پر ہوتی تو کبھی بھی غیر کے عیوب کو بیان کرنے کی جرأت نہ کرتا، پس غیبت سے ایسے بچو جیسا تو کسی عظیم بلاء سے بچتا ہے، جب غیبت دل میں ثابت ہو جاتی ہے تو دیگر متعلقات غیبت بھی دل میں عود کر آتے ہیں جیسے چغلی، سرکشی، سوءظن بہتان اور کذب لہذا تمام امراض باطنیہ کی جڑ یعنی غیبت سے بچو بلاشبہ وہ دنیا میں رسوا کرتی ہے اور آخرت میں ندامت کی دہلیز پر جھکنے پر مجبور کرتی ہے، چونکہ قرآن مجید میں غیبت کو حرام قرار دیا گیا ہے، جو غیبت کرتا ہے وہ بہتان بھی نکالتا ہے اور یہ دونوں بیماریاں بندے کو ایمان سے دور کر دیتی ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی مؤمن کی عزت ومال جان حرام کر دی ہے اور مؤمن کے متعلق سوءظن بھی حرام ہے، ظن دل تک ہوتا ہے اظہار کا نام ظن نہیں، اسکا کیا حال ہوگا جو زبان سے ظاہر کردے، پس اگر نفس دوسرے کے عیوب کا ارادہ کرے فوراً ان

عیوب کو اپنے نفس کی طرف لوٹا دو پس جب کسی ناصح عالم سے ملو اس سے مشورہ لو، میں نے ان سے مشورہ لیا کہ کہاں اتروں اور کہاں سکونت اختیار کروں؟ فرمایا: چلے جاؤ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جہاں کہیں بھی ہو میں نے مزید کچھ کہلوانا چاہا مگر کچھ نہ کہا۔

۱۴۰۵۵- اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: عبیداللہ کے ایک بھائی نے یونس بن عبید کی طرف خط لکھا: امابعد:

اے میرے بھائی آپ کیسے ہیں اور آپ کا کیا حال ہے؟ یونس نے ان کی طرف جواب لکھا: آپ نے میرا حال دریافت کیا: میں آپکو خبر دیتا ہوں کہ میرے نفس نے ایک ایسے دن کے روزہ رکھنے پر دلالت کی ہے جسکی دونوں طرفیں (صبح وشام) بہت دور ہیں اور وہ دن شدید گرمی والا ہے اور نفس نے مجھے بیہودہ گوئی ترک کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱۴۰۵۶- احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب دل عمل کا خوگر بن جاتا ہے اعضاء وجوارح کو راحت ملتی ہے۔

۱۴۰۵۷- محمد بن جعفر مکتب، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر عافیت سے پہلے عفو درگزر ضرور ہوتی ہے، اگر عفو نہ ہو بلاء وآزمائش ضرور پیش آئے۔

۱۴۰۵۸- عبداللہ وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز ابن محمد سے مروی ہے کہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی معبود کو خالص توحید، عظیم قدرت وسلطنت، ملک وجبروت، عدل وغلبۂ جمیل عفو واحسان وکرم، من وعطاء اور جمیل افعال سے پہچان لیتا ہے وہ مخلوق کے الگ ہٹ کر اسکی عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے، اسکی کفایت پر قناعت کرتا ہے، اسکے عظیم عقاب اور دردناک عذاب سے راضی رہتا ہے، یا تو عظیم ثواب وافر جزاء کی امید کے لئے یا جمیل شکر کے طور پر، یا محبت وشوق جمیل احسان ومتواتر احسانات اور عظیم عطا کے طور پر یا اس کے جمیل ستر، کریم درگزر اور اصل ذات کی معرفت جو ضرر، نفع، موت، حیات نشور کا مالک ہے بایں طور کہ تم نکالو اللہ کی معرفت اور اخلاص توحید کو جہت ترکیب اور جہت معقود سے اس پر فرمان باری تعالیٰ شاہد ہے۔

اولم ینظروا فی ملکوت السموات والارض وماخلق اللہ من شیء (اعراف: ۱۸۵)

کیا وہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کی طرف نہیں دیکھتے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پیدا کر رکھا ہے۔

سو جو ہم نے ذکر کیا اس میں یقین رکھنے والے عقلاء کے لئے نشانیاں ہیں پس اللہ تعالیٰ نے عقل والوں کے لئے تدبیر واعتبار فرض کیا ہے تا کہ اس کے ذریعے اللہ کی ربوبیت خالص توحید، لطف کاریگری پر استدلال قائم کریں کہ وہ تمام مخلوق کا خالق ہے، رہا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ذیل کے فرمان کے بعد فکر کرنا ضروری ٹھہرا۔

وفی الارض آیات للموقنین (ذاریات: ۲۰) اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

وفی انفسکم افلا تبصرون (ذاریات: ۲۱) اور تمہارے اپنے نفسوں میں بھی (نشانیاں ہیں) کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟

پس احوال تین قسم کے ہیں، ایک حالت محمود ہے اور دو حالتیں مذموم ہیں۔ حالت محمودہ وہ ہے جس میں لطف داخل ہو اور عقل وعلم اس پر دلالت کرے۔ دو مذموم حالتیں غفلت اور بے خوفی ہیں حواس پانچ ہیں اور چھٹا یعنی دل ان کا بادشاہ ہے، حواس خبریں وصول کرتے ہیں پس جس قدر کے مطابق حواس اخبار کو لائیں ان پر بادشاہ کی تدبیر ہوتی ہے، اور جو خوفزدہ ہو احوال غفلت کے ضرر سے دل کا تلذذ اس میں اکثر ہوتا جاتا ہے اور جسے احوال پیش آئیں عقل پر صحت نظر اسکی تکذیب نہیں کرتی، جس نے بصر پر نظر کو مقدم کیا نظر اسے بصر کا فائدہ دے گی، میں نے پوچھا نظر کا کیا معنی ہے فرمایا: نظر سے بصیر ہو جاتا ہے پھر بصر اس کو یقین فراہم کرتی ہے، پھر اس کے لئے عمل مؤنث کو برداشت کرتا ہے تا کہ عنداللہ ثواب حاصل کر سکے: عاقل پر ضروری ہے کہ وہ اپنی امید پر واقفیت حاصل کرے، پس بردبار

دھوکہ نہیں کھاتا اور عقلمند اپنے نفس کو کھوٹ کا شریک نہیں بناتا، اسے فکر کا الہام ہوتا ہے اور جسے فکر عطا ہو جاتی ہے اسکے امور اور عقل مستحکم ہو جاتی ہے، فرصت میں اعمال کی تحصیل اور ابرار سرور ہے۔ ہر شر کے لئے کچھ جگہیں ہیں جن کے بعد باسرور ہوتا ہے یا غم و حزن، معرفت کی فہم تک اسکی اجناس پہنچتی ہیں جس طرح تاجر نفع بخش کپڑے کے پاس پہنچ جاتا ہے قوت عزم سے خواہش نفس مغلوب ہو جاتی ہے شی تک اسکی ضد کے واسطے سے پہنچنا ممکن ہے کسی چیز کا ترک کرنا اسکے لینے جیسا نہیں ہو سکتا، بقدر یقین شک رفع ہوتا ہے، ادنیٰ شک سے بھی یقین لڑکھڑا جاتا ہے ھدایت کا نور انبیاء کے ساتھ استقرار پکڑے ہوئے ہے اللہ تعالیٰ کی حجت اہل عقل کے ساتھ قائم ہوتی ہے، پس کوئی اپنا حصہ لے لیتا ہے اور کوئی اپنا حصہ ضائع کر دیتا ہے پس پہنچنے والے کیلئے کوئی حد نہیں، تارک کے لئے کوئی عذر نہیں اللہ کی کتاب مخلوق و انبیاء علیہم السلام پر حجت ہے۔

۱۴۰۵۹-اپنے والد عبداللہ سے ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز بن محمد سے مروی ہے کہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: جان لو جاہل وہ ہے دشمن کے علاج پر جسکا صبر قلیل ہو پر دشمن کے مساعد رہے اس کے مجاہدے کے لئے، پس یہ اس کے لائق ہے کہ جلنے والے اس پر ہنسیں، کلام کثیر ہے اور موجود ہے، اسکا جوہر گراں ہے اور مفقود ہے، بلاشبہ علم کثیر وہ ہے کہ قلیل اسکا محتاج ہو اعمال کثیر ہیں جبکہ اعمال میں صدق قلیل ہے اشجار تو کثیر میں لیکن ان کا عمدہ پھل قلیل ہے، انسان کثیر ہیں لیکن عقل والے کم ہیں مافات کا ماقی سے استدراک کرو، جو فاسد ہو چکا اسکی اصلاح طلب کرو، اپنی مہلت میں جلدی کرو غصہ آنے سے قبل ہی سوال سے پہلے جواب کی تیاری کرلو تا کہ حکام دنیا کے لئے ان کے سوال سے پہلے جواب پالے، آسمان کے حکم کے لئے تو نے کیا حجابات تلاش کر رکھے ہیں، بعین ممکن ہے کہ تجھ سے معذرت نہ قبول کی جائے، علم کی شہادتیں تیرے خلاف ہوں گی، پس ڈرو اس سے قبل کہ معاملہ تمہیں پیش آجائے کہ تم غفلت میں ہو اور اصلاح تمہیں فوت کر جائے حالانکہ ہموم دنیا کے ساتھ تجھے آنے والی چیز نے فوت کر دیا ہے، تیری ناامیدی سے پہلے اجل کے منقطع ہونے کے وقت اور زوال نعمت کے باوجود صرف ندامت تک رسائی ہوتی ہے، ہائے افسوس کاش کہ تم حسرت کو پہچان لیتے ہائے افسوس وعظ و نصیحت کو تمہارا دل قبول کرتا، میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اگر تم نے وصیت قبول کی دنیا میں مودب و حکیم اور سلامتی میں رہو گے اور دنیا سے فقیر محتاج اور قابل رشک بن کر نکلو گے اور آخرت میں تم بادشاہ رہو گے۔

۱۴۰۶۰-اپنے والد، عباس بن حمزہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: بندے کو اتنی عار بھی کافی ہے کہ وہ کوئی دعویٰ کرے اور پھر اس کو اپنے فعل سے ثابت نہ کر سکے یا غیر رب کے لئے دل کی توجہ کا کچھ حصہ مقرر کرے، یا اپنے رب کے ذکر کے باوجود وحشت محسوس کرے حتی کہ اس سے کسی بدل کا خواہاں ہو، بندے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ضمیر کی تصحیح کرے اور اپنے معاملہ کے ساتھ اور اپنے مطلوب کے ساتھ اپنے علم کے متعلق کرے پس جب اپنے نفس کے ان حقائق کو جان لے گا اپنے رب سے بھاگے ہوئے غلام کی طرح ملے گا۔

۱۴۰۶۱-عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر محمد بن احمد بغدادی، محمد بن احمد بغدادی، عبداللہ بن قاسم قرشی سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ انطا کی نے اپنے بارے میں مجھے ذیل کے اشعار سنائے۔

الم تران النفس یردیک شرھا. والک ماخوذ بما کنت ساعیا

فمن ذا یرید الیوم للنفس حکمۃ. وعلما یزید العقل للصدر شافیاً

ھلم الی الآن ان کنت طالباً. سبیل ھدی او کنت للحق باغیاً

(یہ ایک لمبا قصیدہ ہے جسکے تین اشعار ہدیہ قارئین ہیں ان اشعار کا اور بقیہ اشعار کا ترجمہ ذیل میں ہے)

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ نفس کی برائی تمہیں ہلاک کر دے گی اور تمہاری کمائی کی بدولت تمہاری دارو گیری کی جائے گی پس نفس

کے لئے حکمت کا متلاشی کون ہے اور علم کو کون ڈھونڈتا ہے جو اس کے سینے میں سخاء کو بڑھا دے، اگر تم وقعی طالب ہدایت ہو تو پھر آ جاؤ یا تم حق کے متلاشی ہو، میرے پاس خبروں کا علم مجرب ہے اس میں سے کچھ الہام سے ہے اور کچھ سماع سے ہے، میں تجھے ایسی خبر یں دیتا ہوں جنکا عہد گزر چکا ہے اور اسلام کی ابتدا کیسے ہوئی جس وقت کہ اسلام ابتداء ایام میں تھا، اور اسلام نے کیسے پرورش پائی حتی کہ وہ حد کمال تک جا پہنچا اور پھر بوسیدہ کپڑے کی طرح کیسے ہو گیا، اس کے بعد میرے پاس علم کا عظیم جوہر ہے، علماء تجھے فائدہ پہنچائیں گے اگر تو کلام کو سن کر یاد کر لے، ایسا عظیم الشان علم جو دل کی کھوٹ کو صفائی میں تبدیل کر دے، پس صبح صبح ہے اور قول محکم واضح ہے جو کہ یاقوت سے زیادہ گراں اور موتیوں سے زیادہ مہنگا، پس میں اللہ کی توفیق سے واضح ہو چکا ہوں اور یہ چیز الہام سے ہو چکی ہے چونکہ میں ایسے زمانے میں ہوں کہ اس کا وصف غروب ہو چکا ہے پس اجنبی ہو گیا ہے اہل کو وحشت میں مبتلا کئے ہوئے ہے، ہم اپنے دین کے وصف کی طرف سب سے زیادہ محتاج تھے اور عقل کی دلالتوں کا وصف ایک طرح سے آنی زمانی ہے، خیر و شر دونوں کے بڑے بڑے عجائب ہیں اگر تم یاد رکھو اور دل محفوظ رکھے، پس سب سے پہلے میں اس ذات کی حمد کرتا ہوں جس نے مجھے اسلام کا راستہ دکھایا جبکہ وہی خالق ہے، جب چاہا مجھے آدم کی نسل سے پیدا کیا اور میں سرکش جنوں میں سے شیطان نہیں ہوا، اگر اللہ تعالیٰ چاہتا مجھے شیطانوں سے پیدا کرتا اور میں گمراہ اور حق کا منکر ہوتا۔ لیکن شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لطف و کرم کی مجھ پر برسات کی جب کہ میں زمین پر چلنے والا نہیں تھا، اس کے بعد مجھے دین احمد ﷺ کی طرف ہدایت دی اور جو پوشیدہ سوال تھا وہ مجھے سکھلایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے نور، علم اور حکمت کی فہم عطا کی پس میں صرف اس ذات کا شکر ادا کرتا ہوں، اس وجہ سے میں اس ذات کی امید کرتا ہوں تب تو میری امید بھی صحیح ہے، اس وجہ سے میں اس ذات کی امید کرتا ہوں چونکہ اس نے مجھے تکلیف کی صعوبت نہیں دی لیکن اس کے لطف و کرم سے سب کچھ ہے جو کہ ابتداء ہی سے تھا، اگر میں عقل والا ہوتا میں اس سے امید نہ رکھتا میں خوف والا ہوتا اور میرا شکر میرے شانہ بشانہ رہتا، اگر میں اسکی امید کروں اس کی عمدہ کاریگری کی بدولت میں شکر کرتا ہوں اس وقت میری حیا بھی درست ہوتی پس میرا شکر ہے جب کہ میں حق کا عالم ہوا شر کا منکر اور خیر کا وصیت کرنے والا۔ اس کے بعد میرا بیان اپنی ذات کے لئے ہے اور میرا بیان غیر کے لئے ہوگا میں ابتداء سے اسے پہچان لوں، پس یہ خبریں عجیب عجیب ہیں پس جو وصف ہوگا وہ بحالہ ہوگا، بات کیسے ہو سکتی ہے جبکہ وہ حق کا عالم ہو پس دوری ہے اس سے ناامیدی نجات نہ دے گی، اور یہ اس لئے کہ لوگوں نے خواہش نفس حق پر سراً و جہراً و علانیہ ترجیح دی ہے پس یہ برائی کا زمانہ ہے اس کے راستے سے بچو چونکہ برائی کا راستہ مہلک ہے، عنقریب تیرے پاس کچھ ایسی خبریں آئیں گی جو تجھے براہیختہ کر دیں گی کہیں گے خواہش نفس کو چھوڑ دو حالانکہ میں تو سعی و کوشش کرتا ہوں تاکہ خواہش کو دلیس نکالا دوں، اپنے نفس سے مجاہدہ کرو بلاشبہ میں اسکی طرف مائل ہو جاتا ہوں، آج میں خواہش نفس کو چھوڑنے کی طاقت کیسے رکھتا ہوں حالانکہ نفس میری لگام کا مالک ہو چکا ہے، بہر مشقت نفس مجھے کھینچ کر لے جاتا ہے اور جو ذاتی رونق ہو وہ طمع کے پاس ظاہر ہو جاتی ہے، پس میں نفس و خواہش کے پاس پابند سلاسل ہو گیا ہوں وہ دونوں اپنی طاقت کے بقدر مجھے پکڑ کر کھینچ رہے ہیں۔

۱۴۰۶۲- احمد بن سلیمان بن ایوب بن حذلم دمشقی، ابوزرعہ دمشقی، احمد بن عاصم، حبیلی، مالک بن انس، سے مروی ہے کہ نافع زیاد بن ابی زیاد کے پاس بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ جب زیاد کی وفات ہوئی تو نافع ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم کہتے کیا ہم آپ کے لئے وسعت پیدا کریں اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے؟ نافع رحمہ اللہ ہمارے پاس بیٹھنے سے انکار کر دیتے اور فرماتے ان مجلسوں سے بچو۔

(۴۴۸) محمد بن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ!

حضرات تبع تابعین کرام میں سے ایک ابوعبداللہ محمد بن مبارک صوری رحمہ اللہ بھی ہیں، عقل تام کے مالک، متقی پرہیزگار اور فصاحت وبیان کے مالک تھے۔

۱۴۰۶۳- اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبداللہ بن محمد دمشقی سے مروی ہے کہ محمد بن مالک رحمہ اللہ صوری نے فرمایا: صادقین کے اعمال دل کی انتہاء گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتے ہیں اور ریاکاروں کے اعمال جوارح (اعضاء) کی حد تک ہوتے ہیں اور وہ بھی لوگوں کے لئے، پس جو سچا ہو وہ اپنے عمل اللہ تعالیٰ کے لئے کرے نہ کہ لوگوں کو بتانے کے لئے۔

۱۴۰۶۴- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبداللہ بن محمد بن دمشقی، محمد بن مبارک صوری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کہ تم اپنے نفس کو بھی اللہ کے تقویٰ پر مطلع نہ کرو کہیں تمہارے دل پر آفت نہ پڑ آئے۔

۱۴۰۶۵- عبداللہ وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، عبداللہ بن محمد سے مروی ہے کہ محمد بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: تم خوفزدہ ہوتے ہو قطعہ کے وقت کہ تم اسکی طرح جلدی کرتے ہو (یعنی دنیا کے حصول کے لئے جلد بازی کرتے ہو) جبکہ تم اللہ تعالیٰ کے حقوق کے فوت ہونے سے خوفزدہ نہیں ہوتے ہو، کب جاؤ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے بلاشبہ تمہارے دل اسے اللہ کی محبت کے سوا کوئی چیز ظاہر نہیں کرے گی، تیرے دل میں ایک بھوک ہے اسکی سیری صرف اللہ کے ذکر سے ہوسکتی ہے اور تیرے دل میں ایک پیاس ہے جسے ذکر کی لذت مناجات ہی مٹاسکتی ہے، ایک مرتبہ فرمایا: تمہیں صرف خواہش نفس میں متغیر دیکھا جارہا ہے، اس مؤمن نے جھوٹ بولا جس نے معرفت حق کا دعویٰ کیا اور ہاتھ اسکا طلب کثرت دنیا میں مشغول ہو، جس نے اپنا ہاتھ دوسرے کے پیالے میں ڈالا اسے ذلت کی دہلیز پر جھکنا پڑتا ہے، میں کسی ایسے آدمی کے لئے اثبات کا اقرار نہیں کرتا ہوں جو اللہ کی محبت کا دعویدار ہو اور اپنے تینں انگلیوں سے ثرید الاپے جارہا ہو۔

۱۴۰۶۶- عبداللہ وابوحیان، ابراہیم بن محمد، عبداللہ بن محمد، محمد بن مبارک سے مروی ہے کہ معرفت باللہ یہ ہے کہ تم اپنے نفس کو غیر کے خواہش کا مطیع بنادو اور طلب دنیا کا ایک آسان طریقہ بنالو۔

۱۴۰۶۷- ابومحمد بن حیان، ابراہیم، عبداللہ سے مروی ہے کہ محمد بن مالک رحمہ اللہ نے فرمایا اس آدمی نے اللہ پر ایمان نہیں رکھا جس نے ان امور میں مخلوق سے امیدیں وابستہ کرلیں جنکی ضمانت اللہ تعالیٰ نے اٹھا رکھی ہے۔

۱۴۰۶۸- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد سے مروی ہے کہ محمد بن مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ اپنے نفسوں کی خاطر تجارت میں زہد اختیار کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کو غیروں سے منسلک کرتے ہیں۔

۱۴۰۶۹- ابوالفتح بن حسین بن محمد بن سہل حمصی واعظ، ابوحسن محمد بن ایوب صموق عابد، محمد بن اصبغ بن فرج سے مروی ہے کہ محمد بن مبارک صوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں بیت المقدس کے ایک پہاڑ میں چکر کاٹ رہا تھا، یکایک میں نے ایک انسانی سایہ دیکھا جو پہاڑ سے نیچے اتر رہا تھا جب میں اس سائے کی قریب پہنچا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ایک عورت ہے اس نے صوف کا کرتا پہن رکھا ہے اور صوف کی چادر اوڑھی ہوئی ہے، جب میرے قریب آئی مجھے سلام کیا میں نے اسے سلام کا جواب دیا پھر کہنے لگی: اے آدمی تم کہاں سے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں اجنبی مسافر آدمی ہوں، کہنے لگی: سبحان اللہ! کیا تم اپنے مالک کے ساتھ بھی غریب الوطن کی

التاریخ الکبیر ۱/ت ۷۶۰، والجرح ۸/ت ۴۴۵، والجمع ۲/ ۴۴۴، وسیر النبلاء ۱۰/ ۳۹۰، والکاشف ۳/ت ۵۲۱۳، وتهذیب التهذیب ۹/ ۴۲۳، وتهذیب الکمال ۵۵۷۷

وحشت محسوس کرتے ہو حالانکہ تمہارا آقا اجنبیوں کو بھر پور انس فراہم کرتا ہے اور فقراء کی خبر گیری کرتا ہے؟ میں سن کر رو پڑا، عورت بولی کیا علیل روتا ہے جب وہ عافیت کا مزہ چکھ لے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ چونکہ کسی خادم نے دل کی خدمت نہیں کی جو کہ ایسے رونے سے زیادہ محبوب ہے، اور رونے میں بھی ہچکیوں سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں، میں نے کہا: مجھے حکمت کی تعلیم دو بلاشبہ میں تمہیں حکیم سمجھتا ہوں، اس نے یہ اشعار پڑھے۔

دنیا غرارۃ فدعها . فانها مرکب جموح

دون بلوغ الجهول منها . منیته نفسه تطیح

لا ترکب الشر واجتنبه . فانه فاحش قبیح

والخیر فاقدم علیه ترشد . فانه واسع فسیح

دنیا سراپا دھوکہ ہے پس اسے چھوڑ دے، چونکہ دنیا نافرمان سواری کی مانند ہے، ناواقف کو مقصود تک پہنچانے سے پہلے ہی ہلاک کر دیتی ہے، شر و برائی کا ارتکاب مت کرو اور اس سے اجتناب برتو چونکہ شر سراسر فاحش و قبیح ہے، خیر کی طرف پیش قدمی کرو رشد وہدایت پاؤ گے چونکہ بھلائی میں فراخی اور وسعت ہے۔

میں نے عورت سے کہا: مجھے مزید وعظ نصیحت کرو کہنے لگی: سبحان اللہ! کیا ہمارے اس موقف میں ایسی چیز نہیں جو تمہیں فوائد سے مستغنی کر دے؟ میں نے کہا: مجھ میں بے نیازی نہیں (یعنی میں نصیحت مزید کا طلبگار ہوں) کہنے لگی: تیرے رب کی محبت اسکی ملاقات کا شوق ہے چونکہ ایک دن اس کی محبت وشوق میں اللہ کے اولیاء رنگے ہوں گے۔

۱۴۰۷۰- عبداللہ، محمد بن یوسف (محمد بن مبارک کے مریدوں سے ملاقات کر رکھی ہے) کہتے ہیں میں ایک مسجد میں داخل ہوا اس میں ایک نوجوان کو دیکھا اس کے ارد گرد لوگ جمع تھے کچھ کھڑے تھے اور کچھ بیٹھے، ان میں نوجوان کے سب سے زیادہ قریب ایک کھڑی جماعت تھی جو اس نوجوان سے لگاتار سوال کیے جا رہی تھی، اور اکثر لوگ علم آخرت کے بارے میں سوال کر رہے تھے، وہ نوجوان لوگوں کو بڑی فراخ لسانی سے جواب دے رہا تھا، اسکا ہر جواب حکمت ومعرفت سے لبریز تھا، ایسی زبان استعمال کرتا کہ مسائل پر ذرا برابر بھی غصے کا اظہار نہ ہونے پاتا اس کی زبان بڑی روانی سے چل رہی تھی جو بات بھی زبان سے نکالتا برمحل ہوتی گویا اس کی زبان فصاحت وبلاغت کا عین مرقع تھی، لوگ متفرق ہوئے تو میں آگے بڑھ کر اس کے قریب جا پہنچا اور اسکے غم میں برابر کا شریک ہو گیا، میں اس کے قریب بیٹھ گیا اور اپنے پراگندہ خیالات کو مجتمع کرنے لگا چنانچہ ہلکے غصیلے انداز میں میری طرف دیکھا اور خود ہی بولا السلام علیکم! غم وحزن سے بچو، کہہ کر مہر سکوت کو توڑا اور میرے لئے آگے کلام کرنا آسان کر دیا، چنانچہ جب میری زبان کی گرہ کھل گئی اور شرم کے پردے چاک ہو گئے میں نے سوال کے راستے ہموار سمجھے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! یہ کونسا راستہ ہے جسکو قطع کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے محمد عربی ﷺ کو دیا ہے؟ کیا اس راستے کا منار (نور) واضح ہونا چاہتا ہے؟ نوجوان نے کہا: جی ہاں، رہا راستہ سو وہ ایمان باللہ ہے اور محمد ﷺ کا طریق ہے جو کہ دنیا سے آخرت تک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں کے لئے کھینچ دیا گیا ہے، جو آدمی اس راستے کو قطع کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ عزت پاتا ہے اور دوسرے کو عزت بخشتا ہے۔ (اگر چہ وہ اپنے اختیار سے خواہشات سے مغلوب ہو کر راستے سے عدول کر جائے۔ اسکو اللہ تعالیٰ کا قول لازم آتا ہے: "ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله" "اور تم مختلف راستوں کی اتباع مت کرو کہیں تم اللہ کے راستے سے تفرقے کا شکار نہ ہو جاؤ" (انعام: ۱۵۳) میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے وہ کونسا ایمان ہے جو بندے کو آخرت کے عمدہ انجام تک پہنچا دے؟ نوجوان بولا! بلاشبہ تم نے جو ایمان باللہ کے متعلق پوچھا ہے یہ ایمان ظاہر بھی ہے اور ایمان باطن بھی ایمان ظاہر سے ستر ظاہر واقع ہوتا ہے اور ایمان باطن سے حشیت باطن پیدا ہوتی ہے، میں نے پوچھا: ایمان ظاہر کیا ہے؟ کہا: زبان

سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار اور بدن سے اللہ کے فرائض پر عمل کرنا ایمان ظاہر ہے اس سے ستر ظاہر واقع ہوتا ہے، اس سے بندہ اپنے مال وجان کو محفوظ کر لیتا ہے، رہی بات ایمان باطن کی جس سے خشیت باطنہ واقع ہوتی ہے پس وہ ایمان قلب ہے، اور وہ تین قسموں پر ہے، پہلی قسم اللہ کی وعید و وعدے کی تصدیق کرنا ہے، دوسری قسم یہ کہ بغیر معرفت کے اللہ سے حسن ظن رکھنا اور تیسری یہ کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسے کے متعلق تہمتوں کو دور کرنا، میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔ ان تین چیزوں کی تفسیر کیجئے، کہا جی ہاں، تصدیق وہ عین معرفت باللہ ہے چونکہ جب معرفت صحیح ہو جاتی ہے دل سے شک شبہ زائل ہو جاتا ہے اور پھر دل تصدیق پر دلالت کرتا ہے، جب دلوں میں یہ چیز پختہ ہو جاتی ہے اور عقائد مستحکم ہو جاتے ہیں اس سے پھر نور کی شعاعیں اٹھتی ہیں، اب یہاں تصدیق رب کی طرف دل کو پورا سکون میسر ہوتا ہے انہی امور پر وعدے کا وقوع ہوا ہے، اب مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے امر کردہ احکام ہوتے ہیں، میں نے کہا: حسن ظن کی کیا تفسیر ہے؟ کہا: جس نے معرفت باللہ کو پہچان لیا اپنی عادات کو قابل تحسین بنایا اللہ تعالیٰ پر استحقاق نہ سمجھتے ہوئے تو ہوگی اسکی طرف ابتداء خلقت کی نعمت سے کہ بلاشبہ وہ تفضل ہے من اللہ اس پر تو عقل باطن کی نظر کو قائم کرتا ہے اشیاء میں پس ہر اس چیز کو دیکھتا ہے جس سے جہل ختم ہو جائے علم کی معرفت سے جو کہ محتاج ہے اسکے تقویٰ کا اور طلب اضافہ رب کی تصدیق میں پس جو بھی اس کی تدبیر ہوتی ہے اسکا حسن ظن پیدا ہوتا ہے، وہ سمجھ جاتا ہے کہ اسکی تصدیق کمزور ہو چکی اور اپنے رب سے جاہل ہونے کی وجہ سے اسکا حسن ظن ضعیف ہو چکا، میں اس مقام پر پہنچ کر جہل کے پردے چھٹ جاتے ہیں اور نظر کی بصیرت واقع ہوتی ہے ضرر جہل سے انکشاف ہوتی ہے، جب یہ چیز بطور معرفت کے اسکے دل میں پختہ ہو جاتی ہے اس وقت اللہ تعالیٰ اسے مٹی سے حسن خلقت کی طرف منتقل کر دیتے ہیں اور استواء عافیت سے اس کی خلقت کو مزین کر دیتے ہیں۔ میں نے کہا: تہمتوں کا مخرج کہاں سے ہو سکتا ہے؟ کہا معرفت کی کمزوری سے اور دل کی قلیل تصدیق سے اور معرفت میں دل جمعی کے نہ ہونے سے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے میرے لئے ایک مثال بیان کر دیجئے تاکہ بات سمجھنا میرے لئے آسان ہو جائے، کہا: مجھے بتاؤ ایک آدمی کو تم وعدہ خلافی سے پہچانتے ہو پھر وہ تمہارے لئے کسی چیز کی ضمانت دے دے کہ اگر وہ وفا کرے گا تب تمہاری نجات ہوگی اور اگر تم سے دھوکہ کر جائے تو اس میں تمہاری ہلاکت ہوگی کیا تم اس وعدے سے راضی ہوگے؟ میں نے نفی میں جواب دیا: کہا: سو جس آدمی کو تم وعدہ خلاف نہ سمجھو وہ تمہارے نزدیک کیا ہوگا؟ میں نے کہا وہ وعدہ وفا غیر متہم ہوگا، کہا: اسی طرح معرفت باللہ کا تمہارا وعدہ بھی وعدہ وفا ہے عقد تہمت نہیں ہے وعدہ خلافی میں عقد وفا نہیں ہوتی پس جسکی معرفت کمزور ہوگی اس کی تصدیق بھی کمزور ہوگی اور اسکا حسن ظن بھی کمزور ہوگا اور ان تہمتوں کا وقوع ہوگا جو کہ نفوس معرکہ خیز کی طرف نظر کو واجب کرتی ہیں اسباب حیلہ کے ثبوت کے لئے واقع ہونے والے وعدہ کی طلب میں، میں نے کہا حسن ظن اصل ہے اس کی فروع کیا کیا ہیں؟ کہا حسن ظن کی فروع سکوت، بھروسہ، طمانیت اور رضاء ہیں میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ان اشیاء کے بارے میں مجھے خبر دیجئے آیا کہ وہ ایک ہی معنیٰ کی طرف لے جاتی ہیں یا مختلف معانی کی طرف، کہا: اے نوجوان: سکون کا وجود معرفت کے یقین سے ہے نہ کہ ایمان کی معرفت سے پس اسے ایمان کے یقین کا ایک شعبہ چھوٹا ہے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ نے میری عقل کو مجروح کر دیا ہے اب اسکا علاج بھی کیجئے اور مجھے اپنی رفاقت سے شفا بخشئے، کہا: اے نوجوان: مجھے پستی میں بہتے ہوئے پانی کے بارے میں خبر دو جبکہ اسے سیلاب اپنے ریلے میں چھپا کر رکھ دے کیا وہ پانی سیلاب کے ریلے میں ساکن ہوگا یا متحرک؟ اسی طرح معرفت بھی دل کی طرف اپنے بہتے ہوئے ریلے میں ہوتی ہے وہ بھی تحصیل قلب میں متحرک غیر ساکن ہوگی، اور جب دل کے بہاؤ میں اسکی موافقت ہو جاتی ہے تو اس وقت پانی کے مخصوص ٹھکانے کی طرح سکون میں آ جاتی ہے، کہا: اے نوجوان مجھے نشیب میں گرنے والے پانی کے بارے میں خبر دو کہ سیلاب میں پہنچنے کے بعد تمہیں دکھائی دیتا ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا: اسکی وجہ پوچھی؟ میں نے کہا: چونکہ جب پانی سیلاب کے مناپے پانی میں پہنچا تو اسکی طبع میں ڈھل گیا اور اسکی گہرائی میں پہنچ کر اپنا نور بھی ضائع کر دیا! کہا:

اسی طرح جب معرفت قلب میں جاگزیں ہو جاتی ہے اور تصدیق و بھروسہ بھرپور اس کے شامل حال ہو جاتا ہے تو دل سے موکد علوم خروج ہوتا ہے اور دل کی گندگیاں ختم ہو جاتی ہیں جو کہ آفات وسوسوں کی شکل میں ہو سکتی تھیں، کہا: اے نوجوان مجھے بتاؤ: کیا پانی جس سیلاب میں آپڑا کیا اس میں پینے کی صلاحیت موجود رہتی ہے؟ میں نے کہا: نہیں: کہا اسی طرح معرفت جب غمر یعنی غیر صاف ہو عقول اس سے پینے کی صلاحیت نہیں رکھتے، کہا: اے نوجوان میری مثال سمجھے ہو؟ میں نے نفی میں جواب دیا: کہا: تم بہت سارے علماء کا دیکھو گے ان کا علم جب دنیا سے ردی ہو گیا ہوتا ہے ان کا علم عقلاء کی پیاس بجھانے کی صلاحیت نہیں رکھتا ہوتا۔ کہا: مجھے بتاؤ جو پانی مستقل بنفسہ ہو کیا دوسرے پانی سے امتیاز نہیں رکھتا؟ میں نے کہا وہ پانی مستقل بنفسہ ہے، کہا: اسی طرح عالم کا علم جب اسی کی رہنمائی نہ کرے غیر کی راہنمائی کیسے کرے گا۔ واللہ اعلم۔

مسانید محمد بن مالک رحمہ اللہ...... محمد بن مبارک رحمہ اللہ نے اعلام وثبات سے احادیث روایت کی ہیں تاہم ان کی سند سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۱۴۰۷۱- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن حسین مصیصی، محمد بن مبارک صوری، مغیرہ بن عبدالرحمٰن ابوزناد، اعرج، ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ حاصل کیا ہے۔[۱]

حدیث کا مطلب ومفہوم گزر چکا ہے۔

۱۴۰۷۲- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر، محمد بن مبارک، عمرو بن واقد، یونس بن میسرہ، ابوادریس حولانی کے سلسلہ سند سے حضرت ابودرداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! بلاشبہ دنیا میں زہد حلال کو حرام قرار دینے اور مال ضائع کرنے سے نہیں اختیار کیا جا سکتا، لیکن دنیا میں زہد یوں اختیار کیا جا سکتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس پر تمہارا اعتماد زیادہ ہو نسبت اس کے کہ جو کچھ تمہارے پاس ہو اور جو مصیبت تمہیں پہنچ جائے اسکے ثواب کے لئے تمہیں زیادہ رغبت ہو نسبت اس کے کہ وہ مصیبت تمہارے لئے باقی ہوتی۔[۲]

۱۴۰۷۳- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ، محمد بن مبارک صوری، عمرو بن واقد، اسماعیل بن عبیداللہ، ام درداء، یونس بن حلبش، ابوادریس خولانی کے سلسلۂ سند سے حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بتوں کی پوجا کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے سب سے پہلے شراب نوشی اور مردوں کے ساتھ جھگڑنے سے منع کیا ہے۔[۳]

۱۴۰۷۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عمرو بن عبدالخالق، ابراہیم بن ھانی، محمد بن مبارک صوری، صدقہ بن خالد، یزید بن واقد، بشر بن عبیداللہ، ابوادریس خولانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں: میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک سامنے سے ابوبکرؓ تشریف لائے اور تہبند او پر اٹھا رکھی تھی حتی کہ گھٹنے بھی دکھائی دے رہے تھے، جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا اور فرمایا: تمہارا ساتھی کچھ پریشان سا لگ رہا ہے، پس سامنے سے آئے اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور کہا: یا رسول اللہ! میرے اور عمرؓ کے درمیان کچھ تکرار سا ہو گیا تھا مجھ سے کچھ زیادتی سرزد ہو گئی تھی پھر مجھے اس پر ندامت ہوئی تاہم میں نے عمر سے معافی کا مطالبہ کیا مگر وہ انکار کر گئے حتی کہ میں ان کے پیچھے پیچھے بقیع تک گیا وہ اپنے گھر میں چلے گئے اور میں آپ کی طرف لوٹ آیا: رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا! اے ابوبکر اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے: بعد میں عمرؓ کو بھی اس پر ندامت ہوئی کہ ابوبکرؓ نے ان سے معافی کا مطالبہ کیا تھا مگر

۱ـ مجمع الزوائد ۱۰/۲۸۶، وکنز العمال ۲۱۹۲

۲ـ السنن الکبریٰ للبیهقی ۱۰/۱۹۳، وکنز العمال ۱۳۱۶۱

انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا، وہ بھی اپنے گھر سے نکل کر حضرت ابوبکرؓ کے گھر پر تشریف لائے گھر والوں سے ابوبکرؓ کے بارے میں پوچھا: گھر والوں نے نفی میں جواب دیا اور کہا: شاید وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے گئے ہوں، پس عمرؓ فوراً رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور ان کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا، حتیٰ کہ ابوبکرؓ ڈر گئے کہ کہیں عمرؓ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے دل میں کوئی بات نہ آ جائے، جب ابوبکرؓ نے یہ کیفیت دیکھی فوراً گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! مجھ ہی سے زیادتی ہوئی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا ہے تو تم لوگوں نے میری (اول وہلہ میں) تکذیب کی جبکہ ابوبکرؓ نے (ڈنکے کی چوٹ پر) میری تصدیق کی اپنی جان اور اپنے مال کو مجھ پر نچھاور کر دیا اور میری غم خواری کی کیا تم مجھ سے میرے ساتھی کو چھڑا دو گے؟ تین بار یہ بات ارشاد فرمائی۔[1]

۱۴۰۷۵- سلیمان بن احمد، حبوش بن رزق اللہ، عبداللہ بن یوسف، صدقہ بن خالد سے بمثلہ روایت ہے۔

۱۴۰۷۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن جعفر بن سعید، ہیثم بن خالد محمد بن مبارک صوری، یحییٰ، حکم بن عبداللہ، قاسم بن محمد، اسماء بنت ابی بکر کے سلسلۂ سند سے ام رومان کی حدیث مروی ہے کہ: میں نماز کے دوران ادھر ادھر جھک رہی تھی مجھے ابوبکرؓ نے دیکھ لیا: مجھے سختی سے ڈانٹا قریب تھا کہ میں نماز توڑ دیتی، پھر کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جب تم میں سے کوئی آدمی نماز میں مشغول ہوا سے چاہیے کہ اپنے اعضاء کو سکون میں رکھے اور یہودیوں کی طرح ادھر ادھر نہ جھکے، بلاشبہ اعضاء کو سکون میں رکھنا اتمام صلوٰۃ میں سے ہے۔[2]

۱۴۰۷۷- ابوبکر بن صدر، ابوربیع حسین بن ہیثم مہری، ہشام بن عمار، معاویہ بن یحییٰ طرابلسی، حکم بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے بمثل مذکور کے حدیث مروی ہے۔

۱۴۰۷۸- سلیمان بن احمد سمیدع، محمد بن مبارک صوری، بقیہ، ابومریم غسانی، عطیہ بن قیس کے سلسلۂ سند سے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ آنکھ سرین کا سربند ہے پس جب آنکھ سو جاتی ہے سربند کھل جاتا ہے پس جو آدمی سو جائے اسے چاہیے کہ وہ وضو (دوبارہ) کرے۔[3]

۱۴۰۷۹- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، یحییٰ بن محمد بن صاعد، یوسف بن سعید بن مسلم، محمد بن مبارک، عبدالرزاق بن عمر زہری، سالم کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ تین آدمیوں کی ایک جماعت سفر پر نکلی" پھر طویل غار والا قصہ ذکر کیا۔

۱۴۰۸۰- محمد بن عبدالرحمٰن بن الفضل، عبداللہ بن ابی داؤد، عبدالسلام بن عتیق سلمی، محمد بن مبارک، عبدالحمید بن سلیمان، علاء بن عبدالرحمٰن عبدالرحمٰن سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے لوگوں کو کسی ہدایت بھرے کام کی طرف دعوت دی اس کو اپنا اجر بھی ملے گا اور اس کی اتباع کرنے والوں کا بھی اجر ملے گا لیکن متبعین کے اجر میں سے کچھ بھی کم نہیں کیا جائے گا۔

۱۴۰۸۱- محمد بن عبدالرحمٰن بن الفضل، عبداللہ بن ابی داؤد، عبدالسلام بن عتیق السلمی، محمد بن المبارک، عبدالحمید بن سلیمان، علاء بن عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن، ابوہریرہؓ سے مروی ہے فرمایا حضور ﷺ نے فرمایا: جو بھی ہدایت کی طرف بلائے اس کے لئے اس کا اجر ہے اور ان کا اجر و ثواب بھی جو اس کی پیروی کریں بغیر ان کے ثواب سے کمی کے۔

۱۔ صحیح البخاری ۵/۶، ۷۵، وفتح الباری ۷/۱۸. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/۲۳۶، ونصب الرایة ۱/۲۹۸.

۲۔ کنز العمال ۲۰۰۹۶، والکامل لابن عدی ۲/۶۲۰.

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۳۷۳، وسنن الدارمی ۱/۱۸۴. والسنن الکبری للبیهقی ۱/۱۱۸، ومشکاة المصابیح ۳۱۵.

۱۴۰۸۲-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر، محمد بن مبارک صوری، عمرو بن واقد، یونس بن میسرہ بن حلبس، ابوادریس خولانی، معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک پاگل اور ایک زمانہ فترت میں ہلاک ہونے والے کو لایا جائے گا پاگل کہے گا اے میرے رب! کاش تیرا عہد اگر مجھے پہنچا ہوتا تو لامحالہ اس آدمی سے زیادہ سعادت مند ہوتا جسے تیرا عہد پہنچ چکا تھا: فترت میں ہلاک ہونے والا کہے گا: اے میرے رب! کاش اگر تو نے مجھے لمبی عمر دی ہوتی تو وہ آدمی جسکو فی الواقع تو نے عمر دراز عطا فرمائی تھی وہ مجھ سے زیادہ سعادت مند نہ ہوتا۔ حکم ہوگا: میں تمہیں ایک چیز کے بارے میں حکم دوں کیا تم میری فرماں برداری کرو گے؟ کہیں گے۔ تیری عزت کی قسم ہم ضرور فرماں برداری کریں گے۔ حکم ہوگا: جاؤ اور آگ میں داخل ہو جاؤ (بالفرض) اگر وہ جہنم میں داخل ہو جائیں آگ انھیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گی، فرمایا: ان پر آگ کے بھڑ کتے ہوئے شعلے چھوٹ جائیں گے وہ گمان کریں گے کہ یہ شعلے اللہ کی مخلوق کو ہلاک کر دیں گے پس وہ جلدی سے الٹے پاؤں واپس پلٹ آئیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نکلے تیری عزت کی قسم! ہم آگ میں داخل ہونا چاہتے ہیں لیکن ہمارے اوپر آگ کے شعلے آپڑتے ہیں ہمیں گمان ہوتا ہے کہ وہ اللہ کی مخلوق کو ہڑپ کر جائیں گے، اللہ تعالیٰ انھیں دوسری مرتبہ حکم کریں گے لیکن وہ پہلے کی طرح واپس لوٹ آئیں گے اور وہی بات کہیں گے جو پہلے کریں گے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرمائیں گے: میں تمہیں پیدا کرنے سے پہلے ہی جانتا تھا کہ تم نے عمل نہیں کرنا ہے اور میں نے تمہیں اپنے علم کے مطابق پیدا کیا ہے اور تم نے میرے علم ہی کی طرف پہنچنا ہے پس انھیں آگ ہڑپ کر جائے گی۔[1]

۱۴۰۸۳-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ، محمد بن مبارک، ہارون بن واقد، یونس بن میسرہ، ابوادریس خولانی کے سلسلۂ سند سے حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! مجھے ایک ایسا عمل بتائیں جسے میں کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اگر چہ تمہیں سخت عذاب دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے، اپنے والدین کی فرمانبرداری کرو اگر چہ وہ تمہیں اپنے اہل ومال کو چھوڑ دینے کا حکم دیں۔ نماز جان بوجھ کر مت چھوڑو چونکہ جو آدمی جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بری الذمہ ہو جاتے ہیں، شراب نہیں پینا چونکہ وہ ہر برائی کی جڑ ہے، اہل امر سے جھگڑو نہیں اگر چہ تمہیں معاملہ اپنے حق میں ہی کیوں نہ معلوم ہو، اپنی وسعت کے بقدر اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو، تادیباً اپنا ڈنڈا ان سے نہ ہٹاؤ اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں انھیں ڈراتے رہو۔[2]

۱۴۰۸۴-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ، محمد بن مبارک، عمرو بن واقد، یونس بن میسرہ کہتے ہیں ہم عیادت کرنے یزید بن اسود کے پاس گئے (ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں) واثلہ بن اسقعؓ تشریف لائے یزید بن اسود نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ان کا ہاتھ پکڑا اور اپنے چہرے اور سینے پر ملا چونکہ واثلہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی، واثلہؓ نے ان سے کہا: اے یزید! اپنے رب تعالیٰ سے کیسا ظن رکھتے ہو؟ جواب دیا: حسن ظن رکھتا ہوں۔ واثلہؓ بولے: خوش ہو جاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے ظن (جو کہ میرے بارے میں ہوتا ہے) کے پاس ہوتا ہوں اگر اسکا ظن اچھا ہے تو اسکے ساتھ میرا معاملہ بھی اچھا ہوتا ہے اور اگر اسکا ظن برا ہوتا ہے تو میرا معاملہ بھی برا ہوتا ہے۔[3]

۱۔ العلل المتناهية ۲/۴۴۱. والكامل لابن عدى ۵/۱۷۷۰

۲۔ السنن الكبرى للبيهقى ۷/۳۰۴، وسنن ابن ماجة ۴۰۳۴. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۱۲۴. والترغيب والترهيب ۱/۳۸۲، والدر المنثور ۱/۲۹۸، ۲/۳۲۲، ۳/۱۷۳. ومشكاة المصابيح ۶۱، ومجمع الزوائد ۴/۲۱۵، ۲۱۷.

۳۔ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء ۱۹، ومسند الامام أحمد ۲/۳۹۱، ۴۵، ۲۴۲، وصحيح ابن حبان ۲۳۹۴. وكشف الخفا ۱/۲۸۵، والاحاديث الصحيحة ۱۶۶۳

۱۴۰۸۵- سلیمان، موسیٰ، محمد، عمرو، یونس بن میسرہ، معاویہ بن ابی سفیانؓ کی روایت ہے کہ انہوں نے منبر پر بیٹھ کر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے: ایک دن ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ کہتے ہو کہ میں تم سے آخر میں مروں گا؟ میں نے اثبات میں جواب دیا: ارشاد فرمایا: نہیں (بلکہ) مجھے تم سے پہلے موت آئے گی پھر تم ایک دوسرے کے پیچھے فرداً فرداً آتے (مرتے) رہو گے" میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری امت کی ایک جماعت مسلسل حق پر قائم رہے گی جو آدمی ان کی مخالفت کریگا یا ان کی مدد چھوڑے گا اس کی وہ کچھ پرواہ نہیں کریں گے حتی کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے اور وہ لوگوں پر غالب ہوں گے۔[1]

۱۴۰۸۶- ابونعیم اصبہانی، سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، یحییٰ بن حمزہ، نصر بن علقمہ، عمیر بن اسود و کثیر بن مرہ، کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کی ایک جماعت مسلسل اللہ تعالیٰ کے امر پر قائم رہے گی، ان کا مخالف انہیں کچھ ضرر نہیں پہنچائے گا اور وہ اپنے دشمنوں کو قتل کردیں گے۔ جب بھی ایک جنگ ختم ہوگی دوسرے لوگوں میں ایک اور گھمسان کی جنگ بھڑک اٹھے گی۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: وہ اہل شام ہوں گے۔[2]

۱۴۰۸۷- سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، محمد بن حمزہ، وضین بن عطاء، قاسم بن عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے حضرت عقبہ بن عامرؓ کی روایت ہے کہ میں بارہ سواروں کی ایک جماعت میں نکلا حتی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جا اترے، میرے ساتھی بولے: ہمارے اونٹوں کو کون چرائے گا تاکہ ہم جاکر رسول اللہ ﷺ سے علم حاصل کرسکیں، میں نے کہا: یہ کام میں کروں گا، پھر میں نے اپنے دل میں کہا: شاید میں نے دھوکہ کھالیا چونکہ میرے ساتھی وہ باتیں سنیں گے جو میں نے اس سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنیں پس ایک دن میں حاضر ہوا اور ایک آدمی کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کامل طور پر (اچھی طرح سے) وضو کیا پھر نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوگیا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوگا جیسا کہ اسکی ماں نے اسے ابھی جنم دیا تھا" میں نے اس حدیث پر تعجب کیا، عمر بن خطابؓ کہنے لگے! اگر تم ایک دوسرا کلام سن لو تمہارے تعجب کی تو کوئی انتہاء نہ ہوگی؟ میں نے کہا: میں آپ کے قربان جاؤں مجھے ضرور سنایئے، عمر بن خطابؓ بولے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا" جو مرا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں اتنے میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے میں اٹھ کر آپ ﷺ کے سامنے جا بیٹھا مگر آپ ﷺ نے چہرۂ اقدس دوسری طرف پھیر لیا میں دوسری طرف سے سامنے جا بیٹھا آپ ﷺ نے پھر ایسا ہی کیا: اور تین مرتبہ یوں ہی کیا اور پھر چوتھی مرتبہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں! آپ مجھ سے چہرۂ اقدس کیوں دوسری طرف پھیر لیتے ہیں؟ پھر میری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: کیا تمہیں ایک آدمی زیادہ محبوب ہے یا بارہ آدمی؟ یہ بات دومرتبہ ارشاد فرمائی یا تین مرتبہ چنانچہ جب میں نے یہ کیفیت دیکھی فوراً اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا۔[3]

۱۴۰۸۸- سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، عبدالعزیز بن محمد دراوردی، داؤد بن صالح اپنی والدہ سے حضرت عائشہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پانی سے بھرا ہوا برتن بلی کے سامنے جھکا دیتے بلی برتن سے پانی پی لیتی اور پھر باقی ماندہ پانی سے آپ ﷺ وضو کرلیتے۔[4]

۱، ۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۷۱، والامارۃ ۵۳، وفتح الباری ۱۳/۷۷، ۲۹۵۔

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۵۱، وفتح الباری ۱/۲۲۹، ۱۱/۲۶۳۔

۴۔ کنز العمال ۱۷۸۳۸

۱۴۰۸۹-سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، عمرو بن واقد، یونس بن میسرہ بن حلبس، ابوادریس خولانی کے سلسلۂ سند سے حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی کو تروتازہ رکھے جو میری بات کو سنے اور اس میں (اپنی طرف سے) اضافہ نہ کرے، پس بہت سارے ایسے حاملین حدیث ہوتے ہیں کہ جنکو وہ حدیثیں پہنچاتے ہیں وہ ان سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں، تین چیزوں پر مؤمن دھوکہ نہیں کھاتا (۱) اللہ تعالیٰ کے لئے خالص عمل، (۲) اولوالامر کی خیر خواہی، (۳) اور جماعت مسلمین کے ساتھ جڑا رہنا، بلاشبہ ان کی دعوت ان کے پیچھے احاطہ کئے ہوئے ہوتی ہے۔[1]

۱۴۰۹۰-سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، بقیہ بن ولید، یحییٰ بن سعید، خالد بن معدان، جبیر بن نفیر حضرمی سے حضرت عائشہؓ کی حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو آخری کھانا تناول فرمایا اس میں پیاز ڈالا ہوا تھا۔

۱۴۰۹۱-سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، معاویہ بن یحییٰ، سعید بن ابی ایوب، شرحبیل بن شریک، ابوعبدالرحمٰن حبلی، عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جو کام بجالاؤں یا جس کام کا ارتکاب کروں مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی جب کہ میں دریاق پیوں، یا تعویذ لٹکالوں یا اپنی طرف سے کوئی شعر کہوں۔[2]

۱۴۰۹۲-سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، اسماعیل بن عیاش، زید بن زرعہ، شریح بن عبید، مقدام بن معدیکرب وابوامامہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رختِ سفر تین مسجدوں کی طرف باندھا جائے مسجد حرام کی طرف، مسجد اقصیٰ کی طرف اور میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) کی طرف اور کوئی عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ اسکا شوہر یا کوئی ذی رحم محرم ضرور ہو۔[3]

(حدیث کے پہلے حصے کا مطلب یہ ہے کہ صرف اس نیت سے سفر کرنا کہ فلاں مسجد میں نماز و عبادت کا ثواب زیادہ ہے اس نیت سے سفر جائز نہیں، علی وجہ الاطلاق سفر کی نفی نہیں کی جارہی ورنہ تجارت و علم کے لئے سفر کرنا صحابۂ کرامؓ سے ثابت ہے)

۱۴۰۹۳-سلیمان، ابوزرعہ، محمد بن مبارک، عیسیٰ، یونس، ابوبکر بن ابی مریم، راشد بن سعد، سے حضرت ثوبانؓ کی روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازے کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو سوار دیکھا ارشاد فرمایا: کیا تمہیں حیاء نہیں آتی کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے پیادہ پا چل رہے ہیں اور تم جانوروں کی پشتوں پر سوار چلے آرہے ہو۔[4]

۱۴۰۹۴-سلیمان بن احمد، حسن بن سمیدع انطاکی محمد بن مبارک، اسماعیل بن عیاش ابوبکر بن ابی مریم غسانی، معاویہ بن طویع کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزے کی حالت میں تمہارے لئے بیوی سے ہر طرح کی حرکت کرنا حلال ہے بجز دو ٹانگوں کے درمیانی مقام کے (یعنی بحالت روزہ بیوی سے بوس و کنار کر سکتے ہو البتہ ہمبستری نہیں کر سکتے ہو)

۱۴۰۹۵-سلیمان بن احمد، حسین بن سمیدع، محمد بن مبارک، بقیہ، یحییٰ بن سعید، خالد بن معدان، سیف کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عوف بن مالکؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا اور جس آدمی کے خلاف فیصلہ ہوا تھا جب وہ جانے لگا کہا: "حسبنا اللہ ونعم الوکیل"[5]

۱۔ مجمع الزوائد ۱/۱۳۸، واتحاف السادة المتقين ۸/۲۶۳

۲۔ سنن ابی داؤد ۳۸۶۹، مسند الامام احمد ۲/۱۶۷، ۲۲۳، والسنن الكبرىٰ للبيهقی ۹/۳۵۵، والمصنف لابن ابی شيبة ۷/۴۳۶، ومجمع الزوائد ۵/۱۰۳. ومشكاة المصابيح ۴۵۵۴.

۳۔ صحيح البخاری ۲/۷۶، ۷۷، ۳/۲۵، ۲۶. وصحيح مسلم. كتاب الحج ۹۵، ۷۴، وفتح الباری ۴/۷۳.

۴۔ سنن ابن ماجة ۱۴۸۰ والسنن الكبرىٰ للبيهقی ۴/۲۳، ومشكاة المصابيح ۱۶۷۲. وسنن الترمذی ۱۰۱۲.

۵۔ كنز العمال ۲۳۸۰۸.

۱۴۰۹۶- سلیمان، حسین، محمد بن مبارک، بقیہ، بحیر بن سعد، خالد بن معدان، مقدام بن معد یکرب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ تم اپنی بیوی کو کھلاتے ہو وہ بھی صدقہ ہے، جو کچھ تم اپنی اولاد کو کھلاتے ہو وہ بھی صدقہ ہے اور جو کچھ تم خود کھاؤ وہ بھی تمہارے لئے صدقہ ہے۔[۱]

۱۴۰۹۷- سلیمان بن احمد، حسین، محمد بن مبارک، اسماعیل بن عیاش، عبدالعزیز بن عبید، محمد بن عمرو بن عطاء، عبداللہ بن کعب بن مالک کے سلسلۂ سند سے حضرت کعب بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کی آذان سن کر لوگ ضرور بضرور (دیگر امور سے) رک جائیں پھر بھی اگر وہ نماز جمعہ کو نہ آئیں اللہ تعالیٰ انکے دلوں پر مہر لگادیں گے پھر وہ غافلین میں سے ہوجائیں گے۔[۲]

۱۴۰۹۸- سلیمان، موسیٰ بن عیسیٰ، محمد بن مبارک، اسماعیل بن عیاش، راشد بن داؤد، ابو اشعث صنعانی کہتے ہیں میں دمشق کی جامع مسجد کی طرف گیا وہاں شداد بن اوس اور صنابحیؒ سے میری ملاقات ہوگئی میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نے کہاں کا ارادہ کیا ہے؟ کہنے لگے: ہمارا ایک بھائی یہاں بیمار ہے ہم اسکی تیمارداری کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا حتی کہ ہم اس مریض کے پاس داخل ہوئے ان دونوں حضرات نے پوچھا: تم نے صبح کس حال میں کی؟ کہا: میں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت وفضل کے ساتھ صبح کی ہے، شدادؓ کہنے لگے خوش ہو جاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! کہ جب میں اپنے کسی بندہ مؤمن کو آزمائش میں مبتلاء کرتا ہوں پس اگر وہ میری حمد وثناء کرتا ہو اور آزمائش پر صبر کرتا ہو وہ اپنے بستر سے ایسا پاک ہو کر اٹھے گا جیسا کہ اسکی ماں نے اسے ابھی جنم دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں: بلاشبہ میں نے اپنے اس بندے کو آزمائش میں ڈالا اس صبر وشکر سے کام لیا لہذا: اس کے کھاتے میں وہ اجر وثواب جاری کردو جو اس کے لئے حالت صحت میں ہوتا تھا۔ (یعنی جو اجر وثواب اس کو حالت صحت میں اعمال پر ملتا تھا اب حالت مرض میں اعمال تو اس سے چھوٹ گئے لیکن اس کے لئے ان چھوٹے ہوئے اعمال کا بھرپور اجر وثواب جاری کردو)[۳]

(۴۴۹) سعید بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرات تبع تابعین کرام میں سے ایک اللہ تعالیٰ کے حضور میں گڑگڑانے والے اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر رونے والے ابو عبیداللہ ساجی سعید بن یزید رحمۃ اللہ تعالیٰ بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ: تصوف عرفان حدود وحقوق اور وجدان سکون ووثوق کا نام ہے۔

۱۴۰۹۹- عبداللہ وابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن محمد بن بکر قرشی سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ مؤمن کے لئے ان کا پہنچنا ضروری ہے، (۱) اللہ تعالیٰ کی معرفت، (۲) معرفت حق، (۳) اللہ تعالیٰ کے لئے خالص عمل، (۴) عمل قرآن وسنت کے مطابق ہو، (۵) اکل حلال پس اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لی لیکن حق کو نہ پہچان سکا معرفت اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچائے گی اور اگر حق کی معرفت حاصل کر لی لیکن عمل میں خلوص نہ پیدا کیا تب بھی اللہ کی معرفت اسے نفع نہیں پہنچائے گی۔

اور اگر معرفت اسے حاصل ہو لیکن عمل سنت کے مطابق نہ ہو تب بھی اسے نفع نہیں پہنچے گا۔ اگر تمام سلوک طے کر لے لیکن رزق حلال نہ کھایا تو پانچوں خصلتوں سے اسے کچھ نفع نہیں ہوگا، بہرحال جب رزق حلال کھائے گا اسکا دل صاف وشفاف ہو جائے گا

۱۔ الأدب المفرد للبخاری ۸۲، ۱۹۲، والدر المنثور ۱/۳۳، وکنز العمال ۱۶۳۲۱

۲۔ مجمع الزوائد ۲/۱۹۳ والکامل لابن عدی ۵/۱۹۲۳ والترغیب والترهیب ۱/۵۰۹، وکنز العمال ۲۱۱۴۲.

۳۔ مسند الامام أحمد ۴/۱۲۳، ومجمع الزوائد ۲/۳۰۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۷/۳۳۲. ومشکاۃ المصابیح ۱۵۷۹.

اور دنیا وآخرت کے امور کو بصیرت سے دیکھے گا اور اگر اکل حلال میں شبہ ہو اس کے بقدر امور بھی اس پر مشتبہ ہو جائیں گے، اگر اسکا رزق سراسر حرام ہو تو دنیا وآخرت کے امور اس پر تاریک پڑ جائیں گے اگر چہ لوگ اسے بصیر کہتے ہوں لیکن پھر بھی وہ اندھا ہے حتی کہ توبہ کرلے۔

۱۴۱۰۰-اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا، ایک مرتبہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے کہا گیا: اے ابوعلی! بندہ کب اللہ تعالیٰ کی محبت میں انتہاء تک پہنچتا ہے؟ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: جب منع وعطاء اس کے نزدیک برابر ہو جائیں۔ (منع یعنی عدم عطاء)

۱۴۱۰۱-ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ پر اعتماد کیا اس نے اپنی قوت کو محفوظ کرلیا اور جس نے اپنے دل کو زندہ رکھا اس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرلی۔

۱۴۱۰۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحٰق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آج رات اور گزشتہ رات میں نے کیا بات کہی تھی؟ تم جانتے ہو کہ اگر مجھے اختیار دیا جائے اس کے درمیان کہ میں دنیا میں عیش عشرت سے رہوں اور رزق حلال کھاؤں اور قیامت کے دن اس کے متعلق مجھ سے سوال بھی نہ کیا جائے اور اس کے درمیان کہ ابھی ابھی میری روح قبض کرلی جائے، لامحالہ میں پسند کروں گا کہ ابھی ابھی میری روح قبض کرلی جائے پھر فرمایا: کیا تم پسند نہیں کرتے ہو کہ جس کی تم اطاعت کرتے ہو اس سے ہم ملاقات کرلیں۔

۱۴۱۰۳-اپنے والد سے، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی سعید بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابوخزیمہ رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: دلوں میں سے اللہ تعالیٰ کا قصد کرتا اعمال یعنی نماز، روزہ وغیرہ کی حرکات سے زیادہ ابلغ (پہنچا ہوا) ہے۔

۱۴۱۰۴-اپنے والد سے ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: بعض اہل علم سے بچو کہیں اللہ تعالیٰ تم پر غصے ہو کر تمہیں دنیا کے چکر میں نہ پھنسا دے چونکہ اللہ تعالیٰ ابلیس پر غصے ہوا تو اسے دنیا دی۔

۱۴۱۰۵-احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے رب! میں تجھے کہاں پا سکتا ہوں، حکم ہوا: اے موسیٰ! جب تو مخلوق سے کٹ کر ہمہ تن میری طرف متوجہ ہوگا مجھے پالے گا۔ واللہ اعلم۔

۱۴۱۰۶-احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ اسحٰق بن خالد رحمہ اللہ نے کہا: ابلیس کی کمر سب سے زیادہ ابن آدم کے اس قول سے ٹوٹتی ہے'' اے کاش مجھے پتہ ہوتا کہ میرا خاتمہ کس چیز پر ہوگا؟ پس یہ قول سنکر ابلیس مایوس ہو جاتا ہے اور کہتا ہے: یہ آدمی کب اپنے عمل پر اترا آئے گا؟ میں نے یہ بات مضاء بن عیسیٰ کو سنائی، وہ کہنے لگے: اے احمد لوگ خاتمہ ہی کے وقت رسوائی کا شکار ہو جاتے ہیں، پھر میں نے یہ بات ابوعبداللہ ساجی کے سامنے رکھی وہ پکار اٹھے:'' واخطراہ ''ہائے افسوس خطرہ ہی خطرہ ہے۔

۱۴۱۰۷-احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری، محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم ابدال بننا پسند کرو تو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے بھرپور پیار کرو چونکہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے محبت کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اس کے احکام خواہ جس شکل میں بھی اسکو لاگو ہوں وہ ان سے محبت کرے گا۔

۱۴۱۰۸-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم ابدال بننا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کی مشیت

سے محبت کرو، چونکہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کی مشیت سے محبت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اس کے احکام سے بھرپور محبت کرتا ہے، موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی گئی کہ اے موسیٰ! "ما استحشني على قضاء حاجته بمثل قوله " ماشاء الله وحبی بانک تعلم فهو ماشئت "

۱۴۱۰۹-اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اعمال کی بنسبت اپنے بھائیوں کی دعاؤں پر زیادہ سے زیادہ بھروسہ کریں، ہم ڈرتے ہیں کہ ہم اپنے اعمال میں کوتاہی کر بیٹھے ہوں لیکن بھائیوں کی دعائیں ہمارے لئے اخلاص بھری ہیں۔

۱۴۱۱۰-اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، محمد بن معاویہ، ابوعبداللہ صوری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو صبر کرنے سے حیا محسوس کرتے ہیں کاش اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ صبر میں کیا مراتب ہیں تو وہ صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

۱۴۱۱۱-عبداللہ بن احمد محمد بن جعفر، اسحق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ دنیا کے غلام اپنے آقاؤں سے کیا چاہتے ہیں؟ غلام چاہتے ہیں کہ ان کے آقا ان سے راضی رہیں، کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کیا چاہتا ہے؟ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کے بندے اس سے راضی رہیں چنانچہ ان کی رضا اسی وقت معتبر ہوگی جب اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا۔

۱۴۱۱۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک دیہاتی اپنے ایک شہری دوست کے پاس ٹھہرا شہری نے کہا: اے ابوکثیر تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ کہا: میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں: اے میرے بھائی! بقیہ عمر کو گھڑیاں ختم کئے جارہی ہیں اور بدن کی سلامتی آفات ومشکلات کی آماجگاہ بن چکی ہے، لیکن میں مؤمن پر تعجب کرتا ہوں کہ وہ موت کو کیسے ناپسند کرتا ہے حالانکہ فی الواقع موت ہی ثواب پانے کا وسیلہ ہے، میں یہی سمجھتا ہوں کہ موت ہمیں چھوڑے گی نہیں لیکن ہم موت سے بھاگے جارہے ہیں۔

۱۴۱۱۳-اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب یعقوب علیہ السلام پر یوسف علیہ السلام کی جدائی کا غم وحزن دوچند ہو گیا تو انہوں نے جبرئیل علیہ السلام کو پیغام دے کر اللہ تعالیٰ کے حضور بھیجا کہ اے دائمی معرفت والے جسکا وجود کبھی منقطع نہیں ہوگا اور اسکا احصاء اس کے سوا کوئی نہیں کرسکتا: میرے بیٹے کو مجھے واپس کر دیجئے: اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی: میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم اور عرش پر میرے مرتفع ہونے کی قسم! اگر وہ مر چکے ہوتے میں انھیں تمہارے لئے دوبارہ زندہ کرتا۔

۱۴۱۱۴-عبدالسلام صوفی بغدادی، ابوالعباس بن عبید بغدادی، محمد بن ابی ورد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: جسکے دل میں دنیا کھٹکی بغیر اللہ تعالیٰ کے امر کے قائم کرنے کے وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہے گا۔

۱۴۱۱۵-اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، حسین بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے نزدیک عبادت کی اصل تین چیزوں میں ہے (۱) اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم رد نہ کیا جائے، (۲) اور تم کسی چیز کو ذخیرہ نہ کرو، (۳) اور تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے اپنی حاجت طلب نہ کرو۔

۱۴۱۱۶-اپنے والد سے، حسین، احمد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں اللہ تعالیٰ کے قول "الوھاب" کو یاد کرتا ہوں مجھے اس سے بہت فرحت حاصل ہوتی ہے۔

۱۴۱۱۷-اسحق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک آدمی لایا جائے گا اور وہ نور میں گم ہو جائے گا اسے نامہ اعمال دیا جائے گا اس میں وہ اپنے صرف صغیرہ گناہ دیکھے گا اور کبیرہ گناہ اسے دکھائی نہیں دیں گے حالانکہ وہ ان سے واقف بھی ہوگا، اتنے میں ایک فرشتے کو بلا کر مہر زدہ صحیفہ دیا جائے گا اور حکم ہوگا کہ میرے اس بندے کو جنت کی طرف لے جاؤ اور جب جہنم کے پل کے آخری کنارے پر پہنچ جاؤ تو اس کو یہ صحیفہ دے دو اور اس وقت اس سے کہو کہ تیرا رب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندے میں نے تجھے اس صحیفے پر واقف تجھ سے حیاء آنے کی وجہ سے نہیں کیا،، پس جب وہ بندہ پل کے آخری کنارے پر پہنچے گا فرشتہ وہ صحیفہ اسے تھما دے گا وہ مہر توڑ کر صحیفہ پڑھے گا اچانک اس میں کبیرہ گناہوں کی ایک لمبی فہرست درج ہوگی، فرشتے سے کہے گا: کیا تو نے اس صحیفے کو پہچان لیا ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے؟ فرشتہ جواب دے گا مجھے کچھ پتہ نہیں کہ اس میں کیا ہے، یہ صحیفہ تو مجھے سربمہر ملا، تیرے رب کا فرمان ہے کہ اے میرے بندے اس صحیفے پر میں نے تجھے تیری حیا، اور تیری برتری کی وجہ سے آگاہ نہیں کیا۔

۱۴۱۱۸-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن محمد بکر قرشی سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: کچھ خصلتیں ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور بے مثال عبادت کا درجہ رکھتی ہیں۔(۱) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ مانگو، (۲) اللہ تعالیٰ پر کسی چیز کو رد نہ کرو، (۳) اللہ تعالیٰ پر بخل نہ کرو (یعنی دو تو اللہ کے لئے روکو تو اللہ تعالیٰ ہی کے لئے) پس جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچ گیا: سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی محبت سے بڑھ کر ہدایت کی کوئی علامت زیادہ واضح نہیں پس جب بندہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے محبت کرتا ہے وہ نیکوکاری میں انتہاء تک پہنچ جاتا ہے۔

۱۴۱۱۹-عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے راضی رہنے کے بارے میں طویل نظر رکھو اور اس کے متعلق ایک دوسرے سے سوال کیا کرو چونکہ اگر تم اس میں تھوڑے سے بھی کامیاب ہو جاؤ گے تمہارے اعمال کو چار چاند لگ جائیں گے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" وتعیہا اذن واعیۃ" (حاقہ:۱۲)

اور تاکہ یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں" دوسری جگہ ارشاد ہے" تعرف فی وجوھھم نضرۃ النعیم" (مطففین:۲۴) تم انکے چہروں میں نعمتوں کی تروتازگی پہچان لوگے۔ معرفت باللہ سے اور اس میں نعمتیں ہیں ارشاد ہے: یسقون من رحیق" (مطففین ۲۵) ان لوگوں کو سربمہر خالص شراب پلائی جائے گی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو پیشتر دنیا میں ہی عبادت کی حلاوت عطا فرمادی پھر یہ لگاتار متصل رہے گی قیامت کے دن تک، پھر جنت میں سدھار جائیں گے چونکہ عطیہ کی ابتداء دنیا میں ہوگی۔

۱۴۱۲۰-اپنے والد سے، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد، ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ نے معرفت عطا کی ہو وہ ہر حال میں اپنے آپ کو اللہ کی نعمتوں کے عشرکدے میں سمجھتا ہے، فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید نہ ہوتی اور اس کے عتاب کا خوف نہ ہوتا تب بھی اللہ تعالیٰ مستحق تھا کہ اس کی اطاعت کی جائے اور نافرمانی نہ کی جائے، اسکا ذکر کیا جائے اور اسے بھلایا نہ جائے ثواب میں رغبت اور عتاب سے ڈرے بغیر ہی، لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے اطاعت بجالانا اعلیٰ درجہ ہے، کیا تم نے موسیٰ علیہ السلام کا قول نہیں سنا" وعجلت الیک رب لترضی" "میں نے تیری طرف جلد بازی کی تاکہ تو راضی ہو جائے۔ (طہ:۸۴) سیاق کلام میں ثواب و عقاب دونوں کا نظم قائم کیا گیا ہے چونکہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے عمل کرتا ہے وہ عنداللہ اشرف و اعلیٰ ہے۔

۱۴۱۲۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ذکر اللہ درجہ حاکمین ہے اور تم درجہ محبین سے رک جاؤ چونکہ دل اس درجہ کا تحمل نہیں کر سکتے جس طرح کے درجہ محبین سے روک لیا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "شاکراً لانعمہ اجتباہ وھداہ (النحل: ۱۲۱) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکرگزار تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا برگزیدہ کر لیا تھا اور

انھیں راہ راست سمجھادی تھی۔

دوسری جگہ فرمایا: اخلصناهم بخالصة ذكرى الدار وانهم عندنا لمن المصطفين الاخيار (ص: ۴۷) ہم نے انھیں ایک خاص بات یعنی آخرت کی یاد کے ساتھ خاص کردیا تھا یہ سب ہمارے نزدیک برگزیدہ اور بہترین لوگ تھے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا" هذا ذكر وان للمتقين لحسن مآب جنت عدن "(ص: ۴۹-۵۰) الآیۃ نصیحت ہے بلاشبہ پرہیز گاروں کے لئے بڑی اچھی جگہ ہے یعنی ہمیشہ رہنے کی بہشتیں، یعنی میرا ذکر میں میری ثنا متقین کے ثواب سے اشرف ہے۔ چھوٹے چھوٹے امور کو ذکر کیا ہے اور ثواب عظیم کو ذکر نہیں کیا چونکہ دل ثواب عظیم کو برداشت نہیں کر سکتے۔ کیا زکاۃ وصوم میں کسی اور چیز کا ذکر کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فلاتعلم نفس ما اخفى لهم من قرة اعين" (السجدہ: ۱۷) کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ کررکھی ہے" چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس آنکھوں کی ٹھنڈک کو واضح نہیں کیا پھر فرمایا: ولدينا مزيد (ق: ۵۰) ہمارے پاس اس سے زیادہ بھی ہے۔

ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی مجھے کہنے لگا: اگر میری دعا قبول ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس مانگوں گا۔ لیکن میں خود اللہ تعالیٰ سے اسکی رضا مانگوں گا چونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا، پیشتر ملنے والی جنت الفردوس ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ" وہ جنت تو اللہ تعالیٰ نے آخرت میں) مؤمنین کے لئے تیار کررکھی ہے رضاء بادشاہ ہے اور بادشاہ تک پہنچادیتی ہے۔

۱۴۱۲۲- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب میں چار آدمیوں کو دیکھا وہ میرے پاس آئے ان کے ساتھ ایک آدمی تھا، وہ لوگ کہنے لگے: ہم آپ کو تھوڑی تکلیف دینا چاہتے ہیں کہ آپ اس آدمی کے لئے ایک دعا لکھ دیں: میں نے کہا: لکھو! بسم اللہ! یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے میرے رب! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے ذوالجلال والاکرام میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس چیز میں تیری مخالفت ہو اس میں مجھے پیشتر ہی ہدایت دیدے۔ یا اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس حالت میں نہ دیکھے کہ میں دنیا طلبی کے لئے ایک ایک قدم بھی اٹھا جو میرے لئے تیرے نزدیک باعث ضرر ہو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے مخلوق کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بالاتر کردے، جب تک میں زندہ ہوں۔ وہ چار آدمی کہنے لگے: اس نے تمہارے لئے دنیا وآخرت کی خیر وبھلائی لکھ دی ہے۔

۱۴۱۲۳- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، احمد سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی کہہ رہا ہے: جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامتوں میں سے ہے کہ تم اصفروی ترقی کرنے پر زیادہ مسرور ہو بنسبت دنیاوی ترقی کرنے کے۔ فرمایا: ایک بار میں نے خواب میں موسیٰ علیہ السلام کو رب تعالیٰ کے ساتھ ہمکلام ہوتے ہوئے دیکھا رب تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! کیا تم انتہاء معرفت تک پہنچ گئے ہو؟ جواب دیا: اے میرے رب جب میں تیرا قصد کرتا ہوں تو انتہاء معرفت تک پہنچ جاتا ہوں ارشاد ہوا! اے موسیٰ! تو نے سچ کہا: ساجی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے خواب میں مہدی علیہ السلام کو دیکھا اور کہہ رہے تھے: ایک زمانہ آئے گا کہ دینار و درہم کی عبادت کی جائے گی میں نے کہا: وہ کیسے؟ فرمایا: چونکہ دینار و درہم ایک چیز (دنیا) کی دعوت دیتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کی دعوت ایک دوسری چیز (یعنی آخرت) کی طرف ہے پس دینار و درہم کی اتباع کی جائے گی فرمایا: ایک مرتبہ ابن عیینہ رحمہ اللہ سے زہد کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا: رزق حلال تمہارے شکر پر غلبہ نہ پائے اور حرام تمہارے صبر پر غلبہ نہ پائے۔

۱۴۱۲۴- محمد بن ابراہیم، احمد بن عبید اللہ دارمی انطاکی، عبداللہ بن خبیق سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ بکر بن حبیش رحمہ اللہ کہتے ہیں: وہ آدمی کیسے متقی بنے گا جسے یہ بھی معلوم نہ ہو کہ کس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

۱۴۱۲۵- ابویعلیٰ حسین بن محمد زہری، محمد بن میتب ارغیانی، عبداللہ بن خبیق سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت یونس علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! تیری مخلوق جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو وہ مجھے دکھا دے۔ چنانچہ یونس علیہ السلام ایک ایسے آدمی کے پاس گئے جس کے چہرے کی دو آنکھوں کی بجائے سارے محاسن مٹ چکے تھے۔ کہا: جی ہاں: اے یونس! تحقیق میرے رب نے حکم کیا ہے کہ تو میری آنکھوں کو بھی سلب کر دے، آدمی بولا: اس اللہ کے لئے شکر ہے جس نے مجھے آنکھوں سے فائدہ پہنچایا اور پھر انھیں قبض کر دیا پھر بھی میں اللہ تعالیٰ کے پاس اچھائی و بہتری کی امید پر ہوں تو مجھ سے کچھ نہیں چھین سکتا۔

۱۴۱۲۵- ابومحمد بن حیان، اسحٰق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: فضیل رحمہ اللہ کا قول ہے کہ جب عطاء اور عدم عطاء تیرے نزدیک برابر ہوں اس وقت تم اللہ تعالیٰ کی محبت کی انتہاء کو پہنچ جاؤ گے۔

۱۴۱۲۶- اپنے والد سے، احمد بن محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ مستجاب الدعوات تھے اور ان کی بہت ساری نشانیاں اور کرامتیں ہیں، چنانچہ ایک مرتبہ وہ سفر پر تھے یا حج کرنے جا رہے تھے جہاد میں شرکت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے اور اپنی اونٹنی پر سوار تھے، رفقاء سفر میں ایک آدمی تھا وہ جس چیز کو بھی دیکھتا اسے نظر بد لگا دیتا اور وہ چیز دوں میں بوجھل ہو کر ساقط ہو جاتی، ابو عبداللہ رحمہ اللہ کی اونٹنی بلا کی تیز رفتار اور عمدہ تھی، ابوعبداللہ سے کسی نے کہا: فلاں آدمی سے اپنی اونٹنی کو محفوظ رکھو کہیں نظر بد کا شکار نہ ہو جائے، ابوعبداللہ بولے! اس آدمی کو میری اونٹنی پر اختیار حاصل نہیں ہے، چنانچہ: اس آدمی کو ابوعبداللہ رحمہ اللہ کی بات کی اطلاع ہو گئی وہ بھاگا بھاگا ابوعبداللہ رحمہ اللہ کی اونٹنی کے پاس آیا اور اسے نظر بد لگا دی دیکھتے ہی دیکھتے اونٹنی سخت بے چینی کا شکار ہو گئی ابوعبداللہ رحمہ اللہ کو اس کی خبر کی گئی کہا مجھے وہ آدمی دکھاؤ چنانچہ جب وہ آدمی دکھا دیا گیا اس کے پاس کھڑے ہو کر پڑھنے لگے: "بسم اللہ حبس حابس وحجر یابس وشهاب قابس رددت عين العائن وعلى احب الناس اليه فى كلوتيه رشيق وفى ماله يليق "فارجع البصر هل ترىٰ من فطور ثم ارجع البصر كرتين ينقلب اليك البصر خاسئاً وهو حسير" (الملک: ۳-۴)

یہ کلمات پڑھتے ہی تھے کہ وہ آدمی اضطراب کا شکار ہو گیا اور اونٹنی صحیح سلامت اٹھ کھڑی ہوئی۔

۱۴۱۲۷- عبدالسلام بن محمد بغدادی، ابوعباس بن ضبید، ابوحسن بن ابی ورد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے اہل طرسوس کو نماز پڑھائی دوران نماز ہی نفیر عام کی آواز لگائی لیکن ابوعبداللہ نے نماز میں تخفیف نہ کی جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے کہنے لگے: کیا تم جبنیس ہو؟ پوچھا وہ کیوں؟ بولے: چونکہ لوگوں میں نفیر عام کی آواز لگائی گی مگر آپ نے نماز میں تخفیف نہیں کی، ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: صلوٰۃ کو صلوٰۃ اسلئے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ متصل ہونے کا ایک ذریعہ ہے میرا گمان نہیں کہ کوئی آدمی نماز میں مشغول ہو اور اسکے کانوں میں اللہ تعالیٰ کے خطاب کے علاوہ کچھ اور بھی سنائی دے۔

۱۴۱۲۸- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد بغدادی، علی بن حسن بن علی بغدادی، ابوحسن بن ابی ورد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وارد ہونے والی تعلیمات سے نابلد ہو اور یہ بھی نہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے کیا چاہتے ہیں اسکا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے کہ جنکے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب حائل رہتا ہے اور جس آدمی کو خواہشات نفس درپیش رہیں وہ مقام مشاہدہ کی توفیق سے محروم رہتا ہے، جو آدمی خواہشات نفس کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیتا ہے وہ بلاؤں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے غافل رہنا دخول فی النار سے بھی زیادہ سخت ہے، غیر اللہ کا تذکرہ دلوں کو سخت بنا دیتا ہے، فرمایا: ابلیس کہتا ہے کہ جس آدمی نے گمان کیا کہ اس نے کوئی حیلہ کر کے مجھ سے نجات حاصل کر لی ہے بلاشبہ وہ عجب میں مبتلا ہو کر میرے جال میں گرفتار ہو چکا، فرمایا: جب عقل میں غصہ داخل ہو جاتا ہے ورع و تقویٰ رخصت ہو جاتا ہے، اس آدمی کا کیا حال ہو گا جس میں عقل نام کی چیز ہو اور نہ ہی اس میں ورع ہو اس میں تو غصہ ہی غصہ ہو گا۔

(۴۵۰)علی بن بکار رحمہ اللہ تعالیٰ[1]

ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں حضرات تبع تابعین میں سے ایک اپنے نفس کی چوکیداری کرنے والے، صابر، مجاہد، پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والے علی بکار رحمہ اللہ بھی ہیں، مصیصہ میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی صحبت میں بطور مرابط کے رہے ہیں ابواسحٰق فزاری اور مخلد بن حسین رحمہ اللہ کی صحبت میں بھی رہے۔

۱۴۱۲۹-محمد بن محمد بن عبید جرجانی، محمد بن مسیب، ارغیانی، عبداللہ بن ضبیق کہتے ہیں کہ ۲۰۶ھ میں علی بکار رحمہ اللہ نے مجھ سے پوچھا: تم کہاں رہتے ہو؟ میں نے کہا: انطاکیہ میں، فرمایا: تم اپنے گھر اپنے بازار کی حد تک رہو ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی ایسا آدمی مل جائے جو تمہاری آنکھوں کو جھاڑ پلا دے، جب ایسا کرلو گے تو تمہاری حالت کو کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔

۱۴۱۳۰-ابومحمد بن حیان، احمد بن روح، عبداللہ بن ضبیق، موسیٰ بن طرفہ کہتے ہیں: ایک لونڈی علی بن بکار رحمہ اللہ کے لئے بستر بچھایا کرتی تھی علی بن بکار رحمہ اللہ ہاتھ سے بستر کو مس کرتے اور پھر کہتے :! بخدا! تو بہت پاکیزہ ہے. بخدا! تو ٹھنڈا بستر ہے: بخدا! میں تیرے اوپر آج رات نہیں سوؤں گا چنانچہ عشاء کے وضو سے صبح تک نماز پڑھتے رہے۔

۱۴۱۳۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، یحیٰی بن خلف تستری، عباس بن محمد بن حاتم، خالد بن تمیم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ علی بن بکار رحمہ اللہ سے نبی ﷺ کی ایک حدیث "تم میں سے کوئی بھی ہرگز نہ مرے مگر وہ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتا ہو" کے بارے میں پوچھا گیا: کہنے لگے: اللہ تعالیٰ تمہیں اور فاجروں کو ایک ہی دار میں نہ ٹھہرائے۔[2]

۱۴۱۳۲-عثمان بن محمد عثمانی، عبداللہ بن سلیمان، زکریا بن یحیٰی، ابوبکر مقابری کہتے ہیں: ایک بار میں علی بن بکار رحمہ اللہ کے پاس گیا دیکھا کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے اپنے گھوڑے کے لئے جو صاف کر رہے تھے، میں نے کہا: اے ابوالحسن! کیا کوئی اور آدمی نہیں جو آپکا یہ کام کردے؟ مجھے کہنے لگے: میں ایک جہاد میں شریک تھا اور دشمن سے شدید معرکہ جاری تھا مسلمانوں کو شکست ہو رہی تھی میں بھی شکست خوردہ ہوا، میری وجہ یہ ہوئی کہ میرا گھوڑا سست پڑ گیا میں نے افسوس میں آکر کہا: "انا للہ وانا الیہ راجعون" گھوڑے نے آگے سے مجھے جواب دیا: "انا للہ وانا الیہ راجعون" اور کہا کہ تو بھی تو میرا چارہ صاف نہیں کرتا ہے، پس اس وقت سے میں نے طے کرلیا کہ یہ کام میں کسی اور کو ہرگز نہیں سونپوں گا۔

۱۴۱۳۳-عثمان، ابوبکر محمد بن احمد بغدادوی علی بن سہل، ابوالحسن بن ابی ورد سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا کہنا ہے کہ ہم کچھ لوگ علی بن بکار رحمہ اللہ کے پاس آئے ہم نے ان سے کہا کہ حذیفہ مرعشی آپ کو سلام کہہ رہے ہیں، انھوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا: میں انھیں جانتا ہوں کہ وہ تیس سال سے حلال نمک کھا رہے ہیں اور میں کھلی آنکھوں شیطان کو دیکھوں اس سے مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں حذیفہ مرعشی سے ملاقات کروں اور وہ مجھ سے ملاقات کریں، میں نے اس بات پر کچھ اعتراض کیا: علی بن بکار رحمہ اللہ کہنے لگے: میں خوف زدہ ہوں کہ انکے لئے تصنع کروں اور غیر اللہ کے لئے اظہار نمائش کروں اور اللہ تعالیٰ کی آنکھوں میں گر جاؤں۔

۱۴۱۳۴- مسانید علی بن بکار رحمہ اللہ تعالیٰ......محمد بن معمر، ابوبکر بن ابی عاصم، مسیب بن واضح، علی بن بکار، ہشام بن حسان،

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۴۹۰، والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۳۵۰. والجرح ۶/ت ۹۶۳ وسیر النبلاء ۹/ ۵۸۳. والکاشف ۲/ت ۳۹۳۸، وتھذیب الکمال ۴۰۲۹.

۲۔ صحیح مسلم ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، وسنن ابن ماجۃ ۴۱۶۷. ومسند الامام أحمد ۳/ ۲۹۳، ۳۱۵، ۳۲۵، ۳۹۰، والسنن الکبری للبیھقی ۳/ ۳۷۸، والترغیب والترھیب ۴/ ۲۶۹، وفتح الباری ۱۳/ ۹۱، ۳۸۳، ۳۸۵.

محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جولوگ دنیا میں اہل معروف ہیں وہ آخرت میں بھی اہل معرف ہیں اور جو دنیا میں اہل منکر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل منکر ہیں۔[1]

۱۴۱۳۵- ابراہیم بن احمد ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، علی بن بکار ابوالحسن مصیصی، ابواسحق فزاری، اعمش، شمر بن عطیہ، شہر بن حوشب ابوعطیہ کے سلسلۂ سند سے عمرو بن عتبہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی بحالت طہارت اللہ کے ذکر پر رات گزارے اور پھر رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کی بھلائی طلب کرے اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتے ہیں۔[2]

۱۴۱۳۶- محمد بن عاصم، احمد بن عبیداللہ دارمی، انطاکی، علی بن بکار، ابواسحق فزاری، اعمش، ابوصالح، کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک ہر دن اور ہر رات اللہ تعالیٰ کے کچھ آزاد کردہ بندے اور بندیاں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ (ہر دن رات) جہنم کی آگ سے آزاد کرتے ہیں۔ بلاشبہ ہر مسلمان کی ایک مستجاب دعا ہوتی ہے جب بھی وہ یہ دعا کرتا ہے قبول کرلی جاتی ہے۔[3]

۱۴۱۳۷- احمد بن عبیداللہ بن محمد، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن بکار، ابوخالد، ابوعالیہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: قرآن مجید کی پانچ پانچ آیتیں سیکھو۔

۱۴۱۳۸- ابونعیم اصفہانی، اپنے والد سے، احمد بن ہارون بن روح بردعی، علی بن بکار مصیصی، ابواسحق فزاری، لیث، ابواسوغ، ابولیلیٰ مولیٰ انصاری کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخدا میں چاہتا ہوں کہ میں نماز کا حکم دوں پس نماز قائم کی جائے اور پھر میں انصار کے نوجوانوں کو حکم دوں (وہ لکڑیاں جمع کریں اور پھر) وہ نماز میں حاضر نہ ہونے والوں کے گھروں کو جلا ڈالیں۔ (یعنی جولوگ باجماعت نماز مسجد میں آکر نہیں پڑھتے ان کے گھروں کو جلا ڈالیں)۔[4]

۱۴۱۳۹- محمد بن علی، محمد بن برکہ، علی بن بکار، ابواسحق فزاری، اوزاعی، زہری، سعید بن مسیب، کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ جہری نماز میں لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرأت کردی جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا ابھی ابھی تم میں سے کسی نے میرے ساتھ (نماز میں) قرأت کی ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تب ہی میں کہہ رہا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ قرآن میں میرے ساتھ جھگڑا کیا جارہا ہے۔[5]

۱۴۱۴۰- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن برکہ، علی بن بکار، ابواسحق فزاری، سفیان، منصور، ابووائل کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی کا نبی ﷺ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ وہ صبح کی نماز تک نیند سے بیدار نہیں ہوا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی

۱۔ المستدرک ۱/۱۲۴، والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۷۴، ۲۶۲، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۸/۳۶۱، ومسند الشھاب للقضاعی ۳۰۱، ومجمع الزوائد ۷/۲۶۲، ۲۶۳، وتاریخ اصبھان ۲/۱۵، ۳۶، وکشف الخفا ۱/۳۰۷.

۲۔ مسند الامام احمد ۵/۲۳۵، ۲۴۴، وسنن ابی داؤد، کتاب الادب باب ۱۰۴، وفتح الباری ۱۱/۱۰۹، والترغیب والترھیب ۱/۴۰۸.

۳۔ مسند الامام احمد ۱/۲۵۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۳۴۰، والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۱۵۵، ومجمع الزوائد ۳/۱۴۳، ۱۵۶، ۱۰/۱۶۲، والدر المنثور ۱/۱۸۷، والترغیب والترھیب ۲/۱۰۳

۴۔ صحیح البخاری ۳/۱۶۱. وصحیح مسلم، کتاب المساجد باب ۴۳، وفتح الباری ۵/۷۴.

۵۔ سنن ابی داؤد ۸۲۶، وسنن النسائی ۲/۱۴۰، وسنن الترمذی ۳۱۲، المستدرک ۱/۲۳۹، ومسند الامام احمد ۱/۲۴۰، ۲۸۵، ۳۰۱، والسنن الکبری للبیھقی ۲/۱۵۷، ۱۵۸، وسنن الدارقطنی ۱/۳۲۰، وشرح السنۃ ۳/۸۳..

کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔[1]

۱۴۱۴۱-محمد بن ابراہیم، محمد بن برکہ حببی، علی بن بکار، ابواسحٰق فزاری، سفیان ثوری، عثمان، زاذان کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی فزع (نفخہ صور) اور حساب سے خوفزدہ نہیں ہوں گے حتی کہ انھیں جنت میں سیاہ مشک کے بلند ٹیلوں پر جمع کرلیا جائے گا۔ (۱) وہ آدمی جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قرآن مجید پڑھا پھر لوگوں کو امامت کرائی درآنحالیکہ وہ لوگ اس سے راضی رہے۔ (۲) وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے خاطر دن رات میں پانچ نمازوں کی نگرانی کرے۔ (۳) وہ غلام جو بے وحزرک اللہ تعالیٰ کے حقوق کو ادا کرتا ہو اور غلامی کو اس میں رکاوٹ نہ بنائے۔[2]

۱۴۱۴۲-محمد بن ابراہیم، محمد بن برکہ، علی بن بکار، یزید بن سمط، حکم بن عبداللہ بن سعد ایلی محمد بن عبدالرحمن بن ابی رجاء، ان کی والدہ عمرہ کی سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین گھڑیاں ایسی ہیں کہ جو بھی مسلمان ان میں کوئی دعا کرے ضرور قبول ہوتی ہے بشرطیکہ قطع رحمی یا کسی گناہ کے بارے میں دعا نہ کرے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ کون کونسی گھڑیاں ہیں؟ ارشاد فرمایا (۱) جس وقت نماز کے لئے مؤذن آذان دے رہا ہوتا وقتیکہ خاموش ہو جائے۔ (۲) جب دو صفوں کا آپس میں ٹکراؤ ہو (یعنی مسلمانوں اور کافروں کی صفیں آپس میں معرکہ آرا ہوں) تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ ان کے درمیان کوئی فیصلہ کردے۔ (۳) اور جس وقت بارش برس رہی ہوتا وقتیکہ بند ہو جائے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جس وقت مؤذن کو سنوں کیسے دعا کروں؟ اللہ تعالیٰ نے جو دعا آپ کو تعلیم کی ہے مجھے بھی بتلا دیجئے۔ فرمایا: تم کہو جیسا کہ مؤذن اللہ کی تکبیر کرتا ہے۔

اللہ اکبر، اشھد ان لا الٰہ الا اللہ، اشھد ان محمد ارسول اللہ" پھر تم مجھ پر درود وسلام بھیجو پھر اپنی حاجت کا ذکر کرو، حضرت عائشہؓ کہنے لگیں: اے عمرہ! مؤمن کی دعا تین نشانوں میں سے کسی ایک نشان پر ضرور لگتی ہے جب تک کہ وہ قطع رحمی یا گناہ کے متعلق دعا نہ کرے یا تو بعینہ اسکی وہ دعا قبول کرلی جاتی ہے یا وہ دعا اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے یا اس کے لئے آخرت میں کام آنے کے واسطے ذخیرہ کرلی جاتی ہے۔[3]

۱۴۱۴۳-محمد بن ابراہیم، محمد بن برکہ، ابواسحٰق فزاری، جریر، ابونضرہ کہتے ہیں میں مدینہ منورہ آیا اور جابر بن عبداللہؓ کے گھر کے قریب ہی اترا چنانچہ حضرت جابرؓ نے ہمیں حدیث سنائی کہ ہمارا گھر رسول اللہ ﷺ کے گھر سے دور تھا اور مسجد (نبوی) کے قریب کچھ خالی جگہ تھی ہم نے چاہا کہ منتقل ہو کر ہم اس جگہ میں آجائیں اور ہمیں اپنے لئے گھر بنالیں چونکہ ہمارے گھر مسجد سے کافی دور تھے، چنانچہ جب نبی ﷺ کو (ہماری نقل مکانی کی) خبر ہوئی ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے گھروں ہی میں رہو چونکہ مسجد میں آتے وقت تمہارے قدموں کے نشانات بھی نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں۔ (یعنی جتنے قدم چل کر آتے ہو تمہارے لئے نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں)[4]

۱۴۱۴۴-محمد بن ابراہیم، محمد بن برکہ، ابواسحٰق فزاری، علی بن بکار، ابراہیم، بن فزاری، سفیان، ابواسحٰق، یزید بن ابی مریم، ابوجوزاء کے سلسلۂ سند سے حضرت حسن بن علیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر پڑھنے کے لئے مجھے یہ کلمات سکھائے۔

اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی

۱۔ صحیح البخاری ۲/۱۴۸، وصحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین باب ۲۸۔

۲۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۲/۱۴۳، ومجمع الزوائد ۱/۳۲۷، والترغیب والترھیب ۱/۱۸۰، ۳/۲۶، ۲۷۶، ۴۷۷،
۱۹۵ وتاریخ اصبھان ۲/۳۳۵۔

۳۔ کنز العمال ۳۳۳۵۔

۴۔ مسند الامام احمد ۳/۳۷۱، ومسند ابی عوانۃ ۱/۳۸۸۔

شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک ولا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت

یا اللہ مجھے ہدایت عطا فرما ان لوگوں کے ساتھ جنکو تو نے ہدایت سے نواز رکھا ہے مجھے دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے بچا۔

ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے بچایا ہے۔ مجھ سے محبت کر ان لوگوں کے ساتھ جن سے تجھے محبت ہے اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا اس میں برکت عطا فرما۔

اور مجھے ان برائیوں سے بچا جو مقدر ہوں بے شک تو جو چاہتا ہے وہ حکم کرتا ہے اور تجھے کوئی حکم نہیں کرتا اور جسے تو دوست بنالیتا ہے وہ ذلیل و رسوا نہیں ہوتا اے ہمارے رب تو بابرکت ہے اور تیری ذات بلند و برتر ہے۔

۱۴۱۴۵-محمد، محمد، علی بن بکار، ابراہیم بن محمد فزاری، سفیان، ابی اسحٰق، عیزار بن حریث، ابونصیر کی سند سے حضرت ابی ابن کعبؓ کی روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب آپ ﷺ پڑھ چکے تو ایک شخص کا نام لیکر اس کے بارے میں فرمایا کہ فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا کہ جی ہاں حاضر ہے: حالانکہ وہ حاضر نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمام نمازوں میں یہ دونوں نمازیں یعنی عشاء اور فجر منافقین پر بہت گراں گزرتی ہیں، اگر تم جان لیتے کہ ان دونوں نمازوں کا کتنا ثواب ہے تو تم گھٹنوں کے بل (یعنی افتاں وخیزاں) آتے اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اگر تم پہلی صف کی فضیلت جان لیتے تو اس میں شامل ہونے کے لئے جلدی چلنے کی کوشش کرنے لگتے اور آدمی کا اکیلے نماز پڑھنے سے دوسرے آدمی کے ساتھ مل کر پڑھنا زیادہ ثواب کا باعث ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب کا باعث ہے اور جس قدر زیادہ ہوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ سب سے زیادہ محبوب ہے۔[1]

۱۳۰۴۶-محمد، علی بن بکار، ابواسحٰق فزاری، ابوعروبہ، ابومحمد، عطاء کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ ہم ہر نماز میں اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے سنا ہے اور جو امور ہمارے اوپر پوشیدہ رہے انکو ہم تمہارے اوپر بھی پوشیدہ رکھتے ہیں۔

۱۴۱۴۷-ابونعیم اصفہانی، محمد، محمد، علی بن بکار، ابواسحٰق فزاری، اوزاعی، عمرو بن سعید، رجاء بن حیوہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عبادہ بن صامتؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ میرے ساتھ نماز میں ہوتے ہو کیا تم بھی قرآن پڑھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بجز ام القرآن (سورت فاتحہ) کے ایسا مت کرو (یعنی صرف سورت فاتحہ پڑھو اور کچھ بھی نہ پڑھو۔ (واضح رہے کہ مسئلہ قرأت خلف الامام مختلف فیہ ہے تفصیل کے لئے کتب کو دیکھئے)[2]

۱۴۱۴۸-محمد، علی بن بکار، ابواسحٰق، اعمش، سفیان بن سلمہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو (قعدہ میں التحیات کی بجائے) یہ پڑھتے تھے السلام علی اللہ قبل عبادہ السلام علی جبریل وعلی میکائیل السلام علی فلان

یعنی اللہ پر سلام ہے اسکے بندوں پر سلام بھیجنے سے پہلے جبریل پر سلام ہے میکائیل پر سلام ہے اور فلاں پر سلام ہے چنانچہ ایک دن جب آنحضرت ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اللہ پر سلام نہ کہو چونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے۔ لہٰذا

۱۔ صحیح مسلم ۱، ۴۵۱، ومسند الامام احمد ۲/ ۳۶۶. ۴۷۲، ۵۳۱، ۵/ ۱۴۰، والسنن الکبری للبیھقی ۳/ ۵۵، وصحیح ابن خزیمۃ ۱۴۷۶، ۱۴۸۳، والترغیب والترھیب ۱/ ۲۶۷، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱/ ۳۳۲.

۲۔ مسند الامام احمد ۵/ ۸۱، والسنن الکبری احمد ۲/ ۱۶۹، وسنن الدارقطنی ۱/ ۳۴۰، ومجمع الزوائد ۲/ ۱۱۰، ونصب الرایۃ ۲/ ۱۸، والمصنف لعبد الرزاق ۲۷۶۵.

جب تم میں سے کوئی نماز (کے قعدہ) میں بیٹھے تو یہ کہے: التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین''

یعنی سب تعریفیں اور بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں اے نبی تم پر سلام اور اللہ کی برکتیں ہوں ہم پر بھی سلام اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام'' آپ ﷺ نے فرمایا جو آدمی ان کلمات کو کہتا ہے تو اس کی برکت زمین وآسمان کے ہر نیک بندے کو پہنچتی ہے۔'''اشھد ان لاالہ الااللہ واشھد وان محمدا عبدہ ورسولہ ''اس کے بعد نمازی کو جو دعا پسند ہو اللہ تعالیٰ کے حضور کرے۔[1]

۱۴۱۴۹- ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد مفتولی، حاجب بن ازکین، یوسف بن مسلم، علی بن بکار، ابوامیہ بن یعلیٰ، سعید مقبری کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عاشوراء (محرم کا) نواں دن ہے۔[2]

(۴۵۱)- قاسم بن عثمان رحمہ اللہ

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں، حضرات تبع تابعین میں سے ایک قاسم بن عثمان بن جوعی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں رعایت وحفاظتِ وافیہ اور قوت کافیہ سے سرفراز کیا ہوا تھا۔

۱۴۱۵۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن احمد، یوسف بن احمد بغدادی، احمد بن ابی حواری، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قاسم جوعی کبیر کہتے ہیں: اولیاء کرام محبت حق تعالیٰ سے اپنے شکموں کو سیر رکھتے ہیں اور وہ دیگر لذت، کھانا، پینا، خواہشات نفس اور دنیاوی لذات سے ناواقف ہوتے ہیں چونکہ وہ ایسی لذت سے لطف اندوز ہوتے ہیں کہ اس کے اوپر کوئی اور لذت ہوتی ہی نہیں کیا تم جانتے ہو کہ مجھے قاسم جوعی کے نام سے کیوں موسوم کیا گیا؟ چونکہ اگر میں ایک مہینے تک کھانا چھوڑ دوں میرا نفس کھانے پینے کا مطالبہ نہیں کریگا میں اس حالت میں اس سے راضی ہوں، میں اسے ہانک لاتا ہوں جہاں سے چاہتا ہوں اور جیسے چاہتا ہوں نفس کو دبالیتا ہوں، یا اللہ! تو نے میرے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے اسکے اہتمام کی بھی مجھے توفیق عطا فرما: قاسم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: محبت کی اصل معرفت ہے، اور طاعت کی اصل تصدیق ہے، خوف کی اصل مراقبہ ہے گناہوں کی اصل طول امل ہے اور حب جاہ ہر گناہ میں واقع ہونے کی اصل ہے، قاسم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: عمل قلیل معرفت کے ساتھ بدرجہا بہتر ہے عمل کثیر سے جو بدون معرفت کے ہو، اعمال کی اصل وجڑ رضاء ہے ورع دین کا ستون ہے، بھوک عبادت کا مغز ہے، پاکدامنی زبان کو قابو میں رکھنے میں ہے، جو آدمی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے وہ ترقی کی راہوں پر گامزن ہوتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے وہ مصائب کو بھی نعمتوں میں شمار کرتا ہے اور اس پر اللہ کا شکر بھی کرتا ہے اگر چہ دنیا اس سے منہ ہی کیوں نہ موڑ لے۔ قاسم رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں مسلم خواص کے پاس گیا انہوں نے مجھے کھانے کو ایک خربوزہ اور آدھی روٹی پیش کی اور مجھے کہا: اے قاسم! کھاؤ، میں اپنے ایک دوست کے پاس گیا اس نے مجھے ایک کھیرہ اور آدھی روٹی پیش کی اور مجھے کہا: اے قاسم! کھاؤ، میں اپنے ایک دوست کے پاس گیا اس نے مجھے ایک کھیرہ اور آدھی روٹی کھانے کو دی تھی کہا، کھاؤ بلاشبہ حلال میں اسراف کی گنجائش نہیں ہوتی جو آدمی جانتا ہو کہ اسکی کمائی کہاں سے آتی ہے وہ اسے بحسن وخوبی خرچ کرنا بھی جانتا ہے۔

۱۴۱۵۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن حجاج، محمد بن علی بن خلف، قاسم بن عثمان، ابن ابی سائب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ

---

[1] صحیح البخاری ۱/۲۱۱، ۲۰۸/۸، ۶۳، ۸۹، ۱۴۲/۹، وصحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ۵۵، وفتح الباری ۲/۳۱۱، ۳۳۰، ۱۳۱/۱۱.

[2] کنز العمال ۲۴۲۳۴.

میرے والد ماجد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی کی میں نے اہل زمین میں سے ایک آدمی کو اپنا خلیل منتخب کیا ہے، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے پروردگار! بھلا وہ کون خوش بخت ہے مجھے بتادے تا کہ میں اسکا غلام بن جاؤں؟ والد صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس شرط پر آپ کے دست اقدس پر بیعت کرتا ہوں کہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں، چنانچہ آپ ﷺ نے دست اقدس پھیلا دیا۔ میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں کے پوروں سے خوبصورت کسی پورے کو نہیں دیکھا۔[1]

۱۴۱۵۲- ابوبکر محمد بن احمد مفید، عبداللہ بن فرج، قاسم بن عثمان، عبدالعزیز بن ابی سائب سے مروی ہے کہ ابوسائب رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! مجھے عابد پر ستر دوشیزاؤں سے بھی زیادہ ایک چھوکرے کا خوف ہے۔

۱۴۱۵۳- مسانید قاسم بن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ ...... محمد بن احمد بن حسن، اسحٰق بن ابوحسان، قاسم بن عثمان جوعی، عبداللہ بن نافع مدنی، مالک، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری قبر اور میرے منبر کے درمیان زمین کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے بالشبہ میرا منبر حوض کوثر پر ہوگا۔[1]

۱۴۱۵۴- ابوبکر محمد بن احمد مفید، عبداللہ بن فرج بن عبداللہ بن قرشی، قاسم بن عثمان جوعی، سفیان بن عیینہ، احوص بن حکیم، خالد بن معدان، عبادہ بن صامتؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (ایک مرتبہ) ایک شملہ (چادر) میں نماز پڑھی شملے کو پیچھے سے باندھ لیا تھا۔

۱۴۱۵۵- سلیمان بن احمد، سعید بن اوس دمشقی، قاسم بن عثمان جوعی، محمد بن یوسف فریابی، سفیان، عبداللہ بن حبیب بن ابی ثابت، حبیب بن ابی ثابت، ابوبکر بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے کہ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لے جاتے اور آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے، ابوبکر بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: کیا جنابت کی وجہ سے آپ ﷺ غسل کرتے تب پانی کے قطرے سر مبارک سے ٹپک رہے ہوتے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: نہیں! تو پھر اور کس وجہ سے؟

(۴۵۲) مضاء بن عیسیٰ رحمہ اللہ

تبع تابعین کرام میں سے ایک مضاء بن عیسیٰ شامی رحمہ اللہ بھی ہیں، محبت باری تعالیٰ نے انھیں مجذوب بنادیا تھا اور خوف خدا کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

۱۴۱۵۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبدالملک، زیاد بن ایوب، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ مضاء بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خوف خدا کو ہاتھ سے مت چھوڑو اللہ تعالیٰ تمہیں خیر و بھلائی کی توفیق عطا فرمائے گا، خالص اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرتے رہو ذلت و رسوائی سے دوچار نہیں ہوگے۔

۱۴۱۵۷- اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ مضاء بن عیسیٰ رحمہ اللہ نے فرمایا: دن کے عمل کو رات نکال لیتی ہے اور رات کے عمل کو دن نکال لیتا ہے۔

۱۴۱۵۸- اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، سے مروی ہے کہ مضاء بن عیسیٰ اور ابوصفوان بن عوانہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے کسی آدمی سے محبت کرے اور پھر وہ اس (محبوب) کے حقوق میں کوتاہی کرے لامحالہ وہ (محب - دعویٰ محبت میں جھوٹا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی نوجوان کو خیر و بھلائی سے نوازنا چاہتے ہیں اسے کسی صالح آدمی کی صحبت اختیار کرنے کی توفیق عطا

---

[1] صحیح البخاری ۳/۲۹، وفتح الباری ۴/۱۰۰.

فرماتے ہیں۔

۱۴۱۵۹-اسحق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ مضاء رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حذیفہ مرعشی رحمہ اللہ نے فرمایا: دل دو طرح کے ہوتے ہیں (۱) خوبصورت اور اچھا دل جس کا وہ خواہاں ہوتا ہے۔ (۲) وہ دل جس کے کسی چیز کی توقع رکھتا ہو۔

۱۴۱۶۰-عثمان بن علی عثمانی، ابوبکر احمد بن عبداللہ دمشقی، ابوبکر بن حمدویہ، قاسم بن عثمان رحمہ اللہ کہتے ہیں: سلیمان ومضاء بن عیسیٰ وعبدالجبار اور مسلم بن زیاد واسطی نے بندکر دیا۔

۱۴۱۶۱-اسحق، ابراہیم، احمد کا بیان ہے کہ ایک بار میں اور ابوسلیمان، مضاء بن عیسیٰ کی زیارت کرنے ان کے پاس آئے، چنانچہ مضاء رحمہ اللہ نے انڈے پیش کئے حالانکہ وہ خود اور ابوسلیمان دونوں روزے میں تھے، گویا کہ میرا بھی روزے کا ارادہ تھا، مضاء رحمہ اللہ نے مجھے کہا: کھاؤ: میں نے کھانا شروع کردیا۔

۱۴۱۶۲-حسین بن احمد بن بکر، ابو بکر محمد بن احمد بن حمدان قشیری، حسین بن ربیع، عبید بن عاصم خراسانی، مضاء بن عیسیٰ، شعبہ، مغیرہ، ابراہیم وعلقمہ واسود کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اس کو (زبان کی طرف اشارہ کیا) اور اسکو (آپ ﷺ نے پیٹ کی طرف اشارہ کیا) قابو میں رکھا میں اسکو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(۴۵۳) منصور بن عمار رحمہ اللہ

شیخ کہتے ہیں تبع تابعین کرام میں سے ایک منصور بن عمار رحمہ اللہ بھی ہیں، صفات باری تعالیٰ کو بیان کر کے آنسو بہایا کرتے تھے۔ حق تعالیٰ کی چوکٹ کے پکے مجاور تھے۔ مخلوق کو خدا کی طرف راغب کیا۔

۱۴۱۶۳-اسحق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی حواری، عبدالرحمن بن مطرف کہتے ہیں منصور بن عمار رحمہ اللہ کو بعد از وفات خواب میں دیکھا گیا اور ان سے پوچھا گیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا جواب دیا اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی ہے اور مجھے خطاب کیا۔ اے منصور! میں نے تیری طرف سے خلط ملط کے باوجود تیری مغفرت کر دی ہے الا یہ کہ تو لوگوں کو میری یاد کی طرف متوجہ کرتا تھا۔

۱۴۱۶۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، مسلم بن عصام، عبدالرحمن بن عمر رستہ، یوسف بن عبداللہ حرانی منصور بن عمار کہتے ہیں: ایک بار بشر مریسی نے مجھے خط لکھا اور مجھ سے پوچھا: تمہارا کیا قول ہے قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق؟ میں نے اسے جوابا خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

امابعد!

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور آپ کو بھی عافیت بخشے، اگر اللہ تعالیٰ ہمیں عافیت عطا فرمادے۔ تو یہ اس کی نعمت عظیمہ ہوگی ورنہ بلاکت ہی ہلاکت ہے، آپ نے خط لکھ کر قرآن کے مخلوق یا غیر مخلوق ہونے کے بارے میں میری رائے دریافت کی ہے! خوب سمجھ لو (قرآن مجید کے بارے میں کلام کرنا (یعنی علم کلام کو سہارا بنا کر کچھ کہنا) بدعت ہے اس میں سائل اور مجیب دونوں برابر کے شریک ہیں، اس مسئلہ میں سائل اور مجیب دونوں بے جا تکلف کا ارتکاب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ خالق ہے اور اس کے سواء ہر چیز مخلوق ہے، قرآن اللہ کلام غیر مخلوق ہے پس تم اس قول پر اپنے نفس کو باز رہنے کی تاکید کرو۔ اللہ تعالیٰ کے مختلف اسماء حسنیٰ سے ہدایت پانے والے بن جاؤ اور قرآن میں اپنی طرح سے اللہ تعالیٰ کا نام ایجاد نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء کے متعلق الحاد کرنے والوں کو چھوڑ دو عنقریب انھیں اپنے اعمال کا بدلہ مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں سے بنائے جو غائبانہ اس سے ڈرتے ہیں در آں حالیکہ وہ قیامت سے

بھی ڈرتے ہیں۔

۱۴۱۶۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن حجاج، محمد بن علی بن خلف، از بیر بن عباد، سے مروی ہے منصور بن عمار کا بیان ہے کہ سلیمان بن داؤد رحمہ اللہ نے فرمایا: خواہش نفس پر غلبہ پانا تن تنہا کسی شہر کو فتح کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۱۴۰۶۶- عثمان بن محمد، ابوالحسن بغدادی، ایک بھائی کے واسطہ سے مروی ہے کہ سلیمان بن منصور کا بیان ہے کہ میں اپنے والد صاحب منصور کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ یکا یک ایک رقعہ مجلس میں آ پڑا اس میں لکھا تھا، بسم اللہ الرحمن الرحیم اے ابوسری! میں آپ کے مریدین میں سے ہوں میں آپ کے ہاتھ پر توبہ تائب ہوا ہوں میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے (۳۰) قرآن مجید ختم کرنے کے مہر پر ایک حور خریدی ہے چنانچہ میں نے انتیس (۲۹) قرآن مجید ختم کرنے کے مہر پر ایک حور خریدی ہے۔ چنانچہ میں نے انتیس (۲۹) قرآن ختم کر لیے اور تیسواں قرآن ختم کرنے میں لگا ہوا تھا کہ اچانک میری آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ ایک حور محراب سے داخل ہو کر میرے پاس آئی، میں اس کی طرف برابر دیکھے جا رہا تھا جب اس نے مجھے دیکھا تو اس نے نرم ودلکش آواز میں یہ اشعار پڑھے۔

اتخطب مثلی وعنی تنام. ونوم المحبین عنی حرام

لانا خلقنا لکل امری. کثیر الصلوۃ براہ الصیام.

ترجمہ کیا تم مجھ جیسی حسین وجمیل حور کو پیغام نکاح دینا چاہتے ہو اور پھر مجھ سے غافل ہو کر سو رہے حالانکہ مجھ سے غافل ہو کر محبت کرنے والوں کی نیند حرام ہے۔ چونکہ ہمیں اس آدمی کے لئے پیدا کیا گیا ہے جو کثرت سے نماز روزے کا اہتمام کرے۔

پس میں فوراً بیدار ہو گیا اور میں بہت زیادہ خوفزدہ تھا۔

۱۴۱۶۷- عثمان بن محمد عثمان، ابوقاسم بن اسود، ابوعلی بن دیسم زقاق سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ منصور بن عمار رحمہ اللہ سے کہا گیا آپ اس طرح کی (صوفیانہ وواعظانہ) باتیں کرتے ہیں حالانکہ ہم آپ میں بہت ساری چیزیں دیکھتے ہیں؟ منصور رحمہ اللہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے کوڑے کے ڈھیر پر رینگنے والی چیونٹی سمجھو۔

۱۴۱۶۸- عبداللہ بن محمد، محمد بن عبدالرحیم بن شبیب، سلیم بن منصور بن عمار سے مروی ہے کہ میرے والد صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں سفیان بن عیینہ کے پاس گیا میں نے انھیں وعظ ونصیحت کی انہوں نے مجھے حدیثیں سنائیں۔ جب غم وحزن سے ان کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے تو انہوں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور بہتے ہوئے آنسوؤں کو اپنی آنکھوں میں واپس لوٹا دیا۔ میں نے کہا: اے ابومحمد اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائیں آپ نے آنکھوں سے آنسوؤں کو بہایا کیوں نہیں؟ اور آپ نے رخساروں پر آنسوؤں کی لڑی کو بہنے کیوں نہیں دیا؟ انہوں نے مجھے کہا: اے منصور بلاشبہ آنسو جب تک آنکھوں میں باقی رہتے ہیں دل میں غم وحزن کو باقی رکھتے ہیں اور غم ختم نہیں ہونے پاتا۔ میں نے سفیان رحمہ اللہ کو دیکھا ہے کہ وہ غم وحزن سے دلوں کی تعمیر کرتے تھے اور ایام زندگی میں غم وحزن کی لہر پھونک دیتے تھے، اگر یہ بات نہ ہوتی وہ آنسو بہا کر راحت پاتے۔

۱۴۱۶۹- حسین بن محمد عبداللہ نیشاپوری، محمد بن حسین بن موسیٰ سے مروی ہے کہ منصور بن عمار رحمہ اللہ نے فرمایا: بندوں کے دل روحانیت سے لبریز ہوتے ہیں لیکن جب دلوں میں شک وخباثت گھس جاتی ہے تو روحانیت کا جنازہ اٹھ جاتا ہے، فرمایا: عارفین کے دلوں میں بڑی حکمت کو تصدیق کی زبان بیان کرتی ہے، زاہدین کے دلوں میں بڑی حکمت کو تفصیل کی زبان بیان کرتی ہے، بندوں کے دلوں میں بڑی حکمت کو توفیق کی زبان بیان کرتی ہے، مریدین کے دلوں میں بڑی حکمت کو فکر وتدبر کی زبان بیان کرتی ہے اور علماء کے دلوں میں بڑی حکمت کو تذکیر (دوسری کو نصیحت) کی زبان بیان کرتی ہے، جو آدمی دنیا کے مصائب پر بے صبری وآہ وزاری کرتا ہے انکی مصیبتیں اس

کے دین میں پڑ جاتی ہیں، پاک ہے وہ ذات جس نے عارفین کے دلوں کو ذکر کے مٹکے بنادیا اور اہل دنیا کے دلوں کو طمع و لالچ کے مٹکے بنادیا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے زاہدین کے دلوں کو توکل کے برتن فقراء کے دلوں کو قناعت کے برتن اور متوکلین کے دلوں کو رضاء کے مٹکے بنادیا، بندے کا عمدہ لباس عاجزی وانکساری ہے اور عارفین کا عمدہ لباس تقویٰ ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" ولباس التقوی ذلک خیر "(اعراف:۲۶) تقویٰ کا لباس بہت بہتر ہے۔ منصور رحمہ اللہ نے فرمایا: نفس کی سلامتی اسکی مخالفت میں ہے اور نفس کی معصیت اس کی متابعت میں ہے۔

۱۴۱۷۰- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحق محمد بن اسحق سراج، احمد بن موسیٰ انصاری سے مروی ہے کہ منصور بن عمار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ حج پر چلا گیا راستے میں کوفہ کی ایک گلی میں اترا، میں انتہائی تاریک رات "لخیا مستحلکۃ۔ میں گلی سے باہر نکلا اچانک رات کی تاریکی میں غائبانہ آواز سنائی دی کہنے والا کہہ رہا تھا: اے میرے معبود! تیری عزت کی قسم تیرے جلال کی قسم میں نے اپنی معصیت سے تیری مخالفت کا ارادہ نہیں کیا دراں حالیکہ میں تیری معصیت کر چکا جب کہ تیری معصیت کی، میں تیرے عذاب سے جاہل بھی نہیں ہوں لیکن ایک خطا جو پیش آئی اس پر بھی میری بدبختی نے جلتی پر تیل کا سا کام کیا، تیری پردہ پوشی نے مجھے دھوکے میں رکھا میں نے بھرپور تیری نافرمانی کی جہالت میں تیری مخالفت کی پس اب کون مجھے تیرے عذاب سے پناہ دے گا؟ اور جب تیرے متعلق کی رسی ٹوٹ جائے پھر اسکو کون جوڑے گا؟ ہائے افسوس جوانی! جب وہ آدمی اپنی بات سے فارغ ہوا میں نے آیت کریمہ" نارا وقودھا الناس والحجارۃ "ایسی آگ جسکا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے"(البقرہ:۲۴) تلاوت کی، اچانک میں نے دھڑام سے گرنے کی آواز سنی اس کے بعد مجھے کچھ محسوس نہ ہوا، میں آگے بڑھ گیا صبح کو جب میں اپنے ٹھکانے میں واپس آیا کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ ایک جنازہ نکال کر لے جارہے ہیں، اچانک میرے سامنے سے ایک بوڑھی کمزور عورت آئی، اس سے میں نے اس جنازے کے متعلق دریافت کیا، وہ بڑھیا مجھے نہیں جانتی تھی، کہنے لگی: اس آدمی کا بدلہ صرف وہی بدلہ ہو، میرا بیٹا گذشتہ رات کھڑا نماز پڑھ رہا تھا، اس آدمی نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھی جسے سن کر میرے بیٹے کا کلیجہ پھٹ گیا اور اسی لمحے اس کی روح پرواز کر گئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۴۱۷۱- ابراہیم بن ابی طالب نیشاپوری، ابن ابی دنیا، محمد بن اسحق سراج، (دوسری سند) ابونعیم اصبہانی، اپنے والد سے احمد بن محمد بن یوسف، محمد بن یوسف کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ منصور بن عمار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک تاریک رات میں گھر سے باہر نکلا میرا گمان تھا کہ صبح ہو چکی ہے جب مجھے صبح کے اثرات محسوس نہ ہوتے میں ایک دروازے کی چوکھٹ پر بیٹھ گیا اور صبح کی انتظار کرنے لگا یکایک مجھے کسی نوجوان کی دل ہلا دینے والی آواز سنائی دی وہ نوجوان دعا کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ رو بھی رہا تھا وہ دعا میں کہہ رہا تھا۔ یااللہ! تیرے جلال کی قسم میں نے تیری معصیت کر کے تیری مخالفت کا ارادہ نہیں کیا، لیکن جب میں نے تیری معصیت کی تو جہالت کی وجہ سے کی، میں تیرے عذاب سے ناواقف نہیں ہوں، نہ ہی تیری عقوبت اپنے اوپر ڈالنا چاہتا ہوں، تیری نگاہ دور رس سے پوشیدہ بھی نہیں ہوں، لیکن میں نفس کے چکر میں پھنس گیا اس پر میری بدبختی نے بھی جلتی پر تیل کا سا کام کیا تیری بے حساب پردہ پوشی نے مجھے دھوکے میں رکھا، میں تیری نافرمانی کا ارتکاب کر چکا اور جہالت میں آکر تیری مخالفت کر چکا، تیرے عذاب سے مجھے کوئی چھٹکارہ دے گا، تیرے عذاب دہندہ فرشتگان کے آہنی ہاتھوں سے مجھے کون نجات دے گا، تیرے تعلق کی ٹوٹی ہوئی رسی کو کون جوڑے گا، ہائے افسوس ہائے افسوس! جس وقت کہ نیکوکاروں سے کہا جائے گا: پل صراط کو عبور کر جاؤ اور بوجھلوں سے کہا جائیگا: نیچے گر جاؤ، کاش مجھے پتہ ہوتا آیا کہ میں بوجھلوں کے ساتھ نیچے گر جاؤں گا یا پل صراط کو نیکوکاروں کے ساتھ عبور کر جاؤں گا، ہائے میری ہلاکت، میری عمر طویل ہوئی اور گناہ بھی دوچند ہو گئے، میں سن رسیدہ ہو گیا اور میری خطائیں بھی بڑھ گئیں اے میری ہلاکت! میں کب توبہ کروں گا، کب واپس لوٹوں گا اور مجھے اپنے رب سے حیاء بھی نہیں آتی منصور کہتے ہیں: جب نوجوان کی باتیں میں نے سن لی دروازے پر میں نے اپنا منہ رکھا اور زور سے کہا:"اعوذ باللہ من

الشیطن الرجیم . بسم اللہ الرحمن الرحیم. بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے والا اور جاننے والا ہے'' نارا وقودھا الناس والحجارۃ'' (تحریم:۶) ایسی آگ کہ جسکا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے'' منصور رحمہ اللہ کہتے ہیں: پھر میں نے آواز میں شدید بے چینی اور اضطراب سنا لیکن تھوڑی دیر بعد خاموشی طاری ہوگئی میں نے کہا: یہاں ضرور کوئی نہ کوئی مسئلہ پیش آ گیا ہے۔ سب نے دروازے پر بطور علامت کے ایک نشانی لگا دی اور خود آگے چل پڑا، جب صبح کو واپس لوٹا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جنازہ رکھا ہوا ہے اور ایک بوڑھیا روتے ہوئے اندر اور باہر آ جا رہی ہے۔ میں نے اس سے کہا: اے اللہ کی بندی اس میت کا تم سے کیا رشتہ ہے؟ کہنے لگی: اپنا کام کرو اور میرے غموں کو دوبالا نہ کرو، میں نے کہا: میں مسافر آدمی ہوں مجھے خبر دے دو، کہنے لگی: بخدا! اگر تو پردیسی نہ ہوتا میں تجھے کبھی حقیقت حال سے آگاہ نہ کرتی، یہ میرا بیٹا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں میں سے ہے۔ جب رات چھا جاتی یہ اپنی جائے نماز پر کھڑا ہو جاتا اور اپنے گناہوں پر روتا رہتا۔ دن کو کھجور کے پتوں کا کاروبار کرتا تھا اور اس نے اپنی آمدنی کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا، ایک تہائی مجھے کھلاتا ایک تہائی مسکین کو دے دیتا اور ایک تہائی سے شام کو خود روزہ افطار کرتا، چنانچہ آج رات اس کے پاس سے ایک آدمی گزرا اللہ تعالیٰ اسے اچھا بدلہ نہ دے، اس نے میرے بیٹے کے پاس کچھ آیات تلاوت کیں ان میں جہنم کا ذکر تھا، میرا بیٹا آیات سن کر سخت بے چینی کا شکار ہو گیا اور مسلسل روتا رہا حتی کہ اسکی روح پرواز کر گئی رحمہ اللہ تعالیٰ، منصور رحمہ اللہ کہنے لگے: جب اللہ تعالیٰ کے خوفزدہ بندے سطوت سے خائف ہوتے ہیں ان کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔

مسانید منصور بن عمار رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۴۱۷۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق ثقفی، محمد بن جعفر، منصور بن عمار، بشیر بن طلحہ، خالد بن دریک، یعلی بن منبہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم مؤمن کو (مخاطب کر کے) کہتی ہے: اے مؤمن! گزر جا تیرے نور نے میرے شعلوں کو بجھا دیا ہے۔[1]

۱۴۱۷۳- سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، سلیمان بن منصور بن عمار، اپنے والد سے مثل مذکور بالا کے روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۴۱۷۴- سلیمان بن احمد، محمد بن ادریس بن مطیب مصیصی، سلیمان بن منصور بن عمار، منصور بن عمار، معروف ابوخطاب سے حضرت واثلہ بن اسقعؓ کی روایت ہے کہ جب میں اسلام لایا اور نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جاؤ پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل کرو اور کفر کے بالوں کو اپنے سے دور کر دو (یعنی مونڈ ڈالو)۔[2]

۱۴۱۷۵- ابوبکر محمد بن احمد بغدادی بن مفید، موسیٰ بن ہارون و محمد بن لیث جوہری، سلیمان بن منصور بن عمار، منصور بن عمار، محمد بن منکدر، منکدر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ انصار کا ایک نوجوان جسے ثعلبہ بن عبدالرحمن کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا اسلام لایا اور نبی ﷺ کی خدمت میں رہتا تھا، ایک دن آپ ﷺ نے اسے کسی کام سے بھیجا (راستے میں) کسی انصاری کے دروازے کے پاس سے گزرا اتفاقاً اسکی نظر انصاری کی بیوی پر جا پڑی اور وہ غسل کر رہی تھی وہ کھڑا ہو کر بار بار عورت کو تکتا رہا (اسی لمحے) اسکو خوف لاحق ہوا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ پر میرے متعلق وحی نہ نازل ہو جائے، چنانچہ جدھر جا رہا تھا اسی سمت بھاگ گیا اور مکہ و مدینہ کے درمیان واقع پہاڑوں میں آ گیا۔ پیچھے رسول اللہ ﷺ نے اسے چالیس (۴۰) روز تک گم پایا یہ وہی دن ہیں کہ جن کے متعلق کفار کہتے تھے کہ محمد ﷺ کے رب نے اسے چھوڑ دیا ہے اور اس سے بیزار آ گیا ہے، پھر جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہنے لگے: اے محمد! اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو سلام کہہ رہے ہیں اور بعد سلام کہ تیری امت کا بھاگنے والا نوجوان ان پہاڑوں میں سے ہے اور جہنم کی آگ سے میری پناہ مانگ رہا ہے۔

---

[1] تاریخ بغداد ۱۹۳/۵

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۴۰/۱۹ والصغیر للطبرانی ۴۲/۲ ومجمع الزوائد ۲۸۳/۱ وکنز العمال ۱۳۵۳.

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر اور اے سلمان دونوں جاؤ اور میرے پاس ثعلبہ بن عبدالرحمٰن کو لے آؤ چنانچہ وہ دونوں مدینہ منورہ کے سراغ رساؤں کی ایک جماعت میں نکل گئے راستے میں انہیں مدینہ منورہ کا ایک چرواہا ملا جسے رفاقہ کہا جاتا تھا، حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا: اے رفاقہ کیا تجھے ان پہاڑوں کے درمیان کسی نوجوان کے ٹھہرنے کا علم ہے؟ رفاقہ بولا: شاید آپ کی مراد جہنم سے بھاگنے والا ایک نوجوان ہے، عمرؓ نے فرمایا: تمہیں کیا علم ہے کہ وہ جہنم کی آگ سے بھاگنے والا ہے؟ رفاقہ نے کہا: چونکہ آدھی رات کے وقت وہ سر پر ہاتھ رکھ کر ان پہاڑوں سے نکل کر ہمارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: اے کاش! تو میری روح کو قبض کر کے قبض شدہ ارواح میں شامل کرے اور میرے جسم کو مردہ جسموں میں شامل کر لے، درآنحالیکہ مجھے رسوا نہیں کرنا۔ حضرت عمرؓ بولے: ہم اسی کی تلاش میں ہیں۔
چنانچہ رفاقہ ان کے ساتھ ہولیا آدھی رات کے وقت جب وہ نوجوان نکل کر بستی والوں کے پاس آیا سر پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا: اے کاش! میری روح قبض کر لی جاتی، اور میرا جسم مردہ جسموں کے ساتھ شامل کر لیا جاتا، اور مجھے عدالت کے کٹہرے میں ننگا نہ کیا جاتا؟ حضرت عمرؓ فوراً جھپٹے اور اسے پکڑ لیا، نوجوان بولا مجھے امان اور جہنم کی آگ سے خلاصی چاہیے، حضرت عمرؓ نے اس سے کہا: میں عمر بن الخطاب ہوں، بولا! اے عمر! کیا رسول اللہ ﷺ کو میرے گناہ کا علم ہے فرمایا: مجھے بجز اس کے کچھ علم نہیں کہ آپ ﷺ کل تمہارا ذکر کیا اور مجھے اور سلمان کو تیری تلاش میں بھیج دیا۔ نوجوان بولا: اے عمر! مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت داخل کرنا جب آپ ﷺ نماز میں ہوں۔ اور بلالؓ "قد قامت الصلوۃ" کہہ رہے ہوں فرمایا: چلو میں ایسا ہی کروں گا، چنانچہ دونوں حضرات نوجوان کو لیکر مدینہ کی طرف چل پڑے اور خاص فجر کی نماز میں جا پہنچے عمرؓ اور سلمانؓ جلدی سے صف میں جا کھڑے ہوئے نوجوان نے جب رسول اللہ ﷺ کی قرأت سنی بیہوش ہو کر گر پڑا جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا ارشاد فرمایا: اے عمر! اور اے سلمان! ثعلبہ بن عبدالرحمٰن کا کیا ہوا؟ بولے: یا رسول اللہ ثعلبہ وہ سامنے ہے، رسول اللہ ﷺ اسکی طرف کھڑے ہوئے، نوجوان بولا: لبیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اسکی طرف دیکھا اور پوچھا: تم میرے پاس سے کیوں غائب ہو گئے تھے، عرض کیا یا رسول اللہ! میرے گناہ نے مجھے کہیں غائب ہو جانے پر مجبور کر دیا تھا، ارشاد فرمایا! کیا میں تمہیں ایک ایسی آیت نہ بتاؤں جو تمہارے گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ بن جائے؟ کہا! ضرور بتایئے یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: کہو اللھم 'آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار "(بقرہ:۲۰۱)

یا اللہ ہمیں دنیا و آخرت کی اچھائیاں عطا فرما اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچالے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ میرا گناہ بہت بڑا ہے، ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ کلام اللہ بہت بڑا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے گھر واپس جانے کا حکم دیا، گھر جا کر وہ مسلسل آٹھ دن تک مقرر رہا حضرت سلمانؓ آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ثعلبہ کے پاس جائیں گے چونکہ وہ کئی دنوں سے بیمار ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور ہمارے ساتھ اس کے پاس چلو، چنانچہ جب اس کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے اسکا سر پکڑ کر اپنی گود مبارک میں رکھا اس نے اپنا سر آپ ﷺ کی گود سے کھسکا لیا آپ ﷺ نے فرمایا: سر گود سے کیوں کھسکا رہے ہو؟ عرض کیا: چونکہ میرا سر گناہوں سے بھرا پڑا ہے، ارشاد فرمایا: تمہیں کیسے پتہ چلتا ہے؟ عرض کیا میں اپنی جلد اور ہڈیوں کے درمیان چیونٹی کے رینگنے کی سی حرکت محسوس کرتا ہوں، فرمایا: تمہیں اس وقت کس چیز کی خواہش ہے؟ کہا: مجھے اپنے رب کی مغفرت کی خواہش ہے، چنانچہ اسی وقت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتے ہیں اور بعد از سلام کہ "اگر میرا یہ بندہ بھری زمین کے بقدر گناہ لے کر مجھ سے ملتا، میں بھی اسے بھری زمین کے بقدر مغفرت عطا کرتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس بارے میں نہ بتاؤں عرض کیا: ضرور بتائیں، رسول اللہ ﷺ نے اسے بتایا نوجوان نے سن کر ایک چیخ ماردی اور مر گیا، رسول اللہ ﷺ نے اسکو غسل دینے اور کفنانے کا حکم دیا اور خود آپ ﷺ نے اسکی نماز جنازہ پڑھائی، جب صحابہؓ نے جنازہ اٹھایا آپ ﷺ نے نوجوان کی انگلیوں کے اطراف پر چلنا شروع کیا (یعنی ایک طرف چلنے لگے) صحابہ نے یوں چلنے کی وجہ دریافت کی؟ ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی

جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا ہے! میں زمین پر پاؤں رکھنے کی قدرت نہیں رکھتا ہوں چونکہ کثیر تعداد میں آسمان سے اس کے ساتھ مشایعت کے لئے فرشتے اترے ہیں۔

(۴۵۴) حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک روشن علامت، پسندیدہ دوراندیش، حقائق کا پرچار کرنے والے، راستوں کو عبور کرنے والے ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ بھی ہیں ان کے ملفوظات عبارات وثیقہ اور اشارات دقیقہ سے لبریز ہیں انہوں نے فکر ونظر کی تو عبرت حاصل کی اور انہیں نصیحت کی گئی باز آ گئے۔

۱۴۱۷۶- سلیمان بن احمد، علی بن ہیثم مصری سے مروی ہے کہ ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ یوں دعا کرتے تھے۔ یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جو ظالموں کے ٹھکانوں کو تجاوز کر گئے، انہیں جاہلوں کی موانست سے وحشت تھی۔ انہوں نے اخلاص کے نور سے عمل کا ثمرہ حاصل کیا، جو حکمت کے چشموں سے پی گئے، سمجھداری کی کشتی پر سوار ہوئے، جنھوں نے یقین کی آندھی سے شکوک کا کھاڑ پھینکا نجات کے بحر عمیق میں موجزن ہوئے اور اخلاص کے کنارے کے مشتاق رہے یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جن کی ارواح بلندیوں میں پرواز کر گئیں، ان کے دلوں کے مقاصد تقویٰ کی اتھاہ گہرائیوں تک جا پہنچے حتی کہ نعمتوں کے باغات میں جا بیٹھے، جنھوں نے جنت میں تسنیم کے پھلوں کو توڑا، جو سرور کی موجوں میں گھس گئے، جنہوں نے عیش وعشرت کے جام چڑھا لئے اور عرش بریں کے نیچے عزت وشرافت کے سائے تلے جا بیٹھے۔ یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جنہوں نے صبر کے دروازے کھول دیئے، جنھوں نے بے صبری کی خندقیں پر کر دیں، جنھوں نے عقاب کی شدت کو عبور کیا اور خواہش نفس کے پل کو پاؤں تلے روند کر آگے بڑھ گئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي المأوىٰ

اور جو آدمی اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے باز رکھا پس جنت اسکا ٹھکانا ہے۔

یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جن کی طرف ہدایت کے پہاڑوں نے اشارہ کر دیا ہے، جن کے لئے نجات کے راستے واضح ہو گئے اور وہ اخلاص یقین کے راستے پر چل پڑے۔

۱۴۱۷۷- ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن حمدان، نیشاپوری ابو حامد، عبدالقدوس بن عبدالرحمٰن شامی سے مروی ہے کہ ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے اکثر دعائیہ کلمات یہ ہوتے تھے: یا اللہ! میں تجھ ہی تک تقرب حاصل کرتا ہوں چونکہ مجھ پر تیرے ہی احسانات ہیں، میں سفارش کی درخواست تجھ ہی سے کرتا ہوں چونکہ مجھ پر تیرے ہی انعامات ہیں۔ اے میرے معبود! میں بھری محفلوں میں تجھے اسی طرح پکارتا ہوں جس طرح کہ ارباب کو پکارا جاتا ہے اور خلوت میں تجھے اس طرح پکارتا ہوں جس طرح کہ احباب کو پکارا جاتا ہے، بھری محفل میں کہتا ہوں "اے میرے معبود" خلوت میں کہتا ہوں اے میرے حبیب میں تیری ہی طرف رغبت کرتا ہوں اور میں تیرے لئے ربوبیت کی گواہی دیتا ہوں اقرار کرتے ہوئے کہ تو ہی میرا رب ہے، تیری طرف میں نے لوٹنا ہے، تیری رحمت سے میری ابتداء ہوئی ورنہ میں تو قابل ذکر شئے ہی نہیں تھا، تو نے مجھے مٹی سے پیدا کیا اور باپ کی صلب میں لا ٹھہرایا پھر وہاں سے ماں کے رحم میں منتقل کیا، تو نے مجھے اپنی رحمت سے بانجھ پن سے نہیں باہر نکالا پھر میری خلقت کی ابتداء ٹپکائی ہوئی منی سے ہوئی پھر تو نے مجھے تین تاریکوں میں لا ٹھہرایا خون اور ملوث گوشت کے درمیان، تو نے مجھے عورتوں کی شکل میں نہیں ڈھالا پھر تو نے مجھے دنیا میں بھیجا درآں حالیکہ میں باعتبار خلقت کے ٹھیک ٹھاک تھا، جب میں چھوٹا بچہ تھا تو نے پنگھوڑے میں میری حفاظت کی، تو نے مجھے مزید اردودھ کی غذا عطا فرمائی

تو نے مجھے ماؤں کی گودوں میں دیدیا، تو نے ان کے دلوں میں میری شفقت ڈال دی تو نے اچھی طرح سے میری تربیت کی، تو نے میرا نظام کار اچھی طرح سے چلایا، جنات کی شرارتوں سے مجھے محفوظ رکھا، شیاطین انس سے میری حفاظت فرمائی تو نے میرے بدن کی بھی حفاظت کی، مجھے ہر ایسے عیب سے پاک رکھا جو مجھ میں نقص پیدا کر دیتا، اے میرے رب تو بڑی برکت والا ہے اور تو بلند شان والا ہے، یا رحیم جب میں نے کلام شروع کیا تو نے مجھ پہ انعامات کی بارش برسا دی، تو نے ہر سال مجھے جسمانی ترقی عطا فرمائی، اے جلال واکرام والے تو بہت بلند ہے، حتی کہ تو میرے شئوں کا مالک ہے، میرے اعضاء کو تو نے مضبوط بنایا مجھے عقل کامل عطا فرمائی، تو نے میرے دل سے غفلت کے پردوں کو پاک کیا، تو نے اپنی کاریگروں کے عجائب میرے دل میں ڈالے، تو نے اپنی حجت کو واضح کیا تو نے اپنی ذات پر میری راہنمائی کی، اپنے رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات کی مجھے معرفت عطا فرمائی، مجھے انواع واقسام کے معائش عطا فرمائے، تو نے اپنے فضل عظیم سے مجھے طرح طرح کے عمدہ لباس عطا کئے، تو نے مجھے ٹھیک ٹھاک کر دیا پھر تو مجھے ایک نعمت دے کر راضی نہیں ہوا بلکہ مجھ پر ان گنت نعمتوں کی بارشیں برسا دیں، تو نے مجھ سے ہر طرح کی تکلیف وآزمائش کو دور کیا، تو نے مجھے فسق وفجور کی راہیں سمجھائیں تاکہ ان سے میں اجتناب کر سکوں، تو نے مجھے تقویٰ کی دولت عطا فرمائی تاکہ میں اسے اختیار کروں، تو نے مجھے اس چیز کی ہدایت دی جو مرتبے میں مجھے تیرے قریب تر کر دیتی، اگر میں نے تجھے کبھی پکارا تو نے میری پکار کا جواب: یا اگر میں نے تجھ سے کچھ سوال کیا تو نے مجھے وہ عطا کیا، اگر میں نے تیرا شکر ادا کیا تو نے میری پاسداری کی، اگر میں نے تیرا شکر کیا تو نے مجھے توفیق عطا فرمایا، اے میرے معبود! میں تیری کون کونسی نعمتوں کو شمار کروں، کیا تو نے مجھے بھرپور نعمتوں سے نوازہ نہیں یا مجھ سے مصائب کو دور نہیں کیا، میں تیرے لئے گواہی دیتا ہوں جو میرا باطن وظاہر مشاہدہ کرے، اور میرے اعضا محسوس کریں، یا اللہ! میں تیری نعمتوں کے احصاء کی طاقت نہیں رکھتا ہوں، تو کیونکر تیرے شکر کی طاقت رکھوں؟ میں تیرے برحق قول کو کہتا ہوں" وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها" (ابراھیم: ۳۴) اور اگر تم اللہ تعالی کی نعمتوں کو گننا شروع کرو تم نہیں گن سکتے ہو، یا پھر میرا شکر تیری نعمتوں کو کیسے محیط ہو سکتا ہے، تیرا شکر میرے نزدیک بہت عظیم ہے تو نے مجھ پر بھرپور انعامات کیئے، جیسا کہ تیرا فرمان ہے:

"وما بکم من نعمة فمن الله "(نحل: ۵۳) تمہارے اوپر جو بھی نعمتیں ہیں وہ من جانب اللہ ہیں" بلاشبہ تیرا قول سچا ہے اے میرے معبود! تیرے پیغمبروں نے تیری وحی کردہ تعلیمات بغیر کم وکاست کے پوری پوری پہنچا دی ہیں، پس میں اپنی قوت طاقت مجہد اور اپنی بساط کے بقدر کہتا ہوں الحمد للہ علی جمیع احسانہ حمدا یعدل حمد الملائکة المقربین والانبیاء والمرسلین "

۱۴۱۷۸- عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، محمد بن عبدالملک بن ہاشم سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ" دعا کرتے ہوئے کہتے! یا اللہ! میری رغبت کا تمام تر مقصد تو ہی ہے اور تجھی سے میں اپنی حاجت طلب کرتا ہوں اور میں اپنے مطلوب کی کامیابی کی امید تجھی سے وابستہ کرتا ہوں، میرے مسائل کی کنجیاں تیرے ہی قبضہ میں ہیں، میں خیر وبھلائی کا سوال تجھی سے کرتا ہوں تیرے علاوہ اس کی امید کسی سے نہیں رکھتا ہوں، مجھے تیری معرفت حاصل ہو جانے کے بعد تیری رحمت سے کوئی مایوسی نہیں۔ اے وہ ذات جس نے ہر چیز کی حکمتوں کو جمع کر رکھا ہے، اے وہ ذات جس کا حکم ہر چیز میں چلتا ہے۔ اے کریم ذات! تیرے سوا کوئی نہیں جسکو میں اپنے مسئلہ سے آگاہ کروں، میں تیرے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کرتا ہوں، میں تیرے سوا کسی کی مشیت پر اعتماد بھی نہیں کرتا ہوں، پس اگر میں تجھے بھول جاؤں پھر کسی سے سوال کر سکتا ہوں، یا اللہ! میرا بھروسہ تجھی پر ہے اگرچہ غلطات وعثرات مجھے تجھ سے دور کر دیں یا دھوکے میں ڈال کر غافل کر دیں اے لغزشوں کو معاف کرنے والے! اگر تو نے میری لغزشوں کو درگزر نہ کیا تو مجھے قابل اعتماد کوئی ٹھکانا نظر نہیں آتا جس پر میں اعتماد کروں، میری نعمت وقدرت تجھی سے ہے میں تیری نعمتوں میں چلتا ہوں تیری قدرت ہی میں پہچانتا ہوں میں تیرے علم میں

اضافہ ہی سمجھتا ہوں اور تیرے امر کی عزیمت میں نقص نہیں سمجھتا ہوں، اے وہ ذات جس تک سوالات کی انتہا ہوتی ہے میں تجھی سے سوال کرتا ہوں اور میں تیری طرف رغبت کرتا ہوں اے مرجع حاجات کہ مجھے ایمان کی دولت سے مالا مال کر دے تاکہ اس دولت کو لے کر میں تیرے حضور حاضری دوں، تاکہ میں تیرے عظیم تر وسیلے کے ذریعے تجھ تک رسائی حاصل کر سکوں، اور یہ کہ مجھے ایسا یقین محکم عطا فرما جسے کوئی شبہ کمزور نہ کر سکے اور نہ ہی اسے کسی قسم کے شکر کا خطرہ بودو کر سکے، اس کے ذریعے میرا سینہ کھول دے اور میرا معاملہ آسان تر کر دے، میرا دل تیری محبت ہی کا دم بھرتا ہے، حتی کہ میں لمحہ بھر کے لئے بھی تیری یاد سے غافل نہیں ہوتا ہوں، اے وہ ذات جس کے ذکر کی حلاوت سے خائفین کی زبانیں اکتاتی نہیں ہیں اور اسکی طرف رغبات سے خاشعین کے آنسو تھمتے نہیں، میرے دل کے پوشیدہ رازوں کی انتہا تو ہی ہے، تاریکیوں میں میری تمامتر امیدوں کا مرجع تو ہی ہے، کون ہے وہ جس نے تیری مناجات کا ذائقہ چکھا ہو اور پھر وہ تیری طاعت و رضاء سے منہ موڑ لے؟ اے میرے رب میں نے اپنی عمر تجھ سے غفلت میں گزار دی، میں نے اپنی جوانی تجھ سے دوری میں بوسیدہ کر دی، اے میرے رب دھوکے نے مجھے تیرے غضب کے قریب تر کر دیا ہے، میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں میں تیرے سامنے کھڑا ہوں اور تیرے کرم کو وسیلہ بنائے ہوئے ہوں مجھے اس مقام سے نہ ہٹانا جس پر تو نے مجھے کھڑا کیا ہے کہ میری جگہ کسی اور کو لا کھڑا کرے، سلامتی کے مقام سے مجھے منتقل نہیں کرتا، اے میرے رب! میں تجھ سے عفو و درگزر کا طالب ہوں چونکہ عفو و درگزر تیری شاندار نعمت ہے، اے وہ ذات جس کی نافرمانی کی جاتی ہے اور پھر اسی کی طرف رجوع بھی کر لیا جاتا ہے اور راضی ہو جاتا ہے۔

اے مہربان! اے درگزر کرنے والے، مجھ میں طاقت نہیں ہے کہ میں تیری معصیت سے انتقال کر جاؤں مگر اس وقت میں جس وقت کہ تو مجھے بیدار کر دے، جس بات سے تو راضی ہونا چاہتا ہے اسے میں کہہ لیتا ہوں، میرا خشوع و خضوع تیرے ہی لئے ہے، اے میرے معبود! مجھے اپنی طاعت میں داخل کر کے عزت عطا فرما! مجھے اس نظر سے دیکھ جو نظر تو اپنے مطیع و فرمانبردار بندوں کی طرف کرتا ہے اے قریب ذات! عزت کے طلبگاروں سے دور نہ ہونا، اے ودوُد! گناہگاروں کو سزا دینے میں جلد بازی سے کام نہ لینا، میری مغفرت کر اور مجھ پر رحم کر اے ارحم الراحمین۔

۱۴۱۷۹- محمد بن عبداللہ بن زید، ابو عباس احمد بن عیسیٰ وشاء، سعید بن عبدالحکم، سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں طلب مناجات میں نکل گیا اچانک مجھے ایک آواز سنائی دی میں نے مڑ کر اسکی طرف دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی دریا میں غوطہ زن ہے وہ دریا سے نکل کر ساحل پر آیا اور دعا کرنے لگا: یا اللہ! تو جانتا ہے میں کچھ بھی نہیں جانتا ہوں کہ گناہوں پر اصرار کرتے ہوئے استغفار کرنا سراسر ملامت ہے، اور تیری وسیع رحمت کے باوجود اگر میں استغفار ترک کروں تو یہ عاجزی ہے، اے میرے معبود تو نے اپنی خصائص کو خالص اخلاص کے ساتھ جوڑ دیا ہے، تو وہ ذات ہے جس نے عارفین کے دلوں کو وسوسوں سے سلامت رکھا ہے، تو اپنے اولیاء کو مانوس رکھتا ہے، تو انھیں متوکلین کی رعایت کی کفایت عطا فرماتا ہے، تو انکی بستروں پر بھی حفاظت کرتا ہے، تو انکے پوشیدہ رازوں پر مطلع ہوتا ہے، میرا راز تیرے نزدیک ظاہر ہے، میں تیری ہی طرف لوٹتا ہوں، ذوالنون رحمہ اللہ کہتے ہیں پھر اس آدمی کی آواز ساکت ہو گئی میں اسکی آواز نہ سن سکا۔

۱۴۱۸۰- احمد بن محمد بن مصقلہ، ابو عثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ ابو فیض ذوالنون رحمہ اللہ مصری دعا کرتے وقت یوں کہتے: یا اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے بنا دے جو فکر مند رہ کر عبرتیں حاصل کرتے ہیں، دیکھتے ہیں اور بصیرت حاصل کرتے ہیں اور جب سنتے ہیں تو ان کے دل طلب آخرت کے لئے لپا اٹھتے ہیں حتی کہ ان کے دل دنیا سے بیزار ہو جاتے ہیں جو کچھ بھی دنیا میں ہے وہ ان کی نظروں میں ہیچ ہے انہوں نے اندھیر نگری کے دروازے چوپٹ کھول دیے اور انہوں نے ذاکرین کی مجالس کو حسن مواظبت سے آباد رکھا، یا اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے بنا دے جن پر تو نے اولیاء کی عصمت کے پردوں کو تان رکھا ہے، اور جن کے دلوں کو تو نے طہارت قلبیہ کے

ساتھ محفوظ رکھا ہے اوران کے دلوں کو فہم یاد سے زینت بخشی ہے،ان کے ہموم تیرے آسمانوں میں پرواز کرتے ہوئے تک جا پہنچے تو نے ان کو عجیب عجیب فوائد سے متصف کر کے واپس کیا، یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جن پر طاعت کا راستہ آسان تر ہے اور وہ تقویٰ کی لگاموں پر متمکن ہو چکے، جنھیں توفیق کی نعمت عطا کی گئی اور ابرار کی منازل تک جا پہنچے اور وہ تیری خدمت کر کے مزین مقرب اور مکرم ہوئے۔

۱۴۱۸۱-ابوعثمان بن سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ دعا کرتے ہوئے فرمایا: یا اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں اے احسان، قوت، نعمتوں اور وسعت والے، ہم تیری ہی طرف متوجہ ہوتے ہیں تیرے در پر جبین نیاز رکھے ہوئے ہیں، تیری بھلائی کے خواستگار ہیں، تیرے قریب اترتے ہیں، اے توبہ کرنے والوں کے محبوب، اے عابدین کے سردار، اے بھگوڑوں کے مانوس کرنے والے، اے بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ دینے والے، اے منقطع ہونے والوں کو ظاہر کرنے والے، اے وہ ذات جس کے عارفین کے دل مشتاق ہیں اوراسی کے ساتھ صدیقین نے اپنے دلوں کو متعلق کر رکھا ہے، اے وہ ذات! جو عارفین کو حمد وشکر کی لذت چکھاتا ہےاور ساری دنیا سے کٹ کر اس کے ہو جانے کی حلاوت چکھاتا ہے، اے وہ ذات جو توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے اور رجوع کرنے والے کو معاف کرتا ہےاور جو متوجہ ہونے والوں کو بلند درجات عطا فرماتا ہے، اے وہ ذات جو خطا کاروں پر بھی مہربان ہے اور جاہلین کے ساتھ بردباری سے پیش آتا ہے، اے وہ ذات جو اپنے اولیاء کے دلوں میں رغبت کی گرہیں کھول دیتی ہیں اور اپنے خواص کے دلوں سے دنیا کی خواہش کو مٹا دیتی ہے، اور انھیں قرب وولایت کی منازل عطا فرماتی ہے، اے اس ذات کے مالک! جو فرمانبردار کو ضائع نہیں ہونے دیتا اور بچے کو بھی نہیں بھولتا، جو عطایات سے نوازتا ہے، اے اس ذات کے مالک جو توبہ سے ہمارے گناہوں کا استدراک کر دیتا ہے اور اپنی رحمت سے ہمارے غموں کو دور کر دیتا ہے اور ہماری جہالت کے بعد ہمارے جرم کو درگزر کر دیتا ہےاور ہماری برائیوں کے باوجود ہمارے ساتھ اچھائی کرتا ہے، اے ہماری وحشت سے انس رکھنے والے اے ہماری بیماری کے طبیب، اے اپنے ہاتھوں سے پٹ جانے والے کی فریادرسی کرنے والے! اپنے سامنے ہمارے چہروں کو خاک آلود کر دے اے خیر کے مالک! ہم تجھ سے رحمت اور عفو ودرگزر کے خواستگار ہیں۔

۱۴۱۸۲-احمد بن محمد بن مصقلہ، ابوعثمان بن عثمان سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ عموماً دعا کرتے وقت کہتے: یا اللہ! میں تیرے اس بابرکت نام کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے تو اپنے علم کی گہرائیوں میں مخلوق کے عجائب کو وجود بخشتا ہے، جو کہ تیری ذات کے جلال جمال کو دوبالا کرتا ہےاور اسے سن کر فرشتے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں کم تو ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جنکی ارواح بلندیوں میں پرواز کر گئیں اور جن کے تمام تر مقاصد خواہش نفس کو زیر کرنے میں تکمیل پاتے ہیں، حتی کہ وہ نعمتوں کے باغات میں جا پہنچے اور تسنیم کے پھلوں کو توڑنے لگے: عشق کے جام کے جام پینے لگے، جو سرور کی موجوں میں غوطہ زن ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی بخشش کے سائے تلے فروکش ہو گئے، ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو تیرے عشق کے جام پی گئے اور انھیں طویل آزمائشوں پر صبر کی توفیق دی حتی کہ ان کے قلوب تیری بے حساب بادشاہت میں مستغرق ہو گئے اور ان کے پوشیدہ رازوں کے درمیان جبروت کے حجاب آ گئے اور ان کی روحیں نسیم کے ٹھنڈے سائیوں کی طرف مائل ہوئیں وہ شوق کے پتلے جنھوں نے راحت کے باغات میں اپنے ڈیرے ڈالے اور دائمی عزت اور ہمیشہ ہمیشہ کے ٹھکانوں میں سدھار گئے۔

۱۴۱۸۳-اپنے والد سے، سعید بن احمد، عثمان سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے بھائیوں (مریدوں) میں سے ایک آدمی غم میں مبتلا ہو گیا اس نے مجھے خط لکھا کہ میں اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کروں تا کہ تیرا غم زائل ہو جائے اے میرے بھائی! خوب سمجھ لو غم ورنج ایک طرح کی بڑی نعمت ہے، اہل صفا واہل ہمت اور اہل فکر رنج سے مانوس ہوتے ہیں، جو آدمی رنج وبلاء کو اللہ تعالیٰ

کی نعمت نہ گنتا ہو وہ حکیم نہیں ہو سکتا اور جو آدمی اپنے نفس پر مہربانی سے بے خوف ہو وہ اہل تہمت سے بے خوف ہوتا ہے، اے میرے بھائی! تمہارے پاس حیاء ہونی چاہیے جو تمہیں شکوہ کرنے سے روکے رکھے والسلام۔

۱۴۱۸۴- اپنے والد سے، احمد، سعید بن عثمان، ابراہیم بن یحیی زبیدی کہتے ہیں: جب ذوالنون بن ابراہیم مصری رحمہ اللہ جعفر متوکل کے پاس لائے گئے اور انہیں متوکل نے کسی گھر میں ٹھہرایا اور ان کی دیکھ بھال کے لئے زرافہ کو وصیت کر دی اور کہا: کل جب میں درباریوں کے ہمراہ آؤں تو اس آدمی کو میری طرف باہر نکالنا، ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے زرافہ نے کہا: امیر المؤمنین نے مجھے آپ کا وصی مقرر کیا ہے لہذا کل جب امیر المؤمنین واپس آئیں تو آپ سلام میں ابتداء کر کے ان کا استقبال کریں چنانچہ جب دوسرے دن متوکل واپس لوٹا تو زرافہ نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو باہر نکالا اور سلام میں پہل کرنے کو کہا؟ ذوالنون مصری رحمہ اللہ بولے: حدیث میں تو یوں نہیں وارد ہوا بلکہ حدیث میں تو یوں آیا ہے کہ سوار پاپیادہ کو سلام کرے، سن کر امیر المؤمنین مسکرا دیا اور سلام میں خود ہی پہل کر دی اور اتر کر ذوالنون رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا آپ اہل مصر کے زاہد ہیں؟ ذوالنون رحمہ اللہ نے جواب دیا: اہل مصر تو یوں ہی کہتے ہیں زرافہ بولا۔ بلاشبہ امیر المؤمنین زہد کے متعلق باتیں سننا چاہتے ہیں (لہذا آپ انہیں کچھ وعظ کریں) ذوالنون رحمہ اللہ نے تھوڑی دیر کے لئے سر جھکا لیا پھر بولے: اے امیر المؤمنین! جہالت نے اہل فہم میں اپنے اثرات چھوڑ دیئے ہیں، اے امیر المؤمنین! بلاشبہ عبادت گزار بندے انتہائی خلوص کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتے ہیں تب ہی اللہ تعالی نے انہیں شرافت عطا فرمائی ہے، وہی لوگ ہیں جنکے صحیفے فرشتوں کے ساتھ آگے بڑھ جاتے ہیں، ان کے بدن دنیوی ہوتے ہیں جبکہ ان کے دل سماوی ہوتے ہیں، ان کے دلوں میں معرفت حق تعالی رچ بس گئی ہوتی ہیں گویا کہ وہ فرشتوں کے دوش بدوش اللہ کی عبادت کرتے ہیں، وہ باطل کی بھینٹ کبھی نہیں چڑھتے اور نہ ہی گناہوں کی چراگاہوں میں کبھی چرتے ہیں، وہ پسند کرتے ہیں کہ اللہ تعالی انہیں اپنی تدبیر کی جانوں سے آوارہ دیکھے، وہ اسکو عظیم سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالی انہیں دنیا کے بدلے میں عمدہ اخلاق بیچتے ہوئے دیکھے ہوئے اور عارض زندگی کی گہما گہمی کی لذت میں دیکھے، پس ان لوگوں کو اللہ تعالی نے عزت کی کرسیوں پر بٹھایا: ان کے تلامذہ کو اہل تقوی اور اہل بصیرت بنایا اور انہیں خطاب کیا: اگر تمہارے پاس میری تلاش میں کوئی علیل آجائے اسکا بھرپور علاج کرو میری یاد کا کوئی مریض آجائے اسے میرے قریب کر دو یا گناہوں کی آواز لگا کر کوئی میرا اور مقابل ہوا ہے دور پھینک دو یا کوئی میرا محب بن کر آئے اسے میرے پاس پہنچا دو، اے میرے اولیاء تمہارے ہی لئے عتاب کی دھمکی ہے تمہارے لئے ہی میرا خطاب ہے، مجھے تم سے وفاداری کا مطالبہ ہے، میں متکبرین سے خدمت لینا پسند نہیں کرتا ہوں، میں متکبرین سے دوستی نہیں رکھتا ہوں اور نہ ہی اترانے والوں اپنا بناتا ہوں، اے میرے اولیاء! تمہارے لیئے میرا بہت اچھا بدلہ ہے، اور تمہارے لئے میری عطا بہت اچھی عطاء ہے، میری تمہارے لئے افضل ترین عطاء ہے، تمہارے اوپر میرا عظیم فضل ہے، تمہارے ساتھ میرا بھرپور معاملہ ہے اور تم سے میرا مطالبہ بھی بہت شدید ہے، میں تمہارے دلوں کو پاک کرتا ہوں، بھیدوں کا جاننے والا ہوں، میں فکر کی جولان گاہوں سے باخوبی واقف ہوں، دلوں کے وسوسوں سے باخبر ہوں جس نے تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ کیا میں اسے تباہ کر دوں اور جس نے تم سے دشمنی رکھی اسے ہلاک کر دوں گا۔

پھر ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

تیری محبت کے بحر عمیق میں مشتاق دل سیرابی کے لئے چلو بھر بھر کر لیتے ہیں، اب ان دلوں کے لئے ہر طرح کا رنج و دکھ برداشت کرنا آسان ہو چکا ہے، اعضاء بھی میدان محبت میں چوکڑی کرنا چاہتے ہیں اور وہ اعمال کے شعلوں میں مقبوں ہیں، آرام طلبی ان دلوں سے رفو ہو چکی ہے، نفوس بھی ان کی سرگرمیوں پر خاموش ہو چکے ہیں اور فقر و تنگی پر راضی ہیں، ان کے اعضاء اللہ عزوجل کی اطاعت میں اعمال کی حرکات سے علی وجہ اتم مطمئن ہیں، انکے نفوس رنگارنگ کے کھانوں اور خواہشات سے بیزار ہو چکے ہیں، وہ فکر

مندی کے متوالے بن چکے ہیں، صبر کے معتقد ہیں، ان کا مطمح نظر رضا ہے، اور وہ ہمہ تن دنیا سے کنارہ کش ہیں، وہ رب تعالیٰ کی عبودیت کے مقر ہیں، وہ بدون کسی دوست و دشمن کے اللہ سے راضی ہیں، اس کی ہیبت کے آگے سر خم کیے ہوئے ہیں، اس کے حضور کوتاہی کا اقرار کرتے ہیں، اور اس کے لئے طاعت کا دم بھرتے ہیں، تنگدستی کی انھیں کوئی فکر نہیں ہے تھوڑا رولینا ان کے دلوں کو تسلی نہیں دیتا اور جب ان سے معاملہ کیا جاتا ہے تو وہ سراپا حیاء ہوتے ہیں جب بات کرتے ہیں تو حکمت ان کی زبانوں سے ٹپکتی ہے جب ان سے مسائل دریافت کئے جاتے ہیں تو جید علماء دکھائی دیتے ہیں، جب ان کے سامنے جہالت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے تو بردباری کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے، اگر تم انھیں دیکھ لو بخدا! انھیں پردہ نشین دوشیزائیں سمجھو، ان کی منور صورتیں دیکھ کر سینے جوش محبت سے دیوانے ہوجاتے ہیں، جب دلوں سے جذبات مدھم پڑ جاتے ہیں تو تم نرم و منکسر مزاج دلوں کا مشاہدہ کر سکتے ہو، وہ ذکر باری تعالیٰ سے منور ہوتے ہیں، ان کے دل محبوب کی یادوں سے لبریز ہوتے ہیں، محبوب کے سینوں میں اللہ کی محبت رچ بس گئی ہوتی ہے، لوگوں کی باتوں میں انھیں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ کے سواء کسی کے ساتھ گفتگو میں انھیں لذت حاصل ہی نہیں ہوتی، وہ سچ کے بندے اور حیاء و وفا کے پتلے ہوتے ہیں ان اللہ کے بندوں نے تقویٰ، ورع، معرفت، ایمان اور دین کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہوتا ہے، وہ محبت کی وادیوں کو بدوں بیابانوں کے قطع کر جاتے ہیں، انہوں نے لزوم حق پر صبر کرلیا ہے، باطل کے خلاف حق سے مدد حاصل کرتے ہیں، اسی لئے وہ واضح حجت پر قائم ہیں، انہوں نے ہلاکتوں کے راستے کو سرے ہی سے چھوڑ دیا ہے، خیر و بھلائی کے راستوں پر چلنا ان کا شیوہ ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو ایسے ستون ہیں کہ انہی کی وجہ سے عطایات دوسروں کو ملتے ہیں، انہی کی وجہ سے خیر و بھلائی کے دروازے چوپٹ کھولے جاتے ہیں، انہی کی وجہ سے بادلوں کا برسنا ہوتا ہے، انہی کے وسیلے سے بندوں اور علاقوں کو سیراب کیا جاتا ہے پس ہمارے اوپر بھی اور ان پر بھی اللہ کی رحمت ہو۔

۱۴۱۸۵- ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا معرفت تین چیزوں سے حاصل ہوتی ہے، (۱) امور میں نظر کرنے سے کہ اللہ تعالیٰ ان کا انتظام کس حسن تدبیر سے چلا رہا ہے، (۲) اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر میں نظر کرنے سے، (۳) اور خلائق میں نظر کرنے سے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کیسے پیدا کیا۔

۱۴۱۸۶- محمد بن ابراہیم، عبدالحکم بن احمد بن سلام صدفی سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے باب مصر پر لکھا ہوا پڑھا، میں نے غور کیا لکھا تھا: **یقدر المقدرون والقضاء یضحک** "یعنی لوگوں کے معاملات تقدیر کے عین مطابق طے پاتے ہیں درآنحالیکہ قضاء مسکرا رہی ہوتی ہے۔

۱۴۱۸۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر دینوری مفسر، محمد بن احمد شمشاطی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ نیک بندے ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی خالص محبت بھرے رکھتی ہے، اسکے دیدار کے شوق میں انکی روحیں بے چین ہوتی ہیں، پس پاک ہے وہ ذات جس نے ان کے دلوں کو اپنی محبت سے لبریز کیا، ان کی ہمتوں کو اپنے قریب تر کردیا ہے، ان کے سینوں کو اپنے لئے صاف کرلیا، پاک ہے ان کو توفیق دینے والا، انھیں وحشت میں مانوس کرنیوالا اور ان کی بیماریوں کا طبیب، اے میرے معبود تیرے ہی لئے ان کے بدن تواضع کے ہوتے ہیں اور تیرے ہاں ترقی کے خواہشمند ہیں، انہوں نے تیرے سامنے ہاتھ پھیلائے تو نے ان کی زندگانی کو پاکیزہ بنادیا، انکی نعمتوں کو دائمی رکھا، انھیں فہم و فراست کی حلاوت چکھائی، کہ ان کے لئے تیرے آسمانوں کے دروازے کھل گئے، ان کی مجتوں کا تو ہی اصل و مرجع ہے، اہل شوق کے اشتیاق کا محور تو ہی ہے، عارفین کے دل تیری ہی طرف جھکتے ہیں، صادقین کے دل تجھی سے مانوس ہوتے ہیں، خائفین کا ڈر تجھ ہی سے ہے، کوتاہی کرنے والوں کے دل تیری ہی پناہ پکڑتے ہیں، غفلت کی طمع ان میں ناپید ہے، وہ یعنی گفتگو میں وقت ضائع نہیں کرتے اور تھکاوٹ و بیداری سے کبھی انھیں ناغہ نہیں ہوتا، وہ اپنی زبانوں سے

مناجات کرتے ہیں اور وہ اپنے رب کے حضور گڑگڑاتے ہیں اور اپنے لئے عفو و درگزر کے خواستگار ہیں، جن امور سے ان کے اعمال پر قدغن آئے ان سے اعراض کرتے ہیں، یہ وہی لوگ ہیں کہ دائمی فکر مندی اور غمگینی سے ان کے قلوب پگھل چکے ہیں، ان کے دل نیکوکاری سے اٹے پڑے ہیں، وہ خلوص نیت سے اعمال کرتے ہیں حتی کہ ان کے اعمال محافظ فرشتوں سے بھی پوشیدہ ہوتے ہیں۔ وہ اس خلوص نیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں اعلیٰ درجے تک پہنچ گئے ہیں، بخدا! زہد و سعادت ان کے جسموں سے ٹپکتی ہے، وہ زمانے کے بار برداروں سے کنارہ کش ہیں، وہ امتحان کی جگہوں میں تیار کھڑے رہتے ہیں، ان کے پائے اثبات میں ذرہ برابر لغزش نہیں آتی حتی کہ خود ہی زمانہ ہچکولے کھانے لگتا ہے، مصائب ان کے سامنے ذرے کی حیثیت رکھتے ہیں وہ دنیا سے صدق و اخلاص کو لوٹ کر لے گئے،، اے میرے معبود! انہوں نے اپنی تمامتر امیدیں تجھی سے وابستہ رکھیں، تو نے انکی تائید کی ان کی عقلوں کو جلا بخشا حتی کہ تو نے انھیں مقام صادقین تک پہنچادیا، اور معرفت میں مخلصین کا نظارہ کررہے ہیں ان کے بدنوں کو رنج سے کچھ سروکار نہیں ہوتا چونکہ تم نھیں اپنی مناجات کی حلاوت چکھادی ہے، عمدہ تر فوائد سے بہرہ مند ہو چکے ہیں،، جب رات آجاتی ہے اور دبیز اندھیرے آتے ہیں اور شور وغل میں خاموشی آجاتی ہے وہ اپنے آقا کی طرف بڑھ جاتے ہیں، اور اس سے لولگا لیتے ہیں، اے باہمت آدمی اگر ان میں سے کسی کو تو دیکھ لے در آں حالیکہ وہ نماز میں کھڑا ہو قرأت میں مستغرق ہو اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو پڑھے جارہا ہو تو اس کے دل پر ایک کھٹکا ہوتا ہے اس کی عقل شدت استغراق کی وجہ سے گم ہوتی ہے ان کے دل آسمانوں کی ملکوت میں معلق ہوتے ہیں جبکہ ان کے بدن خلائق کے سامنے ہوتے ہیں ان کے ہموم دائمی فکرمندی سے پر ہوتے ہیں، لہٰذا نیکوکار، اخیار و ابرار کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے، وہ غفلت کے پردوں کو چاک کر کے نکل چکے ہوتے ہیں وہ فترت کے وثائق سے راحت حاصل کرتے ہیں، یقین معرفت سے انس حاصل کرتے ہیں، جہاد کی روح سے منسلک ہو کر سکون حاصل کرتے ہیں مراقبہ تو ان کی ارواح کی اصل غذا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس درجے تک پہنچادے۔

۱۴۱۸۸- عبداللہ بن محمد، ابوبکر دینوری، محمد بن اسحٰق شمشاطی، سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں انطاکیہ کے پہاڑوں میں چلا جارہا تھا یکایک مجھے ایک لونڈی دکھائی دی یوں لگتا تھا جیسا کہ وہ مجنون ہے اس نے صوف کا جبہ پہن رکھا تھا، میں نے اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا اور پھر بولی: کیا آپ ذوالنون مصری نہیں ہیں؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت میں رکھے بھلا تم نے مجھے کیسے پہچان لیا؟ بولی: حبیب باری تعالیٰ نے میرے اور آپکے دل کے درمیان سے تمامتر پردے چاک کر دیئے تب میں نے آپ کو پہچان لیا، پھر بولی میں آپ سے ایک مسئلہ دریافت کرنا چاہتی ہوں، میں نے کہا: دریافت کرلو، کہنے لگی: سخاوت کسے کہتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: بذل (مال کو خرچ کرنا) وعطاء کا نام سخاوت ہے، بولی یہ تو دنیا میں سخاوت ہے دین میں سخاوت کیا ہے؟ میں نے کہا: رب تعالیٰ کی طاعت کی طرف جلد بازی کرنا، کہنے لگی: جب تم اپنے مالک کی طاعت کی طرف پیش رفت کروگے کیا تم اسکی طرف سے خیر و بھلائی کو پسند کروگے؟ میں نے کہا: جی ہاں ایک کے لئے دس ہیں۔ (یعنی ایک بھلائی دس گنا ملے گی) کہنے لگی: لوگوں میں اعلان کردو کہ یہ چیز دین میں قبیح ہے، لیکن مولیٰ کی طاعت کی طرف جلد بازی کرنا یہ ہے کہ جب اللہ تیرے دل میں بس جائے اس وقت تم اس سے کسی چیز کے بدلے میں کسی چیز کو نہ چاہو، اے ذوالنون! افسوس ہے بلاشبہ میں بیس سال سے چاہتی ہوں کہ اپنی کوئی خواہش پوری کرلوں لیکن مجھے اس سے حیاء آجاتی ہے کہ کہیں میں اس مزدور جیسی نہ ہو جاؤں جو مزدوری لے کر کام کرتا ہے لیکن میں رب تعالیٰ کی تعظیم و اسکے جلال کی وجہ سے عمل کرتی ہوں پھر وہ لونڈی مجھے وہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گئی۔

۱۴۱۸۹- اپنے والد سے، احمد بن محمد بن مصقلہ و احمد بن محمد بن ابان، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اپنے ایک سفر پر تھا کہ اچانک مجھے ایک عورت ملی اور کہنے لگی: تم کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے کہا: میں غریب الوطن (مسافر)

آدمی ہوں، بولی! بڑا افسوس ہے کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی مسافرت وغربت کے احزان غم وغموم پائے جاسکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ تو غریب الوطنوں کو مانوس کرتا ہے اور کمزوروں کو سہارا دیتا ہے، میں اسکی بات سن کر رو دیا: کہنے لگی تم روتے کیوں ہو؟ میں نے کہا: بیماری پر بیماری آ گئی اور ناسور بن گیا ہے اب میرے لئے جتنا جلدی ہو سکے اس سے چھٹکارا حاصل کرنا ہے، بولی: اگر تم سچے ہو پھر روتے کیوں ہو؟ میں نے کہا: کیا صادق نہیں روتا؟ کہنے لگی نہیں میں نے اس سے وجہ پوچھی؟ کہنے لگی: چونکہ رونے سے دل کو راحت مل جاتی ہے اور دل کو ٹھکانا مل جاتا ہے اور جس غم وحزن کو دل چھپالے وہ سسکیوں اور ہچکیوں سے بدرجہا بہتر ہے، پس جب تم آنسو بہالو گے تمہارے دل کو سکون مل جائے گا۔ یہی چیز اطباء کی کمزوری ہے کہ وہ بیماری کو رفع کرنے میں سست ہوتے ہیں'' میں اسکی باتیں سن کر حیران ہو گیا۔ مجھے کہنے لگی: تمہیں کیا ہوا؟ میں نے کہا: مجھے یہ باتیں سن کر تعجب ہوا ہے، کہنے لگے: جس ناسور کے متعلق تم نے سوال کیا تھا اسے بھول گئے ہو؟ میں نے کہا: میں مزید مواعظ ونصائح کی طلب سے بے نیاز نہیں ہوں، کہنے لگی: رب تعالیٰ کی محبت میں سچے رہو اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اسکے مشتاق رہو بلاشبہ ایک دن وہ اپنی عزت وشرافت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا اور اس کے سامنے اسکے اولیاء اور احباء بیٹھے ہوں گے پھر اپنی محبت کے جام انہیں پلائے گا اس کے بعد ان کو کبھی پیاس نہیں لگے گی، ذوالنون رحمہ اللہ کہتے ہیں: پھر وہ عورت زور زور سے رونے لگی: اور کہے جارہی تھی: اے میرے آقا: تو مجھے اس دار فانی میں کب تک باقی رکھے گا میں اس دنیا میں کسی کو نہیں پاتی ہوں جو رونے میں میری مدد کرے اسی میں میری عمر گزر گئی، پھر وہ عورت مجھے وہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گئی۔

۱۴۱۹۰- محمد بن مصفلہ، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: کتنے فرمان بردار ہیں جوانس سے خواستگار ہیں، اور کتنے نافرمان ہیں جو وحشت زدہ ہیں، کتنے ہی محبت والے رسوا ہو چکے ہیں، ہر امید رکھنے والا طالب ہے، ذوالنون رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا: جان لو! عقلمند اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہے اور دوسروں کے گناہوں کو بھی محسوس کرتا ہے جو مال و دولت پہلے پاس ہو اس پر سخاوت کرتا ہے اور لوگوں کے اموال سے کنارہ کش ہوتا ہے، دوسروں کو اذیت نہیں پہنچاتا بلکہ دوسروں کی اذیتیں برداشت کر لیتا ہے، کریم سوال سے پہلے ہی عطا کر دیتا ہے۔ بھلا سوال کے بعد کیسے بخل کریگا، وہ اعتذار سے پہلے ہی معذور سمجھ لیا جاتا ہے بھلا اعتذار کے بعد کیسے دل میں کینہ رکھا جاسکتا ہے؟ وہ انکار سے قبل ہی سوال سے بچ جاتا ہے بھلا انکار کے بعد کیسے زیادہ مال کا طلبگار رہوگا، فرمایا: تین چیزیں محبت کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) دکھ وتکلیف میں بھی اللہ سے راضی رہنا، (۲) ناواقف کے بارے میں بھی حسن ظن رکھنا، (۳) اور اختیار فی الحذر میں تحسین کا ہونا، تین چیزیں درستی وصواب کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) جمیع احوال میں حق تعالیٰ سے مانوس رہنا، (۲) جمیع اعمال میں اللہ تعالیٰ کی طرف سکون پکڑنا، (۳) اور موت کی محبت کا غلبہ، تین چیزیں یقین کے اعمال میں سے ہیں۔ (۱) ہر چیز میں اللہ کی طرف نظر کرنا، (۲) ہر معاملے میں اللہ کی طرف رجوع کرنا، (۳) اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنا، تین چیزیں اللہ پر اعتماد کرنے کے اعمال میں سے ہیں۔ (۱) موجودہ احوال پر سخاوت، (۲) جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اسکی چاہت دل سے نکال دینا، (۳) اور فضل موجود کی طرف استقامت تین چیزیں شکر کے اعمال میں سے ہیں۔ (۱) نعمت میں بھائیوں (مریدوں) کی مقاربت، (۲) عطیہ سے پہلے حوائج کا پورا ہو جانا غنیمت سمجھنا، (۳) احسان باری تعالیٰ کو ملاحظہ رکھنے کے لئے مستقلاً شکر کرنا، تین چیزیں رضاء کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) قضاء سے پہلے اپنی چاہت ختم کر دینا، (۲) قضاء وقدر کے بعد بے چینی کو ختم کر دینا، (۳) آزمائشوں میں بھی محبت کا جوش وجذبہ، تین چیزیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مانوس کرنے والے اعمال کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) خلوت سے لطف اٹھانا، (۲) جلوت وصحبت سے وحشت محسوس کرنا، (۳) اور تنہائی کو نعمت سمجھنا، تین چیزیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن میں سے ہیں۔ (۱) قوت قلب، (۲) پھسل جانے کی صورت میں امید میں کشادگی وفراخی، (۳) حسن انابت کے ساتھ ناامیدی کی نفی اور تین چیزیں شوق کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) راحت وآرام کے ساتھ موت کی محبت، (۲) دھمکی کے ساتھ بغض حیات، (۳) اور کراہت

کے ساتھ دائمی حزن۔

۱۴۱۹۱- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم اصفہانی، احمد بن محمد بن حمدان نیشاپوری، عبدالقدوس بن عبدالرحمٰن شاشی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے دعا کی اور فرمایا: اے میرے معبود! میں کسی حیوان کی آواز کی طرف کان نہیں لگاتا ہوں اور کسی درخت کی آواز نہیں سنتا ہوں، پانی کا شور نہیں سنتا ہوں، کسی پرندے کے چہچہانے کی آوازیں نہیں سنتا، کسی سائے تلے مزے لے کر نہیں بیٹھتا ہوں ہوا کی آواز میں نہیں سنتا، گرج چمک کی آواز میرے کانوں میں نہیں پڑتی مگر ہر چیز کو میں نے تیری وحدانیت کا گواہ پایا ہر چیز دلالت کرتی ہے کہ تجھ جیسی کوئی چیز نہیں تو غالب ہے مغلوب نہیں، عالم ہے جاہل نہیں، حلیم و بردبار ہے جلد باز نہیں عادل ہے ظالم نہیں تو صادق ہے کاذب نہیں، اے میرے معبود! میں تیری صفات کا اعتراف کرتا ہوں یا اللہ! جو چیز تیری کاریگری پر دلالت کرے اور تیرے افعال پر گواہی دے میں اسکا بھی اعتراف کرتا ہوں یا اللہ! مجھے اپنی رضا کی طلب عطا فرما: بیٹے پر باپ کے خوش ہونے کی مسرت عطا فرما جو میری محبت کو تیرے لئے ذکر کرتا ہے...... میں تجھ سے اطمینان کا وقار طلب کرتا ہوں، عزیمت تجھی سے طلب کی جاتی ہے چونکہ جو آدمی تیرا نام لے کر آہ وزاری سے بھرے نہیں اور اپنی پیاس کو مٹائے نہیں وہ تیری رضاء کے لئے غم وحزن کو بھول جاتا ہے، اور جو آدمی اس کے برعکس ہوا سے تیری نعمتیں غافل نہیں کرسکتیں، اور جو آدمی تیرے غیر سے کٹ کر تیرا نہ ہو جائے اسکی زندگی موت ہے، اسکی موت حسرت ہے، اسکا سرور غصہ ہے اسکا انس وحشت ہے، الٰہی! مجھے اپنے نفس کے عیوب پر آگاہی عطا فرمایا: ان عیوب کو میرے نزدیک لاشئ کرے تاکہ میں تیرے حضور خشوع وخضوع کرسکوں اور ان عیوب سے اپنے آپ کو پاک رکھ سکوں، میں تیرے سامنے گڑگڑاتا ہوں عاجزی وانکساری کرتا ہوں تاکہ تو مجھے ان عیوب سے پاک کردے، ان لوگوں میں سے کردے جنکے بدن حاضر اور دل غائب (یعنی دل تیری یاد میں مصروف) ان کے دل تیری ملکوت میں گھوم رہے ہوتے ہیں اور تیری عجیب وغریب کاریگری کے بارے میں سوچ رہے ہوتے ہیں، تیری معرفت کے فوائد کو حاصل کر کے واپس لوٹتے ہیں، انہوں نے تیری محبت کی خلعت پہن رکھی ہوتی ہے، اور تو نے ان پر سے تزید کا لباس دور کردیا ہوتا ہے، میرے اور تیری مراد کے درمیان جو بھی پردہ حائل ہوا سے چاک کردے، جو بھی رکاوٹ ہوا سے دور کردے، جو بھی ٹیلہ ہوا سے ہموار کردے، اور جو بھی دروازہ ہوا سے کھول دے حتی کہ تو میرے دل کو اپنی معرفت کی حیاء پاشیوں کے درمیان لاکھڑا کردے، مجھے اپنی محبت کا جام چکھادے، اپنی رضا سے میرے دل کو ٹھنڈا کردے اور میرے جمیع احوال کو درست کردے حتی کہ میری پسند تیری پسند کے علاوہ نہ ہو، مجھے وہ مقام عطا فرما جو تیری ولایت کے اہل کو حاصل ہے جو کہ وسیع وکشادہ ہو، اے میرے معبود! جو مجھے رزق عطا نہیں کرسکتا اس سے میں کیسے رزق طلب کرسکتا ہوں الا یہ کہ تیرے فضل وکرم سے، جو مجھے ضرر پہنچانے پر قدرت نہیں رکھتا میں مانوس ہو کر تجھے کیسے ناراض کرسکتا ہوں الا یہ کہ تیرے فضل وکرم سے، جو مجھے ضرر پہنچانے پہ قدرت نہیں رکھتا بس اسے راضی کر کے تجھے کیسے ناراض کرسکتا ہوں الا یہ کہ تو کسی کو مجھ پر قدرت بخش دے، اے وہ ذات! (جس سے میں مانوس ہو کر مانگتا ہوں اور اس کی مخلوق سے وحشت محسوس کرتا ہوں، اے وہ ذات اختیوں میں میں جسکی پناہ پکڑتا ہوں اور امیدوں کو اسی سے وابستہ کرتا ہوں میرے اجنبی پن پر رحم فرما مجھے ایسی معرفت عطا فرما جو میرے یقین کو ترقی نصیب فرمائے اور مجھے نفس امارہ بالسوء کے لمحہ بھر کے لئے بھی سپرد نہ کرنا۔

۱۴۱۹۲- اپنے والد سے احمد بن محمد بن مصقلہ، سعید بن عثمان خلیط سے مروی ہے کہ ابوالفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ خلائق میں اللہ تعالیٰ کے کچھ چیدہ چیدہ بندے ہیں، کسی نے ذوالنون رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابوالفیض انکی علامت کیا ہے؟ فرمایا: جب بندہ راحت وآرام کو ترک کردے اور طاعت میں بھرپور کوشش کرتا ہو اور اپنے مرتبے کو پسند کرتا ہو، کسی نے پھر پوچھا: اے ابوالفیض اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے پر توجہ کرنے کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: جب تم بندے کو صابر شاکر اور ذاکر دیکھو بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے پر

متوجہ ہونے کی علامتیں ہیں۔ کسی نے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے بندے سے اعراض کرنے کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: جب تم کسی بندے کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل اور اعراض کئے ہوئے دیکھو تو یہ اللہ تعالیٰ کے اعراض کی علامت ہے۔ پھر فرمایا: تیری ہلاکت! اللہ تعالیٰ سے اعراض کرنے والے کو اتنی بات بھی کافی ہے کہ وہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس پر متوجہ ہیں اور وہ خود بندہ تم اللہ کے ذکر سے اعراض کیا ہوا ہو۔ کہا گیا اے ابوفیض اللہ تعالیٰ کے ساتھ مانوس ہونے کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ کو دیکھو کہ اپنی مخلوق کو تم سے مانوس وقریب کر رہا ہے بلاشبہ وہ تمہیں اپنے آپ وحشت دلا رہا ہے اور جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی مخلوق سے وحشت زدہ کر رہا ہے بلاشبہ تمہیں اپنے نفس سے مانوس کر رہا ہے۔ ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا۔ دنیا اور مخلوق اللہ کی غلام ہے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو اپنی اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے اور ان کو باہم رزق پہنچانے کا بیڑا اٹھایا ہے اللہ نے خلائق کو منع بھی کیا اور ڈرایا دھمکایا بھی ہے۔ لیکن مخلوق نے اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی حدود کو تجاوز کرنا شروع کر دیا اور رزق کی طلب میں لگ گئی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسکی ضمانت اٹھا رکھی ہے، پھر فرمایا: تعجب ہے تمہارے دلوں پر وہ پھٹے کیوں نہیں، تمہارے اجسام پر تعجب ہے وہ عاجزی کیوں نہیں کرتے جب تم میری بات سن بھی رہے ہو اور سمجھ بھی رہے ہو۔

۱۴۱۹۳-عبداللہ بن محمد، ابوبکر دینوری، محمد بن احمد شمشاطی، سے مروی ہے کہ ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں مصر کے دریائے نیل کے کنارے چل رہا تھا اچانک مجھے ایک لونڈی دکھائی دی وہ دعا کر رہی تھی اور دعا میں کہے جا رہی تھی: اے وہ ذات جو کہ بولنے والوں کی زبان کے پاس موجود ہے، اے وہ ذات جو ذکر کرنے والوں کے دلوں کے پاس موجود ہے، اے وہ ذات جو کہ حمد کرنے والوں کی فکر کے پاس موجود ہے، اے وہ ذات جو کہ جبارین اور متکبرین کے نفوس کے پاس موجود ہے، میں جانتا ہوں جو کچھ مجھ سے ہے اے مؤمنین کی امید! پھر اس نے زوردار چیخ ماری اور بیہوش ہو کر گر گئی۔

ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ رات کے وقت مصر کے کھیتوں میں داخل ہو گیا اور فصلوں کے بیچوں بیچ کھڑا ہو گیا، اچانک میری نظر ایک سیاہ فام عورت پر پڑی وہ خوشے کی طرف بڑھ رہی تھی پھر اس نے خوشے کو ہاتھ پر رگڑا پھر اسے وہیں چھوڑ کر رونے لگی اور ساتھ کہہ رہی تھی: اے وہ ذات جس نے خشک بیج زمین میں بویا جو کہ قابل قدر شی نہیں تھا اور پھر تو نے ہی اسکو بھوسہ بنایا، تاہم تو نے اسے زمین سے ٹہنی کی شکل میں اگایا، پھر تو نے اس پر ترتیب وار دانے لگائے پھر تو نے اس کو مختلف مرحلوں سے گزارا بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے کہنے لگی: مجھے حق تعالیٰ کی مشیت پر تعجب ہے پھر اسکی اطاعت کیوں نہ کی جائے، میں اس عجیب وغریب کاریگری پر تعجب کرتی ہوں پھر اسکا شکوہ کیوں کیا جائے،، میں اس عورت کے قریب گیا اور کہا: مؤمنین کی اہل (امید) سے کسی کو شکایت ہے؟ مجھے کہنے لگی: تم اے ذوالنون جب تمہیں کوئی رنج پیش آجائے تو اسکو اپنے جیسی مخلوق کے سامنے ظاہر مت کرو اور اس ذات سے دوائی طلب کرو جس نے تمہیں بیماری میں مبتلا کیا ہے، والسلام علیک:

مجھے باطل پرستوں کے مناظرہ میں کوئی حاجت نہیں ہے پھر اس نے شعر پڑھا:

وكيف تنام العين وهى قريرة. ولم تدر فى اى المحلين تنزل.

آنکھ کیسے سو سکتی ہے ذرا تھما ایک اسے ٹھنڈک باہم پہنچ رہی ہو اور تجھے پتہ نہ ہو کہ کونسے ٹھکانے میں جا ٹھہرے گی۔

۱۴۱۱۳-محمد بن احمد بن صباح، ابوبکر محمد بن خلف مؤدب کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو سمندر کے ساحل پر موسیٰ علیہ السلام کی چٹان کے پاس دیکھا، جب رات کی تاریکی چھا گئی آگے بڑھے آسمان اور پانی کی طرف دیکھ کر کہنے لگے: پاک ہے وہ ذات جس نے تم دونوں (آسمان وسمندر) کی شان کو عظمت بخشی نہیں بلکہ تمہارے خالق کی شان تو تم دونوں اور تمہاری شان سے بھی عظیم تر ہے پھر رات سے لیکر صبح کی پو پھوٹنے تک مسلسل یہ اشعار پڑھتے رہے۔

اطلبو ا لانفسم مثل ما وجدت انا. قدوجدت لی مکنا لیس ہولی ہواہ عنا. ان بعدت قربنی اوقربت منہ دنا

جو کچھ میں نے اپنے لئے پالیا ہے وہ تم بھی اپنے لئے طلب کرو میں نے تو اپنے لئے ایسا مرتبہ پالیا ہے کہ اس کی چاہت مگر کوئی عیب نہیں اگر میں دور ہوا تو مجھے قریب کیا اور اگر میں قریب ہوا تو مجھے قریب تر کیا۔

۱۴۱۹۴-عثمان بن محمد عثمانی کہتے ہیں کہ مجھے عباد بن احمد نے ذوالنون رحمہ اللہ کے درج ذیل اشعار سنائے۔

اذاارتحل الکرام الیک یوما. لیلتمسوک حالا بعد حال

فان رحالنا حطت لترضی. بحلمک عن حلول وارتحال

انخنا فی فنائک یاالھی. الیک معرضین بلا اعتدلال

فمسنا کیف شئت ولاتکلنا. الیٰ تدبیرنا یاذالمعالی.

جب اہل شرف کوچ کرتے ہیں تا کہ ایک حال کے بعد دوسری حال کے لئے تجھے تلاش کریں، ہمارے کجاوے پست ہیں تا کہ کسی دن تو اپنی بردباری کے ذریعے کہیں اترنے اور کوچ کرنے سے راضی رہے۔ اے میرے معبود، ہم تیرے صحن میں اترے ہیں ہم بدون رنج وفکر کے تیری طرف مائل ہوتے ہیں تو ہمارے ساتھ جیسے چاہے معاملہ کرے ہمیں اپنی تدبیر و نظام کار کے سپرد نہ کرنا اے بلند شان والے۔

۱۴۱۹۵-ابوبکر محمد بن محمد بن عبید اللہ، ابوعباس بن عیسیٰ وشاء، ابوعثمان بن حکم (جو کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں) سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ذوالنون مصری سے سوال کیا گیا کہ: گناہ کا سبب کیا ہے؟ فرمایا: تیری ہلاکت جو کہتے ہوا سے سمجھو، بلاشبہ تو صدیقین کے مسائل میں سے ہے گناہ کا سبب مہلت ہے اور مہلت سے خطرہ وجود پاتا ہے اور اگر تم نے رجوع الی اللہ کے ذریعے خطرے کا تدارک کردیا تو تم نکل گئے اور اگر تم نے اسکا تدارک نہ کیا اور خطرہ وساوس کے ساتھ گڈمڈ ہوگیا تو ان دونوں کے امتزاج سے شہوت جنم لیتی ہے یہ سب کچھ باطن میں ہوتا رہتا ہے جوارح پر یہ ظاہر نہیں ہوتا اگر تم نے شہوت کا تدارک کرلیا ورنہ اس سے طلب وتلاش جنم لے گی اور اگر تم نے طلب کا تدارک کرلیا ورنہ اس سے عمل جنم لے گی۔

۱۴۱۹۶-ابوالحسن محمد بن محمد، احمد بن عیسیٰ وشاء، ابوعثمان سعید بن حکم سے مروی ہے کہ ابوفیض ذوالنون بن ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں گہری تاریک رات میں بیت المقدس کے پہاڑوں میں چل رہا تھا اچانک میں نے ایک غمگین آواز سنی اور آواز بلند رونے کی آواز بھی سنی، کوئی کہہ رہا تھا: ہائے افسوس اے ہمارے مانوس ہونے کے بعد کی وحشت، اے غریب الوطنی، اے مالداری کے بعد وارد ہونے والی تنگدستی، اے عزت کے بعد کی رسوائی۔ یوں پیہم آوازیں بلند ہوتی رہیں حتیٰ کہ میں اس کے قریب پہنچ گیا، میں بھی اس کے رونے کی وجہ سے مسلسل رونے لگا حتیٰ کہ جب ہم نے صبح کی میں نے اسکی طرف دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ جلے ہوئے مشکیزے کی طرح ایک کمزور سا آدمی ہے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے کیا تم ہی یہ کلام کررہے تھے؟ کہا: مجھے چھوڑ دو کبھی میرا دل تھا مگر میں نے اسے گم پایا پھر یہ شعر پڑھا:

قد کان لی قلب اعیش بہ. بین الھویٰ فرماہ الحب فاحرقا.

کبھی میرا دل تھا جس کے ذریعے میں خواہشات کے درمیان زندہ رہتا تھا لیکن محبت نے اسے ایسا پھینکا کہ جل کر خاک ہوگیا میں نے یہ اشعار پڑھے۔

لم تشتکی الم البلا. وانت تنتحل المحبۃ

ان المحب ھو الصبور. علی البلاء لمن احب

حب الالہ ھو السرو . ومع الشفاء . لکل کربہ

یعنی تم آزمائش کے دکھ رنج کی کیوں شکایت کرتے ہو درآنحالیکہ تم محبت کا دم بھرتے ہو، بلاشبہ محبت تو محبوب کی آزمائشوں پر صبر کرنے کا نام ہے، معبود کی محبت سرور ہے اور معبود کی محبت ہر طرح کی بے چینی و تکلیف کے لئے شفا ہے۔

۱۴۱۹۷- ابوالحسن احمد محمد بن مقسم، ابومحمد حسن بن علی بن خلف، اسرافیل سے مروی ہے کہ ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم نے سکوت اختیار کیا تو تمہیں جو چاہتے ہو اسکا علم حاصل ہو جائے گا اور اگر تم نطق کرو تو تم اپنے نطق سے وہ چیز نہیں پا سکتے جسے تم چاہتے نہیں ہو، اللہ تعالیٰ کو جو تمہاری مراد کا علم ہے مناسب ہے کہ وہ تمہیں اس کے سوال سے بے نیاز کر دے یا تمہیں اس کے مطالبے سے نجات دیدے۔

۱۴۱۹۸- احمد بن محمد، ابومحمد، اسرافیل سے مروی ہے کہ ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے شام کے سمندر کے ساحل پر ایک عبادتگزار کو کہتے ہوئے سنا کہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جو اسے یقین معرفت کے ساتھ پہنچاتے ہیں قصداً ہمہ وقت اس کے دربار میں حاضر باش رہتے ہیں، اس راستے میں مصائب کو برداشت کرتے ہیں چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس موجود نعمتوں میں رغبت رکھتے ہیں، دنیا کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں، دنیا میں طویل غم کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں، دنیا کی طرف رغبت بھری نظروں سے نہیں دیکھتے۔ دنیا سے صرف اتنا توشہ حاصل کرتے ہیں جتنا کہ ایک مسافر، نجات کے امید رکھتے ہیں اور اسکی جہد میں لگے رہتے ہیں۔ اللہ کے ذکر میں ان کی زبانیں مشغول رہتی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ راضی رہے، ان کا نصب العین آخرت ہے ان کے کان آخرت کی طرف لگے رہتے ہیں، اگر تم انھیں دیکھ لو تو ان کے ہونٹوں کو سکڑے ہوئے دیکھو گے، ان کے پیٹ کمر کے ساتھ لگ رہے ہوں گے، ان کے دل غمگین ہوں گے، وہ کمزور اور دبلے جسموں کے مالک ہوں گے، ان کی آنکھیں مسلسل آنسو بہار ہی ہوں گی، وہ ٹال مٹول سے کام نہیں لیتے، وہ دنیا میں معمولی گزارے پر صبر کر لیتے ہیں اور بوسیدہ چادر ان کے لباس کی کمی پوری کر دیتی ہے، وہ جن علاقوں میں سکونت پذیر ہوتے ہیں وہ علاقے ان کے لئے بیاباں ہوتے ہیں، وہ وطنوں سے کوسوں دور بھاگتے ہیں: اور تنہائی انھیں ہر دل عزیز ہوتی ہے، اگر تم انھیں دیکھ لو سمجھو گے کہ انھیں بیداری کی چھریوں کے ساتھ رات نے انھیں ذبح کر دیا ہے اور ان کے اعضاء کو تھکاوٹ کے خنجروں نے کاٹ کر الگ کر دیا ہے، راتوں کو طویل سفر کر کے ان کے پیٹ کمروں سے لگے ہوئے ہیں، نیند کے گم ہو جانے کی وجہ سے وہ پراگندہ حال ہیں تم انھیں کوچ کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار پاؤ گے۔

۱۴۱۹۹- ابومحمد، اسرافیل کہتے ہیں میں قید و بند کے دوران حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا اتنے میں ایک سپاہی ان کا کھانا لے کر آیا: ذوالنون رحمہ اللہ ہاتھ جھاڑ کر کھڑے ہو گئے، ان سے کہا گیا: یہ کھانا تو آپکا بھتیجا لے کر آیا ہے (جیل کی طرف سے نہیں پھر آپ کھاتے کیوں نہیں) فرمایا: بلاشبہ یہ کھانا ظالم کے واسطے مجھ تک پہنچا ہے (چونکہ انہوں نے مجھے ظلماً حبس بے جا میں رکھا ہے ظلم کھانے میں سرایت کر گیا ہے اگر میں کھالوں گا تو مجھ میں بھی سرایت کر جائے گا)

اسرافیل کہتے ہیں ایک آدمی نے ذوالنون رحمہ اللہ سے سوال کیا: کونسی چیز نیکوکار بندوں کو تھکا دیتی ہے اور ان کے جسموں کو کمزور اور ناکارہ کر دیتی ہے؟ فرمایا: ذکر مقام: قلت زاد اور خوف حساب، اس کے بعد فرمایا: مزدوروں کے بدن کیوں نہیں ختم ہو جاتے اور ان کی عقلیں کیوں بگڑ جاتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی ان کے سامنے ہے، ان کی کتابوں کا پڑھنا ان کے سامنے ہے اور فرشتے رب تعالیٰ کے سامنے کھڑے منتظر ہیں کہ نیکوکاروں اور بدکاروں میں کیا حکم صادر فرماتا ہے۔

ذوالنون رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے تمہارے اوپر اجابت دعا کا خوف نہیں بلکہ مجھے تمہارے اوپر منع دعا کا خوف ہے۔

۱۴۲۰۰- احمد بن محمد بن مقسم، احمد بن محمد بن سہل صیرفی، ابوعثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: صاف

ستھری طبیعت کی عظمت کو بوجھی کافی ہوتی ہے اور حکمت کا اشارہ بھی کافی ہوتا ہے۔

۱۴۲۰۱-احمد بن محمد، حسن بن علی بن خلف، اسرائیل سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون بن ابراہیم رحمہ اللہ نے ہمیں یہ اشعار سنائے، ان کا ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔

تمہیں مختلف قسم کے مرضوں مطالب کے خوف، محزون کے سہم جانے اور غمگین کے حزن کی وجہ سے دکھ درنج میں مبتلا کیا گیا، مشتاق کی محبت کی سوزش دکھ درد کی چیخ وپکار اور بے علاج مریض نے تمہیں تکلیف پہنچائی، چکر لگانے والے کی سمجھ اور غوطہ زن کی سستی نے بھی تمہیں درد دیا تاکہ پاکیزہ شئے سے اپنا حصہ لے لے، تمہیں اس دل سے درد پہنچا جسے شوق کے طوارق نے حیران کر دیا ہے، میرے وجد غم کو چھپا دیا اور حیست کو مخفی کیا حتی کہ سب کچھ سبب کے قرار میں پوشیدہ ہو کر رہ گیا، اس کی فہم اوروں کی فہم سے جدا ہے اس کے حاضر باش ہونے کی وجہ سے سوا اس آدمی کی فہم حقیقت میں فہم ہے جس پر کوئی نگران مقرر ہو، جب اسے شوق براہیختہ کر دیتا ہے تو کہتا ہے کہ تجھی سے زندگی وابستہ ہے اے محبت کے پاکیزہ انس، میری عمر کی قسم! وہ سچا اور مہذب بندہ ہے جو صاف ہو اور اپنی صفائی چاہتا ہو رب تعالیٰ اس کے قریب تر ہوتا ہے۔

۱۴۲۰۲-احمد، ابومحمد، اسرائیل سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے کسی عالم کو خط لکھا اور پوچھا: رب تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کس چیز نے علم عطا کیا اور آپ کے نفس کے بارے میں آپ کو کس چیز نے فائدہ پہنچایا: ذوالنون رحمہ اللہ نے جواباً خط لکھا: علم نے حجت کا اثبات کر دیا اور شکوک وشبہات کے ستونوں کو توڑ دیا۔ میری عمر کے عمدہ دن علم کی طلب ہی میں صرف ہوئے، سوان دنوں میں جو چیز ہاتھ سے نکل گئی پھر میں اسکا ادراک نہیں کر سکا ہوں، اس آدمی نے ان کو پھر خط لکھا اور کہا: علم اپنے صاحب کے لئے نور ہے اور اس کے حظ وافر پر دلیل ہے اور سعادتمندوں کے درجات تک رسائی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے اس آدمی کو جواباً لکھا: عالم کو طلب علم میں جدت شباب کی آزمائش میں ڈالدیا گیا ہے، جس وقت میں علم حاصل کرتا تھا مجھ میں عمل کی وجہ سے بہت ضعف تھا اور اگر میں قلیل پر اکتفا کر لیتا تو اس میں سیدھے راستے کی طرف ہدایت ہوتی۔

۱۴۲۰۳-احمد، ابواحمد، اسرائیل سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ذوالنون مصری سے کوئی سوال پوچھا: ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: تیرے لئے میرے دل کو تالے لگا دیئے گئے ہیں اگر وہ کھول دیئے گئے میں تمہیں جواب دوں گا بصورت دیگر اگر تالے نہ کھلے تو پھر مجھے معذور سمجھو اور اپنے نفس ہی کو تہمت دو۔

۱۴۲۰۴-عثمان بن محمد ابن عثمان، محمد بن احمد واعظ، عباس بن یوسف شکلی، سعید بن عثمان کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ کے ساتھ بنی اسرائیل کے میدان تیہ میں تھا، اسی دوران ہمیں ایک انسان کی شبیہ دکھائی دی میں نے کہا: اے استاذ! کوئی شخص ہے، ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: دیکھو، اس جگہ میں صدیق کے علاوہ کوئی پاؤں نہیں رکھتا، جب میں نے غور سے دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ایک عورت ہے، میں نے ذوالنون رحمہ اللہ سے عرض کیا، وہ تو ایک عورت ہے فرمایا: رب کعبہ کی قسم وہ کوئی صدیقہ ہی ہو سکتی ہے، ذوالنون رحمہ اللہ جلدی سے آگے بڑھے اور اسے سلام کیا، وہ عورت بولی: مردوں کو عورتوں کے ساتھ مخاطب ہونے کی کیا مجال؟ ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تیرا بھائی ذوالنون ہوں اور میں اہل تہمت میں سے نہیں ہوں، عورت بولی: مرحبا السلام علیکم، ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: تم یہاں کیسے آئی؟ بولی: کتاب اللہ کی ایک آیت مجھے یہاں لے آئی جو کہ یہ ہے۔

"الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا" (النساء: ۹۷)

کیا اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ نہیں ہے کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔

چنانچہ میں جس جگہ میں بھی داخل ہوئی وہاں میں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہوئی دیکھی تو میرے دل نے وہاں ٹھہرنا گوارہ

نہیں کیا، حالانکہ میرا دل حق تعالیٰ کی محبت میں دیوانہ ہوگیا ہے اور اسکے دیدار کے لئے ہمہ تن بے چین ہے، ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے عورت سے کہا: مجھے کچھ وعظ ونصیحت کرو، کہنے لگی: یا سبحان اللہ! آپ عارف ہیں اور معرفت کی زبان سے کلام کر رہے ہیں پھر آپ مجھ سے سوال بھی کرتے ہیں؟ فرمایا: سائل جواب کا زیادہ حق دار ہے۔ عورت بولی: جی ہاں میرے نزدیک محبت (باری تعالیٰ) کا ایک اول ہے اور ایک آخر ہے، محبت کا اول دل کا محبوب کے ذکر سے جوش میں آتا ہے، اسی سے دائمی حزن اور لازم ہونے والا شوق پیدا ہوتا ہے، جب وہ اس کے اعلیٰ درجے تک پہنچ جاتا ہے، تو اسے تنہائیوں کا وجدان کثیر اعمال طاعت سے پھیر دیتا ہے، پھر وہ عورت سسکیاں لے لے کر رونے لگی اور یہ اشعار پڑھنے لگی۔

احبک حبین حب الهوی. وحبا لانک اهل لذاکا.
فاما الذی هو حب الهوی. فذکر شغلت به عن سواکا
واما الذی انت اهل له. فکشفک للحجب حتی اراکا
فما الحمد فی ذاولا ذاك لی. ولكن لك الحمد فی ذاوذاکا

یا اللہ! ایک دیوانہ تجھ سے بے پناہ محبت کر رہا ہے بلاشبہ تو اسکا اہل بھی ہے، جو آدمی محبت کرتا ہے خواہش نفس کی خاطر سو وہ ایک فضول ترین حرکت ہے جو تجھ سے غافل کر دیتی ہے، رہی وہ محبت جسکا تو اہل ہے پس اس کے تحت تو تمام ترحجابات کو چاک کر دے تاکہ میں تیرے دیدار سے بہرہ مند ہوسکوں، یہ چیز میرے لئے قابل ستائش نہیں ہاں تیرے لئے قابل ستائش ہے۔ پھر اس عورت نے زوردار چیخ ماری اور خالق حقیقی سے جاملی۔

۱۴۲۰۵- ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد بن احمد، عباس بن یوسف، سعید بن عثمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: شاہرت کے ایک آدمی کے بارے میں مجھے بتایا گیا (کہ وہ بڑا اللہ والا ہے) میں اس کے ارادے سے چل پڑا وہاں پہنچ کر میں نے چالیس روز تک اس کے دروازے پر قیام کیا، اس کے بعد میں نے اسے دیکھا جب اس نے مجھے دیکھا تو مجھ سے دور بھاگ گیا، میں نے اسے کہا: میں تجھے تیرے معبود کا واسطہ دیتا ہوں کہ لمحہ بھر کے لئے میرے پاس رک جا،، میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تو نے اللہ تعالیٰ کی معرفت کیسے حاصل کی، تاکہ مجھے بھی اسکا پتہ چل جائے؟ بولا: جی ہاں، میں نے اپنا ایک حبیب دیکھا د جب میں اس کے قریب ہوا اس نے مجھے اپنے قریب تر کر دیا۔ جب میری آواز دور ہوئی اس نے مجھے پکار لیا: جب ناغہ ہوا اس نے مجھے رغبت دلائی، جب میں نے اس کی طاعت پر عمل کیا مجھے ترقی دی اور عطا کیا، جب مجھ سے معصیت سرزد ہوئی تو مجھے مہلت دی اور عارضی طور پر مجھے اپنے سے تھوڑا دور کر دیا، کیا اس جیسا تو نے کوئی حبیب دیکھا ہے، واپس لوٹ جا اور مجھے مشغول نہ کر، پھر وہ خود یہ اشعار پڑھتے ہوئے چل پڑا۔

حسب المحبین فی الدنیا بان لهم. من ربهم سبب یدنی الی سبب
قوم جسومهم فی الارض سارية. نعم وارواحهم تختال فی الحجب
لهفی علی خلوة منه تسددنی. اذاتضرعت بالا شفاق والرغب
یارب یارب انت الله معتمدی. متی اراك جهاراً غیر محتجب.

یعنی دنیا میں اہل محبت کے لئے کافی ہے کہ ان کیلئے رب تعالیٰ کی جانب سے کوئی سبب ہو جو کسی دوسرے سبب کے قریب تر کر دے۔

ایسے لوگ جن کے اجسام زمین میں ستون کی حیثیت رکھتے ہیں جی ہاں ان کی روحیں پردوں میں چلے کر رہی ہوتی ہیں میرا

افسوس اس خلوت پر ہے جو مجھے سیدھا رکھے جب میں خوف اور رغبت کے مارے عاجزی کروں اے میرے رب! اے میرے رب! تو اللہ ہے اور میرا اعتماد ہے میں تجھے پردوں کے بغیر ظاہراً کب دیکھوں گا۔

۱۴۲۰۶-اپنے والد سے احمد بن محمد بن مصقلہ، ابوعثمان، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شوق کی مدح کرتا ہے تب ہی اس نے آسمانوں کو منور کیا، اور اسی کی ذات کی وجہ سے تاریکیوں کا وجود ہے، اس کا جاہ وجلال آنکھوں کے سامنے ایک طرح کا حجاب ہے، اسی سے عقول کے معارف تک رسائی ہوتی ہے، اس کی طرف دل کی آنکھیں نافذ ہوجاتی ہیں، سینوں کی زبانیں اس سے عرش پر سرگوشی کرلیتی ہیں۔

اے میرے معبود ہر درخت تیری تسبیح کرتا ہے، ہر ذحیلا صوت، خفیہ سے تیری تقدیس بیان کرتا ہے۔

اے میرے معبود میرے قدم تیرے سامنے رک گئے ہیں، تیری طرف میری نظر اٹھ گئی ہے، تیری محبت کی طرف میرا ہاتھ بڑھ چکا ہے، تیرے لئے میری آواز بلند ہوچکی ہے، حالانکہ تو وہ ذات ہے جسے پکار بے چین نہیں کرتی اور تو مانگنے والے کو رسوا نہیں کرتا، اے میرے معبود مجھے بصیرت عطا فرما: جو تیری معرفت رکھتا ہو وہ مجہول نہیں ہوتا، جو تیری پناہ پکڑے وہ بے یار و مددگار نہیں ہوتا۔ جو تجھ سے خوش رہے وہ مسرور ہے اور جو تیرا اسبار احاصل کرے وہ منصور ہے۔

۱۴۲۰۷-اپنے والد سے، احمد، سعید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ خالص بندے ہیں، جو اس کی مخلوق کے بخیاء سمجھے جاتے ہیں، اسکی مخلوق کے صاف ستھرے لوگ ہیں، دنیا میں محض جسموں کی حد تک رہتے ہیں، ان کی روحیں ملکوت میں معلق ہوتی ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کے مختار بندے ہیں، اللہ تعالیٰ کی زمین پر امین کی حیثیت رکھتے ہیں، اسکی معرفت کے داعی ہیں، اسکے دین تک پہنچنے کے وسیلے ہیں، ہائے افسوس بہت دوری ہے، زمین کے مختلف حصوں نے انھیں چھپا رکھا ہوتا ہے، بایں طور کہ زمین نگران سے خالی نہیں ہوتی جو اس کی مخلوق پر حجت قائم کرتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی حجتیں باطل نہ ہوجائیں۔

پھر فرمایا: کہاں ہیں: (۱) یہ وہ لوگ ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا ہوا ہے، اور انھیں دنیا کی آفات وفتن سے مخفی رکھا ہوا ہے، خبردار! یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے شکوک کی وادیوں کو یقین سے قطع کردیا ہے۔ انہوں نے فرائض کے اعمال پر اللہ سے مدد مانگ رکھی ہے۔ وہ اپنے اعمال کے فساد پر معرفت سے استدلال کرتے ہیں، وہ غفلت کی وحشت سے دور بھاگتے ہیں ان کا اوڑھنا اور بچھونا علم ہوتا ہے تاکہ جہالت سے بچ سکیں، غفلت سے کماحقہ بچتے ہیں، کذب کی طمع اور خواہش نفس سے خالی ہوتے ہیں، یقین کی روح سے شک کو قطع کرتے ہیں، گھٹا ٹوپ تاریکیاں وہ عبور کرچکے ہیں، انہوں نے اہل بدعت کی حجتوں کو اتباع سنت سے باطل کردیا ہے، وہ مکروہ سے پہلوتہی کرنے کی طرف جلد بازی کرتے ہیں، احسان کی طرف فوراً بڑھ جاتے ہیں تاکہ برائی سے محفوظ رہ سکیں، وہ نعمتوں کو شکر کے بل بوتے پر قبول کرتے ہیں، انہوں نے شکر کو اپنا نصب العین بنالیا ہے، مادیت ومظاہر سے ان کے دل کپکپا اٹھتے ہیں دنیا میں زہد اختیار کرتے ہیں، دنیا سے قصداً کھاتے ہیں اور آخرت کے لئے ذخیرہ بھی کرتے ہیں، دنیا میں ان کا خصوصی توشہ تقویٰ ہوتا ہے، وہ نعمتوں کی طلب میں سیر حیثیت اور اعمال زکیہ کے ذریعے تیار رہتے ہیں، انھیں گمان تک بھی نہیں ہوتا بلکہ وہ شکوہ تک نہیں کرتے کہ ان سے کوتاہی ہوگئی، یہ اس لئے کہ انہوں نے عقل سے کام لیا معرفت حاصل کی، تقویٰ اختیار کیا فکر مندر ہے عبرت حاصل کی حتیٰ کہ صاحب بصیرت ہوگئے، جب ان میں بصیرت آگئی تو وہ آخرت کے احزان پر گامزن ہوگئے، حزن نے ان کی زبانوں کی حرکتیں کلام سے منقطع کردی ہیں نمائش کے خوف کی وجہ سے کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی آنکھ سے گرنہ جائیں، وہ دنیا میں غمزدہ ہوکر رہتے ہیں، دنیا میں صاحب شرف ٹھہرے ہیں عقول صحیحہ کے ساتھ یقین ثابت کے ساتھ قلوب شاکرہ کے ساتھ، ذکر کرنے والی زبانوں اور صبر کرنے والے ابدان اور فرماں بردار جوارح کے ساتھ، خیرخواہ ہیں، سلامتی، صبر، توکل رضا اور ایمان ان کا شعار ہے، اللہ تعالیٰ کے امر کو انہوں

نے سمجھا ہے، جوارح کو مامور بہ کا عادی بنایا ہے، وہ حیاء کے پتلے ہیں، صبر کر کے دنیا سے کنارہ کش رہے حق کو اپنے اوپر لازم کیا، خواہش نفس کو ترک کیا عقل کی دلالتوں کے ساتھ، قرآن کے حکم کا انھوں نے تمسک کیا اور شرائع سنن کو گلے سے لگایا وترقی کی راہوں پر گامزن ہو چکے ہیں پس ہمارے اوپر ان پر جمیع مؤمنین صالحین پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

۱۴۲۰۸- ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: تم معرفت کے متعلق دعویٰ کرنے سے بچو اور زہد کا اعتراف نہ کرو اور ہر وقت عبادت کے ساتھ معلق رہو، ذوالنون رحمہ اللہ سے کہا گیا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، اس کی تفسیر کیجئے: کیا تم نہیں جانتے ہو کہ جب تم معرفت میں اپنے نفس کی طرح مختلف اشیاء کو منسوب کرو حالانکہ تم ان کے حقائق سے بالکلیہ خالی ہو تو تم معرفت کے دعویدار ہو گے، اور جب تم زہد میں کسی حالت کے ساتھ موصوف ہو حالانکہ تمہارے احوال اس کے برعکس ہوں تو تم اعتراف کرنے والے ہو، اور جب تم نے عبادت کے ذریعے اپنے دل کو سمجھ لیا، اور تجھے گمان ہوا کہ تو عبادت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی نجات حاصل کر سکتا ہے، بخدا! ایسا نہیں ہوگا، تم عبادت کے ساتھ متعلق ہو وہ عبادت کو نہیں پھیرے گا، پس تجھ پر اللہ تعالیٰ کے احسانات ہوں۔

۱۴۲۰۹- ایک مرتبہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ایسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے، چونکہ عارف تمہیں اللہ کے اخلاق جمیلہ سے نوازتا ہے۔

۱۴۲۱۰- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: اہل ذمہ حالت محمودہ اور مباح فعل پر عمل کرتے ہیں، پس ذمی اور حنفی میں کیا فرق ہوا، حنفی، بردباری، صلح واحتمال کے زیادہ لائق ہے۔

۱۴۲۱۱- ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، ابو حامد احمد بن محمد نیشاپوری، عبدالقدوس بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ذوالنون رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آپ نے صبح کس حال میں کی ہے: انہوں نے فرمایا: میں نے صبح تھکاوٹ میں کی ہے اگر تھکاوٹ مجھے نفع پہنچادے اور موت میری تلاش میں لگی ہوئی ہے۔

ان سے پوچھا گیا آپ نے صبح کس حال میں کی ہے؟ فرمایا: میں گناہ ونعمت پر مقیم ہوں پس میں نہیں جانتا ہوں کہ گناہ سے استغفار کروں یا نعمت پر شکر کروں، ایک اور مرتبہ ان سے پوچھا گیا: آپ نے صبح کس حال میں کی ہے؟ فرمایا: میں نے صبح عبادت سے اعراض کرتے ہوئے اور معاصی میں ملوث ہوتے ہوئے کی ہے، میں ابرار کے درجات کی تمنا کرتا ہوں، اور عمل بروں جیسا کرتا ہوں، الٰہی میں شدائد میں تیری ہی پناہ لیتا ہوں، اور تیرے سوا کسی کو ملجا نہیں سمجھتا ہوں، میں تیرے غیر کو تجھ پر ترجیح نہیں دیتا ہوں، تیرے احسانات قدیم مجھ پر برس رہے ہیں، اگر آزمائش میں تیرے احسانات کٹ جائیں اس میں بھی میری اصلاح ہے، اور اگر مجھ پر شدائد کی مسلسل بارش برسے تب بھی میں تیرے سوا کسی کو شکایت کے قابل نہیں پاتا ہوں، تیرے سوا سختیوں سے مجھے کوئی فراخی بخشنے والا نہیں ہے، اے زمین اور اس پر پائی جانے والی مخلوق کے وارث! اے خلائق کو دوبارہ زندہ کرنے والے؟ میری امیدیں پوری کردے اور میرے مقصد کو انتہا تک پہنچادے۔

۱۴۲۱۲- عثمان بن محمد عثمانی، ابوالحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، محمد بن احمد بن سلمہ نیشاپوری، سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: اے خراسانی اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہیں اس کے کٹ کر دھوکہ نہ کھاؤ، میں نے عرض کیا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ فرمایا: چونکہ دھوکہ کھا جانے والا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے عطایا میں نظر تو کرے لیکن اللہ کی طرف نظر کرے، پھر فرمایا لوگوں کا تعلق اسباب سے ہے جبکہ صدیقین کا تعلق اسباب کے خالق سے ہے، پھر فرمایا: دلوں کے عطایا کے ساتھ تعلق کی علامت یہ ہے کہ دل عطایا کو طلب کرتے ہوں اور صدیقین کے دل کے مال عطایا کے ساتھ متعلق ہونے کی علامت یہ ہے کہ صدیقین پر عطا کی مسلسل بارش ہوتی ہے لیکن عطایا صدیقین کو اللہ کی یاد سے غافل نہیں کر پاتے، پھر فرمایا: ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر تمہارا اعتماد ہے، خوب سمجھو! یہ توحید کی صفائی کی باتیں ہیں۔

۱۴۲۱۳-عثمان بن محمد، حسن بن ابی حسن، محمد بن یحییٰ بن آدم، ابو یعقوب اسحق بن ابراہیم خواص کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: جو آدمی آخرت کے طریق کا ادراک کر لے اسے چاہیے کہ حکماء سے کثرت سے پوچھ گچھ کرے اور کثرت سے ان کے ساتھ مشورہ کرے، سب سے پہلے عقل کے بارے میں پوچھے چونکہ جمیع اشیاء کا ادراک صرف عقل سے ہوتا ہے جب تم اللہ کے لئے خدمت کرنا چاہو اور تم نے پہلے خدمت نہ کی ہے تو عقل سے کام لیکر خدمت میں لگ جاؤ۔

۱۴۲۱۴-عثمان بن احمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسن سے مروی ہے کہ اہل بصرہ کا ایک آدمی ذوالنون رحمہ اللہ مصری کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: میرے لئے مخلوق سے علیحدگی کب صحیح ہوگی؟ فرمایا: جب تم اپنے نفس سے علیحدگی اختیار کرنے پر قادر ہو جاؤ، آدمی نے پوچھا: میرا زہد کو طلب کرنا کب درست ہوگا؟ فرمایا: جب تم اپنے نفس سے کنارہ کشی اختیار کر لو اور ہر اس چیز سے دور بھاگنا جو تمہیں اللہ تعالیٰ سے غافل کرتی ہو اور وہ دنیا ہی ہو سکتی ہے، یوسف کہتے ہیں میں نے یہ بات طاہر قدسی سے ذکر کی وہ کہنے لگے: یہ تو پیغمبروں کی بات ہوا کرتی تھی۔

۱۴۲۱۵-اپنے والد سے، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابو عثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کون سا حجاب سب سے زیادہ مخفی ہے کہ جسے مرید اللہ تعالیٰ سے کرتا ہو؟ فرمایا: تیری ہلاکت! وہ حجاب ملاحظہ نفس اور تدبر نفس ہے۔

۱۴۲۱۶-ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ اتنی بات کا علم رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں ہر حال میں دیکھتے ہیں لہذا اس کے سوا سے احتراز برتتے ہیں۔ ذوالنون مصری رحمہ اللہ کی مجلس میں ایک زاہد بیٹھا تھا کہنے لگا: اے ابوفیض! اللہ آپ پر رحم فرمائے! بلکہ عین الیقین سے قلوب کے محبوب کو دیکھتے ہیں اسے ہر حال میں موجود سمجھتے ہیں، ہر لحہ و ہر لحظہ قریب سمجھتے ہیں، ہر رطب و یابس سے باخبر، ہر ظاہر و باطن پر شہید (حاضر و ناظر) ہر پسندیدہ و ناپسندیدہ کا نگہبان، بعید کو قریب کرنے اور قریب کو بعید کرنے پر قادر سمجھتے ہیں۔ ان کے احوال و اعمال میں کوئی سائس (نظام چلانے والا) موجود ہے، وہ اپنے ارادوں کو پائے تکمیل تک پہنچانے والے کو موافق سمجھتے ہیں پس وہ باری حق تعالیٰ کی سیاست و نظام کار اور تدبیر سے مدد حاصل کرتے ہیں، وہ محبت کے بحر عمیق میں غوطہ زن ہو جاتے ہیں، وہ اپنی روح کی نظر کے ساتھ بیابانوں کو قطع کر لیتے ہیں، نور مشاہدہ سے تاریکیوں کے ریز پردوں کو پھاڑ دیتے ہیں، وہ حق تعالیٰ کے وجود کی حلاوت سے بہت کڑوے گھونٹ پی جاتے ہیں، شدائد کو برداشت کر لیتے ہیں اور اذیت ان کے سامنے ہیچ ہے، حق تعالیٰ انھیں جس حال میں رکھے وہ اس کے ارادے اور اسکی رضا کی موافقت کر کے اس سے راضی رہتے ہیں وہ اپنے نفسوں پر غصہ رہتے ہیں چونکہ وہ رب تعالیٰ کے حق معرفت کو جانتے ہوتے ہیں، وہ ہمہ تن رب تعالیٰ کی فکر میں رہتے ہیں یہی طریقہ کار ان کے لئے دنیا و آخرت میں ہے، انہوں نے رب تعالیٰ کو ہر شے پر ترجیح دی رب تعالیٰ نے بھی انھیں ترجیح دی، انھوں نے حق تعالیٰ کو یاد رکھا حق تعالیٰ نے بھی ان کو یاد رکھا چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون (المجادلہ: ۲۲) یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی جماعت و گروہ ہیں۔ خبردار اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی فلاح پانے والا ہے۔

یہ آیت تلاوت کرنے کے بعد ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے زوردار چیخ ماری اور کہا: کہاں ہیں یہ لوگ؟ ان تک رسائی کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے، اور رستے کی کیا کیفیت ہو سکتی ہے؟ پس ذوالنون مصری کا نام لے کر کسی نے آواز دی اور کہا: راستہ مستقیم ہے اور جہت واضحہ ہے، فرمایا: اے میرے بھائی! بخدا! تم نے سچ کہا: پس اس کی طرف بھاگ کر جانا ضروری ہے بایں طور کہ اس کے غیر کی طرف ذرہ برابر میلان نہ ہو۔

۱۴۲۱۷-اپنے والد سے، احمد، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تیری ہلاکت: جو آدمی بالحقیقت

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہو وہ اس کی محبت میں ہر چیز کو بھولا دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں ہر چیز کو بھلا دے اللہ تعالیٰ اس پر ہر چیز کی حفاظت کرتے ہیں اور ہر چیز کا اسے بدلہ عطا فرماتے ہیں۔

۱۴۲۱۸- ایک مرتبہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابوفیض: صدق و معرفت کے طریق پر میری راہنمائی کیجئے: فرمایا: اے میرے بھائی اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی وہ بچی حالت پیش کرو جس پر تم قائم ہو اور کتاب وسنت کے موافق ہو اور غیر محل میں تم رقت کا مظاہرہ نہ کرو کہیں تمہارے قدموں میں لغزش نہ آ جائے، چونکہ جب تیرے پاؤں میں لغزش آ جائے گی پھر ان میں ثابت قدمی کا آنا مشکل ہے، جس چیز کو تم یقین سمجھو اس میں شک کرنے سے بچو۔

۱۴۲۱۹- ایک مرتبہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری سے سوال کیا گیا کہ آدمی کے لئے یہ کہنا کب جائز ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فلاں چیز دکھائی؟ فرمایا: جب تم اسکی طاقت نہ رکھتے ہو۔ پھر فرمایا: اکثر لوگوں کا اشارہ ظاہر کی طرف ہوتا ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتا ہے، لوگ دنیا میں زیادہ رغبت رکھتے ہیں حالانکہ دنیا کی مذمت اسکی طلب سے کثرت ہونی چاہیے۔

۱۴۱۲۰- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: محققین کی زبانیں دعاوی سے گونگی ہوتی ہیں اور مدعین کی زبانیں تمہارے سامنے دعاوی کی بوچھاڑ کریں گی، ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف جب تک دنیا میں رہتا ہے لگاتار فقر وفخر کے درمیان متردد رہتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو فخر کرتا ہے اور جب اپنے نفس کا تذکرہ کرتا ہے تو محتاج ہو جاتا ہے۔

۱۴۱۲۱- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: عارفین کو اپنے رب کی معرفت کس چیز سے حاصل ہوتی ہے؟ فرمایا: اگر معرفت کسی چیز سے حاصل ہوسکتی ہے تو طمع واشراف کو منقطع کرنے سے حاصل ہوسکتی ہے درآنحالیکہ وہ ان احوال کا تمسک کریں جن پر ان کو قائم ہونا چاہیے اور اپنے نفسوں کو جہد مسلسل کے عادی بنانے سے معرفت باللہ حاصل ہوتی ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

۱۴۱۲۲- عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے ایک مرتبہ بلندی مراتب، قرب اولیاء، فوائد اصفیاء اور انس محبین کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے۔

ومحب الالہ فی غیب انس . ملک القدر خادم الذی عبد

ھو عبد وربہ خیر رب . مالقلب الفتی عن اللہ ضد

خدا سے محبت کرنے والا وہ بندہ ہے جو تقدیر پر راضی رہے وہ بندہ بندہ ہے اسکا رب بھی بہترین رب ہے جوان کے دل کو خدا سے ضد کرنے کا کوئی راستہ نہیں۔

تین چیزیں آخرت کے ساتھ تعلق پیدا کر دیتی ہیں۔

(۱) صفاء، (۲) تعاون، (۳) اور وفاء یعنی صفاء فی الدین" تعاون فی المواسات اور وفاء فی البلاء۔

۱۴۲۲۳- عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن عبداللہ قرشی، محمد بن خلف ابراہیم بن عبداللہ صوفی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے مواعظ حسنہ اور نغمہ طیبہ کے سماع کے متعلق سوال کیا گیا: انہوں نے فرمایا: یہ چیزیں عمدہ و پاکیزہ چھپر کھٹوں میں انس کے باجے ہیں تجید کے باغات میں توحید کے لہجوں کے ساتھ اور طرب میں ڈال دینے والے نغمے عمدہ معانی میں ڈھلے ہوئے جو کہ سامعین اور گانکوں کو دائمی نعمتوں کی طرف لے جائیں صدق کے ٹھکانے میں مالک مقتدر کے پاس۔

۱۴۲۲۴- عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن محمد ابوالحسن انصاری، یوسف بن حسن سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کچھ وصیت کرنے کو عرض کیا: فرمایا: میں تمہیں کیا وصیت کروں؟ اگر تیرا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جن کی تائید صدق توحید سے علم غیب میں ہوچکی تو متحقق ہیں، مرسلین اور صدیقین کی دعائیں تمہارے حق میں تمہیں پیدا کئے جانے سے پہلے ہی صادر ہوچکی ہیں

لہذا ان نفوسِ قدسیہ کی دعائیں تمہارے لئے میری وصیت سے بدر جہا بہتر ہیں، اگر اس کے علاوہ کوئی اور صورت ہو (یعنی عنداللہ تمہاری تائید نہ ہوئی ہو) تو تمہیں میری پکار کچھ نفع نہ پہنچائے گی۔

۱۴۲۲۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر دینوری، محمد بن احمد شاطی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں دریائے نیل کے کنارے پر چلا جارہا تھا کہ یکا یک ایک لونڈی دیکھی جو دیکھنے میں پراگندہ حال معلوم ہوتی تھی اس کا دل رب جبار کے ساتھ متعلق تھا وہ نیل کے اردگرد دیوانہ وار گھوم رہی تھی درآنحالیکہ نیل اپنی موجوں کو اضطراب میں رکھے بے چین ہوا جارہا تھا وہ اسی کیفیت پر تھی کہ اسی دوران اس نے تیزی سے تیرتی ہوئی ایک مچھلی دیکھی لونڈی آسمان کی طرف دیکھ کر رونے لگی اور کہنے لگی: تیرے ہی لئے تنہائی پسند لوگ خلوتیں اختیار کرتے ہیں، تیری عظمت کی وجہ سے سمندروں میں مچھلیاں تسبیح کرتی ہیں اور تیرے جلال ہیبت کی وجہ سے بھرے سمندروں کی لہریں موجزن رہتی ہیں، تیری موانست کی خاطر بیابانوں میں درندے تیری مانوسیت پاتے ہیں اور تیری جود وکرم کی بدولت تیرا قصد کیا جاتا ہے اے خشکی وتری کے مالک! پھر وہ پیٹھ پھیر کر چل پڑی اور کہے جارہی تھی۔

یا مونس الابرار فی خلواتھم . یا خیر من حطت بہ النزال

من نال حبک لاینال تفجعاً . القلب یعلم ان ما یفنی محال

اے خلوتوں میں نیکوکاروں کو مانوس کرنے والے! اے بہترین ذات تو ہی پستیوں کو عطا کرنے والا ہے جو تیری محبت کو پاتا ہے وہ کسی دکھ درد کی خاطر نہیں پاتا دل جانتا ہے کہ فانی چیز محال ہے۔

پھر وہ لونڈی کہیں غائب ہوگئی مجھے کہیں بھی دکھائی نہیں دی میں بھی غمگین وافسردہ حالت میں واپس لوٹ آیا۔

۱۴۲۲۶- عبداللہ بن محمد، ابوبکر، محمد بن احمد سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں شام کے پہاڑوں میں چلا جارہا تھا اچانک چلتے چلتے میں ایک بوڑھے کے پاس جا پہنچا وہ ایک ٹیلے پر بیٹھا تھا سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے اسکی آبروئیں آنکھوں پر جھکی ہوئی تھیں میں اسکے پاس گیا اور اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا پھر ضعیف آواز میں کہنے لگا: اے وہ ذات جسے گناہ گار پکارتے ہیں تو اسے اپنے قریب ہی پالیتے ہیں اے وہ ذات جسکا قصد زاہدین کرتے ہیں تو اسے اپنا حبیب پاتے ہیں، اے وہ ذات کہ جس سے مجاہدہ کرنے والے مانوس رہتے ہیں تو اسے سریع ومجیب پاتے ہیں پھر یہ اشعار پڑھے۔

ولہ خصائص مصطفین لحبہ . اختارھم فی سالف الازمان

اختارھم من قبل فطرۃ خلقہ . فھم ودائع حکمۃ وبیان

اللہ تعالیٰ کے کچھ چیدہ وچیدہ بندے ہیں جنھیں اس نے پرانے زمانے میں چن رکھا ہے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہی اس نے انھیں چن لیا ہے پس وہ حکمت وبیان کے سرچشمے ہیں۔

پھر اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور دار فانی سے کوچ کر گیا۔

۱۴۲۲۷- عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ نیکوکار بندے ہیں جنھوں نے تمام پردوں کو چاک کردیا ہے اور شرافت انکا اعلیٰ درجہ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے بھی تمام پردے دور کردے پس وہ رب تعالیٰ کے کلام کو بصیرت سے سنتے ہیں۔

۱۴۲۲۸- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ نیکوکار بندے ہیں جو مسہریوں پر بیٹھ کر اس کے کلام کو سن رہے ہیں جب وہ محسن سے ہم کلام ہوتا ہے مشہد اعلیٰ میں چونکہ وہ پوشیدہ طور پر اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے نیکی کی راہیں کھول دیتا ہے، جب وہ تاریکیوں میں رب تعالیٰ کے دربار میں کھڑے ہوتے ہیں رب تعالیٰ ان کے قلوب کو ان کے علم کی طرف

ہدایت دیتے ہیں پس ان کی عقلیں رب تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے پر حسرت کرتی ہیں۔

۱۴۲۲۹-ابونعیم اصفہانی، ابوحسن محمد بن محمد بن عبید اللہ، احمد بن عیسیٰ وشاء، سعید بن حکم سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: ہر قوم کی ایک عقوبت ہوتی ہے اور عارف کی عقوبت اسکا اللہ کے ذکر سے منقطع ہونا ہے۔

۱۴۲۳۰-محمد بن احمد، احمد بن عیسیٰ، ابوعثمان بن سعید بن حکم سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: لوگوں میں برا کون ہے؟ فرمایا: لوگوں میں جو برے اخلاق والا ہو کہا گیا: برے اخلاق کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: کثرت خلاف (یعنی اچھے اخلاق کی موافقت نہ ملنا) ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ جعفر بن محمد سے گھٹیا لوگوں کے بارے میں دریافت کیا گیا، فرمایا: گھٹیا لوگ وہ ہیں جنھیں پرواہ نہ ہو کہ انہوں نے کیا کہا، یا ان کے بارے میں کہا گیا۔

۱۴۲۳۱-محمد بن محمد، احمد بن عیسیٰ، سعید بن حکم سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں ایک عبادتگزار خاتون کے پاس گیا میں نے اس سے پوچھا: تم نے صبح کس حال میں کی ہے؟ کہا میں نے دنیا کی بربادی اور آخرت کی تیاری کی طرف جلدی کرتے ہوئے صبح کی ہے، قیامت کی ہولناکیوں کا سامنا کرتے ہوئے صبح کی ہے، میں اعتراف کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر میں نے شکر کرنے میں کوتاہی کی ہے، اور میں ان نعمتوں کے شمار پر ضعف قوت کا اعتراف کرتی ہوں، دل ان نعمتوں سے غافل ہو چکے ہیں اور نفوس نے اس سے اعراض کرلیا ہے حالانکہ وہ انھیں آواز دے رہا ہے، پاک ہے وہ ذات اس نے مخلوق کو کتنی مہلت دے رکھی ہے باوجود عطایا اور انعامات کی بارش کے۔

۱۴۲۳۲-حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں شام کے علاقوں میں چلا جارہا تھا کہ چلتے چلتے ایک عبادتگزار کے پاس جا پہنچا جو قریب کی کسی غار سے نکل کر آرہا تھا جب اس نے مجھے دیکھا تو درختوں کی آڑ میں چھپ گیا پھر کہنے لگا: اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس سے جو مجھے تیری یاد سے غافل کردے، اے عارفین کے ماوی، توبہ کرنے والوں کے حبیب اور صادقین کے معین ومددگار، پھر اس نے چیخ ماری ہائے طویل رونے کے غم؟ ہائے دنیا میں زیادہ دیر ٹھہرنے کی مشقت! پھر کہا: پاک ہے وہ ذات جس نے عارفین کے دلوں کو خالص اسی کے ہوجانے کی حلاوت چکھائی، ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز لذیذ نہیں ہے، پھر وہ چل پڑا اور کہہ رہا تھا: میں نے اپنے دل سے ہر کسی کے تعلق کو ختم کردیا ہے، یااللہ! اس دل کو مخلوق سے الگ صرف اپنی ذات میں مشغول رکھیو میں نے اسے سلام کیا پھر کہا کہ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کرو، کہنے لگا! اللہ تعالیٰ تیری مشقتوں کو ہلاک کرے اور اپنی رضامندی کے امور پر تیری راہنمائی کرے، پھر وہ اپنی سیدھی سمت ایسا سرپٹ بھاگا جیسا کوئی درندے سے بھاگتا ہے۔

۱۴۲۳۳-عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد صاحب کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ایک عبادتگزار نوجوان سے کہا: اے نوجوان! اپنے نفس کے لئے ملامت کا اسلحہ تیار رکھو اور نفس کی تاریکیوں کو ختم کرکے دم لو، ہر آنے والی صبح کو سلامتی کی شلوار پہنو، امان میں اسے جکڑے رکھو اور اسے ایمان کے فرائض سے بہرہ مند رکھو، یوں تم جنت کی نعمتوں سے کامیاب رہو گے، نفس کو صبر کے جام کے جام پلاؤ، اسے فقر کا عادی بناؤ حتی کہ تم معاملہ کے تمام پر پہنچ جاؤ، نوجوان بولا: بھلا کونسا نفس ان امور کی طاقت رکھتا ہے؟ فرمایا: وہ نفس جو بھوک پر صبر کرتا ہو، جو تاریکیوں میں پھرنے کا عادی ہو، وہ نفس جو آخرت کو دنیا کے بدلے میں خرید لے، وہ نفس جو قلق کی رہبانیت کی چادر اوڑھ لے، جو تا صبح تاریکیوں میں رہنے کا عادی ہو، اس نفس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو تاریکیوں کی وادیوں میں چل پڑا ہو اور لذتوں کو پس پردہ ڈال دے، آخرت کی طرف اس کی نظریں لگی، ہوں گناہوں سے پہلوتہی کرتا ہو، معمولی توشہ پر اکتفا کرتا ہو، خواہشات کے امڈے ہوئے سیل رواں کا رخ تبدیل کردیتا ہو، گھٹاٹوپ اندھیروں میں راتوں کو بیدار رہتا ہو، شوق کی چادروں کو اوڑھے رکھا ہو، اسکے طریق معاش معدوم ہو، جو بیابانوں کو اپنا مسکن بنالے یہ ہے وہ نفس جو آنے والے عظیم دن کے لئے عمل کر

سکتا ہے یہ سب کچھ حی وقیوم کی توفیق سے وجود میں آ سکتا ہے۔

۱۴۲۳۴- عثمان بن محمد، ابوبکر محمد بن احمد بغدادی، ابوجعفر محمد بن عبدالملک بن ہاشم، کا بیان ہے کہ میں نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے عرض کیا، جن بہترین ہستیوں کو آپ نے دیکھا ہے ان کے کچھ اوصاف ہمیں بیان کیجئے، ذوالنون رحمہ اللہ کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے، کہنے لگے ایک مرتبہ ہم نے براستہ سمندر سفر کیا اور ہم جدہ جانا چاہتے تھے ہمارے ساتھ ایک نوجوان بھی تھا جس کی عمر ۲۰، ۲۲ سال کے لگ بھگ ہوگی، اس کے پہنے ہوئے لباس سے ہیبت ٹپکتی تھی، میری خواہش تھی کہ میں اس سے بات کرلوں مگر مجھے اس پر قدرت حاصل نہ ہوسکی، چنانچہ ہم اسے تلاوت کرتے ہوئے بھی دیکھتے بحالت روزہ بھی دیکھتے اور اسے تسبیح بھی کرتے ہوئے دیکھتے، یہاں تک کہ ایک دن وہ سو گیا اچانک کشتی میں شور اٹھا کہ فلاں تھیلی والے کی چوری ہوگئی لوگ ایک دوسرے کی تلاشی لینے لگے حتیٰ کہ اس نوجوان تک پہنچ گئے وہ آرام کی نیند سو رہا تھا تھیلی والا کہنے لگا: یہی نوجوان میرے زیادہ قریب تھا: جب میں نے اس کی یہ بات سنی میں فوراً اٹھا اور نوجوان کو نیند سے بیدار کیا اس نے فوراً وضو کیا اور چار رکعت نماز پڑھی اور مجھے کہنے لگا: اے نوجوان کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: کشتی میں چوری کی افواہ پھیلی گئی ہے لوگوں نے ایک دوسرے کی تلاشی لے لی ہے حتیٰ کہ تمہارے پاس پہنچ گئے، نوجوان تھیلی والے کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا: کیا بات یونہی ہے جیسے یہ کہہ رہا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا اور کہا: تم میرے زیادہ قریب بیٹھے ہوئے تھے، نوجوان نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھالئے اور دعا کرنے لگا ہمیں نہیں معلوم کہ اس نے کیا دعا کی ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سمندر سے مچھلیاں نمودار ہورہی ہیں اور ہر مچھلی نے منہ میں ایک قیمتی موتی اٹھایا ہوا ہے، نوجوان اٹھا اور ایک مچھلی کے منہ سے ایک قیمتی جوہر اٹھایا اور تھیلی والے کی طرف اچھال دیا اور کہا: یہ جوہر تمہارے گمشدہ مال کے عوض میں ہے، جاؤ اب تم دعویٰ سے بری الذمہ ہوگئے۔

۱۴۲۳۵- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن حمران، عبدالقدوس بن عبدالرحمٰن شاشی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: الٰہی! کون آدمی ایسا ہوسکتا ہے کہ جس نے تیری نجات کی حلاوت چکھ لی ہو اور پھر اسے تیری طاعت اور رضاء سے کوئی چیز غافل کردے، یا کون ہے ایسا آدمی جسے تو نے مدد کی ضمانت دے رکھی ہو اور پھر وہ اپنے جیسے انسانوں سے مدد کا خواستگار ہو یا ایسا آدمی کون ہوسکتا ہے جسے تو نے دنیا وآخرت، صحت وبیماری میں باہم رزق پہنچانے کا ہیز واٹھار کھا ہو اور پھر وہ تیری معصیت کرکے تیرے غیر سے رزق کا طالب گار ہو؟ یا وہ کون آدمی ایسا ہوسکتا ہے جسکے گناہوں کو تو خوب جانتا ہو لیکن وہ تجھ سے خوفزدہ ہوکر گناہوں سے نہ رکے؟ یا وہ ایسا آدمی کون ہوسکتا ہے جو ہر طرف سے کٹ کر تیرا ہوکر رہ جائے اور پھر طلب راحت کے لئے تجھ سے اعراض کر بیٹھے؟ ایسا آدمی کون ہوسکتا ہے، جس نے دنیا کو بھی پہچان لیا ہو اور آخرت کو بھی پہچان لیا ہو لیکن وہ اپنی حماقت وجہالت کی وجہ سے فانی (دنیا) کو باقی آخرت پر ترجیح دے دے؟ یا ایسا آدمی کون ہوسکتا ہے جس نے تیری محبت کے جام کے جام چڑھا لیے ہوں اور پھر وہ تیری آزمائشوں سے خوش نہ ہوتا ہو؟ یا ایسا آدمی کون ہوسکتا ہے، جس نے تیرے حسن اختیار کو پہچان لیا ہو اور پھر وہ تجھ سے راضی نہ ہوا ہو؟ یا ایسا آدمی کون ہوسکتا ہے جسے معلوم ہو کہ تو اس کے ظاہر وباطن سب کو بحسن خوبی جانتا ہے اور پھر وہ تجھ پر اکتفاء نہ کرے بلکہ تیرے غیر کی طرف رغبت کرتا ہو اور تیرے علم سے بے نیازی برتتا ہو۔؟

۱۴۲۳۶- اپنے والد سے، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابوعثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا: یا اللہ! ہماری آنکھوں کو اپنے جلال کی جولان گاہوں میں گھومنے کی توفیق عطا فرما: جن بیداریوں سے غافلین کی آنکھیں سوگئی ہیں ان بیداریوں سے بہرہ مند فرما، ہمارے دلوں کو نور کی جھکڑیوں سے جکڑ دے، ہمارے دلوں کو فکرمندی کی اطناب کے ساتھ معلق کردے، ہمیں قید سے رہائی عطا فرما تاکہ ہم گھومنے والوں کے ساتھ تیری خدمت میں گھوم سکیں یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جو خالص تیرے ہو جانے کی لذتوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں اور واضح معرفت کے ساتھ دھوکے کے سامان کی مخالفت کرتے

ہیں، یا اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جو تیری خدمت کو زمین کی چاروں اطراف میں تلاش کرتے پھر رہے ہیں، یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جنھوں نے نعمتوں کی گزرگاہوں میں جہالت کے برتنوں کو حیات کے صاف وشفاف پانی سے دھو ڈالا، یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جوفہم کی بہار کی تروتازگی کو چرتے ہیں حتی کہ ان کی فکر آسمان سے بھی بلندتر ہوگئی حتی کہ اعلیٰ مراتب پانے والوں کو بھی دلی راحتوں سے پار کردیا اور عیب کی آنکھوں کے مستنبطات سے رہبانیت کے پیرایہ ہیں، حتی کہ دلوں کی آنکھوں نے آسمانی جواہر میں جاپناہ پکڑی، ان کے سینوں کو غفلتوں کی تنگیوں سے سکون دچھنکارہ ملا، ان کے سکون قلبی نے ذکر وصلوٰۃ کے ثمرات اگانا شروع کردیئے۔

۱۴۲۳۷- عثمان بن محمد عثمانی، علی ابوالحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: عقول سے دلوں کے ثمرات چنے جاتے ہیں، حسن صوت سے ابصار کی نگاہوں کو مائل کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مراتب پائے جاتے ہیں، صالحین کی صحبت سے زندگی پاکیزہ ہوتی ہے اور بھلائی صالح ہم نشین کے بدوش ہوتی ہے۔

۱۴۲۳۸- عثمان بن محمد، احمد بن محمد، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دین میں زیادتی حرام کی ہے اور الھام فی القلب بھی حرام کیا ہے اور خلق میں فراست کو تین آدمیوں پر حرام کیا ہے۔ (۱) اس پر جو اپنی دنیا میں بخل کرے، (۲) جو اپنے دین پر سخاوت کرے، (۳) اور جو اللہ کے ساتھ بدخلقی کرے، ایک آدمی نے ذوالنون رحمہ اللہ سے کہا: ہم دنیا پر بخل کرنے والے اور اپنے دین پر سخاوت کرنے والے کو تو پہچانتے ہیں لیکن اللہ کے ساتھ بدخلقی کرنے والے کی تفسیر کردیجئے، فرمایا: وہ یوں کہ اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ کردے اس پر تقدیر کو چلادے، اپنے علم کو نافذ کردے اور اپنی مخلوق کے لئے ایک نوعیت کا معاملہ پسند کرے لیکن اللہ تعالیٰ کا شکوہ مخلوق سے کرتا رہتا ہے، پس تمہارا کیا خیال ہے۔

۱۴۲۳۹- عثمان بن محمد، احمد بن محمد، یوسف بن حسین کہتے ہیں: میں نے حضرت ذوالنون رحمہ اللہ سے عرض کیا: میری ایسے راستے پر راہنمائی کیجئے جو مجھے اللہ کے ذکر کی طرف لے جائے، فرمایا: جو خلوت سے مانوس ہوجاتا ہے اسے فراغت پر قدرت حاصل ہوجاتی ہے جو آدمی ملاحظۂ نفس سے غائب ہو وہ مقاعد اخلاص پر متمکن ہوجاتا ہے، جو آدمی خواہش نفس سے حصہ لیتا ہوا سے کچھ پرواہ نہیں ہوتی کہ اس کے ہاتھ سے کیا فوت ہوا، پھر فرمایا: نمائش کرنے والا وہ کچھ ظاہر کرتا ہے جو اس میں نہ ہو، صادق کو کچھ پروانہیں ہوتی کہ وہ کس پہلو پر پڑے گا، ایک مرتبہ فرمایا: عارف کا ظاہر ملوث ہوتا ہے اور اسکا باطن صاف وشفاف ہوتا ہے اور زاہد کا ظاہر صاف وشفاف ہوتا ہے اور اسکا باطن ملوث ہوتا ہے۔

۱۴۲۴۰- ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن جب اللہ پر ایمان لاتا ہے اور اسکا ایمان اگر مستحکم ہوجائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، جب اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی ہیبت پیدا ہوتی ہے اور پھر اسکی اطاعت دائمی ہوجاتی ہے، جب اللہ تعالیٰ کی طاعت کرتا ہے تو امید پیدا ہوجاتی ہے اور درجہ امید سے درجہ اشتیاق ملتا ہے اور پھر شوق اسے انس باللہ کی طرف لے جاتا ہے جب مؤمن میں انس باللہ آجاتا ہے تو اللہ کی طرف اطمینان حاصل کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی طرف اطمینان حاصل کرتا ہے تو اس کی رات نعمت بن جاتی ہے اور اسکا دن بھی نعمت بن جاتا ہے اور اسکا ظاہر وباطن نعمتوں میں ہوتا ہے۔

۱۴۲۴۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر دینوری، محمد بن احمد شمشاد سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ عبادتگوار بندے ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے دارالسلام میں ٹھہرا رکھا ہے انہوں نے اپنے پیٹوں کو حرام کے کھانوں سے سکیڑ رکھا ہے (یعنی حرام نہیں کھاتا) گناہوں کے مناظر سے وہ آنکھیں بند کرلیتے ہیں، فضول گوئی سے پرہیز کرتے ہیں، بچھونے لپیٹ کر آدھی رات کو عبادت کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں، حسین وجمیل حوریں اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہیں، ہمیشہ دن کو روزہ میں رہتے ہیں اور ان کی راتیں اللہ

تعالیٰ کے حضور کھڑے کٹتی ہیں۔ وہ انہی اعمال پر برقرار رہتے ہیں حتیٰ کہ ان کے پاس ملک الموت حاضر ہو جاتا ہے۔

۱۴۲۴۲-ابونعیم اصفہانی، محمد بن محمد بن عبید اللہ، احمد بن عیسیٰ وشاء، سعید بن حکم سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں اپنی سیاحت کے ایک سفر میں تھا کہ اچانک میں نے دل ہلا دینے والی غمگین آواز سنی لیکن مجھے کوئی شخص دکھائی نہیں دیتا تھا، تاہم کوئی کہہ رہا تھا: پاک ہے وہ زمانوں کو فناء کرنے والا، پاک ہے دنیا کو کھنڈر میں تبدیل کرنے والا، پاک ہے دلوں کو مارنے والا، پاک ہے قبروں میں مدفونین کو دوبارہ زندہ کرنے والا، میں آواز کی سمت چلا، چنانچہ میں ایک سوراخ کے قریب پہنچا اور آواز اسی سوراخ سے باہر نکل رہی تھی اور کہنے والا کہہ رہا تھا، پاک ہے وہ ذات جس نے مخلوق کو اپنے پوشیدہ راز میں سمو رکھا ہے، پاک ہے وہ ذات جو تمہارے اوپر کتنی زیادہ مہربان ہے، یا اللہ تو پاک ہے تو نے نافرمان اور تیرے حکم کی نافرمانی کرنے والے پر کس قدر بربادی کی پھر وہ کہنے لگا: اے میرے مالک میں تیرے حلم سے گویا ہوتا ہوں، تیرے فضل سے کلام کرتا ہوں، اے دنیا سے چلے جانے والوں کے معبود، اے میرے بعد آنے والوں کے معبود مجھے نیکوکاروں اور صالحین کے ساتھ ملا دے اور ان جیسے اعمال کی مجھے توفیق عطا فرما: پھر کہا: کہاں ہیں زاہدین اور عبادتگزار کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنی سواریوں کے رخ منازل معرفت کی طرف موڑ دیئے ہیں، ان پر ایسا زمانہ آیا کہ وہ آزمائشوں میں مبتلا رہے حتیٰ کہ آزمائشوں نے انھیں چکنا چور کر دیا، میں بھی انہیں آزمائشوں کی انتظار میں ہوں جو ان پر نازل ہوئیں پھر وہ اپنی مخصوص کیفیت میں میری طرف متوجہ ہوا میں نے کہا اس آدمی کا کلام لوگوں کے کلام سے جدا ہے پھر میں اسے وہیں روتا چھوڑ کر واپس چل دیا۔

۱۴۲۴۳-احمد بن محمد بن مصقلہ، ابوعثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مریدین میں سب سے زیادہ نفاق میں بڑھا ہوا وہ آدمی ہے جو بغیر حجت کے ایک نظر دیکھے یا ایک بات منہ سے نکالے، جس حجت کو وہ اپنے درمیان اور رب تعالیٰ کے درمیان ظاہر کر دے، پھر ذوالنون رحمہ اللہ سے حجت کے بارے میں دریافت کیا گیا فرمایا: فعل سے قبل وقت میں غافل ہو۔

۱۴۲۴۴- مذکورۂ بالا سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ عارف پر کون سا حال زیادہ غالب رہتا ہے فرحت وسرور یا غم وحزن؟ انہوں نے فرمایا: ہم جس اچھے امر کی امید رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں اس تک پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے واللہ اعلم! اس بارے میں مجھے اتنا علم ہے کہ ایسا نہیں کہ ایک حال کو چھوڑ کر کسی دوسرے حال کی طرف اشارہ کیا جائے یا ایک سبب کو چھوڑ کر دوسرے سبب کی طرف اشارہ کیا جائے، میں تمہارے لئے ایک مثال بیان کرتا ہوں: جان لو کہ اس دار دنیا میں عارف کی مثال اس آدمی جیسی ہے جسکے سر پر کرامت کا تاج سجا دیا گیا ہو اور اسے ایک کمرے میں تخت پر بٹھا دیا جائے پھر اس کے سر کے عین اوپر ایک تلوار لٹکا دی ہو پس وہ بادشاہ ہر گھڑی اپنے آپ کو ہلاکت وموت کے منہ میں پائے گا سوائے علی التمام فرحت وسرور کہاں مل سکتا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

۱۴۲۴۵-اپنے والد سے، احمد، سعید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے اس آفت کے متعلق پوچھا گیا جو کسی مرید کو اللہ تعالیٰ سے دھوکہ دیدے، فرمایا: کہ اسے الطاف وکرامات اور آیات (نشانیاں) دکھائے۔ کسی نے کہا: اے ابوفیض فرید کے اس درجہ تک پہنچنے سے قبل کسی چیز میں دھوکہ کھائے گا؟ فرمایا: ایڑیوں کو روندنے سے (یعنی لوگوں کے پیچھے چلنے سے) تعظیم الناس، مجالس میں توسع اور کثرت اتباع سے پس ہم اس مکروفریب سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔

۱۴۲۴۶-سند مذکورۂ بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: مرید کی سنگدلی کی بنیاد کیا چیز ہے؟ فرمایا مرید کا علوم کے بارے میں بحث کرنا تاکہ نفس کو راضی رکھ سکے اور ان علوم کو استعمال میں نہ لائے اور نہ ہی ان کے حقائق تک رسائی حاصل کرے، فرمایا: اگر مخلوق اہل معرفت کی ذلت کو پہچان لیتی تو اپنے سروں اور چہروں پر مٹی ڈالتی، میں نے یہ بات ظاہر مقدسی سے ذکر کی،

وہ کہنے لگے: اللہ تعالیٰ ابوالفیض پر رحمت کی بارش برسائے انہوں نے حق بات کہی لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ نور معرفت کو زاہدین عابدین اور مختلف احوال کے ذریعے حجاب کرنے والوں کے لئے ظاہر کردے لامحالہ وہ حل کر خاکستر ہو جائیں وہ اضمحلال کا شکار ہو جائیں حتیٰ کہ لاشی ہو کر رہ جائیں وہ آدمی کہتا ہے میں نے دونوں بزرگوں کی بات احمد بن ابوحواری کے سامنے رکھی وہ کہنے لگے: رہی بات ابوفیض رحمہ اللہ کی اللہ انھیں عافیت میں رکھے یہ بات انہوں نے اپنی ذات کے لئے کی ہے اور طاہر مقدی نے اپنے رب کے ذکر میں کی ہے اور دونوں نے درست بات کہی ہے۔

۱۴۴۲۴- اپنے والد سے، احمد، سعید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تین چیزیں خوف کی علامتیں ہیں (۱) وعید کو ملاحظہ کر کے شبہات سے پرہیز کرنا، (۲) تعظیم کے لئے بطور مراقبہ کے زبان کو محفوظ رکھنا، (۳) حلیم کے غصہ سے ڈرتے ہوئے ظن کا علاج کرنا تین چیزیں اعمال اخلاص میں سے ہیں عام لوگوں کی مدح وذم کا برابر ہونا، (۲) اعمال میں ان کے دیکھنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف نظر کرتے ہوئے بھول جانا، (۳) اور آخرت میں عمل کے حسن ثواب کا تقاضا ہونا، تین چیزیں کمال کے اعمال میں سے ہیں۔ (۱) شہروں میں گھومنے پھرنے کو ترک کرنا، (۲) امتحان کے وقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر غبطہ کم کرنا، (۳) ظاہر و باطن میں نفس کو صاف شفاف رکھنا۔

تین چیزیں اعمال یقین میں سے ہیں۔

(۱) معاشرت میں لوگوں کی کم مخالفت کرنا، (۲) عطیہ ملنے کی صورت میں لوگوں کی مدح ترک کرنا، (۳) اور فتنہ میں لوگوں کے خوف سے پرہیز کرنا۔

تین چیزیں توکل کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) تعلقات کم پیدا کرنا، (۲) چاپلوسی ترک کرنا، (۳) مخلوق میں صدق وسچائی کو استعمال کرنا۔

تین چیزیں صبر کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) شدت و بختی میں اختلاط سے دور رہنا، (۲) آزمائش کے خم چڑھا کر سکون محسوس کرنا، (۳) فقر و تنگدستی میں مالداری کو تنگ ترمعیشت کے روپ میں ظاہر کرنا۔

تین چیزیں حکمت کے علاقوں میں سے ہیں۔

(۱) لوگوں کے نفس کو ان کے باطن کی جگہ پر اتارنا، (۲) ان کی عقلوں کی بقدر انھیں وعظ ونصیحت کرنا نفس حاضر کے ساتھ

تین چیزیں زہد کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) کوتاہ امیدی، (۲) حب فقر، (۳) اور استغناء مع الصبر۔

تین چیزیں عبادت کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) بیداری کے لئے رات کو محبوب سمجھنا تاکہ تہجد وخلوت سے بہرہ مند ہوسکے، (۲) لوگوں کے دیکھنے اور غفلت کی وجہ سے صبح کو ناپسند کرنا، (۳) فتنے کے خوف کی وجہ سے اعمال صالحہ کی طرف رغبت کرنا۔

تین چیزیں تواضع کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) نفس کو حقیر کرنا معرفت بالعیب کے لئے، (۲) معرفتِ توحید کے لئے لوگوں کی تعظیم کرنا، (۳) ہر ایک سے حق ونصیحت کو قبول کرنا۔

تین چیزیں سخاوت کے اعمال میں سے ہیں۔

(۱) کسی چیز کی حاجت ہوتے ہوئے بھی لوگوں پر خرچ کرنا ،(۲) استقلال عطیہ کے لئے بدلے کا خوف رکھنا (۳) لوگوں پر سرور کو داخل کرنے کے لئے نفس پر خوفزدہ رہنا۔

تین چیزیں حسن خلق کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) اہل معاشرت کی کم مخالفت کرنا، (۲) جو چیز ان کے اخلاق کا باعث بنے اس کی تحسین کرنا، (۳) اور نفس لائمہ کو لازم کرنا لوگوں کے عیوب سے ناواقفیت ظاہر کرنے کے لئے۔

تین چیزیں لوگوں پر رحمت کرنے کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) پریشان حال لوگوں کا حوصلہ بڑھانا، (۲) یتیم ومسکین کے لئے دل کا رونا، (۳) مسلمانوں کی مصیبتوں پر خوشی کا اظہار نہ کرنا۔

تین چیزیں استغناء اعظم کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) وہ فقراء جنہیں دنیا میں ذلیل ورسوا سمجھا جاتا ہوانکے لئے تواضع کرنا، (۲) اغنیاء متکبرین کے سامنے اپنی خودی کو بحال رکھنا، (۳) اور متکبر دنیاداروں کے ساتھ میل جول ترک کرنا

تین چیزیں حیاء کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) وحشت کے فقدان پر انس کا پالینا، (۲) فکر کو دائمی رکھنے کے لئے خلوت کی تلاش میں رہنا، (۳) اور خلوص مراقبہ کے ساتھ ہیبت کا شعور۔

تین چیزیں معرفت کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا، (۲) غیر اللہ سے کٹ کر صرف اللہ کا ہوجانا، (۳) اور اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے پر فخر محسوس کرنا۔

تین چیزیں تسلیم کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) تقدیر پر راضی رہنا، (۲) آزمائش کے وقت صبر کرنا اور (۳) فراخی کے وقت اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا۔

۱۴۲۴۸- عثمان بن محمد، ابوبکر بن احمد بغدادی، عبداللہ بن سہل کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا میں اپنے رب کی معرفت کب حاصل کرسکتا ہوں؟ فرمایا: جب رب تعالیٰ تیرا ہم نشیں ہو جائے اور تم اپنے لئے اس کے سوا کسی کو انیس (مانوس کرنے والا) نہ سمجھتے ہو، میں نے کہا: میں اپنے رب سے محبت کب کرسکتا ہوں؟ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا عمل تیرے نزدیک ایلوے سے بھی زیادہ کڑوا اور ناپسند ہو جائے، میں نے کہا: میں اپنے رب کا مشتاق کب ہوسکتا ہوں؟ فرمایا جب تم آخرت کو اپنا قرار بنالو اور تم دنیا کو اپنا مسکن ودار نہ بناؤ۔

۱۴۲۴۹- سند مذکورہ بالا سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تورات میں لکھا ہے کہ جو آدمی اپنے جیسے انسان پر بھروسہ کرے وہ ملعون ہے۔

۱۴۲۵۰- محمد بن ابراہیم، محمد بن ریان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس کچھ اصحاب حدیث آئے تاکہ ان سے خطرات ووساوس کے بارے میں سوال کریں، ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اس بارے میں کچھ بات کروں؟ پر یہ آدمی محدث ہے، مجھ سے نماز وحدیث کے بارے میں سوال کرو۔ اسی دوران ذوالنون مصری رحمہ اللہ مجھے سرخ رنگ کے موزے پہنے ہوئے دیکھا فرمایا: اے بیٹے یہ موزے اتار دو یہ تو تیری خواہش نفس ہے نبی ﷺ نے سیاہ رنگ سادہ قسم کے موزے پہنے ہیں۔

۱۴۲۵۱-محمد بن ابراہیم، علی بن حاتم عثمانی، ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے مصر کی ایک جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تم عنقریب اس شہر کو آباد دیکھو گے اس سے گھوڑے اور عجمی لوگ نکلیں گے پھر عنقریب تم اسے ویران بھی دیکھو گے، علی بن حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم نے اس شہر کو آباد بھی دیکھا اور پھر ویران ہوتے ہوئے بھی دیکھا، میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن کلام اللہ ہے۔

۱۴۲۵۲-عبداللہ بن محمد، عباس بن حمدان، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے شاگرد ابوالحسن رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ کے جنازے میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ ان کے جنازے پر چمگادڑوں جیسے پرندے آ بیٹھتے اور پھر اڑ جاتے۔

۱۴۲۵۳-محمد بن علی، محمد بن زیاد کہتے ہیں جب ذوالنون مصری رحمہ اللہ دنیا سے رخصت ہوئے تو میں نے ان کے جنازے میں سبز رنگ کے پرندے واقع ہوتے ہوئے دیکھے مجھے معلوم نہیں وہ کیسے پرندے تھے، بہر حال ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ہمارے پاس مصر میں وفات پائی انہوں نے حکم دیا تھا کہ ان کی قبر زمین کے ساتھ ہموار کر کے بنائی جائے۔

۱۴۲۵۴-ابوجعفر احمد بن علی بن عبداللہ بن حمدان، عبداللہ بن محمد سلمانی، ابو یعقوب سیف ابواحمد بغدادی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ۲۴۵ھ میں فرمایا: میں نے جنگل میں ننگے پاؤں چلتے ہوئے ایک آدمی کو دیکھا اور وہ کہہ رہا تھا: محب کا دل مجروح ہوتا ہے اسے راحت میسر نہیں ہوتی، زخم پر سے دوائی ہٹ گئی ہے، بیماری نے دوائی کو بے اثر کر دیا ہے، دوائی اور بیماری کے درمیان دل بیقرار ہو گیا ہے، میں نے اسے سلام کیا، اس نے مجھے کہا: اے ذوالنون وعلیکم السلام۔ میں نے کہا: کیا تم مجھے اس سے پہلے جانتے ہو؟ اس نے نفی میں جواب دیا، میں نے کہا پھر تمہیں یہ فراست کہاں سے ملی؟ کہا: یہ فراست میرے اختیار میں نہیں بلکہ مجھے اس کے مالک باری تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے میرے دل کو فراست سے منور کیا ہے حتیٰ کہ اس فراست سے میں نے تمہیں پہچان لیا حالانکہ میں تمہیں سابق میں نہیں جانتا تھا، اے ذوالنون، میرا دل علیل ہے میرا جسم مشغول ہے میں بیس سالوں سے بیابانوں میں گھوم پھر رہا ہوں، نہ میرا کوئی گھر ہے اور نہ ہی مجھے کسی چھت نے دھوپ سے ڈھانپا ہے جو مجھے گرمی سردی اور ہواؤں سے حفاظت دے، لہٰذا! میری ان کیفیات کو بیان کرو اگر ان کا کچھ اعتبار ہو۔

پھر وہ بیٹھ گیا اور میں بھی بیٹھ گیا، میں نے کہا، دل جب علیل ہو جاتا ہے تو غم و بیماریاں اس میں گھومنے لگتی ہیں، دل کے لئے گھومنے کے ساتھ کوئی دوائی نہیں ہوتی، جو آدمی حزن میں آتا ہے شکایت کے لئے اسکی بیماری طول پکڑ جاتی ہے۔ اس نے ایک چیخ ماری اور پھر کہا: مجھے شکوہ سے کیا تعلق؟ اگر آزمائش لمبی ہو جائے حتیٰ کہ میں بوسیدہ ہڈی ہو جاؤں میرا کوئی عضو شکوہ سے حرکت نہیں کرے گا۔

ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: فکر اہل رضا کے دلوں میں جب سرایت کرتی ہے تو ان میں جذبہ محبت آ جاتا ہے۔ ضمیر فکر سے بھر جاتا ہے، ضمیر اور جذبہ محبت دونوں الگ الگ رہتے ہیں پھر دونوں میں میلان آتا ہے اور پھر الفت سے رضاء کے طریقے کو پہچان لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ تب انھیں عطا کرتا ہے اور رجا کے تحفوں سے نوازتا ہے۔ یوں محبت ان کے دلوں میں سرایت موجزن ہو جاتی ہے، نہ صرف اس محبت سے نفس کو لذت ملتی ہے بلکہ اس میں لذات کا ایک لگاتار سلسلہ امنڈ آتا ہے، ان تحفوں کی وجہ سے اس میں جذبہ پیدا ہوتا ہے، پس کونسی اڑان زیادہ بارونق ہو سکتی ہے، دلوں کے اپنے مالک کے پاس جانے سے؟ پھر یہ قلوب حق تعالیٰ کی طرف بغیر پروں کے ہوا کے دوش اڑتے چلے جاتے ہیں، ملکوت میں ہواؤں سے بھی تیز پرواز کرتے چلے جاتے ہیں، اور جو ان کا ارادہ کرتا ہے وہ انہیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے جب پرندہ پرواز کرتا ہے دروازہ بند ہو جانے سے پہلے داخل ہو جاتا ہے، وہ آدمی بولا! اے ذوالنون! مجھے پھوڑا ترقی کر رہا ہے میں قتل ہو گیا اور مجھے شدید رنج پہنچا ہے، اے آدمی! جیسی صحبت میں نے آپکی اختیار کی ہے ایسی صحبت آج

تک میں نے کسی کی اختیار نہیں کی ہے، میں نے کہا: پھر ہمارے ساتھ ساتھ کھڑے ہو جاؤ چنانچہ ہم دونوں بغیر توشے کے اٹھ کر چلنے لگے جب ہم وسیع جنگل میں داخل ہوئے ہمیں تین دن تک شدید بھوک نے ستایا، مجھے کہنے لگا: مجھے تو بھوک لگ گئی ہے، میں نے کہا: جی ہاں، کہا: اس پر قسم کھاؤ تاکہ تمہیں کھانا کھلادے؟ میں نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے بیج کو توڑا اور حیوان کو پیدا کیا تم اس سے کچھ نہیں مانگو گے اگر چاہے تو تمہیں کھلائے چاہے تو ترک کرے پھر وہ مسکرادیا اور بولا: اب چلو چنانچہ ہمارے اوپر پاکیزہ کھانوں کا فیضان ہوا اور ثمرات کی فراوانی ہوئی حتی کہ ہم مکہ میں صحیح سلامت داخل ہو گئے، پھر وہ مجھ سے جدا ہو گیا اور میں اس سے جدا ہو گیا، یوسف رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو دیکھا ہے کہ جب بھی وہ اس آدمی کا ذکر کرتے تو رو جاتے اور اس کی صحبت پر افسوس کرتے۔

۱۴۲۵۵- محمد بن محمد بن عبداللہ، نصر بن شافع مقدسی زاہد، موسیٰ بن علی الخمیمی سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: یمن کے ایک آدمی کے بارے میں مجھے بتایا گیا کہ وہ نفس کی مخالفت کرنے والوں پر سبقت لے گیا ہے اور جہاد فی النفس میں اعلیٰ مرتبہ رکھتا ہے، میرے سامنے اسکی عقل وحکمت بیان کی گئی اور یہ بھی کہا گیا کہ وہ تواضع ورحمت میں بلند مقام رکھتا ہے، میں حج کرنے چلا گیا جب میں نے حج کے ارکان ادا کر لئے میں اس کے پاس گیا تاکہ اسکا کلام سنوں اور اس کے مواعظ سے مستفید ہوں چنانچہ میں اور دیگر لوگ اس سے ایک ہی جیسے سوالات کرتے، ہمارے ساتھ ایک نوجوان بھی تھا اور اس پر صالحین کی علامتیں نمایاں دکھائی دیتی تھیں اہل خوف کا نظارہ اس میں عیاں تھا، اس کے چہرے کی رنگت زرد تھی لیکن کسی بیماری کی وجہ سے نہیں یہ تکلفاً آنکھیں چندھیا کر رکھتا تھا۔ دبلے پتلے جسم کا مالک تھا لیکن اسکا دبلا پن کسی بیماری کی وجہ سے نہیں تھا، خلوت کو محبوب رکھتا تھا اور تنہائی سے مانوس تھا، تم اسے دیکھو کر سمجھتے کہ بس ابھی اس پر کوئی مصیبت نازل ہوئی ہے، یا اسے کوئی حادثہ پیش آیا ہے، نکل کر ہمارے پاس آیا اور نوجوان نے اس آدمی کو سلام کیا اور اس سے مصافحہ بھی کیا، شیخ نے نوجوان کو مرحبا کہا پھر ہم سب نے اس شیخ کو سلام کیا پھر نوجوان نے کلام شروع کیا اور کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے آپ کے دلوں کو بیماریوں کا طبیب منتخب کیا ہے، گناہوں کی تکالیف کے لئے معالج مقرر کیا ہے، مجھ میں ایک زخم لگ چکا ہے اسکی بیماری مکمل ہو چکی، اگر آپ مجھ پر مہربانی فرمائیں اور میرا علاج کریں، شیخ بولا: اے نوجوان پوچھو جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو، نوجوان بولا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے: اللہ تعالیٰ سے خوفزدہ ہونے کی کیا علامت ہے؟ شیخ بولا: کہ آدمی اپنے دل سے اللہ کے خوف کے علاوہ ہر خوف کو نکال دے نوجوان نے پوچھا: اللہ آپ پر رحم فرمائے: بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کا خوف کب نمایاں ہو جاتا ہے؟ کیا جب آدمی اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے نفس کو بیمار کے مرتبہ پر اتار دے پھر وہ بیماریوں کے خوف کے مارے ہر طرح کے کھانے سے احتیاط برتے اور دوائی کی تلی پر صبر کرے تاکہ کہیں بیماری طویل نہ ہو جائے، پھر نوجوان نے ایک چیخ ماری اور کہا آپ نے عافیت دی میں عافیت تک پہنچ گیا آپ نے علاج کیا میں نے شفا پائی، پھر وہ کچھ مبہوت سا ہو کر رہ گیا وہ کچھ جواب دینے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا حتی کہ مجھے گمان ہوا کہ اسکی روح پرواز کر گئی ہے، نوجوان پھر بولا! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنے والے کی کیا علامت ہے؟ کہا: اے میرے دوست! محبت کا درجہ تو بہت بلند ہے، نوجوان بولا! میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے بیان کریں، شیخ کہنے لگا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کے دل میں ایک چیز پڑتا ہے پھر وہ اپنے دلوں کے نور سے اللہ تعالیٰ کے جلال کی طرف دیکھتا ہے، پھر ان کے بدن دنیوی ہوتے ہیں اور ان کی روحیں اخروی اور ان کی عقلیں سماوی ہوتی ہیں وہ روحیں فرشتوں کی صفوں میں چلتی پھرتی ہیں اور وہ امور کے مالک کا یقین سے مشاہدہ کرتی ہیں، پھر وہ اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں چونکہ وہ اپنے رب سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں نہ انھیں جنت کی طمع ہوتی ہے اور نہ ہی جہنم کا خوف، پھر وہ نوجوان رونے لگا اور رونے سے اسکی سسکیاں بندھ گئیں پھر اس نے ایک زوردار چیخ ماری شیخ اٹھا اور نوجوان پر گر پڑا اور اسکا بوسہ لیا پھر بولا: یہ عالمین کا پچھاڑہ ہے یہ مجتہدین کا درجہ ہے اور یہ متقین کا امان ہے۔

۱۴۲۵۶- احمد بن معلی صندی وراق، احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین ومحمد بن احمد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت

ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: چکی کا پاٹ تین چیزوں پر گھومتا ہے، (۱) اللہ تعالیٰ کے وعدے کے اعتماد پر، (۲) رضا پر، (۳) اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹانے پر۔

۱۴۲۵۷-احمد، احمد، یوسف و محمد سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جس سے اسکا رب عزوجل انصاف کرے، کسی نے پوچھا: رب تعالیٰ کیسے انصاف کرتا ہے؟ فرمایا: امور طاعت میں بندے کے لئے آفات کو عارض کرے اور معصیت میں جہالت کو اس پر وارد کرے، اگر بندے کے گناہوں پر اللہ تعالیٰ اس کی دار وگیری کرے تو بندہ اسے عین عدل سمجھے اور اگر بندے کی مغفرت کرنے تو بندہ مغفرت کو اسکا فضل سمجھے اور اگر اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو قبول نہ کرتا ہو تو اسے ظالم نہ سمجھے چونکہ نیکیاں آفات کی وجہ سے قبول نہیں ہورہیں اور اگر اپنی نیکیوں کو قبول ہوتی دیکھے تو اسے محض رب تعالیٰ کا احسان سمجھے چونکہ یہ امر اس کی کراموں میں سے ہے۔

۱۴۲۵۸-ابونعیم اصفہانی اپنے والد سے، ابوالحسن ملطی، ابوعبداللہ جلاء کہتے ہیں ایک مرتبہ میں گھر سے نکل کر دریائے نیل کے کنارے پر گیا وہاں میں نے ایک عورت روتی ہوئی دیکھی اور زور زور سے چیخیں مار رہی تھی، اتنے میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ اس کے پاس آ نکلے اور اس سے کہنے لگے: تم کیوں رو رہی ہو؟ بولی، میرا بچہ جو کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک تھا میرے سینے پر بیٹھا کھیل رہا تھا اچانک ایک مگرمچھ نکلا اور بچہ مجھ سے چھین کر لے گیا، ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نماز کی طرف متوجہ ہوگئے دو رکعت صلوٰۃ حاجت پڑھی پھر دعا کی، کیا دیکھتے ہیں کہ مگرمچھ دریا سے نکل کر باہر آرہا ہے اور اس کے پاس ایک بچہ بھی ہے دیکھتے ہی دیکھتے مگرمچھ ماں کے سامنے بچہ پھینک کر واپس دریا میں چلا گیا ماں نے بچہ اٹھا کر سینے سے لگالیا، میں اس سارے واقعہ کو کھلی آنکھوں دیکھتا رہا۔

۱۴۲۵۹-عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوعثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک حکیم کا قول ہے: جو بندہ خالص اللہ کے لئے محبت کرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ وہ ایسی محبت میں رہے جسے کوئی بھی پہچان نہ سکے۔

۱۴۲۶۰-محمد بن ابراہیم، عبدالحکیم بن احمد بن سلام سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نبطی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں جب وہ عربوں میں داخل ہونے لگے:

۱۴۲۶۱-محمد بن ابراہیم، عبدالحکم بن احمد بن سلام سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے جنگل میں ایک سوراخ دیکھا اس میں ایک رقعہ تھا جس پر لکھا تھا، آزاد کردہ غلاموں قریب البلوغ نوجوانوں، عبادت گزار بننے والوں اور عربوں میں داخل ہونے والے نبطیوں سے بچو عبدالحکم کہتے ہیں کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نحیف جسم والے تھے چہرے کی رنگت سرخ تھی اور ان کی ڈاڑھی میں سفیدی نہیں تھی۔

۱۴۲۶۲-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن حمدان نیشاپوری، عبدالقدوس بن عبدالرحمٰن شامی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے معبود! یقیناً جب اہل معرفت نے عاقبت دیکھی اور منتہائے عاقبت کو گوشہ چشم سے دیکھا اور تیری جود وسخاوت کا دلوں میں یقین کرلیا اور ان پر تو نے جو ابتداء نعمتوں کی بوچھاڑ کی ان کا مشاہدہ کرلیا تو نے اس میں پائے جانے والے نفع پر انکی راہنمائی کی جبکہ تو عالیشان ہے، مضار و منافع سے ماوراء ہے انہوں نے تیری پیشگی طاعات پر استقلال دکھایا انہوں نے تیری عظیم تر عبادت کو بھی کمتر سمجھا، دیگر لوگوں نے جس امر کو دشوار سمجھا اس کو انہوں نے ہلکا تصور کیا، انہوں نے تیری رضا کے حصوں کے لئے جہد مسلسل کی، تیرا شکر ادا کرنے میں معمولی کوتاہی کو بھی انہوں نے عظیم تر سمجھا اگرچہ تیری طاعت بجالانے میں ان سے ذرہ برابر بھی کوتاہی نہیں ہوتی تھی مگر پھر بھی وہ عظیم تر کوشش کو کمتر سمجھتے تھے، اسی لئے ان کے بدن دبلے پتلے ہیں، اسی لئے ان کے چہروں کی رنگت بھی تبدیل ہوگئی، تیرے غیر سے انھوں نے اپنے دل خالی کرلیے،، ہمہ وقت تیرے ذکر میں انکی عقلیں اور زبانیں مشغول رہیں، انکی تمامتر

سوچیں مخلوق سے کٹ کر تیری طرف مرکوز ہو گئیں، ان کے نفوس تیرے بارے میں خلو سے مانوس اور خوش ہونے لگے، بندوں کے درمیان عاجزی سے چلنے لگے، تیری طاعت کے طرف تیز قدم چل کر گئے، اے میرے معبود جس طرح تو نے انھیں اعلیٰ درجات سے شرف بخشا اور انہیں بلند شان فضائل سے نوازا تو ہمارے دلوں کو اپنی محبت کی رسی سے باندھ دے پھر ہمیں آسمانوں اور زمین کی ملکوت میں پھیر دے، اور ہمیں اپنی مراد کی طرف درجہ بدرجہ ترقی نصیب فرما، ہمیں منزل بہ منزل اپنے اصفیاء (چنیدہ بندوں) کے راستے پر چلا، ایک ایک پردہ کو اپنے پوشیدہ علم سے ہمارے لئے دور کر دے، یہاں تک کہ تو مانوسیت کے باغات تک پہنچ جائے، تو اپنے شوق کے پھلوں کو چنوائے، تو اپنی معرفت کے حوضوں سے پلائے، اپنی نعمتوں کو پھلا کر پاک تر ہو جائے، تو اپنی نعمتوں کے تالابوں میں بکھوئے پھر تو ان نعمتوں کو ہماری طرف پھیر دے، نوافل کے تحفوں سے ہمیں ترقی عطا فرما، ہماری آنکھوں کو عبرتوں کے فوارے بنادے اور ہمارے سینوں کو شوق کی حرارتوں سے بھر دے ہمارے دلوں کو بھوک و پیاس سے بھر دے، ہمارے نفسوں کو ایسا ماندہ کر دے تاکہ انھیں تیرے خوف کی وجہ سے پسند ترک کر دینی پڑے، جب تک تو ہمیں زندہ رکھے تو اپنی طاعت پر زندہ رکھ اور جب ہمیں موت دے تو اپنی پسندیدہ ملت میں شامل کر کے موت دے درآنحالیکہ ہم ہدایت یافتہ ہوں نہ ہم مغضوب علیہ ہوں اور نہ ہی ضالین۔

۱۴۲۶۳-ابوالحسن احمد بن محمد بن مقسم، حسن بن علی بن خلف، اسرائیل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا:

ش: اموت وماماتت الیک صبابتی . ولا رویت من صرف حبک اوطاری.

میں تو مر جاؤں گا لیکن تجھ سے میری محبت ختم نہیں ہوگی اور نہ ہی تیری خالص محبت سے میری حاجتیں سیراب ہو سکتی ہیں۔

۱۴۲۶۴-احمد بن محمد، حسن بن علی، اسرائیل سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ مخلوق سے علیحدگی کب درست ہے؟ فرمایا: جب تم اپنے نفس سے علیحدگی اختیار کرنے پر قدرت حاصل کر لو گے۔

۱۴۲۶۵-احمد بن محمد، احمد بن عثمان مکی صوفی، عثمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ہمیں کہا: میں نے ایک مرتبہ میدان تیہ میں ایک سیاہ فام دیکھا جب بھی وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا اس کا چہرہ سفید ہو جاتا، میں نے اس سے کہا: اے آدمی! تمہارے اوپر ایک ایسا حال ظاہر ہوتا ہے جو تجھے متغیر کر دیتا ہے کہنے لگا: میرے پاس سے ہٹ جاؤ اے ذوالنون! جو حالات میرے اوپر وارد ہوتے ہیں وہ اگر تمہارے اوپر وارد ہوں تو تم بھی میری طرح گھومنے پھرنے لگ جاؤ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

ذکرنا وما کنا نسینا فنذکر . ولکن نسیم القرب یبدو فیبھر .

فاحبابہ طورا واغدی بہ لہ. اذا الحق عنہ مخبر ومعبر

ہم یاد رکھتے ہیں اور جب بھول جاتے ہیں تو پھر یاد کر لیتے ہیں لیکن قرب کی بادنسیم ظاہر ہو وہ بالا ہو جاتی ہے پس اس کے احباب صبح و شام اس کی سوچ میں ہوتے ہیں جبکہ حق نے اسکے بارے میں خبر دی ہے۔

۱۴۲۶۵-احمد بن محمد، حسن بن علی، اسرائیل سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بیت المقدس میں میں نے ایک آدمی دیکھا جسے شدت غم نے بے چین کر دیا تھا، میں نے اس سے پوچھا: کس چیز نے تجھے اس جوش میں مبتلا کر دیا؟ وہ بولا: زہاد دین اور عباد تمکوار صاف اخلاص کو لیکر چلے گئے، بس تلچھٹ سی باقی رہ گئی ہے، پس کیا راہنمائی کرنے والی کوئی دلیل یا کوئی جگانے والا الحکیم ناقی ہے؟ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون کے پاس سے کچھ لوگ چوپایوں پر سوار گزرے فرمانے لگے: پاخانہ پاخانے پر سوار ہے۔

۱۴۲۶۶-محمد بن ابراہیم بن یزید احمد بن محمد بن عمر، سعید بن عثمان حیاط سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے پوچھا: اے ابوالفیض جو آدمی تواضع کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کی طرف کیسے راستہ ہو سکتا ہے؟ فرمایا! سمجھو! جو آدمی اللہ تعالیٰ کی سلطنت کا یقین رکھتا ہو وہ اپنے نفس کی سطوت کو ختم کرتا ہے چونکہ نفوس سب کے سب کمتر و حقیر ہیں اور جو آدمی تواضع کا ارادہ رکھتا ہو وہ اللہ تعالیٰ

کے سوا اپنے نفس کی طرح نظر نہ کرتا ہو، چنانچہ نبی ﷺ کے فرمان "من تواضع للہ رفعه الله" جو تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندیاں عطا فرماتے ہیں" کا مطلب یہ ہے کہ جس نے مسکین اور فقر الی اللہ کو عاجزی سے اختیار کیا اللہ تعالیٰ اسے انقطاع (اسی کا ہو جانا) کی عزت سے نواز تے ہیں۔

۱۴۲۶۷-احمد بن محمد بن مقسم، ابو عباس بن یوسف شکلی، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ یہ اشعار پڑھے۔

منع القرن بوعده ووعيده. مقل العيون بليلها ان تهجع.

فهمو عن الملك الكريم كلامه. فهما تذل له الرقاب وتخضع.

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے وعدہ وعید کے ذریعہ باز رکھا اور رات کے وقت آنکھوں کو نیند کرنے سے روک دیا، لوگوں نے کریم بادشاہ کے کلام کو اس طرح سمجھا کہ انہوں نے رب تعالیٰ کے حضور گردنیں جھکا دیں۔

۱۴۲۶۸-احمد بن محمد بن مقسم، حسن بن علی بن خلف، اسرافیل سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے رب تو وہ ذات ہے کہ ہر چیز تیری رحمت میں داخل ہوگئی ہے اور تیری تسبیح تنگ نہیں پڑی، مگر اسی آدمی سے جسکو شک تیرے انکار کی طرف لے گیا۔

ایک مرتبہ کسی آدمی نے ذوالنون سے کوئی بات پوچھی انہوں نے فرمایا: بلاشبہ جس ذات نے تیرے رزق کی کفایت اختیار کی ہے وہ تیرے متعلق متہم نہیں ہے، اسرافیل کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے ساتھ کشتی میں سوار تھا میں نے منہ میں کچھ تری سی پائی جسے میں نے پانی میں تھوک دیا، ذوالنون مصری رحمہ اللہ بولے: اے دشمنی رکھنے والے انسان تیرا ناس ہو! کیا اللہ کی نعمت پر تھوک رہے ہو، ایک مرتبہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے یہ اشعار سنائے۔

ترجمہ: عارفین کے دلوں کی جولان گاہ تو روضہ (باغ) سماویہ ہوتا ہے جس کے ورے رب کے حجابات ہوتے ہیں عالم سر میں اسکا قرب دلوں کی حفاظت کرتا ہے اگر مقرر مدتوں کی بات نہ ہوتی تو وہ دل محبت سے پگھل جاتے، محبت کے پیاسوں کو تیرے خالص جام سے سیراب کیا گیا اور باد نسیم نے انھیں تازگی بخشی، جو دل عرش والے کے قریب تر ہو گئے جس عرش کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب سے مزین کر رکھا ہے، پس وہ ان سے راضی ہوا اور انھیں راضی کر دیا حتی کہ غایت رضاء کے محاذی ہو گئے اور محبوب کے پاس اعلیٰ مقام پر جا تر ے اس کے عزم لطیف سے تمام تر داخلی پردے چاک ہو گئے، پھر ان دلوں اور حبیب کے درمیان پوشیدہ راز چل پڑے حتی کہ ہر دل غیر کے قرب سے محفوظ ہو گیا۔

۱۴۲۶۹-ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی کے پاس بیٹھو جس کی صفات تم سے کلام کریں اور اس آدمی کے پاس مت بیٹھو جس کی زبان تم سے کلام کر رہی ہو۔

۱۴۲۷۰-عبد اللہ بن محمد، ابو بکر دینوری، محمد بن احمد شمشاطی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ عبادت گزار بندے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ تصدیق کے ساتھ معاملہ کرتا ہے وہ طریق دقیق سے سلامتی میں رہتے ہیں، تنگی کے حجاب ان کے لئے کشادہ ہو جاتے ہیں اور شفیق رفیق ذات ان پر نرمی کرتی ہے اور روزوں کو ان کی غذا بنا دیتی ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ "فيهما من كل فاكهة زوجان" "ان دونوں جنتوں میں ہر قسم کے پھل کی دو دو قسمیں ہوں گی" (الرحمٰن: ۵۲) پس وہ عبادت گزار بندے کل ہی کو حوروں کے ساتھ بالا خانوں میں سکونت پذیر ہوں گے، جو کچھ بھی ان کے جی چاہیں گے وہ کھائیں گے اور ہمیشہ کی جنتوں میں آنکھیں نیچی رکھنے والی عورتوں کے ساتھ ہوں گے حالانکہ جبرائیل ان کے پاس اللہ کی طرف سے مزید عطایا کی خوشخبری بھی لایا ہے، پس ان عبادت گزاروں جیسا کون ہو سکتا ہے، حالانکہ عالم سر نے انکے لئے تمام تر حجابات چاک کر دیئے ہیں اور ان کی طرف رب تعالیٰ نے خصوصیت سے نظر کی ہے۔

۱۴۲۷۱- عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن احمد سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ عبادگزار بندے ہیں جو اسکی طرف جانے والے راستے کو باخوبی جانتے ہیں، اسکے حضور روبرو کھڑے ہونے کو بھی باخوبی جانتے ہیں پس دل عالم الغیوب کی طرف بڑھ گئے اور اسکے خوف کی کڑواہٹ کے غم کے غم چڑھالئے، انہوں نے تاریکیوں سے اللہ کو راضی کرنے کا کام لیا پس اللہ تعالیٰ نے انھیں علم اور مزید عطایا سے نواز دیا اور انھیں سلامتی کے دریاؤں میں غوطہ دیا پس آنے والے کل کو یہ لوگ ان زلزلوں اور سطوات سے سلامت رہیں گے اور بالاخانوں میں عیش وعشرت سے ٹھہریں گے۔

۱۴۲۷۲- عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر اسیدی، ابوبکر بن ابی دنیا سے مروی ہے کہ ایک عبادگزار کا کہنا ہے کہ میں مکہ میں حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے ساتھ تھا میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے بھلا وقوف کعبہ میں کیوں نہیں قرار پایا، جو پہاڑ پر وقوف ہوگیا؟ فرمایا: چونکہ کعبہ اللہ کا گھر ہے اور پہاڑ اللہ کا دروازہ ہے، پس لوگ جب کعبہ کا قصد کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انھیں دروازے پر ٹھہرا دیتے ہیں تاکہ تضرع اور عاجزی کرتے رہیں، ان سے پوچھا گیا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، مشعر حرام کا وقوف کیسے حرم میں ہوگیا؟ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے انھیں داخلے کی اجازت عنایت فرمادی تو انھیں ایک دوسرے حجاب میں ٹھہرا دیا اور وہ مزدلفہ ہے چنانچہ جب ان کی آہ وبکا اور تضرع طویل ہوگیا تو انھیں قربانی سے قرب حاصل کرنے کا حکم دیا پس وہ قربانی کرکے گناہوں سے پاک ہوجاتے ہیں اور پھر زیارت (طواف زیارت) کی اجازت اس وقت ہوئی جب لوگ گناہوں سے پاک ہوگئے، ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: ایام تشریق میں روزے رکھنا کیوں مکروہ ہے؟ فرمایا: چونکہ لوگ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کررہے ہوتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی ضیافت میں ہوتے ہیں مہمان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ میزبان کے پاس بحالت روزہ رہیں، ذوالنون رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: آدمی کعبہ کے پردوں کے ساتھ کس معنیٰ کر چمٹ جاتا ہے؟ فرمایا: اس کی مثال ایسی ہے جیسے دو بھائیوں کے درمیان کو جنایت وزیادتی حائل ہو اور زیادتی کرنے والا اپنے بھائی کے سامنے عاجزی کرے اس سے لپٹ جائے اسکا گناہ وزیادتی اسے معاف کردے۔

۱۴۲۷۳- عثمان بن محمد عثمانی، ابوالحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین، ایک صوفی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے سعدون کو بصرہ کے قبرستان میں دیکھا سخت گرم دن تھا اور وہ اپنے رب سے مناجات کررہا تھا اور آواز بلند کہہ رہا تھا، احد، احد، احد میں نے اسے سلام کیا اس نے مجھے سلام کا جواب دیا، پھر میں نے کہا: تجھے اس ذات کا واسطہ جس سے تو مناجات کررہا ہے تھوڑی دیر کے لئے وقف کر، چنانچہ اس نے وقف کیا اور کہا: کہو کیا کہنا چاہتے ہو اور مختصر بات کہو، میں نے کہا، مجھے وصیت کرو میں تمہاری وصیت کو یاد رکھوں گا اور میرے لئے دعا بھی کرو۔ اس نے یہ اشعار پڑھے۔

یا طالب العلم ها هنا وهنا. ومعدن العلم من جنبيكما
ان كنت تبغي الجنان تسكنها. فاذرف الدمع فوق خديكا
وقم اذا قام كل مجتهد. تدعوه كي يقول لبيكا.

اے ادھر ادھر علم کے طلب کرنے والے حالانکہ علم کی کانیں تیرے ازدوس پڑوس میں موجود ہیں اگر تو جنتوں میں رہنا چاہتا ہے تو پھر اپنے رخساروں پر آنسوؤں کی لڑیاں بہادے اور جو مجتہد کھڑا ہوجائے تو تم بھی کھڑے ہوجاؤ تاکہ تم اسے پکارو اور وہ لبیک کہے۔

پھر سعدون اپنے کام میں مصروف ہوگیا اور کہنے لگا: اے فریادیوں کی فریادرسی کرنے والے میری فریاد سن لے، میں نے اسے کہا: اپنے اوپر نرمی کر شاید اللہ تجھے ایک مرتبہ نظر کرم سے دیکھ لے اور تجھے معاف کردے، اس نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھوڑا لیا اور تیزی سے بھاگنے لگا اور کہتا جارہا تھا۔

انست به فلا ابغي سواه. مخافة ان اضل فلا اراه.

فحسبک حسرۃ وضناوسقماً بطردك من مجالس اولياه.

میں تو اللہ تعالیٰ سے مانوس ہوں اس کے علاوہ میں کسی کو طلب نہیں کرتا ہوں چونکہ مجھے خوف ہے کہ میں کہیں اسے گم نہ کر دوں اور پھر اسے دیکھ نہ سکوں تجھے بس اتنی حسرت ضعف وکمزوری کافی ہے جو تجھے اللہ کے دوستوں کی مجالس سے دھتکار دے۔

۱۴۲۷۴-عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ فتح بن شخرف کا بیان ہے کہ سعدون محبت باری تعالیٰ میں حد دیوانگی تک پہنچ گئے تھے ان کی ہر ہر بات سے فریفتگی ٹپکتی تھی ساٹھ سال تک مسلسل روزے رکھتے رہے حتیٰ کہ ان کے دماغ میں بھی قدرے فرق آ گیا تھا لوگ انھیں مجنون کہہ کر پکارتے تھے، فتح کہتے ہیں: ایک زمانے تک سعدون ہم سے غائب رہے میں ان سے ملاقات کا مشتاق تھا چونکہ مجھے ان کی حکمت کے متعلق بیان کیا گیا تھا، چنانچہ ایک مرتبہ میں مصر کے مقام فسطاط میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے حلقہ میں کھڑا تھا میں نے سعدون کو دیکھا انہوں نے اون کا بنا ہوا ایک جبہ پہن رکھا تھا پشت کی طرف لکھا تھا: یہ جبہ نہ بیچا جائے ذوالنون رحمہ اللہ کھڑے علم باطن میں کلام کر رہے تھے کہ سعدون نے انھیں پکارا اور کہا: دل اسیر ہونے کے بعد امیر کب ہوجاتا ہے؟ ذوالنون رحمہ اللہ بولے: جب رب خبیر ضمیر پر مطلع ہوجائے اور ضمیر میں صرف اور صرف اپنی محبت پائے چونکہ اللہ تعالیٰ جلیل القدر غالب ذات ہے، سعدون رحمہ اللہ نے ایک زوردار چیخ ماری اور غش کھا کر گر گئے جب غشی سے افاقہ ہوا تو یہ شعر پڑھا:

ولا خير في شكوىٰ الىٰ غير مشتكى . ولا بد من شكوىٰ اذالم يكن صبر .

بغیر شکایت کے شکوی میں کوئی بھلائی نہیں اور جب بندہ صبر نہ کر سکتا ہو تو اس وقت شکوہ کے سوا بھی کوئی چارۂ کار نہیں۔

پھر کہا: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں "ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم" پھر کہا: اے ابوفیض کیا دلوں میں سے کچھ دل ایسے بھی نہیں جو گناہ کرنے سے پہلے بھی توبہ کرتے ہوں؟ فرمایا: جی ہاں: یہ وہی دل ہیں جنھیں اطاعت سے پہلے ثواب مل جاتا ہے، کہا: اے ابوفیض اسکی شرح کیجئے: فرمایا اے سعدون! یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے قلوب روح الیقین کی ضیاء پاشیوں تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں، انہوں نے نفوس کو خواہشات سے یکسر جدا کر رکھا ہوتا ہے، وہ راہبین ہوتے ہیں، بندوں کے بادشاہ ہوتے ہیں، زاہدین کے امراء ہوتے ہیں ان کے والہانہ قلوب میں اللہ کے شوق کی بارش برستی ہے ان میں ایسا کوئی نہیں ہوتا جو مخلوق سے مانوس رہے یا محتاج رزق سے رزق طلب کرے، وہ بھری مجلس میں حقیر وذلیل لگتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم الشان اور جلیل القدر ہوتا ہے، سعدون بولے: اے ذوالنون مصری رحمہ اللہ ہم اللہ تعالیٰ تک کب رسائی حاصل کر سکتے ہیں؟ فرمایا اے سعدون! اذیت کو دور کر کے اپنے عزم کی تصحیح کرتے رہو اور جو نظام کار کا مالک ہے اس سے مانگتے رہو۔

فتح کہتے ہیں سعود نے ذوالنون رحمہ اللہ کے حلقہ سے ایسا سر اٹھایا کہ بعد میں پھر نظر نہ آ جائے۔

۱۴۲۷۵-عثمان بن محمد، ابوالحسن رازی، ابوالحسن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔

يجول الغنى والعزفي كل موطن . ليستوطناقبل امرىء ان توكلا.

ومن يتوكل كان مولاه حسبه. وكان له فيمايحاول معقلا

مالداری اور عزت ہر جگہ گھوم پھر رہی ہے تا کہ کسی آدمی کو توکل کرنے سے پہلے ٹھکانا بنا لے اور جو آدمی توکل کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہوجاتا ہے اور وہ جس طرف بھی قصد کرتا ہے اسے پناہ گاہ مل جاتی ہے۔

ایک مرتبہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔

لبست بالعفة ثوب الغنى.فصبرت امشى شامخ الرأس .

انطق الى الصبرلسانى فما. اخضع بالقول لجلا سى .

اذرأيت التيه من ذی الغنى . تهت على التائه بالباس

میں نے پاکدامنی کی صورت میں مالداری کا کپڑا پہن لیا ہے اور میں بلند و بالا پہاڑ پر صبر کرکے چل رہا ہوں، میری زبان صبر کی ہدایت کرنے لگی ٹیکن میں بالقول اپنے ہم نشینوں کے لئے نہ جھک سکا، اچانک میں نے تیہ میں صاحب غنیٰ کو دیکھا جو اپنی کیفیات میں بے حال پڑا تھا۔

۱۴۲۷۶-محمد بن ابراہیم بن احمد، ابوالفضل صیرفی، ابوعثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے اچھی ہوسکتی ہے اور آخرت صرف اللہ کے عفو و درگزر سے ہی اچھی ہوسکتی ہے اور ہیشتیں بھی صرف دیدار باری تعالیٰ سے اچھی ہوں گی۔

۱۴۲۷۷-محمد بن ابراہیم، ابوالفضل، ابوعثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بخل کی وجہ سے اپنے دشمنوں کو جنت میں جانے سے نہیں روکا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو محفوظ رکھا چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمان دشمنوں کو فرمانبردار اولیاء کے ساتھ جمع کرنا نہیں چاہتے۔

۱۴۲۷۸-ابوبکر احمد بن محمد بغدادی، احمد بن عبداللہ بن میمون سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے گھٹیا لوگوں کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ کون لوگ ہوسکتے ہیں؟ فرمایا جنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچنے والے راستے کی سوجھ بوجھ نہ ہو اور نہ ہی اسکی تلاش میں ہوں۔

۱۴۲۷۹-محمد بن احمد، محمد بن عبدالملک بن ہاشم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا: کیا وجہ ہے کہ ہم نوافل کی طاقت کیوں نہیں رکھتے؟ فرمایا: چونکہ تم لوگ فرائض کو صحت و درستی سے ادا نہیں کرتے ہو، کسی نے ان سے پوچھا: کون آدمی دائمی گناہ میں مبتلا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جو آدمی فانی دنیا سے محبت رکھتا ہو۔

۱۴۲۸۰-محمد بن احمد بن عبداللہ بن میمون سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی سے کہہ دو جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کا دم بھرتا ہو کہ وہ غیر اللہ کے سامنے جھکنے سے بچ جائے اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے کی علامت یہ ہے کہ وہ غیر اللہ کے سامنے اپنی حاجت ظاہر نہ کرے۔

۱۴۲۸۱-عبداللہ بن میمون کی سند بالا سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ایک بار میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے کمال عقل اور کمال معرفت کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا: جس چیز کا تمہیں حکم دیا گیا ہوا سے تم بجالاتے ہو دراں حالیکہ کفایت میں تکلف کو تم ترک کرنے والے ہو پس تم کامل عقل والے ہو اور جب تم اپنے تمام تر احوال میں اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرلو یہ تعلق اعمال کی حد تک نہ ہو درآنحالیکہ غیر اللہ کی طرف تمہاری نظریں نہ اٹھتی ہوں پس تم اس وقت کامل معرفت والے ہو۔

۱۴۲۸۲-محمد بن احمد بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی کے لئے خوشخبری ہے جس نے ورع کو اپنے دل کا شعار بنالیا اور دل کی بصیرت میں طمع کو داخل نہ کیا اور جو کچھ بھی کرتا ہو اس پر نفس کا محاسبہ کرتا ہو۔

۱۴۲۸۳-محمد سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مڈبھیڑ کے وقت پہلوان کا امتحان لیا جاتا ہے، امانتدار کا اخذ وعطا کے وقت امتحان لیا جاتا ہے، بیوی بچوں والے کا فاقہ اور آزمائش کے وقت امتحان لیا جاتا ہے اور مصائب کے وقت بھائیوں اور دوستوں کا امتحان لیا جاتا ہے۔

۱۴۲۸۴-محمد بن احمد، احمد بن عبیداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل حقائق نے اپنے حقائق کی رو سے جس چیز پر اتفاق کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی گمشدہ چیز نہیں کہ اسے تلاش کیا جائے، نہ وہ غایت والا ہے کہ اسکا ادراک کیا جائے سو جس نے موجود کو پالیا تو اس نے موجود سے دھوکہ کھایا جبکہ ہمارے نزدیک موجود چیز تو معرفت ہے اور اعمال سے اسکا کشف ہوتا ہے۔

۱۴۲۸۵-ابونصر ظفر بن حسین صوفی، علی بن احمد ثعلبی، احمد بن فارس فرغانی، علی بن عبدالحمید حلبی، ابن فرضی سے مروی ہے کہ حضرت

ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: آزمائش تو مؤمن کا نمک ہے سو جب آزمائش معدوم ہو جاتی ہے تو اس کے حال میں فساد آ جاتا ہے۔

۱۴۲۸۶-ظفر بن حسین، احمد بن محمد بن فضل، ابوالحسن رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی شے اللہ کو نہ دیکھے اور وہ مر جائے جیسا کہ اللہ کو کوئی چیز دیکھے نہیں اور وہ زندہ رہتی ہے، چونکہ حیات باقی رہنے والی چیز ہے اس کے ذریعے باقی رہتا ہے جو اسے دیکھتا ہے، ایک مرتبہ فرمایا: لوگ اعمال کی آنکھ سے کلام کرتے ہیں جبکہ میں انعام واحسان کی آنکھ سے بات کرتا ہوں۔

۱۴۲۸۷-ابوالحسن، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کا بیان ہے میں نے ایک عابد کو کہتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ عبا تگوار بندے ہیں جو جب دیکھتے ہیں تو نظر کرتے ہیں جب نظر کرتے ہیں تو عقل سے کام لیتے ہیں جب عقل سے کام لیتے ہیں تو ان میں علم آ جاتا ہے اور جب ان میں علم آتا ہے تو اپنے علم سے نفع اٹھاتے ہیں اور ان کے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تمام تر حائل حجابات رفع ہو جاتے ہیں پھر وہ دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جو نعمتیں اپنے پاس ذخیرہ کر رکھی ہیں ان کا مشاہدہ کرتے ہیں اور تمام تر مخفی مجوبہ امور آشکارہ ہو کر رہ جاتے ہیں پھر وہ ہر پوشیدہ امر کو قطع کر لیتے ہیں اور یہی چیز مطلوب ومقصود بھی ہے۔

۱۴۲۸۸-ظفر، محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبداللہ بن میمون سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: عارف کا پہلا درجہ کونسا ہے؟ فرمایا: سب سے پہلے حیران وپریشان ہونا پھر محتاجی پھر اتصال پھر عقلاء کی عقل حیرت تک پہنچ جاتی ہے، ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ عارف پر اغلب حال کونسا ہوتا ہے؟ فرمایا: اسکی محبت اور اسکے بارے میں محبت اور نعمتوں کا بکھرے ہوئے ہونا یہ وہ احوال ہیں جو عارف سے جدا نہیں ہوتے۔

۱۴۲۸۹-محمود بن احمد محمد بن عبدالملک سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری نے فرمایا۔

۱۴۲۹۰-عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین، فتح بن شخرف سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں مباح کی طلب میں نکلا اچانک میں نے ایک آواز سنی اسکی طرف اچانک جو مڑ کر دیکھا کہ ایک آدمی شدت غم میں دعا کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے، بلاشبہ تجھے علم ہے کہ گناہوں پر اصرار کے باوجود استغفار کرنا سراسر ملامت ہے، میں جانتا ہوں کہ تیری مغفرت وسیع تر ہے اس کے باوجود میں استغفار کو ترک کر دوں تو یہ نری مایوسی ہے، اے میرے معبود تو نے خالص اخلاص سے اپنے خصائص کو مخصوص کر رکھا ہے، اور تو نقص سے پاک ہے، تو نے عارفین کے قلوب کو وسوسوں کے پیش آنے سے محفوظ رکھا ہے، تو نے اپنے اولیاء میں سے مانوس ہونے والوں کو مانوس کیا اور انھیں کفایت ورعایت اور متوکلین کی ولایت عطا کی، تو بستروں پر بھی ان کی حفاظت کرتا ہے، تو ان کے پوشیدہ رازوں پر مطلع ہے، پوشیدہ راز تیرے نزدیک مکشوف ہے، میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور تیرا محتاج ہوں اور تو انعام واحسان کرنے میں معروف ہے پھر وہ خاموش ہو گیا اور میں اس کی آواز نہ سن سکا۔

۱۴۲۹۱-عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن ابراہیم مذکر بن عباس بن یوسف شکلی، محمد بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں حج کے لئے بیت اللہ حرام کی طرف چل پڑا اسی دوران میں طواف میں مشغول تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بیت اللہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا ہے اور وہ روتے ہوئے کہہ رہا ہے: میں نے اپنی آزمائش کو تیرے غیر سے چھپائے رکھا ہے میں نے اپنا راز تیرے سامنے رکھ دیا ہے، تیرے سوا ہر ایک سے میں نے اعراض کر لیا ہے: میں تعجب کرتا ہوں اس آدمی پر جو تیری معرفت رکھتا ہو وہ تجھ سے کیسے دور ہو سکتا ہے اور جس نے تیری محبت چکھ لی ہے وہ تیرے بغیر کیسے صبر کر سکتا ہے؟ پھر اس نے یہ شعر پڑھا۔

ذوقتنی طیب الوصال فزدتنی ۔ شوقاً الیک مخامر الحسرات

تو نے مجھے وصال کی لذت چکھادی اور مجھے اپنے شوق میں ترقی دی حسرتوں کی چادریں تیری طرف ہیں۔

پھر بولا: اے نفس میں نے تجھے مہلت دی لیکن تو نہ سدھر سکا۔ تیری پردہ پوشی کی لیکن تجھے حیاء نہ آئی، مناجات کی حلاوت تجھ

سے چھین لی گئی لیکن تو نے کچھ پرواہ نہ کی، پھر کہنے لگا: اے میرے مالک! مجھے کیا ہوا جب میں تیرے حضور کھڑا ہو جاؤں تو مجھ پر دکھ کا غلبہ ہونے لگے اور مجھے آنکھوں کی ٹھنڈک روک لے پھر یہ شعر پڑھا۔

روعت قلبی بالفراق فلم اجد. شيئاً امر من الفراق واوجعا.
حسب الفراق بان يفرق بيننا. واطال ماقد كنت منه مودعا.

میں نے اپنے دل کو محبوب کے فراق سے ڈرایا لیکن میں نے فراق سے زیادہ کڑوی اور تکلیف دہ چیز کوئی نہیں پائی فراق اتنا ہی کافی ہے کہ ہمارے درمیان جدائی ڈال دی جائے اور میری وویعت کی مدت طویل تر ہوتی جائے۔

پھر کہا: میں اس پر قدرت نہیں رکھتا تھا کہ چھپ چھپا کر کعبہ تک پہنچ جاؤں، جب اس نے اپنے اوپر اوڑھی ہوئی چادر سرکتی ہوئی محسوس کی تو اس نے کہا: اے ذوالنون! اپنی نظریں جھکالو میری طرف نظر کرنا حرام ہے، میں اب سمجھا کہ وہ کوئی عورت ہے، میں نے کہا: اے اللہ کی بندی! کس چیز کے ذریعے محب کے غم کو جمع کیا جا سکتا ہے؟ بولی: جب ذکر کا کوئی محاورہ ہو اور شوق کی حضور ہو۔ اے ذوالنون آپ کو پتہ نہیں کہ شوق سے بیماریاں جنم لیتی ہیں اور تجدید ذکر سے غم وحزن جنم لیتا ہے پھر یہ شعر پڑھا۔

لم اذق طعم وصلک حتی . زال عنی محبتی للانام

میں نے تیرے وصل کا ذائقہ نہیں چکھا کہ مخلوق کی وجہ سے میری محبت زائل ہو جائے۔ پھر یہ شعر پڑھا۔

نعم المحب اذاتزايد وصله. وعلت محبته بعقب وصال

محب بہت اچھا ہے جب اسکے شوق وصل میں اضافہ ہوا اور اسکی محبت وصال کے پیچھے پروان چڑھتی جا رہی ہو۔

پھر بولی: تو نے مجھے تکلیف پہنچائی کیا تمہیں پتہ نہیں کہ اللہ تک وہی پہنچ سکتا ہے جو غیر کو ترک کر دے۔

۱۴۲۹۲- احمد بن اسحٰق، احمد بن حسین انصاری، ابو عصمہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس تھا ان کے سامنے ایک خوبصورت نوجوان بیٹھا ہوا تھا جو انھیں کوئی چیز املاء کرا رہا تھا، اتنے میں ایک خوبصورت عورت سامنے سے گزری نوجوان آنکھیں چرا کر اسے دیکھنے لگا ذوالنون مصری رحمہ اللہ معاملہ بھانپ گئے اور نوجوان کی گردن دوسری طرف پھیر کر یہ شعر پڑھا۔

دع المصوغات من ماء وطين . واشغل هواک بحور عين.

پانی اور مٹی سے ڈھلی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دے اور اپنی محبت کو حور عین میں مشغول رکھو۔

۱۴۲۹۳- عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نشین کی حرمت یہ ہے کہ تم اسے خوش وخرم رکھو اگر تم اسے خوش نہیں رکھ سکتے کم از کم اسے پریشان تو نہ کرو۔ سو اس زمانے میں لوگوں کے دلوں کو وہی شخص موہ سکتا ہے جو نرم خو ہو اور ان میں اچھی بات کرتا ہو اور لوگوں کے ساتھ عمدہ برتاؤ رکھتا ہو۔

۱۴۲۹۴- عثمان بن احمد، احمد بن عبدالرحمٰن مقری، ھلال بن علاء سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے عاجزی کی اس نے سب کچھ لوٹ لیا اور جس نے سر اوپر اٹھایا وہ ہلاک ہوا۔

۱۴۲۹۵- عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن سہل نیشاپوری ابوالفضل، ابوعثمان سعید بن عثمان خیاط سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چونکہ عارف کے ساتھ جب تم میل جول رکھو گے وہ اپنے اخلاق جمیلہ تم میں وویعت کریگا۔

۱۴۲۹۶- سند مذکورۂ بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی کی محبت پر بھروسہ مت کرو جو تم سے صرف بچاؤ کے لئے محبت کرتا ہو، جو آدمی تمہاری صحبت اختیار کرے اور امر محبوب پر تمہاری موافقت کرتا ہو اسے اپنا دوست مناؤ۔ اور جو آدمی امر

محبوب میں تمہاری موافقت کرے اور امر مکروہ میں تمہاری مخالفت کرے اس سے دوستی کرنے سے بچو وہ تو محض خواہش نفس کی خاطر تمہاری محبت اختیار کرتا ہے اور جو آدمی خواہش نفس کی خاطر محبت اختیار کرے وہ دنیا کی راحت کی طلب میں لگا ہوتا ہے، ایک مرتبہ فرمایا: ہر مطیع انس کا طلبگار ہوتا ہے، اور نافرمان وحشت زدہ ہوتا ہے اور ہر محب عاجزی کرتا ہے اور ہر خائف خواہش سے دور بھاگنے والا ہوتا ہے اور ہر تمنا کرنے والا شئے کی طلب میں لگا رہتا ہے۔

۱۴۲۹۷- ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد، ابوبکر بغدادی کے سلسلۂ سند سے ابوالحسن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ولید بن عتبہ دمشقی نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو خط لکھا اور خط میں ان کے حال کے متعلق دریافت کرنا چاہا ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے جواب لکھا: تم نے بذریعہ خط میرا حال دریافت کرنا چاہا ہے ممکن نہیں کہ میں تمہیں اپنے حال کے متعلق کچھ خبر دوں، درآں حالیکہ میں کچھ تکلف دہ اخلاق میں جکڑا ہوا ہوں ان میں سے تو چار مجھے رولا رہے ہیں۔(۱) نظر کے لئے میری آنکھوں کی محبت، (۲) میری زبان کی فضول گوئی، (۳) میرے دل کا جاہ وریاست کا متمنی ہونا، (۴) اور اللہ کی لعنت نے ابلیس کو جواب دینا ان امور میں جو اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ ہیں، ان میں سے کچھ اخلاق نے مجھے قلق واضطراب میں ڈال رکھا ہے، (۱) یہ کہ آنکھ بد بودار گناہوں پر آنسو نہیں بہاتی، (۲) وعظ ونصیحت کے وقت دل جھکتا نہیں، (۳) عقل جو کہ دنیا کی محبت سے کمزور پڑگئی، اور معرفت کو جب بھی میں نے الٹا پلٹا تو میں نے اپنے آپ کو اللہ کے بارے میں جاہل پایا، اور کچھ اخلاق نے مجھے بیمار سا کر دیا ہے، (۱) یہ کہ میں نے ایمان کی عمدہ خصلتوں میں سے حیاء کو معدوم کر دیا ہے، (۲) آخرت کے بہترین توشے یعنی تقویٰ کو معدوم کر دیا، (۳) اور میری عمر دنیا کی محبت میں فنا ہوئے جارہی ہے، (۴) اور میں نے پناہ دینے والا معدوم کر دیا۔

۱۴۲۹۸- عثمان بن محمد، حسن بن ابوحسن مصری، محمد بن یحییٰ بن آدم، اسحق بن ابراہیم خواص سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے تنہائی سے بڑھ کر ایسی کوئی چیز نہیں پائی جو اخلاص کو اجاگر کرتی ہو چونکہ جب بندہ خلوت میں ہوتا ہے تو اللہ کے سواء کسی کو نہیں دیکھتا، جب غیر اللہ کو نہیں دیکھے گا تو اس کے دل میں اللہ کا خوف جنم لیگا، اور جو تنہائی کو محبوب رکھتا ہے وہ اخلاص کے محکم ستون کے ساتھ متعلق ہو جاتا ہے اور ارکان صدق میں سے ایک مضبوط رکن کو تھام لیتا ہے۔

۱۴۲۹۹- محمد بن عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کے لئے محبت ایک عام امر ہے اور وداللہ کے لئے خاص امر ہے چونکہ ہر مؤمن اللہ کی محبت کا ذائقہ چکھتا ہے اور اسے پاتا بھی ہے جبکہ اللہ کی وداد (گہری محبت) کو ہر مؤمن نہیں پاسکتا پھر انھوں نے یہ اشعار پڑھے۔

من ذاق طعم الوداد. حمى جميع العباد

من ذاق طعم الوداد. قلى جميع العباد

من ذاق طعم الوداد. سلى طريق العباد

من ذاق طعم الوداد. انس برب العباد.

جو آدمی وداد (گہری دوستی ومحبت) کا ذائقہ چکھ لیتا ہے وہ تمام بندوں سے احتراز کرتا ہے،

جو آدمی وداد کا ذائقہ چکھ لیتا ہے وہ سارے کے سارے بندوں سے بیزار ہو جاتا ہے، جو آدمی وداد کا ذائقہ چکھ لیتا ہے وہ عبادتگوار کے راستے سے تسلی پاتا ہے اور جو آدمی وداد کا ذائقہ چکھ لیتا ہے وہ بندوں کے رب تعالیٰ سے انس پیدا کر لیتا ہے۔

۱۴۳۰۰- عثمان بن محمد، عبداللہ بن جعفر مصری، عبداللہ بن محمد برقی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: انس باللہ چمکتے ہوئے نور کی مانند ہے اور انس بالناس نرا غم ہے، ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: انس باللہ کیا ہے؟ فرمایا: علم وقرآن۔

۱۴۳۰۱- عثمان، احمد بن محمد بن عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ محمد بن احمد بن سلمہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا: انس باللہ کی کیا علامت ہے؟ فرمایا جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مخلوق سے وحشت زدہ کررہے ہیں تو وہ اپنی ذات سے مانوس کررہے ہیں اور جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی مخلوق سے مانوس کررہے ہیں تو سمجھ جاؤ کہ بلاشبہ وہ تمہیں اپنی ذات سے وحشت زدہ کررہے ہیں، پھر فرمایا: دنیا اللہ کی لونڈی ہے اور مخلوق اللہ تعالیٰ کی غلام ہے، مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے اور مخلوق کو باہم رزق پہنچانے کی ضمانت اٹھائی پھر یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ: تعجب ہے دل پر کیسے پھٹ نہیں پڑتا اور تیرے جسم کے اعلیٰ حصے پر تعجب ہے کہ وہ جھکتا کیوں نہیں رات کی تاریکیوں میں بیداری کو سرمہ لگاؤ اگر تو میری بات سمجھتا ہے اور سنتا ہے، قرآن نے اپنے وعد وعید کی بدولت رات کو سونے سے آنکھوں کو منع کردیا ہے پس اللہ والے کریم ذات سے اسکا کلام سمجھتے ہیں اور سمجھ کر اس کے آگے گردنیں جھک جاتی ہیں۔

۱۴۳۰۲- عثمان بن محمد عثمانی، ابوالحسن رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: آزاد لوگوں کے دل قیدیوں کی قبروں کی مانند ہوتے ہیں، ایک بار حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: لوگ دنیا سے کیوں محبت کرتے ہیں؟ فرمایا: چونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو ارزاق کا محل وخزانہ بنایا ہے تب لوگ دنیا کو آنکھیں چڑھا کر دیکھ رہے ہیں، ان سے پوچھا گیا: حکمت کی اسناد کیا ہے؟ کہا: حکمت کا وجود، ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ بندہ کیسے خلاصی پاسکتا ہے؟ فرمایا: اخلاص میں خلاصی ہے جب اخلاص اختیار کرتا ہے تو خلاصی پاتا ہے، کہا گیا اخلاص کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: جب تیرے عمل میں مخلوق کی واہ واہ کو دخل نہ ہو اور نہ ہی تجھے ان کی مذمت کا خوف ہو پس اس وقت تو مخلص ہے۔

۱۴۳۰۳- عثمان بن محمد، احمد بن عبداللہ بن سلیمان دمشقی، ابوجعفر بن خلف بن ضو، رقی، ابواسحٰق ابراہیم بن عبداللہ صوفی سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے محبت کے بارے میں سوال کیا گیا: فرمایا: محبت معتبر ہے جس میں نہ کوئی نفع کی بات اضافہ کرے اور نہ ہی کوئی ضرر کی بات کمی کرے پھر اشعار پڑھے۔

ترجمہ: اہل محبت کے شواہد کی دلیل واضح ہوچکی ہیں صدق کی علامتوں سے اور ان کی راہ گم نہیں ہوسکتی ہے محبت ورضا والوں کے اجسام کا دبلا پن محبت کی سچائی سے واضح ہوجاتا ہے، جب انہیں اپنے نفوس کے انس سے سرگوشی کرنے لگتی ہیں ایسی زبانوں سے جنکا قبول کرنا لوگوں پر مخفی ہوتا ہے، سرگرداں رہنے والے نفوس پکار اٹھے اور جوش محبت کی شکایت کی ان اجسام سے علیحدہ ایک انوکھا انداز ہے، غم وحزن کے مارے، غم واندوہ کو موڑ لیتے ہیں اور ان نفوس پر شوق کی آگ شعلہ زن ہوتی ہے، وہ رشد وہدایت کی محبت کے بدولت بلندوں کی طرف چل پڑھتے ہیں ان پر تقویٰ آشکارہ ہوتا ہے اور تقویٰ ان کی راہنمائی بھی کرتا ہے۔ پس وہ دار قدس کے بہترین ٹھکانے میں اتر آئے اور جلال والے کے قرب کے ذریعے اس میں اترنے میں کامیاب ہوگئے۔

۱۴۳۰۴- محمد بن احمد بن یعقوب بغدادی، ابوجعفر محمد بن عبدالملک بن ہاشم کہتے ہیں کہ میں نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے عرض کیا: مہارت وسمجھداری تک پہنچنے کے لئے کتنے دروازے ہیں؟ فرمایا: چار دروازے ہیں اول خوف پھر رجاء پھر محبت پھر شوق اور ان کی چار کنجیاں ہیں۔ فرض بات خوف کی کنجی ہے نوافل باب رجاء کی کنجی ہے، عبادت وشوق کی محبت باب محبت کی کنجی ہے قلب ولسان سے دائمی ذکر باب شوق کی کنجی ہے اور یہ درجہ ولایت ہے، پس جب تم اس درجے پر چڑھنے کا ارادہ کروگے تو باب خوف کی کنجی کو پالوگے، جب تم باب خوف کو کھولوگے تو مہارت وسمجھداری کے دروازے تک پہنچ جاؤگے اسے کھلا پاؤگے نیز اس پر تالا بھی نہیں لگا ہوگا، پس جب تم اس میں داخل ہوجاؤگے میرا گمان نہیں کے اندر کے عجائب کو دیکھنے کی تم طاقت رکھو، جان لو اے میرے بھائی، طرف سے فرض کو نہیں پایا جاسکتا، لیکن فرض سے خوف کو پایا جاتا ہے، اور نہ ہی رجاء سے نوافل ملتے ہیں لیکن نوافل سے رجاء مل جاتی ہے، جس طرح کہ دروازوں

سے کنجیاں نہیں ملتیں لیکن کنجیوں سے دروازے کھل جاتے ہیں، خوب جان لو جس میں فرائض کامل ہوں گے اس میں خوف بھی کامل ہوگا، جو نوافل لایا وہ رجا بھی لایا اور جس میں عبادت کی محبت آ گئی وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچ گیا، جس نے اپنے دل اور اپنی زبان کو ذکر اللہ میں مشغول رکھا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو شوق کے نور سے بھر دیتے ہیں، یہ ہے ملکوت کا راز اسے خوب سمجھ لو اور یاد رکھو حتی کہ اللہ عزوجل وہ ذات ہیں کہ اپنے بندوں میں سے جو چاہے اسے پا سکتا ہے۔

۱۴۳۰۵- ابو احمد عاصم بن محمد ایلی، فضل بن صدقہ واسطی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جب خبیر عزوجل ضمیر میں جھانک کر دیکھتا ہے اگر ضمیر میں خبیر کے علاوہ کچھ نہ پائے تو ضمیر میں ایک روشن چراغ رکھ دیتا ہے۔

۱۴۳۰۶- محمد بن ابراہیم بن احمد، سالم بن جمیل واسطی، شمشاطی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی، اے موسیٰ! طیر وحدانی (بے پرواہ اکیلا پرندے) کی طرح ہو جاؤ جو درختوں کے عمدہ پھل کھاتا ہے اور خالص پانی پی لیتا ہے اور جب رات چھا جاتی ہے تو کسی غار میں پناہ لے لیتا ہے اور مجھ سے انس پیدا کر لیتا ہے اور میرے نافرمانوں سے وحشت زدہ ہو جاتا ہے، اے موسیٰ! میں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ میں اس آدمی کے عمل کو تمام نہیں کروں گا جس نے میرے علاوہ کسی اور کے لئے عمل کیا، اے موسیٰ! جس نے میرے غیر سے امیدیں وابستہ رکھیں میں اس کی امیدوں پر پانی پھیر دوں گا اور اس کی پشت پناہی ترک کر دوں گا جس نے میرے علاوہ کسی اور کا سہارا لیا، میں اس آدمی کی وحشت کو طویل کر دوں گا جس نے میرے علاوہ کسی اور سے انس پیدا کیا، میں اس آدمی سے ضرور اعراض کروں گا جس نے غیروں کو حبیب بنا لیا، اے موسیٰ! میرے کچھ عبادت گزار بندے ہیں وہ اگر مجھ سے سرگوشی کرتے ہیں تو میں ان کی بات کو بغور سنتا ہوں، اگر مجھے پکارتے ہیں تو میں انکی پکار کا بحسن وخوبی جواب دیتا ہوں، اگر وہ میری طرف متوجہ ہوتے ہیں میں انھیں اپنے قریب تر کرتا ہوں، اگر میرے قریب ہوں تو میں انھیں اور زیادہ اپنے قریب کرتا ہوں، اگر وہ میری قربت حاصل کرنا چاہیں میں انھیں اپنی پناہ میں لے لیتا ہوں، اگر مجھ سے دوستی کریں تو میں بھی ان سے دوستی کرتا ہوں، اگر خلوص دل سے مجھ سے معاملہ کریں تو میں بھی ان سے خلوص دل سے معاملہ کرتا ہوں، اگر میرے لئے عمل کریں میں انھیں بدلہ دیتا ہوں، وہ میری پناہ میں ہیں اور مجھ پر فخر کرتے ہیں، میں ان کے امور کو حسن تدبیر سے انجام دیتا ہوں، میں ان کے دلوں کا نظام کار چلاتا ہوں، میں ان کے احوال کا متولی ہوں، وہ صرف میرے ذکر میں راحت و آرام پاتے ہیں پس میرا ذکر ان کی بیماریوں کیلئے شفاء ہے اور ان کے دلوں پر روشنی ہے، وہ صرف مجھی سے مانوس ہوتے ہیں انھیں قرار وسکون صرف میری پناہ میں ملتا ہے۔

پھر ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے بھائی، وہ لوگ ایسے ہیں کہ غم وحزن نے ان کے قلوب کو نرم کر دیا ہے، خوف نے ان کے جسموں کو دبلا کر دیا ہے، کم خوابی نے ان کے چہروں کی رنگت بدل ڈالی ہے، بعث بعد الموت کے خوف نے ان کے قلوب کو بے چین کر رکھا ہے، ان کے تمام تر پوشیدہ راز اللہ تعالیٰ ہی کے پاس سکون پاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سامنے ان کے قلوب جھک جاتے ہیں، ان کے نفوس طاعت خدا سے الگ نہیں ہوتے، ان کے قلوب ذکر خدا سے خالی نہیں رہتے، ان کے اسرار ملکوت میں بلند پروازی کرتے ہیں، خشوع ان کی قمیض میں پڑا ہوا ہے، بہتے آنسو ان کی پوشیدہ اندرونی جلن کی خبر دیتے ہیں، انہوں نے تمام تر خواہشات کو حلاوت مناجات سے پاکیزہ کر رکھا ہے، اہل غفلت کو ان پر داغنے کی کیا مجال، لھو ولعب سے انھیں کوئی سرکار نہیں ہوتا، توفیق نے ان کے اور آفات کے درمیان حجاب کر رکھا ہے، عصمت وپاکدامنی انکی لذات کے درمیان حائل ہو چکی ہے، وہ حق تعالیٰ کے دروازے پر ہمہ وقت روتے رہتے ہیں، پس خوشخبری ہے، عارفین کے لئے انکی زندگی کیا ہی بے نیاز زندگی ہے انکا پینا کیا ہی لذیذ ہے اور انکا حبیب کیا ہی جاہ وجلال والا ہے۔

۱۴۳۰۷- اپنے والد سے، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابو عثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے ناامیدی کی تلوار سے طمع کے گلے کو کاٹ دیا اور اور حرص کی خندق میں رخنہ ڈال دیا اس نے عقلمندی کی کیمیاء سے کامیابی حاصل کی،

جس نے زہد کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا اس نے حکمت کے ڈول بھر لئے، جو آدمی ابدی زندگی کو ملحوظ رکھ کر رنج وغم کی وادیوں میں چلا اور جس نے ورع کی درانتی سے گناہوں کی جھاڑیوں کو کاٹا اس کے لئے استقامت کا روضہ روشن ہو جاتا ہے، جس نے خاموشی کی چھری سے اپنی زبان کو کاٹ لیا اس نے راحت کی شیرینی کو پا لیا، جس نے صدق کی چادر اوڑھ لی وہ باطل کے خلاف صف آراء ہونے پر قادر ہو جاتا ہے، آخرت میں اسکا ٹھکانا عمدہ ہو جاتا ہے اور جسکی مدح سے جاہل شیطان خوش ہوا سکا کیز احماقت ہوتا ہے۔

۱۴۳۰۸- اپنے والد سے، احمد، سعید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ اے ابوفیض توکل کیا ہے؟ فرمایا: ارباب سے دستبردار ہونا اور اسباب کو قطع کرنا، آدمی نے کہا: مجھے اس حالت میں مزید واعظ کریں، فرمایا: نفس کو بندگی میں پھینک دینا اور ربوبیت سے اسے نکال لینا۔

۱۴۳۰۹- سند مذکور سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی کے لئے خوشخبری ہے جو پشت پناہی کرے اور دروازے کے ساتھ لازم رہے، خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو دوڑ میں سبقت لے جانے کے لئے اپنے آپ کو دبلا کرے، خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو اپنی زندگی کے ایام میں رب تعالیٰ کی اطاعت کرتا رہے۔

۱۴۳۱۰- سند مذکور سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے تقدیر پر بھروسہ کیا اس نے راحت پائی، جس نے اپنی نصیح کی اس نے آرام پایا، جو قربت کے درپے ہوا وہ قریب تر ہوا، جس نے اپنا معاملہ صاف رکھا اس سے معاملہ بھی صاف کیا جاتا ہے، جس نے توکل کیا اسے توفیق مل جاتی ہے، جس نے لایعنی امور میں تکلف کیا وہ مطلوب امور کو ضائع کر دیتا ہے۔

۱۴۳۱۱- اپنے والد سے، احمد بن محمد، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں عرب کے علاقوں میں چل رہا تھا اچانک ایک آدمی کے پاس گیا وہ بلوط کے درخت کے پتوں کی بنی ہوئی چٹائی پر بیٹھا تھا اس کے پاس تازہ پانی کا بہتا ہوا ایک چشمہ بھی تھا میں اس کے پاس ایک دن اور ایک رات رہا، میں نے جھانک کر اسکا کلام سننا چاہا چنانچہ وہ کہہ رہا تھا، میرا دل اللہ کے نوازل کی گواہی دیتا ہے، میرا دل اس کی گواہی کیوں نہیں دیگا، میرے تمام تر امور تیرے ہی سپرد ہیں، بس اس آدمی کے لئے کافی ہے کہ وہ تیرے غیر سے اپنے دل کو جوڑ کر دھوکہ کھائے، افسوس افسوس! کوتاہی کرنے والے تیرے ہاں رسوا ہیں اے میرے آقا تیرا ذکر کتنا حلاوت والا ہے، کیا ایسا نہیں ہوا کہ تجھ سے امیدیں وابستہ کرنے والوں نے تیرا قصد کیا اور اپنی امیدوں کو تیرے پاس پایا۔ بلکہ انہوں نے تو تیرے پاس کہیں زیادہ پایا، میں نے اس آدمی سے کہا: اے میرے دوست! میں تیرے پاس ایک دن اور ایک رات سے ہوں میں تیرا کلام سننا چاہتا ہوں، مجھے کہا: جس وقت تم آئے میں نے تمہیں دلیر پایا لیکن ابھی تک تمہارا رعب میرے دل سے نہیں نکلا، میں نے کہا: بھلا یہ کیوں میری کس چیز سے آپ گھبرا رہے ہیں؟ کہا: ایک دن میں تمہارے عمل پر تمہاری دلیری سے، ایک دن میں تمہاری فراغت میں مشغولیت سے تمہارے معاد کے ایک دن کے لئے توشہ کے ترک کرنے سے اور مظنون پر تمہارے مقام سے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کریم ذات کا مالک ہے جو آدمی بھی اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا گمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتے ہیں، کہا: بات اسی طرح ہے بشرطیکہ عمل صالح اور توفیق اسکی موافقت کرے۔ میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، کیا یہاں ایسے نوجوان ہیں جن سے آپ مانوس ہوتے ہیں؟ کہا جی ہاں! یہاں پہاڑوں کی چوٹیوں میں متفرق نوجوان ہیں، میں نے پوچھا: ان جگہوں میں ان کا کھانا کیا ہوتا ہے؟ کہا ان کا کھانا بلوط کی روٹی کا ٹکڑا ہوتا ہے (یعنی پتے وغیرہ)، ان کا لباس پھٹے پرانے چیتھڑے ہوتے ہیں، وہ دنیا سے مایوس ہو چکے اور دنیا خود ان سے مایوس ہے، وہ زمین کے ساتھ چپک کر رہ گئے ہیں، اپنے اوپر چیتھڑے لپیٹ لیتے ہیں، کاش کہ تم انہیں دیکھ لیتے جس وقت کہ وہ کم خوابی کی چھریوں سے رات کی تاریکیوں کو کاٹ رہے ہوں، میں نے کہا: اے میرے دوست! ان لوگوں کے پاس کونسی دوائی ہے جس سے وہ دکھ درد کا علاج کرتے ہوں؟ کہا جی ہاں: میں نے پوچھا وہ کونسی دوائی ہے؟ کہا: جب وہ کھاتے ہیں

تھکاوٹ سے ضیافت کرتے ہیں تو لوگوں میں سکون پاتے ہیں یوں انکا دکھ و درد سکون میں آ جاتا ہے۔ میں نے اسے کہا اے میرے دوست! مجھے کچھ وصیت کرو، کہا: نفس کی خبر گیری کرتے رہو جب تمہیں کسی بلاء کی طرف دعوت دے اور نا فع کی طرف بلائے، چونکہ نفس بڑا مکار، اور دھوکہ باز ہے، سو جب تم ایسا کر لو گے مخلوق سے مستغنی ہو جاؤ گے اور فاسقوں کی مجالس سے علیحدگی اختیار کر لو گے۔

۱۴۳۱۲- اپنے والد سے، احمد، سعید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تاریکیوں کی منزلیں سفید ہو گئیں، اللہ تعالیٰ کی حجتیں اپنی مخلوق پر ثابت ہو گئیں، اللہ نے اپنا کام پورا کر لیا اور وہ بے نیاز ہے، اسکی حجت اسکی کتاب ہے، پس دنیا اپنی رونق کے ساتھ قائم ہو گئی اور مرید کو اس نے اپاہج کر دیا ہے اور غافل کو ہلاک کر دیا ہے پس نہ تو مرید اپنے لئے دوائی طلب کرتا ہے اور نہ ہی غافل دوائی کو پہچان سکتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو حکمت عطا کی پھر لوگوں نے دلوں کی آنکھوں سے پوشیدہ امور کو دیکھا انکی ارواح ملکوت سماء میں سیاحت کرنے لگیں پھر ان کے پاس عمدہ قسم کے پھلوں کو توڑ کر واپس آ گئیں۔ پس انہوں نے دنیا کو محض عبور کرنے کی جگہ تصور کیا اور آخرت کو اصل ٹھکانے اور ان کے قلوب رب تعالیٰ کے پاس ہوتے ہیں، تب ان کے لئے معرفت کے شواہد قائم ہو جاتے ہیں اور عجز و تقصیر کا وقوف ہو جاتا ہے، یہ دونوں حالتیں غم و حزن کو لاتی ہیں اور طلب پر ابھارتی ہیں اور نفس صرف اسی وقت مستغنی ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے بارے میں علم رکھتا ہو۔

۱۴۳۱۳- عثمان بن محمد، ابوبکر صیدلانی، احمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ذوالنوں مصری رحمہ اللہ کو خط لکھا اور ان کا حال دریافت کیا: ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے جواب لکھا: میرا کیا حال ہو سکتا ہے کہ میں اس سے راضی رہوں میں اپنے نفس کے حال سے کیسے راضی رہ سکتا ہوں، مجھے معلوم نہیں کہ میرا کونسا حال اچھا ہے آیا کہ بظاہر جو دیکھنے میں اچھا ہو وہ میرے لئے فی الواقع اچھا ہے یا کہ بظاہر دیکھنے میں جو برا حال ہو وہ میرے لئے اچھا ہے جبکہ برا حال میرا پسندیدہ ہے، علاوہ اس کے کہ جب تک میں عافیت میں ہوتا ہوں جسکو میں عافیت سمجھوں مگر میں قدیم مرارت کا ذائقہ پالیتا ہوں، مجھے ضرورت نہیں کہ مجھے علم ہو کہ وہ کیا ہے چونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ کیا ہے وہ اشیاء کو وجود بخشنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اسی حال کو پسند کیا ہے۔

۱۴۳۱۴- عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن موسیٰ، یوسف بن حسین، ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس میں پانچ خصلتیں پائی جاتی ہوں میں اس کے لئے خوش بختی کی امید رکھتا ہوں اگرچہ یہ پانچ خصلتیں موت سے ایک گھڑی پہلے ہی کیوں نہ پائی جائیں۔ کہا گیا: وہ کونسی خصلتیں ہیں؟ فرمایا: بدخلقی کا نہ ہونا، خلقت روح، عقل کا بھرپور ہونا، صفاء توحد اور طیب مولا۔

۱۴۳۱۵- ابوبکر محمد بن عبداللہ بن عبدالعزیز رازی نیشاپوری، یوسف بن حسین، کہتے ہیں جب میں نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو الوادع کرنا چاہا تو ان سے کچھ وصیت کرنے کو عرض کیا: کہنے لگے: تم اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے نفس کے طرفدار مت بنو کہ تم نفس کے لئے رزق اور جاہ و حشمت میں زیادتی کے طلبگار رہو، لیکن اپنے نفس کے خلاف رب تعالیٰ کے طرفدار بنو چونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں کبھی بھی حقارت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔

۱۴۳۱۶- یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دل کو غیر اللہ کے لئے فکر مند نہیں ہونا چاہیے الا یہ کہ اسے کوئی عقوبت پیش آ جائے۔

۱۴۳۱۷- اپنے والد سے، احمد بن محمد، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: یا اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو غم و حزن کے سائے تلے فروکش ہو گئے، خطاؤں کے صحیفوں کو جنھوں نے پڑھا جنھوں نے گناہوں کی دواؤں کو پھیلا دیا، جنکے دلوں میں فکر صالح آ گئی، یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جنہوں نے بھوک کی لذت سے اپنے نفسوں کی تادیب کی اور علم سے مزین ہوئے، جنھوں نے کمال ورع میں سکونت حاصل کی، خواہشات کے تمام تر دروازے بند کر دیئے، جنہوں نے معرفت کے یقین سے دنیا کے راستے کو پہچان لیا حتیٰ کہ انہوں نے زہد کا اعلیٰ مقام حاصل کر لیا، نفوس کی ذلت کو لذیذ سمجھا، انہوں نے سلام کے

ساتھ ایک دوسرے کی غمخواری کی، یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جن کے دلوں کے پردوں کو تو نے چاک کر دیا حتی کہ وہ تیری حکمت کی تدبیر کی طرف دیکھنے لگے۔ اور تیرے بیان کی حجتوں کا مشاہدہ کیا گیا پس انھوں نے تجھے پہچان لیا پس ان کی روحیں فرشتوں کے پروں کے اطراف تک پہنچ گئیں اہل ملکوت انھیں زوار (ملاقاتی) کا نام دینے لگے اور اہل جبروت انھیں عمار کا نام دینے لگے اور پھر تسبیح کرنے والے فرشتوں کی صف میں جا پہنچے اور پاک طینت انسانوں کے مضافات میں پناہ حاصل کی اور عزت کے حجاب کے ساتھ چمٹ گئے انہوں نے اپنے رب سے سرگوشی کی انہوں نے تمام تر خواہشات کو دور ہٹا دیا حتی کہ دل کی آنکھوں سے عزت وجلال کے مالک اور ملکوت عظیم کی طرف دیکھنے لگے، پھر قلوب سینوں کی طرف ثبات معرفت کے ساتھ واپس لوٹ آئے پس تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۱۴۳۱۸- عثمان بن محمد، ابوالحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں کعبہ کے بیچ میں مسجد ذی النون کے صحن میں سویا ہوا تھا میں نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا۔

حبک فدارقـی . وزادقلبـی سقـمـا
کتمته فی القلب . والاحشاحتی انکتما
لاتهتک ستری الذی . البتنی تکرما
ضیعت نفسی سیدی . فردها مسلما

تیری محبت نے مجھ میں رقت ڈال دی ہے اور میرا دل بیماری میں ترقی کر رہا ہے تیری محبت کو میں نے دل اور پہلو میں چھپایا حتی کہ وہ دونوں پوشیدہ ہو کر رہ گئے، میرے اس ستر کو چاک نہ کر جس نے مجھے عزت وشرافت عطا کی اے میرے مالک میں نے اپنے نفس کو ضائع کر دیا لہذا اسے بحالت مسلمان مجھے واپس کر دے۔

پھر فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ اہل اللہ کی ارواح کو ان کی پاکیزہ تمناؤں سے نوازے اگر وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو وہ اپنے نفوس کو بھول جاتے ہیں اللہ کے ساتھ غیر اللہ کا تذکرہ نہیں کرتے، پھر کہا: بخدا! وہی لوگ اصل مراد کو پہنچنے والے ہیں، انھیں خصوصیت ملی، اپنے نفسوں کی صفائی کی اور باطنی گندگیوں سے پاک ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے زندہ رہے۔

۱۴۳۱۹- عثمان بن محمد، ابوحسن، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ذوالنون رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔

لـذقـوم فـأسـرفـوا. ورجـال تـقشـفـوا.
جـعـلـوا الهـهـم واحـداً. ومـضـوا امـا تـخـلـفـوا.
طـالـبـيـن جـنـة. آثـروعـافـا سـعـفـوا.

کچھ لوگ لذات میں مشغول ہوئے تو انہوں نے اسراف کر دیا جبکہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تنگدستی انکا مقدر بن چکی ہے انہوں نے ایک ہی ذات کو اپنا معبود بنایا اور اس راستے پر چلے جو متقدمین ان کے لئے چھوڑ گئے درآں حالیکہ وہ جنت کے طلبگار ہیں انہوں نے جنت کو ترجیح دی تاہم انکی حاجت بھی پوری ہوگئی۔

۱۴۳۲۰- عثمان، احمد بن محمد بغدادی، یوسف سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے معبود! شیطان تیرا بھی دشمن ہے اور ہمارا بھی دشمن ہے، اسے سب سے زیادہ غصہ تیری عفو و درگزر سے آتا ہے، لہذا ہمیں معاف و درگزر کر دے۔

۱۴۳۲۱- عثمان، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی ہلاک ہو وہ صرف اس کی وجہ سے ہلاک ہوا کہ اس نے مخفی امر کی طلب شروع کر دی یا ظاہری امر کا انکار کر دیا۔

۱۴۳۲۲- عثمان، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک بار میں عربوں کی

اسکی نعمتوں اور ہر جاندار کے سانس کے دوگنا اسکی تعریف ہے، اس کے شکر کے لئے اسکی نعمتوں، حدیث، لطیف کاریگری اور احسان عظیم پر، وہ رب بلند و عالیشان ہے کوئی چیز اسکا احاطہ نہیں کر سکتی بلکہ ہر جگہ میں وہی ہمارا احاطہ کئے ہوئے ہے، وہ مخصوص کسی جگہ و زماں کا احاطہ نہیں کیا ہوا اور نہ ہی کسی مقدار اور غایت کی حد ہے، کوئی حد اسکا ادراک کیسے کر سکتی ہے حالانکہ کسی آنکھ نے اسکو دیکھا تک نہیں اور نہ ہی اسکی کوئی مثال ہے یا بغیر کسی شباہت کے وہم اس تک کیسے پہنچ سکتی ہے حالانکہ وہ اشباہ (ہم شکلوں) وولد سے پاک ہے، جس چیز کو بھی اس نے ایجاد کیا قدیم میں اسکی کوئی مثال نہیں ملتی، نہ کسی زمانے میں اور نہ ہی کسی وقت میں جو چاہا وہ کر دیا اور کسی قسم کی کمی زیادتی نہیں کی جس وقت کہ آسمان تھا اور نہ ہی زمین تھی اور نہ ہی کوئی شخص تھا کون و مکان میں وہ پاک ذات ہے غلبے والا ہے اور بے نیاز ہے، مخلوق میں اضافے سے اسکی بادشاہت میں اضافہ نہیں ہوتا اور نہ ہی مخلوق کو پیدا کر کے کسی ظلم سے دفاع کرنا اسکا مقصد ہے۔ اور یہ کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ وہ غنی و بے نیاز ہے ہر چیز اس کی محتاج ہے اور مخلوق تعریف سے بے چین رہتی ہے، اور جس مخلوق کی پوری تخلیق نہیں ہوئی اسے رب تعالیٰ نے عاجز نہیں چھوڑا، جمیع غیب پر اسکا احاطہ ہے اور وہ مفقود و موجود کے احصاء و شمار پر قادر ہے، مخلوق میں سے ہر ایک اس کے سامنے احتیاج کا معترف ہے پورا عالم اس کے حالات کے ہیر پھیر میں شی واحد کی حیثیت رکھتا ہے جو گزر گیا جو کچھ آئندہ ہوگا، وہ دلوں کے پوشیدہ رازوں کو بخوبی جانتا ہے اور کوئی بھی پوشیدہ چیز اس پر مخفی نہیں ہے، ہر مخلوق کی چاپ کو بھی وہ سنتا ہے وہ دور و نزدیک ہر جگہ کو دیکھتا ہے، اس کی نظر سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں نہ تاریکیوں میں نہ تحت الثریٰ میں اور نہ ہی کسی اور پوشیدہ مقام میں، وہ اول ہے وہ آخر ہے وہ یکتا ہے وہ نگہبان ہے اور دور و نزدیک کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے، عالیشان ہے بلند مرتبہ ہے اور علم والا ہے اسے زوال نہیں وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا وہ صفات کی کنہ، شک کرنے والے کے مثال اور الحاد و عناد رکھنے والے کے شک سے بالاتر ہے، وہ ذات ہے جس کی نعمتوں کا بدلہ دیا ہی نہیں جا سکتا اور نہ ہی کسی مجتہد کی مدح سرائی سے اسے پایا جا سکتا ہے، ہر فکر تو مخلوق ہے جب میں نے باری تعالیٰ کی مدح میں کوشش کی ہاں اسکی مدح دائمی فکر ل جاتی ہے، معرفت کی زبانوں میں اسکی تسبیح کی جاتی ہے اسکے علاوہ کوئی اور رب نہیں اور نہ ہی معرفت کی زبانیں کسی اور کو پا سکتی ہیں، اندھیرے اور اجالے کو وہی پھاڑ کر لانے والا ہے تاریکیاں جیسا کہ وہ کتم تھا، ورہی ہوتی ہیں، جب موجوں کو ہوائیں اوپر اٹھاتی ہیں تو وہ اپنے اٹھنے کی مقام سے تسبیح کرتی ہیں اور وہ پانی کے اوپر کانپ رہی ہوتی ہیں، انھیں پہاڑوں کے ساتھ بہرے پن نے باندھ دیا ہے، اس کے ارکان چٹان و سخت پتھر سے بندھے ہوتے ہیں رب تعالیٰ نے آسمانوں کو چھت کی شکل میں بنایا اور انھیں تہہ در تہہ سات آسمانوں میں بنایا بغیر ستون اور ٹیک کے، اسکی قدرت نے انھیں غیر معمولی وزن والا بنایا لیکن پھر بھی نہ زمین و آسمان بوجھل ہوتے ہیں نہ تھکتے ہیں پھر زمین میں قسما قسم کے عجائب کو پھیلا دیا جو کہ خلائق میں کوئی جوڑا جوڑا ہے اور کوئی اکیلا۔ ہر جنس سے اسکی مختلف اقسام پیدا کیں کوئی کسی قسم کا ہے کوئی کسی قسم کا، زمین و آسمان میں اس کے فرشتے ہیں جو ہمہ وقت اسکی تسبیح میں جھکے رہتے ہیں وہ زمانے کے طویل ہونے سے اکتاتے نہیں ہیں، مخلوق میں سے چار اس کے عرش تلے ہیں جیسے بیل، گدھ، انسان اور شیر ہر مخلوق اسے پکارتی ہے تا کہ دل پسند اور من چاہی زندگی بسر کر سکے، حق تعالیٰ نے سیاروں سے آسمان کے بروج پیدا کئے جو کہ فلک الافلاک کے سینے کو چیرتے ہوئے چلتے رہتے ہیں، ستاروں میں بعض جاری ہیں اور بعض ایک جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں اور قطب ان کے مرکز میں تیغ کی طرف لگتا ہے شعلہ زن شہاب ثابت آسمانوں میں نمایاں رہتے ہیں جو کہ مردود جنات کے شیاطین کو بھگانے کے لئے نشانے کا سا کام کرتے ہیں، جو شیطان بھی آسمان سے کسی بات کو چرانے کے لئے جاتا ہے گھات میں لگا ہوا ایک شہاب ثاقب فوراً اسکا پیچھا کرتا ہے حق تعالیٰ بادلوں کے مرغولوں کو اوپر اٹھاتا ہے تم ان بادلوں میں اولوں اور پانی کے درمیان چمکتی ہوئی بجلیاں دیکھتے ہو، ایسی ہوا پر جو اپنی لطافت میں نہایت رقیق ہے، اسی ہوا کے ذریعے ہر ذی روح اور جسم والے کو زندہ رکھتا ہے، مخلوق کے اوپر موت کو بٹا رکھا ہے تا کہ موت سے انھیں دھمکائے اس لئے نہیں کہ بھاگ کر کوئی سہارا لیا جائے، حق تعالیٰ نے گذشتہ تمام

ایک عبادت گزار کے پاس گیا، میں نے اسے کہا: تم نے صبح کس حال میں کی؟ بولا: میں نے صبح اللہ تعالیٰ کی عمدہ ترین نعمتوں میں گھومتے ہوئے کی اور اسکے فضل واحسان میں کی۔

میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ظاہر و باطن ہیں اور اسکے عطایا کے باغات کی پھلدار ٹہنیاں مجھ پر جھکی ہوتی ہیں، ایک مرتبہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک عبادتگزار عورت کے پاس گیا اور اسے پوچھا تم نے کس حال میں صبح کی؟ کہنے لگی میں نے دنیا میں وقار کے ساتھ صبح کی ہے درآنحالیکہ آخرت کے تیاری کی طرف جلدی سے بڑھی جارہی ہوں اور بدلے کے دن کی ہولناکیوں کے لئے تیار ہوں اللہ تعالیٰ کی مجھ پر ان گنت نعمتیں میں ان کے شمار کی جسارت نہیں رکھتا ہوں، اور میں ان کے ذکر واحصاء سے اپنی کمزوری کا اعتراف کرتا ہوں، بتحقیق قلوب اس سے غافل ہو چکے ہیں، وہ نعمتوں کا پیدا کرنے والا ہے، نفوس اس سے اعراض کرتے ہیں حالانکہ وہ انھیں پکارے جارہا ہے، پاک ہے اللہ تعالیٰ اس نے کیا ہی مہلت دے رکھی ہے، باوجود لگاتار ان نعمتوں اور انعامات کے وہ نہیں سوتا، ایک بار ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تو قدرت والا بادشاہ ہے اور میں بندہ محتاج ہوں، میں عاجزی کرتے ہوئے تجھ سے عفو و درگزار کا خواستگار ہوں، لہذا مجھے فضل وکرم کی بدولت معافی عطا فرمادے۔ ایک مرتبہ فرمایا: میں اپنے عمل پر کیسے اترا سکتا ہوں حالانکہ میرے سر پر گناہوں کا ایک انبار لگا ہوا ہے، میں اپنی امید پر کیسے اتراؤں حالانکہ میری عاقبت مبہم ہے، ایک بار فرمایا: عقلمند وہ ہے جو عمل میں جلد بازی کرے اور امیدوں کو پس پشت ڈال دے اور موت کے لئے ہمہ وقت تیار رہے۔

۱۳۳۲۳-اپنے والد سے، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابوعثمان بن سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے معبود! اگر تیری اطاعت کے جناب میں میرا عمل صغیر ہے لیکن میری امید تیری رجاء کے جناب میں بہت بڑی ہے، اے میرے معبود تیرے پاس سے کیسے محروم لوٹوں گا، حالانکہ میں تجھ سے حسن ظن رکھتا ہوں، اے میرے معبود میری رجاء کے صدق کو باطل نہ کر یا الٰہی: عبادتگزاروں نے تیرا ذکر سنا تو تیرے آگے جھک گئے، گناہ گاروں نے تیرا حسن معاملہ سنا تو طمع کرنے لگے: الٰہی! اگر خطاؤں نے مجھے تیرے الطاف مکارم سے ڈرا دیا تو یقین کامل نے مجھے تیرے الطاف مکارم سے مانوس کر دیا ہے، اے میرے معبود! اگر غفلت نے تیری ملاقات کے لئے تیاری کرنے سے سلا دیا تو تیری معرفت نے تیری نعمتوں کے لئے مجھے بیدار کر دیا ہے، اے میرے معبود اگر تو نے مجھے جہنم کی آگ کی طرف بلایا تو تیرا عذاب بہت سخت ہے اور تو نے مجھے جنت کی بھی دعوت دی ہے، تیرا ثواب بھی تو بڑا عظیم ہے۔

۱۳۳۲۴-اپنے والد سے، احمد، سعید بن عثمان (دوسری سند) ابونعیم محمد بن ابراہیم بن احمد، ابوالفضل محمد بن احمد بن سہل، ابوعثمان سعید بن عثمان خیاط سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بن محمد نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے غمگینوں کی حالت کے بارے میں پوچھا: فرمایا: اگر تم انھیں دیکھ لو سمجھو ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کے دل و دماغ پر غموں کی ایک قطار لگی ہوگی انھیں تو بس باب معرفت کے لئے پیدا کیا گیا ہے، جب معرفت ان کے دلوں میں رچ بس جاتی ہے تو حق تعالیٰ انھیں اپنے اسرار کا خاص جام پلاتا ہے جو کہ اسکی محبت ومؤانست سے لبریز ہوتا ہے، وہ شوق میں دیوانہ وار ہو جاتے ہیں، تب ہی تو ان کے سفر کی منزل ان کے محبوب کا فناء ہوتا ہے، تم انھیں دیکھ کر سمجھو گے ان لوگوں کو گھروں نے وطنوں سے غافل کر دیا ہے، احزان ان کے اسرار میں ثابت ہو چکے ہیں، ان کے تمام تر مقاصد اللہ کی طرف لوٹتے ہیں، حق تعالیٰ کی طرف ان کے قلوب شوق سے پرواز کرتے رہتے ہیں، خوف نے انھیں بیماریوں کے بستروں پر لٹا دیا ہے۔ انتقام کی تلوار سے رجاء نے انھیں ذبح کر دیا ہے۔ کثرت بکاء نے ان کے دلوں کی طنابوں کو کاٹ دیا ہے۔ شدت جوش محبت سے ان کی روحیں نکل چکی ہیں، وعید نے ان کے جسموں کو چکنا چور کر دیا ہے، رات کی کثیر گھوابی نے ان کے چہروں کی رنگت کو تبدیل کر دیا ہے، وہ لوگ اپنے مواطن ومساکن اور علاقوں سے بھاگ کر بلند و بالا پہاڑوں چٹیوں اور ٹیلوں میں جا چھپے ہیں، ان کا کھانا گھاس ہے، نرا پانی انکا پینا ہے، رحمن عزوجل کے کلام سے لذت حاصل کرتے ہیں وہ خلوتوں میں خوش وخرم رہتے ہیں، ان کا کوئی عضو بھی خلوت

امتوں کو فنا کر دیا اور ہر عمر والے کو بھی فنا کر دیا جیسا کہ نوح و لقمان کی عمریں تھیں ۔ اے رب تو عفو و درگزر کرنے والا ہے اور مغفرت والا ہے پس ہمیں تنگی والے دن سے نجات دے دے ، اور جنت الفردوس کو ہمارا دائمی ٹھکانا بنا دے نبیین اور نیکوکاروں کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ، پاک ہے تیرا رب عزت والا اور جو اس رب العالمین کے بتائے ہوئے راستے پر چلا اس نے ہدایت پالی۔

۱۴۳۲۹- احمد بن محمد بن مقسم ، حسن بن علی بن خلف ، اسرافیل سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا۔

ترجمہ : میں تو مر جاؤں گا لیکن میں جو تجھ سے عشق کرتا ہوں وہ نہیں مرے گا اور نہ ہی تیری سچی محبت سے میری پیاس مٹے گی۔ میری تمام تر تمناؤں کا مرکز و محور تو ہی ہے تو میری تنگدستی میں تو ہی میرے لئے مالداری کی حیثیت رکھتا ہے۔ میرے سوالوں کی حد و انتہا تو ہی ہے اور میری رغبتوں کی غایت بھی تو ہے میرے شکوے کا موضوع تو ہے اور میرا پوشیدہ مقصد بھی تو ہی ہے ، میرے دل نے تیری محبت کی خاطر وہ تکلیفیں برداشت کی ہیں جنھیں میں بیان نہیں کر سکتا اگرچہ تیرے بارے میں میری بیماری طویل ہوگئی اور میری مصیبت طول پکڑتی گئی ، میری پسلیوں کے درمیان تیری وہ محبت پوشیدہ ہے جسے میں اپنے اہل کے لئے ظاہر کر سکتا ہوں اور نہ اپنے کسی پڑوسی کے لئے تیری محبت کی میرے پہلو میں ایک ایک بیماری ہے اس نے سہارے کو منہدم کر دیا اور میرے اسرار کو ثابت کر دیا ، کیا تو مسافروں کے لئے راہنمائی نہیں جب کہ وہ حیران ہو جائے اور تو ہی گڑھے میں گرنے والے پریشان حال کو نکالنے والا ہے ، تو نے ہدایت کو معتدین کے لئے منور چراغ بنا دیا ہے اس نور میں سے ان کے پاس دسویں کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے ، پس مجھے اپنی عفو و درگزر عطا فرما تا کہ میں اس کے قرب سے زندہ رہوں اور مجھے میری تنگدستی و فقر سے آسائش فرما۔

۱۴۳۳۰- احمد بن محمد بن مقسم ، حسن بن علی بن خلف ، اسرافیل کی سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے مجھے یہ اشعار پڑھ کر سنائے۔

ترجمہ ۔ عارفین کے قلوب کی جولان گاہیں روضہ (باغ) ساویہ ہے اور اس کے ورے رب تعالیٰ کے حجابات ہیں وہ ایک طرح کا دفاعی محاذ ہے اور اس میں معرفت کے پھل توڑنے کی جگہ ہے وہاں پر اللہ تعالیٰ کے قرب کی وجہ سے انسانوں کی روحیں سکھ کا سانس لیتی ہیں ، عالم سر میں رب تعالیٰ کا قرب مل جاتا ہے ، وہاں تو روحیں محبت سے پگھل جاتی ہیں ، وہاں پیاسے اکلی خالص محبت کے جام کے جام چڑھا لیتے ہیں وہاں خطاب کی انتہاء سے بادنسیم کی ٹھنڈک مل جاتی ہے ، پس قلوب عرش والے کے قریب تر ہو گئے درآنحالیکہ اس عرش کو بادشاہ کل نے قریب سے زینت بخشی ہے ، وہ قلوب اللہ سے راضی اور وہ ان سے راضی اس لئے قلوب محبوب کے ہاں خوشی سے ایک مرتبے میں اترے ہیں ، ان دلوں کو ایسی لطیف محبت مل گئی جس نے داخلی حجابات کو افکار سے چاک کر دیا ، اگر قلوب فراق کے خوف کو کم پائیں بعجہ اپنی الفت کے ان کا رونا پھر دائمی ہو جاتا ہے وہ پھر قرب کی تلاش میں لگ جاتے ہیں ، دلوں میں رب تعالیٰ کے درمیان اور دلوں کے درمیان ایک پوشیدہ راز ہے جو رب تعالیٰ کے سوا ہر کس و ناکس سے دل میں محفوظ ہو کر رہ گیا ہے۔

۱۴۳۳۱- عثمان بن محمد ، ابوبکر بغدادی ، عبداللہ بن سہل رازی ، یحییٰ بن معاذ کہتے ہیں کہ ذوالنون فرماتے ہیں سخاوت کی حقیقت یہ ہے کہ بخیل کو تم نوکتے ہو اور (اپنا جائز حق) وصول کر کے رہو کیونکہ اگر تم اس کا بخل ناگوار نہ لگے گا تو تم اس کو لعن طعن نہ کرو گے۔ پھر فرمایا کریم شخص صاف پانی کی طرح ہے اور وہ بخیل نہیں ہے اور نہ بخیل سے راضی ہے۔

۱۴۳۳۲- عثمان بن محمد ، ابوالحسن مذکر اپنے کسی شیخ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا : میں اور ایک زنگی ایک مرتبہ کہیں اکٹھے ہو گئے اس کے سخت گھنگھریالے بال تھے ، جب وہ اللہ کا ذکر کرتا تو اس کے چہرے کی رنگت سفید پڑ جاتی وہ امر عظیم پروارد ہوا ، میں نے کہا : اے آدمی اس کی کیا وجہ ہے کہ جب تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو تیرا رنگ بدل جاتا ہے اور تیری آنکھیں

میں ناغہ نہیں کرتا، ان کے قدم تاریکیوں کے پردوں تلے راحت نہیں پاتے، وہ نفوس اپنے مقاصد میں محو رہتے ہیں پس میں نے جو نظر کی تو مانوس ہوگیا، محبوب باری تعالیٰ کے وصل کا ارادہ کیا تو وصال ہوگیا، میں معرفت کی راہوں پر گامزن ہوگیا اور عمدہ گھوڑے پر سوار ہوگیا اور تمام تر پردے چاک کردیئے حتیٰ کہ ان کے مقصود سے کرب ودور ہوگیا، میں نے محبت کی نظر سے اللہ واحد قہار کی طرف دیکھ لیا، پھر ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ: کچھ ایسے اللہ تعالیٰ کے نیکوکار بندے ہیں جو پوشیدہ اور ظاہر میں اللہ کی اطاعت کرتے ہیں اور کبھی بھی لذات سے تعلق نہیں جوڑتے، کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور سکون کے ساتھ غاروں میں اور بیابانوں میں رہتے ہیں، رات بھر جاگتے رہتے ہیں اور ہمیشہ تہجد اور صبر کے ساتھ راتیں گزارتے ہیں، پس قوم کے ہموم مخلوق سے وحشت محسوس کرتے ہیں پس رب جلیل کا انس انھیں ذکر کی طرف لے جاتا ہے، ان کے اجسام زمین پر ہلکے پھلکے لگتے ہیں اور ان کی روحیں فخر کی کان کی طرف راتوں کو چلتی رہتی ہیں، پس اگر تم تلاش کرو تو یہ قوم کی نعمتیں ہیں اور اہل قدر کے آداب کو اپنے مولا سے سمجھو۔

۱۴۳۲۵-اپنے والد سے، احمد، سعید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ بندہ کب اپنے رب سے مانوس ہوسکتا ہے؟ فرمایا: جب رب تعالیٰ سے بندہ خوف محسوس کرے تو اس سے مانوس ہوجاتا ہے، بلاشبہ تم جانتے ہو کہ گنہگار اگر وصل کا خواہشمند رہو تو محبوب کے دروازے سے دھتکار دیا جاتا ہے۔

۱۴۳۲۶-ابوعمرو عثمان بن محمد، ابوحسین محمد بن عبداللہ بن جعفر رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو اسم اعظم کا علم ہے چنانچہ میں ان کے قصد سے مکہ سے نکل کر چل پڑا اور مصر کے قصبہ جیزہ میں میں نے انھیں پایا، پس انہوں نے پہلی مرتبہ مجھے دیکھا، میری داڑھی لمبی تھی اور میرے ہاتھ میں ایک بڑی سی چھاگل تھی میں نے کاندھوں پر ازار باندھ رکھا تھا، میرے پاؤں میں ہلکے قسم کا موزہ تھا، میری ظاہری حالت کو انہوں نے دیکھ کر کچھ برا محسوس کیا، جب میں نے انھیں سلام کیا تو میری طرف مطلق توجہ نہ کی میں نے دل میں کہا: آپ کو کیا معلوم کہ میں کس کے ساتھ واقع ہوا ہوں۔ چنانچہ میں ان کے پاس ٹھہر گیا اور ان کے پاس سے ٹلا نہیں، چنانچہ دو تین دن کے بعد ان کے پاس متکلمین میں سے ایک آدمی آیا اور کلام کے کسی مسئلہ میں ان سے مناظرہ کرنے لگا، چنانچہ وہ آدمی مناظرہ میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ پر غالب آگیا: میں نے موقع غنیمت سمجھا اور فوراً اٹھ کر ان دونوں کے سامنے جا بیٹھا، اور میں نے متکلم کو اپنی طرف کھینچ لیا اور میں نے اس سے مناظرہ شروع کردیا حتیٰ کہ میں نے اسے بری طرح زچ کردیا، پھر میں نے متکلم کے ساتھ عجیب کلام میں مناظرہ کیا کہ وہ میری بات کو سمجھ تک نہ سکا، ذوالنون مصری رحمہ اللہ یہ صورت حال دیکھ کر تعجب کرنے لگے: ذوالنون مصری رحمہ اللہ عمر رسیدہ ہوچکے تھے جبکہ میں ابھی عمر شباب میں تھا، ذوالنون مصری رحمہ اللہ اپنی جگہ سے اٹھے اور میرے سامنے آبیٹھے اور فرمایا: مجھے معذور سمجھو بلاشبہ میں تمہارا علمی مقام نہ پہچان سکا تم تو میرے نزدیک تمام لوگوں سے فائق ہو، اس کے بعد میری عزت واکرام کرتے اور اپنے جمیع اصحاب میں مجھے بلند نظری سے دیکھتے حتیٰ کہ میں اسی حال پر پورا ایک سال رہا، اس کے بعد میں نے ان سے کہا: اے استاذ میں تو اجنبی آدمی ہوں میرا اب گھر جانے کا شوق ابھر رہا ہے میں سال بھر آپ کی خدمت میں رہا درآنحالیکہ میرا حق آپ پر واجب ہے تاہم مجھے کہا گیا ہے کہ آپ کو اسم اعظم کا علم ہے بلاشبہ آپ نے میرا تجربہ کرلیا ہے اور مجھے اس کا اہل پالیا ہے، پس اگر آپ اسم اعظم کو جانتے ہیں تو مجھے سکھلا، تاہم ذوالنون مصری رحمہ اللہ خاموش رہے اور مجھے کچھ جواب نہ دیا حالانکہ میرا خیال تھا کہ شاید مجھے بتادیں لیکن چھ ماہ تک خاموش رہے اس بارے میں کچھ نہ کہا۔ چنانچہ چھ ماہ بعد ایک دن فرمایا ہاں تمہارا مسئلہ! اے ابویعقوب کیا تم فسطاط میں ہمارے فلاں دوست کو نہیں جانتے جو ہمارے پاس آتا رہتا ہے؟ انہوں نے ایک آدمی کا نام لیا، میں نے عرض کیا۔ جی ہاں میں جانتا ہوں، چنانچہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ گھر کے اندر سے میرے پاس نکال کر ایک طبق لائے جو اوپر

بھی بدل جاتی ہیں؟ وہ اٹھ کرتیہ میں ہاتھ آگے پیچھے ہلا ہلا کر چلنے لگا، اور یہ اشعار پڑھے۔

ذکرنا وما کنا لننسی فنذکر
ولکن نسیم القرب یبدو فیظہر
فأحی بہ عنی واحی بہ لہ
اذالحق عنہ مخبر ومعبر

ہم نے ذکر کیا ہم نہیں تھے کہ بھول جاتے اور پھر ذکر کرتے، لیکن قرب کی بادنسیم سامنے ظاہر ہوجاتی ہے پس میں اس کے ذریعے سے زندہ رہتا ہوں اور میری زندگی بھی اسی کے لئے ہے جبکہ حق اس کے بارے میں خبر دیتا ہے اور تعبیر کرتا ہے۔

ذوالنون رحمہ اللہ نے کہا: میرے کانوں نے زنجی کی اس حکمت جیسی کبھی نہیں سنی پس میں سمجھ چکا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنکے قلوب ذکر اللہ میں پناہ حاصل کرتے ہیں جس طرح کہ پرندے اپنے گھونسلوں میں پناہ حاصل کرتے ہیں، اگر تم ان قلوب کی تلاشی لو تو محبوب کی محبت کے سوا ان میں کچھ نہ پاؤ گے، پھر ذوالنون مصری رحمہ اللہ رودیئے اور یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ: میں ذکر کی بہت ساری قسمیں کرتا ہوں چونکہ داد اور شوق دونوں مجھے ذکر پر ابھارتے ہیں، پس محبت کرنے والے کا ذکر محبت سے بھرا ہوتا ہے، روح کی جگہ پر اتر جاتا ہے کہ اسکی طرف میں چلتا رہتا ہے، اور ذکر نفس کو عزت بخشتا ہے چونکہ اسے ایک تلف کرنے والی چیز بھی موجود ہے ایسی جگہ میں جہاں اس کا پتہ نہیں چل سکتا اور نہ ہی تم جانتے ہو، میرا ذکر بیابانوں اور بلند پہاڑیوں پر پرواز کرتا ہے اور وہ وہم وفکر کے اوصاف سے الگ تھلگ ہوتا ہے۔

۱۴۳۳۳- محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد، ابومحمد عبداللہ بن سہل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا کہ میری نماز کب اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوگی؟ فرمایا: جب تیرے دل کے نور کی معدنیں سکون، وقرار پالیں، اور تم اسے اپنے مقصد کے ملکوت میں پھینکنے لگو۔ میں نے کہا: میرے ورع کے بعد میرا زہد کب تمام ہوگا؟ فرمایا: جب تم فرض کو اپنا معلم بنالو گے، اور طاعت کو اپنا ملہم بناؤ گے، میں نے کہا: مجھے امن کب حاصل ہوگا؟ فرمایا: جب فرض تیرے امر پر مشتمل ہوگا اور تم اپنے نفس پر طاعت کو مالک بنادو گے، میں نے کہا: میرا توکل کب کروں گا؟ فرمایا: یقین جب تمام ہوجائے گا تو اسے توکل کا نام دے دیا جاتا ہے، میں نے کہا: رب تعالیٰ کے لئے میری محبت کب تام ہوگی؟ فرمایا: جب دنیا تمہاری آنکھوں میں حقیر ہوجائے گی، میں نے عرض کیا: میں اپنے رب سے خوفزدہ کب ہوں گا؟ فرمایا: جب تم اپنی نظر کو اللہ تعالیٰ کی عظمت میں چھوڑ دو گے اور تم اپنے نفس سے عداوت رکھو گے۔ میں نے عرض کیا، میرا روزہ کب تام ہوسکتا ہے؟ فرمایا: جب تم بغض سے اپنے نفس کو بھوکا رکھو گے اور اپنی زبان کو فحش سے بچالو گے۔ میں نے کہا: میں اپنے رب کو کب پہچان لوں گا؟ فرمایا: جب رب تعالیٰ تیرا جلیس ہوجائے گا اور تم اپنے نفس کے لئے اس کے سوا کسی کو انیس نہ سمجھو، میں نے عرض کیا کہ میں اپنے رب سے محبت کب کروں گا؟ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا امر تیرے نزدیک ایلوے سے بھی زیادہ کڑوا ہو، میں نے عرض کیا: مجھے نیکی کا شوق کب ہوگا؟ فرمایا: جب تم آخرت کو اپنی قرارگاہ بنالو گے اور دنیا کو اپنا مسکن بنالو گے اور جب تم دنیا کی طرف مطلق دھیان نہ دو اور آخرت کو اپنی اصل قرارگاہ سمجھو، میں نے عرض کیا: میں اپنے رب کی ملاقات سے کب محبت کروں گا؟ فرمایا: جب تم اپنے حبیب کی طرف پیش رفت کرو گے اور دنیا سے اعراض کرو گے، میں نے پوچھا: میں موت کو لذیذ کب سمجھوں گا؟ فرمایا: جب تم دنیا کو اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دو گے، اور آخرت کو اپنا نصب العین سمجھو گے، میں نے کہا: میں دنیا کے مطاعم کی خواہشات سے کب پرہیز کرسکتا ہے؟ فرمایا: جب ملکوت کے ساتھ تمہارا دل خلط ہوجائے گا اور جبروت کے سرائر میں مل جائے گا، میں نے کہا: میری معرفت کب اچھی ہوگی؟ فرمایا: جب تم دنیا سے وحشت محسوس کرو گے اور تمہیں آزمائش کے نازل ہونے سے فرصت حاصل ہوگی، میں

سے رومال کے ساتھ باندھا ہوا تھا، مجھے حکم دیا کہ یہ طبق فسطاط میں اس آدمی تک پہنچا دو، میں نے طبق لے لیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بالکل ہلکا پھلکا طبق ہے اس سے پتہ چلتا تھا کہ اس میں کچھ بھی نہیں ہے، جب میں فسطاط اور جیزہ کے درمیان واقع پل پر پہنچا میں نے دل میں کہا: ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے مجھے حدیہ دے کر ایک آدمی کے پاس بھیجا ہے حالانکہ میں اسے اندر سے بالکل خالی پاتا ہوں چلو دیکھ تو لوں آخر اس میں ہے کیا، چنانچہ میں نے طبق پر باندھا ہوا رومال کھولا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چوہا اچھل کر طبق سے باہر نکل بھاگا، مجھے اس پر سخت غصہ ہوا، میں نے کہا کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے مجھ سے مذاق کیا ہے لیکن میرا گمان ختم نہ ہوا کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے اس وقت کس مقصد کا ارادہ کیا ہے، میں وہیں سے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کی طرف واپس پلٹ آیا اور مجھے سخت غصہ تھا چنانچہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرا دیئے اور پورا قصہ بھانپ گئے اور پھر فرمایا: اے مجنون میں نے تیرے پاس ایک چوہا امانت رکھا تھا لیکن تو نے اس میں مجھ سے خیانت کی بھلا میں اسم اعظم کے متعلق تجھ پر کیسے اعتماد کرسکتا ہوں کھڑے ہو جاؤ اور میرے پاس سے چلے جاؤ آج کے بعد میں تمہیں یہاں نہ دیکھوں۔

۱۴۳۲۷- عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ، محمد بن احمد حذاء، ہارون بن عیسیٰ بغدادی، عیسیٰ بغدادی، زرافہ (متوکل کے خادم) سے مروی ہے کہ جب ذوالنون مصری رحمہ اللہ امیر المؤمنین متوکل کے پاس سے واپس لوٹے میرے پاس داخل ہوئے تاکہ مجھے رخصت کریں میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے لئے ایک دعا لکھ دیجئے چنانچہ انہوں نے ایسا کر دیا اور میں نے ان کے آگے لوزینہ کا جام رکھ دیا میں نے کہا یہ کھائیے بلاشبہ یہ دماغ میں قوت پیدا کرتا ہے اور عقل کو نفع پہنچاتا ہے؟ فرمایا: عقل کو اس کے علاوہ اور چیزیں بھی نفع پہنچا سکتی ہیں، میں نے کہا: کونسی چیز عقل کو نفع پہنچاتی ہے؟ فرمایا: اللہ کے حکم کی اتباع اور اس کی منع کردہ چیزوں سے باز رہنا کیا تمہیں پتہ نہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: عقلمند وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے امر اور اسکی نہی کو سمجھ لے؟ میں نے کہا: کونسی چیز کا آپ ارادہ رکھتے ہیں؟ فرمایا: یہ تو اس آدمی کے لئے ہے جو حلوہ کو نہ جانتا ہو اور اسکا کھانا بھی نہ جانتا ہو بے شک اہل معرفۃ اللہ اس لوزینہ سے پرہیز کرتے ہیں، میں نے کہا: میرا گمان نہیں کہ دنیا میں کوئی ہو جو اس سے اچھا بنا سکتا ہو، یہ تو امیر المؤمنین متوکل کے مطبخ کا پکا ہوا ہے، فرمایا: میں تمہیں متوکل (اللہ پر توکل کرنے والے) لوزینہ بتاتا ہوں، میں نے کہا: آپ کے باپ کی تمام تر بھلائی اللہ ہی کے لئے ہے بتائیے وہ کونسا لوزینہ ہے؟ فرمایا: معرفت کا خالص طعام لو پھر اسے اجتہاد و مجاہدہ کے ساتھ گوندھ لو اور اس کے ساتھ غم و حزن کو قائم رکھو، خالص محبت کو اسکے ساتھ مطابق رکھو پھر عبادت گزاروں کے لوزینے کی روٹیاں پکا، زہد کی آگ میں، اس پر غمخوارگی کی لکڑیوں سے آگ جلاؤ حتی کہ اسکے شعلے خوب بھڑک اٹھیں، پھر اسے رضا کی قید سے خوب جوش دو، پھر عشق کی ہلکی آنچ میں اسے مزید جوش دو، پھر اسے عقلمندی کی لپیٹ میں لپیٹ لو، تاریکیوں میں اسے کم خوابی کی چھریوں سے کاٹ لو اور نیند کی لذت کو دور کر دو، پھر اسے بے چینی و کم خوابی کے جاموں پر صاف کر کے اکٹھا کر لو، پھر اس پر خالص عمل کی شکر پھیلا دو پھر تفویض کی انگلیوں سے اسے کھالو، اب کی بار دلوں کا کرب آشکارہ ہو کر رہ جائے گا اور سرور لطف بھی حاصل ہوگا، پھر حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے مجھے رخصت کر دیا۔

۱۴۳۲۸- ابوبکر بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی سے مروی ہے کہ مجھے محمد بن عبدالملک بن ہاشم نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے یہ اشعار سنائے (یہ ایک لمبا قصیدہ ہے جسکا ترجمہ ہدیہ قارئین ہے)

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ایسی تعریف جسکا کوئی خاتمہ نہیں، ایسی تعریف کہ جسکے احصاء وشمار کی کوئی حد نہیں، اسکی انتہاء تک پہنچنے سے الفاظ اور خیالات عاجز آگئے ہیں، ایسی کثیر تعریف جیسا کہ واحد بے نیاز کا شمار کرنا، جب سے آسمان وزمین پیدا کیے گئے ان کے بھرے ہوئے اور ان کے وزن اور عدد میں چند در چند کے بقدر اسکی تعریف ہے، جو ہو چکا اور جو کچھ ہوگا قیامت اور ابد تک اس سے بھی دگنا اسکی تعریف ہو، اور سورج کے بار بار چمکنے اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ مخفی ہے اسکے دو گنے کے بقدر اسکی تعریف ہو ہر ذی روح شی میں

نے کہا: میں دنیا کو قبیح کب سمجھوں گا؟ فرمایا: جب تمہیں علم ہو جائے کہ دنیاوی زینت سراسر فساد ہے اور اسکے محاسن حسرت کی طرف لے جاتے ہیں، میں نے عرض کیا: کہ میں کب معمولی غذاؤں پر اکتفا کرلوں گا؟ فرمایا: جب تم خواہشات نفس کی ہلاکت کو پہچان لوگے اور جب تم لذات سے یکسر علیحدگی اختیار کرلوگے، میں نے کہا: مجھے قناعت تام کب حاصل ہوگی؟ فرمایا: جب دنیاوی کرو فر تمہارے نزدیک معمولی شئے ہو اور آخرت کا خوف تمہارے لئے ایک ذکر کی حیثیت رکھتا ہو، میں نے کہا: میں ترک جمع کا مستحق کب ہوں گا؟ فرمایا: جب تمہیں پتہ چل جائے کہ تم نے معاد کی طرف لوٹنا ہے، میں نے کہا: میں کب امر بالمعروف کروں؟ فرمایا جب دوسروں پر تمہاری شفقت ہو اور جب تم اپنے رب کی محبت کے لئے بندوں کی مخالفت کرنے لگو، میں نے پوچھا میں اللہ تعالیٰ کو کب ترجیح دوں اور اس کے علاوہ اوروں کو ترجیح نہ دوں؟ فرمایا: جب تم اللہ کے لئے محبت کرو اور اللہ کے لئے عداوت کرو، میں نے پوچھا؟ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف کب رجوع کر سکتا ہوں اور اس کے لشکر سے کب مانوس ہو سکتا ہوں؟ فرمایا: جب تم اسکی آزمائش سے سرور حاصل کرو اور اسکو قضا پر خوشی دکھاؤ۔

۱۴۳۳۴- اپنے والد سے، احمد محمد بن معقل، ابوعثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے مانوس ہوتا ہے، وہ مانوس ہوتے وقت اپنے رب تعالیٰ کی سلطنت میں ہر وہ چیز جسے وہ دیکھتا ہے جسے سنتا ہے جسے وہ محسوس کرتا ہے اس سے وہ مانوس ہو جاتا ہے، رب تعالیٰ سے ڈرنے والا بھی ہر وہ چیز جسے وہ دیکھتا ہے جسے وہ سنتا ہے جسے وہ رب تعالیٰ کی بادشاہت میں محسوس کرتا ہے اس سے وہ ڈرتا ہے چیونٹی کیا اس سے بھی کمتر چیز سے وہ مانوس ہوتا ہے اور ڈرتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

تین چیزیں اسلام کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) اہل ملت کے لئے نظر، (۲) اہل ملت سے اذیت کیسے دور ہو سکتی ہے، (۳) اور اہل ملت کے خطا کار کو معاف کرنا۔

تین چیزیں ایمان کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) دشواریوں کے باوجود بھرپور طہارت حاصل کرنا، (۲) فرائض کے وقت دل میں انتعاش کا پیدا ہونا حتی کہ فرائض کو ادا کردے، (۳) ہر گناہ کے وقت توبہ کرلینا تاکہ گناہوں پر مصر نہ ہو۔

تین چیزیں توفیق کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) بدون تیاری کے بھی فوراً اعمال میں واقع ہو جانا، (۲) گناہوں کی طرف میلان کے باوجود پھر بھی گناہوں سے سلامت رہنا، (۳) دعاؤں میں مشغول رہنا۔

تین چیزیں سستی کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) جس آدمی کو وعظ و محاورہ کے وقت کلام کافی ہو اس سے مزید کلام کو ترک کرنا،

تین چیزیں بردباری کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) مخالفت رائے کے وقت قلت غضب، (۲) مخلوق کی اذیتیں برداشت کرنا، (۳) گناہ گار کے گناہ کو بھول جانا اسے معاف کرنے کی وجہ سے تین چیزیں تقویٰ کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) مذموم خواہشات کو ترک کرنا، (۲) اعمال صالحہ کو فوراً بجالانا، (۳) امانتوں کو ان کے مالکان کے سپرد کرنا باوجودیکہ ان کی اشد ضرورت ہو

تین چیزیں التعاذ باللہ کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) ہر چیز سے دور ہو کر اللہ کی طرف بھاگنا، (۲) ہر چیز کو اللہ تعالیٰ سے مانگنا، (۳) ہر وقت میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا۔

تین چیزیں رجاء کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) حلاوت قلب سے عبادت، (۲) ثواب کی نیت سے انفاق فی سبیل اللہ، (۳) عمدہ اعمال کی طرف پیش رفت کرنا۔

تین چیزیں حب فی اللہ کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) صاف محبت کے لئے کسی چیز کا خرچ کرنا، (۲) اللہ کے ارادہ کے لئے ہر طرف سے کٹ کر صرف اللہ کا ہو جانا، (۳) سخاوت بالنفس

تین چیزیں حیاء کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) بات کرنے سے پہلے تولنا، (۲) جس چیز سے معذرت کرنی ہے اس سے الگ رہنا، (۳) بے وقوف کو بردباری کی خاطر جواب نہ دینا، رہی بات حیا من اللہ سواسکا تذکرہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا: قبروں اور آزمائشوں کو مت بھول جاؤ اور سر اور سر نے جو کچھ جمع کور رکھا ہے اسکی حفاظت کرو اور یہ کہ تم دنیاوی زندگی کی زینت کو ترک کردو۔

تین چیزیں انفصال کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) رشتہ قطع کر دینے والے سے صلہ رحمی کرنا، (۲) جسکے پاس کچھ نہ ہو اسے عطاء کرنا، (۳) ظالم کو معاف کر دینا

تین چیزیں صدق کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) ملازمت صادقین، (۲) نظر منلوسین کے ہاں سکون (۳) مخلوق کے پوشیدہ رازوں پر اطلاع پانے کو ناپسند سمجھنا حق پر استقامت دکھانے کے لئے سر دھڑ اتمام جہانوں کے پالنہار کو ترجیح دینے کے واسطے۔

تین چیزیں انقطاع الی اللہ کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) کھانا کھلانا، (۲) سلام پھیلانا، (۳) اور اچھائی کی باتیں پھیلانا......... تین چیزیں محبت کی علامتوں میں سے ہیں (۱) تانی فی الاحداث، (۲) توقرفی الزلال، (۳) اور ترفق فی القتال،

تین چیزیں اعمال رشد کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) حسن مجاورت، (۲) مشاورت کے وقت خیر خواہی، (۳) اور مجاورت میں نیکی،

تین چیزیں سعادت کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) فقہ فی الدین، (۲) عمل کے لئے آسانی، (۳) اور کوشش میں اخلاص۔

۱۴۳۳۵۔ محمد بن حسین بن موسیٰ نیشاپوری، ابن رشیق، علی بن یعقوب، سوید وراق، محمد بن ابراہیم بغدادی، محمد بن سعید خوارزمی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے ایک بار محبت کے بارے میں سوال کیا گیا، فرمایا: یہ کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں اسے تم بھی محبوب رکھو اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں اسے تم بھی ناپسند کرو، تم ہر طرح کی بھلائی کو کرو اور ہر وہ امر جو تمہیں اللہ تعالیٰ سے غافل کرے اسے چھوڑ دو۔ اور یہ کہ مؤمنین پر مہربان ہونے اور کافروں پر سختی کرنے کے ساتھ ساتھ تم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف دل میں نہ رکھو، اور دین کے معاملہ میں اتباع رسول اللہ ﷺ۔

۱۴۳۳۶۔ محمد، ابوبکر بن شاذان رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: جو آدمی میرا فرمانبردار ہوگا میں اس کا دوست بن جاؤں گا پس اسے چاہیے کہ مجھ پر اعتماد کرے اور میرے فیصلے پر بھروسہ رکھے میری عزت کی قسم! اگر وہ مجھ سے دنیا کے زائل کرنے کا سوال کرے گا میں اس کے لئے دنیا کو زائل کردوں گا۔

۱۴۳۳۷۔ محمد بن احمد بغدادی، (میں نے محمد بن احمد بغدادی کو دیکھا ہوا ہے لیکن مجھے عثمان بن محمد عثمانی نے ان کی سند سے حدیث سنائی ہے) عبداللہ بن محمد بن میمون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے مانوس ہونا اللہ تعالیٰ کے ساتھ صاف دل رکھنے میں سے ہے اور تفرد باللہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سواء ہر چیز سے منقطع ہو کر اسی کا ہو جانا۔

۱۴۳۳۸۔ محمد بن حسین، منصور بن عبداللہ، عباس بن یوسف، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

اگر میں تیری طرف دعا کرتے ہوئے ہاتھ پھیلاؤں تو میری کفایت کرنے والی چیز بھولے سے طویل تر ہو جائے گی اور میرے ہاتھوں کے عمل کے بسبب تجھ سے میری رجاء منقطع نہیں ہوگی۔ میرے سوال کرنے سے اتنی بات بھی کافی ہے کہ تجھے میرا علم ہے۔

۱۴۳۳۹-سند مذکورہ بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی مخلوق سے مانوس ہوا اس نے فرعونوں کی روش کو ترجیح دی اور جس آدمی نے ملاحظہ نفس سے لاپرواہی برتی اس نے اخلاص سے پہلوتہی کی اور جس کے مقاصد کا دارومدار خواہش نفس پر ہو اس کو آفات کی کچھ پروا نہیں ہوتی۔

۱۴۳۴۰-محمد، علی بن محمد، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس آدمی نے اپنے عمل کی نمائش کی اسکی نیکیاں بھی برائیاں بن جائیں گی۔

۱۴۳۴۱-سند بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: صدق وسچائی اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے زمین پر جس چیز پر بھی اسے رکھ دیا جائے اسے کاٹ دیتی ہے۔

۱۴۳۴۲-سند مذکورہ بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: انس کی ادنیٰ منزل یہ ہے کہ آدمی کو اگر آگ میں بھی ڈال دیا جائے تو اسکا مقصد اسکی امید سے غائب نہ ہونے پائے۔

۱۴۳۴۳-سند مذکور سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: خوف عمل کا نگہبان ہے اور رجاء آزمائشوں میں ایک سفارشی کی حیثیت رکھتی ہے۔

۱۴۳۴۴-محمد بن حسین، احمد بن علی بن جعفر، حسن بن سہل، علی بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: فکر مندی عبادت کی کنجی ہے اور متابعت خواہشات نفس ہوای کی علامت ہے اور طمع کا منقطع کرنا توکل کی علامت ہے۔

۱۴۳۴۵-محمد، ابوجعفر رازی، عباس بن حمزہ سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف ایک ہی حالت پر نہیں جم سکتا چونکہ اسکا رب مختلف حالتوں پر ہوتا ہے۔

۱۴۳۴۶-محمد، محمد بن ابراہیم فارسی، ایک شہسوار، یوسف بن حسین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے مریدین کی جماعت! تم میں سے جو آدمی طریق سلوک کا ارادہ رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو تصور کے علماء سے ملاقات کرے، زاہدین سے رغبت کے ساتھ ملاقات کرے اور اہل معرفت کے ساتھ خاموشی سے ملاقات کرے۔

۱۴۳۴۷-اپنے والد سے، احمد بن جعفر بن ہانی، محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے اپنی مناجات میں یوں کہا کرتے تھے۔ اے عطایا کے ہبہ کرنے والے اور مرغوبات کے کثیر عطا کرنے والے میں قرب کے بعد جدائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور میں پناہ مانگتا ہوں صفائی کے بعد گندگی سے اور انس کے بعد شوق سے، اور حسرت کے فترت کو پیش آنے سے، رضا کے متغیر ہونے سے حاسی سے ایک گھڑی کے لئے بھی پیچھے رہ جانے سے ایمان بغیر علم سے، ایسے نازک موقع سے جو عقل کو مختلف راہوں میں بھٹکا دے، میں ان چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جب تک کہ میرے پاس تیری نعمتیں مکمل نہ ہو جائیں میری ذریت میں تیری کرامت نہ چل جائے۔

مسانید حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ.......حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے بہت ساری احادیث آئمہ حدیث سے روایت کی ہیں جن میں امام مالک ولیث بن سعد وسفیان بن عیینہ وفضیل بن عیاض لہیعہ رحمہ اللہ سرفہرست ہیں ان کی سند سے چند روایات درج ذیل ہیں۔

۱۴۳۴۸-ابوسعید حسین بن محمد بن علی، ابوسعید، احمد بن مبارک، ابوجعفر احمد بن صبیح بن رسلان لیومی، ابوفیض ذوالنون مصری، مالک بن انس زہری کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ دوست بندے

ہیں، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: وہ اہل قرآن ہیں اور وہ اہل اللہ ہیں اور اسکے خاص بندے ہیں۔[1]

مالک کی یہ حدیث غریب ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن بن غزوان متفرد ہیں۔

۱۴۳۴۹- سہل بن عبداللہ تستری، حسن بن احمد طوسی، احمد صلیح، ذوالنون مصری رحمہ اللہ سفیان بن عیینہ، ابوبکر کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں دو واپس لوٹ آتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ باقی رہتی ہے، چنانچہ میت کے ساتھ اسکا اہل وعیال، اسکا مال اور اسکا عمل جاتا ہے، اسکا اہل وعیال اور مال واپس لوٹ آتا ہے اور اسکا عمل اسکے ساتھ باقی رہتا ہے۔

یہ حدیث صحیح وثابت ہے اور عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے۔

۱۴۳۵۰- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، انس بن مالکؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مثل مذکورہ بالا کے حدیث روایت کی گئی ہے۔

۱۴۳۵۱- ابوالفضل بحر بن ابراہیم بن زیاد، حسین بن احمد وثائقی، احمد بن صلیح فیومی، ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ، فضیل بن عیاض، لیث، مجاہد، ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تجافوا عن ذنب السخي فان الله تعالى آخذبيده كلما عثر" یعنی سخی کے گناہ سے دور رہو چونکہ جب بھی سخی ٹھوکر کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دست سے پکڑ لیتا ہے۔[2]

۱۴۳۵۲- ابراہیم بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن عبید جرجانی تمیم بن عمران قرشی، محمد بن عتبہ مکی، فضیل بن عیاض کے سلسلۂ سند سے بمثل مذکور بالا کے مروی ہے۔

۱۴۳۵۳- محمد بن عثمان عثمانی، حسن بن ابوحسن، ابوالحسن علی بن یعقوب، محمد بن ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن سعید بن عبدالرحمٰن خورازمی، ابوفیض ذوالنون بن ابراہیم، ابوجر یہ احمد الحکم، عبداللہ بن ادریس کہتے ہیں ایک مرتبہ میرے آقا نجا کے بادشاہ کے پاس ایک شامی آیا اور بادشاہ سے کسی بخشش کا طلبگار تھا اسے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج کے نام سے پکارا جاتا تھا، بادشاہ نے شامی کو کھانا پیش کیا چنانچہ دسترخوان پر برتن ادھر ادھر حرکت کرنے لگا بادشاہ نے ایک روٹی لی اور اس سے برتن کو سہارا دے دیا تاکہ ایک جگہ پڑا رہے، یہ کیفیت دیکھ کر عبدالرحمٰن بن ہرمز نے حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا! جب تم حج یا عمرہ کی نیت سے نکلو تو صبح تمتع کرو تا کہ تم پیچھے رہنے والے نہ ہو جاؤ اور خیر وبھلائی کے امور کا اکرام کرو (یعنی خیر وبھلائی کے امور کو اپناؤ) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے آسمان وزمین کی برکتوں کو مسخر کر دیا ہے، برتن کو روٹی سے سہارا مت دو چونکہ جو قوم بھی روٹی کی اہانت کرتی ہے اللہ تعالیٰ اسے بھوک کے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔[3]

قد تم ترجمة الجزء التاسع من كتاب حلية الاولياء لابي نعيم بعون الله وتوفيقه . فندعوالله ان ينفعنا بها ولمن قرأها وسعى فيها اللهم ارزقنا سبيل الرشد وهدى هؤلآء الاولياء الاصفياء الكرام قد انتهيت الىٰ آخر هذا الجزء يوم الخميس ۹ الربيع الثاني ۱۴۲۶ء صباحاً وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله واصحابه اجمعين آمين

محمد يوسف التولى   ختم شد حصہ نہم

۱۔ مسند الامام أحمد ۱۲۸/۳، وميزان الاعتدال ۳۸۲۰، ۷۲۶۸، ولسان الميزان ۳۰۲/۵، واتحاف السادة المتقين ۴۶۵/۴، وكنز العمال ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، وكشف الخفا ۳۰۶/۱، وتخريج الاحياء ۲۷۳/۱.

۲۔ تاريخ بغداد ۳۳۵/۸، ومجمع الزوائد ۲۸۲/۶، واتحاف السادة المتقين ۱۷۳/۸، والترغيب والترهيب ۳۸۴/۳، وتذكرة الموضوعات ۶۳، وتنزيه الشريعة ۱۸۲/۱، ۳۵۳، ۱۴/۲، واللآلي المصنوعة ۵۰/۲.

۳۔ اتحاف السادة المتقين ۲۲۰/۵، والموضوعات لابن الجوزي ۲۹۰/۲، ولسان الميزان ۱۱۰۶/۳، ۱۷۷۳.

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء

حصہ دوم

دارالاشاعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلیۃ الاولیاء حصہ دہم

(۴۵۵) احمد بن ابی الحواری[1]

۱۴۳۵۴-اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔

میں نے صغران رہنمی سے سوال کیا کہ قرآن میں کونسی دنیاوی شئی سے عاقل انسان کو اجتناب کا حکم دیا گیا ہے ؟انہوں نے فرمایا آخرت کے بجائے دنیا کی طرف دعوت دینے والی شی شرعاً ممنوع ہے۔

۱۴۳۵۵-اسحاق بن احمد، ابراہیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ احمد بن الحواری کا قول ہے:

میں نے حرملہ کے ایک راہب سے نام دریافت کیا تو اس نے جریج نام بتایا۔ پھر میں نے اس سے گرجہ میں گوشہ نشینی کی وجہ پوچھی؟ اس نے کہا شہوات دنیوی سے اجتناب کی خاطر میں نے ایسا کیا ہے۔ پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ آپ عوام کے ساتھ رہ کر شہوات دنیویہ سے اجتناب نہیں کر سکتے؟ انہوں نے کہا کہ میں کمزور ہونے کی وجہ سے اس سے عاجز ہوں۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ بدن انسان کی تخلیق زمین اور اسکی روح کی تخلیق ملکوت السموٰات سے کی گئی ہے۔ انسان کے مصائب وآلام برداشت کرنے کیوقت بدن لیکن ناز ونعمت کے وقت بدن انسانی کامل طور پر زمین کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد دنیا اسکے نزدیک محبوب ترین شئی بن جاتی ہے۔

۱۴۳۵۶-اسحاق، ابراہیم، احمد کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے۔

اے میرے لخت جگر عافیت کے طالب کو اللہ تعالی عافیت سے مالا مال کر دیتا ہے۔

۱۴۳۵۷-اسحاق، ابراہیم، احمد، کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

اللہ کو راضی کرنا اور اسی کی مخلوق پر رحم کھانا مرسلین کا درجہ ہے۔

۱۴۳۵۸-اسحاق، ابراہیم کے سلسلۂ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔ جب بھی میں نے ابوسلیمان سے قساوت قلبی کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا یہ تمہاری بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اللہ تعالی ظالم نہیں ہے۔ ابوسلیمان نے مجھ سے سوال کیا کہ صبر سے اوپر بھی کوئی درجہ ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں فرمایا اس کے حصول کی کوشش کرو۔ اسکے بعد انہوں نے فرمایا جب صابرین کو آخرت میں بے حساب نوازا جائیگا تو نامعلوم اس سے اونچے درجہ کے لوگوں کو کس چیز سے نوازا جائیگا۔

۱۴۳۵۹-ابواحمد محمد بن اسحاق حافظ، سعید بن عبدالعزیز حلبی کے سلسلۂ سند سے احمد ابن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔ بالقصد دنیا کی طرف متوجہ ہونے والے اور اس سے محبت کرنے والے انسان کے قلب سے اللہ تعالی یقین کا نور نکال لیتا ہے۔

۱۴۳۶۰-محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن جعفر بن مطر کے سلسلۂ سند سے ابراہیم بن یوسف کا قول مروی ہے۔ احمد بن ابی الحواری نے اپنی

۱- طبقات الصوفیۃ ۹۸ وطبقات الشعرانی ۱/۹۶. وشذرات الذھب ۲/۱۱۰ ومرآۃ الجنان ۲/۱۵۳. والبدایۃ والنھایۃ ۱۰/۳۴۸. وسیر النبلاء ۸/۲/۱۶۵ وطبقات الحنابلۃ ۱/۷۸. والجرح ۱/۲/۷۳. وطبقات الاولیاء، لابن الملقن صفحۃ ۳۱.

کتاب دریا میں ڈالنے کے بعد فرمایا تم نے میری خوب رہنمائی کی، لیکن مقصود کے حصول کے بعد ذریعہ سے اشتغال بے کار ہے۔
۱۴۳۶۱-محمد بن حسین محمد بن عبداللہ طبری کے سلسلۂ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے۔
احمد بن ابی الحواری نے بتیس سال تک علم حاصل کیا، اس کے بعد تمام کتب دریا میں ڈالکر فرمایا میں نے یہ کام حقارت کی غرض سے نہیں کیا بلکہ اس سے، میرا مقصود ذات الٰہی تک پہنچنا تھا
لہٰذا اس کے بعد میں اس سے بے نیاز ہوں۔
۱۴۳۶۲-محمد بن حسین، عن ابیہ، ابراہیم بن شیبان سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔
ذات الٰہی کی سب سے بڑی دلیل خود اس کی ذات ہے، طلب علم تو آداب خدمت کے حصول کیلئے ہے۔
۱۴۳۶۳-ابوبکر محمد بن عبداللہ بن عبدالعزیز رازی کے سلسلہ سے ابوعمر بیکندی کا قول مروی ہے۔
حصول علم کے بعد ایک روز احمد بن ابی الحواری کے قلب پر حق کے بارے میں قلیل سا تذبذب پیدا ہوا، اس کے بعد انہوں نے اپنی تمام کتب دریائے فرات کے کنارے ڈالدیں، پھر ان پر بیحد گریہ طاری ہو گیا اور فرمایا یہ کتب اگر چہ ذات الٰہی تک وصول کیلئے بہترین دلیل ثابت ہوئیں، لیکن مقصود کے حصول کے بعد دلیل کے ساتھ اشتغال بے کار ہے۔
۱۴۳۶۴-ابواحمد محمد بن احمد بن حمران رازی نیساپوری، ابوبکر محمد بن عبداللہ نیساپوری، ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے عتبہ بن ابی مائل کا قول مروی ہے۔

تین چیزوں مرض، شادی اور حج کے بعد اپنے ایمان پر ثابت قدمی درحقیقت ثابت قدمی ہے۔

۱۴۳۶۵-ابواحمد، محمد، جدی عباس، احمد ابن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے بشر بن سری کا قول مروی ہے۔
اللہ کی مبغوض شئی دنیا سے محبت محبت الٰہی پر دلیل نہیں ہے، بلکہ اطاعت الٰہی محبت الٰہی پر دلیل ہے۔ بندہ کے محبت کرنے کے بعد اللہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ لیکن اسکی ابتداء اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ احمد کا قول ہے۔ دنیا کا عارف دنیا سے زہد اور آخرت کا عارف اسکی طرف رغبت اختیار کرتا ہے۔ اللہ کا عارف اسکی رضا کو ترجیح دیتا ہے۔ نیز احمد ہی کا قول ہے۔ مفلسی کی حالت میں دنیا سے بے التفاتی اختیار کرنا دھوکہ ہے، البتہ اسکے ہوتے ہوئے اس سے بے رغبتی اختیار کرنا کمال ہے۔
۱۴۳۶۶-محمد بن جعفر بن یوسف، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوزکریا یحیی ابن ابی علاء کا قول مروی ہے۔
انسان قرآن چھوڑنے کے بعد جب دوبارہ اسکی تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے انسان! تیرا میرے کلام سے کیا تعلق؟
۱۴۳۶۷-محمد، عبداللہ، ابوحاتم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے۔ یحیی بن زکریا کا قول مروی ہے۔
ایک بار ہم علی بن بکار کے پاس تھے ان کے پاس سے ایک بادل گزرا پس میں نے ان سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ کیا تو نہیں ڈرتا کہ اس میں پتھر ہو۔ (یعنی کیا تمہیں سنگ باری کا خطرہ نہیں ہے)
۱۴۳۶۸-محمد، عبداللہ، ابوحاتم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے اسحاق بن خلف کا قول مروی ہے۔
ایک بار حضرت عیسیٰ نے متغیر الابدان والالوان لوگوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے ان سے تغیر الوان کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے کہا اس کا سبب عذاب دوزخ کا خوف ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا تم عذاب دوزخ سے خوف زدہ لوگ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ضرور خوف زدہ کو امن دیتا ہے۔ اسکے بعد حضرت عیسیٰ نے پہلے سے بھی شدید متغیر الابدان والالوان لوگوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے ان سے اس کی وجہ پوچھی، انہوں نے کہا اس کا سبب حصول جنت کا شوق ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا تم جنت کے

مشتاق ہو، اور اللہ تعالیٰ امیدوار کی امید ضرور پوری کرتا ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ نے پہلے سے اشد متغیر الابدان والالوان لوگوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے ان سے اس کی وجہ دریافت کی؟ انہوں نے کہا اس کا سبب محبت الٰہی ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا تم ہی مقربین ہو۔

۱۴۳۶۹-محمد، عبداللہ، ابوحاتم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ولید بن عتبہ کا قول مروی ہے۔

ایک بار میں نے ابوصفوان بن عوانہ سے سوال کیا انسان کس وجہ سے اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس کے نیک صالح ہونے کی وجہ سے۔

۱۴۳۷۰-محمد، عبداللہ، ابوحاتم کے سلسلہ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔

میں نے ایک راہب سے سوال کیا تمہاری کتب میں سب سے اہم چیز کون سی بیان کی گئی ہے۔ اس نے کہا ہماری کتب کی بیان کردہ سب سے اہم چیز محبت الٰہی کے حصول میں پوری قوت کا خرچ کرنا ہے۔

۱۴۳۷۱-عبداللہ اصفہانی، احمد بن محمد، ابوعلی بن حسین بن عبداللہ بن شاکر سمرقندی کے سلسلۂ سند سے ابوحسن احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔

اے انسان سب سے قطع تعلقی کر کے اللہ سے تعلق قائم کر۔ عابد، زاہد، متوکل، صاحب استقامت، عارف، ذاکر، باحیا، خوف الٰہی، اللہ سے امید رکھنے والا اور اسکی رضا پر راضی ہونیوالا بن جا، اور اسکی علامت اللہ کی پسند فرمودہ چیزوں کو اختیار کرنا ہے۔ اسکے بعد منجانب انسان کی مدد کی جاتی ہے۔ قلب سے ندامت، زبان سے استغفار، ظلم نہ کرنے اور عبادت میں کوشش کے بعد ہی انسان کو توبہ کی توفیق ہوتی ہے۔ پھر توبہ سے زہد، زہد سے صدق، صدق سے توکل، توکل سے استقامت، استقامت سے معرفت، معرفت سے ذکر الٰہی، ذکر الٰہی سے حلاوت، حلاوت سے لذت، لذت سے انس، انس سے حیاء، اور حیاء سے خوف الٰہی پیدا ہوتا ہے۔

۱۴۳۷۲-عبداللہ اصفہانی، احمد بن محمد، ابوعلی بن حسین بن عبداللہ بن شاکر سمرقندی، ابوحسن احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے مالعزیز کا قول مروی ہے۔ کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمانبردار بندوں کو اچھی آواز عطا نہیں کی لیکن ان کو اپنی اطاعت وفرمانبرداری کی ایسی لذت عطا فرمادی ہے جو اچھی آواز سے زیادہ ہے۔

۱۴۳۷۳-احمد، شعیب بن احمد قرشی کے سلسلۂ سند سے، کیس فزاری کا قول مروی ہے۔

حضرت ابراہیم کی وفات کے وقت جب ملک الموت ان کے پاس آئے تو انہوں نے ان سے فرمایا کیا تم نے کسی دوست کو دوست کی روح قبض کرتے دیکھا ہے؟ ملک الموت نے اسی وقت بارگاہ الٰہی میں پہنچ کے حضرت ابراہیم کی بات اللہ سے عرض کردی۔ پھر دوبارہ ملک الموت حضرت ابراہیم کے پاس آئے؟ اور ان سے فرمایا کیا آپ نے کسی دوست کو دوست کی ملاقات کو ناپسند کرتے دیکھا ہے؟ حضرت ابراہیم نے فرمایا اب تم میری روح قبض کرلو۔

۱۴۳۷۴-عبداللہ اصفہانی، احمد، حسین، احمد، کے سلسلۂ سند سے عبداللہ حذاء کا قول مروی ہے۔

ایک بار حضرت یوسف نے حضرت ابراہیم، حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کی نیکی کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا کی تو اللہ کی طرف سے ندا آئی اے یوسف آپ نے میرے
منعم علیہم لوگوں کا واسطہ دیکر مجھ سے دعا کی ہے۔ لہٰذا میں تمہاری دعا ضرور قبول کرونگا۔ احمد نے کہا: کہ میں نے ابی سلیمان سے کہا میں بعض اولیاء سے آج سے پہلے بہت محبت کرتا تھا تو انھوں نے مجھ سے کہا اس کا قرب ہے کہ اولیاء کی محبت سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اولاً پھر اس کے بعد دل ان کی محبت میں مشغول ہو جاتا ہے

احمد فرماتے ہیں میں نے ابوسفیان کو فرماتے سنا کہ ایک موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ساتھ چلتے ہوئے ایک خاتون کو ٹکر ماری اس موقع پر حضرت یحییٰ نے حضرت عیسیٰ سے فرمایا آج تم ایک خاتون کو ٹکر مار کر ناقابل تلافی جرم کے مرتکب ہو

گئے ہو۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا غیر شعوری طور پر میں نے ایسا کیا ہے۔ حضرت یحییٰ نے فرمایا سبحان اللہ آپ کا بدن تو میرے ساتھ ہے آپکی روح کہاں ہے؟ حضرت عیسیٰ نے فرمایا میری روح اگر وہ حضرت جبرئیل کے طرف بھی متوجہ ہو جائے تو میں سمجھوں گا کہ ایک لمحہ کیلئے بھی مجھے معرفت الٰہی حاصل نہیں ہوئی۔

۱۴۳۷۵- عبداللہ اصفہانی، احمد، حسین، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے محمد کا قول مروی ہے۔

ایک اسرائیلی شخص کے جزیرۃ البحر کی جھاڑیوں میں چھ سو برس تک عبادت کرنے کی وجہ سے سر کے بال اتنے بڑے بڑے ہو گئے۔ کہ ایک روز گزرتے ہوئے جھاڑی کی بعض ٹہنیوں میں اسکے بال اٹک گئے، اسی اثناء میں ایک روز پرندہ کے گھونسلے دار درخت کے نزدیک سے اس کا گزر ہوا، اس نے نماز میں اپنا رخ قلیل سا اسکی طرف پھیر لیا، غیب سے ندا آئی تم میرے غیر کے طرف متوجہ ہو گئے ہو، یاد رکھو اس کے عوض میں نے تمہارے درجوں سے دو درجے کم کر دیئے۔

۱۴۳۷۶- ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، ابو مغلس کے سلسلۂ سند سے عبیداللہ جہنی کا قول مروی ہے۔

اہل جنت کیلئے رضاء الٰہی جنت کی تمام نعمتوں سے بڑی نعمت ہے۔

۱۴۳۷۷- ابو محمد، اسحاق کے سلسلۂ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔ ایک روز میں نے ابو سلیمان سے اس حدیث پر بحث کی کہ قیامت کے روز ہر حال میں حمد الٰہی کرنے والے لوگوں کی ایک جماعت سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی، انہوں نے فرمایا تیرے لئے ہلاکت ہو وہ یہ نہیں کہ تو اس کی تعریف کرے۔ مصیبت پر اور تیرا دل بخل کرے۔ پس جب تو اس طرح ہو تو امید رکھ کہ تو صابرین میں سے ہے بلکہ اس کا مطلب صدق دل سے ہر وقت حمد الٰہی میں مشغول ہونا ہے۔

۱۴۳۷۸- ابو محمد، اسحاق، احمد کے سلسلۂ سند سے محمود کا قول مروی ہے۔

عظیم سلطنت ہونے کے باوجود چھوٹی چھوٹی چیزوں کو دیکھنے والی ذات پاک ذات ہے۔

۱۴۳۷۹- ابو محمد، اسحاق، احمد، عبدالخالق بن جبیر کے سلسلۂ سند سے ابو موسیٰ طرسوی کا قول مروی ہے۔

عابد کی طرف ہر وقت اللہ کی نظر رحمت متوجہ رہتی ہے۔

۱۴۳۸۰- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے مضاء بن عیسیٰ کا قول مروی ہے۔

میرے سامنے سباع موصلی سے زہد کے آخری درجہ کے بابت سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا محبت الٰہی زہد کا سب سے آخری درجہ ہے۔

۱۴۳۸۱- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، احمد کے سلسلۂ سند سے مضاء بن عیسیٰ کا قول مروی ہے۔

زاہدین اللہ تک رسائی کے بعد واپس نہیں لوٹتے، کیونکہ واپس لوٹنا صراط مستقیم سے پھرنا ہے۔

۱۴۳۸۲ احمد، ابراہیم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے محمد بن ثابت قاری کا قول مروی ہے۔

فرائض میں کوتاہی کرنے والا دنیا میں لذت الٰہی کی رسائی سے محروم رہتا ہے۔

۱۴۳۸۳ احمد، ابراہیم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابو موفق ازدی کا قول مروی ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ متوکل انسان کو میں دوسرے کے حوالہ نہیں کرتا، اور مجھ سے خوف زدہ انسان کو میں کسی سے خوف زدہ نہیں کرتا

۱۴۳۸۴- احمد، ابراہیم، احمد کے سلسلۂ سند سے عبدالعزیز بن عمیر کا قول مروی ہے۔

مریض قلب مقصود حاصل کرنے کے بعد محبت الٰہی میں اڑنے لگتا ہے۔

۱۴۳۸۵ احمد، ابراہیم، احمد زیدان کے سلسلۂ سند سے عتبہ الغلام کا قول مروی ہے۔

میں نے بیس برس مشقت و مجاہدہ برداشت کرنے کے بعد بیس سال عیش کی۔

۱۴۳۸۶۔ابی، احمد بن محمد بن عمر، حسین بن عبداللہ، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے محمد بن تمام کا قول مروی ہے۔

کلام اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے یہ دیوار پر لگائی جانے والی مٹی کے مانند ہے کہ اس کا دیوار پر ٹھہرنا نقصان دہ ہے

۱۴۳۸۷ ابی، احمد، حسن، احمد کے سلسلۂ سند سے مضاء بن عیسیٰ کا قول مروی ہے۔

اے انسان اللہ سے ڈر پھر تجھے منجانب اللہ کارآمد باتوں کا الہام ہوگا۔ اور اسی کیلئے عمل کر پھر تجھے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوگی۔

۱۴۳۸۸عبداللہ محمد، عمر بن بحر اسدی کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔

ایک بار بلاد شام میں ایک خاتون نے مجھ سے صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کی درخواست کی، میں نے کہا معاملات کا صحیح کرنا اور دنیاوی تعلق کا ختم کرنا اس کیلئے شرط ہے۔

اس کے بعد رو کر اس نے کہا اے احمد! اب تک تمہارے قلب و جوارح کو درست رکھنے والی ذات پاک ذات ہے۔ اس کے بعد وہ بیہوش ہوگئی۔ میں نے ایک خاتون کو اس کی تلاشی کا حکم دیا، چنانچہ تلاشی لینے پر اسکی جیب سے ایک وصیت نامہ برآمد ہوا جس پر مکتوب تھا۔ میرے مرنے کے بعد انہی کپڑوں میں مجھے کفن دے دینا۔ اگر اللہ کے ہاں میرے لئے بھلائی کا فیصلہ ہوا تو یہ کپڑے میرے لئے نیک بختی ورنہ بدبختی کا باعث ہونگے، اس وقت اس کی روح پرواز کر چکی تھی، میں نے خادم کو اس کے بارے میں معلومات کا حکم دیا، خادم نے معلومات کر کے بتایا کہ یہ باندی بدہضمی کی وجہ سے کھانا نہیں کھا سکتی تھی۔ اس کی وجہ سے اسے درد شکم بھی لاحق تھا۔ لوگوں نے ایک شامی طبیب سے اس کے علاج کا ارادہ کیا تو اس نے کہا مجھے اس کے بجائے احمد بن ابی الحواری کے پاس لے جاؤ، وہی میرا علاج کر سکتے ہیں۔

۱۴۳۸۹۔ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے جعفر بن محمد بن احمد میمونی کا قول مروی ہے۔

ایک بار میں نے ابو عالیہ ریاحی کے واسطہ سے موصلی کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔ اے امت محمد یہ کے ربانین اس جنت کی طرف دوڑو جس کی زمین سبز زبرجد کی ہوگی، اس میں یاقوت و مرجان کی نہریں جاری ہونگی اس پر میووں کے درختوں کی ٹہنیاں سایہ فگن ہونگی۔ اس حدیث کے سننے کے بعد وہ بیہوش ہوگئے۔

۱۴۳۹۰۔سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی کے سلسلۂ سند سے وکیع بن جراح کا قول مروی ہے۔

وکیع بن جراح حدیث کے بیان سے قبل فرمایا کرتے تھے۔ دنیا میں ہم صرف اللہ کے عفو اور اسکی پردہ پوشی کی وجہ سے زندہ ہیں۔

۱۴۳۹۱۔عبداللہ، احمد، حسین بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے احمد بن داؤد کا قول مروی ہے۔

ایک بار بنی اسرائیل نے تمام لوگوں میں سے سات اشخاص کو منتخب کر کے معرفت الہی کے حصول کیلئے انہیں غار میں بند کر کے دھن کو مٹی سے سیل کر دیا۔ تین روز تک ان میں سے یومیہ ایک آدمی دنیا سے رخصت ہوتا رہا۔ اسکے بعد موجودین میں سے سب سے کم سن نے لوگوں سے کہا کہ مجھے معرفت الہی حاصل ہو چکی ہے، اس لئے غار کی سیل توڑ دو، چنانچہ لوگوں نے غار کی سیل توڑ کر اس سے معرفت الہی کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا؟ اس نے کہا میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ معرفت الہی کی حقیقت تک رسائی ناممکن ہے، اب تمہاری مرضی ہے انشاء اللہ ہم تمہارے حکم سے روگرداں نہیں ہوں گے۔ احمد بن ابی الحواری کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث جب ابو سلیمان سے بیان کی تو انہوں نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا معرفت الہی کی حقیقت تک رسائی واقعۃً ناممکن ہے۔ البتہ لوگ اپنے اپنے مجاہدہ و ریاضت کے اعتبار سے عارف باللہ ہوتے ہیں۔

۱۴۳۹۲۔عبداللہ، احمد، احمد بن ابی الحواری، ایوب، عائشہ کے سلسلۂ سند سے عبدالرحمن بن زیاد بن انعم کا قول مروی ہے: منجانب اللہ حضرت موسیٰ سے کہا گیا قرآن کریم دودھ سے لبریز برتن کی مانند ہے جس سے بار بار مکھن نکلتا ہو۔

۱۴۳۹۳-عبداللہ، احمد، حسین، احمد بن ابی الحواری، ابوسط یوسف بن مخلد کے سلسلۂ سند سے ابوعمر مؤذن کا قول مروی ہے:
میں نے ''توارۃ'' میں ارشاد ربانی پڑھا ہے۔ میں یکتا ہوں کوئی چیز حتیٰ کہ صفا پہاڑ پر چلنے والی چیونٹی اور فضا میں اڑنے والا پرندہ بھی میری نظر سے پوشیدہ نہیں ہے۔ میں تمام لوگوں کے قلوب کے بھیدوں سے واقف ہوں۔ اور میں بندہ کو اسکی نیت کے مطابق عطا کرتا ہوں۔

۱۴۳۹۴-عبداللہ، احمد، حسین، احمد کے سلسلۂ سند سے ھشام بن عمرو کا قول مروی ہے۔
اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ وعیسیٰ کو خطاب کر کے فرمایا اے موسیٰ وعیسیٰ دنیا اور شہوت پرستی طلب آخرت کے حصول میں حائل بننے والی ہیں اے میرے رسول! میں عاصی کو مہلت دیتا ہوں، اور طالب کو احسن طریقہ سے نوازتا ہوں احمد کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے یہ ابوسلیمان کو سنائی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا جب حضرت موسیٰ وعیسیٰ کو عتاب کیا گیا ہے تو میں اور آپ تو کیا چیز ہیں۔

۱۴۳۹۵-ابوعبداللہ احمد بن اسحاق، اسحاق، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی الحواری کی سند سے عابدہ زاہدہ اسماء الدلیہ کا قول مروی ہے:
ایک بار میں نے بیضاء بنت مفضل سے عارف کی علامت کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا عارف دنیا میں بے قرار وحشت زدہ پرندہ کی مانند ہوتا ہے۔ وحدۃ کو پسند کرتا ہے۔ بھوک اور پیاس کے وقت معرفت الٰہی اس کیلئے کھانا اور پانی ثابت ہوتی ہے وہ ہر وقت محبت الٰہی میں مشغول رہتا ہے۔

۱۴۳۹۶-احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی الحواری، یونس بن محمد حذاء کے سلسلۂ سند سے حمزہ نیساپوری کا قول مروی ہے:
صاحب دین کو تفکر کی وجہ سے رضا الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ پھر دنیا سے دوری کی وجہ سے شر سے نجات ملتی ہے، پھر توکل کی وجہ سے اسکی کفایت کی جاتی ہے، پھر ترک شہواۃ کی وجہ سے اسے بے فکری نصیب ہوتی ہے، پھر ہر فانی شئی سے استغناء کی وجہ سے اسکی عقل تام ہوتی ہے۔

۱۴۳۹۷-احمد، ابراہیم، احمد کے سلسلۂ سند سے شعیب بن حرب کا قول مروی ہے:
اسلام کے ساتھ قبر میں جانے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے۔

۱۴۳۹۸-احمد، ابراہیم بن حرب بن مفضل کے سلسلۂ سند سے ابولیح رقی کا قول مروی ہے۔
قبر میں خوف خدا نہ رکھنے والے انسان کو دنیاوی چیزوں سے ڈرایا جاتا ہے۔

۱۴۳۹۹-عبداللہ، حسن بن ابان، حسین بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے علی بن حواری کا قول مروی ہے۔ ایک روز حضرت یحییٰ بن زکریا جو کی روٹی کھا کر سو گئے، اللہ نے بذریعہ وحی ان سے فرمایا کیا تم نے میرے گھر اور ہمسائیگی سے بہتر کوئی گھر اور ہمسائیگی دیکھی ہے۔ اے یحییٰ اگر جنت دیکھتا تو اشتیاق کی وجہ سے بے حال ہو جاتا اور اگر دوزخ کو دیکھ لیتا تو خوف کی وجہ سے مسلسل گریہ کناں رہتا۔

۱۴۴۰۰-عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عبداللہ بن سلیمان قرشی، ابوحسن علی بن صالح بن حلال قرشی، احمد بن احرم مزنی عقیلی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معین کا قول مروی ہے۔
ایک بار احمد بن حنبل اور احمد بن ابی الحواری کی مکہ میں ملاقات ہوئی۔ احمد بن حنبل نے احمد سے ان کے استاد ابوسلیمان کے حوالہ سے حدیث بیان کرنے کو کہا؟ احمد بن ابی الحواری نے ان سے بحوالہ استاد بیان کیا کہ گناہوں سے اجتناب کرنے والے لوگوں کو ملکوت السماوات کی سیر کرائی جاتی ہے، اور انہیں بلا استاد حکمت کی باتیں القاء کی جاتی ہیں۔ احمد ابن حنبل نے فرمایا میں نے اس سے زیادہ عجیب بات نہیں سنی، اسکے بعد انہوں نے بحوالہ انس بن مالک بیان کیا کہ:

فرمان رسول ہے:

معلوم چیزوں پر عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بلا تعلم علم عطاء کرتا ہے۔ اس کے بعد ابن حنبل نے احمد اور ان کے شیخ کی تصدیق فرمائی۔[1]

۱۴۴۰۱- علی بن یعقوب دمشقی، عثانی بن محمد عثمان، جعفر بن احمد بن عاصم، احمد بن ابی الحواری، علی بن ابی حر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

ایک بار اوزاعی نے حج کے موقع پر مسجد نبوی میں قبر و منبر کے درمیان ایک نوجوان کو عبادت میں خوب ریاضت کرتے دیکھا۔ اس نے ابن شابور کے واسطے سے حضرت عیسیٰ کا قول نقل کیا کہ:

جنت کی مخفی نعمتوں کی وجہ سے دنیا کی ظاہری لذات کو چھوڑنے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے۔

۱۴۴۰۲- عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن بغدادی کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی حواری کا قول مروی ہے:

ایک روز میں نے ابوسلیمان کو روتے دیکھ کر ان سے اس کی وجہ پوچھی؟ انہوں نے فرمایا گزشتہ شب خواب میں ایک حور ہاتھ میں ایک رقعہ لئے میرے محراب سے نکلا، اس نے مجھے اس رقعہ کے پڑھنے کو کہا، میں نے اسے پڑھا تو اس میں درج ذیل اشعار مکتوب تھے۔

دنیا کی ظاہری لذتوں نے تجھے جنت کے بالا خانوں میں ناز ونخرے والی حوروں کے ساتھ زندگی گزارنے سے منع کر دیا۔ اخروی زندگی ابدی زندگی ہے۔ نیند سے بیدار ہو جا کیونکہ تہجد میں قرآن پڑھنا افضل ہے۔

۱۴۴۰۳- عبداللہ، اسحاق بن ابراہیم مسوحی، عبداللہ بن حجاج، عبداللہ بن اشنویہ ازدی، عباس بن حمزہ کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی حواری کا قول مروی ہے،

میں نے ایک روز ابوسلیمان سے رونے کی وجہ دریافت کی، انہوں نے فرمایا میں کیوں نہ روؤں جب کہ شب کی تاریکی چھا جاتی ہے۔ اور ہر دوست اپنے دوست سے خلوت اختیار کر لیتا ہے اور عارفین کے قلوب روشن ہو جاتے ہیں اور لوگ اپنے اپنے انداز میں اللہ سے مناجات میں مشغول ہو جاتے ہیں تو اللہ کی طرف سے اعلان ہوتا ہے مجھے اپنے جلال کی قسم میں ان لوگوں کے قلوب سے وحشت ختم کر دوں گا اور قیامت کے روز ان کا انیس ہوں گا، اور آخرت میں انہیں اپنا دیدار کراؤں گا۔ اور انہیں میں عجیب وغریب نعمتوں سے نوازوں گا۔

۱۴۴۰۴- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن محمد میسرۃ، علی بن عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول ہے۔

ایک بار مجھ سے سلیمان نے فرمایا دنیا کی چند روزہ بھوک، پیاس، فقر اور صبر آخر کار ختم ہو ہی جائیگا۔

۱۴۴۰۵- عثمان بن محمد، عبدالواحد بن احمد تمیمی، ابوعثمان سعید بن حکم بن اوس دمشقی، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوعلی رجبی کا قول مروی ہے، حسن بن یحییٰ نے ایک نوجوان سے چند روز سے غائب ہونے کی وجہ دریافت کی اس نے عرض کیا دنیا کے فانی ہونے کی وجہ سے اس کے بعد موت تک وہ گھر سے نہیں نکلا۔

۱۴۴۰۶- عثمان بن محمد، علی بن احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن احمد کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔؟

۱۴۴۰۷- محمد بن علی بن حبیش، ابن منیع، عباس بن حمزہ، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

کم کھانا زیادہ کھا کر تمام شب عبادت سے مجھے زیادہ پسند ہے۔

الاحادیث الضعیفۃ ۴۲۲ والدر المنثور ۲۷۲/۱. واتحاف السادۃ المتقین ۴۰۳/۱، ۴۴۹/۳، ۳۲۳/۷. والاسرار المرفوعۃ ۳۲۵. والفوائد المجموعۃ ۲۸۹ وکشف الخفاء ۲۶۵/۲. وتخریج الاحیاء ۷۱/۱، ۱۳/۳. وتذکرۃ الموضوعات ۲۰.

۱۴۴۰۸- محمد،ابن منیع،عباس،احمد کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔
کچھ لوگ ہمہ تن جنت اور اسکی نعمتوں میں ہی مستغرق رہتے ہیں۔

۱۴۴۰۹- اسحاق بن احمد،ابراہیم بن یوسف کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔
ایک بار میں نے ابوبکر عیاش سے حدیث بیان کرنے کی درخواست کی،انہوں نے فرمایا اگر مجھے کسی طالب حدیث کا علم ہو جائے تو میں بیان حدیث کیلئے ان کے گھر جانے سے بھی دریغ نہیں کرونگا۔

۱۴۴۱۰-اسحاق بن احمد،ابراہیم بن یوسف،احمد،محمد کندی کے سلسلۂ سند سے بعض شیوخ کا قول مروی ہے۔
دو امر غیر معلوم الصواب ہوں تو ان میں سے اقرب الی مخالفت النفس کو اختیار کرو،کیونکہ حق اسی کی جانب ہوگا۔

۱۴۴۱۱- اسحاق،ابراہیم،احمد کے سلسلۂ سند سے عبدالعزیز بن عمیر کا قول مروی ہے۔
پیش آنے کے وقت جب دنیا کے بادشاہ کے تعلق کا اثر انسان پر ضرور ظاہر ہوتا ہے تو اللہ کے تعلق کا اثر انسان پر کیوں نہ ظاہر ہوگا۔

۱۴۴۱۲- اسحاق،ابراہیم،احمد،ابوجعفر حذاء کے سلسلۂ سند سے فضیل کا قول مروی ہے۔
مجھے کبھی بھی مقرب فرشتے اور نبی مرسل اور ولی کے عبادت کرنے پر تعجب نہیں ہوا،کیونکہ اس کا سبب توفیق الٰہی ہے،اگر انہیں ان سے زیادہ کی توفیق ہوتی تو وہ اس سے بھی زیادہ عبادت کرتے،

۱۴۴۱۳-اسحاق،ابراہیم،احمد کے سلسلۂ سند سے عبدالعزیز بن عمیر کا قول مروی ہے۔
حضرت موسیٰ نے اللہ سے ہم کلامی کے وقت عرض کیا اے باری تعالیٰ میرے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو رہا ہے کہ آپکا غیر مجھ سے ہم کلام ہے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو سر اٹھا کر دیکھنا کا حکم دیا،چنانچہ حضرت موسیٰ نے سر اٹھا کر دیکھا تو آسمان پھٹ کر عرش الٰہی نظر آنے لگا فرشتے فضا میں قیام کی حالت میں دکھائی دینے لگے۔

۱۴۴۱۴-اسحاق بن احمد،ابراہیم بن یوسف ،احمد بن ابی الحواری عمر بن سلمہ سراج کے سلسلۂ سند سے ابوجعفر مصری کا قول مروی ہے۔
ارشاد ربانی ہے اے میرے محبین میرے تم کو نوازنے کے وقت عدم مال تمہارے لئے نقصان وہ نہیں ہے۔اور میرے امان میں آنے کے بعد دشمن سے تم بے خوف رہو۔

۱۴۴۱۵-اسحاق بن ابراہیم،احمد کے سلسلۂ سند سے ابو یوسف کا قول مروی ہے۔
اے انسان آخری عمر میں تو اللہ کا فرمانبردار بندہ بن جا۔

۱۴۴۱۶-اسحاق،ابراہیم،احمد،ابراہیم بن ایوب حورانی کے سلسلۂ سند سے ولید بن مسلم کا قول مروی ہے۔
اللہ تعالیٰ ایک مخلوق کو فناء کرکے دوسری مخلوق کو پیدا کر دیتا ہے جو اسکی بزرگی بیان کرنے میں مشغول ہو جاتی ہے۔

۱۴۴۱۷- اسحاق،ابراہیم،کے سلسلۂ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔
عباس بن ولید بن یزید نے روتے ہوئے فرمایا کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ زمانہ مجھے کس طرف دھکیل رہا ہے۔

۱۴۴۱۸-اسحاق،ابراہیم،احمد،ابو مریم صلت کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے۔
اہل عقل کے مسلسل توجہ کے ساتھ ذکر کرنے سے ان کے قلوب بیدار ہو کر حکمت کی باتیں کرنے لگتے ہیں۔

۱۴۴۱۹- اسحاق،ابراہیم،کے سلسلۂ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔
میں نے ابوطلحہ سے زہد فی الدنیا کی بابت سوال کیا انہوں نے فرمایا راحت وآرام کو پس پشت ڈال کر عبادت الٰہی میں ریاضتیں برداشت کرنا زہد فی الدنیا ہے۔

۱۴۴۲۰-عبدالمنعم بن عمر بن عبداللہ،احمد بن محمد بن زیاد،ابوعبدالرحمن بن درقین،احمد بن ابی الحواری،رجبی کے سلسلۂ سند سے ابوحبیب کا

قول مروی ہے۔

ایک شخص نے حضرت حسن سے عرض کیا کہ قلت اکل سے مجھے بھوک اور کثرت اکل سے بدہضمی کی شکایت رہتی ہے؟
حضرت حسن نے اس سے فرمایا یہ جہان دنیا تمہارے موافق نہیں ہے، لہٰذا تم اللہ تعالیٰ سے جہان آخرت کی دعا کرو۔

۱۴۴۲۱-عبدالمنعم، احمد بن محمد بن زیاد عبدالصمد بن ابی یزید، احمد بن ابی الحواری، قاسم بن اسد اصبہانی کے سلسلہ سند سے عبید بن یعیش کا قول مروی ہے۔

ایک بار ہرم بن حیان نے اویس قرنی سے ملاقات اور سلام وکلام کے بعد عرض کیا کہ میں نے تو آپکی شہرت سے آپکو پہچان لیا آپ نے مجھے کیسے پہچانا؟ انہوں نے فرمایا عالم ارواح میں روحوں کے اجتماع کے وقت جن روحوں کی آپس میں ملاقات ہوگئی تو ان کے درمیان محبت پیدا کر دی گئی، ورنہ اجنبیت برقرار رہی، لہٰذا معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ہماری رحوں کی ملاقات ہوگئی ہوگی جس کی وجہ سے آج میں نے آپکو پہچان لیا، اسکے بعد ہرم نے اویس سے عرض کیا کہ میں اللہ کیلئے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے فرمایا میرے نزدیک غیراللہ سے محبت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ پھر حرم نے ان سے کہا میں آپ سے انس پیدا ہونے کا خواہاں ہوں۔ انہوں نے فرمایا میرے نزدیک اللہ سے وحشت زدہ کوئی نہیں ہے پھر ہرم نے ان سے وصیت کی درخواست کی تو فرمایا گوشہ نشینی اختیار کرو اس پر حرم نے ان سے کہا پھر معاش کا کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا تم پر افسوس ہے تم دین کے بارے میں تو اللہ کی طرف دوڑنے کے باوجود رزق کے معاملہ میں اسے متہم کر رہے ہو۔

۱۴۴۲۲-عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی حواری کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

اللہ نے حضرت داؤد کو بذریعہ وحی فرمایا داؤد میں نے شہوت کمزور لوگوں کیلئے پیدا کی ہے، اس سے اجتناب کرنا ورنہ میں تمہارے قلب سے اپنی محبت کی لذت ضرور ختم کر دونگا۔

۱۴۴۲۳- عبداللہ، عمر، احمد کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

تہجد پڑھنے والے تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں (۱) تہجد میں توجہ سے تلاوۃ قرآن کی وجہ سے ان پر گریہ طاری ہو جاتا ہے (۲) گریہ طاری ہونے کے بعد ان کی چیخ نکل جاتی ہے (۳) مخبوط الحواس ہو جاتے ہیں۔

۱۴۴۲۴- عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر، احمد کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

میں نے ایک شب ایک جوان کو پہاڑ کے دامن میں اللہ کے سامنے خوب عجز وانکساری کے ساتھ مناجات کرتے دیکھا جس سے مجھے اس کے عارف باللہ ہونے کا یقین ہو گیا، میں نے اس سے کہا اے نوجوان عارف کی چند علامات ہیں اس نے مجھ سے انکی تفصیل پوچھی تو میں نے کہا مصائب لوگوں پر ظاہر نہ کرنا اور کرامات ان کے سامنے بیان نہ کرنا پھر اس نے مجھ سے وصیت کی درخواست کی؟ میں نے اس سے کہا فقر کو غنی آزمائش کو شفا، توکل کو معاش، بھوک کو پیشہ بنادو، اس کے بعد وہ مجھ سے جدا ہو گیا، پھر میں چلتے چلتے ایک سوئے ہوئے شخص کے پاس گزرا تو میں نے اسے بیدار کرتے ہوئے کہا اے غافل انسان بیدار ہو جا، اس لئے اب تک موت کی موت نہیں آئی ہے۔ اس نے سر اٹھا کر کہا مابعد الموت موت سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۱۴۴۲۵- عبداللہ، عمر کے سلسلۂ سند سے احمد کا قول مروی ہے:

ایک بار ریاد الخوص نے فلسطین کے امیر ابراہیم بن صالح سے وصیت کی درخواست کی۔ انہوں نے فرمایا، آپ اپنے پر پیش کئے جانے والے اپنے اعمال کی فکر کرو۔ اس کے بعد گریہ کی وجہ سے ان کی ریش آنسو سے تر ہو گئی۔

۱۴۴۲۶- عبداللہ، عمر، احمد کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔:

امید خوف سے بڑھنے کے وقت انسان کا قلب فاسد ہو جاتا ہے۔

۱۴۴۲۷-عبداللہ، عمر کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے:
قیامت کے روز ایک انسان کو ہلاکت کا یقین ہوجانے کے بعد دنیا میں ایک بار صدق نیت کی وجہ سے بخشش کر کے جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔
۱۴۴۲۸-عیاض بن زہیر فرماتے ہیں کہ یحیٰ بن معین کے سامنے احمد بن ابی الحواری کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اہل شام کو اللہ تعالی نے ان کی بدولت نوازا ہے۔
۱۴۴۲۹- ابومحمد بن حیان، احمد بن جعفر جمال، ابوحاتم، محمود بن خالد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے: جبکہ احمد بن ابی الحواری کا ذکر ان کے ہاں ہوا تو فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ ان جیسا کوئی شخص سطح زمین پر موجود نہیں ہے۔
۱۴۴۳۰-محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن احمد بن سعید رازی، عباس بن حمزۃ کے سلسلۂ سند سے احمد کا قول مروی ہے:
بندہ کو عبادت میں مجاہدہ کرنے کے بعد نیک کاموں سے راحت ہوتی ہے۔
۱۴۴۳۱- نیز احمد کا قول ہے، اللہ اپنی محبوب قوم کو ہر وقت انعامات سے نوازتا ہے۔
۱۴۴۳۲- نیز احمد کا قول ہے، دنیا کوڑاخانہ اور کتوں کی اجتماع گاہ ہے، اس کے باوجود کتا اپنی حاجت پوری کر کے اس سے دور ہوجاتا ہے، لیکن دنیا کا محب انسان کبھی دنیا سے دور نہیں ہوتا۔
۱۴۴۳۳- نیز احمد کا قول ہے۔ غیر سے تعریف کا خواہاں مشرک ہے۔
۱۴۴۳۴- احمد کا قول ہے۔
میں قرآن پڑھنے کے وقت اس کی آیات کی تشریح میں سرگرداں رہتا ہوں۔ مجھے سونے والے اور دنیا میں مشغول ہونے والے حفاظ پر تعجب ہے۔ اگر وہ اسکی حقیقت پر غور کرتے تو انکی موجودہ حالت نہ ہوتی۔
۱۴۴۳۵-محمد بن ابراہیم، احمد بن حسین بن طلاب، احمد بن ابی الحواری سلام مدینی مخرمی کے سلسلۂ سند سے ثوری کا قول مروی ہے۔
دنیا پر خوش ہونے والے انسان کے قلب سے خوف آخرت سلب کرلیا جاتا ہے۔
۱۴۴۳۶-محمد بن ابراہیم، احمد بن حسین بن طلاب، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے مروان بن معاویہ فزاری کا قول مروی ہے۔
میرے سامنے سفیان بن عیینہ نے ایک مسئلہ کے جواب میں لاادری فرمایا۔
۱۴۴۳۷-محمد کے سلسلۂ سند سے مروان بن محمد کا قول مروی ہے۔
میرے سامنے سفیان بن عیینہ نے ایک شیخ کو گانا گانے پر احمق فرمایا۔
۱۴۴۳۸-محمد کی روایت ہے حضرت احمد فرماتے ہیں میں نے وکیع بن الجراح کو فرماتے ہوئے سنا: اصحاب الحدیث کو چاہیے کہ دوران حدیث وضو کا اہتمام رکھیں۔
۱۴۴۳۹-محمد بن ابراہیم، محمد بن عون کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔
میں نے ولید سے حدیث نبوی (کہ حجامت کرنے اور کرانے والے افطار کریں، کیونکہ انہوں نے غیبت کی ہے) کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اہل اعراق کی تفسیر کی وجہ سے ہم حدیث رسول کو نہیں چھوڑیں گے۔ پھر میں نے ابن حنبل سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے ولید کی تصدیق فرمائی۔ کیونکہ ترک حجامت تو ہمارے بس میں ہے۔ لیکن ترک غیبت بہت مشکل امر ہے۔
۱۴۴۴۰-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے محمد کا قول مروی ہے۔
علی بن فضیل نے اپنے والد سے اصحاب رسول کے شیریں ہونے کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا۔
کیونکہ رضاء الٰہی کے خاطر ان کا کلام ہوتا تھا۔

۱۴۴۴۱- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری کے سلسلۂ سند سے محمد کا قول مروی ہے۔
میں نے فضیل سے ارشاد باری" ولا ترکنوا الی الذین ظلموا" کی تشریح دریافت کی؟ انہوں نے فرمایا ظالمین کے ساتھ فعل، مکان اور زبان میں شرکت سے اجتناب کرو۔

۱۴۴۴۲- محمد بن احمد بن محمد، عبدالرحمٰن بن داؤد، محمد بن عباس، احمد کے سلسلۂ سند سے سفیان بن عیینہ کا قول مروی ہے۔
قیامت کے روز مؤمن کیلئے دنیا میں نماز کی ادائیگی کے سہل ہونے کے مانند وقوف بھی سہل کر دیا جائیگا۔

۱۴۴۴۳- محمد بن احمد عبدالرحمٰن بن داؤد، محمد بن عباس احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔
ابوحفص وصاف نے قرآنی آیات" فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنة" کی تشریح میں فرمایا اگر مخلوق کا حساب غیراللہ کے سپرد کر دیا تو وہ پچاس ہزار سال میں بھی فیصلہ نہیں کر سکے گا، لیکن اللہ آخرت کے صرف نصف یوم میں مخلوق کے فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا۔

۱۴۴۴۴- احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، احمد بن ابی الحواری، محمد بن عائذ، ابن شابور، سعید بن بشیر کے سلسلۂ سند سے قتادۃ کا قول مروی ہے۔
عابدوں سے محبت کرنے والے امراء بہترین امراء ہیں اور امراء سے محبت کرنے والے عابد بدترین عابد ہے۔

۱۴۴۴۵- ابوعلی حسن بن علی بن خطاب وراق، محمد بن محمد بن سلیمان، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث، ہشام ابن سیرین، عبیدۃ کے سلسلۂ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے۔
فرمان نبویؐ ہے۔ ہماری نماز عصر قضا کرانے والے لوگوں کے گھروں اور قبروں کو اللہ تعالیٰ آگ سے بھر دے۔

۱۴۴۴۶- حسن بن علی، محمد بن محمد، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث، اعمش، ابوضحیٰ، سنیر بن شکل کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ نے آپؐ سے گزشتہ فرمان کہ مانند روایت کیا ہے۔

۱۴۴۴۷- محمد بن حسن یقطینی، محمد بن مظفر، محمد خطیب، محمد بن محمد بن سلیمان، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث مسعر، ابراہیم سکسکی ح۔ و حفص، عوام بن حوشب، ابراہیم سکسکی ابوبردۃ کے سلسلۂ سند سے ابوموسیٰ نے اپنے والد کا قول نقل کیا ہے کہ۔
فرمان نبویؐ ہے۔[1]
مریض اور مسافر کیلئے اللہ تعالیٰ صحت و اقامت کی حالت میں کئے جانے والے اعمال کا ثواب لکھتا ہے۔

۱۴۴۴۸- علی بن ہارون، ابوبکر بن ابن داؤد، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث، حجاج، مکحول، ابوادریس کے سلسلۂ سند سے ابوثعلبہ خشنی کا قول مروی ہے۔[2]
ہمارے سوال کرنے پر آپؐ نے مشرکین کے برتن دھو کر ہمیں ان کے استعمال کی اجازت دی۔

۱۴۴۴۹- محمد بن علی، عبداللہ بن احمد بن عتاب، احمد بن حسین بن طلاب، احمد بن ابی الحواری، ابومعاویہ، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن عمرو کا قول مروی ہے:[3]
فرمان رسول ہے: اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے سلب کرنے کے بجائے اہل علم کو اٹھالے گا۔

۱۴۴۵۰- اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، ابن ابی الحواری، ابومعاویہ، ہشام بن مروۃ، ابیہ، عاصم بن عمر کے سلسلۂ سند

۱۔ المصنف لابن ابی شیبة ۲۳۰/۳، والدر المنثور ۱۰۵/۲ وتاریخ ابن عساکر ۳۵۶/۱.
۲۔ المستدرک ۱۴۴/۱. والسنن الکبری للبیهقی ۳۳/۱ وسنن سعید بن منصور ۳. وفتح الباری ۶۲۲/۹.
۳۔ صحیح البخاری ۳۶/۱. وصحیح مسلم. کتاب العلم ۱۳. وفتح الباری ۱۹۴/۱، ۲۸۳/۱۳.

سے حضرت عمر کا قول مروی ہے۔

حکومت کا حریص اس کے حصول کے بعد رعایا کے درمیان عدل قائم کرنے سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۱۴۴۵۱- سلیمان بن احمد، محمد بن خلف، احمد بن ابی الحواری، ابن نمیر، اعمش، عمران بن مسلم، سوید بن غفلہ کے سلسلۂ سند سے بلال کا قول مروی ہے۔

آپ نماز میں ہمارے کندھوں اور قدموں کو درست فرماتے تھے۔

۱۴۴۵۲- ابوعبدالرحمٰن بن حارث غنوی، احمد بن قاسم مقبری جعفر بن محمد دمشقی، احمد بن الحواری، عبداللہ بن ادریس، عبداللہ بن سعید مقبری عن جدہ کے سلسلۂ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے۔[1]

فرمان رسول ہے: اے لوگو! اگر تم مال کے ذریعہ لوگوں کی خدمت نہیں کر سکتے تو کم از کم ان سے خندہ پیشانی اور حسن اخلاق کا مظاہرہ تو کرو۔

۱۴۴۵۳- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن غوث، احمد بن ابی الحواری، وکیع، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم، ابیہ، عطاء بن یسار کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدری کا قول مروی ہے: فرمان رسول ہے: نیند یا نسیان کی وجہ سے وتر چھوڑنے والا یاد آنے یا بیدار ہوتے وقت اسے ادا کرے۔[2]

۱۴۴۵۴- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ

(دوسری سند) ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، احمد بن ابی الحواری، عبداللہ بن وہب، یونس، زہری کے سلسلۂ سند سے سالم کا قول مروی ہے:

میرے والد آپ علیہ السلام کی اتباع میں خاندان کے کمزور افراد کو مزدلفہ سے منیٰ پہنچاتے تھے۔

۱۴۴۵۵- عبداللہ بن محمد جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، ابوخزیمہ بکار بن شعیب، ابوحازم، ابیہ کے سلسلۂ سند سے سہل بن سعید کا قول مروی ہے:[3]

فرمان رسول ہے: نقصان دہ انسان کی دوستی سے گریز کرو۔

۱۴۴۵۶- ابودلف عبدالعزیز بن محمد بن احمد بن عبدالعزیز بن دلف عجلی، یعقوب بن عبدالرحمٰن الدعاء، جعفر بن عاصم، احمد بن ابی الحواری، عباس بن ولید، علی بن موسیٰ، حماد بن زید، مالک بن دینار، حسن کے سلسلۂ سند سے کعب بن عمرۃ کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: برتنوں کے ٹوٹنے پر باندیوں کو سزا مت دو کیونکہ انسان کی زندگی کے وقت مقرر ہونے کی طرح ان کا بھی ایک وقت مقرر ہے۔[4]

۱۴۴۵۷- محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن حسن بن عون، احمد بن الحواری، وکیع، ابان بن عبداللہ بجلی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر بن حفص کا قول مروی ہے: ابن عمر نماز عید کیلئے گھر سے باہر تشریف لائے، آپ نے قبل العید و بعد العید کوئی نماز ادا نہیں کی اور فرمایا کہ آپ کا بھی یہی معمول تھا۔

۱۔ المستدرک ۱/۱۲۴، وتاریخ أصبهان ۱/۷۲، وکشف الخفا ۱/۲۵۲ والاحادیث الضعیفۃ ۶۳۴، واتحاف السادۃ المتقین ۶/۲۲۰، وتفسیر ابن کثیر ۶/۳۴۸، والدر المنثور ۳/۷۳، وکنز العمال ۵۱۵۸.

۲۔ سنن الترمذی ۴۶۵، ومشکاۃ المصابیح ۱۲۷۹

۳۔ الکنی للدولابی ۱/۱۹۸.

۴۔ الدرر المنتثرۃ ۱۷۵ والعلل المتناهیۃ ۲/۲۶۵، والاحادیث الضعیفۃ ۹۳۸، وکنز العمال ۲۵۰۳۲.

۱۴۴۵۸- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسین، احمد بن ابی الحواری، وکیع، داؤد بن سوار مزنی کے سلسلۂ سند سے عمرو بن شعیب کے والد کے حوالہ سے ان کے دادا کا قول مروی ہے:

سات سال کی عمر میں بچوں کو نماز کی ادائیگی کا امر کرو، اور دس سال کی عمر میں نماز کے ترک پر انہیں سزا دو، اور انہیں الگ الگ لٹا دو۔ غلام کی شادی کرانے کے بعد اس کے ناف سے لیکر گھٹنے تک کے حصہ کو ستر ہونے کی وجہ سے مت دیکھو۔[1]

۱۴۴۵۹- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن، احمد، وکیع، سعید بن سائب کے سلسلۂ سند سے داؤد بن ابی عاصم ثقفی کا قول مروی ہے: میں نے ابن عمر سے سوال کیا کہ آپ نے منیٰ میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے بڑے وثوق کے ساتھ فرمایا کہ آپ نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی ہے۔

۱۴۴۶۰- محمد، محمد، احمد، وکیع، ابن ابی ذیب، عثمان بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے کہ آپ سفر سے قبل اور بعد نماز نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۴۶۱- محمد، محمد، احمد، وکیع خلیل بن مرہ، معاویہ بن قرۃ کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرۃ کا قول مروی ہے۔

فرمان رسولؐ ہے وتر چھوڑنے والے شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔[2]

۱۴۴۶۲- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، یحیٰ بن صالح وحاظی، عفیر بن معدان، سلیم بن عامر کے سلسلۂ سند سے ابوامامہ کا قول مروی ہے: فرمان نبویؐ ہے: اللہ نے مجھے القاء کیا ہے کہ کوئی انسان مقدرہ رزق مکمل کرنے سے قبل دنیا سے نہیں جائے گا اے لوگو! معصیت کے ذریعہ رزق مت تلاش کرو کیونکہ اللہ سے مقدرہ رزق اسکی اطاعت کے ذریعہ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔[3]

۱۴۴۶۳- احمد بن اسحاق، عبداللہ بن داؤد، احمد بن ابی الحواری، سلیم بن مطیر عن ابیہ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: میں ایک سال حج کے موقع پر اپنی خالہ کے رفیق سفر تھا، سویداء مقام پر میں سو گیا، بیدار ہو کر میں نے وہاں ایک شخص کو داؤد طلب کرتے دیکھا، اس نے حدیث نبوی بیان کی کہ اے لوگو ہدیہ کو رشوت بننے سے قبل قبول کرو، لیکن رشوت بننے کے بعد اسے چھوڑ دو۔[4]

۱۴۴۶۴- سلیمان بن احمد، احمد بن رشدین، احمد بن ابی الحواری، الولید، شیبان، یحیٰ، ابی سلمہ کے سلسلۂ سند سے ام سلمہ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبار سے کوئی سنا ہلکی نہیں ہے۔[5]

۱۴۴۶۵- محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، احمد بن ابی الحواری، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر،

سفیان، قتادۃ، حسن کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے: مجھے آپؐ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔ پھر وہ ذکر فرمائیں

۱۴۴۶۶- ابو احمد غطریفی، عبداللہ بن یزید بن ابان دقیقی، احمد بن ابی الحواری، یونس بن محمد، جریر بن حازم، معمر، زہری کے سلسلۂ سند سے

۱- مسند الامام أحمد ۱۸۰/۲. وسنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ باب ۲۶. والسنن الکبری للبیہقی ۲۲۹/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۳۱۷/۶، ۱۴/۹

۲- مسند الامام أحمد ۴۴۳/۲. ۳۵۷/۵. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۲۹۷/۲، ونصب الرایۃ ۱۱۲/۲، ۱۱۳، ومجمع الزوائد ۲۴۰/۲ والعلل المتناھیۃ ۴۵۱/۱، وتلخیص الحبیر ۲۰/۲.

۳- مسند الشہاب ۱۱۵۱ ۱۱۵۲، وشرح السنۃ ۳۰۴/۱۴، والتمہید ۲۸۴/۱.

۴- المعجم الکبیر للطبرانی ۲۸۱/۴. والصغیر ۲۶۳/۱. والتاریخ الکبیر ۲۳۶/۱. ومجمع الزوائد ۲۳۸/۵. والمطالب العالیۃ ۴۴/۸. وامالی الشجری ۲۶۴/۲ ۲۷۵، وتاریخ بغداد ۲۹۸/۳

۵- المصنف لابن ابی شیبۃ ۳۵۹/۸. ومجمع الزوائد ۱۷۰/۸. والدر المنثور ۱۵۹/۲.

انس کا قول مروی ہے:

آپؐ نے اسعد بن زرارۃ کو داغ دلوانے کا حکم دیا۔

۱۴۴۶۷- محمد بن علی، محمد بن عون وحیدی، احمد بن ابی الحواری، وکیع، ثوری، قیس بن مسلم کے سلسلۂ سند سے طارق بن شہاب کا قول مروی ہے:

نماز عید سے قبل خطبہ کی ابتداء مروان سے ہوئی ہے، ایک شخص نے اس کے سامنے بعد العید خطبہ کی بات کی تو اس نے اسے خاموش کرادیا ابوسعید خدری فرماتے ہیں اس شخص نے (بحدیث نبوی کہ منکر دیکھنے والا ہاتھ یا زبان یا قلب کے ذریعہ اس کا دفاع کرے اور قلب سے برا کہنا ایمان کا آخری درجہ ہے) اپنا فرض پورا کردیا۔

۱۴۴۶۸- محمد بن علی، محمد بن عون، احمد بن ابی الحواری، وکیع، یزید بن ابراہیم، دستوی، ابن سیرین کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

آپؐ نے مکہ تا مدینہ سفر کے دوران دو رکعت نماز پڑھی۔

۱۴۴۶۹- محمد، محمد بن عون، احمد، وکیع کے سلسلۂ سے اسامہ بن زید کا قول مروی ہے:

ایک بار حسن نے بحوالہ طاؤس اور ابن عباس بیان کیا کہ آپؐ پر سفری اور حضری نماز فرض کی گئی۔

۱۴۴۷۰- محمد، محمد، احمد، وکیع، ھشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

آپؐ فجر کی دو مختصر رکعت پڑھتے تھے۔

۱۴۴۷۱- عبداللہ احمد بن محمد بن عمر، حسن بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی الحواری، عبدالقدوس ابومغیرۃ، ابن ثوبان، عطاء، عبداللہ بن حمزۃ کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہ کا قول مروی ہے:

دو شخصوں میں سے ایک اکثر اور دوسرا کم آپ کی محبت میں رہتا تھا، دونوں کے پاس بڑا عمل نہیں تھا، آپ کی صحبت میں رہنے والے نے ایک بار آپؐ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے والوں نے سارا ثواب لوٹ لیا؟ آپؐ نے اس سے پوچھا تیرے پاس کونسا نیک عمل ہے، آپؐ نے فرمایا اس میں اکتفا کر اور آخرت میں محبت کرنے والوں کے ساتھ ہی تیرا حشر ہوگا۔ کچھ روز بعد دوسرے کا انتقال ہوگیا، آپؐ نے اس کے جنتی ہونے کا اعلان فرمایا، سب نے متعجب ہو کر اس کی اہلیہ سے اس کے نیک عمل کے بارے میں سوال کیا؟ اس نے کہا کہ وہ صرف مؤذن کی اذان کا جواب دیتا تھا۔

۱۴۴۷۲- محمد بن علی، محمد بن حسن، احمد بن ابی الحواری، وکیع، شعبۂ عدی بن ثابت، سعید بن جبیر کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے۔

آپؐ نے گھر سے نکل کر لوگوں کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز پڑھائی۔

۱۴۴۷۳- محمد بن علی، محمد بن حسن، احمد بن ابی الحواری، وکیع، سعید وسفیان، معین بن خالد بن زید بن عقبہ کے سلسلۂ سند سے سمرۃ بن جندب کا قول مروی ہے:

آپؐ عیدین میں سورۃ الاعلیٰ اور الغاشیہ، پڑھتے تھے۔

۱۴۴۷۴- محمد بن علی بن حسن، احمد بن ابی الحواری، وکیع، سفیان ومسعد ابراہیم بن محمد بن منتشر عن ابیہ، حبیب بن سالم کے سلسلۂ سند سے نعمان بن بشیر کا قول مروی ہے:

آپؐ نماز عیدین میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ، تلاوت فرماتے تھے:

۱۴۴۷۵- محمد، محمد، احمد، وکیع، شعبہ، ابراہیم بن محمد بن منتشر، محمد بن منتشر کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کا قول مروی ہے:

آپؐ نے فجر وظہر سے قبل دو اور چار رکعت سنت کبھی ترک نہیں کی۔

۱۔ صحیح مسلم ۷۹ وسنن الترمذی ۲۱۷۳. وسنن النسائی ۸/۱۱۱، ۱۱۲، و مسند الامام أحمد ۳/۲۰، ۴۹، ۵۳، ۵۴.

۱۴۴۷۶- محمد، احمد، وکیع، شعبہ، ابوشعیب یا شعیب کے سلسلۂ سند سے طاؤس کا قول مروی ہے:

ابن عمر سے بعد العصر دو رکعت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے کسی کو بھی اس پر عمل کرتے نہیں دیکھا، البتہ قبل النوم دو رکعت کے بارے میں سوال کئے جانے پر انہوں نے اس سے منع نہیں کیا۔

۱۴۴۷۷- محمد، محمد، احمد، وکیع، سعد، زید العمی کے سلسلۂ سند سے ابوصدیق ناجی کا قول مروی ہے:

ابن عمرؓ نے فجر کی سنتوں کے بعد ایک جماعت کو لیٹے ہوئے دیکھا فرمایا یہ سنت کے بجائے بدعت ہے۔

۱۴۴۷۸- محمد، محمد، احمد، وکیع، شعبہ، ھشام، اباان بن ابی عیاش، ابراہیم بن ابی علقمہ کے سلسلۂ سند سے عبداللہ کا قول مروی ہے:

ایک شب میرے سامنے آپؐ نے وتر میں رکوع سے قبل قنوت پڑھی۔

۱۴۴۷۹- محمد، محمد، احمد، وکیع، سفیان، ہشام، ابن سیرین، کے سلسلۂ سند سے عائشہ کا قول مروی ہے:

آپؐ نے فجر میں سرا قرآت کرتے ہوئے سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص، تلاوت فرمائی۔

۱۴۴۸۰-محمد، محمد، احمد، وکیع، سفیان و مسعد، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ کے سلسلۂ سند سے عائشہؓ کا قول مروی ہے:

آخری شب میں آپؐ میرے پاس آرام فرما ہوتے تھے۔

۱۴۴۸۱-محمد، محمد، احمد، وکیع، سفیان، اعمش، تمیم بن سلمہ، عروۃ کے سلسلۂ سند سے عائشہؓ کا قول مروی ہے:

آپؐ بوقت صبح وتر کیلئے مجھے بیدار فرماتے تھے۔

۱۴۴۸۲-محمد، محمد، احمد، وکیع، ہشام بن عروۃ، عروہ کے سلسلۂ سند سے عائشہؓ کا قول مروی ہے:[1]

فرمان نبویؐ ہے: نیندآنے پر سوجاؤ ورنہ جانی نقصان کا خطرہ ہے۔

۱۴۴۸۳-محمد بن حمید و محمد بن عمر اسحاق کلوذانی، عبداللہ بن ابی داؤد احمد بن ابی الحواری، مروان بن محمد، سلیمان بن بلال، ھشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلۂ سند سے

فرمان رسول ہے: سرکہ بہترین سالن ہے۔[2]

۱۴۴۸۴-محمد بن عمر بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد ح۔ ومحمد بن ابراہیم احمد بن حسین بن طلاب احمد بن ابی الحواری، مروان بن محمد، سلیمان بن بلال، ھشام بن عروہ ابیہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: کھجور سے خالی گھر کے اہل خانہ کو بھوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۱۴۴۸۵-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، مروان، یزید بن سمط، وضین بن عطاء کے سلسلۂ سند سے یزید بن مرثد کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: نیک لوگوں اور بدوں کے درمیان واضح فرق ہے: تم جس طریقہ پر بھی چلو گے قیامت میں اسی پر اٹھائے جاؤ گے۔[3]

۱۔ امالی الشجری ۱/۲۱۸

۲۔ سنن ابی داؤد ۳۸۲۰. وسنن الترمذی ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۲. وسنن النسائی، کتاب الایمان باب ۲۱. وسنن ابن ماجۃ ۳۳۱۶. ۳۳۱۷، ۳۳۱۸، ومسند الامام أحمد ۳/۳۰۱، ۳۰۴، ۳۵۳، ۳۷۱، ۳۸۹، ۳۹۰، والسنن الکبری للبیھقی ۱۰/۶۳ وسنن الدارمی ۲/۱۰۱. والمستدرک ۴/۵۴، وفتح الباری ۱۰/۵۰۰. والترغیب والترھیب ۳/۱۳۱.

۳۔ مسند الفردوس للدیلمی ۴۹۱۷. وتاریخ اصبھان ۱/۱۱۲ والمطالب العالیۃ ۳۱۳۰. وکنز العمال ۴۳۶۷۶، ۴۳۶۷۷.

۱۴۴۸۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، یونس حذاء، ابوحمزہ کے سلسلۂ سند سے معاذ بن جبل کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: اے معاذ مؤمن کیلئے قرآن وحدیث کی رو سے کچھ حدود مقرر ہیں جن سے اسے تجاوز جائز نہیں ہے۔ قرآن مؤمن کیلئے بمنزلہ دلیل، خوف بمنزلہ حجت، شوق بمنزلہ سواری، روزہ بمنزلہ ڈھال کے ہیں۔ اے معاذ قیامت کے روز انسان سے تمام چیزوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ اے معاذ میں تمہارے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں[1]۔

۱۴۴۸۷-محمد بن حمید، قاسم بن زکریا، ابوحاتم، احمد بن ابی الحواری، ابن عبدالقدوس بن حجاج، ابوثوبان، حسن بن حر، علاء بن عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرۃ کا قول مروی ہے: فاتحہ کے بغیر نماز ناقص ہے[2]۔

۱۴۴۸۸-سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، علی بن عیاش، ابوثوبان، حسن بن حر کے سلسلۂ سند سے بھی مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے

۱۴۴۸۹-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عتاب بن زفتی دمشقی، احمد بن ابی الحواری، مروان بن محمد، عیسیٰ بن یونس، عبدالرحمٰن وصافی، محارب بن دثار کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

اولاد اور والدین دونوں کے نیک ہونے کے ساتھ لوگ انہیں نیک کہتے ہیں۔

۱۴۴۹۰-علی بن یعقوب بن ابی عقب دمشقی، عثمان بن محمد عثمانی، جعفر بن احمد بن عاصم، احمد بن ابی الحواری، ابواحمد قاص، موسیٰ خیاط کے سلسلۂ سند سے اعمش کا قول مروی ہے:

ایک کوئی تابعی قبل از بیماری کمزور اور بوڑھا ہوگیا، اس کی پیشانی پر سجدہ کا نشان تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے تھے۔ ایک روز اسکی والدہ نے اس سے کہا اے میرے لخت جگر دائمی قلیل عبادت کثیر کمزور کرنے والی عبادت سے بہتر ہے۔ اے میرے لڑکے میں لوگوں کو خوش خوش کھاتے پیتے سوتے دیکھتی ہوں، لیکن تم کو افسردہ ہمیشہ روزہ دار دیکھتی ہوں اس کے لڑکے نے جواب دیا اے والدہ میں قبر کی تیاری کر رہا ہوں، اور عذاب دوزخ سے حفاظت اور جنت کیلئے کوشاں ہوں۔ اس کی والدہ ناامید ہو کر ابن مسعود کے پاس گئی اور ان کو کوشش کر کے انہیں اپنے لڑکے کے پاس لے گئی، ابن مسعود نے بھی انہیں بہت سمجھایا بالآخر اس نے ابن مسعود سے کہا گھوڑ دوڑ کے میدان میں کونسا گھوڑا سبقت لے جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا لاغر نحیف گھوڑا، اس نے کہا متقین کے درجہ کو حاصل کرنے کیلئے میں نے بھی لاغری اختیار کی ہے۔ ابن مسعود نے اسکی تصویب فرمائی۔

۱۴۴۹۱-علی بن یعقوب، عثمان، جعفر بن احمد، احمد بن ابی الحواری ابوعبداللہ ہمدانی کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن وہاب کا قول مروی ہے:

جنت کے عالیہ بالاخانہ میں غنچہ نامی ایک حور ہے۔ جب کوئی ولی اسے بلانے کا ارادہ کرتا ہے تو حضرت جبرئیل کی ندا پر وہ کھڑی ہو جاتی ہے، چار ہزار خادمہ اس کے ساتھ ہوتی ہیں، ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابن وہب بے ہوش ہو گئے اور اسی حالت میں ان کا انتقال ہوگیا۔

۴۵۶ابو یزید بسطامی

۱۴۴۹۲-عمر بن احمد بن عثمان، عبداللہ بن احمد بن موسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے:

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۲۵، ۱۰۳، وتفسیر ابن کثیر ۸/۲۱۹۔

۲۔ مسند الامام احمد ۲/۴۷۸۔ وسنن ابن ماجۃ ۸۴۰، ۸۴۱۔ والسنن الکبری للبیہقی ۲/۳۸، ۱۶۷، وسنن الدارقطنی ۱/۳۲۷۔ وکشف الخفا ۲/۵۲۸۔

اے باری تعالیٰ مجھ فقیر کا آپ سے محبت کرنا تعجب خیز نہیں ہے۔ بلکہ آپ قادر مطلق کا مجھ سے محبت کرنا تعجب خیز ہے۔

۱۴۴۹۳-محمد بن حسین، منصور بن عبداللہ، یعقوب بن اسحاق، ابراہیم ہروی کے سلسلۂ سند سے ابویزید بسطامی کا قول مروی ہے:
ابتداء میں مجھے چار چیزوں معرفت الٰہی، ذکر الٰہی، محبت الٰہیہ اور طلب الٰہی کے حصول کا یقین ہو گیا لیکن بعد میں میرا یقین غلط ثابت ہوا

۱۴۴۹۴-عبدالواحد بن بکر، حسن بن ابراہیم دامغانی، موسیٰ بن عیسیٰ، عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابویزید بسطامی کا قول مروی ہے:
اے باری تعالیٰ آپ نے اس امت کو پیدا ان کے بلا شعور وارادہ کر کے انہیں امین بنایا، اب آپ کے علاوہ کون ان کا حامی و ناصر ہوگا۔

۱۴۴۹۵-عمر بن عثمان، عبداللہ بن احمد بن موسیٰ، احمد بن محمد بن جابان، عمر بسطامی، ابوموسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے، اللہ کے چند خواص بندے ایسے ہیں کہ وہ جنت میں دیدار الٰہی سے محروم کئے جانے پر وہ دوزخیوں کے دوزخ سے خروج کے بارے میں فریاد اسی کیطرف جنت سے خروج کے بارے میں فریادری کریں گے۔

۱۴۴۹۶-فضل بن جعفر، محمد بن منصور، عبید بن عبدالقاہر کا قول مروی ہے: ایک قوم سے ابویزید بسطامی نے فرمایا تمیں سال تک اللہ سے غافل رہنے کے باوجود اسے میں نے ہر وقت اپنے سامنے پایا۔ ایک شخص نے ابویزید سے عدم سفر کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب میں فرمایا میرے صاحب کے سفر نہ کرنے کی وجہ سے میں سفر نہیں کرتا، میں نے اسی کے پاس اقامت اختیار کی ہوئی ہے۔

۱۴۴۹۷-عمر بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن احمد، عثمان کے ابوموسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے:
میں تمیں سال سے عظمت کی وجہ سے کلی کر کے اللہ کا ذکر شروع کرتا ہوں۔

۱۴۴۹۸-عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن رازی، یوسف بن حسین، یحییٰ بن معاذ کے سلسلۂ سند سے ابویزید بسطامی کا قول مروی ہے۔ میں ایک عرصہ تک توحید باری تعالیٰ میں غور کرتا رہا۔

۱۴۴۹۹-ابوفضل احمد بن عمران، منصور بن عبداللہ، ابوعمران موسیٰ بن عیسیٰ، عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے: مجھے تمیں حال میں معرفت الٰہی تک رسائی ہوئی۔

۱۴۵۰۰-احمد بن ابی عمران، موسیٰ کے سلسلۂ سند سے منصور کا قول مروی ہے:
ایک شخص نے ابوزید سے وصیت کی درخواست کی؟ ابوزید نے اس سے سوال کیا کہ آسمان کس نے بنایا؟ اس نے کہا اللہ نے ابوزید نے اس سے کہا، وہی اللہ تیرے ہر فعل سے باخبر ہے۔ لہٰذا اس کا خوف پیدا کر۔

۱۴۵۰۱-احمد، منصور کے سلسلۂ سند سے موسیٰ کا قول مروی ہے:
ایک شخص نے ابوزید سے کہا کہ مجھے آپ کے بارے میں فضاء میں اڑنے کا معلوم ہوا ہے؟ ابوزید نے کہا اس میں تعجب کی کیا بات ہے، مردار کھانے والا پرندہ بھی تو فضاء میں اڑتا ہے، مؤمن تو اس سے اشرف واکرم ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے تہجد پڑھنے کیلئے ابوزید کے پاس ایک مصلی بھیجا، ابوزید نے ان کو لکھا کہ میں نے تمام اھل ارض سماوات کی عبادت اس میں کر کے اپنے سرھانے کے نیچے رکھ لی ہے۔

۱۴۵۰۲-فضل بن جعفر، محمد بن منصور، عبید کے سلسلۂ سند سے ابوزید کا قول مروی ہے: میں دنیا کو تین طلاقیں دے چکا ہوں، اب اللہ کی طرف متوجہ ہوں، اسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو میرا مسخر فرما دیا ہے۔

۱۴۵۰۳- عمر بن احمد بن عثمان، عبید اللہ بن احمد، احمد بن محمد بن جاہان، عمر بسطامی، ابوموسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے:
اطاعت الٰہی کی وجہ سے انسان آفات و بلیات سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۴۵۰۴- عمر، عبید، احمد، عمر، ابوموسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے:

لوگوں سے اپنے کو بہتر سمجھنے والا انسان متکبر ہے۔

۱۴۵۰۵- محمد بن حسین، منصور بن عبداللہ، ابوعمران موسیٰ بن عیسیٰ، عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے:

میں نے تیس سال تک مجاہدہ کیا، میں نے سب سے زیادہ علم اور اسکی متابعت کو سخت پایا۔ اگر علماء کا اختلاف نہ ہوتا تو میں بالکل تھک جاتا، تجرید توحید کے علاوہ علماء کا اختلاف رحمت ہے۔ ابویزید کا قول مروی ہے: شہوت پرست انسان کا نفس اس پر حاوی ہوتا ہے

۱۴۵۰۶- ابوحسن بن مقسم، ابوحسن مروزی، امرأۃ ابویزید، کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے۔ میں نے ہر شئی کا علاج کیا، نفس کا علاج میرے نزدیک سب سے زیادہ سخت چیز تھی۔

۱۴۵۰۷- ابوحسن مروزی، امرأۃ ابویزید کے سلسلۂ سند سے ابو یدکا قول مروی ہے: اللہ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں بے انتہاء جدوجہد کی لیکن ناکامی کی وجہ سے میں اسے چھوڑ کر خود اللہ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

۱۴۵۰۸- عمر بن احمد، عبیداللہ بن احمد، احمد بن محمد، عمر بن ابی موسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے:

زاہد کی نظر کسی وقت بھی غیر اللہ پر نہیں جاتی ہے۔

۱۴۵۰۹- محمد بن حسین، احمد بن علی، یعقوب، حسن بن علی کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے:

ذات حق کی معرفت کی جستجو جہالت ہے۔ اور معرفت کی حقیقت کیلئے جدوجہد جنایت ہے۔ نیز فرمایا صرف آخرۃ کا غم رکھنے والے شخص کیلئے خوش خبری ہے۔ اور عارف ماسویٰ اللہ سے زہد اختیار کرتا ہے۔

۱۴۵۱۰- احمد بن ابی عمران، منصور بن عبداللہ، ابوعمران موسیٰ بن عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

ابویزید سے قرآنی آیات (ان الملوک اذا د خلو اقریۃ افسدو ھا) کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا! عارف کے عبادت کرنے پر مجھے تعجب ہے کہ وہ معرفت الٰہی کے حصول کے بعد کیسے اللہ کی عبادت کرتا ہے۔

۱۴۵۱۱- ابویزید سے سوال کیا گیا کہ آپ ''اوتادالا رض'' ابدالوں میں سے ایک ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں سب کچھ ہوں۔

۱۴۵۱۲- ابویزید سے اصل عارف کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا نفس کے عیوب پر مطلع ہونے والا انسان اصل عارف ہے۔ نیز فرمایا کچھ عارف ایسے بھی ہیں کہ اللہ اور ان کے درمیان ایک لمحہ کیلئے بھی پردہ حائل ہونے کے عوض انہیں جنت عطا کی جائے تو وہ اس پر کب متوجہ ہونگے۔

۱۴۵۱۳- فضل بن جعفر، حسن عبید بن عبدالقادر کے سلسلۂ سند سے ابویزید بسطامی کا قول مروی ہے:

مؤمن منجانب اللہ علاوہ ایمانی عطاء کئے جانے کی وجہ سے حقائق قرب سے دور رہتا ہے۔ ان سے عارف کے درجہ کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اسکا کوئی درجہ نہیں ہے۔ اور مجھے اللہ کی وجہ سے تو معرفت الٰہی اور اسکے نور کی وجہ سے مادون اللہ کی معرفت حاصل ہوئی ہے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کس کے ذریعہ عبادت الٰہی پر مدد حاصل کی جاتی ہے۔ انہوں نے فرمایا معرفت الٰہی کے ذریعہ۔

۱۴۵۱۴- عمر بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن محمد، عمر، ابوموسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے. لوگ ست رفتاری کے ساتھ ذکر الٰہی اور اسکی خدمت میں مشغول ہیں۔ نیز فرمایا اے باری تعالیٰ، مجھ سے قطع تعلق نہ کرنا۔ نیز فرمایا اکثر لوگ اللہ سے دور ہیں۔ ایک شخص نے ابویزید سے سوال کیا کہ میں کس کی صحبت اختیار کروں؟ فرمایا اولیاء اللہ کی۔ نیز فرمایا مخلوق پر وسعت کرنے والا اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ نیز فرمایا ذلت و عاجزی کی سواری پر سوار ہو کر ہی عطیات الٰہیہ کا حصول ممکن ہے۔

۱۴۵۱۵- احمد بن ابی عمران، منصور بن عبداللہ، موسیٰ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

ایک روز میری موجودگی میں ابویزید نے نماز میں ایک چیخ ماری جس سے ہمیں اندازہ ہوا کہ اللہ اور ان کے درمیان حائل

رے ہٹ گئے ہیں۔ لیکن جب ہم نے ابو یزید سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے تو اضعاً اسکی نفی فرما دی۔

۱۴۵۱۶-ابو عمر بن حمدان، ابو عثمان سعید بن اسماعیل، کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

کلام الٰہی لوگوں تک پہنچانے کی غرض سے سننے والے کو اللہ تعالیٰ ایسا ملکہ عطاء کرتا ہے کہ جس کے ذریعہ وہ لوگوں سے کلام کرتا ہے۔ اور اللہ سے تعلق پیدا کرنے کی خاطر کلام الٰہی سننے والے کو اللہ تعالیٰ ایسا ملکہ عطاء کرتا ہے۔ کہ وہ اس کے ذریعہ اللہ سے مناجات کرتا ہے۔

۱۴۵۱۷-محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو نصیر ہروی، یعقوب بن اسحاق ابراہیم ہروی کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے۔

آپ سے راضی ہونے کے وقت میری یہ حالت ہے۔ آپ کے مجھ سے راضی ہونے کے وقت میرا کیا حال ہوگا۔

۱۴۵۱۸-ابو یزید کا قول ہے اے باری تعالیٰ مجھے اپنی معرفت کے بابت فہم عطاء فرما۔

۱۴۵۱۹-ابو یزید کا قول ہے احسان جتانے والوں کے ایمان سے زیادہ چپ رہنے والے یا سمت لوگوں کا کفر باعث عافیت ہے۔

۱۴۵۲۰-ابو یزید کا قول مروی ہے۔

کاش لوگ میری حقیقت سے واقف ہوتے۔

۱۴۵۲۱-ابو یزید سے معرفت کی حقیقت تک رسائی کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا راہ خدا میں مال خرچ کر کے اسکی رسائی ممکن ہے۔

۱۴۵۲۲-ابو یزید کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ نے بعض اولیاء کو عدم اہلیت کی وجہ سے معرفت عطا نہ کر کے عبادت میں مشغول کر دیا ہے

۱۴۵۲۳-محمد بن حسین، منصور، یعقوب بن اسحاق، کے سلسلۂ سند سے ابراہیم ہروی کا قول مروی ہے۔

ابو یزید سے عارف کی علامت کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا عارف ذکر الٰہی سے کمزور نہیں ہوتا، اس کے حق سے اکتاتا نہیں، غیر اللہ سے مانوس نہیں ہوتا۔

۱۴۵۲۴-فضل بن جعفر، محمد بن منصور، عبید بن عبدالقاہر، کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: عارف کی بات عالم سے اونچی ہوتی ہے۔ عارف کسی شئی سے خوش اور کسی سے خوف زدہ نہیں ہوتا۔ عارف نفس کا ملاحظہ اللہ اور عالم علم سے کرتا ہے۔ ایک شخص کے سوال کرنے پر ابو یزید نے فرمایا۔ اسم اعظم حاصل کرنے کی کوئی حد نہیں ہے۔ انسان تزکیہ قلب کے مطابق اس سلسلہ میں ترقی کرتا ہے۔

۱۴۵۲۵-احمد بن ابی عمران، منصور بن عبداللہ، ابو عمران موسیٰ، عمر بسطامی، اپنے والد سے ابو یزید کا قول نقل کرتے ہیں:

اے انسان ایک وقت تجھے ارض و سماوات میں اللہ کے علاوہ کوئی نظر نہیں آئے گا۔ فرمایا عارف سے ہر وقت لوگ ہیبت زدہ ہوتے ہیں۔

۱۴۵۲۶-ابو یزید کا قول ہے:

کسی کام کرنے پر سوال سے اس کے نہ کئے جانے پر سوال مجھے زیادہ پسند ہے۔

۱۴۵۲۷-ابو یزید کا قول ہے: پانی پر چلنا تعجب خیز امر نہیں ہے۔ کیونکہ ایک بہت بڑی جماعت پانی پر چلتی ہے۔ اس کے باوجود اللہ کے ہاں اسکی کوئی وقعت نہیں ہے۔

۱۴۵۲۸-ابو یزید کا قول ہے: بھوک ایک بادل ہے، بھوک کی حالت میں انسان کا قلب حکمت سے برستا ہے۔

۱۴۵۲۹- ابو یزید سے قول باری تعالیٰ (انا للہ وانا الیہ راجعون) کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: انا للہ ملک الہی اور انا ... راجعون اس کے یقین کا اقرار ہے۔

۱۴۵۳۰-محمد بن موسیٰ، منصور بن عبداللہ، ابو عمران، عمر بسطامی کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

قلب کا امی انسان اصل امی ہے۔

۱۴۵۳۱- محمد بن حسن، ابوموسیٰ بن عیسیٰ، عمر، عن ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: میری زبان کے ذکر الٰہی سے تر ہونے کے بعد مجھے کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے۔

۱۴۵۳۲- محمد بن حسین، منصور، ابو یعقوب نہر جوری کے سلسلہ سند سے علی بن عبید، ھمدانی کا قول مروی ہے:

یحییٰ بن معاذ نے ابو یزید کو لکھا کہ محبت الٰہی کے جام شراب کے نوش کی وجہ سے آپ مست ہو چکے ہیں، ابو یزید نے جواب لکھا کہ میں تو مست ہو چکا ہوں، لیکن میرے غیر اب تک هل من مزید کا دعویٰ کر رہے ہیں۔

۱۴۵۳۳- محمد بن حسن، علی بن عبداللہ، تیمور بسطامی، موسیٰ بن عیسیٰ کے والد کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

کرامات کی وجہ سے ہوا میں اڑنے والے شخص سے بھی دھوکہ مت کھاؤ، اصل تم اس کے شریعت پر عمل پیرا ہونے کو دیکھو۔

۱۴۵۳۶- ابو یزید کا قول مروی ہے: غیب سے مجھے ندا دی گئی کہ متواضع انسان کو ہم اپنے غیب کے خزانے عطاء کرتے ہیں۔

۱۴۵۳۷- ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن محمد حلوائی، یعقوب بن اسحاق ہروی کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

اولیاء اللہ محبت الٰہی کے پیروں میں رہتے ہیں۔

۱۴۵۳۸- ابو یزید کے سامنے قرآنی آیت "یو م نحشر المتقین الی الرحمٰن وفداً" تلاوت کی گئی انہوں نے ایک آہ بھرتے ہوئے فرمایا اللہ کی معیت حاصل کرنے والا شخص اس سے مستثنیٰ ہے۔ کیونکہ وہ تو اس کا دائمی جلیس ہے۔

۱۴۵۳۹- ایک لمحہ میں معرفت الٰہی کے حصول کے بارے میں ابو یزید سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ ممکن ہے، لیکن نفع اور فائدہ سفر کے بقدر ہی حاصل ہوتا ہے۔

۱۴۵۴۰- ابوموسیٰ اردلی، ابو یزید بسطامی، ابوعبدالرحمٰن سندی، عمرو بن قیس ملائی، عطیہ کے سلسلۂ سند سے ابو سعید خدری کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرنا، اور رزق الٰہی پر ان کی مدح کرنا ایمانی کمزوری ہے، کیونکہ مقدرہ رزق تم سے کوئی نہیں روک سکتا۔ اللہ نے خوشی اپنی رضا اور غم اپنی ناراضگی میں رکھا ہے۔[1]

اہل مشرق کے طبقات۔ ابونعیم اصفہانی فرماتے ہیں اہل مشرق میں سے اہل علم و معرفت کا ذکر ابوعبدالرحمٰن السلمی النیسابوری نے اپنی کتاب "طبقات الصوفیہ" میں کیا ہے ہم مختصراً چند مشہور شخصیات کا ذکر کریں گے۔

احمد بن الخضر[2]

احمد بن الخضر آپ رحمہ اللہ ابن خضرویہ بلخی کے نام سے مشہور تھے، آپ رحمہ اللہ خراساں کے مشہور بزرگ تھے، آپ صاحب فتوی اور دنیا سے کنارہ کش انسان تھے۔ آپ کی بیوی ام علی بزرگوں کی اولاد میں سے تھی، اس نے آپ کے ساتھ اس مہر پر شادی کی تھی

۱۔ مسند الشهاب للقضاعي ۱۱۱۶.

۲۔ طبقات ابن سعد ۱۰۳، ۱۰۶، وطبقات الشعراني ۱/۹۵. وتاريخ بغداد ۴/۱۳۷. وسير النبلاء ۸/۱/۱۲۹. والنجوم الزاهرة ۲/۳/۳۰۳. وكنوز الاولياء ۹۴-۹۶. وجامع كرامات الاولياء ۲/۲۹۰. والكواكب الدرية ۱/۱۹۸. ونتائج الأفكار القدسية ۱/۱۲۴. وصفة الصفوة ۴/۱۲۷ وطبقات الاولياء لابن الملقن صفحة ۳۷.

کہ آپ اس کی ملاقات ایک مرتبہ مشہور بزرگ حضرت یزید بسطامی رحمہ اللہ سے کرادیں۔ چنانچہ آپ ام علی کو حضرت یزید بسطامی رحمہ اللہ کے پاس لے گئے۔ ام علی نے یزید کے سامنے اپنا چہرہ کھلا رکھا۔ بعد میں احمد نے ام علی سے پوچھا تو وہ کہنے لگیں کہ میں جب بھی بایزید کو دیکھتی ہوں میرے اندر کی خواہشات ختم ہو جاتی ہیں جبکہ تم کو دیکھتی ہوں تو وہ خواہشات لوٹ آتی ہیں پھر حضرت احمد نے بایزید رحمہ اللہ سے نصیحت چاہی تو فرمایا اپنی بیوی سے علم سیکھو۔

۱۴۵۴۲- محمد بن حسین بن موسیٰ، منصور بن عبداللہ، کے سلسلۂ سند سے محمد بن حامد کا قول مروی ہے:

میرے سامنے احمد بن خضر سے ان کی وفات کے وقت ایک مسئلہ پوچھا گیا، انہوں نے روتے ہوئے فرمایا میں پچانوے سال سے ایک دروازہ کھٹکھٹا رہا ہوں، نامعلوم اس سے میری سعادت وشقاوت میں سے کس کا اعلان ہوگا۔ ان پر سات سو دینار لوگوں کا قرض تھا بوقت وفات ان کے غرماء نے ان سے دین کا مطالبہ کردیا، انہوں نے اللہ سے دعا کی جسکے بعد ایک شخص نے ان کا قرض ادا کردیا۔

۱۴۵۴۳- سلیمان بن احمد، احمد بن خضر مروزی، محمد بن عبدۃ مروزی، ابو معاذ نحوی، ابوحمزہ سکری، رقبۃ بن مصقلہ، سالم بن بشیر، عبدالعزیز بن صہیب کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

اے لوگو سحری کرو، کیونکہ اس میں برکت ہے۔

(۴۵۸): ابراہیم ہروی

۱۴۵۴۴- ابوعبدالرحمٰن سلمی، ابوقاسم نصرآبادی کے سلسلۂ سند سے ابراہیم بن شیبان کا قول مروی ہے:

ابراہیم بلا اکل وشرب چند روز تک جنگل میں گوشہ نشین رہے، خود ان کا قول ہے کہ دائیں طرف سے ایک شخص نے مجھے آواز دیکر کہا اے ابراہیم میں بھی اسی وجہ سے اسی روز سے یہاں پر گوشہ نشین ہوں، اور الحمد للہ میں نے بڑی ترقی کی ہے۔

۱۴۵۴۵- عبداللہ احمد بن جعفر بن ہانی، محمد بن عبداللہ، محمد بن ہروی، کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

پانچ چیزوں پر عمل کرنے سے انسان مستجاب الدعوات بن جاتا ہے۔ ا۔ سادی غذا ۲۔ سادہ لباس ۳۔ ضرورت کے مطابق سونا ۴۔ ضرورت کے مطابق کھانا ۵۔ تواضع اختیار کرنا۔ تین چیزوں کے ذریعہ جنت کا حصول ممکن ہے۔ ا۔ اللہ کے وعدہ پر یقین ۲ رضاء بالقضاء ۳ اخلاص۔ سات چیزیں انسان کیلئے باعث شرف ہیں ا۔ فقر کو غنی پر ترجیح دینا ۲ بھوک کو شکم سیری پر ترجیح دینا ۳۔ عاجزی کو بڑائی پر ترجیح دینا ۴۔ ذلت کو عزت پر ترجیح دینا ۵۔ تواضع کو کبر پر ترجیح دینا۔ ۶ غم کو خوشی پر ترجیح دینا ۷ موت کو حیاۃ پر ترجیح دینا۔

۱۴۵۴۶- عبداللہ، احمد بن جعفر بن محمد بن عبداللہ، محمد بن ابراہیم، ابی، عبدالرحمٰن بن حبیب، ابراہیم بن یحییٰ مکی، سفیان، لیث، طاؤس کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے: فرمان رسول ہے:

سنت قائم کرنے کی غرض سے دوسروں تک حدیث کی اشاعت کرنے والا شخص جنتی ہے۔[1]

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اہل مشرق کے متقدمین بزرگوں میں سے حضرت مؤلف بلخی رحمہ اللہ ابراہیم بن ادہم، شقیق بلخی رحمہ اللہ اور حاتم اصم رحمہ اللہ بھی ہیں۔ ان تمام بزرگوں کا سوائے داؤد بلخی رحمہ اللہ کے تذکرہ ہو چکا ہے۔ حضرت داؤد بلخی رحمہ اللہ ابراہیم، شقیق اور حاتم رحمہ اللہ کی طرح مشہور نہیں ہوئے نیز انکے حالات بھی ہم تک نہیں پہنچے سوائے ذیل کے ایک واقعہ کے، جو حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۱/۷۵۔ والاحادیث الضعیفۃ ۹۷۹۔ وکنز العمال ۲۸۸۱۵۔

ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کوفہ اور مکہ کے درمیان سفر کرتے ہوئے میں ایک شخص کا رفیق سفر بنا۔ وہ شخص جب دو رکعتیں ادا کرنے لگا تو دوران نماز اپنے آپ سے باتیں کی اور پست آواز میں کچھ پڑھا جس کے ثمرہ میں اچانک اس کے دائیں طرف ثرید کا پیالہ اور پانی کا برتن آموجود ہوا۔ نماز کے بعد اس نے کھانا اس میں سے کھانا تناول کیا اور مجھے بھی کھلایا۔
سو ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے صاحب کرامات کسی بزرگ سے اس واقعہ کو نقل کیا تو انہوں نے فرمایا، اے بیٹے یہ ہمارے بھائی داؤد بلخی رحمہ اللہ ہیں۔ پھر انہوں نے داؤد رحمہ اللہ کے وہ واقعات سنائے جن کو سن کر میں آبدیدہ ہو گیا۔ نیز فرمایا حضرت داؤد، ماوراء النہر کے پاس ایک بلخ نامی بستی میں سکونت پذیر ہیں۔ وہ بستی دوسری بستیوں پر فخر کرتی ہے کہ اس میں داؤد بلخی رحمہ اللہ جیسے باصفا لوگ موجود ہیں پھر فرمایا (اے ابراہیم!) داؤد نے تمہیں کچھ سکھایا بھی؟ میں نے عرض کیا انہوں نے مجھے اللہ کا اسم اعظم سکھایا ہے۔ بزرگ نے مجھ سے وہ اسم اعظم پوچھا تو میں نے عرض کیا: زبان پر لاتے ہوئے مجھے ہول آتا ہے۔ کیونکہ میں ایک مرتبہ اس کے طفیل اللہ سے سوال کرنے لگا تھا کہ اچانک کسی جوان نے تہدیدی لہجے میں مجھ سے کہا: سوال کر لے لاکر لے ضرور عطا ہوگا، چنانچہ مجھے اس کے لہجے سے ایسی گھبراہٹ طاری ہوئی کہ میں کانپ کر رہ گیا تب اس جوان نے کہا ڈرو نہیں۔ میں تمہارا بھائی خضر (علیہ السلام) ہوں میرے ایک بھائی داؤد نے تمہیں یہ اسم اعظم سکھایا ہے۔ اللہ پاک اس کے ذریعہ تمہارے دل کو مضبوط کرے گا تمہارے ضعف کو قوت سے بدل دے گا تمہاری وحشت کو انسیت سے نواز دے گا، تمہارے ڈر اور خوف کو زائل کر دے گا، نیکیوں پر تمہاری رغبت کو بڑھا دے گا اور ہر حال میں تمہاری مدد کرے گا۔

بے شک زاہدین نے دنیا میں اللہ کی طرف سے رضا اور رغبت کا لباس پہن لیا ہے اس کی محبت و رغبت کو اپنا تعارف بنالیا ہے۔ جس کے ثمرہ میں اللہ نے بھی ان پر فضل فرمایا ہے۔
شیخ ابونعیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حکایت محمد بن فرحی عن عثمان بن عمار عن ابراہیم بن ادہم کے طریق سے مروی ہے، ہم نے اپنی کتاب کو داؤد بلخی رحمہ اللہ جیسے عظیم بزرگ کے ذکر سے تہی دست کرنا مناسب نہ سمجھا اس لئے ان کا یہ واقعہ ہم نے نقل کر دیا ہے۔

۴۶۰۔ ابوتراب نخشبی کے فرامین[۱]

۱۴۵۴۷۔ ابومحمد بن حیان کے سلسلۂ سند سے عبدالرزاق کا قول مروی ہے:
میرے سامنے ابن ابی عاصم سے ایک شخص نے بیان کیا کہ تین شخص جنگل میں گوشہ نشین تھے، ان میں سے ایک نے وہاں پر اللہ سے حلوۃ کی دعا کی جسکی برکت سے اسی وقت ایک بدو نے گرم گرم حلوہ کی طشتری انکی خدمت میں پیش کی، ابن ابی عاصم نے اسکی تصدیق کی۔
۱۴۵۴۸۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، حاتم کے سلسلۂ سند سے شقیق کا قول مروی ہے:
دو سو سال زندہ رہنے والا شخص بھی چار چیزوں کی معرفت حاصل کئے بغیر دنیا سے چلا گیا تو اس کیلئے دوزخی ہونے کا خطرہ ہے۔ ۱۔ معرفت الٰہی ۲۔ معرفت نفس ۳۔ معرفت امر الٰہی ونواہی ۴۔ اللہ اور اپنے دشمن کی معرفت۔ معرفت نفس یہ ہے کہ قلب سے نفع ونقصان کا مالک اللہ کو گردانا معرفت نفس یہ ہے کہ نفس کو نفع ونقصان کا مالک نہ سمجھا۔
۱۴۵۴۹۔ عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد، کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے: محمد بن شقیق بن ابراہیم اور حاتم اصم اپنے پاس آنے والے عربی زبان میں بایں الفاظ وہیب فرماتے تھے۔

۱۔ طبقات الشعرانی ۹۶/۱. وطبقات الصوفیة ۱۴۶. وتاریخ بغداد ۳۱۵/۲. والأفکار القدسیة ۱۲۹/۱. وسیر النبلاء ۸/۱۶۸. وطبقات الاولیاء لابن الملقن ص ۳۵۵.

قلب ولسان سے اللہ کی توحید بیان کرو، اللہ پر توکل کرو۔ اللہ پر راضی رہو۔ اور مجھی کو ان الفاظ میں وصیت کرتے تھے۔ حق پر عمل کرو اور باطل سے اجتناب کرو۔

۱۴۵۵۰- محمد بن حسین کے سلسلۂ سند سے اسماعیل بن عبید کا قول مروی ہے:

ابوتراب دوسروں کی غلطی پر بھی توبہ کرتے تھے، اور ان کے بابت فرماتے تھے کہ بحکم قرآن انکی کوشش کے بغیر انکی اصلاح ناممکن ہے۔ نیز ابوتراب اپنے اصحاب سے فرماتے تھے مسجد، خانقاہ، گھر میں معاش کا فکر کئے بغیر بیٹھنے والا اور لوگوں کو سنانے کیلئے قرآن پڑھنے والے لوگوں سے سوال کرنے والا ہے۔

۱۴۵۵۱- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، احمد بن نصیر نیساپوری، ابوغسان کوفی، مسلمہ بن جعفر کے سلسلۂ سند سے وھب بن منبہ کا قول مروی ہے:

تین چیزوں کا تعلق علم سے ہے، ۱۔ معاصی سے روکنے والا تقویٰ۔ ۲۔ حسن اخلاق۔ ۳ بربادی۔ تین چیزوں کا تعلق نیکی سے ہے۔ ۱۔ نفس کی سخاوت ۲۔ مصائب پر صبر۔ ۳۔ اچھی بات کہنا۔ تین چیزوں کا تعلق ایمان سے ہے۔ ۱۔ موت کی تیاری، ۲۔ بقدر کفاف رزق پر رضا۔ ۳ تمام حالات میں رجوع الی اللہ۔ تین چیزوں کا تعلق کفر سے ہے۔ ۱۔ اللہ سے غافل ہونا، ۲۔ فال نکالنا، ۳ حسد کرنا، حاسد کی تین علامتیں ہیں ۱۔ سامنے تعریف اور ۲۔ غیر موجودگی میں غیبت کرنا، ۳ مصیبت پر گالی دینا۔

۱۴۵۵۲- محمد بن حسین، عبداللہ بن علی، رقی کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ بن جلاء کا قول مروی ہے:

چھ سو شیوخ میں سے مجھے صرف چار شخص بزرگ نظر آئے ان میں سے سب سے پہلے ابوتراب ہیں۔ ابن الجلاء نے ابوتراب کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ استاد کیلئے چار چیزیں ضروری ہیں۔ ۱۔ اللہ اور مخلوق کے فعل میں فرق کرنا، ۲۔ اعمال کے مقامات کی معرفت ۳۔ طبائع اور نفوس کی معرفت۔ ۴ علماء کے درمیان اختلاف کی معرفت۔

۱۴۵۵۳- محمد بن حسن بن موسیٰ، ابوعباس بن محمد بن حسن بغدادی، ابوعبداللہ فارسی، ابوحسن رازی، یوسف بن حسین کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

میں نے صرف ایک بار سفر میں روٹی اور حلوہ کی خواہش کی، سفر سے واپسی پر ایک شخص نے مجھے پکڑ کر ایک چک والوں کے حوالہ کر دیا اور ان سے کہا کہ یہ چور ہے۔ انہوں نے مجھے ستر کوڑے مارے، اس کے بعد انہوں نے مجھے پہچان لیا جسکی وجہ سے انہوں نے مجھ سے معافی مانگی، پھر ایک شخص مجھے گھر چھوڑ آیا، اسوقت اس نے روٹی اور حلوہ مجھے پیش کیا، میں نے دل میں سوچا کہ ستر کوڑوں کے بعد میری خواہش پوری ہوئی ہے،

۱۴۵۵۴- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی بکر بن ابی عاصم، کے سلسلۂ سند سے ابوتراب، کا قول مروی ہے:

حاتم اصم سے شقیق کا قول مروی ہے کہ:

اے لوگو آگ سے احتیاط کے ساتھ منفعت حاصل کرنے کی مانند لوگوں سے احتیاط کے ساتھ منفعت حاصل کرو۔

۱۴۵۵۵- احمد بن ابی عمران ہروی، اسماعیل بن نجید کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

میں نے حرام سے اجتناب کا اللہ سے معاہدہ کیا ہوا ہے۔

۱۴۵۵۶- ابوسعید قلانسی، رقی، ابوعبداللہ بن جلاء، کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے: مجھے مریدین کے بارے میں ان کے سفروں سے زیادہ خطرہ ہے، کیونکہ سفر میں انسان نفس کے سامنے مغلوب ہو جاتا ہے۔

۱۴۵۵۷- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوحسین قزوینی، علی بن عبدک، ابوعمران طبرستانی کے سلسلۂ سند سے ابن الفرجی کا قول مروی ہے:

میں نے ابوتراب کے ایک سو بیس ساتھیوں کو بادشاہوں کے اردگرد دیکھا، ان میں سے صرف ابن جلاء اور ابوعبید ۃ سری کا مفلسی کی حالت میں انتقال ہوا۔

۱۴۵۵۸-عبداللہ بن محمد جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب کے سلسلۂ سند سے حاتم اصم کا قول مروی ہے:

میں لوگوں کو تین چیزوں کی دعوت دیتا ہوں، معرفت بھروسہ اور توکل۔ معرفت کی حقیقت اللہ کو تمام فیصلوں کا مالک سمجھنا۔ اسی لئے انسان کیلئے لوگوں سے شکایت کرنا یا ان کو متہم کرنا یا ان سے ناراض ہونا درست نہیں ہے۔ البتہ رضا بالقضاء اور صبر اس کیلئے ضروری ہے۔ ثقہ اور توکل کی حقیقت لوگوں سے استغنیٰ اختیار کرنا ہے۔ اس کے حاصل ہونے بعد انسان لوگوں کی طرف سے اور لوگ اسکی طرف سے ایذا ءرسانی سے محفوظ ہو، جاتے ہیں۔

۱۴۵۵۹- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد، ابوتراب کے سلسلۂ سند سے حاتم کا قول مروی ہے:

مجھے معلوم نہیں ہے کہ لوگوں کیلئے ریاء اور تکبر سے کونسی شئی زیادہ نقصان دہ ہے۔ تکبر کا تعلق انسان کے ظلم اور ریاء کا تعلق اس کے باطن سے ہے۔ اور یہ انسان کے گھر کے اندر کے اور باہر کے کتے کی مانند ہے اب تم خود ہی فیصلہ کرلو کہ ان میں سے کونسا زیادہ نقصان دہ ہے۔ حاتم کا قول ہے انسان کو لاحق شدہ دوغموں میں سے ایک اس کیلئے نفع بخش اور دوسرا نقصان دہ ہے۔ دنیاوی شئی کے فوت ہونے پر غم انسان کیلئے نقصان دہ اور اخروی نعمت کے فوت ہونے پر غم اس کیلئے نفع بخش ہے۔ اسکی واضح مثال یہ ہے کہ دنیاوی دولت فوت ہونے پر غم دنیاوی غم ہے اور غیبت کرنے پر غم اخروی غم ہے جو انسان کیلئے نفع بخش ہے۔

۱۴۵۶۰- محمد بن حسین، محمد بن عبداللہ بن شاذان، ابوعثمان، ابراہیم خواص کے سلسلۂ سند سے ان کے بھائی کا قول مروی ہے:

ابوتراب نے ایک صوفی کے ہاتھ میں خربوزہ کا چھلکا دیکھ کر فرمایا تم تصوف کے لائق نہیں ہو۔

۱۴۵۶۱- ابوفضل احمد بن موسیٰ صارم محمد بن حسین، منصور بن عبداللہ، ابوعلی روزباذی، ابن جلاء کے سلسلۂ سند سے ابوتراب بخشی کا قول مروی ہے:

قلوب فاسد ہونے کے بعد اولیاء کی غیبت شروع کردیتے ہیں۔

۱۴۵۶۲- محمد بن حسین، منصور بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ بن جلاء کا قول مروی ہے:

میں نے ابوتراب کو مکہ میں خوش حال دیکھ کر ان سے سوال کیا آپ نے کہاں سے کھانا کھایا ہے۔ ابوتراب نے کہا فضولیات سے احتراز کرو، میں نے بصرہ، پھر نباج پھر یہاں کھانا کھایا۔

۱۴۵۶۳-محمد بن حسین، محمد بن عبداللہ، ابوعثمان آدمی کے سلسلۂ سند سے ابراہیم خواص کا قول مروی ہے:

مکہ اور مدینہ کے درمیان درندوں کے پھاڑنے کی وجہ سے ابوتراب کا انتقال ہوا۔

۱۴۵۶۴-عبداللہ، ابوعبداللہ بن جلاء کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

حاتم اصم کہتے ہیں کہ دنیا انسان کے سایہ کی طرح ہے اگر تم اس کا تعاقب کروگے تو وہ دور ہوگا اگر رخ پھیروگے تو وہ قریب ہوگا۔ حاتم کہتے ہیں کہ شیطان ہر دن کھانے لباس اور مکان کے بارے میں مجھ سے سوال کرتا ہے، میں اسے کہتا ہوں کہ موت میرا کھانا، کفن میرا لباس اور قبر میرا مکان ہے، ابوتراب کا قول ہے: غلمان اور اغنیاء کی طرف مائل ہونے والے عابد فریب زدہ ہے۔ ابوحاتم کا قول ہے: چار چیزوں کو چار چیزوں کے حوالے کرکے جنت کمالو نوم کو قبر، راحت کو پلصر اط فخر کو میزان اور شہوت کو جنت کے حوالہ کردو۔

۱۴۵۶۵- احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بن ابی عاصم، ابوتراب کے سلسلۂ سند سے حاتم کا قول مروی ہے:

چار بیوی اور نو اولاد کے ہوتے ہوئے بھی میں رزق کے معاملہ میں کبھی پریشان نہیں ہوا۔

۱۴۵۶۶- محمد بن حسین، منصور بن عبداللہ، ابوجعفر بن ترکان، یعقوب بن ولید کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

اے لوگو تین چیزوں سے محبت کے باوجود وہ تمہاری نہیں ۱۔نفس ۲۔روح ۳۔مال ان میں سے اول دو اللہ اور تیرے وارثوں کی ہے۔

۱۴۵۶۷-عبدالسلام بن محمد بن مخرمی، ابی ابن شیخ۔علی بن حسن تیمی کے سلسلہ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:غنیٰ کی حقیقت اپنے ہم مثل سے استغنا،اور فقر کی حقیقت اپنے ہم مثل کا محتاج ہونا ہے۔مخلص انسان سے اللہ اعراض کے وقت ہی سے ناراض ہو جاتا ہے۔

۱۴۵۶۸- احمد بن اسحاق، محمد بن عبداللہ بن مصعب ،ابوتراب عسکری بن محمد زاہد، محمد بن ثابت، شریک، عبداللہ، اعمش، ابوسفیان، جابر کے سلسلۂ سند سے فرمان رسول مروی ہے:[۱]

اے لوگو اپنے بیماروں کے اکل وشرب کو ناپسند مت سمجھو، کیونکہ اللہ انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔

۱۴۵۶۹-محمد بن اسحاق وراق کے سلسلۂ سند سے جندب بن سفیان کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:انسان کے سننے اور دیکھنے کے ساتھ اللہ سنتا اور دیکھتا ہے۔

(۴۶۱) یحیٰ بن معاذ[۲]

۱۴۵۷۰- ابوحسن محمد بن محمد بن عبیداللہ بن عمرو،حسن بن علویہ دامغانی کے سلسلۂ سند سے یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

(۱) کاش ہر انسان لوح محفوظ ہی سے معاصی سے محفوظ ہوتا ہے۔

(۲) اے باری تعالیٰ خالق ہونے کے ناطے آپ گناہ گاروں کی مغفرت فرمادینا۔

(۳) ہائے قیامت کے روز اعمال لوگوں کے سامنے آنے کے وقت لوگوں کے کیا حال ہوگا۔

۱۴۵۷۱-محمد بن محمد، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

(۱) اے لوگو میں گناہوں میں مشغول ہوں مجھ سے کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ میرا قلب دوسری طرف مشغول ہے۔

(۲) موجودہ حالت میں کیسے میری توبہ قبول ہوگی۔(۳) ہائے معاصی کی وجہ سے میں ہلاک ہوگیا۔

۱۴۵۷۲-محمد بن حسن، کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:

مجھے نفس کی ہلاکت کے خوف کے بجائے حاجت کے فوت ہونے کا خطرہ ہے۔اے باری تعالیٰ آپ گناہ کے باوجود عطاء کرنے والے ہیں۔

۱۴۵۷۳-یحیی بن معاذ کا قول ہے:

اے الٰہی گناہ کا صدور مجھ سے بعید از قیاس نہیں، آپ محبت کے لائق ہیں۔انسان کی محبت آپ سے اعتقادی ہے،اور اسکے نزدیک گناہ کا صدور غیر پسندیدہ ہے۔آپ ارحم الرحمین ہے۔

۱۴۵۷۴- یحیٰ کا قول ہے:اے باری تعالیٰ مجھ پر نظر کرم فرمادے،دنیا میں تیری نعمتوں سے مسرور ہونے کی مانند کل بھی میں تیرے کرم کے ساتھ تیرے سامنے حاضر ہوں گا۔

۱۴۵۷۵- یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:قیامت کے روز عدل الٰہی قائم ہونے کی صورت میں تمام لوگوں کی نیکیاں وزن ہو جائیں گی اور فضل الٰہی قائم ہونے کی صورت میں تمام لوگوں کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۱۔ سنن الترمذی ۲۰۴۰، والمستدرک ۱/ ۳۵۰، ۴/ ۴۱۰، وامالی الشجری ۲/ ۲۸۳. ومجمع الزوائد ۵/ ۸۶. والأحادیث الصحیحۃ ۷۲۷. وکشف الخفا ۲/ ۵۰۰.

۲۔ طبقات الصوفیۃ ۱۰۷ وطبقات الشعرانی ۱/ ۹۴ ونتائج الافکار ۱/ ۱۱۹ وتاریخ بغداد ۱۴/ ۲۰۸. وسیر النبلاء ۹/ ۱/ ۳. وھدیۃ العارفین ۲/ ۵۱۶. والکواکب الدریۃ ۱/ ۲۷۲ والعبر ۲/ ۱۷ وطبقات الاولیاء لابن الملقن صفحۃ ۳۲۱.

۱۴۵۷۶- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد بغدادی، عبداللہ بن سہل رازی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

یحییٰ کا قول ہے: انسان کے صراط مستقیم آنے اور لوگوں کے طعنہ زنی سے محفوظ رہنے کے بارے میں سوال کیا گیا دنیا کے سحر اقدموں کے ذریعہ اور آخرت کے سحر اقلوب کے ذریعہ منقطع کئے جاتے ہیں۔

۱۴۵۷۷- یحییٰ کا قول ہے: اے انسان قلب میں حب دنیا کے ہوتے ہوئے تیری دینی اصلاح مشکل ہے۔

۱۴۵۷۸- یحییٰ کا قول ہے: دنیا کی طرف مائل ہونے والے شخص کا قلب فاسد ہوتا ہے اور خواہش پرست انسان دنیا کی دلدل میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔

۱۴۵۷۹- یحییٰ کا قول ہے:

انہوں نے ایک روز ایک شخص کو شدید گرمی میں پہاڑ کریدتے دیکھ کر فرمایا: ہائے انسان کے لئے ترک معاصی سے پہاڑ کریدنا سہل ہو گیا ہے۔

۱۴۵۸۰- یحییٰ کا قول ہے: رضاء الٰہی کے مطابق زندگی نہ گزارنے والا گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

۱۴۵۸۱- یحییٰ کا قول ہے: لوگوں نے زہد کو کتابوں میں تلاش کیا، حالانکہ زہد کی حقیقت تو توکل میں مضمر ہے۔ کاش انہیں اسی بات کا علم ہوتا۔

۱۴۵۸۲- یحییٰ سے فرمایا۔ انسان کے صراط مستقیم پر آنے اور لوگوں کے طعنہ زنی سے محفوظ رہنے کے بارے میں سوال کیا گیا فرمایا: اس کے ناپسند کرنے کے باوجود لوگ اس کی ملاقات کو پسند کریں۔

۱۴۵۸۳- راوی کہتے ہیں کہ یحییٰ نے ایک روز ایک شخص کو اپنی اولاد سے پیار کرنے پر فرمایا اولاد ہونے کے ناطہ اس کا اولاد سے پیار کا یہ حال ہے تو اللہ کا خالق ہونے کے ناطہ اس سے پیار کا کیا حال ہوگا۔

۱۴۵۸۴- یحییٰ کا قول ہے

اولیاء اللہ اولاً مصائب کے ذریعہ عطاء الٰہی تک پھر اسکے ذریعہ خالق ارض وسمٰوات تک پہنچے۔

۱۴۵۸۵- یحییٰ سے سوال کیا گیا ہے کہ آپ ہمیشہ افسردہ رہتے ہیں؟ فرمایا اپنی خلقیت کی علت کے عدم علم کی وجہ سے۔

۱۴۵۸۶- یحییٰ کا قول ہے:

اللہ کی طرف متوجہ صاحب قلب کے قلب سے حکمت کے چشمے جاری ہو کر اسکی زبان سے حکیمانہ باتیں نکلتی ہیں۔

۱۴۵۸۷- محمد بن زید، حسن بن علویہ دامغانی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

اپنی صفات کے ذریعہ اللہ سے نجات کا متمنی انسانی مصائب کے ذریعہ سے ہلاک ہو جاتا ہے۔

۱۴۵۸۸- یحییٰ کا قول ہے:

میں منابر کے نصب کرنے اور لشکروں کی ترتیب دینے میں مشغول ہوں، لیکن لوگ میرے حال سے بے خبر ہیں۔

۱۴۵۸۹- یحییٰ کا قول ہے:

لوگ نیتوں کے قید خانہ میں بند ہیں۔ تمام لوگ تین اقسام پر ہیں۔ ۱۔ دنیا کی وجہ سے اللہ سے اعراض کرنے والے یہ قسم قابل مذمت ہے۔ ۲۔ فکر آخرت میں مشغول ہونے والے افراد۔ ۳۔ اللہ کی طرف کم متوجہ ہونے والے افراد۔

۱۴۵۹۰- یحییٰ کا قول ہے۔

حکومت کا مریض شخص کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔

۱۴۵۹۱- یحییٰ کا قول ہے:
انسانی زندگی کی تکمیل دو چیزوں میں منحصر ہے۔ ۱۔ گوشہ نشینی کی حالت میں معاش کی فکر۔ ۲۔ اسی حالت میں اطمینان قلب۔

۱۴۵۹۲- یحییٰ کا قول ہے:
میں دعا کے ذریعہ مصائب کا دفاع کروں گا۔

۱۴۵۹۳- ابوحسن احمد بن محمد بن حسن مقسم، ابوعباس بن حکویہ رازی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ معاذ کا قول مروی ہے:
اے لوگو قبولیت دعاء کو مشکل مت سمجھو، البتہ معاصی اس کے راستے بند کر دیتی ہے۔

۱۴۵۹۴- یحییٰ کا قول ہے:
دنیا کے چھوڑنے سے قبل تم اسے چھوڑ دو قبل از موت اللہ کو راضی کر لو۔ دنیا ہی میں قبر کی تیاری کر لو۔

۱۴۵۹۵- ابوحسن، ابوعباس کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:
قیامت کے روز لوگوں کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق سکون حاصل ہوگا۔

۱۴۵۹۶- یحییٰ کا قول ہے:
باطن کے فاسد ہونے کے بعد ظاہر کے اچھا ہونا نفع مند نہیں ہے۔ کامیابی کا مدار حسن باطن پر ہے۔

۱۴۵۹۷- یحییٰ کا قول ہے:
اگر عقول ایمانی آنکھوں سے جنت کی نعمتوں کا نظارہ کر لیں تو نفوس انکی طرف شوق کی وجہ سے پگھلنا شروع ہو جائیں۔ اگر قلوب اللہ کی محبت کا ادراک کر لیں تو اسکی وحشت کی وجہ سے ارواح بدنوں سے اڑنے لگیں، مخلوق کو ان چیزوں کو ادرک سے دور رکھنے والی ذات کس قدر پاکیزہ ذات ہے۔

۱۴۵۹۸- یحییٰ کا قول ہے:
ریا کے ذریعہ علم کا حصول ناممکن اور حیاء کی وجہ سے اس کا عدم حصول ممنوع ہے۔

۱۴۵۹۹- محمد بن محمد، حسن بن محمد رازی، ابی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:
دنیا طالب کیلئے امیر اور تارک کیلئے خادم ہے۔ دنیا طالب سے بھاگتی ہے۔ اور تارک کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے۔ دنیا دار آخرۃ کے درمیان ایک پل کی مانند ہے لہٰذا تم تعمیر کئے بغیر اسے عبور کرو، پل پر محلات کی تعمیر نادانی ہے۔ دنیا نئی دلہن کی مانند ہے۔ زہد کے ذریعہ اس کا خاتمہ ممکن ہے۔ آخرۃ دنیا کو طلاق دینے والے انسان کی زوجہ ہے۔ لہٰذا اے انسان دنیا کے بجائے آخرت کو یاد کر۔ دنیا کو صرف آخرۃ کے حصول کیلئے استعمال کر۔

۱۴۶۰۰- محمد، حسن، ابی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:
تین چیزوں کے ذریعہ حصول مغفرت ممکن ہے۔ اللہ کی بات استفادہ کی نیت سے سنکر بلا چوں وچرا اسے تسلیم کرنا۔

۱۴۶۰۱- یحییٰ کا قول ہے: مقصد تخلیق کا نسیان کبر کی علامت ہے۔

۱۴۶۰۲- یحییٰ کا قول ہے:
رضاء الٰہی کو ترجیح دینا، خوف الٰہی اور مخالفت نفس تقویٰ کی علامت ہے۔

۱۴۶۰۳- ابوحسن بن عمرو، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول ہے۔
اے الٰہی اگر آپ مجھ سے اور اعراض کریں گے تو میں کلمہ شہادت کے ذریعہ آپ سے عافیت طلب کروں گا۔

۱۴۶۰۴- یحییٰ کا قول ہے:

اے باری تعالیٰ میں عجز وانکساری کے ساتھ آپ کی پکڑ سے نجاۃ کا طالب ہوں۔

۱۴۶۰۵- تائب پر معاصی، زاہد پر غربت اور صدیق پر زوال ایمانی کے خوف کی وجہ سے گریہ طاری ہوتا ہے۔

۱۴۶۰۶- یحییٰ کا قول ہے:

دنیا کی فکر انسان کو اللہ اور اس کے دین سے غافل کرنے والی ہے۔

۱۴۶۰۷- یحییٰ کا قول ہے:

اے لوگو اپنے ایمان کی حفاظت کرو۔ عارفین کیلئے ہر شئی میں عبرت اور نصیحت ہے۔

۱۴۶۰۸- یحییٰ کا قول ہے:

یحییٰ دعا کرتے ہوئے کہتے تھے الٰہی میرے اعمال کی حفاظت فرما اور میرے نفس کو دنیا کی لذت سے دور رکھ۔

۱۴۶۰۹- یحییٰ کا قول ہے:

محبت الٰہی کے عوض دنیا کا سودا کرنے والا انسان کتنا پاکیزہ انسان ہے۔

۱۴۶۱۰- یحییٰ کا قول ہے:

جنت مؤمن کی بڑی محبوب شئی ہے، وہ دنیا کے عوض اس کا سودا کرنے والا ہے۔

۱۴۶۱۱- یحییٰ کا قول ہے:

ایک بار ایک عارف نے میرے سامنے کہا میں نے بیس برس تک معرفت الٰہی کے حصول کیلئے جد وجہد کی۔ اے انسان نفس کو پہچان اس کے بعد ہی تجھے معرفت الٰہی حاصل ہوگی۔

۱۴۶۱۲- یحییٰ کا قول ہے:

مکھی کے پر کے برابر بھی دنیا کی اللہ کے نزدیک وقعت نہیں۔

۱۴۶۱۳- محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن عثمانی، عبداللہ بن سہل رازی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

اے راہ آخرۃ وصدق اور اسباب عبادت وزہد کے طالبین عقل کے بقدر ہی انسان کی عبادت میں حسن پیدا ہوتا ہے، انجام عمل سے بے خبر انسان بداعمالیوں سے مکمل احتراز بہت مشکل ہے۔ اے لوگو تم ایک مقصد عظیم کیلئے پیدا کیے گئے ہو، علم کا حصول صرف برائے عمل ہے۔ کیونکہ ثواب اسی پر مرتب ہوتا ہے۔ ورنہ تو علم انسان کیلئے روز قیامت وبال وحجت ہوگا۔ اے لوگو ترک دنیا کے بعد آخرۃ صدق قلب سے طلب کرو، ورنہ دنیا وآخرت دونوں برباد ہو جائیگی۔ خوب سمجھ لو دنیا کی حقارت کے یقین کے بعد ہی عظمت الٰہی انسان کے قلب پر ثبت ہوتی ہے۔ ورنہ انسان ہمیشہ پریشان رہیگا، کبھی بھی اسے عبادت کی حلاوۃ نصیب نہیں ہوگی۔ نیز وہ زہد کی دولت سے بھی محروم رہیگا۔ اے لوگو اللہ سے ڈرو، ظاہر کی تزین کے بجائے باطن کو مزین کرو،

۱۴۶۱۴- ابراہیم، محمد بن قارن رازی، کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

دنیا کی وجہ سے ہی امیدیں پوری نہیں ہوسکتی، کل روز قیامت ہم اپنے انجام سے لاعلم ہیں۔

۱۴۶۱۵- ابوبکر محمد بن حسین آجری، عباس بن یوسف شکلی، محمد بن حسن علاء بلخی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

فکر معاد کی وجہ سے فکر معاش سے غافل لوگ صالحین کے درجہ کے لوگ ہیں۔ فکر معاد کو فکر معاش پر مقدم رکھنے والے لوگ فائزین کے درجہ کے لوگ ہیں۔ فکر معاش کی وجہ سے فکر معاد سے غافل لوگ غافلین کے درجہ کے لوگ ہیں۔

۱۴۶۱۶- ابوحسن بن مقسم، ابوعباس بن حکویہ رازی، کے سلسلۂ سند سے یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

رغائب کی طرف دعوت دینے کے باوجود نفس کی بات مت قبول کر۔

۱۴۶۱۷- ابوحسن، ابوعباس کے سلسلۂ سند سے یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے۔

دنیا ھلاکت کا سمندر ہے، اس سے نجات کا راستہ فقط زہد ہے۔

۱۴۶۱۸- ابوحسن، ابوعباس کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:

اے جھول وغافل انسان اگر تو لوح محفوظ میں اپنے بارے میں قلم کے جاری ہونے کی آواز سن لیتا تو خوشی کے مارے اپنے کو ختم کر دیتا

۱۴۶۱۹- یحیٰ کا قول ہے۔

اے باری تعالیٰ میں فقر سے آپ کی امان کا طالب ہوں۔

۱۴۶۲۰- یحیٰ کا قول ہے:

یاالٰہی میرے بڑے بڑے گناہ تیرے عفو کے سامنے ہیچ ہیں۔

اے باری تعالیٰ تیری محبت کی وجہ سے میرے گناہ معاف ہوں گے اور تیری ناراضگی کی وجہ سے میرے گناہ ساقط نہیں ہوں گے۔

۱۴۶۲۱- یحیٰ کا قول ہے:

دنیا کی حقیقت کی معرفت کے بعد ان کے قلوب غم کی وجہ سے پارہ پارہ ہو جائیں گے۔

۱۴۶۲۲- ابوبکر محمد بن احمد، عثمان، عبداللہ بن سہل رازی کے سلسلۂ سند سے معاذ کا قول مروی ہے:

زہد کو حصول دنیا کے بجائے حصول آخرت کیلئے ذریعۂ کسب بناؤ۔ اہل دینا کے تعریف کرنے پر ان سے بے التفاتی اختیار کر۔

۱۴۶۲۳- یحیٰ کا قول ہے:

مخلوق کا اسباب اور عارف کا مسبب الاسباب سے تعلق ہوتا ہے۔ عارف عظمت الٰہی قدرت الٰہی اور رحمت الٰہی کو ملحوظ رکھ کر بات کرتا ہے۔

۱۴۶۲۴- حیاۃ کے قیدی کیلئے موت ذریعہ خلاصی ہے۔

۱۴۶۲۵- اے انسان دنیا کا مالک ہونے کے باوجود اللہ کے نزدیک وہ حقیر اور تیرے غیر مالک ہونے کے باوجود تیرے نزدیک وہ عظیم ہے۔

۱۴۶۲۶- یحیٰ سے وسوسہ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا زاہد شخص وسوسہ کے حملہ سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۴۶۲۷- یحیٰ سے سوال کیا گیا ہے کہ دنیا سے عاری انسان کیسے دلجمی سے اللہ کی عبادت کرسکتا ہے؟ فرمایا زاہد انسان تقویٰ سے مضبوط اور ذکر الٰہی سے مشغول رہتا ہے۔ اسے دوسرے وقت کے کھانے کی فکر نہیں ہوتی۔ غیر اللہ سے تسکین قلب کے طالب کی پریشانی میں اضافہ ہی ہوگا۔

۱۴۶۲۸- ابوحسن بن عمرو، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:

عارفین کیلئے فقط یہ دو نعمتیں رجوع الی اللہ کے وقت معرفت الٰہی کا حصول، اور کثرت سے ذکر الٰہی میں مشغولیت بھی کافی تھیں۔

۱۴۶۲۹- یحیٰ کا قول ہے:

نرم و نازک جسم، دھکتا قلب، شوق دائمی اور ذکر لازمی عارف کی علامت ہے۔

۱۴۶۳۰-یحییٰ کا قول ہے:

عارف دائما تین چیزوں کی فکر میں ہوتا ہے۔ ۱۔اصلاح معاشرہ کی فکر، ۲۔دائمی طور پر ذکرالٰہی میں مشغولیت، ۳۔طبیعت کی اعتبار سے صحیح اور قلب کے اعتبار سے مریض ہوتا ہے۔

۱۴۶۳۱-یحییٰ کا قول ہے:

معرفت کی وجہ سے دنیا وآخرت کو عارفین کیلئے اچھا کرنے والی ذات کس قدر پاکیزہ ذات ہے۔آج وہ مجالس معرفت میں ذکرالٰہی اور کل جنت کے باغوں میں جام شراب کے نوش کرنے کے ساتھ تلذذ حاصل کرنے والے ہیں۔وہ شکر کی سواری پر سوار ہو کر عطا الٰہی تک پہنچنے والے ہیں۔

۱۴۶۳۲-محمد بن محمد بن عبیداللہ، محمد بن محمد بن مسعود بدشی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے: عارف ذات الٰہی میں مشغولیت کی وجہ سے اشکال کے فخروں، عطایا کی مجالس اور بلاؤں کی مجالس میں اضدا دکی منازعت سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۴۶۳۳-یحییٰ کا قول ہے:

ذات الٰہی سے امید کی وابستگی سب سے بڑی شی ہے۔اور ذات الٰہی سے حسن ظن اصدق ظنون ہے۔

۱۴۶۳۴-محمد بن محمد بن عبیداللہ، احمد بن محمد مسعود کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

عبادت الٰہی کو پیشہ، فقر کو مقصود، عزلت کو شہوت، آخرت کو ہمت، طلب عیش کو مقصود موت کو فکر اور زہد کو مقصد بنانے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے۔عارف اللہ کے سامنے اپنی حاجت ظاہر کرتا ہے۔خلوت میں معاصی کو یاد کرتا ہے۔اللہ سے غربت کی شکایت کرتا ہے۔اور توبہ کے ذریعہ رحمت الٰہی کا طالب ہوتا ہے۔

۱۴۶۳۵-محمد بن محمد بن احمد بن مسعود بدشی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

غافل کی تین علامتیں ہیں ۱۔عمل کی طرف جلدی کرنا، ۲۔امید پر یقین نہ کرنا، ۳۔موت کی تیاری کرنا۔

۱۴۶۳۶-یحییٰ کا قول ہے:

قیامت کے روز تین شخص قابل رشک ہونگے۔۱۔گناہوں سے اجتناب کرنے والا ۲۔حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنے والا ۳۔قبل از موت موت کی تیاری کرنے والا۔

۱۴۶۳۷-یحییٰ کا قول ہے:

کلمہ شہادت انسان کو گناہ کے مقابلہ میں توحید کی طرف زیادہ دعوت دینے والا ہے۔

۱۴۶۳۸-محمد بن محمد بن عبیداللہ، محمد بن احمد کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے جس قدر انسان اللہ سے محبت کرتا ہے اسی قدر مخلوق اس سے محبت کرتی ہے۔جس قدر انسان اللہ کی عظمت کرتا ہے اسی قدر مخلوق اسکی عظمت کرتی ہے۔اور جس قدر انسان امر الٰہی میں مشغول ہوتا ہے اسی قدر مخلوق اسکے امر میں مشغول ہوتی ہے۔اور سکون قلب کے بقدر انسان کی زندگی خوشگوار ہوتی ہے۔اور اطاعت الٰہی کے بقدر اسکی صدر (دل) میں خیر کی باتیں القاء کی جاتی ہیں۔

۱۴۶۳۹-ابوبکر محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد، عبداللہ بن سہل کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

انسان کے خصم کا سمجھدار ہونا انسان کے سعادت مند ہونے کی علامت ہے۔لیکن میرا خصم (میرا نفس) بے وقوف ہے، کیونکہ اس نے جنت اور اسکی عظیم نعمتوں کا حقیر دنیا سے سودا کرلیا ہے۔نیز فرمایا مخلوق سے استغناء اختیار کیے بغیر انسان نفس کو نہیں پہچان سکتا۔

۱۴۶۴۰-نیز فرمایا اے انسان مخلوق سے دوری کے بغیر خالق [illegible] ہے۔

۱۴۶۴۱- نیز انہی کا قول ہے:

تائب کو توبہ کے بعد بڑی قابل فخر فرحت حاصل ہوتی ہے۔

۱۴۶۴۲- یحییٰ کا قول ہے:

اللہ کی محبت کا دعویٰ کرنے والا اس کی محبت میں صادق ہے۔

۱۴۶۴۳- یحییٰ کا قول ہے:

اے باری تعالیٰ میں آپ کی بزرگی، حاکمیت اور مالک الملک ہونے کا معترف ہوں، آپ ہی گناہوں کو معاف کرنے والے ہیں۔

۱۴۶۴۴- یحییٰ کا قول ہے:

دنیا میں اولیاء اللہ کو آزمائشوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔

۱۴۶۴۵- یحییٰ کا قول ہے:

اللہ کے وعدوں کے سننے کے بعد مؤمنوں کا یہ حال ہے، تا معلوم دیکھنے کے بعد کیا حال ہوگا۔

۱۴۶۴۶- ابوحسن بن محمد بن عمرو جرجانی، ابومحمد حسن بن محمد رازی، ابی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے: لوگوں کے دہن دکانوں، ان کے لب تالوں اور ان کے دانت کنجیوں کے مانند ہیں۔ انسان کے تکلم کے وقت اسکی حقیقت واضح ہوجاتی ہے۔

۱۴۶۴۷- یحییٰ کا قول ہے:

اے انسان منجانب اللہ مجھے دار السلام کی طرف دعوت دیجاتی ہے۔ اس کے بعد دنیا کو ترجیح دینے سے تیری دنیا اور آخرت کو ترجیح دینے سے آخرت بنے گی۔

۱۴۶۴۸- یحییٰ کا قول ہے:

اے انسان دنیا بچھوں کے مانند ہے اگر اس کے نقصانات سے اجتناب کی کوشش نہ کی تو ہلاک ہوجائے گا۔

۱۴۶۴۹- یحییٰ کا قول ہے دنیا لوگوں کیلئے زہر قاتل ہے۔ ادویات میں بقدر ضرورت اسکے شامل کرنے کی مانند تم اسے استعمال کرو۔

۱۴۶۵۰- محمد بن حسین بن موسیٰ، منصور بن عبداللہ، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

اولیاء اللہ نعماء الٰہیہ کے قیدی، اصفیاء کرم الٰہی کے مرہون اور اللہ کے محبین احسان الٰہی کے غلام ہیں، لہٰذا محبت کے غلام کبھی آزاد نہیں ہوں گے۔ کرم کے رہین کبھی رہینت سے نہیں نکلیں گے۔ اور نعمت کے قیدی کبھی باہر نہیں آئینگے۔

۱۴۶۵۱- محمد بن حسین، محمد بن علی تھاوندی، موسیٰ ابن محمد کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

عارفین دنیا سے غیر مانوس۔ زاہدین دنیا میں اجنبی ہوتے ہیں۔ نیز فرمایا اے انسان تو ایک فانی شئی کے عدم پر افسوس اور وجود پر خوشی کرتا ہے۔

۱۴۶۵۲- عبدالواحد بن بکر، احمد بن محمد علی بردعی کے سلسلۂ سند سے طاہر بن اسماعیل کا قول مروی ہے:

یحییٰ سے ذات الٰہی کی حقیقت کے متعلق سوال کیا گیا؟ جواب میں فرمایا اسکی حقیقت "الٰہ واحد" ہے۔ پھر ان سے اس کا مطلب پوچھا گیا تو فرمایا اللہ تن تنہا تمام چیزوں کا مالک اور ان پر کامل طور پر قادر ہے۔

۱۴۶۵۳- عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر بغدادی، عبداللہ بن سہل رازی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! تم ذکر الٰہی نہ کرنے والے پر تعجب کرتے ہو، اور میں ذکر الٰہی کرنے والے پر ذکر الٰہی کے برداشت کرنے پر تعجب کرتا ہوں، نیز یحییٰ کا قول ہے: عارف کی دو خصلتیں ہیں ۱ اپنا حال کسی پر ظاہر نہ کرنا ۲۔ کسی کے بارے میں جستجو نہ کرنا۔

۱۔ ذکر الٰہی کے برداشت کرنے رضا بالقضاء، وعدہ پر اعتماد، عمل میں اخلاص مصیبت پر شکر اور معاصی سے توبہ عارف کی علامت ہے۔

۱۴۶۵۴- یحییٰ کا قول ہے:

ارواح میں روحانیت اور انفاس میں جولانیت پیدا کرنے والی ذات کس قدر پاکیزہ ذات ہے۔:

۱۴۶۵۵- عثمان بن محمد، ابوحسن بن احمد بن محمد بن عیسیٰ، اسماعیل بن معاذ کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

عارفین ذکر کے فرش پر، شوق کی مجالس، مناجات کے باغات، ہیبت کے محلات میں مگن رہتے ہیں۔

اسماعیل بن معاذ نے مجھے یحییٰ بن معاذ کے اشعار سنائے، (۱) حبیب محبوب کی وجہ سے ہمیشہ خوش وخرم رہتا ہے۔ (۲) محبت پر ملامت کرنے والے پر مجھے تعجب ہے۔ میں محبت الٰہی کے شوق کی وجہ سے زندہ ہوں' (۳) اور اسی کی وجہ سے میرا قیام وقعود ہے۔ (۴) محب کا نفس محبت کی وجہ سے خوش لیکن اسکا قلب مجروح ہوتا ہے۔ (۵) اور وہ محراب میں کھڑا ہو کر اللہ سے اپنی پراگندگی کی شکایت کرتا ہے۔

۱۴۶۵۶- محمد بن حسین، عبدالواحد بن بکر، احمد بن ابی طلحہ محمد بن احمد جرجانی، ابن کمال جریانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے۔ یحییٰ بن معاذ نے ایک بار رقص کے بارے میں یہ اشعار کہے (۱) اے باری تعالیٰ ہم تیری پوشیدہ حقیقت پر رقص کی وجہ سے زمین کو دق کر دیا۔ (۲) تیری محبت میں مگن شخص کیلئے رقص کرنا برا نہیں ہے۔

۱۴۶۵۷- حسن بن علویہ کا قول مروی ہے:

یحییٰ بن معاذ نے ایک بچہ کو پھولوں کے مرجھائے ہوئے گلدستہ کو پانی دیتے ہوئے دیکھکر اس سے اس کی وجہ پوچھی، اس نے کہا لوگوں کے پانی نہ دینے کی وجہ سے وہ خشک ہو گیا، اب گویا وہ متواضع بنکر مجھ سے پانی طلب کر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے مجھے اس پر رحم آ گیا۔ لیکن یہی شخص والد اور بھائی کی طرف سے دعوت کے باوجود دنیا قبول نہیں کرتا تھا، اسی پر اسکے بھائی نے حسب ذیل اشعار کہے۔

(۱) مرجھائی ہوئی ٹہنی پر رحم کھانے والے بھائی، یحییٰ نے اسکے طرف سے جواب میں ایک شعر کہا۔ میرا بھائی میرے نفس کی ھلاکت کا ارادہ کرتا ہے، جبکہ اس بارے میں میں اس کے مخالف ہوں۔ نیز یحییٰ کے اشعار ہیں۔ (۱) میں اپنی بیماری میں لاغر ہو گیا۔ (۲) جب انسان کی بیماری کی شفاء محبت الٰہی میں ہو تو اس کے علاوہ کون اس کا علاج کر سکتا ہے۔ (۳) میں تمام چیزوں کے عوض صرف اللہ پر راضی ہوں۔ (۴) اللہ امید سے زیادہ عطاء کرنے والا ہے۔ (۵) ظاہر باطن میں میرا قلبی میلان اللہ ہی کیطرف ہے۔ اے قدیم زمانہ سے احسان کرنے والی ذات، (۶) اے لوگوں کے الہٰ آپ مجھے بھولنے والے نہیں ہیں۔ اے ذوالجلال وذوالجمال عزیز الشان محمود الفعال ذات (۷) میں تجھ سے سوال کرنے سے خوش ہوتا ہوں۔ (۸) اے عزیز وفیاض ذات مجھے نواز دے، آپ کے علاوہ کون میرا خیال کرے گا۔ (۹) میں آپ کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، اور آپ سے ہی مغفرت کا امیدوار ہوں (۱۰) اے انسان مخلوق کے بجائے خالق کی طرف توجہ کر، صدق واخلاص کی دولت کے ساتھ دنیا کو خیر باد کہہ (۱۱) قیامت کے روز میں آپ کی کرم نوازی کا طالب ہوں۔

۱۴۶۵۸- محمد بن حسین، محمد بن عبداللہ، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے: اے انسان اپنے عزیز واقارب کی دعاؤں اور روزنی نامہ اعمال لے کر دنیا سے کوچ کر۔

۱۴۶۶۹- محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی، عبداللہ بن سہل کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

صدور میں قلوب جوش مارنے والی ھانڈیوں کی مانند ہیں۔ انسان کی زبان سے اسکی قلبی کیفیت واضح ہو جاتی ہے۔

۱۴۶۶۰- یحییٰ کا قول ہے:

فقراء حصار الٰہی میں بند ہونے کی وجہ سے اغنیاء سے پیچھے ہوتے۔

۱۴۶۶۱- یحییٰ کا قول ہے:

غیر اللہ سے رزق کا طالب مخلوق کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

۱۴۶۶۲- یحییٰ کا قول ہے:

اے انسان مخلوق کے بابت حسن ظن اور اپنے بابت سوء ظن سے کام لے۔

۱۴۶۶۳- یحییٰ کا قول ہے:

ابن سماک کہتے ہیں کہ آخرت میں عذاب دوزخ سے نجات ہی میرے لئے کافی ہے۔

۱۴۶۶۴- یحییٰ کا قول ہے:

اہل دنیا کلام اور اہل آخرت معانی کی لذت کے طالب ہیں۔

۱۴۶۶۵- عثمان بن محمد عثمانی، حسن بن ابی حسن بصری، علی بن جعفر احمد کاتب کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

اہل آخرت سات درجوں کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔(۱) توبہ کے ذریعہ معاصی سے پاک ہو جاتے ہیں،(۲) زہد کے ذریعہ دنیا سے دور ہو جاتے ہیں،(۳) رضاء الٰہی حاصل کر کے عبدیت کا مقام حاصل کر لیتے ہیں،(۴) خوف الٰہی کے ذریعہ عذاب دوزخ سے محفوظ ہو جاتے ہیں،(۵) شوق کے ذریعہ جنت حاصل کر لیتے ہیں،(۶) محبت الٰہی کے ذریعہ جنت کی نعمتوں کا ادراک کر لیتے ہیں،(۷) محبت الٰہی کے ذریعہ تعلق مع اللہ قائم کر لیتے ہیں۔

۱۴۶۶۶- عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن زہری بصری کے ذریعہ یحییٰ کا قول مروی ہے:

دنیا اللہ کا خزانہ ہے، اسکی کوئی شی مبغوض نہیں ہے، بلکہ بحکم قرآنی دنیا کی ہر شئی (پتھر، مٹی اور درخت) تسبیح الٰہی میں مشغول ہے لہٰذا اطاعت الٰہی میں مشغول شئی قابل مذمت نہیں ہے۔

۱۴۶۶۷- محمد بن احمد، عثمان بن محمد، عبداللہ بن سہل رازی، کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

اے لوگو تم طمع دنیا کے ہوتے ہوئے عابد و زاہد نہیں بن سکتے، اگر تم زاہد و عابد بننا چاہتے ہو تو تمہیں حرص دنیا سے کلیۂ اجتناب کرنا ہوگا۔ خوب سمجھ لو ترک دنیا سب سے مشکل امر ہے اور اس میں نفس کا اپنا فائدہ ہے۔ اس کے ترک سے نفس زندہ اور عدم ترک سے نفس مردہ ہوتا ہے۔ لہٰذا تم اسے اپنے قلوب سے نکال دو، اسکی برکت سے دنیا و آخرت میں تمہیں راحت و آرام نصیب ہوگا، اور دنیاوی و آخروی شرف کے حامل ہونگے۔ اے لوگو! قرآن تمہیں جنت کے دلیرہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ لہٰذا تارک دنیا جلد اسے حاصل کرنے والا ہے اور دنیا میں بھوک کے مطابق آخرت میں انسان کو اسکی لذت محسوس ہوگی۔ اے لوگو دنیا میں تم عبادت الٰہی اور اعمال صالحہ کرنے آئے ہوئے ہو، اور دنیا و آخرت کی نعمتیں جدا جدا ہیں لہٰذا تم جسے چاہو حاصل کرو لیکن بیک وقت دونوں کا حصول ضدین ہونے کی وجہ سے محال ہے۔

اے لوگو! تمہارے قلب میں محبت الٰہی مخلوق کا اجتماع ناممکن ہونے کی وجہ سے ہے۔ دونوں میں سے ایک ہی ثبت ہوسکتی ہے اے لوگو صوم دائمی انسان کے نفس سے عجب کا قلعہ قمع کرنے والی شئی ہے۔ نیز دائمی عبادت کی بساط، زہد کی چابی اور ثمرات خیر کا مظہر ہے۔ مال، اہل اور اولاد سے کنارہ کشی کے بجائے اطاعت الٰہی اور آخرت کی دنیا پر ترجیح ترک دنیا ہے۔ اے لوگو تم اس وقت ایک بڑی آزمائش میں ہو، اطاعت الٰہی سے تم خوش عیش رہو گے۔ ورنہ تمہاری دنیا و آخرت خراب ہوگی۔ دنیا فی نفسہ کوئی مذموم شئی نہیں ہے، جب تک دنیا میں انسان کے قلب سے باہر ہوگی تو لسعا ورنہ وہ قابل مذمت ہے۔

۱۴۶۶۸- ابوحسن بن محمد مقری، حسن بن علویہ دامغانی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:
اے میرے ذکر کے پودے کو قائم کرنے، مجھے نجات عطاء کرنے اور میری دنیا اچھی کرنے والی ذات، میں صمیم قلب سے آپ کی طرف متوجہ ہوں، میں ندامت کے ساتھ آپ کے سامنے اپنے گناہوں کا معترف ہوں، اگر تو مجھے عطاء کرے گا تو میں اسے قبول کروں گا، اگر عطاء نہیں کرے گا تو پھر بھی میں آپ سے خوش ہوں گا، میں تیری پکار پر لبیک کہوں گا، الٰہی میری مراد پوری فرما، ورنہ میں آپ کی رضا پر ہوں۔

۱۴۶۶۹- یحییٰ کا قول ہے:
کثرت سے موت کو یاد کرنے والا تین چیزوں کے حصول کے بعد دنیا سے جائیگا۔(۱) توبہ، (۲) قناعت، (۳) اشتغال فی العبادۃ۔ دنیا کا حریص تین عیوب کے ساتھ دنیا سے جائیگا۔(۱) ناشکری، (۲) عدم قناعت، (۳) حصول دنیا کی فکر۔

۱۴۶۷۰- عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر بغدادی، عبداللہ بن سہل کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:
دنیا پر صبر اختیار کرنا آگ پر صبر سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۱۴۶۷۱- یحییٰ کا قول ہے:
سخی کے فاجر ہونے اور بخیل کے نیک ہونے کے باوجود بھی قلوب سخی سے محبت اور بخیل سے بغض رکھتے ہیں۔

۱۴۶۷۲- یحییٰ کا قول ہے:
دنیا میں اکثر انسان حریص وفقیر ہیں، البتہ مؤمنین طلب جنت پر حریص اور مخلوق کے سامنے فقیر ہیں۔

۱۴۶۷۳- یحییٰ کا قول ہے:
بعض حکماء کہتے ہیں کہ تین خصلتوں سے عاری انسان صراط مستقیم کا عازم نہیں ہے۔(۱) عدم شرک، (۲) عدم ریاء، (۳) عدم قناعت۔

۱۴۶۷۴- یحییٰ کا قول ہے:
موحد انسان کی زندگی لذیذ ترین زندگی ہوتی ہے۔

۱۴۶۷۵- یحییٰ کا قول ہے:
بلا عمل فقط محبت الٰہی کا دعویٰ کرنے والا شخص غیر صادق ہے۔

۱۴۶۷۶- یحییٰ کا قول ہے:
صادق شدہ اور عاجزین حیرت کی حالت میں بات کرتے ہیں اول زاہدین اور ثانی عارفین کی صفت ہے۔

۱۴۶۷۷- یحییٰ کا قول ہے:
کبھی زاہد کو لوگوں کی بدحالی کے پیش نظر من جانب اللہ ان سے نرمی کا حکم دیا جاتا ہے۔

۱۴۶۷۸- یحییٰ کا قول ہے۔
قلبی طور پر تعلق مع اللہ قائم کرنے والا انسان صرف سکون میں ہوتا ہے۔

۱۴۶۷۹- عثمان بن محمد، ابوحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ، اسماعیل بن معاذ کے سلسلۂ سند سے ان کے بھائی یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:
دنیا آزمائش اور جنت تقویٰ کی بنیاد پر عطاء کی جائیگی، توبہ کرنے والوں کو مشق، زاہدین کو سیاست اور صدیقین کو اکرام کے طور پر بھوکا رکھا جاتا ہے۔ اور بھوک ایک کھانا ہے جس سے اللہ صدیقین کو شکم سیر کرتا ہے۔ کھانا سے لبریز معدہ حکمت سے عاری ہوتا ہے۔ جس خالی

بطن ہونے کی وجہ سے دشمنی کو بھی اپنی طرف متوجہ کرنے والا انسان اشرف الناس ہے اور شکم سیری کی وجہ سے دولت کو دور کرنے والا انسان ابغض الناس ہے۔ غم آخرت شکم سیری اور خوف خدا معاصی کیلئے مانع ہے۔ اور امید فرائض کی ادائگی کیلئے قوت بخش ہے۔ اور موت کو یاد کرنا انسان کیلئے زہد کا ذریعہ ہے۔ لیکن مذکورہ تمام کاموں میں نیت کی اصلاح ضروری ہے۔

۱۴۶۸۰- محمد بن محمد بن زید، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

خوف خدا تین چیزوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

(۱) دائمی فکر، (۲) جنت کا شوق، (۳) عذاب جہنم کی یاد۔

تقویٰ کی بنیاد تین چیزوں پر ہے۔

(۱) عزت نفس، (۲) یقین کی صحت، (۳) موت کی یاد۔

اور معفرت کی تکمیل تین چیزوں سے ہوتی ہے۔

(۱) حسن قبول، (۲) علم پر عمل، (۳) خیر خواہی۔

۱۴۶۸۱- تین شخصوں کا دوست بناؤ۔

(۱) اسکی وجہ سے انسان معاصی سے دور رہے (۲) اسکی وجہ سے انسان عیوب سے محفوظ ہے، (۳) اسکی وجہ سے تعلق مع اللہ پیدا ہو جائے۔

۱۴۶۸۲- آخرت میں تین خصلتوں کا مالک انسان ذی شرف ہوگا۔

(۱) دین کی وجہ سے تکالیف برداشت کرنے والا، (۲) نفس کو ذلیل کرنے والا، (۳) شہرت کو ناپسند کرنے والا۔

۱۴۶۸۳- یحیٰ کا قول ہے:

اخروی فائدہ تین چیزوں پر ہے۔

(۱) اطاعت الٰہی، (۲) اطاعت والدین، (۳) شیطان کی عدم پیروی۔

۱۴۶۸۴- تین خصلتوں کا مالک دین کا شہسوار ہے۔

(۱) زبان کا محافظ، (۲) اللہ کی رضاء کے مطابق بات کرنے والا، (۳) صدق سے کام لینے والا۔

تین چیزیں قابل سعادت ہیں۔

(۱) رونے والی آنکھ، (۲) جھکنے والی گردن، (۳) اور سننے والے کان۔

عبادت کی حلاوت تین شخصوں کو حاصل ہوتی ہے۔

(۱) کم کھانے والا، (۲) گوشہ نشین، (۳) قبر کی تیاری کرنے والا۔ آخرت کی راہ پر چلنے والا، انجام کی فکر کرنے والا اور دوزخ سے پناہ طلب کرنے والا انسان قابل رشک انسان ہے۔

۱۴۶۸۵- صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ:

مجھے تین چیزوں سے سرور حاصل ہوا۔ ذکر الٰہی، استغنیٰ اور اللہ کے وعدوں پر یقین۔

۱۴۶۸۶- تین اعمال کرنے والا انسان راہ راست پر ہے۔

(۱) ترک دنیا، (۲) قبر کی تیاری، (۳) قبل از موت اللہ کو راضی کرنا۔

۱۴۶۸۷- یحیٰ کا قول ہے:

تین انسان قابل تعجب ہیں۔

(۱) گمراہ عالم، (۲) دنیا کی ہوس رکھنے والا انسان، (۳) اپنی خواہشات کی چراگاہ میں چرنے والا انسان جسکی انتہاء موت ہے۔

تین چیزیں قابل فرحت ہیں۔ (۱) اللہ کا حضرت آدم کو ابلیس کی دشمنی سے باخبر کرنا، (۲) امت محمدیہ سے ہمارا تعلق، (۳) معرفت الٰہی۔

تین چیزیں قابل غم ہیں۔

(۱) گزشتہ گناہ، (۲) وقت کے ضیاع، (۳) روز قیامت اللہ کے سامنے پیشی۔

۱۴۶۸۸- محمد بن عبید اللہ، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

عوام، مریدین اور عارفین کے ساتھ عدم حسن سلوک کا مظاہرہ کرنے والا شخص صاحب حکمت نہیں ہے۔

۱۴۶۸۹- یحییٰ کا قول ہے:

خندہ رو فصیح اللسان شخص کی زبان سے کلام صحیح سب سے احسن شئی ہے۔

۱۴۶۹۰- یحییٰ کا قول ہے:

دریاقوت اور دنانیر و دراہم کا تعلق مال سے ہے، موعظت میں میرا کلام دراہم، صفات میں دنانیز اور معرفت میں یاقوت کے مانند ہے۔

۱۴۶۹۱- ابوحسن محمد بن عبداللہ بن عمرو، حسن بن علویہ، یحییٰ بن معاذ، علی بن محمد طنافسی، یحییٰ بن آدم، ابن مبارک، حیوۃ بن شریح، بکر بن عمرو، عبداللہ بن ہبیرۃ، ابوتمیم کے سلسلۂ سند سے حضرت عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ہے: اے لوگو! اگر تم اللہ پر توکل کرو تو وہ تمہیں صبح کو خالی پیٹ نکل کر شام کو شکم سیر ہو کر آنے والے پرندہ کی طرح رزق دے۔[۱]

۱۴۶۹۲- ابوبکر طلحی، عبید اللہ بن عثمان، ابوبکر بن ابی بکر شیبہ، عبداللہ بن نمیر، اسماعیل بن نطیع بن حارث کے سلسلۂ سند سے حضرت انس نے گذشتہ روایت کے مطابق قول رسول نقل کیا ہے۔

۱۴۶۹۳- محمد بن زید، حسن بن علویہ، یحییٰ بن معاذ، علی بن محمد طنافسی، ابومعاویہ، اسماعیل بن نطیع، ابوداؤد کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: ہر غنی و فقیر قیامت کے روز بقدر کفایت دنیا میں رزق ملنے کی تمنا کرے گا۔[۲]

۱۴۶۹۴- ابوحسن محمد بن احمد جرجانی، حسن بن علویہ، یحییٰ بن معاذ، علی بن محمد، محمد بن فضیل و وکیع، سفیان، ضرارۃ بن مرۃ کے سلسلۂ سند سے سعید بن جبیر کا قول مروی ہے:

توکل علی اللہ ایمان کی تکمیل ہے۔[۳]

۱۴۶۹۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن فضیل، ضرار کے سلسلۂ سند سے گذشتہ قول کے مطابق سعید کا قول مروی ہے:

۱۴۶۹۶- ابوحسین، حسن بن علویہ، یحییٰ بن معاذ، علی بن محمد طنافسی، ابومعاویہ، حجاج کے سلسلۂ سند سے مکحول کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:[۴]

۱۔ مسند الامام أحمد ۳۰/۱، والتوکل علی اللہ لابن أبی الدنیا ۵. وصحیح ابن حبان ۲۵۴۸. وکشف الخفا ۲۱۸/۲. ومشکاۃ المصابیح ۵۲۹۹.

۲۔ سنن ابن ماجۃ ۴۱۴۰. والترغیب والترھیب ۱۷۰/۴. وفتح الباری ۲۵۷/۱۱.

۳۔ مجمع الزوائد ۵۹/۱

۴۔ اتحاف السادۃ المتقین ۷/۹، ۴۵/۱۰. وتخریج الاحیاء ۲۶۵/۴. وکشف الخفاء ۳۱۱/۲.

چالیس روز تک صدق قلب سے عبادت کرنے والے انسان کی زبان سے حکیمانہ باتیں نکلنا شروع ہو جاتی ہیں۔

۴۶۲ سعید بن العباس الرازی

۱۴۶۹۷-عبداللہ، اسحاق بن محمد زجاج، محمود بن فرج، ابوعثمان سعید بن عباس رازی کا قول ہے:

آپؒ کے حضرت ابوذرؓ کو شیطان سے ڈرانے کی مانند تم بھی اس سے ڈرو۔ خوب سمجھ لو گمراہ لوگوں کا سردار شیطان ہے۔ اے لوگو تم اپنے قلب کے ذریعہ دوست و دشمن میں فرق کرو۔ اور اس سلسلہ میں اللہ سے مدد طلب کرو، کیونکہ جب دنیا تمام برائیوں کی بنیاد ہے۔ کیا تم نے کسی زاہد کو اللہ کی نافرمانی کرتے دیکھا ہے۔ دنیا، اہل دنیا اور اس کے محبین سے احتراز کر، کیونکہ محب دنیا اپنے زعم میں اللہ کی عبادت میں مشغول ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ تو خواہش پرست ہے۔

اے لوگو علماء وارثین انبیاء ہیں۔ آپؒ نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو فضولیات سے اجتناب کی دعوت دی ہے۔ اور آپؒ کے زمانہ کے علماء عوام کے حرام سے اجتناب کیطرح حلال سے اجتناب کرتے تھے۔ خوب سمجھ لو عالم حق دنیا کا قلعہ قمع کرنے والے اور عالم سوحق کا چراغ گل کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جب چاہیں حالات بدل دیتے ہیں۔ اے لوگو! اطاعت الٰہی کے علاوہ کسی کی اطاعت مت کرو۔ کیونکہ ایسے لوگوں کیلئے دنیا و آخرۃ میں خسارہ ہے۔ اے لوگو سوچ سمجھ کر کسی کو امام بناو۔ اے لوگو! باب آخرت کھلا ہوا ہے۔ لہٰذا تم اس کے ذریعہ رحمت الٰہی تک پہنچ جاؤ، خوب سمجھ لو اللہ اور لوگوں کے درمیان اطاعت الٰہی تعلق پیدا کرنے والی شئی ہے۔ لہٰذا تم بلا اسکے اللہ تک نہیں پہنچ سکتے ہو۔ تم سے پہلے لوگوں نے اولاد کیلئے بہت کچھ جمع کیا، لیکن وہ مال اولاد سب کچھ ختم ہو گیا، اے انسان تو دنیا، اس کے لباس اور اسکی عمدہ اشیاء میں رغبت کرنے والا ہے۔ خوب سمجھ لے اس حالت میں تیری ہلاکت یقینی ہے، گذشتہ نافرمان قوموں کے انجام پر غور کرو، عامل عالم بنو، کیونکہ علم وعمل دونوں ایسے ساتھی ہیں کہ ان میں سے ایک سے حصول نفع ناممکن ہے۔ تمہیں غم نہیں کہ جنت کو مشغول اور دوزخ کو شہوات سے ڈھانپا گیا ہے، آپ کی پیروی کرو، اس کی برکت سے تم اللہ کے پیروی کرو، اسکی برکت سے تم اللہ کے ولی، اسکے رسول کے امین اور متقین کے امام بن جاؤ گے۔ رفعت کو تواضع اور شرف کو دین کے ذریعہ حاصل کرو، دنیا کو برائے آخرۃ ترک کرنے سے تمہیں دنیا و آخرت کا شرف حاصل ہوگا۔ کیونکہ بلا اسکے انسان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ طلب آخرۃ کیلئے نفس کو مشقت میں ڈالو، کیونکہ نفس کو پہچان کر برائے آخرۃ عمل کرنے والا انسان اصل عاقل ہوتا ہے۔

۱۴۶۹۸-عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد واعظ، احمد بن عیسیٰ بن ماھان، سعید بن عباس رازی صوفی کے سلسلۂ سند سے حاتم اصم کا قول مروی ہے:

۱۴۶۹۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمود بن فرج، ابی محمود، ابوعثمان سعید بن عباس رازی، احمد بن عبداللہ بن نافع بن ثابت، ابی عبداللہ بن محمد بن عروۃ، ہشام بن عروۃ، فاطمہ کے سلسلۂ سند سے اسماء بنت ابی بکر کا قول مروی ہے:

حضرت زبیر نے مجھے حدیث نبویؐ سنائی کہ عرش سے زمین کی تہ تک رزق کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ ہر شخص کو اسکی ہمت کے مطابق رزق عطا کیا جاتا ہے[1]

۱۴۷۰۰-ابی اسحاق بن محمود بن فرج، سعید بن عباس، حسن بن محمد طنافسی، ابن فضیل، ابان بن ابی عباس کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

۱۔ الموضوعات لابن الجوزی ۱۷۹/۲. والفوائد المجموعة ۷۶. وتنزيه الشريعة ۱۲۹/۱. واللآلي المصنوعة ۴۸/۲.
والكامل لابن عدی ۱۵۰۲/۴. واتحاف السادة المتقين ۱۷۳/۸. وكنز العمال ۲۲۸.

فرمان نبویؐ ہے: قیامت کے روز دنیا کو مشکل کر کے اللہ کے سامنے لایا جائے گا، وہ دربار الٰہی میں عرض کریگی اے باری تعالیٰ مجھے ادنیٰ جنتی کے مساوی درجہ عطا کر دے۔ اللہ فرمائیگا۔ تو اپنے اھل کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو جا۔[1]

۱۴۷۰۱- عبداللہ، اسحاق، محمود بن فرج، ابوعثمان سعید بن عباس، ابن کاسب، عبداللہ بن عبداللہ، زبیر بن حارث، عکرمہ، کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ کا قول مروی ہے:

- آپؐ نے متفاخرین کا کھانا کھانے سے منع فرمایا۔

(۴۶۳) حارث بن اسد محاسبیؒ[2]

بزرگوں میں سے ایک مشاہدات کے مالک اور ہمدرد اور مددگار ابوعبداللہ الحارث بن اسد محاسبی بھی ہیں آپ رحمہ اللہ حق کے راستوں کے راہی اور آثار رسول کے متبع تھے۔ آپ کی تصانیف مدون اور لکھی ہوئی ہیں۔ آپ کے اقوال مشہور ہیں آپ کے احوال عمدہ اور قابل ذکر ہیں آپ علم اصول میں راسخ، فضولیات کے علم سے کنارہ کش گمراہوں کے لئے قامع اور مریدین کے لئے نصیحت خواہ تھے۔

کہا گیا ہے اہل عقل کا شیوہ اصول کو لینا فضول سے کنارہ کرنا اور رسول علیہ السلام کے طریقے کو اختیار کرنا ہے۔

۱۴۷۰۲- جعفر بن محمد خواص، احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

حارث محاسبی ہمارے حاں تشریف لاتے، اور مجھے اپنے ساتھ لے جاتے، میں ان سے کہتا کہ آپ مجھے گوشہ نشینی سے نکال کر طرقات آفات اور شہوات کی طرف لے جا رہے ہیں۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ میرے ساتھ بے خطر چلو، چنانچہ میں ان کے ساتھ جاتا، یوں محسوس ہوتا ہے کہ راستہ ہمارے لئے فارغ کر دیا گیا ہے، چنانچہ راستہ کے دائیں بائیں کوئی نہیں ہوتا، اور ہم اطمینان سے اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں۔

۱۴۷۰۳- جعفر بن محمد، احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

میں اکثر حارث سے کہا کرتا تھا آپ مجھے گوشہ نشینی سے نکال کر لوگوں کے سامنے لے جاتے ہو؟ وہ فرماتے اگر نصف مخلوق بھی میرے قریب آجائے تو پھر بھی مجھے ان سے انس حاصل نہیں ہوگا۔ اور دوسری نصف مخلوق مجھ سے دور ہو جائے تو پھر بھی مجھے ان سے حاصل نہیں ہوگا۔

۱۴۷۰۴- جعفر بن محمد، ابوحسن کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک بار میں نے حارث کو شدید بھوکا دیکھ کر انہیں کھانے کی دعوت دی، اور میں انہیں اپنے چچا کے گھر لایا، ہم نے لذیذ ترین کھانا ان کے خدمت میں پیش کیا، انہوں نے ایک لقمہ توڑ کر منہ کے قریب کیا، لیکن اسے کھایا نہیں اور وہ کھائے بغیر واپس چلے گئے، ہم نے ان سے اسکی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا جب کوئی کھانا عنداللہ ناپسندیدہ ہوتا تو میرا نفس خودبخود اسے قبول نہیں کرتا۔

۱۴۷۰۵- جعفر، ابوحسن، کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

حارث وراثۃً مالدار ہونے کے باوجود دنیا سے خالی ہاتھ واپس گئے۔

۱۴۷۰۶- ابوحسن بن مقسم، کے سلسلۂ سند سے ابوعلی بن خیران کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بار حارث کو اپنے والد کو کہتے سنا کہ اپنی بیوی کو غیر دیندار ہونے کی وجہ سے طلاق دے دے۔

۱- الترغیب والترھیب ۵۵/۱۔ وکنز العمال ۶۳۳۰۔ ۶۳۳۱

۲- طبقات الصوفیۃ ۵۶۔ وطبقات الشعرانی ۸۷/۱۔ وطبقات الشافعیۃ ۳۷/۲۔ ووفیات الاعیان ۱۵۷/۱۔ وصفۃ الصفوۃ ۲۰۷/۲۔ وتاریخ بغداد ۲۱۱/۸۔ والمیزان ۲۱۸/۱۔ وسیر النبلاء ۱۷۱/۲/۸۔ وطبقات الاولیاء صفحۃ ۱۷۵۔

۱۴۷۰۷- ابوحسن بن مقسم، محمد بن اسحاق بن امام کے سلسلۂ سند سے ان کا قول مروی ہے:

میں نے حارث بن اسد محاسبی سے خیر الرزق کی تفسیر معلوم کی، انہوں نے فرمایا بلا اہتمام یومیہ روزینہ مل جانا خیر الرزق ہے۔

۱۴۷۰۸- جعفر بن محمد خواص، ابوعلی حسین بن یحییٰ بن زکریا فقیہ، ابوحسن بن مسروق، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے حارث محاسبی کا قول مروی ہے:

تین باتیں بہت عمدہ ہیں۔(۱) حسن صیانت، (۲) حسن قول، (۳) حسن امانتداری۔

۱۴۷۰۹- جعفر، ابوطاہر محمد بن ابراہیم، ابوعثمان بلدی کے سلسلۂ سند سے حارث محاسبی کا قول مروی ہے:

علم سے خوف خدا، زہد سے راحت اور معرفت سے انابت الی اللہ پیدا ہوتی ہے۔

۱۴۷۱۰- حارث کا قول ہے:

باطنی طور پر مخلص و مراقب انسان کو بحکم قرآن ظاہری طور پر مجاہدہ و اتباع سنت سے مزین کیا جاتا ہے۔

۱۴۷۱۱- ابوجعفر محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

واجب کو ضائع کر کے تقویٰ طلب کرنا انسان کیلئے غیر مناسب ہے۔

۱۴۷۱۲- حارث کا قول ہے:

اے انسان جب تو اللہ کی نداء نہیں سنتا تو اسکے داعی کی ندا کیسے سنے گا غیر اللہ سے غنا طلب کرنے والا تقدیر الٰہی سے جاہل رہنے والا ہے۔

۱۴۷۱۳- ظالم لوگوں کی تعریف کے باوجود نادم اور مظلوم لوگوں کی مذمت کے باوجود سالم ہوتا ہے۔ قانع بھوک کی باوجود غنی اور طامع مال کے باوجود فقیر ہے۔

۱۴۷۱۴- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد، کے سلسلۂ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

طاعت کی بنیاد ورع، ورع کی بنیاد تقویٰ، تقویٰ کی بنیاد محاسبہ نفس، محاسبۂ نفس کی بنیاد خوف ورجاء، خوف ورجاء کی بنیاد وعدو وعید کی معرفت اور وعدو وعید کی معرفت کی بنیاد عظیم جزا ہے۔ اور مذکورہ تمام چیزیں تفکر و عبرت سے پیدا ہوتی ہیں۔

۱۴۷۱۵- ابوبکر محمد بن احمد، عثمان بن محمد عثمانی، ابوعبداللہ احمد بن عبداللہ بن میمون کے سلسلۂ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

محبت کی بنیاد اطاعت الٰہی ہے، کیونکہ محبت الٰہی کی ابتدا، اسی سے ہوتی ہے۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ ابتداء بندوں میں اطاعت کا جذبہ پیدا فرماتے ہیں، جب وہ اطاعت کرتے کرتے بلند مقام پر پہنچ جاتے ہیں۔ تو انہیں معرفت عطاء فرماتے ہیں۔ اور یہ چیز قلب وزبان سے ذکر پر مداومت اور مخلوق سے کلیۃً لاتعلق ہو کر خالق سے شدت انس کی بناء پر پیدا ہوتی ہے۔

حارث کا قول ہے: محبت الٰہی شدت شوق کا نام ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ شوق کی تعریف میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک قلب کے دولت اجتماع کیلئے منتظر رہنے کا نام شوق ہے۔ بعض کے نزدیک روشن چراغ کا نام شوق ہے۔ ایک عابد سے سوال کیا گیا کہ شوق محبت الٰہی کا قلب میں کیا وزن ہے۔ انہوں نے جواب میں فرمایا اس کی وجہ سے قلب کی کدورات ختم ہو جاتی ہیں۔ معمر قاری سے سوال کیا گیا ہے کہ شوق محبت میں سے کونسا اولیٰ ہے انہوں نے فرمایا میں نے خود اسکی معرفت کیلئے بہت کوشش کی، لیکن میں اپنی کوشش میں ناکام رہا۔ عبدالعزیز بن عبداللہ نے اس بارے میں درج ذیل اشعار کہے ہیں۔

(۱) خوف وغم کا پیدا ہونا عاصی کے زیادہ مناسب ہے۔

(۲) محبت الٰہی مطیع کی اطاعت میں حسن پیدا کرتی ہے۔

(۳) اشرف کیلئے شوق زیادہ مناسب ہے۔

بعض کا قول ہے: محبت الٰہی محبین کے ابدان پر شواہد والفاظ سے معلوم کی جاتی ہے۔لہٰذا محبت الٰہی کیوجہ سے ابتداء میں قلب روشن ہوتا ہے۔اس کے بعد خلوۃ کی لذت حاصل ہوتی ہے، بعد ازاں معرفت الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔

۱۴۷۱۶- ابو محمد کا قول ہے:

اللہ نے بذریعہ وحی حضرت داؤد سے فرمایا اے داؤد لوگوں میں روحانیت مجھے پسند ہے، کیونکہ صاحب روحانیت انسان غم سے محفوظ رہتا ہے، اور میں اسکے قلب کا چراغ بن جاتا ہوں۔اے داؤد رزق کا فکر مت کرو، ورنہ تیری روحانیت کم ہو جائیگی، اے داؤد تم میری محبت کا دعویٰ کرنے کے باوجود میرے بابت سوء ظن رکھتے ہو، اے داؤد میں تمہیں ساتویں زمین کی تہ پر چلنے والا کیڑا دکھا سکتا ہوں

اے داؤد میری عبودیت کے اقرار سے تمہارے اجر میں اضافہ کردیا جائے گا۔اے داؤد مصائب پر صبر کرنے سے میری مدد تمہیں حاصل ہوگی، اے داؤد شراب خور کو شراب خوری سے روکنے کی وجہ سے تم پر کبھی غم وفاقہ نہیں آئیگا۔اے داؤد موت کے بعد میں اپنے محبوب کو جنت میں داخل کروں گا۔

۱۴۷۱۷- ابوبکر محمد بن احمد، عثمان بن محمد عثمانی، ابو عبداللہ احمد بن عبداللہ بن میمون کے سلسلۂ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

مصائب پر صبر سے کام لینا اور اخلاص اختیار کرنا میرے مخلص محبین کی علامت ہے۔

بعض علماء کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی ایک نبی سے فرمایا دین پر عمل کرنے اور میری رضاء کے خاطر مصائب برداشت کرنے والوں کا روز قیامت میرے پڑوس میں آنے کے بعد کیا حال ہوگا، جبکہ اس وقت میں انہیں اپنے دیدار سے بھی نوازوں گا، اسوقت انہیں سرور عظیم حاصل ہوگا، اے میرے پیغمبر کیا میں ان کے اعمال بھول جاؤں گا، جبکہ دنیا میں میری فیاضی سے میرے نافرمان بھی فائدہ حاصل کررہے ہیں۔گناہ کرنے کے بعد میری مغفرت سے مایوس ہونے والے انسان سے میں سخت ناراض ہوں، اگر دنیا میں میرا عذاب نازل ہوتا تو سب سے پہلے ان ہی لوگوں پر نازل ہوتا۔اگر وہ نافرمانوں کے ساتھ میری کرم نوازی کا مظاہرہ کرلیتے تو وہ یقیناً ایسا نہ کرتے، اور اگر وہ اس پر غور کرتے کہ آخرۃ میں جنت کے ایک محل کے بارے میں نافرمانی کے باوجود عفو کی امید رکھنے والے انسان کیلئے اعلان کیا جائیگا تو پھر بھی ان کی یہ حالت نہ ہوتی۔

۱۴۷۱۸- بعض ثقہ لوگوں کا قول مروی ہے:

ایک روز حسن نے اپنے بھائیوں کو مجلس کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا تمہاری مجالس سے اللہ کی مجالس عمدہ اور تمہاری باتوں سے ذکر الٰہی زیادہ شفایاب ہے۔کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اللہ نے ابراہیم خلیل اللہ سے فرمایا اگر تمہارا قلب میرے غیر کے ذکر میں مشغول ہوگا۔تو میں تم پر نظر کرم نہیں کروں گا، یاد رکھو میرا ذاکر نار دوزخ سے محفوظ رہیگا، اور جنت میں داخل ہوگا۔یہ میری طرف سے ان کے حق میں سب سے بڑا اشرف اور نعمت ہے۔

۱۴۷۱۹- ابراہیم بن ادہم کا قول ہے: اگر لوگ محبت الٰہی کی لذت کا ادراک کرلیں تو ان کے خورد ونوش میں کمی واقع ہوجائے۔کیونکہ فرشتے ذکر الٰہی میں مشغول ہونے کی وجہ سے دنیاوی چیزوں سے مستغنی ہیں۔

۱۴۷۲۰- محمد بن حسین کے سلسلۂ سند سے عتبہ الغلام کا قول مروی ہے:

عارف باللہ اللہ سے محبت اور محب اللہ اسکی اطاعت کرتا ہے، اور آخرت میں اللہ سے اکرامًا اپنے پڑوس سے نوازے گا، اور ایسے شخص کیلئے عظیم خوشخبری ہے، اور محب صادق کا قلبی روشنی کے ساتھ ساتھ جسم کمزور ہوتا ہے، کیونکہ قلیل محبت سے بھی انسان لاغر ہوجاتا

ہے۔اور محبت الٰہی کے شائق انسان کو اللہ تعالیٰ چار چیزوں میں سے ایک چیز سے ضرور نوازتے ہیں۔(۱)اسے اپنی اطاعت میں مشغول کر کے کامیاب کرتا رہتا ہے۔(۲)معاصی سے اس کی حفاظت کرتا ہے(۳)اسے اپنی حقیقت کا ادراک عطا کر کے محبین کا درجہ عطا کرتا ہے۔آخرت میں اسے دوزخ سے محفوظ رکھے گا اور بحکم قرآنی دوزخ سے محفوظ رہنے والے انسان کے لئے دخول جنت لازمی ہے محبت الٰہی میں داخل ہونے والے شخص کے لئے تمام اقارب کو چھوڑ کر اللہ سے مناجات ضروری ہے۔جیسا کہ ابن ادہم نے اپنے بھائی سے فرمایا کہ اگر اپنے اور اللہ کے درمیان تعلق محبت قائم کرنا چاہتے ہو تو دنیا و آخرت کی فکر چھوڑ دو اور ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ پھر اللہ کی عنایات و رحمتوں کی تم پر بارش ہوگی۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے فرمایا میرے کان، زبان، ناک اور آنکھ سے کام لینے والا انسان ہی مجھ سے محبت کرتا ہے پھر وہ میرے غیر کی طرف متوجہ نہیں ہوتا وہ شب و روز بیدار رہتا ہے۔اے یحییٰ پھر میں اس کے قلب کا جلیس، اس کی امیدوں کی انتہاء بن جاتا ہوں اور روز بروز اسے نوازتا رہتا ہوں۔مجھے میری عزت و جلال کی قسم روز قیامت میں اسے اس حال میں اٹھاؤں گا کہ نبی اور مرسلین بھی اس پر رشک کریں گے۔پھر اعلان ہوگا کہ یہ فلاں بن فلاں اللہ کا ولی اور اس کی مخلوق کا بہترین انسان ہے بعد ازاں میں اسے اپنے دیدار سے نوازوں گا اور میں اعلان کروں گا آج تمہارے لئے دنیا کا عدم حصول اور کسی کی دشمنی نقصان دہ نہیں ہے۔

۱۴۷۲۱-حسین بن احمد شامی کے سلسلہ سند سے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کا قول مروی ہے، میں نے تورات میں پڑھا ہے نیک لوگوں کو قیامت کے دن دیدار الٰہی سے نوازا جائے گا اس وقت حضرت داؤد اپنے مخصوص انداز میں زبور کی تلاوت فرمائیں گے جس سے تمام اہل جنت محظوظ ہوں گے، ایک عابد کے اشعار ہیں اے لوگو مناجات الٰہی میں زندگی بسر کرو(۲)اے لوگو تمام غموں کے بجائے غم آخرت اپناؤ(۳)اے لوگو زہد کے ذریعہ تم دنیا و آخرت میں بادشاہ بن سکتے ہو(۴)جہاں پر تمہارے شکر کے مطابق اللہ تمہیں درجات عطا کرے گا۔(۵)اس روز محبت الٰہی کے بقدر ہی تمہیں قرب الٰہی حاصل ہوگا۔

میں نے ذوالنون مصری سے سوال کیا کہ انسان کس عمل کے ذریعہ سب سے زیادہ قرب الٰہی حاصل کر سکتا ہے۔جواب میں انہوں نے ابن حسین کے حوالے سے سلیمان دارانی کا قول نقل کیا کہ: قلب کا ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہونا اخلاص کی دلیل ہے، اور اس طرح قلیل عمل بھی منجانب اللہ قابل قبول ہوتا ہے، جیسا کہ قول علی ہے، متقی انسان کا دائمی قلیل عمل بھی عند اللہ قابل قبول ہے۔نیز اللہ قیامت کے روز ایک ولی سے فرمائیگا اے میرے بندے تم نے دنیا میں قیامت کے روز حصول راحت و عزت کی خاطر زہد اختیار کیا تھا، لہٰذا آج میں تجھے اس نعمت سے نوازوں گا۔پھر میں نے ان سے محبین، مشتقین اور متوکلین کے زہد کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا مشتبہ چیزوں سے اجتناب متقین اور حرام چیزوں سے اجتناب خائفین اور مضطرب سے اجتناب متوکلین کا زہد ہے، البتہ محبین کے زہد کے بارے میں علماء کے تین قول ہیں۔

(۱)حلال و حرام تمام چیزوں سے اجتناب محبین کا زہد ہے،(۲)جنت سے زہد محبین کا زہد ہے، کیونکہ اللہ کے نزدیک دنیا کی تو کوئی وقعت ہی نہیں ہے،(۳)ذکر الٰہی سے غافل انسانوں سے اجتناب محبین کا زہد ہے۔

۱۴۷۲۲-محمد بن احمد، عثمان بن محمد، ابو عباس بن مسروق، کے سلسلہ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

اللہ کی بات کو نا سمجھنے والا اعلاء کی بات بھی نہیں سمجھ سکتا، اور ایسا انسان ہلاکت کے دھانہ جا گرتا ہے، پھر اس کیلئے نیکی اور بدی میں تمیز ختم ہو جاتی ہے، آخر کار اس کا نفس اس پر غالب آجاتا ہے جس کی وجہ سے اسکا ایمان و یقین کمزور ہو جاتا ہے۔

۱۴۷۲۳-محمد بن احمد، عثمان کے سلسلہ سند سے ابو عباس بن مسروق کا قول مروی ہے:

حارث بن اسد سے زہد کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا دنیا اسکی لذات اور اسکی شہوات سے نفس کو پھیر کر اللہ اور اسکی

رضاء کیطرف ہمہ تن توجہ کر لینے کا نام زہد ہے۔ ایسا زاہد بلا مال غنی اور بلا خاندان عزیز بن جاتا ہے، اور اسکے قلب سے حکمت کے چشمے جاری ہوتے ہیں۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ زہد کے بھی مختلف درجات ہیں؟ فرمایا عقل کی صحت اور قلب کی پاکیزگی کے بقدر زہد کے مختلف درجات ہیں، اور ہر انسان کا زہد اسکی معرفت، اور اسکی معرفت اسکی عقل اور اسکی عقل اسکی قوت ایمانی کے مطابق ہوتی ہے، پھر ان سے صادق کی تعریف پوچھی گئی؟ (فرمایا) حق بات کہنا تمام عیوب سے قلب کا پاک ہونا اور فکر آخرۃ کا ہونا صادق کی علامت ہے۔

۱۴۷۲۴- محمد، احمد بن عبداللہ بن میمون کے سلسلۂ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

کلی طور پر اللہ سے تعلق قائم کرنے والا انسان ظاہراً اہل دنیا اور باطناً اولیاء اللہ کے مطابق ہوتا ہے کیونکہ اس کی تمام تر توجہ اللہ کی طرف ہوتی ہے جسکی برکت سے اسکی زندگی عمدہ اور اس کا قلب گناہوں سے پاک ہوتا ہے اور اس کا یقین اتنا مستحکم ہو جاتا ہے کہ پھر وہ صرف اللہ ہی کو مختار کل سمجھتا ہے۔ اور تمام لوگوں کی ناراضگی کے باوجود بھی اللہ کو راضی کرتا ہے۔ فرمایا قلب کے کبر کو زائل کرنے اور اسمیں تواضع پیدا کرنے والی عظمت استحضار ہے، اور قلب کا غمگین ہونا شہوات کیلئے سب سے بڑا قاطع ہے۔ عبرت حاصل کرنا اور آخرت پر نظر رکھنا سب سے زیادہ دنیا سے قلب کو پھیرنے والا ہے۔ اور قرآنی آیات وہ دلائل میں غور کرنا قلب میں ہیجانی کیفیت پیدا کرنے والا۔ اور علو درجات کے حصول کی خاطر مصائب برداشت کرنے پر رحمٰن کی محبت قلب کو آمادہ کرنے والی ہے۔ شوق الٰہی قرب الٰہی عابدین کے قلب کیلئے سب سے عمدہ شئی ہے۔ لہٰذا غم انسانی قلب کو مشغول کرنے والا اور محبت و شوق اس کو اللہ کی طرف پھیرنے والے ہیں۔

۱۴۷۲۵- محمد بن احمد بن محمد، عثمان بن عثمانی، احمد بن عبداللہ بن میمون، کے سلسلۂ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

زاہد انسان زہد کی وجہ سے رضاء الٰہی کو حاصل کر لیتا ہے پھر اللہ کی نزدیک بڑی شئی اس کی نظر میں بھی بڑی اور چھوٹی اسکی نظر میں بھی چھوٹی بن جاتی ہے۔ اللہ کا دوست اس کا دوست اور اللہ کا دشمن اس کا دشمن بن جاتا ہے۔

۱۴۷۲۶- جعفر بن محمد بن نصر، محمد بن ابراہیم، ابو عثمان بلدی کے سلسلۂ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

علم کے ذریعہ خوف الٰہی، زہد کے ذریعہ راحت اور معرفت کے ذریعہ انابت الی اللہ پیدا ہوتی ہے، آخرۃ کو دنیا پر مقدم رکھنے والے امت محمدیہ کے بہترین افراد ہیں۔ مراقبہ اور اخلاص سے باطن کو جمع کرنے والے ظاہر کو اللہ، مجاہدہ اور اتباع سنت سے مزین فرما دیتا ہے اصلاح باطن کیلئے کوشش کرنے والے کے ظاہر کی بھی اللہ اصلاح فرما دیتے ہیں۔ اور پھر اس شخص کو بحکم قرآنی منجانب اللہ ہدایت سے نوازا جاتا ہے۔

۱۴۷۲۷- محمد بن احمد، عثمان بن عثمانی، کے سلسلۂ سند سے احمد بن محمد بن مسروق کا قول مروی ہے:

حارث بن اسد سے سوال کیا گیا کہ آپ نفس کا محاسبہ کیسے کرتے ہیں۔ فرمایا عقل کے ذریعہ نفس کو معاصی کے ارتکاب سے باز رکھتا ہوں، اور نفس کے محاسبہ سے بصیرۃ، عقل اور معرفت میں اضافہ ہوتا ہے۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ انسان محاسبہ نفس سے کب عاجز آ جاتا ہے؟ فرمایا شہوۃ و خواہش کے غلبہ کے وقت، کیوں کہ شہوۃ و خواہش عقل، علم اور معرفت کو زائل کرنے والی ہیں، پھر ان سے سوال کیا گیا ہے کہ صدق کب پیدا ہوتا ہے؟ فرمایا جب یہ انسان سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ہر بات کو دیکھ اور سن رہا ہے، پھر ان سے شکر کی تعریف پوچھی گئی؟ فرمایا جب انسان کا یقین یہ بن جاتا ہے کہ مجھ سمیت تمام مخلوقات کو صرف اللہ نعمتیں عطا کرنے والا ہے۔ پھر ان سے صبر کا بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا عبادت الٰہی پر مصائب برداشت کرنے کا نام صبر ہے۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ انسان مقام رضاء تک کیسے پہنچتا ہے؟ فرمایا جب انسان قلب سے عدالت الٰہی کو تسلیم کرتا ہے، اور یہ سمجھتا ہے کہ اللہ میرے لئے مجھ سے بہتر رکھتے اور جانتے ہیں۔ اس وقت انسان قلبی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور پھر انسان قلبی طور پر گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے عدل کے مساوی کسی کا عدل نہیں ہے۔

۱۴۷۲۸- جعفر بن محمد، احمد بن محمد بن مقسم، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

اے انسان تیرے اختیار میں کچھ نہیں ہے، اور تو رضاء الٰہی کے ذریعہ ہی کچھ حاصل کر سکتا ہے۔ اور تقویٰ کے ذریعہ شرور سے تیری حفاظت ہوگی، اور تو خود سے صالح اور فاسد نہیں بن سکتا ہے، تیری طبیعت سیئہ تیری دشمن اور طبیعت حسنہ تیری دوست ہے۔ لہٰذا تو اپنے دشمنوں کا دوستوں، غضب کا حلم، غفلت کا تفکر اور سہو کا بیداری کے ذریعہ علاج کر۔ اے انسان تواضع اختیار کر۔ تواضع کے مختلف درجات ہیں۔ دل وجان سے تمام مخلوق کو اپنے سے افضل سمجھ، اور اہل خیر سے برکت کے طور پر دعاؤں کی درخواست کرنا تواضع ہے۔ فلہٰذا تواضع اختیار کرنا، اہل تعلق سے محبت کرنا، مخالفین کی تحقیر نہ کرنا تواضع ہے۔ اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہونا تواضع ہے، جیسا کہ حدیث نبویؐ ہے کہ سجدہ ریز انسان تکبر سے بری ہے۔

۱۴۷۲۹- محمد بن احمد، عثمان بن محمد، ابوعبداللہ احمد بن عبداللہ بن میمون، کے سلسلۂ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

اے انسان میری بات غور سے سن ہم دنیا میں امتحان کے طور پر آئے ہیں، ہماری زندگی محدود زندگی ہے، ہر شخص کو دنیا سے رخصت ہونا ہے۔ پھر اگر ہماری دنیاوی زندگی رضاء الٰہی کے مطابق گزری ہوگی تو ہمارے لئے جنت ورنہ دوزخ ہے۔ اس لئے دنیا میں قرآن وحدیث کے مطابق زندگی گزارو۔ اللہ اور اس کی احکام کو بجالاؤ، اللہ کی نافرمانی سے اجتناب کرو، اللہ کو راضی کرو، پھر انشاء اللہ تمہاری دنیا وآخرۃ دونوں اچھی ہوگی۔

۱۴۷۳۰- محمد بن احمد، عثمان، احمد بن محمد مسروق کا قول مروی ہے:

حارث بن اسد سے سوال کیا گیا کہ موت کو یاد کرنے والا مبتدی ہے یا عارف ہے، فرمایا مبتدی اور عارف دونوں ہے، کیونکہ اولا انسان موت کو قلب سے یاد کرتا ہے، پھر وہ رفتہ رفتہ انجام کے خوف سے گناہوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس کے بعد اس کے قلب سے شہوات کا خاتمہ ہو جاتا ہے، یہ انسان مبتدی کہلاتا ہے۔ اس کے بعد انسان موت کو حیاۃ پر ترجیح دیتا ہے، اور وہ اللہ سے ملاقات اور اس کے پڑوس میں قیام کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو جاتا ہے، جیسا کہ شاعر کا قول ہے: نیک لوگ ایک طویل زمانہ سے لقاء الٰہی کے شائق ہیں، یہ شخص عارف کہلاتا ہے۔

۱۴۷۳۱- حارث سے سلیمان کا قول (کہ وصل کے بعد انسان واپس نہیں لوٹتا، اگر لوگ وصل حاصل کر لیتے تو وہ واپس نہ لوٹتے) کے بارے میں سوال کیا گیا، انہوں نے فرمایا اس کے چند جواب ہیں

۱۔ سلیمان نے برائے ترغیب فرمایا تاکہ لوگ تعلق مع اللہ کی کوشش کریں اور گناہوں سے باز آجائیں۔

۲۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان عمل صالح تک پہنچنے کے بعد گمراہی کی طرف واپس نہیں لوٹتا۔

۳۔ وصل کے بعد انسان قبر کی وحشت سے محفوظ رہتا ہے، اس سائل نے شب حارث کے پاس گزاری، صبح حارث نے فرمایا کہ گزشتہ شب خواب میں مجھے اس کا جواب بتایا گیا کہ اخلاص تک پہنچنے والا انتقاص کی طرف نہیں لوٹتا۔

پھر ان سے سوال کیا گیا کہ مؤمنین پر من جانب اللہ آزمائش کا سبب کیا ہے؟ فرمایا مخلطین پر غضب الٰہی، مبتدئین پر ترک معاصی اور عارفین پر اختیارات کیلئے آزمائش آتی ہے۔ پھر ان سے قرآنی آیت ولنبلونکم حتیٰ نعلم المجاھدین منکم والصابرین ونبلو اخبارکم میں حتیٰ نعلم کے بارے میں پوچھا کہ کیا اللہ کو علم نہیں ہے؟ فرمایا یہ لوگوں کے اعتبار سے ہے۔ بعض کا قول ہے: اللہ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کو بذریعہ وحی بتایا کہ اے میرے نبی میری راہ میں عمل کر کے تکالیف برداشت کرنے والوں کے اعمال کو کیا میں ضائع کر دوں گا، کیا میں انہیں بھول جاؤں گا، حالانکہ معتدین کو بھی میرا فضل شامل حال ہے، کیا صالحین کو میرا فضل شامل حال نہیں ہوگا۔

۱۴۷۳۲- جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان بن عثمانی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

حارث سے مراقبہ کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا مراقبہ کے تین سبب (۱) خوف الٰہی (۲) حیاء (۳) محبت۔ غلبہ حال کی وجہ سے مراقبہ کا سبب خوف ہے۔ شدت تواضع کی بناء پر مراقبہ کا سبب حیاء ہے۔ شدت سرور، غلبہ نشاط کی بناء پر مراقبہ کا سبب محبت الٰہی ہے اے انسان یقین کامل قلب کیلئے، ہموم دنیا سے راحت کا، حسن ادب عالم کیلئے زینت اور جاہل کیلئے ستر کا ذریعہ ہے۔ امیدیں ختم کرنے والا انسان موت سے اور موت سے ڈرنے والا انسان شوق کو قطع کرنے والا ہے۔ اے انسان بیداری کو واعظ، ثابت قدمی کو وکیل، حذر کو بیداری، معرفت کو دلیل اور، علم کو قائد، صبر کو زمام اور خوف خدا کو مددگار بنا۔ خوف خدا نجاۃ و سلامتی، صبر رغبت و رہبت اور گزشتہ گناہوں کی کثرۃ سے یادگیری شدۃ غم اور طول حزن کا ذریعہ ہیں۔

۱۴۷۳۳- جعفر بن محمد، عثمان بن محمد کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے حارث سے کہا کہ میرے لئے علم پر عمل کرنا مشکل ہے۔ انہوں نے فرمایا عدم الٰہی اس کا سبب ہے اور ایسا علم روز قیامت تمہارے خلاف حجت ہوگا، کیونکہ عالم ہونے کے باوجود تمہارا یہ حال ہے، ایسا عالم قلیل فانی کو عظیم باقی پر اور عذاب کو نجاۃ پر ترجیح دینے والا ہے، نیز وہ دوزخ کی راہ پر چلنے والا ہے۔ پھر میں نے ان سے کافی اور ایذاء رسانی پر عدم حلم کا سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا اس کا سبب غصہ پر عدم قابو ہے۔ میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی؟ انہوں نے فرمایا کیونکہ تمہارے نزدیک حلم ذلت کا نام ہے۔ پھر میں نے ان سے غصہ کے علاج کے بابت سوال کیا؟ پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ صبر کیسے پیدا ہوتا ہے، فرمایا علم کو عزت وزینت اور بے وقوفی کو ذلت و عیب سمجھنے سے صبر پیدا ہوتا ہے، پھر میں نے عرض کیا میرے اندر تو اسکے خلاف جذبات ہیں؟ فرمایا سفاہت کی علم اور ثواب الٰہی پر ترجیح اس قسم کے جذبات کیلئے قاطع کن ہے۔

۱۴۷۳۴- محمد بن احمد، احمد بن عبداللہ بن میمون، کے سلسلۂ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

اللہ کیلئے انسان میں جذبہ خیر خواہی و ہمدردی کا ہونا تمام شرور وفتن سے حفاظت کا ذریعہ ہے، کیوں کہ اگر خیر خواہی کے ساتھ ریا شامل ہوگئی تو وہ عنداللہ ناپسندیدہ ہے۔ اور دنیاوی لذتوں کے عوض آخرۃ میں عظیم انجام بد کو یاد کرنا دوامی خواہشات کیلئے قاطع ہے۔ تقرب الٰہی اللہ اور اجر جزیل کے حصول کا شوق مصائب برداشت کرنے میں سب سے بڑا معاون و مددگار ہوگا۔ قیامت کے روز دربار الٰہی میں پیشی کے بارے میں دائمی وطویل فکر مخلوق سے وحشت اور گوشہ نشینی اختیار کرنے کیلئے سب سے بڑا سبب ہے۔ اور ذات الٰہی کو ہر جگہ حاضر ناظر سمجھنا قلب کو سب سے زیادہ بیدار کرنے والا ہے۔ اور ذکر الٰہی سے قلب کی بیداری اللہ کی ذات کو یاد دلانے والی ہے۔ حارث بن اسد سے اخلاص کے اسباب پوچھے گئے؟ فرمایا اخلاص کے تین سبب ہیں۔ ۱۔ اللہ کی بڑائی اور مخلوق کی عدم بڑائی کا یقین۔ ۲۔ اللہ کے دلوں کے بھید سے واقف ہونے کا یقین۔ ۳۔ قیامت کے روز اعمال ضائع ہونے کے خوف سے نفس کا رحیم کریم ہونا۔

۱۴۷۳۵- محمد بن احمد، عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن مسروق کے سلسلۂ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ان سے محبت الٰہی کے علامت کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے جواب میں فرمایا: قول باری تعالیٰ ہے اے محمد آپ لوگوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم کو اللہ سے محبت ہے تو تم میری اتباع کرو، پھر اللہ تم سے محبت کریگا۔ نیز اللہ اپنے محبوب کو ایسا فہم عطاء کرتا ہے کہ اس کے بعد وہ تمام امور کا مختار کل اللہ ہی کو سمجھتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: اللہ کے محبوب کا نفس خود اسکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے، نیز فرائض کی ادائیگی عنداللہ سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اس کے بعد عنداللہ نوافل کا درجہ ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے۔ میرا بندہ فرائض کی ادائیگی کے ذریعہ میرے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اور انسان نوافل کے ذریعہ اس حد تک میرا تقرب حاصل کر لیتا ہے کہ میں اس سے محبت شروع کر دیتا ہوں، اس کے بعد اس کے کان، زبان اور آنکھ میری مرضی کے مطابق استعمال ہوتے ہیں۔ اے سائل مراقبہ، توکل، ضیاء، اور رضاء الٰہی کا حصول اللہ کے محبین کی علامات ہیں۔ یہی نیک، زاہد، حکماء اور شرفاء انسان ہیں، یہی

شب بیدار افراد ہیں، انہی لوگوں کو اللہ نے اطاعت کے ذریعہ سعادت، حفاظت کے ذریعہ تقویٰ اور ولدیت کے ذریعے سیاست عطا کی ہے۔ یہی لوگ اپنے اعمال کو قلیل اور اللہ کی نعمتوں کو بڑا سمجھنے والے ہیں۔ انعامات پر شکر اور مصائب پر صبر کرنے والے ہیں۔ ان کے قلوب حسرت زدہ اور فراق کے خوف سے روشن ہیں۔ انہی لوگوں کو اللہ نے اپنی محبت کا ذائقہ اور اپنی مناجات کی مٹھاس عطاء فرمائی ہے، یہ لوگ شہوات ولذات سے اجتناب کرنے والے ہیں، ان کی زندگی بڑی خوشگوار زندگی ہے۔ ان کے قلوب لوگوں سے مستغنی ہیں، گویا ان کے قلوب اور اللہ کے درمیان حائل شدہ پردے دیئے گئے ہیں، اسی وجہ سے ان میں تعلق مع اللہ پیدا ہو گیا ہے۔[۱]

۱۴۷۳۶- جعفر بن محمد، عثمان بن محمد کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے حارث سے کہا کہ اللہ نے مجھے ظاہر و باطنی عام وخاص طور پر عام احوال میں بے شمار نعمتیں عطاء کی ہیں، لیکن اس کے باوجود میں صرف دو نعمتوں غم کے دفع اور رزق کے حصول پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ ان کے علاوہ دیگر تمام نعمتوں کے چھوٹا ہونے اور بڑے ہونے کی وجہ سے مجھے شکر کی توفیق نہیں ہوتی؟ حارث نے فرمایا یہ جاہلوں کا فعل ہے، ورنہ اللہ کی تمام نعمتیں بلاتفریق یکساں ہیں۔ ا۔ بعض مرتبہ نعمت چھوٹی ہوتی ہے، لیکن اسکی منفعت (جو اللہ ہی کے علم میں ہوتی ہے) بڑی ہوتی ہے۔ اور بعض مرتبہ حکمت الٰہیہ کی بناء پر انسان کو چھوٹی نعمت سے نوازا جاتا ہے۔ مثلاً اس کی طرف سے سرکشی کا خطرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض مرتبہ انسان مرض یا کسی دیگر ابتلا کی وجہ سے احکام الٰہیہ کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے، خوب دعائیں کرتا ہے، لیکن بحکم قرآنی تعلق مع اللہ کے ٹوٹنے کے خطرہ کے پیش نظر اس کا مرض ہر یا ابتلاء دفع نہیں کیا جاتا۔ اے سائل یہ سب کچھ حکمت الٰہیہ کے پیش نظر ہوتا ہے۔ قرآن میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں، چنانچہ حضرت خضر علیہ السلام کا والدین کا گمراہی اور اھل کشتی کے غرق ہونے کے خوف سے بچہ کو قتل کرنا اور کشتی کو توڑنا اس کی واضح مثال ہے۔

۱۴۷۳۷- جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان بن محمد کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

حارث بن اسد سے قول باری تعالیٰ "وعلی اللّٰہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین" کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا قوۃ ایمانی کے اعتبار سے توکل کے مختلف درجات ہیں۔ پھر ان سے حصول توکل کے طریقہ کے بارے میں سوال کیا گیا، جواب دیا قلب میں دائمی معرفت الٰہیہ کا ہونا، اللہ پر بھروسہ کرنا اور حیلہ بازی ختم کرنے سے توکل پیدا ہوتا ہے۔ پھر ان سے توکل کی تعریف پوچھی گئی۔ فرمایا ماسویٰ اللہ سے ترک طمع کر کے فقط اللہ پر اعتماد کرنا، قلب کو رضاء الٰہی کے مطابق ڈھالنا اور عبادت میں مجاہدہ کرنے کے نام توکل ہے۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ انسان کے قلب سے طمع کا کیسے خاتمہ ہوتا ہے، فرمایا اللہ کے توکل کے ساتھ ساتھ لوگوں سے استغناء برتنے سے انسان سے حرص کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب ابو حازم سے سوال کیا گیا کہ تمہارے پاس مال ہے؟ فرمایا میرا مخلوق سے استغنا اختیار کر کے اللہ پر توکل کرنا عین مال ہے۔ ابو حازم کہتے تھے دنیا دو قسم کی ہے، ا۔ میری، ۲۔ میرے غیر کی اپنی دنیا کو میں قبل از وقت حاصل نہیں کر سکتا اور دوسرے کی بلا اجازت استعمال نہیں کر سکتا۔ اسی کے ہم معنی شاعر کا یہ قول ہے:

اے انسان مخلوق کی بجائے خالق سے سوال کر۔ اس کے بعد حارث سے سوال کیا گیا کہ توکل کن چیزوں سے قوی ہوتا ہے؟ فرمایا اس کے تین سبب ہیں، ا۔ اللہ کے بارے میں حسن ظن قائم کرنا ۲۔ اللہ کو کسی کے بارے میں متہم نہ کرنا ۳۔ تقدیر الٰہی پر راضی ہونا۔ اور یہ چیز یقین کی صفائی اور اس کے اہتمام سے پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ یقین کامل کا نام توکل ہے۔ ذوالنون مصری کا قول ہے: سترہ درجات ہیں ان میں سے توکل سب سے اعلیٰ اور اجابت سب سے ادنیٰ درجہ ہے۔ پھر ان سے ارشاد ربانی ومن یتوکل علی اللّٰہ فھو حسبہ کے بابت سوال کیا گیا، فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر شی کو چھوڑ کر فقط اللہ کی ذات پر توکل کرنا، اس کے بعد ان سے توکل کو عیب دار بنانے والے

ا۔: اتحاف السادۃ المتقین ۹/۴/۲ ۶۱

اسباب کے بارے میں سوال کیا گیا فرمایا حرص کے پیدا ہونے اور تقویٰ کے ختم ہونے سے توکل میں نقص آ جاتا ہے۔[1]

۱۴۷۳۸- جعفر بن محمد، عثمان بن جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے اہل معرفت وایمان ہی کو توحید سے نوازا ہے، یہی لوگ ذات الٰہی کی حقیقت کے ادراک سے عجز کا دعویٰ کرنے والے اور پھر امور میں اللہ تعالیٰ کو مختار کل ماننے والے ہیں، علم کے مطابق عمل کرنا انہی لوگوں کا خاصہ ہے۔ انہی لوگوں کی اللہ نے قرآن میں صفات بیان فرمائی ہیں۔ عارفین کے مختلف درجات ہیں ۱۔ براہ راست خطاب الٰہی کا ادراک کرنے والے ہیں، ۲۔ منجانب اللہ انہیں فہم عطا کیا جاتا ہے جسکے بعد وہ خطاب الٰہی کا ادراک کرتے ہیں ان لوگوں کا ظاہر و باطن برابر ہے۔ یہی لوگ وحی کے امین اور اللہ کے اسرار کے محافظ اور اطاعت الٰہی میں مشغول رہنے والے ہیں۔

۱۴۷۳۹- جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

حارث سے انس باللہ کی علامت کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا مخلوق سے کنارہ کشی انس باللہ کی علامت ہے، پھر ان سے مخلوق سے کنارہ کشی کی علامت پوچھی گئی تو فرمایا مقامات خلوۃ کو مستقر بنانے اور ذکر الٰہی کے مٹھاس کے ذریعہ تفرد حاصل کرنا اسکی علامت ہے۔ جیسا کہ بعض حکماء مناجات میں فرماتے ہیں، اے اپنے ذکر کے ذریعہ مجھے مانوس کرنے اور اپنی مخلوق سے وحشت عطا کرنے والی ذات، نیز اللہ نے حضرت داودؑ سے فرمایا: اے داود میرے انس کے ذریعہ میرے غیر سے کنارہ کشی اختیار کرو۔ ایک عابد سے سوال کیا گیا کہ فلاں کا کیا حال ہے؟ فرمایا اس نے ذکر الٰہی سے انس کے ذریعہ مخلوق سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔ اسی طرح حضرت رابعہ بصری سے سوال کیا گیا ہے کہ آپ کو یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟ فرمایا ترک لایعنی اور ذات الٰہی سے انس پیدا کرنے کے ساتھ۔ ذوالنون مصری کا قول ہے: اے باری تعالیٰ آپ اپنے ذاکر اور محب کے انیس وجلیس ہیں۔

عبدالرحمٰن بن زید نے ایک راھب سے جلد کنارہ کش ہونے کے بابت سوال کیا تو فرمایا اگر تم اس کی لذت محسوس کرلو تو تم نفس کو چھوڑ دو اس لئے کہ یہی عبادت کا مغز ہے۔ پھر انہوں نے راہب سے سوال کیا کہ اس کا سب سے چھوٹا فائدہ کیا ہے؟ جواب دیا لوگوں کے اعتراض اور ان کے شرور سے سلامتی کا حصول اس کا اقل فائدہ ہے۔ پھر انہوں نے راہب سے سوال کیا کہ انس باللہ کا ذائقہ بندہ کو کب حاصل ہوتا ہے؟ فرمایا جب انسان تمام افکار کو ترک کر کے فکر آخرت اختیار کر لیتا ہے۔ بعض حکماء کا قول ہے: اے باری تعالیٰ مجھے آپ کے علاوہ دوسروں کا در اختیار کرنے والے لوگوں پر افسوس ہے۔ اے باری تعالیٰ آپ اپنے اولیاء کو انس اور توکل عطاء کرنے والے ہیں۔ آپ ان کے قلوب کے بھیدوں سے واقف ہیں۔ اے باری تعالیٰ آپ کی طرف وحشت پیدا ہونے کے وقت میں آپ کے ذکر کے ذریعہ انس حاصل کروں گا۔ ابن ادہم کا قول ہے: میں نے انس الٰہی حاصل کرلیا ہے۔ ایک حکیم کا قول ہے: اگر مجھے انس رحمٰن حاصل ہو جاتا ہے تو میں مخلوق سے کنارہ کش ہو جاتا ان سے انس باللہ کی علامت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا مخلوق سے کنارہ کشی اختیار کرنا اور قلب کا ذکر الٰہی کی مٹھاس سے محفوظ ہونا۔

۱۴۷۴۰- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

چار چیزوں (ایمان وکفر صدق وکذب اور توحید وشرک) کے درمیان موازنہ کرنا ضروری ہے۔

۱۴۷۴۱- حارث کا قول ہے: گناہ پر ترک اصرار کا سبب توبہ اور توبہ کا سبب ملازمت خوف الٰہی ہے۔

۱۴۷۴۲- حارث کا قول ہے: نفس کو نفع ونقصان کا مالک نہ سمجھنا اصل عبودیت ہے۔ آزمائش کا ظاہر اوہا ثابت قدمی کا نام تسلیم ہے۔ فضل الٰہی ورحمت الٰہی میں طمع کا نام امید ہے۔ تقدیر الٰہی پر رضا نفس کی مغلوبیت کا سبب ہے۔ ذات الٰہی کا حقیقت تک عدم

۱۔ المستدرک ۳/۳۴۳، واتحاف السادۃ المتقین ۵/۱۱۶، ۸/۱۲۱، ۵۶۹، ۹/۵۲۳

رسائی کا دعویٰ نہ کرنے والا کامل عاقل ہے۔ ہر شئی کا ایک جوہر ہوتا ہے۔ انسان کا جوہر عقل اور عقل کا جوہر صبر ہے۔

۱۴۷۴۳- محمد بن عبداللہ بن سعید، احمد بن قاسم فرائضی، حارث بن اسد محاسبی، یزید بن ہارون، شعبہ، قاسم، عطاء، ام الدرداء کے سلسلۂ سند سے ابوالدرداء کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: قیامت کے روز حسن اخلاق میزان میں سب سے زیادہ وزنی ہوگا۔

۱۴۷۴۴- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب تمتام، عفان، شعبہ، قاسم بن ابی بزہ، سلیمان بن احمد، احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی، حارث بن اسد، محمد بن کثیر کوفی، لیث بن ابی سلیم، عبدالرحمٰن بن اسد، ابیہ کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

صلاۃ خوف کے نزول سے قبل ایک موقع پر امر مشرکین میں مشغولیت کی وجہ سے آپ کی نماز ظہر، عصر اور مغرب فوت ہوگئی بعد میں آپ علیہ السلام نے ترتیب وار ان نمازوں کو ادا فرمایا۔

(۴۶۴) علی جریانی

۱۴۷۴۵- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیساپوری، ابوحامد احمد بن محمد بن حمران نیساپوری، اسماعیل بن عبداللہ شامی کے سلسلۂ سند سے سری سقطی کا قول مروی ہے:

ایک بار میں رجب، شعبان اور رمضان کے روزہ رکھنے کیلئے عبادان گیا، راستہ میں زاہد کبیر علی جریانی سے میری ملاقات ہوگئی۔ اس وقت روٹی کے ٹکڑے اور پیا ہوا نمک میرا زادراہ تھا، افطاری کے وقت میں نے ان کو افطاری کی دعوت دی، انہوں نے میرے زادراہ کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا تم کبھی کامیاب نہیں ہوگے۔ پھر انہوں نے میرے ساتھ افطاری کرنے کے بجائے جو کا ستو پھانک لیا میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی تو فرمایا وقت کی بچت کی وجہ سے چالیس برس سے میرا یہی معمول ہے۔ عبادان کے قریب میں نے ان سے نصیحت کی درخواست کی؟ فرمایا میں تمہیں پانچ باتوں کی نصیحت کرتا ہوں ا۔ فقر ۲ صبر ۳ ترک شہوات، ۴۔ مخالفت نفس، ۵۔ تمام امور میں رجوع الی اللہ۔ مذکورہ پانچ باتوں پر عمل کی برکت سے تمہیں پانچ چیزیں حاصل ہونگی۔ ا۔ زہد، ۲۔ قناعت، ۳۔ رضاء الٰہی، ۴۔ معرفت، ۵ شوق الی اللہ۔ اس کے بعد علی جریانی میری نظروں سے غائب ہوگئے۔

۱۴۷۴۶- جعفر بن محمد کے سلسلۂ سند سے سری سقطی کا قول مروی ہے:

ایک بار عبادان کے سفر میں کشتی میں علی جریانی سے میری ملاقات ہوگئی۔ افطاری کے وقت میں نے سامان سے جو کی دو روٹی اور پیا ہوا نمک نکال کر ان کو افطاری کی دعوت دی، انہوں نے میرے زادراہ پر ناگواری کا اظہار کیا۔ عبادان کے قریب میں نے ان سے وصیت کی درخواست کی؟ انہوں نے پانچ چیزوں کے لزوم کا حکم دیا ا صبر، ۲۔ فقر، ۳۔ ترک شہوت، ۴۔ مخالفت نفس، ۵۔ تمام امور میں رجوع الی اللہ پھر فرمایا ان کے عوض تمہیں پانچ چیزیں ملیں گی۔ ا۔ شکر، ۲۔ رضاء الٰہی، ۳۔ خوف الٰہی، ۴۔ رجاء، ۵۔ مصائب پر صبر، پھر ان کی برکت سے پانچ چیزوں کا اضافہ ہوگا ا۔ ورع خفی، ۲ تزکیہ قلوب۔ ۳ ترک مالایعنی ۴ قلب سے شہادت کا خاتمہ، ۵۔ فضولیات سے اجتناب پھر اس کی برکت سے پانچ باتیں اور عطاء ہونگی، ا۔ حیاۃ قلب، ۲۔ فہم، ۳۔ بیداری ۴۔ اطاعت الٰہی، ۵۔ صفاء اللہ عبادت پر اس کی برکت سے پانچ مزید چیزوں کا اضافہ ہوگا۔ ا۔ لطف، ۲۔ حلم، ۳۔ رأفت، ۴۔ رحمت، ۵۔ نار دوزخ کا خوف۔

(۴۶۵) فدیم رحمہ اللہ

۱۴۷۴۷- صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ فدیم نے شریک بن عبداللہ قاضی کو یحییٰ برمکی کے گھر سے شب میں نکلتے ہوئے دیکھکر فرمایا میں ایسے صاحب علم سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں،

۱۴۷۴۸-عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید بن زیاد اعرابی، محمد بن مؤمل قرشی، ابوھاشم محمد بن سعید ابوعلی کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ:

ایک بار طواف کعبہ کے درمیان ایک اعرابیہ کو میں نے حسب ذیل اشعار کہتے سنا۔

(۱) اے باری تعالٰی تیری طرف رجوع کرنے والے شخص کے بعید ہونے کے باوجود تو قریب ہے، (۲) تو ہر جگہ سنتا ہے اور ہر ایک کی پکار کا جواب دیتا ہے (۳) اے بیماروں کے شفایاب کرنے والے نفوس کا معالج تو ہی ہے۔ (۴) تیری محبت وصل کے علاوہ ہر ایک کا وصل ومحبت وحشت کا سبب ہے۔ (۵) تو قلوب کی روح ہے تیرے ہی ذریعہ قلوب کی روح ہے تیرے ہی ذریعہ قلوب حیاۃ وراحت حاصل کرنے والے ہیں۔

(۴۶۶) شریح بن یونس

۱۴۷۴۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی کے سلسلہ سند سے احمد بن ضحاک خشاب، کا قول مروی ہے:

ایک بار مجھے شریح بن یونس کی خواب میں زیارت ہوئی، میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ رہا فرمایا میری مغفرت کردی گئی۔ اور محمد بن بشیر بن عطاء کندی کے محل کے ساتھ مجھے محل عطاء کیا گیا، میں نے ان سے کہا آپ تو ہمارے نزدیک محمد بن بشیر سے افضل تھے؟ ان کے بابت ایسی بات مت کہو، کیوں کہ ہر مؤمن ومؤمنہ کی دعا میں ان کا حصہ ہے، اسلئے کہ وہ زندگی میں تمام مسلمان مرد اور عورتوں کی مغفرت کیلئے دعا کیا کرتے تھے۔

۱۴۷۵۰- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل کے سلسلہ سند سے شریح بن یونس کا قول مروی ہے:

میں نے خواب میں منجانب اللہ اختیار ملنے پر اس سے اسکی رضا کا سوال کیا۔

۱۴۷۵۱-محمد بن ابراہیم، حامد بن شعیب کے سلسلہ سند سے شریح بن یونس کا قول مروی ہے:

ایک شب دریا کے کنارہ میں نے مینڈک کی فریاد کی آواز سنی (جو سانپ کے دھن میں پھنس گیا تھا) میں نے سانپ کو اس کو چھوڑنے کیلئے اللہ کا واسطہ دیا تو سانپ نے اسے چھوڑ دیا۔

۱۴۷۵۲-عبداللہ، محمد بن ابراہیم بن ابان الھراج، شریح بن یونس، اسماعیل بن خالد، مجالد، شعبی کے سلسلہ سند سے جابر کا قول مروی ہے

ایک اعرابی نے آپ علیہ السلام سے نسب النبی کے بابت سوال کیا؟ آپؐ نے اسے سورۃ اخلاص، سنادی۔

۱۴۷۵۳-عبداللہ محمد بن ابراہیم، شریح بن یونس، علی بن ثابت، حمزہ نصبی، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ہے:

کھانے میں بسم اللہ بھولنے والا کھانے سے فراغت پر سورۃ اخلاص، پڑھے۔[۱]

۱۴۷۵۴-ابوعلی محمد بن حسن، عباس بن احمد وشاء، شریح بن یونس، ابوحفص ابار عمر بن عبدالرحمن، محمد بن جحادۃ، کے سلسلہ سند سے ابوصالح کا قول مروی ہے:

اقامت شروع ہونے کے بعد ایک شخص کو مسجد سے نکلتے دیکھ کر ابوہریرہ سے فرمایا یہ رسول اللہ کا نافرمان ہے۔

۱۴۷۵۵-سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، شریح بن یونس، ابوحفص ابار، محمد بن جحادۃ، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید کا قول

۱۔ صحیح ابن حبان ۱۳۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۱۰. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۴۵۴. ومجمع الزوائد ۵/۲۳. والأذکار ۲۰۷. واللآلئ المصنوعۃ ۲/۱۳۶.

مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

قیامت کے روز ظالم حکمران کو سب سے سخت عذاب ہوگا۔[1]

۱۴۷۵۶- سلیمان بن احمد، محمد بن ہاشم بن ابی دیمک، شریح بن یونس، ابو خالد احمد، مجالد، شعبی، حارث کے سلسلۂ سند سے علی کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: اے لوگو قلوب کی اصلاح کی کوشش کرو۔[2]

۱۴۷۵۷- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، شریح بن یونس ابو الحارث، ابراہیم بن خیثم بن عراک بن مالک کے والد و دادا کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے:

۱۴۷۵۸- ابراہیم بن محمد بن حمزہ، حامد بن شعیب، شریح بن یونس، ولید بن مسلم، ثور بن یزید، خالد بن معدان، کے سلسلۂ سند سے عبدالرحمٰن بن عمر سلمی اور حجر بن حجر کا قول مروی ہے:

ایک روز نماز فجر کے بعد آپؐ نے ایسا اثر انگیز وعظ فرمایا کہ ہماری آنکھیں پرنم ہوگئیں اور ہمارے قلوب دھک گئے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اس وعظ سے ہمیں آپ کا دنیا سے جلد رخصت ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے آپ ہمیں کوئی وصیت کیجئے؟ آپؐ نے فرمایا میں تمہیں سمع و اطاعت کی وصیت کرتا ہوں، اگر تمہارا حاکم عبد حبشی ہی کیوں نہ ہو۔ میرے بعد متعدد اختلافات رونما ہوں گے۔ اس وقت تم پر مجھ سمیت خلفاء راشدین کی پیروی اور بدعات سے اجتناب لازم ہے، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔[3]

۱۴۷۵۹- قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، حامد بن شعیب، شریح بن یونس، یزید بن ہارون، عبداللہ علی بن ابی مساور، عکرمہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

عبدالمطلب کو خواب میں بئر زمزم کھودنے کا حکم دیا گیا؟ صبح انہوں نے قوم کو جمع کر کے خواب کا تذکرہ کیا قوم نے کہا اس کا مقام تو آپ معلوم کریں، چنانچہ دوسری شب انہیں خواب میں اس کے مقام سے مطلع کیا گیا، صبح پھر عبدالمطلب نے قوم کو اس کے مقام سے آگاہ کیا قوم نے کہا وہ تو بنی خزاعہ کی جگہ ہے، اور وہ آپ کو اس کی اجازت نہیں دیں گے۔

لیکن عبدالمطلب نے بنو خزاعہ کے حارث نامی شخص کو اپنے ساتھ کیا، اور دونوں نے کوشش کر کے کنواں کھود دیا۔

(۴۶۷) سری سقطیؒ[4]

۱۴۷۶۰- جعفر بن محمد بن نصیر، ابن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے منقول ہے مجھے عذاب دوزخ کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔

۱۴۷۶۱- سری سقطی کا قول ہے:

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۲۳۸/۱. ومجمع الزوائد ۱۹۷/۵. ۲۳۶. والترغیب والترہیب ۱۶۷/۳. وکنز العمال ۱۴۶۴۴.

۲۔ مجمع الزوائد ۹۰/۲. والترغیب والترہیب ۳۱۹/۱. وکنز العمال ۲۰۵۷۵.

۳۔ سنن ابی داؤد ۴۶۰۷. وسنن الترمذی ۲۶۷۶. ومسند الامام احمد ۱۲۶/۴. ۱۲۷. وسنن الدارمی ۴۴/۱. والمستدرک ۹۶/۱، ۹۷، ۳۸۰/۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۴۶/۱۸. ۲۴۹. وصحیح ابن حبان ۱۰۲. والسنن الکبیر للبیہقی ۱۱۴/۱۰. والسنة لابن ابی عاصم ۴۹۶/۲. ومشکاة المصابیح ۱۶۵ وشرح السنة ۲۰۵/۱.

۴۔ تاریخ بغداد ۱۸۷/۹.

منجانب اللہ چہرہ کے سیاہ ہونے سے دن میں متعدد بار میں چہرہ کو دیکھتا ہوں۔

۱۴۷۶۲- سری کا قول ہے:

ذلت کے خوف سے اجنبی حالت میں دنیا سے جانا مجھے پسند ہے:

۱۴۷۶۳- سری کا قول ہے:

تیس برس سے شہد میں گوشت ملا کر کھانے کی طرف میرا نفس مجھے دعوت دے رہا ہے، لیکن تا حال ایسا نہیں ہوسکا۔

۱۴۷۶۴- سری کا قول ہے:

اللہ اور اس کی مخلوق عمل دخل کے بغیر میں نے فقط ایک لقمہ کھانے کیلئے بڑی جدوجہد کی، لیکن میں اپنے مقصد میں ناکام رہا۔

۱۴۷۶۵- سری کا قول ہے:

ایک روز ہم مکہ سے بعض مقامات کی زیارت کیلئے نکلے، راستہ میں سے ایک سبزی کا کچھا یہ سمجھ کر کہ اس میں کسی کا عمل دخل نہیں ہے میں نے اٹھالیا، میں نے اس پر شکر ادا کیا۔ پھر ایک ساتھی نے مجھے ایک اور سبزی کا کچھا دیا، لیکن میں نے یہ کہہ کر کہ اس میں تمہارا عمل دخل ہے اسے قبول نہیں کیا۔

۱۴۷۶۶- سری کا قول ہے:

ایک وقت زمین پر صرف چار متقی تھے۔

(۱) حذیفہ مرعشی، (۲) ابراہیم بن ادہمؒ (۳) یوسف بن اسباط، (۴) سلیمان خواص۔

۱۴۷۶۷- سری کا قول ہے:

طرسوس میں گھر میں میرے ساتھ دو عبادت گزار جوان بھی تھے۔ وہ گھر کے تنور میں روٹی پکاتے تھے، ایک روز وہ تنور ٹوٹ گیا، میں نے اسکے عوض اپنی طرف سے ان کیلئے ایک دوسرا تنور بنوادیا۔ لیکن انہوں نے تقویٰ کی بناء پر اس میں روٹی نہیں لگائی۔

۱۴۷۶۸- سری کا قول ہے:

ابو یوسف غسولی نے اہل روم سے جنگ کے موقع پر حلال ہونے کے باوجود ان کے کھانے اور پھل استعمال نہیں کئے۔ ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا زہد تو حلال چیزوں ہی میں کیا جاتا ہے۔

۱۴۷۶۹- سری کے نزدیک دین کا حصول برائے کسب قابل مذمت تھا، اور ان کے نزدیک انسان کیلئے ذلت کا باعث تھا۔

۱۴۷۷۰- عمر بن احمد بن شاہین، علی بن حسین بن حرب کا قول مروی ہے:

ایک بار میرے والد نے میرے ذریعہ سری کے پاس اسہال کی دوائی بھیجی، سری نے مجھ سے اس کی قیمت معلوم کی، میں نے کہا مجھے معلوم نہیں ہے، سری نے فرمایا، اپنے والد کو میرا اسلام دے دینا اور ان سے کہنا کہ ہم پچاس برس سے جس چیز (دین کو ہیشہ بنانا) سے منع کررہے ہیں آپ ہمیں اس کی دعوت دے رہے ہو۔

۱۴۷۷۱- محمد بن ابراہیم بن محمد کے سلسلۂ سند سے علی بن عبدحمید غضائری کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بار سری کے دروازہ پر دستک دی، سری نے دروازہ کے نزدیک کھڑے ہو کر فرمایا اے باری تعالیٰ مجھے مشغول کرنے والے کو مشغول کر، چنانچہ ان کی دعاء کی برکت سے میں نے چالیس پیدل حج کئے۔

۱۴۷۷۲- ابو عبداللہ احمد بن محمد ابراہیم اصبہانی، ابو حامد احمد بن محمد بن حمدان، اسماعیل بن عبداللہ شامی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے۔

پانچ صفات کا حامل انسان بہادر ہے:

(۱) استقامت، (۲) کوشش، (۳) بیدار، (۴) مناجات، (۵) ملانے کی یاد۔

۱۴۷۷۳- ابوعبداللہ، ابوحامد، اسماعیل کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

دس چیزوں پر عمل کے ذریعہ محبت الٰہی کا حصول ممکن ہے:

(۱) نوافل پڑھنا، (۲) خیر خواہی، (۳) قرآن سے محبت کرنا، (۴) احکام الٰہی پر صبر کرنا، (۵) امر الٰہی کو ترجیح دینا، (۶) حیاء پیدا کرنا، (۷) محبت الٰہی میں مشقت برداشت کرنا (۸) قلیل پر راضی ہونا، (۱۰) قناعت سے کام لینا۔

۱۴۷۷۴- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد، اسماعیل بن عبداللہ شامی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

خوف الٰہی کے پیدا ہونے کے دس اسباب ہیں:

(۱) غم آخرت (۲) افسردہ رہنا، (۳) خشیت، (۴) کثرت گریہ، (۵) شب و روز تضرع (۶) مقامات راحت سے دور رہنا، (۷) متفکر رہنا، (۸) قلب کا خائف ہونا، (۹) زندگی کا تنگ ہونا، (۱۰) مناجات۔

۱۴۷۷۶- ابراہیم بن محمد بن یحیٰی، ابوعباس سراج، سری کے سلسلۂ سند سے انکے والد کا قول مروی ہے:

صبح و شام نفع کے حصول کی کوشش کرنے والے پر مجھے تعجب ہے۔

۱۴۷۷۷- ابراہیم بن محمد، ابوعباس سراج، سری کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

اگر نفوس بدنوں پر شفیق ہوتے تو ان سے زیادہ اپنی اولاد پر محبت کی وجہ سے شفیق ہوتے۔

۱۴۷۷۸- احمد بن محمد بن مقسم، ابوقاسم مطرز و جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

کاش پوری مخلوق کا غم مجھ پر ڈال دیا جاتا۔

۱۴۷۷۹- ابی احمد، ابوقاسم، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

انسان کا نفس انسان کو لوگوں سے دور کرنے والا ہے۔

۱۴۷۸۰- احمد بن محمد بن حسن، عباس بن یوسف شکلی۔ محمد بن اسحاق سلمی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

وقت ضائع کرنے اور خود کو صالح سمجھنے والا انسان دھوکہ میں ہے۔

۱۴۷۸۱- عمر بن احمد بن عثمان، علی بن حسین بن حرب قاضی، کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک صاحب بصیرت انسان سے عالم سوء کی علامت پوچھی گئی تو فرمایا شہرت کی وجہ سے دوسروں کو حقیر سمجھنے والا عالم عالم سوء ہے۔

۱۴۷۸۲- جعفر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک روز سری نے کام میں تاخیر کرنے پر فرمایا اس سے قلب منتشر رہتا ہے۔

۱۴۷۸۳- سری کا قول ہے: اے لوگو ظاہر کو باطن کے مطابق بناؤ۔

۱۴۷۸۴- ابوجعفر سمال کا قول ہے۔ سری نے میرے گرد لوگوں کے اجتماع کو ناپسند فرمایا۔

۱۴۷۸۵- سری کا قول ہے:

تواضع کے ساتھ عبادت الٰہی میں مشغول ہونا: دخول جنت کا سبب ہے۔

۱۴۷۸۶- سری کا قول ہے:

عدم سوال دخول جنت کا شارٹ کٹ راستہ ہے۔

۱۴۷۸۷- جنید کا قول ہے:

ایک روز سری نے مجھ سے شکر کی تعریف پوچھی، میں نے جواب دیا نعمت کے وقت معاصی سے اجتناب کرنا۔ سری نے میری تحسین فرمائی۔

۱۴۷۸۸- جعفر بن محمد، نصر بن ابی نصر کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

سری نے ایک شخص کے سوال کے جواب میں درج ذیل شعر کہا۔

محبت الٰہی سے عاری انسان کو کیا معلوم کہ اس کی موت کس حال میں آئیگی۔

۱۴۷۸۹- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن حسین بغدادی، احمد بن صالح، محمد بن عبدوس، عبدوس بن قاسم کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے

پانچ چیزوں کے علاوہ کل دنیا میں فضول ہے:

(۱) سیر کنندہ روٹی، (۲) سیراب کنندہ پانی، (۳) جسم کو چھپانے والا کپڑا، (۴) گزارہ لائق مکان، (۵) عمل کے مطابق علم۔

۱۴۷۹۰- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

چار چیزیں انسان کی بلندی کا ذریعہ ہیں:

(۱) علم، (۲) ادب، (۳) عفت، (۴) امانت۔

۱۴۷۹۱- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید، کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

اے باری تعالیٰ میں تیرے ہر قسم کے عذاب سے پناہ کا طالب ہوں۔

۱۴۷۹۲- عثمان بن محمد بن عثمانی، ابو عباس قریشی، بکیر بن مقاتل بغدادی، عباس بن یوسف شکلی، احمد بن محمد صوفی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

دو چیزیں تعلق مع اللہ کو ختم اور چار چیزیں تعلق مع اللہ کو مستحکم کرنے والی ہیں:

(۱) فرائض کے بجائے نوافل کا اہتمام (۲) ظاہر کا باطن کے موافق نہ ہونا۔ (۱) بلاوجہ گھر سے باہر نہ جانا، (۲) جذبہ خدمت کا ہونا (۳) مصائب پر صبر کرنا، (۴) کرامت کو پوشیدہ رکھنا۔

۱۴۷۹۳- محمد بن احمد بن یعقوب بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی، عبداللہ بن میمون کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

بڑی سے بڑی تکلیف کو منجانب اللہ نعمت سمجھنے کا نام صبر ہے۔

۱۴۷۹۴- محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن شاکر کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک شب وظیفہ پڑھنے کے دوران محراب کی طرف پاؤں کرنے پر مجھے تنبیہ کی گئی جسکی وجہ سے میں نے ابدی طور پر اس سے اللہ سے معافی مانگی۔

۱۴۷۹۵- عمر بن احمد بن عثمان، جعفر کے سلسلۂ سند سے احمد بن طلف کا قول مروی ہے:

ایک روز میں نے سری کی خانقاہ میں جدید لوٹا شکستہ دیکھ کر ان سے اس کی وجہ پوچھی؟ سری نے فرمایا ایک شب میں نے اس کو پانی سے پر کر کے ٹھنڈا کرنے کیلئے سائبان پر رکھ دیا، خواب میں ایک حسین وجمیل باندی نے مجھے اس پر تنبیہ کی، خواب ہی میں نے اسے پاؤں مارا، بیدار ہونے کے بعد میں نے اسے مکسور پایا۔

۱۴۷۹۶- ابو نصر ظفر بن احمد صوفی، علی بن احمد ثعلبی، احمد بن فارس فرغانی، علی بن عبد الحمید حلبی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

باطن کے خلاف دعویٰ کرنے والا انسان گمراہ ہے۔

۱۴۷۹۷- ابونصر نیساپوری صوفی، علی بن احمد ثعلبی، احمد بن فارس، علی بن عبدالمجید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

انسان کے اندر خوف ورجاء دونوں کا ہونا ضروری ہے۔

۱۴۷۹۸- احمد بن محمد بن محمد حسن عطار، ابوحسن بن ابی عباس زیات، محمد بن مفضل کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

اے انسان دنیا کی طرف توجہ سے تیرا اللہ سے رابطہ منقطع ہو جائیگا۔ اور زمین پر اکڑ کر مت چل، کیونکہ آخر یہی تیری کل آرام گاہ بننے والی ہے۔

۱۴۷۹۹- ابوحسن بن مقسم، ابوقاسم مطرز، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک نبی نے اپنی قوم سے فرمایا: اے لوگو حیاء داری اپناؤ۔

۱۴۸۰۰- جعفر بن محمد، محمد بن حسن، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

مقربین کے قلوب سوابق اور ابرار کے قلوب خواتیم سے معلق ہیں،

۱۴۸۰۱- گزشتہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

تاریک شب میں قلوب نرم پڑ جاتے ہیں۔

۱۴۸۰۲- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، سعید بن عثمان کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

عبداللہ بن مطرف کا قول ہے: عمل کی بہ نسبت اس کا خالی از ریاء ہونا اہم ہے۔

۱۴۸۰۳- احمد بن محمد، سعید بن عثمان کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

عمل کرنے کی نسبت درستگی نیت زیادہ اہم ہے۔

۱۴۸۰۴- ابوحسن بن مقسم، ابوحسن بن عباس، محمد بن فضل کے سلسلۂ سند سے سری کے قول مروی ہے:

بھائیوں سے بھی راز افشا مت کرو، برے دوستوں سے احتیاط کرو۔ دشمن کی مانند دوست سے بھی بے خوف مت ہو۔

۱۴۸۰۵- ابوحسن بن مقسم، ابوبکر نساج کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

گھر کے باہر سے اندر رہنا اگر مجھے افضل معلوم ہوتا تو میں کبھی گھر سے نہ نکلتا۔

۱۴۸۰۶- ابن مقسم، ابوبکر نساج، کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

وقت ضائع کرنے والے انسان کو روز قیامت ندامت کا سامنا ہوگا۔

۱۴۸۰۷- ابن مسقم، ابوقاسم مطرز، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ابن مبارک نے فضیل سے فرمایا لوگوں سے ہم نے علم اور آپ سے حکمت حاصل کی۔

۱۴۸۰۸- جعفر بن محمد، ابن مقسم، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک بار مرض کی حالت میں کچھ عبادت کرنے والے میرے پاس دیر تک بیٹھے رہے، پھر انہوں نے مجھ سے دعا کی درخواست کی، میں نے دعا کی کہ اے اللہ ہمیں آداب عیادت کی تعلیم عطاء فرما۔

۱۴۸۰۹- ابوبکر بن احمد بن محمد بن عقیل وراق نیساپوری، احمد بن محمد بن ابراہیم بلاذری، عمری کے سلسلۂ سند سے ابوبکر عطشی کا قول مروی ہے۔ ایک بار میرے استفسار پر سری نے فرمایا بھوک حکمت اور شکم سیری بدہضمی کا سبب ہے۔

۱۴۸۱۰- جعفر بن محمد، عمر بن احمد بن عثمان، کے سلسلۂ سند سے احمد بن خلف کا قول مروی ہے:

ایک روز سری نے مجھ سے فرمایا ایک چڑیا سائبان پر آ کر بیٹھ جاتی ہے۔ میں روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر ہاتھ میں رکھکر اس کے سامنے کر دیتا ہوں، وہ آ کر کھالیتی ہے، لیکن ایک روز میرے عمدہ نمک کھانے کی وجہ سے اس نے ایسا نہیں کیا، میں نے اس وقت آیندہ عمدہ نمک کے استعمال سے توبہ کی تب جا کر حسب سابق وہ میری طرف آئی اور اس نے اپنی غذا کھائی۔

۱۴۸۱۱-ابو حفص عمر بن شاہین واعظ، عبداللہ بن عبیداللہ کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک بار عید کے روز ایک یتیم کی حاجت پوری کرنے کی وجہ سے معروف کرخی نے دل سے میرے لئے دعا کی تھی۔ انہی کی دعا کی برکت کی بدولت مجھے یہ مقام رفیع حاصل ہوا ہے۔

۱۴۸۱۲- ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم اصبہانی، احمد بن محمد بن حمران نیسا پوری، اسماعیل بن عبداللہ شامی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

تین چیزیں اخلاق ابرار سے ہیں:

(۱) فرائض کی ادائیگی، (۲) محارم سے اجتناب، (۳) بیداری۔ تین چیزیں حصول رضاء الٰہی کا سبب ہیں، (۱) کثرۃ استغفار (۲) تواضع، (۳) کثرۃ سے صدقہ کرنا۔ اور تین چیزیں اللہ کی ناراضگی کا سبب ہیں، (۱) لعب، (۲) مزاح، (۳) غیبت اور حسن ظن باللہ ان سب کی اصل ہے۔

۱۴۸۱۳-محمد بن عبداللہ رازی، عبدالواحد بن بکر، ابو بکر انماطی، احمد بن عمر خلقانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

عید کے موقع پر سری نے دوسرے شخص کے ثواب میں اضافہ کی نیت سے اسے ناقص سلام کیا۔

۱۴۸۱۴- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

مجھ سے تمام انسان مخنثین سمیت افضل ہیں۔

۱۴۸۱۵- محمد بن حسین موسیٰ، فضل بن حمدان، علی بن عبدالحمید غضائری کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

نعمت کی ناقدری کرنے سے نعمت سلب کر لی جاتی ہے۔

۱۴۸۱۶-حاجت کا عدم اظہار استغنیٰ کا سبب ہے۔

۱۴۸۱۷-سری کا قول ہے: ادب عقل اور زبان قلب کی ترجمانی کرتی ہے، چہرہ قلب کا آئینہ ہے۔

۱۴۸۱۸-سری کا قول ہے:

قلب کی تین قسمیں ہیں:

(۱) پہاڑ کی مانند مضبوط، (۲) کھجور کے درخت کی مانند، (۳) پرندوں کے پروں کی مانند۔ نیز فرمایا غلبہ نفس سب سے بڑی قوت ہے۔ بڑوں کے مطیع کے چھوٹے مطیع ہوتے ہیں۔ حقوق اللہ کا خیال معرفت کی نشانی ہے۔ عیوب نفس لا پرواہی اندھے پن اور کثرۃ خطاء قلت صدق کی علامت ہے۔

پانچ چیزیں انسانی کامیابی کا ذریعہ ہیں:

(۱) حلال کمائی، (۲) عدم سوال، (۳) عدم خیانت، (۴) الات معاصی کا عدم استعمال، (۵) عدم ظلم۔

پانچ باتیں احسن ہیں:

(۱) گناہوں پر گریہ، (۲) عیوب کی اصلاح، (۳) اطاعت الٰہی، (۴) قلوب کی شک سے پاکیزگی، (۵) خواہش کی مخالفت،

پانچ چیزیں تزکیہ قلب کا ذریعہ ہیں:

(۱) خوف الٰہی، (۲) اللہ سے امید وابستہ رکھنا، (۳) صرف اللہ سے حیاء رکھنا، (۴) صرف اللہ سے محبت رکھنا، (۵) انس باللہ۔

۱۴۸۱۹- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

دین کو شہوۃ پر ترجیح دینے والا انسان قابل مدح ہے۔ اس کے خلاف کرنے والا انسان ہلاک ہونے والا ہے۔ جنید بن محمد کا قول مروی ہے سری کی وفات کے وقت میں ان کے سرہانے رونے لگا، انہوں نے آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا تو میں نے ان سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا اشرار کی محبت سے اجتناب کرو،

۱۴۸۲۰- جعفر، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

سبب پر نظر کرنے والا طلب صادق سے محروم کردیا جاتا ہے۔

۱۴۸۲۱- جعفر، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

کچھ لوگ مریضوں کی طرح کھاتے اور غرق ہونے والوں کی طرح سوتے ہیں۔

۱۴۸۲۲- جعفر، محمد، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ہم لوگ اکٹھے جمعہ پڑھتے تھے، ایک روز جنازہ کی وجہ سے مجھ سے جمعہ میں تاخیر ہوگئی۔ بعد میں جب میں نے جمعہ پڑھنے کا ارادہ کیا تو میرے نفس نے کہا لوگ تجھے کیا کہیں گے۔ میں نے نفس سے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تیس برس سے تو لوگوں کو دکھانے کیلئے نماز پڑھتا رہا۔ لہٰذا اس دن سے ریاء سے حفاظت کی خاطر میں مختلف جگہوں پر نماز پڑھتا ہوں۔

۱۴۸۲۳- عبداللہ، ابوعبداللہ مقری کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ایک دیرانی سے سوال کیا کہ تمہیں سبزہ زار سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اس نے کہا قلوب کے تفکر کے سمندر میں غوطہ لگانے کی وجہ سے آنکھوں پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ لیکن سبزہ دیکھنے سے ان کی نسیم حیاۃ لوٹ آتی ہے۔

۱۴۸۲۴- احمد بن محمد بن مقسم، ابوبکر بن باقلانی، ابی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

شبہات کا تارک ترک شہوات پر قابو پالیتا ہے۔

۱۴۸۲۵- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

جمعہ میں اپنے گرد ہجوم کو دیکھ کر میں اللہ سے دعاء کرتا ہوں کہ اے اللہ انہیں عبادت کی ایسی حلاوۃ عطاء فرما کہ میرے پاس انکا اجتماع ختم ہوجائے۔

۱۴۸۲۶- سری کا قول ہے:

اے لوگو خالص رضا الٰہی کی خاطر اعمال صالحہ کرو۔

۱۴۸۲۷- جنید کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

پہلے ہم ابن حنبل اور بشر بن حارث کے ذریعہ اللہ کی حفاظت طلب کرتے تھے، ان کے جانے کے بعد اب سری کے ذریعہ اللہ کی حفاظت طلب کرتے ہیں۔

۱۴۸۲۸- ابوحسن بزار، عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابن حنبل کا قول مروی ہے:

سری طیب غذا، اور شدت ورع سے مشہور تھے۔

۱۴۸۲۹- جنید کا قول مروی ہے:

سری اپنے مریدین سے فرمایا کرتے تھے میں تمہارے لئے رجائے عبرت ہوں۔ اے جوانو! عمل جوانی کو غنیمت جان کر خوب عمل کرو۔ شب میں ذکر کرتے ہوئے سری بے حال ہو جاتے۔ پھر ان کی آنکھوں سے آنسو کا سمندر بکراں امنڈ آتا۔

۱۴۸۳۰- سری کا قول مروی ہے۔

لوگوں کا یہ حال ہے کہ اگر ان کا نفس جسم ہلاک ہو جائے تو پھر بھی وہ رجوع الی اللہ نہیں کرتے۔ اور میرا حال بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔

۱۴۸۳۱- سری کے سامنے کوئی بات ذکر کی گئی تو فرمایا تو فرمایا یہ زاد (توشہ) قبر سے نہیں ہے۔

۱۴۸۳۲- ابوبکر محمد بن احمد بن محمد مفید، ابوعبداللہ محمد بن جنید، سری، ہشیم، عبداللہ بن ابی صالح کے والد کے سلسلہ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے۔

فرمان نبوی ہے[1]

تیرا ساتھی تجھے جو صدقہ کرے اس کو (محبت کے ساتھ) دائیں ہاتھ میں لے۔

۱۴۸۳۳- محمد بن علی سحل، محمد بن فضل بن جابر، سری بن مغلس، داود بن عمرو، مروان بن معاویہ، عبدالواحد بن ایمن کی، عبید بن رفیعہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے۔

احد کے روز کفار سے شکست کھانے کے بعد آپ علیہ السلام نے فرمایا اے باری تعالیٰ تمام تعریفیں آپ ہی کیلئے ہیں آپ کے بندہ کوئی کھول اور آپ کے کھلے کو کوئی بند نہیں کر سکتا۔[2]

۱۴۸۳۴- حسن بن علی بن شہریار، سری بن مغلس، سفیان بن عیینہ، مجالد، کے سلسلہ سند سے شعبی کا قول مروی ہے۔

فاطمہ بنت قیس نے اپنے بھائی کو (حدیث الجساسہ) سنائی۔

۱۴۸۳۵- حسن بن علی، سری بن مغلس، عبداللہ بن میمون، عبیداللہ، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے۔

ایک بار آپ ہمارے سامنے تشریف لائے، آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔[3]

(۶۶۸)۔ ابراہیم بن شماس[4]

۱۴۸۳۶- سلیمان بن احمد، احمد بن علی الابہاری، ابراہیم بن شماس، اسماعیل بن عیاش، عبدالرحمن بن زیاد بن انعم، سلیمان بن عمار، مسلم بن یسار کے سلسلہ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے۔[5]

فرمان نبوی ہے

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۰ وسنن ابی داؤد ۳۲۵۵. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/۶۵ والمستدرک ۳۰۳/۴. وفتح الباری ۲۲۸/۱۲ ومشکاۃ المصابیح ۳۴۱۵

۲۔ مسند الامام احمد ۴۲۴/۳. والمستدرک ۱/۵۰۷. ۲۳/۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۴۰۰۵ والادب المفرد ۶۹۹ ومجمع الزوائد ۱۲۱/۶

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۰. وسنن ابی داؤد ۴۲۷۱ وفتح الباری ۲۶۷/۱۳ ومشکاۃ المصابیح ۹۲ ۵۵

۴۔ تاریخ بغداد ۶/۹۹

۵۔ تاریخ بغداد ۶/۱۰۰

اے لوگو حضرت سلیمانؑ کی منجانب اللہ عطاء کردہ عظیم الشان حکومت سے تم واقف ہو، لیکن اس کے باوجود حضرت سلیمان میں نہایت درجہ تواضع تھی،

۲۔ جسکی بناء پر انہوں نے کبھی آسمان کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔

(۴۶۹)۔ محمد بن عمرو مغربی

۱۴۸۳۷۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن محمد فارسی، کے سلسلۂ سند سے ابوزرعہ کا قول مروی ہے:

محمد بن عمرو مغربی نے میرے پاس اٹھارہ روز قیام کے دوران کوئی خورد و نوش نہیں کیا۔ مصر میں میں نے ان سے بڑا اصلاح یافتہ انسان نہیں دیکھا۔

۱۴۸۳۸۔ ابومحمد بن حیان، محمد بن یحیٰی، ابراہیم بن ایوب کے سلسلۂ سند سے محمد بن عمرو مغربی کا قول مروی ہے:

میں پورے ماہ رمضان میں پندرہ دن کے وقفہ سے صرف دو روٹی کھاتا ہوں۔

۱۴۸۳۹۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن عمرو مغربی، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کے سلسلۂ سند سے ابوامامہ کی باندی کا قول مروی ہے:

میرے آقا ابوامامہ فیاضی کی وجہ سے کثرت سے صدقہ کرتے تھے۔ کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں جانے دیتے تھے، ایک روز ان کے پاس صرف تین دینار تھے۔ وہ بھی انہوں نے یکے بعد دیگر آنے والے سائلوں پر خرچ کر دیئے۔ اس روز ان کا روزہ تھا۔ میں نے ان کو نماز ظہر کیلئے بیدار کیا، بیدار ہونے کے بعد وہ نماز کیلئے تشریف لے گئے، میں نے قرض لے کر ان کیلئے افطاری تیار کی، پھر ان کے بستر کی صفائی کے دوران، بستر کے نیچے سے مجھے تین سو دینار ملے۔

ابوامامہ نماز مغرب کے بعد تشریف لائے، میں نے کھانا پیش کیا تو بہت خوش ہوئے، کھانے سے فراغت پر میں نے ان کو تین سو دینار کے بدلے میں بتایا تو وہ بے حد خوش ہوئے، میں نے اسی وقت زنار توڑ کر اسلام قبول کر لیا، ابن جابر کہتے ہیں کہ میں نے اس سے باندی کو حمص کی مسجد میں خواتین کو قرآن و سنت کی تعلیم دیتے دیکھا۔

۱۴۸۴۰۔ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن، ابن عمرو مغربی، عثمان بن سعید، محمد بن مہاجر، ابن حلبس کے سلسلۂ سند سے ابوادریس کا قول مروی ہے:

حضرت موسیٰ نے اللہ سے قیامت کے روز عرش کے سایہ میں جگہ حاصل کرنے والے لوگوں کے بارے میں سوال کیا؟ اللہ نے فرمایا میرے ذکر میں مشغول رہنے والے افراد۔ پھر حضرت موسیٰ نے اللہ سے برگزیدہ بندوں کے بارے میں سوال کیا، اللہ نے فرمایا پاکیزہ قلوب، تواضع اور صدق کے حامل افراد۔ پھر حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے جنتیوں کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا زنا، سود، رشوت سے اجتناب کرنے والے اور حق و صدق کے حامل افراد۔

۱۴۸۴۱۔ محمد بن علی، ابوعباس، قتیبہ، محمد بن عمرو مغربی، عطاف بن خالد، محمد بن ابی بکر بن مطرف بن عبدالرحمٰن بن عوف کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

ایک شب آپ علیہ السلام کا قیام میرے پاس تھا، شب کو میں بھی آپ کے پیچھے نماز میں مشغول ہوگئی، نماز کے بعد آپؐ نے دعا فرمائی، دوران دعا کمرہ تین بار خوب روشن ہوا، فراغت کے بعد میں نے آپؐ سے اسکی وجہ دریافت کی تو آپؐ نے فرمایا میں نے اپنی امت کے بارے میں اللہ سے تین بار سوال کیا، اللہ نے تینوں بار میرا سوال پورا کیا، جس پر تینوں بار میں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

(۴۷۰) بشیر طبری

۱۴۸۴۲- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، زیاد بن ایوب، احمد بن الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوعمرو کندی کا قول مروی ہے:

ایک بار رومیوں نے بشیر طبری کی چار صد بھینسوں پر قبضہ کر لیا، طبری نے اپنے لڑکے اور میرے ہمراہ ان کا تعاقب کیا تعاقب کرتے کرتے ہم نے بھینس لے جانے والے غلاموں پر قابو پالیا، لیکن انہوں نے کہا ہم سے بھینس چھوڑ کر بھاگ گئی ہیں، بشیر نے ان سے کہا رضاء الٰہی کی خاطر تم بھی آزاد ہو۔ ان کے لڑکے کو ان کی بات ناگواری گزری، طبری نے فرمایا اے میرے لڑکے، اس وقت اللہ کی طرف سے مجھ پر آزمائش آگئی ہے، میں اس میں سرخ رو ہونا چاہتا ہوں۔

(۴۷۱) خزیمہ عابد

عبداللہ، ابوحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبیداللہ، حسن بن یحییٰ بن کثیر عنبری کے سلسلۂ سند سے خزیمہ بن محمد کا قول مروی ہے:
ایک نبی کا ایک مصیبت زدہ شخص کے پاس سے گزر ہوا، انہوں نے اسکی دفع مصیبت کیلئے دربار الٰہی میں دعاء کی، اللہ کی طرف سے ندا آئی اے میرے نبی اس شخص سے تو پوچھ لو کہ کیا وہ خود بھی چاہتا ہے۔ چنانچہ نبی نے اس مصیبت زدہ انسان سے اس بابت بات کی تو اس نے جواب میں کہا۔ میں اپنا معاملہ اللہ کے حوالہ کرتا ہوں۔

(۴۷۲) قادم دیلمی

۱۴۸۴۳- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین کے سلسلۂ سند سے قادم دیلمی کا قول مروی ہے:
میں نے فضیل بن عیاض سے صالحین کی علامت پوچھی؟ انہوں نے فرمایا خالی از ریاء ہونا۔
۱۴۸۴۴- ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن جنید، احمد بن ہمام، محمد بن حسین کے سلسلۂ سند سے قادم دیلمی کا قول مروی ہے:
ایک راہب نے ایک عابد سے وصیت کی درخواست کی؟ انہوں نے فرمایا انسان پر بوڑھاپے کا طاری ہونا خود اسکے لئے وصیت ہے۔

(۴۷۳) احمد بن عمر

۱۴۸۴۵- ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، عون بن ابراہیم بن صلت، احمد بن عمر حمصی کے سلسلۂ سند سے محمد بن مبارک صوری کا قول مروی ہے:

ایک راہب نے مجھ سے سوال کیا؟ فرمایا تمام فکروں کو بالا طاق رکھ کر فکر آخرۃ اختیار کرنے والے انسان کو انس باللہ کی حقیقت نصیب ہوتی ہے۔ پھر دوسرے سوال پر انہوں نے کہا حلال طریقہ پر کھاؤ، پھر تیسرے طریقے پر فرمایا مخالفت نفس میں راحت ہے، پھر چوتھے سوال کے جواب میں فرمایا اصل راحت تو انسان کو جنت میں حاصل ہوگی۔ پھر پانچویں کے جواب میں فرمایا شب بیداری اور روزہ وصل الی اللہ کا ذریعہ ہیں۔ پھر چھٹے کے سوال کے جواب میں کہا خوف وشفقت علم کی نشانی ہیں۔ پھر ساتویں سوال کے جواب میں فرمایا حرص ورغبت جہل کی علامت ہیں، پھر آٹھویں سوال کے جواب میں فرمایا شبہات سے اجتناب تقویٰ کی علامت ہے۔ پھر نویں سوال کے جواب میں کہا معاصی کے خوف سے میں اس کنیسہ میں گوشہ نشین ہوں۔ اور یہیں پر منجانب اللہ میرے خورد ونوش کا بندوبست ہو جاتا ہے۔

(۴۷۴) بشر بن بشار[1]

۱۴۸۴۶- محمد بن احمد عمر، ابی، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، عمار بن عثمان کے سلسلۂ سند سے بشر بن بشار کا قول مروی ہے:
میں نے ایک عابد سے وصیت کی درخواست کی؟ انہوں نے ترک خواہشات کے ذریعہ رضاء الٰہی کے حصول کی وصیت کی۔ پھر ایک اور عابد سے میں نے وصیت کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا تقدیر الٰہی پر راضی ہو جاؤ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

(۴۷۵) مجاہد صوفی

۱۴۸۴۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد عباس، ابوتراب زاہد کے سلسلۂ سند سے مجاہد صوفی کا قول مروی ہے۔
اے لوگو اللہ کو صاحب اور فقر کو لازم پکڑو۔ قرآن کو کلام، رسول کو دعاء، فرشتوں کو جلسا، اور اللہ کو انیس بنانے والا انسان کامیاب ہے۔

(۴۷۶) ابوابیض

۱۴۸۴۸- عبداللہ بن محمد بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد عباس، سلمہ بن شعیب، سہل بن عاصم، علی بن غنام کے سلسلۂ سند سے ابوحفص جزری کا قول مروی ہے:
ابوابیض نے اپنے بھائی کو خط لکھا جس کا متن یہ تھا۔ امابعد اے بھائی! تم دنیا میں صرف اپنی اصلاح کے مکلف کئے گئے ہو۔ تمہاری اصلاح ہونے کی صورت میں کوئی چیز نقصان دہ نہیں۔ اے بھائی حلال وحرام میں تمیز کرو۔

(۴۷۷) (۴۷۸) احمد میمونی واحمد موصلی

۱۴۸۴۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، جعفر بن محمد کے سلسلۂ سند سے احمد میمون کا قول مروی ہے
میں نے احمد موصلی کو بحوالہ ابوعالیہ ایک حدیث سنائی کہ اے لوگو بہترین جنت کی طرف دوڑو، یہ بات سنکر وہ بے ہوش ہو گئے۔
(۴۷۹)۔ عرف یمانی۔ کے فرامین۔
۱۴۸۵۰- ابومحمد بن حیان، احمد بن محمود، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن بکار، کے سلسلۂ سند سے عریف یمانی کا قول مروی ہے
لایعنی میں مشغولیت اللہ سے اعراض کی علامت ہے۔

(۴۷۹) عریف الیمانی

۱۴۸۵۱۔ ابومحمد بن حیان، احمد بن محمود، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن بکار کی سند سے مروی ہے کہ میں نے عریف یمانی کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ کے بندے سے اعراض کرنے کی علامت یہ ہے کہ وہ اسے ایسے کام میں مشغول کردے جو نفع مند نہ ہو۔

(۴۸۰) عرفجہ الکوفی

۱۴۸۵۱/۱- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شعیب، ابراہیم بن جنید کے سلسلۂ سند سے خلف بن تمیم کا قول مروی ہے
عرفجہ ایک کوفی عابد جوان تھے، وہ مسلسل شب بیدار رہتے تھے، ان کا قلب خوف الٰہی سے لبریز تھا۔

(۴۸۱) عمر بجلی

۱۴۸۵۲- عبداللہ بن محمد، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابوثابت خطاب، رجاء بن عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے عمرو بن جریر کا قول مروی ہے
ایک روز میں چند کوفی جوانوں کے ساتھ جارہا تھا، میں نے گناہ کا ارادہ کیا تو غیب سے ندا آئی قیامت کے روز ہر انسان کے

۱۔ تاریخ بغداد ۷/ ۱۴۳

اعمال کے بارے میں باز پرس ہوگی۔اسی وقت میں نے اللہ کے حضور معاصی سے توبہ کی۔

(۴۸۲)۔محمد بن ابی قاسم

۱۴۸۵۳-عبداللہ،احمد بن عمر،عبداللہ بن محمد سفیان کے سلسلۂ سند سے محمد بن ابی قاسم کا قول مروی ہے:

ایک عابد کے حاکم وقت کے سامنے بولنے پر ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے،بعد ازاں انہیں ان کی خانقاہ منتقل کر دیا گیا،لوگوں کے اظہار افسوس کرنے پر انہوں نے فرمایا اس کے بجائے مجھے اس پر مبارک باد دو،پھر فرمانے لگے اے باری تعالیٰ میں رغائب کی جگہ پہنچ کر عجائبات کا نظارہ کر رہا ہوں۔یاالٰہی تیری راہ میں تکلیف برداشت کنندہ انسان کی کیا ہی شان ہے۔

(۴۸۳)سباع الموصلی

۱۴۸۵۴- محمد بن احمد بن محمد عبدی،احمد بن محمد عبدی،ابوبکر قریشی،عون بن ابراہیم،احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے:

مضاء نے سباع موصلی سے زہد کی انتہا کے بابت سوال کیا؟انہوں نے فرمایا انس باللہ اسکی انتہا ہے۔

(۴۸۴)محمد بن نمیری

۱۴۸۵۵- ابوحسن بن ابان،ابوبکر بن عبید،مثنیٰ بن معاذ عنبری کے سلسلۂ سند سے محمد بن سباع نمیری کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت عیسیٰ بن مریم بلاد شام میں جا رہے تھے کہ چلتے چلتے بادل گرجنا شروع ہو گئے،اور موسلا دھار بارش شروع ہوگئی،حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جائے پناہ تلاش کی،دور سے ایک خیمہ نظر آیا،اس کے قریب پہنچے تو اس میں ایک خاتون تھی،حضرت عیسیٰ پیچھے کو ہٹے تو وہاں ایک شیر بیٹھا تھا،حضرت عیسیٰ نے اس پر ہاتھ رکھ کر دربار الٰہی میں التجا کی کہ اے باری تعالیٰ آپ نے میرے علاوہ ہر چیز کیلئے ٹھکانہ بنایا ہے،اسی وقت منجانب اللہ ندا آئی کہ اے عیسیٰ بن مریم تیرا مستقر میری رحمت ہے،قیامت کے روز اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی ایک سو حوروں سے تیری شادی کرونگا۔اور آخرت کے حساب سے چار ہزار سال تک تیری شادی کا ولیمہ کرونگا،اور ایک منادی کے ذریعہ اعلان کرواؤنگا کہ دنیا کے زاہدین آج امام الزہاد حضرت عیسیٰ بن مریم کی زیارت کرلیں،

(۴۸۵)مسکین صوفی

۱۴۸۵۶-عبداللہ،ابوحسن عبدی؟ابوبکر بن ابی الدنیا،محمد بن حسین برجلانی،مسکین بن عبید صوفی،متوکل بن حسین عابد کے سلسلۂ سند سے ابراہیم بن ادہم کا قول مروی ہے:

زہد کی تین قسمیں ہیں:

(۱)زہد فرض،(۲)زہد فضل،(۳)زہد سلامت،حرام سے اجتناب زہد فرض،حلال سے اجتناب زہد فضل اور شبہات سے اجتناب زہد سلامت ہے۔

(۴۸۶)ابوایوب

۱۴۸۵۷-عبداللہ،حسن بن ابان،ابوبکر بن عبید،ابوایوب کے سلسلۂ سند سے بعض اہل اللہ کا قول مروی ہے:

دنیا کو عبرت کی آنکھ سے دیکھنے کے مطابق انسان کا قلب روشن ہوتا ہے۔اور قلب کے روشن ہونے کے بعد انسان کو فکر آخرت لاحق ہوتا ہے۔اس کے بعد انسان کی عبرت کا چراغ مسلسل روشن رہتا ہے،ابوایوب کا قول ہے:اے انسان آخرت کی تیاری کو

چھوڑ کر خواہشات کی طرف متوجہ ہونے سے احتراز ہے۔

(۴۸۷) ابوعبداللہ برانی

۱۴۸۵۸- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین برجانی، حکیم بن جعفر کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ برانی کا قول مروی ہے:

ہر حال میں اللہ کو راضی کرنے والا انسان قیامت کے روز سب سے افضل و بلند مقام حاصل کریگا۔ قیامت کے روز زاہد معاصی کے بوجھ سے آزاد ہوگا۔ اعمال کے ثواب پر عدم نظر کرنے والے پر ہر عمل بھاری ہوتا ہے۔

(۴۸۸) احمد بن موسیٰ ثقفی

۱۴۸۵۹- عبداللہ، ابوحسن فہری، کے سلسلۂ سند سے ابوبکر کا قول مروی ہے:

احمد بن موسیٰ ثقفی نے مجھے درج ذیل اشعار سنائے۔

(۱) اے جھول انسان زجر کے باوجود تو نواہی کا مرتکب ہے اور (۲) شب و روز تو لہو ولعب میں مشغول ہے اور تجھے معلوم نہیں کہ یہ سب انکی ہلاکت کا سامان ہے (۳) ایک محل کے نزدیک سے میرا گزر ہوا تو اس میں چار پائی پر موجود ایک شخص کے بارے میں میں نے سوال کیا کہ یہ کون ہے (۴) لوگوں نے بتایا یہ ہلاک ہونے والا بادشاہ ہے۔

(۴۸۹) ابومحرز طغاوی

۱۴۸۶۰- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عمر، احمد بن ابان ، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، برجلانی، عون بن عمارۃ کے سلسلۂ سند سے ابومحرز طغاوی کا قول مروی ہے:

اہل عقل بلند درجات بلند اعمال کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں، کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ بلند درجات کا حصول مذکورہ طریقہ کے علاوہ ناممکن ہے۔ اور اللہ سے امیدیں وابستہ رکھنے والے شخص کیلئے روز قیامت عنداللہ بڑی راحت اور کشادگی ہوگی۔ نیز فرمایا: لوگ مقدر سے زائد دنیا حاصل نہیں کر سکتے اس کے برعکس وہ آخرت سے اعراض برتنے والے ہیں، حالانکہ اس کے بارے میں سعی کرنے سے روز قیامت نجات کی امید ہے۔

(۴۹۰) خیثم عجلی

۱۴۸۶۱- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ابوعبداللہ تیمی، شریح عابد کے سلسلۂ سند سے خیثم بن خثعہ عابد ابوبکر عجلی کا قول مروی ہے:

(۱) اے دنیا کو خطبہ نکاح دینے والے انسان، اس کا آئے دن جدید شوہر ہوتا ہے، (۲) دنیا نے اپنے نکاح دینے والوں کو قتل نہیں کیا، بلکہ وہ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے قتل ہوئے ہیں۔ (۳) میں دھوکہ زدہ انسان ہوں، کیونکہ بلاء رفتہ رفتہ میرے جسم میں حلول کر رہی ہے، (۴) اے لوگو موت کی تیاری کرو، کیونکہ ہر روز ایک منادی لوگوں کو قبر کی تیاری کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

(۴۹۱) حسن حفری

۱۴۸۶۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن جنید قواریری کے سلسلۂ سند سے ابوعمران تمار کا

قول مروی ہے:

ایک روز نماز فجر سے قبل میں نے حضری کی مسجد میں لوگوں کا شور سنا جو کہ حضری کی دعاء پر آمین کہہ رہے تھے، لیکن مسجد کھلنے کے بعد مجھے کوئی نظر نہیں آیا، میں نے حضری سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا یہ اھل نصیبین کے کچھ جن ہیں جو ہر شب جمعہ کو میری ختم قرآن کی دعا میں شریک ہوتے ہیں۔

(۴۹۲) حازم الحنفی

۱۴۸۶۳-عبداللہ بن محمد، ہیشم بن خلف دوری، محمد بن اسحاق بکائی کے سلسلہ سند سے خالد بن سفر کا قول مروی ہے:

حازم حنفی کا سر وجد کی حالت میں دیوار میں مارنے کے وجہ سے خون آلود ہو جاتا ہے۔ میرے سامنے سلیم نے ایک شخص کو حازم کے سر کے خون آلود ہونے کے خوف کی وجہ سے قرآن کی تلاوت سے منع کر دیا۔

(۴۹۳) قیس بن سکن

۱۴۸۶۴- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد سوار، ابو بلال اشعری کے سلسلہ سند سے منصور بن خوشب کا قول مروی ہے:

قیس بن سکن سے خاموشی کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا زبان کی درندہ کی مانند ہونے کی وجہ سے مجھے اس کے ڈنگ سے خطرہ ہے۔

(۴۹۴) حکم بن ابان

۱۴۸۶۵-عبداللہ بن محمد، ابن ماہان رازی، اسحاق بن طیف کے سلسلہ سند سے اہل عوف کے بعض مشائخ کا قول مروی ہے:

حکیم بن ابان اھل یمن کے سردار تھے، شب میں نماز میں مشغول رہتے تھے، نیند کے غلبہ کی وجہ سے دریا میں جا کر فرماتے میں مچھلیوں کے ساتھ تسبیح کر رہا ہوں۔

(۴۹۵) ابو اسحاق تیمی

۱۴۸۶۶-عبداللہ، احمد بن عمر، عبداللہ بن عبید کے سلسلہ سند سے ابو اسحاق قریشی تیمی کے اشعار درج ذیل ہیں۔

(۱) دنیا کے برا ہونے کے باوجود ہم اس میں تنافس کرتے ہیں حالانکہ اس کے مصائب ہماری عبرت کیلئے کافی ہیں۔

(۲) روز افزوں دنیاوی عمر کم ہو رہی ہے۔

(۳) گویا لوگ میرا جنازہ اٹھا کر لے جا رہے ہیں، اور میری قبر پر مٹی ڈال رہے ہیں۔

(۴) موت کے مجھ پر نوحہ کرنے کے باوجود میں اس سے غافل ہوں۔

(۵) اے لذتوں کو توڑنے والی موت تجھ سے جائے فرار نا ممکن ہے۔

(۶) میں موت کو ناپسند کرنے اور دنیا واس کی لذات سے خوش ہونے والے شخص کی مانند ہوں۔

(۷) آخر کب تک یہ صورتحال رہے گی۔

(۸) ہم میں سے ہر شخص کو دنیا سے جانا ہے۔

(۴۹۶) ابو کریمہ عبدی

۱۴۸۶۷- ابو بکر محمد بن احمد بن محمد موذن، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن سفیان احمد بن ابی الحواری، عیسیٰ بن حذیل کے سلسلہ سند سے ابو

کریمہ کا قول مروی ہے: اے ابن آدم ایک دن تو نے اس دنیا سے ضرور جانا ہے۔

(۴۹۷) علی بن ثابت

۱۴۸۶۸- ابوبکر محمد بن احمد، ابوحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن معاویہ ازرق کے سلسلۂ سند سے علی بن ثابت کا قول مروی ہے: اے انسان دنیا و آخرت میں سے ایک کو اچھی بنا لے۔

(۴۹۸)۔ سلیمان بن حیان احمر[1]

۱۴۸۶۹- ابوبکر محمد بن احمد، ابوحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد، احمد بن ابراہیم، سلمہ بن غفار کے سلسلۂ سند سے حجاج بن احمد کا قول مروی ہے:

ابواحمر نے مجھے ایک خط لکھا جسکا مضمون درج ذیل تھا۔

اے حجاج بن محمد خوب سمجھ لو صدیقین روز بروز اعمال صالحہ میں ترقی کی کوشش کرتے ہیں۔

(۴۹۹) محمد بن معاویہ

۱۴۸۶۹/۱- ابی احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن عباس بن محمد کی سند سے محمد بن معاویہ الصوفی کہتے ہیں کہ حکماء میں ایک حکیم کا عقلمندوں کی ایک جماعت پر گزر ہوا اور وہ ایک قبرستان میں بیٹھے تھے تو اس نے کہا اے زندوں کی جماعت! تمہیں مردوں کے پاس کس نے روکے رکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہم عبرت کے لئے بیٹھے ہیں حکیم نے کہا میں تمہیں اس ذات کی پناہ دیتا ہوں جس نے تمہیں زندگی دی کیا تم اس کی ذات کی طرف نہیں جھکتے جس نے تمہیں زندگی عنایت فرمائی ہے۔

(۵۰۰) مغیث الاسود

۱۴۸۷۰- عبداللہ، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد قریشی کے سلسلۂ سند سے مغیث اسود کا قول مروی ہے:

اے لوگو! ہر روز عبرت کیلئے قبرستان جایا کرو، اور حصول جنت کیلئے کوشش کیا کرو۔ اور عذاب دوزخ کو یاد کر کے اس سے پناہ طلب کیا کرو۔

(۵۰۱) محمد بن صالح تیمی

۱۴۸۷۱- عبداللہ، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید اللہ کے سلسلۂ سند سے محمد تیمی کا قول مروی ہے:

بعض علماء قرآنی آیت وفی الارض آیات للموقنین کی تلاوت پر فرماتے تھے، اے باری تعالیٰ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آسمان و زمین اپنی چیزوں سمیت آپکی ذات پر دال ہیں۔ اور کما حقہ آپکی حمد کی گواہی دینے والے ہیں۔ اور آپکی ربوبیت کا اقرار کرنے والے ہیں، اور وہ آپکی ذات و صفات کی حقیقت تک عدم رسائی کے مقر ہیں۔

(۵۰۲) علی بن حسین

۱۴۸۷۲- عبداللہ، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید کے سلسلۂ سند سے علی بن حسن کا قول مروی ہے:

بعض علماء سے فکر پیدا کرنے والے سبب کے بابت سوال کیا گیا؟ تو فرمایا اجتماع ہموم فکر مندی کا، فکر مندی بصارت کا اور بصارت عمل کا سبب بنتی ہے۔ پھر ان سے عمل کے سبب کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا حد درجہ فضائل کا شوق، اور شوق کا وقار، خشوع اور تواضع ہے، اور یہ چیزیں انسان میں عظمت الٰہی پیدا کرتی ہیں، اور ایسے انسان کو اللہ تعالیٰ اپنی محبت کا جام پلاتے ہیں اور اسے اجر جزیل سے نوازتے ہیں۔

۱۔ تاریخ بغداد ۲۱/۹۔

(۵۰۳) خطاب عابد

۱۴۸۷۳- محمد بن احمد بن عمر عبدی، احمد بن عمر عبدی، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن سعید، موسیٰ بن ایوب، مخلد کے سلسلۂ سند سے خطاب عابد کا قول مروی ہے:

اولیاء اللہ کو انسان کے گناہوں کی نحوست ضرور محسوس ہوتی ہے۔

(۵۰۴) ابو جعفر محول

۱۴۸۷۴- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، علی بن ابی مریم کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن حبیب کا قول مروی ہے:

اے باری تعالیٰ آپ کے انعامات کے باوجود میں آپکی نافرمانی میں مبتلا ہوں۔

(۵۰۵) عمر صوفی

۱۴۸۷۵- محمد بن احمد، ابی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ادریس کے سلسلۂ سند سے اسحاق بن عباد کا قول مروی ہے:

میں نے عمر صوفی سے مکہ کے راستہ میں جاتے ہوئے سوال کیا کہ آپکا یہ سفر سواری پر ہورہا ہے؟ فرمایا عاصی انسان اپنے مولی کے پاس سوار ہوکر کیسے جاسکتا ہے۔

(۵۰۶) عباس مجنون

۱۴۸۷۶- عبداللہ، احمد بن جعفر بن ھانی، محمد بن یوسف بناء، ابراہیم ہروی کے سلسلۂ سند سے ابن مبارک کا قول مروی ہے:

ایک بار بنان کی پہاڑی پر مجھے ایک درویش، صوفی منش شخص نظر آئے، وہ مجھے دیکھتے ہی درخت کی آڑ میں چھپ گئے، میں نے انہیں قسم دی تو وہ میرے سامنے آگئے، پھر میں نے ان سے جنگل میں گوشہ نشین ہو کے اسقدر تکالیف برداشت کرنے کی وجہ دریافت کی؟ انہوں نے جواب میں درج ذیل اشعار کہے:

(۱) اے باری تعالیٰ آپ کے علاوہ کون میرا خیال کریگا اے باری تعالیٰ آپ کے دربار میں التجا کرنے والے عاصی (مجھ) پر آج رحم فرما۔ (۲) آپ ہی میرے لئے جائے سوال وسرور ہیں، میرا قلب آپ کے علاوہ کسی کی طرف مائل ہوتا ہی نہیں۔

(۳) اے میرے آقا میرا شوق بہت طویل ہوچکا ہے، نامعلوم آپ سے کب ملاقات ہوگی۔

اس کے بعد وہ درویش غائب ہوگئے، میں نے انہیں بہت تلاش کیا لیکن وہ نہیں ملے۔ پھر ایک روز ابوسلیمان دارانی کے غلام سے ملاقات پر میں نے انکو اس درویش کی خبر دی اور ان کے سامنے ان کی صفات بیان کیں، انہوں نے آہ! بھر کر فرمایا وہ تو قانع ساٹھ سال سے عبادت کرنے والے عباس مجنون تھے۔

(۵۰۷) شداد مجذوم

۱۴۸۷۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن محمد عباس۔ سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، محمد بن عیینہ کے سلسلۂ سند سے مخلد بن حسین کا قول مروی ہے:

ایک بار بصری بزرگ شداد نے مرض برص میں عیادت کیلئے آنے والوں سے فرمایا الحمدللہ اس حالت میں بھی میرے شب کے وظائف جاری ہیں، صرف مجھے نماز جمعہ میں عدم حاضری کا افسوس ہے۔

(۵۰۸) ابوسعید براقعی

۱۴۸۷۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، ابوسعید براقعی، عبیداللہ بن زحر حداد، صالح مری، حوشب کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

اے لوگو اگر تمہیں نماز، ذکر روزمثلاوت قرآن میں لذت محسوس ہو رہی ہے تو فبہا ورنہ اپنی فکر کرو۔

(۵۰۹) کریم ابوھاشم

۱۴۸۷۹-عبداللہ بن محمد، علی بن محمد عسکری، ابراہیم بن جعفر حلوزانی، محمد بن معاویہ ازرق کے سلسلۂ سند سے ابوہاشم کا قول مروی ہے:

بعض لوگ اپنے مال کے اعتبار سے اور بعض اللہ پر حسن ظن رکھ کر خرچ کرنے والے ہیں، ہر ایک کا اپنا یقین ہے۔

۱۴۸۸۰- احمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن احمد بن سعید، عباس بن حمزہ، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوہاشم کا قول مروی ہے:

غور وخوض کے بعد معلوم ہوا کہ متفرد لوگ ہی دین کی حقیقت تک پہنچنے والے ہیں۔

(۵۱۰) مسعود الجھمی

۱۴۸۸۱- ابراہیم بن محمد یحییٰ، محمد بن اسحاق ثقفی، عبیداللہ بن جریر، کے سلسلۂ سند سے سلیمان بن موسیٰ کا قول مروی ہے:

خالد کے بھائی کو مسعود کی خواب میں زیارت ہوئی تو خالد نے ان سے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا، انہوں نے فرمایا اللہ نے مجھے قریب کر کے فرمایا اے مسعود تم بہت دیر سے میرے پاس پہنچے اب میں تم سے راضی ہوں۔

(۵۱۱) زہیر بابی

۱۴۸۸۲- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عاصم کے سلسلۂ سند سے زہیر بن نعیم کا قول مروی ہے:

دین دو چیزوں کے ذریعہ تام ہوتا ہے۔(۱) صبر، (۲) یقین ان میں سے ایک کے مفقود ہونے سے دوسرا ناقص رہیگا۔

۱۴۸۸۳- عبداللہ، احمد بن عاصم کے سلسلۂ سند سے عبدالعزیز بن یوسف کا قول مروی ہے:

بصرہ سے جاتے وقت یحییٰ بن سعید، عبدالرحمن بن مہدوی اور زہیر سے ملا، زہیر نے مجھے تقویٰ میں اختیار کرنے اور قاضی وحکماء وغیرہ سے ترک تعلقات کی وصیت کی۔

۱۴۸۸۴- عبداللہ کے سلسلۂ سند سے عاصم کا قول ہے:

ایک بار میں زہیر کے ساتھ تھا کہ ہم نے ایک شخص کو قرآن کی تلاوت کرتے دیکھا، زہیر نے کھڑے ہو کر اس کی قرأت سنی پھر مجھ سے فرمایا اسکی قرأت سے دھوکہ نہ کھانا یہ شخص بڑا شریر ہے، اس وقت تو میں خوف کی وجہ سے ان سے اسکی وجہ نہ پوچھ سکا، بعد میں ایک موقع پر میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا اس کے دنیا پرست ہونے کی وجہ سے میں نے اسے شریر کہا تھا۔ نیز فرمایا میں ایک گھڑی کیلئے بھی متوکل نہیں بن سکا۔

احمد سے حسین بن جمیل کے ذریعہ زہیر کا قول نقل کیا گیا ہے کہ اے عاصی انسان عند اللہ تیری کوئی قدر وقیمت نہیں ہے، احمد کا قول ہے: ایک بار میں حسین کے ہمراہ دفع طاعون کیلئے دعا کے واسطے گیا، زہیر نے فرمایا تم موت کی قلت وکثرت سے خوف نہ کرو، پھر انہوں نے معدی کے حوالہ سے ابوخلیل کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ہمارے ہاں طاعون کی وبا عام ہوگئی، ہم قبائل میں چکر لگا کر مردوں کو دفن کرتے تھے، آخرکار کثرت اموات کی وجہ سے ہم مردوں کے دفن سے عاجز آگئے، پھر ہم ایک گھر میں داخل ہوئے، اسکا ایک بھی فرد

زندہ نہیں تھا ہم نے اس کا ایک دروازہ بند کر دیا۔

احمد کا قول ہے، باہلی کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے زہیر سے وصیت کی درخواست کی، فرمایا خواہش پرست انسان سے تعلقات مت استوار کرو۔ احمد کا قول ہے: آخری عمر میں زہیر کی بصارت زائل ہو گئی تھی، ایک روز انہوں نے ملنے کیلئے آنے والے ایک شخص سے اسکا نام پوچھا، اس نے زہیر کی بصارت زائل ہونے پر بڑے دکھ کا اظہار کیا، زہیر نے فرمایا ایک دانق کے گم ہونے پر بصارت کے زائل ہونے سے مجھے زیادہ غم ہے۔ احمد ہی کا قول ہے ایک روز زہیر نے مجھ سے میرے والدین کے زندہ ہونے کے بابت سوال کیا، میں نے کہا ان کا انتقال ہو چکا ہے، انہوں نے فرمایا تم ان کیلئے خوب دعائیں کرو، کیونکہ مجھے معلوم ہوا کہ والدین کے وفات کے بعد اولاد کی دعا کی وجہ سے ان کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ نیز ایک قدری کے زہیر کو زندیق کہنے پر زہیر نے فرمایا زندیق کے بجائے میں رجل سوء ہوں۔

۱۴۸۸۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، کے سلسلۂ سند سے ابراہیم کا قول مروی ہے: ایک شخص نے زہیر سے کہا اے ابوعبدالرحمٰن تم کون ہو؟ انہوں نے فرمایا میں مسلمان ہوں۔ اس نے کہا میں نے آپ کے نسب کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے فرمایا اس کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۴۸۸۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ بن شبیب، سہل بن عاصم کا قول ہے:

زہیر نے مجھے تقویٰ کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا یہ تمہارے لئے سونے کی دیوار بننے سے بہتر ہے۔

۱۴۸۸۷- سہل، ابراہیم بن سعید بن انس کے سلسلۂ سند سے زہیر کا قول مروی ہے:

بینائی کے واپس ملنے سے ایک شخص کا راہ راست پر آنا مجھے بینائی واپس ملنے سے زیادہ پسند ہے۔ نیز فرمایا پچاس برس سے مجھے کوئی نفس کا مخالف نہیں ملا۔ نیز فرمایا اطاعت الٰہی کے عوض قتل ہونا مجھے زیادہ پسند ہے۔

(۵۱۲) محمد بن اسحاق

۱۴۸۸۸- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد اموی، محمد بن اسحاق کے سلسلۂ سند سے بعض حکماء کا قول مروی ہے:

اے انسان! ایام تیر اور لوگ نشانہ کے مانند ہیں، اور زمانہ روز افزوں حملہ کے ذریعہ انسان کو اپنا تابع بنانے والا ہے، حتیٰ کہ وہ رفتہ رفتہ مکمل طور پر انسان کو اللہ سے پھیر کر اپنی طرف مائل کر لیتا ہے، اے انسان اگر تجھ پر زمانہ کا نقص ظاہر ہو جائے تو زمانہ سے صرف وحشت زدہ ہو جائے، اور مرور ایام تیرے لئے وبال جان بن جائے، لیکن بہر حال اور مصائب زمانہ سے صرف نظر کے بعد ہی انسان کو اسکی لذات محسوس ہوتی ہیں۔ اور زمانہ کے داؤ پیچ صاحب بصیرت انسان بھی بمشکل سمجھ پاتا ہے، اور اسکے ظاہری افعال سے دھوکہ کھا کر ہی انسان اسکی حمد و ثناء کرتا ہے۔

۱۴۸۸۹- محمد بن اسحاق کا قول ہے:

بعض حکماء سے دنیا کی ماہیت اور اسکی مرۃ بقاء کے بابت سوال کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا جس وقت دنیا انسان کو ملتی ہے وہی اس کا وقت ہوتا ہے، کیونکہ گزشتہ کا تو وقت ہونے کی وجہ سے ادراک ناممکن ہے۔ اور مستقبل میں حاصل ہونے والی دنیا کا کوئی علم نہیں ہے۔ اور دنیاوی حوادثات حملوں کے ذریعہ انسان میں تغیر و تبدل پیدا کرنے والے ہیں، اور زمانہ اجتماعیت کو پارہ پارہ کرنے اور حکومتوں کو منتقل کرنے والے ہیں، انسان کی امیدیں طویل اور اسکی عمر مختصر ہے۔ اور امور اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ محمد بن اسحاق کے حوالہ سے عبدقیس نامی شخص کا قول مروی ہے:

اے لوگو تم کس فکر میں ہو جبکہ موت کا حدی خاں مسلسل تمہارا تعاقب کر کے تمہاری روحوں کو ابدان سے سلب کر کے دار فناء سے دار بقاء میں جمع کرنے والا ہے اور نرم و نازک اجسام کو چھلنی کرنے والا ہے،

۱۴۸۹۰- ابوبکر محمد بن حسین آجری، عبداللہ بن محمد عطشی مقری، ابراہیم کے سلسلۂ سند سے ابراہیم جنید کا قول مروی ہے:

میں نے محمد بن حسین برجلانی کی کتاب کے سرورق پر درج ذیل اشعار پڑھے۔

(۱) یہ مواعظ ہمارے لئے شفاء کن ہیں اسی وجہ سے ہم ان کے جامع ہیں۔

(۲) یہ نیکی کے مواعظ ہیں جو انسان کو عبرت کا درس دینے والے ہیں۔ اے ذی فہم انسان ان کا مطالعہ کر، کیونکہ موت کا وقت قریب ہے۔

ابراہیم نے محمد بن حسین کے حوالہ سے بیان کیا کہ عبداللہ بن فرج سے ایک شخص نے سوال کیا کہ یہ پادری اھل کفر و ضلالت ہونے کے باوجود حکیمانہ باتیں کیونکر کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ایسی لایعنی باتیں مت کرو۔

(۵۱۳) قاسم بن محمد

۱۴۸۹۱- ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، احمد بن ہمام، محمد بن حسین کے سلسلۂ سند سے قاسم بن محمد بن سلمہ صوفی کا قول مروی ہے:

محبین کی جدوجہد کا مقصد وصول الی اللہ اور خائفین کی جدوجہد کا مقصد حصول امن ہوتا ہے۔ اور دونوں میں سے ہر یک کی خیر کی کوشش کرنے والا ہے۔

۱۴۸۹۲- ابوبکر، عبداللہ، ابراہیم، ابواحمد بن ہمام، محمد بن حسین، قاسم بن محمد بن سلمہ صوفی عابد کے سلسلۂ سند سے ابوصفوان عابد شامی کا قول مروی ہے:

ایک بار کچھ لوگوں کا ایک کمزور عابد راھب کے پاس سے گزر ہوا انہوں نے اسے آواز دی، اس نے گرجا گھر سے چہرہ نکالا تو انہوں نے اس سے سوال کیا کہ اس قدر مشقت برداشت کرنے کی وجہ کیا ہے، اس نے کہا طمع و رجاء اس کا سبب ہے پھر انہوں نے اس سے پوچھا کہ آخر یہ چیز ابتک آپ کو حاصل نہیں ہوئی؟ اس نے کہا اصل بات یہ ہے کہ محبت الٰہی کے قلب پر پیوست ہونے کے بعد اللہ سے ملاقات ہونے تک اسے راحت حاصل نہیں ہوتی۔

(۵۱۴) یزید بن یزید

۱۴۸۹۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویعلی، عثمان بن عمرو بن ابی عاصم، خلیل بصری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ یزید بن یزید اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو کر فرمایا کرتے تھے اے باری تعالیٰ گناہوں کے ذریعہ ہم نے اپنے نفوس پلید کر دیئے ہیں، اس لئے آپ انہیں پاکیزہ کر دیجئے۔

(۵۱۵) آدم کے

۱۴۸۹۴- عبداللہ بن محمد، شیخ ابن حاتم عسکی، عبدالجبار بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے آدم بن ابی ایاس کا قول مروی ہے:

ایک نوجوان میرے ملفوظات قلمبندی کرتا تھا حتیٰ کہ اس کے پاس میرے ملفوظات کا ایک دفتر بن گیا، مجھے اس کے بابت بدگمانی پیدا ہوگئی، اس کے بعد ایک روز وہ حقیرانہ لباس میں میرے سامنے آیا تو مجھے اس پر رحم آگیا، اور میں نے اسے چند دراہم دیئے۔ جو

اس نے میرے اصرار کے باوجود قبول نہیں کئے، اس کے بعد وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سمندر کے کنارے لے گیا، اور آستین سے پیالہ نکال کر سمندر سے بھر کر پینے کیلئے مجھے دیدیا، اس کا ذائقہ شہد سے بھی زیادہ شریں تھا، پھر اس نے کہا ان صفات کے حامل انسان کو تیرے دراہم کی کیا ضرورت ہے۔

(۵۱۶) فرار

۱۴۸۹۵- عبداللہ بن محمد، عمرو بن عثمان مکی کا قول مروی ہے:

میں نے ایک شخص سے مصر کی بستیوں میں سرگشت کی وجہ پوچھی؟ اس نے کہا محبت الٰہی میں شرابور انسان کیلئے القاء سے قبل سکون کا حصول غیر ممکن ہے۔

(۵۱۷) دیلمی کے فرامین

۱۴۸۹۶- عبداللہ بن محمد، عمر بن حسن حلبی، محمد بن مبارک صوری، کے سلسلۂ سند سے ولید بن مسلم کا قول مروی ہے:

ایک بار بشمول دیلمی مسلمانوں کا رومیوں سے معرکہ ہوا، رومیوں نے دیلمی کو گرفتار کر کے کھجور کے تنے پر سولی پر لٹکا دیا، مسلمانوں نے فتیش میں آ کر رومیوں پر سخت حملہ کر کے دیلمی کی پر قبضہ کر لیا، پھر انہوں نے ان کو سولی سے اتارا تو دیلمی نے کہا فوراً غسل کیلئے پانی لاؤ، لوگوں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا سولی پر لٹکنے کے بعد مجھے نیند آ گئی، پھر خواب میں متعدد حسین وجمیل حوریں میرے سامنے لائی گئیں، ان میں سے ایک سے محبت کرنے کی وجہ میں جنبی ہو گیا ہوں، اسی وجہ سے میں نے تم سے پانی طلب کیا۔

(۵۱۸) امیہ بن صلت

۱۴۸۹۷- ابوحسن محمد بن محمد بن عبیداللہ صوفی، ابوعبداللہ محمد بن محمد کے سلسلۂ سند سے نساج صوفی کا قول مروی ہے:

میرے سامنے امیہ بن صامت نے قرآن کریم کی درج ذیل آیت تلاوت کی (ترجمہ) "وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسے دیکھ رہا ہے" (حدید ۴) پھر فرمایا من جانب اللہ فرشتوں کے مسلط کیے جانے کے بعد انسان کیلئے اللہ کے گرفت سے راہ فرار ناممکن ہے۔ مجھے اس آزمائش میں مبتلا کرنے والی ذات نہایت ہی بلند وبالا ذات ہے۔ مجھے مذکورہ گناہ کی وجہ سے عذاب شدید کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ میں اپنے جرم پر اللہ کے حضور توبہ اور معافی کی درخواست پیش کرتا ہوں اے باری تعالیٰ مجھے معاف فرما دیجئے۔ میں نے تجھے خوف الٰہی کی وجہ سے رونے میں مبتلا کر دیا۔

(۵۱۹) ھلال بن وزیر

۱۴۸۹۸- محمد بن محمد، ابوعبداللہ محمد بن محمد، محمد بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے خیر النساج کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ہلال بن وزیر صوفی نے ایک مرد پر نظر پڑنے کے بعد قرآن کی درج ذیل آیت پڑھی (ترجمہ) "اور اگر ہم کوئی عذاب جس کا ان لوگوں سے وعدہ کرتے ہیں تمہاری آنکھوں کے سامنے (نازل) کریں یا (اس وقت جب) تمہاری مدت حیات پوری کر دیں تو ان کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ یہ کر رہے ہیں خدا اس کو دیکھ رہا ہے" (یونس ۴۶) اس کے بعد فرمانے لگے اے خدا آپ ہمارے افعال پر گواہ اور ان کے محافظ ہیں۔ آپ لوگوں کے قلوب کی باتوں سے واقف ہیں۔ علیم بذات الصدور ہیں۔ لہٰذا میں آپ سے بدنظری کے بابت معافی کی مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں۔

(۵۲۰) محارب بن حسان

۱۴۸۹۹: ابوحسن محمد بن محمد عبیداللہ، ابوعبداللہ محمد بن، محمد بن عبداللہ رازی کے سلسلۂ سند سے خیر النساج کا قول مروی ہے:
ایک بار حرام کی حالت میں ہمارے سامنے محارب بن حسان صوفی کی ایک مغربی حسین وجمیل لڑکے پر نظر پڑ گئی، ہم نے ان کو احرام کی حالت میں ایسا کرنے پر سخت لعن طعن کی۔ انہوں نے فرمایا میں تمہیں باخبر کردوں کہ تین وجوں سے میں ابلیس کے حملہ سے محفوظ ہوں۔ (۱) ستر ایمان (۲) عفتہ اسلام (۳) حیاء من اللہ اور میں گناہ کا ارتکاب کرنے والا نہیں ہوں۔

(۵۲۱) ابوعمرو مروزی

۱۴۹۰۰- محمد، ابوعباس ثقفی کے سلسلۂ سند سے ابوعمرو مروزی کا قول مروی ہے:
اولیاء اللہ کی تین صفات ہیں:
(۱) تمام امور میں رجوع الی اللہ، (۲) تمام امور میں تواضع، (۳) تمام امور میں توکل علی اللہ۔

(۵۲۲) ابراہیم بن سعد

۱۴۹۰۱- عبدالمنعم بن عمرو بن عبداللہ، حسن بن یحییٰ بن حمویہ کرمانی، ابوحسن نماری کے سلسلۂ سند سے ابوحارث اولاسی کا قول مروی ہے:
ایک روز میں نے ساحل سمندر جانے کا ارادہ کیا تو ساتھیوں نے کہا حلوہ کھا کر جانا، چنانچہ حلوہ کھا کر میں ساحل پر گیا تو اچانک ابراہیم بن سعد کو میں نے نماز میں مشغول پایا، میرے دل میں خیال آیا کہ اب وہ ضرور اپنے ساتھ چلنے کو کہیں گے، اگر انہوں نے ایسی کوئی بات کی تو میں ان کی تابعداری کروں گا، چنانچہ میں ان کے ساتھ دریا میں چلا، جب پانی میری پنڈلیوں تک پہنچا تو انہوں نے از راہ مزاح فرمایا تمہارا حلوہ کہاں ہے،

۱۴۹۰۲- عبدالمنعم بن عمرو، حسن بن یحییٰ، محمد بن محبوب عمانی کے سلسلۂ سند سے ابوحارث اولاسی کا قول مروی ہے:
ایک روز میں مکہ سے شام کے ارادہ سے نکلا، اچانک پہاڑی پر مجھے تین افراد نظر آئے، وہ دنیاوی باتوں میں مشغول تھے، فارغ ہو کر دنیا سے لاتعلقی پر معاہدہ کر لیا، میں نے کہا اس معاہدہ میں میں بھی تمہارے ساتھ شرکت کرنا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا بہتر، اس کے بعد ایک نے کہا میرا اس وقت فلاں فلاں جگہ کا ارادہ ہے، دوسرے نے بھی یہ کہا اور وہ دونوں اپنے اپنے مقاموں کی طرف چلے گئے، باقی دو ہم بچے، وہ ابراہیم بن سعد تھے، میں نے شام کا اور انہوں نے لکام کا ارادہ ظاہر کیا، پھر ہم نے ایک دوسرے کو رخصت کیا، پھر میں ان کے خط کا منتظر رہا، لیکن خط نہیں آیا، پھر ایک روز ساحل سمندر پر ہی ان سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے فرمایا تین روز بعد میرے پاس آنا، اور اس دوران خورد ونوش سے انہوں نے مجھے منع کیا، چنانچہ تین روز بعد ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ مجھے سمندر کے کنارہ کھڑے کر کے چلے گئے، اسی دوران اللہ نے ایک عظیم مچھلی سے میری حفاظت فرمائی، اس کے بعد ان کا غلام مجھے ملا، اس نے بتایا کہ ابراہیم کا انتقال ہو چکا ہے، اور انہوں نے یہ خط تمہارے نام مجھے دیا تھا، خط درج ذیل نصائح پر مشتمل تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

اے میرے بھائی فقر ونعم کی حالت میں اللہ سے مدد طلب کر، رضاء الٰہی کے حصول کی کوشش کر، احکام الٰہی پر عمل کر نا اللہ کی ناراضگی سے بروقت اجتناب کر، رزق مقدور سے زائد کی کوشش مت کر، بلکہ اسی پر راضی رہ، ہر ایک کیلئے فنا ہے۔ بقا صرف اللہ

کی ذات عالی کو ہے۔ مصائب کے وقت صبر سے کام لے۔ متوکل انسان غیراللہ سے
امیدیں وابستہ نہیں رکھتا۔ اللہ پر نظر رکھنے والا مختار کل اسی کو سمجھتا ہے۔
فقط والسلام وفقکم اللہ تعالیٰ الی الصواب۔

(۵۲۳) ابومحرز

۱۴۹۰۳- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عون بن عمارۃ کے سلسلۂ سند سے ابومحرز طفاوی کا قول مروی ہے:
اہل عقول اعمال عالیہ کے ذریعہ درجات عالیہ کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔

(۵۲۴) داؤد بن ہلال

۱۴۹۰۴- ابوحسن بن ابان، ابوعبداللہ محمد بن سفیان، علی بن مریم، زہیر بن عباد، کے سلسلۂ سند سے داؤد بن ہلال نصیبی کا قول مروی ہے:
صحف ابراہیم میں مکتوب ہے: اے مزین وآراستہ ہوکر آنے والی دنیا صالحین کے سامنے تیری کوئی وقعت نہیں ہے، میں نے اپنے بندوں کے قلوب کو تیرے بغض سے بھر دیا، میرے نزدیک تجھ سے زیادہ حقیر کوئی چیز نہیں ہے، میں نے تیری تخلیق کے دن ہی سے تیرے لئے عدم بقا لکھ دیا۔ میری مخلوق میں سے میرے مطیعین کیلئے خوشخبری ہے، جو صدق واستقامت کے پیکر ہیں۔ بوقت وفاۃ نوران کے سامنے ہوگا، فرشتے ان کا احاطہ کئے ہوئے ہوں گے، حتیٰ کہ میری رحمت ان تک پہنچ کر رہے گی۔

(۵۲۵) مسکین صوفی

۱۴۹۰۵- ابوبکر محمد بن احمد مؤذن، احمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، مسکین بن عبید صوفی، متوکل بن حسین عابد کے سلسلۂ سند سے ابراہیم بن ادہم کا قول مروی ہے:
اے انسان تجھے لاحق شدہ غموں میں سے ایک تیرے لئے نافع اور دوسرا تیرے لئے نقصان دہ ہے۔ (۱) غم آخرۃ انسان کیلئے نفع بخش ہے، (۲) غم دنیا انسان کیلئے نقصان دہ ہے۔

(۵۲۶) عباس بن مؤمل

۱۴۹۰۶- ابوبکر مؤذن، احمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین زہد الخمری ابوولید عباس بن مؤمل صوفی کا قول مروی ہے:
ایک روز مجھے بذریعہ خواب خوشخبری دی گئی کہ اے عباس بن مؤمل دنیا سے طویل حزن کے بدلے آخرت میں میں تمہیں طویل فرصت حاصل ہوگی۔ نیز ایک روز کہا گیا آخرت کے غمزدہ لوگوں کو آخرۃ کی کامیابی کی خوشخبری سنادو۔

(۵۲۷) مغیث الاسود

۱۴۹۰۷- ابوبکر مؤذن، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، یوسف بن حکم رقی، فیاض بن محمد بن سنان، کے سلسلۂ سند سے مغیث اسود کا قول مروی ہے:
ایک راہب نے مجھ سے طویل الحزن ہونے کے بابت سوال کیا، میں نے کہا غم آخرۃ کی وجہ سے میرا یہ حال ہوگیا، انہوں نے میرے لئے کامیابی کی دعا کی۔

(۵۲۸) القلانسی

۱۴۹۰۸- محمد بن حسین کا قول ہے:
ایک بار ابوعبداللہ قلانسی کشتی میں سوار تھے کہ اچانک فضا خراب ہوگئی اور ناموافق ہوا چلنا شروع ہوگئی، لوگوں نے اللہ کے نام پر مختلف قسم کی نذریں مانیں۔ لوگوں کے اصرار پر قلانسی نے ہاتھی کے گوشت کے عدم تناول پر نذر مانی۔ لوگوں کو ان کی نذر پر بڑا تعجب ہوا، بہر حال فضا کے عدم صحت کی وجہ سے کشتی ٹوٹ گئی، اور قلانسی سمیت ایک جماعت بخیر ساحل پر قیام پذیر ہوگئی۔ قلانسی کہتے ہیں کہ ہم چند روز تک ساحل پر بلا خورد و نوش رہے۔ ایک روز ہاتھی کا بچہ آگیا لوگوں نے اسے کاٹ کر کھایا۔ لوگوں نے اصرار کے باوجود زندگی کی وجہ سے میں نے اسے نہیں کھایا، کچھ دیر بعد ہاتھی آیا، اس نے تمام ساتھیوں کو سونگھا، پھر میرے علاوہ تمام کو ہلاک کر دیا، اور مجھے اٹھا کر ایک ملک میں چھوڑ آیا۔

(۵۲۹) شبل المدری

۱۴۹۰۹- محمد بن ابراہیم، عبدالواحد بن احمد، ابوفرج بن بکر، عبدالعزیز بن احمد کے سلسلۂ سند سے ابوموسیٰ طویل بصری کا قول مروی ہے:
ایک روز شبل مدری نے وقت روزہ کی حالت میں گوشت کی خواہش ظاہر کی، اچانک ان کے گھر میں ایک چیل آگری، ان کی اہلیہ نے اسکا گوشت ان کیلئے تیار کیا، شام کو افطاری میں گوشت دیکھکر شبل نے اس کی بابت سوال کیا تو انہیں بتایا گیا کہ آج گھر میں از خود چیل گر گئی تھی، یہ گوشت تیار شدہ اسی کا ہے۔ اس پر شبل نے فرمایا تمام تعریفیں شبل کو نہ بھولنے والی ذات کیلئے ہیں اگر چہ شبل اسے بھول گیا ہے۔

(۵۳۰) عبداللہ بن محمد دینار

۱۴۹۱۰- محمد بن احمد بن محمد بغدادی، جعفر بن عبداللہ دینوری، کے سلسلۂ سند سے ابوحمزہ کا قول ہے کہ:
میرے وصیت کی درخواست کرنے پر ابن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تقویٰ اختیار کرو، وقت ضائع مت کرو، بدنظری سے اجتناب کرو، انشاءاللہ تم اللہ کے بن جاؤ گے۔

(۵۳۱) مساور مغربی

۱۴۹۱۱- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم کردین عنبسہ کے سلسلۂ سند سے مساور بن لبیب مغربی کا قول مروی ہے:
طویل زمانہ سے خاموشی اختیار کرنے والے ایک راہب سے میں نے سوال کیا کہ آپ کی خاموشی کو کتنی مدت گزر گئی ہے، اس نے کہا ایک دن، میں نے کہا کیوں، اس نے کہا گذشتہ مدت ایک یوم کے مانند ہے، اور مستقبل کا کوئی صحیح علم نہیں ہے۔

(۵۳۲) لفرج بن سعید

۱۴۹۱۲ عبداللہ بن محمد، عبداللہ محمد، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، ابوروح فرج بن سعید صوفی، عثمان بن عمار کے سلسلۂ سند سے حماد بن زید کا قول مروی ہے:
ایک بار ایوب سختیانی، یونس بن عبید، ابن عون اور ثابت بنانی ایک گھر میں جمع ہوئے، سب نے ایوب سے دعا کی درخواست

کی، چنانچہ ایوب نے بڑی رقت آمیز دعاء کرائی، یونس نے کہا آج ہمیں دعاء کی حلاوۃ نصیب ہوئی ہے۔ کیونکہ ایوب کا مستجاب الدعاء ہونا مشہور تھا۔

(۵۳۳) ابو یمان

۱۴۹۱۳- عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے:

میرے ایک بزرگ سے اسم اعظم کے بابت سوال کرنے پر انہوں نے فرمایا رقت قلب کے وقت اللہ سے اپنی حاجت کا سوال کرنا ہی اسم اعظم ہے۔

(۵۳۴) حیان اسود

۱۴۹۱۴- عبداللہ، اسحاق، احمد بن ابی الحواری، جعفر بن محمد کے سلسلۂ سند سے حیان اسود کا قول مروی ہے:

ایک بہت بڑے عابد بعد نماز عصر قبلہ رخ ہو کر بارگاہ الہی میں ان الفاظ سے التجا کرتے تھے۔ اے باری تعالیٰ مجھے آپکے غیر سے سوال کرنے، قلوب روشن کرنے اور محبت کرنے والی قوم پر تعجب ہے۔

(۵۳۵) ابوفضل ہاشمی

۱۴۹۵۱- محمد بن حسین، ابوجعفر رازی کے سلسلۂ سند سے زکریا بن دلویہ کا قول مروی ہے:

مسروق طوسی نے ابوفضل ہاشمی کی عیادت کے موقع پر ان سے گزر بسر کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے آہ بھر کر فرمایا کیا اللہ تعالیٰ میرا رب نہیں ہے۔

(۵۳۶) ابراہیم مغربی

۱۴۹۱۶- محمد بن حسین، محمد بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابراہیم بن ولید کا قول مروی ہے:

ایک بار خچر کے پاؤں مارنے کی وجہ سے لات ٹوٹنے پر ابراہیم نے کہا یہ انشاء اللہ مصائب ہمارے لئے ذخیرۂ آخرت ہوں گے۔

(۵۳۷) ابوتراب رملی

۱۴۹۱۷- محمد بن حسین عبداللہ بن محمد رازی کا قول مروی ہے:

ایک بار ابوایوب تراب ایک جماعت کے ہمراہ مکہ سے سفر پر روانہ ہوئے، راستہ میں ابوتراب اپنے ساتھیوں سے جدا ہو گئے جدائی کے وقت ابوتراب نے ان سے ریگستانی علاقہ میں اپنے ایک دوست سے ملنے کو کہا، چنانچہ وہ ان کے دوست سے ملے تو اس نے گوشت سے ان کی ضیافت کی، اسی اثناء میں ایک چیل نے اس گوشت میں سے کچھ اٹھا کر ابوتراب کے پاس پہنچا دیا، بعد میں ساتھیوں نے اصل واقعہ سے ابوتراب کو مطلع کیا

(۵۳۸) سعید شہید

۱۴۹۱۸- محمد بن احمد بن محمد، عثمان بن محمد عثمانی، عباس بن یوسف کے سلسلۂ سند سے میسرۃ الخادم کا قول مروی ہے:

ایک غزوہ میں دشمن سے مڈبھیڑ کے وقت میرے قریب کھڑے ایک جوان (جو اسلحہ سے لیس تھا) نے میمنہ اور میسرہ پر حملہ کر کے سب کو مغلوب کر دیا، پھر بعد میں وہ خود بھی شہید ہو گیا۔

(۵۳۹) سیار بنانی

۱۴۹۱۹- عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن مذکور، عمر بن یوسف، احمد بن مسروق کے سلسلۂ سند سے سیار بنانی کا قول مروی ہے:
ایک شب وظائف سے فارغ ہو کر میں محوخواب ہو گیا، میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں ایک نہر پر ہوں جسکے دونوں کنارے مشک ہیں۔ اس کے کناروں پر موتیوں کے کھنڈ اور سونے چاندی کی شاخیں ہیں، اور ساحل پر چند حسین وجمیل حوریں ہیں سوال کیا کہ تم کس کیلئے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ سے مناجات کرنے والے اولیاء اللہ کیلئے ہیں۔

(۵۴۰) احمد بن روح

۱۴۹۲۰- عثمان بن محمد عثمانی، حسین بن عبدالرحمٰن قاضی، عبدالرحمٰن قاضی کے سلسلۂ سند سے احمد بن روح کے اشعار درج ذیل ہیں۔
مصائب کے وقت میں اس کے دافع کو پکارتا ہوں، اس وقت میں تمام عزونعمتوں اور خلق وامر کے مالک سے امید وابستہ رکھتا ہوں۔

(۵۴۱) جابر رحبی

۱۴۹۲۱- محمد بن احمد بن یعقوب، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے ابوجعفر خصاف کا قول مروی ہے:
ایک روز جابر کے ساتھ چلنے میں میرا مقابلہ ہوا، میں نے انکو پانی پر چلتے ہوئے دیکھا، میں نے ان سے کہا اس حاجت میں کون آپ سے مقابلہ کرسکتا ہے، انہوں نے کہا اگر تم نے مجھے پانی پر چلتے دیکھا ہے تو پھر تم میرے نزدیک رجل صالح ہو۔

(۵۴۲) علوی

۱۴۹۲۲- عثمان بن محمد بن عثمانی، ابوحسن محمد بن احمد کے سلسلۂ سند سے عبید بسری کا قول مروی ہے:
میں نے لکام میں ایک شخص سے گوشہ نشینی کی وجہ دریافت کی، اس نے کہا حصول جنت میں نے ان سے کہا پھر تو آپ زمین پر خلیفہ اللہ ہیں۔ اس نے کہا تم میرے بابت غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہو۔ خدا کی قسم مجھے زندگی میں کبھی جنت ودوزخ کا خیال تک نہیں آیا، اس نے کہا اگر میں نے اس بارہ میں کذب بیانی نہیں کی تو مجھے موت آجائے، چنانچہ اسی وقت اسکی وفات ہو گئی، میں اس کے قتل کے الزام کے خطرہ سے جلد از جلد وہاں سے چلا گیا، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سات بڑے ابدال میں سے ایک تھا۔

(۵۴۳) عبداللہ بن خبیق

۱۴۹۲۳- ابویعلیٰ حسین بن محمد بن حسین زبیدی، محمد بن مسیب ارغیانی کے سلسلۂ سند سے عبداللہ خبیق کا قول مروی ہے:
یوسف بن اسباط نے مجھے صافی عابدوں کی محبت سے اجتناب کی وصیت کی۔
حسین بن محمد مسیب کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن خبیق کا قول مروی ہے:
حذیفہ مرعشی نے مجھ سے فرمایا دنیا کو محبوب بنانے کی صورت میں تم کیسے کامیاب ہو سکتے ہو، نیز اگر تکبر سے اجتناب نہ کیا تو تمہاری ہلاکت یقینی ہے، فضل کا قول ہے: اپنی قدر کی شناخت اصل ادب ہے۔
۱۴۹۲۴- حسین، محمد کے سلسلۂ سند سے عبداللہ کا قول مروی ہے
اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت موسیٰ سے فرمایا احمق پر غصہ کرنے سے تمہارے غم میں اضافہ ہوگا۔ ایک پادری نے اللہ سے

عرض کیا، اللہ میری کثیر نافرمانی کے باوجود آپ نے مجھے سزا نہیں دی۔ اللہ نے وقت کے نبی کے ذریعہ اسے خبردی کہ سلب حلاوۃ ایمان کیا تمہارے لئے سزا نہیں ہے۔

۱۴۹۲۵-گذشتہ سند سے مروی ہے:

ابن سماکی سے اطیب الطیبات کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا ترک شہوات اطیب الطیبات ہے۔

نیز حذیفہ کا قول مروی ہے: قساوت قلبی سب سے بڑی مصیبت ہے ۔حذیفہ کا قول مروی ہے: قساوۃ قلبی چار چیزوں آنکھ، زبان، قلب اور خواہش کو غلط کاموں کے استعمال کرنے کا نام ہے

۱۴۹۲۶: حسین، محمد کے سلسلۂ سند سے عبداللہ کا قول مروی ہے:

ایک حکیم کا قول ہے: تقدیر سے کم پر راضی رہنے والا انسان عندالناس مقبول ہوتا ہے۔ نیز فرمایا: اے انسان جب تو اپنے محسن سے حسن اخلاق کا مظاہرہ نہیں کرسکتا تو اپنے غیر محسن سے کیسے حسن اخلاق کا مظاہرہ کرے گا۔

۱۴۹۲۷- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن علی بن خلیل، محمد بن جعفر بن سوار کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن ضبیق کا قول مروی ہے:

انسان کسی وقت بھی صدق سے مستغنی نہیں ہوسکتا، صدق کے اختیار کرنے کے وقت انسان کو منجانب اللہ غیب کے خزانوں پر مطلع کیا جاتا ہے۔ نیز فرمایا: حق کے عدم قبول کرنے کی وجہ سے قلوب محبت الٰہی سے دور ہوجاتے ہیں۔ عبداللہ سے حق پر چلنے کے اسباب کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا عدل اختیار کرنے اور چھوٹوں کی طرف سے حق بات قبول کرنے سے انسان کے لئے حق پر چلنا آسان ہوجاتا ہے۔ نیز فرمایا: باطن کا سننا قلب سے حلاوۃ ایمان ختم کردیتا ہے۔ قلب کو طمع سے خالی کرنے والے انسان کو حیاۃ کی صحیح لذت محسوس ہوتی ہے۔

۱۴۹۲۸- عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، عمر بن عبداللہ ہجری، کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن خبیق کا قول مروی ہے:

اے انسان آخرت میں نقصان دہ چیز سے دنیا میں احتراز کر، آخرت میں مسرت بخش شئی سے دنیا میں مسرت حاصل کر، معاصی سے رکاوٹ بننے والا خوف سب سے عمدہ ہے۔ اے انسان گزشتہ عمر کے بابت فکر کر۔

۱۴۹۲۹- ابراہیم بن محمد حسن، عبداللہ بن ضبیق موسیٰ بن طریف کے سلسلۂ سند سے یوسف بن اسباط کا قول مروی ہے:

چالیس برس سے میں نے خواہش نفس پر عمل نہیں کیا۔

۱۴۹۳۰-عبداللہ، ابراہیم کے سلسلۂ سند سے عبداللہ کا قول مروی ہے:

یوسف بن اسباط نے مجھے شریعت کے مطابق عمل کرنے کی وصیت کرکے فرمایا میں ۲۲ سال سے اسکے لئے کوشاں ہوں،

۱۴۹۳۱-عبداللہ، ابراہیم، کے سلسلۂ سند سے عبداللہ کا قول مروی ہے:

شریر و متکبر انسان کو نصیحت کرنا بے فائدہ ہے۔

۱۴۹۳۲- محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جابر طرسوی، عبداللہ بن ضبیق کے سلسلۂ سند سے یوسف بن اسباط کا قول مروی ہے:

صادق انسان کو صدق کی وجہ سے حلاوۃ، ملاحت اور خوف خدا عطاء کئے جاتے ہیں۔

۱۴۹۳۳- محمد، عبداللہ کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن ضبیق کا قول مروی ہے:

میرے سامنے یوسف بن اسباط کا طبیب نے معائنہ کرکے کہا ان پر قیامت کے خوف کا اثر ہے۔

۱۴۹۳۴-عبداللہ، عمر بن عبداللہ بن ہجری، عبداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط، ثوری، محمد بن جحادۃ، قتادۃ، کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

آپ ازواج مطہرات کے پاس چکر لگا کر ایک غسل فرماتے تھے۔

۱۴۹۳۵- محمد بن علی بن حبیش، یوسف بن موسیٰ بن عبداللہ مروزی، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، حبیب بن حسان، زید بن وھب کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

ارشاد نبویؐ ہے: مادر رحم میں چالیس روز تک نطفہ منی کے قرار سے انسانی تخلیق کی ابتدا ہوتی ہے۔

۱۴۹۳۶- ابراہیم بن محمد نیساپوری، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، حبیب بن حسان بن ابراہیم تیمی ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابوذر کا قول مروی ہے:

آپ کے زمانہ میں ہمارا توشہ صرف ایک صاع ہوتا تھا۔

۱۴۹۳۷- عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسین، عبداللہ بن خبیق ہیثم بن جمیل، مبارک بن فضالہ، حسن کے سلسلۂ سند سے نعمان بن بشیر کا قول مروی ہے:

ارشاد نبویؐ ہے: آخری زمانہ میں لوگ صبح مسلمان اور شام کو کافر ہوں گے۔[1]

۱۴۹۳۸- ابویعلی حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق ہیثم بن جمیل، مبارک بن فضالہ، حسن کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے آپ علیہ السلام سے وقوع قیامت کے بارے میں سوال کیا، آپؐ نے فرمایا قیامت ضرور آئے گی تم بتاؤ کہ تم نے اس کیلئے کیا تیاری کی ہے، اس نے عرض کیا یارسول اللہ میرے پاس تو صرف اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہے، آپؐ نے فرمایا پھر فکر کی ضرورت نہیں ہے۔[2]

۱۴۹۳۹- ابویعلی محمد، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، ابن ابی بن ذیب، قاسم، بکیر بن عبداللہ بن اشج، مکرز کے سلسلۂ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے آپؐ سے سوال کیا کہ ایک شخص کا برائے دنیا جہاد کرنا کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے، ابوہریرۃ نے لوگوں کو آپ ﷺ کے اس قول سے مطلع کیا، لوگوں نے ابوہریرۃ سے کہا تم سے بات سمجھنے میں غلطی ہوگئی ہے، ابوھریرۃ نے دوبارہ آپؐ سے اس کے بابت سوال کیا، آپؐ نے تین بار فرمایا ایسے مجاہد کیلئے کوئی اجر نہیں ہے۔[3]

۱۴۹۴۰- ابویعلی محمد، عبداللہ یوسف بن اسباط، ثوری، جعفر بن محمد، ابیہ کے سلسلۂ سند سے علی بن حسین کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: لایعنی کا ترک حسن اسلام سے ہے۔

چند گمنام اولیاء اللہ

۱۴۹۴۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوعباس ہروی، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن زید بن اسلم کے سلسلۂ سند سے محمد بن منکدر کا قول مروی ہے:

۱- سنن ابی داؤد ۴۲۵۹. وسنن ابن ماجۃ ۳۹۶۱. ومسند الامام احمد ۲/۲۷۲، ۲۷۷، ۴۱۶. والسنن الکبری للبیھقی ۸/۱۹۱. والمستدرک ۳/۵۲۵، ۵۳۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۳۵۷. وصحیح ابن حبان ۱۸۶۹. وأمالی الشجری ۲/۲۵۷، ۲/۲۵۷، ۲۷۳، ومجمع الزوائد ۷/۳۰۸، ۳۰۹.

۲- کشف الخفا ۲/۲۸۳.

۳- سنن ابی داؤد ۲۵۱۶ ومسند الامام احمد ۲/۲۹۰، ۳۶۶، والمستدرک ۲/۸۵. ۴۷۱ وصحیح ابن حبان ۱۶۰۲. والترغیب والترھیب ۲/۲۹۶. والدر المنثور ۳/۲۵۵.

ایک شب میں دعاء میں مشغول تھا کہ اچانک میرے سامنے ایک شخص نے بارش کیلئے دعاء کی، اسی وقت بادل آیا اور زوردار بارش ہوئی، صبح میں نماز کے بعد اس کی جستجو میں اسکے پیچھے ہولیا، وہ ایک گھر میں داخل ہوا میں بھی اس میں داخل ہوگیا، پھر اس نے برتن بنانا شروع کردیئے، میں اس پر بڑا حیران ہوا، اس نے کہا یہ میرا راز کسی پر منکشف نہ کرنا۔

۱۴۹۴۲-عبداللہ بن محمد، ابواسید، عبیداللہ بن جریر بن جبلہ، سلیمان بن حرب، سری بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عبید بن عمیر کا قول مروی ہے:

ایک بار میں اپنے والد کے ساتھ سفر میں تھا، کہ ہم راستہ بھٹک گئے، وہاں پر ایک شخص کو ہم نے نماز میں مشغول پایا، ایک خالی مشکیزہ بھی ان کے پاس رکھا ہوا تھا، ہم نے ان سے راستہ معلوم کیا تو انہوں نے اشارہ سے راستہ بتادیا، پھر ہم نے ان سے پانی طلب کیا تو انہوں نے دعا کی جسکی برکت سے اسی وقت بارش ہوگئی، اور ہم پانی سے خوب سیراب ہوئے، میرے والد نے الحمدللہ پڑھتے ہوئے فرمایا اللہ کے بہت سے گمنام ولی زمین پر زندہ ہیں۔

۱۴۹۴۳- ابوازہر ضمرۃ بن حلال مقدسی، محمد بن ابراہیم بن احمد، ابراہیم بن عبداللہ، عبیداللہ بن سعید ہاشمی بصری، سعید ہاشمی، عبداللہ بن ادریس کے سلسلۂ سند سے مالک بن دینار کا قول مروی ہے:

ایک بار شدید ضرورت اور گریہ زاری اور سخت دعاؤں کے باوجود بارش نہیں ہوئی، ایک شب ایک سیاہ فام غلام نے دعا کی، اسکی دعا کی برکت سے بارش ہوگئی، ہم اس سے بڑے حیران ہوئے، پھر میں نے اسکے آقاء سے اسے خرید لیا، اس نے مجھ سے کہا، میرے خدمت سے عاجز ہونے کے باوجود تم نے مجھے کیوں خریدا، میں نے کہا تمہارے مستجاب الدعوات ہونے کی وجہ سے اس نے کہا اب میں کیسے زندہ رہوں گا، چنانچہ اسی وقت نماز کی حالت میں اس کا انتقال ہوگیا، ہم نے اسے کفنا کر اس کا جنازہ پڑھا، پھر اپنے ہاتھوں سے اسے دفن کیا، مالک کہتے ہیں کہ آج تک لوگ ان کی قبر کے قریب کھڑے ہوکر اپنی اپنی رفع حاجات کیلئے دعا کرتے ہیں۔

۱۴۹۴۴-احمد بن اسحاق، عمر بن بحر اسدی کے سلسلۂ سند سے محمد بن مبارک صوری کا قول مروی ہے:

ایک حج کے سفر کے دوران بلا زاد و راحلہ ایک جوان سے ہماری ملاقات ہوئی، ہم نے اس سے عدم زاد و راحلہ کی وجہ پوچھی؟ اس نے مجھے تلاوت قرآن حکیم کا حکم دیا، چنانچہ میں نے کھیعص تلاوت کی۔ وہ سنتے ہی بے ہوش ہوگیا ہوش آنے پر اس نے کہا "کھیعص" میں کاف سے کافی، ہا سے ہادی، ع سے علیم اور ص سے صادق مراد ہے۔ مجھے کافی، علیم ہادی اور صادق کے ہوتے ہوئے کسی فکر کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) اے ادھر ادھر چکر لگانے والے تیرے علم کے متلاشی کے علم کا خزانہ تو تیرے دونوں پہلوں کے درمیان ہے۔

(۲) اگر تو جنت کا امیدوار ہے تو بدنظر سے اجتناب کر۔

(۳) اگر تجھے جنت کی حوروں کی ضرورت ہے تو خوف خدا سے خوب ڈرو۔

(۴) اور کوشش کرنے والے کی طرح کوشش کر۔ اور حسن ظن کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں خوب دعائیں کر۔

۱۴۹۴۵- احمد، عمر بن بحر کے سلسلۂ سند سے ابوفیض کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بار ایک امرد کو بلا زاد و راحلہ حج کا سفر کرتے ہوئے دیکھ کر اسے زاد و راحلہ ساتھ رکھنے کی ہدایت کی۔ اس نے مجھ سے پوچھا کیا اللہ کے علاوہ بھی کوئی اس کا شریک تمہاری نظر میں ہے، میں نے کہا اس یقین کے ساتھ کوئی سفر نقصان دہ نہیں ہے۔

۱۴۹۴۶- ابوعباس احمد بن علاء، احمد بن محمد بن عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

ایک بار حج بیت اللہ کیلئے سفر کے دوران میں غلط راستہ پر جا نکلا، اس وقت میں خالی ہاتھ ہونے کی وجہ سے زندگی سے ناامید ہوچکا تھا، اسی

اثناء میں ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ گیا، شب کو ایک متغیر اللون لاغر جسم نوجوان میرے سامنے آیا، اس نے پاؤں زمین پر مارا تو اس سے چشمہ جاری ہو گیا، وہ وضو کر کے نماز میں مشغول ہو گیا میں اٹھ کر اس چشمہ سے خوب سیراب ہوا، اور وضو کر کے اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو گیا، اسی حال میں صبح ہو گئی۔ نماز کے بعد وہ کہتے ہوئے (کہ اے باری تعالیٰ آپ کے غیر کی عبادت کرنے اور اس سے مدد طلب کرنے والا ناکام ہو گیا) رخصت ہونے لگا۔ میں نے اس سے کہا اے محبت الٰہی میں تکالیف برداشت کرنے والے جوان میرا بھی حج کا ارادہ ہے، لیکن میں راستہ بھولنے کی وجہ سے بلا زاد و راحلہ ہوں۔ اور میں زندگی سے مایوس ہو چکا ہوں۔ اس نے غصہ میں مجھے خاموشی کا حکم دیتے ہوئے کہا صحیح نیت والا انسان کبھی مار نہیں کھاتا۔ پھر اس نے مجھے اپنی اتباع کا کہا چنانچہ میں اس کے پیچھے ہو لیا اور یکایک ہم مکہ پہنچ گئے، اس نے کہا مکہ آ گیا ہے، پھر اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) تقویٰ اختیار کرنے اور خلوت میں اس خوف خدا رکھنے والے انسان کو محبت الٰہی کا جام پلایا جاتا ہے، جسکی وجہ سے اس سے دنیا کی لذت سلب کر لی جاتی ہے۔ میں مخلوق کے بجائے اللہ سے تعلق قائم کر چکا ہوں۔

۱۴۹۴۷- ابوبکر محمد بن حسین آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابوحفص عمر بن محمد حکم نسائی، محمد بن حسین برجلانی، حسین بن محمد شامی کے سلسلۂ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

ایک بار ہم حج کیلئے کشتی میں سوار تھے، اسی اثناء میں ایک پراگندہ حال شخص پر چوری کی تہمت لگ گئی، اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر سمندر سے منہ میں موتی لئے مچھلی کے ظاہر ہونے کی اللہ سے دعا کی، چنانچہ اسی وقت اسکی دعا قبول ہو گئی، اسکے بعد اس نے سمندر میں چھلانگ لگا دی۔

۱۴۹۴۸- ابوبکر محمد بن حسن بن کوثر محمد بن یونس، یوسف بن یعقوب بن مقری کے سلسلۂ سند سے مبارک بن فضالہ بن ثابت بنانی کا قول مروی ہے:

میدان عرفات میں میرے سامنے ایک نوجوان نے دوسرے جوان سے سوال کیا، کیا ارحم الراحمین اللہ ہمیں عذاب دے گا؟ دوسرے نے کہا نہیں نہیں۔

۱۴۹۴۹- ابوبکر محمد بن احمد دینوری، ابراہیم بن شبان، کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ مغربی کا قول مروی ہے:

ایک بار تبوک کے جنگلات میں میں نے بلا یدین، رجلین وعینین کے ایک خاتون دیکھی، میں نے اس سے کہا اس حالت میں تو یہاں کیسے۔ اس نے مجھے آنکھیں بند کر کے کھولنے کا حکم دیا، چنانچہ میں نے ایسے ہی کیا میں نے آنکھ کھولی تو استار کعبہ میرے سامنے تھا، اس نے کہا ابھی تم کو بھی مجھ پر تعجب ہے۔ اس کے بعد وہ غائب ہو گئی۔

۱۴۹۵۰- علی بن عبداللہ، محمد بن حسن، علی بن محمد ناقد کے سلسلۂ سند سے ایک شیخ کا قول مروی ہے:

ایک بار سواحل شام پر دو قدیم چادروں میں ملبوس ایک شخص کو میں نے غور سے دیکھا تو اس نے جواب میں دو شعر کہے۔

(۱) مجھے بستر پر قرار نہیں ہے۔ آگ کے شعلوں پر مجھے کیسے قرار آ سکتا ہے۔

(۲) خدا کی قسم میں اللہ کا دائمی طور پر مرنے کے بعد بھی عاشق بن گیا ہوں۔

۱۴۹۵۱- ابوقاسم عبدالسلام بن محمد مخزومی صوفی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر جوہری کا قول مروی ہے:

عسقلان میں ایک جبہ پوش سے میری ملاقات ہوئی، میں نے اس سے معانقہ کر کے علمی مجلس کی لیکن وہ بلا نعلین تھا، میں نے اس سے اسکی وجہ پوچھی، جواب میں اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

اے برادرم پہاڑوں میں چکر لگانا، سورج کی تپش میں گھومنے کی وجہ سے پاؤں کا چھلنی ہونا میرے لئے سوال سے بہتر ہے۔

۱۴۹۵۲-محمد بن محمد عمر، احمد بن عیسیٰ وشاہ، ابوعثمان سعید بن الحکم، ذوالنون مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں اپنی حوائج ضروریہ کے لئے باہر نکلا تو مجھے کان پڑی ایک آواز سنائی دی۔اس آواز کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا جو محبت الٰہی کے سمندر میں غرق ہوکر پراگندہ اور پریشان حالی کے ساحل پر نمودار ہوا تھا وہ اپنی دعاء میں کہہ رہا تھا اے عظیم ذات والے تو جانتا ہے کہ میں معاصی پر اصرار کے ساتھ مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۱۴۹۵۳- عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن محمد بن عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے حیدرۃ بن عبید کا قول مروی ہے:

ہم نے ایک شخص کی عیادت کرتے ہوئے اس سے اس کا حال پوچھا، اس نے جواب میں کہا میرے پاس کثیر گناہ، کمزور جان قلیل نیکیاں ہیں اور میرا سفر طویل ہے۔ہم نے کہا آخرت کیلئے تیرے پاس کیا توشہ ہے۔اس نے کہا اللہ سے امید کے علاوہ میرے پاس کوئی توشہ نہیں ہے۔پھر اس نے دعا کی کہ اے اللہ موت کے وقت مجھے مایوس مت کرنا، مجھ پر رحم فرما اور مجھے خاتمہ بالایمان نصیب کرنا۔

۱۴۹۵۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن حمزۃ، ابوعیناہ، اصمعی کے سلسلۂ سند سے ابوعمرو بن علاء کا قول مروی ہے:

بڑوں کا قدرداں چھوٹوں کا بھی قدرداں ہوتا ہے۔ سری بن جابر کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے بلا دزنج میں ایک خاتون کو چاول پیتے ہوئے روکر کچھ کہتے سنا، لیکن میں اسکی بات سمجھنے سے قاصر رہا، پھر میں نے ایک شیخ سے اسکا مطلب پوچھا، انہوں نے کہا اس کا کلام درج ذیل اشعار تھے۔

(۱) مجھے دائیں بائیں اللہ کے علاوہ کوئی امید گاہ نظر نہیں آتی،

(۲) ایک شخص نے میری رہنمائی کی کہ فضل الٰہی کے ذریعہ ہی تمہارے گناہ معاف ہونگے۔

(۳) اے باری تعالیٰ آپ کے انعامات بے شمار ہیں، آپ کا احسان مشرق ومغرب چارسو پھیلا ہوا ہے۔

۱۴۹۵۵-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن محمد، احمد بن روح، ابراہیم بن عبداللہ، عبدالرحیم بن یحییٰ رازی کے سلسلۂ سند سے ابوخالد بن سلیم عامری کا قول مروی ہے:

ایک راہب نے کسی حاجت کے بابت دعا کی عدم قبولیت پر اللہ سے عرض کیا اے باری تعالیٰ میری طرف سے حسن ظن کے باوجود آپ نے میری حاجت پوری نہیں فرمائی، اللہ کی طرف سے ندا آئی، ہم نے تیری حاجت پورا کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔لیکن تمہاری آخری بات کی وجہ سے ہم نے اپنا فیصلہ روک دیا، وہ اسی وقت بے ہوش ہوگیا، ہوش آنے پر اس نے کہا یا اللہ گناہ گاروں کے ساتھ آپ کا یہی معاملہ ہے۔اس کے بعد اسکی قوت واقع ہوگئی۔

۱۴۹۵۶- عبداللہ بن محمد، احمد بن سعید، عبیداللہ بن عبدالملک کے سلسلۂ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

ایک بار حج کے دوران بلا مرض زرد رنگ، کمزور بصارت اور لاغر جسم والا ایک شیخ میں نے دیکھا۔ایک جمعہ کے موقع پر ایک نوجوان نے اس سے کہا روحانی مریض ہونے کی وجہ سے میں آپ سے چند سوالات کرنا چاہتا ہوں۔شیخ نے سوالات کی اجازت دے دی اس نے شیخ سے چند سوال کئے۔

(۱) خوف الٰہی کی کیا علامت ہے۔شیخ نے کہا انسان کے قلب میں اللہ کے علاوہ کسی کا خوف نہ ہو۔اس بات کے سنتے ہی جوان پر وجد طاری ہوگیا۔کچھ دیر بعد اسے ہوش آیا۔

(۲) انسان کے قلب میں خوف الٰہی کیسے پیدا ہوتا ہے؟ شیخ نے فرمایا انسان کے قلب کو روحانی مریض سمجھ کر اس کے علاج کی فکر پیدا ہوتے وقت۔

(۳) محبت کی کیا علامت ہے۔ شیخ نے کہا محبین شیخ نے کہا محبین کے قلوب چاک اللہ کی جلالت عالی کا ادراک کرتے ہیں، پھر ان کے ابدان، قلوب اور ارواح معصیت میں استعمال نہیں ہوتی، اور انکی عقول نورانی بن جاتی ہیں، اس کے بعد وہ زور سے چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا ہم نے اسے حرکت دی تو وہ دنیا سے رخصت ہو چکا تھا۔

۱۴۹۵۷-عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی کے سلسلہ سند سے احمد ابی الحواری کا قول مروی ہے:

ایک بار بلاد شام میں ایک خاتون نے مجھ سے راہ نجات کے بابت سوال کیا؟ میں نے کہا معاملات کی درستگی اور آخرۃ راہ نجات ہے۔ اس کے بعد وہ بے ہوش ہو گئی، خواتین کو اسکی حالت دریافت کرنے کے وصیت کی، اسی دوران اسکی جیب سے ایک وصیت نامہ برآمد ہوا جس میں لکھا تھا کہ مجھے ان ہی کپڑوں میں کفن دیدینا، پھر انہوں نے اسے حرکت دی تو اسکا انتقال ہو چکا تھا، میں نے خدام سے اسکی حقیقت پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ وہ روحانی مرض کی وجہ سے کہتی تھی کہ مجھے احمد بن ابی الحواری کے پاس لے چلو ان ہی سے مجھے شفاء کی امید ہے۔

۱۴۹۵۸-عبداللہ، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ہارون بن عبداللہ، محمد بن یزید بن خنیش کے سلسلہ سند سے وہیب بن ورد کا قول مروی ہے:

ایک بار ارض روم میں ایک شخص کو غیب سے ندا سنائی۔ کہ اے اللہ آپ کی ذات سے واقف ہونے کے باوجود آپ کے غیر سے امید وابستہ رکھنے اور آپ کے غیر سے مدد طلب کرنے والے شخص پر مجھے تعجب ہے۔ پھر اس نے کہا، آپ کے غیر سے راضی ہونے والے انسان پر مجھے تعجب ہے، اس نے پوچھا یہ جن، انسان میں سے کس کی آواز ہے؟ اسے بتایا گیا کہ یہ انسان کی آواز ہے جس کے ذریعہ تجھے لایعنی پر تنبیہ کی گئی ہے۔

۱۴۹۵۹- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید کے سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

ایک بہت بڑے مریض سے پوچھا گیا کہ اب تمہاری کوئی خواہش ہے؟ اس نے کہا اب صرف میری ایک خواہش خاتمہ بالایمان ہے۔

۱۴۹۶۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن حسن حلبی، احمد بن سنان قطان کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن داؤد واسطی کا قول مروی ہے:

ایک بار میدان عرفات میں ایک خاتون کو میں نے کہتے سنا منجانب اللہ ہدایت یافتہ انسان کو کوئی گمراہ اور منجانب اللہ گمراہ انسان کو کوئی ہدایت یافتہ نہیں بنا سکتا۔ میں نے کہا یہ کون ہے۔ اس نے کہا میں صراط مستقیم سے بھٹکی ہوئی ایک خاتون ہوں، پھر میرے چند سوالوں کا اس نے قرآن سے جواب دیا، میں نے اسکی وجہ پوچھی تو مجھے بتایا گیا کہ عرصہ تیس برس سے اس کا تکلم قرآن ہی ہے۔

۱۴۹۶۱- عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان دارانی کا قول مروی ہے:

میں نے موقف میں ایک خاتون کو دعا کرتے دیکھا وہ کہہ رہی تھی! گناہوں نے مجھے بوجھل کر دیا، میری آنکھوں میں حزن آگاہ کا سرمہ لگا ہوا ہے۔ اے باری تعالیٰ آخری قرار کے علم سے قبل مجھے سکون نہیں آ سکتا۔ اے باری تعالیٰ اپنی اطاعت کو میرا زیور اور رضا کو میرا توشہ بنا دے۔ اور اپنی ناراضگی سے مجھے دور رکھ۔

۱۴۹۶۲- محمد بن عبداللہ، ابوبکر دینوری، محمد بن احمد شمشاطی کے سلسلہ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

میں نے دریائے نیل کے کنارہ ایک باندی کو دعا کرتے دیکھا، اے لوگوں کو قوت گھریائی عطاء کرنے، ذکر میں مشغول رکھنے اور انہیں فکر آخرت عطا کرنے والی ذات آپ ہی میری امیدوں کا مظہر ہیں، اسکے بعد چیخ مار کر بے ہوش ہو گئی۔

۱۴۹۶۳-عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، عبداللہ بن محمد بلوی، ابواسحاق جماع سامہ کنانی کے سلسلہ سند سے ابن فارس کا قول مروی ہے:

ایک نجدی دیہاتی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی باندی کی عیادت کرتے ہوئے اس سے اسکی حالت پوچھی، اس نے کہا

اس وقت موت کا فرشتہ مجھے سامنے نظر آ رہا ہے، اور میرا نفس مجھے برائی کی طرف دعوت دے رہا ہے لیکن بہرہ گی موت آ کر رہے گی۔

۱۴۹۶۴- عبداللہ بن محمد، عبدالجبار، مغیرۃ بن سہل، ربیع بن صبیح کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

حضرت عمر کے زمانہ میں ایک بڑے عابد پر ایک لڑکی عاشق ہوگئی۔ اس نے اس سے کہا کیا تو زنائی حالت میں اللہ سے ملاقات کرنا چاہتی ہے۔ اس کے بعد اس نے چیخ ماری اور وہ بے ہوش ہوگیا، اس کا چچا اسے اٹھا کر گھر لے گیا۔ افاقہ ہونے پر اس نے چچا سے پوچھا کہ حضرت عمر سے سوال کرو کہ اللہ ڈرنے والے کی کیا جزا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا اس کیلئے دو جنتیں ہیں۔

۱۴۹۶۵- عبداللہ بن محمد، ابوبکر دینوری، محمد بن احمد شمشاطی کے سلسلۂ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

اس نے میرا نام لے کے جواب دیا، میں نے اس سے کہا تم نے مجھے کیسے پہچانا، اس نے کہا میں نے محبوب کے معرفت کی وجہ سے آپ کو پہچان لیا۔ پھر اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) عزت، بھاء اور سرور کی وجہ سے ذی الجلال کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

(۲) عارفین پر جلالت کا نور ظاہر ہوتا ہے۔

(۳) اطاعت الٰہی میں مشغول انسان کیلئے خوشخبری ہے۔

(۴) خائفین کیلئے اللہ کے علاوہ کوئی رب نہیں ہے۔ اے غفور آپ ہی میرے سوال و مقصود ہیں۔

۱۴۹۶۶- عبداللہ بن محمد، ابوبکر محمد بن احمد مفسر، محمد بن احمد شمشاطی کے سلسلۂ سند سے ابو عامر کا قول مروی ہے:

مسجد نبوی میں ایک سیاہ فام غلام نے مجھے ایک خط دی، جسکا مضمون درج ذیل تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اے برادرم اللہ آپ کا بھلا کرے، میں آپکا بھائی ہوں، مجھے آپکی آمد کا علم ہوا ہے، میں آپ کی زیارت کا متمنی ہوں، لہٰذا آپ زیارت سے مشرف فرمائیں، میں اٹھ کر اس غلام کے ساتھ چلا حتیٰ کہ ایک ویران گھر پر ہم پہنچے اس نے اجازت طلب کر کے مجھے اندر داخل ہونے کو کہا میں گھر میں داخل ہوا تو وہاں پر ایک غمزدہ شیخ بیٹھے تھے، میں سلام کر کے ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ انہوں نے میری آمد پر کھڑے ہونے کی کوشش کی، لیکن ضعف کی وجہ سے کھڑے نہیں ہو سکے، پھر انہوں نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا اللہ آپ کا بھلا کرے، میں ایک طویل زمانہ سے آپکی ملاقات کا مشتاق تھا، کیونکہ میرے روحانی مرض کا آج تک کوئی علاج نہیں کر سکا لیکن آپ سے مجھے اسکی امید ہے، میں نے طویل سکوت کے بعد اس سے کہا آپ اپنے قلب کا تزکیہ کریں، اسکے بعد آپکو جنت کی نعمتیں نظر آئیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کے رازوں سے واقف ہے۔ میری بات سنتے ہی اس کی چیخ نکلی کچھ دیر بعد وہ عالم دنیا سے رخصت ہوگیا ابو عامر کہتے ہیں کہ کچھ روز بعد مجھے خواب میں اس کی زیارت ہوئی، میں نے کہا اللہ کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ رہا، اس نے کہا اللہ نے میری مغفرت فرمادی، پھر اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) اے ابو عامر میرے انعام میں آپ برابر کے شریک ہیں۔

(۲) کیوں کہ غافل کو بیدار کرنے والا عاقل کے انعام میں نصف کا شریک ہوتا ہے۔

(۳) عاصی کو راہ راست پر لانے والا کوشش کرنے اور صبر کرنے والے کی مانند ہے۔

۱۴۹۶۷- عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن أبی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابو قرۃ کا قول مروی ہے:

ایک تابعی کے دعاء کے الفاظ درج ذیل ہوتے تھے: اے بلا سوال عطاء کرنے والی ذات سوال کے وقت تو مجھے کیسے محروم کرے گا، اے میرے مولیٰ میرا قلب اپنی عظمت سے لبریز کردے اور مجھے اپنی محبت کا جام شراب پلا دے۔

۱۴۹۶۸- عبداللہ بن محمد، فیصل بن احمد، ابو حاتم کے سلسلۂ سند سے محمد ہشام کا قول مروی ہے:

میں نے مسجد حنیف میں ایک شخص کو کہتے سنا اورا ے الٰہی خطاء کار آپ کی رحمت کے امیدوار آپ کے در پر حاضر ہیں اس وجہ سے آج ہم سب کی مغفرت فرمادے، ہم میں سے کسی کو محروم مت کر۔

۱۴۹۶۹- عبداللہ بن محمد، احمد بن نصیر کے سلسلۂ سند سے ابراہیم بن جنید کا قول مروی ہے:

ایک عابد کا قول ہے: اے لوگو ذکرالٰہی سے اپنے قلوب زندہ خشیت سے مردہ، محبت الٰہی سے منور اور لقاءالٰہی کے شوق سے ؟ کرو۔ اے لوگو محبت الٰہی ورجاء عالیہ، مغفرت ترہیب، شوق وترغیب اور حسن نیت خواہشات کے مغلوب کرنے کا ذریعہ ہے۔ ترک شہوات اعمال کی صفائی کا ذریعہ ہے۔ راحت کے متمنی انسان پر اہل محبت کے منازل کے حصول کی کوششیں لازم ہیں۔ شب وروز قلب وزبان ذکرالٰہی سے تر رکھنا، اہل محبت کے اخلاق سے ہے۔ کم ازکم قلب کا ذکرالٰہی میں مشغول رکھنا تو لازم ہے کیوں کہ یہ انفع ہے۔

۱۴۹۷۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوطیب احمد بن روح، عبداللہ بن خبیق کے سلسلۂ سند سے سعید بن عبدالرحمٰن کا قول مروی ہے:

ایک بار یزید بن ہارون کی خدمت کے موقع پر توشہ ختم ہوگیا، بعض ساتھیوں نے مجھ سے کہا اب کیا ہوگا، میں نے کہا یزید بن ہارون سے مجھے امید ہے۔ انہوں نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا عزت، جلال، کبریائی اور جودوکرم کی قسم ہے۔ میرے غیر سے امیدیں وابستہ رکھنے والے انسان کی میں تمام امیدیں منقطع کردوں گا۔ اور ان کو میں لوگوں کے سامنے ذلیل کرونگا۔ اور اپنے سے دور کروں گا سب کچھ تو میرے قبضہ قدرت میں ہے۔ پھر بھی میرا بندہ میرے غیر سے امیدیں وابستہ رکھتا ہے۔ میرے علاوہ کون دعاء قبول کرنے والا ہے میں بلاسوال انسان کو عطاء کرتا ہوں، کیا میں سائل کو عطاء نہیں کرونگا، کیا میں بخیل ہوں جسکی وجہ سے میرا بندہ میرے غیر کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ کیا دنیا وآخرت میرے لئے نہیں ہیں، کیا فضل ورحمت میرے قبضہ قدرت میں نہیں ہے اگر میں اہل سمٰوات والارض کو جمع کر کے سب کو ان کی منشاء کے مطابق عطاء کردوں تب بھی میرے خزانوں میں ذرا بھر کمی نہیں آئیگی۔ میری رحمت سے مایوس ہونے والے اور میری نافرمانی کرنے والوں کیلئے ہلاکت ہے۔

۱۴۹۷۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، احمد بن موسیٰ انصاری کے سلسلۂ سند سے منصور بن عمار کا قول مروی ہے:

ایک بار حج کے موقع پر شب کو ایک جوان کو مناجات کرتے ہوئے میں نے سنا یاالٰہی میں نے: تیری مخالفت کی وجہ سے تیری نافرمانی نہیں کی، اور میں تیرے عذاب سے غافل نہیں ہوں۔ لیکن میں ابلیس، اپنی شقاوت اور تیری مہلت کی وجہ سے گناہ میں مبتلا ہوگیا ہوں۔ اے الٰہی اب کون مجھے آپ کے عذاب سے بچائے گا۔ اس کے بعد میں نے اسے قرآن کی ایک آیت سنائی۔ جسے سن کر اس کا انتقال ہوگیا۔ دوسرے روز میں اسکے جنازہ میں شریک ہوا۔

۱۴۹۷۲- ابراہیم بن ابی طالب نیساپوری، ابن ابی الدنیا، محمد بن اسحاق ثقفی، اسحٰق ثقفی، احمد بن محمد بن یوسف، محمد بن یوسف کے سلسلۂ سند سے منصور بن عمار کا قول مروی ہے:

ایک شب ایک نوجوان کو مناجات کرتے دیکھا، یاالٰہی آپ کی مخالفت کی بناء پر میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی، میں آپ کے عذاب سے غافل نہیں ہوں بلکہ اپنی شقاوت کے ابلیس اور آپ کی طرف سے مہلت کی وجہ سے میں گناہ میں مبتلا ہوگیا ہوں۔ اس کے بعد میں نے اس کے سامنے قرآنی آیات قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ۔ تلاوت کی اسی وقت اسکا انتقال ہوگیا، دوسرے روز میں نے اسکے والدہ سے اسکے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا میرے غم میں اضافہ مت کر۔ میرا لڑکا میرا بڑا سہارا تھا۔ اب کون میرا خیال رکھے گا۔ وہ کمائی کے تین حصے کر کے ایک مساکین اور ایک خود پر خرچ کرتا تھا منصور کہتے ہیں کہ یہ خائفین کی صفت ہے۔

ائمہ اصفیاء کی ایک جماعت کا تذکرہ۔

ارکان دین حسب ذیل ہیں ۔(۱) موت تک استعانت باللہ، (۲) اتباع سنت، (۳) صدق، (۴) انصاف (۵) تنفل، (۶) خیر خواہی، (۷) رحمت۔

۱۴۹۸۲- ابو محمد کا قول ہے: ایک قوم سے آپ علیہ السلام نے سوال کیا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا مومن، پھر آپؐ نے ان کے ایمان کی حقیقت کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نعمت پر شاکر اور معیبت پر صبر سے کام لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مسکن وطعام میں سادگی تم پر لازم ہے۔ اور تقویٰ کو بھی لازم پکڑو۔

۱۴۹۸۳- عثمان بن محمد، عباس بن احمد کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

تین چیزوں (جب بقاء، حب غنا اور مستقبل کی فکر) سے محبت کرنے والے انسان کے قلب کا تزکیہ نہیں ہوتا۔

۱۴۹۸۴- سہل بن عبداللہ سے سوال کیا گیا کہ فقیر انسان نفس کے مکر سے کب محفوظ ہوتا ہے؟ فرمایا مستقبل کے فکر چھوڑنے کے بعد۔

۱۴۹۸۵- عثمان بن احمد، محمد بن احمد کے سلسلۂ سند سے بعض اصحاب کا قول ہے:

سہل بن عبداللہ کا سب سے قیمتی قول ہے:

اللہ تعالیٰ تارک شہوۃ انسان کی نیکیاں ضائع نہیں کرتا۔

۱۴۹۸۶- ابوقاسم عبدالجبار بن شیر باز بن زید، عثمان بن محمد عثمانی کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

اے انسان لوگوں کی برائی اور انکے اخلاق رذیلہ کو دیکھنے کے بجائے اپنے حال کی خبر گیری کر۔

۱۴۹۸۷- عثمان بن محمد، ابوحسن احمد بن محمد انصاری، محمد بن احمد بن سلمہ نیسا پوری، ابومحمد سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان میں اللہ وحدہ لاشریک ہوں، میرے غیر سے امید رکھنے والے انسان نے درحقیقت مجھے پہچانا نہیں۔ میں اپنے بندوں کو خاص طور سے نوازتا ہوں۔ ان کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لیتا ہوں۔ انہی کی وجہ سے میں بارش کرتا ہوں، انہی کی وجہ سے زمین پر غلہ اگاتا ہوں۔ انہی کی وجہ سے بلائیں دفع کرتا ہوں۔ وہ میرے محبوب اور میرے اولیاء ہیں، ان کو میں بلند درجات اور عالی مقام سے نوازوں گا۔ اے انسان مجھے طلب کرنے والا اپنی کوشش میں کامیاب۔ اور میرے غیر کو طلب کرنے والا اپنی کوشش میں ناکام ہوتا ہے۔ اپنے خواص کی وجہ سے میں خطاء کاروں کو معاف کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو بذریعہ وحی فرمایا اے داؤد میرے طالب کا خادم بن جا۔

۱۴۹۸۸- سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے: دنیا سے بے رغبت انسان کا ماویٰ وملجاء اللہ ہی ہوتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں اللہ فرماتا ہے مجھے پہچاننے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے کہ وہ میری آواز پر لبیک کہتا ہے، میرے امر کی اطاعت کرتا ہے، میرے رزق پر میری تعریف کرتا ہے، میری عطا پر میرا شکر کرتا ہے، اور آزمائش پر صبر سے کام لیتا ہے۔

۱۴۹۸۹- عثمان بن محمد، ابومحمد بن صہیب کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

دنیا میں علم کے علاوہ سب جہالت اور عمل کے علاوہ سب علم وبال اور اخلاص کے علاوہ تمام عمل بے کار ہے۔

۱۴۹۹۰- سہل کا قول ہے: علم کا شکر اور عمل کا شکر علم کی زیادتی ہے۔

۱۴۹۹۱- عثمان بن محمد عثمانی، ابومحمد بن صہیب، کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

ہر قلب ونفس سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے۔ غیر اللہ کی طرف نظر رکھنے والے انسان کے قلب پر ابلیس کا تسلط ہوتا ہے۔

۱۴۹۹۲- سہل کا قول ہے: دنیا کا مقام جوارح، جوارح کا مقام بدن، بدن کا مقام قلب، قلب کا مقام نیت اور نیت کا مقام اللہ ہے۔

۱۴۹۹۳- ابوحسن بن محمد مقسم، ابوبکر بن منذر ہجیمی کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

روٹی سے شکم سیری کا یقین رکھنے والا انسان بھوکا رہتا ہے۔

۱۴۹۹۴-سہل کا قول ہے:

شکم سیری غفلت کی بنیاد ہے۔

۱۴۹۹۵-سہل کا قول ہے:

۱۴۹۹۶-سہل نے قرآنی آیت "واجعل لی من لدنک سلطاناً نصیراً" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا اس سے اللہ کے حکم کے مطابق بات کرنے والی زبان مراد ہے۔

۱۴۹۹۷-سہل کا قول ہے: اللہ سے تعلق جوڑ کر اسی کی طرف رجوع پیدا کرنے کا ذریعہ بننے والا علم سب سے افضل علم ہے:

۱۴۹۹۸-سہل کا قول ہے: اے انسان شب کی آمد پر اس کے حکم کے مطابق گزرنے کے بعد ہی آئندہ دن کی آمد کی امید رکھ۔

۱۴۹۹۹-سہل کا قول ہے:

صبر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اہل دنیا دنیا کے حصول کے لئے مصائب پر صبر کرتے ہیں، (۲) اہل آخرۃ حصول آخرۃ کیلئے تکالیف پر صبر سے کام لیتے ہیں۔

۱۵۰۰۰-سہل کا قول ہے:

انسان کے علم کے خشیت، فعل کے ورع، ورع کے اخلاص اور اخلاص کے مشاہرۃ سے ملنے کے بعد ہی اس کے لئے کوئی شئی تام ہوتی ہے اور مشاہرۃ ماسواء اللہ سے لاتعلقی کا نام ہے ۔

۱۵۰۰۱-ابوحسن بن مقسم، ابوحسن نحاس کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

کمزوری غفلت، خشیت بیداری اور قساوۃ موت کا نام ہے۔

۱۵۰۰۲- ابوحسن، محمد بن منذر کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

توکل پر اعتراض ایمان پر اعتراض ہے اور تکسب پر اعتراض سنت پر اعتراض ہے۔

۱۵۰۰۳-عبداللہ، ابوبکر کے سلسلۂ سند سے جوربی کا قول مروی ہے:

سہل بن عبداللہ سے سوال کیا گیا کہ انسان منجانب اللہ آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

۱۵۰۰۴-سہل کا قول ہے:

اللہ نے بندہ کیلئے چار چیزوں کا ذمہ لیا ہے: (۱) خائف کو امن دیتا ہے (۲) امید رکھنے والے کی امید پوری کرتا ہے، (۳) ایک نیکی کے عوض دس درجہ ثواب عطا کرتا ہے، (۴) متوکل کو اس کے نفس کے حوالہ نہیں کرتا۔ سہل سے سوال کیا گیا کہ انسان کو عیوب کب نظر آتے ہیں؟ فرمایا انسان کے ہر وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرنے کے وقت۔ نیز ان سے سوال کیا گیا کہ انسان مقام عبودیت پر کب پہنچتا ہے۔ فرمایا تدبیر کے چھوڑنے کے وقت۔ ان ہی سے سوال کیا گیا کہ انسان مقام صدق پر کب فائز ہوتا ہے؟ فرمایا امر و نہی میں توکل سے کام لینے کے وقت۔

۱۵۰۰۵-عبداللہ، ابوبکر کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

منجانب اللہ آزمائش دو قسم پر ہے، (۱) رحمت، (۲) عقوبت۔ فقر و فاقہ کی حالت میں بندہ کا اللہ سے تعلق کا ذریعہ بننے والی آزمائش کیلئے باعث رحمت اور فقر و فاقہ کی حالت میں اللہ کے بجائے تدبیر و اختیار کے حوالہ کرنے والی آزمائش کیلئے باعث عقوبت ہے بعض کا قول ہے: آزمائش مرض کے مانند ہے۔ ایک مریض انسان سو برس تک زندہ رہتا ہے، اور ایک اسی وقت سے چلا جاتا ہے اسی

طرح ایک انسان سو برس تک نافرمانی کرتا ہے لیکن اس کا خاتمہ بالخیر ہو جاتا ہے۔ اور انسان کیلئے صرف ایک کلمہ معصیت ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے۔ اسی وجہ سے آزمائش ایک سخت ترین امر ہے۔

۱۵۰۰۶- سہل کا قول ہے:

جب بندہ میری نعمت کی قدر کرتا ہے تو میں اسی کو اس کے لئے باعث شکر کر دیتا ہوں، اور جب بندہ گناہ کو بڑا سمجھتا ہے تو میں اسکو اس کے لئے باعث غفران بنا دیتا ہوں۔

۱۵۰۰۷- سہل کا قول ہے:

اللہ کے خزانہ میں توحید سے بڑی شئی نہیں ہے۔

۱۵۰۰۸- سہل بن عبداللہ کا قول ہے:

امید معاصی کیلئے بمنزلہ خاک، حرص اس کے لئے بمنزلہ بیج، جہل اس کے لئے بمنزلہ مقام اور معاصی پر اصرار کرنے والا اس کے لئے بمنزلہ ساتھی کے ہے۔ اور معرفت طاعت کے لئے بمنزلہ خاک، یقین اس کے لئے بمنزلہ بیج علم اس کے لئے بمنزلہ مقام اور صالح انسان اس کے لئے بمنزلہ صاحب کے ہے۔

۱۵۰۰۹- سہل کا قول ہے:

ظن بد کا حامل انسان یقین، لایعنی کا حامل صدق اور فضولیات کا حامل انسان ورع سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور مذکورہ تین چیزوں سے محروم کئے جانے والا انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔

۱۵۰۱۰- سہل کا قول ہے:

جاہل انسان لوگوں کی کمزوریاں تلاش کرتا ہے۔ اور ملعون انسان پردہ پوشی نہیں کرتا۔

۱۵۰۱۱- سہل کا قول ہے:

خادم ہی بعد میں مخدوم بنتا ہے۔

۱۵۰۱۲- سہل قول ہے:

توحید ایمان کی زبان، فصاحت اس کا علم اور صحت بصارت اس کا یقین ہے۔

۱۵۰۱۳- سہل کا قول ہے:

نیت اصل الاصول اور عین اخلاص ہے۔ اور فعل کے ذریعہ ظاہر کے حکم کے ثابت ہونے کے مانند نیت کے ذریعہ باطن کا حکم ثابت ہوتا ہے۔ نیت سے لاعلم انسان دین سے لاعلم ہوتا ہے۔ نیت کو ضائع کرنے والا پریشان ہوتا ہے۔ اہل صدق میں شامل ہونے اور کتاب وسنت کے بعد ہی انسان نیت کی حقیقت تک پہنچتا ہے۔

۱۵۰۱۴- سہل کا قول ہے:

اللہ سے مناجات کرنے نفس کا محاسبہ کرنے اور آخرۃ کی تیاری کرنے والا انسان ہی حقیقتاً مؤمن ہے۔

۱۵۰۱۵- سہل کا قول ہے:

جہل سے علم کی طرف، نسیان سے ذکر کی طرف، معصیت سے طاعت کی طرف اور اصرار سے توبہ کی طرف ہجرت قیامت تک فرض ہے۔

۱۵۰۱۶- سہل کا قول ہے:

لایعنی میں مشغول ہونے والا انسان دشمن سے شکست کھا جاتا ہے۔

۱۵۰۱۷- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! دنیا کو دشمنوں اور رات کو دوستوں کے حوالہ کرو۔

۱۵۰۱۸- سہل کا قول ہے:

اطاعت کنندہ انسان کے بجائے معاصی سے اجتناب کنندہ انسان اللہ کا محبوب بنتا ہے۔ کیونکہ صدیق مقرب ہی معاصی سے اجتناب کرتا ہے۔ باقی نیک اعمال تو سب ہی کرتے ہیں۔

۱۵۰۱۹- ابوالحسن بن مقسم، ابوبکر محمد بن منذر حجمی کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

تمام مخلوق کا رازق صرف اللہ ہے، لیکن لوگ اللہ کے علاوہ کی بھی عبادت کرتے ہیں۔

۱۵۰۲۰- سہل سے عقل کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا لوگوں کی تکالیف برداشت کرنے والا انسان ہی اصل عاقل ہے۔

۱۵۰۲۱- سہل کا قول ہے:

انسان کو دنیا و آخرۃ میں سے صرف ایک میں مسرت حاصل ہوگی۔

۱۵۰۲۲- سہل کا قول ہے:

روئی بھی حکمت الٰہی سے خالی نہیں جو ہزار عابدوں سے سوال کے باوجود مجھے معلوم نہیں ہوسکی۔

۱۵۰۲۳- ابوحسن، کے سلسلۂ سند سے محمد بن منذر کا قول مروی ہے:

ایک شخص کے سوال کرنے پر سہل نے فرمایا حسن اخلاق کے مالک انسان کی صحبت اختیار کر۔

۱۵۰۲۴- سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

اللہ سے مناجات کرنے اور عبادات الٰہی کے حق ادا کرنے والے انسان کو آخرت میں درجات عالیہ سے نوازا جائیگا اور اسکے خلاف کرنے والے انسان کیلئے منجانب اللہ ہلاکت ہے۔ ایسے لوگ ہی طمنیٔ بقاء اور حب دنیا کے متمنی ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب باتیں رضاء الٰہی کے خلاف ہیں۔ سہل کا قول ہے:

امید ہر معصیت کیلئے بمنزلہ خاک، حرص اس کیلئے بمنزلہ بیج، کاہلی اس کے لئے بمنزلہ پانی کے ہیں اور مدامت طاعت کیلئے بمنزلہ خاک، یقین اس کے لئے بمنزلہ بیج، عمل اسکے لئے بمنزلہ پانی کے ہیں۔ دنیا سے بے رغبتی کے بقدر ہی انسان کو آخرۃ حاصل ہوگی۔ اور نفس کی مخالفت کے بقدر ہی انسان کو رضائے الٰہی حاصل ہوگی۔ اور ابلیس دشمن کی معرفت کے بقدر ہی انسان کو معرفت الٰہی حاصل ہو گی۔

۱۵۰۲۵- سہل بن عبداللہ کا قول ہے:

مخلص انسان کا قلب محبت الٰہی سے لبریز ہوتا ہے۔

۱۵۰۲۶- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! عمل کے بجائے فضل الٰہی کے ذریعہ جنت کے طالب ہو۔

۱۵۰۲۷- سہل بن عبداللہ کا قول ہے۔

بھوکے لوگ اللہ سے دور سے رزق حاصل کرنے کے وجہ سے قرب الٰہی سے محروم ہو جاتے ہیں۔

۱۵۰۲۸- سہل کا قول ہے:

انسان پر ایمان پر ثابت قدمی کے ساتھ خاتمہ بالخیر کی دعا کرنا لازم ہے۔

۱۵۰۲۹- ابوحسن بن مقسم، ابوفضل شیرجی جعفر بن احمد کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

قرآنی آیت وذروا ظاھر الاسم وباطنه سے ظاہر میں عدم خطاء اور باطن میں اس سے عدم محبت مراد ہے۔

۱۵۰۳۰- سہل کا قول ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اصل میں نہ جہل کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے اور نہ فرع میں ظلم کی طرف۔

۱۵۰۳۱- محمد بن حسین بن موسیٰ ابوحسن فارسی، عباس بن عصام کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

اللہ کے علاوہ کوئی معین، رسول کے علاوہ کوئی دلیل، تقویٰ کے علاوہ کوئی زاد اور صبر کے علاوہ کوئی عمل نہیں ہے۔

۱۵۰۳۲- سہل کا قول ہے:

فرشتے اطاعت الٰہی، انبیا علم اور وحی کے انتظار، صدیقین اقتداء اور اس کے علاوہ تمام لوگ اکل وشرب میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

۱۵۰۳۳- سہل کا قول ہے۔

آیات ومعجزات انبیاء، قوام صدیقین، کرامات اولیاء اور قوت مؤمنین کیلئے ہے۔ ذکر الٰہی سے خالی قلب پر شیطانی اثرات اثرانداز ہوتے ہیں۔

۱۵۰۳۴- سہل کا قول ہے۔

تقویٰ مؤمنین کیلئے بہترین توشہ ہے۔

۱۵۰۳۵- سہل کا قول ہے:

یقین، عقل اور روح انسانی زندگی کی بنیاد ہے اور تقویٰ کے بقدر ہی انسان کو یقین حاصل ہوتا ہے۔ یقین کی بنیاد نواہی سے گریز کرنا ہے اور مخالفت نفس نواہی سے اجتناب کی بنیاد ہے، اور یقین کے مطابق قیامت میں لوگوں کو درجات ملیں گے۔

۱۵۰۳۶- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! تین چیزوں کو لازم پکڑلو۔ (۱) عدم شکم سیری، (۲) اعمال کی کوشش، (۳) ہر حال میں رجوع الی اللہ۔

۱۵۰۳۷- دو چیزیں تکبر اور معصیت انسان کے قلب سے خوف خدا قطع کرنیوالی ہیں۔

۱۵۰۳۸- سہل کا قول ہے:

دعا کی ہلاکت اور خیر کی بنیاد ہے۔

۱۵۰۳۹- عثمان بن محمد، ابوحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن سلمہ نیساپوری کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

امیدوں کے قطع کے ساتھ ہی حصول علاوۂ زہد ممکن ہے۔ اہل خیر کی مجالس سے رقت قلب حاصل ہوتی ہے اور دوام ذکر نور قلب کیلئے معین ہے اور طول فکر سے باب حزن کھلتا ہے۔ تمام احوال میں صدق سے انسان کو تزین حاصل ہوتا ہے۔ نامنول انسان کی ہلاکت اور غفلت اس کے قلب کی سیاہی کا ذریعہ بنتی ہے۔ شدت ندامت اور کثرت استغفار گزشتہ گناہوں کی معافی اور شکر نعمت میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔

۱۵۰۴۰- عثمان بن محمد، ابوحسن کے سلسلۂ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے۔

سہل بن عبداللہ سے سوال کیا گیا کہ ابلیس پر سب سے زیادہ اشق چیز کونسی ہے؟ فرمایا عارفین کے قلوب۔ پھر انہوں نے استدلال کے طور پر درج ذیل شعر پیش کیا۔ عارفین کی قلوب کی آنکھیں ان چیزوں کا ادراک کر لیتی ہیں جن کے ادراک سے عام آنکھیں قاصر رہتی ہیں۔

۱۵۰۴۱- عثمان بن محمد کے سلسلۂ سند سے عباس بن احمد کا قول مروی ہے:

سہل سے سوال کیا گیا کہ فقیر کو اپنے نفس سے کہاں راحت ملتی ہے؟ فرمایا امیدوں کے انقطاع کے وقت۔

۱۵۰۴۲- ابوحسن علی بن احمد بن عبدالرحمٰن غزالی اصبہانی، علی بن احمد بن نوح اہوازی کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:
اللہ انسان کو اولاً مناجات کا اس کے عدم کی صورت میں اپنے کلام کی سماعت کا اگر وہ بھی نہ ہو تو اپنے دروازہ پر آنے کا حکم دیتا ہے۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے کہ اکرم الاکرمین تو میں ہی ہوں۔

۱۵۰۴۳- سہل کا قول ہے:
بقدر ضرورت علم کا حصول ہر انسان کیلئے ضروری ہے۔ اور نافرمانی سے اجتناب بندہ پر اللہ کا سب سے ادنیٰ حق ہے۔

۱۵۰۴۴- سہل کا قول ہے:
شکم سیری کی فکر کرنے والے انسان کا شب میں قرآن ختم کرنا اور دن میں پانچ سو رکعت نفل ادا کرنا بھی قابل تحسین نہیں ہے۔
نیز قول باری تعالیٰ" فاعلم انه لا الٰه الا اللّٰه " کی تشریح میں فرمایا اللہ کے علاوہ کوئی نافع اور دافع بلا نہیں ہے۔

۱۵۰۴۵- عبداللہ، ابوبکر جونی کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:
نفس کی معرفت دشمن کی معرفت سے بھی مشکل ہے۔ اور دشمن کی معرفت دنیا کی معرفت کے مقابلہ میں آسان ہے۔ نیز فرمایا: دشمن کو پہچاننے والا انسان اللہ کو پہچانتا ہے۔ اور نفس کی معرفت کے بعد انسان اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے۔

۱۵۰۴۶- سہل کا قول ہے:
اللہ کا مخلوق کو اپنی معرفت کے لئے دعوت دینا اور ان کے لئے باعث نعمت اور ان پر ان کے نفوس کو غالب کرنا ان کے لئے باعث تکلیف ہے۔

۱۵۰۴۷- اے لوگو اللہ تمہاری نیکیوں کو دگنا کرنے، گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔ اور منجانب اللہ تمہارے لئے باب توبہ قیامت تک کھلا ہوا ہے۔

۱۵۰۴۸- سہل کا قول ہے:
اہل معرفت کے تین کام ہیں (۱) اتباع سنت، (۲) اللہ سے مدد طلب کرنا، (۳) مصائب پر موت تک صبر۔

۱۵۰۴۹- سہل کا قول ہے:
اے لوگو! میں تمہیں فقط قیامت اور اس کے بعد کی زندگی کی فکر دعوت دیتا ہوں۔

۱۵۰۵۰- سہل کا قول ہے:
نفس بمنزلہ بت اور روح بمنزلہ شریک کے ہیں۔ لہٰذا نفس کی عبادت کرنے والا بت اور روح کی عبادت کنندہ شریک کی عبادت کرنے والا ہے۔ اللہ کی عبادت کنندہ اور اس کو ترجیح دینے والا انسان اصل مخلص انسان ہے۔

۱۵۰۵۱- سہل کا قول ہے: انسانی زندگی چند سانسوں پر محیط ہے۔ ذکر الٰہی کے بغیر نکلنے والا سانس مردہ ہے۔ ذکر الٰہی کے ساتھ نکلنے والا سانس اللہ تک پہنچنے والا ہے۔

۱۵۰۵۲- جعفر بن محمد بن نصیر خلدی، ابومحمد حریری، کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:
اللہ کی قسم سے ہر حال میں، اور غیبت و شکم سیری سے اجتناب اخلاق صدیقین سے ہے۔ نیز صدیقین وعدہ کی بھی پاسداری کرتے ہیں۔

۱۵۰۵۳- سہل کا قول ہے:

اے لوگو تدبیر واختیار کو پس پشت ڈال دو، کیونکہ یہ دونوں تمہاری زندگی کو مکدر کرنے والے ہیں۔

۱۵۰۵۴- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! فساد زمانہ کی وجہ سے نفس کو بھوک، صبر اور مشقت کا عادی بنانے کے ساتھ ہی نجات ممکن ہے۔

۱۵۰۵۵- محمد بن حسین، ابو حسین فارسی، ابو یعقوب بلدی کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

حکماء عقلاء تین چیزوں کے پابند ہوتے ہیں (۱) گناہ پر توبہ کرنا، (۲) سنت کی متابعت کرنا، (۳) عدم ایذاء رسانی۔

۱۵۰۵۶- ابو حفص عمر بن احمد بن شاہین واعظ، جعفر بن یعقوب ثقفی کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

نعمت پر شکر کرنے سے اس میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۵۰۵۷- سہل کا قول ہے:

سب سے پہلے لوگ تکبر میں پھر حرام میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

۱۵۰۵۸- عبدالجبار بن شیراز، عثمان بن محمد عثمانی، کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول ہے:

اللہ پر نظر مرکوز کرنے سے انسان کا تزکیہ قلب ہوتا ہے۔ تزکیہ قلب کے بعد انسان کے اعضاء بھی گناہ سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

۱۵۰۵۹- سہل کا قول ہے:

من جانب اللہ انسان کے لیے جو عبادت بھی آسان کی جاتی ہے اسے اس کی ادائیگی کی بھی توفیق ملتی ہے۔ اللہ کو ترجیح دینے والے انسان کو اللہ دنیا اور دنیا والوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۵۰۶۰- ابو حسن بن جہضم، طاہر بن حسن، ابراہیم برجی کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

دعا میں تقدم اللہ کے سامنے پیش کرنے والے انسان کے بارے میں اللہ فرشتوں سے کہتا ہے کہ اگر اس میں میرے کلام کے برداشت کی سکت ہوتی تو میں کلام کے ذریعہ اسے جواب دیتا۔

۱۵۰۶۱- ابو حسن، ابو بکر دینوری کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

مؤمن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم ہے، مؤمن ایک جگہ سے رزق کی امید رکھتا ہے۔ لیکن اللہ اسے دوسری جگہ سے رزق دیتا ہے۔

۱۵۰۶۲- عبداللہ، ابو بکر احمد بن محمد بن یوسف کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

سات چیزوں کے ترک کرنے سے اخلاق کی تکمیل ہوتی ہے:

(۱) زندقیت، (۲) شرک، (۳) کفر، (۴) نفاق، (۵) بدعت، (۶) ریاء، (۷) وعید۔

۱۵۰۶۳- اکل صحیح پانچ قسم پر ہے (۱) ضرورۃ قوام، (۲) قوۃ، (۳) معلوم، (۴) نفقر، (۵) حلال وحرام میں عدم تمیز رزق کا فکر نہ کرنے والا دنیا اور اسکی آفات سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۵۰۶۴- یقین کی ابتداء مکاشفہ سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد معاینہ پھر مشاہدہ کا درجہ ہے۔

۱۵۰۶۵- یقین بمنزلہ آگ، زبان اس کیلئے لکڑی اور عمل بمنزلہ ایندھن کے ہے۔

۱۵۰۶۶- سہل کا قول ہے موت کی قلت حال کی تخفیف اور اطاعت کی لذت کا وجدان انسان کی سعادۃ سے ہے۔

۱۵۰۶۷- سہل سے لذت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ قلب کا محبت الٰہی سے لبریز ہونا عین لذت ہے۔

۱۵۰۶۸- نیکی کا خواہش سے عدم امتزاج اخلاص عمل کی دلیل ہے۔

۱۵۰۶۹- علم کے ذریعے نفس پر قابو پانے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے۔

۱۵۰۷۰- سہل کا قول ہے :

سکوت عقل کی بنیاد اور عافیت عقل کی فرع ہے۔ کتمان سر عقل کا باطل اور اتباع سنت اس کا ظاہر ہے۔

۱۵۰۷۱- فرائض پر ایمان لانا اس کا سیکھنا اور ان پر عمل کرنا اور ان میں اخلاص پیدا کرنا فرض ہے۔ سنن پر ایمان لانا اور ان میں اخلاص پیدا کرنا، ان کا سیکھنا اور ان پر عمل کرنا سنت ہے۔

۱۵۰۷۲- سہل کا قول ہے:

اہل جنت کی چند قسمیں ہیں۔ (۱) ایمان لاتے ہی دنیا سے چلا گیا، (۲) ایمان لا کر اعمال صالحہ کئے اور معاصی سے اجتناب کیا یہ قرآنی آیت " قد افلح المؤمنون " کا مصداق ہے (۳) ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ کئے یہ جنتی اللہ کا حبیب ہے، (۴) ایمان لانے کے بعد نیکیاں اور گناہ دونوں کئے اس کا فیصلہ وزن اعمال کے وقت ہوگا۔

۱۵۰۷۳- سہل کا قول ہے۔

اے لوگو! اللہ کا عدم سے پاک ہونا اور جسم سے اس کی مشابہت جیسی باتوں پر اعتراض کر کے اپنے ایمان خراب مت کرو۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ اپنے شان شایان تجلی فرما ہوگا۔

۱۵۰۷۴- سہل کا قول ہے:

کلمہ شہادت لا الٰہ الا اللہ کا ثواب سب سے زیادہ ہے۔

۱۵۰۷۵- حق ابتداء اللہ اور اسکی انتہا وجہ اللہ کے مراد پر ہوتی ہے۔

۱۵۰۷۶- ابوعمرو عثمان بن محمد عثمان ابومحمد بن صہیب کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

مؤمن کا ایک گناہ ایک سو نیکیوں کا سبب بنتا ہے۔ ان سے اسکی تفصیل پوچھی گئی تو فرمایا مؤمن ایمان کی وجہ سے سزا سے ڈرتے ہوئے گناہ کرتا ہے۔ گناہ کی سزا سے ڈرنے پر اسے ایک نیکی ملتی ہے۔ اور وہ ایمان کی وجہ سے اللہ نے اس گناہ کی مغفرت کی امید رکھتا ہے تو اس پر اسے دوسری نیکی ملتی ہے۔ پھر وہ ایمان کی وجہ سے اس پر توبہ کرتا ہے اس پر اسے تیسری نیکی ملتی ہے۔ پھر وہ ایمان کی وجہ سے دوسرے کو اس کی طرف دعوت دینے سے گریز کرتا ہے۔ اس پر اسے چوتھی نیکی ملتی ہے۔ نیز وہ گناہ کی حالت میں دنیا سے جانا ناپسند کرتا ہے، اس پر اسے پانچویں نیکی ملتی ہے۔ اور بحکم قرآن ایک نیکی میں دس گنا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ لہٰذا ایک تو دس سے ضرب دینے سے پانچ پچاس ہوگئی اور اگر ایک اونٹنی سو کتوں میں پھنس جائے تو وہ اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دینگے اسی طرح ایک گناہ سو نیکیوں میں کیا باقی رہیگا۔ اس کے بعد سہل نے رو کر اپنے ساتھیوں کو لوگوں سے اس بات کے بیان کرنے سے منع کر دیا۔ کیوں کہ ان کا کہنا تھا کہ لوگ اسی پر اعتماد کر کے دیگر اعمال شرعیہ پھر ترک کر دینگے۔ نیز فرمایا ایک گھڑی کے لئے نار دوزخ برداشت کرنے کی کون طاقت رکھتا ہے۔ اس لئے اے لوگو جلد توبہ کرو۔ کیونکہ توبہ کرنے والے عنداللہ محبوب ہوتے ہیں۔

۱۵۰۷۷- سہل بن عبداللہ کا قول ہے:

اے لوگو امراض، احزان اور مصائب صغائر کے لئے کفارہ ہیں، کیونکہ کبائر تو بلا توبہ معاف نہیں ہوں گے۔ کبائر کپڑے پر لگنے والے اس دھبے کے مانند ہے۔ جو بلا صابون صاف نہیں ہوتا اور صغائر کپڑے پر لگنے والی اس قلیل گندگی کے مانند ہے جو صرف قلیل پانی سے صاف ہو جاتی ہے۔

سہل سے سوال کیا گیا کہ کیا مصائب باعث کفارہ و اجر نہیں ہیں؟ فرمایا جب انسان مصائب پر صبر کرے اور ثواب کی امید

رکھے۔ کیونکہ نزول مصائب فعل غیر ہے اور غیر کے فعل پر انسان کو ثواب نہیں ملتا۔ البتہ مصائب پر صبر کر، اور اس پر ثواب کی امید رکھنا انسان کا اپنا فعل ہے، لہذا اسی پر ثواب ملے گا۔

۱۵۰۷۸- ابوحسن علی بن احمد، ابن عبدالرحمٰن اصبہانی، ابوبشر عیسیٰ بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

مؤمنین کا اللہ سے محبت کرنا خوف الٰہی کی نشانی ہے، کیونکہ کفار بھی اللہ سے محبت کرتے ہیں پھر ان کی محبت باعث امن اور مؤمنین کی محبت باعث خوف بن جاتی ہے۔

۱۵۰۷۹- عبدالجبار بن شیرباز، عثمان بن محمد عثمانی کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

جہالت دنیا کی اصل اور خورد ونوش، لباس، خوشبو، خواتین تفاخر اسکی فرع اور معاصی اس کا ثمرہ ہے۔ اور معاصی کی سزا اس پر اصرار اور صرار کا ثمرہ غفلت اور غفلت کا ثمرہ اللہ کے خلاف جرأت کرنا ہے۔ نیز فرمایا غیر متقی انسان کے جوارح گناہ میں استعمال ہوتے ہیں۔ اور اسکا دل ابلیس کے نرغہ میں ہوتا ہے۔ لیکن علم پر عمل کرنے والے انسان کا عمل تقویٰ کا ذریعہ بنتا ہے، اور تقویٰ کے بعد اللہ سے اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ نیز فرمایا علم دلیل، عقل ناصح اور نفس دونوں کے درمیان اسیر ہوتا ہے۔ اور دنیا ختم ہونے والی اور آخرۃ آنے والی ہے۔ نیز فرمایا عارفین اپنے نفوس کے مالک ہوتے ہیں، کیوں کہ وہ نفس پر قابو پا کر اس کے مالک بن جاتے ہیں، اور غافلین پر نفس غلبہ حاصل کر کے ان کے اقوال واحوال اور تمام افعال میں ان پر حکومت کرتا ہے۔ اور نفس کو پہچاننے والا اس کے نرغہ سے محفوظ رہتا ہے اس کے بعد اسے معرفت الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔

۱۵۰۸۰- جعفر بن محمد بن نصیر، ابوحسن بن جہضم، ابوفضل شیرجی کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے علماء اور زہاد کے قلوب کو عبادت میں مشغول کر کے ان پر احسان عظیم فرمایا۔

۱۵۰۸۱- عبدالجبار بن شیراز، ابوحسن بن جہضم کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

اے لوگو عوام میں تمہیں چند باتیں نظر آئیں گی۔ ترک تقویٰ کی وجہ سے خشوع، اظہار کلام کی وجہ سے علم نوافل میں مشغولیت کی وجہ سے فرائض، نقض عہود اور تضیع امانت کی وجہ سے علم عوام سے اٹھالیا جائیگا۔ وہ خشیت کے عوض دنیا کے وساوس، تقویٰ کے عوض ابلیس کے وساوس اور ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا ظاہر میں وہ متوکل اور حقیقت میں وہ سود خور، غیبت اور بدنظری کے مریض ہونگے۔

۱۵۰۸۲- عبداللہ، احمد بن محمد بن یوسف کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

حیاء، عدم ایذاء رسانی، نیکی اور خیر خواہی اخلاق اسلام سے ہے۔

۱۵۰۸۳- سہل کا قول ہے:

قرآن کے بیان کے مطابق دنیا تین قسم پر ہے!

(۱) عبید، (۲) رجال، (۳) خلیان۔ ان سے تزکیہ قلوب کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا قرآن پر عمل کرنا اس کا سبب ہے۔ نیز فرمایا مساجد عمدہ مقامات سے ہیں۔ کیوں کہ ان میں فرشتے بھی ہمارے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ اور بطن وفرج مذموم چیزیں ہیں کیوں کہ ان میں ذمی بھی ہمارے ساتھ مشترک ہیں۔ نیز فرمایا اللہ انسان کو خطاء سے منع کرتا ہے، لیکن اس میں مبتلاء ہونے کے بعد اللہ اسے توبہ کا حکم دیتا ہے۔ جب بندہ توبہ بھی نہیں کرتا ہے تو اللہ اسے کہتا ہے کہ میں خود تیرے پاس آتا ہوں اے لوگو! اللہ کی کرم نوازی کا اندازہ لگاؤ۔ نیز فرمایا اللہ نے انسان کو چار طبیعتوں پر پیدا فرمایا ہے (۱) بہائم کی طبیعت پر (۲) شیاطین کی طبیعت پر، (۳) سحرۃ کی طبیعت پر، (۴) ابالہ کی طبیعت پر۔ بہائم کی طبیعت بحکم قرآن انسان کو بطن وفرج کی طرف دعوت دینے والی ہے۔ شیاطین کی طبیعت بحکم قرآن انسان کو لہو ولعب زینت، تفاخر فی الاموال کی طرف دعوت دینے والی ہے۔ ابالہ کی طبیعت انسان کو استکبار اور اباء کیطرف دعوت دینے والی ہے۔

اور سحرۃ کی طبیعت بحکم قرآن انسان کو مکر اور دھوکہ کی طرف دعوت دینے والی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ انسان کو تسبیح وتقدیس کا حکم دے کر طبع شیطان و بہائم اتباع سنت کا حکم دے کر طبع سحرۃ وابالسہ سے نکالا ہے۔ نیز فرمایا معرفت خوف، اقرار رجاء، ایمان خوف، عمل رجاء، اور خوف رہبت کا نام ہے۔ نیز فرمایا اللہ کے ہر وقت حاضر باش ہونا اس کا مقتضی ہے کہ ہم ہر وقت اسکی اطاعت کریں۔ نیز فرمایا اللہ نے مخلوق کو انکے اور غیر کے لئے پیدا نہیں فرمایا بلکہ بحکم قرآن انکو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ نیز فرمایا اللہ وراء سے پاک ہے

۱۵۰۸۴- محمد بن حسن بن علی، احمد بن محمد بن سالم کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ایک شخص نے سہل سے قوت کے بابت سوال کیا؟ سہل نے فرمایا ذکر دائمی انسان کی قوت ہے۔ اس نے کہا میں نے اسکے بجائے آپ سے قوام نفس کے بارے میں سوال کیا ہے۔ سہل نے فرمایا قوام نفس بھی اسی کا محتاج ہے۔ اس شخص نے کہا میں نے اس کے بارے میں آپ سے سوال نہیں کیا؟ سہل نے کہا بہر حال ذکر الٰہی لازمی امر ہے۔

۱۵۰۸۵- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوبکر محمد بن عبداللہ بن شاذان، کے سلسلۂ سند سے ابن سالم کا قول مروی ہے:

میرے سامنے سہل سے سرنفس کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا سرنفس صرف فرعون پر ظاہر ہوا تھا۔ جسکی وجہ سے اس نے انا ربکم الاعلیٰ کا دعویٰ کیا تھا۔ نفس کیلئے سات پردے سماوی اور سات ارضی ہیں۔ نفس کو ملنے کے بقدر انسان ترقی کرتا ہے، حتیٰ کہ جب انسان اسے تحت اخری دفن کر دیتا ہے۔ تو اسکا قلب عرش سے باتیں کرنے لگتا ہے۔

۱۵۰۸۶- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! قلب ایک بہت نازک شئی ہے، جس پر شی یسیر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اس لئے تم خطرات مذمومہ کے اس پر واقع سے اجتناب کرو کیونکہ اس پر قلیل کا اثر بھی کثیر ہوتا ہے۔

۱۵۰۸۷- سہل کا قول ہے:

اللہ کے ماسوای ہر شئی وسوسہ ہے۔

۱۵۰۸۸- سہل سے سوال کیا گیا کہ اس قول سر کہ نفس کو پہچاننے والا اللہ کو پہچان لیتا ہے، کا کیا مطلب ہے فرمایا اس کا مطلب یہ کہ اللہ کی وجہ سے نفس کو پہچاننے والا نفس کی وجہ سے اللہ کو پہچان لیتا ہے۔

۱۵۰۸۹- عبداللہ، ابوبکر جوربی کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

طہارت تین قسم پر ہے (۱) جہالت کی طہارت علم ہے، (۲) نسیان کی طہارت ذکر ہے، (۳) معصیت کی طہارت طاعت ہے۔

۱۵۰۹۰- سہل کا قول ہے:

خواص کی جنایت عنداللہ عوام کی جنایت سے بڑھ کر ہے۔ غیر اللہ سے انس ومحبت خواص کی جنایت ہے۔ نیز فرمایا اولاً جوارح کی انس عقل سے، پھر عقل کی علم سے ہوتی ہے، اس کے بعد بندہ کا اللہ سے انس کا تعلق پیدا ہوتا ہے۔ نیز فرمایا ہر عقوبت طہارۃ کا ذریعہ ہے، لیکن قلب کی عقوبت قساوۃ ہے۔

۱۵۰۹۱- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! زبان سے تم کو اقرار اور قلب سے یقین عطا کیا گیا، اور اللہ کی مثل کوئی شئی نہیں ہے۔ وہی سمیع، بصیر ہے۔ وہی قیامت کے دن تمہیں زندہ کر کے تم سے حساب لے گا اور اعمال پر تمہیں اجر وسزا دیگا۔ نیز فرمایا انسانی کامیابی کا مدار پانچ چیزوں پر ہے۔ (۱) اکل حلال (۲) حلال لباس، (۳) حقوق اللہ کی پاس داری، (۴) عدم ایذا رسانی، (۵) استعانت باللہ۔ نیز فرمایا مذکورہ اشیاء کے حصول کیلئے پانچ باتوں کا ترک ضروری ہے۔ (۱) شیطانی وساوس قبول نہ کرنا (۲) رضاء الٰہی کے سلسلۂ میں عقل کی اتباع کرنا (۳)

حصول دنیا کیلئے عدم اہتمام، (۴) مخالفت نفس، (۵) معصیت سے اجتناب۔ نیز مذکورہ پانچ باتیں دیگر پانچ چیزوں پر موقوف ہیں، (۱) مال جمع نہ کرنا، (۲) امارت کی فکر نہ کرنا، (۳) کھانے کا عدم اہتمام، (۴) لباس کی عدم فکر، (۵) ترک تعلقات۔ نیز فرمایا مذکورہ تمام باتوں کی بنیاد ایمان ہے۔ اور ایمان کی بنیاد ذات الٰہی کا استحضار ہے۔ اس طرح کہ وہی مختار کل ہے۔ وہی نفع ونقصان کا مالک ہے مرض وشفاء اس کے ہاتھ میں ہے۔ تمام خزانے اس کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ اس کے لئے اللہ نے انبیاء کو مبعوث فرمایا اسی کے لئے قرآن نازل فرمایا۔

۱۵۰۹۲- محمد بن حسن بن موسیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

کہ یعقوب بن لیث کے بطن کے مرض کا کوئی علاج نہیں کر سکا۔ انہیں سہل کے بابت بتایا گیا تو انہوں نے انکو بلوایا۔ سہل نے ان کے نزدیک آ کر کہا اللہ آپ نے جس طرح اسے معصیت کی ذلت دکھائی ہے۔ اسی طرح طاعت کی عزت بھی دکھا دیجئے۔ یعقوب بن لیث اسی وقت شفایاب ہو گیا۔ اس نے سہل کی خدمت میں باالاصرار کثیر مال پیش کرنا چاہا۔ لیکن سہل نے قبول نہیں کیا۔ اور ان کو زمین کی طرف دیکھنے کا حکم دیا۔ یعقوب نے زمین کی طرف دیکھا تو ان کو ساری زمین سونا نظر آنے لگی۔ سہل نے کہا جس شخص کے تعلق مع اللہ کا یہ حال ہے وہ یعقوب کی رقم کی زیادتی کیا کرے گا۔

۱۵۰۹۳- ابوفضل احمد بن عمران ہروی کے سلسلۂ سند سے ابو عباس خواص کے ایک ساتھی کا قول مروی ہے:

میں نے سہل بن عبداللہ کے توشہ کے بارے میں بڑی تحقیق کی، لیکن مجھے معلوم نہیں ہو سکا بالآخر ایک شب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت وہ نماز میں مشغول تھے انھوں نے بہت طویل قیام فرمایا۔ اتنے میں ایک بکری آئی، سہل اس کی آواز سن کر رکوع سجدہ کر کے سلام پھیرا، بعد از اں اس کا دودھ دوھ کر اسے نوش کیا، اس بکری سے فارسی میں بات کی۔ یہی ان کا توشہ تھا۔

۱۵۰۹۴- محمد بن حسین، ابونسیر عبداللہ بن علی، احمد بن عطاء، محمد بن حسن کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

اعمال صالحہ تو نیک وفاجر سب کرتے ہیں۔ لیکن گناہوں سے صرف صدیق ہی اجتناب کرتا ہے۔ سہل کا قول ہے:

لوگوں کی عیوب تلاش کرنے والا انسان غافل ہے۔

۱۵۰۹۵- محمد بن حسین، ابوفارسی، عباس بن عصام کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

منجانب اللہ آزمائش دو قسم پر ہے۔ (۱) رحمت، (۲) عقوبت۔ تدبیر کے بجائے انسان کا فقر اللہ کے سامنے پیش کرنے پر آمادہ کرنے والی آزمائش رحمت اور تدبیر کے حوالہ کرنے والی آزمائش عقوبت ہے۔

۱۵۰۹۶- یوسف بن عمر بن مرور ابو فتح قواس، عبیداللہ ابو قاسم صغانی، ابن واصل سہل بن عبداللہ تستری، محمد بن سواد، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام کے ساتھ غزوہ میں انصاری خواتین بھی شریک ہوتی تھیں جو پانی پلانے اور مریضوں کی دوا دارو کا کام کرتی تھیں۔

۱۵۰۹۷- محمد بن علی ابویعلی، قطن بن بشیر، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ علیہ السلام کے ساتھ غزوہ میں ام سلیم شریک ہوئیں، ان کے ساتھ لوگوں کو پانی پلانے اور مریضوں کا خیال رکھنے کیلئے چند خواتین تھیں۔

(۵۴۵) سہل بن عبداللہ بن عبداللہ الفرحان

۱۵۰۹۸- محمد بن مظفر، ابوعلی محمد بن ضحاک بن عمرو، سہل بن عبداللہ زاہد، سلیمان بن عبدالرحمٰن، محمد بن عبدالرحمٰن قشیری، عبدالملک بن ابی

سلیمان ،عطیہ ۔۔۔ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے علیؓ کی طرف سے پانچ فائدے میسر ہیں وہ میرے پردہ دار ہیں ،میرا قرضہ چکاتے ہیں ،میرے طویل قیام میں میرا تکیہ ہیں (سفر میں جانے کے بعد پیچھے سے میرے نائب ہیں یا میں انکی ٹیک لگا کر بیٹھتا ہوں یا سوتا ہوں) حوض کوثر پر میرے مددگار ہوں گے مجھے ان کے ایمان کے بعد کفر اختیار کرنے کا اندیشہ نہیں اور پاکدامنی کے بعد زنا میں مبتلا ہونے کا بھی ڈر نہیں ہے۔[1]

ابن المظفر نے اس روایت کو یوں ہی بیان کیا ہے اور فرمایا کہ سہل زاہد وہ مشہور سہل تستری بزرگ ہیں۔ مؤلف کہتے ہیں میں نے پوچھا ہمارے علاقے میں ایک بزرگ سہل بن عبداللہ ابو طاہر گزرے ہیں کیا وہ تو نہیں؟ فرمایا نہیں وہ سہل تستری ہی ہیں۔

۱۵۰۹۹- ابوجعفر احمد بن ابراہیم بن یوسف ابو طاہر سہل بن عبداللہ ،ابوایوب سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی ،ولید بن مسلم عفیر بن معدان ابو کامل ،سلیم بن عامر کے سلسلۂ سند سے ابوامامہ کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے:

انسان اللہ کو پکارنے کے وقت اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں ۔اور اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔لہٰذا مصیبت زدہ انسان کو مؤذن کی آذان کا جواب دے ،پھر آذان کے بعد دعا پڑھے ۔بعد ازاں اللہ سے اپنی ضرورت کا سوال کرے۔[2]

۱۵۱۰۰- احمد بن ابراہیم ،سہل بن عبداللہ ،ہشام بن عمار بقیۃ بن ولید ،یوسف بن کثیر نوح بن زکوان کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ہے:

خواہش کے مطابق کھانا اسراف میں شامل ہے۔[3]

۱۵۱۰۱- احمد بن ابراہیم ،سہل بن عبداللہ محمد بن ابی السری ۔بقیۃ ابن لھیعہ دراج ،ابن ابی ،اسح ،ابوہیثم کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدری کا قول مروی ہے

فرمان نبویؐ ہے: قیامت کے روز منجانب اللہ مساجد کے آباد کرنے والوں کے لئے اعلان ہوگا کہ یہ میرے پڑوسی ہیں۔

(۵۴۶) احمد بن مسروق

۱۵۱۰۲- محمد بن حسین بن موسیٰ ،عبداللہ بن محمد بن رازی کے سلسلۂ سند سے ابوعباس بن مسروق کا قول مروی ہے۔

تدبیر پر اعتماد نہ کرنے والا عیش وعشرت کی زندگی گزارتا ہے۔

۱۵۱۰۳- محمد بن حسین ابوسعید بن عطاء کا قول مروی ہے:

جنید کو ابدال کی ایک جماعت نے خواب میں بتایا کہ اس وقت بغداد میں مسروق اولیاء اللہ میں سے ہیں۔

۱۵۱۰۴-جعفر بن محمد بن خلدی کے سلسلۂ سند سے حسین مکی فقیر علی کا قول مروی ہے:

ابن مسروق سے توکل کے بابت سوال کیا گیا فرمایا مخلوق کے بجائے خالق پر اعتماد کرنا توکل ہے۔

---

[1] الضعفاء للعقیلی ۲/۲۲ والعلل المتناھیۃ ۱/۲۴۳ ۔ وکشف الخفا ۲/۱۶۲ ۔ وتنزیہ الشریعۃ ۱/۳۰۱ ۔ ومیزان الاعتدال ۲۰۴۹ ولسان المیزان ۲/۱۲۶۱ ۔

[2] المستدرک ۱/۵۴۷ ۔ وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۹۶ وشرح السنۃ ۲/۲۹۱ ۔ وکنز العمال ۳۳۴۲ ، ۲۰۹۲۰ ۔

[3] سنن ابن ماجۃ ۳۳۵۲ ۔ والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۴۹۹ ۔ والأدب المفرد ۸۵۸ وکشف الخفا ۱/۲۹۸ ، ۲/۲۰۸ والفوائد المجموعۃ ۱۸۲ ۔ وتنزیہ الشریعۃ ۲/۲۵۶ ۔ واللآلی المصنوعۃ ۲/۱۳۳ ۔ ومیزان الاعتدال ۹۱۳۴ ۔ والاحادیث الضعیفۃ ۲۴۱

۱۵۱۰۵- مسروق سے تصوف کے بارے میں سوال کیا گیا فرمایا اس کی حقیقت تک پہنچنے کیلئے بڑے مجاہدے کرنے پڑتے ہیں۔

۱۵۱۰۶- جعفر بن محمد، محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے جعفر کا قول مروی ہے:

میرے سوال پر مسروق نے فرمایا عقل کی وجہ سے خطاء سے اجتناب نہ کرنے والا انسان عقل کی وجہ سے ہلاک ہوتا ہے۔

۱۵۱۰۷- جعفر، محمد ابراہیم کے سلسلۂ سند سے مسروق کا قول مروی ہے:

غیر حق سے حاصل ہونے والا سرور تفکرات میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ نیز اللہ سے انسیت کا عدم تعلق وحشت کا سبب بنتا ہے

۱۵۱۰۸- جعفر، محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے مسروق کا قول مروی ہے:

معرفت کا ت تکفر، غفلت کا درخت جہل، توبہ کا درخت ندامت اور محبت کا درخت انفاق وایثار کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔ باعزم مصمم معرفت کا طالب جاہل ہے۔

۱۵۱۰۹- ابواسحاق بن حمزہ، ابوعباس احمد بن محمد بن مسروق صوفی، عبدالاعلی، حماد بن سلمۃ، عطا خراسانی، سعید بن مسیب، ایوب بن سیرین، عمران بن حصین، حسین کے سلسلۂ سند سے عمر کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے اپنا کل مال چھ غلام آزاد کر دیئے؟ آپؐ نے دو کو آزاد کر دیا اور چار کی رقیت برقرار رکھی۔

۱۵۱۱۰- ابومخلد بن جعفر، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن بکار، حفص بن سلیمان، علقمہ بن مرثد، ابوعبدالرحمن سلمی کے سلسلۂ سند سے حضرت عثمان کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی اللہ تعالیٰ انسان کے باطن کی حقیقت بالآخر ظاہر فرما دیتے ہیں۔[1]

۱۵۱۱۲- مخلد بن جعفر، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن بکار، قیس بن ربیع، اعمش، شقیق کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

مسلمان کا گالی گلوچ کرنا فسق اور قتال کرنا کفر ہے۔

۱۵۱۱۳- حبیب بن حسن، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسان کی، عبداللہ ابوعثمان حمصی، اوزاعی، عبیدۃ بن لبابہ کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ہے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے فائدہ کے لئے چند بندوں کو خاص کر کیا انکو مخصوص انعامات سے نوازا ہے، ان نعمتوں سے لوگوں کو نفع پہنچاتے کے وقت تک وہ نعمتیں ان کے پاس رہتی ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان سے سلب کر کے دوسروں کے حوالہ کر دیتا ہے۔[2]

۱۵۱۱۴- حبیب بن حسن، احمد بن محمد بن مسروق، شیبان بن فروخ، محمد بن زیاد، میمون بن مہران کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب شاتم انبیاء، پھر شاتم صحابہؓ، اسکے بعد شاتم مسلمین کو ہوگا۔

۱۵۱۱۵- حبیب بن حسن، محمد بن احمد بن مسروق، یعقوب بن اسحاق، احمد بن عبیداللہ غزالی، محمد بن مالک، عائذ، عطاء کے سلسلۂ سند سے

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲/ ۲۸۵۔ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۶۵۔ والأولیاء لابن أبی الدنیا ۳۔

۲۔ الدر المنثور ۱/ ۷۹۔ ومشكاة المصابیح ۵۳۳۶۔ وکنز العمال ۵۲۸۸۔

حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

فرمان رسولؐ ہے: عاق سے کہا جاتا ہے تم جو بھی عمل خیر کرو لیکن میں تمہاری مغفرت نہیں کرونگا۔ اور نیک سے کہا جاتا ہے۔ تم جو چاہو عمل کرو، میں تمہاری مغفرت کرونگا۔

۱۵۱۱۶- حبیب بن حسن، ابو عباس بن مسروق، خالد بن عبد الصمد، عبد الملک بن قریب اصمعی قاسم بن سلام رشید، مھدی، ابیہ، محمد بن علی ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام کو زبیر کے بخل کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا اے ابن عوام مجھے اللہ نے تمہاری طرف اور ہر خاص وہ عام کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے۔ اللہ نے تمھیں بخل سے منع کیا ہے۔ کیونکہ ایک آسمان میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے۔ جس سے ہر شخص کا رزق اس کے خرچ یا اس کے صدقہ اور نیت کے مطابق اترتا ہے، اس کے بعد سے ابن عوام بہت زیادہ خرچ کیا کرتے تھے۔

(۵۴۷) محمد بن منصور[۱]

۱۵۱۱۷- زید بن علی مغربی، حسین بن مصعب کے سلسلۂ سند سے محمد بن منصور طوسی کا قول مروی ہے:

میں نے آپ علیہ السلام سے خواب میں وصیت کی درخواست کی تو آپؐ نے فرمایا یقین کو لازم پکڑو۔

۱۵۱۱۸- عبد اللہ بن محمد، محمد بن عباس، محمد بن منصور بن طوسی حسن بن ربیع، ابو اسحاق فزاری کے سلسلۂ سند سے فضیل بن عیاض کا قول مروی ہے:

پانچ چیزیں قابل سعادت ہیں:

(۱) قلبی یقین، (۲) تقویٰ، (۳) زہد، (۴) حیاء، (۵) علم۔

۱۵۱۱۹- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو حسین بن فارسی، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے محمد بن منصور کا قول مروی ہے:

چھ چیزیں جہالت کی علامت ہیں:

(۱) بے موقع غصہ کرنا، (۲) بلاضرورت بات کرنا، (۳) بلاضرورت نصیحت کرنا (۴) راز فاش کرنا (۵) ہر شخص پر اعتماد کرنا، (۶) دوست اور دشمن میں فرق نہ کرنا۔

۱۵۱۲۰- محمد بن حسین، ابو حسن کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

مؤمن کی چار نشانیاں ہیں۔ (۱) اس کا کلام ذکر الٰہی سے خالی نہیں ہوتا، (۲) اس کا سکوت تفکر سے عاری نہیں ہوتا، (۳) اس کا دیکھنا برائے عبرت ہوتا ہے، (۴) اس کا علم برائے نیکی ہوتا ہے۔

۱۵۱۲۱- محمد بن منصور کا قول ہے:

مؤمن کو کلی طور پر اللہ سے تعلق قائم کرنے اور اللہ کو اللہ کے ماسوی پر ترجیح دینے کے بعد ہی یقین کامل حاصل ہوتا ہے۔

۱۵۱۲۲- احمد بن ابی عمران ہروی، منصور بن عبد اللہ کے سلسلۂ سند سے حسین بن عبد الرحمٰن کا قول ہے:

محمد بن منصور نے مجھے درج ذیل اشعار سنائے۔

(۱) طالب دنیا طویل زمانہ تک پریشان رہتا ہے، (۲) وہ دنیا میں ذلیل وفقیر بن کر رہتا ہے۔ (۳) اس کا حرص کبھی ختم نہیں ہوتا اور ذی حرص انسان قانع نہیں بن سکتا۔

۱۔ تاریخ بغداد ۳، ۲۴۷۔

۱۵۱۲۳- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس بن ایوب، محمد بن منصور طوسی صالح بن اسحاق جہبذی، یحییٰ بن معین، معروف بن واصل، یعقوب بن ابی نباتہ، عبدالرحمن اغر کے سلسلۂ سند سے انسؓ کا قول مروی ہے کہ۔
فرمان نبویؐ ہے۔
مشرکین دوزخی مسلمانوں سے اسلام کے باوجود دوزخی ہونے کی وجہ پوچھیں گے، دریا رحمت جوش میں آئیگا۔ جسکی وجہ سے ان دوزخیوں سے نکال کر نہر حیاۃ میں غسل دیکر پاک صاف کر کے جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔ ایک شخص نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ کیا واقعی تم نے یہ بات آپؐ سے سنی ہے؟ انسؓ نے فرمایا میں نے آپ علیہ السلام (کا یہ قول کہ مجھ پر قصداً افتراء باندھنے والا دوزخی ہے) سنا ہے۔ اس کے بعد فرمایا میں نے واقعۃ آپؐ سے اس کا سماع کیا ہے۔

۱۵۱۲۴- سلیمان نے بن احمد، محمد بن عباس، محمد بن منصور طوسی، یحییٰ بن اسحاق کمی، ابراہیم بن سعد، ابیہ سعد بن ابراہیم، ابیہ ابراہیم، ابوسلمہ کے سلسلۂ سند سے ام حبیبہ کا قول مروی ہے۔
ایک بار آپؐ میرے ہاں تشریف لائے، آپؐ نے فرمایا بانے شر کی وجہ سے عنقریب عرب ہلاک ہو جائینگے۔ یاجوج و ماجوج کی بندش کھل جائے گی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صالحین کی موجودگی میں ہم ہلاک ہو جائینگے؟ آپؐ نے فرمایا خباثت کے عام ہونے کے وقت سب زیرگرفت آجاتے ہیں۔

۱۵۱۲۵-سلیمان بن احمد، احمد بن زہیر کستری، محمد بن منصور طوسی، علی بن ثابت، فضیل بن صدقہ، سعید بن مسروق، مسیب بن رافع کے سلسلۂ سند سے ابوایوب انصاری کا قول مروی ہے۔
میں نے آپ علیہ السلام سے زوال کے وقت پڑھی جانے والی چار رکعت کے بابت سوال کیا؟ آپؐ نے فرمایا زوال کے وقت سے ظہر کی ادائیگی تک آسمان کی دروازے کھلے رہتے ہیں، اس لئے میں نیکی آگے بھیجنے کیلئے اس وقت چار رکعت پڑھتا ہوں۔[1]

۱۵۱۲۶-سلیمان بن احمد، محمد بن عباس، محمد بن منصور طوسی، یونس بن محمد مؤدب، حماد بن زید، سعید ثوری، زید بن اسلم، عبدالرحمن بن وعلہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:
فرمان رسول ہے
دباغت کے بعد کھال پاک ہو جاتی ہے۔[2]

۱۵۱۲۷- سلیمان بن احمد، احمد بن زہیر، محمد بن منصور طوسی، حاشم بن قاسم، محمد بن طلحہ، زبید، جامع بن ابی راشد ام بشر کے سلسلۂ سند سے حضرت ام سلمہ کا قول مروی ہے
فرمان رسول ہے: زمین پر برائی کے بعد اہل زمین پر اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ ان میں صالحین موجود ہوں، آپ نے فرمایا ہاں اللہ کا عذاب سب پر آتا ہے، پھر صالحین رحمت الٰہی کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔[3]

۱۵۱۲۸- سلیمان بن احمد، احمد بن زہیر، محمد بن منصور بن طوسی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابی، محمد بن اسحاق، محمد بن مسلم زہری، ھشام بن عروۃ، عروۃ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:
حضرت بریرۃ ایک شخص کی باندی تھی اس نے ان کو آزاد کر دیا، آزادی کے بعد آپ علیہ السلام نے ان کو خیار عتق دیا۔

۱۔ سنن الترمذی ۴۷۸. ومسند الامام احمد ۳/ ۴۱۱. ومسند الفردوس ۲۹۵۴

۲۔ سنن النسائی، کتاب الفرع والعتیرۃ باب ۳. وسنن الترمذی ۱۷۲۸ وسنن ابن ماجۃ ۳۶۰۹ ومسند الامام احمد ۱/ ۲۱۹، ۲۷۰، ۳۴۳. وسنن الدارمی ۲/ ۸۵. والسنن الکبریٰ للبیھقی ۱/ ۱۶ ومسند ابی عوانہ ۱/ ۲۱۲.

۳۔ مسند الامام احمد ۶/ ۴۱. ومجمع الزوائد ۷/ ۲۶۸ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۵/ ۴۳. وفتح الباری ۱۳/ ۶۰

۱۵۱۲۹- ابومحمد بن حیان، محمد بن حسن بن صوفی، محمد بن منصور طوسی، حمزۃ بن زیاد طوسی، ثوبب ابوحامد، حمزۃ، بقیۃ، خالد بن معدان کے سلسلۂ سند سے ابوامامہ کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

میں اپنی امت کے بروں کے لئے اچھا ہوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ اپنی امت کے نیکوں کے لئے کیسے ہیں؟ فرمایا نیک تو نیکی اور بد میری شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے۔[1]

۱۵۱۳۰- ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، محمد بن ہارون حضرمی، محمد بن منصور طوسی، ابوجواب، عمار بن رزیق، قطن قاسم بن ابی بزۃ، عطاء خراسانی عمران کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان رسولؐ ہے: لاالہ الا اللہ واللہ اکبر وسبحان اللہ والحمدللہ کے پڑھنے والے کو ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ملتی ہیں۔ نیز فرمایا باطل خصومت کا معاون اللہ کے غضب کا مستحق ہوتا ہے۔ حدود اللہ میں سفارشی اللہ کا مخالف ہے۔ مسلمان مرد و عورت پر تہمت لگانے والا روز قیامت اللہ کی گرفت سے محفوظ نہیں رہ سکے گا۔

۱۵۱۳۱- محمد بن احمد، محمد بن ہارون، محمد بن منصور، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابی، ابن اسحاق، یحییٰ بن سعید، قاسم کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام نے کسی اہلیہ کو طلاق نہیں دی۔

۵۴۸۔ ابوتراب[2]

۱۵۱۳۲- ابوعبداللہ احمد بن اسحاق، ابوبکر احمد بن ابی عاصم، ابوتراب، حاتم اصم کے سلسلۂ سند سے شقیق کا قول مروی ہے:

اے انسان لوگوں سے احتیاط کے ساتھ رہ۔

۱۵۱۳۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب زاہد کے سلسلۂ سند سے حاتم اصم کا قول مروی ہے:

زاہد کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں؛

(۱) معرفت کے ساتھ سفر کرنا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نزول مصیبت کے وقت قلب سے یقین کرنا کہ اللہ اس مصیبت کو دیکھ رہا ہے، اس پر ثواب کی امید رکھ کر صبر کرنا، (۲) توکل کے ساتھ استقامت اختیار کرنا، (۳) تقدیر پر راضی ہونا۔

۱۵۱۳۴- ابوعبداللہ بن جلاء کا قول مروی ہے:

میں نے پانچ صد مشائخ سے ملاقات کی ان میں چار بے مثال تھے۔ ان میں سے ابوتراب سب سے افضل تھے۔

۱۵۱۳۵- ابومحمد حیان، ابوبکر ابن ابی عاصم، عسکر بن حسین سائح کا قول مروی ہے:

ابراہیم بن ادہم نے شدید گرمی میں موٹا جبہ پہن کر فرمایا بادشاہ ہونے نے طلب راحت کے لئے فقر اختیار کی۔

۱۵۱۳۶- ابوقاسم عبدالسلام بن محمد بغدادی کا قول ہے:

ایک شخص نے ابوتراب سے سوال کیا کہ آپ کو کوئی حاجت پیش ہے؟ فرمایا اللہ سے بے تعلقی کے وقت میں تم سے حاجت

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۸/۱۱۵۔ والکنی للدولابی ۱/۱۴۲ والکامل لابن عدی ۲/۶۵۸۔ ومجمع الزوائد ۱۰/۳۷۷۔ وکنز العمال ۳۹۱۱۱، ۳۹۱۸۰، ۳۹۷۵۵۔

۲۔ تاریخ بغداد ۱۲/۳۱۵۔

پیش کرونگا۔ فرمایا خوف الٰہی نے صادقین میں توکل پیدا کر دیا۔ نیز فرمایا اپنے ہم مثل سے استغناء اختیار کرنا حقیقی غنیٰ ہے۔ اور اپنے ہم مثل کی طرف محتاج ہونا اصل فقر ہے:

۱۵۱۳۷- احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بن ابی عاصم، ابوتراب، کے سلسلۂ سند سے حاتم کا قول مروی ہے:

چار شادیوں سے (۹) اولاد ہونے کے باوجود کبھی مجھے معاش کا خیال نہیں آیا۔

۱۵۱۳۸- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب عسکر بن حصین کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے خاتم اصم سے زہد کے درجات کے بابت سوال کیا تو فرمایا اعتماد باللہ اس کا اول صبر درمیانی اور اخلاص آخری درجہ ہے۔

۱۵۱۳۹- احمد بن اسحاق، محمد بن عبداللہ بن مصعب، ابوتراب عسکر بن حصین، محمد بن نمیر، محمد بن ثابت، شریک بن عبداللہ، اعمش، ابوسفیان کے سلسلۂ سند سے جابر کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: اے لوگو! اپنے مریضوں کے اکل وشرب کو ناپسند مت کرو، کیونکہ اللہ ان کے طعام وشراب کا بندوبست کرتا ہے۔

۱۵۱۴۰- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، نعیم بن حماد مصری و معاذ بن اسد، فضل بن موسیٰ سیانی حسین بن واقد، ایوب سختیانی، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

ایک روز آپؐ کی خواہش پر ایک شخص نے دودھ وگھی کا ثرید آپ کی خدمت میں پیش کیا، لیکن آپؐ نے اسے تناول نہیں فرمایا

۱۵۱۴۱- محمد بن اسماعیل بن عباس وراق، عبدالصمد بن علی بن مکرم، احمد بن سلیمان بن مبارک، ابوتراب زاہد بلخی، واصل بن ابراہیم، ابوحمزۃ، رقیہ سلمہ بن کھیل کے سلسلۂ سند سے جندب بن سفیان کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: اے لوگو! اللہ تمہاری ہر بات کو سنتا اور دیکھتا ہے۔

۱۵۱۴۲- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، احمد بن نصیر، عبدالمنعم بن ادریس، ابیہ کے سلسلۂ سند سے وہب بن منبہ کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت موسیٰ سے فرمایا لوگوں پر حسد مت کرو، کیوں کہ حاسد میری نعمت کا دشمن ہوتا ہے۔ اور میں اس سے لاتعلق ہوتا ہوں۔

۱۵۱۴۳- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیساپوری، ابوعبید حازم بن ابی حازم، احمد بن محمد کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

میں نے پچپن حج کیے ہیں۔ آخری حج میں میں نے لوگوں کو ارکان کے لحاظ سے سست پایا، میں نے دعا کی اے اللہ لوگوں میں سے جس کا حج غیر قبول ہے، اس کے حج میں میرا ثواب لکھ دے۔ اس کے بعد مجھے خواب میں ایک شخص نے کہا کہ سب سے بڑے سخی کی موجودگی میں تم سخاوت کرتے ہو؟ میرے جلال کی قسم وقوف عرفہ کرنے والے کی مغفرت کر دیتا ہوں۔ بیدار ہونے کے بعد میں نے یحییٰ بن معاذ رازی کو اپنا خواب سنایا۔ انہوں نے میرے خواب کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا اس کے بعد تم صرف چالیس روز زندہ رہوگے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۵۴۹۔ ابواسحٰق الاجری

۱۵۱۴۴۔ جعفر بن محمد خلدی، ابوعمر عثمانی، ابوعباس بن مسروق، ابومحمد حریری، ابومحمد معاذلی کے سلسلۂ سند سے آجری کا قول مروی ہے:

ایک یہودی میرے پاس آیا اور اس نے اپنے قرض کی واپسی کا مجھ سے مطالبہ کیا، پھر اس نے مجھ سے حقانیت اسلام پر دلیل کا مطالبہ کیا میں نے اپنی اور اس کی چادر آگ میں ڈال دی کچھ دیر کے بعد ان کو نکالا تو میری چادر صحیح سالم اور اس کی جل چکی تھی، یہودی اسی وقت اسلام لے آیا۔

۱۵۱۴۵-جعفر بن محمد، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے عبدون زجاج کا قول مروی ہے:

ایک بار آجری نے مجھ سے کہا ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو۔

۵۵۰۔القاسم الجریری

اہل عراق کے عارفین اولیاء میں سے قاسم الجریری بھی ہیں جنہوں نے دنیاوی زندگی تمام اسباب دنیا سے الگ تھلگ گزاری، عبداللہ بن مسلم سے مروی ہے کہ بشر بن حارث قاسم الجریری کی عیادت کرنے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں سر کے نیچے اینٹ رکھے اور ایک پرانی چادر اوڑھے ہوئے پایا جب وہ ان کے ہاں سے واپس ہوئے تو ان کے پڑوسیوں نے کہا: ہم نے تیس سال گزار دیئے مگر کسی ضرورت کا کبھی سوال نہیں کیا۔

۵۵۱۔ابو یعقوب الزیات

۱۵۱۴۶-جعفر بن ابوطاہر محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

ہم چند افراد کی ایک جماعت نے ابو یعقوب زیات کے دروازہ پر دستک دی۔ انہوں نے فرمایا تم اللہ کے دروازہ کو چھوڑ کر میرے پاس کیوں آئے ہو، ہم نے کہا ہم تعلق مع اللہ کی خاطر آپکی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ اسکے بعد انہوں نے ہمیں اندر بلالیا، علیک سلیک کے بعد میں نے ان سے توکل کے بابت سوال کیا جس کا انہوں نے تسلی بخش جواب دیا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ کسی ذی علم صفات حق کے حامل انسان کے پاس لوگوں کا جمع ہونا کیسا ہے؟ فرمایا اگر اس کے مصداق تم ہی ہو تو فبہا ورنہ درست نہیں ایک بار ابو یعقوب نے اپنے ایک مرید سے حفظ قرآن کے بابت سوال کیا، اس نے اسکی طرف سے نفی کی صورت میں جواب ملنے پر ابو یعقوب نے فرمایا غیر حافظ انسان غیر خوشبودار لیموں کے مانند ہے اس کے بعد افسوس کرتے ہوئے فرمایا غیر حافظ کس کے ذریعہ اللہ سے مناجات کرتا ہے۔ کیونکہ عارفین تو قرآن کے ذریعہ اللہ سے مناجات کرتے ہیں۔

۵۵۲۔ابو جعفر بن الکوفی

۱۵۱۴۷- ابوحسن بن مقسم کا قول ہے: ابو جعفر اپنے زمانہ میں بزرگی میں سب سے فائق تھے۔ بغداد کے اکثر عابدوں نے اداب اور اخلاق حمیدہ کے حاصل کرنے میں ان پر سے تلمذ حاصل کیا ہے۔

۱۵۱۴۸-جعفر بن محمد بن نصیر کا قول ہے:

ایک روز جنید نے ایک خطیر رقم ابو جعفر کی خدمت میں پیش کی جسے ابو جعفر نے قبول نہیں کیا، جنید نے کہا اس کے قبول کرنے میں ایک مسلمان کی دل جوئی ہوگی تب جا کر انہوں نے اسے قبول کیا پھر جنید سے سوال کیا غیر عامل عالم کا علم کے بابت گفتگو کرنا کیسا ہے فرمایا صرف تمہارے لئے درست ہے۔

۱۵۱۴۹-ابوعمرو عثمانی، محمد بن علی بغدادی، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسین برجلانی کے سلسلۂ سند سے حکیم بن جعفر کا قول مروی ہے: عبداللہ بن ابی جعفر زاہد ایک دیہات کے باشندے تھے، ان کی اہلیہ بھی بڑی عابدہ تھی، دونوں ایک ہی کمرہ میں کھجور کی چھال پر قبلہ رخ

بیٹھا کرتے، ہماری ان کے پاس آمد و رفت رہتی تھی۔ ایک روز ان کے پاس گئے تو وہ کھجوری جہاگل کے بجائے زمین پر بیٹھے تھے، ہم نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی؟ گذشتہ شب میری بیوی جو برۃ میں مجھے بیدار کر کے یہ حدیث سنائی کہ" زمین انسان سے کہتی ہے اے انسان تو میرے اور اپنے درمیان پردہ حائل کرتا ہے۔ جب کہ کل تو نے میرے ہی بطن میں آنا ہے" ۔اس کی وجہ سے میں صرف زمین پر بیٹھ گیا۔

۵۵۳۔ابو ہاشم الزاہد[1]

۱۵۱۵۰-محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن مسروق، محمد بن حسین کے سلسلۂ سند سے ابو ہاشم کا قول مروی ہے:

اللہ نے مطیعین اور اپنے خاص بندوں کو وحشت زدہ بنایا ہے، اس وجہ سے وہ دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف مشتاق ہوتے ہیں۔

۱۵۱۵۱- محمد بن احمد، ابو عمرو عثمانی، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسین برجلانی کے سلسلۂ سند سے حکیم بن جعفر کا قول مروی ہے:

ایک روز ابو ہاشم نے شریک قاضی کو یحیٰی بن خالق کے گھر سے نکلتے دیکھ کر فرمایا۔ غیر نافع علم سے اللہ کی پناہ۔

۱۵۱۵۲- محمد بن حسین سعید بن صبیح مؤدب کے سلسلۂ سند سے ابو حاتم کا قول مروی ہے:

سوئی سے پہاڑ کو کریدنا قلب کو کبر سے پاک کرنے سے سہل ہے۔ نیز فرمایا اگر دنیا محلات اور باغات پر اور آخرۃ صرف جھونپڑیوں پر مشتمل ہوتی پھر بھی دوام کی وجہ سے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی جاتی ہے۔

۵۵۴۔العباس بن ساحق

۱۵۱۵۳- عثمان بن محمد عثمانی، ابو حسن احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، ابو بکر محمد بن عبداللہ رازی کے سلسلۂ سند سے وضاح بن حکیم کا قول مروی ہے:

ایک بار میں نے عباس بن مصاحق کو موٹے لباس میں ملبوس دیکھ کر انسے اس کی وجہ دریافت کی فرمایا اس کی وجہ سے وصل الی اللہ سہل ہے، بلکہ اللہ کے محبین نے، اس سے بھی سخت حالت میں وصول الی اللہ حاصل کیا ہے۔ اس لئے یہ چیز کا بل تعجب نہیں ہے اور اللہ کے محبین کو عمدہ لباس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اے ابن حکیم بخدا اولیاء اللہ اطاعت الٰہی کا ذائقہ محسوس کرنے کے بعد دنیا کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے اور وہ دنیا کی فریب دہی سے واقف ہونے کے بعد اس میں طمع نہیں کرتے۔ خدا کی قسم ان کے بستر خشک اور ان کی عمارتیں ویران ہو چکی ہیں۔ انہوں نے ابدان کے ذریعہ محاریب کو آباد کیا اور قلوب کے ذریعہ درجات حاصل کئے۔

۵۵۵عبید اللہ العمری

۱۵۱۵۴- عمر بن احمد بن شاہین، عمر بن حسن بن علی بن مالک، عبداللہ بن سفیان کے سلسلۂ سند سے عمر بن عبداللہ عمری کا قول مروی ہے:

میں نے عبیداللہ بن عبداللہ کے دروازہ پر درج ذیل اشعار مکتوب دیکھے۔

(۱) اے انسان دنیا کے فانی ہونے کی وجہ سے عمل کر، کیونکہ موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔ (۲) تیرا عمل تیرے لئے ذخیرہ آخرت اور تیرا جمع شدہ مال تیرے وارثین کو ملے گا۔

۱۵۱۵۵- عمر بن احمد، محمد بن موسیٰ، محمد بن ہیثم، مثنیٰ بن جامع ابو جعفر حذاء کے سلسلۂ سند سے عمری کا قول مروی ہے:

---

[1] ۔تاریخ بغداد ۱۳ / ۲۹۷۔

اے لوگو دنیا کے بجائے آخرت کو محبوب بناؤ۔

۵۵۶۔علی بن معبد

۱۵۱۵۶- عمر بن احمد، احمد بن مسعود زبیری، ہارون بن کامل کے سلسلۂ سند سے علی بن معبد کا قول مروی ہے:
ایک بار دیوار سے مٹی لے کر میں نے دل میں سوچا کہ اس کی کوئی حقیقت ہے شب کو خواب میں ایک کہنے والا کہہ رہا تھا کہ عنقریب اسکی حقیقت کا تمہیں علم ہو جائیگا،

(۵۵۷) ایک ولی کامل کے فرامین

عثمان بن عثمانی، محمد زید سائح، جعفر بن محمد بن سہل ابو محمد سامری کے سلسلۂ سند سے ذوالنون مصری کا قول ہے:
ایک بار لکام کے پہاڑوں میں چلنے کے دوران ایک حسین وجمیل وادی سے مجھے آواز سنائی دی۔ جب میں اس کے قریب پہنچا تو وہاں پر ایک بہت بڑے اللہ کے ولی صوفی باصفا فرما رہے تھے: مشاقین کے قلوب کو طاعت کے باغوں میں چلانے والی اور صاحب بصیرت انسانوں کو فہم عطاء کرنے والی ذات بڑی پاکیزہ ذات ہے۔ میں نے سلام کلام کے بعد ان سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے درج ذیل اشعار کہے۔
(۱) میں نے آنسو کو فناء کر دیا، (۲) میں نے جسم وقلب کو لقاء الٰہی کے شوق میں لاغر کر دیا۔ (۳) لقاء الٰہی کے شوق میں میری بصارت زائل ہو گئی۔

۵۵۸۔علی بن رزین

۱۵۱۵۷- ابوبکر طوسی دینوری، ابراہیم کے سلسلۂ سند سے عبداللہ مغربی کا قول مروی ہے:
میرے شیخ علی بن رزین چار ماہ میں صرف ایک گھونٹ پانی نوش فرماتے، ایک سو بیس برس عمر پائی ۲۲۵ھ ہجری میں وفات پائی۔
۱۵۱۵۸- ابراہیم بن شیبان کے سلسلۂ سند سے ابو عبداللہ مغربی کا قول مروی ہے:
اللہ کے مخصوص بندوں کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) ان کے صدور کو اعتراض سے محفوظ رکھنے کی وجہ سے ان پر منجانب اللہ کوئی آزمائش نہیں آئی (۲) ان کے قلوب کو پاکیزہ رکھنے کیلئے ان کو معاصی سے محفوظ رکھا گیا، (۳) ان پر بڑے مصائب آئے، لیکن ان کے ایمان میں کوئی تزلزل نہیں آیا۔ نیز ابو عبداللہ درج ذیل اشعار پڑھا کرتے تھے۔ اے وصال کو گناہ شمار کرنے والے اگر میرا تجھ سے محبت کرنا گناہ ہے۔ تو ایسا گناہ میں بار بار کرونگا۔

(۵۵۹) عمرو النیسابوری[1]

۱۵۱۵۹- ابو عمر بن حمدان، ابی، کے سلسلۂ سند سے ابوحفص کا قول مروی ہے:
بخار کے موت کی نشانی ہونے کی طرح گناہ کفر کی علامت ہے۔ ذکر کے وقت ابوحفص کے حالت غیر ہو جاتی تھی۔
۱۵۱۶۰- ابوبکر بن حمران کا قول مروی ہے:
ابوحفص لوہار تھے، بعد میں سب کچھ سے کنارہ کش ہو گئے تھے۔
۱۵۱۶۱- ابو عمرو بن حمدان، ابی کے سلسلۂ سند سے ابوحفص کا قول مروی ہے:

---

[1] تاریخ بغداد ۱۲۰ ۲۲۰

میں نے عمل چھوڑ ا اسکی طرف واپس لوٹ گیا لیکن عمل مجھے چھوڑ نے کے بعد میری طرف نہیں لوٹا۔

۱۵۱۶۲- محمد بن حسین، ابی، ابوعلی ثقفی کا قول ہے۔ ابوحفص فرمایا کرتے تھے کتاب وسنت کے تارک کو انسانوں میں شمار مت کرو۔

۱۵۱۶۳- محمد بن حسین، بن موسیٰ کے سلسلۂ سند سے عبدالرحمٰن کا قول مروی ہے:

ایک بار بغداد کے مشائخ نے ابوحفص سے فتوۃ کے بابت سوال کیا۔ ابوحسن نے کہا تم خود ہی اسکا جواب دو، جنید نے کہا ترک نسبت کا نام فتوۃ ہے۔ ابوحفص نے ان کے جواب کی تحسین کرتے ہوئے فرمایا میرے نزدیک ادا انصاف کا نام فتوۃ ہے۔ نیز ابوحفص کا قول ہے کسی سے ساتھ حق کہ اپنے ساتھ بھی بخل نہ کرنا۔ دنیا کی اہانت ہے۔

۱۵۱۶۴- محمد بن حسین، ابواحمد بن عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابوحفص کا قول مروی ہے۔

دنیا کو محتاج کے حوالہ کرنے اور اللہ کی طرف متوجہ ہونے کا نام کرم ہے، نیز فرمایا ظاہر کا اچھا ہونا باطن کے اچھے ہونے کی علامت ہے، جیسا کہ حدیث نبوی ہے: اگر انسان کا دل تواضع اختیار کرلے تمام اعضا، متواضع بن جاتے ہیں۔[1]

۱۵۱۶۵- ابوحفص سے صحیح انسان کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا عہد الٰہی کا پورا کرنے والے۔

(۵۶۰) حمدون بن احمد

۱۵۱۶۶- عبداللہ بن احمد بن فضالہ کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن محمد بن منازل کا قول مروی ہے۔

حمدون بن احمد سے سوال کیا گیا کہ سلف کے کلام کے مفید ہونے کی کیا وجہ ہے۔ فرمایا اسلام کی عزت، لوگوں کی نجاۃ اور رضاء الٰہی کیلئے کلام کرنے کی وجہ سے، لیکن ہمارا کلام عزت نفس طلب دنیا کیلئے ہوتا ہے، اسی وجہ سے وہ غیر انفع ہے۔ عبداللہ کا قول ہے: ایک روز حمدون نے سائل سے فرمایا تمہارا سوال تواضع اور عاجزی کے بجائے قوت نفس پر مبنی ہے۔ اور میرے نزدیک فرعون سے اپنے کو بہتر سمجھنے والا متکبر ہے۔ ایک روز عبداللہ بن مناظر نے ان سے وصیت کی درخواست کی، فرمایا دنیا میں غصہ مت کر۔ نیز فرمایا طلب قوت کی عدم فکر کی صورت میں صبح کرنے والا امن میں رہتا ہے۔ فرمایا تعب کے بغیر بقدر کفایت روزی کی فکر کرنا فضولیات سے نہیں ہے۔

۱۵۱۰۷- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن احمد تمیمی کے سلسلۂ سند سے احمد بن حمدون کا قول مروی ہے:

اللہ کو متہم کرنے والا انسان ہی مصیبت پر جزع فزع کرتا ہے۔ نیز فرمایا دنیا کا تعریف کنندہ اور اس سے تزین حاصل کرنے والا سب سے حقیر انسان ہے۔

۱۵۱۶۷- محمد بن حسین، محمد بن احمد فراء، عبداللہ بن منازل کا قول ہے:

حمدون سے علماء کے بارے میں سوال کیا گیا۔ فرمایا رائے کے بجائے علم پر عمل کرنے والے، سلف کی اتباع کرنے والے، کتاب اللہ اور سنت رسول کی اتباع کرنے والے، تقویٰ اختیار کرنے والے اور خوف خدا رکھنے والے حقیقت میں علماء ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص کے گستاخی کرنے پر حمدون نے اسے کچھ نہیں کہا۔ اور فرمایا ایک بار اسحاق حنظلی نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ نیز فرمایا جبتک تم خادم طلب نہ کرو اس وقت تک تم بندے ہو، نیز فرمایا حضرت یوسف کی پیدائش میں بے شمار نشانیاں ہیں اور خود ان کی ذات میں بھی نشانی ہے کیوں کہ انہوں نے نفس کے مکر کو پہچان لیا تھا۔

۱۵۱۶۸- ابومحمد عبداللہ بن محمد بن فضلویہ نیساپوری عبداللہ بن محمد بن منازل، حمدون بن احمد قصار، ابراہیم زراع، ابن نمیر، اعمش، سعید بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابوبرزۃ کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: قیامت کے روز چار سوال سے قبل اپنی جگہ سے ہلنے نہیں دیا جائیگا۔

۱- السنن الکبریٰ للبیھقی ۲/ ۲۸۹، واتحاف السادۃ المتقین ۳/ ۲۳ وتفسیر القرطبی ۱۲/ ۱۰۳ وتخریج الاحیاء

۱۵۰/۱ وفتح الباری ۲/ ۲۲۵ والدر المنثور ۵/ ۳ والاحادیث الضعیفۃ ۱۱۰

(۱) عمر کہاں خرچ کی، (۲) جان کہاں لگائی، (۳) مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ (۴) علم پر کس قدر عمل کیا۔

(۵۶۱) محمد بن الفضل

۱۵۱۶۹- ابو بکر محمد بن عبداللہ رازی کے سلسلۂ سند سے محمد بن فضل کا قول مروی ہے:

اللہ نیک و بد سب سے حسن سلوک کرنیوالا ہے۔ نیز چار چیزیں زوال اسلام کا سبب ہیں۔

(۱) علم پر عمل نہ کرنا، (۲) غیر معلوم پر عمل کرنا، (۳) غیر معلوم کا علم حاصل نہ کرنا، (۴) لوگوں کو تحصیل علم سے منع کرنا۔ نیز فرمایا دنیا انسان کا بطن ہے لہذا اس سے زہد بقدر انسان کو زھد فی الدنیا حاصل ہوگا۔ نیز فرمایا انسان آثار انبیاء کی وجہ سے جنگلات کو قطع کر کے بیت اللہ تک پہنچتا ہے۔ لیکن آثار کی مولی ہونے کی وجہ سے خواہشات کو قطع کر کے قلب تک کیوں نہیں پہنچتا۔

۱۵۱۷۰- محمد بن حسین، کے سلسلۂ سند سے محمد بن فضل کا قول مروی ہے۔

اے انسان نفس کو قابو میں رکھ کیونکہ نفس پر قابو پانے والا اعزیز اور قابو نہ پانے والا ذلیل ہوتا ہے۔ محمد بن فضل کا قول ہے:

چھ باتیں جہل کی علامت ہیں:

(۱) بلا وجہ غصہ کرنا، (۲) بلا ضرورت کلام کرنا، (۳) بلا طلب وعظ و نصیحت کرنا، (۴) راز افشا کرنا، (۵) ہر شخص پر اعتماد کرنا، (۶) دوست و دشمن میں تمیز نہ کرنا۔

۱۵۱۷۱- محمد بن حسین، علی بن قاسم خطابی، ابو عبداللہ محمد فضل زاہد، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، سعید بن ابی سعید مقبری، ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرۃ کا قول مروی ہے: فرمان نبویؐ ہے:[۱]

تمام انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے نشانیاں عطا فرمائیں جس پر انسان ایمان لائے اور جو کچھ مجھ پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہے جس میں امید کرتا ہوں قیامت کے دن سب سے زیادہ میری اتباع کرنے والے ہوں گے۔

(۵۶۲)۔ محمد بن علی الترمذی

۱۵۱۷۲- ابو عمر عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن محمد عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابو عبداللہ محمد بن علی ترمذی کا قول مروی ہے:

معرفت کا نور قلب میں ہوتا ہے اور اسکی روشنی قلب کی آنکھوں میں صدر میں ہوتی ہے۔ ذکر الٰہی کی مطابق قلب نرم ہوتا ہے اور شہوات و لذات کے مطابق قلب سخت اور خشک ہوتا ہے۔ شہوات کی وجہ سے ذکر الٰہی سے غافل کن قلب اس درخت کے مانند ہے جسکی جڑیں عدم ماں کی وجہ سے خشک ہوگئیں ہوں اور اسکی شاخیں مرجھا گئیں ہوں۔ ایسے درخت سے ٹوٹنے والی ٹہنی آگ میں جلنے کے کام آتی ہے۔ اسی طرح خواہش کی وجہ سے ذکر الٰہی سے غافل ہونے والا قلب دوزخ کی آگ میں جلنے کے قابل ہوتا ہے۔ ذکر الٰہی میں مشغولیت بقدر بندہ پر بارش کی طرح رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے۔ لیکن ذکر الٰہی سے غافل ہونے کے بعد قلب انسانی خشک ٹہنی کے مانند ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا موحدین کو صلوۃ خمسہ کی دعوت دینا برائے رحمت ہے۔ پھر اللہ نے لوگوں کو اپنی عطا یا سے نوازنے کیلئے مذکورہ اوقات خمسہ میں ان پر مختلف قسم کی عبادات فرض کی ہیں۔ لہذا لوگوں کو خطاؤں سے پاک کرنے کیلئے دن میں پانچ بار اللہ کا در بار عالی کھلتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرشتوں کے سامنے موحدین پر فخر کریں گے۔ کیوں کہ اللہ نے انسان کو اپنے محبت کے ہاتھ اور فرشتوں کو اپنی قدرت سے پیدا فرمایا ہے۔ اسی وجہ سے لوگوں کے توبہ کرنے پر اللہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ نیز اللہ نے انسان کے ساتھ شہوات اور شیاطین بھی لگانے ہیں۔ اور قیامت کے روز اللہ فرشتوں سے فرمائے گا۔ میں نے تم کو نور سے پیدا کیا اور تم نے میری

۱۔ صحیح مسلم ۱۳۴۔ وفتح الباری ۹/ ۳۔ ۱۳/ ۲۴۷

عظمت، جلال اور سلطنت کا بھی معائنہ کر لیا اور میں نے تمہارے ساتھ شہوات ولذات نہیں لگائی، لیکن میں نے انسان کیساتھ شہوات ولذات لگائی ہیں۔ پھر انہوں نے میری اطاعت کی، اسی وجہ سے آج ان کو میرا پڑوس حاصل ہوگا۔

۱۵۱۷۳- محمد بن حسین بن موسیٰ، منصور بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے محمد بن علی ترمذی کا قول مروی ہے:

نقصان وہ شئی سے خوش ہونا انسان کے طیب دار ہونے کیلئے کافی ہے۔ اور دنیا میں سب سے زیادہ وزنی شئی نیکی ہے۔

۱۵۱۷۴- محمد بن حسین، ابوحسین فارسی، حسن علی کے سلسلۂ سند سے محمد بن علی ترمزی کا قول مروی ہے:

عبودیت کا صفات سے عاری انسان صفات الہی سے جاہل ہوتا ہے۔

۱۵۱۷۵- محمد بن علی ترمذی کا قول ہے:

دنیا بادشاہوں کیلئے دلہن اور زاہدوں کیلئے آئینہ کے مانند ہے۔ اسی وجہ سے بادشاہ اس سے زینت حاصل کرتے ہیں۔ اور زاہدین اسکی آفت کا مشاہدہ کر کے اس سے دوری اختیار کرتے ہیں۔

۱۵۱۷۶- محمد بن علی مخلوق کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا لوگ ظاہر کے اعتبار سے کمزور اور دعوں کے اعتبار سے مضبوط ہیں۔

۱۵۱۷۷- محمد بن ترمذی کا قول ہے:

اے انسان جس ذات سے تو ایک لحہ بھی پوشیدہ نہیں ہو سکتا اسی سے مناجات کر۔ اور ہر وقت نعمت کرنے والی ذات کا شکر ادا کر۔ اور لایزال بادشاہ کے سامنے تواضع اختیار کر۔

۱۵۱۷۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، یحییٰ بن منصور قاضی، ابوعبداللہ محمد بن علی ترمذی، محمد بن رزام آملی، محمد بن عطاء ہجیمی، محمد بن نصر، عطاء کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ہے:

جب حضرت موسیٰ نے اللہ سے دیدار کی درخواست کی تو اللہ نے فرمایا مجھے دیکھنے والا انسان زندہ نہیں رہ سکے گا۔ دائمی زندہ رہنے والے اھل جنت ہی میرا دیدار کر سکیں گے۔[1]

(۵۶۳) ابو بکر الوراق[2]

۱۵۱۷۹- محمد بن حسین، ابوحسین فارسی، ابوبکر بن احمد بن سعید کے سلسلۂ سند سے ابوبکر وراق کا قول مروی ہے:

احسان مند کے احسان مندکی، یادگیری نعمت کا شکر ہے۔

۱۵۱۸۰- محمد، ابوحسین، احمد بن مزاحم کے سلسلۂ سند سے ابوبکر وراق کا قول مروی ہے:

قلب کے ساتھ چھ چیزوں کا تعلق ہے:

(۱) حیاۃ، (۲) موت، (۳) صحت، (۴) بیماری، (۵) بیداری، (۶) نوم۔ ہدایت قلب کی حیاۃ، گمراہی موت طہارت صحت، کدورت بیماری، ذکر بیداری اور غفلت اسکی نیند ہے۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی علامت ہے چنانچہ رغبت ورہبت کے ساتھ عمل کرنا اسکی حیاۃ اور عدم عمل اسکی موت ہے۔ اسی طرح لذت اسکی صحت اور عدم لذت اسکی بیماری ہے۔ اسی طرح سمع وبصر بیداری کی اور عدم سمع وبصر نوم کی علامت ہے۔

۱۔ البدایۃ والنہایۃ ۳۔۲۱۱۔

۲۔ تاریخ بغداد ۳۔۲۵

۱۵۱۸۱- ابوبکر زاری، غیلان سمرقندی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر وراق کا قول ہے:

زہد کے علاوہ کلام کے بابت گفتگو کرنے والے زندیق، کلام و فقہ کے علاوہ صرف زہد کے بارے میں کلام کرنے والا بدعتی اور زہد و وراع کے علاوہ فقہ کے بابت کلام کرنے والا فاسق ہے، مذکورہ تمام امور کا لحاظ کر کے گفتگو کرنے والا مخلص ہے۔

۱۵۱۸۲- ایک شخص نے ابوبکر وراق سے کہا کہ مجھے فلاں سے خوف ہے۔ انہوں نے فرمایا اس کے بجائے اللہ سے خوف کرو۔

۱۵۱۸۳- محمد بن موسیٰ نجیدی، ابوبکر بن احمد بلخی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر وراق کا قول مروی ہے:

اگر طمع سے اس کے باپ بابت سوال کیا جائے تو جواب ہوگا کہ تقدیر میں شک کرنا میرا باپ ہے، اگر اس سے اس کے پیشہ کے بابت سوال کیا جائے تو جواب ہوگا اکتساب ذلت اور اگر اس سے غایت کے بابت سوال کیا جائے تو جواب ہوگا حرمان۔

۱۵۱۸۴- ابوبکر وراق کا قول ہے:

کامل طور پر تعلق مع اللہ قائم کرنے اور اللہ کو ہر شئی پر ترجیح دینے کے بعد ہی بندہ کو یقین کامل حاصل ہوتا ہے۔ اور یقین کے نور کے ذریعہ ہی بندہ متقین کے درجات تک پہنچا ہے۔

۱۵۱۸۵- محمد بن حسین بن موسیٰ، علی بن حسن بلخی، محمد بن محمد بن حاتم، ابوبکر محمد بن عمر وراق بلخی، ابو عمران موسیٰ بن حزم بن ترمذی، ابو اسامہ، عمر بن حمزہ، عبدالرحمٰن بن ابی سعید کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدری کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: اپنی اہلیہ کا لوگوں پر راز فاش کرنا عنداللہ سب سے بڑی خیانت ہے۔[1]

۱۵۱۸۶- ابوبکر طلحی، جنید بن غنام، ابوبکر بن شیبہ، عمر بن معاویہ، عمر بن حمزہ عمری، عبدالرحمٰن بن سعید کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدری کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: اپنی زوجہ کے راز کو فاش کرنے والا اشر الناس ہے۔

۱۵۱۸۷- ابوفضل صرام ہروی، ابوعمرو بن نجید کے سلسلۂ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

عارف تین چیزوں میں مصروف رہتا ہے۔ (۱) ہر وقت اللہ سے انس حاصل کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ (۲) اللہ کا شاکر بن کر رہتا ہے۔ (۳) تمام امور میں اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

۱۵۱۸۸- محمد بن موسیٰ، ابوحسین فارسی، ابوعلی انصاری، کے سلسلۂ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

عارف باللہ عفو الٰہی کی طمع اور اس کے فضل کا امیدوار ہوتا ہے۔

۱۵۱۸۹- شاہ کرمانی کا قول ہے:

عابد انسان اولیاء اللہ سے محبت کرتا ہے، کیونکہ یہ بھی محبت الٰہی کی دلیل ہے۔

۱۵۱۹۰- ابوعبدالرحمٰن سلمی، ابوعمر بن نجید کا قول ہے: شاہ کرمانی بڑے صاحب بصیرت اور زیرک انسان تھے اسی وجہ سے کبھی انہیں ناکامی کا سامنا نہیں ہوا۔ فرمایا کرتے تھے۔ محارم کا تارک، شہوات سے اجتناب کنندہ، باطن کا دوام مراقبہ اور ظاہر کو اتباع سنت سے آباد کرنے والا اور عقل حلال کے عادی انسان کو کبھی ناکامی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

(۵۶۴) شاہ الکرمانی

۱۵۱۹۱- شاہ کرمانی کا قول ہے: مخلوق کی نظر سے مخلوق کو دیکھنے والے انسان کی ان سے خصومت طویل ہوتا ہے، اور نظر الٰہی سے لوگوں کو دیکھنے والا انسان انکی خصومت سے محفوظ رہتا ہے،

۱۵۱۹۲- محمد بن حسین، محمد بن احمد بن ابراہیم، محفوظ کے سلسلۂ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

[1] صحیح مسلم ۱۰۶۰۔ ومسند الامام احمد ۶۹/۳ والترغیب والترھیب ۸۶/۳۔

میں لوگوں کے روحانی مرض کو معلوم کر کے ان کا علاج کرتا ہوں۔ کیونکہ طبیب سے مرض پوشیدہ رکھنے والا انسان غیر عاقل ہے۔

۱۵۱۹۳- احمد بن ابی عمران ہروی، ابن نجید کے سلسلۂ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

خواہش پرست انسان دنیا کی راحت کا طالب ہوتا ہے۔

۱۵۱۹۴-محمد بن حسین ابوعمرو بن نجید کے سلسلۂ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

باطل کی طرف مائل ہونا مبطلین کے تقرب کی علامت ہے۔

۱۵۱۹۵- محمد بن موسیٰ حسین فارسی، ابوعلی انصاری کے سلسلۂ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

فضل اہل فضل اور ولایت اہل ولایت کیلئے خود ان کے اپنے کو اہل فضل واہل ولایت سمجھنے سے قبل تک ہے۔ نیز فرمایا متکبر انسان اللہ سے دور ہوتا ہے۔

۱۵۱۹۶- ابوعامر عبدالوہاب بن محمد، کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ محمد بن احمد کا قول مروی ہے:

میرے سامنے سہل بن عبداللہ کے نزدیک ایک کبوتر آ گرا، انہوں نے مجھے اسے کھلانے پلانے کی تاکید کی، چنانچہ میں نے اسے کھلایا پلایا، اس کے بعد وہ اڑ گیا، میں نے سہل سے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کرمان میں میرے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے یہ مجھ سے اس کی تعزیت کرنے آیا تھا۔ ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ مرنے والے شاہ کرمانی تھے۔ میں نے تاریخ نوٹ کر کے بعد میں اس کی تحقیق کی تو واقعی انہی تاریخوں میں شاہ کرمانی کا انتقال ہوا تھا۔

۵۶۵ یوسف الرازی[۱]

۱۵۱۹۷- محمد بن موسیٰ، عبداللہ بن علی طوسی، ابوجعفر رازی کے سلسلۂ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

اللہ کا دھیان رکھنے والے لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔ حقیقت میں ذکر الٰہی میں مشغول انسان غیر اللہ کے ذکر میں مشغول نہیں ہوتا۔ اور ایسے شخص کی ہر شئی سے حفاظت کی جاتی ہے۔

۱۵۱۹۸- محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

بعض لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم قبل از توبہ اپنی مراد حاصل نہیں کر سکتے۔ میں نے کہا کیا توبہ سے میری نجاۃ ہو گی۔ نیز مجھے صدق واخلاص کے بھی ضرورت نہیں کیونکہ عنداللہ سعید ہونے کی صورت میں گناہ میرے لئے نقصان دہ اور غیر سعید ہونے کی صورت میں توبہ میرے لئے نفع بخش نہیں ہے۔ لہذا میرے لئے اعمال کے مقابلہ میں اس کے فضل پر اعتماد کرنا اولیٰ ہے۔ کیونکہ فضل الٰہی اور کرم الٰہی کے مقابلہ میں اپنے اعمال پر اعتماد کرنا قلت معرفت کی دلیل ہے۔

۱۵۱۹۹۔ ابوبکر رازی نیساپوری، کے سلسلۂ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

دنیا میں طغیانی دو قسم پر ہے، (۱) مال کی طغیانی، (۲) علم کی طغیانی علم کی طغیانی کا علاج عبادت اور مال کی طغیانی کا علاج زہد ہے۔

۱۵۲۰۰- انہیں کا قول ہے: ادب علم، علم صحت عمل حکمت، حکمت زہد، زہد ترک دنیا، ترک دنیا رغبت فی الآخرۃ اور رغبت فی الآخرۃ رضا الٰہی کے حصول کا سبب ہے۔

۱۵۲۰۱- ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

اے انسان! رضاء الٰہی کے خلاف کام کرنے پر تجھے سزا ملیگی۔

---

[۱] تاریخ بغداد ۱۴/۳۱۴

۱۵۲۰۲- نیز فرمایا۔

احسان فراموش انسان عمل کے وجہ سے متکبر بن جاتا ہے۔

۱۵۲۰۳- محمد بن موسیٰ، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

مخلوق پر نزول آفات کا سبب خود ان کے اعمال ہیں۔

۱۵۲۰۴- ابوفضل احمد بن ابی عمران ہروی، منصور بن عبداللہ ہروی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر رازی کا قول مروی ہے:

میں یوسف بن حسین کی زیارت کیلئے بغداد سے چلا، ری پہنچ کر میں نے ان کے گھر کے بارے میں معلومات کی، لوگوں نے کہا تم کو ان سے کیا تعلق وہ تو زندیق انسان ہے۔ بہر حال میں ان کے گھر پہنچا تو وہ اس وقت تلاوت قرآن میں مصروف تھے دیکھتے ہی ان کی ہیبت مجھ پر طاری ہوگئی؟ انہوں نے آمد کیوجہ دریافت کی تو میں نے کہا آپکی زیارت۔ پھر انہوں نے مجھے کلام کیلئے کہا تو میں نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) میں نے تم کو اپنی زمین میں گھر بناتے دیکھا، اگر تم عاقل ہوتے تو گھر کو منہدم کر دیتے۔ اس کے بعد یوسف پر اس قدر گریہ طاری ہوا کہ قرآن اس کے آنسو سے تر ہوگیا۔ پھر مجھ سے کہنے لگے۔ اسکے باوجود بھی اہل ری مجھے زندیق کہتے ہیں۔

۱۵۲۰۵- ابوحسن علی بن ہارون کا قول ہے:

ناراض ہونے والے کو ہم کیسے راضی کریں، جو بلا جرم ہم سے ناراض ہوگیا۔ تاکہ میرا نفس مخلوق کی تدبیر کرنے والی ذات کو پہچان لے۔ اور میں ہر حال میں اس کا شکر ادا کروں۔

۱۵۲۰۶- احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان دارانی کا قول ہے:

اللہ تعالیٰ جس قوم سے راضی ہوتا ہے تو اسے اپنے پسندیدہ کاموں میں مشغول کر دیتا ہے ورنہ اسے اپنے غیر پسندیدہ کاموں میں مشغول کر دیتا ہے۔ پھر انہوں نے تمثیل کے طور پر چند اشعار کہے۔ (۱) اے اپنی قدرت سے میرے قلب میں آگ روشن کرنے والے، اگر تو میری آگ کو بجھانا چاہے تو بجھا سکتا ہے۔ (۲) س حالت میں دنیا سے کوچ بھی میرے لئے باعث عار نہیں۔

۱۵۲۰۷- ابوفیض ذوالنون بن ابراہیم کا قول ہے:

اپنی قدر کا واقف انسان اپنی ہتک ستر کرنے والا ہے۔

۱۵۲۰۸- ابوعمرو عثمانی، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین کے سلسلۂ سند سے ذوالنون مصری کا قول ہے:

دنیا کے فریب اور ان کے فتنوں نے علماء کو ہلاک اور قراء کے قلوب کو غافل کر دیا اسی وجہ سے اب دنیا میں جاہل متحیر یافتہ باز عالم کے علاوہ کوئی باقی نہیں نعمت کنندہ ذات مجھے اپنی رسی مضبوطی سے تھامنے اور اپنے کرم کے حاصل کرنے کی توفیق عطاء فرما اور مجھ پر اپنی نعمت کامل فرما، اے ذوالجلال والاکرام ذات اپنی محبت میرے قلب سے زائل مت فرما۔

۱۵۲۰۹- عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

میں نے ذوالنون مصری سے سوال کیا کہ میں کن لوگوں کی محبت اختیار کروں۔ فرمایا بارعب اور ظاہر و باطن میں ہیبت زدہ ذات کی صحبت اختیار کر۔

۱۵۲۱۰- یوسف کا قول ہے:

ذوالنوں سے آمنین کی مجالس کے مقام کے بابت سوال کیا گیا؟

۱۔ تاریخ بغداد ۹۹/۹

فرمایا عنداللہ۔

۱۵۲۱۱- یوسف کا قول ہے:

میں نے ایک روز ذوالنون سے سوال کیا کہ میں کن لوگوں کی صحبت اختیار کروں؟ فرمایا مخلوق کے بجائے اللہ کی صحبت اختیار کرو۔

۱۵۲۱۲- یوسف کا قول ہے:

ایک بار ذوالنون نے بھائی کی زیارت کیلئے طویل مسافت طے کرنے کے بعد فرمایا محبت الٰہی کے لئے کسی طویل مسافت کی ضرورت نہیں۔

۱۵۲۱۳- ذوالنون سے عاصی کی تحقیر نہ کرنے کے بابت سوال کیا گیا تو اصل مالک حقیقی کی اس کے ساتھ معاملہ کی وجہ مجھے اس کی تحقیر کی جرأت نہیں ہوتی۔

۱۵۲۱۴- یوسف بن حسین کے سلسلۂ سند سے فتح بن شخرف کا قول مروی ہے:

مجھ سے ذوالنون نے فرمایا مخلوق سے امیدوں کے انقطاع کے بعد ہی وصول الی اللہ حاصل ہوتا ہے۔ لقاء الٰہی کو محبوب رکھنے والے پر اخلاص اختیار کرنا لازم ہے۔

۱۵۲۱۵- یوسف بن حسین، محمد بن یحییٰ سرخسی کے سلسلۂ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے:

محبت الٰہی چار قسم پر ہے۔ (۱) محبت الٰہی میں مستغرق ہو جانا، (۲) اللہ سے محبت کرنا، (۳) اللہ کا ذکر کرنا، (۴) اللہ اور بندہ کے درمیان محبت کا ہونا۔

۱۵۲۱۶- یوسف بن حسین کے سلسلۂ سند سے ذوالنون کا قول مروی ہے:

محبت الٰہی کے انیس درجے ہیں۔ سب سے ادنیٰ درجہ اجابت اور اس کا سب سے اعلیٰ درجہ توکل ہے۔

۱۵۲۱۷- ذوالنون کا قول ہے:

اپنی قدر سے ناواقف انسان ہتک ستر کرنے والا ہے۔

۱۵۲۱۸- ایک روز ایک شخص نے ذوالنون سے وصیت کی درخواست کی؟ فرمایا اگر تو عنداللہ سعید ہے تو تجھے انبیاء اور صدیقین کی دعاء حاصل ہونے کی وجہ سے میری وصیت کی ضرورت نہیں، اگر تو عنداللہ شقی ہے تو میری وصیت تیرے حق میں کارگر نہیں ہے۔

۱۵۲۱۹- فرمایا اللہ کی اطاعت لازمی امر ہے۔

۱۵۲۲۰- یوسف سے لوگوں کے دنیا سے محبت کرنے کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا اللہ کے دنیا کو ان کے رزق کا خزانہ بنانے کی وجہ سے۔

۱۵۲۲۱- یوسف کا قول ہے:

حبیب عذر خواہی سے قبل ہی معاف کر دیتا ہے۔ اے انسان اپنا راز کسی پر فاش مت کر۔

۱۵۲۲۲- یوسف کا قول ہے:

بداخلاق انسان پریشان رہتا ہے۔ نیز فرمایا احرار کے قلوب اسرار (رازوں) کے قبرستان ہیں۔

۱۵۲۲۳- یوسف سے اخلاص کی علامت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا مخلوق کی حمد ومذمت سے عدم تاثر اخلاص کی دلیل ہے۔

۱۵۲۲۴- عثمان بن محمد، ابوحسین صوفی محمد بن عبداللہ رازی، ابو یعقوب بن حسین صوفی رازی، احمد بن حنبل، مروان بن معاویہ، ہلاک بن سعید ابو معلی کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

ایک بار تین ہدیہ کئے ہوئے پرندوں میں سے آپؒ نے ایک تناول فرمایا۔ دوسرے روز خادم نے باقی دو آپؒ کے سامنے پیش کئے تو فرمایا کیا میں نے تم کو ذخیرہ اندوزی سے منع نہیں کیا تھا۔ کیوں کہ اللہ بندہ کو ہر دن رزق عطاء کرتا ہے۔

۱۵۲۲۵- ابومحمد بن حیان، احمد بن عصام رازی، یوسف بن حسین، عامر بن سیار، محمد بن زیاد، میمون بن مہران کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

غیر ضرورت کی چیزوں کے خریدنے والا بعض مرتبہ ضرورت کی اشیاء فروخت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

۵۶۶ سعید بن اسماعیل[1]

۱۵۲۲۶- ابوعمر بن حمدان ابوعثمان حیری کا قول ہے:

متبع سنت انسان حکمت کی اور خواہش پرست انسان بدعت کی باتیں کرتا ہے۔

۱۵۲۲۷- عبداللہ بن محمد معلم و ابوعمر بن نجیر کے سلسلۂ سند سے محمد بن فضل بلخی کا قول مروی ہے:

اللہ نے لوگوں کو آداب عبادت سکھانے کے لئے ابوعثمان کو فنون عبادت سے مزین فرمایا۔

۱۵۲۲۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوعمر بن نجید کے سلسلۂ سند سے ابوعثمان کا قول مروی ہے:

چالیس برس سے میں پریشانی سے محفوظ ہوں۔

۱۵۲۲۹- محمد بن احمد بن عثمان کے سلسلۂ سند سے ابوعثمان کا قول مروی ہے:

بھائیوں کی دلجوئی ان پر شفقت سے بہتر ہے۔

۱۵۲۳۰- ابوعمرو بن حمدان کے سلسلۂ سند سے ابوعثمان کا قول مروی ہے:

چار چیزیں قلب کے صلاح اصلاح کی علامت ہیں،

(۱) تواضع، (۲) فقرالی اللہ، (۳) خوف الٰہی، (۴) اللہ سے امید وابستہ کرنا۔

۱۵۲۳۱- ابوعثمان کا قول مروی ہے:

منع، عطاء، عزت اور ذلت کے مواقع سے واقف ہونے کے بعد ہی انسان کامل ہوتا ہے۔

۱۵۲۳۲- ابوعثمان کا قول ہے:

تین چیزیں عداوت کا سبب ہیں:

(۱) طمع فی المال، (۲) طمع فی اکرام الناس، (۳) طمع فی قبول الناس۔ نیز فرمایا:

خوف الٰہی وصول الی اللہ اور کبر انقطاع عن اللہ کا سبب ہے۔ اور لوگوں کو حقیر سمجھنا لا علاج مرض ہے۔

۱۵۲۳۳- ابوعثمان کا قول مروی ہے:

دنیا کا سرور غیر اللہ کا خوف اور غیر اللہ سے امید وابستہ کرنا قلب سے سرور الٰہی وخوف الٰہی اور امید الٰہی کے خاتمہ کا سبب ہے۔

۱۵۲۳۴- ابوعثمان کا قول مروی ہے:

اللہ کی طرف سے عزت ملنے کے بعد معاصی سے ذلیل ہونا انسان کے لائق نہیں۔

۱۵۲۳۵- ابوعثمان کا قول مروی ہے:

امیدوں کا دائرہ کم کرنا اصل نیکی ہے۔

---

[1] تاریخ بغداد ۹۹،۹

۱۵۲۳۶-ابو عثمان کا قول مروی ہے:

خواہش پرست انسان پریشان اور غیر خواہش پرست انسان سکون میں ہوتا ہے۔

۱۵۱۳۷-محمد بن حسین، عبداللہ رازی، کا قول ہے:

ابوعثمان کی وفات کے وقت ان کے صاحبزادہ ابوبکر نے ان کا قمیص پھاڑا تو انہوں نے فرمایا:

اے لڑکے ظاہر میں خلاف سنت کام کرنا باطن میں ریاء کی علامت ہے۔

۱۵۲۳۸-محمد بن حسین، محمد بن احمد سلامتی کے سلسلۂ سند سے حسین وراق کا قول مروی ہے:

میں نے ابوعثمان سے محبت کے بابت سوال کیا فرمایا:

اللہ کی محبت حسن ادب، محبت رسول اتباع سنت، محبت اولیاء احترام وحرمت، حسن خلق اور صحبت اخوان انبساط کا سبب ہے۔

۱۵۲۳۹-محمد بن حسین، ابوحسین فارسی، محمد بن احمد بن یوسف کے سلسلۂ سند ابوعثمان کا قول مروی ہے:

اے لوگو ذلت سے بچنے کے لئے اطاعت الٰہی کے ذریعہ عزت حاصل کرو:

۱۵۲۴۰-ابوعثمان کا قول مروی ہے:

عاقل انسان ابتدا ہی سے نقصان دہ امر سے اجتناب کرتا ہے۔

غیر معلوم کو عالم کے سپرد کرنے کا نام تفویض ہے، تفویض رضاء الٰہی کا سبب ہے۔

۱۵۲۴۱-محمد بن حسین، محمد بن احمد بن ابراہیم، ابوحسین وراق کے سلسلۂ سند سے ابوعثمان کا قول مروی ہے:

عاقل انسان خوف الٰہی کی وجہ سے ظالم کو بھی ملامت نہیں کرتا۔

۱۵۲۴۲-محفوظ کا قول مروی ہے:

ابوعثمان نے سوال کرنے پر فرمایا: سعادت کی علامت اطاعت الٰہی کے باوجود خوف خدا کا ہونا ہے اور سعادت اور معاصی کے باوجود اپنے کو بڑا سمجھنا شقاوت کی علامت ہے۔

۱۵۲۴۳-محمد بن حسین، سعید بن عبداللہ بن سعید بن اسماعیل، ابوصالح حمدون قصار، قتیبہ بن سعید، عبثر، اشعث، محمد، نافع، کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:[1]

ماہ رمضان کے روزے فرض ہونے کے بعد مرنے والے کے ورثاء پر فدیہ واجب ہے۔

۱۵۲۴۴-سلیمان بن احمد، عبدان بن محمد مروان، قتیبہ بن سعید، عبثر بن قاسم، اشعث بن سوار، محمد، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

رمضان کے روزہ کی قضاء سے قبل دنیا سے جانے والے کے ورثاء پر ایک دن کا ایک مسکین کو ایک مد دینا لازمی ہے۔

(۵۶۷) احمد بن عیسیٰ[2]

۱۵۲۴۵-عثمان بن محمد عثمانی، عباس بن احمد رملی کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خزاز کا قول مروی ہے:

۱۔ التلخیص الحبیر ۲: ۲۰۸، ۲۰۹

۲۔ تاریخ بغداد ۴: ۲۷۶.

دو راستوں سے قلب میں معرفت آتی ہے،(۱) سخاوت،(۲) کوشش۔

۱۵۲۴۶-ابوحسن علی بن عبداللہ جہضمی، یحییٰ بن مؤمل، ابوبکر دقاق کے سلسلۂ سند سے احمد بن عیسیٰ کا قول مروی ہے:

اے لوگو دنیاوی اشیاء کو خیر باد کہنے سے مستقبل کے پیش آمدہ مسائل سے تمہارے قلوب خالی ہوں گے۔ اور تمہاری ضروریات خود بخود پوری ہوں گی۔

۱۵۲۴۷-محمد بن موسیٰ، عمر بن علی فرغانی، ابن الکاتب کے سلسلۂ سند سے ابوسعید کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ کو قبل از وقت ہی ذکر کی حلاوۃ، قرب کا وصول اور دیگر انعام عطاء فرما دیتے ہیں، اسکے بعد وہ پرلطف زندگی گزارتے ہیں، اور ان کو دو زبانیں عطاء کی جاتی ہیں، (۱) ظاہری، (۲) باطنی، ظاہری زبان سے اجسام سے اور باطنی زبان سے اللہ سے مناجات کرتے ہیں۔

۱۵۲۴۸-ابوفضل ہروی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر دقاق کا قول مروی ہے:

ایک روز ابوسعید خزاز نے نیند سے بیدار ہو کر فرمایا مجھے خواب میں کچھ باتیں بتائی گئی ہیں تم انھیں لکھ لو:

اللہ نے علم کو معرفت کے لئے دلیل اور حکمت کو محبت کے لئے رحمت بنایا ہے۔ لہذا علم اللہ تک رسائی کی دلیل اور معرفت اس پر دال ہے، علم کے ذریعہ معلومات اور معرفت کے ذریعہ معروفات حاصل کی جاتی ہیں، پس معرفت حق کی تعریف اور علم مخلوق کی تعریف کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے، اس کے بعد فوائد جاری ہوتے ہیں۔

۱۵۲۴۹-ابوفضل الطوسی، غلام الدقائق، ابوسعید سکری، کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خزاز کا قول مروی ہے:

باطن کے خلاف ظاہر باطل ہے:

۱۵۲۵۰-محمد بن حسین، احمد بن علی بن جعفر، محمد بن علی کتانی، کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خزاز کا قول مروی ہے:

عارفین کے قلوب علوم غریبہ اور اخبار عجیبہ کے خزانوں سے لبریز ہوتے ہیں۔

۱۵۲۵۱-عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر کتانی و ابوحسن رملی کا قول مروی ہے:

ایک بار ہم نے ابوسعید سے وصول الی اللہ کا طریقہ معلوم کیا انہوں نے فرمایا توبہ اسکی اولین شرط ہے، پھر توبہ ہی خوف خدا،، خوف خدا خود رجاء، رجاء مقام صالحین مقام صالحین مقام مریدین، مقام مریدین مقام مطیعین، مقام مطیعین مقام محبین مقام محبین مقام مشتاقین مقام اولیاء اور مقام اولیاء مقام مقربین تک رسائی کا سبب ہے، پھر انہوں نے ہر مقام کے لئے دس شرائط بیان فرمائیں ان پر عمل کے بعد قلوب نعماء الہیہ میں نظر اور احسانات الہیہ میں غور کرتے ہیں، اس کے بعد وہ ذکر الٰہی سے محفوظ ہوتے ہیں۔ اور ان کی ارواح ملکوت السموات کی سیر کرتی ہیں۔

پھر ان کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ سے ذرہ بھر دور نہیں ہوتے، درجات عالیہ کے حصول کے باوجود تواضع اختیار کرتے ہیں یہی لوگ عالمین، اولیاء اللہ، اصفیاء اور اتقیاء ہیں، دوسرے لوگوں پر ان ہی کی اقتداء لازم ہے۔

۱۵۲۵۲-ابوعمیر عثمانی، ابوحسن رازی کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خزاز کا قول مروی ہے:

اے انسان اللہ کے علاوہ تجھے ملنے والا اور تجھ سے فوت ہونے والا قلیل ہے۔

۱۵۲۵۳-ابوالفتح یوسف بن عمر بن مسرور لواس، علی بن محمد مصری، ابوسعید احمد بن عیسیٰ خزاز بغدادی، صوفی، عبداللہ بن ابراہیم غفاری، جابر بن سلیم، یحییٰ بن سعید محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے بداخلاق انسان منحوس ہے اور تم میں سے بداخلاق افراد شریر لوگ ہیں۔[1]

(۵۶۸) احمد نوری[2]

۱۵۲۵۴- عبدالمنعم بن حیان، کے سلسلۂ سند سے ابوسعید اعرابی کا قول مروی ہے:

ایک بار غیر موسم حج میں ابوحسین ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے بغداد سے باہر نکل کر ان کا استقبال کیا، اس وقت ان کا چہرہ متغیر دیکھ کر ہم نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی، انہوں نے درج ذیل اشعار پڑھے۔

(۱) حق کی تلاش نے مجھے وطن سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔ (۲) اور میری وہ حالت کر دی جو تمہیں نظر آ رہی ہے۔

۱۵۲۵۵- ابوحسن بن مقسم کا قول مروی ہے:

نوری حرم سے واپسی پر بہت لاغر ہو چکے تھے، ان سے اسکی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا:

(۱) حق کی تلاش نے مجھے وطن سے دور کر دیا، (۲) مجھے غریب واجنبی بنا دیا، (۳) حتی کہ میرے محبوب کے وقت اس کا ظہور ہو گیا۔ (۴) اور میرے وصل کے وقت اس کا فضل ہو گیا۔

۱۵۲۵۶- مم بناء کا قول ہے:

ایک بار حاکم وقت نے گرفتاری کا حکم دیا۔

چنانچہ انہیں گرفتار کر کے خلیفہ کے سامنے پیش کیا گیا، خلیفہ نے ان کے قتل کا حکم دیدیا، نوری نے سب سے قبل اپنے کو قتل کے لئے جلاد کے سامنے پیش کیا، جلاد نے ان سے اسکی وجہ پوچھی، نوری نے کہا ان کی حیاۃ کو اپنی حیاۃ پر ترجیح دینے کے لئے میں نے ایسا کیا۔

جلاد نے قتل کے بجائے اسکی یہ بات خلیفہ کو بتادی، خلیفہ نے قاضی القضاۃ اسماعیل بن اسحق کی عدالت میں اس چیز کو پیش کرنے کا حکم دیا۔ قاضی القضاۃ نے ان سے طہارۃ، عبادت اور صلوۃ کے مسائل دریافت کئے، نوری نے خلیفہ کے سامنے ان کے جوابات پیش کئے، اور فرمایا کہ اللہ کے چند بندوں کا دیکھنا، سننا، کلام کرنا اور چلنا پھرنا سب رضاء الٰہی کے مطابق ہوتا ہے، نوری کی مذکورہ باتوں کے سننے کے بعد اسماعیل پر گریہ طاری ہو گیا اور اس نے خلیفہ سے کہا کہ اگر یہ لوگ زندیق ہیں تو پھر دنیا میں کوئی موحد نہیں ہے۔

اس کے بعد خلیفہ نے ان کو تنہائی میں بلا کر ان سے ان کے گزر بسر کے بابت سوال کیا، انہوں نے کہا، ہم متوکل ہیں ہمارا رازق اللہ ہے، اس کے بعد خلیفہ ہروی نے کہا جو اس کی محبت تک پہنچا وہ اس کے قرب سے مانوس ہوا اور اس نے اسے بندوں کے درمیان سے چن لیا۔

۱۵۲۵۶/۱- ابوفضل ہروی کے سلسلۂ سند سے جعفر بن زبیر ہاشمی کا قول مروی ہے

ایک روز دریا سے چور نے نوری کے کپڑے چوری کر لئے کچھ دیر بعد اس نے کپڑے واپس کر دیئے، لیکن اس کا دایاں ہاتھ شل ہو گیا، نوری نے اسکے ہاتھ کی صحت کے لئے اللہ کے حضور دعا کی تو اسکی برکت سے اسکا ہاتھ صحیح ہو گیا۔

۱۵۲۵۷- ابوالفرج ورثانی علی بن عبدالرحیم، کا قول ہے:

ایک روز نوری کے پاؤں پر ورم دیکھ کر ہم نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا ایک روز میرے نفس نے مجھ سے کھجور کا مطالبہ کیا، میں کھجور کی تلاش میں نکلا چلتے چلتے میں تھک گیا لیکن مجھے کھجور نہیں ملے، پھر میں نے کھجور خرید کر اسے کھلائے اس کے

۱۔ سنن أبي داؤد كتاب الأدب باب ۱۳۴. ومسند الامام أحمد ۳/۵۰۰. وتاريخ بغداد ۴/۲۷۶، وكشف الخفا ۱/۵۵۹. ومجمع الزوائد ۳/۱۱۰. ۸/۲۲. والترغيب والترهيب ۲/۲۱. واتحاف السادة المتقين ۷/۳۱۹.

۲۔ تاريخ بغداد ۵/۱۳۰

بعد میں نے اس سے نماز کا مطالبہ کیا تو اس نے انکار کر دیا۔

اس وقت میں نے اس سے کہا قسم بخدا جب تک تو کھڑا نہیں ہوگا میں بیٹھوں گا نہیں۔ لہذا چالیس روز سے میں بیٹھا نہیں ہوں جسکی وجہ سے میری یہ حالت ہوگئی ہے۔

۱۵۲۵۸- ابوفضل، نصر بن ابی نصر طوسی، علی بن عبداللہ بغدادی، کے سلسلۂ سند سے فارسی کا قول مروی ہے:

ایک بار جنید نے مرض کا اظہار اور نوری نے عدم اظہار کیا، نوری سے عدم اظہار کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا ہم نے اس کی وجہ سے ایسا کیا پھر انہوں نے شعر کہا:

اگر تو بیماری کا اہل ہے تو پھر تو شکر کا بھی اہل ہو گیا لوگوں نے نوری کی بات جنید سے نقل کی تو انہوں نے فرمایا ہم نے عدم شکوئی کی وجہ سے ایسا کیا۔

۱۵۲۵۹- علی بن عبداللہ جہضمی، علی بن عبیداللہ ضیاطی، ابومحمد مرتعش کے سلسلۂ سند سے ابوحسین نوری کا قول مروی ہے:

میرے ایک ساتھی نے مجھے چند نصیحتیں کیں۔

(۱) علم شرع سے عدم تجاوز، (۲) مردوں سے عدم صحبت، (۳) حکومت کی عدم حرص، (۴) فقر کا عدم اظہار، (۵) علم سے عدم استغناء، (۶) ظاہر و باطن میں توافق، (۷) مخالفت نفس، (۸) غلط قصائد کا عدم سماع۔

۱۵۲۶۰- ابوحسن، عبدالواحد بن بکر علی بن عبدالرحیم کا قول مروی ہے:

ایک بار نوری بیت اللہ کے پردے کو پکڑ کر کہہ رہے تھے: میرا تجھے پکارنا میرے حزن کے لئے کافی ہے گویا میں بعید ہوں یا آپ دور ہیں (۲) اور میں بلا رغبت آپکے فضل کا طالب ہوں میں نے اپنی مثل کوئی زاہد نہیں دیکھا۔

۱۵۲۶۱- عثمان بن محمد عثمانی، ابومحمد عبداللہ محمد رازی کے سلسلۂ سند سے نوری کا قول مروی ہے:

مخلوق سے انقطاع سب سے اعلیٰ مقام ہے۔ محبین کا کام اپنے محبوب سے تلذذ، راجین کا کام اپنے موجود سے امید لگانا ہوتا ہے۔

عبداللہ رازی، قناد کے سلسلۂ سند سے ابوحسین نوری کا قول مروی ہے:

میں نے غلام خلیل کو بغداد میں پیادہ پا چلتے ہوئے دیکھا ان سے اسکی وجہ پوچھی، انہوں نے جواب میں درج ذیل شعر کہے:

(۱) حق کی آنکھ سے غور سے دیکھ اگر تو دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

(۲) نفس کی پیروی مت کر اور حق کے ساتھ وفاداری کی قدرت کو دیکھ۔

۱۵۲۶۲- عثمان بن محمد عثمانی، کہتے ہیں ابومحمد عبداللہ بن محمد رازی نے بیان کیا کہ نوری نے مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں:

(ترجمہ) میری خوشی کے راز یہ ہیں کہ تو نے مجھے وہ خوشیاں عطا کی ہیں جن کا میں نام نہیں لیتا، پس ایک جاننے والے پکارا کہ تیرے سرور کو گھن لگنے والا ہے، پس تو کیسے اس راز پر خوش ہے جو فاش ہونے کے قریب ہے؟ پس وہ میرے راز کی حفاظت کرتا ہے اور حق تو یہ ہے کہ وہ دیکھتا رہا کہ میں خوشی کے راز کی حفاظت کرتا ہوں یا نہیں، وہ راز میرے تمام امور کی طرف سے کافی ہے اور حق مجھے اور اس کو مخفی کرتا ہے۔

۱۵۲۶۳- عثمان بن محمد، احمد بن الحسین، ابوالحسن قناد کہتے ہیں میں جبکہ نو عمر تھا میں نے نوری کو یہ شعر لکھ کر بھیجا: (ترجمہ) جب نور میں کل کا کل فانی ہے تو مجھے بتا کہ میں کہاں ٹھکانہ بناؤں؟ جواب میں انہوں نے لکھا: جب تو غیر فانی امور میں مشغول ہو جائے تو ان امور میں تیرا وقت گزارنا میرے نزدیک باعث خیر اور تحیر ہے۔

۱۵۲۶۴ اشنان بن محمد، حسن بن احمد ابوعلی کہتے ہیں نوری نے جنید رحمہ اللہ کو میرا (راز) کے بارے میں سوال کیا؟ اور اپنے اشعار میں تین امور کی طرف اشارہ کیا۔

(ترجمہ) (اے جنید!) تجھ سے ایک سائل تین رازوں کا سوال کرتا ہے، جن کا راز میں رکھنا بھی ایک راز ہے، ایسا جوان جس نے اپنی پسلیوں کے درمیان راز کو یوں چھپالیا گویا وہ کسی راز کو جانتا ہی نہیں۔ پس اس نے راز پر ذلت کے پردے آویزاں کردیئے پس وہ ہر بات کی حفاظت کرتا ہے بے شک راز کو چھپانا راز کو پالینے کے مترادف ہے راز کو وہی پاتا ہے جو اس کی ہر ایسے شخص سے حفاظت کرے جس کے بارے میں افشاء راز کا اندیشہ ہو۔ پس راز کا نگہبان درا صل ہے جو کمالات کا مالک ہے۔ پس ہر راز کو فاش کرنے ولا اندر سے خالی ہے۔

۱۵۲۶۵۔ محمد بن حسین، ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی، قناد، ابوالحسین النوری کہتے ہیں میں نے بغداد میں خوبصورت شکل کے مالک نوجوان کو دیکھا تو اس کو کہا تم عمدہ جوتے پہن کر راستوں میں کیوں چلتے ہو؟ اس نے کہا: اللہ نے مجھے اچھی شکل کا مالک بنایا تو میں اچھا علم تلاش کرنے نکلا ہوں۔ اس کے بعد اس نے یہ شعر پڑھے (ترجمہ)

اگر تو دیکھنے والا ہے تو حق کی آنکھ سے دیکھ، ایسی صفت کو جس میں قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اور اپنے نفس کی خواہشات کو ان میں مت ملا اور حق کے ساتھ قادر کی قدرت کو ملاحظہ کر۔

۱۵۲۶۶۔ محمد بن عیسیٰ دہقان کا قول ہے:

ایک روز میں نے نوری سے سوال کیا کہ اسے کو سری کی کوئی بات یاد ہے، انہوں نے بواسطہ سری عن کرخی عن ابن سماک عن ثوری عن اعمش عن انس حدیث نبوی بیان کی کہ مسلمان کی حاجت پوری کرنے والے کے لئے عمر بھر اللہ کی اطاعت کرنے والے کے ثواب کے برابر ثواب ہے۔[1]

(۵۶۹) جنید بن محمد جنید کے اقوال زریں۔[2]

۱۵۲۶۷۔ ابوحسین علی بن ہارون بن محمد، ابوبکر محمد بن احمد کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

ہم نے قرآن وسنت کا علم پوری قوت سے حاصل کیا ہے، غیر حافظ غیر محدث اور غیر فقیہ ہمارے نزدیک قابل اقتداء نہیں ہے جنید اولاً اصحاب حدیث کے مذہب پر عمل پیرا تھے بعدہ حارث بن اسد محاسبی اور اپنے ماموں سری بن مغلس کی صحبت اختیار کرکے ان کا مسلک اختیار کرلیا تھا۔

۱۵۲۶۸۔ ابوحسن احمد بن محمد بن مقسم، ابومحمد خواص کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

حارث بن اسد مجھے اپنے ساتھ صحراء میں چلنے کو کہتے ہیں، میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے امن کی جگہ سے نکال کر خطرات کی جگہ چلنے کا حکم دیتے ہو، لیکن وہ مجھے خوب مطمئن کرتے، چنانچہ میں ان کے ساتھ چل پڑتا، راستہ میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آتا۔ پھر وہ مجھے سوال کا حکم دیتے، میں کہتا کہ اس وقت میرا ذہن سوال سے خالی ہے، لیکن ان کی طرف سے سوال پر اصرار کیا جاتا، پھر میں اپنے ذہن کے مطابق ان سے سوال کرتا تو وہ مجھے ان کا جواب دیکر مانوس چلے جاتے، میں ان سے بار بار کہتا کہ آپ مجھے مامون ومانوس مقام سے نکال کر غیر مانوس مقام کی طرف لے جاتے ہو، وہ کہتے کہ میرا حال تو یہی ہے کہ نصف مخلوق کے میرے قریب ہونے

---

[1] القضاء الحوائج لابن ابی الدنیا ۲۵. وتاریخ بغداد ۱۱۵/۳ . والتاریخ الکبیر ۴۳/۸. والعلل المتناهية ۲۰/۲.

[2] تاریخ بغداد ۲۴۱/۷.

اور دیگر نصف کے مجھ سے دور ہونے کے باوجود مجھے کوئی انسیت و بعد محسوس نہیں ہوتا۔

۱۵۲۶۹-ابو حسین محمد بن علی بن حبیش الناقد صوفی کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

صاحب بصیرت انسان سب سے پہلے مصنوع سے صانع تک پہنچتا ہے، اس طرح کہ حادث چیزوں میں نور آتا ہے کہ ان کی ابتداء کیسے ہوئی، پھر وہ کیسے فنا ہوں گی، پھر وہ فقط اللہ کی تعریف، اسی کی عبادت اسی کی اطاعت، اسی کی عظمت کرتا ہے، اور تقدیرات پر اس کا یقین مستحکم ہو جاتا ہے۔ بلا ثانی اللہ کی ازلیت واولیت کا اقرار اس یقین کے ساتھ کہ نافع، ضار، معطی، غیر معطی اور رازق اس کے علاوہ کوئی نہیں ہے، کا نام توحید ہے۔

ایک عالم نے توحید کی تعریف کے سوال پر فرمایا مخلوق کی حرکات وسکنات کو اللہ وحدہ لاشریک کے سپرد کرنے کا نام توحید ہے۔

بعض علماء کا قول ہے:

نظام توحید کا نام توکل ہے، کیونکہ مخلوق کی حرکات وسکنات فقط علم الٰہی کے سپرد کرنے کے ساتھ محبت یقین اور توکل حاصل ہوتی ہے۔

۱۵۲۷۰-حسین بن موسیٰ، ابونصر طوسی، عبدالواحد بن علوان کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اے جوان علم کو لازم پکڑ، کیونکہ صاحب علم انسان شکوک وشبہات سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۵۲۷۱-جعفر بن محمد بن نصیر کے سلسلۂ سند سے محمد بن ابراہیم کا قول مروی ہے:

میں نے جنید کو خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے سوال کیا کہ موت کے بعد اللہ کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ رہا۔ فرمایا تہجد میں چند رکعتوں کے پڑھنے کے علاوہ مجھے کسی چیز نے فائدہ نہیں دیا۔

۱۵۲۷۲-ابوحسن بن مقسم، ابوحسین بن دراج کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

بادشاہوں کی صحبت کے بجائے عارفین کی صحبت اختیار کرو۔

۱۵۲۷۳-جعفر بن محمد، حسین بن یحییٰ فقیہ، سفیانی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

متبع سنت انسان کے لئے خیر کے تمام راستے کھلے ہوتے ہیں حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا اے باری تعالیٰ آپ کا خوف نہ رکھنے والا انسان غیر عالم ہے۔ بعض حکماء نے مالک بن دینار سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا اگر تم معرفت الٰہی حاصل کر لیتے تو آج تم مجھ سے یہ سوال نہ کرتے۔

۱۵۲۷۴-مؤلف کہتے ہیں میں نے ابوالحسن علی بن ہارون بن محمد سمسار سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنید بن محمد کو فرماتے ہوئے سنا۔

جان لے اے بھائی تو نے وصول (حق) کے بارے میں جو سوال کیا ہے وہ ہلاکت خیز جنگل وبیاباں ہیں خطرات سے پر گھاٹ ہیں۔ ان میں کسی راہبر کے بغیر نہ چل، انکو دائی چلنے والی سواری کے بغیر قطع نہیں کیا جا سکتا۔ میں تجھے ان جنگلات میں سے ایک جنگل کا پتہ بتاتا ہوں۔ پس اس کی جو صفت بیان کروں اس کو اچھی طرح سمجھ لے۔ جان لے تیرے آگے وہ جنگل ہے اگر تو اس میں سے کچھ لینا چاہتا ہے۔ اور میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور اس ذات سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھ پر کسی حفاظت کرنے والے اور باقی رہنے والے کو نگہبان مقرر کرے کیوں کہ اس راہ میں بہت خطرہ ہے اس کی گزرگاہ بہت نازک ہے۔ اس راہ میں پہلے پہل برزخ کا خطرہ ہے ایک ہجوم تجھے اس میں دھکیلے گا۔ اور تجھے بے آسرا چھوڑ دے گا۔ اس وقت تو ایسے حال میں ہوگا کہ اس میں امن بھی پرخوف ہے، اس کی انسیت وحشت ہے۔ اسکی روشنی ظلمت ہے۔ اس کی نرمی شدت ہے۔ اس کی حضوری غائب میں ہے۔ اس کی زندگی موت ہے۔

طالب کے لئے اس میں کوئی ادراک نہیں۔ سارب کے لئے کوئی مہم نہیں بھاگنے والے کے لئے نجات نہیں۔

۱۵۲۷۵-علی بن ہارون کا قول ہے:

محمد بن جنید نے پندونصائح پر مشتمل ہمیں ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا، اما بعد اے برادرم قول وفعل فرق مت کرو، قول عمل کے مطابق اپناؤ کیونکہ یہ چیز انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کی منافی ہے۔ اے برادرم اولیاء اللہ کے قلوب حکمت کے نور سے منور ہوتے ہیں اور وہ ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں اے برادرم اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم اور معرفت تامہ نصیب فرمائے۔ فقط والسلام۔

۱۵۲۷۶-جعفر بن محمد بن نصر، محمد بن ابراہیم کا قول مروی ہے:

جنید سے کامل صاحب حکمت شخص کے بارے میں سوال کیا گیا:

فرمایا صاحب حکمت انسان کو ضرورت کے مواقع پر عذر خواہی نہیں کرنی پڑتی اور لوگ اسکی تعریف کرتے ہیں، عوام الناس کے نزدیک وہ صاحب وقار ہوتا ہے۔ مخلوق کے بجائے اللہ سے اسکی تمام امیدیں وابستہ ہوتی ہیں۔

۱۵۲۷۷-ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اللہ کے کچھ بندے کامل ایمان ویقین کے ساتھ صبح کرتے ہیں تمام امور میں رجوع الی اللہ سے کام لیتے ہیں۔ خواہش پرستی سے اجتناب کرتے ہیں خلوۃ ان کا انیس، تفکران کا کلام اور ذکر الٰہی ان کا شعار ہوتا ہے۔ بھوک وپیاس ان کی غذا، راحت ان کا توکل، اعتماد باللہ ان کا خزانہ اور صبران کے مرض کا علاج ہوتا ہے۔ رضاء الٰہی کے لئے ساتھی ہونے کا کام دیتی ہے۔

۱۵۲۷۸-ابوبکر محمد بن احمد کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اللہ نے علماء کے قلوب کو علم کی حرص سے بھر دیا، نیز فرمایا: کوشش کرنا ہر علم وہاب کے لئے مفتاح ہے۔

۱۵۲۷۹-عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عطاء کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اے لوگو: اگر مجھے آخری زمانہ کے حاکم کے رذیل ہونے کا علم ہوتا تو میں بھی تم سے بات نہ کرتا۔

۱۵۲۸۰-عثمان بن محمد کے سلسلۂ سند سے بعض اصحاب کا قول مروی ہے:

جنید سے قناعت کی تعریف پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا:

حد شرع سے عدم تجاوز کا نام قناعت ہے۔

۱۵۲۸۱-علی بن عبداللہ جہضمی، احمد بن عطاء، محمد بن حریف کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے کہ اگر اللہ کی نظر کرم کا ظہور ہو جائے تو خطاء کار اور صالحین میں فرق ختم ہو جائے۔

۱۵۲۸۲-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اگر علمی بات میں اپنی طرف سے کرتا تو میرا علم فنا ہو جاتا لیکن میرے علم کی ابتداء اور انتہا حق ہے۔ بعض مرتبہ میرے دل میں خیال آتا ہے کہ قوم کا حاکم ان کا سب سے زیادہ ارذل شخص ہوتا ہے۔

۱۵۲۸۳-محمد بن حسین، ابوعبداللہ داری کے سلسلۂ سند سے ابوبکر عطوی کا قول مروی ہے:

جنید نے بوقت وفات میرے سامنے ایک قرآن پاک مکمل کیا، اس کے بعد سورۃ بقرۃ کی ستر آیات تلاوت کیں بعد ازاں ان کا انتقال ہو گیا۔

۱۵۲۸۴-ابوحسن علی بن ہارون کے سلسلۂ سند سے ابوقاسم جنید کا قول مروی ہے:

جعفر نے ان سے ذکر خفی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

ذکر خفی کا مقام زبان کے بجائے قلوب ہوتے ہیں جیسے اللہ کا خوف یا اسکی تعظیم اور بزرگی وغیرہ کا اعتقاد اور یہ چیز صرف اللہ اور اسکے بندے کے درمیان ہوتی ہے۔ باقی اس کے علاوہ جسے کراما کاتبین لکھتے ہیں وہ ذکر خفی میں شامل نہیں ہے۔ باقی ذکر جہر پر ستر فیصد فضیلت والی روایت کے بارے میں۔ واللہ اعلم بالصواب کا قول کرتے ہیں:۔

۱۵۲۸۵-علی بن ہارون کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

خالصتاً حق کے اختیار کرنے والا اکرم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ انبیاء والی باتیں ان کے قلوب میں ودیعت فرماتا ہے۔

۱۵۲۸۶-ابی، احمد بن جعفر ہانی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

محب محبوب کی عدم موجودگی کو برداشت نہیں کرسکتا۔

۱۵۲۸۷-ابی، احمد بن جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے: احمد بن جعفر کہتے ہیں میں نے جنید سے ایمان کی حقیقت پوچھی انہوں نے فرمایا ایمان تصدیق وایقان کا نام ہے۔ آپ علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو ورنہ کم از کم اتنا تو ضرور ہو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔

لیکن ان میں سے پہلی صورت زیادہ قوی ہے۔ اور تصدیق کی حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان ہر کام ذات الٰہی کو سامنے رکھ کر کرے اگرچہ ہر کام کے وقت اللہ کے دیکھنے کا یقین بھی تصدیق ہے، لیکن تصدیق کی اول قسم اعلیٰ وارفع ہے۔

احمد کا قول مروی ہے:

میں نے جنید سے ایمان کی علامت کے بابت سوال کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا: ایمان باللہ کے ساتھ ساتھ اس کی اطاعت کرنا، اسکی رضا کے مطابق کرنا، اسکی مرضیات کا خیال رکھنا اور ہر شی پر اسکو ترجیح دینا ایمان کی علامت ہے: پھر میں نے ان سے مزید ایمان ہی کے بابت سوال کیا، فرمایا اقرار للسان وتصدیق بالقلب کے ساتھ ساتھ لسان وقلب سے محض ثناء الٰہی کے کرنے کا نام ایمان ہے۔

۱۵۲۸۸-جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان بن محمد عثمانی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

سب سے زیادہ آزمائش میں مبتلا ہونے والا انسان ہی لوگوں میں مصائب سے سب سے زیادہ واقف ہوتا ہے۔

۱۵۲۸۹-جعفر کے سلسلۂ سند سے عثمان کا قول مروی ہے:

۱۵۲۹۰-جنید کا قول مروی ہے:

بلا علم فقط کوشش یا فقط علم بلا کوشش کے حصول ہدایت غیر ممکن ہے، البتہ علم اور کوشش دونوں کے ذریعہ حصول ہدایت ممکن ہے۔[1]

۱۵۲۹۱-ابوحسن بن مقسم، ابوقاسم مطرز کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اے انسان اپنے نفس سے مطمئن ہونے کے بجائے گناہ کے بارے میں اس سے ڈر اور گناہ کرنے کے بعد اس پر ندامت اختیار کر۔

۱۵۲۹۲-ابوحسن بن مقسم، ابوحسن محلی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

گزشتہ زمانہ میں توکل کی حقیقت موجود تھی اور اب فقط اس کا نام رہ گیا۔

۱۵۲۹۳-ابوحسن بن مقسم، ابومحمد خواص کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

بیس برس سے میں نے جسکے سامنے حق بات کہی دوبارہ وہ میرے پاس نہیں آیا۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب القدر باب ۱. وسنن أبی داؤد ۴۷۰۹. وسنن الترمذی ۳۱۱۱. وسنن ابن ماجة ۷۸، ۹۱

۱۵۲۹۴-جعفر بن محمد، ابوحسن بن مقسم کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:
اگر اللہ تعالیٰ کی نظر کرم کا ظہور ہو جائے تو بدکار بھی صالح بن جائیں، اور عالمین کے اعمال ان کے لئے فضیلت کا باعث بن جائیں۔

۱۵۲۹۵-ابوحسن بن مقسم، ابومحمد مرتعش کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: بعض خراسانی بھائیوں نے مجھے لکھا اے ابوقاسم عقلاء کی عقلیں انتہاء کو پہنچنے کے بعد متحیر ہو جاتی ہیں۔

۱۵۲۹۶-ابوحسن بن مقسم، ابوقاسم مطرز کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:
دعویٰ اہل دیانت کے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

۱۵۲۹۷-محمد بن حسین، احمد بن اسحق رازی، عباس بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: اے لوگو کام سے قبل اس کے بارے میں عزم مصمم کرو، کیوں کہ یہ اشیاء کے لئے مقدمات کا کام کرتا ہے۔

۱۵۲۹۸-محمد بن حسین، احمد بن اسحق رازی، عباس بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: مروۃ لوگوں کے لئے آزمائش کا سبب ہوتی ہے۔

۱۵۲۹۹-ابوحسن علی بن ہارون، کا قول ہے: جنید نے رویم کے قاضی بننے پر فرمایا: اس نے بیس برس سے حب دنیا کو پوشیدہ رکھا۔

۱۵۳۰۰-ابوحسن علی بن ہارون کا قول ہے: جنید نے ایک شخص سے سوال کرنے کے بعد فرمایا اللہ تمہارا بھلا کرے۔

۱۵۳۰۱-ابوبکر محمد بن احمد المفید کا قول ہے: ایک روز ہم نے بالا مر جنید سے سوال کیا کہ اللہ اپنے بندہ کی طرف کب متوجہ ہوتا ہے۔ جنید بڑے ظریف الطبع انسان تھے، اس لئے انہوں نے جواب میں فرمایا انسان کا اللہ کی طرف بلا توجہ اسکی توبہ کا طالب بننا تعجب خیز ہے۔

۱۵۳۰۲-ابوحسن بن مقسم، محمد بن سعید کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:
اللہ کی نعمت کو معاصی کا ذریعہ نہ بنانا اس کا شکر ادا کرنے کے مترادف ہے۔

۱۵۳۰۳-ابوحسن بن مقسم، ابوبکر بن سعید وابوبکر ختن کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: ورع فی الکلام ورع فی الاکتساب سے بھی اشد ہے۔ اس کے ہم معنیٰ جنید بن محمد کا شعر ہے۔

اپنے محبوب کا جرم عظیم بھی برداشت کرنا ضروری ہے۔
مظلوم ہونے کے باوجود اپنے کو ظالم کہنا لازمی ہے۔

۱۵۳۰۴-ابوحسن، ابوقاسم مطرز کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:
اے انسان نفس کا اللہ کے مطیع ہونے کے باوجود بھی اس سے بے خوف مت ہو۔

۱۵۳۰۵-ابوحسن بن مقسم، ابوقاسم نقاشی صوفی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے
علم کے مقتضیٰ پر عمل سے قبل اس سے شرف کے خواہاں انسان سے علم کا نور اور اسکی برکات سلب کر لی جاتی ہیں۔ کیونکہ علم انسان سے اولاً اپنے مقتضیٰ پر عمل کا مطالبہ کرتا ہے۔

۱۵۳۰۶-ابوحسن، ابوقاسم نقاشی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:
انسان کو معاصی کے ارتکاب سے قبل صرف اس کے ارادہ پر عیب دار شمار نہیں کیا جاتا۔

۱۵۳۰۷-ابوحسن بن مقسم، علی بن حسن قرشی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:
کیا حبیب تک وصول کا کوئی راستہ ہے جسکی وجہ سے میں مقام عبدیت پر کھڑا ہو جاؤں۔

۱۵۳۰۸- ابوحسن بن مقسم، ابوقاسم حفار کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

توبہ، خوف خدا، اللہ سے امید وابستہ رکھنا اور مناجات الٰہیہ وصول الی اللہ کا ذریعہ ہیں۔

۱۵۳۰۹- احمد بن جعفر بن مالک کا قول ہے: ایک شخص کے سوال کے جواب میں جنید نے فرمایا خالی پانی کی تخلیق سے بھی قبل عنایت الٰہی شروع ہو چکی تھی۔

۱۵۳۱۰- جنید کا قول مروی ہے: یاالٰہی میں آپ سے آپ کی نظر کرم کا طالب ہوں۔

۱۵۳۱۱- جعفر بن محمد کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: طالب صادق نیکی کو نیکی ہونے کی وجہ سے انجام دیتا ہے، اور گناہ سے گناہ ہونے کی وجہ سے اجتناب کرتا ہے۔

۱۵۳۱۲- جنید کا قول ہے: ایک بار مکہ میں بیماری کی وجہ سے سبحان اللہ کہنے کی بھی مجھ میں سکت نہیں رہی، نیز فرمایا ایک عرصہ تک اگر کوئی فقیر مجھ سے اور میں اسے جو حال بیان کرتا شب کو خواب میں وہی کچھ مجھے نظر آتا۔

۱۵۳۱۳- ابوعمرو عثمان، ابوحسن کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: دنیا میں کبھی بھی میں مصیبت پر پریشان نہیں ہوا، کیوں کہ اس جہاں کا دار غم ہونا مجھے معلوم ہے۔ البتہ کبھی کبھی اس جہاں میں خوشی حاصل ہو جاتی ہے۔ ورنہ اصل میں یہ دار امتحان و بلاء ہے۔

۱۵۳۱۴- ابوحسن جہضمی، ابوحسن کے سلسلۂ سند سے، ابوعبداللہ فارسی کا قول مروی ہے: جنید سے قول باری تعالٰی سنقرئک فلاتنسی، کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا قراۃ سے تلاوۃ اور نسیان سے مراد عمل ہے۔

۱۵۳۱۵- جنید سے قول باری تعالٰی'' ودرسوامافیه'' کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا انہوں نے اس کے مطابق عمل نہیں کیا۔ ایک بار شبلی نے جنید سے سوال کیا کہ حقیقتاً وجود رکھنے والے لوگوں کے بابت آپ کی کیا رائے ہیں۔ فرمایا اے ابوبکر تمہارے اور اکابر الناس کے درمیان ستر قدموں کا فاصلہ ہے مخالفت نفس اس کا سب سے چھوٹا فاصلہ ہے۔

۱۵۳۱۶- جہضمی، محمد بن حسن، ابوقاسم بردان ہاوندی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک روز میں نے ابوحسن کے دروازہ پر دستک دی تو انہوں نے پوچھا کون، میں نے نام بتایا تو انہوں نے مجھے اندر داخل ہونے کی اجازت دیدی۔ اندر داخل ہو کر میں نے چار درہم ان کی خدمت میں پیش کئے، انہوں نے فرمایا میں تمہیں کامیابی کی خوشخبری سناتا ہوں، کیونکہ اس وقت مجھے ان دراہم کی ضرورت تھی۔

۱۵۳۱۷- علی بن عبداللہ، منصور بن احمد، جعفر دکلی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: نزول مصائب کے تین سبب ہوتے ہیں۔ (۱) گناہگاروں پر برائے سزا، (۲) صادقین پر ان کی خطاؤں کو ختم کرنے کے لئے، (۳) انبیاء پر رفع درجات کے لئے۔

۱۵۳۱۸- عثمانی بن محمد عثمان کے سلسلۂ سند سے حکیم بن محمد کا قول مروی ہے: ایک بار جنید کا ایسی قوم کے پاس سے گزر ہوا جو سماع کی وجہ سے وجد میں تھی، لیکن جنید وجد میں نہیں آئے۔

۱۵۳۱۹- ابوبکر محمد بن احمد بن محمد بن مفید، کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: عاقل انسان کے لئے تین حالوں میں سے ایک حال کا اختیار کرنا ضروری ہے، (۱) اعمال کے اعتبار سے ترقی کرنا۔ اس کے لئے انسان پر اللہ سے مناجات لازمی ہے، اس کی وجہ سے انسان کو فرائض کی پابندی کی فکر ہوگی، پھر وہ عبد بن کر اس کی ادائیگی کے لئے اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا، اس وقت نفس امارۃ کی خرابیاں انسان پر ظاہر ہوں گی۔ اور فرائض کی کوتاہیاں اس کے سامنے آئیں گی، پھر وہ ہمہ تن ان خرابیوں کے ازالہ کی کوشش کرے گا۔ (۲) معرفت میں کمال حاصل کرنا۔ اس کے حصول کے لئے عزم۔ اور اخلاص لازمی ہے۔ کیونکہ بعض مرتبہ نفس سے کچھ چیزیں مخفی رہ جاتی ہیں، (۳) اول دونوں حالوں میں کمال حاصل کرنے کے بعد انسان عقل کے ذریعہ تدبیر الٰہی اور شب و روز کی گردش میں غور کر کے اپنے مقصد اصل

تک پہنچ جاتا ہے، کیونکہ بحکم قرآن جن وانس کا مقصد تخلیق عبادت ہے، مذکورہ تینوں حالوں کے بعد انسان بڑی ترقی کر جاتا ہے۔

جیسا کہ حارثہ کا قول ہے: نفس کو پس پشت ڈالنے کے بعد گویا عرش الٰہی میرے سامنے ہے، اور اہل جنت مجھے نظر آرہے ہیں۔

۱۵۳۲۰- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

بعض مرتبہ میں اپنے کو حضرت یوسف کی طرح سمجھتا ہوں، اور پھر اس حالت کے عدم پر مجھے حضرت یوسف کے عدم پر حضرت یعقوب کے غم کی مانند غم ہوتا ہے۔ ایک عرصہ تک میری یہی حالت رہی۔

۱۵۳۲۱- جعفر، محمد کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: ایک روز سری میرے سامنے لنگی باندھ کر بیٹھے تھے۔ اس وقت وہ بالکل لاغر اور نحیف جسم تھے، فرمانے لگے یہ سب کچھ محبت الٰہی کی وجہ سے ہوا ہے، پھر انہوں نے چند اشعار کہے (۱) طبیب کی طرف سے مرض لاحق ہونے کے بعد میں اس سے مرض کی کیسے شکایت کروں۔ (۲) قلب جل رہا ہے، آنسو رواں ہیں، مصائب جمع ہیں اور حالت بے قابو ہوتی جارہی ہے۔ (۳) بے قرار کو کیونکر قرار آسکتا ہے۔

۱۵۳۲۲- ابوبکر محمد بن احمد مغیر کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: اپنے کو سب سے بڑا سمجھنا کبر کا اعلیٰ درجہ ہے، اور اپنے کو بڑوں میں شمار کرنا کبر کا ادنیٰ درجہ ہے۔

۱۵۳۲۳- محمد بن احمد بن ہارون کے سلسلۂ سند سے علی بن حسین غلاب کا قول مروی ہے:

جنید سے مشاہدہ ومعائنہ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا معائنہ سے میں زندیق اور مشاہدہ سے حیران ہو جاتا۔ لہذا مجھے دونوں چیزیں حاصل نہیں ہیں۔

۱۵۳۲۴- جنید بن محمد کا قول ہے: صاحب علاقہ پر اللہ تعالیٰ نے محبت حرام کردی۔

۱۵۳۲۵- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے ابوقاسم جنید کا قول مروی ہے: ایک روز سری کو افسردہ دیکھ کر میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی، انہوں نے فرمایا ایک نوجوان میرے پاس آیا تھا، اس نے مجھ سے توبہ کے متعلق سوال کیا میں نے وہ بتادیا پھر اس نے مجھ سے توبہ کی شرائط سے متعلق سوال کیا تو میں نے کہا جس گناہ سے توبہ کی ہے اس کا عدم نسیان توبہ کی حقیقت ہے۔ اس نے میرا جواب رد کرتے ہوئے کہا بلکہ اس کا عدم ذکر توبہ کی حقیقت ہے۔ اس وقت سے میں اس کے کلام میں متفکر ہوں۔ میں نے کہا اسکی بات کیا ہی خوب ہے اسی طرح ایک دوسرے روز میں نے ان کو متفکر دیکھ کر اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کل گزشتہ ایک جوان نے مجھ سے کہا کہ انسان کو عنداللہ اپنی مقبولیت کا پتہ چل جاتا ہے میں نے نفی کی، لیکن جب اس نے اپنی بات پر اصرار کیا تو میں نے اس سے اس کی وجہ پوچھی، اس نے کہا اللہ کا انسان کو معاصی سے بچا کر طاعت کی توفیق دینا عنداللہ اسکی مقبولیت کی علامت ہے۔

۱۵۳۲۶- جعفر بن محمد، محمد کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: ایک روز میں اپنے وظائف سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹا تو مجھے کسی کی آواز سنائی دی کہ فلاں شخص مسجد میں تمہارا انتظار کر رہا ہے، میں مسجد گیا تو واقعی وہاں پر ایک شخص میرا منتظر تھا، اس نے مجھ سے نفس کے علاج کے بابت سوال کیا میں نے کہا اس کی مخالفت ہی اسکا علاج ہے۔ اس نے کہا میں نے یہی بات اپنے نفس سے کہی تھی، لیکن اس نے کہا جب تک تم جنید سے اس کے بابت سوال نہیں کروگے میں تمہاری بات قبول نہیں کروں گا، میں نے اس سے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں فلاں جن ہوں اور میں مغرب سے تمہارے پاس آیا ہوں۔

۱۵۳۲۷- جنید بن محمد کا قول ہے: غیر اللہ سے قطعی لاتعلقی کے بعد ہی انسان کلیۃً اللہ کا بندہ بنتا ہے۔

۱۵۳۲۸- جنید کا قول ہے: غیر اللہ سے تعلق کی موجودگی میں انسان عبداللہ نہیں بن سکتا۔

۱۵۳۲۹- ابونصر محمد بن احمد بن ہارون، عبدالواحد بن محمد اصطخری، ابوالازہر، ابراہیم بن عثمان کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے

میں ایک بار دوران سال توکل اختیار کر کے خالی ہاتھ گھر سے صحراء کی طرف نکل گیا، چند روز بعد میں ایک پانی اور سبزہ والی جگہ پر پہنچا، میں نے وضو کر کے نماز پڑھی، اچانک ایک نوجوان (جو تاجر معلوم ہوتا تھا) وہاں پر آیا میں نے اس سے معلوم کیا کہ تم کہاں سے آئے ہو اس نے کہا بغداد سے پھر ہماری آپس میں گفتگو ہوئی، اس کے بعد اس نے کوئی چیز کھانی شروع کر دی، میرے طلب کرنے پر مجبور کے ذائقہ کے مانند اس نے مجھے ایک چیز کھلائی، اس کے بعد وہ رخصت ہو گیا، پھر مکہ میں طواف کے دوران اسی نوجوان سے میری ملاقات ہوئی۔

۱۵۳۳۰-جعفر بن محمد، کے سلسلۂ سند سے عثمان بن محمد کا قول مروی ہے:

جنید سے سوال کیا گیا کہ استغراق العلم فی الوجود اور استغراق الوجود فی العلم سے کونسا اتم ہے۔ انہوں نے فرمایا: استغراق العلم فی الوجود اتم ہے۔

۱۵۳۳۱- جریری نے جنید سے قول عیسیٰ علیہ السلام پر تعلم مافی نفسی ولا اعلم فی نفسک" کے بابت سوال کیا انہوں نے جواب میں واللہ اعلم فرمایا:

۱۵۳۳۲-محمد بن احمد بن ہارون، ابوزرعہ طبری، حسین بن یسین کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

قوت تین قسم پر ہے (۱) قوت بالطعام جو اعراض پیدا کرنے والا ہے، (۲) قوت بالذکر، اس سے انسان میں صفات حسنہ پیدا ہوتی ہیں۔ (۳) قوۃ بالمعرفت جو انسان کو فنا کرنے والی ہے۔

۱۵۳۳۳-محمد بن احمد مفید، عثمان بن محمد، عبدالصمد بن محمد جبلی کا قول ہے:

جنید نے ابو اسحٰق مارستانی کو خط لکھا جس کا متن درج ذیل تھا:

امابعد:۔

اے برادرم نعماء الہیہ کا مقتضیٰ یہ ہے کہ دنیا سے تم کلی طور پر اعراض اختیار کرلو، ظاہر و باطن میں خوف خدا پیدا کرو، مصائب میں رجوع الی اللہ سے کام لو، نیز لوگوں کی نفع رسانی کا فکر کرنے والا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنے والا مخلوق میں سے عنداللہ سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص عطاء فرمائے، اے برادرم لوگوں کے جرائم پر عفو سے کام لو مگر میرے خط میں کوئی ناگوار بات ہو تو میں اس پر آپ سے عفو کا امیدوار ہوں اسی پر اکتفاء کرتا ہوں۔ اور میں تمہارے جواب کا منتظر رہوں گا۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد المصطفیٰ وعلیٰ آلہ وسلم تسلیما۔

۱۵۳۳۴-ابی کے سلسلۂ سند سے احمد بن جعفر بن ہانی کا قول مروی ہے: میں نے ایک بار جنید سے سوال کیا کہ انسان کب صاحب عقل ہوتا ہے، انہوں نے فرمایا: امور حسنہ اور امور قبیحہ میں تمیز پیدا کر کے امور حسنہ کو اختیار کرنے کے بعد انسان صاحب عقل بن جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ تعلق مع اللہ قائم کر کے اولیٰ کام اختیار کرتا ہے، احکام شرع کی پابندی کرتا ہے۔ رذائل سے اجتناب کرتا ہے۔ انجام بد کی وجہ سے معاصی کے ارتکاب سے احتراز کرتا ہے۔ نیز قرآن میں عاقلین کی یہی صفات بیان کی گئیں ہیں۔

۱۵۳۳۵-محمد بن علی بن حبیش، کا قول ہے:

جنید سے اللہ سے راضی ہونے والے لوگوں کی علامت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا بعض اہل علم کے بقول اللہ سے راضی ہونے والے لوگ عمدہ زندگی گزارتے ہیں۔ نیز یہ لوگ آزمائش میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہیں، کیونکہ مصیبت کو بھی یہ نعمت شمار کرتے ہیں۔

۱۵۳۳۶-ابوحسن علی بن ہارون بن محمد کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: میں نے بعض بھائیوں کو خط میں لکھا کہ اللہ کی زمین

کبھی بھی ولی سے خالی نہیں ہوتی، کیونکہ کائنات کا نظام ہی اللہ کے نام کی برکت کی وجہ سے چل رہا ہے، جب کوئی ولی نہیں رہے گا تو یہ سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا، میں اللہ سے تمہارے لئے اور اپنے لئے فضل کا طالب ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

۱۵۳۳۷-عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر محمد بن احمد بغدادی کا قول ہے:

جنید سے سوال کیا گیا کہ محبت کا تعلق اللہ کی صفات ذاتیہ اور صفات فعلیہ میں سے کس سے ہے، فرمایا اس کا تعلق دونوں سے ہے، جنکی تشریح یہ ہے کہ فی نفسہ اس کا تعلق صفات ذاتیہ سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اولیاء اصفیاء سے محبت کرنے کی حیثیت سے اسکا تعلق صفات افعالیہ سے بھی ہے۔

۱۵۳۳۸-محمد بن احمد، عثمان بن محمد کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

اے انسان قلب کے معرفت الٰہیہ سے لبریز ہونے کے بعد اور تیرے فہم کے اللہ سے متصل ہونے کے بعد تیری رسومات مٹ جائیں گی، اور تیرے علوم روشن ہو جائیں گے، اس کے بعد تجھ پر حق کا علم واضح ہوگا۔

۱۵۳۳۹-عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید بن اعرابی، کے سلسلۂ سند سے ابوبکر عطار کا قول مروی ہے: جنید پاؤں پر ورم کی وجہ سے ایک عرصہ تک بیٹھ کر نماز پڑھتے رہے، ایک روز ان سے کہا گیا کہ اگر آپ اس حالت میں لیٹ کر نماز پڑھ لیں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا، فرمایا اللہ اکبر کیسی بات کرتے ہو؟ چنانچہ جنید وفات تک اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔

۱۵۳۴۰-ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نیساپوری، بکیر بن احمد صوفی، جنید ابوقاسم صوفی، حسن بن عرفہ، محمد بن کثیر کوفی، عمرو بن قیس ملائی، عطیہ کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدری کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ﷺ ہے، اے لوگو مومن کی فراست سے ڈرو، کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

۱۵۳۴۱-محمد بن عبداللہ بن سعید، عبدان بن احمد، عبدالحمید بن بیان، محمد بن کثیر، عمرو بن قیس، عطیہ کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدری نے گزشتہ روایت کی مثل آپ ﷺ کا قول نقل کیا ہے:۔

۱۵۳۴۲-جعفر بن محمد بن نصیر، خلدی، ابوطاہر محتسب کے سلسلۂ سند سے ابومحمد جعفر بن محمد بن نصیر کا قول مروی ہے: جنید بایں الفاظ دعا فرماتے تھے، اے خدا! تمام تعریفیں دائمی طور پر آپ ہی کے لیے ہیں آپ ہی غیر منقطع لازوال اور غیر فانی ہیں، اور یہی آپ کی ذات کریمی اور آپ کی عظمت وجلال کے مناسب ہے۔ اے باری تعالیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ، آپ ﷺ کی آل واصحاب، آپ ﷺ کے متبعین، ملائکہ اور اپنے مقربین پر رحمت کاملہ نازل فرما دیجیو، اے باری تعالیٰ میں آپ کے جود وکرم، بزرگی، فضل اور احسانات کے واسطہ سے آپ سے اپنی معاصی پر مغفرت طلب کرتا ہوں۔ اے مالک ارض وسمٰوٰت میری سیئات کو حسنات سے تبدیل فرما دیجئے، پھر موت تک معاصی سے میری حفاظت فرما دیجئے، اور ناپسندیدہ کاموں کی میرے قلب میں نفرت بھر دیجئے اور اپنی مرضیات کی میرے قلب میں محبت ڈالدیجئے اور وفات تک اپنی رضاء کے خلاف مجھ سے کوئی کام نہ کروایئے، اے باری تعالیٰ موت تک اخلاص کے ساتھ اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرما دیجئے۔ اے باری تعالیٰ یوم الوفاۃ کو ہمارے لئے یوم ندامت وحسرت بنانے کے بجائے یوم سرور بنا دیجئے، اور ہماری قبر کو ہمارے لئے آرام گاہ بنا دیجئے، اسے ہمارے لئے کیڑے مکوڑوں اور وحشت کا گھر مت بنایئے۔ اسے ہمارے لئے جائے امن بنا دیجئے، اے باری تعالیٰ ہماری قبر کو جنت کا باغ بنا دیجئے، اے جامع الناس لیوم لاریب فیہ ذات قیامت کے روز اچھی حالت میں ہمیں دوبارہ زندہ کیجئے، اور اس دن کے شدائد سے ہماری حفاظت فرما دیجئے، اس روز ہمیں اطمینان نصیب فرما کر حوض کوثر عطا فرما دیجئے، اور آپ علیہ السلام کی شفاعت نصیب فرما دیجئے، اے باری تعالیٰ اس روز حساب وکتاب میں آسانی پیدا فرما دیجئے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں عطاء کیجئے، اس روز عذاب دوزخ سے ہماری حفاظت فرما دیجئے، ہمیں نار دوزخ سے دور رکھئے، اپنے جود وکرم کی وجہ سے جن انبیاء،

صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہمیں جگہ عطا فرما دیجئے، جنت میں ہمارے والدین، اولاد، دیگر عزیز واقارب اور دوستوں کو جمع فرما دیجئے، اس روز ہمارے دوستوں کی امیدوں کو بھی پورا فرما دیجئے، اسی طرح آپ کی توحید پر دنیا سے رخصت ہونے والے عام مؤمنین ومؤمنات کی امیدوں کو بھی پورا فرما دیجئے، اس روز ہم سب کو اپنی ولدیت نصیب فرما دیجئے، اور دنیا میں ہم سب کو توبۃ نصوحا کی توفیق عطاء کیجئے، اے باری تعالیٰ اپنے اور ہمارے دشمنوں کو نیست ونابود فرما دیجئے، ان کا مال مسلمانوں کے لئے مال غنیمت بنا دیجئے، اے باری تعالیٰ ہماری، ہمارے چھوٹوں بڑوں اور ہمارے حاکم ومحکوم سب کی اصلاح فرما دیجئے، اور اپنی طرف سے ہم سب پر رحمت کاملہ نازل فرما دیجئے، فتنوں اور بلاؤں سے ہم سب کی حفاظت فرما دیجئے مسلمانوں میں انتشار واختلاف کے بجائے انہیں اتحاد واتفاق نصیب فرما دیجئے، ہم سب کو اپنی اطاعت پر جمع فرما دیجئے، اے باری تعالیٰ ذلت سے ہماری حفاظت فرما دیجئے، ہمیں عزت وبلندی نصیب فرما دیجئے۔ ہمارے کاموں کو ہمارے لئے سہل فرما دیجئے، اے باری تعالیٰ ہمیں علم اور معرفت کی حقیقت عطاء فرما دیجئے، اے باری تعالیٰ ہمیں ہماری اولاد اور عامۃ المؤمنین کو کامل طور پر عافیت نصیب فرما دیجئے، اے آوازوں کو سننے والی ذات، اے ظلمات سے واقف ذات اور اے جبار السموات ذات محمد ﷺ اور آپ علیہ السلام کی آل پر ہماری طرف سے رحمت کاملہ نازل فرما۔ اے اکرم الاکرمین اور اے ارحم الراحمین ذات ہمارے ساتھ اپنی شایان شان معاملہ فرما۔

(۵۷۰) محمد بن یعقوب[1]

۱۵۳۴۳- جعفر بن محمد بن نصیر، مرتعش، کے سلسلۂ سند سے ابوجعفر بن فرجی کا قول مروی ہے: بیس برس سے جب بھی مجھے کوئی اشکال پیش آیا اسی وقت اس کا جواب میرے ذہن میں آ گیا، نیز فرمایا محبت کے قلب میں پیوست ہونے کے بعد شروط وادب ساقط ہو جا ہیں۔

۱۵۳۴۴- عبدالمنعم بن عمر سے ابوسعید بن اعرابی کا قول مروی ہے: ابوجعفر سے سوال کیا گیا کہ آپ چیخ وپکار کو ناپسند کرتے ہیں۔ فرمایا میں کذابین پر اسے ناپسند کرتا ہوں۔ فرمایا میں نے پوری عمر میں صرف تین بار چیخ وپکار کی، ایک بار بغداد کے پل پر ایک شخص کو سزا کے طور پر کوڑے لگائے گئے، ان کوڑوں کی آواز سے میری چیخ نکل گئی، لیکن مضروب نے شور تک نہیں کیا، لوگوں کو اس کے صبر پر بڑا تعجب ہوا۔

۱۵۳۴۵- ابوسعید بن اعرابی یحییٰ بن احمد کے سلسلۂ سند سے ابن مرزبان کا قول مروی ہے: ایک بار مکہ کے سفر میں جمال نے ایک غیر معروف شخص کو میرا رفیق بنا دیا۔ میں نے اس سے راستہ کے لئے زادراہ وغیرہ خریدنے کے لئے سوال کیا تو اس نے کہا میرے پاس تمام چیزیں موجود ہیں۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ مکہ پہنچ کر ہم حساب کر لیں گے۔

انہوں نے راستہ میں خوب دل کھول کر خرچ کیا خود بھی کھایا اور مجھے بھی کھلایا، مجھے کم خرچ کرنے کے بابت اسے کہنے کی ہمت نہ آئی مکہ پہنچ کر میں نے اس کو حساب کے لئے کہا تو اس نے کہا سبحان اللہ کیسی بات کرتے ہو، پھر اصرار کے باوجود بھی انہوں نے سفر کے خرچ کا حساب نہیں کیا، میں نے لوگوں سے ان کے بابت سوال کیا تو معلوم ہوا کہ وہ محمد بن یعقوب فرجی تھے۔

۱۵۳۴۶- ابوجعفر محمد بن فرجی کا قول ہے: ایک روز میں شام کے صحراء کی طرف نکل گیا، وہاں میں ایک بے آب وگیاہ میدان میں پہنچ گیا، چند روز اسی حال میں گذرے حتی کہ مجھے موت کے وقت کا قریب ہونا معلوم ہونے لگا، اسی اثناء میں دو پادری مجھے چلتے نظر آئے، میں نے ان سے سوال کیا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے لاعلمی ظاہر کی، میں نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ تم اس وقت کہاں ہو، انہوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ کی زیر مملکت ہیں، میں نے ان کے توکل اختیار کرنے پر نفس کو تنبیہ کی، پھر میں نے ان سے ان کی معیت کی

---

[1] تاریخ بغداد ۳۸۷/۳.

درخواست کی جسے انہوں نے قبول فرمالیا، چنانچہ میں ان کے ساتھ ہوگیا، چلتے چلتے شب ہوگئی، انہوں نے اپنی میں نے اپنی نماز پڑھی، پھران میں سے ایک نے دعاء کر کے زمین کریدنا شروع کی، تو زمین سے کھانا اور پانی نکل آیا، پھر ہم نے خورد ونوش کیا، اس کے بعد صبح تک ہم نماز میں مشغول رہے، دوسرے روز چلتے چلتے جب شب ہوئی تو ان میں سے دوسرے نے دعا کر کے زمین کریدنا شروع کی حسب سابق زمین سے طعام وشراب ظاہر ہوا، اور پھر ہم نے خورد ونوش کیا، اس کے بعد صبح تک ہم نماز میں مشغول رہے، تیسرے روز شب ہونے کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا آج تمہاری دعاء کی باری ہے، چنانچہ میں نے نماز سے فارغ ہوکر اللہ تعالیٰ سے دعاء کی کہ اے باری تعالیٰ تیرے پاس میرا کوئی ایسا عمل مقبول نہیں ہے جس کی بنا پر میں آپ سے خورد ونوش کے حاضر کرنے کی درخواست کرسکوں لیکن اے باری تعالیٰ عدم کی صورت میں آپ کے محبوب اور محبوب کی امت کی اہانت ہے۔۔۔ چنانچہ اسی وقت زمین سے کھانا اور پانی نکل آیا ہم نے خوب سیراب ہوکر خورد ونوش کیا، اس کے بعد اسی طرح سلسلۂ چلتا رہا، جب دوبارہ میری باری آئی تو دعاء کے بعد دو آدمیوں کا کھانا ظاہر ہوا۔ جسکی وجہ سے میں صرف ظاہری طور پر کھانے میں ان کے ساتھ شریک ہوا۔ پھر جب تیسری بار میری باری آئی تو حسب سابق صرف دو شخصوں کا کھانا ظاہر ہوا اس بار انہوں نے مجھ سے اسکی وجہ پوچھی تو میں نے لاعلمی ظاہر کی سب کو خواب میں مجھے بتایا گیا کہ اے محمد جو ایثار تم نے اختیار کیا ہے یہ امت محمدیہ ﷺ کی خصوصیت ہے۔ اسکے بعد تیسری بار ایسا ہونے پر میں نے ان کو بتایا کہ ایثار امت محمدیہ ﷺ کی خصوصیت ہے۔ اس کی بناء پر صرف دو شخصوں کا کھانا ظاہر ہورہا ہے۔ میرے جواب پر انہوں نے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ کیوں کہ انہوں نے کہا ہماری کتاب میں اسی طرح لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد ہم نے اللہ تعالیٰ سے آبادی نظر آنے کی دعا کی جس کی برکت کی وجہ سے ہمیں بیت المقدس کی عمارتیں نظر آنے لگیں۔

۱۵۴۴۷- سلیمان بن احمد، محمد بن یعقوب بن فرجی رملی، ابراہیم بن منذر مخزومی، عبداللہ بن وہب، قرۃ بن عبدالرحمن، یزید بن حبیب، زہری، عروۃ بن زبیر کے سلسلۂ سند سے ابوحامد ساعدی کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ علیہ السلام نے ایک شخص سے قرض کے طور پر کھجوریں لیں کچھ دیر بعد اس نے قرض کی واپسی کا مطالبہ کردیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا آج ہمارے پاس کچھ نہیں ہے بعد میں آجانا، لیکن اس نے اصرار کرنا شروع کردیا۔ حضرت عمر نے اسے تنبیہ کرنے کا ارادہ کیا، آپ ﷺ نے منع کرتے ہوئے فرمایا صاحب حق کو کہنے کا حق ہے، پھر آپ نے خولہ بنت حکیم انصاریہ سے کھجوریں منگوا کر اسکا قرض ادا کردیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے سوال کیا کہ تمہیں تمہارا حق پورا مل گیا یا نہیں، اس نے کہا آپ ﷺ نے حسن سلوک کے ساتھ میرا حق پورا پورا مجھے واپس کردیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اللہ والوں کی یہی علامت ہے۔[1]

۱۵۴۴۸- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم و محمد بن شوبہ، ابوعمرو بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن حکیم، محمد بن یعقوب فرجی، محمد بن عبدالملک بن قریب اصمعی، ابی، ابومعشر، سعد مقبری کے سلسلۂ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ تیز رفتاری مؤمن کی زینت کے زوال کا سبب ہے۔[2]

۱۵۴۴۹- ابومسعود محمد بن ابراہیم بن عیسیٰ مقدسی، محمد بن یعقوب فرجی، خالد بن یزید، ابوجعفر رازی، ربیع بن انس کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:[3]

۱۔ مجمع الزوائد ۱۴۰/۴.

۲۔ کشف الخفا ۵۴۷/۱. والعلل المتناهية ۲۱۹/۲. والدر المنثور ۷۲/۵. والاحاديث الضعيفة ۵۵. وتفسير القرطبي ۱۷/۱۴.

۳۔ اتحاف السادة المتقين ۳۸۴/۶.

فرمان نبوی ﷺ ہے: طالب علم واپسی تک اللہ کے راستہ میں ہوتا ہے۔

۱۵۳۵۰-عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید اعرابی، محمد بن یعقوب فرجی، علی بن مدینی، معتمر بن سلیمان، سفیان ثوری، ابوسلمہ ربیع بن انس، ابو عالیہ کے سلسلۂ سند سے ابی بن کعب کا قول مروی ہے۔

فرمان نبوی ﷺ ہے: میری امت کو بلندی اور رفعت کی خوشخبری سنادو حصول دنیا کی نیت سے عمل آخرۃ کرنے والے کے لئے آخرۃ میں کچھ نہیں ہے[1]

۱۵۳۵۱-محمد بن ابراہیم، احمد بن عمرو بن جابر، محمد بن یعقوب فرجی، احمد بن عیسیٰ ابوطاہر، ابن ابی فدیک، ابن ابی ذئب، زہری کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام خود پہن کر مکہ میں داخل ہوئے۔

(۵۷۲) عمرو بن عثمان مکی[2]

۱۴۳۵۲-ابومحمد بن عبداللہ بن محمد بن جعفر کے سلسلۂ سند سے مکی کا قول مروی ہے:

اے انسان نفس کا موازنہ کر کچھ عقل سے کام لے اگر تو خلاف شرع میں جتلا ہے تو جلد از جلد ان کو پس پشت ڈال کر اللہ کی طرف دوڑ اور اس کا یقین اپنے قلب میں راسخ کرلے کہ اللہ کے علاوہ کوئی قابض، باسط، نافع، ضار، معین، ناصر اور عاصم نہیں ہے۔ حصول توکل کے لئے یہ چیز شرط اول ہے۔ اس کے بعد غیر اللہ سے من کل الوجوہ قطع تعلق اختیار کر۔ کیونکہ بحکم قرآن اللہ مثل نظیر اور شبیہ سے پاک ہے۔ اسکی معرفت کی کنہ تک رسائی انسان کی طاقت سے بالاتر ہے۔ تمام آسمان وزمین اسی کے زیر قبضہ ہیں۔ اس نے تمام کائنات کو بلا مثال پیدا کیا ہے۔ اور بحکم قرآن ملائکہ اور راسخین فی العلم اس کے سامنے عجز کے مقر ہیں۔

اے برادرم جب ملائکہ اور راسخین فی العلم کا یہ حال ہے تو تم اپنے نفس پر کیسے اعتماد کر سکتے ہو اللہ تعالیٰ شکوک شبہات سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ شکوک وشبہات سے اللہ کی ذات مبرا ہے۔ اے انسان اس ذات کو پہچان جسکی صفت "لاتاخذہ سنۃ ولانوم" ہے۔

۱۵۳۵۳-ابومحمد عبداللہ بن محمد کے سلسلۂ سند سے عمرو بن عثمان کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی توفیق کے ذریعہ اختیار کو اختیار کے ساتھ موصول کیا ہے۔ اور اپنی رحمت کو ہر خیر کے لئے مفتاح قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی عبادت کے لئے چنا ہے اور اولیاء اللہ مقربین کی سیرۃ پر چلتے ہوئے خفیف بدلوں سچے ارادوں کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتے ہیں انہوں نے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ زندگی طلب کی اللہ تعالیٰ نے ان کی مراد پوری فرمادی۔

۱۵۳۵۴-ابومحمد عبداللہ بن محمد کے سلسلۂ سند سے عمرو بن عثمان کا قول مروی ہے:

متقین مخلصین اطاعت الٰہی کی وجہ سے اپنے قلوب کو اعمال دنیات کے ذریعہ تمام احوال واعمال اور حرکات وسکنات میں ہلاک کرنے والے ہیں۔ اللہ دخول فساد سے ان کی حفاظت کرنے والا ہے۔ اور حفاظت الٰہیہ کی وجہ سے ان کے قلوب ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ رہتے ہیں اسکی وجہ سے من جانب اللہ انھیں حیاء نصیب ہوتی ہے۔ پھر حیاء دوام طہارۃ کے ساتھ قلوب کو جلاء بخشتی ہے اس کے بعد دنیا مع اپنی اشیاء قلوب کو حقیر نظر آنے لگتی ہے۔ اور انھیں اپنی فنائیت کا یقین ہو جاتا ہے۔ پھر وہ نیکی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

---

[1] المستدرک ۴/۳۲۸. وصحیح ابن حبان ۲۵۰۱.

[2] تاریخ بغداد ۱۲/۲۲۳.

۱۵۳۵۵-ابو محمد کے سلسلۂ سند سے عمرو بن عثمان کا قول مروی ہے: اللہ کی نعمتوں پر خوشی شکر میں داخل ہے، اور یہ رضاء الٰہی کی دلیل ہے لیکن من جانب اللہ نعمتوں کے حصول کے بعد ہمہ تن ان کی طرف متوجہ ہو جانا، احکام الشرع کی پابندی نہ کرنا، نماز، روزہ کی عدم فکر اور ان نعمتوں کی وجہ سے اترانا، شیخی مارنا اور ان پر غرور، فخر، حسد کرنا شکر میں داخل نہیں ہے کیوں کہ من جانب اللہ بندہ کو نعمتوں سے اسلئے نوازا جاتا ہے کہ وہ ان سے فائدہ حاصل کر کے ان پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔

۱۵۳۵۶-عبداللہ بن محمد، عمرو بن عثمان، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن عیینہ، ابن عجلان، ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرۃ کا قول مروی ہے: قوی مومن ضعیف مومن سے بہتر ہے۔لیکن ہر ایک خیر پر ہے اے انسان نفع مند چیزوں کے حصول سے عاجز بننے کے بجائے ان کے حصول کی کوشش کر۔اس کے بعد اگر کوئی چیز حاصل نہ ہو تو کہہ کہ تقدیر میں اسی طرح لکھا تھا پشت پھیرنے سے اجتناب کر کیونکہ یہ عمل شیطان کی کنجی ہے۔[1]

(۵۷۳) رویم بن احمد

۱۵۳۵۷-جعفر بن محمد بن نصیر، حسین بن یحییٰ فقیہ اسفید فانی، کے سلسلۂ سند سے رویم کا قول مروی ہے: اخلاص فعل پر عدم تکبر کا نام ہے۔لوگوں کا تجھ سے معذرت کرنا اور تیرا ان سے معذرت نہ کرنا فتوۃ ہے۔

۱۵۳۵۸-بعض لوگوں نے رویم سے وصیت کی درخواست کی۔فرمایا صوفیوں کی باتوں پر کان مت لگاؤ۔

۱۵۳۵۹-ابو حسین محمد بن علی بن حبیش کے سلسلۂ سند سے رویم کا قول مروی ہے: احوال سے سکون حاصل کرنا دھوکہ ہے۔نیز فرمایا: عارفین کی ریا، مریدین کے اخلاص سے افضل ہے۔

۱۵۳۶۰-جعفر بن محمد بن نصیر، ابو عمرو دشانی کے سلسلۂ سند سے رویم بن احمد مقری کا قول مروی ہے: جب میں نے دیکھا کہ طالبین، متعبدین مریدین اور علماء، عارفین کے مختلف طبقوں کی وجہ سے پریشان ہیں۔اور قسم قسم کے شکوک وشبہات کا شکار ہیں تو میں نے اسکا سبب تلاش کیا اور اس کے لئے بے انتہاء جدوجہد کی، طویل جدوجہد کے بعد مجھے اس کے دو سبب معلوم ہوئے۔

۱۵۳۶۱-جعفر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے رویم کا قول مروی ہے: ترک شکوی صبر، آزمائش کو باعث لذت خیال کرنا رضا، یقین مشاہدۃ اور ترک وسائط توکل کی علامت ہے۔

۱۵۳۶۲- رویم سے محبت الٰہی کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا: تمام احوال میں موافقت محبت الٰہی کی علامت ہے پھر انہوں نے درج ذیل شعر کہا: اگر محبوب مرنے کو کہے تو اسکی سمع واطاعت میں مر جاؤ اور موت لانے والے کو مرحبا کہو۔

۱۵۳۶۳-رویم سے خیریت دریافت کی گئی تو فرمایا: دین کی خواہش کے مطابق بنانے والے کا بھی کوئی حال ہے۔نہ وہ صالح ہے اور نہ عارف۔

۱۵۳۶۴-محمد بن جعفر بن جعفر بن محمد الصائغ، رویم بن یزید مقری، اسماعیل بن یحییٰ تیمی، ابن جریج، عطاء کے سلسلۂ سند سے جابر کا قول ہے: ایک بار آپ علیہ السلام نے ابودرداء کو حضرت ابو بکرؓ سے آگے چلنے پر فرمایا اے ابو درداء افضل البشر بعد الانبیاء سے تم آگے چلتے ہو۔

۱۵۳۶۵-سلیمان بن احمد، محمد بن عباس احزم، حسن بن ناصح مخرمی، رویم بن یزید، اسماعیل کے سلسلۂ سند سے ابن جریج نے گذشتہ روایت کے مثل آپ علیہ السلام کا فرمان نقل کیا ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب القدر ۳۴، وفتح الباری ۱۳/۲۲۷.

(۵۷۴) احمد بن محمد بن عطاء

۱۵۳۶۶-ابوحسین محمد بن علی بن حبیش، کا قول ہے: میں چند سال تک ابن عطاء کی خدمت میں رہا، ان کا یومیہ ختم قرآن کا معمول تھا۔ رمضان میں شب و روز میں تین قرآن ختم کرنے کا معمول تھا۔

۱۵۳۶۷-ابن عطاء نے قرآنی آیت ان اول بیت وضع للناس للذی ببکتہ، کے بابت فرمایا بیت اللہ میں مقام ابراہیم اور قلب میں ابراہیم کے رب کے آثار ہیں۔ بیت اللہ کا رکن سکوت اور قلب کا رکن اس پر روشن ہوتا ہے۔

۱۵۳۶۸-ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالوہاب بن نصیر رازی کے سلسلہ سند سے ابن عطاء کا قول مروی ہے: سنت کا آداب کنندہ کا قلب نور معرفت سے روشن ہوتا ہے۔ اور امر، افعال اور اخلاق میں حبیب کی متابعت سے بلند کوئی مقام نہیں ہے۔

۱۵۳۶۹-محمد بن علی بن حبیش، کے سلسلۂ سند سے عطاء کا قول مروی ہے:

تین چیزوں کا تین چیزوں سے جوڑ ہے۔ فتنہ کا تمنا کے ساتھ، محنت کا افتاد کے ساتھ اور آزمائش کا دعویٰ کے ساتھ، ان سے سوال کیا گیا کہ عارفین کے قلوب کی راحت کا سبب کیا ہے؟ فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: کے پڑھنے سے عارفین کے قلوب کو سکون حاصل ہوتا ہے۔ کیوں کہ بسم اللہ کی ہیبت، رحمٰن مدد الٰہی اور رحیم اسکی مودت و محبت پر دال ہے۔

۱۵۳۷۰-عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابن عطاء کا قول مروی ہے: اے انسان حکماء کی مجالس میں شرکت کر کے اپنے نفس کا علاج کر نور حکمت سے روشنی حاصل کرنے والے کے لئے اہل فہم و عقل محبت اختیار کرنا لازم ہے، نیز فرمایا جنت کا طالب دنیا میں تکالیف برداشت کرتا ہے۔ اور ایسے شخص کا قلب شہوات سے پاک ہو جاتا ہے۔

۱۵۳۷۱-ابوحسن احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلۂ سند سے ابن عطاء کا قول مروی ہے: اداب صالحین کا طالب صاحب کرامت، آداب اولیاء کا طالب صاحب قربت اور آداب انبیاء کا طالب صاحب انس وانبساط بن جاتا ہے۔

۱۵۳۷۲-ابن عطاء کا قول مروی ہے: مسلسل نزول شفقت کی وجہ سے مؤمن کی حالت بہتر اور مسلسل نزول غفلت کی وجہ سے فاجر کی حالت فاسد ہو جاتی ہے۔

۱۵۳۷۳-محمد بن علی بن حبیش کے سلسلۂ سند سے عطاء کا قول مروی ہے: اے انسان قلب کی بیداری کے لئے ذاکرین کی مجلس میں شرکت کر نفس کو اطاعت الٰہی کا عادی بنانے کے لئے صالحین کی خدمت کر۔

۱۵۳۷۴-عطاء سے اللہ کی ناراضگی کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا نفس کا اپنے کو بڑا سمجھنا غضب الٰہی کا سبب ہے۔ اور اپنے افعال پر معاوضہ طلب کرنا اس سے بھی اشد ہے۔

۱۵۳۷۵-ابن عطاء کا قول ہے: اولیاء کی چار علامتیں ہیں، (۱) اللہ اور اپنے درمیان راز کو پوشیدہ رکھنا، (۲) جوارح کی حفاظت کرنا، (۳) ایذاء برداشت کرنا (۴) لوگوں کی عقلوں کے مطابق ان سے سلوک کرنا۔

۱۵۳۷۶-احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلۂ سند سے ابن عطاء کا قول مروی ہے:

حق کا حق کے ذریعہ مشاہدہ کرنے والے کے سامنے اسباب بے حقیقت ہیں۔ اشیاء پر نظر رکھنے والا کبھی بھی حقیقت کا مشاہدہ نہیں کر سکتا۔

۱۵۳۷۷-ابن عطاء سے قول باری تعالیٰ "تتجافی جنوبهم عن المضاجع" کے بابت سوال کیا گیا فرمایا مضطجعون کی چند اقسام ہیں (۱) بستر پر لیٹنے والے، (۲) اپنے نفس پر اضطجاع کرنے والے، (۳) دنیا پر اضطجاع کرنے والے۔ مضطجع علی

الفراش سے مراد وہ ظالم ہے جو بیدار ہو کر ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے اس کے ثواب میں دس فیصد اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ مضطجع فی الدنیا سے دنیا میں مشغول ہو کر اس سے توبہ کرنے والا انسان مراد ہے اس کے ثواب میں سات سو گنا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ مضطجع فی نفسہ سے خواہش پرستی ترک کرنے والا انسان مراد ہے۔ پھر وہ شخص رجوع الی اللہ کر کے اللہ سے سلامتی طلب کرتا ہے۔

۱۵۳۷۸-محمد بن علی بن حبیش کا قول مروی ہے: احمد بن سہل بن عطاء نے درج ذیل اشعار مجھے سنائے۔ میں فقط اللہ ہی سے اپنی کوشش کا صلہ چاہتا ہوں۔ (۲) مکمل مایوسی کے بعد من جانب اللہ مجھے اچانک خوشی حاصل ہوئی۔

ابن حبیش کہتے ہیں کہ اس موقع پر میں نے بھی تیسرے شعر کا اضافہ کر دیا۔ میں ہر چھوٹے بڑے امر میں کاشف ضراء والباس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ ابن عطاء نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) انہوں نے تیزی سے دوڑ کر اپنے مطالب حاصل کر لئے، (۲) کامل کوشش اور صبر کرنے والا اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتا ہے، (۳) بزرگی کھجور کے مانند نہیں ہے جسے کھالیا جائے بلا صبر بزرگی کا حصول ناممکن ہے۔ (۴) تیرے محبت کرنے کی وجہ سے مجھے کامیابی کے آثار نظر آتے ہیں، (۵) اس کے باوجود میں تجھے کیسے بھول سکتا ہوں۔

۱۵۳۷۹-ابن عطاء سے عبودیت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا اختیار کے بجائے افتقار کے اظہار کا نام عبودیت ہے۔

۱۵۳۸۰-فرمایا: مخلوق سے صرف نظر کے بغیر راہ حق کا وجدان ناممکن ہے۔

۱۵۳۸۱-محمد بن علی بن حبیش، ابوعباس بن عطا صوفی، یوسف بن موسیٰ قطان، حسن بن بشر بلخی، حکم بن عبدالمالک، قتادہ، ابوملیح ، کے سلسلۂ سند سے واثلہ بن اسقع کا قول مروی ہے: میری امت کے ایک شخص کی سفارش پر بنی تمیم سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔[1]

۱۵۳۸۲-محمد بن علی، ابوعباس بن عطاء، فضل بن زیاد، ابن ابی لیلیٰ، ابی حکم بن مقسم کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے: اتفاق کے ساتھ نمک پھانکنا اختلاف کی صورت میں فالودہ کھانے سے بہتر ہے۔

(۵۷۵) ابراہیم بن سری

۱۵۳۸۳-ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن سری سقطی کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: صبح وشام نفع کی طالب کے باوجود نوحہ کرنے والا انسان قابل تعجب ہے۔

۱۵۳۸۴-ابراہیم بن محمد، ابوعباس، ابراہیم بن سری کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: اگر نفوس ابدان پر شفیق ہوتے تو اس سے کہیں زیادہ وہ اپنی اولاد پر شفیق ہوتے۔

(۵۷۶) بدر المغازلی

۱۵۳۸۵-ابوبکر بن خلاد، ابوبکر بن منذر ابوبکر المغازلی، معاویہ، بن عمرو، زہیر بن معاویہ، علاء بن مسیب، سہل بن ابی صالح، ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہؓ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل کو اس سے محبت کا حکم دیتا ہے، پھر حضرت

---

[1] کنزالعمال ۳۱۱۱۲

جبرائیل اہل سماء کو اس سے محبت کا حکم دیتے ہیں اس کے بعد اہل ارض کے قلوب میں اس کی محبت ڈالدی جاتی ہے۔[1]

۵۷۷۔قلانسی

۱۵۳۸۶-عمر بن احمد بن شاہین، علی بن محمد مصری، عمرو بن سعید قلانسی، کے سلسلۂ سند سے یحیٰ بن حسن قلانسی کا قول مروی ہے:
جس نے خواب میں زیارۃ خداوندی کے بعد اللہ سے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کا سوال کیا۔ اللہ نے فرمایا آئندہ عدم معاصی اس کے لئے شرط ہے، میں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا یا الٰہی اس شرط کے پورا کرنے پر میری مدد فرما۔

۱۵۳۸۷-عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید بن اعرابی، کتانی کے سلسلۂ سند سے منیہ بصری کا قول مروی ہے: ایک بار میں قلانسی کے ساتھ سفر میں تھا ہمیں شدید بھوک لگ گئی قلانسی نے کھانے کی کوئی چیز کھول کر خود کھانے کے بجائے مجھے کھلادی، اوراس چیز میں ان کے استاد ابومحمد رباطی مروزی تھے، کیونکہ ایک بار سفر میں ابومحمد نے امیر ہونے کے باوجود قلانسی کو کھلایا پلایا تھا۔ اور بارش ہونے پر اپنی حفاظت کے بجائے ان کی حفاظت کی تھی، قلانسی نے ان سے کہا بھی کہ امیر ہونے کے ناطے میرا حق بنتا ہے کہ میں آپ کی خدمت کروں۔ نیز ابوحمزۃ ابن وہب اور مشائخ کی ایک جماعت بھی قلانسی کا بڑا احترام کرتی تھی۔ ابوسعید بن اعرابی کہتے ہیں کہ میں قلانسی کی وفات تک ان کی خدمت میں رہا، کبھی بھی انہوں نے سونا چاندی اپنے پاس رکھ کر شب نہیں گزاری، قلانسی توکل میں شقیق کے پیروکار تھے۔ فرماتے تھے کہ ہمارے ساتھ چلنے کے لئے تین شرطیں ہیں۔ (۱) ہم لوگوں سے اپنے حق واجب کا بھی مطالبہ نہیں کرتے، (۲) اپنے نفوس سے لوگوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ (۳) افعال میں کوتاہی پر اپنے نفوس کو قصوروار سمجھتے ہیں۔

۱۔ سنن الترمذی ۳۱۶۱، والمستدرک ۲/۲۰۵، ۴۰۸، ومشکاۃ المصابیح ۵۶۰۱، واتحاف السادۃ المتقین ۸/۱۲۳، ۱۰/۲۹۵.

(۵۷۸) خیر النساج[1]

۱۵۳۸۸-علی بن ہارون نے متعدد اصحاب سے نقل کیا ہے کہ خیر النساج مغرب کے وقت بے ہوش ہو گئے ہوش آنے پر گھر کے ایک گوشہ کی طرف دیکھ کر فرمایا اے شخص تم اور ہم عبد مامور ہیں، آپ نے تو امر پورا کر دیا لیکن میرے امر کے پورا کرنے میں مجھ سے کوتاہی ہوئی ہے، اس لئے اس کے پورا کرنے کے بعد تم اپنا امر پورا کرنا۔ اس کے بعد وضو کر کے نماز پڑھی پھر نماز سے فارغ ہوتے ہی انتقال فرمایا۔ وفات کے بعد بعض دوستوں نے خواب میں ان سے سوال کیا کہ اللہ کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ رہا فرمایا مجھ سے یہ سوال مت کرو۔ اتنی بات ضروری ہے کہ میں اس وقت تمہاری بدبودار دنیا سے راحت میں ہوں۔

۱۵۳۸۹-جعفر بن محمد بن نصیر کا قول ہے۔

میں نے خیر النساج سے سوال کیا کہ نسج آپ کا پیشہ ہونے کی وجہ سے آپ کا نام رکھا گیا؟ فرمایا اصل بات یہ ہے کہ میں نے کھجور نہ کھانے کا اللہ سے معاہدہ کیا تھا، ایک روز نفس امارۃ نے مجھے کھجور کھانے پر مجبور کر دیا، جس کی وجہ سے میں نے نصف رطل کھجور خریدی، میں نے ان میں سے ایک کھجور کھایا تھا اللہ نے میری شکل ایک اور مجرم کی شکل میں تبدیل فرما دی اور لوگوں نے مجرم سمجھ کر میری پٹائی کر دی، پھر انہوں نے ایک ماہ تک مجھ سے نسج کا کام لیا، پھر ایک روز میں نے نماز میں عہد شکنی پر اللہ سے توبہ کی جب جا کر میری اصل شکل لوٹائی گئی، پھر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ گویا اللہ سے عہد شکنی کی وجہ سے میرا یہ نام رکھا گیا۔ فرمایا کرتے تھے انسان کا معاصی میں عدم ابتلاء اس کے لئے سب سے ارفع نسب ہے۔

۱۵۳۹۰-حسن بن جعفر، عبداللہ بن ابراہیم الجریری، کے سلسلۂ سند سے ابو خیر دیلمی کا قول ہے۔

میری موجودگی میں خیر النساج سے ایک خاتون نے دو درہم کے عوض ایک رومال خریدا۔ خیر النساج نے اس سے کہا اگر دو درہم تمہارے پاس ہوں تو دیدو، ورنہ بعد میں دیدینا، اگر بعد میں لاؤں تو میری عدم موجودگی میں دریا دجلہ میں ڈالدینا، خاتون نے کہا دجلہ میں کیوں؟ خیر النساج نے کہا فضول باتیں مت کرو۔ اس کے چند روز بعد وہ خاتون کپڑے میں دو درہم لپیٹ کر لائی، اس وقت نساج نہیں تھے۔ اس نے وہ دجلہ میں ڈالدیئے، دجلہ سے سرطان نے ان کے سامنے ڈالدیئے، نساج نے زندگی میں اپنے اس راز کے افشاء سے مجھے منع کر دیا میں نے ان سے اس پر وعدہ کر لیا۔

(۵۷۹) ابوبکر بن مسلم

۱۵۳۹۱-جعفر بن محمد بن نصیر کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے۔

ایک روز دوپہر کے وقت میں ابوبکر بن مسلم کے پاس گیا۔ انہوں نے فرمایا تم اس وقت کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا آپ کی زیارت کی خواہش کی بناء پر آیا ہوں۔

۱۵۳۹۲-ابو عمرو عثمانی، ابوحسن محمد بن احمد، کے سلسلۂ سند سے حسن بن علی بن خلف بربھاری کا قول مروی ہے:

ایک بار ابوبکر بن مسلم کی بیماری میں مروزی ایک جماعت کے ہمراہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے ابوبکر بن مسلم نے اس پر عتاب کے لئے ان کو درج ذیل اشعار پر مشتمل ایک خط لکھا۔

---

[1] ا۔ تاریخ بغداد ۳۴۵/۸

(۱) اے میری عیادت کے لئے آنے والے شخص (۲) تو ذکر اور ذکر کی مجالس میں شرکت کے بجائے میری عیادت کے لئے آ گیا۔ اللہ سے انس حاصل کر۔ زندگی میں فقط اللہ ہی سے محبت کر۔ اسی سے مدد حاصل کر۔

(۵۸۰) سمنون بن حمزۃ

۱۵۳۹۳- عبدالمنعم، ابوبکر واسطی کے سلسلۂ سند سے سمنون کا قول مروی ہے:

اے باری تعالیٰ میں آپ کے ہر فیصلہ پر راضی ہوں اس کے بعد سمنون کا چودہ دن تک پیشاب بند رہا، سانپ کی مانند وہ ریت پر الٹ پلٹ ہوتے رہے، پھر جب ان کا بول کھل گیا تو بارگاہ الٰہی میں انہوں نے توبہ کی، جعفر نے سمنون کا شعر نقل کیا ہے (۱) اے باری تعالیٰ بول بند ہونے کی صورت میں بھی میں آپ سے راضی ہوں (۲) اے باری تعالیٰ آپ میرے صبر کا امتحان لینا چاہتے ہو۔

۱۵۳۹۴- عثمان بن محمد عثمانی، علی بن عبداللہ بن سوید محمد بن احمد، ابن صباح، علی بن غیاث بزاز کے سلسلۂ سند سے سمنون کے اشعار منقول ہیں۔

(۱) کیا ذلت میں مشتاق کے لئے کوئی عار ہے، (۲) اے باری تعالیٰ آپ کی محبت میرے جسم کے اعضاء، روح اور قلب سب چیزوں میں سرایت کر گئی ہے، (۳) میرا کوئی سانس بھی آپ کی یاد سے غافل نہیں ہوتا۔

۱۵۳۹۵- سمنون کے اشعار ہیں۔

(۱) میرا قلب دنیا اور اس کی لذات سے اچاٹ ہو چکا ہے اے باری تعالیٰ میرا قلب کبھی آپ کی محبت سے خالی نہیں ہوتا (۲) آنکھوں کی پلکوں کے مٹنے کے وقت بھی میں آپ کو یاد کرتا ہوں۔

۱۵۳۹۶- عثمان بن محمد کا قول ہے: ابوعلی حسن بن احمد صوفی نے مجھے سمنون کے درج ذیل اشعار سنائے اے باری تعالیٰ اگر آپ کی محبت کے لئے آگ میں داخل ہونا شرط ہوتا تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔

۱۵۳۹۷- عثمان، علی بن عبداللہ بن سوید کے سلسلۂ سند سے محمد بن حمدان کا قول مروی ہے:

ایک بار سمنون نے اونٹ کی گھنٹی میں سر داخل کیا، کچھ دیر بعد دھاڑتے ہوئے سر نکال کر انہوں نے درج ذیل شعر کہا۔ میں قلبی طور پر بیمار ہوں۔ میرا آرام ختم ہو چکا ہے۔

۱۵۳۹۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن عبداللہ بن عبدالعزیز، ابوجعفر فرغانی کے سلسلۂ سند سے سمنون کا قول مروی ہے: محبت الٰہی کے حصول کے بعد میں ہر چیز سے مستغنی ہوں۔

۱۵۳۹۹- محمد بن حسین، ابوبکر رازی، ابوبکر عجان کے سلسلۂ سند سے سمنون کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ کے بزرگی کی چادر پھیلانے کے وقت اولین وآخرین کے گناہ اس میں سما جاتے ہیں اور سخاوت کے اظہار کے وقت گناہ گار بھی صالحین کی صف میں داخل ہو جاتے ہیں۔

۱۵۴۰۰- عمر بن رنیل، ابوقاسم ہاشمی، کا قول مروی ہے: ایک بار شدید سردی میں جبہ اور چادر ڈالے ہوئے میں بیت المقدس میں تھا، برف باری بھی جاری تھی۔ اسی اثناء میں میں نے صرف دو چادروں میں ملبوس ایک جوان کو چلتے دیکھا، میں نے سردی سے حفاظت کے لئے اسے کپڑا دیا، اس نے جواب میں درج ذیل شعر کہا:

اللہ اپنی راہ میں میرے فناء ہونے کو اچھی طرح جانتا ہے، اللہ کی حقیقت کی کنہ کے ارادے سے ہر انسان عاجز ہے۔

۱۵۴۰۱- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے ابواحمد قلانسی کا قول مروی ہے:

ایک بار ایک شخص کے فقراء بغداد پر چالیس ہزار درہم خرچ کرنے پر سمنون نے مجھ سے فرمایا آؤ ہم چالیس ہزار درہم کی جگہ

چالیس ہزار رکعت نفل پڑھیں۔ چنانچہ ہم مدائن گئے اور ہم نے وہاں پر چالیس ہزار رکعت نفل پڑھیں پھر ہم حضرت سلمان کی قبر کی زیارت کر کے وہاں سے واپس ہوئے سنون کا قول ہے: عبادت میں کوشش کے بقدر میں اس پر ثواب مرتب ہوتا ہے۔

(۵۸۱) علی بن موفق[۱]

۱۵۴۰۲- ابراہیم بن محمد نیساپوری، ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن عبدویہ عبدی، ابوعمر عبدالرحمن بن ابی قرصافہ عسقلانی، ابوقاسم بزاز کے سلسلۂ سند سے علی بن موفق کا قول مروی ہے: میں نے پچاس سے زائد حج کئے ہیں، میں نے ان کا ثواب آپ ﷺ، خلفاء راشدین اور اپنے والدین کو پہنچایا ہے، البتہ صرف ایک حج کے بارے میں میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ اہل عرفات میں سے جسکا حج غیر مقبول ہے میرے حج کا ثواب اس کے اعمال نامہ میں کر دیا جائے۔ پھر مزدلفہ کی شب خواب میں من جانب اللہ مجھے تنبیہ کی گئی کہ اے علی میرے سامنے تم سخی بنتے ہو میں نے تمام اہل عرفات اور ان کے مثل کی بھی مغفرت کر دی، اور میں ان میں سے ہر ایک کی اسکے اہل بیت، اس کے خواص اس کے ہمسایہ کے بارے میں سفارش قبول کروں گا۔

۱۵۴۰۳- ابوعبداللہ خواص مصری کے سلسلۂ سند سے علی بن موفق کا قول مروی ہے۔

میں جمعہ کے روز رواح گیا، میرے اہل خانہ نے مجھ سے کسی ضرورت کا اظہار کیا، مجھے اس کا فکر رہا، آپکی ندا آئی اے ابن موفق میری موجودگی میں تم فکر کرتے ہو۔

۱۵۴۰۴- ابوحسن بن مقسم، عباس بن یوسف شکلی کے سلسلۂ سند سے علی بن موفق کا قول مروی ہے: ایک بار میں سواری پر حج کے لئے گیا، راستہ میں کچھ لوگ پیدل بھی حج کے لئے جاتے ہوئے مجھے ملے، میں نے بھی ان کے ساتھ پیدل چلنا شروع کر دیا۔ راستہ میں ایک جگہ شب کو ہم نے قیام کیا، شب کو میں نے خواب دیکھا کہ چند باندیاں سونے کے طشت اور چاندی کے لوٹے لئے پیدل چلنے والوں کے پاؤں دھو رہی ہیں آخر میں میں باقی بچا، ان میں سے ایک نے کہا یہ بھی ان کی اتباع میں پیدل چلا تھا، اس کے کہنے پر میرے پاؤں بھی انہوں نے دھو دیئے، اسکی وجہ سے ہماری ساری تکان دور ہوگئی۔

(۵۸۲) ابوعثمان وزاق

آپ مشہور عابدین میں سے ہیں، امام احمد بن حنبل نے ان کی مدح کی ہے۔ فقیر ہونے کے باوجود ذخیرہ اندوزی نہیں کرتے تھے۔ آپ کی زندگی صحابہؓ کی جیسی جاگتی تصویر تھی۔ ایثار و ہمدردی کا پیکر تھے۔ حیبدین کو مسجد میں جمع کر کے قرآن وسنت کی تعلیم دیتے تھے۔ تقویٰ اختیار کرنے اور بقدر گزارہ دنیا کی طرف انہیں دعوت دیتے تھے۔ ضعیف و ناتواں اور بے کس افراد کا بہت خیال فرماتے تھے۔ معاش کے کسب سے منع نہیں کرتے تھے۔ غزوات کے سلسلۂ میں سفر کے وقت مسجد میں قیام فرماتے تھے۔ دعوتوں میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ البتہ اگر کوئی دعوت کا کھانا مسجد میں لے آتا تو قبول فرما لیتے۔ اپنے ساتھیوں کو سوال سے منع کرتے تھے۔ بلا سوال کے آئی ہوئی اشیاء بالتحقیق قبول نہیں فرماتے تھے۔ سلف کے طریقہ پر سختی سے عمل پیرا تھے۔

(۵۸۳) ابوایوب جمال

جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد، محمد بن وہب کے سلسلۂ سند سے ان کے بعض ساتھیوں کا قول مروی ہے:

ایک بار ابوایوب جمال کے ساتھ سفر حج کے دوران ایک مقام پر ہم نے قیام کیا، اچانک ایک چڑیا ان کے سر پر پھرنے لگی، ابو

۱۔ تاریخ بغداد ۱۲/۱۱۰

ایوب نے ایک روٹی کے ٹکڑے کے ہاتھ میں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے اس کے سامنے کر دیئے، چڑیا ان کے ہاتھ پر آ کر بیٹھ گئی اور اس نے وہ ٹکڑے کھالئے، اس کے بعد ایوب نے اسے پانی پلایا، پھر اس سے کہا اب تم چلے جاؤ اس کے بعد وہ چڑیا اڑ گئی، سفر کے اختتام تک یومیہ وہ چڑیا آتی رہی۔ سفر کے اختتام کے بعد ابوایوب نے بتایا کہ اصل میں یہ چڑیا میرے گھر آتی تھی، اور میں اس کے ساتھ وہاں پر بھی اسی طرح کرتا تھا، اور میں اس کے ساتھ وہاں پر بھی اسی طرح کرتا تھا، اس لئے وہ سفر میں بھی آتی رہی۔

۱۵۴۰۵- جعفر بن محمد، محمد بن خالد کے سلسلۂ سند سے ابوایوب کا قول مروی ہے:

میں نے بلاذکر الٰہی نہ چلنے پر قسم اٹھا رکھی تھی، ایک روز چلتے چلتے میرا یہ معمول مجھ سے چھوٹ گیا، اسی وقت میں ایک مرض میں مبتلا ہو گیا، میں نے اسی وقت اللہ سے توبہ کی اور اس جگہ واپس آ کر وہاں سے ذکر کے ساتھ چلنا شروع کیا، تب جا کر میرا مرض زائل ہوا۔

(۵۸۴) ابوعبداللہ جلاء

۱۵۴۰۶- بعض حضرات کے حوالہ سے ابوعبداللہ جلاء کا قول مروی ہے:

انسان اشیاء کی معرفت کے لئے دوسروں کا محتاج ہے۔ نیز فرمایا مدح وذم سے بے نیاز انسان زاہد ہے۔ اول وقت میں فرائض کی پابندی کرنے والا عابد ہے تمام افعال کا اللہ کو موجود سمجھنے والا موحد ہے۔

۱۵۴۰۷- محمد بن حسن بن علی یقطینی کا قول ہے: میرے سامنے ابوعبداللہ سے سوال کیا گیا کچھ لوگ توکل اختیار کر کے بلا زاد صحراء کی طرف نکل جاتے ہیں لیکن ان کا انجام موت ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا یہ اہل حق کا فعل ہے۔

۱۵۴۰۸- محمد بن حسن بن موسیٰ، ابوحسین فارسی، کے سلسلۂ سند سے احمد بن علی کا قول مروی ہے: میرے سامنے ابوعبداللہ جلاء سے حق کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا جب حق ایک ہے تو ایک ہی ذات سے اسے طلب کرنا ضروری ہے، نیز فرمایا: مریدین کے ارادوں کا رخ طلب طریق کی طرف ہو گیا جسکی وجہ سے انہوں نے اپنے نفسوں کو طلب میں فناء کر دیا۔ اور عارفین نے اپنے ارادوں کا رخ اللہ کی طرف کیا جسکی وجہ سے وہ ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

۱۵۴۰۹- محمد بن حسین محمد بن عبداللہ رازی، ابوعمر دمشقی کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ جلاء کا قول مروی ہے: خواہش کے ذریعہ منصب حاصل کرنے والے انسان سے منصب سلب کر لیا جاتا ہے۔

۱۵۴۱۰- ابوعبداللہ جلاء سے محبت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا میرا اور محبت الٰہی کا کیا جوڑ مجھے تو تا حال توبہ کا طریقہ بھی معلوم نہیں ہے۔

۱۵۴۱۱- ابوعبداللہ جلا سے سوال کیا گیا محبین کی راتیں کیسے گزرتی ہیں؟

انہوں نے جواب میں درج ذیل شعر کہا: محبت الٰہی سے صاحب قلب انسان کو کیا معلوم کہ محبین کے قلوب شب کو محبت الٰہی کی وجہ سے کیسے جوش مارتے ہیں۔

۱۵۴۱۲- محمد بن حسین، محمد بن عبدالعزیز طبری، ابوعمرو دمشقی کے سلسلۂ سند سے ابن جلاء کا قول مروی ہے: ایک بار میں نے اپنے والدین سے اللہ کے نام پر مجھے ہبہ کرنے کی درخواست کی انہوں نے اسی وقت مجھے اللہ کے نام پر ہبہ کر دیا، اس کے بعد میں ایک طویل زمانہ تک ان سے غائب رہا، پھر ایک بارش والی شب میں نے ان کے دروازے پر دستک دی، انہوں نے پوچھا کون؟ میں نے کہا میں تمہارا لڑکا ہوں انہوں نے جواب دیا ہم نے اپنا بچہ اللہ کے نام پر ہبہ کر دیا ہے، اور ہم عرب لوگ ہبہ کرنے کے بعد اس سے رجوع نہیں کرتے۔ چنانچہ انہوں نے میرے لئے دروازہ نہیں کھولا۔

(۵۸۵) ابن ابی ورد

۱۵۴۱۳- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے ابوورد کا قول مروی ہے:
بزرگی کی پوشاک اولیاء کے لئے انسیت پیدا کرنے کے لئے بچھائی جاتی ہے۔ اور ہیبت کی پوشاک اعداء اللہ کے لئے قبائح سے وحشت زدہ ہونے کے لئے بچھائی جاتی ہے۔

۱۵۴۱۴- احمد بن ابی الورد کا قول ہے: اے لوگو پانچ چیزوں کو لازم پکڑو: (۱) بلا ضرورت گھر سے مت نکلو، (۲) آپس میں اختلاف مت پیدا کرو (۳) ایک دوسرے کی خدمت کرو۔ (۴) کرامت کا اظہار مت کرو۔

۱۵۴۱۵- ابن ابوورد کا قول ہے:
اولیاء اللہ کے لئے تین چیزیں تین چیزوں کے اضافہ کا باعث بنتی ہیں، (۱) خوف الٰہی میں اضافہ کی وجہ سے ان کی تواضع میں اضافہ ہوتا ہے (۲) مال کے اضافہ کی وجہ سے ان کی سخاوت میں اضافہ ہوتا ہے، (۳) عمر میں اضافہ کی وجہ سے ان کے اعمال صالحہ میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۵۴۱۶- ابن ابی ورد کا قول ہے:
دنیا سے اعراض عقلمندی کا ثبوت ہے۔ دنیا کی محبت سے نفس کو پھیرنے والے اہل ارض اور قلب دنیا کی محبت سے قلب کو پھیرنے والے سے اہل سماء محبت کرتے ہیں۔

۱۵۴۱۷- محمد بن حسین بن ..... علی بن عبدالحمید کے سلسلۂ سند سے ابن ابی ورد کا قول مروی ہے:
لوگوں پر نزول آفات کے دو سبب ہیں، (۱) نوافل میں مشغولیت کی وجہ سے فرائض کو ضائع کرنا، (۲) اخلاص سے عمل نہ کرنا۔ اصول کی تضییع کی وجہ سے لوگ وصول الی اللہ سے محروم ہوتے ہیں۔

۱۵۴۱۸- ابو احمد غطریفی، ابو اسحٰق بن یزید ہاشمی، محمد بن محمد بن ابی ورد عابد، بشر بن حارث حافی، معافی بن عمران اسرائیل، بشر بن حارث حافی، معافی بن عمران، اسرائیل، مسلم، حبہ، عونی کے سلسلۂ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے:
فرمان نبوی ﷺ ہے: اے لوگو کپا لبسن استعمال کرو، اگر میرے پاس فرشتے کی آمد نہ ہوتی تو میں بھی اسکا استعمال کرتا۔

۱۵۴۱۹- ابو احمد، ابو اسحٰق بن یزید، محمد بن ابی ورد کے سلسلۂ سند سے بشر بن حارث کا قول مروی ہے: ایک بار میں پیادہ پا عیسیٰ بن یونس کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے خوب میرا اکرام کیا، پھر آنے کی غرض معلوم کی، میں نے عرض کیا میں آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں، فرمایا کیا میں بزرگ ہوں، جسکی وجہ سے تم میری زیارت کے لئے آئے ہو؟ اس کے بعد فرمایا کوئی بات معلوم کرنی ہو تو معلوم کرلو۔ میں نے کہا میں نے آپ سے دو حدیثیں (۱) حدیث عبداللہ بن عراک بن مالکؒ (۲) حدیث الحسین عن عائشہ معلوم کرنی ہیں فرمایا بہت اچھا: اس کے بعد انہوں نے عبداللہ بن عراک بن مالک عن ابیہ عن ابی ہریرۃ، فرمان نبوی نقل کیا کہ! مسلمان کے ذمہ اس کے غلام اور گھوڑے کا صدقہ نہیں ہے۔ اس کے بعد انہوں نے عمرو بن عبید الحدث المذموم عن الحسن عن حضرت عائشہ کا قول نقل کیا کہ ایک بار میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ خواتین پر قتال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان پر قتال کے بجائے جہاد (حج وعمرہ) ہے۔

۱۵۴۲۰- علی بن محمد، اسماعیل طوسی، علی بن عبدالحمید جرجانی، محمد بن محمد بن ابی ورد، سعید بن منصور، خلف بن خلیفہ، حمید اعرج، عبداللہ بن حارث کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:
فرمان نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی ایک نبی سے فرمایا فلاں عابد سے کہہ دو کہ زہد وعبادت کے باوجود میرا اتم پر ایک

حق ہے، اس عابد نے حق کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کیا تم نے کبھی فقط میری رضاء کے حصول کے لئے کسی سے دوستی یا عداوت قائم کی ہے؟!

(۵۸۶) صدقۃ مقابری[۱]

۱۵۴۲۱- ابوفضل نصر بن ابی طوسی کے سلسلۂ سند سے بعض مشائخ کا قول مروی ہے:

صدقہ مقابری محقق انسان تھے، فرماتے تھے: بیس برس سے میں نے اجازت الٰہی ہی سے لوگوں سے کام اور ترک کیا ہے۔

۱۵۴۲۲- ابوحسن احمد بن محمد بن مقسم، عبداللہ بن اسحٰق، سعدین بن کے سلسلۂ سند سے سعدان کا قول مروی ہے: مقابری نے اپنے ایک دوست سے خیریت دریافت کی اس نے کہا لذت ہوئی انسان کے لئے بری نقصان دہ شئی ہے۔

(۵۸۷) طاہر مقدسی

۱۵۴۲۳- محمد بن حسین، کے حوالہ سے ابوقاسم دمشقی کا قول مروی ہے:

میرے سامنے طاہر مقدسی سے سوال کیا گیا کہ صوفیاء کا نام صوفیاء کیوں پڑ گیا۔ فرمایا وجد کی کیفیات کی وجہ سے لوگوں کے حالات ان سے پوشیدہ ہونے کے وجہ سے ان کا نام صوفی مشہور ہوگیا۔ نیز فرمایا گوشہ نشینی معرفت کی حد ہے۔ انہی کا قول ہے: انس الٰہی کے حصول کے بعد ہی انسان کی زندگی لذت دار بنتی ہے۔

۱۵۴۲۴- طاہر کا قول مروی ہے: لوگ عارفین کے انوار کی معرفت کے بعد ان کے انوار میں اور عام لوگوں کے حالات کی معرفت کے بعد ان کے احوال میں جل جاتے۔

۱۵۴۲۵- عثمان بن محمد عثمان، ابوحسن محمد بن احمد کے سلسلۂ سند سے ابوعبید بسری کا قول مروی ہے:

میرے لکام میں ایک شخص سے سوال کیا گیا کہ تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا تم نے لاجواب سوال کردیا: پھر میرے اصرار پر انہوں نے فرمایا: اللہ کی ہمنشینی جنت کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔ اس کے بعد فرمایا میں اپنے کو کامیاب سمجھتا رہا، لیکن اگر ایسی بات ہوتی تو کوئی مجھ پر مطلع نہ ہوتا۔ پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا محبین زمین خدا پر اللہ کے خلفاء، اسکی مخلوق سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں؟ فرمایا اگر تم کو محبت الٰہی کی بو محسوس ہوجاتی اور تمہارا قلب قربت الٰہی کا معائنہ کرلیتا تو تم یہ سوال نہ کرتے۔ اس کے بعد اس نے کہا اگر میرے قلب پر کبھی جنت یا دوزخ کا خیال تک بھی آیا ہو دنیا سے چلا جاؤں چنانچہ اسی وقت اس کا انتقال ہوگیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سات ابدالوں میں سے ایک تھے۔

۱۵۴۲۶- عثمان بن محمد، محمد بن احمد بغدادی، عباس بن یوسف کے سلسلۂ سند سے طاہر کا قول مروی ہے:

میں عسقلان سے کسی کام کے لئے باہر نکلا، ساحل سمندر[۲] ایک پراگندہ نوجوان سے میری ملاقات ہوئی، مجھے اس کے حال پر بڑا تعجب ہوا جسکی وجہ سے اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

میری ظاہری حالت کو مت دیکھو، اس لئے کہ موتی صدف میں ہوتا ہے۔ میرا لباس بوسیدہ لیکن علم جدید ہے اور لباس کا متعلق صدف کا متعلق ہے۔

۱۔ تاریخ بغداد ۵۲/۳. وتنزیه الشریعة ۲۹۷/۲. والدر المنثور ۱۸۶/۶. واللآلیٔ المصنوعة ۱۲۰/۱، ۱۲۱. وتذکرة الموضوعات ۱۳۸.

۲۔ تاریخ بغداد ۳۳۲/۹.

(۵۸۸) نصر صامت

۱۵۴۲۷- ابوبکر محمد بن احمد معدل، احمد بن محمد بن عمر، اسحٰق بن سفیان، کے سلسلۂ سند سے صامت کا قول مروی ہے:

چالیس حجوں کے موقع پر سکوت اختیار کرنے کی وجہ سے میرا نام صامت مشہور ہو گیا۔

۱۵۴۲۸- محمد بن احمد، بن حسن، حسن بن علی بن ولید فسوی، نصر بن حریث صامت، مشمعل بن ملحان، حسن بن دینار، ایوب، ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نماز کی ابتداء اللہ اکبر اور قرآن کی ابتداء "الحمد للہ رب العالمین" سے فرماتے تھے۔

۱۵۴۲۹- ابوبکر محمد بن احمد، ابوحسن بن ابان، اسحٰق بن سنین، نصر بن حریش صامت، مشمعل، بن ملحان، سوید بن عمر، سالم افطس، سعید بن جبیر کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

اے لوگو "لا الہ الا اللہ" کہنے والے کے لئے دعا کرو اور اس کے پیچھے نماز پڑھو۔[۱]

(۵۸۹) محمد بن ابراہیم بغدادی

۱۵۴۳۰- احمد بن محمد بن مقسم، ابوبکر خیاط صوفی کے سلسلۂ سند سے ابوحمزۃ کا قول مروی ہے:

میں ایک بار توکل اختیار کر کے سفر پر چلا گیا، ایک شب مسلسل بے خوابی کی وجہ سے میں کنویں میں گر گیا، میں بسیار کوشش کے باوجود اس سے باہر نہیں آ سکا، بالآخر میں اسی میں بیٹھ گیا، اسی اثناء میں دو شخصوں کا کنویں کے پاس سے گزر ہوا، انہوں نے خطرہ کے پیش نظر اس کنویں کے ڈھکن کو بند کر دیا، میرے قلب میں اس وقت ان کو کچھ کہنے کا خیال آیا تو غیب سے ندا آئی پھر متوکل کیوں بنے تھے۔ اس لئے میں نے زبان سے کچھ نہیں کیا، ایک شب و روز کے بعد ندا آئی مجھے مضبوطی سے پکڑ لو، میں نے اسے پکڑا تو کوئی سخت سی چیز مجھے معلوم ہوئی بہر کیف اس نے مجھے کنویں سے باہر پھینک دیا، میں نے اسے غور سے دیکھا تو وہ درندہ تھا میں نے سوچا کہ ایک مصیبت سے بچ کر دوسری مصیبت میں گرفتار ہو گیا۔ پھر غیب سے ندا آئی اے ابوحمزۃ خوف کیوں کرتے ہو ہم اب کی تمہاری حفاظت کریں گے۔

۱۵۴۳۱- جعفر بن محمد بن نصیر، ابوبکر کتانی کے سلسلۂ سند سے ابواز ہر کا قول مروی ہے:

ہماری ایک جماعت نے ایک دروازہ کو بہت کھولنے کی کوشش کی لیکن ہم ناکام رہے۔ اس کے بعد ابوحمزۃ نے آگے بڑھ کر اسے کھول دیا۔

۱۵۴۳۲- محمد بن ابراہیم کا قول ہے: اے باری تعالیٰ اگر میں تیرے علاوہ پر اپنا فقر ظاہر کروں تو میرا فقر مت دور کرنا۔ نیز انہیں کا قول مروی ہے محب کے دنیا کے لئے چیخ و پکار کے وقت شیطان اس کے بطن میں چیختا ہے۔

۱۵۴۳۳- عبدالواحد بن بکر، محمد بن عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ رملی کا قول مروی ہے:

ابوحمزہ کی جامع طرسوس میں تقریر بڑی مقبول تھی۔ ایک روز تقریر کے دوران جامع کی چھت پر کوے نے چیخ ماری۔ ابوحمزۃ نے کہا لبیک لبیک، اسی وقت لوگوں نے ان پر زندیقیت کا فتویٰ لگا دیا۔

۱۵۴۳۴- جعفر بن محمد بن نصیر، ابوبکر کتانی، کے سلسلۂ سند سے ابوحمزۃ کا قول ہے:

---

[۱] المعجم الكبير للطبراني ۱۲/۴۴۷. وسنن الدارقطني ۲/۵۶. وتاريخ بغداد ۱۱/۲۹۳. وكشف الخفا ۲/۴۲. والدرر المنتثرة ۱۰۴. والعلل المتناهية ۱/۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴. وإتحاف السادة المتقين ۳/۱۷۹. وكنز العمال ۲۲۲۶۴.

اگر غفلت نہ ہو تو صدیقین ذکر الٰہی کی روح کی وجہ سے مرجاتے۔

۱۵۴۳۵-خیر النساج کے سلسلۂ سند سے ابوحمزۃ کا قول ہے: مجھے بلا زاد راہ سفر کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔

۱۵۴۳۶-ابوحمزۃ سے انس کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا مخلوق سے کنارہ کشی اللہ سے انس کی علامت ہے۔ انہی کا قول ہے:

موت کو یاد رکھنے والے کے نزدیک ہر باقی چیز محبوب اور فانی چیز غیر محبوب ہوتی ہے۔ نفس کی مخالفت کرنے والے انسان کا قلب اللہ کی موافقت پر راضی ہوجاتا ہے۔

۱۵۴۳۷-ابوحمزۃ نے بعض اصحاب سے فرمایا: جنت میں داخل ہونے کے بعد بھی ابلیس کے مکر سے بے خوف مت ہو، کیوں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے جنت ہی میں چوک ہوئی تھی۔

۱۵۴۳۸-ابوحمزۃ سے سوال کیا گیا کہ کیا محب محبوب کے علاوہ کسی اور کی طرف متوجہ ہوتا ہے؟

فرمایا نہیں:

۱۵۴۳۹-انہی کا قول ہے:

نفس کی خیر خواہی چاہنے والے پر نفس کریم ہوجاتا ہے۔ اور جس پر اللہ نظر شفقت فرماتا ہے اسے اہل سعادت کے مراتب پر فائز کردیتا ہے۔ اور عارف عطاء کردہ شیء کے زوال سے خوف زدہ ہوتا ہے۔

(۵۹۰) حسن مسوحی

۱۵۴۴۰-ابوعمرو عثمانی کہتے ہیں کہ مسوحی لوگوں سے کلام کرتے تھے، لیکن ان عبادات واصول سے متجاوز نہیں ہوتے تھے۔ جنید کہتے ہیں کہ مسوحی کا مستقل مستقر فقط مسجد تھا۔ ایک شب انہوں نے خواب دیکھا کہ مسجد کی چھت سے دو کنگن پہنے ہوئے ایک باندی ظاہر ہوئی، اس نے زبردستی میرے پاؤں کو مس کرلیا، میں نے اس سے پوچھا تم کس کے لئے ہو؟ انہوں نے فرمایا آپ کی مانند لوگوں کے لئے۔

(۵۹۱) ابوعبداللہ براثی[1]

ابوبکر محمد بن احمد مفید، عثمانی، احمد بن مسروق برجلانی کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ براثی کا قول مروی ہے:

جو شخص نفع ونقصان، رزق، موت وحیاۃ کا مالک نہیں ہے اسکی ہمارے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہے۔

۱۵۴۴۱-محمد، احمد بن مسروق، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ براثی کا قول مروی ہے:

معرفت کی وجہ سے عاملین کی عبادت میں لذت آجاتی ہے رضاء الٰہی کی وجہ سے انہوں نے زہد اختیار کیا۔

(۵۹۲) ابوشعیب براثی[2]

۱۵۴۴۲-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ابوشعیب براثی ایک جھونپڑی میں عبادت کرتے تھے، ایک بار ایک اہل ثروت حسین وجمیل لڑکی کے پاس سے گزری تو اسے ابوشعیب کی حالت بہت پسند آئی، اس نے ابوشعیب کی خدمت میں حاضر ہوکر ان سے عرض کیا کہ میں آپ کی خادمہ بننا چاہتی ہوں، ابوشعیب نے کہا اس کے لئے دنیا سے تجرد اختیار کرکے زہد کے لباس کا استعمال شرط ہے۔ اس نے کہا ہے آپ کی عائد کردہ شرط

۱۔ تاریخ بغداد ۱۴/۴۰۳۔

۲۔ تاریخ بغداد ۱۴/۴۱۸

مجھے منظور ہے۔ ابوشعیب نے کہا بہتر، اس کے بعد وہ لڑکی زاہدانہ لباس اختیار کر کے ابوشعیب کی خدمت میں پہنچ گئی، ابوشعیب نے اس سے شادی کرلی۔ پھر وہ ان کے جھونپڑے میں داخل ہوئی تو ابوشعیب چمڑے کی کھال کے ایک ٹکڑے پر بیٹھے تھے، اس نے کہا جب تک آپ اس ٹکڑے کو زمین سے نہیں اٹھائینگے میں یہاں نہیں بیٹھوں گی۔ کیونکہ آپ ہی کا قول ہے کہ زمین انسان سے کہتی ہے اے انسان آج تو اپنے اور میرے درمیان حجاب قائم کرتا ہے، حالانکہ کل تو نے میرے ہی بطن میں آنا ہے۔ لہذا میں اپنے اور زمین کے درمیان حجاب حائل نہیں کرسکتی۔ اس کے بعد ابوشعیب نے اسے ہٹادیا۔ پھر وہ دونوں اس جھونپڑی میں چند سال تک احسن طریقہ سے عبادت کرتے رہے اور اسی حالت میں دونوں نے وفات پائی۔

(۵۹۴) بنان بغدادی

۱۵۴۴۳-محمد بن حسین بن موسیٰ، حسین اور احمد رازی، کے سلسلۂ سند سے ابوعلی روذباری کا قول مروی ہے:

میں بنان کے قصہ کی وجہ سے مصر میں داخل ہوا جسکی تفصیل یہ ہے کہ بنان نے ابن طولون کو امر بالمعروف کا حکم دیا، ابن طولون نے اس کی پاداش میں انہیں درندہ کے سامنے ڈلوادیا۔ درندہ ان کو سونگھ کر ہٹ گیا، بنان سے سوال کیا گیا کہ درندہ کے سونگھنے کے وقت تم کیا کررہے تھے، انہوں نے فرمایا اس وقت میں درندہ اور اس کے لعاب کے جھوٹے میں لوگوں کے اختلاف میں غور کررہا تھا پھر جس وقت ابوعبداللہ قاضی نے بنان کو سات کوڑے لگوائے اس وقت بنان نے کہا اللہ تمہیں ہر کوڑے کے عوض ایک سال تک محبوس کرے اس کی وجہ سے ابن طولون نے بنان کو سات سال جیل میں رکھا۔

۱۵۴۴۴-ابی، ابوعلی روذباری کے سلسلۂ سند سے بنان کا قول مروی ہے:

ایک بار بتول کے صحراء میں وحشت زدہ ہونے پر غیب سے ندا آئی اے بنان وحشت زدہ کیوں ہوتے ہو کیا تمہارا حبیب تمہارے ساتھ نہیں ہے۔

۱۵۴۴۵-محمد بن حسین، عبداللہ بن علی، محمد بن فضل، زبیر بن الواحد کے سلسلۂ سند سے بنان کا قول مروی ہے:

صاحب طمع آزاد انسان درحقیقت غلام اور صاحب قناعت غلام انسان درحقیقت آزاد ہوتا ہے۔

۱۵۴۴۶-محمد بن حسین، احمد بن محمد بن زکریا، حسین بن عبداللہ قرشی کے سلسلۂ سند سے بنان کا قول مروی ہے: نقصان دہ شئی سے مسرور ہونے والا انسان کب کامیاب ہوسکتا ہے۔

۱۵۴۴۷-احمد بن عمران ہروی، رقی کے سلسلۂ سند سے بنان کا قول مروی ہے؟

اے انسان اگر تو خاص طور پر اللہ کی عبادت کرے گا تو خاص طور پر تجھے اسکی عنایات حاصل ہوں گی۔ معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے۔

۱۵۴۴۸-محمد بن علی بن حبیش، اسحق بن سلمۃ کوفی، محمد بن حکم محمد بن خشنان کے سلسلۂ سند سے یحیٰی بن ابی بکر کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے حضرت سعید کے بارے میں اللہ سے دعاء کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ اس کی تیراندازی درست فرمادے اور اس کی دعاء قبول فرما۔[۱]

۱۵۴۴۹-محمد بن عبداللہ بن مرزبان، علی بن سعید، بنان صوفی، عبیداللہ بن عمرو جشمی، ولید بن مسلم، اوزاعی کے سلسلۂ سند سے یحیٰی بن ابی کثیر کا قول مروی ہے:

۱۔ المستدرک ۳/ ۵۰۰. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۴۲۳. وتاریخ ابن عساکر ۶/ ۹۹.

ایک بار حضرت صدیق اکبر نے خطبہ میں فرمایا: ہشاش بشاش حسین وجمیل چہرہ والے نوجوان کہاں گئے۔ مدین کے مضبوط اہل قلعہ کہاں چلے گئے اور لڑائیوں میں بہادر بننے والے کہاں غائب ہوگئے زمانہ نے ان کو ذلیل کر دیا۔ اس وقت وہ زیر خاک قبر کی تاریکیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۵۹۴) ابراہیم خواص[1]

۱۵۴۵۰- ابومحمد بکر بن احمد بن مغیر، ابوبکر محمد بن عبداللہ انصاری کے سلسلۂ سند سے ابراہیم خواص کا قول مروی ہے: غیر صابر انسان ہمیشہ ناکام رہتا ہے۔ ابلیس کے دو دار بڑے مضبوط ہیں (۱) فقر کا خوف، (۲) طمع۔

۱۵۴۵۱- ابوبکر محمد بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابراہیم خواص کا قول مروی ہے:

زاہد کی چند صفات جو درج ذیل ہیں،

(۱) فقر کے باوجود ہر وقت اس کے چہرہ پر بشاشت ہوتی ہے، (۲) اپنا فقر و حاجت کسی پر ظاہر نہیں کرتا، (۳) صبر وقناعت سے کام لیتا ہے، (۴) قلت مال اسکے لئے راحت اور کثرت مال پریشانی کا سبب بنتا ہے، (۵) وہ ہر وقت مسرور رہتا ہے، (۶) دوسروں پر وزن نہیں بنتا، (۷) کمزور کی عزت وعظمت کرتا ہے (۸) اپنے ساتھیوں سے بھی اپنا فقر پوشیدہ رکھتا ہے، (۹) انعامات واحسانات الہیہ ہر وقت اس کے سامنے رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں زاہدین بارہ بڑی عظیم الشان صفات کے مالک ہوتے ہیں۔

(۱) اللہ کے وعدے پر مطمئن ہوتے ہیں (۲) مخلوق سے ناامید ہوتے ہیں۔ (۳) شیطان سے ان کی عداوت ہوتی ہے۔ ۴) مخلوق پر شفیق ہوتے ہیں (۵) لوگوں کی طرف سے ایذاء برداشت کرتے ہیں۔ (۶) حق کے مواقع میں وعظ ونصیحت کرتے ہیں (۷) بوقت ضرورت مسلمانوں کو وعظ ونصیحت کرتے ہیں، (۸) حق کے مواضع میں تواضع اختیار کرتے ہیں، (۹) معرفت الہی کے حقوق میں مشغول رہتے ہیں، (۱۰) ہمیشہ پاک رہتے ہیں، (۱۱) فقر ان کا راس المال ہوتا ہے، (۱۲) ہر حال میں اللہ سے راضی ہوتے ہیں، نیز فرمایا چار خصلتیں بڑی عمدہ ہیں (۱) اپنے علم سے کام لینے والا عالم، (۲) عارف، (۳) بلاوجہ اللہ کے سامنے کھڑا ہونے والا، (۴) طمع نہ رکھنے والا انسان، نیز فرمایا حکمت چار چیزوں کو جگہ دینے والے قلب میں داخل نہیں ہوتی (۱) دنیا کی فکر کرنا (۲) کل کی فکر کرنا (۳) فضولیات کو پسند کرنا، (۴) حسد کرنا۔ نیز فرمایا فقر بلا دو چیزوں کے صحیح نہیں ہوتا، (۱) اللہ پر توکل کرنا (۲) اللہ کا شکر کرنا اور اللہ کے منع کو اس کی عطاء سے افضل جاننے بغیر فقر کی تکمیل ناممکن ہے۔ اسکے بعد ہر چیز اسکے تابع ہوجاتی ہے۔

۱۵۴۵۲- محمد بن نصیر کے حوالہ سے ابوالفضل طوسی کا قول مروی ہے: میں ایک شب ابراہیم کے ساتھ تھا تمام شب مناجات الہیہ میں مشغول رہے۔ وہ بار بار یہ شعر پڑھ رہے تھے۔ مخفی شئی ظاہر ہوگئی۔ ملاقات میں راحت ہے۔ کیا دوست دوست کے بغیر راحت حاصل کرسکتا ہے۔

۱۵۴۵۳- ابراہیم بن احمد کا قول ہے:

دنیا وآخرت میں سے ایک انسان کے لئے اچھی ضرور ہوگی۔

۱۵۴۵۴- محمد بن احمد، ابوبکر انصاری کے سلسلۂ سند سے ابراہیم کا قول مروی ہے:

اللہ سے قریب ہونے کے بعد انسان مخلوق سے وحشت زدہ ہوتا ہے، اور اس کا اللہ سے انس پیدا ہوتا ہے اللہ پر یقین کے بعد انسان مخلوق کے بجائے خالق سے ڈرتا ہے۔

۱۔ تاریخ بغداد ۶/۷۔

۱۵۴۵۵-محمد بن حسین بن موسیٰ، احمد بن علی بن جعفر، ازدی کے سلسلۂ سند سے خواص کا قول مروی ہے:

قلب کا علاج پانچ چیزوں سے ہوتا ہے (۱) غور سے قرآن کی تلاوت کرنا، (۲) خالی بطن ہونا، (۳) قیام اللیل، (۴) تہجد میں دعا کرنا، (۵) صالحین کی صحبت اختیار کرنا۔ نیز فرمایا اللہ کی فرمانبرداری کے مطابق اللہ مسلمان کو عزت عطاء کرتا ہے۔

۱۵۴۵۶-ابراہیم کا قول ہے:

عقوبت قلب سب سے اشد ہے۔ اسکا مرتبہ سے اعلیٰ اوراس کی کرامت سب سے افضل اوراس کا ذکر سب سے اشرف ہے۔

۱۵۴۵۷-ابوبکر محمد بن احمد، محمد بن عبید اللہ انصاری کے سلسلۂ سند سے خواص کا قول مروی ہے:

زاہد اخلاص پر اور غنی کثرت وساوس پر عمل کرتا ہے، زاہد کا بدن کمزور لیکن اسکا توکل ومعرفت قوی ہوتا ہے۔ زاہد مضبوط ایمان اور غنی مال کے ساتھ فخر کرتا ہے۔ فقیر سیر کرنے میں آزاد اور غنی مال کے ساتھ مقید ہوتا ہے فقیر دنیا کی طرف توجہ کو مکروہ اور غنی عدم مکروہ سمجھتا ہے۔ فقیر چھوٹی اور غنی بڑی باتیں کرتا ہے اور اطاعت الٰہی کے مطابق انسان کی مدد کی جاتی ہے۔

اسی کے ہم معنیٰ درج ذیل شعر ہیں۔

(۱) ان کی آنکھوں کے بجائے ان کے اجسام معطل ہیں، (۲) زاہدین اہل زمین پر اللہ کے امین ہیں، (۳) وہ برو بحر پر مکرم بادشاہ ہیں، (۴) جمیع صفات کے لحاظ سے عدول وثقہ ہیں حسن باطن کے ساتھ اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ رفیق ہیں۔

۱۵۴۵۸-ابراہیم خواص کا قول ہے:

عارف باللہ معرفت کے ذریعہ اوراس کے علاوہ تمام لوگ اجسام کے ذریعہ چلتے ہیں، دنیا کی اشیاء کو عارضی سمجھنے والے، ان کے عدم میں راحت ہے، وہ ان سے صرف وقتی فائدہ حاصل کرتا ہے۔ اور رزق میں توکل کے بجائے صبر سے کام لینا ہوتا ہے کیوں کہ رزق مقررہ وقت پر انسان کو مل جاتا ہے۔ انسان کے صبر میں معرفت کے بقدر قوۃ آتی ہے۔ اور صبر معرفت کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے، اور صابر پر صابرین کے ثواب کے حصول تک صبر کی تکلیف برداشت کرنا ضروری ہے۔

۱۵۴۵۹-ابواسحٰق کا قول ہے:

حرکت مریدین کے لئے طہارۃ اور تمام لوگوں کے لئے اباحت کا ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔

معرفت کی حقیقت قلبی طور پر ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ'' پر یقین ہے اور ہر چیز کا مالک اللہ کو سمجھتا ہے۔ اور قلبی طور پر دائما حیاء دار ہوتا ہے۔ یہی معرفت کی حقیقت ہے۔

۱۵۴۶۰-ابراہیم خواص کا قول ہے:

توکل کے تین درجے ہیں (۱) صبر، (۲) رضاء، (۳) محبت۔ کیونکہ توکل کے بعد توکل پر صبر لازمی ہے۔ اور صبر کے بعد اللہ کے ہر فیصلہ پر رضاء لازمی ہے۔ اور رضاء کے بعد موافقت الٰہی میں اس کے فعل سے محبت لازمی ہے۔

۱۵۴۶۱-عبدالواحد بن بکر، محمد بن عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے ابوبکر حربی کا قول مروی ہے:

ایک بار میں نے خواص سے کوئی اچھا واقعہ بیان کرنے کو کہا انہوں نے فرمایا کہ ایک بار میں مکہ سے سفر پر نکلا میں نے سفر کے دوران قادسیہ نہ دیکھنے اور ہر چیز کے نہ چکھنے پر قسم کھالی۔ ربذہ پہنچنے کے بعد ایک دیہاتی ہاتھ میں تلوار لئے میرے سامنے آیا، اس نے کہا کہ اس دودھ کے پیالہ کو نوش کرلو ورنہ میں تمہاری گردن اڑادوں گا میں نے خوف کی وجہ سے اسے نوش کرلیا: اس کے بعد اسی وقت میں قادسیہ پہنچ گیا۔

۱۵۴۶۲-عبدالواحد بن ہمام بن حارث کے حوالہ سے خواص کا قول مروی ہے:

ایک بار میں کشتی میں سوار ہوا، اس میں ایک یہودی بھی تھا، میں نے چند روز تک غور کیا نہ وہ کھاتا پیتا ہے اور نہ کسی سے بات

کرتا ہے۔ میں نے بڑی مشکل سے اسے مانوس کیا، اسی اثناء میں ہماری کشتی دریا میں ایک جگہ پھنس گئی، اس نے مجھ سے کہا اگر تو سچا ہے تو ہم دونوں دریا میں کود جاتے ہیں چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد ہم ساحل پر پہنچ گئے، پانی سے باہر آنے کے بعد اس نے مصاحبت کے لئے مسجد اور گرجا میں نہ جانے کی شرط لگائی، جسے میں نے تسلیم کرلیا، اس کے بعد ہم ایک شہر میں پہنچ گئے، وہاں پر ہم ایک کوڑے خانہ پر ٹھہرے تین روز بعد منہ میں دو چپاتی لئے ایک کتا آیا، اس نے وہ اس یہودی کے سامنے ڈال دی، یہودی نے مجھے دعوت دیئے بغیر خود ہی ان کو نمٹا دیا، پھر ایک حسین وجمیل نوجوان آیا، اس نے بڑا لذیذ کھانا مجھے پیش کیا، وہ جوان اسی وقت غائب ہوگیا، میں نے یہودی کو کھانے پر مدعو کیا، لیکن وہ نہیں آیا، میرے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اس یہودی نے کہا اسلام کے عمدہ مذہب ہونے کی وجہ سے میں اسے قبول کرتا ہوں۔ پھر وہ اسلام میں ترقی کرتے کرتے تصوف کے امام بن گئے۔

۱۵۴۶۳-عبدالواحد، احمد بن علاء، محمد بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے خواص کا قول مروی ہے:

نقصان دہ شئی سے خوش ہونے والا انسان ناکام ہوتا ہے، اس کے بعد انہوں نے درج ذیل اشعار کہے:

(۱) میں نے نقصان دہ شئی کو محبوب بنالیا، طول بلاء نے مجھے صبر پر مجبور کردیا، (۲) میں لوگوں سے مایوس ہو چکا ہوں۔

۱۵۴۶۴-خیر النساج کے حوالہ سے ابراہیم خواص کا قول مروی ہے:

میں ایک بار سفر کے دوران شدید پیاس میں مبتلا ہوگیا، حتی کہ شدۃ پیاس کی وجہ سے میں گر گیا، اچانک میرے چہرہ پر ٹھنڈا پانی گرا، میں نے آنکھ کھولی تو ایک حسین وجمیل جوان ہاتھ میں سونے یا چاندی کا گلاس لئے ہوئے کھڑا تھا، میں نے اس سے نوش کیا، پھر اس نے مجھے اپنے پیچھے سوار کرلیا، دیکھتے دیکھتے ہم مدینہ پہنچ گئے، اس نے مجھے اترنے کا کہا اور کہا کہ آپ علیہ السلام سے کہہ دینا کہ آپ کے بھائی رضوان نے آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا ہے۔

(۵۹۵) ابوعبداللہ خاقان

۱۵۴۶۵-جعفر حذاء کا قول مروی ہے:

خاقان صاحب آیات وکرامات انسان تھے، ابن فضلان رازی نے نقل کیا ہے ایک بار میرے والد کی دکان کے پاس سے فقراء بغداد سے ایک فقیر گزرے، میں نے ان کو ایک درہم دیا، جسے انہوں نے قبول کرلیا، اور مجھ سے کوئی بات نہیں کی، میرے دل میں خیال آیا کہ میں نے ایک درہم ضائع کردیا، پھر میں نے ان کا تعاقب کیا، وہ چلتے چلتے شونیزیہ کی مسجد میں پہنچ گئے، وہاں ان کو تین فقیر ملے، انہوں نے وہ درہم ان میں سے ایک کو دیدیا اور خود نماز میں مشغول ہوگئے، وہ فقیر دکان سے کھانا لایا، پھر ان تینوں نے وہ کھانا کھایا، اس بزرگ نے نماز سے فارغ ہوکر فرمایا آج ایک جوان نے مجھے ایک درہم دیا تھا، میں نے ارادہ کیا کہ میں اس کے عوض دنیا کی غلامی سے اسے نجات دلاؤں، میں ان کی ساری گفتگو سن رہا تھا، ان کی اس بات کے بعد سکوت کی مہر توڑ کر میں نے ان سے کہا آپ نے بالکل سچ فرمایا: دو حجوں کے بعد میرے والد سے میری ملاقات ہوئی ہے۔ وہ شیخ شیخ خاقان تھے۔

(۵۹۶) ابراہیم مارستانی[۱]

۱۵۴۶۶-ابوبکر محمد بن احمد بن مفید، ابوعمرو عثمانی، کے سلسلۂ سند سے عبدالصمد بن محمد جبلی کا قول مروی ہے:

جنید نے ابراہیم مارستانی کو درج ذیل باتوں پر مشتمل خط لکھا:

۱۔ تاریخ بغداد ۶/۲۔

امابعد:۔

اے ابواسحٰق میں تمہارے ایک غلط کام کے کرنے پر تم سے ناراض ہوں، لیکن اس کے باوجود بھی اللہ نے تم پر رحم فرمایا، اور تم کو ایک نقصان دہ کام سے بچالیا، ورنہ تم اس میں غرق اور ہلاک ہوجاتے، اے برادرم انعامات الہیہ تم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تم ان پر اللہ کا شکر ادا کرو، اے برادرم غلط قسم کی تاویلوں سے احتراز کرو، کیوں کہ تاویل کے بعد انسان سے دین پر ثابت قدمی سلب کرلی جاتی ہے،، اور بے شمار لوگ اس کی وجہ سے ہلاک ہوگئے اور میں تم کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اور تمہارے حق میں اس سے مدد طلب کرتا ہوں۔ نیز میں تمہارے لئے اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں۔

اے برادرم اللہ نے جو تمہیں خاص فضیلت (علم) سے نوازا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم دنیا سے کلی طور پر اعراض کرو۔ اور مصائب میں اللہ کی طرف رجوع کرو، اے برادم لوگوں کے لئے انفع انسان اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ آخر میں دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام۔

۱۵۴۶۷-ابن حسن بن مقسم، ابومحمد جریری کے سلسلۂ سند سے ابواسحٰق مارستانی کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت خضر علیہ السلام سے میری ملاقات ہوگئی انہوں نے درج ذیل دس باتوں کی مجھے تعلیم دی (۱) اے باری تعالیٰ میں فقط آپ سے سوال کرتا ہوں (۲) آپ کی طرف کان لگاتا ہوں، (۳) آپ ہی سے فہم طلب کرتا ہوں، (۴) آپ ہی سے بصیرت کا سوالی ہوں، (۵) آپ سے آپ کی اطاعت کا سوال کرتا ہوں (۶) آپ کے ارادہ پر چلنے کا آپ سے سوال کرتا ہوں (۷)۔ (۸) آپ سے خدمت وحسن ادب کا سوال کرتا ہوں (۹) آپ ہی سے تسلیم وتفویض کا سوال کرتا ہوں۔

(۵۹۶) ابوجعفر مجذوم[1]

۱۵۴۶۸-ابوالفضل احمد بن عمران ہروی، منصور بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابوحسین دراج کا قول مروی ہے:

راستوں اور پانی کے مقامات سے مطلع ہونے کی وجہ سے ہر سال حج کے موقع پر فقراء اور مساکین کی ایک جماعت میرے ساتھ حج کا ارادہ کیا، چنانچہ میں اکیلا گھر سے عازم حج ہوکر رخصت ہوا، راستہ میں قادسیہ کی مسجد میں ایک مجذوم شخص سے میری ملاقات ہوئی، اس نے علیک سلیک کے بعد مجھ سے حج پر جانے کا سوال کیا، میں نے باول نخواستہ اسے اثبات میں جواب دیا، اس کے بعد اس نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ جاتا ہوں، پر میں نے دل میں سوچا صحیح لوگوں سے فرار ہوکر بیماروں میں پھنس گیا، میں نے جواب میں اس سے کہا قسم بخدا میں تم کو اپنے ساتھ نہیں لے جاؤں گا، اس نے کہا انشاء اللہ اللہ ضعیفوں کے ساتھ وہ معاملہ کرلے گا کہ قوی بھی حیران ہوجائیں گے میں نے کہا دیکھ لیں گے۔ اس کے بعد نماز عصر ادا کرکے میں مغثیہ کی طرف روانہ ہوگیا، میں چلتے چلتے دوسرے روز بوقت چاشت مغیثہ پہنچا میں اگلی مسجد میں داخل ہوا تو اسی مجذوم سے میری ملاقات ہوئی، اس نے مجھ سے سلام کے بعد کہا اللہ کمزور کے ساتھ ایسا معاملہ کرتا ہے کہ قوی بھی حیران ہوجاتا ہے اس وقت میرے قلب پر مختلف قسم کے وساوس نے حملہ کیا، لیکن ان سے متاثر ہوئے بغیر اگلی منزل پر روانہ ہوگیا، میں چلتے چلتے صبح قرعاء کی مسجد میں پہنچا وہاں پر بھی وہی مجذوم شیخ بیٹھے تھے، اس نے مجھ سے وہی گزشتہ جملہ کہا۔

---

[1] تاریخ بغداد ۱۴/۴۵۱۔

اس وقت میں نے آگے بڑھ کر اس سے کہا میں پہلے اللہ سے پھر آپ سے معذرت خواہ ہوں۔اس نے کہا تم کیا چاہتے ہو۔میں نے کہا تم میرے ساتھ چلو،اس نے کہا قسم کی وجہ سے میں آپ کو حانث نہیں کرنا چاہتا،پھر میں نے ان سے ہر منزل پر ملاقات کی درخواست کی انہوں نے کہا بالکل چنانچہ ہر منزل پر ہماری ملاقات ہوتی رہی حتی کہ ہم مدینہ پہنچ گئے،اس کے بعد میری ان سے ملاقات نہیں ہوئی،مکہ پہنچنے کے بعد ابوبکر کتانی اور ابوحسن وغیرہ سے میں نے مذکورہ پیش آمدہ واقعہ ذکر کیا تو انہوں نے ڈانٹ کر مجھ سے کہا وہ تو ابوجعفر مجذوم تھے۔ہم تو ان سے ملاقات کے متمنی ہیں۔اب آئندہ اگر تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے تو ہمیں ضرور مطلع کرنا ہم ان سے ملاقات کریں گے۔اس کے بعد بسیار تلاش کے باوجود نحر کے روز رمی کے موقع پر اچانک میری ان سے ملاقات ہوگئی۔ان کو دیکھتے ہی میری چیخ نکلی اور میں بے ہوش ہوگیا۔پھر یوم الوداع میں مقام ابراہیم کے نزدیک میری ان سے ملاقات ہوئی،انہوں نے چیخ نہ مارنے کا مجھ سے وعدہ لیا،میں نے کہا اس شرط کے ساتھ کہ آپ میرے حق میں تین دعائیں کریں گے،چنانچہ انہوں نے میرے حق میں تین دعائیں کیں جو قبول ہوگئیں۔اس کے بعد وہ مجھ سے رخصت ہوگئے،منصور کے سوال کرنے پر دراج نے وہ تین دعائیں بتائیں۔(۱)اے باری تعالیٰ فقر کی محبت میرے قلب میں ڈال دے۔(۲)اے باری تعالیٰ ہر دن مجھ رزق جدید عطاء فرما،(۳)آخرۃ میں اپنا دیدار نصیب فرمانا ان میں سے دو تو دنیا ہی میں اور ایک آخرۃ میں انشاء اللہ قبول ہوگی۔

(۵۹۷)ابوعبداللہ مغربی

۱۵۴۶۹-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن دینار دینوری،ابراہیم بن شیبان کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ مغربی کا قول مروی ہے:

اولیاءاللہ پر نزول مصائب کے تین سبب ہیں(۱)ان کی لغزشوں کو ختم کرنے کے لئے،(۲)ان کے صبر وایمان میں اضافہ کرنے کے لئے،چنانچہ آزمائش کے بعد خبر میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ان کی محبت الٰہی میں زیادتی ہوتی ہے۔نیز فرمایا:اوقات کی حفاظت افضل الاعمال ہے۔نیز انہی کا قول ہے:غنی کے سامنے تواضع اختیار کرنے یا بے کسی کا اظہار کرنے والا فقیر اذل الناس ہے نیز انہی کا ارشاد ہے:فقراء کی ضروریات اور حاجات کا خیال رکھنے والا غنی اعز الناس ہے۔فرمایا فقراء پر راضی ہونے والے لوگ زمین پر اللہ کے امین اور لوگوں پر اس کی حجت ہیں۔انہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ لوگوں سے مصائب دفع کرتا ہے۔

۱۵۴۷۰-محمد بن حسین نے ورثانی کے حوالہ سے ابوعبداللہ مغربی کے درج ذیل دو شعر مجھے سنائے۔

(۱)اے وصال کو گناہ شمار کرنے والی ذات کیسے گناہوں سے میری خلاصی ہوگی،(۲)اگر میرا آپ سے محبت کرنا گناہ ہے تو میں ایسا گناہ مکرر کرتا رہوں گا۔

(۵۹۸)عبدالرحیم بن عبدالملک

۱۵۴۷۱-ابوبکر مغیر کے حوالہ سے ابراہیم خواص کا قول منقول ہے:

ایک روز میں مسجد تو بہ گیا،وہاں پر میں نے عبدالرحیم کو ستون سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوا دیکھا،میں نے مسجد کے نگران سے پوچھا کہ یہ بزرگ کب سے اس حال پر بیٹھے ہیں اس نے بتایا یہ تین روز سے اسی طرح بلا اکل وشرب خاموش کیئے بیٹھے ہیں۔پھر میں ان کے سامنے بیٹھ گیا،شام کے وقت میں نے ان سے متعدد بار سوال کیا کہ آپ کی طبیعت کس چیز کو چاہ رہی ہے۔بار بار سوال کرنے پر فرمایا گرم روٹی اور گوشت کو پھر میں نے باب شام کی طرف نکل کر گرم روٹی اور گوشت بہت تلاش کیا،لیکن میری مطلوبہ چیز مجھے نہیں ملی،میں نے دل میں سوچا کہ کاش میں بلا سوال کیئے کوئی چیز خرید کر ان کی خدمت میں پیش کر دیتا۔تو اس پریشانی و پشیمانی سے بچ جاتا۔

اس کے بعد مایوس ہو کر میں مسجد کی طرف چلا،جب دروازہ پر پہنچا تو ایک شخص مسجد کے دروازہ پر دستک دے رہا تھا،میں نے

ان سے پوچھا کون، اس نے دروازہ کھولنے کا کہا، جب میں نے دروازہ کھولا تو انہوں نے سر سے زنبیل اتاری، اس میں گرم روٹی اور گوشت تھا۔ میں نے ان سے کہا جب تک تم صحیح واقعہ نہیں بتاؤ گے اس وقت تک میں اسے نہیں اٹھاؤں گا، پھر اس نے کہا میں ایک تاجر شخص ہوں، آج میں نے یہ کھانا تیار کروایا تھا شام کو دیر سے گھر پہنچا میں نے سوچا کہ مسجد تو بہ والوں کو بھی اس میں سے کھلا دوں۔ اس لئے میں یہ کھانا لیکر حاضر ہوا ہوں تب جا کر میں نے ان سے کھانا قبول کیا، پھر میں نے وہ کھانا شیخ عبدالرحیم کی خدمت میں پیش کر دیا۔

(۵۹۹) محمد السمین[1]

۱۵۴۷۲- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے محمد سمین کا قول مروی ہے:

ایک بار میں بڑے شوق سے مسلمانوں کے ساتھ اہل روم سے جنگ کے لئے روانہ ہوا، اچانک رومیوں کو فتح ہونے لگی، مسلمان ان کی کثرت کو دیکھ کر خوف زدہ ہو گئے، میں سخت پریشان ہو کر۔ نفس کو شوق سے غزوہ میں شرکت پر ملامت کرنے لگا۔ اسی اثناء میں نے نہر میں غسل کیا، غسل کی وجہ سے میری پریشانی میں کمی واقع ہو گئی، تازہ دم ہونے کی وجہ سے حوصلہ اور ولولہ بھی تازہ دم ہو گیا، پھر میں صفوں کو چیرتا ہوا رومیوں کے پیچھے پیچھے پہنچ گیا، مسلمانوں کی ایک جماعت بھی میرے قریب پہنچ گئی، میں نے نعرہ تکبیر اللہ اکبر بلند کرتے ہوئے رومیوں پر حملہ کیا، بالآخر رومی شکست کھا کر بھاگ گئے گویا ایک نعرہ تکبیر فتح کا سبب بن گیا۔

۱۵۴۷۳- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن حسن بغدادی، محمد بن عبداللہ فرغانی کے سلسلۂ سند سے مغازلی کا قول مروی ہے: ایک بار میں محمد بن سمین کے ساتھ سفر میں درندہ کی آواز پر خوفزدہ ہو گیا، انہوں نے فرمایا تمہارا توکل کہاں گیا۔

(۶۰۰) محمد بن سعید قرشی

۱۵۴۷۴= ابو عمرو عثمان بن محمد عثمانی کے حوالے سے ابو عبداللہ کا قول مروی ہے:

اللہ نے کچھ بندوں کو مخلوق سے چن کر خاص کیا ہے، ان کو اللہ تعالیٰ نے قرآن وسنت کا علم عطاء فرمایا ہے۔ نیز ان کو علم کے اسرار و رموز سے نوازا ہے۔ اللہ کی کرم نوازی کی وجہ سے ان کے جوارح وزبان، کان، پاؤں اور دیگر چیزیں اللہ کی مرضی کے خلاف استعمال نہیں ہوتے۔ ان کے قلوب صفات الٰہیہ میں متفکر رہتے ہیں۔ ان کے قلوب شکوک وشبہات سے پاک ہیں۔

۱۵۴۷۵- عبدالواحد بن بکر، کے حوالے سے احمد بن سعید کا قول مروی ہے: ابو عبداللہ قرشی سے خوف خدا کی وجہ سے گریہ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا خوف خدا کی وجہ سے گریہ انسان کے لئے سکون قلب کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔

(۶۰۱) علی سامری[2]

۱۵۴۷۶- محمد بن احمد بن ابراہیم، جعفر بن محمد بن نصیر عمر بن مکان سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

میرے اور علی بن سامری کے درمیان الفت ومودت تھی۔ ان کی وفات کے بعد ایک طویل عرصہ کے بعد میں نے حسین وجمیل صورت میں خواب میں ان کی زیارت کی، لیکن اس وقت ان کی ایک آنکھ بند تھی، میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی؟ انہوں نے جواب میں فرمایا زندگی میں ایک روز تلاوت قرآن کے دوران آیت وعید پر میری ان آنکھوں میں آنسو بھر آئے، جب میرا گریہ ختم ہو گیا تو میں نے دوسری آنکھ کو عتاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کے بعد میں تجھے نہیں کھولوں گا، چنانچہ اس روز سے یہ بند ہے۔ پھر میری خواہش

---

[1] تاریخ بغداد ۳۴۸/۵.

[2] تاریخ بغداد ۲۱۲/۱۴.

پر انہوں نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) ایک روز میری ایک آنکھ میں آنسو بھر آئے اور دوسری نے بخل سے کام لیا، (۲) میں نے رونے والی آنکھ کو محبوب بنالیا، (۳) اور دوسری کو عتاب کے طور پر اس روز سے بند کرلیا۔

۶۰۲۔ابو جعفر حداد

۱۵۴۷۷-عبدالواحد بن بکر، محمد بن عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے ابو عبداللہ حضرمی کا قول مروی ہے: ابو جعفر حداد بیس سال میں ایک دینار کما کر اسے فقراء پر صدقہ کر کے خود روزہ رکھتے تھے۔

۱۵۴۷۸-ابو جعفر حداد کا قول ہے:

قلب میں خیال آنے کے بعد اگر کوئی اس کے معارض چیز پیش نہیں آئی تو وہ فراست ہے۔

احمد بن نعمان فرماتے ہیں کہ ایک بار بلا اکل وشرب کے سولہ (۱۶) روز مجھے ایک صحراء میں گزر گئے ابو جعفر میرے قریب سے گزرے تو انہوں نے مجھ سے وجہ پوچھی میں نے کہا میں اس انتظار میں بیٹھا ہوں کہ معرفت وعلم میں سے غالب کے بارے میں مجھے علم ہو جائے اور میں اسے اختیار کرلوں۔ ابو جعفر نے فرمایا انتظار کرو انشاء اللہ ایک چیز ضرور واضح ہوگی۔

(۶۰۳) ابو جعفر کبیر وابو حسن صغیر

۱۵۴۷۹- ابو جعفر کبیر کا قول ہے اللہ تعالیٰ عظمت کے مطابق درجات بلند کرتا ہے، اور خائفین کو اپنی جود وکرم کے مطابق امن دیتا ہے۔ اور غمزدہ لوگوں کو اپنی رحمت کے مطابق فرحت عطاء کرتا ہے۔

۱۵۴۸۰-ابو جعفر خیاط اصبہانی، کے حوالہ سے ابو جعفر کبیر کا قول مروی ہے:

ہماری صفات نے ہمیں عجب میں مبتلا کر دیا ہے ان کے زوال کے بعد ہی ہمارے قلوب حق کو قبول کریں گے۔

۱۵۴۸۱-احمد بن ابی عمران ہروی، ابو نصر ہروی کے سلسلۂ سند سے ابو حسن صغیر کا قول مروی ہے:

میں ایک روز پیادہ پا خالی ہاتھ صحراء میں داخل ہوا، یہ بڑہ مقام پر بیٹھے ہوئے تھے مجھے خیال آیا کہ مجھ سے بڑا متوکل آج تک اس صحراء میں داخل نہیں ہوا، یکا یک غیب سے ندا آئی کب تک تم خوش فہمی میں مبتلا رہو گے۔

۱۵۴۸۲-عبدالمنعم بن عمر، مرتعش کے سلسلۂ سند سے ابو حسن صغیر کا قول مروی ہے:

اہل حق کے نزدیک توحید کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ کو غیر مفقود ہونے کی وجہ سے طلب یا ذوغایت ہونے کی وجہ سے اس کا ادراک کیا جائے، اس قسم کے خیالات کا حامل انسان فریب زدہ ہے۔ بلکہ اللہ کو اولیت اور ازلیت کی صفات کے ساتھ متصف کرنے کا نام توحید ہے۔

(۶۰۵) ابو احمد قلانسی

۱۵۴۸۳-عبدالمنعم بن عمر، ابو سعید بن اعرابی، محمد بن علی کتانی کے سلسلۂ سند سے منبہ بصری کا قول مروی ہے: ایک بار قلانسی کے ہمراہ سفر میں ہم شدید بھوک کا شکار ہوگئے، اللہ نے ہمارے لئے کھانے کا بندوبست فرمادیا، قلانسی نے خود کھانے کے بجائے مجھے کھانا کھلا دیا۔

۱۵۴۸۴-ابو احمد کا قول مروی ہے:

میں ایک بصری فقراء کی جماعت کے پاس گیا، انہوں نے خوب میرا اکرام کیا، ایک روز میں نے ان میں سے ایک سے کہا میری ازار کہاں گئی، بس اس کے بعد میں ان کی نظروں سے گر گیا، ابواحمد سے سوال کیا گیا کہ آپ کے اس مرتبہ پر فائز ہونے کا کونسا سبب ہے؟ انہوں نے فرمایا تین سبب ہیں۔(۱) ہم دوسروں سے حق واجبی کا بھی مطالبہ نہیں کرتے۔(۲) اپنے نفسوں سے دوسروں کے حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں۔(۳) ہم تمام برائیوں کا ملزم اپنے نفسوں کو سمجھتے ہیں۔

ایک روز قلانسی نے بھائیوں کو دعا دیتے ہوئے فرمایا اللہ ہم سب کو خاتمہ بالایمان نصیب فرمائے۔ اور اپنی ملاقات کو ہم سب کے لئے بہتر سے بہتر بنائے۔ نیز انہی کا قول ہے: بندہ سے ظاہری اور باطنی دونوں قسم کے اعمال پر مواخذہ ہوگا۔ ظاہری اعمال سے مراد اعمال صالحہ کے لئے کوشش کرنا، راحت کا فکر نہ کرنا اور اس کے لئے تکالیف برداشت کرنا اور زہد فی الدنیا ہے۔ اور باطنی اعمال سے مراد تقویٰ، صدق، صبر رضا اور توکل ہے۔

(۶۰۵) ابوسعید قرشی

۱۵۴۸۵- ابوفرج بن بکر، ہمام بن حارث کے سلسلۂ سند سے ابوسعید قرشی کا قول مروی ہے:

اہل ہویٰ کے قلوب اہل بلاء کی جیل ہیں، کیونکہ اللہ بلاء کو عذاب دینے کے وقت اسے اہل ہویٰ کے قلوب میں محبوس کر دیتا ہے پھر بلاء اہل ہویٰ کے بطون کو تپش کی وجہ سے اللہ سے ان سے خلاصی طلب کرتی ہے۔

۱۵۴۸۶- ابوسعید کا قول مروی ہے: حرص طمع، طمع امید، امید شہوۃ، شہوۃ شبہ، شبہ حرام اور حرام دخول دوزخ کا سبب بنتا ہے۔

(۶۰۶) ابویعقوب زیات[1]

۱۵۴۸۷- جعفر بن محمد بن نصیر کے حوالہ سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

ایک بار ہماری ایک جماعت یعقوب بن زیات کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے فرمایا تم حق کے ساتھ مشغولیت کو چھوڑ کر میرے پاس کیوں آئے ہو، ہم نے عرض کیا اسی کی وجہ سے ہم آپ کے پاس آئے ہیں، اس کے بعد ہم نے ان سے توکل کے بابت سوال کیا جسکا انہوں نے تسلی بخش جواب دیا، اس کے بعد میں نے ان سے جید عالم کے پاس لوگوں کے حلقہ لگانے کے بارے میں پوچھا؟ انہوں نے فرمایا یہ صرف تمہارے لئے درست ہے۔

۱۵۴۸۸- ابوسعید خزاز کا قول ہے:

میرے سامنے ایک بار ابویعقوب نے اپنے ایک مرید سے حفظ قرآن کے بارے میں سوال کیا؟ اس کے نفی میں جواب دینے پر ابویعقوب نے اس پر گہرے دکھ و افسوس کا اظہار کیا۔

(۶۰۷) ابوجعفر کتانی

۱۵۴۸۹- عبدالواحد بن احمد ہاشمی کے حوالہ سے ابوعبداللہ بن خفیف کا قول مروی ہے:

میں نے ابوجعفر کتانی سے سوال کیا کہ آپ کو کتنی بار حضور علیہ السلام کی خواب میں زیارت ہوئی؟ انہوں نے فرمایا تقریباً سات سو بار، کتانی یومیہ زوال تک ایک قرآن مجید مکمل فرما لیتے تھے۔ اس کے بعد پیشاب وضو وغیرہ سے فارغ ہونے کے لئے بالاخانہ تشریف لے جاتے ایک مرتبہ بصارت کے کمزور ہونے کی وجہ سے بیت الخلاء میں گر گئے، جسکی وجہ سے ان کا ایک پاؤں ضائع ہو گیا،

---

[1] تاریخ بغداد ۱۴/ ۳۰۸۔

کتانی چیختے چلاتے رہے، اور نماز میں تاخیر ہوتی چلی گئی حتی کہ نماز کا وقت ختم ہونے کے قریب ہوگیا، اس وقت مؤذن اور دیگر نمازیوں کو پتہ چلا، وہ اسی وقت بالاخانہ پر گئے، انہوں نے کتانی کو کپڑے وغیرہ پہنا کر نماز پڑھوائی، اس سال کتانی کو آپ علیہ السلام کی زیارت نہیں ہوئی پھر ایک ساتھی کو مدینہ جاتے ہوئے کتانی نے آپ علیہ السلام کے نام ایک رقعہ دیکر اس سے کہا کہ اسے آپ ﷺ کی قبر میں ڈال دینا، لیکن راستہ میں اس ساتھی سے وہ رقعہ گم ہوگیا اسی شب کتانی کو آپ علیہ السلام کی زیارت ہوئی، آپ ﷺ نے فرمایا اے کتانی تمہارا رقعہ مجھے موصول ہو چکا ہے۔

۱۵۴۹۰-عبدالواحد بن بکر، ہمام بن حارث کے سلسلۂ سند سے کتانی کا قول مروی ہے:

ایک آشوب چشم میں مبتلا شخص نے اللہ سے عرض کیا اے باری تعالیٰ اگر آپ نے مجھے اس مرض سے نجات دیدی تو میں کبھی بھی خواہش نفس پر نہیں چلوں گا، غیب سے ندا آئی ہم نے تمہاری درخواست قبول کر لی، چنانچہ اسی وقت وہ اس مرض سے شفایاب ہوگیا۔

(۶۰۸) ابوبکر زقاق

۱۵۴۹۱-ابوفضل احمد بن عمران ہروی، محمد بن داؤد رقی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر زقاق کا قول مروی ہے: ایک سال مکہ کے سفر کے دوران میری آنکھ میں زخم ہوگیا، اس وقت صحرا، میں میں تن تنہا، تھا میرے قلب پر خیال آیا کہ علم الشرع، علم حقیقت کے منافی ہے، اسی وقت غیب سے ندا آئی اے ابوبکر زقاق ہر مخالف شرع حقیقت کفر ہے۔

۱۵۴۹۲-ابوسعید قانسی، ابوعلی روذباری کے سلسلۂ سند سے ابوبکر زقاق کا قول مروی ہے:

میں نے بیس سال قیام مکہ کے دوران دودھ استعمال نہیں کیا، ایک روز میرے نفس نے اسکے استعمال پر مجھے مجبور کردیا، جسکی وجہ سے میں عسفان کی طرف نکل گیا، وہاں پر ایک حسین وجمیل لڑکی سامنے آگئی، میں نے دائیں آنکھ سے دیکھا، اسکی محبت میرے دل میں گھر کر گئی، جب میں نے اس سے اسکا اظہار کیا تو اس نے کہا جھوٹ بولتے ہو، اب تک دودھ کی خواہش تو تم میں موجود ہے، اسکے بعد جس آنکھ سے میں نے اسے دیکھا تھا وہ ضائع ہوگئی۔ میں نے اسی وقت مکہ پہنچ کر طواف کیا، اسکے بعد خواب میں مجھے حضرت یوسف علیہ السلام کی زیارت ہوئی میں نے ان سے کہا زلیخا کے واقعہ کے وقت اللہ نے آپ کی آنکھوں کی حفاظت فرمائی حضرت یوسف نے فرمایا بلکہ اللہ نے عسفانیہ کے واقعہ کے وقت تمہاری نظر کی حفاظت فرمائی اس کے بعد انہوں نے قرآنی آیت تلاوت کی جسکا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے خوف کرنے والے کے لئے دو جنتیں ہیں۔ بعدازیں گھبرا کر میری آنکھ کھلی تو اس وقت میری آنکھ صحیح ہو چکی تھی۔ نیز انہی کا قول تیس سال سے پورا نہ کرنے کے خوف سے میں نے اللہ سے کوئی معاہدہ نہیں کیا۔

(۶۰۹) ابوعبداللہ حضرمی

۱۵۴۹۳-ابوحسن بن مقسم، کے حوالہ سے مرتعش کا قول مروی ہے:

ابوعبداللہ حضرمی بیس سال سے خاموش تھے، میں نے ان سے تصوف کے بارے میں چند سوال کئے تو انہوں نے انکا جواب مجھے قرآنی آیات سے دیا۔

(۶۱۰) عبداللہ صراد

۱۵۴۹۴-نصیب بن ابی نصر عطار صوفی، محمد بن داؤد دینوری کے سلسلۂ سند سے صراد کا قول مروی ہے:

عبودیت کا اظہار ظاہراً اور حریت کا اظہار باطناً اخلاق کریمہ سے ہوتا ہے۔ نیز انہی کا قول ہے: عبادت سے علماء، اشارات

سے حکماء اور لطائف سے سادات واقف ہوتے ہیں۔ انھی کا قول ہے صبر کی علامت ترک شکوہ اور کتمان ضرو بلویٰ ہے۔ اور اسرار کی حفاظت رجوع الی اللہ کی علامت ہے۔ اللہ کی نعمتوں کو معرفت کی دلیل سمجھنے والا انسان افضل الناس ہے۔ اور نعماء الٰہیہ پر حق شکر کی ادائیگی سے عجز کا دعویٰ کرنے والا انسان متواضع انسان ہے۔ عبادت کے باوجود فضل الٰہی کو طلب کرنے والا انسان ہی اصل انسان ہے، کیونکہ اگر فضل الٰہی نہ ہوتا تو انبیاء یہ (فضل الٰہی کے عدم کی صورت میں کچھ نہیں ہوں) نہ فرماتے۔ اس کے بعد بھی اپنی ذات پر اعتماد کرنے والا انسان معرفت کے راستوں سے گویا واقف ہے۔

(۶۱۱) ابوعمرو دمشقی

۱۵۴۹۵-محمد بن حسین، منصور بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابوعمرو دمشقی کا قول مروی ہے:

ہر ناقص سے صرف نظر کر کے تمام عیوب سے پاک ذات کے مشاہدہ کا نام تصوف ہے۔

۱۵۴۹۶-محمد بن حسین کے حوالہ سے، ابوبکر رازی کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ابوعمرو دمشقی سے قول رسول اللہ ﷺ (کہ اے لوگو چاند نظر آنے پر روزہ رکھو اور چاند نظر آنے پر افطار کرو) کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: اس سے استواء حال کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی تمہارے صوم وفطر حضور قلب کے ساتھ ہونے چاہییں۔

۱۵۴۹۷-ابوقاسم عبدالسلام بن محمد مخزومی کے حوالہ سے ابوعمرو دمشقی کا قول مروی ہے:

عارفین کی چار خاص علامتیں ہیں، (۱) سیاست، (۲) ریاضت، (۳) حراست، (۴) رعایت۔ اول دو کا تعلق ظاہر اور ثانی دو کا تعلق باطن سے ہے۔ سیاست کے ذریعہ انسان تطہیر، حفاظت نفس اور اس کی معرفت تک پہنچتا ہے۔ ریاضت کے ذریعہ انسان تحقیق اور مخالفت نفس تک پہنچتا ہے۔ حراست کے ذریعہ قلوب میں نیکیوں کا مشاہدہ کرتا ہے اور رعایت کے ذریعہ مولیٰ کے حق کی پاسداری تک پہنچتا ہے۔ پھر سیاست کی میراث عبودیت کے مقام پر کھڑا ہونا، ریاضت کی میراث حکم الٰہی پر راضی ہونا، حراست کی میراث حصول مشاہدہ اور رعایت کی میراث حصول محبت ہے۔

۱۵۴۹۸-محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن عبداللہ رازی کے سلسلۂ سند سے ابوعمرو دمشقی کا قول مروی ہے: جس طرح اللہ نے لوگوں کے ایمان لانے کے لئے انبیاء پر آیات ومعجزات کا اظہار فرض کیا ہے اسی طرح اللہ نے لوگوں کو فتنہ سے بچانے کے لئے اولیاء پر کرامات کے عدم اظہار کو فرض کیا ہے۔

(۶۱۲) ابونصر محب[1]

۱۵۴۹۹-ابوحسن بن مقسم کا قول ہے:

ابونصر محب صاحب سخاوت ومروۃ اور حیادار انسان تھے۔

۱۵۵۰۰-ابوجعفر بن محمد، ابوحسن بن مقسم کے سلسلۂ سند سے ابوعباس بن مسروق کا قول مروی ہے:

ایک بار میں ابونصر کے ساتھ سفر پر تھا اس وقت ابونصر کے بدن پر قیمتی ازار تھی، کرخ عبور کرنے کے وقت ایک سائل نے ان سے سوال کیا، ابونصر نے اس قیمتی ازار کے دو حصے کر کے ایک حصہ سائل کو دیدیا اور ایک بدن پر ڈال دیا۔

---

[1] تاریخ بغداد ۳۲۰/۱۴.

(۶۱۳) ابو سالم دباغ

۱۵۵۰۱-جعفر بن محمد بن نصر کے حوالہ سے ابو سالم دباغ کا قول مروی ہے:

میں نے خواب میں آپ ﷺ کی زیارت پر آپ ﷺ کی اجازت سے آپ ﷺ کو تعوذ و تسمیہ کے بعد فاتحہ اور سورۃ بقرۃ کی ابتدائی بیس آیات سنائیں، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کے قرآن کے نزول کی مانند آپ ﷺ مجھ سے تلاوت پہ مواخذہ فرمائیں آپ نے فرمایا اس صورت میں لوگ تم پر پتھروں کی بارش کر دیں گے۔

(۶۱۴) ابو محمد جریری

۱۵۵۰۲-محمد بن حسین، ابو محمد راسبی کے سلسلۂ سند سے ابو محمد جریری کا قول مروی ہے:

مجھے بذریعہ خواب بتایا گیا کہ ہر شئے کے لئے اللہ کے ہاں حق ہے اور عند اللہ سب سے بڑا حق حکمت کا ہے، غیر اہل میں حکمت کو رکھنے والے سے اللہ اس کے حق کا مطالبہ کرے گا۔

۱۵۵۰۳-ذات الٰہی پر سب سے وزنی تین دلیلیں ہیں (۱) ظاہری طور پر اللہ کی حکومت (۲) تدبیر الٰہی (۳) کلام الٰہی۔

۱۵۵۰۴-محمد بن موسیٰ، ابو حسین فارسی کے سلسلۂ سند سے جریری کا قول مروی ہے:

ادیان کا قوام، ایمان کا دوام اور ابدان کی اصلاح تین چیزوں پر موقوف ہے، (۱) اکتفاء، (۲) اتقاء، (۳) احتماء، اللہ پر اکتفاء کرنے سے انسان کا باطن، نواہی سے بچنے سے انسان کی سیرت اور غیر موافق شے کے احتراز سے انسان کی طبیعت بنتی ہے، اکتفا کا ثمرہ خالص معرفت، اتقاء کا ثمرہ حسن اخلاق اور اکتفاء کا ثمرہ طبیعت کا معتدل ہونا ہے۔ نیز فرمایا: عمل پر اعتماد کرنے سے انسان گمراہ ہوتا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے عمل کی وجہ سے خلاصی نہیں پائے گا۔

(۶۱۵) ابن الفرغانی[1]

۱۵۵۰۶-محمد بن حسین، محمد بن عبداللہ واعظ کے سلسلۂ سند سے ابن الفرغانی کا قول مروی ہے:

اے لوگو قرآن وسنت کی اتباع کرو۔

۱۵۵۰۷-ابن الفرغانی کا قول ہے:

بعض لوگ نفس وشہوۃ، بعض شیطان اور بعض ان کے علاوہ دیگر فحش چیزوں کے اسیر ہوتے ہیں۔

۱۵۷۰۸-ابن الفرغانی کا قول ہے۔

حق کو پنہاں رکھنے والا انسان افسق الناس ہے۔

۱۵۵۰۹-ابن فرغانی کا قول ہے۔

محبت شوق اور شوق انس کا سبب ہے۔ شوق وانس کا فاقد انسان غیر محب ہے۔

۱۵۵۱۰-محمد بن موسیٰ، عبد الواحد بن علی سیاری، ابو عباس سیاری کے سلسلۂ سند سے ابن الفرغانی کا قول مروی ہے:

۱۵۵۱۱-واسطی کا قول ہے۔

رضاء اور سخط حق تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔

---

[1] تاریخ بغداد ۳/ ۲۴۴

۱۵۵۱۲-محمد بن حسین، ابوعبداللہ حضرمی، ابوعباس سیاری کے سلسلۂ سند سے ابن فرغانی کا قول مروی ہے:
ذکرالٰہی میں مشغول افراد کی تعداد ان گنت ہے۔

۱۵۵۱۳-ابن الفرغانی کا قول ہے:
طاعات پر اعواض کا مطالبہ درحقیقت فضل الٰہی کا نسیان ہے۔ اور ذکرالٰہی میں حیاۃ قلوب مضمر ہے۔

۱۵۵۱۴-ابواحمد حسونی کے حوالہ سے ابن الفرغانی کا قول مروی ہے:
لوگوں کے تین طبقے ہیں۔(۱) جن پر اللہ نے انوار ہدایت کے ذریعہ احسان فرمایا ہے یہ طبقہ شرک اور نفاق سے بری ہے۔ (۲) جن پر اللہ نے انوار عنایت کے ذریعہ احسان فرمایا ہے یہ طبقہ کبائر وصغائر سے محفوظ ہے، (۳) جن پر اللہ نے کفایت کے ذریعہ احسان فرمایا ہے۔ یہ طبقہ اہل غفلت کی حرکات اور فساد خواطر سے محفوظ ہے۔

(۶۱۶) ابوعلی جورجانی

۱۵۵۱۵-محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے ابوعلی جورجانی کا قول مروی ہے: تین چیزیں توحید کی علامت ہیں۔(۱) خوف (۲) رجاء (۳) محبت۔ گناہوں کی کثرت کی وجہ سے وعید کا دھیان خوف کی زیادتی کا سبب بنتا ہے۔ وعدہ کی وجہ سے اکتساب خیر کا جذبہ رجاء کی زیادتی کا سبب بنتا ہے۔ خائف کو ذکر محبوب سے راحت نہیں ملتی۔ خوف نار منور رجاء نور منور اور محبت نور الانوار ہے۔

۱۵۵۱۶-محمد بن حسین، عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن رازی ابوعلی جورجانی کا قول مروی ہے:
بخل میں تین لفظ ہیں ان میں سے باء سے بلاء، خاء سے خسران اور لام سے ملامت کی طرف اشارہ ہے۔
گویا بخیل اپنی جان پر بلاء، اپنی کوشش میں نقصان اٹھانے والا اور اپنے بخل میں ملامت زدہ ہوتا ہے۔

(۶۱۷) ابوعبداللہ سجزی

ابومحمد عبداللہ بن محمد معلم نیساپوری، کے حوالہ سے ابوعبداللہ سجزی کا قول مروی ہے: ہر غائب کو حاضر سمجھنے کا نام عبرت اور حاضر کو غائب سمجھنے کا نام تفکر ہے۔ ابوعبداللہ سے پیوند لگے ہوئے کپڑے کے استعمال کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا جوانوں کا لباس استعمال کرنا نفاق کی علامت ہے۔

(۶۱۸) محفوظ بن محمود

۱۵۵۱۷-ابوعمرو محمد بن احمد بن حمدان کے حوالہ سے محفوظ بن محمود کا قول مروی ہے:
اپنے کو نیک و دیندار سمجھنے والا لوگوں کو برا سمجھتا ہے، اور اپنے عیوب پر نظر رکھنے والا دوسروں کی برائی شمار کرنے سے محفوظ رہتا ہے۔ مسلمان کو فتنہ میں مبتلا کرنے والا خود فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے۔

۱۵۵۱۸-محمد بن حسین کے حوالہ سے محفوظ کا قول مروی ہے:
معصیت وطاعت پر (ریاء سے) توبہ کرنے والا انسان درحقیقت تائب انسان ہے۔

۱۵۵۱۹-اے انسان لوگوں کی طرف دیکھنے کے بجائے اپنی طرف دیکھ اس کی وجہ سے تجھے ان کی خوبیاں اور اپنے عیوب نظر آئیں گے۔

۱۵۵۲۰-قلب کو کینہ سے پاک رکھنے والا انسان سب سے بہترین انسان ہے۔

(۶۱۹)ابن طاہر ابھری

۱۵۵۲۱-ابونصر نیساپوری، عبدالعزیز، ابھری کے سلسلۂ سند سے ابوبکر بن طاہر کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے عالمین سے استار کے پردے ہٹا کر ان کو اسرار کے خزانوں پر مطلع کر دیا۔ اور معارف وانوار کی انہیں مووت عطاء کی، اسی بنا پر ان کے قلوب شکوک وشبہات سے پاک ہیں۔

۱۵۵۲۲-ابونصر، عبدالعزیز بن محمد ابھری، کے سلسلۂ سند سے ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول مروی ہے:

کرم الٰہی کے ملاحظہ کے بعد قبل از کفر وبعد از کفر کے زمانہ کے تمام گناہوں کی مغفرت کی مجھے امید ہے۔

۱۵۵۲۳-ابن طاہر ابھری کا قول ہے اے لوگو اپنے عمل پر اعتماد کے بجائے اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو۔

۱۵۵۲۴-کرم الٰہی کا سبب بننے والا گناہ شرف الٰہی کے سبب بننے والے عمل سے بہتر ہے۔

۱۵۵۲۵-ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول ہے:

بعض لوگ اپنے اعمال کے ذریعہ اللہ سے رفع حاجات کا سوال کرتے ہیں اور بعض لوگ اسکی رحمت الٰہی کے ذریعہ اللہ سے رفع حاجات کا سوال کرتے ہیں۔

۱۵۵۲۶-ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول مروی ہے:

اطاعت الٰہی انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔

۱۵۵۲۷-محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول مروی ہے:

انسان پر کبائر سے تطہیر اور صغائر سے اجتناب لازمی ہے اہل صفاء کے لئے تذکیر لازمی ہے۔

۱۵۵۲۸-محمد بن حسین، عبدالواحد بن ابی بکر کے سلسلۂ سند سے ان کے ایک ساتھی کا قول مروی ہے:

ایک بار میں ابوبکر بن طاہر کے ساتھ ایک شخص کے جنازہ میں شریک ہوا، متوفی کے بھائیوں کو روتے ہوئے دیکھ کر ابوبکر نے اپنے اصحاب کی طرف دیکھ کر درج ذیل شعر پڑھے۔

(۱) یہ لوگ اپنی موت کو بھول کر متوفی پر رو رہے ہیں۔ اور اسے وہ اپنے غم کے زوال کا سبب سمجھ رہے ہیں۔ اگر ان میں عقل ودانش کی کچھ رمق باقی ہوتی تو یہ متوفی پر رونے کے بجائے اپنی ذات پر روتے۔

۱۵۵۲۹-ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول ہے:

اے لوگو اپنے قلوب میں خوف خدا پیدا کرو، کیونکہ اس کے بغیر انسان ترقی نہیں کر سکتا۔

(۶۲۰)ابوبکر ابھری

۱۵۵۳۰-ابوالفضل احمد بن عمران ہروی کے حوالے سے ابراہیم بن ابی حماد ابھری کا قول مروی ہے:

ابوبکر ابھری ابوبکر بن عیسیٰ کی نزع کی حالت میں ان کے پاس گئے، ان سے فرمایا اپنے رب کے بارے میں حسن ظن سے کام لو، ابوبکر بن عیسیٰ ابھری نے آنکھ کھول کر فرمایا مجھے تم ایسی بات کہتے ہو، ہماری حالت تو یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں زندگی عطا فرمائی تو ہم اسکی عبادت کریں گے اگر اپنے پاس بلایا تو ہم اس پر لبیک کہیں گے۔

(۶۲۱) ابو حسن صائغ

۱۵۵۳۱-ابو سعید قلانسی کے حوالہ سے ابو حسن صائغ کا قول مروی ہے:
مرید پر دنیا سے دوبار تخلیہ لازم ہے۔(۱) دنیا کی نعمتیں، اس کے مطعومات ومشروبات کو خیرباد کہہ دے۔(۲) اگر لوگ اعتقاد میں اس کے پاس آئیں اور اس کی خدمت میں ہدایا پیش کریں تو اس سے بے التفاتی اختیار کرے کیونکہ یہ عظیم گناہ اور فتنہ عاملہ ہے۔
نیز انہی کا قول ہے تمنا کرنا اور امیدیں لگانا طبیعت کے فساد کی دلیل ہے۔
۱۵۵۳۲-ابو حسن صائغ کا قول مروی ہے:
تمام احوال میں احسان الٰہی کو یاد کرنا، منعم کے شکر کی ادائیگی سے کلی طور پر عجز کا اقرار کرنا اور تمام احوال میں مسبب الاسباب اللہ کو سمجھنا معرفت کی دلیل ہے۔

(۶۲۲) ممشاد الدینوری

ارادہ اشیاء کا مقدمہ ہے نیک ارادہ رکھنے والے انسان کو من جانب اللہ اعمال صالحہ کی توفیق ہو جاتی ہے۔
۱۵۵۳۳-انہی کا قول ہے:
مخلوق کے بجائے اللہ پر نظر رکھنے والا انسان حاصل کے اعتبار سے احسن الناس ہے، مذکورہ انسان جمیع امور میں اللہ کو کافی وشافی سمجھتا ہے۔
۱۵۵۳۴-اے انسان اگر تو اولین وآخرین کی حکمت جمع کر کے صادق وولی کامل ہونے کا دعویٰ کرے تب بھی تو اصلاح باطن کے بغیر عارفین کے درجات تک نہیں پہنچ سکتا۔
۱۵۵۳۵-انہی کا قول ہے:
اطاعت الٰہی انسان، کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔

(۶۲۳) ابو اسحٰق قصار

۱۵۵۳۶-محمد بن موسیٰ، حسین بن احمد کے سلسلۂ سند سے ابراہیم قصار کا قول مروی ہے:
انسان کے ارادہ کے مطابق اس کی قدر وقیمت ہے اگر اسکا ارادہ دنیا کے لئے ہے تو اس کی کوئی قدر وقیمت نہیں ہے۔ اگر اس کا ارادہ رضاء الٰہی کے لئے ہے تو اس کی قدر کی کوئی انتہا نہیں ہے۔
۱۵۵۳۷-ابو الفضل نصر بن محمد طوسی کے حوالہ سے ابراہیم بن احمد بن مولد کا قول مروی ہے:
۱۵۵۳۸-ابو اسحٰق قصار کا قول ہے: آپ علیہ السلام کی اتباع اور اطاعت الٰہی کو ترجیح دینا محبت الٰہی کی دلیل ہے۔ انہی کا قول ہے: نفس سے شکست خوردہ انسان اضعف الخلق ہے۔ اور نفس کو شکست دینے والا انسان اقوی الخلق ہے۔ نیز فرمایا انسان کے لئے دو چیزیں کافی ہیں (۱) اولیاء اللہ کی صحبت اختیار کر کے ان کی خدمت کرنا اور ان کی دعائیں لینا (۲) فقراء سے مودت ومحبت کرنا اور ان کی صحبت اختیار کرنا۔

(۶۲۴) ابو عبداللہ بن بکر

۱۵۵۳۹-ابو عبداللہ بن بکر کا قول ہے:
امور کے انجام پر نظر رکھنا عاجزین کی علامت ہے۔ اور رضا بالقضاء عارفین کے احوال سے ہے۔

۱۵۵۴۰-ابوعبداللہ بن بکر سے اصول دین کے بابت سوال کیا گیا فرمایا: اصول دین دو ہیں۔(۱) اللہ کی طرف رجوع کرنا (۲) آپ ﷺ کی اقتداء کرنا۔ اس کے بعد فرمایا: فروع دین چار ہیں۔(۱) عہود کی وفاء، (۲) حدود کی حفاظت (۳) موجود پر رضا، (۴) مفقود پر صبر۔

۱۵۵۴۱-ابوعبداللہ بن بکر کا قول ہے: ربوبیت عبودیت سے مقدم ہے۔

آپ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے ساری مخلوق پیچھے سے لمبے چوڑے دعوؤں میں مشغول ہے لیکن حق سامنے آتا ہے تو اندھے بہرے بن جاتے ہیں اور گویا لاش بن جاتے ہیں۔ اگر وہ دعوؤں میں سچے ہوتے تو حق سامنے آنے پر کھل کر سامنے آتے جیسے ہمارے نبی اکرم ﷺ آئے اور سچائی کے ساتھ ساری مخلوق پر غالب آئے جب شفاعت کا تقاضا آیا تو فرمایا میں اس کا اہل ہوں آپ کو اس کڑے وقت قیامت کا خوف مقام شفاعت سے متزلزل نہ کر سکا۔ لہٰذا جھوٹے دعوؤں کی مثال اس سے زیادہ نہیں جیسے کسی شاعر نے کہا (ترجمہ) عتاب کا وقت آیا تو پہلے ہی آنکھیں ڈبڈبانے لگیں۔ بولنے کی کبھی ہمت مفقود ہوگئی۔ زبان پر لکنت پڑگئی اور آنتوں میں گرہیں پڑنے لگیں۔

ایسا شخص زبان کا گونگا نہیں ہوتا جب تک صدق سامنے نہ آئے۔ جبکہ سچے شخص کا ضمیر بھی بول پڑتا جبکہ حقیقتاً وہ گونگا ہو۔

(۶۲۵) مرتعش

۱۵۵۴۲-ابوحسن بن مقسم کے حوالہ سے ابومحمد مرتعش کا قول مروی ہے:

شریعت کے مطابق عبادت کرنا اور سنت کے موافق خدمت کرنا افضل الارزاق ہے۔ عنداللہ مبغوض اشیاء کو ترک کئے بغیر وصول الی اللہ ناممکن ہے۔ اللہ کی مبغوض اشیاء درج ذیل ہیں۔(۱) دنیا کی فضولیات، (۲) نفس کی آرزوئیں، (۳) اللہ کے مخالفین سے عداوت قائم کرنا۔ نیز فرمایا صبر واخلاص کے بغیر معاملات کی تصحیح غیر ممکن ہے۔

۱۵۵۴۳-محمد بن حسین کے حوالہ سے ابوسہل محمد بن سلیمان فقیہ کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے مرتعش سے وصیت کی درخواست کی فرمایا مجھ سے بہتر انسان کے پاس جا کر اس سے وصیت کی درخواست کرو۔ ایک شخص نے مرتعش سے افضل الاعمال کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا فضل الٰہی پر نظر رکھنا افضل الاعمال ہے اس کے بعد انہوں نے درج ذیل شعر پڑھا۔

تقدیر موافقت کے وقت غیر عاقل انسان عاقل بن جاتا ہے۔

۱۵۵۴۴-مرتعش کا قول ہے:

اصول توحید تین ہیں۔

(۱) ربوبیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا، (۲) اللہ کے لئے وحدانیت کا اقرار کرنا، (۳) کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ سمجھنا۔

(۶۲۶) النہر جوری

۱۵۵۴۵-ابوعمرو عثمانی کے حوالہ سے ابویعقوب نہر جوری کا قول مروی ہے:

محققین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ذات الٰہی کو غیر مفقود ہونے کی وجہ سے طلب کرنا یا دوادراک ہونے کی وجہ سے اس کی حقیقت کا ادراک کرنا بے محل بات ہے۔ اس قسم کے عقیدہ کا حامل انسان فریب زدہ ہے۔ انہی کا قول ہے معرفت الٰہی کے حصول کے بعد انسان ذات الٰہی کے بارے میں دھوکہ نہیں کھاتا۔ ایک بار نہر جوری نے ایک شخص کو پست ہمت کہکر پکارا اس نے ان سے اسکی وجہ

دریافت کی؟ فرمایا دنیا سے تیرا حصہ قلیل ہے۔ لیکن تو اس کے بارے میں بھی بخیل ہے، اور تو بخل کے ذریعہ حصول عزت کا طالب ہے یاد رکھ اگر تو خرچ کرے گا تو قلیل خرچ کریگا۔ اگر روکرے گا تو قلیل روکے گا، لہٰذا منع کی صورت میں تو ملامت زدہ نہیں ہے اور خرچ کی صورت میں قابل حمد نہیں ہے۔

انہی کا قول ہے: ارواح کا مشاہدہ تحقیق اور قلوب کا مشاہدہ تعریف ہے۔

(۶۲۷) ابوعلی روذباری

۱۵۵۴۶- ابو محمد بن ابی عمران ہروی کے حوالہ سے احمد بن عطاء روذباری کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ابوعلی روذباری سے ملاہی کے سماعت کرنے والے شخص کے بابت سوال کیا گیا۔ فرمایا: اس کے ذریعہ وصول الی اللہ غیر ممکن ہے۔

۱۵۵۴۷- محمد بن حسین کے حوالہ سے عبداللہ بن محمد دمشقی کا قول مروی ہے: میرے سامنے ابوعلی روذباری سے اشارہ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: اشارہ سے علل کا حصول ہوتا ہے، لیکن علل کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۵۵۴۸- ابوعلی کا قول ہے:

گناہ کے باوجود انسان سے حسن سلوک فضل الٰہی کی علامت ہے۔

۱۵۵۴۹- ابوعلی کا قول ہے: قلوب اولاً ذات الٰہی کے مشاہدہ کے مشتاق ہوتے ہیں پھر ان کی طرف اسماء الٰہی کا القاء کیا جاتا ہے۔ پھر وہ تجلیات الٰہی کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ نیز فرمایا مشاہدات کا تعلق قلوب سے، مکاشفات کا اسرار سے اور معائنات کا بصائر سے ہے۔

۱۵۵۵۰- ابوفضل طوسی نصر بن ابی نصر، ابوسعید کازرونی کے سلسلۂ سند سے ابوعلی روذباری کا قول مروی ہے:

غیر صابر کو رضاء الٰہی غیر شاکر کو کمال حاصل نہیں ہو سکتا اللہ کے ذریعہ عارفین اسکی محبت تک پہنچتے ہیں پھر انہوں نے اسکی نعمت پر اسکا شکر ادا کیا۔

۱۵۵۵۱- عبدالواحد بن بکر، ہمام بن حارث کے سلسلۂ سند سے ابوعلی کا قول مروی ہے:

اللہ کی طرف مشتاقین کو وصول الی اللہ کے حصول کے بعد شہد سے بھی شیریں حلاوت محسوس ہوتی ہے۔ نیز فرمایا تین چیزیں دیئے جانے والا انسان آفات سے محفوظ رہتا ہے۔ (۱) بطن جائع کے ساتھ قلب خاشع، (۲) فقر دائم کے ساتھ زہد حاضر، (۳) صبر کامل کے ساتھ قناعت دائمی۔

۱۵۵۵۲- ابوعلی کا قول ہے:

اکتساب دنیا انسان کے لئے باعث ذلت اور اکتساب آخرۃ اس کے لئے باعث عزت ہے۔ باعث عزت شی کو ترک کر کے باعث ذلت شئے کا طالب انسان قابل تعجب ہے۔

(۶۲۸) ابوبکر کتانی

۱۵۵۵۳- ابوجعفر خیاط کا قول مروی ہے:

میں چند سال کتانی کی صحبت میں رہا میں نے ان سے خوب استفادہ کیا۔

۱۵۵۵۴- کتانی کا قول ہے:

غفلت سے انتباہ کے وقت خوف خدا اور مخالفت نفس مرید کے لئے جن وانس کی عبادت سے بھی افضل ہے۔

۱۵۵۵۵-انہی کا قول ہے:

اے انسان اللہ سے توفیق کے سوال کے بعد عمل سے ابتداء کر۔

۱۵۵۵۶-کتانی کا قول ہے:

اللہ تعالیٰ کو برحق ماننے کے بعد ہی انسان پر عنایات الہیہ نازل ہوتی ہے۔

۱۵۵۵۷-محمد بن موسیٰ، ابوحسن قزوینی کے سلسلۂ سند عنایت سے کتانی کا قول مروی ہے:

عنایت الٰہی اور افتقار الی اللہ ایک دوسروں کو لازم ملزوم ہیں ایک کی تکمیل دوسرے پر موقوف ہے۔

۱۵۵۵۸-محمد بن حسین، احمد بن علی بن جعفر کے سلسلۂ سند سے کتانی کا قول مروی ہے:

شہوۃ شیطان کی لگام ہے۔شہوۃ پرست انسان شیطان کا غلام ہوتا ہے کتانی سے تقویٰ کے بابت سوال کیا گیا فرمایا تقویٰ کی چند علامات ہیں۔(۱)مخالفت نفس،(۲)احکام شرع کی پابندی،(۳)قرآن وسنت کی اتباع،(۴)توکل۔

۱۵۵۵۹-عبدالرحمٰن بن احمد صائغ اصبہانی کے حوالہ سے کتانی کا قول مروی ہے۔

عاملین حلم الٰہی میں ذاکرین رحمت الٰہی میں، عارفین الطاف الٰہی میں اور صادقین قرب الٰہی میں زندگی گزارتے ہیں۔انہی کا قول ہے:

علم الٰہی عبادت الٰہی سے اعلیٰ واولیٰ ہے۔

(۶۲۹)ابن ماتک

۱۵۵۶۰-ابن فاتک سے مراقبہ کی حقیقت کے بابت سوال فرمایا گیا کلام کرتے وقت اللہ کو دیکھنے والا کلام کرتے وقت اسے سننے والا اور سکوت کی حالت میں اسے جاننے والا خیال کرنا مراقبہ کی حقیقت ہے۔نیز فرمایا لوگوں کی تین قسمیں ہیں،(۱)فکر معاش کی وجہ سے یاد آخرۃ سے غافل ہو جانا یہ شخص ہلاک ہونے والا ہے۔(۲)فکر معاش کے بجائے آخرۃ کو یاد کرنا یہ شخص کامیاب ہونے والا ہے۔فکر معاش اور فکر آخرۃ دونوں رکھنے والا یہ شخص بین بین ہے۔

(۶۳۰)ابن علان

۱۵۵۶۱-عبدالواحد بن بکر،عبداللہ بن عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے ابن علان کا قول مروی ہے:

جوارح کی حفاظت کرنے والے کے قلب کی اللہ حفاظت فرماتا ہے اس کے بعد اللہ اسے زمین پر اپنا امین پھر امام پھر اپنی مخلوق پر حجت بنا دیتا ہے۔

(۶۳۱)سہل الانباری

۱۵۵۶۲-جعفر بن محمد بن نصیر، علان النباء کے سلسلۂ سند سے انباری کا قول مروی ہے:

سہل بن وہبان کا قول ہے:

اے لوگو مضمون کے لئے اہتمام مت کرو ورنہ تم کو ضامن کے لئے بھی اہتمام کرنا پڑے گا۔

(٦٣٢) عبداللہ بن دینار

١٥٥٦٣-محمد بن احمد بن مغیر، ابوقاسم ہاشمی، جعفر بن عبداللہ دینوری کے سلسلۂ سند سے ابوحمزہ کا قول مروی ہے:
ایک بار میں نے عبداللہ بن دینار سے وصیت کی درخواست کی؟ انہوں نے فرمایا خلوت میں اللہ سے ڈرو، نماز کو اوقات پر ادا کرو اور نظروں کی حفاظت کرو، اسکی برکت سے تم انشاء اللہ تمام احوال میں اللہ کے مقرب بن جاؤ گے۔

(٦٣٣) ابوعلی وراق

١٥٥٦٤-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے ابوعلی وراق کا قول مروی ہے: نفس کی حقیقت جاننے کے بعد انسان اپنے سے اور دوسروں سے عدل اختیار کرتا ہے۔ لوگوں کا نفس کی حقیقت سے واقف نہ ہونا ان کے لئے سب سے بڑی آفت ہے۔
١٥٥٦٥-محمد بن حسین، احمد بن علی بن جعفر کے سلسلۂ سند سے ابوعلی کاتب کا قول مروی ہے:
جب بندہ فقط اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے استغناء عطاء فرماتا ہے۔ نیز انہی کا قول ہے: فرمان ربانی ہے ہم پر صبر کرنے والا ہم تک پہنچ جاتا ہے، نیز فرمایا: خوف خدا کے قلب میں ہونے کے وقت انسان کی زبان بے محل استعمال نہیں ہوتی۔
١٥٥٦٦-محمد بن حسین کے حوالہ سے ابوقاسم مصری کا قول مروی ہے:
ابن الکاتب سے سوال کیا گیا کہ آپ کو فقر و غنیٰ میں سے کونسا زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا مقام و مرتبہ کے لحاظ سے دونوں میں سے جو اعلیٰ ہے وہی مجھے زیادہ محبوب ہے۔
اس کے بعد ابن الکاتب نے درج ذیل شعر پڑھے۔
(١) رفعت جانب فقر میں ہونے کے وقت میں غنیٰ کی طرف کیونکر دیکھنے والا ہوں گا، (٢) اور پیش آمدہ حالت پر میں صبر کرنے والا ہوں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے صابرین کی تعریف فرمائی ہے۔
١٥٥٦٧-ابن الکاتب کا قول مروی ہے:
ہمت اشیاء کا مقدمہ ہے صدق ہمت والے انسان کو توابع ہمت بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ فروع تو اصول کے تابع ہوتے ہیں۔ کمزور ہمت والے انسان کو کمزور توابع حاصل ہوتے ہیں۔ اور کمزور شئے وصول حق کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔ نیز فرمایا: اللہ تعالیٰ ذاکر انسان کو ذکر کی حلاوۃ نصیب کرتا ہے۔ پھر اگر وہ اس حلاوۃ پر خوش ہو کر اس کا شکر ادا کرتا ہے۔ تو اسے قرب الٰہی نصیب ہو جاتا ہے ورنہ ذکر کی حلاوۃ اس سے سلب کر لی جاتی ہے۔

(٦٣٤) القرمیسینی

١٥٥٦٨-ابوبکر دینوری طرسوسی کے حوالہ سے قرمیسینی کا قول مروی ہے:
لایعنی کار سے قلب کا عاری ہونا انسان کے لئے سب سے بہترین چیز ہے۔
١٥٥٦٩-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن دینار دینوری کے حوالہ سے قرمیسینی کا قول مروی ہے:
مطلب یہ ہے کہ انسان امر الٰہی میں کوتاہی نہ کرے اور حدود اللہ سے تجاوز نہ کرے۔
١٥٥٧٠-انہی کا قول مروی ہے:
قلب کو اللہ کے لئے اور جسم کو مخلوق کے لئے استعمال کرنے والا عارف ہے۔ اور تزکیہ قلب اور معاصی سے تا . کر دنیا

سے جاننے والا انسان افضل ترین ہے۔

۱۵۵۷۱-محمد بن حسین کے حوالہ سے قرمیسی کا قول مروی ہے:

اللہ کی طرف احتیاج ظاہر کرنے والے انسان کو اللہ تعالیٰ فقر کے ذریعہ عبودیت اور غنیٰ کے ذریعہ ربوبیت کی شناخت کے لئے غنیٰ عطا فرماتا ہے۔

۱۵۵۷۲-انہی کا قول مروی ہے: محبت الٰہی کی وجہ سے قتل ہونے والے کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کے ذریعہ احیاء نصیب فرماتا ہے۔

۱۵۵۷۳-محمد بن حسین کے حوالہ سے مظفر کا قول مروی ہے: جوع مع القناعت سے تفکر پیدا ہوتا ہے اور حکمت کے چشمے جاری ہوتے ہیں جوع مع القناعت ذکاوۃ کی حیاۃ اور قلب کا چراغ ہے۔

۱۵۵۷۴-انہی کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ روز قیامت مؤمنین کا فضل واحسان اور کفار کا حجت وعدل کے ذریعہ محاسبہ فرمائیگا۔

۱۵۵۷۵-محمد بن حسین کے حوالہ سے مظفر کا قول مروی ہے:

اے انسان تیری عمر کا صرف ایک سانس باقی ہے اگر تو نے اسے نفع مند اشیاء میں فنا نہیں کیا تو پھر تو اسے نقصان دہ اشیاء میں بھی فنا نہیں کر سکے گا۔

(۶۳۵) ابراہیم بن شیبان

۱۵۵۷۶-ابو عبداللہ بن دینار دینوری کے حوالہ سے ابراہیم بن شیبان کا قول مروی ہے: فضولیات وملاہی میں مشغولیت کی وجہ سے انسان کے قلب سے خوف وحذر نکل جاتے ہیں۔

۱۵۵۷۷-ابوبکر احمد طرسوی کے حوالہ سے ابراہیم بن شیبان کا قول مروی ہے:

اصرار میں شمار ہونے اور ابرار میں تذکرہ کے لئے انسان کو اخلاص قلب سے اللہ کی عبادت کرنی چاہیے، کیونکہ عبودیت میں مجاہدہ کرنے والا انسان اغیار سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۵۵۷۸-انہی کا قول مروی ہے:

بقاء وفناء کا مدار صدق قلب سے توحید کا اقرار کرنے اور عبودیت میں مجاہدہ برداشت کرنے پر ہے۔

اس کے علاوہ ہر علم اغالیط واباطیل کی طرف دعوت دینے والا ہے۔ محض اخلاص کا دعویٰ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ہتک ستر میں مبتلا کر کے اس کے ہمسروں میں اسے رسوا کر دیتا ہے۔

۱۵۵۷۹-محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوعلی قصیر، ابراہیم بن شیبان کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: اے میرے لخت جگر ظاہری آداب کے حصول کے لئے علم حاصل کر ورع کو آداب باطن کے لئے استعمال کر۔ اللہ سے کسی حال میں بھی اعراض مت کر، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کے بعد مشکل سے تعلقات استوار ہوتے ہیں۔

(۶۳۶) ابوحسین بن بنان

۱۵۵۸۰-ابوعثمان سعید بن سلام مغربی کے حوالہ سے ابوحسین بنان کا قول مروی ہے:

لوگ صحراؤں اور وادیوں میں پیاسے ہوتے ہیں۔ لیکن میں دریائے نیل وفرات کے کنارے پر ہونے کے باوجود بھی پیاسا ہوں۔

۱۵۵۸۱-ابوحسین بن بنان کا قول مروی ہے:
آثار محبت کے ظہور اور اس کی ہواؤں کے چلنے کے بعد ایک قوم کو ختم کر کے دوسری قوم کو اس کی جگہ لفرا کر ا جاتا ہے۔

۱۵۵۸۲=محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوبکر محمد بن عبداللہ، رقاق کے سلسلۂ سند سے ابوحسین کا قول مروی ہے:
معاش کی فکر نہ کرنے والے انسان کو قرب الٰہی نصیب ہوتا ہے۔ دنیا کے زوال و ادبار کے وقت متاثر نہ ہونا سکون قلب کی نشانی ہے۔ نیز فرمایا ذکر الٰہی کا زبان پر جاری ہونا رفع درجات اور قلب پر جاری ہونا نزول برکات کا سبب ہے۔

(۶۳۷) علی فارسی

۱۵۵۸۳-ابوقاسم ہاشمی کے حوالہ سے ابوحسین بن ہند فارسی کا قول مروی ہے:
قلوب برتنوں کے مانند ہیں۔ اور برتنوں میں مختلف قسم کی چیزیں رکھی جاتی ہیں چنانچہ اولیاء کے قلوب معرفت عارفین کے قلوب محبت، محبین کے قلوب شوق اور مشتاقین کے قلوب انس کا مظہر ہیں۔ اور مذکورہ احوال کے کچھ آداب جنکی عدم رعایت کرنے والا انسان ہلاک ہوتا ہے۔

۱۵۵۸۴-محمد بن حسین کے حوالہ سے علی فارسی کا قول مروی ہے:
اے انسان اللہ سے راحت طلب کر، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے راحت طلب کنندہ انسان ناجی اور غیر اللہ سے راحت طلب کرنے والا انسان ہلاک ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے راحت طلب کرنے والے انسان کا قلب بھی راحت حاصل کرتا ہے۔ اور غیر اللہ سے راحت طلب کرنے والا انسان ابدی طور پر کاہلی کا شکار رہتا ہے۔

۱۵۵۸۵-محمد بن حسین، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے علی فارسی کا قول مروی ہے:
کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑنے والا انسان ابدی طور پر حق کا ملاحظہ کرتا ہے۔ نیز اس پر امر دنیا و دین سب منکشف ہو جاتا ہے۔ لہذا وہ اشیاء کو ان کے مقام سے حاصل کر کے ان کے مقام پر رکھتا ہے۔ انہی کا قول مروی ہے: اے انسان باب الٰہی کو لازم پکڑ، کیونکہ یہ سب کا ماویٰ ہے و ملجاء ہے۔ کیونکہ باب الٰہی سے دوری کے بعد انسان سے دین پر ثابت قدمی سلب کر لی جاتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے درج ذیل شعر کہا: میں اپنے غم کی وجہ سے ان کی طرف بھاگا، لیکن وہ بھی میرے لئے جائے غم ثابت ہوئے اب اس کے بعد میرے لئے کہاں جائے فرار ہوگی۔

(۶۳۸) حسین بن علی

۱۵۵۸۶-محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن شاذان رازی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر بن یزدانیار کا قول مروی ہے:
اے انسان طمع و حرص کے مرض سے احتراز کر۔

۱۵۵۸۷-محمد بن حسین، ابوبکر بن ساذان کے سلسلۂ سند سے ابن یزدانیار کا قول مروی ہے:
روح معدن رحمت ہونے کی وجہ سے خیر اور جسد معدن شہوۃ ہونے کی وجہ سے شر کا مقام ہے۔ نیز روح کو خیر میں اور نفس کو ارادہ شر میں ڈھالا گیا ہے نیز خواہش جسم اور عقل روح کے لئے مدبر ہے۔ اور معرفت عقل و خواہش کے درمیان دائر ہونے والی ہے۔ اور معرفت کا مقام قلب ہے۔ اور عقل و خواہش میں عداوت ہے۔ نیز خواہش جیش نفس کی اور عقل جیش قلب کی معاون ہے۔ اور توفیق من اللہ عقل اور خذلان من اللہ ھویٰ کی مددگار ہے۔ اور اللہ سے طالب سعادۃ کے لئے کامیاب ہے اور گناہ کے ارتکاب کے ساتھ استغفار کرنے والے سے توبہ کی توفیق سلب کر لی جاتی ہے۔ معرفت صحت علم باللہ کا نام ہے۔ اور یمین قلب سے وعدہ الٰہی پر نظر رکھنے کا نام یقین ہے۔

۱۵۵۸۸-محمد بن عبداللہ بن شاذان رازی، حسین بن علی بن یزدانیار صوفی، محمد بن یونس کدیمی، ابوعاصم، ابن جریج، ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے جابر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: مؤمن ایک آنت اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

(۶۲۹) ابراہیم بن احمد المولد

۱۵۵۸۹=ابراہیم بن احمد المولد کا قول مروی ہے:

طاعات کی حلاوۃ کی وجہ سے مخلص انسان سے ریاء کا مرض سلب کر لیا جاتا ہے۔

۱۵۵۹۰-عمرو بن واضح کے حوالہ سے المولد کا قول مروی ہے:

اللہ کی طرف طریق کی معرفت کے باوجود غیراللہ کی طرف رجوع کرنے والے انسان پر تعجب ہے۔

۱۵۵۹۱-انہی کا قول ہے:

اللہ اوامر کی طرف کھڑے ہونے والے انسان کی عبادت اور امور الٰہی کے ساتھ اوامر کی طرف کھڑے ہونے والے انسان کی عبادت بلاتردد قبول ہوتی ہے۔

۱۵۵۹۲-ابن احمد مولد کا قول مروی ہے:

اے انسان تیرا نفس تجھے بھگانے اور تیرا قلب تجھے اڑانے والا ہے لہٰذا ان میں سے وصول کے زیادہ قریب ہے اسکی معیت اختیار کر۔

۱۵۵۹۳-انہی کا قول ہے:

تصوف کی حقیقت اس میں فنا ہونا ہے۔اس میں فنا ہونے کے بعد انسان ابدی طور پر باقی رہتا ہے، کیونکہ محبوب کی وجہ سے فناء ہونے والا انسان مطلوب کے مشاہدہ کے ساتھ باقی رہتا ہے۔اور بقاء ابدی ہے۔

۱۵۵۹۴-ابوالفضل طوسی نصر بن محمد بن احمد بن یعقوب محمد بن یوسف، سالم بن عباس ولید حمصی، عبدالرحمٰن بن ایوب بن سعید، ایوب سکونی، عطاف بن خالد، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: اگر اہل جنت کو من جانب اللہ تجارت کی اجازت حاصل ہوئی تو وہ کپڑے اور عطر کی تجارت کریں گے۔[1]

۱۵۵۹۵- محمد بن مظفر محمد بن سلیمان، عبدالرحمٰن بن ایوب حمصی، عطاف بن خالد، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اگر اہل جنت کو من جانب اللہ تجارت کی اجازت حاصل ہوئی تو وہ کپڑے اور عطر کی تجارت کریں گے۔[2]

۱۵۵۹۶-ابوبکر محمد بن یحییٰ بن محمد مصری، ابن مندۃ ابوفتح احمد بن ابراہیم برہان مقری، ابراہیم بن مولد صوفی، احمد بن عبداللہ بن علی ناقد، ابویزید براطیسی، اسد بن موسیٰ محمد بن حازم، ابورجاء، ابوسنان، واثلہ کے سلسلۂ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

انسان تقوی اختیار کرے تو سب سے بڑا عابد بن جائیگا۔[3]

۱۔۲۔المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۲۴۹. والعلل المتناھیۃ ۲/۱۰۴ والاحادیث الضعیفۃ ۳۸۹، ومجمع الزوائد ۳/۶۳، ۱۰/۴۱۶. وکنز العمال ۹۳۴۹

۳۔سنن ابن ماجۃ ۴۲۱۷. وتاریخ أصبھان ۲/۳۰۲. والکامل لابن عدی ۶/۲۴۳۳. ومجمع الزوائد ۱/۳۱۸. والترغیب والترھیب ۳/۵۶۰. والاحادیث الصحیحۃ ۹۳۰. واتحاف السادۃ المتقین ۸/۱۶۰.

۱۵۵۹۷-سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن سلم، سہل بن عثمان، محاربی، ابو رجا محرز بن عبداللہ، یزید بن سنان، مکحول، واثلہ بن اسقع کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرۃ کا قول مروی ہے۔

فرمان رسول ﷺ ہے: اے ابو ہریرۃ تم تقویٰ اختیار کرنے سے سب سے بڑے عابد قناعت اختیار کرنے سے سب سے بڑے شاکر بن جاؤ گے، اور اپنی پسندیدہ شئی کو دوسروں کے لئے پسند کرنے سے مؤمن اور ہمسایہ کا خیال رکھنے سے کامل مسلمان بن جاؤ گے۔

نیز کثرت ضحاک سے احتراز کرو، کیوں کہ یہ قلب کو مردہ کرنے والی ہے۔

(۶۴۰) علی بن عبدالحمید

۱۵۵۹۸-محمد بن حسین یقطینی، محمد بن ابراہیم، کے سلسلۂ سند سے علی بن عبدالحمید کا قول مروی ہے:

ایک روز میں نے ابوحسن سری بن مغلس سقطی کے دروازہ پر دستک دی، انہوں نے فرمایا اے اللہ تجھ سے ان کی دعا کی برکت سے میں نے حلب سے چالیس پیدل حج کئے۔

۱۵۵۹۹-محمد بن علی بن عاصم، علی بن عبدالحمید عطائری، مولد بن عبداللہ، معتمر بن سلیمان، سفیان ثوری، معاویہ بن صالح، محمد بن ربیعہ، عبداللہ بن عامر کے سلسلۂ سند سے معاویہ کا قول مروی ہے: فرمان رسول اللہ ﷺ ہے: جس سے اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ کرتا ہے اسے تفقہ فی الدین عطاء فرماتا ہے۔

(۶۴۱) سعید بن عبدالعزیز

۱۵۶۰۰-محمد بن مظفر، سعید بن عبدالعزیز، بن مروان ابوعثمان، ابونعیم عبید بن ہشام، حفص بن عمران واسطی، عمرو بن کثیر، عبدالرحمٰن بن ابی زناد، ابیہ، ابان بن عثمان، بن عفان کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے جس شخص نے بنی عبدالمطلب کے کسی فرد سے خیر خواہی کی اور وہ دنیا میں اس کا عوض اسے نہیں دے سکا تو روز قیامت اسکی طرف سے میں اس کا عوض اسے دوں گا۔

(۶۴۲) ابوبکر شبلی

۱۵۶۰۱-عمر بناء مرزوق بغدادی کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

مخلوق کی طرف توجہ کی وجہ سے حق سے اعراض کرنے والا حق کی طرف توجہ کی وجہ سے مخلوق سے اعراض کرنے والے سے ادنیٰ ہے۔

۱۵۶۰۲-محمد بن علی بن حبیش کا قول ہے:

ایک بار شبلی بغرض علاج ہسپتال داخل ہو گئے علی بن عیسیٰ وزیران کی عیادت کے لئے تشریف لائے شبلی نے وزیر سے سوال کیا کہ تمہارے رب نے کیا کیا؟ وزیر نے جواب میں کہا وہ آسمانوں پر فیصلے کرتا ہے جو: نفذ ہوتے ہیں۔

شبلی نے کہا میں تم سے اس رب (خلیفہ مقتدر) کے بارے میں سوال کر رہا ہوں جسکی تم عبادت نہیں کرتے؟ وزیر نے بعض ساتھیوں سے کہا دیکھو ان کو کیسی باتیں کر رہے ہیں۔

۱۵۶۰۳-ابونصر نیساپوری، ابوزرعہ طبری کے سلسلۂ سند سے خیر النساج کا قول مروی ہے:

ایک روز ہمارے سامنے شبلی نشہ کی حالت میں مسجد تشریف لائے ،لیکن ہم سے گفتگو نہیں کی ،اچانک خاموشی کے ساتھ جنید کے گھر پہنچ گئے ،اس وقت جنید اپنی اہلیہ کے ساتھ بیٹھے تھے اور ان کی اہلیہ کے سر پر کوئی کپڑا نہیں تھا۔جنید کی اہلیہ نے سر پر کپڑا اوڑھنے کی کوشش کی ،جنید نے اہلیہ سے کہا اسکی ضرورت نہیں ہے ،کیونکہ اس وقت وہ نشہ کی حالت میں ہیں ۔ کچھ دیر بعد شبلی واپس تشریف لے گئے ۔

۱۵۶۰۴-محمد بن ابراہیم بن احمد کے حوالہ سے ابومحمد عبداللہ بن محمد حربی کا قول مروی ہے:

شبلی اکثر تمثیل کے طور پر درج ذیل دوشعر کہا کرتے تھے ۔(۱)فصل اگر جنت میں داخل ہو جاتے تو جنت دوزخ سے تبدیل ہوجائے (۲)اور وصل اگر دوزخ میں داخل ہو جائے تو دوزخ جنت سے تبدیل ہوجائے۔

۱۵۶۰۵-محمد بن ابراہیم کے حوالہ سے ابوحسن مالکی کا قول مروی ہے:

ایک بار شبلی شدید بیمار ہوگئے ،حتی کہ وفات کا خطرہ ہوگیا ،ہم سرعت سے ان کے پاس گئے اس وقت ان کے پاس جنید کے ساتھیوں کی ایک جماعت موجود تھی ۔شبلی نے سراٹھا کر فرمایا تم کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا آپ کا جنازہ پڑھنے کے لئے آئے ہیں ۔شبلی اسی وقت سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے یہ مردہ لوگ زندہ کا جنازہ پڑھنے آئے ہیں ۔پھر فرمایا اگر میں مرگیا تو تم میرے ہیکل جسم کو کیسے اٹھاؤ گے ۔

۱۵۶۰۶-محمد بن احمد بن یعقوب کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

مرید کے فترۃ اور عارف کے لئے معرفت نہیں ،نیز معرفت کے لئے علاقہ محبّ کے لئے سکون ،صادق کے لئے دعویٰ ، خائف کے لئے قرار اور مخلوق کیلئے اللہ سے کوئی فرار نہیں۔

۱۵۶۰۷-انہی کا قول مروی ہے:

ملاحظہ کفر ،خطرہ شرک ،اشارۃ مکر ،لحظ حرمان ،خطرہ خذلان اور اشارۃ ہجر ان کا نام ہے۔

۱۵۶۰۸-عثمان بن محمد عثمانی کے سلسلۂ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

انفصال کے بعد اتصال اور اتصال کے بعد انفصال لازمی ہے۔

۱۵۶۰۹-ابوقاسم عبدالسلام بن محمد مخرمی کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

قول باری تعالیٰ ''ادعونی استجب لکم'' کا مطلب یہ ہے کہ اے لوگو مجھے بلاغفلت پکارو ،میں فوراً تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔

۱۵۶۱۰-محمد بن ابراہیم کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے: عام لوگ حروف اور اہل حق حدود میں مشغول ہوئے ،حروف کے ساتھ مشغول ہونے والے غلبہ اور حدود کے ساتھ مشغول ہونے والے رسوائی کے خوف سے حروف وحدود میں مشغول ہوجائے۔

۱۵۶۱۱-ابونصر نیساپوری ،ابوعلی احمد بن محمد کے سلسلۂ سند سے شبلی کا قول مروی ہے: متعدد بار شفاخانہ میں داخل ہوکر دواؤں کے استعمال سے میرے جنون میں اضافہ کے علاوہ کچھ نہیں ہوا۔

۱۵۶۱۲-محمد بن احمد بن یعقوب وراق کے سلسلۂ سند سے شبلی کا قول مروی ہے۔

حبیب کے لئے فراغت رکھنے اور رقیب پر ترک اعتراض کا نام محبت ہے۔

۱۵۶۱۳-شبلی کا قول ہے۔

فقدان کے محسوس ہونے کے وقت مجھے وجدان اور وجدان کے محسوس ہونے کے وقت مجھے فقدان حاصل ہوتا ہے۔

۱۵۶۱۴-شبلی کا قول ہے:

اولیاء کی صراط محبت ہے۔ نیز فرمایا قلب سے محبت کامل محبت کی علامت ہے۔

۱۵۶۱۵- ابو بکر محمد بن احمد بن یعقوب وراق کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

صاحب ہمت فضولیات میں مشغول نہیں ہوتا، نیز فرمایا ہمت صرف اللہ کے لئے ہوتی ہے۔

۱۵۶۱۶- شبلی کا قول ہے:

اللہ بالعادۃ کا قول کرنے والا احمق اور اللہ بالعرض کا قول کرنے والا اخرق ہے۔

۱۵۶۱۷- میں نے آپکو مجلس میں یہ شعر سنائے (ترجمہ) عدم حضوری ندا، دیتی ہے اے صبح کے غافلو! تو میں کہتا ہوں اہلاً وسہلاً جب تک جسم میں جان ہے۔

۱۵۶۱۷- محمد بن حسین بن موسیٰ محمد بن عبداللہ رازی کے سلسلۂ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

ارواح لطافت کی وجہ سے اللہ کے علاوہ کسی کو عبادۃ کا مستحق نہیں سمجھتی۔

۱۵۶۱۸- محمد بن ابراہیم ابو طاہر کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے: مخلوق علم میں، علم نام میں اور نام ذات میں گم ہوگیا۔

۱۵۶۱۹- شبلی اکثر درج ذیل شعر پڑھا کرتے تھے: تمہاری داد ھجر، تمہاری محبت بغض، تمہارا وصل انقطاع اور تمہاری سلامتی حرب کا نام ہے۔

۱۵۶۲۰- شبلی عموماً درج ذیل شعر کہا کرتے تھے۔ محبوب کے ظہور کے بعد اس کی ہیبت کی وجہ سے دن کا سورج گم ہوگیا، حتی کا چاند بھی طلوع نہیں ہوا۔

۱۵۶۲۱- ابونصیر نیساپوری، احمد بن محمد خطیب کے سلسلۂ سند سے شبلی کے تلمیذ بکیر کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بار استاذ محترم علامہ شبلی سے سوال کیا کہ میں اللہ کو کہاں تلاش کروں پھر فرمایا ساتوں آسمان وزمین کے مالک کو تم کہاں تلاش کروگے۔ اللہ مخلوق سے پوشیدہ نہیں ہے۔ البتہ مخلوق حب دنیا کی وجہ سے اسکے مشاہدہ سے محروم ہے۔

۱۵۶۲۲- ابونصر کے حوالہ سے احمد بن محمد نہاوندی کا قول مروی ہے:

ایک بار شبلی کے غالب نامی لڑکے کا انتقال ہوگیا۔ اسکی والدہ نے افسوس میں اپنے بال کاٹ لئے۔

شبلی نے اپنی تمام ریش کا حلق کروالیا، میں نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی؟ فرمایا بالوں کو قطع کی وجہ سے میں نے ایسا کیا۔

۱۵۶۲۳- ابونصر نیشاپوری، احمد بن محمد بن خطیب، کے سلسلۂ سند سے شبلی کا قول مروی ہے: علم توحید کے ایک ذرہ پر مطلع ہونے والا تمام آسمان وزمین کو اپنی آنکھوں کی ایک پلک کے بالوں پر اٹھالے گا۔

۱۵۶۲۴- ابونصر کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

بعض حضرات کا قول ہے: اے لوگو قبروں کی ظاہری صورت سے دھوکہ مت کھاؤ، درحقیقت اللہ کو پکارنے والے قبروں میں خوش اور اس سے اعراض کرنے والے ہلاک ہونے والے ہیں۔

۱۵۶۲۵- ابوسعید عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب رازی نیساپوری کا قول ہے: شبلی سے زہد کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا قلب کو اشیاء سے رب الاشیاء کی طرف پھیرنے کا نام زہد ہے۔

۱۵۶۲۶- شبلی کا قول ہے: اللہ کی معرفت کے حصول کے بعد انسان متواضع بن جاتا ہے۔

۱۵۶۲۷- ایک شخص نے شبلی سے دعا کی درخواست کی شبلی نے جواب میں درج ذیل شعر کہا لوگوں کو مجھ سے سفارش کی درخواست کرتے

ہوئے ایک زمانہ گزر گیا، کیا کل آئندہ لیلیٰ کے سامنے میرے بارے میں کوئی سفارش کرنے والا ہے؟

۱۵۶۲۸-ایک شخص نے شبلی سے کہا صاحب محبت تو محبت کی وجہ سے کمزور ہوجاتا ہے، لیکن آپ تو قوی ہیں شبلی نے فرمایا یہ ضروری نہیں ہے۔

۱۵۶۲۹-ابوطاہر محمد بن ابراہیم کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ ناظرین کے نزدیک صنع کے اعتبار سے موجود اور ذات کے اعتبار سے مفقود ہے۔

۱۵۶۳۰-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے شبل کا قول مروی ہے:

تصوف نہ تو کلام کرنے والا حال ہے اور نہ سایہ دار آسمان ہے۔

۱۵۶۳۱-ابوبکر محمد بن احمد مغیر کا قول ہے:

ایک اور اجنبی شبلی سے مخاطب ہوکر کہنے لگے اے شبلی آپ کے لئے سب سے گفتگو حرام ہے۔

کیونکہ آپ فناء فی اللہ ہیں۔

۱۵۶۳۲-محمد بن حسین بن موسیٰ کے حوالہ سے محمد بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

شبلی نے قرآنی آیت ''یمحوا اللہ مایشاء ویثبت'' فرمایا اللہ تعالیٰ شہود عبودیت اور اس کے اوصاف سے جو چاہتا ہے ختم کردیتا ہے اور شہود ربوبیت اور اس کے دلائل سے جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے۔

۱۵۶۳۳-شبلی سے قول باری تعالیٰ ''والذین ھم عن اللغو معرضون'' کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا اللہ کے ماسواسب کچھ لغو ہے۔

۱۵۶۳۴-شبلی کا قول مروی ہے:

اغیار کی رویت سے اسرار کی حفاظت انسان پر لازم ہے۔

۱۵۶۳۵-غیرت کی دو قسمیں ہیں، (۱) غیرت بشریہ، (۲) غیرت الٰہیہ۔

۱۵۶۳۶-جعفر بن محمد کے حوالہ سے محمد بن ابراہیم کا قول مروی ہے:

شبلی کی وفاۃ کے وقت میں ان کے پاس تھا ان کی جبین عرق سے شرابور تھی، ان کے اشارہ پر میں نے ان کو وضو کرایا، میں ان کی ریش کا خلال بھول گیا، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی ریش کا خلال کیا، جسکی وجہ سے مجھ پر گریہ طاری ہوگیا۔

۱۵۶۳۷-عبدالواحد بن محمد بن عمر کے حوالہ سے بندار بن حسین کا قول مروی ہے:

شبلی اکثر درج ذیل اشعار کہتے تھے:

(۱) الگ الگ شب روز میں میرے آنسو کے اسی دریا بھی بہہ جائیں، (۲) تب مجھے پرواہ نہیں، کیونکہ نوجوان عاشق کے لئے یہ بہت کم ہیں، (۳) میرے اوپر شوق وہدیٰ کی بارش برسانے والے بادل ہیں اور میرے نیچے خواہشات کے بہنے والے چشمے ہیں۔

۱۵۶۳۸-محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

شبلی درج ذیل شعر پڑھا کرتے تھے۔

اے لوگو تم مجھے زندہ سمجھ رہے ہو، حالانکہ میں مردہ ہوں مگر ان کی وجہ سے میرے بعض بعض پر رو رہے ہیں۔

۱۵۶۳۹-احمد بن محمد بن مقسم کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

قرآنی آیت "ان فی ذلک لذکری لمن کان له قلب" اس شخص کے لئے جسکے قلب میں محبت الٰہی رچ بس گئی ہو۔

۱۵۶۴۰- منصور بن محمد مقری، احمد بن نصر بن منصور شاذانی مقری کا قول ہے:

شبلی سے کہا گیا کہ عید کی آمد کی وجہ سے لوگ اس کی تیاریوں میں مصروف ہیں، لیکن آپ پراگندہ حال ہیں، شبلی نے جواب میں درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) لوگ مجھے کہہ رہے کہ آپ نے عید کی تیاری نہیں کی، (۲) میں کہتا ہوں کہ فقر وصبر میرے دو کپڑے ہیں، ان کے نیچے میرا قلب ہے جو اعیاد وجمعوں کی خوشی دیکھنے والا ہے۔

۱۵۶۴۱- منصور بن محمد کا قول ہے: ابو فتح بن شفیع شبلی کی عیادت کے لئے گئے، شبلی نے اس وقت چیخ مار کر درج ذیل شعر کہا:

لوگوں کو میرے عاشق ہونے کا تو علم ہے لیکن میرے معشوق کا علم نہیں ہے۔

۱۵۶۴۲- محمد بن حسین بن موسیٰ کے حوالے سے ابو قاسم عبداللہ کا قول مروی ہے:

ایک روز میں شبلی کے حلقہ کے پاس کھڑا ہو گیا، اس وقت ایک سائل نے شبلی کو یا جواد کہہ کر پکارا شبلی نے چیخ کر فرمایا میں اس صفت کا اہل نہیں ہوں۔

۱۵۶۴۳- منصور بن محمد کے حوالے سے احمد بن منصور کا قول مروی ہے:

ایک روز شبلی ابو بکر بن مجاہد سے بغرض ملاقات مسجد میں تشریف لے گئے، اس وقت ابن مجاہد غائب تھے شبلی نے لوگوں سے سوال کیا تو لوگوں نے بتایا کہ وہ اس وقت علی بن عیسیٰ کے پاس ہیں۔ اسکے بعد شبلی علی کے گھر تشریف لے گئے، بیٹھنے کے بعد ابن مجاہد نے شبلی سے کہا آپ اکل وشرب اور دیگر دنیاوی چیزوں کو حرام کہتے ہو؟ شبلی نے قرآنی آیات سے جواب دیکر ابن مجاہد کو خاموش کر دیا۔

۱۵۶۴۴- احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلۂ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

میں نے ہر ذی ذل وعز کی طرف نظر کی، لیکن میری ذلت وعزت ان سے بڑی تھی۔

۱۵۶۴۵- ایک شخص نے شبلی سے توحید کے بارے میں سوال کیا؟ شبلی نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے، کیونکہ عبارۃً اس سوال کا جواب دینے والا ملحد، اشارۃً دینے والا بت پرست، اس کے بارے میں گفتگو کرنے والا غافل اور سکوت اختیار کرنے والا جاہل ہے۔

۱۵۶۴۶- شبلی سے ذکر کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا قوئی کے نسیان کا نام ذکر ہے۔

۱۵۶۴۷- شبلی سے توکل کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: توکل وہ ہے جو تمہارا بوجھ سنبھالے۔

۱۵۶۴۸- شبلی سے خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا عدم اطمنان کا نام خوف ہے۔

۱۵۶۴۹- شبلی سے رجاء کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا فقط اللہ تعالیٰ سے خلاصی کی امید وابستہ رکھنے کا نام رجاء ہے۔

۱۵۶۵۰- شبلی سے آپ ﷺ کے فرمان پر کہ میرا رزق میری تلوار کے نیچے ہے، کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا اللہ آپ کی تلوار تھی، البتہ آپ ﷺ کی ذوالفقار تلوار لوہے کا ایک ٹکڑا تھا[۱]

۱۵۶۵۱- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو عباس محمد بن حسن خشاب کے سلسلۂ سند سے شبلی کے ایک رفیق کا قول مروی ہے:

ایک بار خواب میں شبلی کی زیارت پر میں نے ان سے سوال کیا کہ اے شبلی آپ کے صحبت یافتوں میں سے کون اسعد ہے؟ شبلی

۱۔ صحیح البخاری ۴۹/۴. ومسند الامام احمد ۴۹/۴ ومسند الامام احمد ۵۰/۲، ۹۲. وسنن سعید بن منصور ۲۳۷۰ والمصنف لابن ابی شیبة ۳۱۳/۵. ومجمع الزوائد ۲۶۷/۵، ۴۹/۶. واتحاف السادة المتقین ۲۱۹/۵. وتفسیر القرطبی ۱۰۸/۸، ۱۰، ۱۴۸/۱۰، ۱۳/۱۳

نے جواب میں فرمایا: حرمات الہیہ کی تعظیم کرنے والا، ذکر الہی میں مشغول ہونے والا، حق کو قائم رکھنے والا! اور مرضیات الہیہ کی فکر کرنے والا میرے محبت یافتوں میں سے اسعد ہے۔

(۶۴۳) ابن الاعرابی

۱۵۶۵۲-سلیمان بن احمد، ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد اعرابی، حسن بن علی بن عفان، یحیٰ بن فضیل، حسن بن صالح، جناب کلبی، طلحہ بن مصرف زر بن حبیش کے سلسلۂ سند سے صفوان بن عسال کا قول مروی ہے۔ آپ علیہ السلام سے مسح علی الخفین کے بابت سوال کیا گیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات ہے۔

۱۵۶۵۳-عبدالمنعم ابن عمر کے حوالہ سے ابو سعید بن اعرابی کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے عارفین کے لئے دنیا سے خروج اور جنت میں دخول آسان فرمادیا، اگر عارف کو دنیا میں حکم دیا جائے تو وہ غم میں مرجائے، لہذا عارف کے لئے دنیا سے خروج اور جنت میں دخول لذیذ بنادیا گیا۔

۱۵۶۵۴-اللہ تعالیٰ اولیاء پر رحم فرماتے ہوئے ان کے بعض اخلاق کو اپنے دشمنوں سے پوشیدہ رکھتا ہے۔

(۶۴۴) ابو عمرو زجاجی

۱۵۶۵۵-ابوبکر رازی، کے حوالہ سے ابو عمرو زجاجی کا قول مروی ہے:

زمانہ جاہلیت میں لوگ عقول وطبائع کی مرضی کے مطابق چلتے تھے لیکن حضور علیہ السلام نے اسے اتباع شرائع کی طرف پھیر دیا، اب محاسن شریعت وقبائح شریعت کو مستحسن وقبیح سمجھنے والی عقل عقل صحیح ہے۔

۱۵۶۵۶-ابو عمرو سے حمیت کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا اخلاص کو لازم پکڑنے کا نام حمیت فی القلب اور دعوۃ کے ترک کا نام حمیت فی النفوس ہے۔

۱۵۶۵۷-امر دین کا اہتمام کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت میں سے حصہ رکھا۔

(۶۴۵) محمد بن علیان

۱۵۶۵۸-محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن احمد قراء، کے سلسلۂ سند سے محمد بن علیان کا قول مروی ہے: زہد فی الدنیا رغبت فی الآخرۃ کی دلیل ہے۔

۱۵۶۵۹-محمد بن علیان کا قول ہے۔

تقدیرات الہیہ پر رضاء اولیاء کی آیات وکرامات ہیں۔

۱۵۶۶۰-محمد بن علیان کا قول ہے: حفظ دین، صیانت نفس، اور مومنین کی حرمات کی حفاظت کا نام مروۃ ہے۔

۱۵۶۶۱-محمد بن علیان کا قول ہے۔

جس ذات کے احسانات سے ایک لمحہ کے لئے بھی روگردانی ممکن نہیں اس ذات سے کیسے غیر محبت کا معاملہ کیا جاسکتا ہے۔

(۶۴۶) احمد بن ابی سعدان

۱۵۶۶۲-محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو قاسم رازی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر بن ابی سعدان کا قول مروی ہے:

روایت کا علم رکھنے والا انسان علم درایت، علم درایت کا علم رکھنے والا انسان رعایت اور علم رعایت کا علم رکھنے والا انسان راہ حق

کا وارث ہے۔

۱۵۶۶۳-محمد بن ابراہیم بن احمد کے حوالہ سے ابوبکر بن ابی سعدان کا قول مروی ہے:

رجاء الٰہی: پر صبر کرنے والا سب کے فضل سے ناامید نہیں ہوسکتا، زبان وقلب کو رضاء الٰہی کے مطابق استعمال کرنے والا دوسروں کو وعظ ونصیحت کرتا ہے علم کے مطابق عمل کرنے والا خود ہدایت یافتہ ہوکر دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے۔

۱۵۶۶۴-احمد بن ابی سعدان کا قول ہے:

حصول راحت کے لئے سب سے پہلی چیز نفس کو روح عطا کی گئی، بعدازیں حصول علم کے لئے عقل عطا کی گئی۔

(۶۴۷) ابوخیر اقطع

۱۵۶۶۵-محمد بن حسین بن موسیٰ، احمد بن حسین رازی کے حوالہ سے ابوخیر کا قول مروی ہے:

اپنے عمل وحال پر لوگوں کو مطلع کرنے والا ریاء کار اور کذاب ہے۔

۱۵۶۶۶-اسماعیل بن نجید کا قول مروی ہے:

اہل بغداد کی ایک جماعت کو دعووں میں مشغول دیکھ کر وہ سب خاموش ہوگئے، اوران کے چہرے بھک پڑ گئے، اس وقت ابوالخیر نے ان سے فرمایا اب تمہارے دعوے کہاں گئے۔

۱۵۶۶۷-ابوالخیر کا قول مروی ہے:

حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنے، فرض کی ادائیگی کی پابندی کرنے، صالحین سے محبت کرنے اور فقراء صادقین کی خدمت کرنے والا شریف انسان ہے۔

۱۵۶۶۸-ابوالخیر کا قول ہے:

قلوب مختلف قسم کے برتنوں کی مانند ہیں۔ بعض قلوب ایمان سے پر ہیں۔ جمیع مسلمین پر شفقت اوران کے مصالح کی خبرگیری ان کی علامت ہے اور بعض قلوب نفاق سے پُر ہیں کینہ غل وغش اور حسد ان کی علامت ہے۔

۱۵۶۶۹-ابوفضل احمد بن عمران ہروی، منصور بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابوخیر اقطع کا قول مروی ہے:

صحیح ذاکر اپنے ذکر پر عوض کا مطالبہ نہیں کرتا۔

۱۵۶۷۰-ابوالخیر سے ملاقات کرنے والے ایک شخص کا قول مروی ہے:

ابوالخیر نے خواہش پر نہ چلنے کا اللہ سے وعدہ کیا ہوا تھا، ایک بار جبل لکام میں ایک درخت کا پھل خواہش کی بنا پر انہوں نے استعمال کرلیا لیکن عہد یاد آنے پر فوراً اسے ترک کردیا، البتہ معاہدہ کی خلاف ورزی پر ان کا ہاتھ قطع کردیا گیا۔

(۶۴۸) ابوعبداللہ بصری

۱۵۶۷۱-ابوعبداللہ کا قول ہے:

رضاء الٰہی کے مطابق زندگی گزارنے والے کی کرامات ظاہر ہوتی ہیں۔

۱۵۶۷۲-محمد بن حسین کے حوالہ سے محمد بن عبداللہ رازی کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ابوعبداللہ سے کسب وتوکل کی حقیقت کے بابت سوال کیا فرمایا توکل آپ ﷺ کا حال اور کسب آپ ﷺ کی سنت ہے۔ قوی لوگوں کے لئے توکل اور ضعفاء کے لئے کسب مناسب ہے۔ البتہ دونوں کے درجوں میں فرق ہے۔

۱۵۶۷۳-ابوعبداللہ کا قول مروی ہے:

احسان الٰہی کو یاد کرنا محبت الٰہی کی علامت ہے۔

۱۵۶۷۴-ابوعبداللہ کا قول ہے.

انسان کی عقل، علم اور سخاوت اسکے عیوبات پر پردہ ڈال کر اسے صدق کے احوال میں کھڑا کر دیتی ہے۔

(۶۴۹) ابوالحسن البوشنجی

۱۵۶۷۵-محمد بن عبدالرحمٰن شامی، اسماعیل بن ابی ادریس، اسماعیل بن ابراہیم بن ابی حبیبہ، داؤد بن حصین عکرمہ کے سلسلۂ سند سے ن عباس کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ تمام تکالیف سے حفاظت کے لئے ہمیں مذکورہ دعا سکھاتے تھے بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر عرق نعار ومن شر حرق النار''

۱۵۶۷۶-سلیمان ابن احمد، علی بن مبارک صنعانی کے سلسلۂ سند سے اسماعیل بن ابی اویس نے گزشتہ قول کے مانند روایت کیا ہے۔

۱۵۶۷۷-محمد بن حسین، ابوعباس محمد بن حسین خشاب بغدادی کے سلسلۂ سند سے ابوحسن البوشنجی کا قول مروی ہے:

۱۵۶۷۸-ابوحسن سے تصوف کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا پہلے تصوف کی حقیقت تھی اب صرف کا نام رہ گیا۔

۱۵۶۷۹-ابوحسن سے مروۃ کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا حرام چیزوں سے اجتناب کا نام مروۃ ہے۔

۱۵۶۸۰-محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے ابوحسن کا قول مروی ہے:

لوگ تین قسم پر ہیں۔(۱) اولیاء جن کا باطن ظاہر سے افضل ہوتا ہے۔(۲) علماء جن کا ظاہر و باطن برابر ہوتا ہے، (۳) جہال جنکے ظاہر و باطن میں یکسانیت نہیں ہوتی

۱۵۶۸۱-ابوحسن سے محبت کے بابت سوال کیا گیا فرمایا اللہ کی رضاء کے مطابق کام کرنے کا نام محبت ہے۔

۱۵۶۸۲-ابوحسن کا قول مروی ہے:

اللہ کے ماسوا سے استغناء کا نام محبت ہے۔

۱۵۶۸۳-انہی کا قول ہے: اول ایمان آخر کے ساتھ لٹکایا ہوا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ایمان لا الہ الا اللہ کے ساتھ باندھا ہوا ہے اور اسلام لٹکا ہوا ہے شریعت کو اخلاص کے ساتھ ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اور انہیں نہیں حکم دیا گیا مگر اللہ کی عبادت کا دین میں خالص ہوکر۔

۱۵۶۸۴-محمد بن حسین، محمد بن عبداللہ حافظ کے سلسلۂ سند سے ابوحسن کا قول مروی ہے:

ہمارے نزدیک خیر منازل اور شر صفت کا نام ہے۔

۱۵۶۸۵-ابوحسن فتوۃ کے بابت سوال کیا گیا۔

فرمایا حسن مراعاۃ اور دوام مراقبہ کا نام ہے۔

(۶۵۰) قاسم سیاری

۱۵۶۸۶-محمد بن ابی یعقوب، قاسم بن قاسم سیاری مروزی، ابوموجہ محمد بن عمرو، محمد بن حسین بن موسیٰ، عبدالواحد بن علی سیاری، ابوعباس قاسم بن قاسم سیاری احمد بن عباد بن سلم، محمد بن عبیدۃ نافقانی، عبد بن عبیدۃ عامری، سورۃ بن شداد زاہد، سفیان ثوری، ابراہیم بن ادہم موسیٰ

بن یزید، اویس قرنی کے سلسلۂ سند سے علی بن ابی طالب کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء حسنیٰ ہیں، ان کے ساتھ دعا کرنے والے کے لئے جنت واجب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔[1]

۱۵۶۸۷-محمد بن حسین، عبدالواحد، قاسم بن قاسم کا قول مروی ہے:

مقدار میں گناہ لکھے جانے کے باوجود کیسے انسان اس سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

۱۵۶۸۸-قاسم سیار کا قول ہے:

معرفت قلب کی حیاۃ ہے، اور معرفت کے بعد انسان متواضع بن جاتا ہے، اور قالب کو صادق بنانے کے بعد اللہ اس کی زبان پر حکمت کے کلمے جاری کر دیتا ہے۔

۱۵۶۸۹-انہی کا قول مروی ہے:

طمع مشاہدات کے انوار قطع کر دیتی ہے۔

۱۵۶۹۰-قاسم سیاری کا قول ہے:

ربوبیت نفاذ امر اور عبودیت معبود کی معرفت کا نام ہے۔

۱۵۶۹۱-بعض حکماء سے معاش کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا اس ذات کے پاس جو بلاوجہ کسی کے رزق میں کمی کرے۔

۱۵۶۹۲-قاسم سیاری کا قول ہے: اللہ تعالیٰ نے ہر شئے اپنی سطر کے نیچے ظاہر فرمائی ہے۔

(۶۵۱) جعفر خلدی

۱۵۶۹۳-جعفر بن نصیر، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن بکر سہمی، حمید کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام کے دور میں ایک شخص آپ ﷺ سے اسلام کے بارے میں سوال کرتا تھا، پھر شام تک اسلام دنیا و مافیھا اس کے نزدیک محبوب بن جاتا تھا۔

۱۵۶۹۴-جعفر بن محمد، موسیٰ بن ہارون، عقبہ بن مکرم، یونس بن بکیر، خالد بن یسار کے سلسلۂ سند سے مسیب بن دارم کا قول مروی ہے:

حضرت عثمان کے قاتل نے گناہ کی معافی کے لئے معرکہ میں قتل ہونے کی بہت کوشش کی، لیکن ان کے اردگرد والے سب قتل ہو گئے اس شقی کی وفات بستر پر ہوئی۔

۱۵۶۹۵-جعفر کا قول مروی ہے: ریاء اور اخلاص میں فرق یہ ہے کہ ریاء میں انسان نام ونمود اور اخلاص میں وصول الی اللہ کا ارادہ کرتا ہے۔

۱۵۶۹۶-جعفر کا قول مروی ہے:

مسلمانوں کی حرمت کی تعظیم اور نفس کو حقیر جاننے کا نام فتوۃ ہے جعفر نے بعض ساتھیوں سے فرمایا: دعویٰ سے اجتناب کر کے اور امر کا التزام کرو۔ جنید فرمایا کرتے تھے اخلاص سے عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جھوٹے دعووں سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۵۶۹۷-جعفر سے عقل کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا: ہلاکت کے موقع سے حفاظت کرنے والی عقل ہے۔

۱۵۶۹۸-ابو جعفر سے ارشاد ربانی '' ومن یکفر بالایمان فقد حبط عمله '' کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا اللہ کی معرفت میں

---

[1] صحیح البخاری ۳/۲۵۹، ۲۵۰/۹، ۱۳۵. وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۶ وفتح الباری ۳۵۳/۵، ۳۷۷/۱۳.

کوشش نہ کرنے والے کی خدمت غیر قابل قبول ہے۔

(۶۵۲)ابوبکر طمستانی

۱۵۶۹۹-ابوبکر طمستانی کے سلسلۂ سند سے ابو حامد احمد بن محمد بن رستہ جمال صوفی کا قول مروی ہے:

اے لوگو، لوگوں سے مجالس قلیل اور اللہ سے کثیر کرو۔

۱۵۷۰۰-ابوبکر طمستانی کا قول ہے۔

صراط مستقیم واضح اور قرآن وسنت ہمارے سامنے ہے۔ کتاب وسنت کی اتباع کرنے نفس، مخلوق اور دنیا کو پس پشت ڈالنے اور قلبی طور پر اللہ کی طرف ہجرت کرنے والا شخص صادق، مصیب اور آثار صحابہ کی اتباع کرنے والا ہے۔ کیوں کہ آباء واجداد وطنوں کو خیر باد کہنے کی وجہ سے صحابہ کو سابقین کا لقب عطاء کیا گیا لہٰذا ان کی پیروی کرنے والا بھی ان ہی میں سے شمار ہوگا۔

۱۵۷۰۱-انہی کا قول مروی ہے:

نفس سے نفس کے بجائے اللہ کے ذریعہ خروج ممکن ہے۔

۱۵۷۰۲-ابوبکر کا قول مروی ہے

اللہ اور اپنے درمیان صدق اختیار کرنے والے کو اس کا صدق لوگوں کے ساتھ محبت سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۵۷۰۳-طمستانی کا قول ہے:

کاذب انسان کو دنیا کی فضولیات کی طرف لگا دیا جاتا ہے۔

۱۵۷۰۴-انہی کا قول مروی ہے:

نفس آگ کی مانند ہے کہ ایک طرف سے اس سے اطمینان کے بعد دوسری طرف سے خطرہ ہوتا ہے اسی طرح نفس سے بھی انسان کو بھی مطمئن نہیں ہونا چاہیے۔

۱۵۷۰۵-طمستانی کا قول ہے:

اے انسان لیت ولعل سے اجتناب کر کے حوصلے سے کام کر، کیونکہ حوصلہ ہی تمام اشیاء کا مقدمہ ہے۔

(۶۵۳)ابوعباس احمد دینوری

۱۵۷۰۶-محمد بن حسین، بن موسیٰ، عبداللہ بن علی طوسی کے سلسلۂ سند سے ابوعباس دینوری کا قول مروی ہے:

اعیان کے مکاشفات کا تعلق ابصار اور قلوب کے مکاشفات کا تعلق اتصال سے ہے۔

۱۵۷۰۷-دینوری کا قول ہے:

اللہ کے ماسویٰ کی نفی ذکر کی ابتداء اور ذکر الٰہی میں فنائیت اسکی انتہاء ہے۔

۱۵۷۰۸-انہی کا قول مروی ہے:

اللہ نے کچھ لوگوں کو معرفت کی عدم صلاحیت کی وجہ سے خدمت میں مشغول کر دیا۔ اور جن میں خدمت کی بھی صلاحیت نہیں تھی ان کو کسی کام میں نہیں لگایا۔ نیز فرمایا اختیار کے مراتب تک صرف صدق کے ذریعہ رسائی ممکن ہے۔

۱۵۷۰۹-انہی کا قول مروی ہے: محب رضاء الٰہی کے حصول کے خاطر تکالیف برداشت کرتا ہے۔

۱۵۷۱۰-فرمایا شعر: میں نے تجھے دیکھا میرا دور ہونا بھی مجھے تیرے قریب کرتا ہے پس میں اپنے نفس سے دور ہوتا چلا گیا تا کہ تیرا قرب

پاؤں۔

(۶۵۴) احمد بن عطاء

۱۵۷۱۱- ابوفضل ہروی بن عطاء سے قبض وبسط کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا قبض اسباب فناء کی اور بسط اسباب بقاء کی ابتداء ہے۔

۱۵۷۱۲- احمد بن عطاء کا قول ہے: وجد کی ابتداء ذوق سے ہوتی ہے۔

۱۵۷۱۳- محمد بن حسین، ابونصیر طوسی کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ روذباری کا قول مروی ہے:

خواب میں مجھ سے کسی نے سوال کیا کہ نماز میں کونسی شئے سب سے زیادہ صحیح ہونی چاہیے؟ میں نے کہا قصد کی صحت، اس وقت مجھے بذریعہ ندا بتایا گیا کہ مقصود کی رؤیت قصد کی رویت کے اسقاط کے ساتھ تام ہوتی ہے۔

۱۵۷۱۴- انہی کا قول مروی ہے:

اضداد کی ہم نشینی نقصان دہ اور اشکال کی ہمنشینی نفع بخش ہے مجالست کی صلاحیت والے میں موانست کی صلاحیت کا ہونا لازمی نہیں ہے۔

اور موانست کی صلاحیت والے میں اسرار کی حفاظت کی صلاحیت کا ہونا لازمی نہیں ہے۔ کیونکہ اسرار کے محافظ تو فقط امناء ہی ہوسکتے ہیں۔

۱۵۷۱۵- ابن عطاء کا قول ہے:

قرآن کریم کے بیان کے مطابق خشوع فی الصلاۃ فلاح کی علامت ہے۔

(۶۵۵) بندار بن حسن

۱۵۷۱۶- محمد بن حسین، علی بن عبداللہ بن مبشر واسطی، محمد بن سنان، عبدالرحمن بن مہدی، مالک بن انس، سعید مقبری کے سلسلۂ سند سے ابوسلمہ کا قول مروی ہے:

میں نے حضرت عائشہؓ سے آپ ﷺ کی رمضان کی نماز کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے جواب میں فرمایا آپ ﷺ رمضان غیر رمضان میں گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے اولاً چار رکعت پھر چار رکعت، اس کے بعد تین رکعت، میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ یارسول اللہ آپ ﷺ قبل از وتر سو جاتے ہو؟ فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا قلب بیدار رہتا ہے۔

۱۵۷۱۷- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب قعنبی نے مالک کے حوالہ سے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا گیا ہے۔

۱۵۷۱۸- عبدالواحد بن محمد بن بندار کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے بندار بن حسن سے صوفی اور متکری کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا نفس کو تکلفات سے پاک کر کے حق پر لانے والا صوفی اور تکلفات اختیار کر کے ریاء ونمود کے لئے کام کرنے والا متکری ہے۔

۱۵۷۱۹- بندار بن حسین کا قول ہے:

اے انسان نفس سے نزاع مت کر، اسے اس کے مالک کے حوالہ کردے، اسکے ساتھ جو چاہے کرے۔

۱۵۷۲۰- بندار کا قول ہے:

اے انسان امیدوں کو منقطع کردے۔

۱۵۷۲۱- انہی کا قول ہے:

قلب ایک ٹکڑا ہے جو انوارات کا محل ہے۔ اور اس کے ذریعہ اعتبار صحیح ہوتا ہے بحکم قرآن اللہ تعالی نے قلب کو امیر بنایا ہے۔

(۶۵۶) ابن حنیف

۱۵۷۲۲- ابوبکر محمد بن احمد بن شاذ حرمز، زید بن اخرم، ابوداؤد، شعبہ، عبداللہ بن دینار کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: معراج کے وقت میں نے آسمانوں پر گریہ کے ساتھ مناجات کی آواز سنی، میں نے حضرت جبرئیل سے سوال کیا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ میں نے پوچھا یہ ایسا کیوں کر رہے ہیں فرمایا معرفت الٰہیہ کے حصول کی وجہ سے۔[۱]

۱۵۷۲۳- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، شعیب بن احمد دارائی خلیل ابوعمرو عیسیٰ بن مساور، مروان بن معاویہ، قنان بن عبداللہ نہمی، ابن ظبیان، ابوعبیدۃ بن عبداللہ بن مسعود، کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے معراج کے موقع پر آسمانوں پر آواز سن کر میں نے اس کے بابت حضرت جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں جو اللہ تعالیٰ سے مناجات کر رہے ہیں۔

۱۵۷۲۴- ابن حنیف سے وجد کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا!

محبوب کے ذکر کے پیش آنے کے وقت قلب کا جوش مارنا وجود کہلاتا ہے۔ نیز ان سے خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا اللہ کی قہاریت کے علم کی وجہ سے قلب کے اضطراب کا نام خوف ہے۔

۱۵۷۲۵- ابن حنیف سے ریاضت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا خدمت کر کے نفس کو مغلوب کرنے کا نام ریاضت ہے نیز فرمایا اللہ سے بعید کرنے والے کاموں سے اجتناب کا نام تقویٰ ہے۔

۱۵۷۲۶- انہی کا قول مروی ہے:

اللہ پر اعتماد کا نام توکل ہے۔

۱۵۷۲۷- فرمایا احکام مغیبات کے ذریعہ اسرار کی تحقیق کا نام یقین ہے۔

۱۵۷۲۸- ابن حنیف کا قول ہے:

من جانب اللہ بیان کردہ مغیبات پر قوی یقین کے ساتھ قلب کے مطلع ہونے کا نام مشاہدہ ہے۔

۱۵۷۲۹- انہی کا قول ہے: قلوب کے علی الانفراد اسماء الٰہی اور توحید الٰہی کے اقرار کا نام توحید ہے۔ قلوب کے مغیبات کی تصدیق کا نام ایمان ہے۔

عبودیت الٰہی اور اطاعت الٰہی کے التزام کا نام افعال ایمان ہے خدمت کے التزام کا نام انابت ہے۔ کرم الٰہی کے مشاہدہ کے سبب قلوب کے سکون حاصل کرنے کا نام رجاء ہے فضل الٰہی اور اللہ کے وعدوں سے خوش ہونے کا نام حقیقت رجاء ہے دنیا سے کلی طور پر انقطاع کا نام زہد ہے۔ قوت لایموت پر اکتفاء کا نام قناعت ہے۔ مفقود سے صرف نظر اور موجود سے استغناء اختیار کرنا قناعت کی حقیقت ہے۔

۱۵۷۳۰- ابن ذکر کے بابت سوال کیا گیا؟

فرمایا مذکور ایک، ذکر مختلف اور ذاکرین کے قلوب کے محل متفاوت ہیں۔ اطاعت الٰہی کے لزوم کا نام ذکر ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

۱۔ کنز العمال ۳۲۳۸۹۔

اللہ کی اطاعت کرنے والا گویا اسکا ذکر کرنے والا ہے۔ پھر ذکر کی دو قسمیں ہیں (۱) ظاہر، (۲) باطن۔ تہلیل، تحمید، تلاوۃ قرآن مجید ذکر ظاہر ہے۔

قلوب کا معرفت الٰہی، اسماء الٰہی اور صفات الٰہی، پر مطلع ہونا ذکر باطن ہے۔ پھر ذکر ذاکرین کی ترتیب کے مطابق مرتب ہوتا ہے چنانچہ خائفین کا ذکر وعید کے بقدر، راجین کا ذکر وعدہ پر یقین کے بقدر، مراقبین کا ذکر علم الٰہی پر مطلع ہونے کے بقدر اور متوکلین کا ذکر کشف کے بقدر مرتب ہوتا ہے۔

اھل اصبہان کی محدثین کی ایک جماعت

۱۵۷۳۱- ابراہیم بن اسحٰق، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، علی بن حجر، یوسف بن زیاد، اسماعیل بن ابی متید، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم کے سلسلۂ سند سے علی بن ابی طالب کا قول مروی ہے: اے لوگو قبول عمل کے لئے اہتمام سے عمل کرنے کی کوشش کرو۔ کیوں کہ عمل بلا تقویٰ غیر قابل قبول ہے: لیکن مع التقویٰ عمل قلیل بھی قابل قبول ہے۔

۱۵۷۳۲- محمد بن احمد بن حسین، احمد بن عثمانی بن ابی شیبہ، ابونعیم ضرار بن صرد علی بن ہشام بن یزید، محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع، عمر بن علی حسین کے والد کے سلسلۂ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے:

مسلمانوں کی حرمت کی تعظیم اور ان سے محبت کرنے والا لوگوں کا خیر خواہ اور عالم ہے۔

۱۵۷۳۳- عمر بن محمد بن عبد الصمد، حسین بن محمد بن غفیر بن علی سیر، خلف بن تمیم، عمر الرحال، علاء، بن مسیب، عبد خیر کے سلسلۂ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے:

مال و اولاد کی کثرت کے بجائے علم، حلم عبادت کی زیادتی نیکی، شکر اور گناہ پر توبہ انسان کے لئے خیر کی علامت ہے۔ دنیا میں دو شخصوں کے علاوہ کسی کے لئے خیر نہیں ہے۔ (۱) گناہ کر کے اس پر توبہ کرنے والا انسان، (۲) خیر کی طرف سبقت کرنے والا انسان۔

۱۵۷۳۴ اسلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، عبد اللہ بن عثمان بن خثیم، شہر بن حوشب کے سلسلۂ سند سے اسماء بنت یزید کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

ذاکرین اور عزت نفوس، طلب دنیا اور قبول خلق کے بجائے عزت اسلام اور لوگوں کی نجات کے لئے بات کرنے والا تم میں سے بہترین انسان ہے۔ یہی لوگ اپنے علم ورائے سے صحیح معنیٰ میں کام لیکر اسلام کے تبع اور قرآن وسنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے ہیں۔

خشوع ان کا لباس، ورع ان کی زینت، علم ان کی خشیت ذکر ان کا کلام، سکوت ان کا فکر ہے۔ وہ لوگوں کے خیر خواہ ان کے عیوب سے صرف نظر کرنے والے ہیں۔ زہد فی الدنیا اور رغبت الی الآخرۃ ان کی وعید ہے۔

(۶۵۷) نعمان بن عبد السلام

۱۵۷۳۵ ابو محمد بن حیان کے حوالہ سے ابو عبد اللہ کسائی کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے خواب دیکھا کہ سورۂ یٰس پر ایک فرشتہ دوسرے فرشتہ کو کوچ کا کہہ رہا ہے۔ دوسرے نے جواب میں کہا نعمان بن عبد السلام کی نماز میں مشغولیت کی حالت میں میں کیسے کوچ کروں۔

(۶۵۸) ابن معدان

۱۵۷۳۶- ابن معدان کا قول ہے:
صاحب دنیا نا کام ہے۔ اکثر تمثیل کے طور پر درج ذیل شعر پڑھا کرتے تھے۔
اے انسان دارالھوان میں دنیا سے اجتناب کے ساتھ ہی نجات ممکن ہے۔

(۶۵۹) عامر بن حمدویہ

آپ زاہدین میں سے ہیں، ثوری کی صحبت اختیار کر کے ان سے مسائل روایت کئے۔

(۶۶۰) عصام بن یزید

آپ تیرہ سال تک ثوری کی خدمت میں رہے، امیر المؤمنین مہدی کے پاس ثوری کے قاصد بن کر گئے، مہدی نے آپ کو مال و دولت ہدیہ کیا جسے آپ نے قبول نہیں کیا۔ واپسی پر ثوری سے کہا آپ خود مہدی کے پاس کیوں نہیں جاتے ہو؟ ثوری نے فرمایا ان کی تکلیف سے خوف کے بجائے مجھے ان کے اکرام سے خطرہ ہے۔
ثوری کی وفات کے بعد اصبھان جا کر سکونت اختیار کر لی تھی۔

(۶۶۱) موسیٰ بن مساور

۱۵۷۳۷- ابو محمد بن حیان کے بارے میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ وفات کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا تو ان سے سوال کیا گیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا: فرمایا ایک خاتون کا سامان اٹھانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی۔

(۶۶۲) محمد بن ولید

آپ اہل مدینہ میں سے ہیں۔ ثوری سے سماع کیا ہے۔ ابدال میں ان کا شمار تھا۔ مستجاب الدعوات تھے۔

(۶۶۳) محمد بن نعمان

۱۵۷۳۸- ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن صبیح کے سلسلۂ سند سے محمد بن نعمان کا قول مروی ہے:
ایک لاکھ دینار صدقہ کرنے سے ایک دینار تاریکی میں ڈال دینا مجھے زیادہ پسند ہے۔
۱۵۷۳۹- ابو احمد بن حیان، محمد بن حسین بن مہلب، محمد بن عاصم کے سلسلۂ سند سے محمد بن نعمان کا قول مروی ہے:
متکبر کا عمل غیر قابل قبول ہے۔

(۶۶۴) صالح بن مہران

۱۵۷۴۴- عبداللہ بن محمد، احمد بن علی بن جارود، محمد بن عاصم کے سلسلۂ سند سے صالح بن مہران کا قول مروی ہے:
بلا آلہ کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اسلام کا آلہ علم ہے غیر متقی عالم کی اتباع مت کرو۔
۱۵۷۴۵- انہی کا قول مروی ہے:
دنیا کی مفاتیح سے دنیا کے بجائے آخرۃ کھل گئی۔

۱۵۷۴۶-ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، محمد بن عاصم کے سلسلۂ سند سے ابوسفیان کا قول مروی ہے:
ورع کی دو قسمیں ہیں۔(۱) صواب، (۲) احمق۔ صواب تو یہ ہے کہ تم کسی سے سوال کرو کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب میں کہے میں بازار سے۔ احمق یہ ہے کہ تمہارے مذکورہ سوال کے جواب میں کوئی کہے من المسجد انشاء اللہ۔
۱۵۷۴۷-انہی کا قول مروی ہے:
غیر اللہ کے لئے کئے جانے والا عمل گناہ ہے۔ اور اخلاص یقین کا نام ہے۔

(۶۶۵) عبداللہ بن خالد

۱۵۷۴۸-ابومحمد بن حیان، ابوعبداللہ سیلمی کے حوالہ سے یحییٰ بن مطرف کا قول مروی ہے:
ایک روز عبداللہ بن خالد قاضی عدالت جا رہے تھے، ان کے غلام نے ان کا بریف کیس اٹھا رکھا تھا ایک شخص کا راستہ میں گدھے سے سامان گر گیا، اس نے ابن خالد سے مدد طلب کی ابن خالد نے اس کا سامان گدھے پر رکھوا دیا۔ ایک روز عدالت میں فیصلے کے بعد محکوم علیہ نے ان کو کچھ کہہ دیا۔ اسی وقت سب کچھ چھوڑ کر چلے گئے، پھر کبھی عدالت نہیں آئے۔

(۶۶۶) رجاء بن صہیب

۱۵۷[illegible]-رجاء بن صہیب کا قول ہے:
دار دنیا وصول جنت کے لئے ایک راستہ ہے۔ دنیا کو راستہ بنانے والا دنیا سے نقصان نہیں اٹھاتا۔ دنیا عاقلوں کے لئے ایک راستہ ہے جسکے ذریعہ وہ آخرۃ کی طرف کوچ کرتے ہیں۔

(۶۶۷) عبداللہ بن داؤد

۱۵۷۵[illegible]-محمد بن یحییٰ بن مندۃ کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن داؤد کا قول مروی ہے:
خواہش پرست انسان سے دین کی خاطر بغض رکھنا حق کی علامات سے ہے۔ کیوں کہ حق سے محبت رکھنے والے انسان کے لئے یہ چیز لازم ہے۔

(۶۶۸) ابراہیم بن عیسیٰ

۱۵۷[illegible]-ابومحمد بن حیان، حیوۃ بن ابی شداد ابوجعفر روانی کا قول مروی ہے۔
میں ایک شب ابراہیم بن عیسیٰ کے پاس تھا، تہجد میں انہوں نے یہود و نصاریٰ کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا اللہم اہدہم. دعا سے فارغ ہو کر فرماتے اے باری تعالیٰ اگر آپ نے میرے لئے دخول دوزخ کا فیصلہ کرلیا ہے تو تمام لوگوں کے بجائے مجھے اتنا عظیم الجثہ بنا دے کہ خالی مجھ سے دوزخ پر ہو جائے نیز فرمایا کرتے تھے۔ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھنا، اس کے وعدہ پر یقین کرنا، دل کی کورتیب قرآن کو دلیل، شوق کو سواری، نماز کو خزانہ صبر کو وزیر، اور حیاء کو امیر بنانا مؤمن کا وطیرہ ہے۔
۱۵۷[illegible]-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس احمد بن محمد بزاز مدنی، ابراہیم بن عیسیٰ زاہد، احمد دینوری، عبدالعزیز بن یحییٰ، اسماعیل بن عیاش، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار، ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:
ایک بار آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آنے والا ہے۔ آپ تین روز تک مسلسل یہ الفاظ فرماتے

رہے، اور تینوں روز حضرت معاویہ تشریف لاتے رہے۔

(۶۶۹) عبدالوہاب الضبی

۱۵۷۵۳-عبدالوہاب کا قول ہے:

ہر شئے کی ابتداء ہوتی ہے اور خیر کی ابتدا استغفار ہے۔

(۶۷۰) حامد شاذۃ

۱۵۷۵۴-ابی محمد بن احمد بن ابی یحییٰ، حامد بن مسور، از ہر بن سعید کے سلسلۂ سند سے محمد بن ابی ہریرۃ کا قول مروی ہے:

فرمان رسول اللہ ﷺ ہے: نیکی کے فقط ارادہ پر ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ اور کرنے پر ثواب میں دس سے سات سو گناہ اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

(۶۷۱) اسد بن عاصم

۱۵۷۵۵-عبداللہ بن حسین بن بندار سید بن عاصم، حسین بن حفص، سفیان، یونس بن عبید، شعیب کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے حضرت صلیۃ کو آزاد فرما کر ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

۱۵۷۵۶-عبداللہ بن محمد، ابوعلی بن ابراہیم، اسید بن عاصم، اسماعیل بن عمر، قیس بن عمار، دہنی، عطیہ کے سلسلۂ سند سے ابوسعید کا قول مروی ہے:

میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اے لوگو قرآن کی ایک آیت کا انکار کرنے والا، اللہ پر کذب کا افتراء کرنے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا انسان بے دین ہے۔

(۶۷۲) ابوجعفر فریابی

۱۵۷۵۷-ابی محمد بن یحییٰ بن مندۃ، احمد بن معاویہ، حسین بن حفص، ابراہیم، ابن سعید، اعمش، عمرو بن مرۃ حمصی، کے سلسلۂ سند سے ابوالبختری کا قول مروی ہے۔

آپ ﷺ کے زمانہ میں ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا، صحابہؓ نے اسے پکڑ کر گالیاں دینا شروع کر دیا۔ آپ علیہ السلام نے ان کو گالی گلوچ سے منع کر کے اس پیشاب پر پانی ڈالنے کا حکم فرمایا۔ پھر فرمایا تمہیں لوگوں کی گمراہی کے بجائے ان کی ہدایت کی کوشش کے لئے بھیجا گیا ہے اس لئے تم معاند کے بجائے معلم بنو اس شخص کو سمجھاؤ، دوسرے روز وہ پیشاب کرنے والا دیہاتی آیا اور اس نے کہا اے اللہ آپ علیہ السلام اور فقط میری مغفرت فرما۔ صحابۂ کرامؓ نے حسب سابق اس کے ساتھ وہی دشنام بازی والا معاملہ

آپ علیہ السلام نے پھر فرمایا تم لوگوں کو گمراہی کرنے کے بجائے ان کی ہدایت کی کوشش کے لئے بھیجے گئے ہو اس لئے معاند کے لئے معلم بنو، اور اس شخص کو سمجھاؤ۔[۱]

۱۵۷- عبداللہ، محمد بن یحیٰی بن مندۃ، احمد بن معاویہ، حسین بن حفص، ابو ہانی بن سفیان اعمش، کے سلسلۂ سند سے ابراہیم تیمی کا قول ہی ہے:

بعض اوقات ایک ماہ بلکہ دو ماہ تک مجھ پر بلا اکل و شرب گزر جاتے ہیں۔

۱۵۷- ابی و ابو محمد بن حیان، محمد بن یحیٰی ابن مندۃ، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، نعمان بن سفیان، منصور بن صفیہ کی والدہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام نے مردوں کو گالی دینے سے منع فرمایا: نیز آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز نامہ اعمال میں کثیر استغفار والے کے لئے خوشخبری ہے۔[۲]

۱۵۷- عبداللہ بن محمد بن یحیٰی بن مندۃ، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، ابن ہانی، محمد بن ربیع، ثوری، حماد بن یحیٰی اجلح، محمد بن واسع کے سلسلۂ سند سے مطرف بن شخیر کا قول مروی ہے:

خیر خواہ کے ساتھ خیر خواہی کا اور عدم خیر خواہ کے ساتھ عدم خیر خواہی کا معاملہ کیا جاتا ہے۔

۱۵۷- ابی، محمد بن یحیٰی، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، نعمان، سفیان کے سلسلۂ سند سے یحیٰی بن ابی سعید کا قول مروی ہے:

دو مسلمان معروف اور غیر معروف میں سے غیر معروف افضل ہے۔

(۶۷۳) احمد بن محمد بن اسحٰق

۱۵۷۶- ابی، محمد بن احمد بن یزید زہری، ابو عیسیٰ، اصمعی، ابو طلحہ، ابو رجال، عمرۃ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: کھجور سے خالی گھر والے بھوک کا شکار ہوتے ہیں۔

(۶۷۴) موسیٰ فزار

۱۵۷۶۳- ابو محمد بن حیان کا قول ہے: موسیٰ بن فزاز صاحب فضل و عبادۃ تھے، گھر میں گوشہ نشین ہو کر اللہ اور اس کے رسول کے ذکر سے انسیت حاصل کرنے والے تھے۔

۱۵۷۶۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحیٰی بن مندۃ، موسیٰ بن عبدالرحمٰن، ابیہ، نعمان، سفیان، عمرو بن دینار، ابو زبیر کے سلسلۂ سند سے جابر کا قول مروی ہے:

فرمان رسول اللہ ﷺ ہے۔

۱۔ کنز العمال ۲۹۴۸۱

۲۔ سنن ابن ماجۃ ۳۸۱۸۔ وتاریخ أصبهان ۱/ ۳۳۰، وتاریخ بغداد ۹/ ۱۱۱۔ والترغیب والترهیب ۲/ ۲۶۸۔ والدر المنثور ۴/ ۱۸۲۔ ومشکاۃ المصابیح ۲۳۵۶۔ وکشف الخفا ۲/ ۱۳۔

ہاتھ سے لقمہ گرنے کے بعد اسے صاف کر کے کھالو۔ اس کو شیطان کے لئے مت چھوڑو کھانے سے فارغ ہو کر ہاتھ کو کپڑے سے صاف کرنے کے بجائے خوب اچھی طرح چاٹ لو، کیوں کہ نا معلوم کھانے کے کس لقمہ میں برکت ہے۔[1]

(۶۷۵) احمد بن مہدی

۱۵۷۶۵ علی بن احمد بن محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے احمد بن محمد کا قول مروی ہے:

ایک بار ایک بغدادی خاتون میرے پاس آ کر کہنے لگی آپ میری پردہ پوشی فرمائیں اللہ آپ کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ میں نے اس سے اسکی تفصیل دریافت کی؟ اس نے کہا میں حاملہ ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ میں لوگوں پر ظاہر کروں کہ یہ حمل آپ کا ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلی گئی کچھ روز بعد محلہ کے امام نے ایک جماعت کے ہمراہ مجھے اس کے ہاں میمون لڑکے کے پیدا ہونے کی خوشخبری سنائی میں نے محلہ کے امام کے ذریعہ اس خاتون کے پاس نفقہ کے لئے دو دینار پہنچا دیئے۔ اس کے بعد میں ہر ماہ اس کے پاس دو دینار پہنچاتا رہا۔ پھر دو سال بعد اس بچہ کا انتقال ہو گیا لوگ تعزیت کے لئے میرے پاس آئے اس وقت بھی میں نے ان پر اس کا راز فاش نہیں کیا۔ پھر ایک شب وہ خاتون میرے پاس آئی اور میرے دیئے ہوئے تمام دینار واپس کر کے مجھ سے کہا اللہ آپ کی اسی طرح پردہ پوشی فرمائے جس طرح آپ نے میری پردہ پوشی فرمائی۔ میں نے اس سے کہا یہ دینار تو میری طرف سے بچہ کے لئے عطیہ تھا۔ اسکی وفات کے بعد تم اس کی وارث ہو، اس لئے ان کا جو چاہو کرو مجھے اس سے کوئی غرض نہیں۔

۱۵۷۶۶۔ ابو محمد بن حیان کا قول مروی ہے:

احمد بن مہدی بڑے ذی ثروۃ انسان تھے، لیکن وہ تمام مدائن علم پر خرچ کرتے تھے۔ چالیس برس تک بلا بستر فرش پر سوئے۔

۱۵۷۶۷۔ احمد بن جعفر بن سعید، احمد بن مہدی عمر بن خالد مصری، عیسیٰ بن یونس، سفیان، منصور، ہلال بن یساف، اغر کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرۃ کا قول مروی ہے:

کلمہ شہادت پڑھنے والا بالآخر جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

۱۵۷۶۸۔ ابراہیم بن یوسف، احمد بن مہدی، سلیمان بن ایوب بن سلیمان بن عیسیٰ بن موسیٰ بن طلحہ عبیداللہ، ابی، جدی، موسیٰ بن طلحہ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

احد سے واپسی پر آپ علیہ السلام نے منبر پر چڑھ کر قرآنی آیت "رجال صدقوا ماعاھدو اللہ علیہ" تلاوت فرمائی ایک شخص نے آپ علیہ السلام سے ان لوگوں کی علامت کے بابت سوال کیا اس وقت میں دو سبز کپڑوں میں ملبوس تھا۔ آپ علیہ السلام نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ ان ہی میں سے ہے۔[2]

۱۵۷۶۹۔ ابو عمر محمد بن عبداللہ بن محمد بن معروف، ابی یحیٰی بن سعید، ہیثم بن حکیم کے سلسلۂ سند سے ابو درداء کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: کلمہ شہادت پڑھنے والا بالآخر جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الأشربۃ ۱۳۵، وسنن ابی داؤد ۳۸۴۵. ومسند الامام أحمد ۳/ ۱۰۰. وسنن الدارمی ۲/ ۹۶، والسنن الکبری للبیھقی ۷/ ۲۷۰، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۸/ ۱۰۹. والکامل لابن عدی ۶/ ۲۱۳۷.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/ ۷۶. وتاریخ ابن عساکر ۷/ ۸۰. وتفسیر ابن کثیر ۶/ ۳۹۴. وتفسیر القرطبی ۲۱/ ۹۳.

(۶۷۶) ہارون رائی

۱۵۷۷۰-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، ابوعبدالرحمٰن رائی، دحیم، ابن قدید، یحییٰ بن ابی خالد ابن ابی سعید انصاری کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: ندامت توبہ کا نام ہے اور گناہ کر کے توبہ کرنے والا گناہ نہ کرنے والے کی مانند ہے۔

۱۵۷۷۱-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، ابوعبدالرحمٰن، رائی، ہارون بن سعید، عبدالعزیز بن عمران، عبداللہ بن صالح، معاویہ بن صالح علی بن ابی طلحہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

قرآنی آیات ۳" یا ایھاالذین آمنوا لاتقدموا" کا مطلب قرآن وسنت کے خلاف بات نہ کرنا ہے۔

(۶۷۷) عباس بن اسماعیل

۱۵۷۷۲-ابی، احمد بن جعفر بن ہانی کے سلسلۂ سند سے محمد بن یوسف کا قول مروی ہے:

ایک بار عباس بن اسماعیل کو بیماری کی حالت میں متاسف دیکھ کر میں نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی، انہوں نے فرمایا: بیماری کی وجہ سے ماہانہ تیس قرآن کریم کی تکمیل میں خلل آنے کی وجہ سے میں متاسف ہوں۔

۱۵۷۷۳-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن کوثہ اصبہانی، عباس طاہری، حسین بن فرج کے سلسلۂ سند سے ابن مبارک کا قول مروی ہے:

اگر فضیلت جماعت میں ہے تو سلامتی وحدۃ میں ہے۔

۱۵۷۷۴-ابی، احمد بن عبداللہ بن خلیفہ صفار، محمد بن یوسف صوفی، عباس بن اسماعیل بن طاہری، مکی بن ابراہیم بن موسیٰ بن عبیدۃ ربذی کے سلسلۂ سند سے محمد بن کعب قرظی کا قول مروی ہے:

میں نے "توراۃ" پر صحف ابراہیم، میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو مخاطب کر کے اس سے کہتا ہے اے انسان تو نے مجھ سے انصاف نہیں کیا، تو کچھ بھی نہیں تھا عدم سے وجود میں تجھے لایا مادوطن میں میں نے تیرے لئے آسانیاں کیں پھر فرشتے نے میرے حکم سے مادوطن سے صحیح سلامت تجھے باہر نکالا پھر میں نے ہی تیرے والدین کے دل میں تیری محبت ڈالی انہوں نے تیری راحت کی خاطر بڑی تکالیف برداشت کی، خود آرام کرنے کے بجائے انہوں نے تجھے آرام کرایا۔ تیری خاطر گرمی، سردی برداشت کی، اور میں نے یہ سب کچھ کسی منفعت یا لالچ کے خاطر تیرے ساتھ نہیں کیا، لیکن جب تجھے میرا رب ہونا معلوم ہوا تو تو نے میری نافرمانی شروع کردی۔ کچھ ہوش کے ناخن لے۔ مجھ سے دعا کر میں تیری دعا کا جواب دینے والا ہوں۔ مجھ سے گناہوں پر معافی طلب کر میں غفور الرحیم ہوں۔

(۶۷۸) زکریا بن صلت

۱۵۷۷۵-زکریا بن صلت کا قول ہے:

اطاعت الٰہی سے انسان کے گناہوں کے لئے کوئی بڑا سفارشی نہیں ہے۔

۱۵۷۷۶-انہی کا قول مروی ہے:

بدعت کو دیکھنا بھی اس کی اعانت کے مترادف ہے۔

۱۵۷۷۷-احمد بن اسحٰق، محمد بن عباس بن ایوب، زکریا بن صلت، عبدالسلام بن صالح، عباد بن عوام، عبدالغفار مدنی، سعید بن مسیب کے

سلسلۂ سند سے ابو ہریرۃ کا قول مروی ہے:[۱]

(۶۷۹) دو بھائی عبداللہ و ہمام

۱۵۸۷۸-جعفر بن معبد، عبداللہ بن نعمان، فروۃ بن ابی عراء، علی بن مسہر، یوسف بن میمون، عطاء کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے۔[۲]

۱۵۸۷۹-عبدالرحمٰن بن محمد بن محمد بن عمرو قرظی ہمام بن محمد بن نعمان، عباس بن یزید بن فضیل عمارۃ بن قعقاع، ابوزرعہ کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرۃ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

دو کلمے زبان پر خفیف میزان میں ثقیل اور رحمٰن کو بڑے محبوب ہیں، وہ دو کلمے یہ ہیں۔(۱) سبحان اللّٰہ وبحمدہ. سبحان اللّٰہ العظیم.[۳]

(۶۸۰) محمد بن فرج ودنکانی

۱۵۸۸۰-احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر محمد بن فرج، محمد بن عاصم بن عمرو ابواز ہر صواف بصری، ابو عاصم عمرو بن عثمان بن مقسم، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے جہاد فی سبیل اللہ اور حج مبرور عنداللہ افضل الاعمال ہیں۔[۴]

۱۵۸۸۱-ابوبکر محمد بن عبداللہ، ممشاد، ابوبکر محمد بن فرج، عبدالجبار، مروان، ابو یعقوب، ولید بن عیزار، ابی عمرو کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

میں نے آپ علیہ السلام سے قرب الی الجنۃ عمل کے بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے نماز وقت پر ادا کرنا پھر والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا پھر جہاد فی سبیل اللہ۔

۱۵۸۸۲-ابومحمد بن حیان، محمود بن فرج، ابو جعفر محمد بن صبید، اعمش، ابوسفیان کے سلسلۂ سند سے جابر کا قول مروی ہے:

ایک بار ابی کعب کو آپ ﷺ نے بیماری میں پچھنا لگوانے کے لئے طبیب کے پاس بھیجا۔

۱۵۸۸۳-ابومحمد، ابوعثمان کے سلسلۂ سند سے سعید بن عباس کا قول مروی ہے: متواضع انسان جمیع فضائل کا جامع ہوتا ہے۔ انسان کی حفاظت کے بعد انسان کے جمیع جوارح کی حفاظت ہوتی ہے۔ اخلاص کے بعد جمیع اعمال میں قوۃ آجاتی ہے۔

(۶۸۱) ابن معدان

۱۵۸۸۴-ابومحمد بن حیان کا قول مروی ہے:

۱۔ الاحادیث الضعیفۃ ۸۶۹. ولسان المیزان ۲/۱۹۳۱.

۲۔ کنز العمال ۱۰۲۳۶.

۳۔ صحیح البخاری ۸/۱۰۷، ۱۷۳، ۹/۱۹۹. وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب ۱۰، وفتح الباری ۱۱/۲۰۶، ۵۶۶.

۴۔ تاریخ بغداد ۱۴/۳۲۳. وکنز العمال ۱۰۶۸۱. والدر المنثور ۱/۲۲۰.

ابن معدان، مستجاب الدعوات تھے، تصوف کے امام تھے، تصوف پر بہت عمدہ کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ انھی کا قول مروی ہے:

اہل معرفت کے قلوب چار قسم پر ہیں۔

۱۵۷۸۵- ابی، احمد بن جعفر بن ہانی، کے سلسلۂ سند سے محمد بن یوسف کا قول مروی ہے:

اسباب معرفت چار ہیں:

(۱) پختہ عقل (۲) فطانت (۳) اہل خیر کی مجالس، (۴) شدۃ عنایت امور اربعہ مذکورہ کے سبب رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے۔ اور رحمت کو قریب کرنے والی سب سے بڑی چیز شرک کی نفی ہے۔ اور افضل الاشیاء علم ہے۔ اور علم سے اصل مقصود اس کا نفع ہے۔ ورنہ تو غیر نافع علم کے حصول سے ایک کھجور کا اٹھانا بہتر ہے۔ کیونکہ آپ علیہ السلام نے علم غیر نافع سے اللہ سے پناہ طلب کی ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ اے باری تعالیٰ میں غیر اللہ نافع سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اسی طرح فرمان نبوی ﷺ ہے۔ نافع علم بہترین علم ہے۔ فقط علم کا حصول مخلوق سے ممکن ہے لیکن اس کا نفع کا حصول اللہ کے غیر سے ناممکن ہے۔ اور علم کی منفعت اطاعت الٰہی ہے۔ اور علم نافع اطاعت الٰہی اور غیر نافع معصیت الٰہی کا سبب ہے۔

۱۵۷۸۶- ابن معدان کا قول ہے:

عارفین کے قلوب ذکر کے مساکن ہیں اور قلب کی رعایت افضل الاعمال ہے۔، اور ذکر الٰہی قلب کی غذا ہے۔

۱۵۷۸۷- عارفین کی ہمتیں نفسانی لذتوں سے بلند ہوتی ہیں انکی بلند ہمتیں تو اپنے آقا کی محبت میں سرشار ہوتی ہیں۔ کیوں کہ اللہ انکے ساتھ ہوتا ہے اور اسکے پاس انکے لئے بہترین ٹھکانا اور بندوبست ہے۔

۱۵۷۸۸- ابن معدان کا قول مروی ہے:

قبل از موت ایمان لانا معتبر ہے۔

۱۵۷۸۹- ابن معدان کا قول ہے: اللہ تعالیٰ انسان کے قلب کو نور معرفت سے نوازنے کے بعد حکیمانہ باتوں سے بھی اسے نوازتے ہیں صدق اختیار کرنے والے کو رضاء الٰہی انعام کے طور پر ملتی ہے۔

۱۵۷۹۰- گزشتہ پر عدم تاسف اور آئندہ کا اہتمام من جانب اللہ توفیق کی علامت ہے۔

مناجات الٰہی میں مشغول ہونے والے کو جلد نعماء الٰہیہ حاصل ہو جاتی ہیں۔

۱۵۷۹۱- احمد بن اسحٰق، محمد بن یوسف بن معدان صوفی، عبداللہ بن محمد بن سندی، عبداللہ بن نمیر، عبیداللہ نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: شب کو انسان پر وصیت نامہ لکھ کر سونا ضروری ہے۔

۱۵۷۹۲- احمد، محمد بن یوسف، عبداللہ، ابن نمیر، عبیداللہ، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: غلام کو آقا کی خدمت از اللہ کی عبادت کرنے پر ڈبل ثواب ملتا ہے۔[۱]

۱۵۷۹۳- احمد، محمد، ابراہیم بن سلام، یحیٰی بن سلیم، عبیداللہ، نافع، کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام نے گھروں کے سانپ کے قتل سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۷۹۴- ابو مسلم عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد واعظ، ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن معدان، ابو صالح محمد بن زنبور، حارث بن عمیر، حمید کے

۱۔ صحیح البخاری ۱۹۶/۳. ومسند الامام احمد ۲۰/۲. وتاریخ بغداد ۳۶۵/۱۲ وتخریج الاحیاء ۲۲۰/۲. وتاریخ اصبهان ۱۱۳/۱.

سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

اے لوگو صدقہ کرو اس لئے کہ اس کے ذریعہ تم دوزخ سے آزاد کئے جاؤ گے۔ [1]

۱۵۷۹۵- ابو مسلم عبدالرحمن بن محمد، محمد بن یوسف بن معدان، نصر بن علی جہضمی، نعمان بن عبداللہ، ابو ظلال، کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: لوگ سلام میں بھی بخل سے کام لیتے ہیں۔ [2]

(۶۸۲) ابو حسن بن سہل

۱۵۷۹۶- ابو عبداللہ احمد بن اسحق شعار کے سلسلۂ سند سے علی بن سہل کا قول مروی ہے!

میں نے کبھی بھی ایک ولی اور دو شاہدوں کے بغیر فیصلہ نہیں کیا، ابو حامد اور ابو جعفر کے حوالہ سے علی بن سہل کا قول مروی ہے، میں نے شوق سے قضائے قبول کیا، لیکن اس کے بعد میں شوق سے کوئی چیز نہیں کھا سکا۔ ایک شب میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہو گیا، اس میں میں نے ایک عالیشان محل دیکھا، میں نے اس کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کس کا ہے، مجھے بتایا گیا کہ یہ محل محمد بن یوسف کا ہے، اس کے بعد میں نے اسی جیسا ایک دوسرا محل دیکھا میں نے اس کے بارے میں وہی سوال کیا؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ ابو حسن بن سہل کا ہے۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔

۱۵۷۹۷- ابو حسن بن سہل کا قول ہے:

میری موت دیگر لوگوں کی طرح بیماری میں نہیں آئیگی، بلکہ دعاء کی حالت میں میری موت آئیگی، چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالی ان پر اور تمام مردوں پر رحم فرمائے۔

۱۵۷۹۸- سلیمان احمد، علی بن سہل، صوفی اصبہانی، ابن مہدی، علی بن صالح، قاسم بن معن، حمید الطویل کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اپنے بھائی چاہے وہ مظلوم ہو یا ظالم کی مدد کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، ظالم کی مدد کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو ظلم سے منع کرنا اس کی مدد ہے۔

(۶۸۳) احمد بن جعفر بن ہانی

۱۵۷۹۹- ابی، احمد بن جعفر کا قول مروی ہے:

عبادت الٰہی کے بعد انسان کو من جانب اللہ انوار و مشاہدات سے نوازا جاتا ہے۔ ورنہ اسے یہ چیزیں عطا نہیں کی جاتیں اللہ کو ترجیح دینے والے کو اللہ دنیا کی ناپاکیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۵۸۰۰- انہی کا قول مروی ہے:

دنیا کو حصول جنت کا ذریعہ بنانے والے کو دنیا کی گمراہیوں سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰۶/۳، وکشف الخفا ۳۶۳/۱، والترغیب والترھیب ۲۰/۲، والدر المنثور ۳۵۵/۱، وکنز العمال ۱۵۹۷۹، ۱۶۰۸۶۔

۲۔ کنز العمال ۲۵۲۶۳۔

۱۵۸۰۱-انہی کا قول ہے:

قلب میں خشیت کے ساکن ہونے کے بعد جوارح کو بھی اطاعت الٰہی کی توفیق عطا کردی جاتی ہے۔

۱۵۸۰۲-احمد بن جعفر بن ہانی، محمد بن یوسف، عبداللہ بن عبدالوہاب، ابی مسہر، حکم بن ہشام، یحییٰ بن سعید، ابوفروۃ، ابوخلاد کے سلسلۂ سند سے فرمان نبوی ﷺ منقول ہے۔

جب تم دنیا میں کسی زاہد اور کم بات کرنے والے کو دیکھو تو اسکا قرب اختیار کرو کیوں کہ ایسا شخص صاحب اطاعت ہوتا ہے۔[۱]

۱۵۸۰۳-ابی، احمد بن جعفر، محمد بن یوسف، عبداللہ بن عبدالوہاب، عبداللہ بن سابق کے سلسلۂ سند سے موسیٰ بن طریف کا قول مروی ہے:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک سوئے ہوئے شخص کو بیداری کا حکم دیا، اس نے کہا میں دنیا کو خیر باد کہہ چکا ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا پھر تم سو جاؤ۔

(۶۸۴) محمد بن حسین خشوع

۱۵۸۰۴-عبدالرحمن بن محمد بن احمد واعظ، ابوعبداللہ، محمد بن حسین خشوعی، جعفر بن امیہ، محمد بن ایوب رازی، اصمعی، ابوبکر بن عیاش کے سلسلۂ سند سے عاصم بن ابی نجود کا قول مروی ہے:

مؤمن پر دو فکریں لازم ہیں۔ (۱) معاش کی فکر، (۲) معاد (آخرت) کی فکر۔

۱۵۸۰۵-ابومسلم محمد بن ابراہیم غزالی، محمد بن حسین خشوعی، عابد حسین بن عبداللہ بن حسن، ابوبکر بن خلاد، یحییٰ، عبداللہ، نافع، صفیہ کے سلسلۂ سند سے بعض ازواج مطہرات کا قول مروی ہے:

کاہن سے سوال کرنے والے کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی۔[۲]

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۹/۳۲۵. وتخریج الاحیاء ۴/۲۱۵، ومشکاۃ المصابیح ۵۲۲۹، ومجمع الزوائد ۱۰/۳۰۲.

۲۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۸/۱۳۸، وصحیح مسلم کتاب السلام ۱۲۵. والترغیب والترھیب ۴/۳۶. ومشکاۃ المصابیح ۴۵۹۵. وشرح السنۃ ۱۲/۱۲۸.

اہل شام کے مشہور عابدوں کی جماعت کے اسماء

عامر بن ناجیہ، حسن بن محمد بن یزید تقی ذوالنون، احمد بن ابی الحواری، حسن بن علی بن سعید ابوعلی سنبلانی، زید بن بندار وغیرہ، ابوجعفر محمد بن جذی العابد۔ محمد بن العباس بن خالد، عبداللہ المحدث، محمد ابن عیسی بن یزید السعدی، ابوبکر الطرسوی، مسعود بن یزید، ابوعمران موسیٰ بن ابراہیم الصوفی، عمر بن عبدالرحیم بن شبیب المقری، عبیداللہ بن احمد بن عقبۃ المحدث، محمد بن الحسین الجوربی، سہل بن عبداللہ، ابوعبداللہ صالحانی، احمد بن جعفر القطان، احمد بن میمون، ابوجعفر احمد بن قادۃ، ابوبکر بن خارج، عبیداللہ بن یحیٰی ابوعبدالرحمٰن المدینی، احمد بن محمد بن عمر بن ابان العبدی، محمد بن یوسف، محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن سیاہ المذکور، محمد بن جعفر بن حفص المعدل المغازلی، ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ممشاذ المعروف، احمد بن بندار، اسحٰق، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن الحسن الکسائی المقری، عبدالرحمٰن بن محمد بن مشتاہ القرطمی المؤذن، محمد بن حیان، محمد بن جعفر، سلیمان بن شعیب عبیداللہ بن یزید، ابی مسعود، حسین المروزی، عبدالجبار بن العلاء، عبدالعزیز بن محمد بن الحسن، ابوبکر عبداللہ بن ابراہیم بن واضح، عمر، ابوجعفر محمد بن الحسین بن منصور علی بن الحسین۔

والحمد للّٰہ وحدہ أولا وآخرا ظاهرا وباطنا
وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم.

ختم شد

حصہ دہم
حلیۃ الاولیاء کی تمام مجلدات مکمل ہوئیں

عربی زبان میں مشہور کلاسیکل کتاب "حلیۃ الاولیاء" جس میں صحابہ کرام، اصحاب صفہ، اہل بیت، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور چوتھی صدی ہجری تک کے تقریبا ۸۰۰ مشہور اور غیر مشہور بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر ہے۔

قدیم بزرگوں کے حالات پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا سب سے بڑا اور بنیادی ماخذ "حلیۃ الاولیاء" ہے۔ یہ بزرگوں کے احوال، کرامات، نادر اقوال اور ان سے مروی احادیث کا بے مثال خزانہ ہے۔ اویس قرنیؒ، مالک بن دینارؒ، جنید بغدادیؒ، سری سقطیؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، بایزید بسطامیؒ، بشر حافیؒ، ذوالنون مصریؒ جیسے سینکڑوں باخدا اولیاء کے آخرت کی یاد دلانے والے عبرت انگیز واقعات نیز ان بزرگوں سے مروی احادیث رسول ﷺ کا خزانہ اور ان کے پر اثر وعظ ونصائح اور نادر اقوال کا بے مثال مجموعہ ہے۔ اولیاء اللہ کی مستند سوانح حیات کا انسائیکلوپیڈیا جو اولیاء اللہ کے واقعات پر مشتمل بے شمار کتابوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ ایک ہزار سال سے عربی زبان میں بار بار چھپنے والی کتاب، جس سے اردو زبان اب تک محرومی کا شکار تھی۔

بڑی محنت اور عرق ریزی کے بعد اب پہلی بار "دارالاشاعت کراچی" سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ہو کر یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔ جس میں مذکور تمام احادیث کی تخریج اور ان کے حوالہ جات نقل کر کے کتاب کو مزید مستند کر دیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ و طباعت، حسین پائیدار جلد سے اس کی شان میں اضافہ ہو گیا۔

عوام، اساتذہ وطلباء جو اپنی زبان میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے اس ایڈیشن کی اشاعت نے الحمدللہ ان کی بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

www.darulishaat.com.pk